وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ○

مُصنّف ابن ابی شیبہ مترجم

مؤلف

الامام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ العبسی الکوفی

المتوفی ۲۳۵ھ

جلد نمبر ۷

حدیث نمبر ۲۳۸۸۰ تا حدیث نمبر ۲۷۳۶۰

مترجم

مولانا محمد اویس سرور

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اُردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۞ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحٰى ۞ سورہ نجم 4,3:27

مُصنّف ابن ابی شیبہ مترجم

جلد نمبر ۷

حدیث نمبر ۲۳۸۸۰ تا حدیث نمبر ۲۷۲۶۰

مؤلف

الامام ابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبۃ العبسی الکوفی

المتوفی ۲۳۵ھ

مترجم

مولانا محمد اویس سرور مدظلہ

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

نام کتاب ÷ مُصنف ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ

(جلد نمبر ۷)

مترجم ÷ مولانا محمد اویس سرور حفظہ اللہ

ناشر ÷ مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

مطبع ÷ خضر جاوید پرنٹرز لاہور

اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور
فون: 042-37224228-37355743

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرمادیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

تنبیہ

اجمالی فہرست

جلد نمبر ١

حدیث نمبر ١ ابتدا تا حدیث نمبر ٤٠٣٦ باب: إذا نسی أن یقرأ حتی رکع، ثُمّ ذکر وھو راکعٌ

جلد نمبر ٢

حدیث نمبر ٤٠٣٧ باب: فِی کَنْسِ الْمَسَاجِدِ تا حدیث نمبر ٨١٩٦ باب: فِی الْکَلَامِ فِی الصَّلَاۃ

جلد نمبر ٣

حدیث نمبر ٨١٩٧ باب: فِی مَسِیْرَۃِ کَمْ تُقصرُ الصَّلَاۃ

تا

حدیث نمبر ١٢٢٧١ باب: مَنْ کَرِہَ أَنْ یُسْتَقٰی مِنَ الآبَارِ الَّتِی بَیْنَ الْقُبُوْرِ

جلد نمبر ٤

حدیث نمبر ١٢٢٧٢ کِتَابُ الأَیْمَانِ وَالنُّذُوْر

تا

حدیث نمبر ١٦١٥١ کِتَابُ الْمَنَاسِکِ: باب: فِی الْمُحْرِمِ یَجْلِسُ عَلَی الْفِرَاشِ الْمَصْبُوْغِ

جلد نمبر ٥

حدیث نمبر ١٦١٥٢ کِتَابُ النِّکَاحِ تا حدیث نمبر ١٩٦٤٨ کِتَابُ الطَّلَاقِ باب: مَا قَالُوْا فِی الْحَیْضِ؟

جلد نمبر ٦

حدیث نمبر ١٩٦٤٩ کِتَابُ الْجِہَادِ

تا

حدیث نمبر ٢٣٨٧٩ کِتَابُ الْبُیُوْعِ باب: الرَّجل یقول لِغُلَامِہٖ مَا أَنْتَ إِلَّا حُرٌّ

جلد نمبر ۷

حدیث نمبر ۲۳۸۸۰ کِتَابُ الطِّبّ

تا

حدیث نمبر ۲۷۲۶۰ کِتَابُ الأَدَبِ باب: مَنْ رَخَّصَ فِي الْعِرَافَةِ

جلد نمبر ۸

حدیث نمبر ۲۷۲۶۱ کِتَابُ الدِّيَاتِ

تا

حدیث نمبر ۳۰۹۴۴ کِتَابُ الْفَضَائِلِ وَالْقُرآنِ باب: فِي نَقْطِ الْمَصَاحِفِ

جلد نمبر ۹

حدیث نمبر ۳۰۹۴۵ کِتَابُ الْأَيْمَانِ وَالرُّؤْيَا

تا

حدیث نمبر ۳۳۴۸۷ کتَابُ السِّيَرِ باب: مَا قَالُوا فِي الرَّجلِ يَسْتَشْهِدُ يغسّل أم لا؟

جلد نمبر ۱۰

حدیث نمبر ۳۳۴۸۸ باب: مَنْ قَالَ يُغَسّلُ الشَّهِيدُ

تا

حدیث نمبر ۳۶۸۸۲ کِتَابُ الزُّهدِ باب: مَا قَالُوا فِي الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ

جلد نمبر ۱۱

حدیث نمبر ۳۶۸۸۳ کِتَابُ الأَوَائِلِ تا حدیث نمبر ۳۹۰۹۸ کِتَابُ الْجَمَلِ

فہرست مضامین

کِتَابُ الطِّبِّ

كِتَابُ الْأَشْرِبَةِ

كِتَابُ الْعَقِيقَةِ

كِتَابُ الأَطْعِمَةِ

كِتَابُ اللِّبَاسِ

كِتَابُ الأدَبِ

کِتَابُ الطِّبِّ

(۱) مَنْ رَخَّصَ فِي الدَّوَاءِ وَالطِّبِّ

جن لوگوں نے دوائی اور طب میں رخصت کا کہا ہے (ان کے دلائل)

(۲۳۸۸۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ : جُرِحَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : ادْعُوا لَهُ الطَّبِيبَ ، فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، هَلْ يُغْنِي عَنْهُ الطَّبِيبُ؟ قَالَ : نَعَمْ ، إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمْ يُنْزِلْ دَاءً ، إِلاَّ أَنْزَلَ مَعَهُ شِفَاءً. (احمد ۵/ ۳۷۱)

(۲۳۸۸۰) حضرت ہلال بن یساف سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک آدمی زخمی ہو گیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ ”اس کے لئے طبیب کو بلاؤ“ صحابہ ؓ نے عرض کیا۔ کیا طبیب اس کو فائدہ دے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں“ بلاشبہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر یہ کہ اس کے ساتھ اس کی شفاء بھی اتاری ہے۔“

(۲۳۸۸۱) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ مَيْمُونٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عِمْرَانَ الْعَمِّيَّ ، يَقُولُ : سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ حَيْثُ خَلَقَ الدَّاءَ خَلَقَ الدَّوَاءَ ، فَتَدَاوَوْا. (احمد ۳/ ۱۵۶)

(۲۳۸۸۱) حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”یقیناً اللہ تعالیٰ نے جہاں بیماری پیدا کی ہے۔ دوائی بھی پیدا کی ہے۔ پس تم دواء استعمال کرو۔“

(۲۳۸۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَطَاءٌ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنْ دَاءٍ إِلاَّ أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً.

(بخاری ۵۶۷۸۔ ابن ماجہ ۳۴۳۹)

(۲۳۸۸۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نازل نہیں کی مگر یہ کہ اس کے لئے شفاء بھی پیدا کی ہے۔''

(۲۳۸۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ ، قَالَ :شَهِدْتُ الأَعْرَابَ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :تَدَاوَوْا عِبَادَ اللهِ ، فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلاَّ وَضَعَ مَعَهُ شِفَاءً ، إِلاَّ الْهَرَمَ.

(ابو داؤد ۳۸۵۱۔ ترمذی ۲۰۳۸)

(۲۳۸۸۳) حضرت اسامہ بن شریک سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ کچھ دیہاتیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''اے اللہ کے بندو! دوائی، استعمال کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بڑھاپے کے سوا کوئی بھی بیماری نہیں اتاری مگر یہ کہ اس کے ساتھ شفاء بھی نازل کی ہے۔''

(۲۳۸۸٤) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ :حدَّثَنَا شَبِيبُ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنَّ اللَّهَ لَمْ يُنْزِلْ دَاءً ، أَوْ لَمْ يَخْلُقْ دَاءً إِلاَّ وَقَدْ أَنْزَلَ ، أَوْ خَلَقَ لَهُ دَوَاءً ، عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ ، وَجَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ ، إِلاَّ السَّامَ ، قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، وَمَا السَّامُ ؟ قَالَ :الْمَوْتُ. (طبرانی ۹۲)

(۲۳۸۸۴) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نازل نہیں فرمائی یا کوئی بیماری پیدا نہیں کی مگر یہ کہ اس کے لئے دوائی نازل کی ہے یا پیدا کی ہے۔ جس نے اس کو جان لیا سو جان لیا اور جو اس سے جاہل رہا وہ جاہل رہا سوائے سام کے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سام کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''موت''۔

(۲۳۸۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :لَمْ يُنْزِلِ اللَّهُ دَاءً، أَوْ لَمْ يَخْلُقْ دَاءً إِلاَّ وَقَدْ أَنْزَلَ مَعَهُ شِفَاءً، جَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ ، وَعَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ. (احمد ۱/ ۴۱۳)

(۲۳۸۸۵) حضرت ابو عبد الرحمٰن سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری یا بیماری نہیں پیدا کی مگر یہ کہ اس کے ساتھ شفاء بھی اتاری ہے۔ جو اس سے جاہل رہا وہ جاہل رہا اور جس نے اس کو جان لیا، اس نے جان لیا۔

(۲۳۸۸٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ؛ أَنَّ رَجُلاً أَصَابَهُ جُرْحٌ ، فَاحْتَقَنَ الدَّمُ ، وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لَهُ رَجُلَيْنِ مِنْ بَنِي أَنْمَارٍ فَقَالَ :أَيُّكُمَا أَطَبُّ ؟ فَقَالَ رَجُلٌ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَوَفِي الطِّبِّ خَيْرٌ ؟ فَقَالَ :إِنَّ الَّذِي أَنْزَلَ الدَّاءَ أَنْزَلَ الدَّوَاءَ. (مالك ۹۴۳)

(۲۳۸۸۶) حضرت زید بن اسلم سے روایت ہے کہ ایک آدمی کو زخم لگ گیا پس خون منجمد ہو گیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے

لئے بنو انمار کے دو آدمیوں کو بلایا اور آپ ﷺ نے فرمایا۔'' تم میں سے کون بڑا طبیب ہے؟'' ایک آدمی نے پوچھا۔ یا رسول اللہ ﷺ! کیا طب میں بھی کوئی خیر ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً جس ذات نے بیماری اتاری ہے اس نے دوائی بھی اتاری ہے۔''

(۲۳۸۸۷) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ شَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ؛ (وَقِيلَ مَنْ رَاقٍ) ، قَالَ :مَنْ طَبِيبٌ.

(۲۳۸۸۷) حضرت ابوقلابہ سے '' وقیل من راق'' کے بارے میں روایت ہے کہتے ہیں۔ اس سے مراد طبیب ہے۔

(۲۳۸۸۸) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنِ ابْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ :إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ :أَنَا الَّذِي أُصِحُّ وَأُدَاوِي.

(۲۳۸۸۸) حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حق جل شانہ کا فرمان ہے۔ میں ہی وہ ذات ہوں جو صحت دیتا ہوں اور علاج کرتا ہوں۔

(۲) مَنْ كَرِهَ الطِّبَّ وَلَمْ يَرَهُ

جو لوگ علاج کو ناپسند سمجھتے ہیں (ان کے دلائل)

(۲۳۸۸۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنِ ابْنِ أَبْجَرَ ، عَنْ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ ، عَنْ أَبِي رِمْثَةَ ، قَالَ :انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي وَأَنَا غُلاَمٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :فَقَالَ لَهُ أَبِي :إِنِّي رَجُلٌ طَبِيبٌ ، فَأَرِنِي هَذِهِ السِّلْعَةَ الَّتِي بِظَهْرِكَ ، قَالَ :مَا تَصْنَعُ بِهَا ؟ قَالَ :أَقْطَعُهَا ، قَالَ :لَسْتَ بِطَبِيبٍ وَلَكِنَّكَ رَفِيقٌ ، طَبِيبُهَا الَّذِي وَضَعَهَا ، وَقَالَ غَيْرُهُ :الَّذِي خَلَقَهَا. (ابوداؤد ۴۲۰۴۔ ترمذی ۲۸۱۲)

(۲۳۸۸۹) حضرت ابورمثہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں چھوٹا تھا اور اپنے والد کے ہمراہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ابورمثہ کہتے ہیں۔ میرے والد نے نبی کریم ﷺ سے کہا۔ میں حکیم آدمی ہوں لہٰذا آپ کی پشت پر جو ابھرا ہوا گوشت ہے۔ وہ آپ مجھے دکھائیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا۔'' تم اس کو کیا کرو گے؟'' میرے والد نے جواب دیا، میں اس کو کاٹ دوں گا، آپ ﷺ نے فرمایا۔'' تم طبیب نہیں ہو، ہاں مگر تم دوست ہو۔ اس کا طبیب وہی ہے جس نے اس کو بنایا ہے۔ یا فرمایا۔ جس نے اس کو پیدا کیا ہے۔

(۲۳۸۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ شُرْبَ الأَدْوِيَةِ كُلِّهَا ، إِلاَّ اللَّبَنَ وَالْعَسَلَ.

(۲۳۸۹۰) حضرت حسن کے بارے میں روایت ہے کہ وہ دودھ اور شہد کے علاوہ تمام ادویات کے پینے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۲۳۸۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ شُرْبَ الأَدْوِيَةِ الْمَعْجُونَةِ إِلاَّ شَيْئًا يَعْرِفُهُ ، وَكَانَ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا مِنْهُ وَلِيَهُ بِنَفْسِهِ.

(۲۳۸۹۱) حضرت محمد کے بارے میں روایت ہے کہ وہ مرکب دواؤں کے پینے کو ناپسند سمجھتے تھے۔ ہاں مگر جس دوائی کو وہ پہچانتے تھے (اس کو ناپسند نہیں سمجھتے تھے) اور آپ جب کوئی ایسی دوائی لینا چاہتے تو بذات خود اس کا انتظام کرتے۔

(۲۳۸۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الدَّوَاءَ الْخَبِيثَ الَّذِي إِذَا عُلِّقَ قَتَلَ صَاحِبَهُ.

(۲۳۸۹۲) حضرت ابن معقل کے بارے میں روایت ہے کہ وہ ایسی خبیث دوائی (کے استعمال) کو ناپسند سمجھتے تھے کہ جب وہ آدمی کی عادت بن جائے تو اس کو مار ڈالے۔

(۲۳۸۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيثِ. (ابن ماجه ۳۴۵۹۔ احمد ۲/ ۴۴۶)

(۲۳۸۹۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خبیث دوا سے منع فرمایا۔

(۲۳۸۹٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : قِيلَ لِلرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ فِي مَرَضِهِ : أَلاَ نَدْعُو لَكَ الطَّبِيبَ ؟ فَقَالَ : أَنْظِرُونِي ، ثُمَّ تَفَكَّرَ فَقَالَ : ﴿وَعَادًا وَثَمُودَ وَأَصْحَابَ الرَّسِّ وَقُرُونًا بَيْنَ ذَلِكَ كَثِيرًا وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الأَمْثَالَ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا﴾ فَذَكَرَ مِنْ حِرْصِهِمْ عَلَى الدُّنْيَا وَرَغْبَتِهِمْ فِيهَا ، قَالَ : فَقَدْ كَانَتْ مَرْضَى ، وَكَانَ فِيهِمْ أَطِبَّاءُ ، فَلاَ الْمُدَاوِي ، وَلاَ الْمُدَاوَى ، هَلَكَ النَّاعِتُ وَالْمَنْعُوتُ لَهُ ، وَاللَّهِ لاَ تَدْعُوا لِي طَبِيبًا.

(۲۳۸۹۴) حضرت عبد الملک بن عمیر سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ ربیع بن خثیم کو ان کی بیماری میں پوچھا گیا کہ کیا ہم آپ کے لئے طبیب کو بلائیں؟ انہوں نے فرمایا۔ تم مجھے مہلت دے دو، پھر انہوں نے غور وفکر فرمایا اور کہا: ﴿وَعَادًا وَثَمُودَ وَأَصْحَابَ الرَّسِّ وَقُرُونًا بَيْنَ ذَلِكَ كَثِيرًا وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الأَمْثَالَ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا﴾ پھر انہوں نے ان لوگوں دنیا پر حرص اور ان کی دنیا میں دلچسپی کا ذکر کیا، فرمایا: یہ لوگ بھی مریض تھے۔ اور ان میں اطباء بھی تھے۔ پس نہ کوئی دوائی لینے والا ہے نہ کوئی دوائی دینے والا ہے۔ تعریف کرنے والا بھی ہلاک ہو گیا اور جس کی تعریف کی گئی وہ بھی ہلاک ہو گیا۔ خدا کی قسم! تم لوگ میرے لئے طبیب کو نہ بلاؤ۔

(۲۳۸۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ السَّكَرَ وَيَأْبَاهُ.

(۲۳۸۹۵) حضرت محمد کے بارے میں روایت ہے کہ وہ کھجور کے عرق کو ناپسند کرتے تھے اور اس سے انکار کرتے تھے۔

(۲۳۸۹٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ : مَرِضَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَعَادُوهُ ، فَقَالُوا لَهُ : نَدْعُو لَكَ الطَّبِيبَ ؟ فَقَالَ : هُوَ أَضْجَعَنِي.

(۲۳۸۹۶) حضرت معاویہ بن قرہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء بیمار ہوئے تو لوگ اُن کی عیادت کو گئے۔ لوگوں

نے ان سے کہا۔ ہم آپ کے لئے طبیب نہ بُلائیں؟ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اس نے تو مجھے بستر پر ڈالا ہے۔

(۴) فِي شُرْبِ الدَّوَاءِ الَّذِي يُمْشِي

دست آور دواء کے پینے کے بارے میں (روایات)

(۲۳۸۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا لاَ يَرَوْنَ بِالاسْتِمْشَاءِ بَأْسًا ، قَالَ :وَإِنَّمَا كَرِهُوا مِنْهُ مَخَافَةَ أَنْ يُضْعِفَهُمْ.

(۲۳۸۹۷) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرات اہل علم مُسہل دوائی لینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ راوی کہتے ہیں۔ صرف اسی وجہ سے کچھ اہل علم اس کو ناپسند کرتے تھے کہ کہیں یہ مُسہل دواء آدمی کو کمزور نہ کردے۔

(۲۳۸۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَسْتَمْشِيَ الْمُحْرِمُ.

(۲۳۸۹۸) حضرت عطاء سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ احرام باندھے ہوئے آدمی کے لئے دست آور دواء استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۳۸۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :خَيْرُ الدَّوَاءِ ؛ اللَّدُودُ ، وَالسَّعُوطُ ، وَالْمَشِيُّ ، وَالْحِجَامَةُ ، وَالْعَلَقُ. (ترمذی ۲۰۵۳)

(۲۳۸۹۹) حضرت شعبی سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے۔ ''بہترین دواء وہ ہے جو منہ کے گوشہ میں ڈال کر استعمال کی جائے اور وہ دواء جو ناک کے راستے سے لی جائے اور مسہل دواء اور پچھنے لگوانا اور علَق۔ جونک لگانا۔ ہے۔

(۲۳۹۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِمِثْلِهِ.

(۲۳۹۰۰) حضرت شعبی نے نبی کریم ﷺ سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

(۲۳۹۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ زُرْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مَوْلًى لِمَعْمَرٍ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :بِمَاذَا كُنْتِ تَسْتَمْشِينَ ؟ قُلْتُ : بِالشُّبْرُمِ ، قَالَ :حَارٌّ جَارٌّ ، ثُمَّ اسْتَمْشَيْتُ بِالسَّنَا ، فَقَالَ :لَوْ كَانَ شَيْءٌ يَشْفِي مِنَ الْمَوْتِ كَانَ السَّنَا ، أَوِ السَّنَا شِفَاءٌ مِنَ الْمَوْتِ. (طبرانی ۳۹۷۔ ترمذی ۲۰۸۱)

(۲۳۹۰۱) حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (مجھ سے) پوچھا۔ ''تم کس چیز سے جُلاب لیتی تھی۔؟'' میں نے جواب دیا۔ شُبرم کے ذریعہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ یہ تو گرم کھینچنے والی چیز ہے''۔ پھر میں نے سَنا کے ذریعہ جلاب لیئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''اگر موت سے کوئی چیز شفاء دیتی تو سنا ہوتی''۔ یا فرمایا: ''سنا موت سے بھی شفا ہے''۔

(٤) مَا رُخِّصَ فِيهِ مِنَ الْأَدوِيَةِ

جن روایات میں رخصت دی گئی ہے

(٢٣٩.٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ أُمِّ قَيْسٍ ابْنَةِ مِحْصَنٍ ، قَالَتْ: دَخَلْتُ بِابْنٍ لِي عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَدْ أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ ، فَقَالَ :عَلَامَ تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ ؟ عَلَيْكُنَّ بِهَذَا الْعِلَاقِ ، عَلَيْكُنَّ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ ، فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ ، يُسْعَطُ بِهِ مِنَ الْعُذْرَةِ ، وَيُلَدُّ بِهِ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ. (بخاری ۵۶۹۲۔ مسلم ۱۷۳۴)

(۲۳۹۰۲) حضرت ام قیس بنت محصن سے روایت ہے۔ کہتی ہیں: کہ میں اپنے ایک بیٹے کو لے کر جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے حلق کے درد کی وجہ سے اس کو جونک لگا رکھی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنی کا گلا کیوں گھونٹ رہی ہو؟ تم یہ علاج کرو۔ تم یہ عود ہندی کو استعمال کرو۔ کیونکہ اس میں سات بیماریوں سے شفاء ہے۔ حلق کا درد ہو تو اس کو بذریعہ ناک کھینچا جائے اور ذات الجنب ہو تو اس کو منہ کے گوشہ سے استعمال کیا جائے۔

(٢٣٩.٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَعِنْدَهَا صَبِيٌّ يَبْتَدِرُ مَنْخَرَاهُ دَمًا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا هَذَا ؟ قَالُوا : بِهِ الْعُذْرَةُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :عَلَامَ تُعَذِّبْنَ أَوْلَادَكُنَّ ؟ إِنَّمَا يَكْفِي إِحْدَاكُنَّ أَنْ تَأْخُذَ قُسْطًا هِنْدِيًّا ، فَتَحُكَّهُ بِمَاءٍ سَبْعَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ تُوجِرَهُ إِيَّاهُ ، قَالَ :فَفَعَلُوهُ فَبَرَأَ. (احمد ۳/ ۳۱۵۔ بزار ۳۰۲۴)

(۲۳۹۰۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور ان کے پاس ایک بچہ تھا جس کے نتھنوں سے خون جاری تھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا۔ ''یہ کیا ہے؟'' لوگوں نے بتایا۔ اس کو حلق کی بیماری ہے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم عورتیں کس بات پر اپنی اولادوں کو عذاب دیتی ہو؟ تم میں سے کسی ایک کے لئے صرف یہی کافی ہے کہ وہ ہندی لکڑی لے لے اور اس کو سات مرتبہ پانی میں رگڑ لے پھر اس کو بچے کے حلق میں ٹپکا دے'' راوی کہتے ہیں۔ لوگوں نے اس بچہ کے ساتھ ایسا ہی کیا اور وہ بچہ صحت یاب ہو گیا۔

(٢٣٩.٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ أَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ ، وَالْقُسْطُ الْعَرَبِيُّ لِصِبْيَانِكُمْ مِنَ الْعُذْرَةِ ، وَلَا تُعَذِّبُوهُمْ بِالْغَمْزِ.

(بخاری ۵۶۹۶۔ مسلم ۶۴)

(۲۳۹۰۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''جو تم دوائیاں استعمال کرتے ہو ان میں سے بہترین دوائی حجامت (پچھنے لگوانا)، اور عربی لکڑی ہے۔ تمہارے بچوں کے حلق کی تکلیف کے لئے۔ اور تم

بچوں کو گھونٹ کر عذاب نہ دو۔''

(٢٣٩٠٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ ، فَإِنَّ فِيهَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ ، قِيلَ لَهُ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ : نَعَمْ. (مسلم ٨٨۔ احمد ٢/ ٢٦٨)

(۲۳۹۰۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ'' تم ان سیاہ دانوں (کلونجی) کو لازمی استعمال کرو کیونکہ ان میں ہر بیماری سے شفاء ہے'' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا۔ یہ بات آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کر کے کہہ رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔

(٢٣٩٠٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، وَمَطَرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الشُّونِيزُ فِيهِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلاَّ السَّامَ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا السَّامُ ؟ قَالَ : الْمَوْتُ. (احمد ٥/ ٣٤٦)

(۲۳۹۰۶) حضرت عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد کے واسطہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: '' کلونجی میں سام کے سوا ہر بیماری کی شفاء ہے'' لوگوں نے پوچھا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سام کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''موت''۔

(٢٣٩٠٧) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَتِيقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ ، فَإِنَّ فِيهِ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ ، يَعْنِي الشُّونِيزَ. (بخاری ٥٦٨٧۔ احمد ٦/ ١٣٨)

(۲۳۹۰۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر سیاہ دانے (کلونجی) لازم ہیں۔ کیونکہ اس میں ہر بیماری سے شفاء ہے۔

(٥) فِي الْحُقْنَةِ مَنْ كَرِهَهَا

جو لوگ حقنہ کو ناپسند کرتے ہیں (ان کے دلائل)

(٢٣٩٠٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْحُقْنَةِ أَشَدَّ الْقَوْلِ.

(۲۳۹۰۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ حقنہ کے بارے میں سخت ترین بات کہا کرتے تھے۔ (حقنہ کا مطلب ہے: مقعد سے دوائی چڑھانا)۔

(٢٣٩٠٩) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُهَا.

(۲۳۹۰۹) حضرت مجاہد کے بارے میں روایت ہے کہ وہ حقنہ (مقعد سے دوائی چڑھانا) کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۲۳۹۱۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، وَعَبَّادٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إِنِّي لأَتَفَحَّشُهَا.

(۲۳۹۱۰) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں حقنہ کو بُرا قرار دیتا ہوں۔

(۲۳۹۱۱) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سُئِلَ عَامِرٌ عَنِ الْحُقْنَةِ لِلصَّائِمِ؟ فَقَالَ: إِنِّي لأَكْرَهُهَا لِلْمُفْطِرِ، فَكَيْفَ لِلصَّائِمِ؟

(۲۳۹۱۱) حضرت جابر کہتے ہیں کہ حضرت عامر سے روزہ دار کے لئے حقنہ کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا۔ میں تو غیر روزہ دار کے لئے بھی حقنہ کو ناپسند سمجھتا ہوں۔ تو روزہ دار کے لئے کیسے اجازت دے سکتا ہوں؟

(۲۳۹۱۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِنِّي لأَتَفَحَّشُهَا.

(۲۳۹۱۲) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں حقنہ کو بُرا قرار دیتا ہوں۔

(۲۳۹۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، وَالْحَسَنِ ؛ أَنَّهُمَا كَرِهَا الْحُقْنَةَ.

(۲۳۹۱۳) حضرت قتادہ اور حضرت حسن کے بارے میں روایت ہے کہ یہ دونوں حقنہ کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۲۳۹۱۴) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ الْمَعْرُورِ، عَنْ عَلِيٍّ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الْحُقْنَةَ.

(۲۳۹۱۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ حقنہ کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۲۳۹۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : هِيَ طَرَفٌ مِنْ عَمَلِ قَوْمِ لُوطٍ ، يَعْنِي الْحُقْنَةَ.

(۲۳۹۱۵) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ یہ قوم لوط کے کام کا ایک کنارہ ہے یعنی حقنہ کا عمل۔

(۲۳۹۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَطَاوُوسٍ ؛ أَنَّهُمَا كَرِهَا الْحُقْنَةَ.

(۲۳۹۱۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ اور طاؤس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ یہ دونوں حقنہ کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(٦) مَنْ رَخَّصَ فِي الْحُقْنَةِ

جن لوگوں نے حقنہ کی اجازت دی ہے (ان کے دلائل)

(۲۳۹۱۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهَا.

(۲۳۹۱۷) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حقنہ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۳۹۱۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : هِيَ دَوَاءٌ.

(۲۳۹۱۸) حضرت ابو جعفر سے روایت ہے کہ حقنہ تو ایک دوائی ہے۔

(۲۳۹۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّهُ احْتَقَنَ.

(۲۳۹۱۹) حضرت حکم کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے حقنہ کروایا تھا۔

(۲۳۹۲۰) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِالْحُقْنَةِ بَأْسًا.

(۲۳۹۲۰) حضرت عطاء کے بارے میں روایت ہے کہ وہ حقنہ میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(۲۳۹۲۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِالْحُقْنَةِ بَأْسًا.

(۲۳۹۲۱) حضرت ابراہیم کے بارے میں روایت ہے کہ وہ حقنہ کروانے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(۷) فِي تَعْلِيقِ التَّمَائِمِ وَالرُّقَى

دھاگے اور تعویذات باندھنے (اور لٹکانے) کے بارے میں (روایات)

(۲۳۹۲۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، وَمُعْتَمِرٌ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ عَقْدَ التَّمَائِمِ. (احمد ۳۹۷۔ حاکم ۱۹۵)

(۲۳۹۲۲) حضرت عبداللہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ڈورے باندھنے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۲۳۹۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُكَيْمٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ تَعَلَّقَ عَلاَقَةً وُكِلَ إِلَيْهَا. (احمد ۴/ ۳۱۰۔ بیهقی ۳۵۱)

(۲۳۹۲۳) حضرت عبداللہ بن حکیم سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے کوئی چیز: دھاگہ وغیرہ لٹکائی تو وہ اسی کے سپرد کر دیا جاتا ہے''۔

(۲۳۹۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : دَخَلَ عَبْدُ اللهِ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ مَرِيضَةٌ ، فَإِذَا فِي عُنُقِهَا خَيْطٌ مُعَلَّقٌ ، فَقَالَ : مَا هَذَا ؟ فَقَالَتْ : شَيْءٌ رُقِيَ لِي فِيهِ مِنَ الْحُمَّى ، فَقَطَعَهُ وَقَالَ : إِنَّ آلَ إِبْرَاهِيمَ أَغْنِيَاءُ عَنِ الشِّرْكِ.

(۲۳۹۲۴) حضرت ابوعبیدہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ، اپنی بیوی کے پاس گئے اور وہ (اس وقت) بیمار تھیں۔ حضرت عبداللہ کو ان کی گردن میں ایک دھاگہ لٹکا ہوا نظر آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ یہ کیا ہے؟ بیوی نے جواب دیا۔ یہ ایسی چیز ہے جس میں بخار کا دم کیا گیا ہے۔ پس حضرت عبداللہ نے اس کو توڑ دیا اور فرمایا۔ بے شک آل ابراہیم شرک سے بری ہیں۔

(۲۳۹۲۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : رَأَى ابْنُ مَسْعُودٍ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ شَيْئًا قَدْ تَعَلَّقَهُ ، فَنَزَعَهُ مِنْهُ نَزْعًا عَنِيفًا ، وَقَالَ : إِنَّ آلَ ابْنِ مَسْعُودٍ أَغْنِيَاءُ عَنِ الشِّرْكِ.

(۲۳۹۲۵) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے بعض اہل خانہ پر کوئی چیز لٹکی ہوئی دیکھی

تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو غصہ سے کھینچ دیا اور فرمایا: بے شک ابن مسعود کے گھر والے شرک سے بے پرواہ ہیں۔

(۲۳۹۲۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ ، أَنَّهُ رَأَى فِي يَدِ رَجُلٍ حَلْقَةً مِنْ صُفْرٍ ، فَقَالَ :مَا هَذِهِ ؟ قَالَ :مِنَ الْوَاهِنَةِ ، قَالَ :لَمْ يَزِدْكَ إِلاَّ وَهْنًا ، لَوْ مِتَّ وَأَنْتَ تَرَاهَا نَافِعَتَكَ لَمِتَّ عَلَى غَيْرِ الْفِطْرَةِ. (ابن ماجه ۳۵۳۱۔ احمد ۴/ ۴۴۵)

(۲۳۹۲۶) حضرت عمران بن حصین کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کے ہاتھ میں پیتل کا کڑا دیکھا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے (اس سے) پوچھا۔ یہ کیا ہے؟ اس آدمی نے جواب دیا۔ یہ واہنہ (بازو کی بیماری) کی وجہ سے پہنا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو تم میں ضعف کو مزید بڑھائے گا۔ اور اگر تم اس حالت میں مرے کہ تم اس کو نافع خیال کرتے ہو تو یقیناً تم خلاف فطرت موت مرو گے۔

(۲۳۹۲۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ ؛ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۲۳۹۲۷) حضرت حسن نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی روایت نقل کی ہے۔

(۲۳۹۲۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :انْطَلَقَ حُذَيْفَةُ إِلَى رَجُلٍ مِنَ النَّخَعِ يَعُودُهُ ، فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُ ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَدَخَلْتُ مَعَهُ ، فَلَمَسَ عَضُدَهُ ، فَرَأَى فِيهِ خَيْطًا ، فَأَخَذَهُ فَقَطَعَهُ ، ثُمَّ قَالَ :لَوْ مِتَّ وَهَذَا فِي عَضُدِكَ مَا صَلَّيْتُ عَلَيْكَ.

(۲۳۹۲۸) حضرت زید سے روایت ہے کہتے ہیں: کہ مجھے زید بن وہب نے بتایا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ایک آدمی کی بلغم کی مرض میں عیادت کرنے کے لئے گئے۔ وہ چلے تو میں بھی ان کے ہمراہ چل پڑا۔ پس وہ اس کے پاس پہنچے تو میں بھی اس کے پاس پہنچ گیا۔ پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس کی کلائی کو چھوا تو اس میں انہوں نے ایک دھاگہ دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس دھاگہ کو پکڑا اور توڑ دیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اگر تم اس حالت میں مرجاتے کہ یہ دھاگہ تمہاری کلائی میں ہوتا تو میں تمہارا جنازہ نہ پڑھتا۔

(۲۳۹۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي ظِبْيَانَ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: دَخَلَ عَلِيٌّ عَلَى رَجُلٍ يَعُودُهُ، فَوَجَدَ فِي عَضُدِهِ خَيْطًا، قَالَ: فَقَالَ: مَا هَذَا؟ قَالَ :خَيْطٌ رُقِيَ لِي فِيهِ ، فَقَطَعَهُ ، ثُمَّ قَالَ :لَوْ مِتَّ مَا صَلَّيْتُ عَلَيْكَ.

(۲۳۹۲۹) حضرت حذیفہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک آدمی کے پاس اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کی کلائی میں دھاگہ دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ یہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا۔ یہ ایک دھاگہ ہے جس میں مجھے دم کر کے دیا گیا ہے۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو توڑ دیا۔ پھر فرمایا: اگر تم مرجاتے تو میں تمہارا جنازہ نہ پڑھتا۔

(۲۳۹۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ تَعْلِيقَ شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ.

(۲۳۹۳۰) حضرت عبداللہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ قرآن مجید میں سے بھی کچھ (آیت وغیرہ) لٹکانے کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢٣٩٣١) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :حدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ ، عنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ :مَوْضِعُ التَّمِيمَةِ مِنَ الإِنْسَانِ وَالطِّفْلِ شِرْكٌ.

(۲۳۹۳۱) حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ انسان اور بچے کے تعویذ کی جگہ شرک (کا ذریعہ) ہے۔

(٢٣٩٣٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ :مَنْ تَعَلَّقَ عَلاَقَةً وُكِلَ إِلَيْهَا.

(۲۳۹۳۲) حضرت ابومجلز سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ جس کسی نے کوئی شئی ۔دھاگہ وغیرہ۔لٹکایا تو اس کو اسی شئی کے سپرد کر دیا جائے گا۔

(٢٣٩٣٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ التَّمَائِمَ كُلَّهَا ، مِنَ الْقُرْآنِ وَغَيْرِ الْقُرْآنِ.

(۲۳۹۳۳) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ (پہلے) اہل علم ہر قسم کے تعویذات کو ناپسند سمجھتے تھے چاہے وہ قرآن سے ہوں یا غیر قرآن سے۔

(٢٣٩٣٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ ذَلِكَ.

(۲۳۹۳۴) حضرت حسن کے بارے میں روایت ہے کہ وہ ان (تعویذات) کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(٢٣٩٣٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ :قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ :أُعَلِّقُ فِي عَضُدِي هَذِهِ الآيَةَ :﴿يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلاَمًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ﴾ مِنْ حُمَّى كَانَتْ بِي ؟ فَكَرِهَ ذَلِكَ.

(۲۳۹۳۵) حضرت مغیرہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے پوچھا۔ مجھے جو بخار ہوتا ہے میں اس سے (بچاؤ کے لئے) یہ آیت: ﴿يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلاَمًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ﴾ اپنی کلائی پر (لکھ کر) لٹکا لوں؟ تو حضرت ابراہیم نے اس کو ناپسند کیا۔

(٢٣٩٣٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ هِلاَلٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنْ عَلَّقَ التَّمَائِمَ وَعَقَدَ الرُّقَى ، فَهُوَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنَ الشِّرْكِ.

(۲۳۹۳۶) حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے تعویذات لٹکائے اور ڈورے باندھے تو یہ شخص شرک کے ایک شعبہ پر عمل پیرا ہے۔

(٢٣٩٣٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ التَّمَائِمَ وَالرُّقَى وَالنُّشَرَ.

(۲۳۹۳۷) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ (پہلے) اہل علم تعویذات، ڈوروں اور آب زدہ کے تعویذ کو پسند نہیں کرتے تھے۔

(٢٣٩٣٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ؛ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ رَأَى إِنْسَانًا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فِي عُنُقِهِ خَرَزَةٌ

فَقَطَعَهَا.

(۲۳۹۳۸) حضرت محمد بن سوقہ سے روایت ہے کہ حضرت سعید بن جبیر نے ایک آدمی کو بیت اللہ کے گرد طواف کرتے دیکھا کہ اس کی گردن میں ڈورا تھا تو آپ رحمہ اللہ نے اس ڈورے کو توڑ ڈالا۔

(۲۳۹۳۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : مَنْ قَطَعَ تَمِيمَةً عَنْ إِنْسَانٍ كَانَ كَعِدْلِ رَقَبَةٍ.

(۲۳۹۳۹) حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ جس آدمی نے کسی انسان سے ڈورے کو توڑا تو یہ (ثواب میں) ایک غلام کی آزادی کے برابر ہے۔

(۲۳۹۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ وَاقِعِ بْنِ سَحْبَانَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: مَنْ عَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ إِلَيْهِ.

(۲۳۹۴۰) حضرت واقع بن سحبان سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں۔ جو آدمی کوئی چیز لٹکاتا ہے تو وہ اس کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔

(۲۳۹۴۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي شِهَابٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : كَانَتْ بِهِ شَقِيقَةٌ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : أَرْقِيكَ مِنْهَا ؟ قَالَ : لاَ حَاجَةَ لِي بِالرُّقَى.

(۲۳۹۴۱) حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ انہیں درد سر تھا۔ بتاتے ہیں کہ ان سے ایک آدمی نے کہا۔ میں آپ کو اس درد کا تعویذ دیتا ہوں؟ حضرت سعید بن جبیر نے فرمایا۔ مجھے تعویذ کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

(۲۳۹۴۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْمَعَاذَةَ لِلصِّبْيَانِ ، وَيَقُولُ : إِنَّهُمْ يَدْخُلُونَ بِهِ الْخَلاَءَ.

(۲۳۹۴۲) حضرت ابراہیم کے بارے میں روایت ہے کہ وہ بچوں کے لئے تعویذ کو پسند نہیں کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ بچے تعویذ کے ہمراہ ہی بیت الخلاء میں چلے جاتے ہیں۔

(۸) مَا ذَكَرُوا فِي تَمْرِ عَجْوَةٍ، هُوَ لِلسُّمِّ وَغَيْرِهِ

عجوہ کھجور کے بارے میں جو احادیث مروی ہیں کہ یہ زہر وغیرہ کے لئے مفید ہے

(۲۳۹۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ : سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتِ عَجْوَةٍ ، لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ ، وَلاَ سِحْرٌ. (بخاری ۵۴۴۵۔ مسلم ۱۵۴)

(۲۳۹۴۳) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سُنا کہ "جو شخص بوقت صبح سات عجوہ کھجوریں کھالے گا تو اس کو اُس دن میں کوئی زہر یا جادو نقصان نہیں دے گا۔

(۲۳۹۴٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ ، وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ السَّمِّ. (ترمذی ۲۰۶۸۔ احمد ۳/ ۴۸)

(۲۳۹۴۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ''عجوہ کھجور جنت سے ہے اور یہ زہر سے بھی شفاء ہے۔''

(۲۳۹٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ مِنَ الدَّوَامِ ، أَوِ الدَّوَارِ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ ، فِي سَبْعِ غَدَوَاتٍ عَلَى الرِّيقِ.

(۲۳۹۴۵) حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد کے واسطے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دورانِ سر سے افاقہ کے لئے سات صبح نہار منہ عجوہ کھجور کے سات دانے کھانے کا فرمایا کرتی تھیں۔

(۲۳۹٤٦) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ ؛ عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فِي عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءٌ أَوْ :إِنَّهَا تِرْيَاقٌ فِي أَوَّلِ الْبُكْرَةِ عَلَى الرِّيقِ. (مسلم ۱۶۱۹۔ نسائی ۶۷۱۴)

(۲۳۹۴۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ''عجوہ عالیہ میں شفا ہے۔'' یا ارشاد فرمایا: ''عجوہ عالیہ، صبح کے وقت نہار منہ تریاق ہے۔''

(۹) فِي التَّمْرِ يُحَنَّكُ بِهِ الْمَوْلُودَ

نومولود بچہ کو کھجور کے ذریعہ تحنیک کرنے کے بارے میں احادیث

(۲۳۹٤۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ وَلَدَتْ غُلاَمًا ، فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ :احْمِلْهُ حَتَّى تَأْتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَبَعَثَ مَعَهُ بِتَمَرَاتٍ ، فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :مَعَهُ شَيْءٌ ؟ قَالُوا :نَعَمْ ، تَمَرَاتٌ ، فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضَغَهَا ، ثُمَّ أَخَذَ مِنْ فِيهِ فَجَعَلَهُ فِي فِيِّ الصَّبِيِّ ، ثُمَّ حَنَّكَهُ بِهِ ، وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللهِ. (بخاری ۵۴۷۰۔ مسلم ۱۶۸۹)

(۲۳۹۴۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کا ایک بچہ پیدا ہوا تو مجھے ابوطلحہ نے کہا۔ اس بچہ کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤ۔ پس یہ بچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا اور اس بچہ کے ہمراہ چند کھجوریں بھی بھیجی گئی تھیں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچہ کو لیا اور فرمایا ''اس کے ساتھ کوئی چیز ہے؟'' لوگوں نے جواب دیا۔ جی ہاں! کھجوریں ہیں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوریں لیں اور ان کو چبایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منہ مبارک سے (چبائی ہوئی کھجور) لی اور اس کو بچہ کے منہ میں

ڈال دیا۔ پھر آپ ﷺ نے اس کے تالو کو ملا اور اس کا نام آپ ﷺ نے عبداللہ رکھا۔

(۲۳۹۴۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : وُلِدَ لِي غُلَامٌ ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ ، وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ. (بخاری ۶۱۹۸۔ مسلم ۲۴)

(۲۳۹۴۸) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میرے ہاں بچہ پیدا ہوا۔ میں (اسے لے کر) نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور اس کو اپنی کھجور سے گھٹی دی۔

(۲۳۹۴۹) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ مُسْهِرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ ؛ أَنَّهَا أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنِ الزُّبَيْرِ حِينَ وَضَعَتْهُ ، وَطَلَبُوا تَمْرَةً حَتَّى وَجَدُوهَا فَحَنَّكَهُ بِهَا ، فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ بَطْنَهُ رِيقُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (بخاری ۳۹۰۹۔ مسلم ۱۶۹۱)

(۲۳۹۴۹) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو...... جب حضرت اسماء نے ان کو جنا...... لے کر حاضر ہوئیں۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے کھجور کی تلاش کی یہاں تک کہ مل گئی تو پھر آپ ﷺ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو کھجور کی گھٹی دی۔ پس جو چیز حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے پیٹ میں گئی وہ آپ ﷺ کا لعاب مبارک تھا۔

(۲۳۹۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ. (بخاری ۶۰۰۲۔ مسلم ۱۶۹۱)

(۲۳۹۵۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کی خدمت میں بچوں کو لایا جاتا تھا اور آپ ﷺ ان کے لئے برکت کی دعاء فرماتے اور ان کو گھٹی دیتے تھے۔

(۱۰) فِي الإِثْمِدِ ، مَنْ أَمَرَ بِهِ عِنْدَ النَّوْمِ

سوتے وقت اثمد سرمہ لگانے کا کہنے والے حضرات کے دلائل

(۲۳۹۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : عَلَيْكُمْ بِالإِثْمِدِ عِنْدَ النَّوْمِ ، فَإِنَّهُ يَشُدُّ الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ.

(ابن ماجہ ۳۴۹۶)

(۲۳۹۵۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سُنا کہ: ''سونے کے وقت اثمد (سرمہ) کو لازمی استعمال کرو۔ کیونکہ یہ نگاہ کو تیز کرتا ہے۔ اور بالوں کو اُگاتا ہے۔''

(۲۳۹۵۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خَيْرُ أَكْحَالِكُمُ الإِثْمِدُ ، يَجْلُو الْبَصَرَ ، وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ.

(۲۳۹۵۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تمہارے سرموں میں سے بہترین سرمہ اثمد ہے۔ نگاہ کو تیز کرتا ہے۔ اور بالوں کو اگاتا ہے۔''

(۱۱) كَمْ يُكْتَحَلُ فِي كُلِّ عَيْنٍ ؟

ہر آنکھ میں کتنی مرتبہ سرمہ لگایا جائے؟

(۲۳۹۵۳) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتَحِلُ بِالإِثْمِدِ ، وَيَكْحَلُ الْيُمْنَى ثَلاَثَ مَرَاوِدَ ، وَالْيُسْرَى مِرْوَدَيْنِ.

(ابن سعد ۴۸۴)

(۲۳۹۵۳) حضرت عمران بن ابی انس سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اثمد سرمہ لگایا کرتے تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں آنکھ میں تین سلائیاں سرمہ لگاتے تھے اور بائیں آنکھ میں دو سلائیاں سرمہ لگاتے تھے۔

(۲۳۹۵۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ حَفْصَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْتَحِلُ ثَلاَثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ.

(۲۳۹۵۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ ہر آنکھ میں تین تین مرتبہ سرمہ لگایا کرتے تھے۔

(۲۳۹۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْتَحِلُ اثْنَتَيْنِ فِي ذِهِ ، وَاثْنَتَيْنِ فِي ذِهِ ، وَوَاحِدَةً بَيْنَهُمَا.

(۲۳۹۵۵) حضرت ابن سیرین کے بارے میں روایت ہے کہ وہ دو سلائیاں اس آنکھ میں اور دو سلائیاں اس آنکھ میں سرمہ لگایا کرتے تھے اور ایک سلائی دونوں آنکھوں کے درمیان لگاتے تھے۔

(۲۳۹۵۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا ثَلاَثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ. (ترمذی ۲۰۴۸۔ ابن ماجہ ۳۴۹۹)

(۲۳۹۵۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر آنکھ میں تین تین سلائیاں سرمہ لگاتے تھے۔

(۱۲) فِي الْخَمْرِ يُتَدَاوَى بِهَا ، وَالسَّكَرِ

شراب اور عرقِ کھجور کے ذریعہ علاج کرنے کے بارے میں (احادیث)

(۲۳۹۵۷) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنْ جُعْفَى ، يُقَالُ لَهُ : سُوَيْدُ بْنُ طَارِقٍ ، سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ ؟ فَنَهَاهُ عَنْهَا ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ

، إِنَّمَا نَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّهَا دَاءٌ وَلَيْسَتْ بِدَوَاءٍ.

(۲۳۹۵۷) حضرت علقمہ بن وائل، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جعفی کا ایک شخص جس کو سوید بن طارق کہا جاتا تھا۔ نے نبی کریم ﷺ سے شراب کے بارے میں سوال کیا؟ تو آپ ﷺ نے اس کو اس سے منع کر دیا۔ اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! ہم تو اس کو دوائی کے لئے بناتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''یہ تو بیماری ہے۔ یہ دوائی نہیں ہے۔''

(۲۳۹۵۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً أَصَابَهُ الصَّفَرُ ، فَنُعِتَ لَهُ السَّكَرُ ، فَسَأَلَ عَبْدَ اللهِ عَنْ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ :إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَائَكُمْ فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ.

(۲۳۹۵۸) حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کو پیٹ کا وہ مرض لاحق ہوا جس میں چہرہ زرد ہو جاتا ہے تو کسی نے اس کے سامنے عرقِ کھجور کی تعریف کی۔ اس مریض نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو تم پر حرام کیا ہے اس چیز میں تمہاری شفا نہیں رکھی۔

(۲۳۹۵۹) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كَانَتْ لاِبْنِ عُمَرَ بُخْتِيَّةٌ ، وَإِنَّهَا مَرِضَتْ ، فَوُصِفَ لِي أَنْ أُدَاوِيَهَا بِالْخَمْرِ ، فَدَاوَيْتُهَا ، ثُمَّ قُلْتُ لاِبْنِ عُمَرَ :إِنَّهُمْ وَصَفُوا لِي أَنْ أُدَاوِيَهَا بِالْخَمْرِ ، قَالَ : فَفَعَلْتَ ؟ قُلْتُ :لاَ ، وَقَدْ كُنْتُ فَعَلْتُ ، قَالَ :أَمَا إِنَّك لَوْ فَعَلْتَ عَاقَبْتُكَ.

(۲۳۹۵۹) حضرت نافع سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک بختی اونٹ تھا۔ وہ بیمار ہو گیا، مجھے کسی نے کہا کہ میں اس کا شراب کے ذریعہ علاج کروں۔ چنانچہ میں نے اس کا علاج کیا۔ پھر میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ لوگوں نے مجھے کہا ہے کہ میں اس کا شراب کے ذریعہ علاج کروں! حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ پھر تم نے کیا؟ میں نے کہا۔ نہیں۔ حالانکہ میں تو علاج کر چکا تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اگر تم نے یہ کام کیا ہوتا تو میں تمہیں سزا دیتا۔

(۲۳۹۶۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ عَامِرٍ ، وَابْنُ زِيَادٍ :لاَ أُوتَى بِأَحَدٍ سَقَى صَبِيًّا خَمْرًا إِلاَّ جَلَدْتُهُ . قَالَ ابْنُ عَوْنٍ :وَحِفْظِي :ابْنُ زِيَادٍ.

(۲۳۹۶۰) حضرت حسن رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ ابن عامر اور ابن زیاد نے کہا کہ: میرے پاس کوئی ایسا آدمی لایا گیا جس نے کسی بچے کو شراب پلائی ہو تو میں اس کو ضرور کوڑے لگاؤں گا۔

(۲۳۹۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ تُسْقَى الْبَهَائِمُ الْخَمْرَ.

(۲۳۹۶۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ اس بات کو (بھی) ناپسند کرتے تھے کہ جانوروں کو شراب پلائی جائے۔

(۲۳۹۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيمِ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُتَدَاوَى بِالْخَمْرِ، وَبِدَمِ الْحَلَمِ، وَبِالنَّارِ.

(۲۳۹۶۲) حضرت ابراہیم کے بارے میں منقول ہے کہ وہ اس بات کو ناپسند سمجھتے تھے کہ شراب اور چیچڑ کے خون کے ساتھ اور آگ کے ذریعہ سے علاج کیا جائے۔

(۲۳۹۶۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْحَسَنَ وَسُئِلَ عَنْ صَبِيٍّ يَشْتَكِي ، نُعِتَ لَهُ قَطْرَةٌ مِنْ خَمْرٍ ؟ قَالَ :لاَ.

(۲۳۹۶۳) حضرت حکم بن عطیہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ ایک بچہ تکلیف میں مبتلا ہے، کیا اسے شراب کا ایک قطرہ دیا جا سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔

(۲۳۹۶٤) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُولُ :مَنْ تَدَاوَى بِالْخَمْرِ فَلاَ شَفَاهُ اللَّهُ.

(۲۳۹۶۴) حضرت زہری سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہا کرتی تھیں کہ جو شخص شراب کے ذریعہ سے علاج کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو شفا ہی نصیب نہ کریں۔

(۲۳۹٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ عَامِرٍ :مَنْ سَقَى صَبِيًّا خَمْرًا جَلَدْنَا الَّذِي سَقَاهُ.

(۲۳۹۶۵) حضرت عامر سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عامر نے فرمایا: جو شخص کسی بچے کو شراب پلائے گا تو ہم پلانے والے کو کوڑے ماریں گے۔

(۲۳۹٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَرِهَ أَنْ يُدَاوَى دَبَرُ الإِبِلِ بِالْخَمْرِ.

(۲۳۹۶۶) حضرت سعد بن ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ اونٹ کی پشت پر جو زخم لگا ہے اس کا علاج شراب سے کیا جائے۔

(۱۳) فِي التَّلْبِينَةِ

بھوسے اور شہد سے بنے ہوئے حریرہ کے بیان میں

(۲۳۹٦٧) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ ، عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ ابْنَةِ عَمْرٍو ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :عَلَيْكُمْ بِالْبَغِيضِ النَّافِعِ ، يَعْنِي التَّلْبِينَةَ ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، إِنَّهُ لَيَغْسِلُ بَطْنَ أَحَدِكُمْ كَمَا يَغْسِلُ أَحَدُكُمْ وَجْهَهُ مِنَ الْوَسَخِ ، وَكَانَ إِذَا اشْتَكَى أَحَدٌ مِنْ أَهْلِهِ ، لَمْ تَزَلِ الْبُرْمَةُ عَلَى النَّارِ حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى أَحَدِ طَرَفَيْهِ. (ترمذی ۲۰۳۹۔ احمد ۶/ ۳۲)

(۲۳۹۶۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تم لوگ مبغوض لیکن نافع چیز یعنی تلبینہ (بھوسے اور شہد کا حریرہ) کو لازم پکڑو۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ یقیناً یہ چیز تمہارے پیٹ کو اس طرح دھوڈالتی ہے جیسا کہ تم میں سے کوئی ایک اپنے چہرہ سے میل کو دھوڈالتا ہے۔" اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں

میں سے جب کسی کو کوئی تکلیف ہوتی تو ہانڈی مسلسل آگ پر دھری رہتی یہاں تک کہ مریض کسی ایک جانب ...... موت یا حیات ...... کی طرف آ جاتا۔

(١٤) فِي الحِجَامَةِ أَيْنَ تُوضَعُ مِنَ الرَّأْسِ ؟

پچھنے سر میں کس جگہ لگوائے جائیں؟

(٢٣٩٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ أَسْفَلَ مِنَ الذُّؤَابَةِ ، وَيُسَمِّيهَا مُنْقِذًا.

(٢٣٩٦٨) حضرت مکحول سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ (اپنی) پیشانی کے بالوں کے نچلے حصہ میں پچھنے لگواتے تھے اور اس کو آپ ﷺ منقذ کا نام دیتے تھے۔

(٢٣٩٦٩) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثًا عَلَى الأَخْدَعَيْنِ ، وَعَلَى الْكَاهِلِ وَاحِدَةً. (ترمذی ۲۰۵۱۔ ابوداؤد ۳۸۵۶)

(٢٣٩٦٩) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے تین جگہ پر پچھنے لگوائے، دو رگیں گردن کے دونوں جانب اور ایک دو کندھوں کے درمیان۔

(٢٣٩٧٠) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ أَبِي عَلْقَمَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ الأَعْرَجَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ بُحَيْنَةَ يَقُولُ : احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْيِ جَمَلٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ ، وَسَطَ رَأْسِهِ. (بخاری ۱۸۳۶۔ ابن ماجہ ۳۴۸۱)

(٢٣٩٧٠) حضرت عبداللہ بن بحینہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مقامِ لَحْی جمل میں پچھنے لگوائے اور (اس وقت) آپ ﷺ حالت احرام میں تھے اور سر کے درمیان لگوائے۔

(٢٣٩٧١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ بِمَكَانٍ بِطَرِيقِ مَكَّةَ ، بِمَعْدِنٍ يُدْعَى لَحْيَ جَمَلٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوْقَ رَأْسِهِ.

(٢٣٩٧١) حضرت سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ کے عدن والے راستہ میں ایک مقام پر جس کا نام لحی جمل تھا۔ اس حالت میں اپنے سر مبارک پر پچھنے لگوائے کہ آپ ﷺ حالت احرام میں تھے۔

(٢٣٩٧٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِمُجَاهِدٍ : احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : إِلاَّ أَنَّ رِجْلَهُ وُثِئَتْ فَحَجَمَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(٢٣٩٧٢) حضرت منصور سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد سے پوچھا۔ رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگوائے تھے؟

انہوں نے جواب دیا۔ مگر آپ ﷺ کا پاؤں مبارک کمزور ہوگیا تھا تو آپ ﷺ نے اس کو سینگی لگوائی تھی۔

(۲۳۹۷۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِي رَأْسِهِ ، مِنْ أَذًى كَانَ بِهِ. (بخاری ۵۶۹۹۔ ابوداؤد ۱۸۳۲)

(۲۳۹۷۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے سر مبارک پر بوجہ تکلیف کے پچھنے لگوائے تھے جبکہ آپ ﷺ حالت احرام میں تھے۔

(۱۵) فِي الرُّخْصَةِ فِي الْقُرْآنِ ، يُكْتَبُ لِمَنْ يُسْقَاهُ

کسی کو پلانے کے لئے قرآن مجید لکھنے کے جواز کے بیان میں (احادیث)

(۲۳۹۷٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِذَا عَسِرَ عَلَى الْمَرْأَةِ وَلَدُهَا ، فَيُكْتَبُ هَاتَيْنِ الآيَتَيْنِ وَالْكَلِمَاتِ فِي صَحْفَةٍ ، ثُمَّ تُغْسَلُ فَتُسْقَى مِنْهَا : بِسْمِ اللهِ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ: ﴿كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلاَّ عَشِيَّةً ، أَوْ ضُحَاهَا﴾ ، ﴿كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَثُوا إِلاَّ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ بَلاَغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلاَّ الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ﴾.

(۲۳۹۷۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ جب کسی عورت کو بچہ کی ولادت میں تنگی ہو تو ان دو آیتوں اور کلمات کو ایک صفحہ پر لکھ دیا جائے پھر اس کو دھو کر یہ پانی عورت کو پلایا جائے۔ (الفاظ کا ترجمہ یہ ہے) شروع اس خدا کے نام سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو بہت بردبار اور کرم کرنے والا ہے۔ پاک ہے اللہ، جو رب ہے ساتوں آسمانوں کا اور جو رب ہے عرش عظیم کا۔ ﴿كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً ، أَوْ ضُحَاهَا﴾ اور ﴿كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ بَلاَغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ﴾.

(۲۳۹۷٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا كَانَتْ لاَ تَرَى بَأْسًا أَنْ يُعَوَّذَ فِي الْمَاءِ ، ثُمَّ يُصَبَّ عَلَى الْمَرِيضِ.

(۲۳۹۷۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں روایت ہے کہ وہ پانی میں دم وغیرہ کرنے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتی تھیں کہ پھر وہ پانی مریض پر بہا دیا جائے۔

(۲۳۹۷٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ (ح) وَلَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُمَا لَمْ يَرَيَا بَأْسًا أَنْ يَكْتُبَ آيَةً مِنَ الْقُرْآنِ ، ثُمَّ يُسْقَاهُ صَاحِبُ الْفَزَعِ.

(۲۳۹۷۶) حضرت ابو قلابہ اور حضرت مجاہد کے بارے میں روایت ہے کہ یہ دونوں حضرات اس بات میں کوئی حرج محسوس نہیں

کرتے تھے کہ قرآن مجید کی کوئی آیت لکھی جائے اور پھر ڈرے ہوئے آدمی کو پلائی جائے۔

(٢٣٩٧٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَكْتُبُ التَّعْوِيذَ لِمَنْ أَتَاهُ ، قَالَ حَجَّاجٌ :وَسَأَلْتُ عَطَاءً ؟ فَقَالَ :مَا سَمِعْنَا بِكَرَاهِيَتِهِ إِلاَّ مِنْ قِبَلِكُمْ أَهْلَ الْعِرَاقِ.

(۲۳۹۷۷) حضرت حجاج کہتے ہیں کہ مجھ سے اس آدمی نے بیان کیا جس نے حضرت سعید بن جبیر کو دیکھا تھا کہ جوان کے پاس (بغرض تعویذ) آتا وہ اس کے لئے تعویذ لکھتے تھے۔ حجاج کہتے ہیں۔ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا: تو انہوں نے جواباً ارشاد فرمایا: اے اہل عراق! ہم نے تو تمہارے علاوہ کسی سے اس کا ناپسند ہونا نہیں سُنا۔

(٢٣٩٧٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :سَأَلْتُهُ عَنِ النَّشْرِ ، فَأَمَرَنِي بِهَا ، قُلْتُ :أَرْوِيهَا عَنْكَ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۲۳۹۷۸) حضرت قتادہ، سعید بن المسیب ریشید کے بارے میں بتاتے ہیں کہ میں نے ان سے آسیب کے تعویذ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے مجھے اس کی اجازت دی۔ میں نے (ان سے) کہا۔ میں اس (تعویذ) کو آپ کی نسبت سے روایت کروں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔

(٢٣٩٧٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ؛ أَنَّ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ سُئِلَتْ عَنِ النَّشَرِ ؟ فَقَالَتْ :مَا تَصْنَعُونَ بِهَذَا ؟ هَذَا الْفُرَاتُ إِلَى جَانِبِكُمْ ، يَسْتَنْقِعُ فِيهِ أَحَدُكُمْ سَبْعًا يَسْتَقْبِلُ الْجِرْيَةَ.

(۲۳۹۷۹) حضرت اسود سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آسیب کے تعویذات کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے جواباً ارشاد فرمایا: تم لوگ اس سے کیا بناتے ہو؟ یہ تمہارے قریب فرات کا دریا ہے۔ اس میں (آکر) تم میں سے کوئی ایک پانی کے بہاؤ کی طرف منہ کر کے سات مرتبہ غوطہ لگا لے۔

(١٦) مَنْ كَرِهَ ذَلِكَ

جن لوگوں نے اس کو ناپسند کیا ہے۔ (ان کی احادیث)

(٢٣٩٨٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ كَانَ بِالْكُوفَةِ يَكْتُبُ مِنَ الْفَزَعِ آيَاتٍ مِنَ الْقُرْآنِ ، فَيُسْقَاهُ الْمَرِيضُ ؟ فَكَرِهَ ذَلِكَ.

(۲۳۹۸۰) حضرت ابراہیم کے بارے میں روایت ہے کہ ان سے ایک آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو آدمی کوفہ میں تھا اور ڈرے ہوئے لوگوں کو قرآن کی آیات لکھ کر دیتا اور پھر ان آیات کو وہ مریض کو پلاتا تھا؟ تو حضرت ابراہیم نے اس کو پسند نہیں فرمایا۔

(٢٣٩٨١) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْحَسَنَ وَسُئِلَ عَنِ النَّشَرِ ؟ فَقَالَ :سِحْرٌ.

(۲۳۹۸۱) حضرت حکم بن عطیہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو سُنا جبکہ ان سے آسیب کے تعویذات کے

بارے میں پوچھا گیا؟ تو انہوں نے جواب دیا۔ یہ جادو ہے۔

(۲۳۹۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنِ النَّشْرِ ؟ فَذَكَرَ لِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :هِيَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ. (بزار ۳۰۳۴)

(۲۳۹۸۲) حضرت ابو رجاء سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے آسیب کے تعویذات کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے میرے سامنے نبی کریم ﷺ سے متصل ایک حدیث ذکر فرمائی کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: '' یہ اعمال شیطانیہ میں سے ہے۔''

(۱۷) فِي الرَّجُلِ يُسْحَرُ وَيُسَمُّ فَيُعَالِجُ

اس آدمی کے بارے میں جس کو سحر یا زہر ہو جائے اور وہ علاج کروائے

(۲۳۹۸۳) حَدَّثَنَا عَثَّام بْنُ عَلِيٍّ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :مَنْ أَصَابَهُ نُشْرَةٌ ، أَوْ سَمٌّ ، أَوْ سِحْرٌ ، فَلْيَأْتِ الْفُرَاتَ ، فَلْيَسْتَقْبِلِ الْجِرْيَةَ ، فَيَغْتَمِسَ فِيهِ سَبْعَ مَرَّاتٍ.

(۲۳۹۸۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہتی ہیں کہ جس آدمی کو آسیب، جادو یا زہر چڑھ جائے تو اسے چاہیے کہ وہ فرات دریا پر آئے اور پانی کے بہاؤ کے رُخ کرے اور دریا میں سات مرتبہ غوطہ لگائے۔

(۲۳۹۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ :سَحَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ ، فَاشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذَلِكَ أَيَّامًا ، فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ : إِنَّ رَجُلاً كَذَا مِنَ الْيَهُودِ سَحَرَكَ ، عَقَدَ لَكَ عُقَدًا ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا ، فَاسْتَخْرَجَهَا ، فَجَاءَ بِهِ ، فَجَعَلَ كُلَّمَا حَلَّ عُقْدَةً وَجَدَ لِذَلِكَ خِفَّةً ، قَالَ :فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ ، فَمَا ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ الْيَهُودِيَّ ، وَلاَ رَآهُ فِي وَجْهِهِ قَطُّ.

(احمد ۴/ ۳۶۷۔ حاکم ۳۶۰)

(۲۳۹۸۴) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پر ایک یہودی آدمی نے جادو کیا۔ جس کی جناب نبی کریم ﷺ کو چند دن تک شکایت رہی لیکن پھر حضرت جبرئیل آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔'' یہود کے فلاں شخص نے آپ پر جادو کیا ہے اور اس نے آپ کے لئے چند گرہیں لگائی ہیں'' چنانچہ آپ ﷺ نے ان گرہوں (والے دھاگہ) کی طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ، اس کو نکال کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پس نبی کریم ﷺ جب ان گرہوں میں سے کوئی گرہ کھولتے تو آپ ﷺ اس سے ہلکا پن محسوس کرتے۔ راوی کہتے ہیں۔ پس نبی کریم ﷺ یوں کھڑے ہوئے جیسا کہ آپ ﷺ کو کسی بندش سے کھول دیا گیا ہے۔ لیکن نبی کریم ﷺ نے اس یہودی آدمی

سے اس بات کا کبھی ذکر نہیں فرمایا اور نہ ہی اس یہودی نے کبھی اس بات کو آپ ﷺ کے چہرہ سے پہچانا۔

(۲۳۹۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :سَحَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودِيٌّ مِنْ يَهُودِ بَنِي زُرَيْقٍ ، يُقَالَ لَهُ :لَبِيدُ بْنُ الأَعْصَمِ ، حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَلاَ يَفْعَلُهُ ، حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ ، أَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ دَعَا ، ثُمَّ قَالَ :يَا عَائِشَةُ ، أَشَعَرْتِ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتِيه فِيهِ ؟ جَائَنِي رَجُلاَنِ ، فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي ، وَالآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي ، فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَأْسِي لِلَّذِي عِنْدَ رِجْلِي ، أَوِ الَّذِي عِنْدَ رِجْلِي لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي :مَا وَجَعُ الرَّجُلِ ؟ قَالُوا :مَطْبُوبٌ ، قَالَ :مَنْ طَبَّهُ ؟ قَالَ :لَبِيدُ بْنُ الأَعْصَمِ ، قَالَ :فِي أَيِّ شَيْءٍ ؟ قَالَ :فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ ، وَجُفِّ طَلْعَةِ ذَكَرٍ ، قَالَ :وَأَيْنَ هُوَ ؟ قَالَ :فِي بِئْرِ ذِي أَرْوَانَ ، فَأَتَاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ ، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ :يَا عَائِشَةُ ، كَأَنَّمَا مَاؤُهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ ، وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُؤُوسُ الشَّيَاطِينِ ، قَالَ :فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَفَلاَ أَخْرَجْتَهُ ؟ فَقَالَ :لاَ ، أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَافَانِي اللَّهُ ، وَكَرِهْتُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ شَرًّا ، فَأَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ.

(بخاری ۳۱۷۵۔ مسلم ۱۷۱۹)

(۲۳۹۸۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہتی ہیں کہ بنو زریق کے یہودیوں میں سے ایک یہودی نے جناب نبی کریم ﷺ پر جادو کیا۔ جس کا نام لبید بن اعصم تھا۔ (اس کا اثر) یہاں تک (تھا) کہ آپ ﷺ کو خیال ہوتا کہ آپ ﷺ نے ایک کام کر لیا ہے۔ حالانکہ آپ ﷺ نے وہ کام نہیں کیا ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ ایک مرتبہ دن کا وقت تھا یا رات کا وقت تھا۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے آواز دی۔ پھر دوبارہ آواز دی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ رضی اللہ عنہا! تجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ بات بتا دی ہے جو میں نے اللہ تعالیٰ سے معلوم کی تھی؟ میرے پاس دو آدمی آئے اور ان میں سے ایک میرے سر کے پاس اور دوسرا میرے قدموں کے پاس بیٹھ گیا۔ پھر اس آدمی نے جو میرے سر کے پاس بیٹھا تھا اس آدمی سے جو میرے قدموں کے پاس بیٹھا تھا۔ کہا: یا جو آدمی میرے قدموں کے پاس تھا اس نے میرے سر کے پاس بیٹھے ہوئے سے کہا۔ اس آدمی کی تکلیف کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: اس پر جادو ہوا ہے۔ اس نے پھر پوچھا۔ اس پر کس نے جادو کیا ہے؟ دوسرے نے کہا لبید بن اعصم نے۔ پہلے نے پھر پوچھا۔ کس چیز میں جادو کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا۔ کنگھی میں اور اس میں آنے والے بالوں میں اور نر کھجور کی جڑ سے بنے ہوئے برتن میں۔ پہلے نے پھر پوچھا۔ یہ چیزیں کہاں ہیں؟ دوسرے نے کہا۔ بیئر ذی اروان میں'' چنانچہ رسول اللہ ﷺ اس کنویں کے پاس اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کے ہمراہ تشریف لے گئے۔ پھر آپ ﷺ واپس آئے اور فرمایا: ''اے عائشہ رضی اللہ عنہا! گویا کہ اس کا پانی مہندی بھگویا ہوا پانی ہے اور اس کے کھجور تو گویا شیطانوں کے سر ہیں۔'' راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے ان چیزوں کو باہر کیوں نہ نکلوایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہ'' کیونکہ مجھے تو اللہ تعالیٰ نے

صحت بخش دی ہے اور میں نے اس بات کو ناپسند سمجھا کہ میں اس کے ذریعہ سے لوگوں میں کوئی شر بھڑکاؤں۔'' چنانچہ آپ ﷺ نے ان کے بارے میں حکم دیا اور انہیں دفن کر دیا گیا۔

(۲۳۹۸۶) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :حدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ ، أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سَمٌّ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اجْمَعُوا لِي مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنَ الْيَهُودِ ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هَذِهِ الشَّاةِ سُمًّا ؟ قَالُوا :نَعَمْ ، قَالَ :مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ ؟ قَالُوا :أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا أَنْ نَسْتَرِيحَ مِنْكَ ، وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ. (بخاری ۳۱۶۹۔ ابو داؤد ۴۵۰۱)

(۲۳۹۸۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ جب خیبر فتح ہوا تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک بکری ہدیہ کی گئی جس میں زہر ملا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا۔'' یہاں جتنے یہودی ہیں ان سب کو میرے پاس اکٹھا کرو۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا۔'' کیا تم نے اس بکری میں زہر ملایا ہے؟''۔ انہوں نے جواب دیا۔ جی ہاں۔ آپ ﷺ نے پوچھا۔'' تمہیں اس کام پر کس چیز نے ابھارا ہے؟'' انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے یہ چاہا کہ اگر آپ جھوٹے ہوں گے تو ہمیں آپ سے آرام مل جائے گا اور اگر آپ (واقعی) نبی ہوئے تو یہ بات (زہر ملانا) آپ کو نقصان نہیں دے گا۔

(۲۳۹۸۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْخَذُ عَنْ أَهْلِهِ ، وَالْمَسْحُورُ ، مَنْ يُطْلِقُ عَنْهُ.

(۲۳۹۸۷) حضرت عطاء کے بارے میں روایت ہے کہ وہ اس میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے کہ جادو کیا ہوا شخص اور وہ شخص کو اہل خانہ کی طرف سے جادو کیا گیا ہو۔ یہ (دونوں) اس کے پاس جائیں جو اس کو ختم کر دے (سحر کو)۔

(۲۳۹۸۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَطَاءً الْخُرَاسَانِيَّ عَنِ الْمُؤْخَذِ وَالْمَسْحُورِ ، يَأْتِي مَنْ يُطْلِقُ عَنْهُ ؟ قَالَ :لاَ بَأْسَ بِذَلِكَ إِذَا اضْطُرَّ إِلَيْهِ.

(۲۳۹۸۸) حضرت اسماعیل بن عیاش بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء خراسانی سے مسحور اور سحر میں گرفتار کے بارے میں پوچھا کہ اگر وہ کسی علاج کرنے والے کے پاس جائیں؟ حضرت عطاء نے فرمایا: جب آدمی اس درجہ مجبور ہو جائے تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۳۹۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :قُلْتُ لَهُ :رَجُلٌ طُبَّ بِسِحْرٍ ، يُحَلُّ عَنْهُ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ.

(۲۳۹۸۹) حضرت قتادہ، حضرت سعید بن مسیب کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا۔ ایک آدمی ہے جس کو جادو کیا گیا ہے کیا اس کا علاج کیا جا سکتا ہے؟ سعید نے جواب دیا۔ ہاں۔ جو آدمی اپنے بھائی کو نفع دے سکے تو اسے

نفع دینا چاہیے۔

(۱۸) مَنْ كَرِهَ إِتْيَانَ الْكَاهِنِ وَالسَّاحِرِ وَالْعَرَّافِ

جو حضرات کاہن، جادوگر اور نجومی کے پاس جانے کو پسند نہیں کرتے (ان کی احادیث)

(۲۳۹۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ ، وَقَدْ جَاءَ اللَّهُ بِالإِسْلاَمِ ، وَإِنَّ مِنَّا رِجَالاً يَأْتُونَ الْكُهَّانَ ، قَالَ : فَلاَ تَأْتِهِمْ. (مسلم ۳۸۱۔ ابوداؤد ۹۲۷)

(۲۳۹۹۰) حضرت معاویہ بن حکم سلمی سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! میں جاہلیت میں عہد قریب ہی میں (اسلام کی طرف) آیا ہوں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام عطا فرمایا ہے۔ اور ہم میں کچھ لوگ نجومیوں کے پاس جاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تو نجومیوں کے پاس نہ جانا۔"

(۲۳۹۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : إِنَّ هَؤُلاَءِ الْعَرَّافِينَ كُهَّانُ الْعَجَمِ ، فَمَنْ أَتَى كَاهِنًا يُؤْمِنُ بِمَا يَقُولُ ، فَقَدْ بَرِءَ مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۳۹۹۱) حضرت اسود بن ہلال سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔ یقیناً یہ نجومی لوگ عجم کے کاہن ہیں۔ پس جو شخص کسی کاہن کے پاس آیا اور اس کی باتوں کی تصدیق کی تو تحقیق اس نے ان باتوں سے اظہار براءت کیا جو اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ پر نازل کی ہیں۔

(۲۳۹۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لَدِرْهَمٌ مِنْ خَيْرٌ مِنْ قَلْبِ رَجُلٍ يَأْتِي الْعَرَّافَ.

(۲۳۹۹۲) حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ جھوٹ کا درہم اس آدمی کے دل سے بہتر ہے جو کسی نجومی کے پاس آتا ہے۔

(۲۳۹۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ حُلْوَانِ الْكَاهِنِ.

(۲۳۹۹۳) حضرت ابو مسعود سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کاہن کے معاوضہ سے منع فرمایا۔

(۲۳۹۹٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، وَوَكِيعٌ ، قَالاَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُبَيْرَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مَنْ مَشَى إِلَى سَاحِرٍ ، أَوْ كَاهِنٍ ، أَوْ عَرَّافٍ فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ ، فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۳۹۹۴) حضرت عبداللہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ جو شخص کسی جادوگر، کاہن یا نجومی کے پاس چل کر گیا اور اس کی باتوں کی تصدیق کی۔ تو تحقیق اس آدمی نے اس دین سے انکار کیا جو اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ پر نازل کیا۔

(۱۹) فِي رُقْيَةِ الْعَقْرَبِ وَالْحُمَةِ، مَنْ رَخَّصَ فِيهَا

جن لوگوں نے بچھو اور زہر کے تعویذ میں اجازت دی ہے (ان کے دلائل)

(۲۳۹۹۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَ: سَأَلْتُهَا عَنِ الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ؟ فَقَالَتْ: رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّقْيَةِ مِنْ كُلِّ ذِي حُمَةٍ.

(بخاری ۵۷۴۱۔ مسلم ۱۷۲۴)

(۲۳۹۹۵) حضرت عبدالرحمٰن بن اسود، اپنے والد کے واسطہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے زہر کے تعویذ کے بارے میں سوال کیا؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے ہر زہر کے لیے تعویذ کی اجازت عطا فرمائی ہے۔

(۲۳۹۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقَى، وَكَانَ عِنْدَ آلِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ رُقْيَةٌ يَرْقُونَ بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ، قَالَ: فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضُوهَا عَلَيْهِ، وَقَالُوا: إِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقَى، فَقَالَ: مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ. (مسلم ۱۷۲۶۔ احمد ۳/ ۳۱۵)

(۲۳۹۹۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تعویذات سے منع فرمایا تھا اور عمرو بن حزم کے گھر والوں کے پاس ایک تعویذ تھا جس سے وہ بچھو کا تعویذ کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں، پس یہ لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور انہوں نے یہ تعویذ آپ ﷺ کے سامنے پیش کیا اور عرض کیا، آپ نے تو تعویذات سے منع کیا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکے تو اسے چاہیئے کہ وہ نفع پہنچائے۔''

(۲۳۹۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ رُقْيَةَ إِلاَّ مِنْ عَيْنٍ، أَوْ حُمَةٍ. (ابوداؤد ۳۸۸۰۔ ترمذی ۲۰۵۷)

(۲۳۹۹۷) نبی کریم ﷺ کے بعض صحابہ میں سے کسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''نظر اور زہر کے علاوہ کسی شئی کا تعویذ (درست) نہیں ہے۔''

(۲۳۹۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: لَدَغَتْنِي عَقْرَبٌ، فَابْتَدَرَ مَنْخَرَايَ دَمًا، فَرَقَانِي الأَسْوَدُ فَبَرَأْتُ.

(۲۳۹۹۸) حضرت ابراہیم سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ مجھے ایک بچھو نے ڈس لیا تھا اور میرے نتھنوں سے خون بہنا شروع ہوگیا تھا مجھے اسود نے تعویذ دیا تو میں صحت یاب ہوگیا۔

(۲۳۹۹۹) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِرُقْيَةِ الْحُمَةِ بَأْسًا.

(۲۳۹۹۹) حضرت حسن ؒ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ زہر کے لئے تعویذ کرنے میں کوئی حرج نہیں محسوس کرتے تھے۔

(۲٤۰۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : رُخِّصَ فِي الرُّقَى مِنَ الْحُمَةِ ، وَالنَّمْلَةِ ، وَالنَّفْسِ.

(۲۴۰۰۰) حضرت محمد سے روایت ہے کہتے ہیں کہ زہر، پہلو کے دانہ اور نظر کے بارے میں تعویذ کرنے کرانے کی اجازت دی گئی ہے۔

(۲٤۰۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّ خَالِدَةَ بِنْتَ أَنَسٍ أُمَّ بَنِي حَزْمٍ السَّاعِدِي جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ الرُّقَى ، فَأَمَرَهَا بِهَا.

(۲۴۰۰۱) حضرت ابوبکر بن محمد سے روایت ہے کہ بنوحزم ساعدی کی والدہ، حضرت خالدہ بنت انس رضی اللہ عنہا، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ ﷺ کے سامنے ایک تعویذ پیش کیا تو آپ ﷺ نے ان کو اس تعویذ کی اجازت عطا فرمائی۔

(۲٤۰۰۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ.

(مسلم ۱۷۲۵۔ ترمذی ۲۰۵۶)

(۲۴۰۰۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نظر اور زہر کے تعویذ کی اجازت عنایت فرمائی تھی۔

(۲٤۰۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : رَأَى ابْنُ مَسْعُودٍ عَلَى ابْنِهِ قَصَبَةً مِنَ الْحُمَّى ، فَقَطَعَهَا ، فَقَالَ : لاَ رُقْيَةَ إِلاَّ مِنْ عَيْنٍ ، أَوْ حُمَةٍ.

(۲۴۰۰۳) حضرت عامر سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے پر بخار کے (تعویذ کے طور پر) بانس کی نلکی دیکھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو توڑ دیا اور ارشاد فرمایا: نظر اور زہر کے سوا کسی شئی کا تعویذ (درست) نہیں ہے۔

(۲٤۰۰٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ اسْتَرْقَى مِنَ الْعَقْرَبِ.

(۲۴۰۰۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے بچھو کے (ڈسنے پر) تعویذ حاصل کیا تھا۔

(۲٤۰۰٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ لآلِ الأَسْوَدِ رُقْيَةٌ يَرْقُونَ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنَ الْحُمَةِ ، قَالَ : فَعَرَضَهَا الأَسْوَدُ عَلَى عَائِشَةَ ، قَالَ : فَأَمَرَتْهُمْ أَنْ يَرْقُوا بِهَا ، قَالَ : وَقَالَتْ عَائِشَةُ : لاَ رُقْيَةَ إِلاَّ مِنْ عَيْنٍ ، أَوْ حُمَةٍ.

(۲۴۰۰۵) حضرت ابراہیم سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ آل سعود کے پاس زمانہ جاہلیت ہی سے زہر کا ایک تعویذ تھا، جو وہ لوگوں کو

دیتے تھے۔ راوی کہتے ہیں، پس حضرت اسود نے وہ تعویذ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے پیش کیا، راوی کہتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں حکم دیا کہ وہ اس تعویذ کے ذریعہ سے علاج کیا کریں۔ راوی کہتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بھی فرمایا: نظر اور زہر کے علاوہ کسی شئی کا تعویذ (درست) نہیں ہے۔

(۲۰) مَنْ رَخَّصَ فِي رُقْيَةِ النَّمْلَةِ

پہلو کے پھوڑے کے تعویذ کی اجازت دینے والے حضرات

(۲٤٠٠٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لِجَدَّتِهِ الشِّفَاءِ بِنْتِ عَبْدِ اللهِ :عَلِّمِي حَفْصَةَ رُقْيَتَكِ ، قَالَ أَبُو بِشْر :يَعْنِي إِسْمَاعِيلَ ابْنَ عُلَيَّةَ :فَقُلْتُ لِمُحَمَّدٍ :مَا رُقْيَتُهَا ؟ قَالَ :رُقْيَةُ النَّمْلَةِ. (احمد ٦/ ٢٨٦)

(۲۴۰۰۶) حضرت ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی دادی حضرت شفاء بنت عبد اللہ سے فرمایا تھا۔ ''تم حفصہ کو اپنا تعویذ بھی سکھادو''۔ ابوبشر سلیمان ابن علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد سے پوچھا، ان کا تعویذ کون سا تھا؟ محمد نے جواب دیا، پہلو کے پھوڑے کا تعویذ تھا۔

(۲٤٠٠٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ النَّمْلَةِ.

(۲۴۰۰۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پہلو کے پھوڑے کے تعویذ کی اجازت عنایت فرمائی ہے۔

(۲٤٠٠٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ ، أَنَّ الشِّفَاءَ ابْنَةَ عَبْدِ اللهِ ، قَالَتْ :دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا قَاعِدَةٌ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ ، فَقَالَ :مَا يَمْنَعُكِ أَنْ تُعَلِّمِي هَذِهِ رُقْيَةَ النَّمْلَةِ كَمَا عَلَّمْتِيهَا الْكِتَابَةَ. (ابوداؤد ٣٨٨٣ـ احمد ٣٧٢)

(۲۴۰۰۸) حضرت ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہ حضرت شفا بنت عبد اللہ فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے جبکہ میں حضرت حفصہ بنت عمر کے پاس بیٹھی ہوئی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ ''تمہارے لیے اس بات سے کیا چیز مانع ہے کہ تم نے جس طرح حضرت حفصہ کو لکھنا سکھایا ہے اسی طرح تم اس کو یہ پہلو کے پھوڑے کا تعویذ بھی سکھادو۔''

(۳۱) مَنْ رَخَّصَ فِي تعلِيقِ التَّعَاوِيذِ

جن لوگوں نے تعویذات لٹکانے کی اجازت دی ہے

(۲٤٠٠٩) حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي عِصْمَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ التَّعْوِيذِ؟ فَقَالَ: لاَ بَأْسَ بِهِ إِذَا كَانَ فِي أَدِيمٍ.

(۲۴۰۰۹) حضرت ابوعصمہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب ؒ سے تعویذ کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: جب تعویذ چمڑے میں بند ہو تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲٤٠١٠) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الْحَائِضِ يَكُونُ عَلَيْهَا التَّعْوِيذُ ، قَالَ : إِنْ كَانَ فِي أَدِيمٍ ، فَلْتَنْزِعْهُ ، وَإِنْ كَانَ فِي قَصَبَةِ فِضَّةٍ ، فَإِنْ شَاءَتْ وَضَعَتْهُ ، وَإِنْ شَاءَتْ لَمْ تَضَعْهُ.

(۲۴۰۱۰) حضرت عطاء سے اس حائضہ کے بارے میں جس نے تعویذ لٹکایا ہو، روایت ہے، فرماتے ہیں کہ اگر تعویذ چمڑے میں ہو تو عورت کو چاہیئے کہ اس کو اتار دے اور اگر چاندی کے خول میں ہو تو پھر چاہے تو اتار دے اور چاہے نہ اُتارے۔

(۲٤٠١١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ ثُوَيْرٍ ، قَالَ : كَانَ مُجَاهِدٌ يَكْتُبُ لِلنَّاسِ التَّعْوِيذَ فَيُعَلِّقُهُ عَلَيْهِمْ.

(۲۴۰۱۱) حضرت ثویر سے روایت ہے کہتے ہیں کہ حضرت مجاہد، لوگوں کو تعویذ لکھ کر دیتے تھے اور پھر وہ تعویذ لوگوں کو پہناتے بھی تھے۔

(۲٤٠١٢) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَكْتُبَ الْقُرْآنَ فِي أَدِيمٍ ، ثُمَّ يُعَلِّقَهُ.

(۲۴۰۱۲) حضرت جعفر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اس بات میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے کہ قرآن مجید کو چمڑے میں لکھا جائے اور پھر اس کو (گلے میں) لٹکایا جائے۔

(۲٤٠١٣) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا فَزِعَ أَحَدُكُمْ فِي نَوْمِهِ فَلْيَقُلْ : أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَسُوءِ عِقَابِهِ ، وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهِ ، وَمِنْ شَرِّ الشَّيَاطِينِ وَمَا يَحْضُرُون ، فَكَانَ عَبْدُ اللهِ يُعَلِّمُهَا وَلَدَهُ مَنْ أَدْرَكَ مِنْهُمْ ، وَمَنْ لَمْ يُدْرِكْ ، كَتَبَهَا وَعَلَّقَهَا عَلَيْهِ. (ابوداؤد ۳۸۸۹۔ ترمذی ۳۵۲۸)

(۲۴۰۱۳) حضرت عمرو بن شعیب، اپنے والد اور دادا سے روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی آدمی اپنی نیند میں ڈر جائے تو اُسے چاہیئے کہ وہ (یوں) کہے: (ترجمہ): میں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کے ساتھ، اللہ کے غصہ اور بُری سزا سے پناہ مانگتا ہوں اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانوں کے شر سے اور جو کچھ حاضر ہیں ان کے شر سے بھی پناہ مانگتا ہوں۔'' چنانچہ حضرت عبداللہ، یہ کلمات اپنے سمجھدار بچوں کو سکھا دیتے تھے اور جو بچے ناسمجھ تھے، ان کے لئے یہ کلمات

حضرت عبداللہ لکھ کران کے (گلوں میں) لٹادیتے تھے۔

(٢٤٠١٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا بِالشَّيْءِ مِنَ الْقُرْآنِ.

(۲۴۰۱۴) حضرت ابن سیرین کے بارے میں روایت ہے کہ وہ قرآن کے کسی حصہ (کوتعویذ بنانے) پر کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے۔

(٢٤٠١٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ؛ أَنَّهُ رَأَى فِي عَضُدِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ خَيْطًا.

(۲۴۰۱۵) حضرت ایوب بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ (کلائی) میں دھاگہ بندھا ہوا دیکھا۔

(٢٤٠١٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَسَنٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لَا بَأْسَ أَنْ يُعَلَّقَ الْقُرْآنُ.

(۲۴۰۱۶) حضرت عطاء سے روایت ہے کہتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی قرآن مجید کو (لکھ کر) لٹکائے۔

(٢٤٠١٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ خَبَّابٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَنِ التَّعْوِيذِ يُعَلَّقُ عَلَى الصِّبْيَانِ ؟ فَرَخَّصَ فِيهِ.

(۲۴۰۱۷) حضرت یونس بن خباب سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر سے اس تعویذ کے بارے میں سوال کیا جو بچوں پر لٹکائے جاتے ہیں؟ تو انہوں نے اس کی اجازت دی۔

(٢٤٠١٨) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُعَلِّقَ الرَّجُلُ الشَّيْءَ مِنْ كِتَابِ اللهِ ، إِذَا وَضَعَهُ عِنْدَ الْغُسْلِ وَعِنْدَ الْغَائِطِ.

(۲۴۰۱۸) حضرت ضحاک کے بارے میں روایت ہے کہ وہ اس بات میں کوئی حرج نہیں محسوس کرتے تھے کہ آدمی کتاب اللہ میں سے کچھ (لکھ کر) لٹکائے بشرطیکہ غسل اور قضائے حاجت کے وقت اس کو اتار دے۔

(٣٢) فِي رُقْيَةِ الْعَقْرَبِ ، مَا هِيَ ؟

بچھو کے تعویذ کے بیان میں، وہ تعویذ کیا ہے؟

(٢٤٠١٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ يُصَلِّي ، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الأَرْضِ فَلَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ ، فَتَنَاوَلَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَعْلِهِ فَقَتَلَهَا ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ : لَعَنَ اللَّهُ الْعَقْرَبَ ، لَا تَدَعُ مُصَلِّيًا ، وَلَا

غَیْرَہُ ، أَوْ نَبِیًّا ، وَلاَ غَیْرَہُ ، ثُمَّ دَعَا بِمِلْحٍ وَمَائٍ فَجَعَلَہُ فِی إِنَائٍ ، ثُمَّ جَعَلَ یَصُبُّہُ عَلَی إِصْبَعِہِ حَیْثُ لَدَغَتْہُ ، وَیَمْسَحُہَا وَیُعَوِّذُہَا بِالْمُعَوِّذَتَیْنِ. (طبرانی ۸۳۰)

(۲۴۰۱۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک زمین پر رکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی بچھو نے ڈس لیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچھو کو اپنے جوتے سے قابو کر لیا اور مار ڈالا۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا: ''اللہ کی لعنت ہو بچھو پر، نہ نمازی کو چھوڑتا ہے اور نہ غیر نمازی کو۔'' یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نبی کو چھوڑتا ہے نہ غیر نبی کو۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمک اور پانی منگوایا اور اس کو ایک برتن میں رکھ دیا۔ پھر جس جگہ بچھو نے ڈسا تھا اس جگہ یہ پانی ڈالنا شروع کیا اور اس کو ملنے لگے اور اس پر معوذتین پڑھ کر دم فرمایا۔

(۲۴۰۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِیمِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَیْدِاللهِ ، عَنْ إِبْرَاہِیمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ: کَانَ یَرْقِی بِالْحِمْیَرِیَّۃِ.

(۲۴۰۲۰) حضرت اسود کے بارے میں روایت ہے کہ وہ حمیریّہ کے ذریعہ تعویذ کیا کرتے تھے۔

(۲۴۰۲۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ، عَنْ سُفْیَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ إِبْرَاہِیمَ، قَالَ: رُقْیَۃُ الْعَقْرَبِ: شَجَّۃٌ قَرَنِیۃٌ مِلْحَۃٌ بَحْرٍ قفْطا. (طبرانی ۸۶۸۱)

(۲۴۰۲۱) حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہتے ہیں کہ بچھو کا تعویذ یہ ہے۔ شَجَّۃٌ قَرَنِیۃٌ مِلْحَۃٌ بَحْرٍ قفْطا.

(۲۴۰۲۲) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ إِبْرَاہِیمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : عَرَضْتُہَا عَلَی عَائِشَۃَ ، فَقَالَتْ : ہَذِہِ مَوَاثِیقُ.

(۲۴۰۲۲) حضرت اسود سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے تعویذ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے فرمایا یہ مضبوط باتیں ہیں۔

(۲۴۰۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِیمِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الزُّہْرِیِّ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ أَبِی مُخَاشِنٍ ، عَنْ أَبِی ہُرَیْرَۃَ ، قَالَ : أُتِیَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ لَدَغَتْہُ عَقْرَبٌ ، فَقَالَ : أَمَا إِنَّہُ لَوْ قَالَ : أَعُوذُ بِکَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ، لَمْ یُلْدَغْ ، أَوْ لَمْ یَضُرَّہُ. (مسلم ۲۰۸۱۔ ابن حبان ۱۰۲۱)

(۲۴۰۲۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ایسا آدمی لایا گیا جس کو بچھو نے ڈسا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''اگر یہ آدمی یوں کہتا (ترجمہ) میں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کے ذریعے مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں، تو یہ نہ ڈسا جاتا'' یا فرمایا: ''یہ بچھو اس کو نقصان نہ دیتا۔''

(۲۳) مَنْ کَانَ یَکْرَہُ أَنْ یَنْفُثَ فِی الرُّقَی

جو حضرات تعویذات میں پھونک مارنے کو پسند نہیں کرتے

(۲۴۰۲۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَۃَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاہِیمَ ، قَالَ : کَانُوا یَرْقُونَ ، وَیَکْرَہُونَ النَّفْثَ فِی الرُّقَی.

(۲۴۰۲۴) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ پہلے لوگ دم تعویذ کرتے تھے لیکن تعویذات میں پھونک مارنے کو پسند نہیں کرتے تھے۔

(٢٤٠٢٥) حَدَّثَنَا عَرْعَرَةُ بْنُ الْبِرِنْدِ ، عَنْ أَبِي الْهَزْهَازِ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى الضَّحَّاكِ وَهُوَ وَجِعٌ ، فَقُلْتُ : أَلاَ أُعَوِّذُكَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ؟ قَالَ : بَلَى ، وَلاَ تَنفُثْ ، قَالَ : فَعَوَّذْته بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ.

(۲۴۰۲۵) حضرت ابوالہز ہاز سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں حضرت ضحاک کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ وہ تکلیف میں تھے، میں نے (ان سے) عرض کیا اے ابو محمد! کیا میں آپ کو دم نہ کروں؟ انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں (بلکہ کرو) لیکن پھونک نہ مارنا، ابوالہز ہاز کہتے ہیں: پس میں نے ان کو معوذتین کے ذریعہ دم کیا۔

(٢٤٠٢٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ : قَالَ عِكْرِمَةُ : أَكْرَهُ أَنْ أَقُولَ فِي الرُّقْيَةِ ، بِسْمِ اللهِ ، أُفْ.

(۲۴۰۲۶) حضرت ایوب سے روایت ہے کہتے ہیں کہ حضرت عکرمہ کا ارشاد ہے، مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میں تعویذ، دم میں یوں کہوں، بسم اللہ! اُف۔

(٢٤٠٢٧) حَدَّثَنَا أَبُو قَطَنٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ؛ أَنَّهُمَا كَرِهَا التَّفْلَ فِي الرُّقَى.

(۲۴۰۲۷) حضرت حکم اور حضرت حماد دونوں کے بارے میں روایت ہے کہ وہ دم، تعویذات میں تھتکارنے کو پسند نہیں کرتے تھے۔

(٢٤) مَنْ رَخَّصَ فِي النَّفْثِ فِي الرُّقَى

جو لوگ دم تعویذات میں پھونک مارنے کی اجازت دیتے ہیں

(٢٤٠٢٨) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ ، قَالَ : دَبَبْتُ إِلَى قِدْرٍ لَنَا فَاحْتَرَقَتْ يَدَيَّ ، فَأَتَتْ بِي أُمِّي إِلَى شَيْخٍ بِالْبَطْحَاءِ ، فَقَالَتْ : هَذَا مُحَمَّدٌ ، قَدِ احْتَرَقَتْ يَدُهُ ، فَجَعَلَ يَنفُثُ عَلَيْهَا وَيَتَكَلَّمُ بِكَلاَمٍ لاَ أَحْفَظُهُ ، فَلَمَّا كَانَ فِي إِمْرَةِ عُثْمَانَ ، قُلْتُ : مَنِ الشَّيْخُ الَّذِي ذَهَبْتِ بِي إِلَيْهِ ؟ قَالَتْ : رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (احمد ٣/ ٢٥٩۔ ابن حبان ٢٩٧٦)

(۲۴۰۲۸) حضرت محمد بن حاطب سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں (بچپن میں) اپنی ایک ہانڈی کی طرف رینگتے ہوئے جا پہنچا اور میرا ہاتھ جل گیا، تو میری والدہ مجھے لے کر مقام بطحاء میں ایک شخص کے پاس آئیں اور عرض کیا یہ محمد ہے، اس کا ہاتھ جل گیا ہے، پس اس شیخ نے ہاتھ پر پھونکنا شروع کیا اور کچھ کلمات بھی پڑھے جن کو میں یاد نہ رکھ سکا، پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی امارت کا زمانہ تھا تو میں نے (والدہ سے) کہا، وہ کون شیخ تھے جن کے پاس آپ مجھے لے کر گئی تھیں؟ والدہ نے کہا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

(٢٤٠٢٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلاَمَانَ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أُمِّهِ ؛ أَنَّ خَالَهَا حَبِيبَ بْنَ فُوَيْكٍ حَدَّثَهَا ، أَنَّ أَبَاهُ خَرَجَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَعَيْنَاهُ مُبْيَضَّتَانِ ، لَا يُبْصِرُ بِهِمَا شَيْئًا ، فَسَأَلَهُ مَا أَصَابَهُ ؟ فَأَخْبَرَهُ ، فَنَفَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ ، فَرَأَيْتُهُ يُدْخِلُ الْخَيْطَ فِي الإِبْرَةِ ، وَإِنَّهُ لَابْنُ ثَمَانِينَ ، وَإِنَّ عَيْنَيْهِ لَمُبْيَضَّتَانِ. (طبرانی ۳۵۴۶)

(۲۴۰۲۹) بنوسلامان بن سعد کے ایک آدمی، اپنی والدہ کے واسطہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے ماموں حبیب بن فویک نے ان کی والدہ سے بیان کیا کہ ان (حبیب) کے والد انہیں لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ ان کی آنکھیں بے نور تھیں، ان سے کوئی چیز دکھائی نہیں دیتی تھی، آپ ﷺ نے اُن (والد) سے پوچھا کہ اس (حبیب) کو کیا ہوا ہے؟ والد نے آپ ﷺ کو بتایا، آپ ﷺ نے اس (حبیب) کی آنکھوں میں پھونک ماری۔ پس میں نے (حبیب) کو دیکھا کہ وہ سوئی میں دھاگہ ڈال رہے تھے جبکہ ان کی عمر اسّی سال تھی اور ان کی آنکھیں سفید تھیں۔

(٢٤٠٣٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفُثُ فِي الرُّقْيَةِ. (بخاری ۱۳۱۔ مسلم ۱۷۲۳)

(۲۴۰۳۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ تعویذ، دم میں پھونک مارا کرتے تھے۔

(٢٤٠٣١) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَتِ امْرَأَةٌ إِلَيْهِ صَبِيًّا ، فَجَعَلَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ وَاسِطَةِ الرَّحْلِ ، ثُمَّ فَغَرَ فَاهُ ، فَنَفَثَ فِيهِ. (حاکم ۶۱۷)

(۲۴۰۳۱) حضرت یعلی بن مرہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا: آپ ﷺ کے پاس ایک عورت نے بچہ کو اوپر اٹھایا تو آپ ﷺ نے اس بچہ کا کجاوہ اور اپنے درمیان کر لیا پھر آپ ﷺ نے اس کا منہ کھولا اور اس میں پھونک ماری۔

(٢٤٠٣٢) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الأَشْعَثِ ، قَالَ :ذُهِبَ بِي إِلَى عَائِشَةَ وَفِي عَيْنَيَّ سُوءٌ ، فَرَقَتْنِي وَنَفَثَتْ.

(۲۴۰۳۲) حضرت قیس بن محمد بن اشعث سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں لے جایا گیا جبکہ میری آنکھوں میں تکلیف تھی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے دم کیا اور پھونک ماری۔

(٢٤٠٣٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنِ الرُّقْيَةِ يُنْفَثُ فِيهَا ؟ فَقَالَ :لَا أَعْلَمُ بِهَا بَأْسًا.

(۲۴۰۳۳) حضرت ابن عون سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے محمد سے اس دم کے بارے میں سوال کیا جس میں پھونک (بھی) ماری جاتی ہے؟ تو آپ رحمہ اللہ نے جواب میں فرمایا: میں اس میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتا۔

(۲۵) فِي الْمَرِيضِ، مَا يُرْقَى بِهِ، وَمَا يُعَوَّذُ بِهِ ؟

مریض کے بارے میں، کس چیز سے دم کیا جائے اور کس سے تعویذ دیا جائے

(۲٤٠٣٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ ثُوَيْبٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَشْتَكِي ، فَقَالَ :أَلاَ أَرْقِيكَ بِرُقْيَةٍ عَلَّمَنِيهَا جِبْرِيلُ ، بِسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ ، وَاللَّهُ يَشْفِيكَ ، مِنْ كُلِّ إِرْبٍ يُؤْذِيكَ ، وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ، وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ.

(احمد ۲/ ۴۴۶۔ ابن ماجه ۳۵۲۴)

(۲۴۰۳۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے جبکہ مجھے کوئی تکلیف تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''کیا میں تمہیں اس رقیہ کے ذریعہ دم نہ کروں جو مجھے جبرائیل نے سکھایا تھا، اللہ کے نام سے میں تمہیں دم کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ تمہیں شفاء دے ہر اس مصیبت سے جو تمہیں اذیت دے اور گرہوں میں پھونکنے والیوں کے شر سے اور حاسد کے شر سے جب کہ وہ حسد کرے۔''

(۲٤٠٣٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِمَّا يَقُولُ لِلْمَرِيضِ بِبُزَاقِهِ بِإِصْبَعِهِ :بِسْمِ اللهِ ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا ، بِرِيقَةِ بَعْضِنَا ، يُشْفَى سَقِيمُنَا ، بِإِذْنِ رَبِّنَا.

(بخاری ۵۷۴۵۔ مسلم ۱۷۲۴)

(۲۴۰۳۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مریض کے لیے (بطور دم) جو پڑھتے تھے اس میں یہ الفاظ بھی تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تھوک کو انگلی کے ساتھ لگا کر کہتے تھے۔ ''(ترجمہ) اللہ کے نام سے، ہماری زمین کی مٹی ہم میں سے بعض کی تھوک کے ساتھ مل کر ہمارے پروردگار کے حکم سے ہمارے بیمار کو شفا دیتی ہے۔''

(۲٤٠٣٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ بِهَذِهِ الْكَلِمَاتِ :أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ ، وَاشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِي ، لاَ شِفَاءَ إِلاَّ شِفَاؤُكَ ، شِفَاءً لاَ يُغَادِرُ سَقَمًا ، قَالَتْ :فَلَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ ، أَخَذْتُ بِيَدِهِ فَجَعَلْتُ أَمْسَحُهَا وَأَقُولُهَا ، قَالَتْ : فَنَزَعَ يَدَهُ مِنْ يَدِي ، وَقَالَ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ، وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ الأَعْلَى ، قَالَتْ :فَكَانَ هَذَا آخِرَ مَا سَمِعْتُ مِنْ كَلاَمِهِ. (مسلم ۱۷۲۲۔ ابن ماجه ۱۶۱۹)

(۲۴۰۳۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ تعویذ (پناہ) دیا کرتے تھے۔ '' اے لوگوں کے پروردگار! تکلیف دور کر دے، اور شفاء عطا فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفاء کے علاوہ کوئی شفا نہیں ہے اور ایسی شفا دے جو کسی بیماری کو نہ چھوڑے'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے مرض الموت میں

حالت زیادہ بوجھل ہوگئی تو میں نے آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑا اور اس کو مسح کر کے یہ کلمات کہنے لگی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، آپ ﷺ نے میرے ہاتھ سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا: ''اے اللہ! تو میری مغفرت فرما اور مجھے تو رفیق اعلیٰ کے ساتھ ملا دے'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ پس یہ آخری بات تھی جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنی تھی۔

(۲٤.۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : اشْتَكَيْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَقُولُ : إِنْ كَانَ أَجَلِي قَدْ حَضَرَ فَأَرِحْنِي ، وَإِنْ كَانَ مُتَأَخِّرًا فَاشْفِنِي ، أَوْ عَافِنِي ، وَإِنْ كَانَ بَلاَءً فَصَبِّرْنِي ، قَالَ : فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ ؟ قَالَ : فَقُلْتُ لَهُ ، قَالَ : فَمَسَحَنِي بِيَدِهِ ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ اشْفِهِ ، أَوْ عَافِهِ ، فَمَا اشْتَكَيْتُ ذَلِكَ الْوَجَعَ بَعْدُ.

(ترمذی ۳۵٦٤۔ ابن حبان ٦۹٤۰)

(۲٤۰۳۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ مجھے کچھ شکایت تھی کہ نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں (اس وقت) کہہ رہا تھا۔ اگر میری موت کا وقت آ چکا ہے تو تُو مجھے راحت دے دے اور اگر میری موت کا وقت ابھی دیر سے ہے تو پھر تو مجھے شفا دے دے یا عافیت بخش دے اور اگر یہ آزمائش ہے تو پھر تو مجھے صبر کی توفیق دے دے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا ''تم کیا کہہ رہے ہو؟'' حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے یہ بات آپ ﷺ کے سامنے بھی کہی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مجھ پر پھیرا پھر فرمایا: ''اے اللہ! اس کو شفا دے دے۔'' یا فرمایا، اس کو عافیت دے دے، پس اس کے بعد مجھے یہ تکلیف کبھی نہ ہوئی۔

(۲٤.۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ لَمْ تَحْضُرْ وَفَاتُهُ ، فَقَالَ : أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ ، رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيَكَ ، سَبْعَ مَرَّاتٍ ، شُفِيَ. (احمد ۱/ ۲۳۹۔ ابوداؤد ۳۰۹۹)

(۲٤۰۳۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص کسی ایسے مریض کے پاس حاضر ہو جس کی وفات کا وقت نہیں آیا اور یہ آدمی (جانے والا) سات مرتبہ یہ الفاظ کہے۔ (ترجمہ): ''میں عظمت والے اللہ سے جو عرش عظیم کا مالک ہے، یہ سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفاء عطا کرے۔'' تو مریض کو شفا مل جاتی ہے۔

(۲٤.۳۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ جُنَادَةَ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ يَقُولُ : سَمِعْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّ جِبْرِيلَ رَقَاهُ وَهُوَ يُوعَكُ ، فَقَالَ : بِسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ ، مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيكَ ، مِنْ كُلِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ ، وَاسْمُ اللهِ يَشْفِيكَ. (احمد ۵/ ۳۲۳۔ ابن حبان ۹۵۳)

(۲٤۰۳۹) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ سے سنداً روایت کرتے ہیں کہ جبرائیل نے آپ ﷺ کو دم کیا جب

کہ آپ ﷺ کی تکلیف زیادہ تھی، پس جبرائیل علیہ السلام نے کہا (ترجمہ) اللہ کے نام سے میں آپ کو دم کرتا ہوں، ہر اس بیماری سے جو آپ کو تکلیف دے اور ہر حاسد سے جب وہ حسد کرنے لگے اور ہر نظر سے، اور اللہ کا نام آپ کو شفا دے گا۔

(۲٤٠٤٠) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ ، قَالَ : أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي ، لاَ شِفَاءَ إِلاَّ شِفَاؤُكَ. (ترمذی ۳۵۶۵)

(۲۴۰۴۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے تو فرماتے: (ترجمہ) ''اے لوگوں کے پروردگار! تکلیف دور فرما دے اور شفا دے دے، تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفا کے بغیر کوئی شفا نہیں ہے۔

(۲٤٠٤١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، قَالَ : حَدَّثَنِي سِمَاكٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ ، قَالَ: تَنَاوَلْتُ قِدْرًا لَنَا فَاحْتَرَقَتْ يَدَيَّ ، فَانْطَلَقَتْ بِي أُمِّي إِلَى رَجُلٍ جَالِسٍ فِي الْجَبَّانَةِ ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ: لَبَّيْكِ وَسَعْدَيْكِ ، ثُمَّ أَدْنَتْنِي مِنْهُ ، فَجَعَلَ يَنْفُثُ وَيَتَكَلَّمُ بِكَلاَمٍ لاَ أَدْرِي مَا هُوَ، فَسَأَلْتُ أُمِّي بَعْدَ ذَلِكَ: مَا كَانَ يَقُولُ؟ فَقَالَتْ: كَانَ يَقُولُ: أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لاَ شَافِيَ إِلاَّ أَنْتَ.

(ابن سعد ۶۵۰)

(۲۴۰۴۱) حضرت محمد بن حاطب سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے اپنی ایک ہانڈی کو پکڑ لیا تھا اور میرا ہاتھ جل گیا تھا تو میری والدہ مجھے لے کر ایک آدمی کے پاس چلی گئی جو ایک ہموار زمین میں بیٹھا ہوا تھا، اور میری والدہ نے کہا، یا رسول اللہ ﷺ! انہوں نے جواب دیا: ''حاضر ہوں'' پھر میری والدہ نے مجھے ان کے قریب کیا، پس انہوں نے کچھ کلمات کہنا شروع کیے، مجھے معلوم نہیں ہوا کہ وہ کلمات کیا ہیں اور پھونک مارنا شروع کیا، پھر میں نے اس کے بعد اپنی والدہ سے پوچھا کہ وہ کیا پڑھ رہے تھے؟ تو والدہ نے بتایا۔ آپ ﷺ پڑھ رہے تھے۔ (ترجمہ) ''اے لوگوں کے پروردگار! تکلیف کو دور کر دے اور شفا دے دے تو ہی شفا دینے والا ہے، تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں ہے۔''

(۲٤٠٤٢) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : اشْتَكَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَقَاهُ جِبْرِيلُ ، فَقَالَ : بِسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ ، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ ، مِنْ كُلِّ حَاسِدٍ وَعَيْنٍ ، وَاللَّهُ يَشْفِيكَ. (مسلم ۱۷۱۸۔ ترمذی ۹۷۲)

(۲۴۰۴۲) حضرت ابو سعید سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو کوئی تکلیف ہوگئی تھی تو آپ ﷺ کو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے دم کیا، پس انہوں نے کہا۔ ''اللہ کے نام سے میں آپ کو ہر اس چیز سے جو آپ کو تکلیف دے اور ہر حاسد سے اور نظر سے دم کرتا ہوں، اور اللہ تعالیٰ ہی آپ کو شفا دیں گے۔''

(٢٤٠٤٣) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ ، يَقُولُ : أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لاَمَّةٍ ، وَيَقُولُ ، هَكَذَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يُعَوِّذُ ابْنَيْهِ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ.

(ترمذی ۲۰۶۰۔ ابوداؤد ۴۷۰۴)

(۲۴۰۴۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو ان کلمات کے ساتھ تعویذ دیتے تھے، فرماتے تھے: (ترجمہ) ''میں تم دونوں کو اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کے ذریعہ ہر شیطان اور زہریلے جانور سے اور ہر بری نظر سے پناہ میں دیتا ہوں اور فرماتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی اپنے دونوں بیٹوں، اسماعیل اور اسحاق، کو اسی طرح تعویذ (دم) دیا کرتے تھے۔

(٢٤٠٤٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ بِمِثْلِهِ ، أَوْ نَحْوِهِ.

(۲۴۰۴۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ایسی ہی روایت نقل کی ہے۔

(٢٤٠٤٥) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا مِنَ الأَوْجَاعِ كُلِّهَا وَمِنَ الْحُمَّى هَذَا الدُّعَاءَ : بِسْمِ اللهِ الْكَبِيرِ ، أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ ، مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ ، وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ.

(ترمذی ۲۰۷۵۔ ابن ماجہ ۳۵۲۶)

(۲۴۰۴۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ہر طرح کی تکالیف اور بخار کے لئے یہ دعا سکھایا کرتے تھے ''اللہ کے نام سے جو بہت بڑا ہے، میں پناہ پکڑتا ہوں اس اللہ سے جو بہت عظمت والا ہے، ہر تیز رگ سے اور ہر آگ کی شدت کے شر سے۔''

(٢٤٠٤٦) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ بِابْنٍ لَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ ابْنِي هَذَا بِهِ جُنُونٌ ، وَإِنَّهُ يَأْخُذُهُ عِنْدَ عَشَائِنَا وَغَدَائِنَا ، فَيَخْبُثُ ، قَالَ : فَمَسَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهُ وَدَعَا لَهُ ، فَثَعَّ ثَعَّةً ، فَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ مِثْلُ الْجَرْوِ الأَسْوَدِ. (احمد ۱/ ۲۳۹۔ طبرانی ۱۲)

(۲۴۰۴۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت اپنا ایک بیٹا لے کر جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے اس بیٹے پر جنوں (کا اثر) ہے، اور یہ دورہ بچہ کو صبح و شام پڑتا ہے اور بہت بُرا منظر ہوتا ہے، راوی کہتے ہیں، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کے سینہ کو ملا اور اس کے لئے دعا کی تو اس نے ایک مرتبہ اُلٹی (قے) کی اور اس

کے پیٹ سے سیاہ لکڑی کی طرح کوئی چیز نکلی۔

(۲٤۰٤۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ابْنَةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَتْ : اشْتَكَتْ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَيَهُودِيَّةٌ تَرْقِيهَا ، فَقَالَ : ارْقِيهَا بِكِتَابِ اللهِ.

(۲۴۰۴۷) حضرت عمرہ بنت عبد الرحمٰن سے روایت ہے۔ کہتی ہیں کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کوئی تکلیف تھی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے تو (دیکھا) ایک یہودی عورت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دم کر رہی ہے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو اللہ کی کتاب کے ذریعہ دم کرو۔

(۲٤۰٤۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ : إِنَّ فُلاَنًا شَاكٍ ، قَالَ : فَيَسُرُّكَ أَنْ يَبْرَأَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : قُلْ يَا حَلِيمُ يَا كَرِيمُ ، اشْفِ فُلاَنًا.

(۲۴۰۴۸) حضرت فضیل بن عمرو سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے کہا، فلاں آدمی کو تکلیف ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا، تمہیں یہ بات اچھی لگتی ہے کہ وہ صحت یاب ہو جائے؟ آنے والے نے کہا۔ جی ہاں! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم یوں کہو، اے حلیم! اے کریم! فلاں آدمی کو شفا عطا فرما۔

(۲٤۰٤۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ ، قَالَ : قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِي وَجَعٌ قَدْ كَادَ يُبْطِلُنِي ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اجْعَلْ يَدَكَ الْيُمْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قُلْ : بِسْمِ اللهِ ، أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ ، سَبْعَ مَرَّاتٍ ، فَفَعَلْتُ ذَلِكَ ، فَشَفَانِي اللَّهُ.

(مسلم ٦٧۔ احمد ۴/ ۲۱۷)

(۲۴۰۴۹) حضرت عثمان بن ابو العاص ثقفی سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس حالت میں حاضر ہوا کہ مجھے ایسی تکلیف تھی جو قریب تھا کہ مجھے ہلاک کر دیتی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا "تم اپنے داہنے ہاتھ کو اس درد کی جگہ پر رکھ دو، پھر یہ الفاظ کہو" میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور ان کی قدرت کی پناہ میں آتا ہوں ہر اس تکلیف سے جو میں محسوس کر رہا ہوں، سات مرتبہ کہو" پس میں نے یہ عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا عطا فرما دی۔

(۲٤۰٥۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الأَحْوَصِ ، عَنْ أُمِّهِ أُمِّ جُنْدَبٍ ، قَالَتْ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِعَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ مَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا بِهِ بَلاَءٌ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ هَذَا ابْنِي وَبَقِيَّةُ أَهْلِي ، وَبِهِ بَلاَءٌ لاَ يَتَكَلَّمُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ائْتُونِي بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ ، فَأُتِيَ بِهِ فَغَسَلَ فِيهِ يَدَيْهِ ، وَمَضْمَضَ فَاهُ ، ثُمَّ أَعْطَاهَا ، فَقَالَ : اسْقِيهِ مِنْهُ ، وَصُبِّي عَلَيْهِ مِنْهُ ، وَاسْتَشْفِي اللَّهَ لَهُ . فَلَقِيتُ الْمَرْأَةَ فَقُلْتُ : لَوْ وَهَبْتِ لِي مِنْهُ ، فَقَالَتْ : إِنَّمَا هُوَ لِهَذَا

الْمُبْتَلَى ، فَلَقِيتُ الْمَرْأَةَ مِنَ الْحَوْلِ ، فَسَأَلْتُهَا عَنِ الْغُلاَمِ ؟ فَقَالَتْ : بَرَأَ ، وَعَقَلَ عَقْلاً لَيْسَ كَعُقُولِ النَّاسِ.

(ابن ماجہ ۳۵۳۲۔ طبرانی ۲۵)

(۲۴۰۵۰) حضرت سلیمان بن عمرو بن احوص اپنی والدہ ام جندب سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے ایک عورت آ رہی تھی اور اس کے پاس اس کا بچہ تھا جس کو کوئی بیماری تھی، یہ عورت کہہ رہی تھی یا رسول اللہ ﷺ! یہ میرا بیٹا ہے اور یہی میرے خاندان کا بقیہ (بچا ہوا) ہے، لیکن اس کو کوئی بیماری ہے کہ یہ گفتگو نہیں کرتا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میرے پاس تھوڑا سا پانی لاؤ'' چنانچہ آپ ﷺ کے پاس پانی لایا گیا تو آپ ﷺ نے اس میں اپنے دونوں ہاتھ دھوئے اور کلی کی پھر آپ ﷺ نے یہ پانی عورت کو دے کر ارشاد فرمایا: ''اس پانی میں سے کچھ اس بچہ کو پلا دو اور کچھ پانی اس بچہ پر انڈیل دو اور اللہ تعالیٰ سے اس بچہ کے لئے شفا مانگو'' (راویہ کہتی ہیں) میں اس عورت سے ملی تھی اور میں نے اس سے کہا تھا۔ اگر تم یہ بچہ مجھے ہدیہ کر دو؟ اس عورت نے کہا یہ بچہ تو اسی مصیبت کا ہے پھر میں اس عورت سے اگلے سال ملی اور میں نے اس سے بچہ کے بارے میں پوچھا؟ تو اس نے کہا وہ صحت یاب ہو گیا اور وہ ایسی عقل کا مالک ہے کہ وہ عام لوگوں کی عقلوں سے جدا ہے۔

(۲٤٠٥١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي حَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْحُسَيْنِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : نَزَلَ مَلَكَانِ ، فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي ، فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رِجْلِي لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي : مَا بِهِ ؟ قَالَ : حُمَّى شَدِيدَةٌ ، قَالَ : عَوِّذْهُ ، قَالَ : فَمَا نَفَثَ ، وَلاَ نَفَخَ ، فَقَالَ : بِسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ ، وَاللَّهُ يَشْفِيكَ ، خُذْهَا فَلْتَهْنِيكَ.

(طبرانی ۱۰۹۳)

(۲۴۰۵۱) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''دو فرشتے نیچے آئے اور ان میں سے ایک میرے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا، جو فرشتہ میرے پاؤں کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اس نے میرے سر کی طرف بیٹھے ہوئے فرشتے سے پوچھا اس آدمی کو کیا ہوا ہے؟ اس نے جواب دیا، سخت بخار ہے، پہلے نے کہا، اس کو دم کرو۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں، اس نے پھونک نہیں ماری...... چنانچہ اس نے کہا، اللہ کے نام سے میں آپ کو دم کرتا ہوں اور اللہ ہی آپ کو شفا دے گا، یہ دم لو اور تمہیں مبارک ہو۔''

(۳٦) فِي الأَخْذِ عَلَى الرُّقْيَةِ ، مَنْ رَخَّصَ فِيهِ

دم پر کچھ (عوض) لینے میں اجازت دینے والوں کا بیان

(۲٤٠٥٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ الصَّلْتِ ؛ أَنَّ عَمَّهُ أَتَى النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا رَجَعَ مَرَّ عَلَى أَعْرَابِيٍّ مَجْنُونٍ مُوثَقٍ فِي الْحَدِيدِ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ :أَعِنْدَكَ شَيْءٌ تُدَاوِيهِ بِهِ ؟ فَإِنَّ صَاحِبَكُمْ قَدْ جَاءَ بِخَيْرٍ ، فَرَقَيْتُهُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ ، كُلَّ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ ، فَبَرَأَ ، فَأَعْطَوْنِي مِئَةَ شَاةٍ ، فَلَمَّا قَدِمْتُ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ :أَقُلْتَ غَيْرَ هَذَا ؟ فَقُلْتُ :لاَ ، قَالَ : كُلْهَا بِسْمِ اللهِ ، فَلَعَمْرِي لِمَنْ أَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ ، لَقَدْ أَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ. (ابوداؤد ۳۸۹۳۔ احمد ۵/ ۲۱۰)

(۲۴۰۵۲) حضرت خارجہ بن صلت بیان کرتے ہیں کہ ان کے چچا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر جب وہ واپس ہوئے تو ان کا گزر ایک ایسے دیہاتی پر ہوا جس کو بیڑیوں میں جکڑا ہوا تھا کچھ لوگوں نے (ان کے چچا سے) کہا۔ کیا تمہارے پاس کوئی ایسی چیز ہے۔ جس کے ذریعے تم اس کا علاج کر سکو؟ کیونکہ تمہارا ساتھی (مراد آپ ﷺ) خیر کی بات لے کر آیا ہے۔ پس میں نے اس دیہاتی کو تین مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دو دن مسلسل دم کیا تو وہ صحت یاب ہو گیا۔ اس پر ان لوگوں نے مجھے سو بکریاں عطیہ میں دیں۔ پھر جب میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچا تو میں نے آپ ﷺ کو یہ بات بتائی۔ آپ ﷺ نے پوچھا۔ ''کیا تم نے اس کے علاوہ کچھ پڑھا تھا؟'' میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا: ''ان بکریوں کو کھاؤ، بسم اللہ کرو۔ میری عمر کی قسم! جس کسی نے باطل تعویذ کے ذریعہ کھایا (سو کھایا) لیکن تم یقیناً برحق تعویذ کے ذریعہ کھاؤ گے۔''

(۲٤۰۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :بَعَثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثِينَ رَاكِبًا فِي سَرِيَّةٍ ، قَالَ :فَنَزَلْنَا بِقَوْمٍ فَسَأَلْنَاهُمَ الْقِرَى ، فَلَمْ يَقْرُونَا ، قَالَ : فَلُدِغَ سَيِّدُهُمْ ، قَالَ :فَأَتَوْنَا فَقَالُوا :أَفِيكُمْ أَحَدٌ يَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ ؟ قَالَ :قُلْتُ :نَعَمْ ، لَكِنِّي لاَ أَرْقِيهِ حَتَّى تُعْطُونَا غَنَمًا ، قَالَ :فَقَالُوا :فَإِنَّا نُعْطِيكُمْ ثَلاَثِينَ شَاةً ، قَالَ :فَقَبِلْنَا ، قَالَ :فَقَرَأْتُ فَاتِحَةَ الكتاب سَبْعَ مَرَّاتٍ ، قَالَ :فَبَرَأَ ، فَقُلْنَا :لاَ تَعْجَلُوا حَتَّى تَأْتُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَيْهِ، قَالَ :فَذَكَرْتُ لَهُ الَّذِي صَنَعْتُ ، قَالَ :أَوَ مَا عَلِمْتَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ ؟ اقْسِمُوا الْغَنَمَ ، وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمٍ.
(ترمذی ۲۰۶۳۔ احمد ۳/ ۱۰)

(۲۴۰۵۳) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم تیس سواروں کو ایک سریہ میں بھیجا۔ فرماتے ہیں: پس ہم کچھ لوگوں کے پاس اُترے اور ہم نے ان سے مہمان نوازی کا کہا تو انہوں نے ہماری مہمان نوازی نہ کی۔ کہتے ہیں (اسی دوران) ان کے سردار کو ڈس لیا گیا۔ چنانچہ وہ ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے۔ کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو بچھو کو دم کر سکتا ہو؟ ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے جواب دیا۔ ہاں۔ لیکن اسکو تب تک دم نہیں کروں گا جب تک تم ہمیں بکریاں نہ دو۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ ہم آپ لوگوں کو تیس بکریاں دیں گے۔ کہتے ہیں۔ (اس سے) وہ صحت یاب ہو گیا تو ہم نے (آپس میں) کہا۔ جلدی نہ کرو یہاں تک کہ تم جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچ جاؤ۔ راوی کہتے ہیں۔ پس جب ہم آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچے۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جو کچھ کیا تھا اس کا ذکر آپ ﷺ کے سامنے کیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا تو جانتا تھا کہ یہ دم (بھی) ہے؟ بکریاں تقسیم کرلو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی نکالو۔"

(٢٤٠٥٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ : إِنِّي رَقَيْتُ فُلاَنًا ، وَكَانَ بِهِ جُنُونٌ ، فَأُعْطِيتُ قَطِيعًا مِنْ غَنَمٍ ، وَإِنَّمَا رَقَيْتُهُ بِالْقُرْآنِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَخَذَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ ، فَقَدْ أَخَذْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ.

(۲۴۰۵۴) حضرت قیس بن ابی حازم سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک آدمی حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا۔ میں نے فلاں شخص کو دم کیا تھا اور اس آدمی کو جنون تھا۔ مجھے (عوض میں) بکریوں کا ایک ریوڑ دیا گیا ہے۔ جبکہ میں نے صرف قرآن مجید کے ذریعہ سے دم کیا تھا۔ تو اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس کسی نے باطل تعویذ کے ذریعہ لیا (تو وہ جانے) لیکن یقیناً تو نے تو برحق تعویذ دم پر لیا ہے۔"

(٢٤٠٥٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ مَرَرْنَا بِامْرَأَةٍ جَالِسَةٍ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، ابْنِي هَذَا بِهِ بَلاَءٌ ، وَأَصَابَنَا مِنْهُ بَلاَءٌ ، يُؤْخَذُ فِي الْيَوْمِ لاَ أَدْرِي كَمْ مَرَّةً ؟ فَقَالَ : نَاوِلِينِيهِ ، فَرَفَعَتْهُ إِلَيْهِ ، فَجَعَلَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ وَاسِطَةِ الرَّحْلِ ، ثُمَّ فَغَرَ فَاهُ ، ثُمَّ نَفَثَ فِيهِ ثَلاَثًا : بِسْمِ اللهِ ، أَنَا عَبْدُ اللهِ ، إِخْسَأْ عَدُوَّ اللهِ ، ثُمَّ نَاوَلَهَا إِيَّاهُ ، ثُمَّ قَالَ : الْقَيْنَا فِي الرَّجْعَةِ فِي هَذَا الْمَكَانِ ، فَأَخْبِرِينَا مَا فَعَلَ ؟ قَالَ : فَذَهَبْنَا ثُمَّ رَجَعْنَا فَوَجَدْنَاهَا فِي ذَلِكَ الْمَكَانِ مَعَهَا شِيَاهٌ ثَلاَثٌ ، فَقَالَ : مَا فَعَلَ صَبِيُّكِ ؟ فَقَالَتْ : وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ ، مَا أَحْسَسْنَا مِنْهُ بِشَيْءٍ حَتَّى السَّاعَةِ ، فَاجْتَزِرْ هَذِهِ الْغَنَمَ ، قَالَ : انْزِلْ فَخُذْ مِنْهَا وَاحِدَةً ، وَرُدَّ الْبَقِيَّةَ.

(۲۴۰۵۵) حضرت یعلی بن مرہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں گیا یہاں تک کہ جب ہم راستہ کے درمیان ہی میں تھے تو ہمارا گزر ایک ایسی عورت پر ہوا جو بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے ہمراہ اس کا ایک بچہ تھا۔ اس عورت نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! میرا یہ بچہ ہے اور اس کو کوئی بلاء ہے اور اس کی وجہ سے ہمیں بھی تکلیف ہے۔ نامعلوم دن میں کتنی مرتبہ اس کو وہ بلاء تنگ کرتی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "یہ بچہ مجھے پکڑاؤ۔" چنانچہ عورت نے وہ بچہ آپ ﷺ کی طرف بلند کیا تو آپ ﷺ نے اس بچہ کو اپنے اور سواری کے کجاوہ کے درمیان بٹھایا پھر آپ ﷺ نے اس کا منہ کھولا اور اس میں تین مرتبہ یہ الفاظ کہہ کر پھونکے: "اللہ کے نام سے، میں اللہ کا بندہ ہوں، اے دشمن خدا دفع ہو جا۔" پھر آپ ﷺ نے وہ بچہ اس عورت کو پکڑا دیا اور فرمایا: "ہمارے اس جگہ واپسی پر تم ہمیں ملو اور بتاؤ کیا ہوا؟" راوی کہتے ہیں۔ پس ہم وہاں سے چل پڑے پھر ہم جب لوٹے تو ہم نے اس عورت کو اسی جگہ پایا اور اس کے ساتھ تین بکریاں بھی تھیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: "تیرے بچہ کا کیا بنا؟" اس عورت نے عرض کیا۔ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ ہم نے ابھی تک اس بچہ سے کوئی تکلیف محسوس

نہیں کی ہے۔ پس آپ یہ بکریاں لے لیں اور ذبح کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اُترو! اور ان میں سے ایک بکری لے لو اور باقی بکریاں واپس کر دو۔''

(٢٤٠٥٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَبْدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لاَ رُقْيَةَ إِلاَّ مِمَّا أَخَذَ سُلَيْمَانُ مِنْهُ الْمِيثَاقَ.

(۲۴۰۵۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ ان کے سوا جن سے حضرت سلیمانؑ نے میثاق لیا تھا کسی سے دم، تعویذ جائز نہیں ہے۔

(٢٧) مَنْ رَخَّصَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ

جو لوگ نظر کے دم کی اجازت دیتے ہیں

(٢٤٠٥٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ الزُّرَقِيِّ ، قَالَ : قَالَتْ أَسْمَاءُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ بَنِي جَعْفَرٍ تُسْرِعُ إِلَيْهِمُ الْعَيْنُ ، فَأَسْتَرْقِي لَهُمْ مِنَ الْعَيْنِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، فَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدَرِ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ. (ترمذی ۲۰۵۹۔ ابن ماجہ ۳۵۱۰)

(۲۴۰۵۷) حضرت عبید بن رفاعہ زرقی سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا۔ جعفر کے بچوں کو نظر بہت جلد لگ جاتی ہے۔ تو کیا میں ان کو نظر کا دم، تعویذ کروالیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں اور اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت پاتی تو نظر ہی تقدیر پر سبقت پاتی۔''

(٢٤٠٥٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ؛ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَ أُمِّ سَلَمَةَ ، فَإِذَا صَبِيٌّ فِي الْبَيْتِ يَشْتَكِي ، فَسَأَلَهُمْ عَنْهُ؟ فَقَالُوا : نَظُنُّ أَنَّ بِهِ الْعَيْنَ، فَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : أَلاَ تَسْتَرْقُونَ لَهُ مِنَ الْعَيْنِ.

(بخاری ۵۷۳۹۔ مالک ۴)

(۲۴۰۵۸) حضرت عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے گھر میں ایک بچہ کو دیکھا جس کو تکلیف تھی؟ تو آپ ﷺ نے گھر والوں سے اس کے بارے میں پوچھا؟ لوگوں نے بتایا کہ ہمارے خیال میں اس کو نظر لگ گئی ہے، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے اس کو نظر کا دم کیوں نہیں کروایا؟''۔

(٢٤٠٥٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَابَيْهِ ، مَوْلَى جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، قَالَ : قَالَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ الْعَيْنَ تُسْرِعُ إِلَى بَنِي جَعْفَرٍ ، فَأَسْتَرْقِي لَهُمْ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، فَلَوْ قُلْتُ لِشَيْءٍ يَسْبِقُ الْقَدَرَ ، لَقُلْتُ : إِنَّ الْعَيْنَ تَسْبِقُهُ.

(۲۴۰۵۹) حضرت جبیر بن مطعم کے آزاد کردہ غلام، عبداللہ بن بابیہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ حضرت اسماء بنت عمیس بتاتی ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ اے رسول خدا ﷺ! جعفر کے بچوں کو نظر بہت جلدی لگ جاتی ہے تو کیا میں ان کو دم کروالوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں'' اور اگر میں کہتا کہ کوئی چیز تقدیر پر بھی سبقت پاسکتی ہے تو میں کہتا کہ نظر، تقدیر پر سبقت پاسکتی ہے۔''

(٢٤٠٦٠) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ هِنْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :انْطَلَقْتُ أَنَا وَسَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ نَلْتَمِسُ الْخَمِرَ ، فَوَجَدْنَا خَمِرًا، أَوْ غَدِيرًا ، وَكَانَ أَحَدُنَا يَسْتَحْيِي أَنْ يَغْتَسِلَ وَأَحَدٌ يَرَاهُ ، فَاسْتَتَرَ مِنِّي حَتَّى إِذَا رَأَى أَنْ قَدْ فَعَلَ ، نَزَعَ جُبَّةً عَلَيْهِ مِنْ كِسَاءٍ ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَاءَ ، فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَأَعْجَبَنِي خَلْقُهُ ، فَأَصَبْتُهُ مِنْهَا بِعَيْنٍ ، فَأَخَذَتْهُ قَفْقَفَةٌ وَهُوَ فِي الْمَاءِ، فَدَعَوْتُهُ فَلَمْ يُجِبْنِي، فَانْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُومُوا، فَأَتَاهُ، فَرَفَعَ عَنْ سَاقِهِ، ثُمَّ دَخَلَ إِلَيْهِ الْمَاءَ، فَلَمَّا أَتَاهُ ضَرَبَ صَدْرَهُ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ أَذْهِبْ حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصَبَهَا ، ثُمَّ قَالَ :قُمْ ، فَقَامَ :فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مِنْ نَفْسِهِ، أَوْ مَالِهِ ، أَوْ أَخِيهِ ، مَا يُعْجِبُهُ ، فَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ ، فَإِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ. (احمد ۴۴۷۔ حاکم ۲۱۵)

(۲۴۰۶۰) حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں اور سہل بن حنیف چلے اور ہم کسی اوٹ کی تلاش میں تھے۔ چنانچہ ہم نے کوئی اوٹ یا کنواں پایا اور ہم میں سے ہر ایک اس بات سے شرماتا تھا کہ وہ غسل کرے اور اُسے کوئی دیکھے۔ چنانچہ انہوں نے میرے آگے پردہ کیا یہاں تک کہ جب انہوں نے یہ دیکھا کہ میں غسل کر چکا ہوں تو انہوں نے وہ چادر کا جبہ اتار دیا جو انہوں نے پہنا ہوا تھا۔ اور پھر وہ پانی میں داخل ہو گئے۔ پس میں نے ان کی طرف دیکھا تو مجھے ان کی ساخت بہت خوبصورت لگی جس کی وجہ سے انہیں میری نظر لگ گئی۔ پس انہوں نے پانی میں ہی خوب کپکپانا شروع کیا۔ میں نے انہیں بلایا لیکن انہوں نے مجھے کوئی جواب نہ دیا۔ چنانچہ میں نبی کریم ﷺ کی طرف چلا گیا اور میں نے آپ ﷺ کو ساری بات بتائی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اٹھو''۔ پھر آپ ﷺ ان (سہل) کے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ نے اپنی پنڈلی مبارک سے (کپڑا) اٹھایا اور آپ ﷺ ان کی طرف پانی میں داخل ہو گئے۔ پس جب آپ ﷺ ان کے پاس پہنچے تو آپ ﷺ نے ان کے سینہ پر مارا اور پھر فرمایا: ''اے اللہ! اس کی سردی، گرمی اور درد کو دور کر دے۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اٹھ کھڑا ہو'' چنانچہ وہ کھڑے ہو گئے، اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنے آپ یا اپنے مال یا اپنے بھائی سے کوئی ایسی چیز دیکھے جو اس کو بہت پیاری لگے تو اُسے برکت کی دُعا کرنی چاہیے کیونکہ نظر برحق ہے۔''

(٢٤٠٦١) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بن حُنَيْفٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَامِرًا مَرَّ بِهِ وَهُوَ يَغْتَسِلُ ، فَقَالَ :مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ ، وَلاَ جِلْدَ مُخَبَّأَةٍ ، فَلُبِطَ بِهِ حَتَّى مَا يَعْقِلُ لِشِدَّةِ الْوَجَعِ ، فَأَخْبَرَ بِذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ ، وَقَالَ :

قَتَلْتَهُ ، عَلَامَ يَقْتُلُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ ؟ أَلَا بَرَّكْتَ ؟ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذَلِكَ ، فَقَالَ : اغْسِلُوهُ ، فَاغْتَسَلَ فَخَرَجَ مَعَ الرَّكْبِ.

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ : إِنَّ هَذَا مِنَ الْعِلْمِ ، غَسَلَ الَّذِي عَانَهُ ، قَالَ : يُؤْتَى بِقَدَحِ مَاءٍ ، فَيُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ ، فَيُمَضْمِضُ وَيَمُجُّهُ فِي الْقَدَحِ ، وَيَغْسِلُ وَجْهَهُ فِي الْقَدَحِ ، ثُمَّ يَصُبُّ بِيَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى كَفِّهِ الْيُمْنَى ، ثُمَّ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى كَفِّهِ الْيُسْرَى ، وَيُدْخِلُ يَدَهُ الْيُسْرَى فَيَصُبُّ عَلَى مِرْفَقِ يَدِهِ الْيُمْنَى ، وَبِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى مِرْفَقِ يَدِهِ الْيُسْرَى ، ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمه الْيُمْنَى ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَهُ الْيُمْنَى ، فَيَغْسِلُ قَدَمه الْيُسْرَى ، ثُمَّ يَدَهُ الْيُمْنَى فَيَغْسِلُ الرُّكْبَتَيْنِ ، وَيَأْخُذُ دَاخِلَةَ إِزَارِهِ ، فَيَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ صَبَّةً وَاحِدَةً ، وَلَا يَدَعُ الْقَدَحَ حَتَّى يَفْرُغَ.

(احمد ۳/ ۴۸۶۔ ابن حبان ۶۱۰۶)

(۲۴۰۶۱) حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عامر رضی اللہ عنہ، سہل کے پاس سے گذرے جبکہ سہل غسل کر رہے تھے۔ حضرت عامر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں نے آج کے دن (دکھائی دینے والے شخص کی طرح کبھی نہیں دیکھا اور نہ ہی اس قدر سفید چمڑی دیکھی۔ پس (اتنے میں) حضرت سہل رضی اللہ عنہ زمین پر گر گئے۔ یہاں تک کہ بوجہ شدت تکلیف کے انہیں کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع کی گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عامر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان پر غصہ کا اظہار کیا اور فرمایا: ''تم نے اس کو قتل کر دیا ہے۔ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کس بنیاد پر قتل کرتا ہے؟ تم نے اس کے لئے دعائے برکت کیوں نہیں کی؟'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (عامر رضی اللہ عنہ) کو حکم دیا اور فرمایا۔ ''اس کو غسل دو'' چنانچہ انہوں نے غسل کیا اور قافلہ کے ہمراہ چلے گئے۔ حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ علم کی بات یہ ہے کہ غسل وہ شخص کرتا ہے جس نے نظر لگائی ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک پیالہ میں پانی لایا جائے اور پھر یہ اس پیالہ میں دھوئے۔ پھر اپنے بائیں ہاتھ سے اپنے دائیں ہاتھ پر پانی ڈالے پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالے اور پھر اپنا بایاں ہاتھ ڈالے اور اپنی دائیں کہنی پر پانی ڈالے اور دایاں ہاتھ ڈالے اور اپنی بائیں کہنی پر پانی ڈالے پھر اپنا دایاں قدم دھوئے پھر اپنا دایاں ہاتھ دھوئے پھر اپنا بایاں قدم دھوئے۔ پھر دایاں ہاتھ ڈالے اور دونوں گھٹنے دھوئے۔ اور اس کے ازار کو پکڑ لے اور اس کے سر پر ایک ہی مرتبہ یہ پانی انڈیل دے۔ پیالے کو خالی ہونے تک انڈیلے رکھے۔

(۲٤٠٦٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ الْمَعِينَ أَنْ يَتَوَضَّأَ ، فَيَغْتَسِلَ الَّذِي أَصَابَتْهُ الْعَيْنُ.

(۲۴۰۶۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں روایت ہے کہ وہ نظر لگانے والے کو حکم دیتی تھیں کہ وہ وضو کرے اور پھر جس کو نظر لگی ہے اس کے بچے ہوئے پانی سے اسے غسل دیا جائے۔

(٢٤٠٦٣) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ : حدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْعَيْنُ حَقٌّ ، وَإِذَا اسْتُغْسِلَ فَلْيَغْتَسِلْ. (مسلم ۴۲۔ ابن حبان ۶۱۰۸)

(۲۴۰۶۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''نظر برحق ہے اور جب کسی کو نظر کی وجہ سے غسل کرنے کا کہا جائے تو اس کو غسل کرنا چاہیے۔''

(۲۸) فِي الرَّجُلِ يُفْزَعُ مِنَ الشَّيْءِ

اس آدمی کے بارے میں جو کسی شئی سے ڈرتا ہو

(۲٤٠٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ؛ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْمَخْزُومِيَّ شَكَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَ نَفْسٍ وَجَدَه ، وَإِنَّهُ قَالَ :إِذَا أَتَيْتَ فِرَاشَكَ فَقُلْ :أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ ، وَعِقَابِهِ ، وَشَرِّ عِبَادِهِ ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ ، وَأَنْ يَحْضُرُونِ ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لاَ يَضُرُّكَ شَيْءٌ حَتَّى تُصْبِحَ. (ترمذی ۳۵۲۸۔ احمد ۴/ ۵۷)

(۲۴۰۶۴) حضرت محمد بن یحییٰ سے روایت ہے کہ ولید بن ولید بن مغیرہ مخزومی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خیالات کے بارے میں جو انہیں آتے تھے، شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنے بستر پر آؤ تو یوں کہو۔ میں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کے ذریعہ سے اس کے غضب اور سزا اور اس کے بندوں کے شر سے پناہ میں آتا ہوں۔ اور شیطانی وساوس سے بھی پناہ میں آتا ہوں۔ اور اس بات سے بھی پناہ میں آتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں۔ پس قسم اِس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ تمہیں صبح تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔''

(۲٤٠٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ ، قَالَ :كَانَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ يفْزَعُ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى يَخْرُجَ وَمَعَهُ سَيْفُهُ ، فَخُشِيَ عَلَيْهِ أَنْ يُصِيبَ أَحَدًا ، فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :إِنَّ جِبْرِيلَ قَالَ لِي :إِنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ يَكِيدُكَ ، فَقُلْ :أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ الَّتِي لاَ يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ ، وَلاَ فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ ، وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ، وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا ، وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلاَّ طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَنُ ، فَقَالَهُنَّ خَالِد ، فَذَهَبَ ذَلِكَ عَنْهُ.

(۲۴۰۶۵) حضرت یحییٰ بن جعدہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ خالد بن ولید رات کے وقت ڈر جاتے تھے اور ان کے پاس تلوار بھی ہوتی تھی اور وہ اس حال میں باہر نکل جاتے تھے، پھر انہوں نے یہ خوف محسوس کیا کہ یہ کسی کو زخمی نہ کر دیں تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مجھے جبرائیل نے کہا تھا کہ ایک بڑا جن آپ کے لیئے برائی کا ارادہ رکھتا ہے پس آپ (یہ) پڑھیں: ''میں اللہ تعالیٰ کے ان کلمات تامہ کے ذریعے سے پناہ پکڑتا ہوں جن سے کوئی نیک

اور بدتجاوز نہیں کرسکتا، ہر اس چیز کے شر سے جو آسمان سے اُترے اور جو آسمان میں چڑھے اور ہر اس چیز سے جو زمین میں داخل ہو اور جو زمین سے خارج ہو اور رات، دن کے فتنوں سے اور ہر رات کو آنے والی ہر چیز کے شر سے مگر وہ رات کو آنے والی چیز جو خیر کے ساتھ آئے، اے رحمٰن'' چنانچہ حضرت خالد نے یہ جملے کہے تو ان کی یہ حالت ختم ہوگئی۔

(٢٤٠٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ تَلَقَّتْهُ الْجِنُّ بِالشَّرَرِ يَرْمُونَهُ ، فَقَالَ جِبْرِيل : يَا مُحَمَّدُ ، تَعَوَّذْ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ : فَزُجِرُوا عَنْهُ ، فَقَالَ : أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ ، وَلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ ، وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ، وَمِنْ شَرِّ مَا بَثَّ فِي الأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا ، وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَنُ.

(۲۴۰۶۶) حضرت مکحول روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو جنات آپ کو اس حالت میں ملے کہ وہ آپ ﷺ کی طرف شعلہ زنی کر رہے تھے۔ اس پر حضرت جبرائیل نے عرض کیا۔ ''اے محمد! آپ ان کلمات کے ذریعہ پناہ حاصل کرلیں۔'' چنانچہ جنات کو آپ ﷺ سے دُور کردیا گیا۔ آپ ﷺ نے (یہ کلمات) کہے تھے۔ ''میں اللہ تعالیٰ کے اُن کلمات تامہ کے ذریعہ، جن سے کوئی نیک اور بدتجاوز نہیں کرسکتا، آسمان سے اترنے والی اور آسمان پر چڑھنے والی ہر چیز کے شر سے پناہ پکڑتا ہوں اور ہر اس چیز سے پناہ پکڑتا ہوں جو زمین میں پھیلی ہوئی ہے اور جو زمین سے نکلتی ہے۔ اور رات، دن کے فتنوں کے شر سے اور رات کو آنے والی ہر چیز کے شر سے پناہ پکڑتا ہوں سوائے رات کو آنے والی اس چیز کے جو خیر لے کر آئے۔ اے رحمٰن۔''

(٢٤٠٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ ؛ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنَ صَلَاتِي وَبَيْنَ قِرَاءَتِي ، قَالَ : ذَلِكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ : خِنْزَبٌ ، فَإِذَا مَا أَحْسَسْتَهُ فَاتْفِلْ عَلَى يَسَارِكَ ثَلَاثًا ، وَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهِ.

(مسلم ۱۷۲۹۔ احمد ۴/ ۲۱۶)

(۲۴۰۶۷) حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! تحقیق شیطان میری نماز اور میری تلاوت کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ وہ شیطان ہے۔ جس کو خنزب کہا جاتا ہے۔ پس جب اس کو محسوس کرو تو تم اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دو اور اللہ تعالیٰ سے اس کے شر کی پناہ مانگو۔''

(٢٤٠٦٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ ، قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ عَبْدَ اللهِ بْنَ خَنْبَشٍ : كَيْفَ صَنَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ كَادَتْهُ الشَّيَاطِينُ ؟ قَالَ : جَاءَتِ الشَّيَاطِينُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الأَوْدِيَةِ ، وَتَحَدَّرَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْجِبَالِ ، وَفِيهِمْ شَيْطَانٌ مَعَهُ شُعْلَةٌ مِنْ

نَارٍ ، يُرِيدُ أَنْ يُحَرِّقَ بِهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأُرْعِبَ مِنْهُ ؟ قَالَ جَعْفَرٌ :أَحْسَبُهُ جَعَلَ يَتَأَخَّرُ ، وَجَاءَ جِبْرِيلُ فَقَالَ :يَا مُحَمَّدُ ، قُلْ ، قَالَ :وَمَا أَقُولُ ؟ قَالَ :قُلْ :أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لاَ يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ ، وَلاَ فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ، وَذَرَأَ وَبَرَأَ ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيهَا ، وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الأَرْضِ ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا ، وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلاَّ طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَنُ، قَالَ :فَطُفِئَتْ نَارُ الشَّيَاطِينَ ، وَهَزَمَهُمَ اللَّهُ.

(احمد ۳/ ۴۱۹۔ ابو یعلی ۶۸۴۴)

(۲۴۰۶۸) حضرت ابو التیاح بیان کرتے ہیں کہ کسی آدمی نے حضرت عبداللہ بن خنبش سے پوچھا۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جب شیاطین نے مکر کرنا چاہا تو آپ ﷺ نے کیا کیا تھا؟ عبداللہ نے جواب دیا۔ آپ ﷺ کے پاس مختلف وادیوں سے اور مختلف پہاڑوں سے اُتر کر شیاطین آئے اور ان میں ایک ایسا شیطان بھی تھا جس کے پاس آگ کا ایک بڑا انگارہ تھا۔ اور اس کے ذریعہ سے وہ رسول اللہ ﷺ کو جلانا چاہتا تھا۔ لیکن پھر وہ شیطان آپ ﷺ سے مرعوب ہوگیا۔ جعفر راوی کہتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ وہ پیچھے ہٹنے لگا۔ حضرت جبرائیل تشریف لائے اور انہوں نے فرمایا: ''اے محمد ﷺ! کہو'' آپ ﷺ نے پوچھا۔ ''میں کیا کہوں؟'' جبرائیل نے کہا۔ '' آپ یہ کہو: میں اللہ تعالیٰ کے ان کلمات تامہ کے ذریعہ پناہ پکڑتا ہوں کہ جب کلمات سے مخلوق میں سے کوئی فاجر یا نیک تجاوز نہیں کرسکتا۔ اور کوئی پیدا ہونے والا اور نکلنے والا تجاوز نہیں کرسکتا۔ اور میں ہر اس چیز کے شر سے پناہ حاصل کرتا ہوں جو آسمان سے اترے اور آسمان میں چڑھے اور ہر اس چیز کے شر سے جو زمین میں داخل ہو اور زمین سے باہر آئے، اور رات، دن کے فتنوں کے شر سے اور رات کو آنے والی کسی بھی چیز کے شر سے مگر رات کو آنے والی وہ چیز جو خیر کے ساتھ آئے، اے رحمٰن''۔ راوی کہتے ہیں۔ پس شیطانوں کی آگ بجھ گئی اور اللہ تعالیٰ نے ان کو ناکام کردیا۔

(۲۴۰۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :كُنْتُ أَلْقَى مِنْ رُؤْيَةِ الْغُولِ وَالشَّيَاطِينِ بَلاَءً وَأَرَى خَيَالاً ، فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ؟ فَقَالَ :أَخْبِرْنِي عَلَى مَا رَأَيْتَ ، وَلاَ تُفْرَقَنَّ مِنْهُ ، فَإِنَّهُ يَفْرَقُ مِنْكَ كَمَا تَفْرَقُ مِنْهُ ، وَلاَ تَكُنْ أَجْبَنَ السَّوَادَيْنِ ، قَالَ مُجَاهِدٌ :فَرَأَيْتُهُ فَأَسْنَدْتُ عَلَيْهِ بِعَصًا حَتَّى سَمِعْتُ وَقْعَتَهُ.

(۲۴۰۶۹) حضرت مجاہد سے روایت ہے کہتے ہیں کہ مجھے شیاطین وغیرہ کی طرف برے برے خیالات و تصورات آتے تھے۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے (اس کے بارے میں) پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: تم نے جو کچھ دیکھا ہے وہ مجھے بھی بتاؤ۔ اس سے ڈرو نہیں۔ کیونکہ جس طرح تم اس سے ڈرتے ہو وہ بھی تم سے ڈرتے ہیں۔ تم اس سے بھی زیادہ ڈرپوک نہ بنو۔ حضرت مجاہد کہتے ہیں۔ میں نے پھر دوبارہ یہ دیکھا تو میں نے اس کو لاٹھی ماری یہاں تک کہ میں نے ضرب کی آواز بھی سُنی۔

(۲۴۰۷۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ ، قَالَ :كَانُوا إِذَا رَأَى أَحَدُهُمْ فِي مَنَامِهِ مَا يَكْرَهُ ، قَالَ :أَعُوذُ بِمَا عَاذَتْ بِهِ مَلاَئِكَةُ اللهِ وَرُسُلُهُ مِنْ شَرِّ مَا رَأَيْتُ فِي مَنَامِي ، أَنْ يُصِيبَنِي مِنْهُ شَيْءٌ

أَكْرَهُهُ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ.

(۲۴۰۷۰) حضرت ابراہیم نخعی سے روایت ہے کہتے ہیں کہ پہلے لوگوں میں سے جب کوئی خواب کی حالت میں ناپسندیدہ چیز دیکھتا تو یہ کہتا تھا۔ (ترجمہ) میں اس ذریعہ سے پناہ پکڑتا ہوں جس ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کے فرشتے اور رسول پناہ پکڑتے ہیں ہر اس چیز کے شر سے جو میں نے اپنی خواب میں دیکھی کہ مجھے اس کی وجہ سے کوئی ایسی بات دنیا یا آخرت میں پہنچے جس کو میں پسند نہیں کرتا۔

(۲٤.۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا فَزِعَ أَحَدُكُمْ فِي نَوْمِهِ ، فَلْيَقُلْ : بِسْمِ اللهِ ، أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ ، وَسُوءِ عِقَابِهِ ، وَشَرِّ عِبَادِهِ ، وَمِنْ شَرِّ الشَّيَاطِينِ وَمَا يَحْضُرُونِ.

(۲۴۰۷۱) حضرت عمرو بن شعیب، اپنے والد، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے جب کوئی اپنی نیند میں ڈر جائے تو اس کو یہ کہنا چاہیے۔ (ترجمہ) ''میں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کے ذریعہ سے اس کے غضب اور اس کے سخت انتقام اور اس کے شریر بندوں اور شیطانوں کی شرارت اور جو کچھ یہ شیطان میرے پاس لائیں (ان سب) سے پناہ میں آتا ہوں۔

(۲٤.۷۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَخِيهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : إِذَا حَسَّ أَحَدُكُمْ بِالشَّيْطَانِ ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى الأَرْضِ وَلْيَتَعَوَّذْ.

(۲۴۰۷۲) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی شیطان (کے اثرات) کو محسوس کرے تو اس کو چاہیئے کہ وہ زمین کو دیکھے اور اعوذ باللہ پڑھے۔

(۲۹) فِي الكَيِّ ، مَنْ رَخَّصَ فِيهِ

داغنے کے بارے میں جن لوگوں نے اجازت دی ہے

(۲٤.۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَى سَعْدًا فِي أَكْحَلِهِ مَرَّتَيْنِ. (ابو داؤد ۳۸۶۲۔ ابن ماجہ ۳۴۹۴)

(۲۴۰۷۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو ان کے ان کے بازو کی ایک رگ میں داغ دیا تھا۔

(۲٤.۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى خَبَّابٍ نَعُودُهُ ، وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعًا فِي بَطْنِهِ. (بخاری ۵۶۷۲۔ ترمذی ۹۷۰)

(۲۴۰۷۴) حضرت قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہم حضرت خباب کی عیادت کرنے کے لئے ان کے ہاں گئے۔

انہوں نے اپنے پیٹ میں سات مرتبہ داغا ہوا تھا۔

(٢٤.٧٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ اكْتَوَى مِنَ اللَّقْوَةِ ، وَاسْتَرْقَى مِنَ الْعَقْرَبِ.

(۲۴۰۷۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے لقوہ کے مرض کی وجہ سے اپنے بدن پر داغا اور بچھو کے ڈسنے پر دم کیا۔

(٢٤.٧٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ ، عَنْ سَيَّارٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ : أَقْسَمَ عَلَيَّ عُمَرُ لَأَكْتَوِيَنَّ.

(۲۴۰۷۶) حضرت جریر سے روایت ہے کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے قسم دے کر کہا کہ میں ضرور اپنے بدن کو داغوں۔

(٢٤.٧٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّهُ اكْتَوَى مِنَ اللَّقْوَةِ.

(۲۴۰۷۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے لقوہ کے مرض کی وجہ سے (اپنے بدن پر) داغا تھا۔

(٢٤.٧٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَوَانِي أَبُو طَلْحَةَ، وَاكْتَوَى مِنَ اللَّقْوَةِ.

(۲۴۰۷۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ مجھے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے داغا اور انہوں نے بوجہ لقوہ کے مرض کے داغا۔

(٢٤.٧٩) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ، سَمِعْتُ عَمِّي يَحْيَى، وَمَا أَدْرَكْتُ رَجلاً مِنَّا بِهِ شَبِيهًا ، يُحَدِّث ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ زُرَارَةَ أَخَذَهُ وَجَعٌ فِي حَلْقِهِ ، يُقَالُ لَهُ : الذَّبْحُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لأُبْلِغَنَّ ، أَوْ لأُبْلِيَنَّ فِي أَبِي أُمَامَةَ عُذْرًا ، فَكَوَاهُ بِيَدِهِ ، فَمَاتَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مِيتَةُ سَوْءٍ لِلْيَهُودِ ، يَقُولُونَ :فَهَلاَّ دَفَعَ عَنْ صَاحِبِهِ ، وَمَا أَمْلِكُ لَهُ وَلاَ لِنَفْسِي شَيْئًا.

(ابن ماجہ ۳۴۹۲۔ حاکم ۲۱۴)

(۲۴۰۷۹) حضرت محمد بن عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے چچا حضرت یحییٰ ..... اپنے میں سے کسی آدمی کو میں نے ان کے مشابہ نہیں پایا ..... کو بیان کرتے سُنا کہ حضرت سعد بن زرارہ کو حلق میں ایک بیماری پیدا ہوگئی جس کو ذبح (سوزش) کہا جاتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں ضرور بالضرور ابوامامہ میں عذر کو پہنچاؤں گا یا فرمایا: میں ضرور بالضرور آزماؤں گا، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے ہاتھ سے داغا اور وہ انتقال کر گئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یہود کے لئے یہ (واقعہ) بری موت ہے، وہ کہیں گے محمد نے اپنے ساتھی سے تکلیف کیوں نہ دور کی، حالانکہ میں تو اپنی جان کا مالک نہیں ہوں۔''

(٢٤.٨٠) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ شَيْبَانَ اللَّحَّامِ ، قَالَ : كَوَانِي ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ فِي رَأْسِي.

(۲۴۰۸۰) حضرت شیبان لحام سے روایت ہے کہتے ہیں کہ حضرت ابن الحنفیہ نے میرے سر میں داغا تھا۔

(٢٤.٨١) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؛ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَيْهِ وَقَدْ كَوَى غُلاَمًا.

(۲۴۰۸۱) حضرت عطاء بن سائب، ابوعبد الرحمن کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ عطاء، ابوعبد الرحمن کے ہاں گئے اور انہوں نے ایک غلام کو داغا تھا۔

(٢٤٠٨٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْد ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ شِخِّيرٍ ، قَالَ : كَانَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ يَنْهَى عَنِ الْكَيِّ ، ثُمَّ اكْتَوَى بَعْدُ.

(۲۴۰۸۲) حضرت مطرف بن شخیر سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ داغنے سے روکا کرتے تھے، لیکن پھر انہوں نے بعد میں اپنے بدن پر داغ لگوایا۔

(٢٤٠٨٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : كَانَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ يَنْهَى عَنِ الْكَيِّ ، فَابْتُلِيَ فَاكْتَوَى ، فَجَعَلَ بَعْدَ ذَلِكَ يَعَجُّ ، وَيَقُولُ : اكْتَوَيْتُ كَيَّةً بِنَارٍ ، مَا أَبْرَأَتْ مِنْ أَلَمٍ ، وَلاَ أَشْفَتْ مِنْ سَقَمٍ.

(۲۴۰۸۳) حضرت ابومجلز سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ داغنے سے روکا کرتے تھے لیکن پھر وہ (مرض میں) مبتلا ہوئے تو انہوں نے خود کو داغ لگایا۔ پھر اس کے بعد وہ اونچی آواز سے کہا کرتے تھے کہ میں نے خود کو آگ کے ذریعہ سے داغا ہے لیکن اس نے نہ تو تکلیف ختم کی اور نہ ہی بیماری میں شفا دی۔

(٢٤٠٨٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ نُعِتَ لَهُ الْكَيُّ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اكْوُوهُ ، أَوَ ارْضِفُوهُ. (احمد ۱/ ۳۹۰۔ طبرانی ۱۰)

(۲۴۰۸۴) حضرت عبداللہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص کو لایا گیا جس کے بارے میں داغنے کو کہا گیا تھا نبی کریم ﷺ نے اس کو فرمایا: ''اس کو داغو یا فرمایا، اس کو گرم پتھر سے داغو۔''

(٢٤٠٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ سَيَّارٍ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ : أَقْسَمَ عَلَيَّ عُمَرُ لأَكْتَوِيَنَّ.

(۲۴۰۸۵) حضرت جریر سے روایت ہے کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے قسم کھا کر کہا کہ میں ضرور بالضرور خود کو داغوں گا۔

(٢٤٠٨٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَتْ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بُخْتِيَّةٌ ، قَدْ مَالَ سَنَامُهَا عَلَى جَنْبِهَا ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَقْطَعَهُ وَأَكْوِيَهُ.

(۲۴۰۸۶) حضرت حسن بن سعد، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک بختی اونٹنی تھی جس کا کوہان ایک جانب گر گیا تھا چنانچہ انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں اس کو کاٹ دوں اور داغ دوں۔

(٢٤٠٨٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَوَى ابْنًا لَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

(۲۴۰۸۷) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک بیٹے کو حالت احرام میں داغ دیا تھا۔

(۳۰) فِي كَرَاهِيَةِ الْكَيِّ وَالرُّقَى

داغنے اور تعویذ کرنے کی کراہت کے بیان میں

(٢٤٠٨٨) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عُرِضَتْ عَلَيَّ الأُمَمُ ، فَإِذَا سَوَادٌ عَظِيمٌ ، فَقُلْتُ : هَذِهِ أُمَّتِي ؟ فَقِيلَ : هَذَا مُوسَى وَقَوْمُهُ ، قَالَ : ثُمَّ قِيلَ لِي : انْظُرْ إِلَى الأُفُقِ ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ قَدْ مَلأَ الأُفُقَ ، قَالَ : فَقِيلَ : هَذِهِ أُمَّتُكَ ، وَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ سِوَاهَا سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ.

ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ ، فَأَفَاضَ الْقَوْمُ ، فَقَالُوا : نَحْنُ الَّذِينَ آمَنَّا بِاللَّهِ وَاتَّبَعْنَا رَسُولَهُ ، فَنَحْنُ هُمْ ، أَوْ أَوْلاَدُنَا الَّذِينَ وُلِدُوا فِي الإِسْلاَمِ ، قَالَ : فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : هُمُ الَّذِينَ لاَ يَسْتَرْقُونَ ، وَلاَ يَتَطَيَّرُونَ ، وَلاَ يَكْتَوُونَ ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ.

(بخاری ۶۵۴۱۔ مسلم ۳۷۴)

(۲۴۰۸۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مجھ پر اُمتوں کو پیش کیا گیا۔ پس ایک بہت بڑی تعداد نظر آئی تو میں نے پوچھا۔ یہ میری امت ہے؟ کہا گیا۔ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ پھر مجھے کہا گیا۔ آسمان کی طرف دیکھو۔ چنانچہ میں نے دیکھا تو ایک بڑی تعداد تھی جس نے افق کو بھر دیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہا گیا۔ یہ آپ کی امت ہے اور ان میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔'' پھر جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں مزید بیان نہیں کیا۔ تو لوگ افاض اور کہنے لگے۔ ہم لوگ اللہ پر ایمان لائے ہیں اور ہم نے اس کے رسول کی اتباع کی ہے۔ پس ہم ہی وہ لوگ ہیں۔ یا اس کا مصداق ہمارے وہ بچے ہیں جو اسلام کی حالت میں پیدا ہوئے۔ راوی کہتے ہیں۔ یہ بات جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یہ وہ لوگ ہوں گے جو تعویذ نہیں کروائیں گے اور فال نہیں نکالیں گے اور نہ داغیں گے بلکہ اپنے پروردگار پر بھروسہ کریں گے۔''

(٢٤٠٨٩) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : اشْتَكَى رَجُلٌ مِنَّا شَكْوَى شَدِيدَةً ، فَقَالَ الأَطِبَّاءُ : لاَ يَبْرَأُ إِلاَّ بِالْكَيِّ ، فَأَرَادَ أَهْلُهُ أَنْ يَكْوُوهُ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ : لاَ ، حَتَّى نَسْتَأْمِرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَاسْتَأْمَرُوهُ ، فَقَالَ : لاَ ، فَبَرَأَ الرَّجُلُ ، فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : هَذَا صَاحِبُ بَنِي فُلاَنٍ ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ هَذَا لَوْ كُوِيَ ، قَالَ النَّاسُ : إِنَّمَا أَبْرَأَهُ الْكَيُّ.

(۲۴۰۸۹) حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ ہم میں سے ایک آدمی کو (کسی مرض کی) شدید شکایت ہوگئی تو اطباء نے کہا۔ یہ آدمی صرف داغنے سے صحیح ہوگا۔ اس کے گھر والوں نے ارادہ کیا کہ وہ اس کو داغ لگوادیں۔ لیکن پھر بعض نے کہا۔ نہیں۔ یہاں تک کہ ہم رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لیں۔ چنانچہ انہوں نے آپ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں'' پھر وہ آدمی ٹھیک ہوگیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اس کو دیکھا تو ارشاد فرمایا: ''یہ فلاں قبیلہ کا آدمی ہے؟'' لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یہ آدمی اگر داغا جاتا تو لوگ یہی کہتے کہ اس کو داغنے نے صحت یاب کردیا ہے۔''

(٢٤٠٩٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ أَبِي وَجْزَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَقَّارٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ قَالَ : لَمْ يَتَوَكَّلْ مَنِ اسْتَرْقَى وَاكْتَوَى.

(ترمذی ۲۰۵۵۔ احمد ۴/ ۲۵۱)

(۲۴۰۹۰) حضرت عقار اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے منقول ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص تعویذ کروائے یا داغ لگوائے اس آدمی نے توکل نہیں کیا۔''

(٢٤٠٩١) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَيْبَانُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ : قَالَ : تَحَدَّثْنَا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ لاَ حِسَابَ عَلَيْهِمْ : الَّذِينَ لاَ يَكْتَوُونَ ، وَلاَ يَسْتَرْقُونَ ، وَلاَ يَتَطَيَّرُونَ ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ. (بخاری ۹۱۱۔ طبرانی ۹۷۶۹)

(۲۴۰۹۱) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہم ایک رات رسول اللہ ﷺ کے پاس گفتگو کر رہے تھے۔ اس دوران نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ستر ہزار لوگ جنت میں یوں داخل ہوں گے کہ ان پر کوئی حساب و کتاب نہیں ہوگا۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو داغ نہیں لگوائیں گے اور نہ ہی تعویذ کروائیں گے اور نہ ہی بدفالی کریں گے بلکہ وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ کریں گے۔

(٢٤٠٩٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : مَنِ اكْتَوَى كَيَّةً بِنَارٍ خَاصَمَ فِيهِ الشَّيْطَانُ.

(۲۴۰۹۲) حضرت ابو مجلز سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جس آدمی نے آگ سے داغ لگوایا تو اس میں شیطان جھگڑے گا۔

(٢٤٠٩٣) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : أَخَذَتْنِي ذَاتُ الْجَنْبِ فِي زَمَنِ عُمَرَ ، فَدُعِيَ رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ أَنْ يَكْوِيَنِي ، فَأَبَى إِلاَّ أَنْ يَأْذَنَ لَهُ عُمَرُ ، فَذَهَبَ أَبِي إِلَى عُمَرَ ، فَأَخْبَرَهُ الْقِصَّةَ ، فَقَالَ عُمَرُ : لاَ تَقْرَبِ النَّارَ ، فَإِنَّ لَهُ أَجَلاً لَنْ يَعْدُوَهُ ، وَلَنْ يَقْصُرَ عَنْهُ.

(۲۴۰۹۳) حضرت محمد بن عمرو، اپنے والد، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ذات الجنب ہو گیا۔ تو ایک اعرابی کو مجھے داغنے کے لئے بلایا گیا۔ اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اجازت کے بغیر ایسا کرنے سے انکار کردیا۔ اس پر

میرے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گئے اور انہیں یہ واقعہ بتایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ تم آگ کے قریب نہ جانا کیونکہ اس مریض کا ایک وقت مقرر ہے جس سے یہ مریض نہ تو آگے ہوسکتا ہے اور نہ ہی پیچھے رہ سکتا ہے۔

(٢٤٠٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنْهَى عَنِ الْحَمِيمِ ، وَأَكْرَهُ الْكَيَّ. (احمد ۴/ ۱۵۶۔ طبرانی ۱۷)

(۲۴۰۹۴) حضرت عمران بن ابی انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''میں کھولتے ہوئے پانی سے منع کرتا ہوں اور داغنے کو ناپسند کرتا ہوں۔''

(٣١) مَنْ رَخَّصَ فِي قَطْعِ الْعُرُوقِ

جو لوگ رگوں کو کاٹنے میں رخصت دیتے ہیں

(٢٤٠٩٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ طَبِيبًا ، فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا ، ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ. (مسلم ۷۳۔ ابو داؤد ۳۸۶۰)

(۲۴۰۹۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُبیّ بن کعب رضی اللہ عنہ کی طرف ایک طبیب بھیجا۔ اس نے حضرت اُبی کی رگ کاٹ دی اور اس نے اس رگ پر داغ دیا۔

(٢٤٠٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي مَكِينٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ؛ أَنَّهُ قَطَعَ الْعُرُوقَ.

(۲۴۰۹۶) حضرت عمران بن حصین کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے رگوں کو کاٹا۔

(٢٤٠٩٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي مَكِينٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ سِيرِينَ عِنْدَ مَائِي ، فَقُلْتُ لَهُ : أَيَّ شَيْءٍ تَصْنَعُ هَاهُنَا ؟ فَقَالَ : أَقْطَعُ عِرْقَ كَذَا لاِبْنِ أَخِي.

(۲۴۰۹۷) حضرت ابو مکین سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ کو اپنے پانی کے پاس دیکھا تو میں نے ان سے پوچھا۔ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟ انہوں نے جواب میں کہا۔ میں اپنے برادر زادہ کی فلاں رگ کو کاٹ رہا ہوں۔

(٢٤٠٩٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ : قُطِعَتْ مِنِّي عِرْقٌ ، أَوْ عُرُوقٌ.

(۲۴۰۹۸) حضرت عبد الملک بن ابی سلیمان سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد کو کہتے سُنا کہ میری ایک رگ یا کئی رگیں کٹی ہوئی ہیں۔

(٢٤٠٩٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُرْوَةَ أَصَابَهُ هَذَا الدَّاءُ ، يَعْنِي الأَكِلَةَ ، فَقَطَعَ رِجْلَهُ مِنَ الرُّكْبَةِ.

(۲۴۰۹۹) حضرت سعد بن ابراہیم سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عروہ کو دیکھا کہ انہیں یہ بیماری لگ گئی تھی..... یعنی عضو کو ختم کر دینے والی بیماری..... تو انہوں نے اپنا پاؤں ٹخنہ سے کٹوا دیا تھا۔

(۲٤۱۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبْجَر ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : يُمْسَحُ عَلَى الْعِرقِ.

(۲۴۱۰۰) حضرت عامر سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رگ پر ہاتھ پھیر کر صاف کیا جائے گا۔

(۳۲) مَنْ كَرِهَ قَطْعَ الْعُرُوقِ

جو لوگ رگوں کے کاٹنے کو ناپسند کرتے ہیں

(۲٤۱۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الْبَطَّ ، وَقَطْعَ الْعُرُوقِ.

(۲۴۱۰۱) حضرت حسن رحمہ اللہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ پھوڑے میں شگاف دینے اور رگوں کے کاٹنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۳۳) مَا قَالُوا فِي قَطْعِ الْخُرَاجِ

پھوڑے توڑنے کے بارے میں محدثین جو کچھ کہتے ہیں

(۲٤۱۰۲) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ ، قَالَ : رَآنِي عُمَرُ مَعْصُوبَةً يَدَيَّ ، أَوْ رِجْلِيَّ ، فَانْطَلَقَ بِي إِلَى الطَّبِيبِ ، فَقَالَ : بُطَّهُ ، فَإِنَّ الْمِدَّةَ إِذَا تُرِكَتْ بَيْنَ الْعَظْمِ وَاللَّحْمِ أَكَلَتْهُ ، قَالَ : فَكَانَ الْحَسَنُ يَكْرَهُ الْبَطَّ.

(۲۴۱۰۲) حضرت ابو رافع سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میرے ہاتھ یا میرے پاؤں پر پٹی باندھے ہوئے دیکھا تو مجھے لے کر ایک طبیب کے پاس چل پڑے اور کہا اس کو (دانہ کو) کاٹ دو، کیونکہ جب پیپ کو ہڈی اور گوشت کے مابین چھوڑ دیا جائے تو وہ اس کو کھا جاتی ہے۔ راوی کہتے ہیں، حضرت حسن رحمہ اللہ پھوڑے میں شگاف لگانے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲٤۱۰۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِر ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَبُطَّ الْجُرْحَ ، وَيَقُولُ : يُوضَعُ عَلَيْهِ دَوَاءٌ.

(۲۴۱۰۳) حضرت حسن رحمہ اللہ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ زخم میں شگاف لگانے کو ناپسند کرتے تھے اور کہتے تھے، زخم پر دوائی رکھی جائے۔

(۳٤) فِي قَطْعِ اللَّهَاةِ

حلق کے کوے کو کاٹنے کے بیان میں

(۲٤۱۰٤) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ يَكْرَهُ قَطْعَ اللَّهَاةِ ، وَلاَ أُرَاهُ كَرِهَهُ لِشَيْءٍ مِنَ الدِّينِ.

(۲۴۱۰۴) حضرت ابن عون سے روایت ہے کہتے ہیں کہ حضرت محمد رحمہ اللہ حلق کے کوے کو کاٹنے کو ناپسند کرتے تھے اور میرے خیال

میں ان کی ناپسندیدگی کی کوئی دینی وجہ نہیں تھی۔

(٢٤١٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ سَهْلٍ أَبِي الأَسَدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ : جَاءَ ظِئْرٌ لَنَا إِلَى عَبْدِ اللهِ بِصَبِيٍّ لَهُمْ قَدْ سَقَطَتْ لَهَاتُهُ ، فَأَرَادُوا أَنْ يَقْطَعُوهَا ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ : لاَ تَقْطَعُوهَا ، وَلَكِنْ إِنْ كَانَ فِي أَجَلِهِ تَأْخِيرٌ بَرَأَ ، وَإِلاَّ لَمْ تَكُونُوا قَطَعْتُمُوهَا.

(۲۴۱۰۵) حضرت عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ ہماری ایک دائی، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس اپنا ایک بچہ لے کر حاضر ہوئی جس کے حلق کا کوا گر چکا تھا اور ان لوگوں کا ارادہ اس گرے ہوئے کوے کو کاٹنے کا تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اس کو نہ کاٹو۔ ہاں اگر اس کی موت میں کچھ تاخیر ہوئی تو یہ صحت یاب ہو جائے گا بصورت دیگر تم نے اس کو کاٹا تو نہیں ہوگا۔

(٣٥) مَنْ أَجَازَ أَلْبَانَ الأُتُنِ ، وَمَنْ كَرِهَهَا

جن لوگوں نے گدھی کے دودھ کو جائز قرار دیا ہے اور جن لوگوں نے اس کو مکروہ سمجھا ہے (ان کا بیان)

(٢٤١٠٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، قَالَ : سُئِلَ الْحَسَنُ عَنْ أَلْبَانِ الأُتُنِ ؟ فَقَالَ : حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَهَا وَأَلْبَانَهَا.

(۲۴۱۰۶) حضرت عبداللہ بن مختار سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت حسن بصری سے گدھیوں کے دودھ کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے گدھیوں کے گوشت اور ان کے دودھ کو حرام قرار دیا ہے۔

(٢٤١٠٧) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : لُحُومُ الْحُمُرِ وَأَلْبَانُهَا حَرَامٌ.

(۲۴۱۰۷) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ گدھیوں کے گوشت اور ان کے دودھ حرام ہیں۔

(٢٤١٠٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِشُرْبِ أَلْبَانِ الأُتُنِ بَأْسًا.

(۲۴۱۰۸) حضرت عطاء کے بارے میں روایت ہے کہ وہ گدھیوں کا دودھ پینے میں کوئی حرج نہیں محسوس کرتے تھے۔

(٢٤١٠٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِ أَنْ يَتَدَاوَى بِأَلْبَانِ الأُتُنِ ، وَقَالاَ : هِيَ حَرَامٌ.

(۲۴۱۰۹) حضرت حسن اور حضرت محمد رحمہ اللہ کے بارے میں روایت ہے کہ یہ دونوں گدھیوں کے دودھ کو بطور دواء استعمال کرنے کو (بھی) مکروہ سمجھتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ حرام ہے۔

(٢٤١١٠) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ شُرْبِ أَلْبَانِ الأُتُنِ ؟ فَكَرِهَ ذَلِكَ.

(۲۴۱۱۰) حضرت عثمان بن اسود، حضرت مجاہد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان سے گدھیوں کے دودھ کے پینے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے اس کو ناپسند بیان کیا۔

(۲٤۱۱۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ مَجْزَأَةَ بْنِ زَاهِرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ اشْتَكَى رُكْبَتَيْهِ ، فَنُعِتَ لَهُ أَنْ يَسْتَنْقِعَ فِي أَلْبَانِ الأُتُنِ ، فَكَرِهَ ذَلِكَ.

(۲۴۱۱۱) حضرت مجزأۃ بن زاہر، اپنے والد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہیں اپنے گھٹنوں میں شکایت ہوئی تو ان کے لئے گدھیوں کے دودھ میں ٹھہرنا تجویز کیا گیا تو انہوں نے اس بات کو ناپسند سمجھا۔

(۲٤۱۱۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى بِأَلْبَانِ الأُتُنِ بَأْسًا أَنْ يُتَدَاوَى بِهَا.

(۲۴۱۱۲) حضرت اسماعیل بن امیہ، حضرت عطاء کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ گدھیوں کے دودھ میں اس لحاظ سے کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے کہ گدھیوں کے دودھ سے علاج معالجہ کیا جائے۔

(۲٤۱۱۳) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنْ أَلْبَانِ الأُتُنِ ؟ فَقَالاَ : مَنْ كَرِهَ لُحُومَهَا كَرِهَ أَلْبَانَهَا.

(۲۴۱۱۳) حضرت شعبہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے گدھیوں کے دودھ کے متعلق سوال کیا تو ان دونوں حضرات نے جواب دیا، جو علماء ان کے گوشت کو مکروہ سمجھتے ہیں وہ ان کے دودھ کو بھی مکروہ سمجھتے ہیں۔

(۲٤۱۱٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۴۱۱۴) حضرت شعبہ نے حضرت ابراہیم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

(۳٦) فِي شُرْبِ أَبْوَالِ الإِبِلِ

اونٹوں کے پیشاب کو پینے کا بیان

(۲٤۱۱٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : حدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ ، مَوْلَى أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ؛ أَنَّ نَفَرًا مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَبَايَعُوهُ عَلَى الإِسْلاَمِ ، فَاسْتَوْخَمُوا الأَرْضَ ، وَسَقِمَتْ أَجْسَادُهُمْ ، فَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أَلاَ تَخْرُجُون مَعَ رَاعِينَا فِي إِبِلِهِ فَتُصِيبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا ؟ قَالُوا : بَلَى ، فَخَرَجُوا فَشَرِبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا. (بخاری ٦٨٩٩۔ مسلم ١٢)

(۲۴۱۱۵) حضرت ابو قلابہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ قبیلہ عکل کے آٹھ افراد کا ایک

گروہ جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ ﷺ سے اسلام پر بیعت کی۔ لیکن انہیں (مدینہ کی) زمین موافق نہیں آئی چنانچہ ان کے جسم بیمار پڑ گئے اور انہوں نے اس بات کی شکایت جناب رسول اللہ ﷺ سے کی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگ ہمارے چرواہے کے ہمراہ اس کے اونٹوں میں کیوں نہیں چلے جاتے کہ تم ان اونٹوں کے دودھ اور پیشاب کو استعمال کرو؟'' انہوں نے کہا: کیوں نہیں، چنانچہ وہ لوگ چلے گئے اور انہوں نے اونٹوں کے پیشاب اور دودھ کو پیا۔

(۲٤۱۱٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَشْرَبُ أَبْوَالَ الإِبِلِ وَيَتَدَاوَى بِهَا.

(۲۴۱۱۶) حضرت ابن طاؤس سے روایت ہے کہ ان کے والد اونٹوں کے پیشاب کو پیتے تھے اور اس کے ذریعہ علاج معالجہ کرتے تھے۔

(۲٤۱۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِأَبْوَالِ الإِبِلِ أَنْ يُتَدَاوَى بِهَا.

(۲۴۱۱۷) حضرت ابو جعفر سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں، اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اونٹوں کے پیشاب کے ذریعہ علاج معالجہ کیا جائے۔

(۲٤۱۱۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَهَا.

(۲۴۱۱۸) حضرت حسن کے بارے میں روایت ہے کہ وہ اونٹوں کے پیشاب کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۲٤۱۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ يُسْأَلُ عَنْ شُرْبِ أَبْوَالِ الإِبِلِ ؟ فَيَقُولُ : لاَ أَدْرِي مَا هَذَا ؟.

(۲۴۱۱۹) حضرت ابن عون سے روایت ہے کہتے ہیں کہ محمد رحمہ اللہ سے اونٹوں کا پیشاب پینے کے بارے میں سوال کیا جاتا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا، مجھے نہیں معلوم کہ یہ کیا چیز ہے۔

(۲٤۱۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : كَانَ جُبَارٌ الْمَشْرِقِيُّ يَصِفُ أَبْوَالَ الإِبِلِ ، وَلَوْ كَانَ بِهِ بَأْسٌ لَمْ يَصِفْهَا.

(۲۴۱۲۰) حضرت عامر سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جبار المشرقی اونٹوں کے پیشاب کی تعریف کرتے تھے۔ اگر اس میں کوئی (غلط) بات ہوتی تو وہ اس کی تعریف نہ کرتے۔

(۲٤۱۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَسْتَنْشِقَ أَبْوَالَ الإِبِلِ.

(۲۴۱۲۱) حضرت ابراہیم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ اس کام میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی اونٹوں کے پیشاب کو ناک صاف کرنے میں استعمال کرے۔

(۲٤۱۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ يَسَارٍ ، عَنْ أُمِّهَا ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنِ الصَّبِيِّ يُنْقَعُ فِي الْبَوْلِ ،

أَوْ يُوجَرُ ؟ فَكَرِهَتْهُ.

(۲۴۱۲۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں روایت ہے کہ ان سے اس بچہ کے بارے میں سوال کیا گیا جس کو اونٹوں کے پیشاب میں بٹھایا جائے یا پیشاب کو ٹپکایا جائے؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو ناپسند فرمایا۔

(٢٤١٢٣) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : كَانَ رَجُلٌ بِهِ خَنَازِيرُ ، فَتَدَاوَى بِأَبْوَالِ الإِبِلِ وَالأَرَاكِ ، نُطْبَخُ أَبْوَالُ الإِبِلِ وَالأَرَاكُ ، فَأَخَذَ النَّاسُ يَسْأَلُونَهُ فَيَأْبَى ، فَلَقِيَ ابْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ : أَخْبِرِ النَّاسَ بِهِ.

(۲۴۱۲۳) حضرت طارق بن شہاب سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک آدمی کو گردن پر دانے نکلے تھے، تو اس نے اونٹوں کے پیشاب اور پیلو کے ذریعے علاج کیا۔ (اس طرح کہ) اونٹوں کے پیشاب اور پیلو کو پکایا گیا۔ تو لوگوں نے اس مریض سے علاج کے بارے میں پوچھنا شروع کیا۔ اس آدمی نے بتانے سے انکار کردیا۔ پھر وہ آدمی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو ملا تو انہوں نے فرمایا، لوگوں کو اس علاج کے بارے میں بتادو۔

(٣٧) فِي التِّرْيَاقِ

زہر کے اثر کو ختم کرنے والی دواء

(٢٤١٢٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، وَعَبْدَةُ ، عَنْ أُمِّ عَبْدِ اللهِ ابْنَةِ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ، عَنْ أَبِيهَا ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِشُرْبِ التِّرْيَاقِ بَأْسًا.

(۲۴۱۲۴) حضرت ام عبد اللہ بنت خالد بن معدان، اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ وہ تریاق پینے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے۔

(٢٤١٢٥) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو السَّكْسَكِيِّ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَمَّا وَلَّى الْوَلِيدَ بْنَ هِشَامٍ الْقُرَشِيَّ ، وَعَمْرَو بْنَ قَيْسٍ السَّكُونِيَّ بَعْثَ الصَّائِفَةِ ، زَوَّدَهُمَا التِّرْيَاقَ مِنَ الْخَزَائِنِ ، وَأَمَرَهُمَا أَنَّ مَنْ جَاءَ يَلْتَمِسُ التِّرْيَاقَ أَنْ يُعْطُوهُ إِيَّاهُ.

(۲۴۱۲۵) حضرت صفوان بن عمرو السکسکی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے جب ولید بن ہشام قرشی اور عمرو بن قیس سکونی کو موسم گرما کے حملہ کے لئے جماعت بھیجنے کی ذمہ داری دی تو آپ رحمہ اللہ نے ان دونوں کو بیت المال میں سے تریاق بھی مہیا کیا اور ان دونوں کو حکم دیا کہ جو آدمی تریاق مانگنے کے لئے (تمہارے پاس) آئے تو تم اس کو یہ تریاق دے دو۔

(٢٤١٢٦) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، قَالَ : وَصَفَ لِي أَبُو قِلاَبَةَ صِفَةَ التِّرْيَاقِ ، فَقَالَ : يَخْرُجُ رِجَالٌ عَلَيْهِمْ خِفَافٌ مِنْ خَشَبٍ ، وَبِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ قَدْ ذَكَرَهُ ، فَيَصِيدُونَ الْحَيَّاتِ ، فَيَمْسَحُونَ مَا يَلِي

رُؤُوسَهَا وَأَذْنَابَهَا ، لِيَجْمع مَا كَانَ مِنْ دَمٍ ، ثُمَّ يَطْرَحُونَهَا فِي الْقِدْرِ فَيَطْبُخُونَهَا ، فَذَاكَ أَجْوَدُ التِّرْيَاقِ.

(۲۴۱۲۶) حضرت خالد حذاء سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ ابو قلابہ نے مجھے تریاق کے بارے میں بتایا۔ انہوں نے کہا، کچھ لوگ نکلتے ہیں انہوں نے لکڑی کی جوتیاں پہنی ہوتی ہیں اور ان کے ہاتھوں میں بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔ ابو قلابہ نے اس چیز کا ذکر بھی کیا تھا، پس یہ لوگ سانپوں کو شکار کرتے ہیں اور ان کے سروں اور دُموں پر جو کچھ ہوتا ہے۔ اس کو صاف کرتے ہیں تا کہ جو خون وغیرہ وہ جمع ہو جائے، پھر وہ سانپوں کو ہانڈی میں ڈال دیتے ہیں اور اس کو پکاتے ہیں، پس یہ بہترین تریاق ہوتا ہے۔

(٢٤١٢٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :ذَكَرْتُهُ لَهُ ، فَقَالَ :أَوَلَيْسَ قَدْ نُهِيَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ ؟ فَهِيَ ذَاتُ أَنْيَابٍ وَحُمَةٍ.

(۲۴۱۲۷) حضرت خالد، ابن سیرین ؒ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: کیا یہ بات درست نہیں ہے کہ ہر کچلی والے جانور سے منع کیا گیا ہے؟ جبکہ یہ تو کچلی والے بھی ہیں اور زہر والے بھی ہیں۔

(٢٤١٢٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :أَمَرَ ابْنُ عُمَرَ بِالتِّرْيَاقِ فَسُقِيَ ، وَلَوْ عَلِمَ مَا فِيهِ مَا أَمَرَ بِهِ.

(۲۴۱۲۸) حضرت ابن سیرین ؒ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ نے تریاق کے بارے میں حکم فرمایا تو اس کو پیا گیا۔ اور اگر وہ اس میں جو کچھ ہے اس کو جانتے تو اس کا حکم نہ فرماتے۔

(٣٨) مَنْ كَرِهَ التِّرْيَاقَ

جو لوگ تریاق کو ناپسند سمجھتے ہیں

(٢٤١٢٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَهُ ، يَعْنِي التِّرْيَاقَ.

(۲۴۱۲۹) امام محمد تریاق کو ناپسند خیال کرتے تھے۔

(٢٤١٣٠) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ وَسُئِلَ عَنِ التِّرْيَاقِ ، وَقِيلَ لَهُ:إِنَّهُ يُجْعَلُ فِيهِ الأَوْزَاغُ ؟ فَكَرِهَهُ.

(۲۴۱۳۰) حضرت جریر بن حازم، حسن کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان کو سنا جبکہ ان سے تریاق کے بارے میں سوال کیا جا رہا تھا اور ان سے کہا گیا کہ اس تریاق میں چھپکلیاں ڈالی جاتی ہیں؟ انہوں نے اس تریاق کو مکروہ سمجھا۔

(٢٤١٣١) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِءُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شرَاحِيلُ بْنُ يزيد الْمَعَافِرِيُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَن بْنَ رَافِعٍ التَّنُوخِيَّ يَقُولُ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَا أُبَالِي مَا أَتَيْتُ ، وَمَا ارْتَكَبْتُ إِنْ أَنَا شَرِبْتُ تِرْيَاقًا ، أَوْ

تَعَلَّقْتُ تَمِيمَةً ، أَوْ قُلْتُ شِعْرًا مِنْ قِبَلِ نَفْسِي. (احمد ۲/ ۲۲۳۔ ابو داؤد ۳۸۶۵)

(۲۴۱۳۱) حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے سُنا: ''مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے جو کچھ میں نے کیا اور جس کا ارتکاب کیا۔ اپنی طرف سے میں نے نہ تو تریاق پیا ہے اور نہ تعویذ لٹکایا ہے اور نہ شعر کہا ہے۔''

(۳۹) فِي الْحِمْيَةِ لِلْمَرِيضِ

مریض کے لئے پرہیز کا بیان

(۲٤۱۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رِزَامِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي الْمَعَارِكِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ يَمْنَعَنَّ أَحَدُكُمْ مَرِيضًا طَعَامًا يَشْتَهِيهِ ، لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَشْفِيَهُ ، فَإِنَّ اللَّهَ يَجْعَلُ شِفَاءَهُ حَيْثُ شَاءَ .

(۲۴۱۳۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ تم میں کوئی مریض کو وہ کھانا کھانے سے نہ روکے جس کو کھانے کا مریض کو دل کر رہا ہو، ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو شفاء دے دے، کیونکہ اللہ تعالیٰ جہاں چاہے شفاء پیدا فرما دیتے ہیں۔

(۲٤۱۳۳) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ ، عَنْ يَعْقُوب بْن أَبِي يَعْقُوب ، عَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ الْعَدَوِيَّةِ ، قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَهُوَ نَاقِهٌ ، وَلَنَا دَوَالِي مُعَلَّقَةٌ ، قَالَتْ : فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ ، وَقَامَ عَلِيٌّ فَأَكَلَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَهْلاً فَإِنَّك نَاقِهٌ ، قَالَ : فَجَلَسَ عَلِيٌّ ، وَأَكَلَ مِنْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ صَنَعْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَشَعِيرًا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ : مِنْ هَذَا أَصِبْ. (ابو داؤد ۳۸۵۲۔ ترمذی ۲۰۳۷)

(۲۴۱۳۳) حضرت ام منذر عدویہ سے روایت ہے، کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے اور وہ صحت یابی کے بعد کمزور تھے۔ ہماری نیم پختہ کھجوریں لٹکی ہوئی تھیں۔ حضرت ام منذر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ اٹھے اور آپ ﷺ نے کھجوریں تناول فرمائیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی کھڑے ہوئے اور کھانے لگے تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم رہنے دو کیونکہ تم کمزور ہو'' راوی کہتے ہیں۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور نبی کریم ﷺ ان کھجوروں میں سے تناول فرماتے رہے، پھر میں (ام منذر) نے ان کے لئے سبزی اور جو پکائے تو نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اس میں سے تناول کرو۔''

(۲٤۱۳٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِنَاعٌ مِنْ تَمْرٍ ، وَعَلِيٌّ مَحْمُومٌ ، قَالَ : فَنَبَذَ إِلَيْهِ تَمْرَةً ، ثُمَّ أُخْرَى ، حَتَّى نَاوَلَهُ سَبْعًا ، ثُمَّ كَفَّ يَدَهُ ، وَقَالَ : حَسْبُكَ.

(۲۴۱۳۴) حضرت جعفر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کو ہدیہ میں کھجوروں کا ایک طشت

پیش کیا گیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ تب بخار میں تھے۔ راوی کہتے ہیں، پس آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف ایک کھجور پھینکی پھر دوسری پھینکی۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے ان کو سات کھجوریں دیں اور پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ روک دیا اور فرمایا: ''تمہیں یہ کافی ہیں۔''

(٤٠) فِي الْمَاءِ لِلْمَحْمُومِ

بخار زدہ کے لئے پانی کا استعمال

(٢٤١٣٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ، فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ . (بخاری ۳۲۶۳۔ مسلم ۸۱)

(۲۴۱۳۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بخار، جہنم کی لپٹ میں سے ہے۔ پس تم اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔''

(٢٤١٣٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ فَاطِمَةَ ، عَنْ أَسْمَاءَ ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تُؤْتَى بِالْمَرْأَةِ الْمَوْعُوكَةِ ، فَتَدْعُو بِالْمَاءِ فَتَصُبُّهُ فِي جَيْبِهَا ، وَتَقُولُ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ ، فَإِنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ . (ابن ماجه ۳۴۷۴۔ مسلم ۱۷۳۲)

(۲۴۱۳۶) حضرت اسماء کے بارے میں روایت ہے کہ ان کے پاس (بخار سے) تڑپتی عورت کو لایا جاتا تھا اور وہ پانی منگواتی اور اس پانی کو اس کے گریبان میں بہادیتی اور فرماتی۔ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ ''اس بخار کو پانی سے ٹھنڈا کرو، کیونکہ یہ جہنم کی شدت میں سے ہے۔''

(٢٤١٣٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الْحُمَّى مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ ، فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ .

(مسلم ۱۷۳۳۔ بخاری ۵۷۲۶)

(۲۴۱۳۷) حضرت رافع بن خدیج بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بخار، جہنم کی شدت میں سے ہے پس تم اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔''

(٢٤١٣٨) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالاَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ شِدَّةَ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ، فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ . (بخاری ۳۲۶۴۔ مسلم ۷۸)

(۲۴۱۳۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بلاشبہ بخار کی شدت جہنم کی لپٹ میں سے ہے، پس تم اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔''

(۲٤۱۳۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ ، قَالَ : كُنْتُ أَدْفَعُ النَّاسَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَاحْتُبِسْتُ أَيَّامًا ، فَقَالَ : مَا حَبَسَكَ ؟ قُلْتُ : الْحُمَّى ، قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ، فَأَبْرِدُوهَا بِمَاءِ زَمْزَمَ. (احمد ا/ ۲۹۱۔ حاکم ۴۰۳)

(۲۴۱۳۹) حضرت ابو جمرہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے ہاں سب سے زیادہ آنے والا تھا۔ چند دن تک میں محبوس رہا تو انہوں نے پوچھا، تمہیں کس چیز نے روکے رکھا؟ میں نے عرض کیا، بخار نے۔ انہوں نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ''یقیناً بخار جہنم کی لپٹ میں سے ہے پس تم اس کو زمزم کے پانی سے ٹھنڈا کرو۔''

(۲٤۱٤۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا حُمَّ بَلَّ ثَوْبَهُ ، ثُمَّ لَبِسَهُ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ، فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ .

(۲۴۱۴۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کیا گیا ہے کہ انہیں جب بخار آتا تو وہ اپنے کپڑوں کو تر کر لیتے اور پھر ان کپڑوں کو پہن لیتے پھر فرماتے، یقیناً یہ بخار جہنم کی شدت میں سے ہے، پس تم اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔

(٤١) فِي أَيِّ يَوْمٍ تُسْتَحَبُّ الْحِجَامَةُ فِيهِ

کس دن میں حجامت کروانا (یعنی پچھنے لگوانا) مستحب ہے

(۲٤۱٤۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : خَيْرُ يَوْمٍ تَحْتَجِمُونَ فِيهِ سَبْعَ عَشْرَةَ ، وَتِسْعَ عَشْرَةَ ، وَإِحْدَى وَعِشْرِينَ.

(ترمذی ۲۰۵۳۔ احمد ا/ ۳۵۴)

(۲۴۱۴۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''وہ سب سے بہتر دن جس میں تم حجامت کرواؤ، سترہ، انیس اور اکیسویں تاریخ ہے۔''

(۲٤۱٤۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ يَحْتَجِمَ مِنَ السَّبْعَ عَشْرَةَ إِلَى الْعِشْرِينَ.

(۲۴۱۴۲) حضرت ابن سیرین کے بارے میں روایت ہے، کہتے ہیں کہ انہیں سترہ سے بیس تک کی تاریخ میں حجامت کروانا زیادہ اچھا لگتا تھا۔

(۲٤۱٤۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنِ احْتَجَمَ يَوْمَ الأَرْبِعَاءِ ، وَيَوْمَ السَّبْتِ ، فَأَصَابَهُ وَضَحٌ فَلاَ يَلُومَنَّ إِلاَّ نَفْسَهُ. (حاکم ۴۰۹۔ ابن ماجہ ۳۴۸۷)

(۲۴۱۴۳) حضرت مکحول سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس آدمی نے بدھ والے دن یا ہفتہ

والے دن حجامت کروائی اور پھر اس کو مرگی ہو جائے تو وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔

(۲٤۱٤٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كَانَ مُحْتَجِمًا ، فَلْيَحْتَجِمْ يَوْمَ السَّبْتِ.

(۲۴۱۴۴) حضرت حجاج سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص حجامت (پچھنے) کروانا چاہے اس کو چاہیے کہ وہ ہفتہ کو حجامت کروائے۔''

(٤٢) فِي الْحِجَامَةِ ، مَنْ قَالَ هِيَ خَيْرُ مَا تَدَاوَى بِهِ

حجامت (پچھنے) کے بارے میں، جو لوگ اس کو بہترین علاج کہتے ہیں

(۲٤۱٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ أَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ ، الْحِجَامَةُ ، وَالْقُسْطُ الْهِنْدِيُّ لِصِبْيَانِكُمْ.

(۲۴۱۴۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم جو کچھ بطور دواء کے اختیار کرتے ہو اس میں سے بہترین شئے حجامت (پچھنے لگوانا) ہے اور تمہارے بچوں کے لئے عود ہندی ہے۔

(۲٤۱٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فِي الْحَجْمِ شِفَاءٌ.

(۲۴۱۴۶) حضرت یُسیر بن عمرو سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''حجامت (پچھنے لگوانے) میں شفاء ہے۔''

(۲٤۱٤۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالُوا : طُبَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَبَعَثَ إِلَى رَجُلٍ فَحَجَمَهُ.

(۲۴۱۴۷) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو آپ ﷺ نے ایک آدمی کی طرف کسی کو بھیجا پس اس نے آپ ﷺ کو پچھنے لگائے۔

(۲٤۱٤۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : دَخَلَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْتَجِم ، فَقَالَ : مَا هَذَا ؟ قَالَ : خَيْرُ مَا تَدَاوَتْ بِهِ الْعَرَبُ.

(۲۴۱۴۸) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت عیینہ بن حصن، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ حجامت (پچھنے) لگوا رہے تھے۔ حضرت عیینہ نے پوچھا۔ یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اہل عرب جن طریقوں سے علاج کرتے ہیں یہ ان میں سے بہترین طریقہ ہے۔''

(۲٤١٤٩) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِمَّا تُدَاوَوْا بِهِ خَيْرٌ ، فَفِي الْحِجَامَةِ.

(ابو داؤد ۲۰۹۵۔ احمد ۲/ ۴۲۳)

(۲۴۱۴۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم جن طریقوں سے علاج کرتے ہوان میں سے اگر کسی میں بہتری ہے تو حجامت (پچھنے لگوانے) میں ہے۔

(٢٤١٥٠) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي حُصَيْنُ بْنُ أَبِي الْحُرِّ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا حَجَّامًا ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَحْجُمَهُ ، فَأَخْرَجَ مَحَاجِمَ مِنْ قُرُونٍ ، فَأَلْزَمَهَا إِيَّاهُ ، وَشَرَطَهُ بِطَرَفِ شَفْرَةٍ ، فَصَبَّ الدَّمُ وَأَنَا عِنْدَهُ ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ ، فَقَالَ :مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللهِ ؟ عَلاَمَ تُمَكِّنُ هَذَا مِنْ جِلْدِكَ يَقْطَعُهُ ، قَالَ :فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :هَذَا الْحَجْمُ ، قَالَ :وَمَا الْحَجْمُ ؟ قَالَ :مِنْ خَيْرِ مَا تَدَاوَى بِهِ النَّاسُ.

(حاکم ۲۰۸۔ احمد ۵/ ۹)

(۲۴۱۵۰) حضرت سمرہ بن جندب سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حجام کو بلوایا اور اس کو حکم دیا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پچھنے لگائے چنانچہ اس نے سینگوں کی سینگیاں نکالیں اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چپکا دیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بلیڈ کے کنارے سے چیرے لگانے لگا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خون بہہ پڑا اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا۔ اس دوران بنوفزارہ کا ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے پوچھا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کیا ہے؟۔ کس بات پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کو اپنی کھال پر قدرت دے رکھی ہے کہ یہ اس کو کاٹ رہا ہے۔ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سُنا: ''یہ حجامت (پچھنے لگوانا) ہے۔'' اس آدمی نے پوچھا، حجامت کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جن چیزوں سے لوگ علاج کرتے ہیں یہ ان میں سے بہترین چیز ہے۔''

(٢٤١٥١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا مَرَرْتُ بِمَلَإٍ مِنَ الْمَلاَئِكَةِ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي إِلاَّ قَالُوا : عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ يَا مُحَمَّدُ. (ترمذی ۲۰۵۳۔ ابن ماجہ ۳۴۷۷)

(۲۴۱۵۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''معراج کی رات میں فرشتوں کی جماعتوں میں سے جس جماعت کے پاس سے بھی گزرا تو انہوں نے مجھے یہ ہی کہا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! ضرور حجامت (پچھنے لگوائیں) کروائیں۔''

(٢٤١٥٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ مِنْ بَنِي

سَلِمَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِمَّا تُعَالِجُونَ بِهِ شِفَاءٌ ، فَفِي شَرْطَةٍ مِنْ مِحْجَمٍ ، أَوْ فِي شَرْبَةٍ مِنْ عَسَلٍ ، أَوْ لَذْعَةٍ مِنْ نَارٍ يُصِيبُ بِهَا الْمًا ، وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ.

(۲۴۱۵۲) بنوسلمہ کے ایک انصاری سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جن چیزوں کے ذریعہ تم علاج کرتے ہو اگر ان میں سے کسی چیز میں شفاء ہے تو وہ سینگی کے چیرنے میں ہے یا شہد کے پینے میں ہے یا آگ سے داغنے میں ہے۔ جو داغنا تکلیف کے موافق ہو۔ اور مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میں داغ لگواؤں۔''

(٢٤١٥٣) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ ، فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ ، أَوْ فِي شَرْبَةٍ مِنْ عَسَلٍ ، أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ تُوَافِقُ الدَّاءَ ، وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ.

(بخاری ۵۶۸۳۔ مسلم ۷۱)

(۲۴۱۵۳) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سُنا: ''اگر تمہاری دواؤں میں سے کسی میں خیر ہے تو سینگی کے چیرے میں ہے یا شہد کے پینے میں ہے۔ یا آگ کے داغ لگانے میں ہے جو کہ بیماری کے موافق ہو۔ لیکن مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میں داغ لگواؤں۔

(٤٣) مَا قَالُوا فِي الْعَسَلِ

شہد کے بارے میں جو روایات ہیں

(٢٤١٥٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِي ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ أَخِي اسْتَطْلَقَ بَطْنُهُ ، قَالَ : اسْقِهِ عَسَلاً ، فَسَقَاهُ ، فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلاَّ اسْتِطْلاَقًا ، قَالَ :اسْقِهِ عَسَلاً ، فَسَقَاهُ ، فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلاَّ اسْتِطْلاَقًا ، قَالَ:اسْقِهِ عَسَلاً ، فَإِمَّا فِي الثَّالِثَةِ ، وَإِمَّا فِي الرَّابِعَةِ حَسِبْتُهُ قَالَ :فَشُفِيَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :صَدَقَ اللَّهُ ، وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ. (بخاری ۵۶۸۴۔ مسلم ۹۱)

(۲۴۱۵۴) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ ایک آدمی جناب نبی کریم ﷺ کے خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! میرے بھائی کو دست آ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس کو شہد پلاؤ۔'' چنانچہ اس آدمی نے اپنے بھائی کو شہد پلایا۔ پھر (دوبارہ) آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! میں نے اس کو شہد پلایا ہے لیکن شہد نے اس کے دست میں اور اضافہ کر دیا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم اس کو شہد پلاؤ۔'' چنانچہ اس

آدمی نے (دوبارہ) اپنے بھائی کو شہد پلایا۔ اور پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اس کو شہد پلایا ہے لیکن شہد نے تو اس کے دست میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔ آپ ﷺ نے (پھر) ارشاد فرمایا: ''تم اس کو شہد پلاؤ''۔ پھر تیسری بار یا چوتھی بار تھی (میرے خیال میں) کہ اس آدمی نے بتایا۔ وہ مریض صحت یاب ہو گیا ہے۔ اس پر جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی بات سچی ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔''

(٢٤١٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ يَعْفُورِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا اشْتَكَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا فَلْيَسْأَلِ امْرَأَتَهُ ثَلاَثَةَ دَرَاهِمَ مِنْ صَدَاقِهَا ، فَيَشْتَرِي بِهِ عَسَلاً ، فَيَشْرَبُهُ بِمَاءِ السَّمَاءِ ، فَيَجْمَعُ اللَّهُ الْهَنِيءَ الْمَرِيءَ ، وَالْمَاءَ الْمُبَارَكَ ، وَالشِّفَاءَ .

(۲۴۱۵۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی کو کوئی تکلیف ہو تو اس کو چاہیئے کہ وہ اپنی بیوی سے اس کے مہر میں سے تین درہم مانگ لے اور ان سے شہد خرید لے پھر اس کو آسمان کے پانی سے ملا کر پی لے پس اللہ تعالیٰ خوش حالی، مبارک پانی اور شفا کو اکٹھا کر دیں گے۔

(٢٤١٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ نُسَيْرٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مَاعِزٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، قَالَ : مَا لِلنُّفَسَاءِ عِنْدِي إِلاَّ التَّمْرُ ، وَلاَ لِلْمَرِيضِ إِلاَّ الْعَسَلُ.

(۲۴۱۵۶) حضرت ربیع بن خثیم سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میرے پاس نفاس والی عورتوں کے لئے کھجور اور عام مریض کے لئے شہد کے علاوہ کوئی علاج نہیں ہے۔

(٢٤١٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : عَلَيْكُمْ بِالشِّفَاءَيْنِ : الْقُرْآنِ وَالْعَسَلِ. (ابن ماجه ٣٤٥٢۔ حاكم ٢٠٠)

(۲۴۱۵۷) حضرت اسود سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں۔ تم دو شفاؤں کو لازم پکڑو۔ قرآن اور شہد۔

(٢٤١٥٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَا إِلَيْهِ بَطْنَ أَخِيهِ ، فَقَالَ : عَلَيْكَ بِالْعَسَلِ ، ثُمَّ عَادَ إِلَيْهِ فَقَالَ : كَأَنَّهُ ، فَقَالَ : كَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ ، وَصَدَقَ الْقُرْآنُ ، عَلَيْكَ بِالْعَسَلِ .

(۲۴۱۵۸) حضرت ابن جریج سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک آدمی جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے اپنے بھائی کے پیٹ خراب ہونے کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم پر شہد لازم ہے۔'' وہ آدمی دوبارہ شکایت لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ وہ ویسا ہی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے اور قرآن سچا ہے۔ تم ضرور شہد کو استعمال کرو۔''

(٢٤١٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ لِلنُّفَسَاءِ الرُّطَبَ.

(۲۴۱۵۹) حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہتے ہیں کہ پہلے لوگ نفاس والی عورتوں کے لئے تر کھجوروں کو اچھا سمجھتے تھے۔

(۲٤۱٦۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : مَا لِلنُّفَسَاءِ إِلاَّ الرُّطَبُ ، لأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَعَلَهُ رِزْقًا لِمَرْيَمَ.

(۲۴۱۶۰) حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے کہتے ہیں کہ نفاس والی عورتوں کے لئے تر کھجور ہی (سب سے بہتر) ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو حضرت مریم کے لئے رزق بنایا تھا۔

(٤٤) فِي الْكَمْأَةِ

کھمبی کے بارے میں

(۲٤۱٦۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ ، وَهِيَ شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ. (بخاری ۴۴۷۸۔ مسلم ۱۵۷)

(۲۴۱۶۱) حضرت سعید بن زید سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کھمبی منّ میں سے ہے اور یہ آنکھ کے لئے شفاء ہے۔''

(۲٤۱٦۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهِ أَكْمُؤٌ ، فَقَالَ : هَؤُلاَءِ مِنَ الْمَنِّ ، وَهِيَ شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ. (ابن ماجه ۳۴۵۳۔ احمد ۳/ ۴۸)

(۲۴۱۶۲) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ ﷺ کے دستِ مبارک میں کھمبیاں تھیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یہ کھمبیاں منّ میں سے ہیں اور یہ آنکھ کے لئے شفاء ہیں۔''

(۲٤۱٦۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ ، وَهِيَ شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ. (دارمی ۲۸۴۰)

(۲۴۱۶۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کھمبی ( ) میں سے ہے اور یہ آنکھ کے لئے شفاء ہے۔''

(۲٤۱٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عن رَجُلٍ مِنْ وَلَدِ حُذَيْفَةَ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ.

(۲۴۱۶۴) حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھمبی منّ میں سے ہے اور یہ آنکھ کے لئے شفاء ہے۔''

(۲٤۱٦٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ ، عَنْ

سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ.

(۲۴۱۶۵) حضرت سعد بن زید سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کھمبی منّ میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفاء ہے۔''

(٤٥) فِي الدَّابَّةِ يُوضَعُ عَلَى جُرْحِهَا شَعْرُ الْخِنْزِيرِ

جانور کے زخم پر خنزیر کا بال رکھنے کے بارے میں

(٢٤١٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ وَاسِطٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا عِيَاضٍ عَنْ شَعْرِ الْخِنْزِيرِ يُوضَعُ عَلَى جُرْحِ الدَّابَّةِ ؟ فَكَرِهَهُ.

(۲۴۱۶۶) اہل واسط کے ایک شیخ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عیاض سے جانور کے زخم پر خنزیر کا بال رکھنے کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے اس کو ناپسند کیا۔

(٤٦) فِي دَمِ الْعَقِيقَةِ يُطْلَى بِهِ الرَّأْسُ

عقیقہ کے خون کے ذریعہ سر کی مالش کرنا

(٢٤١٦٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِ أَنْ يُطْلَى رَأْسُ الصَّبِيِّ مِنْ دَمِ الْعَقِيقَةِ ، وَقَالَ الْحَسَنُ :رِجْسٌ.

(۲۴۱۶۷) حضرت حسن اور حضرت محمد کے بارے میں روایت ہے کہ یہ دونوں اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ بچہ کا سر، عقیقہ کے خون سے مالش کیا جائے اور حضرت حسن کہتے ہیں۔ ناپاک چیز ہے۔

(٤٧) فِي مَرَارَةِ الذِّئْبِ يُتَدَاوَى بِهَا

بھیڑیے کے پتے کے ذریعہ علاج کرنے کے بیان میں

(٢٤١٦٨) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ مَرَارَةَ الذِّئْبِ.

(۲۴۱۶۸) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ بھیڑیے کے پتے (کے استعمال) کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(٤٨) فِي قَطْعِ الْبَوَاسِيرِ

بواسیر کاٹنے کے بیان میں

(٢٤١٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ عُقْبَةَ النَّاجِي ، قَالَ :سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ قَطْعِ الْبَوَاسِيرِ ؟

فَكَرِهَهُ ، وَقَالَ :اجْعَلْ عَلَيْهِ دُهْنَ خَلٍّ.

(۲۴۱۶۹) حضرت بشیر بن عقبہ ناجی سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد ؒ سے بواسیر کاٹنے کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے اس کو ناپسند کیا۔ اور فرمایا: بلکہ اس پر تم سرکہ کا تیل ڈالو۔

(٤٩) فِي الرَّجُلِ يُعَالِجُ الدَّابَّةَ وَيَسْطُو عَلَيْهَا

جانور پر غلبہ پا کر جانور کا علاج کرنے والے شخص کے بیان میں

(٢٤١٧٠) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِمُحَمَّدٍ :الرَّجُلُ يَسْطُو عَلَى النَّاقَةِ ؟ قَالَ :مَا أَرَى ذَلِكَ إِلاَّ مِنَ الْفَسَادِ.

(۲۴۱۷۰) حضرت ابن عون ؒ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد ؒ سے کہا۔ ایک آدمی نے اونٹنی پر غلبہ پایا (علاج کے لئے)؟ انہوں نے جواب دیا۔ میں تو اس کو فساد کا ذریعہ دیکھتا ہوں۔

(٢٤١٧١) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُهُ.

(۲۴۱۷۱) حضرت حسن ؒ سے روایت ہے کہ وہ اس عمل کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(٥٠) فِي الْجُنْدبَادَسْتَر

جند بادستر کے بارے میں

(٢٤١٧٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الْحَارِثِ، قَالَ:إِذَا كَانَ الْجُنْدبَادَسْتَر ذَكِيًّا، فَلاَ بَأْسَ.

(۲۴۱۷۲) حضرت حارث سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ جب جند بادستر ہوشیار ہو تو اس کے (استعمال میں) کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٤١٧٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْجُنْدبَادَسْتَر ؟ فَقَالَ :إِذَا كَانَ ذَكِيًّا فَلاَ بَأْسَ بِهِ ، وَكَانَ يَكْرَهُ غَيْرَ الذَّكِيِّ.

(۲۴۱۷۳) حضرت محمد ؒ کے بارے میں روایت ہے کہ ان سے جند بادستر کے بارے میں پوچھا گیا؟ تو انہوں نے کہا۔ جب یہ ہوشیار ہو تو اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن وہ غیر ہوشیار کے بارے میں کراہت کے قائل تھے۔

(٥١) فِي لَحْمِ الْكَلْبِ يُتَدَاوَى بِهِ

کتے کے گوشت کے ذریعہ علاج کرنے کے بیان میں

(٢٤١٧٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ دَاوُدَ ، قَالَ :سُئِلَ الشَّعْبِيُّ عَنْ رَجُلٍ يَتَدَاوَى بِلَحْمِ كَلْبٍ ؟ فَقَالَ :إِنْ تَدَاوَى بِهِ فَلاَ شَفَاهُ اللَّهُ.

(۲۴۱۷۴) حضرت داؤد ؒ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص کتے کے گوشت کے ذریعہ علاج کرتا ہے؟ تو حضرت شعبی ؒ نے جواب دیا۔ یہ آدمی اگر کتے کے گوشت سے علاج کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو شفاء ہی نہ دے۔

(٢٤١٧٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ أَصَابَتْهُ حُمَّى رِبْعٍ ، فَنُعِتَ لَهُ جَنْبُ ثَعْلَبٍ ، فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَهُ.

(۲۴۱۷۵) حضرت ابراہیم کے بارے میں روایت ہے کہ انہیں چوتھے دن آنے والا بخار ہوا تو ان کے سامنے لومڑی کے پہلو کی تعریف کی گئی تو انہوں نے اس کو کھانے سے انکار کر دیا۔

(٥٢) فِي حُمَّى الرِّبْعِ ، وَمَا يُوصَفُ مِنْهَا

چوتھے دن آنے والا بخار اور اس کے بارے میں اقوال

(٢٤١٧٦) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ ذَكْوَانَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :إِذَا كَانَتْ حُمَّى رِبْعٍ فَلْيَأْخُذْ ثَلاَثَةَ أَرْبَاعٍ مِنْ سَمْنٍ ، وَرُبُعًا مِنْ لَبَنٍ ، ثُمَّ يَشْرَبُهُ.

(۲۴۱۷۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہتی ہیں کہ جب چوتھے دن والا بخار ہو تو چاہیئے کہ چار حصوں میں تین حصے گھی اور ایک حصہ دودھ لیا جائے پھر آدمی اس کو پی لے۔

(٥٣) فِي الضِّفْدِعِ يُتَدَاوَى بِلَحْمِهِ

مینڈک کے گوشت کے ذریعہ علاج کرنے کے بیان میں

(٢٤١٧٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ ، قَالَ :ذَكَرَ طَبِيبٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَوَاءً يُجْعَلُ فِيهِ الضِّفْدَعُ ، فَنَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ الضِّفْدِعِ. (ابوداؤد ۵۲۲۷۔ احمد ۳/ ۴۹۹)

(۲۴۱۷۷) حضرت عبدالرحمان بن عثمان سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ ایک طبیب نے جناب نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک ایسی دواء کا ذکر کیا جس میں مینڈک ڈالے جاتے تھے۔ تو آپ ﷺ نے مینڈک کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

(٢٤١٧٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، عَنْ أَبِي الْحَكَمِ الْبَجَلِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :لاَ تَقْتُلُوا الضَّفَادِعَ ، فَإِنَّ نَقِيقَهَا الَّذِي تَسْمَعُونَ ، تَسْبِيحٌ.

(۲۴۱۷۸) حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ تم مینڈکوں کو قتل نہ کرو کیونکہ تم ان کی جو آواز سنتے ہو وہ تسبیح ہے۔

(٥٤) فِي الثَّعْلَبِ يُتَدَاوَى بِلَحْمِهِ

لومڑی کے گوشت کے ذریعہ علاج کرنے کے بیان میں

(٢٤١٧٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :الثَّعْلَبُ مِنَ السِّبَاعِ.

(۲۴۱۷۹) حضرت حسن سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ لومڑی کا شمار درندوں میں ہوتا ہے۔

(٥٥) فِيمَنْ يُنْعَتُ لَهُ أَنْ يَشْرَبَ مِنْ دَمِهِ

جس آدمی کے لئے یہ تجویز کیا گیا ہو کہ وہ اپنا خون پئے

(٢٤١٨٠) حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ ، وَكَانَ ثِقَةً ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ وُجِعَ كَبِدُهُ ، فَنُعِتَ لَهُ أَنْ يُسْرَمَ عَلَى كَبِدِهِ ، وَأَنْ يَشْرَبَ مِنْ دَمِهِ ؟ فَقَالَ :لاَ بَأْسَ ، هِيَ ضَرُورَةٌ . قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ :قُلْتُ لَهُ : أَلَيْسَ الدَّمُ حَرَامًا ؟ قَالَ :ذَلِكَ مِنْ ضَرُورَةٍ.

(۲۴۱۸۰) حضرت عطاء کے بارے میں روایت ہے کہ ان سے ایک آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جس کے جگر میں بیماری تھی اور اس کے لئے یہ علاج تجویز کیا گیا کہ وہ اپنے جگر کو کاٹے اور اس کا خون پئے؟ تو حضرت عطاء نے کہا۔ اس میں کوئی حرج کی بات نہیں یہ ضرورت ہے۔ ابن جریج کہتے ہیں۔ میں نے حضرت عطاء سے کہا۔ کیا خون حرام نہیں ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ پینا بوجہ ضرورت کے ہے۔

(٢٤١٨١) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ:إِذَا اضْطُرَّ إِلَى مَا حَرُمَ عَلَيْهِ فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ، فَهُوَ لَهُ حَلاَلٌ.

(۲۴۱۸۱) حضرت ابو جعفر سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جب آدمی اس چیز کے استعمال میں مجبور ہو جائے تو جو چیز آدمی پر حرام ہو وہ حلال ہو جاتی ہے۔

(٥٦) فِي الْمَرْأَةِ تَمُوتُ وَفِي بَطْنِهَا وَلَدُهَا ، مَا يُصْنَعُ بِهَا ؟

عورت مر جائے اور اس کے پیٹ میں بچہ ہو تو اس عورت کے ساتھ کیا کیا جائے گا؟

(٢٤١٨٢) حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :سُئِلَ عَطَاءٌ عَنِ الْمَرْأَةِ تَمُوتُ وَفِي بَطْنِهَا وَلَدٌ ، يَسْطُو عَلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَسْتَخْرِجُهُ ؟ فَكَرِهَ ذَلِكَ.

(۲۴۱۸۲) حضرت ابن جریج سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت عطاء سے ایسی عورت کے بارے میں سوال کیا گیا جو اس حال میں مری کہ اس کے پیٹ میں بچہ تھا۔ (کیا) آدمی اس عورت پر غلبہ پا کر بچہ کو نکال سکتا ہے؟ تو حضرت عطاء رحمہ اللہ نے اس کو ناپسند کیا۔

(۲٤۱۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَسْطُوَ الرَّجُلُ عَلَى الْمَرْأَةِ ، إِذَا لَمْ يَقْدِرُوا عَلَى امْرَأَةٍ تُعَالِجُ.

(۲۴۱۸۳) حضرت حسن کے بارے میں روایت ہے کہ وہ اس بات میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے کہ جب کوئی عورت علاج کے لئے نہ مل سکے تو کوئی مرد عورت پر غلبہ پا کر بچہ نکالے۔

(۲٤۱۸٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ :قَالَتْ أُمُّ سِنَانٍ :إِذَا أَنَا مِتُّ فَشُقُّوا بَطْنِي ، فَإِنَّ فِيهِ سَيِّدَ غَطَفَانَ ، قَالَ : فَلَمَّا مَاتَتْ شَقُّوا بَطْنَهَا فَاسْتَخْرَجُوا سِنَانًا.

(۲۴۱۸۴) حضرت مغیرہ کہتے ہیں کہ حضرت ام سنان نے کہا تھا کہ جب میں مر جاؤں تو تم میرے پیٹ کو پھاڑ دینا کیونکہ میرے پیٹ میں غطفان کا سردار ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر جب وہ مرگئی تو لوگوں نے ان کا پیٹ پھاڑا اور سنان کو باہر نکالا۔

(۵۷) فِي الشَّمْسِ مَنْ يَكْرَهُهَا ، وَيَقُولُ هِيَ دَاءٌ

جو لوگ دھوپ کو ناپسند کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ بیماری ہے

(۲٤۱۸۵) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :قَالَ الْحَارِثُ بْنُ كَلَدَةَ ، وَكَانَ طَبِيبَ الْعَرَبِ ؛ أَكْرَهُ الشَّمْسَ لِثَلاَثٍ ، تُثْقِلُ الرِّيحَ ، وَتُبْلِي الثَّوْبَ ، وَتُخْرِجُ الدَّاءَ الدَّفِينَ.

(۲۴۱۸۵) حضرت عبد الملک بن عمیر سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حارث بن کلدہ جو کہ پر عرب کے طبیب تھے۔ کہتے ہیں۔ میں سورج کو تین وجہ سے ناپسند کرتا ہوں۔ ہوا کو بوجھل کر دیتا ہے۔ کپڑے کو پرانا کر دیتا ہے۔ اور دبی ہوئی بیماری کو باہر نکال دیتا ہے۔

(۲٤۱۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ مَحْفُوظِ بن عَلْقَمَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلاً فِي الشَّمْسِ ، فَقَالَ :تَحَوَّلْ إِلَى الظِّلِّ فَإِنَّهُ مُبَارَكٌ.

(۲۴۱۸۶) حضرت محفوظ بن علقمہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دھوپ میں (کھڑے) دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم سایہ کی طرف چلے جاؤ۔ پس بلاشبہ وہ بابرکت چیز ہے۔“

(۲٤۱۸۷) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيل ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : جَاءَ أَبِي وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ ، فَقَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ فِي الشَّمْسِ ، فَأَمَرَ بِهِ ، فَحُوِّلَ إِلَى الظِّلِّ.

(۲۴۱۸۷) حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میرے والد اس حالت میں تشریف لائے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اور (آکر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دھوپ میں کھڑے ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا تو وہ سایہ کی طرف چل دیئے۔

(۲٤۱۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَمُرَةَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :اسْتَقْبِلُوا الشَّمْسَ بِجِبَاهِكُمْ ، فَإِنَّهَا

حَمَّامُ الْعَرَبِ.

(۲۴۱۸۸) حضرت سمرہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ”دھوپ کی طرف اپنی پیشانیوں کو کرو۔ کیونکہ یہ عرب کا حمام ہے۔

(۵۸) مَنْ كَانَ يَقُولُ مَاءُ زَمْزَمَ فِيهِ شِفَاءٌ

جو لوگ کہتے ہیں زمزم کے پانی میں شفاء ہے

(۲٤۱۸۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ قَالَ : مَاءُ زَمْزَمَ شِفَاءٌ لِمَا شُرِبَ لَهُ.

(۲۴۱۸۹) حضرت مجاہد سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ آب زم زم، ہر اس چیز کے لئے شفاء ہے جس کے لئے اس کو پیا جائے۔

(۲٤۱۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي مَاءِ زَمْزَمَ يُخْرِجُ بِهِ مِنَ الْحَرَمِ ، فَقَالَ : انْتَقَلَ كَعْبٌ بِثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَاوِيَةٍ إِلَى الشَّامِ يَسْتَشْفُونَ بِهَا.

(۲۴۱۹۰) حضرت عطاء سے آب زم زم کو حرم سے باہر لے جانے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: کعب نے بارہ عدد راویۃ کو شام کی طرف بھیجا اور وہ اس کے ذریعہ شفاء حاصل کرتے ہیں۔

(۲٤۱۹۱) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَكَرِيَّا ، وَزَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ.

(۲۴۱۹۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ”آب زم زم ہر اس مقصد کو پورا کرتا ہے۔ جس کے لیے اس کو پیا جائے۔“

(۵۹) فِي وَضْعِ الْمَاءِ فِي الشِّنَانِ، وَأَيَّ سَاعَةٍ يُصَبُّ عَلَيْهِ ؟

پانی کو مشکیزہ میں رکھنے کا بیان اور یہ بات کہ کس وقت اس کو بہایا جائے گا

(۲٤۱۹۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا بِأَصْحَابِهِ ، فَمَرَّ قَوْمٌ مُسْغِبُونَ ، يَعْنِي جِيَاعًا ، بِشَجَرَةٍ خَضْرَاءَ فَأَكَلُوا مِنْهَا ، فَكَأَنَّمَا مَرَّتْ بِهِمْ رِيحٌ فَأَخْمَدَتْهُمْ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَرِّسُوا الْمَاءَ فِي الشِّنَانِ ، ثُمَّ صُبُّوهُ عَلَيْكُمْ فِيمَا بَيْنَ الأَذَانَيْنِ مِنَ الصُّبْحِ ، وَاحْدُرُوا الْمَاءَ حَدْرًا ، وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ ، فَفَعَلُوا ذَلِكَ ، فَكَأَنَّمَا نَشِطُوا مِنْ عُقُلٍ.

(۲۴۱۹۲) حضرت ابو عثمان نہدی سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ ایک غزوہ کا سفر کیا۔ اس دوران کچھ لوگ بھوک کی حالت میں ایک سرسبز درخت کے پاس سے گزرے تو انہوں نے اس درخت کو کھانا شروع کیا۔ پس

یں محسوس ہوا کہ ان پر کوئی ہوا آئی اور انہیں بُجھا ہوا کر گئی ہے۔ اس پر جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''چھوٹے مشکیزے
یں پانی کو ٹھنڈا کرو اور پھر صبح کی دو اذانوں کے درمیان تم اس پانی کو اپنے اوپر بہاڑ الو اور پانی کو اور اللہ کا نام یاد کرو۔'' چنانچہ صحابہ
کرام ؓ نے یہ عمل کیا تو (اس کا اثر یہ ہوا کہ) گویا وہ لوگ بندھن سے کھول دیئے گئے ہیں۔

(٦٠) فِي تَوَسُّدِ الرَّجُلِ عَنْ يَمِينِهِ إِذَا أَكَلَ

جب آدمی کھانا کھائے اور دائیں کروٹ پر تکیہ لگائے

٢٤١٩٣) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الأَحْوَلُ ، قَالَ :أَكَلَ ابْنُ سِيرِينَ يَوْمًا ثُمَّ اتَّكَأَ عَلَى يَمِينِهِ ، قَالَ :فَقُلْتُ :إِنَّ الأَطِبَّاءَ يَكْرَهُونَ أَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ وَيَتَّكِءَ عَلَى يَمِينِهِ ، فَقَالَ :إِنَّ كَعْبًا لَمْ يَكُنْ يَكْرَهُ ذَلِكَ ، كَانَ يَقُولُ :تَوَسَّدْ يَمِينَكَ ، ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ ، فَإِنَّهَا وَفَاؤُهُ.

(۲۴۱۹۳) حضرت عاصم بن احوص بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین ؒ نے ایک دن کھانا کھایا اور پھر دائیں کروٹ پر تکیہ لگا
یا۔ عاصم کہتے ہیں۔ میں نے ان سے کہا۔ اطباء اس بات کو ناپسند کرتے ہیں کہ آدمی کھانا کھائے اور دائیں کروٹ پر تکیہ لگائے۔ تو
حضرت ابن سیرین نے فرمایا۔ حضرت کعب ؒ اس کو مکروہ نہیں سمجھتے تھے۔ وہ کہا کرتے تھے۔ تم اپنے دائیں پہلو پر تکیہ لگاؤ پھر قبلہ
رخ ہو جاؤ۔

(٦١) فِي مَاءِ الْفُرَاتِ ، وَمَاءِ دِجْلَةَ

فرات اور دجلہ کے پانی کے بارے میں

٢٤١٩٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ :مَرِضَ رَجُلٌ بِالْمَدَائِنِ ، قَالَ :أُرَاهُ مِنَ الْمُنَافِقِينَ ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ :احْمِلُوهُ عَلَى مَاءَ الْفُرَاتِ ، فَإِنَّ مَاءِ الْفُرَاتِ أَخَفُّ مِنْ مَاءِ دِجْلَةَ ، قَالَ :فَحُمِلَ فَمَاتَ.

(۲۴۱۹۴) حضرت قیس بن ابی حازم سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ مقام مدائن میں ایک آدمی بیمار ہو گیا۔ راوی کہتے ہیں: میرے
خیال میں وہ منافق تھا تو حضرت حذیفہ نے فرمایا: اس آدمی کو فرات کے پانی میں لے جاؤ۔ کیونکہ فرات کا پانی دجلہ کے پانی سے ہلکا
ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ پس اس آدمی کو لے جایا گیا تو وہ مر گیا۔

(٦٢) مَنْ كَرِهَ الدَّوَاءَ ، يُجْعَلُ فِيهِ الْبَوْلُ

جو لوگ دوائی میں پیشاب ملانے کو مکروہ سمجھتے ہیں

٢٤١٩٥) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الدَّوَاءَ يُجْعَلُ فِيهِ الْبَوْلُ ، وَيَنْهَى عَنْهُ.

(۲۴۱۹۵) حضرت حسن رحمہ اللہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ ایسی دواء کو ناپسند کرتے تھے جس میں پیشاب ڈالا جائے اور اس سے منع کرتے تھے۔

(٦٣) فِي الرَّجُلِ يَجْبُرُ الْمَرْأَةَ مِنَ الْكَسْرِ ، أَوِ الشَّيْءِ

عورت کی ٹوٹی ہوئی ہڈی وغیرہ کو مرد کا جوڑنا

(٢٤١٩٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الْمَرْأَةِ تَنْكَسِرُ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُجَبِّرَهَا الرَّجُلُ.

(۲۴۱۹۶) حضرت عطاء سے اس عورت کے بارے میں جس کی ہڈی ٹوٹ جائے، مروی ہے، کہتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی اس کی ہڈی جوڑے۔

(٢٤١٩٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْوَلِيدِ الْمُزَنِيِّ ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي امْرَأَةٍ بِهَا جُرْحٌ : يُجْعَلُ نِطْعٌ ، ثُمَّ يُقَوَّرُهُ ، ثُمَّ يُدَاوِيهَا.

(۲۴۱۹۷) حضرت عبداللہ بن مغفل کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے اس عورت کے بارے میں جس کو زخم لگا ہوا ہو۔ فرمایا: ایک چمڑا لے کر اس کو سوراخ کر لیا جائے اور پھر آدمی اس عورت کا علاج کرے۔

(٢٤١٩٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ : الْمَرْأَةُ يَنْكَسِرُ مِنْهَا الْفَخِذُ ، أَوِ الذِّرَاعُ ، أَجْبُرُهُ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۲۴۱۹۸) حضرت قتادہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن زید سے پوچھا کہ ایک عورت کی ران یا کہنی ٹوٹ جاتی ہے تو کیا میں اس کو جوڑ سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔

(٢٤١٩٩) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ غُرَابٍ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ طَاوُوسًا عَنِ الْمَرْأَةِ يَكُونُ بِهَا الْجُرْحُ ، كَيْفَ يُدَاوِيهَا الطَّبِيبُ ؟ قَالَ : يُجِيبُ مَوْضِعَ الْجُرْحِ مِنَ الثَّوْبِ ، ثُمَّ يُدَاوِيهَا الطَّبِيبُ.

(۲۴۱۹۹) حضرت سلمہ بن وہرام سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت طاؤس سے زخمی عورت کے بارے میں سوال کیا کہ طبیب اس کا علاج کیسے کرے گا؟ انہوں نے جواب دیا کہ وہ زخم کے مقام پر کپڑے کو شگاف دے دے اور پھر عورت کا علاج کرے۔

(٢٤٢٠٠) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ ابْنِ أَبْجَرَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ يَكُونُ بِهَا الْجُرْحُ ؟ قَالَ : يُخَرَّقُ مَوْضِعُهُ، ثُمَّ يُدَاوِيهَا الرَّجُلُ.

(۲۴۲۰۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ان سے زخمی عورت کے بارے میں سوال کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا: زخم کے مقام پر

(کپڑے کو) شگاف دے کر مرد طبیب اس کا علاج کرے گا۔

(۲٤٢٠١) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ؛ فِي الْمَرْأَةِ تَنْكَسِرُ، قَالَ: لاَ بَأْسَ أَنْ يُجَبِّرَهَا الرَّجُلُ.

(۲۴۲۰۱) حضرت عامر سے ایسی عورت کے بارے میں جس کی ہڈی ٹوٹ جائے روایت ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ اس کو مرد پٹی کرے۔

(۲٤٢٠٢) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبْجَرَ يَقُولُ: دَعْ عَشَاءَ اللَّيْلِ، إِلاَّ أَنْ تَكُونَ صَائِمًا.

(۲۴۲۰۲) حضرت حسین بن علی سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں ابن ابجر کو کہتے سُنا کہ تم رات کو کھانا چھوڑ دو الا یہ کہ تم دن کو روزے سے ہو۔

(٦٤) دَوَاءُ الضَّعْفِ

کمزوری کا علاج

(۲٤٢٠٣) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبْجَرَ، يَقُولُ: اللَّحْمُ كُلُّهُ حَارٌّ.

(۲۴۲۰۳) حضرت حسین بن علی کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابجر کو کہتے سُنا کہ سارے گوشت گرم ہیں۔

(۲٤٢٠٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حدَّثَنِي مَرْزُوقُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو حَسَّانِ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ؛ أَنَّ نَبِيًّا مِنَ الأَنْبِيَاءِ شَكَا إِلَى اللهِ الضَّعْفَ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَطْبُخَ اللَّحْمَ بِاللَّبَنِ، فَإِنَّ الْقُوَّةَ فِيهِمَا.

(۲۴۲۰۴) حضرت مطر الوراق بیان کرتے ہیں کہ سابقہ انبیاء میں سے کسی نبی نے اللہ تعالیٰ سے ضُعف کی شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم دیا کہ وہ گوشت کو دودھ کے ساتھ پکائیں کیونکہ ان دونوں میں طاقت ہے۔

(٦٥) رُقْيَةُ الرَّهْصَةِ

گھوڑے کے سُم کے زخم کا تعویذ

(۲٤٢٠٥) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ صُبَيْحٍ مَوْلَى بَنِي مَرْوَانَ، عَنْ مَكْحُولٍ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ فِي الرَّهْصَةِ: بِسْمِ اللهِ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الْوَاقِي، وَأَنْتَ الْبَاقِي، وَأَنْتَ الشَّافِي، قَالَ: ثُمَّ يَعْقِدُ خَيْطًا فِيهِ حَدِيدٌ، أَوْ شَعْرٌ، ثُمَّ يَرْبِطُ بِهِ الرَّهْصَةَ.

(۲۴۲۰۵) حضرت مکحول کے بارے میں روایت ہے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے اِن کو یہ کہتے سُنا کہ وہ گھوڑے کے سم کے زخم کے بارے کہتے تھے کہ ''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اے اللہ! تو بچانے والا ہے۔ اور تو ہی باقی رہنے والا ہے۔ اور تو ہی شفا دینے والا ہے۔'' راوی کہتے ہیں۔ پھر وہ ایک دھاگہ میں گرہ لگاتے تھے جس میں لوہا یا بال ہوتا پھر اس کے ذریعہ وہ سُم کو زخم کو باندھ دیتے تھے۔

کِتَابُ الْأَشْرِبَةِ

(۱) مَنْ حَرَّمَ الْمُسْكِرَ ، وَقَالَ هُوَ حَرَامٌ ، وَنَهَى عنه

جولوگ نشہ آور چیز کو حرام قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ حرام ہے اور اس سے منع کرتے ہیں

(۲٤۲۰٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ ، فَسَأَلَهُ عَنْ أَشْرِبَةٍ تُصْنَعُ بِهَا : الْبِتْعُ ، وَالْمِزْرُ ، وَالذُّرَةُ ، فَقَالَ : كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.

(بخاری ۴۳۴۳۔ مسلم ۷۵)

(۲۴۲۰۶) حضرت ابو بردہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان کو یمن کی طرف بھیجا تو انہوں نے وہاں بنائے جانے والے مشروبات، شہد کی نبیذ، گندم کی نبیذ، جو کی نبیذ، کے بارے آپ ﷺ سے پوچھا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

(۲٤۲۰۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ تَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ ، فَهُوَ حَرَامٌ. (بخاری ۵۵۸۶۔ مسلم ٦۹)

(۲۴۲۰۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ اس روایت کو آپ ﷺ تک پہنچاتی ہیں۔ ''ہر مشروب جو نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔''

(۲٤۲۰۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ، قَالَ : وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ. (مسلم ۷۳۔ ابوداؤد ۳٦۷۱)

(۲۴۲۰۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور چیز خمر ہے۔

(۲٤۲۰۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. (ابوداؤد ۳٦۸۰۔ احمد ٦/ ۷۲)

(۲۴۲۰۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

(۲٤۲۱۰) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ حَبْتَرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عن النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. (ابوداؤد ۳٦۷۲)

(۲۴۲۱۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

(۲٤۲۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْيَزَنِيِّ ، عَنْ دَيْلَمٍ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّا بِأَرْضٍ بَارِدَةٍ نُعَالِجُ بِهَا عَمَلاً شَدِيدًا ، وَإِنَّا نَتَّخِذُ شَرَابًا مِنْ هَذَا الْقَمْحِ نَتَقَوَّى بِهِ عَلَى أَعْمَالِنَا ، وَعَلَى بَرْدِ بِلاَدِنَا ؟ قَالَ : هَلْ يُسْكِرُ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : فَاجْتَنِبُوهُ ، قَالَ : ثُمَّ جِئْتُهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ ، فَقُلْتُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ، فَقَالَ : هَلْ يُسْكِرُ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : فَاجْتَنِبُوهُ ، قُلْتُ : إِنَّ النَّاسَ غَيْرُ تَارِكِيهِ ، قَالَ : فَإِنْ لَمْ يَتْرُكُوهُ فَاقْتُلُوهُمْ.

(ابوداؤد ۳٦۷٦۔ احمد ۴/ ۲۳۱)

(۲۴۲۱۱) حضرت دَیلم حِمیری سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! ہم ایک ٹھنڈے علاقہ میں رہتے ہیں اور وہاں ہم سخت کام کرتے ہیں اور ہم گیہوں سے ایک قسم کا مشروب تیار کرتے ہیں جس کو پی کر ہم اپنے اعمال اور اپنے علاقوں کی ٹھنڈک پر تقویت حاصل کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا وہ نشہ آور ہوتا ہے؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''پس تم اس سے بچو۔'' راوی کہتے ہیں کہ میں پھر آپ ﷺ کے سامنے سے آپ ﷺ کے پاس (واپس) آیا اور میں نے آپ ﷺ سے ایسی ہی بات (دوبارہ) کہی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا یہ مشروب نشہ آور ہوتا ہے۔''؟ میں نے عرض کیا۔ جی ہاں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''پھر تم اس سے اجتناب کرو۔'' میں نے عرض کیا۔ لوگ تو اس مشروب کو چھوڑنے والے نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اگر لوگ اس مشروب کو نہ چھوڑیں تو تم ان سے قتال کرو۔''

(۲٤۲۱۲) حَدَّثَنَا مُلاَزِمُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ سِرَاجِ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ عَمَّتِهِ خَالِدَةَ بِنْتِ طَلْقٍ ، قَالَتْ : حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَجَاءَ صُحَارُ عَبْدِ الْقَيْسِ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا تَرَى فِي شَرَابٍ نَصْنَعُهُ مِنْ ثِمَارِنَا ؟ قَالَ : فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَأَلَهُ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ

قَامَ بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلاَةَ ، قَالَ : مَنِ السَّائِلُ عَنِ الْمُسْكِرِ ؟ يَا سَائِلاً عَنِ الْمُسْكِرِ ، لاَ تَشْرَبْهُ ، وَلاَ تَسْقِهِ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ، مَا شَرِبَهُ قَطُّ رَجُلٌ ابْتِغَاءَ لَذَّةِ سُكْرِهِ ، فَيَسْقِيَهُ اللَّهُ خَمْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (طبرانی ۸۲۵۹)

(۲۴۲۱۲) حضرت خالدہ بنت طلق سے روایت ہے، کہتی ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا کہ ہم لوگ اللہ کے نبی ﷺ کے ہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ تو صحار عبد القیس آئے اور انہوں نے پوچھا۔ یا رسول اللہ ﷺ! اس مشروب کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جسے ہم اپنے پھلوں سے تیار کرتے ہیں؟ راوی کہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ان کی یہ بات سن کر رُخ مبارک اُن سے پھیر لیا۔ یہاں تک کہ اس نے آپ ﷺ سے تین مرتبہ یہی سوال کیا۔ پھر آپ ﷺ ہمیں لے کر اُٹھے اور آپ ﷺ نے نماز پڑھائی۔ پس جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا: ''نشہ آور مشروب کے بارے میں پوچھنے والا کون ہے؟ اے نشہ آور چیز کے بارے میں سوال کرنے والے! تم اس مشروب کو نہ خود پیو اور نہ ہی کسی مسلمان کو پلاؤ۔ پس قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ کوئی آدمی بھی ایسا نہیں ہے کہ اس نے کبھی نشے کی لذت طلبی کے لئے شراب کو پیا ہو اور پھر بروزِ قیامت حق تعالیٰ اس کو شراب پلائیں۔''

(۲٤۲۱۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.

(۲۴۲۱۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہر نشہ آور (مشروب) حرام ہے۔''

(۲٤۲۱٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. (ابوداؤد ۳۶۷۸۔ احمد ۲/ ۱۷۱)

(۲۴۲۱۴) حضرت عمرو بن شعیب، اپنے والد سے، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

(۲٤۲۱٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَمُفَتِّرٍ. (احمد ۶/ ۳۰۹۔ ابوداؤد ۳۶۷۹)

(۲۴۲۱۵) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر نشہ آور اور خرابی پیدا کرنے والی چیز سے منع کیا۔

(۲٤۲۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ وَاصِلٍ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الأَشْرِبَةِ فِي ظُرُوفِ الأَدَمِ ، فَاشْرَبُوا فِي كُلِّ وِعَاءٍ غَيْرَ أَنْ لاَ تَشْرَبُوا مُسْكِرًا. (ابوداؤد ۳۶۹۱)

(۲۴۲۱۶) حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میں تمہیں سالن والے برتنوں میں مشروبات کے استعمال سے منع کیا کرتا تھا۔ لیکن اب تم ہر طرح کے برتن میں پی لیا کرو۔ صرف اس بات کا خیال کرو کہ تم نشہ آور چیز نہ پیو۔''

(۲٤۲۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اشْرَبُوا فِي الأَسْقِيَةِ كُلِّهَا ، وَلاَ تَشْرَبُوا مُسْكِرًا.

(۲۴۲۱۷) حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تمام برتنوں میں پیو، لیکن تم نشہ آور چیز نہ پیو۔''

(۲٤۲۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مَرْيَمَ بِنْتِ طَارِقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا ، قَالَتْ : كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.

(۲۴۲۱۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

(۲٤۲۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ.

(۲۴۲۱۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ (یہ بھی) فرماتے ہیں کہ ہر نشہ آور چیز خمر ہے۔

(۲٤۲۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ :إِنَّ هَذِهِ الأَنْبِذَةَ تُنْبَذُ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ؛ مِنَ التَّمْرِ ، وَالزَّبِيبِ ، وَالْعَسَلِ ، وَالْبُرِّ ، وَالشَّعِيرِ ، فَمَا خَمَّرْتَهُ مِنْهَا ، ثُمَّ عَتَّقْتَهُ ، فَهُوَ خَمْرٌ.

(۲۴۲۲۰) حضرت ابو بردہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے۔ یہ نبیذیں پانچ چیزوں سے بنائی جاتی ہیں۔ کھجور سے۔ کشمش سے، شہد سے، گندم سے، جو سے، پس جس کو تو ڈھانک دے اور پھر اس کو عمدہ سے کے لئے چھوڑ دے تو یہ خمر کہلائے گی۔

(۲٤۲۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الْمُخْتَارِ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيذِ ؟ فَقَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الظُّرُوفِ الْمُزَفَّتَةِ ، وَقَالَ :كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. (مسلم ۳۱۔ احمد ۱۱۲)

(۲۴۲۲۱) حضرت مختار سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نبیذ کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: جناب نبی کریم ﷺ نے مزفت برتنوں سے منع کیا ہے اور فرمایا ہے ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

(۲٤۲۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مَرْيَمَ بِنْتِ طَارِقٍ ، قَالَتْ :دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فِي نِسَاءٍ مِنْ نِسَاءِ الأَنْصَارِ ، فَجَعَلْنَ يَسْأَلْنَهَا عَنِ الظُّرُوفِ الَّتِي يُنْبَذُ فِيهَا ؟ فَقَالَتْ :يَا نِسَاءَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّكُنَّ

لَتُكثرن ظُرُوفًا وَتَسْأَلْنَ عنها ، مَا كَانَ كَثِيرٌ مِنهَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَاتَّقِينَ اللَّهَ ، وَمَ أَسْكَرَ إِحْدَاكُنَّ مِنَ الأَشْرِبَةِ فَلْتَجْتَنِبْهُ ، وَإِنْ أَسْكَرَ مَاءُ حُبِّهَا ، فَإِنَّ كُلَّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. (حاکم ۱۴۷)

(۲۴۲۲۲) حضرت مریم بنت طارق سے روایت ہے، کہتی ہیں کہ میں انصار کی عورتوں کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئی۔ ان انصاری خواتین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان برتنوں کے بارے میں پوچھنا شروع کیا جن میں نبیذ بنائی جاتی تھی؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے اہل ایمان کی عورتو! یقیناً تم نے برتین بہت بڑھا لیئے ہیں اور ان کے بارے میں تم سوال کر رہی ہو۔ ان میں سے بہت سے برتن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں نہیں تھے۔ پس تم اللہ سے ڈرو، مشروبات میں سے جو مشروب تم میں سے کسی کو نشہ دے تو وہ اس مشروب سے اجتناب کرے۔ اگر چہ اس کے گھڑے کا پانی اس کو نشہ دے۔ کیونکہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

(٢٤٢٢٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوسٍ ، وَمُجَاهِدٍ ؛ قَالُوا :قَلِيلُ مَا أَسْكَرَ ، كَثِيرُهُ حَرَامٌ.

(بخاری ۴۶۱۹۔ مسلم ۲۳۲۲)

(۲۴۲۲۳) حضرت عطاء رضی اللہ عنہ، حضرت طاوس رضی اللہ عنہ اور حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جس چیز کا کثیر حصہ نشہ آور ہو اس کا قلیل حصہ بھی حرام ہے۔

(٢٤٢٢٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ عَلَى مِنْبَرِ الْمَدِينَةِ يَقُولُ :يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، أَلا إِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ يَوْمَ نَزَلَ ، وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ ؛ مِنَ الْعِنَبِ ، وَالتَّمْرِ ، وَالْعَسَلِ ، وَالْحِنْطَةِ ، وَالشَّعِيرِ ، وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ.

(۲۴۲۲۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو مدینہ کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ وہ فرما رہے تھے۔ اے لوگو! خبردار، یقیناً شراب کی حُرمت نے جس دن نازل ہونا تھا وہ ہوگئی۔ اور یہ پانچ چیزوں سے بنائی جاتی ہے۔ انگور سے، کھجور سے، شہد سے، گندم سے اور جَو سے۔ اور خمر وہ چیز ہے جو عقل کو ڈھانپ لے۔

(٢٤٢٢٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ :ذُكِرَ لِي أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ وَأَصْحَابَهُ شَرِبُوا شَرَابًا بِالشَّامِ ، وَأَنَا سَائِلٌ عَنْهُ ، فَإِنْ كَانَ مُسْكِرًا جَلَدْتُهُمْ.

(۲۴۲۲۵) حضرت سائب بن یزید سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے بتلایا گیا ہے کہ عبید اللہ اور اس کے ساتھیوں نے ملکِ شام میں شراب نوشی کی ہے۔ میں اس بارے میں پوچھوں گا۔ پس اگر وہ نشہ آور ہوئی تو میں ان کو کوڑے لگاؤں گا۔

(٢٤٢٢٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ :رَأَيْتُ عُمَرَ يَحُدُّهُمْ.

(۲۴۲۲۶) حضرت سائب بن یزید سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ، انہیں حد لگا رہے تھے۔

(٢٤٢٢٧) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ حُرَيْثٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، قَالَ : تَذَاكَرْنَا الطِّلاَءَ ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَنْمٍ فَتَذَاكَرْنَاهُ فَقَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو مَالِكٍ الأَشْعَرِيُّ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : يَشْرَبُ أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ ، يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا ، يُضْرَبُ عَلَى رُؤُوسِهِمْ بِالْمَعَازِفِ وَالْقَيْنَاتِ ، يَخْسِفُ اللَّهُ بِهِمُ الأَرْضَ ، وَيَجْعَلُ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ.

(ابو داؤد ۳۶۸۱۔ احمد ۵/ ۳۴۲)

(۲۴۲۲۷) حضرت مالک بن ابی مریم سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ ہم نے باہم طلاء...... انگور کے شیرہ کا پختہ مشروب...... کا تذکرہ کیا۔ اس دوران عبد الرحمٰن بن غنم ہمارے پاس آئے تو ہم نے ان کو بھی مذاکرہ میں شریک کر لیا۔ تو انہوں نے فرمایا: مجھ سے ابو مالک اشعری نے بیان کیا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میری امت میں سے کچھ لوگ شراب نوشی کریں گے لیکن وہ اُس کا نام شراب نہیں رکھیں گے، ان کے سروں پر باجوں اور مغنیات کو بجایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کو زمین میں دھنسا دیں گے اور ان میں سے (کچھ کو) بندر اور خنزیر بنا دیا جائے گا۔''

(٢٤٢٢٨) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ ، عَنْ بِلاَلِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ ، عَنِ ابْنِ السِّمْطِ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيَسْتَحِلَّنَّ آخِرُ أُمَّتِي الْخَمْرَ بِاسْمٍ تُسَمِّيهَا. (احمد ۵/ ۳۱۸۔ بزار ۲۶۸۹)

(۲۴۲۲۸) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میری امت کے آخری لوگ شراب کو ضرور بالضرور حلال سمجھیں گے اور اس کا شراب کے علاوہ کوئی نام رکھیں گے۔''

(٢٤٢٢٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ ذَرِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيذِ ؟ قَالَ : عَلَيْكَ بِالْمَاءِ ، عَلَيْكَ بِالسَّوِيقِ ، عَلَيْكَ بِالْعَسَلِ ، عَلَيْكَ بِاللَّبَنِ الَّذِي نَجَعْتَ بِهِ ، قَالَ ، فَعَاوَدْتُهُ فَقَالَ : الْخَمْرَ تُرِيدُ ؟.

(۲۴۲۲۹) حضرت سعید بن عبد الرحمان، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں؛ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے نبیذ کے بارے میں سوال کیا؟ انہوں نے فرمایا: تم پانی لو۔ تم ستو لو۔ تم شہد لو۔ تم وہ دودھ لو جس کو تم خوش ہو کر پیتے ہو۔ راوی کہتے ہیں۔ میں نے ان سے دوبارہ دوہرانے کا کہا۔ تو وہ فرمانے لگے۔ تمہارا ارادہ شراب کا تو نہیں؟

(٢٤٢٣٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، قَالَ : أَحْدَثَ النَّاسُ أَشْرِبَةً مَا أَدْرِي مَا هِيَ ، فَلَيْسَ لِي شَرَابٌ مُنْذُ عِشْرِينَ سَنَةً إِلاَّ الْمَاءُ وَاللَّبَنُ وَالْعَسَلُ.

(۲۴۲۳۰) حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ لوگوں نے بہت سے مشروبات نئے بنا لئے ہیں۔ جن کے بارے میں میں نہیں جانتا کہ وہ کیا ہیں؟ میں تو بیس سال سے پانی، دودھ اور شہد کے سوا کوئی مشروب نہیں استعمال کرتا۔

(۲٤۲۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو كَثِيرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ ؛ مِنَ الْعِنَبَةِ وَالنَّخْلَةِ.

(مسلم ۱۵۔ ابو داؤد ۳۶۷۰)

(۲۴۲۳۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سُنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خمر ان دو درختوں انگور اور کھجور سے بنتی ہے۔''

(۲٤۲۳۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ، قَالَ : أُرَاهُ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنْهَاكُمْ عَنْ قَلِيلِ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ. (نسائی ۵۱۱۹۔ دارمی ۲۰۹۹)

(۲۴۲۳۲) حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس چیز کے زیادہ سے نشہ آتا ہے میں تمہیں اس چیز کے کم سے منع کرتا ہوں۔''

(۲٤۲۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، أَوْ غَيْرِهِ ، عَنِ ابْنِ مُغَفَّلٍ ، قَالَ : أَنَا شَهِدْتُ مَعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ ، وَأَنَا شَهِدْتُهُ رَخَّصَ وَقَالَ : اجْتَنِبُوا كُلَّ مُسْكِرٍ.

(طحاوی ۲۲۹۔ احمد ۴/ ۸۷)

(۲۴۲۳۳) حضرت ابن مغفل سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے کی نبیذ سے نہی ارشاد فرمائی۔ اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی اور فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز سے اجتناب کرو۔''

(۲٤۲۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُبَيْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجِعَةِ. (ترمذی ۳۶۵۴۔ ابن ماجہ ۳۶۵۴)

(۲۴۲۳۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جِعَہ (گندم اور جَو سے بنائی جانے والی) شراب سے منع فرمایا۔

(۲٤۲۳۵) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ عَنِ الْجِعَةِ ؟ فَقَالَ : شَرَابٌ يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ مِنَ الشَّعِيرِ.

(۲۴۲۳۵) حضرت مسلم بطین سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے ابو عمرو شیبانی سے جِعَہ کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے جواب میں ارشاد فرمایا: یہ ایک مشروب ہے جو یمن میں جَو سے بنایا جاتا ہے۔

(۲٤۲۳٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْبَاذِقِ ؟ فَقَالَ : سَبَقَ مُحَمَّدٌ الْبَاذِقَ ، أَنَا أَوَّلُ الْعَرَبِ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ ذَلِكَ. (بخاری ۵۵۹۸۔ نسائی ۵۱۱۶)

(۲۴۲۳۶) حضرت ابوالجویریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے باذق...... وہ شیرہ انگور جس کو ہلکا پکایا جائے اور وہ سخت ہو جائے ...... کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: باذق کے بارے میں سوال کرنے میں محمد نے پہل کر لی ہے۔ میں اہل عرب میں سے پہلا شخص تھا جس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں سوال کیا تھا۔

(۲٤۲۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ :بَلَغَنِي عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :كَانَ قَوْمٌ عَلَى شَرَابٍ ، فَسَكِرَ رَجُلٌ مِنْهُمْ ، فَجَلَدَهُمْ كُلَّهُمْ.

(۲۴۲۳۷) حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے بارے میں یہ بات پہنچی ہے۔ کہ کچھ لوگ شراب کی محفل میں شریک تھے ان میں سے ایک آدمی کو نشہ آ گیا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے تمام شرکاء محفل کو کوڑے لگائے۔

(۲٤۲۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ :أُتِيَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِقَوْمٍ قَعَدُوا عَلَى شَرَابٍ، مَعَهُمْ رَجُلٌ صَائِمٌ ، فَضَرَبَهُمْ وَقَالَ:لاَ تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ.

(۲۴۲۳۸) حضرت ہشام بن عروہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے پاس کچھ لوگوں کو لایا گیا۔ جو شراب پر اکٹھے بیٹھے تھے، ان میں ایک روزہ دار بھی تھا۔ آپ نے ان سب کو کوڑے لگوائے اور فرمایا۔ تم ان لوگوں کے ساتھ تب تک نہ بیٹھو جب تک کہ وہ کسی اور بات میں مشغول نہ ہو جائیں۔

(۲٤۲۳۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ النَّابِغَةِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ هَذِهِ الأَوْعِيَةِ فَاشْرَبُوا فِيهَا ، وَاجْتَنِبُوا مَا أَسْكَرَ.

(۲۴۲۳۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں تمہیں ان برتنوں سے منع کرتا ہوں لیکن (اب) تم ان برتنوں میں پی لیا کرو۔ اور نشہ آور چیزوں سے اجتناب رکھو۔''

(۲٤۲٤۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، قَالَ :قُلْتُ لَهُ :كَانَ أَبُوكَ يَشْرَبُ النَّبِيذَ؟ قَالَ :نَعَمْ ، حَتَّى لَقِيَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ فَنَهَاهُ عَنْهُ.

(۲۴۲۴۰) حضرت شعبہ، اشعث بن ابی الشعثاء کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا۔ تمہارے والد نبیذ پیا کرتے تھے؟ اشعث نے کہا۔ ہاں، پیتے تھے یہاں تک کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ملے تو انہوں نے والد صاحب کو نبیذ سے منع کر دیا۔

(۲٤۲٤۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ :كَانَ مُنَادِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلاَةِ نَادَى :﴿لاَ تَقْرَبُوا الصَّلاَةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى﴾.

(ابو داؤد ۳۶۶۲۔ ترمذی ۳۰۴۹)

(۲۴۲۴۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی یہ آواز لگاتا تھا۔ ''جب تم نشہ کی حالت میں ہو تو اس وقت نماز کے قریب بھی نہ جانا۔''

(۲٤۲٤۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُو اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيَشْرَبَنَّ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ بِاسْمٍ يُسَمُّونَهَا إِيَّاهُ. (عبدالرزاق ۱۷۰۵۵)

(۲۴۲۴۲) حضرت ابن محریز سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''البتہ ضرور بالضرور میری امت کا ایک طبقہ شراب اس طرح پیئے گا کہ وہ اس کا نام شراب کے علاوہ کوئی اور رکھے گا۔''

(۲٤۲٤۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ شَيْخٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ : السُّكْرُ مِنَ الْكَبَائِرِ.

(۲۴۲۴۳) ایک شیخ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا: نشہ کرنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

(۲٤۲٤٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرٌ ، وَمِنَ الشَّعِيرِ خَمْرٌ ، وَمِنَ الزَّبِيبِ خَمْرٌ ، وَمِنَ الْعَسَلِ خَمْرٌ. (ابوداؤد ۳۶۶۸۔ ترمذی ۱۸۷۲)

(۲۴۲۴۴) حضرت نعمان بن بشیر، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''گندم سے شراب ہوتی ہے۔ جَو سے شراب ہوتی ہے۔ کشمش سے شراب ہوتی ہے۔ شہد سے شراب ہوتی ہے۔''

(۲٤۲٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ فُرَاتِ بْنِ سَلْمَانَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ جُلَسَاءِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَوَّلُ مَا يُكْفَأُ فِي الإِسْلاَمِ بِشَرَابٍ ، يُقَالُ لَهُ : الطِّلاَءُ.

(ابویعلی ۴۱۲۷)

(۲۴۲۴۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اسلام میں سب سے پہلے جو شرب گرائی گئی یہ وہ شراب ہے جس کو طلاء...... انگور کے شیرہ کو پکا کر بنائی گئی شراب...... کہا جاتا ہے۔''

(۲٤۲٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : حَدَثَتْ أَشْرِبَةٌ لَوْ كَانَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا.

(۲۴۲۴۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہتی ہیں کہ ایسی نئی شرابیں تیار ہوگئی ہیں کہ اگر وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہوتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن سے منع کر دیتے۔

(۲٤۲٤۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ رَجُلاً قَالَ لاِبْنِ عُمَرَ : إِنَّ أَهْلَنَا يَنْبِذُونَ شَرَابًا لَهُمْ غَدْوَةً فَيَشْرَبُونَهُ عَشِيَّةً ، وَيَنْبِذُونَ عَشِيَّةً فَيَشْرَبُونَهُ غَدْوَةً ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ : أَنْهَاكَ عَنِ السَّ

قَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ ، وَأُشْهِدُ اللَّهَ عَلَيْكَ ، أَنَّ أَهْلَ خَيْبَرَ يَنْبِذُونَ شَرَابًا لَهُمْ مِنْ كَذَا وَكَذَا ، يُسَمُّونَهُ كَذَا وَكَذَا ، وَهِيَ الْخَمْرُ ، وَإِنَّ أَهْلَ فَدَكَ يَنْبِذُونَ شَرَابًا مِنْ كَذَا وَكَذَا ، يُسَمُّونَهَا كَذَا وَكَذَا ، وَهِيَ الْخَمْرُ ، فَعَدَّ أَرْبَعَةَ أَشْرِبَةٍ أَحَدُهَا الْعَسَلُ . قَالَ ابْنُ عَوْنٍ :وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يُسَمِّيهَا كُلَّهَا إِلاَّ الْعَسَلَ.

(۲۴۲۴) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ کہ ہمارے اہل خانہ صبح کے وقت ے لیئے ایک مشروب نبیذ کا رکھتے ہیں جس کو وہ شام کے وقت پی لیتے ہیں۔ اور ایک مشروب نبیذ کا شام کو رکھتے ہیں اور اس کو صبح وقت پی لیتے ہیں۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا: میں تمہیں نشہ آور چیز سے روکتا ہوں خواہ وہ تھوڑی ہو یا زیادہ۔ اور میں تم پر اللہ کو گواہ ر کہتا ہوں کہ اہل خیبر اپنے لئے فلاں، فلاں چیز سے نبیذ بناتے تھے اور اس کا یہ یہ نام رکھتے تھے اور یہ چیز حقیقت میں خمر تھی۔ اور فدک فلاں فلاں چیز سے نبیذ بناتے تھے اور اس کا یہ، یہ نام رکھتے تھے اور یہ چیز حقیقت میں خمر تھی۔ (اسی طرح) آپ رضی اللہ عنہ نے شروبات کا ذکر کیا جن میں سے ایک شہد تھا۔

حضرت ابن عون کہتے ہیں کہ ابن سیرین رحمہ اللہ، شہد کے علاوہ ان سب کا (علیحدہ) نام لیتے تھے۔

(۲) مَا ذُكِرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا نَهَى عَنْهُ مِنَ الظُّرُوفِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتنوں کی ممانعت کے بارے میں مروی احادیث

(۲٤ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ؛ أَنَّ صَعْصَعَةَ بْنَ صُوحَانَ أَتَى عَلِيًّا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، انْهَنَا عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :قَالَ : نَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ ، وَالْحَنْتَمِ ، وَالْمُقَيَّرِ ، وَالْجِعَةِ.

(ابو داؤد ۳۶۹۰۔ احمد ۱/ ۱۳۸)

(۲۴۲) حضرت مالک بن عمیر سے روایت ہے کہ صعصعہ بن صوحان، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سلام ۔ پھر اس نے کہا۔ اے امیر المؤمنین! آپ ہمیں ان چیزوں سے منع کر دیں، جن چیزوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو نہی کی ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دُبّاء، (بڑا گھڑا جو کدو کو خشک کر کے بنایا جاتا تھا)۔ حَنتم۔ (سبز یا خ گھڑا)۔ مُقیّر (وہ گھڑا جس کو تارکول مل دیا ہو) اور جِعہ (جو یا گندم سے بنائی گئی شراب) سے منع فرمایا تھا۔

(۲٤۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ الدُّبَّاءِ ، وَالْحَنْتَمِ ، وَالْمُزَفَّتِ ، وَالنَّقِيرِ. (بخاری ۵۳۔ مسلم ۴۸)

(۲۴۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دُبّاء، حنتم، مزفت...... تارکول ملا ہوا ا، اور نقیر...... وہ برتن جو درخت کی موٹی لکڑی کو اندر سے خالی کر کے بنایا جائے...... سے منع فرمایا۔ (یہ تمام برتن شراب کے

لئے مستعمل تھے)

(٢٤٢٥٠) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :أَشْهَدُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُمَا شَهِدَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ ،وَالْحَنْتَمِ ، وَالْمُزَفَّتِ ، وَالنَّقِيرِ. (مسلم ١٥٨٠۔ ابوداؤد ٣٦٨٣)

(۲۴۲۵۰) حضرت سعید بن جُبیر سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں گواہی دے کر بتاتا ہوں کہ ان دونوں نے اس بات کی گواہی دی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُباء، حنتم، مزفت اور نقیر سے منع فرمایا۔

(٢٤٢٥١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْبَذَ فِي الْمُزَفَّتِ ، وَالدُّبَّاءِ ، وَالْحَنْتَمِ ، وَالنَّقِيرِ.

(مسلم ١٥٧٧۔ ابن حبان ٥٤٠٣)

(۲۴۲۵۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا کہ: مزَفَّت، دُباء، حنتم اور نقیر میں نبیذ بنائی جائے۔

(٢٤٢٥٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَاصِمٍ الْعَنَزِيِّ ، قَالَ :دَخَلْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَسَأَلْتُهُ عَنِ النَّبِيذِ ، فَقَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ؟ فَأَعَدْتُهَا عَلَيْهِ فَقَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ ، فَأَعَدْتُهَا عَلَيْهِ فَقَالَ:نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ. (بخاری ٥٥٨٧۔ مسلم ١٥٧٧)

(۲۴۲۵۲) حضرت عمارہ بن عاصم عنزی سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ رضی اللہ عنہ سے نبیذ کے بارے میں سوال کیا؟ انہوں نے جواباً ارشاد فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دبار، مزفَّت سے منع فرمایا ہے۔ پس میں (عمارہ) نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ سوال دوبارہ کیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُباء اور مزفت سے منع فرمایا ہے۔ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ سوال دوہرایا تو انہوں نے پھر جواباً مزفت سے منع کیا ہے۔

(٢٤٢٥٣) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنِ ابْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ وِقَاءٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ سَمُرَةَ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ. (احمد ٥/ ١٧)

(۲۴۲۵۳) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُباء اور مزفت سے منع کیا ہے۔

(٢٤٢٥٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ. (مسلم ١٥٨٣۔ احمد ٣/ ٣٨٤)

(۲۴۲۵۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُباء اور نقیر اور مزفت سے منع کیا ہے۔

(٢٤٢٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُحَارِبٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ الدُّبَّاءِ ، وَالْحَنْتَمِ ، وَالْمُزَفَّتِ ، قَالَ : وَأُرَاهُ قَالَ : وَالنَّقِيرِ . (مسلم ۱۵۸۲۔ احمد ۲/ ۴۲)

(۲۴۲۵۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُباء، حنتم اور مُزفّت سے منع کیا ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ انہوں نے نقیر کا بھی کہا تھا۔

(٢٤٢٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : خَطَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ ذَاتَ يَوْمٍ ، فَجِئْتُ وَقَدْ فَرَغَ ، فَسَأَلْتُ النَّاسَ : مَاذَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالُوا : نَهَى أَنْ يُنْبَذَ فِي الْمُزَفَّتِ وَالْقَرْعِ . (مسلم ۱۵۸۱۔احمد ۲/ ۵۴)

(۲۴۲۵۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا: پس جب میں مجلس میں آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے کر فارغ ہو چکے تھے۔ میں نے لوگوں سے (خطبہ کے بارے) سوال کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خطبہ ارشاد فرمایا؟ لوگوں نے بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزفت اور قرع (دباء) میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے۔

(٢٤٢٥٧) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، قَالَ : قَالَ أَبُو الْحَكَمِ : حَدَّثَنِي أَخِي ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ ، وَالدُّبَّاءِ ، وَالْمُزَفَّتِ . (احمد ۶۶۔ ابو یعلی ۱۳۰۲)

(۲۴۲۵۷) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے، دُباء اور مزفت کی نبیذ سے منع فرمایا ہے۔

(٢٤٢٥٨) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ ، وَالْمُزَفَّتِ ، وَالْحَنْتَمِ . (ترمذی ۷۱۳۔ ابن ماجہ ۳۴۰۴)

(۲۴۲۵۸) حضرت عبد الرحمان بن یعمر سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُباء، مزفت اور حنتم سے منع فرمایا ہے۔

(٢٤٢٥٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ ، وَقَالَتْ : الْحَنْتَمُ جِرَارٌ يُجَاءُ بِهَا مِنْ مِصْرَ ، يُعْمَلُ فِيهَا الْخَمْرُ .

(بخاری ۵۵۹۵۔ مسلم ۱۵۷۸)

(۲۴۲۵۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُباء، حنتم اور مزفت سے نہی ارشاد فرمائی ہے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حنتم ایک گھڑا ہوتا تھا۔ جو مصر سے لایا جاتا تھا اور اس میں شراب بنائی جاتی تھی۔

(٢٤٢٦٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ عُمَيْرٍ الْعُبْدِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ ، فَلَمَّا أَرَادُوا الانْصِرَافَ قَالُوا : قَدْ حَفِظْتُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ شَيْءٍ سَمِعْتُمْ مِنْهُ ، فَسَلُوهُ عَنِ النَّبِيذِ ؟ فَأَتَوْهُ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّا بِأَرْضٍ وَخِمَةٍ

لَا يُصْلِحُنَا فِيهَا إِلَّا الشَّرَابُ ، قَالَ : فَقَالَ : وَمَا شَرَابُكُمْ ؟ قَالُوا : النَّبِيذُ ، قَالَ : فِي أَيِّ شَيْءٍ تَشْرَبُونَهُ ؟ قَالُوا: فِي النَّقِيرِ ، قَالَ : فَلَا تَشْرَبُوا فِي النَّقِيرِ ، قَالَ : فَخَرَجُوا فَقَالُوا : وَاللَّهِ لَا يُصَالِحُنَا قَوْمُنَا عَلَى هَذَا ، فَرَجَعُوا فَسَأَلُوهُ ، فَقَالَ لَهُمْ مِثْلَ ذَلِكَ ، ثُمَّ عَادُوا ، فَقَالَ لَهُمْ : لَا تَشْرَبُوا فِي النَّقِيرِ فَيَضْرِبَ مِنْكُمُ الرَّجُلُ ابْنَ عَمِّهِ ضَرْبَةً لَا يَزَالُ مِنْهَا أَعْرَجَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، قَالَ : فَضَحِكُوا ، قَالَ : مِنْ أَيِّ شَيْءٍ تَضْحَكُونَ ؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ شَرِبْنَا فِي نَقِيرٍ لَنَا فَقَامَ بَعْضُنَا إِلَى بَعْضٍ ، فَضَرَبَ هَذَا ضَرْبَةً عَرِجَ مِنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (الطبرانی ۱۲۲)

(۲۴۲۶۰) حضرت اشعث بن عمیر عبدی، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عبد القیس کا وفد حاضر ہوا۔ پس جب انہوں نے واپس جانے کا ارادہ کیا تو انہوں نے (باہم) کہا۔ تم نے نبی کریم ﷺ سے وہ ساری چیزیں محفوظ کر لی ہیں جو آپ ﷺ سے تم نے سُنی ہیں۔ تو (اب) تم آپ ﷺ سے نبیذ کے بارے میں پوچھ لو؟ چنانچہ وہ لوگ آپ ﷺ کے پاس آگئے اور انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم ایک ناموافق زمین میں ہیں۔ جس میں ہمیں ایک خاص مشروب ہی موافق آتا ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا۔ ''تمہارا مشروب کیا ہے؟ انہوں نے کہا۔ نبیذ۔ آپ ﷺ نے پوچھا۔ ''تم کس چیز (برتن) میں اس کو پیتے ہو؟'' ان لوگوں نے کہا نقیر میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ''تم نقیر میں نبیذ نہ پیو۔'' راوی کہتے ہیں۔ پس یہ لوگ باہر نکل آئے اور انہوں (ایک دوسرے سے) کہا۔ خدا کی قسم! ہماری قوم اس بات پر تو ہمارے ساتھ مصالحت نہیں کرے گی۔ چنانچہ یہ لوگ واپس پلٹے اور انہوں نے آپ ﷺ سے یہ سوال دوبارہ پوچھا۔ تو آپ ﷺ نے انہیں پہلے کی طرف ہی جواب دیا۔ انہوں نے ایک مرتبہ پھر سوال دوہرایا تو آپ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: ''نقیر میں نبیذ نہ پیو کہ (کہیں ایسا نہ ہو) تم میں سے کوئی یہ نقیر اپنے چچا زاد کو دے مارے اور وہ بیچارہ قیامت کے دن تک لنگڑا ہی ہو جائے۔'' راوی کہتے ہیں۔ اس پر وہ لوگ ہنس پڑے۔ آپ ﷺ نے پوچھا۔ ''تم کس بات پر ہنس رہے ہو؟''۔ انہوں نے عرض کیا۔ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ واقعۃً ہم نے اپنے ایک نقیر میں نبیذ پی تھی۔ پھر ہم میں سے کوئی کھڑا ہوا اور اس نے یہ نقیر کسی کو دے مارا اور وہ شخص اس ضرب کی وجہ سے تا قیامت لنگڑا ہو گیا۔

(۲٤٢٦١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ عَمٍّ لَهَا ، يُقَالُ لَهُ: أَنَسٌ ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ : أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾؟ قَالُوا: بَلَى ، قَالَ: أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا﴾؟ قَالَ: فَأَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ نَبِيذِ النَّقِيرِ، وَالْمُزَفَّتِ، وَالدُّبَّاءِ، وَالْحَنْتَمِ. (نسائی ۵۱۵۴)

(۲۴۲۶۱) حضرت اسماء بنت یزید، اپنے چچا زاد (جن کو انس کہا جاتا تھا) سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ ابن

عباس رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا کہ کیا یہ فرمان خداوندی نہیں ہے۔ (ترجمہ) ''اور رسول تمہیں جو کچھ دیں وہ لے لو اور جس چیز سے منع کریں اس سے رُک جاؤ''؟ لوگوں نے کہا۔ کیوں نہیں۔ پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کیا یہ کلام خداوندی نہیں ہے۔ ''اور جب اللہ اور رسول کسی بات کی حتمی فیصلہ کر دیں تو نہ کسی مؤمن مرد کے لئے یہ گنجائش ہے۔ نہ کسی مؤمن عورت کے لئے۔''؟ پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر گواہی دے کر یہ بات کہتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نقیر، مزفت، دُباء اور حنتم کی نبیذ سے منع فرمایا ہے۔

(٢٤٢٦٢) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي شِمْرٍ الضُّبَعِيِّ ، قَالَ سَمِعْتُ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو يَنْهَى عَنِ الْحَنْتَمِ ، وَالدُّبَّاءِ ، وَالْمُزَفَّتِ ، وَالنَّقِيرِ ، قَالَ :فَقُلْتُ لَهُ :عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ :نَعَمْ.

(احمد ۵/ ۶۴۔ طبرانی ۲۹)

(۲۴۲۶۲) حضرت ابوشمر الضبعی سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے عائذ بن عمرو کو حنتم ''دُباء'' مزفت اور نقیر سے منع کرتے ہوئے سُنا۔ ابوشمر کہتے ہیں۔ میں نے عائذ سے پوچھا۔ یہ حکم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہاں۔

(٢٤٢٦٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ ، وَالدُّبَّاءِ ، وَالْمُزَفَّتِ ، وَعَنِ الظُّرُوفِ كُلِّهَا.

(ابن ماجہ ۳۰۸۔ احمد ۲/ ۵۴۰)

(۲۴۲۶۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے، دباء مزفت اور تمام برتنوں کی نبیذ سے منع فرمایا۔

(٢٤٢٦٤) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ :كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ فَتَذَاكَرْنَا الشَّرَابَ فَقَالَ :الْخَمْرُ حَرَامٌ ، فَقُلْتُ :الْخَمْرُ حَرَامٌ فِي كِتَابِ اللهِ ، قَالَ :فَأَيُّ شَيْءٍ تُرِيدُ ؟ تُرِيدُ مَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الدُّبَّاءِ ، وَالْحَنْتَمِ ، وَالْمُزَفَّتِ. (احمد ۴/ ۸۷۔ دارمی ۲۱۱۳)

(۲۴۲۶۴) حضرت فضیل بن عیاض سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ ہم عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ ہم نے ایک دوسرے سے شراب کا ذکر کیا۔ اس پر حضرت عبداللہ نے فرمایا۔ شراب حرام ہے۔ میں نے پوچھا۔ شراب کی حرمت کتاب اللہ میں ہے۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تم کیا بات چاہتے ہو؟ جو بات میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہے تم وہ چاہتے ہو؟ (تو) میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سُنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دباء، حنتم اور مزفت سے منع فرمایا۔

(٢٤٢٦٥) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا كُلَيْبُ بْنُ وَائِلٍ ، قَالَ : حَدَّثَتْنِي رَبِيبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَحْسَبُهَا زَيْنَبَ ، قَالَتْ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنِ الدُّبَّاءِ ، وَالْحَنْتَمِ ، وَأُرَى فِيهِ النَّقِيرَ. (بخاری ۳۴۹۲۔ طبرانی ۷۱۶)

(۲۴۲۶۵) حضرت کلیب بن وائل بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ مجھے جناب نبی کریم ﷺ کی زیر تربیت بچی ...... میرے خیال میں زینب مراد تھی نے بیان کیا۔ وہ فرماتی ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے دباء، اور حنتم سے منع فرمایا۔ (راوی کہتے ہیں) میرے خیال میں اس میں نقیر کا بھی ذکر تھا۔

(۲۴۲۶۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الْمُزَفَّتَ وَقَالَ : لأَنْ أَشْرَبَ بَوْلَ حِمَارٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَشْرَبَ فِي مُزَفَّتٍ.

(۲۴۲۶۶) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ مزفت، برتن، کو ناپسند سمجھتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ مجھے مزفت۔ میں کچھ پینے سے زیادہ یہ بات محبوب ہے کہ میں گدھے کا پیشاب پیوں۔

(۲۴۲۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَفَّتِ. (عبدالرزاق ۱۶۹۳۰)

(۲۴۲۶۷) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مزفت۔ برتن سے منع فرمایا ہے۔

(۲۴۲۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : أَمَرَنِي عُمَرُ أَنْ أُنَادِيَ يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ : لاَ نَبِيذَ فِي دُبَّاءٍ ، وَلاَ حَنْتَمٍ ، وَلاَ مُزَفَّتٍ.

(۲۴۲۶۸) حضرت براء سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے قادسیہ کے دن یہ حکم دیا کہ میں یہ نداء کروں۔ دُباء، حنتم اور مزفت میں نبیذ نہیں پی جائے گی۔

(۲۴۲۶۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَافِعٍ ، قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الطِّلاَءِ يُطْبَخُ ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ ، قُلْتُ : إِنَّهُ فِي مُزَفَّتٍ ، قَالَ : لاَ تَشْرَبْهُ فِي مُزَفَّتٍ.

(۲۴۲۶۹) حضرت عبد الملک بن نافع سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پختہ طلاء کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا۔ کوئی حرج نہیں ہے۔ میں نے پوچھا۔ اگر یہ مزفت۔ برتن۔ میں ہو؟ تو انہوں نے فرمایا۔ تم مزفت میں نبیذ نہ پیو۔

(۲۴۲۷۰) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْمُزَفَّتِ.

(۲۴۲۷۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے مزفت۔ برتن۔ سے منع فرمایا۔

(۲۴۲۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : نَهَى

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ ، وَالْمُزَفَّتِ ، وَالْحَنْتَمِ ، وَالنَّقِيرِ ، وَأَنْ يُخْلَطَ الْبَلَحُ بِالزَّهْوِ.

(مسلم ۳۔ نسائی ۵۰۵۷)

(۲۴۲۷۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُباء، مزفت، حنتم اور نقیر سے منع فرمایا: اور اس بات سے بھی منع کیا کہ کچی کھجور کو پکی کھجور سے خلط کیا جائے۔

(۲۴۲۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيذِ ؟ قَالَ : اجْتَنِبْ مُسْكِرَهُ فِي كُلِّ شَيْءٍ ، وَاجْتَنِبْ مَا سِوَى ذَلِكَ فِيمَا زُفِّتَ فِي دَنٍّ ، أَوْ قِرْبَةٍ ، أَوْ قَرْعَةٍ ، أَوْ جَرَّةٍ.

(۲۴۲۷۲) حضرت مختار بن فلفل سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبیذ کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: ہر شئی میں نشہ آور مقدار سے بچو اور جس مٹکے، مشکیزہ، کدو (کے مصنوعی برتن) اور گھڑے کو مزفت بنایا گیا ہو اس کی اس سے بھی کم مقدار سے اجتناب کرو۔

(۲۴۲۷۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْخَالِقِ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ ، سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ عِنْدَ هَذَا الْمِنْبَرِ ، وَأَشَارَ إِلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ عَنِ الأَشْرِبَةِ ؟ فَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ ، وَالنَّقِيرِ ، وَالْحَنْتَمِ ، فَقُلْتُ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ، الْمُزَفَّتِ ؟ وَظَنَنَّا أَنَّهُ نَسِيَهُ ، فَقَالَ : لَمْ أَسْمَعْهُ يَوْمَئِذٍ مِنِ ابْنِ عُمَرَ.

(مسلم ۱۵۸۳۔ احمد ۲/ ۴۱)

(۲۴۲۷۳) حضرت سعید بن المسیب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو اس منبر ... حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کیا...... پر کہتے سُنا کہ عبدالقیس کا وفد جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشروبات کے بارے میں سوال کیا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دباء، نقیر اور حنتم سے منع فرمایا۔ میں نے پوچھا۔ اے ابو محمد! مزفت (سے منع کیا تھا)؟ ہمارا خیال یہ ہے کہ آپ اس کو بھول گئے تھے۔ تو انہوں نے جواباً فرمایا۔ میں نے اس دن کی حدیث میں یہ بات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نہیں سُنی۔

(۲۴۲۷۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، عَنْ حَفْصٍ اللَّيْثِيِّ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَنْتَمِ. (ترمذی ۱۸۳۸۔ احمد ۴/ ۴۲۷)

(۲۴۲۷۴) حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حنتم سے منع فرمایا ہے۔

(۲۴۲۷۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ (بخاری ۵۵۹۵۔ مسلم ۳۵)

(۲۴۲۷۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دباء اور مزفت سے منع فرمایا ہے۔

(٢٤٢٧٦) حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ قَالَ : قُلْتُ لِعَائِشَةَ : مَا نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الأَشْرِبَةِ ؟ قَالَتْ : نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ.

قَالَ إِبْرَاهِيمُ : فَقُلْتُ لِلأَسْوَدِ : فَالْحَنْتَمُ وَالْجِرَارُ الْخُضْرُ ؟ فَقَالَ : تُرِيدُ أَنْ نَقُولَ مَا لَمْ يُقَلْ.

(۲۴۲۷۶) حضرت اسود سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے کن مشروبات سے منع فرمایا؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواباً ارشاد فرمایا: آپ ﷺ نے دباء اور مزفت (کے مشروبات) سے منع فرمایا ہے۔ حضرت ابراہیم سے اسود کے شاگرد...... کہتے ہیں کہ میں نے حضرت اسود سے پوچھا۔ حنتم اور سبز گھڑا (بھی منع ہے)؟ تم یہ چاہتے ہو کہ جو بات نہیں کہی گئی، ہم وہ بھی کہہ دیں۔

(٣) مَنْ كَرِهَ الْجَرَّ الأَخْضَرَ ، وَنَهَى عَنْهُ

جولوگ سبز گھڑے کو مکروہ سمجھتے ہیں اور اس سے منع کرتے ہیں

(٢٤٢٧٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ جَارٍ لَهُمْ ، قَالَ : سَمِعْتُ هِلاَلاً رَجُلاً مِنْ بَنِي مَازِنٍ يُحَدِّثُ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ ، قَالَ : أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَبِيذٍ فِي جَرَّةٍ ، فَسَأَلْتُهُ ؟ فَنَهَانِي عَنْهُ ، فَأَخَذْتُ الْجَرَّةَ فَكَسَّرْتُهَا. (احمد ۳/ ۴۴۷۔ طیالسی ۹۲۶۴)

(۲۴۲۷۷) حضرت سوید بن مقرن سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک گھڑے میں نبیذ لے کر حاضر ہوا اور میں نے آپ ﷺ سے (نبیذ کے متعلق) سوال کیا؟ آپ ﷺ نے مجھے نبیذ سے منع فرمایا۔ پس میں نے وہ گھڑا پکڑا اور اس کو توڑ ڈالا۔

(٢٤٢٧٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ الأَخْضَرِ ، قُلْتُ : فَالأَبْيَضُ ؟ قَالَ : لاَ أَدْرِي. (مسلم ۱۵۸۰۔ ترمذی ۱۸۷۷)

(۲۴۲۷۸) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے سبز رنگ کے گھڑے کی نبیذ سے منع فرمایا ہے۔ (ابو سعید کے شاگرد کہتے ہیں) میں نے پوچھا۔ سفید (کا حکم کیا ہے)؟ تو انہوں نے فرمایا۔ مجھے معلوم نہیں ہے۔

(٢٤٢٧٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أُمَيْنَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ. (ابن ماجه ۳۴۰۷۔ عبدالرزاق ۱۶۹۶۴)

(۲۴۲۷۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہتی ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے گھڑے کی نبیذ سے منع فرمایا ہے۔

(٢٤٢٨٠) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ جَرِّ الأَخْضَرِ ، قُلْتُ : فَالأَبْيَضُ ؟ قَالَ : لاَ أَدْرِي. (بخاری ۵۵۹۶۔ احمد ۴/ ۳۵۳)

(۲۴۲۸۰) حضرت ابن ابی اوفیٰ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سبز رنگ کے گھڑے سے منع فرمایا۔ (ابن ابی اوفی کے شاگرد کہتے ہیں) میں نے پوچھا۔ سفید گھڑا (بھی منع ہے)؟ ابن ابی اوفیٰ نے کہا: مجھے معلوم نہیں ہے۔

(٢٤٢٨١) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَسِيدٍ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لابْنِ الزُّبَيْرِ : أَفْتِنَا فِي نَبِيذِ الْجَرِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ.

(احمد ۴/ ۳۔ بزار ۲۲۲۷)

(۲۴۲۸۱) حضرت عبد العزیز بن اسید سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ آپ ہمیں گھڑے کی نبیذ کے بارے میں مسئلہ بتائیں تو حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو گھڑے کی نبیذ سے منع فرماتے ہوئے سُنا ہے۔

(٢٤٢٨٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ ، أَنَّ جَدَّهُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ رَأَى جَرَّةً خَضْرَاءَ لأَهْلِهِ فِي الشَّمْسِ ، فَأَخَذَ جُلْمُودًا فَرَمَاهَا فَكَسَرَهَا ، فَإِذَا فِيهَا سَمْنٌ فَقَالَ : أَدْرِكُوا سَمْنَكُمْ. قَالَ يَحْيَى : ظَنَّ فِيهَا نَبِيذًا.

(۲۴۲۸۲) حضرت عبایہ بن رفاعہ سے روایت ہے کہ ان کے دادا حضرت رافع بن خدیج نے ان کے گھر والوں کا ایک سبز گھڑا دھوپ میں پڑا ہوا دیکھا تو انہوں نے ایک سخت پتھر پکڑا اور گھڑے کی طرف پھینکا اور گھڑے کو توڑ ڈالا۔ اچانک اس میں سے گھی نکل آیا۔ حضرت نافع کہنے لگے۔ تم لوگ اپنا گھی سنبھال لو۔ راوی حدیث یحییٰ کہتے ہیں کہ انہوں نے سمجھا تھا کہ گھڑے میں نبیذ ہے۔

(٢٤٢٨٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي شَيْبَانَ ، أَنَّ زَوْجَهَا أَتَاهُمْ فَحَدَّثَهُمْ ؛ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيًّا نَهَاهُمْ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ ، قَالَ : فَكَسَرْنَا جَرَّةً لَنَا.

(۲۴۲۸۳) بنو شیبان کی ایک عورت سے روایت ہے کہ اس کا شوہر، بنو شیبان کے پاس آیا اور انہیں یہ بات بیان کی کہ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو گھڑے کی نبیذ سے منع فرمایا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پس ہم نے پھر اپنا گھڑا توڑ ڈالا۔

(٢٤٢٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ أَبَا بُرْدَةَ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ ، فَبَدَأَ بِمَنْزِلِ أَبِي بَكْرَةَ ، فَرَأَى فِي الْبَيْتِ جَرَّةً ، فَقَالَ : مَا هَذِهِ ؟ فَقِيلَ : فِيهَا نَبِيذٌ لأَبِي بَكْرَةَ ، فَقَالَ : وَدِدْتُ أَنَّكُمْ حَوَّلْتُمُوهَا فِي سِقَاءٍ.

(۲۴۲۸۴) حضرت عیینہ بن عبد الرحمن، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ ایک سفر سے واپس تشریف لائے تو انہوں نے حضرت ابو بکرہ کے گھر سے آغاز کیا۔ پس انہوں نے گھر میں گھڑا دیکھا تو انہوں نے پوچھا۔ یہ کیا ہے؟ انہیں بتایا گیا کہ اس میں حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کے لئے نبیذ ہے۔ اس پر انہوں نے کہا۔ مجھے یہ بات محبوب ہے کہ تم اس کو کسی اور مشکیزہ میں ڈال لو۔

(٢٤٢٨٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرَاهِيجَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَنْهَى عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ.

(۲۴۲۸۵) حضرت داؤد بن فراہیج سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو نبیذ سے منع کرتے ہوئے سُنا ہے۔

(٢٤٢٨٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ وَذَكَرُوا النَّبِيذَ ، فَقَالَ : لاَ أَرَى بِهِ بَأْسًا فِي السِّقَاءِ ، وَأَكْرَهُهُ فِي الْجَرِّ الأَخْضَرِ.

(۲۴۲۸۶) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے لوگوں نے (ان کے سامنے) نبیذ کا ذکر چھیڑا.....تو انہوں نے فرمایا: میرے خیال کے مطابق اگر نبیذ مشکیزہ میں ہو تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن میں سبز گھڑے میں نبیذ کو ناپسند کرتا ہوں۔

(٢٤٢٨٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ ؛ أَنَّ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ وَالْحَسَنَ كَانَا يَكْرَهَانِ نَبِيذَ الْجَرِّ.

(۲۴۲۸۷) حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن زید اور حضرت حسن، گھڑے کی نبیذ کو پسند نہیں کرتے تھے۔

(٢٤٢٨٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ : قُلْتُ لاِبْنِ عُمَرَ : نُهِيَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ ؟ قَالَ : زَعَمُوا ذَاكَ ، قُلْتُ : عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : زَعَمُوا ذَاكَ ، قُلْتُ : أَنْتَ سَمِعْتَهُ ؟ قَالَ : زَعَمُوا ذَاكَ ، قَالَ : وَصَرَفَهُ اللَّهُ عَنِّي. (مسلم ۵۰۔ احمد ۳۵)

(۲۴۲۸۸) حضرت ثابت سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ گھڑے کی نبیذ سے منع کیا گیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: لوگوں کا خیال یہی ہے۔ میں نے پوچھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حکم ثابت ہے؟ انہوں نے فرمایا: لوگوں کا خیال یہی ہے۔ میں نے پوچھا: آپ نے یہ حکم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: لوگوں کا خیال یہی ہے۔ اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس کو مجھ سے پھیر دیا ہے۔

(٢٤٢٨٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ ؛ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ ابْنَ عَبَّاسٍ ، وَقَدْ كُنْتُ حَلَفْتُ أَنْ لاَ أَسْأَلَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ ، فَقَالَتْ لِي : سَلْهُ ، فَأَبَيْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ ، فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ ؟ فَنَهَاهُ ، فَقُلْتُ : يَا أَبَا عَبَّاسٍ ، إِنِّي أَنْتَبِذُ فِي جَرٍّ أَخْضَرَ ، فَأَشْرَبُهُ حُلْوًا طَيِّبًا فَيُقَرْقِرُ بَطْنِي ، فَقَالَ : لاَ تَشْرَبْهُ ، وَإِنْ كَانَ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ. (مسلم ۲۴)

(۲۴۲۸۹) حضرت ابو جمرہ سے روایت ہے کہ ایک عورت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی ......اور میں نے (راوی نے) یہ حلف اٹھا رکھا تھا کہ میں گھڑے کی نبیذ کے بارے میں سوال نہیں کروں گا......اس عورت نے مجھ سے کہا۔ تم، ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ سوال کرو۔ تو میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ سوال کرنے سے انکار کیا۔ پس کسی آدمی نے گھڑے کی نبیذ کے بارے میں سوال کیا؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کو منع کر دیا۔ اس پر میں نے پوچھا۔ اے ابن عباس رضی اللہ عنہ! میں تو سبز گھڑے کی نبیذ بناتا ہوں اور پھر اس کو پیتا ہوں اس حال میں کہ وہ میٹھی اور لذیذ ہوتی ہے پس وہ میرے پیٹ کو صاف کر دیتی ہے۔

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو نہ پیو اگرچہ یہ شہد سے بھی زیادہ میٹھی ہو۔

(٢٤٢٩٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً أَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : نَعَمْ ، فَقَالَ طَاوُوسٌ : وَاللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْهُ. (مسلم ۵۳۔ احمد ۲/ ۳۵)

(۲۴۲۹۰) حضرت طاؤس سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے پوچھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے کی نبیذ سے منع کیا ہے؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے جواباً ارشاد فرمایا: ہاں۔ حضرت طاؤس کہتے ہیں۔ خدا کی قسم! یہ بات میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے خود سُنی ہے۔

(٢٤٢٩١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ ، عَنْ صُهَيْرَةَ بِنْتِ جَيْفَرٍ ، سَمِعَهُ مِنْهَا ، قَالَتْ : حَجَجْنَا ثُمَّ انْصَرَفْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ ، فَدَخَلْنَا عَلَى صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ ، فَوَافَقْنَا عِنْدَهَا نِسْوَةً مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ ، فَقُلْنَ لَنَا : إِنْ شِئْتُنَّ سَأَلْنَا وَسَمِعْتُنَّ ، وَإِنْ شِئْتُنَّ اسْأَلْنَ وَسَمِعْنَا ، فَقُلْنَ : سَلْنَ ، فَسَأَلْنَ عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ أَمْرِ الْمَرْأَةِ وَزَوْجِهَا ، وَمِنْ أَمْرِ الْمَحِيضِ ، وَسَأَلْنَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ ، فَقَالَتْ : أَكْثَرْتُنَّ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ عَلَيْنَا فِي نَبِيذِ الْجَرِّ ، حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيذَ الْجَرِّ ، مَا عَلَى إِحْدَاكُنَّ أَنْ تَطْبُخَ تَمْرَهَا ، ثُمَّ تَدْلُكُهُ ، ثُمَّ تُصَفِّيهِ فَتَجْعَلُهُ فِي سِقَائِهَا ، وَتُوكِءُ عَلَيْهِ ، فَإِذَا طَابَ شَرِبَتْ وَسَقَتْ زَوْجَهَا.

(احمد ۶/ ۳۳۷۔ ابو یعلی ۷۱۱۷)

(۲۴۲۹۱) حضرت صُہَیرہ بنت جیفر سے روایت ہے، کہتی ہیں کہ ہم نے (ایک مرتبہ) حج ادا کیا پھر ہم مدینہ کی طرف واپس آئے اور ہم حضرت صفیہ بنت حیی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہاں پر ہمیں اتفاق سے اہل کوفہ کی کچھ خواتین مل گئیں۔ انہوں نے ہم سے کہا۔ اگر تم چاہتی ہو تو ہم سوال کرتی ہیں اور تم (چپ کر کے) سنو اور اگر تم چاہتی ہو تو تم سوال کرلو ہم سماعت کرلیں گی۔ ہم نے کہا: تم پوچھو۔ پس انہوں نے میاں، بیوی کے بہت سے امور کے بارے میں اور حائضہ کے بارے میں سوال کیا۔ اور انہوں نے گھڑے کی نبیذ کے بارے میں سوال کیا۔ اس پر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے اہل عراق! تم نے گھڑے کی نبیذ کے بارے میں ہم سے بکثرت سوالات کیئے ہیں جبکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو گھڑے کی نبیذ کو حرام قرار دیا ہے۔ تم میں سے کسی پر کچھ نہیں ہے کہ وہ اپنی کھجور کو پکاتی ہے۔ پھر اس کو ملتی ہے، صاف کرتی ہے پھر اس کو مشکیزہ میں ڈالتی ہے اور اس پہ کوئی ڈوری وغیرہ باندھ کر اس کا منہ بند کر دیتی ہے پس جب وہ مشروب لذت آمیز ہو جاتا ہے تو خود بھی پیتی ہو اور اپنے خاوند کو بھی پلاتی ہے؟۔

(٢٤٢٩٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ شُمَيْسَةَ أُمِّ سَلَمَةَ الْعَتَكِيَّةِ ، قَالَتْ : سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ : لاَ تَشْرَبْنَ فِي رَاقُودٍ ، وَلاَ جَرَّةٍ ، وَلاَ قَرْعَةٍ.

(۲۴۲۹۲) حضرت شُمیسہ ام سلمہ عتکیہ سے روایت ہے، کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ بات سُنی کہ ہرگز تم بڑے

گھرے مٹکے، گھڑے اور کدو...... کے مصنوعی برتن...... میں نہ پینا۔

(٢٤٢٩٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ كَرِيمَةَ بِنْتِ هَمَّامٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا سَمِعَتْهَا تَقُولُ : إِيَّاكُمْ وَنَبِيذَ الْجَرِّ الأَخْضَرِ.

(۲۴۲۹۳) حضرت کریمہ بنت ہمام سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کہتے سُنا: "خبردار تم سبز رنگ کے گھڑے کی نبیذ سے بچو۔

(٢٤٢٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى بْنِ كَيْسَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي الْهُذَيْلِ يَقُولُ : مَا فِي نَفْسِي مِنْ نَبِيذِ الْجَرِّ شَيْءٌ إِلاَّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ نَهَى عَنْهُ ، وَكَانَ إِمَامَ عَدْلٍ.

(۲۴۲۹۴) حضرت عبد الاعلیٰ بن کیسان سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابی الہذیل کو کہتے سُنا کہ گھڑے کی نبیذ کے بارے میں میرے دل میں اس کے علاوہ کوئی بات نہیں ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے اس سے منع کیا تھا اور وہ ایک عادل امام تھے۔

(٢٤٢٩٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ تَشْرَبْ نَبِيذَ الْجَرِّ.

(۲۴۲۹۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ تم گھڑے کی نبیذ نہ پیو۔

(٤) فِي السَّكَرِ مَا هُوَ ؟

کھجور کا غیر پختہ عرق کیا ہے؟

(٢٤٢٩٦) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : السَّكَرُ خَمْرٌ.

(۲۴۲۹۶) حضرت ابراہیم سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں۔ کھجور کا غیر پختہ عرق خمر ہے۔ (یعنی اس کے حکم میں ہے)

(٢٤٢٩٧) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : السَّكَرُ خَمْرٌ.

(۲۴۲۹۷) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ کھجور کا غیر پختہ عرق خمر (کے حکم میں) ہے۔

(٢٤٢٩٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَإِبْرَاهِيمَ ، وَأَبِي رَزِينٍ ، قَالُوا : السَّكَرُ خَمْرٌ.

(۲۴۲۹۸) حضرت شعبی رحمہ اللہ، حضرت ابراہیم رحمہ اللہ، حضرت ابورزین (یہ سب حضرات) کہتے ہیں کہ کھجور کا غیر پختہ عرق خمر (کے حکم میں) ہے۔

(٢٤٢٩٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بنِ جَرِيرٍ، قَالَ: هِيَ الْخَمْرُ، وَهِيَ الأُمُّ مِنَ الْخَمْرِ.

(۲۴۲۹۹) حضرت ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ خمر ہے۔ (بلکہ) یہ خمر سے زیادہ دردناک ہے۔

(٢٤٣٠٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : هِيَ الْخَمْرُ.

(۲۴۳۰۰) حضرت حسن رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ خمر ہے۔

(٢٤٣٠١) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ حَرْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ السَّكَرِ ؟ فَقَالَ : الْخَمْرُ لَيْسَ لَهَا كُنْيَةٌ.

(۲۴۳۰۱) حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان سے کھجور کے غیر پختہ عرق کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے جواباً ارشاد فرمایا: خمر کی کوئی کنیت نہیں ہے۔

(٢٤٣٠٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : جَاءَ إِلَى عَبْدِ اللهِ نَفَرٌ مِنَ الأَعْرَابِ يَسْأَلُونَهُ عَنِ السَّكَرِ ؟ فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَكُمْ فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ.

(۲۴۳۰۲) حضرت ابووائل سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کے پاس دیہاتی لوگوں کی ایک جماعت آئی اور آپ رضی اللہ عنہ سے کھجور کے غیر پختہ عرق کے بارے میں سوال کیا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں تم پر حرام کیں ہیں ان میں تمہارے لئے شفاء نہیں رکھی۔

(٢٤٣٠٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۴۳۰۳) حضرت مسروق بھی حضرت عبداللہ سے ایسی بات نقل کرتے ہیں۔

(٢٤٣٠٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : اشْتَكَى رَجُلٌ مِنَ الْحَيِّ بَطْنَهُ ، فَقِيلَ لَهُ : إِنَّ بِكَ الصَّفَرَ ، فَنَعَتُوا لَهُ السَّكَرَ ، فَأَرْسَلَ إِلَى عَبْدِ اللهِ يَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَكُمْ فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ.

(۲۴۳۰۴) حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ قبیلہ کے ایک آدمی کو پیٹ کی شکایت ہوگئی۔ اس آدمی کو کہا گیا کہ تمہارے پیٹ میں کیڑے ہیں۔ اور حکیموں نے اس کے لیئے کھجور کا غیر پختہ عرق تجویز کیا۔ اس آدمی نے حضرت عبداللہ کی طرف ایک آدمی یہ مسئلہ دریافت کرنے کو بھیجا؟ تو حضرت عبداللہ نے جواب میں ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو تم پر حرام کیا ہے اس میں تمہاری شفاء نہیں رکھی۔

(٢٤٣٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، وَسُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : السَّكَرُ خَمْرٌ.

(۲۴۳۰۵) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ کھجور کا غیر پختہ عرق خمر ہے۔

(٢٤٣٠٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ تَمَّامٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : السَّكَرُ خَمْرٌ.

(۲۴۳۰۶) حضرت عامر رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ کھجور کا غیر پختہ عرق خمر ہے۔

(۵) فِي نَقِيعِ الزَّبِيبِ، وَنَبِيذِ الْعِنَبِ

کشمش بھگویا ہوا شراب اور انگور کی نبیذ

(۲٤٣٠٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :نَبِيذُ الْعِنَبِ خَمْرٌ.

(۲۴۳۰۷) حضرت ابووائل، حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: انگور کی نبیذ خمر (کے حکم میں) ہے۔

(۲٤٣٠٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْوَلِيدِ ، قَالَ حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْقِلٍ ؛ أَنَّ أَبَاهَا سُئِلَ عَنْ نَبِيذِ نَقِيعِ الزَّبِيبِ ؟ فَكَرِهَهُ.

(۲۴۳۰۸) حضرت عبداللہ بن الولید سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ مجھے میمونہ بنت عبدالرحمٰن بن معقل نے بیان کیا کہ ان کے والد سے کشمش بھگوئے ہوئے پانی کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے اس کو ناپسند فرمایا۔

(۲٤٣٠٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ بُكَيْرٍ مَوْلًى لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :لأَنْ أَكُونَ حِمَارًا يُسْتَقَى عَلَيَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَشْرَبَ نَبِيذَ زَبِيبٍ مُعَتَّقٍ.

(۲۴۳۰۹) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت بکیر، سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: کشمش کی پرانی اور عمدہ نبیذ پینے سے زیادہ مجھے یہ بات محبوب ہے کہ میں ایسا گدھا بنا دیا جاؤں جس پر پانی ڈھویا جاتا ہے۔

(۲٤٣١٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، وَعَامِرٍ ، وَعَطَاءٍ ؛ أَنَّهُمْ كَرِهُوا نَبِيذَ الْعِنَبِ.

(۲۴۳۱۰) حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ، حضرت عامر رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ (ان سب) کے بارے میں روایت ہے کہ یہ کشمش کی نبیذ کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲٤٣١١) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ حَرْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ نَقِيعِ الزَّبِيبِ ؟ فَقَالَ :الْخَمْرُ اجْتَنِبُوهَا.

(۲۴۳۱۱) حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان سے کشمش بھگوئے ہوئے شراب کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: خمر سے اجتناب کرو۔

(۲٤٣١٢) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ بُكَيْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :لأَنْ أَكُونَ حِمَارًا يُسْتَقَى عَلَيَّ ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَشْرَبَ نَبِيذَ زَبِيبٍ مُعَتَّقٍ.

(۲۴۳۱۲) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں۔ مجھے کشمش کی پرانی اور عمدہ نبیذ پینے سے زیادہ محبوب بات یہ ہے کہ میں ایسا گدھا بن جاؤں جس پر پانی ڈھویا جائے۔

(٢٤٣١٣) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : اشْرَبْ نَبِيذَ الزَّبِيبِ الْمُنْقَعِ ، مَا دَامَ حُلْوًا يَحْرُو اللِّسَانَ.

(۲۴۳۱۳) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ تم بھگوئے ہوئے کشمش کی نبیذ اس وقت تک پی لو جب تک وہ میٹھی ہو اور زبان کو اس کی تیزی محسوس ہو۔

(٢٤٣١٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي عُمَرَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْقَعُ لَهُ الزَّبِيبُ ، فَيَشْرَبُهُ الْيَوْمَ ، وَالْغَدَ ، وَبَعْدَ الْغَدِ ، إِلَى أَنْ يُمْسِي الثَّالِثَةَ ، ثُمَّ يَأْمُرُ بِهِ فَيُسْقَى ، أَوْ يُهْرَاقَ. (مسلم ۱۵۸۹۔ ابوداؤد ۳۷۰۶)

(۲۴۳۱۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کشمش بھگو دیئے جاتے تھے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پانی کو پہلے، دوسرے اور تیسرے دن کی شام تک پیتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیتے تھے تو وہ بقیہ پی لیا جاتا یا گرا دیا جاتا۔

(٢٤٣١٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ صَفْوَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ ، عَنْ أُمِّهِ ، قَالَتْ : كُنْتُ أَمْغَثُ لِعُثْمَانَ الزَّبِيبَ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهُ عَشِيَّةً ، أَوْ أَمْغَثُهُ عَشِيَّةً فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً ، فَقَالَ لَهَا عُثْمَانُ : لَعَلَّكِ تَجْعَلِينَ فِيهِ زَهْوًا ؟ قَالَتْ : رُبَّمَا فَعَلْتُ ، قَالَ ، فَلاَ تَفْعَلِي.

(۲۴۳۱۵) حضرت عبدالواحد بن صفوان بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو سنا وہ اپنی والدہ سے بیان کرتے تھے کہ وہ کہتی ہیں۔ میں حضرت عثمان کے لئے صبح کے وقت کشمش مل دیتی تھی۔ جس کو وہ شام کے وقت پیتے تھے اور (اسی طرح) میں آپ کے لئے شام کو کشمش مل دیتی تھی جس کو آپ رضی اللہ عنہ صبح کے وقت پیتے تھے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (ایک دن) ان (خاتون صفیہ) سے کہا۔ شاید کہ آپ اس میں کھجوریں بھی ڈالتی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا۔ کبھی کبھی یہ کرتی ہوں تو حضرت عثمان نے فرمایا: یہ کام نہ کرو۔

(٢٤٣١٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَرِيفٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ يُنْبَذُ لِعَلِيٍّ زَبِيبٌ فِي جَرَّةٍ بَيْضَاءَ ، فَيَشْرَبُهُ.

(۲۴۳۱۶) حضرت موسیٰ بن طریف، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے ایک سفید گھڑے میں کشمش کی نبیذ تیار کی جاتی تھی اور آپ رضی اللہ عنہ اس کو نوش فرماتے تھے۔

(٢٤٣١٧) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَافِعٍ ، قَالَ : قُلْتُ لاِبْنِ عُمَرَ : إِنِّي أَنْبِذُ نَبِيذَ زَبِيبٍ ، فَيَجِيءُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِنَا فَيَقْذِفُونَ فِيهِ التَّمْرَ ، فَيُفْسِدُونَهُ عَلَيَّ ، فَكَيْفَ تَرَى ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۴۳۱۷) حضرت عبدالملک بن رافع سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ میں کشمش کی نبیذ بناتا

ہوں لیکن میرے دوستوں میں سے کچھ لوگ آتے ہیں اور اس میں تمر (کھجوریں) پھینک دیتے ہیں اور میری نبیذ کو خراب کر دیتے ہیں۔ اب (اس بارے میں) آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔

(٢٤٣١٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ فِي نَبِيذِ الْعِنَبِ ، قَالَ : كَانَ أَعْلاَهُ حَرَامًا ، وَأَسْفَلُهُ حَرَامًا.

(۲۴۳۱۸) حضرت عکرمہ سے انگور کی نبیذ کے بارے میں روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس کے اُوپر کا حصہ بھی حرام ہے اور اس کے نیچے کا حصہ بھی حرام ہے۔

(٢٤٣١٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِنَبِيذِ الْعَصِيرِ.

(۲۴۳۱۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ عرق کی نبیذ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٤٣٢٠) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حُلاَمِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ سُلَيْكِ بْنِ مِسْحَلٍ ، قَالَ : خَرَجَ عُمَرُ حَاجًّا ، أَوْ مُعْتَمِرًا ، فَنَزَلَ عَلَى مَاءٍ فَدَعَا بِسُفْرَةٍ ، فَأَكَلَ وَأَكَلَ الْقَوْمُ ، ثُمَّ دَعَا بِشَرَابٍ ، فَأُتِيَ بِقَدَحٍ مِنْ نَبِيذٍ ، فَقَالَ : ادْفَعْهُ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ، فَلَمَّا شَمَّهُ رَدَّهُ ، ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، فَلَمَّا شَمَّهُ رَدَّهُ ، قَالَ : فَهَاتِهِ فَذَاقَهُ ، فَقَالَ : يَا عَجْلاَنُ ، يَعْنِي غُلاَمَهُ ، مَا هَذَا ؟ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، جَعَلْتُ زَبِيبًا فِي سِقَاءٍ ، ثُمَّ عَلَّقْتُهُ بِبَطْنِ الرَّاحِلَةِ وَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ ، قَالَ : ائْتِ بِشَاهِدَيْنِ عَلَى مَا تَقُولُ ، فَجَاءَ بِشَاهِدَيْنِ ، فَشَهِدَا ، فَقَالَ : أَيْ بُنَيَّ ، اغْسِلْ سِقَاءَكَ يَلِنْ لَنَا شَرَابُهُ ، فَإِنَّ السِّقَاءَ يَغْتَلِمُ.

(۲۴۳۲۰) حضرت سلیک بن مسحل سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حج یا عمرہ کرنے نکلے تو وہ ایک کنویں کے پاس اُترے اور انہوں نے اپنا توشہ سفر منگوایا اور اس کو آپ رضی اللہ عنہ نے بھی کھایا اور باقی لوگوں نے بھی کھایا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے پانی منگوایا تو آپ رضی اللہ عنہ کے پاس نبیذ کا ایک پیالہ لایا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ نبیذ والا پیالہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو دے دو۔ پس جب حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس کو سونگھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے وہ پیالہ واپس کر دیا۔ پھر وہ پیالہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو دیا تو انہوں نے بھی اس کو سونگھا اور واپس کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ادھر لاؤ۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے اس پیالہ کو چکھا اور پھر فرمایا: اے عجلان! (یعنی اپنے غلام سے خطاب کیا۔) یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کیا۔ اے امیر المؤمنین! میں نے مشکیزہ میں کشمش ڈالا پھر میں نے اس کو کجاوہ کے اندر لٹکا دیا اور میں نے اس پر پانی بہایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو بات تم کہہ رہے ہو۔ اس پر تم دو گواہ لاؤ۔ چنانچہ وہ دو گواہ لے آیا اور انہوں نے گواہی دی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! اپنے مشکیزہ کو دھوؤ۔

(٢٤٣٢١) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : سَأَلَهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : نَعْمِدُ إِلَى الزَّبِيبِ فَنَغْسِلُهُ مِنْ غُبَارِهِ ، ثُمَّ نَجْعَلُهُ فِي دَنٍّ ، أَوْ فِي خَابِيَةٍ ، فَنَدَعُهُ فِي الشِّتَاءِ شَهْرَيْنِ ، وَفِي الصَّيْفِ

أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ سَعِيدٌ :تِلْكَ الْخَمْرُ اجْتَنِبُوهَا.

(۲۴۳۲۱) حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ کسی آدمی نے ان سے پوچھا۔ اور کہا: ہم لوگ کشمش کا قصد کرتے ہیں پس ہم اس کا گرد وغبار دھوڈالتے ہیں پھر ہم اس کو ایک بڑے مٹکے میں یا بڑے مرتبان میں ڈال دیتے ہیں اور پھر ہم اس کو سردیوں میں دو مہینے اور گرمیوں میں اس سے کم مدت یونہی چھوڑ دیتے ہیں؟ تو اس پر حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ نے کہا: یہی تو شراب (خمر) ہے تم اس سے اجتناب کرو۔

(٦) فِي شُرْبِ الْعَصِيرِ، مَنْ كَرِهَهُ إِذَا غَلاَ

عصری (کسی شئی کا شیرہ، عرق وغیرہ) پینے کے بیان میں جو لوگ اس کو ناپسند کرتے ہیں جب کہ یہ جوش مارنے لگے

(٢٤٣٢٢) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ قتادة ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ (ح) وَعَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ :لاَ بَأْسَ بِشُرْبِ الْعَصِيرِ مَا لَمْ يَغْلِ . قَالَ سَعِيدٌ :إِذَا غَلاَ ، فَهُوَ خَمْرٌ اجْتَنِبْهُ ، وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ : إِذَا غَلاَ فَدَعْهُ.

(۲۴۳۲۲) حضرت حماد اور حضرت ابراہیم دونوں سے روایت ہے۔ وہ دونوں کہتے ہیں کہ عصیر جب تک جوش نہ مارے اس کو پینے میں کوئی حرج نہیں ہے، حضرت سعید کہتے ہیں۔ جب وہ جوش مارنے لگے تو پھر وہ خمر ہے۔ اور تم اس سے اجتناب کرو۔ اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں۔ جب وہ عصیر جوش مارنے لگے تو پھر تم اس کو چھوڑ دو۔

(٢٤٣٢٣) حَدَّثَنَا جَرِير ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا غَلاَ فَلاَ تَشْرَبْهُ.

(۲۴۳۲۳) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ کہتے ہیں جب عصیر جوش مارنے لگے تو پھر تم اس کو نہ پیو۔

(٢٤٣٢٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِالْعَصِيرِ بَأْسًا مَا لَمْ يُزْبِدْ ، فَإِذَا أَزْبَدَ نَهَى عَنْهُ ، وَقَالَ :إِنَّمَا يُزْبِدُ الْخَمْرُ.

(۲۴۳۲۴) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ کے بارے میں روایت ہے۔ کہ وہ عصیر (پینے) میں کوئی حرج نہیں محسوس کرتے تھے۔ جب تک کہ اس پر جھاگ نہ آجائے۔ پس جب اس پر جھاگ آجائے تو پھر وہ اس سے منع کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے جھاگ تو خمر پر آتی ہے۔

(٢٤٣٢٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَعِيدًا عَنِ الْعَصِيرِ ؟ فَقَالَ :اشْرَبْهُ مِنْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ.

(۲۴۳۲۵) حضرت خصیف سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے عصیر کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: ایک دن رات کے اندر اندر اس کو پی لو۔

(٢٤٣٢٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي حَكِيمٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : اشْرَبِ الْعَصِيرَ مَا لَمْ يَهْدِرْ .

(۲۴۳۲۶) حضرت عکرمہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ عصیر پی لو جب تک کہ وہ جوش نہ مارے۔

(٢٤٣٢٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي يَعْفُورَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُبَيْدٍ الْعَامِرِيِّ ، عَنْ أَيْمَنَ أَبِي ثَابِتٍ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنِ الْعَصِيرِ ؟ فَقَالَ : اشْرَبْهُ مَا دَامَ طَرِيًّا.

(۲۴۳۲۷) حضرت ایمن ابی ثابت سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ اس دوران اُن کے پاس ایک آدمی حاضر ہوا اور اس نے آپ رضی اللہ عنہ سے عصیر کے بارے میں سوال کیا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تک وہ تازہ ہو اس کو پی لو۔

(٢٤٣٢٨) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِشُرْبِ الْعَصِيرِ مَا لَمْ يَغْلِ ثَلاَثًا.

(۲۴۳۲۸) حضرت شعبی سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جب تک عصیر تین مرتبہ جوش نہ مارے تو تب تک اس کے پینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٤٣٢٩) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : اشْرَبْهُ ثَلاَثًا ، مَا لَمْ يَغْلِ.

(۲۴۳۲۹) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ تم عصیر کو پی لو جب تک کہ وہ تین مرتبہ جوش نہ مارے۔

(٢٤٣٣٠) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عَائِذٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْعَصِيرِ ؟ فَقَالَ : اشْرَبْهُ مَا لَمْ يَتَغَيَّرْ.

(۲۴۳۳۰) حضرت ہشام بن عائذ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے عصیر کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: جب تک اس میں تغیر نہ آئے تب تک تم اس کو پی لو۔

(٢٤٣٣١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِشُرْبِهِ وَبَيْعِهِ مَا لَمْ يَغْلِ.

(۲۴۳۳۱) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ جب تک یہ جوش نہ مارے تب تک اس کے پینے اور بیچنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٤٣٣٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، وَأَبِي جَعْفَرٍ ، وَعَطَاءٍ ، قَالُوا : اشْرَبِ الْعَصِيرَ ابْنَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ.

(۲۴۳۳۲) حضرت عامر، حضرت ابوجعفر، اور حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ (یہ سب حضرات) کہتے ہیں ایک دن رات کا عصیر ہو تو اس کو پی لو۔

(٢٤٣٣٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ دِينَارٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : اشْرَبِ الْعَصِيرَ مَا لَمْ يَتَغَيَّرْ.

(۲۴۳۳۳) حضرت حسن رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب تک عصیر متغیر نہ ہو جائے۔ تب تک تم عصیر پی لو۔

(٢٤٣٣٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْعَصِيرِ ؟ قَالَ : اشْرَبْهُ مَا لَمْ يَأْخُذْهُ شَيْطَانُهُ ، قِيلَ : وَفِي كَمْ يَأْخُذُهُ شَيْطَانُهُ ؟ قَالَ : فِي ثَلاَثٍ.

(۲۴۳۳۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ ان سے عصیر کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے ارشاد فرمایا: تم اس کو پی لو جب تک کہ اس کو اس کا شیطان نہ پکڑ لے۔ پوچھا گیا کہ کتنے دن میں اس کو اس کا شیطان پکڑ لیتا ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تین دن میں۔

(٢٤٣٣٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ عُقْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ سِيرِينَ عَنْ عَصِيرِ الْعِنَبِ ؟ فَقَالَ : عَصِيرُ يَوْمِهِ فِي مَعْصَرَتِهِ ، قَالَ : اشْرَبْهُ فِي يَوْمِهِ ، فَإِنِّي أَكْرَهُ إِذَا حُوِّلَ فِي إِنَاءٍ ، أَوْ وِعَاءٍ ، وَقَالَ : عَلَيْكُمْ بِسُلاَفَةِ الْعِنَبِ ، فَإِنَّهَا أَطْيَبُهُ ، فَاشْرَبْهُ.

(۲۴۳۳۵) حضرت بشیر بن عقبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے انگور کے عصیر کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: اسی دن کا عصیر ہو اور جس برتن میں بنایا گیا ہو اسی میں ہو۔ فرمایا: اس کو اسی دن پی لو۔ جب یہ عصیر کسی دوسرے برتن وغیرہ میں منتقل کیا جائے تو پھر میں اس کو مکروہ سمجھتا ہوں۔ اور یہ بھی فرمایا۔ تم شروع شروع کے انگور استعمال کرو کیونکہ یہ زیادہ لذیذ ہوتے ہیں۔ پس اس کو پی لو۔

(٧) فِي الرُّخْصَةِ فِي النَّبِيذِ ، وَمَنْ شَرِبَه

نبیذ میں رخصت اور اس کو پینے والوں کا ذکر

(٢٤٣٣٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَسْقَى ، فَقَالَ رَجُلٌ : أَلاَ نَسْقِيكَ نَبِيذًا ؟ قَالَ : بَلَى ، قَالَ : فَخَرَجَ الرَّجُلُ يَشْتَدُّ ، فَجَاءَ بِقَدَحٍ فِيهِ نَبِيذٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلاَ خَمَّرْتَهُ وَلَوْ أَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُودًا

(مسلم ۹۴۔ ابو داؤد ۳۷۲۷)

(۲۴۳۳۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی مانگا تو ایک آدمی نے کہا۔ کیا ہم آپ کو نبیذ نہ پلائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کیوں نہیں'' راوی کہتے ہیں۔ پس وہ آدمی دوڑتا ہوا نکلا پھر وہ ایک پیالہ لے کر حاضر ہوا جس میں نبیذ تھا۔ تو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اس کو ڈھانپا کیوں نہیں اگر چہ اس پر چوڑائی میں ایک لکڑی ہی رکھ دی جاتی۔''

(٢٤٣٣٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّقَايَةَ ، فَقَالَ : اسْقُونِي مِنْ هَذَا ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ : أَلاَ نَسْقِيكَ مِمَّا نَصْنَعُ فِي

الْبُيُوتِ؟ قَالَ : لاَ ، وَلَكِنِ اسْقُونِي مِمَّا يَشْرَبُ النَّاسُ ، قَالَ : فَأُتِيَ بِقَدَحٍ مِنْ نَبِيذٍ فَذَاقَهُ فَقَطَّبَ ، ثُمَّ قَالَ : هَلُمُّوا مَاءً ، فَصَبَّهُ عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : زِدْ فِيهِ ، مَرَّتَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثًا ، ثُمَّ قَالَ : إِذَا أَصَابَكُمْ هَذَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا.

(دار قطنی ۸۱)

(۲۴۳۳۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سقایہ پر (حاجیوں کو پانی پلانے کی جگہ پر) تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے اس میں سے پانی پلاؤ'' حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا۔ ہم گھروں میں جو مشروب بناتے ہیں۔ آپ کو اس میں سے نہ پلائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں۔ بلکہ مجھے اُسی میں سے پلاؤ جس سے عام لوگ پیتے ہیں۔'' راوی کہتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ نبیذ کا لایا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو چکھا! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں آمیزش کی پھر فرمایا: ''پانی لاؤ۔'' پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پانی اس نبیذ پر ڈال دیا پھر فرمایا: ''اس میں اضافہ کرو'' دو یا تین مرتبہ یہ فرمایا: پھر اس کے بعد ارشاد فرمایا: ''جب تمہیں یہ چیز ملے تو تم اس کے ساتھ ایسا ہی کرو۔''

(٢٤٣٣٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قُرَّةَ الْعِجْلِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُتِيَ بِقَدَحٍ فِيهِ شَرَابٌ ، فَقَرَّبَهُ ثُمَّ رَدَّهُ ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ جُلَسَائِهِ : حَرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ : فَقَالَ : رُدُّوهُ ، فَرَدُّوهُ ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ ، ثُمَّ شَرِبَ ، فَقَالَ : انْظُرُوا هَذِهِ الأَشْرِبَةَ ، إِذَا اغْتَلَمَتْ عَلَيْكُمْ فَاقْطَعُوا مُتُونَهَا بِالْمَاءِ . (نسائی ۵۲۰۵۔ بیہقی ۳۰۵)

(۲۴۳۳۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ ہم جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ لایا گیا جس میں کوئی مشروب تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پیالہ کو اپنے قریب کیا اور پھر وہ پیالہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس کر دیا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض ہم نشینوں نے پوچھا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ حرام ہے؟ راوی کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ پیالہ واپس لاؤ۔'' چنانچہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے وہ پیالہ واپس کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور وہ پانی اس پیالہ میں ڈال دیا پھر اس کو نوش فرمایا اور ارشاد فرمایا: ''ان مشروبات کو دیکھو۔ جب یہ حد کو تمہارے اوپر تجاوز کر جائیں (یعنی نشہ آور ہو جائیں) تو تم ان کی شدت کو پانی سے توڑ ڈالو۔''

(٢٤٣٣٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَطِشَ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ حَوْلَ الْكَعْبَةِ ، فَاسْتَسْقَى فَأُتِيَ بِنَبِيذٍ مِنَ السِّقَايَةِ ، فَشَمَّهُ فَقَطَّبَ ، فَقَالَ : عَلَيَّ بِذَنُوبٍ مِنْ زَمْزَمَ ، فَصَبَّ عَلَيْهِ وَشَرِبَ ، فَقَالَ رَجُلٌ : حَرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ : لاَ .

(نسائی ۵۲۱۳۔ بیہقی ۳۰۴)

(۲۴۳۳۹) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے گرد بیت اللہ کا طواف فرما رہے تھے کہ اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیاس لگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی طلب کیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سقایہ سے نبیذ لائی گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اس کو سونگھا اور پھر اس میں آمیزش کی اور فرمایا: ''میرے پاس زم زم کا ایک ڈول لاؤ'' چنانچہ آپ ﷺ نے اس میں وہ زم زم ملایا اور اس کو نوش فرمایا۔ اس پر ایک آدمی نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! یہ حرام ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''نہیں۔''

(٢٤٣٤٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْبَذُ لَهُ فِي سِقَاءٍ ، فَإِذَا لَمْ يَكُنْ سِقَاءٌ ، نُبِذَ لَهُ فِي تَوْرٍ . قَالَ أَشْعَثُ :وَالتَّوْرُ مِنْ لِحَاءِ الشَّجَرِ .

(مسلم ۱۵۸۴۔ ابوداؤد ۳۶۹۵)

(۲۴۳۴۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کے لئے ایک مشکیزہ میں نبیذ بنائی جاتی تھی۔ اور جب مشکیزہ نہیں ہوتا تھا تو آپ ﷺ کے لئے پانی پینے والے برتن میں نبیذ بنائی جاتی تھی۔ اشعث کہتے ہیں۔ تَوْرٌ، درخت کی چھال سے تیار ہوتا ہے۔

(٢٤٣٤١) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ زَاذَانَ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيذِ ؟ فَقُلْتُ لَهُ : إِنَّ لَنَا لُغَةً غَيْرَ لُغَتِكُمْ ، فَفَسِّرْهُ لَنَا بِلُغَتِنَا ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمَةِ ، وَهِيَ الْجَرَّةُ ، وَنَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ ، وَهِيَ الْقَرْعَةُ ، وَعَنِ الْمُزَفَّتِ وَهِيَ الْمُقَيَّرُ ، وَعَنِ النَّقِيرِ ، وَهِيَ النَّخْلَةُ ، وَأَمَرَ أَنْ يُنْبَذَ فِي الأَسْقِيَةِ. (مسلم ۱۵۸۳۔ ترمذی ۱۸۶۸)

(۲۴۳۴۱) حضرت زاذان سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نبیذ کے بارے میں سوال کیا؟ اور میں نے ان سے کہا۔ ہماری لغت، تمہاری لغت سے جُدا ہے۔ پس آپ اس کو ہماری زبان میں بیان فرمائیں۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جناب رسول اللہ ﷺ نے حنتمہ سے منع فرمایا ہے اور یہ ایک طرح کا گھڑا ہے۔ اور آپ ﷺ نے دُبّاء سے منع فرمایا ہے اور وہ کدو کا ایک (مصنوعی) برتن ہے۔ اور آپ ﷺ نے مزفت سے منع فرمایا ہے اور یہ تارکول مارا ہوا برتن ہے۔ اور آپ ﷺ نے نقیر سے منع فرمایا ہے۔ اور یہ درخت کی موٹی شاخ سے تیار کردہ برتن ہے۔ اور آپ ﷺ نے حکم دیا کہ مشکیزوں میں نبیذ بنائی جائے۔

(٢٤٣٤٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أُمَيْنَةَ ؛ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ :أَتَعْجِزُ إِحْدَاكُنَّ أَنْ تَتَّخِذَ مِنْ مَسْكِ أُضْحِيَّتِهَا سِقَاءً فِي كُلِّ عَامٍ ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى ، أَوْ مَنَعَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ ، وَالْمُزَفَّتِ ، وَأَشْيَاءَ نَسِيَهَا التَّيْمِيُّ.

(۲۴۳۴۲) حضرت اُمینہ سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کہتے سُنا کہ کیا تم میں سے ایک اس بات سے عاجز ہے کہ وہ ہر سال اپنی قربانی کی کھال سے ایک مشکیزہ بنالے۔ کیونکہ جناب نبی کریم ﷺ نے گھڑے اور مزفت (برتن) کی نبیذ سے منع فرمایا ہے۔ کچھ اور چیزوں کا بھی ذکر کیا جن کو (اُمینہ کے شاگرد) تیمی بھول گئے۔

(٢٤٣٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ رَجُلٍ ؛ أَنَّهُ سَأَلَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيذِ ؟

فَقَالَ :اشْرَبْ ، فَإِذَا رَهِبْتَ أَنْ تَسْكَرَ فَدَعْهُ.

(۲۴۳۴۳) حضرت سماک ؒ، ایک آدمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ اس نے حضرت حسن بن علی ؓ سے نبیذ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: پیو، لیکن جب تمہیں اس بات کا اندیشہ ہو کہ تم نشہ میں مبتلا ہو جاؤ گے تو پھر اس کو چھوڑ دو۔

(٢٤٣٤٤) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ نَبِيذِ السِّقَاءِ الَّذِي يُوكَى وَيُعَلَّقُ ؟ فَقَالَ :لاَ أَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا.

(۲۴۳۴۴) حضرت ابن عون سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے محمد ؒ سے اس مشکیزہ کی نبیذ کے بارے میں سوال کیا جس کو باندھ دیا گیا ہو اور لٹکا دیا گیا ہو؟ تو محمد ؒ نے فرمایا: مجھے اس کے بارے میں کوئی حرج معلوم نہیں ہے۔

(٢٤٣٤٥) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَرْمَلَةَ الْعَبْدِيُّ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ أَخِي أَبِي نَضْرَةَ ؛ أَنَّهُ سَأَلَ الْحَسَنَ عَنِ الْجُفِّ ؟ فَقَالَ :وَمَا الْجُفُّ ؟ قَالَ :سِقَاءٌ عَلَى ثَلاَثِ قَوَائِمَ ، يُوكَى مِنْ أَعْلاَه وَمِنْ أَسْفَلِهِ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۴۳۴۵) حضرت ولید بن عمرو بن اخی ابونضرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت حسن ؒ سے جُف کے بارے میں سوال کیا؟ تو حضرت حسن نے پوچھا: جُف کیا ہے؟ سائل نے بتایا کہ وہ تین پائے پر مبنی ایک مشکیزہ ہوتا ہے۔ جس کو اوپر اور نیچے سے باندہ دیا جاتا ہے۔ تو حضرت حسن ؒ سے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٤٣٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُون، قَالَ:قَالَ عُمَرُ:إِنَّا نَشْرَبُ هَذَا الشَّرَابَ الشَّدِيدَ ، لِنَقْطَعَ بِهِ لُحُومَ الإِبِلِ فِي بُطُونِنَا أَنْ يُؤْذِيَنَا ، فَمَنْ رَابَهُ مِنْ شَرَابِهِ شَيْءٌ ، فَلْيَمْزُجْهُ بِالْمَاءِ .

(۲۴۳۴۶) حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ فرماتے تھے۔ ہم یہ سخت مشروب (اس لئے) پیتے ہیں کہ اس کے ذریعہ سے ہم اپنے پیٹوں میں موجود اونٹ کے گوشت کو ہضم کر سکیں تاکہ وہ ہم کو اذیت نہ دے۔ پس جس شخص کو اس کے پینے میں شک وشبہ ہو تو وہ اس میں پانی کی آمیزش کر لے۔

(٢٤٣٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ فَرْقَدٍ ، قَالَ :قَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ ، فَدَعَا بِعُسٍّ مِنْ نَبِيذٍ قَدْ كَادَ يَصِيرُ خَلًّا ، فَقَالَ :اشْرَبْ ، فَأَخَذْتُهُ فَشَرِبْتُهُ ، فَمَا كِدْتُ أَنْ أُسِيغَهُ ، ثُمَّ أَخَذَهُ فَشَرِبَهُ ، ثُمَّ قَالَ :يَا عُتْبَةُ ، إِنَّا نَشْرَبُ هَذَا النَّبِيذَ الشَّدِيدَ لِنَقْطَعَ بِهِ لُحُومَ الإِبِلِ فِي بُطُونِنَا أَنْ يُؤْذِيَنَا.

(۲۴۳۴۷) حضرت قیس بن ابی حازم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے عتبہ بن فرقد نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں حضرت عمر ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ؓ نے ایک بڑا پیالہ منگوایا جس میں نبیذ تھی۔ جو کہ سرکہ بننے کے قریب تھی۔ پس حضرت عمر ؓ نے کہا۔ تم اس کو پیو۔ میں نے وہ پیالہ پکڑا اور اس کو پیا۔ لیکن وہ مجھے حلق سے بآسانی نہیں اُتر رہی تھی۔ پھر حضرت عمر ؓ نے وہ پیالہ پکڑا اور اس کو نوش فرمایا اور پھر کہا۔ اے عتبہ! ہم یہ سخت قسم کی نبیذ اس لیئے پیتے ہیں تاکہ اس کے ذریعہ سے ہم اپنے

پیٹوں میں موجود اونٹوں کے گوشت کو کاٹ دیں (یعنی ہضم کریں) تا کہ وہ ہمیں تکلیف نہ دے۔

(٢٤٣٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، قَالَ : أُتِيَ عُمَرُ بِنَبِيذِ زَبِيبٍ مِنْ نَبِيذِ زَبِيبِ الطَّائِفِ ، قَالَ : فَلَمَّا ذَاقَهُ قَطَّبَ فَقَالَ : إِنَّ لِنَبِيذِ زَبِيبِ الطَّائِفِ لَعُرَامًا ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ فَشَرِبَ ، وَقَالَ : إِذَا اشْتَدَّ عَلَيْكُمْ فَصُبُّوا عَلَيْهِ الْمَاءَ وَاشْرَبُوا.

(۲۴۳۴۸) حضرت ہمام سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس مقام طائف کی کشمش کی نبیذ لائی گئی۔ راوی کہتے ہیں: پس جب آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو چکھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں آمیزش کرنا چاہی اور آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً طائف کی کشمش کی نبیذ سخت ہوتی ہے، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے پانی منگوایا اور اس میں انڈیل دیا پھر اس کو نوش فرمایا۔ اور کہا: جب تم میں سے کسی کو نبیذ سخت لگے تو تم اس میں پانی ڈال لو اور اس کو پی لو۔

(٢٤٣٤٩) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ قَوْمًا مِنْ ثَقِيفٍ لَقُوا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ قَرِيبٌ مِنْ مَكَّةَ ، فَدَعَاهُمْ بِأَنْبِذَتِهِمْ ، فَأَتَوْهُ بِقَدَحٍ مِنْ نَبِيذٍ فَقَرَّبَهُ مِنْ فِيهِ ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثًا ، فَقَالَ : اكْسِرُوهُ بِالْمَاءِ .

(۲۴۳۴۹) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ قبیلہ ثقیف کے کچھ لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس وقت ملے جبکہ وہ مکہ کے قریب تھے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ان کی نبیذ سمیت بلایا۔ پس وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے اور ایک پیالہ نبیذ کا ساتھ لائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنے منہ کے قریب کیا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے پانی منگوایا اور اس میں دو یا تین مرتبہ پانی ملایا۔ پھر فرمایا: اس کو پانی سے توڑ ڈالو۔

(٢٤٣٥٠) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : إِنِّي رَجُلٌ مِعْجَارُ الْبُطْنِ ، أَوْ مِسْعَارُ الْبَطْنِ ، فَأَشْرَبُ هَذَا السَّوِيقَ فَلاَ يُلاَئِمُنِي ، وَأَشْرَبُ هَذَا اللَّبَنَ فَلاَ يُلاَئِمُنِي ، وَأَشْرَبُ هَذَا النَّبِيذَ الشَّدِيدَ فَيُسَهِّلُ بَطْنِي.

(۲۴۳۵۰) حضرت مجاہد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں ایسا آدمی ہوں جس کا پیٹ سخت رہتا ہے۔ پس میں یہ ستو پیتا ہوں تو یہ مجھے موافق نہیں آتے اور میں یہ دودھ پیتا ہوں تو یہ بھی مجھے موافق نہیں آتا۔ اور میں یہ سخت نبیذ پیتا ہوں تو یہ میرے پیٹ کو پتلا کر دیتی ہے۔

(٢٤٣٥١) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ : كُنْتُ أَشْرَبُ النَّبِيذَ مَعَ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشَّامِ ، فِي الْحِبَابِ الْعِظَامِ.

(۲۴۳۵۱) حضرت سوید بن غفلہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں ملک شام میں حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ بڑے بڑے مٹکوں میں نبیذ پیا کرتا تھا۔

(٢٤٣٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ ، عَنِ الشَّمَّاسِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :مَا يَزَالُ الْقَوْمُ وَإِنَّ شَرَابَهُمْ لَحَلاَلٌ ، حَتَّى يَصِيرَ عَلَيْهِمْ حَرَامًا.

(۲۴۳۵۲) حضرت شماس سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کا قول ہے۔ جب تک لوگوں کا مشروب حلال ہوگا تب تک لوگ دین پر قائم رہیں گے۔ یہاں تک کہ ان کے مشروبات حرام ہو جائیں۔

(٢٤٣٥٣) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ :لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ أَتَاهُ الطَّبِيبُ ، فَقَالَ :أَيُّ الشَّرَابِ أَحَبُّ إِلَيْكَ ؟ قَالَ :النَّبِيذُ.

(۲۴۳۵۳) حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ مارا گیا اور آپ رضی اللہ عنہ کے پاس طبیب آیا تو اس نے پوچھا۔ آپ کو کون سا مشروب سب سے زیادہ محبوب ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبیذ۔

(٢٤٣٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ يَشْرَبُ نَبِيذَ الْخَوَابِي.

(۲۴۳۵۴) حضرت ابوحصین سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے زر بن حبیش کو مٹکوں کی نبیذ پیتے دیکھا ہے۔

(٢٤٣٥٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كُنْتُ أَنْبِذُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَكُنْتُ آخُذُ الْقَبْضَةَ مِنَ الزَّبِيبِ فَأُلْقِيهَا فِيهِ.

(۲۴۳۵۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نبیذ بنایا کرتی تھی اور میں ایک مٹھی کشمش کی پکڑ کر اس میں ڈال دیتی تھی۔

(٢٤٣٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، قَالَ :قَالَ عَامِرٌ :اشْرَبُوا نَبِيذَ الْعُرْسِ ، وَلاَ تَسْكَرُوا مِنْهُ.

(۲۴۳۵۶) حضرت مجاہد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عامر رضی اللہ عنہ کا قول ہے، ولیمہ کی نبیذ پیو لیکن اس سے نشہ میں نہ آؤ۔

(٢٤٣٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِيسَى بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ :أَشْهَدُ عَلَى الْبَدْرِيِّينَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَشْرَبُونَ نَبِيذَ الْعُرْسِ.

(۲۴۳۵۷) حضرت ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں اہل بدر صحابہ رضی اللہ عنہم پر گواہی دے کر کہتا ہوں کہ وہ ولیمہ کی نبیذ پیتے تھے۔

(٢٤٣٥٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ :يَكْفِينِي كُلَّ يَوْمٍ شَرْبَةٌ مِنْ مَاءٍ ، أَوْ شَرْبَةٌ مِنْ نَبِيذٍ ، أَوْ شَرْبَةٌ مِنْ لَبَنٍ ، وَفِي الْجُمُعَةِ قَفِيزٌ مِنْ قَمْحٍ.

(۲۴۳۵۸) حضرت ابوذر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے ہر روز ایک مرتبہ پانی پینا اور ایک مرتبہ نبیذ پینا اور ایک مرتبہ دودھ پینا کفایت کر دیتا ہے اور جمعہ کو ایک قفیز گیہوں۔

(٢٤٣٥٩) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيذِ الشَّدِيدِ ؟

فَقَالَ :جَلَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسًا بِمَكَّةَ ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِهِ ، فَوَجَدَ مِنْهُ رِيحًا شَدِيدَةً ، فَقَالَ :مَا هَذَا الَّذِي شَرِبْتَ ؟ فَقَالَ :نَبِيذٌ ، فَقَالَ :جِئْنِي مِنْهُ ، قَالَ :فَدَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ وَشَرِبَ ، ثُمَّ قَالَ :إِذَا اغْتَلَمَتْ عَلَيْكُمْ أَسْقِيَتُكُمْ فَاكْسِرُوهَا بِالْمَاءِ .

(۲۴۳۵۹) حضرت عبدالملک سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سخت نبیذ کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: ایک مرتبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ایک طرح کی سخت بُومحسوس کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔'' یہ تم نے کیا پیا ہے؟'' اس آدمی نے جواب دیا۔ نبیذ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ میرے پاس لاؤ۔ راوی کہتے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور اس میں ڈال دیا اور اس کونوش فرمالیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تمہارے مشکیزے تم پر حد کوتجاوز کر جائیں تو تم ان کو پانی سے توڑ ڈالو''

(۲۴۳۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :صَنَعْتُ طَعَامًا فَدَعَوْتُ أَصْحَابَ عَبْدِاللهِ؛ عَمْرَو بْنَ شُرَحْبِيلَ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ ذِنْبٍ، وَعُمَارَةَ، وَمُرَّةَ الْهَمْدَانِيَّ، وَعَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ فَسَقَيْتُهُمُ النَّبِيذَ وَالطِّلاَ فَشَرِبُوا ، فَقَالَ الأَعْمَشُ :قُلْتُ لَهُ : كَانُوا يَرَوْنَ الْخَوَابِيَ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، كَانُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهَا وَهُمْ يَسْتَقُونَ مِنْهَا.

(۲۴۳۶۰) حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک (مرتبہ) کھانا تیار کیا اور حضرت عبد اللہ کے ساتھیوں......یعنی عمرو بن شرحبیل، عبداللہ بن ذئب، عمارہ، مرہ ہمدانی اور عمر بن میمون......کودعوت دی اور میں نے ان کو نبیذ اور طلاء پلایا اور انہوں نے پیا۔ حضرت اعمش کہتے ہیں۔ میں نے ان (ابو اسحٰق) سے کہا۔ وہ لوگ مرتبانوں کو دیکھ رہے تھے؟ حضرت ابو اسحٰق نے کہا۔ ہاں۔ وہ مرتبانوں کو دیکھ رہے تھے اور انہی سے ان کو پلایا جارہا تھا۔

(۲۴۳۶۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَشْرَبُ النَّبِيذَ ، يُنْبَذُ لَهُ غَدْوَةً فَيَشْرَبُهُ عَشِيَّةً.

(۲۴۳۶۱) حضرت جعفر، اپنے والد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ نبیذ پیتے تھے۔ (اس طرح کہ) اُن کے لئے صبح کو نبیذ بنائی جاتی جس کو وہ شام کے وقت پی لیتے۔

(۲۴۳۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنْ يُوسُفَ، قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ يُدْعَى إِلَى الْعُرْسِ، فَيَشْرَبُ مِنْ نَبِيذِهِمْ.

(۲۴۳۶۲) حضرت یوسف سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن کو ولیموں میں بلایا جاتا تھا اور وہ ان کی نبیذ کو پیتے تھے۔

(۲۴۳۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :أَعْرَسْتُ فَدَعَوْتُ أَصْحَابَ عَلِيٍّ ، وَأَصْحَابَ عَبْدِ اللهِ ، مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ ؛ عُمَارَةُ بْنُ عَبْدٍ ، وَهُبَيْرَةُ بْنُ يَرِيمَ ، وَالْحَارِثُ الأَعْوَرُ ، وَمِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ ؛ عَلْقَمَةُ بْنُ قَيْسٍ ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ ذِنْبٍ ، فَنَبَذْتُ لَهُمْ فِي

الْخَوَابِي ، فَكَانُوا يَشْرَبُونَ مِنْهَا ، فَقُلْتُ :وَهُمْ يَرَوْنَهَا ؟ قَالَ :نَعَمْ ، يَنْظُرُونَ إِلَيْهَا.

(۲۴۳۶۳) حضرت ابو اسحق سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ولیمہ کیا تو میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ کے ساتھیوں کو بلایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے عمارہ بن عبد، ہبیرہ بن یریم، اور حارث بن اعور کو بلایا اور حضرت عبداللہ کے ساتھیوں میں سے علقمہ بن قیس، عبدالرحمٰن بن یزید، اور عبداللہ بن ذئب کو بلایا، پس میں نے ان کے لئے مٹکوں میں نبیذ تیار کی پس وہ ان مٹکوں میں سے پیتے تھے۔ (راوی کہتے ہیں) میں نے کہا۔ وہ مٹکوں کو دیکھ رہے تھے؟۔ ابو اسحق نے کہا۔ ہاں۔ وہ مٹکوں کو دیکھ رہے تھے۔

(٢٤٣٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :النَّبِيذُ حَلاَلٌ.

(۲۴۳۶۴) حضرت ابو جعفر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ نبیذ حلال ہے۔

(٢٤٣٦٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ سُفْيَانَ الْعَطَّارِ ، قَالَ :سَأَلَ رَجُلٌ مَاهَانَ الْحَنَفِيَّ ، فَقَالَ :يَا أَبَا سَالِمٍ ، مَا تَقُولُ فِي النَّبِيذِ ؟ فَقَالَ :أَقُولُ فِي النَّبِيذِ :إِنَّ مَنْ حَرَّمَ مَا أَحَلَّ اللَّهُ ، كَمَنْ أَحَلَّ مَا حَرَّمَ اللَّهُ.

(۲۴۳۶۵) حضرت سفیان عطار سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے ماہان حنفی سے سوال کیا اور کہا۔ اے ابو سالم! آپ نبیذ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا۔ میں نبیذ کے بارے میں یہ کہتا ہوں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ اشیاء کو حرام کہے وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کو حلال کہنے والا ہے۔

(٢٤٣٦٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، قَالَ :انْتَهَى قَوْلُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الأَشْرِبَةِ إِلَى أَنْ قَالَ :لاَ تَشْرَبُوا مَا يُسَفِّهُ أَحْلاَمَكُمْ ، وَمَا يُذْهِبُ أَمْوَالَكُمْ.

(۲۴۳۶۶) حضرت ابو العلاء سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مشروبات میں یہاں تک پہنچا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو چیز تمہاری عقلوں کو خراب کردے اور تمہارے اموال کو ختم کردے اس کو نہ پیو۔''

(٢٤٣٦٧) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَنْبِذُ إِلاَّ فِي سِقَاءٍ مُوكًى.

(۲۴۳۶۷) حضرت محمد رحمہ اللہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ صرف منہ باندھے ہوئے مشکیزہ سے نبیذ پیتے تھے۔

(٢٤٣٦٨) حَدَّثَنَا مُلاَزِمُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عُجَيْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عَمِّهِ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ ، عَنْ أَبِيهِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ :جَلَسْنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَجَاءَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ فَقَالَ :مَا لَكُمْ قَدِ اصْفَرَّتْ أَلْوَانُكُمْ ، وَعَظُمَتْ بُطُونُكُمْ ، وَظَهَرَتْ عُرُوقُكُمْ ؟ قَالَ :قَالُوا :أَتَاكَ سَيِّدُنَا فَسَأَلَكَ عَنْ شَرَابٍ كَانَ لَنَا مُوَافِقًا فَنَهَيْتَهُ عَنْهُ ، وَكُنَّا بِأَرْضٍ مُحِمَّةٍ ، قَالَ :فَاشْرَبُوا مَا طَابَ لَكُمْ. (طبرانی ۸۲۵۶)

(۲۴۳۶۸) حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اس دوران عبد القیس کا وفد حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان سے) پوچھا۔ ''تمہیں کیا ہوا ہے کہ تمہارے رنگ زرد پڑے

ہوئے ہیں اور تمہارے پیٹ بڑھے ہوئے ہیں اور تمہاری رگیں نکلی ہوئی ہیں؟'' راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے جواب دیا۔ ہمارا سردار آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اور اس نے آپ سے اس مشروب کے بارے میں پوچھا تھا جو ہمارے موافق ہے تو آپ ﷺ نے اس کو اس سے منع کر دیا تھا۔ اور ہم ایسی زمین میں رہتے ہیں جہاں بخار کی وبا بہت عام ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو مشروب تمہیں موافق آئے تم وہی پی لو۔''

(٢٤٣٦٩) حَدَّثَنَا جَرِير ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ خَيرَ فِي النَبِيذِ إِذَا كَان حُلوًا.

(۲۴۳۶۹) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب نبیذ میٹھی ہو تو اس میں کوئی خیر نہیں ہے۔

(٢٤٣٧٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : دَعَانَا رَجُلٌ إِلَى طَعَامٍ فَأَكَلْنَا ، ثُمَّ أَتَانَا بِشَرَابٍ ، فَشَرِبَ الْقَوْمُ وَلَمْ أَشْرَبْ ، قَالَ : فَنَظَرَ إِلَيَّ بَكْرٌ ، يَعْنِي ابْنَ مَاعِزٍ ، نَظْرَةً ظَنَنْتُ أَنَّهُ مَقَتَنِي.

(۲۴۳۷۰) حضرت سعید بن مسروق سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے ہماری کھانے کی دعوت کی چنانچہ ہم نے کھانا کھایا۔ پھر وہ آدمی ہمارے پاس مشروب لایا۔ پس سب لوگوں نے وہ مشروب پیا۔ لیکن میں نے نہیں پیا۔ راوی کہتے ہیں۔ اس پر بکر بن ساعد نے میری طرف اس طرح دیکھا کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ وہ مجھ سے بیزار ہو گئے ہیں۔

(٢٤٣٧١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَخِيكَ ، فَسَلْهُ عَنْ شَرَابِهِ ، فَإِنْ كَانَ نَبِيذُ سِقَاءٍ فَاشْرَبْ.

(۲۴۳۷۱) حضرت حسن سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ جب تم اپنے (مسلمان) بھائی کے پاس جاؤ۔ تو تم اس سے اس کے مشروب کے بارے میں سوال کرو۔ پس اگر اس کا مشروب مشکیزہ کی نبیذ ہو تو تم اس کو پی لو۔

(٢٤٣٧٢) حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي مِسْكِينٍ ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ : مَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى ثَقِيفٍ فَاسْتَسْقَاهُمْ ، فَقَالُوا : أَخْبِؤُوا نَبِيذَكُمْ ، فَسَقَوْهُ مَاءً ، فَقَالَ : اسْقُونِي مِنْ نَبِيذِكُمْ يَا مَعْشَرَ ثَقِيفٍ ، قَالَ : فَسَقَوْهُ ، فَأَمَرَ الْغُلاَمَ فَصَبَّ ، ثُمَّ أَمْسَكَ بِيَدِهِ ، ثُمَّ قَالَ : يَا مَعْشَرَ ثَقِيفٍ ، إِنَّكُمْ تَشْرَبُونَ مِنْ هَذَا الشَّرَابِ الشَّدِيدِ ، فَأَيُّكُمْ رَابَهُ مِنْ شَرَابِهِ شَيْءٌ ، فَلْيَكْسِرْهُ بِالْمَاءِ .

(۲۴۳۷۲) حضرت ہذیل بن شرحبیل سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ قبیلہ بنو ثقیف پر سے گزرے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے پانی طلب کیا۔ انہوں نے (باہم ایک دوسرے سے) کہا۔ تم اپنی نبیذ چھپالو اور ان کو پانی پلا دو۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے گروہِ ثقیف! تم مجھے اپنی نبیذ میں سے پلاؤ۔ راوی کہتے ہیں۔ پس انہوں آپ رضی اللہ عنہ کو نبیذ پلائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غلام کو حکم دیا اس نے پانی ڈالا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے اس کو روک دیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے گروہِ ثقیف! تم اس سخت مشروب کو پیتے ہو۔ پس تم میں جس کسی کو یہ کسی درجہ شک میں ڈالے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کو پانی سے توڑ ڈالے۔

(۸) مَنْ رَخَّصَ فِي نَبِيذِ الْجَرِّ الأَخْضَرِ

جن لوگوں نے سبز گھڑے کی نبیذ کی اجازت دی ہے

(٢٤٣٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يُنْبَذُ لَهُ فِي الْجَرِّ الأَخْضَرِ.

(۲۴۳۷۳) حضرت اسود سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کے لئے سبز رنگ کے گھڑے میں نبیذ تیار کی جاتی تھی۔

(٢٤٣٧٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْمُجَالِدِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ ، قَالَ : دَخَلَ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ عَلَى عَبْدِ اللهِ فِي حَاجَةٍ ، قَالَ : فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : يَا جَارِيَةُ ، اسْقِينَا نَبِيذًا ، فَسَقَتْهُ مِنْ جَرٍّ أَخْضَرَ.

(۲۴۳۷۴) حضرت مجالد بن ابی راشد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرو بن حریث حضرت عبداللہ کے پاس کسی ضرورت سے گئے۔ راوی کہتے ہیں۔ تو حضرت عبداللہ نے کہا۔ اے لونڈی! تم ہمیں نبیذ پلاؤ۔ چنانچہ اس باندی نے آپ رضی اللہ عنہ کو سبز گھڑے سے نبیذ پلائی۔

(٢٤٣٧٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أُمِّ وَلَدٍ لأَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَتْ : كُنْتُ أَنْبِذُ لأَبِي مَسْعُودٍ فِي الْجَرِّ الأَخْضَرِ.

(۲۴۳۷۵) حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کی ام ولد سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ میں حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کے لئے سبز گھڑے میں نبیذ بناتی تھی۔

(٢٤٣٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أُمِّ مَعْبَدٍ ، قَالَ : قَالَتْ : يَا بُنَيَّ ، إِنَّ مُحَرِّمَ مَا أَحَلَّ اللَّهُ ، كَمُسْتَحِلِّ مَا حَرَّمَ اللَّهُ ، إِنِّي كُنْتُ أَنْبِذُ النَّبِيذَ لِقَرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ ، وَكَانَ رَجُلاً قَدْ آتَاهُ اللَّهُ خَيْرًا كَثِيرًا ، فَيَسْقِيهِ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَكَانَ يَغْشَاهُ مِنْهُمْ ؛ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ ، وَزَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ ، فِي الدَّنِّ الْمُزَفَّتِ ، وَالْجَرِّ الأَخْضَرِ.

(۲۴۳۷۶) حضرت ام معبد سے ابو الحارث تیمی روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! یقیناً اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ اشیاء کو حرام کرنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کو حلال کرنے والا۔ میں قرظہ بن کعب کے لئے نبیذ تیار کرتی تھی۔ اور یہ وہ آدمی تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے بہت سا مال دے رکھا تھا۔ پس یہ صاحب یہ نبیذ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو پلاتے تھے۔ اور یہ اس کو ڈھانپ دیتے تھے۔ ان صحابہ رضی اللہ عنہم میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ایک بڑی مزفت مٹکے میں اور سبز گھڑے میں۔

(٢٤٣٧٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أُمِّهِ ؛ أَنَّ أَبَا بَرْزَةَ كَانَ يَرَى أَهْلَهُ يَنْبِذُونَ فِي الْجَرِّ ، وَلاَ يَنْهَاهُمْ.

(۲۴۳۷۷) حضرت حسن بن حکیم سے روایت ہے۔ وہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ، اپنے گھر والوں کو

گھڑے میں نبیذ تیار کرتے ہوئے دیکھتے تھے اور ان کو منع نہیں کرتے تھے۔

(۲٤۳۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى يَشْرَبُ نَبِيذَ الْجَرِّ الأَخْضَرِ.

(۲۴۳۷۸) حضرت مسلم ؒ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن ابی اوفیٰ سبز گھڑے کی نبیذ پیتے تھے۔

(۲٤۳۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أُمِّ مُوسَى ، قَالَتْ : كُنْتُ أَنْبِذُ لِعَلِيٍّ فِي الْجَرِّ الأَخْضَرِ.

(۲۴۳۷۹) حضرت ام موسیٰ سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے سبز رنگ کے گھڑے میں نبیذ بناتی تھی۔

(۲٤۳۸۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي هَارُونَ الْغَنَوِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : صَنَعَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ لأُنَاسٍ مِنَ الْقُرَّاءِ طَعَامًا ، ثُمَّ سَقَاهُمْ نَبِيذًا ، ثُمَّ قَالَ : تَدْرُونَ مَا النَّبِيذُ الَّذِي سَقَيْتُكُمْ ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، سَقَيْتَنَا نَبِيذًا ، قَالَ : لاَ ، وَلَكِنَّهُ نَبِيذُ جَرٍّ ، أَوْ جِرَارٍ ، ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : فَقَالَ : فِيمَا يُنْبَذُ لَكَ ؟ فَدَعَا الْجَارِيَةَ ، فَجَاءَتْ بِجَرٍّ أَخْضَرَ ، فَقَالَ : يُنْبَذُ لِي فِي هَذَا.

(۲۴۳۸۰) حضرت ابومجلز سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت قیس بن عباد نے کچھ قراء کے لئے کھانا بنایا پھر انہوں نے ان کو نبیذ پلائی۔ پھر پوچھا۔ جانتے ہو یہ نبیذ جو میں نے تمہیں پلائی ہے۔ یہ کون سی نبیذ ہے؟ قراء نے کہا۔ ہاں۔ تم نے ہمیں نبیذ پلائی ہے۔ انہوں نے کہا نہیں۔ بلکہ یہ تو گھڑے کی نبیذ تھی۔ پھر یہ صاحب حضرت معقل بن یسار کے پاس چلے گئے۔ راوی کہتے ہیں۔ اور ان سے کہا۔ آپ کے لئے کس برتن میں نبیذ تیار کی جاتی ہے؟ چنانچہ انہوں نے لونڈی کو بلایا پس وہ لونڈی سبز رنگ کا گھڑا لے کر آئی۔ حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میرے لئے اس میں نبیذ تیار کی جاتی ہے۔

(۲٤۳۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، فَأَكَلْنَا عِنْدَهُ ، ثُمَّ دَعَا بِجُرَيْرَةٍ خَضْرَاءَ فِيهَا نَبِيذٌ ، فَسَقَانَا.

(۲۴۳۸۱) حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پس ہم نے ان کے ہاں کھانا کھایا پھر انہوں نے سبز رنگ کا ایک چھوٹا سا گھڑا منگوایا جس میں نبیذ تھی۔ پھر (وہ نبیذ) انہوں نے ہمیں پلائی۔

(۲٤۳۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، قَالَ : كَانَ يُنْبَذُ لِعَبْدِ اللهِ النَّبِيذُ فِي جِرَارٍ خُضْرٍ فَيَشْرَبُهُ ، وَكَانَ يُنْبَذُ لأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فِي جَرٍّ أَخْضَرَ فَيَشْرَبُهُ.

(۲۴۳۸۲) حضرت ہمام سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کے لئے سبز گھڑے میں نبیذ تیار کی جاتی تھی جس کو وہ پیتے تھے۔ جبکہ حضرت اسامہ کے لئے بھی سبز رنگ کے گھڑے میں نبیذ تیار کی جاتی تھی اور وہ اس کو پیتے تھے۔

(۲٤۳۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ شَقِيقٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يُنْبَذُ لَهُ فِي الْجَرِّ الأَخْضَرِ ، وَكَانَ شَقِيقٌ يَشْرَبُ النَّبِيذَ فِي الْجَرِّ الأَخْضَرِ.

(۲۴۳۸۳) حضرت شقیق سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے لئے سبز گھڑے میں نبیذ تیار کی جاتی تھی اور

حضرت شقیق بھی سبز گھڑے میں نبیذ پیتے تھے۔

(٢٤٣٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، وَأَبِي مَسْعُودٍ ، وَأُسَامَةَ ؛أَنَّهُمْ كَانُوا يَشْرَبُونَ نَبِيذَ الْجَرِّ.

(۲۴۳۸۴) حضرت عبداللہ، حضرت ابو مسعود اور حضرت اسامہ کے بارے میں روایت ہے کہ یہ تمام حضرات گھڑے کی نبیذ پیتے تھے۔

(٢٤٣٨٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمَن بْنَ أَبِي لَيْلَى يَشْرَبُ نَبِيذَ الْجَرِّ الأَخْضَرِ ، بَعْدَ مَا يَسْكُنُ غَلَيَانُهُ.

(۲۴۳۸۵) حضرت یزید بن ابی زیاد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کو اس وقت سبز گھڑے کی نبیذ پیتے دیکھا جب کہ اس کا جوش ختم ہو گیا تھا۔

(٢٤٣٨٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ، قَالَ:سَقَانِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى فِي جَرٍّ أَخْضَرَ، وَفِيهِ دُرْدِيٌّ ، وَسَقَيْتُهُ مِنْهُ.

(۲۴۳۸۶) حضرت ابو فروہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے سبز رنگ کے گھڑے میں (نبیذ) پلائی اور اس میں تلچھٹ بھی تھی اور میں نے وہ نبیذ پی لی۔

(٢٤٣٨٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ الْجُهَنِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانَ يَشْرَبُ نَبِيذَ الْجَرِّ الأَخْضَرِ.

(۲۴۳۸۷) حضرت عبداللہ سے سعید بن جبیر روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ سبز رنگ کے گھڑے کی نبیذ پیتے تھے۔

(٢٤٣٨٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : كَانَ عَمْرُو بْنُ شُرَحْبِيلَ يَنْبِذُ فِي الدَّنِّ ، وَيَنْبِذُ فِي الْجَرِّ الأَخْضَرِ.

(۲۴۳۸۸) حضرت ابواسحٰق سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ عمرو بن شرحبیل مٹکے میں نبیذ تیار کرتے تھے اور سبز رنگ کے مٹکے میں نبیذ تیار کرتے تھے۔

(٢٤٣٨٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ يَشْرَبُ نَبِيذَ الْجَرِّ الأَخْضَرِ.

(۲۴۳۸۹) حضرت ابواسحاق سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ابن الحنفیہ سبز رنگ کے گھڑے کی نبیذ پیتے تھے۔

(٢٤٣٩٠) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : حَدَّثَتْنِي أُمُّ حَفْصٍ ، قَالَتْ : كُنْتُ أَنْبِذُ لِعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فِي جَرٍّ. (ابن سعد ۲۹۰)

(۲۴۳۹۰) حضرت حمران بن عبدالعزیز سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے ام حفص نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں عمران بن حصین کے لئے گھڑے میں نبیذ تیار کرتی تھی۔

(٢٤٣٩١) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَشْرَبُ نَبِيذَ الْجَرِّ.

(۲۴۳۹۱) حضرت مسروق کے بارے میں روایت ہے کہ وہ گھڑے کی نبیذ پیا کرتے تھے۔

(٢٤٣٩٢) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ ، وَالشَّعْبِيِّ ، وَهِلاَلِ بْنِ يَسَاف ، وَشَقِيقٍ ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَهُمْ فِي بُيُوتِهِمْ ، فَرَأَيْتهم يَشْرَبُونَ نَبِيذَ الْجَرِّ الأَخْضَرِ.

(۲۴۳۹۲) حضرت حصین سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابراہیم، حضرت شعبی، حضرت ہلال بن یساف، حضرت شقیق اور حضرت سعید بن جبیر کے پاس گیا اور یہ لوگ اپنے اپنے گھروں میں تھے سو میں نے ان کو سبز رنگ کے گھڑے کی نبیذ پیتے دیکھا۔

(٢٤٣٩٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ؛ أَنَّهُ دَعَاهُمْ فِي عُرْسِهِ ، فَسَقَاهُمْ نَبِيذَ جَرٍّ أَخْضَرَ ، قَالَ : وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ يَدْعُوهُمْ فِي عُرْسِهِ فَيَسْقِيهِمْ فِي جَرٍّ أَخْضَرَ.

(۲۴۳۹۳) حضرت اسود کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے لوگوں کو اپنے ولیمہ میں بلایا۔ اور لوگوں کو سبز گھڑے کی نبیذ پلائی۔ راوی کہتے ہیں کہ اور حضرت ابراہیم نے لوگوں کو اپنے ولیمہ میں بلایا اور ان کو سبز رنگ کے گھڑے میں نبیذ پلائی۔

(٢٤٣٩٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَشْرَبُ نَبِيذَ الْجَرِّ.

(۲۴۳۹۴) حضرت مالک بن دینار، حضرت ابو رافع کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ گھڑے کی نبیذ پیا کرتے تھے۔

(٢٤٣٩٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ : إِنَّا نَنْبِذُ فِي الْجَرِّ الأَخْضَرِ ، ثُمَّ نُضِيفُهُ فِي الدَّوْرَقِ الْمُقَيَّرِ ، أَوْ فِي الإِنَاءِ الْمُقَيَّرِ ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۴۳۹۵) حضرت منصور سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے پوچھا۔ ہم سبز رنگ کے گھڑے میں نبیذ تیار کرتے ہیں پھر ہم اس کو تارکول ملے ہوئے برتن وغیرہ میں ڈال دیتے ہیں؟ تو حضرت ابراہیم نے جواب دیا۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٤٣٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ حَفْصٍ سُرِّيَّةُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَتْ : كُنْتُ أَنْتَبِذُ لِعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فِي الْجَرِّ الأَخْضَرِ فَيَشْرَبُهُ.

(۲۴۳۹۶) حضرت ام حفص سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ میں حضرت عمران بن حصین کے لئے سبز گھڑے میں نبیذ تیار کرتی تھی پھر وہ اس کو پی لیتے تھے۔

(٢٤٣٩٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَالِكٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَشْرَبُ نَبِيذَ السَّوِيقِ.

(۲۴۳۹۷) حضرت علی بن مالک، حضرت ضحاک کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ ستو کی نبیذ تیار کرتے تھے۔

(٢٤٣٩٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَخِيهِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي

لَيْلَى، قَالَ: كُنْتُ أَشْرَبُ النَّبِيذَ فِي الْجِرَارِ الْخُضْرِ، مَعَ الْبُدْرِيَّةِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۴۳۹۸) حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ سبز گھڑوں میں نبیذ پیا کرتا تھا۔

(٢٤٣٩٩) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ غَيْلاَنَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ يَشْرَبُ النَّبِيذَ فِي جَرٍّ أَخْضَرَ ، وَقَالَ : إِنَّ مُحَرِّمَ مَا أَحَلَّ اللَّهُ ، كَمُسْتَحِلِّ مَا حَرَّمَ اللَّهُ.

(۲۴۳۹۹) حضرت عبد اللہ بن یزید سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود کو سبز گھڑے میں نبیذ پیتے دیکھا اور انہوں نے یہ فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ اشیاء کو حرام قرار دینے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کو حلال کرنے والا ہوتا ہے۔

(٢٤٤٠٠) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : شَرِبْتُهُ عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ نَبِيذًا فِي جَرٍّ أَخْضَرَ.

(۲۴۴۰۰) حضرت حسن بن عمرو سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم کے ہاں سبز گھڑے میں نبیذ پی۔

(٢٤٤٠١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُغِيرَةِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ أَبَا بَرْزَةَ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ فِي جَرٍّ أَخْضَرَ.

(۲۴۴۰۱) حضرت ابو مغیرہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کے لئے سبز گھڑے میں نبیذ تیار کی جاتی تھی۔

(٢٤٤٠٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ؛ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ فِي جَرٍّ ، فَكَانَ يَشْرَبُهُ حُلْوًا بِالسَّوِيقِ.

(۲۴۴۰۲) حضرت عبد الرحمٰن بن ابی رافع سے روایت ہے کہ ان کے والد کے لئے گھڑے میں نبیذ تیار کی جاتی تھی۔ پھر وہ اس کو ستو سے ملا کر میٹھا بنا کر پیتے تھے۔

(٢٤٤٠٣) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ يُنْبَذُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَرٍّ أَخْضَرَ. (طبرانی ۷۴۲۸)

(۲۴۴۰۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سبز گھڑے میں نبیذ تیار کی جاتی تھی۔

(٢٤٤٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صُحَارٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي رَجُلٌ مِسْقَامٌ ، فَأْذَنْ لِي فِي جَرَّةٍ أَنْتَبِذُ فِيهَا ، فَأَذِنَ لِي.
(احمد ۳۱- بزار ۲۹۱۰)

(۲۴۴۰۴) حضرت عبد الرحمٰن بن صحار، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے

رسول ﷺ! میں ایک بہت بیمار آدمی ہوں۔ پس آپ مجھے اس بات کی اجازت دے دیجئے کہ میں گھڑے میں نبیذ بناؤں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے مجھے اجازت دے دی۔

(٢٤٤٠٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ سَهْلٍ أَبِي الأَسَدِ ، عَنْ مُسْرَدٍ ، قَالَ : كَانَ نَبِيذُ سَعْدٍ فِي جَرَّةٍ خَضْرَاءَ ، قَالَ :وَقَالَ :لاَ تَقُلْ اسْقِنِي مُحَطَّمًا.

(۲۴۴۰۵) حضرت مسرد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت سعد کی نبیذ، سبز گھڑے میں ہوتی تھی۔ راوی کہتے ہیں۔ وہ کہتے تھے کہ تم یوں نہ کہو کہ مجھے محطم پلاؤ۔

(٢٤٤٠٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ:حدَّثَتْنِي أُمُّ أَبِي عُبَيْدَةَ، أَوْ أُمُّ عُبَيْدَةَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَنْبِذُونَ فِي الْجَرِّ الأَخْضَرِ ، فَيَرَاهُمْ عَبْدُ اللهِ وَلاَ يَنْهَى عَنْ ذَلِكَ.(عبدالرزاق ١٦٩٥٣)

(۲۴۴۰۶) حضرت قاسم بن عبدالرحمن سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے ام ابی عبیدہ یا ام عبیدہ نے بیان کیا کہ وہ سبز گھڑے میں نبیذ بناتے تھے۔ حضرت عبداللہ نے انہیں دیکھا اور اس سے منع نہیں کیا۔

(٢٤٤٠٧) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَأَكَلْنَا ، ثُمَّ أُتِينَا بِقَدَحٍ مِنْ نَبِيذٍ فَشَرِبَ وَشَرِبْنَا ، حَتَّى انْتَهَى إِلَى ابْنٍ لَهُ ، فَأَبَى أَنْ يَشْرَبَ ، فَأَخَذَ مَعْقِلٌ عَصًى كَانَتْ عِنْدَهُ ، فَضَرَبَ بِهَا رَأْسَهُ فَشَجَّهُ ، ثُمَّ قَالَ لَهُ :أَتَفْعَلُ كَذَا وَكَذَا ، وَذَكَرَ مِنْ مَسَاوِئِهِ وَتَأْبَى أَنْ تَشْرَبَ مِنْ شَرَابٍ شَرِبَهُ أَبُوكَ وَعُمُومَتُكَ ، لأَنَّهُ نَبِيذُ جَرٍّ ؟.

(۲۴۴۰۷) حضرت عقبہ بن میسرہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت معقل بن یسار کے ہاں تھے تو انہوں نے کھانا منگوایا۔ پھر ہمارے پاس نبیذ کا پیالہ لایا گیا پس حضرت معقل نے بھی پیا اور ہم نے بھی پیا۔ یہاں تک کہ وہ پیالہ حضرت معقل کے بیٹے کے پاس پہنچا۔ انہوں نے پینے سے انکار کر دیا۔ تو حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے اپنے پاس موجود عصا پکڑا۔ وہ اس کے سر پر دے مارا جس سے اس کا سر زخمی ہو گیا۔ پھر حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے بیٹے سے کہا۔ کیا تو یہ یہ کام کرتا ہے...... حضرت معقل نے اس کے نامناسب افعال ذکر کئے ......اور اس مشروب کے پینے سے انکار کرتا ہے جس کو تیرے باپ اور چچاؤں نے پیا ہے۔ (صرف) اس لئے کہ یہ گھڑے کی نبیذ ہے؟

(٢٤٤٠٨) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مِسْحَاجِ بْنِ مُوسَى ، قَالَ : كُنْتُ نَازِلاً فِي دَارِ أَنَسٍ ، فَرَأَيْتُهُ يَشْرَبُ النَّبِيذَ فِي جَرٍّ أَخْضَرَ.

(۲۴۴۰۸) حضرت مسحاج بن موسیٰ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے گھر میں اُترا تو میں نے ان کو سبز گھڑے میں نبیذ پیتے دیکھا۔

(٢٤٤٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : حدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ ، قَالَ :أَدْرَكْتُ رِجَالاً كَانُوا يَتَّخِذُونَ

هَذَا اللَّيْلَ جَمَلاً ، يَشْرَبُونَ نَبِيذَ الْجَرِّ ، وَيَلْبَسُونَ الْمُعَصْفَرَ ، مِنْهُمْ زِرٌّ ، وَأَبُو وَائِلٍ.

(۲۴۴۰۹) حضرت عاصم بن بہدلہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایسے لوگوں کو پایا ہے جو اس رات کو اونٹ بھگاتے تھے، گھڑے کی نبیذ پیتے تھے اور عصفر سے رنگ کئے ہوئے کپڑے پہنتے تھے۔ انہی لوگوں میں حضرت زرّ اور حضرت ابووائل تھے۔

(۲٤٤١٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَشْرَبُ النَّبِيذَ لِثَلاَثٍ.

(۲۴۴۱۰) حضرت منصور، حضرت ابراہیم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہم، نبیذ کو تین دن تک پیتے تھے۔

(۹) بَابٌ فِي الشُّرْبِ فِي الظُّرُوفِ

باب: برتنوں میں پینے کے بارے میں

(۲٤٤١١) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، يَعْنِي ابْنَ نِيَارٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : اشْرَبُوا فِي الظُّرُوفِ ، وَلاَ تَسْكَرُوا.

(نسائی ۵۱۸۷۔ طبرانی ۲۲)

(۲۴۴۱۱) حضرت ابوبردہ بن دینار سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو کہتے سُنا ہے: ''تمام برتنوں میں پیو لیکن نشہ کی حد کو نہ جاؤ۔''

(۲٤٤١٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيذِ فِي هَذِهِ الظُّرُوفِ ، ثُمَّ قَالَ : نَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ ، فَاشْرَبُوا فِيمَا شِئْتُمْ ، مَنْ شَاءَ أَوْكَى سِقَاءَهُ عَلَى إِثْمٍ.

(۲۴۴۱۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان برتنوں میں نبیذ سے منع کیا تھا۔ لیکن پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میں نے تمہیں نبیذ سے منع کیا تھا لیکن اب تم جس میں چاہو پیو۔ جو چاہے اپنے مشکیزہ کو گناہ پر باندھ لے۔''

(۲٤٤١٣) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ مُحَارِبٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : نَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ إِلاَّ فِي سِقَاءٍ ، فَاشْرَبُوا فِي الأَسْقِيَةِ كُلِّهَا ، وَلاَ تَشْرَبُوا مُسْكِرًا.

(۲۴۴۱۳) حضرت ابن بریدہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میں نے تمہیں مشکیزہ کے علاوہ میں نبیذ پینے سے منع کیا تھا۔ لیکن اب تم تمام طرح کے برتنوں میں پیو۔ لیکن نشہ آور نہ ہو۔''

(۲٤٤١٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الأَنْبِذَةِ فِي الأَوْعِيَةِ ، ثُمَّ قَالَ بَعْدُ : إِنِّي نَهَيْتُكُمْ عَنِ الأَنْبِذَةِ فِي الأَوْعِيَةِ ، فَاشْرَبُوا فِيمَا

شِئْتُمْ ، مَنْ شَاءَ أَوْكَأَ سِقَاءَهُ عَلَى إِثْمٍ.

(۲۴۴۱۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتنوں میں نبیذوں کے پینے سے منع کیا تھا۔لیکن پھراس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یقیناً میں نے تمہیں برتنوں میں نبیذوں کے پینے سے منع کیا تھا۔پس اب تم جس میں بھی چاہو پی لو۔اور جو شخص چاہے تو وہ اپنے مشکیزہ کو گناہ پر باندھ لے۔''

(٢٤٤١٥) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ وِعَاءً ، فَأَذِنَ لَهُمْ فِي شَيْءٍ مِنْهُ ، يَعْنِي الظُّرُوفَ.

(بخاری ۵۵۹۳۔ مسلم ٦٦)

(۲۴۴۱۵) حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے۔وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ تمام لوگوں کے پاس (مجوزہ) برتن نہیں ہوتے پس آپ نے ان کے لئے کچھ برتنوں کی اجازت دے دی یعنی ظروف کی۔

(٢٤٤١٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ النَّابِغَةِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ هَذِهِ الأَوْعِيَةِ ، فَاشْرَبُوا فِيهَا ، وَاجْتَنِبُوا كُلَّ مَا أَسْكَرَ.

(۲۴۴۱۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں نے تمہیں ان برتنوں سے منع کیا تھا لیکن اب تم ان میں پی لیا کرو اور ہر نشہ آور چیز سے اجتناب کرو۔''

(٢٤٤١٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ غَسَّانَ التَّيْمِيِّ ، عَنِ ابْنِ الرَّسِيمِ ، وَكَانَ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ هَجَرَ ، وَكَانَ فَقِيهًا حَدَّثَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ انْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَفْدٍ فِي صَدَقَةٍ يَحْمِلُهَا إِلَيْهِ ، قَالَ : فَنَهَاهُمْ عَنِ النَّبِيذِ فِي هَذِهِ الظُّرُوفِ ، فَرَجَعُوا إِلَى أَرْضِهِمْ ، وَهِيَ أَرْضُ تِهَامَةَ حَارَّةٌ ، فَاسْتَوْخَمُوهَا ، فَرَجَعُوا إِلَيْهِ الْعَامَ الثَّانِيَ فِي صَدَقَاتِهِمْ ، فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّكَ نَهَيْتَنَا عَنْ هَذِهِ الأَوْعِيَةِ فَتَرَكْنَاهَا ، وَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْنَا ، فَقَالَ : اذْهَبُوا فَاشْرَبُوا فِيمَا شِئْتُمْ، مَنْ شَاءَ أَوْكَى سِقَاءَهُ عَلَى إِثْمٍ. (احمد ۳/ ۴۸۱۔ طبرانی ۴۶۳۴)

(۲۴۴۱۷) حضرت ابن رسیم سے ...... یہ اہل ہجر میں سے ایک شخص تھے اور فقیہ تھے ...... اپنے والد سے روایت بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک وفد میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ وفد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقہ لے کر گیا تھا۔کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفد والوں کو ان برتنوں میں نبیذ پینے سے منع کیا۔چنانچہ وہ لوگ اپنے علاقہ میں واپس چلے گئے۔وہ تہامہ کا علاقہ گرم تھا۔پس ان لوگوں کو یہ زمین موافق ثابت ہوگئی۔پھر وہ اگلے سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے صدقات لے کر حاضر ہوئے اور انہوں نے بتایا۔یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے ہمیں ان برتنوں سے منع کیا تھا پس ہم نے وہ برتن چھوڑ دیئے لیکن

ہمیں اس پر بہت مشقت ہوئی۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم جاؤ اور جس میں چاہو پیو، جو شخص چاہے وہ اپنے مشکیزہ کو گناہ پر باندھ لے۔''

(٢٤٤١٨) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الظُّرُوفِ ، فَشَكَتْ إِلَيْهِ الأَنْصَارُ ، فَقَالُوا : لَيْسَ لَنَا أَوْعِيَةٌ ، فَقَالَ : فَلاَ إِذَنْ.

(بخاری ۵۵۹۲۔ ترمذی ۱۸۷۰)

(۲۴۴۱۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے برتنوں سے منع فرمایا تو کچھ انصار نے آپ ﷺ کو شکایت کی اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے پاس تو برتن نہیں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر یہ ممانعت نہیں ہے۔''

(٢٤٤١٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا فَرْقَدٌ السَّبَخِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَسْرُوقٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي نَهَيْتُكُمْ عَنْ هَذِهِ الأَوْعِيَةِ ، وَإِنَّ الأَوْعِيَةَ لاَ تُحِلُّ شَيْئًا ، وَلاَ تُحَرِّمُهُ ، فَاشْرَبُوا فِيهَا.

(۲۴۴۱۹) حضرت عبداللہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً میں نے تمہیں ان برتنوں سے روکا تھا۔ جبکہ برتن کسی چیز کو حلال یا حرام نہیں کرتے۔ پس تم ان برتنوں میں پی سکتے ہو۔''

(٢٤٤٢٠) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كُلُّ حَلاَلٍ فِي كُلِّ ظَرْفٍ حَلاَلٌ ، وَكُلُّ حَرَامٍ فِي كُلِّ ظَرْفٍ حَرَامٌ.

(۲۴۴۲۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں۔ ہر حلال چیز ہر برتن میں حلال ہے۔ اور ہر حرام چیز ہر برتن میں حرام ہے۔

(٢٤٤٢١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ الْبَجَلِيِّ ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ الْكِنْدِيِّ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : الأَوْعِيَةُ لاَ تُحِلُّ شَيْئًا ، وَلاَ تُحَرِّمُهُ.

(۲۴۴۲۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے، ابو الشعثاء کندی روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا کہ برتن کسی شئی کو حلال کرتا ہے اور نہ ہی حرام کرتا ہے۔

(٢٤٤٢٢) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ صَالِحٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : نَبِيذُ الْمِزْرِ أَشَدُّ مِنْ نَبِيذِ الدَّنِّ ، وَمَا حَرَّمَ إِنَاءٌ ، وَلاَ أَحَلَّ.

(۲۴۴۲۲) حضرت شعبی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مکئی کی نبیذ، مٹکے کی نبیذ سے زیادہ سخت ہے۔ کوئی برتن کسی چیز کو حرام کرتا ہے اور نہ حلال کرتا ہے۔

(٢٤٤٢٣) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، قَالَ : ذُكِرَ عِنْدَ شُرَيْحٍ

الْأَسْقِيَةُ الَّتِي تُنْبَذُ فِيهَا ، فَقَالَ شُرَيْحٌ :مَا يُحِلِلْنَ شَيْئًا ، وَلاَ يُحَرِّمْنَ ، وَلَكِنَ انْظُرُوا مَا تَجْعَلُونَ فِيهِ مِنْ حَلاَلٍ ، أَوْ حَرَامٍ.

(۲۴۴۲۳) حضرت زبیر بن عدی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت شریح کے ہاں ان مشکیزوں کا ذکر گیا گیا جن میں نبیذ بنائی جاتی ہے۔تو حضرت شریح نے ارشاد فرمایا: یہ مشکیزے کسی چیز کو حلال کرتے ہیں اور نہ ہی حرام کرتے ہیں۔ بلکہ تم ان میں جو کچھ ڈالتے ہو حلال یا حرام اس کو دیکھو۔

(٢٤٤٢٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي بَجِيلَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كُلُّ حَلاَلٍ فِي كُلِّ ظَرْفٍ حَلاَلٌ ، وَكُلُّ حَرَامٍ فِي كُلِّ ظَرْفٍ حَرَامٌ.

(۲۴۴۲۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں۔ ہر حلال چیز ہر طرح کے برتن میں حلال ہی ہوتی ہے اور ہر حرام چیز ہر طرح کے برتن میں حرام ہی ہوتی ہے۔

(١٠) فِيمَا فُسِّرَ مِنَ الظُّرُوفِ ، وَمَا هِيَ ؟

برتنوں کی جو تفسیر کی گئی ہے اور یہ برتن کون سے ہیں؟

(٢٤٤٢٥) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ عَنِ الْجِعَةِ ؟ قَالَ :شَرَابٌ يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ مِنَ الشَّعِيرِ.

(۲۴۴۲۵) حضرت مسلم بطین سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوعمرو شیبانی سے جعہ کے بارے میں پوچھا؟ انہوں نے جواباً ارشاد فرمایا: یمن کا ایک مشروب ہے جو جَو سے بنایا جاتا ہے۔

(٢٤٤٢٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :الْحَنْتَمُ جِرَارٌ حُمْرٌ ، كَانَتْ تَأْتِينَا مِنْ مِصْرَ.

(۲۴۴۲۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ حنتم ایک سرخ گھڑا ہے جو کہ ہمارے پاس مصر سے آتا ہے۔

(٢٤٤٢٧) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ بَهْرَامَ ، قَالَ :سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْحَنْتَمِ ؟ قَالَ : كَانَتْ جِرَارًا حُمْرًا مُقَيَّرَةً ، يُؤْتَى بِهَا مِنَ الشَّامِ ، يُقَالُ لَهَا :الْحَنْتَمُ.

(۲۴۴۲۷) حضرت صلت بن بہرام سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے حنتم کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ سرخ رنگ کے تارکول ملے ہوئے گھڑے ہوتے تھے۔ جو شام کے علاقہ سے لائے جاتے تھے۔ ان کو حنتم کہا جاتا تھا۔

(٢٤٤٢٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أُمِّ مَعْبَدٍ ، قَالَ :قُلْتُ :مَا قَالَ فِي هَذِهِ الأَوْعِيَةِ ؟

فَقَالَتْ : عَلَى الْخَبِيرِ سَقَطْتَ ، أَمَّا الْحَنَاتِمُ فَحَنَاتِمُ الْعَجَمِ ، الَّتِي يَدْخُلُ فِيهَا الرَّجُلُ فَيَكْنِسُهَا كَنْسًا : ظُرُوفُ الْخَمْرِ ، وَأَمَّا الدُّبَّاءُ فَالْقَرْعُ ، وَأَمَّا الْمُزَفَّتُ فَالزِّقَاقُ الْمُقَيَّرَةُ أَجْوَافُهَا ، الْمُلَوَّنَةُ أَشْعَارُهَا بِالْقَارِ : ظُرُوفُ الْخَمْرِ ، وَأَمَّا النَّقِيرُ فَالنَّخْلَةُ الثَّابِتَةُ عُرُوقُهَا فِي الأَرْضِ ، الْمَنْقُورَةُ نَقْرًا.

(۲۴۴۲۸) حضرت ابوالحارث تیمی، حضرت ام معبد سے روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا۔ان برتنوں کے بارے میں آپ ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟ انہوں نے جواباً فرمایا: تم ایک باخبر کے پاس آئے ہو (یعنی واقف سے سوال کیا ہے۔) بہرحال: حناتم: عجم کے حناتم یہ وہ برتن تھے جن میں آدمی داخل ہو جاتا تھا اور ان کو صاف کرتا تھا۔شراب کے برتن اور دُبّاء: یہ کدو (کا مصنوعی برتن) ہے۔اور مزفت: یہ وہ مشکیزہ ہے جس کے اندر تارکول ملا ہو اور اس کا ظاہر بھی تارکول سے رنگین ہوتا۔شراب کے برتن۔اور نقیر: یہ وہ درخت کا تنا ہے جس کی رگیں زمین میں ہی ہوں۔اور اس کو اندر سے خالی کر کے برتن بنالیا جائے۔

(٢٤٤٢٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : إِنَّمَا كَانَتِ الْحَنَاتِمُ جِرَارًا حُمْرًا مُزَفَّتَةً ، يُؤْتَى بِهَا مِنْ مِصْرَ ، وَلَيْسَتْ بِالْجِرَارِ الْخُضْرِ.

(۲۴۴۲۹) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حناتم، سرخ رنگ کے گھڑے ہوتے تھے جنہیں تارکول مَلا ہوتا تھا اور یہ مُلکِ مصر سے لائے جاتے تھے اور یہ سبز رنگ کے گھڑے نہیں ہوتے تھے۔

(٢٤٤٣٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : الْحَنْتَمُ جِرَارٌ خُضْرٌ كَانَ يُجَاءُ بِهَا مِنْ مِصْرَ ، فِيهَا الْخَمْرُ.

(۲۴۴۳۰) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حَنْتَم سبز رنگ کا گھڑا ہوتا تھا جس میں شراب ہوتی تھی اور وہ گھڑا مصر سے لایا جاتا تھا۔

(٢٤٤٣١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : الْحَنْتَمُ الْجِرَارُ كُلُّهَا.

(۲۴۴۳۱) حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے۔وہ کہتے ہیں کہ حَنْتَم تمام گھڑے ہیں۔

(٢٤٤٣٢) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ : قُلْتُ لأَبِي بُرْدَةَ : مَا الْبِتْعُ ؟ قَالَ : نَبِيذُ الْعَسَلِ ، وَالْمِزْرُ نَبِيذُ الشَّعِيرِ.

(۲۴۴۳۲) حضرت ابو اسحاق شیبانی سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو بردہ سے پوچھا۔ بِتْع کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: شہد کی نبیذ ہوتی ہے۔اور مِزْر جَو کی نبیذ کو کہا جاتا ہے۔

(١١) فِي النَّبِيذِ فِي الرَّصَاصِ ، مَنْ كَرِهَهُ ؟

سیسہ میں نبیذ جو لوگ اس کو مکروہ سمجھتے ہیں

(٢٤٤٣٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : سَأَلْتُهُمَا عَنِ النَّبِيذِ

فِي الرَّصَاصِ ؟ فَكَرِهَاهُ.

(۲۴۴۳۳) حضرت حسن اور ابن سیرین رحمہما اللہ سے، حضرت سفیان بن حسین روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے ان دونوں سے سیسہ میں نبیذ (پینے کے بارے) میں سوال کیا؟ تو انہوں نے اس کو ناپسند کیا۔

(٢٤٤٣٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الْمُخْتَارِ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَنَسًا ، فَقُلْتُ : الْقَارُورَةِ وَالرَّصَاصِ ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِمَا ، فَقُلْتُ : إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ ؟ قَالَ : فَدَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لاَ يَرِيبُكَ.

(۲۴۴۳۴) حضرت مختار سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ میں نے کہا۔ بوتل اور سیسہ کا استعمال کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ان میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میں نے کہا۔ لوگ تو کچھ کہتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا۔ جو چیز تمہیں شبہ میں ڈالے اس کو چھوڑ دو اور جو شک میں نہ ڈالے اس کو لے لو۔

(٢٤٤٣٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : جِئْتُ وَهُمْ يَذْكُرُونَ نَبِيذَ الْجَرِّ عِنْدَ عِكْرِمَةَ ، فَسَأَلَهُ إِنْسَانٌ عَنِ الرَّصَاصِ ؟ فَقَالَ : ذَلِكَ أَخْبَثُ ، أَوْ أَشَرُّ.

(۲۴۴۳۵) حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں آیا تو لوگ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کے پاس گھڑے کی نبیذ کا تذکرہ کررہے تھے۔ چنانچہ ایک آدمی نے حضرت عکرمہ سے سیسہ کے (استعمال کے) بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ چیز خباثت والی ہے۔ یا فرمایا: یہ چیز زیادہ شر پیدا کرنے والی ہے۔

(٢٤٤٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَمْعَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَرِهَهُ فِي الرَّصَاصِ.

(۲۴۴۳۶) حضرت ابان بن صمعہ، حضرت حسن رحمہ اللہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ سیسہ میں (نبیذ پینے کو) مکروہ سمجھتے تھے۔

(۱۳) مَنْ رَخَّصَ فِي النَّبِيذِ فِي الرَّصَاصِ

شیشہ میں نبیذ پینے کی رخصت دینے والے حضرات

(٢٤٤٣٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ جَعْفَرِ بْنِ الْحَارِثِ النَّخَعِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ نَبِيذِ الرَّصَاصِ ؟ فَرَخَّصَ لِي فِي ذَلِكَ ، فَكَانَ لِجَدِّي جَرَّةٌ مِنْ رَصَاصٍ يُنْبَذُ فِيهَا.

(۲۴۴۳۷) حضرت ابو الاشہب، جعفر بن حارث نخعی، اپنے والد، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سیسہ کی نبیذ کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے مجھے اس کے بارے میں رخصت عنایت فرمائی۔ چنانچہ میرے دادا کے پاس سیسہ کا ایک گھڑا تھا، جس میں وہ نبیذ بناتے تھے۔

(٢٤٤٣٨) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : رَأَيْتُ إِبْرَهِيمَ ، وَخَيْثَمَةَ ، وَالْمُسَيَّبَ بْنَ رَافِعٍ

مَعَهُم نَبِيذٌ فِي رَصَاصٍ يَشْرَبُونَهُ.

(۲۴۴۳۸) حضرت علاء بن مسیب سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم، حضرت خیثمہ، اور حضرت مسیب بن رافع کو دیکھا کہ ان کے پاس سیسہ میں نبیذ تھی اور وہ اس کو پی رہے تھے۔

(۲٤٤٣٩) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، قَالَ : كَانَ أَبُو قِلاَبَةَ يُنْبَذُ لَهُ فِي سِقَاءٍ ، ثُمَّ يُحَوِّلُهُ فِي بَاطِيَّةٍ مِنْ رَصَاصٍ.

(۲۴۴۳۹) حضرت خالد حذاء سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوقلابہ کے لئے مشکیزہ میں نبیذ بنائی جاتی تھی۔ پھر وہ اس نبیذ کو سیسہ کے بڑے برتن میں منتقل کر لیتے تھے۔

(۲٤٤٤٠) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي غَيْلاَنُ بْنُ عُمَيْرَةَ ، قَالَ : لَقِيتُ ابْنَ عُمَرَ ، فَسَأَلْتُهُ عَنِ الأَشْرِبَةِ ؟ فَرَخَّصَ لِي فِي الرَّصَاصِ.

(۲۴۴۴۰) حضرت غیلان بن عمیرہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میری ملاقات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے ان سے مشروبات کے بارے میں سوال کیا؟ پس انہوں نے میرے لئے سیسہ کے بارے میں رخصت عنایت فرمائی۔

(۲٤٤٤١) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، وَلَيْسَ بِالأَحْمَرِ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ فِي جَرَّةٍ مِنْ رَصَاصٍ.

(۲۴۴۴۱) حضرت شعبہ، حضرت حکم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان کے لئے سیسہ کے گھڑے میں نبیذ بنائی جاتی تھی۔

(۱۳) النَّبِيذُ فِي الْقَوَارِيرِ ، وَالشُّرْبُ فِيهَا

بوتلوں میں نبیذ، اور بوتلوں میں پینا

(۲٤٤٤٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ فِي الْقَوَارِيرِ.

(۲۴۴۴۲) حضرت حمید، حضرت بکر کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان کے لئے بوتلوں میں نبیذ بنائی جاتی تھی۔

(۲٤٤٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَمْعَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الزُّجَاجِ ، يَعْنِي النَّبِيذَ.

(۲۴۴۴۳) حضرت ابان بن صمعہ، حضرت حسن کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے شیشہ میں رخصت عنایت کی۔ یعنی نبیذ کے لئے۔

(۲٤٤٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ وَاصِلٍ ، قَالَ حَدَّثَتْنِي وَالِدَتِي ، عَنِ امْرَأَةٍ ، يُقَالُ لَهَا : بِنْتُ الأَقْعَصِ ، وَكَانَتْ كَنَّةً لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، أَنَّهَا أَتَتِ ابْنَ عُمَرَ بِجَرَّةٍ خَضْرَاءَ ، فَقَالَ : مَا هَذَا ؟ قَالَتْ : نَنْبِذُ فِي هَذِهِ ، فَأَدْخَلَ ابْنُ عُمَرَ يَدَهُ فِي جَوْفِهَا ، فَقَالَ : عَزَمْتُ عَلَيْكِ لَتَشْرَبِنَّ فِيهَا ، فَإِنَّمَا هِيَ مِثْلُ الْقَارُورَةِ.

(۲۴۴۴۴) حضرت معروف بن واصل سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے میری والدہ نے ایک عورت کے بارے میں بیان کیا

جس کو۔ بنت الاقعص کہا جاتا تھا۔ اور یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی بہوتھیں۔ کہ وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سبز رنگ کا گھڑا لے کر آئیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہم اس گھڑے میں نبیذ بناتے ہیں۔ پس حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس گھڑے کے اندر اپنا ہاتھ داخل کیا اور پھر فرمایا: میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ البتہ ضرور تم اس میں پیو۔ کیونکہ یہ تو محض بوتل کی طرح ہے۔

(٢٤٤٤٥) حدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ مُحَمَّدًا يَشْرَبُ فِي الْقَوَارِيرِ.

(۲۴۴۴۵) حضرت حکم بن عطیہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے محمد رحمہ اللہ کو بوتلوں میں پیتے دیکھا ہے۔

(٢٤٤٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الشُّرْبَ فِي الزُّجَاجِ.

(۲۴۴۴۶) حضرت ابو برزہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ شیشہ میں پینے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(٢٤٤٤٧) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَنَسًا فَقُلْتُ :الْقَارُورَةُ وَالرَّصَاصَةُ ؟ قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِمَا ، قُلْتُ :فَإِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ ؟ قَالَ :دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لاَ يَرِيبُكَ.

(۲۴۴۴۷) حضرت مختار بن فلفل سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ میں نے پوچھا۔ بوتل اور سیسہ (کے بارے میں کیا حکم ہے)؟ انہوں نے جواب دیا۔ ان دونوں میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا۔ کچھ لوگ تو (ان کے بارے میں کچھ) کہتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ جو چیز تجھے شک وشبہ میں ڈالے تو اس کو چھوڑ دے اور جو چیز تجھے شک وشبہ میں نہ ڈالے اس کو پکڑ لے۔

(٢٤٤٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ ، قَالَ :جِئْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ بِجَرَّةٍ خَضْرَاءَ ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا فَقُلْتُ :أَنْنبِذُ فِي هَذِهِ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، هِيَ بِمَنْزِلَةِ الْقَارُورَةِ.

(۲۴۴۴۸) حضرت حبیب بن ابو عمرہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کی خدمت میں ایک سبز گھڑا لے کر آیا۔ تو انہوں نے اس میں اپنا ہاتھ داخل کیا۔ میں نے پوچھا۔ کیا ہم اس گھڑے میں نبیذ بنالیں؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہاں۔ یہ تو بوتل کے قائم مقام ہے۔

(٢٤٤٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :شَرِبْتُ عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ ثَلاَثَ قَوَارِيرَ مِنْ نَبِيذٍ.

(۲۴۴۴۹) حضرت حسن بن عمرو سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم کے ہاں نبیذ کی تین بوتلیں پی تھیں۔

(١٤) مَنْ رَخَّصَ فِي الدُّرْدِيِّ فِي النَّبِيذِ

نبیذ کی تلچھٹ میں رخصت دینے والے حضرات

(٢٤٤٥٠) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :كَانَ

عَبْدُ اللهِ يُنْبَذُ لَهُ فِي جَرٍّ ، وَيُجْعَلُ لَهُ فِيهِ عَكَرٌ.

(۲۴۴۵۰) حضرت قاسم بن عبدالرحمٰن، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کے لئے ایک گھڑے میں نبیذ بنائی جاتی تھی اور اس میں ان کے لئے تلچھٹ بنائی جاتی تھی۔

(٢٤٤٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْمَعْدِلِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ عُمَرَ أُتِيَ بِنَبِيذٍ مِنْ نَبِيذِ الشَّامِ ، فَشَرِبَ مِنْهُ وَقَالَ :أَقْلَلْتُمْ عَكَرَهُ.

(۲۴۴۵۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس شام کی نبیذ لائی گئی۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے اس نبیذ کو نوش فرمایا۔ اور پھر فرمایا: تم نے اس کی تلچھٹ کم کر دی ہے۔

(٢٤٤٥٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ ، قَالَ :سَقَانِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى نَبِيذَ جَرٍّ وَفِيهِ دُرْدِيٌّ ، وَسَقَيْتُهُ مِنْهُ.

(۲۴۴۵۲) حضرت ابوفروہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ نے ایک گھڑے میں نبیذ پلائی اور اس میں تلچھٹ بھی تھی۔ اور میں نے اس کو پیا۔

(٢٤٤٥٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : كَانَ يَسْقِينَا نَبِيذًا يُؤْذِينَا رِيحُ دُرْدِيِّهِ.

(۲۴۴۵۳) حضرت حسن بن عمرو، حضرت ابووائل کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ حسن رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابووائل ہمیں ایسی نبیذ پلاتے تھے جس کی تلچھٹ کی بُو ہمیں اذیت دیتی تھی۔

(٢٤٤٥٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ، عَنِ الرَّوْبَةِ ، قَالَ :وَمَا الرَّوْبَةُ ؟ قُلْتُ :الدُّرْدِيُّ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۴۴۵۴) حضرت جابر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوجعفر سے رَوْبَہْ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے پوچھا۔ رَوْبَہْ کیا ہوتا ہے؟ میں نے کہا۔ تلچھٹ ہوتی ہے۔ انہوں نے جواب دیا۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٤٤٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَنْبِذُ الطِّلاَءَ يَجْعَلُ فِيهِ الدُّرْدِيَّ.

(۲۴۴۵۵) حضرت اعمش، حضرت ابراہیم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ طلاء کی نبیذ بناتے تھے اور اس میں تلچھٹ بناتے تھے۔

(٢٤٤٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَالشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يَجْعَلاَنِ فِي نَبِيذِهِمَا الدُّرْدِيَّ.

(۲۴۴۵۶) حضرت حسن بن عمرو، حضرت ابراہیم اور شعبی کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنی اپنی نبیذ میں تلچھٹ بناتے تھے۔

(۱۵) مَنْ كَرِهَ الْعَكَرَ فِي النَّبِيذِ

جولوگ نبیذ میں تلچھٹ کو ناپسند کرتے تھے

(٢٤٤٥٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ، أَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِ الْعَكَرَ.

(۲۴۴۵۷) حضرت ہشام، حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت محمد رحمہ اللہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ یہ دونوں حضرات تلچھٹ کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢٤٤٥٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْعَكَرَ.

(۲۴۴۵۸) حضرت داؤد، حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید تلچھٹ کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢٤٤٥٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ :أَنَّهُ كَرِهَ الْعَكَرَ وَقَالَ :هُوَ خَمْرٌ.

(۲۴۴۵۹) حضرت داؤد، حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ تلچھٹ کو ناپسند کرتے تھے اور فرماتے تھے، یہ خمر ہے۔

(۱٦) فِي الطِّلاءِ، مَنْ قَالَ إِذَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ فَاشْرَبْهُ

طلاء کے بارے میں جن لوگوں نے کہا ہے کہ جب اس کے دوتہائی ختم ہو جائیں تو پھر تم اس کو پی لو

(٢٤٤٦٠) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ، وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، وَأَبَا طَلْحَةَ كَانُوا يَشْرَبُونَ مِنَ الطِّلاَءِ مَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ.

(۲۴۴۶۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ایسا طلاء (شیرہ انگور کا پختہ مشروب) پیا کرتے تھے، جس کے دوتہائی ختم ہو گئے ہوں اور اس کا ایک تہائی باقی ہو۔

(٢٤٤٦١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الشَّرَابِ الَّذِي كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَجَازَهُ لِلنَّاسِ ؟ قَالَ :هُوَ الطِّلاَءُ الَّذِي قَدْ طُبِخَ حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ.

(۲۴۴۶۱) حضرت داؤد بن ابی ہند سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ سے اس مشروب کے بارے میں دریافت کیا جس کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے لئے اجازت دے رکھی تھی؟ حضرت سعید نے جواب دیا۔ یہ وہ طلاء تھا جس کے دوتہائی ختم ہو جائیں اور ایک تہائی باقی رہ جائے۔

(٢٤٤٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ ، قَالَتْ : كُنْتُ أَطْبُخُ لأَبِي الدَّرْدَاءِ الطِّلاَءَ مَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ فَيَشْرَبُهُ.

(۲۴۴۶۲) حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے لئے وہ طلاء پکایا کرتی تھی۔ جس کا دو تہائی حصہ ختم ہو جاتا اور ایک تہائی باقی رہ جاتا، پس حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ اس کو نوش فرما لیتے۔

(۲٤٤٦٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَشْرَبُ مِنَ الطِّلاَءِ مَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ.

(۲۴۴۶۳) حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا، حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتی ہیں کہ وہ اس طرح کا طلاء پیتے تھے جس کے دو تہائی ختم ہو گئے ہوں اور ایک تہائی باقی بچ گیا ہو۔

(۲٤٤٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ قَدْ سَمَّاهُ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ يَرْزُقُ النَّاسَ مِنَ الطِّلاَءِ مَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ.

(۲۴۴۶۴) حضرت ابان بن عبد اللہ بجلی، ایک آدمی کا نام لے کر اس سے روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کو وہ طلاء وظیفہ میں دیتے تھے جس کے دو تہائی ختم ہو گئے ہوں اور ایک تہائی باقی ہو۔

(۲٤٤٦٥) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ : مَا تَرَى فِي الطِّلاَءِ ؟ قَالَ : مَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ ، وَمَا أَرَى بِالْمنصَّفِ بَأْسًا.

(۲۴۴۶۵) حضرت فضیل بن عمرو سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے پوچھا۔ آپ کی طلاء کے بارے میں کیا رائے ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ طلاء جس کے دو تہائی چلے جائیں اور اس کا ایک تہائی باقی رہ جائے اور میں آدھی ختم ہونے والی طلاء میں بھی کوئی حرج محسوس نہیں کرتا۔

(۲٤٤٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : اشْرَبْ مَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ.

(۲۴۴۶۶) حضرت حسن رحمہ اللہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جس (طلاء) کا دو تہائی حصہ ختم ہو جائے اور اس کا ایک تہائی رہ جائے اس کو پی لو۔

(۲٤٤٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ سَقِيمَ الْبَطْنِ ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَطْبُخَ لَهُ طِلاَءً حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ ، فَكَانَ يَشْرَبُ مِنْهُ الشَّرْبَةَ عَلَى إِثْرِ الطَّعَامِ.

(۲۴۴۶۷) حضرت انس بن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک کا پیٹ خراب تھا۔ پس انہوں نے مجھے اس بات کا حکم دیا کہ میں ان کے لئے طلاء کو اس قدر پکاؤں کہ اس کا دو تہائی حصہ ختم ہو جائے اور ایک تہائی حصہ رہ جائے، پس حضرت انس رضی اللہ عنہ اس طلاء میں سے کھانے کے بعد ایک گھونٹ پیا کرتے تھے۔

(۲٤٤٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : اشْرَبْ مِنَ الطِّلاَءِ مَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ.

(۲۴۴۶۸) حضرت ابراہیم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ایسا طلاء جس کا دو تہائی ختم ہو گیا ہو اور ایک تہائی رہ گیا ہو۔ اس کو تم پی لو۔

(۲٤٤٦۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الطِّلاَءِ عَلَى النِّصْفِ ؟ فَكَرِهَهُ ، وَقَالَ :عَلَيْكَ بِاللَّبَنِ.

(۲۴۴۶۹) حضرت یعلی بن عطاء سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک دیہاتی کو سُنا کہ وہ حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے آدھی رہ جانے والی طلاء کے بارے میں سوال کر رہا تھا؟ تو حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے اس کو ناپسند سمجھا اور فرمایا: تمہیں دودھ لازم پکڑنا چاہیے۔

(۲٤٤۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، وَأَبِي جُحَيْفَةَ ، قَالاَ : كَانَ عَلِيٌّ يَرْزُقُنَا الطِّلاَءَ ، قَالَ :قُلْتُ : كَيْفَ كَانَ ؟ قَالَ : كُنَّا نَأْتَدِمُهُ بِالْخُبْزِ ، وَنَخْتَاسُهُ بِالْمَاءِ .

(۲۴۴۷۰) حضرت یزید، حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ اور حضرت ابوجحیفہ سے روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمیں عطیہ میں طلاء دیا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں، میں نے پوچھا یہ کیا ہوتا تھا؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہم اس کو روٹی کے ساتھ سالن کے طور پر استعمال کرتے تھے اور ہم اس کو پانی کے ساتھ خلط کر لیتے تھے۔ (یعنی وہ گاڑھا ہوتا تھا۔)

(۲٤٤۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُلَيْمٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ :إِنِّي لأَشْرَبُ الطِّلاَءَ الْحُلْوَ الْقَارِصَ.

(۲۴۴۷۱) حضرت علی بن سلیم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا کہ میں انتہائی شدید میٹھا طلاء نوش کرتا ہوں۔

(۲٤٤۷۲) حَدَّثَنَا حَمَّاد بن خَالِدٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، عَن سَالِمِ بْنِ سَالِمٍ قَال :دَخَلتُ عَلَى أَبِي أُمَامَةَ وَهُوَ يَشْرَبُ طِلاَءَ الرَّبِّ.

(۲۴۴۷۲) حضرت سالم بن سلام سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ وہ شیرہ کا طلاء نوش کر رہے تھے۔

(۲٤٤۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ :خَرَجْتُ مَعَ جَرِيرٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَى حَمَّامٍ لَهُ بِالْعَاقُولِ ، فَأُتِينَا بِطَعَامٍ فَأَكَلْنَا ، ثُمَّ أُتِينَا بِعَسَلٍ وَطِلاَءٍ ، فَقَالَ : جَرِيرٌ : اشْرَبُوا أَنْتُمُ الْعَسَلَ ، وَشَرِبَ هُوَ الطِّلاَءَ وَقَالَ :إِنَّهُ يُسْتَنْكَرُ مِنْكُمْ ، وَلاَ يُسْتَنْكَرُ مِنِّي ، قُلْتُ :أَيُّ الطِّلاَءِ هُوَ ؟ قَالَ : كُنْتُ أَجِدُ رِيحَهُ كَمَكَانِ تِلْكَ ، وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى أَقْصَى حَلَقَةٍ فِي الْقَوْمِ.

(۲۴۴۷۳) حضرت عثمان بن قیس سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں جمعہ کے دن جریر کے ہمراہ مقام عاقول میں ان کے حمام کی

طرف نکلا، پس ہمارے پاس کھانا لایا گیا، جس کو ہم نے کھایا، پھر ہمارے پاس شہد اور طلاء لایا گیا، جریر نے کہا: تم لوگ شہد پیو اور انہوں نے خود طلاء پیا، اور کہنے لگا۔ یہ (طلاء) پینا تمہاری طرف عجیب سمجھا جائے گا لیکن میری طرف سے عجیب نہیں سمجھا جائے گا۔ میں نے پوچھا، یہ کون سا طلاء ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ میں اس کی بُو کو فلاں جگہ سے پالیتا ہوں اور (یہ کہہ کر) انہوں نے لوگوں میں سے جو سب سے دور بیٹھا ہوا گروہ تھا اس کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔

(٢٤٤٧٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ابْنِ أَخِي مَسْرُوقٍ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : كَانَ مَسْرُوقٌ يَشْرَبُ الطِّلاَءَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، كَانَ يَطْبُخُهُ ثُمَّ يَشْرَبُهُ.

(۲۴۴۷۴) حضرت مسروق کے برادرزادہ، مغیرہ بن منتشر سے روایت ہے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے مغیرہ سے پوچھا۔ کیا حضرت مسروق طلاء پیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہاں۔ حضرت مسروق اس کو پکاتے پھر نوش فرماتے۔

(٢٤٤٧٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ أَبِي جَرِيرٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ ، قَالَ : غَزَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَأَتَى أَرْضَ الشَّامِ ، فَقِيلَ لأَبِي عُبَيْدَةَ : إِنَّ هَاهُنَا شَرَابًا تَشْرَبُهُ النَّصَارَى فِي صَوْمِهِمْ ، قَالَ : فَشَرِبَ مِنْهُ أَبُو عُبَيْدَةَ.

(۲۴۴۷۵) حضرت نضر بن انس سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سفر جہاد میں تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ ملک شام کی زمین میں تشریف لائے، تو حضرت ابوعبیدہ سے کہا گیا۔ یہاں پر ایک مشروب ایسا ہے جس کو نصاریٰ اپنے روزوں میں پیتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں پھر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس مشروب کو نوش فرمایا۔

(٢٤٤٧٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ كَانَ يَشْرَبُ الطِّلاَءَ بِالشَّامِ.

(۲۴۴۷۶) حضرت شریح سے یہ روایت ہے کہ حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ملک شام میں طلاء پیا کرتے تھے۔

(٢٤٤٧٧) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ أَبِي عُمَرَ ، قَالَ : ذُكِرَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ الطِّلاَءُ ، وَذَكَرُوا طَبْخَهُ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : إِنَّ النَّارَ لاَ تُحِلُّ شَيْئًا ، وَلاَ تُحَرِّمُهُ لأَنَّ أَوَّلَهُ كَانَ حَلاَلاً.

(۲۴۴۷۷) حضرت یحییٰ بن عبید ابی عمر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سامنے طلاء کا ذکر ہوا اور لوگوں نے اس کے پکانے کا بھی ذکر کیا۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ آگ کسی چیز کو حلال کرتی ہے اور نہ ہی حرام کرتی ہے، کیونکہ یہ تو شروع ہی سے حلال تھی۔

(٢٤٤٧٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَشْرَبُ الطِّلاَءَ الشَّدِيدَ.

(۲۴۴۷۸) حضرت حکم، حضرت شریح کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ انتہائی شدید طلاء پیا کرتے تھے۔

(٢٤٤٧٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَشْرَبُ الطِّلاَءَ عِنْدَ

مَرْوَانَ ، مَا يُحَمِّرُ وَجْنَتَيهِ.

(۲۴۴۷۹) حضرت علی بن بذیمہ، حضرت ابوعبیدہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ مروان کی موجودگی میں اس طرح کا طلاء پیتے تھے کہ جس سے ان کے رخسار سُرخ ہو جاتے تھے۔

(۲٤٤٨٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَشْتَرِي الطِّلاَءَ مِمَّنْ لاَ يَدْرِي مَنْ صَنَعَهُ ، ثُمَّ يَشْرَبُهُ.

(۲۴۴۸۰) حضرت اعمش، حضرت ابراہیم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ ان لوگوں سے بھی طلاء خرید لیتے تھے جن کو یہ معلوم نہیں ہوتا تھا کہ اس کو کس نے تیار کیا ہے پھر آپ اس کو نوش بھی فرما لیتے تھے۔

(۲٤٤٨١) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ شَيْخٍ مِنَ الْحَضْرَمِيِّينَ ، قَالَ : قَسَّمَ عَلِيٌّ طِلاَءً ، فَبَعَثَ إلَيَّ بِقِدْرٍ ، فَكُنَّا نَأْكُلُهُ بِالْخُبْزِ كَمَا نَأْكُلُهُ بِالْكَامِخِ.

(۲۴۴۸۱) حضرت سُدّی، حضرمیین کے ایک بوڑھے سے روایت بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے طلاء تقسیم کی، پس آپ رضی اللہ عنہ نے میری طرف بھی ایک ہانڈی بھیجی، چنانچہ ہم اس کو روٹی کے ساتھ اس طرح کھاتے تھے جس طرح چٹنی کھاتے ہیں۔

(۲٤٤٨٢) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ : كَانَتْ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بِشْرٍ الأَنْصَارِيِّ قِرْبَةٌ يُصْنَعُ لَهُ بِهَا طَعَامٌ ، فَدَعَا نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فَأَكَلُوا ، ثُمَّ أُتُوا بِشَرَابٍ مِنَ الطِّلاَءِ ، وَفِيهِمْ أُنَاسٌ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ ، فَقَالُوا : مَا هَذَا ؟ قَالُوا : شَرَابٌ يَصْنَعُهُ ابْنُ بِشْرٍ لِنَفْسِهِ ، فَقَالُوا : هُوَ الرَّجُلُ لاَ يُرْغَبُ عَنْ شَرَابِهِ ، فَشَرِبُوا.

(۲۴۴۸۲) حضرت موسیٰ بن عبداللہ بن یزید انصاری سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن ابن بشر انصاری کے پاس ایک مشک تھا جس میں ان کے لئے کھانا بنایا جاتا تھا، پس انہوں نے اپنے دوستوں میں سے کچھ لوگ کو دعوت دی انہوں نے (حضرت عبدالرحمٰن کے ہاں) کھانا کھایا پھر ان مہمانوں کے پاس طلاء کا مشروب لایا گیا اور ان مہمانوں میں اہل بدر کے کچھ حضرات بھی تھے۔ انہوں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا۔ یہ ایک مشروب ہے جو حضرت ابن بشر اپنے لیے بناتے ہیں۔ اس پر اہل بدر نے کہا۔ یہ عبدالرحمٰن بن بشر ایسا آدمی ہے کہ جس کے مشروب سے اعراض نہیں کیا جا سکتا پس ان اہل بدر نے بھی مشروب پیا۔

(۲٤٤٨٣) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَانَ يَرْزُقُنَا الطِّلاَءَ ، فَقُلْتُ لَهُ : مَا هَيْئَتُهُ ؟ قَالَ : أَسْوَدُ ، يَأْخُذُهُ أَحَدُنَا بِإِصْبَعِهِ.

(۲۴۴۸۳) حضرت ابوعبدالرحمٰن، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمیں طلاء بطور وظیفہ کے دیا کرتے تھے۔ (راوی کہتے ہیں) میں نے ابوعبدالرحمٰن سے پوچھا۔ اس طلاء کی ہیئت کیسی ہوتی تھی؟ ابوعبدالرحمٰن نے

جواب دیا۔ وہ سیاہ رنگ کا ہوتا تھا جس کو ہم میں سے کوئی شخص اپنی انگلی سے لیتا تھا۔

(٢٤٤٨٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْمُزَنِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ ؛ أَنَّ الْحَجَّاجَ دَعَاهُ فَقَالَ : أَرِنِي كِتَابَ عُمَرَ إِلَى عَمَّارٍ فِي شَأْنِ الطِّلاَءِ ، فَخَرَجَ وَهُوَ حَزِينٌ ، فَلَقِيَهُ الشَّعْبِيُّ فَسَأَلَهُ ، فَأَخْبَرَهُ عَمَا قَالَ لَهُ الْحَجَّاجُ ، فَقَالَ لَهُ الشَّعْبِيُّ : هَلُمَّ صَحِيفَةً وَدَوَاةً ، فَوَاللَّهِ مَا سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِيكَ إِلاَّ مَرَّةً وَاحِدَةً ، فَأَمْلَى عَلَيْهِ : بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، مِنْ عَبْدِ اللهِ عُمَرَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ ، أَمَّا بَعْدُ ؛ فَإِنِّي أُتِيتُ بِشَرَابٍ مِنْ قِبَلِ الشَّامِ ، فَسَأَلْتُ عَنْهُ كَيْفَ يُصْنَعُ ؟ فَأَخْبَرُونِي أَنَّهُمْ يَطْبُخُونَهُ حَتَّى يَذْهَبَ ثُلُثَاهُ وَيَبْقَى ثُلُثُهُ ، فَإِذَا فُعِلَ ذَلِكَ بِهِ ذَهَبَ رِسُّهُ وَرِيحُ جُنُونِهِ ، وَذَهَبَ حَرَامُهُ وَبَقِيَ حَلاَلُهُ ، قَالَ عَبْدُ اللهِ : وَأُرَاهُ قَالَ : وَالطَّيِّبُ مِنْهُ ، فَإِذَا أَتَاكَ كِتَابِي هَذَا فَمُرْ مَنْ قِبَلَكَ فَلْيَتَوَسَّعُوا بِهِ فِي أَشْرِبَتِهِمْ ، وَالسَّلاَمُ.

(۲۴۴۸۴) حضرت عبدالملک بن عمیر نے ابوالہیاج کے بارے میں بیان کیا کہ حجاج نے انہیں مدعو کیا اور کہا۔ طلاء کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو لکھا گیا خط تم مجھے دکھاؤ۔ پس حضرت ابوالہیاج (وہاں سے) اس حالت میں نکلے کہ وہ غمگین تھے کہ اس دوران ابوالہیاج کو حضرت شعبی ملے انہوں نے ابوالہیاج سے (غمگینی کی وجہ) دریافت کی۔ چنانچہ انہوں نے شعبی رحمہ اللہ کو وہ ساری بات بتا دی جو حجاج نے ان سے کہی تھی۔ اس پر حضرت شعبی نے ابوالہیّاج سے کہا۔ قلم اور دوات اور کاغذ لاؤ۔ خدا کی قسم! میں نے یہ خط تمہارے باپ سے صرف ایک ہی مرتبہ سُنا ہے۔ چنانچہ حضرت شعبی نے ابوالہیاج کو یہ املاء کروایا 'بسم اللہ الرحمن الرحیم' اللہ کے بندے امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی جانب (خط)۔ اما بعد! میرے پاس ملک شام کی طرف سے ایک مشروب لایا گیا تو میں نے اسکے بارے میں دریافت کیا کہ یہ کیسے بنایا جاتا ہے؟ تو لوگوں نے مجھے بتایا کہ لوگ اس کو اتنا پکاتے ہیں کہ اس کے دو تہائی حصے ختم ہو جاتے ہیں اور اس کا ایک تہائی حصہ رہ جاتا ہے۔ پھر جب یہ عمل اس کے ساتھ کیا جاتا ہے تو اس کی خرابی اور فساد ختم ہو جاتی ہے اور اس کی بے ہوشی کی ہوا چلی جاتی ہے اور اس کا حرام چلا جاتا ہے اور اس کا حلال باقی رہ جاتا ہے۔ حضرت عبداللہ کہتے ہیں ...... میرے خیال میں آپ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا تھا۔ ''اور اس کا بہتر حصہ رہ جاتا ہے'' ...... پس جب تمہارے پاس میرا یہ خط پہنچے تو تم اپنے علاقہ کے لوگوں کو حکم دے دو کہ وہ اس مشروب کے ذریعہ اپنے مشروبات میں وسعت کرلیں۔ والسلام۔

(٢٤٤٨٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَرِهَ الْمُنَصَّفَ ، وَبَعَثَ إِلَى أَهْلِ الأَمْصَارِ يَنْهَاهُمْ.

(۲۴۴۸۵) حضرت ابن فضیل، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز پک کر آدھی رہ جانے والی طلاء کو ناپسند کرتے تھے اور انہوں نے متعدد شہروں کے رہنے والوں کو اس سے منع کرنے کے لئے افراد بھیجے تھے۔

(٢٤٤٨٦) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قُلْتُ لِطَاوُوسٍ : أَرَأَيْتَ هَذَا الْعَصِيرَ الَّذِي

يُطْبَخُ عَلَى النِّصْفِ وَالثُّلُثِ وَنَحْوِ ذَلِكَ ؟ قَالَ :أَرَأَيْتَ هَذَا الَّذِي مِنْ نَحْوِ الْعَسَلِ إِنْ شِئْتَ أَكَلْتَ بِهِ الْخُبْزَ ، وَإِنْ شِئْتَ صَبَبْتَ عَلَيْهِ مَاءً فَشَرِبْتَهُ ، وَمَا دُونَهُ فَلَا تَشْرَبْهُ ، وَلَا تَبِعْهُ ، وَلَا تَنْتَفِعَنَّ بِثَمَنِهِ.

(۲۴۴۸۶) حضرت داؤد بن ابراہیم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت طاؤس سے پوچھا، آپ کی رائے اس عصیر (شیرہ انگور) کے بارے میں کیا ہے جس کو نصف اور ثلث وغیرہ کے ختم تک پکایا جاتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا، کیا تم اس عصیر میں شہد کی طرح کو دیکھتے ہو کہ اگر تم چاہو تو تم اس کے ساتھ روٹی کھالو اور اگر تم چاہو تو اس میں پانی ملالو اور پھر اس کو نوش کرلو اور جو اس سے کم درجہ ہو تو تم نہ تو اس کو پیو اور نہ اس کو بیچو اور نہ ہی اس کے ثمن سے نفع حاصل کرو۔

(٢٤٤٨٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، وَالْحَسَنِ ، قَالَا :اشْرَبْ مِنَ الطِّلَاءِ مَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ.

(۲۴۴۸۷) حضرت عکرمہ اور حضرت حسن رحمہما اللہ دونوں سے روایت ہے، وہ دونوں کہتے ہیں کہ اس طلاء کی پی لو جس کے دو تہائی جاچکے ہوں اور جس کا ایک تہائی رہ گیا ہو۔

(١٧) فِي الْخَلِيطَيْنِ مِنَ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ ، مَنْ نَهَى عَنْهُ

کچی، پکی کھجور اور کشمش کو ملانے کے بارے میں، جو لوگ اس سے منع کرتے ہیں

(٢٤٤٨٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : كُنَّا نَنْبِذُ الرُّطَبَ وَالْبُسْرَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ هَرَقْنَاهُمَا مِنَ الأَوْعِيَةِ ، ثُمَّ تَرَكْنَاهُمَا. (طحاوی ۲۱۳)

(۲۴۴۸۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کچی اور پکی کھجوروں کی نبیذ بنایا کرتے تھے، پھر جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو ہم نے ان دونوں کی نبیذوں کو بھی برتنوں سے بہادیا پھر ہم نے ان دونوں کو ترک کردیا۔

(٢٤٤٨٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ النَّجْرَانِيِّ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ :إِنَّا بِأَرْضٍ ذَاتِ تَمْرٍ وَزَبِيبٍ ، فَهَلْ يُخْلَطُ التَّمْرُ وَالزَّبِيبُ فَنَنْبِذُهُمَا جَمِيعًا ؟ قَالَ :لاَ ، قُلْتُ :لِمَ ؟ قَالَ :إِنَّ رَجُلاً سَكِرَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ وَهُوَ سَكْرَانُ ، فَضَرَبَهُ ، ثُمَّ سَأَلَهُ عَنْ شَرَابِهِ ، قَالَ :شَرِبْتُ نَبِيذًا ، قَالَ :أَيَّ نَبِيذٍ ؟ قَالَ :نَبِيذُ تَمْرٍ وَزَبِيبٍ ، قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَخْلِطُوهُمَا، فَإِنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَكْفِي وَحْدَهُ. (احمد ۲۵۔ ابویعلی ۵۷۵۶)

(۲۴۴۸۹) حضرت نجرانی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا، ہم لوگ کھجوروں اور

کشمش کی زمین میں ہوتے ہیں کیا اس بات کی اجازت ہے کہ کھجور اور کشمش کو ملا لیا جائے پھر ہم ان دونوں کی اکٹھی نبیذ بنا لیں۔ انہوں نے جواب دیا، نہیں۔ میں نے پوچھا، کیوں؟ انہوں نے جواباً فرمایا، ایک آدمی، جناب نبی کریم ﷺ کے زمانہ اقدس میں حالت سکر میں تھا کہ اس کو جناب نبی کریم ﷺ کی مجلس میں اس حال میں لائے کہ وہ نشہ کی حالت میں تھا۔ پس آپ ﷺ نے اس کو مارا (یعنی مارنے کا حکم دیا) پھر آپ ﷺ نے اس سے مشروب کے بارے میں پوچھا۔ تو اس نے کہا میں نے نبیذ پی ہے آپ ﷺ نے پوچھا "کون سی نبیذ؟" اس نے جواب دیا، کھجور اور کشمش کی نبیذ۔ راوی کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تم ان دونوں کو باہم خلط نہ کرو کیونکہ ان میں سے ہر ایک علیحدہ کافی ہے۔"

(٢٤٤٩٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ تَنْبِذُوا التَّمْرَ وَالزَّبِيبَ جَمِيعًا ، وَلاَ تَنْبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ ، وَانْبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَةٍ. (بخاری ۵۶۰۲۔ مسلم ۲۴)

(۲۴۴۹۰) حضرت عبداللہ بن ابو قتادہ، اپنے والد کے واسطہ سے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تم کھجور اور کشمش کو اکٹھے نبیذ بنانے میں استعمال نہ کرو اور تم کچی، پکی کھجور کو اکٹھا کر کے نبیذ نہ بناؤ اور ان میں سے ہر ایک کی علیحدہ نبیذ بناؤ۔"

(٢٤٤٩١) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي أَرْطَاةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الزَّهْوِ وَالتَّمْرِ ، وَعَنِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ. (احمد ۳/ ۵۸۔ ابویعلی ۱۱۷۱)

(۲۴۴۹۱) حضرت ابو سعید سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کچی اور پکی کھجور اور کشمش اور کھجور سے منع فرمایا ہے۔

(٢٤٤٩٢) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا ، وَأَنْ يُخْلَطَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا ، وَكَتَبَ إِلَى أَهْلِ جُرَشَ يَنْهَاهُمْ عَنْ خَلْطِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ. (مسلم ۲۷۔ احمد ۱/ ۳۳۶)

(۲۴۴۹۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کھجور اور کشمش کو باہم خلط کیا جائے اور نیم پختہ اور پختہ کھجور کو اکٹھا کیا جائے اور آپ ﷺ نے اہل جُرش کو خط لکھا جس میں آپ ﷺ نے ان کو کھجور اور کشمش اکٹھے کرنے سے منع کیا۔

(٢٤٤٩٣) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْبَذَ التَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا ، وَالتَّمْرُ وَالْبُسْرُ جَمِيعًا. (بخاری ۵۶۰۱۔ مسلم ۱۵۷۴)

(۲۴۴۹۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کھجور اور

کشمش کو ملایا جائے اور پختہ اور نیم پختہ کھجور کے ملانے سے بھی منع کیا۔

(٢٤٤٩٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ ، قَالَ : كَانَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ يَنْهَى أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ.

(۲۴۴۹۴) حضرت عقبہ بن عبد الغافر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کھجور اور کشمش کو ملانے سے منع کیا کرتے تھے۔

(٢٤٤٩٥) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْبُسْرَ وَحْدَهُ ، وَأَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ التَّمْرِ ، وَلاَ يَرَى بَأْسًا بِالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَيَقُولُ : حَلاَلاَنِ اجْتَمَعَا أَوْ تَفَرَّقَا ، قَالَ : وَكَانَ الْحَسَنُ يَكْرَهُ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ.

(۲۴۴۹۵) حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اکیلے نیم پختہ کھجور کو ناپسند کرتے تھے۔ اور اس بات کو بھی ناپسند کرتے تھے کہ نیم پختہ اور پختہ کھجور کو اکٹھا کیا جائے۔ لیکن وہ کشمش اور کھجور کو اکٹھے کرنے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے اور فرماتے تھے، یہ دونوں حلال چیزیں ہیں، اکٹھی ہوں یا علیحدہ علیحدہ ہوں۔ راوی کہتے ہیں حضرت حسن کھجور اور کشمش کو جمع کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢٤٤٩٦) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ مُوسَى الضَّبِّيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ جَارِيَةَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ تَقْطَعُ التَّذْنِيبَ مِنَ الْبُسْرِ ، فَتَنْبِذُهُ عَلَى حِدَةٍ ، وَتَنْبِذُ الْبُسْرَ عَلَى حِدَةٍ.

(۲۴۴۹۶) حضرت سماک بن موسیٰ ضبی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی لونڈی کو دیکھا کہ وہ نیم پختہ کھجوروں میں سے دم کی طرف سے پختہ کھجوروں کو توڑ رہی تھی، پس یہ لونڈی ان دم کی طرف سے پختہ کھجوروں کی نبیذ علیحدہ تیار کرتی تھی اور نیم پختہ کھجوروں کی نبیذ علیحدہ تیار کرتی تھی۔

(٢٤٤٩٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي مُصْعَبٍ الْمَدَنِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : لَمَّا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ كَانُوا يَأْخُذُونَ الْبُسْرَ فَيَقْطَعُونَ مِنْهُ كُلَّ مُذَنَّبٍ ، ثُمَّ يَأْخُذُ الْبُسْرَ فَيَفْضَخُهُ ، ثُمَّ يَشْرَبُهُ.

(۲۴۴۹۷) حضرت ابو مصعب مدنی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا کہ جب حُرمتِ خمر کا حکم آیا تو لوگ نیم پختہ کھجوروں کو لیتے اور ان سے ہر مُذَنَّب (دُم پکی کھجور) کو کاٹ لیتے پھر نیم پختہ کو پکڑ کر درمیان سے چیر کر پانی میں ڈالتے اور پھر اس کو پی لیتے۔

(٢٤٤٩٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَارِبٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ خَمْرٌ.

(۲۴۴۹۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ پختہ اور نیم پختہ کھجور (کا نبیذ) خمر ہے۔

(٢٤٤٩٩) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ عُمَرَ عَنِ الْفَضِيخِ ،

فَقَالَ :وَمَا الْفَضِيخ ؟ قَالَ :بُسْرٌ يُفْضَخ ثُمَّ يُخْلَطُ بِالتَّمْرِ ، فَقَالَ :ذَاكَ الْفَضُوخُ ، قَالَ :حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَمَا شَرَابٌ غَيْرُهُ.

(۲۴۴۹۹) حضرت مجاہد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فضیخ کے بارے میں دریافت کیا؟ تو انہوں نے پوچھا، فضیخ کیا ہوتی ہے؟ اس آدمی نے جواب دیا نیم پختہ کھجور کو شق کر کے پختہ کھجور کے ساتھ ملایا جاتا ہے۔ پھر اس نے کہا یہ فضوح ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شراب حرام کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی شراب نہیں ہے۔

(٢٤٥٠٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :يُكْرَهُ خَلْطُ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ ، وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ.

(۲۴۵۰۰) حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر کے بارے میں روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ وہ پختہ اور نیم پختہ کھجوروں کے ملانے اور کشمش، کھجور کے ملانے کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢٤٥٠١) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا الشَّعْثَاءِ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ عَنِ الْفَضِيخ ؟ قَالَ :وَمَا الْفَضِيخُ ؟ قُلْتُ :الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ ، فَقَالَ :وَاللَّهِ لأَنْ تَأْخُذَ الْمَاءَ وَتَغْلِيَهُ فَتَجْعَلَهُ فِي بَطْنِكَ ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَجْمَعَهُمَا جَمِيعًا فِي بَطْنِك.

(۲۴۵۰۱) حضرت یزید بن کیسان سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوالشعثاء حضرت جابر بن زید سے فضیخ کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے پوچھا: فضیخ کیا ہے؟ میں نے بتایا، پختہ اور نیم پختہ کھجور۔ اس پر انہوں نے فرمایا: خدا کی قسم! اگر تم سادہ پانی ہی لے لو اور اس کو جوش دے لو پھر اس کو تم اپنے پیٹ میں ڈال دو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم پختہ اور نیم پختہ کھجوروں کو اکٹھے اپنے پیٹ میں جمع کرو۔

(٢٤٥٠٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ ، قَالَ : كَانَ أَبُو مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيُّ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِقَطْعِ الْمُذَنَّبِ مِنَ الْبُسْرِ ، فَيَنْبِذُ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَةٍ.

(۲۴۵۰۲) حضرت ثابت بن عبید سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابومسعود انصاری اپنے گھر والوں کو نیم پختہ کھجور سے مذنب (دُم پکی کھجور) علیحدہ کرنے کا حکم دیتے تھے پھر ان میں سے ہر ایک کھجور کی علیحدہ نبیذ بناتے تھے۔

(٢٤٥٠٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ عَوْفٍ، قَالَ:حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْجَسْرِيُّ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ؛ أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الشَّرَابِ؟ فَقَالَ: كُنَّا بِالْمَدِينَةِ وَكَانَتْ كَثِيرَةَ التَّمْرِ ، فَحَرَّمَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَضِيخَ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ يَسْأَلُهُ عَنْ أُمِّهِ ، قَدْ بَلَغَتْ سِنًّا لاَ تَأْكُلُ الطَّعَامَ ، أَيَسْقِيهَا النَّبِيذَ؟ قَالَ: قُلْتُ لَهُ :يَا مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ ، قَالَ :مَا أَمَرْتَهُ بِهِ ؟ قَالَ :أَمَرْتُهُ أَنْ لاَ يَسْقِيَهَا. (طبرانی ۵۰۵۔ طیالسی ۹۳۴)

(۲۴۵۰۳) حضرت ابوعبداللہ جسری، حضرت معقل بن یسار کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت معقل سے

شراب کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا، ہم مدینہ میں ہوتے تھے اور وہ کھجوروں کی کثرت والا علاقہ تھا۔ لیکن جناب رسول اللہ ﷺ نے ہم پر فضیخ کو حرام فرما دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ ان کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے اپنی والدہ کے بارے میں ان سے سوال کیا کہ اس کی والدہ عمر کے اس حصہ کو پہنچ گئی ہے کہ جہاں وہ کھانا نہیں کھا سکتی تو کیا سائل اپنی والدہ کو نبیذ پلا دے؟ راوی کہتے ہیں میں نے ان سے کہا، اے معقل بن یسار! آپ نے اسے اس کے بارے میں کیا حکم دیا؟ انہوں نے کہا، میں نے اس کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ اپنی والدہ کو نبیذ نہ پلائے۔

(٢٤٥٠٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ يُخْلَطَانِ ، وَعَنِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ يُخْلَطَانِ. (مسلم ٢٠۔ ترمذی ١٨٧٧)

(۲۴۵۰۴) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کھجور اور کشمش کے ملانے سے منع کیا ہے اور پختہ، نیم پختہ کھجوریں جو ملائی جاتی ہیں ان سے منع کیا ہے۔

(٢٤٥٠٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : كُنَّا فِي بَيْتِ أَبِي طَلْحَةَ وَمَعَنَا سُهَيْلُ بْنُ بَيْضَاءَ ، وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ ، وَهُمْ يَشْرَبُونَ شَرَابًا لَهُمْ ، إِذْ نَادَى مُنَادٍ : أَلَا إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ ، فَوَاللَّهِ مَا نَظَرُوا أَصِدْقٌ ، أَوْ كَذِبٌ حَتَّى قَالُوا : يَا أَنَسُ ، أَكْفِءْ مَا بَقِيَ فِي الإِنَاءِ ، فَأَكْفَأْنَاهُ ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ ، فَوَاللَّهِ مَا عَادُوا فِيهَا حَتَّى لَقُوا اللَّهَ. (مسلم ١٥٧٠۔ ابو داؤد ٣٦٦٥)

(۲۴۵۰۵) حضرت انس بن مالک سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھے اور ہمارے ساتھ حضرت سہیل بن بیضا رضی اللہ عنہ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ تھے اور یہ لوگ شراب پی رہے تھے کہ اسی دوران ایک منادی نے آواز دی۔ خبردار! شراب حرام قرار دے دی گئی ہے۔ پس خدا کی قسم! ان حضرات نے یہ نہیں دیکھا کہ یہ بات سچی ہے یا جھوٹی ہے، یہاں تک کہ انہوں نے یہ کہہ دیا۔ اے انس! برتنوں میں جو شراب باقی رہ گئی ہے وہ اُلٹ دو۔ پس ہم نے وہ بقیہ شراب اُلٹ دی اور اس دن یہ شراب پختہ اور نیم پختہ کھجور سے تیار کردہ تھی۔ پس خدا کی قسم! پھر یہ لوگ موت تک دوبارہ اس کی طرف نہیں لوٹے۔

(٢٤٥٠٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَا تَجْمَعُوا بَيْنَ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ ، وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ ، انْبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَةٍ. (مسلم ١٥٧٦۔ ابن حبان ٥٣٨١)

(۲۴۵۰۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "کچی اور پکی کھجور کو جمع نہ کرو اور کشمش اور کھجور کو بھی جمع نہ کرو، ان میں سے ہر ایک کی علیحدہ طور پر نبیذ بناؤ۔"

(٢٤٥٠٧) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : كَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ عَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ مُتَوَافِرُونَ ، فَيَلْعَنُونَهُ

وَيَقُولُونَ :هَذَا يَشْرَبُ الْخَلِيطَيْنِ :الزَّبِيبَ وَالتَّمْرَ.

(۲۴۵۰۷) حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ کوئی (مخلوط مشروب پینے والا) آدمی جناب رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس سے گزرتا جبکہ صحابہ کرام کثیر تعداد میں موجود ہوتے تو وہ اس کو لعن طعن کرتے اور کہتے، یہ شخص خلیطین یعنی کشمش اور کھجور کو ملا کر پیتا ہے۔

(۱۸) مَنْ رَخَّصَ فِي شُرْبِ الطِّلاَءِ عَلَى النِّصْفِ

جو حضرات طلاء کو نصف رہ جانے پر پینے میں رخصت دیتے ہیں

(۲٤٥٠٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَشْرَبُ الطِّلاَءَ عَلَى النِّصْفِ.

(۲۴۵۰۸) حضرت عدی بن ثابت، جناب براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ طلاء نصف رہ جانے پر پیتے تھے۔

(۲٤٥٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ جَبْرٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ يَشْرَبُ الطِّلاَءَ عَلَى النِّصْفِ.

(۲۴۵۰۹) حضرت طلحہ بن جبیر سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جحیفہ کو طلاء کے نصف رہ جانے پر نوش فرماتے دیکھا۔

(۲٤٥١٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ؛ أَنَّ جَرِيرًا كَانَ يَشْرَبُهُ عَلَى النِّصْفِ.

(۲۴۵۱۰) حضرت ابو زرعہ بن عمرو بن جریر سے روایت ہے کہ حضرت جریر طلاء کو نصف ہونے پر نوش فرماتے تھے۔

(۲٤٥١١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَوَكِيعٌ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّهُ كَانَ يَشْرَبُهُ عَلَى النِّصْفِ.

(۲۴۵۱۱) حضرت خیثمہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ طلاء کو نصف رہ جانے پر نوش فرما لیتے تھے۔

(۲٤٥١٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ؛ أَنَّ ابْنَ أَبْزَى كَانَ يَشْرَبُ الطِّلاَءَ عَلَى النِّصْفِ.

(۲۴۵۱۲) حضرت جعفر سے روایت ہے کہ حضرت ابن ابزیٰ طلاء کو نصف رہ جانے پر پی لیتے تھے۔

(۲٤٥١٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمُنْذِرِ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يشْرَبُ الطِّلاَءَ الْمقدى ، يَعْنِي مَا طُبِخَ عَلَى النِّصْفِ.

(۲۴۵۱۳) حضرت منذر، حضرت ابن الحنفیہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ مقدی طلاء نوش فرماتے تھے، یعنی وہ طلاء جو پکا کر نصف خشک کر لی گئی ہے۔

(۲٤٥١٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :كَانَ شُرَيْحٌ يَشْرَبُ الطِّلاَءَ عَلَى النِّصْفِ ، يَشْرَبُ الطِّلاَءَ الشَّدِيدَ ، يَعْنِي الْمُنَصَّفَ.

(۲۴۵۱۴) حضرت حکم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت شریح نصف رہ جانے والے طلاء کونوش فرماتے تھے۔ سخت طلاء یعنی مُنصّف طلاء پیتے تھے۔

(٢٤٥١٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ يَشْرَبُهُ عَلَى النِّصْفِ.

(۲۴۵۱۵) حضرت ایوب سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعبیدہ کو (پک کر) نصف رہ جانے والی طلاء پیتے دیکھا۔

(٢٤٥١٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غنية ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَشْرَبُهُ عَلَى النِّصْفِ.

(۲۴۵۱۶) حضرت اسماعیل، جناب قیس کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ (پک کر) نصف رہ جانے والی طلاء پیتے تھے۔

(٢٤٥١٧) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ دِينَارٍ الأَعْرَجِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : شَرِبَ عِنْدِي الطِّلاَءَ عَلَى النِّصْفِ.

(۲۴۵۱۷) حضرت دینار اعرج، جناب سعید بن جبیر کے بارے میں روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ انہوں نے میرے ہاں (پک کر) آدھی رہ جانے والی طلاء پی تھی۔

(٢٤٥١٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ؛ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ يَشْرَبُهُ عَلَى النِّصْفِ.

(۲۴۵۱۸) حضرت اعمش سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم (پک کر) نصف رہ جانے والی طلاء پیا کرتے تھے۔

(٢٤٥١٩) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَحْيَى ، قَالَ : رَأَيْتُهُ يَشْرَبُ الطِّلاَءَ عَلَى النِّصْفِ.

(۲۴۵۱۹) حضرت اعمش، حضرت یحییٰ کے بارے میں روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت یحییٰ کو نصف رہ جانے والی طلاء پیتے دیکھا۔

(٢٤٥٢٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَشْرَبُ مَعَهُ الطِّلاَءَ عَلَى النِّصْفِ ، قَالَ : فَشَرِبَ وَسَقَانِي.

(۲۴۵۲۰) حضرت شعبی، حضرت شریح کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ ان کے ساتھ (پک کر) نصف رہ جانے والی طلاء پیتے تھے۔ راوی کہتے ہیں، پس انہوں نے خود بھی پی اور مجھے بھی پلائی۔

(١٩) فِي الطِّلاَءِ يُنْبَذُ وَالْبُخْتُجِ

طلا اور پختہ عصیر نبیذ بنانے کا بیان

(٢٤٥٢١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ الطِّلاَءُ وَيُجْعَلُ فِيهِ دُرْدِيٌّ.

(۲۴۵۲۱) حضرت اعمش، حضرت ابراہیم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان کے لئے طلاء کی نبیذ بنائی جاتی تھی اور اس میں تلچھٹ ڈال دی جاتی تھی۔

(٢٤٥٢٢) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَنْبِذُ الْبُخْتُجَ.

(۲۴۵۲۲) حضرت ثابت، جناب ضحاک کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ پختہ عصیر کی نبیذ بنایا کرتے تھے۔

(۲۴۵۲۳) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ فِي نَبِيذِ الْبُخْتَجِ ، قَالَ : كَانَ نَائِمًا فَأَنْبَهْتُمُوهُ.

(۲۴۵۲۳) حضرت عبداللہ بن جابر، حضرت مجاہد سے پختہ عصیر کی نبیذ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: یہ خوابیدہ تھی تم نے اس کو بیدار کیا ہے۔

(۲۴۵۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِنَبِيذِ الْبُخْتُجِ.

(۲۴۵۲۴) حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا، پختہ عصیر کی نبیذ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۴۵۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي حُجَيْرٍ ، قَالَ : سَقَانَا الضَّحَّاكُ نَبِيذَ الْبُخْتُجِ.

(۲۴۵۲۵) حضرت ابوحجیر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ضحاک نے ہمیں پختہ عصیر کی نبیذ پلائی تھی۔

(۲۰) فِي فَضِيخِ الْبُسْرِ وَحْدَهُ

کھولی ہوئی گندم کی علیحدہ نبیذ کے بارے میں

(۲٤٥۲٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سُئِلَ مُحَمَّدٌ عَنْ فَضِيخِ الْبُسْرِ وَحْدَهُ ؟ قَالَ : لاَ أَدْرِي مَا هُوَ.

(۲۴۵۲۶) حضرت ابن عون سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رحمہ اللہ سے کھولی ہوئی گندم کی علیحدہ نبیذ کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں ہے کہ وہ کیا ہے۔

(۲٤٥۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي مُصْعَبٍ الْمَدَنِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : كُنَّا نَأْخُذُ الْبُسْرَ فَنَفْضَخُهُ ، ثُمَّ نَشْرَبُهُ.

(۲۴۵۲۷) حضرت ابومصعب مدنی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سُنا، ہم لوگ گندم لیتے اور اس کو کھول لیتے پھر اس ہم اس کو پیتے تھے۔

(۲٤٥۲۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ الْفَضِيخَ عِنْدَ مَسْجِدِ الْفَضِيخِ. (احمد ۲/ ۱۰۶۔ ابویعلی ۵۷۰۷)

(۲۴۵۲۸) حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد فضیخ کے پاس فضیخ (گندم کھول کر بنائی گئی نبیذ) نوش فرمائی تھی۔

(۲٤٥۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ ، قَالاَ : لاَ بَأْسَ

أَنْ يُفْتَضَخَ الْعِذْقُ بِمَا فِيهِ.

(۲۴۵۲۹) حضرت قتادہ، جناب سعید بن میسّب اور جناب حسن کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ غلے کو کھول کر نبیذ بنانے میں کچھ حرج نہیں۔

(٢٤٥٣٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مِسحاجٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَنَسًا وَهُوَ يَأْمُرُ خَادِمَهُ أَنْ يَقْطَعَ الرُّطَبَ مِنَ الْبُسْرِ ، فَيَنْتَبِذُ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَةٍ.

(۲۴۵۳۰) حضرت مسحاج سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا جبکہ وہ اپنے خادم کو اس بات کا حکم دے رہے تھے کہ وہ پختہ کھجوروں کو نیم پختہ کھجوروں سے کاٹ ڈالے اور پھر ان میں سے ہر ایک کی علیحدہ نبیذ بنائے۔

(٢٤٥٣١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الْفَضِيخَ ، وَإِنْ كَانَ مَحْضًا.

(۲۴۵۳۱) حضرت خالد، جناب عکرمہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ فضیخ کو ناپسند کرتے تھے اگرچہ خالص فضیخ ہی ہو۔

(٢٤٥٣٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ ، لاَ بَأْسَ بِالتَّذْنُوبِ.

(۲۴۵۳۲) حضرت سعید بن میسّب سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ تذنوب (دُم پکی ہوئی) کھجور میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢١) فِي الْمُرِّيِّ يُجْعَلُ فِيهِ الْخَمْرُ

چٹنی میں شراب ڈالنے کے بارے میں

(٢٤٥٣٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَنْ مَكْحُولٍ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْمُرِّيَّ الَّذِي يُجْعَلُ فِيهِ الْخَمْرُ.

(۲۴۵۳۳) حضرت نعمان بن منذر، جناب حضرت مکحول کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ ایسی چٹنی کو ناپسند سمجھتے تھے، جس میں شراب ڈالی گئی ہو۔

(٢٤٥٣٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ؛ فِي الْمُرِّيِّ يُجْعَلُ فِيهِ الْخَمْرُ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ ، ذَبَحَتْهُ الشَّمْسُ وَالْمِلْحُ.

(۲۴۵۳۴) حضرت مکحول، حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے ایسی چٹنی کے بارے میں جس میں شراب ڈالی گئی ہو روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ارشاد فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اس کو دھوپ اور نمک نے بے اثر کر دیا ہے۔

(٢٢) فِي الْخَمْرِ ، وَمَا جَاءَ فِيهَا

شراب کے بارے میں آمدہ روایات

(٢٤٥٣٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،

أَنَّہٗ قَالَ :مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الآخِرَةِ ، إِلاَّ أَنْ يَتُوبَ. (مسلم ۷۸۔ احمد ۲/ ۲۱)

(۲۴۵۳۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے دنیا میں شراب پی تو وہ آخرت میں شراب نہیں پئے گا اِلاَّ یہ کہ وہ تائب ہو جائے۔''

(٢٤٥٣٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَجَعَلَهَا فِي بَطْنِهِ ، لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلاَةٌ سَبْعًا ، إِنْ مَاتَ فِيهَا مَاتَ كَافِرًا ، فَإِنْ أَذْهَبَتْ عَقْلَهُ عَنْ شَيْءٍ مِنَ الْفَرَائِضِ ، لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلاَةٌ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ، فَإِنْ مَاتَ فِيهَا مَاتَ كَافِرًا.

(نسائی ۵۱۷۹۔ طبرانی ۱۳۴۹۲)

(۲۴۵۳۶) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے شراب نوشی کی اور اس شراب کو پیٹ میں داخل کیا تو اس شخص کی سات دن تک نماز قبول نہیں ہوتی۔ اگر یہ شخص ان دنوں میں مر جائے تو کافر مرے گا اور اگر شراب نے اس کے دماغ کو فرائض میں سے کسی فریضہ کے بارے میں بے عقل کر دیا تو اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوگی اور اگر یہ شخص ان دنوں میں مر جائے تو یہ کافر مرے گا۔''

(٢٤٥٣٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ حَسَّانِ بْنِ أَبِي وَجْزَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :لأَنْ أَزْنِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَشْرَبَ خَمْرًا ، إِنِّي إِذَا شَرِبْتُ الْخَمْرَ تَرَكْتُ الصَّلاَةَ ، وَمَنْ تَرَكَ الصَّلاَةَ فَلاَ دِينَ لَهُ.

(۲۴۵۳۷) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے شراب پینے سے زیادہ یہ بات محبوب ہے کہ میں زنا کر لوں کیونکہ جب میں شراب نوشی کروں گا تو (لازماً) میں نماز کو ترک کروں گا اور جو شخص تارکِ نماز ہو اس کا کوئی دین نہیں ہے۔

(٢٤٥٣٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :مُعَاقِرُ الْخَمْرِ كَعَابِدِ اللاَّتِ وَالْعُزَّى.

(۲۴۵۳۸) حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ شراب کا عادی ایسا ہے، جیسا لات اور عُزّٰی کا پجاری ہوتا ہے۔

(٢٤٥٣٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ وَائِلِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :مَا أُبَالِي أَشَرِبْتُ الْخَمْرَ ، أَمْ عَبَدْتُ هَذِهِ السَّارِيَةَ مِنْ دُونِ اللهِ.

(۲۴۵۳۹) حضرت ابو بردہ، جناب ابو موسیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اس بات کی کوئی پروا نہیں کہ میں شراب پیوں یا اللہ کے سوا اس ستون کی عبادت کروں (یعنی دونوں چیزیں شدید گناہ ہیں)۔

(٢٤٥٤٠) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَبِيبٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ :لَوْ أَدْخَلْتُ إِصْبَعِي فِي

خَمْرٍ مَا أَحْبَبْتُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَیَّ.

(۲۴۵۴۰) حضرت سلیمان بن حبیب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر میں اپنی انگلی کو شراب میں داخل کروں تو مجھے یہ بات محبوب نہیں ہے کہ وہ میری طرف (صحیح سلامت) لوٹے۔

(٢٤٥٤١) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَوَّلُ مَا نَهَانِي رَبِّي ؛ عَنْ شُرْبِ الْخَمْرِ ، وَعِبَادَةِ الأَوْثَانِ ، وَمُلاَحَاةِ الرِّجَالِ. (ابو داؤد ٥٠٦)

(۲۴۵۴۱) حضرت عروہ بن رویم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میرے پروردگار نے مجھے سب سے پہلے جس چیز سے منع کیا وہ شراب کا پینا، بتوں کی عبادت کرنا اور لڑائی جھگڑا ہے۔

(٢٤٥٤٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ شَدَّادٍ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : حُرِّمَتِ الْخَمْرُ بِعَيْنِهَا ، قَلِيلِهَا وَكَثِيرِهَا ، وَالسَّكَرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ.

(۲۴۵۴۲) حضرت ابن شداد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: شراب کو بعینہٖ حرام قرار دیا گیا ہے۔ تھوڑی شراب بھی حرام ہے اور زیادہ شراب بھی حرام ہے اور ہر مشروب میں سے حد سکر (نشہ) حرام ہے۔

(٢٤٥٤٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ يَخْطُبُ ، فَذَكَرَ الْخَمْرَ فَقَالَ : هِيَ مَجْمَعُ الْخَبَائِثِ ، أَوْ هِي أُمُّ الْخَبَائِثِ ، ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالَ : إِنَّ رَجُلاً خُيِّرَ بَيْنَ أَنْ يَقْتُلَ صَبِيًّا ، أَوْ يَمْحُوَ كِتَابًا ، أَوْ يَشْرَبَ خَمْرًا ، فَاخْتَارَ الْخَمْرَ فَمَا بَرِحَ حَتَّى فَعَلَهُنَّ كُلَّهُنَّ.

(ابن حبان ٥٣٤٨- بیهقی ٢٨٧)

(۲۴۵۴۳) حضرت سعد بن ابراہیم، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سُنا۔ چنانچہ حضرت عثمان نے خمر کا ذکر کیا تو فرمایا، یہ بہت سی خباثتوں کو جمع کرنے والی ہے یا فرمایا یہ ام الخبائث ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے بنی اسرائیل کے بارے میں واقعہ بیان کیا۔ فرمایا: ایک شخص کو ایک بچہ قتل کرنے، کتاب کو ضائع کرنے اور شراب پینے کے بارے میں اختیار دیا گیا تو اس نے شراب نوشی کو پسند کیا لیکن پھر وہ شخص یہ تمام کام کر بیٹھا۔

(٢٤٥٤٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : شَارِبُ الْخَمْرِ كَعَابِدِ الْوَثَنِ.

(۲۴۵۴۴) حضرت مسروق سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ شراب نوشی کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ بُت کی عبادت کرنے والا۔

(٢٤٥٤٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الأَصْبَهَانِيُّ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مُدْمِنُ الْخَمْرِ كَعَابِدِ الْوَثَنِ. (بخاری ٣٨٦- ابن ماجه ٣٣٧٥)

(۲۴۵۴۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''عادی شراب نوش ایسا ہے جیسا کہ بُت کا پجاری۔''

(٢٤٥٤٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ عَائِشَةَ ، فَمَرَّتْ جَلَبَةٌ عَلَى بَابِهَا ، فَسَمِعَتِ الصَّوْتَ ، فَقَالَتْ : مَا هَذَا ؟ فَقَالُوا : رَجُلٌ ضُرِبَ فِي الْخَمْرِ ، قَالَتْ سُبْحَانَ اللهِ ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : لاَ يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلاَ يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلاَ يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، فَإِيَّاكُمْ إِيَّاكُمْ.

(۲۴۵۴۶) حضرت یحییٰ بن عباد بن عبد اللہ بن زبیر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: کہ ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں موجود تھے کہ اس دوران ان کے دروازہ کے پاس سے توانہوں نے اس کی آواز سُنی تو پوچھا۔ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا، ایک شخص کو شراب نوشی کی سزا میں مارا جا رہا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں، سبحان اللہ! میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سُنا ''زنا کرنے والا شخص جب زنا کرتا ہے تو وہ ایمان کی حالت میں زنا نہیں کرتا، شراب پینے والا شخص جب شراب نوشی کرتا ہے تو وہ ایمان کی حالت میں شراب نوشی نہیں کرتا، چوری کرنے والا شخص جب چوری کرتا ہے تو وہ ایمان کی حالت میں چوری نہیں کرتا۔'' پس تم بچو، پس تم بچو۔

(٢٤٥٤٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلاَ يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلاَ يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلاَ يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ، يَرْفَعُ النَّاسُ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ.

(نسائی ۷۱۲۶)

(۲۴۵۴۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''زنا کرنے والا شخص جب زنا کرتا ہے تو وہ ایمان کی حالت میں زنا نہیں کرتا اور چوری کرنے والا شخص جب چوری کرتا ہے تو وہ ایمان کی حالت میں چوری نہیں کرتا اور شراب نوشی کرنے والا شخص جب شراب نوشی کرتا ہے تو وہ ایمان کی حالت میں شراب نوشی نہیں کرتا۔ مال کو اُچکنے والا، جس کے اُچکنے کو لوگ آنکھیں اٹھا کر دیکھتے ہوں۔ ایمان کی حالت میں مال کو نہیں اُچکتا۔

(٢٤٥٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُدْرِكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ.

(۲۴۵۴۸) حضرت ابن ابی اوفی سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''شراب پینے والا شخص، جب شراب پیتا ہے وہ ایمان کی حالت میں نہیں ہوتا۔''

(٢٤٥٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ كَانَ يَنْهَى أَنْ تُسْقَى الْبَهَائِمُ الْخَمْرَ.

(۲۴۵۴۹) حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اس بات سے منع کیا کرتے تھے کہ جانوروں

کو شراب پلائی جائے۔

(٢٤٥٥٠) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ نِسَاءً يَمْتَشِطْنَ بِالْخَمْرِ ، فَقَالَ : أَلْقَى اللَّهُ فِي رُؤُوسِهِنَّ الْحَاصَّةَ.

(۲۴۵۵۰) حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہیں (ابن عمر رضی اللہ عنہ کو) یہ بات معلوم ہوئی کہ کچھ عورتیں شراب کے ساتھ کنگھی کرتی ہیں۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کے سروں میں حاصہ (بال اڑا دینے والی بیماری) ڈال دے۔

(٢٤٥٥١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ ، عَنِ امْرَأَتِهِ ؛ أَنَّ عَائِشَةَ سُئِلَتْ عَنِ الْمَرْأَةِ تَمْتَشِطُ بِالْعَسَلَةِ فِيهَا الْخَمْرُ ؟ فَنَهَتْ عَنْ ذَلِكَ أَشَدَّ النَّهْيِ.

(۲۴۵۵۱) حضرت ابو السفر، اپنی بیوی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اُس عورت کے بارے میں سوال کیا گیا جو شہد کے ایسے بستہ ٹکڑے کے ذریعہ کنگھی کرے جس میں شراب ڈالی گئی ہو؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے شدید طور پر ممانعت فرمادی۔

(٢٤٥٥٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَن حُذَيْفَةَ، قَالَ : تَمْتَشِطُ بِالْخَمْرِ؟ لاَ طَيَّبَهَا اللَّهُ.

(۲۴۵۵۲) حضرت حُذیفہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں جو عورت خمر کے ساتھ کنگھی کرتی ہے؟ اللہ تعالیٰ اس کو طیب نہیں کرتا۔

(٢٤٥٥٣) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كَانَتْ لاِبْنِ عُمَرَ بُخْتِيَّةٌ ، وَإِنَّهَا مَرِضَتْ فَوُصِفَ لِي أَنْ أُدَاوِيَهَا بِالْخَمْرِ ، فَدَاوَيْتُهَا ، ثُمَّ قُلْتُ لاِبْنِ عُمَرَ : إِنَّهُمْ وَصَفُوا لِي أَنْ أُدَاوِيَهَا بِالْخَمْرِ ، قَالَ : فَفَعَلْتَ ؟ قُلْتُ : لاَ ، وَقَدْ كُنْتُ فَعَلْتُ ، قَالَ : أَمَا إِنَّكَ لَوْ فَعَلْتَ لَعَاقَبْتُكَ.

(۲۴۵۵۳) حضرت نافع سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک بختی اونٹنی تھی اور وہ بیمار ہوگئی۔ پس مجھے یہ کہا گیا کہ میں اس کا شراب کے ذریعہ سے علاج کروں۔ پس میں نے اس کا علاج کرلیا پھر میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا، لوگوں نے مجھے اس کے بارے میں کہا تھا کہ میں اس کا خمر کے ذریعہ سے علاج کروں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ پھر تم نے یہ کیا؟ میں نے جواب دیا: نہیں، جبکہ میں نے یہ کام کیا تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اگر تم یہ کام کر لیتے تو میں تمہیں سزا دیتا۔

(٢٤٥٥٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ ، وَلاَ عَاقٌّ ، وَلاَ مَنَّانٌ. (نسائی ۵۱۸۲۔ احمد ۲/ ۱۶۴)

(۲۴۵۵۴) حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں جنت میں شراب کا رسیا داخل نہ ہوگا اور نہ والدین کا نافرمان داخل ہوگا اور نہ ہی احسان جتلانے والا داخل ہوگا۔

(٢٤٥٥٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، وَمُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي

سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ ، وَلَا مُدْمِنٌ ، وَلَا مَنَّانٌ. (بیهقی ۷۸۷۴)

(۲۴۵۵۵) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جنت میں داخل نہ ہوگا والدین کا نافرمان، شراب کا رسیا، اور احسان جتلانے والا۔''

(٢٤٥٥٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زُحَرَ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ رَبِّي حَرَّمَ عَلَيَّ الْخَمْرَ ، وَالْكُوبَةَ ، وَالْقِنِّينَ ، يَعْنِي الْعُودَ ، ثُمَّ قَالَ : إِيَّاكُمْ وَالتَّغْبِيرَ ، فَإِنَّهَا خَمْرُ الْعَالَمِ. (احمد ۳/ ۴۲۲۔ بیهقی ۲۲۲)

(۲۴۵۵۶) حضرت قیس بن عبادہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً میرے پروردگار نے مجھ پر شراب، نرد اور قنین یعنی سارنگی کو حرام قرار دیا ہے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار تم مکئی کی شراب سے بچو، کیونکہ یہ پورے جہاں کی خمر ہے۔''

(٢٤٥٥٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي نَافِعٌ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَإِنَّ بِالْمَدِينَةِ خَمْسَةَ أَشْرِبَةٍ يَدْعُونَهَا الْخَمْرَ ، مَا فِيهَا خَمْرُ الْعِنَبِ. (بخاری ۴۶۱۶۔ مسلم ۳۲)

(۲۴۵۵۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ خمر کی حرمت کا حکم نازل ہوا اور مدینہ میں (تب) پانچ مشروبات تھے جن سب کو خمر کہا جاتا تھا، ان میں انگور کی خمر داخل نہیں تھی۔

(٢٤٥٥٨) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، قَالَ : لَمَّا أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أُوتِيَ بِدَابَّةٍ حَتَّى أَتَى بَيْتَ الْمَقْدِسِ ، فَأُتِيَ بِإِنَائَيْنِ ؛ فِي وَاحِدٍ خَمْرٌ ، وَفِي آخَرَ لَبَنٌ ، فَأَخَذَ اللَّبَنَ ، فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ : هُدِيتَ ، وَهُدِيَتْ أُمَّتُكَ. (ابن جریر ۱۵)

(۲۴۵۵۸) حضرت عبداللہ بن شداد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج پر لے جایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سواری لائی گئی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس پہنچے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو برتن لائے گئے۔ ایک برتن میں شراب تھی اور دوسرے برتن میں دودھ تھا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ لے لیا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت جبرائیل نے کہا۔ ''آپ کی راہنمائی کی گئی ہے اور آپ کی اُمت کی بھی راہ نمائی کی گئی ہے۔''

(٢٤٥٥٩) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُد التَّيْمِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : قَالَ الأَشْعَرِيُّ : لأَنْ أُصَلِّي لِسَارِيَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَشْرَبَ الْخَمْرَ.

(۲۴۵۵۹) حضرت ابراہیم تیمی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت اشعری نے فرمایا: میں اس ستون کے لئے نماز پڑھوں یہ مجھے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں شراب نوشی کروں۔

(٢٤٥٦٠) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا يَسُرُّنِي أَنِّي شَرِبْتُ إِنَاءً مِنْ خَمْرٍ ، وَأَنِّي تَصَدَّقْتُ بِمِثْلِهِ ذَهَبًا.

(۲۴۵۶۰) حضرت حسن سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مجھے یہ بات خوش نہیں کرتی کہ میں شراب کا ایک برتن پیوں اور اس کے مثل سونا صدقہ کروں۔''

(٢٤٥٦١) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : أَوْصَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ أَهْلِي أَلاَّ يَشْرَبَ الْخَمْرَ ، فَإِنَّ شُرْبَهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ.

(۲۴۵۶۱) حضرت مکحول سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعض اہل خانہ کو اس بات کی وصیت فرمائی تھی کہ وہ شراب نوشی نہ کریں کیونکہ شراب نوشی ہر شر کی کنجی ہے۔

(٢٤٥٦٢) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو الْفُرَاتِ ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ مِنْبَرِ حُذَيْفَةَ وَهُوَ بِالْمَدَائِنِ ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ بَائِعَ الْخَمْرِ وَشَارِبَهَا فِي الإِثْمِ سَوَاءٌ.

(۲۴۵۶۲) حضرت ابوداؤد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس منبر کے قریب موجود تھا جبکہ وہ مقام مدائن میں تھے، پس انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر ارشاد فرمایا: اما بعد: بلاشبہ شراب بیچنے والا اور شراب نوشی کرنے والا دونوں گناہ میں برابر ہیں۔

(٢٤٥٦٣) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ؛ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ : كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، فَذَكَرَ الْكَبَائِرَ حَتَّى ذَكَرَ الْخَمْرَ ، فَكَأَنَّ رَجُلاً تَهَاوَنَ بِهَا ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو : لاَ يَشْرَبُهَا رَجُلٌ مُصْبِحًا إِلاَّ ظَلَّ مُشْرِكًا حَتَّى يُمْسِيَ.

(۲۴۵۶۳) حضرت زبید، حضرت خیثمہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت زبید نے حضرت خیثمہ کو کہتے سُنا۔ میں حضرت عبداللہ بن عمرو کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا، پس کبیرہ گناہوں کا ذکر ہوا تو شراب کا بھی ذکر آیا۔ اس پر ایک آدمی نے شراب کو ہلکا گناہ سمجھا، تو حضرت عبداللہ بن عمرو نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی بھی شراب کو صبح کے وقت نہیں پیتا مگر یہ کہ وہ رات مشرک ہونے کی حالت میں کرتا ہے۔

(٢٤٥٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ ، قَالَ : أَرْسَلْنَا إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو نَسْأَلُهُ عَنْ أَيِّ الْكَبَائِرِ أَكْبَرُ ؟ فَقَالَ : الْخَمْرُ ، فَأَعَدْنَا إِلَيْهِ الرَّسُولَ ، فَقَالَ : الْخَمْرُ ، إِنَّهُ مَنْ شَرِبَهَا لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلاَةٌ سَبْعًا ، فَإِنْ سَكِرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلاَةٌ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ، فَإِنْ مَاتَ فِيهَا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً.

(۲۴۵۶۴) حضرت نعمان بن ابی عیاش سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی طرف ایک قاصد اس غرض سے بھیجا کہ ہم نے آپ رضی اللہ عنہ سے یہ سوال کیا کہ کبیرہ گناہوں میں سے کون سا گناہ زیادہ بڑا ہے؟ انہوں نے جواب ارشاد

فرمایا: شراب۔ ہم نے پھر دوبارہ ان کی طرف قاصد بھیجا تو انہوں نے پھر فرمایا: شراب۔ کیونکہ جو شخص شراب نوشی کرتا ہے تو اس کی سات دن تک نماز قبول نہیں کی جاتی اور اگر اس کو شراب سے نشہ بھی ہو جائے تو پھر اس کی چالیس دن تک کی نماز قبول نہیں ہوتی اور اگر اس دوران وہ مر جائے تو جاہلیت کی موت مرے گا۔

(٢٤٥٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو عَنْ شَارِبِ الْخَمْرِ ؟ فَقَالَ : لاَ تُقْبَلُ لَهُ صَلاَةٌ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ، أَوْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً.

(۲۴۵۶۵) حضرت ابن الدیلمی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے شراب نوشی کرنے والے کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: اس آدمی کی نماز چالیس دن تک یا چالیس رات تک قبول نہیں ہوتی۔

(٢٤٥٦٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْحُبِّ تَقَعُ فِيهِ الْقَطْرَةُ مِنَ الْخَمْرِ ، أَوِ الدَّمِ ، قَالَ : يُهْرَاقُ.

(۲۴۵۶۶) حضرت ہشام، حضرت حسن رحمہ اللہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایسے برتن کے بارے میں جس میں خون یا شراب کا ایک قطرہ گر جائے ارشاد فرمایا، اس برتن کو گرا دیا جائے گا۔

(٢٣) فِي الْخَمْرِ يُخَلَّل

خمر کو سرکہ بنانے کے بارے میں

(٢٤٥٦٧) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أُمِّ حِرَاشٍ ؛ أَنَّهَا رَأَتْ عَلِيًّا يَصْطَبِغُ بِخَلِّ الْخَمْرِ.

(۲۴۵۶۷) حضرت ام حراش سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شراب سے بنے ہوئے سرکہ کے ساتھ سالن والا معاملہ کرتے دیکھا۔

(٢٤٥٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ، قَالَ : اخْتَلَفَ رَجُلاَنِ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ فِي خَلِّ الْخَمْرِ ، فَسَأَلاَ أَبَا الدَّرْدَاءِ ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۴۵۶۸) حضرت جبیر بن نفیر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں حضرت معاویہ کے دو ساتھیوں کا شراب سے تیار کردہ سرکہ میں باہم اختلاف واقع ہو گیا، پس انہوں نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے پوچھا: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٤٥٦٩) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُسَرْبَلٍ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ أُمِّهِ ، قَالَتْ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ خَلِّ الْخَمْرِ ، قَالَتْ : لاَ بَأْسَ بِهِ ، هُوَ إِدَامٌ.

(۲۴۵۶۹) حضرت مسربل، بدی، اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں، ان کی والدہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے

شراب سے تیار کردہ سرکہ کے بارے میں سوال کیا؟ انہوں نے جواباً ارشاد فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں، یہ تو سالن کی طرح ہے۔

(٢٤٥٧٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نَافِعٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَأْكُلَ مِمَّا كَانَ خَمْرًا فَصَارَ خَلًّا.

(۲۴۵۷۰) حضرت نافع، اپنے والد سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اس بات میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے، کہ وہ اس چیز کے ساتھ کھانا کھائیں جو پہلے شراب تھی اور اب سرکہ ہوگئی ہے۔

(٢٤٥٧١) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ لاَ يَقُولُ : خَلُّ خَمْرٍ ، وَيَقُولُ : خَلُّ الْعِنَبِ ، وَكَانَ يَصْطَبِغُ فِيهِ.

(۲۴۵۷۱) حضرت ابن عون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رحمہ اللہ یہ نہیں کہتے تھے کہ یہ شراب کا سرکہ ہے بلکہ وہ کہتے تھے۔ انگور کا سرکہ ہے اور وہ اس کو بطور سالن استعمال کرتے تھے۔

(٢٤٥٧٢) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِخَلِّ الْخَمْرِ.

(۲۴۵۷۲) حضرت یحییٰ بن عتیق، حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ شراب سے بنائے ہوئے سرکہ کے بارے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(٢٤٥٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَصْطَبِغُ بِخَلِّ خَمْرٍ.

(۲۴۵۷۳) حضرت اسماعیل بن عبد الملک سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جُبیر رحمہ اللہ کو شراب سے بنے ہوئے سرکہ کے ساتھ روٹی کھاتے دیکھا۔

(٢٤٥٧٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِخَلِّ خَمْرٍ.

(۲۴۵۷۴) حضرت حسن رحمہ اللہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ شراب سے بنے ہوئے سرکہ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٤) فِي الْخَمْرِ تُحَوَّلُ خَلًّا

جو شراب سرکہ بن جائے

(٢٤٥٧٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَيْتَامٍ وَرِثُوا خَمْرًا ، أَيَجْعَلُهُ خَلًّا ؟ فَكَرِهَهُ. (ابوداؤد ٣٦٦٧۔ احمد ١١٩)

(۲۴۵۷۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ ایسے یتیموں کے بارے میں سوال کیا جنہیں ورثہ میں شراب ملی تھی کہ کیا اس شراب کو سرکہ بنایا جا سکتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ناپسند فرمایا۔

(۲٤٥٧٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَى عَامِلِهِ بِوَاسِطٍ أَنْ لاَ تَحْمِلُوا الْخَمْرَ مِنْ قَرْيَةٍ إِلَى قَرْيَةٍ ، وَمَا أَدْرَكْتَ فَاجْعَلْهُ خَلًّا.

(۲۴۵۷۶) حضرت مثنیٰ بن سعید سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس موجود تھا کہ انہوں نے اپنے مقام واسط کے عامل کو خط لکھا: تم شراب کو ایک بستی سے دوسری بستی کی طرف نہ اٹھا کر لے جاؤ اور جو تم پالو تو اس کو سرکہ بنالو۔

(۲٤٥٧٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَسْلَمَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لاَ بَأْسَ بِخَلٍّ وَجَدْتَهُ مَعَ أَهْلِ الْكِتَابِ ، مَا لَمْ تَعْلَمْ أَنَّهُمْ تَعَمَّدُوا فَسَادَهَا بَعْدَ مَا صَارَتْ خَمْرًا.

(۲۴۵۷۷) حضرت اسلم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو سرکہ تم اہل کتاب کے پاس پاؤ اس میں کوئی حرج نہیں ہے جب تک کہ تمہیں اس بات کا علم نہ ہو جائے کہ انہوں نے اس سرکہ کے شراب ہو جانے کے بعد اس کے فساد کا قصد کیا ہے۔

(۲٤٥٧٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُحَوَّلَ الْخَمْرُ خَلًّا.

(۲۴۵۷۸) حضرت عطاء سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے کہ شراب کو سرکہ میں بدل دیا جائے۔

(٣٥) مَنْ رَخَّصَ فِي الشُّرْبِ قَائِمًا

جو لوگ کھڑے ہو کر پینے کی اجازت دیتے ہیں

(۲٤٥٧٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، وَحَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : نَاوَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِدَاوَةً مِنْ زَمْزَمَ ، فَشَرِبَهَا وَهُوَ قَائِمٌ. (مسلم ۱۶۰۲۔ احمد ۲۲۰)

(۲۴۵۷۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زم زم (کے پانی) کا ایک برتن پکڑایا، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نوش فرمایا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تھے۔

(۲٤٥٨٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ مُسْلِمٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَشْرَبُ قَائِمًا.

(۲۴۵۸۰) حضرت مسلم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہونے کی حالت میں پیتے ہوئے دیکھا۔

(۲٤٥٨١) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي الْمُعَارِكِ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ شُرْبِ الرَّجُلِ وَهُوَ قَائِمٌ ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۴۵۸۱) حضرت ابو المعارک سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے آدمی کے کھڑے ہونے کی حالت میں پانی پینے کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے جواب میں فرمایا، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٤٥٨٢) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَشْرَبُ وَهُوَ قَائِمٌ.

(۲۴۵۸۲) حضرت جعفر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پانی نوش فرمایا: جبکہ آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تھے۔

(٢٤٥٨٣) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عن مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، أَنَّ سَعْدًا وَعَائِشَةَ كَانَا لاَ يَرَيَانِ بَأْسًا بِالشُّرْبِ قَائِمًا.

(۲۴۵۸۳) حضرت زُہری سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دونوں کھڑے ہونے کی حالت میں پانی پینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(٢٤٥٨٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ شَرِبَ مِنْ قِرْبَةٍ وَهُوَ قَائِمٌ.

(۲۴۵۸۴) حضرت سعید بن المسیب، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک مشکیزہ سے پانی اس حالت میں پیا جبکہ آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تھے۔

(٢٤٥٨٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ مَيْسَرَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا شَرِبَ قَائِمًا ، فَقُلْتُ : شَرِبْتَ قَائِمًا ؟ فَقَالَ : لَئِنْ شَرِبْتُ قَائِمًا ، لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا ، وَلَئِنْ شَرِبْتُ قَاعِدًا ، لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَاعِدًا. (احمد ۱/ ۱۱۴)

(۲۴۵۸۵) حضرت میسرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہونے کی حالت میں پیتے ہوئے دیکھا، تو میں نے عرض کیا۔ آپ کھڑے ہو کر پی رہے ہیں؟ اس پر انہوں نے فرمایا: البتہ اگر میں کھڑے ہو کر پی رہا ہوں تو تحقیق میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہونے کی حالت میں پیتا ہوا دیکھا ہے اور اگر میں بیٹھ کر پیتا ہوں تو تحقیق میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر پیتے ہوئے دیکھا ہے۔

(٢٤٥٨٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ ؛ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عُمَرَ يَشْرَبُ قَائِمًا.

(۲۴۵۸۶) حضرت عبداللہ بن عامر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہونے کی حالت میں پیتے ہوئے دیکھا۔

(٢٤٥٨٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَالِمًا يَشْرَبُ وَهُوَ قَائِمٌ.

(۲۴۵۸۷) حضرت عباد بن منصور سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم رحمہ اللہ کو دیکھا کہ وہ کھڑے ہونے کی حالت میں پی رہے تھے۔

(٢٤٥٨٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَجْلاَنَ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْهُ ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ ، إِنْ شِئْتَ قَائِمًا ، وَإِنْ شِئْتَ قَاعِدًا.

(۲۴۵۸۸) حضرت عبدالرحمٰن بن عجلان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے اس (کھڑے ہونے کی حالت میں پینے) کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا، اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔ اگر تم کھڑے ہونے کی

حالت میں چاہو (تو کھڑے ہو جاؤ) اگر تم بیٹھنے کی حالت میں چاہو (تو بیٹھ جاؤ)۔

(۲٤٥٨٩) حَدَّثَنَا يَحيى بن سَعِيد ، عَنْ مُجَالِد قَالَ :رَأَيْتُ الشعبي يَشْرَبُ قَائِمًا ، وَقَاعِدًا.

(۲۴۵۸۹) حضرت مجالد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی ریشید کو کھڑے ہونے کی حالت میں اور بیٹھنے کی حالت میں پیتے ہوئے دیکھا۔

(٢٤٥٩٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٌّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاقِدٍ ، عَنْ زَاذَانَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالشُّرْبِ قَائِمًا ، وَالْجُلُوسُ حِلْمٌ.

(۲۴۵۹۰) حضرت زاذان سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ کھڑے ہونے کی حالت میں پینے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن بیٹھ کر پینا بردباری کی نشانی ہے۔

(٢٤٥٩١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْحُرِّ بْنِ صَيَّاحٍ، قَالَ :سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: مَا تَرَى فِي الشُّرْبِ قَائِمًا ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :إِنِّي أَشْرَبُ وَأَنَا قَائِمٌ ، وَآكُلُ وَأَنَا أَمْشِي.

(۲۴۵۹۱) حضرت حر بن صباح سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سوال کیا، اس نے پوچھا۔ کھڑے ہونے کی حالت میں پینے کے بارمیں آپ کی کیا رائے ہے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں کھڑے ہو کر کھالیتا ہوں اور میں چلنے کی حالت میں کھالیتا ہوں۔

(٢٤٥٩٢) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عُطَارِدٍ أَبِي الْبَزَرِيِّ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ عُمَرَ : كُنَّا نَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ ، وَنَأْكُلُ وَنَحْنُ نَسْعَى عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (احمد ۲/ ۲۹)

(۲۴۵۹۲) حضرت یزید بن عطارد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ہم لوگ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں، کھڑے ہونے کی حالت میں پانی پی لیتے تھے اور ہم دوڑتے ہوئے کھانے کی چیز کھالیتے تھے۔

(٢٤٥٩٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ طَاوُسًا ، وَسَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا ؟ فَلَمْ يَرَيَا بِهِ بَأْسًا.

(۲۴۵۹۳) حضرت عبد الملک بن میسرہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت طاؤس اور حضرت سعید بن جُبیر سے کھڑے ہونے کی حالت میں پینے کے بارے میں سوال کیا؟ تو ان دونوں حضرات نے اس میں کوئی حرج نہیں دیکھا۔

(٢٤٥٩٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ:أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى عَلِيًّا بِالْكُوفَةِ يَشْرَبُ قَائِمًا.

(۲۴۵۹۴) حضرت مجاہد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے اس آدمی نے خبر دی جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کوفہ میں کھڑے ہونے کی حالت میں پیتے دیکھا تھا۔

(٢٤٥٩٥) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عن عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بن الزُبَير قَالَ :رَأَيتُ أَبِي يَشْرَبُ

وَهُوَ قَائِمٌ.

(۲۴۵۹۵) حضرت عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو کھڑے ہونے کی حالت میں پیتے دیکھا ہے۔

(٢٤٥٩٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كُنَّا نَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ ، وَنَأْكُلُ وَنَحْنُ نَمْشِي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (احمد ۱۰۸۔ دارمی ۲۱۲۶)

(۲۴۵۹۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد مبارک تھا اور ہم کھڑے ہونے کی حالت میں پی لیا کرتے تھے اور چلتے پھرتے ہم کھا لیا کرتے تھے۔

(٢٤٥٩٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، قَالَ : قَالَ لِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ : اشْرَبْ قَائِمًا.

(۲۴۵۹۷) حضرت عبد الملک بن ابی سلیمان سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت سعید بن جبیر نے فرمایا: تم کھڑے ہو کر پانی پی لو۔

(٢٤٥٩٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَرِيكٍ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ غَالِبٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْحُسَيْنَ شَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ.

(۲۴۵۹۸) حضرت بشر بن غالب سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رحمہ اللہ کو دیکھا کہ وہ کھڑے ہونے کی حالت میں کچھ پی رہے تھے۔

(٣٦) مَنْ كَرِهَ الشُّرْبَ قَائِمًا

جو لوگ کھڑے ہونے کی حالت میں کچھ پینے کو مکروہ سمجھتے ہیں

(٢٤٥٩٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي عِيسَى الأُسْوَارِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : زَجَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً شَرِبَ قَائِمًا. (مسلم ۱۱۴۔ ابویعلی ۹۸۴)

(۲۴۵۹۹) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے آدمی کو زجر فرمایا جس نے کھڑے ہو کر پیا تھا۔

(٢٤٦٠٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا. (مسلم ۱۶۰۱۔ ابوداؤد ۳۷۱۰)

(۲۴۶۰۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا۔

(٢٤٦٠١) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا ؟ فَكَرِهَهُ.

(۲۴۶۰۱) حضرت قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کھڑے ہونے کی حالت میں پینے کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے اس کو ناپسند سمجھا۔

(٢٤٦٠٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الشُّرْبَ قَائِمًا.

(۲۴۶۰۲) حضرت منصور، حضرت حسن کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ کھڑے ہونے کی حالت میں پانی پینے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(٢٤٦٠٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: إِنَّمَا كُرِهَ الشُّرْبُ قَائِمًا لِدَاءٍ يَأْخُذُ الْبَطْنَ.

(۲۴۶۰۳) حضرت ابراہیم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ کھڑے ہو کر پینا صرف اس وجہ سے مکروہ ہے کہ اس کی وجہ سے پیٹ میں بیماری ہو جاتی ہے۔

(۲۷) فِي الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ

مشک کے منہ سے پانی پینے کے بارے میں

(٢٤٦٠٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ أَفْوَاهِ الْأَسْقِيَةِ. (مسند ۵۴۴)

(۲۴۶۰۴) حضرت جابر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے برتنوں کے مُنہ سے پانی پینے سے منع کیا۔

(٢٤٦٠٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : شَرِبَ رَجُلٌ مِنْ سِقَاءٍ فَانْسَابَ فِي بَطْنِهِ جَانٌّ ، فَنَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ. (مسلم ۱۱۰۔ ابو داؤد ۳۷۱۳)

(۲۴۶۰۵) حضرت ابو سعید سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے مشک کے منہ سے پانی پیا اور اس کے پیٹ میں سانپ چلا گیا، چنانچہ جناب رسول اللہ ﷺ نے برتنوں کے منہ کھول کر پینے سے منع فرما دیا۔

(٢٤٦٠٦) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ.

(۲۴۶۰۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سقاء (مشک) کے منہ سے پینے سے منع فرمایا۔

(٢٤٦٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ.

(۲۴۶۰۷) حضرت مجاہد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مشک کے منہ سے پینے سے منع فرمایا۔

(۲۸) مَنْ رَخَّصَ فِي الشُّرْبِ مِنْ فِي الإِدَاوَةِ

جولوگ برتن کے منہ سے پینے کی اجازت دیتے ہیں

(۲٤٦٠٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنِ ابْنِ بِنْتِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أُمِّ سُلَيْمٍ وَفِي الْبَيْتِ قِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ ، فَشَرِبَ مِنْ فِيهَا وَهُوَ قَائِمٌ.

(احمد ۶/ ۳۷۶۔ طبرانی ۲۵)

(۲۴۶۰۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ، حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر میں داخل ہوئے اور گھر میں ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا، پس آپ ﷺ نے اس کے منہ سے پانی پیا اور آپ ﷺ کھڑے تھے۔

(۲٤٦٠٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالشُّرْبِ مِنْ فِي الإِدَاوَةِ.

(۲۴۶۰۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ برتن کے منہ سے پینے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(۲٤٦١٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَشْرَبُ مِنْ فِي الإِدَاوَةِ.

(۲۴۶۱۰) حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو برتن کے منہ سے پیتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۲٤٦١١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَشْرَبُ مِنْ فِي السِّقَاءِ.

(۲۴۶۱۱) حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ مشکیزہ کے منہ سے پانی پی لیا کرتے تھے۔

(۲٤٦١٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَشْرَبُ مِنْ فِي الإِدَاوَةِ.

(۲۴۶۱۲) حضرت عباد بن منصور سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم بن عبداللہ کو برتن کے منہ سے (منہ لگا کر) پیتے ہوئے دیکھا۔

(۲۹) فِي الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

سونے اور چاندی کے برتن میں پینے کا بیان

(۲٤٦١٣) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ الَّذِي يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، فَإِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارُ جَهَنَّمَ.

(مسلم ۱۶۳۴۔ احمد ۶/ ۳۰۶)

(۲۴۶۱۳) جناب نبی کریم صَلَّالِلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی زوجہ محترمہ حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صَلَّالِلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً جو لوگ سونے اور چاندی کے برتن میں کھاتے اور پیتے ہیں وہ لوگ تو اپنے پیٹوں میں محض جہنم کی آگ بھرتے ہیں۔''

(٢٤٦١٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ مِثْلَه.

(۲۴۶۱۴) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا، نبی کریم صَلَّالِلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے ایسی ہی روایت بیان کرتی ہیں۔

(٢٤٦١٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : اسْتَسْقَى حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ ، فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِإِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فِيهِ شَرَابٌ ، فَأَرَادَ أَنْ يَضْرِبَ بِهِ وَجْهَهُ ، فَقِيلَ لَهُ : إِنَّ الدَّهَاقِينَ يُكْرِمُونَ الأُمَرَاءَ بِهَذَا ، قَالَ :إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُهُ ، وَاتَّخَذْتُ عَلَيْهِ الْحُجَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَشْرَبَ فِي الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ. (مسلم ۱۶۳۷)

(۲۴۶۱۵) حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مقام مدائن میں پانی طلب فرمایا، پس ایک دہقان ان کے پاس چاندی کے برتن میں پانی لایا، پس حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے یہ برتن اس دہقان کے منہ پر دے مارنا چاہا، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا۔ یہ دہقان لوگ تو اس طرح سے اُمراء کا اکرام کرتے ہیں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے اس کو اس سے منع بھی کیا تھا اور بطور دلیل کے میں نے اس کو یہ بات بھی بیان کی تھی کہ جناب رسول اللہ صَلَّالِلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے سونے، چاندی کے برتن میں پینے سے منع فرمایا ہے۔

(٢٤٦١٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ ، فَإِنَّهُ مَنْ شَرِبَ فِيهِ فِي الدُّنْيَا ، لَمْ يَشْرَبْ فِيهِ فِي الآخِرَةِ.

(۲۴۶۱۶) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صَلَّالِلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے چاندی میں پینے سے منع کیا ہے کیونکہ جو شخص دنیا میں چاندی میں پیے گا وہ آخرت میں چاندی میں نہیں پیے گا۔

(٢٤٦١٧) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْعَلاَءِ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ النُّعْمَانِ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :مَنْ شَرِبَ فِي قَدَحٍ مُفَضَّضٍ ، سَقَاهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جَمْرًا.

(۲۴۶۱۷) حضرت یعلی بن نعمان سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص چاندی چڑھے پیالہ میں

پیے گا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو انگاروں میں پلائے گا۔

(٢٤٦١٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؛ أَنَّهُ أُتِيَ بِجَامٍ مِنْ فِضَّةٍ فِيهِ خَبِيصٌ ، فَأَمَرَ بِهِ فَحُوِّلَ عَلَى رَغِيفٍ ، ثُمَّ أَكَلَهُ.

(۲۴۶۱۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ ان کے پاس چاندی کا ایک جام لایا گیا جس میں حلوہ تھا۔ پس انہوں نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اس کو روٹی پر اُلٹ دیا گیا پھر انہوں نے اس کو کھایا۔

(٢٤٦١٩) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ : كَانَ زَاذَانُ ، وَمَيْسَرَةُ ، وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ لاَ يَشْرَبُونَ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، وَلاَ يَدَّهِنُونَ فِي مَدَاهِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ.

(۲۴۶۱۹) حضرت عطاء بن السائب سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت زاذان، حضرت میسرہ اور حضرت سعید بن جبیر، سونے چاندی کے برتن میں پانی نہیں پیا کرتے تھے اور نہ ہی سونے، چاندی کے برتنوں سے تیل لگایا کرتے تھے۔

(٢٤٦٢٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ أَبِي مَسْعُودٍ؛ أَنَّهُ أُتِيَ بِإِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ، فَكَرِهَهُ.

(۲۴۶۲۰) حضرت ثابت بن عبید، حضرت بشیر بن ابی مسعود کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس چاندی کا ایک برتن لایا گیا تو انہوں نے اس کو ناپسند فرمایا۔

(٣٠) فِي الشُّرْبِ مِنَ الإِنَاءِ الْمُفَضَّضِ ، مَنْ رَخَّصَ فِيهِ

چاندی چڑھے ہوئے برتن کے بارے میں جو حضرات رخصت دیتے ہیں

(٢٤٦٢١) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ : كَانَ زَاذَانُ ، وَمَيْسَرَةُ ، وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَشْرَبُونَ مِنَ الآنِيَةِ الْمُفَضَّضَةِ.

(۲۴۶۲۱) حضرت عطاء بن السائب سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت زاذان اور حضرت میسرۃ اور حضرت سعید بن جُبیر رحمہم اللہ چاندی چڑھے ہوئے برتنوں سے پانی پی لیا کرتے تھے۔

(٢٤٦٢٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَشْرَبُ فِي إِنَاءٍ مُضَبَّبٍ بِفِضَّةٍ ، وَيَشْرَبُ فِي قَدَحٍ فِيهِ حَلْقَةٌ مِنْ وَرِقٍ.

(۲۴۶۲۲) حضرت ہشام بن عروہ، اپنے والد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ ایسے برتن میں نہیں پیتے تھے جس میں چاندی کی تہہ چڑھی ہوئی ہوتی تھی اور اس پیالہ میں پی لیا کرتے تھے جس میں چاندی کا حلقہ ہوتا تھا۔

(٢٤٦٢٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ عِمْرَانَ أَبِي الْعَوَّامِ الْقَطَّانِ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ ، وَأَنَسَ بْنَ مَالِكٍ كَانَا يَشْرَبَانِ فِي الإِنَاءِ الْمُفَضَّضِ.

(۲۴۶۲۳) حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین اور حضرت انس بن مالک یہ دونوں حضرات چاندی چڑھے برتن میں پی لیا کرتے تھے۔

(٢٤٦٢٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَهُوَ مَحْمُومٌ ، وَعَلَى صَدْرِهِ قَدَحٌ مُفَضَّضٌ فِيهِ مَاءٌ.

(۲۴۶۲۴) حضرت حمید سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت قاسم بن محمد ؒ کی خدمت میں حاضر ہوا، جبکہ وہ بخار میں مبتلا تھے۔ ان کے سینہ پر ایک پیالہ پڑا ہوا تھا جس کے ساتھ چاندی لگی ہوئی تھی اس میں پانی تھا۔

(٢٤٦٢٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ طَاوُوسًا يَشْرَبُ فِي قَدَحٍ مُضَبَّبٍ بِوَرِقٍ.

(۲۴۶۲۵) حضرت ابراہیم بن میسرہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت طاؤس کو ایسے پیالہ میں پیتے دیکھا جس میں چاندی کی تہہ چڑھی ہوئی تھی۔

(٢٤٦٢٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَبِيبٍ ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُد ، قَالاَ : أَتَيْنَا عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِشَرَابٍ فِي قَدَحٍ مُفَضَّضٍ ، فَوَضَعَ فَاهُ بَيْنَ الضَّبَّتَينِ فَشَرِبَ ، وَقَالَ : لاَ تُعِيدَاهُ عَلَيَّ.

(۲۴۶۲۶) حضرت سلیمان بن حبیب اور حضرت سلیمان بن داؤد دونوں سے روایت ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عمر بن عبد العزیز کے پاس ایک ایسے پیالہ میں مشروب لے کر حاضر ہوئے جو چاندی چڑھا ہوا تھا۔ پس انہوں نے اپنا منہ دو پتریوں کے درمیان رکھا اور پانی پی لیا اور فرمایا: یہ کام تم دوبارہ میرے ساتھ نہ کرنا۔

(٢٤٦٢٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ يَشْرَبُ فِي قَدَحٍ جَيْشَانِيٍّ كَثِيرِ الْفِضَّةِ ، وَسَقَانِي.

(۲۴۶۲۷) حضرت جابر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جعفر کو ایک جیشانی، زیادہ چاندی والے برتن میں پیتے ہوئے دیکھا اور انہوں نے مجھے بھی پلایا۔

(٢٤٦٢٨) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ قُرَّةَ ، قُلْتُ : آتِي الصَّيَارِفَ فَأُوتَى بِقَدَحٍ مِنْ فِضَّةٍ ، أَشْرَبُ فِيهِ ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ.

(۲۴۶۲۸) حضرت شعبہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ بن قرہ سے سوال کیا۔ میں نے کہا میں صرافوں کے پاس جاتا ہوں میرے پاس چاندی کا پیالہ لایا جاتا ہے۔ کیا میں اس میں پی سکتا ہوں؟ انہوں نے جواب دیا، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۱) مَنْ کَرِہَ الشُّرْبَ فِی الإِنَائِ الْمُفَضَّضِ

جو حضرات چاندی چڑھے ہوئے برتن میں پینے کو مکروہ سمجھتے ہیں

(۲٤٦۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَیْرٍ ، عَنْ عُبَیْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّہُ کَانَ لاَ یَشْرَبُ مِنْ قَدَحٍ فِیہِ حَلْقَۃُ فِضَّۃٍ ، وَلاَ ضَبَّۃُ فِضَّۃٍ.

(۲۴۶۲۹) حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ ایسے پیالہ میں پانی نہیں پیتے تھے جس میں چاندی کا کڑا ہوتا یا چاندی کا ٹکڑا ہوتا۔

(۲٤٦۳۰) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ أَبِی جَعْفَرٍ ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ ؛ أَنَّہُ أُتِیَ بِقَدَحٍ مُفَضَّضٍ ، فَکَرِہَ أَنْ یَشْرَبَ فِیہِ.

(۲۴۶۳۰) حضرت ابو جعفر، حضرت علی بن حسین کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس ایک چاندی چڑھا ہوا پیالہ لایا گیا تو انہوں نے اس میں پینے کو ناپسند سمجھا۔

(۲٤٦۳۱) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ ہَارُونَ ، عَنْ ہِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ؛ أَنَّہُمَا کَرِہَا أَنْ یُضَبَّبَ الْقَدَحُ بِذَہَبٍ ، أَوْ فِضَّۃٍ.

(۲۴۶۳۱) حضرت ہشام، حضرت حسن اور حضرت محمد رحمہما اللہ دونوں کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ یہ دونوں اس بات کو ناپسند سمجھتے تھے کہ پیالہ پر سونا یا چاندی چڑھایا جائے۔

(۲٤٦۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَیْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ ، عَنْ عَطَائٍ ؛ أَنَّہُ کَانَ یَکْرَہُ أَنْ یَشْرَبَ فِی قَدَحٍ فِیہِ فِضَّۃٌ.

(۲۴۶۳۲) حضرت عبد الملک، حضرت عطاء کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ ایسے پیالہ میں پینے کو ناپسند سمجھتے تھے جس میں چاندی ہو۔

(۲٤٦۳۳) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَیْسٍ ، قَالَ : أَتَیْتُ الْمُطَّلِبَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ بِقَدَحٍ مُفَضَّضٍ ، فَلَمْ یَشْرَبْ فِیہِ.

(۲۴۶۳۳) حضرت داؤد بن قیس سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں مطلب میں عبد اللہ بن حنطب کے پاس چاندی چڑھا ہوا پیالہ لے کر حاضر ہوا تو انہوں نے اس میں پانی نہیں پیا۔

(۲٤٦۳٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِیمِ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ لَیْثٍ ، عَنْ مُجَاہِدٍ ، قَالَ : کَانَ ابْنُ عُمَرَ یَکْرَہُ أَنْ یَشْرَبَ فِی قَدَحٍ فِیہِ حَلْقَۃٌ مِنْ فِضَّۃٍ.

(۲۴۶۳۴) حضرت مجاہد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ایسے پیالہ میں پینے کو ناپسند کرتے تھے جس میں

چاندی کا کڑا ہو۔

(٢٤٦٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابن أَبِي رَوَّادٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عن ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَشْرَبُ فِي إِنَاءٍ مُفَضَّضٍ.

(۲۴۶۳۵) حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ چاندی چڑھے ہوئے برتن میں پینے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(٢٤٦٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ سَالِمٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۲۴۶۳۶) حضرت سالم کے بارے میں حضرت جریر بن حازم سے روایت ہے کہ حضرت سالم رحمہ اللہ چاندی چڑھے برتن کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(٢٤٦٣٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أُمِّ عَمْرٍو بِنْتِ أَبِي عَمْرٍو ، قَالَتْ : كَانَتْ عَائِشَةُ تَنْهَانَا أَنْ نَتَحَلَّى الذَّهَبَ ، أَوْ نُضَبِّبَ الآنِيَةَ ، أَوْ نُحَلِّقَهَا بِالْفِضَّةِ ، فَمَا بَرِحْنَا حَتَّى رَخَّصَتْ لَنَا وَأَذِنَتْ لَنَا أَنْ نَتَحَلَّى الذَّهَبَ ، وَمَا أَذِنَتْ لَنَا ، وَلاَ رَخَّصَتْ لَنَا أَنْ نُحَلِّقَ الآنِيَةَ ، أَوْ نُضَبِّبَهَا بِالْفِضَّةِ.

(۲۴۶۳۷) حضرت ام عمرو بنت ابی عمرو سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہمیں اس بات سے منع کرتی تھیں کہ ہم سونے کا اظہار کریں یا ہم برتن پر چاندی چڑھائیں یا اس کے گرد چاندی لگائیں، پس ان کا یہ حکم ہم پر باقی رہا تا آنکہ انہوں نے ہمیں اس بات کی رخصت دے دی۔ اور ہمیں اجازت دے دی کہ ہم سونے کا اظہار کریں لیکن انہوں نے ہمیں برتنوں کے حلقے چاندی سے بنانے اور چاندی، برتنوں پر چڑھانے کی رخصت دی اور نہ ہی اجازت عنایت فرمائی۔

(٢٤٦٣٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَشْرَبَ فِي قَدَحٍ مُفَضَّضٍ.

(۲۴۶۳۸) حضرت منصور، حضرت حسن رحمہ اللہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ چاندی چڑھے ہوئے پیالہ میں پینے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(٣٢) فِي الشُّرْبِ مِنَ الثُّلْمَةِ تَكُونُ فِي الْقَدَحِ

پیالہ میں ٹوٹی ہوئی جگہ سے پینے کے بارے میں

(٢٤٦٣٩) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالاَ : كَانَ يُكْرَهُ أَنْ يُشْرَبَ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ ، أَوْ مِنْ عِنْدِ أُذُنِ الْقَدَحِ.

(۲۴۶۳۹) حضرت مجاہد، حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں۔ پیالے کی ٹوٹی ہوئی جگہ سے پینے کو یا پیالہ کی ڈنڈی کے پاس سے پینے کو ناپسند سمجھا جاتا تھا۔

(٢٤٦٤٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُشْرَبَ مِنَ الثُّلْمَةِ تَكُونُ فِي الإِنَاءِ ، أَوْ يُشْرَبُ مِنْ قِبَلِ أُذُنِهِ.

(۲۴۶۴۰) حضرت ابراہیم ؒ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ پہلے حضرات اس بات کو ناپسند سمجھتے تھے کہ برتن میں ٹوٹی ہوئی جگہ سے پیا جائے یا برتن کی ڈنڈی کے پاس سے پیا جائے۔

(٢٤٦٤١) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَشْرَبَ مِمَّا يَلِي عُرْوَةَ الْقَدَحِ ، أَوِ الثُّلْمَةِ تَكُونُ فِيهِ.

(۲۴۶۴۱) حضرت ابراہیم ؒ بن مہاجر، حضرت مجاہد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ پیالہ کی ڈنڈی کے ساتھ سے پیا جائے یا برتن میں موجود ٹوٹے ہوئے مقام سے پیا جائے۔

(٣٣) مَنْ رَخَّصَ فِي الشُّرْبِ بِالنَّفَسِ الْوَاحِدِ

جو حضرات ایک سانس میں پینے کی رخصت دیتے ہیں

(٢٤٦٤٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِالشُّرْبِ بِالنَّفَسِ الْوَاحِدِ بَأْسًا.

(۲۴۶۴۲) حضرت سالم ؒ، حضرت عطاء ؒ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک سانس میں پینے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے۔

(٢٤٦٤٣) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : لَمْ أَرَ أَحَدًا كَانَ أَعْجَلَ إِفْطَارًا مِنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، كَانَ لاَ يَنْتَظِرُ مُؤَذِّنًا ، وَيُؤْتَى بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ فَيَشْرَبُهُ بِنَفَسٍ وَاحِدٍ ، لاَ يَقْطَعُهُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ.

(۲۴۶۴۳) حضرت عبداللہ بن یزید سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب ؒ سے زیادہ افطار میں جلدی کرنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔ آپ مؤذن کا انتظار نہیں کرتے تھے۔ (یعنی وقت ہو جانے کے بعد) ان کے پاس پانی کا ایک پیالہ لایا جاتا تھا پس وہ اس کو ایک ہی سانس میں اس طرح پی لیتے تھے کہ پینے کے دوران ختم ہونے تک سانس نہیں توڑتے تھے۔

(٢٤٦٤٤) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ : نُبِّئْتُ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، قَالَ : رَآنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا أَشْرَبُ ، فَجَعَلْتُ أَقْطَعُ شَرَابِي وَأَتَنَفَّسُ ، فَقَالَ : إِنَّمَا نُهِيَ أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الإِنَاءِ ، فَإِذَا لَمْ تَتَنَفَّسْ فِي الإِنَاءِ ، فَاشْرَبْهُ إِنْ شِئْتَ بِنَفَسٍ وَاحِدٍ.

(۲۴۶۴۴) حضرت ایوب سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت میمون بن مہران کے بارے میں خبر ملی کہ وہ فرماتے ہیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز ؓ نے اس حالت میں دیکھا کہ میں پانی پی رہا تھا۔ پھر پانی پیتے ہوئے رُک جاتا اور سانس لیتا تو انہوں نے فرمایا صرف اس بات سے روکا گیا ہے کہ برتن کے اندر سانس لیا جائے۔ پس اگر تم برتن کے اندر سانس نہیں لیتے تو پھر تم اگر

چاہو تو ایک ہی سانس میں پانی پی لو۔

(٢٤٦٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، قَالَ :رَآنِي أَبِي وَنَحْنُ نَشْرَبُ بِنَفَسٍ وَاحِدٍ فَنَهَانَا ، أَوْ نَهَانِي.

(۲۴۶۴۵) حضرت ابو طاؤس سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں۔ مجھے میرے والد صاحب نے اس حالت میں دیکھا کہ ہم ایک سانس میں پانی پی رہے تھے، پس انہوں نے ہمیں منع کر دیا...... یا راوی کہتے ہیں...... انہوں نے مجھے منع کیا۔

(٢٤٦٤٦) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الشُّرْبَ بِنَفَسٍ وَاحِدٍ ، وَقَالَ :هُوَ شُرْبُ الشَّيْطَانِ.

(۲۴۶۴۶) حضرت خالد، حضرت عکرمہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک سانس میں پانی پینے کو ناپسند سمجھتے تھے اور فرماتے یہ شیطان کا پینا ہے۔

(٣٤) فِي التَّنَفُّسِ فِي الإِنَاءِ، مَنْ كَرِهَهُ

جو لوگ برتن کے اندر سانس لینے کو ناپسند سمجھتے ہیں

(٢٤٦٤٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : نَهَى أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الإِنَاءِ ، وَأَنْ يُنْفَخَ فِيهِ. (ابو داؤد ۳۷۲۱۔ ترمذی ۱۸۸۸)

(۲۴۶۴۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے سے اور برتن میں پھونک مارنے سے منع فرمایا۔

(٢٤٦٤٨) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلاَ يَتَنَفَّسْ فِي الإِنَاءِ.

(بخاری ۵۶۳۰۔ مسلم ۶۵)

(۲۴۶۴۸) حضرت عبد اللہ بن ابی قتادہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی پانی پیے تو وہ برتن میں سانس نہ لے۔''

(٢٤٦٤٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الإِنَاءِ.

(۲۴۶۴۹) حضرت خالد، حضرت عکرمہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ برتن کے اندر سانس لینے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(٣٥) مَنْ كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يَتَنَفَّسَ فِي الإِنَاءِ

جو لوگ برتن میں سانس لینے کو درست سمجھتے ہیں

(٢٤٦٥٠) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ ثُمَامَةَ ، قَالَ :كَانَ أَنَسٌ إِذَا شَرِبَ تَنَفَّسَ مَرَّتَيْنِ ،

أَوْ ثَلاَثًا ، وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا شَرِبَ تَنَفَّسَ فِي الإِنَاءِ ، ثَلاَثًا.

(بخاری ۵۶۳۱۔ احمد ۳/ ۱۱۴)

(۲۴۶۵۰) حضرت ثمامہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ جب پانی پیتے تھے تو دو یا تین مرتبہ سانس لیتے تھے اور یہ حدیث بیان کرتے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پانی پیتے تھے تو برتن میں تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔

(۲٤٦٥١) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ سِيرِينَ يَتَنَفَّسُ ثَلاَثًا إِذَا شَرِبَ.

(۲۴۶۵۱) حضرت حکم بن عطیہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ کو دیکھا کہ وہ جب پانی پیتے تو تین سانس لیتے تھے۔

(۲٤٦٥٢) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :إِذَا شَرِبْت فَتَنَفَّسْ فِي الإِنَاءِ ثَلاَثًا.

(۲۴۶۵۲) حضرت مجاہد سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ جب تم پانی پیو تو برتن میں تین مرتبہ سانس لو۔

(۲٤٦٥٣) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : جَلَسَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ :مِنْ أَيْنَ جِئْتَ ؟ قَالَ :شَرِبْتُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ ، قَالَ :فَشَرِبْتَ مِنْهَا كَمَا يَنْبَغِي ؟ قَالَ :إِذَا شَرِبْتَ مِنْهَا فَاسْتَقْبِلِ الْكَعْبَةَ ، وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ ، وَتَنَفَّسْ ثَلاَثًا.

(۲۴۶۵۳) حضرت محمد بن عبد الرحمن بن ابی بکر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر بیٹھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا، تم (اس وقت) کہاں سے آئے ہو؟ اس نے کہا۔ میں زم زم کا پانی پی کر آیا ہوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا۔ زم زم کا پانی جس طرح پینا چاہیئے تم نے اُسی طرح پیا ہے؟ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم زم زم کا پانی پیو تو قبلہ رُخ ہو جاؤ، اللہ کا نام لو۔ اور تین سانس لو۔

(۲٤٦٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الإِنَاءِ ثَلاَثًا. (مسلم ۱۲۲)

(۲۴۶۵۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برتن میں تین سانس لیا کرتے تھے۔

(۲٤٦٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هشام ، عَنْ أَبِي عِصَام ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ : كَانَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَفَّسُ فِي الإِنَاءِ ثَلاَثًا ، وَيَقُولُ :هُوَ أَهْنَأُ ، وَأَمْرَأُ ، وَأَبْرَأُ. (مسلم ۱۲۳۔ ترمذی ۱۸۸۴)

(۲۴۶۵۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برتن میں تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے۔ ''یہ طریقہ زیادہ سہل، شیریں اور اطمینان بخش ہے۔''

(۳۶) مَنْ كَرِهَ النَّفْخَ فِي الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

جولوگ کھانے پینے میں پھونک مارنے کو ناپسند سمجھتے ہیں

(۲۴۶۵۶) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، قَالَ: كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الأَنْصَارِ فَأُتِيَ بَعْضُهُمْ بِشَرَابٍ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَشْرَبَ نَفَخَ فِيهِ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: مَهْلاً، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَى عَنْهُ.

(۲۴۶۵۶) حضرت سماک سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں ہم انصار کی ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ان میں سے کسی کے پاس کوئی مشروب لایا گیا۔ جب اس نے اس مشروب کو پینا چاہا تو اس میں پھونک ماری۔ اس پر کچھ دیگر حضرات نے کہا۔ چھوڑ دو کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ اس سے منع کیا کرتے تھے۔

(۲۴۶۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ حَبِيبٍ مَوْلَى بَنِي زُهْرَةَ، عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى الْجُهَنِيِّ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَدَخَلَ أَبُو سَعِيدٍ، فَقَالَ لَهُ: سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ؟ قَالَ: نَعَم، قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: إِنِّي لَا أَرْوَى بِنَفَسٍ وَاحِدٍ، قَالَ: أَبِنِ الإِنَاءَ عَنْ فِيكَ، ثُمَّ تَنَفَّسْ، قَالَ: فَإِنْ رَأَيْتُ قَذَرًا؟ قَالَ: فَأَهْرِقْهُ. (ابو داؤد ۳۷۱۵۔ دارمی ۲۱۲۱)

(۲۴۶۵۷) حضرت ابوالمثنی جہنی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت مروان بن الحکم کے ہاں موجود تھا کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ مروان نے آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ آپ نے جناب رسول اللہ ﷺ کو پینے کی چیز میں پھونک مارنے سے منع کرتے سُنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہاں۔ راوی کہتے ہیں: اس پر ایک آدمی بولا۔ میں تو ایک سانس میں بالکل سیراب نہیں ہوتا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم برتن کو اپنے منہ سے جُدا کرلو پھر سانس لے لو۔ اس آدمی نے کہا۔ پس اگر میں (پانی میں) گندگی دیکھوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو تم اس پانی کو بہادو۔

(۲۴۶۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّفْخِ فِي الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ، قَالَ: وَلَمْ أَرَ أَحَدًا أَشَدَّ فِي ذَلِكَ مِنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ.

(۲۴۶۵۸) حضرت زہری سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کھانے، پینے کی چیز میں پھونک مارنے سے منع فرمایا۔ راوی کہتے ہیں میں نے اس معاملہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے زیادہ کسی کو شدید نہیں دیکھا۔

(۲۴۶۵۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الإِنَاءِ، وَأَنْ يُنْفَخَ فِيهِ.

(۲۴۶۵۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے برتن میں سانس لینے سے اور اس میں پھونک مارنے سے منع فرمایا۔

(۲٤٦٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ يَزِيدَ ذِي الأَرْشِ ، عَنْ مَوْلاَةٍ لِثَوْبَانَ ، قَالَتْ : أَتَيْتُ ثَوْبَانَ بِشَرَابٍ فَنَفَخْتُ فِيهِ ، فَأَبَى أَنْ يَشْرَبَ.

(۲۴۶۶۰) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی مولاۃ سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں۔ میں حضرت ثوبان کے پاس ایک مشروب لے کر آئی تو میں نے اس میں پھونک ماردی۔ اس پر حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے (وہ) مشروب پینے سے انکار فرمادیا۔

(۲٤٦٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَاشِمِ بْنِ الْبَرِيدِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُسْلِمٍ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : اسْتَسْقَى عَلِيٌّ ، فَأَتَيْتُهُ بِشَرَابٍ فَنَفَخْتُ فِيهِ ، فَأَبَى أَنْ يَشْرَبَهُ ، وَقَالَ : اشْرَبْهُ أَنْتَ.

(۲۴۶۶۱) حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے مولی حضرت قاسم بن مسلم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پانی طلب کیا۔ پس میں ان کے پاس پانی لے کر آیا اور میں نے اس پانی میں پھونک ماردی اس پر انہوں نے وہ پینے سے انکار کردیا۔ اور فرمایا: اس کو تم پی لو۔

(۲٤٦٦٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ النَّفْخَ فِي الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ.

(۲۴۶۶۲) حضرت برد، حضرت مکحول کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ کھانے اور پینے کی چیز میں پھونک مارنے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۲٤٦٦٣) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُهُ.

(۲۴۶۶۳) حضرت لیث، حضرت مجاہد کے بارے میں روایت کرتے ہیں وہ بھی اس عمل کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۲٤٦٦٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ إِيَاسٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ النَّفْخَ فِي الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ.

(۲۴۶۶۴) حضرت عبد الملک بن ایاس، حضرت ابراہیم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ کھانے اور پینے کی چیز میں پھونکنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲٤٦٦٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّفْخِ فِي الإِنَاءِ.

(۲۴۶۶۵) حضرت عبد اللہ بن قتادہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں پھونکنے سے منع فرمایا ہے۔

(۳۷) مَنْ رَخَّصَ فِي النَّفْخِ فِي الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

کھانے، پینے کی چیز میں جو لوگ پھونک مارنے کی اجازت دیتے ہیں

(۲٤٦٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بِالنَّفْخِ فِي الطَّعَامِ

وَالشَّرَابِ بَأْسًا.

(۲۴۶۶۶) حضرت عاصم، حضرت مجاہد رحمہ اللہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ کھانے، پینے کی چیز میں پھونکنے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(٢٤٦٦٧) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَنْفُخُ فِي الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ.

(۲۴۶۶۷) حضرت لیث، حضرت طاؤس کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ کھانے، پینے کی چیز میں پھونک لیا کرتے تھے۔

(٣٨) فِي عَرْضِ الشَّرَابِ

مشروب پیش کرنے کے بارے میں

(٢٤٦٦٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : أُتِيَ عَبْدُ اللهِ بِشَرَابٍ ، فَقَالَ : نَاوِلْ عَلْقَمَةَ ، نَاوِلِ الأَسْوَدَ.

(۲۴۶۶۸) حضرت مسروق سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ کے پاس کوئی مشروب لایا گیا تو انہوں نے فرمایا: علقمہ کو دے دو، اسود کو دے دو۔

(٢٤٦٦٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ بِنَحْوٍ مِنْهُ.

(۲۴۶۶۹) حضرت علقمہ بھی حضرت عبد اللہ کے بارے میں ایسی روایت کرتے ہیں۔

(٢٤٦٧٠) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : أُتِيَ عَبْدُ اللهِ بِشَرَابٍ ، فَقَالَ : نَاوِلْ عَلْقَمَةَ ، نَاوِلِ الأَسْوَدَ.

(۲۴۶۷۰) حضرت مسروق سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ کے پاس ایک مشروب لایا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علقمہ کو دے دو، اسود کو دے دو۔

(٢٤٦٧١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مُحْرِزٍ ، قَالَ : اسْتَسْقَى طَاوُوسٌ ، فَأُتِيَ بِشَرَابٍ ، فَعَرَضَهُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ ، فَقَالَ : اشْرَبْ.

(۲۴۶۷۱) حضرت سلمہ بن محرز سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت طاؤس نے پانی مانگا۔ پس آپ کے پاس پانی لایا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے وہ پانی حضرت عبد اللہ بن حسن کو پیش کر دیا اور فرمایا: آپ اس کو نوش فرمائیں۔

(٣٩) مَنْ كَانَ إِذَا شَرِبَ مَاءً بَدَأَ بِالأَيْمَنِ

جو آدمی پانی پیئے تو وہ دائیں طرف سے آغاز کرے

(٢٤٦٧٢) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : دُعِيَ أَبُو عُبَيْدَةَ إِلَى وَلِيمَةٍ ، فَأُتِيَ

بِشَرَابٍ ، فَنَاوَلَ مَنْ عَلَى يَمِينِهِ.

(۲۴۶۷۲) حضرت غیلان بن یزید سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ کو ایک ولیمہ میں مدعو کیا گیا۔ تو ان کے پاس مشروب حاضر کیا گیا۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے وہ مشروب اپنے دائیں جانب والے کو دے دیا۔

(۲٤٦٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي شُعْبَةُ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : أُتِيَ عُمَرُ بِشَرَابٍ ، وَهُوَ بِالْمَوْقِفِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ ، فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَ سَيِّدَ أَهْلِ الْيَمَنِ وَهُوَ عَنْ يَمِينِهِ، فَقَالَ: إِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ : عَزَمْتُ عَلَيْكَ إِلاَّ أَفْطَرْتَ وَأَمَرْتَ أَصْحَابَكَ فَأَفْطَرُوا.

(۲۴۶۷۳) حضرت عکرمہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مشروب لایا گیا جبکہ آپ رضی اللہ عنہ عرفہ کی رات کو موقف میں تھے۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے وہ مشروب پیا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے وہ مشروب اہل یمن کے سردار کو دے دیا اور یہ آپ رضی اللہ عنہ کے دائیں جانب تھے۔ اس سردار نے کہا۔ میں روزہ دار ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم خود بھی روزہ توڑ دو اور اپنے ساتھیوں کو بھی حکم دو کہ وہ روزہ افطار کریں۔

(۲٤٦٧٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، سَمِعَهُ مِنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرٍ ، وَتُوُفِّيَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ عِشْرِينَ ، وَكُنَّ أُمَّهَاتِي يَحْثُثْنَنِي عَلَى خِدْمَتِهِ ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَارَنَا، فَحَلَبْنَا لَهُ مِنْ شَاةٍ دَاجِنٍ لَنَا، وَشِيبَ لَهُ مِنْ بِئْرٍ فِي الدَّارِ، وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ شِمَالِهِ ، وَأَعْرَابِيٌّ عَنْ يَمِينِهِ، وَكَانَ عُمَرُ نَاحِيَةً ، فَقَالَ عُمَرُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَعْطِ أَبَا بَكْرٍ ، فَأَعْطَى الأَعْرَابِيَّ ، وَقَالَ : الأَيْمَنُ فَالأَيْمَنُ.

(مسلم ١٢٥ـ مالك ١٧)

(۲۴۶۷۴) حضرت زہری سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں دس سال کا تھا۔ اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو میں بیس برس کا تھا۔ اور میری مائیں مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ترغیب دیا کرتی تھیں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس ہمارے گھر میں تشریف لائے اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنی ایک پالتو بکری کا دودھ دوہا اور اس میں اپنے گھر کے کنویں کے پانی کی آمیزش کی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف تھے اور ایک دیہاتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف تھا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ، ایک طرف تھے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حضرت ابوبکر کو دے دیں۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیہاتی کو دے دیا اور ارشاد فرمایا "دائیں طرف والا، پھر دائیں طرف والا"۔ (یعنی یہ حق دار ہے۔)

(٤٠) مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الأَشْرِبَةِ

مشروبات میں جو پسندیدہ ہیں

(۲٤٦٧٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْعَسَلَ ، وَيُحِبُّ الْحَلْوَاء . (بخاری ۵۵۹۹۔ مسلم ۱۱۰۱)

(۲۴۶۷۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد محبوب تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو میٹھا محبوب تھا۔

(٢٤٦٧٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : كَانَ أَحَبَّ الشَّرَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُلْوُ الْبَارِدُ. (ترمذی ۱۸۹۶)

(۲۴۶۷۶) حضرت زہری سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب ٹھنڈا اور میٹھا مشروب تھا۔

(٢٤٦٧٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُلَيْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: إِنِّي لأَشْرَبُ الطِّلاَءَ الْحُلْوَ الْقَارِص.

(۲۴۶۷۷) حضرت علی بن سلیم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے سُنا۔ میں خوب میٹھی طلاء نوش کرتا ہوں۔

(٢٤٦٧٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ : أَيُّ الشَّرَابِ أَحَبُّ إِلَيْكَ ؟ قَالَ : الْحُلْوُ الْبَارِدُ.

(۲۴۶۷۸) حضرت ابن جریج سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا۔ آپ کو کون سا مشروب سب سے زیادہ محبوب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ٹھنڈا میٹھا''۔

(٢٤٦٧٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُنْقَعُ لَهُ الزَّبِيبُ فِي قِرْبَةٍ عَشِيَّةً ، فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً ، وَيُنْقَعُ لَهُ غُدْوَةً ، فَيَشْرَبُهُ عَشِيَّةً.

(۲۴۶۷۹) حضرت عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان کے لئے شام کے وقت ایک مشکیزہ میں کشمش کی نبیذ تیار کی جاتی تھی جس کو وہ صبح کے وقت نوش فرماتے تھے۔ اور (اسی طرح) صبح کے وقت آپ کے لئے نبیذ تیار کی جاتی تھی جس کو آپ رضی اللہ عنہ شام کے وقت نوش فرماتے تھے۔

(٢٤٦٨٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُمِّ غُرَابٍ ، عَنْ بُنَانَةَ ، قَالَتْ : كُنْتُ أَنْقَعُ لِعُثْمَانَ الزَّبِيبَ عِشَاءً ، فَيَشْرَبُ مِنْهُ ، وَيَأْكُلُ مِنْهُ.

(۲۴۶۸۰) حضرت بنانہ سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ میں حضرت عثمان کے لئے شام کے وقت کشمش کی نبیذ تیار کرتی تھی۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ اس کو کھاتے بھی تھے اور پیتے بھی تھے۔

(٢٤٦٨١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ مُحَمَّد بن عَلِي ، وَعَامِرٍ ، وَعَطَاء ؛ قَالُوا : لاَ بَأْسَ أَنْ يُنْقَعَ الزَّبِيبُ غُدْوَةً ، وَيُشْرَبُ عَشِيَّةً.

(۲۴۶۸۱) حضرت جابر، حضرت محمد بن علی، حضرت عامر اور حضرت عطاء کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ یہ تینوں حضرات

فرماتے ہیں۔اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے کہ صبح کے وقت کشمش کی نبیذ بنائی جائے اور شام کے وقت نوش کر لی جائے۔

(٢٤٦٨٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: لاَ بَأْسَ بِنَقِيعِ الزَّبِيبِ، قَالَ سُفْيَانُ: مَا لَمْ يَغْلِ.

(۲۴۶۸۲) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔وہ کہتے ہیں۔کشمش کی نبیذ میں کوئی حرج نہیں ہے۔حضرت سفیان کہتے ہیں۔جب تک یہ نبیذ جوش نہ مارے۔

(٢٤٦٨٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَلاَّمِ بْنِ مِسْكِينٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِنَبِيذِ الزَّبِيبِ.

(۲۴۶۸۳) حضرت حسن سے روایت ہے۔وہ کہتے ہیں کہ کشمش کی نبیذ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٤٦٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَالِكٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ مَرَّةً : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِنَّمَا النَّبِيذُ ؛ الَّذِي إِذَا بَلَغَ فَسَدَ ، وَأَمَّا مَا ازْدَادَ عَلَى طُولِ التَّرْكِ جَوْدَةً ، فَلاَ خَيْرَ فِيهِ.

(۲۴۶۸۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔وہ فرماتے ہیں۔نبیذ وہی ہے جو زیادہ پڑی رہنے سے خراب ہو جائے۔اور جو مشروب بھی زیادہ دیر رہنے سے زیادہ بہتر ہو جائے تو اس میں بھی کوئی خیر نہیں ہے۔

(٢٤٦٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، يُقَالُ لَهُ : عِيسَى ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۴۶۸۵) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

(٤١) فِي غُبَيْرَاءِ السَّكَرِ

گیہوں سے بنایا ہوا مشروب

(٢٤٦٨٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنْ مُعَاذٍ ، قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُبَيْرَاءِ السَّكَرِ.

(۲۴۶۸۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گیہوں سے بنائی ہوئی شراب سے منع فرمایا ہے۔

(٢٤٦٨٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ خَارِجَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُبَيْرَاءِ السَّكَرِ. (مالك ١٠)

(۲۴۶۸۷) حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے۔وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گیہوں سے بنائی ہوئی شراب سے منع فرمایا ہے۔

(٤٢) مَنْ كَانَ يَقُولُ إِذَا اشْتَدَّ عَلَيْكَ فَاكْسِرْهُ بِالْمَاءِ

جو حضرات کہتے ہیں جب (کوئی مشروب) تمہیں سخت محسوس ہو تو تم اس کو پانی ملا کر توڑ ڈالو

(٢٤٦٨٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : أُتِيَ عُمَرُ بِنَبِيذِ زَبِيبٍ ،

فَشَرِبَ مِنْهُ ، فَقَطَّبَ ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ ، ثُمَّ شَرِبَ.

(۲۴۶۸۸) حضرت ہمام بن حارث سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کشمش کی نبیذ لائی گئی۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں سے نوش فرمائی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں آمیزش کی۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے پانی منگوایا اور اس کو نبیذ میں انڈیل دیا پھر نوش فرمایا۔

(۲٤٦٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنِ أَبِي عَوْنٍ، قَالَ: أَتَى عُمَرُ قَوْمًا مِنْ ثَقِيفٍ، قَدْ حَضَرَ طَعَامُهُمْ، فَقَالَ: كُلُوا الثَّرِيدَ قَبْلَ اللَّحْمِ ، فَإِنَّهُ يَسُدُّ مَكَانَ الْخَلَلِ ، وَإِذَا اشْتَدَّ نَبِيذُكُمْ فَاكْسِرُوهُ بِالْمَاءِ ، وَلاَ تَسْقُوهُ الأَعْرَابَ.

(۲۴۶۸۹) حضرت ابن عون سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ قبیلہ ثقیف کے کچھ لوگوں کے ہاں اس وقت تشریف لائے جب ان لوگوں کا کھانا حاضر تھا۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گوشت کھانے سے پہلے ثرید کھاؤ۔ کیونکہ یہ خلل کی جگہ کو پُر کرتی ہے اور جب تمہاری نبیذ سخت ہو جائے تو تم اس کو پانی کے ذریعہ سے توڑ دو اور یہ نبیذ دیہاتیوں کو نہ پلاؤ۔

(۲٤٦٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُمَيَّةَ ، قَالَتْ :سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ :إِنْ خَشِيتَ مِنْ نَبِيذِكَ فَاكْسِرْهُ بِالْمَاءِ.

(۲۴۶۹۰) حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کہتے سُنا۔ اگر تمہیں اپنی نبیذ سے خوف ہو تو تم اس کو پانی سے توڑ دو۔

(۲٤٦٩١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قُرَّةَ الْعِجْلِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُتِيَ بِقَدَحٍ فِيهِ شَرَابٌ ، فَقَرَّبَهُ إِلَى فِيهِ ، ثُمَّ رَدَّهُ ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ جُلَسَائِهِ :أَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ :فَقَالَ :رُدُّوهُ ، فَرَدُّوهُ ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ ، ثُمَّ شَرِبَهُ ، فَقَالَ :انْظُرُوا هَذِهِ الأَشْرِبَةَ ، فَإِذَا اغْتَلَمَتْ عَلَيْكُمْ فَاقْطَعُوا مُتُونَهَا بِالْمَاءِ.

(۲۴۶۹۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پیالہ لایا گیا جس میں کوئی مشروب تھا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پیالہ کو اپنے منہ کے قریب کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو واپس رکھ دیا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض مجلس نشینوں نے پوچھا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ حرام ہے؟ راوی کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا۔ ''اس مشروب کو واپس لاؤ۔'' چنانچہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے وہ مشروب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو واپس کر دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور اس میں انڈیل دیا۔ اور پھر اس کو نوش فرمالیا۔ اور ارشاد فرمایا: ان مشروبات کو دیکھ لیا کرو۔ پس جب یہ تم پر سخت ہو جائیں تو تم ان کی شدت کو پانی سے توڑ لیا کرو۔''

(۲٤٦٩٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ سَالِمٍ الدَّوْسِيِّ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ :مَنْ رَابَهُ مِنْ نَبِيذِهِ فَلْيَشُنَّ عَلَيْهِ الْمَاءَ ، فَيَذْهَبُ حَرَامُهُ ، وَيَبْقَى حَلاَلُهُ.

(۲۴۶۹۲) حضرت سالم دوسی سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا۔ جس آدمی کو اس کی نبیذ شک

میں ڈالے تو اس کو اس نبیذ پر پانی چھڑک لینا چاہیئے۔ پس اس کا حرام چلا جائے گا اور اس کا حلال باقی رہ جائے گا۔

(٢٤٦٩٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي كَثِيرٍ الْحَنَفِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : مَنْ رَابَهُ مِنْ شَرَابِهِ شَيْءٌ ، فَلْيَكْسِرْهُ بِالْمَاءِ.

(۲۴۶۹۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ جس شخص کو اس کا مشروب شک میں ڈالے تو اس کو چاہیئے کہ وہ اس مشروب کو پانی سے پتلا کر لے۔

(٢٤٦٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: اشْرَبُوا هَذَا النَّبِيذَ فِي هَذِهِ الأَسْقِيَةِ ، فَإِنَّهُ يُقِيمُ الصُّلْبَ ، وَيَهْضِمُ مَا فِي الْبَطْنِ ، وَإِنَّهُ لَمْ يَغْلِبْكُمْ مَا وَجَدْتُمُ الْمَاءَ.

(۲۴۶۹۴) حضرت نافع بن عبد الحارث سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔ اس نبیذ کو ان اسقیہ یعنی برتنوں میں پی لو۔ کیونکہ یہ پشت کو سیدھی رکھتی ہے اور پیٹ میں موجود غذا کو ہضم کرتی ہے۔ اور جب تک تمہیں پانی ملتا ہو یہ مشروب تم پر غالب نہیں آئے گا۔

(٤٣) فِي الْكَرْعِ فِي الشَّرَابِ

منہ لگا کر...... نہر وغیرہ سے...... پینے کے بیان میں

(٢٤٦٩٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ مُنْذِرِ بْنِ أَبِي الْمُنْذِرِ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَكْرَعُ فِي حَوْضِ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ.

(۲۴۶۹۵) حضرت منذر بن ابو المنذر سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اس حال میں دیکھا کہ وہ زم زم کے حوض سے منہ لگا کر پانی پی رہے تھے اور وہ اس وقت کھڑے ہوئے تھے۔

(٢٤٦٩٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الْكَرْعَ فِي النَّهَرِ.

(۲۴۶۹۶) حضرت عمارہ، حضرت عکرمہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ نہر سے منہ لگا کر پانی پینے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(٢٤٦٩٧) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ وَهُوَ يُوَتِّي الْمَاءَ فِي حَائِطٍ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :هَلْ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ فِي شَنٍّ ، وَإِلاَّ كَرَعْنَا.

(بخاری ۵۶۱۳۔ ابو داؤد ۳۷۱۷)

(۲۴۶۹۷) حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصار میں سے ایک آدمی کے ہاں تشریف لے گئے۔ وہ صاحب اپنے باغ کے لئے پانی کا راستہ بنا رہے تھے۔ اور ان کے ساتھ ان کا ایک ساتھی بھی تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا: ''کیا تمہارے پاس کوئی ایسا پانی ہے جو اس رات کسی لگن وغیرہ میں موجود ہو۔ وگرنہ ہم منہ لگا کر (ندی سے ہی) پی لیتے ہیں۔''

(۲٤٦٩٨) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنِ ابن عُمَرَ ، قَالَ : مَرَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بِرْكَةِ مَاءٍ ، فَجَعَلْنَا نَكْرَعُ فِيهَا ، فَقَالَ : لاَ تَكْرَعُوا ، وَلَكِنِ اغْسِلُوا أَيْدِيَكُمْ ، وَاشْرَبُوا فِيهَا ، فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ إِنَاءٍ أَطْيَبُ مِنَ الْيَدِ. (ابن ماجه ٣٤٣٣۔ ابویعلی ٥٦٧٥)

(۲۴۶۹۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم جناب نبی کریم ﷺ کے ہمراہ پانی کے ایک حوض پر سے گزرے۔ پس ہم نے اس سے منہ لگا کر پینا شروع کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''منہ لگا کر نہ پیو۔'' بلکہ تم اپنے ہاتھ دھو لو اور ہاتھوں سے پیو۔ کیونکہ ہاتھ سے زیادہ کوئی برتن زیادہ پاکیزہ نہیں ہے۔''

(۲٤٦٩٩) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ ، قَالَ : أَفَضْتُ مَعَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَشِيَّةَ النَّحْرِ ، فَأَتَى حَوْضًا فِيهِ مَاءُ زَمْزَمَ ، فَغَرَفَ بِيَدِهِ فَشَرِبَ مِنْهُ.

(۲۴۶۹۹) حضرت عبد اللہ بن عثمان سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن جُبیر کے ساتھ یوم النحر کی شام واپس ہوا۔ پس وہ ایک حوض کے پاس پہنچے جس میں زم زم کا پانی تھا۔ تو انہوں نے اپنے ہاتھ سے چلو بنا کر پانی لیا اور پھر اس چلو سے پیا۔

(٤٤) فِي تَخْمِيرِ الشَّرَابِ ، وَإِيكَاءِ السِّقَاءِ

مشروب کو ڈھانپنا اور مشکیزہ کو باندھنا

(۲٤۷۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ أَبَا حُمَيْدٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ وَهُوَ بِالْبَقِيعِ ، فَقَالَ : أَلاَ خَمَّرْتَهُ ، وَلَوْ أَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُودًا. (نسائی ٦٦٣٣۔ احمد ٣/ ٢٩٤)

(۲۴۷۰۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو حمید، جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کوئی مشروب لے کر حاضر ہوئے جبکہ آپ ﷺ بقیع میں تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے اس کو ڈھانپ کیوں نہیں لیا۔ اگرچہ اس پر عرضاً لکڑی ہی رکھ دی جاتی۔''

(۲٤۷۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : غَلِّقُوا أَبْوَابَكُمْ ، وَخَمِّرُوا آنِيَتَكُمْ ، وَأَوْكِئُوا أَسْقِيَتَكُمْ. (احمد ٣/ ٣٠١۔ مالك ٩٢٨)

(۲۴۷۰۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اپنے دروازے بند کر لیا کرو۔ اور اپنے برتن ڈھانپ لیا کرو۔ اور اپنے مشکیزوں (کے منہ) کو باندھ لیا کرو۔''

(۲٤۷۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يُونُس ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ جَبْرِ بْنِ نَوْفٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ،

قَالَ : كُنَّا نُؤْمَرُ أَنْ نُوكِي الأَسْقِيَةَ.

(۲۴۷۰۲) حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حکم دیا جاتا تھا کہ ہم مشکیزوں کو باندھ لیں۔

(٢٤٧٠٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ جُرَيٍّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الإِنَاءُ الْمُطْبَقُ.

(۲۴۷۰۳) حضرت ابو جعفر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو ڈھانپا ہوا برتن پسند تھا۔

(٢٤٧٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ زَاذَانَ ، قَالَ : إِذَا بَاتَ الإِنَاءُ غَيْرَ مُخَمَّرٍ تَفَلَ فِيهِ الشَّيْطَانُ ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ : أَوْ شَرِبَ مِنْهُ.

(۲۴۷۰۴) حضرت زاذان سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب برتن رات اس حالت میں پڑا رہے کہ وہ ڈھانپا نہ ہوا ہو تو شیطان اس میں تھوک دیتا ہے۔ پس میں نے یہ بات حضرت ابراہیم سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا۔ یا اس پانی میں سے شیطان پی لیتا ہے۔

(٢٤٧٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سَلاَّمِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أُمِّ سَعِيدٍ، قَالَتْ: أَتَيْتُ عَلِيًّا بِسَحُورٍ، فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي ، فَلَمَّا صَلَّى ، قَالَ : هَلاَّ خَمَّرْتِيهِ ، هَلْ رَأَيْتِ الشَّيْطَانَ حِينَ وَلَغَ فِيهِ؟ أَهْرِقِيهِ ، وَأَبَى أَنْ يَشْرَبَهُ.

(۲۴۷۰۵) حضرت ام سعید سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سحری لے کر حاضر ہوئی اور میں نے وہ سحری آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھ دی۔ اور آپ رضی اللہ عنہ تب نماز پڑھ رہے تھے۔ پھر جب آپ رضی اللہ عنہ نماز پڑھ چکے تو فرمایا: تم نے اس کو ڈھانپ کیوں نہیں دیا۔ جب شیطان نے اس میں منہ مارا تو کیا تو نے دیکھا؟ اس کو گرا دو۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو پینے سے انکار فرمادیا۔

(٤٥) فِي شُرْبِ سَوِيقِ اللَّوْزِ

بادام کے ستو پینے کے بارے میں

(٢٤٧٠٦) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ هَارُونَ مَوْلَى قُرَيْشٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْمُطَّلِبَ بْنَ حَنْطَبٍ يَشْرَبُ سَوِيقَ لَوْزٍ مُمَسَّكٍ.

(۲۴۷۰۶) حضرت ہارون مولی قریش سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مطلب بن حنطب کو بادام کے خوشبودار ستو پیتے دیکھا۔

(٤٦) سَاقِي الْقَوْمِ

لوگوں کو پلانے والا

(٢٤٧٠٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُخْتَارِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ. (ابو داؤد ۳۷۱۸۔ احمد ۴/ ۳۵۴)

(۲۴۷۰۷) حضرت ابن ابی اوفی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں کو پلانے والا ان میں سے آخری ہوتا ہے۔''

(٢٤٧٠٨) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ. (مسلم ۳۱۱۔ ترمذی ۱۸۹۴)

(۲۴۷۰۸) حضرت ابوقتادہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں کو پلانے والا'' ان میں سے آخری ہوتا ہے۔''

(٢٤٧٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ.

(۲۴۷۰۹) حضرت ابوقتادہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں کو پلانے والا'' ان میں سے آخری ہوتا ہے۔''

(٤٧) فِي الشُّرْبِ مِنْ مَاءِ الصَّدَقَةِ

صدقہ کے پانی میں سے پینے کے بارے میں

(٢٤٧١٠) حدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِشُرْبِ الْمَاءِ الَّذِي يُوضَعُ لِلصَّدَقَةِ.

(۲۴۷۱۰) حضرت محمد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جو پانی صدقہ کے لئے رکھا گیا ہو اس کو پینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٤٧١١) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ أُمِّ بَكْرٍ ابْنَةِ الْمِسْوَرِ ، قَالَتْ : كَانَ الْمِسْوَرُ لاَ يَشْرَبُ مِنَ الْمَاءِ الَّذِي يُوضَعُ فِي الْمَسْجِدِ ، وَيَكْرَهُهُ ، وَيَرَى أَنَّهُ صَدَقَةٌ.

(۲۴۷۱۱) حضرت ام بکر بنت مسور سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ حضرت مسور اُس پانی میں سے نہیں پیتے تھے جو مسجد میں رکھا جاتا تھا اور اس کو ناپسند کرتے تھے۔ اور ان کی رائے یہ تھی کہ یہ صدقہ ہے۔

(٢٤٧١٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، مُرْنِي بِصَدَقَةٍ ، قَالَ :اسْقِ الْمَاءَ ، قَالَ :فَنَصَبَ سِقَائَيْنِ ، فَلَمْ يَزَالاَ مَنْصُوبَيْنِ ، رُبَّمَا سَعَيْتُ بَيْنَهُمَا وَأَنَا غُلاَمٌ.

(ابو داؤد ۱۶۷۶۔ احمد ۶/ ۷)

(۲۴۷۱۲) حضرت حسن سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے صدقہ کا حکم دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم پانی پلاؤ۔'' راوی کہتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے دو مشکیں نصب کروا دیں۔ وہ نصب ہی تھیں اور میں اپنے بچپن میں ان دونوں کے درمیان دوڑا کرتا تھا۔

کِتَابُ الْعَقِيقَةِ

(١) فِي الْعَقِيقَةِ مَنْ رَآهَا

جولوگ عقیقہ کو مانتے ہیں

(٢٤٧١٣) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ الْعُكْلِيُّ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : عَقَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ. (نسائی ۴۵۴۹۔ احمد ۵/ ۳۵۵)

(۲۴۷۱۳) حضرت ابن بریدہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی طرف سے عقیقہ فرمایا۔

(٢٤٧١٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : عَقَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ. (ابویعلی ۱۹۲۹۔ طبرانی ۲۵۷۳)

(۲۴۷۱۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی طرف سے عقیقہ کیا۔

(٢٤٧١٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، وَيَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: عُقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ.

(۲۴۷۱۵) حضرت عکرمہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا عقیقہ کیا گیا تھا۔

(٢٤٧١٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : عَقَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ بِشَاةٍ ، فَقَالَ : يَا فَاطِمَةُ ، احْلِقِي رَأْسَهُ وَتَصَدَّقِي بِزِنَةِ شَعْرِهِ ، فَوَزَنُوهُ فَكَانَ وَزْنُهُ دِرْهَمًا ، أَوْ بَعْضَ دِرْهَمٍ. (ترمذی ۱۵۱۹۔ مالک ۲)

(۲۴۷۱۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک بکری عقیقہ میں ذبح فرمائی۔ اور ارشاد فرمایا: "اے فاطمہ! اس کے سر کو حلق کر دو اور اس کے بالوں کے وزن کے برابر صدقہ کر دو۔" چنانچہ ان لوگوں نے بالوں کا وزن کیا۔ تو اس کا وزن درہم یا کچھ درہم تھا۔

(۲٤۷۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ ، قَالَ : قَالَتْ فَاطِمَةُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَلاَ أَعُقُّ عَنِ ابْنِي دَمًا ، قَالَ : لاَ ، احْلِقِي رَأْسَهُ وَتَصَدَّقِي بِوَزْنِهِ عَلَى الْمَسَاكِينِ أَوَاقِي مِنْ وَرِقٍ ، أَوْ فِضَّةٍ. (احمد ۶/ ۳۹۰۔ طبرانی ۹۱۷)

(۲۴۷۱۷) حضرت ابو رافع سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سوال کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں اپنے بیٹے کی طرف سے عقیقہ میں خون نہ بہاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں" "تم اس کے سر کو حلق کر دو۔" اور اس کے بالوں کے برابر وزن ڈھلی یا غیر ڈھلی چاندی کو مساکین پر صدقہ کر دو۔"

(۲٤۷۱۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : لَوْ أَعْلَمُ أَنَّهُ لَمْ يُعَقَّ عَنِّي ، لَعَقَقْتُ عَنْ نَفْسِي.

(۲۴۷۱۸) حضرت محمد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر مجھے یہ بات معلوم ہو جائے کہ میرا عقیقہ نہیں کیا گیا تو میں اپنا عقیقہ کروں گا۔

(۲٤۷۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ يُؤْمَرُ بِالْعَقِيقَةِ وَلَوْ بِعُصْفُورٍ. (بیہقی ۷۱)

(۲۴۷۱۹) حضرت محمد بن ابراہیم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ عقیقہ کا حکم دیا جائے گا اگر چہ چڑیا کے ذریعہ ہی عقیقہ کیا جائے۔

(۲٤۷۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الْغُلاَمُ رَهِينَةٌ بِعَقِيقَتِهِ ، يُذْبَحُ عَنْهُ. (ابو داؤد ۲۸۳۱۔ ترمذی ۱۵۲۲)

(۲۴۷۲۰) حضرت سمرہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "بچہ اپنے اس عقیقہ کا مرہون ہوتا ہے جو اس کی طرف سے ذبح کیا جاتا ہے۔

(۲٤۷۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حَفْصَةَ ابْنَةِ سِيرِينَ ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ مَعَ الْغُلاَمِ عَقِيقَتَهُ ، فَأَرِيقُوا عَنْهُ دَمًا ، وَأَمِيطُوا عَنْهُ الأَذَى. (ابن ماجہ ۳۱۶۴۔ احمد ۴/ ۱۷)

(۲۴۷۲۱) حضرت سلمان بن عامر سے روایت ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو کہتے سُنا: "یقیناً بچہ کے ساتھ عقیقہ ہوتا ہے۔ پس تم اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے اذیت کو دور ہٹاؤ۔"

(۲٤۷۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ضَمْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ

اللہِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيقَةِ ؟ فَقَالَ : لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْعُقُوقَ ، مَنْ وُلِدَ لَهُ مِنكُمْ وَلَدٌ ، فَأَحَبَّ أَنْ يَنْسُكَ عَنْهُ فَلْيَفْعَلْ. (مالك ۵۰۰)

(۲۴۷۲۲) بنوضمرہ کے ایک آدمی، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے عقیقہ کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ (باپ اور ماں کی) نافرمانی کرنے کو پسند نہیں کرتا۔ تم میں سے جس کا بچہ پیدا ہوا اور وہ اس کی طرف سے خون بہانا چاہے تو ضرور بہائے۔''

(۲) فِي الْعَقِيقَةِ كَمْ عَنِ الْغُلاَمِ ، وَكَمْ عَنِ الْجَارِيَةِ

عقیقہ کے بارے میں، بچہ کی طرف سے کتنے اور بچی کی طرف سے کتنے (جانور)

(۲٤۷۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَبَّاعِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أُمِّ كُرْزٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : عَنِ الْغُلاَمِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ ، لاَ يَضُرُّكُمْ إِنَاثًا كُنَّ أَمْ ذُكْرَانًا.

(ابوداؤد ۲۸۲۹۔ ترمذی ۱۵۱۶)

(۲۴۷۲۳) حضرت ام کرز، جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بچہ کی طرف سے دو پوری بکریاں اور بچی کی طرف سے ایک بکری۔'' اس بات سے تمہارا کوئی نقصان نہیں ہوگا کہ وہ بکریاں ہوں یا بکرے ہوں۔''

(۲٤۷۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ أُمِّ كُرْزٍ ؛ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : عَنِ الْغُلاَمِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ. (احمد ۶/ ۴۲۲۔ دارمی ۱۹۶۶)

(۲۴۷۲۴) حضرت ام کرز سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''بچہ کی طرف سے دو پوری بکریاں اور بچہ کی طرف سے ایک بکری۔''

(۲٤۷۲٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ أُمَّ السِّبَاعِ سَأَلَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَعُقُّ عَنْ أَوْلاَدِي ؟ قَالَ : نَعَمْ ، عَنِ الْغُلاَمِ شَاتَانِ ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ.

(۲۴۷۲۵) حضرت عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ام السباع نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا۔ کیا میں اپنی اولاد کی طرف سے عقیقہ کروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہاں۔'' بچہ کی طرف سے دو بکریاں اور بچی کی طرف سے ایک بکری۔''

(۲٤۷۲٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيد ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : عَنِ الْغُلاَمِ شَاتَانِ ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ.

(۲۴۷۲۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ بچے کی طرف سے دو بکریاں اور بچی کی طرف سے ایک بکری۔''

(۲٤۷۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيقَةِ ؟ فَقَالَ : لاَ أُحِبُّ الْعُقُوقَ ، مَنْ وُلِدَ لَهُ مَوْلُودٌ ، فَأَحَبَّ أَنْ يَنْسُكَ عَنْهُ فَلْيَفْعَلْ ؛

عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ. (ابو داؤد ۲۸۳۵۔ احمد ۲/ ۱۸۵)

(۲۴۷۲۷) حضرت عمرو بن شعیب، اپنے والد سے، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے عقیقہ کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میں (والدین کی) نافرمانی کرنے کو پسند نہیں کرتا۔ جس آدمی کے بچہ پیدا ہو اور وہ اس کی طرف سے قربانی کرنے کو پسند کرے تو اس کو قربانی کرنی چاہیے، بچہ کی طرف سے دو بکریاں اور بچی کی طرف سے ایک بکری۔''

(٢٤٧٢٨) حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْغَاضِرِيُّ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :فِي الْعَقِيقَةِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ.

(۲۴۷۲۸) حضرت مجاہد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ عقیقہ میں دو پوری بکریاں ہیں اور بچی کی طرف سے ایک بکری ہوگی۔

(٢٤٧٢٩) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكٍ ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا قَالَتْ :أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَعُقَّ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ. (ترمذی ۱۵۱۳۔ احمد ۶/ ۱۵۸)

(۲۴۷۲۹) حضرت حفصہ بنت عبدالرحمٰن، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے ارشاد فرمایا: جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم عقیقہ کریں بچہ کی طرف سے دو بکریاں اور بچی کی طرف سے ایک بکری۔

(٢٤٧٣٠) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا قَالَتْ :السُّنَّةُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ.

(۲۴۷۳۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ غلام (بچہ) کی طرف سے دو پوری بکریاں اور بچی کی طرف سے ایک بکری کا (عقیقہ کرنا) سُنّت ہے۔

(٣) مَنْ قَالَ يُسَوَّى بَيْنَ الْغُلَامِ وَالْجَارِيَةِ

جو لوگ کہتے ہیں کہ بچہ اور بچی میں برابری کی جائے گی

(٢٤٧٣١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :عَنِ الْجَارِيَةِ وَعَنِ الْغُلَامِ، شَاةٌ، شَاةٌ.

(۲۴۷۳۱) حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ بچہ اور بچی کی طرف سے ایک ایک بکری ہوگی۔

(٢٤٧٣٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَعُقُّ عَنِ الْغُلَامِ وَالْجَارِيَةِ ، شَاةً ، شَاةً.

(۲۴۷۳۲) حضرت عبدالرحمن بن قاسم، اپنے والد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ بچہ اور بچی کی طرف سے ایک ایک بکری کا عقیقہ کرتے تھے۔

(٢٤٧٣٣) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَعُقُّ عَنِ الْغُلاَمِ وَالْجَارِيَةِ شَاةً ، شَاةً.

(۲۴۷۳۳) حضرت ہشام بن عروہ، اپنے والد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ بچہ اور بچی کی طرف سے ایک ایک بکری عقیقہ کیا کرتے تھے۔

(٢٤٧٣٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :شَاةً ، شَاةً.

(۲۴۷۳۴) حضرت ابو جعفر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک ایک بکری ہے۔

(٢٤٧٣٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :هُمَا سَوَاءٌ.

(۲۴۷۳۵) حضرت جعفر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: دونوں برابر ہیں۔

(٢٤٧٣٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْعَقِيقَةِ :يُعَقُّ عَنِ الْغُلاَمِ وَالْجَارِيَةِ ، شَاةً ، شَاةً.

(۲۴۷۳۶) حضرت معمر، حضرت زہری کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ کہا کرتے تھے عقیقہ کے بارے میں۔ بچہ اور بچی کی طرف سے ایک ایک بکری عقیقہ میں ذبح کی جائے گی۔

(٤) فِي أَيِّ يَوْمٍ تُذْبَحُ الْعَقِيقَةُ ؟

کون سے دن عقیقہ ذبح کیا جائے گا

(٢٤٧٣٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ ، عَنْ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :يُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ ، وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ وَيُسَمَّى.

(۲۴۷۳۷) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ساتویں روز بچہ کی طرف سے (عقیقہ) ذبح کیا جائے گا اور اس کا سر مونڈا جائے گا اور نام رکھا جائے گا۔''

(٢٤٧٣٨) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْعَقِيقَةِ يَوْمَ السَّابِعِ لِلْمَوْلُودِ ، وَوَضْعِ الأَذَى ، وَتَسْمِيَتِهِ.

(۲۴۷۳۸) حضرت عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کے لئے ساتویں روز عقیقہ کرنے کا اور سر صاف کرنے کا اور بچہ کا نام رکھنے کا حکم دیا۔

(٢٤٧٣٩) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُعَقَّ قَبْلَ السَّابِعِ ، أَوْ

بَعْدَهُ ، وَكَانَ يَقُولُ :اجْعَلْ لَحْمَ الْعَقِيقَةِ كَيْفَ شِئْتَ.

(۲۴۷۳۹) حضرت معتمر بن سلیمان، اپنے والد سے، حضرت ابن سیرین کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ ساتویں روز سے قبل اور اس کے بعد عقیقہ کرنے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے۔ عقیقہ کے گوشت کو تم جس طرح چاہو ویسے ہی کرو۔

(٢٤٧٤٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ قَالَ :فِي الْعَقِيقَةِ شَاةٌ مُسِنَّةٌ ، تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهِ، وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ ، وَيُسَمَّى.

(۲۴۷۴۰) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ عقیقہ میں ایک مُسِنّہ بکری ہوتی ہے جو ساتویں دن بچہ کی طرف سے ذبح کی جاتی ہے اور بچہ کا سر صاف کیا جاتا ہے اور نام رکھا جاتا ہے۔

(٢٤٧٤١) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَعْيَنَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :كَانَتْ فَاطِمَةُ تَعُقُّ عَنْ وَلَدِهَا يَوْمَ السَّابِعِ ، وَتُسَمِّيهِ ، وَتَخْتِنُهُ ،وَتَحْلِقُ رَأْسَهُ ، وَتَتَصَدَّقُ بِوَزْنِهِ وَرِقًا.

(۲۴۷۴۱) حضرت ابو جعفر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہ، اپنے بچوں کی طرف سے ساتویں دن عقیقہ کرتی تھیں اور اس کا نام رکھتی تھیں اور اس کے ختنے کرواتی تھیں اور اس کا سر صاف کرتی تھیں اس کے (بالوں کے) ہم وزن چاندی صدقہ کیا کرتی تھیں۔

(٢٤٧٤٢) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ فِي الْعَقِيقَةِ :تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ ، وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ ، وَيُتَصَدَّقُ بِوَزْنِ شَعْرِهِ فِضَّةً ، وَيُلَطَّخُ رَأْسُهُ بِالدَّمِ.

(۲۴۷۴۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ عقیقہ کے بارے میں فرماتے ہیں۔ بچہ کی طرف سے ساتویں روز ذبح کیا جائے گا۔ بچہ کا سر صاف کیا جائے گا۔ اور اس کے بالوں کے ہم وزن چاندی صدقہ کی جائے گی اور اس کے سر کو خون سے آلودہ کیا جائے گا۔

(٥) فِي الْعَقِيقَةِ يُؤْكَلُ مِنْ لَحْمِهَا

عقیقہ کے بارے میں کہ اس کا گوشت کھایا جائے گا

(٢٤٧٤٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِ مِنَ الْعَقِيقَةِ مَا يَكْرَهَانِ مِنَ الأُضْحِيَّةِ ، قَالَ :وَهِيَ عِنْدَهُمَا بِمَنْزِلَةِ الأُضْحِيَّةِ ، يَأْكُلُ وَيُطْعِمُ.

(۲۴۷۴۳) حضرت ہشام، حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ یہ دونوں حضرات عقیقہ میں

بھی ان چیزوں کو ناپسند سمجھتے تھے جن کو یہ قربانی میں ناپسند سمجھتے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ عقیقہ ان حضرات کے ہاں قربانی کے بمنزلہ تھا۔ یعنی خود بھی کھایا جا سکتا ہے اور دوسروں کو بھی کھلایا جا سکتا ہے۔

(٢٤٧٤٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: تُجْعَلُ جُدُولاً ، فَيُطْبَخُ ، فَيَأْكُلُ وَيُطْعِمُ.

(۲۴۷۴۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں۔ عقیقہ کے گوشت کو جوڑوں سے علیحدہ کر لیا جائے گا اور خود بھی کھا سکتا ہے دوسروں کو بھی کھلا سکتا ہے۔

(٦) مَنْ قَالَ لاَ يُكْسَرُ لِلْعَقِيقَةِ عَظْمٌ

جو لوگ کہتے ہیں کہ عقیقہ کی ہڈی نہیں توڑی جائے گی

(٢٤٧٤٥) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْعَقِيقَةِ الَّتِي عَقَّتْهَا فَاطِمَةُ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ، يَبْعَثُوا إِلَى الْقَابِلَةِ مِنْهَا بِرِجْلٍ ، قَالَ : وَلاَ يُكْسَرُ مِنْهَا عَظْمٌ.

(ابو داؤد ۳۷۹)

(۲۴۷۴۵) حضرت جعفر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس عقیقہ کے بارے میں حکم فرمایا جو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت حسین کی طرف سے کیا تھا کہ دائی کو اِس عقیقہ میں سے ایک ٹانگ بھیجیں اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "عقیقہ کی ہڈی نہ توڑی جائے۔"

(٢٤٧٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : تُطْبَخُ جُدُولاً ، وَلاَ يُكْسَرُ مِنْهَا عَظْمٌ.

(۲۴۷۴۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ عقیقہ (کے جانور) کو جوڑوں سے علیحدہ کر کے پکایا جائے گا اور اس کی ہڈی نہ توڑی جائے گی۔

(٢٤٧٤٧) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الْعَقِيقَةِ ؟ فَقَالَ : لاَ تُكْسَرُ عِظَامُهَا وَرَأْسُهَا ، وَلاَ يُمَسّ الصَّبِيّ بِشَيْءٍ مِنْ دَمِهَا.

(۲۴۷۴۷) حضرت ابن ابی ذئب، حضرت زہری کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زُہری سے عقیقہ کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا اس کی ہڈیاں اور سری کو نہ توڑا جائے گا اور بچہ کو اس کا خون بھی مَس نہیں کیا جائے گا۔

(٢٤٧٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ النَّهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ: كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ لاَ يُكْسَرَ لِلْعَقِيقَةِ عَظْمٌ.

(۲۴۷۴۸) حضرت نہاس بن قہم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء کو یہ کہتے سُنا کہ پہلے حضرات اس بات کو پسند کرتے تھے کہ عقیقہ کی ہڈی کو نہ توڑا جائے۔

(۲٤۷٤۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يُلَطَّخَ رَأْسُ الصَّبِيِّ بِشَيْءٍ مِنْ دَمِ الْعَقِيقَةِ ، وَقَالَ الْحَسَنُ :الدَّمُ رِجْسٌ.

(۲۴۷۴۹) حضرت ہشام، حضرت حسن اور حضرت محمد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ یہ دونوں حضرات اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ بچہ کے سر کو عقیقہ کے خون سے آلودہ کیا جائے اور حضرت حسن کا ارشاد ہے۔خون ناپاک شئی ہے۔

(۷) مَنْ قَالَ إِذَا ضُحِّيَ عَنْهُ أَجْزَأَتْهُ مِنَ الْعَقِيقَةِ

جو حضرات کہتے ہیں جب بچہ کی طرف سے قربانی ہو تو یہ عقیقہ کی طرف سے بھی کافی ہو جاتی ہے

(۲٤۷٥۰) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ:إِذَا ضَحَّوا عَنِ الْغُلاَمِ فَقَدْ أَجْزَأَتْ عَنِ الْعَقِيقَةِ.

(۲۴۷۵۰) حضرت حسن سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب بچہ کی طرف سے گھر والے قربانی کر دیں تو یہ عقیقہ کی طرف سے کافی ہو جائے گی۔

(۲٤۷٥۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ سِيرِينَ، قَالاَ :تُجْزِءُ عَنْهُ مِنَ الْعَقِيقَةِ الأُضْحِيَّةُ.

(۲۴۷۵۱) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین دونوں سے روایت ہے۔ یہ کہتے ہیں بچہ کے عقیقہ کی طرف سے قربانی کفایت کر جائے گی۔

(۲٤۷٥۲) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :لاَ تُجْزِءُ عَنْهُ حَتَّى يُعَقَّ عَنْهُ.

(۲۴۷۵۲) حضرت قتادہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب تک بچہ کی طرف سے عقیقہ نہ کیا جائے قربانی کفایت نہیں کرتی۔

(۸) مَا يُقَالُ عَلَى الْعَقِيقَةِ إِذَا ذُبِحَتْ

جب عقیقہ کو ذبح کیا جائے تو کیا کہا جائے

(۲٤۷٥۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :يُسَمَّى عَلَى الْعَقِيقَةِ كَمَا يُسَمَّى عَلَى الأُضْحِيَّةِ :بِسْمِ اللهِ ، عَقِيقَةُ فُلاَنٍ.

(۲۴۷۵۳) حضرت قتادہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جس طرح قربانی پر بسم اللہ پڑھی جاتی ہے اسی طرح عقیقہ پر بسم اللہ پڑھی جائے گی۔ یعنی بسم اللہ فلاں کا عقیقہ ہے۔

(۲٤۷٥٤) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، قَالَ :سُئِلَ قَتَادَةُ: كَيْفَ تُنْحَرُ الْعَقِيقَةُ ؟ قَالَ :يَسْتَقْبِلُ بِهَا الْقِبْلَةَ ، ثُمَّ يَضَعُ الشَّفْرَةَ عَلَى حَلْقِهَا ، ثُمَّ يَقُولُ:اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ ، عَقِيقَةُ فُلاَنٍ ، بِسْمِ اللهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ يَذْبَحُهَا.

(۲۴۷۵۴) حضرت سعید سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت قتادہ سے سوال کیا گیا کہ عقیقہ کو کیسے ذبح کیا جائے گا۔؟ انہوں

نے جواب دیا۔ آدمی عقیقہ کو قبلہ رُخ کرے پھر اس کے حلق پر چھری چلائے، پھر کہے۔ اے اللہ! تیری جناب سے ہی ملی ہے اور تیرے لیے ہی ذبح ہو رہی ہے۔ فلاں کا عقیقہ ہے۔ بسم اللہ واللہ اکبر پھر اس کو ذبح کر دے۔

(۹) مَنْ كَانَ يَعُقُّ بِالْجُزُرِ

جو لوگ اونٹنی کو عقیقہ میں ذبح کرتے ہیں

(۲٤۷۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حُرَيْثِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَعُقُّ عَنْ وَلَدِهِ بِالْجُزُرِ.

(۲۴۷۵۵) حضرت حسن سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کی طرف سے اونٹ کو عقیقہ میں ذبح کرتے تھے۔

(۱۰) مَنْ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْجَارِيَةِ عَقِيقَةٌ

جو لوگ کہتے ہیں بچی کا عقیقہ نہیں ہوتا

(۲٤۷۵٦) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ عَنِ الْجَارِيَةِ عَقِيقَةً.

(۲۴۷۵۶) حضرت عمرو، حضرت حسن اور حضرت محمد رحمہ اللہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ دونوں حضرات بچی کی طرف سے عقیقہ کی رائے نہیں رکھتے تھے۔

(۲٤۷۵۷) حَدَّثَنَا حُرَيْثٌ ، عَنْ جَرِيرٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : لاَ يُعَقُّ عَنِ الْجَارِيَةِ ، وَلاَ تُكْرَمُ.

(۲۴۷۵۷) حضرت ابو وائل سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ بچی کی طرف سے نہ تو عقیقہ کیا جائے گا اور نہ ہی مہمانوں کو بلا کر ان کا اکرام کیا جائے گا۔

کِتَابُ الأَطْعِمَةِ

(۱) فِي أَكْلِ الأَرْنَبِ

خرگوش کھانے کے بارے میں

(٢٤٧٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَهُ عَنِ الأَرْنَبِ ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهَا ، قَالَ : إِنَّهَا تَحِيضُ ، قَالَ : إِنَّ الَّذِي يَعْلَمُ حَيْضَهَا يَعْلَمُ طُهْرَهَا ، وَإِنَّمَا هِيَ حَامِلٌ مِنَ الْحَوَامِلِ.

(۲۴۷۵۸) حضرت ہارون بن ابی ابراہیم، حضرت عبداللہ بن عمیر کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ کسی آدمی نے ان سے خرگوش کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ سائل نے پوچھا۔ اس کو حیض آتا ہے۔ آپ نے فرمایا: جس کو اس کے حیض کا پتہ ہے اس کو اس کے طہر کا بھی پتہ ہے۔ یہ تو حاملہ ہونے والیوں میں سے ایک حاملہ ہے۔

(٢٤٧٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ ، فَسَعَى عَلَيْهَا الْغِلْمَانُ حَتَّى لَغِبُوا ، ثُمَّ أَدْرَكْتُهَا ، فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا ، ثُمَّ بَعَثَ مَعِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَرِكِهَا ، فَقَبِلَهَا. (بخاری ۲۵۷۲۔ مسلم ۵۳)

(۲۴۷۵۹) حضرت ہشام بن زید بن انس، حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے انہیں یہ کہتے سُنا۔ ہم نے مرالظہر ان کے مقام پر ایک خرگوش کو بدکا کر باہر نکالا۔ پس اس کے پیچھے بچے دوڑ پڑے یہاں تک کہ بچے بہت تھک گئے پھر میں نے اس کو (خرگوش کو) پکڑ لیا اور میں اس کو لے کر حضرت ابوطلحہ کے پاس گیا پس انہوں نے اس کو ذبح کر دیا۔ اور پھر اس کی سرین دے کر مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قبول فرمالیا۔

(٢٤٧٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ ؛ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ عُمَرَ عَنِ الأَرْنَبِ ؟ فَقَالَ عُمَرُ : لَوْلاَ أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَزِيدَ فِي الْحَدِيثِ ، أَوْ أَنْقُصَ مِنْهُ ، وَسَأُرْسِلُ لَكَ إِلَى رَجُلٍ ، فَأَرْسَلَ إِلَى عَمَّارٍ فَجَاءَ ، فَقَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلْنَا فِي مَوْضِعِ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ : فَأَهْدَى إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الأَعْرَابِ أَرْنَبًا فَأَكَلْنَاهَا ، فَقَالَ الأَعْرَابِيُّ : إِنِّي رَأَيْتُ دَمًا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ بَأْسَ.

(احمد ۱/ ۳۱۔ ابو یعلی ۱۶۱۲)

(۲۴۷۶۰) حضرت موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے خرگوش کے متعلق سوال کیا؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواباً ارشاد فرمایا۔ اگر مجھے یہ بات ناپسند نہ ہوتی کہ مجھ سے حدیث (بیان کرنے) میں کمی یا زیادتی ہو جائے گی۔ (تو میں خود بیان کرتا) لیکن میں تمہارے لئے عنقریب ایک آدمی کی طرف قاصد روانہ کروں گا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی طرف قاصد بھیجا۔ پس وہ تشریف لائے۔ تو انہوں نے فرمایا۔ ہم جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ پس ہم ایسی ایسی جگہ پر اُترے۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا۔ ایک دیہاتی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خرگوش ہدیۃً بھیجا۔ پس ہم نے اس کو کھایا۔ دیہاتی نے کہا۔ میں نے خون دیکھا ہے۔ تو اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی حرج نہیں ہے۔''

(٢٤٧٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ سَعْدٍ ؛ أَنَّهُ أَكَلَهَا ، قَالَ : فَقُلْتُ لِسَعِيدٍ : مَا تَقُولُ فِيهَا ؟ قَالَ : كُنْتُ آكُلُهَا.

(۲۴۷۶۱) حضرت سعید بن مسیب، حضرت سعد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے خرگوش کھایا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید سے پوچھا۔ آپ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں بھی اس کو کھاتا ہوں۔

(٢٤٧٦٢) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ سَعْدٍ ؛ أَنَّ بِلاَلاً رَمَى أَرْنَبًا بِعَصًى ، فَكَسَرَ قَوَائِمَهَا ، فَذَبَحَهَا فَأَكَلَهَا.

(۲۴۷۶۲) حضرت عبید بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ایک خرگوش کو لاٹھی سے مارا اور اس کے پاؤں توڑ ڈالے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو ذبح کر کے کھالیا۔

(٢٤٧٦٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى بِأَكْلِ الأَرْنَبِ بَأْسًا.

(۲۴۷۶۳) حضرت ہشام، حضرت حسن رحمہ اللہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ خرگوش کھانے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(٢٤٧٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : الأَرْنَبُ حَلاَلٌ.

(۲۴۷۶۴) حضرت طاؤس، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا۔ خرگوش حلال ہے۔

(٢٤٧٦٥) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ أَبِي الْوَسِيمِ ، قَالَ : سَأَلْتُ حَسَنَ بْنَ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الأَرْنَبِ ؟ فَقَالَ : أَعَافُهَا ، وَلاَ أُحَرِّمُهَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ.

(۲۴۷۶۵) حضرت ابوالوسیم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بن حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے خرگوش کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: میں اس کو ناپسند کرتا ہوں اور اس کو مسلمانوں پر حرام نہیں کرتا۔

(۲٤۷٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَيفِي ، قَالَ :أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَرْنَبَيْنِ قد ذَبَحْتُهُمَا بِمَرْوَةَ ، فَأَمَرَنِي بِأَكْلِهِمَا.

(۲۴۷۶۶) حضرت محمد بن صیفی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وہ دو خرگوش لے کر حاضر ہوا جنہیں میں نے مقام مروہ میں ذبح کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ان دونوں کو کھانے کا حکم فرمایا۔

(۲٤۷٦۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا دَاوُد بْنُ أَبِي هِنْدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي الأَحْوَصِ.

(۲۴۷۶۷) حضرت محمد بن صفوان، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابوالاحوص کی حدیث کی مثل ہی روایت کرتے ہیں۔

(۲) مَنْ كَرِهَ أَكْلَ الأَرْنَبِ

جو لوگ خرگوش کھانے کو ناپسند کرتے ہیں

(۲٤۷٦۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَكْلَهَا.

(۲۴۷۶۸) حضرت حکم، حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ خرگوش کھانے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۲٤۷٦۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي مَكِينٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَهَا.

(۲۴۷۶۹) حضرت ابی مکین، حضرت عکرمہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے خرگوش (کھانے) کو ناپسند فرمایا۔

(۲٤۷۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنِ ابْنِ عَمْرٍو، أَوِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ كَرِهَهَا.

(۲۴۷۷۰) حضرت سعید بن مسیب، حضرت ابن عمرو یا حضرت ابن عمر کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ خرگوش (کھانے) کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲٤۷۷۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ ، عَنْ حِبَّانَ بْنِ جَزْءٍ ، عَنْ أَخِيهِ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزْءٍ ، قَالَ : قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، جِئْتُكَ لأَسْأَلَكَ عَنْ أَحْنَاشِ الأَرْضِ ، مَا تَقُولُ فِي الأَرْنَبِ ؟ قَالَ :لاَ آكُلُهُ ، وَلاَ أُحَرِّمُهُ ، قُلْتُ :فَإِنِّي آكُلُ مِمَّا لَمْ تُحَرِّمْهُ ، وَلِمَ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ : أُنْبِئْتُ أَنَّهَا تَدْمَى. (بخاری ۵۰۷۔ ابن ماجه ۳۲۴۵)

(۲۴۷۷۱) حضرت حبان بن جزء، اپنے بھائی حضرت خزیمہ بن جزء سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کی خدمت میں اس غرض سے حاضر ہوا ہوں تا کہ میں آپ سے زمین کے قابل شکار کیڑے مکوڑوں کے

بارے میں سوال کروں۔ آپ خرگوش کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہ میں اس کو کھاتا ہوں اور نہ اس کو حرام قرار دیتا ہوں۔'' میں نے عرض کیا۔ جس چیز کو آپ نے حرام قرار نہیں دیا۔ میں اس کو کھاؤں۔ کیوں۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مجھے بتایا گیا ہے کہ خون ڈالتا ہے۔ (اس کو حیض آتا ہے)۔

(۲) فِي أَكْلِ الضَّبُعِ

بجّو کھانے کے بارے میں

(۲٤۷۷۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي نَافِعٌ ، قَالَ : قِيلَ لابْنِ عُمَرَ : إِنَّ سَعْدًا يَأْكُلُ الضِّبَاعَ ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ.

(۲۴۷۷۲) حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بجو کو کھاتے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر انکار نہیں فرمایا۔

(۲٤۷۷۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِأَكْلِهَا ، وَقَالَ : هِيَ صَيْدٌ.

(۲۴۷۷۳) حضرت عطاء سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس کو کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور فرمایا...... یہ تو شکار ہے۔

(۲٤۷۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ نَصْرِ بْنِ أَوْسٍ ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ الضَّبُعِ ؟ قَالَ : نَعْجَةٌ مِنَ الْغَنَمِ.

(۲۴۷۷۴) حضرت ابو المنہال نصر بن اوس، اپنے چچا حضرت عبداللہ بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا۔ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بجو کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ بکریوں میں سے ایک بکری ہے۔

(۲٤۷۷٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَعْقِلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : لَضَبُعٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَبْشٍ.

(۲۴۷۷۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ بجو مجھے مینڈھے سے زیادہ محبوب ہے۔

(۲٤۷۷٦) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمَكِّيِّ ، عَنْ مَوْلًى لَهُمْ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : الضَّبُعُ صَيْدٌ فَكُلْهَا ، وَلاَ تَصِدْهَا فِي الْحَرَمِ.

(۲۴۷۷۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ بجو شکار ہے۔ پس تم اس کو کھاؤ اور حرم میں اس کا شکار نہ کرو۔

(۲٤۷۷۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ ، عَنْ حِبَّانَ بْنِ جَزْءٍ ، عَنْ أَخِيهِ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزْءٍ ، قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا تَقُولُ فِي الضَّبُعِ ؟ قَالَ : وَمَنْ يَأْكُلُ الضَّبُعَ ؟.

(۲۴۷۷۷) حضرت حبان بن جزء، اپنے بھائی خزیمہ بن جزء سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ بجو کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بھلا بجو کون کھاتا ہے؟''

(٢٤٧٧٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَتِ الْعَرَبُ تَأْكُلُ الضَّبُعَ.

(۲۴۷۷۸) حضرت ہشام، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ اہل عرب بجو کھایا کرتے تھے۔

(٢٤٧٧٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي هَارُونَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : كَانَ أَحَدُنَا لأَنْ يُهْدَى إِلَيْهِ الضَّبُعُ الْمُلَوَّنَةُ ، أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدَّجَاجَةِ السَّمِينَةِ.

(۲۴۷۷۹) حضرت ابو سعید سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم میں سے ایک کو یہ بات زیادہ محبوب تھی کہ اس کو موٹا بجو ہدیہ کیا جائے بنسبت اس بات کے کہ اس کو موٹی تازی مرغی ہدیہ کردی جائے۔

(٤) فِي الْعَتِيرَةِ وَالْفَرَعَةِ

عتیرہ ❶ اور فرعہ ❷ کے بارے میں

(٢٤٧٨٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ فَرَعَةَ ، وَلاَ عَتِيرَةَ. (بخاری ۵۴۷۳۔ مسلم ۱۵۶۴)

(۲۴۷۸۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔" فرعہ اور عتیرہ (باقی) نہیں ہیں۔"

(٢٤٧٨١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ فَرَعَةَ ، وَلاَ عَتِيرَةَ.

قَالَ الزُّهْرِيُّ : أَمَّا الْفَرَعُ ؛ فَإِنَّهُ أَوَّلُ نِتَاجٍ يُنْتِجُونَهُ مِنْ مَوَاشِيهِمْ يَذْبَحُونَهُ لآلِهَتِهِمْ ، وَالْعَتِيرَةُ فِي رَجَبٍ

(بخاری ۵۴۷۳۔ مسلم ۳۸)

(۲۴۷۸۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:" نہ فرعہ (باقی) ہے اور نہ عتیرہ (باقی) ہے۔

امام زہری رحمہ اللہ کہتے ہیں: فَرَع: یہ وہ بچہ ہے جو لوگوں کے مواشی کے ہاں پہلا پیدا ہوتا تھا جس کو وہ اپنے معبودوں کے لئے ذبح کرتے تھے۔ اور عتیرہ، رجب کے مہینہ میں تھی۔

(٢٤٧٨٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ؛ أَنَّ عَلِيًّا ، وَابْنَ مَسْعُودٍ كَانَا لاَ يَرَيَانِ الْعَتِيرَةَ.

(۲۴۷۸۲) حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ عتیرہ کو ٹھیک نہیں سمجھتے تھے۔

❶ عتیرہ: رجب کے پہلے عشرہ میں ذبح کیا جانے والا ذبیحہ۔

❷ فرعہ: جانور کا پہلا بچہ جس کو لوگ اپنے معبودوں کے لئے ذبح کرتے تھے۔

(٢٤٧٨٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ :سَأَلْتُهُ عَنِ الْعَتِيرَةِ ؟ قَالَ :تِلْكَ الرَّجَبِيَّةُ ذَبَائِحُ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ.

(۲۴۷۸۳) حضرت اسامہ بن زید، حضرت قاسم کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے آپ ؒ سے عتیرہ کے بارے میں سوال کیا؟ انہوں نے فرمایا: یہ اہل جاہلیت کی قربانیوں میں سے رجب کے مہینہ میں کی جانے والی قربانی ہے۔

(٢٤٧٨٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْعَتِيرَةِ ؟ فَقَالَ :جِيرَانُكَ أَفْعَلُ النَّاسِ لَهَا ، قُلْتُ :مَا هِيَ ؟ قَالَ :فِي عَشْرٍ بَقِينَ مِنْ رَجَبٍ.

(۲۴۷۸۴) حضرت ابن عون سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی سے عتیرہ کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ اس کو کرنے والے تمہارے پڑوسی تھے۔ میں نے پوچھا۔ یہ کیا چیز ہے؟ انہوں نے فرمایا: رجب کے آخری دس دن میں ہوتی تھی۔

(٢٤٧٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :الْعَتِيرَةُ ذَبَائِحُ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ.

(۲۴۷۸۵) حضرت حسن ؒ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ عتیرہ، اہل جاہلیت کے ذبیحوں میں سے ہے۔

(٢٤٧٨٦) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، قَالَ :أَنْبَأَنِي أَبُو رَمْلَةَ ، عَنْ مِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ ؛ ذَكَرَ وُقُوفًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ ، فَقَالَ :يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّ عَلَى كُلِّ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُضْحَى وَعَتِيرَةٌ ، أَتَدْرُونَ مَا الْعَتِيرَةُ ؟ قَالَ :هِيَ الَّتِي يُسَمِّيهَا النَّاسُ الرَّجَبِيَّةُ. (ابو داؤد ۲۷۸۱۔ ترمذی ۱۵۱۸)

(۲۴۷۸۶) حضرت ابن عون بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابو رملہ نے حضرت مخنف بن سلیم کے حوالہ سے بتایا کہ انہوں نے آپ ﷺ کے ہمراہ عرفہ کے مقام پر وقوف کیا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! ہر گھر (والوں) پر ہر سال ایک اُضحیہ اور ایک عتیرہ ہے۔'' جانتے ہو عتیرہ کیا ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ وہی قربانی ہے جس کو لوگ رجبی (قربانی) کہتے ہیں۔''

(٢٤٧٨٧) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :كَانَ يَذْبَحُ فِي كُلِّ رَجَبٍ ، قَالَ مُعَاذٌ :وَرَأَيْتُ عَتِيرَةَ ابْنِ عَوْنٍ.

(۲۴۷۸۷) حضرت محمد ؒ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ ہر رجب میں ذبح کی جاتی تھی۔ حضرت معاذ کہتے ہیں۔ اور میں نے حضرت ابن عون کی عتیرہ دیکھی ہے۔

(٢٤٧٨٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا دَاوُد بْنُ قَيْسٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ :سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفَرَعِ ؟ قَالَ :الْفَرَعُ حَقٌّ ، وَلأَنْ تَتْرُكَهُ حَتَّى يَكُونَ شُغْزُبًا ابْنَ مَخَاضٍ ، أَوِ ابْنَ لَبُونٍ ، فَتَحْمِلَ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، أَوْ تُعْطِيَهُ أَرْمَلَةً ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذْبَحَهُ تُلْصِقُ لَحْمَهُ بِوَبَرِهِ ، وَتَكْفَءُ إِنَائَكَ ، وَتُوَلِّهِ نَاقَتَكَ.

وَسَأَلَهُ عَنِ الْعَتِيرَةِ ؟ فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَسَأَلَ بَعْضُ الْقَوْمِ عُمَرَ عَنِ الْعَتِيرَةِ ؟ فَقَالَ : كُنَّا نُسَمِّيهَا الرَّجَبِيَّةَ ، وَيَذْبَحُ أَهْلُ الْبَيْتِ الشَّاةَ فِي رَجَب فَيَأْكُلُونَهَا. (ابو داؤد ۲۸۳۵۔ حاکم ۲۳۶)

(۲۴۷۸۸) حضرت عمرو بن شعیب، اپنے والد، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے فَرَع کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''فَرَع حق ہے۔ اور یہ کہ تم اس کو چھوڑ دو یہاں تک کہ یہ بچہ دو سال کا یا تین سال کا بڑا ہو جائے پھر تو اس پر راہِ خدا میں بوجھ برداری کرے یا تو اس کو کسی رنڈے کو دے دے یہ اس سے بہتر ہے کہ تو اس کو ذبح کرے اور اس کا گوشت اس کے بالوں سے ملا دے اور تو ہانڈی کو انڈیل دے اور اپنی اونٹنی کو پاگل بنا دے اور سائل نے آپ ﷺ سے عتیرہ کے بارے میں سوال کیا؟ تو آپ ﷺ نے سکوت فرمایا، ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا۔ ہم نے اس کا نام رجبیہ رکھا ہوا تھا۔ کوئی بھی اہل خانہ ایک بکری ماہِ رجب میں ذبح کرتے تھے اور اس کو کھا لیتے تھے۔

(۲٤۷۸۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا قَالَتْ : أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَرَعِ فِي كُلِّ خَمْسِ شِيَاهٍ شَاةٌ. (ابو داؤد ۲۸۲۶۔ عبدالرزاق ۷۹۹۷)

(۲۴۷۸۹) حضرت حفصہ بنت عبد الرحمان، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ہر پانچ بکریوں میں ایک بکری کے فرع کا حکم دیا۔

(۲٤۷۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، وَابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفَرَعِ ؟ فَقَالَ : فَرِّعُوا إِنْ شِئْتُمْ ، وَأَنْ تُغَذُّوهُ حَتَّى يَبْلُغَ فَتَحْمِلُوا عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، أَوْ تَصِلُوا بِهِ قَرَابَةً ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذْبَحُوا ، يَخْتَلِطُ لَحْمُهُ بِشَعْرِهِ.

(۲۴۷۹۰) حضرت ابراہیم بن میسرہ اور حضرت طاؤس، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ سے فرع کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اگر تم چاہو تو پہلے بچہ کو ذبح کر دو۔ اور اگر تم اس کو تب تک پالو جب تک کہ وہ بڑا ہو جائے پھر تم اس پر راہِ خدا میں بوجھ برداری کر دو یا اس کے ذریعے صلہ رحمی کر دو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم اس کو اس طرح سے ذبح کر دو کہ اس کا گوشت اس کے بالوں سے مخلوط ہو جائے۔

(۲٤۷۹۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ ، عَنْ وَكِيعٍ الْعُقَيْلِيِّ ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي رَزِينٍ ، وَهُوَ لَقِيطُ بْنُ عَامِرٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّا كُنَّا نَذْبَحُ فِي رَجَبٍ ذَبَائِحَ فَنَأْكُلُ مِنْهَا ، وَنُطْعِمُ مَنْ جَائَنَا ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ بَأْسَ بِذَلِكَ . قَالَ : فَقَالَ وَكِيعٌ : لاَ أَدَعُهَا أَبَدًا.

(احمد ۱۳۔ دارمی ۱۹۶۵)

(۲۴۷۹۱) حضرت وکیع عقیلی، اپنے چچا حضرت ابو رزین سے ...... جس کا نام حضرت لقیط بن عامر ہے ...... روایت کرتے ہیں کہ

انہوں نے پوچھا۔ یا رسول اللہ ﷺ! ہم لوگ ماہِ رجب میں کچھ جانور ذبح کرتے تھے جن کو ہم خود بھی کھاتے تھے اور جو لوگ ہمارے پاس آتے تھے ہم ان کو بھی کھلاتے تھے؟ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔'' راوی کہتے ہیں۔ اس پر حضرت وکیع نے کہا۔ میں تو اس کو کبھی نہیں چھوڑوں گا۔

(۵) مَا قَالُوا فِي أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ

گھوڑے کا گوشت کھانے کے بارے میں جو اقوال ہیں

(٢٤٧٩٢) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَتْ :نَحَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ ، أَوْ أَصَبْنَا مِنْ لَحْمِهِ.

(بخاری ۵۵۱۰۔ مسلم ۳۴۵)

(۲۴۷۹۲) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک گھوڑا نحر کیا۔ پھر ہم نے اس کا گوشت کھایا۔ یا کہا...... ہمیں اس کا گوشت ملا۔

(٢٤٧٩٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :أَكَلْنَا لُحُومَ الْخَيْلِ يَوْمَ خَيْبَرَ ، وَلُحُومَ الْحُمُرِ الْوَحْشِيَّةِ. (مسلم ۱۵۴۱۔ ابن ماجہ ۳۱۹۱)

(۲۴۷۹۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے خیبر کے دن گھوڑوں اور وحشی گدھوں کا گوشت کھایا تھا۔

(٢٤٧٩٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :أَطْعَمَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْخَيْلِ ، وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ. (ترمذی ۱۷۹۳۔ نسائی ۴۸۴۰)

(۲۴۷۹۴) حضرت عامر بن عبد اللہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھلایا اور آپ ﷺ نے ہمیں گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

(٢٤٧٩٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ الْخَيْلِ فِي مَغَازِيهِمْ.

(۲۴۷۹۵) حضرت حسن سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم، اپنے جہادی اسفار میں گھوڑوں کا گوشت کھایا کرتے تھے۔

(٢٤٧٩٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :نَحَرَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ فَرَسًا فَقَسَمُوهُ بَيْنَهُمْ.

(۲۴۷۹۶) حضرت ابراہیم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ کے ساتھیوں نے ایک گھوڑا ذبح کیا۔ پھر اس کو آپس میں

تقسیم کرلیا۔

(٢٤٧٩٧) حَدَّثَنَا سَلاَّمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُنَا يَأْكُلُونَ لُحُومَ الْخَيْلِ.

(۲۴۷۹۷) حضرت ابراہیم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھی، گھوڑوں کا گوشت کھایا کرتے تھے۔

(٢٤٧٩٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ الأَسْوَدَ أَكَلَ لَحْمَ فَرَسٍ.

(۲۴۷۹۸) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ کہ حضرت اسود نے گھوڑے کا گوشت کھایا۔

(٢٤٧٩٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّ شُرَيْحًا أَكَلَ لَحْمَ فَرَسٍ.

(۲۴۷۹۹) حضرت حکم سے روایت ہے کہ حضرت شریح نے گھوڑے کا گوشت کھایا۔

(٢٤٨٠٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ لُحُومِ الْخَيْلِ ؟ فَلَمْ يَرَ بِهَا بَأْسًا.

(۲۴۸۰۰) حضرت ابن عون سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد رحمہ اللہ سے گھوڑوں کے گوشت کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

(٢٤٨٠١) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهَا.

(۲۴۸۰۱) حضرت عطاء سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٤٨٠٢) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : أَدْرَكْتُهمْ يَقْتَسِمُونَ لُحُومَ الْخَيْلِ.

(۲۴۸۰۲) حضرت ابواسحاق سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے اسلاف کو گھوڑوں کے گوشت کو تقسیم کرتے پایا ہے۔

(٢٤٨٠٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَعَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ أَكْلِ الْفَرَسِ ؟ وَقَالَ وَكِيعٌ : عَنْ أَكْلِ الْخَيْلِ ، فَقَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿وَالأَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ﴾ الآيَةَ ، قَالَ : فَكَرِهَهَا.

(۲۴۸۰۳) حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے آپ رضی اللہ عنہ سے گھوڑا کھانے کے بارے میں سوال کیا؟ حضرت وکیع کہتے ہیں۔ خچر کھانے کے بارے میں سوال کیا تھا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ﴿وَالأَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ﴾ الایة

راوی کہتے ہیں۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو ناپسند سمجھا۔

(٢٤٨٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِلَحْمِ الْفَرَسِ.

(۲۴۸۰۴) حضرت حسن سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ گھوڑے کا گوشت کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٦) مَا قَالُوا فِي لُحُومِ الْبِغَالِ

خچروں کے گوشت کے بارے میں اقوال

(٢٤٨٠٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ مَوْلَى نَافِعِ بْنِ عَلْقَمَةَ ؛ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَكْرَهُ لُحُومَ الْخَيْلِ ، وَالْبِغَالِ ، وَالْحَمِيرِ ، وَكَانَ يَقُولُ : قَالَ اللَّهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ : ﴿وَالأَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ﴾ فَهَذِهِ لِلأَكْلِ ﴿وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا﴾ فَهَذِهِ لِلرُّكُوبِ.

(۲۴۸۰۵) حضرت نافع بن عقبہ کے مولیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ گھوڑوں، خچروں اور گدھوں کے گوشت کو ناپسند کرتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے۔ ارشاد خداوندی ہے۔ ﴿وَالأَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ﴾ پس یہ کھانے کے لئے ہیں اور ﴿وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا﴾ یہ سواری کے لئے ہیں۔

(٢٤٨٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : كُنَّا نَأْكُلُ لُحُومَ الْخَيْلِ ، فَأَمَّا الْبِغَالُ فَلاَ. (بيهقى ٣٢٧ـ ابن جرير ٨٣)

(۲۴۸۰۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم گھوڑوں کا گوشت تو کھایا کرتے تھے لیکن خچروں کا نہیں کھاتے تھے۔

(٢٤٨٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ لَحْمَ الْبَغْلِ.

(۲۴۸۰۷) حضرت زبیر بن عدی، حضرت ابراہیم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ خچروں کے گوشت کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢٤٨٠٨) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ لُحُومِ الْخَيْلِ ؟ فَقَالَ : ﴿وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا﴾ ، كَأَنَّهُ كَرِهَ لُحُومَهَا.

(۲۴۸۰۸) حضرت حکم، حضرت مجاہد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان سے گھوڑے کے گوشت کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ﴿وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا﴾

گویا کہ آپ رحمہ اللہ نے ان کے گوشت کو ناپسند کیا۔

(٢٤٨٠٩) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِأَكْلِ لَحْمِ الْبَغْلِ.

(۲۴۸۰۹) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ خچر کے گوشت میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۷) فِی الْحُمُرِ الأَهْلِیَّۃِ

پالتو گدھوں کے بارے میں

(۲٤۸۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَیْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ ضَمْرَۃَ الْفَزَارِیِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِی سَلِیطٍ ، عَنْ أَبِیہِ أَبِی سَلِیطٍ ، وَکَانَ بَدْرِیًّا ، قَالَ :لَقَدْ أَتَانَا نَھْیُ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ أَکْلِ الْحُمُرِ وَنَحْنُ بِخَیْبَرَ ، وَإِنَّ الْقُدُورَ لَتَفُورُ بِھَا ، فَکَفَأْنَاھَا عَلَی وُجُوھِھَا.

(طبرانی ۵۸۰۔ احمد ۳/ ۴۱۹)

(۲۴۸۱۰) حضرت عبد اللہ بن ابی سلیط ، اپنے والد حضرت ابوسلیط ...... جو کہ بدری صحابی ہیں ...... سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جناب رسول اللہ ﷺ کی گدھوں کے گوشت کے بارے میں نہی ہمارے پاس پہنچی جبکہ ہم مقام خیبر میں تھے۔ اور ہانڈیاں گدھوں کے گوشت کے ساتھ اُبل رہی تھیں۔ پس ہم نے ان ہانڈیوں کو اوندھے منہ گرا دیا۔

(۲٤۸۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِینَارٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :نَھَی رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ.

(۲۴۸۱۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

(۲٤۸۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، عَنْ أَبِی الزُّبَیْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :نَھَی رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الأَھْلِیَّۃِ.

(۲۴۸۱۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

(۲٤۸۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ ، عَنِ الزُّھْرِیِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، وَالْحَسَنِ ابْنَیْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِیھِمَا ؛ أَنَّ عَلِیًّا قَالَ لابْنِ عَبَّاسٍ :أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھَی عَنِ الْمُتْعَۃِ ، وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الأَھْلِیَّۃِ.

(۲۴۸۱۳) حضرت محمد رحمہ اللہ کے دو بیٹے۔ حضرت عبد اللہ اور حضرت حسن، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا۔ کیا آپ کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے متعہ اور پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا ہے۔

(۲٤۸۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ :أَصَابَ النَّاسَ یَوْمَ خَیْبَرَ جُوعٌ شَدِیدٌ ، فَأَصَابُوا حُمُرًا أَھْلِیَّۃً ، فَطَبَخُوا مِنْھَا ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْقُدُورِ فَأُکْفِئَتْ.

(بخاری ۴۲۲۲۔ مسلم ۲۹)

(۲۴۸۱۴) حضرت براء سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ خیبر کے دن لوگوں کو شدید بھوک لگی پس انہیں پالتو گدھے ملے اور انہوں

نے ان کو پکانا شروع کیا۔ لیکن جناب رسول اللہ ﷺ نے ہانڈیوں کے بارے میں حکم دیا۔ پس انہیں انڈیل دیا گیا۔

(٢٤٨١٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ نَهَى عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ. (بخاری ۴۲۱۸۔ مسلم ۲۴)

(۲۴۸۱۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے خیبر کے دن پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرما دیا تھا۔

(٢٤٨١٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، قَالَ : حدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ جَابِرٍ ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ الْكِنْدِيِّ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ أَشْيَاءَ ، حَتَّى ذَكَرَ الْحُمُرَ الإِنْسِيَّةَ.

(ابو داؤد ۴۵۹۴۔ ترمذی ۲۶۶۴)

(۲۴۸۱۶) حضرت مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے چند اشیاء کو حرام کیا یہاں تک کہ آپ نے پالتو گدھوں کا بھی ذکر فرمایا۔

(٢٤٨١٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ ذَبَحَ النَّاسُ الْحُمُرَ ، فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا طَلْحَةَ فَنَادَى ، إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ ، فَإِنَّهَا رِجْسٌ ، فَأُكْفِئَتِ الْقُدُورُ.

(مسلم ۳۴۔ احمد ۳/ ۱۱۱)

(۲۴۸۱۷) حضرت انس بن مالک سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب غزوہ خیبر کا دن تھا۔ لوگوں نے گدھوں کو ذبح کیا۔ پس ہانڈیوں میں گوشت اُبلنے لگا تو آپ ﷺ نے حضرت ابوطلحہ کو حکم دیا پس انہوں نے آواز دی، بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے تمہیں پالتو گدھوں سے منع کر دیا ہے۔ کیونکہ یہ نجس ہیں۔ چنانچہ ہانڈیوں کو انڈیل دیا گیا۔

(٢٤٨١٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ ، وَمَكْحُولٌ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْلِ الْحِمَارِ الأَهْلِيِّ.

(۲۴۸۱۸) حضرت ابوامامہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن پالتو گدھے کے کھانے سے منع کیا۔

(٢٤٨١٩) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ ؟ فَقَالَ : أَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ يَوْمَ خَيْبَرَ ، وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَدْ أَصَبْنَا لِلْقَوْمِ حُمُرًا خَارِجَةً مِنَ الْمَدِينَةِ ، فَنَحَرْنَاهَا ، وَإِنَّ قُدُورَنَا لَتَغْلِي ، إِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنْ أَكْفِئُوا الْقُدُورَ ، وَلاَ تَطْعَمُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ شَيْئًا ، فَقُلْتُ : حَرَّمَهَا تَحْرِيمَ مَاذَا ؟ فَقَالَ : تَحَدَّثْنَا بَيْنَنَا ، فَقُلْنَا : حَرَّمَهَا الْبَتَّةَ ، وَحَرَّمَهَا مِنْ أَجْلِ أَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ. (بخاری ۴۲۲۰۔ مسلم ۱۵۳۸)

(۲۴۸۱۹) حضرت شیبانی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے پالتو گدھوں کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: ہمیں خیبر کے دن سخت بھوک لگی۔ اور ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ ہمیں لوگوں کے شہر سے باہر نکلے ہوئے گدھے مل گئے۔ پس ہم نے انہیں ذبح کر دیا۔ ہماری ہانڈیاں اس وقت اُبل رہی تھیں کہ جب جناب رسول اللہ ﷺ کے منادی نے ندا لگا دی۔ ہانڈیاں الٹ دو۔ اور گدھوں کے گوشت میں سے کچھ بھی نہ کھاؤ۔ پس ہم نے پوچھا۔ آپ ﷺ نے انہیں کیا حرام قرار دیا تھا؟ راوی کہتے ہیں۔ ہم باہم بات کرتے تھے اور کہتے تھے کہ آپ ﷺ نے اس کو ہمیشہ کے لئے حرام قرار دے دیا ہے۔ اور آپ ﷺ نے ان کو اس لیے حرام قرار دیا کہ یہ خمس میں نہیں دیے جاتے۔

(٢٤٨٢٠) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ الْحِمَارَ الإِنْسِيَّ. (ترمذی ۱۷۹۵۔ احمد ۲/ ۳۶۶)

(۲۴۸۲۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے (جنگ) خیبر کے دن پالتو گدھوں کو حرام قرار فرمایا۔

(٢٤٨٢١) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْوَدَّاكِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ مَرَّ بِالْقُدُورِ وَهِيَ تَغْلِي فَقَالَ لَنَا : مَا هَذِهِ الْحُمُرُ ، أَهْلِيَّةٌ ، أَمْ وَحْشِيَّةٌ ؟ فَقُلْنَا : لاَ ، بَلْ أَهْلِيَّةٌ ، قَالَ : فَاكْفِئُوهَا ، قَالَ : فَأَكْفَأْنَاهَا ، وَإِنَّا لَجِيَاعٌ نَشْتَهِيهِ. (ابو يعلى ۱۱۷۸)

(۲۴۸۲۱) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کچھ ہانڈیوں کے پاس سے گزرے جو کہ اُبل رہی تھیں۔ تو آپ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ''یہ کون سے گدھے ہیں: پالتو یا وحشی؟'' ہم نے کہا۔ نہیں یہ تو پالتو گدھے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا'' پھر تم ان ہانڈیوں کو اُلٹ دو۔'' راوی کہتے ہیں۔ پس ہم نے ان کو اُلٹ دیا۔ حالانکہ ہم سخت بھوک میں تھے۔ اور ہمیں اس کھانے کی چاہت بھی تھی۔

(٢٤٨٢٢) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : لُحُومُهَا وَأَلْبَانُهَا حَرَام.

(۲۴۸۲۲) حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ان گدھوں کا گوشت اور ان کا دودھ حرام ہے۔

(٨) مَنْ قَالَ تُؤْكَلُ الْحُمُرُ الأَهْلِيَّةُ

جو لوگ کہتے ہیں پالتو گدھے کھائے جائیں گے

(٢٤٨٢٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ الظَّفَرِيِّ ، عَنْ سَلْمَى بِنْتِ نَصْرٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مُرَّةَ ، قَالَ : أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ جَلَّ مَالِي الْحُمُرُ ، أَفَأُصِيبُ مِنْهَا ؟ قَالَ : أَلَيْسَ تَرْعَى الْفَلاَةَ ، وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ ؟ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ :

فَأَصِبْ مِنْهَا. (مسند ٦٥٦)

(۲۴۸۲۳) بنو مرہ کے ایک صاحب روایت کرتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! میرا زیادہ تر مال (مویشی) گدھوں پر مشتمل ہے۔ کیا میں ان میں سے کھا سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا وہ جنگل میں نہیں چرتے اور کیا وہ درخت نہیں کھاتے؟'' میں نے عرض کیا۔ کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم ان میں سے کھالو۔

(٢٤٨٢٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ غَالِبِ بْنِ ذيخ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَصَابَتْنَا سَنَةٌ ، وَسَمِينُ مَالِي فِي الْحُمُرِ ، فَقَالَ : كُلْ مِنْ سَمِينِ مَالِكَ ، فَإِنَّمَا قَذِرْتُهَا مِنْ جَوَالِّ الْقَرْيَةِ.

(ابو داؤد ٣٨٠٣۔ طبرانی ٦٧٠)

(۲۴۸۲۴) حضرت غالب بن ذیخ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں قحط سالی نے آلیا ہے۔ اور میرا صحت مند مال مویشی گدھے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے صحت مند مال مویشی میں سے کھاؤ۔ میں نے انہیں آوارہ اور گندخوری کی وجہ سے ناپسند کیا تھا۔''

(٢٤٨٢٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : إِنَّمَا كُرِهَتْ إِبْقَاءً عَلَى الظَّهْرِ ، يَعْنِي لُحُومَ الْحُمُرِ.

(۲۴۸۲۵) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ گدھوں کے گوشت کو بار برداری کی ضرورت کے لیے مکروہ قرار دیا گیا۔

(٢٤٨٢٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ ، عَنْ أُنَاسٍ مِنْ مُزَيْنَةَ الظَّاهِرَةِ ، قَالَ : قَالَ غَالِبُ بْنُ أَبْجَرَ : سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قُلْتُ : لَمْ يَبْقَ مِنْ مَالِي إِلاَّ أَحْمِرَةٌ ؟ قَالَ : أَطْعِمْ أَهْلَكَ مِنْ سَمِينِ مَالِكَ ، قَالَ : إِنَّمَا كَرِهْتُ لَكُمْ جَوَالَّ الْقَرْيَةِ.

(۲۴۸۲۶) مزینہ ظاہرہ کے کچھ لوگ روایت کرتے ہیں کہ حضرت غالب بن ابجر نے بتایا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا۔ میں نے کہا۔ میرے مال میں سے صرف گدھے باقی رہ گئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے گھر والوں کو اپنے مال کا موٹا حصہ کھلاؤ'' اور فرمایا: ''میں تو تمہارے لئے صرف گندخور آوارہ کو ناپسند کرتا ہوں۔''

(٩) مَا قَالُوا فِي أَكْلِ الضَّبِّ

گوہ کھانے کے بارے میں جو اقوال ہیں

(٢٤٨٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَنَةَ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَصَبْنَا ضِبَابًا ، فَكَانَتِ الْقُدُورُ تَغْلِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا هَذَا ؟ فَقُلْنَا :ضِبَابٌ أَصَبْنَاهَا ، قَالَ :إِنَّ أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُسِخَتْ ، وَأَنَا أَخْشَى أَنْ تَكُونَ هَذِهِ ، قَالَ :فَأَكْفَأْنَاهَا وَإِنَّا لَجِيَاعٌ. (احمد ۴/ ۱۹۶۔ ابو یعلی ۹۳۱)

(۲۴۸۲۷) حضرت عبد الرحمٰن بن حسنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں تھا۔ ہمیں کچھ گوہ ملیں۔ چنانچہ ہانڈیاں (گوہ کے ساتھ) اُبلنے لگیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے پوچھا۔ ''یہ کیا ہے؟'' ہم نے جواب دیا۔ ہمیں کچھ گوہ مل گئی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ''بنی اسرائیل کے کچھ لوگ مسخ کر دیئے گئے تھے۔ مجھے ڈر ہے کہ یہ وہی نہ ہو۔'' راوی کہتے ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ہانڈیوں کو اُلٹوا دیا جبکہ ہم سخت بھوکے تھے۔

(۲٤۸۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ عَنِ الضَّبِّ؟ فَقَالَ:لاَ آكُلُهُ، وَلاَ أُحَرِّمُهُ. (مسلم ۱۵۴۲۔ احمد ۲/ ۱۳)

(۲۴۸۲۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا گوہ کے بارے میں جبکہ آپ ﷺ منبر پر تھے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میں گوہ کو کھاتا ہوں اور نہ حرام کہتا ہوں۔''

(۲٤۸۲۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا دَاوُد بْنُ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ. جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :إِنَّا بِأَرْضٍ مُضِبَّةٍ ، فَمَا تَأْمُرُنِي ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُسِخَتْ دَوَابَّ ، وَلاَ أَدْرِي فِي أَيِّ الدَّوَابِّ هِيَ ، فَلَمْ يَأْمُرْ ، وَلَمْ يَنْهَ. (مسلم ۵۰۔ ابن ماجہ ۳۲۴۰)

(۲۴۸۲۹) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک آدمی حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا۔ ہم لوگ ایسی زمین میں رہائش پذیر ہیں جہاں گوہ بہت زیادہ ہیں۔ پس آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بنی اسرائیل میں سے کچھ لوگ جانوروں کی طرف مسخ کئے گئے تھے۔ مجھے معلوم نہیں کہ وہ کن جانوروں کی طرف مسخ ہوئے تھے۔'' پس آپ ﷺ نے اس کو نہ کھانے کا حکم دیا اور نہ اس کو گوہ سے منع فرمایا۔

(۲٤۸۳۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ وَدِيعَةَ، قَالَ :أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ ، فَقَالَ :أُمَّةٌ مُسِخَتْ ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

(احمد ۴/ ۲۲۰۔ طیالسی ۱۲۲۰)

(۲۴۸۳۰) حضرت ثابت بن ودیعہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک گوہ لائی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک قوم مسخ ہوئی تھی۔'' واللہ اعلم۔''

(۲٤۸۳۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَبٌّ ، فَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ ، قَالَتْ :فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَلاَ أُطْعِمُهُ

السُّؤَّالَ ؟ قَالَ : لاَ تُطْعِمِي السُّؤَّالَ إِلاَّ مِمَّا تَأْكُلِينَ. (احمد ٦/ ١٠٥)

(۲۴۸۳۱) حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو گوہ ہدیہ کی گئی لیکن آپ ﷺ نے اس میں سے نہ کھایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ کیا میں یہ مانگنے والوں کو نہ کھلا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم مانگنے والوں کو بھی وہی کھلاؤ جو تم خود کھاتی ہو۔''

(٢٤٨٣٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الأَصَمِّ ، عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتْ : أُهْدِيَ لَنَا ضَبٌّ فَصَنَعْتُهُ ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَجُلاَنِ مِنْ قَوْمِهَا ، فَأَتْحَفَتْهُمَا بِهِ ، فَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا يَأْكُلاَنِ ، فَوَضَعَ يَدَهُ ، ثُمَّ رَفَعَهَا ، فَطَرَحَا مَا فِي أَيْدِيهِمَا ، فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُلاَ ، فَإِنَّكُمَا أَهْلُ نَجْدٍ تَأْكُلُونَهَا ، وَإِنَّا أَهْلُ الْمَدِينَةِ نَعَافُهَا.

(ابو یعلی ۷۰۴۸)

(۲۴۸۳۲) جناب نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ ہمیں ہدیہ میں ایک گوہ دی گئی۔ میں نے اس کو تیار کیا۔ پھر حضرت میمونہ کے پاس ان کی قوم کے دو افراد آئے تو حضرت میمونہ نے یہ گوہ ان کو تحفۃً پیش کر دی۔ اس دوران جناب رسول اللہ ﷺ اندر تشریف لائے جبکہ یہ دونوں حضرات (اس کو) کھا رہے تھے۔ پس آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک رکھا پھر اس کو اُٹھا لیا۔ اس پر ان دونوں کے ہاتھ میں جو لقمہ تھا اس کو انہوں نے نیچے رکھ دیا۔ جناب نبی کریم ﷺ نے ان دونوں سے فرمایا: ''تم کھاؤ۔ کیونکہ تم دونوں اہل نجد ہو۔ تم اس کو کھاتے ہو۔ لیکن ہم اہل مدینہ ہیں۔ ہمیں اس سے گھن آتی ہے۔''

(٢٤٨٣٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ رَجُلٍ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، قَالَ : أَتَى نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ وَهُوَ يَخْطُبُ ، فَقَطَعَ عَلَيْهِ خُطْبَتَهُ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، كَيْفَ تَقُولُ فِي الضَّبِّ ؟ قَالَ : إِنَّ أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُسِخَتْ ، فَلاَ أَدْرِي أَيَّ الدَّوَابِّ مُسِخَتْ. (طبرانی ۲۲۲۴)

(۲۴۸۳۳) حضرت سمرہ بن جندب سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا۔ جب آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اس نے آپ کے خطبہ کو کاٹ کر پوچھا۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ گوہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ کر دیا گیا تھا۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ کون سے جانور کی طرف مسخ ہوا ہے۔''

(٢٤٨٣٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الأَصَمِّ ، قَالَ : دَعَانَا عَرُوسٌ بِالْمَدِينَةِ ، فَقَرَّبَ إِلَيْنَا ثَلاَثَةَ عَشَرَ ضَبًّا ، فَآكِلٌ وَتَارِكٌ ، فَلَقِيتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مِنَ الْغَدِ فَأَخْبَرْته ، فَأَكْثَرَ الْقَوْمُ حَوْلَهُ حَتَّى قَالَ بَعْضُهُمْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ آكُلُهُ ، وَلاَ أَنْهَى عَنْهُ ، وَلاَ أُحِلُّهُ ، وَلاَ أُحَرِّمُهُ ، فَقَالَ

ابْنُ عَبَّاسٍ :فَبِئْسَ مَا قُلْتُمْ ، إِنَّمَا بُعِثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحِلاًّ وَمُحَرِّمًا ، بَيْنَمَا هُوَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ، وَعِنْدَهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ، وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ ، وَامْرَأَةٌ أُخْرَى ، إِذْ قُرِّبَ إِلَيْهِ خِوَانٌ عَلَيْهِ لَحْمٌ ، فَلَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْكُلَ ، قَالَتْ لَهُ مَيْمُونَةُ :إِنَّهُ لَحْمُ ضَبٍّ ، فَكَفَّ يَدَهُ وَقَالَ :إِنَّ هَذَا اللَّحْمَ لَمْ آكُلْهُ قَطُّ ، وَقَالَ لَهُمْ: كُلُوا، فَأَكَلَ مِنْهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ، وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَالْمَرْأَةُ، وَقَالَتْ مَيْمُونَةُ:لاَ آكُلُ إِلاَّ مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُ مِنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.(مسلم ۱۵۴۵۔ احمد ۱/ ۲۹۴)

(۲۴۸۳۴) حضرت یزید بن اصم سے روایت ہے۔وہ کہتے ہیں کہ ہمیں مدینہ میں ایک ولیمہ میں دعوت تھی۔ ہمیں تیرہ عدد گوہ پیش کی گئیں۔ پس کچھ لوگوں نے کھالیں اور کچھ نے نہ کھائیں۔ پھر میں اگلے دن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملا اور میں نے انہیں یہ بات بتائی۔ بہت سے لوگ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے گرد تھے ان میں سے کچھ نے کہا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:'' میں اس کو کھاتا ہوں اور نہ اس سے منع کرتا ہوں، میں اس کو حلال کرتا ہوں اور نہ ہی اس کو حرام قرار دیتا ہوں۔'' اس پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے بُری گفتگو کی ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو بعثت ہی حلال اور حرام کرنے والے کے طور پر ہوئی تھی۔ ایک مرتبہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت فضل بن عباس، حضرت خالد بن ولید اور ایک دوسری عورت بھی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دسترخوان بڑھایا گیا جس پر گوشت تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کو) کھانے کا ارادہ کیا تو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا۔ یہ گوہ کا گوشت ہے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ روک لیا اور فرمایا۔''میں یہ گوشت کبھی نہیں کھاؤں گا''۔ اور لوگوں سے کہا۔''تم کھاؤ'' چنانچہ حضرت فضل ابن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت خالد بن ولید اور اس عورت نے (اس کو) کھایا۔ اور حضرت میمونہ نے فرمایا: میں تو اس چیز کو کھاؤں گی جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تناول فرمائیں گے۔

(٢٤٨٣٥) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ، قَالَ .أُهْدِيَ لِشَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ ضَبٌّ مَشْوِيٌّ، فَأَكَلْتُ مِنْهُ.

(۲۴۸۳۵) حضرت زبرقان سے روایت ہے۔وہ کہتے ہیں کہ حضرت شقیق بن سلمہ کو بھنی ہوئی گوہ ہدیہ کی گئی اور میں نے بھی اس میں سے کھایا۔

(٢٤٨٣٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْرَجًا . فَأَصَابَتْهُمْ مَجَاعَةٌ ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ وَمَعَهُ ضِبَابٌ ، فَأَهْدَاهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَنَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ : مُسِخَ سِبْطٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ دَوَابَّ فِي الأَرْضِ ، فَلَمْ يَأْكُلْهُ ، وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُ.

(۲۴۸۳۶) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر پر نکلے۔ اس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سخت بھوک نے آلیا۔ پس ایک صاحب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے پاس بہت سی گوہ تھیں۔ انہوں نے وہ گوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ کر دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا:''بنو اسرائیل کا ایک طبقہ زمین کے جانوروں میں مسخ

ہو گیا تھا' چنانچہ آپ ﷺ نے ان کو نہ خود کھایا اور نہ آپ ﷺ نے ان سے منع کیا۔

(۲٤۸۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ رِيحَ ضَبٍّ فَرَخَّصَ لَهُمْ فِي أَكْلِهِ.

(۲۴۸۳۷) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے گوہ کی بو محسوس کی تو آپ ﷺ نے لوگوں کو اس کے کھانے کی اجازت دے دی۔

(۲٤۸۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ رَأَى رَجُلاً حَسَنَ الْجِسْمِ ، فَسَأَلَهُ أَوْ أَخبَرَهُ ، فَقَالَ :مَنْ أَكْلِ الضِّبَابِ ، فَقَالَ عُمَرُ :وَدِدْتُ أَنَّ فِي كُلِّ جُحْرٍ ضَبٍّ ضَبَّيْنِ.

(۲۴۸۳۸) حضرت زیاد بن علاقہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک خوبصورت جسم والے شخص کو دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو پوچھا یا اس نے آپ رضی اللہ عنہ کو بتایا۔ کہا۔ یہ جسامت گوہ کی وجہ سے ہے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ مجھے یہ بات پسند ہے کہ ہر گوہ کے سوراخ میں دو گوہ ہوں۔

(۲٤۸۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبِّ ؟ فَقَالَ :لاَ آكُلُهُ ، وَلاَ أُحَرِّمُهُ. (عبدالرزاق ۸۶۷۳)

(۲۴۸۳۹) حضرت ہشام، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ سے گوہ کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہ میں اس کو کھاتا ہوں اور نہ میں اس کو حرام قرار دیتا ہوں۔''

(۲٤۸٤۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا دَاوُدُ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :إِنَّ اللَّهَ لَيَنْفَعُ بِالضَّبِّ ، فَإِنَّهُ لَطَعَامُ عَامَّةِ الرِّعَاءِ ، وَلَوْ كَانَ عِنْدِي لَطَعِمْتُ مِنْهُ.

(۲۴۸۴۰) حضرت ابونضرہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ گوہ کے ذریعہ نفع دیتے ہیں۔ یہ عام چرواہوں کا کھانا ہے۔ اور اگر یہ میرے پاس دستیاب ہوتی تو میں بھی اس کو کھاتا۔

(۲٤۸٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ مَعْبَدٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ رَأَى رَجُلاً مِنْ مُحَارِبٍ سَمِيناً فِي عَامِ سَنَةٍ ، فَقَالَ :مَا طَعَامُكَ ؟ قَالَ :الضِّبَابُ ، قَالَ :وَدِدْتُ أَنَّ فِي كُلِّ جُحْرٍ ضَبٍّ ضَبَّيْنِ.

(۲۴۸۴۱) حضرت سعد بن معبد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قحط کے سال محارب قبیلہ کے ایک موٹے آدمی کو دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا تمہارا کھانا کیا ہے؟ اس نے بتایا۔ گوہ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ بات محبوب ہے کہ گوہ کے ہر سوراخ میں دو گوہ ہوں۔

(۲٤۸٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :ضَبٌّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ دَجَاجَةٍ.

(۲۴۸۴۲) حضرت سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے گوہ، مرغی سے زیادہ محبوب ہے۔

(٢٤٨٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبِّ ؟ فَقَالَ : حَلاَلٌ لاَ بَأْسَ بِهِ ، وَلَكِنِّي أَعَافُهُ.

(۲۴۸۴۳) حضرت شعبی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے گوہ کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: '' وہ حلال ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن مجھے اس سے گھن آتی ہے۔ ''

(٢٤٨٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ ، عَنْ عَمِّهِ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ الضَّبِّ ؟ فَقَالَ : لَسْتُ بِآكِلِهِ ، وَلاَ زَاجِرٍ عَنْهُ.

(۲۴۸۴۴) حضرت ابوالمنہال، اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے گوہ کے بارے میں سوال کیا؟ انہوں نے جواب میں فرمایا: نہ میں اس کو کھاتا ہوں اور نہ ہی اس سے روکتا ہوں۔

(٢٤٨٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ رِيحَ ضَبٍّ ، فَقَالَ : إِنِّي ، أَوْ إِنَّا مِنْ قَوْمٍ لاَ نَأْكُلُهُ ، وَرَخَّصَ لَهُمْ فِي أَكْلِهِ.

(۲۴۸۴۵) حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے گوہ کی بو محسوس کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: '' میں '' یا فرمایا '' ہم اس قوم سے تعلق رکھتے ہیں جو اس کو نہیں کھاتی۔ '' اور آپ ﷺ نے لوگوں کو اس کی اجازت عنایت فرمادی۔

(٢٤٨٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَبْدِالْجَبَّارِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عرَيْبِ الْهَمْدَانِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الضَّبَّ.

(۲۴۸۴۶) حضرت حارث، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ گوہ کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢٤٨٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ عَنِ الضَّبِّ ؟ فَقَالَ : إِنْ أَعْجَبَكَ فَكُلْهُ.

(۲۴۸۴۷) حضرت عبدالاعلیٰ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن الحنفیہ سے سوال کیا گوہ کے بارے میں؟ تو انہوں نے فرمایا۔ اگر وہ تمہیں پسند ہے تو تم اس کو کھالو۔

(٢٤٨٤٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنْ عِصْمَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ ، قَالَ : قَدِمْنَا عَلَى عُمَرَ وَنَحْنُ أُنَاسٌ سِمَانٌ حَسَنَةٌ هَيْئَتُنَا ، قَالَ : فَقَالَ : مَا طَعَامُكُمْ ؟ قُلْنَا : الضِّبَابُ ، قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ : وَتُجْزِيكُمْ ؟ قُلْنَا : نَعَمْ ، فَقَالَ : وَدِدْتُ أَنَّ مَعَ كُلِّ ضَبٍّ مِثْلَهُ.

(۲۴۸۴۸) حضرت عصمہ بن ربعی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم کچھ لوگ تھے جن کی حالت بہت اچھی تھی۔ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ تمہاری خوراک کیا ہے؟ ہم نے کہا: گوہ۔ راوی کہتے ہیں۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ تمہیں کفایت کر جاتی ہے۔ ہم نے کہا: جی ہاں! اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ بات محبوب ہے کہ ہر ایک گوہ کے ساتھ اس کا مثل (ایک اور گوہ) ہو۔

(۱۰) فِي أَكْلِ الطِّحَالِ

تلی کھانے کے بارے میں

(٢٤٨٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ : آكُلُ الطِّحَالَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، إِنَّمَا حُرِّمَ الدَّمُ الْمَسْفُوحُ.

(۲۴۸۴۹) حضرت عکرمہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے کہا۔ کیا میں تلی کھالوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔ اللہ تعالیٰ نے تو صرف بہتے ہوئے خون کو حرام کیا ہے۔

(٢٤٨٥٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ ، قَالَ : إِنِّي آكُلُ الطِّحَالَ وَمَا يُعْجِبُنِي ، وَلَكِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُحَرِّمَهُ.

(۲۴۸۵۰) حضرت ابو میسرہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں تلی کو کھاتا ہوں اور وہ مجھے پسند نہیں ہے۔ لیکن میں اس بات کو بھی ناپسند کرتا ہوں کہ میں اس کو حرام قرار دوں۔

(٢٤٨٥١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِالطِّحَالِ بَأْسًا.

(۲۴۸۵۱) حضرت ہشام، حضرت حسن کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ تلی کے (کھانے میں) کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(٢٤٨٥٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ، وَوَكِيعٌ، عَنْ فِطْرٍ، عَنْ مُنْذِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنِ الْجِرِّيِّ، وَالطِّحَالِ ، قَالَ وَكِيعٌ : وَأَشْيَاءَ مِمَّا يُكْرَهُ ؟ تَلاَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿قُلْ لاَ أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا﴾.

(۲۴۸۵۲) حضرت منذر، حضرت محمد بن الحنفیہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان سے جب تلی اور بام مچھلی کے بارے میں ...... اور حضرت وکیع کہتے ہیں اور ان چیزوں کے بارے میں جن کو ناپسند کیا جاتا ہے ...... سوال کیا جاتا تو آپ رضی اللہ عنہ یہ آیت تلاوت کرتے۔ ﴿قُلْ لاَ أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا﴾.

(٢٤٨٥٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، أَوْ غَيْرِهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالطِّحَالِ.

(۲۴۸۵۳) حضرت منصور یا کوئی اور حضرت ابراہیم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں تلی میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٤٨٥٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَأْكُلُ الْجِرِّيثَ وَالطِّحَالَ.

(۲۴۸۵۴) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ بام مچھلی اور تلی کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٤٨٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: الطِّحَالُ لُقْمَةُ الشَّيْطَانِ.

(۲۴۸۵۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ تلی، شیطان کا لقمہ ہے۔

(۱۱) مَا قَالُوا فِيمَا يُؤْكَلُ مِنْ طَعَامِ الْمَجُوسِ

مجوس کے کھانے سے کھانے کے بارے میں اقوال

(۲٤۸۵٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ قَالَتْ :إِنَّ لَنَا أَظْآرًا مِنَ الْمَجُوسِ ، وَإِنَّهُ يَكُونُ لَهُمُ الْعِيدُ فَيُهْدُونَ لَنَا ؟ فَقَالَتْ :أَمَّا مَا ذُبِحَ لِذَلِكَ الْيَوْمِ فَلاَ تَأْكُلُوا ، وَلَكِنْ كُلُوا مِنْ أَشْجَارِهِمْ.

(۲۴۸۵۶) حضرت قابوس، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک خاتون نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا۔ اس نے کہا۔ ہماری کچھ مجوسی دائیاں ہیں۔ اور جب ان کی عید ہوتی ہے تو وہ ہمیں ہدیہ دیتے ہیں؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہاں۔ اس دن کے لیے کچھ ذبح کیا جائے۔ تم اس کو تو نہ کھاؤ لیکن تم ان کے درختوں سے کھا سکتے ہو۔

(۲٤۸۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ؛ أَنَّهُ كَانَ لَهُ سُكَّانٌ مَجُوسٌ ، فَكَانُوا يُهْدُونَ لَهُ فِي النَّيْرُوزِ وَالْمِهْرَجَانِ ، فَكَانَ يَقُولُ لأَهْلِهِ :مَا كَانَ مِنْ فَاكِهَةٍ فَكُلُوهُ ، وَمَا كَانَ مِنْ غَيْرِ ذَلِكَ فَرُدُّوهُ.

(۲۴۸۵۷) حضرت ابو برزہ سے روایت ہے کہ کچھ مجوسی ان کے ہاں رہائش پذیر تھے۔ اور وہ مجوسی، حضرت ابو برزہ کو نیروز اور مہرجان کے موقع پر ہدیہ پیش کیا کرتے تھے۔ پس ابو برزہ اپنے اہل خانہ سے کہا کرتے تھے۔ جو چیز میوہ جات کے قبیل سے ہو تم اس کو کھالیا کرو اور جو چیز اس کے علاوہ ہو تم اس کو واپس کر دیا کرو۔

(۲٤۸۵۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، وَإِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ :لَمَّا قَدِمَ الْمُسْلِمُونَ أَصَابُوا مِنْ أَطْعِمَةِ الْمَجُوسِ ؛ مِنْ جُبْنِهِمْ وَمِنْ خُبْزِهِمْ ، فَأَكَلُوا وَلَمْ يَسْأَلُوا عَنْ شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ.

(۲۴۸۵۸) حضرت ابو وائل اور حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ وہ دونوں حضرات کہتے ہیں کہ جب مسلمان لوگ آئے تو انہیں مجوسیوں کے کھانے میں سے، ان کی پنیر اور ان کی روٹیاں ملیں۔ پس ان لوگوں نے اسی کو کھالیا اور ان میں سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہیں کیا۔

(۲٤۸۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِمَّا طَبَخَ الْمَجُوسُ فِي قُدُورِهِمْ ، وَلَمْ يَكُنْ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَأْكُلَ مِنْ طَعَامِهِمْ مِمَّا سِوَى ذَلِكَ ؛ خُبْزًا ، أَوْ سَمْنًا ، أَوْ كَامِخًا ، أَوْ شِيرَازًا ، أَوْ لَبَنًا.

(۲۴۸۵۹) حضرت ہشام، حضرت حسن کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ مجوسی لوگ، اپنی ہانڈیوں میں جو کھانا پکائیں۔ اس میں سے کھایا جائے۔ اور وہ اس بات میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے کہ ان کے کھانوں میں مندرجہ ذیل اشیاء کے علاوہ کچھ کھایا جائے۔ روٹی، گھی، چٹنی، پانی نکالا دودھ، یا دودھ۔

(۲٤۸٦۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِخُبْزِ الْمَجُوسِ.

(۲۴۸۶۰) حضرت عطاء سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجوسیوں کی روٹی میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٤٨٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ تَأْكُلْ مِنْ طَعَامِ الْمَجُوسِ إِلاَّ الْفَاكِهَةَ.

(۲۴۸۶۱) حضرت مجاہد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ تم مجوسیوں کے کھانے میں سے میوہ جات کے علاوہ کچھ نہ کھاؤ۔

(٢٤٨٦٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ ، قَالَ : كُنَّا فِي غَزَاةٍ لَنَا فَلَقِينَا أُنَاسًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ، فَأَجْهَضْنَاهُمْ عَنْ مَلَّةٍ لَهُمْ ، فَوَقَعْنَا فِيهَا فَجَعَلْنَا نَأْكُلُ مِنْهَا ، وَكُنَّا نَسْمَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنَّهُ مَنْ أَكَلَ الْخُبْزَ سَمِنَ ، فَلَمَّا أَكَلْنَا تِلْكَ الْخُبْزَةَ جَعَلَ أَحَدُنَا يَنْظُرُ فِي عِطْفَيْهِ ، هَلْ سَمِنَ ؟.

(۲۴۸۶۲) حضرت ابو برزہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم اپنے ایک جہادی سفر میں تھے کہ ہمیں مشرکین میں سے کچھ لوگ ملے۔ پس ہم نے انہیں ان کی بھوبھل سے پیچھے ہٹا دیا اور ہم اس میں چلے گئے اور ہم اس سے (تیار شدہ) کھانا کھانے لگے۔ اور ہم نے جاہلیت میں یہ بات سنی ہوئی تھی کہ جو (یہ) روٹی کھاتا ہے وہ موٹا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جب ہم نے یہ روٹیاں کھائیں تو ہم میں سے (ہر) ایک اپنے دائیں بائیں دیکھنے لگا کہ کیا وہ موٹا ہوا ہے؟

(٢٤٨٦٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ، قَالاَ : كَانَ الْمُشْرِكُونَ يَجِيئُونَ بِالسَّمْنِ فِي ظُرُوفِهِمْ ، فَيَشْتَرِيهِ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ فَيَأْكُلُونَهُ ، وَنَحْنُ نَأْكُلُهُ.

(۲۴۸۶۳) حضرت حسن اور حضرت محمد رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ یہ دونوں حضرات کہتے ہیں کہ مشرکین اپنے برتنوں میں گھی لے کر آتے تھے اور اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور دیگر مسلمان خریدتے تھے اور کھاتے تھے اور ہم بھی اس کو کھاتے تھے۔

(٢٤٨٦٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ السَّمْنِ الْجَبَلِيِّ ؟ فَقَالَ : الْعَرَبِيُّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ ، وَإِنَّا لَنَأْكُلُ مِنَ الْجَبَلِيِّ.

(۲۴۸۶۴) حضرت منصور سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے پہاڑی گھی کے بارے میں سوال کیا؟ انہوں نے فرمایا: مجھے عربی گھی اس سے زیادہ پسند ہے۔ اور ہم پہاڑی گھی بھی کھاتے تھے۔

(٢٤٨٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِالسَّمْنِ الْجَبَلِيِّ بَأْسًا.

(۲۴۸۶۵) حضرت ابن عون، حضرت محمد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ پہاڑی گھی میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے۔

(٢٤٨٦٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : كُنَّا نَأْكُلُ السَّمْنَ ، وَلاَ نَأْكُلُ الْوَدَكَ ، وَلاَ نَسْأَلُ عَنِ الظُّرُوفِ.

(۲۴۸۶۶) حضرت ابو عثمان سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ گھی تو کھایا کرتے تھے لیکن ہم چربی نہیں کھایا کرتے تھے۔ اور ہم برتنوں کے بارے میں پوچھ گچھ نہیں کرتے تھے۔

(٢٤٨٦٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ كَانَ يَكْرَهُ مِنَ السَّمْنِ مَا يَجِيءُ

مِنْ هَذَا ، يَعْنِي الْجَبَلَ ، وَلاَ يَرَى بَأْسًا بِمَا يَجِيءُ مِنْ هَاهُنَا ، يَعْنِي الْبَادِيَةَ.

(۲۴۸۶۷) حضرت محمد سے روایت ہے کہ حضرت عامر بن عبداللہ اس جگہ...... پہاڑ، کوہستان...... سے آنے والے گھی کو ناپسند کرتے تھے اور اس گھی میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔ جو یہاں سے...... جنگل سے...... آتا تھا۔

(۲٤٨٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى بِأَكْلِ السَّمْنِ الْمَائِيِّ بَأْسًا.

(۲۴۸۶۸) حضرت ہشام، حضرت حسن کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ پانی والے گھی کو کھانے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(۲٤٨٦٩) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، قَالَ : كَانُوا يَنْقُلُونَ السَّمْنَ الْجَبَلِيَّ بِمَاءِ الْجُبْنِ.

(۲۴۸۶۹) حضرت ابورزین سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ پہلے لوگ پہاڑی گھی کو پنیر کے پانی کے ساتھ نقل کرتے تھے۔

(۱۲) فِي الأَكْلِ فِي آنِيَةِ الْكُفَّارِ

کفار کے برتنوں میں کھانے کے بارے میں

(۲٤٨٧٠) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّا نَغْزُو أَرْضَ الْعَدُوِّ فَنَحْتَاجُ إِلَى آنِيَتِهِمْ ، قَالَ : اسْتَغْنُوا عنها مَا اسْتَطَعْتُمْ ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَاغْسِلُوهَا ، وَكُلُوا فِيهَا وَاشْرَبُوا. (طبرانی ۵۶۸)

(۲۴۸۷۰) حضرت ابوثعلبہ خشنی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہم دشمن کی سرزمین پر جنگ کرتے ہیں تو ہمیں ان کے برتنوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس قدر رہو سکے تم ان برتنوں سے مستغنی رہو، اور اگر تم ان برتنوں کے علاوہ کوئی اور برتن نہ پاؤ تو پھر تم انہی کو دھو لو اور ان میں کھاؤ پیو۔''

(۲٤٨٧١) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضَ الْمُشْرِكِينَ ، فَلاَ نَمْتَنِعُ أَنْ نَأْكُلَ فِي آنِيَتِهِمْ ، وَنَشْرَبَ فِي أَسْقِيَتِهِمْ.

(ابو داؤد ۳۸۳۴۔ احمد ۳/ ۳۲۷)

(۲۴۸۷۱) حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مشرکین کے علاقہ میں جہاد کرتے تھے۔ اور ہم مشرکین کے کھانے کے برتنوں میں کھانے سے اور پینے کے برتنوں میں پینے سے نہیں رکتے تھے۔

(۲٤٨٧٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْقُشَيْرِيِّ أَبِي الْمِنْهَالِ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَظْهَرُونَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ ، فَيَأْكُلُونَ فِي أَوْعِيَتِهِمْ ، وَيَشْرَبُونَ فِي أَسْقِيَتِهِمْ.

(۲۴۸۷۲) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم مشرکین پر غالب آتے تھے اوران کے کھانے کے برتنوں میں کھاتے اور پینے کے برتنوں میں پیتے تھے۔

(۲٤۸۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُجَيّ ؛ أَنَّ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقَى ، فَأَتَاهُ دِهْقَانُ بِبَاطِيَّةٍ فِيهَا خَمْرٌ ، فَغَسَلَهَا وَشَرِبَ فِيهَا.

(۲۴۸۷۳) حضرت عبداللہ بن نجی سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا پس ایک دہقان ان کے پاس شراب پینے میں استعمال ہونے والا برتن لایا جس میں شراب تھی۔تو آپ نے اس کو دھولیا اوراس میں پانی پی لیا۔

(۲٤۸۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ آنِيَةَ الْكُفَّارِ ، فَإِنْ لَمْ يَجِدُوا مِنْهَا بُدًّا غَسَلُوهَا وَطَبَخُوا فِيهَا.

(۲۴۸۷۴) حضرت ابن عون، حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ کفار کے برتنوں (کے استعمال) کو ناپسند کرتے تھے۔لیکن اگر لوگوں کو اس سے کوئی چارہ نہ ہوتو پھر ان برتنوں کو دھولیں اوران میں پکائیں۔

(۲٤۸۷٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا احْتَجْتُمْ إِلَى قُدُورِ الْمَجُوسِ وَآنِيَتِهِمْ ، فَاغْسِلُوهَا وَاطْبُخُوا فِيهَا.

(۲۴۸۷۵) حضرت حسن سے روایت ہے،وہ کہتے ہیں کہ جب تمہیں مجوسیوں کے برتن اور ہانڈیوں کی ضرورت پیش آئے۔تو تم ان کو دھولو اوران میں پکالو۔

(۲٤۸۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ الشَّنِّي ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ قُدُورِ الْمَجُوسِ ؟ فَقَالَ : اغْسِلْهَا وَاطْبُخْ فِيهَا.

(۲۴۸۷۶) حضرت عمر بن الولید بن شنی سے روایت ہے،وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے پوچھا۔مجوسیوں کی ہانڈیوں کے بارے میں؟ تو انہوں نے کہا۔تم ان کو دھولو اوران میں پکالو۔

(۱۳) مَا قَالُوا فِي الْفَأْرَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ

گھی میں چوہا گر جائے تو اس میں اقوال

(۲٤۸۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ مَيْمُونَةَ : سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَأْرَةٍ وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ ، فَمَاتَتْ ؟ فَقَالَ : أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا ، وَكُلُوهُ.

(بخاری ۵۵۳۸۔ ابوداؤد ۳۸۳۷)

(۲۴۸۷۷) حضرت میمونہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ ایک چوہا گھی میں گر گیا اور مر گیا؟ تو

آپ ﷺ نے فرمایا: ''چوہے کو اور اس کے اردگرد کو نکال پھینکو اور بقیہ کو کھالو۔''

(۲٤۸۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ فَأْرَةٍ مَاتَتْ فِي سَمْنٍ ؟ فَقَالَ :فَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤْخَذَ وَمَا حَوْلَهَا فَتُطْرَحَ. (ابوداؤد ۳۸۳۸)

(۲۴۸۷۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ ایک چوہا گھی میں مر گیا ہے؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پس آپ ﷺ نے حکم دیا کہ چوہا اور اس کے اردگرد گھی کو نکال کر پھینک دیا جائے۔

(۲٤۸۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ مَيْسَرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ فِي الْفَأْرَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ ، قَالَ :إِنْ كَانَ ذَائِبًا فَأَهْرِقْهُ ، وَإِنْ كَانَ جَامِدًا فَأَلْقِهَا وَمَا حَوْلَهَا ، وَكُلْ بَقِيَّتَهُ.

(۲۴۸۷۹) حضرت میسرہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے گھی میں گرنے والے چوہے کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر گھی پگھلا ہوا ہو تو گھی گرا دو۔ اور اگر گھی منجمد ہے تو پھر چوہے کو اور اس کے اردگرد گھی کو نکال کر پھینک دو اور بقیہ گھی کھالو۔

(۲٤۸۸۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ الأَشْعَرِيَّ سُئِلَ عَنْ سَمْنٍ مَاتَ فِيهِ وَزَغٌ ؟ فَقَالَ : بِيعُوه بَيْعًا ، وَلاَ تَبِيعُوهُ مِنْ مُسْلِمٍ.

(۲۴۸۸۰) حضرت ابن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت اشعری سے اس گھی کے بارے میں سوال کیا گیا جس میں چھپکلی مر چکی تھی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو کسی طرح بیچ دو لیکن یہ کسی مسلمان کو نہ بیچنا۔

(۲٤۸۸۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ جُرَذًا وَقَعَ فِي قِدْرٍ لآلِ ابْنِ عُمَرَ ، فَسُئِلَ ؟ فَقَالَ :انْتَفِعُوا بِهِ ، وَادَّهِنُوا بِهِ الأَدَمَ.

(۲۴۸۸۱) حضرت نافع سے روایت ہے کہ ایک بڑا چوہا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کی ہانڈی میں گر گیا تھا پس اس کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: تم اس کے ذریعہ نفع حاصل کرو اور اس کے ذریعہ سالن کو روغنی کرلو۔

(۲٤۸۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ ؛ أَنَّ جَرًّا لآلِ ابْنِ عُمَرَ فِيهِ عِشْرُونَ فَرَقًا مِنْ سَمْنٍ ، أَوْ زِيَادَةٌ ، وَقَعَتْ فِيهِ فَأْرَةٌ فَمَاتَتْ ، فَأَمَرَهُمَ ابْنُ عُمَرَ أَنْ يَسْتَصْبِحُوا بِهِ.

(۲۴۸۸۲) حضرت صفیہ بنت ابن عبید سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کا ایک گھڑا تھا جس میں بیس فرق (خاص پیمانہ ہے) یا اس سے زیادہ گھی تھا۔ اس میں ایک چوہا گر کر مر گیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے گھر والوں کو حکم دیا کہ اس گھی سے چراغ جلائیں۔

(۲٤۸۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ ، عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الأَسْوَدِ ، قَالَ :سُئِلَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَنْ فَأْرَةٍ وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ ؟ فَقَالَ :إِنَّمَا حَرَّمَ اللَّهُ مِنَ الْمَيْتَةِ لَحْمَهَا وَدَمَهَا.

(۲۴۸۸۳) حضرت ابو حرب بن ابی الاسود سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس چوہے کے متعلق

سوال کیا گیا جو گھی میں گرا اور مر گیا؟ تو انہوں نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے صرف مردار کا گوشت اور اس کا خون حرام کیا ہے۔

(٢٤٨٨٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو قُبَيْلٍ ، عَنْ تُبَيعِ بْنِ امْرَأَةِ كَعْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ فِي الزَّيْتِ تَقَعُ فِيهِ الْفَأْرَةُ ، فَتَمُوتُ : إِنَّهُ لاَ يَحِلُّ أَكْلُهُ لِمُسْلِمٍ ، وَلاَ لِيَهُودِيٍّ ، وَلاَ لِنَصْرَانِيٍّ.

(۲۴۸۸۴) حضرت عبداللہ بن عمرو نے اس زیتون کے تیل کے بارے میں جس میں چوہا گر کر مر جائے فرمایا: کہ کسی مسلمان، کسی یہودی اور کسی عیسائی کے لیے اس کا کھانا حلال نہیں ہے۔

(٢٤٨٨٥) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ جُمَيْلِ بْنِ عُبَيْدٍ الطَّائِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ جَدِّهِ أَنَسٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْفَأْرَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ ، أَوِ الزَّيْتِ؟ قَالَ : إِنْ كَانَ جَامِدًا أُخِذَتْ وَمَا حَوْلَهَا فَأُلْقِيَ ، وَأُكِلَ مَا بَقِيَ ، وَإِنْ كَانَ ذَائِبًا اسْتَصْبَحُوا بِهِ.

(۲۴۸۸۵) حضرت ثمامہ بن عبداللہ بن انس، اپنے دادا حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان سے گھی یا زیتون کے تیل میں گرنے والے چوہے کے بارے میں سوال کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا: اگر گھی منجمد ہے تو چوہے اور اس کے اردگرد کے گھی کو پکڑ کر باہر نکال دیں گے اور باقی کھا لیا جائے گا اور اگر گھی پگھلا ہوا ہو تو اس کو چراغ جلانے میں استعمال کریں گے۔

(٢٤٨٨٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : إِنْ كَانَ جَامِدًا فَأَلْقِهَا وَمَا يَلِيهَا ، وَكُلْ مَا بَقِيَ ، وَإِنْ كَانَ مَائِعًا فَلاَ تَأْكُلْهُ.

(۲۴۸۸۶) حضرت ثابت بن حجاج سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر گھی منجمد ہے تو چوہے اور اس کے اردگرد کو باہر نکال پھینکو اور باقی کو کھا لو اور اگر گھی سیال ہے تو پھر اس کو نہ کھاؤ۔

(٢٤٨٨٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا وَقَعَ الْجُرَذُ فِي السَّمْنِ الذَّائِبِ فَمَاتَتْ فِيهِ لَمْ يُؤْكَلْ ، وَإِنْ كَانَ جَامِدًا أُلْقِيَ الْجُرَذُ وَمَا حَوْلَهُ ، وَأُكِلَ مَا سِوَى ذَلِكَ.

(۲۴۸۸۷) حضرت ابراہیم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب بڑا چوہا، پگھلے ہوئے گھی میں گر جائے اور اسی میں مر جائے تو یہ گھی نہیں کھایا جائے گا اور گر یہ گھی منجمد ہو تو پھر چوہا، اور اس کے اردگرد کو باہر نکال پھینکیں گے۔ اور اس کے سوا کو کھا لیں گے۔

(٢٤٨٨٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي يُونُسُ ، أَنَّ الْحَسَنَ وَمُحَمَّدًا ، قَالاَ : لَهُ ذَلِكَ.

(۲۴۸۸۸) حضرت حسن اور حضرت محمد سے روایت ہے، یہ دونوں حضرات کہتے ہیں کہ آدمی کو یہ اختیار ہے۔

(٢٤٨٨٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، مِثْلَ ذَلِكَ.

(۲۴۸۸۹) حضرت شعبی سے ایسی ہی روایت ہے۔

(٢٤٨٩٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِنْ كَانَ جَامِدًا فَأَلْقِهَا وَمَا يَلِيهَا وَكُلْ مَا

بَقِیَ ، وَإِنْ کَانَ ذَائِبًا فَاسْتَصْبِحْ بِهِ وَلاَ تَأْکُلْهُ.

(۲۴۸۹۰) حضرت عطاء سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ اگر گھی منجمد ہو تو پھر تم چوہا اور اس کے اردگرد کو باہر نکال دو اور بقیہ کو کھا لو۔ اور اگر گھی پگھلا ہوا ہے تو پھر تم اس سے چراغ روشن کرلو لیکن اس کو کھاؤ نہیں۔

(۲٤۸۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَکْحُولٍ ؛ أَنَّ فَأْرَةً وَقَعَتْ فِی زَیْتٍ ، فَسَأَلُوا النَّبِیَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ :اسْتَصْبِحُوا بِهِ وَلاَ تَأْکُلُوهُ . وَکَانَ مَکْحُولٌ یَقُولُ :إِذَا وَقَعَتْ فِی السَّمْنِ ، فَکَانَ جَامِدًا أُلْقِیَ وَمَا حَوْلَهُ وَأُکِلَ مَا سِوَى ذَلِکَ ، وَإِنْ کَانَ ذَائِبًا لَمْ یُؤْکَلْ مِنْهُ شَیْءٌ.

(۲۴۸۹۱) حضرت مکحول سے روایت ہے کہ زیتون کے تیل میں ایک چوہا گر گیا تھا تو لوگوں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کے ذریعہ چراغ روشن کرلو۔ لیکن اس کو کھاؤ نہیں۔'' حضرت مکحول فرمایا کرتے تھے کہ جب چوہا گھی میں گر جائے اور گھی منجمد ہو تو چوہے کو اور اس کے اردگرد کو باہر نکال پھینکو اور اس کے علاوہ کو کھا لو۔ اور اگر گھی پگھلا ہوا ہو تو پھر اس میں سے کچھ بھی نہیں کھایا جائے گا۔

(۲٤۸۹۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِکْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ سُئِلَ عَنْ فَأْرَةٍ وَقَعَتْ فِی سَمْنٍ جَامِدٍ ؟ فَأَمَرَ أَنْ یُلْقَى مَا حَوْلَهَا ، وَیُؤْکَلُ بَقِیَّتُهُ.

(۲۴۸۹۲) حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان سے خشک گھی میں گرے ہوئے چوہے کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: (چوہا اور) اس کے اردگرد کو باہر نکال کر پھینک دیا جائے گا اور بقیہ کو کھا لیا جائے گا۔

(١٤) فِی الْجُبْنِ وأَکْلِهِ

پنیر اور اس کے کھانے والے کے بارے میں

(۲٤۸۹۳) حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَسُئِلَ عَنِ الْجُبْنِ ؟ قَالَ :ضَعِ السِّکِّینَ فِیهِ ، وَاذْکُرِ اسْمَ اللهِ ، وَکُلْ.

(۲۴۸۹۳) حضرت ابوحمزہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو سنا جبکہ ان سے پنیر کے بارے میں سوال کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا: اس میں چھری رکھو اور اللہ کا نام لو اور کھاؤ۔

(۲٤۸۹٤) حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ ، عَنْ أَبِی حَیَّانَ الأَزْدِیِّ ، قَالَ ، سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْجُبْنِ ؟ فَقَالَ :مَا یَأْتِینَا مِنَ الْعِرَاقِ شَیْءٌ هُوَ أَعْجَبُ إِلَیْنَا مِنْهُ.

(۲۴۸۹۴) حضرت ابوحیان ازدی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پنیر کے بارے میں سوال کیا تو

انہوں نے فرمایا: ہمیں عراق سے آنے والی اشیاء میں سے کوئی چیز اس سے زیادہ محبوب نہیں ہے۔

(٢٤٨٩٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ قَرْظَةَ ، قَالَ : قَالَ عُمَر : كُلُوا الْجُبْنَ فَإِنَّهُ لَبَأٌ وَلَبَنٌ.

(۲۴۸۹۵) حضرت قرظہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم پنیر کھالیا کرو کیونکہ یہ کھیس اور دودھ ہے۔

(٢٤٨٩٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ تَمْلِكَ ، قَالَتْ : سَأَلْتُ أُمَّ سَلَمَةَ ؟ فَقَالَتْ : ضَعِي فِيهِ سِكِّينَكِ ، وَاذْكُرِي اسْمَ اللهِ جَلَّ وَعَزَّ ، وَكُلِي.

(۲۴۸۹۶) حضرت تملک سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: تم اس میں اپنی چھری رکھو اور اللہ عزوجل کا نام لو اور کھالو۔

(٢٤٨٩٧) حَدَّثَنَا سَلاَّمٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالُوا : كُلُوا الْجُبْنَ عَرْضًا.

(۲۴۸۹۷) حضرت ابن الحنفیہ سے لوگ روایت کرتے ہیں کہ تم پنیر کو پہلو سے کھاؤ۔

(٢٤٨٩٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ رَبِيعَةَ ، عَنْ خَالَتِهِ ، قَالَتْ : جَائَنَا جُبْنٌ مِنَ الْعِرَاقِ ، فَأَرْسَلْتُ إِلَى عَائِشَةَ ، فَقَالَتْ : كُلِي وَأَطْعِمِينِي.

(۲۴۸۹۸) حضرت ربیعہ، اپنی خالہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ہمیں عراق سے پنیر آیا پس میں نے حضرت عائشہ کی طرف بھیج دیا تو انہوں نے فرمایا۔ تم خود بھی کھاؤ اور مجھے بھی کھلاؤ۔

(٢٤٨٩٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ : اُذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلَى الْجُبْنِ وَكُلُوا ، قَالَ إِبْرَاهِيمُ : فَلَمَّا سَافَرْنَا إِلَى هَذِهِ الْجِبَالِ فَرَأَيْنَا مِنْ صَنِيعِ الأَعَاجِمِ مَا رَأَيْنَا كَرِهْنَاهُ ، إِلاَّ أَنْ نَسْأَلَ عَنْهُ.

(۲۴۸۹۹) حضرت ابراہیم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک تحریر میں فرمایا: پنیر پر اللہ کا نام لو اور اس کو کھاؤ۔ حضرت ابراہیم کہتے ہیں کہ پس جب ہم نے ان پہا س کی جانب سفر کیا تو ہم نے عجمی لوگوں کے مصنوعات میں جو کچھ دیکھا تو ہم نے اس کو ناپسند سمجھا۔ اِلّا یہ کہ ہم اس کے بارے میں سوال کریں۔

(٢٤٩٠٠) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ السَّكَنِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لَا تَأْكُلُوا مِنَ الْجُبْنِ إِلاَّ مَا صَنَعَ الْمُسْلِمُونَ وَأَهْلُ الْكِتَابِ.

(۲۴۹۰۰) حضرت قیس بن سکن سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ نے فرمایا: صرف وہ پنیر کھاؤ جس کو مسلمان یا اہل کتاب تیار کریں۔

(٢٤٩٠١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، عَنْ سُوَيْد ، غُلَامٍ كَانَ لِسَلْمَانَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ خَيْرًا ، قَالَ : لَمَّا افْتَتَحْنَا الْمَدَائِنَ خَرَجَ النَّاسُ فِي طَلَبِ الْعَدُوِّ ، قَالَ : قَالَ سَلْمَانُ : وَقَدْ أَصَبْنَا

سَلَّةٌ ، فَقَالَ :افْتَحُوهَا فَإِنْ كَانَ طَعَامًا أَكَلْنَاهُ ، وَإِنْ كَانَ مَالاً دَفَعْنَاهُ إِلَى هَؤُلاَءِ ، قَالَ :فَفَتَحْنَاهَا فَإِذَا أَرْغِفَةٌ حُوَّارَى ، وَإِذَا جُبْنَةٌ وَسِكِّينٌ ، قَالَ :وَكَانَ أَوَّلُ مَا رَأَتِ الْعَرَبُ الْحُوَّارى ، فَجَعَلَ سَلْمَانُ يَصِفُ لَهُمْ كَيْفَ يُعْمَلُ ، ثُمَّ أَخَذَ السِّكِّينَ وَجَعَلَ يَقْطَعُ ، وَقَالَ :بِسْمِ اللهِ كُلُوا.

(۲۴۹۰۱) حضرت سوید سے روایت ہے...... یہ حضرت سلمان کے غلام تھے اور ان کی اچھی تعریف کرتے تھے...... وہ کہتے ہیں کہ جب ہم نے مدائن کو فتح کر لیا تو لوگ دشمن کی تلاش میں نکلے...... اس دوران ہمیں ایک ٹوکری ملی۔ اسے دیکھ کر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر اس میں کھانا ہے تو ہم اسے کھائیں گے، اگر مال ہے تو ہم انہیں واپس دیں گے۔ جب ہم نے اسے کھولا تو اس میں خاص قسم کی کچھ روٹیاں، پنیر اور چھری تھی۔ یہ چیز عربوں نے پہلی بار دیکھی تھی۔ حضرت سلمان نے لوگوں کو بتایا کہ یہ کیسے بنائی جاتی ہیں پھر انہوں نے چھری سے اسے کاٹا اور فرمایا اللہ کے نام کے ساتھ کھاؤ۔

(۲٤۹۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ سِيرِينَ، قَالاَ: لاَ بَأْسَ بِمَا صَنَعَ أَهْلُ الْكِتَابِ مِنَ الْجُبْنِ.

(۲۴۹۰۲) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے، یہ دونوں کہتے ہیں کہ اہل کتاب جو پنیر بنائیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲٤۹۰۳) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الْجُبْنِ ؟ فَقَالَ :مَا صَنَعَ الْمُسْلِمُونَ وَأَهْلُ الْكِتَابِ.

(۲۴۹۰۳) حضرت عبد الملک سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے پنیر کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: مسلمان اور اہل کتاب جو تیار کریں (وہ حلال ہے)۔

(۲٤۹۰٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ :سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ :لاَ تَأْكُلْ مِنَ الْجُبْنِ إِلاَّ مَا صَنَعَ الْمُسْلِمُونَ ، وَالْيَهُودُ ، وَالنَّصَارَى ، فَأَمَّا الْمَجُوسُ فَلاَ تَحِلُّ لَنَا ذَبَائِحُهُمْ ، فَكَيْفَ يَحِلُّ لَنَا جُبْنُهُمْ ؟.

(۲۴۹۰۴) حضرت عبد الملک سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کو کہتے سُنا۔ تم صرف وہی پنیر کھاؤ جس کو مسلمان، یہودی یا عیسائی تیار کریں۔ رہے مجوسی لوگ تو ان کا ذبیحہ ہمارے لئے حلال نہیں ہے۔ تو ان کا پنیر ہمارے لیئے کس طرح حلال ہوگا؟

(۲٤۹۰٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، وَإِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ :لَمَّا قَدِمَ الْمُسْلِمُونَ أَصَابُوا مِنْ أَطْعِمَةِ الْمَجُوسِ ، مِنْ خُبْزِهِمْ وَجُبْنِهِمْ ، فَأَكَلُوا وَلَمْ يَسْأَلُوا عَنْ ذَلِكَ ، وَوُصِفَ الْجُبْنُ لِعُمَرَ ، فَقَالَ :اذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ ، وَكُلُوهُ.

(۲۴۹۰۵) حضرت ابو وائل اور حضرت ابراہیم سے روایت ہے، یہ دونوں حضرات کہتے ہیں کہ جب مسلمان پہنچے تو انہوں نے مجوسیوں کے کھانوں میں سے ان کی روٹیاں اور ان کی پنیر ملی۔ سب انہوں نے (اس کو) کھالیا۔ اور انہوں نے اس کے متعلق کچھ

معلوم نہیں کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں پنیر کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اس پر اللہ کا نام لو اور اس کو کھا جاؤ۔

(٢٤٩٠٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَمَّا أَتَيْنَا الْجَبَلَ فَرَأَيْنَا صَنِيعَهُمْ ، كَرِهْنَاهُ.

(۲۴۹۰۶) حضرت ابراہیم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب ہم پہاڑی علاقہ میں آئے اور ہم نے اُن (پہاڑیوں) کی مصنوعات دیکھیں تو ہم نے اس کو ناپسند کیا۔

(٢٤٩٠٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أُمِّ مُوسَى ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا لَمْ تَدْرُوا مَنْ صَنَعَهُ ، فَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ ، وَكُلُوهُ.

(۲۴۹۰۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب تمہیں یہ بات معلوم نہ ہو کہ پنیر کس نے تیار کیا ہے تو تم اس پر اللہ کا نام لو اور اس کو کھا جاؤ۔

(٢٤٩٠٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ : ذَكَرْنَا الْجُبْنَ عِنْدَ عُمَرَ ، فَقُلْنَا لَهُ : إِنَّهُ يُصْنَعُ فِيهِ أَنَافِح الْمَيْتَةِ ، فَقَالَ : سَمُّوا عَلَيْهِ وَكُلُوهُ.

(۲۴۹۰۸) حضرت عمرو بن شرحبیل سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں پنیر کا ذکر کیا اور ہم نے ان سے کہا۔ یہ اس طرح سے تیار کی جاتی ہے کہ اس میں مردار کے اعضاء کی آمیزش ہوتی ہے۔ تو حضرت عمر نے فرمایا! تم اس پر خدا کا نام لے لو اور اس کو کھا جاؤ۔

(٢٤٩٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَحْشٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْجُبْنِ ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ ، ضَعِ السِّكِّينَ ، وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ وَكُلْ.

(۲۴۹۰۹) حضرت حسن بن علی کے بارے میں روایت ہے کہ ان سے پنیر کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ تم اس پر چھری رکھ دو اور اس پر اللہ کا نام لے دو اور کھا جاؤ۔''

(٢٤٩١٠) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ : أَنَّ طَلْحَةَ كَانَ يَضَعُ السِّكِّينَ ، وَيَذْكُرُ اسْمَ اللهِ ، وَيَقْطَعُ وَيَأْكُلُ.

(۲۴۹۱۰) حضرت عمرو بن عثمان، حضرت موسیٰ بن طلحہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ میں نے موسیٰ کو یہ کہتے سُنا کہ حضرت طلحہ چھری (پنیر پر) رکھتے اور اللہ کا نام پڑھتے اور پنیر کو کاٹ کر کھا لیتے۔

(٢٤٩١١) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْجُبْنِ.

(۲۴۹۱۱) حضرت ابو رزین سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ پنیر میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٤٩١٢) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : كَانُوا يَتَزَوَّدُونَ الْجُبْنَ فِي أَسْفَارِهِمْ.

(۲۴۹۱۲) حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ لوگ اپنے سفروں میں پنیر کو زادِ راہ کے طور پر لے جاتے تھے۔

(٢٤٩١٣) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ بِجُبْنَةٍ ، فَقِيلَ : إِنَّ هَذَا طَعَامٌ يَصْنَعُهُ الْمَجُوسُ ، فَقَالَ : اُذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ ، وَكُلُوهُ.

(ابو داؤد ۳۸۱۵)

(۲۴۹۱۳) حضرت شعبی سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں غزوہ تبوک کے موقع پر پنیر لایا گیا اور آپ ﷺ سے کہا گیا۔ یہ وہ کھانا ہے جس کو مجوسی لوگ تیار کرتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: "تم اس پر اللہ کا نام لو اور اس کو کھاؤ۔"

(٢٤٩١٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ سَالِمٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَأْكُلُ الْجُبْنَ الْكُوفِيَّ.

(۲۴۹۱۴) حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت سالم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ کوفی پنیر کھایا کرتے تھے۔

(٢٤٩١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا النَّوْشَجَانُ أَبُو الْمُغِيرَةِ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْجُبْنِ ؟ فَقَالَ : مَا يَأْتِينَا مِنَ الْعِرَاقِ فَاكِهَةٌ أَعْجَبُ إِلَيْنَا مِنَ الْجُبْنِ.

(۲۴۹۱۵) حضرت نوشجان ابوالمغیرہ بیان کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پنیر کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: ہمیں ملک عراق سے کوئی ایسا میوہ نہیں آتا جو ہمیں اس سے زیادہ پسند ہو۔

(٢٤٩١٦) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْجُبْنِ ؟ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ : وَمَا الْجُبْنُ ؟ قَالَ : مِنَ اللَّبَنِ ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ : كُلِ الْجُبْنَ وَاشْرَبْهُ ، فَقَالَ : إِنَّ فِيهِ مَيْتَةً ؟ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ : فَلاَ تَأْكُلِ الْمَيْتَةَ.

(۲۴۹۱۶) حضرت سعید بن عبیدہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پنیر کے بارے میں سوال کیا؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا۔ پنیر کیا ہوتا ہے؟ اس نے کہا۔ دودھ سے بنتا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا۔ پنیر کو کھاؤ بھی اور پیو بھی۔ اس آدمی نے کہا اس میں مردار بھی ہوتا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا۔ تم مردار کو نہ کھاؤ۔

(١٥) مَنْ قَالَ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَخِيكَ الْمُسْلِمِ ، فَكُلْ مِنْ طَعَامِهِ

جو حضرات کہتے ہیں کہ جب تم اپنے مسلمان بھائی کے ہاں جاؤ تو تم اس کے کھانے سے کھاؤ

(٢٤٩١٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ الأَزْدِيِّ ، قَالَ : قُلْتُ لابْنِ عُمَرَ : إِنَّا نُسَافِرُ فَنَمُرُّ بِالرُّعْيَانِ ، وَالصَّبِيِّ ، وَالْمَرْأَةِ ، فَيُطْعِمُونَا لَحْمًا مَا نَدْرِي مَا جِنْسه ؟ فَقَالَ : مَا أَطْعَمَكَ الْمُسْلِمُونَ فَكُلْ.

(۲۴۹۱۷) حضرت علی ازدی سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ ہم لوگ سفر کرتے ہیں اور اس

دوران ہم چرواہوں، بچوں اور عورتوں کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہ ہمیں گوشت کھلاتے ہیں جبکہ ہمیں اس گوشت کی جنس معلوم نہیں ہوتی؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسلمان جو کھانا تمہیں کھلائیں تو تم اس کو کھالو۔

(٢٤٩١٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَخِيكَ الْمُسْلِمِ فَأَطْعَمَك طَعَامًا فَكُلْ وَلاَ تَسْأَلْ ، فَإِنْ سَقَاكَ شَرَابًا فَاشْرَبْ وَلاَ تَسْأَلْ ، فَإِنْ رَابَكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَشُجَّهُ بِالْمَاءِ.

(۲۴۹۱۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب تم اپنے مسلمان بھائی کے پاس جاؤ اور وہ تمہیں کوئی چیز کھلائے تو تم کھالو اور سوال نہ کرو۔ پس اگر وہ تمہیں کوئی مشروب پلائے تو تم پی لو اور اس سے سوال نہ کرو۔ پھر اگر تمہیں اس میں سے کوئی چیز شک میں ڈالے تو تم اس میں پانی ملا لو۔

(٢٤٩١٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُمَرَ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ : إِذَا دَخَلْتَ عَلَى رَجُلٍ لاَ تَتَّهِمُهُ فِي بَطْنِهِ ، فَكُلْ مِنْ طَعَامِهِ ، وَاشْرَبْ مِنْ شَرَابِهِ.

(۲۴۹۱۹) حضرت عمر انصاری سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک کو کہتے سُنا کہ جب تم کسی ایسے آدمی کے ہاں جاؤ جس کو تم اس کے پیٹ کے بارے میں قابل تہمت خیال نہ کرو۔ تو تم اس کے کھانے میں سے کھاؤ اور اس کے مشروب میں سے پی لو۔

(٢٤٩٢٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : مَا وَجَدْتَ فِي بَيْتِ الْمُسْلِمِ ، فَكُلْ.

(۲۴۹۲۰) حضرت جابر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ تمہیں مسلمان کے گھر میں جو چیز ملے تم اس کو کھا سکتے ہو۔

(٢٤٩٢١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى رَاعٍ دَعَانَا لِطَعَامٍ ، وَأَتَانَا بِنَبِيذٍ فَكَرِهْتُهُ ، فَأَخَذَهُ عَلِيٌّ ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ : يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ ابْنُ الْحُسَيْنِ بْنُ عَلِيٍّ فَشَرِبَهُ ، وَقَالَ : إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَخِيكَ الْمُسْلِمِ فَكُلْ مِنْ طَعَامِهِ ، وَاشْرَبْ مِنْ شَرَابِهِ.

(۲۴۹۲۱) حضرت یزید بن ابی زیاد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم ایک چرواہے کے ہاں گئے جس نے ہمیں دعوت پر بلایا تھا۔ وہ ہمارے پاس نبیذ لے کر آیا۔ میں نے تو اس کو ناپسند کیا لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ ...... راوی ابو بکر کہتے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ ابن حسین بن علی رضی اللہ عنہ ہوں ...... نے اس کو لے لیا اور پھر اس کو پی بھی لیا اور فرمایا۔ جب تم اپنے کسی مسلمان بھائی کے پاس جاؤ تو تم اس کے کھانے میں سے کھاؤ اور اس کے مشروب میں سے پیو۔

(٢٤٩٢٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ : إِذَا دَخَلْتَ بَيْتَ مُسْلِمٍ فَكُلْ مِنْ طَعَامِهِ ، وَاشْرَبْ مِنْ شَرَابِهِ.

(۲۴۹۲۲) حضرت موسیٰ بن عمیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ کو کہتے سُنا کہ جب تم کسی مسلمان کے گھر جاؤ تو تم اس کے کھانے میں سے کھاؤ اور اس کے مشروب میں سے پیو۔

(٢٤٩٢٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ الأَعْرَابَ يَأْتُونَنَا بِلَحْمٍ لاَ نَدْرِي مَا هُوَ ، ذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ ، أَمْ لاَ ؟ فَقَالَ :سَمُّوا عَلَيْهِ ، وَكُلُوهُ.

(بخاری ۲۰۵۷۔ دارمی ۱۹۷۶)

(۲۴۹۲۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! دیہاتی لوگ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں جس کے بارے میں ہمیں کوئی علم نہیں ہوتا کہ یہ کیا ہے؟ اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم اس پر بسم اللہ پڑھ لو اور (اس کو) کھالو''

(١٦) فِي الأَكْلِ والشُّرْبِ بِالشِّمَالِ

بائیں ہاتھ سے کھانا، پینا

(٢٤٩٢٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، سَمِعَ أَبَا بَكْرِ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ بن عَبْدِ اللهِ ، يُخْبِرُ عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ ، فَإِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ ، وَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ. (مسلم ۱۰۵۔ ابوداؤد ۳۷۷۰)

(۲۴۹۲۴) حضرت زہری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ابوبکر بن عبید اللہ بن عبد اللہ کو اپنے دادا سے، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے بیان کرتے سُنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شیطان، بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔ پس جب تم میں سے کوئی کھائے تو اس کو چاہیئے کہ وہ دائیں ہاتھ سے کھائے اور دائیں ہاتھ سے پیے۔''

(٢٤٩٢٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِهْقَانَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ ، وَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ ، وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ. (احمد ۳/ ۲۰۲۔ ابویعلی ۴۲۵۶)

(۲۴۹۲۵) حضرت انس بن مالک سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کھانے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے اور دائیں ہاتھ سے پیئے۔ کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔''

(٢٤٩٢٦) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ سَلْمَان، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ :لاَ تَأْكُلُوا بِشَمَائِلِكُمْ ، وَلا تَشرَبُوا بِشَمَائِلِكُمْ ، فَإِنَّ آدَمَ أَكَلَ بِشِمَالِهِ وَنَسِيَ ، فَأَوْرَثَهُ ذَلِكَ النِّسْيَانَ.

(۲۴۹۲۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ تم بائیں ہاتھوں سے نہ کھاؤ۔ اور بائیں ہاتھوں سے نہ پیو۔ حضرت آدم علیہ السلام نے بھول کر بائیں ہاتھ سے کھالیا تھا تو اس سے ان کی یاداشت کمزور ہوئی۔

(٢٤٩٢٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ ، سَمِعَهُ مِنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : كُنْتُ غُلاَمًا فِي حِجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ ، فَقَالَ لِي : يَا غُلاَمُ ، سَمِّ اللَّهَ ، وَكُلْ بِيَمِينِكَ ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ. (بخاری ۵۳۷۶۔ مسلم ۱۰۸)

(۲۴۹۲۷) حضرت وہب بن کیسان سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن ابی سلمہ کو سُنا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بچپن میں تھا اور میرا ہاتھ پیالہ میں گھوم رہا تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ ''اے بچے! اللہ کا نام لو اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔''

(٢٤٩٢٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بن عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي وَجْزَةَ السَّعْدِيِّ ، عَن رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ ، عَن عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَأْكُل ، فَقَالَ : اجْلِسْ يَابُنَيَّ ، وَقُلْ : بِسْمِ اللهِ ، وَكُلْ بِيَمِينِكَ ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ. (ابوداؤد ۳۷۷۱۔ نسائی ۶۷۵۶)

(۲۴۹۲۸) حضرت عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کھانا کھا رہے تھے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اے بیٹے! بیٹھ جاؤ۔ بسم اللہ پڑھو اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔''

(٢٤٩٢٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ مُطَرِّفٍ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَن أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَجُلاً وَقَدْ ضَرَبَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى لِيَأْكُلَ بِهَا ، قَالَ : لاَ ، إِلاَّ أَنْ تَكُونَ يَدُكَ عَلِيلَةً ، أَوْ مُعْتَلَّةً.

(۲۴۹۲۹) حضرت برید بن ابی مریم، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا۔ اس نے بائیں ہاتھ سے کھانے کا ارادہ کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں۔ مگر یہ صورت ہے کہ تمہارا ہاتھ معذور ہو یا خراب ہو۔

(٢٤٩٣٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ صُبْحٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَرْوَةَ ، عَنْ عَمَّتِهِ ؛ أَنَّ عَائِشَةَ رَأَتِ امْرَأَةً تَأْكُلُ بِشِمَالِهَا ، فَنَهَتْهَا.

(۲۴۹۳۰) حضرت عبید اللہ بن ابی جروہ، اپنی پھوپھی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ اپنے بائیں ہاتھ سے کھا رہی تھی تو آپ رضی اللہ عنہا نے اس کو منع فرمایا۔

(٢٤٩٣١) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : شَرِبْتُ عِنْدَ مُحَمَّدٍ بِشِمَالِي ، فَلَمْ يَنْهَنِي.

(۲۴۹۳۱) حضرت ابن عون سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد رحمہ اللہ کے ہاں بائیں ہاتھ سے پانی پیا تو انہوں نے

مجھے نہیں روکا۔

(۲٤۹۳۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ ؛ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ : أَنَّ رَجُلاً أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ ، فَقَالَ : كُلْ بِيَمِينِكَ ، قَالَ : لاَ أَسْتَطِيعُ ، قَالَ : لاَ اسْتَطَعْتَ ، مَا مَنَعَهُ إِلاَّ الْكِبْرُ ، قَالَ : فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ. (مسلم ۱۰۷۔ احمد ۴/ ۴۵)

(۲۴۹۳۲) حضرت ایاس بن سلمہ سے روایت ہے کہ ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ایک آدمی نے جناب رسول اللہ ﷺ کے ہاں اپنے بائیں ہاتھ سے کھایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ'' اس آدمی نے کہا۔ مجھے اس کی طاقت نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تجھے اس کی طاقت نہ ہو۔'' اس آدمی کو دایاں ہاتھ سے صرف تکبر مانع تھا۔ راوی کہتے ہیں۔ پس یہ شخص پھر دایاں ہاتھ اپنے منہ تک نہیں اٹھا سکتا تھا۔

(۲٤۹۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْكُلَ أَحَدُنَا بِشِمَالِهِ. (مسلم ۱۰۴۔ ابوداؤد ۳۷۳۴)

(۲۴۹۳۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع کیا کہ ہم میں سے کوئی اپنے بائیں ہاتھ سے کھائے۔

(۱۷) فِي لَعْقِ الأَصَابِعِ

انگلیاں چاٹنے کے بارے میں

(٢٤٩٣٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا طَعِمَ أَحَدُكُمْ فَلاَ يَمْسَحْ يَدَهُ حَتَّى يَمُصَّهَا ، فَإِنَّهُ لاَ يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ يُبَارَكُ لَهُ فِيهِ.

(مسلم ۱۶۰۷۔ ابن ماجہ ۳۲۷۰)

(۲۴۹۳۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو وہ اپنی انگلیوں کو صاف نہ کرے یہاں تک کہ وہ ان کو چوس لے۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے لیے کھانے کے کس حصہ میں برکت رکھی گئی ہے۔''

(٢٤٩٣٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا ، فَلاَ يَمْسَحْهَا حَتَّى يَلْعَقَهَا ، أَوْ يُلْعِقَهَا. (بخاری ۵۴۵۶۔ مسلم ۱۲۹)

(۲۴۹۳۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو وہ انگلیوں کو صاف نہ کرے یہاں تک کہ وہ انگلیوں کو چاٹ لے یا چٹوا دے۔''

(٢٤٩٣٦) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلاَثَ ، وَقَالَ :أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْلُتَ الصَّحْفَةَ ، وَقَالَ :إِنَّ أَحَدَكُمْ لاَ يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ يُبَارَكُ لَهُ فِيهِ. (مسلم ۱۶۰۷۔ ابوداؤد ۳۸۴۱)

(۲۴۹۳۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا تناول فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تین انگلیوں کو چاٹ لیتے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم پیالہ کو صاف کریں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کسی کو یہ بات معلوم نہیں ہے کہ اس کے لیئے کھانے کے کس حصہ میں برکت دی گئی ہے۔''

(٢٤٩٣٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ :رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلاَثَ مِنَ الطَّعَامِ. (مسلم ۱۳۱۔ نسائی ۶۷۵۲)

(۲۴۹۳۷) حضرت عبد الرحمن بن کعب بن مبارک، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کے بعد اپنی تین انگلیاں چاٹتے ہوئے دیکھا۔

(٢٤٩٣٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :لاَ يَصْلُحُ لِمُسْلِمٍ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا أَنْ يَمْسَحَ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا ، أَوْ يُلْعِقَهَا.

(۲۴۹۳۸) حضرت عطاء سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔ کسی مسلمان کے لئے یہ بات بہتر نہیں ہے کہ جب وہ کھانا کھائے تو اپنے ہاتھ کو صاف کرلے یہاں تک کہ اس کو چاٹ لے یا چٹوالے۔

(٢٤٩٣٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :مَا رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَتَوَضَّأُ مِنْ طَعَامٍ قَطُّ ، وَكَانَ يَلْعَقُ أَصَابِعَهُ الثَّلاَثَ ، ثُمَّ يَمْسَحُ يَدَهُ بِالتُّرَابِ.

(۲۴۹۳۹) حضرت مجاہد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو کھانا کھانے کے بعد کبھی وضو کرتے نہیں دیکھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کھانے کے بعد اپنی انگلیاں چاٹتے تھے پھر اپنے ہاتھ کو مٹی سے صاف کرلیتے تھے۔

(٢٤٩٤٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قُرِّبَ الطَّعَامُ لاَ يَمْسَحُونَ أَيْدِيَهُمْ ، حَتَّى يُنَقُّوهَا بِاللَّعْقِ.

(۲۴۹۴۰) حضرت عطاء سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس جب کھانا لایا جاتا تو وہ اپنے ہاتھوں کو تب تک صاف نہیں کرتے تھے جب تک وہ انگلیاں چاٹ نہیں لیتے تھے۔

(٢٤٩٤١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، قَالَ :قُلْتُ لِعُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ :كُنْتَ تَشْهَدُ طَعَامَ ابْنِ عَبَّاسٍ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قُلْتُ : فَأَيْش كُنْتَ تَرَاهُ يَصْنَعُ ؟ قَالَ :كُنْتُ أَرَاهُ يَلْعَقُ أَصَابِعَهُ الثَّلاَثَ.

(۲۴۹۴۱) حضرت ابن عیینہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبید اللہ بن ابی یزید سے کہا: تم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

کے کھانے میں حاضر ہوتے تھے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ میں نے پوچھا۔ تم نے انہیں کیا عمل کرتے دیکھا؟ حضرت عبید اللہ نے کہا۔ میں نے انہیں اپنی تین انگلیاں چاٹتے ہوئے دیکھا کرتا تھا۔

(٢٤٩٤٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِلَعْقِ الأَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ ، وَقَالَ :إِنَّكُمْ لاَ تَدْرُونَ فِي أَيِّهِ الْبَرَكَةُ. (مسلم ۱۳۳)

(۲۴۹۴۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیاں اور پیالہ چاٹنے کا حکم فرمایا: اور ارشاد فرمایا: ''تمہیں یہ بات معلوم نہیں ہے کہ کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے۔''

(٢٤٩٤٣) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، وَأَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنْ طَعَامِهِ ، فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ ، فَإِنَّهُ لاَ يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ يُبَارَكُ لَهُ.

(مسلم ۱۳۶)

(۲۴۹۴۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی ایک کھانے سے فارغ ہو جائے تو اُسے اپنی انگلیاں چاٹنی چاہیئے۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے کھانے کے کس حصہ میں اس کے لئے برکت ہے۔''

(٢٤٩٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَلْعَقُ أَصَابِعَهُ الثَّلاَثَ إِذَا أَكَلَ ، وَقَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّهُ لاَ يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ. (احمد ۲/ ۷)

(۲۴۹۴۴) حضرت مجاہد، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ جب وہ کھانا کھا چکتے تو اپنی تین انگلیاں چاٹتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ ''آدمی کو معلوم نہیں ہے کہ کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے۔''

(١٨) فِي اللُّقْمَةِ تَسْقُطُ ، مَنْ قَالَ تُؤْكَلُ وَلاَ تُتْرَكُ

گر جانے والے لقمہ کے بارے میں جو لوگ کہتے ہیں کہ کھالیا جائے اور چھوڑا نہ جائے

(٢٤٩٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا وَقَعَتِ اللُّقْمَةُ مِنْ يَدِ أَحَدِكُمْ ، فَلْيَمْسَحْ مَا عَلَيْهَا مِنَ الأَذَى وَلْيَأْكُلْهَا.

(مسلم ۱۲۰۷۔ ابن ماجہ ۳۲۷۹)

(۲۴۹۴۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کے ہاتھ سے لقمہ گر جائے تو اُسے چاہیئے کہ لقمہ پر جو نقصان دہ چیز لگی ہوا س کو صاف کر دے اور لقمہ کو کھا لے۔

(٢٤٩٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ لُقْمَةً سَقَطَتْ مِنْ يَدِهِ فَطَلَبَهَا حَتَّى وَجَدَهَا

وَقَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ ، فَلْيُمِطْ مَا عَلَيْهَا ، ثُمَّ لِيَأْكُلْهَا ، وَلاَ يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ. (احمد ۱۰۰)

(۲۴۹۴۶) حضرت حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان کے ہاتھ سے ایک لقمہ گر گیا تو انہوں نے اس کو تلاش کیا یہاں تک کہ اس کو پالیا پھر فرمایا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اس کو چاہیے کہ اس پر جو کچھ لگا ہے اس کو دور کر دے پھر اس کو کھالے اور اس کو شیطان کے لئے نہ چھوڑے۔''

(۱۹) فِي الأَكْلِ مِنْ وَسَطِ القَصْعَةِ

پیالہ کے درمیان سے کھانے کے بارے میں

(۲٤٩٤٧) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ فَكُلُوا مِنْ حَافَّتِهِ وَدَعُوا وَسَطَهُ ، فَإِنَّ البَرَكَةَ تَنْزِلُ فِي وَسَطِهِ.

(ابو داؤد ۳۷۷۲۔ ترمذی ۱۸۰۵)

(۲۴۹۴۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب کھانا رکھا جائے تو تم کھانے کے کناروں سے کھاؤ۔ اور اس کے درمیان کو چھوڑ دو۔ کیونکہ برکت کھانے کے درمیان میں اترتی ہے۔''

(۲٤٩٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيد ، عَن مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :إِذَا وُضِعَتِ القَصْعَةُ ، فَكُلُوا مِنْ حَوَالَيْهَا ، وَذَرُوا ذِرْوَتَهَا ، فَإِنَّ فِي ذِرْوَتِهَا الْبَرَكَةُ.

(۲۴۹۴۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب پیالہ (برتن) رکھا جائے تو تم اس کے کناروں سے کھاؤ۔ اور اس کے درمیان کو چھوڑ دو اس لئے کہ پیالہ کے درمیان میں برکت ہے۔

(۲۰) فِي الرَّجُلِ يَخْرُجُ مِنَ الْمَخْرَجِ ، فَيَأْكُلُ قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ

آدمی بیت الخلاء سے نکلے اور وضو کرنے سے قبل کھانا کھائے

(۲٤٩٤٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ حُوَيْرِثٍ ، سَمِعْت ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ :كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَجَاءَ مِنَ الْغَائِطِ وَأُتِيَ بِطَعَامٍ ، فَقِيلَ لَهُ :أَلاَ تَتَوَضَّأُ ؟ قَالَ :لَمْ أُصَلِّ فَأَتَوَضَّأَ.

(مسلم ۱۱۹۔ احمد ۱/ ۲۲۱)

(۲۴۹۴۹) حضرت سعید بن حویرث سے روایت ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا کہ ہم جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت سے واپس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھانا لایا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا۔

آپ نے وضو کیوں نہیں کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "میں نے نماز تو نہیں پڑھنی کہ میں وضو کروں۔"

(٢٤٩٥٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنَ الْخَلاَءِ وَأُتِيَ بِطَعَامٍ ، فَقَالُوا : نَدْعُو بِوَضُوءٍ ، فَقَالَ : إِنَّمَا آكُلُ بِيَمِينِي ، وَأَسْتَطِيبُ بِشِمَالِي ، فَأَكَلَ وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً.

(۲۴۹۵۰) حضرت ہشام، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب، بیت الخلاء سے نکلے اور ان کے پاس کھانا لایا گیا تو لوگوں نے کہا: ہم وضو کے لئے پانی منگواتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں صرف اپنے دائیں ہاتھ سے کھاتا ہوں اور اپنے بائیں ہاتھ سے استنجا کرتا ہوں۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے کھانا کھایا درآنحالیکہ آپ نے پانی کو مس بھی نہیں کیا۔

(٢٤٩٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ دَعَا رَجُلاً إِلَى طَعَامِهِ ، فَقَالَ : إِنِّي قَدْ بُلْتُ ، قَالَ : إِنَّكَ لَمْ تَبُلْ فِي يَدِكَ.

(۲۴۹۵۱) حضرت سالم بن ابی الجعد، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو اپنے پاس کھانے کے لئے بلایا تو اس نے کہا۔ میں نے تو پیشاب کیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تم نے اپنے ہاتھ میں تو پیشاب نہیں کیا۔

(٢٤٩٥٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : دَعَا عَبْدُ اللهِ رَجُلاً إِلَى طَعَامِهِ ، فَقَالَ : إِنِّي قَدْ بُلْتُ ، قَالَ : بَوْلُكَ لَيْسَ فِي يَدِكَ.

(۲۴۹۵۲) حضرت سالم بن ابی الجعد، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ نے ایک شخص کو اپنے کھانے کی طرف بلایا تو اس نے جواب دیا۔ میں پیشاب کر کے آیا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیرا پیشاب تیرے ہاتھ میں تو نہیں ہے۔

(٢١) فِي الأَكْلِ بِكَمْ إِصْبَعٍ هُوَ ؟

کتنی انگلیوں سے کھانا ہے؟

(٢٤٩٥٣) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : أَخْبَرَتْنِي أُخْتِي ؛ أَنَّهَا رَأَتِ الزُّهْرِيَّ يَأْكُلُ بِخَمْسٍ ، فَسَأَلَتْهُ عَنْ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِالْخَمْسِ.

(۲۴۹۵۳) حضرت زہری کے بھتیجے، حضرت محمد بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میری ہمشیرہ نے مجھے بتایا کہ اس نے حضرت زہری کو پانچ انگلیوں سے کھاتے دیکھا۔ تو انہوں نے زہری رحمہ اللہ سے اس کے بارے میں سوال کیا؟ حضرت زہری رحمہ اللہ نے فرمایا: جناب نبی کریم ﷺ بھی پانچ انگلیوں سے کھاتے تھے۔

(٢٤٩٥٤) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْقَاسِمَ ، وَسَالِمًا يَأْكُلاَنِ بِثَلاَثِ أَصَابِعَ.

(۲۴۹۵۴) حضرت خالد بن ابی بکر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم اور حضرت سالم کو تین انگلیوں سے کھاتے دیکھا ہے۔

(٢٤٩٥٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنِ ابْنٍ لِكَعْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ بِأَصَابِعِهِ الثَّلَاثِ ، وَيَلْعَقُهُنَّ. (مسلم ١٦٠٥۔ ابو داؤد ٣٨٤٤)

(۲۴۹۵۵) حضرت کعب سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ تین انگلیوں سے کھایا کرتے تھے اور ان کو چاٹ بھی لیتے تھے۔

(٢٢) مَنْ قَالَ يُؤْكَلُ الثُّومُ

جو حضرات کہتے ہیں کہ تھوم کھایا جائے گا

(٢٤٩٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ حِطَّانَ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اشْتَكَى صَدْرَهُ ، صُنِعَ لَهُ الْحَسْوُ فِيهِ الثُّومُ فَيَحْسُوهُ.

(۲۴۹۵۶) حضرت مصعب بن سعد، اپنے والد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان کے سینہ میں جب شکایت ہوتی تو ان کے لئے تھوم کا سوپ تیار کرلیا جاتا تھا وہ اس کو تھوڑا تھوڑا پیتے تھے۔

(٢٤٩٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى صَدْرَهُ ، صُنِعَ لَهُ الْحَسَاءُ فِيهِ الثُّومُ ، فَيَحْسُوهُ.

(۲۴۹۵۷) حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سینہ میں جب شکایت ہوتی تو ان کے لئے تھوم کا سوپ بنایا جاتا تھا جس کو وہ آہستہ آہستہ پیتے تھے۔

(٢٤٩٥٨) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ حَاجِبِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ سَلاَمَةَ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَوَجَدْتُه يَأْكُلُ ثُومًا مَسْلُوقًا بِمِلْحٍ وَزَيْتٍ.

(۲۴۹۵۸) حضرت نعیم بن سلامہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے ہاں گیا تو میں نے ان کو نمک اور زیتون کے تیل کے ساتھ ملا ہوا صاف کیا ہوا تھوم کھاتے پایا۔

(٢٤٩٥٩) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، قَالَ : سُئِلَ عِكْرِمَةُ عَنْهُ ؟ فَقَالَ : إِنَّا لَنَأْكُلُهُ الأُسْبُوعَ وَالأُسْبُوعَيْنِ ، وَلَكِنَّا نَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ.

(۲۴۹۵۹) حضرت عمران بن جبیر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں سوال ہوا؟ تو انہوں نے فرمایا: ہم اس کو ہفتہ، دو ہفتہ بعد کھاتے ہیں۔ لیکن (پھر) ہم مدینہ سے باہر نکل جاتے ہیں۔

(٢٤٩٦٠) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِالثُّومِ وَالْبَصَلِ نِيئًا بَأْسًا.

(۲۴۹۶۰) حضرت منصور، حضرت ابن سیرین کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ کچے تھوم اور پیاز میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(٢٤٩٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : إِنَّا لَنَأْكُلُ الثُّومَ ، وَالْبَصَلَ ، وَالْكُرَّاثَ .

(۲۴۹۶۱) حضرت ابو جعفر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یقیناً ہم لوگ تھوم، پیاز اور کراث (ایک تیز بُو والی سبزی) کھایا کرتے تھے۔

(٢٤٩٦٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالثُّومِ فِي الطَّبِيخِ .

(۲۴۹۶۲) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ پختہ سالن میں تھوم ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٤٩٦٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : مَنْ أَكَلَ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ شَيْئًا ، فَلْيُذْهِبْ رِيحَهُمَا نضجًا ، يَعْنِي الْبَصَلَ ، وَالْكُرَّاثَ .

(۲۴۹۶۳) حضرت محمد ؒ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ کا ارشاد ہے۔ جو شخص ان دو درختوں سے کھائے تو اس کو چاہیئے کہ وہ ان کی بُو کو پکا کر ختم کر لے یعنی پیاز اور کراث (ایک سبزی)

(٢٤٩٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : مَا أَعْلَمُ بِأَكْلِ الثُّومِ بَأْسًا ، إِلاَّ أَنْ يَكْرَهَ رَجُلٌ رِيحَهُ .

(۲۴۹۶۴) حضرت محمد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں تھوم کھانے میں کوئی حرج نہیں جانتا الاّ یہ کہ آدمی اس کی بُو کو ناپسند کرتا ہو۔

(٢٤٩٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُنْضِجُهُ فِي الْقُدُورِ وَيَأْكُلُهُ .

(۲۴۹۶۵) حضرت نافع، حضرت ابن عمر ؓ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ تھوم کو ہانڈیوں میں پکاتے اور پھر کھاتے تھے۔

(٢٣) مَنْ كَانَ يَكْرَهُ أَكْلَ الثُّومِ

جو حضرات تھوم کھانے کو ناپسند کرتے ہیں

(٢٤٩٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أُمِّ أَيُّوبَ ، قَالَتْ : نَزَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَنَعْنَا لَهُ طَعَامًا فِيهِ مِنْ بَعْضِ الْبُقُولِ ، فَكَرِهَهُ ، وَقَالَ : إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ ، إِنِّي أَخَافُ أَنْ أُوذِيَ صَاحِبِي .

(۲۴۹۶۶) حضرت عبید اللہ بن یزید، اپنے والد کے واسطہ سے ام ایوب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جناب نبی کریم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے پس ہم نے آپ ﷺ کے لئے بعض ترکاری میں سے کھانا بنایا تو آپ ﷺ نے اس کو ناپسند کیا اور فرمایا: ''میں تم جیسا نہیں ہوں، میں اپنے ساتھی کو اذیت دینے سے خوف کھاتا ہوں۔''

(٢٤٩٦٧) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبَقْلَةِ ، فَلاَ يَقْرَبَ الْمَسْجِدَ حَتَّى يَذْهَبَ رِيحُهَا ، يَعْنِي الثُّومَ .

(۲۴۹۶۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اس ترکاری (یعنی تھوم) میں سے کھائے تو وہ اس وقت تک مسجد کے قریب نہ آئے جب تک اس کی بُو ختم نہ ہو جائے۔''

(٢٤٩٦٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ طَبَّاخِ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : كَانَ حُذَيْفَةُ يَأْمُرُنِي أَنْ لاَ أَجْعَلَ فِي طَعَامِهِ كُرَّاثًا.

(۲۴۹۶۸) حضرت حذیفہ کے باورچی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ مجھے حکم کرتے تھے کہ میں ان کے کھانے میں کُراث (خاص تیز بُو والی سبزی) نہ ڈالا کروں۔

(٢٤٩٦٩) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَدِيٍّ ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : مَنْ أَكَلَ الثُّومَ ، فَلاَ يَقْرَبْنَا ثَلاَثًا.

(۲۴۹۶۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جو شخص تھوم کھائے تو وہ ہمارے پاس تین (دن) نہ آئے۔

(٢٤٩٧٠) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنَ الْمُغِيرَةِ رِيحَ ثُومٍ، فَقَالَ: أَلَمْ أَنْهَكُمْ عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ؟ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ لَتُدْخِلَنَّ يَدَكَ ، قَالَ : وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ ، أَوْ قَمِيصٌ ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ فَإِذَا عَلَى صَدْرِهِ عِصَابٌ ، قَالَ : أَرَى لَكَ عُذْرًا.

(۲۴۹۷۰) حضرت ابی بردہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مغیرہ سے تھوم کی بُو محسوس کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں نے تمہیں اس درخت سے منع نہیں کیا تھا؟'' تو اُنہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو قسم ہے کہ آپ اپنے ہاتھ کو (جبہ یا قمیص میں) ضرور داخل کریں گے۔ اور ان پر (اس وقت) جبہ یا قمیص تھی چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ داخل کیا تو ان پر پٹی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے لیئے عذر ہے۔''

(٢٤٩٧١) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي الرَّبَابِ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرَةٍ فَقَالَ : مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ ، فَلاَ يَقْرَبَنَّ مُصَلاَّنَا.

(۲۴۹۷۱) حضرت ابو الرباب، حضرت معقل بن یسار کے بارے میں روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ میں نے اُنہیں یہ کہتے سنا۔ کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اس درخت میں سے کھائے تو وہ ہماری نماز گاہ کے قریب نہ آئے۔''

(٢٤٩٧٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَى الْحَسَنُ مَعَ أُمِّهِ كُرَّاثًا ، فَقَالَ : يَا أُمَّتَاهُ ، أَلْقِ هَذِهِ الشَّجَرَةَ الْخَبِيثَةَ.

(۲۴۹۷۲) حضرت معتمر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ کے پاس کُراث کو دیکھا تو کہا۔ اے اماں جان! اس گندے درخت کو پھینک دیں۔

(۲۴۹۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبَقْلَةِ ، فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا ، أَوْ قَالَ : الْمَسْجِدَ.

(۲۴۹۷۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اس ترکاری میں سے کھائے تو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے'' یا فرمایا: ''وہ مسجد کے قریب نہ آئے۔''

(۲۴۹۷۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ : أَكَلْتُ ثُومًا ثُمَّ أَتَيْتُ مُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَوَجَدْته قَدْ سَبَقَنِي بِرَكْعَةٍ ، فَلَمَّا صَلَّى قُمْتُ أَقْضِي ، فَوَجَد الرِّيحَ ، فَقَالَ : مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبَقْلَةِ ، فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا حَتَّى يَذْهَبَ رِيحُهَا ، قَالَ الْمُغِيرَةُ : فَلَمَّا قَضَيْتُ الصَّلَاةَ أَتَيْتُهُ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ لِي عُذْرًا ، نَاوِلْنِي يَدَكَ ، قَالَ : فَوَجَدْتُهُ وَاللَّهِ سَهْلًا ، فَنَاوَلَنِي يَدَهُ ، فَأَدْخَلْتُهَا إِلَى صَدْرِي فَوَجَدَهُ مَعْصُوبًا ، فَقَالَ : إِنَّ لَكَ عُذْرًا.

(۲۴۹۷۴) حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے تھوم کھایا پھر میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے نماز کے پاس حاضر ہوا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں پایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے پہلے ایک رکعت پڑھ چکے تھے۔ چنانچہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ لی تو میں کھڑا ہوا اور اپنی رہ جانے والی رکعت پڑھنے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بُو محسوس کی تو فرمایا: ''جو شخص اس ترکاری میں سے کھائے تو وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔ جب تک اس کہ اس کی بُو نہ چلی جائے۔'' حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پس جب میں نے نماز پوری کر لی تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی عذر ہے۔ آپ مجھے اپنا ہاتھ عنایت فرمائیں۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ بخدا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت نرم پایا چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنا ہاتھ تھما دیا اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو اپنے سینہ کی طرف لے گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں پٹی باندھی ہوئی محسوس کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً تمہارے لیے یہ عذر ہے۔''

(۲۴۹۷۵) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ قُمَيْمٍ ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ حَنْبَلٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبَقْلَةِ الْخَبِيثَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا ، يَعْنِي الثُّومَ.

(۲۴۹۷۵) حضرت شریک بن حنبل سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اس گندی ترکاری کو کھائے (یعنی تھوم کو کھائے) تو پھر وہ ہماری جائے نماز کے قریب نہ آئے۔''

(۲۴۹۷۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ : إِنَّكُمْ لَتَأْكُلُونَ شَجَرَتَيْنِ لَا أَرَاهُمَا إِلَّا خَبِيثَتَيْنِ . هَذَا الثُّومُ ، وَهَذَا الْبَصَلُ ، كُنْت أَرَى الرَّجُلَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوجَدُ رِيحُهُ مِنْهُ ، فَيُؤْخَذُ بِيَدِهِ حَتَّى يُخْرَجَ بِهِ إِلَى الْبَقِيعِ ، فَمَنْ كَانَ آكِلَهُمَا لَا بُدَّ فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا. (مسلم ۳۹۷۔ احمد ۱/ ۲۷)

(۲۴۹۷۶) حضرت معدان بن ابی طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ تم لوگ دو درخت ایسے کھاتے ہو جن کو میں گندا سمجھتا ہوں۔ یہ تھوم اور پیاز ہے۔ میں تو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اس آدمی کو دیکھتا کہ جس سے اس کی بُو آتی ہوتی تھی کہ اس کو ہاتھ سے پکڑا جاتا اور اس کو بقیع کی طرف باہر نکال دیا جاتا۔ پھر بھی تم میں سے جو اس کو ناگزیر طور پر کھائے تو اس کو چاہئے کہ وہ ان (کی بو) کو پکا کر مار ڈالے۔

(۲٤۹۷۷) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ أَبِي رُهْمٍ السَّمَاعِيِّ؛ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ حَدَّثَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ فِيهِ بَصَلاً فَكُلُوهُ ، وَكَرِهْتُ أَكْلَهُ مِنْ أَجْلِهِ ، يَعْنِي الْمَلَكَ ، وَأَمَّا أَنْتُمْ فَكُلُوهُ. (مسلم ۱۷۰۔ احمد ۵/ ۴۱۳)

(۲۴۹۷۷) حضرت ابورُہم سماعی سے روایت ہے کہ حضرت ابوایوب نے انہیں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس میں (کھانے میں) پیاز ہے لیکن تم اس کو کھالو۔ اور میں اس کے کھانے کو اس (فرشتہ) کی وجہ سے ناپسند کرتا ہوں۔ البتہ تم کھا سکتے ہو۔''

(۲٤۹۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَكْلَ الثُّومِ ، وَالْبَصَلِ ، وَالْكُرَّاثِ.

(۲۴۹۷۸) حضرت ہشام، حضرت حسن رحمہ اللہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ تھوم، پیاز اور کراث کے کھانے کے ناپسند کرتے تھے۔

(۲٤۹۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : مَا يَسُرُّنِي أَنِّي أَكَلْتُهُ ، يَعْنِي الثُّومَ ، وَلاَ أَنَّ لِي زِنَتَهُ ذَهَبًا.

(۲۴۹۷۹) حضرت حسن سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات خوش نہیں کرتی کہ میں اس کو (یعنی تھوم کو) کھاؤں اور نہ یہ بات کہ مجھے اس کے ہموزن سونا ملے۔

(۲٤) فِي الْقِرَانِ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ

دو دو کھجوریں ملانے کے بارے میں

(۲٤۹۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَانِ ، إِلاَّ أَنْ تَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَكَ. (بخاری ۵۴۴۶۔ ترمذی ۱۸۱۴)

(۲۴۹۸۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دو کھجوروں کے) ملانے سے منع کیا ہے مگر یہ کہ تم اپنے ساتھیوں سے اجازت لے لو۔

(۲٤۹۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ دِهْقَانَ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَأْكُلُ التَّمْرَ كَفًّا كَفًّا.

(۲۴۹۸۱) حضرت موسیٰ بن دہقان سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم بن عبداللہ کو ہتھیلیوں میں کھجوریں بھر کر کھاتے دیکھا ہے۔

(۲٤۹۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي جَحْشٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّهُ أَكَلَ مَعَ أَصْحَابِهِ تَمْرًا ، فَقَالَ :إِنِّي قَدْ قَارَنْتُ فَقَارِنُوا.

(۲۴۹۸۲) حضرت ابو جحش، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ کھجوریں کھائیں تو فرمایا: میں ملا رہا ہوں، تم بھی ملا کر کھاؤ۔

(۲٤۹۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ عَبَّادٍ ، عَنْ أُمِّهَا ، قَالَتْ :سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْقِرَانِ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ ؟ فَقَالَتْ :لَوْ كَانَ حَلاَلاً كَانَ دَنَائَةً.

(۲۴۹۸۳) حضرت حبیبہ بنت عباد، اپنی والدہ سے روایت کرتی ہیں۔ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دو کھجوروں کے ملانے کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا۔ اگر یہ کام حلال ہو تب بھی یہ کمینگی ہے۔

(۲۵) مَنْ كَانَ يَسْتَحِبُّ التَّمْرَ فِي أَهْلِهِ

جو حضرات، اپنے گھر میں کھجور رکھنے کو مستحب سمجھتے ہیں

(۲٤۹۸٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَحْلاَءَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو الرِّجَالِ ، عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَا عَائِشَةُ ، بَيْتٌ لَيْسَ فِيهِ تَمْرٌ جِيَاعٌ أَهْلُهُ. (مسلم ۱۵۳۔ ابو داؤد ۳۸۲۷)

(۲۴۹۸۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ مجھے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے عائشہ رضی اللہ عنہا! وہ گھر والے بھوکے ہوتے ہیں جن کے گھر میں کھجور نہ ہو''

(۲٤۹۸٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ لاَ يُفَارِقَ بُيُوتَهُمُ التَّمْرُ . قَالَ إِبْرَاهِيمُ :وَسَأُفَسِّرُهُ : كَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهِمُ الدَّاخِلُ فَأَرَادُوا كَرَامَتَهُ ، فَحَبَسُوهُ وَقَرَّبُوهُ مِنْ قَرِيبٍ . فَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ أَكْرَمُوهُ ، وَإِنْ لَمْ يَأْكُلْ فَقَدْ أَجْزَأَ عَنْهُمْ

قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَأُخْرَى : يَجِيءُ السَّائِلُ وَلَيْسَ عِنْدَ أَهْلِ الْبَيْتِ خُبْزٌ ، وَلاَ يُوَاتِي أَنْفُسَهُمْ أَنْ يَحْثُوا لَهُ مِنَ الدَّقِيقِ وَالْحِنْطَةِ . فَيُعْطُونَهُ التَّمْرَةَ وَالتَّمْرَتَيْنِ وَنَحْوَ ذَلِكَ ، فَيُغْنِي عَنْ أَهْلِ الْبَيْتِ ، وَيَسْتَقِيمُ بِهِ السَّائِلُ.

(۲۴۹۸۵) حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہ پہلے لوگ اس بات کو محبوب رکھتے تھے کہ ان کے گھروں سے کھجور ختم نہ ہو۔ حضرت ابراہیم کہتے ہیں۔ میں اس کی تفسیر بیان کرتا ہوں جب ان لوگوں کے ہاں کوئی داخل ہوتا اور وہ اس کی عزت و اکرام کرنا چاہتے تو اس

کو روک لیتے اور اس کو کھانا پیش کرتے۔ پس اگر وہ اس کو کھالیتا تو اس کا اکرام کرتے اور اگر وہ اس کو نہ کھاتا تو یہی ان کے لئے کفایت کر جاتا۔ حضرت ابراہیم کہتے ہیں۔ ایک دوسری تشریح کے مطابق، کوئی سائل آتا اور گھر والوں کے پاس روٹی نہ ہوتی اور وہ گھر والے، خود کو اس بات پر آمادہ پاتے کہ اس سائل کو گندم یا آٹے میں سے دیں تو وہ اس کو ایک، دو کھجوریں وغیرہ دے دیتے۔ پس یہ گھر والوں کو بھی کفایت کر جاتی اور سائل کا کام بھی چل جاتا۔

(٢٤٩٨٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مُقْعِيًا تَمْرًا. (مسلم ۱۶۱۶۔ ابو داؤد ۳۷۶۵)

(۲۴۹۸۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں کھجوریں کھاتے دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پنڈلی اور ران کو ملا کر کھڑا کیا ہوا تھا اور کولہوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

(٣٦) فِي التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ

کھانے پر بسم اللہ پڑھنا

(٢٤٩٨٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا ، أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا. (مسلم ۸۹۔ ترمذی ۱۸۱۶)

(۲۴۹۸۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً اللہ تعالیٰ بندے سے راضی ہوتے ہیں اس بات پر کہ وہ کوئی لقمہ کھائے تو اس پر اللہ کی تعریف کرے یا پانی کا گھونٹ پیئے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے۔

(٢٤٩٨٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنُ جَابِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عِتْرِيسِ بْنِ عُرْقُوبٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَنْ قَالَ حِينَ يُوضَعُ طَعَامُهُ : بِسْمِ اللهِ خَيْرُ الأَسْمَاءِ ، لِلَّهِ مَا فِي الأَرْضِ وَفِي السَّمَاءِ ، لاَ يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ دَاءٌ ، اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِيهِ بَرَكَةً وَعَافِيَةً وَشِفَاءً ، فَلاَ يَضُرُّهُ ذَلِكَ الطَّعَامُ مَا كَانَ.

(۲۴۹۸۸) حضرت عتریس بن عُرقوب سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ نے فرمایا: جو شخص کھانا رکھتے جاتے وقت یہ کہے۔ (ترجمہ) شروع اللہ کے نام سے جو بہترین نام ہے۔ جو کچھ زمین و آسمان میں ہے وہ اللہ کے لئے ہے۔ اس کے نام کے ساتھ کوئی بیماری نقصان نہیں دیتی۔ اے اللہ! اس کھانے میں برکت، عافیت اور شفاء پیدا فرما۔ تو یہ کھانا جیسا بھی ہو نقصان نہیں دیتا۔

(۲٤۹۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا طَعِمْتَ فَنَسِيتَ أَنْ تُسَمِّيَ ، فَقُلْ : بِسْمِ اللهِ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ.

(۲۴۹۸۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب تم کھانا کھاؤ اور بسم اللہ پڑھنا بھول جاؤ تو یہ کہو۔ بِسْمِ اللهِ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ.

(۲٤۹۹۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ ، قَالَ : حُدِّثْتُ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا ذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ عَلَى طَعَامِهِ وَحَمِدَهُ عَلَى آخِرِهِ ، لَمْ يُسْأَلْ عَنْ نَعِيمِ ذَلِكَ الطَّعَامِ.

(۲۴۹۹۰) حضرت تمیم بن سلمہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث بیان کی گئی ہے کہ جب آدمی اپنے کھانے پر اللہ کا نام لے اور آخر میں اللہ کی تعریف کرے تو اس آدمی سے اس کھانے کی نعمتوں کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا۔

(۲٤۹۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْد ، قَالَ : كَانَ سَلْمَانُ إِذَا طَعِمَ يَقُول : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَانَا الْمُؤْونَةَ ، وَأَوْسَعَ لَنَا الرِّزْقَ.

(۲۴۹۹۱) حضرت حارث بن سوید سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت سلمان جب کھانا کھا لیتے تو کہتے۔ (ترجمہ) تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو ہمارے لیے مشقتوں سے کفایت کر گیا اور ہمیں خوب وسیع رزق دیا۔

(۲٤۹۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ رِيَاحِ بْنِ عَبِيدَةَ، عَنْ مَوْلًى لأَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا، قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا ، وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ. (ترمذی ۳۴۵۷۔ ابوداؤد ۳۸۴۶)

(۲۴۹۹۲) حضرت ابو سعید سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا تناول فرماتے تو یہ کہتے۔ (ترجمہ) تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

(۲٤۹۹۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ هِلاَلٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ ، قَالَ سُبْحَانَكَ مَا أَحْسَنَ مَا تُبْلِينَا ، سُبْحَانَكَ مَا أَحْسَنَ مَا تُعْطِينَا ، رَبَّنَا وَرَبَّ أَبْنَائِنَا ، وَرَبَّ آبَائِنَا الأَوَّلِينَ ، قَالَ : ثُمَّ يُسَمِّي اللَّهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ ، وَيَضَعُ يَدَهُ.

(۲۴۹۹۳) حضرت ہلال، حضرت عروہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ جب کھانا رکھ دیا جاتا تو آپ رحمہ اللہ کہتے۔ تو پاک ہے۔ کس قدر خوبصورت ہے۔ تو پاک ہے۔ کس قدر خوبصورت اشیاء تو نے ہمیں عطا کیں ہیں۔ اے ہمارے پروردگار! اے ہمارے بچوں کے پروردگار اور اے ہمارے پہلے آباؤ اجداد کے پروردگار، راوی کہتے ہیں۔ پھر وہ اللہ جل شانہ کا نام لیتے اور اپنا ہاتھ (کھانے پر) رکھتے۔

(۲٤۹۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ ، عَنْ ذَكْوَانَ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهُ قَدِمَ

إِلَيْهَا طَعَامٌ ، فَقَالَتْ :ائْتَدِمُوهُ ، فَقَالُوا :وَمَا إِدَامُهُ ؟ قَالَتْ :تَحْمَدُونَ اللَّهَ عَلَيْهِ إِذَا فَرَغْتُمْ.

(۲۴۹۹۴) حضرت ذکوان ابی صالح، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کھانا پیش کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اس کے ساتھ سالن بھی بنالو۔ لوگوں نے پوچھا۔ اس کا سالن کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب تم فارغ ہو چکو تو اللہ تعالیٰ کی اس پر تعریف کرو۔

(٢٤٩٩٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :كَانَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ إِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ ، قَالَ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا ، وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ.

(۲۴۹۹۵) حضرت اسماعیل بن ابی سعید سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس کھانا رکھا جاتا تو آپ رضی اللہ عنہ کہتے (ترجمہ) تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

(٢٤٩٩٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ بِمِثْلِهِ.

(۲۴۹۹۶) حضرت اسماعیل بن ابی سعید، اپنے والد سے ایسی ہی روایت بیان کرتے ہیں۔

(٢٤٩٩٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْوَرْدِ ، عَنِ ابْنِ أَعْبَدَ ، أَوِ ابْنِ مَعْبَدٍ ، قَالَ قَالَ عَلِيٌّ :تَدْرِي مَا حَقُّ الطَّعَامِ ؟ قُلْتُ :وَمَا حَقُّهُ ؟ قَالَ :تَقُولُ بِسْمِ اللهِ ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيمَا رَزَقْتَنَا ، قَالَ : تَدْرِي مَا شُكْرُهُ ؟ قُلْتُ :وَمَا شُكْرُهُ ؟ قَالَ :تَقُولُ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا.

(۲۴۹۹۷) حضرت ابن اعبد ...... یا ابن معبد ...... سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تمہیں پتہ ہے کہ کھانے کا حق کیا ہے؟ میں نے پوچھا: اس کا کیا حق ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کہو۔ بسم اللہ! اے اللہ! جو کچھ آپ ہمیں رزق دیں اس میں برکت (بھی) دیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا۔ جانتے ہو کہ کھانے کا شکر کیا ہے؟ میں نے پوچھا۔ اس کا شکر کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کہو۔ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھانا کھلایا اور ہمیں پلایا اور جس نے ہمیں مسلمان بنایا۔

(٢٤٩٩٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا.

(۲۴۹۹۸) حضرت ابراہیم تیمی کے بارے میں روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے (ترجمہ) تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

(٢٤٩٩٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَانَا الْمُؤْنَةَ ، وَأَحْسَنَ لَنَا الرِّزْقَ.

(۲۴۹۹۹) حضرت ابراہیم تیمی کے بارے میں روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے (ترجمہ) تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو ہمیں مشقت سے کفایت کرتا ہے اور ہمیں اچھا رزق دیتا ہے۔

(۲۵۰۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : كَانَ أَبِي لاَ يُؤْتَى بِطَعَامٍ وَلاَ شَرَابٍ ، حَتَّى الشَّرْبَةَ مِنَ الدَّوَاءِ ، فَيَطْعَمُهُ ، أَوْ يَشْرَبُهُ حَتَّى يَقُولَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا ، وَأَطْعَمَنَا ، وَسَقَانَا وَنَعَّمَنَا ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُمَّ أَلْفَتْنَا نِعْمَتُكَ بِكُلِّ شَرٍّ ، وَأَصْبَحْنَا وَأَمْسَيْنَا مِنْهَا بِكُلِّ خَيْرٍ ، نَسْأَلُكَ تَمَامَهَا وَشُكْرَهَا ، لاَ خَيْرَ إِلاَّ خَيْرُكَ ، وَلاَ إِلَهَ غَيْرُكَ ، إِلَهَ الصَّالِحِينَ ، وَرَبَّ الْعَالَمِينَ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، مَا شَاءَ اللَّهُ ، لاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللَّهِ ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيمَا رَزَقْتَنَا ، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ .

(۲۵۰۰۰) حضرت ہشام سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میرے والد کے پاس کوئی کھانا یا مشروب نہیں لایا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ دوائی کا ایک گھونٹ بھی لایا جاتا۔ جس کو وہ کھاتے یا پیتے تو یہ کہتے۔ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں کھلایا۔ ہمیں پلایا اور ہمیں نعمتوں سے نوازا۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اے اللہ! تیری نعمتوں نے ہمیں ہر شر کے باوجود ہمیں پالیا اور ہم نے صبح و شام مکمل خیر کے ساتھ کی۔ ہم آپ سے مکمل نعمتوں اور ان کے شکریہ کا سوال کرتے ہیں۔ آپ کی (عطا کردہ) خیر کے علاوہ کوئی خیر نہیں ہے۔ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اے صالحین کے معبود! اے جہانوں کے پروردگار۔ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو جہانوں کا پروردگار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ (وہی ہوتا ہے) جو اللہ چاہتا ہے۔ طاقت اللہ کی طرف سے ہے۔ اے اللہ! آپ نے ہمیں جو رزق عطا فرمایا ہے اس میں برکت دیجئے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لیجئے۔

(۲۵۰۰۱) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ ، قَالَ : اللَّهُمَّ أَشْبَعْتَ وَأَرْوَيْتَ فَهَنِّئْنَا ، وَرَزَقْتَنَا فَأَكْثَرْتَ وَأَطْيَبْتَ فَزِدْنَا .

(۲۵۰۰۱) حضرت عطاء بن السائب، حضرت سعید بن جبیر کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ جب اپنے کھانے سے فارغ ہو جاتے تو کہتے۔ (ترجمہ) اے اللہ! آپ نے (ہمیں) سیر کر دیا ہے اور آپ نے (ہمیں) سیراب کر دیا ہے پس آپ (اس کو) ہمارے لیے خوشگوار بنا دیجئے اور آپ نے ہمیں رزق دیا اور بہت دیا اور خوب دیا پس ہمیں اور عطا فرمائیے۔

(۲۵۰۰۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ : إِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ فَسَمَّيْتَ فَكُلْ مَا جِيءَ بِهِ ، فَإِنَّهُ يُجْزِئُكَ التَّسْمِيَةُ الأُولَى .

(۲۵۰۰۲) حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: کہ جب کھانا رکھا جائے تو تم (ایک مرتبہ) بسم اللہ پڑھ لو تو پھر جو بھی لایا جائے تم اس کو کھا لو اور تمہارے لیے وہی پہلی بسم اللہ کفایت کر جائے گی۔

(۲۷) مَنْ كَانَ يَأْكُلُ مُتَّكِئًا

جو لوگ تکیہ لگا کر کھاتے تھے

(۲۵۰۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى ابْنَ عَبَّاسٍ يَأْكُلُ مُتَّكِئًا .

(۲۵۰۰۳) حضرت یزید بن ابی زیاد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے اس آدمی نے بتایا جس نے (خود) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو تکیہ لگا کر کھاتے دیکھا تھا۔

(۲۵۰۰٤) حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : مَا أَكَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا قَطُّ إِلاَّ مَرَّةً ، قَالَ : اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ.

(۲۵۰۰۴) حضرت مجاہد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے صرف ایک مرتبہ تکیہ لگا کر کھانا کھایا تھا اور فرمایا تھا: ''اے اللہ! یقیناً میں تیرا بندہ ہوں اور تیرا رسول ہوں۔''

(۲۵۰۰٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ هَاهُنَا ، إِذَا هُوَ بِمَسْلَحَةٍ لآلِ فَارِسٍ ، عَلَيْهِمْ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ : هزارمرد ، قَالَ : فَذَكَرُوا مِنْ عِظَمِ خَلْقِهِ وَشَجَاعَتِهِ ، قَالَ : فَقَتَلَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ ، ثُمَّ دَعَا بِغَدَائِهِ فَتَغَدَّى وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى جِيفَتِهِ ، يَعْنِي جَسَدَهُ.

(۲۵۰۰۵) حضرت حصین سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ یہاں پر تشریف لائے تو آپ رضی اللہ عنہ کا گزر اہل فارس کی ایک چوکی پر ہوا جہاں ان پر ایک مرد نگران تھا جس کو ''ہزار مرد'' کہا جاتا تھا۔ راوی کہتے ہیں پس لوگوں نے اس کی جسامت کا حجم اور اس کی شجاعت کا ذکر کیا۔ راوی کہتے ہیں، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل کر دیا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ناشتہ منگوایا اور آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے مردار جسم پر تکیہ لگائے ہوئے ناشتہ کیا۔

(۲۵۰۰٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِنْ كُنَّا نَأْكُلُ وَنَحْنُ مُتَّكِئُونَ.

(۲۵۰۰۶) حضرت عطاء سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ کھایا کرتے تھے درانحالیکہ ہم تکیہ لگائے ہوتے تھے۔

(۲۵۰۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَأْكُلُوا تُكَأَةً ، مَخَافَةَ أَنْ تَعْظُمَ بُطُونُهُمْ.

(۲۵۰۰۷) حضرت ابراہیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ پہلے لوگ تکیہ لگا کر کھانے کو اس خوف سے ناپسند کرتے تھے کہ کہیں ان کے پیٹ نہ بڑھ جائیں۔

(۲۵۰۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ سِيرِينَ يَأْكُلُ مُتَّكِئًا.

(۲۵۰۰۸) حضرت ابو ہلال سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین کو تکیہ لگائے کھاتے دیکھا ہے۔

(۲۵۰۰۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ، يَرْفَعُهُ ، قَالَ : أَمَّا أَنَا فَلاَ آكُلُ مُتَّكِئًا.

(بخاری ۵۳۹۸۔ ترمذی ۱۸۳۰)

(۲۵۰۰۹) حضرت ابوجحیفہ سے روایت ہے اور وہ اس کو مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ بہر حال میں تو تکیہ لگا کر نہیں کھاتا۔

(۲۵۰۱۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حدَّثَنَا حُسَامُ بْنُ مِصَكٍّ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى عَبِيدَةَ

فَسَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَأْكُلُ مُتَّكِئًا ؟ فَأَكَلَ مُتَّكِئًا.

(۲۵۰۱۰) حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبیدہ کے ہاں حاضر ہوا اور ان سے میں نے تکیہ لگا کر کھانے والے شخص کے متعلق سوال کیا؟ تو انہوں نے مجھے تکیہ لگا کر کھا کر دکھایا۔

(۳۸) الرَّجُلُ يَشْتَرِي لأَهْلِهِ اللَّحْمَ

جو شخص اپنے اہل خانہ کے لئے گوشت خریدتا ہے

(۲۵۰۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ : رَأَى عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ مَعَ رَجُلٍ دَرَاهِمَ ، فَقَالَ : أَيُّ شَيْءٍ تَصْنَعُ بِهَذِهِ الدَّرَاهِمِ ؟ فَقَالَ : هَذِهِ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَلاَثُونَ دِرْهَمًا ، أُرِيدُ أَنْ أَشْتَرِيَ بِهَا سَمْنًا لِرَمَضَانَ ، فَقَالَ : تَجْعَلُهُ فِي السُّكُرُّجَةِ وَتَأْكُلُهُ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : اذْهَبْ فَادْفَعْهَا إِلَى امْرَأَتِكَ ، وَمُرْهَا أَنْ تَشْتَرِيَ كُلَّ يَوْمٍ بِدِرْهَمٍ لَحْمًا ، فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ.

(۲۵۰۱۱) حضرت ابوعمرو الشیبانی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کے پاس کچھ دراہم دیکھے تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم ان دراہم سے کیا کرو گے؟ اس آدمی نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن! یہ تیس دراہم ہیں، میرا ارادہ یہ ہے کہ میں ان سے ماہِ رمضان کے لئے گھی خریدلوں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پوچھا، تم اُس گھی کو چھوٹی رکابی میں ڈالو گے اور پھر اس کو کھاؤ گے؟ اس آدمی نے کہا۔ جی ہاں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جاؤ اور یہ دراہم تم اپنی بیوی کو دے دو اور اس سے کہو کہ وہ ہر روز ایک درہم کا گوشت خریدے تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔

(۲۵۰۱۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، قَالَ : مَرَّ جَابِرٌ عَلَى عُمَرَ بِلَحْمٍ قَدِ اشْتَرَاهُ بِدِرْهَمٍ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : مَا هَذَا ؟ قَالَ : اشْتَرَيْتُهُ بِدِرْهَمٍ ، قَالَ : أَكُلَّمَا اشْتَهَيْتَ شَيْئًا اشْتَرَيْتَهُ ؟ لاَ تَكُنْ مِنْ أَهْلِ هَذِهِ الآيَةِ : ﴿أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمَ الدُّنْيَا﴾.

(۲۵۰۱۲) حضرت اعمش، اپنے بیان کرنے والے سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور ان کے پاس گوشت تھا جو انہوں نے ایک درہم میں خریدا تھا۔ راوی کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا میں نے اس کو ایک درہم میں خریدا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کیا جب بھی تمہیں کسی چیز کی خواہش ہوتی ہے تم اس کو خرید لیتے ہو؟ تم اس آیت کے مصداق لوگوں میں سے نہ بنو۔ (ترجمہ) تم نے اپنی لذتوں کو دنیا کی زندگی میں استعمال کر چکے۔

(۲۵۰۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ الْحَسَنَ كَانَ لَهُ كُلَّ يَوْمٍ نِصْفُ دِرْهَمٍ لَحْمًا.

(۲۵۰۱۳) حضرت حمزہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ہر روز نصف درہم کا گوشت آتا تھا۔

(٢٥٠١٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّة ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَصْنَعُ طَعَامًا يَحْضُرُهُ ، فَلاَ يَأْكُلُ مِنْهُ فَلاَ يَأْكُلُونَ ، فَقَالَ : مَا شَأْنُهُمْ لاَ يَأْكُلُونَ ؟ فَقَالُوا : إِنَّكَ لاَ تَأْكُلُ فَلاَ يَأْكُلُونَ ، فَأَمَرَ بِدِرْهَمٍ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ صُلْبِ مَالِهِ فَأَنْفَقَهَا فِي الطَّبْخِ ، فَأَكَلَ وَأَكَلُوا.

(۲۵۰۱۴) حضرت جابر بن ابی سلمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کھانا بنایا کرتے تھے۔ (ان کے لئے) جوان کے پاس حاضر ہوتے، لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے نہیں کھایا تو لوگوں نے بھی نہیں کھایا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے پوچھا، تمہیں کیا ہوا ہے کہ یہ لوگ کھاتے نہیں ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ آپ نے نہیں کھایا تو انہوں نے بھی نہیں کھایا۔ چنانچہ آپ رحمہ اللہ نے اپنے خاص مال سے روزانہ کی بنیاد پر ایک درہم کا حکم دیا جس کو پکانے میں خرچ کیا جاتا تھا پھر آپ رحمہ اللہ نے بھی کھانا کھایا اور دیگر لوگوں نے بھی کھایا۔

(٢٥٠١٥) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، وَالْفَضْلُ، عَنْ زُهَيْرٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: كَانَ الشَّعْبِيُّ يَشْتَرِي كُلَّ جُمُعَةٍ بِدِرْهَمٍ لَحْمًا.

(۲۵۰۱۵) حضرت ابواسحق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ ہر جمعہ کو ایک درہم کا گوشت خریدتے تھے۔

(٢٥٠١٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : يَكْفِي أَهْلَ الْبَيْتِ فِي الشَّهْرِ بِثَلاَثَةِ دَرَاهِمَ لَحْمٍ.

(۲۵۰۱۶) حضرت ابواسحق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک گھر والوں کو مہینہ میں تین دراہم کا گوشت کفایت کرتا ہے۔

(٢٥٠١٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ ، قَالَ : كَانَ لِعَلِيٍّ امْرَأَتَانِ ؛ كَانَ يَشْتَرِي كُلَّ يَوْمٍ لِهَذِهِ بِنِصْفِ دِرْهَمٍ لَحْمًا ، وَلِهَذِهِ بِنِصْفِ دِرْهَمٍ لَحمًا.

(۲۵۰۱۷) حضرت علی بن ربیعہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دو بیویاں تھیں، چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ ہر روز آدھے درہم کا گوشت ایک کے لئے اور آدھے درہم کا گوشت دوسرے کے لئے خریدا کرتے تھے۔

(٣٩) مَنْ كَرِهَ مُدَاوَمَةَ اللَّحْمِ

جو حضرات گوشت کی مداومت کو ناپسند کرتے تھے

(٢٥٠١٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حِزَامِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ لِبَنِيهِ : لاَ تُدِيمُوا أَكْلَ اللَّحْمِ ، وَلاَ تَلْطُوا بِالْمَاءِ الْعَذْبِ ، وَلاَ تُدِيمُوا لُبْسَ الْقَمِيصِ.

(۲۵۰۱۸) حضرت حزام بن ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹوں سے کہا، تم گوشت کھانے میں مداومت نہ کرو اور تم میٹھا پانی پینے میں کثرت نہ کرو اور تم دواماً قمیص نہ پہنو۔

(۲۵۰۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَافِعٍ ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : يَا بَنِي تَمِيمٍ ، لاَ تُدِيمُوا أَكْلَ اللَّحْمِ ، فَإِنَّ لَهُ ضَرَاوَةً كَضَرَاوَةِ الْخَمْرِ.

(۲۵۰۱۹) حضرت قعقاع بن حکیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ اے بنوتمیم! تم گوشت کھانے کی مداومت نہ کرو، کیونکہ گوشت کی بھی درندگی ہوتی ہے جیسا کہ شراب کی درندگی ہوتی ہے۔

(۲۵۰۲۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيُعَابُ بِأَنْ لاَ يَصْبِرَ عَنِ اللَّحْمِ.

(۲۵۰۲۰) حضرت ہشام بن عروہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ یقیناً (کسی) آدمی کو اس بات پر معیوب کہا جاتا تھا کہ وہ گوشت سے صبر نہیں کرسکتا تھا۔

(۳۰) الأَكْلُ مَعَ الْمَجْذُومِ

جذام والے آدمی کے ساتھ کھانا

(۲۵۰۲۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شَهِيدٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ؛ أَنَّ سَلْمَانَ كَانَ يَصْنَعُ الطَّعَامَ مِنْ كَسْبِهِ، فَيَدْعُو الْمَجْذُومِينَ فَيَأْكُلُ مَعَهُمْ.

(۲۵۰۲۱) حضرت ابن بریدۃ سے روایت ہے کہ حضرت سلمان، بذات خود اپنی کمائی سے کھانا تیار کرتے پھر جذام والوں کو بلاتے اور ان کے ہمراہ کھانا کھاتے۔

(۲۵۰۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ؛ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عُمَرَ يَأْكُلُ مَعَ مَجْذُومٍ ، فَجَعَلَ يَضَعُ يَدَهُ مَوْضِعَ يَدِ الْمَجْذُومِ.

(۲۵۰۲۲) ایک آدمی سے روایت ہے کہ اس نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو جذام والے آدمی کے ساتھ کھانا کھاتے دیکھا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، جذام والے کے ہاتھ کی جگہ اپنا ہاتھ رکھ رہے تھے۔

(۲۵۰۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَدِمَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَفْدٌ مِنْ ثَقِيفٍ ، فَأُتِيَ بِطَعَامٍ ، فَدَنَا الْقَوْمُ وَتَنَحَّى رَجُلٌ بِهِ هَذَا الدَّاءُ ، يَعْنِي : الْجُذَامَ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ : ادْنُهْ ، فَدَنَا ، فَقَالَ : كُلْ ، فَأَكَلَ وَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يَضَعُ يَدَهُ مَوْضِعَ يَدِهِ.

(۲۵۰۲۳) حضرت عبد الرحمن بن قاسم، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس قبیلہ ثقیف کا ایک وفد آیا، چنانچہ کھانا لایا گیا تو سب لوگ قریب ہوگئے اور ایک آدمی جس کو یہ جذام والی بیماری تھی ایک طرف ہوگیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا قریب ہو جاؤ، چنانچہ وہ قریب ہوگیا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کھاؤ۔ پس اس نے کھایا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ کی جگہ رکھنا شروع کیا۔

(٢٥٠٢٤) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ فَضَالَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شَهِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ مَجْذُومٍ فَوَضَعَهَا مَعَهُ فِي قَصْعَةٍ ، فَقَالَ : كُلْ ، بِسْمِ اللهِ ثِقَةً بِاللَّهِ ، وَتَوَكُّلاً عَلَى اللهِ. (ابوداؤد ۳۹۲۱۔ ابن ماجه ۳۵۴۲)

(۲۵۰۲۴) حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے جذام والے آدمی کا ہاتھ پکڑا اور اس کو اپنے ساتھ پیالہ میں شامل کیا اور فرمایا: ''کھاؤ، بسم اللہ، اللہ پر اعتماد اور اللہ پر توکل کرتے ہوئے۔''

(٢٥٠٢٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ أَسْوَدُ بِهِ جُدَرِيٌّ قَدْ تَقَشَّرَ ، لاَ يَجْلِسُ إِلَى جَنْبِ أَحَدٍ إِلاَّ أَقَامَهُ ، فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْلَسَهُ إِلَى جَنْبِهِ.

(۲۵۰۲۵) حضرت یحییٰ بن جعدہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک سیاہ رنگ، چیچک زدہ آدمی آیا، جس کے چھلکے اُتر رہے تھے۔ وہ جس کے پہلو میں بیٹھتا وہی اس کو اٹھا دیتا تھا، لیکن جناب نبی کریم ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اس کو اپنے پہلو میں بٹھا لیا۔

(٢٥٠٢٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي بُكَيْرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : لَزِقَ بِابْنِ عَبَّاسٍ مَجْذُومٌ ، فَقُلْت لَهُ : تَلْزَقُ بِمَجْذُومٍ ؟ قَالَ : فَامْضِي ، فَلَعَلَّهُ خَيْرٌ مِنِّي وَمِنْك.

(۲۵۰۲۶) حضرت عکرمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو ایک مجذوم چمٹ گیا تو میں نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا آپ مجذوم کے ساتھ چمٹے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: چھوڑو، ہوسکتا ہے کہ وہ تم سے اور مجھ سے بہتر ہو۔

(٢٥٠٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، قَالَ : كَانُوا يَتَّقُونَ أَنْ يَأْكُلُوا مَعَ الأَعْمَى وَالأَعْرَجِ وَالْمَرِيضِ ، حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ : ﴿لَيْسَ عَلَى الأَعْمَى حَرَجٌ وَلاَ عَلَى الأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلاَ عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ﴾.

(۲۵۰۲۷) حضرت مقسم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ لوگ اندھے، لنگڑے اور مریض کے ہمراہ کھانا کھانے سے پرہیز کرتے تھے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ (ترجمہ) نابینا، اپاہج اور مریض پر کچھ حرج نہیں۔

(٢٥٠٢٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ لأَهْلِهِ : اصْنَعُوا لِي خَبِيصًا ، قَالَ : فَصَنَعُوا ، قَالَ : فَدَعَا رَجُلاً كَانَ بِهِ خَبَلٌ ، قَالَ : فَجَعَلَ الرَّبِيعُ يُلْقِمُهُ وَلُعَابُهُ يَسِيلُ ، فَلَمَّا أَكَلَ وَخَرَجَ ، قَالَتْ لَهُ أَهْلُهُ : تَكَلَّفْنَا وَصَنَعْنَا فِيهِ ، أَطْعَمْتَهُ ؟ مَا يَدْرِي هَذَا مَا أَكَلَ ، قَالَ الرَّبِيعُ : لَكِنَ اللَّهُ يَدْرِي.

(۲۵۰۲۸) حضرت ربیع بن خثیم سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ تم میرے لیے کھجور اور گھی کا حلوہ تیار کرو۔ راوی کہتے ہیں۔ گھر والوں نے یہ تیار کر دیا۔ پھر انہوں نے ایک ایسے آدمی کو بلایا جس کو دیوانگی تھی۔ تو حضرت ربیع نے اس کو لقمہ بنا کر کھلانا شروع کیا حالانکہ اس کا تھوک بہہ رہا تھا۔ چنانچہ جب اس نے کھانا کھا لیا اور چلا گیا تو حضرت ربیع سے ان کی گھر والی نے کہا۔ ہم نے اس حلوہ کو بنانے میں اس قدر تکلف کیا اور آپ نے اس کو کھلا دیا؟ اس کو کیا معلوم کہ اس نے کیا کھایا ہے؟ حضرت ربیع

نے جواب دیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو تو معلوم ہے۔

(۲۵.۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ لِي مَوْلًى مَجْذُومٌ، فَكَانَ يَنَامُ عَلَى فِرَاشِي ، وَيَأْكُلُ فِي صِحَافِي ، وَلَوْ كَانَ عَاشَ كَانَ بَقِيَ عَلَى ذَلِكَ.

(۲۵۰۲۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ میرا ایک مجذوم آزاد کردہ غلام تھا۔ اور وہ میرے بستر پر سو جاتا تھا۔ اور میرے پیالہ میں کھالیتا تھا۔ اگر وہ (اب) زندہ ہوتا تو اسی طرح (معاملہ) باقی ہوتا۔

(۳۱) مَنْ كَانَ يَتَّقِي الْمَجْذُومَ

جو حضرات مجذوم سے پرہیز کرتے تھے

(۲۵.۳۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، وَشَرِيكٌ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ رَجُلٌ مَجْذُومٌ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ.

(مسلم ۱۲۶۔ احمد ۴/ ۳۸۹)

(۲۵۰۳۰) حضرت عمرو بن شرید، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بنو ثقیف کے وفد میں ایک جذام زدہ شخص تھا۔ تو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف پیغام بھیجا کہ ''ہم نے تمہیں بیعت کرلیا ہے، پس تم واپس چلے جاؤ۔''

(۲۵.۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ النَّهَّاسِ بْنِ فَهْمٍ ، عَنْ شَيْخٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فِرَّ مِنَ الْمَجْذُومِ ، فِرَارَكَ مِنَ الأَسَدِ. (بخاری ۴۱۷۔ احمد ۲/ ۴۴۳)

(۲۵۰۳۱) ایک شیخ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم جذام زدہ شخص سے یوں بھاگو جیسے تم شیر سے بھاگتے ہو۔''

(۲۵.۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تُدِيمُوا النَّظَرَ إِلَى الْمَجْذُومِينَ.

(بخاری ۴۱۷۔ احمد ۱/ ۲۳۳)

(۲۵۰۳۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جذام زدہ لوگوں کی طرف مسلسل نہ دیکھا کرو۔''

(۲۵.۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ يَتَّقِيَ الْمَجْذُومَ.

(عبدالرزاق ۲۰۳۳۱)

(۲۵۰۳۳) حضرت خالد، حضرت ابو قلابہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہیں مجذوم سے پرہیز کرنا پسند تھا۔

(۳۲) مَنْ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ

جو لوگ کہتے ہیں کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے

(۲۵.۳۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ ، وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ.

(بخاری ۵۳۹۴۔ مسلم ۱۶۳۱)

(۲۵۰۳۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔''

(۲۵.۳۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ ، وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ. (مسلم ۱۶۳۱۔ احمد ۳/ ۳۳۳)

(۲۵۰۳۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔''

(۲۵.۳۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ ، وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ.

(ترمذی ۱۸۱۹۔ احمد ۲/ ۴۳۵)

(۲۵۰۳۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔''

(۲۵.۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ : أَظُنُّ أَبَا خَالِدٍ الْوَالِبِيَّ ذَكَرَهُ عَنْ مَيْمُونَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ ، وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ.

(احمد ۶/ ۳۳۵۔ طبرانی ۱۳)

(۲۵۰۳۷) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔''

(۲۵.۳۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : حدَّثَنِي عُبَيْدٌ الأَغَرُّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ جَهْجَاهٍ الْغِفَارِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ ، وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ. (طبرانی ۲۱۵۲)

(۲۵۰۳۸) حضرت جہجاہ غفاری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے۔''

(۳۳) مَنْ قَالَ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الاِثْنَيْنِ

جو حضرات کہتے ہیں کہ ایک کا کھانا دو کو کافی ہوتا ہے

(۲۵۰۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الاِثْنَيْنِ ، وَطَعَامُ الاِثْنَيْنِ يَكْفِي الأَرْبَعَةَ. (مسلم ۱۸۱۔ ترمذی ۱۸۲۰)

(۲۵۰۳۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ایک آدمی کا کھانا، دو آدمیوں کو کفایت کر جاتا ہے اور دو آدمیوں کا کھانا، چار کو کفایت کر جاتا ہے۔''

(۳٤) باب الشَّيئينِ يُؤْكَلُ أَحَدُهُمَا بِالآخرِ

ایسی دو چیزوں کا باب، جن میں سے ایک، دوسرے کے ساتھ کھائی جاتی ہے

(۲۵۰۴۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَأْكُلُ تَمْرًا وَيَتَمَجَّعُ لَبَنًا ، فَقَالَ : هَلُمَّ وَسَمِّ ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَمِّيهِمَا الأَطْيَبَيْنِ.(احمد ۳/ ۴۷۴)

(۲۵۰۴۰) حضرت اسماعیل بن خالد، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ میں ایک آدمی کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ آدمی کھجور کھاتا تھا اور دودھ کا گھونٹ بھرتا تھا۔ اس نے کہا، آؤ بسم اللہ کرو کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ ان دونوں کو پاکیزہ کہا کرتے تھے۔

(۲۵۰۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ فِي يَوْمٍ شَاتٍ ، وَفِي يَدِهِ شَرَابٌ ، فَنَاوَلَنِي فَقَالَ : اشْرَبْ ، قُلْتُ : وَمَا هُوَ ؟ قَالَ : ثُلُثٌ عَسَلٌ ، وَثُلُثٌ سَمْنٌ ، وَثُلُثٌ لَبَنٌ ، فَقُلْتُ: لاَ أُرِيدُهُ ، فَقَالَ : أَمَا إِنَّكَ لَوْ شَرِبْتَهُ لَمْ تَزَلْ دَفِيئًا شَبْعَانًا سَائِرَ يَوْمِكَ.

(۲۵۰۴۱) حضرت عطاء بن سائب، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں ایک سرد دن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان کے ہاتھ میں کوئی مشروب تھا۔ انہوں نے وہ مجھے دے دیا اور فرمایا: پیو! میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ایک تہائی شہد ہے، ایک تہائی گھی ہے اور ایک تہائی دودھ ہے۔ میں نے عرض کیا میرا دل اس کو نہیں چاہتا۔ انہوں نے فرمایا تم اس کو اگر پی لو گے تو آج پورا دن گرمی کی حالت میں بھی سیراب رہو گے۔

(۲۵۰۴۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ: رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ ، وَخَيْثَمَةَ يَأْكُلاَنِ الْأَلْيَةَ بِعَسَلٍ.

(۲۵۰۴۲) حضرت علاء بن مسیب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم اور حضرت خیثمہ کو شہد کے ساتھ گوشت کو کھاتے دیکھا۔

(٢٥٠٤٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ.

(۲۵۰۴۳) حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ککڑی کے ساتھ کھجور کھاتے دیکھا۔

(٢٥٠٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ الْبِطِّيخَ بِالرُّطَبِ.

(ترمذی ۲۰۰۔ احمد ۳/ ۱۴۲)

(۲۵۰۴۴) حضرت ہشام، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، کھجور کے ساتھ تربوز کھایا کرتے تھے۔

(٣٥) الرَّجُلُ يَرِدُ عَلَى الرَّجُلِ فَيُتْحِفُهُ بِالشَّيْءِ

کوئی آدمی کسی آدمی کے پاس آئے اور وہ اس کو کوئی شئی تحفہ کرے

(٢٥٠٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ ، قَالَ : أَتَيْنَا ابْنَ سِيرِينَ ، فَقَالَ : مَا أَدْرِي مَا أُطْعِمُك ، لَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ إِلاَّ وَفِي بَيْتِهِ ، ثُمَّ أَخْرَجَ لَنَا شُهْدَةً فَجَعَلَ يُطْعِمُنَا.

(۲۵۰۴۵) حضرت ابوخلدہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ میں تمہیں کیا کھلاؤں گا تم میں سے ہر ایک آدمی کے گھر میں وہ چیز موجود ہے، پھر انہوں نے ہمارے لئے خاص قسم کا شہد نکالا اور ہمیں کھلانے لگے۔

(٣٦) فِي لَحْمِ الْقِرْدِ

بندر کے گوشت کے بارے میں

(٢٥٠٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لَيْسَ الْقِرْدُ مِنْ بَهِيمَةِ الأَنْعَامِ.

(۲۵۰۴۶) حضرت مجاہد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بندر "بهيمة الانعام" (چوپائے جانور) میں سے نہیں ہے۔

(٣٧) فِي لَحْمِ الْقُنْفُذِ

سیہہ کے گوشت کے بارے میں

(٢٥٠٤٧) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الْقُنْفُذَ.

(۲۵۰۴۷) حضرت لیث، حضرت مجاہد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ سیہہ کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۵۰۴۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِأَكْلِ الْوَبْرِ بَأْسًا.

(۲۵۰۴۸) حضرت ابن طاؤس، اپنے والد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ سیہہ کو کھانے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(۳۸) فِي أَكْلِ الْجَرَادِ

ٹڈی کھانے کے بارے میں

(۲۵۰۴۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي يَعْفُورَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ : غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ الْجَرَادَ. (مسلم ۱۵۴۶۔ ترمذی ۱۸۲۱)

(۲۵۰۴۹) حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات غزوات میں شرکت کی۔ ہم (اس دوران) ٹڈی کھاتے تھے۔

(۲۵۰۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ شَبِيبٍ ، عَنْ جُنْدُبٍ ، رَجُلٌ مِنْهُمْ ، سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ أَكْلِ الْجَرَادِ ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۵۰۵۰) حضرت شبیب، حضرت جندب کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ٹڈی کھانے کے بارے میں سوال کیا؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج والی بات نہیں ہے۔

(۲۵۰۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : ذُكِرَ لِعُمَرَ جَرَادٌ بِالرَّبَذَةِ ، فَقَالَ : لَوَدِدْتُ أَنَّ عِنْدَنَا مِنْهُ قَفْعَةً ، أَوْ قَفْعَتَيْنِ.

(۲۵۰۵۱) حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس مقام ربذہ میں ٹڈی کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: مجھے تو یہ بات پسند ہے کہ میرے پاس ٹڈی کے ایک یا دو ٹوکرے ہوں۔

(۲۵۰۵۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ، قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كُنَّ أُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِينَ يَتَهَادَيْنَ الْجَرَادَ.

(ابن ماجه ۳۲۲۰)

(۲۵۰۵۲) حضرت حسن بن عبید اللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم کو کہتے سُنا کہ حضرات امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن، باہم ایک دوسرے کو ٹڈی، ہدیہ میں دیا کرتی تھیں۔

(۲۵۰۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُ كَانَ يُنَقِّي لِعَلِيٍّ الْجَرَادَ، فَيَأْكُلُهُ.

(۲۵۰۵۳) حضرت حسن بن سعد، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے ٹڈی، صاف کرتے تھے، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کو کھاتے تھے۔

(۲۵۰۵٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْجَرَادِ ؟ فَقَالَ : أَكَلَهُ عُمَرُ ، وَالْمِقْدَادُ بْنُ الأَسْوَدِ ، وَصُهَيْبٌ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ : وَقَالَ عُمَرُ : وَدِدْت أَنَّ عِنْدِي قَفْعَةً ، أَوْ قَفْعَتَيْنِ.

(۲۵۰۵۴) حضرت داؤد بن ابی ہند سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے ٹڈی کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: ٹڈی کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت مقداد بن اسود اور حضرت صُہیب اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کھایا ہے۔ راوی کہتے ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا: مجھے یہ بات پسند ہے کہ میرے پاس ایک ٹوکرا یا دو ٹوکرے ہوں۔

(۲۵۰۵۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ ذَكَرَ الْجَرَادَ ، فَقَالَ : وَدِدْتُ أَنَّ عِنْدِي مِنْهُ قَفْعَةً ، أَوْ قَفْعَتَيْنِ.

(۲۵۰۵۵) حضرت ابو وائل، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ٹڈی کا ذکر کیا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند ہے کہ ہمارے پاس ٹڈی کا ایک ٹوکرا یا دو ٹوکرے ہوں۔

(۲۵۰۵٦) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عُمَرَ ؛ بِنَحْوِ حَدِيثِ زَائِدَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ.

(۲۵۰۵۶) حضرت عمر کے بارے میں ایک اور روایت بھی ایسی منقول ہے۔

(۲۵۰۵۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، وَالْفَضْلُ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَأْكُلُ الْجَرَادَ.

(۲۵۰۵۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ٹڈی کو کھایا کرتے تھے۔

(۲۵۰۵۸) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ يَتَحَلَّبُ فُوهُ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ : أَشْتَهِي جَرَادًا مَقْلِيًّا.

(۲۵۰۵۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے بھنی ہوئی ٹڈی کھانے کو دل کر رہا ہے۔

(۲۵۰۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ أَبِي غِفَارٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ : لَقَصْعَةٌ مِنْ جَرَادٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ قَصْعَةٍ مِنْ ثَرِيدٍ.

(۲۵۰۵۹) حضرت مثنی بن سعد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن زید کو کہتے سُنا: مجھے ثرید کے (بھرے) پیالہ سے زیادہ ٹڈی سے (بھرا) پیالہ محبوب ہے۔

(۲۵۰٦۰) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبِي يَأْكُلُ الْجَرَادَ.

(۲۵۰۶۰) حضرت جعفر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو ٹڈی کھاتے ہوئے دیکھا تھا۔

(٢٥٠٦١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الضَّبِّيِّ ، عَنِ الأَخْضَرِ بْنِ الْعَجْلاَنِ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الْجَرَادِ ؟ فَقَالَ : كُلْهُ مَقْلِيًّا بِزَيْتٍ.

(۲۵۰۶۱) حضرت اخضر بن عجلان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جُبیر سے ٹڈی کے بارے میں سوال کیا؟ انہوں نے فرمایا: تم اس کو زیتون میں بھون کر کھاؤ۔

(٢٥٠٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سُئِلَ عَلِيٌّ عَنِ الْجَرَادِ ؟ فَقَالَ : هُوَ طَيِّبٌ كَصَيْدِ الْبَحْرِ.

(۲۵۰۶۲) حضرت عبد الملک بن حارث، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ٹڈی کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ سمندر کے شکار کی طرح بالکل پاکیزہ ہے۔

(٢٥٠٦٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى بِأَكْلِ الْجَرَادِ بَأْسًا.

(۲۵۰۶۳) حضرت ہشام، حضرت حسن کے بارے میں روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ حضرت حسن ٹڈی کھانے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(٣٩) مَنْ كَانَ لاَ يَأْكُلُ الْجَرَادَ

جو حضرات ٹڈی نہیں کھاتے

(٢٥٠٦٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَتْ : كَانَ أَبُو سَعِيدٍ يَرَانَا وَنَحْنُ نَأْكُلُ الْجَرَادَ فَلاَ يَنْهَانَا ، وَلاَ يَأْكُلُهُ ، فَلاَ أَدْرِي تَقَذُّرًا مِنْهُ ، أَوْ يَكْرَهُهُ ؟.

(۲۵۰۶۴) حضرت ابو سعید کی بیوی، حضرت زینب سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ ہمیں دیکھتے تھے جبکہ ہم ٹڈی کھا رہے ہوتے تھے، پس آپ رضی اللہ عنہ ہمیں منع کرتے تھے اور نہ خود اس کو کھاتے تھے۔ لیکن مجھے یہ بات معلوم نہیں ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کا یہ عمل اس سے گھن کھانے کی وجہ سے تھا یا آپ رضی اللہ عنہ اس کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢٥٠٦٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ لاَ يَأْكُلُ الْجَرَادَ ، قُلْتُ : مَا يَمْنَعُكَ مِنْ أَكْلِهِ ؟ قَالَ : أَسْتَقْذِرُهُ.

(۲۵۰۶۵) حضرت سعید بن مرجانہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، ٹڈی نہیں کھایا کرتے تھے۔ (راوی کہتے ہیں) میں نے پوچھا، آپ کو اس کے کھانے سے کیا چیز مانع ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے اس سے گھن آتی ہے۔

(٢٥٠٦٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَأْكُلُ الْجَرَادَ.

(۲۵۰۶۶) حضرت ابراہیم، حضرت علقمہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ ٹڈی نہیں کھایا کرتے تھے۔

(۲۵۰۶۷) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ كَانَ لَا يَأْكُلُ الْجَرَادَ يَتَقَذَّرُهُ.

(۲۵۰۶۷) حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ ٹڈی کو بوجہ گھن محسوس کرنے کے نہیں کھاتے تھے۔

(۲۵۰۶۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْجَرَادِ؟ فَقَالَ: أَكْثَرُ جُنُودِ اللهِ، لَا آكُلُهُ، وَلَا أُنْهَى عَنْهُ. (ابوداؤد ۳۸۰۷۔ ابن ماجه ۳۲۱۹)

(۲۵۰۶۸) حضرت ابوعثمان سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹڈی کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے لشکروں میں سے سب سے کثرت والی ہے، میں اس کو کھاتا ہوں اور نہ اس سے منع کرتا ہوں۔''

(۲۵۰۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: الْجَرَادُ نَثْرَةُ حُوتٍ.

(۲۵۰۶۹) حضرت کعب سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ٹڈی، مچھلی کی چھینک (کی پیداوار) ہے۔

(۲۵۰۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: هُوَ نَثْرَةُ حُوتٍ.

(۲۵۰۷۰) حضرت ہشام، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ یہ مچھلی کی چھینک ہے۔

(۴۰) الطَّيْرُ يَقَعُ فِي الْقِدْرِ، فَيَمُوتُ فِيهَا

ہانڈی میں پرندہ گر کر مر جائے تو کیا حکم ہے

(۲۵۰۷۱) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي طَيْرٍ وَقَعَ فِي قِدْرٍ فَمَاتَ فِيهَا، قَالَ: يُصَبُّ الْمَرَقُ، وَيُؤْكَلُ اللَّحْمُ.

(۲۵۰۷۱) حضرت اشعث، حضرت حسن کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اُس پرندے کے بارے میں جو ہانڈی میں گر کر مر گیا ہو یہ حکم دیا، فرمایا: اس کا شوربہ گرا دیا جائے گا اور گوشت کھا لیا جائے گا۔

(۲۵۰۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ طَيْرٍ وَقَعَ فِي قِدْرٍ وَهِيَ تَغْلِي، فَمَاتَ؟ فَقَالَ: يُهْرَاقُ الْمَرَقُ، وَيُؤْكَلُ اللَّحْمُ.

(۲۵۰۷۲) حضرت ایوب، حضرت عکرمہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عکرمہ سے اس پرندے کے بارے میں جو اُبلتی ہوئی ہانڈی میں گر کر مر گیا ہو، سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: شوربہ گرا دیا جائے اور گوشت کھا لیا جائے گا۔

(۴۱) فِی الْجِرِّیِّ

بام مچھلی کے بارے میں

(۲۵۰۷۳) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ شَوْذَبٍ ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ الطَّبِیخِ ، قَالَتْ : أَرْسَلَتْنِی أُمِّی فَاشْتَرَیْتُ جِرِّیًّا فَجَعَلْتُه فِی زِنْبِیلٍ ، فَخَرَجَ رَأْسُهُ مِنْ جَانِبٍ وَذَنَبُهُ مِنْ جَانِبٍ ، فَمَرَّ بِی عَلِیٌّ أَمِیرُ الْمُؤْمِنِینَ فَرَآهُ ، فَقَالَ : هَذَا کَثِیرٌ طَیِّبٌ یُشْبِعُ الْعِیَالَ.

(۲۵۰۷۳) حضرت عمرہ بنت طبیخ سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ میری والدہ نے مجھے بھیجا تو میں نے بام مچھلی خریدی اور اس کو ٹوکری میں ڈالا، پس اس کا سرا ایک جانب سے اور اس کی دُم ایک (دوسری) جانب سے باہر نکل پڑی۔ اسی دوران امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے اور اس کو دیکھا تو فرمایا: یہ بہت پاکیزہ چیز ہے اہل وعیال کو سیراب کر دیتی ہے۔

(۲۵۰۷۴) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ مُجَاشِعٍ أَبِی الرَّبِیعِ ، عَنْ کُهَیْلٍ ، عَنْ أَبِیهِ ، قَالَ : کَانَ عَلِیٌّ یَمُرُّ عَلَیْنَا ، وَالْجِرِّیُّ عَلَی سُفَرِنَا وَنَحْنُ نَأْکُلُهُ ، لاَ یَرَی بِهِ بَأْسًا.

(۲۵۰۷۴) حضرت کُہیل، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، ہمارے پاس سے گزرتے تھے جبکہ ہمارے دسترخوان پر بام مچھلی پڑی ہوتی تھی اور ہم اس کو کھا رہے ہوتے تو آپ رضی اللہ عنہ اس میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے۔

(۲۵۰۷۵) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْکَرِیمِ ، عَنْ عِکْرِمَةَ ، قَالَ : سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْجِرِّیِّ ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ ، إِنَّمَا تُحَرِّمُهُ الْیَهُودُ وَنَحْنُ نَأْکُلُهُ.

(۲۵۰۷۵) حضرت عکرمہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بام مچھلی کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اس کے علاوہ کوئی بات نہیں کہ یہود نے اس کو حرام قرار دے رکھا تھا اور ہم اس کو کھاتے ہیں۔

(۲۵۰۷۶) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ فُضَیْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْجِرِّیِّ ، إِنَّمَا هَذَا شَیْءٌ یَرْوُونَهُ عَنْ عَلِیٍّ رَحِمَهُ اللَّهُ فِی الصُّحُفِ.

(۲۵۰۷۶) حضرت ابراہیم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ بام مچھلی میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔ یہ وہی چیز ہے جس کے بارے میں لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صحیفہ میں اس کا ذکر تھا۔

(۲۵۰۷۷) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ إِسْرَائِیلَ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَی ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِیدَ بْنَ جُبَیْرٍ عَنِ الْجِرِّیِّ ؟ فَقَالَ : هُوَ مِنَ السَّمَکِ ، إِنْ أَعْجَبَکَ فَکُلْهُ.

(۲۵۰۷۷) حضرت عبد الاعلیٰ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے بام مچھلی کے بارے میں سوال

کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ مچھلی کی جنس میں سے ہے۔ اگر یہ تمہیں پسند ہے تو تم اس کو کھاؤ۔

(۲۵۰۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ أَبِي يَعْلَى ، قَالَ : سُئِلَ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ عَنِ الْجِرِّيِّ ، وَالطِّحَالِ ، وَأَشْبَاهِهِمَا مِمَّا يُكْرَهُ ؟ فَتَلاَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿قُلْ لاَ أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا﴾.

(۲۵۰۷۸) حضرت منذر ثوری سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن الحنفیہ سے بام مچھلی، تلی، اور اس جیسی چیزوں کے بارے میں سوال کیا گیا جن کو ناپسند کیا جاتا ہے تو انہوں نے یہ آیت تلاوت کی قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا.

(۲۵۰۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ الصَّائِغِ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ الْجِرِّيِّ ؟ قَالَ : كُلْ ذَنْبٍ سَمِينٍ مِنْهُ.

(۲۵۰۷۹) حضرت ابوسلمہ صائغ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء بن ابی رباح سے بام مچھلی کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: اس میں سے موٹی دُم کو کھالو۔

(۲۵۰۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : عَلَيْك بِأَذْنَابِهِ.

(۲۵۰۸۰) حضرت ابراہیم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ تم پر اس کی دُم لازم ہے (یعنی موٹی دم والی کھاؤ)۔

(۲۵۰۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَسَنِ، قَالَ: الْجِرِّيُّ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ.

(۲۵۰۸۱) حضرت ابراہیم بن عبداللہ بن حسن سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ بام مچھلی سمندر کے شکار میں سے ہے۔

(۲۵۰۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبِيعٍ ، عن الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْجِرِّيِّ ، وَالمارماهيك.

(۲۵۰۸۲) حضرت حسن سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ بام مچھلی اور مارماہی میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔

(۲۵۰۸۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، قَالَ : سَمِعْتُ جَعْفَرًا يَقُولُ : مَا لَيْسَ فِيهِ قِشْرٌ مِنَ السَّمَكِ فَإِنَّا نَعَافُهُ ، وَلاَ نَأْكُلُهُ.

(۲۵۰۸۳) حضرت حفص کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جعفر کو کہتے سُنا کہ جس مچھلی میں چھلکا نہیں ہوتا تو ہم اس سے گھن کھاتے ہیں اور اس کو نہیں کھاتے۔

(۲۵۰۸۴) حَدَّثَنَا أَبو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْجِرِّيثِ.

(۲۵۰۸۴) حضرت ابراہیم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ بام مچھلی میں کوئی حرج والی بات نہیں ہے۔

(۲۵۰۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِأَكْلِ الْجِرِّيثِ بَأْسًا.

(۲۵۰۸۵) حضرت ہشام، حضرت حسن کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ بام مچھلی کھانے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(٤٢) فِي لُحُومِ السَّلاَحِفِ وَالرَّقِّ

چھوٹے کچھوے اور بڑے کچھوے کے گوشت کے بارے میں

(۲۵۰۸۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؛ أَنَّهُ أُتِيَ بِسُلَحْفَاةٍ فَأَكَلَهَا.

(۲۵۰۸۶) حضرت یزید بن ابی زیاد، حضرت ابو جعفر کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس کچھوالا یا گیا تو انہوں نے اس کو کھایا۔

(٢٥٠٨٧) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَث ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : كَانَ فُقَهَاءُ الْمَدِينَةِ يَشْتَرُونَ الرَّقَّ ، وَيُغَالُونَ بِهَا حَتَّى بَلَغَ ثَمَنُهَا دِينَارًا.

(۲۵۰۸۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ فقہاء مدینہ بڑے کچھوے کو خریدتے تھے اور اس کی زیادہ سے زیادہ قیمت لگاتے تھے۔ یہاں تک کہ اس کی قیمت ایک دینار تک پہنچ جاتی تھی۔

(٢٥٠٨٨) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِأَكْلِهَا ، يَعْنِي السُّلَحْفَاةَ.

(۲۵۰۸۸) حضرت عطاء سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ اس کے کھانے میں یعنی کچھوے کے کھانے میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔

(٢٥٠٨٩) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِأَكْلِ السُّلَحْفَاةِ بَأْسًا.

(۲۵۰۸۹) حضرت ابن طاؤس، اپنے والد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ کچھوا کھانے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(٢٥٠٩٠) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِأَكْلِهَا.

(۲۵۰۹۰) حضرت حسن سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٤٣) باب التَّخْلِيلِ مِنَ الطَّعَامِ

کھانے کے بعد خلال کرنے کا بیان

(٢٥٠٩١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَأْمُرُ بِالتَّخَلُّلِ ، وَيَقُولُ : إِنَّ ذَلِكَ إِذَا تُرِكَ وَهَّنَ الأَضْرَاسَ.

(۲۵۰۹۱) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، خلال کرنے کا حکم دیا کرتے تھے اور کہتے تھے، جب خلال چھوڑا جاتا ہے تو یہ داڑھوں کو کمزور کر دیتا ہے۔

(٤٤) فِي لُحُومِ الْجَلاَّلَةِ

گندگی کھانے والے جانوروں کے گوشت کے بارے میں

(٢٥٠٩٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ لُحُومَ الْجَلاَّلَةِ ، وَأَلْبَانَهَا.

(۲۵۰۹۲) حضرت ہشام، حضرت عطاء کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ گندگی کھانے والے جانوروں کے گوشت اور ان

کے دودھ کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲۵.۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُحُومِ الْجَلاَّلَةِ وَأَلْبَانِهَا.

(۲۵۰۹۳) حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے گندگی کھانے والے جانوروں کے گوشت اور ان کے دودھ سے منع فرمایا۔

(۲۵.۹٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَلاَّلَةِ أَنْ يُؤْكَلَ لَحْمُهَا ، أَوْ يُشْرَبَ لَبَنُهَا. (مسند ۲۳۴۷)

(۲۵۰۹۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع کیا کہ گندگی کھانے والے جانور کا گوشت کھایا جائے یا اس کا دودھ پیا جائے۔

(۲۵.۹۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : كَانَ عَطَاءٌ لاَ يَرَى بِالْجَلاَّلَةِ بَأْسًا أَنْ يُحَجَّ عَلَيْهَا ، وَتُؤْكَلَ إِذَا كَانَ أَكْثَرُ عَلَفِهَا غَيْرَ الْجِلَّةِ ، وَإِنْ كَانَ أَكْثَرُ عَلَفِهَا الْجِلَّةُ ، فَإِنَّهُ كَرِهَهَا.

(۲۵۰۹۵) حضرت ابن جریج سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عطاء گندگی کھانے والے جانور کے بارے میں کوئی حرج نہیں محسوس کرتے تھے کہ اس پر حج کیا جائے اور جب اس کا اکثر چارہ غیر گندگی ہو تو اس کو کھایا جائے اور اگر اس کا اکثر چارہ گندگی ہو تو پھر آپ رحمہ اللہ نے اس کو ناپسند فرمایا ہے۔

(۲۵.۹٦) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى بِأَكْلِهَا بَأْسًا.

(۲۵۰۹۶) حضرت عمرو، حضرت حسن کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ گندگی کھانے والے جانور کے کھانے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(۲۵.۹۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، قَالَ : نُهِيَ عَنْ أَلْبَانِ الْجَلاَّلَةِ وَلُحُومِهَا ، وَأَنْ يُحَجَّ عَلَيْهَا وَأَنْ يُعْتَمَرَ.

(۲۵۰۹۷) حضرت عکرمہ بن خالد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ گندگی کھانے والے جانور کے گوشت اور دودھ سے منع کیا گیا ہے اور اس بات سے بھی منع کیا گیا ہے کہ اس پر حج یا عمرہ کیا جائے۔

(۲۵.۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَحْبِسُ الدَّجَاجَةَ الْجَلاَّلَةَ ثَلاَثًا.

(۲۵۰۹۸) حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ گندگی کھانے والی مرغی کو (ذبح سے پہلے) تین دن بند رکھتے تھے۔

(۲۵.۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَبَنِ

الشَّاةِ الْجَلاَّلَةِ. (ترمذی ۱۸۲۵۔ ابو داؤد ۳۷۸۰)

(۲۵۰۹۹) حضرت عکرمہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے گندگی کھانے والی بکری کے دودھ سے منع فرمایا ہے۔

(۲۵۱۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَحْمِ الشَّاةِ الْجَلاَّلَةِ.

(۲۵۱۰۰) حضرت مجاہد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے گندگی کھانے والی بکری کے گوشت سے منع فرمایا ہے۔

(۲۵۱۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَلْبَانِ الْجَلاَّلَةِ.

(۲۵۱۰۱) حضرت مجاہد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے گندگی خور جانور کے دودھ سے منع فرمایا۔

(۲۵۱۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَهُ إِبِلٌ جَلاَّلَةٌ ، فَأَصْدَرَهَا إِلَى الْحِمَى ثُمَّ رَدَّهَا ، فَحَمَلَ عَلَيْهَا الزَّوَامِلَ إِلَى مَكَّةَ.

(۲۵۱۰۲) حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس ایک گندگی خور اونٹ تھا چنانچہ آپ نے اس کو چراگاہ کی طرف بھیج دیا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو (کچھ دن بعد) واپس کیا اور پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس پر مسافروں کا سامان لاد کر مکہ کی طرف روانہ کیا۔

(۴۵) مَنْ قَالَ نِعْمَ الإِدَامُ الْخَلُّ

جو لوگ کہتے ہیں: بہترین سالن سرکہ ہے

(۲۵۱۰۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي زَيْنَبَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : نِعْمَ الإِدَامُ الْخَلُّ. (ترمذی ۱۸۳۹۔ ابو داؤد ۳۸۱۷)

(۲۵۱۰۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بہترین سالن سرکہ ہے۔''

(۲۵۱۰۴) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : نِعْمَ الإِدَامُ الْخَلُّ. (ابو داؤد ۳۸۱۶۔ ترمذی ۱۸۳۹)

(۲۵۱۰۴) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہترین سالن ''سرکہ'' ہے۔

(۲۵۱۰۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ

اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :نِعْمَ الإِدَامُ الْخَلُّ. (مسلم ۱۶۲۳۔ ابن ماجه ۳۳۱۶)

(۲۵۱۰۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بہترین سالن سرکہ ہے۔''

(٤٦) الرَّجُلُ يُضْطَرُّ إِلَى الْمَيْتَةِ

جو شخص مردار کھانے پر مجبور ہو جائے اس کے لیے کیا حکم ہے؟

(۲۵۱۰٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ؛ فِي الْمُضْطَرِّ إِلَى الْمَيْتَةِ، قَالَ: يَأْكُلُ مَا يُقِيمُهُ.

(۲۵۱۰٦) حضرت ابراہیم سے اس آدمی کے بارے میں روایت ہے، جو مردار خوری پر مجبور ہو چکا ہو وہ کہتے ہیں کہ یہ اتنا کھا سکتا ہے جس سے اس کی کمر سیدھی رہے۔

(۲۵۱۰۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :إِذَا اضْطُرَّ إِلَى مَا حُرِّمَ عَلَيْهِ ، فَهُوَ لَهُ حَلَالٌ.

(۲۵۱۰۷) حضرت ابو جعفر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب کوئی آدمی حرام کردہ چیز کی طرف مجبور ہو جائے تو وہ اس کے لئے حلال ہے۔

(۲۵۱۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي رَجُلٍ أُكْرِهَ عَلَى لَحْمِ الْخِنْزِيرِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ ، قَالَ :إِنْ أَكَلَ فَرُخْصَةٌ ، وَإِنْ لَمْ يَأْكُلْ فَقُتِلَ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

(۲۵۱۰۸) حضرت عطاء سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جس کو خنزیر کے گوشت اور شراب کے پینے کے اوپر مجبور کیا گیا ہو؟ تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر یہ آدمی اس کو کھالے تو اس کو اس کی اجازت ہے اور اگر نہ کھائے اور مر جائے تو جنت میں جائے گا۔

(٤٧) الأَخْوِنَةُ يُؤْكَلُ عَلَيْهَا

دستر خوان پر کھانا کھانے کا بیان

(۲۵۱۰۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ سَلَّامِ بْنِ مِسْكِينٍ ، قَالَ :دَخَلْتُ عَلَى جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ يَأْكُلُ عَلَى خِوَانٍ خَلَنْجٍ.

(۲۵۱۰۹) حضرت سلام بن مسکین سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت جابر بن زید کے ہاں حاضر ہوا جبکہ وہ خلنج نامی درخت کے بنائے ہوئے دستر خوان پر کھانا کھا رہے تھے۔

(٤٨) الْمَجُوسِيَّةُ تَخْدُمُ الرَّجُلَ

مجوسی عورت آدمی کی خدمت کر سکتی ہے

(۲۵۱۱۰) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْخَادِمِ الْمَجُوسِيَّةِ تَكُونُ لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ،

فَتَطْبُخُ لَهُ وَتَعْمَلُ لَهُ ، فَلَمْ يَرَ بِذَلِكَ بَأْسًا.

(۲۵۱۱۰) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ مجوسی عورت مسلمان مرد کے لیے کھانا پکا سکتی ہے اور اس کے کام کاج کر سکتی ہے۔

(۲۵۱۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، وَالْمُغِيرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :دَخَلْتُ عَلَى سَلْمَانَ وَعِنْدَهُ عِلْجَةٌ تُعَاطِيهِ.

(۲۵۱۱۱) حضرت طارق بن شہاب سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت سلمان کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کے پاس مجوسی خادمہ تھی جو ان کی خدمت کرتی تھی۔

(۴۹) فِي أَكْلِ السِّبَاعِ

درندہ کھانے کے بارے میں

(۲۵۱۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، قَالَ :دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَرَأَيْتُ عَلَى إِخْوَانِهِ أَلْوَانَ السِّبَاعِ ، أَوْ قَالَ :سِبَاعٌ مِنَ الطَّيْرِ.

(۲۵۱۱۲) حضرت طلحہ بن یحییٰ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے ان کے دستر خوان پر متنوع قسم کے درندے دیکھے...... یا فرمایا...... مختلف درندے جنس کے پرندے تھے۔

کِتَابُ اللِّبَاسِ

(۱) مَنْ رَخَّصَ فِي لِبْسِ الخزِّ

جو حضرات ریشم سے بنے ہوئے کپڑے کی اجازت دیتے ہیں

(۲۵۱۱۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مِطْرَفَ خَزٍّ ، وَرَأَيْتُ عَلَى الْقَاسِمِ مِطْرَفَ خَزٍّ ، وَرَأَيْتُ عَلَى عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ خَزًّا.

(۲۵۱۱۳) حضرت یحییٰ بن ابن اسحٰق سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے جسم پر ریشم سے بنا ہوا کپڑا دیکھا اور میں نے حضرت قاسم کے جسم پر ریشم سے بنا ہوا کپڑا دیکھا اور میں نے حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ کو ریشم سے بنا کپڑا پہنے دیکھا۔

(۲۵۱۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعَلَيْهِ كِسَاءُ خَزٍّ ، وَكَانَ يُخَضِّبُ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ.

(۲۵۱۱۴) حضرت عیزار بن حُریث سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو اس طرح دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ پر ریشم سے تیار کردہ چادر تھی اور آپ رضی اللہ عنہ مہندی اور کتم (خاص بوٹی) کے ذریعہ خضاب کرتے تھے۔

(۲۵۱۱٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى مِطْرَفَ خَزٍّ.

(۲۵۱۱۵) حضرت شیبانی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی پر ریشم سے تیار کردہ چادر دیکھی ہے۔

(۲۵۱۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ لأَبِي بَكْرَةَ مِطْرَفُ خَزٍّ سَدَاهُ حَرِيرٌ ، فَكَانَ يَلْبَسُهُ.

(۲۵۱۱۶) حضرت عیینہ بن عبد الرحمٰن، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکرہ کے پاس ریشم سے تیار کردہ چادر تھی جس کا تانا ریشم کا تھا اور آپ رضی اللہ عنہ اس کو پہننا بھی کرتے تھے۔

(۲۵۱۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ أَبِي بْنِ زِيَادٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى مِطْرَفَ خَزٍّ فَلَبِسَهُ حَتَّى تَقَطَّعَ ، ثُمَّ نَقَضَهُ مَرَّةً أُخْرَى.

(۲۵۱۱۷) حضرت یزید بن ابی زیاد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ پر ریشم سے بنی ہوئی چادر دیکھی جس کو انہوں نے پہنا، یہاں تک کہ وہ چادر ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی...... پھر آپ رحمہ اللہ نے اس کو ایک مرتبہ سی لیا۔

(۲۵۱۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لَهَا كِسَاءُ خَزٍّ ، فَكَسَتْهُ ابْنَ الزُّبَيْرِ.

(۲۵۱۱۸) حضرت ہشام بن عروہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک ریشم سے تیار شدہ چادر تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا نے وہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو پہنادی۔

(۲۵۱۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ الأَحْنَفَ بْنَ قَيْسٍ عَلَى بَغْلَةٍ ، وَرَأَيْتُ عَلَيْهِ عِمَامَةَ خَزٍّ ، وَمِطْرَفَ خَزٍّ.

(۲۵۱۱۹) حضرت اسماعیل بن خالد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت احنف بن قیس کو خچر پر سوار دیکھا اور میں نے ان پر ریشم کا عمامہ اور ریشم (سے تیار شدہ) چادر دیکھی۔

(۲۵۱۲۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، وَشُبَيْلِ بْنِ عَوْفٍ ، وَالشَّعْبِيِّ ؛ مَطَارِفَ الْخَزِّ ، وَرَأَيْتُ عَلَى شُرَيْحٍ مِطْرَفَ خَزٍّ ، وَبُرْنُسَ خَزٍّ.

(۲۵۱۲۰) حضرت اسماعیل بن ابن خالد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قیس بن ابی حازم، حضرت شُبیل بن عوف اور حضرت شعبی پر اُون اور ریشم سے تیار شدہ چادر دیکھی اور میں نے حضرت شریح پر اُون اور ریشم سے تیار شدہ چادر اور اُون اور ریشم سے تیار شدہ بڑی ٹوپی دیکھی۔

(۲۵۱۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَمَّارٌ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى أَبِي قَتَادَةَ مِطْرَفَ خَزٍّ ، وَرَأَيْتُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ مِطْرَفَ خَزٍّ ، وَرَأَيْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ مَا لاَ أُحْصِي.

(۲۵۱۲۱) حضرت عمران قطان سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عمار نے بتایا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ پر اُون اور ریشم سے تیار شدہ چادر دیکھی اور میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر اُون اور ریشم سے تیار شدہ چادر دیکھی اور میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما پر (ریشم کی چادر) اتنی مرتبہ دیکھی جس کو میں شمار نہیں کرسکتا۔

(۲۵۱۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بُرْنُسَ خَزٍّ.

(۲۵۱۲۲) حضرت ولید بن جمیع سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عبیدہ بن عبد اللہ پر اُون اور ریشم سے تیار شدہ

بڑی ٹوپی دیکھی۔

(۲۵۱۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، وَعَلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَكْسِيَةَ خَزٍّ.

(۲۵۱۲۳) حضرت ہشام بن عروہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت عروہ بن زبیر، اور حضرت علی ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہم پر اون اور ریشم سے تیار شدہ چادریں دیکھیں۔

(۲۵۱۲٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى الْقَاسِمِ ، وَأَبِي جَعْفَرٍ جُبَّتَيْنِ مِنْ خَزٍّ ، وَجُبَّةُ أَبِي جَعْفَرٍ مِنْ خَزٍّ أَدْكَنَ.

(۲۵۱۲۴) حضرت محمد بن اسحاق سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم، اور حضرت ابوجعفر پر دو جُبے اون اور ریشم سے تیار شدہ دیکھے اور حضرت ابوجعفر کے جُبے کا رنگ مائل بہ سیاہی تھا۔

(۲۵۱۲٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ الأَجْلَحِ، عَنْ حَبِيبٍ، قَالَ: كَانَ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ كِسَاءُ خَزٍّ ، يَلْبَسُهُ كُلَّ جُمُعَةٍ.

(۲۵۱۲۵) حضرت حبیب سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس اُون اور ریشم سے تیار شدہ ایک چادر تھی جس کو وہ ہر جمعہ پہنا کرتے تھے۔

(۲۵۱۲٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : جَلَسْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَلَيَّ جُبَّةُ خَزٍّ ، فَأَخَذَ بِكُمِّ جُبَّتِي وَقَالَ :مَا أَجْوَدَ جُبَّتَكَ هَذِهِ ، قَالَ :قُلْتُ :وَمَا تُغْنِي وَقَدْ أَفْسَدُوهَا عَلَيَّ ، قَالَ :وَمَنْ أَفْسَدَهَا؟ قُلْتُ :سَالِمٌ ، قَالَ :إِذَا صَلُحَ قَلْبُكَ فَالْبَسْ مَا بَدَا لَكَ ، قَالَ :فَذَكَرْتُ قَوْلَهُمَا لِلْحَسَنِ، فَقَالَ :إِنَّ مِنْ صَلاَحِ الْقَلْبِ تَرْكَ الْخَزِّ.

(۲۵۱۲۶) حضرت علی بن زید سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا، جبکہ مجھ پر اُون اور ریشم سے تیار شدہ جُبہ تھا۔ پس انہوں نے میرے جُبہ کی آستین کو پکڑا اور کہا، تمہارا یہ جُبہ کتنا خوبصورت ہے؟ کہتے ہیں میں نے کہا۔ لوگوں نے تو اس کو مجھ پر فاسد قرار دیا ہے؟ انہوں نے پوچھا اس کو کس نے فاسد قرار دیا ہے؟ میں نے کہا۔ حضرت سالم نے، انہوں نے کہا جب تمہارا دل درست ہو تو تم جو چاہو پہن لو۔ راوی کہتے ہیں میں نے ان دونوں کی بات حضرت حسن سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا: دل کی درستگی بھی اُون اور ریشم سے بنے کپڑے کو چھوڑنے سے ہے۔

(۲۵۱۲۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، سَأَلْتُهُ ، قُلْتُ : كَانُوا يَلْبَسُونَ الْخَزَّ ؟ قَالَ : كَانُوا يَلْبَسُونَهُ وَيَكْرَهُونَهُ ، وَيَرْجُونَ رَحْمَةَ اللهِ.

(۲۵۱۲۷) حضرت ابن عون، حضرت محمد رحمہ اللہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ میں نے اُن سے سوال کیا میں نے کہا، پہلے لوگ خز (اُون اور ریشم سے تیار) پہنا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا وہ لوگ خز پہنتے تو تھے لیکن اس کو ناپسند کرتے تھے اور خدا کی رحمت کی

اُمید رکھتے تھے۔

(۲۵۱۲۸) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ بِعَرَفَاتٍ، وَعَلَيْهِ مِطْرَفٌ مِنْ خَزٍّ أَصْفَرَ.

(۲۵۱۲۸) حضرت شیبانی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد بن علی کو مقام عرفات میں دیکھا جبکہ ان پر زرد رنگ کے اُون اور ریشم سے تیار شدہ چادر تھی۔

(۲۵۱۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : اسْتَأْذَنَ سَعْدٌ عَلَى ابْنِ عَامِرٍ ، وَتَحْتَهُ مَرَافِقُ مِنْ حَرِيرٍ ، فَأَمَرَ بِهَا فَرُفِعَتْ ، فَلَمَّا دَخَلَ سَعْدٌ دَخَلَ وَعَلَيْهِ مِطْرَفٌ مِنْ خَزٍّ ، فَقَالَ لَهُ : اسْتَأْذَنْتَ عَلَيَّ وَتَحْتِي مَرَافِقُ مِنْ حَرِيرٍ ، فَأَمَرْت بِهَا فَرُفِعَتْ ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ : نِعْمَ الرَّجُلُ أَنْتَ إِنْ لَمْ تَكُنْ مِمَّنْ قَالَ اللَّهُ : ﴿أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا﴾ وَاللَّهِ لأَنْ أَضْطَجِعَ عَلَى جَمْرِ الْغَضَى أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَضْطَجِعَ عَلَيْهَا ، قَالَ : فَهَذَا عَلَيْكَ شَطْرُهُ حَرِيرٌ وَشَطْرُهُ خَزٌّ ، قَالَ : إِنَّمَا يَلِي جِلْدِي مِنْهُ الْخَزُّ.

(۲۵۱۲۹) حضرت صفوان بن عبد اللہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عامر رضی اللہ عنہ کے ہاں آنے کی اجازت طلب کی۔ جبکہ حضرت ابن عامر رضی اللہ عنہ کے نیچے ریشم سے بنے تکیے تھے، چنانچہ حضرت ابن عامر رضی اللہ عنہ نے ان کے بارے میں حکم دیا اور ان کو اٹھا دیا گیا، پھر جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عامر رضی اللہ عنہ کے ہاں داخل ہوئے تو ابن عامر رضی اللہ عنہ پر اُون اور ریشم سے تیار شدہ ایک دھاریدار چادر تھی۔ حضرت ابن عامر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہا، آپ نے مجھ پر داخلہ کی اجازت مانگی تو میرے نیچے ریشم کے تکیے تھے چنانچہ میں نے ان کے بارے میں حکم دیا اور وہ اٹھا دیئے گئے۔ اس پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ابن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ اگر آپ ان لوگوں میں سے نہ ہوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ (ترجمہ) تم نے اپنی لذتوں کو دنیا میں پورا کر لیا۔

تو آپ بہترین آدمی ہوں بخدا مجھے تو جھاڑ کے درخت کے انگارے پر لیٹنا بنسبت اس پر لیٹنے کے زیادہ محبوب ہے پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا، آپ پر یہ جو چادر ہے اس کا بھی ایک حصہ ریشم اور ایک حصہ خز اون اور ریشم سے بنا ہوا ہے؟ حضرت ابن عامر رضی اللہ عنہ نے کہا، میرے جسم کے ساتھ اس میں سے خز ملا ہوا ہے۔

(۲۵۱۳۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي شُعْبَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ مِطْرَفَ خَزٍّ قَدْ ثَنَاهُ.

(۲۵۱۳۰) حضرت محمد بن زیاد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اوپر خز سے بنی ہوئی چادر دیکھی جس کو آپ نے موڑا ہوا تھا۔

(۲۵۱۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ؛ أَنَّ ثَلاَثَةَ عَشَرَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يَلْبَسُونَ خَزًّا.

(۲۵۱۳۱) حضرت خیثمہ سے روایت ہے۔ کہ جناب نبی کریم ﷺ کے صحابہ ؓ میں سے تیرہ افراد اُون اور ریشم سے تیار شدہ کپڑا پہنا کرتے تھے۔

(۲۵۱۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى أَبِي عُبَيْدَةَ مِطْرَفَ خَزٍّ ، وَرَأَيْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِطْرَفَ خَزٍّ أَبْيَضَ.

(۲۵۱۳۲) حضرت عثمان بن ابی ہند سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عبیدہ ؓ پر اُون اور ریشم سے تیار شدہ دھاری دار چادر دیکھی، اور میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ پر اُون اور ریشم سے تیار شدہ سفید دھاری دار چادر دیکھی۔

(۲) فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ ، وَكَرَاهِيَةِ لُبْسِهِ

ریشم پہننے کے بارے میں اور اس کے پہننے میں کراہت کے بارے میں

(۲۵۱۳۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الآخِرَةِ. (بخاری ۵۸۳۲۔ مسلم ۲۱)

(۲۵۱۳۳) حضرت انس ؓ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دنیا میں ریشم کو پہن لیا تو وہ آخرت میں ریشم کو نہیں پہنے گا۔

(۲۵۱۳۴) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُبَيْرَةَ ، قَالَ : أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةٌ مِنْ حَرِيرٍ ، فَأَهْدَاهَا لِعَلِيٍّ فَلَبِسَهَا عَلِيٌّ ، فَلَمَّا رَآهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنِّي أَكْرَهُ لَكَ مَا أَكْرَهُ لِنَفْسِي ، اجْعَلْهَا خُمُرًا بَيْنَ النِّسَاءِ.

(۲۵۱۳۴) حضرت ہبیرہ ؓ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو ریشم سے تیار کردہ ایک جوڑا ہدیہ کیا گیا تو آپ ﷺ نے وہ جوڑا حضرت علی ؓ کو ہدیہ کردیا پھر حضرت علی ؓ نے اس کو پہن لیا۔ پس جب آپ ﷺ نے اس جوڑے کو دیکھا تو فرمایا: جو چیزیں اپنے لیے ناپسند کرتا ہوں، اس کو میں تیرے لیے بھی ناپسند کرتا ہوں۔ اس کو عورتوں کے درمیان دو پٹہ بنا کردے دو۔"

(۲۵۱۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْحَرِيرُ وَالذَّهَبُ حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي ، حِلٌّ لإِنَاثِهِمْ. (ترمذی ۱۷۲۰۔ احمد ۴/ ۳۹۲)

(۲۵۱۳۵) حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ریشم اور سونا میری امت کے مردوں پر حرام ہے اور ان کی عورتوں کے لیے حلال ہے۔

(۲۵۱۳۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْد ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدِّيبَاجِ وَالْحَرِيرِ وَالإِسْتَبْرَقِ.

(۲۵۱۳۶) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیباج، حریر اور استبرق سے منع فرمایا۔

(۲۵۱۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي فَاخِتَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي هُبَيْرَةُ بْنُ يَرِيمٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ أُهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةٌ مُسَيَّرَةٌ بِحَرِيرٍ إِمَّا سَدَاهَا ، أَوْ لُحْمَتُهَا ، فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيَّ ، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا أَصْنَعُ بِهَا ، أَلْبَسُهَا؟ قَالَ : لاَ ، إِنِّي لاَ أَرْضَى لَكَ مَا أَكْرَهُ لِنَفْسِي ، وَلَكِنِ اجْعَلْهَا خُمُرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ. (ابن ماجه ۳۵۹۶)

(۲۵۱۳۷) حضرت ابو فاختہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے ہبیرہ بن یریم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ریشمی تار کا ایک جوڑا...... جس کا تانا یا بانا ریشم کا تھا...... ہدیہ میں آیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ جوڑا مجھے (حضرت علی رضی اللہ عنہ کو) بھیج دیا پس میں (اس کو لے کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کا کیا کروں؟ اس کو پہن لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ جو چیز میں اپنے لیئے پسند نہیں کرتا وہ تیرے لیئے بھی پسند نہیں کرتا۔ لیکن تم اس کپڑے کو فواطم...... فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، فاطمہ بنت اسد اور فاطمہ بنت حمزہ...... کے درمیان دوپٹہ بنا کر تقسیم کردو۔

(۲۵۱۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ حُذَيْفَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَلْبَسَ الْحَرِيرَ وَالدِّيبَاجَ ، وَقَالَ : هُوَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا ، وَلَكُمْ فِي الآخِرَةِ.

(مسلم ۱۶۳۷۔ نسائی ۹۶۱۵)

(۲۵۱۳۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع کیا کہ ہم دیباج اور ریشم پہنیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ چیزیں کفار کے لئے دنیا میں ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں ہیں۔

(۲۵۱۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي فَاخِتَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي جَعْدَةُ بْنُ هُبَيْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ بِنَحْوِ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحِيمِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي فَاخِتَةَ.

(۲۵۱۳۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو فاختہ والی حدیث کی طرح حدیث روایت کرتے ہیں۔

(۲۵۱۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ ، وَقَالَ : هُوَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا ، وَلَنَا فِي الآخِرَةِ.

(بخاری ۵۸۳۱۔ مسلم ۱۶۳۷)

(۲۵۱۴۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم اور سونے کے پہننے سے منع فرمایا۔

اور ارشاد فرمایا: یہ چیزیں کفار کے لئے دنیا میں ہیں اور ہمارے لیئے آخرت میں ہیں۔

(۲۵۱۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةً سِيَرَاءَ مِنْ حَرِيرٍ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، لَوِ ابْتَعْتَ هَذِهِ الْحُلَّةَ لِلْوَفْدِ وَلِيَوْمِ الْجُمُعَةِ ؟ فَقَالَ : إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ فِي الآخِرَةِ. (بخاری ۸۸۶۔ مسلم ۱۶۳۸)

(۲۵۱۴۱) حضرت نافع ؒ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں یہ خبر دی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خالص ریشم کا ایک جوڑا دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اگر آپ یہ جوڑا وفود اور جمعہ کے لئے خرید لیں؟ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

(۲۵۱۴۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْيَزَنِيِّ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَعَلَيْهِ فَرُّوجٌ ، يَعْنِي قَبَاءً مِنْ حَرِيرٍ ، فَلَمَّا قَضَى صَلاَتَهُ نَزَعَهُ نَزْعًا عَنِيفًا ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، صَلَّيْتَ وَهُوَ عَلَيْكَ ، قَالَ : إِنَّ هَذَا لاَ يَنْبَغِي لِلْمُتَّقِينَ. (بخاری ۳۷۵۔ مسلم ۲۳)

(۲۵۱۴۲) حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ہمیں نماز مغرب پڑھائی درانحالیکہ آپ ﷺ پر ریشم کی ایک قباء تھی، پھر جب آپ ﷺ اپنی نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ ﷺ نے اس کو انتہائی ترش روئی کے ساتھ اتار دیا۔ اس پر میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے (ابھی) نماز پڑھائی تب تو یہ آپ پر تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً متقین کے لئے یہ مناسب نہیں ہے۔

(۲۵۱۴۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَنِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ إِلاَّ مَا كَانَ هَكَذَا ، ثُمَّ وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ ، ثُمَّ الثَّانِيَةِ ، ثُمَّ الثَّالِثَةِ ، ثُمَّ الرَّابِعَةِ وَقَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا عَنْهُ. (بخاری ۵۸۲۸۔ مسلم ۱۶۴۲)

(۲۵۱۴۳) حضرت ابوعثمان، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ ریشم اور دیباج سے منع کیا کرتے تھے مگر اتنی مقدار، اس کے بعد راوی اپنی ایک انگلی پھر دوسری انگلی پھر تیسری انگلی اور پھر چوتھی انگلی سے اشارہ کیا اور فرمایا، جناب رسول اللہ ﷺ ہمیں اس سے منع کیا کرتے تھے۔

(۲۵۱۴۴) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي كَنَفٍ ، قَالَ : انْطَلَقْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ حَتَّى أَتَيْتُ دَارَهُ ، فَأَتَاهُ بَنُونَ لَهُ عَلَيْهِمْ قُمُصُ حَرِيرٍ فَخَرَّقَهَا ، وَقَالَ : انْطَلِقُوا إِلَى أُمِّكُمْ فَلْتُلْبِسكُمْ غَيْرَ هَذَا.

(۲۵۱۴۴) حضرت ابوکنف سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ کے ساتھ چلا یہاں تک کہ میں ان کے گھر آ پہنچا، پس آپ کے پاس آپ کے بیٹے آئے اور ان کے جسم پر ریشم کی قمیصیں تھیں۔ حضرت عبد اللہ نے انہیں پھاڑ دیا، اور فرمایا: تم اپنی والدہ

کے پاس چلے جاؤ تاکہ وہ تمہیں اس کے علاوہ لباس پہنائے۔

(٢٥١٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ ، عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ شَمَّاسٍ ، عَنْ عَمِّهِ ، قَالَ : رَأَى ابْنُ مَسْعُودٍ ابْنًا لَهُ عَلَيْهِ قَمِيصٌ مِنْ حَرِيرٍ ، فَشَقَّهُ ، وَقَالَ : إِنَّمَا هَذَا لِلنِّسَاءِ.

(۲۵۱۴۵) حضرت مہاجر بن شماس اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے اپنے ایک بیٹے کو اس طرح دیکھا کہ اس پر ریشم کی قمیص تھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے قمیص کو پھاڑ دیا اور فرمایا: یہ صرف عورتوں کے لئے ہے۔

(٢٥١٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي الْمُغِيرَةِ الْعَبْسِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : قَدِمَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ مِنْ سَفَرٍ ، وَقَدْ كُسِيَ وَلَدُهُ الْحَرِيرَ ، فَنَزَعَ مِنْهُ مَا كَانَ عَلَى ذُكُورِ وَلَدِهِ ، وَتَرَكَ مِنْهُ مَا كَانَ عَلَى بَنَاتِهِ.

(۲۵۱۴۶) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ ایک سفر سے واپس تشریف لائے۔ اور ان کے بچوں کو ریشم پہنایا ہوا تھا، پس انہوں نے اپنی اولاد میں سے مذکر اولاد پر سے وہ کپڑے اتار دیئے اور اپنی مؤنث اولاد کے جسم پر وہ کپڑے رہنے دیئے۔

(٢٥١٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَمَعَهُ ابْنٌ لَهُ عَلَى عُمَرَ ، عَلَيْهِ قَمِيصُ حَرِيرٍ ، فَشَقَّ الْقَمِيصَ.

(۲۵۱۴۷) حضرت سعد بن ابراہیم، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، اپنے بیٹے کے ہمراہ ..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور بیٹے نے ریشم کی قمیص پہنی ہوئی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ قمیص پھاڑ دی۔

(٢٥١٤٨) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ كَعْبٍ؛ أَنَّهُ ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ، قَالَ: قَالَ: أَلاَ لاَ تُلْبِسُوا نِسَاءَكُمُ الْحَرِيرَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ ، فَإِنَّهُ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الآخِرَةِ. (بخاری ۵۸۳۴۔ مسلم ۱۶۴۱)

(۲۵۱۴۸) حضرت خلیفہ بن کعب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سُنا۔ انہوں نے کہا خبردار! تم اپنی عورتوں کو (بھی) ریشم نہ پہناؤ، کیونکہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا ہے کہ جناب رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''تم ریشم نہ پہنو کیونکہ جو دنیا میں پہن لے گا وہ آخرت میں اس کو نہیں پہنے گا۔''

(٢٥١٤٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي الصَّعْبَةِ ، عَنْ أَبِي أَفْلَحَ الْهَمْدَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زُرَيْرٍ الْغَافِقِيِّ سَمِعَه يَقُولُ : سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ : أَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرِيرًا بِشِمَالِهِ وَذَهَبًا بِيَمِينِهِ ، ثُمَّ رَفَعَ بِهِمَا يَدَيْهِ فَقَالَ: إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي ، حِلٌّ لإِنَاثِهِمْ. (ابوداؤد ۴۰۵۴۔ احمد ۱/ ۱۱۵)

(۲۵۱۴۹) حضرت عبداللہ بن زریر غافقی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سُنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بائیں ہاتھ پر ریشم اور اپنے دائیں ہاتھ میں سونے کو پکڑا پھر ان دونوں کو لے کر اپنے ہاتھ اُوپر اٹھائے اور فرمایا: ''یہ دونوں میری اُمت کے مردوں پر حرام ہیں اور ان کی عورتوں کے لئے حلال ہیں۔''

(۲۵۱۵۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَنَس بْنُ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنْ حَفْصَةَ؛ أَنَّ عُطَارِدَ بْنَ حَاجِبٍ جَاءَ بِثَوْبِ دِيبَاجٍ كَسَاهُ إِيَّاهُ كِسْرَى ، فَقَالَ عُمَرُ :أَلاَ أَشْتَرِيهِ لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ :إِنَّمَا يَلْبَسُهُ مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ. (بخاری ۸۸۶۔ احمد ۶/ ۲۸۸)

(۲۵۱۵۰) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عُطارد بن حاجب دیباج کا ایک کپڑا لے کر آئے جو انہیں کسریٰ نے پہنایا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں یہ کپڑا آپ کے لئے خرید لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کپڑے کو صرف وہی پہنتا ہے جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہ ہو۔

(۲۵۱۵۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، عَنْ حَفْصٍ اللَّيْثِيِّ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَنْتَمِ ، وَالتَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ ، وَالْحَرِيرِ.

(۲۵۱۵۱) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حنتم (ہرے رنگ کے گھڑے)، سونے کی انگوٹھی اور ریشم پہننے سے منع کیا ہے۔

(۲۵۱۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الإِفْرِيقِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي إِحْدَى يَدَيْهِ ثَوْبٌ مِنْ حَرِيرٍ ، وَفِي الأُخْرَى ذَهَبٌ، فَقَالَ :إِنَّ هَذَيْنِ مُحَرَّمٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي ، حِلٌّ لإِنَاثِهِمْ. (ابن ماجه ۳۵۹۷۔ طبرانی ۱۳۶)

(۲۵۱۵۲) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس اس حالت میں تشریف لائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ہاتھ میں ریشم کا کپڑا تھا اور دوسرے ہاتھ میں سونا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بلاشبہ یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام کردہ ہیں اور ان کی عورتوں کے لئے حلال ہیں۔''

(۲۵۱۵۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ :أَخْبَرَنِي أَبِي ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ عَلَى الْمِنبَرِ ، يَقُولُ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ. (احمد ۴/ ۹۶)

(۲۵۱۵۳) حضرت علی بن عبداللہ بن علی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بتایا کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو منبر پر کہتے سُنا: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم اور سونے کو پہننے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۵۱۵۴) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، قَالَ :سُئِلَ أَنَسٌ عَنِ الْحَرِيرِ ؟ فَقَالَ :نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهِ ، كُنَّا

نَسْمَعُ أَنَّہُ مَنْ لَبِسَہُ فِی الدُّنْیَا ، لَمْ یَلْبَسْہُ فِی الآخِرَۃِ.

(۲۵۱۵۴) حضرت حمید سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ریشم کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: ہم اس کے شر سے اللہ کی پناہ پکڑتے ہیں، ہم یہ بات سُنا کرتے تھے کہ جو آدمی اس کو دُنیا میں پہنے گا تو وہ آخرت میں اس کو نہیں پہنے گا۔

(۲۵۱۵۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَیْثٍ ، عَنْ عَطَائٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّہُ کَانَ یَکْرَہُ لُبْسَ الْحَرِیرِ.

(۲۵۱۵۵) حضرت عطاء، حضرت طاؤس کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ ریشم کے پہننے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲۵۱۵۶) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ یُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ کَانَ یَکْرَہُ قَلِیلَ الْحَرِیرِ وَکَثِیرَہُ.

(۲۵۱۵۶) حضرت یونس، حضرت حسن کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ آپ رحمہ اللہ تھوڑے ریشم اور زیادہ ریشم کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲۵۱۵۷) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حُصَیْنٍ ، قَالَ : کَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیزِ : لاَ تَلْبَسُوا مِنَ الْحَرِیرِ إِلاَّ مَا کَانَ سَدَاہُ قُطْنًا ، أَوْ کَتَّانًا.

(۲۵۱۵۷) حضرت حصین سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے ایک تحریر لکھی، تم لوگ ریشم میں سے صرف وہ کپڑا پہنو جس کا تانا روئی کا یا کتان کا ہو۔

(۲۵۱۵۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَۃَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ مَیْسَرَۃَ ، عَنْ زَیْدِ بْنِ وَہْبٍ ، عَنْ عَلِیٍّ ، قَالَ : کَسَانِی رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُلَّۃً سِیَرَائَ فَرُحْتُ فِیہَا ، فَرَأَیْتُ الْغَضَبَ فِی وَجْہِہِ ، قَالَ : فَشَقَقْتُہَا بَیْنَ نِسَائِی. (بخاری ۵۸۴۰۔ ۶۶۰۷)

(۲۵۱۵۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک خالص (ریشم کا) جوڑا دیا، چنانچہ میں اس کو پہن کر نکلا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک میں آثارِ غضب دیکھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پس میں نے اس جوڑے کو اپنی عورتوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔

(۲۵۱۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَۃَ ، عَنْ سَعِیدٍ ، عَنْ قَتَادَۃَ ، عَنْ دَاوُدَ السَّرَّاجِ ، عَنْ أَبِی سَعِیدٍ ، قَالَ : مَنْ لَبِسَ الْحَرِیرَ فِی الدُّنْیَا ، لَمْ یَلْبَسْہُ فِی الآخِرَۃِ.

(۲۵۱۵۹) حضرت ابو سعید سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جس شخص نے دنیا میں ریشم پہنا تو وہ شخص آخرت میں ریشم نہیں پہنے گا۔

(۳) مَنْ رَخَّصَ فِی لُبْسِ الْحَرِیرِ فِی الْحَرْبِ ، إِذَا کَانَ لَہُ عُذْرٌ ، وَمَنْ کَرِہَہُ

جو حضرات دورانِ جنگ عذر والے شخص کو ریشم پہننے کی اجازت دیتے ہیں اور جو حضرات اس کو ناپسند کرتے ہیں

(۲۵۱۶۰) حَدَّثَنَا رَیْحَانُ بْنُ سَعِیدٍ ، عَنْ مَرْزُوقِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قَالَ أَبُو فَرْقَدٍ : رَأَیْتُ عَلَی تَجَافِیفِ أَبِی مُوسَی

الدِّيبَاجَ وَالْحَرِيرَ.

(۲۵۱۶۰) حضرت مرزوق بن عمرو سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوفرقد کہتے ہیں میں نے حضرت ابوموسیٰ کی زین پر دیباج اور ریشم دیکھا۔

(۲۵۱۶۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : كَانَ لأَبِي يَلْمَقُ مِنْ دِيبَاجٍ يَلْبَسُهُ فِي الْحَرْبِ.

(۲۵۱۶۱) حضرت ہشام سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد کے پاس ایک قباء تھی، جو دیباج سے تیار شدہ تھی جس کو وہ جنگ میں پہنتے تھے۔

(۲۵۱۶۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ إِذَا كَانَ جُبَّةً ، أَوْ سِلاَحًا.

(۲۵۱۶۲) حضرت لیث، حضرت عطاء کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: اگر یہ جُبہ یا اسلحہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۵۱۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِلُبْسِ الْحَرِيرِ فِي الْحَرْبِ.

(۲۵۱۶۳) حضرت عطاء سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ دوران جنگ ریشم پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۵۱۶٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَنْبَأَهُمْ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ ، وَلِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فِي قَمِيصَيْنِ مِنْ حَرِيرٍ ، مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهِمَا ، حِكَّةٍ. (بخاری ۲۹۱۹۔ مسلم ۱۶۴۶)

(۲۵۱۶۴) حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو ریشم کی قمیصیں پہننے کی اجازت دی بوجہ ان کو خارش کی بیماری کے۔

(۲۵۱۶۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ ، قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى ابْنِ مُحَيْرِيزٍ أَسْأَلُهُ عَنْ لُبْسِ الْيَلاَمِقِ وَالْحَرِيرِ فِي دَارِ الْحَرْبِ ؟ قَالَ : فَكَتَبَ : أَنْ كُنْ أَشَدَّ مَا كُنْتُ كَرَاهِيَةً لِمَا تَكْرَهُ عِنْدَ الْقِتَالِ ، حِينَ تُعَرِّضُ نَفْسَكَ لِلشَّهَادَةِ.

(۲۵۱۶۵) حضرت ولید بن ہشام سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن محیریز کو خط لکھا اور میں نے ان سے دارالحرب میں قباء اور ریشم پہننے کے بارے میں سوال کیا؟ راوی کہتے ہیں پس انہوں نے لکھا جس چیز کو تم ناپسند کرتے ہو اس کو تم قتال کے وقت جبکہ تم اپنے آپ کو شہادت کے لئے پیش کرتے ہو اور زیادہ ناپسند کرو۔

(۲۵۱۶٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي مَكِينٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَهُ فِي الْحَرْبِ ، وَقَالَ : أَرْجَى مَا يَكُونُ لِلشَّهَادَةِ.

(۲۵۱۶٦) حضرت ابومکین، حضرت عکرمہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اس کو جنگ میں بھی ناپسند کرتے تھے اور کہتے تھے۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ شہادت کے لئے نہیں ہوگی۔

(۲۵۱۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ لُبْسِ الدِّيبَاجِ فِي الْحَرْبِ ؟ فَقَالَ : مِنْ أَيْنَ كَانُوا يَجِدُونَ الدِّيبَاجَ ؟

(۲۵۱۶۷) حضرت ابن عون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد ریشید سے جنگ کے دوران دیباج پہننے سے متعلق سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ لوگ دیباج کہاں سے لیں گے؟

(۲۵۱۶۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ : شَهِدْنَا الْيَرْمُوكَ ، قَالَ : فَاسْتَقْبَلَنَا عُمَرُ وَعَلَيْنَا الدِّيبَاجُ وَالْحَرِيرُ ، فَأَمَرَ بِرَمْيِنَا بِالْحِجَارَةِ ، قَالَ : فَقُلْنَا : مَا بَلَغَهُ عَنَّا ؟ قَالَ : فَنَزَعْنَاهُ وَقُلْنَا : كَرِهَ زِيَّنَا ، فَلَمَّا اسْتَقْبَلْنَاهُ رَحَّبَ بِنَا ، وَقَالَ : إِنَّكُمْ جِئْتُمُونِي فِي زِيِّ أَهْلِ الشِّرْكِ ، إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَرْضَ لِمَنْ قَبْلَكُمُ الدِّيبَاجَ ، وَلاَ الْحَرِيرَ.

(۲۵۱۶۸) حضرت سوید بن غفلہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ یرموک میں حاضر تھے۔ راوی کہتے ہیں ہمارا سامنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہو گیا۔ جبکہ ہم پر دیباج اور ریشم تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں پتھر مارنے کا حکم دیا۔ ہم نے (دل میں) کہا انہیں ہمارے طرف سے کیا بات پہنچی ہے؟ راوی کہتے ہیں پھر ہم نے اس لباس کو اتار دیا اور ہم نے کہا: انہیں ہماری ہیئت پسند نہیں آئی۔ پھر جب ہمارا سامنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوا تو انہوں نے ہمیں مرحبا کہا اور فرمایا: تم لوگ میرے پاس (پہلے) اہل شرک کی ہیئت میں آئے تھے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تم سے پہلوں کے لئے بھی دیباج اور ریشم سے راضی نہ تھے۔

(۲۵۱۶۹) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَ حَرِيرٍ سِيَرَاءَ. (ابن ماجه ۳۵۹۸۔ نسائی ۹۵۷٦)

(۲۵۱۶۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو خالص ریشم کی قمیص پہنے دیکھا۔

(٤) مَنْ كَرِهَ الْحَرِيرَ لِلنِّسَاءِ

جو عورتوں کے لئے (بھی) ریشم کو ناپسند کرتے ہیں

(۲۵۱۷۰) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَتْنِي حَمَادَةُ ، عَنْ أُنَيْسَةَ بِنْتِ زَيْدٍ ؛ أَنَّ أَبَاهَا دَخَلَ عَلَيْهَا فِي بَيْتِهَا وَعَلَيْهَا قَمِيصٌ مِنْ حَرِيرٍ ، فَخَرَجَ وَهُوَ مُغْضَبٌ.

(۲۵۱۷۰) حضرت اُمیہ بنت زید سے روایت ہے کہ ان کے والد ان کے پاس ان کے گھر میں آئے جبکہ انہوں نے ریشم کی قمیص پہن رکھی تھی تو وہ غصہ کھا کر باہر آ گئے۔

(۵) مَنْ رخَّصَ فِي العَلَمِ مِنَ الْحَرِيرِ فِي الثَّوْبِ

جولوگ کپڑے میں ریشم میں سے نشانی لگانے کی اجازت دیتے ہیں

(۲۵۱۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، عَنْ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ قَالَ :لاَ يَصْلُحُ مِنْهُ إِلاَّ هَكَذَا ؛ إِصْبَعًا ، أَوْ إِصْبَعَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثَةً ، أَوْ أَرْبَعَةً.

(۲۵۱۷۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: اس (ریشم) سے صرف اتنی مقدار درست ہے۔ ایک انگلی، دو انگلیاں، تین انگلیاں یا چار انگلیاں۔

(۲۵۱۷۲) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ زِرٍّ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :لاَ تَلْبَسُوا مِنَ الْحَرِيرِ إِلاَّ إِصْبَعَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثَة.

(۲۵۱۷۲) حضرت زر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ ریشم میں سے ایک یا دو انگلیاں ہی پہنو۔

(۲۵۱۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بِالأَعْلاَمِ بَأْسًا.

(۲۵۱۷۳) حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ نشانیوں میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(۲۵۱۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي عُمَرَ مَوْلَى أَسْمَاءَ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ اشْتَرَى عِمَامَةً لَهَا عَلَمٌ ، فَدَعَا بِالجَمَلَيْنِ فَقَصَّهُ ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهَا ، فَقَالَتْ :بُؤْسًا لِعَبْدِ اللهِ ، يَا جَارِيَةُ ، هَاتِي جُبَّةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَجَائَتْ بِجُبَّةٍ مَكْفُوفَةِ الْكُمَّيْنِ وَالْجَيْبِ وَالْفَرْجَيْنِ بِالدِّيبَاجِ.

(مسلم ۱۶۴۱۔ ابو داؤد ۴۰۵۱)

(۲۵۱۷۴) حضرت اسماء کے مولیٰ حضرت ابوعمر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے عمامہ خریدا جس میں کوئی (ریشمی) نشانی تھی۔ پس انہوں نے قینچی منگوائی اور اس کو (نشانی کو) کاٹ دیا۔ میں نے یہ بات حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا: عبداللہ پر تعجب ہے۔ اے لونڈی! جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جُبہ لے کر آؤ چنانچہ وہ لونڈی ایک جُبہ لے کر آئی جس کے آستین، گریبان، چاک پر ریشم کا نشان لگا ہوا تھا۔

(۲۵۱۷۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كَانَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةٌ طَيَالِسَةٌ ، عَلَيْهَا لَبِنَةُ دِيبَاجٍ كِسْرَوَانِيٌّ ، كَانَ يَلْبَسُهَا.

(۲۵۱۷۵) حضرت عطاء سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شال سے بنا ہوا جُبہ تھا۔ جس پر کسروانی ریشم کی پٹی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پہنا کرتے تھے۔

(۲۵۱۷٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَلْبَسُوا الثَّوْبَ سَدَاهُ حَرِيرٌ ، أَوْ

لُحْمَتُهُ ، وَلاَ يَرَوْنَ بِالأَعْلاَمِ بَأْسًا.

(۲۵۱۷۶) حضرت ابراہیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ پہلے لوگ ایسے کپڑے کو پہننا ناپسند کرتے تھے جس کا تانا یا بانا ریشم کا ہو، لیکن محض کپڑے پر ریشم کے نشانات میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(۲۵۱۷۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يَلْبَسُ طَيْلَسَانًا مُدَبَّجًا.

(۲۵۱۷۷) حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم کے بارے میں روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ آپ ریشم کے نشان لگی ہوئی شال پہنا کرتے تھے۔

(۲۵۱۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُد ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : كَانَ لأَبِي بَرٌّ كَانَ فِيهِ عَلَمُ أَرْبَعُ أَصَابِعَ دِيبَاجٍ.

(۲۵۱۷۸) حضرت ہشام بن عروہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب کے پاس ایک سیاہ رنگ کی چادر تھی جس میں چار انگلیوں کے بقدر ریشم سے نشانی تھی۔

(۲۵۱۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي صَخْرَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى الأَسْوَدِ بْنِ هِلاَلٍ طَيْلَسَانًا مُدَبَّجًا طُولاً.

(۲۵۱۷۹) حضرت ابوصخرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت اسود بن ہلال پر لمبائی میں ریشم لگی ہوئی شال دیکھی۔

(۲۵۱۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ طَيْلَسَانًا مُدَبَّجًا مُدَحرجًا.

(۲۵۱۸۰) حضرت ثابت بن عبید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن یزید پر ایک ایسی شال دیکھی جس میں گولائی کے ساتھ ریشم لگی ہوئی تھی۔

(۲۵۱۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِمْرَانَ الْعَبْدِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ طَيْلَسَانًا مُدَبَّجًا.

(۲۵۱۸۱) حضرت اسماعیل بن عمران عبدی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب پر دیباج لگی ہوئی شال دیکھی۔

(۲۵۱۸۲) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى الْقَاسِمِ عِمَامَةً عَلَمُهَا حَرِيرٌ أَبْيَضُ.

(۲۵۱۸۲) حضرت ابن عون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم (کے سر) پر ایک ایسا عمامہ دیکھا جس میں سفید ریشم کا نشان لگا ہوا تھا۔

(۲۵۱۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ رِدَاءً سَابِرِيًّا مُعَلَّمًا.

(۲۵۱۸۳) حضرت اسماعیل بن عبدالملک سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوجعفر پر ریشم کا نشان لگی ہوئی سابری چادر دیکھی۔

(۲۵۱۸٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ، عَنْ سَعِيدٍ مَوْلَى حُذَيْفَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْقِلٍ طَيْلَسَانًا فِيهِ أَزْرَارُ دِيبَاجٍ.

(۲۵۱۸۴) حضرت حذیفہ کے آزاد کردہ غلام حضرت سعید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن معقل پر ایسی شال دیکھی جس میں ریشم کے نشان تھے۔

(۲۵۱۸۵) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ وَبَرَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ : اجْتَنِبُوا مَا خَالَطَ الْحَرِيرُ مِنَ الثِّيَابِ.

(۲۵۱۸۵) حضرت وبرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا، جن کپڑوں میں ریشم ملا ہوا اس سے اجتناب کرو۔

(۲۵۱۸۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، وَأَبُو دَاوُد الْحَفَرِي ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ وَبَرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ سُوَيْد بْنِ غَفَلَةَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ يَصْلُحُ مِنَ الْحَرِيرِ إلاَّ مَا كَانَ فِي تَكْفِيفٍ ، أَوْ تَزْرِيرٍ.

(۲۵۱۸۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ریشم میں سے کچھ بھی درست نہیں ہے مگر وہ مقدار جو کف کی جگہ ہو یا بٹن کی جگہ ہو۔

(٦) مَنْ كَرِهَ الْعَلَمَ وَلَمْ يرخّص فِيهِ

جو لوگ ریشم کی نشانی لگانے کو (بھی) مکروہ سمجھتے ہیں اور اس کی اجازت نہیں دیتے

(۲۵۱۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبُطِينِ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ : جَاءَ شَيْخٌ فَسَلَّمَ عَلَى عَلِيٍّ ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ طَيَالِسَةٍ فِي مُقَدَّمِهَا دِيبَاجٌ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : مَا هَذَا النَّتِنُ تَحْتَ لِحْيَتِكَ ؟ فَنَظَرَ الشَّيْخُ يَمِينًا وَشِمَالاً ، فَقَالَ : مَا أَرَى شَيْئًا ، قَالَ : يَقُولُ الرَّجُلُ : إِنَّمَا يَعْنِي الدِّيبَاجَ ، قَالَ : يَقُولُ الرَّجُلُ : إِذَنْ نُلْقِيهِ ، وَلاَ نَعُودُ.

(۲۵۱۸۷) حضرت ابوعمرو شیبانی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک بوڑھا آیا اور اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سلام کیا اس بوڑھے نے شال کے کپڑے کا ایک جُبہ پہنا ہوا تھا۔ جس کے آگے دیباج لگا ہوا تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہاری داڑھی کے نیچے یہ کیا بدبودار چیز ہے؟ اس پر بوڑھے شخص نے اپنے دائیں بائیں دیکھا اور کہا مجھے تو کچھ نظر نہیں آیا۔ راوی کہتے ہیں کسی نے کہا: ان کی مراد دیباج ہے۔ اس آدمی نے کہا: تب تو ہم اس کو پھینک دیں گے اور دوبارہ نہیں پہنیں گے۔

(۲۵۱۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ؛ أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً عَلَيْهِ طَيْلَسَانٌ عَلَيْهِ أَزْرَارُ دِيبَاجٍ ، فَقَالَ : مُتَقَلِّدٌ قَلاَئِدَ الشَّيْطَانِ.

(۲۵۱۸۸) حضرت عبداللہ بن مرہ، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک آدمی کو شال اوڑھے دیکھا کہ اس پر دیباج کے بٹن ہیں تو انہوں نے فرمایا: شیطان کے ہار کے ساتھ ہار پہنے ہوئے ہے۔

(۲۵۱۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُمَا كَرِهَا الْعَلَمَ فِي الثَّوْبِ.

(۲۵۱۸۹) حضرت ہشام، حضرت حسن اور حضرت محمد ؒ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ یہ دونوں حضرات کپڑے میں نشان کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۲۵۱۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ اشْتَرَى عِمَامَةً فَرَأَى فِيهَا عَلَمًا فَقَطَعَهُ.

(۲۵۱۹۰) حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عمامہ خریدا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں نشان دیکھا، پس آپ رضی اللہ عنہ نے اس نشان کو کاٹ دیا۔

(۲۵۱۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ قَيْسَ بْنَ عُبَادٍ وَفَدَ إِلَى مُعَاوِيَةَ فَكَسَاهُ رَيْطَةً ، فَفَتَقَ عَلَمَهَا وَارْتَدَى بِهَا.

(۲۵۱۹۱) حضرت نضر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ قیس بن عباد، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس وفد میں آئے۔ اور انہوں نے ایک ملائم کپڑا آپ رضی اللہ عنہ کو پہننے کو دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے نشان کو علیحدہ کر لیا اور اس کو چادر کے طور پر اوڑھ لیا۔

(۲۵۱۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كُنَّا نَقْطَعُ الأَعْلاَمَ.

(۲۵۱۹۲) حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ نشانات (ریشم) کو کاٹ دیا کرتے تھے۔

(۷) فِي الْقَزِّ وَالإِبْرَيْسَمِ لِلنِّسَاءِ

عورتوں کے لئے خام ریشم اور اعلیٰ قسم کے ریشم کا بیان

(۲۵۱۹۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْسُو بَنَاتِهِ خُمُرَ الْقَزِّ وَنِسَاءَهُ.

(۲۵۱۹۳) حضرت نافع ؒ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ اپنی بیٹیوں کو اور اپنی عورتوں کو خام ریشم کا دوپٹہ پہناتے تھے۔

(۲۵۱۹۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِسَالِمٍ : الرَّجُلُ يَكْسُو أَهْلَهُ الْقَزَّ ، وَالْخُمُرَ ، وَالثِّيَابَ ، فَقَالَ : قَدْ كُنْتُ لاَ أَكْسُوهُنَّ إِيَّاهُ ، فَمَا زَالُوا بِي حَتَّى كَسَوْتُهُنَّ إِيَّاهُ ، وَإِنْ لَمْ تَكْسُهُ ، فَهُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ.

(۲۵۱۹۴) حضرت ابن عون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم سے پوچھا۔ آدمی اپنے گھر والوں کو خام ریشم کے کپڑے اور دوپٹے پہنا لے؟ انہوں نے فرمایا: میں تو انہیں یہ کپڑا نہیں پہنایا کرتا تھا لیکن انہوں نے مجھ سے بہت اصرار کیا یہاں تک کہ میں نے انہیں یہ پہنا دیا اور اگر یہ کپڑا وہ نہ پہنیں تو یہ بات بخدا بہتر ہے۔

(۲۵۱۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِ الْقَزَّ وَالإِبْرَيْسَمَ.

(۲۵۱۹۵) حضرت ہشام، حضرت حسن اور حضرت محمد ؒ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ یہ دونوں حضرات خام ریشم اور اعلیٰ

قسم کے ریشم کو ناپسند کرتے تھے۔

(۸) فِی لُبْسِ الثِّیَابِ السَّابِرِیَّةِ

باریک اور عمدہ کپڑے کے پہننے کے بارے میں

(۲۵۱۹۶) حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَطِیَّةَ ، قَالَ : رَأَیْتُ ابْنَ عُمَرَ أَخَذَ مُلَائَةً سَابِرِیَّةً ، أَوْ رَقِیقَةً ، فَجَمَعَهَا بِیَدِهِ ، ثُمَّ رَمَی بِهَا.

(۲۵۱۹۶) حضرت عطیہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے باریک کپڑے کو پکڑا پھر اس کو اپنے ہاتھ سے اکٹھا کیا پھر اس کو پھینک دیا۔

(۲۵۱۹۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَیْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّهُ کَانَ یَکْرَهُ لُبْسَ الثَّوْبِ السَّابِرِیِّ الرَّقِیقِ.

(۲۵۱۹۷) حضرت لیث، حضرت طاؤس کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ باریک اور عمدہ کپڑا پہننے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۲۵۱۹۸) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیدٍ ، عَنْ عُبَیْد ، قَالَ : رَأَیْتُ عَلَی الْقَاسِمِ رِدَاءً شَطَوِیًّا لَهُ عَلَمٌ.

(۲۵۱۹۸) حضرت عبید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم پر مقام شطا کی تیار شدہ ایک چادر دیکھی جس میں نشانات تھے۔

(۲۵۱۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَکر ، قَالَ : قَالَ ابْنُ عُلَیَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أُنَیسٍ أَبِی الْعُرْیَانِ ، قَالَ : رَأَیْتُ عَلَی الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ قَمِیصًا رَقِیقًا ، وَعِمَامَةً رَقِیقَةً.

(۲۵۱۹۹) حضرت اُنیس ابو العریان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بن محمد بن علی کو ایک باریک قمیص اور باریک عمامہ پہنے ہوئے دیکھا۔

(۲۵۲۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَةَ ، عَنْ أَبِی حَیَّانَ ، عَنْ حَبِیبٍ ، قَالَ : رَأَیْتُ عَلَی ابْنِ عَبَّاس قَمِیصًا سَابِرِیًّا رَقِیقًا ، اُسْتُشِفَّ إِزَارُهُ مِنْ رِقَّتِهِ.

(۲۵۲۰۰) حضرت حبیب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ پر ایک باریک اور عمدہ قمیص دیکھی۔ آپ کا ازار بوجہ باریکی کے چھنا ہوا محسوس ہوتا تھا۔

(۲۵۲۰۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو إِسْرَائِیلَ ، قَالَ : کَانَ الْحَکَمُ یَعْتَمُّ بِعِمَامَةٍ سَابِرِیٍّ.

(۲۵۲۰۱) حضرت ابو اسرائیل بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ حضرت حکم نرم اور عمدہ عمامہ پہنا کرتے تھے۔

(۲۵۲۰۲) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِیلَ بْنِ عبد المَلِكَ ، قَالَ : رَأَیْتُ عَلَی أَبِی جَعفَرٍ رِدَاءً سَابِرِیًّا مُعَلَّمًا.

(۲۵۲۰۲) حضرت اسماعیل بن عبد الملک سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جعفر پر باریک اور عمدہ نشان زدہ

چادر دیکھی۔

(۲۵۲۰۳) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الثِّيَابَ الرِّقَاقَ.

(۲۵۲۰۳) حضرت لیث، حضرت مجاہد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ باریک کپڑوں کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۵۲۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَفْلَحَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى الْقَاسِمِ رِدَاءً رَقِيقًا.

(۲۵۲۰۴) حضرت افلح سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم پر باریک چادر دیکھی۔

(۲۵۲۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : الْحَرِيرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ السَّابِرِيِّ.

(۲۵۲۰۵) حضرت عطاء سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے باریک اور عمدہ کپڑے سے زیادہ ریشم محبوب ہے۔

(۲۵۲۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخَيَّاطِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لَهُ رِدَاءٌ رَقِيقٌ.

(۲۵۲۰۶) حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس ایک باریک چادر تھی۔

(۹) فِي لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ لِلرِّجَالِ ، وَمَنْ رَخَّصَ فِيهِ

مردوں کے لئے معصفر (زرد رنگ) کپڑا پہننے کے بارے میں، اور جو حضرات اس میں رخصت کے قائل ہیں

(۲۵۲۰۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : مَا رَأَيْتُ أَجْمَلَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَجَّلاً فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ. (بخاری ۳۵۵۱۔ مسلم ۹۲)

(۲۵۲۰۷) حضرت براء سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سرخ جوڑے میں بال بنایا ہوا کوئی شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر جمال والا نہیں دیکھا۔

(۲۵۲۰۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ : رَأَيْتُ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ بِالْعَرْجِ ، وَعَلَيْهِ مُعَصْفَرٌ.

(۲۵۲۰۸) حضرت عبدالرحمن بن اسحق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع بن جبیر کو مقام عرج میں اس حالت میں دیکھا کہ ان پر معصفر (یعنی زرد رنگ کیا ہوا) کپڑا تھا۔

(۲۵۲۰۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، وَإِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِلْحَفَةً حَمْرَاءَ.

(۲۵۲۰۹) حضرت عوام سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم تیمی رحمہ اللہ اور حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ دونوں پر سرخ رنگ کا لحاف دیکھا۔

(۲۵۲۱۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ؛ أَنَّ طَلْحَةَ كَانَ يَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ.

(۲۵۲۱۰) حضرت موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت طلحہ، معصفر (زرد رنگ کیا ہوا) کپڑا پہنا کرتے تھے۔

(۲۵۲۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ مِلْحَفَةً حَمْرَاءَ.

(۲۵۲۱۱) حضرت عمرو بن عثمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوجعفر پر سُرخ رنگ کی چادر دیکھی۔

(۲۵۲۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ ثَوْبًا مُعَصْفَرًا.

(۲۵۲۱۲) حضرت علاء بن عبدالکریم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم پر معصفر (زرد رنگ کیا ہوا) کپڑا پہنے ہوئے دیکھا۔

(۲۵۲۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ : كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِلُبْسِ الرَّجُلِ الثَّوْبَ الْمَصْبُوغَ بِالْعُصْفُرِ أَوِ الزَّعْفَرَانِ.

(۲۵۲۱۳) حضرت ابن عون، حضرت محمد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ آدمی کے لئے عصفر یا زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے کو پہننے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۲۵۲۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلَى الشَّعْبِيِّ مِلْحَفَةً حَمْرَاءَ.

(۲۵۲۱۴) حضرت مالک بن مغول سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی پر سُرخ رنگ کی چادر دیکھی۔

(۲۵۲۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ ، قَالَ :أَدْرَكْتُ أَقْوَامًا كَانُوا يَتَّخِذُونَ هَذَا اللَّيْلَ جَمَلاً يَلْبَسُونَ الْمُعَصْفَرَ ، مِنْهُمْ ؛ زِرٌّ ، وَأَبُو وَائِلٍ.

(۲۵۲۱۵) حضرت عاصم بن بہدلہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایسے لوگوں کو پایا ہے جو راتوں کو خوب عبادت کرتے تھے۔ وہ بھی معصفر کپڑا پہنا کرتے تھے۔ انہی میں سے حضرت زر اور حضرت ابووائل بھی تھے۔

(۲۵۲۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ نَصْرِ بْنِ أَوْسٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ مِلْحَفَةً حَمْرَاءَ.

(۲۵۲۱۶) حضرت نصر بن اوس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن حسین رحمہ اللہ پر سُرخ رنگ کی چادر دیکھی۔

(۲۵۲۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ :إِنَّا آلُ مُحَمَّدٍ نَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ.

(۲۵۲۱۷) حضرت ابوجعفر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم معصفر کپڑا پہنتے ہیں۔

(۲۵۲۱۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَ الْمُعَصْفَرُ لِبَاسَ الْعَرَبِ ، وَلاَ أَعْلَمُ شَيْئًا هَدَمَهُ فِي الإِسْلاَمِ ، وَكَانَ لاَ يَرَى بِهِ بَأْسًا.

(۲۵۲۱۸) حضرت محمد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ عرب کا لباس معصفر ہوتا تھا، مجھے کسی ایسی چیز کا علم نہیں ہے جس کو اسلام میں ختم کر دیا گیا ہو۔ آپ رحمہ اللہ ایسے لباس میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(۲۵۲۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ يُصْبَغُ لَهُ الثَّوْبُ بِدِينَارٍ فَيَلْبَسُهُ.

(۲۵۲۱۹) حضرت ہشام، اپنے والد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان کے لئے ایک دینار میں کپڑے کو رنگا جاتا پھر آپ اس کو پہنتے تھے۔

(۲۵۲۲۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ بُخْتٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ الْمُعَصْفَرَاتِ ، أَوِ الْمُعَصْفَرَ ، وَرَأَيْتُ عَلَيْهِ رَدْعًا مِنَ الْخَلُوقِ.

(۲۵۲۲۰) حضرت سلمہ بنت بُخت سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوجعفر پر مُعصفرات یا معصفر کپڑا دیکھا اور اس میں بوسیدگی کے آثار بھی دیکھے۔

(۲۵۲۲۱) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ:حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:رَأَيْتُ عَلَى إبْرَاهِيمَ مِلْحَفَةً حَمْرَاءَ مُشْبَعَةً.

(۲۵۲۲۱) حضرت سفیان، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم پر خوب سُرخ رنگ کی چادر دیکھی۔

(۲۵۲۲۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا ، فَأَقْبَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ.

(ابو داؤد ۱۱۰۲۔ ترمذی ۳۷۷۴)

(۲۵۲۲۲) حضرت عبد اللہ بن بریدہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جناب رسول اللہ ﷺ ہمیں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اس دوران حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ان دونوں کے جسم پر دو سُرخ قمیص تھیں۔

(۱۰) مَنْ كَرِهَ الْمُعَصْفَرَ لِلرِّجَالِ

جو لوگ مردوں کے لئے معصفر کو ناپسند کرتے ہیں

(۲۵۲۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ، عَنْ جُبَيْرِ بن نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :رَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ مُعَصْفَرٌ فَقَالَ :أَلْقِهَا ، فَإِنَّهَا ثِيَابُ الْكُفَّارِ. (مسلم ۲۷۔ احمد ۲/ ۲۰۷)

(۲۵۲۲۳) حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس حالت میں دیکھا کہ مجھ پر معصفر (زرد رنگا ہوا کپڑا) کپڑا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم اس کو اتار دو اس لیئے کہ یہ کفار کا کپڑا ہے۔“

(۲۵۲۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ :نَهَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلاَ أَقُولُ نَهَاكُمْ ، عَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ. (مسلم ۱۶۴۹۔ ابو داؤد ۴۰۴۱)

(۲۵۲۲۴) حضرت عبداللہ بن حنین سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے منع فرمایا تھا لیکن میں تمہیں منع نہیں کرتا۔ معصفر کے پہننے سے۔

(۲۵۲۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنِ ابنِ حُنَيْنٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَا تَلْبَسُوا ثَوْبًا أَحْمَرَ متورِّدًا.

(۲۵۲۲۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اور تم گلاب کی طرح کا سُرخ رنگ کپڑا نہ پہنو۔''

(۲۵۲۲۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثَنِيَّةِ أَذَاخِرَ ، فَالْتَفَتَ إِلَيَّ وَعَلَيَّ رَيْطَةٌ مُضَرَّجَةٌ بِالْعُصْفُرِ ، فَقَالَ : مَا هَذِهِ ؟ فَعَرَفْتُ مَا كَرِهَ ، فَأَتَيْتُ أَهْلِي وَهُمْ يَسْجُرُونَ تَنُّورَهُمْ ، فَقَذَفْتُهَا فِيهِ ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ : يَا عَبْدَ اللهِ ، مَا فَعَلَتِ الرَّيْطَةُ ؟ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ : أَلَا كَسَوْتَهَا بَعْضَ أَهْلِكَ ، فَإِنَّهُ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ لِلنِّسَاءِ.

(۲۵۲۲۶) حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں ہم لوگ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اذاخر کی گھاٹی سے آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف دیکھا۔ اور (اس وقت) مُجھ پر ایک گلاب کے رنگ سے کچھ تیز عصفر کی رنگی ہوئی چادر تھی۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ کیا ہے؟'' اس سے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناپسندیدگی کو پہچانا، تو میں اپنے گھر والوں کے پاس آیا۔ وہ لوگ (اس وقت) تندور کو گرما رہے تھے۔ پس میں نے وہ چادر تندور میں پھینک دی۔ پھر میں دوسرے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ ''اے عبداللہ! چادر کا کیا ہوا؟'' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ بات بتائی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے وہ چادر اپنے گھر والوں میں سے کسی کو کیوں نہیں پہنا دی۔ کیونکہ عورتوں کے لئے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔''

(۲۵۲۲۷) حَدَّثَنَا عَلِيٌّ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سُهَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَسِّيَّةِ وَالْمُفَدَّمِ ، قَالَ يَزِيدُ : قُلْتُ لِلْحَسَنِ : مَا الْمُفَدَّمُ ؟ قَالَ : الْمُشَبَّعُ بِالْعُصْفُرِ. (بزار ۴۷۶)

(۲۵۲۲۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قَسِّیَہ (مصر کے علاقہ میں بنائے جانے والے کپڑے جن پر ترنج کی شکلیں ہوتی ہیں) اور مُفَدَّم سے منع کیا۔ راوی یزید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن (استاد) سے کہا مفدّم کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا خوب تیز عصفر کا رنگ کیا ہوا۔

(۲۵۲۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ تَمِيمِ الْخُزَاعِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَتْنَا عَجُوزٌ لَنَا ، قَالَتْ : كُنْتُ أَرَى عُمَرَ إِذَا رَأَى عَلَى رَجُلٍ ثَوْبًا مُعَصْفَرًا ضَرَبَهُ ، وَقَالَ : ذَرُوا هَذِهِ الْبَرَّاقَاتِ لِلنِّسَاءِ.

(۲۵۲۲۸) حضرت تمیم خزاعی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ہماری ایک بڑھیا نے یہ بات بیان کی۔ کہتی ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کرتی تھی کہ وہ جب کسی مرد کو عصفر کپڑا پہنے ہوئے دیکھتے تو اس کو مارتے اور فرماتے یہ چمک دمک والی چیزیں عورتوں کے لیئے چھوڑ دو۔

(۲۵۲۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ ابْنِ عُمَرَ رَأَى عَلَى ابْنٍ لَهُ مُعَصْفَرًا ، فَنَهَاهُ.

(۲۵۲۲۹) حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک بیٹے (کے جسم) پر معصفر کپڑا دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو منع کیا۔

(۲۵۲۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوسٍ ، وَمُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُمْ كَانُوا يَكْرَهُونَ التَّضْرِيجَ فَمَا فَوْقَهُ لِلرِّجَالِ.

(۲۵۲۳۰) حضرت لیث، حضرت عطاء، حضرت طاؤس اور حضرت مجاہد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ مردوں کے لئے گلاب سے زیادہ تیز رنگ (عصفر) مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲۵۲۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْمُعَصْفَرَ لِلرِّجَالِ.

(۲۵۲۳۱) حضرت معمر، حضرت زہری رحمہ اللہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ مردوں کے لئے معصفر کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۵۲۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ ، قَالَ : حدَّثَنِي عَمِّي ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ عُثْمَانَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُعَصْفَرِ.

(۲۵۲۳۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معصفر سے منع کیا۔

(۱۱) فِي الْمُعَصْفَرِ لِلنِّسَاءِ

عورتوں کے لیئے معصفر کے بارے میں

(۲۵۲۳۳) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ مَعَ عَلْقَمَةَ وَالأَسْوَدِ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَيَرَاهُنَّ فِي اللُّحُفِ الْحُمْرِ ، قَالَ : وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ لاَ يَرَى بِالْمُعَصْفَرِ بَأْسًا.

(۲۵۲۳۳) حضرت ابو معشر، حضرت ابراہیم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت علقمہ اور حضرت اسود کے ہمراہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے پاس حاضر ہوتے تھے اور یہ ان کو سُرخ لحافوں میں دیکھتے تھے۔ راوی کہتے ہیں حضرت ابراہیم، معصفر کے متعلق کوئی حرج کی بات نہیں دیکھتے تھے۔

(٢٥٢٣٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَطَاوُوسٍ، وَمُجَاهِدٍ؛ أَنَّهُمْ كَانُوا لاَ يَرَوْنَ بَأْسًا بِالْحُمْرَةِ لِلنِّسَاءِ.

(۲۵۲۳۴) حضرت لیث، حضرت طاؤس، حضرت عطاء، حضرت مجاہد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ یہ تمام حضرات عورتوں کے لئے سُرخ رنگ میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(٢٥٢٣٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ دِرْعًا وَمِلْحَفَةً مُشْبَعَتَيْنِ بِالْعُصْفُرِ.

(۲۵۲۳۵) حضرت ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا پر ایک قمیص اور چادر ایسی دیکھی کہ ان دونوں کو خوب تیز عصفر لگا ہوا تھا۔

(٢٥٢٣٦) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَلْبَسُ الثِّيَابَ الْمُعَصْفَرَةَ، وَهِيَ مُحْرِمَةٌ.

(۲۵۲۳۶) حضرت قاسم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا معصفر کپڑے پہنا کرتی تھیں جبکہ وہ حالت احرام میں (بھی) ہوتی تھیں۔

(٢٥٢٣٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ؛ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَلْبَسُ الثِّيَابَ الْمُوَرَّدَةَ بِالْعُصْفُرِ ، وَهِيَ مُحْرِمَةٌ.

(۲۵۲۳۷) حضرت قاسم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا گلاب کی طرح کا عصفر لگا کپڑا پہنا کرتی تھیں جبکہ وہ حالت احرام میں ہوتی تھیں۔

(٢٥٢٣٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ تَمِيمٍ الْخُزَاعِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَتْنَا عَجُوزٌ ، قَالَتْ : قَالَ عُمَرُ : ذَرُوا هَذِهِ الْبَرَّاقَاتِ لِلنِّسَاءِ.

(۲۵۲۳۸) حضرت تمیم خزاعی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ایک بڑھیا نے بیان کیا۔ اس نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے یہ چمک دمک والی چیزیں عورتوں کے لئے چھوڑ دو۔

(٢٥٢٣٩) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ ؛ أَنَّ أَسْمَاءَ كَانَتْ تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ وَهِيَ مُحْرِمَةٌ.

(۲۵۲۳۹) حضرت فاطمہ بنت منذر سے روایت ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا معصفر کپڑا پہن لیا کرتی تھیں حالانکہ وہ حالتِ احرام میں ہوتی تھیں۔

(٢٥٢٤٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُ رَأَى بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ ، وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ مُعَصْفَرَةٌ.

(۲۵۲۴۰) حضرت ابومعشر، حضرت سعید بن جُبیر رحمہ اللہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

بعض ازواج مطہرات کو بیت اللہ کا طواف کرتے دیکھا حالانکہ ان (کے جسم) پر معصفر کپڑے تھے۔

(٢٥٢٤١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالْمُعَصْفَرِ لِلنِّسَاءِ.

(۲۵۲۴۱) حضرت معمر، حضرت زہری کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ عورتوں کے لئے معصفر کپڑے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(٢٥٢٤٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ أُخْتِهِ سُكَيْنَةَ ، قَالَتْ : دَخَلْتُ مَعَ أُمِّي عَلَى عَائِشَةَ ، فَرَأَيْتُ عَلَيْهَا دِرْعًا أَحْمَرَ وَخِمَارًا أَسْوَدَ.

(۲۵۲۴۲) حضرت اسماعیل، اپنی بہن حضرت سکینہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتی ہیں کہ میں اپنی والدہ کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئی تو میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر سُرخ قمیص اور سیاہ دوپٹہ دیکھا۔

(۱۳) فِي الثِّيَابِ الصُّفْرِ لِلرِّجَالِ

مردوں کے لئے زرد کپڑوں کے بارے میں

(٢٥٢٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصْبُغُ ثِيَابَهُ بِالزَّعْفَرَانِ ، حَتَّى الْعِمَامَةَ. (ابوداؤد ۴۰۶۱۔ احمد ۲/ ۱۳۶)

(۲۵۲۴۳) حضرت یحییٰ بن عبداللہ بن مالک سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کپڑوں کو زعفران سے رنگا کرتے تھے یہاں تک کہ عمامہ کو بھی۔

(٢٥٢٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ جَاوَانٍ ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : جَاءَ عُثْمَانُ وَعَلَيْهِ مُلَيَّةٌ لَهُ صَفْرَاءُ ، قَدْ قَنَّعَ بِهَا رَأْسَهُ. (حاکم ۳۶۱)

(۲۵۲۴۴) حضرت احنف بن قیس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور آپ رضی اللہ عنہ پر آپ کی چادر پیلے رنگ کی تھی جس سے آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے سر کو ڈھانپا ہوا تھا۔

(٢٥٢٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونَ ؛ أَنَّ عُمَرَ كَانَ عَلَيْهِ يَوْمَ أُصِيبَ ثَوْبٌ أَصْفَرُ.

(۲۵۲۴۵) حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ جس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ ہوا اس دن آپ رضی اللہ عنہ نے پیلے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔

(٢٥٢٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَلِيٍّ قَمِيصًا وَإِزَارًا أَصْفَرَ.

(۲۵۲۴۶) حضرت ابوظبیان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر پیلے رنگ کی قمیص اور ازار دیکھی۔

(۲۵۲٤۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ وَلَدِ الزُّبَيْرِ ، يُقَالُ لَهُ :عَبَّادُ بْنُ حَمْزَةَ ؛ أَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ كَانَتْ عَلَيْهِ عِمَامَةٌ صَفْرَاءُ مُعْتَجِرًا بِهَا ، فَنَزَلَتِ الْمَلاَئِكَةُ وَعَلَيْهِمْ عَمَائِمُ صُفْرٌ.

(۲۵۲۴۷) حضرت زبیر کی اولاد میں سے عباد بن حمزہ نامی شخص سے روایت ہے کہ حضرت زبیر بن عوام کے سر پر پیلے رنگ کا عمامہ یوں بندھا ہوا تھا کہ ٹھوڑی سے نیچے اس کا کوئی حصہ نہیں تھا تو فرشتے اُترے اور انہوں نے بھی پیلے رنگ کی پگڑیاں باندھی ہوئی تھیں۔

(۲۵۲٤۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلَى ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ مِطْرَفًا أَصْفَرَ.

(۲۵۲۴۸) حضرت شیبانی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی ابن الحنفیہ پر پیلے رنگ کی چادر دیکھی۔

(۲۵۲٤۹) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلَى مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ إِزَارًا أَصْفَرَ ، وَهُوَ يَجْلِسُ مَعَ الْمَسَاكِينِ.

(۲۵۲۴۹) حضرت اسماعیل بن خالد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مصعب بن سعید (کے جسم) پر پیلے رنگ کی ازار دیکھی جبکہ وہ مساکین کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔

(۲۵۲٥۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلَى عَلِيٍّ إِزَارًا أَصْفَرَ ، وَخَمِيصَةً.

(۲۵۲۵۰) حضرت ابوظبیان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر پیلے رنگ کی ازار دیکھی جو نشانات والی روئی سے بنی ہوئی تھی۔

(۲۵۲٥۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْزُوقٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِزَارًا أَصْفَرَ.

(۲۵۲۵۱) حضرت عمرو بن مرزوق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم پر زرد رنگ کا ازار دیکھا۔

(۲۵۲٥۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَنَشِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ رِدَاءً أَصْفَرَ ، وَثَوْبًا أَصْفَرَ.

(۲۵۲۵۲) حضرت حنش بن حارث سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم پر زرد رنگ کی چادر اور زرد کپڑا دیکھا۔

(۲۵۲٥۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ أُكَيْلٍ ، قَالَ :مَا رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ فِي صَيْفٍ قَطُّ ، إِلاَّ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ صَفْرَاءُ ، وَإِزَارٌ أَصْفَرُ.

(۲۵۲۵۳) حضرت اُکیل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم کو سردیوں میں جب بھی دیکھا تو آپ رحمہ اللہ پر زرد رنگ کی چادر اور زرد رنگ کا ازار ہوتا تھا۔

(۲۵۲٥٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ حَمَّادًا يُصَلِّي وَعَلَيْهِ إِزَارٌ أَصْفَرُ.

(۲۵۲۵۴) حضرت مالک بن مغول بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد کو نماز پڑھتے دیکھا جبکہ ان (کے جسم) پر زرد رنگ کا ازار تھا۔

(۲۵۲۵۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ مِلْحَفَةً صَفْرَاءَ ، يَحْتَبِي بِهَا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ.

(۲۵۲۵۵) حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن حسن پر ایک زرد رنگ کی چادر دیکھی جس کے ذریعہ انہوں نے مسجد حرام میں (اپنے) گھٹنوں اور کمر کو باندھا ہوا تھا۔

(۲۵۲۵۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شُرَحْبِيلَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْنَا لَهُ مَاءً يَتَبَرَّدُ بِهِ ، فَاغْتَسَلَ ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِمِلْحَفَةٍ صَفْرَاءَ ، فَرَأَيْتُ أَثَرَ الْوَرْسِ عَلَى عُكَنِهِ. (ابوداؤد ۵۱۴۳۔ احمد ۳/ ۴۲۱)

(۲۵۲۵۶) حضرت قیس بن سعد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پانی رکھا جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھنڈک حاصل کرنی تھی۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زرد رنگ کی چادر لایا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیٹ کی سلوٹ پر ورس (بوٹی) کا اثر دیکھا۔

(۱۳) فِي لُبْسِ الْفِرَاءِ

پوستین لگا کپڑا پہننے کے بارے میں

(۲۵۲۵۷) حَدَّثَنَا هُشَيم ، عَنْ يَسَارٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : سُئِلَ عَنِ الْفِرَاءِ ؟ فَقَالَ : أَحَبُّهَا إِلَيَّ أَلْيَنُهَا.

(۲۵۲۵۷) حضرت یسار، حضرت شعبی کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ ان سے چمڑا لگے ہوئے کپڑے (کے پہننے) کے متعلق سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: اس میں سے نرم کپڑا مجھے پسند ہے۔

(۲۵۲۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ مُسْتُقَةَ فِرَاءٍ.

(۲۵۲۵۸) حضرت ابن عون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم پر بڑی آستین والا چمڑا لگا ہوا لباس دیکھا۔

(۲۵۲۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي كِبْرَان ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى الضَّحَّاكِ مُسْتُقَةَ فِرَاءٍ.

(۲۵۲۵۹) حضرت ابو کبران سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ضحاک پر بڑی آستین والا چمڑا لگا ہوا لباس دیکھا۔

(۲۵۲۶۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : أَبْصَرَ ابْنُ عُمَرَ عَلَى رَجُلٍ فَرْوًا فَأَعْجَبَهُ لِينُهُ ، فَقَالَ : لَوْ أَعْلَمُ هَذَا ذُكِّيَ لَسَرَّنِي أَنْ يَكُونَ لِي مِنْهُ ثَوْبٌ.

(۲۵۲۶۰) حضرت مجاہد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی پر چمڑے والا لباس دیکھا اور ان کو اس کی نرمی پسند آئی تو فرمایا: اگر مجھے علم ہوتا کہ اس کو ذبح کیا گیا ہے تو مجھے یہ بات خوش کرتی کہ مجھے بھی اس سے لباس ملتا۔

(۲۵۲۶۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي

لَيْلَى، فَأَتَاهُ رَجُلٌ ذُو ضَفْرَيْنِ ضَخْمٌ ، فَقَالَ لَهُ :يَا أَبَا عِيسَى ، قَالَ لَهُ :نَعَمْ ، قَالَ لَهُ :حَدِّثْنِي مَا سَمِعْتَ فِي الْفِرَاءِ ، فَقَالَ :سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ :كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أُصَلِّي فِي الْفِرَاءِ ؟ قَالَ :فَأَيْنَ الدِّبَاغُ ؟. (احمد ۴/ ۳۴۸)

(۲۵۲۶۱) حضرت ثابت سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا جس کی دو موٹی موٹی مینڈھیاں تھیں۔ اس نے ابن ابی لیلیٰ سے کہا: آپ نے چمڑا لگے لباس کے بارے میں جو بات سُن رکھی ہے وہ مجھے بیان کریں تو انہوں نے کہا میں نے اپنے والد کو کہتے سُنا ہے کہ میں جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس دوران آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! میں چمڑا لگے کپڑے میں نماز پڑھ لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دباغت کہاں گئی؟''

(۲۵۲٦۲) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، وَنَافِعٍ؛ أَنَّ عَائِشَةَ أَمَرَتْ إِنْسَانًا مِنْ أَهْلِهَا إِذَا صَلَّى أَنْ يَضَعَ فَرْوَهُ.

(۲۵۲۶۲) حضرت محمد اور حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے گھر والوں میں سے کسی کو فرمایا تھا کہ جب نماز پڑھو تو اپنے چمڑے والے کپڑے اتار دو۔

(۲۵۲٦۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ ابْنِ جَبْرٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلَى سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مُسْتَقَةَ فِرَاءٍ فَقَالَ :مَا لَبِسْتُهَا إِلاَّ لِتُرَى عَلَيَّ ، أَوْ لأُسْأَلَ عَنْهَا.

(۲۵۲۶۳) حضرت ابن جبیر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جُبیر پر بڑی بڑی آستین والا چمڑے کا کپڑا دیکھا۔ انہوں نے فرمایا: میں نے اس لباس کو صرف اس لیئے پہنا ہے تا کہ یہ میرے جسم پر نظر آئے ...... یا فرمایا...... تا کہ مجھ سے اس لباس کے بارے میں پوچھا جائے۔

(۲۵۲٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي الْفِرَاءِ مِنْ جُلُودِ الْمَيْتَةِ : لَوَدِدْتُ أَنَّ عِنْدِي مِنْهَا فَرْوًا فَأَلْبَسُهُ.

(۲۵۲۶۴) حضرت قتادہ، حضرت سعید بن مسیب کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مردار کی کھال سے بننے والے لباس کے بارے میں فرمایا: مجھے یہ بات پسند ہے کہ میرے پاس اس چمڑے سے بنا ہوا لباس ہو اور میں اس کو پہنوں۔

(۲۵۲٦٥) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَلاَّمِ بْنِ أَبِي مُطِيعٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو حَصِينٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ أَبِي وَائِلٍ حَتَّى أَتَيْنَا الْفَرَّائِينَ ، فَاشْتَرَى فَرْوًا فَقَالَ صَاحِبُ الْفَرْوِ :أَمَا إِنِّي أَزِيدُكَ يَا أَبَا وَائِلٍ ، إِنَّهُ ذَكِيٌّ ، فَقَالَ:مَا يَسُرُّنِي أَنِّي اشْتَرَيْتُ الَّذِي قُلْتَ بِقِيرَاطٍ . قَالَ أَبُو حَصِينٍ :وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ يَقُولُ ذَلِكَ، وَكَانَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَقُولُ ذَلِكَ.

(۲۵۲۶۵) حضرت شعبی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو وائل کے ہمراہ باہر نکلا۔ یہاں تک کہ ہم چمڑے سے بنے

ہوئے لباس بیچنے والوں کے پاس پہنچے۔ اور حضرت ابو وائل نے وہ لباس خریدا۔ لباس (بیچنے) والے نے کہا۔ اے ابو وائل! میں آپ سے زیادہ (پیسے) لوں گا کیونکہ یہ پاک (کردہ کھال کا) ہے۔ حضرت وائل نے کہا۔ جو بات تم نے کہی ہے میں اس کو ایک قیراط میں خریدوں گا مجھے یہ بات پسند نہیں ہے۔

حضرت ابو حصین کہتے ہیں۔ کہ حضرت ابراہیم بھی یہ کہا کرتے تھے اور حضرت سعید بن جبیر بھی یہ بات کیا کرتے تھے۔

(١٤) فِي الْفِرَاءِ مِن جُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ

مردار کی دباغت دی ہوئی کھال سے بنائے ہوئے لباس کے بارے میں

(٢٥٢٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَعْلَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : أَيُّمَا إِهَابٍ دُبِغَ ، فَقَدْ طَهُرَ. (مسلم ٢٧٨۔ ابوداؤد ٤١٢٠)

(۲۵۲۶۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سُنا: ''جس کسی چمڑے کو بھی دباغت دی جائے تو وہ یقیناً پاک ہو جاتا ہے۔''

(٢٥٢٦٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : كَانَ لِبَعْضِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ شَاةٌ ، فَمَاتَتْ فَمَرَّ عَلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : مَا ضَرَّ أَهْلَهَا لَوِ انْتَفَعُوا بِإِهَابِهَا. (ابن ماجه ٣٦١١)

(۲۵۲۶۷) حضرت سلمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت امہات المؤمنین میں سے کسی کے پاس ایک بکری تھی۔ وہ مرگئی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے اور ارشاد فرمایا: ''اگر اس بکری کے مالک اس کی کھال سے نفع حاصل کرتے تو ان کو نقصان نہ ہوتا۔''

(٢٥٢٦٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ مَيْمُونَةَ ؛ أَنَّ شَاةً لِمَوْلاَةِ مَيْمُونَةَ مُرَّ بِهَا قَدْ أُعْطِيَتْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ مَيْتَةً ، فَقَالَ : هَلاَّ أَخَذُوا إِهَابَهَا فَدَبَغُوهُ ، فَانْتَفَعُوا بِهِ ؟ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ : إِنَّهَا مَيْتَةٌ ؟ قَالَ : إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا. (مسلم ٢٧٦۔ ابوداؤد ٤١١٧)

(۲۵۲۶۸) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کی آزاد کردہ لونڈی کی مردہ بکری ...... جو انہیں صدقہ کے مال سے عطاء ہوئی تھی ...... کے پاس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا تو فرمایا: ''ان لوگوں نے اس بکری کی کھال کیوں نہیں اتاری کہ اس کو دباغت دیتے اور پھر وہ اس سے نفع لیتے؟'' لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ تو مردار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کا صرف کھانا حرام ہے۔''

(٢٥٢٦٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عِكْرِمَةُ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ شَاةً

لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ مَاتَتْ ، قَالَتْ :فَدَبَغْنَا جِلْدَهَا ، فَكُنَّا نَنْبِذُ فِيهِ حَتَّى صَارَ شَنًّا. (بخاری ۶۶۸۶)

(۲۵۲۶۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سودہ بنت زمعہ کی ایک بکری تھی جو مرگئی۔ وہ کہتی ہیں کہ ہم نے اس کی کھال کو دباغت دے دی اور ہم اس میں نبیذ بناتے تھے یہاں تک کہ وہ بوسیدہ ہوگئی۔

(۲۵۲۷۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَنْبَأَنَا أَبُو بِشْرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ ، فَقَالَ :أَلاَ انْتَفَعُوا بِإِهَابِهَا ، فَإِنَّ دَبْغَهَا طَهُورُهَا.

(۲۵۲۷۰) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت سودہ بنت زمعہ کی (مری ہوئی) بکری کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان لوگوں نے اس کی کھال سے کیوں نفع نہیں لیا۔ کیونکہ کھال کی دباغت' کھال کی طہارت ہے۔''

(۲۵۲۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :دِبَاغُهَا طَهُورُهَا.

(۲۵۲۷۱) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ کھال کی دباغت ہی کھال کی طہارت ہے۔

(۲۵۲۷۲) حَدَّثَنَا خَالِدٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ.

(ابو داؤد ۴۱۲۱۔ ابن ماجہ ۳۶۱۲)

(۲۵۲۷۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم دیا ہے کہ مرداروں کی کھالوں سے نفع حاصل کیا جائے۔

(۲۵۲۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ لِمَوْلاَةٍ لِمَيْمُونَةَ مَيْتَةٍ ، فَقَالَ :هَلاَّ انْتَفَعُوا بِإِهَابِهَا. (مسلم ۱۰۴۔ احمد ۱/ ۲۷۷)

(۲۵۲۷۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی کی مردہ بکری کے پاس سے گزرے تو ارشاد فرمایا: ''ان لوگوں نے اس بکری کی کھال سے نفع کیوں نہیں لیا؟''

(۲۵۲۷٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ مَيْمُونَةَ ، قَالَتْ :مَاتَتْ شَاةٌ لإِحْدَى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَلاَّ انْتَفَعْتُمْ بِإِهَابِهَا.

(مسلم ۱۰۳۔ احمد ۱/ ۲۷۷)

(۲۵۲۷۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتوں میں سے کسی ایک کی بکری مرگئی تو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم لوگوں نے اس کے چمڑے سے کیوں نفع نہیں لیا؟''

(۲۵۲۷٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ :حُدِّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ ، فَقَالَ :مَا ضَرَّ أَهْلَهَا لَوِ انْتَفَعُوا بِإِهَابِهَا.

(۲۵۲۷۵) حضرت قیس بن ابی حازم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث بیان کی گئی کہ جناب رسول اللہ ﷺ ایک مردہ بکری کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اس بکری کے مالکوں کو کوئی نقصان نہ ہوتا اگر یہ اس کے چمڑے سے منتفع ہوتے؟''

(۲۵۲۷٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ صَدَقَةَ ، عَنْ جَدِّهِ رِيَاحِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ ذَكَاتُهُ دِبَاغُهُ.

(۲۵۲۷٦) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ کھال کو دباغت دینا ہی اس کی طہارت ہے۔

(۲۵۲۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، وَلَيْسَ بِالأَحْمَرِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ جَوْنِ بْنِ قَتَادَةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مُحَبِّقٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :ذَكَاةُ الْجُلُودِ دِبَاغُهَا.

(احمد ۳/ ۴۷٦۔ دار قطنی ۱۲)

(۲۵۲۷۷) حضرت سلمہ بن محبق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''چمڑوں کی پاکی، ان کو دباغت دینا ہے۔''

(۲۵۲۷۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ :حدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ جَوْنِ بْنِ قَتَادَةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مُحَبِّقٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِمِثْلِهِ. (ابوداؤد ۴۱۲۲۔ احمد ۵/ ٦)

(۲۵۲۷۸) حضرت سلمہ بن محبق، جناب نبی کریم ﷺ سے (اوپر والی) حدیث کے مثل ہی روایت کرتے ہیں۔

(۲۵۲۷۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ جَوْنِ بْنِ قَتَادَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِمِثْلِهِ ، وَلَمْ يَذْكُرْ مَنْصُورٌ سَلَمَةَ بْنَ مُحَبِّقٍ.

(۲۵۲۷۹) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ، جناب نبی کریم ﷺ سے سلمہ رضی اللہ عنہ والی حدیث کے مثل ہی روایت کرتے ہیں لیکن راوی منصور، سلمہ بن محبق کا ذکر نہیں کرتے۔

(۲۵۲۸۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ :دِبَاغُ الْمَيْتَةِ طَهُورُهَا.

(۲۵۲۸۰) حضرت ابراہیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مردار (کی کھال) کو دباغت دینا ہی اس کی طہارت ہے۔

(۱۳) مَنْ رَخَّصَ لِلنِّسَاءِ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ

جو حضرات عورتوں کے لئے ریشم پہننے میں رخصت کے قائل ہیں

(۲۵۲۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ لِلنِّسَاءِ ؟ فَقَالَ :إِنَّمَا هُنَّ لُعَبُكُمْ ، فَزَيِّنُوهُنَّ بِمَا شِئْتُمْ.

(۲۵۲۸۱) حضرت علقمہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان سے عورتوں کے (استعمال کے لئے) سونے اور ریشم کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے جواب میں فرمایا: عورتیں تمہاری کھیل ہیں پس تم جس چیز سے چاہو ان کو مزین کرو۔

(۲۵۲۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : أُرْخِصَ لِلنِّسَاءِ فِي الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ ، ثُمَّ قَرَأَ :(أَوَمَنْ يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ).

(۲۵۲۸۲) حضرت مجاہد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ عورتوں کو ریشم اور سونے (کے استعمال) میں اجازت دی گئی ہے، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی (ترجمہ) (أَوَمَنْ يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ)

(۲۵۲۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنِ أَبِي عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْحَنَفِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّ أُكَيْدِرَ دُومَةَ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَ حَرِيرٍ ، فَأَعْطَاهُ عَلِيًّا فَقَالَ :شَقِّقْهُ خُمُرًا بَيْنَ النِّسْوَةِ.

(مسلم ۱۸۔ ابو داؤد ۴۰۴۰)

(۲۵۲۸۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اکیدر دومہ نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشم کا کپڑا ہدیہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کپڑا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دے دیا اور فرمایا: ''تم اس کو عورتوں کے درمیان تقسیم کردو۔''

(۲۵۲۸٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ :حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي ، حِلٌّ لإِنَاثِهِمْ.

(۲۵۲۸۴) حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم اور سونے کے بارے میں ارشاد فرمایا: ''میری امت کے مردوں پر حرام ہیں اور ان کی عورتوں کے لئے حلال ہیں۔''

(۲۵۲۸۵) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ مَعْمَرٍ أَخْبَرَهُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَ حَرِيرٍ سِيَرَاءَ.

(۲۵۲۸۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر خالص ریشم کی قمیص دیکھی۔

(۲۵۲۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ لِلنِّسَاءِ ، إِنَّمَا يُكْرَهُ لَهُنَّ مَا يَصِفُ ، أَوْ يَشِفُّ.

(۲۵۲۸۶) حضرت میمون بن مہران سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ عورتوں کے لئے دیباج اور ریشم میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ان کے لئے صرف وہ کپڑا مکروہ ہے جو (اعضاء کو) پاک کرے یا باریک ہو۔ (بہت زیادہ)۔

(۲۵۲۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :إِنِّي لأَكْسُو بَنَاتِي الْحَرِيرَ ،

وَأُحَلِّيهِنَّ الذَّهَبَ.

(۲۵۲۸۷) حضرت ابوجعفر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بلاشبہ میں اپنی بیٹیوں کو ریشم پہناتا ہوں اور میں ان کو سونے کا زیور پہناتا ہوں۔

(۱٦) فِي لِبَاسِ الْقَبَاطِيِّ لِلنِّسَاءِ

عورتوں کے لئے قباطی (مقامِ قبط کی طرف منسوب) لباس کے پہننے کا بیان

(۲۵۲۸۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي يَزِيدَ الْمُزَنِيِّ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ يَنْهَى النِّسَاءَ عَنْ لُبْسِ الْقَبَاطِيِّ ، فَقَالُوا :إِنَّهُ لاَ يَشِفُّ ، فَقَالَ :إِلاَّ يَشِفَّ فَإِنَّهُ يَصِفُ.

(۲۵۲۸۸) حضرت ابو یزید مزنی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عورتوں کو قباطی کپڑے پہننے سے منع کیا کرتے تھے۔ لوگوں نے کہا وہ کپڑا چھنا ہوا تو نہیں ہوتا (یعنی بہت باریک نہیں ہوتا) آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر چہ چھنا ہوا تو نہیں ہوتا مگر وہ (اعضاء کی ساخت کو) بیان کرتا ہے۔

(۲۵۲۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ عُمَرُ :لاَ تُلْبِسُوا نِسَاءَكُمُ الْقَبَاطِيَّ ، فَإِنَّهُ إِلاَّ يَشِفَّ يَصِفُ.

(۲۵۲۸۹) حضرت ابوصالح سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ اپنی عورتوں کو قباطی کپڑے نہ پہناؤ کیونکہ وہ اگر چہ زیادہ باریک تو نہیں ہوتا مگر (اعضاء کی ساخت کو) بیان کرتا ہے۔

(۲۵۲۹۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ لِلنِّسَاءِ لُبْسَ الْقَبَاطِيِّ ، وَقَالَ: إِنَّهُ إِلاَّ يَشِفَّ يَصِفُ.

(۲۵۲۹۰) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ عورتوں کے لئے قباطی کپڑا پہننے کو ناپسند کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے یہ کپڑا اگر چہ بہت زیادہ باریک نہیں ہوتا مگر (اعضاء کی ساخت کو) بیان کرتا ہے۔

(۲۵۲۹۱) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كَسَا ابْنُ عُمَرَ مَوْلًى لَهُ يَوْمًا مِنْ قَبَاطِيِّ مِصْرَ ، فَانْطَلَقَ بِهِ فَبَعَثَ ابْنُ عُمَرَ فَدَعَاهُ ، فَقَالَ :مَا تُرِيدُ أَنْ تَصْنَعَ ؟ فَقَالَ :أُرِيدُ أَنْ أَجْعَلَهُ دِرْعًا لِصَاحِبَتِيَّ ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : إِنْ لَمْ يَكُنْ يَشِفُّ فَإِنَّهُ يَصِفُ.

(۲۵۲۹۱) حضرت رافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دن اپنے آزاد کردہ غلام کو مصر کا قباطی کپڑا پہنایا چنانچہ وہ اس کو لے کر چل دیا۔ پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف کسی کو بھیجا اور اس کو بلایا۔ اور پوچھا تم کیا بنانا چاہتے ہو؟ اس نے کہا۔ میں (اس کپڑے سے) اپنی بیوی کی قمیص بنانا چاہتا ہوں۔ اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر چہ یہ کپڑا بہت

باریک نہیں ہے لیکن یہ (اعضاء کی بناوٹ کو) واضح کرتا ہے۔

(۱۷) فِي لُبْسِ الثَّوْبِ فِيهِ الصَّلِيبُ

ایسا کپڑا پہننے کے بارے میں جس میں صلیب ہو

(۲۵۲۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ دِقْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : إِنَّا لاَ نَلْبَسُ الثِّيَابَ الَّتِي فِيهَا الصَّلِيبُ.

(۲۵۲۹۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ ہم ایسے کپڑے نہیں پہنتے جن میں صلیب بنی ہوئی ہو۔

(۲۵۲۹۳) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَنْ تَابُوتٍ لِي فِيهِ تَمَاثِيلُ ؟ فَقَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ رَأَى عُمَرَ يُحَرِّقُ ثَوْبًا فِيهِ صَلِيبٌ ، يَنْزِعُ الصَّلِيبَ مِنْهُ.

(۲۵۲۹۳) حضرت ابوالجحاف سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوجعفر سے اپنے ایک تابوت کے بارے میں سوال کیا جس میں تصویریں تھیں؟ تو انہوں نے فرمایا: مجھے اس آدمی نے یہ بات بتائی جس نے خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ایسے کپڑے کو جلا دیا جس میں صلیب بنی ہوئی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ اس سے صلیب کو نکال رہے تھے۔

(۲۵۲۹٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ سِتْرًا فِيهِ صَلِيبٌ ، فَأَمَرَ بِهِ فقضب.

(۲۵۲۹۴) حضرت محمد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی پر ایک پردہ دیکھا جس میں صلیب بنی ہوئی تھی، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اور اس کو کاٹ دیا گیا۔

(۱۸) مَنْ كَانَ يَلْبِسُ الْقَمِيصَ لاَ يزرّ عَلَيهِ

جو حضرات قمیص پہنتے ہیں اور اس پر بٹن نہیں لگاتے

(۲۵۲۹۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَدِيٍّ ، قَالَ : مَا رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ ، وَابْنَ عَبَّاسٍ زَارَّيْنَ عَلَيْهِمَا قَمِيصَهُمَا قَطُّ.

(۲۵۲۹۵) حضرت ثابت بن عدی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کبھی بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اپنی قمیص پر بٹن لگاتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(۲۵۲۹٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْعَيْزَارِ ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَدَنِي ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي جِنَازَةٍ ، فَرَأَيْتُهُ مُصْفَرَّ اللِّحْيَةِ ، مُحَلَّلَ الأَزْرَارِ.

(۲۵۲۹۶) حضرت سعید مدنی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ایک جنازہ میں تھا۔ چنانچہ میں نے آپ کو زرد داڑھی اور کھلے بٹنوں کی حالت میں دیکھا۔

(۲۵۲۹۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُشَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهُ ، وَإِنَّ قَمِيصَهُ لَمُطْلَقٌ ، قَالَ عُرْوَةُ : فَمَا رَأَيْتُ مُعَاوِيَةَ ، وَلاَ ابْنَهُ فِي شِتَاءٍ ، وَلاَ حَرٍّ إِلاَّ مُطْلَقَةً أَزْرَارُهُمَا. (ترمذی ۵۸۔ ابوداؤد ۴۰۷۹)

(۲۵۲۹۷) حضرت معاویہ بن قرہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور (اس وقت) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص مبارک کھلی ہوئی تھی (یعنی بٹن کھلے تھے)۔ حضرت عروہ کہتے ہیں۔ پس میں نے حضرت معاویہ اور ان کے بیٹے کو سردی، گرمی میں بھی دیکھا تو بٹن کھلے ہونے کی حالت میں دیکھا۔

(۲۵۲۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ شَادًا عَلَيْهِ إِزاره قَطُّ.

(۲۵۲۹۸) حضرت عبد اللہ بن یزید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ کو کبھی بھی بٹن بند کئے ہوئے نہیں دیکھا۔

(۲۵۲۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ ، قَالَ : مَا رَأَيْتُ سَالِمًا زَارًّا عَلَيْهِ.

(۲۵۲۹۹) حضرت اُسامہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کبھی حضرت سالم کو بٹن لگائے ہوئے نہیں دیکھا۔

(۲۵۳۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَالِمًا مُحَلَّلاً أَزْرَارُهُ:

(۲۵۳۰۰) حضرت فطر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم کو بٹن کھولے ہوئے دیکھا۔

(۲۵۳۰۱) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ الْمُنْذِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ رَأَى عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ حَبْرَةً مُحَلَّلَةَ الأَزْرَارِ ، وَكَانَ لَهُ بُرْنُسُ خَزٍّ.

(۲۵۳۰۱) حضرت ربیع بن منذر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت محمد ابن حنفیہ رحمہ اللہ پر ایک دھاری دار یمنی چادر دیکھی جس کے بٹن کھلے ہوئے تھے اور حضرت محمد ابن حنفیہ رحمہ اللہ کے پاس ایک خز کی ٹوپی بھی تھی۔

(۲۵۳۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ مَيْمُون ، قَالَ : مَا رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ مُحَلَّلاً أَزْرَارُهُ.

(۲۵۳۰۲) حضرت ہلال بن میمون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید ابن المسیب رحمہ اللہ کو بٹن کھلے ہوئے نہیں دیکھا۔

(۱۹) فِي جرِّ الإِزَارِ ، وَمَا جَاءَ فِيهِ

شلوار کو کھینچنے کے بارے میں اور اس کے متعلق روایات

(٢٥٣٠٣) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، وَجَرِيرٌ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ جَرِّ الإِزَارِ. (ابویعلی ۵۱۲۹۔ احمد ۳۲۰)

(۲۵۳۰۳) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شلوار کو کھینچنے سے منع کیا ہے۔

(٢٥٣٠٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ جَبَلَةَ ، وَمُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنْ مَخِيلَةٍ ، لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(بخاری ۵۷۹۱۔ مسلم ۱۶۵۲)

(۲۵۳۰۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص تکبر کی وجہ سے اپنے کپڑے کو کھینچے گا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر بھی نہیں کریں گے۔''

(٢٥٣٠٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ الَّذِي يَجُرُّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ ، لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (مسلم ۱۶۵۱۔ احمد ۲/ ۵۵)

(۲۵۳۰۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''جو شخص بوجہ تکبر اپنے کپڑے کو کھینچتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر بھی نہیں کریں گے۔''

(٢٥٣٠٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ ، لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، قَالَ : فَلَقِيتُ ابْنَ عُمَرَ بِالْبَلَاطِ ، قَالَ : فَذَكَرْتُ لَهُ حَدِيثَ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : فَأَشَارَ إِلَى أُذُنَيْهِ : سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ ، وَوَعَاهُ قَلْبِي. (ابن ماجه ۳۵۷۰)

(۲۵۳۰۶) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص بوجہ تکبر کے اپنے ازار کو کھینچتا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کی طرف دیکھیں گے بھی نہیں۔'' راوی کہتے ہیں پھر میں مقام بلاط میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ملا۔ کہتے ہیں کہ میں ان کے سامنے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی آپ رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث ذکر کی۔ راوی کہتے ہیں پس انہوں نے اپنے کانوں کی طرف اشارہ کیا (اور کہا)۔ اس حدیث کو میرے کانوں نے سُنا ہے اور اس کو میرے دل نے محفوظ کیا ہے۔

(٢٥٣٠٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : مَرَّ بِأَبِي هُرَيْرَةَ فَتًى مِنْ قُرَيْشٍ وَهُوَ يَجُرُّ سَبَلَهُ ، فَقَالَ : يَا ابْنَ أَخِي ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ ، لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (ابن ماجه ۳۵۷۱۔ احمد ۲/ ۵۰۳)

(۲۵۳۰۷) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس.

قریش کا ایک جوان گزرا۔ درانحالیکہ وہ اپنے لٹکائے ہوئے کپڑے کو کھینچ رہا تھا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بھتیجے! میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ ''جو شخص بوجہ تکبر کے اپنے کپڑے کو کھینچے گا تو حق تعالیٰ شانہ قیامت کے دن اس کی طرف نظر بھی نہیں کریں گے۔''

(۲۵۳۰۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شَيْبَان ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللَّهَ لاَ يَنْظُرُ إِلَى مُسْبِلٍ.

(احمد ۱/ ۳۲۲۔ طبرانی ۱۲۴۱۳)

(۲۵۳۰۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کپڑا لٹکانے والے کی طرف نظر نہیں کریں گے۔''

(۲۵۳۰۹) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى الَّذِي يَجُرُّ إِزَارَهُ خُيَلاَءَ.

(احمد ۲/ ۶۹)

(۲۵۳۰۹) حضرت محمد بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص تکبر کی وجہ سے اپنا ازار کھینچے گا حق تعالیٰ اس کی طرف نظر بھی نہیں کریں گے۔

(۲۵۳۱۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :ثَلاَثَةٌ لاَ يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَلاَ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ ، وَلاَ يُزَكِّيهِمْ ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ؛ الْمُسْبِلُ ، وَالْمَنَّانُ ، وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ. (مسلم ۱۰۲۔ ابو داؤد ۴۰۸۴)

(۲۵۳۱۰) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین لوگ ایسے ہیں جن سے قیامت کے روز حق تعالیٰ کلام نہیں کریں گے اور نہ ان کی طرف دیکھیں گے اور نہ ہی ان کو پاک کریں گے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ (ایک) کپڑا لٹکانے والا اور (دوسرا) احسان جتلانے والا اور (تیسرا) جھوٹی قسم کھا کر اپنے سودے کو بیچنے والا۔''

(۲۵۳۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :كَانَ يُقَالُ :مَنْ مَسَّ إِزَارُهُ كَعْبَيْهِ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلاَةٌ، قَالَ :وَقَالَ ذَرٌّ :مَنْ مَسَّ إِزَارُهُ الأَرْضَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلاَةٌ.

(۲۵۳۱۱) حضرت حصین، حضرت مجاہد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ کہا کرتے تھے۔ جس آدمی کا ازار اس کے ٹخنوں سے مس کر رہا ہو تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ فرماتے ہیں کہ حضرت ذر کہتے ہیں جس شخص کا ازار زمین سے مَس کر رہا ہو تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

(۲۵۳۱۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : دَخَلَ شَابٌّ عَلَى عُمَرَ ، فَجَعَلَ الشَّابُّ يُثْنِي عَلَيْهِ ، قَالَ : فَرَآهُ عُمَرُ يَجُرُّ إِزَارَهُ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ : يَا ابْنَ أَخِي ، ارْفَعْ إِزَارَكَ ، فَإِنَّهُ أَتْقَى لِرَبِّكَ وَأَنْقَى لِثَوْبِكَ ، قَالَ : فَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَقُولُ : يَا عَجَبًا لِعُمَرَ أَنْ رَأَى حَقَّ اللهِ عَلَيْهِ ، فَلَمْ يَمْنَعْهُ مَا هُوَ فِيهِ أَنْ تَكَلَّمَ بِهِ.

(۲۵۳۱۲) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک نوجوان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اُس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنا شروع کر دی۔ راوی کہتے ہیں اس دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو ازار کھینچتے ہوئے دیکھا۔ راوی کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس جوان سے کہا اے بھتیجے! اپنا ازار اُوپر کرلو۔ کیونکہ یہ تمہارے پروردگار کے نزدیک زیادہ تقویٰ کی بات ہے اور تمہارے کپڑے کے لئے زیادہ صفائی کی بات ہے۔ راوی کہتے ہیں پس حضرت عبداللہ کہا کرتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی عجیب تھے۔ جب انہوں نے اپنے پر خدا کا حق دیکھا تو انہیں یہ حق ادا کرنے سے وہ حالت مانع نہ ہوئی جس میں وہ نوجوان تھا۔ (یعنی تعریف کے باوجود کلمہ حق کہہ دیا)

(۲۵۳۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُسْبِلُ إِزَارَهُ ، فَقِيلَ لَهُ ، فَقَالَ : إِنِّي رَجُلٌ حَمِشُ السَّاقَيْنِ.

(۲۵۳۱۳) حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان کا ازار نیچے ہوتا تھا۔ چنانچہ ان سے کہا گیا تو انہوں نے فرمایا: میں پتلی پنڈلیوں والا آدمی ہوں۔

(۲۰) مَوْضِعُ الإِزَارِ ، أَيْنَ هُوَ ؟

ازار کی جگہ کہاں پر ہے؟

(۲۵۳۱٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ : سَأَلَ أَبُو بَكْرٍ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَوْضِعِ الإِزَارِ ؟ فَقَالَ : مُسْتَدَقَّ السَّاقِ ، لاَ خَيْرَ فِيمَا أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ ، وَلاَ خَيْرَ فِيمَا فَوْقَ ذَلِكَ.

(۲۵۳۱۴) حضرت عبداللہ بن ابوالہذیل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ازار کی جگہ کے بارے میں سوال کیا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''پنڈلی کے باریک حصہ کے پاس۔ اس سے نیچے ہو تو اس میں بھی کوئی خیر نہیں ہے اور اس سے اُوپر میں بھی کوئی خیر نہیں ہے۔''

(۲۵۳۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نُذَيْرٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : أَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَسْفَلِ عَضَلَةِ سَاقِي ، أَوْ سَاقِهِ ، فَقَالَ : هَذَا مَوْضِعُ الإِزَارِ ، فَإِنْ أَبَيْتَ فَأَسْفَلَ ، فَإِنْ أَبَيْتَ فَأَسْفَلَ ، فَإِنْ أَبَيْتَ فَلاَ حَقَّ لِلإِزَارِ فِي الْكَعْبَيْنِ. (ترمذی ۱۷۸۳۔ ابن ماجہ ۳۵۷۲)

(۲۵۳۱۵) حضرت حذیفہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے میری یا اپنی پنڈلی کے پٹھے کو پکڑا اور فرمایا: ''ازار کی جگہ یہ ہے۔ اگر تمہیں (اس سے) انکار ہو تو اس سے کچھ نیچے اور اگر تمہیں (اس سے) بھی انکار ہو تو اس سے کچھ نیچے، لیکن اگر تمہیں (اس سے بھی) انکار ہو تو پھر ٹخنوں میں تو ازار کا کوئی حق نہیں ہے۔''

(۲۵۳۱۶) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا نَبِيهٍ يَقُولُ :سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا تَحْتَ الْكَعْبِ مِنَ الإِزَارِ فِي النَّارِ. (احمد ۶/ ۵۹)

(۲۵۳۱۶) حضرت ابونبیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کہتے ہوئے سُنا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ٹخنوں سے نیچے ازار، جہنم میں ہوگا۔''

(۲۵۳۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي يَعْفُورَ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَإِنَّ إِزَارَهُ إِلَى نِصْفِ سَاقَيْهِ ، أَوْ قَرِيبٍ مِنْ نِصْفِ سَاقَيْهِ.

(۲۵۳۱۷) حضرت ابو یعفور سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور ان کا ازار نصف پنڈلی تک تھا یا آپ رضی اللہ عنہ کی نصف پنڈلی کے قریب تھا۔

(۲۵۳۱۸) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ ، فَمَا كَانَ إِلَى الْكَعْبِ فَلاَ بَأْسَ ، وَمَا كَانَ تَحْتَ الْكَعْبِ فَفِي النَّارِ. (ابوداؤد ۴۰۹۰۔ احمد ۳/ ۳۰)

(۲۵۳۱۸) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کا ازار اس کی نصف پنڈلی تک ہوتا ہے جو ٹخنوں تک بھی ہو تو کوئی حرج نہیں اور جو ٹخنوں سے نیچے ہو تو وہ جہنم میں ہوگا۔''

(۲۵۳۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَبِي غِفَارٍ ، عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي جُرَيٍّ الْهُجَيْمِيِّ ، قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ :عَلَيْكَ السَّلاَمُ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ :لاَ تَقُلْ :عَلَيْكَ السَّلاَمُ؟ فَإِنَّ عَلَيْكَ السَّلاَمُ تَحِيَّةُ الْمَوْتَى ، قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، زِدْنِي ، قَالَ :الإِزَارُ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ ، فَإِنْ أَبَيْتَ فَإِلَى الْكَعْبَيْنِ ، وَإِيَّاكَ وَالْمَخِيلَةَ ، فَإِنَّ اللهَ لاَ يُحِبُّ الْمَخِيلَةَ. (ابوداؤد ۴۰۸۱۔ ترمذی ۲۷۲۱)

(۲۵۳۱۹) حضرت ابو جری ہجیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا۔ اے رسول اللہ ﷺ! علیك السلام. آپ ﷺ نے فرمایا علیك السلام نہ کہو کیونکہ یہ مردوں کا سلام ہے۔ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے مزید کچھ بتائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ازار کو نصف پنڈلی تک رکھو لیکن اگر تم اس سے انکار کرو تو پھر ٹخنوں تک رکھ لو۔ خبردار! تکبر سے بچو، کیونکہ اللہ تعالیٰ تکبر کو ناپسند کرتے ہیں۔''

(۲۵۳۲۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عن جَعْفَرٍ ، قَالَ :كَانَ مَيْمُونٌ يُشَمِّرُ إِزَارَهُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ.

(۲۵۳۲۰) حضرت جعفر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت میمون، اپنے ازار کو اپنی پنڈلیوں کے نصف تک چڑھاتے تھے۔

(۲۵۳۲۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا دَاوُد بْنُ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ أَبِي قَزَعَةَ ، عَنِ الأَسْقَعِ بْنِ الأَسْلَعِ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الإِزَارِ فِي النَّارِ. (احمد ۵/ ۹)

(۲۵۳۲۱) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ازار کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہوگا وہ جہنم میں ہوگا۔''

(۲۵۳۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي مَكِينٍ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ ؛ أَنَّ عَلِيًّا اتَّزَرَ ، فَلَحِقَ إِزَارُهُ بِرُكْبَتَيْهِ.

(۲۵۳۲۲) حضرت ابو امیہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ازار پہنا تو آپ رضی اللہ عنہ کا ازار آپ رضی اللہ عنہ کے گھٹنوں کو لگ رہا تھا۔

(۲۵۳۲۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مَوْضِعُ الإِزَارِ مُسْتَدَقُّ السَّاقِ.

(۲۵۳۲۳) حضرت ابراہیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ازار کی جگہ پنڈلی کا باریک حصہ ہے۔

(۲۵۳۲٤) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : الإِزَارُ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ ، أَوْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ، لاَ خَيْرَ فِيمَا هُوَ أَسْفَلُ مِنْ ذَلِكَ.

(۲۵۳۲۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ازار، نصف پنڈلی تک ہو یا ٹخنوں تک ہو جو ازار اس سے نیچے ہو اس میں کوئی خیر نہیں ہے۔

(۲۵۳۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ الإِزَارَ فَوْقَ نِصْفِ السَّاقِ.

(۲۵۳۲۵) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ پہلے لوگ، نصف پنڈلی سے اوپر ازار کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۵۳۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ ، عَنْ خَرَشَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ دَعَا بِشَفْرَةٍ فَرَفَعَ إِزَارَ رَجُلٍ عَنْ كَعْبَيْهِ ، ثُمَّ قَطَعَ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ ، قَالَ : فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى ذَبَاذِبِهِ تَسِيلُ عَلَى عَقِبَيْهِ.

(۲۵۳۲۶) حضرت خرشہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے استرا منگوایا پھر ایک آدمی کا ازار اس کے ٹخنوں سے اُوپر کیا پھر جو اس سے نیچے تھے اس کو کاٹ دیا۔ راوی کہتے ہیں گویا کہ میری آنکھوں کے سامنے وہ منظر ہے کہ کپڑے کے ٹکڑے اس کی ایڑیوں پر گر رہے تھے۔

(۲۵۳۲۷) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : رَأَيْتُ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتَزِرُونَ عَلَى أَنْصَافِ سُوقِهِمْ ، فَذَكَرَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ ، وَابْنَ عُمَرَ ، وَزَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ ، وَالْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ.

(۲۵۳۲۷) حضرت ابو اسحق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے بہت سے

لوگوں کو دیکھا ہے جو اپنی نصف پنڈلیوں پر ازار باندھتے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت اسامہ بن زید، حضرت ابن عمر، حضرت زید بن ارقم اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہم کا ذکر فرمایا۔

(۲۵۳۲۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَأْتَزِرُ فَيُرْسِلُ إِزَارَهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ ، حَتَّى تَقَعَ حَاشِيَتُهُمَا عَلَى ظَهْرِ قَدَمَيْهِ ، وَيَرْفَعُهُمَا مِنْ مُؤَخَّرِهِ.

(ابو داؤد ۴۰۹۳۔ نسائی ۹۶۸۱)

(۲۵۳۲۸) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو ازار باندھتے ہوئے دیکھا۔ چنانچہ وہ اپنا ازار، اپنے آگے سے لٹکا دیتے تھے۔ یہاں تک کہ اس کے دونوں کنارے آپ رضی اللہ عنہ کے قدموں کی پشت پر آ جاتے اور (پھر) آپ رضی اللہ عنہ ان کو پچھلی جانب سے اٹھا لیتے۔

(۲۵۳۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو سُلَيْمَانَ الْمُكْتِبُ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا عَلَيْهِ إِزَارٌ نَجْرَانِيٌّ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ.

(۲۵۳۲۹) حضرت ابو سلیمان مکتب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ (کے جسم) پر نجرانی ازار تھا اور آپ رضی اللہ عنہ کی پنڈلیوں کے نصف میں تھا۔

(۲۵۳۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ دِهْقَانٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ ، وَابْنَ عُمَرَ أُزْرُهُمَا إِلَى أَنْصَافِ سُوقِهِمَا.

(۲۵۳۳۰) حضرت موسیٰ بن دہقان سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ ان دونوں حضرات کے ازار، ان کی پنڈلیوں کے نصف تک تھے۔

(۲۵۳۳۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانَ إِزَارُهُ إِلَى نِصْفِ سَاقَيْهِ ، قَالَ : فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ ؟ فَقَالَ : هَذِهِ إِزْرَةُ حَبِيبِي ، يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (ترمذی ۱۲۱۔ بزار ۳۵۳)

(۲۵۳۳۱) حضرت ایاس بن سلمہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا ازار، ان کی نصف پنڈلی تک تھا۔ راوی کہتے ہیں چنانچہ ان سے اس کے بارے میں کہا گیا تو انہوں نے فرمایا: یہ میرے محبوب کا ازار ہے یعنی جناب نبی کریم ﷺ کے ازار کا طریقہ یہی ہے۔

(۲۵۳۳۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا سُفْيَانُ بْنُ سَهْلٍ ، لاَ تُسْبِلْ ، فَإِنَّ اللَّهَ لاَ يُحِبُّ الْمُسْبِلِينَ. (احمد ۴/ ۲۴۶۔ ابن حبان ۵۴۴۲)

(۲۵۳۳۲) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اے سفیان بن

سہل! تو کپڑا نہ لٹکا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کپڑا لٹکانے والوں کو پسند نہیں کرتے۔''

(۲۱) مَنْ كَانَ يَكْرَهُ لُبْسَ الْخِفَافِ وَالنِّعَالِ الَّتِي لَمْ تُذَكَّ

جو حضرات غیر مزکّٰی موزے اور جوتے پہننے کو مکروہ سمجھتے تھے

(۲۵۳۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ : كَانَ يَكْرَهُ الْخِفَافَ وَالنِّعَالَ الَّتِي لَمْ تُذَكَّ.

(۲۵۳۳۳) حضرت محمد، حضرت اُسیر بن جابر کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ یہ ایسے موزوں اور جوتوں کے پہننے کو ناپسند کرتے تھے جن کو صاف نہ کیا گیا ہو۔

(۲۵۳۳٤) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَكْرَهُ الْفِرَاءَ الَّتِي لَمْ تُذَكَّ.

(۲۵۳۳۴) حضرت محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایسے چمڑا لگے ہوئے لباس کو ناپسند کرتی تھیں جس کو صاف نہ کیا گیا ہو۔

(۲۵۳۳۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَ مِمَّنْ يَكْرَهُ الصَّلاَةَ فِيمَا لَمْ يُذَكَّ ؛ عُمَرُ ، وَابْنُ عُمَرَ ، وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ ، وَعَائِشَةُ ، وَأُسَيْرُ بْنُ جَابِرٍ.

(۲۵۳۳۵) حضرت محمد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جو لوگ صاف نہ کئے ہوئے چمڑے میں نماز کو مکروہ سمجھتے تھے ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، حضرات عمران بن حصین، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت اُسیر بن جابر رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔

(۲۲) فِي طُولِ الْقَمِيصِ ، كَمْ هُوَ ، وَإِلَى أَيْنَ هُوَ فِي جَرِّهِ ؟

قمیص کی لمبائی میں کہ کتنی ہو اور اپنے کھینچنے میں کہاں تک ہو

(۲۵۳۳٦) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ ، قَالَ : كَانَتْ قُمُصُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَثِيَابُهُ مَا بَيْنَ الْكَعْبِ وَالشِّرَاكِ.

(۲۵۳۳۶) حضرت عمرو بن مہاجر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کی قمیص اور آپ رحمہ اللہ کے کپڑے ٹخنے اور تسمیہ باندھنے کی جگہ کے درمیان ہوتے تھے۔

(۲۵۳۳۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الإِسْبَالُ فِي الإِزَارِ ، وَالْقَمِيصِ ، وَالْعِمَامَةِ ، مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَيْئًا خُيَلاَءَ ، لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(ابو داؤد ۴۰۹۱۔ ابن ماجہ ۳۵۷۶)

(۲۵۳۳۷) حضرت سالم، اپنے والد کے واسطہ سے جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسبال (کپڑے کو لٹکانا) ازار، قمیص اور عمامہ میں ہوتا ہے۔ جو شخص ان میں سے کسی چیز کو تکبر کی وجہ سے کھینچے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔''

(٢٥٣٣٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الأَحْوَلِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : جَرُّ الْقَمِيصِ وَالإِزَارِ سَوَاءٌ.

(۲۵۳۳۸) حضرت مجاہد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ قمیص اور ازار کو کھینچنا برابر ہے۔

(٢٥٣٣٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : ذَكَرُوا عِنْدَ عِكْرِمَةَ جَرَّ الْقَمِيصِ وَالإِزَارِ ، فَقَالَ : هُوَ وَاللَّهِ شَرٌّ وَأَشَرُّ.

(۲۵۳۳۹) حضرت شعیب بن یسار سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے حضرت عکرمہ کے پاس قمیص اور ازار کو کھینچنے کا ذکر کیا تو آپ ؒ نے فرمایا: بخدا! یہ تو شر ہے۔ بڑا شر ہے۔

(٢٥٣٤٠) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : كَانَ قَمِيصُهُ فَوْقَ الإِزَارِ ، وَالرِّدَاءُ فَوْقَ الْقَمِيصِ.

(۲۵۳۴۰) حضرت طاؤس کے بارے میں روایت ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ ان کی قمیص ازار سے اُوپر ہوتی تھی اور چادر، قمیص سے اُوپر ہوتی تھی۔

(٢٥٣٤١) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْقَاسِمَ قَمِيصُهُ إِلَى الْكَعْبِ.

(۲۵۳۴۱) حضرت داؤد بن قیس سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم کی قمیص کو ٹخنوں تک دیکھا۔

(٢٥٣٤٢) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : كَانَ إِبْرَاهِيمُ قَمِيصُهُ عَلَى ظَهْرِ الْقَدَمِ.

(۲۵۳۴۲) حضرت مغیرہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کی قمیص ان کے قدم کی پشت پر ہوتی تھی۔

(٢٥٣٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ قَمِيصَ سَالِمٍ مُشَمَّرًا فَوْقَ الْكَعْبَيْنِ ، فَقَالَ : إِنِّي رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ كَانَ قَمِيصُهُ هَكَذَا.

(۲۵۳۴۳) حضرت محمد بن عمیر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم کی قمیص کو ٹخنوں سے اوپر چڑھا دیکھا۔ اور انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کی قمیص بھی ایسی ہی تھی۔

(٢٣) فِي طُولِ كُمِّ الْقَمِيصِ ، إِلَى أَيْنَ ؟

قمیص کی آستین کی لمبائی میں کہ وہ کہاں تک ہو

(٢٥٣٤٤) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : ابْتَاعَ عَلِيٌّ قَمِيصًا سُنْبُلاَنِيًّا بِأَرْبَعَةِ دَرَاهِمَ ،

وَدَعَا الْخَيَّاطَ ، فَمَدَّ كُمَّ الْقَمِيصِ ، وَأَمَرَهُ أَنْ يَقْطَعَ مَا خَلْفَ أَصَابِعِهِ.

(۲۵۳۴۴) حضرت جعفر، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک خوب لمبی قمیص چار درہم میں خریدی۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے درزی کو بلایا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے قمیص کی آستین کو کھینچا اور درزی کو حکم دیا کہ جو حصہ آپ رضی اللہ عنہ کی انگلیوں سے آگے ہے اس کو کاٹ دے۔

(۲۵۳٤٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ دَعَا بِشَفْرَةٍ لِيَقْطَعَ كُمَّ قَمِيصِ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدَ مِنْ أَطْرَافِ أَصَابِعِهِ ، وَكَانَ عَلَيْهِ قَمِيصٌ سُنْبُلاَنِيٌّ ، فَقَالَ : أَنَا أَكْفِيكَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنِّي أَسْتَحِي أَنْ تَقْطَعَهُ عِنْدَ النَّاسِ ، فَتَرَكَهُ.

(۲۵۳۴۵) حضرت ابو عثمان نہدی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے استرا منگوایا تا کہ آپ رضی اللہ عنہ عقبہ بن فرقد کی قمیص کی آستین کو ان کی انگلیوں سے کاٹ دیں۔ ان صاحب نے خوب لمبی قمیص پہن رکھی تھی۔ اس پر عقبہ نے کہا۔ اے امیر المؤمنین! میں یہ کام آپ کے بجائے میں خود ہی کرلوں گا۔ مجھے اس بات سے حیا آتی ہے کہ آپ اس کو لوگوں کے سامنے کاٹیں۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو چھوڑ دیا۔

(۲۵۳٤٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا عَلَيْهِ قَمِيصٌ مَدَرِيٌّ ، أَوْ رَازِقِيٌّ ، إِذَا أَرْسَلَهُ بَلَغَ نِصْفَ سَاقَيْهِ ، وَإِذَا مَدَّهُ لَمْ يُجَاوِزْ ظُفْرَيْهِ.

(۲۵۳۴۶) حضرت عبداللہ بن ابو الہذیل سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ایک پتلی سی قمیص دیکھی۔ جب آپ رضی اللہ عنہ اس کو چھوڑتے تو یہ آپ رضی اللہ عنہ کی نصف پنڈلی تک پہنچتی اور جب آپ رضی اللہ عنہ اس کو کھینچتے تو یہ آپ رضی اللہ عنہ کے ناخنوں سے متجاوز نہ ہوتی۔

(۲۵۳٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتُرِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَكُمُّ قَمِيصِهِ إِلَى الرُّصْغِ.

(۲۵۳۴۷) حضرت ابو البختری سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کی قمیص کی آستین کلائی تک پہنچتی تھی۔

(۲۵۳٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُوسَى الْمُعَلِّمِ، عَنْ بُدَيْلٍ الْعُقَيْلِيِّ، قَالَ: كَانَ كُمُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الرُّصْغِ.

(ابو داؤد ۴۰۲۳۔ ترمذی ۱۷۶۵)

(۲۵۳۴۸) حضرت بدیل عقیلی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آستین رصغ تک تھی۔

(٢٤) فِي الإِزَارِ، أَيْنَ مَوْضِعُهُ مِنَ الْحِقْوِ ؟

ازار کے بارے میں کہ اس کی کمر پر کون سی جگہ ہے؟

(۲۵۳٤٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى ، قَالَ : حدَّثَنِي أَبُو الْعَلاَءِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا يَأْتَزِرُ

فَوْقَ السُّرَّةِ.

(۲۵۳۴۹) حضرت ابو العلاء بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ناف کے اُوپر ازار باندھتے ہوئے دیکھا۔

(۲۵۳۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قُدَامَةَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ ، وَقَدِ اتَّزَرَ فَوْقَ السُّرَّةِ ، فَجَذَبَهُ حَتَّى جَعَلَهُ أَسْفَلَ مِنْهَا.

(۲۵۳۵۰) حضرت قدامہ بن موسیٰ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز پڑھی۔ میں نے ناف کے اُوپر ازار باندھ رکھا تھا۔ پس انہوں نے اس کو کھینچا یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو ناف کے نیچے کر دیا۔

(۲۵۳۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ سِيرِينَ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يَتَّزِرَانِ إِلَى أَسْفَلَ مِنَ السُّرَّةِ.

(۲۵۳۵۱) حضرت ہشام، حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ یہ دونوں حضرات ناف سے نیچے ازار باندھا کرتے تھے۔

(۲۵) فِي لُبْسِ الْقَلاَنِسِ

بڑی ٹوپی پہننے کے بارے میں

(۲۵۳۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَلَنْسُوَةً بَيْضَاءَ مضرَّبة.

(۲۵۳۵۲) حضرت عبد اللہ بن سعید سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن حسین پر ایک سفید رنگ کی دو تہہ والی بڑی ٹوپی دیکھی۔

(۲۵۳۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ قَلَنْسُوَةً لَهَا رفٌّ ، كَانَ يَسْتَظِلُّ بِهَا إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ.

(۲۵۳۵۳) حضرت ہشام سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن زبیر پر ایک ایسی ٹوپی دیکھی جس کا چھتا بھی تھا۔ جب آپ رضی اللہ عنہ بیت اللہ کا طواف کرتے تھے تو اس کے چھتے کے ذریعہ دھوپ سے بچاؤ کرتے تھے۔

(۲۵۳۵٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، قَالَ ، رَأَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ قَلَنْسُوَةً مَكْفُوفَةً بِثَعَالِبَ ، أَوْ سُمُورٍ.

(۲۵۳۵۴) حضرت یزید سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم پر ایک ایسی بڑی ٹوپی دیکھی جس کے اطراف میں لومڑی یا نیولے کی کھال سے پیوند کاری تھی۔

(۲۵۳۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى الضَّحَّاكِ قَلَنْسُوَةَ ثَعَالِبَ.

(۲۵۳۵۵) حضرت اجلح سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ضحاک پر لومڑی کی (کھال سے بنی) ٹوپی تھی۔

(۲۵۳۵٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ أَبَا مُوسَى خَرَجَ مِنَ الْخَلاَءِ ، وَعَلَيْهِ قَلَنْسُوَةٌ ، فَمَسَحَ عَلَيْهَا.

(۲۵۳۵٦) حضرت اشعث، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ، قضاء حاجت سے فارغ ہو کر باہر آئے، آپ رضی اللہ عنہ (کے سر) پر ایک بڑی ٹوپی تھی چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے اس پر مسح کیا۔

(۳٦) فِي لُبْسِ التُّبَّانِ

جانگیہ پہننے کے بیان میں

(۲۵۳۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ ؛ قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا يَتَّزِرُ ، فَرَأَيْتُ عَلَيْهِ تُبَّانًا.

(۲۵۳۵۷) حضرت علی بن ربیعہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کو ازار باندھتے دیکھا۔ پس میں نے ان (کے جسم) پر جانگیا دیکھا۔

(۲۵۳۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : كَانَتْ عَائِشَةُ إِذَا خَرَجَتْ حَاجَّةً ، أَوْ مُعْتَمِرَةً أَخْرَجَتْ مَعَهَا عَبِيدَهَا يُرَحِّلُونَ هَوْدَجَهَا ، فَكَانُوا يُشعِرُونَ بِأَرْجُلِهِمْ إِلَى بَطْنِ الْبُغْلَةِ ، فَأَمَرَتْهُمْ أَنْ يَلْبَسُوا التَّبَابِينَ.

(۲۵۳۵۸) حضرت قاسم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب حج یا عمرہ کی نیت سے نکلتی تھیں تو اپنے ساتھ اپنے غلام بھی اپنے کجاوہ کو چلانے کے لئے لے جاتی تھیں۔ چنانچہ وہ غلام اپنے پاؤں کے ذریعہ خچر کے پیٹ کو ایڑی مارتے۔ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو حکم دیا کہ وہ جانگیے پہنا کریں۔

(۲۵۳۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ قَالَ : قَالَ سَلْمَانُ : نِعْمَ الثَّوْبُ التُّبَّانُ.

(۲۵۳۵۹) حضرت ابوالہیثم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فرماتے ہیں کہ جانگیا بہترین کپڑا ہے۔

(۲۵۳٦۰) حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ حَبِيبٍ ، قَالَ : رُئِيَ عَلَى عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ تُبَّانٌ وَهُوَ بِعَرَفَاتٍ.

(۲۵۳٦۰) حضرت علاء بن حبیب سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر پر جانگیا دیکھا گیا جب کہ وہ عرفات میں تھے۔

(۲۵۳٦۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، قَالَ : كَانَ أَبِي يَلْبَس تُبَّانًا تَحْتَ الإِزَار.

(۲۵۳٦۱) حضرت ابن ابی نجیح سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میرے والد ازار کے نیچے جانگیا پہنا کرتے تھے۔

(۲۵۳٦۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا صَادِقٍ يَتَّزِر ، فَرَأَيْتُ تَحْتَ إِزَارِهِ تُبَّانًا.

(۲۵۳۶۲) حضرت اعمش سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو صادق کو ازار پہنتے دیکھا۔ تو میں نے آپ رحمہ اللہ کے ازار کے نیچے جانگیا دیکھا۔

(٢٥٣٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْوَالِبِي تُبَّانًا ، قَالَ : كَانَ الشَّيْخُ ، يَعْنِي عَلِيًّا ، يَلْبَسُهُ.

(۲۵۳۶۳) حضرت طلحہ بن یحییٰ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن ربیعہ والبی پر جانگیا دیکھا۔ راوی کہتے ہیں۔ شیخ یعنی حضرت علی جانگیا پہنا کرتے تھے۔

(٢٥٣٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ غِلْمَانَهَا بِلُبْسِ التَّبَابِينَ وَهُمْ مُحْرِمُونَ.

(۲۵۳۶۴) حضرت عبد الرحمن بن قاسم، اپنے والد سے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے غلاموں کو۔ جبکہ وہ غلام حالت احرام میں ہوتے تھے۔ جانگیے پہننے کا حکم دیا کرتی تھیں۔

(٢٥٣٦٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ أَبُو مُوسَى إِذَا نَامَ لَبِسَ تُبَّانًا ، مَخَافَةَ أَنْ تَبْدُوَ عَوْرَتُهُ.

(۲۵۳۶۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ جب سونے لگتے تو آپ اس ڈر سے کہ آپ کا ستر ظاہر نہ ہو جائے۔ آپ جانگیا پہنا کرتے تھے۔

(٢٧) فِي لُبْسِ السَّرَاوِيلاَتِ

پائجامہ پہننے کے بارے میں

(٢٥٣٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أَبِي مُوسَى : أَنَ قَطِّعُوا الرُّكُبَ ، وَانْزُوا عَلَى الْخَيْلِ نَزْوًا ، وَأَلْقُوا الْخِفَافَ ، وَاحتذُوا النِّعَالَ ، وَأَلْقُوا السَّرَاوِيلاَتِ ، وَاتَّزِرُوا ، وَارْمُوا الأَغْرَاضَ ، وَعَلَيْكُمْ بِاللِّبْسَةِ الْمُعَدِّيَةِ ، وَإِيَّاكُمْ وَهَدْيَ الْعَجَمِ ، فَإِنَّ شَرَّ الْهَدْيِ ، هَدْيُ الْعَجَمِ.

(۲۵۳۶۶) حضرت ابو عثمان سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا: ''گھوڑوں کی رکابیں کاٹ دو اور ان پر آہستگی سے سوار ہو، جوتے پہنو اور موزے اتار دو، شلواروں کی جگہ تہ بند پہنو، نشانے پر تیر مارو، کھردرے اور سخت کپڑے پہنو، عجمیوں کی طرح عیش و عشرت مت اختیار کرو، کیونکہ عجمیوں کا طریقہ بدترین طریقہ ہے۔''

(٢٥٣٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : أَتَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاوَمَنَا سَرَاوِيلَ.

(۲۵۳۶۷) حضرت سوید بن قیس سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ نے ہمارے ساتھ پائجامہ کا سودا کیا۔

(۲۵۳٦۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ الْعَلاَءِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : خَطَبَنَا عَلِيٌّ بِالْكُوفَةِ وَعَلَيْهِ سَرَاوِيلُ.

(۲۵۳٦۸) حضرت معاذ بن علاء، اپنے والد، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں کوفہ میں خطبہ دیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے پائجامہ پہنا ہوا تھا۔

(۲۵۳٦۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى الشَّعْبِيِّ سَرَاوِيلَ.

(۲۵۳٦۹) حضرت حفص بن ابی منصور سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی کو پائجامہ پہنے دیکھا۔

(۲۵۳۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَهْدِيٍّ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ إِذَا كَانَ الشِّتَاءُ لَبِسَ سَرَاوِيلَ حِبَرَةٍ ، وَقَبَاءَ حِبَرَةٍ.

(۲۵۳۷۰) حضرت مہدی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب سردی کا موسم ہوتو حضرت حسن رضی اللہ عنہ دھاری دار یمنی پائجامہ اور دھاری دار یمنی قبا پہنتے تھے۔

(۲۵۳۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عِمْرَانَ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، قَالَ: جَاءَ كِتَابُ عُمَرَ: أَنْ أَلْقُوا السَّرَاوِيلاَتِ، وَالْبَسُوا الأُزُرَ.

(۲۵۳۷۱) حضرت ابو مجلز سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا۔ کہ تم لوگ پائجامے ڈال دو اور ازار پہنو۔

(۲۵۳۷۲) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ وَاصِلٍ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَوْحَى إِلَى إِبْرَاهِيمَ : إِنَّكَ أَكْرَمُ الْخَلْقِ عَلَيَّ ، فَإِذَا صَلَّيْتَ فَلاَ تَرَى الأَرْضُ عَوْرَتَكَ ، وَاتَّخِذْ سَرَاوِيلاً.

(۲۵۳۷۲) حضرت ابو عیینہ کے آزاد کردہ غلام حضرت واصل سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ آپ مجھے مخلوق میں سے سب سے زیادہ عزیز ہیں۔ پس جب تم نماز پڑھو تو زمین تمہارے ستر کو نہ دیکھے اور تم پائجامہ بنالو۔

(۲۵۳۷۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ عَلَيْهِ سَرَاوِيلُ ، قَالَ : فَقُلْتُ لَهُ ؟ قَالَ : إِنَّهَا مِنْ لِبَاسِ الرِّجَالِ.

(۲۵۳۷۳) حضرت ابو خلدہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو العالیہ کو دیکھا اور ان پر پائجامہ تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا۔ تو انہوں نے فرمایا: یہ مردوں کا لباس ہے۔

(۲۸) مَنْ قَالَ الْبَسْ مَا شِئْتَ مَا أَخْطَأَكَ سَرَفٌ ، أَوْ مَخِيلَةٌ

جو حضرات یہ کہتے ہیں۔ جب تک تم اسراف اور تکبر نہ کرو تو جو چاہو پہنو

(۲۵۳۷٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ،

قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُلُوا وَاشْرَبُوا وَتَصَدَّقُوا ، وَالْبَسُوا مَا لَمْ يُخَالِطْهُ إِسْرَافٌ ، وَلاَ مَخِيلَةٌ. (ابن ماجه ۳۶۰۵۔ احمد ۲/ ۱۸۱)

(۲۵۳۷۴) حضرت عمرو بن شعیب، اپنے والد، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کھاؤ، پیو اور صدقہ کرو۔ جب تک لباس میں اسراف اور تکبر نہ ہو تو اس کو پہن لو۔''

(۲۵۳۷۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كُلْ مَا شِئْتَ ، وَالْبَسْ مَا شِئْتَ ، مَا أَخْطَأَتْكَ خُلَّتَانِ : سَرَفٌ ، أَوْ مَخِيلَةٌ.

(۲۵۳۷۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ جو چاہو تم کھاؤ۔ اور جو چاہو تم پہنو جب تک کہ دو باتیں نہ ہوں۔ فضول خرچی یا تکبر۔

(۲۵۳۷۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا﴾ قَالَ : لاَ تُجِيعُهُمْ ، وَلاَ تُعَرِّيهِمْ ، وَلاَ تُنْفِقُ نَفَقَةً يَقُولُ النَّاسُ : إِنَّكَ أَسْرَفْتَ فِيهَا.

(۲۵۳۷۶) حضرت ابراہیم، ارشاد خداوندی ﴿وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: نہ ان کو بھوکا رکھے اور نہ ان کو لباس سے محروم کرے اور نہ ان پر ایسا خرچ کرتا ہے کہ لوگ کہنے لگیں۔ تم خرچہ میں اسراف کرتے ہو۔

(۲۵۳۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ عُثْمَانَ الْحَاطِبِيِّ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى عَلَى عُثْمَانَ ثَوْبًا قُوهِيًّا.

(۲۵۳۷۷) حضرت عثمان بن حاطبی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ مجھے اس آدمی نے یہ بات بتائی کہ جس نے حضرت عثمان پر ایک سفید رنگ کا کپڑا دیکھا تھا۔

(۲۵۳۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، قَالَ : خَرَجَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ مِنْ قِهْزٍ ، وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ قِطْرِيَّانِ.

(۲۵۳۷۸) حضرت ابو رزین سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب باہر تشریف لائے اور ان پر ریشم ملے ہوئے سفید کپڑے کی قمیص تھی۔ اور ان پر دو سرخ رنگ کے مھکے ہوئے کپڑے کی چادریں تھیں۔

(۲۵۳۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَطَاءٍ أَبِي مُحَمَّدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَلِيٍّ قَمِيصًا مِنْ هَذِهِ الْكَرَابِيسِ غَيْرَ غَسِيلٍ.

(۲۵۳۷۹) حضرت عطاء ابی محمد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ان موٹے سوتی کپڑوں سے بنی ہوئی دھلائی کے بغیر قمیص دیکھی۔

(٢٥٣٨٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَيْمُونٍ أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَطَاءٍ قَمِيصًا زُطِّيًّا.

(۲۵۳۸۰) حضرت میمون ابوالقاسم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ پر زطی قمیص دیکھی۔

(٢٥٣٨١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ خَالِدٍ أَبِي الْعَلاَءِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى الْحَسَنِ قَمِيصًا زُطِّيًّا.

(۲۵۳۸۱) حضرت خالد بن ابوالعلاء سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن (کے جسم) پر زطی قمیص دیکھی۔

(٢٥٣٨٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَيْهِ قَمِيصًا غَلِيظًا.

(۲۵۳۸۲) حضرت حکم کے بارے میں روایت ہے۔ شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم (کے جسم) پر موٹی قمیص دیکھی۔

(٢٥٣٨٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ السَّائِبِ الطَّائِفِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ أَبِي هِنْدِيَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عُمَرَ ثَوْبَيْنِ قِطْرِيَّيْنِ.

(۲۵۳۸۳) حضرت محمد بن سائب بن ابی ہندیہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ (کے جسم) پر دو قطری (ریشم ملے ہوئے سفید) کپڑے دیکھے۔

(٢٥٣٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُطَيْرِ بْنِ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ أَبِي النَّوَارِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا اشْتَرَى قَمِيصَيْنِ غَلِيظَيْنِ خَيَّرَ قَنْبَرَ أَحَدَهُمَا.

(۲۵۳۸۴) حضرت ابوالنوار سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دو موٹی قمیصیں خریدتے دیکھا۔ ان میں سے ایک کو قنبر نے پسند کیا تھا۔

(٢٥٣٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَلِيٍّ ثَوْبَيْنِ قِطْرِيَّيْنِ.

(۲۵۳۸۵) حضرت علی بن ربیعہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ (کے جسم) پر دو قطری (ریشم ملے ہوئے سفید) کپڑے دیکھے۔

(٢٥٣٨٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ أَسْفَقَ ثِيَابًا، وَأَشْفَقَ قُلُوبًا.

(۲۵۳۸۶) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تم سے پہلے لوگ کپڑوں کے اعتبار سے سخت تھے اور دلوں کے اعتبار سے نرم تھے۔

(٢٥٣٨٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ ، قَالَ : خَرَجَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَصَّرَانِ.

(۲۵۳۸۷) حضرت ابوطلحہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ باہر تشریف لائے اور آپ رضی اللہ عنہ (کے جسم) پر ہلکی زردی والے دو کپڑے تھے۔

(۲۹) فِي ذَيْلِ الْمَرْأَةِ، كَمْ هُوَ؟

عورت کے دامن کے بارے میں۔ وہ کتنا ہو

(۲۵۳۸۸) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَمْ تَجُرُّ الْمَرْأَةُ مِنْ ذَيْلِهَا ؟ قَالَ : شِبْرًا ، قَالَتْ : إِذًا يَنْكَشِفُ عَنْهَا ؟ قَالَ : فَذِرَاعًا ، لاَ تَزِيدُ عَلَيْهِ. (ابو داؤد ۴۱۱۵۔ احمد ۲/ ۵۵)

(۲۵۳۸۸) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: عورت اپنے دامن کو کتنا لمبا کرسکتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک بالشت'' سائلہ نے کہا۔ تب تو عورت کا جسم ظاہر ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر ایک ہاتھ، اس سے زیادہ نہ کرے۔''

(۲۵۳۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُخِّصَ لَهُنَّ فِي الذَّيْلِ شِبْرًا ، فَكُنَّ يَأْتِينَنَا فَنَذْرَعُ لَهُنَّ بِالْقَصَبِ ذِرَاعًا.

(ابو داؤد ۴۱۱۶۔ احمد ۲/ ۱۸)

(۲۵۳۸۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کو دامن میں ایک بالشت کی جازت دی گئی تھی۔ پس وہ ہمارے پاس آتیں اور ہم کانے کے ذریعہ سے ان کے لئے ایک ذراع ماپ دیتے۔

(۲۵۳۹۰) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَّرَ لِفَاطِمَةَ شِبْرًا ، ثُمَّ قَالَ : هَذَا قَدْرُ ذَيْلِكِ.

(۲۵۳۹۰) حضرت حسن سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے ایک بالشت ناپ دی اور فرمایا: ''یہ تمہارے دامن کی مقدار ہے۔''

(۲۵۳۹۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِفَاطِمَةَ ، أَوْ لأُمِّ سَلَمَةَ : ذَيْلُكِ ذِرَاعٌ. (ابن ماجه ۳۵۸۳۔ احمد ۲/ ۲۶۳)

(۲۵۳۹۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا یا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''تمہارا دامن ایک ہاتھ ہے۔''

(۲۵۳۹۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : كَانَ يُؤْمَرُ أَنْ تَجْعَلَ الْمَرْأَةُ ذَيْلَهَا ذِرَاعًا.

(۲۵۳۹۲) حضرت اسماعیل بن ابو خالد، حضرت یونس بن ابو خالد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اس بات کا حکم دیتے تھے

کہ عورت اپنا دامن ایک ہاتھ بنائے۔

(۳۰) فِي صُوفِ الْمَيْتَةِ

مردار کی اُون کے بارے میں

(۲۵۳۹۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: كَانُوا لاَ يَرَوْنَ بَأْسًا بِصُوفِ الْمَيْتَةِ، وَشَعْرِ الْوَبَرِ.

(۲۵۳۹۳) حضرت ابن سیرین سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ پہلے لوگ مردار کی اُون اور اونٹ کے بالوں میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(۲۵۳۹۴) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الْخَالِقِ، عَنْ حَمَّادٍ فِي صُوفِ الْمَيْتَةِ: إِذَا غُسِلَ فَهُوَ ذَكَاتُهُ.

(۲۵۳۹۴) حضرت عبد الخالق، حضرت حماد سے مردار کی اُون کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ اس کو جب دھویا جائے تو یہی اس کی پاکی ہے۔

(۲۵۳۹۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنِ الْحَسَنِ، وَمُحَمَّدٍ؛ أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ بَأْسًا بِصُوفِ الْمَيْتَةِ أَنْ يُنْتَفَعَ بِهِ، وَقَالَ الْحَسَنُ: يُغْسَلُ.

(۲۵۳۹۵) حضرت ہشام، حضرت حسن اور حضرت محمد رحمہ اللہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ یہ دونوں حضرات مردار کی اُون سے نفع حاصل کرنے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔ اور حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ اس کو دھویا جائے گا۔

(۲۵۳۹۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: كَانُوا لاَ يَرَوْنَ بِالصُّوفِ، وَالشَّعْرِ، وَالْمِرْعِزَّى، وَالْوَبَرِ بَأْسًا، إِنَّمَا كَانُوا يَكْرَهُونَ الصَّلاَةَ فِي الْجِلْدِ.

(۲۵۳۹۶) حضرت محمد سے روایت ہے کہ پہلے حضرات اُون، بال، بھیڑ کے بالوں کے نیچے والے رُواں اور اونٹ کے بالوں میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔ وہ صرف چمڑے میں نماز کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲۵۳۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ؛ فِي الرِّيشِ، وَالْعَقِبِ، وَالصُّوفِ، وَالْعِظَامِ مِنَ الْمَيْتَةِ، قَالَ: إِذَا غُسِلَ فَهُوَ طَهُورُهُ.

(۲۵۳۹۷) حضرت حماد، حضرت ابراہیم سے مردار کے بال، پٹھے، اون اور ہڈیوں کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جب ان کو دھویا جائے تو یہی ان کی طہارت ہے۔

(۲۵۳۹۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ؛ أَنَّ بَنَاتِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ كُنَّ يَلْبَسْنَ الْقُمُصَ، فَإِذَا بَلَغْنَ وَتَزَوَّجْنَ، يَلْبَسْنَ الدُّرُوعَ.

(۲۵۳۹۸) حضرت شعبی سے روایت ہے کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کی بیٹیاں (خالی) قمیص پہنا کرتی تھیں۔ پھر جب وہ بالغ اور شادی شدہ ہوگئیں تو پھر وہ عورتوں کی کُرتی (بھی) پہنا کرتی تھیں۔

(۲۵۳۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِرِيشِ الْمَيْتَةِ.

(۲۵۳۹۹) حضرت حماد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مردار کے بالوں (کے استعمال میں) کوئی حرج نہیں ہے۔

(۳۱) فِي لُبْسِ الصُّوفِ وَالأَكْسِيَةِ وَغَيْرِهَا

اُون اور چادروں وغیرہ کے پہننے میں

(۲۵٤۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَكَانَ لَهُ كِسَاءٌ فَدَكِيٌّ يَخُلُّهُ عَلَيْهِ إِذَا رَكِبَ ، وَنَلْبَسُهُ أَنَا وَهُوَ إِذَا نَزَلْنَا ، وَهُوَ الْكِسَاءُ الَّذِي عَيَّرَتْهُ بِهِ هَوَازِنُ ، قَالُوا : ذَا الْخِلاَلُ نُبَايِعُ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۵۴۰۰) حضرت رافع بن ابی رافع سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مقام فدک کی چادر تھی۔ جب آپ رضی اللہ عنہ سوار ہوتے تو آپ رضی اللہ عنہ اس کو سمیٹ کر پن لگا لیتے اور جب ہم اُترتے تو میں اور آپ رضی اللہ عنہ اس کو پہن لیتے۔ یہی وہ چادر ہے جس کا طعنہ آپ رضی اللہ عنہ کو ہوازن نے دیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہم ذا الخلال کی بیعت کریں؟

(۲۵٤۰۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : حَجَّ أَبُو مُوسَى عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ مُلَبِّدًا رَأْسُهُ ، عَلَيْهِ عَبَاءَةٌ لَهُ.

(۲۵۴۰۱) حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے سُرخ رنگ کے اونٹ پر حج کیا جس کے سر (کے بالوں) کو چپکایا ہوا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ پر آپ کی گون تھی۔

(۲۵٤۰۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَتْ لأَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْسِيَةٌ تُسَمَّى الْمُرُوطَ غَيْرُ وَاسِعَةٍ وَاللَّهِ ، وَلاَ لَيِّنَةٍ.

(۲۵۴۰۲) حضرت حسن سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کے پاس چادریں تھیں جن کو مروط کہا جاتا تھا۔ وہ نہ تو بہت زیادہ چوڑی تھیں۔ بخدا ...... اور نہ ہی نرم تھیں۔

(۲۵٤۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ إِزَارًا غَلِيظًا مِنَ الَّتِي تُصْنَعُ بِالْيَمَنِ ، وَكِسَاءً مِنْ هَذِهِ الأَكْسِيَةِ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْمُلَبَّدَةَ ، فَأَقْسَمَتْ : لَقُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمَا. (بخاری ۳۱۰۸۔ مسلم ۳۵)

(۲۵۴۰۳) حضرت ابو بردہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے ایک موٹا ازار ...... جو یمن میں بنائے جاتے ہیں۔ اور ان چادروں میں سے ایک چادر ...... جن کو تم ملبدہ کہتے ہیں ...... نکال کر

دکھائی اور آپ رضی اللہ عنہا نے قسم کھا کر کہا۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک ان دو کپڑوں میں قبض ہوئی ہے۔

(۲۵٤۰٤) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : فَقَالَ لِي : يَا بُنَيَّ ، لَوْ شَهِدْتَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصَابَتْنَا السَّمَاءُ ، لَحَسِبْتَ أَنَّ رِيحَنَا رِيحُ الضَّأْنِ.

(ابو داؤد ۴۰۳۰۔ ترمذی ۲۴۷۹)

(۲۵۴۰۴) حضرت ابو بردہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مجھے کہا۔ اے میرے بیٹے! اگر تم ہمارے ساتھ اس وقت ہوتے جبکہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے تھے اور ہمیں سورج کی حرارت پہنچتی تو تم یہ گمان کرتے کہ ہمارے (پسینہ کی) بو، بھیڑ کی بو کی طرح ہے۔

(۲۵٤۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خِرَاشٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ وَكَانَ يَجْلِسُ عَلَى قِطْعَةِ الْمِسْحِ وَالْجُوَالِقِ.

(۲۵۴۰۵) حضرت عبد اللہ بن خراش سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ بالوں کے کمبل اور بوری پر بیٹھے ہوئے تھے۔

(۲۵٤۰٦) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ الْمَازِنِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : قَرِسَ أَصْحَابَ ابْنِ مَسْعُودٍ الْبَرْدُ ، قَالَ : فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَسْتَحْيِي أَنْ يَجِيءَ فِي الْكِسَاءِ الدُّونِ، أَوِ الثَّوْبِ الدُّونِ، قَالَ فَأَصْبَحَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي عَبَائَةٍ ، ثُمَّ أَصْبَحَ فِيهَا ، ثُمَّ أَصْبَحَ فِيهَا فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَرَاجَعُونَ.

(۲۵۴۰۶) حضرت ابو مجلز سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ سخت سردی میں مبتلا ہو گئے...... راوی کہتے ہیں ...... لیکن (ان میں سے بعض) آدمی اس بات میں حیا کرتے تھے کہ وہ پرانے کپڑے میں یا پرانی چادر میں آئے۔ راوی کہتے ہیں۔ پس حضرت ابو عبد الرحمٰن ایک صبح ایک شال میں آئے پھر دوبارہ اسی شال میں آئے پھر تیسرے دن بھی اسی شال میں آئے اس پر لوگوں میں بھی عاجزی آنے لگی۔

(۲۵٤۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ ، عَنْ سَلْمَانَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لَهُ حُبًا مِنْ عَبَاءٍ، وَهُوَ أَمِيرُ النَّاسِ.

(۲۵۴۰۷) حضرت عبادہ بن نسی سے حضرت سلمان کے بارے میں روایت ہے کہ ان کے پاس سرین کے بل بیٹھ کر رانوں کو باندھنے کے لئے گون کے ٹکڑے تھے۔ جبکہ وہ لوگوں کے امیر تھے۔

(۲۵٤۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : كَانَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ يَلْبَسُ الشَّعْرَ.

(۲۵۴۰۸) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم بال (کا لباس) پہنا کرتے تھے۔

(۳۲) مَنْ كَانَ يُغَالِي بِالثِّيَابِ

جوحضرات مہنگے کپڑے خریدتے تھے

(٢٥٤٠٩) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ سَعِيد ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : كَانَ إِبْرَاهِيمُ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَلْبَسَ الرَّجُلُ الثَّوْبَ بِخَمْسِينَ دِرْهَمًا ، يَعْنِي الطَّيْلَسَانَ.

(۲۵۴۰۹) حضرت مغیرہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم اس بات میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے کہ آدمی پچاس درہم کا کپڑا پہنے...... یعنی شال۔

(٢٥٤١٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : كَانَ لاَ يُغَالِي بِثَوْبٍ ، إِلاَّ بِطَيْلَسَانَ.

(۲۵۴۱۰) حضرت ابراہیم بن محمد، اپنے والد سے حضرت مسروق کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ شال کے علاوہ کسی کپڑے کو مہنگا نہیں خریدتے تھے۔

(٢٥٤١١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَ لِتَمِيمٍ رِدَاءٌ اشْتَرَاهُ بِأَلْفٍ ، يُصَلِّي فِيهِ.

(۲۵۴۱۱) حضرت محمد رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت تمیم کے پاس ایک چادر تھی جو انہوں نے ایک ہزار میں خریدی تھی اور وہ اس میں نماز پڑھا کرتے تھے۔

(٢٥٤١٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ وَاقِدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ يَكْسُو الرَّجُلَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الحلة بِتِسْعِ مِئَةٍ.

(۲۵۴۱۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک آدمی کو نو سو کا ایک جوڑا پہناتے تھے۔

(٢٥٤١٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، قَالَ : كَانَ مَسْرُوقٌ لاَ يُغَالِي بِثَوْبٍ ، إِلاَّ بِطَيْلَسَانَ.

(۲۵۴۱۳) حضرت ابراہیم بن محمد بن منتشر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت مسروق کسی کپڑے کو مہنگا نہیں لیتے تھے مگر شال کو۔

(۳۳) فِي لُبْسِ الْكَتَّانِ

سوتی کپڑا پہننے کے بارے میں

(٢٥٤١٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، قَالَ : كَانَ مَسْرُوقٌ يَلْبَسُ الْكَتَّانَ

تَحْتَ الْقُطْنِ.

(۲۵۴۱۴) حضرت ابراہیم بن محمد بن منتشر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت مسروق اونی کپڑے کے نیچے سوتی کپڑا پہنا کرتے تھے۔

(۲۵٤۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ ، قَالَ :قُلْتُ لابْنِ سِيرِينَ :مَا كَانَ لِبَاسُ أَبِى هُرَيْرَةَ ؟ قَالَ :مِثْلَ ثَوْبَىَّ هَذَيْنِ ، وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ كَتَّانٍ مُمَشَّقَانِ ، فَتَمَخَّطَ مَرَّةً ، فَقَالَ :بَخٍ ، بَخٍ ، يَتَمَخَّطُ أَبُو هُرَيْرَةَ فِى الْكَتَّانِ.

(۲۵۴۱۵) حضرت قرہ بن خالد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے پوچھا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا لباس کیا ہوتا تھا؟ ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: میرے اان دو کپڑوں کی طرح۔ اوران پر (اس وقت) دو گیرو رنگ کے سوتی کپڑے تھے۔ پس ایک مرتبہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے تھوک پھینکا پھر فرمایا: واہ، واہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تو سوتی کپڑے میں تھوکتا ہے۔

(٣٤) بِأَيِّ الرِّجْلَيْنِ يَبْدَأُ إِذَا لَبِسَ نَعْلَيْهِ ؟

جب آدمی جوتے پہنے تو کون سا پاؤں پہلے پہنے؟

(۲۵٤۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُمْنَى ، وَإِذَا خَلَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُسْرَى. (مسلم ١٦٦٠۔ احمد ٢/ ٢٣٣)

(۲۵۴۱۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص جُوتے پہنے تو اس کو دائیں (پاؤں) سے ابتدا کرنی چاہیئے اور جب (جوتا) اتارے تو اس کو بائیں (پاؤں) سے ابتدا کرنی چاہیے۔''

(۲۵٤۱۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ اللَّيْثِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا انْتَعَلَ بَدَأَ بِالْيُمْنَى ، وَإِذَا خَلَعَ بَدَأَ بِالْيُسْرَى.

(۲۵۴۱۷) حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ جب جُوتا پہنتے تو دائیں سے شروع کرتے اور جب اتارتے تو بائیں سے شروع کرتے۔

(۲۵٤۱۸) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَحِبُّ إِذَا لَبِسَ ، أَنْ يَبْدَأَ بِالْيُمْنَى ، وَإِذَا خَلَعَ أَنْ يَبْدَأَ بِالْيُسْرَى.

(۲۵۴۱۸) حضرت ایوب، حضرت محمد رحمہ اللہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اس بات اچھا سمجھتے تھے۔ کہ جب (جوتا) پہنے تو دائیں (پاؤں) سے شروع کرے اور جب (جوتا) اتارے تو بائیں (پاؤں) سے شروع کرے۔

(۲۵٤۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِى صَالِحٍ ، عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ ، قَالَ :إِذَا لَبِسْتَ فَابْدَأْ بِالْيُمْنَى ، وَإِذَا خَلَعْتَ فَابْدَأْ بِالْيُسْرَى.

(۲۵۴۱۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب تم (جوتا) پہنو تو تم دائیں (پاؤں) سے شروع کرو۔ اور

جب تم (جوتا) اُتارو تو بائیں (پاؤں) سے شروع کرو۔

(۲۵٤۲۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنِ ابْنِ عَمٍّ لِعُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : كَانَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ يَبْدَأُ فَيَخْلَعُ الْيُسْرَى ، ثُمَّ يَخْلَعُ الْيُمْنَى فَيَجْعَلُهَا عَلَى الْيُسْرَى.

(۲۵۴۲۰) حضرت عبید بن عمیر کے چچازاد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبید ابن عمیر (جوتا اُتارنا) شروع کرتے تو آپ بایاں (پاؤں) نکالتے پھر آپ رضی اللہ عنہ دایاں (پاؤں) نکالتے اور اس کو بائیں پر رکھتے۔

(۳۵) فِي الْمَشْيِ فِي النَّعلِ الواحِدةِ، مَنْ كَرِهَهُ

ایک جوتے میں چلنے کے بارے میں، جو حضرات اس کو مکروہ سمجھتے ہیں

(۲۵٤۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَمْشِ أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ ، وَلاَ فِي خُفٍّ وَاحِدَةٍ ، لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيعًا ، أَوْ لِيَمْشِ فِيهِمَا جَمِيعًا. (بخاری ۵۸۵۵۔ مسلم ۱۶۶۰)

(۲۵۴۲۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص ایک جوتے میں نہ چلے اور نہ ہی ایک موزے میں چلے۔ یا تو دونوں کو اتار دے (اور چلے) یا دونوں پہن کر چلے۔''

(۲۵٤۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : خَرَجَ إِلَيْنَا يَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى جَبْهَتِهِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّكُمْ تُحَدِّثُونَ أَنِّي أَكْذِبُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ فَلاَ يَمْشِي فِي الأُخْرَى حَتَّى يُصْلِحَهَا.

(بخاری ۹۵۶۔ مسلم ۶۹)

(۲۵۴۲۲) حضرت ابورزین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہماری طرف اس حالت میں تشریف لائے کہ آپ رضی اللہ عنہ اپنا ہاتھ پیشانی پر مار رہے تھے اور فرمایا: تم لوگ یہ باتیں کرتے ہو کہ میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولتا ہوں۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سُنا ہے کہ'' جب تم میں سے کسی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ دوسرے جوتے میں نہ چلے یہاں تک کہ اس (ٹوٹے تسمہ والے) کو ٹھیک کر لے۔''

(۲۵٤۲۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ فِي الَّذِي يَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ ، قَالَ : يَكْرَهُونَهُ ، وَيَقُولُونَ : لاَ ، وَلاَ خُطْوَةً.

(۲۵۴۲۳) حضرت ابن عون، حضرت محمد رحمہ اللہ سے اس آدمی کے بارے میں جو ایک جوتے میں چلتا ہے۔ روایت کرتے ہیں کہ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: پہلے لوگ اس کو ناپسند کرتے تھے اور کہتے تھے۔ نہ چلے اور ایک قدم بھی نہ چلے۔

(۲۵۴۲۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بن طَهْمَانَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : لَا تَمْشِ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ.

(۲۵۴۲۴) حضرت جابر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تم اکیلے جُوتے میں ہرگز نہ چلو۔

(۲۵۴۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ ، فَلَا يَمْشِي فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ.

(۲۵۴۲۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ اکیلے جُوتے میں نہ چلے۔

(۲۵۴۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِي ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ انْقَطَعَ شِسْعُهُ ، فَخَلَعَ نَعْلَهُ حَتَّى أَصْلَحَهُ.

(۲۵۴۲۶) حضرت عبدالملک سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کو دیکھا کہ ان کا تسمہ ٹوٹ گیا تو انہوں نے اپنے جُوتے اتار دیئے یہاں تک کہ انہوں نے اس (ٹوٹے ہوئے جوتے کو) درست کرلیا۔

(۳۶) مَنْ رَخَّصَ أَنْ يَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتَى يُصْلِحَ الأُخْرَى

جو حضرات ٹوٹا جوتا درست کرنے تک ایک جوتے میں چلنے کی اجازت دیتے ہیں

(۲۵۴۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا يَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ بِالْمَدَائِنِ ، كَانَ يُصْلِحُ شِسْعَهُ.

(۲۵۴۲۷) قبیلہ مزینہ کے ایک آدمی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مقامِ مدائن میں اکیلے جوتے میں چلتے دیکھا۔ اور وہ اپنا تسمہ ٹھیک کر رہے تھے۔

(۲۵۴۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يَمْشِيَ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُهُ ، مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَنْ يُصْلِحَ شِسْعَهُ.

(۲۵۴۲۸) حضرت نافع، حضرت ابن عمر کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ جب تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ اکیلے جُوتے میں چلنے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔ اتنی دیر جتنی دیر میں اپنے تسمہ کو درست کرے۔

(۲۵۴۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَمْشِي فِي خُفٍّ وَاحِدَةٍ ، وَتَقُولُ : لأُحِنقَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ.

(۲۵۴۲۹) حضرت عبدالرحمن بن قاسم، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک موزے میں چلا کرتی تھیں کہتی تھیں۔ میں ضرور بالضرور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو غصہ دلاؤں گی۔

(۲۵٤۳۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُ رَأَى سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ.

(۲۵۴۳۰) حضرت شعبہ، حضرت زید بن محمد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت سالم بن عبداللہ کو ایک جوتے میں چلتے ہوئے دیکھا۔

(۳۷) فِي انْتِعَالِ الرَّجُلِ قَائِمًا

کھڑے ہونے کی حالت میں آدمی کا جوتا پہننا

(۲۵٤۳۱) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بن مُعَاذٌ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ مُحَمَّدٍ انْتِعَالُ الرَّجُلِ قَائِمًا، فَقَالَ: لَا أَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا

(۲۵۴۳۱) حضرت ابن عون سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد ریشیلیہ کے پاس آدمی کے کھڑے ہونے کی حالت میں جوتے پہننے کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: مجھے اس میں کوئی حرج معلوم نہیں ہوتا۔

(۲۵٤۳۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ عُقْبَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ يُدْخِلُ رِجْلَيْهِ فِي نَعْلَيْهِ وَهُوَ قَائِمٌ.

(۲۵۴۳۲) حضرت عقبہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم کو اپنے جوتوں میں پاؤں داخل کرتے دیکھا جبکہ وہ کھڑے ہوئے تھے۔

(۲۵٤۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفيَان ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : رَأَيْتُ يَحيَى بن وَثَّاب يَنْتَعِلُ قَائِمًا.

(۲۵۴۳۳) حضرت اعمش سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت یحییٰ بن وثاب کو کھڑے ہونے کی حالت میں جوتے پہنتے دیکھا۔

(۲۵٤۳٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، قَالَ : رَأَيْتُ الْحَسَنَ يَنْتَعِلُ قَائِمًا.

(۲۵۴۳۴) حضرت عمرو سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو کھڑے ہونے کی حالت میں جوتے پہنتے دیکھا۔

(۲۵٤۳۵) بَلَغَنِي عَن حَفْصٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : بَلَغَنَا أَنَّ عَلِيًّا انتَعَلَ قَائِمًا.

(۲۵۴۳۵) حضرت اعمش سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں یہ بات پہنچی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہونے کی حالت میں جوتے پہنے۔

(۲۵٤۳٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا.

(ابن ماجه ۳۶۱۸)

(۲۵۴۳۶) حضرت ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی کھڑے ہونے کی حالت میں جوتے پہنے۔

(۳۸) فِي صِفَةِ نِعَالِهِم ، كَيْفَ كَانَتْ ؟

اُن حضرات کے جوتوں کے بیان میں کہ وہ کیسے ہوتے تھے؟

(٢٥٤٣٧) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قِبَالاَنِ ، وَنَعْلُ أَبِي بَكْرٍ ، وَعُمَرَ. (ترمذی ٨٦- بزار ٢٩٦١)

(۲۵۴۳۷) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ کے جوتے کے دو تسمے تھے۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جوتے بھی ایسے تھے۔

(٢٥٤٣٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ لِنَعْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالاَنِ. (ابن ماجه ٣٦١٥- احمد ٣/ ١٢٢)

(۲۵۴۳۸) حضرت قتادہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے جوتے کے دو تسمے تھے۔

(٢٥٤٣٩) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : رَأَيْتُ نَعْلَ ابْنِ عُمَرَ لَهَا قِبَالاَنِ.

(۲۵۴۳۹) حضرت ابواسحق سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے جوتے کو دیکھا اس کے دو تسمے تھے۔

(٢٥٤٤٠) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: كَانَ حَذْوُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخَصَّرَتَيْنِ مُعَقَّبَتَيْنِ. (ابن سعد ٤٧٨)

(۲۵۴۴۰) حضرت ابوجعفر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے جوتے درمیان سے تنگ اور بڑی ایڑی والے تھے۔

(٢٥٤٤١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : كَانَتْ نَعْلُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا شِرَاكَانِ ، قِبَالاَنِ ، مُثْنِيٌّ شِرَاكُهُمَا. (ترمذی ٧٦- ابن سعد ٤٧٨)

(۲۵۴۴۱) حضرت عبداللہ بن حارث سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے جوتے کے دو تسمے تھے۔

(٢٥٤٤٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْحَسَنُ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ نَعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِينَةِ مُخَصَّرَةً ، مُلَسَّنَةً ، لَهَا عَقِبٌ خَارِجٌ. (ابن سعد ٤٧٨)

(۲۵۴۴۲) حضرت یزید بن ابی زیاد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب نبی کریم ﷺ کے جوتے مبارک مدینہ میں دیکھے وہ درمیان میں سے تنگ، زبان کی طرح باریک اور پیچھے سے باہر نکلے ہوئے تھے۔

(۳۹) فِی الْجَلاَجِلِ لِلصِّبْیَانِ

بچوں کے لئے گھونگرو کے بارے میں

(۲۵۴۴۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ؛ سَمِعَ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : حَدَّثَتْنِي رَيْحَانَةُ ؛ أَنَّ أَهْلَهَا أَرْسَلُوهَا وَمَعَهَا صَبِيٌّ عَلَيْهِ أَجْرَاسٌ ، فَقَالَ : أَخْبِرِي أَهْلَكِ أَنَّ هَذَا يَتْبَعُهُ الشَّيْطَانُ.

(۲۵۴۴۳) حضرت ریحانہ بیان کرتی ہیں کہ ان کے گھر والوں نے انہیں اوران کے ہمراہ ایک بچے کو بھیجا جس پر گھنٹیاں تھیں۔تو انہوں نے فرمایا: تم اپنے گھر والوں کو بتادو کہ ان کے پیچھے شیطان ہوتا ہے۔

(۲۵۴۴۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : أَتَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى وَمَعِي تِبْرٌ ، فَقَالَ : أَتُرِيدُ أَنْ تُحَلِّيَ بِهِ مُصْحَفًا ؟ قُلْتُ : لاَ ، قَالَ : تُحَلِّيَ بِهِ سَيْفًا ؟ قَالَ : قُلْتُ : أُحَلِّيَ بِهِ ابْنَتِي ، قَالَ : هَلْ عَسَيْتَ أَنْ تَجْعَلَهَا أَجْرَاسًا ؟ فَإِنَّهَا تُكْرَهُ.

(۲۵۴۴۴) حضرت مجاہد سے روایت ہے۔وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے پاس حاضر ہوا۔جبکہ میرے پاس پتری تھی۔انہوں نے پوچھا: کیا تم اس کے ذریعہ مصحف شریف کو مزین کرنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: نہیں۔پھر انہوں نے پوچھا: کیا تم اس کے ذریعہ تلوار کو محلّٰی کرنا چاہتے ہو؟ راوی کہتے ہیں۔میں نے کہا: میں اس کے ذریعہ اپنی بچی کا زیور بنانا چاہتا ہوں۔آپ رحمہ اللہ نے فرمایا۔کیا تم اس کے ذریعہ گھنٹیاں بنانا چاہتے ہو؟ یہ تو مکروہ ہے۔

(۲۵۴۴۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَنَشٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَأُتِيَ بِصَبِيٍّ عَلَيْهِ أَوْضَاحٌ ، فَجَعَلَ يُهَازِلُهُ.

(۲۵۴۴۵) حضرت عبداللہ بن حنش سے روایت ہے۔وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے پاس ایک بچہ لایا گیا جس کو پازیب پہنایا ہوا تھا۔تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے مذاق کرنا شروع کر دیا۔

(۲۵۴۴۶) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : أُدْخِلَتْ عَلَى عَائِشَةَ صَبِيَّةٌ عَلَيْهَا جَلاَجِلُ ، فَقَالَتْ : مَا لِي أَرَاكِ مُنَفِّرَةَ الْمَلاَئِكَةِ ؟ أَخْرِجُوهَا عَنِّي.

(۲۵۴۴۶) حضرت مجاہد سے روایت ہے۔وہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک بچی آئی جس نے گھونگھرو پہنے ہوئے تھے۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مجھے کیا ہوا کہ میں تمہیں فرشتوں کو نفرت دلانے والی دیکھ رہی ہوں۔اس کو میرے پاس سے نکال دو۔

(۲۵۴۴۷) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : نُبِّئْتُ أَنَّ مُحَمَّدًا كَانَ يَقْطَعُ الْجَلاَجِلَ الَّتِي تَكُونُ عَلَى الصِّبْيَانِ.

(۲۵۴۴۷) حضرت ابن عون سے روایت ہے۔وہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات بتائی گئی کہ حضرت محمد رحمہ اللہ ان گھونگروں کو کاٹ دیتے

تھے جو بچوں کو پہنائے ہوتے تھے۔

(٢٥٤٤٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : حَلَّى إِبْرَاهِيمُ بِنْتَيْنِ لَهُ صَغِيرَتَيْنِ جَلاَجِلَ مِنْ ذَهَبٍ يُصَوِّتْنَ.

(۲۵۴۴۸) حضرت مغیرہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے اپنی دو چھوٹی بیٹیوں کو آواز کرنے والے گھونگرو پہنائے۔

(٢٥٤٤٩) حَدَّثَنَا أَصْحَابُنَا ، عَنْ حَفْصٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَرَأَيْتُ ابْنَتَيْنِ لَهُ ، وَعَلَيْهِمَا أَوْضَاحٌ.

(۲۵۴۴۹) حضرت طلحہ بن یحیٰی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے پاس گیا تو میں نے ان کی دو بیٹیاں دیکھیں۔ دونوں نے پازیب پہنے ہوئے تھے۔

(٤٠) فِي الْعَمَائِمِ السُّودِ

سیاہ عماموں کے بارے میں

(٢٥٤٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُسَاوِرٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ. (احمد ۴/ ۳۰۷۔ ابن سعد ۴۵۵)

(۲۵۴۵۰) حضرت جعفر بن عمرو بن حریث، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور آپ نے سیاہ عمامہ پہنا ہوا تھا۔

(٢٥٤٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَلِيٍّ عِمَامَةً سَوْدَاءَ يَوْمَ قُتِلَ عُثْمَانُ.

(۲۵۴۵۱) حضرت ابو جعفر انصاری سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قتل ہوئے اس دن میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر سیاہ عمامہ دیکھا۔

(٢٥٤٥٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ. (ترمذی ۱۷۳۵۔ ابو داؤد ۴۰۷۳)

(۲۵۴۵۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اور آپ ﷺ پر سیاہ عمامہ تھا۔

(٢٥٤٥٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو الْعَنْبَسِ عَمْرُو بْنُ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَلِيٍّ عِمَامَةً سَوْدَاءَ ، قَدْ أَرْخَى طَرَفَهَا مِنْ خَلْفِهِ.

(۲۵۴۵۳) حضرت عمرو بن مروان، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر سیاہ رنگ عمامہ دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا کنارہ اپنے پیچھے گرایا ہوا تھا۔

(٢٥٤٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الْفَضْلِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَتْ عِمَامَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَاءَ.

(۲۵۴۵۴) حضرت حسن سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا عمامہ مبارک سیاہ رنگ کا تھا۔

(٢٥٤٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَرْدَانَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى أَنَسٍ عِمَامَةً سَوْدَاءَ عَلَى غَيْرِ قَلَنْسُوَةٍ ، قَدْ أَرْخَاهَا مِنْ خَلْفِهِ.

(۲۵۴۵۵) حضرت سلمہ بن وردان سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس پر بغیر ٹوپی کے سیاہ عمامہ دیکھا۔ آپ نے اس کو پیچھے لٹکایا ہوا تھا۔

(٢٥٤٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَاصِمُ بن مُحَمَّد ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ اعْتَمَّ بِعِمَامَةٍ سَوْدَاءَ ، قَدْ أَرْخَاهَا مِنْ خَلْفِهِ نَحْوًا مِنْ ذِرَاعٍ.

(۲۵۴۵۶) حضرت عاصم بن محمد، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے سیاہ رنگ کا عمامہ باندھا ہوا تھا۔ اور اس کو ایک ہاتھ کی مقدار اپنے پیچھے چھوڑا ہوا تھا۔

(٢٥٤٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى أَبِي عُبَيْدَة عِمَامَةً سَوْدَاءَ.

(۲۵۴۵۷) حضرت عثمان بن ابن ہند سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعبیدہ پر سیاہ رنگ کا عمامہ دیکھا۔

(٢٥٤٥٨) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ مِلْحَانَ بْنِ ثَرْوَانَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَمَّارٍ عِمَامَةً سَوْدَاءَ.

(۲۵۴۵۸) حضرت ملحان بن ثروان سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمار پر سیاہ رنگ کا عمامہ دیکھا۔

(٢٥٤٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا دِينَارٌ أَبُو عُمَر ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى الْحَسَنِ عِمَامَةً سَوْدَاءَ.

(۲۵۴۵۹) حضرت ابوعمر دینار سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن پر سیاہ رنگ کا عمامہ دیکھا۔

(٢٥٤٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى عَلِيًّا قَدِ اعْتَمَّ بِعِمَامَةٍ سَوْدَاءَ ، قَدْ أَرْخَاهَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ.

(۲۵۴۶۰) حضرت جابر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے اس آدمی نے یہ بات بتائی ہے جس نے (خود) حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سیاہ رنگ کا عمامہ باندھے ہوئے دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وہ عمامہ اپنے آگے اور اپنے پیچھے لٹکایا ہوا تھا۔

(٢٥٤٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ أَبِي صَخْرَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عِصَابَةً سَوْدَاءَ.

(۲۵۴۶۱) حضرت ابوصخرہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبدالرحمن بن یزید پر سیاہ رنگ کی پٹی دیکھی۔

(٢٥٤٦٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ يَعْقُوبَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : كَانَتْ عِمَامَةُ جِبْرِيلَ يَوْمَ غَرِقَ

فِرْعَوْنُ سَوْدَاءَ.

(۲۵۴۶۲) حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جس دن فرعون غرق ہوا اس دن حضرت جبرائیل کی پگڑی سیاہ رنگ کی تھی۔

(٢٥٤٦٣) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ عِمَامَةً سَوْدَاءَ.

(۲۵۴۶۳) حضرت عبدالواحد بن ایمن سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن الحنفیہ پر سیاہ عمامہ دیکھا۔

(٢٥٤٦٤) حَدَّثَنَا الْبَكْرَاوِيُّ ، عَنْ أَبِي عِيسَى ، عَنْ أَبِيهِ زِيَادٍ ، قَالَ : قَدِمَ شَيْخٌ ، يُقَالُ لَهُ : سَالِمٌ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ عِمَامَةً سَوْدَاءَ.

(۲۵۴۶۴) حضرت زیاد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک شیخ تشریف لائے جن کو سالم کہا جاتا تھا۔ انہوں نے کہا میں نے حضرت ابوالدرداء پر سیاہ رنگ کا عمامہ دیکھا ہے۔

(٢٥٤٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى الأَسْوَدِ عِمَامَةً سَوْدَاءَ.

(۲۵۴۶۵) حضرت اسماعیل بن ابی خالد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت اسود پر سیاہ رنگ کا عمامہ دیکھا۔

(٢٥٤٦٦) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ شِقة سَوْدَاءَ. (ابن ماجه ٣٥٨٦)

(۲۵۴۶۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں یوم الفتح کو داخل ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سیاہ رنگ کا کپڑا تھا۔

(٢٥٤٦٧) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَزَنٌ الْخَثْعَمِيُّ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى الْبَرَاءِ عِمَامَةً سَوْدَاءَ.

(۲۵۴۶۷) حضرت حزن خثعمی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرات براء رضی اللہ عنہ پر سیاہ رنگ کا عمامہ دیکھا۔

(٢٥٤٦٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ مُخَارِقٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عِمَامَةً سَوْدَاءَ.

(۲۵۴۶۸) حضرت عطاء سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ پر سیاہ رنگ کا عمامہ دیکھا۔

(٢٥٤٦٩) حَدَّثَنَا مَعْنٌ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ يُونُسَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى وَاثِلَةَ عِمَامَةً سَوْدَاءَ.

(۲۵۴۶۹) حضرت حسین بن یونس سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت واثلہ پر سیاہ رنگ کا عمامہ دیکھا۔

(٢٥٤٧٠) حَدَّثَنَا شَاذَانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، قَالَ : خَطَبَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ.

(۲۵۴۷۰) حضرت ابورزین سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں جمعہ کے دن خطبہ دیا اور آپ پر سیاہ رنگ کا عمامہ تھا۔

(۲٥٤٧١) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا نَضْرَةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ.

(۲۵۴۷۱) حضرت سلیمان بن مغیرہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابونضرہ کو دیکھا اور ان پر سیاہ عمامہ تھا۔

(٤١) فِي لُبْسِ الْعَمَائِمِ الْبِيضِ

سفید عمامہ پہننے کے بارے میں

(۲٥٤٧٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلَى الشَّعْبِيِّ عِمَامَةً بَيْضَاءَ ، قَدْ أَرْخَى طَرَفَهَا وَلَمْ يُرْسِلْهُ.

(۲۵۴۷۲) حضرت حسن بن صالح، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت شعبی پر سفید رنگ کا عمامہ دیکھا تو انہوں نے اس کے کنارے کو لٹکایا ہوا تھا اور (ویسے ہی) چھوڑا نہیں تھا۔

(۲٥٤٧٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلَى سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عِمَامَةً بَيْضَاءَ.

(۲۵۴۷۳) حضرت اسماعیل بن عبدالملک بیان کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ پر سفید عمامہ دیکھا۔

(٤٢) فِي عِمَامَةِ الْخَزِّ

خز (ریشم اور اُون سے کپڑا) کا عمامہ

(۲٥٤٧٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ الأَحْنَفَ وَاقِفًا عَلَى بَغْلَةٍ ، وَرَأَيْتُ عَلَيْهِ عِمَامَةَ خَزٍّ.

(۲۵۴۷۴) حضرت اسماعیل بن ابی خالد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت احنف کو خچر پر رُکے ہوئے دیکھا اور میں نے ان پر خز کا عمامہ دیکھا۔

(۲٥٤٧٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ السَّلاَمِ بْنِ شَدَّادٍ أَبِي طَالُوتَ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عِمَامَةَ خَزٍّ.

(۲۵۴۷۵) حضرت عبدالسلام بن شداد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ پر خز کا عمامہ دیکھا۔

(۲٥٤٧٦) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ.

(۲۵۴۷۶) حضرت ابن عون کی روایت بھی ہے۔

(۴۳) فِي إِرْخَاءِ الْعِمَامَةِ بَيْنَ الْكَتِفَينِ

دو کندھوں کے درمیان عمامہ کو لٹکانے کا بیان

(۲۵٤۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَعْتَمُّ، وَيُرْخِيهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ.
قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا أَشْيَاخُنَا أَنَّهُمْ رَأَوْا أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَمُّونَ وَيُرْخُونَهَا بَيْنَ أَكْتَافِهِمْ.

(۲۵۴۷۷) حضرت نافع سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ عمامہ باندھا کرتے تھے اور اس کو اپنے کندھوں کے درمیان لٹکاتے تھے۔

حضرت عبید اللہ کہتے ہیں۔ ہمیں ہمارے مشائخ نے بتایا کہ انہوں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ وہ عمامہ پہنا کرتے تھے اور اس کو اپنے کندھوں کے درمیان لٹکاتے تھے۔

(۲۵٤۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ مُعْتَمًّا، قَدْ أَرْخَى طَرَفَيِ الْعِمَامَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ.

(۲۵۴۷۸) حضرت ہشام سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن زبیر کو عمامہ باندھے ہوئے دیکھا کہ انہوں نے عمامہ کے کنارے اپنے سامنے لٹکائے ہوئے تھے۔

(۲۵٤۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ عَمْرِو بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ عَلَى عَلِيٍّ رضى اللَّهُ عَنْهُ عِمَامَةً قَدْ أَرْخَى طَرَفَهَا.

(۲۵۴۷۹) حضرت عمرو بن مروان، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر عمامہ دیکھا کہ انہوں نے اس کے کنارے کو لٹکایا ہوا تھا۔

(۲۵٤۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَرْدَانَ، قَالَ: رَأَيْتُ عَلَى أَنَسٍ عِمَامَةً قَدْ أَرْخَاهَا مِنْ خَلْفِهِ.

(۲۵۴۸۰) حضرت سلمہ بن وردان سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ پر ایک عمامہ دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنے پیچھے سے لٹکایا ہوا تھا۔

(۲۵٤۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ مُسَاوِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ، قَدْ أَرْخَى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ.

(مسلم ۴۵۳۔ ابوداؤد ۴۰۷۲)

(۲۵۴۸۱) حضرت جعفر بن عمرو، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ گویا میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سیاہ رنگ کا عمامہ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے دو کناروں کو اپنے کندھوں کے درمیان لٹکایا ہوا ہے۔

(۲۵٤۸۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ مُعْتَمًّا قَدْ أَرْخَى الْعِمَامَةَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ

خَلْفِهِ ، وَلَا أَدْرِى أَيُّهُمَا أَطْوَلُ.

(۲۵۴۸۲) حضرت محمد بن قیس سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو عمامہ باندھے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے عمامہ کو اپنے آگے اور اپنے پیچھے لٹکایا ہوا تھا۔ مجھے یہ بات معلوم نہیں کہ ان دونوں میں سے لمبا حصہ کون سا تھا۔

(٢٥٤٨٣) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِي ، عَنْ مَكْحُول ، قَالَ :رَأَيْتُه يَعْتَمُّ وَلَا يَرْخِي طَرَفَ الْعِمَامَةِ.

(۲۵۴۸۳) حضرت اوزاعی، حضرت مکحول کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے انہیں عمامہ باندھتے ہوئے دیکھا۔ وہ عمامہ کے کنارے کو لٹکاتے نہ تھے۔

(٢٥٤٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلَى شُرَيْحٍ عِمَامَةً قَدْ أَرْخَاهَا مِنْ خَلْفِهِ.

(۲۵۴۸۴) حضرت اسماعیل سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شریح پر عمامہ دیکھا تھا۔ انہوں نے اپنے پیچھے عمامہ کو لٹکایا ہوا تھا۔

(٢٥٤٨٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ سَالِمٍ ، وَالْقَاسِمِ ؛ كَانَا يُرْخِيَانِ عَمَائِمَهُمْ بَيْنَ أَكْتَافِهِمْ.

(۲۵۴۸۵) حضرت عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ حضرت سالم اور حضرت قاسم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ یہ دونوں حضرات، اپنے عماموں کو اپنے کندھوں کے درمیان لٹکاتے تھے۔

(٢٥٤٨٦) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا نَضْرَةَ يَعْتَمُّ بِعِمَامَةٍ سَوْدَاءَ قَدْ أَرْخَاهَا مِنْ تَحْتِ عنقِهِ.

(۲۵۴۸۶) حضرت سلیمان بن مغیرہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابونضرہ کو سیاہ عمامہ باندھتے دیکھا۔ انہوں نے عمامہ اپنی گردن کے نیچے سے لٹکایا۔

(٢٥٤٨٧) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :رَأَيْتُ الْحَسَنَ يَعْتَمُّ بِعِمَامَةٍ سَوْدَاءَ قَدْ أَرْخَى طَرَفَهَا خَلْفَهُ.

(۲۵۴۸۷) حضرت سلیمان سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو سیاہ رنگ عمامہ پہنتے دیکھا۔ انہوں نے اس کے کنارہ کو اپنے پیچھے لٹکایا۔

(٤٤) مَنْ كَانَ يَعْتَمُّ بِكَوْرٍ وَاحِدٍ

جو حضرات ایک بل کے ساتھ عمامہ باندھتے تھے

(٢٥٤٨٨) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ شُرَيْحًا يَعْتَمُّ بِكَوْرٍ وَاحِدٍ.

(۲۵۴۸۸) حضرت اسماعیل بن ابی خالد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شریح کو ایک بل کے ساتھ عمامہ

باندھتے دیکھا۔

(۲٥٤٨٩) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :أَدْرَكْتُ الْمُهَاجِرِينَ الأَوَّلِينَ يَعْتَمُّونَ بِعَمَائِمَ كَرَابِيسَ سُودٍ ، وَبِيضٍ ، وَحُمْرٍ ، وَخُضْرٍ ، وَصُفْرٍ ، يَضَعُ أَحَدُهُم الْعِمَامَةَ عَلَى رَأْسِهِ ، وَيَضَعُ الْقَلَنْسُوَةَ فَوْقَهَا ، ثُمَّ يُدِيرُ الْعِمَامَةَ هَكَذَا ، يَعْنِي عَلَى كَوْرِهِ ، لاَ يُخْرِجُهَا مِنْ تَحْتِ ذَقَنِهِ.

(۲۵۴۸۹) حضرت سلیمان بن ابی عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔وہ کہتے ہیں کہ میں نے مہاجرین اولین سفید، سیاہ، سرخ، سبز اور زرد رنگ کے سوتی عمامے باندھتے پایا ہے۔ان میں سے کوئی اپنے سر پر عمامہ رکھتا۔پھر اس کے اوپر ٹوپی رکھتا پھر عمامہ کو یوں...... یعنی اس کے بل پر...... گھماتا۔اس کو اپنی ٹھوڑی کے نیچے سے نہیں نکالتا تھا۔

(۲٥٤٩٠) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ:رَأَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَلَيْهِ إِزَارٌ، وَرِدَاءٌ، وَعِمَامَةٌ.

(۲۵۴۹۰) حضرت ثابت بن عبید سے روایت ہے۔وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ان پر ازار، چادر اور عمامہ تھا۔

(۲٥٤٩١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أُسَامَةَ بن زيد ؛ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَعْتَمَّ إِلاَّ أَنْ يَجْعَلَ تَحْتَ لِحْيَتِهِ وَحَلْقِهِ مِنَ الْعِمَامَةِ.

(۲۵۴۹۱) حضرت ابن طاؤس، حضرت اسامہ بن زید کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اس بات کو ناپسند سمجھتے تھے۔کہ عمامہ کا کچھ حصہ اپنی ڈاڑھی اور ٹھوڑی کے نیچے کیے بغیر عمامہ کو باندھا جائے۔

(٤٥) فِي لُبْسِ الْبَرَاطِلِ

لمبی (سائبان والی) ٹوپی پہننے کے بارے میں

(۲٥٤٩٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ رَأَيْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بُرْطُلَةً.

(۲۵۴۹۲) حضرت زید بن جبیر سے روایت ہے۔کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر پر لمبی (سائبان والی) ٹوپی دیکھی۔

(۲٥٤٩٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ قَلَنْسُوَةً لَهَا رَفٌّ ، يَعْنِي بُرْطُلَةً.

(۲۵۴۹۳) حضرت ہشام بن عروہ سے روایت ہے۔وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن زبیر پر ایسی ٹوپی دیکھی جس کا سائبان تھا۔یعنی لمبی ٹوپی۔

(٤٦) فِي لُبْسِ الْبَرَانِسِ

بُرنس (لمبی ٹوپی) پہننے کے بارے میں

(٢٥٤٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَهْمَانَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بُرْنُسًا.

(۲۵۴۹۴) حضرت عیسیٰ بن طہمان سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ پر بُرنس ٹوپی دیکھی۔

(٢٥٤٩٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى شُرَيْحٍ بُرْنُسًا.

(۲۵۴۹۵) حضرت اسماعیل سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شریح پر بُرنس (لمبی ٹوپی) دیکھی۔

(٢٥٤٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي شِهَابٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ بُرْنُسًا.

(۲۵۴۹۶) حضرت ابوشہاب سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر پر بُرنس (لمبی ٹوپی) دیکھی۔

(٤٧) فِي لُبْسِ الثَّعَالِبِ

لومڑیوں (کی کھالوں سے بنے ملبوس) کو پہننے کے بیان میں

(٢٥٤٩٧) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ (ح) وَعَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالاَ : الْبَسِ الثَّعَالِبَ ، وَلاَ تُصَلِّ فِيهَا.

(۲۵۴۹۷) حضرت سعید بن جبیر، حضرت اشعث، اور حضرت حسن کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ دونوں فرماتے ہیں۔ تم لومڑیوں (سے تیار ملبوس) کو پہنو۔ لیکن اس میں نماز نہ پڑھو۔

(٢٥٤٩٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَدِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : كَانَ لِعَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ سَبَنْجُونَةُ ثَعَالِبَ.

(۲۵۴۹۸) حضرت ابوجعفر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بن حسین کے پاس لومڑیوں کی کھال کا بنا لباس تھا۔

(٢٥٤٩٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى الضَّحَّاكِ قَلَنْسُوَةَ ثَعَالِبَ.

(۲۵۴۹۹) حضرت اجلح سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ضحاک پر لومڑیوں (کی کھال سے بنا) ٹوپا دیکھا۔

(٢٥٥٠٠) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ قَلَنْسُوَةً مَكْفُوفَةً بِثَعَالِبَ ، أَوْ سُمُورٍ.

(۲۵۵۰۰) حضرت یزید سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم پر ایسی ٹوپی دیکھی جس کے کناروں میں لومڑیوں یا نیولے (کی کھال) کا کنارہ تھا۔

(٤٨) فِي الْخِضَابِ بِالْحِنَّاءِ

مہندی سے رنگنے کا بیان

(٢٥٥٠١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ ، وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُخْبِرَانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، يَبْلُغُ بِهِ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبِغُونَ فَخَالِفُوهُمْ. (مسلم ۸۰۔ ابن ماجہ ۳۶۲۱)

(۲۵۵۰۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، اس حدیث کو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہود و نصاریٰ، رنگتے نہیں ہیں پس تم ان کی مخالفت کرو۔''

(۲۵۵۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: جِيءَ بِأَبِي قُحَافَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَأَنَّ رَأْسَهُ ثَغَامَةٌ فَقَالَ: اذْهَبُوا بِهِ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ فَلْيُغَيِّرُوهُ، وَجَنِّبُوهُ السَّوَادَ.

(مسلم ۱۶۶۳۔ ابو داؤد ۴۲۰۱)

(۲۵۵۰۲) حضرت جابر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن حضرت ابو قحافہ کو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا۔ اوران کا سر گویا کہ ثغامہ بوٹی کی طرح خوب سفید تھا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''تم ان کو ان کی عورتوں میں سے کسی کے پاس لے جاؤ۔ پس وہ اس کو بدل دیں، اوران کو سیاہ رنگ سے بچاؤ۔''

(۲۵۵۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الْأَجْلَحِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدُّؤَلِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ.

(ترمذی ۱۷۵۳۔ احمد ۵/ ۱۵۰)

(۲۵۵۰۳) حضرت ابو ذر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم سفیدی کو جن چیزوں سے بدلتے ہو۔ ان میں سے بہترین چیز، مہندی اور کتم بوٹی ہے۔''

(۲۵۵۰٤) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، أَوِ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ قَدْ خَضَّبَ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ: مَا أَحْسَنَ هَذَا، ثُمَّ مَرَّ عَلَيْهِ آخَرُ قَدْ خَضَّبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ فَقَالَ: هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا، قَالَ: ثُمَّ مَرَّ عَلَيْهِ آخَرُ خَضَّبَ بِصُفْرَةٍ، قَالَ: هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا كُلِّهِ، قَالَ: وَكَانَ طَاوُوسٌ يُصَفِّرُ.

(ابو داؤد ۴۲۰۸۔ ابن سعد ۴۴۰)

(۲۵۵۰۴) حضرت طاؤس...... یا ابن طاؤس...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک آدمی گزرا جس نے مہندی کا خضاب کیا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ کس قدر اچھا ہے۔'' پھر ایک دوسرا آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا جس نے مہندی اور کتم کا خضاب کیا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ اُس سے بہتر ہے۔'' راوی کہتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک اور شخص گزرا جس نے زرد رنگ سے خضاب کیا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ اس سارے سے بہتر ہے۔'' ...... حضرت طاؤس زرد رنگ کا خضاب کرتے تھے۔

(۲۵۵۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ

لِكَأَنَّ رَأْسَهُ وَلِحْيَتَهُ كَأَنَّهُمَا جَمْرُ الْغَضَى.

(۲۵۵۰۵) حضرت ابوجعفر انصاری سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر کو دیکھا کہ گویا ان کا سر اور ان کی داڑھی جھاؤ کے (درخت کے) انگارہ کی طرح تھیں۔

(٢٥٥٠٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَشْعَثِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَفْضَلُ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ.

(۲۵۵۰۶) حضرت حسن سے روایت ہے۔ کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''افضل چیز جس کے ذریعہ تم سفیدی کو بدلو۔ وہ مہندی اور کتم ہے۔''

(٢٥٥٠٧) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ وَإِنَّ رَأْسَهُ وَلِحْيَتَهُ قَانِيَتَانِ قَدْ خَضَّبَهُمَا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ.

(۲۵۵۰۷) حضرت شیبانی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن الحنفیہ کو دیکھا اور آپ رضی اللہ عنہ کا سر اور آپ کی داڑھی سرخ تھے۔ آپ رحمہ اللہ نے ان دونوں کو مہندی اور کتم سے خضاب کیا تھا۔

(٢٥٥٠٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى لَهُ ظُفْرَانِ مَصْبُوغَانِ بِالْحِنَّاءِ.

(۲۵۵۰۸) حضرت اسماعیل بن ابی خالد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی کو دیکھا۔ ان کی دو مینڈھیاں تھیں اور مہندی سے خضاب کی ہوئی تھیں۔

(٢٥٥٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَنَسًا يُخَضِّبُ بِالْحِنَّاءِ.

(۲۵۵۰۹) حضرت اسماعیل سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو مہندی سے خضاب کرتے ہوئے دیکھا۔

(٢٥٥١٠) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، قَالَ : قُلْتُ لأَبِي جَعْفَرٍ : هَلْ خَضَّبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : قَدْ مَسَّ شَيْئًا مِنَ الْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ.

(۲۵۵۱۰) حضرت یزید سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوجعفر سے کہا۔ کیا جناب نبی کریم ﷺ نے خضاب کیا تھا؟ ابوجعفر نے کہا۔ یقیناً آپ ﷺ نے مہندی اور کتم میں سے کچھ لگایا تھا۔

(٢٥٥١١) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَلاَّمُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ شَعْرًا مِنْ شَعْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوبًا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ.

(ابن ماجه ۳۶۲۳۔ ابن سعد ۴۳۷)

(۲۵۵۱۱) حضرت عثمان ابن موھب سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں

نے مجھے جناب رسول اللہ ﷺ کے حنا اور کتم سے خضاب شدہ بالوں میں سے ایک بال نکال کر دکھایا۔

(۲۵۵۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابن نَابِل قَالَ : رَأَيت طَاوُوسًا يُخَضِّبُ بِالْحِنَّاءِ.

(۲۵۵۱۲) حضرت ابن نابل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت طاؤس کو دیکھا انہوں نے مہندی سے خضاب کیا ہوا تھا۔

(۲۵۵۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فَضْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ شُبَيْلٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : كَانَ أَبُو بَكْرٍ يَخْرُجُ إِلَيْنَا ، وَكَأَنَّ لِحْيَتَهُ ضِرَامُ عَرْفَجٍ مِنَ الْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ.

(۲۵۵۱۳) حضرت قیس بن ابی حازم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر ہمارے پاس آتے تھے درانحالیکہ ان کی داڑھی عرفج (ایک پودا جو نرم زمین میں اُگتا ہے) کے شعلہ کی طرح ہوتی تھی۔ مہندی اور کتم لگانے کی وجہ سے۔

(۲۵۵۱٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْمُقْعَدِ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : إِنَّمَا خَضَّبَ عَلِيٌّ مَرَّةً.

(۲۵۵۱۴) حضرت عامر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ صرف خضاب لگایا تھا۔

(۲۵۵۱۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى وَخِضَابُهُمَا أَحْمَرَ.

(۲۵۵۱۵) حضرت اسماعیل بیان کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک اور حضرت عبداللہ بن ابی اوفی کو دیکھا ان کا خضاب سرخ تھا۔

(۲۵۵۱٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ ، قَالَ : كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ يَخْضِبُ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ.

(۲۵۵۱۶) حضرت عیزار بن حریث سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ، مہندی اور کتم کا خضاب کیا کرتے تھے۔

(۲۵۵۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عِنْدَ آلِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَمْعَةَ شَعَرَاتٍ مِنْ شَعْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَصْبُوغًا بِالْحِنَّاءِ. (ابن سعد ۴۳۷)

(۲۵۵۱۷) حضرت عثمان بن حکیم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو عبیدہ بن عبداللہ بن زمعہ کے گھر والوں کے پاس جناب رسول اللہ ﷺ کے مہندی سے خضاب کیے ہوئے چند بالوں کی زیارت کی۔

(۲۵۵۱۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ وَكَانَ جَلِيسًا لَهُمْ وَكَانَ أَبْيَضَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ ، فَغَدَا عَلَيْهِمْ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَدْ حَمَّرَهَا فَقَالَ لَهُ : الْقَوْمُ : هَذَا أَحْسَنُ ، فَقَالَ : إِنَّ أُمِّي عَائِشَةَ أَرْسَلَتْ إِلَيَّ الْبَارِحَةَ جَارِيَتَهَا فَأَقْسَمَتْ عَلَيَّ لأَصْبُغَنَّ ، وَأَخْبَرَتْنِي ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يَصْبُغُ.

(۲۵۵۱۸) حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ حضرت عبد الرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث ...... یہ ان کا ہم مجلس تھا...... سفید سر اور سفید داڑھی والے تھے۔ پس وہ ایک دن ان کے پاس آئے اور انہوں نے داڑھی کو سرخ کیا ہوا تھا۔ اس پر لوگوں نے ان سے کہا۔ یہ اچھا ہے۔ تو انہوں نے کہا۔ میری والدہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آج رات میرے پاس اپنی لونڈی کو بھیجا اور انہوں نے مجھے قسم دے کر کہا کہ میں ضرور بالضرور خضاب کروں۔ اور مجھے یہ بات بھی بتائی کہ حضرت ابو بکر بھی خضاب کیا کرتے تھے۔

(۲۵۵۱۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَسَنٌ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ، ثَمُودَ فَرَأَيْتُ مُخَضَّبَةً لِحَاهُمْ.

(۲۵۵۱۹) حضرت عکرمہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ثمود کو دیکھا۔ پس میں نے دیکھا ان کی داڑھیاں خضاب شدہ تھیں۔

(٤٩) مَنْ رَخَّصَ فِي الْخِضَابِ بِالسَّوَادِ

جو لوگ سیاہ خضاب کرنے کی اجازت دیتے ہیں

(۲۵۵۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ قَيْسٍ مَوْلَى خَبَّابٍ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَهُمَا يُخَضِّبَانِ بِالسَّوَادِ.

(۲۵۵۲۰) حضرت خباب کے آزاد کردہ غلام حضرت قیس سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت حسن اور حضرت حسین کے پاس گیا۔ وہ دونوں سیاہ خضاب کر رہے تھے۔

(۲۵۵۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، قَالَ : رَأَيْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ يَخْتَضِبُ بِالْوَسْمَةِ.

(۲۵۵۲۱) حضرت عمرو بن عثمان سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ کو وسمہ (ایک بوٹی جو خالص سیاہ رنگ کے لئے استعمال ہوتی ہے) کے ساتھ خضاب کرتے دیکھا۔

(۲۵۵۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَوْهَبٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يَخْتَضِبُ بِالسَّوَادِ.

(۲۵۵۲۲) حضرت عبید اللہ بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کو سیاہ خضاب کرتے دیکھا۔

(۲۵۵۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا بِالْخِضَابِ بِالسَّوَادِ.

(۲۵۵۲۳) حضرت یونس، حضرت حسن کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ سیاہ خضاب کرنے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(۲۵۵۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانُوا يَسْأَلُونَ مُحَمَّدًا ، عَنِ الْخِضَابِ بِالسَّوَادِ فَقَالَ : لَا أَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا.

(۲۵۵۲۴) حضرت ابن عون سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ لوگ حضرت محمد ؒ سے سیاہ خضاب کے بارے میں سوال کرتے تھے؟ تو وہ کہتے تھے۔ میرے علم کے مطابق اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۵۵۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّهُ كَانَ يُخَضِّبُ بِالسَّوَادِ.

(۲۵۵۲۵) حضرت سعد بن ابراہیم، حضرت ابوسلمہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ سیاہ خضاب کیا کرتے تھے۔

(۲۵۵۲۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: لاَ بَأْسَ بِالْوَسْمَةِ، إِنَّمَا هِيَ بَقْلَةٌ.

(۲۵۵۲۶) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ وسمہ لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ تو ایک ترکاری ہے۔

(۲۵۵۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ، عَنِ الْخِضَابِ بِالْوَسْمَةِ فَقَالَ: هِيَ خِضَابُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ.

(۲۵۵۲۷) حضرت عبدالاعلیٰ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن الحنفیہ سے وسمہ کا خضاب کرنے کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا۔ یہ تو ہم اہل بیت کا خضاب ہے۔

(۲۵۵۲۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ يَخْتَضِبُ بِثُلُثَيْ حِنَّاءٍ وَثُلُثِ وَسْمَةٍ.

(۲۵۵۲۸) حضرت محمد بن اسحاق سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوجعفر دو تہائی مہندی اور ایک تہائی وسمہ (ملا کر) خضاب کیا کرتے تھے۔

(۲۵۵۲۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عُشَانَةَ الْمَعَافِرِيُّ، قَالَ: رَأَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يُخَضِّبُ بِالسَّوَادِ وَيَقُولُ: نُسَوِّدُ أَعْلاَهَا وَتَأْبَى أُصُولُهَا. (ابن سعد ۳۴۳)

(۲۵۵۲۹) حضرت ابوعشانہ معافری بیان کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عقبہ بن عامر کو سیاہ خضاب لگائے دیکھا اور وہ کہا کرتے تھے۔ ہم اس کے اُوپر کو سیاہ کرتے ہیں لیکن اس کی جڑیں (سیاہ ہونے سے) انکار کرتی ہیں۔

(۲۵۵۳۰) حَدَّثَنَا الْمُقْرِء، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، أَنَّ أَبَا الخَيرِ حَدَّثَهُ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ كَانَ يَصبغ شعر رَأسه بِشَجرة يُقَال لهَا: الصَبِيب كَأَشَد السواد. (بخاری ۱۶۶۔ مسلم ۲۵)

(۲۵۵۳۰) حضرت یزید بن ابی حبیب سے روایت ہے کہ حضرت ابوالخیر نے ان کو حضرت عقبہ بن عامر کے بارے میں بیان کیا۔ کہ وہ اپنے بالوں کو اس درخت کے ذریعہ جس کو صبیب کہا جاتا ہے۔ خوب سیاہ خضاب کرتے تھے۔

(۲۵۵۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، قَالَ: كَانَ يَخْتَضِبُ بِالْوَسْمَةِ.

(۲۵۵۳۱) حضرت عبدالاعلیٰ، حضرت ابن الحنفیہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ وسمہ کے ذریعہ خضاب کیا کرتے تھے۔

(۵۰) من كره الخضاب بالسّوادِ

جو لوگ سیاہ خضاب کو ناپسند کرتے ہیں

(۲۵۵۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ، عَنِ الْخِضَابِ بِالْوَسْمَةِ فَقَالَ: هُوَ مِمَّا أَحْدَثَ

النَّاسُ ، قَدْ رَأَيْت نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْت أَحَدًا مِنْهُمْ يَخْتَضِبُ بِالْوَسْمَةِ ، مَا كَانُوا يَخْضِبُونَ إلاَّ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ وَهَذِهِ الصُّفْرَةِ.

(۲۵۵۳۲) حضرت عبد الملک سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عطاء سے وسمہ کے ذریعہ خضاب کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ چیز لوگوں کی ایجاد کردہ چیزوں میں سے ہے۔ میں نے جناب نبی کریم ﷺ کے صحابہ کی ایک جماعت کو دیکھا ہے۔ لیکن میں نے ان میں سے کسی ایک کو بھی وسمہ کے ساتھ خضاب کرتے نہیں دیکھا۔ وہ لوگ صرف مہندی کتم اور زرد رنگ سے خضاب کرتے تھے۔

(۲۵۵۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي رَبَاحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ الْخِضَابَ بِالسَّوَادِ وَقَالَ :أَوَّلُ مَنْ خَضَّبَ بِهِ فِرْعَوْنُ.

(۲۵۵۳۳) حضرت ابو رباح، حضرت مجاہد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ سیاہ خضاب کو ناپسند سمجھتے تھے اور فرماتے تھے یہ خضاب سب سے پہلے فرعون نے کیا تھا۔

(۲۵۵۳٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ الْخِضَابَ بِالسَّوَادِ.

(۲۵۵۳۴) حضرت قیس بن مسلم، حضرت مجاہد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ سیاہ خضاب کرنے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۲۵۵۳٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ الْخِضَابَ بِالْوَسْمَةِ وَقَالَ : خَضَّبَ أَبُو بَكْرٍ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ.

(۲۵۵۳۵) حضرت برد، حضرت مکحول کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ وسمہ کے ساتھ خضاب کرنے کو ناپسند کرتے تھے اور کہتے تھے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مہندی اور کتم کا خضاب کیا۔

(۲۵۵۳٦) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ ، عَنْ صَاعِدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ :سُئِلَ الشَّعْبِيُّ ، عَنِ الْخِضَابِ بِالْوَسْمَةِ فَكَرِهَهُ.

(۲۵۵۳۶) حضرت صاعد بن مسلم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ سے وسمہ کے ساتھ خضاب کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے اس کو ناپسند کیا۔

(۲۵۵۳۷) حَدَّثَنَا مُلاَزِمُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ مُوسَى بْنِ نَجْدَةَ ، عَنْ جَدِّهِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ:سَأَلْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ مَا تَرَى فِي الْخِضَابِ بِالْوَسْمَةِ ؟ فَقَالَ :لاَ يَجِدُ الْمُخْتَضِبُ بِهَا رِيحَ الْجَنَّةِ.

(۲۵۵۳۷) حضرت یزید بن عبد الرحمن سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ کہ وسمہ کے ساتھ خضاب کرنے میں آپ کی رائے کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اس کے ذریعہ خضاب کرنے والا جنت کی بُو بھی نہ پائے گا۔

(۲۵۵۳۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ :سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ وَسُئِلَ عَنِ الْخِضَابِ بِالْوَسْمَةِ فَكَرِهَهُ فَقَالَ :يَكْسُو اللَّهُ الْعَبْدَ فِي وَجْهِهِ النُّورَ ، ثُمَّ يُطْفِئُهُ بِالسَّوَادِ.

(۲۵۵۳۸) حضرت ایوب سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کو سُنا۔ جبکہ ان سے وسمہ کے ذریعہ خضاب کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ بندے کے چہرہ پر نور (کا لباس) پہناتے ہیں اور بندہ پھر اس نور کو سیاہی سے بُجھاتا ہے۔

(۲۵۵۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الْخِضَابِ بِالْوَسْمَةِ فَقَالَ :هُوَ مُحْدَثٌ.

(۲۵۵۳۹) حضرت عبد الملک، حضرت عطاء سے، وسمہ کے ذریعہ خضاب کرنے کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ آپ ؒ نے فرمایا: یہ من گھڑت چیز ہے۔

(۵۱) فِي تصفِيرِ اللِّحيةِ

داڑھی کو زرد خضاب کرنے کے بارے میں

(۲۵۵٤۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَهُوَ يَبْنِي الزَّوْرَاءَ عَلَى بَغْلَةٍ شَهْبَاءَ مُصَفِّرًا لِحْيَتَهُ.

(۲۵۵۴۰) حضرت عبد الرحمٰن بن سعد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان کو مقام زوراء میں عمارت بناتے ہوئے بھورے رنگ کے خچر پر دیکھا۔ آپ کی داڑھی کو زرد خضاب کیا ہوا تھا۔

(۲۵۵٤۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْعَيْزَارِ ، عَنْ سَعِيدٍ الْمُدَنِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي جِنَازَةٍ وَكَانَ مُصَفِّرًا لِلِحْيَةِ.

(۲۵۵۴۱) حضرت سعید مدنی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ایک جنازہ میں تھا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ کی داڑھی زرد تھی۔

(۲۵۵٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِلاَلٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي سَوَادَةُ بْنُ حَنْظَلَةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلِيًّا أَصْفَرَ اللِّحْيَةِ.

(۲۵۵۴۲) حضرت سواد بن حنظلہ بیان کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو زرد داڑھی والا دیکھا۔

(۲۵۵٤۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ :رَأَيْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ.

(۲۵۵۴۳) حضرت اعمش سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن وہب کو اپنی داڑھی زرد کرتے دیکھا۔

(۲۵۵٤٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ، وَابْنَ عُمَرَ يُصَفِّرَانِ لِحَاهُمَا.

(۲۵۵۴۴) حضرت عطاء سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ دونوں کو اپنی داڑھیاں زرد کرتے دیکھا۔

(٢٥٥٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ.

(۲۵۵۴۵) حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنی داڑھی کو زرد خضاب کرتے تھے۔

(٢٥٥٤٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا أُمَامَةَ يُصَفِّرُ.

(۲۵۵۴۶) حضرت ابو غالب سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو امامہ کو زرد خضاب کرتے دیکھا۔

(٢٥٥٤٧) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ بُسْرٍ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ وَرَأْسَهُ.

(۲۵۵۴۷) حضرت جریر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن بسر کو اپنی داڑھی اور سر پر زرد خضاب کرتے دیکھا۔

(٢٥٥٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَلَمَةَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ.

(۲۵۵۴۸) حضرت یزید مولیٰ سلمہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمہ کو اپنی داڑھی کو زرد خضاب کرتے دیکھا۔

(٢٥٥٤٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : رَأَيْتُ قَيْسًا يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ ، وَرَأَيْت شُبَيْلَ بْنَ عَوْفٍ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ ، وَكَانَ مِنْ أَهْلِ الطَّيَالِسَةِ.

(۲۵۵۴۹) حضرت اسماعیل سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قیس کو اپنی داڑھی پر زرد خضاب کرتے دیکھا اور میں نے حضرت شُبیل کو اپنی داڑھی پر زرد خضاب کرتے دیکھا۔ اور یہ مشائخ میں سے تھے۔

(٢٥٥٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَنَسًا وَأَبَا الْعَالِيَةِ وَأَبَا السَّوَّارِ يُصَفِّرُونَ لِحَاهُمْ.

(۲۵۵۵۰) حضرت خالد بن دینار سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو العالیہ اور حضرت ابو سوار کو اپنی داڑھیوں کو زرد خضاب کرتے دیکھا۔

(٢٥٥٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا وَائِلَ وَالْقَاسِمَ ، وَعَطَاءً يُصَفِّرُونَ لِحَاهُمْ.

(۲۵۵۵۱) حضرت فطر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو وائل، حضرت قاسم اور حضرت عطاء کو اپنی داڑھیوں کو زرد خضاب کرتے دیکھا۔

(٢٥٥٥٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ دَاوُدَ أَبِي الْيَمَانِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ.

(۲۵۵۵۲) حضرت داؤد ابو الیمان سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ کو اپنی داڑھی پر زرد خضاب کرتے دیکھا۔

(٢٥٥٥٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ؛ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ ، قَالَ : رَأَيْتُكَ تُصَفِّرُ لِحْيَتَكَ بِالْوَرْسِ ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : أَمَّا تَصْفِيرِ لِحْيَتِي ، فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ.

(۲۵۵۵۳) حضرت سعید بن ابی سعید سے روایت ہے کہ حضرت ابن جریج نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ کہا کہ میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ آپ اپنی داڑھی پر ورس بوٹی کے ذریعہ زرد خضاب کرتے ہیں؟ اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا اپنی داڑھی کو زرد خضاب کرنا تو (اس لئے ہے کہ) میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی داڑھی مبارک پر زرد خضاب کرتے دیکھا ہے۔

(۲۵۵۵٤) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يُخَضِّبُ بِالصُّفْرَةِ ، وَرَأَيْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُخَضِّبُ بِالصُّفْرَةِ وَالزَّعْفَرَانِ.

(۲۵۵۵۴) حضرت عبد الملک بن عمیر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مغیرہ ابن شعبہ کو زرد خضاب کرتے دیکھا اور میں نے حضرت جریر بن عبد اللہ کو زردی اور زعفران کا خضاب کرتے دیکھا۔

(۲۵۵۵۵) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ الأَسْوَدَ ، وَابْنَ الأَسْوَدِ يُصَفِّرَانِ لِحَاهُمَا.

(۲۵۵۵۵) حضرت حسن بن عبید اللہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت اسود اور حضرت ابن الاسود کو دیکھا۔ یہ دونوں اپنی داڑھیوں پر زرد خضاب کر رہے تھے۔

(۲۵۵۵٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ الْمُسْتَمِرِّ بْنِ الرَّيَّانِ ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ ، وَأَنَّ أَبَا نَضْرَةَ كَانَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ.

(۲۵۵۵٦) حضرت مستمر بن ریان، حضرت ابوالجوزاء کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنی داڑھی کو زرد خضاب کیا کرتے تھے۔ اور حضرت ابونضرہ اپنی داڑھی کو زرد خضاب کیا کرتے تھے۔

(۲۵۵۵۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَهْمَانَ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَنَسًا يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ.

(۲۵۵۵۷) حضرت عیسیٰ بن طہمان سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو اپنی داڑھی پر زرد خضاب کرتے دیکھا۔

(۲۵۵۵۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنِ ابْنِ الْغَسِيلِ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ ، قَالَ : أَتَانَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، وَقَدْ أُصِيبَ بَصَرُهُ ، مُصَفِّرًا لِحْيَتَهُ وَرَأْسَهُ بِالْوَرْسِ.

(۲۵۵۵۸) حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبد اللہ ہمارے پاس تشریف لائے۔ (جبکہ ان کی نظر خراب تھی) انہوں نے اپنی داڑھی اور سر پر زرد خضاب کیا ہوا تھا۔

(۲۵۵۵۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ مُصَفِّرَ اللِّحْيَةِ ، لَهُ جُمَيْمَةٌ.

(۲۵۵۵۹) حضرت ابن الغسیل بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سہل بن سعد کو داڑھی پر زرد خضاب کیا ہوا دیکھا۔ آپ کی زلفیں بھی تھیں۔

(۲۵۵٦۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ.

(۲۵۵۶۰) حضرت سماک سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ کو اپنی داڑھی پر زرد خضاب کرتے دیکھا۔

(۵۲) مَنْ کَانَ یُبَیِّضُ لِحْیَتَہُ ، وَلاَ یَخْضِبُ

جو حضرات داڑھی کو سفید ہی رہنے دیتے تھے اور خضاب نہیں کرتے تھے

(۲۵۵۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِیسَ ، عَنْ شُعْبَۃَ ، عَنْ یُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عُتَیٍّ التَّمِیمِیِّ ، قَالَ : رَأَیْتُ أَبِیَ أَبْیَضَ الرَّأْسِ وَاللِّحْیَۃِ.

(۲۵۵۶۱) حضرت عتی تمیمی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو سفید سر اور سفید داڑھی والا دیکھا۔

(۲۵۵۶۲) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِیلَ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، قَالَ : رَأَیْتُ عَلِیًّا أَبْیَضَ الرَّأْسِ وَاللِّحْیَۃِ ، قَدْ مَلأَتْ مَا بَیْنَ مَنْکِبَیْہِ.

(۲۵۵۶۲) حضرت شعبی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سفید سر اور سفید داڑھی والا دیکھا۔ آپ کی داڑھی نے آپ کے شانوں کو بھرا ہوا تھا۔

(۲۵۵۶۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُکَیْنٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ صَالِحُ بْنُ رُسْتُمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ ہِلاَلٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِی الأَحْنَفُ بْنُ قَیْسٍ ، قَالَ : قَدِمْتُ الْمَدِینَۃَ فَدَخَلْتُ مَسْجِدَہَا ، فَبَیْنَا أَنَا أُصَلِّی إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ طَوِیلٌ آدَمَ ، أَبْیَضَ اللِّحْیَۃِ وَالرَّأْسِ مَحْلُوقٌ یُشْبِہُ بَعْضُہُ بَعْضًا ، فَخَرَجْتُ فَاتَّبَعْتہ ، قُلْتُ : مَنْ ہَذَا ؟ قَالُوا : أَبُو ذَرٍّ.

(۲۵۵۶۳) حضرت احنف بن قیس بیان کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ آیا اور مسجد نبوی میں داخل ہوا۔ پس میں نماز پڑھ رہا تھا کہ اس دوران ایک گندمی رنگ کا لمبا سا آدمی داخل ہوا جس کی داڑھی اور سر کے بال سفید تھے۔ اس نے حلق کیا ہوا تھا اور اس کا بعض بعض کے مشابہ تھا۔ پھر میں باہر آیا اور اس کے پیچھے چل پڑا۔ میں نے پوچھا۔ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ۔

(۲۵۵۶٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَی ، عَنِ الْمُسْتَمِرِّ ، قَالَ : رَأَیْتُ جَابِرَ بْنَ زَیْدٍ أَبْیَضَ اللِّحْیَۃِ.

(۲۵۵۶۴) حضرت مستمر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن زید کو سفید داڑھی کی حالت میں دیکھا۔

(۲۵۵٦۵) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، عَنْ فِطْرٍ ، قَالَ : رَأَیْتُ مُجَاہِدًا شَدِیدَ بَیَاضِ الرَّأْسِ وَاللِّحْیَۃِ ، وَرَأَیْتُ سَعِیدَ بْنَ جُبَیْرٍ أَبْیَضَ اللِّحْیَۃِ.

(۲۵۵۶۵) حضرت فطر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد کو سر اور داڑھی میں شدید سفیدی کی حالت میں دیکھا اور میں نے حضرت سعید بن جبیر کو سفید داڑھی والا دیکھا۔

(۲۵۵٦٦) حَدَّثَنَا شَرِیکٌ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، قَالَ : رَأَیْتُ عَلِیًّا أَصْلَعَ ، أَبْیَضَ الرَّأْسِ وَاللِّحْیَۃِ.

(۲۵۵۶۶) حضرت ابواسحق سے روایت ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سر اور داڑھی میں سفیدی کی حالت میں اور اصلع (سر کے اگلے یا بیچ کے بال گرے ہوئے) دیکھا۔

(۲۵۵۶۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ سَدِيرِ بْنِ الصَّيْرَفِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا أَبْيَضَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ.

(۲۵۵۶۷) حضرت سدیر بن صیرفی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سر اور داڑھی میں سفیدی کے ساتھ دیکھا۔

(۲۵۵۶۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ أَبِي مَوْدُودٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ أَبْيَضَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ.

(۲۵۵۶۸) حضرت عبد العزیز بن ابی سلیمان سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سائب بن یزید کو سفید سر اور سفید داڑھی والا دیکھا۔

(۲۵۵۶۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَبْيَضَ اللِّحْيَةِ ، وَرَأَيْتُ طَاوُوسًا أَبْيَضَ اللِّحْيَةِ.

(۲۵۵۶۹) حضرت خالد بن ابی عثمان سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کو سفید داڑھی والا دیکھا اور میں نے حضرت طاؤس کو سفید داڑھی والا دیکھا۔

(۲۵۵۷۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ السُّلَمِيِّ ، قَالَ : أَتَيْنَاهُ وَنَحْنُ غِلْمَانٌ ، فَلَمْ نَدْرِ عَنْ أَيِّ شَيْءٍ نَسْأَلُهُ ، فَقُلْتُ لَهُ ، أَوْ قَالَ لَهُ بَعْضُنَا : رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ شَابًّا ، أَوْ شَيْخًا ؟ قَالَ : كَانَ فِي عَنْفَقَتِهِ شَعَرَاتٌ بِيضٌ. (بخاری ۳۵۴۶۔ احمد ۱۸۷)

(۲۵۵۷۰) حضرت جریر، حضرت عبد اللہ بن بسر کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہم آپ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے۔ جبکہ ہم بچے تھے۔ ہمیں معلوم نہیں تھا کہ ہم ان سے کس چیز کا سوال کریں۔ چنانچہ میں نے آپ سے کہا۔ یا ہم میں سے کسی نے آپ سے کہا۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نوجوان تھے یا بوڑھے؟ انہوں نے جواب دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیان کے بالوں میں چند بال سفید تھے۔

(۲۵۵۷۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ مِنْهُ بَيْضَاءَ ، يَعْنِي عَنْفَقَتَهُ. (مسلم ۱۸۲۲۔ ابن ماجہ ۳۶۲۸)

(۲۵۵۷۱) حضرت ابو جحیفہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس جگہ..... یعنی نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیان..... میں کچھ سفیدی دیکھی۔

(۵۲) فِی اتِّخَاذِ الْجُمَّةِ وَالشَّعرِ

بڑے بال اور زلفیں رکھنے کے بارے میں

(۲۵۵۷۲) حَدَّثَنَا الْمُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ السُّدِّيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ وَجُمَّتُهُ خَارِجَةٌ مِنْ تَحْتِ عِمَامَتِهِ.

(۲۵۵۷۲) حضرت سدی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور ان کی زلفیں ان کے عمامہ سے باہر آ رہی تھیں۔

(۲۵۵۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَلَهُ أَرْبَعُ غَدَائِرَ، تَعْنِي ضَفَائِرَ. (ترمذی ۱۷۸۱۔ ابوداؤد ۴۱۸۸)

(۲۵۵۷۳) حضرت مجاہد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ام ہانی فرماتی ہیں۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں اس حالت میں داخل ہوئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار مینڈھیاں تھیں۔

(۲۵۵۷۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ، وَجَابِرًا، وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا جُمَّةٌ.

(۲۵۵۷۴) حضرت ہشام سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر کو دیکھا اور ان میں سے ہر ایک کی زلفیں تھیں۔

(۲۵۵۷۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ لِعَبْدِ اللهِ شَعْرٌ يَضَعُهُ عَلَى أُذُنَيْهِ.

(۲۵۵۷۵) حضرت ہبیرہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کے بال تھے اور وہ اُن کو اپنے کانوں پر رکھتے تھے۔

(۲۵۵۷۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَفْلَحُ، قَالَ: رَأَيْتُ لِلْقَاسِمِ جُمَّةً.

(۲۵۵۷۶) حضرت افلح بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم کی زلفیں دیکھیں ہیں۔

(۲۵۵۷۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: كَانَ لِعُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ خُصْلَتَانِ.

(۲۵۵۷۷) حضرت عطاء سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبید بن عمر کی دو چوٹیاں تھیں۔

(۲۵۵۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: مَازَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا قَتَادَةَ، قَالَ: لأَجُزَّنَّ جُمَّتَكَ، قَالَ: لَكَ مَكَانَهَا أَسِيرٌ، فَقَالَ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ: أَكْرِمْهَا، فَكَانَ يَتَّخِذُ لَهَا بَعْدَ ذَلِكَ السُّكَّ. (طبرانی ۶۷۵)

(۲۵۵۷۸) حضرت یحییٰ بن عبداللہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مزاح کیا۔ فرمایا: ''میں ضرور بالضرور تمہاری زلفیں کاٹ دوں گا۔'' حضرت ابو قتادہ نے فرمایا: آپ کے لئے ان کی جگہ ایک قیدی ہے۔ پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''ان کا خیال کرو۔'' چنانچہ حضرت قتادہ اس کے بعد زلفوں کے لیے خاص خوشبو بنایا

کرتے تھے۔

(۲۵۵۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ فِي رَأْسِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ذُؤَابَةٌ ، وَأَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ جَبَذَهُ بِهَا حَتَّى أَدْمَاهُ ، أَوْ أَقْرَحَهُ.

(۲۵۵۷۹) حضرت حسن بن زید، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی کے سر میں بالوں کی لٹ تھی اور حضرت حسین بن علی نے ان کو اس لٹ کے ذریعہ کھینچا۔ یہاں تک کہ ان کا خون نکل گیا یا آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو زخمی کر دیا۔

(۲۵۵۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ مُعَيْقِيبٍ ، قَالَ :وَكَانَ تَفَقَّهَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ لاَ أَتَّهِمُ مِنْ أَهْلِي أَنَّهُ رَأَى مُعَيْقِيبًا مُرْسِلاً نَاصِيَتَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ، وَرَأَى سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ كَذَلِكَ.

(۲۵۵۸۰) حضرت عبید اللہ بن مغیرہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے اس آدمی نے یہ بات بیان کی۔ جس میں میں متہم نہیں سمجھتا کہ اس نے حضرت معیقیب کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے سامنے کے بالوں کو اپنی آنکھوں کے آگے چھوڑا ہوا تھا۔ اور انہوں نے حضرت سعد بن مالک کو بھی اسی طرح دیکھا تھا۔

(۲۵۵۸۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدُلُونَ أَشْعَارَهُمْ ، وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يُفَرِّقُونَ رُؤُوسَهُمْ ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِهِ ، قَالَ :فَسَدَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهُ ، ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ. (بخاری ۳۵۵۸۔ مسلم ۹۱)

(۲۵۵۸۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اہل کتاب اپنے بالوں کا سدل کیا کرتے تھے اور مشرکین اپنے سروں میں مانگ نکالا کرتے تھے۔ جن کاموں میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی حکم نہیں دیا جاتا تھا۔ ان کاموں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتاب کی موافقت کو پسند کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سامنے والے بالوں کو سدل یعنی کھلا چھوڑا پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگ نکالی۔

(۲۵۵۸۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :كُنْتُ أَفْرُقُ خَلْفَ يَافُوخِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ أَسْدُلُ نَاصِيَتَهُ.

(ابو داؤد ۴۱۸۶۔ ابن ماجہ ۳۶۳۳)

(۲۵۵۸۲) حضرت عائشہ سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے اوپر کے حصہ کے پیچھے سے مانگ نکالتی تھی پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کے بالوں کو چھوڑ دیا کرتی تھی۔

(۲۵۵۸۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرًا رَجِلاً بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَمَنْكِبَيْهِ. (بخاری ۵۹۰۵۔ مسلم ۱۸۱۹)

(۲۵۵۸۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کانوں اور مونڈھوں کے درمیان کنگھی کیے ہوتے تھے۔

(۲۵۵۸٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : مَا رَأَيْتُ أَجْمَلَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَرَجِّلاً فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ.

(۲۵۵۸۴) حضرت براء سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سرخ جوڑے میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی جمیل نہیں دیکھا۔

(۲۵۵۸۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، قَالَ : حدَّثَنِي إِيَادُ بْنُ لَقِيطٍ ، عَنْ أَبِي رِمْثَةَ ، قَالَ : أَقْبَلْتُ فَرَأَيْتُ رَجُلاً جَالِسًا فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ ، فَقَالَ أَبِي : تَدْرِي مَنْ هَذَا ؟ هَذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهِ إِذَا رَجُلٌ ذُو وَفْرَةٍ ، وَبِهِ رَدْعٌ ، عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ. (احمد ۴/ ۱۶۳)

(۲۵۵۸۵) حضرت ابو رمثہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ میں آیا اور میں نے بیت اللہ کے سایہ میں ایک آدمی کو بیٹھے دیکھا۔ میرے والد نے کہا تم جانتے ہو، یہ کون ہے؟ یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پس جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بڑے بالوں والی ایک ہستی تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر زعفران کی زردی کا اثر تھا اور دو سبز کپڑے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر تھے۔

(۲۵۵۸٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَلَهُ جُمَّةٌ إِلَى الْعُنُقِ ، وَكَانَ يَفْرُقُ.

(۲۵۵۸۶) حضرت عبد الواحد بن ایمن سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ میں نے حضرت ابن زبیر کو دیکھا جبکہ ان کی زلفیں گردن تک تھیں اور وہ مانگ نکالے ہوئے تھے۔

(۲۵۵۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ ، وَابْنَ الْحَنَفِيَّةِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا جُمَّةٌ.

(۲۵۵۸۷) حضرت عبد الواحد بن ایمن سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ میں نے حضرت عبید بن عمیر اور حضرت ابن الحنفیہ کو دیکھا۔ ان دونوں میں سے ہر ایک کی زلفیں تھیں۔

(۲۵۵۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ حَبِيبٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَلَهُ جُمَّةٌ.

(۲۵۵۸۸) حضرت حبیب سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور آپ رضی اللہ عنہ کی زلفیں تھیں۔

(۲۵۵۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَحْوَصِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَرْقِ ، وَنَهَى عَنِ السَّكِينَةِ.

(۲۵۵۸۹) حضرت راشد بن سعد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگ نکالنے کا حکم دیا اور مانگ کے بغیر چھوڑنے سے منع کیا۔

(۲۵۵۹۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُبَيْرَةَ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عَلِيٍّ فَدَعَا ابْنًا لَهُ ، يُقَالُ لَهُ : عُثْمَانُ ، فَجَاءَ غُلَامٌ لَهُ ذُؤَابَةٌ.

(۲۵۵۹۰) حضرت ہُبیرہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو بلایا جس کو عثمان کہا جاتا تھا۔ پس ایک نوجوان آیا جس کے بڑے بڑے بال تھے۔

(۲۵۵۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ رَضِيِّ بْنِ أَبِي عَقِيلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنَّا عَلَى بَابِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، فَخَرَجَ ابْنٌ لَهُ ذُؤَابَةٌ.

(۲۵۵۹۱) حضرت رضی بن ابی عقیل، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابن الحنفیہ کے دروازے پر کھڑے تھے کہ ان کا ایک زلفوں والا بیٹا باہر آیا۔

(۲۵۵۹۲) حدَّثَنَا مَالِكٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غزِيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ زُهَيْرٌ : يُرَى عُمَارَةُ ، أَنَّهُ عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ الشَّعَرَ الْحَسَنَ ، أَوِ الْجَمِيلَ مِنْ كِسْوَةِ اللهِ ، فَأَكْرِمُوهُ ، قَالَ : وَكَانَ يَكْرَهُ إِزَالَتَهُ ، زَعَمَ زُهَيْرٌ أَنَّهُ التَّضْيِيعُ.

(۲۵۵۹۲) حضرت عبد الرحمٰن بن قاسم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً حسین...... یا ...... جمیل بال اللہ تعالیٰ کے لباس میں سے ہیں۔ پس تم ان کی عزت کرو۔'' راوی کہتے ہیں۔ یہ حضرت ان بالوں کو صاف کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔ حضرت زہیر کا گمان تو یہ ہے کہ یہ ضائع کرنا ہے۔

(۲۵۵۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ لابْنِ عُمَرَ جُمَّةً مَفْرُوقَةً ، تَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ.

(۲۵۵۹۳) حضرت ہشام سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی کندھوں تک زلفیں دیکھیں جو مانگ نکالی ہوئی تھیں۔

(۲۵۵۹٤) حَدَّثَنَا مَالِكٌ ، عَنْ كَامِلٍ ، عَنْ حَبِيبٍ ، قَالَ : كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَلَهُ جُمَّةٌ فينانة.

(۲۵۵۹۴) حضرت حبیب سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ گویا میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھ رہا ہوں۔ ان کی موٹی موٹی زلفیں تھیں۔

(٥٤) مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا لَبِسَ الثَّوْبَ الْجَدِيدَ

جب آدمی نیا کپڑا پہنے تو کیا کہے؟

(۲۵۵۹٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَخِيهِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا لَبِسَ أَحَدُكُمْ ثَوْبًا جَدِيدًا فَلْيَقُلْ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا

أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي ، وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي النَّاسِ.

(۲۵۵۹۵) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نیا کپڑا پہنے تو اس کو یہ کہنا چاہیے۔ (ترجمہ): تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے وہ (کپڑا) پہنایا جس کے ذریعہ میں اپنے ستر کو چھپاتا ہوں اور جس کے ذریعہ میں لوگوں میں جمال حاصل کرتا ہوں۔''

(۲۵۵۹۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَصْبَغُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلاَءِ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ : لَبِسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَوْبًا جَدِيدًا ، فَقَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي ، وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ، ثُمَّ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا ، فَقَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي ، وَأُجَمِّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ، ثُمَّ عَمَدَ إِلَى الثَّوْبِ الَّذِي أَخْلَقَ ، أَوْ قَالَ : أَلْقَى فَتَصَدَّقَ بِهِ ، كَانَ فِي كَنَفِ اللهِ ، وَفِي حِفْظِ اللهِ ، وَفِي سَتْرِ اللهِ حَيًّا وَمَيِّتًا ، قَالَهَا ثَلاَثًا.

(ترمذی ۳۵۶۰۔ حاکم ۱۹۳)

(۲۵۵۹۶) حضرت ابوامامہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک نیا کپڑا پہنا، تو فرمایا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے وہ کپڑا پہنایا جس کے ذریعہ میں اپنے ستر کو چھپاتا ہوں اور جس کے ذریعہ میں اپنی زندگی میں جمال حاصل کرتا ہوں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے جناب نبی کریم ﷺ کو کہتے سُنا: ''جو شخص نیا کپڑا پہنے اور یہ کہے: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي ، وَأُجَمِّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ، پھر وہ اپنے پرانے، اتارے ہوئے کپڑے کو لے اور اس کو صدقہ کر دے تو یہ شخص اللہ کی رحمت، حفاظت اور پردہ میں رہے گا۔ زندگی میں بھی اور موت کے بعد بھی'' یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ کہی۔

(۲۵۵۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عُمَرَ ثَوْبًا غَسِيلاً ، فَقَالَ : أَجَدِيدٌ ثَوْبُك هَذَا ؟ قَالَ : غَسِيلٌ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْبَسْ جَدِيدًا ، وَعِشْ حَمِيدًا ، وَتَوَفَّ شَهِيدًا ، يُعْطِكَ اللَّهُ قُرَّةَ عَيْنٍ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ. (ابن سعد ۳۲۹۔ مسنده ۹۸۶)

(۲۵۵۹۷) قبیلہ مزینہ کا ایک شخص بیان کرتا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر دھلا ہوا ایک کپڑا دیکھا تو آپ ﷺ نے پوچھا۔ ''کیا تمہارا یہ کپڑا نیا ہے؟'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! دُھلا ہوا ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تم نیا کپڑا پہنو اور قابل تعریف زندگی گزارو اور شہادت کی موت پاؤ، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں تمہیں آنکھ کی ٹھنڈک عطا کریں۔''

(۲۵۵۹۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي وَهْبٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، قَالَ : إِذَا لَبِسَ

الإِنْسَانُ الثَّوبَ الْجَدِيدَ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا ثِيَابًا مُبَارَكَةً نَشْكُرُ فِيهَا نِعْمَتَكَ ، وَنُحْسِن فِيهَا عِبَادَتَكَ ، وَنَعْمَلُ فِيهَا بِطَاعَتِكَ ، لَمْ يُجَاوِزْ تَرْقُوَتَهُ حَتَّى يُغْفَرَ لَهُ.

(۲۵۵۹۸) حضرت سالم بن ابی الجعد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب آدمی نیا کپڑا پہنے اور پھر کہے۔ اے اللہ! تو اس کپڑے کو مبارک بنا دے ہم اس میں تیری نعمت کا شکر کریں اور اس میں تیری اچھی طرح عبادت کریں اور اس میں تیری اطاعت کریں۔ تو یہ کپڑا گلے سے نیچے نہیں اترتا یہاں تک کہ اس آدمی کی مغفرت کردی جاتی ہے۔

(۲۵۵۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَوْا عَلَى أَحَدِهِمُ الثَّوْبَ الْجَدِيدَ ، قَالُوا : تُبْلِي ، وَيُخْلِفُ اللَّهُ عَلَيْكَ.

(۲۵۵۹۹) حضرت ابونضرہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم جب خود میں سے کسی پر نیا کپڑا دیکھتے تو یہ کہتے۔ تُبْلِي ، وَيُخْلِفُ اللَّهُ عَلَيْكَ. (تم اس کپڑے کو پرانا کرو اور اللہ تمہیں اس کے بعد اور عطا کرے)۔

(۲۵۶۰۰) حَدَّثَنَا ابن عُلَية ، عن الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، قَالَ : إِنَّمَا نَعِيشُ فِي الْخَلَفِ.

(۲۵۶۰۰) حضرت ابونضرہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم تو پرانے کپڑے میں زندگی گزارتے ہیں۔

(۲۵۶۰۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لَبِسَ رَجُلٌ ثَوْبًا جَدِيدًا فَحَمِدَ اللَّهَ ، فَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ ، أَوْ غُفِرَ لَهُ ، قَالَ : فَقَالَ رَجُلٌ : لاَ أَرْجِعُ إِلَى أَهْلِي حَتَّى أَلْبَسَ ثَوْبًا جَدِيدًا ، وَأَحْمَدَ اللَّهَ عَلَيْهِ.

(۲۵۶۰۱) حضرت عون بن عبداللہ بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے نیا کپڑا پہنا اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی تو اس کو جنت میں داخل کردیا گیا...... یا فرمایا...... اس کی مغفرت کردی گئی۔ راوی کہتے ہیں۔ اس پر ایک آدمی نے کہا میں اپنے گھر والوں کی طرف واپس نہیں جاؤں گا یہاں تک کہ میں نیا کپڑا پہن لوں اور اس پر اللہ کی تعریف کرلوں۔

(۵۵) مَنْ كَانَ يَكْرَهُ كَثْرَةَ الشَّعْرِ

جو حضرات زیادہ بالوں کو ناپسند کرتے ہیں

(۲۵۶۰۲) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أُسَامَةَ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، بَعَثَ الأَحْرَاسَ فَيَأْخُذُونَ بِأَبْوَابِ الْمَسْجِدِ ، فَلاَ يَجِدُونَ رَجُلاً مُوَفَّرَ شَيْءٍ مِنَ الشَّعْرِ إِلاَّ جَزُّوهُ.

(۲۵۶۰۲) حضرت اسامہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب جمعہ کا دن ہوتا تھا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز، چوکیداروں کو بھیجتے، پس وہ مسجد کے دروازوں پر کھڑے ہو جاتے اور وہ جس آدمی کو بھی کثیر بالوں والا پاتے تو اس کے بالوں کو کاٹ دیتے۔

(۲۵۶۰۳) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، وَسُفْيَانُ بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمِ بن كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ وَائِلٍ

بْنِ حُجْرٍ ، قَالَ : رَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِي شَعْرٌ طَوِيلٌ ، فَقَالَ : ذُبَابٌ ، ذُبَابٌ ، فَانْطَلَقْتُ فَأَخَذْتُهُ ، فَرَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنِّي لَمْ أَعْنِكَ ، وَهَذَا أَحْسَنُ.

(ابو داؤد ۴۱۸۷۔ ابن ماجه ۳۶۳۶)

(۲۵۶۰۳) حضرت وائل بن حجر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے مجھے دیکھا جبکہ میرے بال لمبے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''مکھی، مکھی'' چنانچہ میں چل دیا اور میں نے وہ بال کاٹ لیے پھر آپ ﷺ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: '' میری مراد (مکھی مکھی کہنے سے) تم تو نہیں تھے۔ یہ بھی اچھا ہے۔''

(۲۵٦۰٤) حَدَّثَنَا ابن مُبَارَكٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ قُدَامَةَ ، قَالَ : دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى ابْنِ سِيرِينَ ، وَعَلَيْهِ شَعْرٌ طَوِيلٌ ، فَقَالَ : هَذَا يُكْرَهُ ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ مِنَ الْغَدِ وَقَدِ اسْتَأْصَلَهُ ، فَقَالَ : هَذَا يُكْرَهُ.

(۲۵۶۰۴) حضرت ابن قدامہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن سیرین کے پاس حاضر ہوا اور اس آدمی کے لمبے لمبے بال تھے۔ تو ابن سیرین نے فرمایا: یہ مکروہ ہیں۔ پھر وہ شخص اگلے دن آپ رحمہ اللہ کے پاس آیا اور اس نے سر کو بالکلیہ صاف کر لیا تھا۔ تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ بھی مکروہ ہے۔

(۵٦) نَقْشُ الْخَاتَمِ ، وَمَا جَاءَ فِيهِ

انگوٹھی کا نقش اور جو کچھ اس کے بارے میں ہے

(۲۵٦۰٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ ، ثُمَّ نَقَشَ عَلَيْهِ ؛ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ ، ثُمَّ قَالَ : لاَ يَنْقُشُ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِ خَاتَمِي هَذَا.

(بخاری ۵۸۶۶۔ مسلم ۵۵)

(۲۵۶۰۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس پر نقش کیا ''محمد رسول اللہ'' پھر فرمایا: ''کوئی شخص میری اس انگوٹھی کے نقش پر نقش نہ بنائے۔''

(۲۵٦۰٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : اصْطَنَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا ، فَقَالَ : إِنَّا قَدِ اصْطَنَعْنَا خَاتَمًا ، وَنَقَشْنَا فِيهِ نَقْشًا ، فَلاَ يَنْقُشْ عَلَيْهِ أَحَدٌ.

(بخاری ۵۸۷۴۔ مسلم ۲۰۹۲)

(۲۵۶۰۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک انگوٹھی بنوائی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہم نے ایک انگوٹھی بنوائی ہے اور اس میں ہم ایک نقش بھی کروایا ہے پس کوئی اس جیسا نقش نہ کروائے۔''

(۲۵٦۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيْد ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَتْ :

كَانَ فِي خَاتَمِهِ كُرْكِيَّانِ مُتَقَابِلَانِ بَيْنَهُمَا مَكْتُوبٌ :الْحَمْدُ لِلَّهِ.

(۲۵۶۰۷) حضرت موسیٰ بن عبد اللہ، اپنی والدہ سے حضرت حذیفہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ حضرت حذیفہ کی انگوٹھی میں آمنے سامنے دو سارس بنی ہوئی تھیں۔ ان کے درمیان الحمد للہ لکھا ہوا تھا۔

(۲۵۶۰۸) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، وَالْحَسَنِ ، قَالاَ : كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ.

(۲۵۶۰۸) حضرت محمد اور حضرت حسن دونوں سے روایت ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کی انگوٹھی کا نقش "محمد رسول اللہ" تھا۔

(۲۵۶۰۹) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ أَنَسٍ أَسَدٌ رَابِضٌ حَوْلَهُ فِرَاسٌ.

(۲۵۶۰۹) حضرت محمد ؒ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کا نقش یوں تھا۔ شیر حملہ کر رہا تھا اور اس کے ارد گرد چیر پھاڑ کیے ہوئے شکار تھے۔

(۲۵۶۱۰) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ الأَشْعَرِيِّ أَسَدٌ بَيْنَ رَجُلَيْنِ.

(۲۵۶۱۰) حضرت محمد ؒ سے روایت ہے کہ حضرت اشعری کی انگوٹھی کا نقش یہ تھا۔ دو آدمیوں کے درمیان ایک شیر تھا۔

(۲۵۶۱۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ خَاتَمُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ نَقْشُهُ تِمْثَالُ رَجُلٍ مُتَقَلِّد سَيْفًا ، قَالَ إِبْرَاهِيمُ :فَرَأَيْته أَنَا فِي خَاتَمٍ عِنْدَنَا فِي طِينٍ فَقَالَ أَبِي :هَذَا خَاتَمُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ.

(۲۵۶۱۱) حضرت ابراہیم بن عطاء، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین کی انگوٹھی کا نقش ایک تلوار لٹکایا ہوا شخص تھا۔ حضرت ابراہیم کہتے ہیں۔ پس میں نے یہ نقش اپنے ہاں موجود مٹی میں ایک انگوٹھی پر دیکھا۔ میرے والد نے کہا۔ یہ حضرت عمران بن حصین کی انگوٹھی ہے۔

(۲۵۶۱۲) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ فِي خَاتَمِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ الْخُمُسُ لِلَّهِ.

(۲۵۶۱۲) حضرت معتمر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: حضرت ابو عبیدہ بن جراح کی انگوٹھی میں نقش تھا۔ لخمس للہ. خمس اللہ کا ہے۔

(۲۵۶۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ فِي خَاتَمِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ الْحَمْدُ لِلَّهِ.

(۲۵۶۱۳) حضرت مجاہد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو عبیدہ بن جراح کی انگوٹھی میں "الحمد للہ" لکھا ہوا تھا۔

(۲۵۶۱۴) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ خَاتَمُ عَبْدِ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ.

(۲۵۶۱۴) حضرت مجاہد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی میں عبد اللہ بن عمر (لکھا ہوا) تھا۔

(٢٥٦١٥) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ فِي خَاتَمِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ الْحَمْدُ لِلَّهِ.

(۲۵۶۱۵) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح کی انگوٹھی میں الحمد للّٰہ تھا۔

(٢٥٦١٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَ
وَسَلَّمَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ.

(۲۵۶۱۶) حضرت مجاہد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کی انگوٹھی کا نقش محمد رسول اللّٰہ تھا۔

(٢٥٦١٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ مَسْرُوقٍ بِسْمِ ا
الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

(۲۵۶۱۷) حضرت ابراہیم بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت مسروق کی انگوٹھی کا نقش بسم ال
الرحمٰن الرحیم تھا۔

(٢٥٦١٨) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ إِبْرَاهِيمَ يَا الله ، وَلَهُ ذُبَابٌ.

(۲۵۶۱۸) حضرت منصور سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کی انگوٹھی کا نقش یہ تھا۔ یا اللّٰہ اور اس انگوٹھی کا نگینہ بھی تھا

(٢٥٦١٩) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ فِي خَاتَمِ أَبِي الْعِزَّةُ لِلَّهِ جَمِيعًا.

(۲۵۶۱۹) حضرت جعفر، اپنے والد کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میرے والد کی انگوٹھی میں نقش تھا۔ العزۃ ا
جمیعا. (ساری عزت اللہ کے لئے ہے۔)

(٢٥٦٢٠) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ تَدْرِجَةً.

(۲۵۶۲۰) حضرت محمد ﷫ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبید اللہ بن زیادہ کی انگوٹھی کا نقش تدرجۃ تھا۔

(٢٥٦٢١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ مُحَمَّدٍ كُنْيَتَهُ.

(۲۵۶۲۱) حضرت ابن عون سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد ﷫ کی انگوٹھی کا نقش ان کی کنیت تھا۔

(٢٥٦٢٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ نَقْشُ خَاتَمِهِ خُطُوطًا ، قَالَ ا
أَبِي عَدِيٍّ :وَجَدْتُهُ مَكْتُوبًا عِنْدِي.

(۲۵۶۲۲) حضرت ابن عون، حضرت حسن کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ آپ ﷫ کی انگوٹھی کے نقش میں خ
تھیں۔ حضرت ابن ابی عدی کہتے ہیں۔ میں نے ان کو اپنے ہاں مکتوب پایا۔

(٢٥٦٢٣) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى الْقَاسِمِ ، وَسَالِمٍ خَاتَمَيْنِ فِي خَاتَمِ الْقَاسِمِ اسْمُهُ
وَفِي خَاتَمِ سَالِمٍ اسْمُهُ.

(۲۵۶۲۳) حضرت حنظلہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم اور حضرت سالم پر دو انگوٹھیاں دیکھیں۔ حضر

اسم کی انگوٹھی میں ان کا نام تھا اور حضرت سالم کی انگوٹھی میں ان کا نام تھا۔

(٢٥٦٢٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَكْتُبَ الرَّجُلُ فِي خَاتَمِهِ حَسْبِيَ اللَّهُ ، وَنَحْوَ هَذَا.

(۲۵۶۲۴) حضرت ہشام، حضرت محمد ریٹیلیہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اس بات میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے کہ آدمی اپنی انگوٹھی میں حسبی اللّٰہ وغیرہ لکھے۔

(٢٥٦٢٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ قَالَ : لاَ تَنْقُشُوا وَلاَ تَكْتُبُوا فِي خَوَاتِيمِكُمْ بِالْعَرَبِيَّةِ.

(۲۵۶۲۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنی انگشتریوں میں عربی میں نہ لکھواور نہ نقش کرو۔

(٢٥٦٢٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : كَانَ فِي خَاتَمِ عَلِيٍّ اللَّهُ الْمَلِكُ.

(۲۵۶۲۶) حضرت ابو جعفر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی میں تھا اللّٰہ الملك۔ اللہ بادشاہ۔

(٢٥٦٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ فِيهِ : مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ.

(۲۵۶۲۷) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی۔ اس میں تھا۔ محمد رسول اللّٰہ.

(٥٧) فِي الْخَاتَمِ ، تُنْقَشُ فِيهِ الآيَةُ مِنَ الْقُرْآنِ

انگوٹھی میں قرآن کی آیت نقش کروانے کے بارے میں

(٢٥٦٢٨) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَكْتُبَ الآيَةَ كُلَّهَا فِي الْخَاتَمِ ، وَلاَ يَرَى بِالْخَاتَمِ فِيهِ ذِكْرُ اللهِ بَأْسًا.

(۲۵۶۲۸) حضرت ابن جریج، حضرت عطاء کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ انگوٹھی میں پوری آیت لکھی جائے۔ لیکن انگوٹھی میں اللہ کا ذکر ہو اس میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(٢٥٦٢٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُنْقَشَ فِي الْخَاتَمِ الآيَةُ التَّامَّةُ.

(۲۵۶۲۹) حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ انگوٹھی میں پوری آیت نقش کی جائے۔

(٢٥٦٣٠) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ فِي خَاتَمِ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ ذِكْرُ اللهِ ، قَالَ

جَعْفَرٌ :وَكَانَ فِي خَاتَمِ أَبِي الْعِزَّةُ لِلَّهِ جَمِيعًا.

(۲۵۶۳۰) حضرت جعفر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی میں ذکر اللہ تھا۔ حضرت جعفر کہتے ہیں۔ میرے والد کی انگوٹھی میں العزة لِلّٰه جميعا تھا۔

(٢٥٦٣١) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ :مَا أَكْتُبُ فِي خَاتَمِي ؟ قَالَ :اُكْتُبْ فِيهِ ذِكْرَ اللهِ ، وَقُلْ :أَمَرَنِي بِهِ سَعِيدٌ.

(۲۵۶۳۱) حضرت صدقہ بن یسار سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب سے پوچھا۔ میں اپنی انگوٹھی میں کیا لکھوں؟ انہوں نے فرمایا: تم اس میں اللہ کا ذکر لکھ لو اور کہو کہ مجھے سعید نے اس بات کا حکم دیا ہے۔

(٢٥٦٣٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ مَسْرُوقٍ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

(۲۵۶۳۲) حضرت ابراہیم بن محمد، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت مسروق کی انگوٹھی کا نقش بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم تھا۔

(٢٥٦٣٣) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ :لاَ بَأْسَ أَنْ يُنْقَشَ فِي الْخَاتَمِ الآيَةُ كُلُّهَا.

(۲۵۶۳۳) حضرت عبد اللہ بن مختار سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو کہتے سُنا کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے کہ انگوٹھی میں پوری آیت نقش کی جائے۔

(٢٥٦٣٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنْ حُرَيْثٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ تُنْقَشَ الآيَةُ فِي الْخَاتَمِ.

(۲۵۶۳۴) حضرت حریث، حضرت شعبی کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ انگوٹھی میں آیت نقش کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(٥٨) فِي الْخَاتَمِ الفِضَّة

چاندی کی انگوٹھی کے بارے میں

(٢٥٦٣٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ.

(۲۵۶۳۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔

(٢٥٦٣٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :كَانَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمٌ مِنْ فِضَّةٍ فِي يَدِهِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَكُمْ نَظْرَةٌ وَلِهَذَا نَظْرَةٌ ، لَقَدْ عَنَانِي هَذَا

الْيَوْمَ ، فَنَزَعَهُ فَأَعْطَاهُ رَجُلاً. (ابن سعد ۴۷۰)

(۲۵۶۳۶) حضرت طاؤس سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی چاندی کی انگوٹھی تھی جو آپ ﷺ کے ہاتھ میں تھی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری بھی نظر ہے اور اس میں بھی عیب ونقصان ہے۔ تحقیق اس نے مجھے آج دشواری میں ڈال دیا ہے۔'' چنانچہ آپ ﷺ نے اس کو اُتار دیا پھر آپ ﷺ نے وہ ایک آدمی کو دے دی۔

(۲۵۶۳۷) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ فِي خَاتَمِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِضَّةٌ ، وَكَانَ فَصُّهُ حَبَشِيًّا. (بخاری ۵۸۶۸۔ مسلم ۶۲)

(۲۵۶۳۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کی انگوٹھی میں چاندی تھی۔ اور اس کا نگینہ حبشی تھا۔

(۲۵۶۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : اتَّخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ ، فَكَانَ فِي يَدِهِ ، ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ مِنْ بَعْدِهِ ، ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ عُمَرَ ، ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ عُثْمَانَ ، حَتَّى وَقَعَ مِنْهُ فِي بِئْرِ أَرِيسَ ، وَكَانَ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ. (بخاری ۵۸۷۳۔ احمد ۲/ ۲۲)

(۲۵۶۳۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی۔ پس وہ آپ ﷺ کے ہاتھ میں رہی۔ پھر آپ ﷺ کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی۔ یہاں تک کہ یہ آپ رضی اللہ عنہ سے بئیر اریس میں گر گئی۔ اور اس کا نقش ''محمد رسول اللّٰہ'' تھا۔

(۵۹) فِي خَاتَمِ الْحَدِيدِ

لوہے کی انگوٹھی کے بارے میں

(۲۵۶۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى عَلَى عَبْدِ اللهِ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ.

(۲۵۶۳۹) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے اس آدمی نے بتایا جس نے خود حضرت عبد اللہ پر لوہے کی انگوٹھی دیکھی تھی۔

(۲۵٦٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ خَاتَمَ حَدِيدٍ.

(۲۵۶۴۰) حضرت اعمش سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم پر لوہے کی انگوٹھی دیکھی۔

(۲۵٦٤١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ ، قَالَ : كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيدًا مَلْوِيًّا ، عَلَيْهِ فِضَّةٌ ، بَادٍ. (ابن سعد ۴۷۳)

(۲۵۶۴۱) حضرت مکحول بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کی انگوٹھی لوہے کی تھی جس پر چاندی چڑھی ہوئی تھی۔

(٢٥٦٤٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : سُئِلَ مُحَمَّدٌ عَنْ خَاتَمِ الْحَدِيدِ ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ ، إِلاَّ أَنْ يُكْرَهَ رِيحُهُ.

(۲۵۶۴۲) حضرت ہشام سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد ویلیے سے لوہے کی انگوٹھی کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔ مگر اس کی بو کو ناپسند کیا جاتا ہے۔

(٢٥٦٤٣) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ ، قَالَ : فَقُلْتُ لَهُ ، قَالَ : كَانَ خَاتَمُ عَبْدِ اللهِ مِنْ حَدِيدٍ.

(۲۵۶۴۳) حضرت منصور سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم پر لوہے کی انگوٹھی دیکھی۔ کہتے ہیں: میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا: حضرت عبداللہ کی انگوٹھی بھی لوہے کی تھی۔

(٦٠) مَنْ كَرِهَ خَاتَمَ الْحَدِيدِ

جو حضرات لوہے کی انگوٹھی کو ناپسند کرتے ہیں

(٢٥٦٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ رَأَى عَلَى رَجُلٍ خَاتَمَ حَدِيدٍ فَكَرِهَهُ.

(۲۵۶۴۴) حضرت حکیم بن جابر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی پر لوہے کی انگوٹھی دیکھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو ناپسند کیا۔

(٢٥٦٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ الدَّيْلَمِ ، قَالَ : سَمِعْتُ الضَّحَّاكَ ، قَالَ : سُئِلَ عَطَاءٌ عَنْ خَاتَمٍ مِنْ فِضَّةٍ ، فَصُّهُ حَدِيدٌ ؟ فَكَرِهَهُ.

(۲۵۶۴۵) حضرت حکیم بن دیلم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ضحاک کو کہتے سُنا۔ حضرت عطاء سے ایسی چاندی کی انگوٹھی کے بارے میں سوال کیا گیا جس کا نگینہ لوہے کا ہو؟ تو انہوں نے اس کو ناپسند کیا۔

(٦١) مَنْ كَرِهَ خَاتَمَ الذَّهَبِ

جو حضرات سونے کی انگوٹھی کو ناپسند کرتے ہیں

(٢٥٦٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي الْكَنُودِ ، قَالَ : أُصِيبَ عَظِيمٌ مِنْ عُظَمَائِهِمْ يَوْمَ مِهْرَانَ ، فَأُصِبْتُ عَلَيْهِ خَاتَمًا فَلَبِسْتُهُ ، فَرَآهُ عَلَيَّ ابْنُ مَسْعُودٍ ، فَتَنَاوَلَهُ فَوَضَعَهُ بَيْنَ ضِرْسَيْنِ مِنْ أَضْرَاسِهِ فَكَسَرَهُ ، ثُمَّ رَمَى بِهِ إِلَيَّ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ. (طيالسى ٣٨٦۔ احمد ١/ ٣٧٧)

(۲۵۶۴۶) حضرت ابوالکنود سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یوم مہران کو دشمنوں کے بڑوں میں سے کوئی بڑا مارا گیا۔ تو میں نے

اس پر انگوٹھی دیکھی۔ چنانچہ میں نے اس کو پہن لیا۔ پھر اس کو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے مجھ پر دیکھا تو اس کو لے لیا اور اس کو اپنی دونوں داڑھوں کے درمیان رکھ کر توڑ دیا پھر اس کو میری طرف پھینک دیا اور فرمایا: جناب نبی کریم ﷺ نے ہمیں سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا ہے۔

(٢٥٦٤٧) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ يَزِيد ، عَنِ الْحَسَن بن سُهَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن خَاتَمِ الذَّهَبِ. (احمد ٩٩)

(۲۵۶۴۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا۔

(٢٥٦٤٨) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْد ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ :نَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ.

(۲۵۶۴۸) حضرت براء سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سونے کی انگوٹھی بنانے سے منع کیا۔

(٢٥٦٤٩) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِيهِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَتْ :أَهْدَى النَّجَاشِيُّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حلية فِيهَا خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فِيهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ ، فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُودٍ وَإِنَّهُ لَمُعْرِضٌ عَنْهُ ، أَوْ بِبَعْضِ أَصَابِعِهِ ، وَإِنَّهُ لَمُعْرِضٌ عَنْهُ ، ثُمَّ دَعَا ابْنَةَ ابْنَتِهِ أُمَامَةَ بِنْتِ أَبِي الْعَاصِ ، فَقَالَ : تَحَلَّى بِهَذَا يَا بُنَيَّةُ. (ابو داؤد ۴۲۳۲۔ احمد ۶/ ۱۱۹)

(۲۵۶۴۹) ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ نجاشی نے جناب نبی کریم ﷺ کی طرف زیورات کا ہدیہ بھیجا جس میں سونے کی انگوٹھی تھی جس میں حبشی نگینہ تھا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس انگوٹھی کو لکڑی کے ساتھ پکڑا جبکہ آپ ﷺ اس سے اعراض کر رہے تھے۔ یا آپ ﷺ نے اس کو اپنی انگلی سے پکڑا جبکہ آپ اس سے اعراض کر رہے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی نواسی امامہ بنت ابی العاص کو بلایا اور فرمایا: ''اے بیٹی! اس کو پہن لو''۔

(٢٥٦٥٠) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الأَصَمِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ فِي إِصْبَعِي خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَتَنَاوَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، فَرَأَيْتُ أَنَّهُ إِنَّمَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ ، فَأَرْخَيْتُ يَدَيَّ ، فَأَخَذَهُ فَخَذَفَ بِهِ ، فَلَمْ أَسْأَلْهُ عَنْهُ وَلَمْ أَطْلُبْهُ.

(۲۵۶۵۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میری انگلی میں سونے کی انگوٹھی تھی۔ پس وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لے لی۔ چنانچہ میں نے دیکھا کہ وہ اُسی کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ تو میں نے اپنا ہاتھ لٹکا دیا اور انہوں نے وہ پکڑ لی پھر انہوں نے اس کو پھینک دیا۔ پس میں نے ان سے اس کے بارے میں سوال بھی نہ کیا اور اسے تلاش بھی نہیں کیا۔

(٢٥٦٥١) حَدَّثَنَا حَاتِمٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ بِخَاتَمٍ مِنْ

ذَهَبٍ ، فَخَرَجَ عَلَى النَّاسِ فَطَفِقُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ ، فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى خِنْصَرِهِ ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْبَيْتِ فَرَمَى بِهِ.

(۲۵۶۵۱) حضرت جعفر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہنی تھی کہ آپ ﷺ لوگوں کے پاس باہر آئے تو لوگوں نے اس انگوٹھی کو دیکھنا شروع کر دیا۔ پس آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ اپنی خنصر انگلی پر رکھا۔ پھر آپ ﷺ اپنے گھر کی طرف واپس چلے گئے اور اس کو پھینک دیا۔

(۲۵۶۵۲) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ ، قَالَ :أَخْبَرَتْنِي أُمِّي ، عَنْ أَبِي ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَأَنَا غُلَامٌ وَعَلَيَّ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ ، فَقَالَتْ :يَا جَارِيَةُ ، نَاوِلِينِيهِ ، فَنَاوَلَتْهَا إِيَّاهُ ، فَقَالَتْ: اذْهَبِي بِهِ إِلَى أَهْلِهِ وَاصْنَعِي خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ ، فَقُلْتُ :لَا حَاجَةَ لأَهْلِي فِيهِ ، قَالَتْ :فَتَصَدَّقِي بِهِ ، وَاصْنَعِي لَهُ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ.

(۲۵۶۵۲) حضرت عمر بن سعید کہتے ہیں کہ مجھے میری والدہ نے میرے والد کے حوالہ سے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گیا۔ تب میں چھوٹا بچہ تھا اور میں نے سونے کی انگوٹھی پہن رکھی تھی۔ تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے لونڈی! یہ انگوٹھی مجھے دینا۔ چنانچہ اس نے وہ انگوٹھی انہیں دی۔ انہوں نے فرمایا: یہ اس کے گھر والوں کے پاس لے جاؤ اور اس کے لئے چاندی کی انگوٹھی بناؤ۔ میں نے کہا۔ میرے گھر والوں کو اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ انہوں نے فرمایا: چلو تو اس کو صدقہ کر دو اور اس کے لیے چاندی کی انگوٹھی بناؤ۔

(۲۵۶۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ :رَأَى عَبْدُ اللهِ فِي يَدِ خَبَّابٍ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ، فَقَالَ :أَمَا آنَ لِهَذَا أَنْ يُطْرَحَ بَعْدُ ؟ فَقَالَ :بَلَى ، لَا تَرَاهُ عَلَيَّ بَعْدَهَا.

(۲۵۶۵۳) حضرت علقمہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے حضرت خباب کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو فرمایا۔ کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ اس کو پھینک دیا جائے۔ حضرت خباب نے فرمایا: کیوں نہیں۔ اس کو تم اب کے بعد مجھ پر نہیں دیکھو گے۔

(۲۵۶۵٤) حَدَّثَنَا عُبيد اللهِ ، عَنْ أُسَامَةَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ :أَتَيْتُ عُمَرَ وَفِي يَدِي خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ ، فَضَرَبَ يَدَيَّ بِعَصًا كَانَتْ مَعَهُ.

(۲۵۶۵۴) حضرت عوف بن مالک سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میرے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی۔ تو حضرت عمر کے پاس جو لاٹھی تھی انہوں نے وہ میرے ہاتھ پر ماری۔

(۲۵۶۵۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ :رَأَى سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَلَى شَابٍّ مِنَ الأَنْصَارِ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ، فَقَالَ لَهُ :أَمَا لَكَ أُخْتٌ ؟ قَالَ :بَلَى ، قَالَ :فَأَعْطِهِ إِيَّاهَا.

(۲۵۶۵۵) حضرت عبد الملک سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر نے انصار کے ایک نوجوان پر سونے کی انگوٹھی دیکھی تو آپ رضی اللہ نے اس کو کہا۔ تمہاری کوئی بہن نہیں ہے؟ اس نے کہا۔ کیوں نہیں۔ آپ رضی اللہ نے فرمایا: پھر تم یہ اس کو دے دو۔

(۲۵٦٥٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ خَاتَمَ الذَّهَبِ.

(۲۵۶۵۶) حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ سونے کی انگوٹھی کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۵٦٥٧) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ وَسَّاجٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الذَّهَبِ ؟ قَالَ : كُنَّا نَكْرَهُهُ لِلرِّجَالِ.

(۲۵۶۵۷) حضرت عقبہ بن وساج سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ سے سونے کے بارے میں سوال کیا؟ انہوں نے فرمایا: ہم اس کو مردوں کے لئے، ناپسند کرتے تھے۔

(۲۵٦٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ خَاتَمَ الذَّهَبِ.

(۲۵۶۵۸) حضرت وکیع، حضرت انس بن مالک کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ سونے کی انگوٹھی کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۵٦٥٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: رَأَى عُمَرُ فِي يَدِ رَجُلٍ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، فَنَهَاهُ عَنْهُ.

(۲۵۶۵۹) حضرت ابن سیرین سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو آپ رضی اللہ نے اس کو اس سے منع فرمایا۔

(٦٢) مَنْ رَخَّصَ فِيهِ

جو حضرات اس کی اجازت دیتے ہیں

(۲۵٦٦٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى الْبَرَاءِ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ.

(۲۵۶۶۰) حضرت ابو اسحق سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت براء کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی۔

(۲۵٦٦١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَتْ : كَانَ فِي يَدِهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فِيهِ يَاقُوتَةٌ.

(۲۵۶۶۱) حضرت موسیٰ بن عبد اللہ، اپنی والدہ سے، حضرت حذیفہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ حضرت حذیفہ کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی اور اس میں یاقوت تھا۔

(۲۵٦٦٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ؛ أَنَّهُ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ.

(۲۵۶۶۲) حضرت مصعب بن سعد، حضرت سعد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ سونے کی انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

(٢٥٦٦٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ رَأَى طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ ، وَسَعْدًا ، وَذَكَرَ سِتَّةً ، أَوْ سَبْعَةً عَلَيْهِم خَوَاتِيمَ الذَّهَبِ.

(۲۵۶۶۳) حضرت محمد بن اسماعیل سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے اس آدمی نے بیان کیا جس نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ اور حضرت سعد کو...... اسی طرح راوی نے چھ سات افراد کا ذکر کیا...... خود دیکھا تھا کہ ان پر سونے کی انگوٹھیاں تھیں۔

(٢٥٦٦٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : كَانُوا يُرَخِّصُونَ لِلْغُلاَمِ فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ ، فَإِذَا كَبُرَ أَلْقَاهُ ، أَوْ قَالَ : طَرَحَهُ.

(۲۵۶۶۴) حضرت ابراہیم تیمی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ پہلے لوگ بچہ کے لئے سونے کی انگوٹھی کی اجازت دیتے تھے۔ پھر جب بچہ بڑا ہو جائے تو اس کو اُتار دے...... یا فرمایا...... اس کو پھینک دے۔

(٢٥٦٦٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ سِمَاكٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ، وَرَأَيْتُ عَلَى عِكْرِمَةَ خَاتَمَ ذَهَبٍ.

(۲۵۶۶۵) حضرت سماک سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ پر سونے کی انگوٹھی دیکھی اور میں نے حضرت عکرمہ پر سونے کی انگوٹھی دیکھی۔

(٢٥٦٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى الْبَرَاءِ خَاتَمَ ذَهَبٍ.

(۲۵۶۶۶) حضرت ابو السفر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت براء پر سونے کی انگوٹھی دیکھی۔

(٢٥٦٦٧) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ.

(۲۵۶۶۷) حضرت ثابت بن عبید سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن یزید پر سونے کی انگوٹھی دیکھی۔

(٢٥٦٦٨) حَدَّثَنَا ابْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ أَبِي أُسَيْدَ ، وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدَ ، قَالاَ : نَزَعْنَا مِنْ يَدِ أَبِي أُسَيْدٍ خَاتَمَ ذَهَبٍ حِينَ مَاتَ ، وَكَانَ بَدْرِيًّا.

(۲۵۶۶۸) حضرت حمزہ بن ابی اُسید اور حضرت زبیر بن منذر بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جب حضرت ابو اُسید فوت ہوئے تو ہم نے ان کے ہاتھ سے سونے کی انگوٹھی اتاری جبکہ وہ بدری تھے۔

(٢٥٦٦٩) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ الأَزْدِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ : أَتَخَتَّمُ بِخَاتَمٍ مِنْ ذَهَبٍ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، وَإِنْ شِئْتَ مِنْ فِضَّةٍ ، لاَ يَضُرُّكَ ، وَلَكِنْ لاَ تَطْعَمْ فِي إِنَاءِ ذَهَبٍ ، وَلاَ فِضَّةٍ.

(۲۵۶۶۹) حضرت ابو القاسم ازدی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ کیا میں سونے کی انگوٹھی بنالوں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ اور اگر تم چاہو تو چاندی سے بنالو۔ تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا لیکن تم سونے یا

چاندی کے برتن میں کھانا نہ کھاؤ۔

(٦٣) مَنْ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ

جو حضرات نگینہ کو ہتھیلی کی طرف رکھتے ہیں

(٢٥٦٧٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ.

(۲۵۶۷۰) حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے نگینہ کو ہتھیلی کی طرف کرتے تھے۔

(٢٥٦٧١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ.

(۲۵۶۷۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نگینہ کو اپنی ہتھیلی کے اندر کی جانب کرتے تھے۔

(٢٥٦٧٢) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ ابن أَبِي رَوَّادٍ ، قَالَ : كَانَ عِكْرِمَةُ إِذَا دَخَلَ الْخَلاَءَ جَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ.

(۲۵۶۷۲) حضرت ابن ابی الوراد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عکرمہ جب بیت الخلاء جاتے تو اپنے نگینہ کو اپنی ہتھیلی کے اندر کی جانب کر لیتے۔

(٦٤) مَنْ كَانَ يَلْبَس خَاتَمَهُ فِي يَسَارِهِ

جو حضرات بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے

(٢٥٦٧٣) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَتَخَتَّمَانِ فِي يَسَارِهِمَا.

(ترمذی ۱۷۴۳)

(۲۵۶۷۳) حضرت جعفر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ۔ یہ دونوں اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

(٢٥٦٧٤) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، وَعُثْمَانَ تَخَتَّمُوا فِي يَسَارِهِمْ.

(۲۵۶۷۴) حضرت جعفر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

(٢٥٦٧٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْقَاسِمَ ، وَسَالِمًا يَتَخَتَّمَانِ فِي يَسَارِهِمَا.

(۲۵۶۷۵) حضرت عبید اللہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم اور حضرت سالم کو اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی

ڈالتے دیکھا۔

(۲۵۶۷۶) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ خَاتَمًا فِي يَسَارِهِ.

(۲۵۶۷۶) حضرت اسماعیل سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم کے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی دیکھی۔

(۲۵۶۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَسَارِهِ.

(۲۵۶۷۷) حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

(۲۵۶۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ :رَأَيْتُ خَاتَمَ إِبْرَاهِيمَ فِي يَسَارِهِ.

(۲۵۶۷۸) حضرت اعمش سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم کی انگوٹھی ان کے بائیں ہاتھ میں دیکھی۔

(۲۵۶۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الصَّلْتِ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبَا بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، وَعُثْمَانَ كَانُوا يَتَخَتَّمُونَ فِي شَمَائِلِهِمْ.

(۲۵۶۷۹) حضرت ابن سیرین سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ...... یہ سب اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

(۲۵۶۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الأَزْرَقِ ، قَالَ :رَأَيْتُ خَاتَمَ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ فِي يَسَارِهِ.

(۲۵۶۸۰) حضرت اسماعیل ازرق سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو بن حریث کی انگوٹھی ان کے بائیں ہاتھ میں دیکھی۔

(٦٥) مَنْ رَخَّصَ أَنْ يَتَخَتَّمَ فِي يَمِينِهِ

جو حضرات دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننے کی اجازت دیتے ہیں

(۲۵۶۸۱) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ ؛ أَنَّ جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ تَخَتَّمَ فِي يَمِينِهِ. (ابن سعد ٣٦)

(۲۵۶۸۱) حضرت جعفر بن عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ حضرت جعفر بن ابی طالب اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

(۲۵۶۸۲) حَدَّثَنَا مَعْنٌ ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ.

(۲۵۶۸۲) حضرت مختار بن سعد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد بن علی کو اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے دیکھا۔

(۲۵۶۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ نَوْفَلٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ

وَخَاتَمُهُ فِي يَمِينِهِ ، وَلاَ أَحْسَبُ إِلاَّ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ كَانَ يَلْبَسُهُ.

(ترمذی ۱۷۴۲۔ ابوداؤد ۴۲۲۶)

(۲۵۶۸۳) حضرت صلت بن عبد اللہ بن نوفل سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ ان کی انگوٹھی ان کے دائیں ہاتھ میں تھی۔ اور میرا خیال ہے کہ انہوں نے یہ بات بھی ذکر کی تھی کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح پہنا کرتے تھے۔

(۲۵٦۸٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ. (ابن ماجہ ۳۶۴۷۔ ابویعلی ۶۷۹۴)

(۲۵۶۸۴) حضرت عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

(۲۵٦۸۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ ، وَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ. (ترمذی ۱۷۴۴۔ احمد ۱/ ۲۰۵)

(۲۵۶۸۵) حضرت حماد بن سلمہ بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ مجھے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مولی حضرت ابو رافع نے بتایا کہ حضرت عبد اللہ بن جعفر اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔ اور ان کا گمان یہ تھا کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

(٦٦) مَنْ رَخَّصَ فِي الْخِفَافِ السُّودِ وَلُبْسِهَا

جو لوگ سیاہ موزے کی اجازت دیتے اور اس کو پہنتے ہیں

(۲۵٦۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا دَلْهَمُ بْنُ صَالِحٍ الْكِنْدِيُّ ، عَنْ حُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْكِنْدِيِّ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ سَاذَجَيْنِ أَسْوَدَيْنِ ، فَلَبِسَهُمَا.

(۲۵۶۸۶) حضرت ابن بریدہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نجاشی نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو سیاہ رنگ کے سادہ موزے ہدیہ میں بھیجے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پہنا۔

(۲۵٦۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَوَادَةُ بْنُ أَبِي الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ :عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الْخِفَافِ السُّودِ فَالْبَسُوهَا ، فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ تَمْسَحُوا عَلَيْهَا.

(۲۵۶۸۷) حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تم پر یہ سیاہ موزے لازم ہیں۔ پس تم ان کو پہنو۔ یہ اس لائق ہیں کہ تم ان پر مسح کرو۔

(٦٧) فِي السُّيوفِ الْمُحَلَّاةِ واتِّخَاذِها

مزین تلواروں کواستعمال کرنے کا حکم

(٢٥٦٨٨) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عُرْوَةَ بن عَبْدِ اللهِ بْنِ قُشَيْرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ يَقُولُ :كَانَ قَائِمُ سَيْفِ عُمَرَ فِضَّةً ، فَقُلْتُ :أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ؟ قَالَ :أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ.

(۲۵۶۸۸) حضرت عروہ بن عبداللہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوجعفر کو کہتے سُنا۔ حضرت عمر کی تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔ (راوی کہتے ہیں)۔ میں نے پوچھا...... امیر المؤمنین کی؟ انہوں نے کہا۔ امیر المؤمنین کی۔

(٢٥٦٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ ، قَالَ :كَانَتْ قَبِيعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ. (ترمذی ۱۶۹۱۔ ابوداؤد ۲۵۷۷)

(۲۵۶۸۹) حضرت سعید بن ابی الحسن سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کی تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔

(٢٥٦٩٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ :كَانَ سَيْفُ الزُّبَيْرِ مُحَلًّى بِالْفِضَّةِ.

(۲۵۶۹۰) حضرت ہشام بن زبیر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت زبیر کی تلوار پر چاندی کا زیور چڑھا ہوا تھا۔

(٢٥٦٩١) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ، قَالَ: رَأَيْتُ فِي قَائِمِ سَيْفِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ مِسْمَارَ ذَهَبٍ.

(۲۵۶۹۱) حضرت عثمان بن حکیم بیان کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سہل بن حنیف کی تلوار میں سونے کا کیل دیکھا۔

(٢٥٦٩٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ: كَانَ سَيْفُ عُمَرَ مُحَلًّى ، فَقُلْتُ لَهُ :عُمَرُ حَلاهُ؟ قَالَ :قَدْ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَتَقَلَّدُهُ.

(۲۵۶۹۲) حضرت نافع سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر کی تلوار مُحلّی تھی۔ (راوی کہتے ہیں) میں نے نافع سے کہا۔ حضرت عمر نے اس کو مزین کیا تھا۔ نافع کہنے لگے۔ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو وہ تلوار لٹکائے دیکھا۔

(٢٥٦٩٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ :كَانَ سَيْفُ عَبْدِ اللهِ مُحَلًّى.

(۲۵۶۹۳) حضرت قاسم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کی تلوار مزین کی ہوئی تھی۔

(٢٥٦٩٤) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي وَحْشِيَّةَ الصَّيْقَلِ، قَالَ: دَعَانِي مُصْعَبٌ فَأَخْرَجَ إِلَيَّ سَيْفَيْنِ، فَقَالَ: أَيُّ هَذَيْنِ خَيْرٌ؟ فَقُلْتُ: هَذَا ، وَعَلَى قَائِمِهِ حَبَّةٌ مِنْ فِضَّةٍ ، فَقَالَ النَّاسُ: هَذَا سَيْفُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ.

(۲۵۶۹۴) حضرت ابو وحشیہ صیقل سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت مصعب نے مجھے بلایا اور پھر انہوں نے مجھے دو تلواریں نکال کر دکھائیں۔ اور پوچھا...... ان دونوں میں سے کون سی بہتر ہے؟ میں نے کہا...... یہ...... اور اس کے قبضہ پر چاندی کے ذرات تھے۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تلوار ہے۔

(۲۵۶۹۵) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلَى مَكْحُولٍ سَيْفًا مُحَلًّى.

(۲۵۶۹۵) حضرت ابوبکر بن عبداللہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ں نے حضرت مکحول پر محلی تلوار دیکھی۔

(۲۵۶۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : كَانَ سَيْفُ مَسْرُوقٍ مُحَلًّى.

(۲۵۶۹۶) حضرت ابواسحق سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت مسروق کی تلوار محلّی تھی۔

(۲۵۶۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :أَخْرَجَ إِلَيْنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ سَيْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَإِذَا قَبِيعَتُهُ وَالْحَلْقَتَانِ اللَّتَانِ فِيهِمَا الْحَمَائِلُ فِضَّةٌ ، قَالَ :فَسَأَلْتُهُ ، فَإِذَا هُوَ قَدْ نُحِلَ ، كَانَ سَيْفُ مُنَبِّهِ بْنِ الْحَجَّاجِ السَّهْمِيِّ ، اتَّخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ يَوْمَ بَدْرٍ ، قَالَ :وَأَخْرَجَ إِلَيْنَا دِرْعَهُ فَإِذَا هِيَ يَمَانِيَّةٌ رَقِيقَةٌ ذَاتُ زُرَافِينَ ، فَإِذَا عُلِّقَتْ بِزُرَافِينِهَا شُمِّرَتْ ، وَإِذَا أُرْسِلَتْ مَسَّتِ الأَرْضَ. (ابن سعد ۴۸۶)

(۲۵۶۹۷) حضرت عامر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی بن الحسین نے ہمیں جناب نبی کریم ﷺ کی تلوار نکال کر دکھائی تو اس میں ایک قبضہ اور دو کڑے تھے جن میں چاندی کی حمائل تھی۔ راوی کہتے ہیں۔ میں نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا۔ تو وہ ہدیہ کی ہوئی معلوم ہوئی۔ یہ منبہ بن حجاج سہمی کی تلوار تھی۔ جس کو آپ ﷺ نے غزوہ بدر کے دن اپنے لیے لیا تھا۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر انہوں نے ہمیں آپ ﷺ کی زرہ دکھائی وہ دو کڑیوں والی باریک یمنی زرہ تھی۔

(۲۵۶۹۸) قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يُحَلَّى السَّيْفُ.

(۲۵۶۹۸) حضرت ابوجعفر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے کہ تلوار کو مزین کیا جائے۔

(۶۸) مَنْ كَانَ يُحَلِّي سَيْفَه بِالْحَدِيدِ

جو لوگ اپنی تلوار کو لوہے سے مزین کرتے ہیں

(۲۵۶۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ مُخَارِقٍ ، عَنْ طَارِقٍ، قَالَ:خَطَبَنَا عَلِيٌّ وَعَلَيْهِ سَيْفٌ حِلْيَتُهُ مِنْ حَدِيدٍ.

(۲۵۶۹۹) حضرت طارق سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور ان پر ایک تلوار تھی جس کا زیور لوہے کا تھا۔

(۲۵۷۰۰) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ ابْنِ حَبِيبٍ الْمُحَارِبِيِّ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :لَقَدِ افْتَتَحَ الْفُتُوحَ أَقْوَامٌ مَا كَانَتْ حِلْيَةَ سُيُوفِهِمُ الذَّهَبُ ، وَلاَ الْفِضَّةُ ، إِنَّمَا كَانَتْ حِلْيَتُهَا الْعَلاَبِيُّ ، وَالآنُكُ ، وَالْحَدِيدُ. (بخاری ۲۹۰۹۔ ابن ماجہ ۲۸۰۷)

(۲۵۷۰۰) جناب نبی کریم ﷺ کے صحابی، حضرت ابوامامہ باہلی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تحقیق کچھ ایسے لوگوں نے بہت

سی فتوحات حاصل کیں جن کی تلواروں کا زیور سونا اور چاندی نہیں ہوتا تھا بلکہ ان کی تلوار کا زیور پٹیاں، سیسہ اور لوہا ہوتا تھا۔

(٦٩) فِي الصُّورِ فِي الْبُيُوتِ

گھر میں تصویروں کا بیان

(٢٥٧٠١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ تَدْخُلُ الْمَلاَئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ ، وَلاَ صُورَةٌ. (بخاری ۳۳۲۲۔ مسلم ۱۶۶۵)

(۲۵۷۰۱) حضرت طلحہ، جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے ایسے گھروں میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔''

(٢٥٧٠٢) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُجَيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الْمَلاَئِكَةُ لاَ تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ ، وَلاَ صُورَةٌ.

(ابو داؤد ۲۲۹۔ احمد ۱/ ۸۰)

(۲۵۷۰۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ، جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔''

(٢٥٧٠٣) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : وَاعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلُ سَاعَةً يَأْتِيهِ فِيهَا ، فَرَاثَ عَلَيْهِ ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ بِجِبْرِيلَ قَائِمًا عَلَى الْبَابِ ، فَقَالَ لَهُ : مَا مَنَعَكَ أَنْ تَدْخُلَ ؟ قَالَ : إِنَّ فِي الْبَيْتِ كَلْبًا ، وَإِنَّا لاَ نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ ، وَلاَ كَلْبٌ.

(۲۵۷۰۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ حضرت جبرئیل نے جناب نبی کریم ﷺ سے ایک وقت آنے کا وعدہ کیا پھر وہ اس وقت سے تاخیر کر گئے تو جناب نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے تو اس وقت حضرت جبرئیل دروازے پر کھڑے ملے۔ آپ ﷺ نے اس سے کہا..... ''تمہیں اندر داخل ہونے سے کیا رکاوٹ تھی؟''۔ انہوں نے کہا۔ ''گھر میں کتا ہے جبکہ ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔''

(٢٥٧٠٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ سَلْمَى أُمِّ رَافِعٍ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ : أَتَى جِبْرِيلُ يَسْتَأْذِنُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ لَهُ ، فَأَبْطَأَ عَلَيْهِ ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِدَائَهُ ، فَقَامَ إِلَيْهِ وَهُوَ بِالْبَابِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَدْ أَذِنَّا لَكَ ، قَالَ : أَجَلْ ، وَلَكِنَّا لاَ نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ ، وَلاَ صُورَةٌ. (طبرانی ۹۷۲)

(۲۵۷۰۴) حضرت ابو رافع سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت جبرائیل آئے اور جناب نبی کریم ﷺ سے اجازت مانگی۔ آپ ﷺ نے ان کو اجازت دے دی لیکن وہ آپ ﷺ کے پاس آنے میں تاخیر کرنے لگے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اپنی چادر مبارک سنبھالی اور ان کی طرف گئے تو ان کو دروازے پر دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہم نے تو تمہیں اجازت دے دی تھی۔'' جبرائیل نے کہا: ''جی ہاں! لیکن ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔''

(۲۵۷۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَدِيٍّ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : دُعِيَ أَبُو مَسْعُودٍ إِلَى طَعَامٍ ، فَرَأَى فِي الْبَيْتِ صُورَةً ، فَلَمْ يَدْخُلْ حَتَّى كُسِرَتْ.

(۲۵۷۰۵) حضرت خالد بن سعد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو مسعود کو ایک جگہ کھانے کی دعوت دی گئی۔ انہوں نے (اس) گھر میں تصویر دیکھی تو اس وقت تک اندر نہیں گئے جب تک تصویر توڑی نہیں گئی۔

(۲۵۷۰۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ أَسْلَمَ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ عُمَرُ الشَّامَ أَتَاهُ رَجُلٌ مِنَ الدَّهَاقِينَ ، فَقَالَ : إِنِّي قَدْ صَنَعْتُ لَكَ طَعَامًا فَأُحِبُّ أَنْ تَجِيءَ ، فَيَرَى أَهْلُ عَمَلِي كَرَامَتِي عَلَيْكَ ، وَمَنْزِلَتِي عِنْدَكَ ، أَوْ كَمَا قَالَ ، فَقَالَ : إِنَّا لاَ نَدْخُلُ هَذِهِ الْكَنَائِسَ ، أَوْ قَالَ : هَذِهِ الْبِيَعَ ، الَّتِي فِيهَا هذه الصُّوَرُ.

(۲۵۷۰۶) حضرت اسلم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام میں آئے تو ان کے پاس کسانوں میں سے ایک صاحب آئے اور کہا۔ میں نے آپ کے لئے کھانا تیار کیا ہے۔ اور مجھے یہ بات محبوب ہے کہ آپ آئیں تا کہ میرے کام والے میری آپ کے ہاں عزت و مقام کو دیکھ لیں...... یا ایسی کوئی بات کہی...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم ان کنیسوں اور گرجاؤں میں جن میں تصویریں ہوں نہیں جاتے۔

(۲۵۷۰۷) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الصُّوَرَ فِي الْبُيُوتِ.

(۲۵۷۰۷) حضرت جعفر، اپنے والد سے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ گھروں میں تصویروں کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۲۵۷۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : لاَ تَدْخُلُ الْمَلاَئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ. (مسلم ۱۶۷۲۔ احمد ۲/ ۳۰۵)

(۲۵۷۰۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایسے گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

(۲۵۷۰۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ : حدَّثَنِي أَبِي ؛ أَنَّهُ بَنَى عَلَى أَخِيهِ ، فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ فَرَأَى صُورَةً فِي الْبَيْتِ فَمَحَاهَا ، أَوْ حَكَّهَا ، ثُمَّ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : لاَ تَدْخُلُ الْمَلاَئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ ، وَلاَ صُورَةٌ. (بخاری ۳۲۲۷)

(۲۵۷۰۹) حضرت اسامہ بن زید کہتے ہیں۔ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ انہوں نے اپنے بھائی کا ولیمہ کیا۔ اور حضرت ابن

عمر رضی اللہ عنہ بھی آئے اور انہوں نے گھر میں تصویر دیکھی۔ پس اس کو مٹا دیا یا رگڑ دیا پھر فرمایا: میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سُنا ہے۔ ''ایسے گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔''

(۲۵۷۱۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ، عَنِ ابن بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَدْخُلُ الْمَلاَئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ.

(۲۵۷۱۰) حضرت ابن بریدہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ایسے گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو۔''

(۲۵۷۱۱) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : كَانَ فِي تُرْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبْشٌ مُصَوَّرٌ ، فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ ، فَأَصْبَحَ وَقَدْ ذَهَبَ اللَّهُ بِهِ. (ابن سعد ۴۸۹)

(۲۵۷۱۱) حضرت مکحول سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈھال میں ایک مصور مینڈھا تھا۔ پس یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر شاق تھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کو مٹا دیا تھا۔

(۲۵۷۱۲) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ أُسَامَةَ ، قَالَ : دَخَلْتُ وَعَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَآبَةُ ، فَقُلْتُ :مَا لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ :إِنَّ جِبْرِيلَ وَعَدَنِي أَنْ يَأْتِيَنِي ، فَلَمْ يَأْتِنِي مُنْذُ ثَلاَثٍ ، فَجَازَ كَلْبٌ ، قَالَ أُسَامَةُ :فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى رَأْسِي وَصِحْتُ ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَا لَكَ يَا أُسَامَةُ ؟ قُلْتُ :جَازَ كَلْبٌ ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِ ، فَقُتِلَ ، فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَهَشَّ إِلَيْهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا لَكَ أَبْطَأْتَ وَقَدْ كُنْتَ إِذَا وَعَدْتَنِي لَمْ تُخْلِفْنِي ؟ فَقَالَ :إِنَّا لاَ نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ ، وَلاَ تَصَاوِيرُ.

(۲۵۷۱۲) حضرت اسامہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں اندر آیا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پریشانی کے اثرات دیکھے۔ میں نے پوچھا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو کیا ہوا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حضرت جبرائیل نے تین دن سے میرے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ وہ میرے پاس آئیں گے لیکن وہ میرے پاس نہیں آئے۔'' اس دوران کتا گزرا۔ حضرت اُسامہ کہتے ہیں۔ میں نے اپنے سر پر ہاتھ رکھا اور چیخ ماری۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہنا شروع کیا۔ ''اے اسامہ! تمہیں کیا ہوا ہے؟'' میں نے کہا۔ کتا گزرا ہے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا حکم فرمایا۔ اور اس کو قتل کر دیا گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبرائیل آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف لپکے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہیں کیا ہوا تھا۔ تم نے دیر کر دی جبکہ تم جب میرے ساتھ وعدہ کرتے ہو تو اس کی خلاف ورزی نہیں کرتے؟'' حضرت جبرائیل نے کہا۔ ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

(۲۵۷۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لاَ يَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ ، وَأَنَّ عَلِيًّا كَانَ لاَ يَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ.

(۲۵۷۱۳) حضرت ابو جعفر سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے تھے جس میں کتا یا تصویر ہو۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے تھے جس میں تصویر ہو۔

(۷۰) مَنْ رَخَّصَ أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ فِيهِ تَصَاوِير

جو حضرات گھروں میں تصاویر کے ہوتے ہوئے اندر داخل ہونے کی اجازت دیتے ہیں

(۲۵۷۱٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ : أَوَ لَمْ يَكُنْ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُونَ الْخَانَاتِ فِيهَا التَّصَاوِيرُ ؟.

(۲۵۷۱۴) حضرت معتمر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت حسن کو کہتے سُنا: کیا جناب نبی کریم ﷺ کے صحابہ ایسی دوکانوں میں نہیں داخل ہوتے تھے جن میں تصاویر ہوتی تھیں؟

(۲۵۷۱٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، قَالَ : دَخَلْتُ مَعَ مَسْرُوقٍ صُفَّةً فِيهَا تَمَاثِيلُ ، فَنَظَرَ إِلَى تِمْثَالٍ مِنْهَا فَقَالَ : مَا هَذَا ؟ قَالُوا : تِمْثَالُ مَرْيَمَ.

(۲۵۷۱۵) حضرت ابو الضحیٰ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت مسروق کے ہمراہ اس چبوترے میں داخل ہوا جس میں تصویریں تھیں۔ پس آپ رحمہ اللہ کی نظر ایک تصویر پر پڑی تو آپ رحمہ اللہ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا۔ حضرت مریم کی تصویر ہے۔

(۲۵۷۱٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : كَانَ فِي بَيْتِ إِبْرَاهِيمَ تَابُوتٌ فِيهِ تَمَاثِيلُ.

(۲۵۷۱۶) حضرت مغیرہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کے گھر میں ایک تابوت تھا جس میں تصاویر تھیں۔

(۲۵۷۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالتِّمْثَالِ فِي حِلْيَةِ السَّيْفِ ، وَلاَ بَأْسَ بِهَا فِي سَمَاءِ الْبَيْتِ ، إِنَّمَا يُكْرَهُ مِنْهَا مَا نُصِبَ نَصْبًا ، يَعْنِي الصُّورَةَ.

(۲۵۷۱۷) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تلوار کی تزئین میں تصویر ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور گھر کی چھت میں بھی تصویر ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ صرف وہ تصاویر مکروہ ہیں جن کو سیدھا کھڑا کیا جائے۔

(۷۱) فِي الْمُصَوِّرِينَ وَمَا جَاءَ فِيهِم

تصویر بنانے والے کے بارے میں جو وارد ہے

(۲۵۷۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ اسْتَتَرْتُ بِقِرَامٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ ، فَلَمَّا رَآهُ تَغَيَّرَ لَوْنُهُ وَهَتَكَهُ بِيَدِهِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ

الْقِيَامَةِ الَّذِي يُشَبِّهُونَ بِخَلْقِ اللهِ. (بخاری ۶۱۰۹۔ مسلم ۹۱)

(۲۵۷۱۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں نے تصویروں والا ایک پردہ لٹکایا ہوا تھا۔ پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ مبارک متغیر ہوگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے ہاتھ سے پھاڑ دیا اور فرمایا: ''قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب والے وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق کی مشابہت کرتے ہیں۔''

(۲۵۷۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ. (بخاری ۵۹۵۰۔ مسلم ۹۸)

(۲۵۷۱۹) حضرت عبد اللہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن سب سے سخت عذاب والے تصویریں بنانے والے لوگ ہوں گے۔''

(۲۵۷۲۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يُعَذَّبُ الْمُصَوِّرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَيُقَالُ لَهُمْ : أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ. (بخاری ۵۹۵۱۔ مسلم ۹۷۔۸۶)

(۲۵۷۲۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن تصویریں بنانے والوں کو عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا۔ جو تم نے پیدا کیا ہے اس کو زندہ کرو۔''

(۲۵۷۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، قَالَ : دَخَلْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ دَارَ مَرْوَانَ ، فَرَأَى فِيهَا تَصَاوِيرَ ، فَقَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : يَقُولُ اللَّهُ : وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِي ؟ فَلْيَخْلُقُوا حَبَّةً ، وَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً ، وَلْيَخْلُقُوا شَعِيرَةً ، قَالَ : ثُمَّ دَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ.

(بخاری ۷۵۵۹۔ مسلم ۱۶۷۱)

(۲۵۷۲۱) حضرت ابو زرعہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مروان کے گھر میں گیا۔ پس انہوں نے گھر میں تصاویر دیکھیں تو فرمایا: میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سُنا ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو میری مخلوق کی طرح مخلوق بنانے چل پڑے؟ انہیں چاہیے کہ ایک دانہ پیدا کریں اور انہیں چاہیے کہ ایک ذرہ پیدا کریں۔ اور انہیں چاہیے کہ ایک جو پیدا کریں۔'' راوی کہتے ہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کا پانی منگوایا اور وضو فرمایا۔

(۲۵۷۲۲) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ أُسَامَةَ ، قَالَ : دَخَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ ، فَرَأَى فِي الْبَيْتِ صُورَةً ، فَأَمَرَنِي فَأَتَيْته بِدَلْوٍ مِنَ الْمَاءِ ، فَجَعَلَ يَضْرِبُ تِلْكَ الصُّورَةَ ، وَيَقُولُ : قَاتَلَ اللَّهُ قَوْمًا يُصَوِّرُونَ مَا لاَ يَخْلُقُونَ. (ابو داؤد ۶۲۳)

(۲۵۷۲۲) حضرت اسامہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بیت اللہ میں داخل ہوا۔

آپ ﷺ نے بیت اللہ میں تصویر دیکھی تو آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا۔ پس میں آپ ﷺ کے پاس پانی کا ڈول لے کر حاضر ہوا۔ اور آپ ﷺ نے یہ پانی ان تصویروں پر مارنا شروع کیا۔ اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس کو قوم کو ہلاک کرے یہ ان کی تصویریں بناتی ہیں جس کو زندہ نہیں کر سکتی۔''

(۲۵۷۲۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَعَلَ يُفْتِي ، وَلاَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَأَلَهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : إِنِّي رَجُلٌ أُصَوِّرُ هَذِهِ الصُّوَرَ ؟ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ : ادْنُهْ ، فَدَنَا الرَّجُلُ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ.

(بخاری ۵۹۶۳۔ مسلم ۱۶۷۱)

(۲۵۷۲۳) حضرت نضر بن انس بن مالک سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اور وہ فتویٰ دے رہے تھے۔ (دلیل میں) یہ نہیں کہتے تھے۔ قال رسول اللہ ﷺ یہاں تک کہ ایک آدمی نے آپ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: میں ایسا آدمی ہوں جو یہ تصاویر بناتا ہوں؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا۔ قریب ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ صاحب قریب ہو گئے۔ پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے جناب نبی کریم ﷺ کو کہتے سُنا ہے۔ ''جو شخص دنیا میں کوئی تصویر بنائے گا تو قیامت کے دن اس کو اس تصویر میں روح پھونکنے کا مکلف بنایا جائے گا اور وہ روح نہیں پھونک سکے گا۔''

(۲۵۷۲٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سَلَمَةَ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ فِي قَوْلِهِ : (إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ) قَالَ : أَصْحَابُ التَّصَاوِيرِ.

(۲۵۷۲۴) حضرت عکرمہ سے ارشاد خداوندی ان الذین یوذون اللّٰہ ورسولہ کے بارے میں روایت ہے کہتے ہیں کہ یہ تصویروں والے ہیں۔

(۷۳) مَا كُرِهَ مِنَ اللِّبَاسِ

لباس میں سے جو مکروہ ہے

(۲۵۷۲٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعَتَيْنِ ، وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ ؛ فَأَمَّا الْبَيْعَتَانِ : فَالْمُلاَمَسَةُ ، وَالْمُنَابَذَةُ ، وَأَمَّا اللِّبْسَتَانِ : فَاشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ ، وَالاِحْتِبَاءُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ، لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ. (ابو داؤد ۳۳۷۰۔ بخاری ۲۱۴۷)

(۲۵۷۲۵) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے دو بیع سے اور دو طرح کے لباس سے منع فرمایا۔ بہر حال دو طرح کی بیع تو وہ ملامسہ اور منابذہ ہے۔ اور دو طرح کے لباس تو ایک اپنے کپڑے کو نیچے لٹکانا اور دوسرا ایک

کپڑے میں اپنی پنڈلی اور کمر کو اس طرح باندھنا کہ آدمی کی شرمگاہ پر کچھ نہ ہو۔

(۲۵۷۲۶) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لِبْسَتَيْنِ : عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ ، وَعَنِ الاِحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ، مُفْضِيًا بِفَرْجِكَ إِلَى السَّمَاءِ. (بخاری ۵۸۴۔ ابن ماجه ۳۵۶۰)

(۲۵۷۲۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے ملبوسات سے منع فرمایا۔ چادر وغیرہ کو نیچے لٹکانا اور ایک کپڑے سے اس طرح پنڈلیوں اور کمر کو باندھنا کہ تیری فرج اور آسمان کے درمیان کوئی پردہ نہ ہو۔

(۲۵۷۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ ، نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ ؛ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ ، وَالاِحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَأَنْتَ مُفْضٍ بِفَرْجِك.

(ابن ماجه ۳۵۶۱)

(۲۵۷۲۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے لباس سے منع فرمایا۔ چادر وغیرہ کو مکمل نیچے کو لٹکانا اور ایک کپڑے سے یوں اپنی کمر اور پنڈلی کو باندھنا کہ تمہاری شرمگاہ آسمان کی طرف کھلی ہو۔

(۲۵۷۲۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَبُو الْمُنِيبِ الْعَتَكِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ نَهَى عَنْ لِبْسَتَيْنِ ، وَعَنْ مَجْلِسَيْنِ ، أَمَّا اللِّبْسَتَانِ : فَتُصَلِّي فِي السَّرَاوِيلِ لَيْسَ عَلَيْك شَيْءٌ غَيْرُهُ ، وَالرَّجُلُ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لاَ يَتَوَشَّحُ بِهِ ، وَالْمَجْلِسَانِ : يَحْتَبِي بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَتُبْصَرُ عَوْرَتُهُ ، وَيَجْلِسُ بَيْنَ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ. (ابو داؤد ۶۳۷)

(۲۵۷۲۸) حضرت عبداللہ بن بریدہ، اپنے والد کے واسطے سے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے لباس سے اور دو طرح کے بیٹھنے سے منع فرمایا۔ دو طرح کا لباس تو یہ ہے کہ تم ایک پائجامہ میں نماز پڑھو اور تم پر اس کے سوا کچھ نہ ہو۔ اور آدمی کسی ایسے کپڑے میں نماز پڑھے جس میں وہ زینت کا اظہار نہیں کرتا۔ اور دو طرح کا بیٹھنا یہ ہے کہ آدمی ایک کپڑے میں یوں اپنی کمر اور پنڈلیوں کو باندھ کر بیٹھے کہ اس کا ستر دکھائی دے اور آدمی دھوپ اور سایہ میں بیٹھے۔

(۲۵۷۲۹) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ ؛ الصَّمَّاءُ : وَهُوَ أَنْ يَلْتَحِفَ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ، يَرْفَعُ جَانِبَهُ عَنْ مَنْكِبِهِ ، لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ غَيْرُهُ ، أَوْ يَحْتَبِي الرَّجُلُ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ ، لَيْسَ بَيْنَ فَرْجِهِ وَبَيْنَ السَّمَاءِ شَيْءٌ ، يَعْنِي سِتْرًا. (نسائی ۹۷۴۸)

(۲۵۷۲۹) حضرت سالم، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لباسوں سے منع کیا۔ الصماء۔ وہ یہ ہوتا ہے کہ آدمی ایک کپڑے میں لپٹ جائے اور اس کو دو جانب، اپنے کندھوں سے اٹھالے اور اس پر اس کے علاوہ کوئی کپڑا نہ ہو۔ یا

آدمی ایک کپڑے سے اپنی کمر اور پنڈلی کو اس طرح باندھے کہ اس کی شرمگاہ اور آسمان کے درمیان کچھ پردہ نہ ہو۔

(۷۳) فِي وَاصِلَةِ الشَّعْرِ بِالشَّعْرِ

بال جوڑنے والی اور بال جڑوانے والی کے بارے میں

(۲۵۷۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ ، وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ. (بخاری ۵۹۳۷۔ مسلم ۱۱۹)

(۲۵۷۳۰) حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جوڑنے والی اور بال جڑوانے والی پر اور گدائی کرنے والی اور گدائی کروانے والی پر لعنت فرمائی۔

(۲۵۷۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ، وَمَكْحُولٌ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ يَوْمَ خَيْبَرَ الْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُولَةَ ، وَالْوَاشِمَةَ وَالْمَوْشُومَةَ ، وَالْخَامِشَةَ وَجْهَهَا ، وَالشَّاقَّةَ جَيْبَهَا.

(۲۵۷۳۱) حضرت ابوامامہ سے روایت ہے۔ کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن بال جوڑنے والی اور بال جڑوانے والی پر، گدائی کرنے والی اور گدائی کروانے والی پر، اپنا چہرہ نوچنے والی اور اپنا گریبان پھاڑنے والی پر لعنت فرمائی۔

(۲۵۷۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ فَاطِمَةَ ، عَنْ أَسْمَاءَ ، قَالَتْ : جَائَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ : إِنَّ ابْنَتِي عُرَيِّسٌ ، وَقَدْ أَصَابَتْهَا الْحَصْبَةُ ، فَتَمَرَّقَ شَعْرُهَا ، أَفَأَصِلُ لَهَا فِيهِ ؟ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ. (بخاری ۵۹۳۶۔ مسلم ۱۶۷۶)

(۲۵۷۳۲) حضرت اسماء سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ ایک عورت جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے کہا۔ میری بیٹی کی شادی ہوئی ہے۔ اور اس کو خسرہ کی بیماری ہوگئی پس اس کے بال سارے جھڑ گئے ہیں۔ تو کیا میں اس کے لئے اس بیماری میں بال لگوا لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے کہا۔ ''اللہ تعالیٰ بال جوڑنے والی اور بال جڑوانے والی پر لعنت فرماتے ہیں۔''

(۲۵۷۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ هُزَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَةَ وَالْمَوْشُومَةَ ، وَالْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُولَةَ. (ترمذی ۱۱۲۰۔ احمد ۱/ ۴۴۸)

(۲۵۷۳۳) حضرت عبداللہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گدائی کرنے والی اور گدائی کروانے والی پر، بال جوڑنے والی اور بال جڑوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

(۲۵۷۳۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ ، وَالْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُولَةَ. (احمد ۱/ ۲۵۱)

(۲۵۷۳۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گدائی کرنے والی اور گدائی کروانے والی پر، بال جوڑنے والی اور بال جڑوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

(۲۵۷۳۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُجَالِدٌ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاشِمَةَ وَالْمَوْشُومَةَ.

(۲۵۷۳۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گدائی کرنے والی اور گدائی کروانے والی پر لعنت فرمائی۔

(۲۵۷۳۶) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ رَزِينٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ : لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصِلَةَ الشَّعْرِ بِالشَّعْرِ.

(۲۵۷۳۶) حضرت فاطمہ بنت علی بن ابی طالب سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں کے ساتھ بال جوڑنے والی پر لعنت فرمائی۔

(۲۵۷۳۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ جَارِيَةً مِنَ الأَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ ، وَأَنَّهَا مَرِضَتْ فَتَمَرَّطَ شَعْرُهَا ، فَأَرَادُوا أَنْ يَصِلُوهُ ، فَسَأَلُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ ؟ فَلَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ.

(مسلم ۱۶۷۷۔ احمد ۶/ ۱۱۱)

(۲۵۷۳۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انصار کی ایک لڑکی کی شادی ہوئی اور وہ بیمار ہوگئی۔ جس سے اس کے بال جھڑ گئے۔ لوگوں نے اس کے بال لگوانا چاہے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں سوال کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جوڑنے والی اور بال جڑوانے والی پر لعنت فرمائی۔

(۲۵۷۳۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ ، فَخَطَبَنَا وَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعْرٍ ، فَقَالَ : مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ أَحَدًا يَفْعَلُهُ إِلاَّ الْيَهُودَ ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ فَسَمَّاهُ الزُّورَ. (بخاری ۳۴۸۸۔ مسلم ۱۶۸۰)

(۲۵۷۳۸) حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ میں تشریف لائے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور بالوں کا ایک گچھا نکالا اور فرمایا: میرے خیال کے مطابق یہ کام صرف کسی یہودی نے کیا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر پہنچی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے س کو جھوٹ قرار دیا تھا۔

(۲۵۷۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الْعِقْصَةَ الَّتِي تَجْعَلُهَا النِّسَاءُ فِي رُؤُوسِهِنَّ.

(۲۵۷۳۹) حضرت عثمان بن غیاث، حضرت عکرمہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اس جوڑے کو ناپسند کرتے تھے، جو

عورتیں، اپنے سروں میں بناتی ہیں۔

(۲۵۷٤٠) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :حدَّثَنا فُلَيْحٌ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَة ،وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَة.

(احمد ٢/ ٣٢٩)

(۲۵۷۴۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے بال جوڑنے والی اور بال جڑوانے والی، گدائی کرنے والی اور گدائی کروانے والی پرلعنت فرمائی ہے۔''

(۲۵۷٤١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِالْعُقْصَةِ تُوضَعُ وَضْعًا.

(۲۵۷۴۱) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس جوڑے میں کوئی حرج نہیں ہے جو اوپر رکھا جاتا ہے۔

(۲۵۷٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي عَقِيلٍ ، عَنْ بُهَيَّةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا نَهَتْ عَنِ الْوَصْلِ فِي الشَّعْرِ.

(۲۵۷۴۲) حضرت بہیہ، حضرت عائشہ کے بارے میں روایت کرتی ہیں کہ وہ بالوں میں (بال) جوڑنے سے منع کرتی تھیں۔

(۲۵۷٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنِ الْهَيْثَمِ ، عَنْ أَبِي ثَوْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِالْوِصَالِ إِذَا كَانَ صُوفًا.

(۲۵۷۴۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر اُون کے ذریعہ جوڑا جائے تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٧٤) فِي الرُّكُوبِ بِالْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ وَالرَّحَائِلِ الْحُمْرِ

سرخ بچھونوں اور سرخ زینوں پر سوار ہونا

(۲۵۷٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ؛ رَأَى عَلَى رَحْلِ ابْنِ عُمَرَ قَطِيفَةً قَيْصَرَانِيَّةً.

(۲۵۷۴۴) حضرت عمرو سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو زین پر قیصرانی جھالر والی چادر دیکھی۔

(۲۵۷٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَن سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَوْ قَبَّحَ اللَّهُ ، كُلَّ رَحْلٍ أُحَيْمِرَ.

(۲۵۷۴۵) حضرت سعید بن مسیّب سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ...... یا بُرا کہا...... ہر سرخ زین کو۔

(۲۵۷٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنِ الْمَعْرُورِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ رَأَى امْرَأَةً عَلَى رَحْلِهَا سُيور حُمْر ، قَالَ :فَأَمَرَنِي أَنْ أَقْطَعَهَا ، قَالَ :فَقُلْتُ :إِنَّهَا خَشَبٌ ، فَتَرَكَهَا.

(۲۵۷۴۶) حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو دیکھا کہ اس کی زین پر سرخ ریشمی تاروالا کپڑا

تھا۔ راوی کہتے ہیں۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے اس کا کاٹنے کا حکم دیا۔ راوی کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ یہ لکڑی ہے۔ تو پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو چھوڑ دیا۔

(۲۵۷۴۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ اسْتَعَارَ دَابَّةً ، فَأُتِيَ بِهَا عَلَيْهَا صُفَّةُ أُرْجُوَانٍ ، فَنَزَعَهَا ثُمَّ رَكِبَ.

(۲۵۷۴۷) حضرت ابن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک جانور مستعار منگوایا۔ پس وہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو اس پر سرخ رنگ کا سائبان تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو اتارا پھر اس سواری پر سوار ہوئے۔

(۲۵۷۴۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ الأَشْعَرِيَّ أُتِيَ بِدَابَّةٍ عَلَيْهَا صُفَّةُ أُرْجُوَانٍ ، فَأَمَرَ أَنْ تُنْزَعَ.

(۲۵۷۴۸) حضرت ابن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت اشعری کے پاس ایک جانور لایا گیا جس پر سرخ رنگ کا سائبان تھا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا اور وہ اُتار دیا گیا۔

(۲۵۷۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاحِلَنَا وَعَلَى إِبِلِنَا أَكْسِيَةٌ فِيهَا خُيُوطُ عِهْنٍ حُمْرٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلاَ أَرَى هَذِهِ الْحُمْرَةَ قَدْ عَلَتْكُمْ ؟ فَقُمْنَا سِرَاعًا لِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، حَتَّى نَفَرَ بَعْضُ إِبِلِنَا ، قَالَ : فَأَخَذْنَا الأَكْسِيَةَ فَنَزَعْنَاهَا مِنْهَا. (ابوداؤد ۴۰۶۷۔ احمد ۳/ ۴۶۳)

(۲۵۷۴۹) حضرت رافع بن خدیج سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ باہر نکلے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے کجاوے دیکھے ہمارے اونٹوں پر ایسی چادریں تھیں جن میں سرخ اُون کے دھاگے تھے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''خبردار میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ سرخی تمہارے اُوپر چڑھ رہی ہے۔'' چنانچہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کی وجہ سے جلدی سے کھڑے ہوگئے۔ یہاں تک کہ ہم میں سے بعض کے اونٹ بدک گئے۔ راوی کہتے ہیں۔ پس ہم نے چادروں کو پکڑا اور اُتار دیا۔

(۲۵۷۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُبَيْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ ، وَعَنِ الْمِيثَرَةِ ، يَعْنِي الْحَمْرَاءَ. (ترمذی ۲۸۰۸۔ ابوداؤد ۴۰۴۸)

(۲۵۷۵۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی اور سرخ بچھونے سے منع فرمایا۔

(۲۵۷۵۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُصَيْنٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْمَاجِشُونُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ الأَخْنَسِ ، قَالَ : رَأَيْتُ السَّائِبَ ابْنَ أُخْتِ نَمِرٍ يَرْكَبُ بِالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ.

(۲۵۷۵۱) حضرت یعقوب بن عتبہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سائب بن اخت تمر کو سرخ بچھونے پر سوار دیکھا۔

(۷۵) فِي رُكُوبِ النُّمُورِ

چیتوں (کی کھالوں) پر سوار ہونے کے بارے میں

(۲۵۷۵۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْحِمْيَرِيُّ ، عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ الْحَجْرِيِّ الْهَيْثَم ، عَنْ عَامِرٍ الْحَجْرِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا رَيْحَانَةَ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ رُكُوبِ النُّمُورِ.

(۲۵۷۵۲) حضرت عامر حجری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب نبی کریم ﷺ کے صحابی حضرت ابو ریحانہ کو کہتے سُنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ، چیتوں (کی کھالوں) پر سوار ہونے سے منع کیا کرتے تھے۔

(۲۵۷۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْمُعْتَمِرِ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ رُكُوبِ الْخَزِّ وَالنُّمُورِ.

قَالَ ابْنُ سِيرِينَ : وَكَانَ مُعَاوِيَةُ لاَ يُتَّهَمُ فِي الْحَدِيثِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(ابو داؤد ۴۱۲۶۔ ابن ماجه ۳۶۵۶)

(۲۵۷۵۳) حضرت معاویہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے چیتوں (کی کھالوں) اور خز کپڑے پر سوار ہونے سے منع کیا۔ حضرت ابن سیرین کہتے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ کی حدیث کے بارے میں متہم نہیں کیا جا سکتا۔

(۲۵۷۵٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: لاَ بَأْسَ بِجُلُودِ النُّمُورِ إِذَا دُبِغَتْ.

(۲۵۷۵۴) حضرت جابر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ چیتوں (کی کھالوں) کو جب دباغت دے دی جائے تو پھر کوئی حرج نہیں۔

(۲۵۷۵۵) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ ؛ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَكُونُ عَلَى سُرُوجِهِ النُّمُورُ ، أَوْ جُلُودُ السِّبَاعِ.

(۲۵۷۵۵) حضرت ہشام سے روایت ہے۔ کہ ان کے والد، اپنی زینوں پر چیتوں یا درندوں کی کھالوں کو رکھا کرتے تھے۔

(۲۵۷٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : ذُكِرَ عِنْدَ مُحَمَّدٍ جُلُودُ النُّمُورِ ، فَقَالَ : إِنَّمَا يُكْرَهُ أَنْ يُصَلَّى عَلَيْهَا ، وَكَانَ مُحَمَّدٌ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالرُّكُوبِ عَلَيْهَا ، وَقَالَ : مَا أَعْلَمُ أَحَدًا تَرَكَ هَذِهِ الْجُلُودَ تَأَثُّمًا.

(۲۵۷۵۶) حضرت ابن عون سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رحمہ اللہ کے ہاں چیتوں کی کھالوں کا ذکر ہوا تو انہوں نے فرمایا: ان پر صرف نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ اور حضرت محمد رحمہ اللہ ان پر سوار ہونے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔ اور فرماتے تھے۔ میرے علم کے مطابق کسی نے اس کو گناہ سمجھتے ہوئے نہیں چھوڑا۔

(۲۵۷۵۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ: سَأَلْتُ الْحَكَمَ عَنْ جُلُودِ النُّمُورِ؟ فَقَالَ: تُكْرَهُ جُلُودُ السِّبَاعِ.

(۲۵۷۵۷) حضرت علی بن حکم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم سے چیتوں کی کھالوں کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا۔ درندوں کی کھالیں مکروہ ہیں۔

(۲۵۷۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الشَّامِ يَنْهَاهُمْ أَنْ يَرْكَبُوا عَلَى جُلُودِ السِّبَاعِ.

(۲۵۷۵۸) حضرت حکم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہلِ شام کو خط لکھا اور آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو درندوں کی کھالوں پر سوار ہونے سے منع فرمایا۔

(۲۵۷۵۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ اسْتَعَارَ دَابَّةً ، فَأُتِيَ بِهَا عَلَيْهَا صُفَّةُ نُمُورٍ ، فَنَزَعَهَا ثُمَّ رَكِبَ.

(۲۵۷۵۹) حضرت ابن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک سواری مستعار منگوائی۔ پس وہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس لائی گئی تو اس پر چیتے کا سائبان تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو اتارا۔ پھر اس پر سوار ہوئے۔

(۷۶) فِي سَتْرِ الْحِيطَانِ بِالثِّيَابِ

دیواروں کو کپڑوں سے ڈھانپنے کا بیان

(۲۵۷٦۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسْتَرَ الْجُدُرُ. (بیهقی ۲۷۲)

(۲۵۷۶۰) حضرت علی بن حسین سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے دیوار کو پردہ کرنے سے منع فرمایا۔

(۲۵۷٦۱) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : بَلَغَ عُمَرَ أَنَّ ابْنًا لَهُ سَتَرَ حِيطَانَهُ ، فَقَالَ : وَاللَّهِ لَئِنْ كَانَ كَذَلِكَ لأُحْرِقَنَّ بَيْتَهُ.

(۲۵۷۶۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات پہنچی کہ ان کے ایک بیٹے نے اپنی دیوار پر پردہ لگایا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا...... خدا کی قسم! اگر یہ بات ایسی ہی ہوئی تو ضرور اس کا گھر جلا دوں گا۔

(۲۵۷٦۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : أَعْرَسْتُ فِي عَهْدِ أَبِي فَآذَنَ أَبِي النَّاسَ ، وَكَانَ فِيمَنْ آذَنَ أَبُو أَيُّوبَ ، وَقَدْ سَتَرُتُ بَيْتِي بِجُنَادِيٍّ أَخْضَرَ ، فَجَاءَ أَبُو أَيُّوبَ فَدَخَلَ وَأَبِي قَائِمٌ يَنْظُرُ ، فَإِذَا الْبَيْتُ مُسْتَرٌ بِجُنَادِيٍّ أَخْضَرَ ، فَقَالَ : أَيْ عَبْدَ اللهِ ، تَسْتُرُونَ الْجُدُرَ ؟ فَقَالَ أَبِي ، وَاسْتَحْيَى : غَلَبَنَا النِّسَاءُ يَا أَبَا أَيُّوبَ ، قَالَ : مَنْ أَخْشَى أَنْ يَغْلِبَهُ النِّسَاءُ فَلاَ أَخْشَى أَنْ يَغْلِبَنَّكَ ،

لَا أَطْعَمُ لَكَ طَعَامًا ، وَلَا أَدْخُلُ لَكَ بَيْتًا ، ثُمَّ خَرَجَ. (بیہقی ۲۷۲)

(۲۵۷۶۲) حضرت سالم بن عبداللہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کے عہد میں ولیمہ کیا۔ پس میرے والد نے بہت سے لوگوں کو بلایا۔ جن لوگوں کو بلایا تھا ان میں حضرت ابوایوب بھی تھے۔ اور میں نے اپنے کمرے کو سبز پردوں سے تیار کیا ہوا تھا۔ حضرت ابوایوب تشریف لائے اور میرے والد کھڑے دیکھ رہے تھے۔ کہ گھر سبز پردوں سے مستور تھا۔ حضرت ابوایوب نے کہا۔ اے ابوعبداللہ! تم دیواروں پر پردے لگاتے ہو؟ میرے والد نے کہا۔ اور انہیں تب شرمندگی ہو رہی تھی ..... اے ابوایوب! ہم پر عورتیں غالب آ گئیں ہیں۔ حضرت ابوایوب نے کہا۔ جو شخص یہ خوف رکھتا ہے کہ اس پر عورتیں غالب آ جائیں گی تو پھر مجھے اس کا کوئی خوف نہیں کہ وہ تم پر غالب آ جائیں۔ میں تمہارا کھانا نہیں کھاؤں گا۔ اور تمہارے گھر میں داخل نہیں ہوں گا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ باہر نکل گئے۔

(۷۷) فِي رُكُوبِ النِّسَاءِ السُّرُوجَ

عورتوں کا زین پر سوار ہونا

(۲۵۷۶۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مَيْمُونَ أَبِي عَبْدِ اللهِ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ رُكُوبَ النِّسَاءِ السُّرُوجَ.

(۲۵۷۶۳) حضرت میمون بن ابی عبداللہ، حضرت ضحاک بن مزاحم کے بارے میں روایت کرتے ہین کہ وہ عورتوں کے زینوں پر سوار ہونے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲۵۷٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ مَرْكَبَ الرَّجُلِ لِلْمَرْأَةِ ، وَمَرْكَبَ الْمَرْأَةِ لِلرَّجُلِ.

(۲۵۷۶۴) حضرت عاصم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ پہلے لوگ مرد کے لئے عورتوں کی سواری کی جگہ پر اور عورتوں کیلئے مردوں کی سواری کی جگہ سوار ہونے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۵۷٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ زِيَّ الرِّجَالِ لِلنِّسَاءِ ، وَزِيَّ النِّسَاءِ لِلرِّجَالِ.

(۲۵۷۶۵) حضرت ابن سیرین سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ پہلے مردوں کے لئے عورتوں کی مشابہت اور عورتوں کے لئے مردوں کی مشابہت کو ناپسند کرتے تھے۔

(۷۸) فِي الْمَرْأَةِ كَيْفَ تَأْتَزِرُ

عورت کے بارے میں کہ وہ ازار کیسے باندھے

(۲۵۷٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أُمِّ شَبِيبٍ ، عَنْ أُمِّ عُمَرَ ؛ أَنَّ امْرَأَةَ الزُّبَيْرِ قَالَتْ : سَمِعْتُ عُمَرَ

يَقُولُ :يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ، أَخْفِينَ الْحِنَّاءَ، وَارْفَعْنَ الْحُجَز، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ :أَنْشُدُ اللَّهَ امْرَأَةً تُصَلِّي فِي الْحُجَزِ.

(۲۵۷۶۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اے عورتوں کی جماعت! تم مہندی کو مخفی کرو اور ازار باندھنے کی جگہ کو بلند کرو۔ اور میں نے (راوی نے) آپ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے بھی سنا..... میں عورتوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ وہ ازار میں نماز پڑھیں۔

(۷۹) فِي لُبْسِ شِسْعِ الْحَدِيدِ

لوہے کی جوتی کا حکم

(۲۵۷۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَمَّامٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ ، أَوْ سَمِعْتُ ، أَوْ سُئِلَ عَنْ شِسْعِ الْحَدِيدِ ؟فَقَالَ :لَا بَأْسَ بِهِ.

(۲۵۷۶۷) حضرت ہمام سے لوہے کی جوتی کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۵۷۶۸) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، قَالَ :كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ :إِيَّاكَ وَهَذِهِ الرُّكُبَ الْحَدِيدَ.

(۲۵۷۶۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری کو خط میں لکھا کہ گھوڑے میں لوہے کا پائیدان لگانے سے اجتناب کرو۔

(۸۰) فِي شَدِّ الأَسْنَانِ بِالذَّهَبِ

دانتوں پر سونا چڑھانے کا بیان

(۲۵۷۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طُعْمَةَ الْجَعْفَرِيِّ ، قَالَ :رَأَيْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ قَدْ شَدَّ أَسْنَانَهُ بِالذَّهَبِ.

(۲۵۷۶۹) حضرت طعمہ جعفری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت موسیٰ بن طلحہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے دانتوں پر سونا چڑھا رکھا تھا۔

(۲۵۷۷۰) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ :رَأَيْتُ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ مَرْبُوطَةً أَسْنَانُهُ بِخُرْصَانِ الذَّهَبِ.

(۲۵۷۷۰) حضرت ثابت بن قیس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع بن جبیر کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے دانتوں پر سونے کے کڑے لگوا رکھے تھے۔

(۲۵۷۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ؛ أَنَّ الْحَسَنَ شَدَّ أَسْنَانَهُ بِذَهَبٍ.

(۲۵۷۷۱) حضرت حماد بن سلمہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن نے دانتوں پر سونا چڑھا رکھا تھا۔

(۲۵۷۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَرْبِطُ أَسْنَانَهُ بِذَهَبٍ ، قَالَ :فَسَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ ؟ فَقَالَ :لَا بَأْسَ بِهِ.

(۲۵۷۷۲) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مغیرہ بن عبد اللہ کو دیکھا کہ انہوں نے دانتوں پر سونا لگا رکھا تھا۔ میں نے اس بارے میں حضرت ابراہیم سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۵۷۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ حَيَّانَ ، قَالَ:حَدَّثَنِي ابْنُ طَرَفَةَ بْنِ عَرْفَجَةَ ؛ بِأَنَّ جَدَّهُ أُصِيبَ أَنْفُهُ يَوْمَ

الْكُلاَبِ، فَاتَّخَذَ أَنْفًا مِنْ وَرِقٍ فَأَنْتَنَ عَلَيْهِ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَّخِذَ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ.

(ابوداؤد ۴۲۲۹۔ ترمذی ۱۷۷۰)

(۲۵۷۷۳) حضرت طرفہ بن عرفجہ فرماتے ہیں کہ ان کے دادا کی ناک کلاب کی لڑائی میں ضائع ہوگئی تھی انہوں نے چاندی کی ناک بنوائی جو خراب ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں سونے کی ناک بنوانے کا حکم دیا۔

(۲۵۷۷٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ ، قَالَ :رَأَيْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ مَشْدُودَ الأَسْنَانِ بِذَهَبٍ.

(۲۵۷۷۴) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ثابت بنانی کو دیکھا انہوں نے دانتوں پر سونا چڑھا رکھا تھا۔

(۸۱) مَنْ كَرِهَ أَنْ يَلْبَسَ الْمَشْهُورَ مِنَ الثِّيَابِ

جن حضرات کے نزدیک شہرت کے لئے لباس اختیار کرنا مکروہ ہے

(۲۵۷۷٥) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَن لَيْثٍ ، عَنِ الْمُهَاجِرِ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ عُمَرَ :مَنْ لَبِسَ رِدَاءَ شُهْرَةٍ ، أَوْ ثَوْبَ شُهْرَةٍ أَلْبَسَهُ اللَّهُ نَارًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (ابوداؤد ۴۰۲۵۔ ابن ماجه ۳۶۰۷)

(۲۵۷۷۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے شہرت کی چادر یا شہرت کا کپڑا پہنا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے آگ کا لباس پہنائیں گے۔

(۲۵۷۷٦) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ الْحُصَيْنِ ، قَالَ : كَانَ زُبَيْدٌ الْيَامِيُّ يَلْبَسُ بُرْنُسًا ، قَالَ :فَسَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ عَابَهُ عَلَيْهِ ، قَالَ :فَقُلْتُ لَهُ :إِنَّ النَّاسَ قَدْ كَانُوا يَلْبَسُونَهَا ، قَالَ :أَجَلْ ، وَلَكِنْ قَدْ فَنِيَ مَنْ كَانَ يَلْبَسُهَا ، فَإِنْ لَبِسَهَا أَحَدٌ الْيَوْمَ شَهَرُوهُ وَأَشَارُوا إِلَيْهِ بِالأَصَابِعِ.

(۲۵۷۷۶) حضرت حصین فرماتے ہیں کہ زبید یامی برنس (ایک خاص ٹوپی) پہنا کرتے تھے۔ میں نے حضرت ابراہیم کو اس کو معیوب کہتے سنا۔ میں نے ان سے کہا کہ اسلاف تو یہ پہنا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ اب اس کو پہننے والا کوئی نہ رہا، اب اگر کوئی پہنے تو لوگ اس کی باتیں کرتے ہیں اور اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کرتے ہیں۔

(۲۵۷۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ شَهْرٍ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ :مَنْ رَكِبَ مَشْهُورًا مِنَ الدَّوَابِّ ، أَوْ لَبِسَ مَشْهُورًا مِنَ الثِّيَابِ ، أَعْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ مَا دَامَ عَلَيْهِ ، وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ كَرِيمًا.

(۲۵۷۷۷) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو کسی مشہور سواری پر سوار ہو یا مشہور کپڑے پہنے تو جب تک اس پر رہے اللہ تعالیٰ اس سے اعراض فرمائیں گے، خواہ وہ مالدار اور سخی شخص ہی کیوں نہ ہو۔

(۲۵۷۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَن مُهَاجِرٍ أَبِي الْحَسَنِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :مَنْ لَبِسَ شُهْرَةً مِنَ الثِّيَابِ أَلْبَسَهُ اللَّهُ ذِلَّةً.

(۲۵۷۷۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے شہرت کے لئے لباس پہنا اللہ تعالیٰ اسے ذلت کا لباس پہنائے گا۔

(۸۲) فِي الْقَزَعِ يَكُونُ عَلَى رُؤُوسِ الصِّبْيَانِ

بچوں کے سروں پر کچھ بال بلا مونڈے چھوڑنے کا بیان

(۲۵۷۷۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَزَعِ. (بخاری ۵۹۲۱۔ ابن ماجہ ۳۶۳۸)

(۲۵۷۷۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے سر پر کچھ بال بلا مونڈے چھوڑنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۵۷۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :سَمِعْتُ أُمِّي فَاطِمَةَ بِنْتَ الْحُسَيْنِ تَنْهَى عَنِ الْقَزَعِ.

(۲۵۷۸۰) حضرت عبداللہ بن حسن فرماتے ہیں کہ میری والدہ فاطمہ بنت حسین کچھ بال بلا مونڈے چھوڑنے سے منع فرماتی تھیں۔

(۲۵۷۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَزَعِ ، وَالْقَزَعُ :أَنْ يُحْلَقَ مِنْ رَأْسِ الصَّبِيِّ مَوْضِعٌ وَيُتْرَكَ مَوْضِعٌ.

(بخاری ۵۹۲۰۔ مسلم ۱۶۷۵)

(۲۵۷۸۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اس بات سے منع فرمایا کہ بچوں کے سر کا کچھ حصہ مونڈا جائے اور کچھ چھوڑ دیا جائے۔

(۲۵۷۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي سَلاَّمٍ ، قَالَ :دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَفِي رَأْسِي قَزَعٌ ، فَأَمَرَتْ بِهِ فَجُزَّ ، أَوْ حُلِقَ.

(۲۵۷۸۲) حضرت ابو سلام فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، میرے سر کا کچھ حصہ مونڈا ہوا تھا انہوں نے فرمایا کہ سارا سر مونڈ دو۔

(۸۳) مَنْ كَانَ لاَ يَتَخَتَّمُ

جو حضرات انگوٹھی نہیں پہنا کرتے تھے

(۲۵۷۸۳) حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، قُلْتُ :رَجُلٌ فِي خَاتَمِهِ مِثْلُ رَأْسِ الطَّيْرِ ؟ فَقَالَ :يَا ابْنَ أَخِي ، مَا عَلِمْنَا أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَتَّمَ لاَ أَبُو بَكْرٍ ، وَلاَ عُمَرَ ، وَلاَ فُلاَنًا ، وَلاَ فُلاَنًا حَتَّى عَدَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ مِرَارًا فَكَأَنَّهُ يَكْرَهُ الْخَاتَمَ.

(۲۵۷۸۳) حضرت عبد الاعلیٰ بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب سے سوال کیا کہ ایک آدمی کی انگوٹھی میں پرندے کے سر جیسی کوئی تصویر ہے۔ اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا: کہ اے میرے بھتیجے! ہمیں رسول اللہ ﷺ کے کسی صحابی کے انگوٹھی پہننے کا علم نہیں۔ نہ تو حضرت ابو بکر اور نہ حضرت عمر اور نہ فلاں اور فلاں۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے کئی صحابہ کا نام لیا۔ میں نے دوبارہ سوال کیا تو ان کے جواب سے یہی اندازہ ہوا کہ وہ اسے مکروہ خیال فرماتے ہیں۔

(٢٥٧٨٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَطَاوُوسٍ، وَمُجَاهِدٍ؛ أَنَّهُمْ كَانُوا لاَ يَتَخَتَّمُونَ.

(۲۵۷۸۴) حضرت عطاء، حضرت طاؤس اور حضرت مجاہد انگوٹھی نہیں پہنا کرتے تھے۔

(٨٤) مَنْ كَانَ لاَ يَنْتَفِعِ مِن الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ، وَلاَ عَصَبٍ

جو حضرات مردہ جانور کی کھال اور ہڈیوں سے کسی قسم کا فائدہ حاصل کرنے کے قائل نہ تھے

(٢٥٧٨٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُكَيْمٍ، قَالَ: أَتَانَا كِتَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْ لاَ تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ، وَلاَ عَصَبٍ.

(ابن ماجه ٣٦١٣۔ احمد ۴/ ٣١٠)

(۲۵۷۸۵) حضرت عبد اللہ بن عکیم فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ کا خط آیا جس میں لکھا تھا کہ مردہ جانور کی کھال اور ہڈیوں سے فائدہ نہ اٹھاؤ۔

(٢٥٧٨٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُكَيْمٍ، قَالَ: أَتَانَا كِتَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِجُهَيْنَةَ: لاَ تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ، وَلاَ عَصَبٍ. (ترمذی ١٧٢٩۔ ابن ماجه ٣٦١٣)

(۲۵۷۸۶) حضرت عبد اللہ بن عکیم فرماتے ہیں کہ ہم جہینہ میں تھے کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ کا ایک خط آیا جس میں لکھا تھا کہ مردہ جانور کی کھال اور ہڈیوں سے فائدہ نہ اٹھاؤ۔

(٢٥٧٨٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُكَيْمٍ، قَالَ: أَتَانَا كِتَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا غُلاَمٌ: أَنْ لاَ تَنْتَفِعُوا بِإِهَابِ مَيْتَةٍ، وَلاَ عَصَبٍ.

(ابو داؤد ۴۱۲۴۔ ابن ماجه ٣٦١٣)

(۲۵۷۸۷) حضرت عبد اللہ بن عکیم فرماتے ہیں کہ میں نو عمر لڑکا تھا کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ کا خط آیا جس میں لکھا تھا کہ مردہ جانور کی کھال اور ہڈیوں سے فائدہ نہ اٹھاؤ۔

(۸۵) فِي شَعْرِ الْخِنْزِيرِ يُخْرَزُ بِهِ الْخُفَّ

خنزیر کے بالوں کو موزے میں استعمال کرنے کا حکم

(۲۵۷۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنْ شَعْرِ الْخِنْزِيرِ ، يُعْمَلُ بِهِ ؟ فَكَرِهَاهُ.

(۲۵۷۸۸) حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے سوال کیا کہ کیا خنزیر کے بالوں کو کسی کام میں لایا جا سکتا ہے انہوں نے اسے ناپسند قرار دیا۔

(۲۵۷۸۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (ح) وَعَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُمَا رَخَّصَا فِي شَعْرِ الْخِنْزِيرِ يُخْرَزُ بِهِ.

(۲۵۷۸۹) حضرت ابو جعفر اور حضرت حسن نے خنزیر کے بالوں کو موزے میں لگانے کی اجازت دی ہے۔

(۲۵۷۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَلْبَسُ خُفًّا خُرِزَ بِشَعْرِ خِنْزِيرٍ.

(۲۵۷۹۰) حضرت ابن سیرین ایسا موزہ استعمال نہیں کرتے تھے جس میں خنزیر کا بال لگایا گیا ہو۔

(۲۵۷۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ وَاسِطَ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا عِيَاضٍ عَنْ شَعْرِ الْخِنْزِيرِ ، يُوضَعُ عَلَى جُرْحِ الدَّابَّةِ ؟ فَكَرِهَهُ.

(۲۵۷۹۱) واسط کے ایک بزرگ کہتے ہیں کہ میں نے ابو عیاض سے سوال کیا کہ کیا خنزیر کے بال کو جانور کے زخم پر رکھ سکتے ہیں انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔

(۸۶) فِي الْخَاتَمِ فِي السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى

تشہد کی انگلی میں یا درمیانی انگلی میں انگوٹھی پہننے کا بیان

(۲۵۷۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :نَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَتَخَتَّمَ فِي هَذِهِ ، وَهَذِهِ ، يَعْنِي السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى. (مسلم ۶۴۔ ترمذی ۱۷۸۶)

(۲۵۷۹۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تشہد کی انگلی میں یا درمیانی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۵۷۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، قَالَ :كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَكْرَهُهُ.

(۲۵۷۹۳) حضرت ابراہیم نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

(۸۷) الرَّجُلِ يَتَّكِيءُ عَلَى الْمَرَافِقِ الْمُصَوَّرَةِ

تصویروں والے تکیے پر ٹیک لگانا کیسا ہے؟

(۲۵۷۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سَتَرْتُ سَهْوَةً لِي، تَعْنِي الدَّاخِلَ، بِسِتْرٍ فِيهِ تَصَاوِيرُ، فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَتَكَهُ، فَجَعَلْتُ مِنْهُ مِنْبَذَتَيْنِ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلَى إِحْدَاهُمَا. (مسلم ۹۲۔ ابن ماجه ۳۶۵۳)

(۲۵۷۹۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے گھر میں تصویروں والے پردے لگائے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے تو آپ نے وہ پردے اتار دیئے۔ میں نے ان کے تکیے بنا لیے تو میں نے دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تکیوں میں سے ایک سے ٹیک لگا رکھی تھی۔

(۲۵۷۹۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنِ الْجَعْدِ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي ابْنَةُ سَعْدٍ؛ أَنَّ أَبَاهَا جَاءَ مِنْ فَارِسَ بِوَسَائِدَ فِيهَا تَمَاثِيلُ، فَكُنَّا نَبْسُطُهَا.

(۲۵۷۹۵) حضرت بنت سعد فرماتی ہیں کہ میرے والد فارس سے کچھ تکیے لائے جن پر تصویریں تھیں ہم ان تکیوں کو بچھایا کرتے تھے۔

(۲۵۷۹٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ لَيْثٍ، قَالَ: رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ حَمْرَاءَ فِيهَا تَمَاثِيلُ، فَقُلْتُ لَهُ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا يُكْرَهُ هَذَا لِمَنْ يَنْصِبُهُ وَيَصْنَعُهُ.

(۲۵۷۹٦) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم بن عبداللہ کو دیکھا کہ انہوں نے سرخ تکیے پر ٹیک لگا رکھی تھی جس میں تصاویر تھیں۔ میں نے ان سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تصویریں اس شخص کے لئے مکروہ ہیں جو انہیں سجائے اور آویزاں کرے۔

(۲۵۷۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُ كَانَ يَتَّكِيءُ عَلَى الْمَرَافِقِ فِيهَا التَّمَاثِيلُ؛ الطَّيْرُ وَالرِّجَالُ.

(۲۵۷۹۷) حضرت ہشام بن عروہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد ایسے تکیوں پر ٹیک لگایا کرتے تھے جن پر پرندوں اور آدمیوں کی تصویریں ہوتی تھیں۔

(۲۵۷۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: نُبِّئْتُ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: أَتَى عَلَيَّ صَاحِبٌ لِي فَنَادَانِي فَأَشْرَفْت عَلَيْهِ، فَقَالَ: قُرِءَ عَلَيْنَا كِتَابُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، يَعْزِمُ عَلَى مَنْ كَانَ فِي بَيْتِهِ سِتْرٌ مَنْصُوبٌ فِيهِ تَصَاوِيرُ لِمَا وَضَعَهُ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَبِيتَ عَاصِيًا، فَقُمْنَا إِلَى قِرَامٍ لَنَا فَوَضَعْتُهُ، قَالَ

مُحَمَّدٌ :وَكَانُوا لاَ يَرَوْنَ مَا وُطِءَ وَبُسِطَ مِنَ التَّصَاوِيرِ مِثْلُ الَّذِي نُصِبَ.

(۲۵۷۹۸) حضرت حطان بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک دوست آیا اور اس نے مجھے آواز دی، میں نے جھانک کر اسے دیکھا تو اس نے کہا کہ ہمارے سامنے امیر المؤمنین کا ایک خط پڑھا گیا ہے جس میں لکھا تھا کہ جن گھروں میں ایسے پردے ہیں جن پر تصویریں ہیں ان پر لازم ہے کہ ان پردوں کو اتار دیں۔ پس میں نے رات کو گناہ گار ہونے کی حالت میں گزارنا مناسب نہ سمجھا اور ان پردوں کو اُتار دیا۔ حضرت محمد فرماتے ہیں کہ اسلاف بچھائی جانے والی چیزوں پر تصویروں کو مکروہ خیال نہ فرماتے تھے بلکہ آویزاں کی جانے والی چیزوں پر تصویروں کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(۲۵۷۹۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :كَانَ يُقَالُ فِي التَّصَاوِيرِ فِي الْوَسَائِد وَالْبُسُطِ الَّتِي تُوطَأُ :هُوَ ذل لَهَا.

(۲۵۷۹۹) حضرت عکرمہ ان تصویروں کے بارے میں جو چٹائیوں یا تکیوں پر بنی ہوں فرمایا کرتے تھے کہ یہ ان کی تذلیل ہے۔

(۲۵۸۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :كَانُوا يَكْرَهُونَ مَا نُصِبَ مِنَ التَّمَاثِيلِ نَصْبًا ، وَلاَ يَرَوْنَ بَأْسًا بِمَا وَطِئَتِ الأَقْدَامُ.

(۲۵۸۰۰) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ اسلاف آویزاں کی جانے والی چیزوں میں تصویر کو مکروہ قرار دیتے تھے لیکن بچھائی جانے والی چیزوں میں تصویر کے ہونے پر کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۲۵۸۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِمَا وُطِءَ مِنَ التَّصَاوِيرِ.

(۲۵۸۰۱) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ بچھائی جانے والی چیز پر تصویر کے ہونے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۵۸۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُصَوَّرَ الشَّجَرُ الْمُثْمَرُ.

(۲۵۸۰۲) حضرت مجاہد پھل دار درخت کی تصویر کو بھی مکروہ قرار دیتے تھے۔

(۲۵۸۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :كَانَ فِي مَجْلِسِ مُحَمَّدٍ وَسَائِدُ فِيهَا تَمَاثِيلُ عَصَافِيرَ ، فَكَانَ أُنَاسٌ يَقُولُونَ فِي ذَلِكَ ، فَقَالَ مُحَمَّدٌ :إِنَّ هَؤُلاَءِ قَدْ أَكْثَرُوا ، فَلَوْ حَوَّلْتُمُوهَا.

(۲۵۸۰۳) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت محمد کی مجلس گاہ میں کچھ تکیے تھے جن پر پرندوں کی تصویریں تھیں، لوگ ان سے اس بارے میں سوال کیا کرتے تھے، حضرت محمد نے فرمایا کہ لوگوں نے اس بارے میں بہت سی باتیں کرنا شروع کر دی ہیں تم انہیں ہٹا ہی دو تو اچھا ہے۔

(۲۵۸۰۴) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ:لاَ بَأْسَ بِالصُّورَةِ إِذَا كَانَتْ تُوطَأُ.

(۲۵۸۰۴) حضرت خالد فرماتے ہیں کہ بچھائی جانے والی چیز پر تصویر کے ہونے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۵۸۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ الْمُنْذِرِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِالصُّورَةِ إِذَا كَانَتْ تُوطَأُ.

(۲۵۸۰۵) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ بچھائی جانے والی چیز پر تصویر کے ہونے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۵۸۰۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِیمِ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِی التَّمَاثِیلِ ، مَا کَانَ مَبْسُوطًا یُوطَأُ وَیُبْسَطُ فَلاَ بَأْسَ بِهِ ، وَمَا کَانَ یُنْصَبُ فَإِنِّی أَکْرَهُهَا.

(۲۵۸۰۶) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ بچھائی جانے والی چیز پر تصویر کے ہونے میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ آویزاں کی جانے والی چیز میں میں اسے مکروہ سمجھتا ہوں۔

(۲۵۸۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَی ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ؛ أَنَّهُ کَانَ یَکْرَهُ التَّصَاوِیرَ ، مَا نُصِبَ مِنْهَا وَمَا بُسِطَ.

(۲۵۸۰۷) حضرت زہری ہر چیز میں تصویر کو مکروہ سمجھتے تھے خواہ اسے بچھایا جائے یا آویزاں کیا جائے۔

(۲۵۸۰۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ ، عَنْ أَیُّوبَ ، عَنْ عِکْرِمَةَ ، قَالَ : إِنَّمَا الصُّورَةُ الرَّأْسُ ، فَإِذَا قُطِعَ فَلاَ بَأْسَ.

(۲۵۸۰۸) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ تصویر سر کا نام ہے اگر وہ نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔

(۲۵۸۰۹) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیدٍ ، عَنْ سَلَمَةَ أَبِی بِشْرٍ ، عَنْ عِکْرِمَةَ ؛ قَوْلِهِ : ﴿الَّذِینَ یُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ قَالَ : أَصْحَابُ التَّصَاوِیرِ.

(۲۵۸۰۹) حضرت عکرمہ قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِینَ یُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ (جو لوگ اللہ کو اور اس کے رسول کو تکلیف پہنچاتے ہیں) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد تصویروں والے لوگ ہیں۔

(۲۵۸۱۰) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَی الْقَاسِمِ وَهُوَ بِأَعْلَی مَکَّةَ فِی بَیْتِهِ ، فَرَأَیْتُ فِی بَیْتِهِ حَجَلَةً فِیهَا تَصَاوِیرُ ؛ الْقُنْدُسِ وَالْعَنْقَاءِ.

(۲۵۸۱۰) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ میں حضرت قاسم کے پاس حاضر ہوا وہ مکہ میں اپنے گھر میں تھے۔ میں نے ان کی خواب گاہ میں دیکھا کہ اس پر دریائی کتے اور عنقاء نامی پرندے کی تصویریں تھیں۔

(۲۵۸۱۱) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَی ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِینَارٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : کَانُوا لاَ یَرَوْنَ بِمَا وُطِءَ مِنَ التَّصَاوِیرِ بَأْسًا.

(۲۵۸۱۱) حضرت سالم بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ اسلاف ان چیزوں پر تصویروں میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے جنہیں بچھایا جاتا ہو۔

كِتَابُ الأدبِ

(۱) ما ذكر في الرِّفقِ والتّؤدةِ

ان روایات کا بیان جو نرمی اور محبت کرنے کے بارے میں ذکر کی گئیں

حَدَّثنا أبو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بنُ مُحَمَّد بن أبي شَيْبَةَ قَالَ :

(۲۵۸۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلَالٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ يُحْرَمُ الرِّفْقَ يُحْرَمُ الْخَيْرَ.

(مسلم ۲۰۰۳۔ ابو داؤد ۴۷۷۶)

(۲۵۸۱۲) حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نرمی سے محروم ہے وہ ساری کی ساری بھلائی سے محروم ہے۔

(۲۵۸۱۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنِ الْبَدَاوَةِ فَقَالَتْ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدُو إِلَى هَذِهِ التِّلَاعِ ، وَإِنَّهُ أَرَادَ الْبَدَاوَةَ مَرَّةً ، فَأَرْسَلَ إِلَيَّ نَاقَةً مُحَرَّمَةً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ ، فَقَالَ لِي :يَا عَائِشَةُ ، ارْفُقِي فَإِنَّ الرِّفْقَ لَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ إِلاَّ زَانَهُ ، وَلاَ نُزِعَ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ إِلاَّ شَانَهُ. (ابو داؤد ۲۴۷۰۔ احمد ۶/ ۵۸)

(۲۵۸۱۳) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے صحرا میں مقام ہونے سے متعلق سوال کیا؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ٹیلوں کی طرف جاتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ صحرا میں جانے کا ارادہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کی اونٹنیوں میں سے ایک سرکش اونٹنی میری طرف بھیجی اور مجھ سے فرمایا: اے عائشہ! نرمی اختیار کرو، اس لیے

کہ نرمی جس چیز میں بھی ہوتی ہے اسے خوبصورت بنا دیتی ہے اور کسی چیز سے نرمی نہیں کھینچی جاتی مگر وہ بدصورت ہو جاتی ہے۔

(۲۵۸۱٤) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ ، أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ ، وَمَنْ مُنِعَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ ، مُنِعَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ. (بخاری ۴۶۴۔ ترمذی ۲۰۰۲)

(۲۵۸۱۴) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو نرمی میں سے حصہ دیا گیا تو اس کو بھلائی میں سے حصہ دیا گیا۔ اور جس شخص کو نرمی سے محروم رکھا گیا اس کو بھلائی سے محروم رکھا گیا۔

(۲۵۸۱٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ يُحْرَمُ الرِّفْقَ يُحْرَمُ الْخَيْرَ.

(۲۵۸۱۵) حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بھلائی سے محروم رکھا گیا وہ بھلائی سے محروم رکھا گیا۔

(۲۵۸۱٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ.

(۲۵۸۱۶) حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۲۵۸۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّهُ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ ، الرِّفْقُ رَأْسُ الْحِكْمَةِ.

(۲۵۸۱۷) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تورات میں یوں لکھا ہوا تھا: نرمی حکمت کی بنیاد ہے۔

(۲۵۸۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حدثنا ابن أبي خالد، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ: مَنْ يُؤْتَى الرِّفْقَ فِي الدُّنْيَا يَنْفَعُهُ فِي الآخِرَةِ.

(۲۵۸۱۸) حضرت ابن ابی خالد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قیس رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: یوں بیان کیا جاتا تھا۔ جس شخص کو دنیا میں نرم برتاؤ دیا گیا تو یہ آخرت میں اس کو نفع پہنچائے گا۔

(۲۵۸۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ ، وَيُعْطِي عَلَيْهِ ، وَيُعِينُ عَلَيْهِ مَا لاَ يُعِينُ عَلَى الْعُنْفِ.

(۲۵۸۱۹) حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ نرم برتاؤ والے ہیں، نرمی کو پسند فرماتے ہیں۔ اور اس پر اپنی عطاء سے نوازتے ہیں اور نرمی کی صورت میں مدد فرماتے ہیں جو کہ سختی کی صورت میں نہیں فرماتے۔

(۲۵۸۲۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ يُونُسَ وَحُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيَرْضَاهُ . وَيُعْطِي عَلَيْهِ مَا لاَ يُعْطِي

عَلَى الْعُنْفِ. (بخاری ۴۷۲۔ ابوداؤد ۴۷۷۴)

(۲۵۸۲۰) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ نرم برتاؤ والے ہیں اور نرمی کو پسند فرماتے ہیں اور اس سے راضی ہوتے ہیں اور نرمی کی صورت میں جو انعام دیتے ہیں وہ سختی کی صورت میں نہیں عطاء فرماتے۔

(۲۵۸۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَلِيٍّ ، قَالَ : دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَانْتَجَاهُ دُونِي ، فَقُلْتُ لَهُ : يَا أَبَتِ ، أَيُّ شَيْءٍ قَالَ لَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ : قَالَ لِي : إِذَا هَمَمْتَ بِالأَمْرِ فَعَلَيْكَ بِالتُّؤَدَةِ ، حَتَّى يَأْتِيَكَ اللَّهُ بِالْمَخْرَجِ مِنْ أَمْرِكَ.

(بخاری ۸۸۸)

(۲۵۸۲۱) امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک بلوی آدمی فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے سرگوشی فرمائی۔ تو میں نے اپنے والد سے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا بات کہی؟ تو انہوں نے فرمایا: جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو محبت کرنے کو لازم پکڑ لو یہاں تک کہ اللہ تمہارے معاملہ کا کوئی نہ کوئی حل نکال دے گا۔

(۲۵۸۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ ، وَيُعْطِي عَلَيْهِ مَا لاَ يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ.

(۲۵۸۲۲) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نرم برتاؤ کرنے والے ہیں اور نرمی کو پسند فرماتے ہیں اور نرمی کی صورت میں وہ کچھ دیتے ہیں جو سختی کی صورت میں عطا نہیں فرماتے۔

(۲) ما ذکر فِي حسنِ الخلقِ و کراهيةِ الفحشِ

ان روایات کا بیان جو اچھے اخلاق اور برُے اخلاق کے مکروہ ہونے کے بارے میں ذکر کی گئیں

(۲۵۸۲۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ سَمِعَهُ مِنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا خَيْرُ مَا أُعْطِيَ الْعَبْدُ ؟ قَالَ : خُلُقٌ حَسَنٌ.

(۲۵۸۲۳) حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے پوچھا! اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ایک بندے کو سب سے بہترین چیز کیا دی گئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اچھا اخلاق۔''

(۲۵۸۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، وَمِسْعَرٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا أَفْضَلُ مَا أُعْطِيَ الْمُسْلِمُ ؟ قَالَ : خُلُقٌ حَسَنٌ. (طیالسی ۱۲۳۳۔ طبرانی ۴۷۰)

(۲۵۸۲۴) حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مسلمان کو سب سے افضل

چیز کیا مرحمت کی گئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا اخلاق۔

(۲۵۸۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ سِيَاهٍ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ رِيَاحٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ : كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبُو سَمُرَةَ جَالِسٌ أَمَامِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ لَيْسَا مِنَ الإِسْلاَمِ فِي شَيْءٍ ، وَإِنَّ أَحْسَنَ النَّاسِ إِسْلاَمًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا. (طبرانی ۲۰۷۲)

(۲۵۸۲۵) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایسی مجلس میں تھا جس میں نبی کریم ﷺ بھی موجود تھے۔ اور حضرت ابو سمرہ رضی اللہ عنہ میرے آگے بیٹھے ہوئے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک بداخلاقی اور بدکلامی دونوں کا اسلام میں کوئی حصہ بھی نہیں، اور لوگوں میں بہترین اسلام والا وہ شخص ہے جو ان میں اچھے اخلاق والا ہے۔

(۲۵۸۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا ، وَلاَ مُتَفَحِّشًا ، وَكَانَ يَقُولُ : إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ مَحَاسِنَكُمْ أَخْلاَقًا. (بخاری ۳۵۵۹۔ مسلم ۱۸۱۰)

(۲۵۸۲۶) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ نہ تو بدخلق تھے اور نہ ہی بدکلامی کرنے والے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے: بے شک تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو اچھے اخلاق والے ہیں۔

(۲۵۸۲۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَكْمَلُ النَّاسِ إِيمَانًا وَأَفْضَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا ، وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ. (ابوداؤد ۴۶۵۱۔ احمد ۲/ ۲۵۰)

(۲۵۸۲۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں کامل ترین ایمان والے، اور مؤمنین میں افضل ایمان والے وہ لوگ ہیں جو ان میں سب سے اچھے اخلاق والے ہیں۔ اور تم میں سب سے بہترین وہ لوگ ہیں جو اپنی بیویوں کے لیے اچھے ہیں۔

(۲۵۸۲۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا ، أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا ، وَأَلْطَفُهُمْ بِأَهْلِهِ. (ترمذی ۲۶۱۲۔ حاکم ۵۳)

(۲۵۸۲۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومنین میں کامل ترین ایمان والا وہ شخص ہے جو ان سب میں سب سے اچھے اخلاق والا ہو اور اپنے گھر والوں پر سب سے زیادہ مہربان ہو۔

(۲۵۸۲۹) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ أَحَبَّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبَكُمْ مِنِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، أَحَاسِنُكُمْ أَخْلاَقًا ، وَإِنَّ أَبْعَدَكُمْ مِنِّي

وَأَبْغَضَكُمْ إِلَيَّ ، مَسَاوِئُكُمْ أَخْلاَقًا ، الثَّرْثَارُونَ ، الْمُتَشَدِّقُونَ ، الْمُتَفَيْهِقُونَ .(احمد ۴/ ۱۹۳۔ ابن حبان ۴۸۲)

(۲۵۸۲۹) حضرت ابوثعلبہ الخشنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب اور سب سے زیادہ محبوب وہ شخص ہوگا جو تم میں سے سب سے زیادہ اچھے اخلاق والا ہوگا۔ اور بے شک مجھ سے دور اور سب سے زیادہ مبغوض وہ شخص ہوگا جو تم میں برے اخلاق والا، بکواس کرنے والا، فحش کلام کرنے والا، اور تکبر کرنے والا ہوگا۔

(۲۵۸۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِءُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا.

(احمد ۲/ ۵۲۷۔ دارمی ۲۷۹۲)

(۲۵۸۳۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومنین میں کامل ترین ایمان والے وہ لوگ ہیں جو ان میں اچھے اخلاق والے ہیں۔

(۲۵۸۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ ، وَلاَ الْجَعْظَرِيُّ ، وَالْجَوَّاظُ :الْفَظُّ الْغَلِيظُ.

(مسلم ۲۱۹۰۔ ابوداؤد ۴۷۶۸)

(۲۵۸۳۱) حضرت حارثہ بن وہب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بدخلق اور بدکلام جنت میں داخل نہیں ہو گا۔ جواظ سے مراد، بدخو بدکردار ہے۔

(۲۵۸۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ ، عَنْ عَطَاءٍ الْكَيْخَارَانِيِّ ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ.

(ابوداؤد ۴۷۶۶۔ احمد ۶/ ۴۴۶)

(۲۵۸۳۲) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ترازو میں اچھے اخلاق سے زیادہ کوئی چیز وزنی نہیں ہوگی۔

(۲۵۸۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :يَا مُعَاذُ ، وَقَدْ قَالَ وَكِيعٌ بِأُخَرَةٍ :يَا أَبَا ذَرٍّ ، أَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا ، وَخَالِقِ النَّاسَ خُلُقًا حَسَنًا.

(۲۵۸۳۳) حضرت میمون بن ابی شعیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاذ رضی اللہ عنہ، اور حضرت وکیع رحمہ اللہ نے دوسرے موقع پر ارشاد فرمایا: اے ابوذر! برائی کے بعد نیکی کرلیا کرو۔ یہ نیکی برائی کو مٹا دے گی۔ اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔

(۲۵۸۳٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ شِرَارَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِي يُتَّقَى مَخَافَةَ فُحْشِهِ. (بخاری ۶۰۵۴۔ ابوداؤد ۴۷۵۸)

(۲۵۸۳۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک قیامت کے دن بدترین لوگ وہ ہوں گے جن کی فحش باتوں کے ڈر سے بچا جاتا ہے۔

(۲۵۸۳۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :أَلأَمُ أَخْلاَقِ الْمُؤْمِنِ :الْفُحْشُ.

(۲۵۸۳۵) حضرت ابوالاحوص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مومن کا گھٹیا اخلاق فحش گوئی ہے۔

(۲۵۸۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ لِرَجُلٍ :أَوْصِنِي ، قَالَ :أَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا ، وَخَالِقِ النَّاسَ خُلُقًا حَسَنًا. (ترمذی ۱۹۸۷)

(۲۵۸۳۶) حضرت حکیم بن جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی سے کہا: مجھے کچھ نصیحت کر دو، اس شخص نے کہا: برائی کے بعد نیکی کر لیا کرو یہ نیکی اس برائی کو مٹا دے گی۔ اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آیا کرو۔

(۲۵۸۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ ، قَالَ :كَانَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنْ أَفْكَهِ النَّاسِ إِذَا خَلاَ مَعَ أَهْلِهِ ، وَأَزْمَتِهِ إِذَا جَلَسَ مَعَ الْقَوْمِ.

(۲۵۸۳۷) حضرت ثابت بن عبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ لوگوں میں سب سے زیادہ خوش طبع ہوتے جب وہ خلوت میں اپنے گھر والوں کے ساتھ ہوتے، اور سب سے زیادہ باوقار اور کم گو تھے جب لوگوں کے ساتھ بیٹھتے۔

(۲۵۸۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لَهَا :يَا عَائِشَةُ ، لاَ تَكُونِي فَاحِشَةً. (مسلم ۱۱۔ احمد ۶/ ۲۲۹)

(۲۵۸۳۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے عائشہ: تم فحش گو مت بنو۔

(۲۵۸۳۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْجَدَلِيِّ أَبِي عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَائِشَةَ : كَيْفَ كَانَ خُلُقُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَتْ :كَانَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا ، لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا ، وَلاَ مُتَفَحِّشًا ، وَلاَ سَخَّابًا فِي الأَسْوَاقِ. (احمد ۶/ ۲۳۶۔ ابن حبان ۶۴۴۳)

(۲۵۸۳۹) حضرت ابوعبداللہ جدلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کیسے تھے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے اچھے اخلاق والے تھے۔ نہ بدکردار تھے اور نہ ہی بدکلام اور نہ ہی بازار میں شور شرابا کرنے والے تھے۔

(۲۵۸٤۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ جُهَيْنَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ : خَيْرُ مَا أُعْطِيَ الْمُؤْمِنُ خُلُقٌ حَسَنٌ ، وَشَرُّ مَا أُعْطِيَ الرَّجُلُ قَلْبُ سُوءٍ فِي صُورَةٍ حَسَنَةٍ.

(۲۵۸۴۰) قبیلہ جھینہ کے ایک آدمی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن کو سب سے بہتر چیز جو عطا کی گئی وہ اچھا اخلاق ہے۔ اور سب سے بری چیز جو آدمی کو عطا کی گئی وہ خوبصورت چہرے میں بُرا دل ہے۔

(۲۵۸٤۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ ، عَنْ أَبِيهِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ ، عَنْ أَبِيهِ شُرَيْحٍ ، عَنْ جَدِّهِ هَانِءِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ يُوجِبُ لِي الْجَنَّةَ ، قَالَ : عَلَيْكَ بِحُسْنِ الْكَلَامِ ، وَبَذْلِ الطَّعَامِ.

(ابو داؤد ۴۹۱۶۔ نسائی ۵۹۴۰)

(۲۵۸۴۱) حضرت ہانی بن شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی ایسی چیز بتلائیے جو میرے لیے جنت کو واجب کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم پر کلام کی عمدگی اور کھانا کھلانا لازم ہے۔

(۲۵۸٤۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَنْ تَسَعُوا النَّاسَ بِأَمْوَالِكُمْ فَلْيَسَعْهُمْ مِنْكُمْ بَسْطُ وَجْهٍ ، وَحُسْنُ خُلُقٍ. (بزار ۱۹۷۷)

(۲۵۸۴۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ہرگز اپنے مالوں کے ذریعہ لوگوں سے مقابلہ مت کرو، پس چاہیے کہ تم ان سے خوشگوار چہرے اور اچھے اخلاق میں مقابلہ کرو۔

(۲۵۸٤۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : حَسَبُ الرَّجُلِ : دِينُهُ ، وَمُرُوءَتُهُ : خُلُقُهُ ، وَأَصْلُهُ : عَقْلُهُ.

(۲۵۸۴۳) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: آدمی کا حسب اس کا دین ہے۔ اور اس کی مروت اس کا اخلاق ہے۔ اور اس کی اصل اس کی عقل ہے۔

(۲۵۸٤٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ الأَنْصَارِيَّ ، قَالَ : سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالإِثْمِ قَالَ : الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ ، وَالإِثْمُ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ ، وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ. (بخاری ۲۹۵۔ مسلم ۱۹۸۰)

(۲۵۸۴۴) حضرت نواس بن سمعان انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے متعلق سوال کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نیکی اچھا اخلاق ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تم یہ ناپسند کرو کہ لوگ اس پر واقف ہوں۔

(۲۵۸٤٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَنَسٌ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا. (مسلم ۲۶۷۔ احمد ۳/ ۲۱۲)

(۲۵۸۴۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے اچھے اخلاق کے حامل تھے۔

(۲۵۸٤٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ خَلَفِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، قَالَ : قُلْتُ لأُمِّ الدَّرْدَاءِ : مَا سَمِعْتَ

مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شیئا ؟ قَالَتْ :نَعَمْ ، دَخَلْت عَلَیْهِ وَهُوَ جَالِسٌ ، أَوْ قَالَتْ فِی الْمَسْجِدِ ، أَوْ ذَکَرَتْ غَیْرَهُ فَسَمِعْته یَقُولُ :أَوَّلُ مَا یُوضَعُ فِی الْمِیزَانِ الْخُلُقُ الْحَسَنُ. (طبرانی ۶۴۷)

(۲۵۸۴۶) حضرت میمون بن مھران ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ام الدرداء ؓ سے پوچھا: کیا آپ نے نبی کریم ﷺ سے کوئی حدیث سنی؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! میں نبی کریم ﷺ کے پاس آئی، اس حال میں کہ آپ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے یا فرمایا کہ آپ ﷺ مسجد میں تھے یا کوئی اور بات ذکر فرمائی۔ پس میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سُنا: ترازو میں سب سے پہلے اچھے اخلاق کو رکھا جائے گا۔

(۲۵۸٤۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِیهِ ، قَالَ :مَکْتُوبٌ فِی التَّوْرَاةِ :یَکُونُ وَجْهُك بَسْطًا وَکَلِمَتُك طَیِّبَةً تَکُونُ أَحَبَّ إِلَی النَّاسِ مِنَ الَّذِینَ یُعْطُونَهُمُ الْعَطَاءَ.

(۲۵۸۴۷) حضرت ہشام بن عروہ ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ ؒ نے ارشاد فرمایا: تورات میں یوں لکھا ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ اس کا چہرہ خوشگوار ہو اور اس کی بات پاکیزہ ہو۔ تو وہ لوگوں کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو جائے گا جس کو وہ انعام سے نوازتے ہیں۔

(۲) ما ذکر فِی الحیاءِ وما جاء فِیهِ

ان روایات کا بیان جو حیا اور اس کی فضیلت کے بارے میں ذکر کی گئیں

(۲۵۸٤۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُکَیْنٍ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ سُهَیْلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِینَارٍ ، عَنْ أَبِی صَالِحٍ ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :الإِیمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّونَ بَابًا ، أَوْ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ بَابًا أَعْظَمُهَا لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الأَذَی عَنِ الطَّرِیقِ، وَالْحَیَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الإِیمَانِ.(بخاری ۹۔ مسلم ۵۸)

(۲۵۸۴۸) حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان کے ساٹھ سے اوپر دروازے ہیں، یا فرمایا: ایمان کے ستر سے کچھ اوپر دروازے ہیں۔ ان میں سب سے عظیم ترین! لا الہ الا اللّٰہ کا کہنا ہے۔ اور سب سے ادنیٰ ترین! راستہ سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا ہے۔ اور حیا بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے۔

(۲۵۸٤۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِیهِ ، انه قَالَ سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً یَعِظُ أَخَاهُ فِی الْحَیَاءِ ، فَقَالَ :الْحَیَاءُ مِنَ الإِیمَانِ. (مسلم ۵۹۔ احمد ۲/ ۹)

(۲۵۸۴۹) حضرت سالم ؒ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو سنا کہ وہ اپنے بھائی کو حیا کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا۔ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حیاء ایمان میں سے ہے۔

(۲۵۸۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِینَارٍ ، عَنْ أَبِی صَالِحٍ ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ،

قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الإِيمَانِ. (ابن ماجه ۵۷۔ نسائی ۱۱۷۳۷)

(۲۵۸۵۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے۔

(۲۵۸۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، قَالَ :ذَكَرَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ :قَالَ أَشَجُّ بَنِي عَصَرَ :قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ فِيكَ لَخُلُقَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ ، قَالَ :قُلْتُ :مَا هُمَا ؟ قَالَ :الْحِلْمُ وَالْحَيَاءُ ، قَالَ :قُلْتُ :أَقَدِيمًا كَانَ أَوْ حَدِيثًا ؟ قَالَ :لاَ بَلْ قَدِيمًا ، قُلْتُ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَبَلَنِي عَلَى خُلُقَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ. (نسائی ۷۷۴۶۔ احمد ۴/ ۲۰۶)

(۲۵۸۵۱) حضرت اشج بنو عصر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک تمہارے میں دو خصلتیں ایسی ہیں اللہ جن سے محبت فرماتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے پوچھا: وہ دونوں کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عجز وانکساری اور حیا۔ میں نے پوچھا: یہ پرانی ہیں یا جدید؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں بلکہ پرانی ہیں، میں نے کہا: سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے میری فطرت میں دو خصلتیں رکھیں جو اللہ کو محبوب ہیں۔

(۲۵۸۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ رَبَاحٍ ، عَنْ أَبِي السَّوَّارِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ. (بخاری ۶۱۱۷۔ احمد ۴/ ۴۲۶)

(۲۵۸۵۲) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیا ساری کی ساری بھلائی ہے۔

(۲۵۸۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْحَيِيَّ الْحَلِيمَ المتعفف ، وَيُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيءَ السَّائِلَ الْمُلْحِفَ.

(۲۵۸۵۳) حضرت میمون بن ابی شبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ حیادار، بردبار، سفید پوش کو پسند فرماتے ہیں۔ اور فحش کلام کرنے والے، اور لوگوں سے چمٹ کر مانگنے والے کو مبغوض رکھتے ہیں۔

(۲۵۸۵٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْحَيَاءُ مِنَ الإِيمَانِ ، وَالإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ ، وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ ، وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ.

(ترمذی ۲۰۰۹۔ احمد ۲/ ۵۰۱)

(۲۵۸۵۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیاء ایمان میں سے ہے۔ اور ایمان جنت میں ہوگا۔ اور بدگوئی

(۲۵۸۵۵) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مَوْلًى لأَنَسٍ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنْ عَذْرَاءَ فِي خِدْرِهَا ، وَكَانَ إِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ. (بخاری ۳۵۶۲۔ احمد ۳/ ۹۱)

(۲۵۸۵۵) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ حیادار تھے باکرہ عورت سے اس کی شرم میں۔ اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز کو ناپسند سمجھتے تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے میں اس کے اثرات پہچان لیتے۔

(۲۵۸۵۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : دَخَلَ عُيَيْنَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَسْتَأْذِنْ ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَنْ هَذَا ؟ قَالَ : هَذَا أَحْمَقُ مُطَاعٌ فِي قَوْمِهِ ، قَالَ : ثُمَّ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَاسْتَتَرَ ، ثُمَّ شَرِبَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا هَذَا ؟ قَالَ : هَذَا الْحَيَاءُ خُلَّةٌ فِيهِمْ أُعْطُوهَا وَمُنِعتموها.

(۲۵۸۵۶) حضرت قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیینہ رحمہ اللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنا چاہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اجازت نہیں دی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کون شخص ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بے وقوف ہے جس کی قوم میں اطاعت کی جاتی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پینے کی کوئی چیز لائی گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو چھپا کر نوش فرمایا، تو وہ شخص کہنے لگا: یہ کیا طریقہ ہے؟ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حیا ان کے درمیان ایک خصلت ہے جو ان لوگوں کو عطا کی گئی ہے۔ اور تمہیں اس سے محروم رکھا گیا ہے۔

(۲۵۸۵۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : آخِرُ مَا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ : إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ. (بخاری ۳۴۸۳۔ احمد ۴/ ۱۲۲)

(۲۵۸۵۷) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخری بات جو لوگوں نے کلام نبوت سے حاصل کی وہ یہ ہے: جب تم حیا نہ کرو تو جو چاہے کرو۔

(۲۵۸۵۸) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَحْوَصِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قِلَّةُ الْحَيَاءِ كُفْرٌ.

(۲۵۸۵۸) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیا کا تھوڑا ہونا کفر ہے۔

(۲۵۸۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جَرِيرٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ ، قَالَ : أَكْثَرُ ظَنِّي أَنَّهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ عُمَرَ : إِنَّ الْحَيَاءَ وَالإِيمَانَ قُرِنَا جَمِيعًا ، فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُهُمَا رُفِعَ الآخَرُ. (حاکم ۲۲)

(۲۵۸۵۹) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً حیا اور ایمان دونوں اکٹھے ملے ہوئے ہیں، پس جب ان میں سے ایک اٹھتا ہے تو دوسرا بھی اُٹھ جاتا ہے۔

(۲۵۸۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ : الْحَيَاءُ مِنَ الإِيمَانِ ، وَالإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ ، وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ ، وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ.

(۲۵۸۶۰) حضرت حصین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت بکر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: حیاء ایمان میں سے ہے اور ایمان جنت میں ہوگا۔ بے حیائی جفا ہے اور جفا جہنم میں لے جاتی ہے۔

(۲۵۸٦۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ (وَسَيِّدًا) ، قَالَ :الْحَلِيمُ.

(۲۵۸٦۱) حضرت سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کہ سورۃ آل عمران کی آیت میں سَیِّدًا سے مراد بردبار ہے۔

(۲۵۸٦۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي سَلَمَةُ بْنُ صَفْوَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ رُكَانَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ خُلُقًا ، وَخُلُقُ الإِيمَانِ الْحَيَاءُ. (ابن ماجه ۴۱۸۱)

(۲۵۸٦۲) حضرت یزید بن طلحہ بن رکانہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک ہر چیز کا کوئی نہ کوئی خلق ہوتا ہے اور ایمان کا خلق حیا ہے۔

(۲۵۸٦۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَشْعَثِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ ضَعْفًا ، وَإِنَّ مِنْهُ وَقَارًا لِلَّهِ.

(۲۵۸٦۳) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیا کی ایک قسم کمزوری کا سبب ہے اور ایک قسم اللہ کی طرف سے ملنے والی عزت کا سبب ہے۔

(٤) ما ذكر في الرّحمة من الثّواب

ان روایات کا بیان جو رحم کے ثواب کے بارے میں ذکر کی گئیں

(۲۵۸٦٤) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِي قَابُوسَ مَوْلًى لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَان ، ارْحَمُوا من في الأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ. (ابوداؤد ۴۹۰۲۔ ترمذی ۱۹۲۴)

(۲۵۸٦۴) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رحم کرنے والوں پر رحمٰن بھی رحم فرماتا ہے، تم لوگ زمین میں رہنے والوں پر رحم کھاؤ، آسمان والا بھی تم پر رحم کرے گا۔

(۲۵۸٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لاَ يَرْحَمُ النَّاسَ. (مسلم ۱۸۰۹)

(۲۵۸٦۵) حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔

(۲۵۸٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لاَ يَرْحَمُ النَّاسَ.

(۲۵۸٦٦) حضرت جریر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔

(۲۵۸۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ. (بخاری ۷۳۷۶۔ ترمذی ۱۹۲۲)

(۲۵۸۶۷) حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۲۵۸۶۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو يَرْوِيهِ ، قَالَ : مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا ، وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرِنَا ، فَلَيْسَ مِنَّا. (ابوداؤد ۴۹۰۴۔ احمد ۲/ ۲۲۲)

(۲۵۸۶۸) حضرت عبید اللہ بن عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کا حق نہیں پہچانتا، پس وہ ہم میں سے نہیں۔

(۲۵۸۶۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ أَبَا الْقَاسِمِ ، صَاحِبَ هَذِهِ الْحُجْرَةِ : لاَ تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ إلاَّ مِنْ شَقِيٍّ ، قَالَ شُعْبَةُ : وَجَدْتُه مَكْتُوبًا عِنْدِي. (احمد ۲/ ۳۰۱۔ طیالسی ۲۵۲۹)

(۲۵۸۶۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ صادق و مصدوق ہیں اور اس حجرے والے ہیں کو فرماتے ہوئے سنا: رحمت نہیں چھینی جاتی مگر بد بخت سے، حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے اس روایت کو اپنے پاس لکھا ہوا بھی پایا۔

(۲۵۸۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَجُلاً ، قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي لأَذْبَحُ الشَّاةَ وَأَنا أَرْحَمُهَا ، أَوْ قَالَ : إِنِّي لأَرْحَمُ الشَّاةَ إِذَا ذَبَحْتهَا ، فَقَالَ : إِنَّ الشَّاةَ إِنْ رَحِمْتَهَا رَحِمَكَ اللَّهُ مَرَّتَيْنِ. (بخاری ۳۷۳۔ احمد ۳/ ۴۳۶)

(۲۵۸۷۰) حضرت قرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: میں نے بکری کو ذبح کیا اس حال میں کہ میں نے اس پر بہت رحم کھایا یا یوں عرض کیا: یقیناً میں نے بکری پر بہت رحم کھایا جب میں نے اس کو ذبح کیا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اگر تو نے بکری پر رحم کھایا تو اللہ تجھ پر رحم کرے گا۔ آپ نے دو مرتبہ یہ ارشاد فرمایا۔

(۲۵۸۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ السَّدُوسِيِّ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، عَنْ أَخِيهِ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ لَيَرْحَم بِرَحْمَةِ الْعُصْفُورِ.

(۲۵۸۷۱) حضرت ابو العلاء بن عبد اللہ بن الشخیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے بھائی حضرت مطرف بن عبد اللہ بن الشخیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ رحم کرتا چڑیا پر رحم کرنے سے۔

(۲۵۸۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لاَ يَرْحَمُ النَّاسَ.

(۲۵۸۷۲) حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔

(٢٥٨٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ ارْحَمْ مَنْ فِي الأَرْضِ يَرْحَمْكَ مَنْ فِي السَّمَاءِ.

(۲۵۸۷۳) حضرت ابوعبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تو زمین والوں پر رحم کر آسمان وا تجھ پر رحم کرے گا۔

(٢٥٨٧٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:بَلَغَنِي، أَنَّهُ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ كَمَا تَرْحَمُونَ تُرْحَمُونَ.

(۲۵۸۷۴) حضرت ھشام بن عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اُن کے والد حضرت عروہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بے شک تورات میں لکھا ہے کہ جیسے تم رحم کرو گے تم پر رحم کیا جائے گا۔

(٢٥٨٧٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ.

(۲۵۸۷۵) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ اپنے رحم کرنے والے بندوں پر رحم کرتا ہے۔

(٢٥٨٧٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وعلى بن هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ لاَ يَرْحَمْ لاَ يُرْحَمْ.

(۲۵۸۷۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

(٥) ما لاَ ينبغِي مِن هِجرانِ الرّجلِ أخاه

اس بات کا بیان کہ آدمی کے لئے مناسب نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے قطع تعلقی کرے

(٢٥٨٧٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :لاَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلاَثٍ ، يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هَذَا وَيَصُدُّ هَذَا ، وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَ بِالسَّلاَمِ. (مسلم ۱۹۸۴۔ ترمذی ۱۹۳۲)

(۲۵۸۷۷) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ و اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلقی کرے۔ وہ دونوں آپس میں ملیں تو یہ اُس سے اعراض کرے اور وہ اِس سے اعراض کرے اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کر لے۔

(٢٥٨٧٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَم ، عَنْ إِسرَائيل ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :لاَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلاَثٍ. (بخاری ۲۳۶۔ ابویعلی ۷۱۶)

(۲۵۸۷۸) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ تک قطع تعلق کرے۔

(۲۵۸۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيرٍ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :لاَ هِجْرَةَ بَيْنَ الْمُسْلِمَينِ فَوْقَ ثَلاَثٍ.

(۲۵۸۷۹) حضرت ابوالاحوص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: دو مسلمانوں کے درمیان تین دن سے زیادہ قطع تعلقی جائز نہیں۔

(۲۵۸۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِءُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ يَحْيَى الْمَعَافِرِيِّ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنْ هَاجَرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلاَثٍ ، فَهُوَ فِي النَّارِ إِلاَّ أَنْ يَتَدَارَكَهُ اللَّهُ مِنْهُ بِتَوْبَةٍ.

(۲۵۸۸۰) حضرت عامر بن یحییٰ معافری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت فضالہ بن عبید نے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی رضی اللہ عنہ ہیں ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے بھائی سے تین دن سے زائد قطع تعلقی کرتا ہے تو وہ جہنم میں ہوگا مگر یہ کہ وہ اس بات کا تدارک توبہ کے ذریعہ کرلے۔

(۲۵۸۸۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:أَلاَ لاَ تَبَاغَضُوا، وَلاَ تَحَاسَدُوا، وَلاَ تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا، وَلاَ يَهْجُرَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ.

(بخاری ۶۰۶۵۔ مسلم ۱۹۸۳)

(۲۵۸۸۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! تم آپس میں بغض مت رکھو، اور تم حسد مت کرو، اور نہ ایک دوسرے سے پیٹھ پھرو، اور اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ اور تم میں سے کوئی بھی اپنے بھائی سے تین دن سے زائد تک قطع تعلقی مت کرے۔

(۲۵۸۸۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ الْقُرَشِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَوْسَطَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَوْسَطَ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرٍ يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَحَاسَدُوا ، وَلاَ تَبَاغَضُوا ، وَلاَ تَقَاطَعُوا ، وَلاَ تَدَابَرُوا ، وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا.

(ابن ماجہ ۳۸۴۹۔ طیالسی ۵)

(۲۵۸۸۲) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ آپس میں حسد مت کرو، اور نہ ہی قطع تعلقی کرو، اور نہ ایک دوسرے سے پیٹھ پھیرو، اور اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔

(۲۵۸۸۳) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : لَا هِجْرَةَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ فَوْقَ ثَلَاثٍ.

(۲۵۸۸۳) حضرت تیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: دو مسلمانوں کے درمیان تین دن سے زائد قطع تعلقی جائز نہیں ہے۔

(۲۵۸۸٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْمٍ يَجُرُّونَ حَجَرًا فَقَالَ : مَا هَذِهِ ؟ قَالُوا : حَجَرُ الأَشِدَّاءِ ، قَالَ : أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَشَدَّ مِنْ هَذَا ؟ الَّذِي يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ فَيَغْلِبُ شَيْطَانَهُ فَيَأْتِيهِ فَيُكَلِّمُهُ. (بزار ۲۰۵۳)

(۲۵۸۸۴) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چند لوگوں کے پاس سے گزرے جو ایک پتھر کھینچ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: بہت زیادہ بھاری پتھر ہے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ سخت چیز کے بارے میں نہ بتلاؤں؟ وہ یہ ہے کہ دو بھائیوں کے درمیان قطع تعلقی ہو، پس وہ شیطان پر غالب آ جاتا ہے کہ وہ اپنے بھائی کے پاس آتا ہے اور اس سے بات شروع کرتا ہے۔

(۲۵۸۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ.

(۲۵۸۸۵) حضرت قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زائد تک قطع تعلقی رکھے۔

(۲۵۸۸٦) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِلَالٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ. (مسلم ۱۹۸۴۔ ابوداؤد ۴۸۷۸)

(۲۵۸۸۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زائد تک قطع تعلقی رکھے۔

(٦) ما ذُكِرَ فِي الغضبِ مِمَّا يقوله الرجل

ان روایات کا بیان جو غصہ کے بارے میں ہیں، اور آدمی غصہ میں کیا کہے

(۲۵۸۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْد ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا تَعُدُّونَ الصُّرَعَةَ فِيكُمْ ؟ قَالَ : الَّذِي لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ ، قَالَ : لَا وَلَكِنَّهُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ. (مسلم ۲۰۱۴۔ ابوداؤد ۴۷۴۶)

(۲۵۸۸۷) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ پہلوان کسے کہتے ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: وہ شخص جسے بہت سے آدمی بھی نہ پچھاڑ سکیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، بلکہ وہ شخص جو غصہ کے وقت

اپنے نفس کو قابو رکھے وہ اصل پہلوان ہے۔

(۲۵۸۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَسِّرُوا ، وَلاَ تُعَسِّرُوا ، قَالَهَا ثَلاَثًا فَإِذَا غَضِبْتَ فَاسْكُتْ. (بزار ۱۵۲)

(۲۵۸۸۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ آسانی پیدا کرو، مشکل پیدا مت کرو، یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی، پھر فرمایا: پس جب تجھے غصہ آ جائے تو خاموش ہو جا۔

(۲۵۸۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنِ ابْنِ عَمٍّ لَهُ مِنْ تَمِيمٍ ، عَنْ جَارِيَةَ بْنِ قُدَامَةَ ، أَنَّهُ قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، قُلْ لِي قَوْلاً وَأَقِلَّ لَعَلِّي أَعِيهِ ، قَالَ : لاَ تَغْضَبْ ، فَأَعَادَ عَلَيْهِ مِرَارًا كُلَّ ذَلِكَ يَقُولُ : لاَ تَغْضَبْ. (احمد ۳/ ۴۸۴)

(۲۵۸۸۹) حضرت جاریہ بن قدامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کچھ نصیحت کر دیں اور مختصر نصیحت ہو تاکہ میں اس کو محفوظ کر سکوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو غصہ مت کیا کر، آپ رضی اللہ عنہ نے بار بار اپنا سوال دہرایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بار یہی بات ارشاد فرمائی: تو غصہ مت کیا کر۔

(۲۵۸۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ جَارِيَةَ بْنِ قُدَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَمٍّ لَهُ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ. (طبرانی ۲۱۰۴)

(۲۵۸۹۰) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۲۵۸۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ ، قَالَ : اسْتَبَّ رَجُلاَنِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا تَحْمَرُّ عَيْنَاهُ وَتَنْتَفِخُ أَوْدَاجُهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي لأَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا هَذَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ : أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالَ : الرَّجُلُ : وَهَلْ تَرَى بِي مِنْ جُنُونٍ. (مسلم ۲۰۱۵۔ ابوداؤد ۴۷۴۸۱)

(۲۵۸۹۱) حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دوسرے کو سب وشتم کیا پس ان دونوں میں سے ایک کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور اس کی گردن کی رگیں پھول گئیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ شخص اس کو پڑھ لے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے۔ وہ کلمہ یہ ہے: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے، پس وہ آدمی کہنے لگا کیا تم مجھے مجنون سمجھتے ہو؟

(۲۵۸۹۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ مُعَاذٍ ، قَالَ : اسْتَبَّ رَجُلاَنِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا غَضَبًا شَدِيدًا حَتَّى أَنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنَّ أَنْفَهُ يَتَمَزَّعُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي لأَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا هَذَا

الْغَضْبَانُ لَذَهَبَ غَضَبُهُ :أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ. (ابوداؤد ۴۷۸۰۔ ترمذی ۳۴۵۲)

(۲۵۸۹۲) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دوسرے کو گالیاں دیں، پس ان میں سے ایک کو بہت سخت غصہ آ گیا یہاں تک کہ مجھے خیال آنے لگا کہ کہیں غصہ سے اس کی ناک ہی نہ پھٹ پڑے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں اگر یہ غصہ میں مبتلا شخص اس کلمہ کو پڑھ لے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے، وہ کلمہ یہ ہے: میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں جو عظیم ذات ہے، شیطان مردود سے۔

(۲۵۸۹۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :اتَّقُوا الْغَضَبَ فَإِنَّهَا جَمْرَةٌ تُوقَدُ فِي قَلْبِ ابْنِ آدَمَ ، أَلَمْ تَرَ إِلَى انْتِفَاخِ أَوْدَاجِهِ وَحُمْرَةِ عَيْنَيْهِ ، فَمَنْ أَحَسَّ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَلْيَلْزِقْ بِالأَرْضِ. (بخاری ۲۸۴۲۔ مسلم ۱۳۱)

(۲۵۸۹۳) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سُنا: تم لوگ غصہ سے بچو۔ بے شک یہ انگارہ ہے جو ابن آدم کے دل میں سلگتا ہے۔ کیا تم غصہ میں مبتلا شخص کی پھولی ہوئی رگیں اور اس کی سرخ آنکھیں نہیں دیکھتے؟ پس جو شخص تھوڑا سا بھی غصہ محسوس کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ زمین پر لیٹ جائے۔

(۲۵۸۹٤) حَدَّثَنَا دَاوُد بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ ، إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ. (بخاری ۶۱۱۴۔ مسلم ۱۰۷)

(۲۵۸۹۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں ہے طاقت ور پہلوان جو لوگوں کو پچھاڑ دے بلکہ طاقت ور پہلوان تو وہ ہے جو اپنے نفس کو غصہ کے وقت میں قابو رکھے۔

(۲۵۸۹٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُل ، فَقَالَ :أَوْصِنِي بِكَلِمَةٍ ، وَلَا تُكْثِرْ عَلَيَّ ، قَالَ :اجْتَنِبِ الْغَضَبَ ، فَأَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ :اجْتَنِبِ الْغَضَبَ ، فَأَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ :اجْتَنِبِ الْغَضَبَ.

(احمد ۵/ ۴۰۸۔ مالك ۹۰۶)

(۲۵۸۹۵) حضرت حمید بن عبد الرحمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ مجھے چند کلمات کی وصیت فرما دیجئے اور مجھ پر کثرت مت کیجئے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غصہ سے اجتناب کرو، اس نے پھر اپنا سوال دہرایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غصہ سے اجتناب کرو، اس شخص نے پھر اپنا سوال دہرایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غصہ سے اجتناب کرو۔

(۷) ما قالوا فِي البِرِّ وصِلةِ الرّحِمِ

بعض لوگوں نے نیکی اور صلہ رحمی کے بارے میں یوں فرمایا

(۲۵۸۹۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بن عوف عَادَ أَبَا الرَّدَّادِ فَقَالَ : خَيْرُهُمْ وَأَوْصَلُهُمْ أَبُو مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَوْفٍ ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :قَالَ اللَّهُ :أَنَا اللَّهُ وَأَنَا الرَّحْمَان ، وَهِيَ الرَّحِمُ ، شَقَقْتُ لَهَا اسْمًا مِنِ اسْمِي ، فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ ، وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهُ. (ترمذی ۱۹۰۷۔ ابوداؤد ۱۶۹۱)

(۲۵۸۹۶) حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے حضرت ابوالرداد ؒ کی عیادت کی اور فرمایا: لوگوں میں بہترین شخص وہ ہے جو سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والا ہو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ نے فرمایا! میں اللہ ہوں اور میں رحمٰن ہوں اور یہی رحم ہے میں نے اپنے نام میں سے ایک نام مشتق کر دیا۔ پس جو شخص صلہ رحمی کرے گا تو میں اس کو جوڑ دوں گا اور جو شخص قطع تعلقی کرے گا تو میں اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا۔

(۲۵۸۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مُزَرِّدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ ، تَقُولُ :مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللَّهُ ، وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللَّهُ. (بخاری ۵۹۸۹۔ مسلم ۱۹۸۱)

(۲۵۸۹۷) حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رشتہ داری اللہ کے عرش سے معلق ہے اور یوں کہتی ہے: جو شخص اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کا معاملہ کرے گا تو اللہ اس پر مہربانی کرے گا، اور جو قطع تعلقی کرے گا تو اللہ اس سے رحمت کو منقطع کر دے گا۔

(۲۵۸۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلاَمٍ ، قَالَ :لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ نَحْوَهُ فَأَتَيْته ، فَلَمَّا نَظَرْت إلَيْهِ عَرَفْت أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّاب ، فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ سَمِعْته يَقُولُ :يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، أَفْشُوا السَّلاَمَ ، وَصِلُوا الأَرْحَامَ ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ ، وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ. (ترمذی ۲۴۸۵۔ احمد ۵/ ۴۵۱)

(۲۵۸۹۸) حضرت عبداللہ بن سلام ؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے، تو لوگ جلدی آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے، آپ ؓ کہتے ہیں کہ میں بھی آپ ﷺ کے پاس آیا جب میں نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا تو میں نے پہچان لیا کہ بے شک آپ ﷺ کا چہرہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہے اور سب سے پہلی بات جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنی وہ یہ تھی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ، اور صلہ رحمی کرو اور کھانا کھلاؤ، اور رات کو نماز پڑھو، اس حال میں

کہ لوگ سو رہے ہوں۔

(۲۵۸۹۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : وَالَّذِي فَلَقَ الْبَحْرَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ، إِنَّ فِي التَّوْرَاةِ مَكْتُوبًا : ابْنَ آدَمَ ، اتَّقِ رَبَّكَ ، وَابْرُرْ وَالِدَيْكَ ، وَصِلْ رَحِمَكَ ، أَمُدَّ لَكَ فِي عُمْرِكَ ، وَأُيَسِّرْ لَكَ يُسْرَكَ ، وَأَصْرِفْ عَنْكَ عُسْرَكَ.

(۲۵۸۹۹) حضرت ابو مروان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے بنی اسرائیل کے لیے سمندر کو پھاڑا، تورات میں لکھا ہوا ہے، اے ابن آدم! اپنے رب سے ڈر، اپنے والدین سے نیکی کا معاملہ کر، اور اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کا معاملہ کر، میں تیری عمر میں اضافہ کر دوں گا، اور میں تیرے لیے آسانیاں پیدا کر دوں گا اور میں تیری مشکلوں کو تجھ سے پھیر دوں گا۔

(۲۵۹۰۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مَغْرَاءَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : مَنِ اتَّقَى رَبَّهُ وَوَصَلَ رَحِمَهُ نُسِءَ لَهُ فِي عُمْرِهِ ، وَثَرَا مَالُهُ ، وَأَحَبَّهُ أَهْلُهُ. (بخاری ۵۹۸۵)

(۲۵۹۰۰) حضرت مغراء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے رب سے ڈرتا ہو اور اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کا معاملہ کرتا ہو، تو اس کی عمر دراز کر دی جاتی ہے اور اس کے مال میں اضافہ ہوتا ہے اور اس کے گھر والے اس سے محبت کرتے ہیں۔

(۲۵۹۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي عَاصِمٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَارِبٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ بِلِسَانٍ لَهُ ذُلَقٍ : إِنَّ الرَّحِمَ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تُنَادِي بِلِسَانٍ لَهَا ذُلَقٍ : اللَّهُمَّ صِلْ مَنْ وَصَلَنِي ، وَاقْطَعْ مَنْ قَطَعَنِي. (طیالسی ۲۲۵۰)

(۲۵۹۰۱) حضرت عبد اللہ بن قارب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو ان کی فصیح زبان سے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ رشتہ داری اللہ کے عرش سے معلق ہے اور اپنی فصیح زبان سے یوں دعا کرتی ہے۔ اے اللہ! تو مہربانی فرما اس شخص پر جو صلہ رحمی کا معاملہ کرے، اور تو بھی رحمت کو منقطع کر دے اس شخص سے جو قطع تعلقی کا معاملہ کرے۔

(۲۵۹۰۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ أَبِي ثُمَامَةَ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : تُوضَعُ الرَّحِمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَلَهَا حُجْنَةٌ كَحُجْنَةِ الْمِغْزَلِ ، تَكَلَّمُ بِأَلْسِنَةٍ طُلَقٍ ذُلَقٍ ، فَتَصِلُ مَنْ وَصَلَهَا ، وَتَقْطَعُ مَنْ قَطَعَهَا. (احمد ۲/ ۱۸۹)

(۲۵۹۰۲) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رشتہ داری کو قیامت کے دن رکھا جائے گا اس حال میں کہ اس کے سر میں لوہا ہوگا جیسا کہ تکلہ کے سر میں لوہا ہوتا ہے اور یہ انتہائی فصیح زبان سے بات کرے اور کہے گی۔ پس تو بھی مہربانی کر جو مجھے جوڑتا ہے اور تو بھی رحمت کو منقطع کر دے اس شخص پر جو مجھے توڑتا ہے۔

(۲۵۹۰۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ الْقُرَظِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ ، تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، تَقُولُ : يَا رَبِّ قُطِعْتُ ، يَا رَبِّ ظُلِمْتُ ، يَا رَبِّ أُسِيءَ إِلَيَّ. (بخاری ۶۵۔ احمد ۲/ ۲۹۵)

(۲۵۹۰۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رشتہ داری رحمٰن کی ذات سے مختلط ہے یہ قیامت کے دن آئے گی اور کہے گی۔ اے پروردگار، مجھے توڑا گیا، اے پروردگار! مجھ پر ظلم کیا گیا، اے پروردگار! مجھ سے برا سلوک روا رکھا گیا۔

(۲۵۹۰٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ جَهْمٍ الأَسْلَمِيُّ ، عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُسَاحِقٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الرَّحِمُ شُجْنَةٌ آخِذَةٌ بِحُجْزَةِ الرَّحْمَنِ تُنَاشِدُ حَقَّهَا فَيَقُولُ : أَلاَ تَرْضِينَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ ، وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ ، مَنْ وَصَلَكِ فَقَدْ وَصَلَنِي ، وَمَنْ قَطَعَكِ فَقَدْ قَطَعَنِي. (طبرانی ۹۷۰)

(۲۵۹۰۴) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رشتہ داری ایک شاخ کی طرح ہے جو رحمٰن سے التجا کر کے اپنے حق کے بارے میں پکارتی ہے پس یوں کہتی ہے: کیا تو خوش نہیں کہ میں جوڑتی ہوں اس شخص کو جو تجھ سے جڑتا ہے اور میں توڑتی ہوں اس شخص سے جو تجھ سے ترٹتا ہے؟ جو شخص تجھ سے جڑتا ہے وہ مجھے بھی جوڑتا ہے، اور جو تجھ سے توڑتا ہے وہ مجھے بھی توڑتا ہے۔

(۲۵۹۰۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا فِطْرٌ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ الرَّحِمَ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ وَلَيْسَ الْمُوَاصِلُ بِالْمُكَافِءِ ، وَلَكِنَّ الْمُوَاصِلَ الَّذِي إِذَا انْقَطَعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا. (احمد ۲/ ۱۹۳۔ ابن حبان ۴۴۵)

(۲۵۹۰۵) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک رشتہ داری اللہ کے عرش سے نکلتی ہوئی ہے اور صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے جو برابری کا معاملہ کرتا ہے۔ لیکن صلہ رحمی کرنے والا تو وہ شخص ہے کہ جب کوئی اس سے رشتہ داری توڑتا ہے تو وہ اس سے جوڑتا ہے۔

(۲۵۹۰٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ زَوْجِ دُرَّةَ ، عَنْ دُرَّةَ ، قَالَتْ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَنْ أَتْقَى النَّاسِ ؟ قَالَ : آمِرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَأَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ ، وَأَوْصَلُهُمْ لِلرَّحِمِ. (طبرانی ۶۵۷۔ احمد ۶/ ۴۳۲)

(۲۵۹۰۶) حضرت دُرّہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! لوگوں میں سے سب سے زیادہ پرہیز گار کون شخص ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اُن میں سب سے زیادہ نیکی کا حکم کرنے والا ہو اور برائی سے روکنے والا ہو، اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی کا معاملہ کرنے والا ہو۔

(۹) ما ذکر فی برّ الوالدین

ان روایات کا بیان جو والدین سے نیک سلوک کے بارے میں ذکر کی گئیں

(۲۵۹۰۷) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدَهُ إِلاَّ أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ.

(۲۵۹۰۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی لڑکا اپنے والد کا بدلہ نہیں چکا سکتا مگر یہ کہ وہ اپنے والد کو غلام پائے پھر اس کو خرید کر آزاد کر دے۔

(۲۵۹۰۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِيَاسٍ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَيُّ الأَعْمَالِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ :الصَّلاَةُ لِمِيقَاتِهَا ، قَالَ :قُلْتُ :ثُمَّ أَيٌّ ؟ قَالَ :بِرُّ الْوَالِدَيْنِ.

(۲۵۹۰۸) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کون سا عمل افضل ترین ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کو اس کے وقت میں ادا کرنا۔ میں نے پوچھا: پھر کون سا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: والدین سے نیک سلوک کرنا۔

(۲۵۹۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ ، فَإِنْ شِئْتَ فَاحْفَظْهُ ، وَإِنْ شِئْتَ فَضَيِّعْهُ. (ترمذی ۱۹۰۰۔ احمد ۵/ ۱۹۶)

(۲۵۹۰۹) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے، پس اگر تو چاہے تو اس کی حفاظت کر اور اگر چاہے تو اس کو ضائع کر دے۔

(۲۵۹۱۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لِلأُمِّ ثُلُثَا الْبِرِّ وَلِلأَبِ الثُّلُثُ.

(۲۵۹۱۰) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ماں کا حصہ اچھے سلوک میں سے دو تہائی کے برابر ہے اور باپ کا ایک تہائی کے برابر ہے۔

(۲۵۹۱۱) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي سَلاَمَةَ السُّلاَمِيِّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أُوصِي امْرَئًا بِأُمِّهِ ثَلاَثًا أُوصِي امْرَئًا بِأَبِيهِ ، أُوصِي امْرَئًا بِمَوْلاَهُ الَّذِي يَلِيهِ ، وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ مِنْهُ أَذًى يُؤْذِيهِ. (احمد ۴/ ۳۱۱۔ طبرانی ۴۱۸۴)

(۲۵۹۱۱) حضرت ابوالسلامہ السلامی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی کو اپنی ماں سے حسن سلوک کے

بارے میں تین مرتبہ وصیت کی گئی، اور اپنے باپ سے حسن سلوک کے بارے میں وصیت کی گئی، اور اس کو اپنے آقا کے بارے میں وصیت کی گئی اگرچہ وہ اس کو اذیت ہی دیتا ہو۔

(۲۵۹۱۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، وَابْنِ شُبْرُمَةَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، نَبِّئْنِي بِأَحَقِّ النَّاسِ مِنِّي بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ ، فَقَالَ: نَعَمْ ، وَأَبِيكَ لَتُنَبَّأَنَّ ، أُمُّكَ ، قَالَ : ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ : أُمُّكَ ، قَالَ : ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ : أَبُوكَ.

(مسلم ۱۹۷۴۔ بخاری ۵۹۷۱)

(۲۵۹۱۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے بتلائیے کہ لوگوں میں سب سے زیادہ میرے حسن سلوک کا کون حقدار ہے؟ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! تیرے باپ کی قسم! تجھے ضرور خبر دی جائے گی، تیری ماں سب سے زیادہ حقدار ہے۔ اس شخص نے پوچھا: پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری ماں اس نے پوچھا: پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری ماں! اس نے پوچھا: پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرا باپ۔

(۲۵۹۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عُمَارَةَ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِلْحَسَنِ : إِلَى مَا يَنْتَهِي الْعُقُوقُ ؟ قَالَ : أَنْ تُحَرِّمَهُمَا وَتَهْجُرَهُمَا وَتَحُدَّ النَّظَرَ إِلَى وَجْهِ وَالِدَيْك ، يَا عُمَارَةُ ، كَيْفَ الْبِرُّ لَهُمَا.

(۲۵۹۱۳) حضرت عمارہ ابو سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے پوچھا: کہ والدین کی نافرمانی کی انتہا کیا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ کہ تم ان کو محروم کر دو اور ان سے قطع تعلق کر دو اور تم ان دونوں پر غصہ کی نظر ڈالو۔ اے عمارہ! ان کے ساتھ کیسا نیک سلوک ہوا!۔

(۲۵۹۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَسْمَاءَ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ ، قَالَ : يُرْجَى لِلْمُرْهَقِ بِالْبِرِّ الْجَنَّةُ ، وَيُخَافُ عَلَى المتأله بِالْعُقُوقِ النَّارُ.

(۲۵۹۱۴) حضرت یونس بن عبید فرماتے ہیں کہ والدین کی فرماں برداری کرنے والے کے لیے جنت کی امید ہے اور والدین کی نافرمانی کرنے والے کے لیے جہنم کا خوف ہے۔

(۲۵۹۱۵) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بِرُّ الْوَالِدَيْنِ يُجْزِءُ مِنَ الْجِهَادِ. (بخاری ۳۰۰۴۔ مسلم ۱۹۷۵)

(۲۵۹۱۵) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: والدین سے نیک سلوک کرنا جہاد کا جز ہے۔

(۲۵۹۱٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ مَسْعُودٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَا مِنْ مُسْلِمٍ لَهُ أَبَوَانِ فَيُصْبِحُ وَهُوَ مُحْسِنٌ إِلَيْهِمَا إِلاَّ فَتَحَ اللَّهُ لَهُ بَابَيْنِ مِنَ الْجَنَّةِ ، وَلاَ يُمْسِي وَهُوَ مُسِيءٌ إِلَيْهِمَا إِلاَّ فَتَحَ اللَّهُ لَهُ بَابَيْنِ مِنَ النَّارِ ، وَلاَ سَخِطَ عَلَيْهِ وَاحِدٌ مِنْهُمَا فَيَرْضَى اللَّهُ عَنْهُ حَتَّى يَرْضَى عَنْهُ ،

قَالَ: قُلْتُ: وَإِنْ كَانَا ظَالِمَيْنِ؟ قَالَ: وَإِنْ كَانَا ظَالِمَيْنِ.

(۲۵۹۱۶) حضرت سعد بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے والدین زندہ ہوں اور وہ صبح کرے ان دونوں سے نیک سلوک کرتے ہوئے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے دو دروازے کھول دیتے ہیں اور جو کوئی مسلمان شام کرے ان دونوں سے برا سلوک کرتے ہوئے تو اللہ اس کے لیے جہنم کے دو دروازے کھول دیتے ہیں اور جب ان دونوں میں سے کوئی ایک اس سے ناراض ہو تو اللہ اس سے راضی نہیں ہوتے یہاں تک کہ وہ اس ناراض کو راضی کرے، راوی کہتے ہیں: میں نے پوچھا: اگر چہ وہ دونوں ظالم ہوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں! اگر چہ وہ دونوں ظالم ہوں۔

(۲۵۹۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، وَمُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ، وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ، وَلَا مَنَّانٌ.

(۲۵۹۱۷) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نافرمان ہمیشہ شراب پینے والا، اور احسان جتلانے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۲۵۹۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: مَا بَرَّ وَالِدَهُ مَنْ شَدَّ الطَّرْفَ إِلَيْهِ.

(۲۵۹۱۸) حضرت معاویہ بن اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے والد کی طرف سخت نظر سے دیکھا اس نے فرماں برداری نہیں کی۔

(۲۵۹۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: ﴿فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ﴾ قَالَ: إِذَا بَلَغَا مِنَ الْكِبَرِ مَا كَانَ يَلِيَانِ مِنْهُ فِي الصِّغَرِ فَلَا يَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ.

(۲۵۹۱۹) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے اس آیت کا معنی یوں بیان کیا، آیت ﴿فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ﴾ جب وہ دونوں بڑھاپے کو کہ وہ حرکتیں کرنے لگیں جو یہ بچپن میں کیا کرتا تھا تو یہ ان دونوں کو اُف مت کہے۔

(۲۵۹۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ السُّلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي أُرِيدُ الْجِهَادَ مَعَكَ فِي سَبِيلِ اللهِ، قَالَ: فَقَالَ: أُمُّكَ حَيَّةٌ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: الْزَمْ رِجْلَيْهَا فَثَمَّ الْجَنَّةُ. (ابن ماجه ۲۷۸۱۔ حاکم ۱۵۱)

(۲۵۹۲۰) حضرت محمد بن طلحہ بن معاویہ بن جاھمۃ السلمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد نے فرمایا: کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کے ساتھ اللہ کے راستہ میں جہاد کے لیے جانا چاہتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تمہاری والدہ زندہ ہیں؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: ان کے پاؤں کو لازم پکڑ لو (خدمت کرو) پس وہاں جنت ہے۔

(۲۵۹۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ﴿فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ﴾ قَالَ : لَا تَمْنَعْهُمَا شَيْئًا أَرَادَاهُ ، أَوْ قَالَ : أَحَبَّاهُ.

(۲۵۹۲۱) حضرت ھشام بن عروہ ویلیٹیلا فرماتے ہیں کہ اُن کے والد حضرت عروہ بن زبیر ویلیٹیلا نے اس آیت کی تفسیر یوں بیان فرمائی۔ آیت ﴿فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ﴾ ترجمہ: تم ان دونوں کو "اُف" تک مت کہو، فرمایا: اس کا مطلب ہے جب وہ دونوں کسی کام کے کرنے کا ارادہ کریں یا کوئی ان کو کوئی چیز پسند ہو تو ان دونوں کو روکو مت۔

(۲۵۹۲۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ ، قَالَ : قِيلَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ مَا حَقُّ الْوَالِدِ عَلَى الْوَلَدِ ؟ قَالَ : لَوْ خَرَجْتَ مِنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ مَا أَدَّيْتَ حَقَّهُمَا قَالَ شُعْبَةُ : وَإِنَّمَا حَدَّثَنِي بِهِ مَنْصُورُ بْنُ زَاذَانَ ، عَنِ الْحَكَمِ.

(۲۵۹۲۲) حضرت میمون بن ابی شبیب ویلیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: اولاد پر والد کا کیا حق ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم ان کے لیے اپنے گھر والوں سے اور اپنے مال سے نکل جاؤ تب بھی تم نے ان کا حق ادا نہیں کیا۔ حضرت شعبہ ویلیٹیلا فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حضرت منصور بن زاذان ویلیٹیلا نے حضت حکم ویلیٹیلا سے بھی نقل کی ہے۔

(۲۵۹۲۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ نُبَيْطِ بْنِ شَرِيطٍ ، عَنْ جَابَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ ، وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ ، وَلَا مَنَّانٌ. (نسائی ۵۱۸۲۔ احمد ۲/ ۲۰۱)

(۲۵۹۲۳) حضرت عبداللہ بن عمرو ویلیٹیلا فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نافرمان، ہمیشہ شراب پینے والا اور احسان جتلانے والا جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔

(۹) باب ما جاء فِي حقِّ الولدِ على والِدِهِ

والد پر بچہ کے حق کا بیان

(۲۵۹۲٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : رَحِمَ اللَّهُ وَالِدًا أَعَانَ وَلَدَهُ عَلَى بِرِّهِ.

(۲۵۹۲۴) امام شعبی ویلیٹیلا فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ اس والد پر رحم فرمائیں جو اپنے بچے کی نیکی کرنے میں مدد کرے۔

(۱۰) ما جاءَ فِي حقِّ الجوارِ

ان روایات کا بیان جو پڑوسی کے حق کے بارے میں منقول ہیں

(۲۵۹۲۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ. (بخاری ۶۰۱۴۔ مسلم ۲۰۲۵)

(۲۵۹۲۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرائیل علیہ السلام مجھے مسلسل پڑوسی کے بارے میں وصیت کرتے رہے، یہاں تک کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ وہ اس کو وراثت میں حقدار بنا دیں گے۔

(۲۵۹۲۶) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ سَلْمَانَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ : إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوصِي بِالْجَارِ حَتَّى حسبنا ، أَوْ رَأَيْنَا ، أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ. (احمد ۲/ ۱۶۰)

(۲۵۹۲۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ ﷺ پڑوسی کے متعلق وصیت فرما رہے تھے۔ یہاں تک کہ ہمیں گمان ہوا یا ہماری یہ رائے ہوئی کہ عنقریب آپ ﷺ اس کو وراثت میں حقدار بنا دیں گے۔

(۲۵۹۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلاَ يُؤْذِي جَارَهُ. (بخاری ۶۰۱۸۔ مسلم ۶۸)

(۲۵۹۲۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہیے کہ وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف مت پہنچائے۔

(۲۵۹۲۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سَلاَّمُ بْنُ مِسْكِينٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلاَمٍ أَنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : آذَانِي جَارِي ، فَقَالَ : اصْبِرْ ، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ : آذَانِي جَارِي ، فَقَالَ : اصْبِرْ ، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ : آذَانِي جَارِي ، فَقَالَ : اعْمَدْ إِلَى مَتَاعِكَ فَاقْذِفْهُ فِي السِّكَّةِ ، فَإِذَا مَرَّ بِكَ أَحَدٌ فَقُلْ : آذَانِي جَارِي ، فَتَحِقُّ عَلَيْهِ اللَّعْنَةُ ، أَوْ تَجِبُ عَلَيْهِ اللَّعْنَةُ. (بخاری ۱۲۵۔ طبرانی ۳۵۶)

(۲۵۹۲۸) حضرت محمد بن یوسف بن عبداللہ بن سلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا: میرے پڑوسی نے مجھے تکلیف پہنچائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: صبر کرو۔ پھر وہ دوسری مرتبہ آیا اور کہنے لگا! میرے پڑوسی نے مجھے

تکلیف پہنچائی، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: صبر کرو، پھر وہ تیسری مرتبہ آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا! میرے پڑوسی نے مجھے تکلیف پہنچائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور اپنا سامان گلی میں پھینک دو، اور جب تمہارے پاس سے کوئی بھی شخص گزرے تو اس کو کہو! میرے پڑوسی نے مجھے تکلیف پہنچائی، پس اس پر لعنت ہوگی یا یوں فرمایا: اس پر لعنت واجب ہو جائے گی۔

(۲۵۹۲۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرَاهِيجَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أَوْصَانِي جِبْرِيلُ بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ يُوَرِّثُهُ. (ابن ماجه ۳۶۷۴۔ احمد ۲/ ۲۵۹)

(۲۵۹۲۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے پڑوسی کے بارے میں وصیت کی یہاں تک کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ آپ ﷺ اس کو وارث قرار دے دیں گے۔

(۲۵۹۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَارِ سُوءٍ فِي دَارِ الْمُقَامَةِ ، فَإِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ. (بخاری ۱۱۷۔ ابن حبان ۱۰۳۳)

(۲۵۹۳۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یوں دعا فرمائی! اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں رہنے کے گھر میں برے پڑوسی سے، اس لیے کہ گاؤں کا پڑوسی بدلتا رہتا ہے۔

(۲۵۹۳۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَا هُوَ بِمُؤْمِنٍ مَنْ لَمْ يَأْمَنْ جَارُهُ بَوَائِقَهُ. (ابویعلی ۴۲۳۶)

(۲۵۹۳۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص کامل مومن نہیں ہے جس کا پڑوسی اس کی تکالیف سے محفوظ نہ ہو۔

(۲۵۹۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ قَلِيلَ مِنْ أَذَى الْجَارِ. (طبرانی ۲۳)

(۲۵۹۳۲) حضرت عبدہ بن ابی لبابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کا تھوڑا سا ایمان بھی نہیں جو پڑوسی کو تکلیف پہنچائے۔

(۲۵۹۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، قَالَ : كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَصُومُ ، فَكَانَ يَجْعَلُ لِسُحُورِهِ قُرْصًا فَجَائَتِ الشَّاةُ فَأَخَذَتِ الْقُرْصَ ، فَقَامَتِ الْمَرْأَةُ فَفَكَّتْ لِحَيَى الشَّاةِ فَأَخَذَتِ الْقُرْصَ ، فَثَغَتِ الشَّاةُ فَقَالَ : الرَّجُلُ : مَا يُدْرِيك مَا بَلَغَ ثُغَاهَا مِنْ أَذَى جَارِك.

(۲۵۹۳۳) حضرت میمون بن مہران رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں میں سے ایک آدمی سحری کے لیے روٹی کا ایک ٹکڑا رکھتا تھا۔

پس بکری آئی اور اس نے روٹی کا ٹکڑا لے لیا، اتنے میں اس کی بیوی نے کھڑے ہو کر اس سے محلّہ دار کی بکری کو باندھ دیا اور اس سے روٹی کا ٹکڑا لے لیا، تو بکری نے چیخنا چلانا شروع کر دیا۔ اس آدمی نے کہا: کیا تو جانتی ہے کہ اس کی چیخنے سے بھی پڑوسی کو تکلیف پہنچے گی؟

(۲۵۹۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي جَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ كَانَ يُرْمى بِالأَرْجَامِ وَالْجِيَفِ فَقَالَ :يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ ، أَيُّ مُجَاوَرَةٍ هَذِهِ ؟. (ابن سعد ۲۰۱)

(۲۵۹۳۴) حضرت عروہ ؒ فرماتے ہیں کہ مجھے نبی کریم ﷺ کے پڑوسی نے بتلایا: کہ وہ مردار اور پتھر پھینکا کرتا تھا؟ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: اے گروہِ قریش! یہ کیسی ہمسائیگی ہے؟

(۱۱) ما جاءَ فِي اصطِناعِ المعروفِ

ان روایات کا بیان جو نیکی کرنے کے بارے میں منقول ہیں

(۲۵۹۳۵) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ. (احمد ۵/ ۳۹۷)

(۲۵۹۳۵) حضرت ربعی بن حراش ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ ؓ نے ارشاد فرمایا: ہر نیکی صدقہ ہے۔

(۲۵۹۳۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ.

(۲۵۹۳۶) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: ہر نیکی صدقہ ہے۔

(۲۵۹۳۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:رَأْسُ الْعَقْلِ بَعْدَ الإِيمَانِ بِاللَّهِ مُدَارَاةُ النَّاسِ ، وَلَنْ يَهْلِكَ رَجُلٌ بَعْدَ مَشُورَةٍ ، وَأَهْلُ الْمَعْرُوفِ فِي الدُّنْيَا هُمْ أَهْلُ الْمَعْرُوفِ فِي الآخِرَةِ. (بیهقی ۱۰۹)

(۲۵۹۳۷) حضرت سعید بن المسیب ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ پر ایمان لانے کے بعد عقل کی بنیاد لوگوں سے میل ملاپ کرنا ہے، اور آدمی ہرگز ہلاک نہیں ہوتا مشورے کے بعد، اور جو دنیا میں بھلائی والے لوگ ہیں وہی آخرت میں بھلائی والے ہیں۔

(۲۵۹۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَهْلُ الْمَعْرُوفِ فِي الدُّنْيَا هُمْ أَهْلُ الْمَعْرُوفِ فِي الآخِرَةِ ، وَأَهْلُ الْمُنْكَرِ فِي الدُّنْيَا هُمْ أَهْلُ الْمُنْكَرِ فِي الآخِرَةِ.

(۲۵۹۳۸) حضرت ابو عثمان ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا میں بھلائی والے وہی آخرت میں بھلائی والے ہوں گے اور دنیا میں برے لوگ آخرت میں برائی والے ہوں گے۔

(۲۵۹۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : مَنْ صَنَعَ مَعْرُوفًا إِلَى غَنِيٍّ وَفَقِيرٍ ، فَهُوَ صَدَقَةٌ.

(۲۵۹۳۹) حضرت عثمان بن اسود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی امیر یا فقیر سے بھلائی کا معاملہ کرتا ہے تو یہ بھی صدقہ ہے۔

(۲۵۹٤٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَبَّاسٍ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ. (بخاری ۲۳۱۔ احمد ۴/ ۳۰۷)

(۲۵۹۴۰) حضرت عبداللہ بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نیکی صدقہ ہے۔

(۲۵۹٤١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَنٍ الأَزْدِيُّ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيدِ الْبُصْرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ. (بخاری ۶۰۲۱۔ ترمذی ۱۹۷۰)

(۲۵۹۴۱) حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نیکی صدقہ ہے۔

(۲۵۹٤٢) حَدَّثَنَا مَالِكٌ ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ.

(۲۵۹۴۲) حضرت زر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہر بھلائی صدقہ ہے۔

(۱۲) فِي الْعَطْفِ عَلَى الْبَنَاتِ

لڑکیوں پر نرمی کرنے کا بیان

(۲۵۹٤٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ عَالَ ثَلاَثَ بَنَاتٍ يَكْفِيهِنَّ وَيَرْحَمُهُنَّ وَيَرْفِقُ بِهِنَّ ، فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ ، أَوْ قَالَ : مَعِي فِي الْجَنَّةِ. (احمد ۳/ ۳۰۳۔ ابویعلی ۲۲۰۷)

(۲۵۹۴۳) حضرت جابر بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص تین لڑکیوں کی پرورش کرے اور ان کی کفایت کرے اور ان پر رحم کرے اور ان کے ساتھ نرمی والا معاملہ کرے تو وہ شخص جنت میں ہوگا یا یوں فرمایا: کہ وہ شخص جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

(۲۵۹٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ وُلِدَتْ لَهُ ابْنَةٌ فَلَمْ يَئِدْهَا وَلَمْ يُهِنْهَا ، وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهُ عَلَيْهَا ، يَعْنِي الذُّكُورَ ، أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ. (ابوداؤد ۵۱۰۳۔ حاکم ۱۷۷)

(۲۵۹۴۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے ہاں بیٹی پیدا ہوئی نہ اس نے

اسے زندہ درگور کیا اور نہ ہی اس کو ذلیل کیا اور نہ اپنے بیٹے کو اس پر ترجیح دی تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل کرے گا۔

(۲۵۹٤۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الرَّقَاشِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ كَانَ لَهُ ابْنَتَانِ ، أَوْ أُخْتَانِ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِمَا مَا صَحِبَتَاهُ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ - يَعْنِي كَالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى. (مسلم ۲۰۲۷۔ ترمذی ۱۹۱۴)

(۲۵۹۴۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں اور یہ ان دونوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے جب تک وہ اس کی صحبت میں رہیں تو میں اور وہ شخص قیامت میں اس طرح ہوں گے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت اور درمیانی انگلی کو ساتھ ملایا۔

(۲۵۹٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعد ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَدْرَكَتْ لَهُ ابْنَتَانِ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِمَا مَا صَحِبَتَاهُ ، أَوْ صَحِبَهُمَا ، أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِهِمَا.

(ابن ماجه ۳۶۷۰۔ احمد ۱/ ۲۳۵)

(۲۵۹۴۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی دو بیٹیاں ہوں اور وہ ان دونوں سے اچھا برتاؤ کرے، جب تک یہ دونوں اس کی صحبت میں ہوں تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کی وجہ سے اس شخص کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔

(۲۵۹٤۷) حَدَّثَنَا دَاوُد بْنُ عَبْدِاللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحِ السَّمَّانِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُكْمِلٍ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ بَشِيرٍ الْمُعَاوِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :لاَ يَكُونُ لأَحَدِكُمْ ثَلاَثُ بَنَاتٍ ، أَوْ ثَلاَثُ أَخَوَاتٍ فَيُحْسِنُ إِلَيْهِنَّ إِلاَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

(۲۵۹۴۷) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جس شخص کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں، پھر وہ ان سے اچھا سلوک کرے تو اللہ تعالیٰ ضرور ان کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔

(۲۵۹٤۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بن أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ هَكَذَا وَضَمَّ إِصْبَعَيْهِ. (مسلم ۲۰۲۷۔ ترمذی ۱۹۱۴)

(۲۵۹۴۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دو بچیوں کی پرورش کرے، یہاں تک کہ وہ دونوں بالغ ہو گئیں وہ شخص قیامت کے دن آئے گا اس حال میں کہ میں اور وہ اس طرح ہوں گے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملایا۔

(۲۵۹٤۹) حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مِنْدَلٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ نَبْهَانَ ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ كَانَ لَهُ ثَلاَثُ بَنَاتٍ فَصَبَرَ عَلَى لأوَائِهِنَّ وَسَرَّائِهِنَّ وَضَرَّائِهِنَّ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُنَّ ، قَالَ رَجُلٌ :واثنتان ؟ قَالَ :وَاثْنَتَانِ ، قَالَ رَجُلٌ : وَوَاحِدَةٌ ؟ قَالَ :وَوَاحِدَةٌ. (احمد ۲/ ۳۳۵۔ حاکم ۱۷۶)

(۲۵۹۴۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان کی خوشی غمی پر صبر کرے تو یہ بیٹیاں اس کو اللہ کی رحمت کے فضل سے جنت میں داخل کروائیں گی تو ایک آدمی کہنے لگا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اور اگر دو بیٹیاں ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو ہوں تب بھی، اس آدمی نے کہا: اگر ایک ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر ایک ہو تب بھی۔

(۱۳) ما قالوا فِي التّصبّحِ نومة الضّحي، وما جاء فِيها

جن لوگوں نے صبح کے وقت سونے کو نومة الضحٰی کہا، اور اس بارے میں جو روایات منقول ہیں

(۲۵۹۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ :مَرَّ بِي عَمْرُو بْنُ بُلَيْلٍ وَأَنَا مُتَصَبِّحٌ فِي النَّخْلِ فَحَرَّكَنِي بِرِجْلِهِ فَقَالَ :أَتَرْقُدُ فِي السَّاعَةِ الَّتِي يَنْتَشِرُ فِيهَا عِبَادُ اللهِ.

(۲۵۹۵۰) حضرت عبدالرحمن بن اَبی لیلیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن بلیل رحمہ اللہ میرے پاس سے گزرے اور میں کھجور کے باغ میں صبح کے وقت سو رہا تھا۔ آپ رحمہ اللہ نے اپنے پاؤں سے مجھے ہلایا اور فرمایا: کیا تم اس وقت میں سو رہے ہو جس میں اللہ کے بندے منتشر ہوتے ہیں؟

(۲۵۹۵۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ الزُّبَيْرُ يَنْهَى بَنِيهِ عَنِ التَّصَبُّحِ ، قَالَ :وَقَالَ عُرْوَةُ :إِنِّي لأَسْمَعُ بِالرَّجُلِ يَتَصَبَّحُ فَأَزْهَدُ فِيهِ.

(۲۵۹۵۱) حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت زبیر رحمہ اللہ اپنے بیٹوں کو صبح کے وقت سونے سے روکتے تھے اور حضرت عروہ رحمہ اللہ نے فرمایا: بے شک میں نے ایک آدمی کے بارے سنا جو صبح سوتا تھا کہ آپ رحمہ اللہ اس کو حقیر سمجھتے تھے۔

(۲۵۹۵۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ فَرُّوخَ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، أَنَّهُ مَرَّ بِابْنٍ لَهُ قد تَصَبَّحَ ، فَذَكَرَ أَنَّهُ قفده ، وَنَهَاهُ عَنْ ذَلِكَ.

(۲۵۹۵۲) حضرت عبداللہ بن فروخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طلحہ بن عبیداللہ اپنے بیٹے کے پاس سے گزرے اس حال میں کہ وہ صبح کے وقت سو رہا تھا انہوں نے اس کے سر پر چپت لگائی اور اس کو سونے سے منع کیا۔

(۲۵۹۵۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، قَالَ :الْتَقَى ابْنُ الزُّبَيْرِ وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ فَتَذَاكَرَا شَيْئًا فَقَالَ لَهُ الآخَرُ :أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الأَرْضَ تَعِجُّ إِلَى رَبِّهَا مِنْ نَوْمَةِ عُلَمَائِهَا.

(۲۵۹۵۳) حضرت ابوسفیان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر ؒ اور حضرت عبید بن عمیر ؒ آپس میں ملے اور آپس میں کچھ مذاکرہ کیا، پھر دوسرے نے ان کو کہا، کیا تم جانتے ہو کہ زمین اپنے رب کو چیخ کر علماء کی نیند کے بارے میں بتلاتی ہے۔

(۲۵۹۵٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ الزُّبَيْرُ :إِنِّي لأَزْهَدُ فِي الرَّجُلِ يَتَصَبَّحُ.

(۲۵۹۵۴) حضرت عروہ بن زبیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر ؒ نے ارشاد فرمایا: بے شک میں صبح سونے والے شخص کو حقیر سمجھتا ہوں۔

(۲۵۹۵٥) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، قَالَ: كَانَ سَالِمٌ لاَ يَتَصَبَّحُ، وَكَانَ يَقِيلُ.

(۲۵۹۵۵) حضرت عبید اللہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سالم ؒ صبح نہیں سوتے تھے اور بہت کم نیند کرتے تھے۔

(۲۵۹٥٦) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ مِثْلَهُ.

(۲۵۹۵۶) حضرت عبید اللہ سے مذکورہ حدیث اس سند کے ساتھ بھی منقول ہے۔

(۲۵۹٥٧) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ مَكْحُولٍ مِثْلَهُ.

(۲۵۹۵۷) حضرت مکحول ؒ سے بھی مذکورہ حدیث منقول ہے۔

(١٤) من رخّص فِي التّصبّحِ

جن لوگوں نے صبح کے سونے کی رخصت دی

(۲۵۹٥٨) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا كَانَتْ تَصَبَّحُ.

(۲۵۹۵۸) حضرت قاسم ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ ؓ صبح کے وقت سوتی تھیں۔

(۲۵۹٥٩) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشَّمَّاسِ ، قَالَ :أَتَيْتُ أُمَّ سَلَمَةَ فَوَجَدْتها نَائِمَةً - يَعْنِي بَعْدَ الصُّبْحِ.

(۲۵۹۵۹) حضرت عبد اللہ بن شماس ؓ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ام سلمہ ؓ کے پاس آیا تو میں نے ان کو سویا ہوا پایا صبح کی نماز کے بعد۔

(۲۵۹٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ نَامَتْ نَوْمَةَ الضُّحَى.

(۲۵۹۶۰) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ جب سورج طلوع ہو جاتا تو حضرت عائشہ ؓ صبح کی نیند سو جاتیں۔

(۲۵۹٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى، قَالَ :أَتَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَوَجَدْته نَائِمًا نَوْمَةَ الضُّحَى.

(۲۵۹۶۱) حضرت عبد الاعلیٰ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن جبیر ؒ کے پاس آیا تو میں نے ان کو صبح کی نیند کرتے ہوئے پایا۔

(۲۵۹۶۲) قَالَ :قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُ كَانَ يَتَصَبَّحُ.

(۲۵۹۶۲) حضرت ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ صبح کے وقت سویا کرتے تھے۔

(۲۵۹۶۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي يَزِيدَ الْمَدِينِيِّ ، قَالَ :غَدَا عُمَرُ عَلَى صُهَيْبٍ فَوَجَدَهُ مُتَصَبِّحًا ، فَقَعَدَ حَتَّى اسْتَيْقَظَ ، فَقَالَ صُهَيْبٌ :أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَاعِدٌ عَلَى مَقْعَدَتِهِ وَصُهَيْبٌ نَائِمٌ مُتَصَبِّحٌ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ :مَا كُنْت أُحِبُّ أَنْ تَدَعَ نَوْمَةً تَرْفُقُ بِكَ .

(۲۵۹۶۳) حضرت ابو یزید مدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت صہیب رحمہ اللہ کے پاس صبح کے وقت آئے تو انہیں صبح کے وقت سویا ہوا پایا۔ آپ رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے یہاں تک کہ وہ بیدار ہوگئے تو حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امیر المؤمنین اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے ہیں اور صہیب ہے کہ وہ صبح کی نیند سویا ہوا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: میں نے یہ بات پسند نہیں کی کہ میں تمہیں میٹھی نیند سے اٹھاؤں۔

(۱۵) فِي الرَّجُلِ يُؤَدِّبُ امْرَأَتَهُ

اس آدمی کا بیان جو اپنی بیوی کو ادب سکھلاتا ہو

(۲۵۹٦٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :كَانَ الزُّبَيْرُ شَدِيدًا عَلَى النِّسَاءِ ، وَكَانَ يُكَسِّرُ عَلَيْهِنَّ عِيدَانَ الْمَشَاجِبِ.

(۲۵۹۶۴) حضرت عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ عورتوں پر بہت سخت تھے، اور ان پر کپڑے سکھانے والی لکڑیاں توڑتے تھے۔

(۲۵۹٦٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :كَانَ عُمَرُ يَضْرِبُ النِّسَاءَ وَالْخَدَمَ.

(۲۵۹۶۵) امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عورتوں اور خادموں کو مارا کرتے تھے۔

(۲۵۹٦٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :لاَ تَضْرِبْ خَادِمَكَ وَاضْرِبِ امْرَأَتَكَ وَوَلَدَكَ.

(۲۵۹۶۶) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے خادم کو مت مارو، اپنی بیوی اور بچوں کو مار لیا کرو۔

(۲۵۹٦٧) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، أَنَّ رِجَالاً نُهُوا عَنْ ضَرْبِ النِّسَاءِ ، وَقِيلَ :لَنْ يَضْرِبَ خِيَارُكُمْ ، قَالَ الْقَاسِمُ :وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَهُمْ كَانَ لاَ يَضْرِبُ.

(ابوداؤد ۲۱۳۹۔ بیہقی ۳۰۴)

(۲۵۹۶۷) حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک آدمیوں کو عورتوں کے مارنے سے منع کیا گیا اور کہا گیا: تمہارے بہترین لوگ ہرگز نہیں مارتے، حضرت قاسم رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے بہترین تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں مارتے تھے۔

(۲۵۹۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَادِمًا لَهُ ، وَلاَ امْرَأَةً ، وَلاَ ضَرَبَ شَيْئًا بِيَدِهِ. (مسلم ۱۸۱۴۔ ابوداؤد ۴۷۵۳)

(۲۵۹۶۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کبھی کسی خادم کو مارا اور نہ ہی کسی عورت کو، اور اپنے ہاتھ سے بھی نہیں مارا۔

(۲۵۹۶۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَضْرِبَنَّ ظَعِينَتَكَ ضَرْبَكَ أُمَيَّتَكَ.

(۲۵۹۶۹) حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ہرگز اپنی بیویوں کو اپنی باندیوں کی طرح مت مارو۔

(۲۵۹۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ ، قَالَ : قَالَ عَمَّارٌ : مَنْ ضَرَبَ عَبْدَهُ ظَالِمًا أُقِيدَ مِنْهُ.

(۲۵۹۷۰) حضرت میمون بن ابی شبیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنے غلام کو ظلماً مارا تو اس وجہ سے اس کو بیڑیاں پہنائی جائیں گی۔

(۲۵۹۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَمْعَةَ ، قَالَ : خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ ذَكَرَ النِّسَاءَ فَوَعَظَهُمْ فِيهِنَّ فَقَالَ : إِلاَمَ يَجْلِدُ أَحَدُكُمُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الأَمَةِ ، ولَعَلَّهُ أَنْ يُضَاجِعَهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ. (بخاری ۴۹۴۲۔ مسلم ۲۱۹۱)

(۲۵۹۷۱) حضرت عبد اللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا پھر عورتوں کا ذکر فرمایا اور ان کے بارے میں وعظ ونصیحت فرمائی، اور فرمایا: ہوسکتا ہے کہ تم میں سے کوئی ایک اپنی بیوی کو باندیوں کی طرح مارے اور پھر شاید دن کے آخری حصہ میں اس سے ہمبستری کرے۔

(۱۶) ما جاء فِي ذِي الوجهينِ

ان روایات کا بیان جو دو چہروں والے کے بارے میں منقول ہیں

(۲۵۹۷۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَنْظَلَةَ ، عَنْ عَمَّارٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ :مَنْ كَانَ لَهُ وَجْهَانِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ. (ابو داؤد ۴۸۴۰۔ دارمی ۲۷۶۴)

(۲۵۹۷۲) حضرت عمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے دنیا میں دو چہرے ہوں گے تو قیامت کے دن اس کی آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔

(۲۵۹۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، أَنَّ رَجُلاً سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ثَلاثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَقِيلَ لَهُ :لِمَ ؟ فَقَالَ :إِنَّهُ ذُو وَجْهَيْنِ.

(۲۵۹۷۳) امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین مرتبہ سلام کیا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جواب نہیں دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا گیا! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک وہ دو رخا شخص ہے۔

(۲۵۹۷٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تَجِدُ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذُو الْوَجْهَيْنِ. (بخاری ۶۰۵۸۔ ترمذی ۲۰۲۵)

(۲۵۹۷۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! تو قیامت کے دن اللہ کے نزدیک لوگوں میں سب سے بدترین شخص دو چہرے والوں کو پائے گا۔

(۲۵۹۷٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :قَالَ لُقْمَنُ ذُو الْوَجْهَيْنِ لاَ يَكُونَ عِنْدَ اللهِ أَمِيناً. (بخاری ۳۱۳۔ احمد ۲/ ۳۶۵)

(۲۵۹۷۵) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت لقمان نے ارشاد فرمایا: دو چہرے والا شخص اللہ کے نزدیک امانت دار نہیں ہوگا۔

(۲۵۹۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَسْمَاءَ بْنِ خَارِجَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ :إِنَّ ذَا اللِّسَانَيْنِ لَهُ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (طبرانی ۹۱۶۸)

(۲۵۹۷۶) حضرت مالک بن اسماء بن خارجہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سُنا: بے شک دو زبانوں والے کی قیامت کے دن آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔

(۱۷) كيف يتمخّط الرّجل وبأيّ يديه

آدمی ناک کیسے صاف کرے اور کون سے ہاتھ سے صاف کرے؟

(۲۵۹۷۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ :رَآنِي إِبْرَاهِيمُ وَأَنَا أَتَمَخَّطُ بِيَمِينِي فَنَهَانِي وَقَالَ : عَلَيْكَ بِيَسَارِكَ ، وَلاَ تَعْتَادَنَّ تَمْتَخِطُ بِيَمِينِكَ.

(۲۵۹۷۷) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے مجھے دیکھا کہ میں اپنے داہنے ہاتھ سے ناک صاف کر رہا تھا، تو آپ رحمہ اللہ نے مجھے منع فرمایا: اور فرمایا: تم پر بایاں ہاتھ لازم ہے اور تم دائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنے کی عادت مت بناؤ۔

(۲۵۹۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَتْ يَمِينُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامِهِ وَصَلاَتِهِ، وَكَانَتْ شِمَالُهُ لِمَا سِوَى ذَلِكَ. (بخاری ۱۶۸۔ مسلم ۶۶)

(۲۵۹۷۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا داہنا ہاتھ کھانے اور نماز کے لیے اور بایاں ہاتھ ان کے علاوہ کاموں کے لیے تھا۔

(۲۵۹۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُسَافِرٍ، عَنْ رُزَيْقِ بْنِ سَوَّارٍ، أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ امْتَخَطَ بِيَمِينِهِ.

(۲۵۹۷۹) حضرت رُزیق بن سوار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے اپنے داہنے ہاتھ سے ناک صاف کی۔

(۲۵۹۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَمْتَخِطَ الرَّجُلُ بِيَمِينِهِ.

(۲۵۹۸۰) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: صحابہ رضی اللہ عنہم مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی اپنے داہنے ہاتھ سے ناک صاف کرے۔

(۲۵۹۸۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنِ الْحَكَمِ أَبِي مُعَاذٍ، قَالَ: رَأَيْتُ الْحَسَنَ يَتَمَخَّطُ بِيَمِينِهِ.

(۲۵۹۸۱) حضرت حکم ابو المعاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رحمہ اللہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے داہنے ہاتھ سے ناک صاف کی۔

(۱۸) ما قالوا فِي الرَّجلِ أحقّ بِصدرِ دابّتِهِ وفِراشِهِ

بعض لوگوں نے کہا کہ آدمی اپنی سواری کے سینہ کا اور اپنے بستر کا زیادہ حق دار ہے

(۲۵۹۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرَّجُلُ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِهِ.

(۲۵۹۸۲) حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنے جانور کے سینہ پر سوار ہونے کا زیادہ حق دار ہے۔

(۲۵۹۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرَّجُلُ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِهِ وَإِذَا رَجَعَ إِلَى مَجْلِسِهِ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ.

(مسلم ۱۷۱۵۔ ابو داؤد ۴۸۱۹)

(۲۵۹۸۳) حضرت ابو سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنے جانور کے سینہ پر سوار ہونے کا زیادہ حق دار ہے اور جب وہ اپنے بیٹھنے کی جگہ پر واپس لوٹے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حق دار ہے۔

(۲۵۹۸۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ: الرَّجُلُ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِهِ وَفِرَاشِهِ.

(۲۵۹۸۴) حضرت منصور ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریشید نے ارشاد فرمایا: یوں کہا جاتا تھا: کہ آدمی اپنے جانور کے سینہ پر سوار ہونے کا اور اپنے بستر کا زیادہ حق دار ہے۔

(۲۵۹۸۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ ، عَنْ سُفْيَانَ الْعَطَّارِ ، قَالَ :رَأَيْتُ الشَّعْبِيَّ مُرْتَدِفًا خَلْفَ رَجُلٍ ، قَالَ :وَكَانَ يَقُولُ :صَاحِبُ الدَّابَّةِ أَحَقُّ بِمُقَدَّمِهَا.

(۲۵۹۸۵) حضرت سفیان عطار ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے امام شعبی ریشید کو دیکھا کہ وہ ایک آدمی کے پیچھے سواری پر بیٹھے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے۔ سواری والا آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے۔

(۲۵۹۸۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ ، الرَّجُلُ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِهِ :وَالرَّجُلُ أَحَقُّ بِصَدْرِ فِرَاشِهِ.

(۲۵۹۸۶) حضرت عیسیٰ بن عاصم ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنے جانور کے سینہ پر سوار ہونے کا زیادہ حقدار ہے، اور آدمی اپنے بستر کا زیادہ حقدار ہے۔

(۲۵۹۸۷) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ شَهِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا ، فَقَالَ له رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :رَبُّ الدَّابَّةِ أَحَقُّ بِصَدْرِهَا ، قَالَ :فَقَالَ مُعَاذٌ :فَهِيَ لَكَ يَا نَبِيَّ اللهِ ، فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَرْدَفَ مُعَاذًا.

(ترمذی ۲۷۷۳۔ ابوداؤد ۲۵۶۵)

(۲۵۹۸۷) حضرت عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواری کا جانور لائے، تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر سوار کریں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: جانور کا مالک اس کے سینہ پر سوار ہونے کا زیادہ حقدار ہے، حضرت معاذ ریشید نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! یہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے۔ تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوار ہو گئے اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا۔

(۱۹) مَنْ كَانَ لاَ يُحْفِي شَارِبَهُ

جو لوگ اپنی مونچھیں نہیں کترواتے تھے

(۲۵۹۸۸) حَدَّثَنَا شَبَابَة ، قَالَ:حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ:رَأَيْتُ حُمَيْدَ بْنَ هِلاَلٍ وَالْحَسَنَ ، وَابْنَ سِيرِينَ، وَعَطَاءً وَبَكْرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ لاَ يُحْفُونَ شَوَارِبَهُمْ.

(۲۵۹۸۸) حضرت سلیمان بن مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حمید بن ھلال، حضرت حسن ریشید، حضرت ابن سیرین ریشید، حضرت عطاء ریشید، اور حضرت بکر بن عبد اللہ ریشید کو دیکھا یہ سب حضرات اپنی مونچھیں نہیں کترواتے تھے۔

(۲۵۹۸۹) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِلَالٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَسَالِمًا وَعُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَجَعْفَرَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَعُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ وَأَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ لَا يُحْفُونَ شَوَارِبَهُمْ جِدًّا ، يَأْخُذُونَ مِنْهَا أَخْذًا حَسَنًا.

(۲۵۹۸۹) حضرت محمد بن ہلال ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب ؒ، حضرت عمر بن عبد العزیز، حضرت سالم ؒ، حضرت عروہ بن زبیر ؒ، حضرت جعفر بن زبیر، حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عتبہ ؒ، اور حضرت ابوبکر بن عبد الرحمٰن بن حارث بن ھشام ؒ کو دیکھا یہ سب حضرات اپنی مونچھوں کو مبالغے سے نہیں کترواتے تھے اوران کو خوبصورتی سے سنوار لیتے تھے۔

(۲۵۹۹۰) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وَعِرَاكِ بن مَالِكٍ : بِمِثْلِهِ.

(۲۵۹۹۰) حضرت نافع بن جبیر ؒ اور حضرت عراک بن مالک سے بھی مذکورہ حدیث اس سند سے منقول ہے۔

(۲۰) مَا قَالُوا فِي الأَخْذِ مِنَ اللِّحْيَةِ

بعض لوگوں نے داڑھی چھانٹنے کے بارے میں یوں کہا

(۲۵۹۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ مِمَّا يَلِي وَجْهَهُ.

(۲۵۹۹۱) حضرت سماک بن یزید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ اپنی داڑھی کے اس حصہ سے بال اتارتے تھے جو حصہ ان کے چہرہ سے ملا ہوا تھا۔

(۲۵۹۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَيُّوبَ مِنْ وَلَدِ جَرِيرٍ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، قَالَ : كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْبِضُ عَلَى لِحْيَتِهِ ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا فَضَلَ عَنِ الْقُبْضَةِ.

(۲۵۹۹۲) حضرت ابوزرعہ ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ اپنی داڑھی کو مُٹھی میں پکڑتے تھے، پھر جو حصہ مٹھی سے زائد ہوتا اس کو کاٹ دیتے۔

(۲۵۹۹۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ ، قَالَ : كَانُوا يُحِبُّونَ أَنْ يُعْفُوا اللِّحْيَةَ إِلَّا فِي حَجٍّ ، أَوْ عُمْرَةٍ ، وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ يَأْخُذُ مِنْ عَارِضِ لِحْيَتِهِ.

(۲۵۹۹۳) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء بن ابی رباح ؒ کو فرماتے ہوئے سنا کہ صحابہ ؓ پسند کرتے تھے کہ وہ اپنی داڑھیوں کو بڑھائیں سوائے حج یا عمرے میں، اور حضرت ابراہیم ؒ اپنے داڑھی کے کنارے چھانٹ لیتے تھے۔

(۲۵۹۹٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ ، وَلَا يُوجِبُهُ.

(۲۵۹۹۴) حضرت ابن طاؤس فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت طاؤس رحمہ اللہ اپنی داڑھی کو چھانٹ لیتے تھے اور وہ اس میں رعایت نہیں کرتے تھے۔

(۲۵۹۹۵) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانُوا يُرَخِّصُونَ فِيمَا زَادَ عَلَى الْقُبْضَةِ مِنَ اللِّحْيَةِ أَنْ يُؤْخَذَ مِنْهَا.

(۲۵۹۹۵) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: صحابہ رضی اللہ عنہم ایک قبضہ سے زیادہ داڑھی میں رخصت دیتے تھے کہ اس کو چھانٹ لیا جائے۔

(۲۵۹۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، عَنْ أَفْلَحَ ، قَالَ : كَانَ الْقَاسِمُ إِذَا حَلَقَ رَأْسَهُ أَخَذَ مِنْ لِحْيَتِهِ وَشَارِبِهِ.

(۲۵۹۹۶) حضرت افلح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم رحمہ اللہ جب اپنا سر منڈواتے تو اپنی داڑھی اور مونچھ کو بھی چھانٹ لیتے تھے۔

(۲۵۹۹۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ مَا فَوْقَ الْقُبْضَةِ ، وَقَالَ وَكِيعٌ :مَا جَازَ الْقُبْضَةَ.

(۲۵۹۹۷) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ایک قبضہ سے زائد داڑھی کو چھانٹ لیتے تھے اور حضرت وکیع رحمہ اللہ نے یہ الفاظ بیان فرمائے کہ جب داڑھی قبضہ سے تجاوز کر جاتی تو اس کو چھانٹ لیتے۔

(۲۵۹۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :قَالَ جَابِرٌ :لاَ نَأْخُذُ مِنْ طُولِهَا إلاَّ فِي حَجٍّ ، أَوْ عُمْرَةٍ.

(۲۵۹۹۸) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم داڑھی کی لمبائی کو سوائے حج یا عمرے کے نہیں چھانٹتے تھے۔

(۲۵۹۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ مَا جَازَ الْقُبْضَةَ.

(۲۵۹۹۹) حضرت ابوزرعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی داڑھی جب ایک قبضہ سے تجاوز کر جاتی تو وہ اس کو چھانٹ لیتے تھے۔

(۲۶۰۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَسَنَ، وَابْنَ سِيرِينَ فَقَالاَ :لاَ بَأْسَ بِهِ أَنْ تَأْخُذَ مِنْ طُولِ لِحْيَتِكَ.

(۲۶۰۰۰) حضرت ابوھلال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ دونوں حضرات سے اس بارے میں پوچھا: تو ان دونوں حضرات رحمہ اللہ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ تم اپنی داڑھی کی لمبائی کو چھانٹ لو۔

(۲۶۰۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانُوا يُطَيِّبُونَ لِحَاهُمْ وَيَأْخُذُونَ مِنْ عَوَارِضِهَا.

(۲۶۰۰۱) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: صحابہ رضی اللہ عنہم ٹھوڑی کے نیچے کے بال چھانٹ لیتے تھے اور داڑھی کے کناروں کے بال بھی چھانٹتے تھے۔

(۳۱) مَا قَالُوا فِي التَّحْذِيفِ

بعض لوگوں نے داڑھی برابر کرنے اور اس کے کناروں کے بال چھانٹنے کے بارے میں یوں کہا

(۲۶۰۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حُسَيْنٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَتَحَذَّفَ كِلْ أو كِرد يَرْكُوش.

(۲۶۰۰۲) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے داڑھی کے کناروں کو کاٹنے اور برابر کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۳۲) مَا يُؤْمَرُ بِهِ الرَّجُلُ مِنْ إِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ وَالأَخْذِ مِنَ الشَّارِبِ

ان روایات کا بیان جن میں آدمی کو داڑھی بڑھانے اور مونچھ کے چھانٹنے کا حکم دیا گیا

(۲۶۰۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : انْهَكُوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا اللِّحَى. (بخاری ۵۸۹۳۔ مسلم ۲۲۲)

(۲۶۰۰۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھیں کاٹنے میں مبالغہ کرو اور داڑھی کو بڑھاؤ۔

(۲۶۰۰٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ صُهَيْبٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَأْخُذْ مِنْ شَارِبِهِ. (ترمذی ۲۷۶۱)

(۲۶۰۰۴) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنی مونچھ کو نہ چھانٹے وہ ہم میں سے نہیں۔

(۲۶۰۰٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ الْحَاطِبِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحْفِي شَارِبَهُ.

(۲۶۰۰۵) حضرت عثمان حاطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو مونچھیں کاٹنے میں مبالغہ کرتے ہوئے دیکھا۔

(۲۶۰۰٦) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ قَدْ جَزَّ شَارِبَهُ كَأَنَّهُ قَدْ حَلَقَهُ.

(۲۶۰۰۶) حضرت حبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تحقیق انہوں نے اپنی مونچھ کو کاٹا اور بالکل مونڈ دیا۔

(۲۶۰۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ أَنَّهُمَا كَانَا يُحْفِيَانِ شَوَارِبَهُمَا.

(۲۶۰۰۷) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت محمد رحمہ اللہ یہ دونوں حضرات اپنی مونچھوں کو مبالغہ کے ساتھ کاٹتے تھے۔

(۲۶۰۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ يُحْفِي شَارِبَهُ.

(۲۶۰۰۸) حضرت یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو مونچھ کاٹنے میں مبالغہ کرتے

ہوئے دیکھا۔

(٢٦٠٠٩) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ وَرَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ وَسَلَمَةَ بْنَ الأَكْوَعِ ، وَابْنَ عُمَرَ وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ وَأَبَا أُسَيْدَ يُنْهِكُونَ شَوَارِبَهُمَا أَخَا الْحَلْقِ.

(۲۶۰۰۹) حضرت عبید اللہ بن ابی رافع ریٹیلیے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوسعید ریٹیلیے اور حضرت رافع بن خدیج ریٹیلیے، حضرت سلمہ بن اکوع ریٹیلیے، حضرت ابن عمر ریٹیلیے، حضرت جابر بن عبد اللہ اور جندب ابوسد ریٹیلیے کو دیکھا یہ سب حضرات اپنی مونچھوں کو بالکل سرے سے کٹوا دیتے سر منڈھوانے کی طرح۔

(٢٦٠١٠) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا هُرَيْمٌ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : أُمِرْنَا أَنْ نَبْشُرَ الشَّوَارِبَ بَشْرًا.

(۲۶۰۱۰) حضرت مکحول ریٹیلیے فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو ریٹیلیے نے ارشاد فرمایا: ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم اپنی مونچھیں کٹوا دیں یہاں تک کہ جلد بالکل واضح نظر آئے۔

(٢٦٠١١) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : سُئِلَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ : مَا السُّنَّةُ فِي قص الشَّارِبِ ؟ قَالَ : يُقَصُّ حَتَّى يَبْدُوَ الإِطَارُ وَيُقْطَعُ فَضْلُ الشَّارِبَيْنِ.

(۲۶۰۱۱) حضرت عبد العزیز بن عمر ریٹیلیے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز سے پوچھا گیا: مونچھ کے کاٹنے میں سنت طریقہ کیا ہے؟ آپ ریٹیلیے نے فرمایا: اتنی کاٹو کہ لمبائی ظاہر ہو جائے اور مگر جو ہونٹوں سے زائد ہو اس کو کاٹ لو۔

(٢٦٠١٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَعْقِلٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَعْتَرِضُ شَارِبَهُ فَيَجُزُّهُ كَمَا يَجُزُّ الْغَنَمَ.

(۲۶۰۱۲) حضرت میمون ریٹیلیے فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی مونچھوں کو چوڑائی میں نکالتے اور پھر ان کو کاٹ دیتے جیسے بکری کے بال کاٹے جاتے ہیں۔

(٢٦٠١٣) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ ، عَنْ عَبْدِ المجيد بْنِ سُهَيْلٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عبد الله بن عُتْبَةَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمَجُوسِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قد حَلَقَ لِحْيَتَهُ ، وَأَطَالَ شَارِبَهُ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا هَذَا ؟ قَالَ : هَذَا فِي دِينِنَا ، قَالَ : فِي دِينِنَا أَنْ نَجُزَّ الشَّارِبَ ، وَأَنْ نُعْفِيَ اللِّحْيَةَ. (مسلم ٢٢٢ـ احمد ٢/ ٣٦٦)

(۲۶۰۱۳) حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ ریٹیلیے فرماتے ہیں کہ اہل مجوس میں سے ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا، اس نے اپنی داڑھی کو حلق کروایا ہوا تھا اور مونچھوں کو لمبا کیا ہوا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: ہمارے دین میں ایسا ہی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لیکن ہمارے دین میں طریقہ یہ ہے کہ ہم مونچھ کو کاٹ دیں اور

داڑھی کو بڑھائیں۔

(۲۶۰۱٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :أَخْذُ الشَّارِبِ مِنَ الدِّينِ. (ترمذی ۲۷٦۰۔ احمد ۱/ ۳۰۱)

(۲۶۰۱۴) حضرت عکرمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مونچھ کا چھانٹنا دین میں سے ہے۔

(۲۶۰۱۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ مِنْ شَارِبِهِ ، وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ ، خَلِيلُ اللهِ ، يَقُصُّ شَارِبَهُ ، أَوْ مِنْ شَارِبِهِ.

(۲۶۰۱۵) حضرت عکرمہ ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی مونچھ یا فرمایا اپنی مونچھوں کو کاٹ لیتے تھے۔

(۲۶۰۱٦) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : كُنَّا نُؤْمَرُ أَنْ نُوَفِّيَ السِّبَالَ ، وَنَأْخُذَ مِنَ الشَّوَارِبِ. (ابوداؤد ۴۱۹۸۔ احمد ۵/ ۲٦۵)

(۲۶۰۱٦) حضرت ابو الزبیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہمیں حکم دیا جاتا تھا کہ ہم داڑھی کے اگلے حصہ کے بالوں کو بڑھائیں اور مونچھوں کو چھانٹیں۔

(۲۶۰۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ ، عَنِ ابنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ ، وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ.

(بخاری ٦۲۸۷۔ مسلم ۱٦۶۳)

(۲۶۰۱۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مونچھوں کا کاٹنا اور داڑھی کا بڑھانا فطرت میں سے ہے۔

(۲۳) فِي الرَّجُلِ يَجْلِسُ وَيَجْعَلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرَى

اس آدمی کا بیان جو اس طریقہ سے بیٹھے کہ اپنی ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھ لے

(۲۶۰۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ ، عَنْ عَمِّهِ ، قَالَ :رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِد ، قَدْ وَضَعَ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرَى.

(۲۶۰۱۸) حضرت عباد کے چچا حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ نے اس وقت اپنے ایک پاؤں کو دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔

(۲۶۰۱۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : دَخَلَ عَلَى عُمَرَ أَوْ رُئِيَ مُسْتَلْقِيًا وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرَى.

(۲۶۰۱۹) حضرت عبد اللہ بن مالک ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے یا آپ رضی اللہ عنہ کو چت لیٹے ہوئے دیکھا گیا اس حال میں کہ آپ رضی اللہ عنہ اپنے ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھے ہوئے تھے۔

(۲۶۰۲۰) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، أَنَّهُ رَأَى أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ جَالِسًا وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرَى.

(۲۶۰۲۰) حضرت عبد اللہ بن عبد اللہ بن حارث ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو دیکھا اس حال میں کہ وہ اپنے ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھ کر بیٹھے ہوئے تھے۔

(۲۶۰۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أُسَامَةَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَضْطَجِعُ فَيَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرَى.

(۲۶۰۲۱) حضرت نافع ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ لیٹ جاتے پھر اپنے ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھ لیتے۔

(۲۶۰۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أُسَامَةَ ، عَنْ نَافِعٍ :قَالَ ابْنُ عُمَرَ يَسْتَلْقِي عَلَى قَفَاهُ وَيَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرَى لاَ يَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا ، وَيَفْعَلُهُ وَهُوَ جَالِسٌ لاَ يَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا.

(۲۶۰۲۲) حضرت نافع ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ گدی پر چیت لیٹ جاتے اور اپنے ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھ لیتے اور وہ اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے، اور وہ اس حال میں بیٹھتے بھی تھے اور اس طرح بیٹھنے میں بھی کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۲۶۰۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :إِنَّمَا يَنْهَى عَنْ ذَلِكَ أَهْلُ الْكِتَابِ ، وَقَالَ عَامِرٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ :لاَ بَأْسَ به.

(۲۶۰۲۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ ولیٹیلا نے ارشاد فرمایا: بے شک اہل کتاب اس طرح بیٹھنے سے منع کرتے تھے اور حضرت عامر اور حضرت محمد بن علی ولیٹیلا نے فرمایا: کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۶۰۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ الغَسِيلِ ، قَالَ :حدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو ، أَنَّ بِلاَلاً فَعَلَهُ :وَضَعَ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرَى.

(۲۶۰۲۴) حضرت عمرو بن ابی عمرو ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا کہ اپنے ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھ لیا۔

(۲۶۰۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْمَاجِشُونِ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّ عُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانَا يَفْعَلاَنِهِ. (بخاری ۴۷۵۔ ابو داؤد ۴۸۳۴)

(۲۶۰۲۵) حضرت سعید بن المسیب ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ دونوں حضرات اس طریقہ سے بیٹھتے تھے۔

(۲۶۰۲٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ:رَأَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ

فِي الْأَرَاكِ مُسْتَلْقِيًا وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَهُوَ يَقُولُ: ﴿رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ﴾.

(۲۶۰۲۶) حضرت عبدالرحمن بن اسود ولیٹیلا کے چچا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو پیلو کے درخت کے نیچے گوٹ مار کر بیٹھے ہوئے دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ اپنی ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر رکھے ہوئے تھے اور یہ دعا پڑھ رہے تھے۔ (اے ہمارے رب ہمیں ظالم قوم کے لیے فتنہ نہ بنا)۔

(۲٦۰۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عِمْرَانَ - يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ - قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسًا وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى.

(۲۶۰۲۷) حضرت عمران بن مسلم ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا اس حال میں کہ انہوں نے اپنی ایک ٹانگ کو دوسری پر رکھا ہوا تھا۔

(۲٦۰۲۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنِ الْعَوَّامِ، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا مِجْلَزٍ عَنِ الرَّجُلِ يَجْلِسُ، وَيَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ، إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ كَرِهَتْهُ الْيَهُودُ، قَالُوا: إِنَّهُ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ، ثُمَّ اسْتَوَى يَوْمَ السَّبْتِ فَجَلَسَ تِلْكَ الْجِلْسَةَ.

(۲۶۰۲۸) حضرت حکم ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو مجلز ولیٹیلا سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا: جو بیٹھ کر اپنے ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھ لے؟ آپ ولیٹیلا نے فرمایا: اس میں کوئی حرج کی بات نہیں۔ بے شک یہ تو ایسی چیز ہے جس کو یہود مکروہ سمجھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا پھر وہ ساتویں دن مستوی ہوا اور اس انداز میں بیٹھ گیا۔

(۲٦۰۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِي هِلَالٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، أَنَّ هَارُونَ بْنَ رِئَابٍ، قَالَ لَهُ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى سَرِيرِهِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى: يُكْرَهُ هَذَا يَا أَبَا بَكْرٍ؟ قَالَ: لَا.

(۲۶۰۲۹) حضرت ابن سیرین ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ہارون ابن رئاب ولیٹیلا نے ان سے پوچھا اس حال میں کہ وہ اپنی ایک ٹانگ کو دوسرے پر رکھے ہوئے تھے؟ اے ابو بکر! کیا تم اس کو مکروہ سمجھتے ہو؟ آپ ولیٹیلا نے فرمایا: نہیں۔

(۲٦۰۳۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الرَّبِيعُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: رَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَنَفِيَّةِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى.

(۲۶۰۳۰) حضرت ربیع بن المنذر ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت منذر ولیٹیلا نے ارشاد فرمایا: میں نے حضرت محمد ابن حنفیہ ولیٹیلا کو ایک ٹانگ دوسری پر رکھے ہوئے دیکھا۔

(۲٦۰۳۱) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، قَالَ: قِيلَ لَهُ: أَرَأَيْتَ الشَّعْبِيَّ يَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى؟ قَالَ: نَعَمْ.

(۲۶۰۳۱) حضرت حمید بن عبد الرحمن ولیٹھیے فرماتے ہیں کہ حضرت اسرائیل ولیٹھیے سے پوچھا گیا! کیا آپ ولیٹھیے نے حضرت شعبی ولیٹھیے کو ایک پاؤں دوسرے پر رکھے ہوئے دیکھا ہے؟ آپ ولیٹھیے نے فرمایا: جی ہاں۔

(٢٤) من كره أن يضع إحدى رِجليهِ على الأُخرى

جنہوں نے ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھنے کو مکروہ سمجھا ہے

(٢٦٠٣٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ رَاشِدٍ ، قَالَ : اسْتَلْقَيْت فَرَفَعْت إِحْدَى رِجْلَيَّ عَلَى رُكْبَتِي ، فَرَمَانِي سَعِيدٌ بِحَصَيَاتٍ ، ثُمَّ قَالَ :إنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَنْهَى عَنْ هَذَا.

(۲۶۰۳۲) حضرت اسماعیل بن ابو اسماعیل راشد ولیٹھیے فرماتے ہیں کہ میں چت لیٹا پھر میں نے اپنی ٹانگ کو اپنے گھٹنے پر بلند کر لیا۔ اس پر حضرت سعید ولیٹھیے نے مجھے چند چھوٹی کنکریاں ماریں، پھر فرمایا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اس طرح لیٹنے سے منع فرماتے تھے۔

(٢٦٠٣٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَضْطَجِعَ وَيَضَعَ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرَى.

(۲۶۰۳۳) حضرت ابن سیرین ولیٹھیے فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ مکروہ سمجھتے تھے کہ وہ لیٹ جائیں اور اپنی ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر رکھ لیں۔

(٢٦٠٣٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيل ، عَنْ وَاصِلٍ ، أَنَّ جَرِيرًا جَلَسَ وَوَضَعَ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرَى فَقَالَ لَهُ كَعْبٌ :ضَعْهَا ، فَإِن هَذَا لاَ يَصْلُحُ لِبَشَرٍ.

(۲۶۰۳۴) حضرت واصل ولیٹھیے فرماتے ہیں کہ حضرت جریر ولیٹھیے بیٹھ گئے اور پھر اپنی ایک ٹانگ کو دوسری پر رکھ لیا، اس پر حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اس کو نیچے رکھو، بے شک کسی انسان کے لیے یوں بیٹھنا مناسب نہیں ہے۔

(٢٦٠٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ ، أَنَّ كَعْبًا ، قَالَ لَهُ : ضَعْهَا ، فَإِنَّ هَذَا لاَ يَصْلُحُ لِبَشَرٍ.

(۲۶۰۳۵) حضرت عمرو بن عتبہ بن فرقد ولیٹھیے فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے ان سے ارشاد فرمایا: اس کو نیچے رکھو، بے شک کسی انسان کے لیے یہ مناسب نہیں ہے۔

(٢٦٠٣٦) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ حَبِيبٍ ، قَالَ :رَآنِي مُحَمَّدٌ وَقَدْ وَضَعْت رِجْلِي هَكَذَا وَوَضَعَ قَدَمَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى ، قَالَ :فَقَالَ :ارْفَعْهَا ، قَدْ تَوَاطَؤُوا عَلَى الْكَرَاهِيَةِ لَهَا ، قَالَ :فَذَكَرْت لِلْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَتِ الْيَهُودُ يَكْرَهُونَهُ فَخَالَفَهُمُ الْمُسْلِمُونَ.

(۲۶۰۳۶) حضرت حبیب ولیٹھیے فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ولیٹھیے نے مجھے دیکھا کہ میں نے اپنی ٹانگ اس طرح رکھی ہوئی تھی کہ اپنا

دایاں پاؤں اپنی بائیں ران پر رکھا ہوا تھا، آپ ریشید نے فرمایا: اس کو ہٹاؤ۔ تحقیق تمام صحابہ ٹنگاتیم نے اس کے مکروہ ہونے پر اتفاق کیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے یہ بات حضرت حسن ریشید کے سامنے ذکر کی، آپ ریشید نے فرمایا: یہود اس کو مکروہ سمجھتے تھے اور مسلمانوں نے تو ان کی مخالفت کی۔

(٢٦.٣٧) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ فَيَضَعَ عَقِبَهُ عَلَى فَخِذِهِ وقال :هُوَ التَّوَرُّكُ.

(۲۶۰۳۷) حضرت مغیرہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریشید مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی اپنے گھٹنے کو اپنی ران پر رکھے اور فرمایا: یہ تو سرین پر بیٹھنا ہوا۔

(٢٦.٣٨) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ نَهَى عَنْهُ.

(۲۶۰۳۸) حضرت لیث ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ریشید اس طرح بیٹھنے سے منع فرماتے تھے۔

(٢٦.٣٩) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ التَّرَبُّعَ وَقَالَ :جِلْسَةُ مَمْلَكَةٍ.

(۲۶۰۳۹) حضرت لیث ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس گوٹ مار کر بیٹھنے کو ناپسند سمجھتے تھے اور فرماتے: یہ شاہانہ انداز ہے۔

(٢٥) مَا يُؤمر بِهِ الرّجل فِي مجلِسِهِ

کسی آدمی کو مجلس میں جن باتوں کا حکم دیا گیا ہے

(٢٦.٤٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْمُجَالِدِ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَامِرٌ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ الْعَبَّاسُ لابْنِهِ عَبْدِ اللهِ بن عباس :يَا بُنَيَّ ، إنِّي أَرَى أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يُقَرِّبُك ، وَيَسْتَشِيرُك مَعَ أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَخْلُو بِكَ ، فَاحْفَظْ عَنِّي ثَلاَثًا :اتَّقِ اللَّهَ لاَ يُجَرِّبَنَّ عَلَيْك كِذْبَةً ، وَلاَ تُفْشِيَنَّ لَهُ سِرًّا ، وَلاَ تَغْتَابَنَّ عِنْدَهُ أَحَدًا ، قَالَ :فَقُلْت لابْنِ عَبَّاسٍ :يَا أَبَا عَبَّاسٍ ، كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ خَيْرٌ مِنْ أَلْفٍ ، قَالَ :وَمِنْ عَشَرَةِ آلاَفٍ.

(۲۶۰۴۰) حضرت عامر ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت عباس رضی اللہ نے مجھ سے کہا: اے میرے بیٹے! میں امیر المؤمنین کو دیکھتا ہوں کہ وہ تجھے اپنے قریب کرتے ہیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے ساتھ تجھ سے بھی مشورہ طلب کرتے ہیں اور تیرے ساتھ خلوت کرتے ہیں پس تو میری طرف سے تین باتیں محفوظ کر لے۔ تم بچو اس بات سے کہ وہ تم پر جھوٹ کو آزمائیں اور تم ہرگز کبھی بھی ان کے راز کو فاش مت کرنا اور ان کے سامنے کبھی کسی کی غیبت مت کرنا۔ راوی کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ سے عرض کیا کہ ان میں سے ہر ایک ایک ہزار سے بہتر ہے۔ آپ رضی اللہ نے فرمایا: بلکہ دس ہزار سے بہتر ہے۔

(۲٦٠٤١) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: لاَ تَعْتَرِضْ فِيمَا لاَ يَعْنِيك، وَاعْتَزِلْ عَدُوَّك، وَاحْتَفِظْ مِنْ خَلِيلِك إلاَّ الأَمِين، فَإِنَّ الأَمِينَ لاَ يُعَادِلُهُ شَيْءٌ، لاَ تَصْحَبِ الْفَاجِرَ فَيُعَلِّمُك مِنْ فُجُورِهِ، وَلاَ تُفْشِ إلَيْهِ بِسِرِّك، وَاسْتَشِرْ فِي أَمْرِك الَّذِينَ يَخْشَوْنَ اللَّهَ.

(۲٦۰۴۱) حضرت محمد بن شھاب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: اس کام کے پیچھے مت پڑو جو تمہیں فائدہ نہ پہنچائے اور اپنے دشمن سے بچو اور اپنے دوست سے بچو سوائے امانت دار شخص کے۔ اس لیے کہ قوم میں سے امانت دار شخص کی برابری کوئی چیز نہیں کر سکتی اور بدکار کی صحبت اختیار مت کرو۔ اس لیے کہ وہ اپنی بدکاری میں سے تمہیں بھی سکھلا دے گا اور اس کے سامنے اپنے کسی راز کو فاش مت کرو اور اپنے معاملہ میں ان لوگوں سے مشورہ مانگو جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔

(۲٦٠٤٢) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، قَالَ: لاَ تُحَدِّثْ بِالْحَدِيثِ مَنْ لاَ يَعْرِفُهُ، فَإِنَّ مَنْ لاَ يَعْرِفُهُ يَضُرُّهُ، وَلاَ يَنْفَعُهُ.

(۲٦۰۴۲) حضرت ایوب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو قلابہ ؒ نے ارشاد فرمایا: تم اس شخص کو اپنی بات مت بتاؤ، جو اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ اس لیے کہ جو اس معاملہ کے بارے میں کچھ نہیں جانتا وہ نقصان پہنچائے گا، اور کم از کم کوئی فائدہ بھی نہیں پہنچائے گا۔

(۲٦٠٤٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: حدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَمَرَّ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا، ثُمَّ بَعَثَنِي فِي حَاجَةٍ وَجَلَسَ فِي جِدَارٍ، أَوْ فِي ظِلٍّ حَتَّى أَتَيْته فَأَبْلَغْته حَاجَتَهُ، فَلَمَّا أَتَيْتُ أُمَّ سُلَيْمٍ، قَالَتْ: مَا حَبَسَك الْيَوْمَ؟ قُلْتُ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ، قَالَتْ: مَا هِيَ؟ قُلْتُ: إنَّهَا سِرٌّ، قَالَتْ: فَاحْفَظْ سِرَّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَمَا حَدَّثْت بِهَا أَحَدًا قَطُّ. (بخاری ۱۱۳۹۔ مسلم ۱۴۵)

(۲٦۰۴۳) حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ میں بچوں کے ساتھ تھا کہ نبی کریم ﷺ ہمارے پاس سے گزرے اور آپ ﷺ نے ہمیں سلام کیا، پھر آپ ﷺ نے مجھے کسی کام کے لیے بھیج دیا اور دیوار کے سائے میں بیٹھ گئے یہاں تک میں آپ ﷺ کے پاس آ گیا۔ میں نے آپ ﷺ کو اس کام کے بارے میں بتلایا۔ پھر جب میں حضرت ام سلیم ؓ کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: آج کس بات نے تمہیں روکے رکھا؟ میں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے کسی کام بھیج دیا تھا۔ انہوں نے پوچھا: کیا کام تھا؟ میں نے کہا: بے شک وہ رسول اللہ ﷺ کا راز ہے۔ آپ ؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے راز کی حفاظت کرو۔ حضرت انس ؓ فرماتے ہیں: میں نے کسی کو بھی اس کے بارے میں نہیں بتلایا۔

(۲۶) فِي الرّجلِ يأخذ عنِ الرّجلِ الشّيء مَنْ قَالَ يرِيهِ

اس آدمی کا بیان جو کسی آدمی سے کوئی چیز لے تو اس کو چاہیے کہ وہ اسے دکھادے

(٢٦٠٤٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي هُبَيْرَةَ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ ، قَالَ : الْمُسْلِمُ مِرْآةُ أَخِيهِ ، فَإِذَا أَخَذَ عَنْهُ شَيْئًا فَلْيُرِهِ.

(۲۶۰۴۴) حضرت لیث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہبیرہ یحیٰ بن عباد ؒ نے ارشاد فرمایا: مسلمان اپنے بھائی کا آئینہ ہے جب وہ اس سے کوئی چیز لے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کو بھی دکھلادے۔

(٢٦٠٤٥) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ غَالِبٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ او سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الرَّجُلِ يَأْخُذُ عَنِ الرَّجُلِ الشَّيْءَ فَيَقُولُ : لاَ يَكُنْ بِكَ السُّوءُ ، أَوْ صُرِفَ عَنْكَ السُّوءَ ، قَالَ : فَقَالَ : يَقُولُ : لاَ يَكُنْ بِكَ السُّوءُ فَإِنَّهُ إِلاَّ يَكُنْ به خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَكُونَ بِهِ ثُمَّ يُصْرَفُ.

(۲۶۰۴۵) حضرت حسن ؒ سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی دوسرے سے کوئی چیز لے اور اسے کہے کہ تیرے پاس کوئی برائی نہ رہے یا برائی تجھ سے دور کردی جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ کہے کہ وہ تیرے پاس برائی نہ رہے۔

(٢٦٠٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : إِذَا أَخَذَ أَحَدُكُمْ عَنْ أَخِيهِ شَيْئًا فَلْيُرِهِ إِيَّاه.

(۲۶۰۴۶) حضرت سلیمان بن موسیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک اپنے بھائی سے کوئی چیز لے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کو بھی دکھلادے۔

(٢٦٠٤٧) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ اللهِ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ : سَمِعْت أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَحَدُكُمْ مِرْآةُ أَخِيهِ ، فَإِذَا رَأَى أَذًى فَلْيُمِطْهُ عَنْهُ.

(بخاری ۲۳۹۔ ابو داؤد ۴۸۸۲)

(۲۶۰۴۷) حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک اپنے بھائی کا آئینہ ہے، پس جب وہ کوئی تکلیف دہ چیز دیکھے تو اس کو اس سے دور کردے۔

(۲۷) ما قالوا فِي النّهيِ عن الوقِيعةِ فِي الرّجلِ والغِيبةِ

کسی آدمی کو برا بھلا کہنے اور اس کی غیبت سے رکنے کا بیان

(٢٦٠٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ: كَانَ بَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ

وَبَيْنَ سَعْدٍ كَلَامٌ ، قَالَ : فَتَنَاوَلَ رَجُلٌ خَالِدًا عِنْدَ سَعْدٍ ، قَالَ : فَقَالَ : سَعْدٌ : مَهْ ، فَإِنَّ مَا بَيْنَنَا لَمْ يَبْلُغْ دِينَنَا.

(۲۶۰۴۸) حضرت طارق بن شہاب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید ؓ اور حضرت سعد ؓ کے درمیان کچھ تلخ کلامی ہوئی، تو ایک آدمی حضرت سعد ؓ کے پاس حضرت خالد ؓ کو بُرا بھلا کہنے لگا، حضرت سعد ؓ نے فرمایا: رک جاؤ، بے شک جو لڑائی ہمارے درمیان ہے وہ ہمارے دین تک نہیں پہنچتی!

(٢٦٠٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : مَا يَمْنَعُكُمْ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَخْرِقُ أَعْرَاضَ النَّاسِ أن لَا تُغَيِّرُوا عَلَيْهِ؟ قَالُوا : نَتَّقِي لِسَانَهُ، قَالَ: ذَاكَ أَدْنَى أَنْ تَكُونُوا شُهَدَاءَ.

(۲۶۰۴۹) حضرت زید بن صوحان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: تمہیں کس چیز نے روک دیا کہ جب تم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ لوگوں کی عزتیں خراب کررہا ہے اور تمہیں اس پر غیرت تک نہیں آئی، لوگوں نے عرض کیا: ہم تو اس کی زبان سے بچتے ہیں۔ آپ ؓ نے فرمایا: یہ تو اور بھی گھٹیا بات ہے کہ تم گواہ بن رہے ہو۔

(٢٦٠٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ مَرَّ عَلَى بَغْلٍ مَيِّتٍ فَقَالَ لأَصْحَابِهِ : إِنْ يَأْكُلْ أَحَدُكُمْ مِنْ هَذَا حَتَّى يَمْلأَ بَطْنَهُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ.

(۲۶۰۵۰) حضرت قیس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن العاص ؓ ایک مردار خچر کے پاس سے گزرے تو اپنے اصحاب سے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایک اس کو کھائے یہاں تک کہ اس کا پیٹ بھر جائے یہ بہت بہتر ہے اس بات سے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کا گوشت کھائے۔

(٢٦٠٥١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْعَلاَءُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ لَهُ : مَا الْغِيبَةُ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ : ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ ، قَالَ : أَفَرَأَيْت إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ : إِنْ كَانَ فِي أَخِيك مَا تَقُولُ ، فَقَدِ اغْتَبْته ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ ، فَقَدْ بَهَتَّهُ. (مسلم ۲۰۰۱۔ ابوداؤد ۴۸۴۱)

(۲۶۰۵۱) حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! غیبت کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ تو اپنے بھائی کی وہ بات ذکر کرے جس کو وہ ناپسند کرتا ہو، آپ ؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کی کیا رائے ہے اس بارے میں کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں اگر وہ بات میرے بھائی میں موجود ہو تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم جو بات کرتے ہو اگر وہ تمہارے بھائی میں موجود ہے تو تحقیق تم نے اس کی غیبت بیان کی اور جو بات تم کرتے ہو اگر وہ تمہارے بھائی میں موجود نہیں ہے تو تحقیق تم نے اس پر بہتان باندھا ہے۔

(٢٦٠٥٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ ابْنٍ لأَبِي الدَّرْدَاءِ ، أَنَّ رَجُلاً وَقَعَ فِي رَجُلٍ فَرَدَّ عَنْهُ آخَرُ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ ذَبَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ كَانَ لَهُ

حِجَابًا مِنَ النَّارِ. (ترمذی ۱۹۳۱۔ احمد ۶/ ۴۵۰)

(۲۶۰۵۲) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے نے ارشاد فرمایا: کہ ایک آدمی نے کسی آدمی کی غیبت بیان کی تو دوسرے آدمی نے اس کو روک دیا۔ اس پر حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کرے گا تو یہ اس کے لیے جہنم سے آڑ بن جائے گی۔

(٢٦٠٥٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَوْنٍ ، قَالَ :وَقَعَ رَجُلٌ فِي رَجُلٍ فَرَدَّ عَلَيْهِ آخَرُ فَقَالَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ :لَقَدْ غَبَطْتُكَ ، إِنَّهُ مَنْ ذَبَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ ، وَقَاهُ اللَّهُ ، قَالَ مِسْعَرٌ :نَفْحَ ، أَوْ لَفْحَ النَّارِ.

(۲۶۰۵۳) حضرت عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی آدمی کی غیبت بیان کی تو دوسرے آدمی نے اس کی بات واپس لوٹا دی۔ اس پر حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: تحقیق مجھے تجھ پر رشک ہے۔ اس لیے کہ جو شخص اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جہنم کی ہوا کے جھونکے سے یا جہنم کی جلا دینے والی آگ سے محفوظ فرمائیں گے۔

(٢٦٠٥٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :إِذَا قُلْتَ مَا فِي الرَّجُلِ فَلَمْ تُزَكِّهِ.

(۲۶۰۵۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تم نے وہ بات بیان کی جو آدمی میں موجود ہو تو تم نے اس کی پاکی بیان نہیں کی۔

(٢٦٠٥٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ ، قَالَ :شَهِدْتُ الأَعْرَابَ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :عَلَيْنَا حَرَجٌ فِي كَذَا وَكَذَا ؟ فَقَالَ :عِبَادَ اللهِ ، وَضَعَ اللَّهُ الْحَرَجَ إلاَّ مَنِ اقْتَرَضَ مِنْ عِرْضِ أَخِيهِ شَيْئًا فَذَلِكَ الَّذِي حَرَجٌ.

(۲۶۰۵۵) حضرت زیاد بن علاقہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں حاضر تھا کہ بدوؤں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کہ اس طرح اور اس طرح کرنے میں ہم پر گناہ ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اللہ کے بندو! اللہ نے گناہ ہٹا دیا ہے مگر جو کوئی شخص اپنے بھائی کی غیبت کرتا ہے تو اس کی وجہ سے وہ گناہ گار رہوا۔

(٢٦٠٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ :لَوْ رَأَيْت أَقْطَعَ فَذَكَرْته فَقُلْت الأَقْطَعُ كَانَتْ غِيبَةً ، قَالَ :فَذَكَرْته لأَبِي إِسْحَاقَ فَقَالَ :صَدَقَ.

(۲۶۰۵۶) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اگر تو کسی ہاتھ کٹے کو دیکھے پھر تو نے اس کا یوں ذکر فرمایا: کہ ہاتھ کٹا تو یہ بھی غیبت ہوگی۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات حضرت ابو اسحاق کے سامنے ذکر کی، تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا۔

(٢٦٠٥٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَكْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ أَبُو مُوسَى الأَشْعَرِيُّ :لَوْ رَأَيْت رَجُلاً يَرْضَعُ شَاةً فِي الطَّرِيقِ فَسَخِرْت مِنْهُ خِفْت أَنْ لاَ أَمُوتَ حَتَّى أَرْضَعَهَا.

(۲۶۰۵۷) حضرت عبداللہ بن بکر ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: اگر میں کسی آدمی کو دیکھوں کہ وہ راستہ میں بکری کا دودھ پی رہا ہے اور پھر اس کا مذاق بناؤں، تو مجھے خوف ہے کہ مجھے موت نہیں آئے گی یہاں تک کہ میں بھی راستہ میں بکری کا دودھ پیوں۔

(٢٦٠٥٨) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَسَنٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ :إِذَا قُلْتَ مَا هُوَ فِيهِ ، وَهُوَ لاَ يَسْمَعُ ، فَقَدِ اغْتَبْتَه ، وَإِذَا قُلْتَ مَا لَيْسَ فِيهِ ، فَقَدْ بَهَتَّهُ.

(۲۶۰۵۸) حضرت شعبی ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے بھائی کے بارے میں وہ بات کرتے ہو جو اس میں موجود ہے اور وہ اس کو نہیں سن رہا تو تحقیق تم نے اس کی غیبت کی، اور جب تم نے وہ بات کی جو اس میں موجود نہیں تو تحقیق تم نے اس پر بہتان باندھا۔

(٢٦٠٥٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :لَوْ سَخِرْتُ مِنْ كَلْبٍ لَخَشِيتُ أَنْ أَكُونَ كَلْبًا.

(۲۶۰۵۹) حضرت ابراہیم ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: اگر میں کسی کتے کا مذاق اڑاؤں تو مجھے خوف ہے کہ میں بھی کتا نہ بن جاؤں گا۔

(٢٦٠٦٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :الْبَلاَءُ مُوَكَّلٌ بِالْقَوْلِ.

(۲۶۰۶۰) حضرت ابراہیم ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: مصیبتیں تو باتوں کی وجہ سے مسلط ہوتی ہیں۔

(٢٦٠٦١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ:إِذَا قُلْتَ مَا فِيهِ، فَقَدِ اغْتَبْتَه ، وَإِنْ قُلْتَ مَا لَيْسَ فِيهِ ، فَقَدْ بَهَتَّه.

(۲۶۰۶۱) حضرت ابوالضحیٰ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق ویشید نے ارشاد فرمایا: جب تم نے ایسی بات کہی جو اس شخص میں موجود تھی تو تحقیق تم نے اس کی غیبت بیان کی اور جب تم نے ایسی بات کہی جو اس شخص میں موجود نہیں تھی تو تم نے اس پر بہتان باندھا۔

(٢٦٠٦٢) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، قَالَ :كُنْتُ آخِذًا بِيَدِ إِبْرَاهِيمَ وَنَحْنُ نُرِيد الْمَسْجِدَ ، قَالَ :فَذَكَرْت رَجُلاً فَاغْتَبْته ، قَالَ فَقَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ :ارْجِعْ فَتَوَضَّأْ ، كَانُوا يَعُدُّونَ هَذَا هُجْرًا.

(۲۶۰۶۲) حضرت ابن عجلان ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت حارث ویشید نے ارشاد فرمایا: کہ میں حضرت ابراہیم ویشید کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا اور ہم دونوں کا مسجد جانے کا ارادہ تھا اتنے میں میں نے ایک آدمی کا ذکر کیا اور اس کی غیبت کی تو حضرت ابراہیم ویشید نے مجھ سے فرمایا: واپس جاؤ اور وضو کرو، صحابہ رضی اللہ عنہم اس کو فحش گوئی شمار کرتے تھے۔

(۲۸) فِي الرَّجلِ يمتشِط بِالمشطِ العاجِ ويدّهن بِالعاجِ

اس آدمی کا بیان جو ہاتھی کے دانت کی بنی ہوئی کنگھی سے بال کنگھی کرے، اور ہاتھی کے دانت کی بنی ہوئی شیشی میں سے تیل لگائے

(٢٦٠٦٣) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عُرْوَةَ ، أَنَّهُ كَانَ لَهُ مُشْطٌ مِنْ عِظَامِ الْفِيلِ وَمَدْهَنٌ مِنْ عِظَامِ الْفِيلِ.

(۲۶۰۶۳) حضرت ھشام بن عروہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ ؒ کے پاس ہاتھی کی ہڈیوں کی کنگھی تھی اور ہاتھی کی ہڈیوں سے بنی ہوئی تیل کی شیشی تھی۔

(٢٦٠٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبِي يَدَّهِنُ فِي مَدْهَنٍ مِنْ عِظَامِ الْفِيلِ.

(۲۶۰۶۴) حضرت ھشام ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت عروہ ؒ کو دیکھا کہ وہ ہاتھی کی ہڈی سے بنی ہوئی تیل کی شیشی میں سے تیل لگاتے تھے۔

(٢٦٠٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ لَهُ مَدْهَنٌ مِنْ عَاجٍ يَدَّهِنُ فِيهِ.

(۲۶۰۶۵) حضرت ھشام ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ ؒ کے پاس ہاتھی کی ہڈی سے بنی ہوئی تیل کی شیشی تھی جس میں سے وہ تیل لگاتے تھے۔

(٢٦٠٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ سُرِّيَّةٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَتْ : أَتَيْته بِمَدْهَنٍ مِنْ عَاجٍ ، أَوْ مُشْطٍ مِنْ عَاجٍ فَكَرِهَهُ وَقَالَ : هُوَ مَيْتَةٌ.

(۲۶۰۶۶) حضرت اسماعیل بن امیہ ؒ اپنی والدہ سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ کی راز دان نے بتلایا کہ میں اُن کے پاس ہاتھی کے دانت کی بنی ہوئی تیل کی شیشی لے کر گئی یا کنگھی تو آپ ؒ نے اس کو ناپسند کیا اور فرمایا یہ تو مردار ہے۔

(٢٦٠٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ الْعَاجَ.

(۲۶۰۶۷) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ نے ہاتھی کے دانت کو ناپسند فرمایا۔

(٢٦٠٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ الْعَاجَ.

(۲۶۰۶۸) حضرت لیث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس ؒ نے ہاتھی کے دانت کو ناپسند فرمایا۔

(٢٦٠٦٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ الْعَاجَ كُلَّهُ ، وَأَنْ يُتَّخَذَ مِنْهُ مِشْطًا.

(۲۶۰۶۹) حضرت لیث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس ؒ نے ہاتھی کے دانت کو بہر صورت ناپسند فرمایا، اور اس بات کو بھی کہ اس کی کنگھی بنائی جائے۔

(۲۹) فِي الدّهنِ كلّ يومٍ

روزانہ تیل لگانے کا بیان

(۲۶۰۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي خُزَيْمَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ إلاَّ غِبًّا. (ابوداؤد ۴۱۵۶۔ ترمذی ۱۷۵۶)

(۲۶۰۷۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کنگھی کرنے کو منع فرماتے تھے مگر گاہے گاہے۔

(۲۶۰۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جُوَيْرِيَةَ بْنِ أَسْمَاءَ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ رُبَّمَا ادَّهَنَ فِي الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ.

(۲۶۰۷۱) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کبھی کبھار دن میں دو مرتبہ تیل لگایا کرتے تھے۔

(۲۶۰۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سَعِيد ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ إلاَّ غِبًّا.

(۲۶۰۷۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کنگھی کرنے کو منع فرماتے تھے مگر گاہے گاہے۔

(۲۶۰۷۳) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو هِلاَلٍ ، عَنْ شَيْبَةَ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : التَّرَجُّلُ غِبًّا.

(۲۶۰۷۳) حضرت مغیرہ بن حارث فرماتے تھے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کنگھی کبھی کبھار کیا کرو۔

(۲۶۰۷٤) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ التَّرَجُّلَ كُلَّ يَوْمٍ.

(۲۶۰۷۴) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت محمد نے ارشاد فرمایا: صحابہ رضی اللہ عنہم روزانہ کنگھی کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۳۰) فِي الثّلاثةِ يتسارّ اثنانِ دون الآخرِ

ان تین کا بیان جن میں سے دو سرگوشی کریں تیسرے کو چھوڑ کر

(۲۶۰۷۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالاَ : حدَّثَنَا عُبَيد اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إذَا كَانَ ثَلاَثَةٌ فَلاَ يَتَسَارَّ اثْنَانِ دُونَ الآخَرِ ، وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ : يَتَنَاج. (مسلم ۱۷۱۷۔ احمد ۲/ ۱۴۱)

(۲۶۰۷۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تین افراد ہوں تو ان میں دو تیسرے کے علاوہ سرگوشی ہرگز مت کریں اور حضرت ابن نمیر نے یتناج کا لفظ نقل فرمایا بمعنی سرگوشی کرنا۔

(۲۶۰۷٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إذَا كنا ثَلاَثَةً أَنْ يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ وَاحِدٍ أَجْلَ أَنْ يُحْزِنَهُ حَتَّى يَخْتَلِطَ بِالنَّاسِ.

(مسلم ۱۷۱۸۔ بخاری ۶۲۹۰)

(۲۶۰۷۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ جب تین افراد ہوں تو ان میں سے دو تیسرے کے علاوہ سرگوشی نہ کریں اس وجہ سے وہ اس کو غمگین کریں گے یہاں تک کہ وہ لوگوں میں مل جائے۔

(۲۶۰۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَحْوَص ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :إذَا كَانَ ثَلاَثَةُ نَفَرٍ فلا يَنْتَجِي اثْنَانِ دُونَ وَاحِدٍ ، فَإِنَّ ذَلِكَ يَسُوئُهُ.

(۲۶۰۷۷) حضرت ابوالاحوص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا جب تین افراد کا گروہ ہو تو دو شخص تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں، پس بے شک یہ بات اس کو تکلیف میں مبتلا کر دے گی۔

(۲۶۰۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَهُوَ يُنَاجِي رَجُلاً ، فَأَدْخَلْت رَأْسِي بَيْنَهُمَا فَضَرَبَ ابْنُ عُمَرَ صَدْرِي وَقَالَ :إذَا رَأَيْت اثْنَيْنِ يَتَنَاجَيَانِ فَلاَ تَدْخُلْ بَيْنَهُمَا إلاَّ بِإِذْنِهِمَا.

(۲۶۰۷۸) حضرت سعید بن ابی سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ کسی آدمی سے سرگوشی کر رہے تھے میں نے بھی اپنا سر ان دونوں کے درمیان داخل کر دیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے میرے سینہ پر مارا اور فرمایا: جب تم دو آدمیوں کو سرگوشی کرتے ہوئے دیکھو تو ان دونوں کے درمیان مت گھسو مگر ان کی اجازت سے۔

(۲۶۰۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :إذَا كَانَ الْقَوْمُ أَرْبَعَةً فَلاَ بَأْسَ أَنْ يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ صَاحِبَيْهِمَا. (ابوداؤد ۴۸۱۸)

(۲۶۰۷۹) حضرت ابوصالح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب چار افراد ہوں تو کوئی حرج نہیں ہے کہ دو افراد اپنے ساتھیوں کو چھوڑ کر سرگوشی کریں۔

(۳۱) ما نهي عنه الرّجل مِن إظهارِ السّلاحِ فِي المسجدِ وتعاطِي السّيفِ مسلولًا

آدمی کو مسجد میں اسلحہ ظاہر کرنے اور سونتی ہوئی تلوار کے لینے سے روکا گیا

(۲۶۰۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ :مَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ بِسِهَامٍ فَقَالَ لَهُ :رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا.

(۲۶۰۸۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی مسجد میں تیر لے کر گزرا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: اس کے پھل کو اپنے سے چمٹا لو۔

(۲۶۰۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَسْجِدِ بِنَبْلٍ فَلْيُمْسِكْ بِنِصَالِهَا.

(۲۶۰۸۱) حضرت ابو بردہ ویٹھیے فرماتے ہیں کہ ان کے والد ویٹھیے نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی مسجد میں تیر لے کر گزرے تو اس کو چاہیے کہ اس کے پھل کو اپنے سے چمٹا لے۔

(۲۶۰۸۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَاصِمٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى قَوْمًا يَتَعَاطَوْنَ سَيْفًا مَشْهُورًا فَقَالَ : لَعَنَ اللَّهُ هَؤُلاَءِ ، فَقُلْت للحسن : إِنَّهُ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ ، فَقَالَ : لاَ ، بَلَ فِي رَحْبَةٍ مِنْ رِحَابِ الْمَسْجِدِ. (احمد ۵/ ۴۱۔ حاکم ۲۹۰)

(۲۶۰۸۲) حضرت انس ویٹھیے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لوگوں کو دیکھا کہ وہ سونتی ہوئی تلوار لے رہے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان پر اللہ لعنت کرے۔ راوی کہتے ہیں! میں نے حضرت حسن ویٹھیے سے پوچھا: کیا وہ مسجد میں تھے؟ آپ ویٹھیے نے فرمایا: نہیں، بلکہ مسجد کے صحنوں میں سے ایک صحن میں تھے۔

(۲۶۰۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: مَلْعُونٌ مَنْ نَاوَلَ أَخَاهُ السَّيْفَ مَسْلُولاً فِي الْمَسْجِدِ.

(۲۶۰۸۳) حضرت لیث ویٹھیے فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ویٹھیے نے ارشاد فرمایا: ملعون ہے وہ شخص جو مسجد میں اپنے بھائی کو سونتی ہوئی تلوار پکڑائے۔

(۲۶۰۸۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَسْلَمَ الْمُنْقِرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، أَنَّهُ كَرِهَ سَلَّ السَّيْفِ فِي الْمَسْجِدِ.

(۲۶۰۸۴) حضرت اسلم المنقری ویٹھیے فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن ابزی ویٹھیے مسجد میں تلوار سونت لینے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲۶۰۸۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ نَاوَلَ أَخَاهُ السَّيْفَ فَلْيَغْمِدْهُ.

(۲۶۰۸۵) حضرت حسن ویٹھیے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے بھائی سے تلوار پکڑے تو اس کو چاہیے کہ وہ تلوار نیام میں کرلے۔

(۲۶۰۸۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُولاً. (ترمذی ۲۱۶۳۔ ابوداؤد ۲۵۸۱)

(۲۶۰۸۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونتی ہوئی تلوار لینے سے منع فرمایا۔

(۲۶۰۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَنْ يَتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُولاً ، وَمَرَّ بِقَوْمٍ يَتَعَاطَوْنَ سَيْفًا مَسْلُولاً فَقَالَ : أَلَمْ أَنْهَكُمْ عن هَذَا ؟ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ فَعَلَ هَذَا. (احمد ۳/ ۳۶۱)

(۲۶۰۸۷) حضرت حسن ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونتی ہوئی تلوار لینے سے منع فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے پاس سے گزرے جو سونتی ہوئی تلوار لے رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں ایسا کرنے سے منع نہیں کیا تھا؟ اللہ لعنت کرے اس شخص پر جو یہ کرے۔

(۳۲) ما كُرِهَ من قِيامِ الرّجلِ لِلرّجلِ مِن مجلِسِهِ

کسی آدمی کا دوسرے آدمی کے لیے اپنی جگہ سے اٹھ جانے کی کراہت کا بیان

(۲۶۰۸۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَقُمْ رَجُلٌ لِرَجُلٍ ، وَلَكِنْ لِيُوسِعْ لَهُ.

(۲۶۰۸۸) حضرت حسن ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی کسی آدمی کے لیے کھڑا نہ ہو البتہ اسے چاہیے کہ وہ اس کے لیے کشادگی پیدا کردے۔

(۲۶۰۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ مِنْ مَجْلِسِهِ ، ثُمَّ يَجْلِسَ فِيهِ ، قَالَ : وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا قَامَ لَهُ الرَّجُلُ عن مَجْلِسِهِ لَمْ يَجْلِسْ فِيهِ. (مسلم ۱۷۱۴۔ احمد ۲/ ۸۹)

(۲۶۰۸۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ پھر اس کی جگہ میں بیٹھ جائے۔

راوی کہتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے لیے جب کوئی شخص اپنی جگہ سے کھڑا ہو جاتا تو آپ رضی اللہ عنہ اس جگہ نہیں بیٹھتے تھے۔

(۲۶۰۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يُقِيمَنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ عَنْ مَقْعَدِهِ ثُمَّ يَقْعُدَ فِيهِ ، وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا.

(مسلم ۱۷۱۴۔ احمد ۲/ ۱۶)

(۲۶۰۹۰) حضرت ابن نمیر ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی! دوسرے آدمی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ پھر اس کی جگہ میں بیٹھ جائے، البتہ تم لوگ کشادگی اور وسعت پیدا کرو۔

(۲۶۰۹۱) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مَوْلًى لأَبِي مُوسَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ، أَنَّهُ دُعِيَ إِلَى شَهَادَةٍ فَقَامَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهِ فَقَالَ لَهُ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى إذَا قَامَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ عَنْ مَجْلِسِهِ أَنْ يَجْلِسَ فِيهِ ، وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَمْسَحَ الرَّجُلُ يَدَهُ بِثَوْبِ مَنْ لاَ يَكْسُو. (ابوداؤد ۴۸۲۷۔ احمد ۵/ ۴۴)

(۲۶۰۹۱) حضرت سعید بن ابی الحسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کو گواہی کے لیے بلایا گیا تو ایک آدمی ان کے لیے اپنی جگہ سے کھڑا ہوگیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا، بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اس بات سے کہ جب ایک آدمی دوسرے آدمی کے لیے اپنی جگہ سے کھڑا ہو جائے تو وہ شخص اس کی جگہ بیٹھ جائے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ آدمی اپنا ہاتھ پھیرے اس شخص کے کپڑے کے ساتھ جس کو اس نے پہنا نہیں ہے۔

(٢٦٠٩٢) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا فُلَيْحٌ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يَقُومُ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ عَنْ مَجْلِسِهِ ، وَلَكِنِ افْسَحُوا يَفْسَحَ اللَّهُ لَكُمْ. (احمد ۲/ ۳۳۸)

(۲۶۰۹۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی کسی آدمی کے لیے اپنی جگہ سے کھڑا نہ ہو البتہ تم کشادگی کرو اللہ تمہارے لیے کشادگی فرمائیں گے۔

(٢٦٠٩٣) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، قَالَ: كَانَ يُكْرَهُ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ لِلرَّجُلِ لِيَجْلِسَ فِيهِ.

(۲۶۰۹۳) حضرت ابوالبختری رحمہ اللہ کہ اس بات کو مکروہ سمجھا جاتا کہ ایک آدمی کسی آدمی کے لیے اپنی جگہ سے کھڑا ہو جائے تاکہ وہ اس کی جگہ میں بیٹھ جائے۔

(۳۳) فِي الرَّجلِ يقوم لِلرّجلِ إذا رآه

اس آدمی کا بیان جو کسی آدمی کو دیکھ کر کھڑا ہو جائے

(٢٦٠٩٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ ، عَنْ أَبِي الْعَدَبَّسِ ، عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَكِّئًا عَلَى عَصًا ، فَقُمْنَا إلَيْهِ فَقَالَ: لاَ تَقُومُوا كَمَا تَقُومُ الأَعَاجِمُ يُعَظِّمُ بَعْضُهَا بَعْضًا. (ابوداؤد ۵۱۸۷۔ ابن ماجہ ۳۸۳۶)

(۲۶۰۹۴) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے (اس حال میں کہ) لاٹھی کو سہارا لگائے ہوئے تھے تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اکرام میں کھڑے ہو گئے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ عجمیوں کی طرح کھڑے مت ہوا کرو۔ وہ لوگ اس طرح ایک دوسرے کی تعظیم کرتے ہیں۔

(٢٦٠٩٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شَهِيدٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ: دَخَلَ مُعَاوِيَةُ بَيْتًا فِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرٍ ،

وَعَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ ، فَقَامَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرٍ وَلَمْ يَقُمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لاِبْنِ عَامِرٍ :اجْلِسْ ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. (ترمذی ۲۷۵۵۔ ابوداؤد ۵۱۸۶)

(۲۶۰۹۵) حضرت ابومجلز ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ ؓ ایک گھر میں داخل ہوئے جس میں حضرت عبداللہ بن عامر ؓ اور حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ موجود تھے، حضرت عبداللہ بن عامر ؓ، تو کھڑے ہو گئے اور حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ کھڑے نہیں ہوئے۔ اس پر حضرت معاویہ ؓ نے حضرت عبداللہ بن عامر ؓ سے فرمایا: بیٹھ جاؤ اس لیے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا جو شخص اس بات کو پسند کرے کہ آدمی اس کے لیے کھڑے ہوں تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

(۲۶۰۹۶) عَفَّان ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :مَا كَانَ شَخْصٌ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَكَانُوا إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُومُوا لِمَا يَعْلَمُونَ مِنْ كَرَاهِيَتِهِ لِذَلِكَ.

(ترمذی ۲۷۵۴)

(۲۶۰۹۶) حضرت حمید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت انس ؓ نے ارشاد فرمایا: کہ صحابہ کے نزدیک رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کوئی محبوب شخص نہیں تھا اور جب وہ لوگ آپ ﷺ کو دیکھتے تھے تو کھڑے نہیں ہوتے تھے اس لیے کہ وہ لوگ اس وجہ سے آپ ﷺ کی ناپسندیدگی کو جانتے تھے۔

(۳۴) الوسادة تطرح للرّجل

آدمی کے لیے تکیہ لگانے کا بیان

(۲۶۰۹۷) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ طَارِقٍ ، قَالَ :كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ الشَّعْبِيِّ ، فَجَاءَ جَرِيرُ بْنُ يَزِيدَ ، فَدَعَا لَهُ الشَّعْبِيُّ بِوِسَادَةٍ فَقُلْنَا لَهُ :يَا أَبَا عَمْرٍو نَحْنُ عِنْدَكَ أَشْيَاخٌ ، دَعَوْتَ لِهَذَا الْغُلاَمِ بِوِسَادَةٍ ؟ فَقَالَ :إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِذَا أَتَاكُمْ كَرِيمُ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوهُ.

(۲۶۰۹۷) حضرت طارق ؒ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت شعبی ؒ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت جریر بن یزید تشریف لائے تو حضرت شعبی ؒ نے ان کے لیے تکیہ منگوایا، تو ہم نے آپ ؒ سے کہا: اے ابوعمرو! ہم آپ کے پاس بڑے لوگ ہیں اور آپ ؒ اس بچے کے لئے تکیہ منگوا رہے ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تمہارے پاس پاس قوم کا معزز شخص آئے تو تم اس کا اکرام کرو۔

(۲۶۰۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا أَتَاكُمْ كَرِيمُ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوهُ. (ابوداؤد ۵۱۱)

(۲۶۰۹۸) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تمہارے پاس قوم کا معزز شخص آئے تو تم اس کا اکرام کرو۔

(٢٦٠٩٩) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ :طَرَحَ أَبُو قِلاَبَةَ لِرَجُلٍ وِسَادَةً فَقَالَ أَبُو قِلاَبَةَ :إِنَّهُ كَانَ يُقَالُ :لَا تَرُدَّ عَلَى أَخِيكَ كَرَامَتَهُ.

(۲۶۰۹۹) حضرت عاصم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو قلابہ ؒ نے ایک آدمی کے لیے تکیہ لگوایا اور فرمایا، یا یوں کہا جاتا تھا کہ تم اپنے بھائی پر اس کے اکرام کو ردمت کرو۔

(٢٦١٠٠) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :دَخَلَ عَلِيٌّ وَرَجُلٌ ، فَطَرَحَ لَهُمَا وِسَادَتَيْنِ ، فَجَلَسَ عَلِيٌّ وَلَمْ يَجْلِسِ الآخَرُ ، فَقَالَ عَلِيٌّ :لَا يَرُدُّ الْكَرَامَةَ إِلاَّ حِمَارٌ.

(۲۶۱۰۰) حضرت جعفر ؒ کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ اور ایک آدمی ان کے پاس تشریف لائے تو ان دونوں کے لیے تکیے لگوائے گئے حضرت علی ؓ تو بیٹھ گئے اور دوسرا آدمی نہیں بیٹھا، اس پر حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: بیٹھ جاؤ اکرام واپس نہیں کرتا مگر گدھا۔

(٣٥) مَنْ قَالَ خذ الحكم مِمّن سمِعته

جو شخص یوں کہے: تم کسی بات کی سمجھ اسی سے حاصل کرو جس سے تم نے اس بات کو سنا

(٢٦١٠١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :خُذِ الْحُكْمَ مِمَّنْ سَمِعْته ، فَإِنَّمَا هُوَ مِثْلُ الرَّمْيَةِ مِنْ غَيْرِ رَامٍ.

(۲۶۱۰۱) حضرت عکرمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے ارشاد فرمایا: تم کسی بات کی سمجھ اسی سے حاصل کرو جس سے تم نے بات کو سنا، اس لیے کہ اس کی مثال اس تیر کی ہے جو کسی اور نے چلایا ہو۔

(٣٦) فِي الرّجلِ من يؤمر أن يجالِس ويداخِل

اس آدمی کا بیان جس کو مجلس اختیار کرنے اور دخل دینے کا حکم دیا گیا ہو

(٢٦١٠٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الأَقْمَرِ ، أَنَّ أَبَا جُحَيْفَةَ كَانَ يَقُولُ : جَالِسُوا الْكُبَرَاءَ ، وَخَالِطُوا الْحُكَمَاءَ ، وَسَائِلُوا الْعُلَمَاءَ.

(۲۶۱۰۲) حضرت علی بن اقمر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو جحیفہ ؒ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ تم بڑے لوگوں کی مجلس اختیار کرو، اور عقل مندوں سے ملا کرو، اور علماء سے سوال کیا کرو۔

(٢٦١٠٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ ، أَنَّ جَدَّهُ وَهُوَ عُمَيْرُ بْنُ حَبِيبٍ أَوْصَى بَنِيهِ فَقَالَ :يَا بَنِيَّ ، إِيَّاكُمْ وَمُجَالَسَةَ السُّفَهَاءِ ، فَإِنَّ مُجَالَسَتَهُمْ دَاءٌ ، إِنَّهُ مَنْ يَحْلُمْ ، عَنِ السَّفِيهِ يُسَرَّ بِحِلْمِهِ ، وَمَنْ يُحبه يَنْدَمُ ، وَمَنْ لاَ يَقَرُّ بِقَلِيلِ مَا يَجِيءُ بِهِ السَّفِيهُ يَقَرُّ بِالْكَثِيرِ ، وَإِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْمُرَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ فَلْيُوَطِّنْ نَفْسَهُ عَلَى الصَّبْرِ عَلَى الأَذَى ، فَإِنَّهُ مَنْ يَصْبِرُ لاَ يَجِدُ لِلأَذَى مَسًّا.

(۲۶۱۰۳) حضرت ابوجعفرالخطمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے دادا حضرت عمیر بن حبیب رحمہ اللہ نے اپنے بیٹے کو وصیت فرمائی: کہ اے میرے بیٹے! تم بیوقوفوں کی صحبت اختیار کرنے سے بچو پس بے شک ان کی صحبت تو بیماری ہے، اور جو شخص بیوقوف سے درگزر کرتا ہے تو اس کی درگزر کی وجہ سے اس کو خوشی ملتی ہے اور جو بیوقوف سے محبت کرتا ہے تو وہ شرمندہ ہوتا ہے، اور جو شخص بیوقوف کی تھوڑی بات سے بھی آنکھ ٹھنڈی نہیں کرتا تو اس کی آنکھ کثرت سے ٹھنڈی ہوتی ہے، اور تم میں کوئی ارادہ کرے نیکی کے حکم کرنے کا اور برائی سے روکنے کا تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنے نفس کو تکلیف پر صبر کرنے کا عادی بنادے۔ اس لیے کہ جو شخص صبر کرتا ہے تو اس کو تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔

(٢٦١٠٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ :إِنَّ مِنْ فِقْهِ الرَّجُلِ مَمْشَاهُ وَمَدْخَلَهُ ، قَالَ أَبُو قِلاَبَةَ :قَاتَلَ اللَّهُ الشَّاعِرَ حَيْثُ يَقُولُ :

عَنِ الْمَرْءِ لاَ تَسْأَلْ وابصر قَرِينَهُ ... وَكُلُّ قَرِينٍ بِالْمُقَارَنِ مُهْتَدِي

(۲۶۱۰۴) حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک آدمی کا چلنا اور اس کی مجلس کا تعلق اس کی سمجھ داری سے ہے۔

ابوقلابہ رحمہ اللہ نے نصیحت کے انداز میں فرمایا: اللہ شاعر کو ہلاک کرے کہ اس نے یوں کہا:

آدمی کے بارے میں کسی سے مت پوچھ بلکہ اس کے ساتھیوں کو دیکھ......

ہر ساتھی اپنے ساتھیوں کے ذریعہ ہی ہدایت یافتہ ہوتا ہے......

(٢٦١٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عن أبي إسحاق، عَنْ مُرَّةَ، أَوْ هُبَيْرَةَ، قَالَ:قَالَ عَبْدُ اللهِ:اعْتَبِرُوا النَّاسَ بِأَخْدَانِهِمْ.

(۲۶۱۰۵) حضرت مرہ رحمہ اللہ یا حضرت ابن ھبیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کے دوستوں کے ذریعے ان کا اعتبار کرو۔

(٣٧) مَنْ قَالَ إذا دخلت على قومٍ فاجلِس حيث يجلِسونك

جو شخص یوں کہے: جب تم کسی قوم کے پاس جاؤ تو وہ جس جگہ تمہیں بٹھائیں تم بیٹھ جاؤ

(٢٦١٠٦) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مَيْمُونٍ الْجُهَنِيِّ أَبِي مَنْصُورا ، قَالَ :سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ :إِذَا دَخَلَ

أَحَدُكُمْ بَيْتًا فَأَيْنَمَا أَجْلَسُوهُ فَلْيَجْلِسْ ، هُمْ أَعْلَمُ بِعَوْرَةِ بَيْتِهِمْ.

(۲۶۱۰۶) حضرت ابو منصور میمون الجهنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی کسی کے گھر میں داخل ہو تو وہ لوگ جہاں اس کو بٹھائیں تو اس کو چاہیے کہ وہ بیٹھ جائے اس لیے کہ وہ لوگ اپنے گھر کے پردہ کے متعلق زیادہ جانتے ہیں۔

(۳۸) الرّجل يمشي وهو مختصِرٌ

جو آدمی کوکھ پر ہاتھ رکھ کر چلے

(٢٦١٠٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ شُرَيْحًا يَمْشِي مُخْتَصِرًا.

(۲۶۱۰۷) حضرت اسماعیل بن ابی خالد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شریح رحمہ اللہ کو دیکھا کہ وہ اپنی کوکھ پر ہاتھ رکھ کر چل رہے تھے۔

(٢٦١٠٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ :إِنَّمَا يُكْرَهُ الاخْتِصَارُ فِي الصَّلاَةِ لأَنَّ إِبْلِيسَ أُهْبِطَ مُخْتَصِرًا.

(۲۶۱۰۸) حضرت خالد حذاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حمید بن ہلال رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنا مکروہ ہے۔ اس لیے کہ ابلیس کو زمین پر اتارا گیا تھا اس حال میں کہ اس نے اپنی کوکھ پر ہاتھ رکھا ہوا تھا۔

(۳۹) مَنْ قَالَ إذا حدّث الرّجل بِالحدِيثِ فقال اكتم عليّ ، فهو أمانةٌ

جو شخص یوں کہے: کہ جب کوئی آدمی کسی دوسرے آدمی کو کوئی بات بیان کرے اور کہے میری بات کو چھپانا تو یہ امانت ہے

(٢٦١٠٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ بِحَدِيثٍ وَقَالَ :اكْتُمْ عَلَيَّ ، فَهِيَ أَمَانَةٌ.

(۲۶۱۰۹) حضرت حکم بن عطیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ جب کوئی آدمی دوسرے آدمی کو کوئی بات بیان کر کے یوں کہے کہ میری بات کو چھپانا تو یہ بات امانت ہوگی۔

(٢٦١١٠) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَهُ.

(۲۶۱۱۰) امام شعبی رحمہ اللہ سے مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(٢٦١١١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ

جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ بِالْحَدِيثِ ، ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ أَمَانَةٌ. (ابو داؤد ۴۸۳۵۔ ترمذی ۱۹۵۹)

(۲۶۱۱۱) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی آدمی دوسرے آدمی کو کوئی بات بیان کرے پھر وہ ادھر ادھر دیکھے تو یہ امانت ہوگی۔

(۴۰) ما جاء فِي الْكَذِبِ

ان روایات کا بیان جو جھوٹ کے بارے میں آئی ہیں

(۲۶۱۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ ، فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ ، وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ كَذَّابًا ، وَعَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ ، فَإِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّ ، وَالْبِرُّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ ، وَإِنَّ الرَّجُلَ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ صِدِّيقًا. (مسلم ۱۰۵۔ ابو داؤد ۴۹۵۰)

(۲۶۱۱۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جھوٹ سے بچو پس بے شک جھوٹ فسق کی طرف لے جاتا ہے اور فسق جہنم کی طرف لے جاتا ہے، اور بے شک ایک آدمی جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ کو اپنا لیتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے ہاں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے اور تم پر سچ بولنا لازم ہے، پس بے شک سچ نیکی کی طرف راستہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے اور بے شک کوئی آدمی سچ بولتا ہے اور سچ کو اپنا لیتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے ہاں سچا لکھ دیا جاتا ہے۔

(۲۶۱۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مُرَّةَ بْنِ شَرَاحِيلَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى مَا يَكُونُ لِلْفُجُورِ فِي قَلْبِهِ مَوْضِعُ إِبْرَةٍ يَسْتَقِرُّ فِيهِ ، وَإِنَّهُ لَيَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى مَا يَكُونُ لِلصِّدْقِ فِي قَلْبِهِ مَوْضِعُ إِبْرَةٍ يَسْتَقِرُّ فِيهِ.

(۲۶۱۱۳) حضرت مرہ بن شراحیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک کوئی آدمی سچ بولتا ہے اور سچ کو اپنا لیتا ہے یہاں تک کہ اس کے دل میں سوئی کے ناکہ کے برابر جگہ میں فسق ہوتا ہے تو یہ سچ اس میں بھی اپنی جگہ بنا لیتا ہے اور بے شک کوئی آدمی جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ کو اپنا لیتا ہے یہاں تک کہ اس کے دل میں سوئی کے ناکہ کے برابر نیکی ہوتی ہے تو جھوٹ اس میں بھی اپنی جگہ بنا لیتا ہے۔

(۲۶۱۱۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، وَعَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لَا يَصْلُحُ الْكَذِبُ فِي جِدٍّ ، وَلَا هَزْلٍ ، ثُمَّ تَلَا عَبْدُ اللهِ ﴿اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾. (دارمی ۲۷۱۵)

(۲۶۱۱۴) حضرت ابراہیم ریشید، حضرت ابو معمر ریشید اور حضرت ابو البختری یہ سب حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: سنجیدگی اور مذاق میں جھوٹ بولنا درست نہیں ہے، پھر حضرت عبد اللہ ریشید نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ (ترجمہ): اللہ سے ڈرو اور ہو جاؤ سچے لوگوں کے ساتھ۔

(۲۶۱۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو بَكْرٍ : إِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّهُ مُجَانِبُ الإِيمَانَ.

(۲۶۱۱۵) حضرت حسین ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ جھوٹ سے بچو پس بے شک یہ ایمان کو دور کرنے والا ہے۔

(۲۶۱۱۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : الْمُؤْمِنُ يُطْوَى عَلَى الْخِلاَلِ كُلِّهَا غَيْرِ الْخِيَانَةِ وَالْكَذِبِ.

(۲۶۱۱۶) حضرت عبد الرحمن بن یزید ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مومن تمام خصلتوں کا عادی بن سکتا ہے سوائے خیانت اور جھوٹ کے۔

(۲۶۱۱۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ سَعْدٍ ، قَالَ : الْمُؤْمِنُ يُطْبَعُ عَلَى الْخِلاَلِ كُلِّهَا غَيْرِ الْخِيَانَةِ وَالْكَذِبِ. (بزار ۱۱۳۹۔ ابو یعلی ۷۰۷)

(۲۶۱۱۷) حضرت مصعب بن سعد ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مومن تمام خصلتوں کا عادی بن سکتا ہے سوائے خیانت اور جھوٹ کے۔

(۲۶۱۱۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : ذُكِرَ عِنْدَ عَامِرٍ ، أَنَّ الْمُنَافِقَ الَّذِي إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ ، فَقَالَ عَامِرٌ : لاَ أَدْرِي مَا تَقُولُونَ ؟ إِنْ كَانَ كَذَّابًا ، فَهُوَ مُنَافِقٌ.

(۲۶۱۱۸) حضرت اسماعیل بن ابی خالد ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ریشید کے پاس ذکر کیا گیا کہ بے شک منافق جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے۔ اس پر حضرت عامر ریشید نے ارشاد فرمایا: میں نہیں جانتا کہ تم لوگ کیا کہہ رہے ہو اگر وہ جھوٹا ہے تو وہ منافق ہے۔

(۲۶۱۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ تَبْلُغُ حَقِيقَةَ الإِيمَانِ حَتَّى تَدَعَ الْكَذِبَ فِي الْمِزَاحِ.

(۲۶۱۱۹) حضرت میمون بن شبیب ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ تم ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتے یہاں تک کہ تم مزاح میں بھی جھوٹ بولنا چھوڑ دو۔

(۲۶۱۲۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَوْنٌ ، قَالَ : ذُكِرَ الْكَذِبُ عِنْدَ مُحَمَّدٍ فِي الْحَرْبِ ، أَنَّهُ لاَ بَأْسَ بِهِ ، فَقَالَ مُحَمَّدٌ : لاَ أَعْلَمُ الْكَذِبَ إِلاَّ حَرَامًا.

(۲۶۱۲۰) حضرت عون ؒ فرماتے ہیں کہ امام محمد ؒ کے پاس سے ذکر کیا گیا کہ جنگ میں جھوٹ بولنے میں کوئی حرج نہیں۔ اس پر حضرت محمد ؒ نے فرمایا: میں تو جھوٹ کے بارے میں اتنا جانتا ہوں کہ وہ حرام ہے۔

(٢٦١٢١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ :حُدِّثْت عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :يُطْوَى الْمُؤْمِنُ عَلَى الْخِلاَلِ كُلِّهَا غَيْرِ الْخِيَانَةِ وَالْكَذِبِ. (احمد ۵/ ۲۵۲)

(۲۶۱۲۱) حضرت ابو امامہ ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن تمام خصلتوں کا عادی بن سکتا ہے سوا۔ خیانت اور جھوٹ کے۔

(٢٦١٢٢) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنِ اللَّيْثِ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، أَنَّ رَجُلاً مِنْ مَوَالِي عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بن رَبِيعة العدوى حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ ، أَنَّهُ قَالَ :دَعَتْنِي أُمِّي يَوْمًا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ فِي بَيْتِنَا فَقَالَتْ :هَا تَعَالَ أُعْطِيك ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :وَمَا أَرَدْت أَنْ تُعْطِيَهُ ؟ قَالَتْ :تَمْر ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَمَا إِنَّك لَوْ لَمْ تُعْطِهِ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْك كِذْبَةٌ.

(ابو داؤد ۴۹۵۲۔ احمد ۳/ ۴۴۷)

(۲۶۱۲۲) حضرت عبداللہ بن عامر ؒ فرماتے ہیں کہ ایک دن میری والدہ نے مجھے بلایا اس حال میں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ کہنے لگیں، یہاں آؤ میں تمہیں کچھ دوں گی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کو کیا دینے کا ارادہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: کھجور کا، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اگر تم اس کو کوئی چیز نہیں دیتی تو تم پر جھوٹ وبال لکھ دیا جاتا۔

(٤١) ما ذُكِر مِن علامةِ النِّفاقِ

ان روایات کا بیان جو نفاق کی نشانیوں کے بارے میں ذکر کی گئیں

(٢٦١٢٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ ، فَهُوَ مُنَافِقٌ خَالِصٌ ، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَلَّةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَلَّةٌ مِنْ نِفَاقٍ حَتَّى يَدَعَهَا :إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ. (مسلم ۱۰۶۔ ابو داؤد ۴۶۵۵)

(۲۶۱۲۳) حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں ایسی ہیں کہ جس میں بھی پائی جائیں تو وہ شخص خالص منافق ہے اور جس میں ان میں سے ایک عادت ہو تو اس میں نفاق کی ایک عادت ہے یہاں تک کہ وہ اس کو بھی چھوڑ دے وہ یہ ہیں: جب بات کرے تو جھوٹ بولے، اور جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب معاہدہ

کرے تو دھوکہ دے اور جب جھگڑا کرے تو گالم گلوچ پر اُتر آئے۔

(٢٦١٢٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : اعْتَبِرُوا الْمُنَافِقَ بِثَلاَثٍ : إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ. (نسائی ۱۱۷۵۴)

(۲۶۱۲۴) حضرت عبد الرحمن بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے ارشاد فرمایا: تم منافق میں تین باتوں کا اعتبار کرو۔ جب وہ بات کرے تو جھوٹ بولے، اور جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب معاملہ کرے تو دھوکہ دے۔

(٢٦١٢٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَن صُبَيحِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : ثَلاَثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ فَهُوَ مُنَافِقٌ : إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اُؤْتُمِنَ خَانَ: قَالَ : وَتَلاَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿وَمِنْهُمْ مَنْ عَاهَدَ اللَّهَ لَئِنْ آتَانَا مِنْ فَضْلِهِ ﴾ إِلَى قَوْلِهِ : ﴿ نِفَاقًا فِي قُلُوبِهِمْ ﴾ إِلَى قَوْلِهِ : ﴿ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ﴾ (التوبة: ۷۵ تا ۷۷)

(۲۶۱۲۵) حضرت صبیح بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں جس میں بھی پائی جائیں تو وہ منافق ہوگا۔ جب وہ بات کرے تو جھوٹ بولے، اور جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب امانت رکھوائی جائے تو خیانت کرے اور آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ترجمہ: ''اور انہیں میں وہ لوگ بھی ہیں جنھوں نے اللہ سے یہ عہد کیا تھا کہ اگر وہ اپنے فضل سے ہمیں نوازے گا تو ہم ضرور صدقہ کریں گے اور یقیناً نیک لوگوں میں شامل ہو جائیں گیں لیکن جب اللہ نے ان کو اپنے فضل سے نوازا تو اس میں بخل کرنے لگے اور منہ موڑ کر چل دیئے۔ نتیجہ یہ کہ اللہ نے سزا کے طور پر نفاق ان کے دلوں میں اس دن تک کے لئے جما دیا جس دن وہ اللہ سے جا کر ملیں گے، کیونکہ انہوں نے اللہ سے جو وعدہ کیا تھا اس کی خلاف ورزی کی اور کیونکہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے۔''

(٢٦١٢٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ثَلاَثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ ، فَهُوَ مُنَافِقٌ : الَّذِي إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ ، وَإِذَا اُؤْتُمِنَ خَانَ.

(بخاری ۳۳۔ ترمذی ۲۶۳۱)

(۲۶۱۲۶) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس میں بھی پائی جائیں تو وہ منافق ہوگا۔ وہ یہ ہیں کہ جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو وہ خیانت کرے۔

(٢٦١٢٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : ثَلاَثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ ، فَهُوَ مُنَافِقٌ ، وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَقَالَ إِنِّي مُسْلِمٌ : إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ ، وَإِذَا اُؤْتُمِنَ خَانَ ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ.

(۲۶۱۲۷) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس میں بھی پائی جائیں تو وہ منافق ہوگا اگر چہ وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور کہے کہ بے شک میں مسلمان ہوں، وہ یہ ہیں کہ جب بات کرے تو جھوٹ بولے، اور جب امانت رکھوائی جائے تو وہ خیانت کرے اور جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے۔

(۲۶۱۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ وَهُوَ يُرَى ، أَنَّهُ كَذِبٌ ، فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبَيْنِ.

(ترمذی ۲۶۶۲۔ احمد ۴/ ۲۵۲)

(۲۶۱۲۸) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری طرف سے کوئی حدیث بیان کرے اور وہ یہ جانتا ہے کہ وہ جھوٹا ہے، تو وہ دو میں سے ایک جھوٹا ہے۔

(۲۶۱۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ حَدَّثَ عَنِّي حَدِيثًا وَهُوَ يُرَى ، أَنَّهُ كَذِبٌ ، فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبَيْنِ.

(ابن ماجہ ۳۹۔ احمد ۲۰)

(۲۶۱۲۹) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری طرف سے کوئی حدیث بیان کرے اور وہ جانتا ہے کہ وہ جھوٹا ہے، تو وہ دو میں سے ایک جھوٹا ہے۔

(۲۶۱۳۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سَمُرَةَ. (ابن ماجہ ۳۸)

(۲۶۱۳۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ ارشاد اس سند سے منقول ہے۔

(۴۲) من كره لِلرَّجلِ أن يحدِّث بكلِّ ما سمِع

اس بات کا بیان کہ آدمی کے لیے ہر سنی ہوئی بات کا بیان کرنا مکروہ ہے

(۲۶۱۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي خُبَيْبٌ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ. (مسلم ۵۔ ابوداؤد ۴۹۵۳)

(۲۶۱۳۱) حضرت حفص بن عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات آگے بیان کردے۔

(۲۶۱۳۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : حَسْبُ امْرِءٍ مِنَ الْكَذِبِ أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ.

(۲۶۱۳۲) حضرت ابوعثمان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنی بات کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات کو آگے بیان کردے۔

(۲٦۱۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَص ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :بِحَسْبِ امْرِءٍ مِنَ الْكَذِبِ أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ.

(۲۶۱۳۳) حضرت ابوالاحوص ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنی بات کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات آگے بیان کردے۔

(٤٣) ما قالوا في الحِلمِ وما ذكر فيه

بردباری کا بیان اور اس بارے میں جو احادیث ذکر کی گئیں

(٢٦١٣٤) حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، قَالَ :قَالَ شُرَيْحٌ :الْحِلْمُ كَنْزٌ مُوَفَّرٌ.

(۲۶۱۳۴) حضرت شعبہ ؒ ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت شریح ؒ نے ارشاد فرمایا: بردباری بہت بڑا خزانہ ہے۔

(٢٦١٣٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَانِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ ، قَالَ :قَالَ الشَّعْبِيُّ :زَيْنَ الْعِلْمِ حِلْمُ أَهْلِهِ.

(۲۶۱۳۵) حضرت عاصم احول ؒ فرماتے ہیں کہ امام شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: علم کی زینت اس کے علم کی بردباری سے ہے۔

(٢٦١٣٦) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ مُعَاوِيَةُ :لاَ حِلْمَ إلاَّ التَّجَارِب.

(۲۶۱۳۶) حضرت ھشام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ ؒ نے ارشاد فرمایا: بردباری نہیں حاصل ہوتی مگر تجربوں سے۔

(٢٦١٣٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَام ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :مَا جُعِلَ الْعِلْمُ ، أَوَ مَا حُمِلَ الْعِلْمُ فِي مِثْلِ جِرَابِ حِلْمٍ.

(۲۶۱۳۷) حضرت سلمہ بن وھرام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس نے ارشاد فرمایا: علم بر ے حلم کی مانند نہیں اٹھایا جاسکتا۔

(٢٦١٣٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ بُرْدًا ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، قَالَ :مَا جُمِعَ شَيْءٌ إلَى شَيْءٍ أَزْيَنَ مِنْ عِلْمٍ إلَى حِلْمٍ.

(۲۶۱۳۸) حضرت برد ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن موسیٰ ؒ نے ارشاد فرمایا: کوئی چیز کسی چیز میں جمع ہو کر مزین نہیں ہوئی جتنا علم حلم کے ساتھ جمع ہو کر مزین ہوتا ہے۔

(٢٦١٣٩) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ:حدَّثَنَا عَرْعَرَةُ بْنُ الْبِرِنْدِ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ:قَالَ الأَحْنَفُ بْنُ قَيْسٍ:إنِّي لَسْتُ بِحَلِيمٍ ، وَلَكِنِّي أَتَحَالَمُ.

(۲۶۱۳۹) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت احنف بن قیس ؒ نے ارشاد فرمایا: بے شک میں بردبار نہیں ہوں، لیکن میں تکلف سے بردباری ظاہر کرتا ہوں۔

(٤٤) مَنْ قَالَ لاَ يحدَّث بالحدِيثِ إلا من يريده

جو یوں کہے: کہ حدیث بیان نہ کی جائے مگر اس شخص کو جو اس کا طالب ہو

(٢٦١٤٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ عبد اللهِ، قَالَ: لَا تَنْشُرْ بَزَّكَ إلاَّ عِنْدَ مَنْ يبغيه. (احمد ٣٦٠)

(۲۶۱۴۰) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے خزانے کو مت پھیلایا کرو مگر اس شخص کے سامنے جو اس کو تلاش کرے۔

(٢٦١٤١) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الأَعْمَش، عَنْ مُسْلِم، عَن مَسْروق قَالَ: لَا تَنْشُرْ بَزَّكَ إلاَّ عِنْدَ مَنْ يُرِيدُهُ.

(۲۶۱۴۱) حضرت مسلم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق ؒ نے ارشاد فرمایا: تو اپنے علم کے خزانے کو مت پھیلا مگر اس شخص کے سامنے جو اس کا طالب ہو۔

(٢٦١٤٢) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : لَا تُحَدِّثْ بِالْحَدِيثِ إلاَّ مَنْ يَعْرِفُهُ ، فَإِنَّ مَنْ لَا يَعْرِفُهُ يَضُرُّهُ ، وَلَا يَنْفَعُهُ.

(۲۶۱۴۲) حضرت ایوب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوقلابہ ؒ نے ارشاد فرمایا: تو حدیث بیان مت کر مگر اس شخص کو جو اس کے مرتبہ کو پہچانتا ہو، پس بے شک جو اس کے مرتبہ کو نہیں پہچانتا یہ بات اس کو نقصان پہنچائے گی اس کو نفع نہیں پہنچائے گی۔

(٢٦١٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ: لَا أَنْشُرُ بَزِّي عِنْدَ مَنْ لَا يُرِيدُهُ.

(۲۶۱۴۳) حضرت عمار الدھنی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر ؒ نے ارشاد فرمایا: میں اپنا خزانہ نہیں پھیلاتا مگر اس شخص کے سامنے جو اس کا طالب ہو۔

(٢٦١٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : لَا تَنْشُرْ سِلْعَتَكَ إلاَّ عِنْدَ مَنْ يُرِيدُهَا.

(۲۶۱۴۴) حضرت ابن معقل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: تو اپنے سامان کو مت پھیلا مگر اس شخص کے سامنے جو اس کا طالب ہو۔

(٤٥) فِي الاكتِحالِ بِالإثْمِدِ

اثمد سرمہ لگانے کا بیان

(٢٦١٤٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ

عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ أَكْحَالِكُمُ الإِثْمِدُ ، يَجْلُو الْبَصَرَ ، وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ.

(۲۶۱۴۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے سرموں میں سب سے بہترین اثمد ہے، جو بینائی کو روشن کرتا ہے اور بالوں کو اگاتا ہے۔

(۲۶۱۴۶) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: عَلَيْكُمْ بِالإِثْمِدِ عِنْدَ النَّوْمِ فَإِنَّهُ يَشُدُّ الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ.

(۲۶۱۴۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ سونے کے وقت اثمد سرمہ کو لازم پکڑلو اس لیے کہ وہ بینائی تیز کرتا ہے اور بالوں کو اُگاتا ہے۔

(۴۶) فِي الْكحلِ، وكم فِي كل عينٍ ومن أمر بِهِ؟

سرمہ لگانے کا بیان اور ہر آنکھ میں کتنی مرتبہ لگایا جائے اور جس نے اس کا حکم دیا

(۲۶۱۴۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ حَفْصَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْتَحِلُ ثَلاَثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ.

(۲۶۱۴۷) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہر آنکھ میں تین مرتبہ سرمہ لگاتے تھے۔

(۲۶۱۴۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْتَحِلُ اثْنَتَيْنِ فِي ذِهِ ، وَاثْنَتَيْنِ فِي ذِهِ ، وَوَاحِدَةً بَيْنَهُمَا.

(۲۶۱۴۸) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین اس آنکھ میں دو مرتبہ اور اس آنکھ میں دو مرتبہ سرمہ لگاتے تھے اور ایک مرتبہ ان دونوں کے درمیان میں لگاتے تھے۔

(۲۶۱۴۹) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتَحِلُ بِالإِثْمِدِ ، يَكْتَحِلُ الْيُمْنَى ثَلاَثَةَ مَرَاوِدَ وَالْيُسْرَى مِرْوَدَيْنِ.

(۲۶۱۴۹) حضرت عمران بن ابی انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اثمد سرمہ آنکھوں میں لگاتے تھے۔ تین سلائیاں دائیں آنکھ میں اور دو سلائیاں بائیں آنکھ میں لگاتے تھے۔

(۲۶۱۵۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا ثَلاَثَةً فِي كُلِّ عَيْنٍ.

(۲۶۱۵۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک سرمہ دانی تھی، آپ ﷺ اس سے ہر آنکھ میں تین سلائیاں لگاتے تھے۔

(۲۶۱۵۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَارِثِيُّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ ، أَنَّهُ قَالَ فِي الْكُحْلِ :أَمَّا

أَنَا فَإِنِّي أَكْتَحِلُ ثَلَاثًا هَاهُنَا ، وَثَلَاثًا هَاهُنَا ، وَوَاحِدَةً بَيْنَهُمَا فَذَكرت ذلك لمحمد فَقَالَ : أَمَّا أنا فَإِنِّي أَكْتَحِلُ ثَلَاثًا هَاهُنَا واثنتين هَاهُنَا وَوَاحِدَةً بَيْنَهُمَا.

(۲۶۱۵۱) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت نضر بن انس رضی اللہ عنہ نے سرمہ لگانے کے بارے میں ارشاد فرمایا: بہر حال میں تو اس آنکھ میں تین سلائیاں لگاتا ہوں اور تین اس آنکھ میں اور ایک ان دونوں کے درمیان میں، راوی کہتے ہیں، میں نے یہ حضرت محمد رحمہ اللہ کے سامنے ذکر کیا تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں تو اس آنکھ میں تین سلائیاں اور اس آنکھ میں دو سلائیاں لگاتا ہوں اور ایک سلائی ان دونوں کے درمیان میں۔

(۲۶۱۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ أَبِي الْمُغِيرَةِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : مَنِ اكْتَحَلَ فَلْيُوتِرْ . (ابو داؤد ۳۶۔ احمد ۲/ ۳۵۱)

(۲۶۱۵۲) حضرت ابو المغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص سرمہ لگائے تو اس کو چاہیے کہ وہ طاق عدد اختیار کرے۔

(۴۷) فِي الرَّجلِ يأخذ للرّجل بِرِكابِهِ

اس آدمی کا بیان جو کسی آدمی کے لیے لگام کو پکڑ لے

(۲۶۱۵۳) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ سَدِيرٍ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ ، فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَرْكَبَ أَخَذَ بِالرِّكَابِ وَقَالَ :مَا عَلَيْكَ أَنْ أُوْجَرَ ، وَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ.

(۲۶۱۵۳) حضرت سدیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ کے پاس تھا جب میں نے سواری پر سوار ہونے کا ارادہ کیا تو آپ رحمہ اللہ نے لگام کو پکڑ لیا، اور فرمایا: تجھے پسند نہیں کہ مجھے اجر ملے، اور اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۶۱۵۴) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : دَعَا عُمَرُ زَيْدَ بْنَ صُوحَانَ ، فَضَفَنَهُ عَلَى الرَّحْلِ كَمَا تَضْفِنُونَ أَنْتُمْ أُمَرَائَكُمْ ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ :افْعَلُوا بِزَيْدٍ وَأَصْحَابِهِ مِثْلَ هَذَا.

(۲۶۱۵۴) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زید بن صوحان رحمہ اللہ کو بلایا پھر ان کو سواری پر سوار کیا جیسا کہ تم لوگ اپنے امراء کو سوار کرتے ہو، پھر آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم لوگ زید اور اس کے اصحاب سے ایسا معاملہ کرو۔

(۲۶۱۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :رُبَّمَا أَمْسَكَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ ، أَوِ ابْنُ عُمَرَ بِالرِّكَابِ.

(۲۶۱۵۵) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کبھی کبھار حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ یا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ میری سواری کی لگام پکڑ

لیتے تھے۔

(۲٦١٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ غُلاَمًا أَعْوَرَ آخِذًا لِعَلْقَمَةَ بِالرِّكَابِ ، أَحْسَبُهُ ، قَالَ :يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(۲۶۱۵۶) حضرت ابوقیس ؒ فرماتے ہیں میں نے ابراہیم ؒ کو دیکھا کہ وہ کانے بچے تھے اور حضرت علقمہ ؒ کی سواری کی لگام کو پکڑے ہوئے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے، جمعہ کے دن کا کہا۔

(۲٦١٥٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ :حدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صُبَيْحٍ الْحَنَفِيُّ ، وَذَهَبَ لِيَرْكَبَ فَأَخَذَ رَجُلٌ بِرِكَابِهِ فَقَالَ :بَلَغَنِي أَنَّ مُطَرِّفًا كَانَ يَقُولُ :مَا كُنْت لأَمْنَعَ أَخًا لِي يُرِيدُ كَرَامَتِي أَنْ يُكْرِمَنِي.

(۲۶۱۵۷) حضرت مہدی بن میمون ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن صُبیح حنفی ؒ گئے تا کہ وہ اپنی سواری پر سوار ہوں تو ایک آدمی نے لگام کو پکڑ لیا تو آپ ؒ نے فرمایا کہ حضرت مطرف ؒ فرمایا کرتے تھے کہ میں اپنے کسی بھی بھائی کو منع نہیں کروں گا جو میرے اکرام کرنے کا ارادہ کرنا چاہے وہ میرا اکرام کرلے۔

(۲٦١٥٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا غَالِبٌ الْقَطَّانُ ، قَالَ :أَرَدْت يَوْمًا أَنْ أَرْكَبَ حِمَارًا ، فَجَاءَ شُعَيْبٌ يُمْسِكُ بِالرِّكَابِ ، فَسَأَلْت الْحَسَنَ فَقَالَ :اقْبَلْ كَرَامَةَ أَخِيك.

(۲۶۱۵۸) حضرت غالب قطان ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دن گدھے پر سوار ہونے کا ارادہ کیا تو حضرت شعیب ؒ آئے اور انہوں نے لگام کو پکڑ لیا۔ میں نے اس بارے میں حضرت حسن ؒ سے پوچھا؟ آپ ؒ نے فرمایا: اپنے بھائی کے اکرام کو قبول کرلے۔

(٤٨) فِي تعلِيمِ النّجومِ ما قالوا فِيها

علم نجوم کی تعلیم کا بیان بعض لوگوں نے اس بارے میں کیا فرمایا؟

(٢٦١٥٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الأَخْنَسِ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُومِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ ، زَادَ مَا زَادَ. (ابوداؤد ۳۹۰۰۔ ابن ماجه ۳۷۲۶)

(۲۶۱۵۹) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ستاروں کا علم سیکھا تو اس نے جادوگری کا ایک شعبہ سیکھ لیا، جتنا وہ بڑھے گا جادوگری بھی بڑھ جائے گی۔

(٢٦١٦٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَتَعَلَّمَ مِنَ النُّجُومِ وَالْقَمَرِ مَا يَهْتَدِي بِهِ.

(۲۶۱۶۰) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے علم نجوم اور چاند کا علم سیکھنے میں

جو اس کے ذریعہ راستہ معلوم کرے۔

(٢٦١٦١) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : يَنْظُرُونَ فِي النُّجُومِ وَفِي حُرُوفِ أَبِي جَادٍ ، قَالَ : أَرَى أُولَئِكَ قَوْمًا لاَ خَلاَقَ لَهُمْ.

(۲۶۱۶۱) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ ستاروں اور حروف ابجد میں غور وفکر کرتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری رائے ہے کہ ان لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

(٢٦١٦٢) حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ مُضَرَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : تَعَلَّمُوا مِنْ هَذِهِ النُّجُومِ مَا تَهْتَدُونَ بِهِ فِي ظُلْمَةِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ، ثُمَّ أَمْسِكُوا.

(۲۶۱۶۲) حضرت ابونضرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ان ستاروں کا علم سیکھو اور اس کے ذریعہ سمندر اور زمین کے اندھیروں میں راستہ معلوم کیا کرو پھر تم رک جاؤ۔

(٤٩) مَنْ كَانَ يعلّمهم ويضربهم على اللّحنِ

اس شخص کا بیان جو تعلیم سکھلائے اور غلطی کرنے پر مارے

(٢٦١٦٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَضْرِبُ وَلَدَهُ عَلَى اللَّحْنِ.

(۲۶۱۶۳) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کو غلطی کرنے پر مارتے تھے۔

(٢٦١٦٤) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أَبِي مُوسَى : أَمَّا بَعْدُ فَتَفَقَّهُوا فِي السُّنَّةِ وَتَفَقَّهُوا فِي الْعَرَبِيَّةِ.

(۲۶۱۶۴) حضرت عمر بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رحمہ اللہ کو خط لکھا اور فرمایا: حمد وصلوۃ کے بعد، تم لوگ سنت میں سمجھ بوجھ پیدا کرو، اور عربی زبان میں بھی سمجھ بوجھ پیدا کرو۔

(٢٦١٦٥) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ : قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُد لاِبْنِهِ : مَنْ أَرَادَ أَنْ يَغِيظَ عَدُوَّهُ فَلاَ يَرْفَعَ الْعَصَا ، عَنْ وَلَدِهِ.

(۲۶۱۶۵) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن داؤد نے اپنے بیٹے سے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے دشمن کو غصہ دلانا چاہے تو اس کو چاہیے کہ اپنے بچوں سے لاٹھی مت اٹھائے۔

(٢٦١٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانُوا يَقُولُونَ : أَكْرِمْ وَلَدَكَ وَأَحْسِنْ أَدَبَهُ.

(۲۶۱۶۶) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: صحابہ فرمایا کرتے تھے کہ اپنے بچے کی عزت کرو اور

اس کو اچھا ادب سکھلاؤ۔

(۲۶۱۶۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، قَالَ: سُئِلَ مُحَمَّدٌ عَنِ النَّحْوِ، قَالَ: لَا أَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا إِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ بَغْيٌ.

(۲۶۱۶۷) حضرت ابن عون ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت امام محمد ریشید سے اس بارے میں پوچھا؟ آپ ریشید نے فرمایا: میں کوئی حرج نہیں سمجھتا اگر اس میں کوئی سرکشی نہ ہو۔

(۵۰) من كره أن يقول لاَ بِحمدِ اللهِ

جو شخص یوں کہنے کو مکروہ سمجھے، نہیں اللہ کا شکر

(۲۶۱۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، أَنَّهُ كَرِهَ لاَ بِحَمْدِ اللهِ.

(۲۶۱۶۸) حضرت زیاد بن فیاض ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن میمون ریشید یوں کہنے کو مکروہ سمجھتے تھے، نہیں، اللہ کا شکر ہے۔

(۲۶۱۶۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ يُكْرَهُ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لاَ بِحَمْدِ اللهِ وَلَكِنْ قُولُوا: نَعَمْ بِحَمْدِ اللَّهِ.

(۲۶۱۶۹) حضرت مغیرہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم مکروہ سمجھتے تھے یوں کہنے کو...... نہیں، اللہ کا شکر ہے۔ اور فرماتے ہیں کہ یوں کہا کرو۔ جی ہاں! اللہ کا شکر ہے۔

(۲۶۱۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ: يُكْرَهُ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لاَ بِحَمْدِ اللهِ وَلَكِنْ يَقُولُ: لاَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ.

(۲۶۱۷۰) امام اعمش ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریشید نے یوں ارشاد فرمایا: کہ کہا جاتا تھا کہ آدمی کا یوں کہنا مکروہ ہے۔ کہ نہیں، اللہ کا شکر کیسا تھا، بلکہ یوں کہا کرو نہیں، اللہ ہی کا شکر ہے۔

(۵۱) ما يؤمر بِهِ الرّجل إذا احتجم، أو أخذ مِن شعرِهِ، أو قلّم أظفاره، أو قلع ضِرسَهُ

جب کوئی آدمی بال کٹوائے یا پچھنے لگوائے یا اپنے ناخون کاٹے یا اپنی داڑھ کو اکھیڑ دے تو اس کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے

(۲۶۱۷۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ هِشَامٍ، أَنَّ مُحَمَّدًا كَانَ إِذَا قَلَّمَ أَظْفَارَهُ دَفَنَهَا.

(۲۶۱۷۱) حضرت ہشام ریشید فرماتے ہیں کہ امام محمد ریشید جب اپنے ناخن کاٹتے تو ان کو دفن فرما دیتے۔

(۲۶۱۷۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَبِيبُ بْنُ شَهِيدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ عَلَى مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ فَجَلَسْتُ ثُمَّ أُذِنَ لِي، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: لَقَدِ اسْتَأْذَنْتَ عَلَيَّ

وَإِنِّي لأَدْفِنُ بَعْضَ وَلَدِي ، قَالَ :وَكَانَ بَعْضُ نِسَائِهِ أَسْقَطَتْ فَدَفَنَهُ.

(۲۶۱۷۲) حضرت معاویہ بن قرہ ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مسلم بن یسار ریشید سے اجازت چاہی، پس میں بیٹھ گیا، پھر تھوڑی دیر بعد آپ ریشید نے مجھے اجازت دی تو میں ان کے پاس داخل ہو گیا تو آپ ریشید نے فرمایا: تحقیق تم نے اجازت طلب کی تھی اور میں اس وقت اپنے ایک بچے کو دفن کر رہا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ ان کی عورت کا حمل ساقط ہو گیا تھا تو انہوں نے اس بچے کو دفن کر دیا۔

(۲۶۱۷۳) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ أَمَرَ حَجَّامًا يَحْجُمُهُ أَنْ يُفْرِغَ مَحْجَمَةَ دَمٍ لِكَلْبٍ يَلَغُهَا.

(۲۶۱۷۳) حضرت یزید بن عبد الملک ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن علی ریشید نے پچھنے لگانے والے کو پچھنے لگانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ یہ پچھنوں کا خون کتے کو ڈال دینا وہ اس کو چاٹ لے گا۔

(۲۶۱۷۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِدَفْنِ الشَّعْرِ وَالظُّفْرِ وَالدَّمِ. (بخاری ۲۰۹۴۔ بزار ۲۹۶۸)

(۲۶۱۷۴) قبیلہ بنو ہاشم کے ایک شخص بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے بال، ناخن اور خون کو دفن کرنے کا حکم دیا۔

(۲۶۱۷۵) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَلَّمَ أَظْفَارَهُ دَفَنَهَا ، أَوْ أَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ.

(۲۶۱۷۵) حضرت ابراہیم بن مہاجر ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ریشید جب اپنے ناخن کاٹتے تو ان کو دفن فرما دیتے، یا ان کو دفن کرنے کا حکم دیتے۔

(۲۶۱۷۶) حدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ، عَنْ أَفْلَحَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، أَنَّهُ كَانَ يَدْفِنُ شَعْرَهُ بِمِنًى.

(۲۶۱۷۶) حضرت افلح ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم ریشید نے اپنے بالوں کو منی میں دفن فرما دیا۔

(۲۶۱۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مَهْدِيٍّ ، قَالَ :دَخَلْنَا عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ يَوْمَ جُمُعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ ، فَدَعَا بِمِقَصٍّ فَقَلَّمَ أَظْفَارَهُ فَجَمَعَهَا ، قَالَ مَهْدِيٌّ :فَأَنْبَأَنَا هِشَامٌ ، أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِهَا أَنْ تُدْفَنَ.

(۲۶۱۷۷) حضرت مہدی ریشید فرماتے ہیں کہ ہم لوگ جمعہ کے دن عصر کے بعد حضرت محمد بن سیرین ریشید کے پاس گئے، تو آپ ریشید نے قینچی منگوائی پھر اپنے ناخن کاٹے اور جمع کیے۔ مہدی ریشید کہتے ہیں کہ مجھے حضرت ھشام ریشید نے خبر دی کہ آپ ریشید نے ان کو دفنانے کا حکم دیا۔

(۵۳) فِي الرَّجلِ يجلِس إلى الرَّجلِ قبل أن يستأذِنه

اس آدمی کا بیان جو دوسرے آدمی کے پاس اجازت لینے سے قبل ہی بیٹھ جائے

(۲٦۱۷۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ : دَخَلْتُ مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ فَإِذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ ، فَسَلَّمْتُ ثُمَّ جَلَسْتُ ، فَقَالَ : يَا ابْنَ أَخِي ، إِنَّكَ جَلَسْتَ وَنَحْنُ نُرِيدُ الْقِيَامَ.

(۲٦۱۷۸) حضرت ابو بردہ ریشید فرماتے ہیں کہ میں مدینہ کی مسجد میں داخل ہوا تو حضرت عبد اللہ بن سلام ریشید بیٹھے ہوئے تھے، تو میں نے سلام کیا پھر میں بیٹھ گیا۔ اس پر آپ رضی اللہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! تم بیٹھ گئے اور ہمارا تو اٹھنے کا ارادہ ہے۔

(۲٦۱۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ ، أَنَّ رَجُلاً جَلَسَ إِلَى الْحَسَنِ فَقَالَ لَهُ : جَلَسْتَ إِلَيْنَا عَلَى حِينِ قِيَامٍ مِنَّا ، أَفَتَأْذَنُ.

(۲٦۱۷۹) حضرت اشعث ریشید ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت حسن ریشید کے پاس بیٹھ گیا، تو آپ ریشید نے اس سے کہا: تم ہمارے اٹھنے کے وقت ہمارے پاس بیٹھ گئے ہو، تمہاری طرف سے اجازت ہے! اٹھنے کی؟

(۲٦۱۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : إِذَا جَلَسَ إِلَيْكَ رَجُلٌ مُتَعَمِّدًا فَلَا تَقُمْ حَتَّى تَسْتَأْذِنَهُ.

(۲٦۱۸۰) حضرت عمران ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابو مجلز ریشید نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص قصداً تمہارے پاس بیٹھے تو تم اس سے اجازت لینے سے پہلے مت اٹھو۔

(۲٦۱۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ.

(۲٦۱۸۱) حضرت ابراہیم ریشید سے مذکورہ ارشاد اسی سند سے منقول ہے۔

(۲٦۱۸۲) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : مَا جَلَسَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ فَقَامَ حَتَّى يَقُومَ.

(۲٦۱۸۲) حضرت انس بن مالک ریشید فرماتے ہیں کہ کوئی بھی آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہیں بیٹھا یہاں تک کہ وہ کھڑا ہوتا تو آپ رضی اللہ کھڑے ہوتے۔

(۲٦۱۸۳) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ أَنْ يَقُومَ ، وَلَا يَسْتَأْذِنَهُ.

(۲٦۱۸۳) حضرت ابن عون ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت محمد رضی اللہ اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ جب کوئی آدمی کسی آدمی کے پاس بیٹھے تو وہ بغیر اجازت کے کھڑا ہو جائے۔

(۲٦۱۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ نَافِعٍ ، قَالَ : قَعَدْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ ، قَالَ :

أَتَأْذَنُونَ ؟ إنَّكُمْ جَلَسْتُمْ إلَيَّ.

(۲۶۱۸۴) حضرت موسیٰ بن نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا جب آپ رحمہ اللہ نے اٹھنے کا ارادہ کیا تو فرمایا: تم لوگ میرے پاس بیٹھے ہوئے ہو، کیا تمہاری اجازت ہے؟

(۵۲) فِي الاستِئذانِ

اجازت مانگنے کا بیان

(۲٦۱۸٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، قَالَ :حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتٍ فَقَالَ :أَلِجُ ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَادِمِهِ :اخْرُجْ إلَى هَذَا فَعَلِّمْهُ الاسْتِئْذَانَ وَقُلْ لَهُ :قُلِ السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ أَدْخُلُ ؟ فَسَمِعَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ :السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ أَدْخُلُ ؟ فَأَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ. (بخاری ۱۰۸۴۔ ابو داؤد ۵۱۳۴)

(۲۶۱۸۵) حضرت ربعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بنو عامر کے ایک شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تھے، اس شخص نے کہا: کیا میں آجاؤں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خادم سے کہا: اس کے پاس جاؤ اور اس کو اجازت طلب کرنے کا طریقہ سکھلاؤ۔ اس کو کہو کہ یوں کہے: السلام علیکم، کیا میں داخل ہو جاؤں؟ اس آدمی نے یہ سن لیا اور کہا: السلام علیکم: کیا میں داخل ہو جاؤں؟ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے داخل ہونے کی اجازت دے دی اور وہ داخل ہو گیا۔

(۲٦۱۸٦) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ سَمِعَ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يَقُولُ :حَدَّثَتْنِي رَيْحَانَةُ ، أَنَّ أَهْلَهَا أَرْسَلُوهَا إلَى عُمَرَ ، فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ بِغَيْرِ إذْنٍ ، فَعَلَّمَهَا فَقَالَ لَهَا :اخْرُجِي فَسَلِّمِي ، فَإِذَا رُدَّ عَلَيْك فَاسْتَأْذِنِي.

(۲۶۱۸۶) حضرت عامر بن عبد اللہ بن زبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ریحانہ رحمہا اللہ نے بیان فرمایا: کہ میرے گھر والوں نے مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا، تو میں آپ رضی اللہ عنہ کے پاس بغیر اجازت کے داخل ہو گئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے اجازت کا طریقہ سکھلایا اور فرمایا: باہر جاؤ پھر سلام کرو اور جب تمہیں سلام کا جواب دیا جائے تو پھر اجازت مانگو۔

(۲٦۱۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ وَاصِلِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي سَوْرَةَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ :قلْنا يَا رَسُولَ اللهِ ، هَذَا السَّلاَمُ فَمَا الاسْتِئْنَاسُ ، قَالَ :يَتَكَلَّمُ الرَّجُلُ بِتَسْبِيحَةٍ وَتَكْبِيرَةٍ وَتَحْمِيدَةٍ ، وَيَتَنَحْنَحُ ، وَيُؤْذِنُ أَهْلَ الْبَيْتِ. (ابن ماجه ۳۷۰۷)

(۲۶۱۸۷) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ تو سلام کرنا ہے پس

اجازت کیسے طلب کی جائے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی سبحان اللہ، اللہ اکبر، الحمد للہ کہہ لے اور کھنکھار لے اور گھر والوں کو اجازت دے۔

(٢٦١٨٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ أَبُو زُكَيْرٍ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ يَقُولُ : بَعَثَنِي أَبِي إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَقُلْتُ : أَلِجُ ؟ فَقَالَ : لاَ تَقُلْ هَكَذَا ، وَلَكِنْ قُلْ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ ، فَإِذَا قِيلَ وَعَلَيْكُمْ ، فَادْخُلْ.

(۲۶۱۸۸) حضرت زید بن اسلم ؒ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے حضرت ابن عمر ؓ کے پاس بھیجا تو میں نے ان کو کہا: کیا میں آ جاؤں؟ آپ ؓ نے فرمایا: تم اس طرح مت کہو اور یوں کہو: السلام علیکم: جب تمہیں کہہ دیا جائے، وعلیکم السلام، تو تم داخل ہو جاؤ۔

(٢٦١٨٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُجَيٍّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَانَ لِي مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدْخَلاَنِ : مَدْخَلٌ بِاللَّيْلِ ، وَمَدْخَلٌ بِالنَّهَارِ ، فَكُنْتُ إِذَا أَتَيْته وَهُوَ يُصَلِّي يَتَنَحْنَحُ لِي.

(۲۶۱۸۹) حضرت عبداللہ بن نجی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: نبی کریم ﷺ کے پاس میں دو مرتبہ جاتا تھا۔ ایک مرتبہ دن میں اور ایک مرتبہ رات میں، پس میں جب آپ ﷺ کے پاس آتا اور آپ ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے، تو آپ ﷺ میرے لیے کھنکھار دیتے۔

(٢٦١٩٠) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، قَالَ : اسْتَأْذَنْت عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى وَهُوَ يُصَلِّي بِالظَّلاَمِ فَفَتَحَ لِي.

(۲۶۱۹۰) حضرت یزید بن ابی زیاد ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ ؒ سے اجازت مانگی اس حال میں کہ وہ اندھیرے میں نماز پڑھ رہے تھے، تو آپ ؒ نے میرے لیے دروازہ کھول دیا۔

(٥٤) فِي الرَّجلِ يردّ السّلام على الرّجلِ كيف يردّ عليهِ

اس آدمی کا بیان جو دوسرے آدمی کے سلام کا جواب دے تو وہ کس طرح جواب دے؟

(٢٦١٩١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ زُهْرَةَ بْنِ حُمِيضَةَ ، قَالَ : رَدِفْت أَبَا بَكْرٍ فَكُنَّا نَمُرُّ بِالْقَوْمِ فَنُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْنَا أَكْثَرَ مِمَّا نُسَلِّمُ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : مَا زَالَ النَّاسُ غَالِبِينَ لَنَا مُنْذُ الْيَوْمِ.

(۲۶۱۹۱) حضرت زُہرہ بن حمیضہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں سواری پر حضرت ابوبکر ؓ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا کہ چند لوگوں پر ہمارا گزر ہوا تو ہم نے ان پر سلام کیا، تو انہوں نے ہمارے سلام کا جواب خوب بڑھا کر دیا۔ اس پر حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا: کہ آج کے

دن تو لوگ ثواب میں ہم پر غالب آ رہے ہیں۔

(٢٦١٩٢) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : كُنْتُ رِدْفَ أَبِي بَكْرٍ فَذَكَرَ ، مِثْلَهُ ، ثُمَّ قَالَ :لَقَدْ فَضَلَنَا النَّاسُ الْيَوْمَ بِخَيْرٍ كَثِيرٍ.

(۲۶۱۹۲) حضرت زید بن وہب رطیقیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: میں حضرت ابو بکر کے پیچھے سواری پر سوار تھا، پھر انہوں نے مذکورہ حدیث ذکر کی، اور فرمایا: کہ لوگ آج ثواب میں ہم سے آگے بڑھ گئے۔

(٢٦١٩٣) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِي فَقَالَ :السَّلاَمُ عَلَيْك يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ ، فَقَالَ :وَعَلَيْكُمْ فَظَنَّ أَنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ فَقَالَ: السَّلاَمُ عَلَيْك يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ ، فَقَالَ :وَعَلَيْكُمْ ، فَقَالَ :أَلاَ تَرُدُّ عَلَيَّ لِمَا أَقُولُ لَكَ؟ قَالَ :أَلَيْسَ قَدْ فَعَلْت ؟.

(۲۶۱۹۳) حضرت ابو البختری رطیقیلا فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ کے پاس آیا، اور کہا: اے امیر المؤمنین: السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ رضی اللہ نے فرمایا: وعلیکم، وہ آدمی سمجھا کہ آپ رضی اللہ نے سنا نہیں۔ اس نے پھر کہا: اے امیر المؤمنین! السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ رضی اللہ نے فرمایا: وعلیکم، اس آدمی نے کہا: آپ رضی اللہ مجھے ویسے جواب کیوں نہیں دے رہے جیسا کہ میں نے آپ رضی اللہ کو کہا؟ آپ رضی اللہ نے فرمایا: کیا میں نے ایسا نہیں کیا؟

(٢٦١٩٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلاً دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ ، فَصَلَّى ، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ :وَعَلَيْك السَّلاَمُ. (بخاری ۶۲۵۱۔ ترمذی ۲۶۹۲)

(۲۶۱۹۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اس حال میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے کونے میں بیٹھے ہوئے تھے، اس آدمی نے نماز پڑھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وعلیک السلام، تجھ پر بھی سلام ہو۔

(٢٦١٩٥) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ ، قَالَ : قَدِمَ أَبُو ذَرٍّ مِنَ الشَّامِ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَفِيهِ عُثْمَانُ فَقَالَ :السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ ، فَقَالَ : وَعَلَيْكُمُ السَّلاَمُ ، كَيْفَ أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ ؟ قَالَ: بِخَيْرٍ ، كَيْفَ أَنْتَ يَا عُثْمَانُ ؟. قَالَ :بِخَيْرٍ.

(۲۶۱۹۵) حضرت مالک بن اوس بن حدثان رطیقیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ شام سے واپس آئے اور مسجد میں داخل ہو گئے۔ اس حال میں کہ حضرت عثمان رضی اللہ بھی مسجد میں تھے۔ آپ رضی اللہ نے فرمایا: السلام علیکم، انہوں نے جواب دیا: وعلیکم السلام، اے ابو ذر، کیسے ہو تم؟ انہوں نے فرمایا: خیریت سے ہوں، تم کیسے ہو؟ اے عثمان! آپ رضی اللہ نے جواب میں کہا، میں بھی خیریت سے ہوں۔

(٢٦١٩٦) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، أَنَّ رَجُلاً سَلَّمَ عَلَى سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ فَقَالَ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ ، فَقَالَ : سَلْمَانُ : حَسْبُكَ حَسْبُكَ ، ثُمَّ رَدَّ عَلَيه الَّذِي قَالَ ، ثُمَّ زَادَ أُخْرَى ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ : أَتَعْرِفُنِي يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ؟ فَقَالَ : أَمَّا رُوحِي فَقَدْ عَرَفَ رُوحَكَ.

(۲۶۱۹۶) حضرت میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو سلام کیا اور کہا: السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، حضرت سلمان رحمہ اللہ نے کہا: کافی ہے کافی ہے، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ویسے ہی اس کو جواب دیا جیسا کہ اس شخص نے سلام کیا تھا، پھر چند اور کلمات کا اضافہ فرمایا: اس پر اس شخص نے آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے ابو عبد اللہ! کیا آپ رضی اللہ عنہ مجھے جانتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری روح تمہاری روح کو جانتی ہے۔

(٢٦١٩٧) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَرُدُّ السَّلاَمَ كَمَا يُقَالُ لَهُ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ.

(۲۶۱۹۷) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ویسے ہی سلام کا جواب دیتے تھے جیسے ان کو سلام کہا جاتا تھا، مثلاً السلام علیکم۔

(٢٦١٩٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ : أَوْصَانِي أَبِي ، قَالَ: إذَا سُلِّمَ عَلَيْكَ ، فَلاَ تَقُلْ : وَعَلَيْكَ ، قُلْ : وَعَلَيْكُمْ ، فَإِنَّ مَعَهُ مَلاَئِكَةٌ.

(۲۶۱۹۸) حضرت معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے وصیت فرمائی کہ جب تمہیں سلام کیا جائے تو جواب میں وعلیک مت کہو۔ بلکہ وعلیکم۔ کہو۔ اس لیے کہ اس شخص کے ساتھ فرشتے بھی ہوتے ہیں۔

(٢٦١٩٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّحَّالِ ، قَالَ : كَانَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ إذَا رَدَّ السَّلاَمَ يَقُولُ : وَعَلَيْكُمْ يَعْنِي يَنْوِي الرَّدَّ عَلَى مَا سُلِّمَ عَلَيْهِ.

(۲۶۱۹۹) حضرت عبد الرحمن الرحال فرماتے ہیں کہ حضرت ربیع بن خثیم رحمہ اللہ جب سلام کا جواب دیتے تو یوں کہتے: وعلیکم اور سلام کرنے والے پر جواب کی نیت کر لیتے۔

(٢٦٢٠٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، أَنَّ شُرَيْحًا إذَا رَدَّ قَالَ : وَعَلَيْكُمْ.

(۲۶۲۰۰) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ جب سلام کا جواب دیتے تو یوں کہتے: وعلیکم: یعنی تم پر بھی ہو۔

(٢٦٢٠١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيد بن وَهب ، أَنَّهُ كَانَ إذَا سُلِّمَ عَلَيْهِ قَالَ : وَعَلَيْكُمُ السَّلاَمُ وَرَحْمة الله وَبَرَكَاتُه وَمَغْفِرَته.

(۲۶۲۰۱) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن وھب رحمہ اللہ کو جب سلام کیا جاتا تو آپ رحمہ اللہ یوں جواب دیتے۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ۔

(۲٦۲۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: إِذَا رَدَّ الرَّجُلُ فَلْيَقُلْ: وَعَلَيْكُمْ – يَعْنِي مَعَهُ الْمَلاَئِكَةُ.

(۲٦۲۰۲) حضرت اعمش ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ولیٹھیز نے ارشاد فرمایا: جب کوئی آدمی سلام کا جواب دے تو اس کو چاہیے کہ وہ جمع کا صیغہ استعمال کرے اور یوں کہے وعلیکم، اس لیے کہ آدمی کے ساتھ فرشتے بھی ہوتے ہیں۔

(۲٦۲۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، وَابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَدَّ ، قَالَ : وَعَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ.

(۲٦۲۰۳) حضرت اسماعیل ولیٹھیز اور حضرت ابن عون ولیٹھیز یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ولیٹھیز جب سلام کا جواب دیتے تو یوں کہتے، وعلیکم ورحمۃ اللہ۔

(۲٦۲۰٤) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا رَدَّ ، قَالَ : وَعَلَيْكُمْ.

(۲٦۲۰۴) حضرت ابن عون ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ امام محمد ولیٹھیز جب سلام کا جواب دیتے تو یوں کہتے: وعلیکم۔

(٥٥) فِي الرَّجلِ يبلِّغ الرّجل السّلام ما يقول له

اس آدمی کا بیان جو کسی دوسرے آدمی کو سلام پہنچائے تو اس کو یوں کہا جائے

(۲٦۲۰٥) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ غَالِبٍ ، قَالَ : إِنَّا لَجُلُوسٌ بِبَابِ الْحَسَنِ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ جَدِّي ، قَالَ : بَعَثَنِي أَبِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : ائْتِهِ فَأَقْرِئْهُ السَّلاَمَ ، فَأَتَيْته فَقُلْت : إِنَّ أَبِي يُقْرِئُك السَّلاَمَ ، فَقَالَ : وَعَلَيْك وَعَلَى أَبِيك السَّلاَمُ. (ابوداؤد ۵۱۸۹۔ احمد ۵/ ۳٦٦)

(۲٦۲۰۵) حضرت غالب ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت حسن بصری ولیٹھیز کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: میرے والد نے میرے دادا سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: کہ میرے والد نے مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا اور کہا: کہ آپ ﷺ کے پاس جاؤ اور آپ ﷺ کو میرا سلام کہنا، پس میں آپ ﷺ کے پاس آیا میں نے کہا کہ میرے والد آپ ﷺ کو سلام کہہ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: علیک وعلی ابیک السلام۔ تجھ پر اور تیرے والد پر سلام ہو۔

(۲٦۲۰٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنَّ بَنِي أَخِيك يُقْرِئُونَك السَّلاَمَ ، ثُمَّ أَهْلَ الْمَسْجِدِ ، قَالَ : وَعَلَيْك وَعَلَيْهِمْ.

(۲٦۲۰٦) حضرت محمد بن ابو الخالد ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفی سے عرض کیا: آپ ولیٹھیز کے بھتیجوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو سلام کہا ہے پھر مسجد والوں نے بھی۔ آپ ولیٹھیز نے جواب دیا۔ وَعَلَيْك وَعَلَيْهِمْ۔

(۲٦۲۰۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : قَالَ لِي عَبْدُ اللهِ : إِذَا لَقِيت عُمَرَ ، أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا ، فَأَقْرِئْهُ السَّلاَمَ ، قَالَ : فَلَقِيته فَأَقْرَأْته فَقَالَ : عَلَيْهِ ، أَوْ وَعَلَيْهِ السَّلاَمُ وَرَحْمَةُ اللهِ.

(۲۶۲۰۷) حضرت اسود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: جب تم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملو تو ان کو سلام کہنا۔ راوی کہتے ہیں کہ جب میں آپ رضی اللہ عنہ سے ملا تو میں نے ان کو سلام کہا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے یوں جواب دیا۔ وعلیہ یا یوں جواب دیا، وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔

(٢٦٢٠٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لَهَا : إِنَّ جِبْرِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلاَمَ ، فَقَالَتْ : وَعَلَيْهِ السَّلاَمُ وَرَحْمَةُ اللهِ.

(بخاری ۶۲۵۳۔ ترمذی ۲۶۹۳)

(۲۶۲۰۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: بے شک جبرائیل علیہ السلام تمہیں سلام کہہ رہے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے یوں جواب دیا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔

(٢٦٢٠٩) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا قِيلَ لَهُ إِنَّ فُلاَنًا يُقْرِئُكَ السَّلاَمَ ، قَالَ : وَعَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلاَمُ.

(۲۶۲۰۹) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب امام رحمہ اللہ سے کہا جاتا کہ فلاں شخص نے آپ رحمہ اللہ کو سلام کہا ہے تو آپ رحمہ اللہ یوں جواب دیتے، وعلیک وعلیہ السلام۔

(٥٦) مَنْ كَانَ يكره إذا سلّم أن يقول السّلام عليك ، حتّى يقول عليكم

جو شخص مکروہ سمجھے سلام کے جواب میں السلام علیک کہنے کو، یہاں تک کہ علیکم کہا جائے

(٢٦٢١٠) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الجلدِ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَوْصَانِي أَبِي ، قَالَ : إِذَا لَقِيت رَجُلاً فَلاَ تَقُلْ : السَّلاَمُ عَلَيْك ، قُلْ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ.

(۲۶۲۱۰) حضرت معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے وصیت فرمائی کہ جب تم کسی آدمی سے ملاقات کرو تو اسے السلام علیک مت کہو، یوں کہو السلام علیکم۔

(٢٦٢١١) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ بَيَانٍ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، أَنَّ رَجُلاً سَلَّمَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ : السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : مِنْ بَيْنِ هَؤُلاَءِ أَجْمَعِينَ.

(۲۶۲۱۱) حضرت میمون بن مہران رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو یوں سلام کیا۔ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ! السلام علیک۔ اس پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان سب کے درمیان صرف مجھے؟!

(٢٦٢١٢) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ الرُّؤَاسِيُّ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ ، قَالَ : دَخَلَ ابْنُ سِيرِينَ عَلَى ابْنِ هُبَيْرَةَ فَقَالَ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ ، فَقَالَ : ابْنُ هُبَيْرَةَ مَا

هَذَا السَّلاَمُ؟ فَقَالَ: هَكَذَا كَانَ يُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (ترمذی ۲۶۸۹۔ ابو داؤد ۵۱۵۳)

(۲۶۲۱۲) حضرت خالد بن ابی الصلت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ حضرت ابن ھبیرہ رحمہ اللہ کے پاس تشریف لائے اور کہا: السلام علیکم، اس پر حضرت ابن ھبیرہ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ سلام کا کون سا طریقہ ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا جاتا تھا۔

(٢٦٢١٣) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ ، قَالَ : قَدِمَ أَبُو ذَرٍّ مِنَ الشَّامِ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَفِيهِ عُثْمَانُ ، فَقَالَ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ.

(۲۶۲۱۳) حضرت مالک بن اوس بن حدثان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ شام سے تشریف لائے تو مسجد میں داخل ہوئے، مسجد میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: السلام علیکم۔

(٢٦٢١٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَسَن ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : جَاءَ عمر إِلَى بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : السَّلاَمُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ، السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ.

(بخاری ۱۰۸۵۔ احمد ۱/ ۳۲۵)

(۲۶۲۱۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر تشریف لائے اور فرمایا: رسول اللہ پر سلام ہو، السلام علیکم۔

(٢٦٢١٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، قَالَ : كَانَ يُسَلِّمُ عَلَى عُمَرَ السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ يَعْنِي عَلَى مَنْ عِنْدَهُ.

(۲۶۲۱۵) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجالد رحمہ اللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یوں سلام کرتے تھے۔ اے امیر المؤمنین! السلام علیک، السلام علیکم، یعنی ان لوگوں پر بھی جو آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ہیں۔

(٢٦٢١٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ يَكْرَهُ أَنْ يَقُولَ السَّلاَمُ عَلَيْكَ حَتَّى يَقُولَ السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ.

(۲۶۲۱۶) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام محمد رحمہ اللہ یوں کہنے کو مکروہ سمجھتے تھے: السلام علیک، یہاں تک کہ یوں کہا جائے۔ السلام علیکم۔

(٢٦٢١٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا سَلَّمَ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ ، وَإِنْ كَانَ وَحْدَهُ فَلْيَقُلِ السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ - يَعْنِي مَعَهُ الْمَلاَئِكَةُ.

(۲۶۲۱۷) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی آدمی کسی آدمی کو سلام کرے اگر چہ وہ اکیلا بھی ہو تو اس کو یوں کہے: السلام علیکم، کیونکہ اس کے ساتھ ملائکہ بھی ہوتے ہیں۔

(۲۶۲۱۸) أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ، قَالَ: سَلَّمْت عَلَى رَجُلٍ يَمْشِي مَعَ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ فَقُلْت: السَّلاَمُ عَلَيْك، فَقَالَ لِي مُسْلِمٌ: مَهْ، فَقُلْت: إنِّي عَرَفْته، فَقَالَ: وَإِنْ إذَا سَلَّمْت فَقُلْ: السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ، فَإِنَّ مَعَهُ حَفَظَةً.

(۲۶۲۱۸) حضرت عبد المومن ویشید فرماتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو سلام کیا جو حضرت مسلم بن یسار ویشید کے ساتھ چل رہا تھا۔ میں نے یوں کہا: السلام علیک، اس پر حضرت مسلم نے مجھ سے فرمایا: رک جاؤ۔ میں نے کہا: میں اس کو جانتا ہوں۔ آپ ویشید نے فرمایا: اگرچہ پہچانتے ہو۔ جب تم سلام کرو تو یوں کہا کرو: السلام علیکم، اس لیے کہ اس شخص کے ساتھ نگران فرشتے بھی ہوتے ہیں۔

(۵۷) فِي الرَّجلِ يقول أقرِء فلانًا السّلام

اس آدمی کا بیان جو یوں کہے: کہ فلاں آدمی کو سلام کہہ دینا

(۲۶۲۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنْ أَبِي غِفَارٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إلَى سَلْمَانَ، فَقَالَ: إنَّ فُلاَنًا يُقْرِئُك السَّلاَمَ، فَقَالَ: مُذْ كَمْ؟ فَذَكَرَ أَيَّامًا فَقَالَ: أَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَكَانَتْ أَمَانَةً تُؤَدِّيهَا.

(۲۶۲۱۹) حضرت ابو عثمان ویشید فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت سلمان ویشید کے پاس آیا اور کہنے لگا: بے شک فلاں آدمی نے آپ کو سلام کیا ہے۔ آپ رضی اللہ نے پوچھا: کتنے دن پہلے؟ اس نے دن ذکر کیے آپ رضی اللہ نے فرمایا: اگر تم ایسا نہ کرتے تو یہ امانت تھی جس کا ادا کرنا تمہارے لیے ضروری تھا۔

(۲۶۲۲۰) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَسَنٍ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ: أَقْرِءْ فُلاَنًا السَّلاَمَ، قَالُوا: هِيَ أَمَانَةٌ إلاَّ أَنْ يَنْسَى.

(۲۶۲۲۰) حضرت عبد الاعلیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن حنفیہ ویشید نے ایک آدمی کے بارے میں کہا کہ فلاں کو سلام کہہ دینا اور فرمایا: یہ امانت ہے مگر یہ کہ وہ شخص بھول جائے۔

(۲۶۲۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَاصِمٍ، قَالَ: قُلْتُ لأَبِي مِجْلَزٍ: قَوْلُ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ: أَقْرِءْ فُلاَنًا السَّلاَمَ، وَلاَ حَرَجَ، قَالَ: هِيَ أَمَانَةٌ، وَإِذَا قَالَ: أَبْلِغْ عَنْك، كَانَ فِي سَعَةٍ.

(۲۶۲۲۱) حضرت عاصم ویشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو مجلز ویشید سے پوچھا کہ ایک آدمی کا دوسرے آدمی کو یوں کہنا: کہ فلاں کو سلام کہہ دینا اور کوئی حرج نہیں۔ آپ ویشید نے فرمایا: یہ امانت ہوگی اور جب یوں کہے۔ میں تمہاری طرف سے سلام پہنچا دوں؟ آپ ویشید نے فرمایا: اس میں گنجائش ہوگی۔

(۵۸) مَنْ كَانَ يكره أن يقول عليك السّلام

جو شخص علیک السلام کہنے کو مکروہ سمجھے

(۲۶۲۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنْ أَبِي غِفَارٍ، عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ، عَنْ أَبِي جُرَيٍّ الْهُجَيْمِيِّ، قَالَ:

أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْت :عَلَيْكَ السَّلاَمُ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ :لاَ تَقُلْ :عَلَيْكَ السَّلاَمُ ، فَإِنَّ عَلَيْكَ السَّلاَمُ تَحِيَّةُ الْمَوْتَى.

(۲۶۲۲۲) حضرت ابو جری الجیمی ؒ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور میں نے یوں کہا: علیک السلام، یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: علیک السلام، مت کہو۔ اس لیے کہ علیک السلام تو مردوں کا سلام ہے۔

(۲۶۲۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، أَنَّ رَجُلاً سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :عَلَيْكَ السَّلاَمُ يَا نبى اللهِ ، فَكَرِهَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ :تِيكَ تَحِيَّةُ الْمَوْتَى.

(۲۶۲۲۳) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ پر یوں سلام کیا: علیک السلام یا نبی اللہ ﷺ، تو نبی کریم ﷺ نے اس کو ناپسند کیا اور ارشاد فرمایا: یہ تو مردوں کا سلام ہے۔

(۲۶۲۲٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَقُولَ :عَلَيْكُمُ السَّلاَمُ ، إِنَّمَا قَالَ : ﴿وَسَلاَمٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ﴾.

(۲۶۲۲۴) حضرت لیث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس ؒ یوں سلام کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ علیکم السلام، فرماتے: بے شک یوں کہے، سلام علی المرسلین۔

(۵۹) الرّجل يسلّم على الرّجلِ كلّما لقِيه

اس آدمی کا بیان جو دوسرے آدمی سے جب بھی ملتا ہے تو سلام کرتا ہے

(۲۶۲۲٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ :كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي زَكَرِيَّا فِي أَرْضِ الرُّومِ ، فَبَالَتْ دَابَّتِي ، فَقَامَتْ فَبَالَتْ ، فَلَحِقْتُهُ فَقَالَ :أَلاَ سَلَّمْتَ ؟ فَقُلْت :إِنَّمَا فَارَقْتُك الآنَ ، قَالَ : وَإِنْ فَارَقْتَنِي ، كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَسَايَرُونَ فَتَفَرَّقُ بَيْنَهُمُ الشَّجَرَةُ فَيَلْتَقُونَ فَيُسَلِّمُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ.

(۲۶۲۲۵) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن ابی زکریا کے ساتھ روم کے علاقہ میں سفر کر رہا تھا کہ میری سواری کے جانور کو پیشاب آیا تو اس جانور نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا، پھر میں دوبارہ آپ ؒ کے ساتھ جا ملا۔ آپ ؒ نے فرمایا: تم نے سلام کیوں نہیں کیا؟ میں نے عرض کیا: میں ابھی تو آپ ؒ سے جدا ہوا تھا۔ آپ ؒ نے فرمایا: اگرچہ ابھی تم مجھ سے جدا ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ سفر کر رہے ہوتے تھے کہ ان کے درمیان درخت جدائی کر دیتے تھے جب وہ دوبارہ اکٹھے ہوتے تو ان میں سے بعض بعض کو سلام کرتے تھے۔

(۲۶۲۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :كَانَ الرَّجُلاَنِ مِنْ أَصْحَابِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَسَايَرَانِ فَتَفَرَّقُ بَيْنَهُمَا الشَّجَرَةُ فَيَلْتَقِيَانِ فَيُسَلِّمُ أَحَدُهُمَا عَلَى الآخَرِ.

(۲۶۲۲۶) حضرت مجاہد رطیعلیہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے دو آدمی اکٹھے سفر کر رہے تھے کہ ان کے درمیان کوئی درخت تفریق کر دیتا پھر جب وہ دوبارہ ملتے تو ان میں سے ایک دوسرے پر سلام کرتا تھا۔

(۲۶۲۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُمَا كَانَا يَشْكِيَانِ بُطُونَهُمَا فَيَجِيئَانِ فَيُسَلِّمَانِ.

(۲۶۲۲۷) حضرت عمرو بن مرہ رطیعلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالبختری رطیعلیہ اور حضرت سعید بن جبیر رطیعلیہ، دونوں کو پیٹ کی تکلیف ہو رہی تھی، یہ دونوں واپس آتے، اور دوبارہ ایک دوسرے کو سلام کرتے۔

(۲۶۲۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : كَانَ لاَ يُفَارِقُنِي إِلاَّ عَلَى سَلاَمٍ ، أَجِيءُ ، ثُمَّ أَذْهَبُ فَيُسَلِّمُ عَلَيَّ ، ثُمَّ أَجِيءُ ، ثُمَّ أَذْهَبُ فَيُسَلِّمُ عَلَيَّ.

(۲۶۲۲۸) حضرت اعمش رطیعلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رطیعلیہ مجھ سے جدا نہیں ہوتے مگر سلام کر کے، میں آتا پھر میں جاتا تو وہ مجھے سلام کرتے، پھر میں آتا پھر میں جاتا تو وہ مجھے سلام کرتے۔

(۲۶۲۲۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : إِنْ كَانَ الرَّجُلُ مِنْهُمْ لَيُفَارِقُ صَاحِبَهُ ، مَا يَحُولُ بَيْنَهُ إِلاَّ شَجَرَةٌ ، ثُمَّ يَلْقَاهُ فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ.

(۲۶۲۲۹) حضرت عوّام رطیعلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم تیمی رطیعلیہ نے ارشاد فرمایا: اگر مسلمانوں کا ایک آدمی اپنے ساتھی سے جدا ہو جائے اور ان دونوں کے درمیان ایک درخت حائل ہو اور پھر وہ دوبارہ ملیں تو یہ اپنے ساتھی کو سلام کرے۔

(۶۰) فِي الْمُصَافَحَةِ عِنْدَ السَّلاَمِ ، مَنْ رَخَّصَ فِيهَا

جن لوگوں نے سلام کے وقت مصافحہ کرنے کی رخصت دی ہے

(۲۶۲۳۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، قَالَ : تَذَاكَرُوا الْمُصَافَحَةَ فَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ حُمَيْدٍ : دَخَلْتُ عَلَى سَلْمَانَ مَعَ خَالِي عَبَّادِ بْنِ شُرَحْبِيلَ ، فَلَمَّا رَآهُ صَافَحَهُ سَلْمَانُ.

(۲۶۲۳۰) حضرت سماک رطیعلیہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کے درمیان مصافحہ پر بات چیت ہو رہی تھی کہ حضرت نعمان بن حمید رطیعلیہ نے فرمایا: کہ میں اپنے ماموں حضرت عباد بن شرحبیل کے ساتھ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ پر داخل ہوا جب آپ نے ان کو دیکھا تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ان سے مصافحہ کیا۔

(۲۶۲۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلاَّ غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا.

(ابو داؤد ۵۱۷۰۔ ابن ماجہ ۳۷۰۳)

(۲۶۲۳۱) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو مسلمان آپس میں ملاقات نہیں کرتے، پھر وہ مصافحہ کرتے ہیں، مگر یہ کہ ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ان کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

(٢٦٢٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَنْظَلَةَ السَّدُوسِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قُلْنَا : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَيُصَافِحُ بَعْضُنَا بَعْضًا ؟ قَالَ : نَعَمْ. (ترمذی ۲۷۲۸۔ احمد ۳/ ۱۹۸)

(۲۶۲۳۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگوں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم میں سے بعض بعض سے مصافحہ کرلیا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔

(٢٦٢٣٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَانَ يُصَافِحُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا. (بخاری ۶۲۶۳۔ ترمذی ۲۷۲۹)

(۲۶۲۳۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے تھے۔

(٢٦٢٣٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ غَالِبٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ : إِنَّ ابْنَ سِيرِينَ كَانَ يَكْرَهُ الْمُصَافَحَةَ ، قَالَ : فَقَالَ الشَّعْبِيُّ : كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَصَافَحُونَ ، وَإِذَا قَدِمَ أَحَدُهُمْ مِنْ سَفَرٍ عَانَقَ صَاحِبَهُ.

(۲۶۲۳۴) حضرت غالب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام شعبی رحمہ اللہ کے سامنے ذکر کیا کہ حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ مصافحہ کرنے کو مکروہ سمجھتے ہیں۔ اس پر امام شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ایک دوسرے سے مصافحہ کیا کرتے تھے اور جب ان میں سے کوئی سفر سے واپس آتا تو وہ اپنے ساتھی سے گلے ملتا تھا۔

(٢٦٢٣٥) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَوْنٍ ، عَنِ الْمُصَافَحَةِ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ لاَ يَفْعَلُهُ بِنَا ، وَلاَ نَفْعَلُهُ بِهِ ، وَكَانَ إِذَا مَدَّ رَجُلٌ يَدَهُ ، لَمْ يَمْنَعْ يَدَهُ مِنْ أَحَدٍ.

(۲۶۲۳۵) حضرت معاذ بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عون رحمہ اللہ سے مصافحہ کے متعلق پوچھا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: امام محمد رحمہ اللہ ہمارے ساتھ نہیں کرتے تھے اور نہ ہم ان سے کرتے تھے اور جب کوئی آدمی اپنا ہاتھ بڑھا دیتا تو وہ کسی سے اپنا ہاتھ روکتے بھی نہیں تھے۔

(٢٦٢٣٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ ابْنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : إِنَّ مِنْ تَمَامِ التَّحِيَّةِ الْمُصَافَحَةَ.

(۲۶۲۳۶) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن الاسود رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بے شک مصافحہ کرنا سلام کو مکمل کرتا ہے۔

(٢٦٢٣٧) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : إِنَّ مِنْ تَمَامِ التَّحِيَّةِ الْمُصَافَحَةَ.

(۲۶۲۳۷) حضرت ابواسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسود رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بے شک مصافحہ کرنا سلام کو مکمل کرتا ہے۔

(٢٦٢٣٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بن أَيُّوبَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زَحْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ

أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَمَامُ تَحِيَّتِكُمُ الْمُصَافَحَةُ. (ترمذی ۲۷۳۱)

(۲۶۲۳۸) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا اکمل سلام مصافحہ ہے۔

(٦١) فِي مصافحةِ المشرك

مشرک سے مصافحہ کرنے کا بیان

(٢٦٢٣٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْعَسْقَلاَنِيِّ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى ابْنَ مُحَيْرِيزٍ يُصَافِحُ نَصْرَانِيًّا فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ.

(۲۶۲۳۹) حضرت ابوعبداللہ العسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے خبر دی جس نے حضرت ابن محیریز رحمہ اللہ کو دیکھا کہ آپ رحمہ اللہ نے دمشق کی مسجد میں ایک نصرانی سے ہاتھ ملایا۔

(٢٦٢٤٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُصَافِحَ الْمُسْلِمُ الْيَهُودِيَّ ، وَالنَّصْرَانِيَّ.

(۲۶۲۴۰) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ مسلمان کے کسی یہودی یا نصرانی سے ہاتھ ملانے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(٢٦٢٤١) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلاَ تُصَافِحُوهُمْ ، فَمَنْ صَافَحَهُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ.

(۲۶۲۴۱) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بے شک مشرکین تو نجس ہیں ان سے مصافحہ مت کرو، جس شخص نے ان سے مصافحہ کرلیا تو اس کو چاہیے کہ وہ وضو کرلے۔

(٢٦٢٤٢) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : سَأَلْته عَنْ مُصَافَحَةِ الْمَجُوسِيِّ فَكَرِهَ ذَلِكَ.

(۲۶۲۴۲) حضرت عبد الملک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے مجوسی سے مصافحہ کرنے کے متعلق سوال کیا؟ تو آپ رحمہ اللہ نے اس کو مکروہ سمجھا۔

(٦٢) فِي المعانقةِ عِندما يلتقِي الرّجلانِ

دو آدمیوں کا ملاقات کرتے وقت گلے ملنے کا بیان

(٢٦٢٤٣) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَقَّى جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَالْتَزَمَهُ ، وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ. (ابوداؤد ۵۱۷۸۔ حاکم ۶۲۴)

(۲۶۲۴۳) امام شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ حضرت جعفر ؓ بن ابی طالب سے ملے تو آپ ﷺ نے ان کو چمٹا لیا اوران کی دونوں آنکھوں کے درمیان آپ ﷺ نے بوسہ لیا۔

(٢٦٢٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عُتْبَةَ بن أَبِي عُثْمَانَ ، أَنَّ عُمَرَ اعْتَنَقَ حُذَيْفَةَ.

(۲۶۲۴۴) حضرت عتبہ بن ابی عثمان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے حضرت حذیفہ ؓ سے مصافحہ کیا۔

(٢٦٢٤٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بَلْجٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ وَالأَسْوَدَ بْنَ هلال الْتَقَيَا وَاعْتَنَقَ كُلٌّ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ.

(۲۶۲۴۵) حضرت ابو بلج ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو بن میمون ؒ اور حضرت اسود بن ھلال ؒ کو ملتے ہوئے دیکھا۔ ان دونوں نے آپس میں معانقہ فرمایا۔

(٢٦٢٤٦) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا مِجْلَزٍ وَخَالِدًا الأَثْبَجَ الْتَقَيَا ، فَاعْتَنَقَ كُلٌّ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ.

(۲۶۲۴۶) حضرت عباد بن عباد ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو مجلز ؒ اور حضرت خالد اثبج ؒ کو دیکھا کہ جب دونوں ملے تو انہوں نے ایک دوسرے سے معانقہ کیا۔

(٢٦٢٤٧) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ دَغْفَلٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا نَضْرَةَ قَبَّلَ خَدَّ الْحَسَنِ.

(۲۶۲۴۷) حضرت ایاس بن دغفل ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو نضرہ ؒ کو دیکھا آپ ؒ نے حضرت حسن بصری ؒ کے رخسار کا بوسہ لیا۔

(٢٦٢٤٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ ، قَالَتْ : كَانَ أَصْحَابُ صِلَةَ بْنِ أَشْيَمَ إِذَا دَخَلُوا عَلَيْهِ يَلْتَزِم بَعْضُهُمْ بَعْضًا.

(۲۶۲۴۸) حضرت معاذۃ العدویہ ؒ فرماتی ہیں کہ حضرت صلہ بن اشیم ؒ کے اصحاب جب آپ ؒ کے پاس آتے تھے تو ان میں سے بعض بعض سے گلے ملتے تھے۔

(٦٣) ما قالوا فِي الرّجلِ يسلّم عليهِ وهو يبول

جن لوگوں نے یوں کہا: اس شخص کے بارے میں جس کو پیشاب کرتے ہوئے سلام کیا گیا ہو

(٢٦٢٤٩) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ، عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ ، أَنَّهُ سَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتَّى فَرَغَ.

(ابو داؤد ۱۸۔ ابن ماجه ۳۵۰)

(۲۶۲۴۹) حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کر رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہو گئے۔

(٢٦٢٥٠) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ. (مسلم ۱۱۵۔ ترمذی ۹۰)

(۲۶۲۵۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کر رہے تھے۔ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سلام کا جواب نہیں دیا۔

(٦٤) ما قالوا فِي إفشاءِ السّلامِ

سلام پھیلانے کا بیان

(٢٦٢٥١) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الأَلْهَانِيِّ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ :أَمَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُفْشِيَ السَّلاَمَ. (ابن ماجه ۳۶۹۳۔ طبرانی ۷۵۲۴)

(۲۶۲۵۱) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم سلام کو پھیلائیں۔

(٢٦٢٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ.

(۲۶۲۵۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا مسلمان پر حق ہے جب بھی اس سے ملے تو اس کو سلام کرے۔

(٢٦٢٥٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اعْبُدُوا الرَّحْمَان ، وَأَفْشُوا السَّلاَمَ. (بخاری ۹۸۱۔ ابن ماجه ۳۶۹۴)

(۲۶۲۵۳) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم رحمٰن کی عبادت کرو اور سلام کو پھیلاؤ۔

(٢٦٢٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلاَمٍ ، قَالَ :لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ قِبَلَهُ ، وَقِيلَ :قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ فِي النَّاسِ لأَنْظُرَ ، فَلَمَّا تَبَيَّنْت وَجْهَهُ ، عَرَفْت أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ ، فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ سَمِعْته يَتَكَلَّمُ بِهِ أَنْ قَالَ :يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، أَفْشُوا السَّلاَمَ.

(۲۶۲۵۴) حضرت عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو لوگ جلدی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ گئے اور کہا جا رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آ گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھی لوگوں کے ساتھ آیا تا کہ میں

آپ صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو دیکھوں۔ جب میں نے آپ صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا چمکتا ہوا چہرہ دیکھا تو میں نے پہچان لیا کہ بے شک یہ چہرہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہے اور سب سے پہلی بات جو میں نے آپ صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو فرماتے ہوئے سنی وہ یہ تھی کہ آپ صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ۔

(٢٦٢٥٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ الْمُحَارِبِيِّ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْد ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ : أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِفْشَاءِ السَّلَامِ.

(۲۶۲۵۵) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ہمیں سلام کو پھیلانے کا حکم دیا۔

(٢٦٢٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لاَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا ، وَلاَ تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا ، أَلاَ أَدُلُّكُمْ عَلَى أَمْرٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ ؟ أَفْشُوا السَّلاَمَ . (مسلم ۹۳۔ ترمذی ۲۶۸۸)

(۲۶۲۵۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ تم لوگ جنت میں داخل نہ ہو گے، یہاں تک کہ تم ایمان لے آؤ اور تم ایمان نہیں لاؤ گے، یہاں تک کہ تم آپس میں محبت کرنے لگو، کیا میں تمہاری ایک معاملہ پر راہنمائی نہ کروں کہ جب تم یہ کام کرو گے تو تم آپس میں محبت کرنے لگو گے؟ تم سلام کرنے کو رواج دو۔

(٢٦٢٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا تُرَى ظُهُورُهَا مِنْ بُطُونِهَا ، وَبُطُونُهَا مِنْ ظُهُورِهَا ، فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ : لِمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ : هِيَ لِمَنْ قَالَ طَيِّبَ الْكَلاَمِ ، وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ ، وَأَفْشَى السَّلاَمَ ، وَصَلَّى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ. (ترمذی ۱۲۳۔ ابویعلی ۴۳۴)

(۲۶۲۵۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بے شک جنت میں بالا خانے ہیں جن کا ظاہر ان کے باطن سے دکھائی دیتا ہے اور ان کا باطن ان کے ظاہر سے دکھائی دیتا ہے۔ اس پر ایک دیہاتی کھڑا ہو کر کہنے لگا، اے اللہ کے رسول صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! یہ بالا خانے کس کے لیے ہوں گے؟ آپ صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ اس شخص کے لیے ہوں گے جو پاکیزہ کلام کرے اور کھانا کھلائے، اور سلام کو پھیلائے، اور رات کے وقت نماز پڑھے جب لوگ سو رہے ہوں۔

(٢٦٢٥٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَيْبَانُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ يَعِيش بن الْوَلِيدِ ، عَنْ مَوْلًى لِلزُّبَيْرِ ، عَنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلاَ أُنَبِّئُكُمْ بِأَمْرٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ ؟ أَفْشُوا السَّلاَمَ بَيْنَكُمْ. (احمد ۱۶۴۔ بیہقی ۲۳۲)

(۲۶۲۵۸) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں کسی معاملہ پر خبردار نہ کروں کہ جب تم

وہ کام کرو گے تو آپس میں محبت کرنے لگو گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے درمیان سلام کو رواج دو۔

(۲۶۲۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :إِنَّ السَّلاَمَ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللهِ فَأَفْشُوهُ.

(۲۶۲۵۹) حضرت زید بن وھب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً سلام اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے تو اس کو پھیلاؤ۔

(۲۶۲۶۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :إِنْ كُنْت لأَخْرُجُ إِلَى السُّوقِ وَمَا لِي حَاجَةٌ إِلاَّ أَنْ أُسَلِّمَ وَيُسَلَّمَ عَلَيَّ.

(۲۶۲۶۰) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں اس بازار کی طرف جاتا تھا حالانکہ میری کوئی ضرورت نہیں ہوتی تھی، مگر صرف اس وجہ سے کہ میں سلام کروں اور مجھے سلام کا جواب دیا جائے۔

(۲۶۲۶۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :إِنَّ أَبْخَلَ النَّاسِ الَّذِي يَبْخَلُ بِالسَّلاَمِ.

(۲۶۲۶۱) حضرت ابو عثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک لوگوں میں بخیل ترین وہ شخص ہے جو سلام کرنے میں بخل کرے۔

(۶۵) فِي أَهْلِ الذِّمَّةِ يبدؤون بِالسَّلامِ

ان ذمیوں کا بیان جو سلام میں پہل کریں

(۲۶۲۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ كُرَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ :السَّلاَمُ عَلَيْك.

(۲۶۲۶۲) حضرت کریب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اہل کتاب میں سے ایک آدمی کو خط لکھا: تو اس میں اس کو سلام لکھا: السلام علیک۔

(۲۶۲۶۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا كَتَبْت إِلَى الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ فِي الْحَاجَةِ فَابْدَأْهُ بِالسَّلاَمِ ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ :اكْتُبَ السَّلاَمُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى.

(۲۶۲۶۳) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی یہودی اور نصرانی کو کسی ضرورت کے بارے میں خط لکھے تو اس کو چاہیے کہ یہ سلام میں پہل کرے اور حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا: یوں سلام لکھیں، و السَّلاَمُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى۔

(۲۶۲۶۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :سَأَلَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ

عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ ابْتِدَاءِ أَهْلِ الذِّمَّةِ بِالسَّلاَمِ فَقَالَ: تَرُدُّ عَلَيْهِمْ، وَلاَ تَبْتَدِئُهُمْ، فَقُلْتُ: فَكَيْفَ تَقُولُ أَنْتَ؟ فَقَالَ: مَا أَرَى بَأْسًا أَنْ تَبْتَدِئَهُمْ، قُلْتُ: لِمَ؟ قَالَ: لِقَوْلِ اللهِ ﴿فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلاَمٌ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ﴾.

(۲۶۲۶۴) حضرت عون بن عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن کعب رحمہ اللہ نے حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ سے ذمیوں کو سلام کرنے میں پہل کرنے کے بارے میں پوچھا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ان کو سلام کا جواب دیا جائے گا اور تم ان پر سلام میں پہل نہ کرو۔ میں نے پوچھا: آپ رحمہ اللہ یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں کہ تم بھی ان پر سلام میں پہل کرو۔ میں نے پوچھا: کیوں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ رب العزت کے اس قول کی وجہ سے۔ ترجمہ: تم ان سے درگزر کرو اور یوں کہو: سلام، پس عنقریب وہ جان لیں گے۔

(۲۶۲۶۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الأَلْهَانِيِّ وَشُرَحْبِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَمُرُّ بِمُسْلِمٍ، وَلاَ يَهُودِيٍّ، وَلاَ نَصْرَانِيٍّ إِلاَّ بَدَأَهُ بِالسَّلاَمِ.

(۲۶۲۶۵) حضرت محمد بن زیاد الالھانی رحمہ اللہ اور حضرت شرحبیل بن مسلم رحمہ اللہ یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کسی مسلمان، یہودی اور نصرانی کے پاس سے نہیں گزرتے تھے مگر یہ کہ آپ رضی اللہ عنہ سلام میں پہل کرتے تھے۔

(۲۶۲۶۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ وَأَبَا الدَّرْدَاءِ وَفَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ كَانُوا يَبْدَؤُونَ أَهْلَ الشِّرْكِ بِالسَّلاَمِ.

(۲۶۲۶۶) حضرت ابن عجلان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ اور حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ یہ سب حضرات مشرکین سے سلام کرنے میں پہل کرتے تھے۔

(۲۶۲۶۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ، عَنْ أَبِي عِيسَى، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: إِنَّ مِنْ رَأْسِ التَّوَاضُعِ أَنْ تَبْدَأَ بِالسَّلاَمِ مَنْ لَقِيتَ.

(۲۶۲۶۷) حضرت ابو عیسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً عاجزی کی بنیاد کی یہ بات ہے کہ جب تم کسی سے ملو تو سلام میں ابتداء کرو۔

(۲۶۲۶۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: كَتَبَ أَبُو بُرْدَةَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ، فَقِيلَ لَهُ: لِمَ قُلْتَ لَهُ؟ فَقَالَ: إِنَّهُ بَدَأَنِي بِالسَّلاَمِ.

(۲۶۲۶۸) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ نے ایک ذمی کی طرف خط لکھا اور اس کو سلام کہا، ان سے اس بارے میں پوچھا گیا: کہ آپ رحمہ اللہ نے اسے سلام کیوں کیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: بے شک اس نے سلام میں ابتداء کی تھی۔

(٦٦) فِی الَّذِی یبدأ بالسّلامِ

اس شخص کا بیان جو سلام میں پہل کرے

(٢٦٢٦٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ ، عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ ، عَنْ عَطِيَّةَ وَكَانَ كَاتِبًا لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مُطَرِّفِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُطَرِّفِ بْنِ الشِّخِّيرِ يَقُولُ :مَا عَلَى وجه الأَرْضِ رَجُلٌ يَبْدَأُ آخَرَ بِالسَّلَامِ إِلاَّ كَانَ ذَلِكَ صَدَقَةً عَلَيْهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

(۲۶۲۶۹) حضرت عطیہ ؒ جو حضرت عبداللہ بن مطرف بن الشخیر ؒ کے کاتب ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مطرف بن الشخیر ؒ کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا: نہیں ہے زمین پر کوئی شخص جو سلام میں پہل کرے مگر یہ قیامت کے دن اس شخص کے لیے صدقہ بن جائے گا۔

(٢٦٢٧٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا مَرَّ بِالْقَوْمِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَرَدُّوا عَلَيْهِ كَانَ لَهُ فَضْلُ دَرَجَةٍ عَلَيْهِمْ لأَنَّهُ أَذْكَرَهُمُ السَّلَامَ.

(۲۶۲۷۰) حضرت زید بن وھب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی قوم پر گزرا اور اس نے ان کو سلام کیا پھر ان لوگوں نے اس کو سلام کا جواب دیا تو اس شخص کو ان لوگوں پر ایک درجہ فضیلت حاصل ہوگی اس لیے کہ اس نے ان کو سلام یاد دلایا ہے۔

(٢٦٢٧١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، عَنْ أَبِي عَاصِمٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :الْبَادِءُ بِالسَّلَامِ يُرْبِي عَلَى صَاحِبِهِ فِي الأَجْرِ.

(۲۶۲۷۱) حضرت ابو عاصم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: سلام میں پہل کرنے والا اپنے ساتھی سے اجر میں بڑھا ہوا ہوتا ہے۔

(٢٦٢٧٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :مَا الْتَقَى رَجُلَانِ قَطُّ إِلاَّ كَانَ أَوْلاَهُمَا بِاللَّهِ الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ.

(۲۶۲۷۲) امام شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ؒ نے ارشاد فرمایا: کبھی بھی دو مسلمان آپس میں ملاقات نہیں کرتے مگر ان دونوں میں اللہ کے قریب وہ شخص ہوگا جو سلام میں پہل کرے۔

(٦٧) فِي ردِّ السّلامِ على أهلِ الذِّمّةِ

ذمیوں کو سلام کا جواب دینے کا بیان

(٢٦٢٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالُوا :السَّامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ ، فَقَالَ :وَعَلَيْكُمْ. (مسلم ۱۱۔ احمد ۲۲۹)

(۲۶۲۷۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس یہود کے کچھ لوگ آئے اور انہوں نے یوں کہا: السام علیک۔ تم پر موت طاری ہو۔ اے ابوالقاسم! آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں پر بھی ہو۔

(۲۶۲۷٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقُولُوا :وَعَلَيْكُمْ. (مسلم ۱۷۰۵۔ ابوداؤد ۵۱۶۵)

(۲۶۲۷۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اہل کتاب میں سے تمہیں کوئی سلام کرے تو تم یوں جواب دو۔ وعلیکم۔

(۲۶۲۷٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْيَزَنِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُهَنِيِّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إنِّي رَاكِبٌ غَدًا إلَى يَهُود فَلاَ تَبْدَؤُوهُمْ بِالسَّلاَمِ ، فَإِذَا سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ فَقُولُوا :وَعَلَيْكُمْ. (ابن ماجہ ۳۶۹۹۔ احمد ۴/ ۱۴۴)

(۲۶۲۷۵) حضرت ابو عبدالرحمٰن الجہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک کل میں یہود کے پاس جاؤں گا، تو تم لوگ سلام میں پہل مت کرنا اور جب وہ تمہیں سلام کریں تو تم یوں کہنا۔ وعلیکم۔

(۲۶۲۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إنَّ الْيَهُودَ إذَا لَقُوكُمْ وَقَالُوا :السَّامُ عَلَيْكُمْ ، فَقُولُوا لَهُمْ :وَعَلَيْكُمْ.

(۲۶۲۷۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک یہودی جب بھی تم سے ملیں اور السلام علیکم کہیں تو تم یوں جواب دو۔ وعلیکم۔

(۲۶۲۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَوَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ زَادَوَيْهِ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :نُهِينَا ، أَوْ أُمِرْنَا أَنْ لاَ نَزِيدَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَلَى وَعَلَيْكُمْ. (احمد ۳/ ۱۱۳)

(۲۶۲۷۷) حضرت حمید بن زادویہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہمیں منع کیا گیا یا ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم اہل کتاب کو سلام کا جواب دینے میں علیکم پر کچھ بھی اضافہ نہ کریں۔

(۲۶۲۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْيَزَنِيِّ ، عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إنَّا غَادُونَ إلَى يَهُودَ فَلاَ تَبْدَؤُوهُمْ بِالسَّلاَمِ ، فَإِنْ سَلَّمُوا فَقُولُوا :وَعَلَيْكُمْ. (مسندہ ۶۶۸)

(۲۶۲۷۸) حضرت ابو بصرہ الغفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک ہم کل یہود کے پاس جائیں گے تو تم لوگ ان سے سلام میں پہل مت کرنا، پس اگر وہ تمہیں سلام کریں تو یوں جواب دینا۔ وعلیکم۔

(٢٦٢٧٩) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :مَنْ سَلَّمَ عَلَيْكُمْ مِنْ خَلْقِ اللهِ فَرُدُّوا عَلَيْهِمْ ، وَإِنْ كَانَ يَهُودِيًّا ، أَوْ نَصْرَانِيًّا ، أَوْ مَجُوسِيًّا.

(۲۶۲۷۹) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی مخلوق میں سے جو کوئی بھی تم کو سلام کرے تو تم اس کو سلام کا جواب دو اگر چہ وہ یہودی ہو یا نصرانی ہو یا مجوسی ہو۔

(٢٦٢٨٠) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ مَعْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ:إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكَ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقُلْ وَعَلَيْكَ.

(۲۶۲۸۰) حضرت معن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب اہل کتاب میں سے کوئی آدمی تمہیں سلام کرے تو تم اس کو یوں جواب دو۔ وعلیک۔

(٢٦٢٨١) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ يَهُودِيٌّ ، أَوْ نَصْرَانِيٌّ فَقُولُوا :وَعَلَيْكُمْ.

(۲۶۲۸۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی یہودی یا نصرانی تمہیں سلام کرے تو تم یوں جواب دو۔ وعلیکم۔

(٢٦٢٨٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَام ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :كَانَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْهِ الْيَهُودِيُّ وَالنَّصْرَانِيُّ ، قَالَ :عَلاَكَ السَّلاَمُ.

(۲۶۲۸۲) حضرت سلمہ بن وھرام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاوس رحمہ اللہ کو جب کوئی یہودی اور عیسائی سلام کرتا تو آپ رحمہ اللہ یوں جواب دیتے، علاک السلام (ترجمہ:) تجھ پر سلام بلند ہو۔

(٦٨) فِي الرَّجلِ يقولُ للرجل حيّاك اللّه ، من كرِهه حتّى يقول بِالسّلامِ

اس آدمی کا بیان جو دوسرے آدمی کو حَیَّاک اللہ کہے اور جنہوں نے اس کو مکروہ سمجھا یہاں تک کہ وہ سلام کرلے

(٢٦٢٨٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، وَعَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، وَعَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ :إِذَا قُلْتَ حَيَّاكَ اللَّهُ ، فَقُلْ :بِالسَّلاَمِ.

(۲۶۲۸۳) حضرت عاصم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ دونوں حضرات بالترتیب فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: جب تو یوں کہے حَیَّاک اللہ۔ اللہ تجھے زندہ رکھے۔ تو تم اس کے ساتھ سلام بھی کرو۔

(٢٦٢٨٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ ، قَالَ :كَانَ الحسن يَكْرَهُ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ حَيَّاكَ اللَّهُ إِلاَّ أَنْ يَقُولَ :بِالسَّلاَمِ.

(۲۶۲۸۴) حضرت عبد الحمید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ یوں کہنے کو مکروہ سمجھتے تھے: حَیَّاكَ اللّٰہُ۔ مگر یہ کہ وہ سلام بھی کہے۔

(٢٦٢٨٥) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ، قَالَ : جَائَنَا مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ حَيَّاكَ اللَّهُ فَقَالَ : لاَ تَقُلْ هَكَذَا ، هَذِهِ تَحِيَّةُ الشَّبَابِ ، وَلَكِنْ قُلْ : حَيَّاكُمَ اللَّهُ بِالسَّلاَمِ.

(۲۶۲۸۵) حضرت محمد بن سوقہ ؒ فرماتے ہیں حضرت میمون بن مہران ؒ ہمارے پاس تشریف لائے تو ایک آدمی نے ان سے یوں کہا: حَیَّاكَ اللّٰہُ۔ اللہ آپ کو زندہ رکھے۔ آپ ؒ نے فرمایا: ایسے مت کہو۔ یہ تو نوجوانوں کا سلام ہے۔ لیکن یوں کہو۔ حَیَّاكُمَ اللّٰہُ بِالسَّلَامِ۔

(٢٦٢٨٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ إذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ حَيَّاكَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ : بِالسَّلاَمِ.

(۲۶۲۸۶) حضرت اعمش ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: صحابہ ؓ پسند کرتے تھے کہ جب ایک آدمی کسی آدمی کو یوں کہے، حَیَّاكَ اللّٰہُ۔ تو وہ سلام بھی ساتھ کہے۔

(٦٩) فِي الرَّجُلِ يُسَلِّمُ عَلَى الرَّجُلِ وَيُشِيرُ بِيَدِهِ

اس آدمی کا بیان جو کسی آدمی کو سلام کرے تو اپنے ہاتھ سے اشارہ بھی کرے

(٢٦٢٨٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ ، أَوْ قَالَ : كَانَ يُكْرَهُ السَّلاَمُ بِالْيَدِ وَلَمْ يَرَ بِالرَّأْسِ بَأْسًا.

(۲۶۲۸۷) حضرت علقمہ بن مرثد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء بن ابی رباح ؒ ہاتھ کے اشارے سے سلام کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے اور سر سے اشارہ کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(٧٠) فِي السَّلاَمِ عَلَى الصِّبْيَانِ

بچوں کو سلام کرنے کا بیان

(٢٦٢٨٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : أَتَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ صِبْيَانٌ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا. (بخاری ۶۲۴۷۔ ابوداؤد ۵۱۶۱)

(۲۶۲۸۸) حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہم بچوں کے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ نے ہمیں سلام کیا۔

(٢٦٢٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حُبَيْبِ بْنِ حُجْرٍ القيسي ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : مَرَّ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ صِبْيَانٌ فَقَالَ :السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا صِبْيَانُ. (احمد ٣/ ١٨٣۔ دار قطنی ٦٢٧)

(۲۶۲۸۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس سے گزرے اس حال میں کہ ہم بچے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے بچو! السلام علیکم۔

(٢٦٢٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَى الصِّبْيَانِ.

(۲۶۲۹۰) حضرت حکم ریٹیلیز فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ریٹیلیز بچوں کو سلام کیا کرتے تھے۔

(٢٦٢٩١) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنِ الْحَكَمِ، أَنَّ شُرَيْحًا كَانَ يَمُرُّ عَلَى الصِّبْيَانِ فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ.

(۲۶۲۹۱) حضرت حکم ریٹیلیز فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ریٹیلیز جب بچوں پر گزرتے تھے تو آپ ریٹیلیز انہیں سلام کرتے تھے۔

(٢٦٢٩٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَحَفْصٌ ، عَنْ حَنَشِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : كَانَ عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ يَمُرُّ عَلَيْنَا وَنَحْنُ صِبْيَانٌ فَيُسَلِّمُ عَلَيْنَا.

(۲۶۲۹۲) حضرت حنش بن حارث ریٹیلیز فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن میمون ریٹیلیز ہم بچوں کے پاس سے گزرتے تھے تو ہم پر سلام کرتے تھے۔

(٢٦٢٩٣) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ أُبَيّ بن عَبْدِاللهِ قَالَ: كَانَ إِبرَاهِيم يَمُرُّ عَلَيْنَا وَنَحْنُ صِبْيَانٌ فَيُسَلِّمُ عَلَيْنَا.

(۲۶۲۹۳) حضرت أبی بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریٹیلیز جب ہم بچوں کے پاس سے گزرتے تھے تو آپ ریٹیلیز ہمیں سلام کرتے تھے۔

(٢٦٢٩٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ يُسَلِّمُ عَلَى الصِّبْيَانِ ، وَلاَ يُسْمِعُهُمْ.

(۲۶۲۹۴) حضرت ابن عون ریٹیلیز فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ریٹیلیز بچوں پر سلام کرتے تھے اور ان کو سناتے نہیں تھے۔

(٧١) فِي السَّلامِ على النِّساءِ

عورتوں کو سلام کرنے کا بیان

(٢٦٢٩٥) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ سَمِعَهُ مِنْ شَهْرٍ يَقُولُ :أَخْبَرَتْهُ أَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيدَ ، قَالَتْ : مَرَّ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا. (ترمذی ٢٦٩٧۔ ابو داؤد ٥١٦٢)

(۲۶۲۹۵) حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہم عورتوں پر گزرے تو آپ ﷺ نے ہمیں سلام کیا۔

(٢٦٢٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ طَارِقٍ التَّيْمِيِّ ، عَنْ جَرِيرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِنَّ. (احمد ٣/ ٣٦٣۔ ابو یعلی ٧٥٠٦)

(۲۶۲۹۶) حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ عورتوں کے پاس سے گزرے اور آپ ﷺ نے ان پر سلام کیا۔

(۲۶۲۹۷) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ مَرَّ عَلَی امْرَأَۃٍ فِی ظلۃ فَسَلَّمَ عَلَیْهَا.

(۲۶۲۹۷) حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ایک عورت پر گزرے جو سایہ میں بیٹھی ہوئی تھی آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو سلام کیا۔

(۲۶۲۹۸) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ شُعْبَۃَ ، عَنْ بِشرِ بن حَرب قَالَ :رَأَیت ابن عُمَر مَرَّ عَلَی امْرَأَۃٍ فَسَلَّمَ عَلَیْهَا

(۲۶۲۹۸) حضرت بشر بن حرب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ ایک عورت کے پاس سے گزرے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو سلام کیا۔

(۲۶۲۹۹) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنِ ابن ذَرٍّ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّ عُمَرَ مَرَّ عَلَی نِسْوَۃٍ فَسَلَّمَ عَلَیْهِنَّ.

(۲۶۲۹۹) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عورتوں پر سے گزرے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو سلام کیا۔

(۲۶۳۰۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ ، عَنْ زُرْزُر ، قَالَ :سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ السَّلاَمِ عَلَی النِّسَاءِ فَقَالَ :إِنْ کُنَّ شَوَابَّ فَلاَ.

(۲۶۳۰۰) حضرت زرزر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے عورتوں کو سلام کرنے کے بارے میں پوچھا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر وہ عورتیں جوان ہوں تو پھر نہ کرو۔

(۲۶۳۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّۃَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِمُحَمَّدٍ :أُسَلِّمُ عَلَی الْمَرْأَۃِ ؟ قَالَ :لاَ أَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا

(۲۶۳۰۱) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام محمد رحمہ اللہ سے پوچھا: کہ کیا عورت کو سلام کیا جا سکتا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

(۲۶۳۰۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ کَانَ لاَ یَرَی أَنْ یُسَلِّمَ الرَّجُلُ عَلَی الْمَرْأَۃِ إِلاَّ أَنْ یَدْخُلَ عَلَیْهَا فِی بَیْتِهَا فَیُسَلِّمَ عَلَیْهَا.

(۲۶۳۰۲) حضرت عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ عورتوں کو سلام کرنے کی رائے نہیں رکھتے تھے، مگر یہ کہ وہ اس عورت کے گھر میں داخل ہو تو اس کو سلام کر سکتا ہے۔

(۲۶۳۰۳) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِیزِ بْنِ قُرَیْرٍ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَی الْحَسَنِ فَقَالَ :أُسَلِّمُ عَلَی النِّسَاءِ ؟ قَالَ :الْحَقْ بِأَهْلِك.

(۲۶۳۰۳) حضرت عبدالعزیز قریر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت حسن رحمہ اللہ کے پاس آیا، اور پوچھا: کیا عورتوں کو سلام کیا جا سکتا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: تو اپنے گھر والی کے ساتھ مل جا کر۔

(۲۶۳۰۴) حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ ، عَنْ زَائِدَۃَ ، عَنِ الْحَسَنِ عن عُبَیْدِ اللهِ ، قَالَ : کَانَ عَمْرُو بْنُ مَیْمُونٍ یُسَلِّمُ عَلَی النِّسَاءِ وَالصِّبْیَانِ.

(۲۶۳۰۴) حضرت عبید اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ عورتوں اور بچوں کو سلام کیا کرتے تھے۔

(٢٦٣٠٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، قَالَ: رَأَيْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ مَرَّ عَلَى نِسْوَةٍ جُلُوسٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِنَّ.

(۲۶۳۰۵) حضرت عمرو بن عثمان ویشیلا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت موسیٰ بن طلحہ ویشیلا کو دیکھا کہ آپ ویشیلا بیٹھی ہوئی عورتوں کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کیا۔

(٢٦٣٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا ، عَنِ السَّلَامِ عَلَى النِّسَاءِ فَكَرِهَهُ حماد عَلَى الشَّابَّةِ وَالْعَجُوزِ ، وَقَالَ الْحَكَمُ : كَانَ شُرَيْحٌ يُسَلِّمُ عَلَى كُلِّ أَحَدٍ ، قُلْتُ : النِّسَاءُ ؟ قَالَ : عَلَى كُلِّ أَحَدٍ.

(۲۶۳۰۶) حضرت شعبہ ویشیلا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ویشیلا اور حضرت حماد ویشیلا دونوں سے عورتوں کو سلام کرنے کے متعلق سوال کیا؟ تو حضرت حماد ویشیلا نے بوڑھی اور جوان عورتوں پر سلام کرنے کو مکروہ سمجھا اور حضرت حکم ویشیلا نے فرمایا: حضرت شریح ویشیلا ہر ایک کو سلام کیا کرتے تھے، میں نے پوچھا: عورتوں کو بھی؟ آپ ویشیلا نے فرمایا: ہر ایک کو سلام کرتے تھے۔

(٧٢) من كره أن يقول زعموا

جو شخص یوں کہنے کو مکروہ سمجھے: زعموا. انہوں نے گمان کیا

(٢٦٣٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ لأَبِي عَبْدِ اللهِ ، أَوْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ لأَبِي مَسْعُودٍ : مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي زَعَمُوا ؟ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : بِئْسَ مَطِيَّةُ الرَّجُلِ : زَعَمُوا. (احمد ۵/ ۴۰۱۔ طحاوی ۱۸۵)

(۲۶۳۰۷) حضرت ابی قلابہ ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ابو مسعود ویشیلا نے حضرت ابو عبداللہ سے پوچھا یا حضرت ابو عبداللہ نے حضرت ابو مسعود سے پوچھا: کہ تم نے نبی کریم صَلَّالِلْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے لفظ زعموا کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ آپ رضی اللہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم صَلَّالِلْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی کی بدترین سواری یہ ہے کہ وہ کہے لوگ یہ سمجھتے ہیں۔

(٢٦٣٠٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُ كَرِهَ زَعَمُوا.

(۲۶۳۰۸) حضرت منصور ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ "زعموا" کہنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(٢٦٣٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ وَسُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ زَعَمُوا ، ثُمَّ قَرَأَ سُفْيَانُ ﴿زَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾.

(۲۶۳۰۹) حضرت عبدربہ ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ویشیلا لفظ "زعموا" کے استعمال کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے، پھر حضرت سفیان ویشیلا نے قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی۔ زعم الذين كفروا.

(٢٦٣١٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : زَعَمُوا زَامِلَةُ الْكَذِبِ.

(۲۶۳۱۰) حضرت اعمش ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ویشیلا نے لفظ "زعموا" کے بارے میں فرمایا کہ یہ جھوٹ کے تابع ہے۔

(٢٦٣١١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قَيس ، عن أَبِي يَحيَى ، عن مُجَاهِد ، عن ابن عَون قَال : زَعَمُوا زَامِلَةُ الْكَذِبِ ، فَلاَ تكُونَنَّ لِلْكَذِبِ زَامِلَة.

(۲۶۳۱۱) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عون رحمہ اللہ نے لفظ "زعموا" کے بارے میں فرمایا: یہ جھوٹ کے تابع ہے۔ اورتم ہرگز جھوٹ کے تابع مت بنو۔

(٢٦٣١٢) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ هَانِئٍ ، قَالَ : قَالَ لِي أَبِي : يَا بُنَيَّ ، هَبْ لِي من الْحَدِيثِ زَعَمُوا وَسَوْفَ.

(۲۶۳۱۲) حضرت یحییٰ بن ھانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے کہا: اے میرے بیٹے: اپنے کلام میں دولفظوں کو استعمال کرنے سے بچو۔ اوروہ یہ ہیں۔ "زعموا" اور "سوف"۔

(٢٦٣١٣) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ ، قَالَ : قَالَ لِي شُرَيْحٌ : إِنَّ زَعَمُوا كُنْيَةُ الْكَذِبِ.

(۲۶۳۱۳) حضرت یحییٰ بن وثاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ نے مجھ سے فرمایا: بے شک "زعموا" جھوٹ کی کنیت ہے۔

(٧٣) من رخّص فِي زعموا

جن لوگوں نے لفظ "زعموا" کے استعمال میں رخصت دی

(٢٦٣١٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ حَبِيبٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا قِلاَبَةَ فَقَالَ : زَعَمُوا.

(۲۶۳۱۴) حضرت حبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ سے سوال کیا؟ تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: "زعموا"۔

(٢٦٣١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قُرَّةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ : زَعَمُوا وَاللهِ.

(۲۶۳۱۵) حضرت قرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رحمہ اللہ کو بارہا یوں فرماتے ہوئے سنا: "زعموا واللّٰہ"۔

(٢٦٣١٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ : قُلْتُ لاِبْنِ عُمَرَ : أَنُهِيَ ، عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ ، فَقَالَ : زَعَمُوا ذَلِكَ ، قَالَ : قُلْتُ : أَنْتَ سَمِعْته مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ : زَعَمُوا ذَلِكَ.

(۲۶۳۱۶) حضرت ثابت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا گھڑوں میں بنی ہوئی نبیذ سے منع کیا گیا ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان لوگوں نے یوں کہا اور لفظ "زعموا" کا استعمال فرمایا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے پوچھا: کیا آپ رضی اللہ عنہ نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان لوگوں نے یوں کہا ہے۔ اور لفظ "زعموا" کا آپ نے استعمال فرمایا۔

(٢٦٣١٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ فَقَالَ : زَعَمُوا.

(۲۶۳۱۷) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا جاتا؟ تو آپ ؒ فرماتے: ان لوگوں نے یوں کہا: اور لفظ ''زعموا'' کا استعمال فرماتے۔

(۲۶۳۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْقَاسِمَ عَنِ الرَّجُلِ يُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ ، قَالَ : زَعَمُوا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُوتِرُ بِالأَرْضِ.

(۲۶۳۱۸) حضرت ابن عون ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم ؒ سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا جو سواری پر وتر پڑھ لے؟ آپ ؒ نے فرمایا: لوگ یوں کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ زمین پر وتر پڑھتے تھے اور آپ ؒ نے لفظ ''زعموا'' کا استعمال فرمایا۔

(۷٤) فِي الرَّجلِ يقال له كيف أصبحت

اس آدمی کا بیان جس سے یوں پوچھا جائے۔ تو نے کیسے صبح کی؟

(۲۶۳۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنِ ابْنِ أبي عَمْرَة ، قَالَ : قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ ، كَيْفَ أَصْبَحْت ؟ قَالَ : بِخَيْرٍ مِنْ قَوْمٍ لَمْ يَشْهَدُوا جِنَازَةً وَلَمْ يَعُودُوا مَرِيضًا.

(طبرانی ۷۳۲۹)

(۲۶۳۱۹) حضرت ابوعمرہ ؓ فرماتے ہیں کہ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے کس حالت میں صبح کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: خیریت کے ساتھ اس قوم میں جو جنازے میں حاضر نہیں ہوتے اور نہ ہی مریض کی عیادت کرتے ہیں۔

(۲۶۳۲۰) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قُلْتُ : كَيْفَ أَصْبَحْت يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ : بِخَيْرٍ مِنْ رَجُلٍ لَمْ يُصْبِحْ صَائِمًا وَلَمْ يَعُدْ سَقِيمًا.

(۲۶۳۲۰) حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے کس حالت میں صبح کی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: خیر کے ساتھ اس آدمی سے بہتر جس نے صبح نہیں کی روزے دار کی حالت میں اور نہ کسی بیمار کی عیادت کی۔

(۲۶۳۲۱) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ : كَيْفَ أَصْبَحْت ؟ قَالَتْ : بِنِعْمَةٍ مِنَ اللهِ.

(۲۶۳۲۱) حضرت خیثمہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ ؓ سے پوچھا: آپ نے کس حال میں صبح کی؟ آپ ؓ نے فرمایا: اللہ کی نعمتوں کے ساتھ۔

(۲۶۳۲۲) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : مَرَرْت بِعَامِرٍ الشَّعْبِيِّ وَهُوَ جَالِسٌ بِفِنَائِهِ فَقُلْت : كَيْفَ أَنْتَ؟ فَقَالَ : كَانَ شُرَيْحٌ إذَا قِيلَ لَهُ : كَيْفَ أَنْتَ ؟ قَالَ : بِنِعْمَةٍ وَمَدَّ إِصْبَعَهُ السَّبَّابَةَ إِلَى السَّمَاءِ.

(۲۶۳۲۲) حضرت ابن عون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عامر شعبی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس سے گزرا اس حال میں کہ وہ اپنے گھر کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے، تو میں نے پوچھا: آپ کیسے ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا جاتا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کیسے ہیں؟ تو وہ فرماتے: اس کی نعمتوں میں ہوں، اپنی شہادت کی انگلی سے آسمان کی طرف اشارہ کرتے تھے۔

(٢٦٣٢٣) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي بَكْرٌ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ لأَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِي : كَيْفَ أَنْتُمْ ؟ قَالَ :بَيْنَ نِعْمَتَيْنِ :بَيْنَ ذَنْبٍ مَسْتُورٍ ، وَثَنَاءٍ لاَ يَعْلَمُ بِهِ أَحَدٌ مِنْ هَؤُلاَءِ النَّاسِ ، وَاللَّهِ مَا بَلَغْتهُ ، وَلاَ أَنَا بِذَلِكَ.

(۲۶۳۲۳) حضرت بکیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابو تمیمہ الہجیمی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: آپ کیسے ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: دو نعمتوں کے درمیان ہوں: ایک تو چھپے ہوئے گناہوں کے درمیان ہوں اور ایسی تعریف کے درمیان ہوں کہ ان لوگوں میں سے کوئی بھی اس کو نہیں جانتا اور اللہ کی قسم میں بھی اس تک نہیں پہنچا اور نہ میں اس قابل ہوں۔

(٢٦٣٢٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ وَسُلِّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ :وَعَلَيْكُمْ ، فقيل له :كَيْفَ أَنْتَ ؟ قَالَ :بِنِعْمَةٍ مِنَ اللهِ.

(۲۶۳۲۴) حضرت مغیرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کو سلام کیا جاتا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ یوں جواب دیتے وعلیکم اور جب ان سے پوچھا جاتا: آپ کیسے ہیں؟ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ جواب دیتے اللہ کی نعمت میں ہوں۔

(٢٦٣٢٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّ رَجُلاً ، قَالَ لَهُ : كَيْفَ أَصْبَحْت يَا أَبَا عَمْرٍو ؟ فَقَالَ :بِنِعْمَةٍ ، قُلْتُ :مِمَّنْ ؟ قَالَ :مِنَ اللهِ.

(۲۶۳۲۵) حضرت اسماعیل بن ابی خالد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: اے ابو عمرو! آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کس حالت میں صبح کی؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نعمتوں میں۔ میں نے پوچھا: کس کی نعمت میں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اللہ کی نعمتوں میں۔

(٢٦٣٢٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ :كَانَ عَلِيٌّ إِذَا سُئِلَ وَهُوَ مَرِيضٌ ، كَيْفَ أَنْتَ ؟ قَالَ :بِشَرٍّ :وَقَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ :﴿وَنَبْلُوكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً﴾.

(۲۶۳۲۶) حضرت مغیرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جب بیماری کی حالت میں پوچھا جاتا کہ آپ رضی اللہ عنہ کیسے ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے بہت بری حالت میں اور یہ آیت تلاوت فرماتے۔ ترجمہ: اور ہم تمہیں آزمائیں گے خیر اور شر کے ساتھ۔

(٢٦٣٢٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ :لَقِيَ رَجُلٌ عِكْرِمَةَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ : كَيْفَ أَنْتَ ؟ قَالَ :أَنَا بِشَرٍّ يَدَاىَ مُتَشَقِّقَتَانِ وَأَنَا كَذَا وَأَنَا وَكَذَا، قَالَ:وَكَانَ يَتَأَوَّلُ هَذِهِ الآيَةَ:﴿وَنَبْلُوكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ﴾.

(۲۶۳۲۷) حضرت ایوب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مدینہ میں ملا، اور پوچھا: آپ رحمۃ اللہ علیہ کیسے ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بری حالت میں ہوں، میرے دونوں ہاتھ پھٹے ہوئے ہیں اور میں اس طرح اور اس طرح

ہوں۔راوی فرماتے ہیں کہ آپ رحمہ اللہ اس آیت کی تاویل کرتے تھے۔ ﴿وَنَبْلُوكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ﴾.

(٢٦٣٢٨) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، أَنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيّ كَانَ إِذَا قِيلَ لَهُ : كَيْفَ أَنْتَ ؟ قَالَ : بِخَيْرٍ نَحْمَدُ اللَّهَ ، قَالَ عَطَاءٌ : فَذَكَرْت ذَلِكَ لأَبِي الْبُخْتَرِيّ فَقَالَ : أَنَّى أَخَذَهَا ؟ ثَلاَثًا.

(۲۶۳۲۸) حضرت عطاء بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعبدالرحمن سلمی رحمہ اللہ سے جب پوچھا جاتا: کہ آپ کیسے ہیں؟ تو آپ رحمہ اللہ فرماتے خیریت کے ساتھ اور ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو البختری رحمہ اللہ کے سامنے یہ ذکر کیا تو آپ رحمہ اللہ نے تین مرتبہ فرمایا: انہوں نے یہ طریقہ کہاں سے لیا؟

(٢٦٣٢٩) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : لَقِيَ رَجُلٌ مُحَمَّدًا فَقَالَ : كَيْفَ أَنْتَ ؟ قَالَ : بِشَرٍّ ، أَجُوعُ فَلاَ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَشْبَعَ ، وَأَعْطَشُ فَلاَ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرْوَى.

(۲۶۳۲۹) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی امام محمد رحمہ اللہ سے ملا اور پوچھا: آپ رحمہ اللہ کیسے ہیں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: بہت بری حالت میں ہوں۔ مجھے بھوک لگتی ہے اور میں اتنی طاقت نہیں رکھتا کہ میں سیر ہوسکوں اور مجھے پیاس لگتی ہے اور میں طاقت نہیں رکھتا کہ میں پیاس بجھالوں۔

(٧٣) باب من كره أن يوطأ عقبه

جو شخص اپنے پیچھے چلنے کو ناپسند سمجھے

(٢٦٣٣٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ تُوطَأَ أَعْقَابُهُمْ.

(دارمی ۵۲۴)

(۲۶۳۳۰) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: صحابہ رضی اللہ عنہم اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ ان کے پیچھے چلا جائے۔

(٢٦٣٣١) حَدَّثَنَا سُوَيْد بْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِيُّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ شُعَيْب بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : مَا رُئِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مُتَّكِئًا قَطُّ ، وَلاَ يَطَأُ عَقِبَيْهِ رَجُلاَنِ.

(ابوداؤد ۳۷۷۰۔ احمد ۲/ ۱۶۵)

(۲۶۳۳۱) حضرت عبداللہ بن عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نہیں دیکھا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹیک لگا کر کھانا کھایا ہو اور نہ ہی کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دو آدمی چلے۔

(٢٦٣٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْد ، أَنَّ عَمَّارًا دَعَا عَلَى

رَجُلٍ فَقَالَ : اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ كَاذِبًا فَابْسُطْ لَهُ الدُّنْيَا وَاجْعَلْهُ مَوْطِأً الْعَقِبَيْنِ.

(۲۶۳۳۲) حضرت حارث بن سوید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو یوں بددعا دی۔ اے اللہ! اگر یہ شخص جھوٹا ہے تو تو اس کے لیے دنیا کو کشادہ کر دے اور اس کو ایسا بنا دے کہ اس کے پیچھے پیچھے لوگ چلیں۔

(۷٤) فِي الرَّجلِ يدخل منزله ما يقول

اس آدمی کا بیان جو گھر میں داخل ہو تو وہ یوں کہے

(۲٦۳۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قُرَّةَ الْكِنْدِيِّ ، قَالَ : انْطَلَقَ سَلْمَانُ، وَأَبِي حَتَّى أَتَيَا دَارَ سَلْمَانَ ، وَدَخَلَ سَلْمَانُ الدَّارَ فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ، ثُمَّ أَذِنَ لأَبِي قُرَّةَ.

(۲۶۳۳۳) حضرت عمرو بن ابی قرۃ الکندی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اور میرے والد چلے یہاں تک کہ یہ دونوں حضرت سلمان رحمہ اللہ کے گھر پہنچے اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہوئے اور فرمایا: السلام علیکم، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ابو قرہ کو داخل ہونے کی اجازت دی۔

(۲٦۳۳٤) حَدَّثَنَا ابن فُضَيْلٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَقُلْ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ تَحِيَّةً مِنْ عِنْدِ اللهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً.

(۲۶۳۳۴) حضرت عبد الملک فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے گھر والوں پر داخل ہو تو یوں کہو: السلام علیکم: ترجمہ: سلام نیک دعا ہے اللہ کے یہاں سے برکت والی ستھری۔

(۲٦۳۳۵) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْغِفَارِيِّ ، قَالَ : إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَقُلْ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ.

(۲۶۳۳۵) حضرت حصین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو مالک الغفاری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب تو اپنے گھر والوں پر داخل ہو تو یوں کہہ، السلام علیکم۔

(۲٦۳۳٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ ، قَالَ : دَخَلْتُ مَعَ أَبِي الْعَالِيَةِ بَيْتَهُ فَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِيهِ أَحَدٌ ، وَقَالَ شَيْئًا لَمْ أَفْهَمْهُ.

(۲۶۳۳۶) حضرت ابو خلدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ کے ساتھ ان کے گھر میں داخل ہوا تو آپ رحمہ اللہ نے سلام کیا حالانکہ گھر میں کوئی نہیں تھا اور کچھ کلمات پڑھے جن کو میں سمجھ نہیں سکا۔

(۲٦۳۳۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أخبرنا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ﴾ قَالَ : كَانَ أَهْلُونَا يُعَلِّمُونَا أَنْ نُسَلِّمَ ، وَكَانَ أَحَدُنَا إِذَا جَاءَ يَقُولُ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ، أَيَدْخُلُ فُلَانٌ ؟.

(۲۶۳۳۷) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام محمد رحمہ اللہ نے اللہ رب العزت کے اس قول: ﴿وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ﴾ ترجمہ: اور تم میں سے وہ لوگ جو بلوغ کو پہنچ چکے ہیں۔

اس کے بارے میں ارشاد فرمایا: کہ ہمارے گھر والے ہمیں سکھاتے تھے کہ ہم سلام کریں اور جب ہم میں کوئی آتا تو وہ یوں کہتا۔ السلام علیکم۔ کیا فلاں داخل ہو جائے؟۔

(٢٦٣٣٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ :حدَّثَنَا مَعْقِلٌ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِذَا دَخَلَ بَيْتًا ، قَالَ :بِسْمِ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللَّهِ وَالسَّلاَمُ عَلَى نَبِيِّ اللهِ ، اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ﴿وَأَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا﴾ وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً ، إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ، اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ فَوْقِي أَنْ أُخْتَطَفَ ، وَمِنْ تَحْتِ رِجْلِي أَنْ يُخْسَفَ بِي ، وَعَنْ يَمِينِي ، وَعَنْ شِمَالِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

(۲۶۳۳۸) حضرت عبد الکریم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ جب گھر میں داخل ہوتے تو یہ کلمات کہتے۔ ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ داخل ہوتا ہوں۔ اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، نیکی کرنے کی طاقت نہیں ہے مگر اللہ کی مدد سے، اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ہو، اے اللہ! تو میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے، اور تو مجھے سچائی کی جگہ میں داخل فرما اور مجھے سچائی کی جگہ نکال اور خالص کر دے میرے لیے اپنی جناب سے واضح مدد اور اپنی طرف سے مجھے رحمت عطا فرما، بے شک تو بہت عطا فرمانے والا ہے۔ اے اللہ! تو اوپر سے میری حفاظت فرما اس بات سے کہ میں اُچک لیا جاؤں، اور میری دونوں ٹانگوں کے نیچے سے بھی میری حفاظت فرما اس بات سے کہ میں اس میں دھنس جاؤں، اور میرے دائیں اور بائیں سے بھی حفاظت فرما شیطان مردود سے۔

(٢٦٣٣٩) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ إِذَا دَخَلَ دَارَهُ اسْتَأْنَسَ وَتَكَلَّمَ ، ثُمَّ رَفَعَ صَوْتَهُ.

(۲۶۳۳۹) حضرت ابو عبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب اپنے گھر میں داخل ہوتے تو مانوس ہوتے اور بات کرتے پھر اپنی آواز کو بلند کرتے۔

(٧٧) فِي الْيَهُودِيِّ وَالنَّصرانِيِّ يدعى له

یہودی اور نصرانی کے لیے یوں دعا کی جائے گی

(٢٦٣٤٠) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، أَنَّ يَهُودِيًّا حَلَبَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةً فَقَالَ : اللَّهُمَّ جَمِّلْهُ ، فَاسْوَدَّ شَعْرُهُ. (ابو داؤد ۴۹۲)

(۲۶۳۴۰) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نے رسول اللہ ﷺ کے لیے اونٹنی کا دودھ دھویا۔ اس پر آپ ﷺ نے اس کو یوں دعا دی: اے اللہ! تو اس کو خوبصورت بنا دے، پس اس کے بال سیاہ ہوگئے۔

(۲٦٣٤١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ تَقُولَ لِلْيَهُودِي هَدَاكَ الله.

(۲۶۳۴۱) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ تم یہودی کو یوں کہو: ھداک اللہ۔ اللہ تمہیں ہدایت دے۔

(۲٦٣٤٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : جَاءَ يَهُودِيٌّ إلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : ادْعُ اللَّهَ لِي ، فَقَالَ : كَثَّرَ اللَّهُ مَالَكَ وَوَلَدَكَ وَأَصَحَّ جِسْمَكَ وَأَطَالَ عُمُرَكَ.

(۲۶۳۴۲) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا۔ آپ ﷺ اللہ سے میرے حق میں دعا فرما دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تیرے حال اور تیری اولاد کو بڑھا دے اور تیرے جسم کو صحت مند کر دے اور تیری عمر کو لمبا کر دے۔

(۲٦٣٤٣) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: لَوْ قَالَ لِي فِرْعَوْنُ بَارَكَ اللَّهُ فِيك لَقُلْت وَفِيك.

(۲۶۳۴۳) حضرت ابو سنان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر ؒ نے ارشاد فرمایا: اگر فرعون بھی مجھے کہے: بارك الله فيك: اللہ تجھ میں برکت دے تو میں بھی کہوں گا اور تجھ میں بھی۔

(۷۸) فِي الرَّجُلِ يَسْتَأذِن وَلاَ يُسَلِّم

اس آدمی کا بیان جو اجازت طلب کرے اور سلام نہ کرے

(۲٦٣٤٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : سَأَلْته عَنِ الرَّجُلِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ ، وَلاَ يُسَلِّمُ آذَنُ لَهُ ؟ قَالَ : أَكْرَهُ أَنْ آذَنَ لَهُ وَالنَّاسُ يَفْعَلُونَهُ.

(۲۶۳۴۴) حضرت ابو الزبیر ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر ؓ سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا: جو مجھ سے اجازت تو طلب کرے اور سلام نہ کرے کیا میں اسے اجازت دے دوں؟ آپ ؓ نے فرمایا: میں ناپسند کرتا ہوں کہ میں اس کو اجازت دوں اور لوگ تو ایسے ہی کرتے ہیں۔

(۲٦٣٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : لاَ تَأْذَنُوا حَتَّى تُؤْذِنُوا بِالسَّلاَمِ.

(۲۶۳۴۵) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے ارشاد فرمایا: تم اجازت نہ دو، یہاں تک کہ سلام کے ذریعہ تم سے اجازت مانگی جائے۔

(٢٦٣٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : إِذَا دُعِيتَ ، فَهُوَ إِذْنُكَ ، فَسَلِّمْ ، ثُمَّ ادْخُلْ.

(۲۶۳۴۶) حضرت ابوالاحوص ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: جب تجھے بلایا گیا ہو تو یہ تیرے لیے اجازت ہے، پس سلام کر پھر داخل ہو جا۔

(٢٦٣٤٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، قَالَ : اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ : أَأَدْخُلُ ، ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، وَهُوَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ ، فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ ، ثُمَّ قَالَ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ ، فَقَالَ : ادْخُلْ ، ثُمَّ قَالَ : لَوْ أَقَمْتَ إِلَى اللَّيْلِ تَقُولُ أَأَدْخُلُ ، مَا أَذِنْتُ لَكَ حَتَّى تَبْدَأَ بِالسَّلاَمِ.

(۲۶۳۴۷) حضرت ابن بریدہ ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ ؓ میں سے کسی صحابی سے اجازت مانگی اس حال میں کہ وہ دروازے پر کھڑے ہوئے تھے۔ اس شخص نے تین مرتبہ کہا۔ کیا میں داخل ہو جاؤں؟ آپ ؓ اس کی طرف دیکھ رہے تھے مگر اس کو اجازت نہیں دی۔ پھر اس نے ان سے یوں پوچھا: السلام علیکم کیا میں داخل ہو جاؤں؟ آپ ؓ نے اس سے کہا: داخل ہو جاؤ۔ پھر فرمایا: اگر تم پوری رات بھی کھڑے ہو کر کہتے رہتے کہ کیا میں داخل ہو جاؤں؟ تو میں تمہیں اجازت نہ دیتا یہاں تک کہ تم سلام سے ابتداء کرتے۔

(٢٦٣٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ صَالِحٍ الْقُدَادِيِّ ، قَالَ : بَعَثَنِي أَهْلِي إِلَى سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ بِهَدِيَّةٍ ، فَانْتَهَيْتُ إِلَى الْبَابِ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقُلْتُ : أَأَدْخُلُ ؟ فَسَكَتَ ثَلاَثًا ، قَالَ : قُلْ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ ، قَالَ : فَدَخَلْتُ فَقَالَ : لَمْ أَرَكَ تَهْتَدِي إِلَى السُّنَّةِ فَعَلَّمْتُكَ.

(۲۶۳۴۸) حضرت صالح القدادی ؒ فرماتے ہیں کہ میرے گھر والوں نے مجھے حضرت سعید بن جبیر ؒ کے پاس ہدیہ دے کر بھیجا، میں ان کے دروازے پر پہنچا اس حال میں کہ وہ وضو فرما رہے تھے۔ میں نے کہا: کیا میں داخل ہو جاؤں؟ پس وہ تین دفعہ خاموش رہے۔ فرمایا: یوں کہو: السلام علیکم۔ راوی کہتے ہیں، پھر میں داخل ہو گیا تو آپ ؒ نے فرمایا: میں نے تمہیں سنت کے راستہ پر چلتے ہوئے نہیں دیکھا لہٰذا میں نے تمہیں سنت سکھا دی۔

(٢٦٣٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : مَنْ هَذَا ؟ فَقُلْتُ : أَنَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنَا أَنَا. (بخاری ۶۲۵۰۔ مسلم ۳۸)

(۲۶۳۴۹) حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کون شخص ہے؟ میں نے کہا: میں ہوں۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں میں! میں میں کیا ہوتا ہے۔

(۷۹) فِي الرَّجلِ يقال له ادخل بسلامٍ

اس آدمی کا بیان جس کو یوں کہا جائے کہ سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ

(۲۶۳۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اسْتَأْذَنَ فَقِيلَ لَهُ :ادْخُلْ بِسَلاَمٍ ، رَجَعَ ، قَالَ :لاَ أَدْرِي أَدْخُلُ بِسَلاَمٍ ، أَوْ بِغَيْرِ سَلاَمٍ.

(۲۶۳۵۰) حضرت ابومجلز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب اجازت طلب کرتے اور ان کو یوں کہہ دیا جاتا، کہ سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ، تو آپ رحمہ اللہ واپس لوٹ جاتے اور فرماتے میں نہیں جانتا کہ میں سلامتی کے ساتھ ہوں گا یا بغیر سلامتی کے؟

(۲۶۳۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي الجَراحِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْحِجَازِ ، قَالَ :قَالَتِ امْرَأَتِي :ائْتِنِي بِأَبِي هُرَيْرَةَ حَتَّى أَسْتَفْتِيَهُ ، عَنْ بَعْضِ شأني ، فَأَتَيْته ، فَجَاءَ مَعِي ، فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى الْبَابِ ، قَالَ:ادْخُلِ الدَّارَ ، فَدَخَلْت فَقُلْت :هَذَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَدْ جَاءَ فَقَالَ :السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ أَدْخُلُ ، فَقُلْنَا :ادْخُلْ بِسَلاَمٍ ، فَعَادَ فَقَالَ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ أَدْخُلُ ، فَقُلْنَا :ادْخُلْ بِسَلاَمٍ ، قَالَ :قُولُوا :ادْخُلْ ، فَقَالَ :السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ أَدْخُلُ ؟ فَقُلْنَا لَهُ : ادْخُلْ ، فَدَخَلَ.

(۲۶۳۵۱) حضرت ابوالجراح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اہل حجاز میں سے ایک آدمی نے بیان کیا کہ میری بیوی نے مجھے کہا: تم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو میرے پاس لے آؤ یہاں تک کہ میں ان سے اپنے متعلق فتویٰ پوچھ لوں، پس میں آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو آپ رضی اللہ عنہ میرے ساتھ آ گئے، جب ہم دروازے پر پہنچے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گھر میں داخل ہو جاؤ، تو میں داخل ہو گیا اور میں نے کہا: یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آ گئے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: السلام علیکم: کیا میں داخل ہو جاؤں؟ ہم نے کہا: آپ رضی اللہ عنہ سلامتی کے ساتھ داخل ہو جائیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دوبارہ کہا: السلام علیکم، کیا میں داخل ہو جاؤں؟ ہم نے پھر کہا: آپ رضی اللہ عنہ سلامتی کے ساتھ داخل ہو جائیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ یوں کہو کہ داخل ہو جائیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: السلام علیکم، کیا میں داخل ہو جاؤں؟ ہم نے ان سے کہا: داخل ہو جائیں۔ پس آپ رضی اللہ عنہ داخل ہو گئے۔

(۸۰) فِي الرَّجلِ يدخل البيت ليس فِيهِ أحدٌ

اس آدمی کا بیان جو ایسے گھر میں داخل ہو جس میں کوئی نہ ہو

(۲۶۳۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :إِذَا دَخَلْت بَيْتًا لَيْسَ فِيهِ أَحَدٌ فَقُلْ :السَّلاَمُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ.

(۲۶۳۵۲) حضرت عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب تم ایسے گھر میں داخل ہو جس میں کوئی نہ ہو تو تم یوں کہو: (السَّلاَمُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ) سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔

(٢٦٣٥٣) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ فِي الْبَيْتِ ، أَوْ فِي الْمَسْجِدِ لَيْسَ فِيهِ أَحَدٌ ، قَالَ : يَقُولُ : السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ.

(۲۶۳۵۳) حضرت نافع ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ نے اس آدمی کے بارے میں جو کسی گھر یا مسجد میں داخل ہو اور وہاں کوئی نہ ہو یوں ارشاد فرمایا: کہ وہ شخص یوں کہے۔ (السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ)۔

(٢٦٣٥٤) حَدَّثَنَا أَبو الأحوص ، عَن مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ : قُل : السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ.

(۲۶۳۵۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ تم یہ کہو: ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو۔

(٢٦٣٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ مَاهَانَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِنْ عِنْدِ اللهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً﴾ قَالَ : تَقُولُ : السَّلَامُ عَلَيْنَا مِنْ رَبِّنَا.

(۲۶۳۵۵) حضرت ابو سنان ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت ماھان ولیٹھیز نے اللہ رب العزت کے اس قول: ﴿فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِنْ عِنْدِ اللهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً﴾ کے بارے میں یوں ارشاد فرمایا: کہ وہ آدمی یوں سلام کرے: (السَّلَامُ عَلَيْنَا مِنْ رَبِّنَا) ہم پر ہمارے رب کی طرف سے سلامتی ہو۔

(٢٦٣٥٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : تَقُولُ : السَّلَامُ عَلَيْنَا ، وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ.

(۲۶۳۵۶) حضرت عبد الکریم ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ولیٹھیز یوں فرماتے تھے: السَّلَامُ عَلَيْنَا ، وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ.

(٢٦٣٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إِذَا دَخَلْتَ بَيْتًا ، لَيْسَ فِيهِ أَحَدٌ ، فَقُلْ بِسْمِ اللهِ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ ، السَّلَامُ عَلَيْنَا ، وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ.

(۲۶۳۵۷) حضرت عبد الکریم ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ولیٹھیز نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی گھر میں داخل ہو جہاں کوئی بھی نہ ہو تو تم یوں کہو: ''اللہ کے نام کے ساتھ داخل ہوتا ہوں۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو۔''

(٢٦٣٥٨) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِذَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ أَحَدٌ فَقُلْ : السَّلَامُ عَلَيْنَا مِنْ رَبِّنَا.

(۲۶۳۵۸) حضرت عبد الملک ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ولیٹھیز نے ارشاد فرمایا: جب گھر میں کوئی نہ ہو تو یوں کہا کرو۔ السلام علینا من ربنا. ہم پر ہمارے رب کی طرف سے سلامتی ہو۔

(٨١) فِي الرَّجلِ يكتب بِسمِ اللهِ لِفلانٍ

اس آدمی کا بیان جو یوں خط لکھے: اللہ کے نام کے ساتھ فلاں شخص کے لیے

(٢٦٣٥٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّ رَجُلاً كَتَبَ لاِبْنِ عُمَرَ : بِسْمِ اللهِ لِفُلَانٍ ،

فَقَالَ : ابْنُ عُمَرَ : مَهْ ، إِنَّ اسْمَ اللهِ هُوَ لَهُ وَحْدَهُ.

(۲۶۳۵۹) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو خط میں یوں لکھا: اللہ کے نام کے ساتھ فلاں شخص کے لیے، اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رک جاؤ۔ یقیناً اللہ کا نام صرف اسی کے لیے خاص ہے۔

(٢٦٣٦٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يُكْرَهُ أَنْ يُكْتَبَ أَوَّلَ الرِّسَالَةِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لِفُلاَنٍ ، وَلاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُكْتَبَ فِي أول والعُنْوان.

(۲۶۳۶۰) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ خط کے شروع میں یوں لکھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم لفلان. اور اُس کو پتہ کے شروع میں لکھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(٢٦٣٦١) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ: أَكْتُبْ إِلَى فُلاَنٍ، وَلاَ أَكْتُبْ لِفُلاَنٍ.

(۲۶۳۶۱) حضرت حمید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت بکر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: یوں لکھا کرو۔ (الى فلان) فلاں آدمی کی طرف، یوں مت لکھا کرو۔ لفلان. یعنی فلاں آدمی کے لیے۔

(٢٦٣٦٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَلمان ، عَنْ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَكْتُبَ : بِسْمِ اللهِ لِفُلاَنٍ.

(۲۶۳۶۲) حضرت دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن حنفیہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ بسم الله لفلان لکھنے میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔

(٢٦٣٦٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَهُ.

(۲۶۳۶۳) امام شعبی رحمہ اللہ سے مذکورہ ارشاد اس سند سے منقول ہے۔

(٨٢) فِي الرّجلِ يكتب إلى الرّجلِ كيف يكتب ؟

اس آدمی کا بیان جو کسی آدمی کو خط لکھنا چاہتا ہے تو وہ کیسے خط لکھے

(٢٦٣٦٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ قَالَ : إِذَا كَتَبَ كَتَبَ : السَّلاَمُ عَلَيْك فِيمَا أَحْمَدُ اللَّهَ الَّذِى لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ وَهُوَ لِلْحَمْدِ أَهْلٌ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : ﴿لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾.

(۲۶۳۶۴) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ جب خط لکھتے تو یوں لکھتے: السلام عليك. ترجمہ: اس میں میں اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور وہی حمد کا اہل ہے۔ اس کی ذات بابرکت اور بلند ہے۔ اس ہی کا ملک اور اس ہی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

(۸۳) فِی الرّجلِ یکتب أمّا بعد

اس آدمی کا بیان جو خط میں ''اما بعد'' لکھے

(۲۶۳۶۵) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ، قَالَ : أَتَيْتُ نُعَيْمَ بْنَ أَبِي هِنْدٍ فَأَخْرَجَ إِلَيَّ صَحِيفَةً فَإِذَا فِيهَا مِنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ سَلاَمٌ عَلَيْك أَمَّا بَعْدُ فَكَتَبَ إِلَيْهِمَا مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِلَى أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ سَلاَمٌ عَلَيْكُمَا أَمَّا بَعْدُ.

(۲۶۳۶۵) حضرت محمد بن سوقہ ویشید فرماتے ہیں کہ میں حضرت نعیم بن ابی ھند ویشید کے پاس آیا تو آپ ویشید نے مجھے ایک صحیفہ نکال کر دکھایا اس میں یوں لکھا ہوا تھا۔ ابوعبیدہ بن جراح اور معاذ بن جبل کی جانب سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف۔ آپ پر سلامتی ہو۔ امابعد: حمد وصلوۃ کے بعد اور پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو خط کا جواب لکھا تو وہ یوں تھا۔ عمر بن خطاب کی جانب سے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی طرف، تم دونوں پر سلام ہو، امابعد۔

(۲۶۳۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذَرِيحٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَتَبَتْ عَائِشَةُ إِلَى مُعَاوِيَةَ : أَمَّا بَعْدُ.

(۲۶۳۶۶) امام شعبی ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا تو اس میں لکھا: امابعد۔

(۲۶۳۶۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ قَرَأَ كِتَابَ عُثْمَانَ ، أَوْ مَنْ قُرِءَ عَلَيْهِ: أَمَّا بَعْدُ.

(۲۶۳۶۷) حضرت ابوقلابہ ویشید فرماتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے بیان کیا جس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا خط پڑھا یا اس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا خط پڑھا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے یوں لکھا تھا، امابعد۔

(۲۶۳۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : قَرَأْت رَسَائِلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا انْقَضَتْ قِصَّةٌ ، قَالَ : أَمَّا بَعْدُ. (بخاری ۷۔ مسلم ۱۳۹۳)

(۲۶۳۶۸) حضرت عبدہ بن سلیمان ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ھشام بن عروہ ویشید نے ارشاد فرمایا: کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطوط پڑھے جب بھی کوئی بات ختم ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ''امابعد''

(۲۶۳۶۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، قَالَ : سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ : قَالَ زِيَادٌ : إِنَّ فَصْلَ الْخِطَابِ الَّذِي أُعْطِيَ دَاوُد أَمَّا بَعْدُ.

(۲۶۳۶۹) حضرت عامر ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت زیاد ویشید نے ارشاد فرمایا: بے شک حضرت داؤد علیہ السلام کو یہ فصل خطاب عطا کیا گیا تھا ''امابعد''۔

(٢٦٣٧٠) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، أَنَّهُ كَتَبَ فِي رِسَالَةٍ أَمَّا بَعْدُ، ثُمَّ قَالَ: كَانَ فِي رَسَائِلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا بَعْدُ.

(۲۶۳۷۰) حضرت جعفر بن برقان ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ویشید نے خط میں یوں لکھا "امابعد" پھر ارشاد فرمایا: نبی کریم صلى الله عليه وسلم کے خطوط میں بھی یوں لکھا ہوتا تھا "امابعد"۔

(٢٦٣٧١) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، قَالَ: أَرْسَلَنِي أَبِي إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَرَأَيْته يَكْتُبُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَمَّا بَعْدُ.

(۲۶۳۷۱) حضرت زید بن اسلم ویشید فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا میں نے ان کو دیکھا کہ وہ خط لکھ رہے تھے اور یوں لکھا کہ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَمَّا بَعْدُ.

(٢٦٣٧٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: قَرَأْت فِي رَسَائِلَ مِنْ رَسَائِلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا انْقَضَى أَمْرٌ، قَالَ: أَمَّا بَعْدُ. (بخاری ۱۱۲۱)

(۲۶۳۷۲) حضرت ابواسامہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ھشام نے ارشاد فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلى الله عليه وسلم کے خطوط میں سے کچھ خطوط پڑھے جب بھی کوئی بات مکمل ہوتی تو آپ صلى الله عليه وسلم فرماتے: "امابعد"۔

(٢٦٣٧٣) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ أَبُو دَاوُدَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عِبَادٍ، عَنْ سَمُرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَقَالَ: أَمَّا بَعْدُ. (ابن حبان ۲۸۵۶۔ ابن خزیمۃ ۱۳۹۷)

(۲۶۳۷۳) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلى الله عليه وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا: "امابعد"۔

(٢٦٣٧٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَقَالَ: أَمَّا بَعْدُ. (بخاری ۹۲۵۔ مسلم ۱۴۶۴)

(۲۶۳۷۴) حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلى الله عليه وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا: "امابعد"۔

(٢٦٣٧٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَلَّمَ فَقَالَ: أَمَّا بَعْدُ. (بخاری ۴۱۴۱۔ مسلم ۲۱۳۷)

(۲۶۳۷۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلى الله عليه وسلم نے بات کی اور فرمایا: امابعد۔

(٢٦٣٧٦) حَدَّثَنَا مَيْمُونٌ الزَّعْفَرَانِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَقَالَ: أَمَّا بَعْدُ. (مسلم ۵۹۲۔ احمد ۳/ ۳۱۰)

(۲۶۳۷۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلى الله عليه وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا "امابعد"۔

(٢٦٣٧٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنِ

الطُّفَيْلِ بْنِ سَخْبَرَةَ أَخٍ لِعَائِشَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :أَمَّا بَعْدُ.

(ابن ماجه ۲۱۱۸۔ حاکم ۳)

(۲۶۳۷۷) حضرت طفیل بن سخبرہ رضی اللہ عنہ جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی بھائی ہیں فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: أَمَّا بَعْدُ.

(۲۶۳۷۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَهُمْ فَقَالَ :أَمَّا بَعْدُ. (مسلم ۱۸۷۴۔ ابوداؤد ۴۹۳۴)

(۲۶۳۷۸) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو خطبہ دیا اور فرمایا: أَمَّا بَعْدُ.

(۲۶۳۷۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : كَتَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِلَى مَسْلَمَةَ بْنِ مَخْلَدٍ وَهُوَ أَمِيرٌ بِمِصْرَ :أَمَّا بَعْدُ.

(۲۶۳۷۹) حضرت ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے حضرت مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جو کہ مصر کے امیر تھے اور اس میں لکھا: أَمَّا بَعْدُ.

(۲۶۳۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هُبَيْرَةَ ، قَالَ : كَتَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِلَى سَلْمَانَ :أَمَّا بَعْدُ . وَكَتَبَ سَلْمَانُ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ أَمَّا بَعْدُ.

(۲۶۳۸۰) حضرت عبداللہ بن ہبیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا ''امابعد'' اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا ''أَمَّا بَعْدُ''۔

(۲۶۳۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أَبِي مُوسَى :أَمَّا بَعْدُ.

(۲۶۳۸۱) حضرت سعید بن ابی بردہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو خط میں یوں لکھا: أَمَّا بَعْدُ۔

(۲۶۳۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ الْقُرَشِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُكَيْمٍ ، قَالَ :خَطَبَنَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ :أَمَّا بَعْدُ.

(۲۶۳۸۲) حضرت عبداللہ بن عکیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: أَمَّا بَعْدُ۔

(۲۶۳۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ دِلاَفٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَمِّ أَبِيهِ بِلاَلِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ :خَطَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ :أَمَّا بَعْدُ.

(۲۶۳۸۳) حضرت بلال بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور فرمایا: أَمَّا بَعْدُ۔

(۲۶۳۸۴) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَتَبَ أَبُو مُوسَى إِلَى عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الَّذِي

كَانَ يُدْعَى ابْنَ عَبْدِ الْقَيْسِ :أَمَّا بَعْدُ.

(۲۶۳۸۴) امام محمد ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ نے حضرت عامر بن عبداللہ کو جو حضرت ابن عبدالقیس کے نام سے پکارے جاتے تھے کو خط میں یوں لکھا۔ أَمَّا بَعْدُ۔

(٨٤) فِي السّلامِ على أهلِ الذِّمّةِ، ومن قَالَ للصّحبة حقٌّ

ذمیوں پر سلام کرنے کا بیان اور جو یوں کہے کہ ہم نشینی کا بھی کچھ حق ہے

(٢٦٣٨٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: أَقْبَلْتُ مَعَ عَبْدِاللهِ مِنَ السَّيْلَحِين فَصَحِبَهُ دَهَّاقِينَ مِنْ أَهْلِ الْحِيرَةِ ، فَلَمَّا دَخَلُوا الْكُوفَةَ أَخَذُوا فِي طَرِيقٍ غَيْرِ طَرِيقِهِمْ ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِمْ فَرَآهُمْ قَدْ عَدَلُوا ، فَأَتْبَعَهُمُ السَّلاَمَ ، فَقُلْتُ :أَتُسَلِّمُ عَلَى هَؤُلاَءِ الْكُفَّارِ ، فَقَالَ :نَعَمْ إِنَّهُم صَحِبُونِي وَلِلصُّحْبَةِ حَقٌّ.

(۲۶۳۸۵) حضرت علقمہ ریشید فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ سَیلحِین مقام سے آ رہا تھا، کہ مقام حیرہ کے کچھ تاجر بھی آپ کے ساتھ ہو لیے، جب یہ لوگ کوفہ میں داخل ہوئے تو انہوں نے اس راستہ کو چھوڑ کر دوسرا راستہ پکڑ لیا تو آپ رضی اللہ عنہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو دیکھا کہ وہ راستہ سے ہٹ گئے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو سلام کیا، میں نے پوچھا: کیا آپ رضی اللہ عنہ نے ان کافروں کو سلام کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک ان لوگوں نے میرا ساتھ اختیار کیا اور ساتھی کا بھی کچھ حق ہے۔

(٢٦٣٨٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ :مَا زَادَهُمْ عَبْدُ اللهِ عَنِ الإِشَارَةِ.

(۲۶۳۸۶) حضرت ابراہیم ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ ریشید نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کو اشارے سے زیادہ کچھ نہیں کہا۔

(٢٦٣٨٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَارِقِيِّ ، فَمَرَّ عَلَيْنَا يَهُودِيٌّ ، أَوْ نَصْرَانِيٌّ عَلَيْهِ كَارَةٌ مِنْ طَعَامٍ ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ عَلِيٌّ ، فَقَالَ شُعَيْبٌ :فَقُلْت :إِنَّهُ يَهُودِيٌّ، أَوْ نَصْرَانِيٌّ ، فَقَرَأَ عَلِيٌّ آخِرَ سُورَةِ الزُّخْرُفِ ﴿وَقِيلِهِ يَا رَبِّ إِنَّ هَؤُلاَءِ قَوْمٌ لاَ يُؤْمِنُونَ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلاَمٌ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ﴾.

(۲۶۳۸۷) حضرت شعیب بن حبحاب ریشید فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی بن عبداللہ البارقی ریشید کے ساتھ تھا کہ ہمارے پاس سے ایک یہودی یا نصرانی گزرا جس کے پاس کھانے کا بوجھ تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو سلام کیا۔ اس پر حضرت شعیب ریشید کہتے ہیں کہ میں نے فرمایا: یہ تو یہودی یا نصرانی ہے! تو حضرت علی ریشید نے سورۃ زخرف کے آخری حصہ کی تلاوت فرمائی۔ ترجمہ: قسم ہے

رسول کے اس کہنے کی کہ اے رب یہ لوگ ہیں کہ یقین نہیں لاتے، سو تو منہ پھیر لے ان کی طرف سے اور کہہ سلام ہے۔ اب آخر کو وہ معلوم کر لیں گے۔

(٢٦٣٨٨) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مَعْمَر ، قَالَ :بَلَغَنِي ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ مَرَّ عَلَى يَهُودِيٍّ فَسَلَّمَ ، فَقِيلَ لَهُ :إِنَّهُ يَهُودِيٌّ ، فَقَالَ :يَا يَهُودِيُّ ، رُدَّ عَلَيَّ سَلاَمِي ، وَأَدْعُو لَكَ ، قَالَ :قَدْ رَدَدْته ، قَالَ :اللَّهُمَّ كَثِّرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ.

(۲۶۳۸۸) حضرت معمر ؒ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ ایک یہودی کے پاس سے گزرے اور اس کو سلام کیا۔ آپ ؓ کو بتلایا گیا: یہ تو یہودی ہے! آپ ؓ نے فرمایا: اے یہودی مجھے میرا اسلام لوٹا دو اور میں تمہارے لیے دُعا کرتا ہوں۔ اس یہودی نے کہا کہ تحقیق میں نے اس کو لوٹا دیا۔ آپ ؓ نے یوں دعا فرمائی۔ اے اللہ! اس کے مال اور اولاد کو بڑھا دے۔

(٨٥) فِي الرَّاكِبِ يسلِّم على الماشِي

سوار کا پیدل چلنے والے کو سلام کرنے کا بیان

(٢٦٣٨٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي ، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ ، فَإِذَا الْتَقَيَا بَدَأَ خيرهما.

(۲۶۳۸۹) حضرت عاصم ؒ فرماتے ہیں کہ امام محمد ؒ نے ارشاد فرمایا: سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے گا، اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے گا اور جب دو شخص ایک ہی حالت میں ملیں تو ان میں سے بہتر ہی سلام میں پہل کرے گا۔

(٢٦٣٩٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ : كُنْتُ أَنَا وَالشَّعْبِيُّ فَلَقِينَا رَجُلاً رَاكِبًا ، فَبَدَأَهُ الشَّعْبِيُّ بِالسَّلاَمِ فَقُلْتُ :أَتَبْدَؤُهُ وَنَحْنُ رَاجِلاَنِ وَهُوَ رَاكِبٌ ؟ فَقَالَ :لَقَدْ رَأَيْت شُرَيْحًا يُسَلِّمُ عَلَى الرَّاكِبِ.

(۲۶۳۹۰) حضرت حصین ؒ فرماتے ہیں کہ میں اور امام شعبی ؒ ایک سوار آدمی سے ملے تو امام شعبی ؒ نے سلام میں پہل کی، میں نے عرض کیا۔ آپ ؒ سلام میں پہل کر رہے ہیں حالانکہ ہم دونوں پیدل ہیں اور وہ سوار ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا: میں نے حضرت شریح ؒ کو دیکھا تھا کہ آپ ؒ نے سوار کو سلام کیا۔

(٢٦٣٩١) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، قَالاَ :يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ على الْكَبِيرِ ، وَالْقَائِمُ عَلَى الْقَاعِدِ ، وَيُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي ، وَالْقَلِيلُونَ عَلَى الْكَثِيرِينَ.

(۲۶۳۹۱) حضرت برد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول ؒ اور حضرت سلیمان بن موسیٰ ؒ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: چھوٹا بڑے کو سلام کرے گا، اور کھڑا شخص بیٹھے ہوئے کو سلام کرے گا، اور سوار شخص پیدل چلنے والے کو سلام کرے گا، اور تھوڑے لوگ

زیادہ لوگوں کو سلام کریں گے۔

(۸٦) فِي اتِّخَاذِ كَاتِبٍ نصرانِيّ

کسی نصرانی کو کاتب بنانے کا بیان

(۲٦۳۹۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي الزِّنْبَاعِ ، عَنْ أَبِي الدِّهْقَانَةِ ، قَالَ :قِيلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ :إِنَّ هَاهُنَا غُلَامًا مِنْ أَهْلِ الْحِيرَةِ ، لَمْ يُرَ قَطُّ أَحْفَظُ مِنْهُ ، وَلَا أَكْتَبُ مِنْهُ ، فَإِنْ رَأَيْت أَنْ تَتَّخِذَهُ كَاتِبًا بَيْنَ يَدَيْك، إِذَا كَانَتْ لَكَ الْحَاجَةُ شَهِدَك، قَالَ:فَقَالَ عُمَرُ :قَدِ اتَّخَذْت إِذًا بِطَانَةً مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ.

(۲٦۳۹۲) حضرت ابو الدھقانہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: بے شک یہاں اہل حیرہ کا ایک لڑکا ہے۔ اس سے زیادہ مضبوط حافظہ والا اور اس سے اچھا کوئی بھی کاتب نہیں دیکھا گیا۔ اگر آپ رضی اللہ عنہ کی رائے ہو تو آپ رضی اللہ عنہ اس کو اپنے امور کے لیے کاتب رکھ لیں؟ جب بھی آپ رضی اللہ عنہ کو ضرورت ہوگی وہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہو جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تحقیق اس صورت میں تو میں مومنین کے علاوہ کسی اور کو ہم نشین بنانے والا ہوں گا۔

(۲٦۳۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ :كَانَ لِعَبْدِ اللهِ كَاتِبٌ نَصْرَانِيٌّ.

(۲٦۳۹۳) حضرت قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا کاتب نصرانی تھا۔

(۲٦۳۹٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِيَاضٍ الأَشْعَرِيِّ ، أَنَّ أَبَا مُوسَى كَانَ لَهُ كَاتِبٌ نَصْرَانِيٌّ.

(۲٦۳۹٤) حضرت عیاض اشعری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کا کاتب نصرانی تھا۔

(۸۷) مَنْ كَانَ له كَاتِبٌ ورخّص فِي اتِّخَاذِهِ

جس شخص کا کوئی کاتب ہو اور جس نے کاتب رکھ لینے میں رخصت دی

(۲٦۳۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، قَالَ :جَاءَنَا كِتَابُ أَبِي بَكْرٍ وَنَحْنُ بِالْقَادِسِيَّةِ ، وَكَتَبَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الأَرْقَمِ.

(۲٦۳۹۵) حضرت شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا خط آیا۔ اس حال میں کہ ہم قادسیہ میں تھے تو حضرت عبداللہ بن ارقم نے اس کا جواب لکھا۔

(۲٦۳۹٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ كَاتِبِ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ.

(۲٦۳۹٦) حضرت حسن بن محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبید اللہ بن ابو رافع رحمہ اللہ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کاتب ہیں انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو خبر دی۔

(۲٦۳۹۷) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ، قَالَ لَهُ: قَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْمَعِ الْقُرْآنَ فَاكْتُبْهُ.

(بخاری ۴٦۷۹۔ ترمذی ۳۱۰۳)

(۲٦۳۹۷) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے ارشاد فرمایا: کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وحی بھی لکھا کرتے تھے، پس تم ہی قرآن کو جمع کرو، تو میں نے قرآن لکھا۔

(۲٦۳۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ كَاتِبٍ لِعَلِيٍّ.

(۲٦۳۹۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کاتب سے روایت نقل فرمائی۔

(۲٦۳۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي وَرَّادٌ كَاتِبُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ.

(۲٦۳۹۹) حضرت مسیب بن رافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت وراد رحمہ اللہ نے حدیث بیان کی جو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب تھے۔

(۲٦٤۰۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ بَجَالَةَ ، قَالَ : كُنت كَاتِبًا لِجَزِي بْنِ مُعَاوِيَةَ.

(۲٦۴۰۰) بجالہ کہتے ہیں کہ میں جزی بن معاویہ کا کاتب تھا۔

(۲٦٤۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ ، عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، كَاتِبٍ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مُطَرِّفٍ.

(۲٦۴۰۱) حضرت حاتم بن ابی مغیرہ رحمہ اللہ حضرت عطیہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کرتے ہیں جو حضرت عبد اللہ بن مطرف رضی اللہ عنہ کے کاتب تھے۔

(۸۸) مَنْ كَانَ إذا كتب بدأ بِنفسِهِ

جب کوئی شخص خط لکھے تو اپنی ذات سے ابتدا کرے

(۲٦٤۰۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّ الْعَلاَءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ كَتَبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَأَ بِنَفْسِهِ. (ابو داؤد ۵۰۹۲۔ حاکم ٦۳٦)

(۲٦۴۰۲) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خط لکھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی ذات سے ابتدا کی۔

(۲٦٤۰۳) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَتَبَ أَبُو مُوسَى : مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ إِلَى عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ.

(۲٦۴۰۳) امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ رحمہ اللہ نے یوں خط لکھا! عبد اللہ بن قیس کی جانب سے عامر بن عبد اللہ کی طرف۔

(٢٦٤٠٤) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَكَتَبَ :مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ إِلَى عُمَرَ ، قَالَ جَعْفَرٌ :قَالَ مَيْمُونٌ :إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ يُعَظِّمُ بِهِ الأَعَاجِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا.

(۲۶۴۰۴) حضرت میمون بن مہران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے یوں لکھا: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی جانب سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف۔ فرماتے ہیں کہ حضرت میمون رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک یہ ایسی چیز ہے کہ عجمی اس کے ذریعہ ایک دوسرے کو فضیلت دیتے ہیں۔

(٢٦٤٠٥) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ كَهْمَسٍ ، قَالَ :قَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ :أَوَ حَرَجٌ عَلَيَّ أَلاَّ أَبْدَأَ بِهِ فِي الْكِتَابِ ، فَإِنَّهُ لاَ يُبْدَأُ إِلاَّ بِأَمِينٍ وَيَبْدَأُ الرَّجُلُ بِأَبِيهِ.

(۲۶۴۰۵) حضرت کہمس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: کیا مجھ پر حرج ہے اس بات میں کہ میں خط میں اس طرح ابتدا نہ کروں؟! اس لیے کہ وہ خط کی ابتدا نہیں کرتے تھے مگر امانت دار سے اور آدمی تو اپنے والد سے ابتدا کرتا ہے۔

(٢٦٤٠٦) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ : كَتَبْت إِلَى شُعْبَةَ بِبَغْدَادَ فَبَدَأْت بِاسْمِهِ ، فَكَتَبَ إِلَيَّ يَنْهَانِي وَيَذْكُرُ أَنَّ الْحَكَمَ كَانَ يَكْرَهُهُ.

(۲۶۴۰۶) حضرت معاذ بن معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بغداد میں حضرت شعبہ کو خط لکھا اور اپنے نام سے ابتدا کی، تو آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے خط لکھ کر ایسا کرنے سے منع فرمایا اور ذکر کیا کہ حضرت حکم رضی اللہ عنہ اس کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(٨٩) فِي الرَّجلِ يكتب إلى الرَّجلِ فيبدأ بِهِ

اس آدمی کا بیان جو کسی آدمی کی طرف خط لکھے اور اسی کے نام سے خط کی ابتدا کرے

(٢٦٤٠٧) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ شَيْخٍ ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَتَبَ إِلَى مُعَاوِيَةَ فَبَدَأَ بِمُعَاوِيَةَ.

(۲۶۴۰۷) حضرت اوزاعی رضی اللہ عنہ نے کسی شیخ سے نقل کیا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام سے ابتدا کی۔

(٢٦٤٠٨) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ :كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يُكْتَبُ إِلَيْهِ فَيُبْدَأُ بِهِ ، فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا.

(۲۶۴۰۸) حضرت اوزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کو جب خط لکھا جاتا تھا تو آپ رضی اللہ عنہ کے نام ہی سے ابتدا کی جاتی تھی اور آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

(۲٦٤٠٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَتْ لاِبْنِ عُمَرَ حَاجَةٌ إِلَى مُعَاوِيَةَ ، فَأَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَيْهِ فَقَالُوا : لَوْ بَدَأْت بِهِ ، فَلَمْ يَزَالُوا بِهِ حَتَّى كَتَبَ : بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَن الرَّحِيمِ إِلَى مُعَاوِيَةَ.

(۲٦٤٠٩) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کوئی کام تھا، تو آپ نے ان کو خط لکھنے کا ارادہ فرمایا، لوگوں نے کہا: اگر آپ رضی اللہ عنہ ان کے نام سے خط لکھیں تو اچھا ہوگا اور ان لوگوں نے مسلسل یہی بات کہی یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ نے لکھا، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف۔

(۲٦٤١٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، قَالَ : كَتَبَ رَجُلٌ كِتَابًا مِنَ الْحَسَنِ إِلَى صَالِحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَكَتَبَ : بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَن الرَّحِيمِ مِنَ الْحَسَنِ إِلَى صَالِحٍ ، فَقَالَ : الرَّجُلُ : يَا أَبَا سَعِيدٍ ، لَوْ بَدَأْت بِهِ ، فَبَدَأَ بِهِ.

(۲٦٤١٠) حضرت یونس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت حسن کی جانب سے صالح بن عبد الرحمٰن کی طرف خط لکھا تو اس نے یوں لکھا، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حسن کی جانب سے صالح کی طرف، تو ایک آدمی نے کہا: اے ابو سعید رحمہ اللہ اگر آپ رحمہ اللہ اس کے نام سے ابتدا کرتے تو اچھا ہوتا، تو آپ رحمہ اللہ نے اس شخص کے نام سے ابتدا کی۔

(۲٦٤١١) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْمَكِّيِّ ، عَنِ الْحَسَنِ وَالنَّخَعِيِّ أَنَّهُمَا لَمْ يَرَيَا بَأْسًا أَنْ يَكْتُبَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فَيَبْدَأَ بِهِ.

(۲٦٤١١) حضرت اسماعیل مکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اور حضرت نخعی رحمہ اللہ یہ دونوں حضرات اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ ایک آدمی کسی آدمی کو خط لکھے تو اس کے نام سے خط کی ابتدا کرے۔

(۲٦٤١٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي فَزَارَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ تَبْدَأَ بِغَيْرِكَ إِذَا كَتَبْت إِلَيْهِ.

(۲٦٤١٢) حضرت ابو فزارہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں کہ تم جس کی طرف خط لکھ رہے ہو اس کے نام سے خط کی ابتدا کرو۔

(۹۰) فِي تَغْيِيرِ الأَسْمَاءِ

ناموں کے بدلنے کا بیان

(۲٦٤١٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا رَافِعٍ يُحَدِّثُ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ ، فَقِيلَ لَهَا : تُزَكِّي نَفْسَهَا ، فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ.

(مسلم ۱۷۔ احمد ۲/ ۴۳۰)

(۲٦٤١٣) حضرت ابو رافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا نام برّہ تھا۔ ان کو

کہا گیا کہ تم نے اپنے نفس کی پاکیزگی بیان کی! پس رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام زینب رکھ دیا۔

(٢٦٤١٤) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ ابْنَةً لِعُمَرَ كَانَ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةُ، فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيلَةَ. (مسلم ١٥- ابو داؤد ٤٩١٣)

(۲۶۴۱۴) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت عمر ؓ کی ایک بیٹی تھی جس کا نام عاصیہ تھا، پس رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام جمیلہ رکھ دیا۔

(٢٦٤١٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : كَانَ اسْمُ أَبِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَزِيزًا ، فَسَمَّاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمَن. (احمد ٤/ ١٧٨- ابن حبان ٥٨٢٨)

(۲۶۴۱۵) حضرت خیثمہ ؒ فرماتے ہیں کہ میرے والد کا نام زمانہ جاہلیت میں عزیز تھا، پس رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام عبدالرحمٰن رکھ دیا۔

(٢٦٤١٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ الاِسْمَ الْقَبِيحَ حَوَّلَهُ إِلَى مَا هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ. (ترمذی ٢٨٣٩)

(۲۶۴۱۶) حضرت عروہ بن زبیر ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کوئی بُرا نام سنتے تو آپ ﷺ اس نام کو اچھے نام سے تبدیل فرما دیتے۔

(٢٦٤١٧) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ ، عَنْ كُرَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ اسْمُ جُوَيْرِيَةَ بَرَّةَ ، فَحَوَّلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَهَا. (احمد ١/ ٣١٦)

(۲۶۴۱۷) حضرت کریب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت جویریہ ؓ کا نام برہ تھا، پس رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام تبدیل فرما دیا۔

(٢٦٤١٨) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَجُلاً كَانَ اسْمُهُ الْحُبَابَ ، فَسَمَّاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللهِ وَقَالَ: الْحُبَابُ شَيْطَانٌ ، وَكَانَ اسْمُ رَجُلٍ الْمُضْطَجِعَ فَسَمَّاهُ الْمُنْبَعِثَ. (ابن سعد ٥٤١)

(۲۶۴۱۸) حضرت عروہ بن زبیر ؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کا نام حباب تھا پس رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام عبداللہ رکھا اور فرمایا: حباب تو شیطان ہے۔ حضرت عروہ ؓ نے فرمایا: ایک آدمی کا نام مضطجع تھا پس رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام منبعث رکھا۔

(٢٦٤١٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لَمْ يُدْرِكِ الإِسْلاَمَ مِنْ عُصَاةِ قُرَيْشٍ غَيْرُ مُطِيعٍ ، وَكَانَ اسْمُهُ الْعَاصِيَ ، فَسَمَّاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُطِيعًا. (مسلم ١٤٠- احمد ٣/ ٤١٢)

(۲۶۴۱۹) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ قریش کے گناہ گاروں اور نافرمانوں میں سے سوائے حضرت مطیع کے کسی نے اسلام کو نہیں قبول کیا اور ان کا نام عاصی تھا پس رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام مطیع رکھا۔

(۲٦٤٢٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى أَبُو الْمُحَيَّاةِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ أَخِي عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ ، قَالَ : قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ اسْمِي عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلَامٍ ، فَسَمَّانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلَامٍ. (ترمذی ۳۲۵٦۔ حاکم ۴۱۳)

(۲۶۴۲۰) حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور میرا نام عبد اللہ بن سلام نہیں تھا، رسول اللہ ﷺ نے میرا نام عبد اللہ بن سلام رکھا۔

(۲٦٤٢١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ هَانِءِ بْنِ شُرَيْحٍ ، قَالَ : وَفَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْمِهِ فَسَمِعَهُمْ يُسَمُّونَ رَجُلاً عَبْدَ الْحَجَرِ ، فَقَالَ لَهُ : مَا اسْمُكَ ؟ قَالَ : عَبْدُ الْحَجَرِ ، فَقَالَ لَهُ : رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّمَا أَنْتَ عَبْدُ اللهِ.

(۲۶۴۲۱) حضرت ھانی بن شریح ؒ فرماتے ہیں کہ ایک قوم وفد لے کر نبی کریم ﷺ کے پاس آئی پس آپ ﷺ نے سنا کہ ان لوگوں نے ایک آدمی کو عبد الحجر کے نام سے پکارا، آپ ﷺ نے اس شخص سے پوچھا: تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: عبد الحجر، تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: بے شک تم تو عبد اللہ (اللہ کے بندے) ہو۔

(۹۱) ما يكره مِن الأسماءِ

مکروہ ناموں کا بیان

(۲٦٤٢٢) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : لَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ : مَنْ أَنْتَ ؟ فَقُلْتُ : مَسْرُوقُ بْنُ الأَجْدَعِ ، فَقَالَ عُمَرُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : الأَجْدَعُ شَيْطَانٌ. (ابوداؤد ۴۹۱۸۔ بزار ۳۱۸)

(۲۶۴۲۲) حضرت مسروق ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملا تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا! تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا: کہ مسروق بن اجدع ہوں۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے سنا کہ اجدع تو شیطان ہے۔

(۲٦٤٢٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَرِهَ عَبْدُ رَبِّهِ.

(۲۶۴۲۳) حضرت اعمش ؒ فرماتے ہیں کہ حضرات ابن عمر رضی اللہ عنہ نے عبد ربہ نام رکھنے کو ناپسند کیا۔

(۲٦٤٢٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قَيْسٍ الأسدی ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ عَبْدُ رَبِّهِ.

(۲۶۴۲۴) حضرت عبد الکریم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد نے عبد ربہ نام کو ناپسند کیا۔

(٢٦٤٢٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَرِهَ اللَّهُ مَالِكًا.

(۲۶۴۲۵) حضرت ابن ابی نجیح ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ نے مالک نام رکھنے کو ناپسند فرمایا۔

(٢٦٤٢٦) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَمُرَةَ ، قَالَ : نَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُسَمِّيَ رَقِيقَنَا أَرْبَعَةَ أَسْمَاءٍ : أَفْلَحَ وَنَافِعًا وَرَبَاحًا وَيَسَارًا. (مسلم ۱۶۸۵۔ ابوداؤد ۴۹۲۰)

(۲۶۴۲۶) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنے غلاموں کے چار نام رکھنے سے منع فرمایا: وہ نام یہ ہیں۔ اَفلح، نافع، رباح، اور یسار۔

(٢٦٤٢٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي عَسَيت إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَنْهَى أُمَّتِي أَنْ يُسَمُّوا نَافِعًا وَأَفْلَحَ وَبَرَكَةً ، قَالَ الأَعْمَشُ : لاَ أَدْرِي ذَكَرَ رَافِعًا أَمْ لاَ ، لأَنَّ الرَّجُلَ إِذَا جَاءَ يَقُولُ : أَثَمَّ بَرَكَةٌ ، فَيَقُولُونَ : لاَ. (بخاری ۸۳۳۔ ابوداؤد ۴۹۲۱)

(۲۶۴۲۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو میں عنقریب اپنی امت کو ان ناموں کے رکھنے سے منع کروں گا۔ نافع، افلح، اور برکۃ۔ حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ راوی نے رافع نام ذکر کیا یا نہیں۔ اس لیے کہ جب کوئی آدمی آ کر پوچھتا: کیا برکۃ یہاں ہے؟ تو گھر والے کہتے ہیں: نہیں۔

(٢٦٤٢٨) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ : تَفْعَلُونَ شَرًّا مِنْ ذَلِكَ ، تُسَمُّونَ أَوْلاَدَكُمْ أَسْمَاءَ الأَنْبِيَاءِ ، ثُمَّ تَلْعَنُونَهُمْ.

(۲۶۴۲۸) حضرت ابوخلدہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو العالیہ ؒ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ یہ بہت برا کرتے ہو! کہ اپنے بچوں کے نام انبیاء کے نام پر رکھتے ہو پھر ان کو لعن طعن کرتے ہو۔

(٩٢) ما يستحبّ مِن الأسماءِ

پسندیدہ ناموں کا بیان

(٢٦٤٢٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: أَحَبُّ الأَسْمَاءِ إِلَى اللهِ عَبْدُاللهِ، وَعَبْدُالرَّحْمَن.

(۲۶۴۲۹) حضرت ابن ابی نجیح ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نزدیک پسندیدہ ترین نام یہ ہیں۔ عبد اللہ اور عبد الرحمٰن۔

(٢٦٤٣٠) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : أَحَبُّ الأَسْمَاءِ إليه أَسْمَاءُ الأَنْبِيَاءِ.

(۲۶۴۳۰) حضرت داؤد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیب ؒ نے ارشاد فرمایا: اللہ رب العزت کے نزدیک پسندیدہ

نام انبیاء کے نام ہیں۔

(٢٦٤٣١) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْعُمَرِيُّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَحَبُّ الأَسْمَاءِ إِلَى اللهِ عَبْدُ اللهِ ، وَعَبْدُ الرَّحْمَن. (مسلم ۱۶۸۲۔ ابوداؤد ۴۹۱۰)

(۲۶۴۳۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ رب العزت کے نزدیک پسندیدہ ترین نام یہ ہیں۔ عبد اللہ اور عبد الرحمٰن۔

(٩٣) من رخّص أن يكنّى بأبي القاسِمِ

جن لوگوں نے ابوالقاسم کنیت رکھنے کی اجازت دی

(٢٦٤٣٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ كَانَ يُكَنَّى أَبَا الْقَاسِمِ.

(۲۶۴۳۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن حنفیہ رحمہ اللہ کو ابوالقاسم کنیت سے پکارا جاتا تھا۔

(٢٦٤٣٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ الأَشْعَثِ وَكَانَ ابْنَ أُخْتِ عَائِشَةَ وَكَانَ يُكَنَّى أَبَا الْقَاسِمِ.

(۲۶۴۳۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت محمد بن اشعث رحمہ اللہ جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے تھے ان کو ابوالقاسم کنیت سے پکارا جاتا تھا۔

(٢٦٤٣٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنْ وُلِدَ لِي غُلاَمٌ بَعْدَكَ أُسَمِّيهِ بِاسْمِكَ وَأُكَنِّيهِ بِكُنْيَتِكَ ؟ قَالَ : نَعَمْ. (ابوداؤد ۴۹۲۸)

(۲۶۴۳۴) حضرت محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میرے کوئی لڑکا پیدا ہوا تو کیا میں اس کا نام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر اور اس کی کنیت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت پر رکھ دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔

(٩٤) فِي إطفاءِ النّارِ عند المبيتِ

سونے کے وقت آگ بجھانے کا بیان

(٢٦٤٣٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ. (بخاری ۶۲۹۳۔ مسلم ۱۵۹۶)

(۲۶۴۳۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ سوتے وقت اپنے گھروں میں آگ کو جلتا ہوا مت چھوڑو۔

(٢٦٤٣٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِينَةِ عَلَى أَهْلِهِ ، فَحُدِّثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَأْنِهِمْ فَقَالَ : إِنَّمَا هَذِهِ النَّارُ عَدُوٌّ لَكُمْ ، فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ. (بخاری ۶۲۹۴۔ مسلم ۱۵۹۶)

(۲۶۴۳۶) حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مدینہ میں ایک گھر جل گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان گھر والوں کی حالت بیان کی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک آگ تمہاری دشمن ہے، پس جب تم سونے لگو تو اس کو بجھا دو۔

(٢٦٤٣٧) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَهَانَا ، فَأَمَرَنَا أَنْ نُطْفِءَ سُرُجَنَا. (بخاری ۶۲۹۶۔ مسلم ۱۵۹۴)

(۲۶۴۳۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کچھ حکم ارشاد فرمایے اور چند باتوں سے منع فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اپنے چراغوں کو بجھا دیا کریں۔

(٢٦٤٣٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كَانَ يُكْرَهُ أَنْ نَدَعَ السِّرَاجَ حَتَّى نُصْبِحَ.

(۲۶۴۳۸) حضرت عبد الملک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ چراغ کو صبح تک جلتا ہوا چھوڑ دینے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(٢٦٤٣٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : قَالَ لنا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ : لاَ تُوقِدُوا نَارًا بِلَيْلٍ ، ثُمَّ قَالَ : أَوْقِدُوا وأطفئوا فَإِنَّهُ لَنْ يُدْرِكَ قَوْمٌ مُدَّكُمْ ، وَلاَ صَاعَكُمْ. (نسائی ۸۸۵۵۔ احمد ۳/ ۲۶)

(۲۶۴۳۹) حضرت ابو سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ غزوہ حدیبیہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا: تم رات کے وقت آگ مت جلاؤ، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جلاؤ اور آگ بجھا دو۔ کیونکہ کوئی قوم تمہارے مد اور تمہارے صاع کو نہیں پا سکے گی۔

(٢٦٤٤٠) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ ، عَنْ أَسْبَاطِ بْنِ نَصْرٍ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوهَا. (بخاری ۱۲۲۲۔ ابوداؤد ۵۲۰۵)

(۲۶۴۴۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم سونے لگو تو آگ کو بجھا دو۔

(٩٥) باب كنسِ الدّارِ ونظافتِها والطّريقِ

گھر اور راستہ کو جھاڑو لگانے اور صاف کرنے کا بیان

(٢٦٤٤١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أُمِّ وَلَدٍ لِعَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ،

قَالَتْ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يَأْمُرُ بِدَارِهِ فَتُكْنَسُ حَتَّى لَوِ الْتَمَسْتَ فِيهَا تِبْنَةً ، أَوْ قَصَبَةً مَا قَدَرْتَ عَلَيْهَا.

(۲۶۴۴۱) حضرت ابو زیاد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ام ولد باندی نے فرمایا: کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ گھر کے بارے میں حکم دیتے تھے پس گھر میں جھاڑو دی جاتی، یہاں تک کہ تم گھر میں بھوسہ یا لکڑی کا ٹکڑا بھی تلاش کرنا چاہتے تو تم اس کی قدرت نہ رکھتے!

(۲٦٤٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سُرِّيَّةِ الرَّبِيعِ ، قَالَتْ : كَانَ الرَّبِيعُ يَأْمُرُ بِالدَّارِ تُنَظَّفُ كُلَّ يَوْمٍ.

(۲۶۴۴۲) حضرت سریۃ الربیع ؒ فرماتی ہیں کہ حضرت ربیع ؒ روزانہ گھر کو صاف کرنے کا حکم دیتے تھے۔

(۲٦٤٤٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ الأَشْعَرِيُّ الْبَصْرَةَ ، قَالَ لَهُمْ : فيما تقولون إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ لأُعَلِّمَكُمْ سُنَّتَكُمْ وَأُنَظِّفَ لَكُمْ طُرُقَكُمْ.

(۲۶۴۴۳) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بصرہ تشریف لائے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے فرمایا: بے شک امیر المؤمنین نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے کہ میں تمہیں تمہارے طریقے سکھاؤں اور میں تمہارے راستوں کو صاف کروں۔

(۹٦) فِي الجمعِ بين كنيةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ واسمِهِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت اور نام کو جمع کرنے کا بیان

(۲٦٤٤٤) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَمُّوا بِاسْمِي ، وَلاَ تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي. (بخاری ۳۵۳۹۔ مسلم ۱۶۸۴)

(۲۶۴۴۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو القاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: تم میرے نام پر نام رکھ لو اور میری کنیت اختیار مت کرو۔

(۲٦٤٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَسَمَّوْا بِاسْمِي ، وَلاَ تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي. (احمد ۳۱۳۔ ابو یعلی ۱۹۱۸)

(۲۶۴۴۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میرے نام پر اپنے نام رکھ لو اور میری کنیت اختیار مت کرو۔

(۲٦٤٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَقِيعِ ، فَنَادَى رَجُلٌ آخَرَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : إِنِّي لَمْ أَعْنِكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَسَمَّوْا بِاسْمِي ، وَلاَ تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي.

(بخاری ۲۱۲۰۔ مسلم ۱۶۸۲)

(۲۶۴۴۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت البقیع میں تھے کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کو یوں پکارا۔ اے ابوالقاسم، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے، وہ کہنے لگا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے آپ کو مراد نہیں لیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میرے نام پر اپنے نام کو رکھ لو اور میری کنیت کو اختیار مت کرو۔

(٢٦٤٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَسَمَّوا بِاسْمِي ، وَلاَ تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي ، فَإِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ. (بخاری ۶۱۸۷۔ مسلم ۱۶۸۳)

(۲۶۴۴۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میرے نام پر اپنے نام رکھ لو اور میری کنیت اختیار مت کرو۔ اس لیے کہ مجھے قاسم بنایا گیا ہے میں تمہارے درمیان تقسیم کروں گا۔

(٢٦٤٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ ، عَنْ عَمِّهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَجْمَعُوا بَيْنَ اسْمِي وَكُنْيَتِي. (احمد ۵/ ۳۶۴۔ ابن سعد ۱۰۷)

(۲۶۴۴۸) حضرت عبد الرحمٰن بن ابی عمرہ رحمہ اللہ کے چچا فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میرے نام اور میری کنیت کو جمع مت کرو۔

(٢٦٤٤٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ : وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلاَمٌ ، قَالَ : فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ ، قَالَ : فَقُلْنَا : لاَ نُكَنِّيهِ أَبَا الْقَاسِمِ وَلاَ نُنْعِمُهُ عَيْنًا ، فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ : أَسْمِ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ. (بخاری ۶۱۸۶۔ مسلم ۱۶۸۴)

(۲۶۴۴۹) حضرت محمد بن منکدر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ ہم میں سے ایک آدمی کے بیٹا پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام قاسم رکھا۔ اس پر ہم نے کہا! کہ ہم تجھے ابوالقاسم کی کنیت سے نہیں پکاریں گے اور اس کے ذریعہ سے ہم تیری آنکھ کو ٹھنڈک نہیں پہنچائیں گے، پس وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس نے یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے بیٹے کا نام عبد الرحمٰن رکھ لو۔

(٢٦٤٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِمُحَمَّدٍ : أَكَانَ يُكْرَهُ أَنْ يُكَنَّى الرَّجُلُ بِأَبِي الْقَاسِمِ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنِ اسْمُهُ مُحَمَّدًا ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۲۶۴۵۰) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام محمد رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا آدمی کی کنیت ابوالقاسم رکھنا مکروہ ہے اگرچہ اس کا نام محمد نہ ہو؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: جی ہاں!۔

(٢٦٤٥١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الأَحْوَلِ ، قَالَ : كُنَّا نَطُوفُ وَمَعَنَا مِقْسَمٌ فَجَعَلَ طَاوُوسٌ يُحَدِّثُهُ وَيَقُولُ إِيهًا فَقُلْنَا : أَبُو الْقَاسِمِ ، فَقَالَ : وَاللَّهِ لاَ أُكَنِّيهِ بِهَا.

(۲۶۴۵۱) حضرت سلیمان احول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ طواف کر رہے تھے اس حال میں کہ حضرت مقسم ہمارے ساتھ تھے،

اور حضرت طاؤس باتیں کر رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا: خاموش ہو جاؤ، ہم نے کہا: ابو القاسم: تو حضرت طاؤس نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس کنیت کو نہیں رکھتا۔

(۹۷) فِي لعنِ البهيمةِ

جانور کو برا بھلا کہنے کا بیان

(۲٦٤٥٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ : بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَامْرَأَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ عَلَى نَاقَةٍ ، فَضَجِرَتْ فَلَعَنَتْهَا ، فَسَمِعَ ذَلِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوهَا فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ ، قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ : فَكَأَنِّي أَرَاهَا تَجُولُ فِي السُّوقِ مَا يَعْرِضُ لَهَا أَحَدٌ. (مسلم ۲۰۰۴۔ ابوداؤد ۲۵۵۴)

(۲٦۴۵۲) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے اور انصار کی ایک عورت اونٹنی پر تھی کہ اس اونٹنی نے تنگ کیا تو اس عورت نے اونٹنی کو لعنت کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کچھ اس پر ہے وہ لے لو اور اس کو چھوڑو، بے شک یہ تو ملعونہ ہے، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں گویا کہ میں اسے دیکھ رہا ہوں کہ وہ بازاروں میں چکر لگا رہی ہے اور کوئی بھی اس کو خریدنے کے لیے نہیں دیکھ رہا۔

(۲٦٤٥٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ ، أَنَّ جَارِيَةً بَيْنَمَا هِيَ عَلَى بَعِيرٍ ، أَوْ رَاحِلَةٍ عَلَيْهَا مَتَاعٌ لِلْقَوْمِ بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَتَضَايَقَ بِهَا الْجَبَلُ ، فَأَتَى عَلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا أَبْصَرَتْهُ جَعَلَتْ تَقُولُ : حل اللَّهُمَّ الْعَنْهُ حَلَّ اللَّهُمَّ الْعَنْهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ صَاحِبُ الرَّاحِلَةِ ؟ لاَ يَصْحَبُنَا بَعِيرٌ ، أَوْ رَاحِلَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ مِنَ اللهِ ، أَوْ كَمَا قَالَ.

(مسلم ۲۰۰۵۔ احمد ۴/ ۴۱۹)

(۲٦۴۵۳) حضرت ابو برزہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے درمیان ایک باندی تھی جو اونٹ یا کسی سواری پر سوار تھی اور اس اونٹ پر چند لوگوں کا سامان تھا جو دو پہاڑوں کے درمیان سے گزر رہا تھا، پس پہاڑ نے اس کا راستہ تنگ کر دیا۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے۔ جب عورت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو اس نے اونٹ کو کہنا شروع کر دیا، چل چل۔ اے اللہ! اس پر لعنت فرما، چل چل۔ اے اللہ! اس پر لعنت فرما۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سواری کا مالک کون ہے؟ ہمارے ساتھ وہ اونٹ یا سواری نہیں چلے گی جس پر اللہ کی لعنت ہو یا جیسا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

(۲٦٤٥٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ إِذْ لَعَنَ رَجُلٌ مِنْهُمْ بَعِيرَهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَعَنْ بَعِيرَهُ ؟ فَقَالَ: أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: أَخِّرْهُ عَنَّا، فَقَدْ أُجِبْتَ. (احمد ۲/ ۴۲۸)

(۲۶۴۵۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ میں سے چند لوگوں کے درمیان سفر کر رہے تھے، کہ ان میں سے ایک آدمی نے اپنے اونٹ کو لعنت کی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کس نے اپنے اونٹ کو لعنت کی؟ اس شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو ہمارے سے دور کر دو۔ تحقیق تمہاری دعا قبول ہو گئی ہے۔

(۲٦٤٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ شِمْرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قُرِّبَ إِلَيْهَا بَعِيرًا لِتَرْكَبَهُ، فَالْتَوَى عَلَيْهَا فَلَعَنَتْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَرْكَبِيهِ فَإِنَّكِ لَعَنْتِيهِ.

(احمد ۶/ ۲۵۷۔ ابو یعلی ۴۷۱۶)

(۲۶۴۵۵) حضرت یحییٰ بن وثاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قریب ایک اونٹ کیا گیا تا کہ آپ اس پر سوار ہو جائیں پس اس اونٹ نے آپ پر سوار ہونا دشوار کر دیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس پر لعنت کی، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس پر سوار مت ہو کیونکہ تم نے اس کو لعنت کی ہے۔

(۲٦٤٥٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: بَيْنَمَا عُمَرُ يَسِيرُ فِي أَصْحَابِهِ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ يَسِيرُ عَلَى بَعِيرٍ لَهُ مِنَ الْقَوْمِ يَضَعُهُ حَيْثُ يَشَاءُ، فَلَا أَدْرِي بِمَا الْتَوَى عَلَيْهِ فَلَعَنَهُ، فَقَالَ عُمَرُ: مَنْ هَذَا اللَّاعِنُ؟ قَالُوا: فُلَانٌ، قَالَ: تَخَلَّفْ عَنَّا أَنْتَ وَبَعِيرُكَ، لَا تَصْحَبْنَا رَاحِلَةٌ مَلْعُونَةٌ.

(۲۶۴۵۶) حضرت ابو عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس درمیان کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں میں سفر کر رہے تھے کہ لوگوں میں ایک شخص جو اپنے اونٹ پر سفر کر رہا تھا اور قوم میں سے جو چاہتا اس کو سامان رکھ دیتا، میں نہیں جانتا کہ اس پر کیا دشواری آئی کہ اس نے اونٹ کو لعنت کی، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ لعنت کرنے والا کون شخص ہے؟ لوگوں نے کہا: فلاں شخص ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو اور تیرا اونٹ ہم سے دور ہو جائیں ہم کسی ملعون سواری کو اپنے ساتھ نہیں رکھیں گے۔

(۹۸) مَنْ كَانَ يستحِبّ إذا جلس أن يجلِس مستقبل القِبلةِ

جو شخص اس بات کو مستحب سمجھتا ہو کہ وہ جب بھی بیٹھے تو قبلہ رخ ہو کر بیٹھے

(۲٦٤٥٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، قَالَ: إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شَرَفًا، وَأَشْرَفُ الْمَجَالِسِ مَا اسْتُقْبِلَ بِهِ الْقِبْلَةُ، وَقَالَ: مَا رَأَيْتُ سُفْيَانَ يَجْلِسُ إِلَّا مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ.

(۲۶۴۵۷) حضرت سلیمان بن موسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بے شک ہر چیز کے لیے عزت و بزرگی ہے۔ معزز ترین مجلس وہ ہیں جن میں قبلہ رخ ہو کر بیٹھا جاتا ہے اور آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے حضرت سفیان رحمہ اللہ کو قبلہ رخ کے سوا بیٹھے ہوئے نہیں دیکھا۔

(۲٦٤٥٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا نَامَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرُبَّمَا اسْتَلْقَى.

(۲٦٤٥٨) حضرت ابن عون ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ امام محمد ولیٹھیڈ جب سوتے تو قبلہ رخ ہو کر سوتے اور کبھی کبھی چت ہو کر بھی لیٹ جاتے۔

(۲٦٤٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ جَلَسَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ.

(۲٦٤٥٩) حضرت عبدالرحمن بن یزید ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ قبلہ رخ ہو کر بیٹھے۔

(۲٦٤٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الشُّعَيْثِيِّ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ: أَفْضَلُ الْمَجَالِسِ مُسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةِ.

(۲٦٤٦٠) حضرت محمد بن عبداللہ شعیثی ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول ولیٹھیڈ نے ارشاد فرمایا: مجلسوں میں افضل ترین مجلس وہ ہے جس میں قبلہ رخ ہو کر بیٹھا جائے۔

(۲٦٤٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، قَالَ: لِكُلِّ شَيْءٍ سَيِّدٌ، وَسَيِّدُ الْمَجَالِسِ مُسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةِ.

(۲٦٤٦١) حضرت ثور ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن موسیٰ ولیٹھیڈ نے ارشاد فرمایا: کہ ہر چیز کا کوئی سردار ہوتا ہے مجلسوں کی سردار وہ مجلس ہے جس میں قبلہ رخ ہو کر بیٹھا جائے۔

(۹۹) فِي فَضْلِ الْعَقْلِ عَلَى غَيْرِهِ

عقل والے کی غیر عاقل پر فضیلت کا بیان

(۲٦٤٦٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ ، قَالَ : مَا أُعْطِيَ عَبْدٌ بَعْدَ الإِسْلَامِ أَفْضَلَ مِنْ عَقْلٍ صَالِحٍ يُرْزَقُهُ.

(۲٦٤٦٢) حضرت جریری ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالعلاء ولیٹھیڈ نے ارشاد فرمایا: کسی بندہ کو اسلام کے بعد نیک عقل سے بڑھ کر افضل کوئی چیز عطا نہیں کی گئی۔ جس کے ذریعہ وہ رزق حاصل کرتا ہو۔

(۲٦٤٦٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : حَسَبُ الرَّجُلِ دِينُهُ وَمُرُوءَتُهُ: خُلُقُهُ ، وَأَصْلُهُ : عَقْلُهُ.

(۲٦٤٦٣) حضرت عامر ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: آدمی کی خاندانی شرافت اس کا دین ہے اور اس کی مروت اس کے اخلاق ہیں اور اس کا منبع اس کی عقل ہے۔

(۲٦٤٦٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بِنَحْوِهِ.

(۲٦٤٦٤) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۲٦٤٦٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : ﴿فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا﴾ قَالَ : عَقْلاً.

(۲۶۴۶۵) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ آیت ﴿فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا﴾ میں عقل مراد ہے۔

(۲۶٤٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : حَسْبُ الْمَرْءِ دِينُهُ وَمُرُوئَتُهُ ، خُلُقُهُ ، وَأَصْلُهُ : عَقْلُهُ.

(۲۶۴۶۶) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: آدمی کی خاندانی شرافت اس کا دین ہے اور اس کی مروت اس کے اخلاق ہیں، اور اس کا منبع اس کی عقل ہے۔

(۲٦٤٦٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿قَسَمٌ لِذِي حِجْرٍ﴾ قَالَ : لِذِي النُّهَى وَالْعَقْلِ.

(۲۶۴۶۷) حضرت قابوس کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے اللہ رب العزت کے اس قول ﴿قَسَمٌ لِذِي حِجْرٍ﴾ ترجمہ: قسم عقل مندوں کے لیے، کے بارے میں ارشاد فرمایا: دانش منداور عقل والے مراد ہیں۔

(۲٦٤٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ فِي قَوْلِهِ : ﴿قَسَمٌ لِذِي حِجْرٍ﴾ قَالَ : لِذِي لُبٍّ وَلِذِي عَقْلٍ.

(۲۶۴۶۸) حضرت عاصم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ ؒ نے اللہ رب العزت کے اس قول: ﴿قَسَمٌ لِذِي حِجْرٍ﴾ کے بارے میں ارشاد فرمایا: کہ دانش منداور عقل مند لوگ مراد ہیں۔

(۲٦٤٦٩) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ هِلَالِ بن خَبَّاب ، عَنْ مُجَاهِد : ﴿قَسَمٌ لِذِي حِجْرٍ﴾ قَالَ : لِذِي عَقْلٍ.

(۲۶۴۶۹) حضرت ھلال بن خباب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے اللہ رب العزت کے اس قول ﴿قَسَمٌ لِذِي حِجْرٍ﴾ کے بارے میں ارشاد فرمایا: کہ عقل مند لوگ مراد ہیں۔

(۲٦٤٧٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفيان ، عن الأغر ، عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي نَصْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿قَسَمٌ لِذِي حِجْرٍ﴾ : لِذِي لُبٍّ.

(۲۶۴۷۰) حضرت ابونصر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے اللہ رب العزت کے اس قول ﴿قَسَمٌ لِذِي حِجْرٍ﴾ کے بارے میں یوں ارشاد فرمایا: کہ دانش مند لوگ مراد ہیں۔

(۲٦٤٧١) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ﴿قَسَمٌ لِذِي حِجْرٍ﴾ قَالَ : لِذِي عَقْلٍ.

(۲۶۴۷۱) حضرت جو یبر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک ؒ نے اللہ رب العزت کے اس قول ﴿قَسَمٌ لِذِي حِجْرٍ﴾ کے بارے میں ارشاد فرمایا: کہ عقل مند لوگ مراد ہیں۔

(۱۰۰) فِي نتفِ الشّيبِ

سفید بال اکھیڑنے کا بیان

(٢٦٤٧٢) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ وَقَالَ :هُوَ نُورُ الْمُؤْمِنِ.

(ترمذی ۲۸۲۱۔ ابن ماجہ ۳۷۲۱)

(۲۶۴۷۲) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید بال اکھیڑنے سے منع کیا اور فرمایا: یہ مومن کا نور ہے۔

(٢٦٤٧٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ ، عَنْ يُوسُفَ ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ ، أَنَّ حَجَّامًا أَخَذَ مِنْ شَارِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى شَيْبَةً فِي لِحْيَتِهِ ، فَأَهْوَى إِلَيْهَا ، فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَقَالَ :مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الإِسْلاَمِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (ترمذی ۱۶۳۵۔ ابن سعد ۴۳۳)

(۲۶۴۷۳) حضرت طلق بن حبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حجام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مونچھ کو چھانٹا اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی میں ایک سفید بال دیکھا تو اس کو کاٹنا چاہا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور ارشاد فرمایا: جو شخص اسلام میں بوڑھا ہو تو قیامت کے دن اس کے لیے ایک نور ہوگا۔

(٢٦٤٧٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنِ الْمُثَنَّى ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ نَتْفَ الشَّيْبِ. (مسلم ۱۰۴)

(۲۶۴۷۴) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سفید بالوں کے اکھیڑنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(٢٦٤٧٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :عُذِّبَ رَجُلٌ فِي نَتْفِ الشَّيْبِ.

(۲۶۴۷۵) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: سفید بال اکھیڑنے کی وجہ سے آدمی کو عذاب دیا جائے گا۔

(٢٦٤٧٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حُمَيْدٍ الأَعْرَجِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ :لاَ تَنْتِفُوا الشَّيْبَ فَإِنَّهُ نُورٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۲۶۴۷۶) حضرت حمید اعرج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ تم سفید بالوں کو مت اکھیڑو۔ بے شک یہ قیامت کے دن نور ہوگا۔

(٢٦٤٧٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ نَتْفَ الشَّيْبِ وَلَمْ يَرَ بِقَصِّهِ بَأْسًا.

(۲۶۴۷۷) حضرت ابومعشر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے سفید بال اکھیڑنے کو مکروہ قرار دیا اور اس کو کاٹنے میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

(۱۰۱) فِی القعودِ بین الظِّلِّ والشّمسِ

سائے اور سورج کے درمیان میں بیٹھنے کا بیان

(٢٦٤٧٨) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ :الْقُعُودُ بَيْنَ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ مَقْعَدُ الشَّيْطَانِ.

(۲۶۴۷۸) امام شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو ؒ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ سائے اور سورج کے درمیان میں بیٹھنا شیطان کے بیٹھنے کا طریقہ ہے۔

(٢٦٤٧٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْعُدَ الرَّجُلُ بَيْنَ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ. (بخاری ۱۱۷۴۔ عبدالرزاق ۱۹۸۰۰)

(۲۶۴۷۹) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی آدمی سائے اور سورج کے درمیان میں بیٹھے۔

(٢٦٤٨٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ زِيَادٍ مَوْلَى بَنِي مَخْزُومٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :حرْفُ الظِّلِّ مَقْعَدُ الشَّيْطَانِ. (ابوداؤد ۴۷۸۸۔ احمد ۲/ ۳۸۳)

(۲۶۴۸۰) حضرت زیاد جو بنومخزوم کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے ارشاد فرمایا: سائے کا کنارہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔

(٢٦٤٨١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قُرَّةَ ، عَنْ نُفَيْعِ الْجَمَّالِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ:حرْفُ الظِّلِّ مَقِيلُ الشَّيْطَانِ.

(۲۶۴۸۱) حضرت نفیع الجمال ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیب ؒ نے ارشاد فرمایا: سایہ کا کنارہ شیطان کے قیلولہ کرنے کی جگہ ہے۔

(٢٦٤٨٢) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :حَدُّ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ مَقَاعِدُ الشَّيْطَانِ.

(۲۶۴۸۲) حضرت ابوعیاض ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبید بن عمیر ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ سورج اور سایہ کا کنارہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہیں ہیں۔

(٢٦٤٨٣) حَدَّثَنَا عَبْدُالأَعْلَى، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ فِي الَّذِي يَقْعُدُ بَيْنَ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ:قَالَ ذَاكَ مَقْعَدُ الشَّيْطَانِ.

(۲۶۴۸۳) حضرت خالد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص کے بارے میں جو سورج اور سائے کے درمیان بیٹھے ہوں ارشاد فرمایا کہ وہ تو شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔

(٢٦٤٨٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ أَبِي الْمُنِيبِ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُقْعَدَ بَيْنَ الشَّمْسِ وَالظِّلِّ. (ابن ماجہ ۳۷۲۲۔ حاکم ۲۷۲)

(۲۶۴۸۴) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سایہ اور سورج کے درمیان بیٹھنے سے منع فرمایا۔

(۱۰۲) فِي الَّذِي يستمِع حدِيث القومِ

اس شخص کا بیان جو لوگوں کی بات غور سے سنتا ہے

(٢٦٤٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ : مَنِ اسْتَمَعَ حَدِيثَ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ صُبَّ فِي أُذُنِهِ الآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِي الرَّصَاصَ. (بخاری ۷۰۴۲۔ ابوداؤد ۴۹۸۵)

(۲۶۴۸۵) حضرت عمران بن حدیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا جو شخص کسی قوم کی بات کو غور سے سنے اور وہ اس کو ناپسند کریں تو قیامت کے دن اس شخص کے کانوں میں سیسہ ڈالا جائے گا۔

(۱۰۳) فِي طولِ الوقوفِ على الدّابّةِ

جانور کو دیر تک کھڑا رکھنے کا بیان

(٢٦٤٨٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَتَّخِذُوا ظُهُورَ الدَّوَابِّ كَرَاسِيَ لأَحَادِيثِكُمْ ، فَرُبَّ رَاكِبِ مَرْكُوبَةٍ هِيَ خَيْرٌ مِنْهُ وَأَطْوَعُ لِلَّهِ وَأَكْثَرُ ذِكْرًا. (احمد ۳/ ۴۴۰۔ دارمی ۲۶۶۸)

(۲۶۴۸۶) حضرت عطاء بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے جانوروں کی پشتوں کو اپنی باتوں کے لیے کرسیاں مت بناؤ۔ اس لیے کہ بہت سی سواریاں سوار سے بہتر ہوتی ہیں کہ وہ اللہ کی فرمانبردار بہت زیادہ ذکر کرنے والی ہوتی ہیں۔

(٢٦٤٨٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ الزُّبَيْدِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، أَنَّ عُمَرَ كَرِهَ الْوُقُوفَ عَلَى الدَّابَّةِ.

(۲۶۴۸۷) حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے جانور کو زیادہ دیر تک کھڑا رکھنے کو مکروہ قرار دیا۔

(٢٦٤٨٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ كَامِلٍ، عَنْ حَبِيبٍ قَالَ: كَانَ يَكْرَه طُولَ الْوُقُوفِ عَلَى الدَّابَّةِ وَأَنْ تُضْرَبَ وَهِيَ محسنة.

(۲۶۴۸۸) حضرت کامل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حبیب رحمہ اللہ سواری کو زیادہ دیر تک کھڑا رکھنے کو اور اس کو مارنے کو مکروہ سمجھتے تھے حالانکہ وہ احسان کرنے والی ہوتی ہے۔

(۲۶٤۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ الشَّعْبِيَّ وَطَلْحَةَ مُتَوَاقِفَيْنِ عَلَى دَارِ سَعْدِ بْنِ طَلْحَةَ.

(۲۶۴۸۹) حضرت موسیٰ جہنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام شعبی رحمہ اللہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ دونوں حضرت سعد بن طلحہ کے گھر کھڑے ہوئے تھے۔

(۱۰٤) فِي الاِسْتِئْذَانِ كَمْ يَسْتَأْذِنُ مَرَّةً

اجازت طلب کرنے کا بیان۔ کتنی مرتبہ اجازت طلب کی جائے گی؟

(۲٦٤۹۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا دَاوُد بْنُ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، أَنَّ أَبَا مُوسَى اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ ثَلاَثًا فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ ، قَالَ : فَانْصَرَفَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ عُمَرُ : مَا رَدَّكَ؟ قَالَ : اسْتَأْذَنْتُ الاِسْتِئْذَانَ الَّذِي أَمَرَنَا بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثًا ، فَإِنْ أُذِنَ لَنَا دَخَلْنَا ، وَإِنْ لَمْ يُؤْذَنْ لَنَا رَجَعْنَا ، قَالَ : لِتَأْتِيَنَّ عَلَى هَذَا بِبَيِّنَةٍ ، أَوْ لأَفْعَلَنَّ وَأَفْعَلَنَّ ، فَأَتَى مَجْلِسَ قَوْمِهِ فَنَاشَدَهُمْ ، فَشَهِدُوا لَهُ ، فَخَلَّى عَنْهُ.

(بخاری ۲۰۶۲۔ مسلم ۳۵)

(۲۶۴۹۰) حضرت ابو سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رحمہ اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے تین مرتبہ اجازت طلب کی پس آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو اجازت نہیں دی تو آپ رضی اللہ عنہ واپس لوٹ آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو قاصد بھیج کر بلایا اور پوچھا؟ کس چیز نے تمہیں واپس لوٹایا؟ انہوں نے فرمایا: میں نے تین مرتبہ اجازت طلب کی جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا تھا کہ اگر ہمیں اجازت مل جائے تو ہم داخل ہوں اور اگر اجازت نہ ملے تو ہم واپس لوٹ آئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس بات پر کوئی گواہی لاؤ۔ ورنہ میں ایسا اور ایسا کروں گا، (میں تمہیں سزا دوں گا) تو وہ لوگوں کی ایک مجلس میں آئے اور لوگوں کو قسم دے کر اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے ان کے حق میں گواہی دی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو چھوڑ دیا۔

(۲٦٤۹۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : الأُولَى إذن ، وَالثَّانِيَةُ مُؤَامَرَةٌ ، وَالثَّالِثَةُ عَزْمَةٌ ، إِمَّا أَنْ يُؤْذَنُوا وَإِمَّا أَنْ يَرُدُّوا.

(۲۶۴۹۱) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: پہلی مرتبہ اجازت ہوتی ہے، اور دوسری مرتبہ مشورہ ہوتا ہے اور تیسری مرتبہ پختہ عزم ہوتا ہے یا تو وہ اجازت دیں یا وہ لوٹا دیں۔

(۲٦٤۹۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : الاِسْتِئْذَانُ ثَلاَثٌ ، فَإِنْ أُذِنَ لَكَ وَإِلاَّ فَارْجِعْ.

(۲۶۴۹۲) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اجازت تین بار طلب کی جاتی ہے اگر تمہیں

اجازت دے دی جائے تو ٹھیک ورنہ واپس لوٹ جاؤ۔

(۱۰۵) فِي الْقَوْمِ يَسْتَأْذِنُ مِنْهُمْ رَجُلٌ هَلْ يُجْزِئُهُمْ ؟

ان لوگوں کا بیان جن میں ایک آدمی اجازت مانگے تو کیا سب کے لیے یہ کافی ہے؟

(۲٦٤٩٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْقَوْمِ يَسْتَأْذِنُونَ ، قَالَ : قَالَ :إِنْ قَالَ رَجُلٌ مِنْهُمُ السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ أَنَدْخُلُ ، أَجْزَأَ ذَلِكَ عَنْهُمْ.

(۲۶۴۹۳) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ان لوگوں کے بارے میں جو اجازت طلب کرنا چاہتے ہیں یوں ارشاد فرمایا: اگر ان میں سے ایک آدمی بھی یوں کہہ دے، السلام علیکم۔ کیا ہم داخل ہو جائیں؟ تو یہ سب کی طرف سے کافی ہو جائے گا۔

(۲٦٤٩٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ :دَخَلْنَا عَلَى أَبِي رَزِينٍ وَنَحْنُ ذُو عَدَدٍ ، فَكَانَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنَّا يُسَلِّمُ وَيَسْتَأْذِنُ ، فَقَالَ :إِنَّهُ إِذَا أُذِنَ لأَوَّلِكُمْ أُذِنَ لآخِرِكُمْ.

(۲۶۴۹۴) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابورزین رحمہ اللہ کی خدمت میں آئے اس حال میں کہ ہم کافی تعداد میں تھے اور ہم میں سے ہر ایک شخص سلام کر رہا تھا اور اجازت طلب کر رہا تھا۔ اس پر آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: بے شک جب تم میں پہلے کو اجازت دے دی گئی تو باقی سب کو اجازت دے دی گئی۔

(۱۰٦) فِي تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ ، مَنْ قَالَ لاَ يُشَمَّتُ حَتَّى يَحْمَدَ اللَّهَ

چھینکنے والے کو یرحمک اللہ کہہ کر دعا دینے کا بیان۔ اور جو شخص یوں کہتا ہے کہ یرحمک اللہ نہیں کہا جائے گا یہاں تک کہ چھینکنے والا الحمد للہ کہے

(۲٦٤٩٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : عَطَسَ رَجُلاَنِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ ، أَوْ سَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الآخَرَ ، فَقِيلَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، عَطَسَ عِنْدَكَ رَجُلاَنِ فَشَمَّتَّ أَحَدَهُمَا وَلَمْ تُشَمِّتِ الآخَرَ ، فَقَالَ :إِنَّ هَذَا حَمِدَ اللَّهَ ، وَإِنَّ هَذَا لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ.

(بخاری ۶۲۲۱۔ مسلم ۲۲۹۲)

(۲۶۴۹۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چھینک آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ایک کو تو یرحمک اللہ کہہ کر دعا دی اور دوسرے کو یرحمک اللہ نہیں کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو آدمیوں کو چھینک آئی۔ ان میں سے ایک کو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یرحمک اللہ کہہ کر دعا دی اور دوسرے کو یرحمک

اللہ نہیں کہا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے الحمد للہ کہا تھا اور اس نے الحمد للہ نہیں کہا۔

(٢٦٤٩٦) حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيّ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ :دَخَلْت عَلَى أَبِي مُوسَى وَهُوَ فِي بَيْتِ بِنْتِ الْفَضْلِ فَعَطَسْت فَلَمْ يُشَمِّتْنِي وَعَطَسَتْ فَشَمَّتَهَا ؟ فَرَجَعْت إِلَى أُمِّي فَأَخْبَرْتُهَا ، فَلَمَّا جَائَهَا ، قَالَتْ :عَطَسَ عِنْدَكَ ابْنِي فَلَمْ تُشَمِّتْهُ وَعَطَسَتْ فَشَمَّتَّهَا ، قَالَ :إنَّ ابْنَك عَطَسَ وَلَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ فَلَمْ أُشَمِّتْهُ ، وَعَطَسَتْ هذه وَحَمِدَتِ اللَّهَ فَشَمَّتُّهَا ، وَسَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللَّهَ فَشَمِّتُوهُ ، وَإِذَا لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ فَلاَ تُشَمِّتُوهُ. (بخاری ٩٤١۔ مسلم ٢٢٩٢)

(٢٦٤٩٦) حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس حال میں کہ آپ رضی اللہ عنہ بنت فضل کے گھر میں تھے، پس مجھے چھینک آئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے یرحمک اللہ نہیں کہا اور بنت فضل کو چھینک آئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو یرحمک اللہ کہا۔ میں اپنی والدہ کے پاس واپس آیا اور میں نے انہیں اس بارے میں بتایا جب وہ آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئیں تو کہا: بے شک میرے بیٹے کو آپ رضی اللہ عنہ کے پاس چھینک آئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو تو یرحمک اللہ نہیں کہا، اور اس لڑکی کو چھینک آئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو یرحمک اللہ کہا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیرے بیٹے کو چھینک آئی اور اس نے الحمد للہ نہیں کہا تو میں نے بھی اسے یرحمک اللہ نہیں کہا، اور اس لڑکی کو چھینک آئی تو اس نے الحمد للہ کہا تو میں نے بھی اسے یرحمک اللہ کے ذریعہ جواب دیا اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے تو تم اسے یرحمک اللہ کہہ کر دعا دو اور جب وہ الحمد للہ نہ کہے تو تم بھی یرحمک اللہ مت کہو۔

(٢٦٤٩٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مِنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ تَشْمِيتُ الْعَاطِسِ إذَا حَمِدَ اللَّهَ.

(مسلم ١٧٠٤)

(٢٦٤٩٧) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا مسلمان پر حق ہے: کہ چھینکنے والا جب الحمد للہ کہے تو اسے یرحمک اللہ کہہ کر دعا دے۔

(٢٦٤٩٨) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِي مُنَيْنٍ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسَ رَجُلٌ فَحَمِدَ اللَّهَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَرْحَمُك اللَّهُ ، ثُمَّ عَطَسَ آخَرُ فَسَكَتَ ، فَلَمْ يَقُلْ لَهُ شَيْئًا ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، عَطَسَ هَذَا فَقُلْت لَهُ :رَحِمَك اللَّهُ ، وَعَطَسْت فَلَمْ تَقُلْ لِي شَيْئًا ؟ فَقَالَ :إنَّ هَذَا حَمِدَ اللَّهَ وَأَنْتَ سَكَتَّ. (بخاری ٩٣٠)

(٢٦٤٩٨) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی کو چھینک آئی اس نے الحمد للہ کہا تو نبی کریم ﷺ نے کہا یرحمک اللہ، پھر دوسرے کو چھینک آئی تو آپ ﷺ خاموش رہے اور آپ ﷺ نے اسے

کچھ نہیں فرمایا: اس آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اس کو چھینک آئی تو آپ ﷺ نے اس کو یرحمک اللہ کہہ کر دعا دی اور مجھے چھینک آئی تو آپ ﷺ نے مجھے کچھ دعا نہیں دی! آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے الحمد للہ کہا تھا اور تو خاموش رہا۔

(٢٦٤٩٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، عَنْ غَالِبٍ، قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ، وَابْنُ سِيرِينَ لاَ يُشَمِّتَانِ الْعَاطِسَ حَتَّى يَحْمَدَ اللَّهَ.

(۲۶۴۹۹) حضرت غالب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ اور حضرت ابن سیرین ؒ یہ دونوں حضرات چھینکنے والے کو یرحمک اللہ کہہ کر دعا نہیں دیتے تھے یہاں تک کہ وہ الحمد للہ کہہ لیتا۔

(٢٦٥٠٠) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ : عَطَسَ رجل عِنْدَ الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُ الْقَاسِمُ :قُلْ :الْحَمْدُ لِلَّهِ ، فَلَمَا قَالَ شَمَّتَهُ.

(۲۶۵۰۰) حضرت عبید اللہ ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کو حضرت قاسم ؒ کے پاس چھینک آئی، تو حضرت قاسم ؒ نے اس سے فرمایا: الحمد للہ کہو، جب اس نے کہا تو آپ ؒ نے اسے یرحمک اللہ کہہ کر دعا دی۔

(١٠٧) كم يشمّت ؟

کتنی مرتبہ یرحمک اللہ کہا جائے گا؟

(٢٦٥٠١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّ رَجُلاً عَطَسَ عِنْدَهُ فَشَمَّتَهُ ، ثُمَّ عَطَسَ فَشَمَّتَهُ ، ثُمَّ عَادَ فِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ :إِنَّكَ مَضْنُوكٌ.

(۲۶۵۰۱) حضرت نعمان بن سالم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو ؓ کے پاس ایک آدمی کو چھینک آئی تو آپ ؓ نے اسے یرحمک اللہ کہہ کر دعا دی، پھر اسے دوبارہ چھینک آئی تو آپ ؓ نے پھر یرحمک اللہ کہا، پھر اسے تیسری بار چھینک آئی تو آپ ؓ نے فرمایا: بے شک تو زکام میں مبتلا ہے۔

(٢٦٥٠٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :شَمِّتِ الْعَاطِسَ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ ثَلاَثًا ، فَإِنْ زَادَ ، فَهُوَ رِيحٌ.

(۲۶۵۰۲) حضرت حارث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: تم چھینکنے والے کو یرحمک اللہ کہو جب وہ تمہارے سامنے تین مرتبہ چھینکے اگر وہ زیادہ چھینکتا ہے تو یہ بیماری ہے۔

(٢٦٥٠٣) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ ، أَنَّ رَجُلاً عَطَسَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :رَحِمَكَ اللَّهُ ، ثُمَّ عَطَسَ الثَّانِيَةَ ، فَقَالَ :هُوَ مَزْكُومٌ. (مسلم ۲۲۹۲۔ ابو داؤد ۴۹۹۸)

(۲۶۵۰۳) حضرت ایاس بن سلمہ ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت سلمہ بن اکوع ؓ نے ارشاد فرمایا: کہ ایک آدمی کو نبی

کریم ﷺ کے پاس چھینک آئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یرحمک اللہ، پھر دوسری مرتبہ اسے پھر چھینک آئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو زکام میں مبتلا ہے۔

(٢٦٥٠٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ذُوَيْبٍ ، قَالَ : عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَشَمَّتَهُ ، ثُمَّ عَطَسَ فَشَمَّتَهُ ، ثُمَّ عَطَسَ الثَّالِثَةَ فَشَمَّتَهُ ، ثُمَّ عَطَسَ فِي الرَّابِعَةِ فَقَالَ لَهُ :ابْنُ الزُّبَيْرِ :إِنَّكَ مَضْنُوكٌ فَامْتَخِطْ.

(۲۶۵۰۴) حضرت مصعب بن عبدالرحمٰن بن ذویب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کو حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس چھینک آئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسے یرحمک اللہ کہہ کر دعا دی۔ اسے پھر چھینک آئی، تو آپ رضی اللہ عنہ نے دوبارہ یرحمک اللہ کہہ کر دُعا دی اسے تیسری مرتبہ پھر چھینک آئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسے یرحمک اللہ کہہ کر دعا دی، پھر جب چوتھی مرتبہ اسے چھینک آئی تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: بے شک تم تو زکام میں مبتلا ہو تم اپنی ناک صاف کرو۔

(٢٦٥٠٥) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ :إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ فَشَمِّتُوهُ ، فَإِنْ زَادَ فَلاَ تُشَمِّتُوهُ ، فَإِنَّمَا هُوَ دَاءٌ يَخْرُجُ مِنْ رَأْسِهِ.

(۲۶۵۰۵) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کسی کو تین مرتبہ چھینک آئے تو تم اسے یرحمک اللہ کہہ کر دعا دو، اور اگر زیادہ مرتبہ آئے تو اسے یرحمک اللہ مت کہو کیونکہ یہ تو بیماری ہے جو اس کے سر سے نکلتی ہے۔

(٢٦٥٠٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، أَنَّ رَجُلاً عَطَسَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَهُ ، ثُمَّ عَطَسَ فَشَمَّتَهُ ، ثُمَّ عَطَسَ فَشَمَّتَهُ ، ثُمَّ عَطَسَ الرَّابِعَةَ فَقَالَ لَهُ :النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّكَ مَضْنُوكٌ فَامْتَخِطْ.

(۲۶۵۰۶) حضرت محمد بن جعفر بن زبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کو نبی کریم ﷺ کے پاس چھینک آئی تو آپ ﷺ نے اسے یرحمک اللہ کہہ کر دعا دی پھر اسے چھینک آئی تو آپ ﷺ نے یرحمک اللہ کہہ کر دعا دی، اسے پھر چھینک آئی تو آپ ﷺ نے یرحمک اللہ کہہ کر دعا دی، پھر جب چوتھی مرتبہ اسے چھینک آئی تو نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا: تم تو زکام میں مبتلا ہو، جاؤ جا کر اپنی ناک صاف کرو۔

(٢٦٥٠٧) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَعْطِسُ مِرَارًا ، قَالَ :شَمِّتْهُ مَرَّةً وَاحِدَةً.

(۲۶۵۰۷) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے اس شخص کے بارے میں جسے بار بار چھینک آ رہی ہو یوں ارشاد فرمایا: کہ تم اسے ایک مرتبہ ہی یرحمک اللہ کہہ دو۔

(٢٦٥٠٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ يُجْزِئُهُ أَنْ يُشَمِّتَهُ مَرَّةً وَاحِدَةً.

(۲۶۵۰۸) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ایسے شخص کو ایک مرتبہ یرحمک اللہ کہہ دینا کافی ہے۔

(۱۰۸) فِی الإِذْنِ علی أهلِ الذِّمّةِ

ذمیوں سے اجازت لینے کا بیان

(۲٦٥۰۹) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي الْمُنَبِّهِ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنِ الرَّجُلِ يَحْتَاجُ إِلَى الدُّخُولِ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ مِنْ مَطَرٍ ، أَوْ بَرْدٍ ، أَيَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِمْ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۲۶۵۰۹) حضرت ابوالمنذ ریشیلا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بصری رایشیلا سے اس آدمی کے متعلق پوچھا: جو ٹھنڈ یا بارش کی وجہ سے ذمیوں کے پاس جانے کا محتاج ہے، کیا وہ ان سے اجازت طلب کرے؟ آپ رایشیلا نے فرمایا: جی ہاں!۔

(۲٦٥۱۰) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِمُحَمَّدٍ :كَيْفَ أَسْتَأْذِنُ عَلَى أَهْلِ الْكِتَابِ ؟ قَالَ :إِنْ شِئْتَ قُلْتَ :السَّلَامُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى أَلِجُ ؟.

(۲۶۵۱۰) حضرت ابن عون رضی اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام محمد رایشیلا سے پوچھا کہ میں اہل کتاب سے کیسے اجازت مانگوں؟ آپ رایشیلا نے فرمایا: اگر تم چاہو تو یوں کہو: ہدایت کی پیروی کرنے والوں پر سلام ہو، کیا میں داخل ہو جاؤں؟

(۲٦٥۱۱) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَن حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْغِفَارِيِّ ، قَالَ:إِذَا دَخَلْتَ بَيْتًا فِيهِ الْمُشْرِكُونَ فَقُلْ: السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، يَحْسَبُونَ أَنَّكَ قَدْ سَلَّمْتَ عَلَيْهِمْ، وَقَدْ صَرَفْتَ السَّلَامَ عَنْهُمْ.

(۲۶۵۱۱) حضرت حصین رایشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ابو مالک غفاری رایشیلا نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی ایسے گھر میں داخل ہو جس میں مشرکین موجود ہوں تو تم یوں کہو: السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ۔ ترجمہ: ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو، وہ سمجھیں گے کہ تم نے ان کو سلام کیا حالانکہ تم نے اُن سے سلام کو پھیر دیا ہے۔

(۲٦٥۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سُفْيَانَ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، أَنَّهُ كَانَ يَسْتَأْذِنُ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ.

(۲۶۵۱۲) حضرت ابراہیم رایشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمٰن بن یزید رایشیلا ذمیوں پر داخل ہونے سے پہلے اجازت طلب کرتے تھے۔

(۲٦٥۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَن سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ، عَن سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: لَا تَدْخُلْ عَلَى أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا بِإِذْنٍ.

(۲۶۵۱۳) حضرت ابو سنان رایشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رایشیلا نے ارشاد فرمایا: تم اہل کتاب پر بھی بغیر جازت کے داخل مت ہو۔

(۲٦٥۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سُفْيَانَ ، عَن حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :أندر آيم.

(۲۶۵۱۴) حضرت ابراہیم رایشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت اسود رایشیلا فرماتے تھے کہ کیا میں اندر آ جاؤں؟

(۱۰۹) ما یکرہ أن یقول العاطِس خلف عطستِهِ

جو مکروہ سمجھے کہ چھینکنے والا اپنی چھینک کے بعد یوں کہے

(۲٦۵۱۵) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي الْمُنَبِّهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ : أَشْهَبُ ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ : أَشْهَبُ اسْمُ شَيْطَانٍ ، وَضَعَهُ إِبْلِيسُ بَيْنَ الْعَطْسَةِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لِيُذْكَرَ.

(۲٦۵۱۵) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس چھینک آئی تو اس نے کہا: اشھب. حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اشھب شیطان کا نام ہے، جو اس نے چھینک اور الحمد للہ کے درمیان رکھا ہے تاکہ اس کا ذکر ہو جائے۔

(۲٦۵۱٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَقُولَ : أَشْهَبُ ، إِذَا عَطَسَ.

(۲٦۵۱٦) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ مکروہ سمجھتے تھے کہ جب چھینک آئے تو یوں کہا جائے: اشھب.

(۱۱۰) الرّجل یعطِس وحدہ ما یقول ؟

اس شخص کا بیان جو اکیلا چھینکے تو وہ کیا کہے؟

(۲٦۵۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا عَطَسَ وَهُوَ وَحْدَهُ فَلْيَقُلِ : الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، ثُمَّ يَقُولُ : يَرْحَمُنَا اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ ، فَإِنَّهُ يُشَمِّتُهُ مَنْ سَمِعَهُ مِنْ خَلْقِ اللهِ.

(۲٦۵۱۷) حضرت حصین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب کسی شخص کو چھینک آئے اس حال میں کہ وہ تنہا ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ یوں کہے: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ پھر یوں کہے: يَرْحَمُنَا اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ۔ اس سے کہ اللہ کی مخلوق میں سے جس نے اس کی چھینک کو سنا ہوگا تو اس نے یرحمک اللہ کہہ کر اس کو دعا دی ہوگی۔

(۲٦۵۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : إِذَا عَطَسْتَ وَأَنْتَ وَحْدَكَ فَرُدَّ عَلَى مَنْ مَعَكَ يَعْنِي مِنَ الْمَلاَئِكَةِ.

(۲٦۵۱۸) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو وائل رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب تجھے چھینک آئے اور تو تنہا ہو، تو تو جواب دے ان کو جو تیرے ساتھ ہیں یعنی ملائکہ کو۔

(۱۱۱) ما یقول إذا عطس وما یقال له

جب چھینک آئے تو یوں کہے اور اس کو یوں کہا جائے گا

(۲٦۵۱۹) حَدَّثَنَا علی بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَلِيٍّ ،

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلْيَرُدَّ عَلَيْهِ مَنْ حَوْلَهُ رَحِمَكَ اللَّهُ، وَلْيَرُدَّ عَلَيْهِمْ: يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ. (ترمذی ۲۷۴۱۔ احمد ۵/ ۱۲۲)

(۲۶۵۱۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کسی کو چھینک آئے تو وہ یوں کہے: الحمد للہ اور چاہیے کہ اس کے ارد گرد والے لوگ اسے جواب میں یوں کہیں: رحمك الله اور ان کو یوں جواب دیا جائے گا: يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.

(۲۶۵۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلْيَقُلْ مَنْ عِنْدَهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، وَلْيَرُدَّ عَلَيْهِمْ: يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ.

(بخاری ۹۳۴۔ حاکم ۲۶۶)

(۲۶۵۲۰) حضرت ابو عبد الرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کسی کو چھینک آئے تو وہ یوں کہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اور جو لوگ اس کے پاس ہیں وہ جواب میں یوں کہیں: یَرْحَمُكَ اللّٰہُ. اور چاہیے کہ ان کو جواب میں یوں کہا جائے: يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ.

(۲۶۵۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ أَصْحَاب عَبد الله إِذَا عَطَسَ الرَّجُل، فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ قَالُوا: يَرْحَمُنَا اللَّهُ وَإِيَّاكَ، وَيَقُول هُو: يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ.

(۲۶۵۲۱) امام اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے کسی آدمی کو چھینک آتی تو وہ یوں کہتا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ وہ لوگ یوں جواب دیتے۔ یَرْحَمُنَا اللّٰہُ وَإِيَّاكَ اور پھر وہ شخص جواب میں یوں کہتا: يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ.

(۲۶۵۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ، عَن نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا شَمَّتَ الْعَاطِسَ، قَالَ: يَرْحَمُنَا اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ، فَإِذَا عَطَسَ هُوَ فَشُمِّتَ، قَالَ: يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ وَيَرْحَمُنَا وَإِيَّاكُمْ.

(۲۶۵۲۲) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب کسی چھینکنے والے کو یَرْحَمُكَ اللّٰہ کہتے تو وہ جواب میں یوں کہتا: یَرْحَمُنَا اللّٰہُ وَإِيَّاكُمْ۔ اور جب آپ رضی اللہ عنہ کو چھینک آتی اور آپ رضی اللہ عنہ کو یَرْحَمُكَ اللّٰہ کہہ کر دعا دی جاتی تو آپ رضی اللہ عنہ یوں فرماتے: يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ وَيَرْحَمُنَا وَإِيَّاكُمْ.

(۲۶۵۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ إِذَا عَطَسَ فَشُمِّتَ، قَالَ: يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ.

(۲۶۵۲۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو چھینک آنے کے بعد یرحمك اللہ کہہ کر دعا دی جاتی تو آپ رضی اللہ عنہ جواب میں یوں فرماتے۔ يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ.

(٢٦٥٢٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ إِذَا شَمَّتُوا الْعَاطِسَ ، قَالُوا : يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ.

(۲۶۵۲۴) حضرت اعمش ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: صحابہ جب چھینکنے والے کو دعا دیتے تو یوں کہتے: يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ.

(٢٦٥٢٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا شَمَّتَّ الْعَاطِسَ فَقُلْ : يَرْحَمُكَ اللَّهُ ، وَيَقُولُ هُوَ : يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.

(۲۶۵۲۵) حضرت حارث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی چھینکنے والے کو دعا دے تو یوں کہے: يَرْحَمُكَ اللَّهُ۔ اور وہ جواب میں یوں کہے: يَهْدِيكُمَ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.

(٢٦٥٢٦) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْمَاجِشُونُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِذَا رَدَّ فَلْيَقُلْ : يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.

(بخاری ۶۲۲۴۔ احمد ۲/ ۳۵۳)

(۲۶۵۲۶) حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا؛ جب چھینک والا جواب دے تو یوں کہے: يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.

(٢٦٥٢٧) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَن طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، قَالَ : سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ ، وَيَحْيَى وَعِيسَى بْنَ أَبِي طَلْحَةَ وَإِبْرَاهِيمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ يقولون إذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَقِيلَ لَهُ : يَرْحَمُكَ اللَّهُ ، قَالَ: يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.

(۲۶۵۲۷) حضرت طلحہ بن یحییٰ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عروہ بن زبیر، حضرت یحییٰ، حضرت عیسیٰ بن ابی طلحہ، حضرت ابراہیم بن محمد بن طلحہ ؒ ان سب حضرات کو یوں فرماتے ہوئے سنا؛ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو اسے یوں کہا جائے گا: يَرْحَمُكَ اللهُ۔ اور وہ جواب میں یوں کہے: يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.

(١١٣) الرّخصة فِي الشِّعرِ

شعر کہنے میں رخصت کا بیان

(٢٦٥٢٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَن يُونُسَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَن مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ ، عَن أُبَيٍّ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً.

(۲۶۵۲۸) حضرت اُبی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً بعض شعر پر حکمت ہوتے ہیں۔

(٢٦٥٢٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةٌ.

(۲۶۵۲۹) حضرت عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً بعض شعر پر حکمت ہوتے ہیں۔

(٢٦٥٣٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا زَائِدَةُ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ : إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا.

(۲۶۵۳۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ یقیناً بعض شعر فائدہ مند ہوتے ہیں۔

(٢٦٥٣١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْر ، قَالَ : حدَّثَنَا حُسَامُ بْنُ الْمِصَكِّ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا.

(۲۶۵۳۱) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً بعض شعر فائدہ مند ہوتے ہیں۔

(٢٦٥٣٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا.

(۲۶۵۳۲) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً بعض شعر فائدہ مند ہوتے ہیں۔

(٢٦٥٣٣) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنِ ابْنِ الشَّرِيدِ ، أَوْ يَعْقُوبَ بْنِ عَاصِمٍ سَمِعَ أَحَدُهُمَا الشَّرِيدَ يَقُولُ : أَرْدَفَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ فَقَالَ : هَلْ مَعَك مِنْ شِعْرِ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ شَيْءٌ؟ قُلْتُ : نَعَمْ، قَالَ: هِيهِ ، فَأَنْشَدْته بَيْتًا فَقَالَ : هِيهِ ، فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ : هِيهِ هِيهِ حَتَّى أَنْشَدْته مِئَة.

(۲۶۵۳۳) حضرت ابن شرید رحمۃ اللہ علیہ یا حضرت یعقوب بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ ان دونوں میں سے ایک فرماتے ہیں کہ حضرت شرید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے سواری پر مجھے اپنے پیچھے بٹھایا۔ اور فرمایا: کیا تمہیں امیہ بن ابی صلت کے شعر کے کچھ اشعار یاد ہیں؟ میں نے کہا: جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا: سناؤ تو میں نے آپ ﷺ کو ایک شعر سنا دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اور سناؤ، مسلسل آپ ﷺ کہتے رہے۔ اور سناؤ اور سناؤ! یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کو سو اشعار سنا دیئے۔

(٢٦٥٣٤) حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا ، وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا.

(۲۶۵۳۴) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً بعض اشعار پر حکمت ہوتے ہیں اور یقیناً بعض بیان جادو کا اثر رکھتے ہیں۔

(٢٦٥٣٥) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْلَى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَنْشَدْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِئَة قَافِيَةٍ مِنْ شِعْرِ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ يَقُولُ بَيْنَ كُلِّ قَافِيَةٍ : هِيهِ ، وَقَالَ : إِنْ كَادَ لَيُسْلِمُ.

(۲۶۵۳۵) حضرت شرید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو امیہ بن ابی صلت کے اشعار میں سے سو قافیہ سنائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر قافیہ کے درمیان فرماتے۔ اور سناؤ۔ اور فرمایا: قریب تھا کہ وہ اسلام لے آتا۔

(٢٦٥٣٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَّقَ أُمَيَّةَ بْنَ أَبِي الصَّلْتِ فِي شَيْءٍ مِنْ شِعْرِهِ ، أَوْ قَالَ فِي بَيْتَيْنِ مِنْ شِعْرِهِ، فَقَالَ :

زُحَلٌ وَثَوْرٌ تَحْتَ رِجْلِ يَمِينِه وَالنَّسْرُ لِلأُخْرَى وَلَيْثٌ مُرْصَدُ

قَالَ :فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :صَدَقَ.

وَالشَّمْسُ تَطْلُعُ كُلَّ آخِرِ لَيْلَةٍ حَمْرَاءَ يُصْبِحُ لَوْنُهَا يَتَوَرَّدُ

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :صَدَقَ.

(۲۶۵۳۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امیہ بن ابی صلت کے اشعار میں سے ایک یا دو اشعار کی تصدیق کی۔ اس نے یوں شعر کہا: ''زحل اور ثور اس کے دائیں پاؤں کے نیچے ہے اور نسر اس کے بائیں پاؤں کے نیچے ہے۔ اور لیث اس کی تاک میں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے سچ کہا۔ دوسرا شعر یہ ہے: سورج رات کے آخری حصے میں اس طرح طلوع ہوتا ہے کہ وہ سرخ ہوتا ہے اور اس کا رنگ گلابی ہونے لگتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے سچ کہا۔

(٢٦٥٣٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَثَّلُ مِنَ الأَشْعَارِ وَيَأْتِيك بِالأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدْ.

(۲۶۵۳۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شعر کو پڑھا کرتے تھے۔ (ترجمہ) زمانہ تیرے پاس ایسی خبریں لائے گا جو تجھے پہلے حاصل نہیں ہوں گی۔

(٢٦٥٣٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنَّ أَصْدَقَ كَلِمَةٍ ، قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةُ لَبِيدٍ ، ثُمَّ تَمَثَّلَ أَوَّلَهُ وَتَرَكَ آخِرَهُ :

أَلاَ كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلاَ اللَّهَ بَاطِلٌ.

وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ.

(۲۶۵۳۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ سچی ترین بات جو کسی شاعر نے کہی وہ لبید کی بات ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے شعر کا پہلا مصرعہ پڑھا اور اس کا دوسرا مصرعہ چھوڑ دیا۔ مصرعہ یہ ہے (ترجمہ) اللہ کے سوا ہر چیز باطل اور فانی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب تھا کہ امیہ بن ابی صلت اسلام لے آتا۔

(٢٦٥٣٩) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ أَصْدَقَ كَلِمَةٍ ، قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ. وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ يُسْلِمَ.

(۲۶۵۳۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: یقیناً سچی ترین بات جو کسی شاعر نے کہی وہ لبید کا یہ مصرعہ ہے (ترجمہ) اللہ کے سوا ہر چیز باطل اور فانی ہے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: قریب تھا کہ امیہ بن ابی صلت اسلام لے آتا۔

(۲۶۵٤۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي حيان ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، أَنَّ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ أَنْشَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْيَاتًا فَقَالَ :

شَهِدْتُ بِإِذْنِ اللهِ أَنَّ مُحَمَّدًا ... رَسُولُ الَّذِي فَوْقَ السَّمَاوَاتِ مِنْ عَلُ
وَأَنَّ أَبَا يَحْيَى وَيَحْيَى كِلَاهُمَا ... لَهُ عَمَلٌ فِي دِينِهِ مُتَقَبَّلُ
وَأَنَّ أَخَا الْأَحْقَافِ إِذَا قَامَ فِيهِمُ ... يَقُولُ بِذَاتِ اللهِ فِيهِمْ وَيَعْدِلُ

(۲۶۵۴۰) حضرت حبیب بن ابی ثابت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو یہ اشعار سنائے۔ (ترجمہ) میں اللہ کے حکم سے گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس اللہ کے رسول ہیں جو آسمانوں کے اوپر ہے۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام اور ان کے والد (حضرت زکریا علیہ السلام) دونوں کا عمل اس دین میں قابلِ قبول ہے۔ اسی طرح حضرت ہود علیہ السلام کا عمل بھی جب وہ لوگوں میں کھڑے ہو کر انہیں دین کی دعوت دیا کرتے تھے۔

(۲۶۵٤۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ النَّبِيَّ فِي قُرَيْشٍ ، قَالَ : كَيْفَ تَصْنَعُ بِنَسَبِي فِيهِمْ ؟ قَالَ : أَسُلُّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِينِ.

(۲۶۵۴۱) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے قریش کے بارے میں اشعار کہنے کی اجازت مانگی، آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تم ایسا کیسے کر سکتے ہو حالانکہ میرا نسب بھی اُن ہی میں سے ہے۔ انہوں نے عرض کیا۔ میں آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو ان میں سے ایسے نکال لوں گا جیسا کہ آٹے سے بال کو نکال لیا جاتا ہے۔

(۲۶۵٤۲) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ حَسَّانُ فَقِيلَ لَهَا : إِنَّهُ قَدْ أَعَانَ عَلَيْكِ وَفَعَلَ وَفَعَلَ ، فَقَالَتْ : مَهْلًا ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ فِي شِعْرِهِ بِرُوحِ الْقُدُسِ.

(۲۶۵۴۲) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کا ذکر ہوا تو آپ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا: بے شک انہوں نے تو آپ رضی اللہ عنہا کے خلاف مدد کی اور ایسا اور ایسا کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: چھوڑو، یقیناً میں نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے حسان کی شعر کہنے میں روح القدس یعنی حضرت جبرائیل کے ذریعے مدد فرمائی۔

(۲۶۵٤۳) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : اهْجُ

الْمُشْرِكِينَ ، فَإِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ مَعَكَ.

(۲۶۵۴۳) امام شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مشرکین کی ہجو بیان کرو۔ یقیناً روح القدس حضرت جبرائیل علیہ السلام تمہارے ساتھ ہیں۔

(٢٦٥٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَهْجُوَ أَبَا سُفْيَانَ ، قَالَ :فَكَيْفَ بِقَرَابَتِي ؟ قَالَ :وَالَّذِي أَكْرَمَكَ لأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ سَلَّ الشَّعْرِ مِنَ الْعَجِينِ.

(۲۶۵۴۴) حضرت عروہ بن زبیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے ابو سفیان کی ہجو کرنے کے بارے میں پوچھا: آپ ﷺ نے فرمایا: کیسے کرو گے وہ تو میرے قریبی رشتہ دار ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو معزز بنایا۔ میں آپ ﷺ کو ایسے کھینچ لوں گا جیسے آٹے میں سے بال کھینچ لیا جاتا ہے۔

(٢٦٥٤٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ :اهْجُ الْمُشْرِكِينَ ، فَإِنَّ جِبْرِيلَ مَعَكَ.

(۲۶۵۴۵) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مشرکین کی ہجو بیان کرو۔ بے شک حضرت جبرائیل علیہ السلام تمہارے ساتھ ہیں۔

(٢٦٥٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ ، قَالَ :كُنَّا نُجَالِسُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَاشَدُونَ الأَشْعَارَ وَيَذْكُرُونَ أَمْرَ الْجَاهِلِيَّةِ.

(۲۶۵۴۶) حضرت اعمش ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو خالد والبی ؒ نے ارشاد فرمایا کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی مجلسوں میں بیٹھا کرتے تھے تو وہ لوگ اشعار پڑھا کرتے تھے اور جاہلیت کے واقعات یاد کرتے تھے۔

(٢٦٥٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عن أسامة ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ :كَانَتْ لِعَبْدِ اللهِ بن رواحة جَارِيَةٌ ، فَكَانَ يُكَاتِمُ امْرَأَتَهُ غَشَيَانَهَا ، قَالَ :فَوَقَعَ عَلَيْهَا ذَاتَ يَوْمٍ ، فَجَاءَ إِلَى امْرَأَتِهِ فَاتَّهَمَتْهُ أَنْ يَكُونَ وَقَعَ عَلَيْهَا ، فَأَنْكَرَ ذَلِكَ فَقَالَتْ له :اقْرَأْ إِذًا الْقُرْآنَ ، فَقَالَ :

شَهِدْتُ بِإِذْنِ اللهِ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ الَّذِي فَوْقَ السَّمَاوَاتِ مِنْ عَلُ
وَأَنَّ أَبَا يَحْيَى وَيَحْيَى كِلاَهُمَا لَهُ عَمَلٌ فِي دِينِهِ مُتَقَبَّلُ

فَقَالَتْ :أَوْلَى لكَ.

(۲۶۵۴۷) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی ایک باندی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ اُس سے جماع کرنے کو اپنی بیوی سے چھپاتے تھے۔ ایک دن آپ رضی اللہ عنہ نے اس اسے جماع کیا اور جب اپنی بیوی کے پاس آئے تو اس نے آپ رضی اللہ عنہ پر الزام لگایا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اس باندی سے جماع کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار کیا تو آپ رضی اللہ عنہ کی بیوی نے آپ سے کہا: اگر

ایسی بات ہے تو قرآن پڑھو: آپ رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار پڑھ دیئے۔ (ترجمہ) میں اللہ کے حکم سے گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس اللہ کے رسول ہیں جو آسمانوں کے اوپر ہے۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام اور ان کے والد دونوں کا عمل اس دین میں قابلِ قبول ہے۔ اس نے کہا: تم سچے ہو۔

(٢٦٥٤٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَن مِسْعَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَن خَيْثَمَةَ ، قَالَ أَتَى عُمَرَ شَاعِرٌ فَقَالَ : أُنْشِدُك ، فَاسْتَنْشَدَهُ ، فَجَعَلَ هُوَ يُنْشِدُهُ ، فَذَكَرَ مُحَمَّدًا فَقَالَ : غَفَرَ اللَّهُ لِمُحَمَّدٍ بِمَا صَبَرَ ، قَالَ : يَقُولُ عُمَرُ : قَدْ فَعَلَ ، ثُمَّ أَبَا بَكْرٍ جَمِيعًا وَعُمَرَ ، فَقَالَ : مَا شَاءَ اللَّهُ.

(۲۶۵۴۸) حضرت خیثمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شاعر آیا اور کہنے لگا: کیا آپ رضی اللہ عنہ کو شعر سناؤں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے شعر سنانے کا کہا: تو وہ شعر سنا رہا تھا کہ اس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا اور کہا: اللہ تعالیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درجات بلند فرمائے آپ نے تکالیف پر بہت صبر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تحقیق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا پھر اس نے یہ مصرعہ پڑھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو اللہ نے چاہا۔

(٢٦٥٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَن مُصْعَبِ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : تَمَثَّلَ الْبَرَاءُ بَيْتًا مِنْ شِعْرٍ فَقُلْت : تُمَثِّلُ أَخِي بِبَيْتٍ مِنْ شِعْرٍ لَا تَدْرِي لَعَلَّهُ آخِرُ شَيْءٍ تَكَلَّمْت بِهِ ، قَالَ : لَا أَمُوتُ عَلَى فِرَاشِي ، لَقَدْ قَتَلْت مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَالْمُنَافِقِينَ مِئَة إِلَّا رَجُلاً.

(۲۶۵۴۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ ایک شعر گنگنا رہے تھے، میں نے ان سے کہا کہ آپ شعر گنگنا رہے ہیں، اگر آپ کو اس حالت میں موت آ گئی تو کیا ہوگا۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں اپنے بستر پر نہیں مروں گا۔ میں نے ننانوے مشرکوں اور منافقوں کو قتل کیا ہے۔

(٢٦٥٥٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ أَجْلِسُ مَعَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَعَلَّهُمْ لَا يَذْكُرُونَ إِلَّا الشِّعْرَ حَتَّى يَتَفَرَّقُوا.

(۲۶۵۵۰) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو خالد والبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے ساتھ بیٹھا کرتا تھا۔ بعض اوقات وہ اپنی مجالس میں صرف اشعار کا ہی تذکرہ کیا کرتے تھے۔

(٢٦٥٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ كَانَ أَبُو بَكْرٍ شَاعِرًا ، وَكَانَ عُمَرُ شَاعِرًا ، وَكَانَ عَلِيٌّ شَاعِرًا.

(۲۶۵۵۱) امام شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ شاعر تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ شاعر تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی شاعر تھے۔

(٢٦٥٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُجَالِدٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَامِرٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ ، أَنَّهُ أَتَى عُمَرَ فِي نَفَرٍ مِنْ غَطَفَانَ فَذَكَرُوا الشِّعْرَ فَقَالَ عُمَرُ : أَيُّ شُعَرَائِكُمْ أَشْعَرُ ؟ فَقَالُوا : أَنْتَ أَعْلَمُ يَا أَمِيرَ

الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ : مَنِ الَّذِي يَقُولُ :

أَتَيْتُك عَارِيًا خَلِقًا ثِيَابِي عَلَى خَوْفٍ تُظَنُّ بِي الظُّنُونُ

فَأَلْفَيْت الأَمَانَةَ لَمْ تَخُنْهَا كَذَلِكَ كَانَ نُوحٌ لاَ يَخُونُ

قُلْنا النَّابِغَةُ , ثُمَّ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ ، ثُمَّ قَالَ : مَنِ الَّذِي يَقُولُ :

حَلَفْت فَلَمْ أَتْرُكْ لِنَفْسِكَ رِيبَةً وَلَيْسَ وَرَاءَ اللهِ لِلْمَرْءِ مَذْهَبُ

ثُمَّ قَالَ : مَنِ الَّذِي يَقُولُ :

إلاَّ سُلَيْمَانَ إذْ قَالَ الإِلَهُ لَهُ قُمْ فِي الْبَرِيَّةِ فَازْجُرْهَا عَلَى الْفَنَدِ

قُلْنَا : النَّابِغَةُ ، قَالَ : هَذَا أَشْعَرُ شُعَرَائِكُمْ.

(۲۶۵۵۲) حضرت عامر ریٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت ربعی بن حراش ریٹھیڈ نے ارشاد فرمایا: میں غطفان کے لشکر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو وہ لوگ شعروں کا تذکرہ کررہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے شعراء میں سب سے بڑا شاعر کون سا ہے؟ ان لوگوں نے جواب دیا: امیر المؤمنین! آپ رضی اللہ عنہ زیادہ جانتے ہیں۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ شعر کس نے کہا؟ (ترجمہ) میں تیرے پاس اس حال میں آیا کہ میں ننگے پاؤں تھا اور میرے کپڑے پرانے تھے۔ بہت سے اندیشوں نے مجھے گھیرا ہوا تھا۔ میں اپنی امانت کو اس حال میں پایا کہ تو نے اس میں خیانت نہ کی تھی۔ حضرت نوح علیہ السلام بھی خیانت نہ کیا کرتے تھے۔

ہم لوگوں نے جواب دیا: نابغہ نے، آپ رضی اللہ عنہ پھر ایسے ہی فرمایا اور پوچھا: یہ شعر کس نے کہا؟ (ترجمہ) میں قسم کھاتا ہوں تاکہ تیرے دل میں کوئی شک باقی نہ رہے۔ اور اللہ کے سوا تو آدمی کا کوئی مذہب نہیں ہے۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ شعر کس نے کہا؟ (ترجمہ) سوائے سلیمان کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان سے کہا لوگوں میں کھڑے ہو جاؤ اور انہیں دنیا کے فانی ہونے کا درس دو۔

ہم نے جواب دیا: نابغہ نے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تمہارے شعراء میں سب سے بڑا شاعر ہے۔

(۲٦٥٥٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ اسْتَنْشَدَ مَعْدِي كَرِبَ فَأَنْشَدَهُ ، وَقَالَ : مَا اسْتَنْشَدْت فِي الإِسْلاَمِ أَحَدًا قَبْلَك.

(۲۶۵۵۳) حضرت ابوالضحیٰ ریٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے معدی کرب رضی اللہ عنہ سے شعر سنانے کا مطالبہ کیا، اور فرمایا: میں نے اسلام لانے کے بعد تجھ سے پہلے کسی سے بھی شعر سنانے کا مطالبہ نہیں کیا۔

(۲٦٥٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سَعِيدِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو بَكْرٍ : رُبَّمَا قَالَ الشَّاعِرُ الْكَلِمَةَ الْحِكْمِيَّةَ.

(۲۶۵۵۴) حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کبھی کبھار شاعر پر حکمت بات

کہہ دیتا ہے۔

(٢٦٥٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هَانِءٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ :

اشْدُدْ حَيَازِيمَكَ لِلْمَوْتِ فَإِنَّ الْمَوْتَ لَاقِيكَا
وَلَا تَجْزَعْ مِنَ الْمَوْتِ إِذَا حَلَّ بِوَادِيكَا

(۲۶۵۵۵) حضرت ھانی ویشیئ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ شعر پڑھتے ہوئے سُنا: (ترجمہ) تو اپنے سینہ کو موت کے لیے تیار کر لے...... اس لیے کہ موت تجھ سے ملاقات کرنے والی ہے اور تو ہرگز موت سے نہ ڈر...... جب موت تیری وادی میں اتر آئے۔

(٢٦٥٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ لِلْمُرَادِيِّ :

أُرِيدُ حَيَاتَهُ وَيُرِيدُ قَتْلِي عَذِيرَكَ مِنْ خَلِيلِكَ مِنْ مُرَادِ

(۲۶۵۵٦) حضرت ابن سیرین ویشیئ فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب نے عبد الرحمٰن بن ملجم مرادی سے یوں کہا: (ترجمہ) میں اس کی زندگی کا ارادہ کرتا ہوں اور وہ میرے قتل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ تم قبیلہ مراد میں سے کسی ایسے دوست کو لاؤ جو تمہارا عذر تسلیم کرے۔

(٢٦٥٥٧) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ مُجَمِّعٍ ، قَالَ : بَنَى عَلِيٌّ سِجْنًا فَسَمَّاهُ نَافِعًا ، ثُمَّ بَدَا لَهُ فَكَسَّرَهُ وَبَنَى أَحْصَنَ مِنْهُ ، ثُمَّ قَالَ بَيْتَ شِعْرٍ :

أَلَمْ تَرَوْنِي كَيِّسًا مُكَيِّسًا بَنَيْتُ بَعْدَ نَافِعٍ مُخَيَّسًا

(۲۶۵۵۷) حضرت مجمع ویشیئ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک جیل بنائی اور اس کا نام نافع رکھا پھر آپ رضی اللہ عنہ کے ذہن میں کوئی خیال آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسے توڑ کر اس سے بھی مضبوط جیل بنائی پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ شعر کہا: (ترجمہ) کیا میں تمہیں صاحب عقل اور معروف عقلمند نہیں لگتا۔ میں نے نافع جیل کے بعد مخیس جیل بنا دی۔

(٢٦٥٥٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُد ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى الْمُغِيرَةِ أَنْ يَسْتَنْطِقَ الشُّعَرَاءَ عِنْدَهُ.

(۲۶۵۵۸) امام شعبی ویشیئ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ وہ شعراء کو اپنے پاس بلا کر ان سے شعر سنیں۔

(٢٦٥٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَشِيرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَنَحْنُ مُنْطَلِقُونَ إِلَى عَرَفَاتٍ ، فَكُنْتُ أُنْشِدُهُ الشِّعْرَ ، وَيَفْتَحُهُ عَلَيَّ.

(۲۶۵۵۹) حضرت عبد الملک بن ابی بشیر ویشیئ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ ویشیئ نے ارشاد فرمایا: کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل رہا تھا اور ہم لوگ عرفات کے میدان کی طرف جا رہے تھے۔ اور میں شعر پڑھ رہا تھا آپ رضی اللہ عنہ میری غلطیاں درست

فرمارہے تھے۔

(٢٦٥٦٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : خَرَجْت مَعَ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ إِلَى الْكُوفَةِ ، فَكَانَ لاَ يَأْتِي عَلَيْهِ يَوْمٌ إِلاَّ أَنْشَدَنَا فِيهِ الشِّعْرَ.

(٢٦٥٦٠) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مطرف بن عبد اللہ ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ میں حضرت عمران بن حصین ؓ کے ساتھ کوفہ کی جانب نکلا۔ پس ان پر کوئی دن نہیں گزرتا تھا مگر یہ کہ وہ ہمیں شعر سناتے تھے۔

(٢٦٥٦١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ ، قَالَ : كَانَ آخِرُ مَجْلِسٍ جَلَسْنَا فِيهِ مَعَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مَجْلِسًا تَنَاشَدْنَا فِيهِ الشِّعْرَ.

(٢٦٥٦١) امام محمد بن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت کثیر بن افلح ؒ نے ارشاد فرمایا: سب سے آخری مجلس جس میں ہم حضرت زید بن ثابت ؓ کے ساتھ بیٹھے تھے وہ مجلس تھی جس میں ہم نے اشعار پڑھے تھے۔

(٢٦٥٦٢) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهِيَ وَبِيئَةٌ فَاشْتَكَى أَبُو بَكْرٍ وَاشْتَكَى بِلاَلٌ ، قَالَتْ : فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ تعني إِذَا أَفَاقَ يَقُولُ :

كُلُّ امْرِءٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ ... وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

قَالَتْ : وَكَانَ بِلاَلٌ إِذَا أَفَاقَ يَقُولُ :

أَلاَ لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً ... بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ

وهَلْ أَرِدَنَّ يَوْمًا مِيَاهَ مِجَنَّةٍ ... وَهَلْ يَبْدُوَنَّ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ

(٢٦٥٦٢) حضرت عروہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ ؓ نے ارشاد فرمایا: ہم لوگ مدینہ آئے اس حال میں کہ مدینہ وباء زدہ جگہ تھی، پس حضرت ابو بکر ؓ اور حضرت بلال ؓ بیمار ہو گئے۔ جب حضرت ابو بکر ؓ صحت مند ہوئے تو آپ ؓ یہ شعر پڑھتے تھے: (ترجمہ) ہر آدمی اپنے گھر والوں میں صبح کرتا ہے اس حال میں کہ موت اس کی جوتی کے تسمہ سے بھی قریب ہوتی ہے۔ اور جب حضرت بلال ؓ صحت مند ہوئے تو وہ یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔ (ترجمہ) کاش اے میرے شعر: میں رات گزاروں مکہ کی وادی میں اس حال میں کہ میرے اردگرد اذخر اور ثمامہ کی گھاس ہو۔ اور کیا میں کسی دن مجنہ کے پانی کی جگہ اتروں گا اور کیا میرے سامنے شامہ اور طفیل چشمے ظاہر ہوں گے۔

(٢٦٥٦٣) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَتْ تَتَمَثَّلُ هَذَيْنِ الْبَيْتَيْنِ مِنْ قَوْلِ لَبِيدٍ:

ذَهَبَ الَّذِينَ يُعَاشُ فِي أَكْنَافِهِمْ ... وَبَقِيت فِي خَلَفٍ كَجِلْدِ الأَجْرَبِ

يَتَأَكَّلُونَ مَشِيحَةً وَخِيَانَةً ... وَيُعَابُ قَائِلُهُمْ وَإِنْ لَمْ يَشْغَبْ

(٢٦٥٦٣) حضرت عروہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ ؓ لبید کے اشعار میں سے اکثر ان دو مصرعوں کو پڑھا کرتی تھیں۔

(ترجمہ) وہ لوگ چلے گئے جن کی حفاظت میں زندگی گزاری جاتی تھی۔ اور میں باقی رہ گئی پیچھے خارش زدہ اونٹ کی کھال کی طرح۔ اور لوگ چغلیاں اور خیانت کرتے ہیں۔ اور کہنے والے کو عیب لگایا جاتا ہے اگر چہ وہ فساد نہ پھیلاتا ہو۔

(٢٦٥٦٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ عُمَرُ يَتَمَثَّلُ بِهَذَا الْبَيْتِ :

إِلَيْك تَعْدُو قَلِقًا وَضِينُهَا

مُعْتَرِضًا فِي بَطْنِهَا جَنِينُهَا.

مُخَالِفًا دِينَ النَّصَارَى دِينُهَا.

(۲۶۵۶۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس شعر کو پڑھا کرتے تھے۔ (ترجمہ) وہ تیرے پاس پریشان ہو کر اس حال میں بھاگتی ہوئے آئے گی کہ اس کے پیٹ کا بچہ تکلیف اٹھائے گا۔ اس کا دین نصاریٰ کے دین کے مخالف ہوگا۔

(٢٦٥٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيْهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ بَعْدَ مَا كُفَّ بَصَرُهُ ، فَقِيلَ لَهَا ، أَتُدْخِلِينَ عَلَيْك هَذَا الَّذِي قَالَ اللَّهُ : ﴿وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ قَالَتْ : أَوَلَيْسَ فِي عَذَابٍ عَظِيمٍ ، قَدْ كُفَّ بَصَرُهُ ، قَالَ : فَأَنْشَدَهَا بَيْتًا ، قَالَهُ لابْنَتِهِ :

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ وَتُصْبِحُ غَرْثَى مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ

قَالَتْ : لَكِنَّ أَنْتَ لَسْت كَذَلِكَ.

(۲۶۵۶۵) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنی بینائی چلے جانے کے بعد آئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتایا گیا کہ آپ کے پاس وہ شخص آیا ہے جس کے بارے میں اللہ رب العزت نے یوں فرمایا: کہ جس نے اٹھایا اس کا بڑا بوجھ اس کے لیے بڑا عذاب ہے؟! آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا وہ بڑے عذاب میں نہیں ہے کہ تحقیق اس کی بینائی چلی گئی۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں شعر سنایا جو اپنی بیٹی کے لیے کہا تھا۔ (ترجمہ) وہ پاکدامن ہیں، بے عیب ہیں، کسی برے کام کا انہوں نے ارتکاب نہیں کیا۔ وہ پاکدامن عورتوں کے عزت پر انگلی نہیں اٹھاتیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: لیکن تم ایسے نہیں ہو۔

(٢٦٥٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي فَزَارَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى أَنْشَدَ شِعْرًا فِي الْمَسْجِدِ وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيمُ.

(۲۶۵۶۶) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ نے مسجد میں شعر پڑھے اس حال میں کہ مؤذن اقامت کہہ رہا تھا۔

(٢٦٥٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : مَا رَأَيْت أَحَدًا أَعْلَمَ بِشِعْرٍ ، وَلاَ فَرِيضَةٍ ، وَلاَ أَعْلَمَ بِفِقْهٍ مِنْ عَائِشَةَ.

(۲۶۵۶۷) حضرت ھشام بن عروہ ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ ؒ نے ارشاد فرمایا: میں نے حضرت عائشہ ؓ سے زیادہ کسی کو اشعار، فرائض اور فقہ کو جاننے والا نہیں دیکھا۔

(۲۶۵۶۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ فُرَاتٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :(الْقَانِعُ) السَّائِلُ ، ثُمَّ أَنْشَدَ بيت شَمَّاخٍ وَقَالَ :
لَمَالُ الْمَرْءِ يُصْلِحُهُ فيغني ... مَفَاقِرُهُ أَعَفُّ مِنَ الْقَنُوعِ.

(۲۶۵۶۸) حضرت فرات ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ قرآن مجید میں القانع سے مراد سوال کرنے والا ہے۔ پھر آپ ؒ نے شماخ کا یہ شعر پڑھا۔ (ترجمہ) آدمی کا مال درستی پیدا کرتا ہے اور اس کے فقر کو مالداری سے بدل کر اسے سوال کرنے والوں کے مقابلے میں عفیف بنا دیتا ہے۔

(۲۶۵۶۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنْ عَامِرٍ ﴿فَإِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ﴾ قَالَ :بِالأَرْضِ ، ثُمَّ أَنْشَدَ بيتا لأُمَيَّةَ :
فأتانا بلَحْمِ بسَاهِرَةٍ وَبَحْرٍ

(۲۶۵۶۹) حضرت بیان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ؒ نے قرآن کی آیت: ﴿فَإِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ﴾ کے بارے میں ارشاد فرمایا: ساھرۃ سے مراد زمین ہے۔ پھر آپ ؒ نے امیہ کے شعر کا یہ مصرعہ پڑھا۔ (ترجمہ) وہ ہمارے پاس زمین اور سمندر کے گوشت کے ساتھ آیا۔

(۲۶۵۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ :مَا سَمِعت الْحَسَنَ يَتَمَثَّلُ بِبَيْتٍ مِنْ شِعْرٍ قَطُّ إلاَّ هَذَا الْبَيْتَ :
لَيْسَ مَنْ مَاتَ فَاسْتَرَاحَ بِمَيِّتٍ ... إِنَّمَا الْمَيْتُ مَيِّتُ الأَحْيَاءِ
ثُمَّ قَالَ :صَدَقَ وَاللَّهِ ، إِنَّهُ لَيَكُونُ حَيًّا وَهُوَ مَيِّتُ الْقَلْبِ.

(۲۶۵۷۰) حضرت عاصم ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی بھی حضرت حسن بصری ؒ کو کسی شعر کے مصرعہ کو بطور تمثیل پڑھتے ہوئے نہیں سنا سوائے اس شعر کے: (ترجمہ) اصل مردہ وہ نہیں جو مر گیا اور آرام پا گیا اصل مردہ تو وہ ہے جو زندگی میں مردہ ہے۔
پھر آپ ؒ نے فرمایا: اللہ کی قسم! شاعر نے سچ کہا: بے شک وہ زندہ ہے اس حال میں کہ دل مردار ہے۔

(۲۶۵۷۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ :تَرَكْتُهَا يَعْنِي عَائِشَةَ قَبْلَ أَنْ تَمُوتَ بِثَلاَثِ سِنِينَ ، وَمَا رَأَيْت أَحَدًا أَعْلَمَ بِكِتَابِ اللهِ ، وَلاَ بِسُنَّةٍ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلاَ بِشِعْرٍ ، وَلاَ فَرِيضَةٍ مِنْهَا.

(۲۶۵۷۱) حضرت ھشام ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت عروہ ؒ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت عائشہ ؓ کو ان کی وفات سے تین سال قبل چھوڑا۔ اور میں نے کسی کو بھی آپ ؓ سے زیادہ قرآن مجید، رسول اللہ کی سنت، اشعار اور فرائض کا جاننے والے کوئی نہیں دیکھا۔

(۲۶۵۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، قَالَ :الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ مِسْمَعِ بْنِ مَالِكٍ الْيَرْبُوعِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ :كَانَ

ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا سُئِلَ عَن شَیْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ أَنْشَدَ أَشْعَارًا مِنْ أَشْعَارِهِمْ.

(۲۶۵۷۲) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے قرآن مجید میں سے کسی چیز کے متعلق سوال کیا جاتا تو آپ رضی اللہ عنہ اہل عرب کے اشعار میں سے کوئی شعر پڑھتے۔

(۲۶۵۷۳) حَدَّثَنَا حُسَین بْنُ عَلِیٍّ ، عَنِ ابْنِ أَبْجَرَ ، قَالَ : مَرَّ عَامِرٌ بِرَجُلَیْنِ عِنْدَ مَجْمَعِ طَرِیقَیْنِ وَهُمَا یَغْتَابَانه وَیَقَعَانِ فِیهِ فَقَالَ :

هَنِیئًا مَرِیئًا غَیْرَ دَاءٍ مُخَامِرٍ لِعَزَّةَ مِنْ أَعْرَاضِنَا مَا اسْتَحَلَّتِ

(۲۶۵۷۳) حضرت ابن ابجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ کا گزر دو آدمیوں کے قریب سے ہوا جو دو راستوں کے چننے کی جگہ کے پاس تھے۔ اور وہ دونوں آپ رحمہ اللہ کی غیبت کر رہے تھے اور آپ رحمہ اللہ میں عیب نکال رہے تھے۔ اس پر آپ رحمہ اللہ نے یہ شعر پڑھا: (ترجمہ) بالکل ٹھیک ہیں، خوشحال ہیں اور کسی بیماری کا شکار بھی نہیں، پھر بھی وہ ہماری عزتوں کو اچھالتے ہیں۔

(۲۶۵۷٤) حَدَّثَنَا یَحْیَى بْنُ وَاضِحٍ ، عَن مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَن یَزِیدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَیْطٍ ، عَنْ أَبِی الْحَسَنِ الْبَرَّادِ ، قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآیَةُ ﴿وَالشُّعَرَاءُ یَتَّبِعُهُمَ الْغَاوُونَ﴾ جَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ وَكَعْبُ بْنُ مَالِكٍ وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ یَبْكُونَ ، فَقَالُوا : یَا رَسُولَ اللهِ ، أَنْزَلَ اللَّهُ هَذِهِ الآیَةَ وَهُوَ یَعْلَمُ أَنَّا شُعَرَاءُ ، فَقَالَ : اقْرَؤُوا مَا بَعْدَهَا : ﴿إِلاَّ الَّذِینَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾ أَنْتُمْ ﴿وَانْتَصَرُوا﴾ أَنْتُمْ.

(۲۶۵۷۴) حضرت یزید بن عبد اللہ بن قسیط رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الحسن برّاد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی۔ ''اور رہے شعراء تو ان کے پیچھے بہکے ہوئے لوگ چلتے ہیں۔'' تو حضرت عبد اللہ بن رواحہ رحمہ اللہ، حضرت کعب بن مالک رحمہ اللہ اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ، یہ تینوں حضرات روتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ رب العزت نے یہ آیت اتاری اس حال میں کہ وہ جانتے ہیں کہ ہم لوگ شاعر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کے بعد والی آیت بھی پڑھو: مگر وہ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کیے۔ تم لوگ ہو۔ ترجمہ: وہ لوگ کامیاب ہوئے۔ یہ بھی تم لوگ ہو۔

(۲۶۵۷٥) حَدَّثَنَا وَكِیعٌ ، عَن سُفْیَانَ ، عَن سَلَمَةَ، عَن عِكْرِمَةَ: ﴿وَالشُّعَرَاءُ یَتَّبِعُهُمَ الْغَاوُونَ﴾ قَالَ: عُصَاةُ الْجِنِّ.

(۲۶۵۷۵) حضرت سلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رحمہ اللہ نے قرآن مجید کی آیت ﴿وَالشُّعَرَاءُ یَتَّبِعُهُمَ الْغَاوُونَ﴾ کے متعلق یوں ارشاد فرمایا کہ اس سے نافرمان جن مراد ہیں۔

(۲۶۵۷٦) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِی جَعْفَرٍ الْخَطْمِیِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَبْنِی الْمَسْجِدَ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ یَقُولُ :

أَفْلَحَ مَنْ یُعَالِجُ الْمَسَاجِدَا.

وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :
قَدْ أَفْلَحَ مَنْ يُعَالِجُ الْمَسَاجِدَا.
يَتْلُو الْقُرْآنَ قَائِمًا وَقَاعِدَا.
وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :
وَيَتْلُو الْقُرْآنَ قَائِمًا وَقَاعِدَا.
وَهُمْ يَبْنُونَ الْمَسْجِدَ.

(۲۶۵۷۶) حضرت ابوجعفر خطمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی تعمیر کرانے میں مصروف تھے اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ یہ شعر پڑھ رہے تھے:

(ترجمہ) کامیاب ہوگیا جس نے مسجد بنانے کی محنت کی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تحقیق فلاح پاگیا جس نے مسجد بنانے کی کوشش کی۔

انہوں نے یہ مصرعہ پڑھا۔

(ترجمہ) وہ قرآن پڑھتا ہے کھڑے ہوکر اور بیٹھ کر۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: وہ قرآن کی تلاوت کرتا ہے کھڑے ہوکر اور بیٹھ کر۔

اس موقع پر صحابہ رضی اللہ عنہم مسجد کی تعمیر کررہے تھے۔

(۲۶۵۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، حدَّثَنَا مُجَالِدٌ ، عَنْ عَامِرٍ ، أَنَّ حَارِثَةَ بْنَ بَدْرٍ التَّيْمِيَّ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ ، قَالَ :

أَلَا أَبْلِغَنْ هَمْدَانَ إِمَّا لَقِيتَهَا   سَلَامًا فَلَا يَسْلَمْ عَدُوٌّ يَعِيبُهَا
لَعَمْرُ يَمِينًا إِنَّ هَمْدَانَ تَتَّقِي الإِلَهَ   وَيَقْضِي بِالْكِتَابِ خَطِيبُهَا

وقال :

فَشَيَّبَ رَأْسِي وَاسْتَخَفَّ حلومَنَا   رُعُودُ الْمَنَايَا حَوْلَهَا وَبُرُوقُهَا
وَإِنَّا لَتَسْتَحْلِي الْمَنَايَا نُفُوسُنَا   وَنَتْرُكُ أُخْرَى مَرَّةً مَا نَذُوقُهَا

قَالَ عَامِرٌ :فَحُدِّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ ، فَقَالَ :كُنَّا نَحْنُ أَحَقَّ بِهَذِهِ الأَبْيَاتِ مِنْ هَمْدَانَ.

(۲۶۵۷۷) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حارثہ بن بدر تیمی رحمہ اللہ جو کہ بصری ہیں انہوں نے یہ شعر پڑھا: (ترجمہ) جب تم ہمدان سے ملاقات کروتو انہیں ہماری طرف سے سلام دینا اور پیغام دینا کہ ہمدان کو عیب دار کرنے والا دشمن سالم نہیں رہ سکتا۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ہمدان والے اللہ سے ڈرتے ہیں اور ان کا خطیب کتاب اللہ کی روشنی میں فیصلہ کرتا ہے۔

اور یہ شعر پڑھا: (ترجمہ) میرے سر کے بال سفید ہوگئے اور ہماری عقلوں کو موت کی کڑک اور چمک نے ہلکا کردیا۔

ہمارے دل موت کو میٹھا سمجھتے ہیں اور زندگی کو کڑوا۔

حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں: یہ بات حضرت عبداللہ بن جعفر ؒ کو بیان کی گئی تو آپ ؒ نے فرمایا: ہم لوگ ہمدان سے زیادہ ان اشعار کے حقدار تھے۔

(٢٦٥٧٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ قُدَامَةَ الْجُمَحِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ شُعَيْبٍ ، أَخو عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : لَمَّا رَفَعَ النَّاسُ أَيْدِيَهُمْ مِنْ صِفِّينَ ، قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ :

شَبَّتِ الْحَرْبُ فَأَعْدَدْت لَهَا ... مُفْرَعَ الْحَارِكِ ملويَّ الثبج
يَصِلُ الشَّدَّ بِشَدٍّ فَإِذَا ... ونت الْخَيْلُ مِنَ الشد مَعَجْ
جُرْشُعٌ أَعْظَمُهُ جُفْرَتُهُ ... فَإِذَا ابْتَلَّ مِنَ الْمَاءِ حدج

قَالَ : وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو :

لَوْ شَهِدَت جَمَلٌ مَقَامِي وَمَشْهَدِي ... بِصِفِّينَ يَوْمًا شَابَ مِنْهَا الذَّوَائِبُ
غَدَاةَ أَتَى أَهْلُ الْعِرَاقِ كَأَنَّهُمْ ... سَحَابُ رَبِيعٍ رفّعته الْجَنَائِبُ
وَجِئْنَاهُمْ بِرَدَى كَأَنَّ صُفُوفَنَا ... مِنَ الْبَحْرِ مَدٌّ مَوْجِهِ مُتَرَاكِبُ
وَدَارَتْ رَحَانَا وَاسْتَدَارَتْ رَحَاهُمْ ... سَرَاةَ النَّهَارِ مَا تُوَلَّى الْمَنَاكِبُ
إِذَا قُلْتَ قَدْ وَلَّوْا سِرَاعًا بَدَتْ لَنَا ... كَتَائِبُ مِنْهُمْ فَارْجَحَنَّتْ كَتَائِبُ
فَقَالُوا لَنَا إِنَّا نَرَى أَنْ تُبَايِعُوا ... عَلِيًّا فَقُلْنَا بَلْ نَرَى أَنْ تُضَارِبُوا

(۲۶۵۷۸) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب لوگوں نے صفین جنگ سے اپنے ہاتھ کھڑے کر لیے تو حضرت عمرو بن العاص ؒ نے یہ اشعار کہے: (ترجمہ) جب جنگ نے زور پکڑا تو میں نے اس کے لیے اپنے کندھوں اور سینے کو تیار کرلیا۔ جب تیز چلنے کی وجہ سے گھوڑے سست پڑ جائیں گے تو سختی کا مقابلہ سختی سے ہوگا۔ میرا گھوڑا چوڑے سینے والا اور بڑے پیٹ والا ہے۔ اس کا قد درمیانہ ہے اور جب وہ کسی دیکھتا ہے یا آواز سنتا ہے تو اپنے کان کھڑے کر لیتا ہے۔

اور حضرت عبداللہ بن عمرو ؒ نے یہ اشعار پڑھے: (ترجمہ) اگر جمل نامی عورت صفیں میں میری بہادری کو دیکھ لیتا تو اس کے بال سفید ہو جاتے۔ جب عراق والے اس طرح حملہ آور ہوئے جیسے گھٹا چھاتی ہے۔ ہم اپنے دشمنوں کو نیست و نابود کرنے کے لیے اس طرح آئے ہیں کہ ہمارے لشکر سمندر کی موجوں کی طرح ہیں۔ دن کے روشن ہونے پر ہمارے اور ان کے درمیان جب جنگ تیز ہوئی تو نہ کسی نے پیٹھ پھیر نہ کوئی فرار ہوا۔ جب کوئی کہے کہ وہ تیزی سے پیٹھ پھیر گئے تو اتنی دیر میں ان کے مزید لشکر ظاہر ہو جاتے ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کرلو، ہم کہتے ہیں کہ ہم جنگ کریں گے۔ (محمد عوامہ کی تحقیق کے مطابق ان اشعار کی نسبت ان جلیل القدر صحابہ کی طرف درست نہیں۔ انہوں نے اپنے اس موقف کو بہت سے دلائل سے ثابت کیا

ہے۔ دیکھیے۔ مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۳ صفحہ ۳۰۴)

(٢٦٥٧٩) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حَمْزَةَ أَبِي عِمَارَةَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لِعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ :مَالَكَ وَلِلشِّعْرِ ؟ قَالَ :وَهَلْ يَسْتَطِيعُ الْمَصْدُورُ إِلاَّ أَنْ يَنْفُثَ.

(۲۶۵۷۹) حضرت حمزہ ابوعمارہ ولیٹیلۂ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے فرمایا: تمہیں شعر سے کیا تعلق؟ انہوں نے کہا جو چیز سینے میں ہوا سے نکالے بغیر گزارہ نہیں۔

(٢٦٥٨٠) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : كنت إِذَا لَقِيت عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ فَكَأَنَّمَا أُفَجِّرُ بِهِ بَحْرًا.

(۲۶۵۸۰) امام زہری ولیٹیلۂ فرماتے ہیں کہ میں نے جب بھی حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ سے ملاقات کی گویا میں نے کسی سمندر میں انقلاب پیدا کر دیا ہو۔

(٢٦٥٨١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ :لَمْ يَكُنْ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَحَزِّقِين ، وَلاَ مُتَمَاوِتِينَ ، وَكَانُوا يَتَنَاشَدُونَ الشِّعْرَ فِي مَجَالِسِهِمْ ، وَيَذْكُرُونَ أَمْرَ جَاهِلِيَّتِهِمْ ، فَإِذَا أُرِيدَ أَحَدُهُمْ عَلَى شَيْءٍ مِنْ دِينِهِ دَارَتْ حَمَالِيقُ عَيْنَيْهِ كَأَنَّهُ مَجْنُونٌ.

(۲۶۵۸۱) حضرت ابوسلمہ ولیٹیلۂ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّالِلْفَائِيَّةِ کے صحابہ رضی اللہ عنہم بخل کرنے والے نہیں تھے اور نہ ہی عبادت کی ادائیگیوں میں کمزوری دکھانے والے تھے۔ وہ اپنی مجلسوں میں اشعار پڑھا کرتے تھے، اور زمانہ جاہلیت کے واقعات ذکر کرتے تھے۔ اور جب ان میں سے کسی کے دین کو نشانہ بنانے کا ارادہ کیا جاتا تو ان کے پپوٹوں کا اندرونی حصہ ایسے گھومتا تھا گویا کہ وہ شخص مجنون ہو۔

(٢٦٥٨٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ ، قَالَ :سَمِعته يَقُول كَانَ الْفَرَزْدَق مِن أَشْعَرِ النَّاس.

(۲۶۵۸۲) حضرت محمد بن فضیل ولیٹیلۂ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن شبرمہ ولیٹیلۂ نے ارشاد فرمایا: فرزدق سب سے بڑا شاعر تھا۔

(٢٦٥٨٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ أَبِي سُفْيَان السَّعِدِي ، قَالَ :سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَتَمَثَّلُ هَذَا الْبَيْتَ :

يَسُرُّ الْفَتَى مَا كَانَ قَدَّمَ مِنْ تُقًى إِذَا عَرَفَ الدَّاءَ الَّذِي هُوَ قَاتِلُهُ.

(۲۶۵۸۳) حضرت ابوسفیان سعدی ولیٹیلۂ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بصری ولیٹیلۂ کو کسی شاعر کا یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا:

(ترجمہ) جب آدمی مہلک بیماری کی پہچان حاصل کر لے گا تو اسے اپنے تقویٰ اور پرہیزگاری پر خوشی ہوگی۔

(٢٦٥٨٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَرَاثَ الْخَبَرَ تَمَثَّلَ بِبَيْتِ طَرَفَةَ :وَيَأْتِيكَ بِالأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدْ.

(۲۶۵۸۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بات پہنچنے میں تاخیر ہو جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم طرفہ بن عبد کا یہ شعر پڑھتے: اور زمانہ تمہارے پاس وہ خبریں لائے گا جو تمہیں حاصل نہیں ہیں۔

(٢٦٥٨٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنْتُ أُجَالِسُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي فِي الْمَسْجِدِ فَيَتَنَاشَدُونَ الأَشْعَارَ، وَيَذْكُرُونَ حَدِيثَ الْجَاهِلِيَّةِ.

(۲۶۵۸۵) حضرت عبد الرحمٰن کے والد فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی مجلس میں بیٹھا کرتا تھا وہ لوگ اشعار پڑھتے تھے اور زمانہ جاہلیت کی باتیں ذکر کرتے۔

(٢٦٥٨٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: كُنَّا نَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَجْلِسُ أَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِي، وَكَانُوا يَتَذَاكَرُونَ الشِّعْرَ وَحَدِيثَ الْجَاهِلِيَّةِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلاَ يَنْهَاهُمْ، وَرُبَّمَا تَبَسَّمَ.

(۲۶۵۸۶) حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آتے تھے۔ اور ہم میں ہر کوئی مجلس کے آخری حصہ تک بیٹھتا تھا۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم شعر پڑھتے اور زمانہ جاہلیت کے واقعات کا ذکر کرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو منع نہیں کرتے اور کبھی کبھار مسکرا دیتے۔

(٢٦٥٨٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، قَالَ: صَحِبْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ فِي سَفَرٍ، فَمَا كَانَ يَوْمٌ إِلاَّ يُنْشِدُ فِيهِ شِعْرًا.

(۲۶۵۸۷) حضرت مطرف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں سفر میں حضرت عمران بن حصین رحمہ اللہ کے ساتھ تھا۔ کوئی دن ایسا نہیں گزرا جس میں آپ رضی اللہ عنہ نے شعر نہ پڑھا ہو۔

(٢٦٥٨٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ مُحَمَّدًا وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَالرَّجُلُ يُرِيدُ أَنْ يُصَلِّيَ: أَيَتَوَضَّأُ مَنْ يُنْشِدُ الشِّعْرَ؟ وَيُنْشِدُ الشِّعْرَ فِي الْمَسْجِدِ؟ قَالَ: وَأَنْشَدَهُ أَبْيَاتًا مِنْ شِعْرِ حَسَّانَ ذَلِكَ الرَّقِيقِ، ثُمَّ افْتَتَحَ الصَّلاَةَ.

(۲۶۵۸۸) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کسی آدمی نے جو نماز پڑھنے کا ارادہ کر رہا تھا اس نے حضرت محمد رضی اللہ عنہ سے یہ سوال کیے اس حال میں کہ آپ رحمہ اللہ مسجد میں تھے کیا شعر پڑھنے والا دوبارہ وضو کرے گا؟ اور مسجد میں شعر پڑھا جا سکتا ہے؟ راوی کہتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ان فصیح اشعار کو پڑھا پھر آپ رحمہ اللہ نے نماز شروع کر دی۔

(٢٦٥٨٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ سَرِيعٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي مَدَحْتُ اللَّهَ مَدْحَةً وَمَدَحْتُكَ أُخْرَى، قَالَ: هَاتِ، وَابْدَأْ بِمَدْحِكَ اللَّهَ.

(۲۶۵۸۹) حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یقیناً میں نے اللہ کی مدح وتعریف میں بھی اشعار کہے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سناؤ، اور جو تم نے اللہ کی مدح بیان کی ہے اس سے ابتدا کرو۔

(٢٦٥٩٠) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنا دَيْلَمُ بْنُ غَزْوَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :حَضَرْتُ حَرْبًا فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ :

يَا نَفْسُ أَلَا أَرَاكِ تَكْرَهِينَ الْجَنَّةَ أَحْلِفُ بِاللَّهِ لَتَنْزِلَنَّهْ طائعة أو لَتكرهنَّه

(۲۶۵۹۰) حضرت ثابت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں جنگ میں حاضر تھا کہ حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے نفس! میں دیکھ رہا ہوں کہ تجھے جنت میں جانا پسند نہیں۔ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تجھے جنت میں جانا ہوگا خواہ خوش ہو کر جایا ناخوش ہو کر۔

(٢٦٥٩١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :تَمَثَّلْت بِهَذَا الْبَيْتِ ، وَأَبُو بَكْرٍ يَقْضِي :

وَأَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ ثِمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلأَرَامِلِ

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :ذَاكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۶۵۹۱) حضرت قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: اس حال میں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فیصلہ فرما رہے تھے اور میں یہ شعر پڑھ رہی تھی۔ (ترجمہ) وہ سفید چہرے والا جس کی ذات کے وسیلہ سے بادل مانگے جاتے ہیں۔ وہ یتیموں کی پناہ گاہ اور بیواؤں کی عزت و آبرو ہیں۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(٢٦٥٩٢) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَن مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، أَنَّ رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقُلْ شَيْئًا مِنَ الشِّعْرِ إلاَّ قَدْ قِيلَ له إلاَّ هَذَا :

هَذَا الْحِمَالُ لاَ حِمَالُ خَيْبَرْ هَذَا أَبَرّ رَبَّنَا وَأَطْهَرْ

(۲۶۵۹۲) امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کوئی شعر نہیں کہا سوائے اس شعر کے: (ترجمہ) یہ بوجھ خیبر کے بوجھ کی طرح نہیں ہے۔ یہ ہمارے رب کی طرف سے پاکیزہ اور برکت والا ہے۔ (یہ شعر آپ نے مسجد نبوی کی تعمیر کے وقت کہا تھا)

(٢٦٥٩٣) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ :رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ ، وَكَانَ كَثِيرَ شَعْرِ الصَّدْرِ وَهُوَ يَرْتَجِزُ بِرَجَزِ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ وَهُوَ يَقُولُ :

اللَّهُمَّ لَوْلاَ أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلاَ تَصَدَّقْنَا وَلاَ صَلَّيْنَا

فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الأَقْدَامَ إِنْ لاَقَيْنَا

إِنَّ الْأُلَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا وَإِنْ أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا

(۲۶۵۹۳) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ خندق کے دن دیکھا اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک پر بالوں کی ایک لکیر تھی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے اِن اشعار کو بطور رجز پڑھ رہے تھے۔ اور فرما رہے تھے۔

اے اللہ! اگر آپ کا فضل نہ ہوتا تو ہم ہدایت یافتہ نہ ہوتے۔

اور نہ ہم صدقہ کرتے اور نہ ہم نماز پڑھتے۔

پس تو ہم پر رحمت و سکینہ نازل فرما

اور دشمن سے ملاقات ہونے کی صورت میں ہمیں ثابت قدمی عطا فرما۔

یقیناً ان لوگوں نے ہم پر سرکشی کی۔

اور اگر وہ ہمارے خلاف فتنہ پیدا کریں گے تو ہم قبول نہیں کریں گے۔

(٢٦٥٩٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : مَا وَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُبُرَهُ يَوْمَ حُنَيْنٍ ، قَالَ : وَالْعَبَّاسُ ، وَأَبُو سُفْيَانَ آخِذَانِ بِلِجَامِ بَغْلَتِهِ وَهُوَ يَقُولُ :

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

(۲۶۵۹۴) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ حنین کے دن پیٹھ پھیر کر نہیں بھاگے۔ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کی لگام پکڑی ہوئی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ: میں نبی ہوں، اس میں کوئی جھوٹ نہیں ہے۔ میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔

(٢٦٥٩٥) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَارٍ فَنُكِبَ فَقَالَ :

هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دُمِيتِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ مَا لَقِيتِ .

(۲۶۵۹۵) حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی غزوہ میں چوٹ لگ گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو تو محض ایک انگلی ہے جس سے خود بہہ رہا ہے اور تجھے اللہ کے راستے میں چوٹ آئی ہے۔

(٢٦٥٩٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :

إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الآخِرَهْ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ

(۲۶۵۹۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یقیناً زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔

اے اللہ! تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔

(٢٦٥٩٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي الْمُعَلَّى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ (دَارَسْتَ) وَيَقُولُ :دَارِسٌ كَطَعْمِ الصَّابِ وَالْعَلْقَمِ.

(٢٦٥٩٧) حضرت سعید بن جبیر ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اس آیت کو یوں پڑھتے تھے: ﴿ دارست ﴾۔ اور اس شعر سے استشہاد فرماتے: (ترجمہ) دارس صاب اور علقم کے ذائقہ کی طرف کڑوا ہے۔

(٢٦٥٩٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَفِيَّةَ ، عَنْ شَيْخٍ يُكَنَّى أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : الزَّنِيمُ :اللَّئِيمُ الْمُلْزَقُ ، ثُمَّ أَنْشَدَ هَذَا الْبَيْتَ :

زَنِيمٌ تَدَاعَاهُ الرِّجَالُ زِيَادَةً كَمَا زِيدَ فِي عَرْضِ الأَدِيمِ الأَكَارِعُ

(٢٦٥٩٨) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں مستعمل لفظ زنیم سے مراد کمینہ ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ شعر پڑھا۔ (ترجمہ) کمینے آدمی کی کمینگی کو لوگ اس طرح بڑھا کر بیان کرتے ہیں جیسے چمڑے کو کشادہ کیا جاتا ہے۔

(٢٦٥٩٩) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مَسْعُودُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ ابْنِ عِبَادٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَجُلاً مِنْ بَنِي لَيْثٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أُنْشِدُكَ ؟ قَالَ : لاَ ، فَأَنْشَدَهُ فِي الرَّابِعَةِ مَدْحَةً لَهُ فَقَالَ :إِنْ كَانَ أَحَدٌ مِنَ الشُّعَرَاءِ يُحْسِنُ ، فَقَدْ أَحْسَنْتَ.

(٢٦٥٩٩) حضرت عباد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ بنولیث کا ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شعر سناؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا: نہیں: پھر چوتھی مرتبہ اجازت ملنے کی صورت میں انہوں نے مدحیہ اشعار سنائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی شاعر نیکی کرتا ہے تو تو نے نیکی کی ہے۔

(٢٦٦٠٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :مَا كُنْتُ أَدْرِي مَا قَوْلُهُ :﴿رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ﴾ حَتَّى سَمِعْتُ بِنْتَ ذِي يَزَنٍ تَقُولُ :تَعَالَى أُفَاتِحْكَ.

(٢٦٦٠٠) حضرت قتادہ ویشید فرماتے ہی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں اللہ رب العزت کے قول: ﴿رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ﴾ کے بارے میں نہیں جانتا تھا کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ یہاں تک کہ میں نے بنت ذی یزن کو کہتے ہوئے سنا: آؤ میں تمہارا فیصلہ کروں۔

(٢٦٦٠١) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ، أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ اسْتَنْشَدَ أَبْيَاتَ خَالِدٍ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ.

(٢٦٦٠١) حضرت عامر ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے جبکہ وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے، حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے اشعار پڑھوائے۔

(٢٦٦٠٢) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَحْمِلُ عَلَيْهِمْ حَتَّى يُخْرِجَهُمْ مِنَ

الْأَبْوَابِ وَيَقُولُ :لَوْ كَانَ قِرْنِي وَاحِدًا كَفَيْته ؛

ويقول:

وَلَسْنَا عَلَى الْأَعْقَابِ تَدْمَى كُلُومُنَا وَلَكِنْ عَلَى أَقْدَامِنَا تَقْطُرُ الدِّمَا

(۲۶۶۰۲) حضرت ھشام بن عروہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر ؓ نے اپنے مخالفین پر حملہ کر دیا یہاں تک کہ ان کو دروازوں سے باہر نکال دیا۔ اور آپ ؒ نے یہ رجز پڑھا: (ترجمہ) اگر مجھے اپنے جیسا ایک اور مل جاتا تو میرے لیے کافی ہوتا۔

اور یہ شعر پڑھ رہے تھے۔ (ترجمہ) ہم وہ لوگ نہیں ہیں جن کی کمروں سے خون ٹپکتا ہے، ہمارا خون تو ہمارے پیروں پر گرتا ہے۔

(۲۶۶۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ أَهْلَ الشَّامِ كَانُوا يُقَاتِلُونَ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَيَصِيحُونَ بِهِ :يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ ، فَقَالَ :ابْنُ الزُّبَيْرِ :

وتِلْكَ شَكَاةٌ ظَاهِرٌ عَنك عَارُهَا

فَقَالَتْ أَسْمَاءُ :عَيَّرُوك بِهِ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَتْ :فَهُوَ وَاللَّهِ حَقٌّ.

(۲۶۶۰۳) حضرت ھشام بن عروہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ بن زبیر ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ شام والے حضرت ابن زبیر ؓ سے قتال کر رہے تھے اور چیخ چیخ کر پکار رہے تھے: اے ذات نطاقین کے بیٹے (دو پٹکے باندھنے والی عورت کے بیٹے)۔

حضرت ابن زبیر ؓ نے فرمایا: (ترجمہ) یہ وہ بیماری ہے جس کا عار تجھ سے ظاہر ہو رہا ہے۔

حضرت اسماء ؓ نے پوچھا: کیا وہ لوگ اس سے تجھے عار دلاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں حضرت اسماء ؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ حق ہے۔

(۲۶۶۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يُنْشِدُ الشِّعْرَ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ.

(۲۶۶۰۴) حضرت سفیان ؒ کسی شیخ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر ؓ بیت اللہ کے طواف کے دوران شعر پڑھ رہے تھے۔

(۲۶۶۰٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ دَاوُد ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :لاَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتَّى يَصْحَبَهَا ثَلاَثُ مِئَةِ مَلَكٍ وَسَبْعُونَ مَلَكًا ، أَمَا سَمِعْت أُمَيَّةَ بْنَ أَبِي الصَّلْتِ يَقُولُ :

لَيْسَتْ بِطَالِعَةٍ لَنَا فِي رِسْلِهَا إِلاَّ مُعَذَّبَةً وَإِلاَّ تُجْلَدُ

(۲۶۶۰۵) حضرت داؤد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب ؒ نے ارشاد فرمایا: سورج طلوع نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کے ساتھ تین سو ستر فرشتے ہوتے ہیں۔ کیا تم نے امیہ بن ابی صلت کو کہتے ہوئے نہیں سنا:

یہ سورج ہم پر اپنی خوشی سے طلوع نہیں ہوتا بلکہ اسے عذاب دیا جاتا ہے اور اسے کوڑے مارے جاتے ہیں۔

(۱۱۳) من کرہ أن یکتب أمام الشّعر بسم اللہ الرّحمان الرّحیم

جو شخص شعر کے آغاز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنے کو مکروہ سمجھے

(۲٦٦۰٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَكْتُبَ أَمَامَ الشِّعْرِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

(۲۶۶۰۶) حضرت مجالد فرماتے ہیں کہ امام شعبی شعر کے آغاز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۱۱٤) من کرہ الشّعر وأن یعیہ فِی جوفِہِ

(۲٦٦۰۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لأَنْ يَمْتَلِءَ جَوْفُ الرَّجُلِ قَيْحًا حَتَّى يَرِيَهُ ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِءَ شِعْرًا ، إِلاَّ أَنْ حَفْصًا لَمْ يَقُلْ :جوف.

(۲۶۶۰۷) حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ تم میں سے کسی کے پیٹ کا پیپ سے پر ہو کر خراب ہو جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ شعر و شاعری سے پر ہو۔ حضرت حفص نے اس حدیث کو بیان کرتے ہوئے لفظ جوف کا ذکر نہیں کیا۔

(۲٦٦۰۸) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ يُحَنَّسَ مَوْلَى مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ :بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بالعرج إِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ يُنْشِدُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذُوا الشَّيْطَانَ أَوِ أَمْسِكُوا الشَّيْطَانَ لأَنْ يَمْتَلِءَ جَوْفُ الرَّجُلِ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِءَ شِعْرًا. (بخاری ۳۵۸۸۔ مسلم ۱۷۶۹)

(۲۶۶۰۸) حضرت ابو سعید خدری فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس وادیٔ عرج میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شاعر نے اپنا کلام پیش کرنا شروع کر دیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شیطان کو پکڑو یا یوں فرمایا کہ اس شیطان کو روکو۔ اس لیے کہ تم میں سے کسی کے پیٹ کا پیپ سے بھر جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ شعر و شاعری سے بھرا ہوا ہو۔

(۲٦٦۰۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لأَنْ يَمْتَلِءَ الرَّجُلُ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِءَ شِعْرًا. (بخاری ۶۱۵۴۔ احمد ۲/ ۹۶)

(۲۶۶۰۹) حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ ایک آدمی کا پیٹ پیپ سے پُر ہو جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ شعر و شاعری سے پُر ہو۔

(۲٦٦۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :لأَنْ يَمْتَلِءَ

جَوْفُ الرَّجُلِ قَيْحًا خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِءَ شِعْرًا.

(۲٦٦١٠) حضرت ابوالزعراء ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ ایک آدمی کے پیٹ کا پیپ سے پُر ہو جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ شعر و شاعری سے پُر ہو۔

(٢٦٦١١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُثْمَانَ ، قَالَ :لأَنْ يَمْتَلِءَ جَوْفُ الرَّجُلِ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِءَ شِعْرًا.

(۲٦٦١١) حضرت ابراہیم ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ کسی آدمی کے پیٹ کا پیپ سے پُر ہو جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ شعر و شاعری سے پُر ہو۔

(٢٦٦١٢) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عَائِذٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :لأَنْ يَمْتَلِءَ جَوْفُ الرَّجُلِ قَيْحًا خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِءَ شِعْرًا.

(۲٦٦١٢) حضرت ابوصالح ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ کسی آدمی کے پیٹ کا پیپ سے پُر ہو جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ پیپ سے پُر ہو۔

(٢٦٦١٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَر :لأَنْ يَمْتَلِءَ جَوْفُ الرَّجُلِ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِءَ شِعْرًا.

(۲٦٦١٣) حضرت عمرو بن حریث ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ کسی آدمی کے پیٹ کا پیپ سے پُر ہو جانا اس بات سے بہتر ہے کہ وہ شعر و شاعری سے پُر ہو۔

(٢٦٦١٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، أَنَّهُ تَمَثَّلَ مَرَّةً بِبَيْتِ شِعْرٍ فَسَكَتَ عَنْ آخِرِهِ وَقَالَ :إِنِّي لأَكْرَهُ أَنْ يُكْتَبَ فِي صَحِيفَتِي بَيْتُ شِعْرٍ.

(۲٦٦١٤) حضرت ابوالضحیٰ ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق ولیٹھیز نے ایک مرتبہ کسی شعر کا ایک مصرعہ پڑھا اور دوسرا مصرعہ پڑھنے سے خاموش ہو گئے، اور فرمایا: کہ میں ناپسند کرتا ہوں کہ میرے نامہ اعمال میں شعر کا ایک مصرعہ بھی لکھا جائے۔

(٢٦٦١٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو نَوْفَلِ بْنُ أَبِي عَقْرَب ، قَالَ :سَأَلْتُ عَائِشَةَ :هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُتَسَامَعُ عِنْدَهُ الشِّعْرُ ، قَالَتْ :كَانَ أَبْغَضَ الْحَدِيثِ إِلَيْهِ. (ابوداؤد ۱۴۷۷۔ احمد ۱۳۴)

(۲٦٦١٥) حضرت ابونوفل بن ابوعقرب ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اشعار سنائے جاتے تھے؟ آپ ولیٹھیز نے جواب دیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے مبغوض ترین بات شعر کہنا تھی۔

(٢٦٦١٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانُوا يَكْرَهُونَ مِنَ الشِّعْرِ مَا ضَاهَى الْقُرْآنَ.

(۲۶۶۱۶) حضرت عوام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ صحابہ رضی اللہ عنہم اس شعر کو انتہائی ناپسند کرتے تھے جو قرآن مجید کے مشابہ ہو۔

(۲۶۶۱۷) حَدَّثَنَا الأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لأَنْ يَمْتَلِءَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا يَرِيهِ ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِءَ شِعْرًا. (مسلم ۱۷۶۹۔ احمد ۱/ ۱۷۵)

(۲۶۶۱۷) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ تم میں سے کسی کا پیٹ کا پیپ سے پُر ہو جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ شعر و شاعری سے پُر ہو۔

(۱۱۵) من كره المعاريض ومن كان يحبّ ذلك

جو توریہ کو مکروہ سمجھتا ہے اور جو اس کو پسند کرتا ہے

(۲۶۶۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ ، قَالَ :سَمِعْتُ حَبِيبَ بْنَ شَهِيدٍ يَذْكُرُ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ :مَا يَسُرُّنِي أَنَّ لِي بِمَا أَعْلَمُ مِنْ مَعَارِيضِ الْقَوْلِ مِثْلَ أَهْلِي وَمَالِي ، أَوَلاَ يَحسَبُونَ أَنِّي أَوَدُّ أَنَّ لِي مِثل أَهلِي وَمالِي وَدِدتُ أَنَّ لِي مِثل أَهلِي وَمالِي ، ثُمَّ مِثْلَ أَهْلِي وَمَالِي .

(۲۶۶۱۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کلام کا جو ہیر پھیر میں جانتا ہوں مجھے پسند نہیں کہ میرے لیے اس جتنا مال اور عیال ہوں مجھے پسند نہیں اور لوگ یہ گمان نہیں کرتے کہ میں خواہش کرتا ہوں کہ میرے لیے میرے اہل اور عیال کے مثل ہو اور میں خواہش کرتا ہوں کہ میرے لیے میرے اہل اور مال کے مثل ہو پھر میرے اہل اور مال کا مثل ہو۔

(۲۶۶۱۹) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :إِنَّ فِي الْمَعَارِيضِ مَا يَكُفُّ ، أَوْ يَعِفُّ الرَّجُلَ عَنِ الْكَذِبِ.

(۲۶۶۱۹) حضرت ابو عثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ توریہ آدمی کو جھوٹ سے بچاتا ہے یا یوں فرمایا: کہ جھوٹ کی شرمندگی سے بچاتا ہے۔

(۲۶۶۲۰) حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ :إِنَّ فِي الْمَعَارِيضِ لَمَنْدُوحَةً عَنِ الْكَذِبِ. (ابن عدی ۴۹۔ بیهقی ۱۹۹)

(۲۶۶۲۰) حضرت مطرف بن شخیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ توریہ کے ذریعہ جھوٹ سے بچا جا سکتا ہے۔

(۲۶۶۲۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ :بَلَغَنِي عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ قَالَ :مَا أُحِبُّ لِي بِالْمَعَارِيضِ كَذَا وَكَذَا.

(۲۶۶۲۱) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں پسند نہیں کرتا کہ میرے لیے توریہ کے عوض اتنا اور اتنا مال ہو۔

(۲۶۶۲۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ لَهُمْ كَلاَمٌ يَتَكَلَّمُونَ بِهِ يَدْرَؤُونَ بِهِ عَنْ أَنْفُسِهِمْ مَخَافَةَ الْكَذِبِ.

(۲۶۶۲۲) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ صحابہ رضی اللہ عنہم ایسا کلام کرتے تھے کہ اس کلام کے ذریعے خود سے جھوٹ کے خدشہ کو دور کرتے تھے۔

(۲۶۶۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شَهِيدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ : مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِنَصِيبِي مِنَ الْمَعَارِيضِ مِثْلَ أَهْلِي وَمَالِي ، وَلَعَلَّكُمْ تَرَوْنَ أَنِّي لاَ أُحِبُّ أَنَّ لِي مِثْلَ أَهْلِي وَمَالِي، وَوَدِدْتُ أَنَّ لِي مِثْلَ أَهْلِي وَمَالِي.

(۲۶۶۲۳) حمید بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں خواہش نہیں ہے کہ میرے لیے کلام کے ہیر پھیر میں میرے مال اور میرے اہل کے مثل ہو۔ تمہارا خیال ہے کہ میں پسند نہیں کرتا کہ میرے لیے میرے اہل اور میرے مال کے مثل ہو اور میری خواہش ہے کہ میرے لیے میرے اہل اور میرے مال کے مثل ہو۔

(۱۱۶) ما يكره أن يقول الرّجل لأخيه

کسی کا اپنے بھائی کے لیے ان الفاظ کا استعمال کرنا مکروہ ہے

(۲۶۶۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لاَ تَقُلْ لِصَاحِبِكَ يَا حِمَارُ ، يَا كَلْبُ ، يَا خِنْزِيرُ ، فَيَقُولَ لَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ : أَتَرَانِي خُلِقْتُ كَلْبًا ، أَوْ حِمَارًا ، أَوْ خِنْزِيرًا ؟.

(۲۶۶۲۴) حضرت علاء بن مسیب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیب ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ تم اپنے ساتھی کو یوں مت کہو۔ اے گدھے، اے کتے، اے خنزیر، پس وہ قیامت کے دن تمہیں یوں کہے گا۔ تمہارا میرے بارے میں کیا خیال ہے کیا مجھے کتا یا گدھا یا خنزیر پیدا کیا گیا تھا؟

(۲۶۶۲٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : اسْتَسْقَى مُوسَى لِقَوْمِهِ فَقَالَ : اشْرَبُوا يَا حَمِيرُ ، قَالَ : فَقَالَ اللَّهُ لَهُ : لاَ تُسَمِّ عِبَادِي حَمِيرًا.

(۲۶۶۲۵) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ نے اپنی قوم کے لیے پانی مانگا پھر ان سے کہا: اے گدھو! پیو اس پر اللہ رب العزت نے ان سے فرمایا: میرے بندوں کو گدھے کے نام سے مت پکارو۔

(۲٦٦٢٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَقُولُونَ : إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ : يَا حِمَارُ

يَا كَلْبُ يَا خِنْزِيرُ ، قَالَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ :أَتَرَانِي خَلَقْتُه كَلْبًا ، أَوْ حِمَارًا ، أَوْ خِنْزِيرًا ؟.

(۲۶۶۲۶) حضرت اعمش ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ جب کوئی شخص کسی کو یوں کہتا: اے گدھے، اے کتے، اے خنزیر، تو صحابہ ؓ اس شخص کو کہا کرتے تھے۔ کہ اللہ قیامت کے دن تمہیں یوں فرمائیں گے: کہ تمہارا میرے بارے میں کیا خیال ہے کہ میں نے اس کو کتا یا گدھا یا خنزیر پیدا کیا تھا؟

(٢٦٦٢٧) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَن دَاوُد بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَن بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُزَنِيِّ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لِرَجُلٍ كَلَّمَ صَاحِبَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ :أَمَّا أَنْتَ فَحِمَارٌ ، وَأَمَّا صَاحِبُكَ فَلاَ جُمُعَةَ لَهُ.

(۲۶۶۲۷) حضرت علقمہ بن عبد اللہ ؒ فرماتے ہیں کہ ایک دن جمعہ کے خطبہ کے دوران ایک شخص دوسرے سے باتیں کر رہا تھا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضرت ابن عمر ؓ نے اس سے کہا کہ تم گدھے ہو اور تمہارے اس ساتھی کا جمعہ نہیں ہوا۔

(١١٧) ما يكره للرّجل أن ينتمِي إليهِ وليس كذلك

آدمی کے لیے مکروہ ہے کہ وہ خود کو کسی کی طرف منسوب کرے حالانکہ ایسی بات نہ ہو

(٢٦٦٢٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَن سَعْدٍ ، وَأَبِي بَكْرَةَ ، كِلاَهُمَا يَقُولُ :سَمِعَتْه أُذُنَايَ ، وَوَعَاهُ قَلْبِي مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ ، وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ ، فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ. (مسلم ١١٥۔ ابن ماجه ٢٦١٠)

(۲۶۶۲۸) حضرت سعد ؓ اور حضرت ابو بکرہ ؓ یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ ہمارے کانوں نے سنا اور ہمارے دل نے اس بات کو محفوظ کیا کہ محمد ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی کو غیر باپ کی طرف منسوب کرے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے تو جنت اس شخص پر حرام ہے۔

(٢٦٦٢٩) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَن شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَن مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، رَفَعَهُ ، قَالَ :مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ فَلَنْ يَرِيحَ رِيحَ الْجَنَّةِ ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ نُعَيْمُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ ، وَكَانَ مُعَاوِيَةُ أَرَادَ أَنْ يَدَّعِيَهُ ، قَالَ لِمُعَاوِيَةَ :إِنَّمَا أَنَا سَهْمٌ مِنْ كِنَانَتِكَ ، فَاقْذِفْنِي حَيْثُ شِئْتَ. (ابن ماجه ٢٦١١۔ احمد ١٧١)

(۲۶۶۲۹) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو ؓ نے مرفوعاً حدیث بیان فرمائی کہ جو شخص کسی کو غیر باپ کی طرف منسوب کرے، وہ ہرگز جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکے گا۔ جب نعیم بن ابی امیہ نے یہ معاملہ دیکھا اس حال میں کہ حضرت معاویہ ؓ کا ارادہ تھا کہ وہ اس کو غیر باپ کی طرف منسوب کریں تو اس نے حضرت معاویہ ؓ سے فرمایا: بے شک میں تو آپ کے ترکش کا ایک تیر ہوں آپ جہاں چاہیں مجھے پھینک دیں۔

(٢٦٦٣٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ.

(مسلم ۱۱۴۶۔ ابوداؤد ۵۰۷۳)

(۲۶۶۳۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص اپنے آقا کے علاوہ کسی سے تعلق رکھے تو اس پر اللہ کی، ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔

(۲۶۶۳۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَهُمْ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ، وَإِنَّ رَاحِلَتَهُ لَتَقْصَعُ بِجَرَّتِهَا، وَإِنَّ لُعَابَهَا يَسِيلُ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَقَالَ: مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، أَوْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ، لاَ يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ، وَلاَ عَدْلٌ، أَوْ قَالَ: عَدْلٌ، وَلاَ صَرْفٌ.

(۲۶۶۳۱) حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے خطاب فرمایا اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر تھے اور سواری کا جانور جگالی کر رہا تھا اور اس کی رال اس کے کندھوں کے درمیان بہہ رہی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی کو غیر باپ کی طرف منسوب کر لے، یا جو شخص اپنے آقا کے علاوہ کسی سے تعلق جوڑے تو اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ اور اس کی کوئی فرض عبادت اور نفلی عبادت قبول نہیں کی جائے گی۔

(۲۶۶۳۲) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، قَالَ: حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْته يَقُولُ: مَنْ تَوَلَّى مَوْلًى بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ.

(۲۶۶۳۲) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر گواہ بنتا ہوں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اپنے آقا کی اجازت کے بغیر کسی کو آقا بنائے تو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔

(۲۶۶۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: كَفَرَ بِاللَّهِ مَنِ ادَّعَى نَسَبًا لاَ يُعْلَمُ، وَتَبَرَّأَ مِنْ نَسَبٍ، وَإِنْ دَقَّ. (دارمی ۲۸۶۳۔ احمد ۲۱۵)

(۲۶۶۳۳) حضرت ابو معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اپنے نسب کو چھوڑ کر کسی دوسرے خاندان کی طرف منسوب ہونے والے نے کفر کیا۔

(۲۶۶۳۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ: سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَانْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ التَّابِعَةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (ترمذی ۲۱۲۰۔ ابوداؤد ۲۸۶۲)

(۲۶۶۳۴) حضرت ابو امامہ باھلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جو کسی کو غیر باپ کی طرف منسوب کرائے اور جو خود کو اپنے آقا کے علاوہ کسی سے منسوب کرے تو اس پر قیامت کے دن تک مسلسل اللہ کی

لعنت ہو۔

(٢٦٦٣٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ ، أَوْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ ، فَعَلَيْهِ لَعَنَةُ اللهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ. (احمد ۱/ ۳۲۸۔ ابو یعلی ۲۵۴۰)

(۲۶۶۳۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی غیر باپ کی طرف اپنی نسبت کرے یا جو اپنے آقا کے علاوہ کسی سے تعلق جوڑے تو اس پر اللہ کی اور ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔

(۱۱۸) ما جاء فِي طلبِ العِلمِ وتعلِيمِهِ

ان روایات کا بیان جو علم سیکھنے اور سکھانے کے بارے میں آتی ہیں

(٢٦٦٣٦) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، قَالَ : أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ فَقَالَ لِي : مَا جَاءَ بِكَ ؟ فَقُلْتُ : ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ ، قَالَ : فَإِنَّ الْمَلاَئِكَةَ تَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ.

(۲۶۶۳۶) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں نے حضرت صفوان بن عسال مرادی رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ رحمہ اللہ نے مجھ سے پوچھا: کس لیے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا علم حاصل کرنے کے لیے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: بلاشبہ ملائکہ اپنے پروں کو طالب علم کے لیے بچھاتے ہیں۔

(٢٦٦٣٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مُعَلِّمُ الْخَيْرِ يَسْتَغْفِرُ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى الْحُوتُ فِي الْبَحْرِ. (دارمی ۳۴۳۔ عبدالبر ۱۸۰)

(۲۶۶۳۷) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: خیر کی بات سکھلانے والے کے لیے ہر چیز دعائے مغفرت کرتی ہے حتی کہ سمندر میں مچھلیاں بھی۔

(٢٦٦٣٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَا يَسْلُكُ رَجُلٌ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهَا الْعِلْمَ إِلاَّ سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ. (ابو داؤد ۳۶۳۸۔ دارمی ۳۴۵)

(۲۶۶۳۸) حضرت عنترہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ کوئی آدمی کسی راستہ پر نہیں چلتا کہ اس میں علم تلاش کرے مگر یہ کہ اللہ رب العزت اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں۔

(٢٦٦٣٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْمُلاَئِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَضْلُ الْعِلْمِ خَيْرٌ مِنْ فَضْلِ الْعِبَادَةِ ، وَمِلاَكُ دِينِكُمُ الْوَرَعُ. (حاکم ۹۲۔ بزار ۲۹۶۹)

(۲۶۶۳۹) حضرت عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے بہتر

ہے۔اور تمہارے دین کی بنیاد تقویٰ ہے۔

(۲۶۶٤۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنِ الأَحْنَفِ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :تَفَقَّهُوا قَبْلَ أَنْ تُسَوَّدُوا. (دارمی ۲۵۰)

(۲۶۶۴۰) حضرت احنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: علم حاصل کرو قبل ازیں کہ تمہیں سردار بنایا جائے۔

(۲۶۶٤۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا ، سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ.

(مسلم ۲۰۷۴۔ ابوداؤد ۳۶۳۸)

(۲۶۶۴۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی راستہ پر چلے تاکہ علم حاصل کرے، اللہ رب العزت اس کے لیے جنت کے راستہ کو آسان فرما دیتے ہیں۔

(۲۶۶٤۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوس ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :مَنْهُومَانِ لاَ يَشْبَعَانِ :طَالِبُ عِلْمٍ وَطَالِبُ دُنْيَا. (دارمی ۳۳۴)

(۲۶۶۴۲) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ دو حریص ایسے ہیں جو کبھی سیر نہیں ہوتے: علم کا خواہش مند اور دنیا کا خواہش مند۔

(۲۶۶٤۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :تَعَلَّمُوا ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لاَ يَدْرِي مَتَى يُخْتَلُ إِلَيْهِ.

(۲۶۶۴۳) حضرت شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: علم حاصل کرو اس لیے کہ کوئی نہیں جانتا کہ وہ کب اس کا محتاج ہو جائے!

(۲۶۶٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :اغْدُ عَالِمًا ، أَوْ مُتَعَلِّمًا ، وَلاَ تَغْدُ بَيْنَ ذَلِكَ.

(۲۶۶۴۴) حضرت ابو عبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تو صبح کر عالم بن کر یا سیکھنے والا بن کر، اس کے علاوہ تو تیسرا بن کر صبح مت کر۔

(۲۶۶٤۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، قَالَ :قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : تَعَلَّمُوا قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ ، فَإِنَّ الْعَالِمَ وَالْمُتَعَلِّمَ فِي الأَجْرِ سَوَاءٌ.

(۲۶۶۴۵) حضرت سالم بن ابو الجعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: علم سیکھو قبل ازیں کہ علم اٹھا لیا جائے۔ بے شک جاننے والا اور سیکھنے والا دونوں اجر میں برابر ہیں۔

(٢٦٦٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : مُعَلِّمُ الْعِلْمِ وَمُتَعَلِّمُهُ فِي الأَجْرِ سَوَاءٌ.

(۲۶۶۴۶) حضرت سالم ویشیلۂ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: علم کا سکھلانے والا اور سیکھنے والا دونوں اجر میں برابر ہیں۔

(٢٦٦٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنَّ الرَّجُلَ لاَ يُولَدُ عَالِمًا ، وَإِنَّمَا الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ.

(۲۶۶۴۷) حضرت ابوالاحوص ویشیلۂ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ بے شک کوئی بھی آدمی عالم بن کر پیدا نہیں ہوتا بے شک علم تو سیکھنے سے حاصل ہوتا ہے۔

(٢٦٦٤٨) حَدَّثَنَا دَاوُد ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ مِثْلَهُ.

(۲۶۶۴۸) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(١١٩) فِي الرَّجُلِ يطلب العِلم يرِيد بِهِ النّاس ويحدِّث بِهِ

اس آدمی کا بیان جو علم سیکھتا ہے، لوگوں کو دکھلانے اور بیان کرنے کے لیے

(٢٦٦٤٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا التيمي ، عَنْ سَيَّارٍ ، عَنْ عَائِذِ اللهِ ، قَالَ : الَّذِي يَتَتَبَّعُ الأَحَادِيثَ لِيُحَدِّثَ بِهَا لاَ يَجِدُ رِيحَ الْجَنَّةِ.

(۲۶۶۴۹) حضرت سیار ویشیلۂ فرماتے ہیں کہ حضرت عائذ اللہ ویشیلۂ نے ارشاد فرمایا: جو شخص احادیث اس لیے تلاش کرتا ہے تاکہ وہ لوگوں کو بیان کرے تو وہ شخص جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔

(٢٦٦٥٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : مَنْ طَلَبَ الْحَدِيثَ ليجاري بِهِ السُّفَهَاءَ ، أَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ ، أَوْ لِيَصْرِفَ بِهِ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ ، فَهُوَ فِي النَّارِ. (دارمی ۳۷۴)

(۲۶۶۵۰) حضرت برد ویشیلۂ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول ویشیلۂ نے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص علم حدیث حاصل کرتا ہے اس نیت سے کہ وہ اس کے ذریعہ بیوقوفوں سے جھگڑا کرے یا اس کے ذریعہ علماء پر فخر کرے یا اس کے ذریعہ لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے تو وہ شخص جہنم میں ہوگا۔

(٢٦٦٥١) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَان ، قَالَ : حدَّثَنَا فُلَيْحٌ ، عَنْ أَبِي طِوَالَةَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللهِ لاَ يَتَعَلَّمُهُ إِلاَّ لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - يَعْنِي رِيحَهَا.

(ابو داؤد ۳۶۵۶۔ ابن ماجہ ۲۵۲)

(۲۶۶۵۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اُس علم کو جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا طلب کی جاتی ہے، اس غرض سے سیکھا کہ وہ اس کے ذریعہ دنیا کی متاع حاصل کرے تو قیامت کے دن اسے جنت کی خوشبو بھی میسر نہیں ہوگی۔

(۱۲۰) فِي الرِّحلةِ فِي طلبِ العِلمِ

علم کی طلب میں سفر کرنے کا بیان

(۲۶۶۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :مَا عَلِمْتُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ كَانَ أَطْلَبَ لِلْعِلْمِ فِي أُفُقٍ مِنَ الآفَاقِ مِنْ مَسْرُوقٍ.

(۲۶۶۵۲) حضرت مجالد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں لوگوں میں سے کسی کو نہیں جانتا کہ اس نے علم طلب کرنے کے لئے حضرت مسروق رحمہ اللہ سے زیادہ دنیا میں سفر کیا ہو۔

(۲۶۶۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ، أَنَّ مَسْرُوقًا رَحَلَ فِي حَرْفٍ، وَأَنَّ أَبَا سَعِيدٍ رَحَلَ فِي حَرْفٍ.

(۲۶۶۵۳) حضرت سفیان رحمہ اللہ کسی شخص سے جس کا انہوں نے نام بیان نہیں کیا، نقل کرتے ہیں کہ طلب علم کے لئے حضرت مسروق رحمہ اللہ ایک کنارے میں روانہ ہوئے اور حضرت ابو سعید رحمہ اللہ دوسرے کنارے میں روانہ ہوئے۔

(۲۶۶۵٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ بِحَدِيثٍ ، ثُمَّ قَالَ لِي :أَعْطَيْتُكَهُ بِغَيْرِ شَيْءٍ ، وَإِنْ كَانَ الرَّاكِبُ لَيَرْكَبُ إِلَى الْمَدِينَةِ فِيمَا دُونَهُ. (بخاری ۵۰۸۳۔ مسلم ۲۴۱)

(۲۶۶۵۴) حضرت صالح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ نے ہمیں ایک حدیث بیان کی پھر ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں یہ حدیث بغیر کسی چیز کے عطا کردی، وگرنہ ایک سوار اس سے بھی کم کے لیے مدینہ تک کا سفر کرتا تھا۔

(۲۶۶۵۵) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، قَالَ :قَالَ لِي الشَّعْبِيُّ أَحَادِيثُ أَعْطَيْنَاكَهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ ، وَإِنْ كَانَ الرَّاكِبُ لَيَرْكَبُ فِيمَا دُونَهَا إِلَى الْمَدِينَةِ.

(۲۶۶۵۵) حضرت عبدہ بن سلیمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے بیان کیا کہ امام شعبی رحمہ اللہ نے مجھ سے فرمایا: کہ بہت سی احادیث ہم نے تمہیں بغیر کسی چیز کے عطا کردی ہیں وگرنہ ایک سوار مدینہ تک اس سے بھی کم کے لیے سفر کرتا تھا۔

(۲۶۶۵٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ ، قَالَ :خَرَجْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ أَطْلُبُ الْعِلْمَ وَالشَّرَفَ.

(۲۶۶۵۶) حضرت ابو مجلز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قیس بن عباد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں مدینہ کی طرف نکلا تاکہ میں علم اور اعزاز طلب کروں۔

(۱۳۱) تذاکر الحدیث

حدیث کا مذاکرہ کرنے کا بیان

(٢٦٦٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :تَحَدَّثُوا ، فَإِنَّ الْحَدِيثَ يَهِيجُ الْحَدِيثَ.

(۲۶۶۵۷) حضرت ابونضرہ ریشیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسعید ریشیلیہ نے ارشاد فرمایا: آپس میں حدیث بیان کیا کرو، اس لیے کہ حدیث ہی حدیث کو ابھارتی ہے۔

(٢٦٦٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :تَزَاوَرُوا وَتَذَاكَرُوا الْحَدِيثَ فَإِنَّكُمْ إِنْ لاَ تَفْعَلُوا يَدْرُسْ.

(۲۶۶۵۸) حضرت عبداللہ بن بریدہ ریشیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: باہم ملاقات کیا کرو۔ اور حدیث کا مذاکرہ کیا کرو اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو حدیث مٹ جائے گی۔

(٢٦٦٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا فِطْرٌ ، عَن شَيْخٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ :تَذَاكَرُوا الْحَدِيثَ ، فَإِنَّ إِحْيَائَهُ ذِكْرُهُ. (دارمی ٦١٩)

(۲۶۶۵۹) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں حدیث کا مذاکرہ کیا کرو، بیشک اس کا مذاکرہ کرنا اس کو زندہ رکھنا ہے۔

(٢٦٦٦٠) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي صِبْيَانَ الْكُتَّابِ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِمْ حَدِيثَهُ كَيْ لاَ يَنْسَى.

(۲۶۶۶۰) حضرت اعمش ریشیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسماعیل بن رجاء ریشیلیہ لکھنے والے بچوں کے پاس تشریف لاتے تھے اور ان کے سامنے اپنی حدیثیں پیش کرتے تا کہ آپ ریشیلیہ ان کو بھول نہ جائیں۔

(٢٦٦٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ :إِذَا سَمِعْت حَدِيثًا فَحَدِّثْ بِهِ حِينَ تَسْمَعُهُ ، وَلَوْ أَنْ تُحَدِّثَ بِهِ مَنْ لاَ يَشْتَهِيهِ ، فَإِنَّهُ يَكُونُ كَالْكِتَابِ فِي صَدْرِك.

(۲۶۶۶۱) حضرت عیسیٰ بن مسیّب ریشیلیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم ریشیلیہ کو یوں فرماتے ہوئے سُنا کہ جب تم کوئی حدیث سنو تو تم اس کو بیان کر دیا کرو جب بھی تم نے اس کو سنا ہو، اور اگر ایسا معاملہ ہو کہ تم نے اسے ایسے شخص کے سامنے بیان کر دیا جو اس کا خواہش مند نہیں ہے تو یہ تمہارے سینہ میں کتاب کی طرح محفوظ ہو جائے گی۔

(٢٦٦٦٢) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ :إِحْيَاءُ الْحَدِيثِ مُذَاكَرَتُهُ ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ :كَمْ مِنْ حَدِيثٍ قَدْ أَحْيَيْته فِي صَدْرِي.

(۲۶۶۶۲) حضرت یزید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ علم حدیث کی بقا مذاکرہ کرنے میں ہے۔ اس پر حضرت عبد اللہ بن شداد ؒ نے ان سے فرمایا: کہ کتنی احادیث ایسی ہیں جو تم نے میرے سینہ میں باقی رکھی ہیں۔

(٢٦٦٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : آفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ، وَإِضَاعَتُهُ أَنْ تُحَدِّثَ بِهِ غَيْرَ أَهْلِهِ. (دارمی ٦٢٤)

(۲۶۶۶۳) حضرت اعمش ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم کی آفت بھولنا ہے، اور علم کا ضائع کرنا یہ ہے کہ اس کو نااہل کے سامنے بیان کیا جائے۔

(٢٦٦٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : آفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ.

(۲۶۶۶۴) حضرت قاسم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: علم کی آفت بھولنا ہے۔

(١٣٢) فِي اللَّعِبِ بِالنَّرْدِ وما جاء فِيهِ

چوسر کھیلنے کا بیان اور اس بارے میں جو روایات منقول ہیں

(٢٦٦٦٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ، فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

(مالك ٩٥٨- احمد ٤/ ٣٩٤)

(۲۶۶۶۵) حضرت ابو موسیٰ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے چوسر کھیلی اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔

(٢٦٦٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيرِ فَكَأَنَّمَا غَمَسَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خِنْزِيرٍ وَدَمِهِ.

(بخاری ۱۲۷۱- مسلم ۱۷۷۰)

(۲۶۶۶۶) حضرت بریدہ ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے چوسر کھیلی گویا کہ اس نے اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون میں ڈبو دیا۔

(٢٦٦٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ. (احمد ٥/ ٣٥٢)

(۲۶۶۶۷) حضرت سلیمان بن بریدہ ؒ سے رسول اللہ ﷺ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(٢٦٦٦٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،

سُئِلَ عَنِ اللَّعِبِ بِالْكَعْبَيْنِ فَقَالَ : إِنَّهَا مَيْسِرُ الأَعَاجِمِ ، قَالَ : وَكَانَ قَتَادَةُ يَكْرَهُ اللَّعِبَ بِكُلِّ شَيْءٍ حَتَّى يَكْرَهَ اللَّعِبَ بِالْعَصَا. (احمد ۱/ ۴۴۶۔ بیہقی ۲۱۵)

(۲۶۶۶۸) حضرت قتادہ ویشید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے نرد کے مہروں کے ساتھ کھیلنے کے متعلق سوال کیا گیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک یہ تو عجمیوں کا جوا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت قتادہ ویشید ہر چیز کے ساتھ کھیلنے کو مکروہ سمجھتے تھے یہاں تک کہ لاٹھی کے ساتھ کھیلنے کو بھی۔

(۲۶۶۶۹) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَجَرِيرٌ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ الضَّرْبِ بِالْكِعَابِ.

(۲۶۶۶۹) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چوسر کے مہروں کے ساتھ کھیلنے سے منع فرمایا۔

(۲۶۶۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : مَثَلُ الَّذِي يَلْعَبُ بِالْكَعْبَيْنِ ، وَلاَ يُقَامِرُ كَمَثَلِ الْمُدَّهِنِ بِشَحْمِهِ ، وَلاَ يَأْكُلُ لَحْمَهُ.

(۲۶۶۷۰) حضرت ابوایوب ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ مثال اس شخص کی جو چوسر کے دو مہروں سے کھیلتا ہے اور جوا نہیں لگاتا اس شخص کی سی ہے جو خنزیر کی چربی کا تیل تو لگاتا ہو اور اس کا گوشت نہ کھاتا ہو۔

(۲۶۶۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَر قَالَ : لأَنْ أَضَعَ يَدِي فِي لَحْمِ خِنْزِيرٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَلْعَبَ بِالنَّرْدِ.

(۲۶۶۷۱) حضرت مجاہد ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت میں ڈالوں یہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے اس بات سے کہ میں چوسر کھیلوں۔

(۲۶۶۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ بُرْدِ بْنِ مَعْمَرِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنِ النَّرْدَشِيرِ ، قَالَتْ : قَبَّحَ اللَّهُ النَّرْدَشِيرَ وَقَبَّحَ مَنْ لَعِبَ بِهَا.

(۲۶۶۷۲) حضرت برد بن معمر بن یزید ویشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے چوسر کے متعلق سوال کیا؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ نے چوسر کو بھلائی سے دور کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے کھیلنے والے کو بھی بھلائی سے دور کیا۔

(۲۶۶۷۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الأَشْعَثِ النَّخَعِيُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ : لأَنْ يَتَلَطَّخَ الرَّجُلُ بِدَمِ خِنْزِيرٍ حَتَّى يَسْتَوْسِعَ مِنه خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَلْعَبَ بِالْكِعَابِ.

(۲۶۶۷۳) حضرت ابوالاشعث نخعی ویشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی خنزیر کے خون میں آلودہ ہو جائے یہ بہتر ہے اس سے کہ وہ چوسر کھیلے۔

(۲۶۶۷۴) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : النَّرْدُ ، أَوِ الشِّطْرَنْجُ مِنَ الْمَيْسِرِ .

(۲۶۶۷۴) حضرت جعفر ؒ کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: کہ چوسر اور شطرنج جوا ہیں۔

(٢٦٦٧٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ إِذَا وَجَدَ نَرْدًا فِي بَيْتٍ كَسَّرَهَا وَضَرَبَ مَنْ لَعِبَ بِهَا.

(۲۶۶۷۵) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: کہ جب کسی کے گھر میں چوسر کے مہرے پائے جاتے تو اس گھر کو توڑ دیا جاتا تھا اور جو شخص یہ کھیلتا تو اس کو مارا جاتا تھا۔

(٢٦٦٧٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَسُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ سُفْيَانُ : عَنْ عَبْدِ اللهِ ، وَقَصَّرَ بِهِ مِسْعَرٌ : إِيَّاكُمْ وَهَذِهِ الْكِعَابَ الْمَوْسُومَةَ الَّتِي تُزْجَرُ زَجْرًا ، فَإِنَّهَا مِنَ الْمَيْسِرِ.

(۲۶۶۷۶) حضرت مسعر ؒ حضرت عبد الملک بن عمیر سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابو الاحوص ؒ نے ارشاد فرمایا: جبکہ حضرت سفیان ؒ حضرت عبد الملک بن عمیر سے اور وہ حضرت ابو الاحوص ؒ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: کہ تم ان نشان لگے مہروں سے بچو جن سے تمہیں ڈانٹا جاتا ہے، اس لیے کہ یہ جوا ہے۔

(٢٦٦٧٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زيد ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ سَمِعَهُ مِنْهُ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ ، فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

(۲۶۶۷۷) حضرت ابو موسیٰ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے چوسر کھیلی تحقیق اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔

(٢٦٦٧٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَلاَّمُ بْنُ مِسْكِينٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ قِمَارًا ، كَانَ كَآكِلِ لَحْمِ الْخِنْزِيرِ ، وَمَنْ لَعِبَ بِهَا غَيْرَ قِمَارٍ كَانَ كَالْمُدَّهِنِ بِوَدَكِ الْخِنْزِيرِ.

(۲۶۶۷۸) حضرت ابو ایوب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو ؓ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے چوسر کھیلی جوئے کے لیے گویا وہ خنزیر کا گوشت کھانے والے کی طرح ہے اور جو یہ کھیلے بغیر جوئے کے، گویا وہ خنزیر کی چربی کا تیل لگانے والے کی طرح ہے۔

(٢٦٦٧٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا معمر ، عَنْ بَسَّامٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَنِ اللَّعِبِ بِالنَّرْدِ فَكَرِهَهُ.

(۲۶۶۷۹) حضرت بسام ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جعفر ؒ سے چوسر کے متعلق پوچھا؟ تو آپ ؒ نے اسے مکروہ کہا۔

(٢٦٦٨٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا كَامِلٌ أَبُو الْعَلاَءِ ، قَالَ : سَمِعْتُ صَلْتًا الدَّهَّان مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لأَنْ أَطَّلِيَ بِجِوَاءِ قِدْرٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَطَّلِيَ بِخَلُوقٍ ، وَلأَنْ أُقَلِّبَ جَمْرَتَيْنِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُقَلِّبَ كَعْبَيْنِ.

(۲۶۶۸۰) حضرت صلت الدھان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: میں ہانڈی کے نیچے رکھے جانے والے

چمڑے کوملوں یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں زعفران سے بنی ہوئی خوشبو ملوں۔ اور میں آگ کے دو انگاروں کو الٹ پلٹ کروں یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ ...ں چوسر کے مہروں کو الٹ پلٹ کروں۔

(٢٦٦٨١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا مَرَّ بِهِمْ وَهُمْ يَلْعَبُونَ بِالنَّرْدشِيرِ عَقَلَهُمْ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ.

(۲۶۶۸۱) حضرت مسلم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ کا گزر چند لوگوں پر ہوا اس حال میں کہ وہ چوسر کھیل رہے تھے۔ آپ ؓ نے ان کو نصف النھار تک سزادی۔

(١٢٣) فِي اللَّعِبِ بِالشِّطرنجِ

شطرنج کھیلنے کا بیان

(٢٦٦٨٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ ، عَنْ مَيْسَرَةَ النَّهْدِيِّ ، قَالَ : مَرَّ عَلِيٌّ عَلَى قَوْمٍ يَلْعَبُونَ بِالشِّطْرَنْجِ ، فَقَالَ : ﴿مَا هَذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي أَنْتُمْ لَهَا عَاكِفُونَ﴾.

(۲۶۶۸۲) حضرت میسرہ نھدی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ کا چند لوگوں پر گزر ہوا جو شطرنج کھیل رہے تھے۔ آپ ؓ نے فرمایا: یہ کیسی مورتیاں ہیں جن پر تم جمے بیٹھے ہو؟!

(٢٦٦٨٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مَعْمَرٌ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ اللَّعِبَ بِالشِّطْرَنْجِ.

(۲۶۶۸۳) حضرت بسام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو جعفر ؒ نے شطرنج کھیلنے کو مکروہ سمجھا۔

(٢٦٦٨٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ فِي الشِّطْرَنْجِ ، قَالَ : كَانُوا يُنْزِلُونَ النَّاظِرَ إِلَيْهَا كَالنَّاظِرِ إِلَى لَحْمِ الْخِنْزِيرِ ، وَالَّذِي يُقَلِّبُهَا كَالَّذِي يُقَلِّبُ لَحْمَ الْخِنْزِيرِ.

(۲۶۶۸۴) حضرت ابن ابی لیلیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم ؒ نے شطرنج کے بارے میں ارشاد فرمایا: کہ صحابہ ؓ اس کی طرف دیکھنے والے کو خنزیر کا گوشت دیکھنے والے کے مرتبہ میں رکھتے تھے۔ اور جو شخص اس کے پانسوں کو پلٹتا تھا اس کو خنزیر کا گوشت پلٹنے والے کے درجہ میں رکھتے تھے۔

(١٢٤) فِي اللَّعِبِ بأربعة عشر

چودہ گوٹ کھیلنے کا بیان

(٢٦٦٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنُ مُجَمِّعٍ ، عَنْ عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ ، عن سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى بَنِيهِ عَنِ اللَّعِبِ بِأَرْبَعَةَ عَشَرَ أَشَدَّ النَّهْيِ.

(۲۶۶۸۵) حضرت عبید رحمہ اللہ جو حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹوں کو بہت سختی سے چودہ گوٹ کھیلنے سے منع فرمایا۔

(۲۶۶۸۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَن نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَنْهَى عَنِ اللَّعِبِ بِالشُّهَارْدَةِ.

(۲۶۶۸۶) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ چودہ گوٹ کھیلنے سے منع فرماتے تھے۔

(۲۶۶۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَن نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ مَرَّ عَلَى قَوْمٍ يَلْعَبُونَ بِأَرْبَعَةَ عَشَرَ فَكَسَّرَهَا عَلَى رَأْسِ أَحَدِهِمْ.

(۲۶۶۸۷) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا گزر چند لوگوں پر ہوا جو چودہ گوٹ کھیل رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو ان میں سے کسی کے سر پر مار کر توڑ دیا۔

(۲۶۶۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَمِّعٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ ، عَن أُمِّ قُثَمٍ قَالَتْ :دَخَلَ عَلَيْنَا عَلِيٌّ وَنَحْنُ نَلْعَبُ بِأَرْبَعَةَ عَشَرَ فَقَالَ :مَا هَذَا ؟ فَقُلْنَا :نَحْنُ صِيَامٌ نَتَلَهَّى بِهِ ، قَالَ :أَفَلاَ أَشْتَرِي لَكُمْ بِدِرْهَمٍ جَوْزًا تَلْهُونَ بِهِ وَتَدَعُونَهَا ، قَالَ :فَاشْتَرَى لَنَا بِدِرْهَمٍ جَوْزًا.

(۲۶۶۸۸) حضرت عبدالکریم بن ابی امیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت اُم قثم نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہم پر داخل ہوئے اس حال میں کہ ہم چودہ گوٹ کھیل رہے تھے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کیا کر رہے ہو؟! ہم نے کہا: کہ ہم روزے سے ہیں تو اس کے ساتھ ہم اپنا دل بہلا رہے ہیں! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہارے لیے ایک درھم کے اخروٹ نہ خرید لوں تم اس کے ساتھ دل بھی بہلانا اور تم اس کی دعوت بھی کرنا؟ راوی فرماتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے پھر ہمارے لیے ایک درہم کے اخروٹ خریدے۔

(۲۶۶۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَن بَسَّامٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ يُلاَعِبُ أَهْلَهُ بِالشُّهَارْدَةِ.

(۲۶۶۸۹) حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن حسین رحمہ اللہ اپنی گھر والی کے ساتھ چودہ گوٹ کھیلتے تھے۔

(۲۶۶۹۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :حدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي نَافِعٌ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ دَخَلَ عَلَى جَارِيَتَيْنِ لَهُ تَلْعَبَانِ بِالشُّهَارْدَةِ فَضَرَبَهُمَا بها حَتَّى تَكَسَّرَتْ.

(۲۶۶۹۰) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی دو باندیوں پر داخل ہوئے اس حال میں کہ وہ چودہ گوٹ کھیل رہی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسی سے ان دونوں کو مارا یہاں تک کہ وہ ٹوٹ گئی۔

(۲۶۶۹۱) حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى ، عَن يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ ، قَالَ :كَانَ سَلَمَةُ بْنُ الأَكْوَعِ يَنْهَى بَنِيهِ أَنْ يَلْعَبُوا بِأَرْبَعَةَ عَشَرَ ، وَيَقُولُ :إِنَّهُمْ يَكْذِبُونَ فِيهَا وَيَفْجُرُونَ.

(۲۶۶۹۱) حضرت یزید بن ابی عبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ اپنے بیٹوں کو چودہ گوٹ کھیلنے سے منع کرتے تھے

اور فرماتے کہ یہ لوگ اس میں جھوٹ بولتے ہیں اور جھوٹی قسمیں اٹھاتے ہیں۔

(٢٦٦٩٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ اللَّعِبَ بِالشُّهَارْدَةِ.

(۲۶۶۹۲) حضرت اسماعیل بن عبدالملک ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر ریشید چودہ گوٹ کھیلنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(١٢٥) فِي لَعِبِ الصِّبْيَانِ بِالْجَوْزِ

بچوں کے اخروٹ سے کھیلنے کا بیان

(٢٦٦٩٣) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوس ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ الْقِمَارَ وَيَقُولُ : إِنَّهُ مِنَ الْمَيْسِرِ حَتَّى لَعِبِ الصِّبْيَانِ بِالْجَوْزِ وَالْكِعَابِ.

(۲۶۶۹۳) حضرت لیث ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس ریشید سٹے کو مکروہ سمجھتے تھے اور فرماتے ہیں کہ یہ بھی جوا ہے۔ یہاں تک کہ آپ ریشید بچوں کے اخروٹ اور چوسر کے مہروں سے کھیلنے کو بھی مکروہ سمجھتے تھے۔

(٢٦٦٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ نَجِيحٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ سِيرِينَ مَرَّ عَلَى غِلْمَانٍ يَوْمَ الْعِيدِ بِالْمِرْبَدِ وَهُمْ يَتَقَامَرُونَ بِالْجَوْزِ ، فَقَالَ : يَا غِلْمَانُ ، لاَ تُقَامِرُوا ، فَإِنَّ الْقِمَارَ مِنَ الْمَيْسِرِ.

(۲۶۶۹۴) حضرت حماد بن نجیح ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین ریشید کو دیکھا کہ وہ عید کے دن دو لڑکوں کے پاس سے گزرے تھے جو اونٹوں کے باڑے کے پاس اخروٹ میں سٹہ بازی لگا رہے تھے۔ آپ ریشید نے فرمایا: اے بچو! سٹہ مت لگاؤ۔ اس لیے کہ سٹہ بازی بھی جوا ہے۔

(٢٦٦٩٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كُلُّ شَيْءٍ فِيهِ خَطَرٌ ، فَهُوَ مِنَ الْمَيْسِرِ.

(۲۶۶۹۵) حضرت عاصم ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن سیرین ریشید نے ارشاد فرمایا: ہر وہ بازی جس میں خطرہ ہو وہ جوا ہے۔

(٢٦٦٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَمُجَاهِدٍ ، وَطَاوُوس ، أَوِ اثْنَيْنِ مِنْهُمْ ، قَالاَ : كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْقِمَارِ ، فَهُوَ مِنَ الْمَيْسِرِ حَتَّى لَعِبِ الصِّبْيَانِ بِالْجَوْزِ.

(۲۶۶۹۶) حضرت لیث ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ریشید اور حضرت مجاہد ریشید اور حضرت طاؤس ریشید یا ان میں سے دو حضرات نے فرمایا: کہ سٹہ بازی کی ہر قسم جوا ہے یہاں تک کہ بچوں کا اخروٹ کے ساتھ کھیلنا بھی جوا ہے۔

(١٢٦) فِي السَّلاَمِ عَلَى أَصْحَابِ النَّرْدِ

چوسر کھیلنے والوں کو سلام کرنے کا بیان

(٢٦٦٩٧) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ أَسْلَمَ الْمُنْقِرِيِّ ، قَالَ : كَانَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ إِذَا مَرَّ عَلَى أَصْحَابِ

النَّرْدِ لَمْ يُسَلِّمْ عَلَيْهِمْ.

(۲۶۶۹۷) حضرت اسلم منقری ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر ویشید جب چوسر کھیلنے والوں پر گزرتے تو آپ ویشید انہیں سلام نہیں کرتے تھے۔

(۲۶۶۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ ، أَنَّهُ مَرَّ عَلَى قَوْمٍ يَلْعَبُونَ بِالنَّرْدِ فَسَلَّمَ وَهُوَ لاَ يَعْلَمُ ، ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ :رُدُّوا عَلَيَّ سَلاَمِي.

(۲۶۶۹۸) حضرت یزید بن ابو زیاد ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت زیاد بن حدیر ویشید کا گزر چند لوگوں پر ہوا جو چوسر کھیل رہے تھے آپ ویشید نے لاعلمی میں انہیں سلام کر دیا۔ پھر آپ ویشید دوبارہ واپس آئے اور فرمایا: مجھے میرا اسلام واپس لوٹا دو۔

(۱۳۷) مَنْ كَانَ يتمطّر فِي أوّلِ مطرةٍ

جو شخص پہلی بارش میں بھیگتا ہو

(۲۶۶۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُمِّ غُرَابٍ ، عَنْ بُنَانَةَ ، أَنَّ عُثْمَانَ كَانَ يَتَمَطَّرُ فِي أَوَّلِ مَطْرَةٍ.

(۲۶۶۹۹) حضرت بنانہ ویشید فرماتی ہیں کہ حضرت عثمان ویشید پہلی بارش میں نہاتے تھے۔

(۲۶۷۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَتَمَطَّرُ ، يُخْرِجُ ثِيَابَهُ حَتَّى يُخْرِجَ سَرْجَهُ فِي أَوَّلِ مَطْرَةٍ.

(۲۶۷۰۰) حضرت ابن ابی ملیکہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بارش میں نہاتے تھے، اپنے کپڑے نکلواتے، یہاں تک کہ اپنی زین بھی پہلی بارش میں نکلواتے تھے۔

(۲۶۷۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَمَطَّرُ فِي أَوَّلِ مَطْرَةٍ.

(۲۶۷۰۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی بارش میں نہایا کرتے تھے۔

(۲۶۷۰۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ سعد بْنِ رَزِينٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا رای الْمَطَرَ خَلَعَ ثِيَابَهُ وَجَلَسَ ، وَيَقُولُ :حدِيثُ عَهْدٍ بِالْعَرْشِ.

(۲۶۷۰۲) حضرت سعد بن رزین ویشید اپنے کسی شیخ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب بارش دیکھتے تو اپنے کپڑے اتار دیتے اور بیٹھ جاتے اور فرماتے: یہ عرش سے پہلی بات ہے۔

(۲۶۷۰۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ثَابِتٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَنَسٌ ، قَالَ :أَصَابَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطَرٌ ، قَالَ :فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَسَرَ

ثَوْبَهُ عَنْهُ حَتَّى أَصَابَهُ ، فَقُلْنَا :يَا رَسُولَ اللهِ ،لِمَ صَنَعْتَ هَذَا ؟ قَالَ :لأَنَّهُ حَدِيثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ.

(ابو داؤد ۵۰۵۹۔ مسلم ۶۱۵)

(۲۶۷۰۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ بارش شروع ہوگئی۔ آپ نے اپنے جسم مبارک کو بارش میں بھیگنے دیا اور فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ سے گفتگو ہے۔

(۱۲۸) فِي إتيانِ القُصّاصِ ومجالستِهِم ومن فعله

قصہ گو لوگوں کے پاس آنا اور ان کی مجلس اختیار کرنے کا بیان، اور جو شخص ایسا کرتا ہو اس کا بیان

(۲٦٧٠٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ أَبَاهُ أَوْسًا أَخْبَرَهُ ، قَالَ :إِنَّا لَقُعُودٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُصُّ عَلَيْنَا وَيُذَكِّرُنَا. (ابن ماجه ۳۹۲۹۔ احمد ۸)

(۲۶۷۰۴) حضرت عمرو بن اوس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت اوس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں قصہ بیان فرما رہے تھے اور ہمیں وعظ و نصیحت فرما رہے تھے۔

(۲٦٧٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، قَالَ :قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ :لاَ تُجَالِسُوا مِنَ الْقُصَّاصِ إِلاَّ أَبَا الأَحْوَصِ.

(۲۶۷۰۵) حضرت مالک بن مغول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عبد الرحمٰن سلمی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ تم لوگ حضرت ابو الاحوص رحمہ اللہ کے سوا کسی بھی قصہ گو کی مجلس اختیار مت کرو۔

(۲٦٧٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : ذَكَرُوا عِنْدَ الشَّعْبِيِّ الْجُلُوسَ مَعَ الْقُصَّاصِ كَعَدْلِ عِتْقِ رَقَبَةٍ ، فَقَالَ :لأَنْ أُعْتِقَ رَقَبَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَجْلِسَ مَعَ الْقُصَّاصِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ.

(۲۶۷۰۶) حضرت اسماعیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ چند لوگوں نے امام شعبی رحمہ اللہ سے یہ بات ذکر کی کہ قصہ گو کے پاس بیٹھنا غلام آزاد کرنے کے برابر ہے! اس پر آپ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں ایک غلام آزاد کروں یہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے اس سے کہ میں چار مہینہ تک قصہ گو کے ساتھ ہم مجلس ہوں۔

(۲٦٧٠٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : كَانَ إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ يُذَكِّرُ فِي مَنْزِلِ أَبِي وَائِلٍ ، فَجَعَلَ أَبُو وَائِلٍ يَنْتَفِضُ كَمَا يَنْتَفِضُ الطَّيْرُ.

(۲۶۷۰۷) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ حضرت ابو وائل رحمہ اللہ کے گھر وعظ و نصیحت فرمایا کرتے تھے۔ اور حضرت ابو وائل رحمہ اللہ ایسے کانپتے تھے جیسا کہ پرندے کانپتے ہیں۔

(۲٦٧٠٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ يَقُصُّ ، وَكَانَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَقُصُّ.

(۲٦۷۰۸) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ قصہ سناتے تھے اور حضرت سعید بن جبیر ؒ قصہ سناتے تھے۔

(۲٦٧٠٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ دَاوُد بْنِ سَابُورَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كُنَّا نَفْخَرُ عَلَى النَّاسِ بِأَرْبَعَةٍ : بِفَقِيهِنَا وَبِقَاصِّنَا وَبِمُؤَذِّنِنَا وَبِقَارِئِنَا ، فَقِيهُنَا ابْنُ عَبَّاسٍ ، وَمُؤَذِّنُنَا أَبُو مَحْذُورَةَ ، وَقَاصُّنَا عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ ، وَقَارِئُنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ السَّائِبِ.

(۲٦۷۰۹) حضرت داؤد بن شابور ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ ہم لوگوں پر چار اشخاص کے ذریعہ فخر کرتے تھے۔ فقیہ کے ذریعہ، قصہ گو کے ذریعہ، مؤذن کے ذریعہ اور قرآن پڑھنے والے کے ذریعہ، اور ہمارے فقیہ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ تھے۔ اور ہمارے مؤذن حضرت ابو محذورہ ؓ تھے اور ہمارے قصہ گو حضرت عبید بن عمیر ؒ تھے اور ہمارے قرآن پڑھنے والے حضرت عبداللہ بن سائب ؓ تھے۔

(۲٦٧١٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَجَرَةَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُصُّ ، وَكَانَ يُوَافِقُ قَوْلُهُ فِعْلَهُ.

(۲٦۷۱۰) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت یزید بن شجرہ ؒ وعظ ونصیحت فرماتے تھے اور آپ کا قول آپ کے فعل کے موافق ہوتا تھا۔

(۲٦٧١١) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ كُرْدُوس ، قَالَ : كَانَ يَقُصُّ ، فَقَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لأَنْ أَجْلِسَ فِي مِثْلِ هَذَا الْمَجْلِسِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَ رِقَابٍ ، يَعْنِي الْقَصَصَ. (احمد ۳/ ۴۷۴)

(۲٦۷۱۱) حضرت عبدالملک بن میسرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت کردوس ؒ قصہ گوئی کے ذریعہ وعظ ونصیحت کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ مجھے نبی کریم ﷺ کے کسی صحابی ؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ میں قصہ گو کی مجلس میں بیٹھوں یہ مجھے زیادہ پسندیدہ ہے اس سے کہ میں چار غلام آزاد کروں۔

(۲٦٧١٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ تَمِيمًا الدَّارِيَّ يَقُصُّ فِي عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنهما.

(۲٦۷۱۲) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت تمیم داری ؓ کو دیکھا کہ وہ حضرت عمر بن خطاب ؓ کے زمانے میں قصہ گوئی کے ذریعہ وعظ ونصیحت فرماتے تھے۔

(۲٦٧١٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ يَقُصُّ.

(۲۶۷۱۳) حضرت عبداللہ بن حبیب بن ابی ثابت ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد بن کعب قرظی ؒ کو وعظ و نصیحت کرتے ہوئے دیکھا۔

(۱۲۹) من کرہ القصص وضرب فِیہِ

جو شخص قصہ سنانے کو مکروہ سمجھتا ہے اور ایسا کرنے کی صورت میں مارے

(٢٦٧١٤) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :لَمْ يُقَصَّ زَمَانَ أَبِي بَكْرٍ ، وَلاَ عُمَرَ ، إِنَّمَا كَانَ الْقَصَصُ زَمَنَ الْفِتْنَةِ.

(۲۶۷۱۴) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں قصہ گوئی نہیں کی جاتی تھی یہ تو فتنے کے زمانے میں شروع ہوئے۔

(٢٦٧١٥) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ: كَتَبَ عَامِلٌ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِلَيْهِ ، أَنَّ هَاهُنَا قَوْمًا يَجْتَمِعُونَ فَيَدْعُونَ لِلْمُسْلِمِينَ وَلِلأَمِيرِ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ :أَقْبِلْ وَأَقْبِلْ بِهِمْ مَعَك ، فَأَقْبَلَ ، وَقَالَ عُمَرُ لِلْبَوَّابِ :أَعِدَّ لِي سَوْطًا ، فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَى عُمَرَ أَقْبَلَ عَلَى أَمِيرِهِمْ ضَرْبًا بِالسَّوْطِ ، فَقَالَ :يَا أمير المؤمنين ، إِنَّا لَسْنَا أُولَئِكَ الَّذِينَ يَعْنِي أُولَئِكَ قَوْمٌ يَأْتُونَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ.

(۲۶۷۱۵) حضرت ابوعثمان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے کسی گورنر نے آپ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ بے شک یہاں چند لوگ ہیں جو جمع ہوتے ہیں اور مسلمانوں اور امیر کے لیے دعا کرتے ہیں۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو خط کا جواب لکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ بھی آئیں اور اپنے ساتھ ان لوگوں کو بھی میرے پاس لائیں، پس وہ آ گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دربان سے کہا: میرے لیے کوڑا تیار کرو۔ پس جب وہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر داخل ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے امیر کو ایک کوڑا مارا۔ اس پر اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! بے شک ہم وہ لوگ نہیں ہیں جو آپ رضی اللہ عنہ سمجھ رہے ہیں، یہ تو وہ لوگ ہیں جو مشرق کی جانب سے آئے ہیں۔

(٢٦٧١٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، أَنَّ عَلِيًّا رَأَى رَجُلاً يَقُصُّ ، فقَالَ :عَلِمْت النَّاسِخَ وَالْمَنْسُوخَ ؟ قَالَ :لاَ قَالَ :هَلَكْت وَأَهْلَكْت.

(۲۶۷۱۶) حضرت ابوعبدالرحمن فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا جو وعظ و نصیحت کر رہا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کیا تجھے ناسخ اور منسوخ معلوم ہیں؟ اس نے جواب دیا: نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو خود بھی ہلاک ہوا اور تو نے دوسروں کو بھی ہلاک کر دیا۔

(٢٦٧١٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَان ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ خَبَّابٍ ، قَالَ: رَآنِي أَبِي وَأَنَا عِنْدَ قَاصٍّ ، فَلَمَّا رَجَعت أَخَذَ الْهِرَاوَةَ ، قَالَ :قَرْنٌ قَدْ طَالَعَ الْعَمَالِقَةَ.

(۲۶۷۱۷) حضرت عبداللہ بن خباب ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے دیکھا کہ میں قصہ گو کے پاس ہوں۔ جب میں واپس لوٹا تو انہوں نے لاٹھی پکڑی اور فرمایا: یہ سینگ ہے جو عمالقہ کے ساتھ طلوع ہوا۔

(۲۶۷۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ، قَالَ: إِنَّمَا حَمَلَنِي عَلَى مَجْلِسِي هَذَا أَنِّي رُؤِيتُ كَأَنِّي أُقَسِّمُ رَيْحَانًا، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ: إِنَّ الرَّيْحَانَ لَهُ مَنْظَرٌ وَطَعْمُهُ مُرٌّ.

(۲۶۷۱۸) حضرت ابراہیم تیمی ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس مجلس کے قائم کرنے پر اس بات نے اُبھارا کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا میں لوگوں کے درمیان ریحان تقسیم کر رہا ہوں۔ پھر میں نے یہ خواب حضرت ابراہیم نخعی ولیٹیلیہ کے سامنے ذکر کیا، تو آپ ولیٹیلیہ نے فرمایا: بے شک ریحان ہوتا خوبصورت ہے مگر اس کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔

(۲۶۷۱۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ حُرَيْثٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، وَجَاءَ رَجُلٌ قَاصٌّ وَجَلَسَ فِي مَجْلِسِهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: قُمْ مِنْ مَجْلِسِنَا، فَأَبَى أَنْ يَقُومَ، فَأَرْسَلَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى صَاحِبِ الشُّرَطِ: أَقِمِ الْقَاصَّ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ فَأَقَامَهُ.

(۲۶۷۱۹) حضرت عقبہ بن حریث ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ ایک قصہ گو شخص آیا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھ گیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہماری مجلس سے اُٹھ جا۔ تو اس نے کھڑے ہونے سے انکار کر دیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کوتوال کی طرف پیغام بھیجا کہ اس قصہ گو کو اٹھاؤ۔ تو اس نے کسی کو بھیج کر اس کو اٹھوا دیا۔

(۲۶۷۲۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: قِيلَ لَهُ: أَلَا تَقُصُّ عَلَيْنَا؟ قَالَ: إِنِّي أَكْرَهُ أَنْ آمُرَكُمْ بِمَا لَا أَفْعَلُ.

(۲۶۷۲۰) حضرت ابو وائل ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ ولیٹیلیہ سے پوچھا گیا: کہ آپ ولیٹیلیہ ہمیں وعظ و نصیحت کیوں نہیں فرماتے؟ آپ ولیٹیلیہ نے فرمایا کہ میں ناپسند کرتا ہوں کہ میں تمہیں اس بات کا حکم دوں جو میں خود نہیں کرتا۔

(۲۶۷۲۱) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ، عَنْ خَبَّابٍ، قَالَ: رَأَى ابْنَهُ عِنْدَ قَاصٍّ، فَلَمَّا رَجَعَ اتَّزَرَ وَأَخَذَ السَّوْطَ وَقَالَ: أَمَعَ الْعَمَالِقَةِ، هَذَا قَرْنٌ قَدْ طَلَعَ.

(۲۶۷۲۱) حضرت عبداللہ بن ابی الھذیل ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ذباب ولیٹیلیہ نے اپنے بیٹے کو ایک قصہ گو کے پاس دیکھا جب وہ یہ گناہ کر کے لوٹا تو آپ ولیٹیلیہ نے کوڑا پکڑا اور فرمایا: کیا عمالقہ کے ساتھ ہو؟! یہ شیطان کا سینگ بھی طلوع ہو گیا!

(۲۶۷۲۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: دَخَلَ قَاصٌّ فَجَلَسَ قَرِيبًا مِنَ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ لَهُ: قُمْ، فَأَبَى أَنْ يَقُومَ، فَأَرْسَلَ إِلَى صَاحِبِ الشُّرَطِ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ شُرْطِيًّا فَقَامَ.

(۲۶۷۲۲) حضرت مجاہد ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ کوئی قصہ گو شخص آیا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے قریب بیٹھ گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: اٹھ جاؤ تو اس نے اٹھنے سے انکار کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کوتوال کی طرف قاصد بھیجا۔ تو اس نے سپاہی کو بھیج کر اسے اٹھا دیا۔

(۲۶۷۲۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْن ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :بَلَغَ عُمَرَ ، أَنَّ رَجُلاً يَقُصُّ بِالْبَصْرَةِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ : ﴿الر تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ ، قَالَ :فَعَرَفَ الرَّجُلُ فَتَرَكَهُ.

(۲۶۷۲۳) حضرت ابن سیرین رطیقیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی کہ ایک آدمی بصرہ میں قصہ گوئی کے ذریعہ وعظ و نصیحت کرتا ہے۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو خط لکھا: الر، یہ واضح کتاب کی آیتیں ہیں۔ ہم نے قرآن کو عربی میں نازل کیا تا کہ تم سمجھ لو۔ ہم تم پر بہترین واقعات بیان کرتے ہیں۔ راوی فرماتے ہیں، کہ وہ شخص سمجھ گیا اور اس نے قصہ گوئی چھوڑ دی۔

(۲۶۷۲٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أُكَيْلٍ ، قَالَ :قَالَ إِبْرَاهِيمُ :مَا أَحَدٌ مِمَّنْ يَذْكُرُ أَرْجَى فِي نَفْسِي أَنْ يَسْلَمَ مِنْهُ يَعْنِي إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ ، وَلَوَدِدْت ، أَنَّهُ يَسْلَمُ مِنْهُ كَفَافًا لاَ عَلَيْهِ ، وَلاَ لَهُ.

(۲۶۷۲۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ وعظ و نصیحت کرنے والا اگر برابری کا رتبہ بھی پالے تو غنیمت ہے یعنی نہ کچھ اس کے حق میں ہو اور نہ خلاف۔

(۲۶۷۲٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ - جَارٍ لِسَلَمَةَ - قَالَ :قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَوْ قَالَ لَهَا رَجُلٌ :آتِيَ الْقَاصَّ يَدْعُو لِي ، فَقَالَتْ :لأَنْ تَدْعُوَ لِنَفْسِكَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَدْعُوَ لَكَ الْقَاصُّ.

(۲۶۷۲۵) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کے پڑوسی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: یا آپ رضی اللہ عنہا سے کسی شخص نے پوچھا: کیا میں قصہ گو کے پاس اس لیے آ سکتا ہوں تا کہ وہ میرے لیے دعا کرے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم خود اپنے لیے دعا کرو یہ بہتر ہے اس سے کہ تمہارے لیے قصہ گو دعا کرے۔

(۲۶۷۲٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ :لَمْ يَكُنْ قَاصٌّ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلاَ زَمَنِ أَبِي بَكْرٍ، وَلاَ زَمَنِ عُمَرَ، وَلاَ فِي زَمَنِ عُثْمَانَ. (ابن ماجہ ۳۷۵۴۔ ابن حبان ۶۲۶۱)

(۲۶۷۲۶) حضرت عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کوئی قصہ گو نہیں تھا نہ ہی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں نہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اور نہ ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں۔

(۲٦۷۲۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْكَلاَعِيُّ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ ، أَنَّ أُمَّ الدَّرْدَاءِ بَعَثَتْهُ إِلَى نَوْفَلِ بْنِ فُلاَنٍ وَقَاصٌّ مَعَهُ ، يَقُصَّانِ فِي الْمَسْجِدِ ، فَقَالَتْ : قُلْ لَهُمَا :لِيَتَّقِيَا اللَّهَ وَتَكُنْ مَوْعِظَتُهُمَا لِلنَّاسِ لأَنْفُسِهِمَا.

(۲۶۷۲۷) حضرت جبیر بن نفیر حضرمی رطیقیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا نے ان کو نوفل بن فلاں کی طرف بھیجا جو کسی خطیب کے ساتھ مسجد میں بیٹھ کر وعظ و نصیحت فرما رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان دونوں سے کہو کہ تم دونوں اللہ سے ڈرو۔ اور چاہیے کہ تمہارا لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنا اپنی ذات کے لیے ہو جائے۔

(۲۶۷۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ ، قَالَ : كَانَ رَجُلٌ لاَ يَزَالُ يَقُصُّ فَقَالَ لَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ : انْشُرْ سِلْعَتَكَ عَلَى مَنْ يُرِيدُهَا.

(۲۶۷۲۸) حضرت عبید بن حسن ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن معقل ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ ایک آدمی ہمیشہ وعظ ونصیحت کرتا رہتا تھا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: تم اپنا سامان اس کے سامنے پھیلاؤ جو اس کا ارادہ رکھتا ہو۔

(۱۳۰) فِي الرَّجُلِ يقبِّل يد الرَّجلِ عند السَّلامِ

اس آدمی کا بیان جو سلام کے وقت آدمی کے ہاتھ کا بوسہ لیتا ہو

(۲۶۷۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَبَّلْنَا يَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (ابو داؤد ۵۲۱۰۔ احمد ۲۳)

(۲۶۷۲۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگوں نے نبی کریم ﷺ کے ہاتھ مبارک کا بوسہ لیا۔

(۲۶۷۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

(۲۶۷۳۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۲۶۷۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ وَغُنْدَرٌ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ ، أَنَّ قَوْمًا مِنَ الْيَهُودِ قَبَّلُوا يَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَيْهِ.

(ترمذی ۲۷۳۳۔ احمد ۴/ ۲۳۹)

(۲۶۷۳۱) حضرت عبداللہ بن سلمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ یہود کے کچھ لوگوں نے نبی کریم ﷺ کے ہاتھ اور پاؤں کا بوسہ لیا۔

(۲۶۷۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ ، أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَبَّلَ يَدَ عُمَرَ ، قَالَ تَمِيمٌ : وَالْقُبْلَةُ سُنَّةٌ. (بیہقی ۱۰۱)

(۲۶۷۳۲) حضرت زیاد بن فیاض ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت تمیم بن سلمہ ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کا بوسہ لیا۔ اور حضرت تمیم ؒ نے فرمایا: کہ بوسہ لینا سنت ہے۔

(۲۶۷۳۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ طَلْحَةَ، قَالَ: قَبَّلَ خَيْثَمَةُ يَدِي، قَالَ مَالِكٌ: وَقَبَّلَ طَلْحَةُ يَدِي.

(۲۶۷۳۳) حضرت مالک ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت طلحہ ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت خیثمہ ؒ نے میرے ہاتھ کا بوسہ لیا۔ اور حضرت مالک ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت طلحہ ؒ نے میرے ہاتھ کا بوسہ لیا۔

(۱۳۱) فِي الرّجلِ يصغّر اسم الرّجلِ

اس آدمی کا بیان جو کسی آدمی کا نام حقارت سے لے

(۲۶۷۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ :ذَيَا.

(۲۶۷۳۴) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ آدمی کے ذیَا کہنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲٦٧٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي سُعَادٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلاً يَقُولُ: يَا هَنَاهُ ، فَنَهَاهُ.

(۲۶۷۳۵) حضرت ابو سعاد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن محمد ابن حنفیہ رحمہ اللہ نے کسی آدمی کو یوں کہتے ہوئے سنا: ''اوئے''۔ تو آپ رحمہ اللہ نے اسے منع فرمایا۔

(۲٦٧٣٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عِيسَى بْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّهُ كَرِهَ كُلَّ شَيْءٍ يَكُونُ آخِرُهُ :وَيْهِ.

(۲۶۷۳۶) حضرت حفص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مسیّب رحمہ اللہ ہر اس چیز کو ناپسند سمجھتے تھے جس کے آخر میں لفظ ویہ آتا ہو۔

(۱۳۲) التّقنّع وما ذكر فيهِ

کپڑا لپیٹنے کا بیان اور اس بارے میں جو روایات ذکر کی گئیں

(۲٦٧٣٧) حَدَّثَنَا ابْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ ، قَالَ : قَالَ لُقْمَانُ لابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ :يَا بُنَيَّ ، إِيَّاكَ وَالتَّقَنُّعَ فَإِنَّهُ مَخْوَفَةٌ بِاللَّيْلِ مَذَلَّةٌ ، أَوْ مَذَمَّةٌ بِالنَّهَارِ.

(۲۶۷۳۷) حضرت قاسم بن مخیمرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اس حال میں کہ آپ اسے وعظ و نصیحت کر رہے تھے: اے میرے بیٹے! سر پر کپڑا لپیٹنے سے بچو، اس لیے کہ یہ رات میں خوف کا باعث اور دن میں ذلالت یا مذمت کا باعث بنتا ہے۔

(۲٦٧٣٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ خَلِيفَةَ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ طَاوُوسًا عَلَيْهِ مُقَنَّعَةٌ مِثْلُ مُقَنَّعَةِ الرُّهْبَانِ.

(۲۶۷۳۸) حضرت عبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طاؤس رحمہ اللہ کو دیکھا انہوں نے راہبوں کی طرح سر پر کپڑا لپیٹا ہوا تھا راہبوں کی طرح۔

(۲٦٧٣٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ، قَالَ:رَأَيْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ يُصَلِّي مُقَنَّعًا رَأْسَهُ.

(عبدالرزاق ۱۹۸۴۰۔ بزار ۲۸۸۶)

(۲۶۷۳۹) حضرت ابو العلاء ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بن علی ؓ کو دیکھا کہ وہ اپنے سر پر کپڑا لپیٹ کر نماز پڑھا رہے تھے۔

(۱۳۳) فِي الرّجلِ يبيت وفِي يدِهِ غمرٌ

اس آدمی کا بیان جو رات گزارے اس حال میں کہ اس کے ہاتھ میں گوشت کی چکناہٹ لگی ہو

(۲۶۷٤۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنْ نَامَ وَفِي يَدِهِ رِيحُ غَمَرٍ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلاَ يَلُومَنَّ إلاَّ نَفْسَهُ.

(۲۶۷۴۰) حضرت عبید اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس حال میں سوئے کہ اس کے ہاتھ میں گوشت کی چکناہٹ کی بو ہو پھر اسے کوئی تکلیف پہنچ جائے تو وہ ہرگز ملامت نہ کرے مگر اپنے ہی نفس کو۔

(۲٦۷٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ الدَّسَمَ.

(۲۶۷۴۱) حضرت واصل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ یقیناً شیطان چکنائی میں موجود ہوتا ہے۔

(۲٦۷٤۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ نَامَ وَفِي يَدِهِ غَمَرٌ لَمْ يَغْسِلْهُ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلاَ يَلُومَنَّ إلاَّ نَفْسَهُ.

(ابو داؤد ۳۸۴۸۔ ترمذی ۱۸۵۹)

(۲۶۷۴۲) حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اس حال میں سوئے کہ اس کے ہاتھ میں گوشت کی چکناہٹ کی بو ہو اس نے اسے دھویا نہ ہو پھر اسے کوئی تکلیف پہنچ جائے تو وہ ہرگز ملامت نہ کرے مگر اپنے ہی نفس کو۔

(۱۳٤) فِي مخالطةِ النّاسِ ومخالقتِهِم

لوگوں سے مل جل کر رہنے اور خوش اخلاقی کا برتاؤ کرنے کا بیان

(۲٦۷٤۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ ، قَالَ :قَالَ صَعْصَعَةُ لاِبْنِ أَخِيهِ :إنِّي كُنْت أَحَبَّ إلَى أَبِيك مِنْك فَأَنْتَ أَحَبُّ إلَيَّ مِن ابْنِي ، إذَا لَقِيت الْمُؤْمِنَ فَخَالِطْهُ ، وَإِذَا لَقِيت الْفَاجِرَ فَخَالِقْهُ.

(۲۶۷۴۳) حضرت میمون بن ابو شبیب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت صعصعہ ؒ نے اپنے بھتیجے سے فرمایا: بے شک میں تیرے باپ کے نزدیک تجھ سے زیادہ پسندیدہ ہوں۔ اور تو میرے نزدیک میرے بیٹے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ جب تو کسی مومن سے ملے تو اس کے ساتھ مل جل کر رہ اور جب تو کسی بدکار سے ملے تو اس کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آ۔

(۲٦۷٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْمُؤْمِنُ الَّذِي يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ أَفْضَلُ مِنَ الَّذِي لاَ يُخَالِطُ النَّاسَ ، وَلاَ يَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ. (ترمذی ۲۵۰۷۔ احمد ۲/ ۴۳)

(۲۶۷۴۴) حضرت یحییٰ بن وثاب رحمہ اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ مومن جو لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہتا ہے اور ان کی تکلیفوں پر صبر کرتا ہے یہ افضل ہے اس شخص سے جو نہ لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہتا ہے اور نہ ان کی تکلیفوں پر صبر کرتا ہے۔

(۲٦۷٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عن عبد الله بن باه ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ :خَالِطُوا النَّاسَ وَزَايِلُوهُمْ وَصَافِحُوهُمْ وَدِينَكُمْ فَلاَ تَكْلِمُونَهُ. (طبرانی ۹۷۵۷)

(۲۶۷۴۵) حضرت عبداللہ بن باہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کے ساتھ ملو اور ان سے جدا ہو جاؤ۔ اور ان سے مصافحہ کرو اور تمہارا دین تم اس کے متعلق ان سے بات چیت نہ کرو۔

(۱۳۵) فِي هَيْبَةِ الْحَدِيثِ عن رسولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے رعب کا بیان

(۲٦۷٤٦) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي مُسْلِمٌ الْبَطِينُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبيه ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُون ، قَالَ :مَا أَخْطَأَنِي ابْنُ مَسْعُودٍ خَمِيسًا إِلاَّ أَتَيْته فِيهِ ، قَالَ:فَمَا سَمِعْته يَقُولُ لِشَيْءٍ قَطُّ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ عَشِيَّةٍ، قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :فَنَكَّسَ ، قَالَ :فَنَظَرْت إِلَيْهِ وَهُوَ قَائِمٌ مُنحَلَّةً أَزْرَارُ قَمِيصِهِ ، قَدَ اغْرَوْرَقَتْ عَيْنَاهُ وَانْتَفَخَتْ أَوْدَاجُهُ، قَالَ :أَوْ دُونَ ذَلِكَ ، أَوْ فَوْقَ ذَلِكَ ، أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ ، أَوْ شَبِيهًا بِذَلِكَ. (احمد ۱/ ۴۵۲۔ دارمی ۲۷۰)

(۲۶۷۴۶) حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ہر جمعرات کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا کرتا تھا۔ میں نے کبھی بھی آپ رضی اللہ عنہ کو کسی معاملہ میں یوں فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:'' پس ایک شام کو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ اس پر آپ رضی اللہ عنہ کی حالت بدل گئی میں نے دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے اس حال میں کہ آپ رضی اللہ عنہ کی قمیص کے بٹن کھلے ہوئے ہیں۔ اور آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ اور آپ رضی اللہ عنہ کی رگیں پھول گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ یا تو اس سے کم فرمایا یا اس سے زیادہ یا اس کے قریب یا اس جیسا ارشاد فرمایا۔

(۲٦۷٤۷) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ إِذَا حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا فَفَرَغَ مِنْهُ ، قَالَ :أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(دارمی ۲۷۶۔ احمد ۲۰۵)

(۲۶۷۴۷) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کر کے فارغ ہوتے تو فرماتے کہ ''یا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔''

(۲۶۷٤۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : حدَّثَ بِحَدِيثٍ فَقِيلَ لَهُ : أَتَرْفَعُ هَذَا ؟ فَقَالَ : دُونَهُ أَحَبُّ إِلَيْنَا إِنْ كَانَ خَطَأٌ فِي ذَلِكَ ، أَوْ زِيَادَةٌ ، أَوْ نُقْصَانٌ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْنَا.

(۲۶۷۴۸) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ نے ایک حدیث بیان فرمائی۔ آپ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ کیا آپ رحمہ اللہ یہ حدیث مرفوعاً بیان فرما رہے ہیں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس سے کم بیان کرنا ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔ اس لیے کہ اگر اس میں کوئی غلطی ہو یا کچھ زیادتی یا کمی ہو تو یہ ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

(۲۶۷٤۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : قُلْنَا لِزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ : حَدِّثْنَا ، قَالَ : كَبِرْنَا وَنَسِينَا ، وَالْحَدِيثُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَدِيدٌ. (ابن ماجه ۲۵۔ احمد ۳۷۰)

(۲۶۷۴۹) حضرت ابن ابو لیلیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگوں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ آپ ہمیں حدیث بیان کیجئے۔ آپ نے فرمایا: کہ ہم بوڑھے ہو گئے اور ہم بھول گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرنا تو بہت سخت معاملہ ہے۔

(۲٦۷۵۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَن حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَن يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : خَرَجْت مَعَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ ، فَمَا سَمِعْته يُحَدِّثُ حَدِيثًا حَتَّى رَجَعْنا.

(۲۶۷۵۰) حضرت سائب بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ سے مکہ کی طرف نکلا، پس میں نے انہیں کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا یہاں تک کہ ہم واپس لوٹ آئے۔

(۲٦۷۵۱) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا تَوْبَةُ الْعَنْبَرِيُّ ، قَالَ : قَالَ لِي الشَّعْبِيُّ : أَرَأَيْت الْحَسَنَ حِينَ يَقُولُ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَقَدْ جَلَسْت إِلَى ابْنِ عُمَرَ ، فَمَا سَمِعْته يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلاَّ حَدِيثًا ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِضَبٍّ فَقَالَ : إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِي ، وَأَمَّا أَنتُمْ فَكُلُوهُ. (بخاری ۷۲۶۷۔ مسلم ۱۵۴۳)

(۲۶۷۵۱) حضرت توبہ عنبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ نے مجھ سے فرمایا کہ تمہاری حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کے بارے میں کیا رائے ہے جب وہ فرماتے ہیں کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا!'' حالانکہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھا ہوں میں نے انہیں کبھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا، سوائے ایک حدیث کے جو آپ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمائی کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوہ لائی گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک یہ میرا کھانا نہیں ہے، رہے تم تو تم اسے کھالو۔

(۲٦۷۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : جَلَسْت إِلَى ابْنِ عُمَرَ سَنَةً فَمَا سَمِعْته يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ. (ابن ماجه ۲۶۔ احمد ۲/ ۱۵۷)

(۲۶۷۵۲) حضرت عبداللہ بن ابوالسفر ؒ فرماتے ہیں کہ امام شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا کہ میں ایک سال تک حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھا، میں نے انہیں نبی کریم ﷺ کی کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا۔

(۲۶۷۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرَ لاِبْنِ مَسْعُودٍ وَلأَبِي الدَّرْدَاءِ وَلأَبِي مَسْعُودٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو : أَحْسَبُ مَا هَذَا الْحَدِيثُ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : وَأَحْسَبُهُ حَبَسَهُمْ بِالْمَدِينَةِ حَتَّى أُصِيبَ.

(۲۶۷۵۳) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ، حضرت ابوالدرداء اور حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ ، عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث کے بارے میں سوال کیا کرتے تھے۔ آپ نے اپنی شہادت تک ان حضرات کو مدینے میں ہی رکھا تھا۔

(۱۳۶) ما كره مِن اطِّلاعِ الرّجلِ على الرّجلِ

آدمی کا دوسرے آدمی پر جھانکنے کی کراہت کا بیان

(۲۶۷۵٤) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ : اطَّلَعَ رَجُلٌ مِنْ جُحْرٍ فِي حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ فَقَالَ : لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ : إِنَّمَا الاِسْتِئْذَانُ مِنَ الْبَصَرِ . (بخاری ۶۲۴۱۔ مسلم ۱۶۹۸)

(۲۶۷۵۴) حضرت سھل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی شخص نے نبی کریم ﷺ کے حجرے میں سوراخ سے جھانکا، اس حال میں کہ آپ ﷺ کے پاس کنگھی تھی جس سے آپ ﷺ اپنا سر کھجلا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو دیکھ رہا ہے تو میں یہ کنگھی تیری آنکھ میں مار دیتا۔ اس لیے کہ اجازت تو آنکھ کی وجہ سے ہی مانگی جاتی ہے۔

(۲۶۷۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ بَرَكَةَ بْنِ يَعْلَى التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي سُوَيْدٍ الْعَبْدِيِّ ، قَالَ : كُنَّا بِبَابِ ابْنِ عُمَرَ نَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ ، فَحَانَتْ مِنِّي الْتِفَاتَةٌ ، فَرَآنِي فَقَالَ : أَيُّكُمُ اطَّلَعَ فِي دَارِي ؟ قَالَ قُلْتُ : أَنَا أَصْلَحَكَ اللَّهُ ، حَانَتْ مِنِّي الْتِفَاتَةٌ فَنَظَرْتُ ، قَالَ : وَيْحَكَ لَكَ أَنْ تَطَّلِعَ فِي دَارِي!.

(۲۶۷۵۵) حضرت ابوسوید عبدی ؒ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے دروازے پر ان سے اجازت طلب کر رہے تھے کہ میری نگاہ پڑ گئی اور انہوں نے مجھے دیکھ لیا اور فرمایا تم میں سے کس نے میرے گھر میں جھانکا؟ میں نے عرض کیا: میں نے اللہ آپ کو درست رکھے ..... کہ اچانک میری نظر پڑ گئی تو میں نے دیکھ لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہلاکت ہو! تو نے کیوں میرے گھر میں جھانکا؟!

(۲۶۷۵٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنِ الْهُذَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ ، أَنَّ سَعْدًا اسْتَأْذَنَ

عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ ، فَقَالَ النبى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّمَا جُعِلَ الاِسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ النَّظَرِ. (ابو داؤد ۵۱۳۱۔ طبرانی ۵۳۸۶) .

(۲۶۷۵۶) حضرت ھذیل بن شرحبیل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد ؓ نے اپنا سر داخل کر کے نبی کریم ﷺ سے اجازت مانگی۔اس پر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اجازت طلب کرنا تو نظر کی وجہ سے مقرر کیا گیا ہے۔

(۲۶۷۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ سَبَقَهُ بَصَرُهُ إِلَى الْبُيُوتِ ، فَقَدْ دَمَرَ يَعْنِي دَخَلَ.

(۲۶۷۵۷) حضرت حسن سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جس نے پہلے ہی گھر میں جھانک کر دیکھ لیا تو گویا کہ وہ داخل ہو گیا۔

(۲۶۷۵۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ هُزَيْلٍ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ فَوَقَفَ عَلَى بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُ ، فَقَامَ عَلَى الْبَابِ ، فَقَالَ له النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :هَكَذَا ، عَنك هَكَذَا ، فَإِنَّمَا الاِسْتِئْذَانُ مِنَ النَّظَرِ.

(۲۶۷۵۸) حضرت ھزیل ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی آیا اور نبی کریم ﷺ کے دروازے پر کھڑے ہو کر اجازت طلب کرنے لگا۔وہ بالکل دروازے پر کھڑا ہوا تھا اس پر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہاں سے یہاں آ جاؤ۔اس لیے کہ اجازت تو آنکھ کی وجہ سے مانگی جاتی ہے۔

(۲۶۷۵۹) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَوْ أَنَّ أَحَدًا اطَّلَعَ عَلَى نَاسٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ حَلَّ لَهُمْ أَنْ يَفْقَؤُوا عَيْنَهُ.

(بخاری ۶۸۸۸۔ مسلم ۱۶۹۹)

(۲۶۷۵۹) حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص بغیر اجازت کے کچھ لوگوں پر جھانکے تو ان کے لیے حلال ہے کہ وہ اس کی آنکھ پھوڑ دیں۔

(۲۶۷۶۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَيْتِهِ ، فَاطَّلَعَ رَجُلٌ مِنْ خَلَلِ الْبَابِ ، فَسَدَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عليه بِمِشْقَصٍ ، فَتَأَخَّرَ الرَّجُلُ. (بخاری ۶۲۴۲۔ مسلم ۱۶۹۹)

(۲۶۷۶۰) حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گھر میں تھے کہ کسی آدمی نے دروازے کے شگاف سے جھانکا۔نبی کریم ﷺ نے اس پر نیزے کا پھل پھینک دیا تو وہ آدمی پیچھے ہٹ گیا۔

(۲۶۷۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نَذِيرٍ ، قَالَ :اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى حُذَيْفَةَ

فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ :قَدْ أَدْخَلْتَ رَأْسَكَ فَأَدْخِلْ إِسْتَكَ.

(۲۶۷۶۱) حضرت مسلم بن نذیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کسی آدمی نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اپنا سر داخل کر کے اجازت مانگی۔ اس پر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: تو نے اپنا سر داخل کر ہی لیا ہے تو اپنی سرین بھی داخل کر لے!!

(۱۳۷) فِي تعمّدِ الكذِبِ على النّبيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وما جاء فِيهِ

جان بوجھ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے کا بیان اور اس بارے میں جو روایات ذکر کی گئیں

(۲۶۷۶۲) حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. (بخاری ۲۸۸۸۔ ترمذی ۲۶۵۹)

(۲۶۷۶۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات کی نسبت کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

(۲۶۷۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. (بخاری ۱۰۹۔ مسلم ۱۰)

(۲۶۷۶۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات کی نسبت کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

(۲۶۷۶٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلُ حَدِيثِ ابْنِ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ. (بزار ۶۲۱)

(۲۶۷۶۴) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۲۶۷٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

(بخاری ۳۴۶۱۔ ترمذی ۲۶۶۹)

(۲۶۷۶۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ کی نسبت کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

(۲۶۷۶٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قُلْتُ لِلزُّبَيْرِ :يَا أَبَتِي ، مَالِي لاَ أَسْمَعُكَ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَسْمَعُ ابْنَ مَسْعُودٍ

وَفُلاَنًا وَفُلاَنًا ؟ فَقَالَ : أما إنِّي لَمْ أُفَارِقْهُ مُنْذُ أَسْلَمْت ، وَلَكِنِّي سَمِعْت مِنْهُ كَلِمَةً : مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. (بخاری ۱۰۷۔ ابوداؤد ۳۶۴۳)

(۲۶۷۶۶) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے ابا جان! میں نے کبھی آپ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا جیسا کہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور فلاں، فلاں کو بیان کرتے ہوئے سنتا ہوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جب سے اسلام لایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہیں ہوا لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بات سنی کہ جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ کی نسبت کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(۲۶۷۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ مُسْلِمٍ مَوْلَى خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ ، أَنَّ خَالِدَ بْنَ عُرْفُطَةَ ذَكَرَ الْمُخْتَارَ فَقَالَ : كَذَّابٌ ، وَسَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنْ جَهَنَّمَ. (احمد ۵/ ۲۹۲۔ ابویعلی ۶۸۳۳)

(۲۶۷۶۷) حضرت مسلم رحمہ اللہ جو حضرت خالد بن عرفطہ رحمہ اللہ کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن عرفطہ رحمہ اللہ نے مختار کا ذکر کیا اور فرمایا کہ وہ تو کذاب (جھوٹا) ہے۔ اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(۲۶۷۶۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى التَّيْمِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبٍ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى هَذَا الْمِنْبَرِ : إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَدِيثِ عَلَيَّ ، فَمَنْ قَالَ فَلْيَقُلْ حَقًّا ، أَوْ صِدْقًا ، وَمَنْ تَقَوَّلَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. (احمد ۵/ ۲۹۷۔ دارمی ۲۳۷)

(۲۶۷۶۸) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس منبر پر یوں فرماتے ہوئے سنا کہ تم لوگ کثرت سے میری حدیث بیان کرنے سے بچو۔ اور جو بیان کرتا ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ حق یا سچ بیان کرے، جو شخص میری طرف وہ بات منسوب کرتا ہے جو میں نے نہیں کہی، تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(۲۶۷۶۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ الَّذِي يَكْذِبُ عَلَيَّ يُبْنَى لَهُ بَيْتٌ فِي النَّارِ.

(احمد ۲/ ۲۲۔ طبرانی ۱۳۱۵۴)

(۲۶۷۶۹) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری طرف جھوٹ کی نسبت کرتا ہے تو اس کے لیے جہنم میں ایک گھر تعمیر کر دیا جاتا ہے۔

(۲۶۷۷۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَخْطُبُ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَكْذِبُوا عَلَيَّ ، فَإِنَّهُ مَنْ يَكْذِبْ عَلَيَّ يَلِجَ النَّارَ. (بخاری ۱۰۶۔ مسلم ۱۲۳)

(۲۶۷۷۰) حضرت ربعی بن حراش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ میرے خلاف جھوٹ مت گھڑو بے شک جو شخص مجھ پر جھوٹ گھڑے گا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

(۲۶۷۷۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ ، أَحْسَبُهُ قَالَ : مُتَعَمِّدًا ، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ . (مسلم ۲۲۹۸۔ احمد ۳/ ۴۴)

(۲۶۷۷۱) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری طرف جھوٹ کی نسبت کرے......راوی کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ یوں بھی کہا...... جان بوجھ کر تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(۲۶۷۷۲) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ . (ابن ماجه ۳۷)

(۲۶۷۷۲) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ کی منسوب کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(۲۶۷۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِىءُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، قَالَ : حدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ تَقَوَّلَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ . (بخاری ۱۱۰۔ مسلم ۱۰)

(۲۶۷۷۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری طرف وہ بات منسوب کرے جو میں نے نہیں کہی۔ تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(۲۶۷۷٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مُرَّةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : قَدْ رَأَيْتُمُونِي وَسَمِعْتُمْ مِنِّي وَسَتُسْأَلُونَ عَنِّي ، فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ . (احمد ۵/ ۴۱۲)

(۲۶۷۷۴) حضرت مرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: تحقیق تم نے مجھے دیکھا اور میری باتوں کو سنا، عنقریب تم سے میری باتوں کی بابت سوال کیا جائے گا پس جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ کی نسبت کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(۲۶۷۷٥) قَال حُدِّثْت عَنْ هُشَيْمٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ . (ابن ماجه ۳۳۔ دارمی ۲۳۱)

(۲۶۷۷۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ کی نسبت کرے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(٣٦٧٧٦) حدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ، وَرُبَّمَا قَالَ :فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ مُتَعَمِّدًا.

(نسائی ۵۹۱۴۔ احمد ۳/ ۱۱۶)

(۲۶۷۷۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ کو منسوب کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم کو بنالے اور کبھی یوں بھی فرمایا: کہ اس کو چاہیے کہ وہ جان بوجھ کر اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(٣٦٧٧٧) حَدَّثَنَا سُوَيْد بْنُ عَمْرو ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَن سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

(ترمذی ۲۹۵۱۔ احمد ۱/ ۲۹۳)

(۲۶۷۷۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ کو منسوب کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(٣٦٧٧٨) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبِ أَحَدِكُمْ ، فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. (بخاری ۱۲۹۱۔ مسلم ۱۵)

(۲۶۷۷۸) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً میرے خلاف جھوٹ گھڑنا کسی ایک کے خلاف جھوٹ گھڑنے کی طرح نہیں ہے، پس جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(٣٦٧٧٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ :وَجَدْت فِي كِتَابِ أَبِي مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ :عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مَحمُود بن لَبِيد ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّان ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. (احمد ۱/ ۷۰۔ بزار ۳۸۴)

(۲۶۷۷۹) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(٣٦٧٨٠) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

(احمد ۴/ ۳۶۶۔ طبرانی ۵۰۱۷)

(۲۶۷۸۰) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(۱۳۸) فِي الرّجلِ يُسأَلُ أنت أكبر أم فلانٌ ؟ ما يقول ؟

اس شخص کا بیان جس سے سوال کیا جائے کہ تم بڑے ہو یا فلاں؟ تو وہ جواب میں کیا کہے؟

(۲۶۷۸۱) حدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، قَالَ: قِيلَ لِلْعَبَّاسِ :أَنْتَ أَكْبَرُ ، أَوْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ :هُوَ أَكْبَرُ مِنِّي وَوُلِدْتُ أَنَا قَبْلَهُ.

(حاکم ۳۲۰)

(۲۶۷۸۱) حضرت ابورزین عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ رضی اللہ عنہ بڑے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے بڑے ہیں۔ اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے پیدا ہوا۔

(۲۶۷۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قِيلَ لأَبِي وَائِلٍ :أَيُّكُمَا أَكْبَرُ ؟ أَنْتَ أَكْبَرُ ، أَوِ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ ؟ قَالَ :أَنَا أَكْبَرُ مِنْهُ سِنًّا وَهُوَ أَكْبَرُ مِنِّي عَقْلاً.

(۲۶۷۸۲) حضرت سفیان رحمہ اللہ کے والد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابووائل رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: تم دونوں میں سے کون بڑا ہے۔ آپ رحمہ اللہ بڑے ہیں یا حضرت ربیع بن خثیم؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں ان سے عمر میں بڑا ہوں اور وہ مجھ سے عقل و دانش کے اعتبار سے بڑے ہیں۔

(۲۶۷۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ بِنَحْوٍ مِنْهُ.

(۲۶۷۸۳) حضرت ابووائل کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۱۳۹) فِي الرّجلِ يمدح الرّجل

اس آدمی کا بیان جو کسی آدمی کی تعریف کرے

(۲۶۷۸٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ ، عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الأَسْوَدِ قَالَ : أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَحْثُوَ فِي وُجُوهِ الْمَدَّاحِينَ التُّرَابَ. (مسلم ۲۲۹۷۔ احمد ۶/ ۵)

(۲۶۷۸۴) حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم تعریف کرنے والوں کے چہروں پر مٹی ڈال دیں۔

(۲۶۷۸۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ ، أَنَّ رَجُلاً جَعَلَ يَمْدَحُ عُثْمَانَ ، فَعَمَدَ الْمِقْدَادُ فَجَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ ، قَالَ : وَكَانَ رَجُلاً ضَخْمًا ، قَالَ : فَجَعَلَ يَحْثُو فِي وَجْهِهِ الْحَصَى ، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ : مَا شَأْنُكَ ؟ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَّاحِينَ فَاحْثُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ. (مسلم ۲۲۹۷۔ احمد ۶/ ۵)

(۲۶۷۸۵) حضرت ابراہیم ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ھمام بن حارث ویشید نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تعریف کر رہا تھا، تو حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سہارا لے کر اپنے گھٹنوں کے بل دوزانوں ہو کر بیٹھے، وہ ایک فربہ آدمی تھے۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے تعریف کرنے والے کے منہ کی طرف کنکریاں پھینکنا شروع کر دیں۔ اس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: آپ رضی اللہ عنہ کو کیا ہوا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ میں مٹی ڈال دو۔

(۲۶۷۸۶) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِيَّاكُمْ وَالتَّمَادُحَ فَإِنَّهُ الذَّبْحُ. (احمد ۴/ ۹۸۔ طبرانی ۸۱۵)

(۲۶۷۸۶) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ تم لوگ ایک دوسرے کی تعریف کرنے سے بچو اس لیے کہ یہ ذبح کرنے کے مترادف ہے۔

(۲۶۷۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ، فَأَثْنَى عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فِي وَجْهِهِ ، فَقَالَ له عُمَرُ : عَقَرْتَ الرَّجُلَ عَقَرَكَ اللَّهُ ، تُثْنِي عَلَيْهِ فِي وَجْهِهِ فِي دِينِهِ.

(۲۶۷۸۷) حضرت ابراہیم تیمی ویشید کے والد فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص داخل ہوا، اس نے آپ رضی اللہ عنہ کو سلام کہا، پھر لوگوں میں سے ایک آدمی نے اس کے منہ پر اس کی تعریف کی۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے کہا: تو نے اس آدمی کو ہلاک کر دیا، اللہ تجھے ہلاک کرے، تو اس کے سامنے اس کے دین کی تعریف کر رہا ہے؟

(۲۶۷۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ : حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ أَسْلَمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ : الْمَدِيحُ الذَّبْحُ. (بخاری ۳۳۶)

(۲۶۷۸۸) حضرت اسلم ویشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ تعریف کرنا ذبح کرنے کے مترادف ہے۔

(۲۶۷۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِذَا طَلَبَ أَحَدُكُمُ الْحَاجَةَ فَلْيَطْلُبْهَا طَلَبًا يَسِيرًا ، وَلاَ يَأْتِي الرَّجُلَ فَيُثْنِيَ عَلَيْهِ فِي وَجْهِهِ فَيَقْطَعَ ظَهْرَهُ فَلاَ يَمْنَعُهُ شَيْئًا.

(۲۶۷۸۹) حضرت ابوالاحوص ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی ضرورت کی درخواست کرنا چاہے تو اس کو چاہیے کہ وہ ہلکی سی درخواست کرے۔ ایسا نہ کرے کہ وہ ایک آدمی کے پاس آئے اور اس کے چہرے پر تو اس کی تعریف کرے اور اس کی پیٹھ پیچھے اسے نظر انداز کرے، اس لیے کہ وہ آدمی اس سے کوئی چیز بھی نہیں روک سکتا۔

(۲۶۷۹۰) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَن خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : مَدَحَ رَجُلٌ رَجُلاً عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ : النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَيْحَكَ ، قَطَعْت عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا ، ثُمَّ قَالَ :إِنْ كَانَ أَحَدكم مَادِحًا أَخَاهُ لاَ مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ لَهُ :أَحْسَبُ ، وَلاَ أُزَكِّي عَلَى اللهِ أَحَدًا. (مسلم ۲۲۹۶۔ ابن ماجه ۳۷۴۴)

(۲۶۷۹۰) حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ ریشید فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت ابوبکرہ رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کسی شخص کی تعریف کی۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تعریف کرنے والے کو کئی مرتبہ کہا کہ ہلاکت ہو تو نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم میں کوئی اپنے بھائی کی تعریف کرتا، تو کوئی حرج نہیں اس کو چاہیے کہ وہ یوں کہے: میرا خیال ہے اور میں اللہ کے مقابلہ میں کسی کو پاک وصاف نہیں بتاتا۔

(۲۶۷۹۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَن شُعْبَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ قَالَ :قُلْتُ لغنيم :أَيُكْرَهُ لِلرَّجُلِ أَنْ يَمْدَحَ أَخَاهُ وَهُوَ شَاهِدٌ؟ قَالَ: نَعَمْ ، فَقُلْت :وَإِنْ كَانَ غَائِبًا ؟ قَالَ :كَانَ يُقَالُ :لاَ تَمْدَحْ أَخَاك.

(۲۶۷۹۱) حضرت عاصم ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت غُنیم ریشید سے پوچھا: کیا آدمی کے لیے مکروہ ہے کہ وہ اپنے بھائی کی موجودگی میں اس کی تعریف بیان کرے؟ آپ ریشید نے فرمایا: جی ہاں! میں نے پوچھا: اگر وہ شخص موجود نہ ہو تو؟ آپ ریشید نے فرمایا کہ یوں کہا جاتا تھا کہ تم اپنے بھائی کی مدح مت کرو۔

(۲۶۷۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُوس، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:لاَ أُزَكِّي بعد النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا.

(۲۶۷۹۲) حضرت طاؤس ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو پاک وصاف نہیں گردانتا۔

(۲۶۷۹۳) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ ، أَنَّ رَجُلاً كَانَ يَمْدَحُ رَجُلاً عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ ، فَجَعَلَ ابْنُ عُمَرَ يَحْثُو التُّرَابَ نَحْوَ وَجْهِهِ بِأَصَابِعِهِ ، وَقَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَادِحِينَ فَاحْثُوا فِي أَفْوَاهِهِمُ التُّرَابَ ؟.

(احمد ۲/ ۹۴۔ ابن حبان ۵۷۷۰)

(۲۶۷۹۳) حضرت عطاء بن ابو رباح ریشید فرماتے ہیں کہ کوئی آدمی حضرت ابن عمر رضی اللہ کے پاس کسی آدمی کی تعریف بیان کررہا تھا

تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی انگلیوں کے ذریعہ اس کے چہرے پر مٹی ڈالنا شروع کر دی، اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ میں مٹی ڈال دو۔

(۲۶۷۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن هَمَّامٍ قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ فَأَثْنَى عَلَى عُثْمَانَ فِي وَجْهِهِ فَأَخَذَ الْمِقْدَادُ بْنُ الأَسْوَدِ تُرَابًا فَحَثَاهُ فِي وَجْهِهِ ، وَقَالَ :إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إِذَا لَقِيتُمُ الْمَدَّاحِينَ فَاحْثُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ. (مسلم ۲۲۹۷۔ ابوداؤد ۴۷۷۱)

(۲۶۷۹۴) حضرت ہمام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی آیا اور اس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے منہ پر ان کی تعریف کی، اس پر حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے مٹی اُٹھائی اور اس کے منہ میں ڈال دی۔ اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ جب تم تعریف کرنے والوں سے ملو تو ان کے چہروں میں مٹی ڈالنا۔

(۲۶۷۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سُفْيَانَ ، عَن عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عُمَرَ فَأَثْنَى رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ فِي وَجْهِهِ حِينَ أَدْبَرَ فَقَالَ عمر :عَقَرْتَ الرَّجُلَ ، عَقَرَكَ اللَّهُ.

(۲۶۷۹۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کے والد حضرت یزید بن شریک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی شخص نے دوسرے شخص کی اس کے منہ پر تعریف کی۔ جب وہ لوٹ گیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے آدمی کو ہلاک کر دیا اللہ تجھے بھی ہلاک کرے۔

(۱٤۰) فِي الْمَشُورَةِ مَن أَمَرَ بِهَا
جس نے مشورہ کرنے کا حکم دیا

(۲۶۷۹۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَن سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَنْ يَهْلَكَ امْرُؤٌ بَعْدَ مَشُورَةٍ.

(۲۶۷۹۶) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی ہرگز مشورہ کرنے کے بعد ہلاک نہیں ہوگا۔

(۲۶۷۹۷) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَن يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ :قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُد لابْنِهِ :يَا بُنَيَّ ، لاَ تَقْطَعْ أَمْرًا حَتَّى تُؤَامِرَ مُرْشِدًا ، فَإِنَّك إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ لَمْ تَحْزَنْ عَلَيْهِ.

(۲۶۷۹۷) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو فرمایا: اے میرے بیٹے! کسی معاملہ کو شروع مت کرنا یہاں تک کہ کسی رہنما سے مشورہ کر لینا، جب تم ایسا کرو گے تو کبھی اس معاملہ میں غمگین نہیں ہو گے۔

(۲۶۷۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَن سُفْيَانَ، عَن رَجُلٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ:مَا أَمَرَ اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُشَاوَرَةِ

إِلاَّ لِمَا يَعْلَمَ فِيهَا مِنَ الْفَضْلِ ، ثُمَّ تَلاَ ﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الأَمْرِ﴾.

(۲۶۷۹۸) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ رب العزت نے اپنے نبی کو مشورے کا حکم نہیں دیا مگر اس وجہ سے کہ اللہ اس کی فضیلت کو جانتے تھے۔ پھر آپ رحمہ اللہ نے آیت تلاوت فرمائی۔ ترجمہ: اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے معاملہ کے بارے میں مشورہ کریں۔

(۲۶۷۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :إِذَا اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي شَيْءٍ فَانْظُرْ كَيْفَ صَنَعَ فِيهِ عُمَرُ فَإِنَّهُ كَانَ لاَ يَصْنَعُ شَيْئًا حَتَّى يَسْأَلَ وَيُشَاوِرَ.

(۲۶۷۹۹) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب لوگ کسی چیز کے بارے میں اختلاف کریں تو تم دیکھو کہ اس معاملہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا کیا۔ اس لیے کہ آپ رضی اللہ عنہ کوئی کام نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ اس کے بارے میں پوچھ لیتے اور مشورہ کر لیتے۔

(۲٦۸۰۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ دَغْفَلٍ قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ :مَا تَشَاوَرَ قَوْمٌ إِلاَّ هُدُوا لأَرْشَدِ أَمْرِهِمْ.

(۲۶۸۰۰) حضرت ایاس بن دغفل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ کسی قوم نے باہم مشورہ نہیں کیا مگر یہ کہ ان کو اس مسئلہ کی بہترین صورت سجھا دی گئی۔

(۱٤۱) ما ذكر فِي طلبِ الحوائِجِ

ان روایات کا بیان جو ضروریات طلب کرنے کے بارے میں ذکر کی گئیں

(۲٦۸۰۱) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو مُصْعَبٍ الأَنْصَارِيُّ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :اطْلُبُوا الْحَوَائِجَ إِلَى حِسَانِ الْوُجُوهِ.

(۲۶۸۰۱) حضرت ابو مصعب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ بہترین لوگوں سے ضروریات کو طلب کرو۔

(۲٦۸۰۲) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :ابْتَغُوا الْخَيْرَ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوهِ. (ابن ابی الدنیا ۵۳)

(۲۶۸۰۲) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم بھلائی بہترین لوگوں کے پاس تلاش کرو۔

(۲٦۸۰۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَمِسُوا الْمَعْرُوفَ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوهِ. (طبرانی ۹۸۳)

(۲۶۸۰۳) امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم بھلائی بہترین لوگوں کے پاس تلاش کرو۔

(۱۴۲) الرّجل يخرج أحسن حديثه

اس آدمی کا بیان جو حدیث کو صحیح سندوں سے بیان کرے

(۲۶۸۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوا يَكْرَهُونَ إذَا اجْتَمَعُوا أَنْ يُخْرِجَ الرَّجُلُ أَحْسَنَ حَدِيثِهِ.

(۲۶۸۰۴) حضرت ابن عون ولیٹھیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ولیٹھیلا نے ارشاد فرمایا: کہ صحابہ رضی اللہ عنہم مکروہ سمجھتے تھے کہ جب وہ جمع ہوں تو ایک آدمی اپنی بہترین بات کو بیان کرے۔

(۱۴۳) فِي الكلام بِالفارِسِيّةِ من كرهه

جو شخص فارسی زبان میں کلام کرنے کو مکروہ سمجھے

(۲۶۸۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلَالٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، قَالَ عُمَرُ :مَا تَعَلَّمَ الرَّجُلُ الْفَارِسِيَّةَ إلاَّ خَبث ، وَلاَ خَبث إلاَّ نَقَصَتْ مُرُوئَتُهُ.

(۲۶۸۰۵) حضرت ابن بریدہ ولیٹھیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: آدمی نے فارسی نہیں سیکھی مگر یہ کہ وہ خبیث ہو گیا اور کوئی خبیث نہیں ہوتا مگر یہ کہ اس کی مروت میں کمی آ جاتی ہے۔

(۲۶۸۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :لاَ تَعَلَّمُوا رَطَانَةَ الأَعَاجِمِ ، وَلاَ تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ كَنَائِسَهُمْ ، فَإِنَّ السَّخطَةَ تَنْزِلُ عَلَيْهِمْ.

(۲۶۸۰۶) حضرت ثور ولیٹھیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ولیٹھیلا نے ارشاد فرمایا: کہ تم لوگ عجمیوں کی زبان مت سیکھو اور ان کی عبادت گاہوں میں داخل مت ہو، اس لیے کہ ان پر اللہ کی ناراضگی اترتی ہے۔

(۲۶۸۰۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ دَاوُد بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ سَمِعَ قَوْمًا يَتَكَلَّمُونَ بِالْفَارِسِيَّةِ فَقَالَ :مَا بَالُ الْمَجُوسِيَّةِ بَعْدَ الْحَنِيفِيَّةِ.

(۲۶۸۰۷) حضرت داؤد بن ابی ھند ولیٹھیلا فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن سعد بن ابو وقاص ولیٹھیلا نے چند لوگوں کو فارسی زبان میں بات کرتے ہوئے سنا تو ارشاد فرمایا: کہ لوگوں کو کیا ہوا کہ مسلمان ہونے کے بعد مجوسی ہو گئے۔

(۱۴۴) من رخّص فِي الفارِسِيّةِ

جس نے فارسی میں بات کرنے کی رخصت دی

(۲۶۸۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ قَالَ :كَلَّمَنِي أَبُو الْعَالِيَةِ بِالْفَارِسِيَّةِ.

(۲۶۸۰۸) حضرت ابوخلدہ ولیٹھیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ابو العالیہ ولیٹھیلا نے مجھ سے فارسی میں بات کی۔

(٢٦٨٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ النَّهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ شَيْخًا بِمَكَّةَ يَقُولُ : أَشْرَفَ أَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ هَذَا الْبَابِ عَلَى هَذَا السُّوقِ فَقَالَ : يَا بَنِي فَرُّوخَ ، سحت وداست.

(۲۶۸۰۹) حضرت نہاس بن قہم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مکہ مکرمہ کے کسی شیخ نے بیان کیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس دروازے سے اس بازار میں تشریف لائے اور فرمایا: اے بنو فروخ! سحت وداست۔

(٢٦٨١٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِتَمْرٍ مِنَ الصَّدَقَةِ ، فَتَنَاوَلَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً فَلاَكَهَا فِي فِيهِ ، فَقَالَ لَهُ : النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كِخْ كِخْ ، لاَ تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ.

(۲۶۸۱۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقہ کی کھجوریں لائی گئیں تو حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے ایک کھجور لے لی اور منہ میں چبانے لگے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: کخ کخ۔ نکالو نکالو۔ ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔

(٢٦٨١١) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ ، عَنِ الْجُبْنِ فَقَالَ : يَا جَارِيَةُ ، اذْهَبِي بِهَذَا الدِّرْهَمِ فَاشْتَرِي بِهِ ينيرا ، فَاشْتَرَتْ بِهِ ينيرا ، ثُمَّ جَائَتْ بِهِ يَعْنِي الْجُبْنَ.

(۲۶۸۱۱) حضرت منذر ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کسی آدمی نے حضرت ابن حنفیہ رحمہ اللہ سے پنیر مانگا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اے باندی یہ درہم لے جاؤ اور اس کا پنیر خرید لاؤ، پس وہ اس درہم کا پنیر خرید کر لے آئی۔

(١٤٥) ما قالوا فِي الرَّجلِ يكتنِي قبل أن يولد له، وما جاء فِيهِ

اس آدمی کا بیان جو لڑکا پیدا ہونے سے پہلے ہی کنیت اختیار کر لے اور اس بارے میں جو روایات منقول ہیں

(٢٦٨١٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قِيلَ لَهُ : أَيَكْتَنِي الرَّجُلُ قَبْلَ أَنْ يُولَدَ لَهُ ؟ قَالَ : كَانَ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتَنُوا قَبْلَ أَنْ يُولَدَ لَهُمْ.

(۲۶۸۱۲) حضرت برد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: کہ آدمی بچہ پیدا ہونے سے پہلے کنیت اختیار کر سکتا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم اولاد ہونے سے پہلے ہی اپنی کنیت اختیار کر لیتے تھے۔

(٢٦٨١٣) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ : كَنَّانِي عَبْدُ اللهِ بِأَبِي شِبْلٍ ، وَكَانَ عَلْقَمَةُ لاَ يُولَدُ لَهُ.

(۲۶۸۱۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے میری کنیت

ابوشبل رکھی، حالانکہ حضرت علقمہ رحمہ اللہ کی کوئی اولاد نہیں تھی۔

(٢٦٨١٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ : كَنَّانِي عُرْوَةُ قَبْلَ أَنْ يُولَدَ لِي.

(۲۶۸۱۴) حضرت ابوعوانہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ھلال بن ابی حمید رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت عروہ رحمہ اللہ نے میرے ہاں بچہ پیدا ہونے سے پہلے ہی میری کنیت رکھ دی۔

(٢٦٨١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مَوْلًى لِلزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، كُلُّ أَزْوَاجِكَ قَدْ كَنَّيْته غَيْرِي ، قَالَ :فَأَنْتِ أُمُّ عَبْدِ اللهِ. (بخاری ۸۵۱۔ ابوداؤد ۴۹۳۱)

(۲۶۸۱۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرے سوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تمام بیبیوں کی کنیت رکھی ہوئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ام عبد اللہ ہو۔

(٢٦٨١٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ قَالَ :حدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ صُهَيْبٍ ، أَنَّ عُمَرَ قَالَ لِصُهَيْبٍ :مَا لَكَ تَكْتَنِي بِأَبِي يَحْيَى وَلَيْسَ لَكَ وَلَدٌ ؟ قَالَ : كَنَّانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي يَحْيَى. (ابن ماجہ ۳۷۳۸۔ احمد ۱۶)

(۲۶۸۱۶) حضرت حمزہ بن صہیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کہ تم نے اپنی کنیت ابویحییٰ کیوں رکھی ہے، حالانکہ تمہارا تو کوئی لڑکا نہیں ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری کنیت ابویحییٰ رکھی تھی۔

(٢٦٨١٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينَا ، فَكَانَ يَقُولُ لأَخٍ لِي صَغِيرٍ :يَا أَبَا عُمَيْرٍ ، مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ ؟.

(۲۶۸۱۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لاتے تھے اور میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے تھے کہ اے ابوعمیر چڑیا کا کیا ہوا۔

(٢٦٨١٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَكْتَنِيَ الرَّجُلُ قَبْلَ أَنْ يُولَدَ لَهُ.

(۲۶۸۱۸) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ آدمی کا بچہ پیدا ہونے سے قبل ہی کنیت اختیار کر لینا اس میں کوئی حرج نہیں۔

(١٤٦) ما يستحبّ مِن الكلام

کلام کی پسندیدہ چیزوں کا بیان

(٢٦٨١٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ شَيْخٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ ، أَوْ جَابِرًا قَالَ : كَانَ فِي كَلاَمِ رَسُولِ

اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْتِيلٌ ، أَوْ تَرْسِيلٌ. (ابوداؤد ۴۸۰۵)

(۲۶۸۱۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ یا حضرت جابر رضی اللہ عنہ ان دونوں حضرات میں سے کوئی ایک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام میں خوش الحانی یا وضاحت ہوتی تھی۔

(۲۶۸۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: الإِنْبِعَاقُ فِي الْكَلَامِ مِنْ شَقَاشِقِ الشَّيْطَانِ.

(۲۶۸۲۰) حضرت عطیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: زیادہ فصیح کلام شیطان کے منہ کے جھاگ کی طرح ہے۔

(۲۶۸۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أُسَامَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ رضى الله عنها قَالَتْ : كَانَ كَلَامُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَامًا فَصْلًا ، يَفْهَمُهُ كُلُّ مَنْ سَمِعَهُ.

(ابوداؤد ۴۸۰۶۔ ترمذی ۳۶۳۹)

(۲۶۸۲۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام ایسا واضح ہوتا تھا ہر سننے والا اس کو سمجھ جاتا تھا۔

(۲۶۸۲۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ ، عَن بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو - قَالَ نَافِعٌ : أُرَاهُ رَفَعَهُ - قَالَ : إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ الْبَلِيغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِى يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهِ تَخَلُّلَ الْبَاقِرَةِ بِلِسَانِهَا. (ابوداؤد ۴۹۶۶۔ ترمذی ۲۸۵۳)

(۲۶۸۲۲) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ اللہ رب العزت آدمیوں میں سے اس آدمی سے دشمنی رکھتے ہیں جو زبان ہلا ہلا کر فصیح کلام کرتا ہے گائیوں کے زبان سے چارہ ہلانے کی طرح۔

(۲۶۸۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ : قَامَ رَجُلٌ فَتَكَلَّمَ بَيْنَ يَدَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَزْبَدَ شِدْقَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَعَلَّمُوا ، وَإِيَّاكُمْ وَشَقَاشِقَ الْكَلَامِ ، فَإِنَّ شَقَاشِقَ الْكَلَامِ مِنْ شَقَائِقِ الشَّيْطَانِ.

(۲۶۸۲۳) حضرت عبدالملک بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کلام کیا یہاں تک کہ اس نے اپنے منہ سے جھاگ نکالا، اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سیکھو اور منہ پھاڑ کر کلام کرنے سے بچو، اس لیے کہ منہ پھاڑ کر کلام کرنا شیطان کے منہ سے نکلنے والے جھاگ کی طرح ہے۔

(۱۴۷) من كره أن يسمع المبتلي التّعويذ

مصیبت میں مبتلا شخص کو اعوذ باللہ سنانا مکروہ ہے

(۲۶۸۲٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُسْمِعَ الْمُبْتَلَى التَّعوِيذَ مِنَ الْبَلَاءِ.

(۲۶۸۲۴) حضرت ابوجعفر نے مصیبت میں مبتلا شخص کو اعوذ باللہ سنانا مکروہ قرار دیا ہے۔

(۱٤۸) ما لاَ ینبغِي لِلرّجلِ أن یدعو بِهِ

آدمی کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ یوں دعا کرے

(۲٦۸۲٥) حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْکَرِیمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : کَانَ یَکْرَهُ أَنْ یَقُولَ اللَّهُمَّ لاَ تَبْتَلِنِی إلاَّ بِالَّتِی هِیَ أَحْسَنُ وَیَقُولُ :قَالَ اللَّهُ تَعَالَی :(وَنَبْلُوکُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَیْرِ فِتْنَةً).

(۲۶۸۲۵) حضرت عبد الکریم ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ریشید یوں دعا کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے، اے اللہ! تو مجھے آزمائش میں مت ڈال مگر اس چیز کے ساتھ جو بہت بہترین ہو، اور فرماتے کہ اللہ رب العزت نے فرمایا ہے کہ: ترجمہ: اور ہم تمہیں آزمائیں گے شر اور بھلائی کے ساتھ۔

(۱٤۹) فِي إحراقِ الکتبِ ومحوِها

خطوط کو جلانے اور ان کو مٹا دینے کا بیان

(۲٦۸۲٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس، عَنْ أَبِیهِ، أَنَّهُ کَانَ إِذَا اجْتَمَعَتْ عَنْدَهُ الرَّسَائِلُ أَمَرَ بِهَا فَأُحْرِقَتْ.

(۲۶۸۲۶) حضرت ابن طاؤس ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس ریشید کے پاس جب بہت زیادہ خطوط جمع ہو جاتے تو آپ ریشید ان کو جلانے کا حکم دیتے اور ان کو جلا دیا جاتا۔

(۲٦۸۲۷) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ قَیْسٍ ، أَنَّ عَبِیدَةَ أَوْصَی أَنْ تُمْحَی کُتُبُهُ.

(۲۶۸۲۷) حضرت نعمان بن قیس ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عبیدہ ریشید نے وصیت فرمائی کی ان کے خطوط کو مٹا دیا جائے۔

(۲٦۸۲۸) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ کَهْمَسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ یَسَارٍ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ : کَانَ إِذَا جَائَهُ الْکِتَابُ مَحَا مَا کَانَ فِیهِ مِنْ ذِکْرِ اللهِ ، ثُمَّ أَلْقَاهُ.

(۲۶۸۲۸) حضرت عبد اللہ بن مسلم بن یسار ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت مسلم بن یسار ریشید کے پاس جب خط آتا تو آپ ریشید اللہ کے ذکر کو اس میں سے مٹا دیتے پھر اس کو پھینک دیتے۔

(۲٦۸۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ هِلاَلٍ قَالَ : أُتِیَ عَبْدُ اللهِ بِصَحِیفَةٍ فِیهَا حَدِیثٌ ، فَأَتَی بِمَاءٍ فَمَحَاهَا ، ثُمَّ غَسَلَهَا ، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَأُحْرِقَتْ.

(۲۶۸۲۹) حضرت اسود بن ہلال ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک صحیفہ لایا گیا جس میں کچھ

حدیثیں تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پانی منگوایا، پہلے اسے مٹایا پھر اسے دھودیا، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اسے جلانے کا حکم دیا تو اسے جلا دیا گیا۔

(۱۵۰) فِي الرَّجُلِ يجد الكتاب يقرؤه أم لاَ ؟

اس آدمی کا بیان جو خط پائے کیا وہ اس کو پڑھ لے یا نہ پڑھے؟

(۲٦۸۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ : قُلْتُ لِعَبِيدَةَ : وَجَدْت كِتَابًا أَقْرَؤُهُ ؟ قَالَ : لاَ .

(ابوداؤد ۱۴۸۰)

(۲٦۸۳۰) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبیدہ رحمہ اللہ سے پوچھا کہ مجھے ایک خط ملا ہے کیا میں اس کو پڑھ لوں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: نہیں۔

(۱۵۱) كِتَاب الحديث فِي الكَرارِيسِ

کاپیوں میں حدیث لکھنے کا بیان

(۲٦۸۳۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الطَّائِيِّ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُكْتَبَ الْحَدِيثُ فِي الْكَرَارِيسِ .

(۲٦۸۳۱) حضرت ولید بن ثعلبہ طائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک رحمہ اللہ کاپیوں میں حدیث لکھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲٦۸۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ مُؤَذِّنِ الضَّحَّاكِ ، عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ : لاَ تَتَّخِذُوا لِلْحَدِيثِ كَرَارِيسَ كَكَرَارِيسِ الْمُصْحَفِ .

(۲٦۸۳۲) حضرت عبد اللہ رحمہ اللہ جو حضرت ضحاک رحمہ اللہ کے مؤذن ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ تم حدیث کے لیے مصحف کی کاپیوں کی طرح کاپیاں مت بناؤ۔

(۲٦۸۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ الْكَرَارِيسَ .

(۲٦۸۳۳) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے کاپیوں میں حدیث لکھنے کو مکروہ سمجھا۔

(۲٦۸۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَتِيكِ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّهُ كَرِهَهَا.

(۲٦۸۳۴) حضرت ابو معشر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے کاپیوں میں حدیث لکھنے کو مکروہ سمجھا۔

(۱۵۲) ما ينهى الرَّجل أن يسبّه

آدمی کو ان چیزوں کو گالی دینے سے منع کیا گیا ہے

(۲٦۸۳۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ :

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَسُبُّوا اللَّيْلَ، وَلاَ النَّهَارَ، وَلاَ الشَّمْسَ، وَلاَ الْقَمَرَ، وَلاَ الرِّيحَ، فَإِنَّهَا تُبْعَثُ عَذَابًا عَلَى قَوْمٍ، وَرَحْمَةً عَلَى آخَرِينَ. (ابویعلی ۲۱۹۱)

(۲۶۸۳۵) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ تم گالی مت دورات کو نہ ہی دن کو، نہ سورج کو نہ چاند کو اور نہ ہی ہوا کو۔ اس لیے کہ انہیں ایک قوم پر عذاب بنا کر بھیجا گیا اور دوسری قوم پر رحمت بنا کر بھیجا گیا۔

(۲۶۸۳۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الزُّرَقِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَسُبُّوا الرِّيحَ فَإِنَّهَا مِنْ رُوحِ اللهِ، تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ وَالْعَذَابِ، وَلَكِنْ سَلُوا اللَّهَ مِنْ خَيْرِهَا، وَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا. (ابوداؤد ۵۰۵۶۔ احمد ۲۶۸)

(۲۶۸۳۶) حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ تم ہوا کو برا بھلا مت کہو، اس لیے کہ یہ اللہ کی مہربانی ہے، رحمت بھی لاتی ہے اور عذاب بھی، لیکن تم اللہ سے اس کی بھلائی کا سوال کرو اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگو۔

(۲۶۸۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَيْرٍ، فَهَبَّتْ رِيحٌ، فَكَشَفَتْ عَنْ رَجُلٍ قَطِيفَةً كَانَتْ عَلَيْهِ، فَلَعَنَهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَعَنْتَهَا؟ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، كَشَفَتْ قَطِيفَتِي، فَقَالَ: إِذَا رَأَيْتَهَا فَسَلِ اللَّهَ مِنْ خَيْرِهَا، وَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا، وَلاَ تَلْعَنْهَا فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ. (ابوداؤد ۴۸۷۲۔ ترمذی ۱۹۷۸)

(۲۶۸۳۷) حضرت حسن بصری ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں تھے کہ ہوا چل پڑی اور ایک آدمی کی چادر اس وجہ سے کھل گئی تو اس نے ہوا کو لعن طعن کی، اس پر نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا: کیا تم نے ہوا کو لعنت کی ہے؟ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میری چادر کھل گئی! آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم ہوا دیکھو تو اللہ سے اس کی بھلائی کا سوال کرو، اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگو، اور اس کو لعنت مت کرو اس لیے کہ یہ تو اللہ کی طرف سے مامور ہے۔

(۱۵۳) ما يكره لِلرّجلِ أن يتبع أو يجتمع عليهِ

مکروہ ہے آدمی کے لیے کہ اس کے پیچھے چلا جائے یا اس کے پاس جمع ہوا جائے

(۲۶۸۳۸) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْهَيْثَمِ قَالَ: رَأَى عَاصِمُ بْنُ ضَمْرَةَ قَوْمًا يَتْبَعُونَ رَجُلاً فَقَالَ: إِنَّهَا فِتْنَةٌ لِلْمَتْبُوعِ مَذَلَّةٌ لِلتَّابِعِ.

(۲۶۸۳۸) حضرت ہیثم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عاصم ؒ نے چند لوگوں کو دیکھا جو کسی آدمی کے پیچھے چل رہے تھے۔ آپ ؒ نے فرمایا: بے شک یہ فتنہ ہے اس شخص کے لیے جس کے پیچھے چلا جا رہا ہے اور ذلت ہے پیچھے چلنے والوں کے لیے۔

(۲۶۸۳۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنِ الْعَوَّامِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: تَبِعَ ابْنَ مَسْعُودٍ نَاسٌ فَجَعَلُوا

يَمْشُونَ خَلْفَهُ فَقَالَ :أَلَكُمْ حَاجَةٌ ؟ قَالُوا :لاَ ، قَالَ :ارْجِعُوا فَإِنَّهَا ذِلَّةٌ لِلتَّابِعِ فِتْنَةٌ لِلْمَتْبُوعِ.

(۲۶۸۳۹) حضرت حبیب بن ابی ثابت ریشید فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ حضرت ابن مسعود رضی اللہ کے پیچھے آئے اور آپ رضی اللہ کے پیچھے چلنے لگے، آپ رضی اللہ نے پوچھا: کیا تم لوگوں کو کوئی کام ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں، آپ رضی اللہ نے فرمایا: واپس لوٹ جاؤ، اس لیے کہ یہ پیچھے آنے والے کے لیے ذلت ہے اور جس کے پیچھے چلا جا رہا ہے اس کے لئے فتنہ ہے۔

(۲٦٨٤٠) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ :أَتَيْنَا أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ لِنَتَحَدَّثَ عِنْدَهُ ، فَلَمَّا قَامَ قُمْنَا نَمْشِي مَعَهُ ، فَلَحِقَهُ عُمَرُ فَرَفَعَ عَلَيْهِ الدِّرَّةَ فَقَالَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، اعْلَمْ مَا تَصْنَعُ ؟ قَالَ :إِنَّمَا تَرَى فِتْنَةً لِلْمَتْبُوعِ ذِلَّةً لِلتَّابِعِ.

(۲۶۸۴۰) حضرت سلیم بن حنظلہ ریشید فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ کے پاس آئے تا کہ ہم ان کے پاس گفتگو کریں۔ جب آپ رضی اللہ اٹھ گئے تو ہم بھی اٹھ کر ان کے ساتھ چلنے لگے۔ پس حضرت عمر رضی اللہ ان سے ملے اور ان پر درّہ اٹھایا۔ آپ رضی اللہ نے فرمایا: اے امیر المؤمنین! جان لیں آپ جو کر رہے ہیں! انہوں نے فرمایا: بے شک یہ جو تم دیکھ رہے ہو یہ متبوع کے لیے فتنہ ہے اور تابع کے لیے ذلت ہے۔

(۲٦٨٤١) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ قَالَ :لَمْ يَكُنِ ابن سِيرِين يَتْرُكُ أَحَدًا يَمْشِي مَعَهُ.

(۲۶۸۴۱) حضرت عاصم ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین ریشید کسی کو نہیں چھوڑتے تھے کہ وہ ان کے ساتھ چل سکے۔

(۲٦٨٤٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ قَالَ : كَانَ أَبُو الْعَالِيَةِ إِذَا جَلَسَ إِلَيْهِ أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعَةٍ قَامَ.

(۲۶۸۴۲) حضرت عاصم ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابو العالیہ ریشید کے پاس جب چار سے زیادہ لوگ بیٹھ جاتے تو آپ ریشید کھڑے ہو جاتے۔

(۱٥٤) ما ينبغي لِلرّجلِ أن يتعلّمه ويعلّمه ولده

آدمی کے لیے مناسب ہے کہ وہ خود سیکھے اور اپنے بچہ کو سکھلائے

(۲٦٨٤٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ :حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ :يَا بَنِيَّ ، تَعَلَّمُوا الرَّمْيَ فَإِنَّهُ خَيْرُ لَعِبِكُمْ.

(۲۶۸۴۳) حضرت مصعب بن سعد ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹے! تیراندازی سیکھو، اس لیے کہ یہ تمہارا بہترین کھیل ہے۔

(۲٦٨٤٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ سَالِمٍ الْفَزَارِيِّ قَالَ: مَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِنَا فَقَالَ :ارْمُوا ، فَإِنَّ الرَّمْيَ عُدَّةٌ وَجَلاَدَةٌ.

(۲۶۸۴۴) حضرت رافع بن سالم فزاری ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ ہمارے پاس سے گزرے تو ارشاد فرمایا: کہ تیراندازی کرو، اس لیے کہ تیراندازی دشمن کے خلاف تیاری اور ہمت و استقلال ہے۔

(٢٦٨٤٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ : قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ : إذَا عَلَّمْتَ وَلَدِي الْقُرْآنَ وَأَحْجَجْتُهُ وَزَوَّجْته ، فَقَدْ قَضَيْت حَقَّهُ ، وَبَقِيَ حَقِّي عَلَيْهِ.

(۲۶۸۴۵) حضرت ابو بردہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن عاص ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ جب میں نے اپنے بچہ کو قرآن سکھلا دیا اور میں نے اس کو حج کروا دیا اور اس کا نکاح کروا دیا تو میں نے اس کا حق ادا کر دیا اور اس پر میرا حق باقی رہ گیا۔

(٢٦٨٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : لاَ تَحْضُرُ الْمَلاَئِكَةُ شَيْئًا مِنْ لَهْوِكُمْ غَيْرَ الرِّهَانِ وَالرَّمْيِ ، نِعْمَ مُنْتَهَى الْمُؤْمِنِ الْقَوْسُ وَالنَّبْلُ.

(۲۶۸۴۶) حضرت لیث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ فرشتے تمہارے کھیلوں میں حاضر نہیں ہوتے سوائے دوڑ اور تیراندازی کے۔ مومن کا بہترین کھیل تیر اور کمان کے ساتھ ہے۔

(١٥٥) مَنْ تَعَلَّمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ كَانَتْ نِعْمَةً يَكْفُرُهَا

جو شخص تیراندازی سیکھے پھر اسے چھوڑ دے تو اس نے نعمت کی ناشکری کی

(٢٦٨٤٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى أُنَاسٍ من أسلم يَرْمُونَ فَقَالَ : خُذُوا وَأَنَا مَعَ ابْنِ الأَدْرَعِ ، فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، نَأْخُذُ وَأَنْتَ مَعَ بَعْضِنَا دُونَ بَعْضٍ ، فَقَالَ : خُذُوا وَأَنَا مَعَكُمْ يَا بَنِي إِسْمَاعِيلَ.

(بخاری ۲۸۹۹۔ احمد ۴/ ۵۰)

(۲۶۸۴۷) حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا قبیلہ اسلم کے چند لوگوں پر سے گزر ہوا جو تیراندازی کر رہے تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم پکڑو اور میں ابن الادرع کے ساتھ ہوں۔ اس پر ان لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم کیسے قابو کریں حالانکہ آپ ﷺ ہم میں سے بعض کو چھوڑ کر بعض کے ساتھ ہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: اے بنو اسماعیل! تم پکڑو میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

(٢٦٨٤٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابن أَبِي حَدْرَدٍ الأَسْلَمِيِّ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَاسٍ مِنْ أَسْلَمَ وَهُمْ يَتَنَاضَلُونَ فَقَالَ: ارْمُوا يَا بَنِي إِسْمَاعِيلَ، فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا، ارْمُوا وَأَنَا مَعَ ابْنِ الأَدْرَعِ، فَأَمْسَكَ الْقَوْمُ بِأَيْدِيهِمْ فَقَالَ: مَا لَكُمْ لاَ تَرْمُونَ؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، أَنَرْمِي وَقَدْ قُلْتَ: أَنَا مَعَ ابْنِ الأَدْرَعِ ، وَقَدْ عَلِمْنَا أَنَّ حِزْبَكَ لاَ يُغْلَبُ؟ قَالَ: ارْمُوا وَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ. (مسند ۲۲۹)

(۲۶۸۴۸) حضرت ابن ابو حدرد اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر قبیلہ اسلم کے چند لوگوں کے پاس سے ہوا اس حال میں کہ وہ لوگ باہم تیراندازی کا مقابلہ کر رہے تھے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بنو اسماعیل! تیراندازی کرو، بے شک تمہارا باپ بھی تیرانداز تھا۔ اور تم تیر چلاؤ اور میں ابن الادرع کے ساتھ ہوں، تو لوگوں نے اپنے ہاتھوں کو روک لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا کہ تم نہیں چلا رہے؟ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کیسے تیر چلائیں؟ حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو ابن الادرع کے ساتھ ہیں، اور تحقیق ہم جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر کبھی مغلوب نہیں ہو سکتا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم تیر چلاؤ میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

(٢٦٨٤٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الأَدْرَعِ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تَمَعْدَدُوا وَاخْشَوْشِنُوا وَانْتَضِلُوا وَامْشُوا حُفَاةً.

(طبرانی ۸۴)

(۲۶۸۴۹) قبیلہ اسلم کے ایک شخص جن کا نام ابن الادرع رضی اللہ عنہ ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبیلہ معد کا طرز زندگی اختیار کرو، اور موٹا اور کھردرا (کپڑا) پہنو اور باہم تیراندازی کا مقابلہ کرو اور ننگے پیر چلا کرو۔

(٢٦٨٥٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :أَخْبَرَنَا الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلاَّمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَزْرَقِ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إنَّ اللَّهَ لَيُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ الثَّلاَثَةَ الْجَنَّةَ :صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ ، وَالرَّامِيَ بِهِ ، وَالْمُمِدَّ بِهِ ، وَقَالَ :ارْمُوا وَارْكَبُوا، وَإِنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا ، وَكُلُّ مَا يَلْهُو بِهِ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ بَاطِلٌ إلاَّ رَمْيَهُ بِقَوْسِهِ ، وَتَأْدِيبَهُ فَرَسَهُ، وَمُلاَعَبَتَهُ أَهْلَهُ ، فَإِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ.

(۲۶۸۵۰) حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ یقیناً اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین لوگوں کو جنت میں داخل کریں گے، تیر کے بنانے والے کو جس نے ثواب کی نیت سے اس کو بنایا۔ اور اس کے چلانے والے کو اور تیر کے پکڑانے والے کو، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیراندازی کرو اور سواری کرو۔ اور تمہارا تیراندازی کرنا میرے نزدیک تمہارے سوار ہونے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ اور وہ تمام کھیل جو مسلمان بندہ کھیلتا ہے وہ باطل ہیں۔ سوائے اس کے کہ وہ اپنے کمان کے ذریعہ تیر چلاتا ہو، یا اپنے گھوڑے کو سدھاتا ہو یا اپنی بیوی کے ساتھ تفریح کرتا ہو، بے شک یہ تمام چیزیں حق میں سے ہیں۔

(٢٦٨٥١) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو سَلاَّمٍ الدِّمَشْقِيُّ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ زَيْدٍ الْجُهَنِيِّ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَهُ نَحْوَهُ إلاَّ أَنَّهُ قَالَ : وَمُنَبِّلَهُ. (ابوداؤد ۲۵۰۵۔ احمد ۴/ ۱۴۶)

(۲۶۸۵۱) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔ مگر یہ کہ اس سند میں منبلہ

کے الفاظ بھی ہیں۔

(٢٦٨٥٢) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ بِلاَلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : أَدْرَكْتُهُمْ يَشْتَدُّونَ بَيْنَ الأَغْرَاضِ وَيَضْحَكُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ ، فَإِذَا كَانَ اللَّيْلُ كَانُوا رُهْبَانًا.

(۲۶۸۵۲) امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت بلال بن سعد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو پایا اس حال میں کہ وہ لوگ اپنے مقاصد کے بارے میں بہت سخت تھے۔ اور ان میں سے بعض بعض کے ساتھ مذاق کرتے تھے اور جب رات ہوتی، تو وہ سب کے سب عبادت گزار بن جاتے۔

(٢٦٨٥٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ حُذَيْفَةَ يَشْتَدُّ بَيْنَ الْهَدَفَيْنِ.

(۲۶۸۵۳) حضرت ابراہیم تیمی رحمہ اللہ کے والد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہ دو نشانوں کے درمیان حملہ کرتے تھے۔

(٢٦٨٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي الْعَدَبَّسِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ : أَخِيفُوا الْهَوَامَّ قَبْلَ أَنْ تُخِيفَكُمْ ، وَانْتَضِلُوا وَتَمَعْدَدُوا وَاخْشَوْشِنُوا وَاجْعَلُوا الرَّأْسَ رَأْسَيْنِ ، وَفَرِّقُوا عَنِ الْمَنِيَّةِ ، وَلاَ تَلِثُّوا بِدَارِ مَعْجَزَةٍ ، وَأَخِيفُوا الْحَيَّاتِ قَبْلَ أَنْ تُخِيفَكُمْ وَأَصْلِحُوا مَثَاوِيَكُمْ.

(۲۶۸۵۴) حضرت ابو العدبّس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ تم حشرات کو ڈراؤ قبل از یں کہ وہ تمہیں خوف زدہ کریں اور تم باہم تیر اندازی کا مقابلہ کیا کرو، اور قبیلہ معد کی طرز زندگی اختیار کرو اور موٹا، کھردرا کپڑا پہنو، اور اپنے مال کو ہلاک ہونے سے بچاؤ، اور تم ایسی جگہ اقامت اختیار مت کرو جہاں تمہارا رزق تنگ ہو اور تم سانپوں کو ڈراؤ قبل از یں کہ وہ تمہیں خوف زدہ کریں اور اپنے گھر والوں کو درست رکھو۔

(١٥٦) ما يستحبّ لِلرّجلِ أن يوجد رِيحه مِنه

آدمی کے لیے مستحب ہے کہ اس سے ایسی خوشبو پائی جائے

(٢٦٨٥٥) حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى الْمَسْجِدِ عَرَفَ جِيرَانُ الطَّرِيقِ ، أَنَّهُ قَدْ مَرَّ مِنْ طِيبِ رِيحِهِ.

(۲۶۸۵۵) حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنے گھر سے مسجد کی طرف نکلتے تو راستہ کے پڑوسی آپ رضی اللہ عنہ کی مہکتی خوشبو سے پہچان لیتے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ گزرے ہیں۔

(٢٦٨٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يَتَطَيَّبُ بِطِيبٍ فِيهِ مِسْكٌ.

(۲۶۸۵۶) حضرت قاسم بن عبد الرحمن ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ ایسی خوشبو لگاتے تھے جس میں مشک کی آمیزش ہوتی تھی۔

(٢٦٨٥٧) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ مَوْلَى لِسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَأَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبَا قَتَادَةَ وَأَبَا أُسَيْدَ السَّاعِدِيَّ يَمُرُّونَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ فِي الْكُتَّابِ فَنَجِدُ مِنْهُمْ رِيحَ الْعَبِيرِ وَهُوَ الْخَلُوقُ.

(۲۶۸۵۷) حضرت عثمان بن عبید اللہ ریشید جو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ اور حضرت ابو اُسید ساعدی رضی اللہ کو دیکھا، یہ حضرات ہم پر سے گزرتے تھے اس حال میں کہ ہم مکتب میں ہوتے تھے تو ہم ان سے عبیر کی خوشبو سونگھتے تھے جو زعفران ملی خوشبو ہے۔

(٢٦٨٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ بِرِيحِ الطِّيبِ إِذَا أَقْبَلَ. (عبدالرزاق ۷۹۳۴۔ ابن سعد ۳۹۸)

(۲۶۸۵۸) حضرت ابراہیم ریشید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت پاکیزہ خوشبو آتی تھی۔

(٢٦٨٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ :كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يُعْرَفُ بِرِيحِ الطِّيبِ.

(۲۶۸۵۹) حضرت طلحہ بن مصرف ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ سے بہت پاکیزہ خوشبو آتی تھی۔

(٢٦٨٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِينَاءَ ، عَنْ نُفَيْعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ قَالَ :كَانَ عَبْدُ اللهِ مِنْ أَطْيَبِ النَّاسِ رِيحًا ، وَأَنْقَاهُمْ ثَوْبًا أَبْيَضَ.

(۲۶۸۶۰) حضرت نُفیع ریشید جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ کے آزاد کردہ غلام ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ لوگوں میں سب سے پاکیزہ خوشبو والے اور سب سے صاف سفید کپڑوں والے تھے۔

(٢٦٨٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ يَسْحَقُ الْمِسْكَ ، ثُمَّ جَعَلَهُ عَلَى يَافُوخِهِ.

(۲۶۸۶۱) امام شعبی ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ مشک کو کوٹ کر اس کا سفوف بناتے پھر اس کو اپنے سر کے اوپر کے حصہ میں ڈال لیتے۔

(۱۵۷) من كره للمرأة أن تطيب إذا خرجت

جو عورت کے گھر سے نکلتے وقت خوشبو لگانے کو مکروہ سمجھتے ہیں

(۲٦٨٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ يَوْمَ عِيدٍ ، فَمَرَّ بِالنِّسَاءِ ، فَوَجَدَ رِيحَ رَأْسِ امْرَأَةٍ فَقَالَ :مَنْ صَاحِبَةُ هَذَا ؟ أَمَا لَوْ عَرَفْتُهَا لَفَعَلْتُ وَفَعَلْتُ ، إِنَّمَا تَطَيَّبُ الْمَرْأَةُ لِزَوْجِهَا، فَإِذَا خَرَجَتْ لَبِسَتْ أُطَيْمِرَهَا ، أَوْ أُطَيْمِرَ خَادِمِهَا ، فَتَحَدَّثَ النِّسَاءُ ، أَنَّهَا قَامَتْ عَنْ حَدَثٍ.

(۲۶۸۶۲) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ عید کے دن نکلے، آپ ؓ کا گزر عورتوں کے پاس سے ہوا، تو آپ ؓ کو کسی عورت کے سر سے خوشبو محسوس ہوئی، آپ ؓ نے پوچھا: یہ خوشبو والی عورت کون ہے؟ اگر میں نے اس کو پہچان لیا تو میں اس کو ایسی اور ایسی سزا دوں گا، اس لیے کہ عورت صرف اپنے خاوند کے لیے خوشبو لگا سکتی ہے۔ اور جب وہ نکلے تو اپنے کوئی بوسیدہ یا اپنی خادمہ کے بوسیدہ کپڑے پہن لے، اس پر عورتوں نے بتایا کہ یہ عورت حدث کی وجہ سے اٹھی ہے۔

(۲٦٨٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ :أَيُّمَا امْرَأَةٍ اسْتَعْطَرَتْ ، ثُمَّ خَرَجَتْ لِتُوجَدَ رِيحُهَا فَهِيَ فَاعِلَةٌ ، وَكُل عَيْنٍ فَاعِلَةٌ.

(۲۶۸۶۳) حضرت غُنیم بن قیس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ ؓ نے فرمایا: جو کوئی عورت خوشبو لگائے، پھر وہ نکلے تا کہ اس کی خوشبو پھیلے، پس یہ عورت زنا کرنے والی ہے اور ہر آنکھ زنا کرنے والی ہوگی۔

(۲٦٨٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَطَيَّبَتْ ثُمَّ خَرَجَتْ إِلَى الْمَسْجِدِ لِيُوجَدَ رِيحُهَا ، لَمْ تُقْبَلْ لَهَا صَلاَةٌ حَتَّى تَغْتَسِلَ اغْتِسَالَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ. (ابو داؤد ۴۱۷۱۔ احمد ۲/ ۲۴۶)

(۲۶۸۶۴) حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی عورت خوشبو لگائے پھر مسجد کی طرف نکلے تا کہ اس کی خوشبو محسوس کی جائے، تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ جنابت کے غسل کی طرح غسل کرلے۔

(۲٦٨٦٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ قَالَتْ :قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا خَرَجَتْ إِحْدَاكُنَّ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلاَ تَمَسَّ طِيباً. (مسلم ۳۲۸۔ احمد ۶/ ۳۶۳)

(۲۶۸۶۵) حضرت زینب ؓ جو حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کی زوجہ ہیں وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی عورت مسجد کی طرف نکلے تو اس کو چاہیے کہ وہ خوشبو مت لگائے۔

(۲٦٨٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بن أَبِي بَزَّةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ،

أَنَّهُ وَجَدَ مِنِ امْرَأَتِهِ رِيحَ مِجْمَرٍ وَهِيَ بِمَكَّةَ ، فَأَقْسَمَ عَلَيْهَا أَلَا تَخْرُجَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ.

(۲۶۸۶۶) حضرت ابو عبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے عود کی خوشبو محسوس کی اس حال میں کہ وہ مکہ میں تھی، آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو قسم دی کہ وہ اس رات نہیں نکلے گی۔

(٢٦٨٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُرَاقَةَ ، عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ : نَزَلَ بِي حَمَوِيٌّ فَمَسِسْتُ طِيباً ، ثُمَّ خَرَجْت فَأَرْسَلَتْ إِلَيَّ حَفْصَةُ : إِنَّمَا الطِّيبُ لِلْفِرَاشِ.

(۲۶۸۶۷) حضرت عثمان بن عبداللہ بن سراقہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میری والدہ نے ارشاد فرمایا: کہ میرے دیور نے میرے پاس قیام کیا تو میں نے خوشبو لگائی پھر میں نکلی، تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے میری طرف قاصد کے ذریعے پیغام بھیجا کہ بے شک خوشبو تو خاوند کے لیے لگائی جاتی ہے۔

(٢٦٨٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّ امْرَأَتَهُ اسْتَأْذَنَتْهُ أَنْ تَأْتِيَ أَهْلَهَا ، فَأَذِنَ لَهَا فَوَجَدَ بِهَا رِيحُ دُخْنة فحبسها ، وَقَالَ : إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا تَطَيَّبَتْ ثُمَّ خَرَجَتْ فَإِنَّمَا طِيبُهَا شَنَارٌ فِيهِ نَارٌ.

(۲۶۸۶۸) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے ان کی بیوی نے اپنے گھر والوں کے پاس جانے کی اجازت مانگی تو آپ رحمہ اللہ نے اسے اجازت دے دی۔ پھر آپ رحمہ اللہ کو اس سے دھونی کی خوشبو محسوس ہوئی تو آپ رحمہ اللہ نے اس کو روک دیا اور فرمایا: بے شک عورت جب خوشبو لگائے پھر گھر سے نکلے، تو اس کی خوشبو میں ایسا فتنہ ہے جس میں آگ ہے۔

(٢٦٨٦٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ : زَارَتْ أَسْمَاءُ أُخْتَهَا عَائِشَةَ ، وَالزُّبَيْرُ غَائِبٌ ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ رِيحَ طِيبٍ فَقَالَ : مَا عَلَى امْرَأَةٍ أَنْ لَا تَطَيَّبَ وَزَوْجُهَا غَائِبٌ. (طبرانی ۲۸۰)

(۲۶۸۶۹) حضرت محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا اپنی بہن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات کے لیے آئیں اس حال میں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ موجود نہیں تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاکیزہ خوشبو محسوس کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت کے لیے درست نہیں ہے کہ وہ خوشبو لگائے جبکہ اس کا خاوند موجود نہ ہو۔

(١٥٨) فِي تنحِيةِ الأذى عنِ الطّرِيقِ

راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینے کا بیان

(٢٦٨٧٠) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الإِيمَانُ سِتُّونَ ، أَوْ سَبْعُونَ ، أَوْ بِضْعَةٌ وَاحِدُ الْعَدَدَيْنِ: أَعْلاَهَا شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الإِيمَانِ. (بخاری ۹۔ مسلم ۶۳)

(۲۶۸۷۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایمان کے ساٹھ یا ستر یا کچھ زائد شعبے ہیں۔ ان دونوں میں سے ایک عدد ارشاد فرمایا...... ان میں سے بلند ترین لا الہ الا اللہ کی گواہی دینا ہے اور سب سے آسان تکلیف دہ چیز کو راستہ سے ہٹانا ہے، اور حیاء بھی ایمان کا حصہ ہے۔

(۲۶۸۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَمْعَةَ ، عَنْ أَبِي الْوَازِعِ ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ أَنْتَفِعُ بِهِ ، قَالَ :نَحِّ الأَذَى عَن طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ. (مسلم ۲۰۲۱۔ ابن ماجه ۳۶۸۱)

(۲۶۸۷۱) حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میری کسی ایسے عمل پر راہنمائی فرما دیجئے جس پر عمل کرنے سے مجھے فائدہ ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ مسلمانوں کے راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹاؤ۔

(۲۶۸۷۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ :حَدَّثَنَا بَشَّارُ بْنُ أَبِي سَيْفٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَن عِيَاضِ بْنِ غُطَيْفٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ عَادَ مَرِيضًا ، أَوْ أَنْفَقَ عَلَى أَهْلِهِ ، أَوْ مَازَ أَذًى عَن طَرِيقٍ فَحَسَنَةٌ بِعَشْرَةِ أَمْثَالِهَا.

(۲۶۸۷۲) حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص مریض کی عیادت کرے یا اپنے گھر والوں پر مال خرچ کرے یا راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دے تو ایک نیکی کا بدلہ دس کے برابر ہوگا۔

(۲۶۸۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَن يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَن مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ قَالَ :خَرَجَ رَجُلٌ مَعَ مُعَاذٍ ، فَجَعَلَ لاَ يَرَى أَذًى فِي طَرِيقٍ إلاَّ نَحَّاهُ ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ الرَّجُلُ جَعَلَ لاَ يَمُرُّ بِشَيْءٍ إلاَّ نَحَّاهُ ، فَقَالَ لَهُ :مَا حَمَلَكَ عَلَى هَذَا ؟ قَالَ :الَّذِي رَأَيْتُك تَصْنَعُ ، قَالَ :أَصَبْت ، أَوْ أَحْسَنْت ، إِنَّهُ مَنْ أَمَاطَ أَذًى ، عَن طَرِيقٍ كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ ، وَمَنْ كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

(۲۶۸۷۳) حضرت محمد بن یحییٰ بن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلا، وہ شخص راستہ میں کوئی بھی تکلیف دہ چیز دیکھتا تو اسے ہٹا دیتا، جب آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو دیکھا کہ یہ جو بھی تکلیف دہ چیز دیکھتا ہے تو اس کو راستہ سے ہٹا دیتا ہے، تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کہ کس بات نے تجھے اس فعل پر ابھارا؟ اس نے کہا: کہ میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: تحقیق تو نے ٹھیک کیا یا یوں فرمایا: کہ تو نے اچھا کام کیا۔ اس لیے کہ جو شخص راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹاتا ہے تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور جس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جائے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۲۶۸۷٤) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا هِلاَلٍ قَالَ :حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ : كَانَتْ شَجَرَةٌ عَلَى طَرِيقِ النَّاسِ، فَكَانَتْ تُؤْذِيهِمْ، فَعَزَلَهَا رَجُلٌ، عَن طَرِيقِ النَّاسِ، قَالَ:قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَقَدْ رَأَيْته يَتَقَلَّبُ فِي ظِلِّهَا فِي الْجَنَّةِ. (احمد ۱۵۴۔ ابو یعلی ۳۰۴۸)

(۲۶۸۷۴) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ لوگوں کے راستہ میں ایک درخت تھا جو لوگوں کی

تکلیف کا باعث تھا، پس کسی آدمی نے راستہ سے اسے ہٹا دیا، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ تحقیق میں نے اسے خواب میں دیکھا کہ وہ جنت میں اس درخت کے سایہ کے نیچے گھوم رہا تھا۔

(٢٦٨٧٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : كَانَ عَلَى طَرِيقٍ غُصْنُ شَجَرَةٍ يُؤْذِي النَّاسَ ، فَأَمَاطَهَا رَجُلٌ فَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ. (ابن ماجه ٣٦٨٢)

(۲۶۸۷۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ ایک راستہ میں درخت کی ٹہنی تھی جو لوگوں کی تکلیف کا باعث بنتی تھی، پس کسی آدمی نے اسے ہٹا دیا تو اس وجہ سے اسے جنت میں داخل کر دیا گیا۔

(٢٦٨٧٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ، عَنْ وَاصِلٍ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : عُرِضَتْ عَلَيَّ أُمَّتِي بِأَعْمَالِهَا ، حَسَنِهَا وَسَيِّئِهَا ، فَرَأَيْت فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الأَذَى يُنَحَّى عَنِ الطَّرِيقِ ، وَرَأَيْت فِي سَيِّءِ أَعْمَالِهَا النُّخَامَةَ فِي الْمَسْجِدِ لاَ تُدْفَنُ. (مسلم ٣٩٠- احمد ٥/ ١٨٠)

(۲۶۸۷۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ مجھ پر میری امت کے اچھے اور برے اعمال پیش کیے گئے تو میں نے ان کے اچھے اعمال میں سے یہ دیکھا کہ وہ راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹاتا تھا اور میں نے ان کے برے اعمال میں دیکھا کہ وہ مسجد میں تھوک کر اس پر مٹی نہ ڈالتا تھا۔

(١٥٩) فِي التَّحَشُّشِ علی الطَّرِيقِ

راستہ پر قضائے حاجت کرنے کا بیان

(٢٦٨٧٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بن قَيْسٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ : اتَّقُوا هَذِي الْمُلاَعِنَ ، ثُمَّ قَالَ إِسْمَاعِيلُ : يَعْنِي التَّحَشُّشَ عَلَى ظَهْرِ الطَّرِيقِ.

(۲۶۸۷۷) حضرت اسماعیل بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ ان ملعون جگہوں سے بچو۔ پھر حضرت اسماعیل رحمہ اللہ نے فرمایا یعنی راستہ کے درمیان قضائے حاجت کرنے سے۔

(٢٦٨٧٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : إِيَّاكُمْ وَالْمُلاَعِن ، قَالُوا : وَمَا الْمُلاَعِنُ ؟ قَالَ : قَارِعَةُ الْجُلُوسِ عَلَى الطَّرِيقِ وَتَحْتَ الشَّجَرَةِ يَسْتَظِلُّ تَحْتَهَا الرَّاكِبُ.

(مسلم ٢٢٦- ابوداؤد ٢٦)

(۲۶۸۷۸) حضرت عون بن عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ تم ان ملعون جگہوں سے بچو۔ تو لوگوں نے پوچھا: ملعون جگہیں کیا ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ راستہ کے درمیان بیٹھنے اور اس درخت کے نیچے بیٹھنے سے جن کے

نیچے سوار سایہ حاصل کرتے ہیں۔

(٢٦٨٧٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَنْزِلُوا عَلَى جَوَادِّ الطَّرِيقِ ، وَلَا تَقْضُوا عَلَيْهَا الْحَاجَاتِ.

(۲۶۸۷۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم راستے کے درمیان میں قیام کرنے سے بچو اور نہ ہی ان جگہوں پر قضائے حاجت کرو۔

(١٦٠) التَّطَيُّبُ بِالْمِسْكِ

مشک خوشبو لگانے کا بیان

(٢٦٨٨٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْمِسْكَ فَقَالَ : هُوَ أَطْيَبُ طِيبِكُمْ. (مسلم ١٧٦٦)

(۲۶۸۸۰) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مشک کا ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ تمہاری خوشبوؤں میں پاکیزہ ترین خوشبو ہے۔

(٢٦٨٨١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : أَطْيَبُ طِيبِكُمُ : الْمِسْكُ.

(۲۶۸۸۱) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تمہاری خوشبوؤں میں پاکیزہ ترین خوشبو مشک ہے۔

(٢٦٨٨٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ أَخَذَ الْمِسْكَ فَمَسَحَ بِهِ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ.

(۲۶۸۸۲) حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ جب وضو کرتے تو مشک خوشبو لیتے اور اسے اپنے چہرے اور ہاتھوں پر مل لیتے۔

(٢٦٨٨٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ يَسْحَقُ الْمِسْكَ ، ثُمَّ يَجْعَلُهُ عَلَى يَافُوخِهِ.

(۲۶۸۸۳) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ مشک کو پیس کر اس کا سفوف بناتے پھر اسے اپنے سر کے اوپر والے حصہ میں ڈال لیتے۔

(٢٦٨٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ : لَا بَأْسَ بِالْمِسْكِ لِلْحَيِّ وَالْمَيِّتِ.

(۲۶۸۸۴) حضرت ربیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ زندہ اور مردہ کے مشک لگانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۶۱) من کرہ المسك

جو مشک لگانے کو مکروہ سمجھتے

(٢٦٨٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ : الْمِسْكُ مَيْتَةٌ وَدَمٌ.

(۲۶۸۸۵) حضرت ابن ابی روّاد ویشلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک ویشلیہ نے ارشاد فرمایا: کہ مشک تو مردار اور خون ہے۔

(٢٦٨٨٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُجْعَلَ الْمِسْكُ فِي الْمُصْحَفِ.

(۲۶۸۸۶) حضرت لیث ویشلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ویشلیہ نے قرآن مجید کے نسخہ میں مشک لگانے کو مکروہ سمجھا۔

(٢٦٨٨٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْمِسْكَ لِلْحَيِّ وَالْمَيِّتِ.

(۲۶۸۸۷) حضرت ربیع ویشلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ویشلیہ زندہ اور مردہ کے مشک لگانے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۱۶۲) فِي المبيتِ على السّطحِ

چھت پر رات گزارنے کا بیان

(٢٦٨٨٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُمَارَةَ قَالَ : جَاءَ أَبُو أَيُّوبَ ، فَأَرَادَ أَنْ يَبِيتَ عَلَى سَطْحٍ لَنَا أَجْلَحَ ، قَالَ : كِدْتُ أَنْ أَبِيتَ اللَّيْلَةَ لاَ ذِمَّةَ لِي.

(۲۶۸۸۸) حضرت علی بن عمارہ ویشلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے ارادہ کیا کہ وہ ہماری بغیر دیوار کی چھت پر رات گزاریں، فرمایا کہ قریب ہے کہ میں رات گزاروں اس حال میں کہ میری کوئی ذمہ داری نہیں۔

(٢٦٨٨٩) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ : سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَنِ الرَّجُلِ يَنَامُ فَوْقَ السَّطْحِ لَيْسَ عَلَيْهِ حَائِطٌ ، فَقَالَ مُجَاهِدٌ : إِنَّمَا قِيلَ ذَاكَ لِمَنْ سَقَطَ فَمَاتَ.

(۲۶۸۸۹) حضرت علاء بن عبدالرحمٰن ویشلیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد ویشلیہ سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں جو بغیر دیوار والی چھت پر سو جائے؟ حضرت مجاہد ویشلیہ نے فرمایا: یہ تو اس شخص کو کہا جاتا ہے جو گرتا ہے تو مر جاتا ہے۔

(۱۶۳) فِي الرّجلِ يصِل مَنْ كَانَ أبوه يصِل

اس آدمی کا بیان جو اس شخص سے صلہ رحمی کرے جس سے اس کا والد صلہ رحمی کرتا ہے

(٢٦٨٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَقْطَعْ مَنْ كَانَ يَصِلُ أَبَاكَ ، يُطْفَأُ بِذَلِكَ نُورُكَ ، إِنَّ وِدَّكَ وِدُّ أَبِيكَ. (مسلم ۱۱۔ ابو داؤد ۵۱۰۰)

(۲۶۸۹۰) حضرت ابن ابی حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قطع رحمی مت کرو اس سے جس سے تمہارے والد صلہ رحمی کرتے تھے، اس سے تمہارا نور بجھ جائے گا اس لیے کہ تمہارا تعلق دار تمہارے والد کا تعلق دار ہے۔

(۲۶۸۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :صِلْ مَنْ كَانَ أَبُوكَ يُوَاصِلُ ، فَإِنَّ صِلَةَ لِلْمَيِّتِ فِي قَبْرِهِ أَنْ تَصِلَ مَنْ كَانَ يُوَاصِلُ.

(۲۶۸۹۱) حضرت عون بن عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ اس کے ساتھ صلح رحمی کرو جس کے ساتھ تمہارے والد صلہ رحمی کرتے تھے اس لیے کہ قبر میں موجود میت سے صلح رحمی یہی ہے کہ تم اس شخص سے صلہ رحمی کرو جس سے یہ صلہ رحمی کرتا تھا۔

(۲۶۸۹۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ بِلَالٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :إن مِنْ صِلَةِ الرَّجُلِ أَبَاهُ أَنْ يَصِلَ إِخْوَانَهُ الَّذِينَ كَانَ يَصِلُهُمْ ، قَالَ حَمَّادٌ :أَحْسَبُهُ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قِيلَ لِحَمَّادٍ :بِلَالُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۲۶۸۹۲) حضرت بلال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ بے شک آدمی کی اپنے والد سے صلہ رحمی یہ ہے کہ وہ اس کے بھائیوں سے صلہ رحمی کرے جن سے وہ خود صلہ رحمی کرتا تھا۔

حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ یہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور حضرت حماد رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ کیا بلال بن ابو بردہ رحمہ اللہ مراد ہیں۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: جی ہاں۔

(۲۶۸۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ :أَحْبِبْ حَبِيبَكَ وَحَبِيبَ أَبِيكَ.

(۲۶۸۹۳) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ تورات میں یوں لکھا ہے کہ تم اپنے محبوب اور اپنے والد کے محبوب سے محبت کرو۔

(۱٦٤) فِي تَتْرِيبِ الْكِتَابِ

لکھے ہوئے پر مٹی چھڑ کنے کا بیان

(۲۶۸۹٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو عَقِيلٍ قَالَ :حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ :تَرِّبُوا صُحُفَكُمْ أَنْجَحُ لَهَا.

(۲۶۸۹۴) حضرت سلمہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے صحیفوں پر مٹی چھڑک لیا کرو، یہ اس کے مقصد میں کامیابی ہے۔

(۲۶۸۹٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :أَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الدِّمَشْقِيُّ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ،

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :تَرِّبُوا صُحُفَكُمْ أَنْجَحُ لَهَا وَالتُّرَابُ مُبَارَكٌ.

(ترمذی ۲۷۱۳۔ ابن ماجہ ۳۷۷۴)

(۲۶۸۹۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ تم اپنے صحیفوں پر مٹی چھڑک لیا کرو، یہ اس کے مقصد میں کامیابی ہے، اور مٹی بابرکت چیز ہے۔

(۲۶۸۹۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو شَيْبَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تَرِّبُوا صُحُفَكُمْ أَعْظَمُ لِلْبَرَكَةِ.

(۲۶۸۹۶) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے صحیفوں پر مٹی چھڑک لیا کرو، یہ بہت برکت کا باعث ہے۔

(۱۶۵) فِي رَدِّ جوابِ الكِتابِ

خط کا جواب دینے کا بیان

(۲۶۸۹۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذُرَيْحٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :إِنِّي لَأَرَى لِجَوَابِ الْكِتَابِ عَلَيَّ حَقًّا كَرَدِّ السَّلَامِ. (ابن عدی ۱۷۶)

(۲۶۸۹۷) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ خط کا جواب دینا مجھ پر سلام کے جواب دینے کی طرح لازم ہے۔

(۱۶۶) فِي رِكوبِ ثلاثةٍ على دابّةٍ

ایک سواری پر تین لوگوں کے سوار ہونے کا بیان

(۲۶۸۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :مَا كُنْتُ أُبَالِي لَوْ كُنْتُ عَاشِرَ عَشَرَةٍ عَلَى دَابَّةٍ بَعْدَ أَنْ تُطِيقَنَا.

(۲۶۸۹۸) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں پروا نہیں کرتا کہ میں کسی سواری پر دس کا دسواں ہوں اس بات کے بعد کہ وہ ہمیں اٹھانے کی طاقت رکھتا ہو۔

(۲۶۸۹۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَقَّاهُ غُلَامَانِ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَالآخَرَ خَلْفَهُ. (عبدالرزاق ۱۹۴۸۲)

(۲۶۸۹۹) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو بنو عبد المطلب کے دو لڑکے ملے تو آپ ﷺ نے ان میں سے

ایک کو اپنے آگے اور دوسرے کو پیچھے سوار کرلیا۔

(٢٦٩٠٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ لابْنِ الزُّبَيْرِ : أَتَذْكُرُ إِذْ تَلَقَّيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَنْتَ ، وَابْنُ عَبَّاسٍ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، فَحَمَلَنَا وَتَرَكَكَ.

(مسلم ۱۸۸۵۔ احمد ۱/ ۲۰۳)

(۲۶۹۰۰) حضرت ابن ابی ملیکہ ریلٹیو فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ سے فرمایا کہ کیا تمہیں یاد ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے، تمہیں اور ابن عباس رضی اللہ کو ملے تھے؟ آپ رضی اللہ نے فرمایا: ہاں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم دونوں کو سوار کرلیا تھا اور تمہیں چھوڑ دیا تھا۔

(٢٦٩٠١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَاصِمٍ قَالَ : حَدَّثَنَا مُوَرِّقٌ الْعِجْلِيّ قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِنَا ، قَالَ : فَتُلُقِّيَ بِي ، وَبِالْحَسَنِ، أَوْ بِالْحُسَيْنِ ، قَالَ : فَحَمَلَ أَحَدَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ ، وَالآخَرَ خَلْفَهُ ، حَتَّى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ. (ابوداؤد ۲۵۵۹۔ احمد ۲۰۳)

(۲۶۹۰۱) حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر سے واپس آتے اور ہم سے ملاقات ہو جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے اور حضرت حسن رضی اللہ یا حضرت حسین رضی اللہ سے ملتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کو اپنے آگے اور دوسرے کو اپنے پیچھے سوار کرلیتے یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ میں داخل ہو جاتے۔

(٢٦٩٠٢) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ سُفْيَانَ الْعَطَّارِ ، قَالَ : رَأَيْتُ الشَّعْبِيَّ مُرْتَدِفًا خَلْفَ رَجُلٍ ، قَالَ : وَكَانَ يَقُولُ : صَاحِبُ الدَّابَّةِ أَحَقُّ بِمُقَدَّمِهَا.

(۲۶۹۰۲) حضرت سفیان بن عطار ریلٹیو فرماتے ہیں کہ میں نے امام شعبی ریلٹیو کو دیکھا کہ وہ سواری پر کسی آدمی کے پیچھے بیٹھے ہوتے تھے اور فرما رہے تھے کہ سواری کا مالک آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے۔

(١٦٧) من كره ركوب ثلاثةٍ على الدّابّةِ

جو سواری پر تین لوگوں کے سوار ہونے کو مکروہ سمجھے

(٢٦٩٠٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَرْكَبَ ثَلاَثَةٌ عَلَى دَابَّةٍ.

(۲۶۹۰۳) حضرت خالد ریلٹیو فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن سیرین ریلٹیو ایک سواری پر تین آدمیوں کے سوار ہونے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(٢٦٩٠٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : أَيُّمَا ثَلاَثَةٍ رَكِبُوا عَلَى دَابَّةٍ فَأَحَدُهُمْ مَلْعُونٌ.

(۲۶۹۰۴) حضرت اجلح ریلٹیو فرماتے ہیں کہ امام شعبی ریلٹیو نے فرمایا کہ جو کوئی بھی تین آدمی ایک سواری پر سوار ہوئے تو ان میں سے ایک ملعون ہوگا۔

(۲۶۹۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ جِبْرِيلَ بْنِ أَحْمَرَ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ : رَآنِي أَبِي رِدْفَ ثَالِثٍ فَقَالَ : مَلْعُونٌ.

(۲۶۹۰۵) حضرت ابن بریدہ ؒ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے دیکھا کہ میں سوار کے پیچھے تیسرا سوار تھا تو آپ ؒ نے فرمایا: ملعون شخص۔

(۲۶۹۰۶) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ : خَرَجْتُ إِلَى الْحِيرَةِ أَنْظُرُ إِلَى الْفِيلِ ، فَرَأَيْتُ الْحَارِثَ الأَعْوَرَ رَاكِبًا وَخَلْفَهُ رِدْفٌ ، قَالَ : فَقَالَ : لَوْ صَلَحَ ثَلاَثَةٌ حَمَلْنَاكَ.

(۲۶۹۰۶) حضرت جابر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ میں حیرہ مقام کی طرف نکلا تاکہ میں ہاتھی دیکھوں، پس میں نے حضرت حارث اعور ؒ کو سوار دیکھا اس حالت میں کہ ان کے پیچھے کوئی سوار تھا۔ آپ ؒ نے فرمایا: اگر یہ سواری تیسرے کی صلاحیت رکھتی تو ہم آپ ؒ کو بھی سوار کر لیتے۔

(۲۶۹۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حسن ، عَنْ مُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ قَالَ : كُنَّا نَتَحَدَّثُ مَعَهُ إِذْ مَرَّ ثَلاَثَةٌ عَلَى حِمَارٍ ، فَقَالَ لِلآخِرِ مِنْهُمْ : انْزِلْ لَعَنَكَ اللَّهُ ، قَالَ : فَقِيلَ لَهُ : تَلْعَنُ هَذَا الإِنْسَانَ ؟ قَالَ : فَقَالَ : إِنَّا قَدْ نُهِينَا عَنْ هَذَا : أَنْ يَرْكَبَ الثَّلاَثَةُ عَلَى الدَّابَّةِ. (طبرانی ۷۸۲)

(۲۶۹۰۷) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مہاجر بن قنفذ ؓ نے ارشاد فرمایا کہ ہم لوگ آپس میں گفتگو کر رہے تھے کہ اتنے میں ایک گدھے پر سوار تین لوگ گزر رے۔ ان میں سے ایک نے دوسرے کو کہا: اتر جا اللہ تجھ پر لعنت کرے، اس لعنت کرنے والے کو کہا گیا کہ تو انسان کو لعنت کرتا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ ہمیں اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ ایک جانور پر تین لوگ سوار ہوں۔

(۲۶۹۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ ، عَنْ زَاذَانَ قَالَ : رَأَى ثَلاَثَةً عَلَى بَغْلٍ فَقَالَ لِيَنْزِلْ أَحَدُكُمْ ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الثَّالِثَ. (ابوداؤد ۲۹۹)

(۲۶۹۰۸) حضرت ابو العنبس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زاذان نے ایک خچر پر تین لوگوں کو سوار دیکھا آپ ؒ نے فرمایا: کہ چاہیے کہ تم میں سے ایک اتر جائے، اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے تیسرے سوار پر لعنت فرمائی ہے۔

(۱۶۸) مَنْ كَانَ لاَ يدعُ أحدًا مِن أهلِهِ ينام بعد الفجرِ حتّى تطلع الشّمس

جو شخص اپنے گھر والوں میں سے کسی کو نہیں چھوڑتا کہ وہ فجر کے بعد سے سورج طلوع ہونے تک سو جائیں

(۲۶۹۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ سَلْمَانَ ، عَنْ سَيَّارٍ أَبِي الْحَكَمِ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ لَمْ يَدَعْ أَحَدًا مِنْ أَهْلِهِ صَغِيرًا ، وَلاَ كَبِيرًا يُطِيقُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

(۲۶۹۰۹) حضرت طارق بن شہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تو اپنے گھر میں کسی چھوٹے اور بڑے کو سونے کے لیے نہیں چھوڑتے تھے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا۔

(۲۶۹۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ ، عَنْ مُهَاجِرِ بْنِ شَمَّاسٍ ، عَنْ عَمِّهِ قَالَ : كُنْتُ أَخْرُجُ إِلَى جَبَّانَةٍ مِنْ هَذِهِ الْجَبَابِينِ أَنْصِبُ بِفَخٍّ لِي ، فَخَرَجْتُ ثَلَاثَ غَدَوَاتٍ أَرَى رَجُلاً بَعْدَ الْفَجْرِ جَالِسًا فِي مَكَانٍ ، قُلْتُ : يَا عَبْدَ اللهِ ، مَنْ أَنْتَ ؟ قَالَ : أَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ ، قَالَ : قُلْتُ : أَيُّ شَيْءٍ تَصْنَعُ هَاهُنَا ؟ قَالَ : أَنْظُرُ إِلَى الشَّمْسِ مِنْ أَيْنَ تَطْلُعُ ؟.

(۲۶۹۱۰) حضرت مہاجر بن شماس کے چچا فرماتے ہیں کہ میں تین دن تک فجر کے بعد ایک بلند جگہ ایک آدمی کو بیٹھا دیکھتا رہا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ اے اللہ کے بندے تم کون ہو؟ انہوں نے کہا میں حذیفہ بن یمان ہوں۔ میں نے کہا کہ تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ سورج کہاں سے طلوع ہوتا ہے؟

(۲۶۹۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ : حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ مُدْرِكِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ : مَرَرْتُ عَلَى بِلَالٍ وَهُوَ بِالشَّامِ جَالِسٌ غُدْوَةً ، فَقُلْتُ : مَا يُجلسك يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : أَنْتَظِرُ طُلُوعَ الشَّمْسِ.

(۲۶۹۱۱) حضرت مدرک بن عوف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرا گزر حضرت بلال رضی اللہ عنہ پر ہوا اس حال میں کہ وہ شام میں تھے اور صبح کے وقت بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے پوچھا: اے ابو عبداللہ! کس چیز نے آپ رضی اللہ عنہ کو یہاں بٹھایا ہوا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں سورج کے طلوع ہونے کا انتظار کر رہا ہوں۔

(۲۶۹۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ جَلَسَ فِي مُصَلَّاهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

(۲۶۹۱۲) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تو اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا۔

(۲۶۹۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ : عَجَبًا لِأَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ ، إِنَّهُمْ يَنْظُرُونَ إِلَى الشَّمْسِ مِنْ حَيْثُ تَطْلُعُ ، أَوَلَا يَعْلَمُونَ أَنَّ الْفَجْرَ إِذَا طَلَعَ مِنْ مَوْضِعٍ طَلَعَتْ مِنْهُ الشَّمْسُ.

(۲۶۹۱۳) حضرت سلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت عبداللہ کے اصحاب پر تعجب ہے! کہ وہ سورج کی طرف غور سے دیکھتے ہیں جب وہ طلوع ہوتا ہے۔ کیا انہیں معلوم نہیں کہ صبح جس جگہ سے طلوع ہوتی ہے اسی جگہ سے سورج بھی طلوع ہوتا ہے۔

(۲۶۹۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ ، ثُمَّ الْقَسْرِيِّ قَالَ : اسْتَأْذَنْتُ عَلَى حُذَيْفَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ : فَإِذَا رَسُولُهُ قَدْ لَحِقَنِي فَقَالَ : مَا رَدَّكَ ؟ قُلْتُ ،

ظَنَنْت أَنَّك نَائِمٌ ؟ قَالَ :مَا كُنْت لأَنَامَ حَتَّى أَنْظُرَ مِنْ أَيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ قَالَ :فَحَدَّثْتُ بِهِ مُحَمَّدًا فَقَالَ :قَدْ فَعَلَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۶۹۱۴) حضرت جندب بن عبداللہ بجلی قسری ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے تین مرتبہ اجازت چاہی، انہوں نے اجازت نہیں دی تو میں واپس لوٹ گیا، اتنے میں آپ رضی اللہ عنہ کا قاصد مجھے ملا۔ اس نے پوچھا: کہ کس چیز نے آپ کو واپس لوٹا دیا؟ میں نے عرض کیا: کہ میں سمجھا کہ آپ رضی اللہ عنہ سو رہے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں سوتا نہیں ہوں یہاں تک کہ میں دیکھ لوں کہ سورج کہاں سے طلوع ہوتا ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ میں نے یہ حدیث امام محمد ولیٹیلیہ سے بیان کی۔ تو آپ ولیٹیلیہ نے فرمایا: کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ عمل کیا ہے۔

(۱۶۹) فِي الرَّجلِ يبيت فِي البيتِ وحده

اس آدمی کا بیان جو تنہا گھر میں رات گزارے

(۲۶۹۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ :لاَ تَبِتْ فِي بَيْتٍ وَحْدَك ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ أَشَدُّ مَا يَكُونُ وَلَعًا.

(۲۶۹۱۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ تم گھر میں تنہا رات مت گزارو۔ اس لیے کہ شیطان سب سے زیادہ انسان کو اس وقت اکساتا ہے جب وہ اکیلا رات گزارتا ہے۔

(۲۶۹۱۶) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسَافِرَ الرَّجُلُ وَحْدَهُ ، أَوْ يَبِيتَ فِي بَيْتٍ وَحْدَهُ. (ابوداؤد ۲۶۱۱ـ احمد ۹۱)

(۲۶۹۱۶) حضرت عطاء ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی کو تنہا سفر کرنے سے یا تنہا رات گزارنے سے منع فرمایا۔

(۲۶۹۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَاصِمِ بن مُحَمَّد ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا سَارَ أَحَدُكُمْ بِاللَّيْلِ. (بخاری ۲۹۹۸ـ ترمذی ۱۶۷۳)

(۲۶۹۱۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم میں کوئی جان لیتا جو تنہائی میں نقصان ہے تو تم میں کوئی رات میں سفر نہ کرتا۔

(۱۷۰) مَنْ كَانَ يسِرّ حدِيثه مِن أهلِهِ

جو شخص اپنی بات گھر والوں سے چھپاتا ہو

(۲۶۹۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَن سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَن مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : كَانَ أَبِي لاَ يَأْتَمِن

عَلَى حَدِيثِهِ أَهْلَهُ ، كَانَ يَخْلُو هُوَ وَأَصْحَابُهُ فِي غُرْفَةٍ يَتَحَدَّثُونَ.

(۲۶۹۱۸) حضرت محمد بن عبداللہ بن یزید ؒ فرماتے ہیں کہ میرے والد اپنی باتوں کے سلسلہ میں گھر والوں پر اعتماد نہیں کرتے تھے۔اور وہ اوران کے دوست کمرے میں تنہا بیٹھ کر باتیں کرتے تھے۔

(۱۷۱) مَا قَالُوا فِي الطِّيَرَةِ

بدفالی کا بیان

(۲۶۹۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الطِّيَرَةُ شِرْكٌ ، الطِّيَرَةُ شِرْكٌ ، وَمَا مِنَّا إِلَّا ، وَلَكِنَّ اللَّهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ.

(ابو داؤد ۳۹۰۵۔ ابن ماجه ۳۵۳۸)

(۲۶۹۱۹) حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بدفالی شرک ہے۔ بدفالی شرک ہے۔اور ہم میں سے ہر ایک کو کوئی نہ کوئی حادثہ پیش آہی جاتا ہے۔لیکن اللہ توکل کرنے کی وجہ سے اس کو رفع فرمادیتے ہیں۔

(۲۶۹۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطِّيَرَةِ فَقَالَ : أَحْسَنُهَا الْفَأْلُ ، وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مِنْ ذَلِكَ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُلْ : اللَّهُمَّ لَا يَأْتِي بِالْحَسَنَاتِ ، وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ إِلَّا أَنْتَ ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ.

(ابو داؤد ۳۹۱۴۔ بیهقی ۱۳۹)

(۲۶۹۲۰) حضرت عروہ بن عامر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے بدفالی کے متعلق پوچھا گیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں اچھی تو نیک فال ہے اور یہ مسلمان سے کوئی چیز نہیں ہٹا سکتی اور جب تم میں کوئی ایسی بات دیکھے جس کو وہ ناپسند کرتا ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ یہ دعا پڑھ لے۔ترجمہ: اے اللہ! تیرے سوا کوئی بھی اچھائی کو پہنچا نہیں سکتا اور نہ کوئی برائی کو دور کرسکتا ہے۔اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت صرف تیری مدد سے ہے۔

(۲۶۹۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي جُنَابٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا عَدْوَى ، وَلَا طِيَرَةَ ، وَلَا هَامَةَ ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، الْبَعِيرُ يَكُونُ بِهِ الْجَرَبُ فَتَجْرَبُ بِهِ الإِبِلُ ؟ قَالَ : ذَلِكَ الْقَدَرُ ، فَمَنْ أَجْرَبَ الأَوَّلَ ؟. (بخاری ۵۷۱۷۔ مسلم ۱۷۴۲)

(۲۶۹۲۱) حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چھوت کی کوئی حقیقت نہیں، بدفالی کی کوئی حقیقت نہیں، اور ہامہ کی کوئی حقیقت نہیں۔ایک بدوی شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا۔اے اللہ کے رسول ﷺ! کسی ایک اونٹ کو خارش لگی ہو تو وہ تمام اونٹوں کو خارش لگا دیتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی تقدیر ہے ورنہ پہلے کو کس نے خارش لگائی؟

(٢٦٩٢٢) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا عَدْوَى لَا طِيَرَةَ ، وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ. (احمد ٢٢٩)

(۲۶۹۲۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھوت کی کوئی حقیقت نہیں، بدفالی کی کوئی حقیقت نہیں، اور ہامہ کی کوئی حقیقت نہیں اور صفر کی کوئی حقیقت نہیں۔

(٢٦٩٢٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنِ الْمُضَارِبِ بْنِ حَزْنٍ قَالَ : قُلْتُ لأَبِي هُرَيْرَةَ : أَسَمِعْتَ مِنْ نَبِيِّكَ شَيْئًا فَحَدِّثْنِيهِ ، قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا عَدْوَى ، وَلَا طِيَرَةَ ، وَلَا هَامَةَ ، وَخَيْرُ الطِّيَرَةِ الْفَأْلُ ، وَالْعَيْنُ حَقٌّ. (بخاری ٥٧٤٠۔ احمد ٢/ ٤٨٧)

(۲۶۹۲۳) حضرت مضارب بن حزن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کی: آپ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنی ہے تو بیان کیجئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھوت کی کوئی حقیقت نہیں، بدفالی کی کوئی حقیقت نہیں، ہامہ کی کوئی حقیقت نہیں اور بہترین فال تو نیک شگونی ہے اور نظر لگنا برحق ہے۔

(٢٦٩٢٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْفَأْلَ الْحَسَنَ وَيَكْرَهُ الطِّيَرَةَ. (ابن ماجه ٣٥٣٦۔ ابن حبان ٦١٢١)

(۲۶۹۲۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیک فال کو پسند کرتے تھے۔ اور بدفالی کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢٦٩٢٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ : أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا عَدْوَى ، وَلَا طِيَرَةَ ، وَأُحِبُّ الْفَأْلَ الصَّالِحَ. (بخاری ٥٧٥٦۔ ابن ماجه ٣٥٣٧)

(۲۶۹۲۵) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھوت کی کوئی حقیقت نہیں، بدفالی کی کوئی حقیقت نہیں اور میں نیک فال کو پسند کرتا ہوں۔

(٢٦٩٢٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لَا تَضُرُّ الطِّيَرَةُ إِلَّا مَنْ تَطَيَّرَ.

(۲۶۹۲۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بدفالی نقصان نہیں پہنچاتی مگر اس شخص کو جو بدفالی مراد لیتا ہے۔

(٢٦٩٢٧) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ : حَدَّثَنَا الْفُرَاتُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ : خَرَجَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي سَفَرٍ ، قَالَ : فَأَقْبَلَتِ الظِّبَاءُ نَحْوَهُ حَتَّى إِذَا دَنَتْ مِنْهُ رَجَعَتْ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : أَيُّهَا الأَمِيرُ ، ارْجِعْ ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ : أَخْبِرْنِي مِنْ أَيِّهَا تَطَيَّرْتَ ؟ أَمِنْ قُرُونِهَا حِينَ أَقْبَلَتْ أَمْ مِنْ أَدْبَارِهَا حِينَ أَدْبَرَتْ ؟ ، ثُمَّ قَالَ سَعْدٌ عِنْدَ ذَلِكَ : إِنَّ الطِّيَرَةَ لَشُعْبَةٌ مِنَ الشِّرْكِ.

(۲۶۹۲۷) حضرت زیاد بن ابی مریم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کسی سفر میں تشریف لے گئے۔ پس ایک

ہرن آپ رضی اللہ عنہ کی طرف آئی یہاں تک کہ جب وہ آپ رضی اللہ عنہ کے قریب ہوئی تو واپس لوٹ گئی۔ اس پر کسی شخص نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیر آپ رضی اللہ عنہ واپس لوٹ جائیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: مجھے بتلاؤ تم نے کس چیز سے بدشگونی لی؟ کیا اس کے آنے سے جب وہ میری طرف آئی؟ یا اس کے پلٹ جانے سے کہ جب وہ پلٹ کر چلی گئی؟ پھر اس وقت حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: یقیناً بدفالی شرک کی شاخ ہے۔

(۲۶۹۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَرْزُوقٍ أَبِي بُكَيْرٍ التَّيْمِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لُزِقَ بِمَجْذُومٍ فَقُلْتُ لَهُ :تَلْزَقُ بِمَجْذُومٍ ؟ قَالَ :فَأَمْضِ ، وَقَالَ :لَعَلَّهُ خَيْرٌ مِنِّي وَمِنْك.

(۲۶۹۲۸) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ جذام میں مبتلا شخص سے چمٹ گئے۔ میں نے ان سے پوچھا: کہ آپ رضی اللہ عنہ جذام میں مبتلا شخص سے چمٹ گئے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جانے دو ہوسکتا ہے وہ مجھ سے اور تم سے بہتر ہو۔

(۲۶۹۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ أُمِّ كُرْزٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَقِرُّوا الطَّيْرَ عَلَى مَكِنَاتِهَا. (ابوداؤد ۲۸۳۸۔ طیالسی ۱۶۳۴)

(۲۶۹۲۹) حضرت ام کرز رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بدفالی کو اپنی جگہ برقرار رکھو۔ (وہ نفع ونقصان نہیں پہنچاتی)۔

(۲۶۹۳۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أُمِّهِ قَالَ :سَأَلْتُ أُمَّ سَعِيدٍ سُرِّيَّةَ عَلِيٍّ :هَلْ كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَتَطَيَّرَانِ ؟ قَالَتْ :كَانَا يَحُسَّانِ وَيَمْضِيَانِ.

(۲۶۹۳۰) حضرت سلیمان بن قاسم رحمہ اللہ کی والدہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت ام سعید رحمہا اللہ جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خادمہ رضی اللہ عنہا ہیں ان سے سوال کیا کہ کیا حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ یہ دونوں حضرات بدشگونی لیتے تھے؟ آپ رحمہا اللہ نے فرمایا: وہ دونوں حضرات اس کو محسوس کرتے تھے اور پھر بھی اپنا کام جاری رکھتے تھے۔

(۲۶۹۳۱) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ حَيَّانَ ، عَنْ قَطَنِ بْنِ قَبِيصَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْعِيَافَةُ وَالطِّيَرَةُ وَالطَّرْقُ مِنَ الْجِبْتِ. (ابوداؤد ۳۹۰۲۔ احمد ۳/ ۴۷۷)

(۲۶۹۳۱) حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پرندوں کی آوازوں سے شگون لینا، بدفالی اور پیشین گوئی کے لیے کنکریاں پھینکنا شیطان کا طریقہ ہے۔

(۲۶۹۳۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ :ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ ، فَهُوَ مُنَافِقٌ :مَنْ تَكَهَّنَ ، أَوِ اسْتَقْسَمَ ، أَوْ رَجَعَتْهُ طِيَرَةٌ مِنْ سَفَرٍ.

(۲۶۹۳۲) حضرت رجاء بن حیوہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تین خصلتیں جس شخص میں بھی پائی جائیں تو وہ منافق ہوگا: جو کاہنوں جیسی بات کرے یا جوئے کے تیروں کے ذریعہ تقسیم چاہے یا بدفالی لیتے ہوئے سفر

سے لوٹ آئے۔

(٢٦٩٣٣) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ غولَ ، وَلاَ صَفَرَ. (مسلم ۱۷۴۵۔ احمد ۳/ ۲۹۳)

(۲۶۹۳۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غول (جنوں کا شکل بدل کر راستہ سے گمراہ کر دینا) کی کوئی حقیقت نہیں اور صفر کی کوئی حقیقت نہیں۔

(١٧٤) من رخّص فِي الطِّيرةِ

جس نے بدفالی میں رخصت دی

(٢٦٩٣٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ وَهُشَيْمٌ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كَانَ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ رَجُلٌ مَجْذُومٌ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ.

(۲۶۹۳۴) حضرت شرید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ ثقیف کے وفد میں کوئی شخص جذام میں مبتلا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف قاصد بھیج کر پیغام بھجوایا کہ ہم نے تجھ سے بیعت لے لی، تم واپس لوٹ جاؤ۔

(٢٦٩٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:لاَ تُدِيمُوا النَّظَرَ إِلَى الْمَجْذُومِينَ.

(۲۶۹۳۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ کوڑھ میں مبتلا لوگوں کو مسلسل مت دیکھو۔

(٢٦٩٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ النَّهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ شَيْخًا بِمَكَّةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فِرَّ مِنَ الْمَجْذُومِ فِرَارَكَ مِنَ الأَسَدِ.

(۲۶۹۳۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جذام زدہ شخص سے ایسے بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔

(٢٦٩٣٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى مَجْذُومٍ فَخَمَّرَ أَنْفَهُ فَقِيلَ لَهُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَلَيْسَ قُلْتَ :لاَ عَدْوَى ، وَلاَ طِيَرَةَ ؟ قَالَ :بَلَى.

(۲۶۹۳۷) حضرت ولید بن عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جذام زدہ شخص پر گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ناک کو ڈھانک لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا تھا: چھوت کی کوئی حقیقت نہیں، بدفالی کی کوئی حقیقت نہیں؟! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں۔

(٢٦٩٣٨) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يُورِدُ الْمُمْرِضَ عَلَى الْمُصِحِّ. (مسلم ۱۰۴۔ ابن ماجه ۳۵۴۱)

(۲۶۹۳۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیمار کو تندرست کے پاس مت لاؤ۔

(۲۶۹۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : قَالَ كَعْبٌ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو : هَلْ تَطَيَّرُ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَمَا تَقُولُ ؟ قَالَ : أَقُولُ اللَّهُمَّ لاَ طَيْرَ إِلاَّ طَيْرُك ، وَلاَ خَيْرَ إِلاَّ خَيْرُك ، وَلاَ رَبَّ لَنَا غَيْرُك قَالَ : أَنْتَ أَفْقَهُ الْعَرَبِ.

(۲۶۹۳۹) حضرت نافع بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا بدشگونی ہوتی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! انہوں نے پوچھا: پھر آپ رضی اللہ عنہ کیا دعا پڑھتے ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں یہ دعا کرتا ہوں۔ ترجمہ: اے اللہ! کوئی بدفالی نہیں سوائے تیری بدفالی کے۔ اور کوئی خیر نہیں سوائے تیری خیر کے۔ اور تیرے سوا ہمارا کوئی پروردگار نہیں۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم عرب کے سب سے بڑے فقیہ ہو۔

(۲۶۹٤۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، أَنَّهُ كَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ يَتَّقِي الْمَجْذُومُ.

(۲۶۹۴۰) حضرت خالد حذاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ پسند کرتے تھے کہ جذام زدہ شخص سے بچا جائے۔

(۱۷۳) مَنْ كَانَ يستحِبّ أن يسأل ويقول سلوني

جو شخص پسند کرتا ہے کہ اس سے پوچھا جائے اور یوں کہتا ہے کہ مجھ سے سوال کرو

(۲۶۹٤۱) حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ مُضَرَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ : مَا لَكُمْ لاَ تَسْأَلُونَنَا أَفَلَسْتُمْ ؟.

(۲۶۹۴۱) حضرت سعید بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: تمہیں کیا ہوا کہ تم سوال نہیں کرتے؟ کیا تم طالب علم نہیں ہو؟

(۲۶۹٤۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : مَا سَأَلَنِي رَجُلٌ عَنْ مَسْأَلَةٍ إِلاَّ عَرَفْت ، فَقِيهٌ هُوَ ، أَوْ غَيْرُ فَقِيهٍ.

(۲۶۹۴۲) حضرت سعد بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھ سے کسی بھی شخص نے سوال نہیں کیا مگر میں نے پہچان لیا کہ وہ فقیہ ہے یا غیر فقیہ۔

(۲۶۹٤۳) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : مَا أَحَدٌ يَسْأَلُنِي ؟.

(۲۶۹۴۳) حضرت عطاء بن سائب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کوئی مجھ سے پوچھنے والا نہیں؟

(۲۶۹٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ لَنَا عُرْوَةُ : ائْتُونِي فَتَلَقَّوْا مِنِّي.

(۲۶۹۴۴) حضرت عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ رحمہ اللہ نے ہمیں ارشاد فرمایا: میرے پاس آؤ اور مجھ سے علم حاصل کرو۔

(۲۶۹٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : كَانَ عُرْوَةُ يَتَأَلَّفُ النَّاسَ عَلَى حَدِيثِهِ.

(۲۶۹۴۵) امام زہری ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ ریشید لوگوں کو اپنی باتوں سے مانوس کرتے تھے۔

(۲٦۹٤٦) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ زَاذَانَ قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ عَنْ أَشْيَاءَ مَا أَحَدٌ يَسْأَلُنِي عنها.

(۲۶۹۴۶) حضرت عبداللہ بن سائب ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت زاذان ریشید نے ارشاد فرمایا: کہ میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے چند اشیاء کے بارے میں پوچھا کہ کسی نے مجھ سے ان کے متعلق سوال نہیں کیا۔

(۲٦۹٤۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ خَالِدِ بن عَرْعَرَة ، قَالَ : أَتَيْتُ الرَّحْبَةَ فَإِذَا أَنَا بِنَفَرٍ جُلُوسٍ قَرِيبًا مِنْ ثَلاَثِينَ ، أَوْ أَرْبَعِينَ رَجُلاً فَقَعَدْتُ مَعَهُمْ ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا عَلِيٌّ ، فَمَا رَأَيْته أَنْكَرَ أَحَدًا مِنَ الْقَوْمِ غَيْرِي فَقَالَ : أَلاَ رَجُلٌ يَسْأَلُنِي فَيَنْتَفِعُ وَيَنْتَفِعُ جُلَسَاؤُهُ.

(۲۶۹۴۷) حضرت خالد بن عرعرہ ریشید فرماتے ہیں کہ میں کسی کشادہ میدان میں گیا تو میں نے وہاں تیس یا چالیس کے قریب آدمیوں کو بیٹھا ہوا پایا، تو میں بھی ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے نہیں دیکھا کہ انہوں نے لوگوں میں سے کسی کو میرے سوا نہ پہچانا ہو۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا کوئی ایسا شخص نہیں جو مجھ سے سوال کر کے فائدہ اٹھائے اور اس کے ہمنشین بھی فائدہ اٹھائیں۔

(۲٦۹٤۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ : نُرَاه عَنْ سَعيد بن الْمُسَيَّب لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَلُونِي إلاَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

(۲۶۹۴۸) حضرت سعید بن المسیب ریشید فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کے سوا کوئی بھی نہیں تھا، جو یوں کہتا ہو کہ مجھ سے سوال کرو۔

(۱۷٤) من كره النّظر فِي كتب أهلِ الكِتاب

جو اہل کتاب کی کتابوں کو دیکھنے کو مکروہ سمجھے

(۲٦۹٤۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكِتَابٍ أَصَابَهُ مِنْ بَعْضِ الْكُتُبِ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إنِّي أَصَبْتُ كِتَابًا حَسَنًا مِنْ بَعْضِ أَهْلِ الْكِتَابِ ، قَالَ : فَغَضِبَ ، وَقَالَ : أَمُتَهَوِّكُونَ فِيهَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِهَا بَيْضَاءَ نَقِيَّةً ، لاَ تَسْأَلُوهُمْ عَنْ شَيْءٍ فَيُخْبِرُوكُمْ بِحَقٍّ فَتُكَذِّبُوا بِهِ ، أَوْ بِبَاطِلٍ فَتُصَدِّقُوا بِهِ ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَوْ كَانَ مُوسَى كان حَيًّا الْيَوم مَا وَسِعَهُ إلاَّ أَنْ يَتَّبِعَنِي.

(۲۶۹۴۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اہل کتاب کی کتاب کا کوئی صفحہ لائے اور فرمایا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اہل کتاب کی ایک بہت اچھی کتاب ملی ہے۔ راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم غضبناک ہو گئے اور فرمایا: اے ابن خطاب! کیا تم اس بارے میں ابھی حیرت زدہ ہو؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ تحقیق میں تمہارے پاس واضح اور روشن دین لے کر آیا ہوں۔ تم اہل کتاب سے کسی بھی چیز کے متعلق سوال مت کرو کہ وہ تمہیں حق بات بتلائیں گے اور تم اس کو جھٹلا دو گے، یا وہ تمہیں باطل بات بتلائیں گے اور تم اس کی تصدیق کر دو گے، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر آج حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی زندہ ہوتے تو ان کے لیے میری اتباع کے سوا کوئی چارہ نہ ہوتا۔

(٢٦٩٥٠) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: كَانَتِ الْيَهُودُ تَجِيءُ إِلَى الْمُسْلِمِينَ فَيُحَدِّثُونَهُمْ فَيَسْتَحْسِنُونَ، أَوْ قَالَ: يَسْتَحِبُّونَ، فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لاَ تُصَدِّقُوهُمْ، وَلاَ تُكَذِّبُوهُمْ قُولُوا: ﴿آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ.

(۲۶۹۵۰) حضرت عطاء بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہودی مسلمانوں کے پاس آتے تھے اور ان کو اپنی کتابوں سے باتیں بتلایا کرتے جو مسلمانوں کو اچھی لگتی تھیں۔ پس صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر فرمائی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نہ ان کی تصدیق کرو اور نہ ہی ان کو جھٹلاؤ۔ تم یوں کہہ دیا کرو۔ ہم ایمان لائے اللہ پر، اور اس چیز پر جو اس نے ہماری طرف نازل کی اور اس چیز پر جو اس نے تمہاری طرف نازل کی۔ آیت کے آخر تک۔

(٢٦٩٥١) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ كُتُبِهِمْ وَعِنْدَكُمْ كِتَابُ اللهِ أَقْرَبُ الْكُتُبِ عَهْدًا بِاللَّهِ تَقْرَؤُونَهُ مَحْضًا لَمْ يُشَبْ. (بخاری ۲۶۸۵)

(۲۶۹۵۱) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اہل کتاب سے ان کی کتابوں کے متعلق پوچھتے ہو حالانکہ تمہارے پاس خود کتاب اللہ موجود ہے، جو تمام کتابوں میں اللہ کے عہد کے زیادہ قریب ہے، تم محض اس لیے قرآن پڑھتے ہو کہ دھوکہ نہ دے دیا جائے۔

(٢٦٩٥٢) حَدَّثَنَا يَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: لاَ تَسْأَلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ فَتُكَذِّبُوا بِحَقٍّ، أَوْ تُصَدِّقُوا بِبَاطِلٍ، فَإِنَّهُمْ لَنْ يَهْدُوكُمْ وَيُضِلُّونَ أَنْفُسَهُمْ، وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلاَّ فِي قَلْبِهِ تَالِيَةٌ تَدْعُوهُ إِلَى دِينِهِ كَتَالِيَةِ الْمَالِ.

(۲۶۹۵۲) حضرت عبد الرحمن بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم اہل کتاب سے کسی بھی چیز کے متعلق مت پوچھا کرو کہ تم حق بات کو جھٹلا دو گے یا غلط بات کی تصدیق کر دو گے۔ بے شک وہ تمہیں ہرگز سیدھی راہ نہیں دکھائیں گے۔ انہوں نے تو خود کو غلط راہ پر ڈالا ہوا ہے۔ ان میں سے ہر ایک کے دل میں خواہش ہے جو اسے اس کے دین کی طرف

بلاتی ہے مال کی خواہش کی طرح۔

(۱۷۵) من رخّص فِي كِتابِ العِلمِ

جس نے علم لکھنے کی رخصت دی

(۲۶۹۵۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : رَأَيْتُ جَابِرًا يَكْتُبُ عِنْدَ ابْنِ سَابِطٍ فِي أَلْوَاحٍ.

(۲۶۹۵۳) حضرت ربیع بن سعد ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر ؒ کو دیکھا کہ وہ حضرت ابن سابط ؒ کے پاس تختیوں میں لکھ رہے تھے۔

(۲۶۹۵۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ : كُنْتُ سَيِّءَ الْحِفْظِ ، فَرَخَّصَ لِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فِي الْكِتَابِ.

(۲۶۹۵۴) حضرت یحییٰ بن سعید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمٰن بن حرملہ ؒ نے ارشاد فرمایا کہ میں کمزور حافظہ کا مالک تھا۔ تو حضرت سعید بن مسیب ؒ نے مجھے لکھنے کی رخصت دے دی۔

(۲۶۹۵۵) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمِّهِ ، أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ : قَيِّدُوا الْعِلْمَ بِالْكِتَابِ. (دارمی ۴۹۷)

(۲۶۹۵۵) حضرت عبد الملک بن سفیان ؒ کے چچا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب ؓ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: علم کو لکھ کر محفوظ کرو۔

(۲۶۹۵۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ : قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : قَيِّدُوا الْعِلْمَ بِالْكِتَابِ.

(۲۶۹۵۶) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے ارشاد فرمایا: علم کو لکھ کر محفوظ کرو۔

(۲۶۹۵۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الأَخْنَسِ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : كُنْتُ أَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ أَسْمَعُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُرِيدُ حِفْظَهُ ، فَنَهَتْنِي قُرَيْشٌ عَن ذَلِكَ وَقَالُوا : تَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ تَسْمَعُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَكَلَّمُ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ قَالَ : فَأَمْسَكْتُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى فِيهِ فَقَالَ : اكْتُبْ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ : مَا يَخْرُجُ مِنْهُ إِلاَّ حَقٌّ.

(دارمی ۴۸۴۔ احمد ۲/ ۱۹۲)

(۲۶۹۵۷) حضرت یوسف بن ماھک ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو ؓ نے ارشاد فرمایا: کہ میں رسول اللہ ﷺ کی سنی ہوئی ہر حدیث لکھ لیا کرتا تھا تا کہ میں اس کو یاد رکھوں۔ قریش نے مجھے ایسا کرنے سے روک دیا۔ اور کہنے لگے، کہ تم رسول

اللہ ﷺ کی ہر فرمودہ بات لکھ لیتے ہو؟ حالانکہ رسول اللہ ﷺ کبھی خوشی کی حالت میں ہوتے ہیں اور کبھی غصہ کی حالت میں! آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ میں لکھنے سے رک گیا اور میں نے یہ بات نبی کریم ﷺ کے سامنے ذکر کی۔ تو آپ ﷺ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: لکھ لیا کرو۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اس زبان سے صرف حق بات نکلتی ہے۔

(٢٦٩٥٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ مَعْنٍ قَالَ :أَخْرَجَ إِلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ كِتَابًا وَحَلَفَ لِي أَنَّهُ خَطُّ أَبِيهِ بِيَدِهِ.

(۲۶۹۵۸) حضرت معن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ رحمہ اللہ نے میرے سامنے ایک کتاب نکالی، اور قسم اٹھا کر فرمایا کہ یہ میرے والد کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔

(٢٦٩٥٩) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :لَا بَأْسَ بِكِتَابِ الأَطْرَافِ.

(۲۶۹۵۹) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کناروں پر لکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٦٩٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي كِبْران قَالَ :سَمِعت الضَحَاك يَقُول إِذَا سَمِعت شَيْئًا فَاكتبه وَلَو فِي حائط.

(۲۶۹۶۰) حضرت ابو کبران رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ضحاک رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم کوئی بات سنو تو اسے لکھ لیا کرو اگرچہ دیوار پر ہی لکھو۔

(٢٦٩٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُقَيْلٍ قَالَ :أَمْلَى عَلَيَّ الضَّحَّاكُ مَنَاسِكَ الْحَجِّ.

(۲۶۹۶۱) حضرت حسین بن عقیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک رحمہ اللہ نے مجھے حج کے مناسک کی املاء کروائی۔

(٢٦٩٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ قَالَ : كُنْتُ أَكْتُبُ مَا أَسْمَعُهُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، فَلَمَّا أَرَدْت أَنْ أُفَارِقَهُ أَتَيْته بِكِتَابِي فَقُلْت هَذَا سَمِعْته مِنْك ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۲۶۹۶۲) حضرت بشیر بن نھیک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جو بھی حدیث سنتا تھا اسے لکھ لیا کرتا تھا۔ جب میں نے ان سے جدا ہونے کا ارادہ کیا تو میں اپنی لکھی ہوئی کاپی لایا اور میں نے عرض کیا: یہ وہ روایات ہیں جو میں نے آپ رضی اللہ عنہ سے سنی ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں!۔

(٢٦٩٦٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ : كُنْتُ أَلْقَى عَبِيْدَةَ بِالأَطْرَافِ فَأَسْأَلُهُ.

(۲۶۹۶۳) حضرت یحییٰ بن عتیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں نے عبیدہ کو اطراف لکھوا دیے ہیں تم ان سے پوچھ لو۔

(٢٦٩٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكُونُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَيَسْمَعُ

مِنْهُ الْحَدِيثَ فَيَكْتُبُهُ فِي وَاسِطَةِ الرَّحْلِ ، فَإِذَا نَزَلَ نَسَخَهُ.

(۲۶۹۶۴) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، میں ان سے جو حدیث بھی سنتا اس کو پالان کے اگلے حصہ میں لکھ لیتا، جب میں اترا تو میں نے اسے کاپی میں نقل کر لیا۔

(٢٦٩٦٥) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ :الْكِتَابُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ النِّسْيَانِ.

(۲۶۹۶۵) حضرت ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ لکھنا میرے نزدیک بھولنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

(٢٦٩٦٦) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ قَالَ :يَعِيبُونَ عَلَيْنَا الْكِتَابَ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :﴿عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي فِي كِتَابٍ﴾.

(۲۶۹۶۶) حضرت ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالملیح رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ لوگ ہمارے لکھنے پر عیب لگاتے ہیں حالانکہ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: ترجمہ: اس کا علم میرے رب کے پاس کتاب میں ہے۔

(٢٦٩٦٧) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَمِعَ شَيْئًا كَتَبَهُ.

(۲۶۹۶۷) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ رحمہ اللہ جب بھی کوئی حدیث سنتے تو اسے لکھ لیتے۔

(٢٦٩٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنَشٍ قَالَ:رَأَيْتُهُمْ عِنْدَ الْبَرَاءِ يَكْتُبُونَ عَلَى أَكُفِّهِمْ بِالْقَصَبِ.

(۲۶۹۶۸) حضرت عبداللہ بن حنش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھوں پر قلموں کے ساتھ لکھ رہے تھے۔

(١٧٦) مَنْ كَانَ يكره كِتاب العِلمِ

جو علم لکھنے کو مکروہ سمجھتا ہو

(٢٦٩٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَن شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ :سَمِعْتُ عَلِيًّا يَخْطُبُ يَقُولُ : أَعْزِمُ عَلَى كُلِ مَنْ كَانَ عَندَهُ كِتَابٌ إِلاَّ رَجَعَ فَمَحَاهُ ، فَإِنَّمَا هَكَذَا النَّاسُ حَيْثُ تَتَبَّعُوا أَحَادِيثَ عُلَمَائِهِمْ وَتَرَكُوا كِتَابَ رَبِّهِمْ.

(۲۶۹۶۹) حضرت عبداللہ بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: پختہ ارادہ کر لے ہر وہ شخص جس کے پاس کوئی لکھی ہوئی کتاب ہو کہ وہ لوٹ کر اسے مٹا دے گا۔ اس لیے کہ پہلے لوگ ہلاک ہوئے اس وجہ سے کہ انہوں نے اپنے علماء کی باتوں کو تو تلاش کیا اور اپنے رب کی کتاب کو چھوڑ دیا۔

(٢٦٩٧٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَن كَهْمَسٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ :قلْنَا لأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ :لَوِ اكْتَتَبْنَا الْحَدِيثَ ؟

فَقَالَ :لَا نُكْتِبُكُمْ ، خُذُوا عَنَّا كَمَا أَخَذْنَا عَنْ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۶۹۷۰) حضرت ابونضرہ ؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا: اگر آپ رضی اللہ عنہ اجازت دیں تو ہم حدیث لکھ لیا کریں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم تمہیں نہیں لکھوائیں گے، تم ہم سے حدیث حاصل کرو، جیسے ہم نے نبی کریم ﷺ سے حدیث حاصل کی تھی۔

(۲۶۹۷۱) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ :كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَكْرَهُ كِتَابَ الْعِلْمِ.

(۲۶۹۷۱) حضرت سلیمان بن اسود محاربی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ علم کے لکھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲۶۹۷۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ :كَانَ عُمَرُ يَكْتُبُ إِلَى عُمَّالِهِ :لَا تُخَلِّدُنَّ عَلَيَّ كِتَابًا.

(۲۶۹۷۲) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے گورنروں کو خط لکھتے تھے کہ ہمیشہ مجھے خط نہ لکھتے رہا کرو۔

(۲۶۹۷۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :قَالَ لِي عَبِيدَةُ :لَا تُخَلِّدُنَّ عَلَيَّ كِتَابًا.

(۲۶۹۷۳) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبیدہ ؒ نے مجھے ارشاد فرمایا: کہ تم ہمیشہ مجھے خط مت لکھا کرو۔

(۲۶۹۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ : كَتَبْت عَنْ أَبِي كِتَابًا كَبِيرًا فَقَالَ :ائْتِنِي بِكُتُبِكَ ، فَأَتَيْته بِهَا فَغَسَلَهَا.

(۲۶۹۷۴) حضرت ابو بردہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے بہت بڑی کتاب لکھی۔ انہوں نے فرمایا: اپنی کتابیں میرے پاس لاؤ۔ میں ان کے پاس لے آیا تو انہوں نے ان کو دھو دیا۔

(۲۶۹۷٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ :إِنَّمَا ضَلَّتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ بِكُتُبٍ وَرِثُوهَا عَنْ آبَائِهِمْ.

(۲۶۹۷۵) حضرت حکم بن عطیہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ بنو اسرائیل ان کتابوں کی وجہ سے ہلاک ہوئے جو انہیں اپنے آباؤ اجداد سے ورثہ میں ملی تھیں۔

(۲۶۹۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّ مَرْوَانَ دَعَا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَقَوْمًا يَكْتُبُونَ وَهُوَ لَا يَدْرِي، فَأَعْلَمُوهُ فَقَالَ :أَتَدْرُونَ لَعَلَّ كُلَّ شَيْءٍ حَدَّثْتُكُمْ لَيْسَ كَمَا حَدَّثْتُكُمْ.

(۲۶۹۷۶) امام شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ مروان نے حضرت زید بن ثابت ؒ کو بلایا اس حال میں کہ لوگ لکھ رہے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ نہیں جانتے تھے۔ پس لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو بتلایا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شاید کہ وہ حدیثیں جو میں نے تمہیں بیان کیں وہ ایسی نہ ہوں جیسے میں نے تمہیں بیان کی ہیں۔

(۲۶۹۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ: أُتِيَ عَبْدُ اللهِ بِصَحِيفَةٍ

فِيهَا حَدِيثٌ ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَمَحَاهَا ، ثُمَّ غَسَلَهَا ، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَأُحْرِقَتْ ، ثُمَّ قَالَ :أُذَكِّرُ بِاللَّهِ رَجُلاً يَعْلَمُهَا عِنْدَ أَحَدٍ إِلاَّ أَعْلَمَنِي بِهِ ، وَاللَّهِ لَوْ أَعْلَمُ أَنَّهَا بِدِيرِ هِنْد لأنتعلت إِلَيْهَا ، بِهَذَا هَلَكَ أَهْلُ الْكِتَابِ قَبْلَكُمْ حَتَّى نَبَذُوا كِتَابَ اللهِ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لاَ يَعْلَمُونَ.

(۲۶۹۷۷) حضرت اسود بن ہلال فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک صحیفہ لایا گیا جس میں لکھی ہوئی تحریر تھی۔ انہوں نے پانی منگوا کر اسے صاف کیا اور پھر جلانے کا حکم دیا۔ پھر فرمایا کہ جس شخص کے بارے میں تمہیں علم ہو کہ اس کے پاس حدیث لکھی ہوئی ہے تو مجھے ضرور بتاؤ۔ خدا کی قسم! اگر مجھے پتہ چلے کہ دیر ہند میں کوئی لکھی ہوئی حدیث ہے کہ میں پیدل جا کر اس کو مٹاؤں گا پہلی امتیں اسی وجہ سے ہلاک ہوئیں کہ انہوں نے اللہ کی کتاب کو پس پشت ڈال دیا تھا۔

(۲۶۹۷۸) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَن كَهْمَسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :كُلَّ الْكِتَابِ أَكْرَهُ ، قَالَ :أُرَاهُ يَعْنِي مَا كَانَ فِيهِ مِنْ ذِكْرِ اللهِ ، قُلْتُ لِمُعْتَمِرٍ :يَعْنِي الْخَاتَمَ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۲۶۹۷۸) حضرت عبداللہ بن مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت مسلم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں ہر طرح کے لکھنے کو مکروہ سمجھتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ یوں فرمایا: جس کتابت میں اللہ کا ذکر لکھا جائے اس کو بھی۔ امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت معتمر رحمہ اللہ سے پوچھا: مہر کو بھی؟ انہوں نے کہا: جی ہاں!

(۲۶۹۷۹) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَكْتُبُ الْحَدِيثَ.

(۲۶۹۷۹) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم حدیث نہیں لکھتے تھے۔

(۲۶۹۸۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ :سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ :كُنَّا نَخْتَلِفُ فِي أَشْيَاءَ فَكَتَبْتُهَا فِي كِتَابٍ ، ثُمَّ أَتَيْتُ بِهَا ابْنَ عُمَرَ أَسْأَلُهُ عنها خَفِيًّا ، فَلَوْ عَلِمَ بِهَا كَانَتِ الْفَيْصَلُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ.

(۲۶۹۸۰) حضرت ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ ہم لوگ کچھ مسائل میں اختلاف کر رہے تھے، تو میں نے ان کو ایک کاپی میں لکھ لیا۔ پھر میں اس کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا۔ ان سے ان مسائل کے بارے میں سوال کیا اس تحریر کر چھپاتے ہوئے کہ اگر انہیں اس بارے میں پتہ چل جاتا تو یہ میرے اور ان کے درمیان جدائی کا سبب بن جاتا۔

(۲۶۹۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَن شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :قَالَ عَبِيدَةُ :لاَ تُخَلِّدُنَّ عَلَيَّ كِتَابًا.

(۲۶۹۸۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبیدہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ تم ہمیشہ مجھے مت لکھتے رہا کرو۔

(۲۶۹۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَن هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ رَخَّصَ لَهُ أَنْ يَكْتُبَ وَلَمْ يَكُدْ.

(۲۶۹۸۲) حضرت عنترہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے لکھنے کی رخصت دی اور منع نہیں فرمایا۔

(۱۷۷) فِي الرَّجلِ يكتم العِلم

اس آدمی کا بیان جو علم کو چھپائے

(۲٦٩٨٣) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٍ حَفِظَ عِلْمًا فَسُئِلَ عَنهُ فَكَتَمَهُ إلاَّ جِيءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَجَّمًا بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ. (ابو داؤد ۳۶۵۰۔ ابن حبان ۹۵)

(۲۶۹۸۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کسی آدمی نے علم کو محفوظ کیا، پھر اس بارے میں اس سے پوچھا گیا اور اس نے علم کو چھپا لیا تو قیامت کے دن اس شخص کو اس حال میں لایا جائے گا کہ اسے آگ کی لگام ڈالی ہوئی ہوگی۔

(۲٦٩٨٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَن حَجَّاجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَنْ كَتَمَ عِلْمًا عِندَهُ أَلْجَمَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ. (احمد ۴۹۹)

(۲۶۹۸۴) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے علم کو چھپائے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کو آگ کی لگام پہنائیں گے۔

(۱۷۸) مَنْ كَانَ يحِبّ أن يجِيء بالحدِيثِ كما سمِع، ومن رخّص فِي ذلِك

جو شخص پسند کرتا ہے کہ وہ کیسے ہی حدیث کو بیان کرے جیسے اس نے سنی، اور جو اس بارے میں رخصت کے قائل ہیں

(۲٦٩٨٥) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ: كَانَ مِمَّنْ يَتَّبِعُ أَنْ يُحَدِّثَ بِالْحَدِيثِ كَمَا سَمِعَ: محمد بْنُ سِيرِينَ وَالْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَرَجَاءُ بْنُ حَيْوَةَ، وَكَانَ مِمَّنْ لاَ يَتَّبِعُ ذَلِكَ: الْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيمُ وَالشَّعْبِيُّ، قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: فَقُلْتُ لِمُحَمَّدٍ: إنَّ فُلاَنًا لاَ يَتَّبِعُ أَنْ يُحَدِّثَ بِالْحَدِيثِ كَمَا سَمِعَ، فَقَالَ: أَمَا أَنَّهُ لَوِ اتَّبَعَهُ كَانَ خَيْرًا لَهُ.

(۲۶۹۸۵) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ، حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ اور حضرت رجاء بن حیوہ رحمہ اللہ ان لوگوں میں سے تھے جو اس بات کی کوشش کرتے تھے کہ وہ حدیث کو ویسے ہی بیان کریں جیسے انہوں نے سنی۔ اور حضرت حسن بصری رحمہ اللہ، حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اور حضرت شعبی رحمہ اللہ ان لوگوں میں سے تھے جو اس بات کی کوشش نہیں کرتے تھے۔

حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام محمد رحمہ اللہ سے عرض کیا: بے شک فلاں شخص اس بات کی کوشش نہیں کرتا

کہ وہ حدیث کو ویسے ہی بیان کرے جیسے اس نے سنا۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر وہ ایسا کرلے تو یہ اس کے لیے بہتر ہے۔

(۲۶۹۸۶) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَتْبَعُ اللَّحْنَ فِي الْحَدِيثِ كَيْ يَجِيءُ بِهِ كَمَا سَمِعَ.

(۲۶۹۸۶) حضرت عمارہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو معمر رحمہ اللہ حدیث میں ہونے والی غلطی کے بعد صحیح الفاظ کو دہرا لیتے تھے تا کہ ویسے ہی بیان کرسکیں جیسے انہوں نے سنی۔

(۲۶۹۸۷) حَدَّثَنَا صَفْوَان ، عَنْ أَشْعَث ، عَنِ الْحَسَنِ وَالشَّعْبِيِّ أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ بَأْسًا بِتَقْدِيمِ الْحَدِيثِ وَتَأْخِيرِهِ ، وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَتَكَلَّفُهُ كَمَا سَمِعَه.

(۲۶۹۸۷) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اور حضرت شعبی رحمہ اللہ یہ دونوں حضرات حدیث کو مقدم اور مؤخر کردینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ اس بات میں تکلیف کرتے تھے کہ حدیث کو جیسے سنا ویسے بیان کریں۔

(۲۶۹۸۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ: كُنَّا نُرِيدُ نَافِعًا عَلَى إِقَامَةِ اللَّحْنِ فِي الْحَدِيثِ فَيَأْبَى.

(۲۶۹۸۸) حضرت اسماعیل بن امیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت نافع رحمہ اللہ کے پاس حدیث میں غلطی پر ٹھہرنے کا ارادہ کیا تو آپ رحمہ اللہ نے انکار کردیا۔

(۲۶۹۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ قَالَ: قلت لأبي الضُّحَى: الْمُصَوِّرُونَ ، قَالَ: الْمُصَوِّرِينَ.

(۲۶۹۸۹) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت ابوالضحی رحمہ اللہ سے پوچھا: المصورون الفاظ ہیں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: المصورین ہیں۔

(۲۶۹۹۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَسْمَعُ اللَّحْنَ فِي الْحَدِيثِ ؟ قَالَ: أَقِمْهُ.

(۲۶۹۹۰) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عامر رحمہ اللہ سے پوچھا: میں حدیث میں غلطی کو سنوں تو کیا کروں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کو درست کرو۔

(۱۷۹) الرّجل يجعل فِي يدِهِ الخيط يستذكر بِهِ

اس آدمی کا بیان جو اپنے ہاتھ میں دھاگہ باندھتا ہے تا کہ اس کے ذریعے یاددہانی حاصل کرے

(۲۶۹۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنْ أَشْعَث ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ فِي يَدِهِ الْخَيْطَ يَسْتَذْكِرُ بِهِ الرَّجُلُ فِي الشَّيْءِ.

(۲۶۹۹۱) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی اپنے ہاتھ میں

دھاگہ باندھے تا کہ اس کے ذریعے آدمی کسی کام کی یاد دہانی کرے۔

(۲۶۹۹۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي الأَسْوَدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُرْبَطَ الْخَيْطُ فِي الْخَاتَمِ يَسْتَذْكِرُ بِهِ الْحَاجَةَ.

(۲۶۹۹۲) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے انگوٹھی میں دھاگہ باندھنے کو مکروہ سمجھا کہ اس کے ذریعہ کسی کام کی یاد دہانی ہو جائے۔

(۱۸۰) من كره الدّفّ

جو دف بجانے کو مکروہ سمجھے

(۲۶۹۹۳) ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ مَغْرَاءَ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ صَوْتَ دُفٍّ فَقَالَ : إِنَّ الْمَلاَئِكَةَ لاَ يَدْخُلُونَ بَيْتًا فِيهِ دُفٌّ.

(۲۶۹۹۳) حضرت مغراء عبدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ نے دف کی آواز سنی تو فرمایا: بے شک ملائکہ اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں دف ہو۔

(۲۶۹۹٤) يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، وَابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : قَالَ لِي خَيْثَمَةُ : أَمَا سَمِعْتَ سُوَيْدًا يَقُولُ : لاَ تَدْخُلُ الْمَلاَئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ دُفٌّ.

(۲۶۹۹۴) حضرت عمران بن مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت خیثمہ رحمہ اللہ نے مجھ سے فرمایا: کیا تم نے حضرت سوید رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ: ملائکہ اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں دف ہو؟!

(۲۶۹۹٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ يَسْتَقْبِلُونَ الْجَوَارِيَ فِي الأَزِقَّةِ مَعَهُنَّ الدُّفُوف فَيُشَقِّقُونَهَا.

(۲۶۹۹۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اصحاب گلیوں میں ان بچیوں کے پاس آتے تھے جن کے پاس دف ہوتی تھی اور یہ اس کو توڑ دیتے تھے۔

(۱۸۱) فِي الْخِتَانَةِ من فعلها

ختنہ کرنے کا بیان اور جس نے ختنہ کیا

(۲۶۹۹٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ إبْرَاهِيمَ اخْتُتِنَ بِالْقَدُّومِ وَهُوَ ابْنُ مِئَةٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً ، ثُمَّ عَاشَ بَعْدَ ذَلِكَ ، ثَمَانِينَ سَنَةً. (بخاری ۳۳۵۶۔ مسلم ۱۸۳۹)

(۲۶۹۹۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قدوم مقام پر ایک سو بیس سال کی عمر میں ختنہ کیا، پھر آپ علیہ السلام اس کے بعد اسّی سال تک زندہ رہے۔

(۲۶۹۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : كَانَ إبْرَاهِيمُ أَوَّلَ النَّاسِ أَضَافَ الضَّيْفَ ، وَأَوَّلَ النَّاسِ قَصَّ شَارِبَهُ وَقَلَّمَ أَظْفَارَهُ وَاسْتَحَدَّ ، وَأَوَّلَ النَّاسِ اخْتُتِنَ ، وَأَوَّلَ النَّاسِ رَأَى الشَّيْبَ فَقَالَ :يَا رَبِّ ، مَا هَذَا ؟ قَالَ :الْوَقَارُ ، قَالَ :رَبِّ زِدْنِي وَقَارًا. (مالك ۴ـ ابن عدی ۱۵۱۱)

(۲۶۹۹۷) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سب سے پہلے شخص تھے جنہوں نے مہمان کی ضیافت کی اور سب سے پہلے شخص تھے جنہوں نے مونچھ کاٹی، اور اپنے ناخنوں کو کاٹا، اور شرمگاہ کے بال صاف کیے، اور پہلے شخص تھے جنہوں نے ختنہ کیا، اور پہلے شخص تھے جنہوں نے سفید بال دیکھے۔ تو کہنے لگے: اے میرے پروردگار! یہ کیا چیز ہے؟ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: یہ عزت ووقار ہے۔ آپ علیہ السلام نے عرض کیا! پروردگار! میرے وقار میں اضافہ فرما۔

(۲۶۹۹۸) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْخِتَانُ سُنَّةٌ لِلرِّجَالِ مَكْرُمَةٌ لِلنِّسَاءِ. (طبرانی ۷۱۱۳ـ احمد ۷۵)

(۲۶۹۹۸) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ختنہ کرنا آدمیوں کے لیے سنت ہے اور عورتوں کے لیے عزت کی چیز ہے۔

(۲۶۹۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ فَذَكَرَ الْخِتَانَ.

(۲۶۹۹۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ختنہ کا بھی ذکر فرمایا۔

(۲۷۰۰۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ إسْرَائِيلَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ وَإِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ :الْخِتَانُ من السُّنَّةِ. (ابن حبان ۳۵۴ـ بزار ۹۹۰)

(۲۷۰۰۰) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: کہ ختنہ کرنا سنت ہے۔

(۱۸۲) فِي الأَخْذِ بِالرُّخَصِ

رخصتوں پر عمل کرنے کا بیان

(۲۷۰۰۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ قَالَ :إنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ تُقْبَلَ رُخَصُهُ كَمَا يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى عَزَائِمُهُ. (طبرانی ۱۰۰۳)

(۲۷۰۰۱) حضرت عمرو بن شرحبیل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ رب العزت رخصتوں کے قبول کیے جانے کو پسند فرماتے ہیں جیسے عزیمتوں پر عمل کرنے کو پسند کرتے ہیں۔

(۲۷۰۰۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَن شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ :إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى رُخَصُهُ كَمَا يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى عَزَائِمُهُ.

(۲۷۰۰۲) حضرت علقمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ رب العزت رخصتوں پر عمل کیے جانے کو محبوب رکھتے ہیں جیسے عزیمتوں پر عمل کرنے کو محبوب رکھتے ہیں۔

(۲۷۰۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَن تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى مَيَاسِرُهُ كَمَا يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى عَزَائِمُهُ. (احمد ۱۰۸۔ ابن حبان ۲۷۴۲)

(۲۷۰۰۳) حضرت تمیم بن سلمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ رب العزت آسانیوں پر عمل کرنے کو محبوب رکھتے ہیں جیسے عزیمتوں پر عمل کرنے کو محبوب رکھتے ہیں۔

(۲۷۰۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :ذَكَرْته لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّحَّالِ قَالَ :قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى مَيَاسِرُهُ كَمَا يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى عَزَائِمُهُ.

(۲۷۰۰۴) حضرت سفیان ؒ کے والد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد الرحمن رحال ؒ کے سامنے ذکر کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ رب العزت آسانیوں پر عمل کرنے کو محبوب رکھتے ہیں جیسے عزیمتوں پر عمل کرنے کو محبوب رکھتے ہیں۔

(۲۷۰۰٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَن مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ تُقْبَلَ رُخَصُهُ كَمَا يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى فَرِيضَتُهُ.

(۲۷۰۰۵) حضرت محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ رب العزت رخصتوں پر عمل کرنے کو محبوب رکھتے ہیں جیسے فرائض کے انجام دینے کو محبوب رکھتے ہیں۔

(۲۷۰۰٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَن حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَن مَسْرُوقٍ قَالَ :إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى رُخَصُهُ كَمَا يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى عَزَائِمُهُ.

(۲۷۰۰۶) امام شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق ؒ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ رب العزت رخصتوں پر عمل کرنے کو محبوب رکھتے ہیں جیسے عزیمتوں پر عمل کرنے کو محبوب رکھتے ہیں۔

(۲۷۰۰۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ قَالَ :إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى مَيَاسِرُهُ كَمَا يُحِبُّ أَنْ يُطَاعَ فِي عَزَائِمِهِ.

(۲۷۰۰۷) حضرت عوام ویشیو فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم تیمی ویشیو نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ رب العزت آسانیوں پر عمل کرنے کو ایسے ہی محبوب رکھتے ہیں جیسے عزیمتوں کی پیروی کیے جانے کو محبوب رکھتے ہیں۔

(۲۷۰۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ نَضْرَ بْنِ عَرَبِي ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :إِذَا تَنَازَعَكَ أَمْرَانِ ، فَاحْمِلِ الْمُسْلِمِينَ عَلَى أَيْسَرِهِمَا.

(۲۷۰۰۸) حضرت نضر بن عربی ویشیو فرماتے ہیں: کہ حضرت عطاء ویشیو نے ارشاد فرمایا: جب دو معاملے تجھ سے جھگڑا کریں تو ان میں سے آسان کا بار تو مسلمانوں پر ڈال دے۔

(۲۷۰۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ :مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ أَحَدُهُمَا أَيْسَرُ مِنَ الآخَرِ إِلاَّ أَخَذَ الَّذِي هُوَ أَيْسَرُ. (مسلم ۱۸۱۴۔ احمد ۳۱)

(۲۷۰۰۹) حضرت عروہ بن زبیر ویشیو فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: جب کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی دو کاموں میں اختیار دیا گیا درانحالیکہ ان میں سے ایک دوسرے سے آسان ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے آسان کام کا انتخاب فرماتے۔

(۲۷۰۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَسِّرُوا ، وَلاَ تُعَسِّرُوا.

(۲۷۰۱۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آسانی پیدا کرو اور مشکل پیدا مت کرو۔

(۲۷۰۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَهُ هُوَ وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ قَالَ :يَسِّرَا ، وَلاَ تُعَسِّرَا. (بخاری ۳۰۳۸۔ مسلم ۱۳۵۹)

(۲۷۰۱۱) حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کے والد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن والوں کی طرف بھیجا تو ارشاد فرمایا: تم دونوں آسانی پیدا کرنا اور مشکل پیدا مت کرنا۔

(۱۸۳) مَنْ قَالَ ابن أختِ القومِ مِنهم

جو یوں کہے: قوم کا بھانجا انہیں میں سے ہوتا ہے

(۲۷۰۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ ، عَنْ أَبِي كِنَانَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنهم. (احمد ۳۹۶۔ بزار ۱۵۸۲)

(۲۷۰۱۲) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قوم کا بھانجا انہیں سے ہوتا ہے۔

(۲۷۰۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ. (بخاری ۳۵۲۸۔ مسلم ۷۳۵)

(۲۷۰۱۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قوم کا بھانجا انہی میں شمار ہوتا ہے۔

(۲۷۰۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لِمُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ : سَمِعْتَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ : ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ قَالَ : نَعَمْ. (نسائی ۲۳۹۳۔ احمد ۲۲۲)

(۲۷۰۱۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا قوم کا بھانجا اُنہی میں سے شمار ہوتا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔

(۲۷۰۱٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ رِفَاعَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ : جَمَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَقَالَ : هَلْ فِيكُمْ مِنْ غَيْرِكُمْ ؟ قَالُوا : لاَ إِلاَّ ابْنُ أُخْتِنَا وَحَلِيفُنَا وَمَوْلاَنَا ، فَقَالَ : ابْنُ أُخْتِكُمْ مِنْكُمْ ، وَحَلِيفُكُمْ مِنْكُمْ ، وَمَوْلاَكُمْ مِنْكُمْ. (بخاری ۷۵۔ احمد ۳۴۰)

(۲۷۰۱۵) حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ قریش کو جمع کیا اور پوچھا: کیا تم میں کوئی غیر تو موجود نہیں ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: نہیں، سوائے ہمارے بھانجوں، ہمارے حلیفوں اور ہمارے غلاموں کے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے بھانجے تم ہی میں سے ہیں، تمہارے حلیف تم ہی میں سے ہیں، اور تمہارے غلام بھی تم ہی میں سے ہیں۔

(۱۸٤) فِي الرُّخصةِ فِي حدِيثِ بنِي إسرائِيل

اسرائیلی روایات بیان کرنے کی رخصت کے بارے میں

(۲۷۰۱٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : حَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ ، وَلاَ حَرَجَ. (ابوداؤد ۳۶۵۴۔ احمد ۵۰۲)

(۲۷۰۱۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسرائیلی روایات بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۷۰۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَحَدَّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَإِنَّهُ كَانَتْ فِيهِمْ أَعَاجِيبُ.

(۲۷۰۱۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسرائیلی روایات آپس میں بیان کرو کیونکہ اس میں عجیب وغریب باتیں ہوتی ہیں۔

(۲۷۰۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : حَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ ، وَلاَ حَرَجَ.

(۲۷۰۱۸) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسرائیلی روایات بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۷۰۱۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ : حدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : حَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ ، وَلاَ حَرَجَ. (احمد ۳۹)

(۲۷۰۱۹) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنو اسرائیل کی طرف سے روایات بیان کرو، اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۸۵) ما ذُكِر فِي التَّخنِيثِ

ان روایات کا بیان جو مخنث بنانے کے بارے میں ذکر کی گئیں

(۲۷۰۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : لَعَنَ اللَّهُ الْمُتَخَنِّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ ، وَالْمُتَرَجِّلاَتِ مِنَ النِّسَاءِ قَالَ : قُلْتُ لِعِكْرِمَةَ : مَا الْمُتَرَجِّلاَتُ ؟ قَالَ : الْمُتَشَبِّهَاتُ بِالرِّجَالِ.

(بخاری ۵۸۸۵۔ ابو داؤد ۴۰۹۴)

(۲۷۰۲۰) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ رب العزت نے آدمیوں میں سے مخنث بننے والوں پر اور عورتوں میں مرد کی مشابہت اختیار کرنے والیوں پر لعنت کی۔ راوی کہتے ہیں میں نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے پوچھا: مترجلات سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا: مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتیں مراد ہیں۔

(۲۷۰۲۱) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَهْضَمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَمَّنْ حَدَّث ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَخَنِّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِينَ يَتَشَبَّهُونَ بِالنِّسَاءِ ، وَالْمُتَرَجِّلاَتِ مِنَ النِّسَاءِ اللاَّتِي يَتَشَبَّهْنَ بِالرِّجَالِ. (ابو داؤد ۴۰۹۵۔ احمد ۱۷۱۵)

(۲۷۰۲۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مخنث مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور ان مرد نما عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں، لعنت فرمائی۔

(۲۷۰۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَمِعَ مُخَنَّثًا وَهُوَ يَقُولُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ أَخِيهَا : إِنْ يَفْتَحِ اللَّهُ الطَّائِفَ غَدًا دَلَلْتُكَ عَلَى امْرَأَةٍ تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ.

(مسلم ۱۷۱۵۔ ابو داؤد ۴۸۹۱)

(۲۷۰۲۲) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخنث کی آواز سنی جو اپنے بھائی عبداللہ بن ابی امیہ سے یوں کہہ رہا تھا: اگر اللہ تعالیٰ نے کل کو طائف فتح کیا تو میں تیری راہنمائی کروں گا ایسی عورت پر جو آتی ہے چار پہلوؤں پر اور جاتی ہے آٹھ پہلوؤں پر۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کو اپنے گھروں سے نکال دو۔

(۲۷۰۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

لَا يَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ مُخَنَّثٌ.

(۲۷۰۲۳) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے تھے جس میں مخنث ہوتا۔

(۲۷.۲٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ ، وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ.

(۲۷۰۲۴) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت اختیار کریں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کریں، لعنت فرمائی۔

(۲۷.۲٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لُعِنَ مِنَ الرِّجَالِ الْمُتَشَبِّهُ بِالنِّسَاءِ وَلُعِنَ مِنَ النِّسَاءِ الْمُتَشَبِّهَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ.

(۲۷۰۲۵) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مرفوعاً حدیث بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت اختیار کریں لعنت کی گئی ہے، اور ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کریں لعنت کی گئی ہے۔

(۲۷.۲٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ : الْمُتَشَبِّهَةُ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ ، لَيْسَتْ مِنَّا وَلَسْنَا مِنْهَا.

(۲۷۰۲۶) حضرت ابراہیم بن عبد الاعلیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: عورتوں میں سے مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والیاں ہم میں سے نہیں اور ہم ان میں سے نہیں۔

(۱۸٦) فِي كَفِّ اللِّسَانِ

زبان کو قابو رکھنے کا بیان

(۲۷.۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَيُّ الْمُسْلِمِينَ أَفْضَلُ ؟ فَقَالَ : مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ.

(مسلم ۶۵۔ احمد ۳۷۲)

(۲۷۰۲۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! افضل ترین مسلمان کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہیں۔

(۲۷.۲۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَيُّ الإِسْلَامِ أَفْضَلُ ، قَالَ : أَنْ يَسْلَمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ يَدِكَ وَلِسَانِكَ. (مسلم ۶۴۔ احمد ۳۶۳۹۱)

(۲۷۰۲۸) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر سوال کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! افضل ترین اسلام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تمہارے ہاتھ اور تمہاری زبان سے مسلمان محفوظ ہوں۔

(۲۷۰۲۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ النَّزَّالِ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ :أَلاَ أَدُلُّك عَلَى أَمْلَكِ ذَلِكَ كُلِّهِ ، قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، قَوْلُك أَلاَ أَدُلُّكَ عَلَى أَمْلَكِ ذَلِكَ كُلِّهِ قَالَ :فَأَشَارَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى لِسَانِهِ ، قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، وَإِنَّا لَنُؤَاخَذُ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ ، قَالَ :ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يا مُعَاذُ ، وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ عَلَى مَنَاخِرِهِمْ إِلاَّ حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ ، قَالَ شُعْبَةُ :وَقَالَ الْحَكَمُ :وَحَدَّثَنِي بِهِ مَيْمُونُ بْنُ أَبِي شَبِيبٍ ، وَسَمِعْته مِنْهُ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً. (ترمذی ۲۶۱۶۔ احمد ۲۳۳)

(۲۷۰۲۹) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ان تمام چیزوں کی جڑ نہ بتا دوں؟ آپ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ کا کہنا کہ میں تمہیں تمام چیزوں کی جڑ نہ بتا دوں؟ آپ ﷺ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم اپنی زبان سے جو بھی لفظ نکالتے ہیں ان سب پر مؤاخذہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! تمہیں تمہاری ماں گم پائے۔ لوگوں کو جہنم میں پیشانی کے بل گرانے والی چیز اسی زبان کی کھیتیاں ہوں گی۔

(۲۷۰۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ عَنْبَس بْنِ عُقْبَةَ قَالَ عَبْدُ اللهِ :وَالَّذِي لاَ إِلَهَ غَيْرُهُ ، مَا عَلَى الأَرْضِ شَيْءٌ أَحْوَجُ إِلَى طُولِ سِجْنٍ مِنْ لِسَانٍ. (ابو داؤد ۱۵۹)

(۲۷۰۳۰) حضرت عنبس بن عقبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، زمین پر زبان سے زیادہ کوئی چیز بھی لمبی قید کی محتاج نہیں۔

(۲۷۰۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :دَخَلَ عُمَرُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ آخِذٌ بِلِسَانِهِ هَكَذَا ، يَقُولُ :هَا إِنَّ ذَا أَوْرَدَنِي الْمَوَارِدَ.

(۲۷۰۳۱) حضرت اسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پر داخل ہوئے اس حال میں کہ انہوں نے اپنی زبان کو پکڑا ہوا تھا اور یوں فرما رہے تھے۔ بے شک یہ ہی ہے جس نے مجھے مصیبتوں کے گھاٹ اتارا۔

(۲۷۰۳۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَيَّ شَيْءٍ أَتَّقِي ؟ فَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى لِسَانِهِ. (ترمذی ۲۴۱۰۔ احمد ۳۸۴)

(۲۷۰۳۲) حضرت عبد اللہ بن سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت سفیان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں کن چیزوں سے بچوں؟ تو آپ ﷺ نے جواب میں اپنی زبان کی طرف اشارہ فرمایا۔

(۲۷۰۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : أَحَقُّ مَا طَهَّرَ الْمُسْلِمُ لِسَانَهُ.

(۲۷۰۳۳) حضرت عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ سب سے زیادہ حقدار چیز جس کو مسلمان پاکیزہ رکھے وہ اس کی زبان ہے۔

(۱۸۷) ما يكره لِلرّجلِ أن يتكلّم بِهِ

آدمی کے لیے مکروہ ہے کہ وہ ایسی بات کرے

(۲۷۰۳٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَقُلْ أَحَدُكُمْ : إِنِّي خَبِيثُ النَّفْسِ ، وَلْيَقُلْ ، إِنِّي لَقِسُ النَّفْسِ. (بخاری ۶۱۸۰)

(۲۷۰۳۴) حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی یوں مت کہے کہ: میں برے نفس والا یا بد باطن ہوں بلکہ وہ یوں کہے میں معیوب نفس والا ہوں۔

(۲۷۰۳٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لاَ يَقُلْ أَحَدُكُمْ : خَبُثَتْ نَفْسِي ، وَلْيَقُلْ : لَقِسَتْ نَفْسِي. (بخاری ۶۱۷۹۔ مسلم ۱۶)

(۲۷۰۳۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی یوں مت کہے: میں بد باطن ہوں بلکہ کہے کہ میں معیوب نفس والا ہوں۔

(۲۷۰۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ سِمَاكٍ الْحَنَفِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَكْرَهُ أَنْ يَقُولَ : إِنِّي كَسْلاَنُ.

(۲۷۰۳۶) حضرت سماک حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ یوں کہنے کو کہ میں سست ہوں، مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲۷۰۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي رَاشِدٍ ، أَنَّ أُخْتًا لِعُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اسْتَشْفَعَتْ لِرَجُلٍ عَلَيْهِ فَقَالَتْ : إِنَّمَا هُوَ بِاللَّهِ وَبِكَ ، فَغَضِبَ فَقَالَ : إِنَّمَا هُوَ بِاللَّهِ.

(۲۷۰۳۷) حضرت ابو راشد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ کی بہن نے ان سے کسی آدمی کی سفارش کی۔ تو یوں کہا: بے شک وہی ہے اللہ کی قسم اور آپ رحمہ اللہ کی قسم۔ آپ رحمہ اللہ کو غصہ آ گیا اور فرمایا بے شک وہی ہے اللہ کی قسم۔

(۲۷۰۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُخْتَارٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَكْرَهُ أَنْ يَقُولَ : اللَّهُمَّ تَصَدَّقْ عَلَيَّ ، وَلَكِنْ لِيَقُلْ : اللَّهُمَّ امْنُنْ عَلَيَّ.

(۲۷۰۳۸) حضرت مختار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کو سنا کہ وہ یوں کہنے کو مکروہ سمجھتے تھے کہ اے اللہ! تو ہم پر صدقہ فرما۔ لیکن یوں کہا کرتے: اے اللہ! ہم پر احسان فرما۔

(۱۸۸) فِي الثَّنَاءِ الحسنِ

اچھی تعریف کرنے کا بیان

(۲۷۰۳۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنْ حَفْصَةَ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ كَعْبٍ قَالَ :وَاللَّهِ مَا اسْتَقَامَ لِعَبْدٍ ثَنَاءٌ فِي الْأَرْضِ حَتَّى اسْتَقَرَّ لَهُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ.

(۲۷۰۳۹) حضرت ربیع بن زیاد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ دنیا میں کسی بندے کی تعریف مستقل نہیں ہوتی یہاں تک کہ آسمان والوں میں بھی اس کی وہ تعریف قرار پکڑ لیتی ہے۔

(۲۷۰٤۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ قَالَ :الْتَقَيْتُ أَنَا وَإِيَاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بِذَاتِ عِرْقٍ فَذَكَرْنَا إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ فَقَالَ إِيَاسٌ :لَوْلاَ كَرَامَتُهُ عَلَيَّ لَأَثْنَيْتُ عَلَيْهِ فَقُلْت :هَلْ تَعْرِفُهُ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قُلْتُ : فَلِمَ تَكْرَهُ الثَّنَاءَ عَلَيْهِ ، قَالَ :إِنَّهُ كَانَ يُقَالُ :إِنَّ الثَّنَاءَ مِنَ الْجَزَاءِ.

(۲۷۰۴۰) حضرت عوام بن حوشب ؒ فرماتے ہیں کہ میری اور حضرت ایاس بن معاویہ ؒ کی ذات عرق مقام پر ملاقات ہوئی تو ہم نے حضرت ابراہیم تیمی ؒ کا ذکر کیا۔ حضرت ایاس ؒ فرمانے لگے: اگر ان کی میرے دل میں عزت نہ ہوتی تو میں ضرور ان کی تعریف کرتا میں نے پوچھا: کیا آپ ؒ انہیں جانتے ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! میں نے پوچھا: پھر آپ ؒ ان کی تعریف کرنے کو برا کیوں سمجھ رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اس لیے کہ یوں کہا جاتا ہے کہ تعریف کرنا اجرت دینے کے مترادف ہے۔

(۲۷۰٤۱) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ :قَالَتِ الْمُهَاجِرُونَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا رَأَيْنَا مِثْلَ قَوْمٍ قَدِمْنَا عَلَيْهِمْ أَحْسَنَ بَذْلاً مِنْ كَثِيرٍ ، وَلاَ أَحْسَنَ مُوَاسَاةً فِي قَلِيلٍ ، كَفَوْنَا المؤنة ، وَأَشْرَكُونَا فِي الْمَهْنَأِ ، قَدْ خَشِينَا أَنْ يَذْهَبُوا بِالأَجْرِ كُلِّهِ ، فَقَالَ :لاَ ، مَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ وَدَعَوْتُمُ اللَّهَ لَهُمْ. (بخاری ۲۱۷۔ ابوداؤد ۴۷۷۹)

(۲۷۰۴۱) حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ مہاجرین نے فرمایا: یا رسول اللہ ﷺ! جس قوم کے پاس ہم آئے ہیں ہم نے ان سے زیادہ اچھا کثرت سے خرچ کرنے والا اور تھوڑا ہونے کے باوجود غمخواری کرنے میں ان سے اچھا کسی کو نہیں دیکھا۔ انہوں نے ہمارا خرچہ برداشت کیا، اور ہمیں اپنی خوشیوں میں شریک کیا۔ ہمیں ڈر ہے کہ سارے کا سارا اجر یہ لوگ ہی لے جائیں گے۔ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! ایسی بات نہیں۔ بہر حال تم ان کی تعریف مت کرو، اور تم اللہ سے ان کے حق میں دعا کرو۔

(۱۸۹) فِي الحدِيثِ لِلنَّاسِ والإِقبالِ عليهِم

لوگوں کو بیان کرنا اور ان کی توجہ حاصل کرنا

(۲۷۰٤۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ كُرْدُوسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ :إِنَّ لِلْقُلُوبِ

نَشَاطًا وَإِقْبَالاً ، وَإِنَّ لَهَا لَتَوْلِيَةً وَإِدْبَارًا ، فَحَدِّثُوا النَّاسَ مَا أَقْبَلُوا عَلَيْكُمْ.

(۲۷۰۴۲) حضرت کردوس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: بے شک دلوں کے لیے بھی بشاشت اور توجہ بھی ہوتی ہے، اور سستی اور اکتاہٹ بھی ہوتی ہے، تم لوگوں کو وہ بات بیان کرو جس سے وہ تمہاری طرف متوجہ ہوں۔

(۲۷۰٤۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنْ أَبِي السَّلِيلِ قَالَ : قَدِمَ عَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانُوا يَجْتَمِعُونَ عَلَيْهِ ، فَصَعِدَ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ فَحَدَّثَهُمْ.

(۲۷۰۴۳) حضرت ابو السلیل ؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی تشریف لائے تو لوگ ان کے پاس جمع ہوگئے۔ وہ گھر کی چھت پر چڑھے اور انہوں نے لوگوں کو حدیث بیان کی۔

(۲۷۰٤٤) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ : قَدِمَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْكُوفَةَ فَاجْتَمَعْنَا عَلَيْهِ ، قَالَ : فَقُلْنَا : حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : وَهُوَ يَقُولُ : أَيُّهَا النَّاسُ ، انْصَرِفُوا عَنِّي ، حَتَّى أَلْجَأْنَاهُ إِلَى حَائِطِ الْقَصْرِ فَقَالَ : لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلاً أَيُّهَا النَّاسُ ، انْصَرِفُوا عَنِّي ، فَانْصَرَفْنَا عَنْهُ. (احمد ۱۸۰)

(۲۷۰۴۴) حضرت ابوطلحہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک ؓ کوفہ تشریف لائے تو ہم لوگ ان کے پاس جمع ہوگئے۔ ہم نے عرض کی کہ آپ ؓ ہمیں رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی کوئی حدیث بیان کریں۔ آپ ؓ نے فرمایا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے: اے لوگو! میرے پاس سے جاؤ، یہاں تک کہ ہم آپ ﷺ کو انتہائی مجبور کردیتے پھر آپ ﷺ فرماتے: جو میں جانتا ہوں اگر وہ بات تم جان لیتے تو تم زیادہ روتے اور تھوڑا ہنستے۔ اے لوگو! میرے پاس سے چلے جاؤ تو ہم آپ ؓ کے پاس سے واپس لوٹ آئے۔

(۲۷۰٤٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو هِلاَلٍ قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ : حَدِّثُوا النَّاسَ مَا أَقْبَلُوا عَلَيْكُمْ بِوُجُوهِهِمْ ، فَإِذَا الْتَفَتُوا فَاعْلَمُوا أَنَّ لَهُمْ حَاجَاتٍ. (دارمی ۴۴۹)

(۲۷۰۴۵) حضرت ابو ہلال ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کو وہ بات بیان کرو جس سے وہ تمہاری طرف متوجہ ہو جائیں، جب وہ تمہاری طرف متوجہ ہوں تو جان لو کہ ان کی ضرورتیں بھی ہیں۔

(۲۷۰٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا. (مسلم ۲۱۷۲۔ احمد ۴۲۵)

(۲۷۰۴۶) حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے اکتا جانے کے اندیشے سے وعظ و نصیحت میں وقفہ فرمایا کرتے تھے۔

(۲۷۰٤۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَأَى مِنْ أَصْحَابِهِ هَشَاشًا يَعْنِي

انْبِسَاطًا ذَكَّرَهُمْ.

(۲۷۰۴۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ رحمہ اللہ جب اپنے شاگردوں کو ہشاش بشاش دیکھتے تو ان کو وعظ و نصیحت فرماتے۔

(٢٧٠٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ ، وَأَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لاَ تُبَغِّضُوا اللَّهَ إِلَى عِبَادِهِ ، يَكُونُ أَحَدُكُمْ إِمَامًا فَيُطَوِّلُ عَلَيْهِمْ مَا هُمْ فِيهِ ، وَيَكُونُ أَحَدُكُمْ قَاصًّا فَيُطَوِّلُ عَلَيْهِمْ مَا هُمْ فِيهِ.

(۲۷۰۴۸) حضرت عبید اللہ بن عدی بن خیار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اللہ عز وجل کو اس کے بندوں کے سامنے مبغوض مت بناؤ۔ تم میں کوئی امام ہوتا ہے تو وہ ان پر نماز اتنی لمبی کر دیتا ہے۔ اور کوئی خطیب ہوتا ہے تو وہ ان پر اپنی بات اتنی طویل کر دیتا ہے۔

(١٩٠) فِي قولِ الرّجلِ لأخِيهِ جزاك الله خيرًا

آدمی کا اپنے بھائی کو یوں کہنا: جزاک اللہ خیراً (اللہ تمہیں بہترین بدلہ عطا کرے)

(٢٧٠٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لأَخِيهِ : جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا ، فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ. (ترمذی ۲۰۳۵)

(۲۷۰۴۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی اپنے بھائی کو یوں کہے: اللہ تمہیں بہترین بدلہ عطا فرمائے تو اس نے تعریف میں مبالغہ کیا۔

(٢٧٠٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ كَرِيزٍ قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَا لَهُ فِي قَوْلِهِ لأَخِيهِ : جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا ، لأَكْثَرَ مِنْهَا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ.

(۲۷۰۵۰) حضرت طلحہ بن عبید اللہ بن کریز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر تم میں کوئی جان لیتا کہ اس کے اپنے بھائی کو یہ کلمات ...... اللہ تمہیں بہترین بدلہ عطا فرمائے ...... کہنے میں کیا ثواب ہے تو تم ایک دوسرے سے زیادہ اس کلمہ کو کہتے۔

(١٩١) ما يقول الرّجل إذا نام وإذا استيقظ

آدمی جب سوئے اور جب بیدار ہو تو یہ دعا پڑھے

(٢٧٠٥١) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ

مَضْجَعَهُ قَالَ : اللَّهُمَّ إِلَيْك أَسْلَمْت نَفْسِي ، وَإِلَيْك وَجَّهْت وَجْهِي ، وَإِلَيْك فَوَّضْت أَمْرِي ، وَإِلَيْك أَلْجَأْت ظَهْرِي ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْك ، لاَ مَلْجَأَ وَلاَ مَنْجَى مِنْك إِلاَّ إِلَيْك ، آمَنْت بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْت ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْت ، أَوْ بِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْت. (بخاری ۶۳۱۳۔ ترمذی ۳۳۹۴)

(۲۷۰۵۱) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے سونے کی جگہ پر لیٹتے تو یہ دعا پڑھتے: ترجمہ: اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے ہی سپرد کی، اور میں نے اپنا چہرہ تیری ہی طرف کر دیا اور میں نے اپنا معاملہ بھی تیرے ہی سپرد کر دیا اور تجھے ہی میں نے اپنا پشت پناہ بنالیا تیری رحمت کی رغبت کرتے ہوئے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے اور تیری رحمت کے سوا کوئی ٹھکانہ اور جائے پناہ نہیں اور جو کتاب تو نے اتاری ہے میں اس پر ایمان لایا اور جو نبی یا رسول تو نے بھیجا ہے اس پر بھی ایمان لایا۔

(۲۷۰۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَن رِبْعِيٍّ ، عَن حُذَيْفَةَ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَامَ قَالَ : اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَأَمُوتُ ، فَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ. (بخاری ۶۳۱۲۔ ترمذی ۳۴۱۷)

(۲۷۰۵۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ کرتے تو یہ دعا فرماتے اے اللہ! میں تیرا ہی نام لے کر مرتا ہوں اور جیتا ہوں۔ اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوتے تو یہ دعا فرماتے: اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں مارنے کے بعد جگا دیا اور اسی کی طرف مرنے کے بعد لوٹنا ہے۔

(۲۷۰۵۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ عَمَّارٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ : أَلاَ أُعَلِّمُك كَلِمَاتٍ ، قَالَ كَأَنَّهُ يَرْفَعُهُنَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا أَخَذْت مَضْجَعَك مِنَ اللَّيْلِ فَقُلْ : اللَّهُمَّ أَسْلَمْت نَفْسِي إِلَيْك ، وَوَجَّهْت وَجْهِي إِلَيْكَ ، وَفَوَّضْت أَمْرِي إِلَيْك ، وَأَلْجَأْت ظَهْرِي إِلَيْك ، آمَنْت بِكِتَابِكَ الْمُنْزَلِ ، وَنَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ ، نَفْسِي خَلَقْتهَا ، لَكَ مَحْيَاهَا وَمَمَاتُهَا ، فَإِنْ كَفَتَّها فَارْحَمْهَا ، وَإِنْ أَخَّرْتهَا فَاحْفَظْهَا بِحِفْظِ الإِيمَانِ.

(۲۷۰۵۳) حضرت سائب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی شخص آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تجھے چند کلمات نہ سکھا دوں؟ راوی کہتے ہیں گویا کہ آپ رضی اللہ عنہ یہ کلمات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان فرما رہے تھے کہ جب تو رات کو اپنے بستر پر لیٹے تو یوں کہہ: اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی، اور میں نے اپنا چہرہ تیری طرف کر دیا اور میں نے اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا اور میں نے تجھے اپنا پشت پناہ بنالیا۔ میں ایمان لایا تیری نازل کردہ کتاب پر، اور تیرے بھیجے ہوئے نبی پر، میری جان کو تو نے ہی پیدا کیا، تیرے لیے ہی اس کا جینا اور اس کا مرنا ہے۔ اگر تو اس کو موت دے تو اس پر رحم کرنا اور اگر تو اس کی موت کو مؤخر کرے تو اس کی حفاظت کرنا ایمان محفوظ رکھنے کے ساتھ۔

(۲۷۰۵٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَاصِمٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا

هُرَيْرَةَ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَقُولُهُ إِذَا أَمْسَيْتُ وَإِذَا أَصْبَحْتُ ، قَالَ : قُلِ اللَّهُمَّ ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ، فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنَ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ ، قُلْهُ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ ، وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ. (نسائی ۷۷۱۵۔ دارمی ۲۶۸۹)

(۲۷۰۵۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی ایسی دعا بتلا دیجئے جو میں صبح و شام پڑھا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دعا پڑھو: اے اللہ! پوشیدہ اور ظاہر باتوں کے جاننے والے، آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، ہر چیز کے پروردگار اور بادشاہ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں تیری پناہ لیتا ہوں اپنے نفس کے شر سے، اور شیطان سے اور اس کے شریکوں سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کلمات پڑھو جب تم صبح کرو اور جب شام کرو، اور جب اپنے بستر پر لیٹ جاؤ۔

(۲۷۰۵۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَن شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ أَبِي مُوسَى يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ، قَالَ شُعْبَةُ : هَذَا ، أَوْ نَحْوَ هَذَا وَإِذَا نَامَ قَالَ : اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَبِاسْمِكَ أَمُوتُ.

(مسلم ۲۰۸۳۔ احمد ۳۰۲)

(۲۷۰۵۵) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے مارنے کے بعد زندہ کیا۔ اور جب آپ سونے کا ارادہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے: اے اللہ! میں تیرا نام لے کر زندہ رہتا ہوں اور تیرا نام لے کر ہی مرتا ہوں۔

(۲۷۰۵٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ : حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَن سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَضْطَجِعَ عَلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْزِعْ دَاخِلَةَ إِزَارِهِ ، ثُمَّ لِيَنْفُضْ بِهَا فِرَاشَهُ فَإِنَّهُ لاَ يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ ، ثُمَّ لِيَضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الأَيْمَنِ ، ثُمَّ لِيَقُلْ ، بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ ، فَإِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا ، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ. (بخاری ۷۳۹۳۔ ترمذی ۳۴۰۱)

(۲۷۰۵٦) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر لیٹنے کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنے نیچے کے زائد کپڑے اتار دے، پھر وہ اپنے بستر کو جھاڑے۔ اس لیے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے پیچھے بستر پر کیا چیز تھی۔ پھر اسے چاہیے کہ وہ دائیں کروٹ پر لیٹ جائے، پھر یہ دعا پڑھے: میرے رب تیرا نام لے کر میں نے اپنا پہلو رکھا اور تیرا نام لے کر ہی میں اسے اٹھاؤں گا، پس اگر تو میرے نفس کو موت دے تو اس پر رحم فرمانا۔ اور اگر تو اس کو زندہ چھوڑ دے تو

اس کی حفاظت کرنا ایسی حفاظت جو تو اپنے نیک بندوں کی کرتا ہے۔

(٢٧٠٥٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَن شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَن سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ لِرَجُلٍ :إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَقُلْ :اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ ، لاَ مَنْجَى ، وَلاَ مَلْجَأَ مِنْكَ إِلاَّ إِلَيْكَ ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ ، وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ ، فَإِنْ مُتَّ ، مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ.

(بخاری ۷۴۷ـ مسلم ۲۰۸۱)

(۲۷۰۵۷) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے بستر پر لیٹنے لگو تو یہ دعا پڑھو۔ اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کر دی اور میں نے اپنا چہرہ تیری طرف کر دیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا اور میں نے تجھے اپنا پشت پناہ بنا لیا تیری رحمت کی رغبت کرتے ہوئے اور تیرے عذاب کے خوف کی وجہ سے اور تیری پکڑ سے بچنے کا تیری رحمت کے سوا کوئی ٹھکانہ اور کوئی جائے پناہ نہیں اور جو کتاب تو نے اتاری ہے اس پر میں ایمان لایا اور جو نبی تو نے بھیجا ہے اس پر بھی ایمان لایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تیری موت واقع ہوگئی تو تو فطرت اسلام پر مرا۔

(٢٧٠٥٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَن حَبِيبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَابَاهُ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :مَنْ قَالَ حِينَ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ، لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ الحَمدُ لله ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، غُفِرَتْ ذُنُوبُهُ ، وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ .

(ابن حبان ۵۵۲۸)

(۲۷۰۵۸) حضرت عبد اللہ بن باباہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بستر پر لیٹتے ہوئے یہ دعا پڑھے: اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف وشکر ہے اور اس کی ذات ہر چیز پر قادر ہے، اللہ پاک ہے تمام عیوب سے اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے، سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے۔ تو اس شخص کے گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

(٢٧٠٥٩) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَن فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ :مَجِيءٌ مَا جَاءَ بِكَ ؟ قَالَ :جِئْتُ يَا رَسُولَ اللهِ تُعَلِّمُنِي شَيْئًا عِنْدَ مَنَامِي، قَالَ:إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَاقْرَأْ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ ثُمَّ نَمْ عَلَى خَاتِمَتِهَا فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ.

(ابو داؤد ۵۰۱۶ـ دارمی ۳۴۲۷)

(۲۷۰۵۹) حضرت نوفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: آئے ہوئے تمہیں کیا چیز لائی؟ میں نے عرض کیا:

یارسول اللہ ﷺ! میں آیا ہوں کہ آپ ﷺ مجھے سوتے وقت پڑھنے کے لیے کوئی دعا سکھا دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم اپنے بستر پر لیٹ جاؤ تو تم سورۃ الکافرون پڑھو، پھر اس کے ختم کرنے پر سو جاؤ۔ اس لیے کہ یہ سورت شرک سے بری ہونے کا پروانہ ہے۔

(۲۷۰۶۰) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ ؟ قَالَ : اقْرَأْ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ ثُمَّ نَمْ عَلَى خَاتِمَتِهَا فَإِنَّهَا بَرَائَةٌ مِنَ الشِّرْكِ.

(۲۷۰۶۰) حضرت نوفل اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی ایسی دعا بتلا دیجئے جو میں صبح وشام پڑھا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم سورۃ الکافرون پڑھا کرو، پھر اس کے ختم ہونے پر سو جایا کرو۔ اس لیے کہ یہ شرک سے بری ہونے کا پروانہ ہے۔

(۲۷۰۶۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ : حدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَقُلْ : بِسْمِ اللهِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحِينَ تُدْخِلُ الْمَيِّتَ قَبْرَهُ.

(۲۷۰۶۱) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تو اپنے بستر پر لیٹ جائے تو یہ دعا پڑھ: اللہ کے نام کے ساتھ، اور اللہ کے راستہ میں اور رسول اللہ ﷺ کی ملت پر۔ اور جب تو میت کو اس کی قبر میں داخل کرے اس وقت بھی یہ دعا پڑھ لے۔

(۲۷۰۶۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ : أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ سَوَاءٍ ، عَنْ حَفْصَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ : رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ.

(ابو داؤد ۵۰۰۶۔ احمد ۲۸۸)

(۲۷۰۶۲) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب اپنے بستر پر لیٹ جاتے تو یہ دعا پڑھتے: میرے پروردگار! مجھے اپنے عذاب سے بچا جس روز تو اپنے بندوں کو دوبارہ اٹھائے گا۔

(۲۷۰۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ : يَا فُلاَنُ ، إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلْ : اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَوَلَّيْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ ، لاَ مَلْجَأَ وَلاَ مَنْجَى مِنْكَ إِلاَّ إِلَيْكَ ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ ، وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنَّكَ مِتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ ، فَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ خَيْرًا. (بخاری ۷۴۸۸۔ احمد ۲۹۹)

(۲۷۰۶۳) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی صحابی سے فرمایا: اے فلاں! جب تو اپنے بستر پر

لیٹ جائے تو یہ دعا پڑھ: اے اللہ! میں نے اپنی جان کو تیرے سپرد کر دیا اور میں نے اپنا چہرہ بھی تیری طرف کر دیا اور میں نے تجھے ہی اپنا پشت پناہ بنالیا۔ تیرے عذاب سے بچنے کے لیے تیری رحمت کے سوا کوئی ٹھکانہ اور کوئی جائے پناہ نہیں جو کتاب تو نے نازل کی ہے میں اس پر ایمان لایا اور جو نبی تو نے بھیجا ہے میں اس پر ایمان لایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اس رات کو تیری موت واقع ہوگئی تو تو فطرت اسلام پر مرا، اور اگر تو نے صبح کی تو تو نے خیر کو پالیا۔

(٢٧٠٦٤) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنِ الأَفْرِيقِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ : كَيْفَ تَقُولُ حِينَ تُرِيدُ أَنْ تَنَامَ ؟ قَالَ : أَقُولُ بِاسْمِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي فَاغْفِرْ لِي قَالَ : قَدْ غُفِرَ لَكَ. (نسائی ۱۰۶۰۶۔ احمد ۳/۱۷۳)

(۲۷۰۶۴) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک انصاری صحابی سے پوچھا: جب تم سونے کا ارادہ کرتے ہو تو کیا دعا پڑھتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: میں یوں پڑھتا ہوں: تیرا نام لے کر میں نے اپنے پہلو کو رکھا پس تو میری مغفرت فرمادے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تحقیق تیری مغفرت کردی گئی۔

(٢٧٠٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : كَانَ أَصْحَابُنَا يَأْمُرُونَنَا وَنَحْنُ غِلْمَانٌ إِذَا أَوَيْنَا إِلَى فِرَاشِنَا أَنْ نُسَبِّحَ ثَلاَثًا وثَلاَثِينَ ، وَنَحْمَدَ ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ ، وَنُكَبِّرَ أَرْبَعًا وَثَلاَثِينَ.

(۲۷۰۶۵) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ ہمارے اصحاب رضی اللہ عنہم ہمیں حکم دیتے اس حال میں کہ ہم بچے تھے کہ ہم جب اپنے بستروں پر لیٹ جائیں تو ہم تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہیں۔

(۱۹۲) مَنْ كَانَ يقول إذا أخذت مضجعك فضع يدك اليمنى تحت خدِّك الأيمنِ

جو شخص یوں کہتا ہو: جب تم اپنے بستر پر لیٹنے لگو تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے داہنے رخسار کے نیچے رکھو

(٢٧٠٦٦) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ الأَيْمَنِ.

(۲۷۰۶۶) ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر لیٹتے تو اپنا داہنا ہاتھ اپنے داہنے رخسار کے نیچے رکھ لیتے۔

(٢٧٠٦٧) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُؤَمِّلِ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ الأَيْمَنِ.

(بخاری ۶۲۶۔ مسلم ۱۲۱)

(۲۷۰۶۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ جب فجر کی دو رکعات پڑھ لیتے تو لیٹ جاتے اور اپنا داہنا ہاتھ اپنے داہنے رخسار کے نیچے رکھ لیتے۔

(۲۷۰۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَامَ تَوَسَّدَ يَمِينَهُ تَحْتَ خَدِّهِ وَيَقُولُ : قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ. (احمد ۲۹۰)

(۲۷۰۶۸) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب سونے لگتے تو اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے رخسار کے نیچے رکھ لیتے اور یہ دعا پڑھتے تھے: اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو دوبارہ اٹھائے گا۔

(۲۷۰۶۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا نَامَ قَالَ : اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَكَ ، وَكَانَ يَضَعُ يَمِينَهُ تَحْتَ خَدِّهِ. (ترمذی ۲۵۵۔ احمد ۳۹۴)

(۲۷۰۶۹) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب سونے کا ارادہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے: اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو جمع کرے گا۔ اور آپ ﷺ اپنا دایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھ لیتے تھے۔

(۲۷۰۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَضْطَجِعَ عَلَى فِرَاشِهِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الأَيْمَنِ.

(۲۷۰۷۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر لیٹنے کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ داہنے پہلو پر لیٹے۔

(۱۹۳) فِي الرَّجلِ ما يقول إذا أصبح

آدمی جب صبح کرے تو وہ کون سی دعا پڑھے

(۲۷۰۷۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ : أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الإِسْلاَمِ ، وَكَلِمَةِ الإِخْلاَصِ ، وَدِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِلَّةِ أَبِينَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ. (احمد ۴۰۷۔ دارمی ۲۶۸۸)

(۲۷۰۷۱) حضرت عبدالرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب صبح کرتے تو یہ دعا پڑھتے: ترجمہ: ہم نے صبح کی فطرت اسلام پر اور کلمہ اخلاص پر، اور ہمارے نبی محمد ﷺ کے دین پر اور ہمارے والد حضرت ابراہیم کی ملت پر جو پکے مسلمان تھے اور مشرکین میں سے نہیں تھے۔

(۲۷.۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ ، عَنْ سَابِقٍ ، عَنْ أَبِي سَلَّامٍ خَادِمِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَا مِنْ مُسْلِمٍ ، أَوْ إِنْسَانٍ ، أَوْ عَبْدٍ يَقُولُ حِينَ يُمْسِي وَيُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ : رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالإِسْلاَمِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا إِلاَّ كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يُرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(ابن ماجه ۳۸۷۰)

(۲۷۰۷۲) حضرت ابوسلام رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی مسلمان یا کوئی انسان یا کوئی بندہ صبح وشام تین مرتبہ یہ کلمات نہیں پڑھتا: ترجمہ! میں اللہ کو رب مان کر، اسلام کو دین مان کر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی مان کر راضی ہوں۔ مگر یہ کہ اللہ پر اس کا حق ہے کہ قیامت کے دن اللہ اس کو راضی کر دیں گے۔

(۲۷.۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ النَّخَعِ ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ : مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ : اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لاَ شَرِيكَ لَكَ ، أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَإِذَا أَمْسَى مِثْلُ ذَلِكَ ، كَانَ كَفَّارَةً لِمَا أَحْدَثَ بَيْنَهُمَا.

(۲۷۰۷۳) حضرت ربعی بن حراش رحمہ اللہ قبیلہ نخع کے کسی آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے: ترجمہ: اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ ہم نے صبح کی اور تمام ملک نے اللہ کے لیے صبح کی اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور جو شخص شام کے وقت بھی ایسے ہی پڑھے تو یہ دعا کفارہ بن جائے گی ان گناہوں کے لیے جو ان دونوں کے مابین سرزد ہوئے۔

(۲۷.۷۴) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ وَأَمْسَى : اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنْ أَفْضَلِ عِبَادِكَ الْغَدَاةَ ، أَوِ الْعَشِيَّةَ نَصِيبًا مِنْ خَيْرٍ تَقْسِمُهُ ، أو نُورًا تَهْدِي بِهِ، أو رَحْمَةً تَنْشُرُهَا، أو رِزْقًا تَبْسُطُهُ، أو ضر تَكْشِفُهُ، أو بَلاَءً تَدْفَعُهُ، أو فِتْنَةً تَصْرِفُهَا، أو شَرًّا تَدْفَعُهُ.

(۲۷۰۷۴) حضرت عبداللہ بن سبرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ صبح وشام یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ ترجمہ: اے اللہ! تو مجھے بنادے اپنے افضل ترین بندوں میں سے صبح یا شام کے وقت حصہ دیتے ہوئے اس بھلائی میں سے جس کو تو تقسیم کرے گا یا اس نور میں سے جس کے ذریعہ تو ہدایت دے گا یا اس رحمت میں سے جس کو تو بانٹے گا یا اس رزق میں سے جس کو تو عطا کرے گا یا اس تکلیف سے جس کو تو ہٹا دے گا یا اس مصیبت سے جس کو تو دفع کرے گا یا اس فتنہ سے جس کو تو پھیر دے گا یا اس شر سے جس کو تو دفع کر دے گا۔

(۲۷.۷۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ : قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : مَا تَقُولُونَ إِذَا أَصْبَحْتُمْ وَأَمْسَيْتُمْ مِمَّا تَدْعُونَ بِهِ ؟ قَالَ : تَقُولُ : أَعُوذُ بوجه اللهِ الْكَرِيمِ ، وَبِسْمِ اللهِ الْعَظِيمِ ، وَكَلِمَةِ اللهِ التَّامَّةِ ، مِنْ شَرِّ السَّامَّةِ وَالْعَامَّةِ ، وَمِنْ شَرِّ مَا خَلَقْتَ أَيْ رَبِّي ، وَشَرِّ مَا أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ ، وَمِنْ شَرِّ هَذَا

الْيَوْمِ ، وَمِنْ شَرِّ مَا بَعْدَهُ ، وَشَرِّ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ.

(۲۷۰۷۵) حضرت عمرو بن مرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے پوچھا: جب آپ لوگ صبح و شام کرتے تھے۔تو آپ لوگ کون سی دعا پڑھتے تھے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم لوگ یہ دعا پڑھتے تھے: ہم اللہ کے معزز چہرے کی اور اللہ کے عظیم نام کی اور اللہ کے مکمل کلمہ کی پناہ لیتے ہیں، موت اور عام چیزوں کے شر سے، اور اے پروردگار جو مخلوق تو نے پیدا کی اس کے شر سے اور جس کی پیشانی تیرے قبضہ میں ہے اس کے شر سے، اور اس دن کے شر سے جو اس کے بعد ہے اس کے شر سے، اور دنیا اور آخرت کے شر سے۔

(۲۷۰۷٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّهُ قَالَ : مَنْ قَالَ (فَسُبْحَانَ اللهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ) حَتَّى يَفْرُغَ مِنَ الآيَةِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، أَدْرَكَ مَا فَاتَهُ مِنْ يَوْمِهِ ، وَمَنْ قَالَهَا لَيلاً أَدْرَكَ مَا فَاتَهُ مِنْ يَوْمِهِ. (ابوداؤد ۵۰۳۷)

(۲۷۰۷٦) حضرت موسیٰ جہنی رحمہ اللہ کسی شخص سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ آیت پڑھے: ترجمہ: اللہ کی پاکی بیان کرو جب تم شام کرو اور جب تم صبح کرو۔ یہاں تک کہ تین مرتبہ آیت پڑھ کر فارغ ہو جائے تو وہ پالے گا اس عمل کا ثواب جو اس کا رات کو فوت ہو گیا تھا اور اگر رات میں یہ آیت پڑھے تو وہ پالے گا اس عمل کا ثواب جو اس کا دن میں فوت ہو گیا تھا۔

(۲۷۰۷۷) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ سُهَيْل بن ابی صالح ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ أبی عياش قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَانَ لَهُ كَعَدْلِ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ ، وَكُتِبَ لَهُ بها عَشْرُ حَسَنَاتٍ ، وَحُطَّ عَنهُ بِهَا عَشْرُ سَيِّئَاتٍ ، وَرُفِعَتْ لَهُ بِهَا عَشْرُ دَرَجَاتٍ ، وَكَانَ فِي حِرْزٍ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُمْسِيَ ، وَإِذَا أَمْسَى مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى يُصْبِحَ. (ابن ماجه ۳۸٦۷۔ احمد ٦٠)

(۲۷۰۷۷) حضرت ابو عیاش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے: ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ تو اس شخص کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا اور اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جائیں گی، اور اس کے دس گناہوں کو مٹا دیا جائے گا اور دس درجات بلند کیے جائیں گے اور وہ شیطان سے حفاظت میں رہے گا یہاں تک کہ وہ شام کر لے۔ اور جب وہ شام کو یہ کلمات پڑھے گا تو اسی جیسا ثواب ملے گا یہاں تک کہ وہ صبح کر لے۔

(۱۹۴) فِي التّخلّلِ بِالقصبِ والسِّواكِ بعودِ الرّيحانِ

گنے سے سرکہ بنانے اور ناز بو کی لکڑی سے مسواک کرنے کا بیان

(۲۷۰۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ ، أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ : لاَ تُخَلِّلُوا بِالْقَصَبِ.

(۲۷۰۷۸) حضرت سعید بن صالح ؒ کسی آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط لکھا کہ تم لوگ گنے کا سرکہ مت بناؤ۔

(۲۷۰۷۹) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الغَسَّانِيِّ ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السِّوَاكِ بِعُودِ الرَّيْحَانِ وَالرُّمَّانِ ، وَقَالَ يُحَرِّكُ عِرْقَ الْجُذَامِ.

(۲۷۰۷۹) حضرت ضمرہ بن حبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ناز بو اور انار کی لکڑی کو مسواک بنانے سے منع کیا اور فرمایا: یہ کوڑھ کی رگ کو تحریک دیتی ہے۔

(۱۹۵) الجُلُوس فِي المجالِسِ

مجلسوں میں بیٹھنے کا بیان

(۲۷۰۸۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ : حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ : مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَجْلِسٍ لِلأَنْصَارِ فَقَالَ : إِنْ أَبَيْتُمْ أَنْ لاَ تَجْلِسُوا فَاهْدُوا السَّبِيلَ ، وَردوا السَّلام ، وَأَعِينُوا الْمَظْلُومَ. (ترمذی ۲۷۲۶۔ احمد ۲۸۲)

(۲۷۰۸۰) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ انصار کی ایک مجلس پر سے گزرے تو فرمایا: اگر تم بیٹھنے پر اصرار کرتے ہو تو سیدھا راستہ دکھاؤ (مسافر کو) اور سلام کا جواب دو، اور مظلوم کی مدد کرو۔

(۲۷۰۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ : حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ التَّيِّهَانِ قَالَ : اجْتَمَعَتْ جَمَاعَةٌ مِنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّا أَهْلُ سَافِلَةٍ وَأَهْلُ عَالِيَةٍ ، نَجْلِسُ هَذِهِ الْمَجَالِسَ فَمَا تَأْمُرُنَا ؟ قَالَ : أَعْطُوا الْمَجَالِسَ حَقَّهَا ، قُلْنَا وَمَا حقها : قَالَ : غُضُّوا أَبْصَارَكُمْ ، وَرُدُّوا السَّلاَمَ ، وَأَرْشِدُوا الأَعْمَى ، وَأْمُرُوا بِالْمَعْرُوفِ ، وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ. (مسند ۶۸۵)

(۲۷۰۸۱) حضرت مالک بن تیہان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے ایک جماعت رسول اللہ ﷺ کے پاس جمع ہوئی اور ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم لوگ شہر کے زیریں اور بالائی حصہ کے لوگ ہیں۔ ہم ان مجلسوں میں بیٹھتے ہیں پس آپ رضی اللہ عنہ اس بارے میں ہمیں کس چیز کا حکم دیتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ مجلسوں کو ان کا حق ادا کرو۔ ہم نے پوچھا: ان کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی نظروں کو جھکاؤ، سلام کا جواب دو، اور اندھے کو راستہ دکھلاؤ، نیکی کا حکم کرو اور برائی سے منع کرو۔

(۲۷۰۸۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ :حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ قَالَ :حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ :حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ :قَالَ أَبُو طَلْحَةَ :كُنَّا جُلُوسًا بِالْأَفْنِيَةِ ، فَمَرَّ بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :مَا لَكُمْ وَلِمَجَالِسِ الصُّعُدَاتِ اجتنبوا مجالس الصُّعُدَاتِ ؟ قَالَ :قُلْنَا :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّا جَلَسْنَا بِغَيْرِ مَا بَأْسٍ نَتَذَاكَرُ وَنَتَحَدَّثُ ، قَالَ :فَأَعْطُوا الْمَجَالِسَ حَقَّهَا ، قَالَ :قُلْنَا :وَمَا حَقُّهَا يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ :غَضُّ الْبَصَرِ ، وَرَدُّ السَّلَامِ ، وَحُسْنُ الْكَلَامِ. (احمد ۳۰۔ ابویعلی ۱۴۱۷)

(۲۷۰۸۲) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ کشادہ صحن میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمارے پاس سے گزر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کیوں راستوں میں مجلس لگاتے ہو؟ تم راستوں کی مجلسوں سے بچو، ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم بغیر گناہ کے بیٹھتے ہیں۔ صرف آپس میں گفتگو اور بات چیت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر مجلسوں کو ان کا حق دو، ہم نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجلسوں کا حق کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نظر کا جھکانا، سلام کا جواب دینا، اور بہترین کلام کرنا۔

(۲۷۰۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَن مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :مَا جَلَسَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ مَجْلِسًا مُنْذُ تَأَزَّرَ بِإِزَارٍ ، قَالَ :أَخَافُ أَنْ يُظْلَمَ رَجُلٌ فَلَا انصره ، أَوْ يَفْتَرِي رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ فَأُكَلَّفُ الشَّهَادَةَ عَلَيْهِ ، وَلَا أَغُضُّ الْبَصَرَ ، وَلَا أَهْدِي السَّبِيلَ ، أَوْ تَقَعُ الْحَامِلَةُ فَلَا أَحْمِلُ عَلَيْهَا.

(۲۷۰۸۳) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ربیع بن خثیم رحمہ اللہ نے جب سے لنگی باندھی ہے، کبھی کسی مجلس میں نہیں بیٹھے اور فرمایا: کہ مجھے خوف ہے کہ کسی شخص پر ظلم کیا جائے اور میں اس کی مدد نہ کرسکوں یا کوئی شخص کسی شخص پر جھوٹ باندھے اور مجھے اس پر گواہی کا مکلّف بنا دیا جائے اور میں نظر کو نہ جھکا سکوں اور مسافر کو راستہ نہ بتا سکوں یا کوئی سوار گر جائے تو میں اس کو سوار نہ کرسکوں۔

(۲۷۰۸۴) حَدَّثَنَا هُشَيْم ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ قَالَ :كَانُوا يَكْرَهُونَ إِذَا اتَّخَذُوا الْمَجَالِسَ أَنْ يعروها لِلسُّفَهَاءِ.

(۲۷۰۸۴) حضرت عوام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالھذیل رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: صحابہ رضی اللہ عنہم جب مجالس قائم کرتے ہیں تو وہ بے وقوفوں کو نظر انداز کیے جانے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۱۹۶) فِي الرّجلِ يقول لابنِ غيرِهِ يا بنيّ

اس آدمی کا بیان جو غیر کے بیٹے کو کہے: اے میرے بیٹے

(۲۷۰۸۵) حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ الْقَوَارِيرِيُّ ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ :أَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَجَعَلَ يَقُولُ :يَا ابْنَ أَخِي ، ثُمَّ سَأَلَنِي فَانْتَسَبْتُ لَهُ ، فَعَرَفَ ، أَنَّ أَبِي لَمْ يُدْرِكِ الإِسْلَامَ ، فَجَعَلَ يَقُولُ :يَا

بُنَيَّ يَا بُنَيَّ.

(۲۷۰۸۵) حضرت شریک بن غمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا تو آپ رضی اللہ عنہ مجھے کہتے تھے: اے میرے بھتیجے! پھر انہوں نے مجھ سے پوچھا: تو میں نے ان کو اپنا نسب بیان کیا۔ انہوں نے جان لیا کہ میرے والد نے اسلام قبول نہیں کیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یوں کہنا شروع کر دیا: اے میرے بیٹے اے میرے بیٹے۔

(۲۷۰۸۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَن قَيْسٍ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ : مَا سَأَلَ أَحَدٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ ، أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ ، فَقَالَ : أَيْ بُنَيَّ ، وَمَا يُصِيبُكَ مِنْهُ.

(مسلم ۲۱۹۳۔ ابن ماجه ۴۰۷۳)

(۲۷۰۸۶) حضرت قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کسی نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کے بارے میں اتنا نہیں پوچھا جتنا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے میرے بیٹے! تجھے اس سے کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی۔

(۲۷۰۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِي وَجْزَةَ السَّعْدِيِّ ، عَن رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ ، عَن عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِطَعَامٍ فَقَالَ : يَا عُمَرُ يَا بُنَيَّ ، سَمِّ اللَّهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيك.

(ابو داؤد ۳۷۷۱۔ احمد ۲۶)

(۲۷۰۸۷) حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھانا لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر، اے میرے بیٹے! اللہ کا نام لو اور دائیں ہاتھ سے کھانا کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

(۲۷۰۸۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ : يَا بُنَيَّ. (مسلم ۱۶۹۳۔ ابو داؤد ۴۹۲۵)

(۲۷۰۸۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹے۔

(۲۷۰۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ زَاذَانَ ، عَنْ مَكْحُولٍ الأَزْدِيِّ قَالَ : سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الرَّجُلِ يُحْرِمُ مِنْ سَمَرْقَنْدَ ، أَوْ مِنْ خُرَاسَانَ ، أَوْ مِنَ الْكُوفَةِ فَقَالَ : يَا لَيْتَنَا نَنْفَلِتُ مِنْ وَقْتِنَا يَا بُنَيَّ.

(۲۷۰۸۹) حضرت مکحول ازدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جس کو سمرقند یا خراسان یا کوفہ سے روک دیا گیا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! کاش ہم نے بھی وقت سے چھٹکارا پا لیا ہوتا۔

(۲۷۰۹۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ : حدَّثَنَا إِيَاسٌ عن قَتَادَةَ ، عَن قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ ، أَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ قَالَ لَهُ : يَا بُنَيَّ ، لاَ يَسُوئُكَ اللَّهُ.

(۲۷۰۹۰) حضرت قیس بن عُباد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ان سے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹے! اللہ تمہارا

برا نہ کرے۔

(٢٧٠٩١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ قَالَ : يَا بُنَيَّ .

(۲۷۰۹۱) حضرت قابوس رحمہ اللہ کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اے میرے بیٹے۔

(٢٧٠٩٢) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيّ ، عَنْ نُعَيْمٍ قَالَ : سَأَلْتُ عَاصِمًا ، عَنْ قَوْلِ اللهِ : ﴿فَنَادَاهَا مِنْ تَحْتِهَا﴾ قَالَ : ﴿مِنْ تَحْتَهَا﴾ مَفْتُوحَةً ، قُلْتُ : عَمَّنْ تَرْوِى ؟ قَالَ : عَنْ زِرٍّ يَا بُنَيَّ .

(۲۷۰۹۲) حضرت نعیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عاصم رحمہ اللہ سے اللہ رب العزت کے قول ﴿فَنَادَاهَا مِنْ تَحْتِهَا﴾ کے متعلق پوچھا: تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ﴿مِنْ تَحْتَهَا﴾ ہے فتح کے ساتھ۔ میں نے پوچھا: آپ رحمہ اللہ نے کس سے روایت کی؟ انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! حضرت زر رحمہ اللہ سے!

(٢٧٠٩٣) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ ، قَالَ : قَالَ لِي أَبُو وَائِلٍ يَا بُنَيَّ .

(۲۷۰۹۳) حضرت زبرقان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو وائل رحمہ اللہ نے مجھ سے فرمایا: اے میرے لاڈلے بیٹے!

(١٩٧) من كره أن يقول لابنِ غيرِهِ يا بنيّ

جو شخص کسی دوسرے کے بیٹے کو یوں کہنا مکروہ سمجھے: اے میرے بیٹے!

(٢٧٠٩٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ : قُلْتُ لابْنِ صَاحِبٍ لِي : يَا بُنَيَّ ، فَكَرِهَ ذَلِكَ إِبْرَاهِيمُ .

(۲۷۰۹۴) حضرت حسن بن عبید اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے کسی ساتھی کے بیٹے کو کہا: اے میرے بیٹے! تو حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے اس کو مکروہ سمجھا۔

(٢٧٠٩٥) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَارِبٍ ، عَنِ شُتَيْر بن شَكَل أَنَ امْرَأَةً قَالَتْ لَهُ : يَا بُنَيَّ ، فَقَالَ : وَلَدْتِنِي ، قَالَتْ : لاَ ، قَالَ : فَأَرْضَعْتِنِي ؟ قَالَتْ : لاَ ، قَالَ : فَلِمَ تَكْذِبِينَ ؟ .

(۲۷۰۹۵) حضرت محارب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شُتیر بن شکل رحمہ اللہ کو کسی عورت نے کہا: اے میرے بیٹے! تو آپ رحمہ اللہ نے کہا: کیا تم نے مجھے جنا ہے؟ اس عورت نے کہا: نہیں! آپ رحمہ اللہ نے پوچھا: کیا تم نے مجھے دودھ پلایا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: پھر تم جھوٹ کیوں بولتی ہو۔

(١٩٨) ما رُخِّصَ فِيهِ مِنَ الكذِبِ

جس جھوٹ کی رخصت دی گئی ہے

(٢٧٠٩٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ

أُمِّهِ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ يَكْذِبْ مَنْ قَالَ خَيْرًا، أَوْ نَمَى خَيْرًا، أَوْ أَصْلَحَ بَيْنَ اثْنَيْنِ.

(بخاری ۲۶۹۲۔ مسلم ۲۰۱۱)

(۲۷۰۹۶) حضرت ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جھوٹ نہیں بولا جس نے خیر کی بات کہی یا خیر کو پھیلایا یا دو آدمیوں کے درمیان صلح کروائی۔

(۲۷۰۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَن سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَن شَهْرٍ ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَصْلُحُ الْكَذِبُ إِلاَّ فِي ثَلاَثٍ : كذب الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ لِيُرْضِيَهَا ، أَوْ إِصْلاَحٌ بَيْنَ النَّاسِ ، أَوْ كَذِبٌ فِي الْحَرْبِ. (ترمذی ۱۹۳۹۔ احمد ۴۶۱)

(۲۷۰۹۷) حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جھوٹ بولنا درست نہیں ہے مگر تین جگہوں پر! آدمی کا اپنی بیوی سے جھوٹ بولنا تا کہ وہ اسے خوش کرے یا لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لیے یا جنگ میں جھوٹ بولنا۔

(۱۹۹) فِي السّترِ على الرّجلِ وعونِ الرّجلِ لأخِيهِ

آدمی کی پردہ پوشی کرنا اور آدمی کا اپنے بھائی کی مدد کرنے کا بیان

(۲۷۰۹۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ، عَن مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ سَتَرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فِي الدُّنْيَا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ ، وَمَنْ نَفَّسَ عَنْ أَخِيهِ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللَّهُ عَنهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ. (عبدالرزاق ۱۸۹۳۳۔ احمد ۵۱۴)

(۲۷۰۹۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دنیا میں اپنے مسلمان بھائی کی ستر پوشی کرے گا اللہ رب العزت آخرت میں اس کی ستر پوشی فرمائیں گے اور جو شخص اپنے بھائی سے دنیا کی مصیبتوں میں سے کوئی مصیبت دور کرے گا تو اللہ رب العزت اس سے قیامت کے دن کی تکلیفوں کو دور فرمائیں گے اور اللہ رب العزت اس بندے کی مدد میں ہوتے ہیں جو شخص اپنے کسی بھائی کی مدد کرنے میں لگا ہوا ہو۔

(۲۷۰۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ نَفَّسَ عَن مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللَّهُ عَنهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الآخِرَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ ، وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ. (ابوداؤد ۴۸۵۴۔ حاکم ۳۷۷)

(۲۷۰۹۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مسلمان سے دنیا کی مصیبتوں میں سے کوئی مصیبت دور کرے گا، تو اللہ رب العزت قیامت کے دن اس سے آخرت کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور فرما دیں گے، اور جو شخص کسی مسلمان کی ستر پوشی کرے گا تو اللہ رب العزت دنیا اور آخرت میں اس کی ستر پوشی فرمائیں گے، اور جو شخص کسی تنگ دست پر آسانی کرے گا تو اللہ رب العزت دنیا اور آخرت میں اس پر آسانیاں فرمائیں گے اور اللہ اس بندے کی مدد میں ہوتے ہیں جو اپنے کسی بھائی کی مدد میں لگا ہوا ہوتا ہے۔

(۲۷۱۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ أُتِيَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقِيلَ لَهُ :هَذَا فُلاَنٌ تَقْطُرُ لِحْيَتُهُ خَمْرًا ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :إنَّا قَدْ نُهِينَا عَنِ التَّجَسُّسِ ، وَلَكِنْ إنْ يَظْهَرَ لَنَا مِنْهُ شَيْءٌ نَأْخُذْهُ بِهِ.

(۲۷۱۰۰) حضرت زید بن وهب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس کسی کو پکڑ کر لایا گیا اور آپ رضی اللہ عنہ کو بتلایا گیا کہ اس فلاں کی داڑھی سے شراب کے قطرے ٹپک رہے ہیں! اس پر حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً ہمیں تو ہ لگانے سے منع کیا گیا ہے۔ لیکن اگر کوئی معاملہ ہمارے سامنے ظاہر ہو جائے تو پھر ہم اس کا مؤاخذہ کریں گے۔

(۲۷۱۰۱) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي إدْرِيسَ قَالَ :لاَ يَهْتِكُ اللَّهُ سِتْرَ عَبْدٍ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ.

(۲۷۱۰۱) حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ادریس رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے کی پردہ پوشی نہیں کرتے جس کے دل میں ذرہ برابر بھی بھلائی ہو۔

(۲۷۱۰۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ :حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ :سَمِعْتُ إِسْحَاقَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ :حدَّثَنِي شَيْبَةُ الْخُضْرِي ، أَنَّهُ شَهِدَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :لاَ يَسْتُرُ اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا إلاَّ سَتَرَ الله عَلَيْهِ فِي الآخِرَةِ. (مسلم ۲۰۰۲۔ احمد ۱۴۵)

(۲۷۱۰۲) ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ رب العزت دنیا میں کسی بندے کی ستر پوشی نہیں کرتے مگر آخرت میں اس کی پردہ پوشی کریں گے۔

(۲۷۱۰۳) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :مَنْ أَطْفَأَ عَنْ مُؤْمِنٍ سيئة فَكَأَنَّمَا أَحْيَا مَوْؤُودَةً .

(۲۷۱۰۳) حضرت عبد الواحد بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مؤمن کی برائی کو دبائے گا تو گویا اس نے زندہ درگور کی ہوئی بچی کو زندہ کیا۔

(۲۰۰) ما یقع حدِیث الرّجلِ موقِعه مِن قلبهِ

آدمی کی بات کا دل میں اتر جانے کا بیان

(۲۷۱۰۴) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَن سَعِيدِ الْجَرِيرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَن أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ ، أَنَّ أُوَيْسًا الْقَرَنِيَّ كَانَ إِذَا حَدَّثَ وَقَعَ حَدِيثُهُ مِنْ قُلُوبِنَا مَوْقِعًا لَا يَقَعُهُ حَدِيثُ غَيْرِهِ.

(۲۷۱۰۴) حضرت اسیر بن جابر ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت اویس قرنی جناتنو جب بیان فرماتے تو جتنی ان کی بات ہمارے دل میں اثر انداز ہوتی تھی کسی اور کی اتنی اثر انداز نہیں ہوتی۔

(۲۷۱۰۵) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَن يسار بْنِ سَلَامَةَ ، عَن شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ قَالَ :إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فإن حديثه يَقَعُ مِنْ قُلُوبِهِمْ مَوْقِعَهُ مِنْ قَلْبِهِ.

(۲۷۱۰۵) حضرت شہر بن حوشب ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس جناتنو نے ارشاد فرمایا: جب کوئی آدمی لوگوں میں بیان کرتا ہے تو اس کی بات ان لوگوں کے دلوں میں اس کی دلی کیفیت کے مطابق ہی اثر انداز ہوتی ہے۔

(۲۰۱) مَنْ قَالَ لاَ تسبّ أحدًا ولا تلعنه

جو یوں کہے: تم کسی کو گالی مت دو اور نہ کسی کو لعنت کرو

(۲۷۱۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَبِي غَفَّارٍ ، عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي جُرَيٍّ الْهُجَيْمِيِّ قَالَ : أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :قُلْتُ :أَنْتَ رَسُولُ اللهِ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، اعْهَدْ إِلَيَّ ، قَالَ :لاَ تَسُبَّ أَحَدًا ، قَالَ :فَمَا سَبَبْت أَحَدًا عَبْدًا ، وَلاَ حُرًّا ، وَلاَ شَاةً ، وَلاَ بَعِيرًا.

(۲۷۱۰۶) حضرت ابوجُری ہجیمی جناتنو فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صَلَّالِفَيْحَةِ کی خدمت میں آیا اور میں نے پوچھا: کیا آپ اللہ کے رسول صَلَّالِفَيْحَةِ ہیں؟ آپ صَلَّالِفَيْحَةِ نے فرمایا: جی ہاں! میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّالِفَيْحَةِ! مجھے کوئی وصیت فرما دیجئے۔ آپ صَلَّالِفَيْحَةِ نے فرمایا: کسی کو گالی مت دو، آپ جناتنو فرماتے ہیں: پھر میں نے کسی کو گالی نہیں دی، نہ غلام کو نہ کسی آزاد کو، نہ کسی بکری اور نہ ہی کسی اونٹ کو۔

(۲۷۱۰۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَن شُعْبَةَ ، عَن سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَن حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إِنَّ أَكْبَرَ الذَّنْبِ عِنْدَ اللهِ أَنْ يَسُبَّ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ ، قَالُوا :وَكَيْفَ يَسُبُّ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ ؟ قَالَ :يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ ، وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ.

(بخاری ۵۹۷۳۔ ابوداؤد ۵۰۹۸)

(۲۷۱۰۷) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالی دے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: آدمی کیسے اپنے والدین کو گالی دے سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ کسی آدمی کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ بدلے میں اس کے باپ کو گالی دیتا ہے۔ یہ کسی آدمی کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ بدلہ میں اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔

(۲۷۱۰۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ من أَرْبَى الرِّبَا تَفَضُّلُ الرَّجُلِ فِي عَرْضِ أَخِيهِ بِالشَّتْمِ ، وَإِنَّ أَكْبَرَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ ، قِيلَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، وَكَيْفَ يَشْتُمُ وَالِدَيْهِ ؟ قَالَ : يَسُبُّ النَّاسَ فَيَسْتَسِبُّ النَّاسُ بِهِمَا. (طبرانی ۸۹۹)

(۲۷۱۰۸) حضرت ابو نجیح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک بڑا سود یہ ہے کہ آدمی اپنے بھائی کی عزت خراب کرنے میں حد سے گزر جائے اور سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالی دے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیسے کوئی اپنے والدین کو گالی دے سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگوں کو گالی دیتا ہے تو وہ جواباً اس کے والدین کو گالی دیتے ہیں۔

(۲۷۱۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ قَالَ : مَا رَأَيْت أَبَا وَائِلٍ سَابَّ شَيْئًا قَطُّ إِلاَّ أَنَّهُ ذَكَرَ الْحَجَّاجَ مَرَّةً فَقَالَ : اللَّهُمَّ أَطْعِمْهُ طَعَامًا مِنْ ضَرِيعٍ لاَ يُسْمِنُ ، وَلاَ يُغْنِي مِنْ جُوعٍ ، ثُمَّ قَالَ : إِنْ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْك.

(۲۷۱۰۹) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ کو گالی دیتے ہوئے نہیں دیکھا مگر حجاج بن یوسف کا ذکر کرتے ہوئے ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ! تو اس کو خاردار درخت کا کھانا کھلا دے۔ نہ یہ موٹا ہو اور نہ ہی اس کی بھوک مٹے۔ پھر آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر چہ وہ تجھے پسند ہو۔

(۲۰۲) ما ذكر في الكبر

ان روایات کا بیان جو تکبر کے بارے میں ذکر کی گئیں

(۲۷۱۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَن حَجَّاجٍ ، عَن فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ.

(۲۷۱۱۰) حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہو۔

(۲۷۱۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَقُولُ اللَّهُ : الْعَظَمَةُ إِزَارِي ، وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي ، فَمَنْ نَازَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا أَلْقَيْته فِي النَّارِ.

(۲۷۱۱۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ رب العزت فرماتے ہیں: عظمت میری ازار ہے اور کبریائی میری چادر ہے۔ جو شخص ان میں سے جس کو مجھ سے چھیننے کی کوشش کرے گا میں اس کو جہنم میں ڈال دوں گا۔

(۲۷۱۱۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ ، وَلاَ يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَان. (مسلم ۹۳۔ ابوداؤد ۴۰۸۸)

(۲۷۱۱۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں داخل نہیں ہوگا کوئی ایک جس کے دل میں دانہ کے برابر تکبر ہوا اور جہنم میں داخل نہیں ہوگا کوئی ایک جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو۔

(۲۷۱۱۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :الْتَقَى عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو ، وَابْنُ عُمَرَ فَانْتَجَيَا بَيْنَهُمَا ، ثُمَّ انْصَرَفَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِلَى أَصْحَابِهِ فَانْصَرَفَ ابْنُ عُمَرَ وَهُوَ يَبْكِي ، فَقَالُوا لَهُ :مَا يُبْكِيك ؟ قَالَ :أَبْكَانِي الَّذِي زَعَمَ هَذَا ، أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ . (احمد ۱۶۴)

(۲۷۱۱۳) حضرت سعید بن حیان تیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ دونوں کی ملاقات ہوئی تو ان دونوں نے آپس میں سرگوشی کی، پھر ان دونوں میں سے ہر ایک اپنے اصحاب کی طرف لوٹ گیا۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ لوٹے اس حال میں کہ آپ رضی اللہ عنہ رو رہے تھے۔ لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کس چیز نے آپ رضی اللہ عنہ کو رلا دیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے رلایا اس شخص نے جو کہتا ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا: جنت میں داخل نہیں ہوگا کوئی ایک جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہوگا۔

(۲۷۱۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَجِيءُ الْمُتَكَبِّرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذَرًّا مِثْلَ صُوَرِ الرِّجَالِ ، يَعْلُوهُمْ كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الصَّغَارِ ، قَالَ :ثُمَّ يُسَاقُونَ إِلَى سِجْنٍ فِي جَهَنَّمَ يُقَالُ لَهُ بُولَسَ ، تَعْلُوهُمْ نَارُ الأَنْيَارِ ، يُسْقَوْنَ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ ، عُصَارَةِ أَهْلِ النَّارِ. (ترمذی ۲۴۹۲۔ احمد ۱۷۹)

(۲۷۱۱۴) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: متکبرین قیامت کے دن آئیں گے چھوٹی چیونٹیوں کی طرح جن کی شکلیں آدمیوں کی مانند ہوں گی۔ ہر قسم کی ذلت ان پر غالب آ جائے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اس جہنم میں ایک قید خانے کی طرف ہانکا جائے گا جس کا نام بولس ہے۔ اللہ کی بڑی آگ ان پر چڑھ جائے گی۔ انہیں اہل جہنم کا بچا ہوا پانی پلایا جائے گا۔

(۲۷۱۱٥) ابْنُ إِدْرِيسَ ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ ، وَأَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرَ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَن بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ،

عَن مَعْمَرِ بْنِ أَبِي حُبَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ قَالَ :قَالَ عُمَرُ :إنَّ الْعَبْدَ إذَا تَعَظَّمَ وَعَدَا طَوْرَهُ وَهَصَهُ اللَّهُ إلَى الأَرْضِ ، وَقَالَ :اخْسَأْ أَخْسَأَكَ اللَّهُ ، فَهُوَ فِي نَفْسِهِ كَبِيرٌ ، وَفِي أَنْفُسِ النَّاسِ صغير حتى لهو أحقر عند الناس من خنزير.

(۲۷۱۱۵) حضرت عبید اللہ بن عدی بن خیار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً جب کوئی مغرور ہو جائے اور اپنی حد سے تجاوز کر لے، تو اللہ رب العزت اس کو زمین پر پٹخ دیتے ہیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو دھتکارتا ہے تو اللہ تجھے دھتکار دیتے ہیں کہ وہ اپنی نظر میں بڑا ہوتا ہے اور لوگوں کی نظروں میں چھوٹا ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ لوگوں کے سامنے خنزیر سے بھی زیادہ حقیر ہو جاتا ہے۔

(۲۷۱۱٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَن شُعْبَةَ ، عَن يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ نَافِعَ بْنَ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :لاَ يَدْخُلُ حَظِيرَةَ الْقُدْسِ مُتَكَبِّرٌ.

(۲۷۱۱٦) حضرت نافع بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تکبر کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

(۲۰۳) ما جاء فِي النَّمِيمَةِ

ان روایات کا بیان جو چغل خوری کے بارے میں منقول ہیں

(۲۷۱۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَن حُذَيْفَةَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ. (بخاری ۶۰۵۶۔ مسلم ۱۶۹)

(۲۷۱۱۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

(۲۷۱۱۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَن وَاصِلٍ ، عَن شَقِيقٍ ، عَن حُذَيْفَةَ قَالَ :كُنَّا نَتَحَدَّثُ :أنه لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ. (مسلم ۱۰۱۔ احمد ۱۶۸)

(۲۷۱۱۸) حضرت شقیق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ ہم حدیث بیان کرتے تھے کہ یقیناً چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

(۲۷۱۱۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ أَبِي إسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ :لَمَّا رَفَعَ اللَّهُ مُوسَى نَجِيًّا رَأَى رَجُلاً مُتَعَلِّقًا بِالْعَرْشِ فَقَالَ :يَا رَبِّ ، مَنْ هَذَا ؟ فَقَالَ :عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي صَالِحٌ ، إنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُك بِعَمَلِهِ ، قَالَ :يَا رَبِّ ، أَخْبِرْنِي ، قَالَ :كَانَ لاَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ.

(۲۷۱۱۹) حضرت ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن میمون رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو

سرگوشی کے لیے عزت بخشی تو آپ علیہ السلام نے ایک آدمی کو عرش سے چمٹے ہوئے دیکھا۔ آپ علیہ السلام نے پوچھا: اے پروردگار! یہ کون شخص ہے؟ اللہ رب العزت نے فرمایا: میرے نیک بندوں میں سے ایک بندہ ہے۔ اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس کے عمل کے متعلق خبر دوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے پروردگار! مجھے خبر دیجئے۔ اللہ رب العزت نے فرمایا: یہ شخص چغل خوری نہیں کرتا تھا۔

(۲۷۱۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : كَانَتْ لَنَا جَارِيَةٌ أَعْجَمِيَّةٌ ، فَمَرِضَتْ فَجَعَلَتْ تَقُولُ عِنْدَ الْمَوْتِ : هَذَا فُلاَنٌ تَمَرَّغَ فِي الْحَمْأَةِ ، فَلَمَّا أَنْ مَاتَتْ سَأَلْنَا عَنِ الرَّجُلِ ، قَالَ : فَقَالَ : مَا كَانَ بِهِ بَأْسٌ إِلاَّ أَنَّهُ كَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ.

(۲۷۱۲۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن یزید رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ہمارے پاس ایک عجمی باندی تھی وہ بیمار ہوگئی۔ اس نے موت کے وقت یہ کہنا شروع کر دیا: یہ فلاں شخص گندی بدبودار مٹی میں پلٹیاں کھا رہا ہے۔ جب وہ مرگئی تو ہم نے اس آدمی کے متعلق پوچھا؟ تو انہوں نے کہا: اس میں کوئی خرابی نہیں تھی سوائے اس بات کے کہ وہ چغل خوری کرتا تھا۔

(۲۰۴) ما جاءَ فِي المنّانِ

ان روایات کا بیان جو احسان جتانے والے کے بارے میں منقول ہیں

(۲۷۱۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ وَسَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ.

(۲۷۱۲۱) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: احسان جتلانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

(۲۷۱۲۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ نَافِعَ بْنَ عَاصِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : لاَ يَدْخُلُ حَظِيرَةَ الْقُدْسِ مَنَّانٌ.

(۲۷۱۲۲) حضرت نافع بن عاصم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: احسان جتلانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

(۲۷۱۲۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ثَلاَثَةٌ لاَ يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَلاَ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ ، وَلاَ يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ، قَالَ : فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ : خَابُوا وَخَسِرُوا ، مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ : الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ.

(مسلم ۱۷۱۔ ابوداؤد ۴۰۸۵۔ احمد ۱۴۸)

(۲۷۱۲۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ اللہ رب العزت قیامت کے دن نہ ان سے بات کریں گے۔ نہ ان کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھیں گے، نہ ان کو پاک صاف کریں گے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ راوی فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ بات دہرائی۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ لوگ نامراد وخسارے میں ہوئے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تہبند کو لٹکانے والا، احسان جتلانے والا، اور اپنے سامان کو جھوٹی قسم کے ذریعہ فروخت کرنے والا۔

(٢٧١٢٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ نُبَيْطِ بْنِ شَرِيطٍ ، عَنْ جَابَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ.

(۲۷۱۲۴) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: احسان جتانے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

(٢٠٥) ما جاء فِي الحسدِ

ان روایات کا بیان جو حسد کے بارے میں منقول ہیں

(٢٧١٢٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ :لَمَّا رَفَعَ اللَّهُ مُوسَى نَجِيًّا رَأَى رَجُلاً مُتَعَلِّقًا بِالْعَرْشِ فَقَالَ :يَا رَبِّ ، مَنْ هَذَا ؟ قَالَ :عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي صَالِحٌ ، إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُك بِعَمَلِهِ، قَالَ :يَا رَبِّ ، أَخْبِرْنِي ، قَالَ :كَانَ لاَ يَحْسُدُ النَّاسَ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ.

(۲۷۱۲۵) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ رب العزت نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سرگوشی کے لیے عزت بخشی، تو آپ علیہ السلام نے ایک آدمی کو عرش سے چمٹا ہوا دیکھا۔ آپ علیہ السلام نے پوچھا: اے پروردگار! یہ کون شخص ہے؟ اللہ رب العزت نے فرمایا: میرے بندوں میں سے نیک بندہ ہے۔ اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس کے عمل کے متعلق بتلاؤں؟ آپ علیہ السلام نے عرض کی، اے پروردگار! مجھے بتلائیے۔ اللہ رب العزت نے فرمایا: یہ شخص لوگوں سے حسد نہیں کرتا ان چیزوں میں جو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو اپنے فضل سے عطا کی تھیں۔

(٢٧١٢٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ الْحَسَدَ لَيَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ. (ابن ماجه ۴۲۱۰۔ ابو یعلی ۳۶۴۴)

(۲۷۱۲۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً حسد نیکیوں کو ایسے ہی کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔

(٢٧١٢٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَادَ الْحَسَدُ أَنْ يَغْلِبَ الْقَدَرَ ، وَكَادَتِ الْفَاقَةُ أَنْ تَكُونَ كُفْرًا.

(۲۷۱۲۷) حضرت حسن بصری ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قریب ہے کہ حسد تقدیر پر غالب آ جائے اور قریب ہے کہ فقر وفاقہ کفر کا سبب بن جائے۔

(۲۷۱۲۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، ﴿وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِمَّا أُوتُوا﴾ قَالَ :الْحَسَدُ.

(۲۷۱۲۸) حضرت ابورجاء ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے اس آیت کے متعلق: ترجمہ: اور نہیں پاتے اپنے دلوں میں کوئی حاجت اس چیز کی جو انہیں دی جائے۔ آپ ؒ نے فرمایا: حسد مراد ہے۔

(۲۰۶) فِي الإِسرافِ فِي النَّفقةِ

فضول خرچی کا بیان

(۲۷۱۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ ، عَن مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا﴾ قَالَ: لَا يُجِيعُهُمْ، وَلَا يُعَرِّيهِمْ، وَلَا يُنْفِقُ نَفَقَةً يَقُولُ النَّاسُ :إِنَّه أَسْرَفَ فِيهَا.

(۲۷۱۲۹) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے اللہ رب العزت کے اس قول کے مطابق:

ترجمہ: اور وہ لوگ جب خرچ ہیں تو نہ اسراف کرتے ہیں اور نہ بخل کرتے ہیں اور ہوتا ہے ان کا خرچ کرنا ان دونوں کے درمیان اعتدال سے۔ آپ ؒ نے فرمایا: نہ وہ ان کو بھوکا رکھتے ہیں اور نہ ان کو لباس سے محروم کرتے ہیں اور نہ ہی ایسے طور پر خرچ کرتے ہیں کہ لوگ کہنے لگے کہ اس نے اس معاملہ میں فضول خرچی کی۔

(۲۷۱۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَن سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : ﴿وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ﴾ قَالَ :فِي غَيْرِ إِسْرَافٍ ، وَلَا تَقْتِيرٍ.

(۲۷۱۳۰) حضرت منہال فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر ؒ نے اللہ رب العزت کے اس قول کے مطابق: ''اور جو خرچ کر دیتے ہو تم کوئی بھی چیز تو وہ اس کی جگہ اور دیتا ہے تم کو اور وہ سب سے بہتر رزق عطا فرمانے والا ہے۔''

آپ ؒ نے فرمایا: یہ صورت اسراف اور کنجوسی کے علاوہ میں ہے۔

(۲۷۱۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَن يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ ، عَنْ أَبِي الْعُبَيْدَيْنِ ، أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ مَسْعُودٍ عَنِ التَّبْذِيرِ فَقَالَ :إنْفَاقُ الْمَالِ فِي غَيْرِ حَقِّهِ.

(۲۷۱۳۱) حضرت یحییٰ بن جزار ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالعبیدین ؒ نے حضرت ابن مسعود ؓ سے فضول خرچی کے متعلق پوچھا: تو آپ ؓ نے فرمایا: مال کو حق کے علاوہ جگہ میں خرچ کرنا فضول خرچی ہے۔

(۲۷۱۳۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ دَاوُد قَالَ : قُلْتُ لِلْحَسَنِ : أَشْتَرِى لاِمْرَأَتِى فِى السَّنَةِ طِيبًا بِعِشْرِينَ دِرْهَمًا أَسَرَفٌ هَذَا ؟ قَالَ : لَيْسَ هَذَا بِسَرَفٍ.

(۲۷۱۳۲) حضرت داؤد ویلٹیلا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بصری ویلٹیلا سے پوچھا: کہ میں نے سال میں اپنی بیوی کے لیے بیس درہم کی خوشبو خریدی کیا یہ اسراف ہے؟ آپ ویلٹیلا نے فرمایا: یہ اسراف نہیں ہے۔

(۲۷۱۳۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَاوُوس ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : الْبَسْ مَا شِئْت وَكُلْ مَا شِئْت مَا أَخْطَأَتْك خِلَّتَانِ : سَرَفٌ ، أَوْ مَخِيلَةٌ.

(۲۷۱۳۳) حضرت طاؤس ویلٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو چاہو پہنو اور جو چاہو کھاؤ۔ لیکن دو عادتوں سے بچنا ایک فضول خرچی اور دوسری فخر۔

(۲۷۱۳٤) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : سَأَلَهُ رَجُلٌ ، عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ ، قَالَ : أَنْ يَرْزُقَكَ اللَّهُ رِزْقًا فَتُنْفِقُهُ فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْك.

(۲۷۱۳۴) حضرت محمد بن سوقہ ویلٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر ویلٹیلا سے کسی آدمی نے مال ضائع کرنے کے متعلق پوچھا؟ آپ ویلٹیلا نے فرمایا: مال ضائع کرنا یہ ہے کہ اللہ رب العزت تجھے رزق عطا کریں اور تم اس کو ان کاموں میں خرچ کرو جو اللہ نے تم پر حرام کیے ہیں۔

(۲۷۱۳٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ قَالَ : قَالَ كَعْبٌ : أَنْفِقُوا لِخَلَفٍ يَأْتِيكُمْ.

(۲۷۱۳۵) حضرت عوام ویلٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: خرچ کرو، اس کا بدل تمہیں مل جائے گا۔

(۲۷۱۳٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، عَنْ سُكَيْنِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنِ الْهَجَرِيِّ ، عَنْ أَبِى الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا عَالَ مَنِ اقْتَصَدَ. (احمد ۴۴۷۔ طبرانی ۱۰۱۱۸)

(۲۷۱۳۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میانہ روی کی وہ محتاج نہیں ہوا۔

(۲۷۱۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يُوسُفَ ، عَنْ أَبِى السَّرِيَّةِ بن الْحَسَنِ قَالَ : لَيْسَ فِى الطَّعَامِ إِسْرَافٌ.

(۲۷۱۳۷) حضرت یوسف ویلٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ابو السریہ بن حسن ویلٹیلا نے ارشاد فرمایا: کھانے میں اسراف نہیں ہے۔

(۲۷۱۳۸) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ أَبِى الْعُمَيْسِ ، عَنْ زِيَادٍ مَوْلَى مُصْعَبٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ : مَا نَفَقَتنَا عَلَى أَهْلِينَا ؟ فَقَالَ : مَا أَنْفَقْتُمْ عَلَى أَهْلِيكُمْ فِى غَيْرِ إِسْرَافٍ ، وَلاَ تَقْتِيرٍ ، فَهُوَ فِى سَبِيلِ اللهِ. (بیہقی ۲۵۵۴)

(۲۷۱۳۸) حضرت حسن بصری ویلٹیلا فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ جو ہم اپنے گھر

والوں پر خرچ کرتے ہیں اس کی کیا حیثیت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو مال تم اپنے گھر والوں پر بغیر اسراف اور بغیر کنجوسی کے خرچ کرتے ہو وہ اللہ کے راستہ میں شمار ہوتا ہے۔

(۲۰۷) ما ذُكِر فِي الشُّحِّ

ان روایات کا بیان جو بخل کے بارے میں ذکر کی گئیں

(۲۷۱۳۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَن شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِيَّاكُمْ وَالشُّحَّ فَإِنَّهُ أَهْلَكَ مَنْ قَبْلَكُمْ أَمَرَهُمْ بِالْقَطِيعَةِ فَقَطَعُوا ، وَبِالْبُخْلِ فَبَخِلُوا ، وَبِالْفُجُورِ فَفَجَرُوا. (ابوداؤد ۱۶۹۵۔ احمد ۱۹۱)

(۲۷۱۳۹) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لالچ کرنے سے بچو: کیوں کہ لالچ نے پہلے لوگوں کو قطع رحمی پر ابھارا انہوں نے قطع رحمی کی، بخل پر ابھارا انہوں نے بخل کیا اور بے حیائی پر ابھارا انہوں نے بے حیائی کی۔

(۲۷۱۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ اللَّجْلاَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالإِيمَانُ فِي جَوْفِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ.

(۲۷۱۴۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بخل اور ایمان کسی مسلمان آدمی کے اندر جمع نہیں ہو سکتے۔

(۲۷۱۴۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : شَرُّ مَا فِي الرَّجُلِ شُحٌّ هَالِعٌ وَجُبْنٌ خَالِعٌ.

(ابوداؤد ۲۵۰۳۔ احمد ۳۰۲)

(۲۷۱۴۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا؛ آدمی میں پائی جانے والی بری عادت: حد سے زیادہ کنجوسی اور دل دہلا دینے والی بزدلی ہے۔

(۲۷۱۴۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ أَعْطَيْتُك كَذَا وَكَذَا فَأَتَيْت أَبَا بَكْرٍ فَقُلْت : تَبْخَلُ عَنِّي ، قَالَ : وَأَيُّ دَاءٍ أَدْوَأُ مِنَ الْبُخْلِ ؟ مَا سَأَلْتِنِي مِنْ مَرَّةٍ إِلاَّ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُعْطِيَك. (بخاری ۲۵۹۸۔ مسلم ۱۸۰۶)

(۲۷۱۴۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر بحرین کا مال آ گیا تو میں تجھے اتنا اور اتنا مال عطا کروں گا۔ راوی کہتے ہیں۔ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ اور میں نے کہا: آپ رضی اللہ عنہ مجھ سے بخل کر رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: کون سی بیماری ہے جو بخل سے زیادہ خطرناک ہے؟ تم نے مجھ سے ایک مرتبہ بھی نہیں مانگا مگر یہ کہ میں نے ارادہ کر لیا کہ میں

تمہیں عطا کر دوں گا۔

(٢٧١٤٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ هِلاَلٍ قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللهِ فَقَالَ :خَشِيتُ أَنْ تُصِيبَنِي هَذِهِ الآيَةُ ﴿وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ﴾ الآيَةَ ، مَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أُعْطِيَ شَيْئًا أُطِيقُ مَنْعَهُ ، قَالَ عَبْدُ اللهِ :ذَاكَ الْبُخْلُ ، وَبِئْسَ الشَّيْءُ الْبُخْلُ.

(۲۷۱۴۳) حضرت اسود بن ھلال ریٹیلیے فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ کی خدمت میں آ کر کہنے لگا: مجھے ڈر ہے کہ میں قرآن مجید کی اس آیت ﴿وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ﴾ کا مصداق نہیں بن پاؤں گا کیونکہ مجھ میں چیزوں کو خرچ کرنے کی طاقت نہیں بلکہ روکنے کی طاقت ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ نے فرمایا کہ یہ بخل ہے اور بخل بدترین چیز ہے۔

(٢٧١٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ كَهْمَسٍ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنِ ابْنِ الأَحْمَسِ قَالَ :قُلْت لأَبِي ذَرٍّ :حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنك تُحَدِّثُه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ مِنْهُ وَقُلْته ، فَذَكَرَ ثَلاَثَةً يَشْنَؤُهُمُ اللَّهُ : الْبَخِيلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُخْتَالُ.

(۲۷۱۴۴) حضرت ابوذر رضی اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین لوگ ایسے ہیں کہ اللہ رب العزت کا ان پر غصہ ہوگا: بخیل شخص، احسان جتانے والا اور تکبر کرنے والا۔

(٢٧١٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ.

(۲۷۱۴۵) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے: ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخل کرنے سے۔

(٢٧١٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَن عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْبُخْلِ.

(۲۷۱۴۶) حضرت عمر رضی اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بخل سے پناہ مانگتے تھے۔

(٢٧١٤٧) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ :حدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَن عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

(۲۷۱۴۷) حضرت عمر رضی اللہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(٢٧١٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَن هِشَامٍ، عَن قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْبُخْلِ.

(۲۷۱۴۸) حضرت انس رضی اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بخل سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

(٢٧١٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عن حجاج ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ ، عَن طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ كَرِيزٍ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُود، وَيُحِبُّ مَعَالِيَ الأَخْلاَقِ وَيَكْرَهُ سَفْسَافَهَا.

(عبدالرزاق ۲۰۱۵۰۔ حاکم ۶۲۸)

(۲۷۱۴۹) حضرت طلحہ بن عبید اللہ بن کریز ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ رب العزت فیاض ہیں اور فیاضی کو پسند کرتے ہیں اور بلند اخلاق کو پسند کرتے ہیں اور اخلاق کی گراوٹ کو ناپسند کرتے ہیں۔

(۲۷۱۵۰) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ : كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ جَفْنَةٌ تَدُورُ مَعَهُ حَيْثُمَا دَارَ مِنْ نِسَائِهِ ، وَكَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ : اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي مَالاً فَإِنَّهُ لاَ يُصْلِحُ الْفِعَالَ إِلاَّ الْمَالُ.

(۲۷۱۵۰) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر ؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو حضرت سعد بن عبادہ ؓ کی طرف سے ایک پیالہ ملا تھا جو آپ ﷺ کے ساتھ ہی گھومتا تھا جب آپ ﷺ اپنی ازواج مطہرات ؓ کے پاس چکر لگاتے تھے۔ اور آپ ﷺ اپنی دعا میں یوں فرماتے تھے: اے اللہ! مجھے مال عطاء فرما: اس لیے کہ کوئی کارنامہ انجام نہیں دیا جا سکتا مگر مال سے۔

(۲۷۱۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ كَانَ يَدْعُو اللَّهُمَّ هَبْ لِي حَمْدًا وَهَبْ لِي مَجْدًا ، ولاَ مَجْدَ إِلاَّ بِفِعَالٍ ، وَلاَ فِعَالَ إِلاَّ بِمَالٍ ، اللَّهُمَّ لاَ يُصْلِحُنِي الْقَلِيلُ ، وَلاَ أَصْلُحُ عَلَيْهِ.

(ابن سعد ۶۱۴۔ حاکم ۲۵۳)

(۲۷۱۵۱) حضرت عروہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ ؓ دعا فرمایا کرتے تھے: ترجمہ: اے اللہ! تو مجھے شکر کی توفیق عطا فرما اور عزت و بزرگی عطا فرما اور عزت و بزرگی حاصل نہیں ہوتی مگر کسی کارنامہ کی وجہ سے اور کارنامہ نہیں ہوتا مگر مال کے ذریعہ۔ اے اللہ! تھوڑا مال مجھے نفع نہیں پہنچا سکتا اور نہ میں اس پر مصالحت کرتا ہوں۔

(۲۷۱۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : أَدْرَكْت سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ وَهُوَ يُنَادِي عَلَى أُطُمِهِ : مَنْ أَحَبَّ شَحْمًا ، ولَحْمًا فَلْيَأْتِ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ ، ثُمَّ أَدْرَكْت ابْنَهُ بَعْدَ ذَلِكَ يَدْعُو بِهِ ، وَلَقَدْ كُنْت أَمْشِي فِي طَرِيقِ الْمَدِينَةِ وَأَنَا شَابٌّ فَمَرَّ عَلَيَّ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ مُنْطَلِقًا إِلَى أَرْضِهِ بالغابة ، فَقَالَ : يَا فَتَى ، انْظُرْ هَلْ تَرَى عَلَى أُطُمِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَحَدًا يُنَادِي ، فَنَظَرْت فَقُلْت : لاَ ، فَقَالَ : صَدَقْت.

(۲۷۱۵۲) حضرت عروہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد بن عبادہ ؓ کو پایا کہ وہ اپنے بلند مکان پر یوں ندا لگا رہے تھے: جو شخص چربی اور گوشت کو محبوب رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ وہ سعد بن عبادہ ؓ کے پاس آجائے۔ راوی فرماتے ہیں: پھر اس کے بعد میں نے ان کے بیٹے کو یہ ندا لگاتے ہوئے پایا۔ اور میں زمانہ جوانی میں مدینہ کے راستہ میں چل رہا تھا کہ مجھ پر حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ کا گزر ہوا جو جنگل میں اپنی زمین کی طرف جا رہے تھے۔ آپ ؓ نے فرمایا: اے جوان! ذرا دیکھو کہ کوئی سعد بن عبادہ ؓ کے بلند گھر میں ندا لگا رہا ہے؟ میں نے دیکھا۔ میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ ؓ نے فرمایا: تم نے سچ کہا۔

(۲۷۱۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ ارْتَحَلَ نَحْوَ الْمَدِينَةِ وَمَعَهُ أَصْحَابٌ ، فَجَعَلَ يَنْحَرُ كُلَّ يَوْمٍ جَزُورًا حَتَّى بَلَغَ صِرَارَ.

(۲۷۱۵۳) حضرت عروہ ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رہا تی ہو اپنے ساتھیوں کے ساتھ مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔ تو آپ ولیٹیلا روزانہ اونٹ ذبح کرتے تھے یہاں تک کہ آپ رہا تی ہو مدینہ کے قریب حرار مقام تک پہنچ گئے۔

(۲۷۱۵٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمْسَى قَسَمَ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ بَيْنَ أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ ، فَكَانَ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِالرَّجُلِ ، وَالرَّجُلُ بِالرَّجُلَيْنِ ، وَالرَّجُلُ بِالثَّلَاثَةِ حَتَّى ذَكَرَ عَشَرَةً ، قَالَ : وَكَانَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ كل ليلة بِثَمَانِينَ منهم يُعَشِّيهِمْ.

(۲۷۱۵۴) حضرت ابن سیرین ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ جب شام ہو جاتی تو نبی کریم مَلِّلْفَيْكَةً اصحاب صفہ کو صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان تقسیم فرما دیتے۔ پھر ایک صحابی رہا تی ہو ایک کو لے جاتے اور ایک صحابی رہا تی ہو دو لوگوں کو لے جاتے اور ایک صحابی رہا تی ہو تین لوگوں کو لے جاتے۔ یہاں تک کہ آپ ولیٹیلا نے دس کا ذکر کیا۔ اور فرمایا: حضرت سعد بن عبادہ رہا تی ہو ہر رات کو ان میں سے آٹھ لوگوں کو لے کر لوٹتے اور ان کو رات کا کھانا کھلاتے۔

(۲۷۱۵۵) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ. (بخاری ۳۲۲۰۔ احمد ۲۳۰)

(۲۷۱۵۵) حضرت ابن عباس رہا تی ہو فرماتے ہیں کہ رسول اللہ مَلِّلْفَيْكَةً چلتی ہوئی ہوا سے بھی زیادہ فیاض تھے۔

(۲۷۱۵٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ ، وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ.

(بخاری ۱۹۰۲۔ مسلم ۱۸۰۳)

(۲۷۱۵۶) حضرت ابن عباس رہا تی ہو فرماتے ہیں کہ رسول اللہ مَلِّلْفَيْكَةً لوگوں میں خیر کے اعتبار سے سب سے زیادہ فیاض تھے۔ اور آپ مَلِّلْفَيْكَةً کی سخاوت اور زیادہ بڑھ جاتی تھی جب سے حضرت جبریل علایِّلام آپ مَلِّلْفَيْكَةً سے ملاقات کرتے تھے۔

(۲۰۸) فِي الجلوسِ إلى الأسطوانةِ

ستون سے ٹیک لگا کر بیٹھنے کا بیان

(۲۷۱۵۷) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ أَبِي يَحْيَى الأَنْصَارِيِّ قَالَ : رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَجْلِسُ إِلَى سَارِيَةٍ.

(۲۷۱۵۷) حضرت سلمہ بن ابو یحییٰ انصاری ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رہا تی ہو کو لکڑی کے ستون سے ٹیک لگا

کر بیٹھے ہوئے دیکھا۔

(۲۷۱۵۸) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ :رَأَيْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَجْلِسُ إِلَى سَارِيَةٍ.

(۲۷۱۵۸) حضرت مختار بن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ کو لکڑی کے ستون سے ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے دیکھا۔

(۲۷۱۵۹) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ :رَأَيْتُ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يَجْلِسُ إِلَى سَارِيَةٍ.

(۲۷۱۵۹) حضرت ثابت بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع بن جبیر رحمہ اللہ کو لکڑی کے ستون سے ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے دیکھا۔

(۲۷۱۶۰) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ :رَأَيْتُ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَجْلِسُ إِلَى سَارِيَةٍ.

(۲۷۱۶۰) حضرت خالد بن ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رحمہ اللہ کو لکڑی کے ستون سے ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے دیکھا۔

(۲۰۹) مَنْ كَانَ لاَ يجلِس إلى سارِيةٍ

جو ستون سے ٹیک لگا کر نہیں بیٹھتے تھے

(۲۷۱۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ قَالَ : كَانَ إِبْرَاهِيمُ لاَ يَجْلِسُ إِلَى أُسْطُوَانَةٍ.

(۲۷۱۶۱) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ستون سے ٹیک لگا کر نہیں بیٹھتے تھے۔

(۲۷۱۶۲) حَدَّثَنَا مَعَن ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ :لَمْ أَرَ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَجْلِسُ إِلَى سَارِيَةٍ.

(۲۷۱۶۲) حضرت خالد بن ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم بن عبد اللہ رحمہ اللہ کو ستون سے ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے نہیں دیکھا۔

(۲۱۰) فِي الكوكبِ يتبعه الرّجل بصره

ستارے کے پیچھے اپنی نظریں لگانے کا بیان

(۲۷۱۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ :نَزَلَ عَلَيْنَا أَبُو قَتَادَةَ الأَنْصَارِيُّ ، فَانْقَضَّ كَوْكَبٌ ، فَأَتْبَعْنَاهُ أَبْصَارَنَا ، فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ. (احمد ۲۹۹۔ حاکم ۲۸۶)

(۲۷۱۶۳) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ ہمارے مہمان بنے۔ اتنے میں ایک ستارہ ٹوٹ گیا تو ہم اسے دیکھنے لگے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ہمیں اس سے منع فرمایا۔

(۲۷۱٦٤) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُتْبِعَ الرَّجُلُ بَصَرَهُ الْكَوْكَبَ إِذَا رمي بِهِ.

(۲۷۱۶۴) حضرت اشعث ولیٹھیۂ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ولیٹھیۂ کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ جب ستارہ کو مارا جائے تو آدمی اس کے پیچھے اپنی نظر دوڑائے۔

(۲۷۱٦٥) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَن سُفْيَانَ ، عَن هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ مِثْلُ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحِيمِ ، عَنْ عَاصِمٍ.

(۲۷۱۶۵) حضرت عبداللہ بن حارث ولیٹھیۂ سے بھی حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا وہ ارشاد جو حضرت عاصم ولیٹھیۂ سے نقل کیا، منقول ہے۔

(۲۷۱٦٦) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ الْقُرَشِيُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ يُحَدِّثُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَأَى الْكَوْكَبَ مُنْقَضًّا قَالَ : اللَّهُمَّ صَوِّبْهُ وَأَصِبْ بِهِ ، وَقِنَا شَرَّ مَا يَتْبَعُ.

(۲۷۱۶۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ جب ٹوٹتا ہوا ستارہ دیکھتے تو یہ دعا کرتے: اے اللہ! تو اس کو درست فرما اور اس کے ذریعہ درستگی فرما اور ہمیں بچا اس چیز کے شر سے جس کے یہ پیچھے ہے۔

(۲۱۱) من كره أن يقول لِلشَّيءِ لاَ شيء

جو مکروہ سمجھے کسی چیز کے متعلق یوں کہنا۔ کوئی چیز نہیں

(۲۷۱٦۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَن خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَن غَيْلاَنَ بْنِ جَرِيرٍ ، عَن مُطَرِّفٍ قَالَ : لاَ يَكْذِبَن أَحَدُكُم مَرَّتَيْنِ ، يَقُولُ لِلشَّيْءِ : لاَ شَيْءَ ، لَيسَ بِشَيْءٍ.

(۲۷۱۶۷) حضرت غیلان بن جریر ولیٹھیۂ فرماتے ہیں کہ حضرت مطرف ولیٹھیۂ نے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی ہرگز دو مرتبہ جھوٹ مت بولے کہ وہ کسی چیز کے متعلق یوں کہے: کوئی چیز نہیں، وہ کوئی چیز نہیں۔

(۲۱۲) فِيمن يؤخذ منه العلم

اس شخص کے بارے میں جس سے علم حاصل کیا جاتا ہے

(۲۷۱٦۸) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَن مُحَمَّدٍ قَالَ : كَانَ يَقُولُ : إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ دِينٌ فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَهُ. (دارمی ۴۱۹)

(۲۷۱۶۸) حضرت ابن عون ولیٹھیۂ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن سیرین ولیٹھیۂ فرمایا کرتے تھے۔ یقیناً یہ علم دین ہے تم غور کر لیا کرو کہ تم اس کو کس سے حاصل کر رہے ہو۔

(۲۱۳) من کرِہ أن یقول لیس فِی البیتِ أحدٌ

جو مکروہ سمجھے یوں کہنے کو: گھر میں کوئی نہیں ہے

(۲۷۱۶۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَقُولَ : لَيْسَ فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ ، وَلاَ بَأْسَ أَنْ يَقُولَ : لَيْسَ فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ.

(۲۷۱۶۹) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ مکروہ سمجھتے تھے یوں کہنے کو کہ گھر میں کوئی نہیں ہے اور فرماتے کہ: یوں کہنے میں کوئی حرج نہیں کہ گھر میں کوئی شخص بھی موجود نہیں ہے۔

(۲۱۴) فِی إعادۃِ الحدِیثِ

حدیث کو دوبارہ دہرانے کا بیان

(۲۷۱۷۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ : أَيُّوبُ قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ ذَاتَ يَوْمٍ حَدِيثًا فَقُمْت إلَيْهِ فَقُلْت : أَعِدْهُ ، فَقَالَ : إنِّي مَا كُلَّ سَاعَةٍ أَحْلِبُ فَأَشْرَبُ.

(۲۷۱۷۰) حضرت ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے ہمیں حدیث بیان کی۔ میں نے کھڑے ہو کر آپ رحمہ اللہ سے عرض کیا: آپ رحمہ اللہ اس کو دوبارہ دہرا دیں۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں ہر وقت دودھ دوہ کر پی نہیں سکتا۔

(۲۷۱۷۱) حَدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يَقُولُ : تَرْدَادُ الْحَدِيثِ أَشَدُّ مِنْ نَقْلِ الْحِجَارَةِ.

(۲۷۱۷۱) حضرت عبد الجبار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: حدیث کو دہرانا پتھروں کے اٹھانے سے زیادہ سخت ہے۔

(۲۱۵) الرّجل یوضِّیء الرّجل أین یقوم مِنه

جو شخص ایک آدمی کو وضو کرواتا ہے تو وہ کس جانب کھڑا ہو؟

(۲۷۱۷۲) حَدَّثَنَا يَعْلَى قَالَ: حدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ، عَنْ عَبَايَةَ قَالَ: وَضَّأْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقُمْت، عَن يَمِينِهِ أُفْرِغُ عَلَيْهِ الْمَاءَ، فَلَمَّا فَرَغَ صَعَّدَ فِيَّ بَصَرَهُ فَقَالَ: مِنْ أَيْنَ أَخَذْتُ هَذَا الأَدَبَ؟ فَقُلْت: مِنْ جَدِّي رَافِعٍ، قَالَ: قَالَ: هنيئا لك.

(۲۷۱۷۲) حضرت عبایہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو وضو کروایا تو میں ان کی دائیں جانب کھڑا ہو گیا اور میں نے ان پر پانی ڈالا۔ جب آپ رضی اللہ عنہ فارغ ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ پر نظر ڈالی اور فرمایا: تم نے یہ ادب کہاں سے سیکھا؟ میں نے

کہا: اپنے دادا حضرت نافع رحمہ اللہ سے، انہوں نے فرمایا: تمہیں مبارک ہو۔

(۲۱٦) الرّجل يلقي الرّجل يسأله مِن حيث جاء

جو شخص ایک آدمی سے ملتا ہے اور سوال کرتا ہے کہ وہ کہاں سے آیا؟

(٢٧١٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : إِذَا لَقِيتَ أَخَاكَ فَلاَ تَسْأَلْهُ مِنْ أَيْنَ جِئْتَ ؟ وَلاَ أَيْنَ تَذْهَبُ ؟ وَلاَ تُحِدُّ النَّظَرَ إِلَى أَخِيكَ.

(۲۷۱۷۳) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے بھائی سے ملو تو اس سے مت پوچھو! کہ تم کہاں سے آئے؟ اور نہ یہ پوچھو کہ تم کہا جا رہے ہو؟ اور نہ تم اپنے بھائی کی طرف گھور کر دیکھو۔

(۲۱۷) إسراع المشيِ عند الحائطِ المائِلِ

جھکی ہوئی دیوار کے نزدیک جلدی چلنے کا بیان

(٢٧١٧٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ : بَلَغَنِي ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ : إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ بِهَدَفٍ مَائِلٍ ، أَوْ صَدَفٍ مَائِلٍ فَلْيُسْرِعِ الْمَشْيَ وَلْيَسْأَلِ اللَّهَ الْمُعَافَاةَ.

(۲۷۱۷۴) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی جھکی ہوئی دیوار یا جھکی ہوئی چوٹی کے پاس سے گزرے تو اس کو چاہیے کہ وہ جلدی چلے، اور اللہ رب العزت سے عفو و درگزر کا سوال کرے۔

(۲۱۸) الرّجل يؤاخِي الرّجل، مَنْ قَالَ يسأله عنِ اسمِهِ

جو شخص دوسرے آدمی سے بھلائی کرتا ہے، وہ اس سے اس کا نام پوچھ لے

(٢٧١٧٥) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَصِيرِ قَالَ : أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ نَعَامَةَ الضَّبِّيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا آخَى الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْيَسْأَلْهُ ، عَنِ اسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَمِمَّنْ هُوَ ، فَإِنَّهُ أَوْصَلُ لِلْمَوَدَّةِ. (ابو نعيم ١٨١)

(۲۷۱۷۵) حضرت یزید بن نعامہ ضبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ایک آدمی دوسرے آدمی سے بھلائی کا معاملہ کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس سے اس کا نام اور اس کے والد کا نام پوچھ لے اور یہ پوچھ لے کہ وہ کس قبیلہ سے ہے؟

اس لیے کہ یہ بات محبت کو زیادہ کرنے والی ہے۔

(٢٧١٧٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلاً فَسَأَلَ عَنْهُ ، فَقَالَ رَجُلٌ :أَنَا أَعْرِفُ وَجْهَهُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيْسَ تِلْكَ بِمَعْرِفَةٍ.

(۲۷۱۷۶) حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی آدمی کو دیکھا تو اس کے متعلق سوال کیا؟ تو ایک شخص کہنے لگا: میں اس کا چہرہ پہچانتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ پہچاننا تو نہ ہوا۔

(٣١٩) فِي نفقةِ الرّجلِ على أهلِهِ ونفسِهِ

آدمی کا اپنے گھر والوں اور اپنی ذات پر خرچ کرنے کا بیان

(٢٧١٧٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَيَزِيدُ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ صَدَقَةٌ.

(۲۷۱۷۷) حضرت ابن معقل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا اپنے گھر والوں پر خرچ کرنا صدقہ ہے۔

(٢٧١٧٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :إِنَّ مِنَ النَّفَقَةِ الَّتِي تُضَاعَفُ بِسَبْعِمِئَةِ ضِعْفٍ نَفَقَةِ الرَّجُلِ عَلَى نَفْسِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ.

(۲۷۱۷۸) حضرت عاصم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: بے شک وہ نفقہ جس کا سات سو گنا ثواب ملتا ہے: وہ آدمی کا اپنی ذات پر اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرنا ہے۔

(٢٧١٧٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ صَدَقَةٌ. (بخاری ۵۵۔ مسلم ۶۹۵)

(۲۷۱۷۹) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا اپنے گھر والوں پر خرچ کرنا صدقہ ہے۔

(٢٧١٨٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ :حَدَّثَنَا بَشَّارُ بْنُ أَبِي سَيْفٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ غُطَيْفٍ قَالَ :دَخَلْنَا عَلَى أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ فَقَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ أَنْفَقَ عَلَى أَهْلِهِ ، أَوْ مَازَ أَذًى عَنْ طَرِيقٍ فَهِيَ حَسَنَةٌ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا.

(۲۷۱۸۰) حضرت عیاض بن غطیف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اپنے گھر والوں پر خرچ کرے یا راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹا دے تو یہ نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے۔

(٢٧١٨١) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ :حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي مُرَاوِحٍ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ :قُلْتُ :يَا

رَسُولَ اللهِ ، أَيُّ الأَعْمَالِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ ، قَالَ : قُلْتُ : أَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : أَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا وَأَغْلاَهَا ، ثَمَنًا ، قُلْتُ : فَإِنْ لَمْ أُطِقْ ذَلِكَ ؟ قَالَ : تُعِينُ صَانِعًا ، أَوْ تَصْنَعُ لأَخْرَقَ ، قَالَ : فَإِنْ لَمْ أَسْتَطِعْ ؟ قَالَ : فَدَعِ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ ، فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ.

(۲۷۱۸۱) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کون سا عمل افضل ترین ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ پر ایمان لانا، اور اس کے راستہ میں جہاد کرنا، میں نے پوچھا: کون سا غلام افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو اپنے گھر والوں سے اچھا سلوک کرے اور اس کی قیمت بھی زیادہ ہو۔ میں نے پوچھا: اگر میں اس کی طاقت نہ رکھتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم کسی کام کرنے والے کی مدد کرو یا کسی بیوقوف سے اچھا سلوک کرو۔ میں نے کہا: اگر میں اس کی بھی استطاعت نہ رکھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو برائی سے بچاؤ، اس لیے کہ یہ ایسا صدقہ ہے جو تم اپنی ذات پر کرتے ہو۔

(۲۷۱۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ ، قَالَ : قِيلَ أَرَأَيْت إِنْ لَمْ يَجِدْ ؟ قَالَ : يَعْمَلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ ، قَالَ : أَرَأَيْت إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ ؟ قَالَ : يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ ، قَالَ : أَرَأَيْت إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ ؟ قَالَ : يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ أو الخير ، قَالَ : أَرَأَيْت إِنْ لَمْ يَفْعَلْ ؟ قَالَ : يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ.

(بخاری ۱۴۴۵۔ مسلم ۶۹۹)

(۲۷۱۸۲) حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ کے والد فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر مسلم پر صدقہ کرنا ضروری ہے۔ راوی کہتے ہیں: پوچھا گیا: آپ ﷺ کی کیا رائے ہے اگر کوئی صدقہ کے لیے کچھ بھی نہ پائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اپنے ہاتھ سے کام کر کے خود کو بھی نفع پہنچائے اور صدقہ بھی کرے۔ کسی نے پوچھا: اگر وہ اس کی طاقت نہ رکھتا ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص کسی ستم رسیدہ حاجت مند کی مدد کر دے۔ کسی نے پوچھا: اگر وہ اس کی طاقت بھی نہ رکھتا ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ نیکی یا بھلائی کا حکم دے۔ کسی نے پوچھا: اگر وہ اس کی طاقت بھی نہ رکھتا ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ برائی سے روک دے پس بے شک یہ بھی صدقہ ہے۔

(۲۲۰) فِي الرَّجلِ ينقطِع شِسعه فيسترجع

اس شخص کا بیان جس کے چپل کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ إنا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتا ہو

(۲۷۱۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ دِينَارٍ التَّمَّارِ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يَمْشِي مَعَ نَاسٍ مِن أَصْحَابِهِ ذَاتَ يَوْمٍ فَانْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهِ فَاسْتَرْجَعَ ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ الْقَوْمِ : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، تَسْتَرْجِعُ عَلَى سَيْرٍ ؟ قَالَ : مَا بِي أن لاَ تَكُونَ السُّيُورُ كَثِيرًا وَلَكِنَّهَا مُصِيبَةٌ.

(۲۷۱۸۳) حضرت عون بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے اصحاب میں سے چند لوگوں کے ساتھ چل رہے تھے کہ آپ کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ گیا۔ اس پر آپ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ لوگوں میں سے کسی نے آپ سے کہا: اے ابو عبد الرحمن! آپ ایک تسمہ پر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے افسوس نہیں کیونکہ تسمہ تو بہت ہیں لیکن یہ مصیبت ہی ہے۔

(٢٧١٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَلِيفَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، أَنَّهُ انْقَطَعَ شِسْعُهُ فَاسْتَرْجَعَ ، وَقَالَ : كُلُّ مَا سَائَك ، فَهُوَ مُصِيبَةٌ.

(۲۷۱۸۴) حضرت عبد اللہ بن خلیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھی۔ اور فرمایا: ہر وہ چیز جو تمہیں بری معلوم ہو وہ مصیبت و تکلیف ہے۔

(٢٧١٨٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ : أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : انْقَطَعَ قِبَالُ نَعْلِ عُمَرَ فَقَالَ : إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ، فَقَالُوا : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، أَفِي قِبَالِ نَعْلِكَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، كُلُّ شَيْءٍ أَصَابَ الْمُؤْمِنَ يَكْرَهُهُ ، فَهُوَ مُصِيبَةٌ.

(۲۷۱۸۵) حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ گیا، اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھی۔ لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! کیا جوتی کا تسمہ ٹوٹنے کی صورت میں بھی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں۔ ہر وہ چیز جو مومن کو تکلیف پہنچائے اور وہ اسے برا سمجھے تو یہ مصیبت ہے۔

(٢٢١) من كره أن يقول لاَ نبيّ بعد النّبيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جو یوں کہنے کو مکروہ سمجھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں

(٢٧١٨٦) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ : قُولُوا : خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ، وَلاَ تَقُولُوا : لاَ نَبِيَّ بَعْدَهُ.

(۲۷۱۸۶) حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: تم یوں کہو کہ خاتم النبیین ہیں۔ یوں مت کہو: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں۔

(٢٧١٨٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ قَالَ : أَخْبَرَنَا عَامِرٌ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ : صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الأَنْبِيَاءِ ، لاَ نَبِيَّ بَعْدَهُ ، قَالَ الْمُغِيرَةُ : حَسْبُكَ إِذَا قُلْتَ : خَاتَمُ الأَنْبِيَاءِ ، فَإِنَّا كُنَّا نُحَدَّثُ ، أَنَّ عِيسَى خَارِجٌ ، فَإِنْ هُوَ خَرَجَ ، فَقَدْ كَانَ قَبْلَهُ وَبَعْدَهُ.

(۲۷۱۸۷) حضرت عامر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کسی شخص نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے پاس یوں درود پڑھا۔ اللہ رحمت بھیجے

محمد ﷺ پر جو خاتم النبیین ﷺ ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے لیے اتنا کہنا کافی ہے کہ خاتم الانبیاء ہیں اس لیے کہ ہم گفتگو کرتے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نکلنے والے ہیں۔ پس جب وہ نکل آئیں گے تو وہ آپ ﷺ سے پہلے بھی تھے اور بعد میں بھی ہوئے۔

(۲۲۲) فِي قتلِ النّملِ

چیونٹی کو مارنے کا بیان

(۲۷۱۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عن يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ قَتْلِ النَّمْلِ وَالنَّحْلِ.

(ابوداؤد ۵۲۲۵۔ احمد ۳۳۲)

(۲۷۱۸۸) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے چیونٹی اور شہد کی مکھی کو مارنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۷۱۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :إِذَا آذَاكَ النَّمْلَ فَاقْتُلْهُ.

(۲۷۱۸۹) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب چیونٹی تمہیں تکلیف پہنچائے تو تم اسے ماردو۔

(۲۷۱۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ رَأَى نَمْلاً عَلَى بِسَاطٍ فَقَتَلَهُنَّ.

(۲۷۱۹۰) حضرت خالد بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے بچھونے پر چیونٹیوں کو دیکھا تو انہیں ماردیا۔

(۲۷۱۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الأَحْوَلِ ، عَنْ طَاوُوس قَالَ :إنَّا لَنُفَرِّقُ النَّمْلَ بِالْمَاءِ يَعْنِي إِذَا آذَتْنَا.

(۲۷۱۹۱) حضرت سلیمان بن احول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ہم چیونٹیوں کو پانی کے ذریعہ منتشر کر دیتے ہیں یعنی جب وہ ہمیں تکلیف پہنچاتی ہیں۔

(۲۲۳) المعارضة بالحديثِ

حدیث کی عبارت کا دوسری حدیث سے مقابلہ کرنے کا بیان

(۲۷۱۹۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ :قَالَ لِي أَبِي :كَتَبْتَ ؟ قَالَ :قُلْتُ :نَعَمْ ، قَالَ : عَارَضْتَ ؟ قُلْتُ :لاَ ، قَالَ :لَمْ تَكْتُبْ. (رامهرمزی ۷۱۸)

(۲۷۱۹۲) حضرت ھشام بن عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت عروہ رحمہ اللہ نے مجھے پوچھا: کیا تو نے لکھا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! انہوں نے پوچھا: کیا تم نے اس کو دوسری حدیث سے ملا کر دیکھا؟ میں نے کہا: نہیں۔ انہوں نے فرمایا: تم نہ لکھو۔

(۲۲۴) فِي الرَّجلِ يرفع القصّة لِلرّجلِ

اس آدمی کا بیان جو کسی آدمی کو قصہ بیان کرے

(۲۷۱۹۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَن سَوَّارَ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ مُحَمَّدٌ يَكْرَهُ أَنْ يَرْفَعَ قَصَّةً لَا يَعْلَمُ مَا فِيهَا.

(۲۷۱۹۳) حضرت سوار بن عبداللہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ؒ مکروہ سمجھتے تھے کہ وہ کوئی ایسا واقعہ بیان کریں جس کے بارے میں وہ نہیں جانتے۔

(۲۲۵) الرّجل يبزق عن يمِينِهِ فِي غيرِ صلاةٍ و كيف يبزق ؟

اس آدمی کا بیان جو نماز کے علاوہ میں دائیں طرف تھوکتا ہو، اور کیسے تھوکا جائے

(۲۷۱۹۴) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَن شُعْبَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يَكْرَهُ أَنْ يَبْزُقَ الرَّجُلُ عَن يَمِينِهِ فِي غَيْرِ صَلَاةٍ ، فَقَالَ له أَبَانُ :عَمَّنْ ؟ فَقَالَ :عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ.

(۲۷۱۹۴) حضرت ابواسحاق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی نماز کے علاوہ میں بھی دائیں طرف تھوک پھینکے۔

حضرت ابان ؒ نے راوی سے پوچھا: آپ ؒ نے کس سے نقل کیا: انہوں نے فرمایا: حضرت عبدالرحمٰن بن یزید ؒ سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے۔

(۲۷۱۹۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ : كَانَ ابْنُ سِيرِينَ لَهُ بَابٌ عَن يَسَارِهِ مَسْدُودٌ ، وَكَانَ يَلْتَفِتُ إِلَيْهِ فَيَبْزُقُ فِيهِ.

(۲۷۱۹۵) حضرت ابن عون ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین ؒ کے بائیں جانب ایک بند دروازہ تھا۔ آپ ؒ وہاں جا کر اس جگہ تھوکا کرتے تھے۔

(۲۷۱۹۶) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَن مِسْعَرٍ ، عَن سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ :مِنْ عَقْلِ الرَّجُلِ مَوْضِعُ بُزَاقِهِ.

(۲۷۱۹۶) حضرت مسعر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: آدمی کی عقلمندی میں ہے کہ وہ کس جگہ تھوکتا ہے۔

(۲۷۱۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ جَالِسًا مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ، فَأَرَادَ أَنْ يَبْزُقَ عَن شِمَالِهِ وَكَانَ مَشْغُولاً فَكَرِهَ أَنْ يَبْزُقَ عَنْ يَمِينِهِ.

(۲۷۱۹۷) حضرت عبدالرحمٰن بن یزید ویٹھیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ قبلہ رخ ہو کر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ رضی اللہ نے اپنے بائیں جانب تھوکنے کا ارادہ کیا تو وہ جگہ بھری ہوئی تھی۔ پس آپ رضی اللہ نے دائیں جانب تھوکنے کو مکروہ سمجھا۔

(۲۷۱۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، أَنَّ مُعَاذًا تَفَلَ ذَاتَ يَوْمٍ ، عَنْ يَمِينِهِ ، ثُمَّ قَالَ :هاه ، مَا صَنَعْتُ هَذَا مُنْذُ صَحِبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَوْ قَالَ :مُنْذُ أَسْلَمْتُ.

(۲۷۱۹۸) حضرت حمید بن ھلال ویٹھیلا فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ نے ایک دن اپنے دائیں جانب تھوک دیا پھر فرمایا: آہ افسوس! جب سے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں آیا ہوں یا فرمایا: جب سے اسلام لایا ہوں، میں نے ایسا نہیں کیا۔

(۲۷۱۹۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو هِلاَلٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ قَالَ :بَزَقَ أَبُو بَكْرٍ او تَفَلَ عَنْ يَمِينِهِ فِي مَرْضَةٍ مَرِضَهَا ، فَقَالَ :مَا فَعَلْته إلاَّ مَرَّةً ، أَوْ قَالَ :غَيْرَ هَذِهِ الْمَرَّةِ.

(۲۷۱۹۹) حضرت حمید بن ھلال ویٹھیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ نے اپنے مرض الوفات میں دائیں طرف تھوک دیا۔ اور فرمایا: میں نے ایسا کبھی نہیں کیا مگر صرف ایک مرتبہ یا یوں فرمایا: میں نے ایک مرتبہ کے علاوہ ایسا کبھی نہیں کیا۔

(۲۲۶) فِي الرَّجلِ يعتذِر إلى الرَّجلِ مِن شيءٍ يبلغه عنه

اس آدمی کا بیان جو دوسرے آدمی کے سامنے اظہار براءت کرتا ہے اس خبر سے جو اس شخص کو اس کے متعلق پہنچی

(۲۷۲۰۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ :اعْتَذَرْت إلَى إبْرَاهِيمَ مِنْ شَيْءٍ بَلَغَهُ عَنى ، فَقَالَ :لاَ تَعْتَذِرْ ، قَدْ عَذَرْنَاك غَيْرَ مُعْتَذِرٍ.

(۲۷۲۰۰) حضرت ابن عون ویٹھیلا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم ویٹھیلا کے سامنے اس خبر سے اظہار براءت کی جو انہیں میرے متعلق پہنچی تھی۔ آپ ویٹھیلا نے فرمایا: تم عذر پیش مت کرو، ہم نے تمہارا عذر قبول کر لیا، عذر پیش کرنے سے پہلے ہی۔

(۲۷۲۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ الطَّائِيِّ قَالَ :أَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْت :أَمَرْتَنِي بِمَا أَمَرْتَنِي بِهِ وَدَخَلْتُ فِيمَا دَخَلْتُ فِيهِ ، فَمَا زَالَ يَعْتَذِرُ إلَيَّ حَتَّى عَذَرْته.

(۲۷۲۰۱) حضرت رافع بن ابو رافع طائی ویٹھیلا فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ کے پاس آیا اور میں نے کہا: آپ رضی اللہ نے مجھے جو بھی حکم دیا تھا وہ دے دیا اور میں نے جہاں داخل ہونا تھا میں داخل ہو گیا۔ پھر آپ رضی اللہ نے مسلسل عذر پیش کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے ان کا عذر قبول کر لیا۔

(۲۷۲۰۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، وَابْنُ نُمَيْرٍ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ اتَّقُوا، وَقَالَ حَفْصٌ: إِيَّاكُمْ وَالْمَعَاذِرَ ، فَإِنَّ كَثِيرًا مِنْهَا كَذِبٌ.

(۲۷۲۰۲) حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: عذر کرنے سے بچو۔ اس لیے کہ اس میں بہت زیادہ جھوٹ ہوتا ہے۔

(۲۷۲۰۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ الأَسَدِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ طَارِقٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: خَرَجَ إِلَيْنَا شُرَيْحٌ يَعْتَذِرُ.

(۲۷۲۰۳) حضرت طارق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ ہمارے پاس عذر پیش کرنے کے لیے تشریف لائے۔

(۲۷۲۰٤) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ : كُنْتُ أَمْشِي مَعَ الْحَكَمِ فَرَأَيْنَا أَبَا مَعْشَرٍ فَقَالَ الْحَكَمُ : إِنَّ هَذَا قَدْ بَلَغَهُ عَنِي شَيْءٌ أَنِّي قُلْته ، وَلَا وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مَا قُلْته ، قَالَ : فَلَمَّا جَاءَ أَبُو مَعْشَرٍ اعْتَذَرَ إِلَيْهِ الْحَكَمُ ، وَقَالَ : قَدْ حَلَفْت لِشُعْبَةَ أَنِّي لَمْ أَقُلِ الَّذِي بَلَغَك عَنِي.

(۲۷۲۰۴) حضرت شعبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت حکم رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ چل رہا تھا، اتنے میں ہم نے حضرت ابومعشر رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا، حضرت حکم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بے شک ان کو میرے بارے میں یہ بات پہنچی ہے کہ میں نے ان کے متعلق کچھ کہا ہے۔ نہیں! اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے ایسا کچھ نہیں کہا۔ راوی کہتے ہیں: جب حضرت ابومعشر رحمۃ اللہ علیہ آئے تو حضرت حکم رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے سامنے عذر پیش کیا اور فرمایا: تحقیق میں نے شعبہ کے سامنے قسم اٹھائی ہے کہ جو بات آپ رحمۃ اللہ علیہ کو میری طرف سے پہنچی ہے وہ میں نے نہیں کہی۔

(۲۷۲۰٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ: أَتَانِي إِبْرَاهِيمُ يَعْتَذِرُ إِلَيَّ مِنْ أَمْرٍ مَا بَلَغَنِي عَنهُ.

(۲۷۲۰۵) امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ میرے پاس تشریف لائے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میرے سامنے اس بات کا عذر پیش کیا جو مجھے ان کی طرف سے پہنچی تھی۔

(۲۲۷) مایکره للرجل أن يكتني به

آدمی کے لیے اس کنیت کا اختیار کرنا مکروہ ہے

(۲۷۲۰٦) حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مُوسَى بن عَلِي ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلاً اكْتَنَى بِأَبِي عِيسَى : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ عِيسَى لَا أَب لَه.

(۲۷۲۰۶) حضرت موسیٰ بن علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت علی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: کسی آدمی نے ابوعیسیٰ کنیت اختیار کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً عیسیٰ علیہ السلام کے والد نہیں تھے۔

(۲۷۲۰۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ عَبدِ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنُ حَفص ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ ابنًا لَه اكتَنَى بِأَبِي عِيسَى ، وَقَالَ :إِنَّ عِيسَى لَيسَ لَهُ أَب. (عبدالرزاق ۱۹۸۵۷)

(۲۷۲۰۷) حضرت اسلم ویٹھیے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ نے اپنے ایک بیٹے کو مارا جس نے ابو عیسیٰ کنیت اختیار کی اور فرمایا: یقیناً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کوئی والد نہیں تھے۔

(۲۲۸) ما ذُكِر فِي الضَّحِكِ و كثرتِهِ

ان روایات کا بیان جو ہنسنے اور کثرت سے ہنسنے کے متعلق ذکر کی گئیں

(۲۷۲۰۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَن حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : كَثْرَةُ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ. (بخاری ۲۵۳۔ ابن ماجه ۴۲۱۷)

(۲۷۲۰۸) حضرت حمید ویٹھیے فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ویٹھیے نے ارشاد فرمایا: زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔

(۲۷۲۰۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، عَن حَمَّادِ بنِ سَلَمَةَ ، عَن ثَابِتٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :ضَحِكُ الْمُؤْمِنِ غَفْلَةٌ مِنْ قَلْبِهِ.

(۲۷۲۰۹) حضرت ثابت ویٹھیے فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ویٹھیے نے ارشاد فرمایا: مومن کا ہنسنا اس کے دل کے غافل ہونے کی نشانی ہے۔

(۲۷۲۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن مِسْعَرٍ ، عَنْ عَوْنٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَضْحَكُ إلاَّ تَبَسُّمًا ، وَلاَ يَلْتَفِتُ إلاَّ مَعًا.

(۲۷۲۱۰) حضرت عون ویٹھیے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہنستے نہیں تھے مگر مسکرا کر اور متوجہ نہیں ہوتے تھے مگر مکمل طور پر۔

(۲۲۹) ما ذُكِر فِي القَائِلَةِ نِصف النَّهارِ

ان روایات کا بیان جو آدھے دن کے وقت قیلولہ کرنے کے بارے میں ذکر کی گئیں

(۲۷۲۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَن زَائِدَةَ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَن مُجَاهِدٍ قَالَ :بَلَغَ عُمَرَ ، أَنَّ عَامِلاً لَهُ لاَ يَقِيلُ ، فَكَتَبَ إلَيهِ عُمَرُ :قِلْ ، فَإِنِّي حُدِّثْتُ أَنَّ الشَّيْطَانَ لاَ يَقِيلُ ، قَالَ مُجَاهِدٌ :إنَّ الشَّيَاطِينَ لاَ يَقِيلُونَ.

(۲۷۲۱۱) حضرت مجاہد ویٹھیے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ کو خبر ملی کہ ان کا مقرر کردہ گورنر قیلولہ نہیں کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ نے اس کو خط لکھا: قیلولہ کیا کرو، اس لیے کہ مجھے بیان کیا گیا ہے کہ بے شک شیطان قیلولہ نہیں کرتا۔ حضرت مجاہد ویٹھیے نے فرمایا: بے شک شیاطین قیلولہ نہیں کرتے۔

(۲۷۲۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَوَكِيعٌ قَالَ :حدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ :حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

أَبِی لَیْلَی ، عَنْ خَوَّاتِ بْنِ جُبَیْرٍ وَکَانَ بَدْرِیًّا قَالَ : نَوْمُ أَوَّلِ النَّهَارِ خُرْقٌ ، وَأَوْسَطُهُ خُلُقٌ ، وَآخِرُهُ حُمْقٌ.

(۲۷۲۱۲) حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت خوات بن جبیر ؓ جو بدری صحابی ہیں انہوں نے ارشاد فرمایا: دن کے ابتدائی حصہ میں سونا بے وقوفی ہے اور دن کے درمیان میں سونا فطرت ہے اور دن کے آخری حصہ میں سونا حماقت ہے۔

(۲۷۲۱۳) حَدَّثَنَا عِیسَی بْنُ یُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ یَزِیدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ مَکْحُولٍ ، أَنَّهُ کَانَ یَکْرَهُ النَّوْمَ بَعْدَ الْعَصْرِ ، وَقَالَ : یَخَافُ عَلَی صَاحِبِهِ مِنْهُ الْوَسْوَاسَ.

(۲۷۲۱۳) حضرت عبد الرحمٰن بن یزید بن جابر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول ؒ عصر کے بعد سونے کو مکروہ سمجھتے تھے اور فرماتے: ایسا کرنے پر وسوسوں میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

(۲۳۰) فِی الرَّجُلِ ینبطِح علی وجهِهِ

اس آدمی کا بیان جو منہ کے بل اوندھا لیٹتا ہو

(۲۷۲۱٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِی سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ : مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ مُنْبَطِحٍ عَلَی بَطْنِهِ ، فَقَالَ : إِنَّ هَذِهِ ضَجْعَةٌ لاَ یُحِبُّهَا اللَّهُ.

(ترمذی ۲۷۶۸۔ احمد ۲۸۷)

(۲۷۲۱۴) حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر کسی آدمی کے پاس سے ہوا جو پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک یہ وہ لیٹنا ہے جسے اللہ پسند نہیں فرماتے۔

(۲۷۲۱٥) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَی قَالَ : حَدَّثَنَا شَیْبَانُ ، عَنْ یَحْیَی بْنِ أَبِی کَثِیرٍ ، عَنْ أَبِی سَلَمَةَ ، أَنَّ یَعِیشَ بْنَ قَیْسِ بْنِ طِخْفَةَ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِیهِ قَالَ : وَکَانَ أَبِی مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ ، قَالَ : بَیْنَا أَنَا نَائِمٌ عَلَی بَطْنِی مِنَ السَّحَرِ إِذْ دَفَعَنِی رَجُلٌ بِرِجْلِهِ فَقَالَ : هَذِهِ ضَجْعَةٌ یُبْغِضُهَا اللَّهُ ، فَرَفَعْتُ رَأْسِی فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. (ابو داؤد ۵۰۰۱۔ احمد ۴۲۹)

(۲۷۲۱۵) حضرت یعیش بن قیس بن طخفہ ؒ فرماتے ہیں کہ میرے والد اصحاب صفہ میں سے تھے وہ فرماتے ہیں کہ اس درمیان کہ میں صبح کے وقت پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا کہ اچانک کسی آدمی نے مجھے اپنی ٹانگ ماری اور فرمایا: یہ وہ لیٹنا جسے اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتے۔ آپ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔

(۲۳۱) ما قالوا فِیما یستحبّ أن یبدأ بِهِ مِن الکلامِ

مستحب ہے کہ کلام کی ابتدا ایسے کی جائے

(۲۷۲۱٦) حَدَّثَنَا یُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِیَادٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ کُلَیْبٍ ، عَنْ أَبِیهِ ، عَنْ

أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :کُلُّ خُطْبَةٍ لَیْسَ فِیهَا تَشَهُّدٌ کَالْیَدِ الْجَذْمَاءِ.

(ترمذی ۱۱۰۶۔ ابوداؤد ۴۸۰۸)

(۲۷۲۱۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ خطبہ جس میں کلمہ شہادت نہ ہو وہ مفلوج ہاتھ کی مانند ہے۔

(۲۷۲۱۷) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِی الْبُخْتَرِیِّ قَالَ :کُلُّ حَاجَةٍ لَیْسَ فِیهَا تَشَهُّدٌ فَهِیَ بَتْرَاءُ.

(۲۷۲۱۷) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالبختری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ ضرورت جس میں کلمہ شہادت نہ ہو تو وہ دم بریدہ ہے۔

(۲۷۲۱۸) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :سَمِعت حُمَیْدَ بْنَ هِلاَلٍ یقول :کُل خطبة لَیْسَ فِیهَا تَشَهُّدٌ فَهِیَ بَتْرَاءُ.

(۲۷۲۱۸) حضرت حماد بن سلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حمید بن ھلال رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ خطبہ جس میں کلمہ شہادت نہ ہو تو وہ دم بریدہ ہے۔

(۲۷۲۱۹) حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللهِ بْنُ مُوسَی ، عَنِ الأَوْزَاعِیِّ ، عَن قُرَّةَ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ، عَنْ أَبِی سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :کُلُّ کَلاَمٍ ذِی بَالٍ لاَ یُبْدَأُ فِیهِ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ ، فَهُوَ أَقْطَعُ.

(ابوداؤد ۴۸۰۷۔ احمد ۳۵۹)

(۲۷۲۱۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ شاندار کلام جس کی ابتدا الحمد للہ سے نہ کی جائے تو وہ نامکمل ہے۔

(۲۳۲) الغلام یشتدّ خلف الرّجلِ وهو راکِبٌ

جو بچہ آدمی کے پیچھے بھاگ رہا ہو اس حال میں کہ وہ سوار ہو

(۲۷۲۲۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُکَیْنٍ ، عَن حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِی الْمُهَزِّمِ ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ، أَنَّهُ رَأَی رَجُلاً یَشْتَدُّ خَلْفَهُ غُلاَمٌ فَقَالَ :احْمِلْهُ فَإِنَّهُ أَخُوك الْمُسْلِمُ ، وَرُوحُهُ مِثْلُ رُوحِك.

(۲۷۲۲۰) حضرت ابوالمھزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کسی آدمی کو دیکھا جس کے پیچھے ایک لڑکا بھاگ رہا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو بھی سوار کرلو۔ بے شک یہ تمہارا مسلمان بھائی ہے اور اس کی روح بھی تمہاری روح کی طرح ہے۔

(۲۷۲۲۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُکَیْنٍ ، عَنْ یُوسُفَ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ :رَأَیْتُ أَبَا جَعْفَرٍ رَاکِبًا عَلَی بَغْلٍ ، أَوْ بَغْلَةٍ مَعَهُ

غُلَامٌ يَمْشِي جَنْبَتيه.

(۲۷۲۲۱) حضرت یوسف بن مہاجر ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوجعفر ؒ کو دیکھا اس حال میں کہ وہ خچر یا خچرنی پر سوار تھے اور ان کے ساتھ ایک بچہ تھا جو ان کے دائیں بائیں جانب چل رہا تھا۔

(۲۳۳) فِي أدبِ اليتيمِ

یتیم بچہ کو ادب سکھانے کا بیان

(۲۷۲۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَن شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِي شُمَيْسَةُ ، قَالَتْ :سَمِعْت عَائِشَةَ ، وَسُئِلت عَنْ أَدَبِ الْيَتِيمِ فَقَالَتْ :إِنِّي لَأَضْرِبُ أَحَدَهُمْ حَتَّى يَنْبَسِطَ.

(۲۷۲۲۲) حضرت شمیسہ ؒ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ ؓ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ ان سے یتیم بچہ کو ادب سکھانے کے متعلق سوال کیا گیا؟ آپ ؓ نے فرمایا: بےشک میں ان میں سے کسی کو اتنا ماروں گی کہ وہ خوش ہو جائے۔

(۲۷۲۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ ، أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مِمَّ أَضْرِبُ يَتِيمِي ؟ قَالَ :اضْرِبْهُ مِمَّا كُنْت ضَارِبًا مِنْهُ وَلَدَكَ. (طبری ۲۶۰)

(۲۷۲۲۳) حضرت حسن عرنی ؒ فرماتے ہیں کسی صحابی ؓ نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: میں یتیم کو کس حد تک مار سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کو اتنا مارو جتنا تم اپنے بچہ کو مارتے ہو۔

(۲۷۲۲٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ ، أَنَّ أَبَاهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، أَوْ قَالَ :أَرْسِلَ مَوْلًى لَهُ وَأَنَا مَعَهُ يَسْأَلُهُ :مِمَّ يَضْرِبُ الرَّجُلُ يَتِيمَهُ ؟ قَالَ :مِمَّ يَضْرِبُ الرَّجُلُ وَلَدَهُ ، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ :وَسَأَلَ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ فَقَالَ مِثْلُ ذَلِكَ.

(۲۷۲۲۴) حضرت ابوجعفر خطمی ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے والد نے حضرت سعید بن مسیب ؒ سے سوال کیا یا یوں فرمایا: کہ انہوں نے اپنے غلام کو بھیجا اور میں ان کے ساتھ تھا کہ آدمی یتیم کو کس حد تک مار سکتا ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا: جتنا آدمی اپنے بچہ کو مار سکتا ہے۔ حضرت ابوجعفر ؒ فرماتے ہیں: کہ انہوں نے حضرت محمد بن کعب ؒ سے پوچھا: انہوں نے بھی یہی ارشاد فرمایا۔

(۲۳٤) فِي الرّجلِ يقول ما شاء اللّه وشاء فلانٌ

اس آدمی کا بیان جو یوں کہے: جو اللہ نے چاہا اور فلاں نے چاہا

(۲۷۲۲٥) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ :قَرَأْت كِتَابًا فِيهِ مَا شَاءَ اللَّهُ وَالأَمِيرُ فَقَالَ :مَا شَاءَ الأَمِيرُ بَعْدَ اللهِ.

(۲۷۲۲۵) حضرت ابن عون ویشیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ویشیلیہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں نے ایک کتاب پڑھی جس میں یوں لکھا تھا: جواللہ نے چاہا اور امیر نے ، آپ ویشیلیہ نے فرمایا: امیر نے اللہ کے بعد چاہا۔

(۲۷۲۲۶) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَقُولُوا :مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ فُلاَنٌ ، وَلَكِنْ قُولُوا :مَا شَاءَ اللَّهُ ، ثُمَّ شَاءَ فُلاَنٌ.

(ابو داؤد ۴۹۴۱۔ احمد ۳۸۴)

(۲۷۲۲۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یوں مت کہو: جواللہ نے چاہا اور فلاں نے چاہا، لیکن یوں کہہ لیا کرو جواللہ نے چاہا پھر فلاں نے چاہا۔

(۲۷۲۲۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الأَصَمِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَهُ بِبَعْضِ الْكَلاَمِ فَقَالَ :مَا شَاءَ اللَّهُ وَشِئْتَ ، فَقَالَ :جَعَلْتَنِي وَاللهِ عَدْلاً ، لاَ بَلْ مَا شَاءَ اللَّهُ. (ابن ماجه ۲۱۱۷۔ احمد ۲۱۴)

(۲۷۲۲۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا، اس نے کچھ بات بیان کی اور فرمایا: جواللہ نے چاہا اور آپ نے چاہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے مجھے اللہ کے برابر کردیا۔ نہیں بلکہ یوں کہو: جواللہ نے چاہا۔

(۲۳۵) ما يكره أن يظهر مِن جسدِ الرّجلِ

آدمی کے جسم کے جس حصہ کا ظاہر ہونا مکروہ ہے

(۲۷۲۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ زُرْعَةَ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ جَرْهَدٍ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَهُ فِي الْمَسْجِدِ وَعَلَيْهِ بُرْدَةٌ قَدِ انْكَشَفَ فَخِذُهُ فَقَالَ :إِنَّ الْفَخِذَ مِنَ الْعَوْرَةِ.

(ترمذی ۲۷۹۸۔ ابو داؤد ۴۰۱۰)

(۲۷۲۲۸) حضرت جرہد رضی اللہ عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں ان کو دیکھا اس حال میں کہ ان پر چادر تھی اور ان کی ران کھلی ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک ران ستر کا حصہ ہے۔

(۲۷۲۲۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ صَالِحٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ :قَالَ عُمَرُ :فَخِذُ الرَّجُلِ مِنَ الْعَوْرَةِ.

(۲۷۲۲۹) حضرت منصور ویشیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: آدمی کی ران ستر کا حصہ ہے۔

(۲۷۲۳۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :الْفَخِذُ مِنَ الْعَوْرَةِ.

(۲۷۲۳۰) حضرت مغیرہ ویشیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ویشیلیہ فرمایا کرتے تھے: ران ستر کا حصہ ہے۔

(۲۷۲۳۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ :خُرُوجُ الْفَخِذِ فِي الْمَسْجِدِ مِنَ الْعَوْرَةِ.

(۲۷۲۳۱) حضرت لیث ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ویشید نے ارشاد فرمایا: مسجد میں ران کا کھلنا ستر کا حصہ ہے۔

(۲۷۲۳۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :الْفَخِذُ مِنَ الْعَوْرَةِ. (ترمذی ۲۷۹۲۔ احمد ۲۷۵)

(۲۷۲۳۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ران ستر کا حصہ ہے۔

(۲۳٦) فِيما آخى النّبيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بينه وبينه

ان لوگوں کا بیان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا

(۲۷۲۳۳) حَدَّثَنَا جعفر بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَى بَيْنَ سَلْمَانَ ، وَأَبِي الدَّرْدَاءِ. (بخاری ۱۹۶۸۔ ترمذی ۲۴۱۳)

(۲۷۲۳۳) حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا۔

(۲۷۲۳٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَى بَيْنَ الزُّبَيْرِ وَبَيْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ. (ابن سعد ۱۰۲)

(۲۷۲۳۴) حضرت بشیر بن عبد الرحمٰن بن کعب بن مالک ویشید فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا۔

(۲۷۲۳۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ قَالَ :قَالَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَى بَيْنَ زَيْدٍ وحَمْزَةَ .

(۲۷۲۳۵) حضرت ابن ابی لیلیٰ ویشید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا۔

(۲۷۲۳٦) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَى بَيْنَ أَبِي طَلْحَةَ وَبَيْنَ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ. (حاکم ۲۶۸)

(۲۷۲۳۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا۔

(۲۷۲۳۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَى بَيْنَ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ وَالصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ.

(۲۷۲۳۷) حضرت شہر بن حوشب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا۔

(۲۷۲۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ ، أَنْتَ أَخِي وَصَاحِبِي. (ترمذی ۳۷۲۰۔ احمد ۲۳۰)

(۲۷۲۳۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم میرے بھائی اور میرے ساتھی ہو۔

(۲۷۲۳۹) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَى بَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ. (بخاری ۲۰۴۹۔ احمد ۲۷۱)

(۲۷۲۳۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا۔

(۲۳۷) فِي الرّجلِ يأخذ مِن مالِ أخِيهِ

اس آدمی کا بیان جو اپنے بھائی کا مال لے لے

(۲۷۲٤۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ :مَا تَرَكَ الرَّجُلُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ دِرْهَمِ صَدِيقِهِ.

(۲۷۲۴۰) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: آدمی نہیں چھوڑتا کہ وہ اپنے دوست کے دراہم لے لیتا ہے۔

(۲۷۲٤۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :لَقَدْ رَأَيْتنَا وَمَا الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ بِأَحَقَّ بِدِينَارِهِ ، وَلاَ دِرْهَمِهِ مِنْ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ.

(۲۷۲۴۱) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم نے خود کو دیکھا کہ مسلمان آدمی اپنے درہم اور دینار کا اپنے مسلمان بھائی سے زیادہ حق دار نہیں تھا۔

(۲۳۸) الرّجل يقول لِلرّجلِ لبّيك

جو آدمی دوسرے شخص کو کہے: لبیک (میں حاضر ہوں)

(۲۷۲٤۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ قَالَ :قَالَ لَهُ عَلْقَمَةُ :يَا أَبَا عَمْرٍو ، فَقَالَ : لَبَّيْكَ ، فَقَالَ لَهُ :عَلْقَمَةُ :لَبَّى يَدَيْكَ.

(۲۷۲۴۲) حضرت اسود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ رحمہ اللہ نے ان کو پکارا۔ اے ابو عمرو؟ آپ رحمہ اللہ نے کہا: لبیک: میں حاضر

ہوں۔ حضرت علقمہ ؒ نے آپ ؒ سے کہا: اپنے دونوں ہاتھ حاضر کرو۔

(۲۷۲٤۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَن مُغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ : كَانَ إِذَا دُعِيَ قَالَ :لَبَّي اللَّهَ ، وَلاَ يَقُولُ :لَبَّيْكَ.

(۲۷۲۴۳) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو وائل ؒ نے ارشاد فرمایا: جب کسی کو پکارا جائے تو وہ یوں کہے: اللہ نے مجھے حاضر کر دیا یوں نہ کہے: میں حاضر ہوں۔

(۳۳۹) فِي الرّجلِ يقيِّد غلامه

جن لوگوں نے یوں کہا اس آدمی کے بارے میں جو اپنے لڑکے کو مقید کر دے

(۲۷۲٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ يُوسُفَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ :قالُوا لِطاوُوس فِي عَبْدٍ لَهُ فَقَالَ : مَا لَهُ مَالٌ أكاتبه ، وَلاَ هُوَ صَالِحٌ فَأُزَوِّجُهُ ، وَكَانَ يَكْرَهُ الضَّرْبَ ، وَيَقُولُ :الْقَيْدُ.

(۲۷۲۴۴) حضرت سعد بن یوسف بن یعقوب ؒ فرماتے ہیں کہ چند لوگوں نے حضرت طاؤس ؒ سے اپنے کسی غلام کے متعلق عرض کیا: نہ تو اس کے پاس مال ہے کہ میں اس کو مکاتب بنادوں نہ ہی وہ نیک ہے کہ میں اس کی شادی کر دوں اور وہ شخص مارنے کو ناپسند کرتا تھا: آپ ؒ نے فرمایا: اس کو قید کر دو۔

(۲۷۲٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ فِي عُنُقِ غُلاَمِهِ الرَّايَةَ.

(۲۷۲۴۵) حضرت ابراہیم بن طہمان ؒ اپنے کسی شیخ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبد اللہ ؓ بچہ کی گردن میں طوق ڈالنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲۷۲٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ فِي عُنُقِ غُلاَمِهِ الْبَرَّايَةَ.

(۲۷۲۴۶) حضرت ہشام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی اپنے بچہ کی گردن میں طوق ڈالے۔

(۲۷۲٤۷) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُ قَالَ لِرَجُلٍ وَذَكَرَ امْرَأَتَهُ فَقَالَ :قَيِّدْهَا.

(۲۷۲۴۷) حضرت مسروق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ نے اس آدمی سے فرمایا: جس نے اپنی بیوی کا ذکر کیا تھا کہ تم اسے قید کر دو۔

(۲۷۲٤۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :سَلُوا اللَّهَ عِلْمًا نَافِعًا وَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عِلْمٍ لاَ يَنْفَعُ. (بخاری ۳۲۲۰۔ احمد ۲۳۰)

(۲۷۲۴۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ تم لوگ اللہ رب العزت سے نفع پہنچانے والے علم کا سوال کرو اور اللہ رب العزت کی پناہ مانگو ایسے علم سے جو نفع نہ پہنچائے۔

(۲۴۰) ما قالوا فِي كراهِيةِ العِرافةِ

نگران بننے کی کراہت کا بیان

(۲۷۲٤۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن شُعْبَةَ ، عَن غَالِبِ الْعَبْدِيِّ ، عَن رَجُلٍ مِنْ بَنِي نمير ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَوْ جَدِّ أَبِيهِ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ أَبِي يُقْرِئُك السَّلاَمَ ، قَالَ : عَلَيْك وَعَلَى أَبِيك السَّلاَمُ ، قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ قَوْمِي يُرِيدُونَ أَنْ يُعَرِّفُونِي ، قَالَ : لاَ بُدَّ مِنْ عَرِيفٍ ، وَالْعَرِيفُ فِي النَّارِ.

(۲۷۲۴۹) حضرت غالب عبدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ بنو نمیر کے ایک شخص اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے والد آپ کو سلام کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھ پر اور تیرے والد پر بھی سلام ہو۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری قوم چاہتی ہے کہ وہ مجھے نگران مقرر کردے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نگران لازمی ہے۔ اور نگران جہنم میں ہوگا۔

(۲۷۲۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي سَعِيد ، عَن رَجُلٍ لَمْ يَكُنْ يُسَمِّهِ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ : وَيْلٌ لِلْعُرَفَاءِ وَالنُّقَبَاءِ ، وَيْلٌ لِلأُمَنَاءِ ، وَدَّ أَحَدُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَوْ كَانَ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا. (احمد ۵۳۱۔ ابو یعلی ۶۱۸۹)

(۲۷۲۵۰) حضرت ابو سعید رحمہ اللہ کسی آدمی سے نقل کرتے ہیں جس کا انہوں نے نام بیان نہیں کیا۔ اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: منتظمین نگرانوں کے لیے ہلاکت ہے اور ان میں کوئی آرزو کرے گا کہ کاش وہ ثریا ستارے سے چمٹ جائے۔

(۲۷۲۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَن حَبِيبِ بْنِ حَيْدَةَ قَالَ : لأَنْ أُقْطَعَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكُونَ عَرِيفًا عَلَى عَشْرَةٍ سَنَةً.

(۲۷۲۵۱) حضرت عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حبیب بن حیدہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مجھے ٹکڑے ٹکڑے کردیا جائے یہ زیادہ پسندیدہ ہے اس سے کہ مجھے دس آدمیوں پر ایک سال کے لیے نگران مقرر کردیا جائے۔

(۲۷۲۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَلُولَ ، أَنَّهُ دَعَاهُ قَوْمُهُ لِيُعَرِّفُوهُ ، وَاخْتَارُوهُ لِذَلِكَ ، فَأَبَى وَامْتَنَعَ ، فَذَهَبَ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَشَاوَرَهُ وَاسْتَأْمَرَهُ فَقَالَ : لاَ تَعْرِفَنَّ عَلَيْهِمْ فَجَاؤُوا بِالْغَدْوَى فَلَمْ يَزَالُوا حَتَّى أَلْزَمُوهَا إِيَّاهُ ، فَذَهَبَ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَأَخْبَرَهُ ، أَنَّهُ قَدْ أُكْرِهَ فَقَالَ : أَوَّلُهَا شُفْعَةٌ وَأَوْسَطُهَا خِيَانَةٌ وَآخِرُهَا عَذَابُ النَّارِ.

(۲۷۲۵۲) حضرت عثمان بن حکیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عثمان رحمہ اللہ جو قبیلہ بنو سلول کے آدمی ہیں وہ فرماتے ہیں کہ

میری قوم نے مجھے بلایا تا کہ وہ مجھے نگران مقرر کریں اور اس عہدے کے لیے منتخب کریں۔ آپ رحمہ اللہ نے انکار کر دیا اور اس کو چھوڑ دیا۔ آپ رحمہ اللہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس گئے آپ نے ان سے مشورہ کیا اور ان کی رائے مانگی۔ انہوں نے فرمایا: تم ہرگز ان پر نگران مت بننا، وہ لوگ اگلی صبح پھر آپ رحمہ اللہ کے پاس آ گئے اور مسلسل اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے آپ رحمہ اللہ کو اس کے لیے مقرر کر دیا۔ آپ رحمہ اللہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور انہیں بتلایا کہ مجھے مجبور کر دیا گیا۔ اس پر انہوں نے فرمایا: اس کی ابتدا تو سفارش ہے اور اس کا درمیان خیانت ہے اور اس کی انتہاء جہنم کا عذاب ہے۔

(۲۷۲۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ غَالِبٍ قَالَ: إِنَّا لَجُلُوسٌ إِذْ رَجُلٌ دَخَلَ فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ ابْتَدَأَ قَوْمًا بِسَلَامٍ فَضَلَهُمْ بِعَشْرِ حَسَنَاتٍ ، وَقَالَ: بَعَثَنِي أَبِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَالَ : ائْتِهِ فَأَقْرِئْهُ السَّلَامَ ، وَقُلْ لَهُ هُوَ يَطْلُبُ إِلَيْكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُ الْعِرَافَةَ مِنْ بَعْدِهِ ، قَالَ : الْعِرَافَةُ حَقٌّ ، الْعِرَافَةُ حَقٌّ ، وَلَا بُدَّ مِنْ عُرَفَاءَ ، وَلَكِنَّ الْعَرِيفَ بِمَنْزِلَةٍ قَبِيحَةٍ. (ابو داؤد ۵۱۸۹۔ بزار ۸۰۸)

(۲۷۲۵۳) حضرت غالب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک آدمی داخل ہوا اور کہا کہ میرے دادا فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص لوگوں سے سلام میں پہل کرے تو وہ ان سے دس نیکیوں میں بڑھ جائے گا۔ راوی کہتے ہیں: میرے والد نے مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور فرمایا: کہ جا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کہو۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے بعد نگران مقرر فرما دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نگرانی و انتظام برحق ہے۔ نگرانی و انتظام برحق ہے۔ نگران بنانا ضروری ہے، لیکن نگران برے مرتبہ میں ہوگا۔

(۲۷۲۵٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ : حَدَّثَنَا قُرَّةُ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ : قَالَ أَبُو السَّوَّارِ : وَاللَّهِ لَوَدِدْتُ أَنَّ حَدَقَتِي فِي حِجْرِي مَكَانَ الْعِرَافَةِ.

(۲۷۲۵۴) حضرت حمید بن ھلال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو السوار رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! میں پسند کرتا ہوں کہ میری آنکھ کی سیاہی، میری آنکھ کے حلقہ میں پھیل جائے نگران بننے کے بجائے۔

(۲۷۲۵۵) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ قَالَ : حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ ، عَنِ الْمَهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ لِي : يَا مَهْرِيُّ ، لَا تَكُنْ جَابِيًا ، وَلَا عَرِيفًا ، وَلَا شُرْطِيًّا.

(۲۷۲۵۵) حضرت مہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے ارشاد فرمایا: اے مہری! تم مت بنو خراج وصول کرنے والا، نہ ہی نگران اور نہ ہی سپاہی۔

(۲٤۱) مَنْ رَخَّصَ فِي الْعِرَافَةِ
جس نے نگران بننے میں رخصت دی

(۲۷۲۵٦) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ : كَانَ عَبِيدَةُ عَرِيفَ قَوْمِهِ.

(۲۷۲۵۶) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبیدہ رحمہ اللہ اپنی قوم کے نگران تھے۔

(۲۷۲۵۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، عَنْ قُرَّةَ قَالَ : كَانَ أَبُو السَّوَّارِ عَرِيفًا فِي زَمَنِ الْحَجَّاجِ.

(۲۷۲۵۷) حضرت قرۃ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالسوار رحمہ اللہ حجاج کے زمانے میں نگران مقرر تھے۔

(۲۷۲۵۸) حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ مُضَرَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : لَمَّا وَلِيَ عُمَرُ الْخِلاَفَةَ فَرَضَ الْفَرَائِضَ ، وَدَوَّنَ الدَّوَاوِينَ ، وَعَرَّفَ الْعُرَفَاءَ ، قَالَ جَابِرٌ : فَعَرَّفَنِي عَلَى أَصْحَابِي.

(۲۷۲۵۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خلافت ملی تو آپ رضی اللہ عنہ نے حصے مقرر فرمائے اور دیوان مدون کروائے اور نگران مقرر کیے۔ حضرت جابر رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے میرے ساتھیوں پر نگران مقرر کیا۔

(۲۷۲۵۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ قَالَ : حدَّثَنَا يُونُسُ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ : رَأَيْتُ سَعِيد بْنَ وَهْب وَكَانَ عَرِيفَ قَوْمِهِ.

(۲۷۲۵۹) حضرت یونس بن ابی اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن وھب رحمہ اللہ کو دیکھا کہ وہ اپنی قوم کے نگران تھے۔

(۲۷۲۶۰) حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بن عَبْدِ العزيز ، عَنْ أَبِيهِ : كَانَ أَبُو السَّوَّارِ عَرِيفَ بَنِي عَدِيٍّ.

(۲۷۲۶۰) حضرت عبدالعزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالسوار رحمہ اللہ قبیلہ بنو عدی کے نگران تھے۔

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ

اقرا سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور
فون:042-7224228-7355743
فیکس:042-7221395

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝

مُصنّف ابن ابی شیبہ مترجم

مؤلف

الامام ابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبۃ العبسی الکوفی

المتوفی ۲۳۵ھ

جلد نمبر ۸

حدیث نمبر ۲۷۳۶۱ تا حدیث نمبر ۳۰۹۲۲

مترجم

مولانا محمد اویس سرور مدظلہ

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اردو بازار لاہور

وَمَا يَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰى ○ اِنۡ هُوَ اِلَّا وَحۡىٌ يُّوۡحٰى ○ سورہ نجم 4,3:27

مُصنّف ابنِ ابی شیبہ مترجم

جلد نمبر ۸

حدیث نمبر ۲۷۲۶۱ تا حدیث نمبر ۳۰۹۴۴

مؤلف

الامام ابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبۃ العبسی الکوفی

المتوفی ۲۳۵ھ

مترجم

مولانا محمد اویس سرور مدظلہ

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اِقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

نام کتاب: مصنف ابن ابی شیبہ مترجم (جلد نمبر ۸)

مترجم: مولانا محمد اویس سرور حفظہ اللہ

ناشر: مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

مطبع: خضر جاوید پرنٹرز لاہور

اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور
فون: 042-37224228-37355743

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرما دیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

تنبیہ

ہمارے ادارے کا نام بغیر ہماری تحریری اجازت بطور ملنے کا پتہ، ڈسٹری بیوٹر، ناشر یا تقسیم کنندگان وغیرہ میں نہ لکھا جائے۔ بصورت دیگر اس کی تمام تر ذمہ داری کتاب طبع کروانے والے پر ہوگی۔ ادارہ ہذا اس کا جواب دہ نہ ہوگا اور ایسا کرنے والے کے خلاف ادارہ قانونی کارروائی کا حق رکھتا ہے۔

اجمالی فہرست

جلد نمبر ۷

حدیث نمبر ۲۳۸۸۰ كِتَابُ الطِّبِّ

تا

حدیث نمبر ۲۷۲۶۰ كِتَابُ الأَدَبِ باب: مَنْ رَخَّصَ فِي الْعِرَافَةِ

جلد نمبر ۸

حدیث نمبر ۲۷۲۶۱ كِتَابُ الدِّيَاتِ

تا

حدیث نمبر ۳۰۹۴۴ كِتَابُ الْفَضَائِلِ وَالْقُرآنِ باب: فِي نَقْطِ الْمَصَاحِفِ

جلد نمبر ۹

حدیث نمبر ۳۰۹۴۵ كِتَابُ الْإِيمَانِ وَالرُّؤْيَا

تا

حدیث نمبر ۳۳۴۸۷ كتَابُ السِّيَرِ باب: مَا قَالُوا فِي الرَّجلِ يَسْتَشْهِد يغسّل أم لا ؟

جلد نمبر ۱۰

حدیث نمبر ۳۳۴۸۸ باب: مَنْ قَالَ يُغسّل الشَّهِيد

تا

حدیث نمبر ۳۶۸۸۲ كِتَابُ الزُّهد باب: مَا قَالُوا فِي الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ

جلد نمبر ۱۱

حدیث نمبر ۳۶۸۸۳ كِتَابُ الأَوَائِلِ تا حدیث نمبر ۳۹۰۹۸ كِتَابُ الْجَمَلِ

فہرست مضامین

کِتَابُ الدِّیَاتِ

کِتَابُ الحُدُودِ

كِتَابُ أَقْضِيَةِ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم

كِتَابُ الدُّعَاءِ

كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرآنِ

كِتَابُ الدِّيَاتِ

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ الْعَبْسِيُّ قَالَ:

(۲۷۲٦۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ قَتَلَهُ مَوْلَى بَنِي عَدِيٍّ بِالدِّيَةِ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا، وَفِيهِمْ نَزَلَتْ: ﴿وَمَا نَقَمُوا إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾. (ابو داؤد ۴۵۳۴۔ ترمذی ۱۳۸۸)

(۲۷۲٦۱) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے ایک آدمی کے بارے میں کہ جس نے "بنی عدی" کے غلام کو قتل کر دیا تھا بارہ ہزار دیت کا فیصلہ فرمایا اور انہیں کے بارے میں آیت کریمہ نازل ہوئی "وما نقموا...... الخ" اور انہوں نے کوئی عیب نہیں لگایا مگر اللہ اور اس کے رسول نے اپنے فضل اور مہربانی سے ان کو غنی کر دیا۔

(۲۷۲٦۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالدِّيَةُ ثَمَانُ مِئَةِ دِينَارٍ، فَخَشِيَ عُمَرُ مِنْ بَعْدِهِ، فَجَعَلَهَا اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفَ دِرْهَمٍ، أَوْ أَلْفَ دِينَارٍ.

(۲۷۲٦۲) حضرت مکحول نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اور دیت آٹھ سو "۸۰۰" دینار تھی۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے بعد خدشہ ہوا تو انہوں نے اس کو بارہ ہزار "۱۲۰۰۰" درہم یا ہزار "۱۰۰۰" دینار کر دیا۔

(۲۷۲٦۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ قَالَ: وَضَعَ عُمَرُ الدِّيَاتِ، فَوَضَعَ عَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَلْفَ دِينَارٍ، وَعَلَى أَهْلِ الْوَرِقِ عَشَرَةَ آلاَفٍ، وَعَلَى أَهْلِ الإِبِلِ مِئَةً مِنَ الإِبِلِ، وَعَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِئَتَيْ بَقَرَةٍ مُسِنَّةٍ، وَعَلَى أَهْلِ الشَّاةِ أَلْفَيْ شَاةٍ، وَعَلَى أَهْلِ الْحُلَلِ مِئَتَيْ حُلَّةٍ.

(۲۷۲٦۳) حضرت عبیدۃ السلمانی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے دیات کو مقرر فرمایا۔ تو سونے والوں پر ہزار "۱۰۰۰" دینار، اور چاندی والوں پر دس ہزار "۱۰۰۰۰" اور اونٹ والوں پر سو اونٹ، اور گائے والوں پر دو سو بڑی عمر والی گائے، اور بکری والوں پر دو ہزار

بکریاں، اور کپڑے والوں پر دو سو جوڑے مقرر کیے۔

(٢٧٢٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ الدِّيَةَ عَلَى النَّاسِ فِي أَمْوَالِهِمْ مَا كَانَتْ :عَلَى أَهْلِ الإِبِلِ مِئَةَ بَعِيرٍ ، وَعَلَى أَهْلِ الشَّاةِ أَلْفَيْ شَاةٍ ، وَعَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِئَتَيْ بَقَرَةٍ ، وَعَلَى أَهْلِ الْبُرُودِ مِئَتَيْ حُلَّةٍ ، قَالَ :وَقَدْ جَعَلَ عَلَى أَهْلِ الطَّعَامِ شَيْئًا لاَ أَحْفَظُهُ. (ابوداؤد ۴۵۳۱)

(۲۷۲۶۴) حضرت عطاء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں پر ان کے اموال میں دیت مقرر کی جو کہ اونٹ والوں پر سو "۱۰۰" اونٹ، اور بکری والوں پر دو ہزار بکریاں اور گائے والوں پر دو سو گائے اور کپڑے والوں پر دو سو جوڑے تھی۔ عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ نے اناج والوں پر بھی کوئی چیز مقرر کی تھی مجھے وہ یاد نہیں۔

(٢٧٢٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أُمَرَاءِ الأَجْنَادِ :إِنَّ الدِّيَةَ كَانَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِئَةَ بَعِيرٍ.

(۲۷۲۶۵) محمد بن عمرو نے فرمایا کہ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے امرائے اجناد کی طرف خط لکھا کہ:۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں دیت سو اونٹ تھی۔

(٢٧٢٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :دِيَةُ الْخَطَأِ مِئَةُ بَعِيرٍ ، فَمَنْ زَادَ بَعِيرًا فَهُوَ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ.

(۲۷۲۶۶) قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "قتل کی دیت سو اونٹ ہے، پس جس شخص نے ایک اونٹ زیادہ کیا تو وہ جاہلیت کے کام میں سے ہے۔

(٢٧٢٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ؛ أَنَّهُ جَعَلَ الدِّيَةَ مِئَةَ بَعِيرٍ ، وَقَوَّمَ كُلَّ بَعِيرٍ مِئَةً ، غَلَتْ ، أَوْ رَخُصَتْ ، فَأَخَذَ النَّاسُ بِهَا.

(۲۷۲۶۷) عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے سو اونٹ دیت مقرر کی اور ہر اونٹ کی قیمت سو "۱۰۰" ٹھہرائی، اونٹ چاہے گراں قیمت ہو یا سستا پھر لوگوں نے اسی کو اپنا لیا۔

(٢٧٢٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ ، وَزَيْدٍ ؛ أَنَّهُمْ قَالُوا :الدِّيَةُ مِئَةُ بَعِيرٍ.

(۲۷۲۶۸) علی اور عبداللہ اور زید رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ "دیت سو اونٹ ہے"

(٢٧٢٦٩) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :إِنِّي لأُسَبِّحُ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ أَلْفِ تَسْبِيحَةٍ ، قَدْرَ دِيَتِي ، أَوْ قَالَ :قَدْرَ دِيَتِهِ.

(۲۷۲۶۹) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اپنی دیت کے بقدر بارہ ہزار مرتبہ تسبیح روزانہ کرتا ہوں یا فرمایا اس کی دیت کے بقدر۔

(۲۷۲۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضَى بِالدِّيَةِ عَلَى أَهْلِ الْقُرَى اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا ، وَقَالَ : إِنَّ الزَّمَانَ يَخْتَلِفُ ، وَأَخَافُ عَلَيْكُمُ الْحُكَّامَ مِنْ بَعْدِي، فَلَيْسَ عَلَى أَهْلِ الْقُرَى زِيَادَةٌ فِي تَغْلِيظِ عَقْلٍ، وَلاَ الشَّهْرِ الْحَرَامِ، وَلاَ الْحُرْمَةِ، وَعَقْلُ أَهْلِ الْقُرَى فِيهِ تَغْلِيظٌ ، لاَ زِيَادَةَ فِيهِ.

(۲۷۲۷۰) عکرمہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے دیہاتیوں پر بارہ ہزار دیت کا فیصلہ کیا اور فرمایا کہ زمانہ بدل رہا ہے اور مجھے اپنے بعد تمہارے بارے میں حکام سے خدشہ ہے پس دیہات والوں پر دیت کا مغلظ کرنے میں کوئی زیادتی نہیں۔ اور نہ اشہر حرام اور نہ حرمت میں اور دیہاتیوں کی دیت میں تغلیظ ہے اس میں زیادتی نہیں ہے۔

(۲۷۲۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ؛ أَنَّ قَتَادَةَ رَجُلاً مِنْ بَنِي مُدْلِجٍ قَتَلَ ابْنَهُ ، فَأَخَذَ مِنْهُ عُمَرُ مِئَةً مِنَ الإِبِلِ : ثَلاَثِينَ حِقَّةً ، وَثَلاَثِينَ جَذَعَةً ، وَأَرْبَعِينَ خَلِفَةً.

(۲۷۲۷۱) حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ تحقیق قتادہ نے جو کہ بنی مدلج کا ایک آدمی تھا اپنے بیٹے کو قتل کر دیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے سو اونٹ لیے تیس حقہ (یعنی چوتھے سال میں چلنے والے) اور تیس جذعہ (پانچویں سال میں چلنے والے) اور چالیس حاملہ اونٹنیاں۔

(۲۷۲۷۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : خَطَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ ، فَقَامَ عَلَى دَرَجِ الْكَعْبَةِ ، فَقَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَ وَعْدَهُ ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ ، وَهَزَمَ الأَحْزَابَ وَحْدَهُ ، أَلاَ إِنَّ قَتِيلَ الْعَمْدِ الْخَطَأِ بِالسَّوْطِ ، أَوِ الْعَصَا فِيهِ الدِّيَةُ مُغَلَّظَةٌ : مِئَةٌ مِنَ الإِبِلِ ، أَرْبَعُونَ خَلِفَةً فِي بُطُونِهَا أَوْلاَدُهَا. (ابو داؤد ۴۵۳۶۔ احمد ۱۱)

(۲۷۲۷۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ والے دن خطبہ دیا پس آپ کعبہ کی سیڑھی پر کھڑے ہوئے پھر فرمایا "تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں کہ جس نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اور اپنے بندے کی مدد کی، اور تن تنہا گروہوں کو شکست دی خبردار تحقیق کوڑے یا چھڑی میں خطائے قصد کی وجہ سے قتل ہونے والے شخص میں دیت مغلظہ ہے یعنی سو اونٹ ہیں جس میں سے چالیس ایسی (حاملہ) اونٹنیاں ہیں کہ ان کی اولاد ان کے پیٹ میں ہو۔

(۲۷۲۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي أَسْنَانِ الإِبِلِ فِي الدِّيَةِ ، قَالَ : ثَلاَثُونَ خَلِفَةً ، وَثَلاَثُونَ جَذَعَةً ، وَعِشْرُونَ ابْنَةَ مَخَاضٍ ، وَعِشْرُونَ ابْنَةَ لَبُونٍ.

(۲۷۲۷۳) حضرت حسن رحمہ اللہ سے دیت کے حکم میں اونٹ کی عمروں کے بارے میں مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ تیس حاملہ، اور تیس سال میں چلنے والے، اور بیس دوسرے سال میں چلنے والے، اور بیس تیسرے سال میں چلنے والے۔

(٢٧٢٧٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ : كَانَ الزُّهْرِيُّ يَقُولُ : مِئَتَيْ بَقَرَةٍ ، أَوْ أَلْفَيْ شَاةٍ.

(۲۷۲۷۴) حضرت زہری ریشید فرمایا کرتے تھے کہ دوسو "۲۰۰" گائے یا دو ہزار بکریاں "۲۰۰۰"

(٢٧٢٧٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَى رَجُلاً بِمِئَةٍ مِنَ الإِبِلِ. (بخاری ٦٨٩٨۔ مسلم ١٢٩١)

(۲۷۲۷۵) حضرت سہل بن ابی حثمہ ریشید فرماتے ہیں کہ تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو سو اونٹ "خون بہا" دیا۔

(١) الرَّجُلُ تَجِبُ عَلَيْهِ الدِّيَةُ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْبَقَرِ ، أَوِ الْغَنَمِ

آدمی پر دیت واجب ہو جائے اور وہ گائے یا بکریوں کا مالک ہو

(٢٧٢٧٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : مِئَةٌ مِنَ الإِبِلِ ، أَوْ قِيمَتُهَا مِنْ غَيْرِهِ.

(۲۷۲۷۶) حضرت ابن طاؤس ریشید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سو اونٹ یا اس کی قیمت، اونٹ کے علاوہ کسی اور چیز سے۔

(٢٧٢٧٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : يُعْطِي أَهْلُ الإِبِلِ الإِبِلَ ، وَأَهْلُ الْبَقَرِ الْبَقَرَ ، وَأَهْلُ الشَّاءِ الشَّاءَ ، وَأَهْلُ الْوَرِقِ الْوَرِقَ.

(۲۷۲۷۷) حضرت شعبی ریشید فرماتے ہیں کہ اونٹ والے اونٹ، اور گائے والے گائے، اور بکری والے بکریاں اور چاندی والے چاندی دیں گے۔

(٢٧٢٧٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ عُمَرَ ، وَعُثْمَانَ قَوَّمَا الدِّيَةَ ، وَجَعَلاَ ذَلِكَ إِلَى الْمُعْطِي ، إِنْ شَاءَ فَالإِبِلُ ، وَإِنْ شَاءَ فَالْقِيمَةُ.

(۲۷۲۷۸) حضرت حسن ریشید سے مروی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ نے دیت کی قیمت لگائی اور اس کو دینے والے کی طرف سپرد کر دیا، اگر چاہے تو اونٹ دے اور چاہے تو قیمت دیدے۔

(٢٧٢٧٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ : إِنْ كَانَ الَّذِي أَصَابَهُ مِنَ الأَعْرَابِ ، فَدِيَتُهُ مِئَةٌ مِنَ الإِبِلِ ، لاَ يُكَلَّفُ الأَعْرَابِيُّ الذَّهَبَ ، وَلاَ الْوَرِقَ ، وَدِيَةُ الأَعْرَابِيِّ إِذَا أَصَابَهُ الأَعْرَابِيُّ مِئَةٌ مِنَ الإِبِلِ ، فَإِنْ لَمْ تَجِدِ الْعَاقِلَةُ إِبِلاً ، فَعَدْلُهَا مِنَ الشَّاءِ أَلْفَيْ شَاةٍ.

(۲۷۲۷۹) حضرت عمر بن عبد العزیز ریشید نے فرمایا کہ اگر قتل کا مرتکب اعرابی ہو تو اس کی دیت سو اونٹ ہیں، دیہاتی کو سونے اور چاندی کا مکلف نہیں بنایا جائے گا اور دیہاتی کو جب دیہاتی قتل کر دے تو اس کی دیت سو اونٹ ہیں، پس اگر رشتہ دار اونٹ نہ رکھتے ہوں تو اس کی مثل بکریوں میں سے دو ہزار ہیں۔

(٢٧٢٨٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس قَالَ : قَالَ أَبِي : يُعْطُونَ مِنْ أَيِّ صِنْفٍ كَانَ ،

بِقِيمَةِ الإِبِلِ يَوْمِئِذٍ مَا كَانَتْ ، إِنِ ارْتَفَعَتْ ، وَإِنِ انْخَفَضَتْ فَقِيمَتُهَا.

(۲۷۲۸۰) ابن طاؤس رحمہ اللہ کا قول ہے کہ میرے والد صاحب نے فرمایا کہ دیت کو اس دن کی اونٹوں کی قیمت کے حساب سے ادا کریں گے چاہے جتنی بھی ہو، چاہے کسی بھی نوع (بکری، گائے) وغیرہ سے ادا کریں، اگر اونٹوں کی قیمت زیادہ ہو اور اگر کم ہو تو اس نوع کی قیمت ادا کریں گے۔

(۲۷۲۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : إِنْ شَاءَ الْقَرَوِيُّ أَعْطَى مِئَةَ نَاقَةٍ ، أَوْ مِئَتَيْ بَقَرَةٍ ، أَوْ أَلْفَيْ شَاةٍ وَلَمْ يُعْطِ ذَهَبًا ؟ قَالَ : إِنْ شَاءَ أَعْطَى إِبِلاً وَلَمْ يُعْطِ ذَهَبًا.

قَالَ : وَقَالَ عَطَاءٌ : كَانَ يُقَالُ : عَلَى أَهْلِ الإِبِلِ إِبِلٌ ، وَعَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ بَقَرٌ ، وَعَلَى أَهْلِ الشَّاءِ شَاءٌ.

(۲۷۲۸۱) ابن جریج رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ میں نے عطاء رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ دیہاتی اگر چاہے تو سو اونٹ یا دو سو گائے یا دو ہزار بکریاں دیدے اور سونا نہ دے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ چاہے تو اونٹ دے دے اور سونا نہ دے۔

ابن جریج کا ارشاد ہے کہ عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا کہ کہا جاتا تھا ''اونٹ والوں پر اونٹ، اور گائے والوں پر گائے اور بکری والوں پر بکریاں ہیں۔

(۲۷۲۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ أَبِي الْمُخَارِقِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِنْ شَاءَ صَاحِبُ الْبَقَرِ وَالشَّاءِ أَعْطَى الإِبِلَ.

(۲۷۲۸۲) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ گائے اور بکریوں والے اگر چاہیں تو اونٹ بھی دے سکتے ہیں۔

(۲۷۲۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ : قَالَ أَبُو بَكْرٍ : مَنْ كَانَ عَقْلُهُ فِي الشَّاءِ ، فَكُلُّ بَعِيرٍ بِعِشْرِينَ شَاةً ، وَمَنْ كَانَ عَقْلُهُ الْبَقَرِ ، فَكُلُّ بَعِيرٍ بِبَقَرَتَيْنِ.

(۲۷۲۸۳) ابوبکر رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جس کی دیت بکریوں کی صورت میں ہو تو ایک اونٹ بیس بکریوں کے برابر، اور جس کی دیت گائے کی صورت میں ہو تو ہر اونٹ دو گائے کے برابر ہوگا۔

(۲) دِيَةُ الْخَطَأِ ، كَمْ هِيَ ؟
قتل خطاء کی دیت کتنی ہے؟

(۲۷۲۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ خِشْفٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ : دِيَةُ الْخَطَأِ أَخْمَاسًا : عِشْرُونَ حِقَّةً ، وَعِشْرُونَ جَذَعَةً ، وَعِشْرُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ ، وَعِشْرُونَ بَنُو لَبُونٍ ، وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ. (ترمذی ۱۳۸۶۔ دارقطنی ۱۷۵)

(۲۷۲۸۴) عبداللہ رضی اللہ عنہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد منقول ہے کہ قتل خطا کی دیت پانچ حصوں میں ہوگی۔ بیس حصہ یعنی چوتھے سال

میں چلنے والی اونٹنیاں، اور بیس پانچویں سال میں چلنے والی اونٹنیاں، اور بیس تیسرے میں اور بیس تیسرے سال میں چلنے والے اونٹ، اور بیس دوسرے سال میں چلنے والی اونٹنیاں۔

(٢٧٢٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ قَالَ : فِي الْخَطَأ أَخْمَاسًا : عِشْرُونَ حِقَّةً ، وَعِشْرُونَ جَذَعَةً ، وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ ، وَعِشْرُونَ بَنُو مَخَاضٍ ، وَعِشْرُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ.

(۲۷۲۸۵) عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قتل خطا میں دیت پانچ حصوں میں ہوگی بیس چوتھے سال میں چلنے والی اونٹنیاں اور بیس پانچویں اور بیس دوسرے میں چلنے والی اونٹنیاں اور بیس دوسرے سال میں چلنے والے اونٹ، اور بیس تیسرے سال میں چلنے والی اونٹنیاں۔

(٢٧٢٨٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، مِثْلَهُ.

(۲۷۲۸۶) ابراہیم رحمہ اللہ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

(٢٧٢٨٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ (ح) وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ فِي الْخَطَأ أَرْبَاعًا : خَمْسٌ وَعِشْرُونَ حِقَّةً ، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ جَذَعَةً ، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ ابْنَةَ لَبُونٍ ، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ.

(۲۷۲۸۷) علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ قتل خطا میں دیت چار حصوں میں ہوگی۔ پچیس چوتھے سال والی، اور پچیس پانچویں سال والی، اور پچیس تیسرے سال والی اور پچیس دوسرے سال والی۔

(٢٧٢٨٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ ، وَعَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُمَا قَالاَ : دِيَةُ الْخَطَأ أَخْمَاسًا.

(۲۷۲۸۸) عمر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قتل خطا کی دیت پانچ حصوں میں ہوگی۔

(٢٧٢٨٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ (ح) وَعَنْ عَبْدِ رَبِّهِ ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ ، عَنْ عُثْمَانَ ، وَزَيْدٍ ، قَالاَ : فِي الْخَطَأ ثَلاَثُونَ جَذَعَةً ، وَثَلاَثُونَ بَنَاتُ لَبُونٍ ، وَعِشْرُونَ بَنُو لَبُونٍ ، وَعِشْرُونَ بَنْتُ مَخَاضٍ.

(۲۷۲۸۹) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قتل خطا میں تیس سال میں چلنے والے اونٹ، اور بیس دوسرے میں چلنے والی اونٹنیاں ہیں۔

(٢٧٢٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ زَيْدٍ ؛ فِي دِيَةِ الْخَطَأ : ثَلاَثُونَ جَذَعَةً ، وَثَلاَثُونَ حِقَّةً ، وَعِشْرُونَ بَنُو لَبُونٍ ، وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ.

(۲۷۲۹۰) زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قتل خطا کی دیت میں تیس پانچویں سال میں چلنے والی اونٹنیاں، اور تیس چوتھے سال میں چلنے والی، اور بیس تیسرے سال میں چلنے والے اونٹ، اور بیس دوسرے سال میں چلنے والی اونٹنیاں ہیں۔

(۲۷۲۹۱) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :دِيَةُ الْخَطَأِ أَخْمَاسًا.

(۲۷۲۹۱) حسن ؒ سے مروی ہے کہ قتل خطا کی دیت پانچ حصوں میں ہوگی۔

(۳) دِيَةُ شِبْهِ الْعَمْدِ، كَمْ هِيَ ؟

شبہ عمد کی دیت کتنی ہے؟

(۲۷۲۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، وَالأَسْوَدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :شِبْهُ الْعَمْدِ أَرْبَاعًا: خَمْسٌ وَعِشْرُونَ حِقَّةً، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ جَذَعَةً، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتُ مَخَاضٍ، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتُ لَبُونٍ.

(۲۷۲۹۲) عبداللہ ؓ نے فرمایا کہ قتل شبہ عمد کی دیت کے چار حصص کیے جائیں گے، پچیس چوتھے سال میں چلنے والی اونٹنیاں، اور پچیس پانچویں سال میں چلنے والی اور پچیس دوسرے سال میں چلنے والی اونٹنیاں۔

(۲۷۲۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَقُولُ :فِي شِبْهِ الْعَمْدِ أَرْبَاعًا : خَمْسٌ وَعِشْرُونَ جَذَعَةً ، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ حِقَّةً ، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتُ لَبُونٍ ، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتُ مَخَاضٍ.

(۲۷۲۹۳) ابن مسعود ؓ فرماتے تھے کہ قتل شبہ عمد میں دیت چار حصوں میں ہوگی۔ پچیس جذعے یعنی پانچویں سال میں چلنے والی اونٹنیاں، اور پچیس چوتھے سال میں چلنے والی، پچیس تیسرے اور پچیس دوسرے سال میں چلنے والی اونٹنیاں ہوں گی۔

(۲۷۲۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ قَالَ :فِي شِبْهِ الْعَمْدِ ثَلاَثُونَ جَذَعَةً ، وَثَلاَثُونَ حِقَّةً ، وَأَرْبَعُونَ مَا بَيْنَ ثَنِيَّةٍ إِلَى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَةٌ.

(۲۷۲۹۴) عمر ؓ نے قتل شبہ عمد کے بارے میں فرمایا کہ تیس پانچویں سال میں چلنے والی، اور تیس چوتھے سال میں چلنے والی، اور چالیس ایسی اونٹنیاں ہوں گی کہ جن کی عمر چھ اور سات سال کے درمیان ہو اور وہ ساری کی ساری بچہ جننے کی صلاحیت رکھتی ہوں۔

(۲۷۲۹٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :فِي شِبْهِ الْعَمْدِ ثَلاَثٌ وَثَلاَثُونَ حِقَّةً ، وَثَلاَثٌ وَثَلاَثُونَ جَذَعَةً ، وَأَرْبَعٌ وَثَلاَثُونَ ثَنِيَّةً إِلَى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَةٌ.

(۲۷۲۹۵) علی ؓ نے فرمایا کہ قتل شبہ عمد میں تینتیس چوتھے سال والی اونٹنیاں اور تینتیس پانچویں سال والی، اور چونتیس ایسی اونٹنیاں کہ جن کی عمر چھ سات سال کے درمیان ہو اور تمام کی تمام بچہ جننے کی صلاحیت رکھتی ہوں۔

(۲۷۲۹٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ (ح) وَعَنْ عَبْدِ رَبِّهِ ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ ، وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ ، قَالاَ :فِي الْمُغَلَّظَةِ أَرْبَعُونَ جَذَعَةً خَلِفَةً ، وَثَلاَثُونَ حِقَّةً ، وَثَلاَثُونَ

بَنَاتِ لَبُونٍ.

(۲۷۲۹۶) عثمان رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دیت مغلظہ میں چالیس پانچویں سال میں، اور تمیں چوتھے سال میں اور تمیں تیسرے سال میں چلنے والی اونٹنیاں دی جائیں گی۔

(۲۷۲۹۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَانَ أَبُو مُوسَى ، وَالْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ ،يَقُولاَنِ :فِي الْمُغَلَّظَةِ مِنَ الدِّيَةِ ثَلاَثُونَ حِقَّةً ، وَثَلاَثُونَ جَذَعَةً ، وَأَرْبَعُونَ ثَنِيَّةً إِلَى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَةٌ.

(۲۷۲۹۷) ابوموسیٰ اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ دیت مغلظہ میں تین چوتھے سال والی، اور تمیں پانچویں سال میں چلنے والی اور چالیس ایسی اونٹنیاں کہ جن کی عمر چھ سے سات سال کے درمیان ہو اور تمام کی تمام بچہ جننے کی صلاحیت رکھتی ہوں دی جائیں گی۔

(۲۷۲۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :كَانَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَقُولُ :فِي شِبْهِ الْعَمْدِ : ثَلاَثُونَ حِقَّةً ، وَثَلاَثُونَ جَذَعَةً ، وَأَرْبَعُونَ مَا بَيْنَ ثَنِيَّةٍ إِلَى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَةٌ ،
وَكَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ :فِي شِبْهِ الْعَمْدِ :ثَلاَثٌ وَثَلاَثُونَ حِقَّةً ، وَثَلاَثٌ وَثَلاَثُونَ جَذَعَةً ، وَأَرْبَعٌ وَثَلاَثُونَ مَا بَيْنَ ثَنِيَّةٍ إِلَى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَةٌ.

(۲۷۲۹۸) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قتل شبہ عمد میں تمیں چوتھے سال والی، اور تمیں پانچویں سال میں چلنے والی، اور چالیس ایسی اونٹنیاں کہ جن کی عمر چھ اور سات سال کے درمیان ہو اور ان میں سے ہر ایک بانجھ نہ ہو، دی جائیں گی۔ اور علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ شبہ عمد میں تینتیس چوتھے سال والی اور تینتیس پانچویں سال والی اور چونتیس ایسی اونٹنیاں کہ ان کی عمر چھ اور سات سال کے درمیان ہو اور ہر ایک ان میں سے بانجھ نہ ہو، دی جائیں گی۔

(۲۷۲۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَامِرٍ ، وَالْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ، وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالُوا :شِبْهُ الْعَمْدِ تُغَلَّظُ عَلَيْهِمُ الدِّيَةُ فِي أَسْنَانِ الإِبِلِ.

(۲۷۲۹۹) حضرت عمر، حسن، ابن سیرین اور عمرو بن دینار رحمہم اللہ نے فرمایا کہ قتل شبہ عمد میں قاتل اور اس کے رشتہ داروں پر اونٹوں کی عمروں کے صورت میں دیت کو سخت کیا جائے گا۔

(۲۷۳۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :شِبْهُ الْعَمْدِ ؛ الضَّرْبَةُ بِالْخَشَبَةِ ، أَوِ الْقَذْفَةُ بِالْحَجَرِ الْعَظِيمِ ، وَالدِّيَةُ أَثْلاَثٌ :ثُلُثٌ حِقَاقٌ ، وَثُلُثٌ جِذَاعٌ ، وَثُلُثٌ مَا بَيْنَ ثَنِيَّةٍ إِلَى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَةٌ.

(۲۷۳۰۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لکڑی کے ساتھ مارنا یا کسی بڑے پتھر کو پھینکنا یہ قتل شبہ عمد ہے اور اس کی دیت تین حصوں میں ہوگی، ایک تہائی چوتھے سال میں چلنے والی اونٹنیاں، اور ایک تہائی پانچویں سال میں چلنے والی، اور ایک تہائی ایسی اونٹنیاں کہ جن کی

عمر چھ اور سات سال کے درمیان ہو اور سب کی سب بچہ جننے کی صلاحیت رکھتی ہوں۔

(۲۷۳۰۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قَالَ عَطَاءٌ :تُغَلَّظُ الدِّيَةُ فِي شِبْهِ الْعَمْدِ ، وَلاَ يُقْتَلُ بِهِ.

(۲۷۳۰۱) حضرت عطاء ویشیئ نے فرمایا ہے کہ قتل شبہ عمد میں دیت مغلظہ ہوگی اور اس کی وجہ سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔

(۲۷۳۰۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :مَا تَغْلِيظُ الإِبِلِ ؟ قَالَ :أَرْبَعُونَ خَلِفَةً ، وَثَلاَثُونَ حِقَّةً ، وَثَلاَثُونَ جَذَعَةً.

(۲۷۳۰۲) حضرت ابن جریج ویشیئ نے فرمایا ہے کہ عطاء ویشیئ سے دریافت کیا کہ دیت کا مغلظہ کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ چالیس قابل حمل اور تیس چوتھے سال میں چلنے والی اونٹنیاں اور تیس پانچویں سال میں چلنے والی۔

(۲۷۳۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي التَّغْلِيظِ :أَرْبَعُونَ ثَنِيَّةً إِلَى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَةٌ ، وَثَلاَثُونَ حِقَّةً وَثَلاَثُونَ بِنْتُ مَخَاضٍ.

(۲۷۳۰۳) حضرت حسن ویشیئ سے مروی ہے کہ دیت مغلظہ میں چالیس ایسی اونٹنیاں کہ جن کی عمر چھ اور سات سال کے درمیان ہو اور تمام قابل حمل ہوں دی جائیں گی اور تیس چوتھے سال والی، اور تیس دوسرے سال والی دی جائیں گی۔

(۲۷۳۰٤) حَدَّثَنَا أبو خالد ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :إِنَّمَا التَّغْلِيظُ فِي شِبْهِ الْعَمْدِ فِي أَسْنَانِ الإِبِلِ.

(۲۷۳۰۴) حضرت عطاء ویشیئ نے فرمایا ہے کہ قتل شبہ عمد میں تغلیظ (یعنی سختی) اونٹوں کی عمروں کی صورت میں ہوگی۔

(٤) شِبْهُ الْعَمْدِ، مَا هُوَ ؟

قتل شبہ عمد کیا ہے؟

(۲۷۳۰٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ:شِبْهُ الْعَمْدِ بِالْحَجَرِ الْعَظِيمِ وَالْعَصَا.

(۲۷۳۰۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ قتل شبہ عمد بڑے پتھر اور چھڑی کے ذریعہ قتل کرنا ہے۔

(۲۷۳۰٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَتِيلُ السَّوْطِ وَالْعَصَا شِبْهُ عَمْدٍ. (ابوداؤد ۴۵۳۵۔ احمد ۱۶۴)

(۲۷۳۰۶) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے آپ کا ارشاد منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوڑے اور چھڑی کی وجہ سے مرنے والا شخص قتل شبہ عمد میں داخل ہے۔

(۲۷۳۰۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَحَكَمٍ ، وَحَمَّادٍ ، قَالُوا :مَا أُصِيبَ بِهِ مِنْ حَجَرٍ ، أَوْ سَوْطٍ ، أَوْ عَصًا فَأَتَى عَلَى النَّفْسِ ، فَهُوَ شِبْهُ الْعَمْدِ ، وَفِيهِ الدِّيَةُ مُغَلَّظَةٌ.

(۲۷۳۰۷) حضرت شعبی، حکم اور حماد ؒ نے فرمایا کہ جو شخص پتھر، کوڑے یا چھڑی کے ذریعہ تکلیف دیا گیا پھر وہ مر گیا تو یہ قتل شبہ عمد

ہے اور اس میں دیت مغلظہ ہے۔

(۲۷۳۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : شِبْهُ الْعَمْدِ كُلُّ شَيْءٍ يُعْمَدُ بِهِ بِغَيْرِ حَدِيدٍ ، وَلاَ يَكُونُ شِبْهُ الْعَمْدِ إِلاَّ فِي النَّفْسِ ، وَلاَ يَكُونُ دُونَ النَّفْسِ.

(۲۷۳۰۸) حضرت ابراہیم ویشید کا ارشاد ہے کہ لوہے کے علاوہ کسی بھی چیز سے مارنے کا قصد کیا جائے تو یہ شبہ عمد ہے، اور شبہ عمد صرف نفس (یعنی جان) میں ہی ہوتا ہے۔ مادون النفس میں شبہ عمد نہیں ہوتا۔

(۲۷۳۰۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مَا كَانَ مِنْ قَتْلٍ بِغَيْرِ سِلاَحٍ ، فَهُوَ شِبْهُ الْعَمْدِ ، وَفِيهِ الدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ.

(۲۷۳۰۹) حضرت ابراہیم ویشید سے مروی ہے کہ بغیر اسلحہ کے جو قتل ہو وہ شبہ عمد میں داخل ہے، اور اس میں دیت رشتہ داروں پر لازم ہوتی ہے۔

(۲۷۳۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : شِبْهُ الْعَمْدِ أَنْ يَضْرِبَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي الثَّأْرِ يَكُونُ بَيْنَهُمَا ، وَلاَ يُرِيدُ قَتْلَهُ ، فَيَمْرَضُ مِنْ ذَلِكَ فَيَمُوتُ.

(۲۷۳۱۰) حضرت زہری ویشید نے فرمایا ہے کہ قتل شبہ عمد یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کو اپنے درمیان ہونے والے کسی جرم کی پاداش میں مارے لیکن اس کے قتل کا ارادہ نہ رکھتا ہو، پھر وہ آدمی اسی ضرب کی وجہ سے بیمار ہو جائے اور مر جائے۔

(۵) فِي الْخَطَأِ ، مَا هُوَ ؟

قتل خطاء کیا ہے؟

(۲۷۳۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي عَازِبٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُلُّ شَيْءٍ خَطَأٌ إِلاَّ السَّيْفَ ، وَلِكُلِّ خَطَأٍ أَرْشٌ.

(احمد ۲۷۵۔ بزار ۳۲۲۴)

(۲۷۳۱۱) حضرت نعمان بشیر وٹاٹھ کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تلوار کے علاوہ باقی تمام چیزیں خطا ہیں اور ہر خطا پر تاوان ہے۔

(۲۷۳۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الْخَطَأُ أَنْ تُرِيدَ الشَّيْءَ ، فَتُصِيبُ غَيْرَهُ.

(۲۷۳۱۲) حضرت ابراہیم ویشید نے فرمایا کہ "خطا" یہ ہے کہ تو کسی ایک چیز کو مارنے کا ارادہ رکھتا ہو اور (غلطی سے) کسی دوسری چیز کو مار ڈالے۔

(۲۷۳۱۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: الْخَطَأُ أَنْ تُصِيبَ الإِنْسَانَ، وَلاَ تُرِيدُهُ، فَذَلِكَ عَلَى الْعَاقِلَةِ.

(۲۷۳۱۳) حضرت ابراہیم ؒ کا ارشاد ہے کہ ''خطا'' یہ ہے کہ تو کسی انسان کو مار ڈالے حالانکہ تیرا اس کو مارنے کا ارادہ نہ ہو، پس یہ تاوان رشتہ داروں پر ہوگا۔

(۶) فِي الْمُوضِحَةِ، كَمْ فِيهَا ؟

(۲۷۳۱٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الأَسَدِيِّ ، قَالَ : شَهِدْتُ شُرَيْحًا قَضَى فِي مُوضِحَةٍ بِخَمْسٍ مِئَةِ دِرْهَمٍ.

(۲۷۳۱۴) حضرت ابوحمزہ اسدی ؒ کا ارشاد ہے کہ میں شریح ؒ کے پاس حاضر ہوا انہوں نے ایسے سر کے زخم کے بارے میں کہ جس میں ہڈی ظاہر ہو، پانچ سو درہم کا فیصلہ کیا۔

(۲۷۳۱۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ الدَّيْلَمِ ، قَالَ : أَتَيْتُ شُرَيْحًا فِي مُوضِحَةٍ ، فَقَضَى فِيهَا بِخَمْسِ قَلاَئِصَ.

(۲۷۳۱۵) حضرت حکیم بن الدیلم کا ارشاد ہے کہ میں شریح کے پاس سر اور چہرہ کے ایسے زخم کے بارے میں کہ جس میں ہڈی نظر آ رہی ہو مقدمہ لے کر آیا تو انہوں نے اس میں پانچ جوان اونٹوں کا فیصلہ کیا۔

(۲۷۳۱٦) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ شَيْبَةَ بْنِ مُسَاوِرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْمُوضِحَةِ بِخَمْسٍ مِنَ الإِبِلِ ، وَلَمْ يَقْضِ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ.

(عبدالرزاق ۱۷۳۱۶)

(۲۷۳۱۶) حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے چہرہ کے ایسے زخم کے بارے میں کہ جس میں ہڈی ظاہر ہو پانچ اونٹوں کا فیصلہ کیا، اور اس کے علاوہ کسی اور چیز میں یہ فیصلہ نہیں کیا۔

(۲۷۳۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسًا خَمْسًا. (ابوداؤد ۴۵۵۵۔ ترمذی ۱۳۹۰)

(۲۷۳۱۷) حضرت عمرو بن شعیب ؒ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سر کے ایسے زخم کے بارے میں کہ جس میں ہڈی نظر آئے پانچ پانچ اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۷۳۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْمُوضِحَةِ بِخَمْسٍ مِنَ الإِبِلِ ، وَلَمْ يَقْضِ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ..

(۲۷۳۱۸) حضرت مکحول ؒ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے سر اور چہرہ کے ایسے زخم میں کہ جس میں ہڈی نظر آئے پانچ اونٹوں کا فیصلہ فرمایا، اور اس کے سوا کسی اور چیز میں یہ فیصلہ نہیں فرمایا۔

(۲۷۳۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْمُوضِحَةِ فَصَاعِدًا ، فَجَعَلَ فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسًا مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۳۱۹) حضرت مکحول رحمہ اللہ سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اور چہرہ کے ہڈی ظاہر ہونے والے زخم اور اس سے زیادہ زخم کے بارے میں فیصلہ فرمایا تو ہڈی کے ظاہر ہونے والے زخم میں پانچ اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۷۳۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ ، قَالاَ : فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۳۲۰) حضرت علی اور عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ سر اور چہرہ کے ہڈی کے ظاہر ہونے والے زخم میں پانچ اونٹ ہیں۔

(۲۷۳۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۳۲۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ سر اور چہرے کا ایسا زخم کہ جس میں ہڈی ظاہر ہو اس میں پانچ اونٹ ہیں۔

(۲۷۳۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ : فِيهَا خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۳۲۲) حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس میں پانچ اونٹ ہیں۔

(۲۷۳۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسُ فَرَائِضَ.

(۲۷۳۲۳) حضرت حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ہڈی کے ظاہر ہونے والے سر اور چہرے کے زخم میں پانچ اونٹ ہیں۔

(۲۷۳۲۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ ، أَوْ عَدْلُ ذَلِكَ مِنَ الذَّهَبِ أَوِ الْوَرِقِ.

(۲۷۳۲۴) حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے فرمایا کہ سر اور چہرہ کے ہڈی ظاہر ہونے والے زخم میں پانچ اونٹ یا ان کے برابر سونا یا چاندی ہے۔

(۲۷۳۲۵) حَدَّثَنَا يحيى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، قَالاَ : فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۳۲۵) حضرت حکم اور حماد رحمہما اللہ کا ارشاد ہے کہ سر اور چہرہ کے ہڈی کے ظاہر ہونے والے زخم میں پانچ اونٹ ہیں۔

(۲۷۳۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۳۲۶) حضرت طاؤس رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سر اور چہرہ کے ہڈی ظاہر ہونے والے زخم میں پانچ اونٹ ہیں۔

(۲۷۳۲۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ. (ابو داؤد ۴۵۵۔ ترمذی ۱۳۹۰)

(۲۷۳۲۷) حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سر اور چہرہ کا وہ زخم کہ جس میں ہڈی ظاہر ہو جائے پانچ اونٹ ہیں۔

(۲۷۳۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ.

(۲۷۳۲۸) آل عمر کے آدمیوں میں سے کسی کا ارشاد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سر اور چہرہ کے ایسے زخم کہ جس میں ہڈی واضح ہو جائے پانچ اونٹ ہیں۔

(۲۷۳۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، قَالَ :كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ :أَنْ لاَ يُزَادَ فِي الْمُوضِحَةِ عَلَى خَمْسِينَ دِينَارًا ، قَالَ خَالِدٌ :يُرِيدُ الْمُوضِحَةَ فِي الْوَجْهِ.

(۲۷۳۲۹) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے خط لکھا کہ ہڈی نظر آنے والے زخم میں پچاس دینار سے زیادہ دیت نہ رکھی جائے۔ خالد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ عمر بن عبد العزیز کی اس سے مراد چہرے میں ہڈی نظر آنے والا زخم تھا۔

(۲۷۳۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۳۳۰) حضرت عطاء رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ ایسا چہرے اور سر کا زخم کہ جس میں ہڈی نظر آ جائے پانچ اونٹ ہیں۔

(۷) إِبِلُ الْمُوضِحَةِ ، مَا هِيَ ؟

(۲۷۳۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ أَرْبَاعًا :رُبُعٌ جِذَاعٌ ، وَرُبُعٌ حِقَاقٌ ، وَرُبُعٌ بَنَاتُ لَبُونٍ ، وَرُبُعٌ بَنَاتُ مَخَاضٍ.

(۲۷۳۳۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ایسا سر اور چہرے کا زخم کہ جس میں ہڈی واضح ہو جائے پانچ اونٹ چار حصوں میں کر کے دیے جائیں، ایک چوتھائی پانچویں سال میں چلنے والے اور ایک چوتھائی چوتھے سال میں چلنے والے اور ایک چوتھائی تیسرے سال میں چلنے والے اور ایک چوتھائی دوسرے سال میں چلنے والے اونٹ ہوں گے۔

(۲۷۳۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ ، قَالَ :فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ أَخْمَاسًا.

(۲۷۳۳۲) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ سر اور چہرہ کے ایسے زخم میں کہ جس میں ہڈی واضح ہو جائے پانچ اونٹ پانچ حصوں میں کر کے دیے جائیں گے۔

(۲۷۳۳۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، وَشُرَيْحٍ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ : فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ :حِقَّةٌ ، وَجَذَعَةٌ ، وَبِنْتُ مَخَاضٍ ، وَبِنْتُ لَبُونٍ ، وَابْنُ لَبُونٍ.

(۲۷۳۳۳) حضرت مسروق رحمہ اللہ اور شریح رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ سر اور چہرہ کے ایسے زخم کہ جس میں ان کی ہڈی واضح ہو جائے پانچ

اونٹ دیے جائیں گے ایک چوتھے سال والا، اور ایک پانچویں سال والا، اور دوسرے سال میں چلنے والی اونٹنی، اور ایک تیسرے سال میں چلنے والی، اور ایک تیسرے سال میں چلنے والا اونٹ۔

(٢٧٣٣٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ فِي السِّنِّ وَالْمُوضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ :ابْنَا مَخَاضٍ ؛ أُنْثَى وَذَكَرٍ ، وَابْنَةُ لَبُونٍ ، وَجَذَعَةٌ ، وَحِقَّةٌ.

(۲۷۳۳۴) حضرت ابراہیم ولیٹھیلا سے دانت اور ایسا زخم کہ جسمیں ہڈی ظاہر ہو جائے پانچ اونٹ ہیں، دو، دو سال میں چلنے والے مذکر اور مؤنث اور ایک تیسرے سال میں چلنے والی اونٹنی اور ایک پانچویں سال میں چلنے والی اور ایک چوتھے سال میں چلنے والی اونٹنی۔

(٢٧٣٣٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي دِيَةِ الْمُوضِحَةِ :بِنْتُ مَخَاضٍ ، وَابْنُ لَبُونٍ ، وَابْنَةُ لَبُونٍ ، وَحِقَّةٌ ، وَجَذَعَةٌ.

(۲۷۳۳۵) حضرت حسن ولیٹھیلا سے ایسے زخم کی دیت کے بارے میں کہ جس میں ہڈی واضح ہو جائے ایک دوسرے سال میں چلنے والی اونٹنی اور ایک تیسرے سال میں چلنے والا اونٹ اور ایک تیسرے سال میں چلنے والی اونٹنی، مروی ہیں۔

(٨) فِي الآمَّةِ، كَمْ فِيهَا ؟

(٢٧٣٣٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مَكْحُولٍ (ح) وَعَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الآمَّةِ ثُلُثَ الدِّيَةِ. (ابوداؤد ۴۵۷۔ نسائی ۷۰۶۰)

(۲۷۳۳۶) حضرت اشعث ولیٹھیلا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دماغ کی جھلی تک جانے والے زخم میں دیت کے تیسرے حصہ کا فیصلہ فرمایا۔

(٢٧٣٣٧) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :فِي الآمَّةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۳۳۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ دماغ کی جھلی تک پہنچ جانے والے زخم میں دیت کا تیسرا حصہ ہے۔

(٢٧٣٣٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :فِي الآمَّةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ أَخْمَاسًا.

(۲۷۳۳۸) حضرت عبداللہ ولیٹھیلا نے فرمایا کہ دماغ کی جھلی تک پہنچ جانے والے زخم میں تیسرا حصہ دیت کا پانچ حصوں میں منقسم ہوگا۔

(٢٧٣٣٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :فِي الآمَّةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۳۳۹) حضرت مجاہد ولیٹھیلا نے فرمایا کہ دماغ کی جھلی کو پہنچنے والے زخم میں دیت کا تیسرا حصہ ہوگا۔

(٢٧٣٤٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :فِي الآمَّةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۳۴۰) حضرت حسن ولیٹھیلا نے فرمایا کہ دماغ کی جھلی کو پہنچنے والے زخم میں دیت کا تیسرا حصہ ہے۔

(٢٧٣٤١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عمرو ، عن عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :فِي الآمَّةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۳۴۱) حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ نے فرمایا کہ دماغ کی جھلی کو جو زخم پہنچ جائے اس میں دیت کا تیسرا حصہ ہے۔

(٢٧٣٤٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ :فِي الآمَّةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۳۴۲) حضرت ضحاک ؒ کا ارشاد ہے کہ دماغ کی جھلی کو پہنچنے والے زخم میں دیت کا تیسرا حصہ ہے۔

(٢٧٣٤٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الْمَأْمُومَةِ الثُّلُثُ.

(۲۷۳۴۳) حضرت عطاء ؒ کا ارشاد ہے کہ دماغ کی جھلی کو پہنچ جانے والے زخم میں تیسرا حصہ ہے۔

(٢٧٣٤٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ؛ أَنَّ شُرَيْحًا قَضَى فِي الآمَّةِ بِأَرْبَعَةِ آلاَفٍ.

(۲۷۳۴۴) حضرت ابو اسحاق ؒ سے مروی ہے کہ شریح ؒ نے دماغ کی جھلی کو پہنچ جانے والے زخم میں چار ہزار کا فیصلہ فرمایا۔

(٩) فِي الْمُنَقِّلَةِ ، كَمْ فِيهَا ؟

جس زخم میں ہڈی نکل آئے اس کی دیت کتنی ہے؟

(٢٧٣٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :فِي الْمُنَقِّلَةُ خَمْسَ عَشْرَةَ.

(۲۷۳۴۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ جس زخم سے ہڈی نکل آئے اس میں پندرہ اونٹ ہیں۔

(٢٧٣٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَن عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ عُمَرَ ، رَفَعَهُ ، قَالَ :فِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ.

(۲۷۳۴۶) آل عمر رضی اللہ عنہ کے ایک آدمی سے مرفوعاً منقول ہے کہ جس زخم سے ہڈی نکل آئے اس میں پندرہ اونٹ ہیں۔

(٢٧٣٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عمرو ، عن عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :فِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الإِبِلِ ، أَوْ عَدْلُ ذَلِكَ مِنَ الذَّهَبِ ، أَوِ الْوَرِقِ.

(۲۷۳۴۷) حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ کا ارشاد ہے کہ جس زخم سے ہڈی نکل آئے اس میں پندرہ اونٹ یا اس کے برابر سونا یا چاندی ہے۔

(٢٧٣٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :فِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ.

(۲۷۳۴۸) حضرت حسن ؒ کا ارشاد ہے جس زخم سے ہڈی نکل آئے اس میں پندرہ اونٹ ہیں۔

(٢٧٣٤٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :فِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ.

(۲۷۳۴۹) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ جس زخم سے ہڈی نکل آئے اس میں پندرہ اونٹ ہیں۔

(٢٧٣٥٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ :فِيهَا خَمْسَ عَشْرَةَ.

(۲۷۳۵۰) حضرت ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ اس میں پندرہ اونٹ ہیں۔

(۲۷۳۵۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : فِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ أَخْمَاسًا.

(۲۷۳۵۱) حضرت عبداللہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جس زخم میں ہڈی نکل آئے اس میں پندرہ اونٹ پانچ حصوں میں کر کے دیے جائیں گے۔

(۲۷۳۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : فِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الإِبِلِ أَرْبَاعًا : رُبُعٌ جِذَاعٌ ، وَرُبُعٌ حِقَاقٌ ، وَرُبُعٌ بَنَاتُ لَبُونٍ ، وَرُبُعٌ بَنَاتُ مَخَاضٍ.

(۲۷۳۵۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد کہ جس زخم سے ہڈی نکل آئے اس میں پندرہ اونٹ چار حصوں میں دیے جائیں گے، ایک چوتھائی پانچویں سال میں چلنے والے اونٹ، اور ایک چوتھائی چوتھے سال والے، اور ایک چوتھائی تیسرے سال میں چلنے والی اونٹنیاں اور ایک چوتھائی دوسرے سال میں چلنے والی اونٹنیاں۔

(۲۷۳۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ.

(۲۷۳۵۳) حضرت مکحول کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے زخم کہ جس سے ہڈی نکل آئے پندرہ اونٹ کا فیصلہ فرمایا۔

(۱۰) فِيمَا دُونَ الْمُوضِحَةِ

موضحہ زخم کا حکم

(۲۷۳۵٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ يَجْعَلُ فِي الَّتِي لَمْ تُوضِحْ وَقَدْ كَادَتْ أَرْبَعًا مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۳۵۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسے زخم میں کہ جس میں ہڈی واضح تو نہ ہو لیکن قریب تھا کہ ظاہر ہو جاتی چار اونٹ مقرر کرتے تھے۔

(۲۷۳۵٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عن سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ فِي السِّمْحَاقِ : أَرْبَعٌ مِنَ الإِبِلِ ، وَذُكِرَ عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، مِثْلُ ذَلِكَ.

(۲۷۳۵۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایسے زخم کے بارے کہ جو اس باریک پردے کو پہنچ جائے کہ جس نے ہڈی کو ڈھانپ رکھا ہے، چار اونٹ مروی ہیں، اور حکم نے بھی علی سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

(۲۷۳٥٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّ عُمَرَ ، وَعُثْمَانَ قَضَيَا فِي الْمِلْطَاةِ ، وَهِيَ السِّمْحَاقُ نِصْفَ دِيَةِ الْمُوضِحَةِ.

(۲۷۳۵۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ نے "ملطاۃ" یعنی ایسے زخم کے بارے میں کہ جس میں ہڈی نکلنے کے قریب تو تھی لیکن نکلی

نہیں، اس زخم کی کہ جس میں ہڈی واضح ہو جائے نصف دیت کا فیصلہ کیا۔

(۲۷۳۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مَا دُونَ الْمُوضِحَةِ فَفِيهِ الصُّلْحُ.

(۲۷۳۵۷) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ جو سر یا چہرہ کا زخم ہونے سے کم درجہ کا ہو اس میں صلح ہے۔

(۲۷۳۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : قَالَ : مَا دُونَ الْمُوضِحَةِ أَجْرُ الطَّبِيبِ.

(۲۷۳۵۸) حضرت عامر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ سر اور چہرے کے جس زخم میں ہڈی واضح نہ ہو اس میں معالج کی اجرت ہے۔

(۲۷۳۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ : لَيْسَ فِيمَا دُونَ الْمُوضِحَةِ عَقْلٌ إِلاَّ أَجْرَ الطَّبِيبِ.

(۲۷۳۵۹) حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ سر اور چہرے کے جس زخم میں ہڈی واضح نہ ہو تو اس میں دیت نہیں ہے مگر معالج کی اجرت ہے۔

(۲۷۳۶۰) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : فِيمَا دُونَ الْمُوضِحَةِ حُكْمٌ.

(۲۷۳۶۰) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ جس چہرے اور سر کے زخم میں ہڈی واضح نہ ہو اس میں فیصلہ ہے۔

(۲۷۳۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : لَيْسَ فِيمَا دُونَ الْمُوضِحَةِ إِلاَّ أَجْرَ الطَّبِيبِ.

(۲۷۳۶۱) حضرت مسروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ چہرے اور سر کے جس زخم میں ہڈی واضح نہ ہو اس میں محض معالج کی اجرت ہی دی جائے گی۔

(۲۷۳۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْخَدْشِ ، أَوِ الشَّيءِ ؟ قَالَ : صُلْحٌ ، مَا لَمْ يَبْلُغْ فَرِيضَةً.

(۲۷۳۶۲) حضرت اعمش رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ابراہیم رضی اللہ عنہ سے خراش یا اس جیسی چیز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس میں صلح ہے جب تک کہ دیت کو نہ پہنچ جائے۔

(۲۷۳۶۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ لاَ يُوَقِّتُ فِيمَا دُونَ الْمُوضِحَةِ شَيْئًا.

(۲۷۳۶۳) حضرت اشعث کا ارشاد ہے کہ حسن رضی اللہ عنہ سر اور چہرے کے جس زخم میں ہڈی واضح نہ ہوتی تو کچھ بھی لازم نہ قرار دیتے۔

(۲۷۳۶٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنِ ابْنِ عُلاَثَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي عَبْلَةَ ؛ أَنَّ مُعَاذًا ، وَعُمَرَ جَعَلاَ فِيما دون الْمُوضِحَةِ أَجْرَ الطَّبِيبِ.

(۲۷۳۶۴) حضرت ابراہیم بن ابی عبلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ نے سر اور چہرے کے ہڈی واضح نہ ہونے والے زخم پر معالج کی اجرت مقرر کی ہے۔

(۱۱) الْمُوضِحَةُ فِي الْوَجْهِ مَا فِيهَا ؟

چہرے پر موضحہ زخم کا حکم

(۲۷۳۶۵) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، قَالاَ : الْمُوضِحَةُ فِي الْوَجْهِ وَالرَّأْسِ سَوَاءٌ.

(۲۷۳۶۵) حضرت عمرو بن شعیب ؒ اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر ؓ اور عمر ؓ نے ارشادفرمایا کہ جس زخم میں ہڈی واضح ہو جائے اس میں چہرہ اور سر برابر ہیں۔

(۲۷۳۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ : أَنَّ الْمُوضِحَةَ فِي الْوَجْهِ وَالرَّأْسِ سَوَاءٌ ، فِيهَا خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۳۶۶) حضرت عمرو بن میمون ؒ سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز ؒ نے لکھا کہ ہڈی واضح ہو جانے والے زخم میں سر اور چہرہ برابر ہیں، اس میں پانچ اونٹ ہیں۔

(۲۷۳۶۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَن سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: الْمُوضِحَةُ فِي الْوَجْهِ كَالْمُوضِحَةِ فِي الرَّأْسِ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ فِي الْوَجْهِ شَيْنٌ، فَعَلَى قَدْرِ ذَلِكَ إِلَى أَنْ يَبْلُغَ نِصْفَ عَقْلِ الْمُوضِحَةِ.

(۲۷۳۶۷) حضرت سلیمان بن یسار ؒ کا ارشاد ہے کہ چہرہ کے جس زخم میں ہڈی واضح ہو جائے یہ حکم میں سر کے اس زخم کے برابر ہے کہ جس میں ہڈی واضح ہو جائے۔ البتہ اگر چہرہ میں کوئی عیب بن جائے تو اس کے بقدر دیت ہوگی جب تک کہ وہ ہڈی واضح ہو جانے والے زخم کی نصف دیت تک نہ پہنچ جائے۔

(۲۷۳۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : الْمُوضِحَةُ فِي الْوَجْهِ وَالرَّأْسِ.

(۲۷۳۶۸) حضرت شعبی ؒ کا ارشاد ہے کہ ہڈی واضح ہونے والے زخم کا تعلق سر اور چہرے سے ہے۔

(۲۷۳۶۹) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : الْمُوضِحَةُ فِي الْوَجْهِ وَالرَّأْسِ سَوَاءٌ ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ فِي الْوَجْهِ شَيْنٌ ، فَيَزِيدُ عَلَى قَدْرِ الشَّيْنِ.

(۲۷۳۶۹) حضرت مکحول ؒ کا ارشاد ہے کہ ہڈی کو واضح کر دینے والے زخم میں سر اور چہرہ برابر ہیں، الا یہ کہ چہرے میں کوئی عیب ہو جائے تو اس عیب کے بقدر زیادتی ہوگی۔

(۲۷۳۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ زَيْدٍ، قَالَ: الْمُوضِحَةُ فِي الْوَجْهِ وَالرَّأْسِ وَالأَنْفِ سَوَاءٌ.

(۲۷۳۷۰) حضرت زید ؒ کا ارشاد ہے کہ ہڈی واضح کر دینے والے زخم میں چہرہ اور سر اور ناک برابر ہیں۔

(۲۷۳۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الْمُوضِحَةُ فِي الرَّأْسِ وَالْوَجْهِ سَوَاءٌ.

(۲۷۳۷۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ہڈی کو واضح کر دینے والے زخم میں چہرہ اور سر برابر ہیں۔

(۲۷۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :الْمُوضِحَةُ فِي الْوَجْهِ مِثْلُ الْمُوضِحَةِ فِي الرَّأْسِ.

(۲۷۳۷۲) حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ چہرے پر ہڈی کو واضح کر دینے والا زخم سر میں ہڈی کو واضح کر دینے والے زخم کی ہی طرح ہے۔

(۲۷۳۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، وَالْحَسَنِ ، قَالاَ :الْمُوضِحَةُ فِي الْوَجْهِ مِثْلُ الْمُوضِحَةِ فِي الرَّأْسِ.

(۲۷۳۷۳) حضرت شریح رضی اللہ عنہ اور حسن رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ چہرے پر ہڈی واضح کر دینے والا زخم سر میں ہڈی واضح کر دینے والے زخم کے برابر ہے۔

(۲۷۳۷٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَن حُمْرَانَ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :الْمُوضِحَةُ هوُنا وهوُنا سَوَاءٌ ، وَأَشَارَ مُعْتَمِرٌ بِيَدِهِ إِلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ.

(۲۷۳۷۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ہڈی کو واضح کر دینے والا زخم اس جگہ اور اس جگہ برابر ہیں اور معتمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اپنے چہرے اور سر کی طرف اشارہ کیا۔

(۲۷۳۷٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :خَمْسٌ خَمْسٌ.

(۲۷۳۷۵) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پانچ، پانچ۔

(۲۷۳۷٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ:الْمُوضِحَةُ فِي الرَّأْسِ خَمْسٌ، وَفِي الْوَجْهِ عَشْرٌ.

(۲۷۳۷۶) حضرت سعید بن میسب رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ جو زخم سر میں ہڈی کو واضح کر دے اس میں پانچ اور جو چہرے میں واضح کر دے اس میں دس اونٹ ہیں۔

(۲۷۳۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَن دَاوُد ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :الْمُوضِحَةُ فِي الْوَجْهِ لَهَا دِيَتَانِ.

(۲۷۳۷۷) حضرت عامر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ جو زخم چہرے میں ہڈی کو واضح کر دے تو اس کی دو دیتیں ہیں۔

(۱۲) الأُذُنُ مَا فِيهَا مِنَ الدِّيَةِ ؟

(۲۷۳۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ:فِي الأُذُنِ نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۳۷۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کان میں آدھی دیت ہے۔

(۲۷۳۷۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدٍ ، قَالَ :إِذَا اصْطُلِمَتِ الأُذُنُ فَفِيهَا دِيَتُهَا.

(۲۷۳۷۹) حضرت زید ؒ نے فرمایا جب کان جڑ سے اکھڑ جائے تو اس میں اس کی دیت لازم ہوگی۔

(۲۷۳۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ أَبُو بَكْرٍ : فِي الأُذُنِ خَمْسَ عَشَرَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ لَيس يَضُرُّ سَمْعُهَا ، وَيُغَشِّيهَا الشَّعْرُ وَالْعِمَامَةُ.

(۲۷۳۸۰) حضرت طاؤس ؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ کان میں پندرہ اونٹ ہیں، کیونکہ اس سے سننے میں نقص نہیں ہوتا، اور اس کو بال اور پگڑی ڈھانپ لیتے ہیں۔

(۲۷۳۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : فِي الأُذُنِ إِذَا اسْتُؤْصِلَتْ خَمْسُونَ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۳۸۱) حضرت مجاہد ؒ کہا کرتے تھے کہ کان جب جڑ سے اکھڑ جائے تو اس میں پچاس اونٹ دیت ہوگی۔

(۲۷۳۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : فِي الأُذُنِ إِذَا اسْتُؤْصِلَتْ خَمْسُونَ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۳۸۲) حضرت عطاء ؒ نے فرمایا کہ کان جب جڑ سے اکھڑ جائے تو اس میں پچاس اونٹ دیت ہے۔

(۲۷۳۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ ، أَنَّ فِي كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، قَالَ : فِي الأُذُنِ نِصْفُ الدِّيَةِ ، أَوْ عَدْلُ ذَلِكَ مِنَ الذَّهَبِ.

(۲۷۳۸۳) حضرت ابن جریج ؒ کا ارشاد ہے کہ مجھ کو عبد العزیز بن عمر ؒ نے بتایا کہ عمر بن عبد العزیز ؒ کی کتاب میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کان میں آدھی دیت اور اس کے برابر سونا ہے۔

(۲۷۳۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ : فِي الأُذُنِ نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۳۸۴) حضرت شریح ؒ کا ارشاد ہے کہ کان میں آدھی دیت ہے۔

(۲۷۳۸٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : فِي الأُذُنِ إِذَا اسْتُؤْصِلَتْ نِصْفُ الدِّيَةِ أَخْمَاسًا ، فَمَا نَقَصَ مِنْهَا فَبِحِسَابٍ.

(۲۷۳۸۵) حضرت عبد اللہ ؒ کا ارشاد ہے کہ کان جب جڑ سے اکھڑ جائے تو اس میں آدھی دیت پانچ میں ہوگی، پھر جو اس سے کم ہو تو اس کے حساب سے دیت ہوگی۔

(۱۳) الأَنْفُ كَمْ فِيهِ ؟

ناک کی دیت

(۲۷۳۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فِي الأَنْفِ إِذَا اسْتُؤْصِلَ مَارِنُهُ الدِّيَةُ.

(۲۷۳۸۶) آل عمر کے کسی آدمی سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ناک کی نرم ہڈی جب ٹوٹ جائے تو اس میں دیت ہوگی۔

(۲۷۳۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :فِي الأَنْفِ الدِّيَةُ.

(۲۷۳۸۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ناک میں دیت ہے۔

(۲۷۳۸۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ:فِي الأَنْفِ الدِّيَةُ، وَمَا قُطِعَ مِنَ الأَنْفِ فَبِحِسَابٍ.

(۲۷۳۸۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ناک میں دیت ہے اور جو ناک کاٹ دی گئی ہو تو پھر اس کے حساب سے دیت ہوگی۔

(۲۷۳۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، قَالَ : كَانَ فِي كِتَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ :فِي الأَنْفِ إِذَا اسْتُوْعِبَ مَارِنُهُ الدِّيَةُ.

(۲۷۳۸۹) حضرت ابوبکر بن عمرو بن حزم رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ آپ ﷺ کی کتاب میں جو حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو لکھی ارشاد تھا کہ جس ناک کا نرم حصہ کاٹا جا چکا ہو تو اس میں دیت ہوگی۔

(۲۷۳۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :فِي الأَنْفِ الدِّيَةُ ، وَمَا نَقَصَ مِنَ الأَنْفِ فَبِحِسَابِهِ.

(۲۷۳۹۰) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ناک میں دیت ہے اور جو جنایت ناک سے کم درجہ کی ہو تو اس کے حساب سے اس کی دیت ہے۔

(۲۷۳۹۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الأَنْفُ وَالأُذُنُ بِمَنْزِلَةِ السِّنِّ ، مَا نَقَصَ مِنْهُ فَبِحِسَابٍ.

(۲۷۳۹۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ ناک اور کان بمنزلہ دانت کے ہیں جو جنایت اس سے کم ہو تو اس کے حساب سے دیت ہوگی۔

(۲۷۳۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ فِي الأَنْفِ إِذَا أُوعِبَ جَدْعُهُ ، أَوْ قُطِعَ الْمَارِنُ ، الدِّيَةُ أَخْمَاسًا ، فَمَا نَقَصَ مِنْهُ فَبِالْحِسَابِ.

(۲۷۳۹۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ناک کو جڑ سے کاٹ دیا جائے یا اس کا نرم حصہ کاٹ دیا جائے تو دیت (کاملہ) پانچ حصوں میں ہوگی اور جو جنایت اس سے کم درجہ کی ہو تو اس کے حساب سے دیت ہوگی۔

(۲۷۳۹۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ:فِي الرَّوْثَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ، فَإِذَا بَلَغَ الْمَارِنُ الْعَظْمَ فَالدِّيَةُ وَافِيَةٌ ، فَإِنْ أُصِيبَ مِنَ الرَّوْثَةِ الأَرْنَبَةُ ، أَوْ غَيْرُهَا مَا لَمْ يَبْلُغَ الْعَظْمَ فَبِحِسَابِ الرَّوْثَةِ.

(۲۷۳۹۳) حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ناک کی چونچ کے کٹنے میں دیت کا تیسرا حصہ ہے پھر اگر زخم نرم ہڈی تک پہنچ جائے تو

دیت کامل ہوگی اور اگر ناک کی چونچ کی وجہ سے بانسے یا کسی اور ناک کے حصہ کو کوئی تکلیف آئی تو جب تک وہ ہڈی تک نہ پہنچ جائے اس میں چونچ کے حساب سے ہی دیت لازم ہوگی۔

(٢٧٣٩٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أُمَرَاءِ الأَجْنَادِ :فِي الأَنْفِ إِذَا أُوعِبَ جَدْعُهُ الدِّيَةُ كَامِلَةٌ ، فَمَا أُصِيبَ مِنَ الأَنْفِ فَبِحِسَابٍ.

(۲۷۳۹۴) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ سلیمان بن موسیٰ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے امرائے اجناد کی جانب حکم جاری کیا کہ ناک جب جڑ سے کاٹ دی جائے تو اس کے حساب سے دیت ہوگی۔

(٢٧٣٩٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :فِي الْعِرْنِينِ الدِّيَةُ.

(۲۷۳۹۵) حضرت عامر رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ ناک کی اوپر کی جانب کی ہڈی (جہاں ابرو اکٹھی ہوتی ہیں) میں دیت ہے۔

(٢٧٣٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَلاَّمٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :فِي الْمَارِنِ الدِّيَةُ.

(۲۷۳۹۶) ناک کے بانسے میں دیت ہے۔

(٢٧٣٩٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ :فِي الأَنْفِ الدِّيَةُ.

(۲۷۳۹۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ناک میں دیت ہے۔

(١٤) أَرْنَبَةُ الأَنْفِ ، وَالْوَتَرَةُ ، وَجَائِفَةُ الأَنْفِ

ناک کے بانسے، نتھنے اور ناک کے پردے کی دیت

(٢٧٣٩٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ :فِي الأَرْنَبَةِ ثُلُثُ دِيَةِ الأَنْفِ ، وَفِي الْوَتَرَةِ ثُلُثُ دِيَةِ الأَنْفِ.

(۲۷۳۹۸) حضرت زید بن اسلم رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ ناک کے بانسے میں اور دونوں نتھنوں کے درمیان والے پردے میں ناک کی دیت کا تیسرا حصہ ہے۔

(٢٧٣٩٩) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، وَعُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ :فِي الْخَرَمَاتِ الثَّلاَثِ فِي الأَنْفِ الدِّيَةُ ، وَفِي كُلِّ وَاحِدَةٍ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۳۹۹) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ناک کے تینوں پردوں میں دیت ہے اور ایک میں دیت کا تیسرا حصہ ہے۔

(٢٧٤٠٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :فِي الرَّوْثَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ ، وَإِنْ أُصِيبَ مِنَ الرَّوْثَةِ الأَرْنَبَةُ ، أَوْ غَيْرُهَا مَا لَمْ يَبْلُغِ الْعَظْمَ فَبِحِسَابٍ.

(۲۷۴۰۰) حضرت مجاہد رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ ناک کی چونچ کے کٹنے میں دیت کا تیسرا حصہ ہے اور اگر چونچ سے بانسہ کو یا کسی اور

حصہ کو بھی زخم پہنچ گیا تو جب تک ہڈی تک زخم نہ پہنچ جائے تو اس وقت تک اس کے حساب سے دیت ہو گی۔

(٢٧٤٠١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :فِي الأَنْفِ جَائِفَةٌ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۲۷۴۰۱) حضرت ابن جریج کا ارشاد ہے کہ میں نے عطاء رحمہ اللہ سے پوچھا کہ کیا ناک کے اندرونی زخم کا بھی اعتبار ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں ہے۔

(٢٧٤٠٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي جَائِفَةِ الأَنْفِ ثُلُثُ الدِّيَةِ ، فَإِنْ أَنْفَذَ فَالثُّلُثَانِ.

(۲۷۴۰۲) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ وہ ناک کے اندرونی زخم کے بارے میں دیت کے تیسرے حصے کا کہا کرتے تھے۔ پھر اگر وہ بڑھ جائے تو دو تہائی کا کہا کرتے تھے۔

(١٥) فِي كَسْرِ الأَنْفِ

ناک توڑنے کی دیت

(٢٧٤٠٣) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ كَسَرَ أَنْفَ رَجُلٍ ، فَبَرِءَ عَلَى عَثَمٍ ؟ قَالَ :فِيهِ حُكْمٌ.

(۲۷۴۰۳) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ کسی ایسے آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا کہ جس نے ایک دوسرے آدمی کی ناک توڑ دی پھر ٹیڑھی جڑی تو انہوں نے جواب دیا کہ اس میں فیصلہ ہوگا۔

(٢٧٤٠٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ ؛ أَنَّ مَمْلُوكًا لِجُبَيْرِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ كَسَرَ إِحْدَى قَصَبَتَيْ أَنْفِ مَوْلًى لِعَطَاءِ بْنِ بُخْتٍ ، وَإِنَّ ابْنَ سُرَاقَةَ سَأَلَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ عُمَرُ :وَجَدْنَا فِي كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ :أَيُّمَا عَظْمٍ كُسِرَ ، ثُمَّ جُبِرَ كَمَا كَانَ فَفِيهِ حِقَّتَانِ ، فَرَاجَعَ ابْنُ سُرَاقَةَ عُمَرَ ، فَقَالَ :إِنَّمَا كُسِرَتْ إِحْدَى الْقَصَبَتَيْنِ ، فَأَبَى عُمَرُ إِلاَّ أَنْ يَجْعَلَ فِيهَا الْحِقَّتَيْنِ وَافِيَتَيْنِ.

(۲۷۴۰۴) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ مجھ کو عثمان بن ابی سلیمان رحمہ اللہ نے یہ بات بتائی ہے کہ جبیر بن سلیمان رحمہ اللہ کے ایک غلام نے عطاء بن بخت رحمہ اللہ کے ایک غلام کی ناک کی ایک ہڈی توڑ دی، اور ابن سراقہ رحمہ اللہ نے عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی کتاب میں دیکھا ہے کہ کوئی بھی ہڈی جب ٹوٹ کر دوبارہ اسی طرح جڑ جائے تو اس میں تو چوتھے سال والی اونٹنیاں دینی ہوں گی، پھر ابن سراقہ رحمہ اللہ دوبارہ گویا ہوئے کہ اس کی تو ناک کی دو ہڈیوں میں سے ایک ہی ٹوٹی ہے، لیکن عمر بن عبد العزیز نے پھر بھی اس میں دو کامل اونٹنیاں جو چوتھے سال میں چل رہی

ہوں کا ہی فیصلہ فرمایا۔

(۱٦) الْعَيْنُ، مَا فِيهَا ؟

آنکھ کی دیت

(٢٧٤٠٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، قَالَ :فِي كِتَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ :وَفِي الْعَيْنِ خَمْسُونَ.

(۲۷۴۰۵) حضرت ابوبکر بن عمرو بن حزم ولیٹیو کا ارشاد ہے کہ آپ صلى الله عليه وسلم نے جو کتاب عمرو بن حزم ولیٹیو کو لکھی تھی اس میں تھا کہ آنکھ میں پچاس اونٹ ہیں۔

(٢٧٤٠٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ:فِي الْعَيْنِ نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۴۰۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنکھ میں آدھی دیت ہے۔

(٢٧٤٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عن عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فِي الْعَيْنِ خَمْسُونَ.

(۲۷۴۰۷) ال عمر کے کسی آدمی کا قول ہے کہ آپ صلى الله عليه وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آنکھ میں پچاس اونٹ ہیں۔

(٢٧٤٠٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قَالَ عَطَاءٌ :الْعَيْنُ خَمْسُونَ.

(۲۷۴۰۸) حضرت عطاء ولیٹیو کا ارشاد ہے کہ آنکھ میں پچاس اونٹ دیت ہے۔

(٢٧٤٠٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ، قَالَ:فِي الْعَيْنِ نِصْفُ الدِّيَةِ، أَخْمَاسًا.

(۲۷۴۰۹) حضرت عبداللہ ولیٹیو کا ارشاد ہے کہ آنکھ میں آدھی دیت پانچ حصوں میں ہوگی۔

(٢٧٤١٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :فِي الْعَيْنِ نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۴۱۰) حضرت عمر بن عبدالعزیز ولیٹیو کا ارشاد ہے کہ آنکھ میں آدھی دیت ہے۔

(١٧) الْحَاجِبَانِ، مَا فِيهِمَا ؟

ابروؤں کی دیت

(٢٧٤١١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي الْحَاجِبَيْنِ إِذَا اجْتِيحَا الدِّيَةُ ، وَفِي أَحَدِهِمَا نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۴۱۱) حضرت سعید بن مسیب ولیٹیو کا ارشاد ہے کہ جب دونوں ابروئیں جڑ سے اکھڑ جائیں تو اس میں دیت ہے اور اگر ایک اکھڑ جائے تو اس میں آدھی دیت ہے۔

(۲۷٤۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، وَابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : فِي الْحَاجِبَيْنِ الدِّيَةُ.

(۲۷۴۱۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ دونوں ابروؤں میں دیت ہے۔

(۲۷٤۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : فِي الْحَاجِبَيْنِ الدِّيَةُ ، وَفِي أَحَدِهِمَا نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۴۱۳) حضرت حسن رحمہ اللہ نے فرمایا کہ دونوں ابروؤں میں دیت (کاملہ) اور ایک میں آدھی دیت ہے۔

(۲۷٤۱٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ : قَضَى أَبُو بَكْرٍ فِي الْحَاجِبِ إِذَا أُصِيبَ حَتَّى يَذْهَبَ شَعْرُهُ بِمُوضِحَتَيْنِ ؛ عَشْرٌ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۴۱۴) حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ابرو کے بارے میں جس کو زخم پہنچا حتیٰ کہ دونوں ہڈیاں واضح ہوگئیں تھیں دس اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۷٤۱٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : فِي الْحَاجِبَيْنِ ثُلُثَا الدِّيَةِ.

(۲۷۴۱۵) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ دونوں ابروؤں میں دیت کا تیسرا حصہ ہے۔

(۲۷٤۱٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : فِي كُلِّ اثْنَيْنِ مِنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ الدِّيَةُ ؛ الْيَدَيْنِ وَالْحَاجِبَيْنِ ، وَقَالَ الشَّعْبِيُّ : فِي كُلِّ شَيْءٍ مِنَ الإِنْسَانِ اثْنَيْنِ الدِّيَةُ.

(۲۷۴۱۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ آدمی اور عورت کے ہر جوڑنے جوڑے والے اعضا میں دیت ہوگی، یعنی ہاتھ اور ابروئیں وغیرہ اور شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ہر جوڑے والے اعضاء میں دیت ہے۔

(۲۷٤۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ أَبِي الْمُخَارِقِ ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّ فِي الْحَاجِبِ يَتَحَصْحَصُ شَعْرُهُ ؛ أَنَّ فِيهِ كُلِّهِ الرُّبُعُ ، وَفِيمَا ذَهَبَ مِنْهُ فَبِحِسَابٍ.

(۲۷۴۱۷) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ مجھے عبد الکریم بن ابی المخارق رحمہ اللہ نے بتایا ہے کہ ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی نے یہ بات بتائی ہے کہ ابرو کے بال جھڑ گئے ہوں تو اس پوری ابرو میں تو دیت کا چوتھائی ہے اور جس میں ابرو میں کچھ جھڑ چکے ہوں تو اسکے حساب سے دیت دینا ہوگی۔

(۲۷٤۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ : مَا كَانَ مِنَ اثْنَيْنِ مِنَ الإِنْسَانِ الدِّيَةُ ، وَفِي كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا نِصْفُ الدِّيَةِ ، وَمَا كَانَ مِنْ وَاحِدٍ فَفِيهِ الدِّيَةُ.

(۲۷۴۱۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یوں کہا جاتا تھا کہ انسان کے جو اعضاء جوڑے والے ہیں ان میں دیت ہے اور ان میں سے ایک میں آدھی دیت ہے اور جو اعضاء اکیلے ہیں ان میں (پوری) دیت ہے۔

(۱۸) شَعْرُ الرَّأْسِ إِذَا لَمْ يَنْبُتْ

سر کے بالوں کی دیت

(۲۷۴۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا الْمِنْهَالُ بْنُ خَلِيفَةَ الْعِجْلِيُّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ تَمَّامٍ الشَّقَرِيِّ، قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ بِقِدْرٍ، فَوَقَعَتْ عَلَى رَأْسِ رَجُلٍ فَأَحْرَقَتْ شَعْرَهُ، فَرُفِعَ إِلَى عَلِيٍّ فَأَجَّلَهُ سَنَةً، فَلَمْ يَنْبُتْ، فَقَضَى فِيهِ عَلِيٌّ بِالدِّيَةِ.

(۲۷۴۱۹) حضرت سلمہ بن تمام شقری نے فرمایا کہ ایک آدمی ہنڈیا کے پاس سے گزرا تو وہ اس کے سر پر گر گئی اور اس کے بال جل گئے تو بات حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے اس کو سال کی مہلت دی لیکن بال نہ اُگے تو انہوں نے اس میں دیت کا فیصلہ کیا۔

(۲۷۴۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ؛ فِي الشَّعْرِ إِذَا لَمْ يَنْبُتْ فَالدِّيَةُ.

(۲۷۴۲۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بال جب نہ اُگیں تو اس میں دیت ہے۔

(۲۷۴۲۱) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ صَاعِدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: فِيهِ الدِّيَةُ.

(۲۷۴۲۱) حضرت شعبی سے مروی ہے کہ اس میں دیت ہے۔

(۲۷۴۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: حَلْقُ الرَّأْسِ لَهُ نَذْرٌ؟ يَعْنِي أَرْشًا، قَالَ: لَمْ أَعْلَمْ.

(۲۷۴۲۲) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ میں نے عطاء رحمہ اللہ سے پوچھا کہ کیا سر کو مونڈھنے میں بھی کوئی چٹی ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھے معلوم نہیں۔

(۱۹) الأَشْفَارُ، مَا قَالُوا فِيهَا؟

پلکوں کی دیت

(۲۷۴۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ زَيْدٍ، قَالَ: فِي الشُّفْرِ الأَعْلَى نِصْفُ الدِّيَةِ، وَفِي الشُّفْرِ الأَسْفَلِ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۴۲۳) حضرت زید رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ اوپر کی پلک میں آدھی اور نیچے کی پلک میں تہائی دیت ہے۔

(۲۷۴۲۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ بَيَانٍ أَبِي بِشْرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: كَانُوا لاَ يُوَقِّتُونَ فِي الأَشْفَارِ شَيْئًا.

(۲۷۴۲۴) حضرت شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ وہ پلکوں کے اکھاڑنے میں کوئی چیز لازم نہیں کیا کرتے تھے۔

(۲۷۴۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: فِي الأَشْفَارِ الدِّيَةُ، وَفِي كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا رُبُعُ الدِّيَةِ.

(۲۷۴۲۵) حضرت حسن رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ پلکوں میں دیت کامل ہے اور ہر ایک پلک کے بدلہ میں چوتھائی دیت ہے۔

(۲۷۴۲۶) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ صَاعِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: فِي كُلِّ شُفْرٍ رُبُعُ الدِّيَةِ.

(۲۷۴۲۶) حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ ہر پلک کے بدلہ دیت کا چوتھائی حصہ ہے۔

(۲۷٤۲۷) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شُبْرُمَةَ، قَالَ: كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَقُولُ :فِي الأَشْفَارِ حُكْمُ ذَوِي عَدْلٍ.

(۲۷۴۲۷) حضرت عبداللہ بن شبرمہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے تھے کہ پلک اکھاڑنے میں دو عادل آدمیوں کا فیصلہ معتبر ہوگا۔

(۲۷٤۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ:أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَى أُمَرَاءِ الأَجْنَادِ فِي شَفْرِ الْعَيْنِ الأَعْلَى :إِذَا نُتِفَ نِصْفُ الدِّيَةِ ، وَفِي الشَّفْرِ الأَسْفَلِ ثُلُثُ دِيَةِ الْعَيْنِ.

(۲۷۴۲۸) حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ مجھے عبدالعزیز بن عمر رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے امرائے اجناد کو خط لکھا کہ اوپر والی آنکھ کی پلک اکھاڑنے پر آدھی اور نیچے والی پلک اکھاڑنے پر آنکھ کی تہائی دیت لازم ہے۔

(۲۰) فِي الأَجْفَانِ

پلکوں کی دیت

(۲۷٤۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَن دَاوُد ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :فِي الْجَفْنِ الأَسْفَلِ الثُّلُثَانِ ، وَفِي الأَعْلَى الثُّلُثُ.

(۲۷۴۲۹) حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ اوپر والے پپوٹے میں دو تہائی اور نیچے والے پپوٹے میں ایک تہائی دیت ہے۔

(۲۷٤۳۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :فِي الأَجْفَانِ ، فِي كُلِّ جَفْنٍ رُبُعُ الدِّيَةِ.

(۲۷۴۳۰) حضرت شعبی نے پپوٹوں کے بارے میں فرمایا ہے کہ ہر پپوٹے میں چوتھائی دیت ہے۔

(۲۷٤۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : كَانُوا يَجْعَلُونَ فِي جَفْنَيِ الْعَيْنِ إِذَا نَدَرَا عَنِ الْعَيْنِ الدِّيَةَ ، وَذَلِكَ أَنَّهُ لاَ بَقَاءَ لِلْعَيْنِ بَعْدَهُمَا ، فَإِنْ تَفَرَّقَا جَعَلُوا فِي الأَسْفَلِ الثُّلُثَ ، وَفِي الأَعْلَى الثُّلُثَيْنِ ، وَذَلِكَ أَنَّهُ أَجْزَأُ عَنِ الْعَيْنِ مِنَ الأَسْفَلِ ، يَسْتُرُ وَيَكُفُّ عَنْهَا.

(۲۷۴۳۱) حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ لوگ آنکھ کے جب دونوں پپوٹے آنکھ سے نکل جاتے تو کامل دیت مقرر کرتے تھے اور یہ اس لیے کرتے تھے کہ ان کے بعد آنکھ کا تحفظ نہیں رہتا اور اگر کوئی ایک نکل جاتا تو نیچے والے میں ایک تہائی اور اوپر والے میں دو تہائی مقرر کرتے تھے کیونکہ اوپر والا بنسبت نیچے والے کے زیادہ کفایت کرتا ہے وہ آنکھ کو چھپاتا اور اس سے (بیرونی اشیاء) کو روکتا ہے۔

(۲۱) الشَّارِبُ ، مَا فِيهِ إِذَا نُتِفَ ؟

مونچھوں کی دیت

(۲۷٤۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَى

أُمَرَاءِ الأَجْنَادِ :أَنْ يَكْتُبُوا إِلَيْهِ بِعِلْمِ عُلَمَائِهِمْ ، فَكَانَ مِمَّا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ أُمَرَاءُ الأَجْنَادِ :وَإِنْ مُرِطَ الشَّارِبُ فَفِيهِ سِتُّونَ دِينَارًا ، وَإِنْ مُرِطَا جَمِيعًا فَفِيهِمَا مِئَةٌ وَعِشْرُونَ دِينَارًا.

(۲۷۴۳۲) حضرت عبدالعزیز بن عمر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے امرائے اجناد کی جانب خط لکھا کہ میری طرف اپنے علماء کی رائے بھیجیں، پس جس چیز پر علماء اجناد کا اتفاق تھا وہ یہ تھی کہ اگر ایک مونچھ کو نوچا جائے تو اس میں ساٹھ دینار ہیں اور اگر دونوں اکٹھی نوچ دی گئیں تو ایک سو بیس "۱۲۰" دینار ہیں۔

(۳۲) فِي الْفَمِ

منہ کی دیت

(۲۷۴۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مَكْحُولٍ، قَالَ: كَانُوا يَجْعَلُونَ فِي الْفَمِ إِذَا انْشَقَّ الدِّيَةَ.

(۲۷۴۳۳) حضرت مکحول رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ جب منہ پھٹ جائے تو اس میں دیت ہے۔

(۳۳) إِذَا ذَهَبَ سَمْعُهُ وَبَصَرُهُ

سماعت اور بصارت ضائع کرنے کی دیت

(۲۷۴۳۴) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ :إِذَا ضُرِبَ الرَّجُلُ حَتَّى يَذْهَبَ سَمْعُهُ فَفِيهِ الدِّيَةُ.

(۲۷۴۳۴) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جب آدمی کو اتنا مارا جائے اس کی شنوائی ختم ہو جائے تو اس میں دیت ہے۔

(۲۷۴۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ ضُرِبَ ، فَذَهَبَ سَمْعُهُ وَبَصَرُهُ وَكَلاَمُهُ ، قَالَ لَهُ :ثَلاَثُ دِيَاتٍ.

(۲۷۴۳۵) حضرت حسن رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جس کو مارا گیا اور اس کی شنوائی، گویائی اور بینائی چلی گئی تو اس میں تین دیتیں ہوں گی۔

(۲۷۴۳۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ عَوْفٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ شَيْخًا قَبْلَ فِتْنَةِ ابْنِ الأَشْعَثِ ، فَنَعَتَ نَعْتَهُ ، قَالُوا :ذَاكَ أَبُو الْمُهَلَّبِ عَمُّ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :رُمِيَ رَجُل بِحَجَرٍ فِي رَأْسِهِ ، فَذَهَبَ سَمْعُهُ وَلِسَانُهُ وَعَقْلُهُ وَذَكَرُهُ ، فَلَمْ يَقْرَبِ النِّسَاءَ ، فَقَضَى فِيهِ عُمَرُ بِأَرْبَعِ دِيَاتٍ.

(۲۷۴۳۶) حضرت عوف رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ میں نے ایک بوڑھے سے سنا ہے ابن الاشعث رحمہ اللہ کے فتنہ سے قبل کہ کسی آدمی کو پتھر لگا اس کے سر میں جس سے اس کی عقل، یادداشت، شنوائی اور گویائی ختم ہو گئی اور وہ عورتوں کے قابل نہ رہا تو عمر نے اس کے بارے میں چار دیتوں کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۷۴۳۷) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :فِي السَّمْعِ الدِّيَةُ.

(۲۷۴۳۷) حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ سماعت میں دیت ہے۔

(۲۷۴۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :فِي ذَهَابِ السَّمْعِ خَمْسُونَ.

(۲۷۴۳۸) حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ سماعت کے ختم ہو جانے پر پچاس اونٹ دیت ہے۔

(۲۷۴۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَطَاءً عَنْ رَجُلٍ أُصِيبَ مِنْ أَطْرَافِهِ ، مَا قَدْرُهُ أَكْثَرُ مِنْ دِيَتِهِ ؟ فَقَالَ :مَا سَمِعْتُ فِيهِ بِشَيْءٍ ، وَإِنِّي لأَظُنُّهُ سَيُعْطَى بِكُلِّ مَا أُصِيبَ مِنْهُ ، وَإِنْ كَانَ أَكْثَرَ مِنْ دِيَتِهِ.

(۲۷۴۳۹) حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ میں نے عطاء رضی اللہ عنہ سے ایسے آدمی کے متعلق سوال کیا کہ جس کے اطراف وجوانب میں ایسے زخم آئے ہوں کہ ان کی مقدار اس کی دیت سے بھی زیادہ ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے اس بارے میں کچھ نہیں سنا، اور میرا خیال ہے کہ اس کے تمام اطراف کے زخموں کا بدلہ دیا جائے اگر چہ اس کی دیت سے بڑھ جائے۔

(۲۷۴۴۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فِي رَجُلٍ فَقَأَ عَيْنَ صَاحِبِهِ ، وَقَطَعَ أَنْفَهُ وَأُذُنَهُ ، قَالَ :يُحْسَبُ ذَلِكَ كُلُّهُ.

(۲۷۴۴۰) حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ابن شہاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے ایسے شخص کے بارے میں کہ جس نے اپنے صاحب کی آنکھ کو پھوڑا اور اس کے ناک اور کان کاٹ دیے کہ اس تمام کے تمام کا حساب لگایا جائے گا۔

(۲۷۴۴۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ الْحَسَنَ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ رُمِيَ بِحَجَرٍ ، أَوْ ضُرِبَ عَلَى رَأْسِهِ ، فَذَهَبَ سَمْعُهُ وَبَصَرُهُ ، وَانْقَطَعَ كَلاَمُهُ ؟ فَقَالَ :دِيَاتٌ ؛ فِي سَمْعِهِ دِيَةٌ ، وَفِي بَصَرِهِ دِيَةٌ ، وَفِي لِسَانِهِ دِيَةٌ ، فَقِيلَ لِلْحَسَنِ :رَبِحَ ، فَقَالَ :وَاللَّهِ مَا رَبِحَ ، وَلاَ أَفْلَحَ.

(۲۷۴۴۱) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حسن رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے سوال کیا گیا کہ جس کو پتھر مارا گیا یا اس کے سر کو مارا گیا پھر اس کی قوت گویائی ختم ہوگئی اور اس کی نظر اور شنوائی بھی چلی گئی؟ تو حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس میں کئی دیتیں لازم ہوں گی ایک اس کے کان کی ایک اس کی آنکھوں کی، اور ایک اس کی زبان کی تو حسن رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ "پھر تو وہ اچھا رہا" تو آپ نے جواب دیا کہ نہ وہ اچھا رہا ہے اور نہ اس نے فلاح پائی ہے۔

(۲۴) إِذَا ادَّعَى أَنَّ سَمْعَهُ قَدْ ذَهَبَ

زوال سماعت کا دعویٰ

(۲۷۴۴۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :بَلَغَنِي أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ جَاءَ إِلَيْهِ رَجُلٌ ، فَقَالَ :

ضَرَبَنِي فُلاَنٌ حَتَّى صُمَّتْ إِحْدَى أُذُنَيْ ، فَقَالَ : كَيْفَ نَعْلَمُ ؟ فَقَالَ :ادْعُوا الأَطِبَّاءَ ، فَدَعوهُمْ فَشَمُّوهَا ، فَقَالُوا :هَذِهِ الصَّمَّاءُ.

(۲۷۴۴۲) حضرت ابن جریج ؒ نے فرمایا ہے کہ مجھ کو یہ خبر ملی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز ؒ کے پاس ایک آدمی نے آکر کہا کہ مجھے فلاں شخص نے مارا ہے یہاں تک کہ میرا ایک کان بہرا ہو گیا ہے تو حضرت عمر نے فرمایا ہمیں کیسے پتہ چلے گا تو اس نے جواب دیا کہ اطباء کو بلا لیجیے تو انہوں نے اطباء کو بلایا پھر انہوں نے سونگھ کر کہا کہ یہ بہرہ ہے۔

(۲۷٤٤۳) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَطَاءِ بْنِ مُقَدَّمٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَن زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَدَّعِي أَنَّهُ قَدْ ذَهَبَ سَمْعُهُ ، قَالَ :يُحَلَّفُ عَلَيْهِ.

(۲۷۴۴۳) حضرت زید بن ثابت ؓ سے ایسے شخص کے بارے میں کہ جو اپنی سماعت کے زائل ہو جانے کا دعویٰ کرے ارشاد مروی ہے کہ اس آدمی سے اس پر قسم لی جائے گی۔

(۲۷٤٤٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً ادَّعَى ذِهَابَ سَمْعِهِ ؛ فَأَمَرَ أَنْ يُحَلَّفَ عَلَيْهِ.

(۲۷۴۴۴) حضرت شریح ؒ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے اپنی شنوائی کے چلے جانے کا دعویٰ کیا تو انہوں نے اس پر اس کو قسم اٹھانے کا حکم دیا۔

(۲۷٤٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي رَجُلٍ ادَّعَى أَنَّ سَمْعَهُ قَدْ ذَهَبَ ؟ قَالَ :يَنْظُرُ إِلَيْهِ الدَّارُونَ ، يَعْنِي الأَطِبَّاءَ.

(۲۷۴۴۵) حضرت عامر ؒ سے ایسے شخص کے بارے میں کہ جو اپنی سماعت کے زائل ہو جانے کا دعویٰ کرے ارشاد مروی ہے کہ اطباء کی رائے کو دیکھا جائے گا۔

(۲۷٤٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَن مُجَاهِدٍ، قَالَ:إذَا سَمِعَ الرَّعْدَ فَغُشِيَ عَلَيْهِ فَفِيهِ الدِّيَةُ.

(۲۷۴۴۶) حضرت مجاہد ؒ سے مروی ہے کہ جب اس نے کڑک دار آواز کو سنا اور بے ہوش ہو گیا تو اس میں دیت ہے۔

(۲۷٤٤۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يُغْتَفَلُ فَيُصَاحُ بِهِ.

(۲۷۴۴۷) حضرت ابراہیم ؒ سے مروی ہے کہ اس کو بحالت غفلت پکارا جائے گا۔

(۲۷٤٤۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ : حدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ جُنَادَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَطَاءً عَنْ رَجُلٍ ضَرَبَ رَجُلاً فَذَهَبَ سَمْعُهُ ، وَقَدْ كَانَ سَمِيعًا ؟ قَالَ :يُتْرَكُ ، فَإِذَا اسْتَثْقَلَ نَوْمًا أُجْلِبَ حَوْلَهُ ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَنْبِهْ كَانَتِ الدِّيَةُ، وَإِنِ اسْتَنْبَهَ كَانَتْ حُكُومَةٌ.

(۲۷۴۴۸) حضرت زبیر بن جنادہ کا ارشاد ہے کہ میں نے عطاء ؒ سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جس نے دوسرے کو

مارا، پھر اس کی قوت سماعت چلی گئی، حالانکہ قبل ازیں وہ سنتا تھا؟ تو عطاء نے جواب دیا کہ اسے چھوڑ دیا جائے گا، پھر جب وہ گہری نیند میں ہو تو اس کے ارد گرد شور وغل کیا جائے اگر وہ نہ جاگے تو دیت ہوگی اور اگر جاگ جائے تو فیصلہ ہوگا۔

(٢٥) إذَا ذَهَبَ صَوْتُهُ ، مَا فِيهِ ؟

گونگا کرنے کی دیت

(٢٧٤٤٩) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَمَّنْ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ ، وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ ضَرَبَ حَنْجَرَةَ رَجُلٍ ، فَذَهَبَ صَوْتُهُ ؟ فَقَالَ :فِيهَا الدِّيَةُ.

(۲۷۴۴۹) حضرت محمد بن اسحاق ؒ ایسے شخص سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے قاسم بن محمد ؒ سے سنا جبکہ ان سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے کسی دوسرے آدمی کے نرخرہ پر ضرب لگائی تھی جس سے اس کی آواز ختم ہو چکی تھی تو انہوں نے جواب دیا کہ اس میں دیت ہے۔

(٢٧٤٥٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدٍ ، قَالَ :إِذَا ضُرِبَ الرَّجُلُ فَحَدِبَ ، أَوْ غُنَّ ، أَوْ بُحَّ ، فَفِي كُلِّ وَاحِدةٍ الدِّيَةُ.

(۲۷۴۵۰) حضرت زید نے فرمایا کہ آدمی کو مارا گیا پھر وہ کبڑا ہو گیا یا آواز میں بھنبھناہٹ پیدا ہو گئی یا اس کا گلا بیٹھ گیا تو اس میں سے ہر ایک میں دیت ہوگی۔

(٢٧٤٥١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ : أَنَّ أُمَرَاءَ الأَجْنَادِ اجْتَمَعُوا لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الْحَنْجَرَةِ ، إِذَا انْكَسَرَتْ فَانْقَطَعَ الصَّوْتُ مِنَ الرَّجُلِ ، الدِّيَةُ كَامِلَةً.

(۲۷۴۵۱) حضرت عبدالعزیز بن عمر ؒ سے مروی ہے کہ امرائے اجناد نے عمر بن عبدالعزیز ؒ کے واسطے نرخرہ میں جب وہ ٹوٹ جائے اور آواز ختم ہو جائے، دیت کاملہ پر اتفاق کیا ہے۔

(٢٧٤٥٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ :إِذَا ذَهَبَ كَلاَمُهُ فَالدِّيَةُ.

(۲۷۴۵۲) حضرت حسن ؒ سے مروی ہے کہ جب کلام پر قادر نہ رہے تو دیت ہے۔

(٢٦) إذَا أَصَابَهُ الصَّعَرُ ، مَا فِيهِ ؟

جبڑے کے ٹیڑھے پن کی دیت

(٢٧٤٥٣) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدٍ ؛ فِي الصَّعَرِ الدِّيَةُ.

(۲۷۴۵۳) حضرت زید ؒ سے مروی ہے کہ گردن یا چہرے کے کسی ایک جڑے کی جانب ٹیڑھے پن میں دیت ہے۔

(٢٧٤٥٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ :أَنَّ أُمَرَاءَ الأَجْنَادِ اجْتَمَعُوا

لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الصَّعَرِ ، إِذَا لَمْ يَلْتَفِتِ الرَّجُلُ إِلاَّ مَا انْحَرَفَ : خَمْسُونَ دِينَارًا.

(۲۷۴۵۴) حضرت ابن جریج ریشید نے فرمایا کہ مجھ کو عبدالعزیز بن عمر نے یہ خبر دی ہے کہا مرائے اجناد نے عمر بن عبدالعزیز ریشید کے لیے اتفاق کیا ہے اس بات میں کہ جب ٹیڑھا پن ایسا ہو کہ آدمی دوسری جانب جس طرف سے چہرہ مڑ چکا ہے توجہ نہ کر سکے تو پچاس دینار ہیں۔

(۲۷) الرَّجُلُ تُضْرَبُ عَيْنُهُ فَيَذْهَبُ بَعْضُ بَصَرِهِ

بینائی متاثر ہونے کی دیت

(۲۷٤٥٥) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ رَجُلاً أَصَابَ عَيْنَ رَجُلٍ ، فَذَهَبَ بَعْضُ بَصَرِهِ وَبَقِيَ بَعْضٌ ، فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى عَلِيٍّ ، فَأَمَرَ بِعَيْنِهِ الصَّحِيحَةِ فَعُصِبَتْ ، وَأَمَرَ رَجُلاً بِبَيْضَةٍ فَانْطَلَقَ بِهَا وَهُوَ يَنْظُرُ حَتَّى انْتَهَى بَصَرُهُ ، ثُمَّ خَطَّ عِنْدَ ذَلِكَ عَلَمًا ، قَالَ : ثُمَّ نَظَرَ فِي ذَلِكَ فَوَجَدُوهُ سَوَاءً ، فَقَالَ : فَأَعْطُوهُ بِقَدْرِ مَا نَقَصَ مِنْ بَصَرِهِ مِنْ مَالِ الآخَرِ.

(۲۷۴۵۵) حضرت سعید بن مسیب ریشید سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے کی آنکھ کو زخمی کر دیا، اس کی بینائی کا کچھ حصہ ختم ہو گیا۔ یہ مقدمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا آپ اس کی ایک آنکھ کو باندھنے کا حکم دیا اور ایک کو انڈا لے کر چلنے کا حکم دیا اور آدمی دیکھتا رہا یہاں تک کہ اس کی نظر ختم ہوگئی پھر اس جگہ ایک نشان گاڑ دیا سعید بن مسیب ریشید کا ارشاد ہے کہ پھر اس آدمی نے دوسری آنکھ میں سے دیکھا تو انہوں نے اس کو درست پایا تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس کو دوسرے کے مال سے نظر میں نقصان کے بقدر حصہ دے دو۔

(۲۷٤٥٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ فَقَأَ عَيْنَ رَجُلٍ ، وَهُوَ يُبْصِرُ بِهَا ، قَالَ : يَغْرَمُ بِقَدْرِ مَا نَقَصَ مِنْهَا.

(۲۷۴۵۶) حضرت حسن ریشید سے ایسے شخص کے بارے میں کہ جس نے دوسرے کی آنکھ کو پھوڑ دیا ہو ارشاد منقول ہے کہ جتنا نظر میں نقصان ہوا ہے اس کے بقدر تاوان لازم کیا جائے گا۔

(۲۷٤٥٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَالَ عَطَاءٌ : فِي الْعَيْنِ خَمْسُونَ ، قَالَ : فَذَهَبَ بَعْضُ بَصَرِهَا وَبَقِيَ بَعْضٌ ، قَالَ : بِحِسَابِ مَا ذَهَبَ ، قَالَ : يُمْسِكُ عَلَى الصَّحِيحَةِ ، فَيَنْظُرُ بِالأُخْرَى ، ثُمَّ يُمْسِكُ عَلَى الأُخْرَى ، فَيَنْظُرُ بِالصَّحِيحَةِ ، فَيُحْسَبُ مَا ذَهَبَ مِنْهَا.

قُلْتُ : ضَعُفَتْ عَيْنُهُ مِنْ كِبَرٍ فَأُصِيبَتْ ، قَالَ : نَذْرُهَا وَافِيًا.

(۲۷۴۵۷) حضرت ابن جریج ریشید کا ارشاد ہے کہ عطاء ریشید نے فرمایا کہ آنکھ میں پچاس اونٹ ہیں اور فرمایا کہ کچھ نظر چلی جائے

اور کچھ باقی ہو تو جتنی چلی گئی اس کے حساب سے دیت ہوگی پھر فرمایا کہ صحیح آنکھ کو باندھ کر دوسری سے دیکھے گا پھر دوسری کو باندھ کر صحیح سے دیکھے گا اور جس قدر نظر کم ہو چکی ہے اس کے حساب سے دیت ہوگی میں نے پوچھا کہ اگر آنکھ بڑھاپے کی وجہ سے کمزور ہو چکی ہو اور اس کو کوئی زخم آ جائے؟ تو جواب دیا کہ اس کی دیت کامل ہوگی۔

(٢٧٤٥٨) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : ذُكِرَ قَوْلُ عَلِيٍّ فِي الَّذِي أُصِيبَتْ عَيْنُهُ حَيْثُ أَرَاهُ الْبَيْضَةَ ، فَقَالَ الشَّعْبِيُّ : إِنَّهُ إِنْ شَاءَ زَادَ فِي عَيْنِهِ الَّتِي يُبْصِرُ بِهَا ، فَقَالَ : إِنَّهُ يُبْصِرُ بِهَا أَكْثَرَ مِمَّا يُبْصِرُ بِهَا ، وَإِنْ شَاءَ نَقَصَ مِنْ عَيْنِهِ الَّتِي أُصِيبَتْ ، فَقَالَ : إِنَّهُ لاَ يُبْصِرُ بِهَا وَهُوَ يُبْصِرُ بِهَا ، وَلَكِنَّ أَمْثَلَ مِنْ ذَلِكَ أَنْ يَنْظُرَ طَبِيبٌ مَا يَرَى ، فَيَنْظُرُ مَا نَقَصَ مِنْهَا.

(۲۷۴۵۸) حضرت شعبی ؒ کا ارشاد ہے کہ جس شخص کی آنکھ زخمی ہو جائے اس کے بارے میں علی ؓ کا قول مذکور ہے کہ انہوں نے اس کو انڈہ دکھایا، شعبی ؒ نے سوال کیا کہ اگر وہ اپنی بینائی والی آنکھ سے دیکھنے میں زیادتی کرے تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ اس سے جتنا دیکھ سکتا ہے دیکھے میں نے سوال کیا کہ اگر زخم خوردہ آنکھ سے دیکھنے میں کمی کرے تو انہوں نے جواب دیا کہ جتنا دیکھ سکتا ہے اتنا ہی نہ دیکھے بلکہ بہتر ہے کہ جتنا آسانی سے دیکھ سکتا ہو دیکھے پھر نقصان کو دیکھ لیا جائے گا (اندازہ لگا لیا جائے گا)

(٣٨) الشَّفَتَانِ ، مَا فِيهِمَا ؟

ہونٹوں کی دیت

(٢٧٤٥٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدٍ ؛ فِي الشَّفَةِ السُّفْلَى ثُلُثَا الدِّيَةِ ، لأَنَّهَا تَحْبِسُ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ ، وَفِي الْعُلْيَا ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۴۵۹) حضرت زید ؒ سے مروی ہے کہ نچلے ہونٹ میں دو تہائی دیت ہے کیونکہ وہ کھانے اور پانی کو روک کر رکھتا ہے، اور اوپر والے ہونٹ میں تہائی دیت ہے۔

(٢٧٤٦٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : فِي السُّفْلَى ثُلُثَا الدِّيَةِ ، وَفِي الْعُلْيَا ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۴۶۰) حضرت سعید بن مسیب ؒ سے روایت ہے کہ نچلے ہونٹ میں دو تہائی اور اوپر والے میں ایک تہائی دیت ہے۔

(٢٧٤٦١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، أَنَّهُ قَالَ : فِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ ؛ فِي السُّفْلَى ثُلُثَا الدِّيَةِ ، وَفِي الْعُلْيَا ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۴۶۱) حضرت محمد بن اسحق ؒ کا ارشاد ہے کہ دونوں ہونٹوں میں دیت ہے نچلے میں دو تہائی اور اوپر والے میں ایک تہائی۔

(٢٧٤٦٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : فِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ ، وَفِي إِحْدَاهُمَا نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۴۶۲) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ دونوں ہونٹوں میں دیت ہے اور ان میں سے ایک میں آدھی دیت ہے۔

(۲۷٤٦۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِیٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ فِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ.

(۲۷۴۶۳) حضرت شریح ؒ سے روایت ہے کہ دونوں ہونٹوں میں پوری دیت ہے۔

(۲۷٤٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : فِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ ، وَفِي كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا نِصْفٌ.

(۲۷۴۶۴) حضرت عامر ؒ کا ارشاد ہے کہ دونوں ہونٹوں میں کامل دیت ہے اور ان میں سے ایک میں آدھی دیت ہے۔

(۲۷٤٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ قَالَ : كَانَ يُقَالُ : مَا كَانَ مِنَ اثْنَيْنِ فِي الإِنْسَانِ فَفِيهِمَا الدِّيَةُ ، وَفِي كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا نِصْفُ الدِّيَةِ ، وَمَا كَانَ مِنْ وَاحِدٍ فَفِيهِ الدِّيَةُ.

(۲۷۴۶۵) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہا جاتا تھا کہ انسان کے جوڑے جوڑے والے اعضاء میں کامل دیت ہے، اور ان میں سے ایک میں آدھی دیت ہے اور جو اعضاء اکیلے اکیلے ہیں ان میں دیت کاملہ ہے۔

(۲۷٤٦٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ : قَضَى أَبُو بَكْرٍ فِي الشَّفَتَيْنِ بِالدِّيَةِ ، مِئَةٌ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۴۶۶) حضرت عمرو بن شعیب ؒ نے فرمایا کہ ابو بکر ؓ نے دونوں ہونٹوں کے بدلہ میں سو انٹوں کا فیصلہ کیا۔

(۲۷٤٦۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : الشَّفَتَانِ مَا فِيهِمَا ؟ قَالَ : خَمْسُونَ خَمْسُونَ مِنَ الإِبِلِ فِي كُلِّ وَاحِدَةٍ ، قُلْتُ : أَيُفَضَّلُ بَيْنَهُمَا ؟ قَالَ : السُّفْلَى تُفَضَّلُ ، زَعَمُوا ، قُلْتُ : بِكَمْ ؟ قَالَ : لاَ أَدْرِي.

(۲۷۴۶۷) حضرت ابن جریج ؒ کا کہنا ہے کہ میں نے عطاء ؒ سے پوچھا کہ ہونٹوں میں کتنی دیت ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ پچاس پچاس اونٹ ہر ہونٹ کے بدلہ میں، میں نے پوچھا کہ ان میں سے کونسا افضل ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ لوگوں کا خیال ہے نچلا افضل ہے میں نے سوال کیا کہ وہ کتنا افضل ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھ کو معلوم نہیں ہے۔

(۲۷٤٦۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ قَالَ : فِي الشَّفَتَيْنِ خَمْسُونَ خَمْسُونَ ، وَتُفَضَّلُ السُّفْلَى عَلَى الْعُلْيَا مِنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ بِالتَّغْلِيظِ ، وَلاَ تُفَضَّلُ بِالزِّيَادَةِ فِي عَدَدٍ ، وَلَكِنَّ الْخَمْسِينَ فِيهَا تَغْلِيظٌ فِي أَسْنَانِ الإِبِلِ.

(۲۷۴۶۸) حضرت مجاہد ؒ نے فرمایا کہ دونوں ہونٹوں میں پچاس پچاس اونٹ ہیں اور مرد اور عورت کے نچلے ہونٹ کو دیت مغلظہ کی صورت میں فوقیت دی جائے گی لیکن عدد میں زیادتی کے ذریعہ فوقیت نہیں جائے گی، اور نچلے ہونٹ میں تغلیظ اونٹوں کی عمروں کی صورت میں ہوگی۔

(۲۷٤٦۹) حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : الشَّفَتَانِ سَوَاءٌ ؛

النِّصْفُ وَالنِّصْفُ.

(۲۷۴۶۹) حضرت مجاہد ؒ کا ارشاد ہے کہ دونوں ہونٹ برابر ہیں ان میں آدھی آدھی دیت ہے۔

(۲۷٤۷۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: فِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ، فِي السُّفْلَى الثُّلُثَانِ، وَفِي الْعُلْيَا الثُّلُثُ.

(۲۷۴۷۰) حضرت شعبی ؒ کا ارشاد ہے کہ دونوں ہونٹوں میں دیت ہے نچلے میں دو تہائی اور اوپر والے میں ایک تہائی۔

(۲۹) اللِّسَانُ، مَا فِيهِ إِذَا أُصِيبَ ؟

زبان کی دیت

(۲۷٤۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي اللِّسَانِ الدِّيَةُ كَامِلَةً.

(۲۷۴۷۱) آل عمر کے ایک آدمی سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ زبان میں کامل دیت ہے۔

(۲۷٤۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، رَفَعَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي اللِّسَانِ إِذَا اسْتُؤْصِلَ الدِّيَةُ كَامِلَةً.

(۲۷۴۷۲) حضرت زہری ؒ سے آپ ﷺ کا ارشاد مروی ہے کہ زبان کو جب جڑ سے اکھاڑ دیا جائے تو اس میں دیت کاملہ ہے۔

(۲۷٤۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مَكْحُولٍ، رَفَعَهُ، مِثْلَهُ.

(۲۷۴۷۳) حضرت مکحول ؒ سے بھی مرفوعاً اسی طرح مروی ہے۔

(۲۷٤۷٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: فِي اللِّسَانِ الدِّيَةُ.

(۲۷۴۷۴) حضرت علی ؓ کا ارشاد ہے کہ زبان میں دیت ہے۔

(۲۷٤۷٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ فِي اللِّسَانِ إِذَا اسْتُؤْصِلَ الدِّيَةُ أَخْمَاسًا، فَمَا نَقَصَ فَبِالْحِسَابِ.

(۲۷۴۷۵) حضرت عبداللہ ؓ سے مروی ہے کہ زبان جب جڑ سے اکھاڑ لی جائے تو دیت پانچ حصوں میں ہوگی، اور جو اس سے کم ہو (یعنی جڑ سے نہ اکھڑی ہو) تو اس میں اس کے حساب سے دیت ہوگی۔

(۲۷٤۷٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: فِي اللِّسَانِ الدِّيَةُ كَامِلَةً، وَمَا أُصِيبَ مِنَ اللِّسَانِ، فَبَلَغَ أَنْ يَمْنَعَ الْكَلاَمَ فَفِيهِ الدِّيَةُ كَامِلَةً.

(۲۷۴۷۶) حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ نے فرمایا ہے کہ زبان میں دیت کاملہ ہے اور جب زبان کا زخم اتنا بڑھ جائے کہ بات نہ ہو سکے تو اس میں بھی کامل دیت ہوگی۔

(٢٧٤٧٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :فِي عُكْدَةِ اللِّسَانِ.

(۲۷۴۷۷) حضرت ابراہیم ؒ کا ارشاد ہے کہ زبان کی جڑ میں (دیت کاملہ ہے)

(٢٧٤٧٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، مِثْلَهُ.

(۲۷۴۷۸) حضرت حسن ؒ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(٢٧٤٧٩) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ :فِي اللِّسَانِ إِذَا انْشَقَّ ، ثُمَّ الْتَأَمَ عِشْرُونَ بَعِيرًا.

(۲۷۴۷۹) حضرت زید بن ثابت ؓ نے فرمایا ہے کہ زبان جب چر جائے پھر اس کا زخم بھر جائے تو بیس اونٹ ہیں۔

(٢٧٤٨٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :اللِّسَانُ يُقْطَعُ كُلُّهُ ؟ قَالَ :الدِّيَةُ.

(۲۷۴۸۰) حضرت ابن جریج ؒ کا ارشاد ہے کہ میں نے عطاء ؒ سے سوال کیا کہ زبان ساری کاٹی جائے تو؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ دیت ہوگی۔

(٢٧٤٨١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ :قَضَى أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ فِي اللِّسَانِ إِذَا قُطِعَ بِالدِّيَةِ ، إِذَا أُوعِبَ مِنْ أَصْلِهِ ، وَإِذَا قُطِعَتْ أَسَلَتُهُ فَتَكَلَّمَ صَاحِبُهُ ، فَفِيهِ نِصْفُ الدِّيَةِ.

(بیهقی ۸۹)

(۲۷۴۸۱) حضرت عمرو بن شعیب ؓ کا ارشاد ہے کہ حضرت ابوبکر ؓ نے زبان جب جڑ سے کٹ جائے تو دیت کاملہ کا اور اگر کٹ جائے اور صاحب لسان بات کر سکے تو آدھی دیت کا فیصلہ فرمایا۔

(٢٧٤٨٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى :فِي كِتَابِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ : مَا قُطِعَ مِنَ اللِّسَانِ فَبَلَغَ أَنْ يَمْنَعَ الْكَلاَمَ كُلَّهُ فَفِيهِ الدِّيَةُ ، وَمَا نَقَصَ دُونَ ذَلِكَ فَبِحِسَابِهِ.

(۲۷۴۸۲) حضرت جریج ؒ نے فرمایا کہ سلیمان بن موسیٰ ؒ کا ارشاد ہے کہ عمر بن عبدالعزیز ؒ کی کتاب میں ہے کہ جو زبان اتنی کٹ جائے کہ بات کرنے سے عاجز ہو تو اس میں پوری دیت ہے اور جو اس سے کم کٹی ہو تو آدھی دیت ہے۔

(٢٧٤٨٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ ، أَنَّ فِي كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؛ فِي اللِّسَانِ إِذَا اسْتُؤْصِلَ الدِّيَةُ كَامِلَةً ، وَمَا أُصِيبَ مِنَ اللِّسَانِ فَبَلَغَ أَنْ يَمْنَعَ الْكَلاَمَ فَفِيهِ الدِّيَةُ كَامِلَةً ، وَفِي لِسَانِ الْمَرْأَةِ الدِّيَةُ كَامِلَةً ، وَمَا أُصِيبَ مِنْ لِسَانِهَا فَبَلَغَ أَنْ يَمْنَعَ الْكَلاَمَ فَفِيهِ الدِّيَةُ كَامِلَةً ، وَمَا كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَبِحِسَابِهِ. (ابو داؤد ٢٦١)

(۲۷۴۸۳) حضرت ابن جریج ؒ کا ارشاد ہے کہ مجھ کو عبدالعزیز بن عمر ؒ نے یہ بات بتائی کہ عمر بن عبدالعزیز ؒ کی کتاب میں لکھا ہے کہ عمر ؓ سے مروی ہے کہ زبان جب جڑ سے نکل جائے تو اس میں پوری دیت ہے اور زبان کا جو زخم بڑھ جائے کہ بات

کرنے سے مانع ہو تو اس میں بھی کامل دیت ہے اور عورت کی زبان میں بھی دیت کاملہ ہے اور عورت کی زبان کا جو زخم بڑھ جائے اور بات کرنے سے مانع ہو تو اس میں بھی دیت کاملہ ہے اور زخم اس سے کم درجہ کا ہو تو اس میں اس کے حساب سے دیت ہوگی۔

(٢٧٤٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : فِي اللِّسَانِ الدِّيَةُ.

(۲۷۴۸۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ زبان میں دیت ہے۔

(٢٧٤٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَلاَّمٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : فِيهِ الدِّيَةُ.

(۲۷۴۸۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ زبان میں دیت ہے۔

(٣٠) الذَّقَنِ وَاللَّحْيَانِ ، مَا فِيهِمَا ؟

ٹھوڑی کی دیت

(٢٧٤٨٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ ؛ أَنَّ أُمَرَاءَ الأَجْنَادِ اجْتَمَعُوا لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الذَّقَنِ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۴۸۶) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ مجھے عبدالعزیز بن عمر رحمہ اللہ نے بتایا کہ امرائے اجناد نے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے زمانہ میں اس بات پر اتفاق کر لیا تھا کہ ٹھوڑی میں دیت کا تہائی ہے۔

(٢٧٤٨٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : بَلَغَنِي عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُ قَالَ : فِي اللَّحْيِ إِذَا كُسِرَ أَرْبَعُونَ دِينَارًا.

(۲۷۴۸۷) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ مجھ کو شعبی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ ڈاڑھی جب کاٹ دی جائے تو اس میں چالیس دینار ہیں۔

(٢٧٤٨٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : حُدِّثْتُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّهُ قَالَ : فِي فَقْمِي الإِنْسَانِ أَنْ يَثْنِيَ إِبْهَامَهُ ، ثُمَّ يَجْعَلَ قَصَبَتَهُ السُّفْلَى ، وَيَفْتَحَ فَاهُ فَيَجْعَلَهَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ ، فَمَا نَقَصَ مِنْ فَتْحِهِ فَاهُ مِنْ قَصَبَةِ إِبْهَامِهِ السُّفْلَى كَانَ بِحِسَابِهِ.

(۲۷۴۸۸) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ مجھ کو سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ جبڑے ٹوٹنے کی دیت کا اندازہ انگوٹھے سے لگایا جائے گا۔

(٣١) الْيَدُ ، كَمْ فِيهَا ؟

ہاتھ کی دیت

(٢٧٤٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فِي الْيَدِ خَمْسُونَ. (ابوداؤد ۴۵۵۳- احمد ۲۱۷)

(۲۷۴۸۹) حضرت عکرمہ بن خالد رحمہ اللہ آل عمر کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ہاتھ میں پچاس اونٹ ہیں۔

(٢٧٤٩٠) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، قَالَ : كَانَ فِي كِتَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ :فِي الْيَدِ خَمْسُونَ. (نسائی ۷۰۵۹)

(۲۷۴۹۰) حضرت ابوبکر بن عمرو بن حزم رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اس میں تھا کہ ہاتھ میں پچاس اونٹ ہیں۔

(٢٧٤٩١) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :فِي الْيَدِ نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۴۹۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاتھ میں آدھی دیت ہے۔

(٢٧٤٩٢) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :فِي الْيَدِ نِصْفُ الدِّيَةِ ، خَمْسُونَ مِنَ الإِبِلِ أَرْبَاعًا ، رُبْعٌ جِذَاعٌ ، وَرُبْعٌ حِقَاقٌ ، وَرُبْعٌ بَنَاتُ لَبُونٍ ، وَرُبْعٌ بَنَاتُ مَخَاضٍ.

(۲۷۴۹۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ہاتھ میں آدھی دیت ہے یعنی پچاس اونٹ چار حصوں میں ہوں گے ایک چوتھائی پانچویں سال میں چلنے والے اور چوتھائی چوتھے سال میں چلنے والے اور ایک چوتھائی تیسرے سال میں چلنے والی اونٹنیاں اور ایک چوتھائی دوسرے سال میں چلنے والی اونٹنیاں ہوں گی۔

(٢٧٤٩٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :فِي الْيَدِ نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۴۹۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ہاتھ میں آدھی دیت ہے۔

(٢٧٤٩٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :فِي الْيَدِ نِصْفُ الدِّيَةِ أَخْمَاسًا.

(۲۷۴۹۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاتھ کی دیت پانچ حصوں میں ہوگی۔

(٢٧٤٩٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ : كَانَ فِيمَا وَضَعَ أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ مِنَ الْقَضِيَّةِ فِي الْجِرَاحَةِ :الْيَدُ إِذَا لَمْ يَأْكُلْ بِهَا صَاحِبُهَا ، وَلَمْ يَأْتَزِرْ ، وَلَمْ يَسْتَطِبْ بِهَا ، فَقَدْ تَمَّ عَقْلُهَا ، فَمَا نَقَصَ فَبِحِسَابٍ.

(۲۷۴۹۵) حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے زخم کے بارے میں جو فیصلہ فرمایا تھا وہ یہ تھا کہ ہاتھ سے جب نا تو صاحب الید کھا سکے اور نا تہبند باندھ سکے اور استنجاء کر سکے تو اس کی دیت پوری ہوگی اور جو زخم اس سے کم ہو تو اس کے حساب سے دیت ہوگی۔

(٢٧٤٩٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قَالَ عَطَاءٌ :فِي الْيَدِ تُسْتَأْصَلُ خَمْسُونَ ، قُلْتُ :أَمِنَ

الْمَنْكِبِ ، أَوْ مِنَ الْكَتِفِ ؟ قَالَ :لاَ ، بَلْ مِنَ الْمَنْكِبِ.

(۲۷۴۹۶) حضرت ابن جریج ؒ کا ارشاد ہے کہ عطاء ؒ نے فرمایا ہے کہ ہاتھ کو جب جڑ سے اکھاڑ دیا جائے تو اس میں پچاس اونٹ دیت ہے میں نے پوچھا کہ شانے سے کٹ جائے یا مونڈھے سے؟ تو انہوں نے جواب دیا نہیں بلکہ مونڈھے سے۔

(۲۷٤۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :إِنْ قُطِعَتِ الأَصَابِعُ فَالدِّيَةُ ، وَإِنْ قُطِعَتِ الْكَفُّ فَخَمْسُونَ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۴۹۷) حضرت مجاہد ؒ کا ارشاد ہے کہ اگر انگلیاں کٹ جائیں تو دیت کاملہ ہوگی اور اگر ہتھیلی کٹ جائے تو پچاس اونٹ دیت ہے۔

(۲۷٤۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ،قَالَ :إِذَا قُطِعَتِ الْيَدُ مِنَ الْمِفْصَلِ فَفِيهَا نِصْفُ الدِّيَةِ ، وَإِذَا قُطِعَتْ مِنَ الْعَضُدِ فَفِيهَا نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۴۹۸) حضرت عامر ؒ کا ارشاد ہے کہ ہاتھ کو اگر جوڑ سے کاٹا گیا تو آدھی دیت ہے اور اگر بازو سے کاٹا گیا تو اس میں آدھی دیت ہے۔

(۲۷٤۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :الْيَدَانِ سَوَاءٌ.

(۲۷۴۹۹) حضرت عبداللہ ؓ کا ارشاد ہے کہ دونوں ہاتھ برابر ہیں۔

(۳۲) الْيَدُ يُقْطَعُ مِنْهَا بَعْدَ مَا قُطِعَتْ

(۲۷۵۰۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا قُطِعَتِ الْكَفُّ مِنَ الْمِفْصَلِ ، فَإِنَّ فِيهَا دِيَتَهَا ، فَإِنْ قُطِعَ مِنْهُمَا شَيْءٌ بَعْدَ ذَلِكَ فَفِيهَا حُكُومَةُ عَدْلٍ ، وَإِذَا قُطِعَتْ مِنَ الْعَضُدِ ، أَوْ أَسْفَلَ مِنَ الْعَضُدِ شَيْئًا ، فَإِنَّ فِيهَا دِيَتَهَا.

(۲۷۵۰۰) حضرت ابراہیم ؒ کا اشاد ہے کہ جب ہتھیلی کو جوڑ سے کاٹا گیا تو اس میں دیت ہے پھر اگر اس کے بعد کچھ ہاتھ کاٹا گیا تو اس میں عادل آدمی کا فیصلہ ہوگا اور اگر بازو یا بازو کے کچھ نیچے سے کٹ گئی تو اس میں بھی دیت کاملہ ہے۔

(۲۷۵۰۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :أَرَأَيْتَ إِنْ قُطِعَتِ الْيَدُ مِنْ شَطْرِ الذِّرَاعِ ؟ قَالَ :خَمْسُونَ ، قُلْتُ :فَقُطِعَ شَيْءٌ مِمَّا بَقِيَ بَعْدُ ؟ قَالَ :جُرْحٌ ، لاَ أَحْسِبُ إِلاَّ ذَلِكَ ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ فِي ذَلِكَ سُنَّةٌ.

(۲۷۵۰۱) حضرت ابن جریج ؒ کا ارشاد ہے کہ میں نے عطاء ؒ سے پوچھا کہ آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر ہاتھ کو کلائی کے درمیان سے کاٹ دیا جائے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ پچاس اونٹ دیت ہوگی، میں نے سوال کیا کہ بعد میں اگر باقی ہاتھ کا کچھ حصہ

بھی کٹ گیا تو؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میرے گمان میں تو زخم کی اجرت ہی ہوگی، الا یہ کہ کوئی اس بارے میں حدیث مل جائے۔

(٢٧٥٠٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إِنْ قُطِعَتِ الْكَفُّ فَخَمْسُونَ مِنَ الإِبِلِ ، فَإِنْ قُطِعَ مَا بَقِيَ مِنَ الْيَدِ كُلِّهَا ، أَوِ الذِّرَاعِ ، أَوْ قُطِعَ نِصْفُ الذِّرَاعِ : فَنِصْفُ نَذْرِ الْيَدِ أَيْضًا ، خَمْسَةٌ وَعِشْرُونَ ، فَإِنْ كَانَتْ إِنَّمَا قُطِعَتْ مِنْ شَطْرِ ذِرَاعِهَا ، أَوِ الذِّرَاعِ بَعْدَ الْكَفِّ ، قَالَ مُجَاهِدٌ : يَقُولُ ذَلِكَ ، فَنِصْفُ نَذْرِ الْيَدِ ، فَإِنْ قُطِعَ مَا بَقِيَ كُلُّهُ فَجُرْحٌ يُرَى فِيهِ. (عبدالرزاق ١٧٦٨٩)

(٢٧٥٠٢) حضرت مجاہد ؒ کا ارشاد ہے کہ اگر ہتھیلی کٹ جائے تو اس میں پچاس اونٹ ہیں پھر اگر باقی سارا ہاتھ یا کلائی یا آدھی کلائی کٹ جائے تو اس میں بھی ہاتھ کی دیت کا نصف ہے یعنی پچیس اونٹ ہیں اور اگر کلائی کے درمیان سے یا کلائی کو ہتھیلی کے بعد کاٹا تو ابن جریج ؒ کا فرمان ہے کہ مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ ہاتھ کی دیت کا نصف لازم ہوگا پھر اگر اس کے بعد باقی سارا ہاتھ کاٹ دیا تو اس میں زخم کو دیکھ کر دیت ہوگی۔

(٣٢) التَّرْقُوَةُ مَا فِيهَا ؟

ہنسلی کی ہڈی کی دیت

(٢٧٥٠٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُنْدُبٍ ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ : فِي التَّرْقُوَةِ جَمَلٌ.

(٢٧٥٠٣) حضرت عمر ؓ کے غلام اسلم کا ارشاد ہے کہ میں نے عمر ؓ کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہنسلی کی ہڈی میں ایک اونٹ ہے۔

(٢٧٥٠٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ جُنْدُبِ الْقَاصِّ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ؛ أَنَّهُ قَضَى فِي التَّرْقُوَةِ بِبَعِيرٍ.

(٢٧٥٠٤) حضرت عمر ؓ کے غلام اسلم کا ارشاد ہے کہ عمر ؓ نے ہنسلی کے ہڈی میں ایک اونٹ کا فیصلہ کیا۔

(٢٧٥٠٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ دَاوُد بْنِ أَبِي عَاصِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : فِي التَّرْقُوَةِ بَعِيرٌ.

(٢٧٥٠٥) حضرت سعید بن مسیب ؒ کا ارشاد ہے کہ ہنسلی کی ہڈی میں ایک اونٹ ہے۔

(٢٧٥٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَأَبُو خَالِدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : فِي التَّرْقُوَةِ بَعِيرَانِ.

(٢٧٥٠٦) حضرت سعید بن جبیر ؓ نے فرمایا کہ ہنسلی کی ہڈی میں دو اونٹ دیت ہیں۔

(٢٧٥٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : فِي التَّرْقُوَةِ حُكْمٌ.

(٢٧٥٠٧) حضرت مسروق ؒ نے فرمایا ہے کہ ہنسلی کی ہڈی میں فیصلہ ہے۔

(۲۷۵۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَالشَّعْبِيِّ ؛ قَالاَ :إِنْ كُسِرَتْ فَأَرْبَعُونَ دِينَارًا.

(۲۷۵۰۸) حضرت مجاہد رحمہ اللہ اور شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ جائے تو اس میں چالیس دینار ہیں۔

(۲۷۵۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ :إِنْ قُطِعَتِ التَّرْقُوَةُ فَلَمْ يَعِشْ فَلَهُ الدِّيَةُ كَامِلَةً ، فَإِنْ عَاشَ فَفِيهَا خَمْسُونَ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۵۰۹) حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ اگر ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ جائے اور آدمی زندہ نہ رہے تو پوری دیت ہے اور اگر زندہ بچ جائے تو اس میں پچاس اونٹ ہیں۔

(۲۷۵۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :إِذَا انْجَبَرَتِ التَّرْقُوَةُ فَفِيهَا أَرْبَعَةُ أَبْعِرَةٍ ، يَعْنِي مَثَلَ بِالوَجُور.

(۲۷۵۱۰) حضرت ابوقتادہ رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ جب ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ جائے تو اس میں جلد اونٹ ہیں۔

(۳٤) كَمْ فِي كُلِّ سِنٍّ ؟

دانت کی دیت

(۲۷۵۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السِّنِّ بِخَمْسٍ مِنَ الإِبِلِ.

قَالَ :وَقَالَ أَبِي :يُفَضِّلُ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ ، بِمَا يَرَى أَهْلُ الرَّأْيِ وَالْمَشُورَةِ.(ابو داؤد ۲۶۱۔ عبدالرزاق ۱۷۴۹۰)

(۲۷۵۱۱) حضرت ابن طاؤس رحمہ اللہ اپنے والد کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دانت میں پانچ اونٹوں کا فیصلہ کیا۔

(۲۷۵۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :فِي الأَسْنَانِ خَمْسٌ خَمْسٌ.

(ابو داؤد ۴۵۵۳۔ احمد ۱۸۲)

(۲۷۵۱۲) حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دانتوں میں پانچ پانچ اونٹ ہیں۔

(۲۷۵۱۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :فِي السِّنِّ خَمْسٌ. (ابوداؤد ۴۵۵۲۔ نسائی ۷۰۴۵)

(۲۷۵۱۳) حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دانت میں

پانچ اونٹ ہیں۔

(٢٧٥١٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : فِي السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ ، أَوْ عَدْلُ ذَلِكَ مِنَ الذَّهَبِ ، أَوِ الْوَرِقِ.

(۲۷۵۱۴) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ دانت میں پانچ اونٹ یا اس کے برابر سونا یا چاندی دیت ہے۔

(٢٧٥١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عن مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنُ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي غَطَفَانَ الْمُرِّيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : الأَسْنَانُ سَوَاءٌ ؛ اعْتَبِرْهَا بِالأَصَابِعِ.

(۲۷۵۱۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ سارے دانت دیت میں برابر ہیں ان کو انگلیوں پر ہی قیاس کرلو۔

(٢٧٥١٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَن سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : الأَسْنَانُ سَوَاءٌ.

(۲۷۵۱۶) حضرت شریح رحمہ اللہ نے فرمایا کہ تمام دانت برابر ہیں۔

(٢٧٥١٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : أَتَانِي عُرْوَةُ الْبَارِقِيُّ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ : أَنَّ الأَصَابِعَ وَالأَسْنَانَ فِي الدِّيَةِ سَوَاءٌ.

(۲۷۵۱۷) حضرت شریح رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ میرے پاس عروۃ البارقی عمر رضی اللہ عنہ سے یہ پیغام لائے کہ دانت اور انگلیاں دیت میں برابر ہیں۔

(٢٧٥١٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: الأَسْنَانُ سَوَاءٌ، وَقَالَ: إِنْ كَانَ لِلثَّنِيَّةِ جَمَالٌ فَإِنَّ لِلضِّرْسِ مَنْفَعَةً.

(۲۷۵۱۸) حضرت ہشام رحمہ اللہ اپنے والد کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ تمام دانت برابر ہیں اور فرمایا کہ ان سامنے والے دانتوں کو حسن کی وجہ سے فضیلت ہے تو ڈاڑھوں کو نفع رسانی کی وجہ سے فضیلت ہے۔

(٢٧٥١٩) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : هِيَ سَوَاءٌ.

(۲۷۵۱۹) حضرت ہشام رحمہ اللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ یہ تمام دیت میں برابر ہیں۔

(٢٧٥٢٠) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : هِي فِي الدِّيَةِ سَوَاءٌ.

(۲۷۵۲۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ یہ دیت میں برابر ہیں۔

(٢٧٥٢١) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أَشْهَدُ عَلَى شُرَيْحٍ ، وَمَسْرُوقٍ أَنَّهُمَا جَعَلاَ الأَصَابِعَ وَالأَسْنَانَ فِي الدِّيَةِ سَوَاءٌ.

(۲۷۵۲۱) حضرت شعبی رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ میں شریح رحمہ اللہ اور مسروق رحمہ اللہ کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے انگلیوں اور دانتوں کو دیت میں برابر رکھا ہے۔

(٢٧٥٢٢) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، قَالَ : فِي السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۵۲۲) حضرت عاصم بن ضمرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دانت میں اونٹ ہیں۔

(۲۷۵۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ :حدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ عُمَرَ ؛ قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۵۲۳) حضرت عکرمہ بن خالد رضی اللہ عنہ ال عمر کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دانت میں پانچ اونٹوں کا فیصلہ فرمایا ہے۔

(۲۷۵۲٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِى سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى ؛ أَنَّ فِي كِتَابِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أُمَرَاءِ الأَجْنَادِ :وَفِي الأَسْنَانِ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۵۲۴) حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ مجھ کو سلمان بن موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بتایا ہے کہ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے امرا اجناد کی طرف بھیجے ہوئے خط میں ہے کہ دانتوں میں پانچ اونٹ ہیں۔

(۲۷۵۲٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :فِي السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ أَخْمَاسًا.

(۲۷۵۲۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ دانت میں پانچ اونٹ پانچ حصوں میں ہوں گے۔

(۲۷۵۲٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَن مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :الأَسْنَانُ سَوَاءٌ.

(۲۷۵۲۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ تمام دانت برابر ہیں۔

(۲۷۵۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :فِي الأَسْنَانِ خَمْسٌ خَمْسٌ.

(۲۷۵۲۷) حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ دانتوں میں پانچ پانچ اونٹ دیت ہیں۔

(۳۵) مَنْ قَالَ تُفَضَّلُ بَعْضُ الأَسْنَانِ عَلَى بَعْضٍ

جن حضرات کے نزدیک دانتوں کی دیت مختلف ہے

(۲۷۵۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قَالَ لِي عَطَاءٌ :فِي الأَسْنَانِ الثَّنِيَّتَيْنِ ، والرَّبَاعِيَّتَيْنِ ، وَالنَّابَيْنِ خَمْسٌ خَمْسٌ ، وَفِيمَا بَقِيَ بَعِيرَانِ بَعِيرَانِ ، أَعْلَى الْفَمِ مِنْ ذَلِكَ وَأَسْفَلُهُ سَوَاءٌ ، ثَنِيَّتَا ، وَرَبَاعِيَتَا ، وَنَابَا أَعْلَى الْفَمِ وَأَسْفَلِهِ سَوَاءٌ ، وَأَضْرَاسُ أَعْلَى الْفَمِ ، وَأَضْرَاسُ أَسْفَلِ الْفَمِ سَوَاءٌ.

(۲۷۵۲۸) حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ مجھے عطاء رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ اوپر نیچے کے سامنے والے دو دو دانتوں، اور ان کے ساتھ والے چاروں اوپر نیچے کے دانتوں، اور کچلی کے دانتوں میں پانچ پانچ اونٹ ہیں اور باقی دانتوں میں دو دو اونٹ ہیں، اس میں اوپر کا منہ کا حصہ لور نیچے والا دونوں برابر ہیں اوپر اور نیچے کے سامنے والے چاروں دانت اور ان کے ساتھ والے چار اور کچلی والے دانت، اور اسی طرح منہ کی اوپر والی ڈاڑھیں اور نیچے والی سب کے سب برابر ہیں دیت میں۔

(۲۷۵۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي نُجَيْحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ مِثْلَ قَوْلِ عَطَاءٍ ، قَالَ :الأَسْنَانُ مِنْ أَعْلَى الْفَمِ وَأَسْفَلِهِ ، وَالأَضْرَاسُ مِنْ أَعْلَى الْفَمِ وَأَسْفَلِهِ ، سَوَاءٌ.

(۲۷۵۲۹) حضرت مجاہد ولیٹیو سے بھی عطاء ولیٹیو جیسا ہی قول مروی ہے کہ منہ کے اوپر والے دانت اور نیچے والے دانت، اسی طرح منہ کی اوپر والی ڈاڑھیں اور نیچے والی ڈاڑھیں سب برابر ہیں۔

(۲۷۵۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، قَالَ:قَالَ أَبِي:يُفَضَّلُ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ، بِمَا يَرَى أَهْلُ الرَّأْيِ وَالْمَشُورَةِ.

(۲۷۵۳۰) حضرت طاؤس ولیٹیو فرماتے ہیں کہ میرے والد نے فرمایا کہ بعض کو بعض پر رائے اور مشورہ کی رائے کے اعتبار سے فضیلت دی جائے گی۔

(۲۷۵۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُوسًا ، يَقُولُ : تُفَضَّلُ السِّتُّ فِي أَعْلَى الْفَمِ وَأَسْفَلِهِ عَلَى الأَضْرَاسِ ، وَأَنَّهُ قَالَ :فِي الأَضْرَاسِ صِغَارُ الإِبِلِ.

(۲۷۵۳۱) حضرت ابن جریج نے فرمایا ہے کہ مجھ کو عمرو بن مسلم ولیٹیو نے بتایا کہ انہوں نے طاؤس ولیٹیو کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اوپر نیچے کے چھ دانتوں کو ڈاڑھوں پر فضیلت ہوگی اور انہوں نے فرمایا کہ ڈاڑھوں میں چھوٹی عمر کے اونٹ دیے جائیں گے۔

(۲۷۵۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضَى فِيمَا أَقْبَلَ مِنَ الْفَمِ بِخَمْسٍ فَرَائِضَ خَمْسٍ ، وَذَلِكَ خَمْسُونَ دِينَارًا ، قِيمَةُ كُلِّ فَرِيضَةٍ عَشَرَةُ دَنَانِيرَ ، وَفِي الأَضْرَاسِ بَعِيرٌ بَعِيرٌ.

وَذَكَرَ يَحْيَى :أَنَّ مَا أَقْبَلَ مِنَ الْفَمِ ؛ الثَّنَايَا ، وَالرَّبَاعِيَاتُ ، وَالأَنْيَابُ.

قَالَ سَعِيدٌ :حَتَّى إِذَا كَانَ مُعَاوِيَةُ فَأُصِيبَتْ أَضْرَاسُهُ ، قَالَ :أَنَا أَعْلَمُ بِالأَضْرَاسِ مِنْ عُمَرَ ، فَقَضَى فِيهِ خَمْسَ فَرَائِضَ . قَالَ سَعِيدٌ :لَوْ أُصِيبَ الْفَمُ كُلُّهُ فِي قَضَاءِ عُمَرَ لَنَقَصَتِ الدِّيَةُ ، وَلَوْ أُصِيبَ فِي قَضَاءِ مُعَاوِيَةَ لَزَادَتِ الدِّيَةُ ، وَلَوْ كُنْتُ أَنَا لَجَعَلْتُ فِي الأَضْرَاسِ بَعِيرَيْنِ بَعِيرَيْنِ.

(۲۷۵۳۲) حضرت سعید بن مسیب ولیٹیو سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منہ کے سامنے والے دانتوں میں پانچ اونٹوں میں سے ایک کا فیصلہ کیا اور ہر اونٹ کی قیمت دس دینار ہے تو یہ کل پچاس دینار بن گئے اور ڈاڑھیں ایک اونٹ کا فیصلہ کیا اور یحییٰ ولیٹیو فرماتے ہیں کہ سامنے والے دانت اوپر نیچے کے آگے والے چار دانت اور اس کے ساتھ اوپر نیچے کے چار دانت اور پھر کچلی والے دانت ہیں۔ حضرت سعید ولیٹیو فرماتے ہیں کہ یوں ہی معاملہ چلتا رہا یہاں تک کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی ڈاڑھیں زخمی ہوئیں تو انہوں نے فرمایا کہ میں ڈاڑھوں کے بارے میں عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ جانتا ہوں تو انہوں نے اس میں پانچ اونٹوں کا فیصلہ کیا حضرت سعید ولیٹیو کا ارشاد ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کے مطابق اگر تمام دانت ٹوٹ جائیں تو قیمت کم بنتی ہے۔ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کے مطابق دیت زیادہ بنتی ہے اور اگر میں ہوتا تو ڈاڑھوں میں دو دو اونٹ دیت مقرر کرتا۔

(٣٦) الْأَصَابِعُ مَنْ سَوَّى بَيْنَهَا

جن کے نزدیک سب انگلیوں کی دیت برابر ہے

(٢٧٥٣٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ ، يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالإِبْهَامَ. (بخاری ۶۸۹۵۔ ابوداؤد ۴۵۴۶)

(۲۷۵۳۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اور یہ یعنی چھنگلیا اور انگوٹھا برابر ہیں۔

(٢٧٥٣٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ شُرَيْحٌ : أَتَانِي عُرْوَةُ الْبَارِقِيُّ مِنْ عِنْدَ عُمَرَ : أَنَّ الأَصَابِعَ فِي الدِّيَةِ سَوَاءٌ.

(۲۷۵۳۴) حضرت شریح رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میرے پاس عروۃ البارقی رحمہ اللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے یہ پیغام لائے کہ تمام انگلیاں دیت میں برابر ہیں۔

(٢٧٥٣٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : الأَصَابِعُ سَوَاءٌ.

(۲۷۵۳۵) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ تمام انگلیاں برابر ہیں۔

(٢٧٥٣٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ قَالَ : هِيَ سَوَاءٌ.

(۲۷۵۳۶) حضرت ہشام رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ یہ تمام برابر ہیں۔

(٢٧٥٣٧) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الدِّيَةُ فِي الأَصَابِعِ سَوَاءٌ.

(۲۷۵۳۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ دیت تمام انگلیوں میں برابر ہے۔

(٢٧٥٣٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، قَالَ : وَجَدْتُ فِي كِتَابِي عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ هُبَيْرَةَ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ ، وَابْنَ عَبَّاسٍ ، قَالاَ : الأَصَابِعُ سَوَاءٌ ، أَوْ هَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ.

(۲۷۵۳۸) حضرت ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی کتاب میں ہشام بن عروہ رحمہ اللہ سے یہ روایت دیکھی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ یہ اور یہ یا انہوں نے فرمایا کہ تمام انگلیاں برابر ہیں۔

(٢٧٥٣٩) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أَشْهَدُ عَلَى شُرَيْحٍ ، وَمَسْرُوقٍ ، أَنَّهُمَا جَعَلاَ الأَصَابِعَ وَالأَسْنَانَ سَوَاءً.

(۲۷۵۳۹) حضرت شعبی رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ میں شریح رحمہ اللہ اور مسروق رحمہ اللہ کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے انگلیوں اور دانتوں کی دیت کو برابر قرار دیا ہے۔

(٢٧٥٤٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ، قَالاَ : الأَصَابِعُ سَوَاءٌ ، عَشْرٌ عَشْرٌ.

(۲۷۵۴۰) حضرت حسن ؒ اور محمد ؒ فرماتے ہیں کہ تمام انگلیاں برابر ہیں یعنی سب میں دس دس اونٹ دیت ہے۔

(۳۷) كَمْ فِي كُلِّ إِصْبَعٍ ؟

انگلیوں کی دیت

(۲۷۵٤۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ غَالِبٍ التَّمَّارِ ، عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ :فِي الأَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ. (ابوداؤد ۴۵۴۵۔ احمد ۳۹۷)

(۲۷۵۴۱) حضرت ابوموسیٰ ؓ آپ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ تمام انگلیوں میں دس دس اونٹ دیت ہے۔

(۲۷۵٤۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ غَالِبٍ التَّمَّارِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الأَصَابِعِ بِعَشْرٍ مِنَ الإِبِلِ. (ابوداؤد ۴۵۴۴۔ ابن ماجہ ۲۶۵۴)

(۲۷۵۴۲) حضرت ابوموسیٰ ؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے انگلیوں کے بارے میں دس اونٹ دیت کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۷۵٤۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الأَصَابِعِ :عَشْرٌ عَشْرٌ. (ابوداؤد ۴۵۵۱۔ احمد ۲۱۵)

(۲۷۵۴۳) حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے انگلیوں کی دیت کے بارے میں دس دس اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۷۵٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فِي كُلِّ إِصْبَعٍ مِمَّا هُنَالِكَ عَشْرٌ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۵۴۴) آل عمر ؓ کے ایک شخص سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۲۷۵٤۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ ، قَالاَ :فِي الأَصَابِعِ ، فِي كُلِّ إِصْبَعٍ عُشْرُ الدِّيَةِ.

(۲۷۵۴۵) حضرت علی ؓ اور عبداللہ ؓ کا ارشاد ہے کہ انگلیوں میں سے ہر انگلی کے بدلہ میں دیت کا دسواں حصہ ہے۔

(۲۷۵٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :فِي الإِصْبَعِ عُشْرُ الدِّيَةِ.

(۲۷۵۴۶) حضرت علی ؓ نے فرمایا ہے کہ انگلیوں میں دیت کا دسواں حصہ ہے۔

(۲۷۵٤۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ؛ فِي كُلِّ إِصْبَعٍ عَشْرٌ مِنَ الإِبِلِ ، أَوْ عَدْلُ ذَلِكَ مِنْ ذَهَبٍ ، أَوْ وَرِقٍ.

(۲۷۵۴۷) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ہر انگلی کے بدلہ میں دس اونٹ یا اس کے برابر سونا یا چاندی دیت ہے۔

(٢٧٥٤٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي كُلِّ إِصْبَعٍ خُمُسُ الدِّيَةِ أَخْمَاسًا.

(۲۷۵۴۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ہر انگلی کے بدلہ میں دیت کا حصہ پانچ حصوں میں کر کے دیا جائے گا۔

(٢٧٥٤٩) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ:الأَصَابِعُ كُلُّهَا سَوَاءٌ، فِيهَا الْعُشْرُ.

(۲۷۵۴۹) حضرت شعبی سے روایت ہے کہ ہر انگلی کی دیت برابر ہے اور اس میں دیت کا دسواں حصہ ہے۔

(٢٧٥٥٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :فِي كُلِّ إِصْبَعٍ عَشْرِ فَرَائِضَ.

(۲۷۵۵۰) حضرت حسن رضی اللہ عنہ ارشاد ہے کہ ہر انگلی کے بدلہ میں دس اونٹ ہیں۔

(٢٧٥٥١) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُلِّ إِصْبَعٍ مِمَّا هُنَالِكَ عُشْرُ الدِّيَةِ.

(۲۷۵۵۱) حضرت زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر انگلی کے بارے میں (دیت میں) دس اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔

(٢٧٥٥٢) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ عُمَرَ قَضَى فِي الإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا بِكَفِلَكَ نِصْفُ الْكَفِّ، وَفِي الْوُسْطَى بِعَشْرِ فَرَائِضَ، وَالَّتِي تَلِيهَا بِتِسْعِ فَرَائِضَ، وَفِي الْخِنْصَرِ بِسِتِّ فَرَائِضَ.

(۲۷۵۵۲) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلی کے بارے میں ہتھیلی کی آدھی دیت کا، اور درمیان والی انگلی میں دس اونٹوں کا، اور اس کے ساتھ والی انگلی میں نو اونٹوں کا، اور چھنگلیا کے بارے میں چھ اونٹوں کا فیصلہ فرمایا ہے۔

(٢٧٥٥٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ، قَالاَ :الأَصَابِعُ عَشْرٌ عَشْرٌ.

(۲۷۵۵۳) حضرت حسن رحمہ اللہ اور محمد رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ انگلیوں کی دیت میں دس دس اونٹ ہیں۔

(٢٧٥٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَابْنِ مَسْعُودٍ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ ، وَالْحَسَنِ ، كَانُوا يَقُولُونَ :فِي الأَصَابِعِ كُلِّهَا عَشْرٌ عَشْرٌ.

(۲۷۵۵۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حسن رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے تمام کی تمام انگلیوں میں دس دس اونٹ دیت ہیں۔

(٢٧٥٥٥) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ قَالَ : كَتَبَ إِلَيْنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ ، وَنَحْنُ مَعَ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ : أَنَّ الأَصَابِعَ أَثْلاَثًا ، وَقَرَنَ خَالِدٌ بَيْنَ الْخِنْصَرِ وَالْبِنْصَرِ ، وَبَيْنَ الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِيهَا ، وَالإِبْهَامِ عَلَى حِدَةٍ.

(۲۷۵۵۵) حضرت عمر بن سلمہ رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ جب ہم خالد بن عبد اللہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو عبد الملک بن مروان نے ہمیں ایک خط بھیجا کہ انگلیوں کو تین جگہ پر تقسیم کریں گے اور خالد نے چھنگلیا اور اس کے ساتھ کی انگلی کو ملایا (یعنی شمار کیا) اور درمیان

والی اور اس کے ساتھ والی کو ملایا اور انگوٹھے کو علیحدہ رکھا۔

(۲۷۵۵۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : فِي كُلِّ مِفْصَلٍ مِنَ الأَصَابِعِ ثُلُثُ دِيَةِ الإِصْبَعِ ، إِلاَّ الإِبْهَامَ فَإِنَّ فِي كُلِّ مِفْصَلٍ نِصْفَ دِيَتِهَا.

(۲۷۵۵۶) حضرت ابراہیم ؒ کا ارشاد ہے کہ انگلیوں کے ہر جوڑ کے بدلہ میں انگلیوں کی دیت کا تیسرا حصہ ہے سوائے انگوٹھے کے۔اس کے ہر جوڑ کے بدلہ میں انگوٹھے کی دیت کا نصف ہے۔

(۲۷۵۵۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : فِي الإِبْهَامِ خَمْسَ عَشْرَةَ ، وَفِي الَّتِي تَلِيهَا عَشْرٌ ، وَفِي الَّتِي تَلِيهَا عَشْرٌ ، وَفِي الَّتِي تَلِيهَا ثَمَانٌ ، وَفِي الَّتِي تَلِيهَا سَبْعٌ.

(۲۷۵۵۷) حضرت مجاہد ؒ نے فرمایا کہ انگوٹھے میں پندرہ اونٹ، اور اس کے متصل انگلی کے بدلہ میں دس اونٹ، اور اس کے متصل انگلی کے بدلہ میں آٹھ اونٹ، اور سب سے آخر والی میں سات اونٹ بطور دیت دیے جائیں گے۔

(۲۷۵۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ زَيْدٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ : فِي الأَصَابِعِ فِي كُلِّ مِفْصَلٍ ثُلُثُ دِيَةِ الإِصْبَعِ ، إِلاَّ الإِبْهَامَ ، فَإِنَّ فِيهَا نِصْفَ دِيَتِهَا إِذَا قُطِعَتْ مِنَ الْمِفْصَلِ ، لأَنَّ فِيهَا مِفْصَلَيْنِ.

(۲۷۵۵۸) حضرت زید ؒ کا ارشاد ہے کہ انگلی کے ہر جوڑ کے بدلہ میں انگلی کی دیت کا تہائی حصہ دیت ہوگی سوائے انگوٹھے کے کیونکہ اس میں انگوٹھے کا جوڑ کٹ جانے میں انگوٹھے کی دیت کا نصف دینا ہوگا اس لیے کہ اس میں دو ہی جوڑ ہوتے ہیں۔

(۳۸) مَنْ قَالَ أَصَابِعُ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءٌ

جن کے نزدیک ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں برابر ہیں

(۲۷۵۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ الْقَضَاءَ فِي الأَصَابِعِ فِي الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ صَارَ إِلَى عَشْرٍ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۵۵۹) حضرت سعید بن مسیب ؒ فرماتے ہیں کہ ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں میں دس اونٹوں کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

(۲۷۵۶۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ هِشَامَ بْنَ هُبَيْرَةَ كَتَبَ إِلَى شُرَيْحٍ يَسْأَلُهُ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ : إِنَّ أَصَابِعَ الرِّجْلَيْنِ وَالْيَدَيْنِ سَوَاءٌ.

(۲۷۵۶۰) حضرت شعبی سے روایت ہے کہ ہشام بن ھبیرہ ؒ نے شریح ؒ کو سوالیہ خط لکھا تو انہوں نے جواب میں لکھ کر بھیجا کہ ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں برابر ہیں۔

(۲۷۵۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أَصَابِعُ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءٌ.

(۲۷۵۶۱) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں (دیت میں) برابر ہیں۔

(٢٧٥٦٢) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : أَصَابِعُ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءٌ.

(۲۷۵۶۲) حضرت ابراہیم ریشیلہ نے فرمایا ہے کہ ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں (دیت میں) برابر ہیں۔

(٣٩) الأَعْوَرُ تُفْقَأُ عَيْنُهُ

کانے کی آنکھ پھوڑنے کا حکم

(٢٧٥٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الأَعْوَرِ تُفْقَأُ عَيْنُهُ ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَفْوَانَ : قَضَى فِيهَا عُمَرُ بِالدِّيَةِ.

(۲۷۵۶۳) حضرت ابومجلز سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کانے کی آنکھ کے پھوڑنے کی دیت کے بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ اس پر عبداللہ بن صفوان نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں پوری دیت کا فیصلہ کیا۔

(٢٧٥٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ قَضَى فِي أَعْوَرَ أُصِيبَتْ عَيْنُهُ الصَّحِيحَةُ الدِّيَةَ كَامِلَةً.

(۲۷۵۶۴) حضرت ابوعیاض ریشیلہ سے مروی ہے عثمان رضی اللہ عنہ نے کانے آدمی کے بارے میں کہ جب اس کی صحیح آنکھ کو زخم پہنچے پوری دیت کا فیصلہ فرمایا ہے۔

(٢٧٥٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ فِي الرَّجُلِ الأَعْوَرِ إِذَا أُصِيبَتْ عَيْنُهُ الصَّحِيحَةُ ، قَالَ : إِنْ شَاءَ تُفْقَأُ عَيْنٌ مَكَانَ عَيْنٍ ، وَيَأْخُذُ النِّصْفَ ، وَإِنْ شَاءَ أَخَذَ الدِّيَةَ كَامِلَةً.

(۲۷۵۶۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا کانے آدمی کے بارے میں کہ جب اس کی صحیح آنکھ زخمی ہو جائے ارشاد ہے کہ اگر چاہے تو آنکھ کے بدلہ میں آنکھ پھوڑ لے اور دیت آدھی لے لے اور اگر چاہے تو پوری دیت ہی صرف لے لے۔

(٢٧٥٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : إِذَا فُقِئَتْ عَيْنُ الأَعْوَرِ فَفِيهَا دِيَةٌ كَامِلَةٌ.

(۲۷۵۶۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جب کانے کی آنکھ کو پھوڑا جائے تو اس میں پوری دیت ہے۔

(٢٧٥٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ لاَحِقِ بْنِ حُمَيْدٍ ؛ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنُ عُمَرَ ، أَوْ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الأَعْوَرِ تُفْقَأُ عَيْنُهُ الصَّحِيحَةُ ؟ فَقَالَ ابْنُ صَفْوَانَ ، وَهُوَ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ : قَضَى فِيهَا عُمَرُ بِالدِّيَةِ كَامِلَةً ، فَقَالَ : إِنَّمَا أَسْأَلُكَ يَا ابْنَ عُمَرَ ، فَقَالَ : تَسْأَلُنِي ؟ هَذَا يُحَدِّثُكَ أَنَّ عُمَرَ قَضَى فِيهَا بِالدِّيَةِ كَامِلَةً. (بیهقی ۹۴)

(۲۷۵۶۷) حضرت لاحق بن حمید ریشیلہ سے روایت ہے کہ انہوں نے یا کسی اور نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کانے کے بارے میں سوال کیا کہ جب اس کی صحیح آنکھ کو پھوڑ دیا جائے، تو ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ابن صفوان ریشیلہ تھے انہوں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں

پوری دیت کا فیصلہ فرمایا ہے، پھر اس سائل نے کہا کہ اے ابن عمر رضی اللہ عنہ میں آپ سے پوچھتا ہوں تو انہوں نے جواب دیا کہ تو نے مجھ سے سوال کر دیا؟ جب کہ یہ تجھے عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کر رہا ہے کہ انہوں نے اس میں پوری دیت کا فیصلہ کیا ہے۔

(۲۷۵٦۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ ذَكَرَ مَا يَقُولُونَ فِي الأَعْوَرِ إِذَا فُقِئَتْ عَيْنُهُ الصَّحِيحَةُ ، وَلَمْ يَكُنْ أَخَذَ لِلأُخْرَى أَرْشًا ، فَقَالُوا : الدِّيَةُ كَامِلَةً ، فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ : زَعَمَ أُنَاسٌ مِنْ بَنِي كَاهِلٍ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ فِيهِمْ ، فَقَضَى فِيهَا عُثْمَانُ دِيَةَ الْعَيْنَيْنِ كِلْتَيْهِمَا ، فَسَأَلْنَا عَنْ غَوْرِ ذَلِكَ ، فَطَلَبْنَاهُ فَلَمْ نَجِدْ لَهُ نَفَاذًا ، فَبَرَدَ.

(۲۷۵٦۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف کی رائے یہ تھی کہ اگر کسی کانے کی صحیح آنکھ کسی نے پھوڑ دی اور اس نے پہلی آنکھ کا تاوان وصول نہیں کیا تھا تو اب اسے پوری دیت ملے گی۔ بنو کاہل کے کچھ لوگ یہ مقدمہ لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تھے تو انہوں نے دونوں آنکھوں کی دیت دلوائی تھی۔

(۲۷۵٦۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : فِي الْعَيْنِ إِذَا لَمْ يَبْقَ مِنْ بَصَرِهِ غَيْرُهَا ، ثُمَّ أُصِيبَتْ ، الدِّيَةُ كَامِلَةً.

(۲۷۵٦۹) عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ جب ایک ہی آنکھ رہ گئی ہو پھر اس کو کوئی زخم آ جائے تو اس میں پوری دیت ہوگی۔

(۲۷۵۷۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي أَعْوَرَ فُقِئَتْ عَيْنُهُ ، قَالَ : فِيهَا الدِّيَةُ كَامِلَةً.

(۲۷۵۷۰) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ کانے شخص کی آنکھ کو جب پھوڑا جائے تو اس میں پوری دیت ہے۔

(٤٠) مَنْ قَالَ فِيهَا نِصْفُ الدِّيَةِ

جن کے نزدیک اس میں نصف دیت ہے

(۲۷۵۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ : فِي الرَّجُلِ تُفْقَأُ عَيْنُهُ ، وَلَيْسَ لَهُ عَيْنٌ غَيْرُهَا ، قَالَ : الْقِصَاصُ ، وَإِنْ فُقِئَتْ خَطَأً فَنِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۵۷۱) حضرت شریح رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ جس شخص کی آنکھ کو پھوڑ دیا گیا جب کہ اس کی یہی ایک آنکھ تھی تو اس کے بدلہ میں قصاص ہے اور اگر غلطی سے پھوٹ گئی تو اس میں آدھی دیت ہے۔

(۲۷۵۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ؛ فِي الأَعْوَرِ تُفْقَأُ عَيْنُهُ الصَّحِيحَةُ ، قَالَ : فِيهَا نِصْفٌ ، أَنَا أَدِي قَتِيلَ اللهِ؟.

(۲۷۵۷۲) حضرت مسروق رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ کانے شخص کی آنکھ کو پھوڑنے میں آدھی دیت ہے کیا میں اللہ کی پھوڑی ہوئی آنکھ کی بھی دیت بھروں گا؟

(۲۷۵۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الأَعْوَرِ تُفْقَأُ عَيْنُهُ الصَّحِيحَةُ عَمْدًا ، قَالَ : الْعَيْنُ بِالْعَيْنِ.

(۲۷۵۷۳) حضرت شعبی ؒ کا ارشاد ہے کہ کانے شخص کی صحیح آنکھ کو جب جان بوجھ کر پھوڑا جائے تو پھر اس آنکھ کے بدلہ میں آنکھ ہوگی (یعنی قصاص لیا جائے گا)

(۲۷۵۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَعَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ؛ فِي الأَعْوَرِ تُفْقَأُ عَيْنُهُ الصَّحِيحَةُ عَمْدًا ، قَالَ : الْعَيْنُ بِالْعَيْنِ ، مَا أَنَا فَقَأْتُ عَيْنَهُ الأُولَى.

(۲۷۵۷۴) حضرت عبداللہ بن مغفل ؓ کا ارشاد ہے کہ کانے شخص کی صحیح آنکھ کو پھوڑنے کے بدلہ میں آنکھ ہے (یعنی قصاص) اس کی پہلی آنکھ کو میں نے تو نہیں پھوڑا ہے۔

(۲۷۵۷٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ ، قَالَ : فِيهَا نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۵۷۵) حضرت عطاء بن ابی رباح ؒ نے فرمایا کہ اس میں آدھی دیت ہے۔

(۲۷۵۷٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : فِيهَا نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۵۷۶) حضرت ابراہیم ؒ کا ارشاد ہے کہ اس میں آدھی دیت ہے۔

(۲۷۵۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أَعْوَرَ فُقِئَتْ عَيْنُهُ ؟ فَقَالَ : لاَ أَدِي قَتِيلَ اللهِ ، إِنَّمَا عَلَى الَّذِي أَصَابَهَا دِيَةُ عَيْنٍ وَاحِدَةٍ.

(۲۷۵۷۷) حضرت مسروق ؒ سے مروی ہے کہ ان سے کانے کی آنکھ کو پھوڑے جانے کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں اللہ کی پھوڑی ہوئی آنکھ کی دیت نہیں ادا کروں گا زخم لگانے والے پر محض ایک آنکھ کی ہی دیت لازم ہوگی۔

(٤١) الأَعْوَرُ يَفْقَأُ عَيْنَ إِنْسَانٍ

اگر کانا کسی کی آنکھ پھوڑ دے

(۲۷۵۷۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ دَاوُد ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي أَعْوَرَ فَقَأَ عَيْنَ رَجُلٍ ، فَقَالَ : الْعَيْنُ بِالْعَيْنِ.

(۲۷۵۷۸) حضرت عامر ؒ سے کانے شخص کے بارے میں جو کسی دوسرے کی آنکھ کو پھوڑ دے روایت ہے کہ آنکھ کے بدلے میں آنکھ ہوگی۔

(۲۷۵۷۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الأَعْوَرِ إِذَا فَقَأَ عَيْنَ إِنْسَانٍ ، فُقِئَتْ عَيْنُهُ.

(۲۷۵۷۹) حضرت ابراہیم ؒ سے کانے شخص کے بارے میں کہ جب وہ کسی کی آنکھ کو پھوڑ دے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ اس کی بھی آنکھ پھوڑ دی جائے گی۔

(٢٧٥٨٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : الْعَيْنُ بِالْعَيْنِ.

(۲۷۵۸۰) حضرت محمد رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ آنکھ کے بدلہ میں آنکھ دیت ہوگی۔

(٤٢) السِّنُّ إِذَا أُصِيبَتْ فَاسْوَدَّتْ

دانت اگر زخم کی وجہ سے سیاہ ہو جائے

(٢٧٥٨١) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدٍ ، (ح) وَعَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ (ح) وَعَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا اسْوَدَّتِ السِّنُّ تَمَّ عَقْلُهَا.

(۲۷۵۸۱) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ جب دانت سیاہ ہو جائے (کسی کے زخمی کرنے کی وجہ سے) تو اس میں کامل دیت ہوگی۔

(٢٧٥٨٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدٍ ، (ح) وَعَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ الْحَارِثِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ (ح) وَعَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۷۵۸۲) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(٢٧٥٨٣) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : إِذَا اسْوَدَّتِ السِّنُّ فَعَقْلُهَا تَامٌّ.

(۲۷۵۸۳) حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب دانت سیاہ ہو جائے تو اس کی دیت پوری ہوگی۔

(٢٧٥٨٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : إِذَا اسْوَدَّتْ فَعَقْلُهَا تَامٌّ.

(۲۷۵۸۴) حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ جب دانت سیاہ ہو جائے تو اس کی کامل دیت لازم ہوگی۔

(٢٧٥٨٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اسْوَدَّتِ السِّنُّ قَضَى فِيهَا بِدِيَتِهَا.

(۲۷۵۸۵) حضرت شریح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے جب دانت سیاہ ہو جائے تو اس کی کامل دیت کا فیصلہ فرمایا۔

(٢٧٥٨٦) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ : فِي السِّنِّ إِذَا اسْوَدَّتْ ، أَوْ تَحَرَّكَتْ ، أَوْ رَجَفَتْ ، فَهُوَ سَوَاءٌ.

(۲۷۵۸۶) حضرت عطاء رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ جب دانت سیاہ ہو جائے یا حرکت کرنے لگے یا وہ گر جائے تو اس میں پوری دیت ہوگی۔

(٢٧٥٨٧) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ؛ فِي السِّنِّ تَرْجُفُ ، قَالَ : عَقْلُهَا تَامٌّ.

(۲۷۵۸۷) حضرت قاسم رضی اللہ عنہ سے دانت کے بارے میں جب وہ ہلنے لگے یہ ارشاد منقول ہے کہ اس کی دیت کامل ہوگی۔

(۲۷۵۸۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا اسْوَدَّتِ السِّنُّ ، أَوِ اصْفَرَّتْ فَفِيهَا دِيَتُهَا.

(۲۷۵۸۸) حضرت شعبی ؒ کا ارشاد ہے جب دانت سیاہ ہو جائے یا زرد ہو جائے تو اس میں اس کی کامل دیت ہوگی۔

(۲۷۵۸۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : إِذَا اسْوَدَّتِ السِّنُّ ، فَقَدْ تَمَّ عَقْلُهَا.

(۲۷۵۸۹) حضرت زہری ؒ نے فرمایا کہ جب دانت سیاہ ہو جائے تو اس کی دیت کامل ہوگی۔

(۲۷۵۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي السِّنِّ يُسْتَأْنَى بِهَا ، فَإِنَ اسْوَدَّتْ فَالْعَقْلُ تَامٌّ.

(۲۷۵۹۰) حضرت ابراہیم ؒ سے ایسے دانت کے بارے میں کہ جس کی مہلت طے شدہ ہو مروی ہے کہ اگر وہ سیاہ ہو جائے تو اس کی کامل دیت ہوگی۔

(۴۳) السِّنُّ إِذَا أُصِيبَتْ كَمْ يُتَرَبَّصُ بِهَا

دانت کے بارے میں کتنی مہلت دی جائے گی؟

(۲۷۵۹۱) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : يُتَرَبَّصُ بِهَا حَوْلاً.

(۲۷۵۹۱) حضرت علی ؓ کا ارشاد ہے کہ اس کو ایک سال مہلت دی جائے گی۔

(۲۷۵۹۲) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدٍ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۷۵۹۲) حضرت زید ؓ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۲۷۵۹۳) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۷۵۹۳) حضرت ابراہیم ؒ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۲۷۵۹۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : فِي السِّنِّ يُسْتَأْنَى بِهَا سَنَةً.

(۲۷۵۹۴) حضرت ابراہیم ؒ سے مروی ہے کہ دانت کے بارے میں ایک سال مہلت دی جائے گی۔

(۲۷۵۹۵) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي السِّنِّ ، قَالَ : يُتَرَبَّصُ بِهَا سَنَةً.

(۲۷۵۹۵) حضرت شعبی ؒ کا دانت کے بارے ارشاد ہے کہ ایک سال مہلت دی جائے گی۔

(۲۷۵۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : إِذَا كُسِرَتِ السِّنُّ أَجَّلَهُ سَنَةً.

(۲۷۵۹۶) حضرت شریح ؒ کا ارشاد ہے جب دانت ٹوٹ جائے تو اس کی مہلت ایک سال ہے۔

(۲۷۵۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : يُنْتَظَرُ بِهَا سَنَةً ، فَإِنِ اسْوَدَّتْ ، أَوِ اصْفَرَّتْ فَفِيهَا الْعَقْلُ.

(۲۷۵۹۷) حضرت عامر ولیٹیلہ نے فرمایا کہ ایک سال انتظار کیا جائے گا پھر اگر سیاہ یا زرد ہو گیا تو اس میں کامل دیت ہوگی۔

(٤٤) السِّنّ يُكْسَرُ مِنهَا الشَّيْءُ

اگر دانت کا کچھ حصہ ٹوٹ جائے

(٢٧٥٩٨) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ فِي السِّنِّ إِذَا كُسِرَ بَعْضُهَا ، أُعْطِيَ صَاحِبُهَا بِحِسَابِ مَا نَقَصَ مِنْهَا.

(۲۷۵۹۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دانت کے بارے میں مروی ہے جب کچھ دانت ٹوٹ گیا تو صاحب دانت کو اس دانت کے نقصان کے بقدر حصہ دے گا۔

(٢٧٥٩٩) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَن زَيْدٍ (ح) وَعَنْ حَجَّاجٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۷۵۹۹) حضرت ابراہیم ولیٹیلہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(٢٧٦٠٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، (ح) وَعَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدٍ ، (ح) وَعَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۷۶۰۰) حضرت ابراہیم ولیٹیلہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(٢٧٦٠١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الأَنْفُ وَالأُذُنُ بِمَنْزِلَةِ السِّنِّ ، مَا نَقَصَ مِنْهُ فَبِحِسَابٍ.

(۲۷۶۰۱) حضرت ابراہیم ولیٹیلہ نے فرمایا کہ کان ناک بمنزلہ دانت کے ہیں اور جو اس سے کم ہو تو اسکے حساب سے دیت ہوگی۔

(٢٧٦٠٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ؛ فِي السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ ، فَمَا كُسِرَ مِنْهَا إِذَا لَمْ يَسْوَدَّ فَبِحِسَابٍ.

(۲۷۶۰۲) حضرت عمر بن عبدالعزیز ولیٹیلہ سے مروی ہے کہ دانت میں پانچ اونٹ ہیں اور جو دانت ٹوٹ کر سیاہ نہیں ہوا تو اس کے حساب سے دیت ہوگی۔

(٢٧٦٠٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَجْعَلُ فِيهَا قَدْرَ مَا نَقَصَ مِنْهَا.

(۲۷۶۰۳) حضرت شریح ولیٹیلہ سے روایت ہے کہ وہ اس میں نقصان کے بقدر دیت مقرر کرتے تھے۔

(٢٧٦٠٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :مَا كُسِرَ مِنْهَا إِذَا لَمْ يَسْوَدَّ فَبِحِسَابِ ذَلِكَ.

(۲۷۶۰۴) حضرت عطاء ولیٹیلہ کا ارشاد ہے کہ جو دانت ٹوٹ کر سیاہ نہ ہوا ہو تو اس میں اس کے حساب سے دیت ہوگی۔

(٢٧٦٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ فِي

السِّنِّ إِذَا اسْوَدَّ بَعْضُهَا فَبِحِسَابِ مَنْزِلَةِ الْكَسْرِ.

(۲۷۶۰۵) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے دانت کے بارے میں مروی ہے کہ جب اس کا بعض حصہ سیاہ ہو جائے تو ٹوٹے ہوئے کے بقدر دیت ہوگی۔

(۲۷۶۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : إِنْ كُسِرَ مِنْهَا نِصْفٌ ، أَوْ ثُلُثٌ وَهِيَ بَيْضَاءُ ، فَبِحِسَابِ مَا كُسِرَ مِنْهَا.

(۲۷۶۰۶) حضرت عامر رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ اگر آدھا یا تہائی دانت ٹوٹ جائے اور وہ سفید ہی رہے تو ٹوٹے ہوئے کے حساب سے دیت ہوگی۔

(۴۵) السِّنُّ السَّوْدَاءُ تُصَابُ

کالے دانت کی دیت

(۲۷۶۰۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَالشَّعْبِيِّ ، وَالْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي السِّنِّ السَّوْدَاءِ إِذَا أُصِيبَتْ فَفِيهَا حُكُومَةُ ذَوِي عَدْلٍ.

(۲۷۶۰۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے سیاہ دانت کے بارے میں مروی ہے کہ جب وہ زخمی ہو جائے تو اس میں دو عادل آدمیوں کا فیصلہ ہے۔

(۲۷۶۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : فِي السِّنِّ السَّوْدَاءِ حُكُومَةٌ.

(۲۷۶۰۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ سیاہ دانت میں فیصلہ ہوگا۔

(۲۷۶۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : فِيهَا ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۶۰۹) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ اس میں دیت کا تیسرا حصہ ہے۔

(۲۷۶۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : فِيهَا ثُلُثُ دِيَتِهَا.

(۲۷۶۱۰) حضرت حسن رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس میں تہائی دیت لازم ہوگی۔

(۲۷۶۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : فِيهَا ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۶۱۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ اس میں دیت کا تیسرا حصہ ہے۔

(۲۷۶۱۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عُمَرَ ؛ فِي السِّنِّ السَّوْدَاءِ ثُلُثُ دِيَتِهَا.

(۲۷۶۱۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیاہ دانت میں اس کی دیت کا تیسرا حصہ ہے۔

(۲۷۶۱۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، قَالَ : فِي السِّنِّ السَّوْدَاءِ إِذَا نُزِعَتْ وَكَانَتْ ثَابِتَةً ثُلُثُ دِيَتِهَا.

(۲۷۶۱۳) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سیاہ دانت کو کھینچ دیا جائے جبکہ وہ جڑا ہوا تھا تو اس میں اس کی دیت کا تیسرا حصہ ہے۔

(۴۶) فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ تُبْخَصُ

نابینا آنکھ کو پھوڑنے کی دیت

(۲۷۶۱۴) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، وَعَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ؛ أَنَّهُ قَضَى فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ إِذَا طُفِئَتْ : مِئَةَ دِينَارٍ.

(۲۷۶۱۴) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نابینا آنکھ نکال دی جائے تو اس میں سو "۱۰۰" دینار ہیں۔

(۲۷۶۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : فِيهَا ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۶۱۵) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس میں تہائی دیت ہوگی۔

(۲۷۶۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : فِيهَا ثُلُثُ دِيَتِهَا.

(۲۷۶۱۶) حضرت حسن رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ اس میں تہائی دیت ہوگی۔

(۲۷۶۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَضَى فِي عَيْنٍ قَائِمَةٍ بُخِصَتْ بِمِئَةِ دِينَارٍ.

(۲۷۶۱۷) حضرت یزید بن عبداللہ بن قسیط رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے نابینا آنکھ کے بارے میں جس کو نکال دیا گیا ہو سو دینار کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۷۶۱۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَالشَّعْبِيِّ (ح) وَعَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ قَالُوا : فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ حُكْمُ ذَوِي عَدْلٍ.

(۲۷۶۱۸) حضرت حکم، حماد، اور ابراہیم رحمہم اللہ کا ارشاد ہے کہ نابینا آنکھ (کے پھوڑنے) کے بارے میں عادل آدمیوں کا فیصلہ ہے۔

(۲۷۶۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ إِذَا بُخِصَتْ ثُلُثُ دِيَتِهَا.

(۲۷۶۱۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ نابینا آنکھ کو جب نکال دیا جائے تو اس میں تہائی دیت ہے۔

(۲۷۶۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : فِي الْعَيْنِ الْعَوْرَاءِ حُكْمٌ.

(۲۷۶۲۰) حضرت مسروق ؒ کا ارشاد ہے کہ آشوب زدہ آنکھ میں فیصلہ ہے۔

(۲۷۶۲۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عُمَرَ ؛ فِي الْعَيْنِ الْعَوْرَاءِ إِذَا بُخِصَتْ وَكَانَتْ قَائِمَةً : ثُلُثُ دِيَتِهَا.

(۲۷۶۲۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آشوب زدہ آنکھ کو جب پھوڑا جائے جب کہ اس سے قبل وہ اپنی جگہ پر کھڑی ہوئی تھی تو اس میں تہائی دیت ہے۔

(٤٧) بَابُ الرِّجْلِ كَمْ فِيهَا ؟

پاؤں کی دیت کا بیان

(۲۷۶۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ : كَانَ فِيمَا وَضَعَ أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ مِنَ الْقَضِيَّةِ : أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا بَسَطَهَا صَاحِبُهَا فَلَمْ يَقْبِضْهَا ، أَوْ قَبَضَهَا فَلَمْ يَبْسُطْهَا ، أَوْ قُلِّصَتْ عَنِ الأَرْضِ فَلَمْ تَبْلُغْهَا ، فَمَا نَقَصَ فَبِحِسَابٍ.

(۲۷۶۲۲) حضرت عمرو بن شعیب ؒ کا ارشاد ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے وضع کیے گئے فیصلہ میں یہ بات ہے کہ جب صاحب پاؤں اپنے پاؤں کو کھول کر اس کو لپیٹ نہ سکے یا لپیٹ کر ان کو کھول نہ سکے یا زمین سے اٹھا کر دوبارہ نہ رکھ سکے (تو اس میں نصف دیت ہوگی) اور جو جنایت اس سے کم درجہ کی ہو تو اس کی چٹی اس کے حساب سے ہوگی۔

(۲۷۶۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : فِي الرِّجْلِ نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۶۲۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ پاؤں میں آدھی دیت ہے۔

(۲۷۶۲٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : فِي الرِّجْلِ نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۶۲۴) حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ کا ارشاد ہے کہ پاؤں میں آدھی دیت ہے۔

(۲۷۶۲۵) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، (ح) وَعَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ : فِي الْيَدِ تُصَابُ فَتَشَلُّ ، أَوِ الرِّجْلِ ، أَوِ الْعَيْنِ إِذَا ذَهَبَ بَصَرُهَا وَهِيَ قَائِمَةٌ ، فَقَدْ تَمَّ عَقْلُهَا.

(۲۷۶۲۵) حضرت حکم اور حماد ابراہیم ؒ سے روایت کرتے ہیں کہ ہاتھ پاؤں کو جب کوئی زخم آئے تو وہ شل ہو جائیں یا آنکھ کو کوئی زخم آئے اور اس کی بصارت ختم ہو جائے اور اپنی جگہ پر گڑی رہے تو ان صورتوں میں کامل دیت ہوگی۔

(۲۷۶۲٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فِي الرِّجْلِ خَمْسُونَ.

(۲۷۶۲۶) حضرت عکرمہ بن خالد ؒ ال عمر کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ پاؤں میں پچاس اونٹ دیت ہے۔

(۲۷۶۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : فِي الرِّجْلِ خَمْسُونَ مِنَ الإِبِلِ أَخْمَاسًا.

(۲۷۶۲۷) حضرت عبداللہ ؒ کا ارشاد ہے کہ پاؤں میں پچاس اونٹ دیت ہے جو پانچ حصوں میں ہوگی۔

(۲۷۶۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ : فِي كِتَابٍ كَتَبَهُ مَرْوَانُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ : إِذَا قَزَلَتِ الرِّجْلُ ، فَفِيهَا نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۶۲۸) حضرت زید بن ثابت ؓ سے مروی ہے کہ جب پاؤں لنگڑا ہو جائے تو اس میں آدھی دیت ہے۔

(٤٨) الْجَائِفَةُ كَمْ فِيهَا ؟

پیٹ تک سرایت کر جانے والے زخم کا حکم

(۲۷۶۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : فِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۶۲۹) حضرت علی ؓ کا ارشاد ہے کہ پیٹ یا دماغ کے اندر تک جو زخم پہنچ جائے تو اس میں تہائی دیت ہے۔

(۲۷۶۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : فِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۶۳۰) حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ نے فرمایا ہے کہ پیٹ یا دماغ کے اندرونی زخم میں تہائی دیت ہے۔

(۲۷۶۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : فِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ أَخْمَاسًا.

(۲۷۶۳۱) حضرت حسن ؒ کا ارشاد ہے کہ پیٹ یا دماغ کے اندر تک پہنچ جانے والے زخم میں تہائی دیت پانچ حصوں میں ہوگی۔

(۲۷۶۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : فِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۶۳۲) حضرت حسن ؒ کا ارشاد ہے پیٹ یا دماغ کے اندر تک پہنچ جانے والے زخم میں تہائی دیت ہے۔

(۲۷۶۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، (ح) وَعَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْجَائِفَةِ بِثُلُثِ الدِّيَةِ.

(۲۷۶۳۳) حضرت زہری ؒ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے پیٹ یا دماغ کے اندرونی زخم میں تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا ہے۔

(۲۷۶۳٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الْجَائِفَةُ فِي الْبَطْنِ وَالْفَخِذِ ، دِيَتُهَا ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۶۳۴) حضرت ابراہیم ؒ کا ارشاد ہے کہ پیٹ اور ران کے اندرونی زخم میں تہائی دیت ہے۔

(۲۷۶۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ قَوْمًا كَانُوا يَرْمُونَ ، فَرَمَى رَجُلٌ مِنْهُمْ بِسَهْمٍ خَطَأً ، فَأَصَابَ بَطْنَ رَجُلٍ ، فَأَنْفَذَهُ إِلَى ظَهْرِهِ ، فَدُووِيَ فَبَرَأَ ،

فَرُفِعَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَضَى فِيهِ بِجَائِفَتَيْنِ.

(۲۷۶۳۵) حضرت سعید بن مسیب ولیٹیلا سے مروی ہے کہ لوگ تیر اندازی کر رہے تھے تو ایک آدمی نے تیر غلط نشانہ لگا دیا جو کسی آدمی کے پیٹ پر لگا اور کمر تک چھیلتا ہوا نکل گیا پھر اس کا علاج کیا گیا تو وہ ٹھیک ہو گیا یہ معاملہ ابو بکر رضی اللہ عنہ تک پہنچا تو انہوں نے اس میں اس کے دو اندرونی زخموں کے برابر دیت کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۷٦۳٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدٍ ؛ فِي النَّافِذَةِ فِي الْجَوْفِ ثُلُثُ الدِّيَةِ ، وَفِي الأُخْرَى مِئَةُ دِينَارٍ.

(۲۷۶۳۶) حضرت زید ولیٹیلا سے مروی ہے کہ پیٹ یا دماغ کے اندرونی زخم میں تہائی دیت ہے اور دوسرے میں سو دینار ہیں۔

(۲۷٦۳۷) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَن بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :الْجَائِفَةُ فِي الْجَوْفِ حَتَّى يَخْرُجَ مِنَ الْجَانِبِ الآخَرِ جَائِفَتَانِ.

(۲۷۶۳۷) حضرت مکحول ولیٹیلا سے مروی ہے کہ پیٹ کے اندرونی زخم میں کہ جو دوسری جانب سے نکل آئے دو پیٹ کے زخموں کے برابر دیت ہوگی۔

(۲۷٦۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي رَجُلٍ رَمَى رَجُلاً فَأَنْفَذَهُ قَالَ :فِيهِ جَائِفَتَانِ.

(۲۷۶۳۸) حضرت حسن ولیٹیلا سے مروی ہے کہ اگر ایک آدمی نے دوسرے کو تیر مارا اور وہ دوسری جانب سے نکل گیا تو اس میں پیٹ کے دو زخموں کے برابر دیت ہوگی۔

(۲۷٦۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَن عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ :فِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۶۳۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پیٹ یا دماغ کے اندرونی زخم میں تہائی دیت ہے۔

(٤٩) الْجَائِفَةُ فِي الأَعْضَاءِ

اعضاء میں سرایت کر جانے والے زخم کا حکم

(۲۷٦٤٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَن زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ :فِي كُلِّ نَافِذَةٍ فِي عُضْوٍ مِنَ الْيَدِ وَالرِّجْلِ ، مِئَةُ دِينَارٍ.

(۲۷۶۴۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ہر اس زخم میں کہ جو ہاتھ یا پاؤں سے پار نکل جائے اس میں سو دینار ہیں۔

(۲۷٦٤١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الْجَائِفَةُ فِي الْفَخِذِ دِيَتُهَا ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۶۴۱) حضرت ابراہیم ولیٹیلا نے فرمایا ہے کہ ران کے اندرونی زخم میں (یعنی جو گہرا ہونے کی وجہ سے اندر تک چلا گیا ہو) ران کی دیت کا تیسرا حصہ ہے۔

(۲۷٦٤۲) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : كُلُّ نَافِذَةٍ فِي عُضْوٍ فَدِيَتُهَا ثُلُثُ دِيَةِ ذَلِكَ الْعُضْوِ.

(۲۷۶۴۲) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ ہر اس زخم میں کہ کسی عضو کے پار ہو جائے تو اس میں اس عضو کی دیت کا تیسرا حصہ دیت ہوگی۔

(۲۷٦٤۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ : لِكُلِّ عَظْمٍ جَائِفَةٌ ، فَكُلُّ عَظْمٍ أُجِيفَ فَجَائِفَتُهُ مِنْ حِسَابِ ذَلِكَ الْعَظْمِ.

(۲۷۶۴۳) حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہر ہڈی کے لیے اندرونی (گہرا) زخم ہے پس جس ہڈی کو بھی اندرونی زخم آیا اس کی دیت اس ہڈی کے حساب سے ہوگی۔

(۲۷٦٤٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي هِشَامٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : كُلُّ رَمْيَةٍ نَافِذَةٍ فِي عُضْوٍ ، فَفِيهَا ثُلُثُ دِيَةِ ذَلِكَ الْعُضْوِ.

(۲۷۶۴۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ اگر تیر بھی کسی عضو سے نکل جائے تو اس میں اس عضو کی دیت کا تیسرا حصہ دیت ہوگی۔

(٥٠) الذَّكَرُ مَا فِيهِ ؟

عضو تناسل کی دیت

(۲۷٦٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فِي الذَّكَرِ الدِّيَةُ. (عبدالرزاق ١٧٦٣٦)

(۲۷۶۴۵) حضرت عکرمہ بن خالد رحمہ اللہ ال عمر کے آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ عضو تناسل میں دیت ہے۔

(۲۷٦٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : فِي الذَّكَرِ الدِّيَةُ.

(۲۷۶۴۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ عضو تناسل میں دیت ہے۔

(۲۷٦٤٧) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : فِي الذَّكَرِ الدِّيَةُ أَخْمَاسًا.

(۲۷۶۴۷) حضرت عبداللہ رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ عضو تناسل میں دیت پانچ حصوں میں ہوگی۔

(۲۷٦٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : فِي الذَّكَرِ الدِّيَةُ.

(۲۷۶۴۸) حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عضو تناسل میں دیت ہے۔

(۲۷٦٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : فِي الذَّكَرِ الدِّيَةُ.

(۲۷۶۴۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ عضوِ تناسل میں دیت ہے۔

(۲۷٦٥٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : فِي الذَّكَرِ الدِّيَةُ.

(۲۷۶۵۰) حضرت حسن رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ عضوِ تناسل میں دیت ہے۔

(۲۷٦٥١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الذَّكَرِ الدِّيَةَ. (ابوداؤد ۲٦٥)

(۲۷۶۵۱) حضرت زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عضوِ تناسل میں دیت کا فیصلہ فرمایا ہے۔

(۲۷٦٥٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : اسْتُؤْصِلَ الذَّكَرُ ؟ قَالَ : الدِّيَةُ ، قُلْتُ : أَرَأَيْتَ إِنْ أُصِيبَتِ الْحَشَفَةُ ، ثُمَّ أُصِيبَ شَيْءٌ مِمَّا بَقِيَ ؟ قَالَ : جُرْحٌ.

(۲۷۶۵۲) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ، عطاء رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے ان سے سوال کیا کہ اگر عضوِ تناسل جڑ سے اکھڑ جائے تو؟ انہوں نے جواب دیا کہ اس میں دیت ہے۔ پھر میں نے سوال کیا کہ آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر حشفہ کٹ گیا پھر اس کے بقیہ حصہ سے کچھ کٹ گیا؟ تو انہوں نے جواب دیا زخم کی دیت ہوگی۔

(۲۷٦٥٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: فِي الذَّكَرِ الدِّيَةُ.

(۲۷۶۵۳) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عضوِ تناسل میں دیت ہے۔

(۲۷٦٥٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ : قَضَى أَبُو بَكْرٍ فِي ذَكَرِ الرَّجُلِ بِدِيَتِهِ ، مِئَةٍ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۶۵۴) حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آدمی کے عضوِ تناسل میں دیت یعنی سو اونٹ کا فیصلہ فرمایا ہے۔

(٥١) الْحَشَفَةُ تُصَابُ، كَمْ فِيهَا ؟

عضوِ تناسل کے کنارے کی دیت

(۲۷٦٥٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَان ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الذَّكَرِ إِذَا اسْتُؤْصِلَ ، أَوْ قُطِعَتْ حَشَفَتُهُ : الدِّيَةُ كَامِلَةٌ مِئَةٌ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۶۵۵) حضرت زہری رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عضوِ تناسل میں جب جڑ سے کٹ جائے یا حشفہ کٹ جائے تو پوری دیت یعنی سو اونٹ کا فیصلہ فرمایا ہے۔

(۲۷٦٥٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ ، قَالاَ : فِي الْحَشَفَةِ إِذَا قُطِعَتِ

الدِّيَةُ ، فَمَا نَقَصَ مِنْهَا فَبِحِسَابٍ.

(۲۷۶۵۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عبداللہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ حشفہ میں پوری دیت ہوگی اور جو اس سے کم ہو تو اس کے حساب سے دیت دینا ہوگی (یعنی پورا حشفہ نہ کٹا ہو)

(۲۷٦٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، أَوْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : فِي الْحَشَفَةِ الدِّيَةُ.

(۲۷۶۵۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ حشفہ میں پوری دیت ہے۔

(۲۷٦٥٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :فِي الْحَشَفَةِ الدِّيَةُ.

(۲۷۶۵۸) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حشفہ میں دیت ہے۔

(۲۷٦٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَلاَّمٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :فِي الْحَشَفَةِ الدِّيَةُ.

(۲۷۶۵۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حشفہ میں دیت ہے۔

(۲۷٦٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ :فِي الْحَشَفَةِ الدِّيَةُ.

(۲۷۶۶۰) حضرت عامر رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ حشفہ میں دیت ہے۔

(۲۷٦٦١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :فِي الْحَشَفَةِ وَحْدَهَا الدِّيَةُ.

(۲۷۶۶۱) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ مجھ کو ابن ابی نجیح رحمہ اللہ نے مجاہد سے یہ بات نقل کی ہے کہ اکیلے حشفہ میں پوری دیت ہے۔

(۲۷٦٦٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :أَرَأَيْتَ إِنْ أُصِيبَتِ الْحَشَفَةُ ؟ قَالَ :الدِّيَةُ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :أَثَبْتٌ ؟ قَالَ :قَدْ قَالُوا ذَلِكَ.

(۲۷۶۶۲) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ میں نے عطاء رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر حشفہ کٹ جائے؟ انہوں نے جواب دیا کہ اس میں دیت ہوگی میں نے سوال کیا کہ کیا پوری دیت ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا کہ انہوں نے اسی طرح کہا ہے۔

(۲۷٦٦٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : فِي الْحَشَفَةِ الدِّيَةُ.

(۲۷۶۶۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ حشفہ میں پوری دیت ہوگی۔

(٥٢) اليَدُ الشَّلَّاءُ تُصَابُ

مفلوج ہاتھ کو کاٹنے کی دیت

(٢٧٦٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ؛ فِي الْيَدِ الشَّلَّاءِ إِذَا قُطِعَتْ حُكْمٌ ، وَفِي الضِّرْسِ حُكْمٌ ، يَعْنِي الْمَأْكُولَ.

(٢٧٦٦٤) حضرت مسروق ولیٹیلا سے مروی ہے کہ شل ہاتھ اگر کٹ جائے تو اس میں فیصلہ ہے اور کھوکھلی ڈاڑھ میں بھی فیصلہ ہے۔

(٢٧٦٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ :فِي الْيَدِ الشَّلَّاءِ إِذَا قُطِعَتْ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(٢٧٦٦٥) حضرت سعید بن مسیب ولیٹیلا کا ارشاد ہے کہ شل ہاتھ میں جب کٹ جائے تو تہائی دیت ہوگی۔

(٢٧٦٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :فِي الْيَدِ الشَّلَّاءِ إِذَا قُطِعَتْ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(٢٧٦٦٦) حضرت ابراہیم ولیٹیلا نے فرمایا جب شل ہاتھ کٹ جائے تو اس میں تہائی دیت ہے۔

(٢٧٦٦٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عُرُوَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؛ فِي الْيَدِ الشَّلَّاءِ إِذَا قُطِعَتْ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(٢٧٦٦٧) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شل ہاتھ جب کٹ جائے تو اس میں تہائی دیت ہے۔

(٢٧٦٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلَالٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي الْيَدِ الشَّلَّاءِ إِذَا قُطِعَتْ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(٢٧٦٦٨) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شل ہاتھ جب کٹ جائے تو اس میں تہائی دیت ہے۔

(٢٧٦٦٩) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَالشَّعْبِيِّ ، وَالْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْيَدِ الشَّلَّاءِ ، قَالُوا :فِيهَا حُكْمُ ذَوِي عَدْلٍ.

(٢٧٦٦٩) حضرت حکم، حماد، اور ابراہیم رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ شل ہاتھ میں دو عادل آدمیوں کا فیصلہ ہوگا۔

(٥٣) الْيَدُ ، أَوِ الرِّجْلُ تُكْسَرُ ثُمَّ تَبْرَأُ

ہاتھ یا پاؤں ٹوٹ کر ٹھیک ہو جائیں تو ان کی دیت

(٢٧٦٧٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ :إِذَا كُسِرَتِ الْيَدُ ، أَوِ الرِّجْلُ ، ثُمَّ بَرَأَتْ وَلَمْ يَنْقُصْ مِنْهَا شَيْءٌ :أَرْشُهَا مِئَةٌ وَثَمَانُونَ دِرْهَمًا.

(۲۷۶۷۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ کہا جاتا تھا کہ جب ہاتھ یا پاؤں ٹوٹ کر دوبارہ ٹھیک ہو جائے اور اس میں کوئی نقص بھی پیدا نہ ہو تو اس میں ''۱۸۰'' درہم دیت ہے۔

(۲۷۶۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ؛ فِي الْيَدِ، أَوِ الرِّجْلِ إِذَا كُسِرَتْ صُلْحٌ.

(۲۷۶۷۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ہاتھ پاؤں جب کٹ جائیں تو اس میں صلح ہے۔

(۲۷۶۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ذَكْوَانَ ؛ أَنَّ عُمَرَ قَضَى فِي رَجُلٍ كُسِرَتْ سَاقُهُ فَجُبِرَتْ وَاسْتَقَامَتْ ، فَقَضَى فِيهَا بِعِشْرِينَ دِينَارًا.

قَالَ: قِيلَ لَهُ: إِنَّهَا وَهَنَتْ.

(۲۷۶۷۲) حضرت عبداللہ بن ذکوان رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ جس کی پنڈلی ٹوٹ گئی اور پھر جڑ کر صحیح ہو گئی تھی بیس دینار کا، عبداللہ بن ذکوان رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ ان سے کہا گیا یہ تو بہت ہلکی دیت ہے۔

(۲۷۶۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عن ابن سيرين ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛فِي رَجُلٍ كَسَرَ يَدَ رَجُلٍ فَجُبِرَتْ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ :عَلَى الْكَاسِرِ أَجْرُ الْجَابِرِ ، أَمَا يَحْمَدُ اللَّهَ حَيْثُ رَدَّ عَلَيْهِ يَدَهُ.

(۲۷۶۷۳) حضرت شریح رحمہ اللہ نے ایسے آدمی کے بارے میں کہ جس نے دوسرے کا ہاتھ توڑ دیا تھا پھر وہ صحیح ہو گیا فرمایا ہے کہ توڑنے والے پر صرف جوڑنے والے کی اجرت ہے، کیا وہ یعنی جس کا ہاتھ ٹوٹا تھا اس پر شکر ادا نہیں کرتا کہ اللہ نے اس کا ہاتھ ٹھیک کر دیا ہے۔

(۲۷۶۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ:حدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ:فِي الأَعْضَاءِ كُلِّهَا حُكُومَةٌ.

(۲۷۶۷۴) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ تمام اعضاء میں فیصلہ ہے۔

(۲۷۶۷٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ؛ فِي السَّاقِ تُكْسَرُ خَمْسُونَ دِينَارًا ، وَإِذَا بَرَأَتْ عَلَى عَثْمٍ فَفِيهَا خَمْسُونَ دِينَارًا ، وَفِي الْعَثْمِ مَا فِيهِ.

(۲۷۶۷۵) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب پنڈلی ٹوٹ جائے تو اس میں پچاس دینار ہیں اور جب وہ ٹیڑھی جڑ جائے تو اس میں پچاس دینار ہیں اور ٹیڑھے میں وہ دیت ہے جو ٹوٹنے میں ہے۔

(۲۷۶۷٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَن سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ :فِي الذِّرَاعِ ، وَالسَّاقِ ، وَالْعَضُدِ ، وَالْفَخِذِ إِذَا كُسِرَتْ ، ثُمَّ جُبِرَتْ :قَلُوصَانِ ، قَلُوصَانِ.

(۲۷۶۷۶) حضرت سلیمان یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کلائی، پنڈلی، بازو اور ران جب ٹوٹ جائیں اور جڑ جائیں تو اس میں دو، دو جوان اونٹنیاں دیت ہیں۔

(۲۷۶۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قُلْتُ لَهُ : كُسِرَتِ الْيَدُ ، أَوِ الرِّجْلُ ، أَوِ التَّرْقُوَةُ

فَجُبِرَتْ فَاسْتَوَتْ ، قَالَ :فِي ذَلِكَ شَيْءٌ ، وَمَا بَلَغَنِي مَا هُوَ.

(۲۷۶۷۷) حضرت ابن جریج ؒ، عطاء ؒ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے ان سے سوال کیا کہ اگر ہاتھ یا پاؤں یا ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ کر پھر ٹیڑھی ہو جائے؟ انہوں نے جواب دیا کہ اس میں کچھ تاوان ہے لیکن مجھ تک نہیں پہنچ سکی یہ بات کہ وہ کتنا یا کیا ہے۔

(٢٧٦٧٨) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ كُسِرَتْ يَدُهُ ، قَالَ :يُعَوَّضُ مِنْ يَدِهِ . قَالَ :وَقَالَ مُحَمَّدٌ :قَالَ شُرَيْحٌ :يُعْطَى أَجْرَ الطَّبِيبِ.

(۲۷۶۷۸) حضرت حسن ؒ سے اس شخص کے بارے میں کہ جس کا ہاتھ ٹوٹ گیا ہو مروی ہے کہ اس کو اس کے ہاتھ کا بدلہ دیا جائے گا حضرت حسن ؒ کا ارشاد ہے کہ محمد ؒ نے فرمایا ہے کہ شریح نے فرمایا کہ اس کو معالج کی اجرت دی جائے گی۔

(٢٧٦٧٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي الَّذِي يُكْسَرُ ذِرَاعُهُ ، ثُمَّ يُجْبَرُ ، قَالَ:يُرْضَخُ لَهُ شَيْءٌ.

(۲۷۶۷۹) حضرت حسن ؒ اس شخص کے بارے میں کہ جس کی کلائی ٹوٹ گئی پھر جڑ گئی ہو فرماتے ہیں کہ اس کو کچھ تھوڑا بہت دے دیا جائے گا۔

(٥٤) الظُّفُرُ يَسْوَدُّ وَيَفْسُدُ

ناخن سیاہ ہو کر خراب ہو جائے تو اس کی دیت

(٢٧٦٨٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ؛ أَنَّهُ قَضَى فِي الظُّفُرِ إِذَا سَقَطَ فَلَمْ يَنْبُتْ ، أَوْ نَبَتَ مُتَغَيِّرًا :عَشَرَةَ دَنَانِيرَ ، وَإِنْ خَرَجَ أَبْيَضَ فَفِيهِ خَمْسَ دَنَانِيرَ.

(۲۷۶۸۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ناخن میں جب وہ گر جائے اور نہ نکلے یا متغیر ہو کر نکلے دس دینار کا فیصلہ فرمایا اور اگر سفید ناخن نکل آئے تو پانچ دینار کا فیصلہ فرمایا ہے۔

(٢٧٦٨١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ فِي الظُّفُرِ إِذَا أَعْوَرَ خُمْسُ دِيَةِ الإِصْبَعِ.

(۲۷۶۸۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ناخن جب کھوکھلا ہو جائے تو اس میں انگلی کی دیت کا پانچواں حصہ ہے۔

(٢٧٦٨٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ذَكْوَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ قَضَى فِي ظُفُرِ رَجُلٍ أَصَابَهُ رَجُلٌ فَأَعْوَرَ ، بِعُشْرِ دِيَةِ الإِصْبَعِ.

(۲۷۶۸۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کے ناخن کے بارے میں کہ جس کو دوسرے آدمی نے خراب کر دیا پھر وہ کھوکھلا ہو گیا انگلی کی دیت کے دسویں حصہ کا فیصلہ فرمایا۔

(٢٧٦٨٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :فِي الظُّفُرِ إِذَا نَبَتَ ، فَإِنْ كَانَ فِيهِ عَيْبٌ فَبَعِيرٌ.

(۲۷۶۸۳) حضرت حسن رحمہ اللہ کا ناخن کے بارے میں کہ جب وہ اگ جائے ارشاد منقول ہے کہ اگر اس میں کوئی عیب ہو تو ایک اونٹ تاوان ہوگا۔

(۲۷۶۸٤) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضَى فِي الظُّفُرِ إِذَا اعْرَنْجَمَ وَفَسَدَ بِقَلُوصٍ.

(۲۷۶۸۴) حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ناخن میں جب وہ ٹیڑھا اور بے کار ہو جائے تو ایک جوان اونٹنی کا فیصلہ فرمایا ہے۔

(۲۷٦٨٥) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ؛ فِي الظُّفُرِ إِذَا لَمْ يَنْبُتْ فَفِيهِ نَاقَتَانِ ، فَإِنْ نَبَتَتْ عَمْيَاءَ لَيْسَ لَهَا وَبِيصٌ ، فَفِيهَا نَاقَةٌ.

(۲۷۶۸۵) حضرت عبدالکریم فرماتے ہیں کہ جب ناخن توڑا گیا اور دوبارہ نہ نکلا تو اس میں دو اونٹنیاں لازم ہیں اور اگر خرابی کے ساتھ نکلا تو اس میں ایک اونٹنی ہے۔

(۲۷٦٨٦) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ فِي الظُّفُرِ إِذَا لَمْ يَنْبُتْ ، فَفِيهِ بِنْتُ مَخَاضٍ ، فَإِنْ لَمْ تُوجَدْ فَفِيهِ بِنْتُ لَبُونٍ.

(۲۷۶۸۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ناخن جب نہ اگے تو اس میں ایک دوسرے سال والی اونٹنی ہے اور اگر وہ نہ ہو تو تیرے سال والی اونٹنی ہے۔

(۲۷٦٨٧) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ الظُّفُرِ إِذَا لَمْ يَنْبُتْ ؟ فَقَالَ :قَدْ سَمِعْت فِيهِ بِشَيْءٍ ، وَلاَ أَدْرِي مَا هُوَ.

(۲۷۶۸۷) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ میں نے عطاء رحمہ اللہ سے ناخن کے بارے میں سوال کیا (جب وہ نہ اگے تو کیا ہوگا) انہوں نے جواب دیا کہ میں نے اس میں کچھ سنا ہے لیکن میں نہیں جانتا کہ وہ کیا ہے۔

(۲۷٦٨٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ ؛ أَنَّ أُمَرَاءَ الأَجْنَادِ ، وَأَهْلَ الرَّأْيِ اجْتَمَعُوا لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الظُّفُرِ إِذَا نُزِعَ فَعَنِتَ ، أَوْ سَقَطَ ، أَوِ اسْوَدَّ :الْعُشْرُ مِنْ دِيَةِ الإِصْبَعِ ، عَشَرَةُ دَنَانِيرَ.

(۲۷۶۸۸) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ مجھ کو عبدالعزیز بن عمر رحمہ اللہ نے یہ بات بتائی ہے کہ اجناد کے امراء اور اہل رائے لوگوں نے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے لیے اس بات پر اجماع کر لیا ہے کہ ناخن کو جب کھینچا جائے پھر وہ خراب ہو جائے یا گر جائے یا سیاہ ہو جائے تو اس میں انگلی کی دیت کا دسواں حصہ یعنی دس دینار تاوان ہوگا۔

(۲۷٦٨٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي الظُّفُرِ إِذَا

أَعْوَرَ خُمْسُ دِيَةِ الإِصْبَعِ.

(۲۷۶۸۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ناخن جب کھوکھلا ہو جائے تو اس میں انگلی کی دیت کا پانچواں حصہ ہے۔

(۵۵) الرَّجُلُ يُصِيبُ سِنَّ الرَّجُلِ

اگر کوئی آدمی دوسرے کا دانت توڑ دے

(۲۷۶۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْقِصَاصِ فِي سِنٍّ ، وَقَالَ : كِتَابَ اللهِ الْقِصَاصَ. (بخاری ۶۸۹۴۔ ابو داؤد ۴۵۸۵)

(۲۷۶۹۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دانت میں قصاص کا حکم دیا ہے اور فرمایا کہ "کتاب اللہ......" یعنی اللہ کا فرض کردہ وہ قصاص ہے۔

(۲۷۶۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَزْهَرَ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَار ، قَالَ : جَاءَ رَجُلاَنِ إِلَى شُرَيْحٍ قَدْ كَسَرَ هَذَا ضِرْسَ هَذَا ، وَهَذَا ضِرْسَ هَذَا ، قَالَ : هَذِهِ ثَنِيَّةٌ بِضِرْسٍ ، قُومَا.

(۲۷۶۹۱) حضرت محارب ابن دثار کا ارشاد ہے کہ دو آدمی شریح رحمہ اللہ کے پاس آئے ایک نے دوسرے کی ڈاڑھ نکال دی تھی اور دوسرے نے اول کی تو انہوں نے فرمایا یہ دانت بھی داڑھ کے بدلے ہوتا ہے لہٰذا تم دونوں چلے جاؤ۔

(۲۷۶۹۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَالْحَسَنِ ، قَالاَ : لَيْسَ فِي الْعِظَامِ قِصَاصٌ مَا خَلاَ السِّنِّ ، أَوِ الرَّأْسِ.

(۲۷۶۹۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ اور حسن رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ کسی ہڈی میں بھی سر اور دانت کے قصاص نہیں ہے۔

(۲۷۶۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : يُقَادُ مِنَ السِّنِّ.

(۲۷۶۹۳) حضرت عامر رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ دانت کی وجہ سے قصاص لیا جائے گا۔

(۲۷۶۹۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : الْعَيْنُ يُقَادُ مِنْهَا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، وَالسِّنُّ.

(۲۷۶۹۴) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ میں نے عطاء رحمہ اللہ سے پوچھا کہ آنکھ کا قصاص لیا جائے گا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں اور دانت کا بھی قصاص ہوگا۔

(۵۶) الضِّلَعُ إِذَا كُسِرَتْ

پسلی کی دیت کا بیان

(۲۷۶۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُنْدُبٍ ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ ،

قَالَ :سَمِعْتُ عُمَرَ عَلَى الْمِنبَرِ يَقُولُ :فِي الضِّلَعِ جَمَلٌ.

(۲۷۶۹۵) حضرت اسلم جو عمر رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں ان کا ارشاد ہے کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے منبر پر یہ بات سنی کہ وہ فرما رہے تھے کہ پسلی کے بدلہ میں ایک اونٹ ہے۔

(۲۷٦۹٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الضِّلَعِ إِذَا كُسِرَتْ بَعِيرَانِ ، فَإِذَا انْجَبَرَتْ فَبَعِيرٌ.

(۲۷۶۹۶) حضرت حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ پسلی جب ٹوٹے تو دو اونٹ ہیں پھر اگر وہ درست ہو جائے تو ایک اونٹ ہے۔

(۲۷٦۹۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي عَاصِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ فِي الضِّلَعِ بَعِيرٌ.

(۲۷۶۹۷) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ پسلی میں ایک اونٹ دیت ہے۔

(۲۷٦۹۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، وَمَسْرُوقٍ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ :فِي الضِّلَعِ وَنَحْوِهَا إِذَا كُسِرَتْ فَجُبِرَتْ عَلَى غَيْرِ عَثْمٍ ، قَالاَ :فِيهِ أَجْرُ الطَّبِيبِ.

(۲۷۶۹۸) حضرت شریح رحمہ اللہ اور مسروق رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ پسلی اور اس جیسی کوئی اور ہڈی جب ٹوٹ کر دوبارہ سیدھی صحیح سالم جڑ جائے تو اس میں معالج کی اجرت دیت ہوگی۔

(۲۷٦۹۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ :فِيهِ عَشَرَةُ دَنَانِيرَ.

(۲۷۶۹۹) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ اس میں دس دینار دیت ہے۔

(۲۷۷۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ:فِي الضِّلَعِ بَعِيرٌ، وَفِي الضِّرْسِ بَعِيرٌ.

(۲۷۷۰۰) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ پسلی میں ایک اونٹ اور داڑھ میں بھی ایک اونٹ دیت ہے۔

(۵۷) الْبَيْضَتَانِ مَا فِيهِمَا ؟

خصیتین کی دیت کا بیان

(۲۷۷۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :فِي إِحْدَى الْبَيْضَتَيْنِ نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۷۰۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ایک حصہ میں آدھی دیت ہے۔

(۲۷۷۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۷۷۰۲) حضرت عاصم رحمہ اللہ بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

(۲۷۷۰۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ (ح) وَعَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَلِيٍّ (ح) وَعَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ (ح) وَعَنْ حَجَّاجٍ ،

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ؛ أَنَّهُمْ قَالُوا :الْبَيْضَتَانِ سَوَاءٌ.

(۲۷۷۰۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ ان تمام کا ارشاد ہے کہ دونوں خصیے برابر ہیں۔

(۲۷۷۰٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :فِي الْبَيْضَتَيْنِ الدِّيَةُ وَافِيَةً ، خَمْسُونَ خَمْسُونَ.

(۲۷۷۰۴) حضرت مجاہد رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ خصیتین میں دیت پوری ہوگی یعنی پچاس پچاس اونٹ ہوں گے۔

(۲۷۷۰٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ الْبَيْضَتَانِ سَوَاءٌ ، خَمْسُونَ خَمْسُونَ ، وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ ثَبْتٍ.

(۲۷۷۰۵) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ دونوں خصیے دیت میں برابر ہیں یعنی پچاس پچاس اونٹ ہیں اور میں نے اس کو کسی مضبوط (ثقہ) راوی سے نہیں سنا۔

(۲۷۷۰٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : الْبَيْضَتَانِ ؟ قَالَ : خَمْسُونَ خَمْسُونَ ، وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ ثَبْتٍ.

(۲۷۷۰۶) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ، حضرت عطاء رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے ان سے خصیتین کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے کہا کہ پچاس پچاس اونٹ دیت ہیں لیکن میں نے یہ کسی مضبوط (ثقہ) راوی سے نہیں سنا۔

(۲۷۷۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :الْبَيْضَتَانِ سَوَاءٌ.

(۲۷۷۰۷) حضرت عبداللہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ خصیتین برابر ہیں (یعنی دیت میں)۔

(۲۷۷۰۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :الأُنْثَيَانِ سَوَاءٌ.

(۲۷۷۰۸) حضرت عبداللہ رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ خصیتین دیت میں برابر ہیں۔

(۲۷۷۰۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ دَاوُد ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ:فِي الْبَيْضَةِ الْيُسْرَى ثُلُثَا الدِّيَةِ، وَفِي الْيُمْنَى الثُّلُثُ ، قُلْتُ :لِمَهْ ؟ قَالَ :لأَنَّ الْيُسْرَى إِذَا ذَهَبَتْ لَمْ يُولَدْ لَهُ ، وَإِذَا ذَهَبَتِ الْيُمْنَى وُلِدَ لَهُ.

(۲۷۷۰۹) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ بائیں خصیہ میں دو تہائی دیت ہے اور دائیں میں ایک تہائی دیت ہے حضرت داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے سوال کیا کہ ایسا کیوں ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ اس لیے ہے کہ جب بایاں خصیہ ضائع ہو جائے تو اولاد نہیں ہوتی اور اگر دایاں چلا جائے تو اولاد ہو سکتی ہے۔

(۲۷۷۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ :ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ ، فَقَالَ :هُمَا سَوَاءٌ.

(۲۷۷۱۰) حضرت منصور رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ میں نے یہ بات ابراہیم رحمہ اللہ سے بیان کی تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ دونوں

برابر ہیں۔

(۵۸) فِی لِسَانِ الأَخْرَسِ وَذَکَرِ الْعِنِّینِ

گونگے کی زبان اور نامرد کے آلہ تناسل کی دیت کا بیان

(۲۷۷۱۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْیَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : فِی لِسَانِ الأَخْرَسِ حُکْمٌ.

(۲۷۷۱۱) حضرت مسروق ؒ کا ارشاد مروی ہے کہ گونگے کی زبان میں فیصلہ ہے۔

(۲۷۷۱۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُکَیْنٍ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِیِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ؛ فِی لِسَانِ الأَخْرَسِ الدِّیَةُ کَامِلَةً.

(۲۷۷۱۲) حضرت ابراہیم ؒ سے مروی ہے کہ گونگے کی زبان میں پوری دیت ہوگی۔

(۲۷۷۱۳) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ أَبِی حَنِیفَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ؛ فِی لِسَانِ الأَخْرَسِ حُکْمٌ ، وَفِی ذَکَرِ الْخَصِیِّ حُکْمٌ.

(۲۷۷۱۳) حضرت ابراہیم ؒ سے مروی ہے کہ گونگے کی زبان کے بدلہ میں فیصلہ اور خصی آدمی کے عضو تناسل کے بدلہ میں بھی فیصلہ ہے۔

(۲۷۷۱٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : فِی لِسَانِ الأَخْرَسِ الثُّلُثُ مِمَّا فِی لِسَانِ الصَّحِیحِ.

(۲۷۷۱۴) حضرت قتادہ ؒ کا ارشاد ہے کہ گونگے کی زبان میں صحیح زبان کی دیت کا تہائی حصہ ہے۔

(۲۷۷۱٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : فِی لِسَانِ الأَخْرَسِ الدِّیَةُ کَامِلَةً.

(۲۷۷۱۵) حضرت حسن ؒ سے مروی ہے کہ گونگے کی زبان کے بدلہ میں پوری دیت ہوگی۔

(۲۷۷۱٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : فِی ذَکَرِ الَّذِی لاَ یَأْتِی النِّسَاءَ ، مِثْلُ مَا فِی ذَکَرِ الَّذِی یَأْتِی النِّسَاءَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، وَقَالَ لِی : أَرَأَیْتَ الَّذِی قَدْ ذَهَبَ ذَلِکَ مِنْهُ ، أَلَیْسَ یُوفَی نَذْرُهُ.

(۲۷۷۱۶) حضرت ابن جریج ؒ کا ارشاد ہے کہ میں نے عطاء ؒ سے سوال کیا کہ ایسے شخص کے عضو تناسل کے بدلہ میں کہ جو عورتوں کے پاس نہ آ سکتا ہو اتنی ہی دیت ہوگی کہ جتنی اس شخص کے بدلہ میں ہے کہ جو عورتوں کے پاس آ سکتا ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں اور فرمایا کہ آپ کا کیا خیال ہے کہ جس شخص کا عضو تناسل ضائع چکا ہو تو کیا اس کی نذر کو پورا نہیں کیا جاتا؟

(۵۹) الْمَنْکِبُ یُکْسَرُ ثُمَّ یُجْبَرُ

کندھا اگر ٹوٹنے کے بعد جڑ جائے تو اس کا حکم

(۲۷۷۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِی عَبْدُ الْعَزِیزِ بْنُ عُمَرَ ؛ أَنَّ أُمَرَاءَ الأَجْنَادِ ، وَأَهْلَ

الرَّأْيِ مِنْهُمُ اجْتَمَعُوا لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ فِي الْمَنْكِبِ إِذَا كُسِرَ ، ثُمَّ جُبِرَ فِي غَيْرِ عَثْمٍ فَفِيهِ أَرْبَعُونَ دِينَارًا.

(۲۷۷۱۷) حضرت ابن جریج ؒ کا ارشاد ہے کہ مجھ کو عبدالعزیز بن عمر نے یہ بات بتائی ہے کہ اجناد کے امراء اور اہل رائے حضرات نے عمر بن عبدالعزیز ؒ کی خلافت میں اتفاق کر لیا ہے اس بات میں کہ جب مونڈھا ٹوٹ جائے پھر (سیدھا) جڑ جائے تو اس میں چالیس دینار لازم ہوں گے۔

(۲۷۷۱۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : بَلَغَنِي عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الْمَنْكِبِ إِذَا كُسِرَ أَرْبَعُونَ دِينَارًا.

(۲۷۷۱۸) حضرت ابن جریج ؒ کا ارشاد ہے کہ مجھے شعبی ؒ سے یہ بات پہنچی ہے کہ جب مونڈھا ٹوٹ جائے تو اس میں چالیس دینار ہیں۔

(٦٠) مَنْ فَتَقَ الْمَثَانَةَ

مثانہ کی دیت

(۲۷۷۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَزْهَرَ الْعَطَّارِ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : فِي الْفَتْقِ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۷۱۹) حضرت شریح ؒ کا ارشاد ہے کہ مثانہ کے پھٹ جانے میں تہائی دیت ہے۔

(۲۷۷۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : فِي فَتْقِ الْمَثَانَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۷۲۰) حضرت ابی مجلز کا ارشاد ہے کہ مثانہ کے پھٹ جانے میں تہائی دیت ہے۔

(۲۷۷۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : بَلَغَنِي عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : فِي الْمَثَانَةِ إِذَا خُرِقَتْ ، فَلَمْ يَسْتَمْسِكِ الْبَوْلُ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۷۲۱) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت شعبی ؒ سے یہ بات پہنچی ہے کہ جب مثانہ پھٹ جائے اور آدمی پیشاب روکنے پر قادر نہ رہے تو اس میں تہائی دیت لازم ہوگی۔

(۲۷۷۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدٍ ؛ فِي الْفَتْقِ الدِّيَةُ.

(۲۷۷۲۲) حضرت زہری ؒ کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مثانے میں پوری دیت کا فیصلہ فرمایا۔

(٦١) الصُّلْبُ كَمْ فِيهِ ؟

ریڑھ کی ہڈی کی دیت کا بیان

(۲۷۷۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

الصُّلْبِ الدِّيَةَ. (ابوداؤد ۲۶۳۔ بیہقی ۹۵)

(۲۷۷۲۳) حضرت زہری رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریڑھ کی ہڈی میں پوری دیت کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۷۷۲٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدٍ ، قَالَ : فِي الصُّلْبِ الدِّيَةُ.

(۲۷۷۲۴) حضرت زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ریڑھ کی ہڈی میں کامل دیت ہے۔

(۲۷۷۲٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : فِي الصُّلْبِ الدِّيَةُ.

(۲۷۷۲۵) حضرت حسن رحمہ اللہ کا فرمان ہے کہ ریڑھ کی ہڈی میں پوری دیت ہے۔

(۲۷۷۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : اتَّفَقَ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنَّ فِي الصُّلْبِ الدِّيَةَ.

(۲۷۷۲۶) حضرت زہری رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ علماء کا اتفاق ہے کہ ریڑھ کی ہڈی میں پوری دیت ہے۔

(۲۷۷۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : فِي الصُّلْبِ الدِّيَةُ.

(۲۷۷۲۷) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ریڑھ کی ہڈی میں پوری دیت ہے۔

(۲۷۷۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ : قَضَى أَبُو بَكْرٍ فِي صُلْبِ الرَّجُلِ إِذَا كُسِرَ ثُمَّ جُبِرَ بِالدِّيَةِ كَامِلَةً ، إِذَا كَانَ لاَ يُحْمَلُ لَهُ ، وَبِنِصْفِ الدِّيَةِ إِذَا كَانَ يُحْمَلُ لَهُ.

(۲۷۷۲۸) حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آدمی کی ریڑھ کی ہڈی کے بارے میں فرمایا کہ جب وہ ٹوٹ جائے اور بوجھ نہ اٹھا سکے تو پوری دیت ہے اور اگر بوجھ اٹھا سکے تو آدھی دیت کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۷۷۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : إِنْ أُصِيبَ الصُّلْبُ ، أَوْ كُسِرَ فَجُبِرَ وَانْقَطَعَ مَنِيُّهُ ، فَالدِّيَةُ وَافِيَةٌ ، فَإِنْ لَمْ يَنْقَطِعِ الْمَنِيُّ وَكَانَ فِي الظَّهْرِ مَيْلٌ ، فَإِنَّهُ يُرَى فِيهِ.

(۲۷۷۲۹) حضرت مجاہد رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ اگر ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ جائے پھر جڑ جائے اور اس کی منی منقطع ہو جائے (یعنی کوئی ایسا نقصان ہو جائے کہ اس کی نسل آگے نہ چل سکے) تو اس کی دیت کامل ہوگی اور منی منقطع نہ ہو اور اس کی کمر میں کچھ ٹیڑھا پن ہو تو اس میں دیکھا جائے گا (یعنی بقدر نقصان دیت ہوگی)

(۲۷۷۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ الصُّلْبِ يُكْسَرُ ؟ قَالَ : الدِّيَةُ.

(۲۷۷۳۰) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ میں نے عطاء سے کمر کے بارے میں سوال کیا جب وہ ٹوٹ جائے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اس میں دیت ہے۔

(۲۷۷۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ سُفْيَانَ ؛ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ أَخْبَرَهُ ؛ أَنَّهُ قَالَ : حَضَرْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ فِي رَجُلٍ كُسِرَ صُلْبُهُ ، فَاحْدَوْدَبَ ، وَلَمْ يَقْعُدْ

وَهُوَ يَمْشِي وَهُوَ مُحْدَوْدِبٌ ، فَقَالَ :امْشِ ، فَمَشَى ، فَقَضَى لَهُ بِثُلُثَيِ الدِّيَةِ.

(۲۷۷۳۱) حضرت محمد بن عبداللہ ؒ کا ارشاد ہے کہ میں ابن زبیر ؒ کے پاس ایسے آدمی کے مقدمہ کے بارے میں حاضر ہوا کہ جس کی کمر ٹوٹ گئی تھی پھر وہ کھڑا ہو گیا اور بیٹھ نہیں سکتا تھا وہ کھڑا ہو کر چلتا تھا تو ابن زبیر ؒ نے کہا کہ (اس آدمی کو) پھر وہ چلا تو ابن زبیر ؒ نے اس کے لیے دو تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۷۷۳۲) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَن حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، عَنْ يَزِيدَ الضَّخْمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا كُسِرَ الصُّلْبُ ، وَمَنَعَ الْجِمَاعَ فَفِيهِ الدِّيَةُ.

(۲۷۷۳۲) حضرت علی ؓ کا ارشاد ہے کہ جب کمر ٹوٹ جائے اور وہ جماع نہ کر سکے تو اس میں پوری دیت ہوگی۔

(٦٢) الثَّدْيَانِ مَا فِيهِمَا ؟

چھاتی کی دیت کا بیان

(۲۷۷۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَن زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ؛ أَنَّهُ قَضَى فِي حَلَمَةِ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ رُبُعَ دِيَتِهَا ، وَفِي حَلَمَةِ ثَدْيِ الرَّجُلِ ثُمُنَ دِيَتِهِ.

(۲۷۷۳۳) حضرت زید بن ثابت ؓ نے عورت کے سر پستان میں اس کے چوتھائی دیت کا، اور آدمی کے سر پستان میں اس کی دیت کے آٹھواں حصہ کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۷۷۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :فِي الثَّدْيَيْنِ الدِّيَةُ.

(۲۷۷۳۴) حضرت شعبی ؒ کا ارشاد ہے کہ دونوں پستان کے بدلہ میں کامل دیت ہے۔

(۲۷۷۳٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :فِي ثَدْيِ الْمَرْأَةِ فَمَا فَوْقَهُ الدِّيَةُ كَامِلَةً ، وَفِي أَحَدِهِمَا نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۷۳۵) حضرت شعبی ؒ کا ارشاد ہے کہ عورت کے پستان یا اس سے زیادہ میں پوری دیت ہے اور ان میں سے ایک میں آدھی دیت ہے۔

(۲۷۷۳٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :فِي الثَّدْيَيْنِ الدِّيَةُ ، وَفِي أَحَدِهِمَا نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۷۳۶) حضرت حسن ؓ کا ارشاد ہے کہ دونوں پستانوں میں کامل دیت ہے اور ان میں سے ایک میں آدھی دیت ہے۔

(۲۷۷۳۷) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :سُئِلَ عَن ثَدْيِ الْمَرْأَةِ ؟ فَقَالَ :فِيهِ نِصْفُ الدِّيَةِ ، وَإِذَا أُصِيبَ بَعْضُهُ فَفِيهِ حُكُومَةُ الْعَدْلِ الْمُجْتَهِدِ.

(۲۷۷۳۷) حضرت زہری ؒ کا ارشاد ہے کہ عورت کے پستان کے بارے میں سوال کیا گیا تو جواب دیا کہ اس میں آدھی دیت

ہے، اور جب پستان کے کچھ حصہ کو نقصان پہنچ جائے تو اس میں ایک عادل مجتہد کا فیصلہ ہوگا۔

(۲۷۷۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قَالَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ :قَضَى أَبُو بَكْرٍ فِي ثَدْيِ الرَّجُلِ إِذَا ذَهَبَتْ حَلَمَتُهُ بِخَمْسٍ مِنَ الإِبِلِ ، وَقَضَى فِي ثَدْيِ الْمَرْأَةِ بِعَشْرٍ مِنَ الإِبِلِ إِذَا لَمْ يُصِبْ إِلاَّ حَلَمَةَ ثَدْيِهَا، فَإِذَا قُطِعَ مِنْ أَصْلِهِ فَخَمْسَةُ عَشْرٍ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۷۳۸) حضرت عمرو بن شعیب ویشید کا ارشاد ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آدمی کے سر پستان اگر ضائع ہو جائیں تو اس میں پانچ اونٹ کا فیصلہ فرمایا اور عورت کے پستان میں دس اونٹوں کا فیصلہ فرمایا جب کہ صرف اس کے سرے کو نقصان پہنچے اور جب جڑ سے پستان کٹ جائے تو پندرہ اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۷۷۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ ، عَمَّنْ أَخْبَرَهُ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَعَلَ فِي حَلَمَةِ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ مِئَةَ دِينَارٍ ، وَجَعَلَ فِي حَلَمَةِ ثَدْيِ الرَّجُلِ خَمْسِينَ دِينَارًا.

(۲۷۷۳۹) حضرت عکرمہ ویشید سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عورت کے سر پستان میں سو دینار مقرر فرمائے ہیں اور مرد کے سر پستان کے بدلہ میں پچاس دینار مقرر کیے ہیں۔

(۲۷۷۴۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي دَاوُد بْنُ أَبِي عَاصِمٍ ؛ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ قَضَى فِي قِتَالِ غَسَّانَ وَأَصَابُوا النِّسَاءَ ، فِي الثَّدْيِ بِخَمْسِينَ دِينَارًا.

(۲۷۷۴۰) حضرت ابن جریج ویشید کا ارشاد ہے کہ مجھ کو داؤد بن ابی عاصم ویشید نے خبر دی ہے کہ عبد الملک بن مروان نے فیصلہ فرمایا غسان کے قتال میں اور انہوں عورتوں کو نقصان پہنچایا تھا پستان کے بدلہ میں پچاس دینار کا۔

(۲۷۷۴۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ :بَلَغَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :فِي ثَدْيِ الْمَرْأَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ ، وَفِي ثَدْيِ الرَّجُلِ حُكُومَةٌ.

(۲۷۷۴۱) حضرت ابراہیم ویشید کا ارشاد ہے کہ عورت کے پستان میں آدھی دیت ہے اور مرد کے پستان میں عادل آدمیوں کا فیصلہ ہے۔

(۲۷۷۴۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، قَالَ:ثَدْيُ الْمَرْأَةِ نِصْفُ عَقْلِهَا، وَإِنْ كَانَتْ عَاقِرًا.

(۲۷۷۴۲) حضرت مکحول ویشید کا ارشاد ہے عورت کے پستان میں اس کی دیت کا نصف ہے اگر چہ وہ عورت بانجھ ہو۔

(٦٣) الْعَبْدُ يَجْنِي الْجِنَايَةَ

غلام کی جنایت کا حکم

(۲۷۷۴۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ الْحَارِثِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :مَا

جَنَى الْعَبْدُ : فَفِي رَقَبَتِهِ ، وَيُخَيَّرُ مَوْلاَهُ ، إِنْ شَاءَ فَدَاهُ ، وَإِنْ شَاءَ دَفَعَهُ.

(۲۷۷۴۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ جو غلام جنایت کرے وہ اس کی گردن پر ہوگی اور اس کے آقا کو اختیار ہوگا اگر چاہے تو اس کا فدیہ دے دے یا غلام کو ہی بدلہ میں دیدے۔

(۲۷۷٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : جِنَايَةُ الْعَبْدِ فِي رَقَبَتِهِ ، وَيُخَيَّرُ مَوْلاَهُ ، إِنْ شَاءَ فَدَاهُ ، وَإِنْ شَاءَ دَفَعَهُ.

(۲۷۷۴۴) حضرت شعبی ؒ کا ارشاد ہے کہ غلام کی جنایت اس کی گردن پر ہوگی اور اس کے آقا کو اختیار ہوگا اگر چہ چاہے تو فدیہ دے دے اور چاہے تو غلام دے دے۔

(۲۷۷٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ يَجْنِي الْمَمْلُوكُ عَلَى سَيِّدِهِ أَكْثَرَ مِنْ ثَمَنِ رَقَبَتِهِ.

(۲۷۷۴۵) حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ غلام اپنے مولا پر اس کی قیمت سے زیادہ تاوان نہیں ڈال سکتا۔

(۲۷۷٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : مَا جَنَى الْعَبْدُ فَفِي رَقَبَتِهِ ، أَوْ يُؤَدِّي عَنْهُ سَيِّدُهُ.

(۲۷۷۴۶) حضرت شریح ؒ کا ارشاد ہے کہ غلام جو جنایت کرے تو وہ اس کی گردن پر ہوگی یا پھر اس کی مولا اس کی طرف سے ادا کرے گا۔

(۲۷۷٤٧) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : عَبْدٌ جَنَى جِنَايَةً ، قَالَ : فِي رَقَبَتِهِ.

(۲۷۷۴۷) حضرت محمد ؒ کا ارشاد ہے کہ میں نے اشعث سے سوال کیا کہ جب غلام کوئی جنایت کرے تو؟ انہوں نے جواب دیا کہ اس ہی کی گردن پر ہوگی۔

(۲۷۷٤٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : خُبِّرْتُ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : إِنْ شَاءَ أَهْلُ الْمَمْلُوكِ فَدَوْهُ بِعَقْلِ جُرْحِ الْجَارِحِ ، وَإِنْ شَاؤُوا أَسْلَمُوهُ.

(۲۷۷۴۸) حضرت سالم بن عبداللہ ؒ کا ارشاد ہے کہ اگر غلاموں کے مالک چاہیں تو زخمی کے زخم کی اجرت فدیہ میں دے دیں اور اگر چاہیں تو غلام کو ہی سپرد کریں۔

(۲۷۷٤٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: إِنْ قَتَلَ خَطَأً: إِنْ شَاءَ سَيِّدُهُ فَدَاهُ، وَإِنْ شَاءَ دَفَعَهُ بِرُمَّتِهِ.

(۲۷۷۴۹) حضرت زہری ؒ کا ارشاد ہے کہ اگر اس نے غلطی سے قتل کر دیا ہو تو اس کا آقا اگر چاہے تو فدیہ دے دے اور اگر چاہے تو اس غلام کو ہی سپرد کر دے۔

(۲۷۷٥٠) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْعَبْدِ يَجْنِي الْجِنَايَةَ ، قَالَ : مَوْلاَهُ بِالْخِيَارِ ؛ إِنْ شَاءَ أَنْ يَدْفَعَ الْعَبْدَ بِالْجِنَايَةِ ، وَإِنْ شَاءَ أَعْطَى الْجِنَايَةَ ، وَأَمْسَكَ الْعَبْدَ.

(۲۷۷۵۰) حضرت ہشام بن عروہ ؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ غلام جب کوئی جنابت کرے تو اس کے مالک کو اختیار ہے اگر چاہے تو غلام کو جنایت کے بدلہ میں دیدے اور چاہے تو جنایت اپنی طرف سے دیکر غلام کو اپنے پاس رکھ لے۔

(٦٤) الْعَبْدُ يَجْنِي الْجِنَايَةَ فَيُعْتِقُهُ مَوْلاَهُ

اگر کوئی غلام جنایت کرے اور پھر اس کا آقا اسے آزاد کردے تو کیا حکم ہے؟

(۲۷۷۵۱) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: إِذَا جَنَى جِنَايَةً فَعَلِمَ بِجِنَايَتِهِ، فَأَعْتَقَهُ؛ فَهُوَ ضَامِنٌ لِجِنَايَتِهِ.

(۲۷۷۵۱) حضرت ابراہیم ؒ کا ارشاد ہے کہ جب غلام نے کوئی جنایت کی پھر مالک کو اس کی جنایت کا علم ہو گیا اور اس نے اسے آزاد کر دیا تو وہ اس جنایت کا ضامن ہوگا۔

(۲۷۷۵۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، مِثْلَهُ.

(۲۷۷۵۲) حضرت عامر ؒ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۲۷۷۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي الْعَبْدِ يَجُرُّ الْجَرِيرَةَ فَيُعْتِقُهُ سَيِّدُهُ ، أَنَّهُ يَجُوزُ عِتْقُهُ ، وَيَضْمَنُ سَيِّدُهُ ثَمَنَهُ.

(۲۷۷۵۳) حضرت زہری ؒ سے مروی ہے کہ غلام جب کوئی گناہ کرے اور اس کا مالک اس کو آزاد کردے تو اس کا آزاد کرنا جائز ہوگا اور وہ اس کی قیمت کا ضامن ہوگا۔

(۲۷۷۵٤) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عن مُحَمَّدٍ ؛ فِي الْعَبْدِ يَجْنِي الْجِنَايَةَ ، قَالَ : فِي رَقَبَتِهِ ، قُلْتُ : فَإِنْ أَعْتَقَهُ مَوْلاَهُ ؟ قَالَ : عَلَيْهِ قِيمَتُهُ.

(۲۷۷۵۴) حضرت محمد ؒ سے غلام کے بارے میں مروی ہے کہ جب وہ جنایت کرے تو اس کی گردن پر ہوگا حضرت اشعث کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ اگر اس کا مالک اس کو آزاد کردے تو؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ پھر اس پر اس کی قیمت لازم ہوگی۔

(۲۷۷۵۵) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي عَبْدٍ جَنَى جِنَايَةً ، فَعَلِمَ مَوْلاَهُ فَأَعْتَقَهُ ، قَالَ : يَسْعَى الْعَبْدُ فِي جِنَايَتِهِ.

(۲۷۷۵۵) حضرت حسن ؒ کا ارشاد مروی ہے غلام کے بارے میں کہ جب اس نے کوئی جنایت کی پھر اس کے آقا کو علم ہو گیا اور اس نے اُسے آزاد کر دیا، تو غلام اپنی جنایت کی ادائیگی میں خود کوشش کرے گا۔

(۲۷۷۵٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الوارث ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَن حَمَّادٍ؛ سُئِلَ عَنِ الْعَبْدِ يُصِيبُ الْجِنَايَةَ؟ قَالَ : سَيِّدُهُ بِالْخِيَارِ ، إِنْ شَاءَ دَفَعَهُ ، وَإِنْ شَاءَ أَسْلَمَهُ ، فَإِنْ أَعْتَقَهُ فَعَلَيْهِ ثَمَنُ الْعَبْدِ ، وَلَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ شَيْءٌ

إِذَا أُعْتِقَ.

(۲۷۷۵۶) حضرت حماد ؒ سے مروی ہے کہ ان سے اس غلام کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے جنایت کا ارتکاب کیا ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اس کا آقا مختار ہے اگر چاہے تو غلام دیدے اور اگر چاہے تو اس کو روک لے اور اگر اس نے اسے آزاد کر دیا تو اس پر غلام کی قیمت لازم ہوگی اور غلام کو جب آزاد کر دیا تو اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

(۲۷۷۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي عَبْدٍ قَتَلَ رَجُلاً حُرًّا ، فَبَلَغَ مَوْلاَهُ فَأَعْتَقَهُ ، قَالَ : عِتْقُهُ جَائِزٌ ، وَعَلَى مَوْلاَهُ الدِّيَةُ.

(۲۷۷۵۷) حضرت شعبی ؒ کا ایسے غلام کے بارے میں ارشاد مروی ہے کہ جس نے آزاد آدمی کو قتل کر دیا پھر اس کے آقا کو خبر ملی تو اس نے آزاد کر دیا وہ فرماتے ہیں کہ اس کا آزاد کرنا جائز ہوگا اور اس کے آقا پر دیت لازم ہوگی۔

(۲۷۷۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : سَمِعْتُ سُفْيَانَ ، يَقُولُ : إِنْ كَانَ مَوْلاَهُ أَعْتَقَهُ وَقَدْ عَلِمَ بِالْجِنَايَةِ ، فَهُوَ ضَامِنٌ لِلْجِنَايَةِ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ عَلِمَ بِالْجِنَايَةِ فَعَلَيْهِ قِيمَةُ الْعَبْدِ.

(۲۷۷۵۸) حضرت سفیان ؒ فرماتے ہیں کہ اگر اس کے آقا نے اس غلام کی جنایت کو جاننے کے بعد آزاد کیا تو وہ جنایت کا ضامن ہوگا اور اگر وہ آقا جنایت سے ناواقف تھا تو اس کے اوپر غلام کی قیمت لازم ہوگی۔

(۶۵) الْعَبْدُ يَقْتُلُ الْحُرَّ فَيُدْفَعُ إِلَى أَوْلِيَائِهِ

اگر غلام کسی آزاد کو قتل کر دے تو کیا حکم ہے؟

(۲۷۷۵۹) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : إِذَا قَتَلَ الْعَبْدُ الْحُرَّ دُفِعَ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ ، فَإِنْ شَاؤُوا قَتَلُوهُ ، وَإِنْ شَاؤُوا اسْتَحْيَوْهُ.

(۲۷۷۵۹) حضرت علی ؓ کا ارشاد ہے کہ جب غلام آزاد کو قتل کرے تو اس کو مقتول کے اولیاء کے سپرد کر دیا جائے اگر وہ چاہیں تو اس کو قتل کر دیں اور اگر چاہیں تو زندہ رہنے دیں۔

(۲۷۷۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : لاَ أَعْلَمُ الدَّمَ إِلاَّ لأَهْلِهِ ، إِنْ شَاؤُوا بَاعُوا ، وَإِنْ شَاؤُوا وَهَبُوا ، وَإِنْ شَاؤُوا اسْتَقَادُوا.

(۲۷۷۶۰) حضرت محمد ؒ کا ارشاد ہے کہ میں قصاص کو مقتول کے اولیاء کے لیے ہی جانتا ہوں اگر چاہیں تو غلام کو بیچ دیں اور اگر چاہیں تو اس کو ھبہ کر دیں اور اگر چاہیں تو اس سے قصاص طلب کر لیں۔

(۲۷۷۶۱) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي عَبْدٍ قَتَلَ حُرًّا فَأُعْطِي وَرَثَتُهُ أَنْ يَقْتُلُوهُ ، قَالَ : إِنْ شَاءَ اسْتَرَقُّوهُ.

(۲۷۷۶۱) حضرت حسن رحمہ اللہ سے غلام کے بارے مروی ہے کہ جس نے آزاد کو قتل کر دیا پھر وہ مقتول کے ورثاء کے سپرد کر دیا گیا کہ ورثاء اس کو قتل کر دیں فرمایا اگر چاہیں تو اس کو غلام بنالیں۔

(۲۷۷۶۲) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :يُدْفَعُ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ ، فَإِنْ شَاؤُوا قَتَلُوا ، وَإِنْ شَاؤُوا اسْتَرَقُّوا.

(۲۷۷۶۲) حضرت عطاء رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ غلام کو مقتول کے اولیاء کے سپرد کر دیا جائے پھر وہ چاہیں تو اس کو قتل کر دیں اور اگر چاہیں تو اس کو غلام بنالیں۔

(۲۷۷۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ (ح) وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ قَالاَ :إِنْ شَاؤُوا قَتَلُوا ، وَإِنْ شَاؤُوا اسْتَرَقُّوا.

(۲۷۷۶۳) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ اور عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مقتول کے ورثاء اگر چاہیں تو اس کو قتل کر دیں اور اگر چاہیں تو اس کو غلام بنالیں۔

(۲۷۷٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي عَبْدٍ قَتَلَ حُرًّا مُتَعَمِّدًا ، قَالَ : يُعْطَى هَؤُلاَءِ :أَهْلُ الْمَقْتُولِ ، إِنْ شَاؤُوا قَتَلُوهُ ، وَإِنْ شَاؤُوا اسْتَرَقُّوهُ.

(۲۷۷۶۴) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے غلام کے بارے میں مروی ہے کہ جس نے آزاد کو جان بوجھ کر قتل کر دیا ہو کہ یہ غلام مقتول کے ورثاء کو سپرد کر دیا جائے اگر چاہیں تو اس کو قتل کر دیں اور اگر چاہیں تو اس کو غلام بنالیں۔

(۲۷۷٦٥) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْعَبْدِ يَقْتُلُ الْحُرَّ عَمْدًا ، قَالَ :لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَسْتَخْدِمُوهُ ، إِنَّمَا لَهُمْ دَمُهُ ، إِنْ شَاؤُوا قَتَلُوهُ ، وَإِنْ شَاؤُوا عَفَوْا عَنْهُ.

(۲۷۷۶۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے غلام کے بارے میں کہ جو کسی آزاد آدمی کو جان بوجھ کر قتل کر دے مروی ہے کہ ورثاء کے لیے جائز نہیں کہ اس سے خدمت لیں ان کے لیے صرف اتنی گنجائش ہے کہ اگر چاہیں تو اس کو قتل کر دیں اور اگر چاہیں تو معاف کر دیں۔

(٦٦) إِذَا عُفِيَ عَنِ الْمَمْلُوكِ ، مَا يَكُونُ حَالُهُ ؟

غلام کی معافی کی صورتیں

(۲۷۷٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْعَبْدِ يَقْتُلُ الْحُرَّ مُتَعَمِّدًا ، ثُمَّ يَعْفُو وَلِيُّ الدَّمِ عَنِ الدَّمِ ، قَالَ :يَرْجِعُ إِلَى مَوْلاَهُ.

(۲۷۷۶۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے غلام کے بارے میں کہ جس نے آزاد آدمی کو جان بوجھ کر قتل کر دیا ہو مروی ہے کہ پھر جب اس کے ورثاء قصاص کو معاف کر دیں تو وہ غلام اپنے مالک کی طرف لوٹ جائے گا۔

(۲۷۷۶۷) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِنْ عَفَوْا عَنْهُ رَجَعَ عبدًا إِلَى سَيِّدِهِ.

(۲۷۷۶۷) حضرت حسن ویشید کا ارشاد ہے کہ اگر ورثاء معاف کردیں تو اس کو اس کے آقا کی طرف لوٹا دیں گے۔

(۲۷۷۶۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ فِي عَبْدٍ قَتَلَ حُرًّا فَدُفِعَ إِلَى أَوْلِيَائِهِ، قَالَ : إِنْ عَفَوْا عَنْهُ رَجَعَ إِلَى سَيِّدِهِ ، وَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَسْتَخْدِمُوهُ.

قَالَ وَكِيعٌ : وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ.

(۲۷۷۶۸) حضرت حماد ویشید سے غلام کے بارے میں مروی ہے کہ غلام نے جب آزاد کو جان بوجھ کر قتل کیا پھر اس کو اس کے ورثاء کے سپرد کردیا گیا مگر انہوں نے اس کو معاف کردیا تو یہ غلام اپنے آقا کی طرف لوٹ جائے گا اور ان ورثاء کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اس سے خدمت لیں۔

(٦٧) الْحُرُّ يَقْتُلُ الْعَبْدَ خَطَأً

اگر غلام کسی کو خطاءً قتل کردے تو کیا حکم ہے؟

(۲۷۷۶۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، وَعَلِيٌّ ، وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : قِيمَتُهُ بَالِغَةٌ مَا بَلَغَتْ.

(۲۷۷۶۹) حضرت سعید بن مسیب ویشید کا ارشاد ہے کہ اس کی قیمت دینی ہوگی جتنی بھی ہو۔

(۲۷۷۷۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ ، وَسَوَادَةَ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : قِيمَتُهُ يَوْمَ يُصَابُ.

(۲۷۷۷۰) حضرت عمر بن عبد العزیز ویشید کا ارشاد ہے کہ غلام نے جس دن اس کو مارا ہے اس دن کی اس کی قیمت دیکھی جائے گی۔

(۲۷۷۷۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ عَطَاءٍ وَمَكْحُولٍ ، وَابْنِ شِهَابٍ ، قَالُوا : قِيمَتُهُ يَوْمَ يُصَابُ.

(۲۷۷۷۱) حضرت عطاء ویشید اور مکحول ویشید اور ابن شہاب ویشید فرماتے ہیں کہ اس کی اس دن کہ جس دن مرا ہے کی قیمت لگائی جائے گی۔

(۲۷۷۷۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُمَا قَالاَ : قِيمَتُهُ يَوْمَ يُصَابُ . بَالِغَةً مَا بَلَغَتْ.

(۲۷۷۷۲) حضرت حسن ویشید اور ابن سیرین ویشید فرماتے ہیں کہ وفات کے دن کی قیمت لگائی جائے گی۔ جہاں تک بھی پہنچے۔

(۲۷۷۷۳) حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : قِيمَتُهُ يَوْمَ يُصَابُ.

(۲۷۷۷۳) حضرت مکحول ویشید فرماتے ہیں کہ اس کی وفات کے دن کی قیمت لگائی جائے گی۔

(۲۷۷۷٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ ، قَالاَ : قِيمَتُهُ يَوْمَ يُصَابُ ، بَالِغَةً مَا بَلَغَتْ.

(۲۷۷۷۴) حضرت سعید بن مسیب ؒ اور حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اس غلام کی وفات کے دن کی قیمت لگائی جائے گی چاہے جتنی بھی ہو۔

(۲۷۷۷٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ وَشُرَيْحٍ ، قَالُوا : ثَمَنُهُ، وَإِنْ خَلَفَ دِيَةَ الْحُرِّ.

(۲۷۷۷۵) حضرت علی ؓ اور حضرت عبداللہ ؓ اور حضرت شریح ؒ فرماتے ہیں کہ اس کی قیمت ہی ادا کرنی ہوگی اگرچہ آزاد کی قیمت کے برابر ہی کیوں نہ ہو جائے۔

(۲۷۷۷٦) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : هُوَ مَالٌ مَا بَلَغَ.

(۲۷۷۷۶) حضرت محمد ؒ کا ارشاد ہے کہ اس کی دیت مال ہے چاہے جتنا بھی ہو جائے۔

(۲۷۷۷۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : يَبْلُغُ مَا بَلَغَ.

(۲۷۷۷۷) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ جہاں تک بھی قیمت پہنچتی ہے پہنچ جائے۔

(٦٨) مَنْ قَالَ لاَ يُبْلَغُ بِهِ دِيَةُ الْحُرِّ

جن حضرات کے نزدیک غلام سے آزاد کی دیت نہیں لی جائے گی

(۲۷۷۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُد ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ جَعَلَ دِيَةَ عَبْدٍ قُتِلَ خَطَأً أَرْبَعَةَ آلاَفٍ ، وَكَانَ ثَمَنُهُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ ، وَقَالَ : أَكْرَهُ أَنْ أَجْعَلَ دِيَتَهُ أَكْثَرَ مِنْ دِيَةِ الْحُرِّ.

(۲۷۷۷۸) حضرت شعبی ؒ سے مروی ہے کہ سعید بن عاص ؒ نے غلام کی دیت کو جس کو کہ غلطی سے قتل کر دیا گیا ہو چار ہزار "۴۰۰۰" مقرر کیا ہے حالانکہ اس کی قیمت اس سے زیادہ تھی اور فرمایا کہ مجھے یہ پسند نہیں کہ میں اس کی دیت کو آزاد کی دیت سے بھی زیادہ مقرر کروں۔

(۲۷۷۷۹) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يُبْلَغُ بِهِ دِيَةُ الْحُرِّ.

(۲۷۷۷۹) حضرت ابراہیم ؒ کا ارشاد ہے کہ اس کی دیت آزاد کی دیت تک نہیں پہنچائی جائے گی۔

(۲۷۷۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: لاَ يُزَادُ السَّيِّدُ عَلَى دِيَةِ الْحُرِّ. (عبدالرزاق ۱۸۱۶۹)

(۲۷۷۸۰) حضرت عطاء ؒ سے مروی ہے کہ مالک سے آزاد کی دیت سے زیادہ نہیں لیا جائے گا۔

(۲۷۷۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَالشَّعْبِيِّ ، قَالاَ : لاَ يُبْلَغُ بِدِيَةِ الْعَبْدِ دِيَةَ الْحُرِّ

فِي الْخَطَأِ.

(۲۷۷۸۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اور شعبی رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ قتل خطا میں غلام کی دیت کو آزاد کی دیت کے برابر نہیں کیا جائے گا۔

(۲۷۷۸۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : دِيَةُ الْمَمْلُوكِ أَنْقَصُ مِنْ دِيَةِ الْحُرِّ.

(۲۷۷۸۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ غلام کی دیت آزاد کی دیت سے کم ہے۔

(٦٩) الْعَبْدُ تُفْقَأُ عَيْنَاهُ جَمِيعًا

غلام کی دونوں آنکھیں پھوڑنے کی دیت

(۲۷۷۸۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا أُصِيبَتْ أُذُنُ الْعَبْدِ ، أَوْ عَيْنُهُ فَفِيهَا نِصْفُ ثَمَنِهِ . وَإِذَا أُصِيبَتْ أُذُنَاهُ ، أَوْ عَيْنَاهُ فَفِيهَا ثَمَنُهُ كُلُّهُ ، وَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أَصَابَهُ.

(۲۷۷۸۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ جب غلام کا ایک کان یا آنکھ ضائع ہو جائے تو اس میں اس کی آدھی قیمت ادا کی جائے گی اور جب دونوں کان یا آنکھیں ضائع ہو جائیں تو پھر پوری قیمت ادا کرنی ہوگی اور یہ قیمت اس غلام کو ہی دی جائے گی۔

(۲۷۷۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا فُقِئَتْ عَيْنُ الْعَبْدِ ، أَوْ قُطِعَتْ يَدُهُ ، أَوْ رِجْلُهُ ؛ فَعَلَيْهِ نِصْفُ قِيمَتِهِ ، وَإِذَا فُقِئَتْ عَيْنَاهُ ، أَوْ قُطِعَتْ يَدَاهُ ، أَوْ رِجْلاَهُ ؛ دَفَعَهُ وَعَلَيْهِ قِيمَتُهُ.

(۲۷۷۸۴) حضرت شعبی رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ جب غلام کی ایک آنکھ پھوڑی گئی یا اس کا ایک ہاتھ یا پاؤں کاٹا گیا تو اس کاٹنے والے پر اس کی آدھی قیمت لازم ہوگی اور جب دونوں آنکھیں پھوڑ دی گئیں یا دونوں ہاتھ یا پاؤں کاٹ دیے گئے تو اس پر پوری قیمت دینا لازم ہوگی۔

(۲۷۷۸٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْمَمْلُوكِ إِذَا فُقِئَتْ عَيْنُهُ ، فَفِيهَا نِصْفُ ثَمَنِهِ.

(۲۷۷۸۵) حضرت حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب غلام کی ایک آنکھ پھوٹ جائے تو اس میں اس کی آدھی قیمت ہوگی۔

(۲۷۷۸٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ؛ فِي رَجُلٍ قَطَعَ يَدَ عَبْدٍ عَمْدًا ، أَوْ فَقَأَ عَيْنَهُ ، قَالَ : هُوَ لَهُ ، وَعَلَيْهِ ثَمَنُهُ.

(۲۷۷۸۶) حضرت ایاس بن معاویہ رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ جب کسی نے غلام کا ہاتھ جان بوجھ کر کاٹ دیا یا آنکھ پھوڑ دی تو اس پر اس کی قیمت ہوگی جو غلام ہی کی ہوگی۔

(۲۷۷۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، فِي الْحُرِّ يَجْرَحُ الْعَبْدَ ، قَالَ : إِنْ فَقَأَ عَيْنَهُ فَفِيهَا نِصْفُ ثَمَنِهِ.

(۲۷۷۸۷) حضرت زہری رحمہ اللہ سے اس آزاد کے بارے میں جس نے غلام کو زخمی کیا ہو ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر اس نے اس کی آنکھ پھوڑ دی ہے تو اس کی قیمت کا نصف دینا ہوگا۔

(۷۰) فِي سِنِّ الْعَبْدِ وَجِرَاحِهِ

غلام کے دانت اور زخم کی دیت

(۲۷۷۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ النَّهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي مُوضِحَةِ الْعَبْدِ ، نِصْفُ عُشْرِ ثَمَنِهِ.

(۲۷۷۸۸) حضرت عطاء سے مروی ہے کہ غلام کے سر یا چہرہ پر ایسا زخم جو ہڈی کو واضح کر دے تو اس میں اس کی قیمت کا بیسواں حصہ دیت ہوگی۔

(۲۷۷۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي مُوضِحَةِ الْعَبْدِ ، نِصْفُ عُشْرِ ثَمَنِهِ.

(۲۷۷۸۹) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ غلام کے ''موضحہ'' میں اس کی قیمت کا بیسواں حصہ دیت ہوگی۔

(۲۷۷۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : قَضَى فِي سِنِّ الْعَبْدِ وَمُوضِحَتِهِ عَلَى قَدْرِ قِيمَتِهِ مِنْ ثَمَنِهِ ؛ نِصْفُ عُشْرِ قِيمَتِهِ ، كَنَحْوٍ مِنْ دِيَةِ الْحُرِّ فِي السِّنِّ وَالْمُوضِحَةِ.

(۲۷۷۹۰) حضرت شعبی ؒ سے مروی ہے کہ قاضی شریح ؒ نے غلام کے دانت اور سر یا چہرے کے زخم میں اس غلام کی قیمت کے بقدر دیت کا فیصلہ فرمایا یعنی اس کی قیمت کا بیسواں حصہ جیسا کہ آزاد آدمی کے دانتوں اور سر یا چہرہ کے زخم میں کیا جاتا ہے۔

(۲۷۷۹۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عن شُرَيْحٍ ؛ بِنَحْوِ ذَلِكَ.

(۲۷۷۹۱) حضرت شعبی ؒ حضرت قاضی شریح ؒ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

(۲۷۷۹۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : جِرَاحَةُ الْعَبْدِ مِنْ ثَمَنِهِ ، كَجِرَاحَةِ الْحُرِّ مِنْ دِيَتِهِ ، الْعُشْرُ وَنِصْفُ الْعُشْرِ.

(۲۷۷۹۲) حضرت ابراہیم ؒ کا ارشاد ہے کہ غلام کے زخم کا بدلہ اس کی قیمت کے حساب سے یہ بعینہ اسی طرح ہے کہ جیسے آزاد آدمی کے زخم کا بدلہ اس کی دیت کا حساب سے ہوتا ہے یعنی دسواں اور بیسواں حصہ۔

(۲۷۷۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : عَقْلُ الْعَبْدِ فِي ثَمَنِهِ.

(۲۷۷۹۳) حضرت سعید بن مسیب ؒ کا ارشاد ہے کہ غلام کی دیت اس کے ثمن کے حساب سے ہوگی۔

(۲۷۷۹٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : جِرَاحَةُ الْعَبْدِ فِي ثَمَنِهِ مِثْلُ جِرَاحَةِ الْحُرِّ فِي دِيَتِهِ ، وَقَالَ الزُّهْرِيُّ : قَالَ أُنَاسٌ : إِنَّمَا هُوَ مَالٌ ، فَعَلَى قَدْرِ مَا انْتُقِصَ مِنْ ثَمَنِهِ.

(۲۷۷۹۴) حضرت سعید بن مسیب ؒ کا ارشاد ہے کہ غلام کے زخم کا بدلہ اس کی قیمت کے حساب سے یہ بالکل اسی طرح ہے کہ جیسے آزاد آدمی کا بدلہ اسکی دیت کے حساب سے اور زہری ؒ فرماتے ہیں کہ لوگوں کا قول ہے کہ یہ غلام تو ایک مال ہے لہٰذا اس کی قیمت میں جتنی کمی واقع ہوگی اسی کے حساب سے دیت ہوگی۔

(۲۷۷۹۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :تَجْرِي جِرَاحَاتُ الْعَبِيدِ عَلَى مَا تَجْرِي عَلَيْهِ جِرَاحَاتُ الأَحْرَارِ.

(۲۷۷۹۵) حضرت ابن سیرین ؒ کا ارشاد ہے کہ غلاموں کے زخموں کے احکام اسی بنیاد پر جاری ہوتے ہیں کہ جس بنیاد پر آزاد آدمیوں کے زخموں کے احکام جاری ہوتے ہیں۔

(۲۷۷۹٦) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي حُرٍّ أَصَابَ مِنْ عَبْدٍ شَيْئًا ، قَالَ :يُرَدُّ عَلَى مَوْلاَهُ مَا نَقَصَ مِنْ ثَمَنِهِ.

(۲۷۷۹۶) حضرت حسن ؓ کا ارشاد ہے کہ اگر کوئی آزاد کسی غلام کو نقصان پہنچائے تو مالک کو اتنا مال ادا کرے گا جتنا اس کی قیمت میں سے کم ہوا ہے۔

(۲۷۷۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :عَقْلُ الْعَبْدِ فِي ثَمَنِهِ ، مِثْلُ عَقْلِ الرَّجُلِ الْحُرِّ فِي دِيَتِهِ.

(۲۷۷۹۷) حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ کا ارشاد ہے کہ غلام کی دیت اس کی قیمت میں یہ اسی طرح ہے کہ جیسے آزاد کا بدلہ اس کی دیت کے حساب سے ہے۔

(۲۷۷۹۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ الْحَارِثِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :تَجْرِي جِرَاحَاتُ الْعَبِيدِ عَلَى مَا تَجْرِي عَلَيْهِ جِرَاحَاتُ الأَحْرَارِ.

(۲۷۷۹۸) حضرت علی ؓ کا ارشاد ہے کہ غلاموں کے زخموں کے احکام اسی بنیاد پر جاری ہوں گے کہ جس بنیاد پر آزاد آدمی کے زخموں کے احکام جاری ہوتے ہیں۔

(۷۱) الْحُرُّ يَشُجُّ الْعَبْدَ ، أَوْ يَجْرَحُهُ

اگر کوئی آزاد کسی غلام کو زخمی کردے تو کیا حکم ہے؟

(۲۷۷۹۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، وَابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ فِي عَبْدٍ جَرَحَ حُرًّا ، قَالَ :إِنْ شَاءَ اقْتَصَّ مِنْهُ ، وَإِنْ شَاءَ أَخَذَ بِخُمَاشَتِهِ أَرْشًا.

(۲۷۷۹۹) حضرت قاضی شریح ؒ سے اس غلام کے بارے میں کہ جو کسی آزاد کو زخمی کردے ارشاد مروی ہے کہ اگر وہ چاہے تو قصاص لے لے اور اگر چاہے تو اپنے زخم کے بدلہ میں تاوان لے لے۔

(۲۷۸۰۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا شَجَّ الْحُرُّ الْعَبْدَ مُتَعَمِّدًا ، فَإِنَّمَا هِيَ دِيَةٌ لَيْسَ لَهُ عَلَيْهِ قَوَد.

(۲۷۸۰۰) حضرت ابراہیم ؒ کا ارشاد ہے کہ جب آزاد آدمی کو جان بوجھ کر زخمی کردے تو اس کے بدلہ میں صرف دیت ہوگی اور

اس کے اوپر قصاص نہیں ہوگا۔

(۲۷۸۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : لاَ يُقَادُ الْحُرُّ مِنَ الْعَبْدِ.

(۲۷۸۰۱) حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ آزاد سے غلام کے بدلہ میں قصاص نہیں لیا جائے گا۔

(۲۷۸۰۲) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَالْحَسَنِ (ح) وَعَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَيْسَ بَيْنَ الْمَمْلُوكِينَ وَالأَحْرَارِ قِصَاصٌ فِيمَا دُونَ النَّفْسِ.

(۲۷۸۰۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ غلاموں اور آزاد لوگوں کے درمیان ''فِيمَا دُونَ النَّفْسِ'' میں قصاص نہیں ہے (یعنی قتل کے علاوہ قصاص نہیں ہے)

(۲۷۸۰۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : الْعَبْدُ يَشُجُّ الْحُرَّ ، أَوْ يَفْقَأُ عَيْنَهُ ، فَيُرِيدُ الْحُرُّ أَنْ يَسْتَقِيدَ مِنَ الْعَبْدِ ، قَالَ : لاَ يَسْتَقِيدُ حُرٌّ مِنْ عَبْدٍ ، وَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ مُجَاهِدٌ ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى.

(۲۷۸۰۳) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ میں نے عطاء رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ غلام جب آزاد آدمی کو زخمی کر دے یا اس کی آنکھ پھوڑ دے پھر آزاد اس سے قصاص لینا چاہے تو، تو انہوں نے جواب دیا کہ آزاد غلام سے قصاص نہیں لے سکتا اور اسی طرح حضرت مجاہد رحمہ اللہ اور سلیمان بن موسیٰ رحمہ اللہ نے بھی فرمایا ہے۔

(۲۷۸۰۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أُخْبِرْتُ عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : لاَ يَسْتَقِيدُ الْعَبْدُ مِنَ الْحُرِّ.

(۲۷۸۰۴) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ مجھ کو سالم رحمہ اللہ سے یہ خبر ملی ہے کہ غلام آزاد سے قصاص نہیں لے گا۔

(۲۷۸۰۵) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لاَ قَوَدَ بَيْنَ الْحُرِّ وَالْعَبْدِ ، إِلاَّ أَنَّ الْعَبْدَ إِذَا قَتَلَ الْحُرَّ قُتِلَ بِهِ.

(۲۷۸۰۵) حضرت زہری رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ آزاد اور غلام کے درمیان اس کے علاوہ اور کوئی قصاص نہیں کہ غلام آزاد کو قتل کر دے تو غلام کو بھی بدلہ میں قتل کیا جائے گا۔

(۷۳) الْعَبْدُ يَجْرَحُ الْعَبْدَ

اگر غلام کسی غلام کو زخمی کر دے تو کیا حکم ہے؟

(۲۷۸۰۶) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، قَالاَ : لَيْسَ بَيْنَ الْمَمْلُوكِينَ قِصَاصٌ.

(۲۷۸۰۶) حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ غلاموں کے درمیان کوئی قصاص نہیں ہے۔

(۲۷۸۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَالْحَسَنِ (ح) وَعَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالُوا : لَيْسَ بَيْنَ الْمَمْلُوكِينَ قِصَاصٌ فِيمَا دُونَ النَّفْسِ.

(۲۷۸۰۷) حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ یہ فرماتے ہیں غلاموں کے درمیان قتل نفس کے علاوہ جنایت میں کوئی قصاص نہیں ہے۔

(٢٧٨٠٨) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَالشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ : لَيْسَ بَيْنَ الْمَمْلُوكِينَ قِصَاصٌ ، وَلَيْسَ بَيْنَ الصِّبْيَانِ قِصَاصٌ.

(۲۷۸۰۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اور حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نہ تو غلاموں کے درمیان قصاص ہے اور نہ ہی بچوں کے درمیان قصاص ہے۔

(٢٧٨٠٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أُخْبِرْتُ عَن سَالِمٍ ، أَنَّهُ قَالَ : إِذَا عَمَدَ الْمَمْلُوكُ فَقَتَلَ الْمَمْلُوكَ ، أَوْ جَرَحَهُ ، فَهُوَ بِهِ قَوَدٌ.

(۲۷۸۰۹) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھ کو سالم سے یہ خبر پہنچی ہے کہ جب کوئی غلام کسی دوسرے غلام کو ارادۃً قتل یا زخمی کر دے تو اس کو بدلہ میں قصاص دے گا۔

(٢٧٨١٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : يُقَادُ الْمَمْلُوكُ مِنَ الْمَمْلُوكِ فِي كُلِّ عَمْدٍ يَبْلُغُ قِيمَةَ نَفْسِهِ ، فَمَا دُونَ ذَلِكَ مِنَ الْجِرَاحَاتِ.

(۲۷۸۱۰) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ غلام کے بدلہ میں غلام سے قصاص لیا جائے گا۔ ہر اس عمد میں جو اس کی قیمت کو پہنچے اور اس سے کم زخموں میں بھی۔

(٢٧٨١١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ فِي كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ : يُقَادُ الْمَمْلُوكُ مِنَ الْمَمْلُوكِ فِي عَمْدٍ يَبْلُغُ نَفْسَهُ فَمَا دُونَ ذَلِكَ.

(۲۷۸۱۱) حضرت عبد العزیز بن عمر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کی کتاب میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول یہ بات درج ہے کہ غلام سے غلام کا بدلہ ہر اس عمد میں لیا جائے گا جو اس کی قیمت کو پہنچے اور جو اس کی قیمت کو نہ پہنچے۔

(٢٧٨١٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَالشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : إِنَّ الْعَبْدَ لاَ يُقَادُ مِنَ الْعَبْدِ فِي جِرَاحَةِ عَمْدٍ ، وَلاَ خَطَأً ، إِلاَّ فِي قَتْلِ عَمْدٍ.

(۲۷۸۱۲) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ تحقیق غلام سے غلام کے بدلہ میں نہ تو ارادۃً زخم کرنے میں اور نہ ہی سہوا کرنے سے قصاص لیا جائے گا سوائے قتل عمد کے (کہ اس میں قصاص ہوگا)

(٢٧٨١٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَرَى الْقِصَاصَ بَيْنَ الْعَبِيدِ.

(۲۷۸۱۳) حضرت حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ وہ غلاموں کے درمیان قصاص کی رائے رکھتے تھے۔

(٢٧٨١٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : رَأَيْتُ نَوْفَلَ بْنَ مُسَاحِقٍ يقتص لِلْعَبِيدِ

بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ.

(۲۷۸۱۴) حضرت حارث ؒ کا ارشاد ہے کہ میں نے نوفل بن مساحق کو دیکھا کہ وہ غلاموں کا غلاموں سے قصاص لیتے تھے۔

(۷۳) الرَّجُلُ يَقْتُلُهُ النَّفَرُ ، فَيُدْفَعُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِ

اگر ایک آدمی کو زیادہ لوگ مل کر قتل کر دیں تو کیا حکم ہے؟

(۲۷۸۱۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُهُ الرَّجُلاَنِ أَنْ يُقْتَلَ أَحَدُهُمَا ، وَتُؤْخَذ الدِّيَةُ مِنَ الآخَرِ.

(۲۷۸۱۵) حضرت ابن سیرین ؒ کا ارشاد ہے کہ وہ اس آدمی کے بارے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے کہ جس کو دو آدمیوں نے قتل کر دیا ہو کہ ان دونوں میں سے ایک کو قتل اور دوسرے سے دیت لے لی جائے۔

(۲۷۸۱۶) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُهُ النَّفَرُ ، قَالَ :يُدْفَعُونَ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ ، فَيَقْتُلُونَ مَنْ شَاؤُوا ، وَيَعْفُونَ عَمَّنْ شَاؤُوا.

(۲۷۸۱۶) حضرت شعبی ؒ ایسے شخص کے بارے میں کہ جسے ایک جماعت نے قتل کر دیا ہو فرماتے ہیں کہ وہ سارے مقتول کے ورثاء کے سپرد کر دیے جائیں گے وہ جسے چاہیں قتل کر دیں اور جس کو چاہیں معاف کر دیں۔

(۲۷۸۱۷) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ:إِذَا عَفَا عَنْ أَحَدِهِمْ، فَلْيَعْفُ عَنهُمْ جَمِيعًا.

(۲۷۸۱۷) حضرت عطاء ؒ سے مروی ہے کہ اگر اس کے ورثاء نے ایک کو معاف کر دیا تو ان کو چاہیے کہ کہ دوسرے کو بھی معاف کر دیں۔

(۲۷۸۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ قَتَلَهُ ثَلاَثَةُ نَفَرٍ ، فَأَرَادَ وَلِيُّهُ أَنْ يَعْفُوَ عَنْ بَعْضٍ وَيَقْتُلَ بَعْضًا ، وَيَأْخُذَ مِنْ بَعْضٍ الدِّيَةَ ، قَالَ :لَيْسَ لَهُ ذَلِكَ.

(۲۷۸۱۸) حضرت حسن ؒ نے ایسے شخص کے بارے میں کہ جس کو تین آدمیوں نے قتل کر دیا ہو اولیاء نے ارادہ کر لیا ہو بعض کو معاف کرنے اور بعض کو قتل کرنے کا اور دیت لینے کا فرماتے ہیں کہ یہ بات ان کے لیے جائز نہیں ہے۔

(۲۷۸۱۹) حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ ، عَنْ أَبَانَ الْعَطَّارِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُهُ النَّفَرُ ، قَالَ :يَعْفُو عَمَّنْ شَاءَ ، وَيَقْتُلُ مَنْ شَاءَ ، وَيَأْخُذُ الدِّيَةَ مِمَّنْ شَاءَ.

(۲۷۸۱۹) حضرت سعید بن مسیب ؒ ایسے شخص کے بارے میں کہ جس کو ایک جماعت نے قتل کر دیا ہو فرماتے ہیں کہ اس کے ورثاء جس کو چاہیں معاف کر دیں اور جس کو چاہیں قتل کر دیں اور جس سے چاہیں دیت وصول کر لیں۔

(۲۷۸۲۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُهُ النَّفَرُ ،

قَالَ :يَقْتُلُ مَنْ شَاءَ ، وَيَعْفُو عَمَّنْ شَاءَ ، وَيَأْخُذَ الدِّيَةَ مِمَّنْ شَاءَ.

(۲۷۸۲۰) حضرت ابراہیم ویشید ایسے شخص کے بارے میں کہ جس کو ایک جماعت نے قتل کر دیا ہو فرماتے ہیں کہ اس کے ورثاء جس کو چاہیں قتل کر دیں اور جس کو چاہیں معاف کریں اور جس سے چاہیں دیت وصول کرلیں۔

(۷۴) فِي جَنِينِ الأَمَةِ

باندی کے پیٹ میں موجود بچے کی دیت

(۲۷۸۲۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :جَنِينُ الأَمَةِ عَشَرَةُ دَنَانِيرَ.

(۲۷۸۲۱) حضرت سعید ابن مسیب ویشید کا ارشاد ہے کہ باندی کے جنین (یعنی اس بچہ میں جو ابھی پیٹ میں ہو کو ضائع کرنے پر) دس دینار ہیں۔

(۲۷۸۲۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْخَالِقِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :فِي جَنِينِ الأَمَةِ حُكْمٌ.

(۲۷۸۲۲) حضرت حماد ویشید فرماتے ہیں کہ باندی کے پیٹ میں موجود بچہ میں فیصلہ ہے۔

(۲۷۸۲۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :جَنِينُ الأَمَةِ إِذَا اسْتَهَلَّ ، فَقِيمَتُهُ يَوْمَ اسْتَهَلَّ.

(۲۷۸۲۳) حضرت حسن ویشید فرماتے ہیں کہ جب بچہ پیدائش کے وقت چلائے تو اس کے اس چلانے کے دن کی قیمت کا حساب ہوگا۔

(۲۷۸۲٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :كَانُوا يَأْخُذُونَ جَنِينَ الأَمَةِ مِنْ جَنِينِ الْحُرَّةِ.

(۲۷۸۲۴) حضرت حکم ویشید کا ارشاد ہے کہ لوگ باندی کے بچہ کو آزاد عورت کے بچہ کے حکم میں لیتے تھے۔

(۲۷۸۲٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ قَالَ :فِي جَنِينِ الأَمَةِ مِنْ ثَمَنِهَا ، كَنَحْوِ مِنْ جَنِينِ الْحُرَّةِ مِنْ دِيَتِهَا ؛ الْعُشْرُ ، وَنِصْفُ الْعُشْرِ.

(۲۷۸۲۵) حضرت ابراہیم ویشید کا ارشاد ہے کہ باندی کے پیٹ میں موجود بچے کا اعتبار باندی کی قیمت سے ہے اور آزاد عورت کے بچے کا اعتبار اس کی دیت سے ہے یعنی عشر اور نصف عشر۔

(۲۷۸۲٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :إِنْ وَقَعَ حَيًّا فَعَلَيْهِ ثَمَنُهُ ، وَإِنْ وَقَعَ مَيِّتًا فَعَلَيْهِ عُشْرُ ثَمَنِ أُمِّهِ.

(۲۷۸۲۶) حضرت قتادہ ویشید فرماتے ہیں کہ اگر بچہ زندہ پیدا ہو جائے تو اس میں اس کی قیمت ہے اور اگر مردہ پیدا ہوا تو اس میں اس کی ماں کی قیمت کا دسواں حصہ ہے۔

(۲۷۸۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي جَنِينِ الأَمَةِ عُشْرُ ثَمَنِهَا.

(۲۷۸۲۷) حضرت حسن ؒ سے مروی ہے کہ باندی کے پیٹ کے بچہ میں اس کی ماں کی قیمت کا دسواں حصہ ہے۔

(۲۷۸۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : عُشْرُ ثَمَنِهَا.

(۲۷۸۲۸) حضرت حسن ؒ سے مروی ہے کہ اس کی ماں کی قیمت کا دسواں حصہ ہے۔

(۲۷۸۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ وَكِيعًا ، يَقُولُ : قَالَ سُفْيَانُ : وَنَحْنُ نَقُولُ : إِنْ كَانَ غُلاَمًا فَنِصْفُ عُشْرِ قِيمَتِهِ ، وَإِنْ كَانَتْ جَارِيَةً فَعُشْرُ قِيمَتِهَا لَوْ كَانَتْ حَيَّةً.

(۲۷۸۲۹) حضرت سفیان ؒ کا ارشاد ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ اگر جنین غلام ہو (یعنی لڑکا پیدا ہو) تو اس کی قیمت کا بیسواں حصہ دینا ہوگا اور اگر باندی (یعنی بچی پیدا ہو) تو اس کی قیمت کا دسواں حصہ دینا ہوگا۔

(۷۵) جَنِينُ الْبَهِيمَةِ ، مَا فِيهِ ؟

جانور کا بچہ ضائع کرنے کا حکم

(۲۷۸۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي جَنِينِ الدَّابَّةِ قِيمَتُهُ.

(۲۷۸۳۰) حضرت ابراہیم ؒ سے مروی ہے کہ جانور کے پیٹ کے بچہ میں اس کی قیمت دینا ہوگی۔

(۲۷۸۳۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : كَانُوا يَأْخُذُونَ جَنِينَ الدَّابَّةِ مِنْ جَنِينِ الأَمَةِ.

(۲۷۸۳۱) حضرت حکم کا ارشاد ہے کہ لوگ جانور کے پیٹ کو بچہ کو باندی کے پیٹ کے بچہ کے برابر رکھتے تھے (یعنی اس کے برابر اس کی بھی دیت ہوتی تھی)

(۲۷۸۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي جَنِينِ الدَّابَّةِ عُشْرُ ثَمَنِ أُمِّهِ.

(۲۷۸۳۲) حضرت حسن ؓ سے مروی ہے کہ جانور کے پیٹ کے بچہ میں اس کی ماں کی قیمت کا دسواں حصہ ہے۔

(۲۷۸۳۳) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي جَنِينِ الْبَهِيمَةِ ، قَالَ : نَرَى الْبَهِيمَةِ سِلْعَةٌ ، يُقَوِّمُ جَنِينَهَا الْحَاكِمُ ، مَا رَأَى بِرَأْيِهِ.

(۲۷۸۳۳) حضرت زہری ؒ کا ارشاد ہے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ جانور بھی ایک سامان ہے کہ جس کے بچہ کی قیمت حاکم لگائے گا وہ اپنی رائے میں بہتر سمجھے گا۔

(۲۷۸۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي وَلَدِ الْبَهِيمَةِ حُكُومَةٌ.

(۲۷۸۳۴) حضرت عامر ؒ سے مروی ہے کہ جانور کے بچہ میں فیصلہ ہوگا۔

(۷٦) فِي جَنِينِ الْحُرَّةِ

آزاد عورت کے پیٹ میں موجود بچہ کو ضائع کرنے کا بیان

(٢٧٨٣٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْجَنِينِ ؛ عَبْدًا ، أَوْ أَمَةً ، فَقَالَ : الَّذِي قَضَى عَلَيْهِ : أَيُعْقَلُ مَنْ لاَ شَرِبَ ، وَلاَ أَكَلَ ، وَلاَ صَاحَ ، فَاسْتَهَلَّ ، وَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ هَذَا لَيَقُولُ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ، فِيهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ ، أَوْ أَمَةٌ. (ابو داؤد ۴۵٦۸۔ ترمذی ۱۴۱۰)

(۲۷۸۳۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عورت کے پیٹ میں موجود بچہ کو ساقط کرنے کی صورت میں ایک غلام یا باندی کا فیصلہ فرمایا: آپ ﷺ نے جس شخص کے خلاف فیصلہ فرمایا تھا وہ کہنے لگا: کیا اس کی دیت دی جائے گی جس نے نہ کچھ پیا اور نہ ہی کچھ کھایا اور نہ ہی وہ زور سے چیخا؟ اس جیسا خون تو رائیگاں جاتا ہے؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً یہ شخص تو شاعر جیسی بات کر رہا ہے۔ بہر حال پیٹ میں موجود بچہ ہلاک کرنے کی صورت میں غرہ یعنی ایک غلام یا باندی دینا لازم ہے۔

(٢٧٨٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ، قَالَ : اسْتَشَارَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي إِمْلاَصِ الْمَرْأَةِ ، فَقَالَ : الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ : شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ ؛ عَبْدٍ ، أَوْ أَمَةٍ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : ائْتِنِي بِمَنْ شَهِدَ مَعَكَ ، فَشَهِدَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ.

(بخاری ٦۹۰۷۔ ابو داؤد ۴۵۵۹)

(۲۷۸۳٦) حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لوگوں سے عورت کے پیٹ میں موجود بچہ کو ولادت سے پہلے ہلاک کر دینے کے بارے میں مشورہ کر رہے تھے کہ اس صورت میں کیا دیت ہوگی؟ تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر تھا تو آپ ﷺ نے اس معاملہ میں غرہ یعنی ایک غلام یا باندی کا فیصلہ فرمایا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا تم کوئی ایسا شخص لاؤ جو تمہارے ساتھ اس فیصلہ کی گواہی دے تو حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے ان کے حق میں گواہی دی۔

(٢٧٨٣٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فِي الْجَنِينِ غُرَّةٌ ؛ عَبْدٌ ، أَوْ أَمَةٌ ، أَوْ بَغْلٌ. (ابو داؤد ۴۵٦۸)

(۲۷۸۳۷) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورت کے پیٹ میں موجود بچہ ہلاک کر دینے کی صورت میں غرہ یعنی ایک غلام یا باندی یا خچر ہوگا۔

(٢٧٨٣٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : فِيهِ عَبْدٌ ، أَوْ أَمَةٌ ، أَوْ فَرَسٌ.

(۲۷۸۳۸) حضرت ہشام ریٹھیلیہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ ریٹھیلیہ نے ارشاد فرمایا عورت کے پیٹ میں موجود بچہ ہلاک کر دینے کی صورت میں ایک غلام یا باندی یا گھوڑا ادا کرنا ہوگا۔

(۲۷۸۳۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : غُرَّةٌ ؛ عَبْدٌ ، أَوْ أَمَةٌ لِأُمِّهِ ، أَوْ لأَقْرَبِ النَّاسِ مِنْهُ.

(۲۷۸۳۹) حضرت اشعث ریٹھیلیہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی ریٹھیلیہ نے ارشاد فرمایا کہ غرہ سے مراد ایک غلام یا باندی ہے جو اس ہلاک ہونے والے بچہ کی ماں یا اس کے قریبی رشتہ دار کو ملے گی۔

(۲۷۸٤۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، وَالْحَكَمِ ؛ قَالاَ : جَنِينُ الْحُرَّةِ عَبْدٌ ، أَوْ أَمَةٌ.

(۲۷۸۴۰) حضرت اشعث ریٹھیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین ریٹھیلیہ اور حضرت حکم ریٹھیلیہ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: آزاد عورت کے پیٹ میں موجود بچہ ہلاک کر دینے کی صورت میں ایک غلام یا باندی دینا ہوگی۔

(۲۷۸٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي رَجُلٍ ضَرَبَ بَطْنَ امْرَأَتِهِ فَأَسْقَطَتْ ، قَالَ : عَلَيْهِ غُرَّةٌ يَرِثُهَا وَتَرِثُهُ.

(۲۷۸۴۱) حضرت محمد بن قیس ریٹھیلیہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی ریٹھیلیہ نے ایسے شخص کے بارے میں جس نے کسی عورت کے پیٹ پر ضرب لگا کر اس کے حمل کو ساقط کر دیا ہو۔ آپ ریٹھیلیہ نے یوں ارشاد فرمایا: اس شخص پر غرہ یعنی ایک غلام یا باندی لازم ہوگی۔

(۲۷۸٤۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، وَمُجَاهِدٍ ؛ قَالاَ : فِي الْغُرَّةِ عَبْدٌ ، أَوْ أَمَةٌ ، أَوْ فَرَسٌ.

(۲۷۸۴۲) حضرت لیث ریٹھیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس ریٹھیلیہ اور حضرت مجاہد ریٹھیلیہ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا! غرہ سے مراد غلام یا باندی یا گھوڑا ہے۔

(۲۷۸٤۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : عَبْدٌ ، أَوْ أَمَةٌ ، أَوْ فَرَسٌ.

(۲۷۸۴۳) حضرت لیث ریٹھیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس ریٹھیلیہ اور حضرت مجاہد ریٹھیلیہ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا! غرہ سے مراد غلام یا باندی یا گھوڑا ہے۔

(۲۷۸٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : فِي امْرَأَةٍ شَرِبَتْ دَوَاءً فَأَسْقَطَتْ ، قَالَ : تُعْتِقُ رَقَبَةً ، وَتُعْطِي أَبَاهُ غُرَّةً.

(۲۷۸۴۴) حضرت مغیرہ ریٹھیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریٹھیلیہ نے ایسی عورت کے بارے میں جس نے دوا پی کر اپنا حمل ساقط کر دیا۔ آپ ریٹھیلیہ نے یوں فرمایا! کہ وہ عورت غلام آزاد کرے گی اور اس بچہ کے والد کو غرہ یعنی غلام یا باندی دے گی۔

(۲۷۸٤۵) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ قَالَ : فِي الْغُرَّةِ عَبْدٌ ، أَوْ أَمَةٌ. (مسند ۱۹۰۱)

(۲۷۸۴۵) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غرہ میں ایک غلام یا باندی ادا کرتے ہیں۔

(۲۷۸٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :فِي أَصْلِ كُلِّ حَبَلٍ غُرَّةٌ ، قَالَ :وَقَالَ الْحَكَمُ : فِيهِ صُلْحٌ حَتَّى يَسْتَبِينَ خَلْقُهُ.

قَالَ وَكِيعٌ :وَقَوْلُ الْحَكَمِ أَحْسَنُ مِنْ قَوْلِ الشَّعْبِيِّ.

(۲۷۸۴۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا! ہر حمل کی بنیاد میں ہی غرہ یعنی غلام یا باندی ہے اور حضرت حکم رحمہ اللہ نے فرمایا: حمل کی ابتداء میں تو صلح ہوگی یہاں تک کہ بچہ کی خلقت ظاہر ہو جائے۔ حضرت وکیع رحمہ اللہ نے فرمایا: حضرت حکم رحمہ اللہ کا قول امام شعبی رحمہ اللہ کے قول سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

(۷۷) الَّذِي يُصِيبُ الْجَنِينَ ، يَكُونُ عَلَيْهِ شَيْءٌ ؟

جو شخص عورت کے پیٹ میں موجود بچہ کو تکلیف پہنچائے کیا اس پر کوئی چیز واجب ہوگی؟

(۲۷۸٤۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَن يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ (ح) وَحَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ قَالُوا فِيمَنْ أَصَابَ جَنِيناً :إِنَّ عَلَيْهِ عِتقَ رَقَبَةٍ مَعَ الْغُرَّةِ.

(۲۷۸۴۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ ان سب حضرات نے اس شخص کے بارے میں جو عورت کے پیٹ میں موجود بچہ کو تکلیف پہنچائے یوں ارشاد فرمایا: یقیناً اس شخص پر غرہ کے ساتھ غلام کا آزاد کرنا بھی ضروری ہے۔

(۲۷۸٤۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :سَمِعْتُه يَقُولُ :إِذَا ضُرِبَتِ الْمَرْأَةُ فَأَلْقَتْ جَنِيناً فَإِنَّ صَاحِبَهُ يُعْتِقُ.

(۲۷۸۴۸) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جب کوئی کسی عورت کو ضرب لگائے جس سے اس کا بچہ ساقط ہو جائے تو لگانے والا غلام آزاد کرے گا۔

(۲۷۸٤۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، وَوَكِيعٌ ، قَالاَ : حدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ ، عَن مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّ امْرَأَةً مَسَحَتْ بَطْنَ امْرَأَةٍ فَأَسْقَطَتْ ، فَأَمَرَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ تُعْتِقَ.

(۲۷۸۴۹) حضرت عمر بن ذر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے ارشا فرمایا: کہ جب ایک عورت نے کسی عورت کے پیٹ پر ضرب لگا کر اس کا حمل ساقط کر دیا تو اس عورت کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غلام آزاد کرنے کا حکم دیا۔

(۷۸) فِي قِيمَةِ الْغُرَّةِ ، مَا هِيَ ؟

غرہ کی قیمت کے بارے میں کہ اس کی قیمت کیا ہے؟

(۲۷۸۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَن طَارِقٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :الْغُرَّةُ خَمْسُ مِئَةٍ.

(۲۷۸۵۰) طارق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: غرہ کی قیمت پانچ سو درہم ہیں۔

(۲۷۸۵۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، قَالَ : قِيمَةُ الْغُرَّةِ أَرْبَعُ مِئَةِ دِرْهَمٍ.

(۲۷۸۵۱) حضرت لیث ؒ فرماتے ہیں حضرت حبیب بن ابی ثابت ؒ نے ارشاد فرمایا غرہ کی قیمت چار سو درہم ہے۔

(۲۷۸۵۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَوَّمَ الْغُرَّةَ خَمْسِينَ دِينَارًا.

(۲۷۸۵۲) حضرت زید بن اسلم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؒ نے غرہ کی قیمت پچاس دینار لگائی۔

(۷۹) الْغُرَّةُ ، عَلَى مَنْ هِيَ ؟

غرہ کس پر لازم ہوگا؟

(۲۷۸۵۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ الْغُرَّةَ عَلَى الْعَاقِلَةِ.

(۲۷۸۵۳) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غرہ کا بوجھ عصبی رشتہ داروں پر ڈالا۔

(۲۷۸۵٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، وَابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الْغُرَّةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ.

(۲۷۸۵۴) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: غرہ آدمی کے عصبی رشتہ داروں پر لازم ہوگا۔

(۲۷۸۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : فِي مَالِهِ.

(۲۷۸۵۵) حضرت ابن سالم ؒ فرماتے ہیں کہ امام شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا غرہ اس آدمی کے مال میں لازم ہوگا۔

(۲۷۸۵٦) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْمُجَالِدِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ فِي الْجَنِينِ غُرَّةً عَلَى عَاقِلَةِ الْقَاتِلَةِ ، وَبَرَّأَ زَوْجَهَا وَوَلَدَهَا.

(بخاری ٦٧٤٠۔ مسلم ١٣٠٩)

(۲۷۸۵۶) حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے عورت کے پیٹ میں موجود بچہ ہلاک کرنے کی صورت میں غرہ کا بوجھ قتل کرنے والی عورت کے عصبی رشتہ داروں پر ڈالا اور اس عورت کے خاوند اور اس کے لڑکے کو بری کر دیا۔

(۲۷۸۵۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى التَّيْمِيُّ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَاقِلَتِهَا بِالدِّيَةِ ، وَفِي الْحَمْلِ غُرَّةٌ.

(مسلم ١٣١٠۔ ابو داؤد ٤٥٥٧)

(۲۷۸۵۷) حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ دیت عصبی رشتہ داروں پر لازم ہوگی اور حمل ساقط کرنے کی صورت میں غرہ ہوگا۔

(۲۷۸۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ

عُمَرَ جَعَلَ الْغُرَّةَ عَلَى أَهْلِ الْقَرْيَةِ ، وَالْفَرَائِضَ عَلَى أَهْلِ الْبَادِيَةِ.

(۲۷۸۵۸) حضرت سعید بن مسیب ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بستی والوں پر غرہ مقرر فرمایا اور جنگل میں رہنے والوں پر اونٹ مقرر فرمائے۔

(٢٧٨٥٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : دِيَةُ الْجَنِينِ عَلَى الَّذِي أَصَابَهُ فِي مَالِهِ ، وَلَيْسَ عَلَى قَوْمِهِ شَيْءٌ.

(۲۷۸۵۹) حضرت قتادہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ریشید نے ارشاد فرمایا: عورت کے پیٹ میں موجود بچہ ہلاک کرنے کی دیت اس شخص کے مال سے ادا کی جائے گی جس نے اسے موت کے گھاٹ اتارا اور اس کی قوم پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

(٨٠) مَنْ قَالَ لاَ يُقَادُ مِنْ جَائِفَةٍ ، وَلاَ مَأْمُومَةٍ ، وَلاَ مُنَقِّلَةٍ

جو شخص یوں کہے! پیٹ کے اندر تک زخم لگنے اور سر کا ایسا زخم جس میں ہڈیاں ظاہر ہو جائیں اور سر کا ایسا زخم جس سے ہڈیوں کے ریزے برآمد ہوں ان زخموں کی وجہ سے قصاص نہیں لیا جائے گا

(٢٧٨٦٠) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِسْحَاقَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ قَالَ : لَيْسَ فِي الْجَائِفَةِ ، وَلاَ الْمَأْمُومَةِ ، وَلاَ الْمُنَقِّلَةِ قِصَاصٌ.

(۲۷۸۶۰) حضرت ضحاک ریشید فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا پیٹ کے اندر تک پہنچنے والے زخم میں اور سر کے ایسے زخم میں جو دماغ کی جھلی تک پہنچ جائے اور سر کے ایسے زخم میں جس میں ہڈیاں ظاہر ہو جائیں ان میں قصاص نہیں ہے۔

(٢٧٨٦١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَيْسَ فِي الآمَّةِ ، وَالْمُنَقِّلَةِ ، وَالْجَائِفَةِ قَوَدٌ ، إِنَّمَا عَمْدُهَا الدِّيَةُ فِي مَالِ الرَّجُلِ.

(۲۷۸۶۱) حضرت مغیرہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریشید نے ارشاد فرمایا: سر کے ایسے زخم میں جو دماغ کی جھلی تک پہنچ جائے اور ایسے زخم میں جس میں ہڈیاں ظاہر ہو جائیں اور پیٹ کے اندر تک لگنے والے زخم میں قصاص نہیں ہے بے شک جان بوجھ کر زخم لگانے کی صورت میں آدمی کے مال پر دیت لازم ہوگی۔

(٢٧٨٦٢) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ يُقَادُ مِنَ الْجَائِفَةِ ، وَلاَ مِنَ الْمَأْمُومَةِ ، وَلاَ مِنَ الْمُنَقِّلَةِ ، وَلاَ مِنْ شَيْءٍ يُخَافُ فِيهِ عَلَى النَّفْسِ ، وَلاَ مِنْ شَيْءٍ لاَ يَأْتِي كَمَا أَصَابَ صَاحِبَهُ.

(۲۷۸۶۲) حضرت ابن جریج ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ریشید نے ارشاد فرمایا: قصاص نہیں لیا جائے گا پیٹ کے اندر تک زخم لگانے کی صورت میں اور نہ ہی ایسے زخم کی صورت میں جو دماغ کی جھلی تک پہنچ گیا ہو اور نہ ہی ایسے زخم کی صورت میں سر کی ہڈیاں ظاہر ہو گئی ہوں اور نہ ہی ایسے زخم کے بدلہ میں قصاص لیا جائے گا جس سے آدمی کی جان کا خوف ہو اور نہ ہی ایسے زخم کے بدلہ میں

کہ وہ زخم ویسا نہیں لگ سکتا جیسا کہ مارنے والے نے زخمی کیا تھا۔

(٢٧٨٦٣) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدٍ الْكَلَاعِيِّ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : لَا يُقَادُ مِنَ الْجَائِفَةِ ، وَالْمَأْمُومَةِ ، وَالْمُنَقِّلَةِ ، وَالنَّاخِرَةِ.

(۲۷۸۶۳) حضرت عبید اللہ بن عبید کلاعی ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول ویشید نے ارشاد فرمایا قصاص نہیں لیا جائے گا پیٹ کے اندر تک زخم لگانے کی صورت میں اور نہ ہی ایسے زخم کے بدلہ میں جو دماغ کی جھلی تک پہنچ جائے اور نہ ہی ایسے زخم کے بدلہ میں جس سے سر کی ہڈیاں ظاہر ہو جائیں اور نہ ہی ناک کا اگلا حصہ ٹوٹنے کی وجہ سے۔

(٢٧٨٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لَيْسَ فِي الآمَّةِ ، وَلَا فِي الْجَائِفَةِ ، وَلَا فِي كَسْرِ الْعِظَامِ قِصَاصٌ.

(۲۷۸۶۴) حضرت معمر ویشید فرماتے ہیں کہ امام زہری ویشید نے ارشاد فرمایا: دماغ کی جھلی تک پہنچ جانے والے زخم میں اور ہڈیوں کے ٹوٹنے میں قصاص نہیں ہے۔

(٢٧٨٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ عِيسَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لَيْسَ فِي جَائِفَةٍ ، وَلَا مَأْمُومَةٍ ، وَلَا مُنَقِّلَةٍ قِصَاصٌ ، وَلَا فِي الْفَخِذِ إِذَا كُسِرَتْ.

(۲۷۸۶۵) حضرت عیسیٰ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ویشید نے ارشاد فرمایا پیٹ کے اندر تک پہنچنے والے زخم میں اور دماغ کی جھلی تک پہنچنے والے زخم میں اور ایسے زخم میں جس سے سر کی ہڈیاں ظاہر ہو جائیں قصاص نہیں ہے اور نہ ہی ران ٹوٹنے کی صورت میں قصاص ہے۔

(٢٧٨٦٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَقَادَ مِنْ مَأْمُومَةٍ . قَالَ : فَرَأَيْتُهُمَا يَمْشِيَانِ مَأْمُومَيْنِ جَمِيعًا.

(۲۷۸۶۶) حضرت ابو بکر بن حفص ویشید نے فرمایا میں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے دماغ کی جھلی تک پہنچنے والے زخم کے بدلہ میں قصاص لیا راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان دونوں کو دیکھا کہ وہ دونوں اکٹھے اپنے سر کے زخم میں چل رہے تھے۔

(٢٧٨٦٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ؛ أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَقَادَ مِنْ مُنَقِّلَةٍ.

(۲۷۸۶۷) حضرت یحییٰ بن سعید ویشید نے فرمایا کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایسے زخم کے بدلہ میں جس میں سر کی ہڈیاں ظاہر ہو گئیں تھیں آپ رضی اللہ عنہ نے قصاص لیا۔

(٢٧٨٦٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ؛ أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَقَادَ مِنْ مُنَقِّلَةٍ ، قَالَ : فَأُعْجِبَ النَّاسُ ، أَوْ جَعَلَ النَّاسُ يَعْجَبُونَ.

(۲۷۸۶۸) حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایسے زخم کے بدلہ میں جس میں سر کی ہڈیاں ظاہر ہوگئیں تھی آپ رضی اللہ عنہ نے قصاص لیا راوی کہتے ہیں لوگوں کو اس پر تعجب ہوا یا یوں فرمایا کہ لوگ اس پر تعجب کرنے لگے۔

(۸۱) الْعِظَامُ مَنْ قَالَ لَيْسَ فِيهَا قِصَاصٌ

ہڈیوں کا بیان جو شخص یہ کہے ان کے ٹوٹنے میں قصاص نہیں

(۲۷۸۶۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : إِنَّا لاَ نُقِيدُ مِنَ الْعِظَامِ.

(۲۷۸۶۹) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم ہڈیوں کا قصاص نہیں لیتے۔

(۲۷۸۷۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَيْسَ فِي الْعِظَامِ قِصَاصٌ.

(۲۷۸۷۰) حضرت ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہڈیوں میں قصاص نہیں۔

(۲۷۸۷۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ : مَا كَانَ مِنْ كَسْرٍ فِي عَظْمٍ فَلاَ قِصَاصَ فِيهِ.

(۲۷۸۷۱) حضرت حصین رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے خط لکھا: ہڈی کے ٹوٹ جانے میں قصاص نہیں ہے۔

(۲۷۸۷۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ قَالاَ : لاَ قِصَاصَ فِي عَظْمٍ.

(۲۷۸۷۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اور حضرت عامر شعبی رحمہ اللہ ان دونوں حضرت نے ارشاد فرمایا ہڈی میں قصاص نہیں ہوتا۔

(۲۷۸۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْعِظَامِ قِصَاصٌ ، إِلاَّ الْوَجْهَ وَالرَّأْسَ.

(۲۷۸۷۳) حضرت شیبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کسی بھی ہڈی میں کوئی قصاص نہیں ہوتا سوائے چہرے اور سر کے۔

(۲۷۸۷۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لَيْسَ فِي كَسْرِ الْعِظَامِ قِصَاصٌ.

(۲۷۸۷۴) حضرت معمر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ امام زہری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ہڈیوں کے ٹوٹنے میں کوئی قصاص نہیں۔

(۲۷۸۷۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَالْحَسَنِ ، قَالاَ : لَيْسَ فِي عَظْمٍ قِصَاصٌ.

(۲۷۸۷۵) حضرت اشعث فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: ہڈی میں قصاص نہیں ہوتا۔

(۲۷۸۷۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِذَا كُسِرَتِ الْيَدُ وَالسَّاقُ فَلَيْسَ عَلَى كَاسِرِهَا قَوَدٌ ، وَلَكِنْ عَلَيْهِ الدِّيَةُ.

(۲۷۸۷۶) حضرت عبد الملک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب ہاتھ اور پنڈلی ٹوٹ جائے تو ان کے توڑنے والے پر قصاص نہیں ہوگا لیکن اس پر دیت لازم ہوگی۔

(۸۲) السَّائِقُ وَالْقَائِدُ، مَا عَلَيْهِ ؟

ہنکانے والا اور آگے چلنے والا! کیا ان پر کچھ لازم ہے؟

(۲۷۸۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ؛ أَنَّهُ كَانَ يضَمِّنُ الْقَائِدَ، وَالسَّائِقَ، وَالرَّاكِبَ.

(۲۷۸۷۷) حضرت خلاس ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ آگے چلنے والے کو ہنکانے والے کو اور سواری پر سوار کو ضامن بناتے تھے۔

(۲۷۸۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ (ح) وَعَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، (ح) وَعَنْ طَارِقٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالُوا :يضَمَّنُ الْقَائِدَ ، وَالسَّائِقَ ، وَالرَّاكِبَ.

(۲۷۸۷۸) حضرت شریح ویشید اور حضرت ابراہیم ویشید اور حضرت شعبی ویشید ان سب حضرات نے ارشاد فرمایا: آگے چلنے والے کو ہنکانے والے اور سوار کو ضامن بنایا جائے گا۔

(۲۷۸۷۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُه يَقُولُ :إِذَا سَاقَ الرَّجُلُ دَابَّتَهُ سَوْقًا رَفِيقًا فَلاَ ضَمَانَ عَلَيْهِ ، وَإِذَا أَعْنَفَ فِي سَوْقِهَا فَأَصَابَتْ ، فَهُوَ ضَامِنٌ.

(۲۷۸۷۹) حضرت اسماعیل بن سالم ویشید فرماتے ہیں کہ میں نے امام شعبی ویشید کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی اپنی سواری کو نرم انداز میں ہنکار رہا ہو تو اس پر کوئی ضمان نہیں ہوگا اور جب وہ جانوروں کو ہنکانے میں سختی برت رہا تھا اور کوئی نقصان ہو گیا تو وہ شخص ضامن ہوگا۔

(۲۷۸۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :يَضْمَنُ السَّائِقُ وَالْقَائِدُ.

(۲۷۸۸۰) حضرت اشعث ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ویشید نے ارشاد فرمایا: ہنکانے والے کو اور آگے چلنے والے کو ضامن بنایا جائے گا۔

(۲۷۸۸۱) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :إِذَا كَانَ الطَّرِيقُ وَاسِعًا فَلاَ ضَمَانَ عَلَيْهِ.

(۲۷۸۸۱) حضرت خلاس ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: جب راستہ کشادہ ہو تو ہنکانے والے پر کوئی ضمان نہیں ہوگا۔

(۲۷۸۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :يَغْرَمُ الْقَائِدُ ، قُلْتُ :وَالسَّائِقُ يَغْرَمُ عَنِ الْيَدِ وَالرِّجْلِ ؟ قَالَ :زَعَمُوا أَنَّهُ يَغْرَمُ عَنِ الْيَدِ ، فَرَادَدْتُهُ ، فَقَالَ :يَقُولُ :الطَّرِيقَ الطَّرِيقَ.

(۲۷۸۸۲) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ نے ارشاد فرمایا قائد یعنی آگے چلنے والے کو جرمانہ کیا جائے گا۔ میں نے پوچھا! کیا ہنکانے والے کو بھی ہاتھ اور پاؤں پر چوٹ لگنے کی وجہ سے جرمانہ کیا جائے گا؟ آپ ؒ نے فرمایا: وہ ''راستہ، راستہ'' کی آواز لگائے گا۔

(۲۷۸۸۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : إِنَّ السَّائِقَ ، وَالْقَائِدَ ، وَالرَّاكِبَ يَغْرَمُ مَا أَصَابَتْ دَابَّتُهُ بِيَدٍ ، أَوْ رِجْلٍ ، وَطِئَتْ ، أَوْ ضَرَبَتْ.

(۲۷۸۸۳) حضرت حسن بن حر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم ؒ نے ارشاد فرمایا، یقیناً ہنکانے والا آگے چلنے والا اور سوار جرمانہ ادا کریں گے جب ان کی سواری ہاتھ یا پاؤں سے تکلیف پہنچائے اور کچل دے یا کسی کو مار دے۔

(۲۷۸۸٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : يَضْمَنُ الْقَائِدُ ، وَالسَّائِقُ ، وَالرَّاكِبُ مَا أَصَابَتْ بِمُقَدَّمِهَا.

(۲۷۸۸۴) حضرت لیث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس ؒ نے ارشاد فرمایا: آگے چلنے والے کو، ہنکانے والے کو اور سوار کو ضامن بنایا جائے گا جب ان کی سواری اگلی ٹانگوں سے کسی کو تکلیف پہنچائے۔

(۸۳) الرِّدْفُ ، هَلْ يَضْمَنُ ؟

سوار کے پیچھے سوار کو ضامن بنایا جائے گا؟

(۲۷۸۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : يُضَمَّنُ الرَّدِيفَانِ.

(۲۷۸۸۵) حضرت خلاس ؒ سے مروی ہے کہ حضرت علی ؓ نے دو پیچھے بیٹھنے والوں کو ضامن بنایا۔

(۲۷۸۸٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى الرِّدْفِ ضَمَانٌ.

(۲۷۸۸۶) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ؒ نے ارشاد فرمایا: سوار کے پیچھے بیٹھنے والے سوار پر ضمان نہیں۔

(۲۷۸۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الرِّدْفِ ، قَالَ : هُمَا شَرِيكَانِ.

(۲۷۸۸۷) حضرت شیبانی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ نے سوار کے پیچھے بیٹھنے والے سوار کے بارے میں یوں ارشاد فرمایا کہ وہ دونوں شریک ہوں گے۔

(۲۷۸۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : الرَّاكِبُ وَالرِّدْفُ سَوَاءٌ ، مَا أَوْطَأَا ، فَهُوَ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ.

(۲۷۸۸۸) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا سوار اور اس کے پیچھے بیٹھنے والا برابر ہوں گے جو سواری نے کچلا ہے اور جو ضمان ہوگا وہ ان دونوں کے درمیان آدھا آدھا ہوگا۔

(۲۷۸۸۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ قَتَادَةَ، وَأَبِي هَاشِمٍ، قَالَا: يَضْمَنُ الرِّدْفُ مَا يَضْمَنُ الْمُقَدَّمُ.

(۲۷۸۸۹) حضرت ابو العلاء ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ ؒ اور حضرت ابو ہاشم ؒ ان دونوں حضرات نے یوں ارشاد فرمایا سوار کے پیچھے بیٹھنے والا بھی اتنا ہی ضامن ہوگا جتنا آگے بیٹھنے والا ہوگا۔

(۲۷۸۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: يَضْمَنُ الرِّدْفُ.

(۲۷۸۹۰) حضرت شیبانی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: سوار کے پیچھے بیٹھنے والے کو بھی ضامن بنایا جائے گا۔

(۸٤) الْعَقْلُ، عَلَى مَنْ هُوَ؟

دیت کا بیان کہ کس پر لازم ہوگی؟

(۲۷۸۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: الْعَقْلُ عَلَى أَهْلِ الدِّيوَانِ.

(۲۷۸۹۱) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: دیت دیوان والوں پر ہوگی۔

(۲۷۸۹۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: الْعَقْلُ عَلَى أَهْلِ الدِّيوَانِ.

(۲۷۸۹۲) حضرت ابو حرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: دیت دیوان والوں پر ہوگی۔

(۲۷۸۹۳) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَسَنٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ: عُمَرُ أَوَّلُ مَنْ جَعَلَ الدِّيَةَ عَشَرَةً عَشَرَةً فِي أَعْطِيَاتِ الْمُقَاتِلَةِ دُونَ النَّاسِ.

(۲۷۸۹۳) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے دیت کو دس دس حصے سپاہیوں کے روزینہ میں مقرر فرمائے لوگوں کے علاوہ۔

(۸۵) جِنَايَةُ الْمُدَبَّرِ، عَلَى مَنْ تَكُونُ؟

مدبر کے جرم کا بیان اس کی سزا کس پر ہوگی؟

(۲۷۸۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ ابْنٍ لِمُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ السَّلُولِيِّ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ، قَالَ: جِنَايَةُ الْمُدَبَّرِ عَلَى مَوْلَاهُ.

(۲۷۸۹۴) حضرت معاذ بن جبل ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عبیدہ بن جراح ؓ نے ارشاد فرمایا! مدبر غلام کے جرم کا تاوان اس کے آقا پر ہوگا۔

(۲۷۸۹٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: جِنَايَةُ الْمُدَبَّرِ عَلَى مَوْلَاهُ.

(۲۷۸۹۵) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مدبر غلام کے جرم کا تاوان اس کے آقا پر لازم ہوگا۔

(۲۷۸۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ : حدَّثَنِي يُسَيْرٌ الْمُكْتِبُ ، أَنَّ امْرَأَةً دَبَّرَتْ جَارِيَةً لَهَا فَجَنَتْ جِنَايَةً ، فَقَضَى عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِجِنَايَتِهَا عَلَى مَوْلاَتِهَا فِي قِيمَةِ الْجَارِيَةِ.

(۲۷۸۹۶) حضرت ابی ذئب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت یسیر مکتب رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ کسی عورت نے اپنی باندی کو مدبرہ بنا دیا۔ پھر اس باندی سے کوئی قابل سزا جرم سرزد ہوگیا تو حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے فیصلہ فرمایا کہ اس کی جنایت کا تاوان اس کی مالکہ پر ہوگا اس باندی کی قیمت کے مطابق۔

(۲۷۸۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي جِنَايَةِ الْمُدَبَّرِ ، قَالَ :هُوَ عَبْدٌ ، إِنْ شَاءَ مَوْلاَهُ أَسْلَمَهُ ، وَإِنْ شَاءَ فَدَاهُ.

(۲۷۸۹۷) حضرت یونس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے مدبر غلام کے جرم کرنے کے بارے میں ارشاد فرمایا: کہ وہ تو غلام ہے اگر اس کا آقا چاہے تو اس کو سپرد کر دے اور اگر چاہے تو اس کو فدیہ دے کر چھڑا لے۔

(۲۷۸۹۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا قَتَلَ الْمُدَبَّرُ قَتِيلاً ، أَوْ فَقَأَ عَيْنًا ، قِيلَ لِمَوْلاَهُ :ادْفَعْهُ ، أَوِ افْدِهِ.

(۲۷۸۹۸) حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ ان دونوں حضرات سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب مدبر غلام کسی شخص کو قتل کر دے یا کسی کی آنکھ پھوڑ دے تو اس کے آقا کو کہا جائے گا اس غلام کو ان کے سپرد کر دے یا اس کی طرف سے فدیہ ادا کرے۔

(۲۷۸۹۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ:جِنَايَةُ الْمُدَبَّرِ، وَأُمِّ الْوَلَدِ عَلَى عَاقِلَةِ مَوَالِيهَا.

(۲۷۸۹۹) حضرت محمد بن سالم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عامر شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا مدبر غلام اور ام ولد کی جنایت کا تاوان ان کے آقا کے عصبی رشتہ داروں پر لازم ہوگا۔

(۲۷۹۰۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَن حَمَّادٍ، قَالَ:عَلَى مَوَالِيهِمُ الدِّيَةُ إِذَا قَتَلُوا، وَإِنْ قتلوا فَدِيَتُهُمْ دِيَةُ الْمَمْلُوكِ.

(۲۷۹۰۰) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مدبر غلاموں کے آقا پر لازم ہوگی جب یہ کسی کو قتل کر دیں اور ان کو قتل کر دیا جائے تو ان کی دیت وہی ہوگی جو غلاموں کی دیت ہوتی ہے۔

(۲۷۹۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَن خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :جِنَايَةُ الْمُدَبَّرِ عَلَى سَيِّدِهِ.

(۲۷۹۰۱) حضرت ابو معشر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مدبر غلام کے جرم کا تاوان اس کا آقا پر لازم ہوگا۔

(۲۷۹۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ : جِنَايَةُ الْمُدَبَّرِ عَلَى مَوْلَاهُ ، يَضْمَنُ قِيمَتَهُ . قَالَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى فِي الْمُدَبَّرِ : عَلَيْهِ جَمِيعُ الْجِنَايَةِ.

(۲۷۹۰۲) حضرت وکیع ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان ریٹیلیہ کو فرماتے ہوئے سنا مدبر غلام کے جرم کا تاوان اس کے آقا پر ہوگا جو غلام کی قیمت کے بقدر ضمان ادا کرے گا جبکہ حضرت ابن ابی لیلی ریٹیلیہ نے مدبر غلام کے بارے میں ارشاد فرمایا: آقا پر ہی مکمل تاوان لازم ہوگا۔

(٨٦) جِنَايَةُ الْمُكَاتَبِ ، مَا فِيهَا ؟

مکاتب کے جرم کا بیان اور اس میں کیا لازم ہوگا؟

(۲۷۹۰۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : جِنَايَةُ الْمُكَاتَبِ فِي رَقَبَتِهِ ، يُبْدَأُ بِهَا.

(۲۷۹۰۳) حضرت یونس ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ریٹیلیہ نے ارشاد فرمایا: مکاتب کے جرم کا تاوان اسی کے ذمہ ہوگا اسی سے آغاز کیا جائے گا۔

(۲۷۹۰٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : يَسْعَى فِيهَا وَفِي الْمُكَاتَبَةِ بِالْحِصَصِ.

(۲۷۹۰۴) حضرت شیبانی ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد ریٹیلیہ نے ارشاد فرمایا: مکاتب تاوان اور مال کتابت میں حصوں کے اعتبار سے سعی کرے گا۔

(۲۷۹۰٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : جِنَايَةُ الْمُكَاتَبِ فِي رَقَبَتِهِ.

(۲۷۹۰۵) حضرت ابن ابی ذئب ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ریٹیلیہ نے ارشاد فرمایا: مکاتب کے جرم کا تاوان اسی کے ذمہ ہوگا۔

(۲۷۹۰٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : جِنَايَةُ الْمُكَاتَبِ عَلَى سَيِّدِهِ.

(۲۷۹۰۶) حضرت ابو معشر ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریٹیلیہ نے ارشاد فرمایا: مکاتب کے جرم کا تاوان اس کے آقا پر لازم ہوگا۔

(۲۷۹۰۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَصْحَابِهِ ، أَوْ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مَا جَنَى الْمُكَاتَبُ فَهُوَ فِي رَقَبَتِهِ ، يُؤَدِّي جِنَايَتَهُ وَمُكَاتَبَتَهُ جَمِيعًا.

(۲۷۹۰۷) حضرت مغیرہ ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریٹیلیہ نے ارشاد فرمایا: مکاتب جو جرم کرے گا تو اس کا تاوان اور بدل کتابت دونوں ادا کرے گا۔

(۲۷۹۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ : جِنَايَةُ الْمُكَاتَبِ فِي رَقَبَتِهِ.

(۲۷۹۰۸) حضرت وکیع ویشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان ویشید کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ مکاتب کے جرم کا تاوان اسی کے ذمہ ہوگا۔

(۸۷) الْمُكَاتَبُ يُجْنَى عَلَيْهِ

مکاتب پر جنایت کیے جانے کا بیان

(۲۷۹۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :مَا جُنِيَ عَلَى الْمُكَاتَبِ فَهُوَ لَهُ ، يَسْتَعِينُ بِهِ فِي كِتَابَتِهِ ، كَذَا كَانَ يَقُولُ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ.

(۲۷۹۰۹) حضرت ابن جریج ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ویشید نے ارشاد فرمایا: مکاتب کونقصان پہنچنے کی صورت میں جو تاوان ملا ہے وہ اس کے ذریعہ ایسے بدل کتابت میں مدد لے گا۔ تم سے پہلے لوگوں نے ایسا ہی فرمایا تھا۔

(۲۷۹۱۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :مَا جُنِيَ عَلَى الْمُكَاتَبِ ، فَهُوَ لَهُ.

(۲۷۹۱۰) حضرت مغیرہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ویشید نے ارشاد فرمایا: مکاتب کونقصان پہنچنے کی صورت میں جو تاوان کا مال ملا ہے تو وہ ہی اس کا حقدار ہوگا۔

(۲۷۹۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :سَمِعْتُ سُفْيَانَ ، يَقُولُ :إِذَا جُنِيَ عَلَيْهِ كَانَ لَهُ ، دُونَ مَوْلاَهُ.

(۲۷۹۱۱) حضرت وکیع ویشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان ویشید کو یوں فرماتے ہوئے سنا جب مکاتب کونقصان پہنچنے کی صورت میں تاوان کا مال ملے گا تو اس کے آقا کے بجائے اس کا ہوگا۔

(۸۸) فِي أُمِّ الْوَلَدِ تَجْنِي

ام ولد کے جنایت کرنے کا بیان

(۲۷۹۱۲) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ صَدَقَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي جِنَايَةِ أُمِّ الْوَلَدِ :لاَ تَعْدُو قِيمَتَهَا . وَقَالَ حَمَّادٌ :دِيَةُ مَا جَنَتْ.

(۲۷۹۱۲) حضرت سفیان بن حسین ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت حکم ویشید، ام ولد کی جنایت کے تاوان کے بارے میں فرمایا کرتے تھے: وہ اس کی قیمت سے تجاوز نہ کرتا ہو اور حضرت حماد ویشید نے فرمایا: جو اس نے جنایت کی ہے اسی کی دیت ہوگی۔

(۲۷۹۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَن خَالِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :جِنَايَةُ أُمِّ الْوَلَدِ عَلَى سَيِّدِهَا.

(۲۷۹۱۳) حضرت ابو معشر ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ویشید نے ارشاد فرمایا: ام ولد کے جرم کا تاوان اس کے آقا پر لازم ہوگا۔

(۲۷۹۱۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي أُمِّ الْوَلَدِ إِذَا جَنَتْ جِنَايَةً ، فَعَلَى سَيِّدِهَا جِنَايَتُهَا.

(۲۷۹۱۴) حضرت معمر ریٹیٹیز فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ریٹیٹیز نے ام ولد کی جنایت کے بارے میں یوں ارشاد فرمایا: جب وہ کوئی قابل سزا جرم کرے تو اس کے آقا پر اس جرم کا تاوان لازم ہوگا۔

(۲۷۹۱۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي أُمِّ الْوَلَدِ تَجْنِي ، قَالَ : تُقَوَّمُ عَلَى سَيِّدِهَا.

(۲۷۹۱۵) حضرت یونس ریٹیٹیز فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ریٹیٹیز نے ام ولد کے بارے میں یوں ارشاد فرمایا! جب وہ قابل سزا جرم کرے تو اس کے آقا کے سامنے اس کی قیمت لگائی جائے گی۔

(۲۷۹۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، قَالَ : سُئِلَ عَامِرٌ عَنْ سُرِّيَّةٍ قَتَلَتِ امْرَأَةً ، وَمَوْلاَهَا حَيٌّ لَمْ يُعْتِقْهَا ، وَقَدْ وَلَدَتْ لَهُ ؟ قَالَ : هِيَ أَمَةٌ ، إِنْ شَاءَ مَوْلاَهَا أَدَّى عَنْهَا ، وَإِنْ شَاءَ أَسْلَمَهَا بِرُمَّتِهَا.

(۲۷۹۱۶) حضرت زکریا ریٹیٹیز فرماتے ہیں کہ حضرت عامر شعبی ریٹیٹیز سے پوچھا گیا اس باندی کے متعلق جس نے کسی عورت کو قتل کر دیا اور اس کا آقا زندہ ہے اس نے اسے آزاد نہیں کیا درانحالیکہ وہ اس کی ام ولد ہے؟ آپ ریٹیٹیز نے فرمایا! یہ تو باندی ہے اگر اس کا آقا چاہے تو اس کی طرف سے دیت ادا کر دے اور اگر چاہے تو اس کام کے سبب سے اس کو ان لوگوں کے سپرد کر دے۔

(۸۹) فِي الْعَقْلِ

عقل کو ضائع کر دینے کا حکم

(۲۷۹۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدٍ ، قَالَ : فِي الْعَقْلِ الدِّيَةُ.

(۲۷۹۱۷) حضرت مکحول ریٹیٹیز فرماتے ہیں کہ زید نے ارشاد فرمایا: عقل چلے جانے کی صورت میں دیت ہوگی۔

(۲۷۹۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : فِي الْعَقْلِ الدِّيَةُ.

(۲۷۹۱۸) حضرت ابن ابی نجیح ریٹیٹیز فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ریٹیٹیز نے ارشاد فرمایا! عقل چلے جانے کی صورت میں دیت ہوگی۔

(۲۷۹۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ الأَشْعَثِ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ أَفْزَعَ رَجُلاً فَذَهَبَ عَقْلُهُ ، قَالَ : لَوْ أَدْرَكَهُ عُمَرُ لَضَمَّنَهُ.

(۲۷۹۱۹) حضرت اشعث ریٹیٹیز فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ریٹیٹیز سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی نے ایک آدمی کو خوفزدہ کیا اور اس کی عقل زائل ہوگئی تو کیا حکم ہے؟ آپ ریٹیٹیز نے فرمایا اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو پا لیتے تو ضرور اس سے ضمان لیتے۔

(۲۷۹۲۰) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ ، عَنْ عَوْفٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ شَيْخًا قَبْلَ فِتْنَةِ ابْنِ الأَشْعَثِ فَنَعَتَ نَعْتَهُ ، قَالُوا ذَلِكَ أَبُو الْمُهَلَّبِ عَمُّ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : رَمَى رَجُلٌ رَجُلاً فِي رَأْسِهِ بِحَجَرٍ ، فَذَهَبَ سَمْعُهُ وَلِسَانُهُ وَعَقْلُهُ وَذَكَرُهُ ، فَلَمْ يَقْرَبِ النِّسَاءَ ، فَقَضَى فِيهِ عُمَرُ بِأَرْبَعِ دِيَاتٍ.

(۲۷۹۲۰) حضرت عوف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی شیخ سے ابن اشعث کے فتنہ سے قبل سنا کہ انہوں نے اس کی صفات بیان کیں۔ ان لوگوں نے فرمایا: یہ ابوالمھلب رحمہ اللہ ہیں جو حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ کے چچا ہیں انہوں نے فرمایا ہے کہ ایک آدمی نے کسی آدمی کے سر میں پتھر مارا تو اس کی قوت سماعت گویائی، عقل اور اس کے آلۂ تناسل کی طاقت زائل ہوگئی اور وہ شخص عورتوں کے قریب نہیں جا سکتا تھا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں چار دیتوں کا فیصلہ فرمایا۔

(۹۰) الرَّجُلُ یُخْرِجُ مِنْ حَدِّہِ شَیْئًا ، فَیُصِیبُ إِنْسَانًا

جس شخص نے اپنی زمین کی حدود سے باہر کوئی چیز رکھی پھر اس سے کسی انسان کو نقصان پہنچ جانے کا بیان

(۲۷۹۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حُصَیْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِیٍّ ، قَالَ : مَنْ أَخْرَجَ حَجَرًا ، أَوْ مِرْزَابًا ، أَوْ زَادَ فِی سَاحَتِہِ مَا لَیْسَ لَہُ ، فَھُوَ ضَامِنٌ.

(۲۷۹۲۱) حضرت حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے پتھری پرنالہ باہر نکالا یا جس کا اسے حق نہیں تھا تو وہ ضامن ہوگا۔

(۲۷۹۲۲) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَنْ مُغِیرَۃَ ، عَنْ إِبْرَاھِیمَ ، قَالَ : مَنْ بَنَی فِی غَیْرِ سَمَائِہِ ، فَھُوَ ضَامِنٌ.

(۲۷۹۲۲) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنے سائبان کے علاوہ کوئی تعمیر کی تو وہ ضامن ہوگا۔

(۲۷۹۲۳) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ شُرَیْحٍ ، قَالَ : کَانَ یُضَمِّنُ أَصْحَابَ الْبَلاَلِیعِ الَّتِی یَتَّخِذُونَھَا فِی الطَّرِیقِ ، وبواری الْبِغَالِ ، وَالْخَشَبِ الَّذِی یُجْعَلُ فِی الْحِیطَانِ ، وَکَانَ لاَ یُضَمِّنُ الآبَارَ الْخَارِجَۃَ الَّتِی أَمَامَ الْکُوفَۃِ فِی الْجَبَّانَۃِ ، وَالَّتِی فِی الْمَقَابِرِ ، وَمَا جُعِلَ مَنْفَعَۃً لِلْمُسْلِمِینَ.

(۲۷۹۲۳) حضرت شریح راستوں میں بنائے جانے والے گڑھوں اور کنووں کے نقصان کا ضمان دلواتے تھے اسی طرح دیواروں پر پڑی لکڑی کی وجہ سے ہونے والے نقصان کا ضمان بھی دلواتے تھے۔ البتہ کوفہ شہر سے باہر قبرستانوں اور مسلمانوں کے فائدے کے لیے بنوائے گئے کنوؤں کا ضمان نہ دلواتے تھے۔

(۲۷۹۲۴) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَیْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : مَنْ أَوْتَدَ وَتِدًا فِی غَیْرِ أَرْضِہِ ، وَلاَ سَمَائِہِ ضَمِنَ مَا أَصَابَ ، وَمَنَ احْتَفَرَ بِئْرًا فِی غَیْرِ أَرْضِہِ ، وَلاَ سَمَائِہِ ، فَھُوَ ضَامِنٌ مَا وَقَعَ فِیھَا.

(۲۷۹۲۴) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اپنی زمین اور سائبان کے علاوہ جگہ میں کھونٹی گاڑی تو وہ اس سے پہنچنے والے نقصان کا ذمہ دار ہوگا اور جس شخص نے اپنی زمین کے علاوہ کنواں کھودا تو اس میں گرنے والے

کا وہ ضامن ہوگا۔

(۲۷۹۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : مَنْ أَخْرَجَ مِنْ دَارِهِ شَيْئًا إِلَى طَرِيقٍ فَأَصَابَ شَيْئًا ، فَهُوَ لَهُ ضَامِنٌ ؛ مِنْ حَجَرٍ ، أَوْ عُودٍ ، أَوْ حَفَرَ بِئْرًا فِي طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ ، تُؤْخَذُ دِيَتُهُ ، وَلاَ يُقَادُ مِنْهُ.

(۲۷۹۲۵) حضرت شعبی ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ولیٹیلا نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنے گھر سے راستہ کی طرف کوئی چیز نکالی مثلاً پتھر یا لکڑی یا مسلمانوں کے راستہ میں کنواں کھودا پھر اس سے کسی کو نقصان پہنچا تو وہ شخص ضامن ہوگا اس سے دیت لی جائے گی اور قصاص نہیں لیا جائے گا۔

(۲۷۹۲۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : مَنْ أَحْدَثَ شَيْئًا فِي طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ ، فَهُوَ ضَامِنٌ.

(۲۷۹۲۶) حضرت ہشام ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ولیٹیلا نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے مسلمانوں کے راستہ میں کوئی آڑ پیدا کی تو وہ نقصان کا ضامن ہوگا۔

(۲۷۹۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، رَفَعَهُ ، قَالَ : مَنْ أَخْرَجَ مِنْ حَدِّهِ شَيْئًا فَأَصَابَ شَيْئًا ، فَهُوَ ضَامِنٌ. (بزار ۳۶۶۴)

(۲۷۹۲۷) حضرت عمرو ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ولیٹیلا نے مرفوعاً ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنی زمینی حدود سے باہر کوئی چیز نکالی پھر اس سے کسی کو نقصان پہنچا تو وہ شخص ضامن ہوگا۔

(۲۷۹۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا أَخْرَجَ الرَّجُلُ الصَّلاَيَةَ أَوِ الْخَشَبَةَ فِي حَائِطِهِ ضَمِنَ.

(۲۷۹۲۸) حضرت منصور ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ولیٹیلا نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے دیوار میں دوائی کوٹنے والی سیل یا لکڑی کو نکالا تو نقصان کی صورت میں وہ ضامن ہوگا۔

(۲۷۹۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ وَاصِلٍ الأَحْدَبِ الأَسَدِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقْطَعُ الْكُنُفَ ، أَوْ يَأْمُرُ بِقَطْعِهَا.

(۲۷۹۲۹) حضرت شعبی ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر کے دروازوں پر لگی ڈھالوں کو کاٹ دیتے تھے یا یوں فرمایا: آپ ان کے کاٹنے کا حکم دیتے تھے۔

(۲۷۹۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُضَمِّنُ بَارِيَّ السُّوقِيِّ وَعُمُودَهُ ، وَيَقُولُ : أَخْرَجَهُ فِي غَيْرِ مِلْكِهِ.

(۲۷۹۳۰) حضرت عطاء بن سائب ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ولیٹیلا دکاندار کو رکاوٹ اور ستون کی وجہ سے ضامن بناتے تھے

اور فرماتے کہ اس نے یہ رکاوٹ دوسرے کی ملک میں کھڑی کی ہے۔

(٢٧٩٣١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ حَفَرَ بِئْرًا فِي طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ ، فَوَقَعَ فِيهَا بَغْلٌ فَانْكَسَرَ ، فَضَمَّنَهُ شُرَيْحٌ.

(۲۷۹۳۱) حضرت ابراہیم ریٹیلیے فرماتے ہیں کہ عمرو بن حارث بن مصطلق نے مسلمانوں کے راستہ میں ایک کنواں کھودا تو اس میں ایک خچر گرا اور اس کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں تو حضرت شریح ریٹیلیے نے اس کو ضامن بنایا۔

(٢٧٩٣٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عِيسَى بْنُ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ حَفَرَ بِئْرًا فِي طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ ، فَمَرَّ بَغْلٌ ، فَوَقَعَ فِيهَا ، فَانْكَسَرَ ؛ فَضَمَّنَهُ شُرَيْحٌ قِيمَةَ الْبُغْلِ ، مِئَتَيْ دِرْهَمٍ ، وَأَعْطَاهُ الْبُغْلَ.

(۲۷۹۳۲) حضرت دینار ریٹیلیے فرماتے ہیں کہ عمرو بن حارث بن مصطلق نے مسلمانوں کے راستہ میں کنواں کھودا وہاں سے ایک خچر گزر رہا تھا وہ اس کنویں میں گرا اور اس کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں تو حضرت شریح ریٹیلیے نے اس کو خچر کی قیمت کا ضامن بنایا جو دو سو درہم تھی اور آپ ریٹیلیے نے وہ خچر عمرو کو دے دیا۔

(٢٧٩٣٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الْحَسَنِ أَبِي مُسَافِرٍ ؛ أَنَّ كَنِيفًا لِجَارٍ لَهُ وَقَعَ عَلَى صَبِيٍّ فَقَتَلَهُ ، أَوْ جَرَحَهُ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ : لَوْ أُتِيتُ بِهِ لَضَمَّنْته.

(۲۷۹۳۳) حضرت شریک ریٹیلیے فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ابو مسافر ریٹیلیے کے ایک پڑوسی کی ڈھال کسی بچہ پر گری اور وہ بچہ مر گیا یا زخمی ہو گیا اس پر حضرت شریح ریٹیلیے نے ارشاد فرمایا: اگر اسے میرے پاس لایا جاتا تو میں ضرور اس شخص کو ضامن بناتا۔

(٢٧٩٣٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَدَعُ ظُلَّةً لاَ يَمُرُّ فِيهَا الْفَارِسُ بِرُمْحِهِ ، وَيَقُولُ : بَنَيْتُمْ عَلَى رُمْحِ الْفَارِسِ.

(۲۷۹۳۴) حضرت حارث ریٹیلیے فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ریٹیلیے کسی ایسے سائبان کو نہیں چھوڑتے تھے کہ جس کے نیچے سے گھڑ سوار اپنے نیزے کے ساتھ نہ گزر سکتا ہو اور فرماتے کہ تم اسے گھڑ سوار کے نیزے کے مطابق بناؤ۔

(٩١) الدَّابَّةُ تَنْفَحُ بِرِجْلِهَا

اس سواری کا بیان جو اپنے کھر سے کسی کو مارے

(٢٧٩٣٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: كَانُوا يُغَرِّمُونَ مِنَ الْوَطْءِ، وَلاَ يُغَرِّمُونَ مِنَ النَّفْحَةِ.

(۲۷۹۳۵) حضرت ابن عون ریٹیلیے فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین ریٹیلیے نے ارشاد فرمایا: صحابہ ریٹیلیے روندنے کی صورت میں تو ضامن بناتے تھے اور جانور کے کھر کے ساتھ مارنے کی صورت میں ضامن نہیں بناتے تھے۔

(٢٧٩٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: لاَ يُضَمَّنُ صَاحِبُ الدَّابَّةِ مِنَ النَّفْحَةِ.

(۲۷۹۳۶) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جانور کے مالک کو کھر سے مارنے کی صورت میں ضامن نہیں بنایا جائے گا۔

(۲۷۹۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّهُ بَرَّأَ مِنَ النَّفْحَةِ.

(۲۷۹۳۷) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ نے جانور کے کھر کے ساتھ مارنے کی صورت میں اس کے مالک کو بے قصور قرار دیا۔

(۹۲) الدَّابَّةُ تَضْرِبُ بِرِجْلِهَا

اس سواری کا بیان جو اپنی ٹانگ سے کسی کو مارے

(۲۷۹۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ هُزَيْلٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الرِّجْلُ جُبَارٌ ، يَعْنِي هَدَرًا. (عبدالرزاق ۱۸۳۷۶۔ دارقطنی ۲۱۳)

(۲۷۹۳۸) حضرت ہزیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جانور کی ٹانگ سے لگنے والا زخم رائیگاں ہے۔

(۲۷۹۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : صَاحِبُ الدَّابَّةِ ضَامِنٌ لِمَا أَصَابَتِ الدَّابَّةُ بِيَدِهَا ، أَوْ بِرِجْلِهَا ، حَتَّى يَنْزِلَ عَنْهَا.

(۲۷۹۳۹) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جانور کا مالک ضامن ہوگا اس نقصان کا جو جانور کی اگلی یا پچھلی ٹانگوں سے ہوا ہو یہاں تک کہ وہ جانور سے اتر آئے۔

(۲۷۹۴۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنْ رَجُلٍ وَاقِفٍ عَلَى دَابَّتِهِ ، فَضَرَبَتْ بِرِجْلِهَا ؟ قَالَ حَمَّادٌ : لاَ يَضْمَنُ ، وَقَالَ الْحَكَمُ : يَضْمَنُ.

(۲۷۹۴۰) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ سے ایسے آدمی کے بارے میں سوال کیا جو اپنی سواری کے پاس کھڑا تھا اور اس کی سواری نے کسی کو اپنی ٹانگ مار دی تو حضرت حماد نے فرمایا: اس شخص کو ضامن نہیں بنایا جائے گا۔ اور حضرت حکم رحمہ اللہ نے فرمایا: اس شخص کو ضامن بنایا جائے گا۔

(۲۷۹۴۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : مَا كَانُوا يُضَمِّنُونَ مِنَ الرِّجْلِ إِلاَّ مَا رَدَّ الْعِنَانَ.

(۲۷۹۴۱) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ صحابہ رضی اللہ عنہم جانور کی ٹانگ سے مارے جانے کی صورت میں ضامن نہیں بناتے تھے مگر جبکہ لگام کو چھوڑ دیا ہو۔

(۲۷۹۴۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : إِذَا ضَرَبَتِ الدَّابَّةُ أَوْ كَبَحْتَهَا ، فَأَنْتَ ضَامِنٌ.

(۲۷۹۴۲) حضرت مغیرہ ویشیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت حارث ویشیڈ نے ارشاد فرمایا: جب تم نے جانور کو مارا یا تم نے اس کو روکنے کے لیے لگام کھینچی پھر اس نے کسی کو نقصان پہنچا دیا تو تم ضامن ہو گئے۔

(۹۳) الْفَحْلُ ، وَالدَّابَّةُ ، وَالْمَعْدِنُ ، وَالْبِئْرُ

سانڈ، سواری، کان اور کنویں کا بیان

(۲۷۹٤۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ. (بخاری ۱۴۹۹۔ مسلم ۲۹۱۲)

(۲۷۹۴۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جانور کے نیچے دب کر مرنے والے کا خون رائیگاں ہے اور کان میں دب کر مرنے والے کا خون بھی رائیگاں ہے اور خزانے میں خمس لازم ہوگا۔

(۲۷۹٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ ، إِلاَّ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ جَرْحَهَا. (بخاری ۶۹۱۳۔ مسلم ۱۳۳۵)

(۲۷۹۴۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی مروی ہے مگر اس سند میں جرحھا کے الفاظ نہیں ہیں۔

(۲۷۹٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :الْبَهِيمَةُ عَقْلُهَا جُبَارٌ ، وَالْمَعْدِنُ عَقْلُهُ جُبَارٌ ، وَالْبِئْرُ عَقْلُهَا جُبَارٌ ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ. (احمد ۲۲۸۔ طحاوی ۲۰۴)

(۲۷۹۴۵) حضرت ابن سیرین ویشیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جانور کے نیچے دب کر مرنے والے کی دیت رائیگاں ہے اور کان میں دب کر مرنے والے کی دیت رائیگاں ہے اور کنویں میں گر کر مرنے والے کی دیت رائیگاں ہے اور خزانے میں خمس لازم ہوگا۔

(۲۷۹٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ أَبِي الْحُرِّ ؛ أَنَّ بَعِيرًا افْتَرَسَ رَجُلاً فَقَتَلَهُ ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَتَلَ الْبَعِيرَ ، فَأَبْطَلَ شُرَيْحٌ دِيَةَ الرَّجُلِ ، وَضَمَّنَ الرَّجُلَ ثَمَنَ الْبَعِيرِ .

(۲۷۹۴۶) حضرت وکیع ویشیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن ابوالحر ویشیڈ نے ارشاد فرمایا: ایک اونٹ نے کسی آدمی پر حملہ کیا اور اسے مار دیا اتنے میں ایک آدمی آیا اور اس نے اونٹ کو مار دیا تو حضرت شریح ویشیڈ نے آدمی کی دیت کو لغو قرار دیا اور اس آدمی کو اونٹ کی قیمت کا ضامن بنایا۔

(۲۷۹٤۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ بَعِيرًا افْتَرَسَ رَجُلاً فَقَتَلَهُ ، فَجَاءَ

رَجُلٌ فَقَتَلَ الْبَعِيرَ ، فَأَبْطَلَ شُرَيْحٌ دِيَةَ الرَّجُلِ ، وَضَمَّنَ الرَّجُلَ قِيمَةَ الْبَعِيرِ.

(۲۷۹۴۷) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ایک اونٹ نے کسی آدمی پر حملہ کیا اور اسے مار دیا اتنے میں کوئی آدمی آیا اور اس نے اونٹ کو مار دیا تو حضرت شریح رحمہ اللہ نے آدمی کی دیت کو لغو قرار دیا اور اس آدمی کو اونٹ کی قیمت کا ضامن بنایا۔

(۲۷۹٤۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : يَغْرَمُ قَاتِلُ الْبَهِيمَةِ ، وَلاَ يَغْرَمُ أَهْلُهَا مَا قَتَلَتْ.

(۲۷۹۴۸) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جانور کے مارنے والے کو ضامن بنایا جائے گا اور جانور کے مالک کو ضامن نہیں بنایا جائے گا جانور کے کسی کو ہلاک کر دینے کی وجہ سے۔

(۲۷۹٤۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : اقْتُلُوا الْفَحْلَ إِذَا عَدَا عَلَيْكُمْ ، وَلاَ غُرْمَ عَلَيْكُمْ.

(۲۷۹۴۹) حضرت ابن طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت طاؤس رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب سانڈ تم پر حملہ کر دے تو تم اسے قتل کر دو اور تم پر کوئی ضمان نہیں ہوگا۔

(۲۷۹٥۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ؛ أَنَّ فَحْلاً عَدَا عَلَى رَجُلٍ فَقَتَلَهُ ، فَرُفِعَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَأَغْرَمَهُ ، وَقَالَ : بَهِيمَةٌ لاَ تُعْقَلُ.

(۲۷۹۵۰) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالکریم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ایک سانڈ نے کسی آدمی پر حملہ کر دیا تو اس آدمی نے اسے مار دیا پھر یہ معاملہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کو ضمان ادا کرنے کا ذمہ دار بنایا اور فرمایا جانور تو دیت ادا نہیں کرے گا۔

(۲۷۹٥۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنِ الْحَيِّ ؛ أَنَّ غُلاَمًا مِنْ قَوْمِهِ دَخَلَ عَلَى نَجِيبَةٍ لِزَيْدِ بْنِ صُوحَانَ فِي دَارِهِ ، فَخَبَطَتْهُ فَقَتَلَتْهُ ، فَجَاءَ أَبُوهُ بِالسَّيْفِ فَعَقَرَهَا ، فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ ، فَأَهْدَرَ دَمَ الْغُلاَمِ ، وَضَمَّنَ أَبَاهُ ثَمَنَ النَّجِيبَةِ.

(۲۷۹۵۱) حضرت اسود بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میری قوم کا ایک لڑکا زید بن صوحان کے گھر میں اس کی طاقتور اونٹنی کے پاس گیا وہ اونٹنی بدحواس ہوگئی اور اس نے اس لڑکے کو مار دیا اتنے میں اس لڑکے کا والد آیا اور اس نے اونٹنی کو ذبح کر دیا یہ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے بچہ کے خون کو رائیگاں قرار دیا اور اس کے والد کو اونٹنی کی قیمت کا ضامن بنایا۔

(۲۷۹٥۲) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَلْقَى الْبَهِيمَةَ فَيَخَافُهَا عَلَى نَفْسِهِ ، قَالَ : يَقْتُلُهَا ، وَثَمَنُهَا عَلَيْهِ.

(۲۷۹۵۲) حضرت اشعث ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ولیٹیلا نے اس شخص کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ جو کسی جانور کے پاس آیا اور پھر اس کو اپنی جان کا خوف ہوا اور اس نے اس کو قتل کر دیا تو اس کی قیمت اس پر لازم ہوگی۔

(۲۷۹۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَيَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي رَجُلٍ عَدَا عَلَيْهِ فَحْلٌ فَضَرَبَهُ بِالسَّيْفِ ، أَيَضْمَنُ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، إِلاَّ أَنَّ ابْنَ نُمَيْرٍ قَالَ :يُضَمَّنُ.

(۲۷۹۵۳) حضرت عبدالملک ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ولیٹیلا سے سوال کیا گیا ایسے آدمی کے بارے میں جس پر ایک سانڈ نے حملہ کر دیا پھر اس نے تلوار سے اس کو مار دیا کیا یہ شخص ضامن ہوگا؟ آپ ولیٹیلا نے فرمایا: جی ہاں۔ اور ابن نمیر ولیٹیلا نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں وہ شخص ضامن ہوگا۔

(۹٤) الْمُهْرُ يَتْبَعُ أُمَّهُ فَيُصِيبُ

گھوڑے کے بچھڑے کا بیان جو اپنی ماں کے ساتھ چل رہا تھا کہ اس نے نقصان پہنچا دیا

(۲۷۹۵٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمُهْرِ يَتْبَعُ أُمَّهُ ؟ قَالَ : هُوَ ضَامِنٌ ، لأَنَّهُ أَرْسَلَهُ.

(۲۷۹۵۴) حضرت حکیم ولیٹیلا اور حضرت حماد ولیٹیلا دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ولیٹیلا سے سوال کیا گیا اس گھوڑے کے بچھڑے سے متعلق جو اپنی ماں کے ساتھ چل رہا تھا؟ آپ ولیٹیلا نے فرمایا: وہ ضامن ہوگا کیونکہ مالک نے اسے چھوڑا ہے۔

(۲۷۹۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْمُهْرِ يَتْبَعُ أُمَّهُ ، قَالَ :يَضْمَنُ.

(۲۷۹۵۵) حضرت حکم ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ولیٹیلا نے اس گھوڑے کے بچھڑے کے بارے میں ارشاد فرمایا جو اپنی ماں کے ساتھ چل رہا تھا کہ اس کے مالک کو ضامن بنایا جائے گا۔

(۲۷۹۵٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ؛ سَأَلْتهمَا عَنِ الْمُهْرِ يَتْبَعُ أُمَّهُ فَيُصِيبُ ؟ قَالاَ :يَضْمَنُ.

(۲۷۹۵۶) حضرت شعبہ ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ولیٹیلا اور حضرت حماد ولیٹیلا ان دونوں حضرات سے پوچھا اس گھوڑے کے بچے کے بارے میں جو اپنی ماں کے ساتھ چل رہا تھا پھر اس نے نقصان پہنچا دیا؟ تو ان دونوں حضرات نے فرمایا: اس کے مالک کو ضامن بنایا جائے گا۔

(۲۷۹۵۷) حَدَّثَنَا الْبَكْرَاوِيُّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لاَ يَضْمَنُ.

(۲۷۹۵۷) حضرت اشعث ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ولیٹیلا نے ارشاد فرمایا: اس کو ضامن نہیں بنایا جائے گا۔

(۹۵) الدَّابَّةُ الْمُرْسَلَةُ ، أَوِ الْمُنْفَلِتَةُ تُصِيبُ إِنْسَانًا

وہ جانور جس کو آزاد چھوڑا گیا یا جس نے اپنی لگام چھڑالی پھر کسی انسان کو نقصان پہنچایا

(۲۷۹۵۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ نَافِعٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : مَا أَصَابَ الْمُنْفَلِتُ فَلاَ ضَمَانَ عَلَى صَاحِبِهِ ، وَمَنْ أَصَابَ الْمُنْفَلِتَ ضَمِنَ.

(۲۷۹۵۸) حضرت قاسم بن نافع ویشیئ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: لگام چھڑائے ہوئے جانور نے جو نقصان پہنچایا تو اس کے مالک پر کوئی ضمان نہیں ہوگا اور جس شخص نے لگام چھڑانے والے جانور کو کوئی نقصان پہنچایا تو وہ شخص ضامن ہوگا۔

(۲۷۹۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ؛ فِي الدَّابَّةِ الْمُرْسَلَةِ تُصِيبُ ؟ قَالاَ : لَيْسَ عَلَيْهِ ضَمَانٌ.

(۲۷۹۵۹) حضرت عمرو ویشیئ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ویشیئ اور حضرت ابن سیرین ویشیئ ان دونوں حضرات سے آزاد چھوڑے ہوئے جانور کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے کسی کو نقصان پہنچادیا ہو؟ تو آپ دونوں حضرات نے جواب دیا اس کے مالک پر کوئی ضمان نہیں ہوگا۔

(۲۷۹۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كُلُّ مُرْسَلَةٍ فَصَاحِبُهَا ضَامِنٌ.

(۲۷۹۶۰) حضرت اشعث ویشیئ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر شعبی ویشیئ نے ارشاد فرمایا ہر آزاد چھوڑے ہوئے جانور کے نقصان پہنچنے کی صورت میں اس کا مالک ضامن ہوگا۔

(۲۷۹۶۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ فِي رَجُلٍ انْفَلَتَتْ دَابَّتُهُ وَهُوَ فِي أَثَرِهَا ، فَأَصَابَتْ إِنْسَانًا ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ ، وَقَالَ الْحَكَمُ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۲۷۹۶۱) حضرت شعبہ ویشیئ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد ویشیئ نے ایسے آدمی کے بارے میں ارشاد فرمایا: جس کا جانور اس سے لگام چھڑا کر بھاگ گیا اور کسی انسان کو نقصان پہنچایا اس حال میں کہ یہ شخص اس کی تلاش میں تھا؟ آپ ویشیئ نے فرمایا: اس پر کوئی ضمان نہیں ہوگا اور حضرت حکم ویشیئ نے بھی یہی ارشاد فرمایا۔

(۹۶) فِي عَيْنِ الدَّابَّةِ

جانور کی آنکھ کا بیان

(۲۷۹۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : فِي عَيْنِ الدَّابَّةِ رُبُعُ ثَمَنِهَا.

(۲۷۹۶۲) حضرت ابی المھلب ویشیئ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جانور کی آنکھ ضائع کرنے کی صورت میں اس کی

قیمت کا چوتھائی حصہ لازم ہوگا۔

(۲۷۹۶۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : فِي عَيْنِ الدَّابَّةِ رُبُعُ ثَمَنِهَا.

(۲۷۹۶۳) حضرت اشعث ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ویشید نے ارشاد فرمایا: جانور کی آنکھ ضائع کرنے کی صورت میں اس کی قیمت کا چوتھائی حصہ ضمان بھرنا ہوگا۔

(۲۷۹۶٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : قَضَى عُمَرُ فِي عَيْنِ الدَّابَّةِ رُبُعَ ثَمَنِهَا.

(۲۷۹۶۴) حضرت عامر شعبی ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جانور کی آنکھ کے بارے میں اس کی قیمت کے چوتھائی حصہ کا فیصلہ دیا۔

(۲۷۹٦٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَتَبَ هِشَامُ بْنُ هُبَيْرَةَ قَاضِي الْبَصْرَةِ إِلَى شُرَيْحٍ يَسْأَلُهُ عَنْ عَيْنِ الدَّابَّةِ ؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ : إِنَّ فِي عَيْنِ الدَّابَّةِ رُبُعَ ثَمَنِهَا.

(۲۷۹۶۵) امام شعبی ویشید فرماتے ہیں کہ بصرہ کے قاضی حضرت ہشام بن ھبیرہ ویشید نے قاضی شریح ویشید کو خط لکھا اور ان سے جانور کی آنکھ ضائع کرنے کی صورت میں لازم ہونے والے ضمان کے متعلق سوال کیا؟ آپ ویشید نے جواب لکھا بے شک جانور کی آنکھ میں اس کی قیمت کا چوتھائی حصہ ہے۔

(۲۷۹٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ : حَبِيبٌ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ : فِي عَيْنِ الدَّابَّةِ رُبُعُ ثَمَنِهَا.

(۲۷۹۶۶) حضرت حبیب ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ویشید نے ارشاد فرمایا: جانور کی آنکھ ضائع ہونے کی صورت میں اس کی قیمت کا چوتھائی حصہ لازم ہوگا۔

(۲۷۹٦٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، أَوْ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَفْقَأُ عَيْنَ الدَّابَّةِ الْعَوْرَاءِ ، قَالَ : يُؤَدِّي قِيمَتَهَا عَوْرَاءَ ، وَيَأْخُذُ الدَّابَّةَ.

(۲۷۹۶۷) حضرت یزید بن ولید ویشید یا حضرت مغیرہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت حماد ویشید نے ایسے شخص کے بارے میں جس نے کانے جانور کی آنکھ پھوڑ دی ہو، آپ ویشید نے یوں ارشاد فرمایا کہ وہ شخص کانے جانور کی قیمت ادا کرے گا اور یہ جانور لے لے گا۔

(۲۷۹٦٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ قَالَ : أَتَانِي عُرْوَةُ الْبَارِقِيُّ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ : أَنَّ فِي عَيْنِ الدَّابَّةِ رُبُعَ ثَمَنِهَا.

(۲۷۹۶۸) حضرت ابراہیم ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ویشید نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے عروہ البارقی ویشید میرے پاس تشریف لائے اور پیغام دیا کہ بے شک جانور کی آنکھ ضائع کرنے کی صورت میں اس کی قیمت کا چوتھائی حصہ ضمان ہوگا۔

(۹۷) فِی الدَّابَّةِ یُقْطَعُ ذَنَبُهَا

اس جانور کا بیان جس کی دم کاٹ دی گئی

(۲۷۹۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : فِي ذَنَبِ الدَّابَّةِ إِذَا اسْتُؤْصِلَ رُبُعُ ثَمَنِهَا.

(۲۷۹۶۹) حضرت محمد ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ریشید نے فرمایا: جب جانور کی دم جڑ سے کاٹ دی گئی ہو تو اس صورت میں اس کی قیمت کا چوتھائی حصہ ضمان ہوگا۔

(۲۷۹۷۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الدَّابَّةِ يُقْطَعُ ذَنَبُهَا ، أَوْ أُذُنُهَا ؟ قَالَ : مَا نَقَصَهَا ، فَإِذَا قُطِعَتْ يَدُهَا ، أَوْ رِجْلُهَا فَالْقِيمَةُ.

(۲۷۹۷۰) حضرت اشعث ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عامر شعبی ریشید سے ایسے جانور کے بارے میں سوال کیا گیا جس کی دم یا کان کاٹ دیا گیا ہو؟ آپ ریشید نے فرمایا: اس طرح کوئی نقصان نہیں ہوا، جب اس کا ہاتھ یا اس کی ٹانگ کاٹ دی جائے تو اس صورت میں قیمت لازم ہوگی۔

(۲۷۹۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ فِي رَجُلٍ قَطَعَ ذَنَبَ دَابَّةٍ ، قَالَ : عَلَيْهِ ، ثَمَنُهَا ، وَتُدْفَعُ إِلَيْهِ الدَّابَّةُ.

(۲۷۹۷۱) حضرت سعید ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ ریشید نے ایسے آدمی کے بارے میں جس نے کسی جانور کی دم کاٹ دی ہو یوں ارشاد فرمایا: اس شخص پر اس جانور کی قیمت لازم ہوگی اور وہ جانور اس کو دے دیا جائے گا۔

(۹۸) الرَّجُلُ يَسْتَعِينُ الْعَبْدَ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ

اس آدمی کا بیان جو غلام سے اس کے آقا کی اجازت کے بغیر کام لیتا ہو

(۲۷۹۷۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : مَنِ اسْتَعْمَلَ مَمْلُوكَ قَوْمٍ صَغِيرًا ، أَوْ كَبِيرًا ، فَهُوَ ضَامِنٌ.

(۲۷۹۷۲) حضرت حکم ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی قوم کے چھوٹے یا بڑے غلام سے کام لیا تو وہ شخص ضامن ہوگا۔

(۲۷۹۷۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : مَنِ اسْتَعَانَ صَغِيرًا حُرًّا ، أَوْ عَبْدًا فَعَنِتَ ، فَهُوَ ضَامِنٌ ، وَمَنِ اسْتَعَانَ كَبِيرًا لَمْ يَضْمَنْ.

(۲۷۹۷۳) حضرت عامر شعبی ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت علی ریشید نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی چھوٹے آزاد بچے سے یا

غلام سے مدد طلب کی اور وہ بچہ تکلیف میں مبتلا ہو گیا تو وہ شخص ضامن ہوگا اور جس شخص نے کسی بڑے سے مدد طلب کی تو وہ ضامن نہیں ہوگا۔

(۲۷۹۷٤) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا اسْتَعَنْتَ مَمْلُوكَ قَوْمٍ ، فَأَنْتَ ضَامِنٌ لِمَا أَصَابَهُ.

(۲۷۹۷۴) حضرت حکم ولیٹیلیہ اور حضرت حماد ولیٹیلیہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ولیٹیلیہ نے ارشاد فرمایا: جب تو نے کسی قوم کے غلام سے مدد طلب کی تو اس کو پہنچنے والی مصیبت کا تو ضامن ہوگا۔

(۲۷۹۷٥) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَأْمُرُ الصَّبِيَّ بِالشَّيْءِ يَعْمَلُهُ بِغَيْرِ إِذْنِ أَهْلِهِ ، فَيَهْلِكُ الصَّبِيُّ ، قَالَ : عَلَيْهِ الضَّمَانُ ، فَإِنْ كَانَ اسْتَأْمَرَ أَهْلَهُ فَلاَ ضَمَانَ عَلَيْهِ ، وَفِي الْعَبْدِ مِثْلُ ذَلِكَ.

(۲۷۹۷۵) حضرت عمرو ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ولیٹیلیہ نے ایسے شخص کے بارے میں جس نے بچہ کو کسی کام کا حکم دیا اور بچہ نے اپنے گھر والوں کی اجازت کے بغیر اس کے حکم پر عمل کیا اور اس وجہ سے وہ ہلاک ہو گیا۔ آپ نے یوں فرمایا: اس شخص پر ضمان ہوگا اور اگر اس نے اپنے گھر والوں سے اجازت طلب کی تھی تو اس شخص پر کوئی ضمان نہیں ہوگا اور غلام کے بارے میں بھی یہی حکم ہے۔

(۲۷۹۷٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِذَا حَمَلَ الرَّجُلُ عَلَى دَابَّتِهِ غُلاَمًا لَمْ يَحْتَلِمْ ، فَأَصَابَ شَيْئًا ، فَهُوَ عَلَى الَّذِي حَمَلَهُ ، وَإِنْ كَانَ قَدْ بَلَغَ فَأَصَابَ شَيْئًا ، فَهُوَ ضَامِنٌ ؛ وَفِي الْعَبْدِ مِثْلُ ذَلِكَ.

(۲۷۹۷۶) حضرت اسماعیل بن سالم ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ولیٹیلیہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے کسی نابالغ بچے کو اپنی سواری پر سوار کیا پھر اس بچے نے کوئی نقصان کر دیا تو یہ نقصان سواری پر بٹھانے والے شخص کے ذمہ ہوگا اور اگر بچہ بالغ تھا پھر کسی قسم کا نقصان کر دیا تو وہ بچہ ہی ضامن ہوگا اور غلام کے بارے میں بھی یہی حکم ہے۔

(۲۷۹۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِنِ اسْتَأْجَرَهُ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَمَاتَ غَرِمَ.

(۲۷۹۷۷) حضرت ابن جریج ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ولیٹیلیہ نے ارشاد فرمایا: اگر اس کو بغیر اجازت کے اجرت پر رکھا اور وہ مر گیا تو اس صورت میں یہ ضامن ہوگا۔

(۹۹) الْمَرْأَةُ تَجْنِي الْجِنَايَةَ

اس عورت کا بیان جو قابل سزا جرم کی مرتکب ہوئی

(۲۷۹۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : قَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْمَرْأَةُ تَعْقِلُ عَنهَا عَصَبَتُهَا ، وَيَرِثُهَا بَنُوهَا.

(۲۷۹۷۸) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت کی طرف سے اس کے باپ کے رشتہ دار دیت ادا کریں گے اور اس کے بیٹے اس کے وارث بنیں گے۔

(۲۷۹۷۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، سَمِعْته يَقُولُ :وَلَدُ الْمَرْأَةِ الذَّكَرُ أَحَقُّ بِمِيرَاثِ مَوَالِيهَا مِنْ عَصَبَتِهَا ، وَإِنْ كَانَتْ جِنَايَةٌ عَقَلَ عَصَبَتُهَا.

(۲۷۹۷۹) حضرت اسماعیل بن سالم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عامر شعبی رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ عورت کی نراولاد زیادہ حقدار ہوگی عورت کے غلاموں کی وراثت کی اس کے خاندانی رشتہ داروں سے اور اگر اس نے کوئی جنایت کی تو اس کے خاندانی رشتہ دار اس کی طرف سے دیت ادا کریں گے۔

(۲۷۹۸۰) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ فِي امْرَأَةٍ أَعْتَقَتْ رَجُلاً ، ثُمَّ مَاتَتْ ، قَالَ : الْوَلاَءُ لِوَلَدِهَا وَالْعَقْلُ عَلَيْهِمْ. قَالَ : وَكَانَ عَامِرٌ يَقُولُ : الْوَلاَءُ لِوَلَدِهَا، وَالْعَقْلُ عَلَيْهِمْ.

(۲۷۹۸۰) حضرت عامر شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ نے ایسی عورت کے بارے میں جس نے کسی آدمی کو آزاد کیا پھر وہ مرگئی آپ رحمہ اللہ نے یوں ارشاد فرمایا: اولاد اس کے بچوں کے لیے ہوگی اور دیت اس کے خاندانی رشتہ داروں پر لازم ہوگی۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عامر شعبی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے ولاء اس عورت کے بچوں کو ملے گی اور دیت کے خاندانی رشتہ داروں پر لازم ہوگی۔

(۲۷۹۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :يَعْقِلُ عَنِ الْمَرْأَةِ عَصَبَتُهَا ، وَإِنْ كَانَ لَهَا وَلَدٌ ذُكُورٌ.

(۲۷۹۸۱) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: عورت کی طرف سے دیت اس کے خاندانی رشتہ دار ادا کریں گے اگرچہ اس عورت کے لڑکے بھی ہوں۔

(۱۰۰) الْعَمْدُ الَّذِي لاَ يُسْتَطَاعُ فِيهِ الْقِصَاصُ

اس قتل عمد کا بیان جس میں قصاص لینا ممکن نہ ہو

(۲۷۹۸۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :مَا كَانَ مِنْ جُرْحٍ مِنَ الْعَمْدِ لاَ يُسْتَطَاعُ فِيهِ الْقِصَاصُ ، فَهُوَ عَلَى الْجَارِحِ فِي مَالِهِ دُونَ عَاقِلَتِهِ.

(۲۷۹۸۲) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جو زخم قصداً لگایا ہو اور اس میں قصاص لینا ممکن نہ

ہوتو اس کا ضمان زخم لگانے والے کے مال میں لازم ہوگا نہ کہ اس کے خاندان والوں پر۔

(۲۷۹۸۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ عَنِ الْعَمْدِ الَّذِي لاَ يُسْتَطَاعُ أَنْ يُسْتَقَادَ مِنْهُ ؟ فَقَالَ : عَلَى الْعَاقِلَةِ ، وَسَأَلْتُ حَمَّادًا ؟ فَقَالَ : فِي مَالِهِ.

(۲۷۹۸۳) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ سے ایسے قصداً لگائے ہوئے زخم کے بارے میں سوال کیا جس میں قصاص لینا ممکن نہ ہو؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا اس کی دیت خاندان والوں پر لازم ہوگی اور میں نے حضرت حماد رحمہ اللہ سے پوچھا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس شخص کے مال میں لازم ہوگی۔

(۲۷۹۸۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلاَءِ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ لاَ يُقَادُ مِنْهُ، فَهُوَ عَلَى الْعَاقِلَةِ.

(۲۷۹۸۴) حضرت ایوب ابو العلاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ زخم جس میں قصاص لینا ممکن نہ ہو تو اس کا ضمان خاندان والوں پر ہوگا۔

(۲۷۹۸۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُلُّ عَمْدٍ لَيْسَ فِيهِ قَوَدٌ فَعَقْلُهُ فِي مَالِ الْمُصِيبِ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ فَعَلَى عَاقِلَةِ الْمُصِيبِ ، إِنْ قَطَعَ يَمِينًا عَمْدًا ، وَكَانَتْ يَمِينُ الْقَاطِعِ قَدْ قُطِعَتْ قَبْلَ ذَلِكَ ، فَعَقْلُهَا فِي مَالِ الْقَاطِعِ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ فَعَلَى عَاقِلَتِهِ ، فَإِنْ كَانَتْ لَهُ يَدٌ يُسْرَى لَمْ يُقَدْ مِنْهَا ، وَالْعَقْلُ كَذَلِكَ ، وَالأَعْضَاءِ كُلُّهَا كَذَلِكَ.

(۲۷۹۸۵) حضرت ہشام بن عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ عمد جس میں قصاص ممکن نہ ہوتو اس کی دیت زخم لگانے والے کے مال میں لازم ہوگی اور اگر اس کے پاس مال نہ ہوتو زخم لگانے والے کے خاندان پر لازم ہوگی۔ یعنی اگر اس نے کسی کا داہنا ہاتھ قصداً کاٹ دیا اور کاٹنے والے کا داہنا ہاتھ اس سے پہلے ہی کٹا ہوا تھا تو اس کی دیت کاٹنے والے کے مال میں لازم ہوگی اور اگر اس کے پاس مال نہ ہوتو اس کے خاندان والوں پر لازم ہوگی اگر چہ اس کا بایاں ہاتھ موجود ہو پھر بھی قصاصاً نہیں کاٹا جائے گا اور دیت کا بھی یہی معاملہ ہوگا اور سارے کے سارے اعضاء کا بھی یہی معاملہ ہے۔

(۱۰۱) شِبْهُ الْعَمْدِ، عَلَى مَنْ يَكُونُ ؟

قتل شبہ عمد کا بیان: اس کی دیت کس پر لازم ہوگی؟

(۲۷۹۸۶) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مَا كَانَ مِنْ قَتْلٍ بِغَيْرِ سِلاَحٍ فَهُوَ شِبْهُ الْعَمْدِ ، وَفِيهِ الدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ.

(۲۷۹۸۶) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جو قتل بغیر ہتھیار کے کیا گیا ہو وہ شبہ عمد ہے اور اس میں دیت خاندان والوں پر لازم ہے۔

(۲۷۹۸۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ حَمَّادًا عَنْ قَتْلِ الْخَطَأ شِبْهِ الْعَمْدِ ؟ فَقَالَ :فِي مَالِ الْقَاتِلِ ، وَقَالَ الْحَكَمُ :هُوَ عَلَى الْعَاقِلَةِ.

(۲۷۹۸۷) حضرت شعبہ ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد ریشید سے قتل خطاء کے متعلق سوال کیا جو بغیر ہتھیار کے کیا ہو؟ آپ ریشید نے فرمایا: اس کی دیت قاتل کے مال میں لازم ہوگی اور حضرت حکم ریشید سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: اس کی دیت خاندان والوں پر لازم ہوگی۔

(۲۷۹۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، وَابْنِ شُبْرُمَةَ ، قَالاَ :هُوَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ.

(۲۷۹۸۸) حضرت اسماعیل ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت حارث ریشید اور ابن شبرمہ ریشید ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: قتل شبہ عمد کی دیت قاتل کے مال میں لازم ہوگی۔

(۲۷۹۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، مِثْلَهُ.

(۲۷۹۸۹) حضرت سعید ریشید نے مذکورہ ارشاد حضرت قتادہ ریشید سے بھی نقل کیا ہے۔

(۲۷۹۹۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَالْحَكَمِ ، وَحَمَّادًا ، قَالُوا :مَا أُصِيبَ بِهِ مِنْ سَوْطٍ ، أَوْ حَجَرٍ ، أَوْ عَصًا فَأَتَى عَلَى النَّفْسِ فَهُوَ شِبْهُ الْعَمْدِ ، وَفِيهِ الدِّيَةُ مُغَلَّظَةٌ عَلَى الْعَاقِلَةِ.

(۲۷۹۹۰) حضرت شیبانی ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ریشید حضرت حکم ریشید اور حضرت حماد ریشید ان سب حضرات نے ارشاد فرمایا جس کسی کو کوڑے یا پتھر یا لکڑی سے تکلیف پہنچائی گئی اور وہ مرگیا تو یہ قتل شبہ عمد ہوگا اور اس میں دیت مغلظہ ہوگی خاندان والوں پر۔

(۲۷۹۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَتِيلُ السَّوْطِ وَالْعَصَى شِبْهُ الْعَمْدِ ، فِيهَا مِئَةٌ مِنَ الإِبِلِ ، أَرْبَعُونَ مِنْهَا فِي بُطُونِهَا أَوْلاَدُهَا.

(۲۷۹۹۱) حضرت حسن بصری ریشید فرماتے ہیں رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: کوڑے اور لاٹھی سے قتل کیا گیا مقتول شبہ عمد شمار ہوگا اس میں سو اونٹ دیت کے طور پر لازم ہوں گے جن میں چالیس کے پیٹ میں بچے ہوں یعنی حاملہ ہوں۔

(۱۰۲) الرَّجُلُ يَقْتُلُ الْعَبْدَ خَطَأً

اس آدمی کا بیان جو غلام کو غلطی سے قتل کردے

(۲۷۹۹۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ يَعْقِلُ الْعَبْدُ ، وَلاَ يُعْقَلُ عَنْهُ.

(۲۷۹۹۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ غلام دیت ادا نہیں کرے گا اور نہ ہی اس سے دیت وصول کی جائے گی۔

(۲۷۹۹۳) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :قُلْتُ لَهُ :الرَّجُلُ يَقْتُلُ الْعَبْدَ ، مَنْ يَعْقِلُهُ؟

يَعْقِلُهُ هُوَ ، أَمْ قَوْمُهُ ؟ قَالَ :قَوْمُهُ.

(۲۷۹۹۳) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے پوچھا: اس شخص کے متعلق جو غلام کو قتل کر دے اس کی دیت کون ادا کرے گا؟ وہی شخص یا اس کی قوم؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کی قوم۔

(۲۷۹۹٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، وَالْحَكَمِ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ فِي رَجُلٍ قَتَلَ دَابَّةً خَطَأً ، قَالاَ :فِي مَالِهِ ، وَإِنْ قَتَلَ عَبْدًا فَهُوَ عَلَى الْعَاقِلَةِ.

(۲۷۹۹۴) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد رحمہ اللہ اور حضرت حکم رحمہ اللہ ان دونوں حضرات نے ایسے آدمی کے بارے میں ارشاد فرمایا جس نے کسی سواری کو غلطی سے مار دیا تو اس کا ضمان اس کے مال میں لازم ہوگا اور اگر اس نے کسی غلام کو قتل کیا تو اس کی دیت خاندان والوں پر ہوگی۔

(۲۷۹۹٥) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي حُرٍّ قَتَلَ عَبْدًا خَطَأً ، قَالَ :قِيمَتُهُ عَلَى الْعَاقِلَةِ.

(۲۷۹۹۵) حضرت یونس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری رحمہ اللہ نے اس آزاد شخص کے بارے میں جس نے کسی غلام کو غلطی سے قتل کر دیا ہو یوں فرمایا اس غلام کی قیمت اس کے خاندان والوں پر لازم ہوگی۔

(۲۷۹۹٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا قَتَلَ الْحُرُّ الْعَبْدَ خَطَأً ، يُعْتِقُ رَقَبَةً وَعَلَيْهِ الدِّيَةُ.

(۲۷۹۹۶) حضرت زید بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب آزاد شخص کے غلام کو غلطی سے قتل کر دیا تو وہ ایک غلام کو آزاد کرے گا اور اس پر دیت لازم ہوگی۔

(۲۷۹۹۷) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَى أَهْلِ الْقَبِيلَةِ مِنْ دِيَةِ الْعَبْدِ شَيْءٌ.

(۲۷۹۹۷) حضرت محمد بن راشد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: قبیلہ والوں پر غلام کی دیت میں سے کوئی چیز لازم نہیں ہے۔

(۱۰۳) الْعَمْدُ ، وَالصُّلْحُ ، وَالاِعْتِرَافُ

جان بوجھ کر نقصان پہنچانے، صلح کرنے اور جرم تسلیم کرنے کا بیان

(۲۷۹۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :لاَ تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ صُلْحًا ، وَلاَ عَمْدًا ، وَلاَ عَبْدًا ، وَلاَ اعْتِرَافًا.

(۲۷۹۹۸) حضرت مطرف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: خاندان والے دیت ادا نہیں کریں گے صلح کی صورت میں نہ قتل عمد کی صورت میں اور نہ ہی غلام کی صورت میں۔

(۲۷۹۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ صُلْحًا ، وَلاَ عَمْدًا ، وَلاَ اعْتِرَافًا ، وَلاَ عَبْدًا.

(۲۷۹۹۹) حضرت عبیدہ ولیٹیو فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ولیٹیو نے ارشاد فرمایا: خاندان والے دیت ادانہیں کریں گے صلح کی صورت میں نہ قتل عمد کی صورت میں، نہ اعتراف کرنے کی صورت میں اور نہ ہی غلام ہونے کی صورت میں۔

(۲۸۰۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَالشَّعْبِيِّ ، قَالاَ : الْخَطَأُ عَلَى الْعَاقِلَةِ ، وَالْعَمْدُ وَالصُّلْحُ عَلَى الَّذِي أَصَابَهُ فِي مَالِهِ.

(۲۸۰۰۰) حضرت اشعث ولیٹیو فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ولیٹیو اور حضرت شعبی ولیٹیو ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: خطا کی صورت میں دیت خاندان پر ہوگی اور عمد اور صلح کی صورت میں دیت نقصان پہنچانے والے کے مال میں لازم ہوگی۔

(۲۸۰۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : لاَ تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ فِي الْعَمْدِ إِلاَّ أَنْ تَشَاءَ ، وَإِنَّمَا تَعْقِلُ الْعَشِيرَةُ الْخَطَأَ.

(۲۸۰۰۱) حضرت ہشام بن عروہ ولیٹیو فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ ولیٹیو فرمایا کرتے تھے قتل عمد کی صورت میں خاندان والے دیت ادانہیں کریں گے مگر اپنی چاہت سے اس لیے کہ قبیلہ غلطی کی صورت میں دیت ادا کرتا ہے۔

(۲۸۰۰۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : اصْطَلَحَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى أَنْ لاَ تَعْقِلَ الْعَاقِلَةُ صُلْحًا ، وَلاَ عَمْدًا ، وَلاَ اعْتِرَافًا.

(۲۸۰۰۲) حضرت جابر ولیٹیو فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ولیٹیو نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کی اصطلاح تھی کہ خاندان والے دیت ادانہیں کریں گے صلح کی صورت میں نہ ہی عمد کی صورت میں اور نہ ہی اعتراف کی صورت میں۔

(۲۸۰۰۳) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : مَضَتِ السُّنَّةُ أَنَّ الْعَاقِلَةَ لاَ تَعْقِلُ دِيَةَ عَمْدٍ ، إِلاَّ عَنْ طِيبِ نَفْسٍ.

(۲۸۰۰۳) حضرت مالک بن انس ولیٹیو فرماتے ہیں کہ امام زہری ولیٹیو نے ارشاد فرمایا: سنت گزر چکی ہے اس میں کہ خاندان والے کسی عمد کی دیت ادانہیں کریں گے مگر اپنی خوشنودی سے۔

(۱۰٤) جِنَايَةُ الصَّبِيِّ الْعَمْدِ وَالْخَطَأ

بچہ کا جان بوجھ کر یا غلطی سے جرم کرنے کا بیان

(۲۸۰۰٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ نَافِعٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَاجِدَةَ ، قَالَ : قَاتَلْتُ غُلاَمًا فَجَدَعْتُ أَنْفَهُ ، فَأُتِيَ بِي أَبُو بَكْرٍ فَقَاسَنِي ، فَلَمْ يَجِدْ فِي قِصَاصًا ، فَجَعَلَ عَلَى عَاقِلَتِي الدِّيَةَ.

(۲۸۰۰۴) حضرت قاسم بن نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن ماجد رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے کسی بچہ کو مارا اور میں نے اس کی ناک کاٹ دی پھر مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا۔ انہوں نے مجھ سے قصاص نہیں لیا اور آپ رضی اللہ عنہ میرے خاندان والوں پر دیت کو لازم فرمایا۔

(۲۸۰۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ قَالَ : فِي الصَّبِيِّ وَالْمَجْنُونِ خَطَؤُهُمَا وَعَمْدُهُمَا سَوَاءٌ عَلَى عَاقِلَتِهِمَا.

(۲۸۰۰۵) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے بچہ اور مجنون دونوں کے بارے میں ارشاد فرمایا: ان دونوں کا غلطی سے یا جان بوجھ کر کسی کو نقصان پہنچانا ان کے خاندان والوں کے حق میں برابر ہے۔

(۲۸۰۰۶) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عن عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : عَمْدُ الصَّبِيِّ وَخَطَؤُهُ عَلَى الْعَاقِلَةِ.

(۲۸۰۰۶) حضرت عبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بچہ کا جان بوجھ کر اور غلطی سے نقصان پہنچانا خاندان والوں کے حق میں برابر ہے۔

(۲۸۰۰۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَالْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : عَمْدُ الصَّبِيِّ وَخَطَؤُهُ سَوَاءٌ.

(۲۸۰۰۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ یہ سب حضرات فرماتے ہیں کہ حضرات ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بچہ کا جان بوجھ کر اور غلطی سے نقصان پہنچانا خاندان والوں کے حق میں برابر ہے۔

(۱۰۵) الدِّيَةُ ، فِي كَمْ تُؤَدَّى ؟

دیت کتنے عرصہ میں ادا کی جائے گی؟

(۲۸۰۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ (ح) وَعَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ : أَوَّلُ مَنْ فَرَضَ الْعَطَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، وَفَرَضَ فِيهِ الدِّيَةَ كَامِلَةً فِي ثَلاَثِ سِنِينَ ، ثُلُثَا الدِّيَةِ فِي سَنَتَيْنِ ، وَالنِّصْفَ فِي سَنَتَيْنِ ، وَالثُّلُثَ فِي سَنَةٍ ، وَمَا دُونَ ذَلِكَ فِي عَامِهِ.

(۲۸۰۰۸) حضرت شعبی رحمہ اللہ اور حضرت حکم رحمہ اللہ یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے تنخواہ مقرر کرنے والے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ نے مکمل دیت تین سالوں میں مقرر فرمائی: دیت کے دو تہائی حصے دو سالوں میں اور آدھا حصہ دو سالوں میں اور ایک تہائی ایک سال میں اور جو اس سے کم ہو تو وہ اسی سال میں ادا کرنی ہوگی۔

(۲۸۰۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الدِّيَةُ فِي ثَلاَثِ سِنِينَ ، أَوَّلُهَا فِي السَّنَةِ الَّتِي يُصَابُ فِيهَا ، وَالثُّلُثَانِ فِي السَّنَتَيْنِ ، وَالثُّلُثُ فِي سَنَةٍ.

(۲۸۰۰۹) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: دیت کی ادائیگی تین سالوں میں ہوگی اس کا پہلا حصہ اس سال میں ادا کرے گا جس میں تکلیف پہنچائی اور دو تہائی حصے دو سالوں میں اور ایک تہائی ایک سال میں۔

(۲۸۰۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يزيد ، عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلَاءِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، وَأَبِي هَاشِمٍ ، قَالَا : الدِّيَةُ فِي ثَلَاثِ سِنِينَ : ثُلُثَاهَا وَنِصْفُهَا فِي سَنَتَيْنِ ، وَالثُّلُثُ فِي سَنَةٍ.

(۲۸۰۱۰) حضرت ایوب ابو العلاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ رحمہ اللہ اور حضرت ہاشم رحمہ اللہ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: دیت کی ادائیگی تین سالوں میں ہوگی: دیت کے دو تہائی اور آدھا حصہ دو سالوں میں اور ایک تہائی حصہ ایک سال میں۔

(۲۸۰۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حُرَيْثٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : الدِّيَةُ فِي ثَلَاثِ سِنِينَ ، فِي كُلِّ ثُلُثٌ.

(۲۸۰۱۱) حضرت حریث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: دیت کی ادائیگی تین سالوں میں ہوگی اس طرح کہ ہر سال میں ایک تہائی دینا ہوگا۔

(۱۰۶) فِي اعْتِرَافِ الصَّبِيِّ

بچہ کے اعتراف جرم کرنے کا بیان

(۲۸۰۱۲) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَا يَجُوزُ اعْتِرَافُ الصَّبِيِّ ، فَإِنْ قَامَتْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةُ بِقَتْلٍ فَهُوَ عَلَى الْعَاقِلَةِ.

(۲۸۰۱۲) حضرت عبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بچہ کے اعتراف جرم کرنے کو نہیں مانا جائے گا اور اگر اس کے قتل کرنے پر دلیل قائم ہوگئی تو اس کی دیت عاقلہ پر ہوگی۔

(۲۸۰۱۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ لَا يُجِيزُ إِقْرَارَ الصَّبِيِّ وَالْعَبْدِ فِي الْجِرَاحَاتِ.

(۲۸۰۱۳) حضرت عیسیٰ بن ابو عزہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بچہ اور غلام کے زخموں میں اقرار کو نافذ نہیں کیا جائے گا۔

(۱۰۷) مَنْ قَالَ دِيَةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ مِثْلُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ

جو شخص یوں کہے! یہودی اور عیسائی کی دیت مسلمان کی دیت کی طرح ہے

(۲۸۰۱۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : دِيَةُ أَهْلِ الْكِتَابِ مِثْلُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ.

(۲۸۰۱۴) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے اہل کتاب کی دیت مسلمان کی دیت جیسی ہے۔

(۲۸۰۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :مَنْ كَانَ لَهُ عَهْدٌ ، أَوْ ذِمَّةٌ فَدِيَتُهُ دِيَةُ الْحُرِّ الْمُسْلِمِ.

قَالَ سُفْيَانُ :ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ بَعْدُ ذَلِكَ :لاَ أَعْلَمُ إِلاَّ ذَلِكَ.

(۲۸۰۱۵) حضرت قاسم بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا جس کا معاہدہ ہو یا ذمی ہو تو اس کی دیت آزاد مسلمان کی دیت کے برابر ہے حضرت سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پھر اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: میں بھی یہی بات جانتا ہوں۔

(۲۸۰۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :مَنْ كَانَ لَهُ عَهْدٌ ، أَوْ ذِمَّةٌ فَدِيَتُهُ دِيَةُ الْحُرِّ الْمُسْلِمِ.

(۲۸۰۱٦) حضرت قاسم بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: حلیف یا ذمی کی دیت آزاد مسلمان کی دیت کے برابر ہے۔

(۲۸۰۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَن حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، قَالَ :دِيَةُ الْمُعَاهَدِ مِثْلُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ.

(۲۸۰۱۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ رحمہ اللہ نے ارشادفرمایا: حلیف کی دیت مسلمان کی دیت کی مانند ہے۔

(۲۸۰۱۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَن مُجَاهِدٍ، وَعَطَاءٍ، قَالاَ:دِيَةُ الْمُعَاهَدِ مِثْلُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ.

(۲۸۰۱۸) حضرت ابن ابی نجیح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ ان دونوں حضرات نے ارشادفرمایا: حلیف کی دیت مسلمان کی دیت کی مانند ہے۔

(۲۸۰۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ (ح) وَعَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ :دِيَةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ وَالْمَجُوسِيِّ وَالْمُعَاهَدِ مِثْلُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ ، وَنِسَاؤُهُمْ عَلَى النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الرِّجَالِ ، وَكَانَ عَامِرٌ يَتْلُو هَذِهِ الآيَةَ :﴿وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ فَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ﴾.

(۲۸۰۱۹) حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے ارشادفرمایا: یہودی، عیسائی، مجوسی اور حلیف جس سے معاہدہ کیا گیا ہو اس کی دیت مسلمان کی دیت کی مانند ہے، اور ان کی عورتوں کی دیت آدمیوں کی دیت سے آدھی ہے اور حضرت عامر شعبی رحمہ اللہ یہ آیت تلاوت کرتے تھے ترجمہ:۔ اور اگر مقتول ایسی قوم میں سے ہو کہ تمہارے اور اُن کے درمیان معاہدہ ہو تو خون بہا ادا کیا جائے اس کے وارثوں کو۔

(۲۸۰۲۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ: سَمِعْتُه يَقُولُ: دِيَةُ الْمُعَاهَدِ دِيَةُ الْمُسْلِمِ، وَتَلاَ هَذِهِ الآيَةَ: ﴿وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ﴾.

(۲۸۰۲۰) حضرت ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام زہری رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: حلیف کی دیت مسلمان کی دیت کی طرح ہے اور اگر مقتول ہو اسی قوم میں سے کہ تمہارے اور ان کے درمیان معاہدہ ہو۔ الیٰ آخر الآیۃ۔

(۲۸۰۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: دِيَةُ أَهْلِ الْعَهْدِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِثْلُ دِيَةِ الْمُسْلِمِينَ.

(۲۸۰۲۱) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مشرکین میں سے معاہدہ والے لوگوں کی دیت مسلمانوں کی دیت کے مثل ہے۔

(۱۰۸) مَنْ قَالَ دِيَةُ الذِّمِّيِّ عَلَى النِّصْفِ، أَوْ أَقَلَّ

جو شخص یوں کہے: ذمی کی دیت نصف ہے یا اس سے کم

(۲۸۰۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: دِيَةُ الْكَافِرِ نِصْفُ دِيَةِ الْمُؤْمِنِ. (ابوداؤد ۴۵۷۳۔ ترمذی ۱۴۱۳)

(۲۸۰۲۲) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کافر کی دیت مومن کی دیت کا نصف ہے۔

(۲۸۰۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ذَكْوَانَ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ: دِيَةُ الْمُعَاهَدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الْمُسْلِمِ.

(۲۸۰۲۳) حضرت ابو الزناد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا حلیف کی دیت مسلمان کی دیت کا نصف ہے۔

(۲۸۰۲۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ: قَرَأْتُ كِتَابَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ: أَنَّ دِيَةَ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ عَلَى الثُّلُثِ مِنْ دِيَةِ الْمُسْلِمِ.

(۲۸۰۲۴) حضرت ہشام رحمہ اللہ نے فرمایا میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا خط پڑھا: کہ یہودی اور عیسائی کی دیت مسلمان کی دیت کا ایک تہائی حصہ ہے۔

(۲۸۰۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الْمِقْدَامِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، قَالَ: دِيَةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ أَرْبَعَةُ آلاَفٍ ، وَدِيَةُ الْمَجُوسِيِّ ثَمَانُ مِئَةٍ.

(۲۸۰۲۵) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا یہودی اور عیسائی کی دیت چار ہزار

درہم ہیں اور مجوسی کی دیت آٹھ سو درہم ہیں۔

(٢٨٠٢٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، وَالْحَسَنِ ، قَالَا : دِيَةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ أَرْبَعَةُ آلَافٍ ، وَدِيَةُ الْمَجُوسِيِّ ثَمَانُ مِئَةٍ.

(۲۸۰۲۶) حضرت عثمان بن غیاث ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ ویشید اور حضرت حسن بصری ویشید ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: یہودی اور عیسائی کی دیت چار ہزار درہم ہے اور مجوسی کی دیت آٹھ سو درہم ہے۔

(٢٨٠٢٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : كَانَ النَّاسُ يَقْضُونَ فِي الزَّمَانِ الْأَوَّلِ فِي دِيَةِ الْمَجُوسِيِّ بِثَمَانِ مِئَةٍ ، وَيَقْضُونَ فِي دِيَةِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ بِالَّذِي كَانُوا يَتَعَاقَلُونَ بِهِ فِيمَا بَيْنَهُمْ ، ثُمَّ رَجَعَتِ الدِّيَةُ إِلَى سِتَّةِ آلَافِ دِرْهَمٍ.

(۲۸۰۲۷) حضرت یحییٰ بن سعید ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن یسار ویشید نے ارشاد فرمایا: پہلے زمانے میں قاضی آتش پرست کی دیت میں آٹھ سو درہم کا فیصلہ کرتے تھے یہودی اور عیسائی کی دیت میں اتنی دیت کا فیصلہ فرماتے جتنی قبیلہ والے اپنے درمیان آپس میں مل کر ادا کر سکتے پھر دیت کا معاملہ چھ ہزار درہم کی طرف لوٹ آیا۔

(٢٨٠٢٨) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : دِيَةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ أَرْبَعَةُ آلَافٍ ، وَدِيَةُ الْمَجُوسِيِّ ثَمَانُ مِئَةٍ.

(۲۸۰۲۸) حضرت عبد الملک ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ویشید نے ارشاد فرمایا: یہودی اور عیسائی کی دیت چار ہزار درہم ہے، اور آتش پرست کی دیت آٹھ سو درہم ہے۔

(٢٨٠٢٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ نَافِعٍ ، وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يَقُولَانِ : دِيَةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ أَرْبَعَةُ آلَافٍ.

(۲۸۰۲۹) حضرت اشعث ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت نافع ویشید اور حضرت عمرو بن دینار ویشید یہ دونوں حضرات فرمایا کرتے تھے، یہودی اور عیسائی کی دیت چار ہزار درہم ہے۔

(٢٨٠٣٠) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ قَضَى فِي دِيَةِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ أَرْبَعَةَ آلَافٍ.

(۲۸۰۳۰) حضرت سعید بن مسیب ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہودی اور عیسائی کی دیت میں چار ہزار درہم کا فیصلہ فرمایا۔

(۱۰۹) مَنْ قَالَ إِذَا قَتَلَ الذِّمِّيَّ الْمُسْلِمُ ، قُتِلَ بِهِ

جو شخص یوں کہے: جب مسلمان نے ذمی کو قتل کر دیا تو اس کو بھی قصاصاً قتل کیا جائے گا

(۲۸۰۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عن عبد الرحمن بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ ، قَالَ : قَتَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ قَتَلَ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ ، وَقَالَ : أَنَا أَحَقُّ مَنْ وَفَّى بِذِمَّتِهِ. (دار قطنی ۱۳۵)

(۲۸۰۳۱) حضرت عبدالرحمٰن بن بیلمانی ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قصاصاً اہل قبلہ میں سے ایک آدمی کو قتل کیا جس نے ایک ذمی شخص کو قتل کیا تھا اور آپ ﷺ نے فرمایا: میں زیادہ حقدار ہوں اپنے وعدہ کو پورا کرنے کا۔

(۲۸۰۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ : إِذَا قَتَلَ يَهُودِيًّا ، أَوْ نَصْرَانِيًّا قُتِلَ بِهِ.

(۲۸۰۳۲) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان کسی یہودی یا عیسائی کو قتل کر دے تو قصاصاً اسے بھی قتل کیا جائے گا۔

(۲۸۰۳۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ؛ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ ، قَالَ : مَرَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِرَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ ، فَأَعْجَبَتْهُ امْرَأَتُهُ فَقَتَلَهُ وَغَلَبَهُ عَلَيْهَا ، فَكَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ ، فَكَتَبَ عُمَرُ : أَنِ ادْفَعُوهُ إِلَى وَلِيِّهِ ، قَالَ : فَدَفَعْنَاهُ إِلَى أُمِّهِ ، فَشَدَخَتْ رَأْسَهُ بِصَخْرَةٍ ، أَوْ بِصَلاَيَةٍ ، لاَ أَدْرِي قَامَتْ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ ، أَوِ اعْتَرَفَ.

(۲۸۰۳۳) حضرت حمید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت میمون بن مہران ؒ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کا ایک آدمی یہود کے آدمی کے پاس سے گزرا تو اس یہودی کی بیوی اس کو پسند آ گئی اس نے اس کو قتل کر کے اس کی بیوی کو قبضہ میں لے لیا اور پھر اس بارے میں گورنر نے حضرت عمر عبدالعزیز ؒ کو خط لکھا تو حضرت عمر ؒ نے جواب لکھا: کہ اس مسلمان کو اس کے سرپرست کے سپرد کر دو راوی کہتے ہیں: ہم نے اس کو اس کی ماں کے سپرد کر دیا اس کی ماں نے اس کا سر پتھر یا کوٹنے والی سِل سے توڑ دیا راوی کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ اس کے خلاف بینہ قائم ہو گیا تھا یا اس نے اعتراف کیا تھا۔

(۲۸۰۳۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ ، قَالَ : قَتَلَ رَجُلٌ مِنْ فُرْسَانِ أَهْلِ الْكُوفَةِ عِبَادِيًّا مِنْ أَهْلِ الْحِيرَةِ ، فَكَتَبَ عُمَرُ : أَنْ أَقِيدُوا أَخَاهُ مِنْهُ ، فَدَفَعُوا الرَّجُلَ إِلَى أَخِي الْعِبَادِيِّ فَقَتَلَهُ ، ثُمَّ جَاءَ كِتَابُ عُمَرَ : أَنْ لاَ تَقْتُلُوهُ وَقَدْ قَتَلَهُ.

(۲۸۰۳۴) حضرت عبدالملک بن میسرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت نزال بن سبرہ ؒ نے ارشاد فرمایا: کوفہ کے شہسواروں میں سے ایک آدمی نے مقام حیرہ کے باشندوں میں سے ایک عیسائی کو قتل کر دیا تو حضرت عمر ؓ نے اس کے بارے میں لکھا کہ اس قاتل کو

پکڑ کے اس عیسائی کے بھائی کے حوالے کر دو پس لوگوں نے اس آدمی کو عیسائی کے بھائی کے حوالے کر دیا پس اس نے اسے قتل کر دیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دوبارہ خط آیا: کہ تم اس کو قتل نہ کرنا لیکن اس نے اسے قتل کر دیا تھا۔

(۲۸۰۳۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُقْتَلُ الْمُسْلِمُ بِالْمُعَاهَدِ.

(۲۸۰۳۵) حضرت اعمش ویشیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ویشیلہ نے ارشاد فرمایا: حلیف کے بدلے میں مسلمان کو قتل کیا جائے گا۔

(۲۸۰۳۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْمُسْلِمِ يَقْتَلَ الذِّمِّيَّ عَمْدًا ، قَالَ : يُقْتَلُ بِهِ.

(۲۸۰۳۶) حضرت منصور ویشیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ویشیلہ نے اس مسلمان کے بارے میں جس نے ذمی کو عمداً قتل کر دیا ہو یوں ارشاد فرمایا: کہ اس کو قصاصاً قتل کیا جائے گا۔

(۲۸۰۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الأَشْهَبِ ، عَنْ أَبِي نَضِرَةَ ، قَالَ : حُدِّثْنَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَقَادَ رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ.

(۲۸۰۳۷) حضرت ابونضرہ ویشیلہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے بیان کیا گیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں میں سے ایک آدمی کو ایک ذمی کے بدلے قصاصاً قتل کر دیا۔

(۲۸۰۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؛ أَنَّهُ أَقَادَ رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْحِيرَةِ.

(۲۸۰۳۸) حضرت ابراہیم ویشیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کے ایک آدمی کو مقام حیرہ کے باشندے کے بدلے میں قصاصاً قتل کیا۔

(۲۸۰۳۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الْمُسَاوِرِ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَنِ اعْتَرَضَ ذِمَّةَ مُحَمَّدٍ بِقَتْلِهِمْ ، فَاقْتُلُوهُ.

(۲۸۰۳۹) حضرت حفص ویشیلہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مساور ویشیلہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ کی مخالفت کرے ذمیوں کو قتل کرے تو تم اس کو قتل کر دو۔

(۲۸۰۴۰) حَدَّثَنَا مَعْنٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنَ النَّبَطِ عَدَا عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَقَتَلَهُ قَتْلَ غِيلَةٍ ، فَأُتِيَ بِهِ أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ ، وَهُوَ إِذْ ذَاكَ عَلَى الْمَدِينَةِ ، فَأَمَرَ بِالْمُسْلِمِ الَّذِي قَتَلَ الذِّمِّيَّ أَنْ يُقْتَلَ.

(۲۸۰۴۰) حضرت ابن ابی ذئب ویشیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت حارث بن عبدالرحمن ویشیلہ نے ارشاد فرمایا کہ قبیلہ نبط کے آدمی نے مدینہ کے ایک باشندے پر حملہ کر کے اسے دھوکہ سے قتل کر دیا اس کو حضرت ابان بن عثمان ویشیلہ کے پاس لایا گیا جو اس وقت مدینہ کے قاضی تھے۔ آپ ویشیلہ نے اس مسلمان کے قتل کا حکم دیا جس نے ذمی کو قتل کیا تھا۔

(۲۸۰۴۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ الأَسَدِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ

سَبْرَةَ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَتَلَ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الْحِيرَةِ ، فَكَتَبَ فِيهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَكَتَبَ عُمَرُ : أَنِ اقْتُلُوهُ بِهِ ، فَقِيلَ لأَخِيهِ حُنَيْنٍ : اقْتُلْهُ ، قَالَ : حَتَّى يَجِيءَ الْغَضَبُ ، قَالَ : فَبَلَغَ عُمَرَ أَنَّهُ مِنْ فُرْسَانِ الْمُسْلِمِينَ ، قَالَ : فَكَتَبَ عُمَرُ : أَنْ لاَ تُقِيدُوهُ بِهِ ، قَالَ : فَجَائَهُ الْكِتَابُ وَقَدْ قُتِلَ. (طحاوی ۱۹۶)

(۲۸۰۴۱) حضرت عبد الملک بن میسرہ ویشیڈ نے ارشاد فرمایا مسلمانوں کے ایک آدمی نے مقام حیرہ کے ایک عیسائی باشندے کو قتل کر دیا۔ پھر اس بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا: تم اس کو اس کے قصاص میں قتل کر دو پس اس مقتول کے بھائی حنین کو کہا گیا کہ اس کو قتل کر دو راوی کہتے ہیں یہاں تک اس کو غصہ آ گیا اور اس نے قتل کر دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی کہ قاتل مسلمانوں کے شہسواروں میں سے ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر خط لکھا کہ تم اسے قصاصاً قتل مت کرو راوی کہتے ہیں: آپ رضی اللہ عنہ کا خط ان کے پاس آیا اس حال میں کہ اس کو قتل کر دیا گیا تھا۔

(۱۱۰) مَنْ قَالَ لاَ يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ

جو شخص یوں کہے! مسلمان کو کسی کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا

(۲۸۰۴۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ، قَالَ : قُلْنَا لِعَلِيٍّ : هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ سِوَى الْقُرْآنِ ؟ فَقَالَ : لاَ ، وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ ، إِلاَّ أَنْ يُعْطِيَ اللَّهُ رَجُلاً فَهْمًا فِي كِتَابِ اللهِ ، وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ ؟ قَالَ : قُلْتُ : وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ ؟ قَالَ : الْعَقْلُ ، وَفِكَاكُ الأَسِيرِ ، وَلاَ يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ. (بخاری ۱۱۱۔ ترمذی ۱۴۱۲)

(۲۸۰۴۲) حضرت ابو جحیفہ ویشیڈ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ لوگوں کے پاس قرآن مجید کے سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث وغیرہ موجود ہے؟ اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو وجود بخشا اور ہر جاندار کو پیدا کیا مگر جو کچھ اللہ نے کسی آدمی کو قرآن مجید میں فہم عطا کی ہے اور جو کچھ اس صحیفہ میں ہے راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا: اس صحیفہ میں کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دیت کے احکام قیدی کو چھڑانا اور یہ کہ کسی مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۲۸۰۴۳) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ. (ابو داؤد ۴۷۴۵۔ ترمذی ۱۴۱۳)

(۲۸۰۴۳) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی مومن کو کافر کے بدلہ قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۲۸۰۴۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَعْقِلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يُقْتَلُ مُسْلِمٌ

بِكَافِرٍ ، وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ. (ابوداؤد ۴۵۱۹۔ نسائی ۶۹۳۶)

(۲۸۰۴۴) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی کسی عہد والے کو اسکے معاہدے کے دوران۔

(۲۸۰۴۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنْ قَوْمِهِ رَمَى رَجُلاً يَهُودِيًّا بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ ، فَرُفِعَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَأَغْرَمَهُ أَرْبَعَةَ آلَافٍ ، وَلَمْ يُقِدْ مِنْهُ.

(۲۸۰۴۵) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالملیح رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ میری قوم میں سے ایک شخص نے ایک یہودی آدمی کو تیر مار کر قتل کر دیا۔ پس یہ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص پر چار ہزار درہم کا تاوان ڈالا اور اس کو قصاصاً قتل نہیں کیا۔

(۲۸۰۴۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : سُئِلَ عَمَّنْ يَقْتُلُ يَهُودِيًّا ، أَوْ نَصْرَانِيًّا ؟ قَالَ : لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ ، وَإِنْ قَتَلَهُ عَمْدًا.

(۲۸۰۴۶) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جس نے کسی یہودی یا عیسائی کو قتل کر دیا ہو؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: کسی مومن کو کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا اگر چہ مومن نے اسے عمداً قتل کیا ہو۔

(۲۸۰۴۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لَا يُقْتَلُ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ بِالْيَهُودِيِّ ، وَلَا بِالنَّصْرَانِيِّ ، وَلَكِنْ يُغَرَّمُ الدِّيَةَ.

(۲۸۰۴۷) حضرت عبدالملک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مسلمان آدمی کو یہودی اور عیسائی کے بدلہ قصاصاً قتل نہیں کیا جائے گا لیکن اس کو دیت کی ادائیگی کا ذمہ دار بنایا جائے گا۔

(۲۸۰۴۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : مِنَ السُّنَّةِ أَنْ لَا يُقْتَلَ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ ، وَلَا حُرٌّ بِعَبْدٍ.

(۲۸۰۴۸) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا! سنت میں ہے کہ کسی مومن کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے اور نہ ہی کسی آزاد کو غلام کے بدلے میں۔

(۱۱۱) فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ الْمَرْأَةَ عَمْدًا

اس آدمی کا بیان جس نے عورت کو عمداً (جان بوجھ کر) قتل کر دیا ہو

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ الْعَبْسِيُّ ، قَالَ :

(۲۸۰۴۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَخَ رَأْسَ امْرَأَةٍ بِحَجَرٍ فَقَتَلَهَا ،

فَرَضَخَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ. (بخاری ۶۸۸۵۔ احمد ۱۷۰)

(۲۸۰۴۹) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ایک یہودی نے کسی عورت کا سر پتھر سے کچل کرا سے مار دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدلے میں اس یہودی کو دو پتھروں کے درمیان کچل دیا۔

(۲۸۰۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ عُمَرَ قَتَلَ ثَلاَثَ نَفَرٍ مِنْ أَهْلِ صَنْعَاءَ بِامْرَأَةٍ. (عبدالرزاق ۱۸۰۷۳)

(۲۸۰۵۰) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صنعاء کے تین باشندوں کو ایک عورت کے بدلے میں قصاصاً قتل کیا۔

(۲۸۰۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالاَ : يُقْتَلُ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ إِذَا قَتَلَهَا عَمْدًا.

(۲۸۰۵۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اور حضرت عامر شعبی رحمہ اللہ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: جب آدمی عورت کو عمداً قتل کر دے تو اس عورت کے بدلے میں آدمی کو قصاصاً قتل کیا جائے گا۔

(۲۸۰۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ ، قَالاَ : إِذَا قَتَلَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ مُتَعَمِّدًا ، فَهُوَ بِهَا قَوَدٌ.

(۲۸۰۵۲) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: جب آدمی عورت کو جان بوجھ کر قتل کر دے تو اس کے بدلے میں آدمی کو قصاصاً قتل کیا جائے گا۔

(۲۸۰۵۳) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : يُقْتَلُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا فَضْلٌ.

(۲۸۰۵۳) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اسے قتل کیا جائے گا آدمی اور عورت کے درمیان کوئی فرق نہیں۔

(۱۱۳) مَنْ قَالَ لاَ يُقْتَلُ حَتَّى يُؤَدِّيَ نِصْفَ الدِّيَةِ

جو شخص یوں کہے: اس آدمی کو قتل نہیں کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ آدمی دیت ادا کر دے

(۲۸۰۵٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَن سِمَاكٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : رُفِعَ إِلَى عَلِيٍّ رَجُلٌ قَتَلَ امْرَأَةً ، فَقَالَ عَلِيٌّ لأَوْلِيَائِهَا : إِنْ شِئْتُمْ فَأَدُّوا نِصْفَ الدِّيَةِ وَاقْتُلُوهُ.

(۲۸۰۵۴) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک آدمی کو پیش کیا گیا جس نے ایک عورت کو قتل کیا تھا اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے سرپرستوں سے فرمایا: اگر تم چاہو تو قاتل کے خاندان والوں کو آدھی دیت ادا کر دو اور

اسے قتل کردو۔

(۲۸۰۵۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ يُقْتَلُ الذَّكَرُ بِالأُنْثَى حَتَّى يُؤَدِّي نِصْفَ الدِّيَةِ إِلَى أَهْلِهِ.

(۲۸۰۵۵) حضرت عوف ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: مرد کو عورت کے بدلے قصاصاً قتل نہیں کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ قاتل کے اہل کو آدھی دیت ادا کر دیں۔

(۲۸۰۵٦) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ الْمَرْأَةَ ، قَالَ : إِنْ قَتَلُوهُ أَدَّوْا نِصْفَ الدِّيَةِ ، وَإِنْ شَاؤُوا قَبِلُوا الدِّيَةَ.

(۲۸۰۵٦) حضرت عبد الملک ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ نے اس آدمی کے بارے میں جس نے عورت کو قتل کر دیا ہو، آپ ؒ نے یوں ارشاد فرمایا: اگر وہ اس کو قصاصاً قتل کر دیں تو وہ آدھی دیت ادا کریں اور اگر عورت کے خاندان والے چاہیں تو دیت قبول کر لیں۔

(۱۱۳) الْقِصَاصُ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

آدمیوں اور عورتوں کے درمیان قصاص کا بیان

(۲۸۰۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : الْقِصَاصُ فِيمَا بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ فِي الْعَمْدِ ، فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّفْسِ.

(۲۸۰۵۷) حضرت جعفر بن برقان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ نے ارشاد فرمایا کہ عمد کی صورت مرد اور عورت کے مابین وہی قصاص ہے جو ایک نفس سے دوسرے نفس کے بدلے ہوتا ہے۔

(۲۸۰۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالاَ : الْقِصَاصُ فِيمَا بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ فِي الْعَمْدِ ، فِي كُلِّ شَيْءٍ.

(۲۸۰۵۸) حضرت ابراہیم ؒ اور حضرت عامر شعبی ؒ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: قصاص آدمی اور عورت کے درمیان عمد کی صورت میں ہر چیز میں ہوگا۔

(۲۸۰۵۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ قِصَاصًا فِيمَا دُونَ النَّفْسِ. وَقَالَ الْحَكَمُ : مَا سَمِعْنَا فِيهِمَا بِشَيْءٍ ، وَإِنَّ الْقِصَاصَ بَيْنَهُمَا لَحَسَنٌ.

(۲۸۰۵۹) حضرت شیبانی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد ؒ آدمیوں اور عورتوں کے درمیان جان سے کم زخم کی صورت میں قصاص لینے کو جائز نہیں سمجھتے تھے، اور حضرت حکم ؒ نے ارشاد فرمایا: ہم نے ان دونوں کے بارے میں اس کے متعلق کوئی حدیث نہیں سنی اور یقیناً ان دونوں کے درمیان قصاص بہتر ہے۔

(۲۸۰۶۰) حَدَّثَنَا عِيسَى ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : مَضَتِ السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ يَضْرِبُ امْرَأَتَهُ فَيَجْرَحُهَا أَنْ لاَ تَقْتَصَّ مِنْهُ ، وَيَعْقِلَ لَهَا.

(۲۸۰۶۰) حضرت اوزاعی ﷫ فرماتے ہیں کہ امام زہری ﷫ نے ارشاد فرمایا: سنت اس بارے میں گزر چکی ہے کہ آدمی نے عورت کو مار کر زخمی کر دیا تو اس آدمی سے قصاصاً بدلہ لیا جائے گا اور وہ آدمی عورت کو دیت ادا کرے گا۔

(۲۸۰۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لاَ يُقَصُّ لِلْمَرْأَةِ مِنْ زَوْجِهَا.

(۲۸۰۶۱) حضرت اسماعیل بن امیہ ﷫ فرماتے ہیں امام زہری ﷫ نے ارشاد فرمایا! کسی بیوی کے لیے اس کے شوہر سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔

(۲۸۰۶۲) حَدَّثَنَا وكيع ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي رَجُلٍ أَبْرَكَ امْرَأَتَهُ أَنْ يُجَامِعَهَا فَدَقَّ سِنَّهَا ، قَالَ : يَضْمَنُ.

(۲۸۰۶۲) حضرت عیسیٰ بن ابوعزہ ﷫ فرماتے ہیں ک حضرت شعبی ﷫ نے ایسے آدمی کے بارے میں جس نے عورت کو سینہ کے بل لٹایا تا کہ اس سے جماع کرے اور اس طرح سے اس کا دانت توڑ دیا آپ ﷫ نے فرمایا! وہ شخص ضمان ادا کرے گا۔

(۲۸۰۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : لَيْسَ بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ قِصَاصٌ فِيمَا دُونَ النَّفْسِ فِي الْعَمْدِ.

(۲۸۰۶۳) حضرت سفیان ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد ﷫ نے ارشاد فرمایا: آدمی اور عورت کے درمیان قتل عمد سے کم میں قصاص نہیں۔

(۲۸۰۶٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ لَطَمَ امْرَأَتَهُ ، فَأَتَتْ تَطْلُبُ الْقِصَاصَ ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا الْقِصَاصَ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿وَلاَ تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُقْضَى إِلَيْكَ وَحْيُهُ﴾ وَنَزَلَتْ : ﴿الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ﴾.

(۲۸۰۶۴) حضرت جریر بن حازم ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ﷫ نے ارشاد فرمایا: کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کے منہ پر تھپڑ مارا تو وہ عورت قصاص طلب کرنے کے لیے آگئی اس پر نبی کریم ﷺ نے ان دونوں کے درمیان قصاص کا فیصلہ فرما دیا اس پر اللہ رب العزت نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (ترجمہ) اور قرآن پڑھنے میں جلدی مت کرو اس سے پہلے کہ پوری پہنچے تم تک اس کی وحی اور یہ آیت اتری مرد سرپرست ونگہبان ہیں عورتوں کے اس بنا پر کہ اللہ نے فضیلت دی ہے انسانوں میں بعض کو بعض پر۔

(۲۸۰٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ الْحُدَّانِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، قَالَ : كَانَتْ جَدَّتِي أُمَّ وَلَدٍ لِعُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ ، فَلَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ جَرَحَهَا ابْنُ عُثْمَانَ جُرْحًا ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ،

فَقَالَ لَهُ عُمَرُ :أَعْطِهَا أَرْشًا مِمَّا صَنَعْتَ بِهَا.

(۲۸۰۶۵) حضرت قاسم بن فضل ؒ حدانی فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن زیاد ؒ نے ارشاد فرمایا میری دادی حضرت عثمان بن مظعون ؒ کی ام ولدہ تھیں۔ جب حضرت عثمان ؒ کی وفات ہوگئی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے ان کو زخم لگایا، پس انہوں نے یہ بات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے ذکر کردی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: جوتم نے ان کے ساتھ معاملہ کیا ہے اس کی دیت ان کو ادا کرو۔

(۱۱۴) فِي جِرَاحَاتِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

آدمیوں اور عورتوں کے زخموں کا بیان

(۲۸۰۶۶) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :تَسْتَوِي جِرَاحَاتُ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فِي السِّنِّ وَالْمُوضِحَةِ.

(۲۸۰۶۶) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: دانت اور سر کے زخم کی چوٹ میں آدمیوں اور عورتوں کے زخم برابر ہیں۔

(۲۸۰۶۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :أَتَانِي عُرْوَةُ الْبَارِقِيُّ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ ؛ أَنَّ جِرَاحَاتِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ تَسْتَوِي فِي السِّنِّ وَالْمُوضِحَةِ ، وَمَا فَوْقَ ذَلِكَ فَدِيَةُ الْمَرْأَةِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الرَّجُلِ.

(۲۸۰۶۷) حضرت شریح ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ البارقی ؒ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے میری طرف تشریف لائے اور کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے دانت اور سر کی چوٹ میں آدمیوں اور عورتوں کے زخم برابر ہیں اور جو زخم اس سے بڑا ہو تو عورت کی دیت آدمی کی دیت سے نصف ہوگی۔

(۲۸۰۶۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّ هِشَامَ بْنَ هُبَيْرَةَ كَتَبَ إِلَيْهِ يَسْأَلُهُ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ :إِنَّ دِيَةَ الْمَرْأَةِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الرَّجُلِ ، إِلا فِي السِّنِّ وَالْمُوضِحَةِ.

(۲۸۰۶۸) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ ہشام بن ھبیرہ نے حضرت شریح ؒ کو خط لکھ کر سوال کیا تو حضرت شریح ؒ نے ان کو جواب لکھا عورت کی دیت آدمی کی دیت سے نصف ہے مگر دانت اور سر کے زخم میں۔

(۲۸۰۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، وَابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :كَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ :دِيَةُ الْمَرْأَةِ فِي الْخَطَأِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الرَّجُلِ ، فِيمَا دَقَّ وَجَلَّ.

وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَقُولُ :دِيَةُ الْمَرْأَةِ فِي الْخَطَأِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الرَّجُلِ ، إِلاَّ السِّنَّ وَالْمُوضِحَةَ فَهُمَا

فِيهِ سَوَاءٌ.

وَكَانَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَقُولُ :دِيَةُ الْمَرْأَةِ فِي الْخَطَأِ مِثْلُ دِيَةِ الرَّجُلِ ، حَتَّى تَبْلُغَ ثُلُثَ الدِّيَةِ ، فَمَا زَادَ فَهِيَ عَلَى النِّصْفِ.

(۲۸۰۶۹) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ فرمایا کرتے تھے عورت کی دیت آدمی کی دیت سے (خطاء کی صورت میں) نصف ان اعضاء میں جو بالکل ٹوٹ گئے اور مکمل ختم ہو گئے۔

اور حضرت ابن مسعود ؓ فرمایا کرتے تھے عورت کی دیت خطاء کی صورت میں آدمی کی دیت سے نصف ہوگی مگر دانت اور گہرے زخم میں پس ان دونوں کی دیت اس میں برابر ہوگی اور حضرت زید بن ثابت ؓ فرمایا کرتے تھے عورت کی دیت خطاء کی صورت میں آدمی کی دیت کی مانند ہوگی یہاں تک کہ وہ دیت کے تہائی حصہ تک پہنچے پس جو زخم اس سے زائد ہو تو اس کی نصف دیت ہوگی۔

(۲۸۰۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، أَنَّهُ قَالَ :يَسْتَوُونَ إِلَى الثُّلُثِ.

(۲۸۰۷۰) حضرت ابو قلابہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: مردوں اور عورتوں کے زخم نصف دیت تک برابر ہیں اور جب نصف سے بڑھ جائیں تو اس میں بھی نصف دیت ہوگی۔

(۲۸۰۷۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :تَسْتَوِي جِرَاحَاتُ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ عَلَى النِّصْفِ ، فَإِذَا بَلَغَتِ النِّصْفَ فَهِيَ عَلَى النِّصْفِ.

(۲۸۰۷۱) حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: آدمیوں اور عورتوں کے زخم نصف دیت تک برابر ہیں اور جب نصف سے بڑھ جائیں تو اس میں بھی نصف دیت ہوگی۔

(۲۸۰۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :تُعَاقِلُ الْمَرْأَةُ الرَّجُلَ إِلَى الثُّلُثِ ، إِصْبَعُهَا كَإِصْبَعِهِ ، وَسِنُّهَا كَسِنِّهِ ، وَمُوضِحَتُهَا كَمُوضِحَتِهِ ، وَمُنَقِّلَتُهَا كَمُنَقِّلَتِهِ.

(۲۸۰۷۲) حضرت یحییٰ بن سعید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب ؒ نے ارشاد فرمایا: عورت آدمی کو تہائی تک دیت ادا کرے گی، عورت کی انگلی آدمی کی انگلی کی طرح ہوگی اور اس کا دانت آدمی کے دانت کی طرح اور اس کا گہرا زخم اس کے گہرے زخم کی طرح اور اس کے سر کا زخم آدمی کے سر کے زخم کی طرح ہوگا۔

(۲۸۰۷۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، وَإِسْمَاعِيلُ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :تَسْتَوِي جِرَاحَاتُ النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ فِي كُلِّ شَيْءٍ.

(۲۸۰۷۳) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: عورتوں اور آدمیوں کے زخم ہر عضو میں برابر ہیں۔

(۲۸۰۷۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ذَكْوَانَ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ

:فِي مُوضِحَةِ الْمَرْأَةِ ، وَمُنَقِّلَتِهَا ، وَسِنِّهَا مِثْلُ الرَّجُلِ فِي الدِّيَةِ.

(۲۸۰۷۴) حضرت عبداللہ بن ذکوان ابوالزناد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: عورت کے گہرے زخم اور سر کے زخم میں جس سے ہڈیوں کے ریزے برآمد ہوں اور دانت میں آدمی کے مثل ہے دیت میں۔

(٢٨٠٧٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ :مُنَقِّلَتُهَا ، وَمُوضِحَتُهَا ، وَسِنُّهَا مِثْلُ الرَّجُلِ فِي الدِّيَةِ.

(۲۸۰۷۵) حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ کسی آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: عورت کے سر کا زخم، گہرا زخم اور اس کے دانت کا ٹوٹنا دیت میں آدمی کے مثل ہے۔

(٢٨٠٧٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : كَمْ فِي هَذِهِ مِنَ الْمَرْأَةِ ؟ يَعْنِي الْخِنْصَرِ ، فَقَالَ :عَشْرٌ مِنَ الإِبِلِ ، قَالَ :قُلْتُ :فِي هَذَيْنِ ؟ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالَّتِي تَلِيهَا ، قَالَ :عِشْرُونَ ، قَالَ :قُلْتُ :فَهَؤُلاَءِ ؟ يَعْنِي الثَّلاَثَةَ ، قَالَ :ثَلاَثُونَ ، قَالَ :قُلْتُ :فَفِي هَؤُلاَءِ ؟ وَأَوْمَأَ إِلَى الأَرْبَعِ ، قَالَ :عِشْرُونَ ، قَالَ :قُلْتُ :حِينَ آلَمَتْ جِرَاحُهَا وَعَظُمَتْ مُصِيبَتُهَا كَانَ الأَقَلَّ لأَرْشِهَا ؟ قَالَ :أَعِرَاقِيٌّ أَنْتَ ؟ قَالَ :قُلْتُ :عَالِمٌ مُتَثَبِّتٌ ، أَوْ جَاهِلٌ مُتَعَلِّمٌ ، قَالَ :يَا ابْنَ أَخِي ، السُّنَّةُ.

(مالك ۸٦٠۔ عبدالرزاق ۱۷۷۴۹)

(۲۸۰۷۶) حضرت ربیعہ بن ابوعبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا عورت کی چھنگلی ٹوٹنے میں کیا لازم ہوتا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: دس اونٹ، میں نے پوچھا: اور ان دونوں میں یعنی چھنگلی اور اس کے ساتھ ملی ہوئی انگلی میں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بیس اونٹ، میں نے پوچھا! ان تین انگلیوں میں کیا لازم ہوتا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تیس اونٹ میں نے چاروں انگلیوں کی طرف اشارہ کر کے پوچھا! ان میں کیا لازم ہوتا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بیس اونٹ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی؟ جب اس کا درد بڑھ گیا اور تکلیف زیادہ ہوگئی تو اس کی دیت کم کیوں ہوئی؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کیا تم عراق کے رہنے والے ہو؟ میں نے عرض کی محقق عالم بہتر ہے یا جاہل طالب العلم! آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا: اے میرے بھتیجے یہ سنت ہے۔

(٢٨٠٧٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ ، قَالَ : كَتَبَ شُرَيْحٌ إِلَى هِشَامِ بْنِ هُبَيْرَةَ:أَنَّ دِيَةَ الْمَرْأَةِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الرَّجُلِ ، إِلاَّ السِّنَّ وَالْمُوضِحَةَ.

(۲۸۰۷۷) حضرت حکم بن عتیبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ نے ہشام بن ھبیرہ رحمۃ اللہ علیہ کو خط لکھا: عورت کی دیت آدمی کی دیت سے نصف ہے مگر دانت اور سر کے زخم میں۔

(٢٨٠٧٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ (ح) وَعَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ :يُعَاقِلُ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ فِي ثُلُثِ دِيَتِهَا ، ثُمَّ يَخْتَلِفَانِ.

(۲۸۰۷۸) حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: آدمی عورت کی ثلث دیت کا تاوان دے گا۔

(۱۱۵) الرَّجُلُ يَقْتُلُ عَبْدَهُ

اس آدمی کا بیان جو اپنے غلام کو قتل کر دے

(۲۸۰۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، حَدَّثَنَا ابن أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ ، وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ.

(ابوداؤد ۴۵۰۴۔ ترمذی ۱۴۱۴)

(۲۸۰۷۹) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا! جس شخص نے اپنے غلام کو قتل کیا ہم بدلے میں اسے قتل کریں گے اور جس نے اپنے غلام کی ناک کاٹ دی تو ہم اس کی ناک کاٹ دیں گے۔

(۲۸۰۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا قَتَلَ عَبْدَهُ عَمْدًا قُتِلَ بِهِ.

(۲۸۰۸۰) حضرت ابو ہاشم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب کسی شخص نے اپنے غلام کو عمداً قتل کر دیا تو بدلے میں اس شخص کو قصاصاً قتل کیا جائے گا۔

(۲۸۰۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يُقْتَلُ بِهِ.

(۲۸۰۸۱) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ سے مروی ہے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس قاتل کو بھی بدلے میں قتل کیا جائے گا۔

(۲۸۰۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ عَنِ الرَّجُلِ يَقْتُلُ عَبْدَهُ عَمْدًا ؟ قَالَ :أَرَاهُ يُقْتَلُ بِهِ.

(۲۸۰۸۲) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ سے ایسے آدمی کے متعلق پوچھا جو اپنے غلام کو عمداً قتل کر دے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا! میری رائے میں اس شخص کو بدلے میں قتل کیا جائے گا۔

(۱۱۶) الرَّجُلُ يَقْتُلُ عَبْدَهُ ، مَنْ قَالَ لاَ يُقْتَلُ بِهِ

جو شخص اپنے غلام کو قتل کر دے جو یوں کہے! اس کو بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا

(۲۸۰۸۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَتَلَ عَبْدَهُ مُتَعَمِّدًا ،فَجَلَدَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِئَةَ جَلْدَةٍ ، وَنَفَاهُ سَنَةً ، وَمَحَا سَهْمَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، وَلَمْ يُقِدْهُ مِنْهُ.

(ابن ماجہ ۲۶۶۴۔ دار قطنی ۱۴۳)

(۲۸۰۸۳) حضرت عبداللہ بن حنین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے اپنے غلام کو جان بوجھ کر قتل کر دیا تھا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سو کوڑے مارے اور اس کو ایک سال کے لیے جلاوطن کر دیا اور مسلمانوں میں سے اس کا حصہ مٹا دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قصاصاً قتل نہیں کیا۔

(٢٨٠٨٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ مِثْلَهُ. (بيهقى ٣٧)

(۲۸۰۸۴) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ عمل اس سند سے بھی منقول ہے۔

(٢٨٠٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : إِذَا قَتَلَ الرَّجُلُ عَبْدَهُ عَمْدًا لَمْ يُقْتَلْ بِهِ.

(۲۸۰۸۵) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنے غلام کو عمداً قتل کر دے تو اس کو بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔

(٢٨٠٨٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَالِمًا ، وَالْقَاسِمَ عَنْ رَجُلٍ قَتَلَ عَبْدَهُ ؟ قَالاَ : عُقُوبَتُهُ أَنْ يُقْتَلَ ، وَلَكِنْ لاَ يُقْتَلُ بِهِ.

(۲۸۰۸۶) حضرت خالد بن ابو عمران رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم رحمہ اللہ اور حضرت قاسم رحمہ اللہ سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا جس نے اپنے غلام کو قتل کر دیا ہو؟ ان دونوں حضرات نے فرمایا: اس کی سزا تو یہ ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے لیکن پھر بھی اسے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔

(٢٨٠٨٧) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ، وَعُمَرَ كَانَا يَقُولاَنِ : لاَ يُقْتَلُ الْمَوْلَى بِعَبْدِهِ ، وَلَكِنْ يُضْرَبُ ، وَيُطَالُ حَبْسُهُ ، وَيُحْرَمُ سَهْمَهُ.

(۲۸۰۸۷) حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: آقا کو اس کے غلام کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا لیکن اسے مارا جائے گا اور اس کو لمبی قید میں ڈالا جائے گا اور اسے اس کے حصہ سے محروم کر دیا جائے گا۔

(١١٧) الْحُرُّ يَقْتُلُ عَبْدَ غَيْرِهِ

اس آزاد شخص کا بیان جو کسی دوسرے کے غلام کو قتل کر دے

(٢٨٠٨٨) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ، وَعُمَرَ كَانَا لاَ يَقْتُلاَنِ الْحُرَّ بِقَتْلِ الْعَبْدِ.

(۲۸۰۸۸) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس آزاد آدمی کو قتل نہیں کرتے تھے جس

نے غلام کو قتل کر دیا ہو۔

(۲۸۰۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُمَا قَالاَ : إِذَا قَتَلَ الْحُرُّ الْعَبْدَ ، فَهُوَ بِهِ قَوَد.

(۲۸۰۸۹) حضرت حکم ویٹھیلا فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب آزاد آدمی غلام کو قتل کر دے تو اس کو قصاصاً قتل کیا جائے گا۔

(۲۸۰۹۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُقْتَلُ الْعَبْدُ بِالْحُرِّ ، وَالْحُرُّ بِالْعَبْدِ.

(۲۸۰۹۰) حضرت مغیرہ ویٹھیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ویٹھیلا نے ارشاد فرمایا: غلام کو آزاد کے بدلے اور آزاد کو غلام کے بدلے قتل کیا جائے گا۔

(۲۸۰۹۱) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ حُرٍّ قَتَلَ مَمْلُوكًا ؟ قَالَ : يُقْتَلُ بِهِ ، ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَيْهِ ، فَقَالَ : يُقْتَلُ بِهِ ، ثُمَّ قَالَ : وَاللَّهِ لَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ أَهْلُ الْيَمَنِ لَقَتَلْتُهُمْ بِهِ.

(۲۸۰۹۱) حضرت سہیل بن ابی صالح ویٹھیلا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب ویٹھیلا سے ایسے آدمی کے متعلق دریافت کیا جس نے کسی غلام کو قتل کر دیا ہو؟ آپ ویٹھیلا نے فرمایا: اس غلام کے بدلے میں اسے قتل کیا جائے گا راوی کہتے ہیں: میں پھر دوبارہ آپ ویٹھیلا کے پاس آیا آپ ویٹھیلا نے فرمایا: اس غلام کے بدلے میں اسے قتل کیا جائے گا پھر آپ ویٹھیلا نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر اس غلام کے قتل پر سارے یمن والے بھی جمع ہو جائیں تو اس غلام کے بدلے میں میں ان سب کو قتل کر دوں گا۔

(۲۸۰۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْحُرِّ يَقْتُلُ الْعَبْدَ عَمْدًا ؟ قَالَ : اقْتُلْهُ ، وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ أَهْلُ الْيَمَنِ.

(۲۸۰۹۲) حضرت سہیل بن ابی صالح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب ویٹھیلا سے اس آزاد آدمی کے متعلق پوچھا جس نے غلام کو عمداً قتل کر دیا ہو؟ آپ ویٹھیلا نے فرمایا اس کو بھی قتل کر دو اگر چہ یمن والے بھی اس کے خون پر جمع ہو جائیں۔

(۲۸۰۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي الْوَضِينِ ، قَالَ : سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْحُرِّ يَقْتُلُ الْعَبْدَ عَمْدًا ؟ قَالَ : اقْتُلْهُ بِهِ صَاغِرًا لَئِيمًا.

(۲۸۰۹۳) حضرت ابوالوضین ویٹھیلا فرماتے ہیں کہ میں نے امام شعبی ویٹھیلا سے اس آزاد آدمی کے متعلق دریافت کیا جس نے غلام کو عمداً قتل کر دیا؟ آپ ویٹھیلا نے فرمایا! اس غلام کے بدلے اس ذلیل اور کمینہ کو قتل کر دو۔

(۲۸۰۹۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : لاَ يُقَادُ الْحُرُّ مِنَ الْعَبْدِ.

(۲۸۰۹۴) حضرت محمد بن عمرو ویٹھیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ویٹھیلا نے ارشاد فرمایا: آزاد آدمی کو غلام کے بدلے قصاص

قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۲۸.۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :سَمِعْتُ سُفْيَانَ ، يَقُولُ :يُقْتَلُ الرَّجُلُ بِعَبْدِ غَيْرِهِ ، وَلاَ يُقْتَلُ بِعَبْدِهِ ، كَمَا لَوْ قَتَلَ ابْنَهُ لَمْ يُقْتَلْ بِهِ.

(۲۸۰۹۵) حضرت وکیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا آدمی کو کسی دوسرے کے غلام کو قتل کرنے کی وجہ سے تو قتل کیا جائے گا لیکن اپنے غلام کی وجہ سے قتل نہیں کیا جائے گا جیسا کہ اگر اس نے اپنے بیٹے کو قتل کیا تو بدلے میں اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۲۸.۹٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :وَسَمِعْت سُفْيَانَ ، يَقُولُ :لاَ يُقْتَلُ الرَّجُلُ بِعَبْدِهِ ، وَيُعَزَّرُ.

(۲۸۰۹۶) حضرت وکیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان رحمہ اللہ کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا: آدمی کو اپنے غلام کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا البتہ سزا دی جائے گی۔

(۱۱۸) الْجَنِينُ إِذَا سَقَطَ حَيًّا ثُمَّ مَاتَ ، أَوْ تَحَرَّكَ ، أَوِ اخْتَلَجَ

ماں کے پیٹ میں موجود بچہ کا بیان جو زندہ ساقط ہو پھر وہ مر گیا یا اس نے حرکت کی تھی یا وہ کانا تھا

(۲۸.۹۷) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدٍ ؛ فِي السِّقْطِ يَقَعُ فَيَتَحَرَّكُ ، قَالَ :كَمُلَتْ دِيَتُهُ ؛ اسْتَهَلَّ ، أَوْ لَمْ يَسْتَهِلَّ.

(۲۸۰۹۷) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید رحمہ اللہ نے اس ناتمام بچہ کے بارے میں جو ساقط ہو گیا پھر اس نے حرکت بھی کی۔ آپ رحمہ اللہ نے یوں ارشاد فرمایا: اس کی دیت مکمل ہوگی وہ چیخا ہو یا نہ چیخا ہو۔

(۲۸.۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :فِي الْجَنِينِ إِذَا سَقَطَ حَيًّا فَفِيهِ الدِّيَةُ ، وَإِنْ سَقَطَ مَيِّتًا فَفِيهِ غُرَّةٌ.

(۲۸۰۹۸) حضرت ہشام بن عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ماں کے پیٹ میں موجود بچہ جب زندہ ساقط ہو جائے تو اس میں دیت لازم ہوگی اور اگر مردار ساقط ہوا تو اس میں غرہ یعنی ایک غلام یا باندی لازم ہوگی۔

(۲۸.۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :إِذَا ضَرَبَ الرَّجُلُ بَطْنَ الْحَامِلِ فَأَسْقَطَتْ مَيِّتًا فَفِيهِ غُرَّةٌ عَبْدٍ ، أَوْ أَمَةٍ فِي مَالِهِ ، وَإِنْ كَانَ حَيًّا فَالدِّيَةُ.

(۲۸۰۹۹) حضرت ابن سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے حاملہ عورت کے پیٹ پر ضرب لگائی پھر اس نے مردہ بچہ ساقط کر دیا تو اس میں غرہ لازم ہوگا یعنی اس آدمی کے مال میں ایک غلام یا باندی لازم ہوگی اور اگر وہ بچہ زندہ ساقط ہوا تو دیت لازم ہوگی۔

(۲۸۱۰۰) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ قَالَ :إِذَا اسْتَهَلَّ الْجَنِينُ ، ثُمَّ مَاتَ فَفِيهِ الدِّيَةُ.

(۲۸۱۰۰) حضرت ابن ابی ذئب ویشید فرماتے ہیں کہ امام زہری ویشید نے ارشاد فرمایا: جب ماں کے پیٹ سے ساقط ہونے والا بچہ چلایا پھر وہ مرگیا تو اس میں دیت لازم ہوگی۔

(۲۸۱۰۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ :وَلَدَتِ امْرَأَةٌ وَلَدًا، فَشَهِدَ نِسْوَةٌ أَنَّهُ اخْتَلَجَ وَوُلِدَ حَيًّا، وَلَمْ يَشْهَدْنَ عَلَى الاِسْتِهْلاَلِ، قَالَ شُرَيْحٌ :الْحَيُّ يَرِثُ الْمَيِّتَ ، ثُمَّ أَبْطَلَ مِيرَاثَهُ لأَنَّهُ لَمْ يَشْهَدْنَ عَلَى اسْتِهْلاَلِهِ.

(۲۸۱۰۱) حضرت ابراہیم ویشید نے فرمایا: کسی عورت نے بچہ جنا پس عورتوں نے گواہی دی کہ بے شک وہ کانا تھا اور زندہ پیدا ہوا تھا اور انہوں نے اس بچہ کے چلانے پر گواہی نہیں دی اس پر حضرت شریح ویشید نے فرمایا: وہ زندہ شمار ہوگا میت کا وارث بنے گا پھر آپ ویشید نے اس کی وراثت کو باطل قرار دے دیا اس لیے کہ ان عورتوں نے اس کے رونے اور چلانے پر گواہی نہیں دی۔

(۱۱۹) الصَّبِيُّ الصَّغِيرُ تُصَابُ سِنُّهُ

اس چھوٹے بچہ کا بیان جس کا دانت توڑ دیا جائے

(۲۸۱۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ جُنْدُبٍ الْقَاصِ ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ قَضَى فِي سِنِّ الصَّبِيِّ إِذَا سَقَطَتْ قَبْلَ أَنْ يُثْغِرَ بَعِيرًا.

(۲۸۱۰۲) حضرت اسلم ویشید جو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بچے کے دانت میں ایک اونٹ کا فیصلہ فرمایا جب کہ وہ پوری طرح نکلنے سے پہلے ہی توڑ دیا جائے۔

(۲۸۱۰۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :لَيْسَ فِي سِنِّ الصَّبِيِّ إِذَا لَمْ يُثْغِرْ إِلاَّ الأَلَمُ.

(۲۸۱۰۳) حضرت جابر ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عامر شعبی ویشید نے ارشاد فرمایا: بچہ کے دانت میں جب کہ وہ نکلنے سے پہلے ہی توڑ دیا گیا درد کے سوا کچھ لازم نہیں۔

(۲۸۱۰٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :إِذَا أَصَابَ سِنَّهُ وَلَمْ يُثْغِرْ فَفِيهِ حُكْمٌ.

(۲۸۱۰۴) حضرت ابن سالم ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ویشید نے ارشاد فرمایا: جب بچہ کا دانت توڑ دیا جائے اس حال میں کہ وہ نکلا نہیں تھا تو اس میں قاضی کا فیصلہ ہوگا۔

(۲۸۱۰۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فِي غُلاَمٍ صَغِيرٍ لَمْ يُثْغِرْ كَسَرَ سِنَّ غُلاَمٍ آخَرَ ، قَالَ :عَلَيْهِ الْغُرْمُ بِقَدْرِ مَا يَرَى الْحَكَمُ.

(۲۸۱۰۵) حضرت ابن جریج ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن شہاب ویشید نے ایسے چھوٹے بچہ کے بارے میں جس کا دانت نہ نکلا ہوا اور اس نے کسی دوسرے بچہ کا دانت توڑ دیا۔ آپ ویشید نے یوں ارشاد فرمایا: اس پر تاوان لازم ہوگا جو فیصلہ کنندہ مناسب سمجھے۔

(۲۸۱۰۶) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : فِي سِنِّ الصَّبِيِّ إِذَا لَمْ يُثْغِرْ ، قَالَ : يَنْظُرُ فِيهِ ذَوَا عَدْلٍ ، فَإِنْ نَبَتَتْ جُعِلَ لَهُ شَيْءٌ ، وَإِنْ لَمْ تَنْبُتْ كَانَ كَسِنِّ الرَّجُلِ.

(۲۸۱۰۶) حضرت عمرو ریشیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ریشیلہ نے بچہ کے دانت کے بارے میں جبکہ وہ نکلا ہو یوں ارشاد فرمایا: اس بارے میں دو عادل دیکھیں گے اگر دانت نکل آیا تو اس کے لیے کوئی چیز مقرر کر دیں گے اور اگر دانت نہ نکلا تو وہ آدمی کے دانت کی مانند ہوگا۔

(۱۴۰) الْمَجْنُونُ يَجْنِي الْجِنَايَةَ

اس مجنوں کا بیان جو قابل سزا جرم کرے

(۲۸۱۰۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : مَا أَصَابَ الْمَجْنُونُ فِي حَالِ جُنُونِهِ فَعَلَى عَاقِلَتِهِ ، وَمَا أَصَابَ فِي حَالِ إِفَاقَتِهِ أُقِيدَ مِنْهُ.

(۲۸۱۰۷) حضرت اشعث ریشیلہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی ریشیلہ نے ارشاد فرمایا: مجنون جو جنایت جنون کی حالت میں کرے تو اس کا تاوان اس کے خاندان والوں پر لازم ہوگا اور جو جنایت اس نے افاقہ کی حالت میں کی تو اس سے قصاص لیا جائے گا۔

(۲۸۱۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمَجْنُونِ وَالْمَغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ ، وَالْمَعْتُوهِ ، وَالَّذِي يُصِيبُهُ فِي الشَّهْرِ الْمَرَّةَ وَالْمَرَّتَيْنِ ، قَالَ : إِذَا ذَهَبَ عَنْهُ ذَاكَ ، فَصَامَ وَصَلَّى وَعَقَلَ وَأَصَابَ شَيْئًا ، فَهُوَ عَلَيْهِ.

(۲۸۱۰۸) حضرت ہشام ریشیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ریشیلہ نے مجنون، مغلوب العقل، ناسمجھ اور وہ شخص جس کو مہینہ میں ایک دو مرتبہ دورہ پڑتا ہو یوں ارشاد فرمایا: جب اس کی عقل چلی جائے پھر بھی وہ روزہ رکھے نماز پڑھے، بات کو سمجھے اور کسی کو نقصان پہنچائے تو اس کا تاوان اسی پر لازم ہوگا۔

(۲۸۱۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ؛ أَنَّهُ جَعَلَ جِنَايَةَ الْمَجْنُونِ عَلَى الْعَاقِلَةِ.

(۲۸۱۰۹) حضرت یحییٰ بن سعید ریشیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ریشیلہ نے مجنون کی جنایت اس کے خاندان والوں پر ڈالی۔

(۲۸۱۱۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً مَجْنُونًا فِي عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ كَانَ يُفِيقُ أَحْيَانًا ، فَلاَ يُرَى بِهِ بَأْسًا ، وَيَعُودُ بِهِ وَجَعُهُ ، فَبَيْنَمَا هُوَ نَائِمٌ مَعَ ابْنِ عَمِّهِ إِذْ دَخَلَ الْبَيْتَ بِخَنْجَرٍ فَطَعَنَ ابْنَ عَمِّهِ فَقَتَلَهُ ، فَقَضَى عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنْ يُخْلَعَ مِنْ مَالِهِ ، وَيُدْفَعَ إِلَى أَهْلِ الْمَقْتُولِ.

(۲۸۱۱۰) حضرت صخر بن جویریہ فرماتے ہیں کہ حضرت نافع ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت ابن زبیر ؓ کے زمانے میں ایک مجنون شخص تھا کبھی اس کو افاقہ ہو جاتا کہ کوئی تکلیف نہ ہوتی اور کبھی اس کی تکلیف واپس لوٹ آتی اس دوران کہ وہ اپنے چچازاد کے ساتھ سویا ہوا تھا کہ وہ کمرے میں خنجر لے کر داخل ہوا اور اپنے چچازاد کے پیٹ میں گھونپ کر اسے قتل کر دیا۔ اس پر حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ نے بطور فیصلہ کے اس سے سارا مال چھین کر مقتول کے گھر والوں کو دلوا دیا۔

(۱۳۱) الْمُسْلِمُ يَقْتُلُ الذِّمِّيَّ خَطَأً

اس مسلمان کا بیان جو ذمی کو غلطی سے قتل کر دے

(۲۸۱۱۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا قَتَلَ الْمُسْلِمُ الذِّمِّيَّ فَلَيْسَ عَلَيْهِ كَفَّارَةٌ.

(۲۸۱۱۱) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان ذمی کو قتل کر دے تو اس پر کوئی کفارہ لازم نہیں۔

(۲۸۱۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الْمُسْلِمِ يَقْتُلُ الذِّمِّيَّ خَطَأً ، قَالَ : كَفَّارَتُهُمَا سَوَاءٌ.

(۲۸۱۱۲) حضرت قیس بن مسلم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ نے اس مسلمان کے بارے میں جو ذمی کو غلطی سے قتل کر دے آپ نے یوں ارشاد فرمایا: ان دونوں کا کفارہ برابر ہے۔

(۲۸۱۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَفَّارَتُهُمَا سَوَاءٌ.

(۲۸۱۱۳) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کا کفارہ برابر ہے۔

(۱۳۲) الرَّجُلُ يُقْتَلُ فَتَعْفُو امْرَأَتُهُ

اس آدمی کا بیان جس کو قتل کر دیا گیا پھر اس کی بیوی نے اس کا خون معاف کر دیا

(۲۸۱۱٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ يَزِيدَ الْجُعفي ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الرَّجُلِ يُقْتَلُ فَتَعْفُو الْمَرْأَةُ ، قَالَ : يُؤَدِّي الْقَاتِلُ سَبْعَةَ أَثْمَانِ الدِّيَةِ.

(۲۸۱۱۴) حضرت یزید جعفی ؒ فرماتے ہیں کہ امام شعبی ؒ نے اس شخص کے بارے میں جس کو قتل کر دیا گیا، پس اس کی بیوی نے اپنے خاوند کا خون معاف کر دیا آپ ؒ نے یوں ارشاد فرمایا: قاتل دیت کے سات ثمن دے گا۔

(۲۸۱۱٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ امْرَأَةً عَفَتْ عَنْ دَمِ زَوْجِهَا ، قَالَ : صَارَتْ دِيَةً ، وَيُرْفَعُ عَنْهُ الثُّمُنَ.

(۲۸۱۱۵) حضرت حجاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: عورت اپنے خاوند کے خون کو معاف کر دے تو بھی لازم ہوگی اور دیت سے آٹھواں حصہ معاف ہوگا۔

(۲۸۱۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابن صَالِحٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُسٍ ؛ فِي امْرَأَةٍ قُتِلَ زَوْجُهَا فَعَفَتْ ، قَالَ : عَفْوُهَا جَائِزٌ ، وَيُرْفَعُ نَصِيبُهَا مِنَ الدِّيَةِ.

(۲۸۱۱۶) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس رحمہ اللہ نے ایسی عورت کے بارے میں کہ جس کا خاوند قتل کر دیا گیا ہو پس اس نے خاوند کے قاتل کو معاف کر دیا، آپ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس کا معاف کرنا جائز ہے اور عورت کا حصہ دیت میں سے ختم ہو جائے گا۔

(۲۸۱۱۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لِكُلِّ ذِي سَهْمٍ عَفْوٌ.

(۲۸۱۱۷) حضرت شیبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ہر حصہ والے کو معافی کا حق حاصل ہے۔

(۲۸۱۱۸) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ الرَّجُلَ فَتَعْفُو الْمَرْأَةُ ، قَالاَ : مَنْ عَفَا مِنْ رَجُلٍ ، أَوِ امْرَأَةٍ فَإِنَّهُ يَدْرَأُ عَنْهُ الْقَتْلَ.

(۲۸۱۱۸) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ نے ایسے آدمی کے بارے میں جس نے آدمی کو قتل کر دیا پھر اس کی بیوی نے اسے معاف کر دیا۔ ان دونوں حضرات نے فرمایا جس نے ایسے آدمی یا عورت کو معاف کیا تو اس نے اس سے قتل کے گناہ کو معافی کے ذریعہ دور کر دیا۔

(۱۳۳) مَنْ قَالَ لاَ عَفْوَ لَهَا

جو شخص یوں کہے: عورت کو معاف کرنے کا حق نہیں

(۲۸۱۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : الزَّوْجُ وَالْمَرْأَةُ لاَ عَفْوَ لَهُمَا.

(۲۸۱۱۹) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: خاوند اور بیوی ان دونوں کو معاف کرنے کا حق نہیں ہے۔

(۲۸۱۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَيْسَ لِلزَّوْجِ ، وَلاَ لِلْمَرْأَةِ عَفْوٌ فِي الدَّمِ ، إِنَّمَا الْعَفْوُ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ.

(۲۸۱۲۰) حضرت ابو معشر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: شوہر اور بیوی کو خون میں معاف کرنے کا اختیار نہیں اس لیے کہ معاف کرنے کا اختیار مقتول کے اولیاء کو حاصل ہے۔

(۲۸۱۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لَيْسَ لِلزَّوْجِ ، وَلاَ لِلْمَرْأَةِ عَفْوٌ فِي الدَّمِ ، وَإِنْ عَفَا أَحَدٌ مِنَ الْوَرَثَةِ جَازَ عَفْوُهُ وَصَارَتِ الدِّيَةُ.

(۲۸۱۲۱) حضرت اسماعیل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: شوہر اور بیوی کو خون میں معاف کرنے کا اختیار نہیں اور اگر ورثہ میں سے کوئی معاف کردے تو اس کا معاف کر دینا جائز ہے اور دیت لازم ہوگی۔

(۲۸۱۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ صَاعِدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ؛ فِي رَجُلٍ قُتِلَ وَتَرَكَ ابْنَتَهُ وَأُخْتَهُ وَامْرَأَتَيْهِ، فَعَفَتْ إِحْدَى الْمَرْأَتَيْنِ، قَالَ الشَّعْبِيُّ: لَيْسَ لِلْمَرْأَةِ عَفْوٌ، إِلاَّ امْرَأَةٌ لَهَا رَحِمٌ مَاسَّةٌ، وَسَهْمٌ فِي الْمِيرَاثِ.

(۲۸۱۲۲) حضرت صاعد بن مسلم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ نے ایسے شخص کے بارے میں کہ جس کو قتل کر دیا گیا تھا اور اس نے اپنے پیچھے ایک بیٹی ایک بہن اور دو بیویاں چھوڑیں اور اس کی دونوں بیویوں میں سے ایک نے شوہر کا خون معاف کر دیا۔ اس پر امام شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: عورت کو معاف کرنے کا اختیار نہیں ہے مگر اس عورت کو جو مقتول کی ذی رحم محرم ہو اور اس کا میراث میں حصہ بنتا ہو۔

(۱۲٤) الْمَرْأَةُ تَرِثُ مِنْ دَمِ زَوْجِهَا

بیوی اپنے شوہر کے قتل کے بدلے میں ملنے والی دیت کی وارث ہوگی

(۲۸۱۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ؛ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: الدِّيَةُ لِلْعَاقِلَةِ، وَلاَ تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا، حَتَّى كَتَبَ إِلَيْهِ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ الْكِلاَبِيُّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَّثَ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضَّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا. (ابوداؤد ۲۹۱۹۔ ترمذی ۱۴۱۵)

(۲۸۱۲۳) حضرت سعید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ فرمایا کرتے تھے، دیت خاندان والوں کا حق ہے بیوی کو اپنے خاوند کی دیت میں سے وراثت کا کچھ حصہ بھی نہیں ملے گا یہاں تک کہ حضرت ضحاک بن سفیان کلابی ؒ نے آپ ؓ کو خط لکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کے خاوند کی دیت کا وارث بنایا تھا۔

(۲۸۱۲٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: قَامَ عُمَرُ بِمِنًى، فَسَأَلَ النَّاسَ، فَقَالَ: مَنْ عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنْ مِيرَاثِ الْمَرْأَةِ مِنْ عَقْلِ زَوْجِهَا؟ فَقَامَ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ الْكِلاَبِيُّ، فَقَالَ: ادْخُلْ قُبَّتَكَ حَتَّى أُخْبِرَك، فدخل فَأَتَاهُ، فَقَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُوَرِّثَ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضَّبَابِيِّ مِنْ عَقْلِ زَوْجِهَا. (نسائی ۶۳۶۵)

(۲۸۱۲۴) حضرت سعید بن مسیب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے منیٰ میں کھڑے ہو کر لوگوں سے سوال کیا! کون شخص ہے جس کے پاس اس بارے میں علم ہو کہ کیا عورت اپنے خاوند کی دیت کی وارث بنے گی؟ اس پر حضرت ضحاک بن سفیان کلابی ؓ کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا آپ ؓ اپنے خیمہ میں داخل ہو جائیں یہاں تک کہ میں آپ ؓ کو اس بارے میں خبر دوں آپ ؓ داخل ہو گئے پس حضرت ضحاک ؓ آپ ؓ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے

خط لکھا تھا کہ میں اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کے خاوند کی دیت کا وارث بناؤں۔

(۲۸۱۲۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُقْتَلُ عَمْدًا فَيَعْفُو بَعْضُ الْوَرَثَةِ ، قَالَ : لامْرَأَتِهِ مِيرَاثُهَا مِنَ الدِّيَةِ.

(۲۸۱۲۵) حضرت مغیرہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ویشید نے ایسے آدمی کے بارے میں جس کو قتل کر دیا گیا ہو پھر بعض ورثہ نے اس کا خون معاف کر دیا۔ آپ ویشید نے اس مقتول کی بیوی کے بارے میں ارشاد فرمایا: اس کو دیت میں سے وراثت ملے گی۔

(۲۸۱۲۶) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دَمِ زَوْجِهَا.

(۲۸۱۲۶) حضرت ہشام ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ویشید نے ارشاد فرمایا: بیوی اپنے خاوند کی دیت کی وراث بنے گی۔

(۲۸۱۲۷) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : إِذَا قُبِلَ الْعَقْلُ فِي الْعَمْدِ ، كَانَ مِيرَاثًا تَرِثُهُ الزَّوْجَةُ وَغَيْرُهَا.

(۲۸۱۲۷) حضرت ابن ابی ذئب ویشید فرماتے ہیں کہ امام زہری ویشید نے ارشاد فرمایا: جب قتل عمد کی صورت میں دیت قبول کی گئی تو وہ وراثت شمار ہوگی اور خاوند کی بیوی اور اس کے علاوہ لوگ اس کے وارث بنیں گے۔

(۲۸۱۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ قَالَ : يَرِثُ مِنَ الدِّيَةِ كُلُّ وَارِثٍ ، وَالزَّوْجُ وَالْمَرْأَةُ فِي الْخَطَأِ وَالْعَمْدِ.

(۲۸۱۲۸) حضرت شعبی ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہر وارث کو اور شوہر بیوی کو قتل خطاء اور عمد کی صورت میں دیت میں وراثت ملے گی۔

(۱۲۵) مَنْ قَالَ تُقْسَمُ الدِّيَةُ عَلَى مَنْ يُقْسَمُ لَهُ الْمِيرَاثُ

جو یوں کہے: دیت تقسیم کی جائے گی ان لوگوں پر جن کے لیے میراث تقسیم ہوئی

(۲۸۱۲۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الْعَبْدِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : تُقْسَمُ الدِّيَةُ لِمَنْ أَحْرَزَ الْمِيرَاثَ.

(۲۸۱۲۹) حضرت ابو عمرو عبدی ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: دیت تقسیم کی جائے گا ان لوگوں کے لیے جو وراثت کے حقدار ہوں۔

(۲۸۱۳۰) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الدِّيَةُ لِلْمِيرَاثِ ، وَالْعَقْلُ عَلَى الْعَصَبَةِ. (عبدالرزاق ۱۷۷۶۸)

(۲۸۱۳۰) حضرت ابراہیم ویشید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دیت کے حقدار وارث ہوں گے اور دیت خاندان والوں پر لازم ہوگی۔

(۲۸۱۳۱) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَتَحَدَّثُ :أَنَّ الدِّيَةَ سَبِيلُهَا سَبِيلُ الْمِيرَاثِ.

(۲۸۱۳۱) حضرت ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ بیان فرمایا کرتے تھے دیت کی تقسیم کا طریقہ وہی ہے جو میراث کی تقسیم کا طریقہ ہے۔

(۲۸۱۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ (ح) وَجَهْم ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ :الدِّيَةُ لِلْمِيرَاثِ.

(۲۸۱۳۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: دیت ورثہ کو ملے گی۔

(۲۸۱۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :عَلَى كِتَابِ اللهِ كَسَائِرِ مَالِهِ.

(۲۸۱۳۳) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس کو بھی کتاب اللہ پر پیش کریں گے اس کے تمام مال کی طرح۔

(۲۸۱۳۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَقُولُ وَيَقْضِي :بِأَنَّ الْوُرَّاثَ أَجْمَعِينَ يَرِثُونَ مِنَ الْعَقْلِ مِثْلَ الْمِيرَاثِ.

(۲۸۱۳۴) حضرت ابن طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے تھے اور یوں فیصلہ کرتے تھے کہ تمام کے تمام ورثہ وراثت کے مال کی طرح دیت کے وارث بنیں گے۔

(۲۸۱۳۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :الْعَقْلُ كَهَيْئَةِ الْمِيرَاثِ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قُلْتُ : وَيَرِثُ الإِخْوَةُ مِنَ الأُمِّ فِيهِ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۲۸۱۳۵) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا دیت میراث کے طریقہ سے ہی تقسیم ہوگی؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: جی ہاں! میں نے عرض کیا: کیا ماں شریک بھائی بھی اس میں وارث بنے گا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: جی ہاں۔

(۱۳۶) مَنْ كَانَ يُوَرِّثُ الإِخْوَةَ مِنَ الأُمِّ مِنَ الدِّيَةِ

جو حضرات ماں شریک بھائی کو بھی دیت کا وارث بناتے ہیں

(۲۸۱۳۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :قَدْ ظَلَمَ مَنْ لَمْ يُوَرِّثِ الإِخْوَةَ مِنَ الأُمِّ مِنَ الدِّيَةِ.

(۲۸۱۳۶) حضرت عبداللہ بن محمد بن علی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ماں شریک بھائی کو دیت کا وارث نہ بنایا تحقیق اس نے ظلم کیا۔

(۲۸۱۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُوَرِّثُ الإِخْوَةَ مِنَ

الْأُمِّ مِنَ الدِّيَةِ.

(۲۸۱۳۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ماں شریک بھائیوں کو دیت میں وارث قرار دیتے تھے۔

(۲۸۱۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، وَابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :الإِخْوَةُ مِنَ الأُمِّ يَرِثُونَ مِنَ الدِّيَةِ، وَكُلٌّ وَارِثٌ.

(۲۸۱۳۸) حضرت شیبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ماں شریک بھائی دیت کے وارث بنیں گے اور ہر وارث بھی۔

(۲۸۱۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : كَتَبَ فِي الإِخْوَةِ مِنَ الأُمِّ :يَرِثُونَ مِنَ الدِّيَةِ.

(۲۸۱۳۹) حضرت حمید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ماں شریک بھائیوں کے بارے میں لکھ دیا تھا کہ وہ دیت کے وارث بنیں گے۔

(۲۸۱٤۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :يَرِثُ الإِخْوَةُ مِنَ الأُمِّ ؟ يَعْنِي مِنَ الْعَقْلِ ، قَالَ :نَعَمْ.

(۲۸۱۴۰) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا ماں شریک بھائی وارث بنے گا؟ یعنی دیت کا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: جی ہاں۔

(۲۸۱٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ :سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ :أَيَرِثُ الإِخْوَةُ مِنَ الأُمِّ مِنَ الدِّيَةِ ؟ قَالَ:نَعَمْ.

(۲۸۱۴۱) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ کیا ماں شریک بھائی دیت کا وارث بنے گا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: جی ہاں۔

(۲۸۱٤۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَسَنَ ؟ فَقَالَ :لَهُمْ كِتَابُ اللهِ.

(۲۸۱۴۲) حضرت عاصم احول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے اس بارے میں دریافت کیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ان کے لیے کتاب اللہ فیصلہ ہے۔

(۲۸۱٤۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ :لَقَدْ ظَلَمَ مَنْ لَمْ يُوَرِّثِ الإِخْوَةَ مِنَ الأُمِّ مِنَ الدِّيَةِ.

(۲۸۱۴۳) حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن علی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ماں شریک بھائی کو دیت

کا وارث نہیں بنایا تحقیق اس نے ظلم کیا۔

(۱۲۷) الرَّجُلُ يُقْتَلُ فَيَعْفُو بَعْضُ الْأَوْلِيَاءِ

اس آدمی کا بیان جس کو قتل کر دیا گیا پس اس کے بعض اولیاء نے اس کا خون معاف کر دیا

(۲۸۱٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : رَأَى رَجُلٌ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلاً فَقَتَلَهَا ، فَرُفِعَ إِلَى عُمَرَ فَوَهَبَ بَعْضُ إِخْوَتِهَا نَصِيبَهُ لَهُ ، فَأَمَرَ عُمَرُ سَائِرَهُمْ أَنْ يَأْخُذُوا الدِّيَةَ.

(۲۸۱۴۴) حضرت اعمش ریشیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن وھب ریشیلیہ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو دیکھا تو اس نے اپنی بیوی کو قتل کر دیا۔ اس آدمی کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو اس عورت کے چند بھائیوں نے دیت میں سے اپنا حصہ اس شخص کو ھبہ کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سب کو دیت لینے کا حکم دیا۔

(۲۸۱٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي رَجُلٍ قَتَلَ رَجُلاً مُتَعَمِّدًا ، فَعَفَا بَعْضُ الْأَوْلِيَاءِ ، فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ ، فَقَالَ لِعَبْدِ اللهِ : قُلْ فِيهَا ، فَقَالَ : أَنْتَ أَحَقُّ أَنْ تَقُولَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : إِذَا عَفَا بَعْضُ الْأَوْلِيَاءِ فَلاَ قَوَدَ ، يُحَطُّ عَنْهُ حِصَّةِ الَّذِي عَفَا ، وَلَهُمْ بَقِيَّةُ الدِّيَةِ ، فَقَالَ عُمَرُ : ذَاكَ الرَّأْيُ ، وَوَافَقْتَ مَا فِي نَفْسِي.

(۲۸۱۴۵) حضرت ابو معشر ریشیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریشیلیہ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے کسی شخص کو عمداً قتل کر دیا تو مقتول کے بعض سرپرستوں نے قاتل کو معاف کر دیا پھر یہ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا، آپ اس بارے میں کچھ فرمائیے حضرت عبداللہ نے فرمایا: اے امیر المومنین! ویسے آپ رضی اللہ عنہ کچھ کہنے کے زیادہ حقدار ہیں پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب بعض سرپرستوں نے قاتل کو معاف کر دیا تو قصاص نہیں ہوگا اور مقتول کے ذمہ سے معاف کرنے والوں کا حصہ ختم کر دیا جائے گا۔ اور ان لوگوں کو بقایا دیت ملے گی اور اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ درست رائے ہے: اور تم نے میرے دل میں موجود بات کی موافقت کی۔

(۲۸۱٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِيسَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا عَفَا بَعْضُ الْوَرَثَةِ يُتْبَعُ الْعَفْوُ مِنْ ذَلِكَ.

(۲۸۱۴۶) حضرت عیسیٰ ریشیلیہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی ریشیلیہ نے ارشاد فرمایا: جب بعض ورثہ نے معاف کر دیا تو اس معافی کی اتباع کی جائے گی۔

(۲۸۱٤٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ؛ أَنَّهُ قَالَ : مَنْ عَفَا فَلاَ نَصِيبَ لَهُ.

(۲۸۱۴۷) حضرت قتادہ ریشیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے معاف کر دیا تو اسے کچھ

حصہ نہیں ملے گا۔

(۲۸۱٤۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :إِذَا عَفَا بَعْضُ أَوْلِيَاءِ الدَّمِ فَهِيَ الدِّيَةُ.

(۲۸۱۴۸) حضرت ابن طاؤس ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت طاؤس ؒ نے ارشاد فرمایا: جب بعض سر پرستوں نے خون معاف کردیا تو دیت لازم ہوگی۔

(۲۸۱٤۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :صَاحِبُ الْعَفْوِ أَوْلَى بِالدَّمِ.

(۲۸۱۴۹) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ امام زہری ؒ نے ارشاد فرمایا: معاف کرنے والا خون کا زیادہ حقدار ہے۔

(۱۳۸) الْعَقْلُ ، عَلَى مَنْ يَكُونُ ؟

دیت کس پر لازم ہوگی؟

(۲۸۱۵۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ :أَنْ يَعْقِلُوا مَعَاقِلَهُمْ ، وَأَنْ يَفْدُوا عَانِيَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ ، وَالإِصْلاَحِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ. (احمد ۲۷۱۔ ابویعلی ۲۴۷۹)

(۲۸۱۵۰) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار اور مہاجرین کے درمیان ایک دستاویز لکھی: وہ ان کی زمانہ جاہلیت کی دیت ادا کریں گے اور ان کے قیدیوں کو چھڑائیں گے نیکی اور مسلمانوں کے درمیان اصلاح و درستگی کی نیت سے۔

(۲۸۱۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :جَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْلَ قُرَيْشٍ عَلَى قُرَيْشٍ ، وَعَقْلَ الأَنْصَارِ عَلَى الأَنْصَارِ. (ابن حزم ۲۱۴۰)

(۲۸۱۵۱) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قریش کی دیت قریش پر اور انصار کی دیت انصار پر ڈالی۔

(۲۸۱۵۲) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ الْعَقْلَ عَلَى الْعَصَبَةِ.

(۲۸۱۵۲) حضرت ابراہیم ؒ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دیت کی ادائیگی عصبی رشتہ داروں پر مقرر فرمائی۔

(۲۸۱۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :اخْتَصَمَ عَلِيٌّ ، وَالزُّبَيْرُ فِي وَلاَءِ مَوَالِي صَفِيَّةَ إِلَى عُمَرَ ، فَقَضَى عُمَرُ بِالْمِيرَاثِ لِلزُّبَيْرِ ، وَبِالْعَقْلِ عَلَى عَلِيٍّ.

(۲۸۱۵۳) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ اور حضرت زبیر ؓ حضرت صفیہ ؓ کے آزاد کردہ غلاموں کی ولاء کا معاملہ لے کر حضرت عمر ؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت عمر ؓ نے وراثت کا فیصلہ حضرت زبیر ؓ کے حق میں کیا اور دیت حضرت علی ؓ پر لازم کی۔

(۲۸۱۵٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ: حدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ: كُتِبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي رَجُلٍ قَالَ مَوَالِيهِ : لاَ نَعْقِلُ عَنْهُ ، فَكَتَبَ إِلَى الْقَاضِي: أَنْ أَلْزِمْهُمُ الْعَقْلَ ، فَمَا أَشُكُّ أَنَّهُمْ كَانُوا آخذى مِيرَاثِهِ.

(۲۸۱۵۴) حضرت عبدالعزیز بن عمر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ کو ایک ایسے آدمی کے بارے میں خط لکھا گیا کہ جس کے آقاؤں نے یوں کہا تھا کہ ہم اس کی طرف سے دیت ادا نہیں کریں گے پس آپ ؒ نے قاضی کو خط لکھا کہ وہ ان لوگوں پر دیت لازم کرے اس لیے کہ مجھے یقین ہے کہ وہ اس کی وراثت لینے والے ہیں۔

(۲۸۱۵۵) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ : لَوْ لَمْ يَدَعْ قَرَابَةً إِلاَّ مَوَالِيهِ ، كَانُوا أَحَقَّ النَّاسِ بِمِيرَاثِهِ ، فَاحْمِلْ عَلَيْهِمْ عَقْلَهُ كَمَا يَرِثُونَهُ.

(۲۸۱۵۵) حضرت جعفر بن برقان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ نے خط لکھا: قرابت و رشتہ داری کو نہیں چھوڑا مگر اس کے موالی نے وہ ہی لوگوں میں اس کی وراثت کے زیادہ حقدار ہیں لہٰذا ان ہی پر اس کی دیت کا بوجھ ڈالو جیسا کہ وہ اس کے وارث بنتے ہیں۔

(۲۸۱۵٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الْمِيرَاثُ لِلرَّحِمِ ، وَالْجَرَائِرُ عَلَى مَنْ أَعْتَقَ.

(۲۸۱۵۶) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: وراثت رشتہ داروں کے لیے ہوگی اور جنایت کے ضمان آزاد کرنے والے پر لازم ہوں گے۔

(۲۸۱۵۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي رَجُلٍ أَعْتَقَهُ قَوْمٌ ، وَأَعْتَقَ أَبَاهُ آخَرُونَ ، قَالَ : يَتَوَارَثَانِ بِالأَرْحَامِ ، وَجِنَايَتُهُمَا عَلَى عَاقِلَةِ مَوَالِيهِمَا.

(۲۸۱۵۷) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ایسے شخص کے بارے میں کہ جس کو اس کی قوم نے اور اس کے باپ کو دوسرے لوگوں نے آزاد کیا۔ آپ ؒ نے یوں فرمایا: وہ دونوں رشتہ داری کی وجہ سے ایک دوسرے کے وارث بنیں گے اور ان کی جنایت کا ضمان ان کے آقاؤں کے خاندان پر لازم ہوگا۔

(۲۸۱۵۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : جِنَايَةُ الْمَوْلَى عَلَى عَاقِلَةِ مَوَالِيهِ.

(۲۸۱۵۸) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد ؒ نے ارشاد فرمایا: آزاد کردہ غلام کی جنایت کا ضمان اس کے آقا کے خاندان پر لازم ہوگا۔

(۲۸۱۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً أَتَى عُمَرَ ، فَقَالَ : إِنَّ رَجُلاً أَسْلَمَ عَلَى يَدَيَّ ، فَمَاتَ وَتَرَكَ أَلْفَ دِرْهَمٍ ، فَتَحَرَّجْتُ مِنْهَا وَرَفَعْتُهَا إِلَيْك ، فَقَالَ : أَرَأَيْتَ لَوْ جَنَى جِنَايَةً ، عَلَى مَنْ كَانَتْ تَكُونُ ؟ قَالَ : عَلَيَّ ، قَالَ : فَمِيرَاثُهُ لَكَ.

(۲۸۱۵۹) حضرت خصیف ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی حضرت عمر ؓ کے پاس آ کر کہنے لگا:

ایک آدمی نے میرے ہاتھ پر اسلام قبول کیا پھر اس کی وفات ہوگئی اور اس نے ایک ہزار درہم چھوڑے پس میں اس کی پریشانی سے بچنے کے لیے یہ معاملہ آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کررہا ہوں۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمہاری کیا رائے ہے کہ اگر وہ شخص کوئی جنایت کرتا تو اس کا ضمان کس پر لازم ہوتا؟ اس آدمی نے کہا: مجھ پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی وراثت بھی تمہیں ملے گی۔

(۲۸۱۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : الْعَقْلُ عَلَى مَنْ لَهُ الْمِيرَاثُ.

(۲۸۱۶۰) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: دیت ان لوگوں پر لازم ہوگی جن کو وراثت ملتی ہے۔

(۲۸۱۶۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : أَبَى الْقَوْمُ أَنْ يَعْقِلُوا عَن مَوْلاَهُمْ ؟ قَالَ عَطَاءٌ : إِنْ أَبَى أَهْلُهُ وَالنَّاسُ أَنْ يَعْقِلُوا عَنْهُ ، فَهُوَ مَوْلَى الْمُصَابِ.

(۲۸۱۶۱) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا: اگر لوگ اپنے آزاد کردہ غلام کی دیت ادا کرنے سے انکار کردیں؟ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے جواب دیا: اگر اس غلام کے گھر والے اور لوگ اس کی دیت ادا کرنے سے انکار کردیں تو وہ اس شخص کا آزاد کردہ غلام شمار ہوگا جس کو مصیبت پہنچی تھی۔

(۲۸۱۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ فِيهِ : إِذَا وَالَى الرَّجُلُ رَجُلاً فَلَهُ مِيرَاثُهُ ، وَعَلَى عَاقِلَتِهِ عَقْلُهُ.

(۲۸۱۶۲) امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یوں ارشاد فرمایا: جب آدمی نے کسی آدمی کی مدد کی تو مدد کرنے والا تو اس کی وراثت کا حقدار ہوگا اور اس کے خاندان والوں پر اس کی دیت لازم ہوگی۔

(۲۸۱۶۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي رَجُلٍ تَوَلَّى قَوْمًا ، قَالَ : إِذَا عَقَلَ عَنهُمْ ، فَهُوَ مِنْهُمْ.

(۲۸۱۶۳) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم رحمہ اللہ نے ایسے آدمی کے بارے میں کہ جس نے کسی قوم سے تعلق جوڑ لیا ہو۔ آپ رحمہ اللہ نے یوں ارشاد فرمایا: جب یہ ان لوگوں کی طرف سے دیت بھی ادا کرے تو یہ انہیں میں سے شمار ہوگا۔

(۱۳۹) الطَّبِيبُ ، وَالْمُدَاوِي ، وَالْخَاتِنُ

معالج، دوائی دینے والے اور ختنہ کرنے والے کا بیان

(۲۸۱۶٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : حدَّثَنِي بَعْضُ الَّذِينَ قَدِمُوا عَلَى أَبِي ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيُّمَا طَبِيبٍ تَطَبَّبَ عَلَى قَوْمٍ ، وَلَمْ يُعْرَفْ بِالطِّبِّ قَبْلَ ذَلِكَ ، فَأَعْنَتَ فَهُوَ ضَامِنٌ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ : أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ بِالنَّعْتِ ، وَلَكِنَّهُ قَطْعُ الْعُرُوقِ وَالْبَطُّ. (ابوداؤد ۴۵۷۷۔ مسند ۹۸۳)

(۲۸۱۶۴) حضرت عبد العزیز بن عمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے ان لوگوں نے یہ بات بیان کی جو میرے والد کے پاس تشریف لائے

تھے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہروہ معالج جس نے کسی قوم کا علاج کیا درانحالیکہ کہ وہ اس سے قبل علاج سے بالکل واقف نہ تھا پس اس نے مرض بگاڑ دیا تو وہ شخص ضامن ہوگا۔ عبد العزیز فرماتے ہیں کہ یہ ضمان مرض کی تشخیص ضرنہیں بلکہ رگوں کو کاٹنے اور چیر لگانے پر ہے۔

(۲۸۱۶۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا جَاوَزَ الطَّبِيبُ مَا أُمِرَ بِهِ ، فَهُوَ ضَامِنٌ.

(۲۸۱۶۵) حضرت ہشام ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ویشید نے ارشاد فرمایا: جس بات کا حکم دیا گیا تھا جب معالج نے اس سے تجاوز کیا تو وہ ضامن ہوگا۔

(۲۸۱۶۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، وَعُمَرُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الطَّبِيبِ يَبُطُّ فَيَمُوتُ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ عَقْلٌ.

(۲۸۱۶۶) حضرت ابن جریج ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ویشید نے اس معالج کے بارے میں کہ جس نے پھوڑے میں شگاف ڈالا پس مریض مرگیا، آپ ویشید نے یوں ارشاد فرمایا: اس پر دیت لازم نہیں ہوگی۔

(۲۸۱۶۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ الْجُرَشِيِّ ، عَنْ أَبِي قُرَّةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ضَمَّنَ الْخَاتِنَ.

(۲۸۱۶۷) حضرت ابو قرہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ویشید نے ختنہ کرنے والے کو ضامن بنایا۔

(۲۸۱۶۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يُوسُفَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ؛ أَنَّ امْرَأَةً خَفَضَتْ جَارِيَةً فَأَعْنَتَتْهَا فَمَاتَتْ ، فَضَمَّنَهَا عَلِيٌّ الدِّيَةَ.

(۲۸۱۶۸) حضرت سعید بن یوسف ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن ابی کثیر ویشید نے ارشاد فرمایا: ایک عورت نے کسی بچی کا ختنہ کیا تو اس کو تکلیف میں مبتلا کر دیا جس سے اس کی وفات ہوگئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو دیت کا ضامن بنایا۔

(۲۸۱۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ جَامِعٍ الْمُحَارِبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى الْمُدَاوِي ضَمَانٌ.

(۲۸۱۶۹) حضرت ابو عون ثقفی ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ویشید نے ارشاد فرمایا: دوا کرنے والے پر ضمان لازم نہیں ہوگا۔

(۲۸۱۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يُونُسُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى مُدَاوٍ ضَمَانٌ.

(۲۸۱۷۰) حضرت جابر ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ویشید نے ارشاد فرمایا: دوائی دینے والے پر ضمان لازم نہیں ہوگا۔

(۲۸۱۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يُونُسُ بن أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ : لَيْسَ عَلَى حَجَّامٍ ، وَلاَ بَيْطَارٍ ، وَلاَ مُدَاوٍ ضَمَانٌ.

(۲۸۱۷۱) حضرت یونس بن ابو اسحق ویشید فرماتے ہیں کہ میں نے امام شعبی ویشید کو یوں فرماتے ہوئے سنا: پچھنے لگانے والے پر، جانوروں کا علاج کرنے والے اور دوائی دینے والے پر ضمان لازم نہیں ہوگا۔

(۲۸۱۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي بَيْطَارٍ نَزَعَ ظُفْرَةً مِنْ عَيْنِ فَرَسٍ فَنَفَقَ الْفَرَسُ ، قَالَ :يَضْمَنُ.

(۲۸۱۷۲) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر شعبی رحمہ اللہ نے اس جانور کے معالج کے بارے میں جس نے گھوڑے کی آنکھ سے میسے کو کھینچا جس سے وہ گھوڑا ہلاک ہو گیا: آپ رحمہ اللہ نے یوں ارشاد فرمایا: اس کو ضامن بنایا جائے گا۔

(۲۸۱۷۳) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ ؛ أَنَّ خَتَّانَةً بِالْمَدِينَةِ خَتَنَتْ جَارِيَةً فَمَاتَتْ ، فَقَالَ لَهَا عُمَرُ :أَلاَ أَبْقَيْتِ كَذَا ، وَجَعَلَ دِيَتَهَا عَلَى عَاقِلَتِهَا.

(۲۸۱۷۳) حضرت ابو الملیح فرماتے ہیں کہ مدینہ میں ایک ختنہ کرنے والی عورت نے کسی بچی کا ختنہ کیا پس وہ بچی مر گئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا، تو نے اتنا بھی رحم نہیں کیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے اس بچی کی دیت اس ختنہ کرنے والی عورت کے خاندان پر ڈالی۔

(۲۸۱۷٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ؛ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَخْفِضُ جَوَارٍ فَأَعْنَتَتْ ، فَضَمَّنَهَا عُمَرُ ، وَقَالَ :أَلاَ أَبْقَيْتِ كَذَا.

(۲۸۱۷۴) حضرت ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ایک عورت نے چند بچیوں کا ختنہ کیا پس اس نے ان کو تکلیف و بیماری میں مبتلا کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو ضامن بنایا اور فرمایا کہ تو نے اتنا سا بھی رحم نہیں کیا۔

(۱۳۰) الرَّجُلُ يُقْتَلُ فَيَعْفُو عَنْ دَمِهِ

اس آدمی کا بیان جس کو قتل کر دیا جائے اور وہ اپنا خون معاف کر دے

(۲۸۱۷۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، قَالَ :قُلْتُ لأَبِي :الرَّجُلُ يُقْتَلُ فَيَعْفُو عَنْ دَمِهِ ، قَالَ :جَائِزٌ ، قَالَ : قُلْتُ :خَطَأً ، أَمْ عَمْدًا ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۲۸۱۷۵) حضرت ابن طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے دریافت کیا: آدمی کو قتل کر دیا گیا پس اس نے اپنا خون معاف کر دیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: جائز ہے۔ میں نے دریافت کیا: چاہے قتل خطاء یا عمد ہو؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: جی ہاں۔

(۲۸۱۷٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :إِذَا عَفَا الرَّجُلُ عَنْ قَاتِلِهِ فِي الْعَمْدِ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ ، فَهُوَ جَائِزٌ.

(۲۸۱۷۶) حضرت یونس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: جب آدمی اپنے مرنے سے پہلے ہی اپنے قاتل کو جو جان بوجھ کر اسے قتل کرتا ہے اس کو معاف کر دے تو یہ جائز ہے۔

(۲۸۱۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيَّ دَعَا قَوْمَهُ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ ، فَرَمَاهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ بِسَهْمٍ فَمَاتَ فَعَفَا ، فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجَازَ عَفْوَهُ ، وَقَالَ :هُوَ كَصَاحِبِ يَاسِينَ. (طبرانی ۱۲۱۵۲)

(۲۸۱۷۷) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دعوت دی تو ان میں سے ایک آدمی نے ان کو تیر مارا جس سے ان کی وفات ہوگئی۔ انہوں نے اس کو معاف کر دیا تھا۔ پھر یہ معاملہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی معافی کو نافذ کیا اور فرمایا: یہ سورہ یٰسین میں مذکور شخص کی طرح ہیں۔

(۲۸۱۷۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ :إِنْ وَهَبَ الَّذِي يُقْتَلُ خَطَأً دِيَتَهُ لِمَنْ قَتَلَهُ ، فَإِنَّمَا لَهُ مِنْهَا الثُّلُثُ ، إِنَّمَا هُوَ مَالٌ يُوصِي بِهِ.

(۲۸۱۷۸) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: کہ جس شخص کو غلطی سے قتل کیا گیا اگر اس نے اپنی دیت قاتل کو ھبہ کر دی تو اس کی طرف سے یہ ھبہ قاتل کے لیے تہائی دیت میں ہوگا اس لیے کہ یہ بھی مال ہے جس کی اس نے وصیت کی ہے۔

(۲۸۱۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :مِنَ الثُّلُثِ.

(۲۸۱۷۹) حضرت سماک بن فضل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: تہائی دیت میں ہوگا۔

(۱۳۱) الرَّجُلُ يُقْتَلُ فِي الْحُرُمِ

اس شخص کا بیان جس کو حرمت کے مہینوں میں اور حرم میں قتل کیا گیا

(۲۸۱۸۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ :حدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي زَيْد ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :يُزَادُ فِي دِيَةِ الْمَقْتُولِ فِي أَشْهُرِ الْحُرُمِ أَرْبَعَةُ آلافٍ ، وَالْمَقْتُولُ فِي الْحَرَمِ يُزَادُ فِي دِيَتِهِ أَرْبَعَةُ آلافٍ ، قِيمَةُ دِيَةِ الْحرمِيِّ عِشْرِينَ أَلْفًا.

(۲۸۱۸۰) حضرت نافع بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حرمت کے مہینوں میں قتل کیے گئے شخص کی دیت میں چار ہزار درہم کا اضافہ ہوگا اور حرم کی حدود میں قتل کیے گئے شخص کی دیت میں بھی چار ہزار درہم کا ضافہ ہوگا۔ اور حرم کی حدود میں رہنے والے شخص کی دیت میں بیس ہزار درہم کا اضافہ ہوگا۔

(۲۸۱۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عن عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؛ قَضَى

بِالدِّيَةِ عَلَى أَهْلِ الْقُرَى اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا ، وَقَالَ : إِنَّ الزَّمَانَ يَخْتَلِفُ ، وَأَخَافُ عَلَيْكُمُ الْحُكَّامَ بَعْدِي ، فَلَيْسَ عَلَى أَهْلِ الْقُرَى زِيَادَةٌ فِي تَغْلِيظِ عَقْلٍ ، وَلاَ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ ، وَلاَ الْحُرْمَةِ ، وَعَقْلِ أَهْلِ الْقُرَى فِيهِ تَغْلِيظٌ لاَ زِيَادَةَ فِيهِ.

(۲۸۱۸۱) حضرت عکرمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے بستی والوں پر بارہ ہزار درہم دیت کا فیصلہ کیا۔ اور ارشاد فرمایا: میرے بعد تم پر مقرر ہونے والے حکام کے بارے میں مجھے ڈر ہے۔ پس بستی والوں پر دیت کو مغلظ بنانے میں اضافہ نہیں ہوگا اور نہ ہی حرمت کے مہینوں میں اور نہ ہی حرم کی حدود میں۔ اور بستی والوں کی دیت مغلظہ ہے اس میں اضافہ نہیں ہوگا۔

(۲۸۱۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ قَضَى فِي امْرَأَةٍ قُتِلَتْ فِي الْحَرَمِ بِدِيَةٍ وَثُلُثِ دِيَةٍ.

(۲۸۱۸۲) حضرت ابو نجیح ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان ؓ نے حرم کی حدود میں قتل ہونے والی عورت کے بارے میں ایک مکمل دیت اور مزید تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۸۱۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، وَعَطَاءٍ ، قَالُوا : إِذَا قُتِلَ فِي الْبَلَدِ الْحَرَامِ فَدِيَةٌ وَثُلُثُ دِيَةٍ ، وَإِذَا قُتِلَ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَدِيَةٌ مُغَلَّظَةٌ.

(۲۸۱۸۳) حضرت سعید بن مسیب ؒ حضرت سلیمان بن یسار ؒ اور حضرت عطاء ؒ نے ارشاد فرمایا: جب کسی نے حدود حرم میں قتل کیا تو دیت اور تہائی دیت ہوگی اور حرمت والے مہینوں میں احرام کی حالت میں قتل کیا تو دیت مغلظہ لازم ہوگی یعنی سخت قسم کا خون بہا۔

(۲۸۱۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وَمُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُمْ قَالُوا : فِي الَّذِي يَقْتُلُ فِي الْحرمِ دِيَةٌ وَثُلُثُ دِيَةٍ. وَقَالَ أَحَدُهُمْ ، أُحْسِبُهُ قَالَ : سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ : وَالَّذِي يَقْتُلُ فِي الْحرمِ دِيَةٌ وَثُلُثُ دِيَةٍ.

(۲۸۱۸۴) حضرت عطاء ؒ حضرت سعید بن جبیر ؒ اور حضرت مجاہد ؒ نے اس شخص کے بارے میں جس نے حرمت کے مہینوں میں قتل کر دیا انہوں نے یوں فرمایا: دیت اور تہائی دیت لازم ہوگی اور ان میں سے کسی ایک نے یوں فرمایا: (راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے حضرت سعید بن جبیر ؒ نے فرمایا) جس نے حدود حرم میں قتل کیا تو ایک دیت اور تہائی دیت لازم ہوگی۔

(۲۸۱۸٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ قَالَ : فِي الرَّجُلِ يُقْتَلُ فِي الْحَرَمِ ، أَوْ فِي أَشْهُرِ الْحُرُمِ ، دِيَةٌ وَثُلُثُ دِيَةٍ.

(۲۸۱۸۵) حضرت معمر ؒ فرماتے ہیں کہ امام زہری ؒ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے حدود حرم میں یا حرمت کے

مہینوں میں قتل کیا، دیت اور تہائی دیت لازم ہوگی۔

(۱۳۲) مَنْ قَالَ لاَ يُزَادُ عَلَى دِيَةِ الَّذِي يَقْتُلُ فِي الْحَرَمِ

جو یوں کہے جو شخص حدود حرم یا حرمت کے مہینوں میں قتل کرے اس کی دیت میں اضافہ نہیں ہوگا

(۲۸۱۸۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :دِيَةُ الَّذِي يَقْتُلُ فِي الْحَرَمِ وَغَيْرِ الْحَرَمِ سَوَاءٌ.

(۲۸۱۸۶) حضرت مغیرہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریشید نے ارشاد فرمایا: حدود حرم اور حدود حرم کے علاوہ میں قتل کرنے والے کی دیت برابر ہے۔

(۲۸۱۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :دِيَتُهُمَا سَوَاءٌ.

(۲۸۱۸۷) حضرت جابر ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ریشید نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کی دیت برابر ہے۔

(۲۸۱۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سَعِيد بن أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا قُتِلَ فِي الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَفِي غَيْرِ الْبَلَدِ الْحَرَامِ فَالدِّيَةُ وَاحِدَةٌ.

(۲۸۱۸۸) حضرت سعید بن ابو معشر ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریشید نے ارشاد فرمایا: جو حدود حرم اور غیر حدود حرم میں قتل کرے تو اس کی دیت ایک ہی ہوگی۔

(۲۸۱۸۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لاَ يُزَادُ عَلَى دِيَةٍ وَاحِدَةٍ ، مِثْلَ قَوْلِ إِبْرَاهِيمَ.

(۲۸۱۸۹) حضرت قتادہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ریشید نے ارشاد فرمایا: ایک دیت پر اضافہ نہیں کیا جائے گا حضرت ابراہیم ریشید کے قول کی طرح۔

(۲۸۱۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :تُغَلَّظُ الدِّيَةُ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ ، وَالْحُرْمَةِ ، وَالْمُحْرِمِ ، وَفِي الْجَارِ.

(۲۸۱۹۰) حضرت ابن طاؤس ریشید فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت طاؤس ریشید نے ارشاد فرمایا: سخت خون بہا لیا جائے گا حرمت کے مہینوں میں قتل کرنے والے سے، حدود حرم میں، احرام کی حالت میں اور پڑوسی کے بارے میں۔

(۲۸۱۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :فِي الْجَارِ وَفِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ تَغْلِيظٌ.

(۲۸۱۹۱) حضرت طاؤس ریشید فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پڑوسی کو قتل کرنے میں اور حرمت کے مہینوں میں قتل کرنے میں سخت خون بہا ہے۔

(۲۸۱۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ، وَسُلَيْمَانُ الأَحْوَلُ : أَنَّهُمَا سَمِعَا طَاوُوسًا يَقُولُ : فِي الْحَرَمِ ، وَالشَّهْرِ الْحَرَامِ ، وَالْجَارِ تَغْلِيظٌ.

(۲۸۱۹۲) حضرت عمرو بن دینار ریٹیٹیڈ اور حضرت سلیمان احول ریٹیٹیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس ریٹیٹیڈ نے ارشاد فرمایا: حدودِ حرم میں، حرمت کے مہینوں میں، اور پڑوسی کے قتل کرنے میں سخت خون بہا ہوگا۔

(۲۸۱۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ يُزَادُ الَّذِي يُقْتَلُ فِي الْحَرَمِ عَلَى دِيَةِ الَّذِي يُقْتَلُ فِي الْحِلِّ.

(۲۸۱۹۳) حضرت ہشام ریٹیٹیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ریٹیٹیڈ نے ارشاد فرمایا: حدودِ حرم میں قتل کرنے والے کی دیت میں مقامِ حل میں قتل کرنے والے کی دیت سے اضافہ نہیں کیا جائے گا۔

(۱۳۳) الرَّجُلُ يَخْنُقُ الرَّجُلَ

اس آدمی کا بیان جو گلا گھونٹ کر آدمی کو قتل کر دے

(۲۸۱۹٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ ؛ أَنَّ رَجُلاً خَنَقَ صَبِيًّا عَلَى أَوْضَاحٍ لَهُ ، قَالَ : فَكُتِبَ فِيهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَكَتَبَ أَنْ يُقْتَلَ.

(۲۸۱۹۴) حضرت سماک بن فضل ریٹیٹیڈ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی بچہ کا اس کی پازیب سے گلا گھونٹ کر اسے مار دیا راوی کہتے ہیں: اس بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز ریٹیٹیڈ کو خط لکھا گیا تو آپ ریٹیٹیڈ نے جواب لکھا: اس شخص کو قتل کر دیا جائے۔

(۲۸۱۹٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا خَنَقَهُ حَتَّى يَقْتُلَهُ قُتِلَ بِهِ.

(۲۸۱۹۵) حضرت ہاشم ریٹیٹیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریٹیٹیڈ نے ارشاد فرمایا: جب کسی کو گلا گھونٹ کر قتل کر دیا تو قاتل کو بھی قصاصاً قتل کیا جائے گا۔

(۲۸۱۹٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : إِذَا خَنَقَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلَمْ يَرْفَعْ عَنْهُ حَتَّى يَقْتُلَهُ فَهُوَ قَوَدٌ ، وَإِذَا رَفَعَ عَنْهُ ثُمَّ مَاتَ فَدِيَةٌ مُغَلَّظَةٌ.

(۲۸۱۹۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر شعبی ریٹیٹیڈ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے دوسرے آدمی کا گلا گھونٹا اور اس کو نہیں چھوڑا یہاں تک کہ اسے قتل کر دیا تو اس صورت میں قصاص ہوگا۔ اگر اس نے اسے چھوڑ دیا اس کے بعد وہ مرا تو اس پر دیت مغلظہ ہے۔

(۲۸۱۹۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّ رَجُلاً خَنَقَ رَجُلاً فَقَتَلَهُ ، فَجُعِلَتْ عَلَيْهِ الدِّيَةُ مُغَلَّظَةً.

(۲۸۱۹۷) حضرت اشعث فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے جس نے کسی آدمی کو گلا گھونٹ کر مار دیا تو حضرت حکم ریٹیٹیڈ نے فرمایا اس پر

سخت خون بہا لازم کیا جائے گا۔

(۲۸۱۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ ، وَأَبُو دَاوُد الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : هُوَ خَطَأٌ.

(۲۸۱۹۸) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد ؒ نے ارشاد فرمایا: یہ قتل خطا ہے۔

(۱۳۴) الرَّجُلُ يَضْرِبُ الرَّجُلَ ، فَلاَ يَزَالُ مَرِيضًا حَتَّى يَمُوتَ

اس آدمی کا بیان جس نے آدمی کو ضرب لگائی پس وہ شخص مسلسل مریض رہ کر وفات پا گیا

(۲۸۱۹۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَضْرِبُ الرَّجُلَ ، قَالَ : إِذَا شَهِدَتِ الشُّهُودُ أَنَّهُ ضَرَبَهُ فَلَمْ يَزَلْ مَرِيضًا مِنْ ضَرْبِهِ حَتَّى مَاتَ أَلْزَمْتُهُ الدِّيَةَ ، فَإِنْ كَانَ عَامِدًا فَالْقَوَدُ ، وَإِنْ كَانَ خَطَأً فَالدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ.

(۲۸۱۹۹) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حارث ؒ نے اس آدمی کے بارے میں جس نے کسی آدمی کو مارا۔ آپ ؒ نے فرمایا: جب گواہ گواہی دے دیں اس بات کی کہ اس شخص نے اسے مارا اور اس کی مار کی وجہ سے وہ مسلسل بیمار رہا پھر اس کی موت ہوگئی فرمایا: میں اس پر دیت لازم کروں گا پس اگر تو اس نے جان بوجھ کر مارا تھا تو قصاص ہوگا اور اگر غلطی ہوا تو اس صورت میں خاندان والوں پر دیت لازم ہوگی۔

(۲۸۲۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَضْرِبُ الرَّجُلَ ، فَلاَ يَزَالُ مُضْنًى عَلَى فِرَاشِهِ حَتَّى يَمُوتَ ، قَالَ : فِيهِ الْقَوَدُ.

(۲۸۲۰۰) حضرت ہشام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے جب دوسرے آدمی کو مارا پس وہ مسلسل بستر پر بیمار پڑا رہا یہاں تک کہ اس کی وفات ہوگئی تو اس میں قصاص لازم ہوگا۔

(۲۸۲۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ ، قَالَ : شَهِدَ رَجُلاَنِ عِنْدَ شُرَيْحٍ عَلَى رَجُلٍ ، فَقَالاَ : نَشْهَدُ أَنَّ هَذَا صَرَعَ هَذَا ، فَلَمْ يَزَلْ يَعْصِرُهُ بِمِرْفَقِهِ حَتَّى مَاتَ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ : تَشْهَدَانِ أَنَّهُ قَتَلَهُ ؟ فَقَالاَ : نَشْهَدُ أَنَّهُ صَرَعَهُ ، فَلَمْ يَزَلْ يَعْصِرُهُ بِمِرْفَقِهِ حَتَّى مَاتَ ، فَقَالَ : تَشْهَدَانِ أَنَّهُ قَتَلَهُ ؟.

(عبدالرزاق ۱۸۳۰۰۔ بیہقی ۱۳۴)

(۲۸۲۰۱) حضرت تمیم بن سلمہ فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں نے حضرت شریح ؒ کے سامنے ایک آدمی کے خلاف گواہی دی پس ان دونوں نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ اس شخص نے اس کو پچھاڑا پس مسلسل اسے اپنی کہنی سے اسے دباتا رہا یہاں تک کہ وہ شخص مر گیا حضرت شریح ؒ نے پوچھا: کیا تم دونوں اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اس نے اسے قتل کیا ہے؟ ان دونوں نے جواب دیا ہم دونوں گواہی دیتے ہیں کہ اس شخص نے اسے پچھاڑا اور مسلسل اپنی کہنی سے اسے دباتا رہا یہاں تک کہ وہ مر گیا آپ ؒ نے پوچھا:

کیا تم دونوں اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اس نے اسے قتل کیا ہے؟

(۲۸۲۰۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَوْطَأَ فِي زَمَانِهِ رَجُلٌ مِنْ جُهَيْنَةَ رَجُلاً مِنْ بَنِي غِفَارٍ ، أَوْ رَجُلٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ رَجُلاً مِنْ جُهَيْنَةَ ، فَادَّعَى أَهْلُهُ أَنَّهُ مَاتَ مِنْ ذَلِكَ . فَأَحْلَفَهُمْ عُمَرُ خَمْسِينَ رَجُلاً مِنْهُمْ مِنَ الْمُدَّعِينَ فَأَبَوْا أَنْ يَحْلِفُوا ، وَأَبَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِمْ أَنْ يَحْلِفُوا ، فَقَضَى عُمَرُ فِيهَا بِشَطْرِ الدِّيَةِ. (عبدالرزاق ۱۸۲۹۷۔ مالك ۳)

(۲۸۲۰۲) حضرت ابن شہاب ویلیٹیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب وٹاٹنو کے زمانے میں قبیلہ جھینہ کے ایک آدمی نے قبیلہ بنو غفار کے ایک شخص کو روندڈالا یا راوی نے یوں فرمایا: کہ قبیلہ بنو غفار کے ایک شخص نے قبیلہ جہینہ کے آدمی کو روندڈالا تو اس آدمی کے گھر والوں نے یہ دعویٰ کر دیا کہ اس وجہ سے مرا ہے تو حضرت عمر وٹاٹنو نے مدعیوں کے پچاس آدمیوں کو قسم اٹھانے کے لیے کہا۔ ان لوگوں نے قسم اٹھانے سے انکار کر دیا اور جن لوگوں کے خلاف دعویٰ کیا گیا تھا ان لوگوں نے بھی قسم اٹھانے سے انکار کر دیا تو حضرت عمر وٹاٹنو نے اس بارے میں نصف دیت کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۸۲۰۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ ؛ أَنَّ أَمَةً عَضَّتْ إِصْبَعًا لِمَوْلَى لِبَنِي زَيْدٍ ، فَطُبِرَ فِيهَا فَمَاتَ ، فَاعْتَرَفَتِ الْجَارِيَةُ بِعَضَّتِهَا إِيَّاهُ ، فَقَضَى فِيهَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِأَنْ يُحَلَّفَ بَنُو زَيْدٍ خَمْسِينَ يَمِينًا ، تُرَدَّدُ عَلَيْهِمُ الأَيْمَانُ ، لَمَاتَ مِنْ عَضَّتِهَا ، ثُمَّ الأَمَةُ لَهُمْ ، وَإِلاَّ فَلاَ حَقَّ لَهُمْ ، فَأَبَوْا أَنْ يَحْلِفُوا.

(۲۸۲۰۳) حضرت حسن بن مسلم ویلیٹیڈ فرماتے ہیں کہ ایک باندی نے بنوزید کے آزاد کردہ غلام کی انگلی کو کاٹا جس سے وہ ورم آلود ہوگئی پھر اس شخص کی وفات ہوگئی اور باندی نے بھی اس کی انگلی کے کاٹنے کا اعتراف کیا اس بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز ویلیٹیڈ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ بنوزید والے پچاس قسمیں اٹھائیں گے اس طور پر کہ ان پر قسم کو لوٹایا جائے گا وہ شخص ان باندی کے کاٹنے کی وجہ سے مرا ہے پھر باندی ان کو مل جائے گی ورنہ ان کو کوئی حق نہیں ملے گا پس ان لوگوں نے قسم اٹھانے سے انکار کر دیا۔

(۱۳۵) الرَّجُلُ يَصْدِمُ الرَّجُلَ

اس آدمی کا بیان جس نے دوسرے آدمی کو دھکا دیا

(۲۸۲۰۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً لَقِيَ رَجُلاً بِكُرْسِيٍّ فَصَدَمَهُ فَقَتَلَهُ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ : ضَمِنَ الصَّادِمُ لِلْمَصْدُومِ.

(۲۸۲۰۴) حضرت ابوعون ویلیٹیڈ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی کو کرسی ماری اور دھکا دیا پس وہ آدمی مر گیا اس پر حضرت شریح ویلیٹیڈ نے فرمایا: دھکا دینے والا دوسرے آدمی کے لیے ضامن ہوگا۔

(۲۸۲۰۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ فِي فَارِسَيْنِ اصْطَدَمَا فَمَاتَ أَحَدُهُمَا ، فَضَمِنَ الْحَيُّ الْمَيِّتَ.

(۲۸۲۰۵) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ دو شہسوار آپس میں ٹکرا گئے اور ان میں ایک مر گیا تو حضرت علی ؓ نے زندہ کو مردہ کا ضامن بنایا۔

(۲۸۲۰۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ سَفِينَتَيْنِ اصْطَدَمَتَا ، فَغَرِقَتْ إِحْدَاهُمَا ؟ فَقَالَ : لَيْسَ عَلَى الآخَرِينَ ضَمَان ، وَلَكِنْ أَيُّمَا رَجُلٍ أَوْثَقَ سَفِينَةً عَلَى طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ فَأَصَابَتْ ، فَهُوَ ضَامِنٌ.

(۲۸۲۰۶) حضرت اسماعیل بن سالم ؒ فرماتے ہیں کہ امام شعبی ؒ سے دریافت کیا گیا دو ایسی کشتیوں کے بارے میں جو آپس میں ٹکرا گئی تھیں پس ان دونوں میں سے ایک غرق ہوگئی؟ آپ ؒ نے جواب دیا: دوسری کشتی والوں پر کوئی ضمان نہیں لیکن ہر وہ شخص جس نے مسلمان کے طریقہ پر مضبوط کشتی بنائی پھر بھی وہ ڈوب گئی تو وہ شخص ضامن ہوگا۔

(۲۸۲۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ فِي الْفَارِسَيْنِ يَصْطَدِمَانِ ، قَالَ : يَضْمَنُ الْحَيُّ دِيَةَ الْمَيِّتِ.

(۲۸۲۰۷) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے دو شہسواروں کے بارے میں جو آپس میں ٹکرا گئے تھے آپ ؓ نے یوں ارشاد فرمایا: زندہ مردہ کی دیت کا ضامن ہوگا۔

(۲۸۲۰۸) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ كَعْبِ بْنِ سُورٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً كَانَ عَلَى حِمَارٍ ، فَاسْتَقْبَلَهُ رَجُلٌ عَلَى بَعِيرٍ فِي زُقَاقٍ ، فَنَفَرَ الْحِمَارُ ، فَصُرِعَ الرَّجُلُ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ ، فَلَمْ يُضَمِّنْ كَعْبُ بْنُ سُورٍ صَاحِبَ الْبَعِيرِ شَيْئًا.

(۲۸۲۰۸) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی گدھے پر سوار تھا کہ اس کے سامنے سے گلی میں اونٹ پر سوار ایک شخص آیا پس گدھا خوف زدہ ہوگیا اور آدمی کو نیچے گرا دیا جس سے وہ آدمی زخمی ہوگیا تو حضرت کعب بن سور ؒ نے اونٹ پر سوار کو کسی چیز کا بھی ضامن نہیں بنایا۔

(۲۸۲۰۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ السَّائِبِ السَّهْمِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ قَضَى أَنَّ كُلَّ مُقْتَتِلَيْنِ اقْتَتَلاَ ضَمِنَا مَا بَيْنَهُمَا.

(۲۸۲۰۹) حضرت سعید بن مسیب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان ؓ نے فیصلہ فرمایا کہ دو آپس میں لڑنے والے ایک دوسرے کے نقصان کے ضامن ہوں گے۔

(۱۳۶) الْحَائِطُ مَائِلٌ يُشْهَدُ عَلَى صَاحِبِهِ

اس جھکی ہوئی دیوار کا بیان کہ جس کے مالک کے خلاف اس کے جھکے ہونے کی گواہی دی گئی ہو

(۲۸۲۱۰) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا أُشْهِدَ عَلَى صَاحِبِ الْحَائِطِ الْمَائِلِ فَوَقَعَ فَأَصَابَ ، فَهُوَ ضَامِنٌ.

(۲۸۲۱۰) حضرت اشعث ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ویشید نے ارشاد فرمایا: جب جھکی ہوئی دیوار کے مالک کے خلاف گواہی دی گئی پھر وہ دیوار کسی پر گر پڑی اور وہ شخص مر گیا تو وہ مالک ضامن ہوگا۔

(۲۸۲۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : إِذَا كَانَ حَائِطُ الرَّجُلِ مَائِلاً فَأُشْهِدَ عَلَيْهِ ، ضَمِنَ.

(۲۸۲۱۱) حضرت عامر ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ویشید نے ارشاد فرمایا: جب آدمی کی دیوار جھکی ہوئی ہو اور اس کے بارے میں اس کے خلاف گواہی دے دی گئی تو وہ شخص ضامن ہوگا۔

(۲۸۲۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۸۲۱۲) حضرت مغیرہ ویشید سے حضرت ابراہیم ویشید کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۲۸۲۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ الْخَفَّافُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْحَائِطِ الْمَائِلِ إِذَا شَهِدُوا عَلَى صَاحِبِهِ فَقَتَلَ إِنْسَانًا ، فَهُوَ ضَامِنٌ.

(۲۸۲۱۳) حضرت سعید ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ ویشید جھکی ہوئی دیوار کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ جب لوگ اس کے مالک کے خلاف گواہی دے دیں پھر اس سے کوئی انسان مر گیا تو وہ شخص ضامن ہوگا۔

(۱۳۷) الرَّجُلُ يَقَعُ عَلَى الرَّجُلِ ، أَوْ يَثِبُ عَلَيْهِ

اس آدمی کا بیان جو کسی پر گر پڑے یا اس پر چھلانگ مار دے

(۲۸۲۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّ غُلاَمًا وَثَبَ عَلَى آخَرَ ، فَتَنَحَّى الأَسْفَلُ وَانْكَسَرَتْ ثَنِيَّةُ الأَعْلَى ، فَضَمَّنَ الأَعْلَى ، وَلَمْ يُضَمِّنِ الأَسْفَلَ.

(۲۸۲۱۴) حضرت ابوعون ویشید فرماتے ہیں کہ ایک بچہ نے دوسرے پر چھلانگ ماری نیچے والا وہاں سے ہٹ گیا اور اوپر والے کا دانت ٹوٹ گیا تو حضرت شریح نے اوپر والے کو ضامن قرار دیا نہ کہ نیچے والے کو۔

(۲۸۲۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : لَوْ صَرَعَ رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ فَمَاتَ

أَحَدُهُمَا ضمن الْبَاقِي ، قَالَ :قُلْتُ :لِمَ ؟ قَالَ :لأَنَّهُ لاَ يُطَلُّ دَمُ مُسْلِمٍ.

(۲۸۲۱۵) حضرت عمران بن حدیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابومجلز رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اگر ایک آدمی کسی پر گر گیا پھران دونوں میں سے ایک کی موت واقع ہوگئی تو بچنے والا ضمان دے گا راوی کہتے ہیں میں نے پوچھا: کیوں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس لیے کہ مسلمان کا خون رائیگاں قرار نہیں دیا جائے گا۔

(۲۸۲۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ غُلاَمَيْنِ كَانَا يَلْعَبَانِ التَّحِيَةَ ، فَصَرَعَ أَحَدُهُمَا الآخَرَ ، فَشُجَّ أَحَدُهُمَا وَانْكَسَرَتْ ثَنِيَّةُ الآخَرِ ، فَضَمَّنَ الأَعْلَى الأَسْفَلَ ، وَلَمْ يُضَمِّنِ الأَسْفَلَ الأَعْلَى.

(۲۸۲۱۶) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دو بچے کھیل رہے تھے کہ ایک نے دوسرے کو پچھاڑا جس سے ایک کے سر میں چوٹ لگ گئی اور دوسرے کا دانت ٹوٹ گیا۔ حضرت ابراہیم نے اوپر گرنے والے کو نیچے والے کا ضامن بنایا اور نیچے والے کو اوپر والے کا ضامن بنایا۔

(۲۸۲۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ فِي رَجُلٍ وَقَعَ عَلَى رَجُلٍ مِنْ فَوْقِ بَيْتٍ ، فَمَاتَ الأَعْلَى ، قَالَ شُرَيْحٌ :أُضَمِّنُ الأَرْضَ.

(۲۸۲۱۷) حضرت ابوحصین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی گھر کے اوپر سے کسی آدمی پر گرا تو اوپر سے گرنے والا مر گیا اس پر حضرت شریح رحمہ اللہ نے فرمایا کیا میں زمین کو ضامن بناؤں؟

(۲۸۲۱۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :إِنْ مَاتَ الأَسْفَلُ ضَمِنَ الأَعْلَى.

(۲۸۲۱۸) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اگر نیچے والا مر جائے تو اوپر سے گرنے والے کو ضامن بنایا جائے گا۔

(۲۸۲۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ : كَانَ غُلاَمَانِ يَلْعَبَانِ ، فَوَثَبَ أَحَدُهُمَا عَلَى ظَهْرِ صَاحِبِهِ ، فَانْكَسَرَتْ ثَنِيَّةُ الأَعْلَى ، وَشُجَّ الأَسْفَلُ ، فَضَمَّنَ بَعْضَهُمْ بَعْضًا.

(۲۸۲۱۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: دو بچے کھیل رہے تھے ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی کے کمر پر چھلانگ ماری تو اوپر والے کے دانت ٹوٹ گئے اور نیچے والے کے سر پر چوٹ آئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان میں سے بعض کو بعض کا ضامن بنایا۔

(۲۸۲۲۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي رَجُلٍ وَقَعَ عَلَى رَجُلٍ مِن فَوْقِ بَيْتٍ ، فَمَاتَ أَحَدُهُمَا ، قَالَ: يَضْمَنُ الْحَيُّ مِنْهُمَا.

(۲۸۲۲۰) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم ؒ نے ایسے شخص کے بارے میں جو گھر کی چھت سے کسی پر گرا تو ان میں سے ایک مرگیا۔ آپ ؒ نے یوں فرمایا: ان دونوں میں سے زندہ کو ضامن بنایا جائے گا۔

(۲۸۲۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي رَجُلٍ وَثَبَ عَلَى رَجُلٍ ، فَانْكَسَرَتْ ثَنِيَّةُ الْوَاثِبِ وَشُجَّ الْمَوْثُوبُ عَلَيْهِ ، فَأَبْطَلَ ثَنِيَّةَ الْوَاثِبِ ، وَضَمَّنَهُ شَجَّةَ الْمَوْثُوبِ عَلَيْهِ.

(۲۸۲۲۱) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی پر چھلانگ ماری تو چھلانگ مارنے والے کے سامنے کے دانت ٹوٹ گئے اور جس پر چھلانگ ماری تھی اس کے سر پر چوٹ آئی تو حضرت ابراہیم ؒ نے چھلانگ مارنے والے کے دانتوں کو باطل قرار دیا اور جس پر چھلانگ ماری گئی تھی اس کے زخم کا ضامن بنایا۔

(۱۳۸) الرَّجُلُ يَعَضُّ الرَّجُلَ ، فَيَنْتَزِعُ يَدَهُ

اس آدمی کا بیان جس نے کسی آدمی کے ہاتھ کو کاٹا اور اس نے اپنے ہاتھ کو کھینچ لیا

(۲۸۲۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ لِي أَجِيرٌ ، فَقَاتَلَ إِنْسَانًا ، فَعَضَّ أَحَدُهُمَا يَدَ الآخَرِ ، قَالَ عَطَاءٌ : لَقَدْ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ أَيُّهُمَا عَضَّ الآخَرَ ، فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوضُ يَدَهُ مِنْ فِي الْعَاضِّ ، فَانْتَزَعَ إِحْدَى ثَنِيَّتِهِ ، فَأَتَيَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ. (بخاری ۶۸۹۳۔ مسلم ۱۳۰۱)

(۲۸۲۲۲) حضرت صفوان بن یعلی بن امیہ ؒ فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت یعلی بن امیہ ؓ نے ارشاد فرمایا: میرا ایک ملازم تھا جس نے کسی سے لڑائی کی، پس ان دونوں میں سے ایک نے دوسرے کے ہاتھ کو دانتوں سے پکڑ لیا۔

حضرت عطاء ؒ نے یوں فرمایا: کہ حضرت صفوان نے مجھے خبر دی کہ ان دونوں میں سے ایک نے دوسرے کے ہاتھ کو دانتوں سے پکڑ لیا تو اس شخص نے اپنا ہاتھ کاٹنے والے کے منہ سے کھینچا تو اس کا ایک دانت ٹوٹ گیا پھر وہ دونوں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے تو آپ ﷺ نے اس کے دانت کو باطل قرار دے دیا۔

(۲۸۲۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ : فَأَطَلَّهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (بخاری ۶۸۹۲۔ طبرانی ۵۳۳)

(۲۸۲۲۳) حضرت عمران بن حصین ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس دانت کو رائیگاں قرار دیا۔

(۲۸۲۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً عَضَّ يَدَ آخَرَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهُ ، فَأَهْدَرَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۸۲۲۴) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کے زمانے میں کسی کا ہاتھ کاٹا تو اس شخص نے اس کے

دانت اکھیڑ دیے پس رسول اللہ ﷺ نے اس کے دانت کورائیگاں قرار دیا۔

(۲۸۲۲۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ قَالَ : نُبِّئْتُ أَنَّ رَجُلاً عَضَّ يَدَ رَجُلٍ ، فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ فَأَسْقَطَ ثَنِيَّةً ، أَوْ ثَنِيَّتَيْنِ مِنْ فِيهِ ، فَأَتَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَقِيدُ ، فَقَالَ لَهُ : أَفَيَدَعُ يَدَهُ فِي فِيكَ تَأْكُلُهَا ؟ إِنْ شِئْتَ دَفَعْتَ يَدَكَ إِلَيْهِ يَعَضُّهَا ، ثُمَّ انْتَزِعْهَا. (مسلم ۱۳۰۱۔ احمد ۴۳۵)

(۲۸۲۲۵) حضرت ایوب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ مجھے خبر دی گئی ہے ایک آدمی نے کسی کے ہاتھ کو دانتوں میں چبایا تو اس شخص نے اپنا ہاتھ اس کے منہ سے کھینچ لیا اور اس کے منہ سے ایک یا دو دانت گرا دیے پھر یہ آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں قصاص طلب کرنے کے لیے آیا اس پر آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: کیا وہ اپنا ہاتھ تمہارے منہ میں چھوڑ دیتا تاکہ تم اسے کھا جاتے؟ اگر تم چاہو تو اپنا ہاتھ اس کی طرف پھیلاؤ وہ اسے اپنے دانت میں چبائے گا تم اسے کھینچ لینا۔

(۲۸۲۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ جَدِّهِ ؛ أَنَّ إِنْسَانًا أَتَى أَبَا بَكْرٍ ، وَعَضَّهُ إِنْسَانٌ فَنَزَعَ يَدَهُ مِنْهُ فَنَدَرَتْ ثَنِيَّتُهُ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : بَعِدتْ ثَنِيَّتُهُ.

(۲۸۲۲۶) حضرت ابن ابی ملیکہ ؒ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابوبکر ؓ کے پاس آیا اس حال میں کہ کسی نے اس کو کاٹا تھا پس اس نے اپنا ہاتھ اس کے منہ سے کھینچ لیا تو اس کے سامنے کے دانت گر گئے اس پر حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا: اس کے دانت ہلاک ہو گئے۔

(۲۸۲۲۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ، وَعُمَرَ أَبْطَلاَهَا.

(۲۸۲۲۷) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر ؓ اور حضرت عمر ؓ نے اس کے دانتوں کے گرنے کو رائیگاں و باطل قرار دیا۔

(۲۸۲۲۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ فِي رَجُلٍ عَضَّ رَجُلاً فَنَزَعَ يَدَهُ، فَانْتَزَعَتْ ثَنِيَّتُهُ ، فَأَبْطَلَهَا شُرَيْحٌ.

(۲۸۲۲۸) حضرت محمد بن عبید اللہ ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے جس نے کسی کا ہاتھ دانت میں چبایا تو اس شخص نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا جس سے اس کے سامنے کے دانت ٹوٹ گئے حضرت شریح ؒ نے اس کے دانتوں کو رائیگاں قرار دیا۔

(۱۳۹) الرَّجُلُ يَضْرِبُ الرَّجُلَ حَتَّى يُحْدِثَ

اس آدمی کا بیان جس نے آدمی کو مارا یہاں تک کہ اس کو حدث لاحق ہو گیا

(۲۸۲۲۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ؛ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنَ الأَعْرَابِ اخْتَصَمَا بِالْمَدِينَةِ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ : ضَرَبْتُهُ وَاللَّهِ حَتَّى سَلَحَ ، فَقَالَ : اشْهَدُوا ، فَقَدْ وَاللَّهِ صَدَقَ

، فَأَرْسَلَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَسْأَلُهُ عَنْ رَجُلٍ ضَرَبَ رَجُلاً حَتَّى سَلَحَ ، هَلْ فِي ذَلِكَ أَمْرٌ مَضَى ، أَوْ سُنَّةٌ ؟ قَالَ سَعِيدٌ :قَضَى فِيهَا عُثْمَانُ بِثُلُثِ الدِّيَةِ.

(۲۸۲۲۹) حضرت یحییٰ بن سعید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ کے زمانہ میں دو دیہاتی آدمیوں کا مدینہ میں جھگڑا ہو گیا تو ان میں سے ایک اپنے ساتھی کو کہنے لگا: اللہ کی قسم میں نے اسے مارا یہاں تک کہ اس کا پاخانہ نکل گیا۔ اس نے کہا گواہ ہو جاؤ کہ اللہ کی قسم اس نے سچ کہا پھر حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ نے حضرت سعید بن مسیب ؒ کے پاس قاصد بھیج کر سوال کیا کہ اگر ایک آدمی نے کسی کو مارا یہاں تک کہ اس کا پاخانہ نکل گیا کیا اس کے بارے میں کوئی حکم گزرا ہے یا کوئی سنت طریقہ موجود ہے؟ حضرت سعید ؒ نے فرمایا: اس صورت میں حضرت عثمان ؓ نے تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا۔

(۱۴۰) الرَّجُلُ يَشُجُّ الرَّجُلَ ، فَيُقْتَصُّ لَهُ ، فَيَمُوتُ

اس آدمی کا بیان جس نے آدمی کا سر زخمی کر دیا پھر اس سے قصاص لیا گیا تو اس کی موت واقع ہوگئی

(۲۸۲۳۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ؛ فِي الرَّجُلِ إِذَا أَصَابَ بِجِرَاحَةٍ فَاقْتُصَّ مِنْهُ فَمَاتَ ، قَالَ :يُدْفَعُ مِنْ دِيَةِ الْمَيِّتِ جِرَاحَةَ الأَوَّلِ. قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ ذَكْوَانَ :لَيْسَ لَهُ مِنْ دِيَةِ الْمَيِّتِ شَيْءٌ.

(۲۸۲۳۰) حضرت شیبانی ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے جب کسی کو زخم لگایا تو اس کے بدلہ میں اس سے قصاص لیا گیا جس سے اس کی موت واقع ہوگئی اس بارے میں حضرت شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: میت کی دیت میں سے پہلے زخم کا تاوان ادا کیا جائے گا حضرت عبد اللہ بن ذکوان ؒ نے فرمایا: میت کی دیت میں سے اس کو کچھ نہیں ملے گا۔

(۲۸۲۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يُرْفَعُ عَنْهُ بِقَدْرِ الْجِرَاحَةِ.

(۲۸۲۳۱) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: اس سے زخم کے بقدر دیت کی تخفیف کر دی جائے گی۔

(۲۸۲۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :يُرْفَعُ عَنْهُ بِقَدْرِ الْجِرَاحَةِ ، وَيَكُونُ ضَامِنًا لِبَقِيَّةِ الدِّيَةِ.

(۲۸۲۳۲) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: اس سے زخم کے بقدر دیت کی تخفیف کر دی جائے گی اور وہ باقی دیت کا ضامن ہوگا۔

(۲۸۲۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :إِذَا مَاتَ الَّذِي يُقْتَصُّ مِنْهُ ،فَالْمُقْتَصُّ ضَامِنٌ لِلدِّيَةِ.

(۲۸۲۳۳) حضرت معمر ؒ فرماتے ہیں کہ امام زہری ؒ نے ارشاد فرمایا: جس شخص سے قصاص لیا جا رہا تھا اس کی وفات ہوگئی تو اس صورت میں قصاص لینے والا دیت کا ضامن ہوگا۔

(۲۸۲۳۴) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ؛ فِي الْمُقْتَصِّ مِنْهُ : أَيُّهُمَا مَاتَ وُدِيَ.

(۲۸۲۳۴) حضرت ابراہیم ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ ویشید نے اس شخص کے بارے میں جس سے قصاص لیا جار ہا تھا یوں فرمایا: ان دونوں میں سے جو بھی مر گیا تو اس کو خون بہا ادا کیا جائے گا۔

(۲۸۲۳۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : اسْتَأْذَنْتُ زِيَادَ بْنَ جُبَيْرٍ فِي الْحَجِّ ، فَسَأَلَنِي عَنْ رَجُلٍ شَجَّ رَجُلاً فَاقْتَصَّ لَهُ مِنْهُ ، فَمَاتَ الْمُقْتَصُّ مِنْهُ ؟ فَقُلْتُ : عَلَيْهِ الدِّيَةُ ، وَيُرْفَعُ عَنْهُ بِقَدْرِ الشَّجَّةِ ، ثُمَّ هِبْتُ ذَلِكَ فَجَاءَ إِبْرَاهِيمُ فَسَأَلْتُهُ ؟ فَقَالَ : عَلَيْهِ الدِّيَةُ.

(۲۸۲۳۵) حضرت حکم ویشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر ویشید سے حج کے بارے میں اجازت دریافت کی تو آپ ویشید نے مجھ سے دریافت کیا ایسے آدمی کے بارے میں جس نے کسی کا سر زخمی کر دیا پھر اس سے اس شخص کے لیے قصاص لیا جا رہا تھا کہ اس کی وفات ہوگئی؟ آپ ویشید کہتے ہیں: میں نے عرض کی: قصاص لینے والے پر دیت لازم ہوگی اور اس سے زخم کے بقدر دیت کی تخفیف کر دی جائے گی اور پھر میں کسی کام کے لیے اٹھ گیا اور حضرت ابراہیم ویشید تشریف لائے تو میں نے یہی سوال ان سے کیا؟ تو آپ ویشید نے جواب دیا: اس پر دیت لازم ہوگی۔

(۲۸۲۳۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَن ذَلِكَ ؟ فَقَالاَ : عَلَيْهِ الدِّيَةُ ، وَقَالَ حَمَّادٌ : يُرْفَعُ عَنْهُ بِقَدْرِ الشَّجَّةِ.

(۲۸۲۳۶) حضرت شعبہ ویشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ویشید اور حضرت حماد ویشید سے اس بارے میں دریافت کیا؟ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: قصاص لینے والے پر دیت لازم ہوگی اور حضرت حماد ویشید نے یہ بھی فرمایا: اس زخم کے بقدر دیت کی تخفیف کر دی جائے گی

(۲۸۲۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَالشَّعْبِيِّ ، قَالاَ : عَلَيْهِ الدِّيَةُ ، وَيُرْفَعُ عَنْهُ بِقَدْرِ الشَّجَّةِ.

(۲۸۲۳۷) حضرت مغیرہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ویشید اور حضرت شعبی ویشید نے ارشاد فرمایا: قصاص لینے والے پر دیت لازم ہوگی اور اس کے زخم کے بقدر دیت میں تخفیف کر دی جائے گی۔

(۲۸۲۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ (ح) وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالاَ : عَلَيْهِ الدِّيَةُ ، وَلاَ يُرْفَعُ عَنْهُ شَيْءٌ.

(۲۸۲۳۸) حضرت طاؤس ویشید اور حضرت عطاء ویشید ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: بدلہ لینے والے پر دیت لازم ہوگی اور اس سے کسی بھی قسم کی تخفیف نہیں کی جائے گی۔

(۱٤۱) مَنْ قَالَ لَيْسَ لَهُ دِيَةٌ إِذَا مَاتَ فِي قِصَاصٍ

جو یوں کہے: اگر وہ قصاص کی حالت میں مرگیا تو اس کو کوئی دیت نہیں ملے گی

(۲۸۲۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَامِرٍ (ح) وَعَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ قَالَ : مَنْ مَاتَ فِي قِصَاصٍ بِكِتَابِ اللهِ فَلاَ دِيَةَ لَهُ.

(۲۸۲۳۹) حضرت خلاس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کتاب اللہ کے حکم سے قصاص میں مرگیا تو اس کو دیت نہیں ملے گی۔

(۲۸۲٤۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ سَعِيد ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ عُمَرَ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۸۲۴۰) حضرت سعید ؒ نے حضرت عمر ؓ سے مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی نقل کیا ہے۔

(۲۸۲٤۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُقْتَصُّ مِنْهُ فَيَمُوتُ : لاَ دِيَةَ لَهُ ، قَتَلَهُ كِتَابُ اللهِ.

(۲۸۲۴۱) حضرت ہشام ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی سے قصاص لیا جا رہا تھا کہ اس کی موت واقع ہوگئی اس پر حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: اس کو دیت نہیں ملے گی۔ اس کو کتاب اللہ نے قتل کیا۔

(۲۸۲٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَن يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ فِي الْقِصَاصِ ، قَالَ : لاَ دِيَةَ لَهُ.

(۲۸۲۴۲) حضرت یونس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے اس شخص کے بارے میں جس کی قصاص کے دوران موت واقع ہوگئی۔ آپ ؒ نے یوں فرمایا: اس کو دیت نہیں ملے گی۔

(۲۸۲٤۳) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَن شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، قَالاَ : مَنْ قَتَلَهُ حَدٌّ فَلاَ عَقْلَ لَهُ.

(۲۸۲۴۳) حضرت ابو سعید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر ؓ اور حضرت عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو حد کے جاری ہونے نے قتل کر دیا تو اس کی کوئی دیت نہیں ہے۔

(۲۸۲٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ فَيَمُوتُ ، قَالاَ : لاَ دِيَةَ لَهُ.

(۲۸۲۴۴) حضرت ہشام ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی پر حد قائم کی جا رہی تھی کہ اس کی اس دوران موت واقع ہوگئی تو اس بارے میں حضرت حسن بصری ؒ اور حضرت محمد ؒ نے فرمایا: اس کو دیت نہیں ملے گی۔

(۲۸۲٤٥) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : إِذَا أُقِيمَ عَلَى الرَّجُلِ الْحَدُّ فِي الزِنَى ، أَوْ سَرِقَةٍ ، أَوْ قَذْفٍ فَمَاتَ ، فَلاَ دِيَةَ لَهُ.

(۲۸۲۴۵) حضرت عمیر بن سعید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی پر حد زنا یا حد سرقہ یا حد قذف لگائی گئی اور اس حالت میں اس کی وفات ہوگئی تو اس کو دیت نہیں ملے گی۔

(۲۸۲٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، وَسُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيد النَّخَعِيِّ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ :مَا كُنْتُ لأُقِيمَ عَلَى رَجُلٍ حَدًّا فَيَمُوت فَأَجد فِي نَفْسِي مِنْهُ شَيْئًا إِلاَّ صَاحِبَ الْخَمْرِ لَوْ مَاتَ وَدَيْتُهُ. وَزَادَ سُفْيَانُ :وَذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسُنَّهُ.

(۲۸۲۴۶) حضرت عمیر بن سعید نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے جب کسی پر حد قائم کی اور اس کی موت واقع ہوگئی تو مجھے اس کے بارے میں اپنے دل میں کوئی بات محسوس نہیں ہوئی مگر شراب پینے والے کے متعلق کہ اگر وہ مرگیا تو اس کی دیت ادا کروں گا۔ اور سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے اتنا اضافہ نقل کیا کہ یہ اس وجہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں کوئی طریقہ جاری نہیں کیا۔

(۲۸۲٤٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ:حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ؛ أَنَّ عَلِيًّا وَ عُمَرَ، قَالاَ :مَنْ قَتَلَهُ قِصَاصٌ فَلاَ دِيَةَ لَهُ.

(۲۸۲۴۷) حضرت عبید بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قصاص میں قتل ہوگیا تو اس کو دیت نہیں ملے گی۔

(١٤٢) مَنْ قَالَ الْعَمْدُ بِالْحَدِيدِ

جو یوں کہے: عمد لوہے سے مارنے کی صورت میں ہوتا ہے

(۲۸۲٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ ، قَالاَ :الْعَمْدُ السِّلاَحُ.

(۲۸۲۴۸) حضرت عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قتل عمد اسلحہ سے مارنے کی صورت میں ہوگا۔

(۲۸۲٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، مِثْلَهُ.

(۲۸۲۴۹) حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۲۸۲٥٠) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ:الْعَمْدُ بِالإِبْرَةِ فَمَا فَوْقَهَا.

(۲۸۲۵۰) حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: قتل عمد سوئی یا اس سے بڑی چیز کی صورت میں ہوگا۔

(۲۸۲٥١) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَن مَسْرُوقٍ ، قَالَ :الْعَمْدُ بِالْحَدِيدَةِ.

(۲۸۲۵۱) حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: عمد لوہے کے ٹکڑے سے مارنے کی صورت میں ہوگا۔

(۲۸۲۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كُلُّ شَيْءٍ بِحَدِيدَةٍ ، فَهُوَ عَمْدٌ.

(۲۸۲۵۲) حضرت ابن فضیل ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ریشید نے ارشاد فرمایا: ہر وہ زخم جو لوہے کے ٹکڑے سے لگا ہو وہ عمد شمار ہوگا۔

(۲۸۲۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ يُقَادُ مِنْ ضَارِبٍ ، إِلاَّ أَنْ يَضْرِبَ بِحَدِيدَةٍ.

(۲۸۲۵۳) حضرت ہشام ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ریشید نے ارشاد فرمایا: مارنے والے سے قصاص نہیں لیا جائے گا مگر یہ کہ وہ کسی لوہے کی چیز سے مارے۔

(۲۸۲۵٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي عَازِبٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُلُّ شَيْءٍ خَطَأٌ إِلاَّ السَّيْفَ ، وَلِكُلِّ خَطَأٍ أَرْشٌ.

(۲۸۲۵۴) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کے ذریعہ زخم دینا خطاء ہو سکتا ہے مگر تلوار کے ساتھ اور ہر خطا کی صورت میں دیت ہوگی۔

(۲۸۲۵٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الْعَمْدُ بِالسِّلاَحِ.

(۲۸۲۵۵) حضرت مغیرہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریشید نے ارشاد فرمایا: عمد اسلحہ کے ذریعے ہوتا ہے۔

(۱٤۳) إِذَا ضَرَبَهُ بِصَخْرَةٍ فَأَعَادَ عَلَيْهِ

جب پتھر سے مارا پھر دوبارہ اسے پتھر مارا

(۲۸۲٥٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً رَمَى رَجُلاً بِجُلْمُودٍ فَقَتَلَهُ ، فَأَقَادَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (بخاری ۱۹۰۳۔ بیہقی ۴۳)

(۲۸۲۵۶) حضرت زید بن علاقہ ریشید کسی آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ کسی آدمی نے کسی کو پتھر مارا اور اسے قتل کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے قصاص لیا۔

(۲۸۲٥۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الضَّرْبُ بِالصَّخْرَةِ عَمْدٌ ، وَفِيهَا الْقَوَدُ.

(۲۸۲۵۷) حضرت مغیرہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریشید نے ارشاد فرمایا: پتھر سے مارنے کی صورت میں عمد شمار ہوگا اور اس میں قصاص لازم ہوگا۔

(۲۸۲٥۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : يَعْمِدُ الرَّجُلُ الأَيِّدُ ، يَعْنِي الشَّدِيدَ ، إِلَى الصَّخْرَةِ ، أَوْ إِلَى الْخَشَبَةِ فَيَشْدَخُ بِهَا رَأْسَ الرَّجُلِ ، وَأَيُّ عَمْدٍ أَعْمَدُ مِنْ هَذَا ؟.

(۲۸۲۵۸) حضرت ابو الزبیر ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عبید بن عمیر ریشید نے ارشاد فرمایا: طاقتور آدمی نے پتھر یا لکڑی اٹھائی اور اس کے ساتھ آدمی کا سر توڑ دیا، آپ ریشید نے فرمایا: کون سا عمد اس سے زیادہ سخت ہوگا؟

(۲۸۲۵۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَن زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ جَرْوَةَ بْنِ حُمَيلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ فَيَضْرِبُهُ بِمِثْلِ آكِلَةِ اللَّحْمِ ، لاَ أُوتَى بِرَجُلٍ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَتَلَ ، إِلاَّ أَقَدْتُهُ مِنْهُ.

(۲۸۲۵۹) حضرت حُمیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی اپنے بھائی کا ارادہ کرتا ہے پس اس کو چھری سے مار دیتا ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے پاس ایسا آدمی لایا جائے جس نے ایسا کام کیا اور قتل کر دیا ہو تو میں ضرور اس سے قصاص لوں گا۔

(۲۸۲۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : أَيَضْرِبُهُ بِالْعَصَا عَمْدًا؟ إِذَا قَتَلَتْ صَاحِبَهَا قُتِلَ الضَّارِبُ.

(۲۸۲۶۰) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: کیا عمد شمار ہوگا جب کسی نے لاٹھی سے مارا ہو؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: جب تو میں اسے مارنے والے کی طرح قتل کروں گا۔

(۲۸۲۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : شِبْهُ الْعَمْدِ ؛ بِالْعَصَا ، وَالْحَجَرِ الْعَظِيمِ.

(۲۸۲۶۱) حضرت عاصم بن ضمرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قتل شبہ عمد لاٹھی اور بڑے پتھر سے مارنے کی صورت میں ہوتا ہے۔

(۲۸۲۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا ضَرَبَ بِالْعَصَا فَأَعَادَ وَأَبْدَأَ ، قُتِلَ.

(۲۸۲۶۲) حضرت محمد بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب لاٹھی سے مارا پس چھوڑ دیا اور پھر مارنا شروع کر دیا تو اس شخص کو قتل کیا جائے گا۔

(۲۸۲۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يَضْرِبُ الرَّجُلَ بِالْعَصَا فَيَقْتُلُ ؟ قَالَ الْحَكَمُ : لَيْسَ عَلَيْهِ قَوَدٌ ، وَقَالَ حَمَّادٌ : يُقْتَلُ.

(۲۸۲۶۳) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ سے ایسے آدمی کے بارے میں دریافت کیا جس نے لاٹھی سے کسی کو مار کر قتل کر دیا ہو؟ حضرت حکم رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر قصاص نہیں ہوگا اور حضرت حماد رحمہ اللہ نے فرمایا: اسے قتل کیا جائے گا۔

(۲۸۲۶۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : إِذَا عَلاَ بِالْعَصَا ، فَهُوَ قَوَدٌ.

(۲۸۲۶۴) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب قاتل نے لاٹھی ماردی تو قصاص ہوگا۔

(۲۸۲۶۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَخَ رَأْسَ امْرَأَةٍ بِحَجَرٍ فَرَضَخَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ.

(۲۸۲۶۵) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ایک یہودی نے کسی عورت کا سر پتھر سے کچل دیا تو

نبی کریم ﷺ نے بھی اس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچلا۔

(۱٤٤) الرَّجُلُ يَقْتُلُهُ النَّفَرُ

اس آدمی کا بیان جس کو جماعت نے قتل کر دیا ہو

(۲۸۲٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ إِنْسَانًا قُتِلَ بِصَنْعَاءَ ، وَأَنَّ عُمَرَ قَتَلَ بِهِ سَبْعَةَ نَفَرٍ ، وَقَالَ : لَوْ تَمَالَأَ عَلَيْهِ أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ بِهِ جَمِيعًا. (مالك ۸۷۱)

(۲۸۲٦٦) حضرت سعید بن مسیب ولیٹھیلا فرماتے ہیں کہ صنعاء شہر میں ایک آدمی کو قتل کر دیا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بدلے میں سات آدمیوں کو قتل کیا اور ارشاد فرمایا: اگر صنعاء شہر کے تمام باشندے اس کے قتل پر اتفاق کر لیتے تو میں ان سب کو قتل کر دیتا۔

(۲۸۲٦۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لَوِ اشْتَرَكَ فِيهِ أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ.

(۲۸۲٦۷) حضرت سعید بن مسیب ولیٹھیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر صنعاء شہر کے تمام باشندے اس میں شریک ہوتے تو میں ان سب کو قتل کر دیتا۔

(۲۸۲٦۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْعُمَرِيُّ ، عَن نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَتَلَ سَبْعَةً مِنْ أَهْلِ صَنْعَاءَ بِرَجُلٍ ، وَقَالَ : لَوِ اشْتَرَكَ فِيهِ أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ.

(۲۸۲٦۸) حضرت نافع ولیٹھیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کے بدلے میں صنعا شہر کے سات باشندوں کو قصاصاً قتل کیا اور فرمایا: اگر صنعاء شہر کے تمام باشندے بھی اس کے قتل میں شریک ہوتے تو میں ان سب کو قتل کر دیتا۔

(۲۸۲٦۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : خَرَجَ رِجَالٌ سَفَرٌ فَصَحِبَهُمْ رَجُلٌ ، فَقَدِمُوا وَلَيْسَ مَعَهُمْ ، قَالَ : فَاتَّهَمَهُمْ أَهْلُهُ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ : شُهُودُكُمْ أَنَّهُمْ قَتَلُوا صَاحِبَكُمْ ، وَإِلاَّ حَلَفُوا بِاللَّهِ مَا قَتَلُوهُ ، فَأَتَوْا بِهِمْ عَلِيًّا وَأَنَا عِنْدَهُ ، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمْ فَاعْتَرَفُوا ، فَسَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ : أَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْقَرْمُ ، فَأَمَرَ بِهِمْ فَقُتِلُوا.

(۲۸۲٦۹) حضرت ابو اسحاق ولیٹھیلا فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن وہب ولیٹھیلا نے ارشاد فرمایا: چند آدمی سفر میں نکلے تو ان کے ساتھ ایک آدمی بھی ہولیا جب وہ واپس آئے تو وہ آدمی ان کے ساتھ نہیں تھا راوی کہتے ہیں: اس آدمی کے گھر والوں نے ان مسافروں پہ الزام لگا دیا اس پہ حضرت شریح ولیٹھیلا نے فرمایا: تم گواہ لاؤ اس بات پر کہ انہوں نے تمہارے ساتھی کو قتل کیا ہے ورنہ یہ لوگ اللہ کی قسم اٹھائیں گے کہ انہوں نے قتل نہیں کیا پس لوگ انہیں لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آ گئے اور میں بھی آپ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا

آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے درمیان جدائیگی کی تو انہوں نے اعتراف کرلیا راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا، میں ابوالحسن تجربہ کار ہوں پھر آپ رضی اللہ عنہ کے حکم سے ان کو قتل کر دیا گیا۔

(۲۸۲۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوسَى ، قَالَ :فِي الْقَوْمِ يُدْلُونَ جَمِيعًا فِي الرَّجُلِ ، يَقْتُلُهُمْ جَمِيعًا بِهِ.

(۲۸۲۷۰) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سلیمان بن موسیٰ رحمہ اللہ کو ایک قوم کے بارے میں جو ایک آدمی کے بارے میں سفارش کر رہے تھے آپ رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا اس کے بدلے ان سب کو قتل کر دو۔

(۲۸۲۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :رَجُلٌ قَتَلَ رَجُلَيْنِ حُرَّيْنِ عَمْدًا ؟ قَالَ :هُوَ بِهِمَا قَوَدٌ. (عبدالرزاق ۱۸۰۸۷)

(۲۸۲۷۱) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے بارے میں دریافت کیا: جس نے دو آزاد آدمیوں کو عمداً قتل کر دیا ہو؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کو ان دونوں کے بدلے قصاصاً قتل کریں گے۔

(۲۸۲۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ؛ أَنَّهُ قَتَلَ سَبْعَةً بِرَجُلٍ.

(۲۸۲۷۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رحمہ اللہ نے ایک آدمی کے بدلے سات کو قصاصاً قتل کیا۔

(۱۴۵) مَنْ كَانَ لاَ يَقْتُلُ مِنْهُمْ إِلَّا وَاحِدًا

جو ان سب میں سے صرف ایک کو قتل کرتا ہو

(۲۸۲۷۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، قَالَ ، لاَ يُقْتَلُ رَجُلاَنِ بِرَجُلٍ.

(۲۸۲۷۳) حضرت اسماعیل بن خالد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حبیب بن ابی ثابت رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی کے بدلے دو کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۲۸۲۷۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ :كَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ ، وَابْنُ الزُّبَيْرِ لاَ يَقْتُلاَنِ مِنْهُمْ إِلاَّ وَاحِدًا.

(۲۸۲۷۴) حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عبدالملک رحمہ اللہ اور حضرت ابن زبیر رحمہ اللہ ان سب میں سے صرف ایک کو قتل کرتے تھے۔

(۲۸۲۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :لاَ يُقْتَلُ مِنْهُمْ إِلاَّ وَاحِد.

(۲۸۲۷۵) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ان میں سے صرف ایک کو قتل کیا جائے گا۔

(۲۸۲۷۶) حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللهِ بْنُ مُوسَی ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ ذُهْلِ بْنِ كَعْبٍ ؛ أَنَّ مُعَاذًا قَالَ لِعُمَرَ :لَيْسَ لَكَ أَنْ تَقْتُلَ نَفْسَيْنِ بِنَفْسٍ.

(۲۸۲۷۶) حضرت ذُھل بن کعب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ ؒ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ رضی اللہ عنہ کے لیے جائز نہیں ہے کہ آپ ؒ دونفوس کوایک نفس کے بدلہ میں قتل کریں۔

(۱٤٦) الرَّجُلُ يُصِيبُ نَفْسَهُ بِالْجُرْحِ

اس آدمی کا بیان جوخودکوزخم پہنچالے

(۲۸۲۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : كَانَ رَجُلٌ يَسُوقُ حِمَارًا وَكَانَ رَاكِبًا عَلَيْهِ، فَضَرَبَهُ بِعَصًا مَعَهُ ، فَطَارَتْ مِنْهَا شَظِيَّةٌ فَأَصَابَتْ عَيْنَهُ فَفَقَأَتْهَا، فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَقَالَ:هِيَ يَدٌ مِنْ أَيْدِي الْمُسْلِمِينَ، لَمْ يُصِبْهَا اعْتِدَاءٌ عَلَى أَحَدٍ، فَجَعَلَ دِيَةَ عَيْنِهِ عَلَى عَاقِلَتِهِ.

(۲۸۲۷۷) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی گدھے کو ہنکار رہا تھا اس حال میں کہ وہ اس پر سوار تھا پس اس نے اپنے پاس موجود لاٹھی اس کو ماری تو اس کا ریزہ اڑتا ہوا اس کی آنکھ میں لگا اور اس کی آنکھ پھوڑ دی۔ پھر یہ معاملہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ مسلمانوں کے ہاتھوں میں سے ایک ہاتھ ہے کسی نے اس پر کوئی زیادتی نہیں کی اور آپ رضی اللہ عنہ نے اس کی آنکھ کی دیت اس کے خاندان والوں پر ڈالی۔

(۲۸۲۷۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :الرَّجُلُ يُصِيبُ نَفْسَهُ بِالْجُرْحِ خَطَأً ، عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ ؟ قَالَ :تَعْقِلُهُ عَاقِلَتُهُ.

(۲۸۲۷۸) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء ؒ سے دریافت کیا اس آدمی کے متعلق جوخود کو زخم پہنچالے کیا اس پر شہادت لازم ہوگی؟ آپ ؒ نے فرمایا: اس کے خاندان والے دیت ادا کریں گے۔

(۱٤٧) الإِمَامُ يُخْطِءُ فِي الْحَدِّ

اس امام کا بیان جوحد نافذ کرنے میں غلطی کرجائے

(۲۸۲۷۹) حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنْ رَجُلَيْنِ شَهِدَا عَلَى رَجُلٍ فَقُطِعَتْ يَدُهُ ، فَنَظَرُوا فَإِذَا أَحَدُ الشَّاهِدَيْنِ عَبْدٌ ؟ قَالاَ :يَضْمَنُ الإِمَامُ.

(۲۸۲۷۹) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ سے ایسے دو آدمیوں کے بارے میں

دریافت کیا جنہوں نے ایک آدمی کے خلاف گواہی دی پس اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا، پھر لوگوں نے غور کیا تو ان دونوں گواہوں میں سے ایک غلام تھا اس صورت میں کیا حکم ہوگا؟ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: امام کو ضامن بنایا جائے گا۔

(۱۴۸) الرَّجُلُ يَقْتُلُ ابْنَهُ خَطَأً

اس آدمی کا بیان جو غلطی سے اپنے بیٹے کو قتل کر دے

(۲۸۲۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : حَمَلَ رَجُلٌ ابْنَهُ عَلَى فَرَسٍ لِيَشُورَهُ ، فَنَخَسَ بِهِ وَصَوَّتَ بِهِ فَقَتَلَهُ ، فَجَعَلَ دِيَتَهُ عَلَى عَاقِلَتِهِ ، وَلَمْ يُوَرِّثِ الأَبَ شَيْئًا.

(۲۸۲۸۰) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن سیرین ؒ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے اپنے بیٹے کو گھوڑے پر سوار کیا تاکہ وہ اپنی طاقت کا مظاہرہ کر کے دکھائے پس اس نے اس کی سرین میں کیل چبھویا اور آواز لگائی پس اس نے اس طرح اس کو مار دیا تو آپ ؒ نے اس کی دیت اس کے خاندان والوں پر ڈالی اور اس باپ کو کسی چیز کا وارث نہیں بنایا۔

(۲۸۲۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : الرَّجُلُ يَقْتُلُ ابْنَهُ خَطَأً ؟ قَالَ : تَعْقِلُهُ عَاقِلَتُهُ.

(۲۸۲۸۱) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء ؒ سے اس آدمی کے متعلق دریافت کیا جو اپنے بیٹے کو غلطی سے قتل کر دے؟ آپ ؒ نے فرمایا: اس کے خاندان والے اس کی دیت ادا کریں گے۔

(۲۸۲۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ؛ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ جَانَهُ رَجُلٌ قَتَلَ أَبَاهُ وَأَخَاهُ ، فَقَالَ : فِي مَالِكَ خَاصَّةً.

(۲۸۲۸۲) حضرت عمرو بن دینار ؒ فرماتے ہیں کہ عبد الملک بن مروان کے پاس ایک آدمی آیا جس نے اپنے باپ اور بھائی کو قتل کر دیا تھا تو آپ نے فرمایا: تیرے مال میں خاص طور پر۔

(۱۴۹) الْقَوْمُ يَشُجُّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

ان افراد کا بیان جن میں سے بعض بعض کے سر کو زخمی کر دیں

(۲۸۲۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، قَالَ : دَعَوْتُ إِلَى بَيْتِي قَوْمًا فَطَعِمُوا وَشَرِبُوا ، فَسَكِرُوا وَقَامُوا إِلَى سَكَاكِينَ الْبَيْتِ ، فَاضْطَرَبُوا بِهَا ، فَجَرَحَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَهُمْ أَرْبَعَةٌ ، فَمَاتَ اثْنَانِ وَبَقِيَ اثْنَانِ ، فَجَعَلَ عَلِيٌّ الدِّيَةَ عَلَى الأَرْبَعَةِ جَمِيعًا ، وَقَصَّ لِلْمَجْرُوحِينَ مَا أَصَابَهُمَا مِنْ جِرَاحَاتِهِمَا.

(۲۸۲۸۳) حضرت سماک ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمن بن قعقاع ؒ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے چند لوگوں کو اپنے گھر دعوت پر بلایا: ان لوگوں نے کھانا کھایا اور شراب پی کر نشہ میں آ گئے اور گھر کے چھری، چاقو اٹھا لیے پھر ان کے ذریعہ ہنگامہ کر کے ان میں سے بعض نے بعض کو زخمی کر دیا۔ وہ لوگ کُل چار افراد تھے پس دو مر گئے اور دو بچ گئے پس حضرت علی ؓ نے ان چاروں پر

دیت لازم قرار دی اور زخمیوں سے ان کو پہنچنے والے زخموں کے بقدر تخفیف کر دی۔

(٢٨٢٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ؛ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ أُتِيَ بِرَجُلَيْنِ قَتَلا ثَلاثَةً ، وَقَدْ جُرِحَ الرَّجُلانِ ، فَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ :عَلَى الرَّجُلَيْنِ دِيَةُ الثَّلاثَةِ ، وَيُرْفَعُ عَنهُمَا جِرَاحَةُ الرَّجُلَيْنِ.

(۲۸۲۸۴) حضرت عامر رطیفیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے پاس دو آدمی لائے گئے جنہوں نے تین افراد کو قتل کر دیا تھا درانحالیکہ وہ دونوں بھی زخمی تھے اس بارے میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان دونوں آدمیوں پر تینوں مقتولوں کی دیت لازم ہوگی اور ان دونوں سے دو آدمیوں کے زخم کے بقدر تخفیف کر دی جائے گی۔

(٢٨٢٨٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالاَ :لَوْ أَنَّ رَجُلاً قَتَلَ رَجُلاً ، وَجَرَحَ الْمَقْتُولُ الْقَاتِلَ جُرْحًا ، قُتِلَ الْقَاتِلُ ، وَوَدَى أَهْلُ الْمَقْتُولِ جُرْحَ الْقَاتِلِ.

(۲۸۲۸۵) حضرت ابن جریج رطیفیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رطیفیہ اور حضرت ابن ابی ملیکہ نے ارشاد فرمایا: اگر کسی آدمی نے کسی کو قتل کر دیا اور مقتول نے قاتل کو زخمی کر دیا تو قاتل کو قصاصاً قتل کیا جائے گا اور مقتول کے گھر والے قاتل کے زخم کی دیت ادا کریں گے۔

(٢٨٢٨٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :وُجِدَ فِي بَيْتٍ قَتْلَى وَشِجَاجٌ ، فَجُعِلَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ.

(۲۸۲۸۶) حضرت مغیرہ رطیفیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رطیفیہ نے ارشاد فرمایا: ایک گھر میں کچھ مقتول اور زخمی پائے گئے تو ان میں سے بعض پر بعض کی دیت ڈالی گئی۔

(٢٨٢٨٧) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :خَرَجَ قَوْمٌ مِنْ زُرَارَةَ فَاقْتَتَلُوا ، فَقَتَلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، فَضَمَّنَ عَلِيٌّ دِيَةَ الْمَقْتُولِينَ ، وَرَفَعَ عَنِ الْمَجْرُوحِينَ بِقَدْرِ جِرَاحَتِهِمْ.

(۲۸۲۸۷) حضرت شیبانی رطیفیہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رطیفیہ نے ارشاد فرمایا: چند لوگ قبیلہ زرارہ سے نکلے پس انہوں نے آپس میں قتال کیا تو ان میں سے بعض نے بعض کو قتل کر دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مقتولین کی دیت کا ضامن بنایا اور زخمیوں سے ان کے زخموں کے بقدر تخفیف کر دی۔

(١٥٠) الْكَلْبُ يَعْقِرُ الرَّجُلَ

اس کتے کا بیان جو آدمی کو کاٹ لے

(٢٨٢٨٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :إِذَا كَانَ الْكَلْبُ فِي الدَّارِ ، فَأَذِنَ أَهْلُ الدَّارِ لِلرَّجُلِ فَدَخَلَ فَعَقَرَهُ ضَمِنُوا ، وَإِنْ دَخَلَ بِغَيْرِ إِذْنٍ ، فَعَقَرَهُ لَمْ يَضْمَنُوا.

(۲۸۲۸۸) حضرت حصین رطیفیہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رطیفیہ نے ارشاد فرمایا: جب گھر میں کتا موجود ہو پھر گھر والوں نے آدمی کو

داخل ہونے کی اجازت دی پس کتے نے اس شخص کو کاٹ لیا تو وہ گھر والے ضامن ہوں گے اور اگر وہ شخص بغیر اجازت کے داخل ہو گیا پھر اس کتے نے اسے کاٹا تو وہ لوگ ضامن نہیں ہوں گے۔

(۲۸۲۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا زَكَرِيَّا، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: إِنْ عَقَرَ كَلْبُهُمْ خَارِجًا مِنْ دَارِهِمْ شِبْرًا فَمَا فَوْقَهُ ضَمِنُوا.

(۲۸۲۸۹) حضرت زکریا ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ؒ نے ارشاد فرمایا: اگر ان کے کتے نے گھر سے باہر ایک بالشت یا اس سے زیادہ کے فاصلہ پر کاٹ لیا تو گھر والے ضامن ہوں گے۔

(۲۸۲۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّد بْن قَيْسٍ ، سَمِعَهُ مِنَ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ ، إِذَا أَدْخَلَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ دَارَهُ، فَهُوَ ضَامِنٌ لَهُ حَتَّى يُخْرِجَهُ كَمَا أَدْخَلَهُ.

(۲۸۲۹۰) حضرت محمد بن قیس ؒ فرماتے ہیں کہ انہوں نے امام شعبی ؒ کو یہ بات فرماتے ہوئے سنا کہ جب ایک شخص نے دوسرے شخص کو اپنے گھر میں داخل کیا تو وہ اس کے لیے ضامن ہوگا یہاں تک کہ اسے ایسے ہی نکالے جیسا کہ اسے داخل کیا تھا۔

(۲۸۲۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا دَخَلَ بِإِذْنِهِمْ فَعَقَرَهُ ضَمِنُوا ، وَإِنْ دَخَلَ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ ، فَعَقَرَهُ لَمْ يَضْمَنُوا.

(۲۸۲۹۱) حضرت ابو معشر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: جب وہ شخص گھر والوں کی اجازت کے بغیر داخل ہوا پھر کتے نے اسے کاٹا تو وہ ضامن نہیں ہوں گے۔

(۲۸۲۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَن طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : كُنْتُ عند شُرَيْحٍ ، فَجَائَهُ سَائِلٌ قَدْ خُرِقَ جِرَابُهُ وَخُمِشَتْ سَاقُهُ ، فَقَالَ : إِنِّي دَخَلْتُ دَارَ قَوْمٍ فَعَقَرَنِي كَلْبُهُمْ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ : إِنْ كَانَ أَذِنُوا لَكَ فَهُمْ ضَامِنُونَ ، وَإِلاَّ فَلاَ ضَمَانَ عَلَيْهِمْ.

(۲۸۲۹۲) حضرت طارق بن عبد الرحمن ؒ نے ارشاد فرمایا کہ میں قاضی شریح ؒ کے پاس تھا کہ ایک سائل آپ ؒ کے پاس آیا اس حال میں کہ اس کا تھیلا پھٹا ہوا تھا اور اس کی پنڈلی زخمی تھی پس وہ کہنے لگا: میں فلاں لوگوں کے گھر میں داخل ہوا تو ان کے کتے نے مجھے کاٹ لیا۔ اس پر حضرت شریح ؒ نے فرمایا: اگر تو انہوں نے تجھے اجازت دی تھی پھر تو وہ ضامن ہوں گے ورنہ ان پر کوئی ضمان نہیں ہوگا۔

(۲۸۲۹۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي الْكَلْبِ الْعَقُورِ ، قَالَ : لاَ يُضْمَنُ.

(۲۸۲۹۳) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم ؒ نے بہت زیادہ کاٹنے والے کتے کے بارے میں ارشاد فرمایا: ضمان ادا نہیں کیا جائے گا۔

(۲۸۲۹۴) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ فِي الْكِلاَبِ إِذَا غَشِيَهَا الرَّجُلُ وَهِيَ مَعَ الْغَنَمِ فَعَقَرَتْهُ ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ ضَمَانٌ ، وَإِنْ تَعَرَّضَتْ لِلنَّاسِ فِي الطَّرِيقِ فَأَصَابَتْ أَحَدًا ، فَعَلَيْهِ الضَّمَانُ.

(۲۸۲۹۴) حضرت حصین ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ولیٹھیز کتوں کے بارے میں فرمایا کرتے تھے: جب آدمی نے کتوں کو گھیر لیا اس حال میں کہ وہ کتے ریوڑ کے ساتھ تھے پھر انہوں نے اس کو کاٹ لیا تو کتوں کے مالک پر کوئی ضمان نہیں ہوگا اور اگر کتے راستہ میں لوگوں کے سامنے آجائیں اور کسی ایک کو کاٹ لیں تو اس صورت میں اس پر ضمان لازم ہوگا۔

(۱۵۱) مَنْ قَالَ لاَ قَوَدَ إِلَّا بِالسَّيْفِ

جو یوں کہے: قصاص نہیں ہوگا مگر تلوار کے ذریعہ

(۲۸۲۹۵) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، وَعَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَا قَوَدَ إِلاَّ بِالسَّيْفِ.

(۲۸۲۹۵) حضرت حسن بصری ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ رسول اللہ مَلِّفَظَةَ نے ارشاد فرمایا: قصاص نہیں ہوگا مگر تلوار کے ذریعہ۔

(۲۸۲۹۶) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ الرَّجُلَ بِالْحَصَى ، أَوْ يُمَثِّلُ بِهِ ، قَالَ :إِنَّمَا الْقَوَدُ بِالسَّيْفِ ، لَمْ يَكُنْ مِنْ أَمْرِهِمُ الْمُثْلَةُ.

(۲۸۲۹۶) حضرت مغیرہ ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ولیٹھیز نے اس آدمی کے بارے میں جو کسی کو کنکریاں مار کر قتل کر دے یا اس کو مثلہ کر دے۔ آپ ولیٹھیز نے فرمایا: بے شک قصاص تو تلوار کے ذریعہ ہوگا کیونکہ مثلہ کرنا صحابہ کا طریقہ نہیں تھا۔

(۲۸۲۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :لَا قَوَدَ إِلاَّ بِحَدِيدَةٍ.

(۲۸۲۹۷) حضرت محمد بن قیس ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ولیٹھیز نے ارشاد فرمایا: قصاص نہیں ہوگا مگر لوہے کے آلہ کے ساتھ۔

(۲۸۲۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: لَا قَوَدَ إِلاَّ بِحَدِيدَةٍ.

(۲۸۲۹۸) حضرت ابو معشر ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ولیٹھیز نے ارشاد فرمایا: قصاص نہیں ہوگا مگر لوہے کے آلہ کے ساتھ۔

(۲۸۲۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۸۲۹۹) حضرت قتادہ ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ولیٹھیز سے بھی مذکورہ ارشاد منقول ہے۔

(۱۵۲) الْعَبْدُ يَجْنِي الْجِنَايَاتِ

اس غلام کا بیان جو قابل سزا جرم کرتا ہو

(۲۸۳۰۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْعَبْدِ يَجْنِي الْجِنَايَاتِ ، قَالَ :يُدْفَعُ إِلَيْهِمْ ، فَيَقْتَسِمُونَهُ عَلَى قَدْرِ الْجِنَايَاتِ.

(۲۸۳۰۰) حضرت اشعث ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ولیٹھیز نے اس غلام کے بارے میں فرمایا جس نے متعدد جنایات کی ہوں، وہ غلام ان لوگوں کو دے دیا جائے گا پس وہ لوگ اسے آپس میں جرموں کے بقدر تقسیم کر لیں گے۔

(۲۸۳۰۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي عَبْدٍ شَجَّ رَجُلاً ، ثُمَّ شَجَّ آخَرَ ، ثُمَّ شَجَّ آخَرَ ، فَقَضَى بِهِ لِلآخِرِ.

(۲۸۳۰۱) حضرت عبدالملک ولیٹی فرماتے ہیں کہ امام شعبی ولیٹی نے ایسے غلام کے بارے میں جو کسی آدمی کا سر زخمی کر دے پھر اس نے دوسرے کا سر زخمی کر دیا پھر کسی دوسرے کا سر زخمی کر دیا۔ تو آپ ولیٹی نے اس غلام کا آخری والے کے حق میں فیصلہ فرمایا۔

(۲۸۳۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، وَرَبِيعَةَ ، قَالاَ : يَقْتَسِمُونَهُ بِالْحِصَصِ.

(۲۸۳۰۲) حضرت حماد بن سلمہ ولیٹی فرماتے ہیں کہ حضرت حماد ولیٹی اور حضرت ربیعہ ولیٹی نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ اسے اپنے حصوں کے اعتبار سے تقسیم کر لیں گے۔

(۱۵۴) مَنْ قَالَ لَيْسَ لِقَاتِلِ الْمُؤْمِنِ تَوْبَةٌ

جو یوں کہے: مومن کو قتل کرنے والے کے لیے کوئی توبہ نہیں

(۲۸۳۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ كَرْدَمٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ ، وَابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ قَتَلَ مُؤْمِنًا ، فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ ؟ فَكُلُّهُمْ قَالَ : يَسْتَطِيعُ أَنْ يُحْيِيَهُ ؟ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الأَرْضِ ، أَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاءِ ؟ يَسْتَطِيعُ أَنْ لاَ يَمُوتَ ؟.

(۲۸۳۰۳) حضرت کردم ولیٹی فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایسے آدمی کے متعلق دریافت کیا جس نے کسی مومن کو قتل کر دیا ہو کیا اس کی توبہ قبول ہوگی؟ ان سب حضرات نے فرمایا: کیا وہ طاقت رکھتا ہے کہ وہ اسے زندہ کر دے؟ کیا وہ اس بات کی طاقت رکھتا ہے کہ وہ زمین میں کوئی سرنگ تلاش کر لے یا آسمان میں سیڑھی؟ کیا وہ طاقت رکھتا ہے کہ اس کو موت نہ آئے؟

(۲۸۳۰٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي نَصْرٍ ، وَيَحْيَى الْجَابِرِ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَتَاهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا أَبَا عَبَّاسٍ ، أَرَأَيْتَ رَجُلاً قَتَلَ مُتَعَمِّدًا ، مَا جَزَاؤُهُ ؟ قَالَ : ﴿جَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ﴾ الآيَةَ ، قَالَ : أَرَأَيْتَ إِنْ تَابَ ، وَآمَنَ ، وَعَمِلَ عَمَلاً صَالِحًا ، ثُمَّ اهْتَدَى ؟ فَقَالَ : وَأَنَّى لَهُ التَّوْبَةُ ، ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ ؟ إِنَّهُ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ آخِذًا بِرَأْسِهِ ، تَشْخَبُ أَوْدَاجُهُ حَتَّى يَقِفَ بِهِ عِنْدَ الْعَرْشِ ، فَيَقُولُ : يَا رَبِّ ، سَلْ هَذَا فِيمَ قَتَلَنِي. (ترمذی ۳۰۲۹۔ احمد ۲۲۲)

(۲۸۳۰۴) حضرت سالم بن ابو الجعد ولیٹی فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے ابو عباس رضی اللہ عنہ ! آپ رضی اللہ عنہ کی کیا رائے ہے اس شخص کے بارے میں جس نے جان بوجھ کر قتل کر دیا ہو اس کی سزا کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ترجمہ:۔ اس کا بدلہ جہنم ہے ہمیشہ رہے گا اس میں اور اس پر اللہ کا غصہ ہے اس آدمی نے پوچھا؟ آپ رضی اللہ عنہ

کی کیا رائے ہے اگر وہ توبہ کر لے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے پھر اس کو ہدایت مل جائے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی توبہ کہاں قبول ہو سکتی ہے؟ تیری ماں تجھے گم پائے؟ بے شک مقتول شخص قیامت کے دن آئے گا اس حال میں کہ اس نے اپنا سر پکڑا ہوا ہوگا اور اس کی رگوں سے خون نکل رہا ہوگا یہاں تک کہ وہ عرش کے پاس ٹھہر جائے گا اور کہے گا: اے پروردگار! اس سے پوچھیے کیوں اس نے مجھے قتل کیا؟

(۲۸۳۰۵) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْیَانُ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ أَبِی السَّفَرِ ، عَن نَاجِیَۃَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : ہُمَا الْمُبْہَمَتَانِ : الشِّرْکُ ، وَالْقَتْلُ.

(۲۸۳۰۵) حضرت ناجیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ دونوں سنگین گناہ ہیں شرک اور قتل۔

(۲۸۳۰۶) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا حُرَیثُ بْنُ السَّائِبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : مَا نَازَلْتُ رَبِّی فِی شَیْئٍ ، مَا نَازَلْتُہُ فِی قَاتِلِ الْمُؤْمِنِ ، فَلَمْ یُجِبْنِی.

(۲۸۳۰۶) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے پروردگار سے کسی چیز کے بارے میں بار بار نہیں پوچھا: جتنا میں نے اس سے مومن کو قتل کرنے والے کے بارے میں پوچھا: پس اس نے میری بات کا جواب نہیں دیا۔

(۲۸۳۰۷) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْیَانُ ، عَن ہَارُونَ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِی الضُّحَی ، قَالَ : کُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِی فُسْطَاطِہِ ، فَسَأَلَہُ رَجُلٌ عَنْ رَجُلٍ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا ؟ قَالَ : فَقَرَأَ عَلَیْہِ ابْنُ عُمَرَ : ﴿وَمَنْ یَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُہُ جَہَنَّمُ خَالِدًا فِیہَا﴾ الآیَۃِ ، فَانْظُرْ مَنْ قَتَلْتَ.

(۲۸۳۰۷) حضرت ابوالضحیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے خیمہ میں تھا کہ ایک آدمی نے آپ رضی اللہ عنہ سے ایسے آدمی کے متعلق دریافت کیا جس نے کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر دیا ہو؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر یہ آیت تلاوت فرمائی: جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر دے تو اس کی سزا جہنم ہے رہے گا اس میں ہمیشہ پس تم غور کرو جو تم نے قتل کیا ہو!

(۲۸۳۰۸) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سَلَمَۃُ بْنُ نُبَیْطٍ ، عَنِ الضَّحَّاکِ ، قَالَ : لَیْسَ لِقَاتِلِ الْمُؤْمِنِ تَوْبَۃٌ.

(۲۸۳۰۸) حضرت سلمہ بن نبیط رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مومن کو قتل کرنے والے کیلئے توبہ نہیں ہے۔

(۲۸۳۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَی ، عَن یُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ أَبُو مُوسَی : مَا مِنْ خَصْمٍ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ أَبْغَضُ إِلَیَّ مِنْ رَجُلٍ قَتَلْتُہُ ، تَشْخَبُ أَوْدَاجُہُ دَمًا ، یَقُولُ : یَا رَبِّ ، سَلْ ہَذَا عَلاَمَ قَتَلَنِی ؟.

(۲۸۳۰۹) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا میرے نزدیک قیامت کے دن سب سے مبغوض جھگڑالو وہ آدمی ہوگا جس کو میں نے قتل کیا ہوگا اس کی رگوں سے خون نکل رہا ہوگا وہ کہے گا: اے پروردگار اس سے پوچھو کہ کس وجہ سے اس نے مجھے قتل کیا؟

(۲۸۳۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ نُبَيْطٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ ، قَالَ : لأَنْ أَتُوبَ مِنَ الشِّرْكِ ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتُوبَ مِنْ قَتْلِ مُؤْمِنٍ.

(۲۸۳۱۰) حضرت سلمہ بن نبیط رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک بن مزاحم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میرے نزدیک شرک سے توبہ کرنے سے زیادہ پسندیدہ یہ ہے کہ میں مومن کے قتل سے توبہ کروں

(۲۸۳۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ نُبَيْطٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ (وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا) قَالَ : مَا نَسَخَهَا شَيْءٌ مُنْذُ نَزَلَتْ.

(۲۸۳۱۱) حضرت سلمہ بن نبیط رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک بن مزاحم رحمہ اللہ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا: ترجمہ:۔ اور جس نے جان بوجھ کر مومن کو قتل کر دیا تو اس کا بدلہ جہنم ہے رہے گا اس میں ہمیشہ۔ جب سے یہ آیت اتری ہے اس کا کچھ حصہ بھی منسوخ نہیں ہوا۔

(۲۸۳۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِذٍ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لاَ يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا ، لَمْ يَتَنَدَّ بِدَمٍ حَرَامٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

(ابن ماجه ۲۶۱۸۔ حاکم ۳۵۱)

(۲۸۳۱۲) حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ سے ملا اس حال میں کہ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرایا اور حرام خون نہیں بہایا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۲۸۳۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لاَ يَزَالُ الرَّجُلُ فِي فُسْحَةٍ مِنْ دِينِهِ مَا نَقِيَتْ كَفُّهُ مِنَ الدَّمِ ، فَإِذَا غَمَسَ يَدَهُ فِي دَمٍ حَرَامٍ نُزِعَ حَيَاؤُهُ.

(۲۸۳۱۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: آدمی مسلسل دین کی کشادگی میں رہتا ہے جب تک کہ اس کا ہاتھ خون سے صاف ہو۔ پس جب وہ اپنا ہاتھ حرام خون میں ڈبو لیتا ہے تو اس کی حیا سلب کر لی جاتی ہے۔

(۲۸۳۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : يَجِيءُ الْمَقْتُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَيَجْلِسُ عَلَى الْجَادَّةِ ، فَإِذَا مَرَّ بِهِ الْقَاتِلُ قَامَ إِلَيْهِ فَأَخَذَ بِتَلْبِيبِهِ ، فَيَقُولُ : يَا رَبِّ ، سَلْ هَذَا فِيمَ قَتَلَنِي ؟ قَالَ : فَيَقُولُ : أَمَرَنِي فُلاَن ، قَالَ : فَيُؤْخَذُ الْقَاتِلُ وَالآمِرُ فَيُلْقَيَانِ فِي النَّارِ.

(۲۸۳۱۴) حضرت شہر بن حوشب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مقتول شخص قیامت کے دن آئے گا اور راستہ کے بیچ میں بیٹھ جائے گا جب قاتل اس کے پاس سے گزرے گا تو وہ کھڑا ہو کر اس کے گریبان کو پکڑ لے گا اور کہے گا: اے پروردگار! اس سے پوچھ کہ کس وجہ سے اس نے مجھے قتل کیا! تو وہ شخص کہے گا کہ مجھے فلاں نے حکم دیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قاتل اور حکم دینے والے دونوں کو پکڑ لیا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

(۲۸۳۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو الأَشْهَبِ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُزَاحِمًا الضَّبِّيَّ يُحَدِّثُ الْحَسَنَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : بَيْنَمَا رَجُلٌ قَدْ سَقَى فِي حَوْضٍ لَهُ ، يَنْتَظِرُ ذَوْدًا تَرِدُ عَلَيْهِ ، إِذْ جَائَهُ رَجُلٌ رَاكِبٌ ظَمْآنُ مُطْمَئِنٌّ ، قَالَ : أَرِدُ ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : فَتَنَحَّى ، فَعَقَلَ رَاحِلَتَهُ ، فَلَمَّا رَأَتِ الْمَاءَ دَنَتْ مِنَ الْحَوْضِ ، فَفَجَّرَتِ الْحَوْضَ ، قَالَ : فَقَامَ صَاحِبُ الْحَوْضِ فَأَخَذَ سَيْفًا مِنْ عنقِهِ ، ثُمَّ ضَرَبَهُ بِهِ حَتَّى قَتَلَهُ ، قَالَ : فَخَرَجَ يَسْتَفْتِي ، فَسَأَلَ رِجَالاً مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ، لَسْتُ أُسَمِّيهِمْ ، وَكُلُّهُمْ يُؤَيِّسُهُ ، حَتَّى أَتَى رَجُلاً مِنْهُمْ ، فَقَالَ : هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُصْدِرَهُ كَمَا أَوْرَدْتَهُ ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الأَرْضِ ، أَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاءِ ؟ فَقَالَ : لاَ ، قَالَ : فَقَامَ الرَّجُلُ ، فَذَهَبَ غَيْرَ بَعِيدٍ ، فَدَعَاهُ فَرَدَّهُ ، فَقَالَ : هَلْ لَكَ مِنْ وَالِدَيْنِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، أُمِّي حَيَّةٌ ، قَالَ : احْمِلْهَا وَبِرَّهَا ، فَإِنْ دَخَلَ الآخَرُ النَّارَ ، فَأَبْعَدَ اللَّهُ مَنْ أَبْعَدَهُ.

(۲۸۳۱۵) حضرت ابو الاشھب رایٹھی فرماتے ہیں کہ حضرت مزاحم ضبی رایٹھی نے حضرت حسن بصری رایٹھی کو بیان کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی اپنے حوض میں سیراب کرنے کے لیے اپنے اونٹوں کا انتظار کر رہا تھا جو اس حوض پر اترنے والے تھے کہ اس کے پاس ایک پیاسا سوار شخص اطمینان کے ساتھ آیا اور کہنے لگا: کیا میں پانی کے پاس آ جاؤں؟ اس نے جواب دیا: نہیں۔ پس وہ شخص دور ہو گیا۔ اس نے اپنی سواری کو باندھا جب اس کی سواری نے پانی دیکھا تو وہ حوض کے قریب ہو گئی اور حوض میں گھس گئی پھر وہ حوض کا مالک اٹھا اس نے اپنی تلوار پکڑی اور اس آدمی کو مار ڈالا۔ راوی کہتے ہیں: پس وہ شخص فتویٰ لینے کے لیے نکلا پس اس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے چند لوگوں سے سوال کیا میں ان کے نام نہیں بتلاؤں گا وہ سب اس کو مایوس کر رہے تھے یہاں تک کہ وہ ایک صحابی کے پاس گیا، انہوں نے اس آدمی سے کہا: کیا تو طاقت رکھتا ہے کہ تو اس زمین کی ہر چیز فدیہ میں دے دے یا آسمان تک سیڑھی بنا لے؟ اس نے کہا نہیں۔ پھر وہ آدمی تھوڑا دور ہی گیا تھا کہ اسے بلا کر اس سے پوچھا کہ کیا تیرے والدین ہیں؟ اس نے کہا میری والدہ زندہ ہیں۔ ان صحابی نے ان سے کہا کہ جا ان کی خدمت کر اور ان کی فرماں برداری کر۔ اگر دوسرا شخص جہنم میں داخل ہوا تو اللہ دور کرے اس شخص کو جو اسے دور کرے گا۔

(۲۸۳۱۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا سَلاَّمُ بْنُ مِسْكِينٍ ، قَالَ ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخدرى ، قَالَ : قِيلَ لَهُ فِي هَذِهِ الآيَةِ : ﴿مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ ، أَوْ فَسَادٍ فِي الأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا﴾ ، أَهِيَ لنا كَمَا كَانَتْ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ؟ قَالَ : فَقَالَ : إِي ، وَالَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ.

(۲۸۳۱۶) حضرت سلیمان بن علی رایٹھی فرماتے ہیں کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا اس آیت کے بارے میں۔ ترجمہ:۔ جس نے قتل کیا کسی انسان کو بغیر اس کے کہ اس نے کسی کی جان لی ہو یا فساد مچایا ہو زمین میں تو گویا اس نے قتل کر ڈالا سب انسانوں کو کیا اس آیت کا حکم ہمارے لیے بھی وہی ہے جو بنی اسرائیل کے لیے تھا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں قسم ہے! اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

(١٥٤) مَنْ قَالَ لِقَاتِلِ الْمُؤْمِنِ تَوْبَةٌ

جو یوں کہے: مومن کو قتل کرنے والے کے لیے توبہ ہے

(٢٨٣١٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لِقَاتِلِ الْمُؤْمِنِ تَوْبَةٌ.

(۲۸۳۱۷) حضرت ابن ابی نجیح ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ریشید نے ارشاد فرمایا: مومن کو قتل کرنے کی توبہ قبول ہے۔

(٢٨٣١٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ : تَوْبَةُ الْقَاتِلِ إِذَا نَدِمَ.

(۲۸۳۱۸) حضرت منصور ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ریشید نے فرمایا کہ یوں کہا جاتا تھا: قاتل کی توبہ اس صورت میں ہے جب وہ شرمندہ ہو۔

(٢٨٣١٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : لاَ أَعْلَمُ لِقَاتِلِ الْمُؤْمِنِ تَوْبَةً ، إِلاَّ الاِسْتِغْفَارُ.

(۲۸۳۱۹) حضرت ابوحصین ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر ریشید نے ارشاد فرمایا: میں مومن کے قاتل کی توبہ کو استغفار کے سوا کسی میں نہیں جانتا۔

(٢٨٣٢٠) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : لِلْقَاتِلِ تَوْبَةٌ.

(۲۸۳۲۰) حضرت صباح بن ثابت ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ ریشید نے ارشاد فرمایا: قاتل کی توبہ قبول ہے۔

(٢٨٣٢١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ ، فَقَالَ : إِنِّي قَتَلْتُ ، فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، فَلاَ تَيْأَسْ ، وَقَرَأَ عَلَيْهِ مِنْ حم الْمُؤْمِنِ : ﴿غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ﴾.

(۲۸۳۲۱) حضرت ابو اسحاق ریشید فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں نے قتل کیا تھا کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں تم مایوس مت ہو اور آپ رضی اللہ عنہ نے اس پر سورۃ حم مومن کی یہ آیت تلاوت فرمائی۔

(٢٨٣٢٢) حَدَّثَنَا ابْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ؛ ﴿فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ﴾ ، قَالَ : هِيَ جَزَاؤُهُ ، فَإِنْ شَاءَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنْ جَزَائِهِ فَعَلَ.

(۲۸۳۲۲) حضرت تیمی ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابو مجلز ریشید نے ﴿فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ﴾ کے بارے میں ارشاد فرمایا: جہنم اس کی سزا ہے پس اگر وہ اس کی سزا سے تجاوز کرنا چاہے تو وہ ایسا کر سکتا ہے۔

(٢٨٣٢٣) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَيَّارٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ؛ نَحْوَهُ.

(۲۸۳۲۳) حضرت سیار ریشید نے حضرت ابو صالح سے مذکورہ ارشاد اس سند سے نقل کیا ہے۔

(٢٨٣٢٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ ، قَالَ لَهُ : أَسَمِعْتَ أَبَاكَ

يَقُولُ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ يَقُولُ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :التَّوْبَةُ نَدَمٌ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(ابن ماجه ۴۲۵۲۔ احمد ۳۷۶)

(۲۸۳۲۴) حضرت زیاد بن ابو مریم ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن معقل ؒ سے پوچھا: کیا تم نے اپنے والد کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت عبداللہ کو سنا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کو کہا آپ ﷺ نے فرمایا: توبہ ندامت کا نام ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں۔

(۲۸۳۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْقِلٍ ؛ أَنَّ أَبَاهُ مَعْقِلَ بْنَ مُقَرِّنٍ الْمُزَنِيَّ قَالَ لابْنِ مَسْعُودٍ :أَسَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : التَّوْبَةُ نَدَمٌ ؟ قَالَ :نَعَمْ. (احمد ۴۳۳)

(۲۸۳۲۵) حضرت عبداللہ بن معقل ؒ فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت معقل بن مقرن مزنی ؒ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا! کہ کیا آپ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ توبہ ندامت کا نام ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں

(۲۸۳۲۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو مَالِكٍ الأَشْجَعِيُّ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ :لِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا تَوْبَةٌ ؟ قَالَ :لاَ ، إِلاَّ النَّارُ ، فَلَمَّا ذَهَبَ قَالَ لَهُ جُلَسَاؤُهُ :مَا هَكَذَا كُنْتَ تُفْتِينَا ، كُنْتَ تُفْتِينَا أَنَّ لِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا تَوْبَةٌ مَقْبُولَةٌ ، فَمَا بَالُ الْيَوْمِ ؟ قَالَ :إِنِّي أَحْسِبُهُ رَجُلاً مُغْضَبًا يُرِيدُ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا ، قَالَ :فَبَعَثُوا فِي أَثَرِهِ فَوَجَدُوهُ كَذَلِكَ.

(۲۸۳۲۶) حضرت سعد بن عبیدہ ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: کیا مومن کو قتل کرنے والے کے لیے توبہ کا دروازہ کھلا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، سوائے جہنم کے پس جب وہ شخص چلا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے ہمنشیوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ رضی اللہ عنہ ہمیں ایسے تو فتویٰ نہیں دیتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ تو ہمیں یوں فتویٰ نہیں دیتے تھے کہ یقیناً مومن کو قتل کرنے والے کی توبہ قبول ہوتی ہے تو آج اس کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا میرا خیال ہے یہ شخص غصہ میں ہے اور کسی مومن کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے راوی نے کہا: پس وہ لوگ اس آدمی کے پیچھے گئے انہوں نے اسے ایسا ہی پایا۔

(۱۵۵) فِي تَعْظِيمِ دَمِ الْمُؤْمِنِ

مومن کے خون کے عزت واحترام کرنے کا بیان

(۲۸۳۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ نَظَرَ إِلَى الْكَعْبَةِ ، فَقَالَ :مَا أَعْظَمَ حُرْمَتَكَ ، وَمَا أَعْظَمَ حَقَّكَ ، وَلَلْمُسْلِمُ أَعْظَمُ حُرْمَةً مِنْكِ ، حَرَّمَ اللَّهُ مَالَهُ ، وَحَرَّمَ دَمَهُ ، وَحَرَّمَ عِرْضَهُ وَأَذَاهُ ، وَأَنْ يُظَنَّ بِهِ ظَنَّ سوءٍ.

(۲۸۳۲۷) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے کعبۃ اللہ کی طرف نظر دوڑائی اور ارشاد فرمایا: تیری عزت و حرمت بہت زیادہ ہے اور تیرا حق بہت زیادہ اور یقیناً مسلمان حرمت و عزت میں تجھ سے بڑھا ہوا ہے اللہ رب العزت نے اس کا مال حرام کر دیا اور اس کو تکلیف پہنچانا حرام کر دیا اور یہ کہ اسکے متعلق برا خیال رکھا جائے۔

(۲۸۳۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قَتْلُ الْمُؤْمِنِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا. (ترمذی ۱۳۹۵۔ نسائی ۳۴۴۹)

(۲۸۳۲۸) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: مومن کو قتل کرنا اللہ کے نزدیک دنیا کے ختم ہونے سے زیادہ بڑا گناہ ہے۔

(۲۸۳۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ ﴿فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا﴾ ، قَالَ : مَنْ أَوْبَقَهَا ، ﴿وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا﴾ ، قَالَ : مَنْ كَفَّ عَنْ قَتْلِهَا.

(۲۸۳۲۹) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے ﴿فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا﴾ ترجمہ:۔ گویا کہ اس نے پوری انسانیت کو قتل کر دیا۔ آپ ؓ نے فرمایا: جس نے اس کو ہلاک کر دیا۔ ﴿وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا﴾ اور جس نے اسے زندہ رکھا گویا وہ پوری انسانیت کو قتل کرنے سے رک گیا۔

(۲۸۳۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ ﴿وَمَنْ أَحْيَاهَا﴾ ، قَالَ : مَنْ أَنْجَاهَا مِنْ غَرَقٍ ، أَوْ حَرْقٍ فَقَدْ أَحْيَاهَا.

(۲۸۳۳۰) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے ﴿وَمَنْ أَحْيَاهَا﴾ کا یوں معنی بیان کیا کہ جس نے اس کو ڈوبنے یا جلنے سے بچایا تحقیق اس نے اسے زندہ کیا۔

(۲۸۳۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْعَلاَءُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُجَاهِدًا ، يَقُولُ : ﴿وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا﴾ ، قَالَ : مَنْ كَفَّ عَنْ قَتْلِهَا فَقَدْ أَحْيَاهَا.

(۲۸۳۳۱) حضرت علاء بن عبدالکریم ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد ؒ کو اس آیت کا معنی یوں بیان فرماتے ہوئے سنا؟ ﴿وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا﴾ ترجمہ:۔ اور جس نے اسے زندگی بخشی گویا اس نے پوری انسانیت کو زندگی بخشی۔ یعنی جو شخص اس کے قتل سے رک گیا تحقیق اس نے اسے زندہ کیا۔

(۲۸۳۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الْمِقْدَامِ ، عَنْ حَبَّةَ بْنِ جُوَيْنٍ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ . ﴿رَبَّنَا أَرِنَا اللَّذَيْنِ أَضَلاَّنَا مِنَ الْجِنِّ وَالإِنْسِ﴾ ، ابْنَ آدَمَ الَّذِي قَتَلَ أَخَاهُ ، وَإِبْلِيسَ الأَبَالِسِ.

(۲۸۳۳۲) حضرت حبہ بن جوین حضرمی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے آیت! اے ہمارے رب! دکھا تو ہمیں وہ دونوں گروہ جنہوں نے گمراہ کیا ہے ہمیں جنوں اور انسانوں کو کا معنی یوں بیان کیا کہ مراد آدم کا بیٹا ہے جس نے اپنے بھائی کو قتل کر دیا اور

شیطانوں کا سردار مراد ہے۔

(۲۸۳۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : ابْنُ آدَمَ الَّذِی قَتَلَ أَخَاهُ وَإِبْلِيسُ.

(۲۸۳۳۳) حضرت حصین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مراد آدم کا بیٹا ہے جس نے اپنے بھائی کو قتل کیا اور شیطان ہے۔

(۲۸۳۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا ، إِلاَّ كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا ، لأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ. (بخاری ٦٨٦٧۔ مسلم ٢٧)

(۲۸۳۳۴) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی بھی نفس کو ظلماً قتل نہیں کیا جاتا مگر آدم کے پہلے بیٹے پر اس کے خون کے گناہ کا بوجھ ہوتا ہے اس لیے کہ اس نے سب سے پہلے قتل کا طریقہ جاری کیا۔

(۲۸۳۳٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مَا مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا ، إِلاَّ كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الأَوَّلِ وَالشَّيْطَانِ كِفْلٌ مِنْهَا.

(۲۸۳۳۵) حضرت ابراہیم بن مہاجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کسی بھی نفس کو ظلماً قتل نہیں کیا جاتا مگر یہ کہ آدم کے پہلے بیٹے اور شیطان پر اس کے گناہ کا بوجھ ہوتا ہے۔

(۲۸۳۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِی النَّاسِ﴾، قَالَ : فِي الْبَرِّ ابْنُ آدَمَ الَّذِی قَتَلَ أَخَاهُ ، وَفِي الْبَحْرِ الَّذِی كَانَ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا.

(۲۸۳۳۶) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے قرآن کی اس آیت کی تفسیر یوں بیان فرمائی: ترجمہ: فساد برپا ہو گیا خشکی اور تری میں بسبب اس کے جو کماتے ہیں ہاتھ انسانوں کے آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: خشکی میں آدم علیہ السلام کا بیٹا مراد ہے جس نے اپنے بھائی کو قتل کر دیا اور سمندر میں مراد وہ بادشاہ ہے جو ہر کشتی کو غصب کر لیتا تھا۔

(۲۸۳۳۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : مَنْ قَتَلَ رَجُلَيْنِ فَهُوَ جَبَّارٌ ، وَتَلاَ : ﴿أَتُرِيدُ أَنْ تَقْتُلَنِي كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالأَمْسِ، إِنْ تُرِيدُ إِلاَّ أَنْ تَكُونَ جَبَّارًا﴾ الآيَة.

(۲۸۳۳۷) حضرت اسماعیل بن سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا، جس شخص نے دو آدمیوں کو قتل کر دیا تو وہ جبار ہے اور آپ رحمہ اللہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ترجمہ: تم چاہتے ہو کہ قتل کر دو مجھے جیسے تم نے قتل کر دیا تھا ایک انسان کو کل؟ نہیں چاہتے ہو تم مگر یہ کہ ہو رہو جبار۔ الخ

(۱۵٦) مَنْ قَالَ الْعَمْدُ قَوَدٌ

جو یوں کہے: قتل عمد کی صورت میں قصاص ہوگا

(۲۸۳۳۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مَا كَانَ مِنْ قَتْلٍ بِسِلاَحٍ عَمْدٍ ، فَفِيهِ الْقَوَدُ.

(۲۸۳۳۸) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جو قتل ارادے سے اسلحہ کے ساتھ ہو تو اس میں قصاص ہوگا۔

(۲۸۳۳۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : الْعَمْدُ كُلُّهُ قَوَدٌ.

(۲۸۳۳۹) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہر عمد کی صورت میں قصاص ہوگا۔

(۲۸۳٤۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَامِرٍ ، وَالْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ، وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالُوا : الْعَمْدُ قَوَدٌ.

(۲۸۳۴۰) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر شعبی ، حضرت حسن بصری ، حضرت ابن سیرین اور حضرت عمرو بن دینار رحمہم اللہ نے ارشاد فرمایا: عمد میں قصاص ہوگا۔

(۲۸۳٤۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْعَمْدُ قَوَدٌ ، إِلاَّ أَنْ يَعْفُوَ وَلِيُّ الْمَقْتُولِ. (ابو داؤد ۴۵۲۷۔ نسائی ۶۹۹۲)

(۲۸۳۴۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمد کی صورت میں قصاص ہوگا مگر یہ کہ مقتول کا سرپرست معاف کر دے۔

(۲۸۳٤۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَالْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، قَالُوا : مَا كَانَ مِنْ ضَرْبَةٍ بِسَوْطٍ ، أَوْ عَصًا ، أَوْ حَجَرٍ ، فَكَانَ دُونَ النَّفْسِ ، فَهُوَ عَمْدٌ ، وَفِيهِ الْقَوَدُ.

(۲۸۳۴۲) حضرت شیبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ ، حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی ضرب کوڑے یا لاٹھی یا پتھر کے ساتھ ہو اور جان سے کم بھی ہو تو وہ عمد ہوگا اور اس میں قصاص ہوگا۔

(۱۵۷) الصَّبِيُّ وَالرَّجُلُ يَجْتَمِعَانِ فِي قَتْلٍ

اس بچہ اور آدمی کا بیان جو دونوں ایک قتل میں شریک ہوں

(۲۸۳٤۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : إِذَا اجْتَمَعَ رَجُلٌ وَغُلاَمٌ عَلَى قَتْلِ رَجُلٍ ، قُتِلَ الرَّجُلُ ، وَعَلَى عَاقِلَةِ الْغُلاَمِ الدِّيَةُ كَامِلَةً.

(۲۸۳۴۳) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی آدمی اور لڑکا کسی آدمی کے قتل میں شریک

ہو جائیں تو اس آدمی کو قتل کیا جائے گا اور لڑکے کے خاندان والوں پر کامل دیت لازم ہوگی۔

(٢٨٣٤٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، قَالَ ، سُئِلَ حَمَّادٌ عَنْ رَجُلٍ وَصَبِيٍّ قَتَلَا رَجُلاً عَمْدًا ؟ قَالَ :أَمَّا الرَّجُلُ يُقْتَلُ ، وَأَمَّا الصَّبِيُّ فَعَلَى أَوْلِيَائِهِ حِصَّتَهُ مِنَ الدِّيَةِ.

(۲۸۳۴۴) حضرت جریر بن حازم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد ؒ سے ایسے آدمی اور بچہ کے متعلق دریافت کیا گیا جس نے کسی آدمی کو جان بوجھ کر قتل کر دیا ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا: آدمی کو قتل کیا جائے گا اور بچہ کے اولیاء پر اس کے حصہ کی دیت لازم ہوگی۔

(٢٨٣٤٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا أَعَانَهُ مَنْ لاَ يُقَادُ بِهِ ، فَإِنَّمَا هِيَ دِيَةٌ.

(۲۸۳۴۵) حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: جب قتل میں ایسے شخص نے مدد کی جس سے قصاص نہیں لیا جا سکتا تو اس صورت میں دیت ہوگی۔

(٢٨٣٤٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا اجْتَمَعَ صَبِيٌّ وَعَبْدٌ عَلَى قَتْلٍ فَهِيَ دِيَةٌ ، فَإِذَا اجْتَمَعَا ، فَضَرَبَ هَذَا بِسَيْفٍ وَهَذَا بِعَصًا ، فَهِيَ دِيَةٌ.

(۲۸۳۴۶) حضرت عمرو ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: جب بچہ اور غلام کسی قتل میں شریک ہو گئے تو دیت ہوگی اور جب دونوں جمع ہوئے بایں طور کہ اس نے تلوار سے مارا اور اس نے لاٹھی سے تو بھی دیت ہوگی۔

(٢٨٣٤٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ :أَخبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْقَوْمِ يَقْتُلُونَ عَمْدًا ، وَفِيهِمُ الصَّبِيُّ وَالْمَعْتُوهُ ، قَالَ ، هِيَ دِيَةٌ خَطَأً عَلَى الْعَاقِلَةِ.

(۲۸۳۴۷) حضرت ہشام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ایسی قوم کے بارے میں جنہوں نے جان بوجھ کر قتل کر دیا تھا بایں طور پر کہ ان میں بچہ اور مجنون بھی تھے۔ آپ ؒ نے فرمایا: اس صورت میں خاندان والوں پر قتل خطا کی دیت ہوگی۔

(١٥٨) رَجُلٌ قَتَلَ رَجُلًا عَمْدًا ، فَحُبِسَ لِيُقَادَ مِنْهُ

آدمی نے کسی آدمی کو عمداً قتل کر دیا پس اس کو قید کر لیا جائے گا تا کہ اس سے اس کا قصاص لیا جائے

(٢٨٣٤٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالاَ فِي رَجُلٍ قُتِلَ عَمْدًا ، فَحُبِسَ الْقَاتِلُ لِيُقَادَ بِالْمَقْتُولِ ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَتَلَ الْقَاتِلَ خَطَأً ، فَقَالاَ :دِيَتُهُ لأَهْلِ الْمَحْبُوسِ ، وَقَالَ عَطَاءٌ :لأَهْلِ الْمَقْتُولِ الأَوَّلِ.

(۲۸۳۴۸) حضرت ابراہیم ؒ اور حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: ایسے آدمی کے بارے میں کہ جس کو عمداً قتل کر دیا گیا تھا

پس قاتل کو قید کر لیا گیا تا کہ مقتول کے بدلہ اسے قتل کر دیا جائے۔ پس ایک آدمی آیا اس نے اس قاتل کو غلطی سے قتل کر دیا کہ اس کی دیت قیدی کے گھر والوں کے لیے ہوگی اور حضرت عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا: پہلے مقتول کے گھر والوں کو اس کی دیت ملے گی۔

(۲۸۳٤۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :الدِّيَةُ لأَهْلِ الْمَقْتُولِ.

(۲۸۳۴۹) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: دیت مقتول کے گھر والوں کے لیے ہے۔

(۲۸۳٥۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، مِثْلَ قَوْلِ الْحَسَنِ.

(۲۸۳۵۰) حضرت حماد رحمہ اللہ سے بھی حضرت حسن بصری رحمہ اللہ جیسا قول منقول ہے۔

(١٥٩) الرَّجُلُ يُقْتَلُ ، وَلَهُ وَلَدٌ صِغَارٌ

اس آدمی کا بیان جس کو قتل کر دیا گیا ہو اور اس کے چھوٹے بچے ہوں

(۲۸۳٥۱) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ : فِي رَجُلٍ قُتِلَ وَلَهُ وَلَدٌ صِغَارٌ ، قَالَ :ذَاكَ إِلَى أَوْلِيَائِهِ.

(۲۸۳۵۱) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ایسے آدمی کے بارے میں ارشاد فرمایا: جس کو قتل کر دیا گیا تھا اور اس کے چھوٹے بچے تھے کہ وہ اس کے سرپرستوں کے سپرد ہوں گے۔

(۲۸۳٥۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ حَمَّادًا يَقُولُ فِي رَجُلٍ قُتِلَ ، وَبَعْضُ أَوْلِيَائِهِ صِغَارٌ ، قَالَ :يَقْتُلُ أَوْلِيَاؤُهُ الْكِبَارُ إِنْ شَاؤُوا ، وَلاَ يَنْتَظِرُوا.

(۲۸۳۵۲) حضرت جریر بن حازم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا ایسے آدمی کے بارے میں جس کو قتل کر دیا گیا تھا اور اس کے بعض اولیاء چھوٹے تھے: آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کے بڑے سرپرست قتل کر دیں اگر وہ چاہیں اور (انتظار مت کریں) انہوں نے انتظار نہیں کیا۔

(۲۸۳٥۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حُسَيْنٍ ، عَنْ زَيْدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَهْلِهِ ؛ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ قَتَلَ ابْنَ مُلْجِمٍ الَّذِي قَتَلَ عَلِيًّا ، وَلَهُ وَلَدٌ صِغَارٌ.

(۲۸۳۵۳) حضرت زید رحمہ اللہ نے اپنے گھر والوں سے نقل کیا ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے ابن ملجم کو قتل کیا جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو قتل کیا تھا اور ان کے چھوٹے بچے تھے۔

(۲۸۳٥٤) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَن خَالِدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :يُسْتَأْنَى بِهِ حَتَّى يَكْبُرُوا.

(۲۸۳۵۴) حضرت خالد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ان کو مہلت دی جائے گی یہاں تک کہ وہ بڑے ہو جائیں۔

(۱۶۰) الزَّنْدُ يُكْسَرُ

ہاتھ کا گٹا ٹوٹ جانے کا بیان

(۲۸۳۵۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ ، قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى عُمَرَ أَسْأَلُهُ عَنْ رَجُلٍ كُسِرَ أَحَدُ زَنْدَيْهِ ؟ فَكَتَبَ إِلَيَّ عُمَرُ :أَنَّ فِيهِ حِقَّتَيْنِ بَكْرَتَيْنِ.

(۲۸۳۵۵) حضرت نافع بن عبدالحارث ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر میں نے ان سے ایسے آدمی کے متعلق دریافت کیا جس کے دو میں سے ایک گٹا ٹوٹ گیا تھا؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے خط لکھا: اس میں دو چار چار سال کی اونٹنیاں لازم ہوں گی۔

(۲۸۳۵۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ :فِي السَّاعِدَيْنِ ، وَهُمَا الزَّنْدَانِ خَمْسُونَ دِينَارًا.

(۲۸۳۵۶) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بازو کے گٹوں میں پچاس دینار لازم ہوں گے۔

(۱۶۱) الرَّجُلُ يُجْرَحُ ، مَنْ كَانَ لاَ يُقْتَصُّ بِهِ حَتَّى يَبْرَأَ

زخمی آدمی کا بیان جو اس سے قصاص نہیں لیتا یہاں تک کہ وہ تندرست ہو جائے

(۲۸۳۵۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :لاَ يُقْتَصُّ لِمَجْرُوحٍ حَتَّى تَبْرَأَ جِرَاحُهُ.

(۲۸۳۵۷) حضرت جابر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ؒ نے ارشاد فرمایا: زخمی سے قصاص نہیں لیا جائے گا یہاں تک کہ اس کا زخم بھر جائے۔

(۲۸۳۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لاَ يُقْتَصُّ مِنَ الْجَارِحِ حَتَّى يَبْرَأَ صَاحِبُ الْجُرْحِ.

(۲۸۳۵۸) حضرت ہشام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: زخم پہنچانے والے سے قصاص نہیں لیا جائے گا یہاں تک کہ زخم والے کا زخم بھر جائے۔

(۲۸۳۵۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :يُنْتَظَرُ بِالْقَوَدِ أَنْ يَبْرَأَ صَاحِبُهُ.

(۲۸۳۵۹) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ نے ارشاد فرمایا: قصاص لینے کا انتظار کیا جائے گا کہ اس کا زخم بھر جائے۔

(۲۸۳۶۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً طَعَنَ رَجُلاً بِقَرْنٍ فِي رُكْبَتِهِ ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَقِيدُ ، فَقِيلَ لَهُ :حَتَّى تَبْرَأَ ، فَأَبَى وَعَجَّلَ وَاسْتَقَادَ ، قَالَ :فَعَنِتَتْ رِجْلُهُ

وَبَرِئَتْ رِجْلُ الْمُسْتَقَادِ مِنْهُ ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : لَيْسَ لَكَ شَيْءٌ ، أَبَيْتَ.

(دار قطنی ۸۹۔ احمد ۲۱۷)

(۲۸۳۶۰) حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے کسی آدمی کے گھٹنے میں نیزے کا سینگ مار دیا پس وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قصاص طلب کرنے کے لیے آ گیا اس کو کہا گیا یہاں تک کہ تو تندرست ہو جائے اس نے انکار کیا اور جلدی قصاص طلب کر لیا راوی کہتے ہیں: پس اس کی ٹانگ پھر ٹوٹ گئی اور جس سے قصاص لیا گیا تھا اس کی ٹانگ صحتمند ہو گئی پس وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھے کچھ نہیں ملا تو نے انکار کر دیا۔

(۱۶۲) الرَّجُلُ يَأْمُرُ الرَّجُلَ فَيَقْتُلُ آخَرَ

(۲۸۳۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ: سَأَلْتُ الْحَكَمَ، وَحَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يَأْمُرُ الرَّجُلَ يَقْتُلُ الرَّجُلَ؟ قَالاَ : يُقْتَلُ الْقَاتِلُ ، وَلَيْسَ عَلَى الآمِرِ قَوَدٌ.

(۲۸۳۶۱) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد رحمہ اللہ سے ایسے آدمی کے متعلق دریافت کیا جس نے دوسرے آمی کو کسی کے قتل کا حکم دیا ہو؟ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: قاتل کو قتل کیا جائے گا اور حکم دینے والے پر قصاص نہیں ہوگا۔

(۲۸۳۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي رَجُلٍ أَمَرَ عَبْدَهُ فَقَتَلَ رَجُلاً عَمْدًا؟ قَالَ: يُقْتَلُ الْعَبْدُ.

(۲۸۳۶۲) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے غلام کو حکم دیا تو اس نے ایک آدمی کو عمداً قتل کر دیا حضرت عامر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس غلام کو قتل کیا جائے گا۔

(۲۸۳۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَأْمُرُ الرَّجُلَ فَيَقْتُلُ ، قَالَ : هُمَا شَرِيكَانِ.

قَالَ وَكِيعٌ : هَذَا عِندَنَا فِي الإِثْمِ ، فَأَمَّا الْقَوَدُ فَإِنَّمَا هُوَ عَلَى الْقَاتِلِ.

(۲۸۳۶۳) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ایسے آدمی کے بارے میں ارشاد فرمایا: جس نے ایک آدمی کو حکم دیا پس اس نے قتل کر دیا کہ وہ دونوں شریک ہوں گے حضرت وکیع رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ ہمارے نزدیک گناہ میں شریک ہوں گے باقی رہا قصاص تو وہ قاتل پر ہوگا۔

(۲۸۳۶۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَمِيرٍ أَمَرَ رَجُلاً فَقَتَلَ رَجُلاً ؟ قَالَ : هُمَا شَرِيكَانِ فِي الإِثْمِ.

(۲۸۳۶۴) حضرت منصور ریٹیلیے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم ریٹیلیے سے ایک امیر کے متعلق سوال کیا جس نے ایک آدمی کو حکم دیا پس اس نے کسی کو قتل کر دیا؟ آپ ریٹیلیے نے فرمایا: وہ دونوں گناہ میں شریک ہیں۔

(۲۸۳۶۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ نُبَيْطٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ ؛ فِي السُّلْطَانِ يَأْمُرُ الرَّجُلَ يَقْتُلُ الرَّجُلَ ؟ فَقَالَ الضَّحَّاكُ :كُنْ أَنْتَ الْمَقْتُولُ.

(۲۸۳۶۵) حضرت سلمہ بن نبیط ریٹیلیے فرماتے ہیں کہ حاکم نے ایک آدمی کو خاص آدمی کے قتل کا حکم دیا تو حضرت ضحاک بن مزاحم ریٹیلیے نے فرمایا: تو بھی مقتول ہو جا۔

(۲۸۳۶۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي الرَّجُلِ يَأْمُرُ عَبْدَهُ يَقْتُلُ الرَّجُلَ؟ قَالَ:يُقْتَلُ الرَّجُلُ.

(۲۸۳۶۶) حضرت اشعث ریٹیلیے فرماتے ہی کہ ایک آدمی نے اپنے غلام کو حکم دیا اس نے آدمی کو قتل کر دیا حضرت حسن بصری ریٹیلیے نے ارشاد فرمایا: اس آدمی کو قتل کیا جائے گا۔

(۲۸۳۶۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَن خِلاَسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ فِي رَجُلٍ أَمَرَ عَبْدَهُ أَنْ يَقْتُلَ رَجُلاً ؟ قَالَ :إِنَّمَا هُوَ بِمَنْزِلَةِ سَوْطِهِ ، أَوْ سَيْفِهِ.

(۲۸۳۶۷) حضرت خلاس ریٹیلیے فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے غلام کو حکم دیا کہ وہ فلاں آدمی کو قتل کر دے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً وہ تو اس کے کوڑے یا اس کی تلوار کے درجہ میں ہے۔

(۲۸۳۶۸) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَأْمُرُ عَبْدَهُ فَيَقْتُلُ رَجُلاً ، قَالَ : يُقْتَلُ الْمَوْلَى.

(۲۸۳۶۸) حضرت عطاء ریٹیلیے فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے غلام کو حکم دیا پس اس نے کسی آدمی کو قتل کر دیا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آقا کو قتل کیا جائے گا۔

(۱۶۳) الرَّجُلُ يُرِيدُ الْمَرْأَةَ عَلَى نَفْسِهَا

اس آدمی کا بیان جو عورت سے غلط کام کا ارادہ کرلے

(۲۸۳۶۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَن عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً أَضَافَ إِنْسَانًا مِنْ هُذَيْلٍ ، فَذَهَبَتْ جَارِيَةٌ مِنْهُمْ تَحْتَطِبُ ، فَأَرَادَهَا عَلَى نَفْسِهَا ، فَرَمَتْهُ بِفِهْرٍ فَقَتَلَتْهُ ، فَرُفِعَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؛ قَالَ :ذَلِكَ قَتِيلُ اللهِ ، لاَ يُودَى أَبَدًا.

(۲۸۳۶۹) حضرت عبید بن عمیر ریٹیلیے فرماتے ہیں کہ آدمی نے قبیلہ ہذیل کے ایک شخص کی دعوت کی پس ان میں سے ایک باندی لکڑیاں کاٹنے جا رہی تھی۔ پس اس شخص نے اس باندی سے غلط کام کا ارادہ کیا تو اس باندی نے پتھر مار کر اسے قتل کر دیا پھر یہ معاملہ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ اللہ کا مقتول ہے اس کی کبھی دیت ادا نہیں کی جائے گی۔

(٢٨٣٧٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ؛ أَنَّ رَجُلاً أَرَادَ امْرَأَةً عَلَى نَفْسِهَا ، فَرَفَعَتْ حَجَرًا فَقَتَلَتْهُ ، فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ ، فَقَالَ :ذَاكَ قَتِيلُ اللهِ.

(۲۸۳۷۰) حضرت سائب بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی عورت سے غلط کام کا ارادہ کیا تو اس نے اسے پتھر اٹھا کر مارا اور اسے قتل کر دیا پس یہ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ اللہ کا مقتول ہے۔

(٢٨٣٧١) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ؛ أَنَّ امْرَأَةً بِالشَّامِ أَتَتِ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ ، فَذَكَرَتْ لَهُ أَنَّ إِنْسَانًا اسْتَفْتَحَ عَلَيْهَا بَابَهَا ، وَأَنَّهَا اسْتَغَاثَتْ فَلَمْ يُغِثْهَا أَحَدٌ ، وَكَانَ الشِّتَاءُ ، فَفَتَحَتْ لَهُ الْبَابَ ، وَأَخَذَتْ رَحًى فَرَمَتْهُ بِهَا فَقَتَلَتْهُ ، فَبَعَثَ مَعَهَا ، وَإِذَا لِصٌّ مِنَ اللُّصُوصِ ، وَإِذَا مَعَهُ مَتَاعٌ فَأَبْطَلَ دَمَهُ.

(۲۸۳۷۱) حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شام کی ایک عورت حضرت ضحاک بن قیس رحمہ اللہ کے پاس آئی اور ان کے سامنے ذکر کرنے لگی کہ ایک شخص نے اس کا دروازہ کھلوایا اس عورت نے مدد مانگی پس کسی نے اس کی مدد نہیں کی اور وہ سردیوں کے دن تھے پس اس نے اس کے لیے دروازہ کھول دیا اور چکی اٹھا کر اسے ماردی پس وہ آدمی مر گیا پھر حضرت ضحاک رحمہ اللہ نے اس عورت کے ساتھ کسی کو بھیج دیا تو وہ چوروں میں سے ایک چور نکلا اور اس کے پاس سامان بھی تھا پس آپ رحمہ اللہ نے اس کا خون باطل قرار دیا۔

(١٦٤) الرَّجُلُ يَقْتُلُ الرَّجُلَ وَيُمْسِكُهُ آخَرُ

اس آدمی کا بیان جو آدمی کو قتل کر دے بایں طور پر کہ دوسرے نے اس کو پکڑ لیا ہو

(٢٨٣٧٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، قَالَ :قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجُلٍ أَمْسَكَ رَجُلاً وَقَتَلَهُ آخَرُ ، أَنْ يُقْتَلَ الْقَاتِلُ ، وَيُحْبَسَ الْمُمْسِكُ. (دارقطنی ۱۴۰۔ بیهقی ۵۰)

(۲۸۳۷۲) حضرت اسماعیل بن امیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں جس نے ایک آدمی کو پکڑ لیا اور دوسرے نے اسے قتل کر دیا، یوں فیصلہ فرمایا کہ قاتل کو قتل کر دیا جائے گا اور پکڑنے والے کو قید کر دیا جائے گا۔

(٢٨٣٧٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ قَضَى بِقَتْلِ الْقَاتِلِ ، وَبِحَبْسِ الْمُمْسِكِ. (عبدالرزاق ۱۸۰۸۹)

(۲۸۳۷۳) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قاتل کو قتل کرنے اور پکڑنے والے کو قید کرنے کا فیصلہ فرمایا۔

(٢٨٣٧٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يُمْسِكُ الرَّجُلَ ، وَيَقْتُلُهُ

آخَرُ ؟ قَالاَ : يُقْتَلُ الْقَاتِلُ.

(۲۸۳۷۴) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ سے اس شخص کے متعلق دریافت کیا جس نے آدمی کو پکڑ لیا ہو اور دوسرے نے اس کو قتل کر دیا؟ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: قاتل کو قتل کر دیا جائے گا۔

(۲۸۳۷۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوسَى يَقُولُ : الاِجْتِمَاعُ فِينَا عَلَى الْمَقْتُولِ أَنْ يُمْسِكَ الرَّجُلَ ، وَيَضْرِبَهُ الآخَرُ ، فَهُمَا شَرِيكَانِ عَنْدَنَا فِي دَمِهِ ، يُقْتَلاَنِ جَمِيعًا.

(۲۸۳۷۵) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سلیمان بن موسیٰ ؒ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: ہمارے میں مقتول پر شریک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ: وہ آدمی کو پکڑ لے اور دوسرا شخص اس کو مارے پس وہ دونوں شخص اس کے خون میں ہمارے نزدیک شریک ہوئے ان دونوں کو اکٹھا قتل کیا جائے گا۔

(۲۸۳۷۶) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ؛ أَنَّ عَلِيًّا أُتِيَ بِرَجُلَيْنِ قَتَلَ أَحَدُهُمَا ، وَأَمْسَكَ الآخَرُ ، فَقَتَلَ الَّذِي قَتَلَ ، وَقَالَ لِلَّذِي أَمْسَكَ : أَمْسَكْتَهُ لِلْمَوْتِ ، فَأَنَا أَحْبِسُكَ فِي السِّجْنِ حَتَّى تَمُوتَ.

(۲۸۳۷۶) حضرت یحییٰ بن ابو کثیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ کے پاس دو آدمی لائے گئے ان میں سے ایک نے قتل کیا تھا اور دوسرے نے پکڑا تھا پس آپ ؓ نے قتل کرنے والے کو تو قتل کر دیا اور جس نے پکڑا تھا اس سے آپ ؓ نے فرمایا: تو نے اسے موت کے لیے پکڑا تھا پس میں تجھے جیل میں قید کروں گا یہاں تک کہ تو بھی مر جائے۔

(۱۶۵) فِيمَا تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ

کتنے زخم میں خاندان والے دیت ادا کریں گے

(۲۸۳۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَمَرَ أَنْ تُعْقَلَ الْمُوضِحَةَ.

(۲۸۳۷۷) حضرت ابن ابو ذئب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ نے سر میں زخم لگانے والے کو دیت ادا کرنے کا حکم دیا۔

(۲۸۳۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عن رَجُلٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : لاَ تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ ، إِلاَّ الثُّلُثَ فَمَا زَادَ.

(۲۸۳۷۸) حضرت ابن ابو ذئب ؒ کسی آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب ؒ نے ارشاد فرمایا: عاقلہ دیت ادا نہیں کرے گی مگر تہائی یا اس سے زائد۔

(۲۸۳۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّهْمِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً أَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي مُوضِحَةٍ ؟ فَقَالَ : إِنَّا لاَ نَتَعَاقَلُ الْمُضَغَ بَيْنَنَا.

(۲۸۳۷۹) حضرت عمر بن عبد الرحمٰن سہمی ریاٹیلیہ ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس سر کے زخم کے بارے میں آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہم اپنے درمیان باہم طور پر گوشت کے چیتھڑوں کی دیت ادا نہیں کرتے۔

(۲۸۳۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عِيسَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لَيْسَ فِيمَا دُونَ الْمُوضِحَةِ عَقْلٌ.

(۲۸۳۸۰) حضرت عیسیٰ ریاٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ریاٹیلیہ نے ارشاد فرمایا: سر کے زخم سے کم میں دیت نہیں ہے۔

(۲۸۳۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : مَتَى يَبْلُغُ الْعَقْلُ أَنْ تَعْقِلَهُ الْعَاقِلَةُ عَامَّةً أَجْمَعُونَ ، إِذَا بَلَغَ الثُّلُثَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، إِخَالُ ، وَلاَ أَشُكُّ أَنَّهُ قَالَ : وَمَا لَمْ يَبْلُغِ الثُّلُثَ فَعَلَى قَوْمِ الرَّجُلِ خَاصَّةً.

(۲۸۳۸۱) حضرت ابن جریج ریاٹیلیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء ریاٹیلیہ سے دریافت کیا کہ دیت اتنی مقدار کو کب پہنچتی ہے کہ عاقلہ والے سب اس دیت کو ادا کریں جب ثلث کو پہنچ جائے اس وقت؟ آپ ریاٹیلیہ نے فرمایا: ہاں میرا خیال ہے اور مجھے شک نہیں کہ انہوں نے یوں بھی کہا اور جب تک وہ ثلث کو نہ پہنچے پس اس وقت اس آدمی کی خاص قوم پر لازم ہوگی۔

(۲۸۳۸۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُؤَمَّلٍ ، قَالَ : حدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّهْمِيُّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ ، عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الأَخْنَسِ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ جَالِسًا ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ ، فَقَالَ : إِنَّ ابْنِي شُجَّ ، فَقَالَ : إِنَّ هَذِهِ الْمُضَغَ لاَ يَتَعَاقَلُهَا أَهْلُ الْقُرَى.

(۲۸۳۸۲) حضرت ابو امیہ اخنس ریاٹیلیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ قبیلہ بنو غفار سے ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یقیناً میرے بیٹے کے سر میں چوٹ لگ گئی ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، بے شک ان گوشت کے ٹکڑوں کے لیے بستی والے دیت ادا نہیں کرتے۔

(١٦٦) مَا جَاءَ فِي الْقَسَامَةِ

ان روایات کا بیان جو قسامت کے بارے میں آئی ہیں

حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ يُونُسَ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ :

(۲۸۳۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ الْقَسَامَةَ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، فَأَقَرَّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَتِيلٍ مِنَ الأَنْصَارِ وُجِدَ فِي جُبٍّ لِلْيَهُودِ ، قَالَ : فَبَدَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْيَهُودِ ، فَكَلَّفَهُمْ قَسَامَةً خَمْسِينَ ، فَقَالَتِ الْيَهُودُ : لَنْ نَحْلِفَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلأَنْصَارِ : أَفَتَحْلِفُونَ ؟ فَأَبَتِ الأَنْصَارُ أَنْ تَحْلِفَ ، فَأَغْرَمَ رَسُولُ

اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَهُودَ دِيَتَهُ ، لأَنَّهُ قُتِلَ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ. (مسلم ۱۲۹۵۔ نسائی ۶۹۱۱)

(۲۸۳۸۳) حضرت زہری ریلٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب ریلٹیلیہ نے ارشاد فرمایا: قسامت کا جاہلیت میں رواج تھا پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے ایک مقتول کے بارے میں یہ طریقہ برقرار رکھا جو یہود کے کنویں میں پڑا ہوا پایا گیا تھا آپ ریلٹیلیہ نے فرمایا: پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود سے ابتدا کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پچاس قسموں کے اٹھانے کا مکلف بنایا تو یہود نے کہا: ہم ہرگز قسم نہیں اٹھائیں گے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے کہا: کیا تم لوگ قسم اٹھاؤ گے؟ انصار نے بھی قسم اٹھانے سے انکار کر دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دیت کا تاوان یہودیوں پر ڈالا اس لیے کہ وہ ان کے علاقہ میں قتل کیا گیا تھا۔

(۲۸۳۸٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :دَعَانِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَسَأَلَنِي عَنِ الْقَسَامَةِ؟ فَقَالَ :قَدْ بَدَا لِي أَنْ أَرُدَّهَا ، إِنَّ الأَعْرَابِيَّ يَشْهَدُ ، وَالرَّجُلُ الْغَائِبُ يَجِيءُ فَيَشْهَدُ ، فَقُلْتُ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ رَدَّهَا ، فَقَضَى بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْخُلَفَاءُ بَعْدَهُ.

(۲۸۳۸۴) حضرت معمر ریلٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ریلٹیلیہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ریلٹیلیہ نے مجھے بلا کر مجھ سے قسامت کے شرعی حکم کے متعلق سوال کیا؟ تو آپ ریلٹیلیہ نے فرمایا: تحقیق میرے لیے یہ بات ظاہر ہوئی کہ میں اس کو رد کر دوں اس لیے کہ دیہاتی گواہی دیتا ہے اور غائب آدمی آتا ہے پس گواہی دے دیتا ہے میں نے کہا: اے امیر المومنین! آپ ریلٹیلیہ اس کو رد نہیں کر سکتے اس لیے کہ رسول اللہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم نے اس کا فیصلہ فرمایا ہے۔

(۲۸۳۸٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ حَدَّثَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :مَا رَأَيْتُ مِثْلَ الْقَسَامَةِ قَطُّ أُقِيدُ بِهَا ، وَاللَّهُ يَقُولُ : ﴿وَأَشْهِدُوا ذَوَىْ عَدْلٍ مِنكُمْ﴾ ، وَقَالَتِ الأَسْبَاطُ : ﴿وَمَا شَهِدْنَا إِلاَّ بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حَافِظِينَ﴾ ، وَقَالَ اللَّهُ : ﴿إِلاَّ مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ﴾. وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ :الْقَسَامَةُ حَقٌّ ، قَضَى بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بَيْنَمَا الأَنْصَارُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْهُمْ ، ثُمَّ خَرَجُوا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَإِذَا هُمْ بِصَاحِبِهِمْ يَتَشَحَّطُ فِي دَمِهِ ، فَرَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالُوا : قَتَلَتْنَا الْيَهُودُ ، وَسَمَّوْا رَجُلاً مِنْهُمْ ، وَلَمْ تَكُنْ لَهُمْ بَيِّنَةٌ ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : شَاهِدَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ حَتَّى أَدْفَعَهُ إِلَيْكُمْ بِرُمَّتِهِ ، فَلَمْ تَكُنْ لَهُمْ بَيِّنَةٌ ، فَقَالَ :اسْتَحِقُّوا بِخَمْسِينَ قَسَامَةٍ أَدْفَعُهُ إِلَيْكُمْ بِرُمَّتِهِ ، فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّا نَكْرَهُ أَنْ نَحْلِفَ عَلَى غَيْبٍ ، فَأَرَادَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذَ قَسَامَةَ الْيَهُودِ بِخَمْسِينَ مِنْهُمْ ، فَقَالَتِ الأَنْصَارُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ الْيَهُودَ لاَ يُبَالُونَ الْحَلِفَ ، مَتَى مَا نَقْبَلُ هَذَا مِنْهُمْ يَأْتُونَا عَلَى آخِرِنَا ، فَوَدَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ. (بیہقی ۷/ ۱۶۳)

(۲۸۳۸۵) حضرت سلیمان بن یسار ریلٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ریلٹیلیہ نے ارشاد فرمایا: میں نے کبھی قسامت جیسا

قانون نہیں دیکھا جس کے ذریعہ میں قصاص لے لوں اللہ رب العزت فرماتے ہیں۔ ترجمہ:۔ اور گواہی دیں تم میں سے دو عادل شخص اور فرمایا ترجمہ:۔ اور ہم بیان نہیں کر رہے مگر وہ جو ہم جانتے ہیں اور ہم غیب کی باتوں کے نگہبان نہیں ہیں۔ اور اللہ رب العزت نے فرمایا: مگر جو شہادت دے حق کی اور وہ جانتے بھی ہوں۔

حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ نے فرمایا: قسامت برحق ہے رسول اللہ ﷺ نے اس کا فیصلہ فرمایا اس درمیان کہ انصار کے لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ان میں سے ایک آدمی چلا گیا پھر وہ سب رسول اللہ ﷺ کے پاس سے چلے گئے پس ان لوگوں نے اپنے ساتھی کو خون میں لت پت پایا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس لوٹے اور کہنے لگے، یہود نے ہمیں مار دیا اور انہوں نے یہود میں سے ایک آدمی کا نام لیا حالانکہ ان کے پاس شہادت نہیں تھی پس رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: تمہارے علاوہ دو گواہ گواہی دے دیں تو میں اس شخص کو مکمل تمہارے حوالہ کر دوں گا پس ان کے پاس شہادت نہیں تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم پچاس قسموں کے ذریعہ حقدار بن جاؤ۔ میں اس شخص کو مکمل تمہارے حوالے کر دوں گا، ان لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! ہم ناپسند کرتے ہیں کہ ان دیکھی بات پر قسم اٹھائیں پھر اللہ کے نبی ﷺ نے یہود کے پچاس افراد سے قسم لینے کا ارادہ کیا۔ تو انصار کہنے لگے: یارسول اللہ ﷺ یہود قسم کی پروا نہیں کرتے ہم کب یہ بات ان سے قبول کر سکتے ہیں ایسے تو وہ ہمارے دوسرے لوگوں کے ساتھ بھی یہی معاملہ کریں گے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے پاس سے اس کی دیت ادا فرمائی۔

(۲۸۳۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ؛ أَنَّ حُوَيِّصَةَ ، وَمُحَيِّصَةَ ابْنَيْ مَسْعُودٍ، وَعَبْدَ اللهِ ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَيْ فُلاَنٍ خَرَجُوا يَمْتَارُونَ بِخَيْبَرَ ، فَعُدِيَ عَلَى عَبْدِاللهِ ، فَقُتِلَ، قَالَ : فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تُقْسِمُونَ بِخَمْسِينَ فَتَسْتَحِقُّونَ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، كَيْفَ نُقْسِمُ وَلَمْ نَشْهَدْ ؟ قَالَ : فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُودُ ، يَعْنِي يَحْلِفُونَ ، قَالَ : فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِذًا تَقْتُلُنَا الْيَهُودُ ، قَالَ : فَوَدَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ.

(ابن ماجه ۲۶۷۸۔ نسائی ۶۹۲۲)

(۲۸۳۸۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حویصہ بن مسعود، محیصہ بن مسعود، عبداللہ اور عبدالرحمٰن یہ چاروں سفر میں نکلے تو ان کا گزر خیبر کے پاس سے ہوا تو عبداللہ پر حملہ ہوا اور اسے مار دیا گیا راوی کہتے ہیں پس یہ بات نبی کریم ﷺ کے سامنے ذکر کی گئی تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پچاس قسمیں اٹھاؤ گے تو تم حقدار بن جاؤ گے۔ انہوں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ ہم کیسے قسم اٹھا سکتے ہیں حالانکہ ہم لوگ وہاں موجود نہیں تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ یہود کو بری کر دو یعنی یہود قسم اٹھا لیتے ہیں انہوں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ تب تو یہود ہمیں قتل کر دیں گے، تو نبی کریم ﷺ نے اس کی دیت اپنے پاس سے ادا فرمائی۔

(۲۸۳۸۶ م) قَالَ أبو خالد : أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ يَسَارٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ نَحْوَ هَذَا ، إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ : ذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَخُو الْمَقْتُولِ يَتَكَلَّمُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْكُبْرَ

الْكُبْرَ ، قَالَ: فَتَكَلَّمَ الْكُبْر ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُقْسِمُونَ بِخَمْسِينَ يَمِينًا فَتَسْتَحِقُّونَ، أَوْ تُقْسِمُ لَكُمْ بِخَمْسِينَ ؟ قَالَ : فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، كَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ ؟ قَالَ : فَوَدَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ.

(۲۸۳۸۶م) حضرت ابن یسار رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم ﷺ سے ایسا ہی نقل کیا ہے مگر یوں فرمایا: عبدالرحمٰن مقتول کا بھائی بات کرنے گیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلاؤ، بڑے کو بلاؤ پس ان کے بڑے نے بات کی تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پچاس قسمیں اٹھالو تم حقدار بن جاؤ یا وہ تمہارے لیے پچاس قسمیں اٹھالیں؟ راوی کہتے ہیں انہوں نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ ہم کیسے کفار لوگوں کی قسمیں قبول کر سکتے ہیں؟ پس نبی کریم ﷺ نے اس کی دیت اپنے پاس سے ادا فرمائی۔

(۲۸۳۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : انْطَلَقَ رَجُلاَنِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَوَجَدَاهُ قَدْ صَدَرَ عَنِ الْبَيْتِ عَامِدًا إِلَى مِنًى ، فَطَافَا بِالْبَيْتِ ، ثُمَّ أَدْرَكَاهُ فَقَصَّا عَلَيْهِ قِصَّتَهُمَا ، فَقَالاَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّ ابْنَ عَمٍّ لَنَا قُتِلَ ، نَحْنُ إِلَيْهِ شَرَعٌ سَوَاءٌ فِي الدَّمِ ، وَهُوَ سَاكِتٌ عَنْهُمَا لاَ يَرْجِعُ إِلَيْهِمَا شَيْئًا ، حَتَّى نَاشَدَاهُ اللَّهَ فَحَمَلَ عَلَيْهِمَا ، ثُمَّ ذَكَّرَاهُ اللَّهَ فَكَفَّ عَنْهُمَا ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ : وَيْلٌ لَنَا إِذَا لَمْ نُذَكَّرْ بِاللَّهِ ، وَوَيْلٌ لَنَا إِذَا لَمْ نَذْكُرِ اللَّهَ ، فِيكُمْ شَاهِدَانِ ذَوَا عَدْلٍ تَجِيئَانِ بِهِمَا عَلَى مَنْ قَتَلَهُ فَنُقِيدُكُمْ مِنْهُ ، وَإِلاَّ حَلَفَ مَنْ يَدْرَؤُكُمْ بِاللَّهِ : مَا قَتَلْنَا ، وَلاَ عَلِمْنَا قَاتِلاً ، فَإِنْ نَكَلُوا حَلَفَ مِنْكُمْ خَمْسُونَ ، ثُمَّ كَانَتْ لَكُمُ الدِّيَةُ.

(۲۸۳۸۷) حضرت قاسم بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دو آدمی کوفہ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس چل کر آئے انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو بیت اللہ سے منیٰ کی طرف لوٹتا ہوا پایا ان دونوں نے بیت اللہ کا طواف کیا پھر انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو پالیا تو انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے اپنا واقعہ بیان کیا انہوں نے کہا کہ اے امیر المومنین! ہمارا بھتیجا قتل ہو گیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پہلے تو ان کی بات کی طرف توجہ نہ دی پھر ان سے فرمایا کہ دو عادل آدمی اس کے قاتل کے خلاف گواہی دے دیں۔ اگر وہ گواہی نہ دیں تو پچاس آدمی گواہی دیں کہ نہ ہم نے اس کو قتل کیا اور نہ اس کے قاتل کو جانتے ہیں پھر تمہیں دیت ملے گی۔

(۲۸۳۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ؛ أَنَّ قَتِيلاً وُجِدَ فِي بَنِي سَلُولَ ، فَجَاءَ الأَوْلِيَاءُ فَأَبْرَؤُوا بَنِي سَلُولَ، وَادَّعُوا عَلَى حَيٍّ آخَرَ، وَأَتَوْا شُرَيْحًا بِبَنِي سَلُولَ، فَسَأَلَهُمُ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِمْ.

(۲۸۳۸۸) حضرت سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ایک مقتول قبیلہ بنو سلول کے محلّہ میں پایا گیا اس کے سر پرست آئے اور انہوں نے بنو سلول والوں کو سبکدوش کر دیا اور دوسرے محلّہ والوں کے خلاف دعویٰ کر دیا وہ قبیلہ والے بنو سلول کو لیکر حضرت شریح رحمہ اللہ کے پاس آئے تو آپ رحمہ اللہ نے ان سے مدعی علیہم کے خلاف گواہی کے متعلق سوال کیا۔

(۲۸۳۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا وُجِدَ قَتِيلٌ فِي حَيٍّ ، أُخِذَ

مِنْهُم خَمْسُونَ رَجُلاً فِيهِمُ الْمُدَّعَى عَلَيْهِ، وَإِنْ كَانُوا أَقَلَّ مِنْ خَمْسِينَ رُدَّتْ عَلَيْهِمُ الأَيْمَانُ، الأَوَّلُ فَالأَوَّلُ.

(۲۸۳۸۹) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب کسی محلّہ میں کوئی مقتول پایا گیا تو ان میں پچاس لوگوں سے قسم لی جائے گی جس میں مدعی علیہم شامل ہوں گے اور اگر وہ لوگ پچاس سے کم ہوں تو ان پر دوبارہ قسم کو لوٹایا جائے گا اول فالاول کے اعتبار سے۔

(۲۸۳۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الأَزْمَعِ، قَالَ: وُجِدَ قَتِيلٌ بِالْيَمَنِ بَيْنَ وَادِعَةَ وَأَرْحَبَ، فَكَتَبَ عَامِلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِلَيْهِ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ: أَنْ قِسْ مَا بَيْنَ الْحَيَّيْنِ، فَإِلَى أَيِّهِمَا كَانَ أَقْرَبَ فَخُذْهُمْ بِهِ، قَالَ: فَقَاسُوا، فَوَجَدُوهُ أَقْرَبَ إِلَى وَادِعَةَ، قَالَ: فَأَخَذْنَا، وَأَغْرَمْنَا، وَأَحْلَفْنَا، فَقُلْنَا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَتُحَلِّفُنَا وَتُغَرِّمُنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَحْلَفَ مِنَّا خَمْسِينَ رَجُلاً بِاللَّهِ مَا فَعَلْتُ، وَلاَ عَلِمْتُ قَاتِلاً.

(۲۸۳۹۰) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت حارث بن ازمع رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: یمن میں قبیلہ وادعہ اور ارحب کے درمیان ایک شخص مردہ حال میں پایا گیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے گورنر نے آپ رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں خط لکھا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو جواب میں لکھا کہ تم دونوں قبیلہ والوں کے درمیان پیمائش کرو کہ یہ مقتول دونوں میں سے کس قبیلہ کے زیادہ نزدیک ہے ان کو پکڑ لو راوی کہتے ہیں: انہوں نے پیمائش کی اور اس میں مقتول کو قبیلہ وادعہ کے زیادہ قریب پایا۔ راوی کہتے ہیں پس اس گورنر نے ہمارے قبیلہ والوں کو پکڑ لیا اور ہمیں ادائیگی کا ذمہ بنایا اور ہم سے قسم اٹھوائی ہم نے عرض کی اے امیر المومنین! کیا آپ ہم سے قسم اٹھوائیں گے اور ہمیں جرمانہ کی ادائیگی کا ذمہ دار بنائیں گے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں؟ راوی کہتے ہیں: پس ہم میں سے پچاس آدمیوں نے اللہ کی قسم اٹھائی: نہ ہم نے قتل کیا اور نہ ہی ہم قاتل کو جانتے ہیں۔

(۲۸۳۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الشَّعْبِيِّ؛ أَنَّ قَتِيلاً وُجِدَ بِالْيَمَنِ بَيْنَ حَيَّيْنِ، قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: انْظُرُوا أَقْرَبَ الْحَيَّيْنِ إِلَيْهِ، فَأَحْلِفُوا مِنْهُمْ خَمْسِينَ رَجُلاً بِاللَّهِ مَا قَتَلْنَا، وَلاَ عَلِمْنَا قَاتِلاً، ثُمَّ يَكُونُ عَلَيْهِمُ الدِّيَةُ.

(۲۸۳۹۱) حضرت ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: یمن میں دو محلوں کے درمیان ایک شخص مردہ حالت میں پایا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: غور کرو کہ یہ مقتول دونوں محلوں میں سے کس کے زیادہ قریب ہے پس تم ان میں سے پچاس آمیوں سے اللہ کی قسم اٹھواؤ اس طرح کہ وہ کہیں ہم نے قتل نہیں کیا اور نہ ہی ہمیں قاتل معلوم ہے پھر ان پر دیت لازم ہوگی۔

(۲۸۳۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ؛ أَنَّ الزُّهْرِيَّ سُئِلَ عَنْ قَتِيلٍ وُجِدَ فِي دَارِ رَجُلٍ، فَقَالَ رَبُّ الدَّارِ: إِنَّهُ طَرَقَنِي لِيَسْرِقَنِي فَقَتَلْته، وَقَالَ أَهْلُ الْقَتِيلِ: إِنَّهُ دَعَاهُ إِلَى بَيْتِهِ فَقَتَلَهُ، فَقَالَ: إِنْ أَقْسَمَ مِنْ أَهْلِ الْقَتِيلِ

خَمْسُونَ أَنَّهُ دَعَاهُ فَقَتَلَهُ ، أُقِيدَ بِهِ ، وَإِنْ نَكَلُوا غَرِمُوا الدِّيَةَ ، قَالَ الزُّهْرِيُّ :فَقَضَى ابْنُ عَفَّانَ فِي قَتِيلٍ مِنْ بَنِي بَاقِرَةِ أَبَى أَوْلِيَاؤُهُ أَنْ يَحْلِفُوا ، فَأَغْرَمَهُم عُثْمَانُ الدِّيَةَ.

(۲۸۳۹۲) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام زہری رحمہ اللہ سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا گیا تھا۔ اور گھر کے مالک نے یوں کہا کہ بے شک یہ رات کو میرے پاس آیا تا کہ میرا مال چوری کر لے پس میں نے اسے قتل کر دیا اور مقتول کے گھر والوں نے کہا کہ بے شک اس شخص نے ہی اسے اپنے گھر بلایا تھا اور اسے قتل کر دیا اس پر آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر مقتول کے اہل خانہ میں سے پچاس افراد اس بات پر قسم اٹھا لیں کہ گھر کے مالک نے اسے بلا کر قتل کر دیا ہے تو میں اس سے قصاص لوں گا اور اگر یہ لوگ قسم اٹھانے سے انکار کر دیں تو یہ دیت کے ذمہ دار ہوں گے۔ امام زہری رحمہ اللہ نے فرمایا: حضرت ابن عفان رضی اللہ عنہ نے بھی بنو باقرہ کے مقتول کے بارے میں یہی فیصلہ فرمایا تھا جب اس کے اولیاء نے قسم اٹھانے سے انکار کر دیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں دیت کی ادائیگی کا ذمہ دار بنا دیا۔

(۲۸۳۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَن يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْقَتِيلِ يُؤْخَذُ غِيلَةً ، قَالَ :يُقْسِمُ مِنَ الْمُدَّعَى عَلَيْهِمْ خَمْسُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا :مَا قَتَلْنَا ، وَلاَ عَلِمْنَا قَاتِلاً ، فَإِنْ حَلَفُوا فَقَدْ بَرِئُوا ، وَإِنْ نَكَلُوا أَقْسَمَ مِنَ الْمُدَّعِينَ خَمْسُونَ :أَنَّ دَمَنَا قِبَلَكُمْ ، ثُمَّ يُودَى.

(۲۸۳۹۳) حضرت یونس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے دھوکہ سے قتل ہونے والے مقتول کے بارے میں یوں ارشاد فرمایا کہ مدعیٰ علیہم میں سے پچاس آدمی یوں پچاس قسمیں اٹھائیں گے کہ نہ ہم نے قتل کیا ہے اور نہ ہمیں قاتل معلوم ہے پس اگر انہوں نے قسم اٹھا لی تو وہ بری ہو جائیں گے اور اگر انہوں نے قسم اٹھانے سے انکار کر دیا تو مدعیوں میں سے پچاس لوگ قسم اٹھائیں گے کہ ہمارا خون تمہاری طرف سے ہوا ہے پھر دیت ادا کی جائے گی۔

(۲۸۳۹٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ فِي الْقَسَامَةِ :لَمْ يَزَلْ يُعْمَلُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالإِسْلاَمِ.

(۲۸۳۹۴) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ رحمہ اللہ نے قسامت کے بارے میں یوں ارشاد فرمایا کہ زمانہ جاہلیت اور اسلام میں مسلسل اس پر عمل کیا جاتا رہا ہے۔

(۲۸۳۹٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَن بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ ؛ زَعَمَ أَنَّ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ:سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ ؛ أَنَّ نَفَرًا مِنْ قَوْمِهِ انْطَلَقُوا إِلَى خَيْبَرَ ، فَتَفَرَّقُوا فِيهَا ، فَوَجَدُوا أَحَدَهُمْ قَتِيلاً ، فَقَالُوا لِلَّذِينَ وَجَدُوهُ عِنْدَهُمْ :قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا ، قَالُوا :مَا قَتَلْنَا ، وَلاَ عَلِمْنَا ، فَانْطَلَقُوا إِلَى نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالُوا :يَا نَبِيَّ اللهِ ، انْطَلَقْنَا إِلَى خَيْبَرَ فَوَجَدْنَا أَحَدَنَا قَتِيلاً ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:الْكُبْرَ الْكُبْرَ، فَقَالَ لَهُمْ:تَأْتُونَ بِالْبَيِّنَةِ عَلَى مَنْ قَتَلَ ، فَقَالُوا :مَا لَنَا بَيِّنَةٌ ، قَالَ :فَيَحْلِفُونَ لَكُمْ ، قَالُوا:

لَا نَرْضَى بِأَيْمَانِ الْيَهُودِ ، فَكَرِهَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبْطِلَ دَمَهُ ، فَوَدَاهُ بِمِئَةٍ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ.

(۲۸۳۹۵) حضرت بشیر بن یسار رحمۃ اللہ علیہ ایک انصاری شخص جس کا نام سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ تھا وہ فرماتے ہیں کہ ان کی قوم کی ایک جماعت خیبر کی طرف گئی، وہ وہاں جا کر منتشر ہو گئے پھر انہوں نے اپنے ایک ساتھی کو مردہ حالت میں پایا۔ انہوں نے جن کے پاس اسے مردہ حالت میں پایا تھا ان سے وہ کہنے لگے تم نے ہمارے ساتھی کو قتل کر دیا انہوں نے کہا: ہم نے قتل نہیں کیا اور نہ ہی ہمیں قاتل کا علم ہے پھر یہ لوگ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئے اور کہنے لگے، یا نبی اللہ! ہم خیبر گئے تھے تو وہاں ہم نے اپنے ایک ساتھی کو مرا ہوا پایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بڑے کو بلاؤ بڑے کو بلاؤ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم لوگ اس شخص کے خلاف گواہی لاؤ جس نے قتل کیا ہے انہوں نے کہا ہمارے پاس گواہ تو نہیں ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر یہودی تمہارے لیے قسم اٹھائیں گے انہوں نے کہا: ہم یہود کی قسم سے راضی نہیں ہوں گے پس اللہ کے نبی نے اس کے خون کے رائیگاں جانے کو ناپسند سمجھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دیت سو اونٹ ادا کی صدقہ کے اونٹوں میں سے۔

(۱٦٧) الْيَمِينُ فِي الْقَسَامَةِ

قسامت میں قسم کا بیان

(۲۸۳۹٦) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْقَسَامَةِ أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِمْ. (بخاری ٦٨٩٨)

(۲۸۳۹۶) امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسامت میں یوں فیصلہ فرمایا کہ قسم مدعیٰ علیہم پر لازم ہوگی۔

(۲۸۳۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَصْحَابًا لَهُمْ يُحَدِّثُونَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ بَدَأَ الْمُدَّعَى عَلَيْهِمْ بِالْيَمِينِ ، ثُمَّ ضَمَّنَهُمُ الْعَقْلَ.

(۲۸۳۹۷) حضرت عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنے اصحاب کو یوں بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات کی ابتداء کی مدعیٰ علیہم کے ذمہ قسم ہوگی پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو دیت کا ضامن بنایا۔

(۲۸۳۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُطِيعٍ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ قَضَى بِالْقَسَامَةِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِمْ.

(۲۸۳۹۸) حضرت فضیل بن عمرو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مدعیٰ علیہم پر قسم کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۸۳۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَرَى الْقَسَامَةَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِمْ.

(۲۸۳۹۹) حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ یہ رائے رکھتے تھے کہ قسم مدعیٰ علیہم پر لازم ہے۔

(۲۸٤۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَسَامَةِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِمْ.

(۲۸۴۰۰) حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدعیٰ علیہم پر قسم کا فیصلہ فرمایا۔

(۱۶۸) كَيْفَ يُسْتَحْلَفُونَ فِي الْقَسَامَةِ

قسامة میں کیسے قسم اٹھوائی جائے گی؟

(۲۸٤۰۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لابْنِ شِهَابٍ :الْقَسَامَةُ فِي الدَّمِ عَلَى الْعِلْمِ ، أَمْ عَلَى الْبَتَّةِ ؟ قَالَ :عَلَى الْبَتَّةِ.

(۲۸۴۰۱) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن شہاب ؒ سے دریافت کیا کہ خون میں قسم اٹھانا علم کی بنیاد پر ہوتا ہے یا قطعی طور پر؟ آپ ؒ نے فرمایا: قطعی طور پر۔

(۲۸٤۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي الْقَسَامَةِ :أُوَثِّمُهُمْ وَأَنَا أَعْلَمُ ، يَعْنِي أَسْتَحْلِفُهُمْ :مَا قَتَلْنَا ، وَلاَ عَلِمْنَا قَاتِلاً.

(۲۸۴۰۲) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ؒ نے قسامت کے بارے میں ارشاد فرمایا: کہ میں انہیں مجرم گردانوں گا حالانکہ میں جانتا ہوں یعنی میں ان سے قسم اٹھواؤں گا کہ نہ ہم نے قتل کیا ہے اور نہ ہمیں قاتل کا علم ہے۔

(۲۸٤۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ الله ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يُسْتَحْلَفُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ بِاللَّهِ:مَا قَتَلْتُ ، وَلاَ عَلِمْتُ قَاتِلاً ، ثُمَّ يَدِيهِ.

(۲۸۴۰۳) حضرت حسن بن عبداللہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: ان میں سے ہر آدمی سے یوں قسم اٹھوائی جائے گی: اللہ کی قسم میں نے قتل نہیں کیا اور نہ میں قاتل کو جانتا ہوں۔ پھر اس کی دیت ادا ہوگی۔

(۲۸٤۰٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :وُجِدَ قَتِيلٌ بِالْيَمَنِ فِي وَادِعَةَ ، فَرُفِعَ إِلَى عُمَرَ فَأَحْلَفَهُمْ بِخَمْسِينَ :مَا قَتَلْنَا ، وَلاَ عَلِمْنَا قَاتِلاً ، ثُمَّ وَدَاهُ.

(۲۸۴۰۴) حضرت شیبانی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ یمن کے علاقہ وادعہ میں ایک شخص مردہ حالت میں پایا گیا پس یہ معاملہ حضرت عمر ؓ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ ؓ نے ان میں سے پچاس آدمیوں سے یوں قسم اٹھوائی ہم نے قتل نہیں کیا اور نہ ہمیں قاتل معلوم ہے پھر آپ ؓ نے اس مقتول کی دیت ادا کی۔

(۲۸٤۰٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ:يُسْتَحْلَفُ عَنِ الْقَسَامَةِ بِاللَّهِ:مَا قَتَلْنَا، وَلاَ عَلِمْنَا قَاتِلاً.

(۲۸۴۰۵) حضرت ہشام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: قسامت میں یوں اللہ کی قسم اٹھوائی جائے گی،

ہم نے قتل نہیں کیا اور نہ ہمیں قاتل معلوم ہے۔

(۲۸٤٠٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ؛ أَنَّ شُرَيْحًا اسْتَحْلَفَهُمْ بِاللَّهِ :مَا قَتَلْنَا ، وَلاَ عَلِمْنَا قَاتِلاً.

(۲۸۴۰۶) حضرت حسن بصری ریشی اور حضرت محمد بن سیرین ریشی یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ریشی نے ان لوگوں سے یوں قسم اٹھوائی: اللہ کی قسم ہم نے قتل نہیں کیا اور نہ ہمیں قاتل کا علم ہے۔

(١٦٩) الْقَوَدُ بِالْقَسَامَةِ

قسامت کے ذریعہ قصاص لینے کا بیان

(۲۸٤٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، وَابْنَ الزُّبَيْرِ أَقَادَا بِالْقَسَامَةِ.

(۲۸۴۰۷) حضرت ابن ابوملیکہ ریشی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ریشی اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ نے قسامت کے ذریعہ قصاص لیا۔

(۲۸٤٠٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزهري ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :إِنَّ الْقَسَامَةَ يُقَادُ بِهَا.

(۲۸۴۰۸) حضرت معمر ریشی سے مروی ہے کہ حضرت زہری ریشی فرمایا کرتے تھے کہ بے شک قسامت کے ذریعہ بھی قصاص لیا جا سکتا ہے۔

(۲۸٤٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :إِنَّ الْقَسَامَةَ إِنَّمَا تُوجِبُ الْعَقْلَ، وَلاَ تُشِيطُ الدَّمَ.

(۲۸۴۰۹) حضرت قاسم ریشی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: بے شک قسامت دیت کو لازم کر دیتا ہے اور خون کو باطل نہیں کرتا۔

(۲۸٤١٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، وَالْجَمَاعَةَ الأُولَى لَمْ يَكُونُوا يَقْتُلُونَ بِالْقَسَامَةِ.

(۲۸۴۱۰) حضرت حسن بصری ریشی فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ، حضرت عمر رضی اللہ اور پہلی جماعت یہ سب حضرات قسامت کے ذریعے قتل نہیں کرتے تھے۔

(۲۸٤١١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الْقَوَدُ بِالْقَسَامَةِ جَوْرٌ.

(۲۸۴۱۱) حضرت فضیل ریشی فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریشی نے ارشاد فرمایا قسامت کے ذریعہ قصاص لینا ظلم ہے۔

(۲۸٤۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: الْقَسَامَةُ يَسْتَحِقُّونَ بِهَا الدِّيَةَ، وَلاَ يُقَادُ بِهَا.

(۲۸۴۱۲) حضرت سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: قسامت دیت کا حقدار تو بناتی ہے لیکن اس کی وجہ سے قصاص نہیں لیا جا سکتا۔

(۲۸٤۱۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ، عَنِ النَّخَعِيِّ، قَالَ: الْقَسَامَةُ يُسْتَحَقُّ بِهَا الدِّيَةُ، وَلاَ يُقَادُ بِهَا.

(۲۸۴۱۳) حضرت ابو معشر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نخعی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: قسامت کے ذریعے دیت کا حقدار ہوتا ہے اس کے ذریعے قصاص نہیں لیا جا سکتا۔

(۲۸٤۱٤) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لاَ يُقْتَلُ بِالْقَسَامَةِ إِلاَّ وَاحِدٌ.

(۲۸۴۱۴) حضرت ابن ابی ذئب رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت زہری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: قسامت کی وجہ سے قتل نہیں کیا جا سکتا مگر ایک شخص کو۔

(۲۸٤۱٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ مَوْلَى أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيزِ أَبْرَزَ سَرِيرَهُ يَوْمًا لِلنَّاسِ، ثُمَّ أَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَا تَقُولُونَ فِي الْقَسَامَةِ؟ فَأَضَبَّ النَّاسُ، فَقَالُوا: نَقُولُ الْقَسَامَةُ الْقَوَدُ بِهَا حَقٌّ، وَقَدْ أَقَادَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ. (بخاری ۶۸۹۹۔ ابوداؤد ۲۷۳)

(۲۸۴۱۵) حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے ایک دن اپنا تخت لوگوں کے لیے ظاہر کیا پھر آپ رحمہ اللہ نے پوچھا: تم لوگ قسامۃ کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ پس لوگوں نے غور وفکر کیا اور کہنے لگے: قسامت کے ذریعہ قصاص لینا حق ہے اور تحقیق خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم نے اس کے ذریعہ قصاص لیا ہے۔

(۱۷۰) الدَّمُ، كَمْ يَجُوزُ فِيهِ مِنَ الشَّهَادَةِ ؟

خون کا بیان: اس میں کتنے گواہ ہونے چاہئیں؟

(۲۸٤۱٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: شَاهِدَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ. (ابوداؤد ۴۵۱۳)

(۲۸۴۱۶) حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے علاوہ دو گواہ ضروری ہیں۔

(۲۸٤۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: انْطَلَقَ رَجُلاَنِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَوَجَدَاهُ قَدْ صَدَرَ عَنِ الْبَيْتِ، فَقَالاَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ ابْنَ عَمٍّ لَنَا قُتِلَ وَنَحْنُ إِلَيْهِ شَرَعٌ سَوَاءٌ فِي الدَّمِ، وَهُوَ سَاكِتٌ عَنْهُمَا، قَالَ: شَاهِدَانِ ذَوَا عَدْلٍ تَجِيئَانِ بِهِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ، فَنُقِيدُكُمْ مِنْهُ.

(۲۸۴۱۷) حضرت مسعودی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: دو آدمی کوفہ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ان دونوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو بیت اللہ سے جاتے ہوئے پایا۔ وہ دونوں کہنے لگے، اے امیر المومنین! ہمارے چچا کے بیٹے کو قتل کر دیا گیا ہے اس حال میں کہ ہم اس کے خون میں بالکل برابر ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ ان دونوں سے خاموش رہے اور فرمایا: تم دونوں دو عادل گواہ لاؤ اس شخص کے خلاف جس نے اسے قتل کیا پس میں تمہیں اس سے قصاص دلوا دوں گا۔

(۲۸٤۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :شَاهِدَانِ عَلَى الدَّمِ.

(۲۸۴۱۸) حضرت فضیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: خون پر دو گواہوں کا ہونا ضروری ہے۔

(۲۸٤۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لاَ يَجُوزُ فِي الْقَوَدِ إِلاَّ شَهَادَةُ أَرْبَعَةٍ.

(۲۸۴۱۹) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: قصاص میں جائز نہیں مگر چار لوگوں کی گواہی۔

(۲۸٤۲۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :شَاهِدَانِ.

(۲۸۴۲۰) حضرت مطرف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: دو گواہ ہیں۔

(۱۷۱) الْقَسَامَةُ إِذَا كَانُوا أَقَلَّ مِنْ خَمْسِينَ

اس قسامۃ کا بیان کہ جب پچاس سے کم افراد ہوں

(۲۸٤۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَن حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا لَمْ تَبْلُغِ الْقَسَامَةُ ، كَرَّرُوا حَتَّى يَحْلِفُوا خَمْسِينَ يَمِيناً.

(۲۸۴۲۱) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب تک قسم انتہاء کو نہ پہنچ جائے تو تم تکرار کرو یہاں تک کہ وہ پچاس قسمیں اٹھالیں۔

(۲۸٤۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : جَائَتْ قَسَامَةٌ فَلَمْ يُوفُوا خَمْسِينَ ، فَرَدَّدَ عَلَيْهِم الْقَسَامَةَ حَتَّى أَوْفَوْا.

(۲۸۴۲۲) حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: قسامت کا موقع آیا اور لوگوں نے پچاس قسمیں پوری نہیں کیں تو آپ رحمہ اللہ نے ان پر قسمیں لوٹائیں یہاں تک کہ انہوں نے پوری کیں۔

(۲۸٤۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :إِذَا كَانُوا أَقَلَّ مِنْ خَمْسِينَ ، رُدِّدَتْ عَلَيْهِم الأَيْمَانُ.

(۲۸۴۲۳) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب وہ لوگ پچاس سے کم ہوں تو ان پر قسمیں لوٹائی جائیں گی۔

(۲۸٤۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الْهُذَلِيِّ، عَنْ أَبِي مَلِيحٍ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَدَّدَ عَلَيْهِم الأَيْمَانَ.

(۲۸۴۲۴) حضرت ابو ملیح ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ نے ان لوگوں پر قسموں کو دوبارہ لوٹایا۔

(۲۸٤۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا كَانُوا أَقَلَّ مِنْ خَمْسِينَ رُدِّدَتْ عَلَيْهِم الأَيْمَانُ ، الأَوَّلُ فَالأَوَّلُ.

(۲۸۴۲۵) حضرت مغیرہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریشید نے ارشاد فرمایا: جب وہ لوگ پچاس سے کم ہوں تو ان پر قسمیں لوٹائی جائیں گی اول فالاول کے اعتبار سے۔

(۲۸٤۲٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ؛ أَنَّهُ رَدَّدَ الأَيْمَانَ عَلَى سَبْعَةِ نَفَرٍ فِي الْقَسَامَةِ ، أَحَدُهُمْ خَالِي.

(۲۸۴۲۶) حضرت ابو الزناد فرماتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیز ریشید نے قسامۃ کے معاملہ میں سات آدمیوں کے گروہ پر قسمیں لوٹائیں، ان میں ایک میرے ماموں بھی تھے۔

(۲۸٤۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ:إِذَا نَقَصَ مِنَ الْخَمْسِينَ فِي الْقَسَامَةِ رَجُلٌ، لَمْ نُجِزْهَا.

(۲۸۴۲۷) حضرت معمر ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ریشید نے ارشاد فرمایا: جب قسامۃ میں پچاس افراد میں سے ایک آدمی بھی کم ہو تو ہم اس کو جائز قرار نہیں دیتے۔

(۲۸٤۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ:أَمَّا الَّذِي عَلَيْهِ النَّاسُ الْيَوْمَ فَتَرْدِيدُ الأَيْمَانِ.

(۲۸۴۲۸) حضرت ابن جریج ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن شہاب ریشید نے ارشاد فرمایا: بہر حال آج وہ صورتحال جس پر لوگ قائم ہیں تو اس میں تو قسموں کو دوبارہ لوٹایا جائے گا۔

(۱۷۲) الْقَتِيلُ يُوجَدُ بَيْنَ الْحَيَّيْنِ

اس مقتول کا بیان جو دو محلوں کے درمیان پایا گیا ہو

(۲۸٤۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؛ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ إِذَا وُجِدَ الْقَتِيلُ بَيْنَ الْقَرْيَتَيْنِ ، قَاسَ مَا بَيْنَهُمَا.

(۲۸۴۲۹) حضرت ابو جعفر ریشید فرماتے ہیں کہ جب مقتول شخص دو محلوں کے درمیان مرا ہوا پایا جاتا تو حضرت علی رضی اللہ ان دونوں کے درمیان پیمائش کرتے۔

(۲۸٤۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :قُتِلَ قَتِيلٌ بَيْنَ حَيَّيْنِ مِنْ هَمْدَانَ ، بَيْنَ وَادِعَةَ

وَخَيْوَانَ ، فَبَعَثَ مَعَهُمْ عُمَرُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ ، فَقَالَ : انْطَلِقْ مَعَهُمْ فَقِسْ مَا بَيْنَ الْقَرْيَتَيْنِ ، فَأَيَّتُهُمَا كَانَتْ أَقْرَبَ فَأَلْحِقْ بِهِمُ الْقَتِيلَ.

(۲۸۴۳۰) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ایک مقتول شخص جس کا تعلق ھمدان سے تھا وہ وادعہ اور خیوان کے درمیان مردہ حالت میں پایا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کے ساتھ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور فرمایا: تم ان کے ساتھ جاؤ اور دونوں بستیوں کے درمیان فاصلہ کی پیمائش کرو۔ پس ان دونوں میں سے مقتول کے جو بھی قریب ہو تو اس مقتول کو ان بستی والوں سے ملا دو۔

(۲۸٤۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الأَزْمَعِ ، قَالَ : وُجِدَ قَتِيلٌ بِالْيَمَنِ بَيْنَ وَادِعَةَ وَأَرْحَبَ ، فَكَتَبَ عَامِلُ عُمَرَ إِلَيْهِ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ : أَنْ قِسْ مَا بَيْنَ الْحَيَّيْنِ ، فَإِلَى أَيِّهِمَا كَانَ أَقْرَبَ فَخُذْهُمْ بِهِ.

(۲۸۴۳۱) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حارث بن ازمع رحمہ اللہ نے فرمایا: یمن کے علاقہ وادعہ اور ارحب کے درمیان ایک مقتول پایا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گورنر نے آپ رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں خط لکھا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس گورنر کو جواب لکھا کہ تم ان دونوں محلوں کے درمیان پیمائش کرو پس ان دونوں سے وہ مقتول جس کے قریب ہو تو اس کے بدلہ ان کو پکڑ لو۔

(۱۷۳) الْقَسَامَةُ ، مَنْ لَمْ يَرَهَا

قسامت کا بیان جو اس کو جائز نہیں سمجھتا

(۲۸٤۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ ، يَقُولُ : وَقَدْ تَيَسَّرَ قَوْمٌ مِنْ بَنِي لَيْثٍ لِيَحْلِفُوا الْغَدَ فِي الْقَسَامَةِ ، فَقَالَ : يَالِعِبَادَ اللهِ ، لَقَوْمٌ يَحْلِفُونَ عَلَى مَا لَمْ يَرَوْهُ ، وَلَمْ يَحْضُرُوهُ ، وَلَمْ يَشْهَدُوهُ ، وَلَوْ كَانَ لِي ، أَوْ إِلَيَّ مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ لَعَاقَبْتُهُمْ ، أَوْ لَنَكَّلْتُهُمْ ، أَوْ لَجَعَلْتُهُمْ نَكَالاً ، وَمَا قَبِلْتُ لَهُمْ شَهَادَةً.

(۲۸۴۳۲) حضرت یحییٰ بن ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم بن عبد اللہ رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: جبکہ بنو لیث کی ایک قوم اس بات کے لیے تیار ہوگئی تھی کہ وہ اگلے دن قسامہ کے معاملہ میں قسم اٹھائے گی اس پر آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اے اللہ کے بندو! قوم کے لوگ قسم اٹھائیں گے ایسی بات پر جو انہوں نے نہیں دیکھی اور نہ وہ موجود تھے اور نہ وہ اس پر گواہ تھے۔ اور اگر مجھے اس معاملہ میں اختیار ہوتا تو میں ان کو ضرور سزا دیتا یا یوں فرمایا: کہ میں ان کو عبرتناک سزا دیتا یا میں ان کو قابل عبرت بنا دیتا اور میں ان کی گواہی قبول نہ کرتا۔

(۲۸٤۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : حدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ ، مَوْلَى أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ؛

أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيزِ أَبْرَزَ سَرِيرَهُ يَوْمًا لِلنَّاسِ ، ثُمَّ أَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ ، فَقَالَ : مَا تَقُولُونَ فِي الْقَسَامَةِ؟ فَأَضَبَّ النَّاسُ ، فَقَالُوا : نَقُولُ : الْقَسَامَةُ الْقَوَدُ بِهَا حَقٌّ ، وَقَدْ أَقَادَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ ، فَقَالَ : مَا تَقُولُ يَا أَبَا قِلاَبَةَ ؟ وَنَصَبَنِي لِلنَّاسِ ، قُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، عِنْدَكَ أَشْرَافُ الْعَرَبِ وَرُؤُوسُ الأَجْنَادِ ، أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ خَمْسِينَ مِنْهُمْ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ بِحِمْصٍ أَنَّهُ قَدْ سَرَقَ وَلَمْ يَرَوْهُ ، أَكُنْت تَقْطَعُهُ ؟ قَالَ : لاَ ، قُلْتُ : وَمَا قَتَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا قَطُّ ، إِلاَّ فِي إِحْدَى ثَلاَثِ خِصَالٍ : رَجُلٍ يُقْتَلُ بِجَرِيرَةِ نَفْسِهِ ، أَوْ رَجُلٍ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانِهِ ، أَوْ رَجُلٍ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَارْتَدَّ عَنِ الإِسْلاَمِ.

(۲۸۴۳۳) حضرت ابوقلابہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ نے ایک دن لوگوں کے سامنے اپنا تخت ظاہر کیا پھر آپ ؒ نے ان سب کو اجازت دی اور وہ آپ کے پاس آ گئے آپ ؒ نے پوچھا! تم لوگ قسامۃ کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ لوگ غور و فکر کرنے لگے اور کہنے لگے قسامت کے ذریعہ قصاص لینا برحق ہے اور تحقیق خلفاء نے اس کے ذریعہ قصاص لیا ہے۔ اس پر آپ ؒ نے فرمایا اے ابوقلابہ ؒ! تم کیا کہتے ہو؟ اور انہوں نے ہی مجھے لوگوں کا مشورہ دیا تھا۔ میں نے کہا اے امیر المومنین! آپ ؒ کے پاس عرب کے معزز لوگ اور لشکروں کے سردار موجود ہیں آپ ؒ کی کیا رائے ہے کہ اگر ان میں سے پچاس آدمی حمص کے ایک آدمی کے خلاف گواہی دیں کہ اس نے چوری کی ہے حالانکہ انہوں نے اس کو نہیں دیکھا تو کیا آپ ؒ اس کا ہاتھ کاٹ دیں گے؟ آپ ؒ نے فرمایا: نہیں میں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے کسی کو بھی قتل نہیں کیا مگر ان تین باتوں میں سے ایک کی وجہ سے، ایک وہ آدمی جو اپنے نفس کے گناہ کی وجہ سے قتل کیا گیا یا وہ آدمی تو جو اپنے محصن ہونے کے باوجود زنا کرے یا وہ آدمی جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کرے اور اسلام سے مرتد ہو جائے۔

(۱۷٤) الرَّجُلُ يُقْتَلُ فِي الزِّحَامِ

اس آدمی کا بیان جس کو رش میں قتل کر دیا جائے

(۲۸٤۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ النَّاسَ أُجْلُوا عَنْ قَتِيلٍ فِي الطَّوَافِ ، فَوَدَاهُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ.

(۲۸۴۳۴) حضرت ابن ابی لیلیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ نے فرمایا: ایک آدمی دورانِ طواف کچلا گیا تو حاکم نے اس کی دیت بیت المال سے ادا کی۔

(۲۸٤۳٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ عُقْبَةَ ، وَمُسْلِمُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ مَذْكُورٍ ، سَمِعَاهُ مِنْ يَزِيدَ بْنِ مَذْكُورٍ ؛ أَنَّ النَّاسَ ازْدَحَمُوا فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ بِالْكُوفَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَأَفْرَجُوا عَنْ قَتِيلٍ ، فَوَدَاهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ.

(۲۸۴۳۵) حضرت وھب بن عقبہ رحمہ اللہ اور حضرت مسلم بن یزید بن مذکور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت یزید بن مذکور رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ جمعہ کے دن کوفہ کی جامع مسجد میں لوگوں کا رش لگ گیا جب رش ختم ہوا تو وہاں ایک آدمی قتل ہوا پڑا تھا تو پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابو طالب نے بیت المال سے اس کی دیت ادا کی۔

(۲۸٤۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ رَجُلاً قُتِلَ فِي الطَّوَافِ ، فَاسْتَشَارَ عُمَرُ النَّاسَ ، فَقَالَ عَلِيٌّ :دِيَتُهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ ، أَوْ فِي بَيْتِ الْمَالِ.

(۲۸۴۳۶) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ ایک شخص کو طواف کے دوران قتل کر دیا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں لوگوں سے مشورہ طلب کیا اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی دیت مسلمانوں پر یا بیت المال میں لازم ہوگی۔

(۲۸٤۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: أَتَى حَجَرٌ عَائِرٌ فِي إِمْرَةِ مَرْوَانَ ، فَأَصَابَ ابْنَ نِسْطَاسٍ بن عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ نِسْطَاسٍ ، لاَ يُعْلَمُ مَنْ صَاحِبُهُ فَقَتَلَهُ ، فَضَرَبَ مَرْوَانُ دِيَتَهُ عَلَى النَّاسِ.

(۲۸۴۳۷) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مروان کی حکومت میں ایک نامعلوم پتھر آیا اور ابن نسطاس بن عامر بن عبد اللہ بن نسطاس کو جا لگا اس کا پھینکنے والا معلوم نہیں تھا پس اس پتھر نے اسے مار دیا تو مروان نے اس کی دیت لوگوں پر ڈال دی۔

(۲۸٤۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي قَوْمٍ تَنَاضَلُوا ، فَأَصَابُوا إِنْسَانًا لاَ يُدْرَى أَيُّهُمْ أَصَابَهُ ، قَالَ :الدِّيَةُ عَلَيْهِمْ كُلِّهِمْ.

(۲۸۴۳۸) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ تیر اندازی کا مقابلہ کر رہے تھے کہ انہوں نے ایک شخص کو تیر مار دیا یہ معلوم نہیں تھا کہ ان میں سے کس نے اس کو تیر مارا ہے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس کی دیت ان سب پر لازم ہوگی۔

(۱۷۵) الْمُكَاتَبُ يُقْتَلُ، أَوْ يَقْتِل

اس مکاتب غلام کا بیان جس کو قتل کر دیا جائے یا وہ قتل کر دے

(۲۸٤۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَن عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُودَى الْمُكَاتَبُ بِقَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ دِيَةَ الْحُرِّ، وَبِقَدْرِ مَا رُقَّ مِنْهُ دِيَةَ الْعَبْدِ.

(ابو داؤد ۴۵۷- احمد ۲۶۰)

(۲۸۴۳۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مکاتب کو ادا کی جائے گی آزاد کی دیت جتنا حصہ اس کا آزاد ہوگا اور غلام کی دیت جتنا حصہ اس کا غلام ہوگا۔

(٢٨٤٤٠) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: يُودَى مِنَ الْمُكَاتَبِ بِقَدْرِ مَا أَدَّاهُ.

(۲۸۴۴۰) حضرت عکرمہ ریشیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: مکاتب کواس کی ادائیگی کے بقدر آزاد کی دیت ادا کی جائے گی۔

(٢٨٤٤١) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ؛ أَنَّ عَلِيًّا ، وَمَرْوَانَ كَانَا يَقُولاَنِ فِي الْمُكَاتَبِ : يُودَى مِنْهُ دِيَةَ الْحُرِّ بِقَدْرِ مَا أَدَّى ، وَمَا رَقَّ مِنْهُ دِيَةَ الْعَبْدِ.

(۲۸۴۴۱) حضرت یحییٰ بن ابوکثیر ریشیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت مروان ریشیلیہ مکاتب کے بارے میں فرمایا کرتے تھے: اس کوآزاد کی دیت ادا کی جائے گی بقدر اس ادائیگی کے جواس نے کردی ہے اور جتنا حصہ اس کا غلام ہے اتنی غلام کی دیت ادا کی جائے گی۔

(٢٨٤٤٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : جِرَاحَةُ الْمُكَاتَبِ جِرَاحَةُ عَبْدٍ.

(۲۸۴۴۲) حضرت قتادہ ریشیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ریشیلیہ نے ارشادفرکایا: مکاتب کے زخم کی دیت وہی ہے جو غلام کے زخم کی ہے۔

(٢٨٤٤٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : تُودَى جِرَاحَتُهُ بِحِسَابِ مَا أَدَّى.

(۲۸۴۴۳) حضرت حکم ریشیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریشیلیہ نے ارشادفرمایا: اس کے زخم کی دیت اس کی ادائیگی کے حساب سے دی جائے گی۔

(٢٨٤٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : جِرَاحَةُ الْمُكَاتَبِ جِرَاحَةُ عَبْدٍ.

(۲۸۴۴۴) حضرت ابراہیم ریشیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ریشیلیہ نے ارشادفرمایا: مکاتب کے زخم کی دیت وہی ہے جو غلام کے زخم کی ہے۔

(١٧٦) رَجُلٌ رَمَى بِنَارٍ ، فَأَحْرَقَ دَارَ قَوْمٍ

ایک آدمی نے آگ پھینک کر کسی قوم کا گھر جلا دیا

(٢٨٤٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنْ رَجُلٍ رَمَى بِنَارٍ فِي دَارِ قَوْمٍ فَاحْتَرَقُوا ؟ قَالاَ : لَيْسَ عَلَيْهِ قَوَدٌ ، لاَ يُقْتَلُ.

(۲۸۴۴۵) حضرت شعبہ ریشیلیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ریشیلیہ اور حضرت حماد ریشیلیہ ان دونوں حضرات سے ایسے آدمی کے

متعلق دریافت کیا جس نے چند لوگوں کے گھر میں آگ پھینکی پس وہ لوگ جل گئے تو اس کا کیا حکم ہے؟ ان دونوں حضرات نے فرمایا اس پر قصاص نہیں ہوگا اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔

(٢٨٤٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ حُصَيْنٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى الْغَسَّانِيِّ ، قَالَ : أَحْرَقَ رَجُلٌ تِبْنًا فِي قَرَاحٍ لَهُ ، فَخَرَجَتْ شَرَارَةٌ مِنْ نَارٍ ، حَتَّى أَحْرَقَتْ شَيْئًا لِجَارِهِ ، قَالَ : فَكَتَبْتُ فِيهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَكَتَبَ إِلَيَّ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ ، وَأَرَى أَنَّ النَّارَ جُبَارٌ.

(ابو داؤد ۴۵۸۲۔ ابن ماجہ ۲۶۷۶)

(۲۸۴۴۶) حضرت عبد العزیز بن حصین ریلیٹیل فرماتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن یحییٰ غسانی ریلیٹیل نے ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی نے اپنی کھلی زمین میں بھوسا جلایا پس آگ کا شعلہ نکلا یہاں تک کہ اسنے پڑوسی کی کوئی چیز جلا دی آپ ریلیٹیل فرماتے ہیں کہ میں نے اس بارے میں حضرت عمر بن عبد العزیز ریلیٹیل کو خط لکھا تو آپ ریلیٹیل نے مجھے جواب لکھا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چوپایہ کے زخم پر کوئی تاوان نہیں اور میری رائے یہ ہے کہ آگ کے نقصان پر بھی کوئی تاوان نہیں ہوگا۔

(٢٨٤٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنْ رَجُلٍ أَحْرَقَ دَارًا ، فَأَحْرَقَ فِيهَا قَوْمًا؟ قَالاَ : لاَ يُقْتَلُ.

(۲۸۴۴۷) حضرت شعبہ ریلیٹیل فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ریلیٹیل اور حضرت حماد ریلیٹیل سے ایسے آدمی کے متعلق دریافت کیا جس نے گھر کو آگ لگائی اور اس میں موجود لوگوں کو جلا دیا؟ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: اس شخص کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

(١٧٧) بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالذِّمِّيِّ قِصَاصٌ ؟

مسلمان اور ذمی کے درمیان قصاص ہوگا؟

(٢٨٤٤٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا عُمَرُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ أَعْطَى عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ دَابَّتَهُ يُمْسِكُهَا ، فَأَبَى عَلَيْهِ فَشَجَّهُ مُوضِحَةً ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ ، فَلَمَّا خَرَجَ عُمَرُ صَاحَ النَّبَطِيُّ إِلَى عُمَرَ ، فَقَالَ عُمَرُ : مَنْ صَاحِبُ هَذَا ؟ قَالَ عُبَادَةُ : أَنَا صَاحِبُ هَذَا ، قَالَ : مَا أَرَدْتَ إِلَى هَذَا ؟ قَالَ : أَعْطَيْتُهُ دَابَّتِي يُمْسِكُهَا فَأَبَى ، وَكُنْتُ امْرَءًا فِي حَدٍّ ، قَالَ : إِمَّا لاَ ، فَاقْعُدْ لِلْقَوَدِ ، فَقَالَ لَهُ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ : مَا كُنْتَ لِتَقِيدَ عَبْدَكَ مِنْ أَخِيكَ ، قَالَ : أَمَا وَاللَّهِ لَئِنْ تَجَافَيْتُ لَكَ عَنِ الْقَوَدِ لأُعَنِّتَنَّكَ فِي الدِّيَةِ ، أَعْطِهِ عَقْلَهَا مَرَّتَيْنِ.

(۲۸۴۴۸) حضرت مکحول ریلیٹیل بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس بیت المقدس تشریف لائے تو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے اپنی سواری ایک ذمی شخص کو دی تا کہ وہ اس کو پکڑ کے رکھے پس اس نے انکار کر دیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو گہرا زخم

پہنچادیا پھر وہ مسجد میں داخل ہو گئے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو چیخ کی آواز سنائی دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اس کو تکلیف پہنچانے والا کون ہے؟ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس کا مطلوب ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم نے اس سے کیا معاملہ کیا؟ انہوں نے فرمایا: میں نے اسے اپنی سواری دی کہ یہ اسے پکڑ لے تو اس نے انکار کر دیا اور میں ایسا آدمی ہوں کہ مجھ میں حد جاری ہوگئی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا نہیں ہے پس تم قصاص کے لیے بیٹھ جاؤ اس پر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: نہیں اپنے غلام کو اپنے بھائی سے قصاص نہیں دلوا سکتے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بہر حال اللہ کی قسم! اگر میں نے تیرے قصاص کو چھوڑ دیا تو میں ضرور بہ ضرور دیت کے بارے میں تجھے مشقت میں ڈالوں گا تم اسے دو مرتبہ اس کی دیت ادا کرو۔

(٢٨٤٤٩) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لاَ قَوَدَ بَيْنَ النَّصْرَانِيِّ وَالْحُرِّ الْمُسْلِمِ ، وَلاَ بَيْنَ النَّصْرَانِيِّ وَالْعَبْدِ الْمُسْلِمِ.

(۲۸۴۴۹) حضرت ابن ابی ذئب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: قصاص نہیں ہوگا عیسائی اور آزاد مسلمان کے درمیان اور غلام مسلمان کے درمیان۔

(١٧٨) رَجُلٌ شَجَّ رَجُلاً فَذَهَبَتْ عَيْنُهُ

آدمی نے کسی آدمی کا سر زخمی کر دیا جس سے اس کی آنکھ کی بینائی ختم ہوگئی

(٢٨٤٥٠) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدٍ النِّيلِيِّ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ فِي رَجُلٍ شَجَّ رَجُلاً فَذَهَبَتْ عَيْنُهُ ، فَقَالَ الْحَكَمُ : إِنْ شَهِدُوا أَنَّهَا ذَهَبَتْ مِنَ الضَّرْبَةِ ، فَهُوَ جَائِزٌ ، وَقَالَ حَمَّادٌ : إِنْ شَهِدُوا أَنَّهُ ضَرَبَهُ يَوْمَ ضَرَبَهُ وَهِيَ صَحِيحَةٌ ، فَهُوَ جَائِزٌ.

(۲۸۴۵۰) حضرت خالد النیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ نے ایسے آدمی کے بارے میں ارشاد فرمایا جس نے ایک آدمی کے سر کو زخمی کر دیا تو اس کی بینائی ختم ہوگئی اس پر حضرت حماد رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر لوگ گواہی دیں کہ اس کے مارنے کی وجہ سے اس کی بینائی گئی تو یہ جائز ہے اور حضرت حماد رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر لوگ گواہی دیں کہ اس نے جس دن اسے مارا تو اس کی آنکھ صحیح تھی تو اس صورت میں جائز ہے۔

(١٧٩) الْقَوْمُ يَدْفَعُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الْبِئْرِ ، أَوِ الْمَاءِ

ان لوگوں کا بیان جن میں سے بعض نے بعض کو کنویں یا پانی میں دھکا دیا

(٢٨٤٥١) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ حَنَشِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ ، قَالَ : حُفِرَتْ زُبْيَةٌ بِالْيَمَنِ لِلأَسَدِ فَوَقَعَ فِيهَا الأَسَدُ ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ يَتَدَافَعُونَ عَلَى رَأْسِ الْبِئْرِ ، فَوَقَعَ فِيهَا رَجُلٌ ، فَتَعَلَّقَ بِآخَرَ ، وَتَعَلَّقَ الآخَرُ بِآخَرَ ،

فَهَوَى فِيهَا أَرْبَعَةٌ فَهَلَكُوا فِيهَا جَمِيعًا ، فَلَمْ يَدْرِ النَّاسُ كَيْفَ يَصْنَعُونَ ، فَجَاءَ عَلِيٌّ ، فَقَالَ : إِنْ شِئْتُمْ قَضَيْتُ بَيْنَكُمْ بِقَضَاءٍ يَكُونُ جَائِزًا بَيْنَكُمْ ، حَتَّى تَأْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَإِنِّي أَجْعَلُ الدِّيَةَ عَلَى مَنْ حَضَرَ رَأْسَ الْبِئْرِ ، فَجَعَلَ لِلأَوَّلِ الَّذِي هَوَى فِي الْبِئْرِ رُبُعَ الدِّيَةِ ، وَلِلثَّانِي ثُلُثَ الدِّيَةِ ، وَالثَّالِثِ نِصْفَ الدِّيَةِ ، وَالرَّابِعِ كَامِلَةً ، قَالَ : فَتَرَاضَوْا عَلَى ذَلِكَ حَتَّى أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ بِقَضَاءِ عَلِيٍّ ، فَأَجَازَ الْقَضَاءَ. (احمد ۷۷۔ طیالسی ۱۱۴)

(۲۸۴۵۱) حضرت سماک ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حنش بن معتمر ؒ نے فرمایا: یمن میں شیر کے لیے ایک گڑھا کھودا گیا پس شیر اس میں گر گیا اور لوگ کنویں کے کنارے ایک دوسرے کو دھکم پیل کر رہے تھے کہ اچانک ایک آدمی اس میں گرنے لگا تو اس نے دوسرے کو پکڑ لیا اور دوسرے نے تیسرے کو ایسے کل چار افراد اس گھڑے میں گر گئے اور سب کے سب مر گئے۔ لوگوں کو سمجھ نہیں تھی کہ وہ اس معاملہ کا کیا کریں؟ اتنے میں حضرت علی ؓ تشریف لائے اور فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہارے درمیان ایک فیصلہ کروں جو تمہارے درمیان اس صورت میں جائز ہو کہ تم لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس جاؤ اور فرمایا کہ بے شک میں دیت کا بار ڈالوں گا ان لوگوں پر جو کنویں کے کنارے پر موجود تھے۔ اور آپ ؓ نے اس پہلے شخص کے لیے جو کنویں میں گرا تھا دیت کا چوتھائی حصہ لازم قرار دیا اور دوسرے شخص کے لیے تہائی دیت اور تیسرے کے لیے نصف دیت اور چوتھے کے لیے مکمل دیت لازم قرار دی پس وہ سب لوگ اس بات پر راضی ہو گئے یہاں تک کہ وہ لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ ﷺ کو حضرت علی ؓ کے فیصلہ کے بارے میں بتلایا تو آپ ﷺ نے اس فیصلہ کو نافذ کر دیا۔

(۲۸٤٥۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ؛ أَنَّ سِتَّةَ غِلْمَةٍ ذَهَبُوا يَسْبَحُونَ ، فَغَرِقَ أَحَدُهُمْ ، فَشَهِدَ ثَلاَثَةٌ عَلَى اثْنَيْنِ أَنَّهُمَا أَغْرَقَاهُ ، وَشَهِدَ اثْنَانِ عَلَى ثَلاَثَةٍ أَنَّهُمْ أَغْرَقُوهُ ، فَقَضَى عَلِيٌّ أَنَّ عَلَى الثَّلاَثَةِ خُمُسَيِ الدِّيَةِ ، وَعَلَى الاثْنَيْنِ ثَلاَثَةُ أَخْمَاسِ الدِّيَةِ.

(۲۸۴۵۲) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق ؒ نے فرمایا: چھ بچے تیرنے کے لیے گئے تو ان میں سے ایک پانی میں ڈوب گیا۔ پھر تین بچوں نے دو کے خلاف گواہی دی کہ ان دونوں نے اسے ڈبویا ہے اور دو نے تین بچوں کے خلاف گواہی دی کہ ان تینوں نے اسے ڈبویا ہے۔ اس پر حضرت علی ؓ نے یوں فیصلہ فرمایا کہ ان تین لڑکوں پر دیت کے دو خمس لازم ہوں گے اور اُن دو لڑکوں پر دیت کے تین خمس لازم ہوں گے۔

(۲۸٤٥۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ؛ أَنَّهُ جَعَلَ الدِّيَةَ أَسْبَاعًا أَرْبَعَةٌ عَلَى ثَلاَثَةٍ ، وَثَلاَثَةٌ عَلَى أَرْبَعَةٍ.

(۲۸۴۵۳) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق ؒ نے دیت کو سات حصوں میں تقسیم کیا، کہ چار حصہ تین پر اور تین حصہ چار پر۔

(٢٨٤٥٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، قَالَ : اسْتَأْجَرَ رَجُلٌ أَرْبَعَةَ رِجَالٍ لِيَحْفِرُوا لَهُ بِئْرًا ، فَحَفَرُوهَا فَانْخَسَفَتْ بِهِمُ الْبِئْرُ ، فَمَاتَ أَحَدُهُمْ ، فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى عَلِيٍّ ، فَضَمَّنَ الثَّلاَثَةَ ثَلاَثَةَ أَرْبَاعِ الدِّيَةِ ، وَطَرَحَ عَنهُمْ رُبُعَ الدِّيَةِ.

(۲۸۴۵۴) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت خلاس ؒ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے چار آدمیوں کو اجرت پر رکھا تا کہ وہ اس کے لیے کنواں کھودیں انہوں نے کنواں کھودا تو کنویں میں وہ لوگ دھنس گئے اور ان میں سے ایک کی موت واقع ہوگئی یہ معاملہ حضرت علی ؓ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ ؓ نے ان تینوں کو دیت کے تین چوتھائی حصوں کا ضامن بنایا اور ان سے دیت کے چوتھے حصہ کی تخفیف کردی۔

(٢٨٤٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ؛ أَنَّ رَجُلاً اسْتَأْجَرَ ثَلاَثَةً يَحْفِرُونَ لَهُ حَائِطًا ، فَضَرَبُوا فِي أَصْلِهِ جَمِيعًا ، فَوَقَعَ عَلَيْهِمْ فَمَاتَ أَحَدُهُمْ ، فَاخْتَصَمُوا إِلَى شُرَيْحٍ ، فَقَضَى عَلَى الْبَاقِيَيْنِ بِثُلُثَيِ الدِّيَةِ.

(۲۸۴۵۵) حضرت ابو مالک ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن اقمر ؒ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے تین آدمیوں کو اجرت پر رکھا تا کہ وہ اس کی دیوار کھودیں ان سب نے اس کی بنیاد میں ضرب لگائی تو وہ دیوار ان پر گر گئی اور ان میں سے ایک مر گیا وہ لوگ یہ جھگڑا لیکر حضرت شریح ؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ؒ نے باقی دو آدمیوں پر دیت کے دو تہائی حصوں کا فیصلہ فرمایا۔

(٢٨٤٥٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أُجَرَاءَ اسْتُؤْجِرُوا يَهْدِمُونَ حَائِطًا ، فَخَرَّ عَلَيْهِمْ ، فَمَاتَ بَعْضُهُمْ ؟ أَنَّهُ يَغْرَمُ بَعْضٌ لِبَعْضٍ ، وَالدِّيَةَ عَلَى مَنْ بَقِيَ.

(۲۸۴۵۶) حضرت معمر ؒ فرماتے ہیں کہ امام زہری ؒ سے ایسے مزدوروں کے متعلق پوچھا گیا جن کو دیوار گرانے کے لیے اجرت پر رکھا گیا تھا پس وہ دیوار ان ہی پر گر گئی اور ان میں سے بعض کی موت واقع ہوگئی؟ حضرت زہری ؒ نے بعض کو بعض کے لیے ضامن بنایا کہ دیت باقی بچنے والوں پر لازم ہوگی۔

(٢٨٤٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُلَيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : جَاءَ أَعْمَى يَنْشُدُ النَّاسَ فِي زَمَانِ عُمَرَ يَقُولُ :

يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَقِيت مُنْكَرًا هَلْ يَعْقِلُ الأَعْمَى الصَّحِيحَ الْمُبْصِرَا.

خَرَّا مَعًا كِلاَهُمَا تَكَسَّرَا ؟

قَالَ وَكِيعٌ : كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ رَجُلاً صَحِيحًا كَانَ يَقُودُ أَعْمَى ، فَوَقَعَا فِي بِئْرٍ ، فَوَقَعَ عَلَيْهِ ، فَإِمَّا قَتَلَهُ ، وَإِمَّا جَرَحَهُ ، فَضَمَّنَ الأَعْمَى.

(۲۸۴۵۷) حضرت موسیٰ بن علی ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت علی ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت عمر ؓ کے زمانے میں ایک اندھا لوگوں کو یہ شعر سنا رہا تھا: ترجمہ:۔

اے لوگو! مجھے ایک نامعقول بات کا سامنا ہے۔ کیا اندھا بھی صحیح اور دیکھنے والے کو دیت ادا کرے گا؟ حالانکہ وہ دونوں اکٹھے گرے تھے ان دونوں کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی؟ حضرت وکیع ولیٹیلا فرماتے ہیں لوگوں کی یہ رائے تھی کہ ایک بینا آدمی نابینا کو لے کر جا رہا تھا کہ وہ دونوں کنویں میں گر گئے تھے اور یہ اندھا اس پر گر گیا تھا یا تو اس نے اسے مار دیا تھا یا اسے زخمی کر دیا تھا تو اس اندھے کو ضامن بنایا گیا تھا۔

(۱۸۰) الرَّجُلُ يَجِدُ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلاً فَيَقْتُلُهَا

اس آدمی کا بیان جس نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی آدمی کو پایا پس اس نے اسے قتل کر دیا

(۲۸٤٥٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الشَّامِ يُقَالُ لَهُ : ابْنُ خَيْبَرِيٍّ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلاً فَقَتَلَهَا ، أَوْ قَتَلَهُمَا ، فَرُفِعَ إِلَى مُعَاوِيَةَ ، فَأَشْكَلَ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ فِي ذَلِكَ ، فَكَتَبَ إِلَى أَبِي مُوسَى : أَنْ سَلْ عَلِيًّا عَنْ ذَلِكَ ، فَسَأَلَ أَبُو مُوسَى عَلِيًّا ؟ فَقَالَ : إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ مَا هُوَ بِأَرْضِنَا، عَزَمْتُ عَلَيْكَ لِتُخْبِرَنِي ، فَأَخْبَرَهُ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : أَنَا أَبُو حَسَنٍ ، إِنْ لَمْ يَجِءْ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ ، فَلْيَدْفَعُوهُ بِرُمَّتِهِ. (عبدالرزاق ١٧٩١٥)

(۲۸۴۵۸) حضرت یحییٰ بن سعید ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب ولیٹیلا نے ارشاد فرمایا: شام کے باشندوں میں سے ایک شخص جس کا نام ابن خیبری تھا اس نے اپنی بیوی کے پاس ایک آدمی کو پایا تو اس نے بیوی کو یا ان دونوں کو قتل کر دیا یہ معاملہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ پر اس بارے میں فیصلہ کرنا مشکل ہو گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ وہ اس کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھیں۔ پھر حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک یہ معاملہ ہماری زمین میں پیش نہیں آیا میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم ضرور مجھے اس بارے میں بتلاؤ۔ تو حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں بتلا دیا۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ چار گواہ نہ لائے تو تم اس کو مکمل طور پر حوالہ کر دو۔

(۲۸٤٥٩) حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ سَلَمَةَ ، قَالَ : رُفِعَ إِلَى مُصْعَبٍ رَجُلٌ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلاً فَقَتَلَهُ ، فَأَبْطَلَ دَمَهُ.

(۲۸۴۵۹) حضرت مسلمہ ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت مصعب ولیٹیلا کے سامنے ایک ایسے آدمی کو پیش کیا گیا جس نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی آدمی کو پایا تھا تو اس نے اسے قتل کر دیا آپ ولیٹیلا نے اس کا خون رائیگاں قرار دیا۔

(۲۸٤٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَانَ رَجُلاَنِ أَخَوَانِ مِنَ الأَنْصَارِ ، يُقَالُ لأَحَدِهِمَا أَشْعَث ، فَغَزَا فِي جَيْشٍ مِنْ جُيُوشِ الْمُسْلِمِينَ ، قَالَ : فَقَالَتِ امْرَأَةُ أَخِيهِ لأَخِيهِ : هَلْ لَكَ فِي امْرَأَةِ أَخِيكَ

مَعَهَا رَجُلٌ يُحَدِّثُهَا ؟ فَصَعِدَ فَأَشْرَفَ عَلَيْهِ وَهُوَ مَعَهَا عَلَى فِرَاشِهَا ، وَهِيَ تَنْتِفُ لَهُ دَجَاجَةً ، وَهُوَ يَقُولُ :

وَأَشْعَثُ غَرَّهُ الإِسْلاَمُ مِنِّي — خَلَوْتُ بِعُرْسِهِ لَيْلَ التَّمَامِ

أَبِيتُ عَلَى حَشَايَاهَا وَيُمْسِي — عَلَى دَهْمَاءَ لاَحِقَةِ الْحِزَامِ

كَأَنَّ مَوَاضِعَ الرَّبَلاَتِ مِنْهَا — فِئَامٌ قَدْ جُمِعْنَ إِلَى فِئَامِ

قَالَ :فَوَثَبَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَضَرَبَهُ بِالسَّيْفِ حَتَّى قَتَلَهُ ، ثُمَّ أَلْقَاهُ فَأَصْبَحَ قَتِيلاً بِالْمَدِينَةِ ، فَقَالَ عُمَرُ :أُنْشِدُ اللَّهَ رَجُلاً كَانَ عِنْدَهُ مِنْ هَذَا عِلْمٌ إِلاَّ قَامَ بِهِ ، فَقَامَ الرَّجُلُ فَأَخْبَرَهُ بِالْقِصَّةِ ، فَقَالَ :سَحِقَ وَبَعُدَ.

(۲۸۴۶۰) حضرت ابو عاصم ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ولیٹیلا نے ارشاد فرمایا: دو انصاری آدمی آپس میں بھائی تھے ان میں سے ایک کا نام اشعث تھا وہ مسلمانوں کے لشکروں میں سے کسی لشکر میں جہاد کرنے گیا۔ تو اس کے بھائی کی بیوی اس کے بھائی کو کہنے لگی: تمہارے بھائی کی بیوی کے ساتھ کوئی آدمی ہے کیا تم اس کا کچھ کر سکتے ہو؟ پس پیچھے رہنے والا آدمی چھت پر چڑھا اور اس نے اپنے بھائی کے گھر میں جھانکا تو اس نے ایک آدمی کو اپنے بھائی کی بیوی کے ساتھ بستر پر دیکھا اور وہ عورت اس کے لیے مرغی کی کھال اتار رہی تھی اور وہ شخص یہ شعر پڑھ رہا تھا۔ ترجمہ: ''اشعث کو اسلام نے میرے بارے میں دھوکہ دیا۔ میں نے اس کی دلہن کے ساتھ رات گزاری۔ میں اس کی بیوی کے ساتھ لیٹ کر رات گزار رہا تھا جبکہ وہ موت کی مصیبت میں شام کر رہا تھا۔ اس کی بیوی کے جسم کا گوشت ایسے ہے جیسے پالکی کے گدے ایک دوسرے کے اوپر ڈالے گئے ہوں۔''

یہ سن کر وہ بھائی اس پر کود پڑا اور اس نے تلوار سے وار کر کے قتل کر دیا پھر اس کو پھینک دیا اس مقتول نے مدینہ میں صبح کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کی قسم دیتا ہوں اس آدمی کو جس کے پاس اس کے بارے میں کچھ علم ہو مگر یہ کہ وہ کھڑا ہو جائے وہ شخص کھڑا ہوا اور اس نے واقعہ کی آپ رضی اللہ عنہ کو خبر دی اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ شخص برباد اور ہلاک ہو گیا۔

(٢٨٤٦١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :الرَّجُلُ يَجِدُ عَلَى امْرَأَتِهِ رَجُلاً فَيَقْتُلُهُ ، أَيُهْدَرُ دَمُهُ ؟ قَالَ :مَا مِنْ أَمْرٍ إِلاَّ بِالْبَيِّنَةِ ، قُلْتُ :إِنْ شُهِدَ عَلَيْهِ أَنَّهُ زَانِي فِي أَهْلِي ، قَالَ :وَإِنْ شُهِدَ ، لاَ أَمْرَ إِلاَّ بِالْبَيِّنَةِ ، لاَ أَمْرَ إِلاَّ فِي بَيِّنَةٍ.

(۲۸۴۶۱) حضرت ابن جریج ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء ولیٹیلا سے دریافت کیا اس آدمی کے متعلق جو اپنی بیوی کے ہمراہ کسی آدمی کو پائے اور اسے قتل کر دے تو کیا اس کا خون رائیگاں جائے گا؟ آپ ولیٹیلا نے فرمایا: کوئی معاملہ نہیں ہوگا مگر گواہی کے ساتھ میں نے عرض کی اگر اس شخص کے خلاف گواہی دے دی گئی کہ اس نے میرے گھر میں زنا کیا آپ ولیٹیلا نے فرمایا: اگر چہ گواہی دے کوئی حکم نہیں ہوگا مگر گواہی کے ساتھ کوئی حکم نہیں ہوگا مگر گواہی کے ساتھ۔

(٢٨٤٦٢) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :بَيْنَا نَحْنُ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ ، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ :لَوْ أَنَّ رَجُلاً وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلاً فَقَتَلَهُ ، قَتَلْتُمُوهُ ؟ ، أَوْ تَكَلَّمَ جَلَدْتُمُوهُ ؟

لَأَذْكُرَنَّ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَتَاهُ ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ ، فَسَكَتَ عَنْهُ ، فَنَزَلَتْ آيَةُ اللِّعَانِ ، فَدَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَرَأَهَا عَلَيْهِ ، فَجَاءَ الرَّجُلُ بَعْدُ يَقْذِفُ امْرَأَتَهُ ، فَلاَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا ، وَقَالَ :عَسَى أَنْ تَجِيءَ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا ، فَجَائَتْ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا.

(مسلم ۱۰۔ ابو داؤد ۲۲۴۷)

(۲۸۴۶۲) حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس درمیان کہ ایک رات ہم مسجد میں تھے کہ اچانک ایک آدمی آیا اور کہنے لگا؟ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ہمراہ کسی مرد کو پائے اور اسے قتل کردے تو تم اس کو قتل کردو گے یا وہ اس پر تہمت لگائے تو تم اسے کوڑے مارو گے؟ میں ضرور یہ معاملہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کروں گا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو اس شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات ذکر کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوگئے اتنے میں لعان کی آیت نازل ہوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو بلایا اور اس پر یہ آیات تلاوت فرمائیں پس اس کے بعد وہ شخص آیا اور اس نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان لعان کرنے کا فیصلہ فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب ہے کہ یہ عورت کالا سکڑا ہوا بچہ لائے پس وہ عورت کالا سکڑا ہوا بچہ ہی لائی۔

(٢٨٤٦٣) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ وَرَّادٍ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ :بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ يَقُولُ :لَوْ وَجَدْتُ مَعَهَا رَجُلاً لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ ، قَالَ :فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ ؟ فَوَاللَّهِ لأَنَا أَغْيَرُ مِنْ سَعْدٍ ، وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي ، وَمِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللهِ حَرَّمَ اللَّهُ الْفَوَاحِشَ ، مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ.

(۲۸۴۶۳) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ یوں فرماتے ہیں کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو پاؤں تو میں اسے تلوار کی دھار سے ضرب لگاؤں گا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم سعد کی غیرت سے تعجب کرتے ہو؟ پس اللہ کی قسم! میں سعد سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ رب العزت مجھ سے زیادہ غیرت مند ہیں اور اسی وجہ سے اللہ نے بری باتوں کو حرام کیا جن کا تعلق ظاہر سے ہو یا باطن سے ہو۔

(٢٨٤٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ هَانِءِ بْنِ حِزَامٍ ، زَادَ فِيهِ يَحْيَى بْنُ آدَمَ :عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ هَانِءِ بْنِ حِزَامٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلاً فَقَتَلَهَا ، فَكَتَبَ فِيهِ إِلَى عُمَرَ ، فَكَتَبَ فِيهِ عُمَرُ كِتَابَيْنِ :كِتَابٌ فِي الْعَلاَنِيَةِ :يُقْتَلُ ، وَكِتَابٌ فِي السِّرِّ :تُؤْخَذُ الدِّيَةُ.

(۲۸۴۶۴) حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ھانءِ بن حزام رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو پایا تو اس نے اسے قتل کردیا اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں دو خط لکھے: ایک اعلانیہ خط کہ اس آدمی کو قتل کردیا جائے اور ایک پوشیدہ خط کہ اس سے دیت لی جائے۔

(۱۸۱) الرَّجُلُ يَرْمِي امْرَأَتَهُ بِالشَّيْءِ، أَوْ أَمَتَهُ

اس آدمی کا بیان جو اپنی بیوی یا باندی کو کوئی چیز مار دے

(۲۸٤٦٥) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ أُمِّهِ؛ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي لَيْثٍ، يُقَالُ لَهَا: أُمُّ هَارُونَ، بَيْنَمَا هِيَ جَالِسَةٌ تَقْطَعُ مِنْ لَحْمِ أُضْحِيَّتِهَا، إِذْ شَدَّ كَلْبٌ فِي الدَّارِ عَلَى ذَلِكَ اللَّحْمِ، فَرَمَتْهُ بِالسِّكِّينِ فَأَخْطَأَتْهُ، وَاعْتَرَضَ ابْنٌ لَهَا فَوَقَعَتِ السِّكِّينُ فِي بَطْنِهِ مُرْتَزَّة، فَمَاتَ، فَوَدَاهُ عَلِيٌّ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ.

(۲۸۴۶۵) حضرت ربیع بن نعمان ریشید اپنی والدہ سے نقل کرتے ہیں کہ قبیلہ بنولیث کی ایک عورت جس کا نام ام ھارون تھا: اس درمیان کہ وہ بیٹھ کر اپنی قربانی کے جانور کا گوشت کاٹ رہی تھی کہ اچانک ایک کتے نے گھر میں اس گوشت پر دھاوا بول دیا تو اس عورت نے اس پر چھری پھینکی تو اس کا نشانہ خطا ہو گیا اور اس کا بیٹا جو وہاں لیٹا ہوا تھا وہ اس کے پیٹ میں گھس گئی اور وہ مر گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی دیت بیت المال سے ادا کی۔

(۲۸٤٦٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ خِلَاسٍ، قَالَ: رَمَى رَجُلٌ أُمَّهُ بِحَجَرٍ فَقَتَلَهَا، فَطَلَبَ مِيرَاثَهَا مِنْ إِخْوَتِهِ، فَقَالَ إِخْوَتُهُ: لَا مِيرَاثَ لَكَ، فَارْتَفَعُوا إِلَى عَلِيٍّ، فَأَخْرَجَهُ مِنَ الْمِيرَاثِ، وَقَضَى عَلَيْهِ بِالدِّيَةِ، وَقَالَ: حَظُّكَ مِنْهَا ذَلِكَ الْحَجَرُ.

(۲۸۴۶۶) حضرت خلاس ریشید فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی ماں کو پتھر مار کر اسے قتل کر دیا پھر وہ اپنے بھائیوں سے اپنی ماں کی وراثت مانگنے لگا تو اس کے بھائیوں نے کہا: تیرے لیے کوئی وراثت نہیں ہے۔ اور انہوں نے یہ معاملہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کر دیا آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو وراثت سے نکال دیا اور اس پر دیت لازم کرنے کا فیصلہ فرمایا اور فرمایا: تیری ماں کی جانب سے تیرے حصہ میں وہ پتھر ملے گا۔

(۲۸٤٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ (ح) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ (ح) وَعَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ (ح) وَعَنْ عَطَاءٍ؛ أَنَّ قَتَادَةَ كَانَتْ لَهُ أُمُّ وَلَدٍ تَرْعَى غَنَمَهُ، فَقَالَ لَهُ ابْنُهُ مِنْهَا: حَتَّى مَتَى تَسْتَأْمِي أُمِّي، وَاللهِ لَا تَسْتَأْمِيهَا أَكْثَرَ مِمَّا اسْتَأْمَيْتَهَا، قَالَ: إِنَّكَ لَهَا هُنَا؟ فَخَذَفَهُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلَهُ، فَكَتَبَ فِي ذَلِكَ سُرَاقَةُ بْنُ جُعْشُمٍ إِلَى عُمَرَ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ: وَافِنِي بِهِ، وَبِعِشْرِينَ وَمِئَةٍ، قَالَ حَجَّاجٌ: وَقَالَ بَعْضُهُمْ: وَبِأَرْبَعِينَ وَمِئَةٍ، فَأَخَذَ مِنْهَا ثَلَاثِينَ حِقَّةً، وَثَلَاثِينَ جَذَعَةً، وَأَرْبَعِينَ مَا بَيْنَ ثَنِيَّةٍ إِلَى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خِلْفَةٌ، فَقَسَمَهَا بَيْنَ إِخْوَتِهِ، وَلَمْ يُوَرِّثْهُ شَيْئًا.

(۲۸۴۶۷) حضرت عطاء ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ ریشید کی ایک ام ولدہ تھیں جو ان کی بکریاں چراتی تھیں اس باندی سے ہونے والے آپ ریشید کے بیٹے نے آپ ریشید سے کہا؟ کب تک تم میری ماں کو باندی بنا کر رکھو گے؟ اللہ کی قسم! تم اس کو باندی

نہیں بنا سکتے اس مدت سے زیادہ جتنا پہلے تم نے اس کو باندی بنا کر رکھ لیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا؟ بے شک تو یہاں کیا کر رہا ہے؟ پس اس نے ان کو تلوار ماری اور قتل کر دیا پھر اس بارے میں حضرت سراقہ بن جعشم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں جواب لکھا؟ اسے ایک سو بیس اونٹوں کے ساتھ میرے پاس بھیج دو۔ راوی حجاج کے مطابق کہیں بیس اونٹوں میں تیس حقہ، تیس جذعہ اور چالیس دوسرے تھے۔ حضرت عمر نے وہ اس کے بھائیوں میں تقسیم کر دیے۔

(٢٨٤٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ بْنُ حَيَّانَ الْحِمَّانِيُّ يَصْنَعُ الْخَيْلَ ، وَإِنَّهُ حَمَلَ ابْنَهُ عَلَى فَرَسٍ ، فَخَرَّ فَتَقَطَّرَ مِنَ الْفَرَسِ فَمَاتَ ، فَجُعِلَتْ دِيَتُهُ عَلَى عَاقِلَتِهِ ، زَمَانَ زِيَادٍ عَلَى الْبَصْرَةِ.

(۲۸۴۶۸) حضرت عوف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عمر بن حیان حمانی گھوڑے کی خوب پرورش کرتا تھا اور اس نے اپنے بیٹے کو گھوڑے پر سوار کیا تو وہ نیچے گر گیا اور گھوڑے پر سے پہلو کے بل گرا اور اس کی وفات ہوگئی اور اس کی دیت اس کے خاندان والوں پر ڈالی گئی بصرہ میں زیاد کے زمانہ حکومت میں۔

(٢٨٤٦٩) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : حَمَلَ رَجُلٌ ابْنَهُ عَلَى فَرَسٍ لِيَشُوِّرَهُ ، فَنَخَسَ بِهِ ، وَصَوَّتَ بِهِ فَقَتَلَهُ ، فَجُعِلَتْ دِيَتُهُ عَلَى عَاقِلَتِهِ ، وَلَمْ يُوَرِّثِ الأَبَ شَيْئًا.

(۲۸۴۶۹) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے اپنے بیٹے کو گھوڑے پر سوار کیا تا کہ وہ اس گھوڑے کو نزوختگی کے لیے پیش کرے اس نے گھوڑے کی سرین میں کیل چھبوئی اسے تیز دوڑانے کے لیے اور اسے آوازیں لگائیں تو اس نے اس کے بیٹے کو مار دیا۔ پس ان کی دیت کا بار اس کے خاندان والوں پر ڈالا گیا اور باپ کو کسی چیز کا بھی وارث نہیں بنایا۔

(١٨٢) الرَّجُلاَنِ يَشْهَدَانِ عَلَى رَجُلٍ بِالْحَدِّ

ان دو آدمیوں کا بیان جو آدمی کے خلاف حد کی گواہی دیں

(٢٨٤٧٠) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّ رَجُلَيْنِ أَتَيَا عَلِيًّا ، فَشَهِدَا عَلَى رَجُلٍ أَنَّهُ سَرَقَ ، فَقَطَعَ يَدَهُ ، ثُمَّ جَاءَا بِآخَرَ ، فَقَالاَ : هُوَ هَذَا ، قَالَ : فَاتَّهَمَهُمَا عَلَى هَذَا ، وَضَمَّنَهُمَا دِيَةَ الأَوَّلِ.

(۲۸۴۷۰) حضرت خلاس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دو آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہوں نے ایک آدمی کے خلاف گواہی دی کہ اس نے چوری کی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ پھر وہ دونوں ایک دوسرے آدمی کو لے آئے اور کہنے لگے وہ چور تو یہ ہے پس آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں پر اس وجہ سے تہمت لگائی اور آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو پہلے شخص کی دیت کا ضامن بنایا۔

(۱۸۳) الرَّجُلُ يَجِبُ عَلَيْهِ الْقَتْلُ ، فَيُدْفَعُ إِلَى الْأَوْلِيَاءِ

اس آدمی کا بیان جس کو قتل کرنا ثابت ہو چکا پس ان کو اولیاء کے حوالہ کر دیا جائے گا

(۲۸۴۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَمْرٌو ؛ أَنَّ حُيَيَّ بْنَ يَعْلَى أَخْبَرَهُ ، أَنَّهُ سَمِعَ يَعْلَى يُخْبِرُ ؛ أَنَّ رَجُلاً أَتَى يَعْلَى ، فَقَالَ لَهُ : قَاتِلِي هَذَا ، فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ يَعْلَى ، فَجَدَعُوهُ بِسُيُوفِهِمْ ، حَتَّى رُؤُوا أَنَّهُمْ قَتَلُوهُ وَبِهِ رَمَقٌ ، فَأَخَذَهُ أَهْلُهُ فَدَاوَوْهُ حَتَّى بَرِأَ ، فَجَاءَ يَعْلَى ، فَقَالَ : أَوَلَسْتُ قَدْ دَفَعْتُهُ إِلَيْكَ ؟ فَأَخْبَرَهُ خَبَرَهُ ، فَدَعَاهُ يَعْلَى ، فَوَجَدَهُ قَدْ شُلِّلَ ، فَحُسِبَتْ جُرُوحُهُ فَوَجَدُوا فِيهِ الدِّيَةَ ، فَقَالَ لَهُ يَعْلَى : إِنْ شِئْتَ فَادْفَعْ إِلَيْهِ دِيَتَهُ وَاقْتُلْهُ ، وَإِلاَّ فَدَعْهُ ، فَلَحِقَ بِعُمَرَ فَاسْتَأْدَى عَلَى يَعْلَى ، فَاتَّفَقَ عُمَرُ وَعَلِيٌّ عَلَى قَضَاءِ يَعْلَى ، أَنْ يَدْفَعَ إِلَيْهِ الدِّيَةَ وَيَقْتُلَهُ ، أَوْ يَدَعَهُ فَلاَ يَقْتُلُهُ ، وَقَالَ عُمَرُ لِيَعْلَى : إِنَّكَ لَقَاضٍ ، ثُمَّ رَدَّهُ إِلَى عَمَلِهِ.

(۲۸۴۷۱) حضرت حیی بن یعلی ؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت یعلی ؒ کے پاس آیا اور آپ سے کہا مجھے مارنے والا یہ شخص ہے تو حضرت یعلی ؒ نے وہ آدمی اس کے حوالہ کر دیا ان لوگوں نے اس کو اپنی تلواروں سے خوب مارا یہاں تک کہ وہ سمجھے کہ انہوں نے اس کو مار دیا ہے حالانکہ اس میں زندگی کی رمق باقی تھی پس اس کے گھر والوں نے اس کو لے لیا اور اس کا علاج کروایا یہاں تک کہ وہ تندرست ہو گیا۔ حضرت یعلی ؒ آئے اور فرمایا: کیا میں نے اسے تمہارے حوالہ نہیں کر دیا تھا؟ تو اس نے آپ ؒ کو اس کے بارے میں خبر دی حضرت یعلی ؒ نے اس کو بلایا تو آپ ؒ کو اس کے جسم پر زخموں کے نشان پائے اور اس کے زخم سفید ہو چکے تھے پھر ان لوگوں نے اس میں دیت لینا چاہی تو حضرت یعلی ؒ نے اس شخص سے کہا: اگر تو چاہے تو اس کو اس کی دیت ادا کر دے اور اسے قتل کر دے وگرنہ اس کو چھوڑ دو پس وہ شخص حضرت عمر ؓ سے ملا اور حضرت یعلی ؒ کے خلاف آپ ؓ سے مدد چاہی لیکن حضرت عمر ؓ اور حضرت علی ؓ ان دونوں حضرات نے حضرت یعلی ؒ کے فیصلہ پر اتفاق کیا کہ اس بچنے والے کو پہلے دیت ادا کی جائے اور اس کو قتل کر دیا جائے یا اس کو چھوڑ دو اور قتل مت کرو۔ اور حضرت عمر ؓ نے حضرت یعلی ؒ سے فرمایا: یقیناً تم تو قاضی ہو پھر آپ ؓ نے ان کو ان کے کام کی طرف واپس لوٹا دیا۔

(۱۸۴) الرَّجُلُ يَقْتُلُ ابْنَهُ

اس آدمی کا بیان جو اپنے بیٹے کو قتل کر دے

(۲۸۴۷۲) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، وَأَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : لاَ يُقْتَلُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ. (ابن ماجہ ۲۶۶۲۔ دار قطنی ۱۸۱)

(۲۸۴۷۲) حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا: باپ کو بیٹے کے بدلے قتل

نہیں کیا جائے گا۔

(۲۸۴۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَطَاءٍ ، قَالَا : لَا يُقَادُ الرَّجُلُ مِنْ وَالِدَيْهِ ، وَإِنْ قَتَلَاهُ صَبْرًا.

(۲۸۴۷۳) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: آدمی کا اس کے والدین سے قصاص نہیں لیا جائے گا اگر چہ ان دونوں نے اسے قید کر کے قتل کیا ہو۔

(۱۸۵) الرَّجُلُ تُخْرَقُ أُنْثَيَاهُ

اس آدمی کا بیان جس کے خصیتین پھاڑ دیے گئے ہوں

(۲۸۴۷٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ : كُتِبَ إِلَى عُمَرَ فِي امْرَأَةٍ أَخَذَتْ بِأُنْثَيَيْ رَجُلٍ ، فَخَرَقَتِ الْجِلْدَ وَلَمْ تَخْرِقِ الصِّفَاقَ ، قَالَ عُمَرُ لأَصْحَابِهِ :مَا تَرَوْنَ فِي هَذَا ؟ قَالُوا :اجْعَلْهَا بِمَنْزِلَةِ الْجَائِفَةِ ، فَقَالَ عُمَرُ :لَكِنِّي أَرَى غَيْرَ ذَلِكَ ، أَرَى أَنَّ فِيهَا نِصْفَ مَا فِي الْجَائِفَةِ.

(۲۸۴۷۴) حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک ایسی عورت کے بارے میں خط لکھا گیا جس نے ایک آدمی کے دونوں خصیتین کو پکڑا اور ظاہری کھال کو پھاڑ دیا اور اندرونی کھال کو نہیں پھاڑا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے اصحاب سے پوچھا! تمہاری اس بارے میں کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا: آپ رضی اللہ عنہ اس کو جائفہ زخم کے درجہ میں رکھ لیں اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: لیکن میری رائے اس کے علاوہ ہے میری رائے یہ ہے کہ اس میں جائفہ کی دیت کا نصف ہو۔

(۱۸٦) الرَّجُلُ يَسْتَكْرِهُ الْمَرْأَةَ فَيُفْضِيهَا

اس آدمی کا بیان جو عورت سے زبردستی کرتا ہے اور اس کے دونوں راستوں کو ایک کر دیتا ہے

(۲۸۴۷٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ دَاوُد ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً اسْتَكْرَهَ امْرَأَةً فَأَفْضَاهَا ، فَضَرَبَهُ عُمَرُ الْحَدَّ ، وَغَرَّمَهُ ثُلُثَ دِيَتِهَا.

(۲۸۴۷۵) حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی عورت سے زبردستی کی اور اس کے دونوں راستوں کو ایک کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر حد لگائی اور اسے اس کی دیت کے تہائی حصے کا ذمہ دار بنایا۔

(۲۸۴۷٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ ؛ أَنَّهُ رُفِعَ إِلَيْهِ رَجُلٌ تَزَوَّجَ جَارِيَةً فَأَفْضَاهَا ، فَقَالَ فِيهَا هُوَ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ :إِنْ كَانَتْ مِمَّنْ يُجَامَعُ مِثْلُهَا فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ ، وَإِنْ كَانَتْ مِمَّنْ لاَ يُجَامَعُ مِثْلُهَا ، فَعَلَيْهِ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۸۴۷۶) حضرت خالد حذاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے ایسے آدمی کو پیش کیا گیا جس نے ایک لڑکی

سے شادی کی اور اس کے دونوں راستوں کو ایک کر دیا تو اس بارے میں آپ رحمہ اللہ نے اور حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر تو وہ لڑکی ان میں سے تھی کہ اس جیسی لڑکیوں سے جماع کیا جاتا ہے تو اس شخص پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی اور اگر وہ لڑکی ان میں سے تھی کہ اس جیسی لڑکیوں سے جماع نہیں کیا جاتا تو اس شخص پر تہائی دیت لازم ہوگی۔

(٢٨٤٧٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَيْخٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يُفْضِي الْمَرْأَةَ ، قَالَ : إِذَا أَمْسَكَ أَحَدُهُمَا عَنِ الآخَرِ فَالثُّلُثُ ، وَإِنْ لَمْ يُمْسِكْ فَالدِّيَةُ.

(۲۸۴۷۷) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ایسے شخص کے بارے میں جس نے عورت کے دونوں راستوں کو ایک کر دیا، یوں ارشاد فرمایا: جب ان دونوں راستوں میں سے ایک دوسرے کو بند کر دے تو تہائی دیت لازم ہوگی اور اگر بند نہ کرے تو مکمل دیت ہوگی۔

(١٨٧) الرَّجُلُ يَسْتَسْقِي فَلاَ يُسْقَى حَتَّى يَمُوتَ

اس آدمی کا بیان جس نے پانی مانگا پس اسے پانی نہیں پلایا گیا یہاں تک کہ اس کی وفات ہوگئی

(٢٨٤٧٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ رَجُلاً اسْتَسْقَى عَلَى بَابِ قَوْمٍ فَأَبَوْا أَنْ يُسْقُوهُ ، فَأَدْرَكَهُ الْعَطَشُ فَمَاتَ ، فَضَمَّنَهُمْ عُمَرُ دِيَتَهُ.

(۲۸۴۷۸) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص نے کسی قوم کے دروازے پر پانی طلب کیا تو ان لوگوں نے اسے پانی پلانے سے انکار کر دیا اس کو سخت پیاس لگی یہاں تک کہ اس کی موت ہوگئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو اس شخص کی دیت کا ضامن بنایا۔

(١٨٨) مَا يَحِلُّ بِهِ دَمُ الْمُسْلِمِ

جس وجہ سے مسلمان کا خون حلال ہو جاتا ہے

(٢٨٤٧٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : مَا قُتِلَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلاَ أَبِي بَكْرٍ ، وَلاَ عُمَرَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلاَّ فِي زِنَى ، أَوْ قَتْلٍ ، أَوْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

(۲۸۴۷۹) حضرت ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں میں سے کوئی آدمی قتل نہیں کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہ ہی ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اور نہ ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مگر زنا کے معاملہ میں یا قتل کے معاملہ میں یا وہ شخص جس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کی۔

(٢٨٤٨٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ، إِلَّا أَحَدُ ثَلَاثَةِ نَفَرٍ ؛ النَّفْسِ بِالنَّفْسِ ، وَالثَّيِّبِ الزَّانِي ، وَالتَّارِكِ لِدِينِهِ ، الْمُفَارِقِ لِلْجَمَاعَةِ. (بخاری ۶۸۷۸۔ مسلم ۱۳۰۲)

(۲۸۴۸۰) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس آدمی کا خون حلال نہیں ہو سکتا جو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں مگر تین میں سے ایک شخص کا، جان کے بدلے جان ہو اور شادی شدہ زنا کرنے والا، اور اپنے دین کو چھوڑنے والا جماعت سے علیحدگی اختیار کرنے والا۔

(۲۸٤۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ غَالِبٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ ، إِلَّا رَجُلٌ قَتَلَ فَقُتِلَ ، أَوْ رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ مَا أُحْصِنَ ، أَوْ رَجُلٌ ارْتَدَّ بَعْدَ إِسْلَامِهِ. (احمد ۲۰۵۔ طیالسی ۱۵۴۳)

(۲۸۴۸۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان آدمی کا خون حلال نہیں ہے مگر وہ شخص جس نے قتل کر دیا تو اس کو بھی قتل کر دیا جائے گا یا وہ شخص جس نے شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کیا یا وہ شخص جو اپنے اسلام لانے کے بعد مرتد ہو گیا۔

(۲۸٤۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ غَالِبٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۸۴۸۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۲۸٤۸۳) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَن مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : مَا حَلَّ دَمُ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ هَذِهِ الْقِبْلَةِ ، إِلَّا مَنِ اسْتَحَلَّ ثَلَاثَةَ أَشْيَاءَ ؛ قَتْلَ النَّفْسِ بِالنَّفْسِ ، وَالثَّيِّبَ الزَّانِي ، وَالْمُفَارِقَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ ، أَوِ الْخَارِجَ مِنْ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ. (حاکم ۳۵۴)

(۲۸۴۸۳) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: اس قبلہ کی طرف رخ کرنے والوں میں سے کسی ایک کا بھی خون حلال نہیں ہے مگر وہ شخص جو ان چیزوں کو حلال سمجھے۔ جان کے بدلہ جان کا قتل کرنا اور شادی شدہ زانی، اور مسلمانوں کی جماعت سے علیحدگی ہونے والا یا یوں فرمایا: مسلمانوں کی جماعت سے نکلنے والا۔

(۲۸٤۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ أَشْرَفَ عَلَى النَّاسِ يَوْمَ الدَّارِ ، فَقَالَ : أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّهُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِلَّا أَرْبَعَةٌ ؛ رَجُلٌ قَتَلَ فَقُتِلَ ، أَوْ رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ مَا أُحْصِنَ ، أَوْ رَجُلٌ ارْتَدَّ بَعْدَ إِسْلَامِهِ ، أَوْ رَجُلٌ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ. (نسائی ۳۵۲۰۔ احمد ۶۳)

(۲۸۴۸۴) حضرت ابو حصین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یوم الدار والے دن لوگوں پر جھانکا اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ کسی مسلمان شخص کا خون حلال نہیں ہے مگر چار آدمیوں کا ایک وہ شخص جس نے قتل کیا پس اس کو بھی قتل کیا جائے گا یا وہ

شخص جس نے شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کیا یا وہ شخص جو اپنے اسلام لانے کے بعد مرتد ہو گیا یا وہ شخص جس نے قوم لوط والا عمل کیا یعنی لواطت۔

(۱۸۹) الْعَبْدُ يُوجَدُ قَتِيلًا

اس غلام کا بیان جو مردہ حالت میں پایا گیا

(۲۸٤۸۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، قَالَ : وَجَدْتُ مَمْلُوكًا لَنَا كَانَ يَعْمَلُ فِي بِئْرٍ فِي دَارِ عُتْبَةَ ، فَخَاصَمْتُهُ إِلَى شُرَيْحٍ ، فَقَالَ : بَيِّنَتُكَ أَنَّهُمْ أَكْرَهُوهُ ، وَإِلاَّ أَقْسَمَ لَكَ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ مَنْ شِئْتَ.

(۲۸۴۸۵) حضرت سفیان ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن اقمر ولیٹیلا نے ارشاد فرمایا: میں نے ہمارے ایک غلام کو پایا جو عتبہ کے گھر میں موجود کنویں میں کام کرتا تھا میں نے اس کا معاملہ حضرت شریح ولیٹیلا کے سامنے پیش کیا تو آپ ولیٹیلا نے فرمایا: تم واضح کرو کہ انہوں نے اس کو مجبور کیا تھا ورنہ گھر والوں میں سے جس کو تم چاہو گے تمہارے لیے وہ قسم اٹھالے گا۔

(۲۸٤۸٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَالَ لِي ابْنُ شِهَابٍ : لَيْسَ فِي الْعَبْدِ قَسَامَةٌ ، وَلاَ تُرَدُّ بِهِ الْقَسَامَةَ ، إِنَّمَا هِيَ الأَثْمَانُ كَهَيْئَةِ الْحَقِّ يُدَّعَى.

(۲۸۴۸۶) حضرت ابن جریج ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ابن شہاب ولیٹیلا نے مجھ سے فرمایا: غلام میں قسامت نہیں ہے اور نہ ہی قسامت اسے لوٹا سکتی ہے بے شک یہ تو قسمیں ہیں، حق کی طرح جس کا دعویٰ کیا جائے۔

(۲۸٤۸۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَضَى هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ فِي عَبْدِ أَيُّوبَ مَوْلَى ابْنِ نَافِعٍ بِخَمْسِينَ يَمِينًا عَلَى أَيُّوبَ ، فَحَلَفَ فَأَخَذَ ثَمَنَهُ.

(۲۸۴۸۷) حضرت ابن جریج ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ ہشام بن عبد الملک ولیٹیلا نے ایوب کے غلام مولی ابن نافع کے بارے میں ایوب پر پچاس قسموں کا فیصلہ فرمایا: پس اس نے قسم اٹھالی اور اس کی قیمت لے لی۔

(۱۹۰) الدَّمُ يَقْضِي فِيهِ الأُمَرَاءُ

اس خون کا بیان جس کے بارے میں امیر فیصلہ کریں گے

(۲۸٤۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيد ، قَالَ : قَالَ سَلْمَانُ : أَمَّا الدَّمُ فَيَقْضِي فِيهِ عُمَرُ.

(۲۸۴۸۸) حضرت عبد الرحمن بن یزید ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بہر حال خون تو اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ فیصلہ فرمائیں گے۔

(۲۸٤۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أُمَرَاءِ الأَجْنَادِ : أَنْ لاَ تُقْتَلَ نَفْسٌ دُونِي.

(۲۸۴۸۹) حضرت نزال بن سبرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجناد کے امیروں کی طرف خط لکھا: میری اجازت کے بغیر کسی کو بھی قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۲۸٤۹۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ لاَ يُقْضَى فِي دَمٍ دُونَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ.

(۲۸۴۹۰) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کسی بھی خون کے بارے میں امیر المومنین کے بغیر فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔

(۲۸٤۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ جَارِيَةً لِحَفْصَةَ سَحَرَتْهَا، وَوَجَدُوا سِحْرَهَا وَاعْتَرَفَتْ بِهِ ، فَأَمَرَتْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ زَيْدٍ فَقَتَلَهَا ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عُثْمَانَ فَأَنْكَرَهُ وَاشْتَدَّ عَلَيْهِ ، فَأَتَاهُ ابْنُ عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهَا سَحَرَتْهَا وَاعْتَرَفَتْ بِهِ، وَوَجَدُوا سِحْرَهَا، فَكَأَنَّ عُثْمَانَ إِنَّمَا أَنْكَرَ ذَلِكَ لأَنَّهَا قُتِلَتْ بِغَيْرِ إِذْنِهِ.

(۲۸۴۹۱) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی ایک باندی نے آپ رضی اللہ عنہا پر جادو کر دیا اور ان لوگوں نے جادو کا اثر محسوس بھی کیا اس باندی نے اس کا اعتراف کر لیا۔ تو حضرت عبد الرحمن بن زید رضی اللہ عنہ کے حکم سے اس کو قتل کر دیا گیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر پہنچی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس بات کو ناپسند کیا اور اس پر بہت غصہ ہوئے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور آپ رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی کہ اس باندی نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا پر جادو کیا تھا اور اس کا اعتراف بھی کیا اور ان لوگوں نے اس کے جادو کا اثر بھی پایا تھا۔ پس گویا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو ناپسند کیا اس لیے کہ اس کو آپ رضی اللہ عنہ کی اجازت کی بغیر قتل کیا گیا تھا۔

(۱۹۱) الْمُعَاهَدُ يُقْتَلُ

اس حلیف کا بیان جس کو قتل کر دیا جائے

(۲۸٤۹۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، قَالَ : سَأَلْتُ عُمَرًا : مَا كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ فِي الْمُعَاهَدِ يُقْتَلُ ؟ قَالَ : إِنْ كَانُوا يَتَعَاقَلُونَ فَعَلَى الْعَوَاقِلِ ، وَإِنْ كَانُوا لاَ يَتَعَاقَلُونَ فَدَيْنٌ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ.

(۲۸۴۹۲) حضرت حفص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رحمہ اللہ سے دریافت کیا: حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اس حلیف کے بارے میں کیا فرماتے تھے جس کو قتل کر دیا گیا ہو؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر اس کے خاندان والے دیت ادا کرتے ہوں تو خاندان پر لازم ہوگی اور اگر وہ باہم ملکر دیت ادا نہیں کرتے تو یہ اس پر اس کے مال میں قرض ہوگا۔

(۲۸٤۹۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الْمُعَاهَدِ يُقْتَلُ ، قَالَ : دِيَتُهُ لِلْمُسْلِمِينَ وَعَقْلُهُ عَلَيْهِمْ.

(۲۸۴۹۳) حضرت اشعث ویشید فرماتے ہیں کہ امام شعبی ویشید نے اس حلیف کے بارے میں جس کو قتل کر دیا جائے یوں ارشاد فرمایا: اس کی دیت مسلمانوں کے لیے ہوگی اور تاوان ان پر لازم ہوگا۔

(٢٨٤٩٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ فِي رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ فَقَأَ عَيْنَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ ، قَالَ : دِيَتُهُ عَلَى أَهْلِ طَسُّوجِه.

(۲۸۴۹۴) حضرت سعید ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ ویشید نے اس ذمی شخص کے بارے میں جس نے مسلمان آدمی کی آنکھ پھوڑ دی تھی یوں ارشاد فرمایا، اس کی دیت اس کے علاقہ والوں پر لازم ہوگی۔

(۱۹۲) أَرْبَعَةٌ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ بِالزِّنَى بِالرَّجْمِ

چار آدمی جنہوں نے ایک آدمی کے خلاف زنا کرنے کی گواہی دی رجم کرنے کے لیے

(٢٨٤٩٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ فِي أَرْبَعَةٍ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ بِالزِّنَى فَرُجِمَ ، ثُمَّ رَجَعَ أَحَدُهُمْ ، قَالَ :عَلَيْهِ رُبُعُ الدِّيَةِ.

(۲۸۴۹۵) حضرت شیبانی ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت حماد ویشید نے ان چار آدمیوں کے بارے میں جنہوں نے ایک آدمی کے خلاف زنا کرنے کی گواہی دی تو اسے کو سنگسار کر دیا گیا پھر ان میں سے ایک نے رجوع کر لیا آپ ویشید فرمایا، اس پر چوتھائی دیت لازم ہوگی۔

(٢٨٤٩٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ فِي أَرْبَعَةٍ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ بِحَدٍّ ، ثُمَّ أَكْذَبَ أَحَدُهُمْ نَفْسَهُ ، قَالَ :يَغْرَمُ رُبُعَ الدِّيَةِ.

(۲۸۴۹۶) حضرت مطر ویشید فرماتے ہیں کہ چار آدمیوں نے ایک آدمی کے خلاف کسی حد کی گواہی دی پھر ان میں سے ایک نے اپنی تکذیب کر دی اس پر حضرت عکرمہ ویشید نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ اس شخص کو چوتھائی دیت کی ادائیگی کا ذمہ دار بنایا جائے گا۔

(٢٨٤٩٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :يُقْتَلُ ، وَعَلَى الآخَرِينَ الدِّيَةُ.

(۲۸۴۹۷) حضرت قتادہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ویشید نے ارشاد فرمایا: اس شخص کو قتل کر دیا جائے گا اور دوسروں پر دیت لازم ہوگی۔

(٢٨٤٩٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلاَءِ ، قَالَ :قَالَ أَبُو هَاشِمٍ ؛ فِي أَرْبَعَةٍ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ بِالزِّنَى ، ثُمَّ رَجَعَ أَحَدُهُمْ :عَلَيْهِ رُبُعُ الدِّيَةِ ، وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ :إِذَا قَالَ أَخْطَأْتُ وَأَرَدْتُ غَيْرَهُ ، فَعَلَيْهِ الدِّيَةُ كَامِلَةً ، وَإِنْ قَالَ تَعَمَّدْتُ قَتْلَهُ ، قُتِلَ بِهِ.

(۲۸۴۹۸) حضرت ایوب ابو العلاء ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہاشم ؒ نے ان چار لوگوں کے بارے میں جنہوں نے ایک آدمی کے خلاف زنا کی گواہی دی پھر ان میں سے ایک نے رجوع کر لیا۔ آپ ؒ نے فرمایا: اس پر چوتھائی دیت لازم ہوگی۔ اور حضرت ابن سیرین ؒ نے یوں فرمایا: جب وہ یوں کہے، مجھ سے غلطی ہوگئی اور میں نے اس کے علاوہ کسی اور کے خلاف ارادہ کیا تھا تو اس پر دیت لازم ہوگی۔ اور اگر وہ یوں کہے، میں نے جان بوجھ کر اس کے قتل کا ارادہ کیا تھا تو اس صورت میں اس کے بدلے قصاصاً اسے قتل کیا جائے گا۔

(۱۹۳) الرَّجُلُ يُصِيبُ ابْنَهُ الشَّيْءُ فَيَهَبُهُ

(۲۸٤۹۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا وَهَبَ الأَبُ الشَّجَّةَ الصَّغِيرَةَ الَّتِي تُصِيبُ ابْنَهُ ، جَازَتْ عَلَيْهِ.

(۲۸۴۹۹) حضرت شیبانی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ اگر باپ اپنے بچے کو پہنچنے والی چھوٹی تکلیف کا تاوان معاف کر دے تو جائز ہے۔

(۱۹٤) الرَّجُلُ يَقْطَعُ يَدَ السَّارِقِ

اس آدمی کا بیان جو چور کا ہاتھ کاٹ دے

(۲۸۵۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ؛ فِي رَجُلٍ قُطِعَتْ يَدُهُ فِي السَّرِقَةِ ، ثُمَّ قَطَعَ رَجُلٌ يَدَهُ الأُخْرَى بَعْدُ ، قَالَ : فِيهَا نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۸۵۰۰) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کا چوری کی سزا میں ہاتھ کاٹ دیا گیا پھر کسی آدمی نے اس کے بعد اس کا دوسرا ہاتھ بھی کاٹ دیا۔ اس بارے میں حضرت جابر بن زید ؓ نے فرمایا اس میں نصف دیت لازم ہوگی۔

(۱۹۵) الرَّجُلُ يَصُبُّ الْمَاءَ فِي الطَّرِيقِ

اس آدمی کا بیان جو راستہ میں پانی پھینک دے

(۲۸۵۰۱) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنْ رَجُلٍ تَوَضَّأَ فَصَبَّ مَاءً فِي الطَّرِيقِ ؟ قَالَ حَمَّادٌ : يُضَمَّنُ ، وَقَالَ الْحَكَمُ : لاَ يُضَمَّنُ.

(۲۸۵۰۱) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ سے ایسے آدمی کے متعلق دریافت کیا جس نے وضو کر کے باقی بچا ہوا پانی راستہ میں بہا دیا تو اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت حماد ؒ نے فرمایا: اسے ضامن بنایا جائے اور حضرت حکم نے فرمایا: اسے ضامن نہیں بنایا جائے گا۔

(٢٨٥٠٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي الْقَصَّابِ ، وَالْقَصَّارِ يَنْضَحُ بَابَهُ ، قَالَ : يُضْمَنُ.

(۲۸۵۰۲) حضرت جابر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ؒ نے قصائی اور دھوبی جو اپنے دروازے پر پانی بہاتے ہیں اس بارے میں آپ ؒ نے یوں فرمایا: اس کو ضامن بنایا جائے گا۔

(٢٨٥٠٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ؛ فِي الرَّجُلِ السُّوقِيِّ يَنْضَحُ بَيْنَ يَدَيْ بَابِهِ ، فَيَمُرُّ بِهِ إِنْسَانٌ فَيَزْلَقُ فَيَعْنَتُ ، قَالَ حَمَّادٌ : يَضْمَنُ ، وَقَالَ الْحَكَمُ : لاَ يَضْمَنُ.

(۲۸۵۰۳) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ سے اس دکاندار کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنے دروازے کے سامنے پانی کا چھڑکاؤ کیا اتنے میں وہاں سے کوئی شخص گزرا اور وہ پھسل گیا پس اس کو چوٹ آ گئی حضرت حماد ؒ نے فرمایا اس دکاندار کو ضامن بنایا جائے گا اور حضرت حکم ؒ نے فرمایا: اس کو ضامن نہیں بنایا جائے گا۔

(١٩٦) الرَّجُلُ يُقْتَصُّ لَهُ ، أَيُحْبَسُ ؟

اس آدمی کا بیان جس کے لیے قصاص لیا جا رہا ہے کیا اس کو قید کیا جائے گا؟

(٢٨٥٠٤) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ عَوْفٍ ، قَالَ : شَهِدْتُ عَبْدَ الرَّحْمَن بْنَ أُذَيْنَةَ أَقَصَّ رَجُلاً حَارِصَتَيْنِ فِي رَأْسِهِ ، ثُمَّ حَبَسَ الْمُقْتَصَّ لَهُ حَتَّى يَنْظُرَ الْمُقْتَصَّ مِنْهُ. قَالَ : وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يُنْكِرُ هَذَا الْحَبْسَ.

(۲۸۵۰۴) حضرت عوف ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبد الرحمٰن بن اُذینہ ؒ کے پاس حاضر تھا کہ انہوں نے ایک آدمی سے کسی کے لیے قصاص لیا اس کے سر میں دو معمولی سے زخم مار کر پھر آپ ؒ نے اس کو روک لیا جس کے لیے قصاص لیا جا رہا تھا یہاں تک کہ وہ دیکھ لے اس شخص کو جس سے قصاص لیا گیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت ابن سیرین ؒ نے اس روکنے کو ناپسند کیا۔

(٢٨٥٠٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَالَ عَطَاءٌ : لِلْجُرُوحِ قِصَاصٌ ، وَلَيْسَ لِلإِمَامِ أَنْ يَضْرِبَهُ ، وَلاَ أَنْ يَحْبِسَهُ ، إِنَّمَا هُوَ الْقِصَاصُ ، مَا كَانَ اللَّهُ نَسِيًّا ، لَوْ شَاءَ لأَمَرَ بِالسِّجْنِ وَالضَّرْبِ.

(۲۸۵۰۵) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ نے ارشاد فرمایا: زخموں میں بھی قصاص ہے اور امام کے لیے اختیار نہیں ہے کہ وہ اس کو مارے یا اس کو قید کر لے بے شک یہ تو قصاص ہے اور اللہ رب العزت کوئی بات بھولنے والا نہیں ہے اگر وہ چاہتا تو جیل اور مارنے کا حکم دے دیتا۔

(١٩٧) الْمُثْلَةُ فِي الْقَتْلِ

قتل میں مثلہ کرنے کا بیان

(٢٨٥٠٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ شِبَاكٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هُنَيِّ بْنِ نُوَيْرَةَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ

عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَعَفَّ النَّاسِ قِتْلَةً أَهْلُ الإِيمَانِ.

(ابو داؤد ۲۶۵۹۔ ابن حبان ۵۹۹۴)

(۲۸۵۰۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قتل میں سب سے زیادہ عمدگی برتنے والے اہل ایمان ہیں۔

(۲۸۵۰۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ؛ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى ابْنِ مُكَعْبَرٍ ، وَقَدْ قَطَعَ زِيَادٌ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ ، فَقَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ يَقُولُ :إِنَّ أَعَفَّ النَّاسِ قِتْلَةً أَهْلُ الإِيمَانِ.

(۲۸۵۰۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ رحمہ اللہ کا گزر علی بن مکعبر کے پاس سے ہوا اس حال میں کہ زیاد نے اس کے دونوں ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیے تھے اس پر آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قتل میں سب سے زیادہ عمدگی برتنے والے اہل ایمان ہیں۔

(۲۸۵۰۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَن خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ ، عَن شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ ، رَفَعَهُ ، قَالَ :إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقَتْلَ. (مسلم ۱۵۴۹۔ ابو داؤد ۲۸۰۷)

(۲۸۵۰۸) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ یقیناً اللہ رب العزت نے ہر چیز پر اچھا برتاؤ فرض کر دیا ہے پس جب تم قتل کرو تو احسن انداز میں قتل کرو۔

(۲۸۵۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن مَسْلَمَةَ بْنِ نَوْفَلٍ ، عَن صَفِيَّةَ بِنْتِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَتْ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُثْلَةِ. (احمد ۲۴۶)

(۲۸۵۰۹) حضرت صفیہ بنت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔

(۲۸۵۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَن خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ ، عَن شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ ، رَفَعَهُ ، قَالَ :إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَيْكُم الإِحْسَانَ فِي كُلِّ شَيْءٍ ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ ، وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ.

(مسلم ۱۵۴۸۔ بیہقی ۶۸)

(۲۸۵۱۰) حضرت ابوالاشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شداد بن اوس رحمہ اللہ نے مرفوعا بیان کیا ہے کہ یقیناً اللہ رب العزت نے ہر چیز پر اچھا برتاؤ کرنا فرض کیا ہے پس جب تم قتل کرو تو احسن انداز میں کرو اور جب تم ذبح کرو تو احسن انداز میں ذبح کرو۔

(۲۸۵۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَن سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ :أَعَفَّ النَّاسِ قِتْلَةً أَهْلُ الإِيمَانِ.

(۲۸۵۱۱) حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قتل میں سب سے زیادہ عمدگی برتنے والے اہل ایمان ہیں۔

(۲۸۵۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَن بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ، عَنْ عُبَيْدِ بن تِعْلَى ، قَالَ : غَزَوْنَا أَرْضَ الرُّومِ وَمَعَنَا أَبُو أَيُّوبَ الأَنْصَارِيُّ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَعَلَى النَّاسِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ ، فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : أُتِيَ الأَمِيرُ آنفًا بِأَعْلاَجٍ أَرْبَعَةٍ ، فَأَمَرَ بِهِم فَصُبِرُوا ، يُرْمَوْنَ بِالنَّبْلِ حَتَّى قُتِلُوا ، قَالَ : فَقَامَ أَبُو أَيُّوبَ فَزِعًا حَتَّى أَتَى عَبْدَ الرَّحْمَن ، فَقَالَ : أَصَبَرْتَهِمْ ؟ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَن صَبْرِ الْبَهِيمَةِ ، وَمَا أُحِبُّ أَنِّي صَبَرْتُ دَجَاجَةً وَأَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا ، قَالَ : فَأَعْظَمَ ذَلِكَ ، فَدَعَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بِغِلْمَانٍ لَهُ أَرْبَعَةٍ فَأَعْتَقَهُمْ مَكَانَ الَّذِي صَنَعَ.

(۲۸۵۱۲) حضرت عبید بن تعلیٰ ویشید فرماتے ہیں کہ ہم لوگ روم کے علاقہ میں جہاد کرنے کے لیے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی ہمارے ساتھ تھے۔اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں لوگوں پر حضرت عبدالرحمن بن خالد بن ولید امیر تھے۔ہم آپ ویشید کے پاس تھے کہ ایک آدمی آپ ویشید کے پاس آیا اور کہنے لگا: ابھی امیر کے پاس چار گاؤخر لائے گئے۔تو اس نے حکم دیا اور ان کو بغیر چارہ کھلائے باندھ دیا گیا۔ان کو تیر مارے گئے یہاں تک کہ ان کو مار دیا۔راوی کہتے ہیں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ گھبرا کر اٹھے یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ حضرت عبدالرحمن کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم نے ان جانوروں کو چارہ کھلائے بغیر ہی باندھے رکھا؟ البتہ تحقیق میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو بھوکا پیاسا قید میں رکھنے سے منع فرمایا۔اور میں پسند نہیں کرتا کہ میں ایک مرغی کو بھوکا پیاسا قید میں رکھوں اور مجھے اس کے بدلے میں اتنا اور اتنا مال ملے پس یہ تو بہت بڑا معاملہ ہے اس پر حضرت عبدالرحمن نے اپنے چار غلاموں کو بلایا اور اپنے اس فعل کے بدلے ان چاروں کو آزاد کر دیا۔

(۲۸۵۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَة ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُثْلَةِ.

(۲۸۵۱۳) حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔

(۲۸۵۱٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَن هَيَّاجِ بْنِ عِمْرَانَ الْبُرْجُمِيِّ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ ، وَسَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ ، قَالاَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُثْلَةِ.

(ابو داؤد ۲۶۶۰۔ احمد ۴۲۹)

(۲۸۵۱۴) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔

(۲۸۵۱٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :قَالَ اللَّهُ :لاَ تُمَثِّلُوا بِعِبَادِي. (احمد ۱۷۳۔ طبرانی ۶۹۸)

(۲۸۵۱۵) حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ رب العزت نے فرمایا ہے کہ ان کو مثلہ مت بناؤ۔

(۲۸۵۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ ؛ فِي قَوْلِهِ :﴿فَلاَ يُسْرِفْ فِي الْقَتْلِ﴾ ، قَالَ : أَنْ تَقْتُلَ غَيْرَ قَاتِلِكَ ، أَوْ تُمَثِّلَ بِقَاتِلِكَ.

(۲۸۵۱۶) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طلق بن حبیب رحمہ اللہ نے اللہ رب العزت کے قول ﴿فَلاَ يُسْرِفْ فِي الْقَتْلِ﴾ کی تفسیر یوں بیان فرمائی: کہ تم قاتل کے علاوہ کسی اور کو قتل کرو یا تم اپنے قاتل کو مثلہ بنا دو۔

(۲۸۵۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ ﴿فَلاَ يُسْرِفْ فِي الْقَتْلِ﴾ ، قَالَ :أَنْ يَقْتُلَ اثْنَيْنِ بِوَاحِدٍ.

(۲۸۵۱۷) حضرت خصیف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے اللہ رب العزت کے قول ﴿فَلاَ يُسْرِفْ فِي الْقَتْلِ﴾ کی تفسیر یوں بیان فرمائی کہ دو لوگوں کو ایک کے بدلے قتل کر دیا جائے۔

(۲۸۵۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً ، قَالَ :لاَ تُمَثِّلُوا. (مسلم ۱۳۵۶۔ ابوداؤد ۲۶۰۵)

(۲۸۵۱۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی لشکر بھیجتے تو ارشاد فرماتے: تم مثلہ ہرگز مت کرنا۔

(۲۸۵۱۹) حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ ، عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمَثَّلَ بِالْبَهَائِمِ.

(۲۸۵۱۹) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔

(۱۹۸) الرَّجُلُ يَجْنِي الْجِنَايَةَ ، وَلَيْسَ لَهُ مَوْلًى

اس آدمی کا بیان جو قابل سزا غلطی کرے اور اس کا کوئی سرپرست نہ ہو

(۲۸۵۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ عُثْمَانَ التَّيْمِيُّ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ أَبَا مُوسَى كَتَبَ إِلَى عُمَرَ :إِنَّ الرَّجُلَ يَمُوتُ قِبَلَنَا وَلَيْسَ لَهُ رَحِمٌ ، وَلاَ وَلِيٌّ ، قَالَ :فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ :إِنْ تَرَكَ ذَا رَحِمٍ فَالرَّحِمُ ، وَإِلاَّ فَالْوَلاَءُ ، وَإِلاَّ فَبَيْتُ الْمَالِ يَرِثُونَهُ ، وَيَعْقِلُونَ عَنْهُ.

(۲۸۵۲۰) حضرت سعد بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ رحمہ اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا: بے شک ہمارے پاس ایک آدمی مر گیا اور اس کا نہ تو کوئی رشتہ دار ہے اور نہ ہی کوئی ولی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو جواب لکھا: اگر اس نے کوئی رشتہ

دار چھوڑا ہے تو رشتہ دار حقدار ہے ورنہ اس کے سرپرست اگر وہ بھی نہیں ہیں تو بیت المال اس کا وارث بنے گا اور وہ ہی اس کی طرف سے دیت ادا کرے گا۔

(۲۸۵۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ (ح) وَعَن يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ وَلَيْسَ لَهُ مَوْلًى ، قَالاَ : مِيرَاثُهُ لِلْمُسْلِمِينَ ، وَعَقْلُهُ عَلَيْهِمْ.

(۲۸۵۲۱) حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے ایسے شخص کے بارے میں جو اسلام لایا اور اس کا کوئی رشتہ دار نہیں۔ ان دونوں نے یوں فرمایا: اس کی وراثت مسلمانوں کو ملے گی اور اس کی دیت بھی ان پر ہی لازم ہوگی۔

(۲۸۵۲۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا أَسْلَمَ الرَّجُلُ عَلَى يَدِ الرَّجُلِ فَلَهُ مِيرَاثُهُ ، وَيَعْقِلُ عَنْهُ.

(۲۸۵۲۲) حضرت منصور رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے دوسرے آدمی کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا تو اس کو ہی اس کی وراثت ملے گی اور وہ شخص ہی اس کی طرف سے دیت ادا کرے گا۔

(۱۹۹) فِي قَتْلِ الْمُعَاهَدِ

حلیف کو قتل کرنے کے بیان میں

(۲۸۵۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَن يُونُسَ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الأَعْرَجِ ، عَنِ الأَشْعَثِ بْنِ ثُرْمُلَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدَةً بِغَيْرِ حِلِّهَا ، حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ أَنْ يَشُمَّ رِيحَهَا. (حاکم ۸۷۴۳۔ احمد ۳۸)

(۲۸۵۲۳) حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے حلیف کو بغیر اس کے حلال ہونے کے قتل کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کر دیں گے کہ وہ اس کی خوشبو تک سونگھے۔

(۲۸۵۲۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَن يُونُسَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عنْ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ؛ مِثْلَهُ. (احمد ۵۲)

(۲۸۵۲۴) حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۲۸۵۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ ، عَنْ أبيه ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدَةً فِي غَيْرِ كُنْهِهِ ، حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ. (ابوداؤد ۲۷۵۴۔ احمد ۳۸)

(۲۸۵۲۵) حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے حلیف کو اس کے حق کے علاوہ میں قتل کر دیا تو اللہ رب العزت اس پر جنت کو حرام کر دیں گے۔

(۲۸۵۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو ، عَن مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قَالَ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا بِغَيْرِ حَقٍّ ، لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ ، وَإِنَّهُ لَيُوجَدُ رِيحُهَا مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا. (بخاری ۳۱۶۶۔ ابن ماجه ۲۶۸۶)

(۲۸۵۲۶) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے حلیف کو بغیر حق کے قتل کر دیا تو وہ شخص جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ پائے گا۔ حالانکہ اس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت کی دوری سے بھی محسوس ہوتی ہے۔

(۲۰۰) أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ

سب سے پہلے جس چیز کا لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا

(۲۸۵۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ. (مسلم ۱۳۰۴۔ ترمذی ۱۳۹۷)

(۲۸۵۲۷) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے لوگوں کے درمیان خونوں کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا۔

(۲۸۵۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ ، يَجِيءُ الرَّجُلُ آخِذًا بِيَدِ الرَّجُلِ ، قَالَ :فَيَقُولُ :يَا رَبِّ ، هَذَا قَتَلَنِي ، فَيَقُولُ :فِيمَ قَتَلْتَهُ ؟ فَيَقُولُ :قَتَلْتُهُ لِتَكُونَ الْعِزَّةُ لِفُلاَنٍ ، فَيُقَالُ :إِنَّهَا لَيْسَتْ لَهُ ، بُؤْ بِعَمَلِكَ ، وَيَجِيءُ الرَّجُلُ آخِذًا بِيَدِ الرَّجُلِ ، فَيَقُولُ :يَا رَبِّ ، هَذَا قَتَلَنِي ، فَيَقُولُ :فِيمَ قَتَلْتَهُ ؟ فَيَقُولُ :قَتَلْتُهُ لِتَكُونَ الْعِزَّةُ لَكَ. قَالَ : فَيَقُولُ :إِنَّ الْعِزَّةَ لِي. (نسائی ۳۴۶۰۔ طبرانی ۱۰۰۷۵)

(۲۸۵۲۸) حضرت ابو وائل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن شرحبیل رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے قیامت کے دن لوگوں کے درمیان خونوں کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا۔ آدمی دوسرے آدمی کا ہاتھ پکڑ کے لائے گا اور کہے گا: اے پروردگار! اس نے مجھے قتل کر دیا تھا! اللہ رب العزت پوچھیں گے: تو نے اس کو کیوں قتل کیا؟ وہ کہے گا میں نے اس کو اس لیے قتل کیا تھا تا کہ فلاں کو عزت مل جائے پس کہا جائے گا: بے شک عزت تو اس کے لیے نہیں ہے تو اپنے عمل کے بوجھ کو اٹھا کر پھر۔ اور آدمی دوسرے آدمی کا ہاتھ پکڑ کر لائے گا اور کہے گا: اے پروردگار! اس نے مجھ کو قتل کر دیا تھا! اللہ رب العزت پوچھیں گے: تو نے اس کو کیوں قتل کیا؟ وہ کہے گا میں نے اس کو اس لیے قتل کیا تھا تا کہ عزت تیرے لیے ہو۔ اللہ فرمائیں گے: بے شک عزت میرے ہی لیے ہے۔

(۲۸۵۲۹) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَجْثُو لِلْخَصْمِ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (بخاری ۴۷۴۴)

(۲۸۵۲۹) حضرت قیس بن عباد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جو قیامت کے

دن اللہ کے سامنے جھگڑے کے لیے دوزانوں ہو کر بیٹھے گا۔

(۲۸۵۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ الْعَوْفِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُنْدَبٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَتْلاَهُ ، وَقَتْلَى مُعَاوِيَةَ ؟ فَقَالَ : أَجِيءُ أَنَا وَمُعَاوِيَةُ فَنَخْتَصِمُ عَنْدَ ذِي الْعَرْشِ ، فَأَيُّنَا فَلَجَ ، فَلَجَ أَصْحَابُهُ.

(۲۸۵۳۰) حضرت عبدالرحمن بن جندب فرماتے ہیں کہ حضرت علی سے ان کے مقتولین اور حضرت معاویہ کے مقتولین کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ آپ نے فرمایا: میں اور معاویہ آئیں گے اور عرش کے پاس جھگڑا کریں گے پس ہم میں سے جو دلیل میں غالب آ گیا تو اس کے ساتھی بھی دلیل میں غالب آ جائیں گے۔

(۲۸۵۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ.

(۲۸۵۳۱) حضرت ابراہیم بن مہاجر فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے قیامت کے دن لوگوں کے درمیان خونوں کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا۔

(۲۰۱) الرَّجُلُ يَمُوتُ فِي الْقِصَاصِ

اس آدمی کا بیان جو قصاص کے دوران مر جائے

(۲۸۵۳۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا أُصِيبَ الرَّجُلُ بِجِرَاحَةٍ فَاقْتُصَّ مِنْ صَاحِبِهِ ، كَانَتْ دِيَةُ الْمُقْتَصِّ مِنْهُ عَلَى عَاقِلَةِ الْقَاصِّ.

(۲۸۵۳۲) حضرت شیبانی فرماتے ہیں کہ امام شعبی نے ارشاد فرمایا: جب آدمی کو کوئی زخم پہنچا اور اس نے اپنے دشمن سے قصاص لیا تو جس سے قصاص لیا جا رہا ہے اس کی دیت قصاص لینے والے کے خاندان پر لازم ہوگی۔

(۲۸۵۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الَّذِي يُقْتَصُّ مِنْهُ فَيَمُوتُ ، يُرْفَعُ عَنِ الَّذِي اقْتَصَّ مِنْهُ دِيَةُ جِرَاحَتِهِ ، وَعَلَيْهِ دِيَتُهُ عَلَى عَاقِلَتِهِ.

(۲۸۵۳۳) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے اس شخص کے بارے میں جس سے قصاص لیا جا رہا تھا پس اس کی موت واقع ہوگئی۔ یوں ارشاد فرمایا: جو اس سے قصاص لے رہا تھا اس کے زخم کے بقدر اس سے دیت کی تخفیف کر دی جائے گی اور اس شخص کی دیت اس پر اور اس کے خاندان والوں پر لازم ہوگی۔

(۲۸۵۳٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي الَّذِي يُقْتَصُّ مِنْهُ فَيَمُوتُ ، قَالَ : الدِّيَةُ عَلَى عَاقِلَتِهِ.

(۲۸۵۳۴) حضرت ابن ابی ذئب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص کے بارے میں جس سے قصاص لیا جا رہا تھا پس اس کی موت واقع ہو گئی، یوں ارشاد فرمایا: دیت اس کے خاندان والوں پر لازم ہو گی۔

(۲۰۲) السِّنُّ الزَّائِدَةُ تُصَابُ

زائد دانت کے توڑنے کا بیان

(۲۸۵۳۵) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي السِّنِّ الزَّائِدَةِ ، قَالَ : حكُومَةٌ.

(۲۸۵۳۵) حضرت عمرو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے زائد دانت کے بارے میں ارشاد فرمایا: عادل آدمیوں سے فیصلہ کرایا جائے گا۔

(۲۸۵۳۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : حدِّثْتُ عَنْ مَكْحُولٍ ، عن زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ : فِي السِّنِّ الزَّائِدَةِ ثُلُثُ السِنِّ.

(۲۸۵۳۶) حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے زائد دانت کے بارے میں ارشاد فرمایا: دانت کی تہائی دیت ہو گی۔

(۲۰۳) الرَّجُلُ يَنْخُسُ الدَّابَّةَ فَتَضْرِبُ

اس آدمی کا بیان جو سواری کو تیز دوڑانے کے لیے نوکیلی چیز چبھوئے اور اسے مار دے تو کیا حکم ہے؟

(۲۸۵۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : أَقْبَلَ رَجُلٌ بِجَارِيَةٍ مِنَ الْقَادِسِيَّةِ ، فَمَرَّ عَلَى رَجُلٍ وَاقِفٍ عَلَى دَابَّةٍ ، فَنَخَسَ الرَّجُلُ الدَّابَّةَ ، فَرَفَعَتِ الدَّابَّةُ رِجْلَهَا ، فَلَمْ تُخطِءْ عَيْنَ الْجَارِيَةِ ، فَرُفِعَ إِلَى سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ الْبَاهِلِيِّ ، فَضَمَّنَ الرَّاكِبَ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ مَسْعُودٍ ، فَقَالَ : عَلَى الرَّجُلِ ، إِنَّمَا يُضَمَّنُ النَّاخِسُ.

(۲۸۵۳۷) حضرت قاسم بن عبد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی قادسیہ سے ایک باندی لے کر آیا، اس کا گزر کسی آدمی پر ہوا جو سواری پر کھڑا تھا پس اس آدمی نے سواری کو تیز دوڑانے کے لیے اس کی سرین پر کیل چبھو دی تو سواری کے جانور نے اپنی ٹانگیں اٹھائیں اس سے باندی کی آنکھ کا نشانہ خطا نہ گیا۔ یہ معاملہ حضرت سلمان بن ربیعہ باھلی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سوار کو ضامن بنایا یہ خبر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس آدمی کو میرے پاس لاؤ اس لیے کہ کیل چبھونے والے کو ضامن بنایا جائے گا۔

(۲۸۵۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ نَخَسَ دَابَّةَ رَجُلٍ؟ فَقَالَ :يُضَمَّنُ النَّاخِسُ.

(۲۸۵۳۸) حضرت جابر ریٹھیلیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عامر شعبی ریٹھیلیہ سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا: جس نے کسی آدمی کے جانور کو سرین پر کیل چبھودی ہو؟ آپ ریٹھیلیہ نے فرمایا: کیل چبھونے والے کو ضامن بنایا جائے گا۔

(۲۸۵۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ، قَالَ:إِلاَّ أَنْ يَنْخُسَهَا إِنْسَانٌ فَيُضَمَّن النَّاخِسُ.

(۲۸۵۳۹) حضرت شعبی ریٹھیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ریٹھیلیہ نے ارشاد فرمایا: مگر یہ کہ کسی انسان نے اس جانور کو سرین پر تیز دوڑانے کے لیے کیل چبھوئی ہو پس اس کیل چبھوے والے کو ضامن بنایا جائے گا۔

(۲۰۴) رَجُلٌ جَدَعَ أَنْفَ عَبْدٍ

وہ آدمی جو کسی غلام کی ناک کاٹ دے

(۲۸۵٤۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ (ح) وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ فِي رَجُلٍ جَدَعَ أَنْفَ عَبْدٍ كُلَّهُ ، قَالَ :يَغْرَمُ ثَمَنَهُ.

(۲۸۵۴۰) حضرت عامر ریٹھیلیہ اور حضرت ابراہیم ریٹھیلیہ نے ارشاد فرمایا: اس آدمی کے بارے میں جس نے کسی غلام کی مکمل ناک کاٹ دی تھی کہ اس شخص کو اس غلام کی قیمت کا ضامن بنایا جائے گا۔

(۲۰۵) الرَّجُلُ يُصِيبُ الرَّجُل، فَيُصَالِحُ عَلَيْهِ، ثُمَّ يَمُوتُ

اس آدمی کا بیان جو آدمی کو تکلیف پہنچائے پس اس پر مصالحت کر لی گئی پھر اس شخص کی موت واقع ہوگئی

(۲۸۵٤۱) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي رَجُلٍ قُطِعَتْ يَدُهُ ، فَصَالَحَ عَلَيْهَا ، ثُمَّ انْتَقَضَتْ يَدُهُ فَمَاتَ ، قَالَ :الصُّلْحُ مَرْدُودٌ ، وَيُؤْخَذُ بِالدِّيَةِ.

(۲۸۵۴۱) حضرت ابو عبید اللہ ریٹھیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے بارے میں جس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا تھا پس اس نے اس پر مصالحت کر لی پھر اس کا ہاتھ خراب ہوگیا اور اس کی موت واقع ہوگئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صلح مردود ہے اور دیت لی جائے گی۔

(۲۰۶) فِيمَا يُصَابُ فِي الْفِتَنِ مِنَ الدِّمَاءِ

(۲۸۵٤۲) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : هَاجَتِ الْفِتْنَةُ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَافِرُونَ ، فَأَجْمَعَ رَأْيُهُمْ عَلَى أَنَّهُ لاَ يُقَادُ ، وَلاَ يُودَى مَا أُصِيبَ عَلَى تَأْوِيلِ الْقُرْآنِ ، وَ يُرَدُّ مَا أُصِيبَ عَلَى تَأْوِيلِ الْقُرْآنِ ، إِلاَّ مَا يُوجَدُ بِعَيْنِهِ.

(۲۸۵۴۲) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ فتنے کے زمانے میں اصحاب رسول کی رائے یہ تھی کہ قصاص نہیں لیا جائے گا۔

(۲۰۷) الرَّجُلُ وَالْغُلاَمُ يَقِفَانِ فِي الْمَوْضِعِ لاَ يُدْرَى

(۲۸۵٤۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ غُلاَمٍ كَانَ يُطَيِّرُ حَمَامًا فَوْقَ بَيْتٍ ، وَرَجُلٌ فَوْقَ بَيْتٍ ، فَوَقَعَ الْغُلاَمُ ، فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ : لَعَلَّهُمْ يَقُولُونَ لَعَلَّهُ أَمَرَهُ بِشَيْءٍ.

(۲۸۵۴۳) حضرت مغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے سوال کیا کہ ایک بچہ چھت پر کبوتر اڑا رہا تھا اور ایک آدمی بھی چھت پر تھا۔ پھر وہ بچہ گر گیا تو حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ اس آدمی نے اسے کسی کام کا کہا ہوگا۔

(۲۸۵٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : لو قُلْتَ لِرَجُلٍ وَهُوَ عَلَى مَقْتَلِهِ ، يَعْنِي مَهْلِكَةُ : جِسْرًا ، أَوْ حَائِطًا ، بَاعِد اتَّقِهِ ، فَصُرِعَ غَرِمْتَهُ.

(۲۸۵۴۴) حضرت ابومجلز فرماتے ہیں کہ اگر تم نے ہلاکت خیز مقام پر کھڑے کسی آدمی سے کہا کہ بچو اور وہ گر گیا تو تم ضمان دو گے۔

(۲۸۵٤٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : رَجُلٌ نَادَى صَبِيًّا اسْتَأْخِرْ ، فَخَرَّ فَمَاتَ ؟ قَالَ : يَرْوُونَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ يُغَرِّمُهُ ، يَقُولُونَ : أَفْزَعَهُ ، قُلْتُ : فَنَادَى كَبِيرًا ؟ قَالَ : مَا أَرَاهُ إِلاَّ مِثْلَهُ ، فَرَادَدْتُهُ ، فَكَانَ يَرَى أَنْ يُغَرَّمَ.

(۲۸۵۴۵) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا کہ اگر ایک آدمی کسی بچے سے کہے کہ پیچھے ہٹ اور بچہ گر کر مر جائے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اسے ضامن بناتے تھے۔ کیونکہ اس نے اسے ڈرایا تھا۔ میں نے ان سے پوچھا اگر کسی نے بڑے کو اس طرح کہا تو حضرت عطاء نے فرمایا کہ پھر بھی یہی حکم ہے۔

(۲۰۸) رَجُلاَنِ شَجَّا رَجُلاً آمَّةً وَمُوضِحَةً

دو آدمی جن میں سے ایک نے کسی آدمی کے سر میں دماغ تک چوٹ ماری اور دوسرے نے اسی آدمی کے سر کی ہڈی میں چوٹ ماردی

(۲۸۵٤٦) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلَيْنِ شَجَّا رَجُلاً ، فَشَجَّهُ أَحَدُهُمَا آمَّةً ،

وَشَجَّهُ الآخَرُ مُوضِحَةً ، لاَ يُعْلَمُ ، وَلاَ يُدْرَى أَيُّهُمَا شَجَّ الْمُوضِحَةَ ، وَلاَ أَيُّهُمَا شَجَّ الآمَّةَ ، فَقَالَ :عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا نِصْفُ الآمَّةِ ، وَنِصْفُ الْمُوضِحَةِ.

(۲۸۵۴۶) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں نے ملکر ایک آدمی کے سر میں زخم لگایا ان میں سے ایک نے اس کے دماغ کی جھلی تک زخم لگایا اور دوسرے نے اس کے سر کی ہڈی تک زخم لگایا یہ معلوم نہیں تھا اور نہ ہی ان دونوں میں سے کوئی جانتا تھا کہ کس نے دماغ کی جھلی تک زخم لگایا اور کس نے سر کی ہڈی تک زخم لگایا۔ اس بارے میں حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں میں سے ہر ایک پر دماغ کی جھلی کے زخم کی نصف دیت اور سر کی ہڈی کے زخم کی نصف دیت لازم ہوگی۔

(۲۰۹) أَنَّ الْمُسْلِمِينَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ

مسلمانوں کے خون آپس میں برابر و یکساں ہیں

(۲۸۵٤۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن خَلِيفَةَ بْنِ خَيَّاطٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ ، وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ ، قَالَ :الْمُسْلِمُونَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ ، يَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ ، وَهُمْ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ. (ابو داؤد ۴۵۷۵۔ ابن ماجه ۲۶۸۵)

(۲۸۵۴۷) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے: مسلمانوں کے خون آپس میں برابر و یکساں ہیں ان میں ادنیٰ شخص بھی ان کے عہد و پیمان کے لیے کوشش کرتا ہے اور وہ غیروں کے مقابلہ میں متحد ہیں۔

(۲۸۵٤۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْمُسْلِمُونَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ ، يَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ ، وَهُمْ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ.

(ابو داؤد ۴۵۱۹۔ ابن ماجه ۲۶۸۴)

(۲۸۵۴۸) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کے خون آپس میں برابر و یکساں ہیں، ان کا ادنیٰ شخص بھی ان کے عہد و پیماں کے لیے کوشش کرتا ہے وہ غیروں کے مقابلہ میں ایک ہیں متحد ہیں۔

(۲۸۵٤۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَن سِمَاكٍ ، عَن عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَت قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيرُ ، وَكَانَتِ النَّضِيرُ أَشْرَفَ مِنْ قُرَيْظَةَ ، فَكَانَ إِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْظَةَ رَجُلاً مِنَ النَّضِيرِ قُتِلَ بِهِ ، وَإِنْ قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَّضِيرِ رَجُلاً مِنْ قُرَيْظَةَ وَدَاه مِئَةَ وَسْقٍ مِنْ تَمْرٍ ، فَلَمَّا بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَّضِيرِ رَجُلاً مِنْ قُرَيْظَةَ ، قَالُوا :ادْفَعُوهُ إِلَيْنَا نَقْتُلْهُ ، فَقَالُوا :بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَوْهُ ، فَنَزَلَتْ :﴿وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ﴾ فَالْقِسْطُ :النَّفْسُ

بِالنَّفْسِ ، ثُمَّ نَزَلَتْ : ﴿أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ﴾. (ابو داؤد ۴۴۸۸۔ نسائی ۴۹۳۴)

(۲۸۵۴۹) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قریظہ اور نضیر دو قبیلے تھے اور قبیلہ نضیر قریظہ والوں سے زیادہ معزز تھے۔ پس جب قبیلہ قریظہ کا کوئی آدمی قبیلہ نضیر کے کسی آدمی کو قتل کر دیتا تو بدلہ میں اسے بھی قتل کر دیا جاتا۔ اور اگر قبیلہ نضیر کا کوئی آدمی قبیلہ قریظہ کے کسی آدمی کو قتل کر دیتا تو وہ اسے سو وسق کھجور دیت میں ادا کر دیتا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی تو قبیلہ نضیر کے ایک آدمی نے قریظہ کے ایک آدمی کو قتل کر دیا، انہوں نے کہا تم اس قاتل کو ہمارے حوالہ کر دو تا کہ ہم اسے قتل کر دیں، ان لوگوں نے جواب دیا۔ ہمارے اور تمہارے درمیان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فیصلہ کریں گے۔ پس وہ سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ گئے۔ پس یہ آیت نازل ہوئی ترجمہ:۔ اور اگر آپ حکم بنیں تو ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کریں۔ قسط سے مراد۔ جان کے بدلے جان ہے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی ترجمہ:۔ تو کیا پھر یہ لوگ زمانۂ جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں۔

(۲۸۵۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ الْقِصَاصُ ، وَلَمْ تَكُنْ فِيهِم الدِّيَةُ ، فَقَالَ اللَّهُ لِهَذِهِ الأُمَّةِ : ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمَ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ ، وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ ، وَالأُنْثَى بِالأُنْثَى ، فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ ، فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ﴾ فَالْعَفْوُ : أَنْ تُقْبَلَ الدِّيَةُ فِي الْعَمْدِ : ﴿ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ﴾ قَالَ : فَعَلَى هَذَا : أَنْ يَتَّبِعَ بِالْمَعْرُوفِ ، وَعَلَى ذَاكَ أَنْ يُؤَدِّيَ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ، ﴿فَمَنَ اعْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾. (بخاری ۴۴۹۸۔ ابن الجارود ۷۷۵)

(۲۸۵۵۰) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل میں قصاص کا حکم تھا اور ان میں دیت مشروع نہیں تھی۔ اللہ رب العزت نے اس امت کے لیے ارشاد فرمایا: ترجمہ:۔ فرض کر دیا گیا ہے تم پر مقتولوں کا قصاص لینا آزاد کو قتل کیا جائے گا آزاد کے بدلے میں اور غلام کو غلام کے بدلے میں اور عورت کو عورت کے بدلے میں سو وہ شخص جس کو معاف کر دیا جائے اس کے بھائی کی طرف سے قصاص میں کچھ تو لازم ہے اس پر پیروی کرنا معروف طریقے کی اور ادا کرنا مقتول کے ورثاء کو احسن طریقے سے۔ سو آیت میں عفو سے مراد یہ ہے کہ قتل عمد میں دیت قبول کر لی جائے۔ آیت ترجمہ: یہ رعایت ہے تمہارے رب کی طرف سے اور رحمت ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سو اسی بنیاد پر لازم ہے کہ پیروی کرے معروف طریقے کی اور اس پر لازم ہے کہ مقتول کے ورثاء کو احسن طریقے سے ادا کر دے۔ آیت ترجمہ: پھر جو زیادتی کرے اس کے بعد تو اس کے لیے دردناک عذاب ہے۔

(۲۸۵۵۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : مَا قَوْلُهُ : ﴿الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ﴾؟ قَالَ : الْعَبْدُ يَقْتُلُ عَبْدًا ، مِثْلَهُ ، فَهُوَ بِهِ قَوَدٌ ، وَإِنْ كَانَ الْقَاتِلُ أَفْضَلَ لَمْ يَكُنْ لَهُم إِلاَّ قِيمَةُ الْمَقْتُولِ.

(۲۸۵۵۱) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے پوچھا: اللہ رب العزت کے قول: آزاد کے بدلے میں آزاد اور غلام کے بدلے میں غلام اس کا مطلب کیا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: غلام اپنے جیسے کسی غلام کو قتل کر دیتا ہے تو

بدلے میں اس کو بھی قصاصاً قتل کیا جائے گا۔ اور اگر قاتل مقتول سے افضل ہو تو مقتول کے ورثاء کو صرف مقتول کی قیمت ملے گی۔

(۲۸۵۵۲) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ ابْنِ أَشْوَعَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَانَ بَيْنَ حَيَّيْنِ مِنَ الْعَرَبِ قِتَالٌ ، فَقُتِلَ مِنْ هَؤُلاَءِ وَمِنْ هَؤُلاَءِ ، فَقَالَ أَحَدُ الْحَيَّيْنِ : لاَ نَرْضَى حَتَّى نَقْتُلَ بِالْمَرْأَةِ الرَّجُلَ ، وَبِالرَّجُلِ الرَّجُلَيْنِ ، قَالَ : فَأَبَى عَلَيْهِم الآخَرُونَ ، فَارْتَفَعُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْقَتْلُ بَوَاءٌ ، أَيْ سَوَاءٌ ، قَالَ : فَاصْطَلَحَ الْقَوْمُ بَيْنَهُمْ عَلَى الدِّيَاتِ. قَالَ : فَحَسَبُوا لِلرَّجُلِ دِيَةَ الرَّجُلِ ، وَلِلْمَرْأَةِ دِيَةَ الْمَرْأَةِ ، وَلِلْعَبْدِ دِيَةَ الْعَبْدِ ، فَقَضَى لأَحَدِ الْحَيَّيْنِ عَلَى الآخَرِ ، قَالَ : فَهُوَ قَوْلُهُ : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ ، وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ ، وَالأُنْثَى بِالأُنْثَى﴾.

قَالَ سُفْيَانُ : ﴿فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ﴾ ، قَالَ : فَمَنْ فَضَلَ لَهُ عَلَى أَخِيهِ شَيْءٌ فَلْيُؤَدِّهِ بِالْمَعْرُوفِ ، وَلْيَتْبَعْهُ الطَّالِبُ بِإِحْسَانٍ ، إِلَى قَوْلِهِ : ﴿عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾.

(۲۸۵۵۲) حضرت ابن اشوع ولیٹھیے فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ولیٹھیے نے ارشاد فرمایا: عرب کے دو قبیلوں کے درمیان لڑائی تھی۔ سو اس قبیلہ کے کچھ افراد قتل ہوئے اور اس قبیلہ کے بھی کچھ افراد قتل ہوگئے۔ ان قبیلوں میں سے ایک نے کہا: ہم راضی نہیں ہوں گے یہاں تک کہ ہم عورت کے بدلے میں آدمی کو اور آدمی کے بدلے میں دو آدمیوں کو قتل کریں: دوسرے قبیلے والوں نے اس بات کا انکار کر دیا، پھر انہوں نے یہ معاملہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قتل کا معاملہ برابری کا ہے۔ سو لوگوں نے اپنے درمیان دیتوں کی اصطلاح قائم کر لی۔ انہوں نے آدمی کے لیے آدمی کی دیت عورت کے لیے عورت کی دیت اور غلام کے لیے غلام کی دیت کو کافی سمجھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں قبیلوں میں سے ایک کے لیے دوسرے پر یوں فیصلہ فرمایا: راوی کہتے ہیں وہ فیصلہ اللہ رب العزت کا یہ قول ہے: ترجمہ:۔ اے ایمان والو! فرض کر دیا گیا ہے تم پر مقتولوں کا قصاص لینا قتل کیا جائے آزاد کو آزاد کے بدلے میں، اور غلام کو غلام کے بدلے میں اور عورت کو عورت کے بدلے میں۔ حضرت سفیان بن حسن ولیٹھیے نے فرمایا: آیت: سو وہ شخص جس کو معاف کر دیا جائے اس کے بھائی کی طرف سے قصاص میں سے کچھ۔ آپ ولیٹھیے فرمایا: مراد یہ ہے کہ جس نے اپنے بھائی پر کچھ اس میں فضل کر دیا تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کو معروف طریقہ سے ادائیگی کرے۔ اور طالب احسن انداز میں اس کی پیروی کرے اللہ رب العزت کے قول ﴿عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ تک۔

(۲۱۰) الدَّابَّةُ وَالشَّاةُ تُفْسِدُ الزَّرْعَ

اس سواری کے جانور اور بکری کا بیان جو کھیتی کو تباہ کر دے

(۲۸۵۵۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنْ غَنَمٍ سَقَطَتْ فِي زَرْعِ قَوْمٍ ؟ قَالَ حَمَّادٌ :

لَا يُضَمَّنُ ، وَقَالَ الْحَكَمُ :يُضَمَّنُ.

(۲۸۵۵۳) حضرت شعبہ ویلیٹیز فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ویلیٹیز اور حضرت حماد ویلیٹیز سے ایسی بھیڑ بکریوں کے متعلق دریافت کیا جو کسی قوم کی کھیتی برباد کردیں؟ حضرت حماد ویلیٹیز نے فرمایا: ان کے مالک کو ضامن نہیں بنایا جائے گا اور حضرت حکم ویلیٹیز نے فرمایا: اس کو ضامن بنایا جائے گا۔

(۲۸۵۵٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ شَاةً دَخَلَتْ عَلَى نَسَّاجٍ فَأَفْسَدَتْ غَزْلَهُ، فَلَمْ يُضَمِّنِ الشَّعْبِيُّ صَاحِبَ الشَّاةِ بِالنَّهَارِ.

(۲۸۵۵۴) حضرت طارق ویلیٹیز فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ویلیٹیز سے مروی ہے کہ ایک بکری کپڑا بننے والے پر داخل ہوگئی اور اس کے کاتے ہوئے کو خراب کردیا تو امام شعبی ویلیٹیز نے دن کی وجہ سے بکری کے مالک کو ضامن نہیں بنایا۔

(۲۸۵۵۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، وَحَرَامِ بْنِ سَعْدٍ ؛ أَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطَ قَوْمٍ فَأَفْسَدَتْ عَلَيْهِمْ ، فَقَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ حِفْظَ الأَمْوَالِ عَلَى أَهْلِهَا بِالنَّهَارِ ، وَأَنَّ عَلَى أَهْلِ الْمَاشِيَةِ مَا أَصَابَتِ الْمَاشِيَةُ بِاللَّيْلِ. (ابو داؤد ۳۵۶۵۔ احمد ۲۹۵)

(۲۸۵۵۵) حضرت سعید اور حضرت حرام سے مروی ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی ایک اونٹنی کسی قوم کے باغ میں داخل ہوگئی اور ان کے باغ کو تباہ و برباد کردیا۔ اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فیصلہ فرمایا: مالک پر اپنے مال کی دن میں حفاظت کرنا ضروری ہے اور مویشیوں والے پر ضمان ہوگا جب اس کے مویشی رات میں کوئی نقصان پہنچائیں۔

(۲۸۵۵٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ (ح) وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ شَاةً أَكَلَتْ عَجِينًا ، وَقَالَ الآخَرُ :غَزْلاً نَهَارًا ، فَأَبْطَلَهُ شُرَيْحٌ ، وَقَرَأَ : ﴿إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ﴾. فَقَالَ فِي حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ :إِنَّمَا كَانَ النَّفْشُ بِاللَّيْلِ.

(۲۸۵۵۶) حضرت اسماعیل بن ابو خالد ویلیٹیز فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ویلیٹیز سے مروی ہے کہ ایک بکری دن کو کسی کا آٹا کھا گئی اور دوسرے راوی نے یوں فرمایا: کسی کا کاتا ہوا کپڑا کھا گئی۔ تو حضرت شریح ویلیٹیز نے اس کو باطل قرار دیا اور یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ترجمہ:۔ جب جا گھسیں بکریاں اس میں لوگوں کی اور حضرت اسماعیل کی حدیث میں یوں فرمایا: بے شک بکریوں کا گھسنا رات میں ہوگا۔

(۲۸۵۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى شُرَيْحٍ ، فَقَالَ :إِنَّ شَاةَ هَذَا قَطَعَتْ غَزْلِي ، فَقَالَ :لَيْلاً ، أَوْ نَهَارًا ؟ فَإِنْ كَانَ نَهَارًا ، فَقَدْ بَرِءَ ، وَإِنْ كَانَ لَيْلاً ، فَقَدْ ضَمِنَ ، وَقَرَأَ : ﴿إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ﴾ ، وَقَالَ :إِنَّمَا كَانَ النَّفْشُ بِاللَّيْلِ.

(۲۸۵۵۷) حضرت عامر ویلیٹیز فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت شریح ویلیٹیز کے پاس آیا اور کہنے لگا اس آدمی کی بکری نے میرا کاتا ہوا

کپڑا کاٹ دیا آپ رحمہ اللہ نے اس سے پوچھا: دن میں یا رات میں؟ اگر دن ہوا تو شخص بری ہوگا اور اگر رات تھی تو تحقیق وہ شخص ضامن ہوگا اور آپ رحمہ اللہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ترجمہ:۔ جب جا گھسیں بکریاں اس میں لوگوں کی اور فرمایا: بے شک بکریوں کا گھسنا رات میں ہو تو ضمان ہوتا ہے۔

(۲۸۵۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُرَّةَ بْنِ شَرَاحِيلَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ؛ ﴿إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ﴾ ، قَالَ : كَانَ كَرْمًا ، فَدَخَلَتْ فِيهِ لَيْلاً ، فَمَا أَبْقَتْ فِيهِ خَضِرًا.

(۲۸۵۵۸) حضرت مرہ بن شراحیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق رحمہ اللہ نے قرآن پاک کی آیت ﴿إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ﴾ ترجمہ:۔ جب جا گھسیں اس باغ میں لوگوں کی بکریاں رات کے وقت اس میں داخل ہوئیں اور انہوں نے اس میں کوئی ہریالی نہیں چھوڑی۔

(۲۱۱) الْمَكْفُوفُ يُصِيبُ إِنْسَانًا

اس نابینا شخص کا بیان جو کسی کو تکلیف پہنچادے

(۲۸۵۵۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ عُثْمَانُ : مَنْ جَالَسَ أَعْمَى ، فَأَصَابَهُ الأَعْمَى بِشَيْءٍ ، فَهُوَ هَدَرٌ.

(۲۸۵۵۹) حضرت محمد بن علی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص نابینا کے ساتھ بیٹھا پھر اس نابینا نے اسے کوئی تکلیف پہنچادی تو وہ باطل ورائیگاں ہوگی۔

(۲۱۲) فِي جِنَايَةِ ابْنِ الْمُلاَعَنَةِ

لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کی جنایت کا بیان

(۲۸۵۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ؛ أَنَّ عَلِيًّا لَمَّا رَجَمَ الْمَرْأَةَ قَالَ لأَوْلِيَائِهَا : هَذَا ابْنُكُمْ تَرِثُونَهُ وَيَرِثُكُمْ ، وَإِنْ جَنَى جِنَايَةً فَعَلَيْكُمْ.

(۲۸۵۶۰) حضرت زید بن وھب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب عورت کو سنگسار کرتے تو اس کے سرپرستوں سے فرماتے: یہ تمہارا بیٹا ہے تم اس کے وارث بنو گے اور یہ تمہارا وارث بنے گا اور اگر اس نے کوئی قابل سزا غلطی کی تو اس کا ضمان تم پر لازم ہوگا۔

(۲۸۵۶۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا لاَعَنَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا ، وَلاَ يَجْتَمِعَانِ أَبَدًا ، وَأُلْحِقَ الْوَلَدُ بِعَصَبَةِ أُمِّهِ ، يَرِثُونَهُ وَيَعْقِلُونَ عَنْهُ.

(۲۸۵۶۱) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے اپنی بیوی سے لعان کیا تو ان دونوں کے درمیان تفریق کردی جائے گی اور وہ دونوں کبھی اکٹھے نہیں ہوسکیں گے اور اس بچہ کو اس کی ماں کے عصبہ رشتہ داروں سے ملا دیا جائے گا وہ ہی اس بچہ کے وارث ہوں گے اور اس کی طرف سے دیت ادا کریں گے۔

(۲۸۵۶۲) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عُمَرَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مِيرَاثُهُ كُلُّهُ لِأُمِّهِ ، وَيَعْقِلُ عَنْهُ عَصَبَتُهَا ، كَذَلِكَ وَلَدُ الزِّنَى ، وَوَلَدُ النَّصْرَانِيِّ وَأُمُّهُ مُسْلِمَةٌ.

(۲۸۵۶۲) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بچہ کی ساری کی ساری وراثت اس کی ماں کے لیے ہوگی اور اس کی طرف سے دیت اس کی ماں کے عصبی رشتہ دار ادا کریں گے یہ ہی حکم ولد زنا کا ہوگا اور عیسائی کے بچہ کا جبکہ اس کی ماں مسلمان ہو۔

(۲۱۳) رَجُلٌ قَتَلَ رَجُلاً فَحُبِسَ ، فَقَتَلَهُ رَجُلٌ عَمْدًا

ایک آدمی نے کسی آدمی کو قتل کیا سو اسے قید کر دیا گیا پس وہاں اسے کسی آدمی نے عمداً قتل کر دیا

(۲۸۵۶۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، وَأَبِي هَاشِمٍ ، قَالاَ فِي رَجُلٍ قَتَلَ رَجُلاً عَمْدًا ، فَحُبِسَ لِيُقَادَ بِهِ ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَتَلَهُ عَمْدًا ، قَالاَ : لاَ يُقَادُ بِهِ.

(۲۸۵۶۳) حضرت ابو العلاء فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ رحمہ اللہ اور حضرت ابو ہاشم رحمہ اللہ نے ایسے آدمی کے بارے میں جس نے کسی آدمی کو عمداً قتل کیا سو اسے قید کر دیا گیا تاکہ اس سے قصاص لیا جائے پھر ایک آدمی آیا اور اس نے اسے عمداً قتل کر دیا آپ رحمہ اللہ دونوں حضرات نے فرمایا: اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔

(۲۸۵۶٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : إِذَا قَتَلَ الرَّجُلُ مُتَعَمِّدًا ، ثُمَّ قَتَلَ الْقَاتِلَ رَجُلٌ مُتَعَمِّدًا ، قُتِلَ الأَوْسَطُ.

(۲۸۵۶۴) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے جان بوجھ کر قتل کر دیا پھر کسی آدمی نے اس قاتل کو عمداً قتل کر دیا تو درمیانے کو تو چونکہ قتل کیا جاتا تھا اس لیے قصاص نہیں ہے۔

(۲۱٤) فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ)

اللہ رب العزت کے ارشاد کی تفسیر کا بیان "پس جو شخص معاف کر دے تو وہ کفارہ ہے اس کے گناہوں کا"

(۲۸۵٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ

عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ؛ ﴿فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ﴾ ، قَالَ :هُدِمَ عَنْهُ مِنْ ذُنُوبِهِ مِثْلُ ذَلِكَ.

(۲۸۵۶۵) حضرت ہیثم بن اسود ریلیٹیا فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ نے اللہ رب العزت کے قول: ﴿فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ﴾ کی تفسیر یوں بیان فرمائی: اس شخص سے اس جیسا گناہ ختم کر دیا جائے گا۔

(۲۸۵۶۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ ﴿فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ﴾ قَالَ :لِلْمَجْرُوحِ ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ :لِلْجَارِحِ.

(۲۸۵۶۶) حضرت مغیرہ ریلیٹیا فرماتے ہیں کہ اللہ رب العزت ـ کے قول ﴿فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ﴾ ترجمہ:۔ جو شخص معاف کر دے تو وہ کفارہ ہے اس کے گناہوں کا اس کے بارے میں حضرت ابراہیم ریلیٹیا نے فرمایا: زخمی کے لیے حکم ہے اور حضرت مجاہد ریلیٹیا نے فرمایا: زخم پہنچانے والے کے لیے حکم ہے۔

(۲۸۵۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَمُجَاهِدٍ ، قَالاَ :كَفَّارَةٌ لِلْجَارِحِ ، وَأَجْرُ الَّذِي أُصِيبَ عَلَى اللهِ.

(۲۸۵۶۷) حضرت منصور ریلیٹیا فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریلیٹیا اور حضرت مجاہد ریلیٹیا نے ارشاد فرمایا: گناہوں کا کفارہ ہوگا زخم پہنچانے والے کے لیے اور جس کو تکلیف پہنچی تھی اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہوگا۔

(۲۸۵۶۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ ﴿فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ﴾ قَالَ: لِلْمَجْرُوحِ.

(۲۸۵۶۸) حضرت سفیان بن حسین ریلیٹیا فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ریلیٹیا نے اللہ رب العزت کے قول ﴿فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ﴾ کے بارے میں ارشاد فرمایا: یہ زخمی کے لیے حکم ہے۔

(۲۸۵۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ :سَمِعْتُه يَقُولُ :إِنْ عَفَى عَنْهُ ، أَوِ اقْتَصَّ مِنْهُ ، أَوْ قَبِلَ مِنْهُ الدِّيَةَ فَهُوَ كَفَّارَةٌ.

(۲۸۵۶۹) حضرت سفیان ریلیٹیا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن اسلم ریلیٹیا کو یوں فرماتے ہوئے سنا: اگر وہ اس کو معاف کر دے یا اس سے قصاص لے لیے یا اس سے دیت قبول کر لے تو یہ گناہوں کا کفارہ ہے۔

(۲۸۵۷۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَمُجَاهِدٍ ، قَالاَ :كَفَّارَةٌ لِلَّذِي تَصَدَّقَ عَلَيْهِ ، وَأَجْرُ الَّذِي أُصِيبَ عَلَى اللهِ.

(۲۸۵۷۰) حضرت منصور فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریلیٹیا اور حضرت مجاہد ریلیٹیا ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: گناہوں کا کفارہ اس شخص کے لیے ہوگا جس کو معاف کر دیا گیا ہے اور جس کو تکلیف پہنچی تھی اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے۔

(۲۸۵۷۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، وَيَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ ﴿فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ﴾ ، قَالَ : لِلْجَارِحِ ، وَأَجْرُ الْمُتَصَدِّقِ عَلَى اللهِ.

(۲۸۵۷۱) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت ﴿فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ﴾ کی تفسیر یوں بیان فرمائی یہ حکم زخم پہنچانے والے کے لیے ہے اور معاف کرنے والے کا اجر اللہ کے ذمہ ہے۔

(۲۸۵۷۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَن عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي عُقْبَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ؛ ﴿فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ﴾ ، قَالَ : لِلْجَارِحِ.

(۲۸۵۷۲) حضرت ابوعقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ نے آیت ﴿فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ﴾ کی تفسیر یوں بیان فرمائی گناہوں کے کفارے کا حکم زخم پہنچانے والے کے لیے ہے۔

(۲۸۵۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ ، عَن عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ قَالَ : تُبَايِعُونِي عَلَى أَنْ لاَ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا ، وَلاَ تَزْنُوا ، وَلاَ تَسْرِقُوا ، فَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ ، فَهُوَ كَفَّارَتُهُ. (بخاری ۴۸۹۴۔ مسلم ۱۳۳۳)

(۲۸۵۷۳) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میرے سے بیعت کرو تم اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے تم زنا نہیں کرو گے، چوری نہیں کرو گے، پس جس شخص نے اس میں سے کوئی کام کیا سوائے اس کی سزا دی جائے گی اور وہی اس کے گناہوں کا کفارہ ہوگی۔

(۲۸۵۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لِلَّذِي تَصَدَّقَ بِهِ.

(۲۸۵۷۴) حضرت زکریا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ حکم اس کے لیے ہے جو معاف کر دے۔

(۲۱۵) الرَّجُلُ يُصَابُ بِخَبْلٍ ، أَوْ دَمٍ

اس آدمی کا بیان جس کو زخم لگا دیا گیا ہو یا قتل کر دیا ہو

(۲۸۵۷٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ فُضَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي الْعَوْجَاءِ ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أُصِيبَ بِدَمٍ ، أَوْ خَبْلٍ ، وَالْخَبْلُ : الْجُرْحُ ، فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ إِحْدَى ثَلاَثٍ ، فَإِنْ أَرَادَ الرَّابِعَةَ فَخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ ؛ أَنْ يَقْتُلَ ، أَوْ يَعْفُوَ ، أَوْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ ، فَمَنْ فَعَلَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَعَادَ ، فَلَهُ نَارُ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا. (ابوداؤد ۴۴۹۰۔ احمد ۳۱)

(۲۸۵۷۵) حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو قتل کر دیا گیا یا اس کو زخمی کیا گیا تو اس کو تین باتوں میں سے ایک میں اختیار ہے پس اگر وہ چوتھی بات کا ارادہ کرے تو تم اس کے ہاتھ پکڑ لو وہ کام یہ ہیں: قتل کر دے یا وہ معاف کر دے یا وہ دیت لے لے پس جس نے اس میں سے کوئی کام کیا اور پھر دوبارہ لوٹا تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے اس

میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔

(۲۸۵۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ حَمْزَةَ أَبِي عُمَرَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : شَهِدْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُتِيَ بِالْقَاتِلِ يُجَرُّ فِي نِسْعَتِهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَلِيِّ الْمَقْتُولِ ، أَتَعْفُو عَنْهُ ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : فَتَأْخُذُ الدِّيَةَ ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : فَتَقْتُلُهُ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، فَأَعَادَ عَلَيْهِ ثَلاَثًا ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَبُوءُ بِإِثْمِهِ ، قَالَ : فَعَفَا ، فَرَأَيْتُهُ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ ، قَدْ عُفِيَ عَنْهُ.

(۲۸۵۷۶) حضرت وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا قاتل کو لایا گیا اسے اس کے تسموں میں گھسیٹا جا رہا تھا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول کے سرپرست سے فرمایا: کیا تم اسے معاف کرو گے؟ اس نے کہا نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم دیت لو گے؟ اس نے کہا نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس کو قتل کرو گے؟ اس نے کہا جی ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر اس بات کو تین بار دہرایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اگر تم اس کو معاف کردو گے تو یہ اپنے گناہ کا بوجھ اٹھا کر پھرے گا راوی کہتے ہیں: پس اس شخص نے معاف کردیا اور میں نے اس قاتل کو دیکھا کہ وہ اپنے تسمہ کا ٹکڑا گھسیٹ رہا تھا، تحقیق اسے معاف کردیا گیا تھا۔

(۲۸۵۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قُتِلَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَدَفَعَهُ إِلَى وَلِيِّ الْمَقْتُولِ ، فَقَالَ الْقَاتِلُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا أَرَدْتُ قَتْلَهُ ، قَالَ : فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْوَلِيِّ : أَمَا إِنْ كَانَ صَادِقًا ، ثُمَّ قَتَلْتَهُ دَخَلْتَ النَّارَ ، قَالَ : فَخَلَّى سَبِيلَهُ. قَالَ : وَكَانَ مَكْتُوفًا بِنِسْعَةٍ ، قَالَ : فَخَرَجَ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ ، قَالَ : فَسُمِّيَ ذَا النِّسْعَةِ. (ابوداؤد ۴۴۹۲۔ ترمذی ۱۴۰۷)

(۲۸۵۷۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قتل کردیا سو یہ معاملہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مقتول کے سرپرست کے حوالہ کردیا قاتل نے کہا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اس کے قتل کا ارادہ نہیں کیا تھا اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سرپرست سے فرمایا: اگر یہ سچا ہوا پھر تم نے اس کو قتل کردیا تو تم جہنم میں داخل ہو گے۔ راوی کہتے ہیں: اس نے اس کا راستہ خالی کردیا یعنی معاف کردیا اور اس قاتل کی تسمہ سے مشکیں بندھی ہوئی تھیں پس وہ نکلا اس حال میں کہ وہ اپنے تسمہ کو گھسیٹ رہا تھا اس کا نام ہی تسمہ والا پڑ گیا۔

(۲۱۶) حُرٌّ وَعَبْدٌ اصْطَدَمَا فَمَاتَا

آزاد اور غلام دونوں آپس میں ٹکرائے تو دونوں کی موت واقع ہوگئی

(۲۸۵۷۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنْ حُرٍّ وَعَبْدٍ اصْطَدَمَا فَمَاتَا ؟ قَالاَ : أَمَّا دِيَةُ

الْحُرِّ فَلَيْسَتْ عَلَى الْمَمْلُوكِ ، وَأَمَّا دِيَةُ الْمَمْلُوكِ فَعَلَى الْعَاقِلَةِ.

(۲۸۵۷۸) حضرت شعبہ ریشیلا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ریشیلا اور حضرت حماد ریشیلا سے ایک آزاد اور غلام ان دونوں کے بارے میں دریافت کیا جو باہم ٹکرائے اور دونوں کی موت واقع ہوگئی؟ ان دونوں حضرات نے فرمایا: بہر حال آزاد کی دیت تو وہ غلام پر نہیں ہے اور رہی غلام کی دیت تو وہ آزاد کے خاندان پر لازم ہوگی۔

(۲۱۷) قَوْلِهِ (وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ)

اللہ رب العزت کے قول:۔ وان کان من قوم بینکم وبینھم میثاق. کی تفسیر کا بیان

(۲۸۵۷۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ (ح) وَعن مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ ﴿وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ﴾ ، قَالاَ :الرَّجُلُ يُسْلِمُ فِي دَارِ الْحَرْبِ فَيَقْتُلُهُ الرَّجُلُ ، لَيْسَ عَلَيْهِ الدِّيَةُ ، وَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ.

(۲۸۵۷۹) حضرت عکرمہ ریشیلا اور حضرت ابراہیم ریشیلا نے آیت: اگر مقتول ہو ایسی قوم میں سے کہ تمہارے اور ان کے درمیان معاہدہ ہو اس کی تفسیر یوں بیان فرمائی: وہ آدمی جو دارالحرب میں اسلام لایا پھر ایک آدمی نے اسے قتل کر دیا: تو اس پر دیت نہیں ہوگی اور اس پر کفارہ لازم ہوگا۔

(۲۸۵۸۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ﴾ ، إِذَا قُتِلَ الْمُسْلِمُ فَهَذَا لَهُ وَلِوَرَثَتِهِ الْمُسْلِمِينَ ، ﴿فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ﴾، الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ يقْتَلُ وَقَوْمُهُ مُشْرِكُونَ، لَيْسَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ، فَعَلَيْهِ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ ، وَإِنْ قَتَلَ مُسْلِمًا مِنْ قَوْمٍ مُشْرِكِينَ وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ ، فَعَلَيْهِ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ ، وَتُؤَدَى دِيَتُهُ إِلَى قَوْمِهِ الَّذِينَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ ، فَيَكُونُ مِيرَاثُهُ لِلْمُسْلِمِينَ ، وَيَكُونُ عَقْلُهُ لِقَوْمِهِ الْمُشْرِكِينَ الَّذِينَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ ، فَيَرِثُ الْمُسْلِمُونَ مِيرَاثَهُ ، وَيَكُونُ عَقْلُهُ لِقَوْمِهِ لأَنَّهُمْ يَعْقِلُونَ عَنْهُ.

(۲۸۵۸۰) حضرت مغیرہ ریشیلا فرماتے ہیں کہ اللہ رب العزت کے قول: اور جس نے قتل کر دیا کسی مومن کو غلطی سے تو آزاد کرے ایک مومن غلام اور مقتول بہا ادا کیا جائے مقتول کے وارثوں کو اس آیت کے بارے میں حضرت ابراہیم نے فرمایا: جب مسلمان کو قتل کر دیا جائے تو یہ حکم اس کے لیے اور اس کے مسلمان ورثاء کے لیے ہے اور آیت اور پھر مقتول اگر ایسی قوم میں سے ہو جو قوم تمہاری دشمن اور وہ مومن ہو۔ اس آیت کے بارے میں آپ نے فرمایا: وہ مسلمان آدمی جو قتل کر دے اس حال میں کہ اس کی قوم مشرک ہو ان کے اور رسول اللہ صَلَّالِلْعَلِیَّۃِ کے درمیان کوئی معاہدہ نہ ہو تو اس پر ایک مسلمان غلام آزاد کرنا لازم ہے اور اگر اس نے کسی مسلمان کو

قتل کر دیا جس کا تعلق مشرکوں کی قوم سے تھا اور اس قوم اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان معاہدہ تھا تو اس پر ایک مسلمان غلام کا آزاد کرنا ضروری ہے اور اس کی دیت ادا کی جائے گی اس قوم کو جس کے درمیان اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان معاہدہ تھا اور اس کی وراثت مسلمانوں کے لیے ہوگی۔ اور اس کی دیت اس مشرک قوم کے لیے ہوگی جس کے درمیان اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان معاہدہ تھا۔ پس مسلمان اس کی وراثت کے وارث ہوں گے اور اس کی دیت اس کی قوم کے لیے ہوگی اس لیے کہ وہ ہی اس کی طرف سے دیت ادا کریں گے۔

(۲۸۵۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ﴾ ، قَالَ : مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ وَلَيْسَ بِمُؤْمِنٍ.

(۲۸۵۸۱) حضرت عیسیٰ بن مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ امام شعبی ؒ نے اللہ رب العزت کے قول: اور اگر مقتول ایسی قوم میں سے ہو کہ تمہارے اور ان کے درمیان معاہدہ ہو۔ اس آیت کے بارے میں آپ ؒ نے ارشاد فرمایا: وہ معاہدہ کنندگان میں سے ہو اور مسلمان نہ ہو۔

(۲۸۵۸۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ ﴿فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ﴾ قَالَ : كَانَ الرَّجُلُ يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُسْلِمُ ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ فَيَكُونُ فِيهِمْ وَهُمْ مُشْرِكُونَ ، فَيُصِيبُهُ الْمُسْلِمُونَ خَطَأً فِي سَرِيَّةٍ ، أَوْ غَزَاةٍ ، فَيُعْتِقُ الَّذِي يُصِيبُهُ رَقَبَةً ، ﴿وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ﴾ ، قَالَ : هُوَ الرَّجُلُ يَكُونُ مُعَاهَدًا ، وَيَكُونُ قَوْمُهُ أَهْلَ عَهْدٍ ، فَيُسَلَّمُ إِلَيْهِمِ الدِّيَةُ ، وَيُعْتِقُ الَّذِي أَصَابَهُ رَقَبَةً.

(۲۸۵۸۲) حضرت ابو یحییٰ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے آیت: ﴿فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ﴾ کے بارے میں فرمایا: ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا کرتا تھا، اس نے اسلام قبول کر لیا وہ اپنی قوم کی طرف لوٹ گیا۔ پس وہ اپنی قوم میں تھا اور اس کی قوم مشرک تھی کہ مسلمانوں نے کسی سریہ یا غزوہ میں غلطی سے اس کو قتل کر دیا تو اس کو مارنے والے نے ایک غلام آزاد کر دیا اور آیت: ﴿وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ﴾ کے بارے میں آپ ؒ نے فرمایا: وہ آدمی حلیف تھا اور اس کی قوم سے معاہدہ تھا ان کو دیت ادا کی گئی اور اس کو مارنے والے نے ایک غلام آزاد کیا۔

(۲۱۸) الْقَوَدُ مِنَ اللَّطْمَةِ

طمانچہ مارنے کی صورت میں قصاص لینے کا بیان

(۲۸۵۸۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَطَمَ

رَجُلاً ، فَأَقَادَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَبَّاسِ ، فَعَفَا عَنْهُ. (نسائی ۶۹۷۷)

(۲۸۵۸۳) حضرت حکم ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے کسی آدمی کو طمانچہ مارا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے بدلہ لینے کا ارادہ کیا تو اس نے ان کو معاف کر دیا۔

(۲۸٥٨٤) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَسْعُودِيُّ :عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ نَاجِيَةَ أَبِي الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ فِي رَجُلٍ لَطَمَ رَجُلاً ، فَقَالَ لِلْمَلْطُومِ :اقْتَصَّ.

(۲۸۵۸۴) حضرت ناجیہ ابو الحسن ریشید کے والد حضرت عبد اللہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسے آدمی کے بارے میں جس نے کسی آدمی کو طمانچہ مار دیا تھا تو آپ ریشید نے طمانچہ کھانے والے سے فرمایا: تم اس سے بدلہ لے لو۔

(۲۸٥٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُخَارِقٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ؛ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَقَادَ رَجُلاً مِنْ مُرَادٍ مِنْ لَطْمَةٍ لَطَمَ ابْنَ أَخِيهِ.

(۲۸۵۸۵) حضرت طارق بن شہاب ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے قبیلہ مراد کے ایک آدمی سے طمانچہ مارنے کی وجہ سے قصاص دلوایا جس کو اس کے بھتیجے نے طمانچہ مارا تھا۔

(۲۸٥٨٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُخَارِقٍ ، عَنْ طَارِقٍ ؛ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَقَادَ مِنْ لَطْمَةٍ.

(۲۸۵۸۶) حضرت طارق ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے طمانچہ کی وجہ سے قصاص لیا۔

(۲۸٥٨٧) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّهُ أَقَادَ مِنْ لَطْمَةٍ وَخُمَاشٍ.

(۲۸۵۸۷) حضرت ابو اسحاق ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ریشید نے طمانچہ اور معمولی زخم کی صورت میں بھی قصاص لیا۔

(۲۸٥٨٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّهُ أَقَادَ مِنْ لَطْمَةٍ.

(۲۸۵۸۸) حضرت ابو اسحاق ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ریشید نے طمانچہ مارنے کی صورت میں قصاص لیا۔

(۲۸٥٨٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ؛ أَنَّهُ أَقَادَ مِنْ لَطْمَةٍ.

(۲۸۵۸۹) حضرت عمرو ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے طمانچہ کی صورت میں قصاص لیا۔

(۲۸٥٩٠) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ عَبْدِاللهِ أَقَادَ مِنْ لَطْمَةٍ.

(۲۸۵۹۰) حضرت یحییٰ فرماتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن عبد اللہ ریشید نے طمانچہ مارنے کی صورت میں قصاص لیا۔

(۲۸٥٩١) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ، قَالَ:سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شِهَابٍ ، يَقُولُ :لَطَمَ أَبُو بَكْرٍ يَوْمًا رَجُلاً لَطْمَةً، فَقِيلَ:مَا رَأَيْنَا كَالْيَوْمِ قَطُّ، مَنَعَهُ وَلَطَمَهُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ:إِنَّ هَذَا أَتَانِي لِيَسْتَحْمِلَنِي ، فَحَمَلْتُهُ فَإِذَا هُوَ يَتْبَعُهُمْ ، فَحَلَفْتُ أَنْ لاَ أَحْمِلَهُ :وَاللَّهِ لاَ حَمَلْتُهُ ، ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ قَالَ لَهُ :اقْتَصَّ ، فَعَفَا الرَّجُلُ.

(۲۸۵۹۱) حضرت طارق بن شہاب ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک دن کسی آدمی کو طمانچہ مار دیا، تو یوں کہا گیا؟ ہم

نے ہرگز آج کی طرح کبھی نہیں دیکھا! انہوں نے اس کو روکا اور اسے طمانچہ مار دیا! اس پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک یہ میرے پاس آیا تا کہ وہ مجھ سے سواری مانگے سو میں نے اسے سوار کر دیا تو اس نے اس کو فروخت کر دیا۔ پس میں نے قسم اٹھائی ہے کہ میں اس کو سواری نہیں دوں گا: اللہ کی قسم! میں اس کو سواری نہیں دوں گا تین مرتبہ یوں کہا: پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: تم بدلہ لے لو، اس آدمی نے معاف کر دیا۔

(٢٨٥٩٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، قَالَ : قُلْتُ لاِبْنِ أَبِي لَيْلَى : أَقَدْتَ مِنْ لَطْمَةٍ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، وَمِنْ لَطَمَاتٍ.

(۲۸۵۹۲) حضرت حسن بن صالح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن ابی لیلی رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا آپ طمانچہ کا قصاص لیں گے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: جی ہاں، اور طمانچوں کی صورت میں بھی۔

(٢٨٥٩٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ؛ أَنَّهُ أَقَادَ مِنْ لَطْمَةٍ.

(۲۸۵۹۳) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق رحمہ اللہ نے طمانچہ مارنے سے قصاص لیا۔

(٢١٩) الضَّرْبَةُ بِالسَّوْطِ

چابک مارنے کا بیان

(٢٨٥٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ جِلْوَازًا قَنَعَ رَجُلاً بِسَوْطٍ ، فَأَقَادَهُ مِنْهُ شُرَيْحٌ.

(۲۸۵۹۴) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک سپاہی نے کسی آدمی کا سر ڈھانکا اور سر پر کوڑا مارا تو حضرت شریح رحمہ اللہ نے اس سے قصاص لیا۔

(٢٨٥٩٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مغفلٍ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَلِيٍّ ، فَجَائَهُ رَجُلٌ فَسَارَّهُ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : يَا قَنبَرُ ، فَقَالَ النَّاسُ : يَا قَنبَرُ ، قَالَ : أَخْرِجْ هَذَا فَاجْلِدْهُ ، ثُمَّ جَاءَ الْمَجْلُودُ ، فَقَالَ : إِنَّهُ قَدْ زَادَ عَلَيَّ ثَلاَثَةَ أَسْوَاطٍ ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ : مَا يَقُولُ ؟ قَالَ : صَدَقَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ : خُذِ السَّوْطَ فَاجْلِدْهُ ثَلاَثَةَ أَسْوَاطٍ ، ثُمَّ قَالَ : يَا قَنبَرُ ، إِذَا جَلَدْتَ فَلاَ تَعْدُ الْحُدُودَ.

(۲۸۵۹۵) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اس نے آپ رضی اللہ عنہ سے سرگوشی کی: اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے قنبر! تو لوگوں نے بھی کہا: اے قنبر! پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو باہر لے جاؤ اور اسکو کوڑے مارو۔ پھر جس کو کوڑے لگائے تھے وہ آیا اور کہنے لگا: اس نے مجھے تین کوڑے زائد لگائے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا؟ یہ کیا کہہ رہا ہے؟ اس نے کہا: اے امیر المومنین! یہ سچ کہہ رہا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوڑا

پکڑ واور اسے تین کوڑے مارو پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے قنبر! جب تم کوڑے مارو تو حدود میں تجاوز مت کرو۔

(۲۸۵۹۶) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَالْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، قَالُوا : مَا أُصِيبَ بِهِ سَوْطٍ ، أَوْ عَصًا ، أَوْ حَجَرٍ ، فَكَانَ دُونَ النَّفْسِ فَهُوَ عَمْدٌ ، دِيَتُهُ الْقَوَدُ.

(۲۸۵۹۶) حضرت شیبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ ، حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رضی اللہ عنہ نے یوں ارشاد فرمایا: جس کو کوڑا یا لاٹھی یا پتھر مارا گیا اور یہ مارنا جان کے قتل کرنے سے کم تھا تو یہ عمد شمار ہوگا اس کی دیت قصاص ہوگا۔

(۲۲۰) الرَّجُلُ يَسْتَعِيرُ الدَّابَّةَ فَيُرْكِضُهَا

اس آدمی کا بیان جس نے سواری مستعار لی پس اس نے اسے تیز دوڑایا

(۲۸۵۹۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي رَجُلٍ اسْتَعَارَ مِنْ رَجُلٍ فَرَسًا ، فَرَكَضَهُ حَتَّى مَاتَ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ ضَمَانٌ لأَنَّ الرَّجُلَ يُرْكِضُ فَرَسَهُ.

(۲۸۵۹۷) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے ایسے شخص کے بارے میں مروی ہے جس نے کسی آدمی سے عاریۃً گھوڑا لیا پس اس نے اسے تیز دوڑانے کے لیے ایڑ لگائی یہاں تک کہ وہ مر گیا آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس شخص پر کوئی ضمان نہیں اس لیے کہ اس آدمی نے اس گھوڑے کو ایڑ لگائی۔

(۲۸۵۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي رَجُلٍ أَعْطَى رَجُلاً فَرَسًا فَقَتَلَهُ ، قَالَ : لاَ يَضْمَنُ ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ عَبْدًا ، أَوْ صَبِيًّا.

(۲۸۵۹۸) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ سے ایسے شخص کے بارے میں مروی ہے جس نے ایک آدمی کو گھوڑا دیا تو اس نے اسے مار دیا آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ شخص ضامن نہیں ہوگا مگر یہ کہ وہ غلام یا بچہ ہو۔

(۲۲۱) رَجُلٌ قَتَلَ رَجُلاً ، قد ذَهَبَ الرُّوحُ مِنْ بَعْضِ جَسَدِهِ

ایک آدمی نے کسی آدمی کو قتل کیا تحقیق اس کے جسم کے کچھ حصہ سے روح نکل گئی ہو

(۲۸۵۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي رَجُلٍ قَتَلَ رَجُلاً قَدْ ذَهَبَتِ الرُّوحُ مِنْ نِصْفِ جَسَدِهِ ، قَالَ : يُضَمَّنُهُ.

(۲۸۵۹۹) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ سے ایسے شخص کے بارے میں مروی ہے جس نے ایک آدمی کو قتل کیا تحقیق اس آدمی کے جسم کے کچھ حصہ میں سے روح نکل گئی۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس شخص کو اس کا ضامن بنایا جائے گا۔

(۲۲۲) الرَّجُلُ يُوقِفُ دَابَّتَهُ

اس آدمی کا بیان جو اپنی سواری کو ٹھہرا لے

(۲۸۶۰۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : مَنْ أَوْقَفَ دَابَّتَهُ فِي طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ ، أَوْ وَضَعَ شَيْئًا ، فَهُوَ ضَامِنٌ لِجِنَايَتِهِ.

(۲۸۶۰۰) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے مسلمانوں کے راستہ میں اپنی سواری کو روک لیا یا کوئی چیز رکھ دی تو وہ شخص اپنی جنایت کا ضامن ہوگا۔

(۲۸۶۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ؛ عَنِ الشَّعْبِيِّ (ح) وَعَن حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ : مَنْ رَبَطَ دَابَّةً فِي طَرِيقٍ فَهُوَ ضَامِنٌ.

(۲۸۶۰۱) حضرت شعبی رحمہ اللہ اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے راستہ میں سواری کو باندھ دیا تو وہ ضامن ہوگا۔

(۲۲۳) الدَّامِيَةُ ، وَالْبَاضِعَةُ ، وَالْهَاشِمَةُ

سر کا وہ زخم جس سے خون نکلے اور نہ بہے وہ ہڈی جس سے خون نہ بہے اور ہڈی توڑ زخم کا بیان

(۲۸۶۰۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يُوَقِّتُ فِي الْهَاشِمَةِ شَيْئًا.

(۲۸۶۰۲) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ ہڈی توڑ زخم میں کوئی چیز مقرر نہیں کرتے تھے۔

(۲۸۶۰۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ قَضَى فِي الدَّامِيَةِ بِبَعِيرٍ ، وَفِي الْبَاضِعَةِ بِبَعِيرَيْنِ ، وَقَضَى فِي الْمُتَلاَحِمَةِ بِثَلاَثَةِ أَبْعِرَةٍ.

(۲۸۶۰۳) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عبد الملک بن مروان سر کے اس زخم میں جس سے خون نکلے اور نہ بہے ایک اونٹ کا فیصلہ فرمایا: اور ہڈی کے اس زخم میں جس میں خون نہ بہے دو اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔ اور آپ رحمہ اللہ نے اس زخم میں جس میں گوشت پھٹ جائے اور ہڈی نہ ٹوٹے اس میں تین اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۲٤) الْعَبْدَانِ يَجْرَحُ أَحَدُهُمَا

ان دو غلاموں کا بیان جس میں سے ایک زخمی کر دیا جائے

(۲۸۶۰٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَن حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْعَبْدَيْنِ يَفْقَأُ أَحَدُهُمَا عَيْنَ صَاحِبِهِ ، قَالَ : إِنْ كَانَتْ قِيمَتُهُمَا سَوَاءً ، فَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ ، وَإِنْ كَانَتْ قِيمَةُ أَحَدِهِمَا أَكْثَرَ مِنَ الآخَرِ ، رُدَّ الأَكْثَرُ عَلَى الأَقَلِّ.

(۲۸۶۰۴) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے ایسے دو غلاموں کے بارے میں مروی ہے کہ جن میں سے ایک نے اپنے ساتھی کی آنکھ پھوڑ دی۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر ان دونوں کی قیمت برابر ہے تو آنکھ کے بدلے میں آنکھ پھوڑی جائے گی اور اگر ان میں سے ایک کی قیمت دوسرے سے زیادہ ہے تو زیادہ قیمت والے کو کم قیمت والے پر لوٹائیں گے۔

(٢٨٦٠٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : الْعَبْدُ يَقْتُلُ الْعَبْدَ عَمْدًا ، وَالْمَقْتُولُ خَيْرٌ مِنَ الْقَاتِلِ ؟ قَالَ : لَيْسَ لِسَادَةِ الْمَقْتُولِ إِلاَّ قَاتِلُ عَبْدِهِمْ ، لَيْسَ لَهُمْ غَيْرُهُ. وَقَالَهَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ : لَيْسَ لَهُمْ إِلاَّ قَاتِلُ عَبْدِهِم ، إِنْ شَاؤُوا قَتَلُوهُ ، وَإِنْ شَاؤُوا اسْتَرَقُوهُ.

(۲۸۶۰۵) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا اس غلام کے متعلق جس نے قصداً ایک غلام کو قتل کر دیا درانحالیکہ مقتول قاتل سے بہتر تھا تو اس کا کیا حکم ہوگا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: مقتول کے آقا کو صرف اپنے غلام قاتل ملے گا انہیں اس کے سوا کچھ نہیں ملے گا اور حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ نے اس کے جواب میں فرمایا: انہیں صرف اپنے غلام کا قاتل ملے گا اگر وہ چاہیں تو اسے قتل کر دیں اور اگر چاہیں تو اسے غلام بنالیں۔

(٢٢٥) الرَّجُلُ يَقْدَمُ بِأَمَانٍ ، فَيَقْتُلُهُ الْمُسْلِمُ

اس آدمی کا بیان جو امان طلب کر کے آیا اور کسی مسلمان نے اسے قتل کر دیا

(٢٨٦٠٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مُسْلِمٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الْهِنْدِ قَدِمَ بِأَمَانٍ عَدَنَ ، فَقَتَلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِأَخِيهِ ، فَكَتَبَ فِي ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَكَتَبَ : أَنْ لاَ تَقْتُلْهُ وَخُذْ مِنْهُ الدِّيَةَ ، فَابْعَثْ بِهَا إِلَى وَرَثَتِهِ ، وَأَمَرَ بِهِ فَسُجِنَ.

(۲۸۶۰۶) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زیاد بن مسلم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ہندوستان کا ایک آدمی امن لیکر عدن آیا تو مسلمانوں میں سے ایک شخص نے اپنے بھائی کی وجہ سے اسے قتل کر دیا سو اس بارے میں حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کو خط لکھا گیا تو آپ رحمہ اللہ نے جواب لکھا: کہ اس کو قتل مت کرو اس سے دیت لے کر وہ دیت اس مقتول کے ورثاء کو بھیج دو اور آپ رحمہ اللہ کے حکم سے اسے قید کر دیا گیا۔

(٢٨٦٠٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ يَعْقُوبَ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَتَلَ رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، ثُمَّ دَخَلَ بِأَمَانٍ فَقَتَلَهُ أَخُوهُ ، فَقَضَى عَلَيْهِ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِالدِّيَةِ ، وَجَعَلَهَا عَلَيْهِ فِي مَالِهِ ، وَحَبَسَهُ فِي السِّجْنِ ، وَبَعَثَ بِدِيَتِهِ إِلَى وَرَثَتِهِ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ.

(۲۸۶۰۷) حضرت یوسف بن یعقوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مشرکین میں سے ایک شخص نے مسلمانوں کے ایک آدمی کو قتل کر دیا پھر وہ

شخص امان لے کر داخل ہوا تو اس مسلمان کے بھائی نے اس کو قتل کر دیا سو اس کے خلاف حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے دیت کی ادائیگی کا فیصلہ فرمایا: اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس دیت کا بوجھ اس کے مال میں ڈالا اور اسے جیل میں قید کر دیا اور وہ دیت مقتول کے اہل حرب میں موجود ورثاء کو بھیج دی۔

(۲۸۶۰۸) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ حَبِيبِ الْمُعَلِّمِ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْمُشْرِكِينَ حَجَّ ، فَلَمَّا رَجَعَ صَادِرًا لَقِيَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَتَلَهُ ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤَدِّيَ دِيَتَهُ إِلَى أَهْلِهِ. (ابوداؤد ۳۶۷)

(۲۸۶۰۸) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مشرک آدمی نے حج کیا پس جب وہ حج کر کے واپس لوٹا تو اس سے ایک مسلمان آدمی ملا جس نے اسے قتل کر دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو حکم دیا کہ وہ اس کے ورثاء کو اس کی دیت ادا کرے۔

(۲۸۶۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي قَوْمٍ لَقُوا الْعَدُوَّ فَاسْتَأْجَلُوهُمْ خَمْسَةَ أَيَّامٍ ، فَقُتِلَ بَيْنَهُمْ قَتِيلٌ ، قَالَ : عَلَى الْمُسْلِمِينَ دِيَتُهُ.

(۲۸۶۰۹) حضرت ابو حرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے ایسے افراد کے بارے میں مروی ہے جو دشمنوں سے ملے پس انہوں نے ان سے پانچ دن کی مہلت مانگی سو ان کے درمیان ایک شخص کو قتل کر دیا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مسلمانوں پر اس کی دیت لازم ہوگی۔

(۲۲۶) النِّسْوَةُ يَشْهَدْنَ عَلَى الْقَتِيلِ

ان عورتوں کا بیان جنہوں نے مقتول کے بارے میں یقینی خبر دی

(۲۸۶۱۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَبِي طَلْقٍ ، عَنْ أُخْتِهِ هِنْدِ بِنْتِ طَلْقٍ ، قَالَتْ : كُنْتُ فِي نِسْوَةٍ وَصَبِيٌّ مُسَجًّى ، قَالَتْ : فَمَرَّتِ امْرَأَةٌ فَوَطِئَتْهُ ، قُلْتُ : الصَّبِيَّ قَتَلَتْهُ وَاللَّهِ ، قَالَتْ : فَشَهِدْنَ عِنْدَ عَلِيٍّ عَشْرُ نِسْوَةٍ ، أَنَا عَاشِرَتُهُنَّ ، فَقَضَى عَلَيْهَا بِالدِّيَةِ ، وَأَعَانَهَا بِأَلْفَيْنِ.

(۲۸۶۱۰) حضرت ابو طلق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان کی بہن حضرت ھند بنت طلق رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا: میں چند عورتوں میں تھی اور ایک بچہ کپڑے میں لپٹا ہوا تھا کہ ایک عورت گزری اس نے اس بچہ کو روندا اور اسے قتل کر دیا میں نے کہا: بچہ کو اس عورت نے مار دیا اللہ کی قسم! آپ رحمۃ اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس دس عورتوں نے گواہی دی میں ان کی دسویں تھیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس عورت پر دیت کی ادائیگی کا فیصلہ فرمایا: اور اس کی دو ہزار درہم سے مدد کی۔

(۲۲۷) التَّغْلِيظُ فِي الدِّيَةِ

دیت میں سختی کا بیان

(۲۸۶۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يَكُونُ التَّغْلِيظُ فِي شَيْءٍ مِنَ

الدِّيَةِ ، إِلاَّ فِي الإِبِلِ ، وَالتَّغْلِيظُ فِي إِنَاثِ الإِبِلِ.

(۲۸۶۱۱) حضرت حماد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: دیت میں کچھ بھی سختی نہیں کی جائے گی مگر اونٹ ہونے کی صورت میں اور سختی بھی مؤنث اونٹوں میں ہوگی۔

(۲۲۸) امْرَأَةٌ ضُرِبَتْ فَأَسْقَطَتْ

ایک عورت کو مارا گیا تو اس نے حمل ساقط کر دیا

(۲۸۶۱۲) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي امْرَأَةٍ ضُرِبَتْ فَأَسْقَطَتْ ثَلاَثَةَ أَسْقَاطٍ ، قَالَ :أَرَى أَنَّ فِي كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ غُرَّةً ، كَمَا أَنَّ فِي كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُم الدِّيَةَ.

(۲۸۶۱۲) حضرت ابن ابی ذئب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری رضی اللہ عنہ سے ایسی عورت کے بارے میں مروی ہے کہ جس کو مارا گیا تو اس نے تین بچے ساقط کر دیے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری رائے یہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک میں غرہ یعنی غلام یا باندی لازم ہوگی جیسا کہ ان میں سے ہر ایک میں دیت لازم ہوگی۔

(۲۲۹) الاِسْتِهْلاَلُ الَّذِي تَجِبُ فِيهِ الدِّيَةُ

بچہ کی ولادت کے وقت اس آواز کا بیان جس میں دیت واجب ہو جاتی ہے

(۲۸۶۱۳) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :أَرَى الْعُطَاسَ اسْتِهْلاَلاً.

(۲۸۶۱۳) حضرت ابن ابی ذئب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میری رائے ہے کہ چھینکنا بھی رونا ہی ہے۔

(۲۸۶۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:اسْتِهْلاَلُهُ صِيَاحُهُ.

(۲۸۶۱۴) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بچہ کے ولادت کے وقت رونے سے مراد اس کا چیخنا ہے۔

(۲۸۶۱۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ الاِسْتِهْلاَلُ النِّدَاءُ ، أَوِ الْعُطَاسُ.

(۲۸۶۱۵) حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بچہ کے ولادت کے وقت رونے سے مراد آواز نکالنا یا چھینکنا ہے۔

(۲۸۶۱٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الاِسْتِهْلاَلُ الصِّيَاحُ.

(۲۸۶۱۶) حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بچہ کے ولادت کے وقت رونے سے مراد چیخنا ہے۔

(۲۳۰) فِي شَعْرِ اللِّحْيَةِ إِذَا نُتِفَ فَلَمْ يَنْبُتْ

ڈاڑھی کے بالوں کا بیان جب ان کو اکھیڑ دیا گیا پس وہ دوبارہ نہیں اگے

(۲۸٦۱۷) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ صَاعِدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي اللِّحْيَةِ الدِّيَةُ ، إِذَا نُتِفَتْ فَلَمْ تَنْبُتْ.

(۲۸٦۱۷) حضرت صاعد بن مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں امام شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا: ڈاڑھی میں دیت لازم ہوگی جب کسی نے اکھیڑ دی اور وہ دوبارہ نہیں اگی۔

(۲۳۱) فِي الْمَمْلُوكِ يَضْرِبُهُ سَيِّدُهُ

اس غلام کا بیان جس کا آقا اسے مارتا ہو

(۲۸٦۱۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ ، كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُعَدِّي الْمَمْلُوكَ عَلَى سَيِّدِهِ إِذَا اسْتَعْدَاهُ ، قَالَ مُحَمَّدٌ :اسْتَعْدَى أَبِي عَلَى أَنَسٍ عُمَرَ.

(۲۸٦۱۸) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ غلام کی اس کے آقا کے مقابلہ میں مدد کرتے تھے جب بھی وہ آپ رضی اللہ عنہ سے مدد مانگتا حضرت محمد رحمہ اللہ نے فرمایا: میرے والد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے خلاف حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مدد مانگی۔

(۲۸٦۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَارِثِ ؛ أَنَّ عَبْدًا أَتَى عَلِيًّا قَدْ وَسَمَهُ أَهْلُهُ ، فَأَعْتَقَهُ.

(۲۸٦۱۹) حضرت حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک غلام حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا جس کے مالک نے اسے داغ کر نشان لگایا تھا پس آپ رضی اللہ عنہ نے اسے آزاد کر دیا۔

(۲۳۲) فِي قَتْلِ اللِّصِّ

چور کو قتل کرنے کا بیان

(۲۸٦۲۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَن حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:إِذَا دَخَلَ اللِّصُّ دَارَ الرَّجُلِ فَقَتَلَهُ فَلاَ ضِرَارَ عَلَيْهِ.

(۲۸٦۲۰) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب چور آدمی کے گھر میں داخل ہوا سو اس آدمی نے اسے قتل کر دیا تو اس سے کوئی بدلہ نہیں لیا جائے گا۔

(۲۸٦۲۱) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :اقْتُلِ اللِّصَّ وَأَنَا ضَامِنٌ أَنْ لاَ تَتْبَعَكَ مِنْهُ تَبِعَةٌ.

(۲۸٦۲۱) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: چور کو قتل کر دے میں ضامن ہوں کوئی تیرے پیچھے نہ آئے گا۔

(۲۸٦۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ وَجَدَ

سَارِقًا فِي بَيْتِهِ ، فَأَصْلَتَ عَلَيْهِ بِالسَّيْفِ ، وَلَوْ تَرَكْنَاهُ لَقَتَلَهُ.

(۲۸۶۲۲) حضرت سالم بن عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر میں ایک چور کو پایا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس پر تلوار سے حملہ کر دیا۔ اور اگر ہم آپ رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیتے تو آپ رضی اللہ عنہ ضرور اسے قتل کر دیتے۔

(۲۸۶۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ حُجَيْرِ بْنِ الرَّبِيعِ ، قَالَ : قُلْتُ لِعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ : أَرَأَيْتَ إِنْ دَخَلَ عَلَيَّ دَاخِلٌ ، يُرِيدُ نَفْسِي وَمَالِي ؟ فَقَالَ : لَوْ دَخَلَ عَلَيَّ دَاخِلٌ يُرِيدُ نَفْسِي وَمَالِي ، لَرَأَيْتُ أَنْ قَدْ حَلَّ لِي قَتْلُهُ.

(۲۸۶۲۳) حضرت حجیر بن ربیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ کی کیا رائے ہے کہ اگر کوئی شخص میری جان اور میرے مال کے ارادے سے مجھ پر داخل ہو تو میں کیا کروں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر کوئی مجھ پر میری جان اور میرے مال کے ارادے سے آئے تو میری رائے ہے کہ میرے لیے اس کا قتل حلال ہو گیا۔

(۲۸۶۲٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ قَابُوسَ بْنِ الْمُخَارِقِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، الرَّجُلُ يَأْتِينِي يُرِيدُ مَالِي ؟ قَالَ : ذَكِّرْهُ اللَّهَ ، قَالَ : فَإِنْ لَمْ يَذَّكَّرْ ؟ قَالَ : فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ بِمَنْ حَوْلَكَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، قَالَ : فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ حَوْلِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ؟ قَالَ : فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ بِالسُّلْطَانِ ، قَالَ : فَإِنْ نَأَى عَنِّي السُّلْطَانُ ؟ قَالَ : فَقَاتِلْ دُونَ مَالِكَ حَتَّى تَمْنَعَ مَالَكَ ، وَتَكُونَ فِي شُهَدَاءِ الآخِرَةِ. (احمد ۲۹۴۔ طبرانی ۷۴۷)

(۲۸۶۲۴) حضرت مخارق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جو آدمی میرے مال کے ارادے سے میرے پاس آئے تو میرے لیے کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے اللہ سے ڈرنے کی نصیحت کرو اس نے عرض کی، اگر وہ نصیحت نہ پکڑے تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر تم اس کے خلاف اپنے ارد گرد موجود مسلمانوں سے مدد مانگو، اس نے عرض کی اگر ان میں سے کوئی بھی نہ ہو تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم بادشاہ سے اس کے خلاف مدد مانگو اس نے عرض کی اگر بادشاہ مجھ سے دور ہو تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اپنے مال کی حفاظت کر لو اور تم آخرت کے شہدا میں ہو جاؤ۔

(۲۸۶۲۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : سَمِعْتُه يَقُولُ : مَا عَلِمْتُ أَنَّ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ تَرَكَ قِتَالَ رَجُلٍ يَقْطَعُ عَلَيْهِ الطَّرِيقَ ، أَوْ يَطْرُقُهُ فِي بَيْتِهِ تَأَثُّمًا مِنْ ذَلِكَ.

(۲۸۶۲۵) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ میں مسلمانوں میں سے کسی کو نہیں جانتا جس نے ایسے شخص سے قتال کو چھوڑا ہو جو اس پر ڈاکہ ڈال رہا ہو یا رات کو اس کے گھر میں گھس آیا ہو، اس کو گناہ سمجھتے ہوئے۔

(۲۸۶۲٦) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : اقْتُلِ اللِّصَّ ، وَالْحَرُورِيَّ ، وَالْمُسْتَعْرِضَ.

(۲۸۶۲۶) حضرت عوف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: چور کو خارجی کو اور خارجیوں میں سے جائزہ لے کر مارنے والوں کو قتل کر دو۔

(۲۸۶۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : أَصْلَتَ ابْنُ عُمَرَ عَلَى لِصٍّ بِالسَّيْفِ ، فَلَوْ تَرَكْنَاهُ لَقَتَلَهُ.

(۲۸۶۲۷) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک چور پر تلوار سے حملہ کر دیا پس اگر ہم آپ رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیتے تو آپ رضی اللہ عنہ ضرور اسے قتل کر دیتے۔

(۲۸۶۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ. (ابوداؤد ۴۷۳۹۔ ترمذی ۱۴۲۱)

(۲۸۶۲۸) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کی حفاظت کے دوران قتل کر دیا گیا تو وہ شہید ہے۔

(۲۸۶۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ. (بخاری ۲۴۸۰۔ ابوداؤد ۴۷۳۸)

(۲۸۶۲۹) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کی حفاظت کے دوران قتل کر دیا گیا تو وہ شہید ہے۔

(۲۸۶۳۰) حَدَّثَنَا هشيم ، عن جرير ، عن الضحاك ، عن ابن عباس، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ. (احمد ۳۰۵۔ طبرانی ۱۲۶۴۲)

(۲۸۶۳۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کی حفاظت کے دوران قتل کر دیا گیا تو وہ شہید ہے۔

(۲۸۶۳۱) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ. (ابن ماجه ۲۵۸۱)

(۲۸۶۳۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کی حفاظت کے دوران قتل کر دیا گیا تو وہ شہید ہے۔

(۲۳۳) الْعَقْلُ عَلَى رُؤُوسِ الرِّجَالِ

دیت قوم کے سربراہوں پر لازم ہوگی

(۲۸۶۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: سَأَلَهُ ابْنُ هُبَيْرَةَ عَنِ الْعَقْلِ عَلَى رُؤُوسِ الرِّجَالِ،

أَوْ عَلَى الْأَعْطِيَةِ ؟ قَالَ : لَا ، بَلْ عَلَى رُؤُوسِ الرِّجَالِ.

(۲۸۶۳۲) حضرت جابر ویشیئہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن ھبیرہ ویشیئہ نے حضرت عامر ویشیئہ سے دیت کے متعلق سوال کیا کہ دیت قوم کے سربراہوں پر لازم ہوگی یا عام لوگوں پر بھی؟ آپ ویشیئہ نے فرمایا: نہیں بلکہ قوم کے سربراہوں پر۔

(۲۸۶۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ : الْعَقْلُ ، وَالْقَسَامَةُ ، وَالشُّفْعَةُ عَلَى رُؤُوسِ الرِّجَالِ.

(۲۸۶۳۳) حضرت وکیع ویشیئہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان ویشیئہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: دیت قسامت اور شفعہ قوم کے سربراہوں پر لازم ہوگا۔

(۲۳٤) الشَّيْءُ يَسْقُطُ ، فَيَقَعُ عَلَى إِنْسَانٍ

اس چیز کا بیان جو نیچے گری پس کسی انسان پر جا پڑی

(۲۸٦۳٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ رَقَبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْجَرَّةِ تُوضَعُ عَلَى الْجِدَارِ فَتُصِيبُ إِنْسَانًا ، قَالَ : إِنْ كَانَ أَصْلُ الْجِدَارِ لِصَاحِبِ الْجَرَّةِ لَمْ يَضْمَنْ مَا أَصَابَتْ ، وَفِي الشَّيْءِ يُوضَعُ عَلَيْهِ الشَّيْءُ مِنْ مِلْكِهِ.

(۲۸۶۳۴) حضرت حماد ویشیئہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ویشیئہ سے ایسے گھڑے کے بارے میں مروی ہے کہ جو دیوار پر رکھا ہوتھا کہ وہ کسی انسان پر جا پڑا آپ ویشیئہ نے فرمایا: اگر دیوار کی بنیاد گھڑے کے مالک کی تھی تو اس سے پہنچنے والے نقصان کا ضامن نہیں ہوگا اس لیے کہ اس صورت میں وہ شئے جس شئے پر رکھی گئی تھی اپنی ہی ملک تھی۔

(۲۳٥) الرَّجُلُ يُقْتَصُّ لَهُ فِيمَا دُونَ النَّفْسِ

اس آدمی کا بیان جس کے لیے جان سے کم میں قصاص لیا جا رہا ہو

(۲۸٦۳٥) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى أَنْ يُقْتَصَّ الرَّجُلُ مِنَ الرَّجُلَيْنِ فِيمَا دُونَ النَّفْسِ.

(۲۸۶۳۵) حضرت اشعث ویشیئہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ویشیئہ یہ رائے نہیں رکھتے تھے کہ ایک آدمی دو آدمیوں سے جان سے کم میں قصاص لے۔

(۲۳٦) الْمَرْأَةُ تُضْرَبُ وَهِيَ حَامِلٌ

اس عورت کا بیان جسے حاملہ ہونے کی صورت میں مارا جائے

(۲۸٦۳٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، كَانَ يَقُولُ : إِذَا قُتِلَتِ الْمَرْأَةُ وَهِيَ حَامِلٌ فِدْيَةٌ وَغُرَّةٌ ، وَإِنْ لَمْ تُلْقِهِ.

(۲۸۶۳۶) حضرت معمر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ؒ فرمایا کرتے تھے اگر عورت کو حاملہ ہونے کی صورت میں قتل کر دیا تو دیت اور ایک غلام یا باندی لازم ہوگی اگر چہ اس عورت نے بچہ کو نہ جنا ہو۔

(۲۸۶۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ فِي الْمَرْأَةِ تُقْتَلُ وَهِيَ حَامِلٌ ، فِي جَنِينِهَا شَيْءٌ ؟ قَالَ : كَانَ يَقُولُ : لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ حَتَّى تَقْذِفَهُ.

(۲۸۶۳۷) حضرت سعید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ ؒ سے ایسی عورت کے بارے میں سوال کیا گیا جس کو حاملہ ہونے کی حالت میں قتل کر دیا گیا تھا کیا اس کے بچہ کو لازم ہوگا؟ راوی نے فرمایا: آپ ؒ فرمایا کرتے تھے اس میں کوئی چیز لازم نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ بچہ کو جن دے۔

(۲۳۷) إِذَا قَتَلَ الْعَبْدُ الْعَبْدَ عَمْدًا

جب غلام غلام کو قصداً قتل کر دے

(۲۸۶۳۸) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ : أَيُّمَا عَبْدٍ قَتَلَ عَبْدًا عَمْدًا فَاقْتُلْهُ بِهِ ، وَثَمَنُ الأَوَّلِ فَأَخْرِجْهُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ ، فَأَعْطِهِ مَوَالِيَهُ.

(۲۸۶۳۸) حضرت موسیٰ بن ابوفرات ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ غلام جو کسی غلام کو قصداً قتل کر دے تو تم بدلے میں اسے قتل کر دو اور پہلے کی قیمت تم بیت المال سے نکال کر اس کے آقاؤں کو دے دو۔

(۲۳۸) الْقَتِيلُ يُوجَدُ فِي سُوقٍ

اس مقتول کا بیان جو بازار میں پڑا ہوا ملے

(۲۸۶۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ : كَتَبَ عَدِيُّ بْنُ أَرْطَاةَ قَاضِي الْبَصْرَةِ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ : إِنِّي وَجَدْتُ قَتِيلاً فِي سُوقِ الْجَزَّارِينَ ؟ فَقَالَ : أَمَّا الْقَتِيلُ فَدِيَتُهُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ.

(۲۸۶۳۹) حضرت عاصم ؒ فرماتے ہیں کہ بصرہ کے قاضی حضرت عدی بن ارطاۃ ؒ نے حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ کو خط لکھا کہ میں نے قصابوں کے بازار میں ایک مقتول پایا ہے میں کیا کروں؟ آپ ؒ نے فرمایا: بہر حال مقتول اس کی دیت بیت المال سے ادا ہوگی۔

(۲۳۹) الرَّجُلُ يُكْرِي الدَّابَّةَ

اس آدمی کا بیان جو سواری کرایہ پر دیتا ہو

(۲۸۶٤۰) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنِ الْمُكَارِي يَسُوقُ بِالْمَرْأَةِ ؟ فَأَكْثَرُ عِلْمِي

أَنَّهُمَا قَالَا :لَيْسَ عَلَيْهِ ضَمَانٌ.

(۲۸۶۴۰) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ سے گھوڑے اور خچر کو کرایہ پر دینے والے کے متعلق پوچھا جن کو عورت لے کر چلتی ہو؟ پس میرے اکثر علم کے مطابق ان دونوں حضرات نے یہ ارشاد فرمایا: اس پر کوئی ضمان نہیں ہوگا۔

(۲٤۰) الْوَالِي يَأْمُرُ الْقَوْمَ بِالشَّيْءِ

اس حاکم کا بیان جو ایک قوم کو کسی چیز کا حکم دے

(۲۸٦٤۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْمُجَالِدِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَرِيفٌ لِجُهَيْنَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُوتِيَ بِأَسِيرٍ فِي الشِّتَاءِ ، فَقَالَ لأُنَاسٍ مِنْ جُهَيْنَةَ :اذْهَبُوا بِهِ فَأَدْفُوهُ ، قَالَ :وَكَانَ الدَّفْءُ بِلِسَانِهِمْ عِنْدَهُمُ الْقَتْلَ ، فَذَهَبُوا بِهِ فَقَتَلُوهُ ، فَسَأَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ ؟ فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَلَمْ تَأْمُرْنَا أَنْ نَقْتُلَهُ ، قَالَ:وَكَيْفَ قُلْتُ لَكُمْ؟ قَالَ :قُلْتَ لَنَا:اذْهَبُوا بِهِ فَأَدْفُوهُ، قَالَ:فَقَالَ:قَدْ شَرِكْتُكُمْ إِذًا، اعْقِلُوهُ وَأَنَا شَرِيكُكُمْ. قَالَ :فَحَدَّثْتُ هَذَا الْحَدِيثَ عَامِرًا ، قَالَ :صَدَقَ ، وَعَرَفَ الْحَدِيثَ.

(۲۸۶۴۱) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ قبیلہ جھینہ میں ایک نگران نے مجھے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس سردیوں میں ایک قیدی لایا گیا آپ ﷺ نے قبیلہ جھینہ کے چند لوگوں سے فرمایا: تم اسے لے جاؤ اور اسے گرم لباس پہناؤ۔ راوی فرماتے ہیں کہ دف کا لفظ ان کی زبان میں قتل کے معنی میں استعمال ہوتا تھا۔ پس وہ اس شخص کو لے گئے اور انہوں نے اسے قتل کر دیا سو بعد میں نبی کریم ﷺ نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ نے ہمیں اسے قتل کرنے کا حکم نہیں دیا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں کیسے کہا تھا؟ تم اسے لے جاؤ اور اسے قتل کر دو آپ ﷺ نے فرمایا: تحقیق تب میں تمہارے ساتھ شریک ہو گیا۔ تم اس کی دیت ادا کرو اور میں تمہارا شریک ہوں۔ راوی کہتے ہیں: پس میں نے یہ حدیث حضرت عامر ؒ کو بیان کی آپ ؒ نے فرمایا: اس سچ کہا: اور آپ ؒ نے حدیث کو پہچان لیا۔

(۲٤۱) امْرَأَةٌ نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ مَزْمُومَةً ، فَانْخَرَمَ أَنْفُهَا

ایک عورت نے نذر مانی وہ اپنی ناک میں نکیل باندھ کر حج کرے گی پس اس کی ناک پھٹ جاتی ہے

(۲۸٦٤۲) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :نَذَرَتِ امْرَأَةٌ أَنْ تُقَادَ مَزْمُومَةً بِزِمَامٍ فِي أَنْفِهَا ، فَوَقَعَ بَعِيرُهَا ، فَانْقَطَعَ زِمَامُهَا ، فَخُرِمَ أَنْفُهَا ، فَأَتَتْ عَلِيًّا تَطْلُبُ عَقْلَهَا ، فَأَبْطَلَهُ وَقَالَ :إِنَّمَا نَذَرْتِيهِ لِلَّهِ.

(۲۸۶۴۰) حضرت جعفر ؒ کے والد فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے نذر مانی کہ وہ جانور کی لگام اپنی ناک میں باندھ کر آگے چلے گی

پس اس کا اونٹ گر گیا اور اس کی لگام ٹوٹی اور اس کی ناک پھٹ گئی پھر وہ عورت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس اس کی دیت طلب کرنے کے لیے آئی تو آپ نے اس کو باطل قرار دیا اور فرمایا: بے شک تو نے تو اللہ کے لیے نذر مانی تھی۔

(۲۴۲) فِيمَنْ قَتَلَ رَجُلاً خَطَأً ، ثُمَّ آخَرَ عَمْدًا

اس آدمی کے بارے میں جس نے ایک آدمی کو غلطی سے قتل کیا اور دوسرے کو قصداً قتل کر دیا

(۲۸٦٤۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَالَ عَطَاءٌ : إِنْ قَتَلَ رَجُلٌ رَجُلاً خَطَأً ثُمَّ آخَرَ عَمْدًا ، قَالَ : فَلْيُؤَدِّ الْخَطَأَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ قَدْ ثَبَتَ عَقْلُهُ قَبْلَ الْعَمْدِ ، قَالَ لَهُ إِنْسَانٌ : وَقَتَلَ عَمْدًا ، ثُمَّ قَتَلَ خَطَأً ؟ قَالَ : فَلاَ يُؤَدِّ ، مِنْ أَجْلِ إِنَّهُ قَدْ غُلِقَ دَمهُ.

(۲۸۶۴۳) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اگر ایک آدمی نے کسی آدمی کو غلطی سے قتل کیا پھر اس نے کسی دوسرے آدمی کو قصداً قتل کر دیا تو وہ اس غلطی کی دیت ادا کرے گا اس وجہ سے کہ قتل عمد سے ہی اس کی دیت ثابت ہو چکی تھی ایک شخص نے ان سے پوچھا: اور کسی نے قصداً قتل کیا پھر اس نے غلطی سے قتل کر دیا تو؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ دیت ادا نہیں کرے گا اس وجہ سے کہ تحقیق اس کے خون کا فدیہ نہیں دیا گیا۔

(۲۴۳) رَجُلٌ قَتَلَ عَمْدًا ، فَفَرَّ فَلَمْ يُقْدَرْ عَلَيْهِ

ایک آدمی نے کسی کو قصداً قتل کر دیا پھر وہ بھاگ گیا پس اس پر قدرت حاصل نہ ہو سکی

(۲۸٦٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : رَجُلٌ قَتَلَ رَجُلاً عَمْدًا ، فَفَرَّ فَلَمْ يُقْدَرْ عَلَيْهِ حَتَّى مَاتَ ، وَتَرَكَ مَالاً ، فَدِيَتُهُ فِي مَالِهِ دِيَةُ الْمَقْتُولِ ، قِيلَ لَهُ : سُجِنَ الْقَاتِلُ حَتَّى مَاتَ ؟ قَالَ : قَدْ قَتَلُوهُ ، حَبَسُوهُ حَتَّى مَاتَ فِي السِّجْنِ.

(۲۸۶۴۴) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے پوچھا: ایک آدمی نے کسی کو قصداً قتل کر دیا پھر وہ بھاگ گیا اور اس پر قابو حاصل نہ ہوا یہاں تک کہ وہ مر گیا درانحالیکہ اس نے مال چھوڑا۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: مقتول کی دیت اس کے مال میں لازم ہوگی۔ آپ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا؟ اس قاتل کو قید کر دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ مر جائے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: تحقیق ان لوگوں نے ہی اسے قتل کر دیا! انہوں نے اس کو قید کر دیا یہاں تک کہ جیل میں اس کی موت واقع ہوگئی۔

(۲۴۴) الرَّجُلُ يُوجَدُ مقطعا

اس آدمی کا بیان جو ٹکڑوں کی حالت میں مرا ہوا پایا گیا

(۲۸٦٤٥) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ صَاعِدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : سُئِلَ عَنْ قَتِيلٍ وُجِدَ فِي ثَلاَثَةِ

أَحْيَاءٍ ؛ رَأْسُهُ فِي حَيٍّ ، وَرِجْلاَهُ فِي حَيٍّ ، وَوَسَطُهُ فِي حَيٍّ ، قَالَ الشَّعْبِيُّ :يُصَلَّى عَلَى الْوَسَطِ ، وَعَلَى أَهْلِ الْوَسَطِ الدِّيَةُ ، وَقَسَامَةٌ :مَا قَتَلْنَا ، وَلاَ عَلِمْنَا قَاتِلاً.

(۲۸۶۴۵) حضرت صاعد بن مسلم ولیٹھیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ولیٹھیلہ سے ایسے مقتول کے بارے میں سوال کیا گیا جو تین محلوں میں پڑا ہوا پایا گیا بایں طور پر کہ اس کا سر ایک محلّہ میں ملا، اور اس کی ٹانگیں کسی اور محلّہ میں اور اس کا درمیانی حصہ کسی اور محلّہ میں تو اس کا کیا حکم ہوگا؟ حضرت شعبی ولیٹھیلہ نے ارشاد فرمایا: اس کے درمیانی حصہ پر نماز جنازہ پڑھا جائے گا اور جس جگہ سے درمیانی حصہ ملا تھا ان لوگوں پر دیت اور قسامت ہوگی کہ ہم نے اسے قتل نہیں کیا اور نہ ہمیں قاتل معلوم ہے۔

(٢٤٥) مَنْ قَالَ لَيْسَ فِي دِيَةِ الدَّنَانِيرِ وَالدَّرَاهِمِ مُغَلَّظَةٌ

جو یوں کہے: دراہم اور دنانیر کی دیت سخت قسم کی نہیں ہے

(٢٨٦٤٦) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ :لَيْسَ فِي دِيَةِ الدَّنَانِيرِ وَالدَّرَاهِمِ مُغَلَّظَةٌ ، إِنَّمَا الْمُغَلَّظَةُ فِي الإِبِلِ.

(۲۸۶۴۶) حضرت معمر ولیٹھیلہ کسی آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عکرمہ ولیٹھیلہ نے ارشاد فرمایا: دراہم اور دنانیر کی ذریعہ دیت سخت نہیں ہوتی بے شک سخت قسم کی دیت تو اونٹ میں ہوتی ہے۔

(٢٤٦) الرَّجُلُ يُصَالِحُ عَلَى الدِّيَةِ ، ثُمَّ يَقْتُلُ الْقَاتِلَ

اس آدمی کا بیان جس نے دیت پر مصالحت کر لی پھر اس نے قاتل کو قتل کر دیا

(٢٨٦٤٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنْ هَارُونَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ فِي رَجُلٍ قَتَلَ بَعْدَ أَخْذِهِ الدِّيَةَ، قَالَ :يُقْتَلُ ، أَمَا سَمِعْتَ اللَّهَ يَقُولُ :(فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ)؟ .

(۲۸۶۴۷) حضرت ھارون ولیٹھیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ ولیٹھیلہ سے ایسے آدمی کے بارے میں مروی ہے کہ جس نے اپنی دیت لینے کے بعد قاتل کو قتل کر دیا ہو۔ آپ ولیٹھیلہ نے فرمایا: اس کو قتل کر دیا جائے گا کیا تم نے سنا نہیں؟ اللہ رب العزت فرماتے ہیں اس کے لیے دردناک عذاب ہے؟

(٢٨٦٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :يُؤْخَذُ مِنْهُ الدِّيَةُ وَلاَ يُقْتَلُ.

(۲۸۶۴۸) حضرت یونس ولیٹھیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ولیٹھیلہ نے ارشاد فرمایا: اس سے دیت لی جائے گی اور اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔

(٢٨٦٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ وَهْبٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ ، فَعَفَا عَنْهُ ، ثُمَّ رَاحَ

فَقَتَلَهُ ، قَالَ الْحَسَنُ : لَا يُقْتَلُ.

(۲۸۶۴۹) حضرت یونس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے کہ جس کے ایک مقتول کو قتل کر دیا گیا تھا پس اس نے قاتل کو معاف کر دیا پھر وہ قاتل آیا تو اس نے اسے قتل کر دیا۔ حضرت حسن بصری ؒ نے فرمایا: اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔

(٢٤٧) امْرَأَةٌ حَمَلَتْ مِنَ الزِّنَى

وہ عورت جو زنا سے حاملہ ہوگئی

(٢٨٦٥٠) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ فِي امْرَأَةٍ حَمَلَتْ مِنَ الزِّنَى ، فَحُبِسَتْ لِتَضَعَ مَا فِي بَطْنِهَا ثُمَّ تُرْجَمُ ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَجُلٌ فَقَتَلَهَا ، قَالَ : قَالَ عَامِرٌ : لَا أَعْلَمُ فِيهَا شَيْئًا ، غَيْرَ أَنَّ الْوَلَدَ لِلسُّلْطَانِ ، يَحْكُمُ فِيهِ مَا شَاءَ.

قَالَ : وَحَدَّثَنِي حَمَّادٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِأَحَقَّ بِهَا ، بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ ، وَقَالَ حَمَّادٌ : فِي الْوَلَدِ غُرَّةٌ.

(۲۸۶۵۰) حضرت زہیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر ؒ سے ایسی عورت کے بارے میں مروی ہے جو زنا سے حاملہ ہوگئی، پس اس کو قید کر لیا گیا تا کہ وہ اپنے پیٹ میں موجود بچہ کو جن دے پھر اس کو رجم کر دیا جائے گا اس عورت کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے اس عورت کو قتل کر دیا۔ حضرت عامر ؒ نے فرمایا: میں اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا سوائے اس بات کے کہ وہ بچہ بادشاہ کے حوالہ ہوگا وہ جو چاہے اس کے بارے میں فیصلہ کر دے اور حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں میں سے کوئی بھی اس عورت کا زیادہ حقدار نہیں ان میں بعض بعض میں سے ہیں اور حضرت حماد ؒ نے فرمایا: بچہ میں ایک غلام یا باندی لازم ہوگی۔

(٢٤٨) صَاحِبُ الْمَعْبَرِ يَعْبُرُ بِدَوَابَّ

دریا کے گھاٹ والے کا بیان جو کسی سواری کو عبور کروائے

(٢٨٦٥١) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، فِي صَاحِبِ الْمَعْبَرِ يَعْبُرُ بِدَوَابَّ فَغَرِقَتْ ، قَالَ : لَا ضَمَانَ عَلَيْهِ.

(۲۸۶۵۱) حضرت جابر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ؒ سے دریا کے گھاٹ والے کے بارے میں مروی ہے جس نے کسی سوار کو اس پار کروانا چاہا پس وہ سواری ڈوب گئی آپ ؒ نے فرمایا: اس پر ضمان نہیں ہوگا۔

(۲۴۹) فِي شَحْمَةِ الأُذُنِ

کان کی لو کے بیان میں

(۲۸٦۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : فِي شَحْمَةِ الأُذُنِ ثُلُثُ دِيَةِ الأُذُنِ.

(۲۸۶۵۲) حضرت مکحول ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت ؓ نے ارشاد فرمایا: کان کی لو میں کان کی دیت کا تہائی حصہ لازم ہے۔

(۲۸٦۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : اخْتُصِمَ إِلَى عَلِيٍّ فِي ثَوْرٍ نَطَحَ حِمَارًا فَقَتَلَهُ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : إِنْ كَانَ الثَّوْرُ دَخَلَ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ ، فَقَدْ ضَمِنَ ، وَإِنْ كَانَ الْحِمَارُ دَخَلَ عَلَى الثَّوْرِ فَقَتَلَهُ ، فَلاَ ضَمَانَ عَلَيْهِ.

(۲۸۶۵۳) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ کی خدمت میں ایک معاملہ پیش کیا گیا کہ ایک بیل نے گدھے کو سینگ مار کر اسے قتل کر دیا اس پر حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: اگر بیل نے اس گدھے پر داخل ہو کر اسے مار دیا تو اس کا مالک ضامن ہوگا اور اگر وہ گدھا اس بیل پر داخل ہوا پھر اس بیل نے اسے مار دیا تو اس پر ضمان نہیں ہوگا۔

(۲۸٦۵٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : يُقْتَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ ، ثُمَّ تُقَامُ الْحُدُودُ ، يَعْنِي فِي الْقَوْمِ يَجْرَحُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا.

(۲۸۶۵۴) حضرت جابر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ؒ نے ارشاد فرمایا: ان میں سے کوئی بعض افراد کے لیے بعض سے قصاص لیا جائے گا پھر سزاؤں کو قائم کیا جائے گا یعنی ان لوگوں کے بارے میں ارشاد فرمایا، جس میں سے بعض نے بعض کو زخمی کر دیا ہو۔

كِتَابُ الْحُدُودِ

یہ کتاب ہے سزاؤں کے بیان میں

(۱) مَا جَاءَ فِي التَّشَفُّعِ لِلسَّارِقِ

ان روایات کا بیان جو چور کی سفارش کرنے کے بارے میں منقول ہیں

(٢٨٦٥٥) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأُسَامَةَ : يَا أُسَامَةُ ، لَا تَشْفَعْ فِي حَدٍّ ، وَكَانَ إِذَا شَفَعَ شَفَّعَهُ. (ابن سعد ٦٩)

(۲۸۶۵۵) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے والد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: اے اسامہ رضی اللہ عنہ! سزا کے بارے میں ہرگز سفارش مت کرو۔ اور آپ رضی اللہ عنہ جب سفارش کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی سفارش قبول فرماتے۔

(٢٨٦٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : لَا يُشَفَّعُ فِي حَدٍّ.

(۲۸۶۵۶) حضرت ابو وائل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حد کے بارے میں ہرگز سفارش نہیں کی جائے گی۔

(٢٨٦٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنِ الْفُرَافِصَةِ الْحَنَفِيِّ ، قَالَ : مَرُّوا عَلَى الزُّبَيْرِ بِسَارِقٍ فَتَشَفَّعَ لَهُ ، فَقَالُوا : أَتَشْفَعُ لِسَارِقٍ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، مَا لَمْ يُؤْتَ بِهِ إِلَى الإِمَامِ ، فَإِذَا أُتِيَ بِهِ إِلَى الإِمَامِ ، فَلَا عَفَا اللَّهُ عَنْهُ إِنْ عَفَا عَنْهُ.

(۲۸۶۵۷) حضرت فرافصہ حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگ ایک چور کو لے کر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کی سفارش فرمائی اس پر لوگ کہنے لگے: کیا آپ رضی اللہ عنہ ایک چور کی سفارش کر رہے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! جب تک اسے امام کے پاس نہ لے جایا گیا ہو جب اسے امام کے پاس لے گئے تو اللہ بھی اسے معاف نہیں کرے گا اگر امام نے اسے معاف کر دیا۔

(۲۸٦٥٨) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنِ الْفُرَافِصَةِ ، عَنِ الزُّبَيْرِ ، مِثْلَهُ.

(۲۸۶۵۸) حضرت فرافصہ ؒ سے حضرت زبیر ؓ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۲۸٦٥٩) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرُّؤَاسِيُّ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ؛ أَنَّ عَلِيًّا شَفَعَ لِسَارِقٍ ، فَقِيلَ لَهُ، تَشْفَعُ لِسَارِقٍ ؟ فَقَالَ :نَعَمْ ، إِنَّ ذَلِكَ يُفْعَلُ مَا لَمْ يُبَلَّغْ بِهِ الإِمَامُ ، فَإِذَا بُلِّغَ بِهِ الإِمَامُ فَلاَ أَعْفَاهُ اللَّهُ إِنْ أَعْفَاهُ.

(۲۸۶۵۹) حضرت ابو حازم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ایک چور کی سفارش کی تو آپ ؓ سے پوچھا گیا: کیا آپ ؓ چور کی سفارش کررہے ہیں؟ آپ ؓ نے فرمایا: جی ہاں! بے شک ایسا کیا جا سکتا ہے جب کہ اسے امام تک نہ پہنچادیا گیا ہو اور جب امام کے پاس پہنچ جائے تو اللہ بھی اسے معاف نہیں کریں گے اگر اس نے اسے معاف کردیا۔

(۲۸٦٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي كَبْشَةَ ؛ أَنَّ سَارِقًا مَرَّ بِهِ عَلَى سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وَعَطَاءٍ فَشَفَعَا لَهُ ، فَقِيلَ لَهُمَا :وَتَرَيَانِ ذَلِكَ ؟ فَقَالاَ :نَعَمْ ، مَا لَمْ يُؤْتَ بِهِ إِلَى الإِمَامِ.

(۲۸۶۶۰) حضرت سلیمان بن ابی کبشہ ؒ فرماتے ہیں کہ ایک چور کو حضرت سعید بن جبیر ؒ اور حضرت عطاء ؒ کے پاس سے گزارا گیا تو ان دونوں نے اس کی سفارش کی ان دونوں حضرات سے پوچھا گیا: آپ دونوں کی یہ رائے ہے؟ ان دونوں نے فرمایا: جی ہاں! جب تک اس کو امام کے پاس نہ لے جایا گیا ہو۔

(۲۸٦٦١) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُونَ حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللهِ ، فَقَدْ ضَادَّ اللَّهَ فِي خَلْقِهِ. (ابو داؤد ۳۵۹۲۔ احمد ۷۰)

(۲۸۶۶۱) حضرت عبدالوہاب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنی سفارش کو اللہ کی سزاؤں میں سے سزا کے لیے حائل کیا تو تحقیق اس نے اللہ کی اس کے حکم میں مخالفت کی۔

(۲۸٦٦٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلِّمَ فِي شَيْءٍ ، فَقَالَ :لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ ابْنَةُ مُحَمَّدٍ لأَقَمْتُ عَلَيْهَا الْحَدَّ. (بخاری ۳۴۷۵۔ مسلم ۱۳۱۵)

(۲۸۶۶۲) حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے کسی چیز کے بارے میں بات کی گئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ فاطمہ بنت محمد ﷺ بھی ہوتی تو میں ضرور اس پر سزا جاری کرتا۔

(۲۸٦٦٣) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ رُكَانَةَ ، عَنْ أُمِّهِ عَائِشَةَ بِنْتِ مَسْعُودِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهَا مَسْعُودٍ ، قَالَ :لَمَّا سَرَقَتِ الْمَرْأَةُ تِلْكَ الْقَطِيفَةَ مِنْ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْظَمْنَا ذَلِكَ ، وَكَانَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ قُرَيْشٍ ، فَجِئْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُكَلِّمُهُ وَقُلْنَا :نَحْنُ نَفْدِيهَا بِأَرْبَعِينَ أُوقِيَّةً ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تَطَهَّرْ خَيْرٌ لَهَا ، فَلَمَّا سَمِعْنَا لِينَ قَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَتَيْنَا أُسَامَةَ ، فَقُلْنَا : كَلِّمْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ ، قَامَ خَطِيبًا ، فَقَالَ :مَا إِكْثَارُكُمْ عَلَيَّ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللهِ ، وَقَعَ عَلَى أَمَةٍ مِنْ إِمَاءِ اللهِ ؟ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَتْ بِالَّذِي نَزَلَتْ بِهِ ، لَقَطَعَ مُحَمَّدٌ يَدَهَا. (احمد ۴۰۹۔ طبرانی ۷۹۲)

(۲۸۶۶۳) حضرت مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اس عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے چادر چوری کی تو ہم نے اس بات کو بہت بڑا سمجھا، اور اس عورت کا تعلق قریش سے تھا پس ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بات چیت کرنے کے لیے آئے اور ہم نے عرض کی: ہم اس عورت کا چالیس اوقیہ چاندی فدیہ دیں گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ پاک ہو جائے یہ اس کے لیے بہتر ہے۔ جب ہم لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نرم بات سنی تو ہم حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے آئے اور ہم نے کہا: آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں بات کریں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ معاملہ دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ کی سزاؤں میں سے ایک سزا کے بارے میں مجھ پر کیوں اپنی تعداد کو بڑھا رہے ہو جو اللہ کی بندیوں میں سے ایک بندی پر ثابت ہو چکی ہے؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس مقام پر اترتی جس مقام پر آج یہ عورت اتری ہے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ضرور اس کا ہاتھ کاٹ دیتے۔

(۲) السَّتْرُ عَلَى السَّارِقِ

چور کی پردہ پوشی کرنے کا بیان

(۲۸۶۶٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَرْبِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ ، عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الصَّلْتِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ ، يَقُولُ :لَوْ أَخَذْتُ شَارِبًا لأَحْبَبْتُ أَنْ يَسْتُرَهُ اللَّهُ ، وَلَوْ أَخَذْتُ سَارِقًا لأَحْبَبْتُ أَنْ يَسْتُرَهُ اللَّهُ.

(۲۸۶۶۴) حضرت زبید بن الصلت فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: اگر میں کسی شرابی کو پکڑ لوں تو یہ میرے نزدیک پسندیدہ ہے کہ اللہ رب العزت اس کی پردہ پوشی کریں گے اور اگر میں کسی چور کو پکڑ لوں تو میرے نزدیک پسندیدہ ہے کہ اللہ رب العزت اس کی پردہ پوشی کریں گے۔

(۲۸۶۶٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :سُرِقَتْ عَيْبَةٌ لِعَمَّارٍ بِالْمُزْدَلِفَةِ ، فَوَضَعَ فِي أَثَرِهَا جَفْنَةً ، وَدَعَا الْقَافَةَ ، فَقَالُوا :حَبَشِيٌّ ، فَاتَّبَعُوا أَثَرَهُ حَتَّى انْتَهَوْا إِلَى حَائِطٍ وَهُوَ يُقَلِّبُهَا ، فَأَخَذَهَا وَتَرَكَهُ ، فَقِيلَ لَهُ ؟ فَقَالَ :أَسْتُرُ عَلَيْهِ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَسْتُرَ عَلَيَّ.

(۲۸۶۶۵) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی مزدلفہ میں زنبیل چوری ہو گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے پیچھے ایک پیالہ رکھ دیا اور قیافہ شناس کو بلایا: پس وہ لوگ کہنے لگے: کہ کوئی حبشی ہے انہوں نے اس کے نشان کا پیچھا کیا: یہاں تک کہ وہ ایک

باغ تک پہنچے اور وہ حبشی اسے الٹ پلٹ کر رہا تھا آپ نے اپنی زنبیل لے لی اور اس حبشی کو چھوڑ دیا تو آپ رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اس کی پردہ پوشی کی شاید اللہ مجھ پر بھی پردہ پوشی فرما دے۔

(٢٨٦٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ ، وَعَمَّارًا ، وَالزُّبَيْرَ أَخَذُوا سَارِقًا فَخَلَّوْا سَبِيلَهُ ، فَقُلْتُ لابْنِ عَبَّاسٍ : بِئْسَ مَا صَنَعْتُمْ حِينَ خَلَّيْتُمْ سَبِيلَهُ ، فَقَالَ : لاَ أُمَّ لَكَ ، أَمَّا لَوْ كُنْتَ أَنْتَ لَسَرَّك أَنْ يُخَلَّى سَبِيلُك.

(۲۸۶۶۶) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر نے ایک چور کو پکڑا پھر انہوں نے اس کو جانے دیا۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ سب نے برا کیا جب آپ نے اس کا راستہ خالی چھوڑا! اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا! تیری ماں مرے، اگر اس کی جگہ تو ہوتا تو ضرور خواہش کرتا کہ تیرا راستہ خالی چھوڑ دیا جائے۔

(٣) فِي السَّارِقِ ، مَنْ قَالَ يُقْطَعُ فِي أَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ

چور کے بارے میں جو یوں کہے! دس دراھم سے کم میں اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا

(٢٨٦٦٧) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَطَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ ثَلاَثَةُ دَرَاهِمَ. (بخاری ۶۷۹۷۔ مسلم ۱۳۱۴)

(۲۸۶۶۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کی وجہ سے ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

(٢٨٦٦٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ ، قَالاَ جَمِيعًا : أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الْقَطْعُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا. (بخاری ۶۷۹۰۔ مسلم ۱۳۱۲)

(۲۸۶۶۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاتھ کاٹنا چار دینار یا اس سے زائد میں ہوگا۔

(٢٨٦٦٩) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي خَمْسَةِ دَرَاهِمَ. (ابوداؤد ۲۴۳۔ ابویعلی ۵۳۳۳)

(۲۸۶۶۹) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ درہم میں ہاتھ کاٹا۔

(٢٨٦٧٠) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ وُهَيْبٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو وَاقِدٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : يُقْطَعُ السَّارِقُ فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ. (ابن ماجہ ۲۵۸۶۔ احمد ۱۶۹)

(۲۸۶۷۰) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ڈھال کی قیمت کے برابر کی چوری میں چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

(۲۸۶۷۱) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ قَطَعَ يَدَ سَارِقٍ فِي بَيْضَةِ حَدِيدٍ ، ثَمَنُهَا رُبُعُ دِينَارٍ.

(۲۸۶۷۱) حضرت جعفر رحمہ اللہ کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک لوہے کے انڈے کی چوری میں چور کا ہاتھ کاٹ دیا جس کی قیمت چار دینار تھی۔

(۲۸۶۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ : الْقَطْعُ فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ. (احمد ۱۸۰۔ بیهقی ۲۵۹)

(۲۸۶۷۲) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ہاتھ کاٹنا ڈھال کی قیمت میں ہوگا۔

(۲۸۶۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَتْ : الْقَطْعُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا. (مالك ۸۳۲۔ ابن حبان ۴۴۶۲)

(۲۸۶۷۳) حضرت عمرہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: ہاتھ کاٹنا چار دینار یا اس سے زائد کی قیمت میں ہوگا۔

(۲۸۶۷۴) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، قَالَ : سُئِلَ أَنَسٌ : فِي كَمْ يُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ ؟ فَقَالَ : قَدْ قَطَعَ أَبُو بَكْرٍ فِيمَا لاَ يَسُرُّنِي أَنَّهُ لِي بِخَمْسَةِ دَرَاهِمَ ، أَوْ ثَلاَثَةِ دَرَاهِمَ.

(۲۸۶۷۴) حضرت حمید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں پوچھا گیا کہ کتنی قیمت کی چوری میں چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: تحقیق حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اتنی قیمت میں ہاتھ کاٹا تھا کہ میں پسند نہیں کرتا کہ وہ چیز میرے لیے پانچ درہم یا تین درہم کی بھی ہو۔

(۲۸۶۷۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً سَرَقَ مِجَنًّا عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ فَقُطِعَ.

(۲۸۶۷۵) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک ڈھال چوری کی تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

(۲۸۶۷۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : تُقْطَعُ الْيَدُ فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ ، قَالَ : قُلْتُ : ذَكَرَ لَكَ ثَمَنَهُ ؟ قَالَ : أَرْبَعَةٌ ، أَوْ خَمْسَةٌ.

(۲۸۶۷۶) حضرت خالد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا، ڈھال کی قیمت کی چوری میں چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا راوی کہتے ہیں میں نے عرض کی! کیا آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے اس ڈھال کی قیمت بیان کی تھی؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: چار یا پانچ درہم۔

(۲۸۶۷۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ دَاوُد بْنِ فَرَاهِيجَ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ ، وَأَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ ، يَقُولاَنِ . لاَ تُقْطَعُ الْيَدُ إِلاَّ فِي أَرْبَعَةِ دَرَاهِمَ فَصَاعِدًا.

(۲۸۶۷۷) حضرت داود بن فراھیج ویشید فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا: چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا مگر چار درہم یا اس سے زائد کی چوری میں۔

(۲۸۶۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ، قَالَتْ: قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ عُثْمَانَ قَطَعَ فِي أُتْرُجَّةٍ، قُوِّمَتْ ثَلاَثَةَ دَرَاهِمَ. (مالك ۸۳۲)

(۲۸۶۷۸) حضرت عبداللہ بن ابو بکر ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: تحقیق میں جانتی ہوں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک سنگترے کی چوری میں ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم لگائی گئی تھی۔

(۲۸۶۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : تُقْطَعُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ ، وَقَالَتْ عَمْرَةُ : قَطَعَ عُمَرُ فِي أُتْرُجَّةٍ.

(۲۸۶۷۹) حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: چار دینار میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اور حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک سنگترے کی چوری میں ہاتھ کاٹا۔

(۲۸۶۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : يُقْطَعُ السَّارِقُ فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ.

(۲۸۶۸۰) حضرت برد ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول ویشید نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت کے برابر چوری میں کاٹا جائے گا۔

(۲۸۶۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ (ح) وَإِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ تُقْطَعُ الْخَمْسُ إِلاَّ فِي خَمْسٍ.

(۲۸۶۸۱) حضرت سعید بن مسیب ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: پانچوں انگلیاں نہیں کاٹی جائیں گی مگر پانچ درہم تک کی چوری میں۔

(۲۸۶۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ: لاَ تُقْطَعُ الْخَمْسُ إِلاَّ فِي خَمْسٍ.

(۲۸۶۸۲) حضرت قتادہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن یسار ویشید نے ارشاد فرمایا: پانچوں انگلیاں نہیں کاٹی جائیں گی مگر پانچ درہم تک کی چوری میں۔

(۲۸۶۸۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عن عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ قَطَعَ فِي نَعْلَيْنِ.

(۲۸۶۸۳) حضرت قاسم ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے جوتوں کی چوری میں ہاتھ کاٹا۔

(۲۸۶۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانُوا يَتَسَارَقُونَ السِّيَاطَ فِي طَرِيقِ

مَكَّةَ ، فَقَالَ عُثْمَانُ :لَئِنْ عُدْتُمْ لأُقْطِعَن فِيهِ.

(۲۸۶۸۴) حضرت نافع ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: حضرت نافع فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ مکہ کے راستے سے کچھ چیزیں چوری کیا کرتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ نے فرمایا کہ اگر تم نے دوبارہ ایسا کیا تو میں تمہارے ہاتھ کٹوا دوں گا۔

(۲۸٦۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَعَنَ اللَّهُ السَّارِقَ ، يَسْرِقُ الْبُيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ ، وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ.

(مسلم ۱۳۱۴۔ ابن ماجه ۲۵۸۳)

(۲۸۶۸۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ چور پر لعنت کرے وہ انڈہ چوری کرتا ہے پس اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے اور وہ رسی چوری کرتا ہے پس اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے۔

(۲۸٦۸٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :أُتِيَ عُثْمَانُ بِرَجُلٍ سَرَقَ أُتْرُجَّةً ، فَقَوَّمَهَا رُبْعَ دِينَارٍ ، فَقَطَعَ يَدَهُ.

(۲۸۶۸۶) حضرت ابوبکر بن محمد ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے ایک سنگترہ چوری کیا تھا پس آپ رضی اللہ نے اس کی قیمت چار دینار لگائی سو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

(٤) مَنْ قَالَ لاَ يُقْطَعُ فِي أَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ

جن حضرات کے نزدیک دس دراھم سے کم کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا

(۲۸٦۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :لاَ يُقْطَعُ السَّارِقُ فِي دُونِ ثَمَنِ الْمِجَنِّ ، وَثَمَنُ الْمِجَنِّ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ.

(۲۸۶۸۷) حضرت عطاء ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: ڈھال کی قیمت سے کم میں چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، اور ڈھال کی قیمت دس دراھم ہیں۔

(۲۸٦۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ :ثَمَنُ الْمِجَنِّ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ.

(۲۸۶۸۸) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ فرمایا کرتے تھے کہ ڈھال کی قیمت دس دراھم ہیں۔

(۲۸٦۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، أَنَّهُ قَالَ :لاَ يُقْطَعُ إِلاَّ فِي دِينَارٍ ، أَوْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ.

(۲۸۶۸۹) حضرت قاسم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: ہاتھ نہیں کاٹا جائے مگر ایک دینار یا دس دراھم کی قیمت میں۔

(۲۸۶۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ : قِيمَةُ الْمِجَنِّ دِينَارٌ ، الَّذِي تُقْطَعُ فِيهِ الْيَدُ.

(۲۸۶۹۰) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو جعفر ؒ نے ارشاد فرمایا: ڈھال کی قیمت ایک دینار ہے جس میں ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

(۲۸۶۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : أَدْنَى مَا يُقْطَعُ فِيهِ السَّارِقُ ثَمَنُ الْمِجَنِّ ، وَكَانَ يُقَوَّمُ الْمِجَنُّ فِي زَمَانِهِمْ دِينَارًا ، أَوْ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ.

(۲۸۶۹۱) حضرت عبدالملک بن ابو سلیمان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ نے ارشاد فرمایا: سب سے کم درجہ کسی چیز میں جس میں چور کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے وہ ڈھال کی قیمت ہے اور ڈھال کی قیمت صحابہ ؓ کے زمانے میں ایک دینار یا دس دراھم لگائی جاتی تھی۔

(۲۸۶۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لاَ تُقْطَعُ الْيَدُ إِلاَّ فِي تُرْسٍ أَوْ حَجَفَةٍ ، قَالَ : قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ : كَمْ قِيمَتُهُ ؟ قَالَ : دِينَارٌ.

(۲۸۶۹۲) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا مگر ڈھال چمڑے کی ڈھال میں راوی کہتے ہیں! میں نے حضرت ابراہیم ؒ سے دریافت کیا: اس کی قیمت کتنی ہوتی ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا: ایک دینار۔

(۲۸۶۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ السَّارِقُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْطَعُ فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ ، وَكَانَ الْمِجَنُّ يَوْمَئِذٍ لَهُ ثَمَنٌ ، وَلَمْ يَكُنْ يُقْطَعُ فِي الشَّيْءِ التَّافِهِ.

(عبدالرزاق ۱۵۹

(۲۸۶۹۳) حضرت ھشام بن عروہ ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ ؒ نے ارشاد فرمایا: نبی کریم ﷺ کے زمانے میں چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت کے برابر چیز کی چوری میں کاٹا جاتا تھا اور ڈھال کی اس وقت ایک قیمت ہوتی تھی۔ اور اس وقت گھٹیا چیز کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تھا۔

(۲۸۶۹۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : يُقْطَعُ فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ.

(۲۸۶۹۴) حضرت ابن طاؤس ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت طاؤس ؒ نے ارشاد فرمایا: ڈھال کی قیمت میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔

(۲۸۶۹۵) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : أُتِيَ عُمَرُ بِسَارِقٍ فَأَمَرَ بِقَطْعِهِ ، فَقَالَ عُثْمَانُ : إِنَّ سَرِقَتَهُ لاَ تَسْوَى عَشَرَةَ دَرَاهِمَ ، قَالَ : فَأَمَرَ بِهَا عُمَرُ فَقُوِّمَتْ ثَمَانِيَةَ دَرَاهِمَ ، فَلَمْ يَقْطَعْهُ.

(۲۸۶۹۵) حضرت قاسم ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک چور لایا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے ہاتھ کو کاٹنے کا حکم جاری فرمایا: اس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہنے لگے! بے شک اس کی چوری کردہ چیز کی قیمت دس دراھم کے برابر نہیں، سو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اس کی قیمت آٹھ دراھم لگائی گئی پس آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔

(۲۸۶۹۶) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنِ الْمُثَنَّى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، فَقُلْت لَهُ : إِنَّ أَصْحَابَكَ ؛ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ ، وَمُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيَّ ، وَابْنَ يَسَارٍ يَقُولُونَ : ثَمَنُ الْمِجَنِّ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ ، فَقَالَ : أَمَّا هَذَا فَقَدْ مَضَتْ فِيهِ سُنَّةٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ.

(عبدالرزاق ۱۸۹۵۱)

(۲۸۶۹۶) حضرت عمرو بن شعیب ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن مسیب ولیٹھیڈ کے پاس داخل ہوا اور میں نے ان سے عرض کی! یقیناً آپ ولیٹھیڈ کے اصحاب عروہ بن زبیر، محمد بن مسلم زھری اور ابن یسار رحمہم اللہ یہ سب فرماتے ہیں: ڈھال کی قیمت پانچ دراھم ہیں۔ اس پر آپ ولیٹھیڈ نے فرمایا: بہرحال اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت گزر چکی ہے وہ دس دراھم ہے۔

(۲۸۶۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : لَمْ يَكُنْ يُقْطَعُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشَّيْءِ التَّافِهِ. (بخاری ۶۷۹۲۔ مسلم ۱۳۱۳)

(۲۸۶۹۷) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں میں حقیر اور گھٹیا چیز کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تھا۔

(۵) فِي السَّارِقِ ، يُؤْخَذُ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْبَيْتِ بِالْمَتَاعِ

(۲۸۶۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ عُثْمَانَ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ حَتَّى يَخْرُجَ بِالْمَتَاعِ مِنَ الْبَيْتِ.

(۲۸۶۹۸) حضرت سلیمان بن موسیٰ ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس کا ہاتھ نہیں کٹے گا یہاں تک کہ وہ گھر سے سامان لے کر نکل جائے۔

(۲۸۶۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ حَتَّى يَخْرُجَ بِالْمَتَاعِ مِنَ الْبَيْتِ.

(۲۸۶۹۹) حضرت عمرو بن شعیب ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا، اس چور کا ہاتھ نہیں کٹے گا یہاں تک کہ وہ

گھر سے سامان لے کر نکل جائے۔

(۲۸۷۰۰) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : لاَ يُقْطَعُ حَتَّى يَخْرُجَ بِالْمَتَاعِ مِنَ الْبَيْتِ.

(۲۸۷۰۰) حضرت موسیٰ بن ابو الفرات ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ولیٹیلا نے ارشاد فرمایا: اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا یہاں تک کہ وہ گھر سے سامان لے کر نکل جائے۔

(۲۸۷۰۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ الْحَارِثِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ نَقَبَ ، فَأُخِذَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ ، فَلَمْ يَقْطَعْهُ.

(۲۸۷۰۱) حضرت حارث ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا تحقیق جس نے نقب لگائی تھی پس اسے اسی حالت میں پکڑ لیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔

(۲۸۷۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ سَرَقَ سَرِقَةً ، ثُمَّ كَوَّرَهَا ، فَأُدْرِكَ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْبَيْتِ ؟ قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ.

(۲۸۷۰۲) حضرت عاصم ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ امام شعبی ولیٹیلا سے ایسے آدمی کے متعلق سوال کیا گیا جس نے چوری کی پھر سامان کو گٹھڑی میں لپیٹ لیا پس اسے گھر سے نکلنے سے قبل ہی پکڑ لیا گیا؟ آپ ولیٹیلا نے فرمایا: اس کا ہاتھ نہیں کٹے گا۔

(۲۸۷۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ حَتَّى يُخْرِجَ الْمَتَاعَ مِنَ الْبَيْتِ.

(۲۸۷۰۳) حضرت زکریا ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ امام شعبی ولیٹیلا نے ارشاد فرمایا: اس کا ہاتھ نہیں کٹے گا یہاں تک کہ وہ سامان گھر سے نکال لے۔

(۲۸۷۰٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : يُؤْخَذُ السَّارِقُ قَدْ أَخَذَ الْمَتَاعَ ، وَقَدْ جَمَعَهُ فِي الْبَيْتِ ؟ قَالَ : لاَ قَطْعَ عَلَيْهِ حَتَّى يَخْرُجَ بِهِ ، زَعَمُوا ، قَالَ : وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ : مَا أَرَى عَلَيْهِ قَطْعًا.

(۲۸۷۰۴) حضرت ابن جریج ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء ولیٹیلا سے دریافت کیا: چور کو سامان گھر میں جمع کرتے ہوئے پکڑ لیا گیا اس کا کیا حکم ہے؟ آپ ولیٹیلا نے فرمایا: اس کا ہاتھ نہیں کٹے گا یہاں تک کہ وہ سامان کو نکال لے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے یوں کہا ہے اور حضرت عمرو بن دینار نے فرمایا: میں رائے نہیں رکھتا کہ اس کا ہاتھ کٹے۔

(۲۸۷۰۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُد ، عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الأَسْوَدِ ؛ أَنَّ لِصًّا نَقَبَ بَيْتَ قَوْمٍ ، فَأَدْرَكَهُ الْحُرَّاسُ فَأَخَذُوهُ ، فَرُفِعَ إِلَى أَبِي الأَسْوَدِ ، فَقَالَ : وَجَدْتُمْ مَعَهُ شَيْئًا ، فَقَالُوا : لاَ ، فَقَالَ : الْبَائِسُ أَرَادَ أَنْ يَسْرِقَ فَأَعْجَلْتُمُوهُ ، فَجَلَدَهُ خَمْسَةً وَعِشْرِينَ سَوْطًا.

(۲۸۷۰۵) حضرت داود ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ابو حرب بن ابو الاسود ولیٹیلا نے فرمایا: ایک چور نے چند لوگوں کے گھر میں نقب

لگائی اس کو چوکیداروں نے اسے دیکھ لیا اور اس کو پکڑ کر اس کا معاملہ حضرت ابوالاسود رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا: تم نے اس کے پاس کوئی چیز پائی؟ انہوں نے کہا نہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس غریب و حاجتمند نے چوری کا ارادہ کیا پس تم نے اس پر جلدی کی سو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے پچیس کوڑے مارے۔

(٢٨٧٠٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ فِي سَارِقٍ : لاَ يُقْطَعُ حَتَّى يَخْرُجَ بِالْمَتَاعِ مِنَ الدَّارِ ، لَعَلَّهُ تَعْرِضُ لَهُ تَوْبَةٌ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الدَّارِ.

(۲۸۷۰۶) حضرت حمید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے چور کے بارے میں خط لکھا: اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا یہاں تک کہ وہ سامان لے کر گھر سے نکل جائے شاید کہ گھر سے نکلنے سے قبل ہی اسے توبہ کی توفیق مل جائے۔

(٢٨٧٠٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : بَلَغَ عَائِشَةَ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ : إِذَا لَمْ يَخْرُجْ بِالْمَتَاعِ لَمْ يُقْطَعْ ، فَقَالَتْ : لَوْ لَمْ أَجِدْ إِلاَّ سِكِّينًا لَقَطَعْتُهُ.

(۲۸۷۰۷) حضرت عبد الرحمن بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ خبر پہنچی کہ وہ لوگ یوں کہتے ہیں، جب چور سامان لے کر نہیں نکلا تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ اس پر آپ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: اگر میں نہ بھی پاؤں مگر ایک چھری تو بھی میں اس کا ہاتھ ضرور کاٹوں گی۔

(٦) فِي الرَّجُلِ يَسْرِقُ ، وَيَشْرَبُ الْخَمْرَ ، وَيَقْتُلُ

اس آدمی کے بارے میں جس نے چوری کی اور شراب پی اور قتل کر دیا

(٢٨٧٠٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا زَنَى ، وَسَرَقَ ، وَقَتَلَ ، وَعَمِلَ حُدُودًا ، قَالَ : يُقْتَلُ ، وَلاَ يُزَادُ عَلَى ذَلِكَ.

(۲۸۷۰۸) حضرت مغیرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی زنا کرے اور چوری کرے اور قتل کر دے، سزاؤں والے کام کرے تو اسے قتل کر دیا جائے اور اس پر زیادتی نہیں کی جائے گی۔

(٢٨٧٠٩) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِذَا اجْتَمَعَ حَدَّانِ أَحَدُهُمَا الْقَتْلُ ، أَتَى الْقَتْلُ عَلَى الآخَرِ.

(۲۸۷۰۹) حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب دو سزائیں جمع ہو جائیں ان میں سے ایک قتل ہو تو قتل دوسری سزا پر غالب آ جائے گا۔

(٢٨٧١٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا اجْتَمَعَتْ حُدُودٌ ، أُقِيمَتْ كُلُّهَا عَلَيْهِ.

(۲۸۷۱۰) حضرت عمر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بصری رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: جب بہت سی سزائیں جمع ہو جائیں تو ساری کی ساری اس پر قائم

کی جائیں گی۔

(۲۸۷۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِیُّ ، عَنْ حُسَیْنِ بْنِ حَازِمٍ ، قَالَ : رَأَیْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیزِ ضَرَبَ عُنُقَ سَارِقٍ ، بَعْدَ أَنْ قُطِعَتْ أَرْبَعُهُ.

(۲۸۷۱۱) حضرت حسین بن حازم ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ کو کہ آپ ؒ نے چور کی گردن ماردی بعدازیں کہ اس کے چاروں ہاتھ پاؤں کاٹ دیے گئے تھے۔

(۲۸۷۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ الدَّرَاوَرْدِیِّ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الشِّفَاءِ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ ضَرَبَ عُنُقَ قیناس بَعْدَ أَنْ قُطِعَتْ أَرْبَعُهُ.

(۲۸۷۱۲) حضرت ھشام بن عروہ ؒ شفاء کے باشندوں میں سے ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان ؓ نے قیناس کی گردن ماردی بعدازیں کہ اس کے چاروں ہاتھ، پاؤں کاٹ دیے گئے تھے۔

(۲۸۷۱۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ؛ قَالَ : کَانَ عَطَاءٌ یَقُولُ : إِنْ سَرَقَ وَشَرِبَ الْخَمْرَ ، ثُمَّ قَتَلَ ، فَهُوَ الْقَتْلُ ، لاَ یُقْطَعُ ، وَلاَ یُحَدُّ.

(۲۸۷۱۳) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ فرمایا کرتے تھے: اگر وہ چوری کرے اور شراب پی لے پھر وہ قتل بھی کردے تو اس کی سزا قتل ہوگی نہ ہاتھ کاٹا جائے گا اور نہ حد لگائی جائے گی۔

(۲۸۷۱٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِی مُلَیْکَةَ ، یَقُولُ: تُقَامُ عَلَیْهِ الْحُدُودُ ، ثُمَّ یُقْتَلُ.

(۲۸۷۱۴) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن ابی ملیکہ ؒ کو فرماتے ہوئے سنا اس پر سزائیں قائم کی جائیں گی پھر اسے قتل کردیا جائے گا۔

(۲۸۷۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سَعِیدُ بْنُ أَبِی عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : تُقَامُ عَلَیْهِ الْحُدُودُ ، ثُمَّ یُقْتَلُ.

(۲۸۷۱۵) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: اس پر سزائیں قائم کی جائیں گی پھر اسے قتل کردیا جائے۔

(۲۸۷۱٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سَعِیدٌ ، عَنْ أَبِی مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ، قَالَ : إِذَا کَانَتْ حُدُودٌ فِیهَا قَتْلٌ ، فَإِنَّ الْقَتْلَ یَأْتِی عَلَى ذَلِكَ أَجْمَعَ.

(۲۸۷۱۶) حضرت ابو معشر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: جب سزاؤں میں قتل بھی ہو تو قتل ان پر غالب آجائے گا۔

(۷) فِي السَّارِقِ تُقْطَعُ يَدُهُ ، يُتْبَعُ بِالسَّرِقَةِ ؟

اس چور کے بیان میں جس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا ہو کیا چوری شدہ چیز بھی واپس لی جائے گی؟

(۲۸۷۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الرَّجُلِ يَسْرِقُ فَتُقْطَعُ يَدُهُ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ إِلاَّ أَنْ يُوجَدَ مَعَهُ شَيْءٌ ، وَقَالَ حَمَّادٌ : يُتْبَعُ بِهَا.

(۲۸۷۱۷) حضرت شیبانی ریشید فرماتے ہیں ک حضرت شعبی ریشید سے ایسے شخص کے بارے میں مروی ہے جس نے چوری کی پس اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ آپ ریشید نے فرمایا: اس چور پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی مگر وہ چیز جو اس کے پاس پائی جائے اور حضرت حماد ریشید نے فرمایا: وہ چیز واپس کی جائے گی۔

(۲۸۷۱۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ (ح) وَأَشْعَثُ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالاَ : لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ إِذَا قُطِعَتْ يَدُهُ ، إِلاَّ أَنْ يُوجَدَ شَيْءٌ بِعَيْنِهِ.

(۲۸۷۱۸) حضرت شعبی ریشید اور حضرت ابن سیرین ریشید ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: جب چور کا ہاتھ کاٹ دیا گیا تو اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی مگر وہ چیز جو بعینہ اس کے پاس پائی جائے۔

(۲۸۷۱۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي السَّارِقِ : إِنْ وُجِدَتِ السَّرِقَةُ عِنْدَهُ بِعَيْنِهَا أُخِذَتْ مِنْهُ ، وَقُطِعَتْ يَدُهُ ، وَإِنْ كَانَ قَدِ اسْتَهْلَكَهَا ، قُطِعَتْ يَدُهُ وَلاَ ضَمَانَ عَلَيْهِ.

(۲۸۷۱۹) حضرت شیبانی ریشید فرماتے ہیں کہ بے شک امام شعبی ریشید نے چور کے بارے میں ارشاد فرمایا: اگر چوری شدہ چیز بعینہ اس کے پاس پائی گئی تو وہ اس سے لے لی جائے گی اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا اور اگر اس نے وہ چیز خرچ کر دی تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا اور اس پر کسی قسم کا ضمان نہیں ہوگا۔

(۲۸۷۲۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَأَشْعَثُ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۸۷۲۰) مذکورہ ارشاد بعینہ حضرت ابراہیم ریشید اور حضرت ابن سیرین ریشید سے بھی منقول ہے۔

(۲۸۷۲۱) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ يَغْرَمُ السَّارِقُ بَعْدَ قَطْعِ يَمِينِهِ ، إِلاَّ أَنْ تُوجَدَ السَّرِقَةُ بِعَيْنِهَا ، فَتُؤْخَذَ مِنْهُ.

(۲۸۷۲۱) حضرت ابن جریج ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ریشید نے ارشاد فرمایا: چور کو اس کا دایاں ہاتھ کاٹنے کے بعد ضامن نہیں بنایا جائے گا مگر اس چوری شدہ مال کا جو بعینہ اس کے پاس موجود تھا اس سے لے لیا جائے گا۔

(۲۸۷۲۲) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُضَمِّنُ السَّارِقَ بَعْدَ مَا يُقْطَعُ.

(۲۸۷۲۲) حضرت عمرو ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ریشید چور کو اس کا ہاتھ کاٹ دیئے جانے کے بعد کسی چیز کا ضامن

نہیں بناتے تھے۔

(۲۸۷۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، وَلَيْسَ بِالأَحْمَرِ ، عَنْ قُرَيْشِ بْنِ حَيَّانَ الْعِجْلِيِّ ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ ،قَالَ :سُئِلَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ الرَّجُلِ يَسْرِقُ السَّرِقَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ ، أَيُغْرَمُ السَّرِقَةَ ؟ قَالَ : كَفَى بِالْقَطْعِ غُرْمًا.

(۲۸۷۲۳) حضرت مطر وراّق ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر ولیٹھیز سے ایسے آدمی کے متعلق سوال کیا گیا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا تو کیا اس کو چوری شدہ مال کی ادائیگی کا ذمہ دار بھی بنایا جائے گا؟ آپ ولیٹھیز نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹنا ضمان کے طور پر کافی ہے۔

(۸) فِي الْعَبْدِ الآبِقِ يَسْرِقُ ، مَا يُصْنَعُ بِهِ ؟

بھگوڑے غلام کا بیان جو چوری کرلے اس کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا؟

(۲۸۷۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَسَأَلَنِي عَنِ الْعَبْدِ الآبِقِ السَّارِقِ يُقْطَعُ ؟ فَقُلْتُ : مَا بَلَغَنِي فِيهِ شَيْءٌ ، فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ لَقِيتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ ، فَأَخْبَرَنِي أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَطَعَ عَبْدًا لَهُ ، سَارِقًا ، آبِقًا.

(۲۸۷۲۴) حضرت زہری ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز ولیٹھیز کے پاس داخل ہوا تو آپ ولیٹھیز نے مجھ سے بھگوڑے چور غلام کے متعلق سوال کیا کہ اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا؟ میں نے عرض کی، مجھے اس بارے میں کوئی روایت نہیں پہنچی۔ پس جب میں مدینہ منورہ آیا تو میں حضرت سالم بن عبداللہ ولیٹھیز سے ملا پس، آپ ولیٹھیز نے مجھے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک غلام کا ہاتھ کاٹا تھا جو چور اور بھگوڑا تھا۔

(۲۸۷۲٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، فِي الْعَبْدِ الآبِقِ يَسْرِقُ ، قَالَ : يُقْطَعُ.

(۲۸۷۲۵) حضرت نافع ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایسے بھگوڑے غلام کے بارے میں مروی ہے جو چوری کرے آپ ولیٹھیز نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

(۲۸۷۲٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : يُقْطَعُ.

(۲۸۷۲۶) حضرت جابر ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ولیٹھیز نے ارشاد فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

(۲۸۷۲۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَامِرٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ سَأَلَ عُرْوَةَ عَنْهُ ؟ فَقَالَ : يُقْطَعُ.

(۲۸۷۲۷) حضرت ابراہیم بن عامر ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ولیٹھیز نے حضرت عروہ ولیٹھیز سے اس بارے میں سوال کیا؟ تو آپ ولیٹھیز نے ارشاد فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

(۲۸۷۲۸) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، وَالْقَاسِمَ، قَالاَ : الْعَبْدُ الآبِقُ إِذَا سَرَقَ قُطِعَ.

(۲۸۷۲۸) حضرت یحییٰ بن سعید ویشیلی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ویشیلی اور حضرت قاسم ویشیلی ان دونوں حضرات نے ارشادفرمایا: بھگوڑا غلام جب چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

(۲۸۷۲۹) حَدَّثَنَا مَحْبُوبٌ الْقَوَارِيرِيُّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَن خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ سُئِلَ عَنِ الْعَبْدِ الآبِقِ يَسْرِقُ ، تُقْطَعُ يَدُهُ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۲۸۷۲۹) حضرت خالد حذاء ویشیلی فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ویشیلی سے ایسے بھگوڑے غلام کے متعلق سوال کیا گیا جس نے چوری کی تھی کہ کیا اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے؟ آپ ویشیلی نے فرمایا: جی ہاں۔

(۹) مَنْ قَالَ لاَ يُقْطَعُ إِذَا سَرَقَ فِي إِبَاقِهِ

جو یوں کہے: اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا جب وہ اپنے بھاگنے کے زمانے میں چوری کرے

(۲۸۷۳۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَن مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ يُقْطَعُ الْعَبْدُ الآبِقُ إِذَا سَرَقَ فِي إِبَاقِهِ.

(۲۸۷۳۰) حضرت مجاہد ویشیلی فرماتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: بھگوڑے غلام کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے جب وہ اپنے بھاگنے کے زمانے میں چوری کرے۔

(۲۸۷۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : كَانَ عُثْمَانُ ، وَمَرْوَانُ يَقُولاَنِ : لاَ يُقْطَعُ.

(۲۸۷۳۱) حضرت زہری ویشیلی فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان اور مروان علیہما السلام فرمایا کرتے تھے کہ اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

(۲۸۷۳۲) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ ، وَعُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، وَمَرْوَانَ كَانُوا لاَ يَقْطَعُونَ الْعَبْدَ الآبِقَ إِذَا سَرَقَ.

(۲۸۷۳۲) حضرت زہری ویشیلی فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت عمر بن عبدالعزیز اور حضرت مروان ویشیلی یہ سب حضرات بھگوڑے غلام کا ہاتھ نہیں کاٹتے تھے جب وہ چوری کرتا تھا۔

(۲۸۷۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، وَيَحْيَى ، عَن نَافِعٍ ، قَالَ : سَرَقَ عَبْدٌ لاِبْنِ عُمَرَ ، فَبَعَثَ بِهِ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ ، فَقَالَ : إِنَّ هَذَا سَرَقَ فَاقْطَعْهُ ، قَالَ : لاَ يُقْطَعُ الْعَبْدُ الآبِقُ.

(۲۸۷۳۳) حضرت نافع ویشیلی فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ایک غلام نے چوری کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو حضرت سعید بن عاص ویشیلی کے پاس بھیج دیا اور فرمایا: بے شک اس نے چوری کی ہے آپ ویشیلی اس کا ہاتھ کاٹ دیں۔ انہوں نے فرمایا: بھگوڑے

غلام کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

(۲۸۷۳٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : لَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ.

(۲۸۷۳۴) حضرت سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں ہے۔

(۱۰) فِي الْغُلاَمِ يَسْرِقُ ، أَوْ يَأْتِي الْحَدَّ

اس لڑکے کا بیان جو چوری کرے یا حد والا کام کرے

(۲۸۷۳٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : أُتِيَ عُثْمَانُ بِغُلاَمٍ قَدْ سَرَقَ ، فَقَالَ : انْظُرُوا إِلَى مُؤْتَزَرِهِ ، هَلْ أَنْبَتَ ؟.

(۲۸۷۳۵) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک لڑکا لایا گیا جس نے چوری کی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی ازار میں دیکھو کیا بال اگ آئے ہیں؟

(۲۸۷۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، وَمِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عُثْمَانَ ؛ بِمِثْلِهِ.

(۲۸۷۳۶) حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر رحمہ اللہ سے بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے منقول ہے۔

(۲۸۷۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، قَالَ : ابْتَهَرَ غُلاَمٌ مِنَّا فِي شِعْرِهِ بِامْرَأَةٍ ، فَرُفِعَ إِلَى عُمَرَ ، فَشَكَّ فِيهِ ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ ، فَلَمْ يُوجَدْ أَنْبَتَ ، فَقَالَ : لَوْ وَجَدْتُكَ أَنْبَتَّ لَجَلَدْتُكَ ، أَوْ لَحَدَدْتُكَ. (ابو عبید ۲۸۹)

(۲۸۷۳۷) حضرت محمد بن یحییٰ بن حیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے ایک لڑکے نے ایک عورت کے خلاف جھوٹا دعویٰ کیا پس یہ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو اس میں شک ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف دیکھا تو انہیں لگا کہ یہ لڑکا ابھی پختہ نہیں ہوا ہے۔ اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں تمہیں پختہ اور مضبوط دیکھتا تو میں ضرور تمہیں کوڑے لگاتا یا ضرور تمہیں سزا دیتا۔

(۲۸۷۳۸) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أُتِيَ بِغُلاَمٍ قَدْ سَرَقَ ، فَلَمْ يَتَبَيَّنِ احْتِلاَمُهُ ، فَشَبَرَهُ فَنَقَصَ أُنْمُلَةً ، فَتَرَكَهُ فَلَمْ يَقْطَعْهُ.

(۲۸۷۳۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک لڑکے کو لایا گیا جس نے چوری کی تھی پس اس کا بالغ ہونا ظاہر نہ ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو ناپا تو انگلی کی ایک گرہ کم نکلا آپ رضی اللہ عنہ اس کو چھوڑ دیا اور اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔

(۲۸۷۳۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا بَلَغَ الْغُلاَمُ خَمْسَةَ أَشْبَارٍ ، اقْتُصَّ مِنْهُ ، وَاقْتُصَّ لَهُ.

(۲۸۷۳۹) حضرت خلاس ولیٹھیلا فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: جب لڑکا پانچ بالشت تک پہنچ جائے تو اس سے قصاص لیا جائے گا اور اس کے لیے قصاص لیا جائے گا۔

(۲۸۷٤۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : أُتِيَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِعَبْدٍ لِعُمَرَ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ سَرَقَ ، فَأَمَرَ بِهِ فَشُبِرَ وَهُوَ وَصِيفٌ ، فَبَلَغَ سِتَّةَ أَشْبَارٍ ، فَقَطَعَهُ.

(۲۸۷۴۰) حضرت ابن ابی ملیکہ ولیٹھیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ کے پاس عمر بن ابی ربیعہ کا ایک غلام لایا گیا جس نے چوری کی تھی پس آپ رضی اللہ نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اس کو ناپا گیا تو وہ نوعمر لڑکا تھا اور چھ بالشت تک پہنچ چکا تھا پس آپ رضی اللہ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔

(۲۸۷٤۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، وَالْحَسَنَ كَانَا لاَ يُقِيمَانِ عَلَى الْغُلاَمِ حَدًّا حَتَّى يَحْتَلِمَ.

(۲۸۷۴۱) حضرت قتادہ ولیٹھیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ولیٹھیلا اور حضرت حسن بصری ولیٹھیلا یہ دونوں حضرات لڑکے پر حد قائم نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے۔

(۲۸۷٤۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، فِي الصَّبِيِّ يَسْرِقُ ، قَالَ : لاَ قَطْعَ عَلَيْهِ حَتَّى يَحْتَلِمَ ، وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ : مَا أَرَى عَلَيْهِ قَطْعًا.

(۲۸۷۴۲) حضرت ابن جریج ولیٹھیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ولیٹھیلا سے ایسے بچہ کے بارے میں مروی ہے جو چوری کرتا ہو آپ ولیٹھیلا نے فرمایا: اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے اور حضرت عمرو بن دینار ولیٹھیلا نے ارشاد فرمایا: میری یہ رائے نہیں کہ اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری ہو۔

(۲۸۷٤۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ حَسَنٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: لاَ يُقْطَعُ حَتَّى يَعْقِلَ، يَعْنِي يَحْتَلِمَ.

(۲۸۷۴۳) حضرت منصور ولیٹھیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ولیٹھیلا نے ارشاد فرمایا: اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا یہاں تک کہ وہ عقلمند ہو جائے یعنی بالغ ہو جائے۔

(۲۸۷٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، قَالَ : لاَ حَدَّ ، وَلاَ قَوَدَ عَلَى مَنْ لَمْ يَبْلُغِ الْحُلُمَ.

(۲۸۷۴۴) حضرت ابن جریج ولیٹھیلا فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن موسیٰ ولیٹھیلا نے ارشاد فرمایا: نہ حد ہوگی اور نہ ہی قصاص ہوگا اس پر جو بلوغ کو نہ پہنچا ہو۔

(۲۸۷٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : أُتِيَ عُمَرُ بِغُلاَمٍ قَدْ سَرَقَ ، فَأَمَرَ بِهِ فَشُبِرَ ، فَوُجِدَ سِتَّةَ أَشْبَارٍ إِلاَّ أُنْمُلَةً فَتَرَكَهُ ، فَسُمِّيَ الْغُلاَمُ ، نُمَيْلَةَ.

(۲۸۷۴۵) حضرت سلمان بن یسار ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ کے پاس ایک لڑکا لایا گیا جس نے چوری کی تھی پس آپ ؓ کے حکم سے اسے ناپا گیا تو آپ ؓ نے اسے چھ بالشت جتنا پایا مگر انگلی کی ایک گرہ کم۔ سو آپ ؓ نے اسے چھوڑ دیا پس اس لڑکے کا نام ہی نمیلہ پڑ گیا۔

(۱۱) مَا جَاءَ فِي الْجَارِيَةِ تُصِيبُ حَدًّا

ان روایات کا بیان جو اس لڑکی کے بارے میں ہیں جو حد کا کام کرے

(۲۸۷۴۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُسْعِرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : أُتِيَ عَبْدُ اللهِ بِجَارِيَةٍ سَرَقَتْ لَمْ تَحِضْ ، فَلَمْ يَقْطَعْهَا.

(۲۸۷۴۶) حضرت قاسم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کے پاس ایک لڑکی لائی گئی جس نے چوری کی تھی اس کو حیض نہیں آیا تھا تو آپ ؓ نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔

(۲۸۷۴۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْجَارِيَةِ تُزَوَّجُ فَيُدْخَلُ بِهَا ، ثُمَّ تُصِيبُ فَاحِشَةً ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهَا حَدٌّ حَتَّى تَحِيضَ.

(۲۸۷۴۷) حضرت ابو معشر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ سے ایسی لڑکی کے بارے میں مروی ہے جس کی شادی ہو سو اس کے ساتھ دخول کیا گیا پھر اس نے فحش کام کیا۔ آپ ؒ نے فرمایا: اس پر حد جاری نہیں ہوگی یہاں تک کہ اس کو حیض آ جائے۔

(۲۸۷۴۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى الْجَارِيَةِ حَدٌّ حَتَّى تَحِيضَ.

(۲۸۷۴۸) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم ؒ نے ارشاد فرمایا: لڑکی پر حد جاری نہیں ہوگی یہاں تک کہ اسے حیض آ جائے۔

(۲۸۷۴۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عن مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى الْجَارِيَةِ حَدٌّ حَتَّى تَحِيضَ ، أَوْ تَحِيضَ لِدَاتُهَا.

(۲۸۷۴۹) حضرت معمر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ؒ نے ارشاد فرمایا: لڑکی پر حد جاری نہیں ہوگی یہاں تک کہ اسے حیض آ جائے یا اس کی ہم عمروں کو حیض آ جائے۔

(۲۸۷۵۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى الْجَارِيَةِ حَدٌّ حَتَّى تَحِيضَ ، أَوْ تَحِيضَ لِدَاتُهَا.

(۲۸۷۵۰) حضرت جویبر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک ؒ نے ارشاد فرمایا: لڑکی پر حد جاری نہیں ہوگی یہاں تک کہ اسے حیض آ جائے یا اس کی ہم عمروں کو حیض آ جائے۔

(۲۸۷۵۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ؛ أَنَّهُ أُتِيَ بِجَارِيَةٍ لَمْ تَبْلُغِ الْحَيْضَ ، أَخَذَتْ غُلاَمًا فَقَتَلَتْهُ ، وَغَيَّبَتْ مَا عَلَيْهِ ، فَلَمَّا رَآهَا قَدِ احْتَالَتْ حِيلَةَ الْكَبِيرِ ، أَمَرَ بِهَا فَقُتِلَتْ.

(۲۸۷۵۱) حضرت یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر بن عمرو بن حزم رحمہ اللہ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ رحمہ اللہ کے پاس ایک لڑکی لائی گئی جو حیض کی حالت کو نہیں پہنچی تھی اس نے ایک لڑکے کو پکڑ کر اسے قتل کر دیا اور جو کچھ اس کے پاس موجود تھا اسے غائب کر دیا پس جب آپ رحمہ اللہ نے دیکھا کہ اس لڑکی نے بڑوں جیسی چال چلی ہے تو آپ رحمہ اللہ نے اس کے بارے میں حکم دیا سو اسے قتل کر دیا گیا۔

(۱۲) مَا جَاءَ فِيمَا يُوجِبُ عَلَى الْغُلاَمِ الْحَدَّ

ان روایات کا بیان جو اس عمر کے بارے میں آئی ہیں جس میں لڑکے پر حد ثابت ہو جاتی ہے

(۲۸۷۵۲) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ مَكْحُولاً ، يَقُولُ :إِذَا بَلَغَ الْغُلاَمُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً ، جَازَتْ شَهَادَتُهُ ، وَوَجَبَتْ عَلَيْهِ الْحُدُودُ.

(۲۸۷۵۲) حضرت ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مکحول رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: جب لڑکا پندرہ سال کی عمر کو پہنچ جائے تو اس کی گواہی جائز ہو جاتی ہے اور اس پر سزا ثابت ہو جائے گی۔

(۱۳) فِي الرَّجُلِ يَسْرِقُ مِرَارًا ، وَيَزْنِي ، وَيَشْرَبُ الْخَمْرَ ، مَا عَلَيْهِ ؟

اس آدمی کا بیان جو بار بار چوری کرتا ہو زنا کرتا ہو اور شراب پیتا ہو اس پر کیا سزا لازم ہوگی؟

(۲۸۷۵۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا سَرَقَ مِرَارًا ، فَإِنَّمَا تُقْطَعُ يَدٌ وَاحِدَةٌ ، وَإِذَا شَرِبَ الْخَمْرَ مِرَارًا ، وَإِذَا قَذَفَ مِرَارًا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ حَدٌّ وَاحِدٌ.

(۲۸۷۵۳) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب ایک شخص نے کئی بار چوری کی تو اس کا ایک ہی ہاتھ کاٹا جائے گا اور جب اس نے کئی بار شراب پی اور جب اس نے کئی بار تہمت لگائی تو اس پر ایک ہی حد لازم ہوگی۔

(۲۸۷۵٤) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُؤْخَذُ ، وَقَدْ زَنَى غَيْرَ مَرَّةٍ بِامْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ ، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ مِنَ النِّسَاءِ ؟ قَالَ :حَدٌّ وَاحِدٌ ، وَالسَّارِقُ يُؤْخَذُ وَقَدْ سَرَقَ مِرَارًا ، مِثْلُ ذَلِكَ.

(۲۸۷۵۴) حضرت عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے ایسے آدمی کے بارے میں مروی ہے جس کو پکڑا گیا اس حال میں کہ اس نے ایک عورت سے کئی مرتبہ زنا کیا یا کئی عورتوں سے کئی مرتبہ زنا کیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک سزا ہوگی اور چور کو پکڑ لیا گیا جس نے کئی مرتبہ چوری کی تھی اس کے بارے میں ایسا ہی فرمایا۔

(۲۸۷۵٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ ، أَوْ يُقَالُ :إِذَا سَرَقَ الرَّجُلُ مِنْ شَتَّى ، ثُمَّ قُطِعَ لِوَاحِدٍ ، كَانَ لَهُمْ جَمِيعًا.

(۲۸۷۵۵) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین ؒ نے فرمایا: یوں کہا جاتا تھا جب اس نے بہت سی چوریاں کیں پھر ایک آدمی کی وجہ سے اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا تو یہ ان تمام چوریوں کی سزا ہو گی۔

(۲۸۷۵۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :إِذَا سَرَقَ مِرَارًا فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَيْهِ إِلاَّ بَعْدُ ، فَإِنَّمَا تُقْطَعُ يَدٌ وَاحِدَةٌ.

(۲۸۷۵۶) حضرت ہشام دستوائی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد ؒ نے ارشاد فرمایا: جب ایک شخص نے کئی بار چوری کی اور لوگ اس پر قابو نہ پا سکے مگر بعد میں جا کر تو اس کا ایک ہی ہاتھ کاٹا جائے گا۔

(۲۸۷۵۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :إِذَا سَرَقَ مِنْ شَتَّى ، فَقُطِعَ لِبَعْضِهِمْ ، لَمْ يُقْطَعْ بَعْدُ ، إِلاَّ أَنْ يُحْدِثَ سَرِقَةً.

(۲۸۷۵۷) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین ؒ نے ارشاد فرمایا: جب چور نے بہت سی چوریاں کیں پس ان میں سے کچھ کی وجہ سے اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا مگر یہ کہ وہ نئے سرے سے چوری کرلے۔

(۲۸۷۵۸) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إِذَا سَرَقَ ، ثُمَّ سَرَقَ ، ثُمَّ أُتِيَ بِهِ فَحَدٌّ وَاحِدٌ ، وَكَذَلِكَ فِي الزِّنَى.

(۲۸۷۵۸) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ نے ارشاد فرمایا: جب ایک شخص نے چوری کی پھر دوبارہ اس نے چوری کرلی پھر اسے پکڑ کر لایا گیا تو ایک ہی حد ہو گی اور اسی طریقہ سے زنا میں ہوگا۔

(۲۸۷۵۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فِي رَجُلٍ سَرَقَ ، ثُمَّ شُهِدَ عَلَيْهِ أَنَّهُ قَدْ سَرَقَ قَبْلَ ذَلِكَ مِرَارًا ، أَوِ اعْتَرَفَ مَعَ عُقُوبَتِهِ ؟ قَالَ :تُقْطَعُ يَدُهُ ، وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ فِي رَجُلٍ زَنَى فَشُهِدَ عَلَيْهِ ، أَوِ اعْتَرَفَ بِذَلِكَ ، قَالَ :يُقَامُ عَلَيْهِ حَدٌّ وَاحِدٌ.

(۲۸۷۵۹) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن شہاب ؒ سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے چوری کی تھی پھر اس کے خلاف گواہی دی گئی کہ اس نے اس سے پہلے کئی مرتبہ چوری کی ہے یا اس نے خود اپنی سزا کے ساتھ اس بات کا اعتراف کرلیا ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا اور حضرت ابن شہاب نے یوں بھی فرمایا: ایک آدمی نے زنا کیا پس اس کے خلاف گواہی دی گئی یا اس نے خود اس بات کا اعتراف کرلیا تو اس پر بھی ایک ہی حد قائم کی جائے گی۔

(۱٤) فِي الْعَبْدِ يُقِرُّ بِالْجَلْدِ ، هَلْ يَجُوزُ ذَلِكَ عَلَيْهِ ؟

اس غلام کا بیان جو کوڑوں کا اقرار کرلے: کیا یہ کوڑے مارنا اس پر جائز ہوگا؟

(۲۸۷۶۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :يَجُوزُ إِقْرَارُ الْعَبْدِ فِيمَا أُقِرَّ بِهِ مِنْ حَدٍّ يُقَامُ عَلَيْهِ ،

وَمَا أَقَرَّ بِهِ مِمَّا تَذْهَبُ فِيهِ رَقَبَتُهُ فَلاَ يَجُوزُ.

(۲۸۷۶۰) حضرت ابوحرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: غلام کا اقرار ان معاملات میں درست ہے جن میں اس پر حد قائم ہو۔ البتہ جن معاملات میں اس کی جان جائے ان میں اس کا اقرار درست نہیں ہے۔

(۲۸۷۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ؛ أَنَّ عَبْدًا أَقَرَّ عِندَ شُرَيْحٍ بِالسَّرِقَةِ ، فَلَمْ يَقْطَعْهُ.

(۲۸۷۶۱) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابواسحاق رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ایک غلام نے حضرت شریح رحمہ اللہ کے سامنے چوری کا اقرار کیا تو آپ رحمہ اللہ نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔

(۲۸۷۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عيسى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ قَالَ : لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ يُقِرُّ بِالسَّرِقَةِ قَطْعٌ.

(۲۸۷۶۲) حضرت جابر رحمہ اللہ اور حضرت عبداللہ بن عیسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس غلام پر جو چوری کا اقرار کرلے ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی۔

(۲۸۷۶۳) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، قَالَ : لاَ يَجُوزُ اعْتِرَافُ الْعَبْدِ ، إِلاَّ بِبَيِّنَةٍ.

(۲۸۷۶۳) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن موسیٰ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: غلام کا اعتراف کرنا جائز نہیں ہوگا مگر گواہوں کے ساتھ۔

(۲۸۷۶٤) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ يَجُوزُ اعْتِرَافُ الْعَبْدِ.

(۲۸۷۶۴) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: غلام کا اعتراف کرنا جائز نہیں ہے۔

(۲۸۷٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، وَالشَّعْبِيِّ ، قَالاَ : لاَ يُقَامُ عَلَى عَبْدٍ حَدٌّ بِاعْتِرَافٍ ، إِلاَّ بِبَيِّنَةٍ.

(۲۸۷۶۵) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالضحی رحمہ اللہ اور حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: غلام کے اعتراف کی وجہ سے اس پر حد قائم نہیں کی جائے گی مگر جبکہ وہ بینہ کے ساتھ ہو۔

(۲۸۷٦٦) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : لاَ يَجُوزُ إِقْرَارُ الْعَبْدِ عَلَى نَفْسِهِ إِذَا بَلَغَ النَّفْسَ فِي خَطَأٍ ، وَلاَ عَمْدٍ.

(۲۸۷۶۶) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: کسی ایسے ارادی اور غیر ارادی جرم میں غلام کا اقرار معتبر نہیں ہے جس میں اس کی جان جاتی ہو۔

(۲۸۷٦۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَهْلُ هُرْمُزَ وَالْحَيُّ ، عَنْ هُرْمُزَ ، أَنَّهُ

أَتَى عَلِيًّا ، فَقَالَ :إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا ، فَقَالَ :تُبْ إِلَى اللهِ وَاسْتَتِرْ ، قَالَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، طَهِّرْنِي ، قَالَ :قُمْ يَا قَنبَرُ ، فَاضْرِبْهُ الْحَدَّ ، وَلَيَكُنْ هُوَ يَعُدُّ لِنَفْسِهِ ، فَإِذَا نَهَاكَ فَانْتَهِ ، وَكَانَ مَمْلُوكًا.

(۲۸۷۶۷) حضرت ابو مالک اشجعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اہل ھرمز اور حی بیان کرتے ہیں کہ ھرمز حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا: بے شک میں نے حد کو پا لیا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ سے توبہ کرو اور اپنے گناہ کو چھپاؤ اس نے کہا اے امیر المومنین! آپ رضی اللہ عنہ مجھے پاک کر دیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے قنبر! کھڑے ہو جاؤ اور اس پر حد لگاؤ اور یہ خود ہی اپنی سزا شمار کرے گا پس جب یہ تمہیں روک دے تو رک جانا اور ھرمز ایک غلام تھا۔

(۱۵) مَا قَالُوا إِذَا أُخِذَ عَلَى سَرِقَةٍ، يُقْطَعُ، أَوْ لاَ ؟

جن لوگوں نے یوں کہا: کہ جب غلام کو چوری کرتے ہوئے پکڑ لیا گیا ہو؟ کیا اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا یا نہیں؟

(۲۸۷۶۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ ؛ أَنَّ عَبْدًا لِبَعْضِ أَهْلِ مَكَّةَ سَرَقَ رِدَاءً لِصَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ ، فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَمَرَ بِقَطْعِهِ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، تَقْطَعُهُ مِنْ أَجْلِ ثَوْبِي ؟ قَالَ :فَهَلاَ قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي به. (ابوداؤد ۴۳۹۴۔ ابن ماجه ۲۵۹۵)

(۲۸۷۶۸) حضرت یوسف بن ماھک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اہل مکہ میں سے کسی کے غلام نے حضرت صفوان بن امیہ کی چادر چوری کر لی پس اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا اس پر حضرت صفوان رضی اللہ عنہ کہنے لگے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے کپڑے کی وجہ سے اس کا ہاتھ کاٹیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس یہ بات تم نے اس کو میرے پاس لانے سے پہلے کیوں نہ سوچی؟

(۲۸۷۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الْعَبْدِ يَسْرِقُ ، قَالَ: يُقْطَعُ.

(۲۸۷۶۹) حضرت عبد الملک بن ابی سلیمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ سے ایسے غلام کے بارے میں مروی ہے جو چوری کرتا ہو۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

(۲۸۷۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ؛ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَامِرٍ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَطَعَ يَدَ عَبْدٍ سَرَقَ.

(۲۸۷۷۰) حضرت عبد اللہ بن عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک غلام کا ہاتھ کاٹ دیا جس نے چوری کی تھی۔

(۱۶) فِي أَرْبَعَةٍ شَهِدُوا عَلَى الرَّجُلِ بِالزِّنَى ، فَلَمْ يُعَدَّلُوا

ان چار آدمیوں کا بیان جنہوں نے آدمی کے خلاف زنا کرنے کی گواہی دی پس ان کو عادل قرار نہیں دیا گیا

(۲۸۷۷۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي أَرْبَعَةٍ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ بِالزِّنَى ، فَكَانَ أَحَدُهُمْ لَيْسَ بِعَدْلٍ ؟ قَالَ : يُدْرَأُ عَنْهُمُ الْحَدُّ لأَنَّهُمْ أَرْبَعَةٌ.

(۲۸۷۷۱) حضرت اسماعیل ولیٹیو فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ولیٹیو سے چار آدمیوں کے بارے میں مروی ہے جنہوں نے ایک آدمی کے خلاف زنا کرنے کی گواہی دی اور ان میں سے ایک گواہ عادل نہیں تھا؟ آپ ولیٹیو نے فرمایا: اس شخص سے حد ختم کردی جائے گی اس لیے کہ گواہ چار ہوتے ہیں۔

(۲۸۷۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا شَهِدَ أَرْبَعَةٌ بِالزِّنَى ، ثُمَّ لَمْ يَكُونُوا عُدُولاً لَمْ أَجْلِدْهُمْ.

(۲۸۷۷۲) حضرت اشعث ولیٹیو فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ولیٹیو نے ارشاد فرمایا: جب چار گواہوں نے زنا کی گواہی دی اور وہ سارے کے سارے عادل نہیں تھے تو ان کو کوڑے نہیں مارے جائیں گے۔

(۲۸۷۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَنْصَارِيُّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا شَهِدَ أَرْبَعَةٌ بِالزِّنَى عَلَى رَجُلٍ فَلَمْ يُعَدَّلُوا ، دُرِءَ عَنْهُ الْحَدُّ ، وَلَمْ يُجْلَدْ أَحَد مِنْهُمْ.

(۲۸۷۷۳) حضرت اشعث ولیٹیو فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ولیٹیو نے ارشاد فرمایا: جب چار آدمیوں نے ایک آدمی کے خلاف زنا کی گواہی دی اور ان چار کو عادل قرار نہیں دیا گیا تو اس شخص سے حد ختم ہو جائے گی اور ان میں سے کسی کو بھی کوڑے نہیں مارے جائیں گے۔

(۱۷) فِي الرَّجُلِ يُقِرُّ بِالسَّرِقَةِ ، كَمْ يُرَدَّدُ مَرَّةً ؟

اس آدمی کے بارے میں جو چوری کا اقرار کرے کتنی مرتبہ اس کی تردید کی جائے گی؟

(۲۸۷۷٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ عَلِيٍّ فَجَاءَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنِّي قَدْ سَرَقْتُ ، فَانْتَهَرَهُ ، ثُمَّ عَادَ الثَّانِيَةَ ، فَقَالَ : إِنِّي قَدْ سَرَقْتُ ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ : قَدْ شَهِدْتَ عَلَى نَفْسِكَ شَهَادَتَيْنِ ، قَالَ : فَأَمَرَ بِهِ فَقُطِعَتْ يَدُهُ ، فَرَأَيْتُهَا مُعَلَّقَةً ، يَعْنِي فِي عُنُقِهِ.

(۲۸۷۷۴) حضرت عبدالرحمٰن ولیٹیو فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا! اے

امیر المومنین! بے شک میں نے چوری کی ہے پس آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو خوب جھڑک دیا، وہ دوسری مرتبہ پھر لوٹا اور کہنے لگا بے شک میں نے چوری کی ہے اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: تحقیق تو نے اپنے خلاف دو مرتبہ گواہی دے دی ہے۔ راوی کہتے ہیں: پس آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا میں نے اس کے ہاتھ کو لٹکے ہوئے دیکھا اس کی گردن میں۔

(٢٨٧٧٥) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ غَالِبٍ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ : سَمِعْتُ سُبَيْعًا أَبَا سَالِمٍ ، يَقُولُ : شَهِدْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَأُتِيَ بِرَجُلٍ أَقَرَّ بِسَرِقَةٍ ، فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ : فَلَعَلَّكَ اخْتَلَسْتَهُ ، لِكَيْ يَقُولَ لاَ ، حَتَّى أَقَرَّ عِنْدَهُ مَرَّتَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثًا ، فَأَمَرَ بِهِ فَقُطِعَ.

(٢٨٧٧٥) حضرت سبیع ابو سالم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھا اس حال میں ایک آدمی کو پکڑ کر لایا گیا جس نے چوری کا اقرار کیا تھا اس پر حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا شاید تو نے چھین لیا ہوتا کہ وہ کہہ دے نہیں۔ یہاں تک کہ اس شخص نے آپ رضی اللہ عنہ کے پاس دو یا تین مرتبہ اقرار کرلیا پس آپ رضی اللہ عنہ کے حکم سے اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

(٢٨٧٧٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : رَجُلٌ شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً بِأَنَّهُ سَرَقَ ؟ قَالَ : حَسْبُهُ.

(٢٨٧٧٦) حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ ایک آدمی نے اپنے خلاف ایک مرتبہ گواہی دی کہ تحقیق اس نے چوری کی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے لیے کافی ہے۔

(١٨) فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ الْقَوْمَ جَمِيعًا

اس آدمی کا بیان جو پوری قوم پر تہمت لگا دے

(٢٨٧٧٧) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ (ح) وَعَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ : إِذَا قَذَفَ قَوْمًا جَمِيعًا جُلِدَ حَدًّا وَاحِدًا ، وَإِذَا قَذَفَ شَتَّى جُلِدَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ حَدًّا.

(٢٨٧٧٧) حضرت شعبی رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب کسی نے پوری قوم پر تہمت لگا دی تو اس پر ایک ہی سزا کے طور پر کوڑے لگائے جائیں گے اور جب اس نے مختلف لوگوں پر تہمت لگائی تو ان میں سے ہر ایک کی وجہ سے اس کو بطور سزا کے کوڑے لگائے جائیں گے۔

(٢٨٧٧٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ الْقَوْمَ جَمِيعًا ، قَالَ : يُجْلَدُ لِكُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ حَدًّا.

(٢٨٧٧٨) حضرت یونس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے ایسے آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے پوری قوم

پر تہمت لگادی۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ان میں سے ہر ایک انسان کی وجہ سے اس کو بطور سزا کے کوڑے لگائے جائیں گے۔

(۲۸۷۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ الْقَوْمَ مُجْتَمِعِينَ بِقَذْفٍ وَاحِدٍ ، قَالَ : عَلَيْهِ حَدٌّ وَاحِدٌ.

وَقَالَ قَتَادَةُ ، عَنِ الْحَسَنِ : لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ حَدٌّ.

(۲۸۷۷۹) حضرت ابو معشر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے ایسے شخص کے بارے میں مروی ہے جس نے ایک ہی تہمت پوری قوم پر لگادی ہو۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر ایک ہی حد جاری ہوگی۔ اور حضرت قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ ان میں سے ہر ایک آدمی کی وجہ سے حد ہوگی۔

(۲۸۷۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : يُجْلَدُ حَدًّا وَاحِدًا.

(۲۸۷۸۰) حضرت سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس کو ایک ہی سزا دی جائے گی۔

(۲۸۷۸۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا قَذَفَ مِرَارًا فَحَدٌّ وَاحِدٌ.

(۲۸۷۸۱) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب اس نے کئی بار تہمت لگائی تو ایک ہی سزا ہوگی۔

(۲۸۷۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ الْقَوْمَ بِقَذْفٍ وَاحِدٍ ، فَإِنَّمَا عَلَيْهِ حَدٌّ وَاحِدٌ.

(۲۸۷۸۲) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: جب آدمی نے قوم پر ایک ہی تہمت لگادی تو اس پر ایک ہی سزا لازم ہوگی۔

(۲۸۷۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، وَأَبِي هَاشِمٍ ؛ فِي رَجُلٍ افْتَرَى عَلَى قَوْمٍ جَمِيعًا ، قَالَ : عَلَيْهِ حَدٌّ وَاحِدٌ.

(۲۸۷۸۳) حضرت ابو العلاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ رحمہ اللہ اور حضرت ابو ھاشم رحمہ اللہ سے ایسے آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے پوری قوم پر جھوٹی تہمت لگائی۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا؟ اس پر ایک سزا لازم ہوگی۔

(۲۸۷۸٤) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي رَجُلٍ دَخَلَ عَلَى أَهْلِ بَيْتٍ ، فَقَذَفَهُمْ ، قَالَ : حَدٌّ وَاحِدٌ.

(۲۸۷۸۴) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ سے ایسے شخص کے بارے میں مروی ہے جو کسی گھر والوں پر داخل ہوا اور اس نے ان پر تہمت لگادی۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک حد ہوگی۔

(۲۸۷۸٥) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ الكريم ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : حَدٌّ وَاحِدٌ.

(۲۸۷۸۵) حضرت عبد الکریم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ایک ہی حد ہوگی۔

(۲۸۷۸۶) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : يُجْلَدُ حَدًّا وَاحِدًا.

(۲۸۷۸۶) حضرت ادریس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس کو ایک ہی سزا دی جائے گی۔

(۲۸۷۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ الْقَوْمَ جَمِيعًا ، قَالَ : إِنْ كَانَ فِي كَلَامٍ وَاحِدٍ فَحَدٌّ وَاحِدٌ : وَإِذَا فَرَّقَ ، فَعَلَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ حَدٌّ ، وَالسَّارِقُ مِثْلُ ذَلِكَ.

(۲۸۷۸۷) حضرت ہشام بن عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ رحمہ اللہ سے ایسے شخص کے بارے میں مروی ہے جس نے پوری قوم پر تہمت لگائی ہو۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر اس نے ایک ہی کلام میں تہمت لگائی تو اس پر ان میں سے ہر ایک کی وجہ سے سزا لازم ہوگی۔ اور چور کا بھی یہ ہی حکم ہے۔

(۱۹) فِي الْمُسْلِمِ يَقْذِفُ الذِّمِّيَّ ، عَلَيْهِ حَدٌّ ، أَمْ لاَ ؟

اس مسلمان کا بیان جس نے ذمی پر تہمت لگائی، اس پر حد لازم ہوگی یا نہیں؟

(۲۸۷۸۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ قَالَ : مَنْ قَذَفَ يَهُودِيًّا ، أَوْ نَصْرَانِيًّا فَلاَ حَدَّ عَلَيْهِ.

(۲۸۷۸۸) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جس نے یہودی یا نصرانی پر تہمت لگائی تو اس پر کوئی حد نہیں ہوگی۔

(۲۸۷۸۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۲۸۷۸۹) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے بھی مذکورہ ارشاد اس سند سے منقول ہے۔

(۲۸۷۹۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ذَلِكَ

(۲۸۷۹۰) حضرت یونس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ بھی یہ ہی فرمایا کرتے تھے۔

(۲۸۷۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى قَاذِفِ أَهْلِ الذِّمَّةِ حَدٌّ.

(۲۸۷۹۱) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ذمی پر تہمت لگانے والے پر حد نہیں ہوگی۔

(۲۸۷۹۲) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، وَمُجَاهِدٍ ، وَالشَّعْبِيِّ (ح) وَالْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالُوا : إِذَا كَانَتِ الْيَهُودِيَّةُ وَالنَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ مُسْلِمٍ ، فَلَيْسَ بَيْنَهُمَا مُلاَعَنَةٌ ، وَلَيْسَ عَلَى قَاذِفِهِمَا حَدٌّ.

(۲۸۷۹۲) حضرت طاؤس رحمہ اللہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ وغیرہ ان سب حضرات نے ارشاد فرمایا: جب یہودی اور عیسائی عورت کسی مسلمان کے تحت ہوں تو ان کے درمیان لعان نہیں ہوگا اور نہ ہی ان دونوں پر تہمت لگانے والے پر حد ہوگی۔

(۲۸۷۹۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ ، وَلَهُ

أُمٌّ يَهُودِيَّةٌ ، أَوْ نَصْرَانِيَّةٌ فَلاَ حَدَّ عَلَيْهِ.

(۲۸۷۹۳) حضرت عبدالملک بن ابوغنیہ ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت حکم ویشیلا نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے کسی آدمی پر تہمت لگائی اس حال میں کہ اس کی ماں یہودی یا عیسائی تھی تو اس پر حد نہیں ہوگی۔

(۲۸۷۹٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :إِذَا قَذَفَ الْيَهُودِيُّ وَالنَّصْرَانِيُّ ، عُزِّرَ قَاذِفُهُ.

(۲۸۷۹۴) حضرت معمر ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ویشیلا نے ارشاد فرمایا: جب یہودی اور عیسائی پر تہمت لگائی جائے تو ان کے تہمت لگانے والے کو تعزیراً سزا دی جائیگی۔

(۲۸۷۹٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ ، عَن عِكْرِمَةَ ، قَالَ :لَوْ أُوتِيتُ بِرَجُلٍ قَذَفَ يَهُودِيًّا ، أَوْ نَصْرَانِيًّا وَأَنَا وَالٍ ، لَضَرَبْته.

(۲۸۷۹۵) حضرت ابوخلدہ ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ ویشیلا نے ارشاد فرمایا: اگر میرے پاس ایسے آدمی کو لایا جائے جس نے کسی یہودی یا نصرانی پر تہمت لگائی ہو اور میں حاکم ہوں تو میں اسے ضرور ماروں گا۔

(۲۰) فِي الْيَهُودِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّة تُقْذَفُ وَلَهَا زَوْجٌ ، أَوِ ابْنٌ مُسْلِمٌ

اس یہودی اور عیسائی عورت کا بیان جس پر تہمت لگائی گئی درانحالیکہ اس کا شوہر یا بیٹا مسلمان ہو

(۲۸۷۹٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَن يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَذَفَ نَصْرَانِيَّةً ؟ قَالَ :يُضْرَبُ إِنْ كَانَ لَهَا زَوْجٌ مُسْلِمٌ.

(۲۸۷۹۶) حضرت یونس ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ویشیلا سے ایسے آدمی کے متعلق سوال کیا گیا جس نے عیسائی عورت پر تہمت لگائی ہو؟ آپ ویشیلا نے فرمایا: اس کو مارا جائے گا اگر اس عورت کا خاوند مسلمان ہو۔

(۲۸۷۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي النَّصْرَانِيَّةِ وَالْيَهُودِيَّةِ تُقْذَفُ وَلَهَا زَوْجٌ مُسْلِمٌ ، وَلَهَا مِنْهُ وَلَدٌ ، قَالَ :عَلَى قَاذِفِهَا الْحَدُّ.

(۲۸۷۹۷) حضرت قتادہ ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب ویشیلا سے عیسائی اور یہودیہ عورت کے بارے میں مروی ہے جن پر تہمت لگائی گئی درانحالیکہ اس کا خاوند مسلمان ہو اور اس کا اس سے ایک بچہ بھی ہو۔ آپ ویشیلا نے فرمایا: اس تہمت لگانے والے پر حد ہوگی۔

(۲۸۷۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا كَانَتِ الْيَهُودِيَّةُ وَالنَّصْرَانِيَّةَ تَحْتَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ ، فَقَذَفَهَا رَجُلٌ فَلاَ حَدَّ عَلَيْهِ.

(۲۸۷۹۸) حضرت ابومعشر ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ویشیلا نے ارشاد فرمایا: جب یہودیہ اور عیسائی عورت کسی مسلمان آدمی

کے تحت ہوں پھر کسی آدمی نے ان پر تہمت لگادی تو اس پر کوئی حد نہیں ہوگی۔

(۲۸۷۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً قَذَفَ نَصْرَانِيَّةً ، وَلَهَا ابْنٌ مُسْلِمٌ ، فَضَرَبَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَرْبَعَةً وَثَلاَثِينَ سَوْطًا.

(۲۸۷۹۹) حضرت ابوبکر بن حفص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عیسائی عورت پر تہمت لگائی درانحالیکہ اس کا بیٹا مسلمان تھا، تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کو چونتیس کوڑے لگائے۔

(۲۱) فِي الذِّمِّيِّ يَقْذِفُ الْمُسْلِمَ

اس ذمی کا بیان جس نے مسلمان پر تہمت لگائی

(۲۸۸۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي النَّصْرَانِيِّ يَقْذِفُ الْمُسْلِمَ، قَالَ: يُجْلَدُ ثَمَانِينَ.

(۲۸۸۰۰) حضرت اشعث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے ایسے عیسائی کے بارے میں مروی ہے جس نے مسلمان پر تہمت لگائی ہو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس کو اسی کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۸۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ طَارِقٍ ، قَالَ : شَهِدْتُ الشَّعْبِيَّ ضَرَبَ نَصْرَانِيًّا قَذَفَ مُسْلِمًا ثَمَانِينَ.

(۲۸۸۰۱) حضرت طارق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت شعبی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھا انہوں نے ایک عیسائی کو اسی کوڑے لگائے جس نے مسلمان پر تہمت لگائی تھی۔

(۲۸۸۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : إِذَا قَذَفَ النَّصْرَانِيُّ الْمُسْلِمَ جُلِدَ الْحَدَّ.

(۲۸۸۰۲) حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب عیسائی مسلمان پر تہمت لگائے تو اسے حد لگائی جائے گی۔

(۲۸۸۰۳) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ فِي أَهْلِ الذِّمَّةِ : يُجْلَدُونَ فِي الْفِرْيَةِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ.

(۲۸۸۰۳) حضرت ابن ابی ذئب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام زہری رضی اللہ عنہ نے ذمیوں کے بارے میں ارشاد فرمایا: ان کو مسلمانوں پر تہمت لگانے کے جرم میں کوڑے لگائے جائیں گے۔

(۲۸۸۰۴) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : أَتَانِي مُسْلِمٌ وَجُرْمُقَانِيٌّ ، قَدِ افْتَرَى كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ ، فَجَلَدْتُ الْجُرْمُقَانِيَّ ، وَتَرَكْتُ الْمُسْلِمَ ، فَأَتَى عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَہٗ ، فَقَالَ : أَحْسَنَ.

(۲۸۸۰۴) حضرت مطرف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس ایک مسلمان اور نبطی شخص آیا، تحقیق

ان دونوں میں سے ہر ایک نے اپنے ساتھی پر جھوٹا الزام لگایا تھا آپ رَحِمَہُ اللہ فرماتے ہیں: میں نے اس نبطی کو کوڑے لگائے اور مسلمان کو چھوڑ دیا، سو وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رَحِمَہُ اللہ کے پاس آیا اور آپ رَحِمَہُ اللہ کے سامنے ذکر کیا۔ آپ رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا: انہوں نے اچھا کیا۔

(۲۸۸۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ : شَهِدْتُ الشَّعْبِيَّ وَضَرَبَ نَصْرَانِيًّا قَذَفَ مُسْلِمًا ، فَقَالَ : اضْرِبْ ، وَلَا يُرَى إِبْطُك.

(۲۸۸۰۵) حضرت عاصم رَحِمَہُ اللہ فرماتے ہیں کہ میں امام شعبی رَحِمَہُ اللہ کے پاس حاضر تھا درانحالیکہ آپ رَحِمَہُ اللہ نے ایک عیسائی کو مارا جس نے ایک مسلمان پر تہمت لگائی تھی۔ آپ رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا: مار اور تیری بغل نہ دکھائی دے۔

(۳۲) فِي الْعَبْدِ يَقْذِفُ الْحُرَّ ، كَمْ يُضْرَبُ ؟

اس غلام کا بیان جس نے آزاد پر تہمت لگائی اُسے کتنے کوڑے مارے جائیں گے؟

(۲۸۸۰۶) حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءِ بْنِ أَبِي الْخُوار ، عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي الْمَمْلُوكِ يَقْذِفُ الْحُرَّ ، قَالَ : يُجْلَدُ أَرْبَعِينَ.

(۲۸۸۰۶) حضرت عکرمہ رَحِمَہُ اللہ جو حضرت ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے ایسے غلام کے بارے میں مروی ہے جس نے آزاد پر تہمت لگائی ہو، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: اسے چالیس کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۸۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، وَعَطَاءٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ ، وَعَلِيًّا كَانَا يَضْرِبَانِ الْعَبْدَ يَقْذِفُ الْحُرَّ أَرْبَعِينَ.

(۲۸۸۰۷) حضرت مکحول رَحِمَہُ اللہ اور حضرت عطاء رَحِمَہُ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اور حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ یہ دونوں حضرات اس غلام کو چالیس کوڑے مارتے تھے جو آزاد پر تہمت لگا دے۔

(۲۸۸۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ذَكْوَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، قَالَ : كَانَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ لَا يَجْلِدُونَ الْعَبْدَ فِي الْقَذْفِ إِلَّا أَرْبَعِينَ ، ثُمَّ رَأَيْتُهُمْ يَزِيدُونَ عَلَى ذَلِكَ.

(۲۸۸۰۸) حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ رَحِمَہُ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ، حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اور حضرت عثمان بن عفان رَضِیَ اللہُ عَنْہُ یہ سب حضرات غلام کو تہمت لگانے میں کوڑے نہیں مارتے تھے مگر چالیس پھر میں نے ان حضرات کو دیکھا انہوں نے اس پر زیادتی فرمادی۔

(۲۸۸۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَام ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : يُضْرَبُ أَرْبَعِينَ.

(۲۸۸۰۹) حضرت مطرف رَحِمَہُ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رَحِمَہُ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس کو چالیس کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۸۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سعید ، عن أَبِی مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ، قَالَ : یُضْرَبُ أَرْبَعِینَ.

(۲۸۸۱۰) حضرت ابومعشر ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ویشید نے ارشاد فرمایا: اسے چالیس کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۸۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ سَعِیدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَلِیٍّ ، قَالَ : یُضْرَبُ أَرْبَعِینَ.

(۲۸۸۱۱) حضرت قتادہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت علی دینٹو نے ارشاد فرمایا: اس غلام کو چالیس کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۸۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ سَعِیدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِید بْنِ الْمُسَیَّبِ ، وَالْحَسَنِ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۸۸۱۲) حضرت سعید بن مسیب ویشید اور حضرت حسن بصری ویشید سے بھی مذکورہ ارشاد اس سند سے منقول ہے۔

(۲۸۸۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ یُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : یُضْرَبُ أَرْبَعِینَ.

(۲۸۸۱۳) حضرت یونس ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ویشید نے ارشاد فرمایا: اسے چالس کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۸۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : یُضْرَبُ أَرْبَعِینَ.

(۲۸۸۱۴) حضرت حنظلہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم ویشید نے ارشاد فرمایا: اس کو چالیس کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۸۱۵) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سَعِید بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : أَرْبَعِینَ.

(۲۸۸۱۵) حضرت سعید بن حسان ویشید فرماتے ہیں حضرت مجاھد ویشید نے ارشاد فرمایا: چالیس کوڑے ہے۔

(۲۸۸۱٦) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ جَرِیرٍ ، عَنْ قَیْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : یُضْرَبُ أَرْبَعِینَ.

(۲۸۸۱۶) حضرت قیس بن سعد ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس ویشید نے ارشاد فرمایا: اس غلام کو چالیس کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۸۱۷) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَکَمَ ، وَحَمَّادًا ؟ فَقَالاَ : یُضْرَبُ أَرْبَعِینَ.

(۲۸۸۱۷) حضرت شعبہ ویشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ویشید اور حضرت حماد ویشید سے پوچھا؟ تو ان دونوں نے فرمایا: اس کو چالیس کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۸۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِیٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ مَکْحُولٍ ، قَالَ : یُضْرَبُ أَرْبَعِینَ.

(۲۸۸۱۸) حضرت محمد بن راشد ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول ویشید نے ارشاد فرمایا: اس کو چالیس کوڑے مارے جائیں گے۔

(۳۴) مَنْ قَالَ یُضْرَبُ الْعَبْدُ فِی الْقَذْفِ ثَمَانِین

جو یوں کہے غلام کو تہمت میں اسی کوڑے مارے جائیں گے

(۲۸۸۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ ، عَنْ یَحْیَى بْنِ سَعِیدٍ ، قَالَ : جَلَدَ أَبُو بَکْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَبْدًا قَذَفَ حُرًّا ثَمَانِینَ.

(۲۸۸۱۹) حضرت یحییٰ بن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم رحمہ اللہ نے ایک غلام کو اسی کوڑے مارے جس نے ایک آزاد شخص پر تہمت لگائی۔

(۲۸۸۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : يُضْرَبُ ثَمَانِينَ.

(۲۸۸۲۰) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس غلام کو اسی کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۸۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : يُضْرَبُ ثَمَانِينَ.

(۲۸۸۲۱) حضرت مسعودی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس کو اسی کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۸۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ : قَرَأْتُ كِتَابَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ : أَمَّا بَعْدُ ، كَتَبْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْعَبْدِ يَقْفُو الْحُرَّ ، كَمْ يُجْلَدُ ، وَذَكَرْتَ أَنَّهُ بَلَغَكَ أَنِّي كُنْتُ أَجْلِدُهُ إِذْ أَنَا بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعِينَ جَلْدَةً ، ثُمَّ جَلَدْتُهُ فِي آخِرِ عَمَلِي ثَمَانِينَ جَلْدَةً ، وَإِنَّ جَلْدِي الأَوَّلَ كَانَ رَأْيًا رَأَيْتُهُ ، وَإِنَّ جَلْدِيَ الآخِيرَ وَافَقَ كِتَابَ اللهِ ، فَاجْلِدْهُ ثَمَانِينَ جَلْدَةً.

(۲۸۸۲۲) حضرت جریر بن حازم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے عدی بن ارطاہ رحمہ اللہ کو لکھے گئے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے خط کو پڑھا، حمد وصلوۃ کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے اس غلام کے متعلق پوچھا جس نے آزاد پر بری تہمت لگائی ہو کہ اس کو کتنے کوڑے لگائے جائیں گے، اور آپ نے ذکر کیا ہے کہ آپ رحمہ اللہ کو خبر پہنچی ہے کہ میں جب مدینہ میں تھا تو میں نے غلام کو چالیس کوڑے لگائے تھے پھر میں نے اس غلام کو اپنے آخری عمل میں اسی کوڑے لگائے تھے اور بے شک میں نے جو پہلے کوڑے مارے تھے وہ میری اپنی رائے تھی جو میں نے قائم کی تھی اور بے شک میں نے آخری عمل میں جو کوڑے مارے تھے وہ کتاب اللہ سے موافقت تھی پس تم بھی اسے اسی کوڑے مارو۔

(۲۸۸۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : ضَرَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَبْدَ يَقْذِفُ ثَمَانِينَ.

(۲۸۸۲۳) حضرت عبداللہ بن ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے تہمت لگانے والے غلام کو اسی کوڑے مارے۔

(۲۴) فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ ابْنَهُ ، مَا عَلَيْهِ ؟

اس آدمی کا بیان جو اپنے بیٹے پر تہمت لگائے اس پر کیا لازم ہوگا؟

(۲۸۸۲۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ رُزَيْقٍ ، قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي رَجُلٍ قَذَفَ ابْنَهُ ، فَقَالَ ابْنُهُ : إِنْ

جُلِدَ أَبِي اعْتَرَفْتُ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ : اجْلِدْهُ ، إِلاَّ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُ.

(۲۸۸۲۴) حضرت رزیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک ایسے آدمی کے بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کو خط لکھا جس نے اپنے بیٹے پر تہمت زنا لگائی تھی۔ اس کے بیٹے نے کہا: اگر میرے باپ کو کوڑے مارے گئے تو میں اعتراف کرلوں گا۔ سو حضرت عمر رحمہ اللہ نے اس کو خط کا جواب لکھا میں اسے کوڑے ماروں گا مگر یہ کہ وہ اس کو معاف کر دے۔

(۲۸۸۲۵) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ ابْنَهُ ، فَقَالَ : لاَ يُجْلَدُ.

(۲۸۸۲۵) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ سے ایسے آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنے بیٹے پر تہمت لگائی اس پر آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اسے کوڑے نہیں مارے جائیں گے۔

(۲۸۸۲۶) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ ابْنَهُ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ.

(۲۸۸۲۶) حضرت مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے ایسے آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنے بیٹے پر تہمت لگائی آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر حد نہیں ہوگی۔

(۳۵) فِي الرَّجُلِ يَنْفِي الرَّجُلَ مِنْ أَبِيهِ وَأُمِّهِ

اس آدمی کا بیان جو آدمی کی اس کے باپ اور ماں سے نفی کر دے

(۲۸۸۲۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لاَ حَدَّ إِلاَّ عَلَى رَجُلَيْنِ : رَجُلٌ قَذَفَ مُحْصَنَةً ، أَوْ نَفَى رَجُلاً مِنْ أَبِيهِ ، وَإِنْ كَانَتْ أُمُّهُ أَمَةً.

(۲۸۸۲۷) حضرت عبدالرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حد جاری نہیں ہوگی مگر دو آدمیوں پر ایک وہ آدمی جس نے پاکدامن عورت پر تہمت لگائی یا وہ آدمی جس نے ایک آدمی کی اس کے باپ سے نفی کر دی اگرچہ اس کی ماں باندی ہو۔

(۲۸۸۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : إِذَا نَفَى الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ أَبِيهِ ، فَإِنَّ عَلَيْهِ الْحَدَّ ، وَإِنْ كَانَتْ أُمُّهُ مَمْلُوكَةً.

(۲۸۸۲۸) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے آدمی کی اس کے باپ سے نفی کر دی تو بیشک اس پر حد جاری ہوگی اگرچہ اس کی ماں باندی ہو۔

(۲۸۸۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ الزُّبَيْدِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ : لَسْتَ لأَبِيكَ ، وَأُمُّهُ أَمَةٌ ، أَوْ يَهُودِيَّةٌ ، أَوْ نَصْرَانِيَّةٌ ، قَالَ : لاَ يُجْلَدُ.

(۲۸۸۲۹) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے ایسے آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے ایک شخص کو یوں

کہا: تو اپنے باپ کا نہیں ہے درانحالیکہ اس کی ماں باندی تھی یا یہودیہ تھی یا عیسائی تھی تو اس شخص کو کوڑے نہیں مارے جائیں گے۔

(۲۸۸۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ شَيْخٍ مِنَ الأَزْدِ ؛ أَنَّ ابْنَ هُبَيْرَةَ سَأَلَ عَنْهُ الْحَسَنَ ،وَالشَّعْبِيَّ ؟ فَقَالاَ : يُضْرَبُ الْحَدَّ ، يَقُولُ فِي الرَّجُلِ يَنْفِي الرَّجُلَ مِنْ أَبِيهِ ، وَأُمُّهُ أَمَةٌ.

(۲۸۸۳۰) حضرت سفیان رحمہ اللہ قبیلہ ازد کے کسی شیخ سے نقل کرتے ہیں حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اور حضرت شعبی رحمہ اللہ سے حضرت ابن ھبیرہ رحمہ اللہ نے اس بارے میں سوال کیا؟ تو ان دونوں حضرات نے فرمایا: اس پر حداً کوڑے لگائے جائیں گے یہ آپ رحمہ اللہ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا: جس نے ایک آدمی کی اس کے باپ سے نفی کر دی تھی درانحالیکہ اس کی ماں باندی تھی۔

(٣٦) مَا قَالُوا فِي قَاذِفِ أُمِّ الْوَلَدِ

جن لوگوں نے ام ولد پر تہمت لگانے والے کے بارے میں یوں کہا

(۲۸۸۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : أُمُّ الْوَلَدِ لاَ يُجْلَدُ قَاذِفُهَا.

(۲۸۸۳۱) حضرت یونس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ ام ولد پر تہمت لگانے والے کو کوڑے نہیں مارے جائیں گے۔

(۲۸۸۳۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ (ح) وَعَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ، قَالُوا : لَيْسَ عَلَى قَاذِفِ أُمِّ الْوَلَدِ حَدٌّ.

(۲۸۸۳۲) حضرت عروہ رحمہ اللہ ، حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ام ولد پر تہمت لگانے والے پر حد نہیں ہوگی۔

(۲۸۸۳۳) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي رَجُلٍ قَذَفَ رَجُلاً أُمُّهُ أُمُّ وَلَدٍ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ حَتَّى تُعْتَقَ.

(۲۸۸۳۳) حضرت عبد الملک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ سے ایسے آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے ایک آدمی پر تہمت لگائی جس کی ماں ام ولدہ تھی آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر حد لازم نہیں ہوگی یہاں تک کہ اسے آزاد کر دیا جائے۔

(۲۸۸۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَالشَّعْبِيِّ ، قَالاَ : لَيْسَ عَلَى قَاذِفِ أُمِّ الْوَلَدِ شَيْءٌ.

(۲۸۸۳۴) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اور حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ام ولدہ پر تہمت لگانے والے پر کوئی چیز نہیں ہے۔

(۲۸۸۳٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لاَ يُجْلَدُ قَاذِفُ أُمِّ الْوَلَدِ.

(۲۸۸۳۵) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ام ولدہ پر تہمت لگانے والے کو کوڑے نہیں مارے

جائیں گے۔

(٢٨٨٣٦) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ، قَالَا : لَيْسَ عَلَى قَاذِفِ أُمِّ الْوَلَدِ حَدٌّ.

(۲۸۸۳۶) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ اور حضرت محمد ؒ نے ارشاد فرمایا، ام ولدہ پر تہمت لگانے والے پر حد نہیں ہوگی۔

(٢٧) مَنْ قَالَ يُضْرَبُ قَاذِفُ أُمِّ الْوَلَدِ

جو یوں کہے: ام ولدہ پر تہمت لگانے والے کو مارا جائے گا

(٢٨٨٣٧) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ بَعْضَ أُمَرَاءِ الْفِتْنَةِ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ أُمِّ وَلَدٍ قُذِفَتْ ؟ فَأَمَرَ بِقَاذِفِهَا أَنْ يُجْلَدَ ثَمَانِينَ.

(۲۸۸۳۷) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ ایک فتنہ کے امیر نے حضرت ابن عمر ؓ سے ایسی ام ولدہ کے بارے میں سوال کیا جس پر تہمت لگائی گئی تھی؟ تو آپ ؓ نے تہمت لگانے والے کے بارے میں حکم دیا کہ اسے اسی کوڑے مارے جائیں گے۔

(٢٨٨٣٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : يُجْلَدُ قَاذِفُ أُمِّ الْوَلَدِ.

(۲۸۸۳۸) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ نے ارشاد فرمایا، ام ولدہ پر تہمت لگانے والے کو کوڑے مارے جائیں گے۔

(٢٨٨٣٩) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : اسْتَبَّ ابْنُ صَرِيحَةٍ ، وَابْنُ أُمِّ وَلَدٍ ، فَسَبَّ ابْنُ الصَّرِيحَةِ ابْنَ أُمِّ الْوَلَدِ فَجُلِدَ.

(۲۸۸۳۹) حضرت یحییٰ بن سعید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب ؒ نے ارشاد فرمایا: صاف اور واضح کردار کی عورت کے بیٹے اور ام ولدہ کے بیٹے نے ایک دوسرے کو گالی دی۔ پھر واضح کردار والی عورت کے بیٹے نے ام ولدہ کے بیٹے کو گالی دی اس پر اسے کوڑے مارے گئے۔

(٢٨٨٤٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي يَزِيدَ الْمَدَنِيِّ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ جَلَدَ رَجُلاً قَذَفَ أُمَّ وَلَدِ رَجُلٍ لَمْ تُعْتَقْ.

(۲۸۸۴۰) حضرت ابو یزید مدنی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ نے ایک آدمی کو کوڑے مارے جس نے ایک آدمی کی ام ولدہ پر تہمت لگائی تھی جس کو آزاد نہیں کیا گیا تھا۔

(٢٨٨٤١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ؛ أَنَّ عَدِيًّا كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَكَتَبَ : أَنِ اجْلِدْهُ الْحَدَّ.

(۲۸۸۴۱) حضرت سعید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عدی ؒ نے حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ کو خط لکھا تو آپ ؒ نے جواب

لکھا کہ تم اس کو حدِّ اکوڑے مارو۔

(۲۸) فِي الْمَرْأَةِ تُقْذَفُ، وَقَدْ مُلِكَتْ مَرَّةً

اس عورت کا بیان جس پر تہمت لگائی گئی درانحالیکہ وہ ایک مرتبہ مملوکہ رہ چکی ہے

(۲۸۸٤۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى أَبِي قِلاَبَةَ أَسْأَلُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ تُقْذَفُ ، وَقَدْ كَانَتْ مُلِكَتْ ؟ فَكَتَبَ إِلَيَّ : أَنَّ قَاذِفَهَا يُجْلَدُ ثَمَانِينَ.

(۲۸۸۴۲) حضرت ایوب ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوقلابہ ؒ کو خط لکھ کر آپ ؒ سے ایسی عورت کے متعلق سوال کیا جو مملوکہ رہ چکی تھی؟ آپ ؒ نے مجھے جواب لکھا: اس پر تہمت لگانے والے کو اسی کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۸٤۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي أُمِّ الْوَلَدِ إِذَا أُعْتِقَتْ ، ثُمَّ قُذِفَتْ ، جُلِدَ قَاذِفُهَا.

(۲۸۸۴۳) حضرت ابومعشر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ سے ایسی ام ولدہ کے بارے میں مروی ہے کہ جب اسے آزاد کردیا گیا پھر اس پر تہمت لگائی گئی۔ آپ ؒ نے فرمایا: اس پر تہمت لگانے والے کو کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۸٤٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِذَا مُلِكَتِ الْمَرْأَةُ مَرَّةً ، ثُمَّ أُعْتِقَتْ ، فَإِنَّ عَلَى قَاذِفِهَا الْحَدَّ.

(۲۸۸۴۴) حضرت معمر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ؒ فرمایا کرتے تھے: جب عورت ایک مرتبہ مملوکہ ہوگئی پھر اسے آزاد کردیا گیا تو اس پر تہمت لگانے والے پر حد جاری ہوگی۔

(۲۸۸٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي امْرَأَةٍ مُلِكَتْ مَرَّةً ، ثُمَّ قُذِفَتْ ، قَالَ : لاَ يُجْلَدُ قَاذِفُهَا.

(۲۸۸۴۵) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ سے ایسی عورت کے بارے میں مروی ہے جو ایک مرتبہ مملوکہ ہوگئی پھر اس پر تہمت لگائی گئی۔ آپ ؒ نے فرمایا: اس پر تہمت لگانے والے کو کوڑے نہیں مارے جائیں گے۔

(۲۹) فِي السَّارِقِ يَسْرِقُ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَرِجْلُهُ، ثُمَّ يَعُودُ

اس چور کا بیان جس نے چوری کی سو اس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کاٹ دیا گیا پھر وہ دوبارہ چوری کرتا ہے

(۲۸۸٤٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى (ح) وَعَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالاَ : كَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ :

إِذَا سَرَقَ السَّارِقُ مِرَارًا قُطِعَتْ يَدُهُ وَرِجْلُهُ ، ثُمَّ إِنْ عَادَ اسْتَوْدَعْتُهُ السِّجْنَ.

(۲۸۸۴۶) حضرت ابوالضحیٰ رحمہ اللہ اور حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: جب چور کئی بار چوری کرے گا تو میں اس کا ہاتھ اور پاؤں کاٹ دوں گا پھر اگر وہ دوبارہ چوری کرے گا تو میں اس کو جیل کی حفاظت میں دے دوں گا۔

(۲۸۸٤٧) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ لاَ يَزِيدُ عَلَى أَنْ يَقْطَعَ لِسَارِقٍ يَدًا وَرِجْلاً ، فَإِذَا أُتِيَ بِهِ بَعْدَ ذَلِكَ ، قَالَ : إِنِّي لأَسْتَحِي أَنْ لاَ يَتَطَهَّرَ لِصَلاَتِهِ ، وَلَكِنْ أَمْسِكُوا كَلْبَهُ عَنِ الْمُسْلِمِينَ ، وَأَنْفِقُوا عَلَيْهِ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ.

(۲۸۸۴۷) حضرت جعفر رحمہ اللہ کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس بات پر زیادتی نہیں کرتے کہ وہ چور کا ایک ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیتے پس جب اس کے بعد اسے دوبارہ لایا جاتا تو آپ رضی اللہ عنہ فرماتے: بے شک مجھے شرم آتی ہے کہ یہ اپنی نماز کے لیے بھی پاکی حاصل نہ کر سکے لیکن تم مسلمانوں کو اس کے شر سے دور کر دو اور اس پر بیت المال سے خرچ کرو۔

(۲۸۸٤٨) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : انْتَهَى أَبُو بَكْرٍ فِي قَطْعِ السَّارِقِ إِلَى الْيَدِ وَالرِّجْلِ.

(۲۸۸۴۸) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چور کے کاٹنے میں ایک ہاتھ اور ایک پاؤں تک انتہا کی۔

(۲۸۸٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ قَالَ : إِذَا سَرَقَ فَاقْطَعُوا يَدَهُ ، ثُمَّ إِنْ عَادَ فَاقْطَعُوا رِجْلَهُ ، وَلاَ تَقْطَعُوا يَدَهُ الأُخْرَى ، وَذَرُوهُ يَأْكُلُ بِهَا الطَّعَامَ وَيَسْتَنْجِي بِهَا مِنَ الْغَائِطِ ، وَلَكِنِ احْبِسُوهُ عَنِ الْمُسْلِمِينَ.

(۲۸۸۴۹) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب چور چوری کرے تو تم اس کا ایک ہاتھ کاٹ دو پھر اگر وہ دوبارہ چوری کرے تو تم اس کی ایک ٹانگ کاٹ دو اور تم اس کا دوسرا ہاتھ مت کاٹو اس کو چھوڑ دو تا کہ وہ اس کے ذریعہ کھانا کھائے اور اپنا پاخانہ صاف کرے لیکن تم مسلمانوں سے اسے قید کر دو۔

(۲۸۸٥٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يُتْرَكُ ابْنُ آدَمَ كَالْبَهِيمَةِ ، يُتْرَكُ لَهُ يَدٌ يَأْكُلُ بِهَا.

(۲۸۸۵۰) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ابن آدم کو جانور کی طرح مت چھوڑو۔ اس کا ایک ہاتھ چھوڑ دو تا کہ اس کے ذریعہ کھائے۔

(۲۸۸٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَرَادَ أَنْ يَقْطَعَ الرِّجْلَ بَعْدَ الْيَدِ وَالرِّجْلِ ، فَقَالَ عُمَرُ لَهُ : السُّنَّةُ الْيَدُ.

(۲۸۸۵۱) حضرت قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک ہاتھ اور پاؤں کاٹنے کے بعد دوسری ٹانگ کاٹنے کا

ارادہ کیا اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے ارشاد فرمایا: سنت ہاتھ کاٹنا ہے۔

(٢٨٨٥٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَطَعَ يَدَ رَجُلٍ بَعْدَ يَدِهِ وَرِجْلِهِ.

(۲۸۸۵۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کا ہاتھ کاٹ دیا اس کا ایک ہاتھ اور پاؤں کاٹنے کے بعد۔

(٢٨٨٥٣) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ سُئِلَ : أَيُقْطَعُ السَّارِقُ أَكْثَرَ مِنْ يَدِهِ وَرِجْلِهِ ؟ قَالَ : لاَ ، وَلَكِنَّهُ يُحْبَسُ.

(۲۸۸۵۳) حضرت عبد الملک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ چور کا ایک ہاتھ اور پاؤں سے زیادہ کوئی عضو کاٹا جائے گا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: نہیں لیکن اسے قید کر دیا جائے گا۔

(٢٨٨٥٤) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ : كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عُمَرَ ، يَسْأَلُهُ : هَلْ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّجْلَ بَعْدَ الْيَدِ ؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَطَعَ الرِّجْلَ بَعْدَ الْيَدِ.

(۲۸۸۵۴) حضرت یحییٰ بن ابو کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نجدہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر سوال کیا، کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کے بعد پاؤں کاٹا تھا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے جواب لکھا! یقیناً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کے بعد پاؤں کاٹا تھا۔

(٢٨٨٥٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ ؛ أَنَّهُ حَدَّثَهُ ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَابِطٍ أَيْضًا حَدَّثَاهُ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِعَبْدٍ قَدْ سَرَقَ فَقَطَعَ يَدَهُ ، ثُمَّ الثَّانِيَةَ فَقَطَعَ رِجْلَهُ ، ثُمَّ أُتِيَ بِهِ فَقَطَعَ يَدَهُ ، ثُمَّ أُتِيَ بِهِ فَقَطَعَ رِجْلَهُ.

(ابوداؤد ۴۴۷)

(۲۸۸۵۵) حضرت حارث بن عبداللہ بن ابو ربیعہ اور حضرت عبدالرحمن بن سابط یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک غلام لایا گیا تحقیق اس نے چوری کی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا پھر دوبارہ چوری کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا پاؤں کاٹ دیا پھر دوبارہ اسے لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا پھر اسے لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا پاؤں کاٹ دیا۔

(٢٨٨٥٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ (ح) وَعَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ؛ أَنَّ عَلِيًّا أُتِيَ بِسَارِقٍ فَقَطَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى ، ثُمَّ أُتِيَ بِهِ فَقَطَعَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى ، ثُمَّ أُتِيَ بِهِ الثَّالِثَةَ ، فَقَالَ : إِنِّي لأَسْتَحْيِي أَنْ أَقْطَعَ يَدَهُ يَأْكُلُ بِهَا وَيَسْتَنْجِي بِهَا.

وَفِي حَدِيثِ بَعْضِهِمْ :ضَرَبَهُ وَحَبَسَهُ.

(۲۸۸۵۶) حضرت شعبی ؒ اور حضرت عبداللہ بن مسلمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک چور کو لایا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا دایاں ہاتھ کاٹ دیا پھر دوبارہ اسے لایا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا بایاں پاؤں کاٹ دیا۔ پھر اس کو تیسری مرتبہ لایا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً مجھے شرم آتی ہے کہ میں اس کا یہ ہاتھ کاٹ دوں جس کے ذریعہ وہ کھاتا اور استنجا کرتا ہے۔ بعض راویوں کی حدیث میں یوں ہے: آپ رضی اللہ عنہ نے اسے مارا اور اسے قید کر دیا۔

(۲۸۸۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَمَةِ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ فِي السَّارِقِ :إِذَا سَرَقَ قَطَعْت يَدَهُ ، فَإِنْ عَادَ قَطَعْتُ رِجْلَهُ ، فَإِنْ عَادَ اسْتَوْدَعْتُهُ السِّجْنَ.

(۲۸۸۵۷) حضرت عبداللہ بن مسلمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ چور کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ جب وہ چوری کرے گا تو میں اس کا ایک ہاتھ کاٹ دوں گا پس اگر وہ دوبارہ چوری کرے گا تو میں اس کا ایک پاؤں کاٹ دوں گا پس اگر وہ دوبارہ چوری کرے گا تو میں اسے جیل میں قید کر دوں گا۔

(۲۸۸۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ؛ أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنِ السَّارِقِ؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ بِمِثْلِ قَوْلِ عَلِيٍّ.

(۲۸۸۵۸) حضرت عمرو بن دینار ؒ فرماتے ہیں کہ نجدہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر ان سے چور کے متعلق پوچھا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کی مثل جواب لکھا۔

(۲۸۸۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَن سِمَاكٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ؛ أَنَّ عُمَرَ اسْتَشَارَهُمْ فِي سَارِقٍ ، فَأَجْمَعُوا عَلَى مِثْلِ قَوْلِ عَلِيٍّ.

(۲۸۸۵۹) حضرت سماک ؒ اپنے بعض اصحاب سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے چور کے بارے میں مشورہ طلب کیا تو ان سب نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کی مثل پر اتفاق کیا۔

(۳۰) فِي الرَّجُلِ يَزْنِي مَمْلُوكُهُ، يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ، أَمْ لاَ ؟

اس آدمی کے بیان میں جس کا غلام زنا کرے: اس پر حد قائم کی جائے گی یا نہیں؟

(۲۸۸۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَن ثُمَامَةَ ؛ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ إِذَا زَنَى مَمْلُوكُهُ ضَرَبَهُ الْحَدَّ.

(۲۸۸۶۰) حضرت ثمامہ ؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا غلام زنا کرتا تو آپ رضی اللہ عنہ اس پر حد جاری کرتے۔

(۲۸۸۶۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَن عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ ، وَشِبْلٍ ، قَالُوا كُنَّا عَندَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الأَمَةِ تَزْنِي قَبْلَ أَنْ تُحْصَنَ ؟ قَالَ :اجْلِدُوهَا ، فَإِنْ

زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ، قَالَ فِي الثَّالِثَةِ ، أَوْ فِي الرَّابِعَةِ : فَبِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ. (احمد ۱۱۶۔ ابن ماجه ۲۵۶۵)

(۲۸۸۶۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت شبل رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ ایک آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے باندی کے متعلق پوچھا جو شادی شدہ ہونے سے قبل زنا کرتی ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو کوڑے لگاؤ۔ پس اگر وہ زنا کرے تو اس کو کوڑے لگاؤ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری یا چوتھی مرتبہ میں فرمایا: پس اس کو فروخت کر دو اگر چہ بٹ دی ہوئی رسی کے بدلے ہی ہو۔

(۲۸۸۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : أُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَمَةٍ لَهُمْ فَجَرَتْ ، فَأَرْسَلَنِي إِلَيْهَا ، فَقَالَ : اذْهَبْ فَأَقِمْ عَلَيْهَا الْحَدَّ ، فَانْطَلَقْتُ فَوَجَدْتُهَا لَمْ تَجِفَّ مِنْ دِمَائِهَا ، فَقَالَ : أَفَرَغْتَ ؟ فَقُلْتُ : وَجَدْتُهَا لَمْ تَجِفَّ مِنْ دِمَائِهَا ، قَالَ : إِذَا جَفَّتْ مِنْ دِمَائِهَا فَاجْلِدْهَا ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَأَقِيمُوا الْحُدُودَ عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ.

(ابو داؤد ۴۴۶۸۔ احمد ۸۹)

(۲۸۸۶۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کی ایک باندی کے متعلق خبر دی گئی کہ اس نے گناہ کیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کی طرف بھیجا اور فرمایا: تم جا کر اس پر حد قائم کرو پس میں گیا تو میں نے اس کو اس حال میں پایا کہ اس کا خون خشک نہیں ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم فارغ ہو گئے؟ میں نے عرض کی کہ میں نے اسے اس حال میں پایا کہ اس کا خون خشک نہیں ہوا تھا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اس کا خون خشک ہو جائے تو تم اسے کوڑے مارنا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے ماتحتوں پر حد قائم کرو۔

(۲۸۸۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ : جَاءَ مَعْقِلٌ الْمُزَنِيّ إِلَى عَبْدِ اللهِ ، فَقَالَ : جَارِيَتِي زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ؟ قَالَ : فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : اجْلِدْهَا خَمْسِينَ ، فَقَالَ : عَادَتْ ، فَقَالَ : اجْلِدْهَا.

(۲۸۸۶۳) حضرت عمرو بن شرحبیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت معقل مزنی رحمہ اللہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے میری باندی نے زنا کیا ہے سو اسے کوڑے مار دو! اس پر حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس کو پچاس کوڑے مار دو۔ انہوں نے کہا: وہ دوبارہ زنا کرے تو؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے کوڑے مارنا۔

(۲۸۸۶۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ؛ أَنَّ فَاطِمَةَ حَدَّتْ جَارِيَةً لَهَا.

(۲۸۸۶۴) حضرت حسن بن محمد بن علی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باندی پر حد جاری فرمائی۔

(۲۸۸۶۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ زَيْدٍ ؛ أَنَّهُ حَدَّ جَارِيَةً لَهُ.

(۲۸۸۶۵) حضرت خارجہ بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے اپنی باندی پر حد جاری فرمائی۔

(۲۸۸۶۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ؛ أَنَّ أَبَا الْمُهَلَّبِ كَانَ يَجْلِدُ أَمَتَهُ إِذَا فَجَرَتْ فِي مَجْلِسِ قَوْمِهِ.

(۲۸۸۶۶) حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوالمھلب کی باندی برا کام کرتی تو آپ رضی اللہ عنہ اپنی قوم کی مجلس میں اسے کوڑے مارتے تھے۔

(۲۸۸۶۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانُوا يُرْسِلُونَ إِلَى خَدَمِهِمْ إِذَا زَنَيْنَ يَجْلِدُونَهُنَّ فِي الْمَجَالِسِ.

(۲۸۸۶۷) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کے خادم جب زنا کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو بلاتے اور مجلسوں میں ان کو کوڑے مارتے تھے۔

(۲۸۸۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَضْرِبُ أَمَتَهُ إِذَا فَجَرَتْ.

(۲۸۸۶۸) حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی باندی کو مارتے تھے جب وہ زنا کرتی۔

(۲۸۸۶۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : شَهِدْتُ أَبَا بَرْزَةَ ضَرَبَ أَمَةً لَهُ فَجَرَتْ ، قَالَ : وَعَلَيْهَا مِلْحَفَةٌ قَدْ جُلِّلَتْ بِهَا ، قَالَ : وَعِنْدَهُ طَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ ، قَالَ : ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾.

(۲۸۸۶۹) حضرت اشعث رضی اللہ عنہ کے والد فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھا انہوں نے اپنی ایک باندی کو مارا جس نے گناہ کا کام کیا تھا راوی کہتے ہیں اس باندی پر چادر لپٹی ہوئی تھی اور آپ رضی اللہ عنہ کے پاس لوگوں کا ایک گروہ تھا آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ترجمہ:۔ اور چاہیے کہ مشاہدہ کرے ان کی سزا کا ایک گروہ مومنوں کا۔

(۲۸۸۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَغُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : أَدْرَكْتُ أَشْيَاخَ الأَنْصَارِ إِذَا زَنَتِ الأَمَةُ يَضْرِبُونَهَا فِي مَجَالِسِهِمْ.

(۲۸۸۷۰) حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ میں نے انصار کے شیوخ کو پایا کہ جب باندی زنا کرتی تو وہ اس کو اپنی مجلسوں میں مارتے تھے۔

(۲۸۸۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، وَالأَسْوَدِ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يُقِيمَانِ الْحُدُودَ عَلَى جِوَارِي الْحَيِّ إِذَا زَنَيْنَ فِي الْمَجَالِسِ.

(۲۸۸۷۱) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت اسود رضی اللہ عنہ محلہ کی باندیوں پر مجلسوں میں حد قائم کرتے تھے جب وہ زنا کرتیں۔

(۲۸۸۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ: لاَ تُطَهِّرْ فِي الْحَيِّ إِلاَّ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ.

(۲۸۸۷۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم محلے میں صرف اپنے مملوکوں کو پاک کرو۔

۲۸۸۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَضْرِبُ إِمَاءَ قَوْمِهِ يُطَهِّرُهُنَّ.

(۲۸۸۷۳) حضرت ابو اسحاق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابومیسرہ ؒ اپنی قوم کی باندیوں کو مارتے تھے اور ان کو پاک کرتے تھے۔

۲۸۸۷٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : لَقِيتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَعْقِلٍ ، فَقُلْتُ : أَرَأَيْتَ الأَمَةَ الَّتِي سَأَلَ عَنْهَا أَبُوكَ عَبْدَ اللهِ أَنَّهَا فَجَرَتْ ، فَأَمَرَهُ بِجَلْدِهَا ، كَانَتْ تَزَوَّجَتْ ؟ قَالَ : لاَ.

(۲۸۸۷۴) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبدالرحمٰن بن معقل ؒ سے ملا تو میں نے پوچھا! اس باندی کے متعلق آپ ؒ کی کیا رائے ہے کہ جس کے بارے میں آپ ؒ کے والد نے حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے سوال کیا تھا جس نے زنا کیا تھا اور آپ ؒ نے اسے کوڑے مارنے کا حکم دیا تھا: کیا وہ شادی شدہ تھی؟ آپ ؒ نے فرمایا: نہیں۔

۲۸۸۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا زَنَتْ خَادِمُ أَحَدِكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا ، فَإِنْ عَادَتْ فَلْيَجْلِدْهَا ، فَإِنْ عَادَتْ فَلْيَجْلِدْهَا ، فَإِنْ عَادَتْ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ. (ترمذی ۱۴۴۰۔ نسائی ۷۲۴۰)

(۲۸۸۷۵) حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کی باندی زنا کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے کوڑے مارے پس اگر وہ دوبارہ زنا کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے کوڑے مارے پس اگر وہ دوبارہ زنا کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے فروخت کر دے اگرچہ بالوں سے بنی ہوئی رسی کے عوض ہو۔

(۳۱) مَنْ قَالَ لَيْسَ عَلَى الأَمَةِ حَدٌّ حَتَّى تُزَوَّجَ

جو یوں کہے: باندی پر حد نہیں ہوگی یہاں تک کہ اس کی شادی ہو جائے

۲۸۸۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (ح) وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ (ح) وَعَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالُوا : لَيْسَ عَلَى الأَمَةِ حَدٌّ حَتَّى تُزَوَّجَ.

(۲۸۸۷۶) حضرت ابن عباس ؓ، حضرت مجاہد ؒ اور حضرت سعید بن جبیر ؒ فرماتے ہیں کہ باندی پر حد نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ شادی شدہ ہو جائے۔

۲۸۸۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : لاَ تُجْلَدُ الأَمَةُ حَتَّى تُحْصَنَ.

(۲۸۸۷۷) حضرت جعفر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر ؒ نے ارشاد فرمایا: باندی کو کوڑے نہیں مارے جائیں گے یہاں تک کہ وہ شادی شدہ ہو جائے۔

۲۸۸۷۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : يَقُولُ أَهْلُ مَكَّةَ : إِذَا فَجَرَتِ الأَمَةُ وَلَمْ تَكُنْ تَزَوَّجَتْ

قَبْلَ ذَلِكَ ، لاَ يُقَامُ عَلَيْهَا الْحَدُّ.

(۲۸۸۷۸) حضرت منصور ریشیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ریشیلیہ نے ارشاد فرمایا: مکہ والے کہتے ہیں کہ جب باندی گناہ کا کام کرے اور وہ اس سے پہلے شادی شدہ نہیں تھی تو اس پر حد قائم نہیں کی جائے گی۔

(۲۸۸۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَيْسَ عَلَى الأَمَةِ حَدٌّ حَتَّى تُحْصَنَ بِزَوْجٍ.

(۲۸۸۷۹) حضرت مجاہد ریشیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: باندی پر حد نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ کسی سے شادی کر لے۔

(۳۲) فِي الْمُكَاتَبِ يُصِيبُ الْحَدَّ

اس مکاتب کا بیان جو حد کو پالے

(۲۸۸۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :حَدُّ الْمُكَاتَبِ حَدُّ الْمَمْلُوكِ.

(۲۸۸۸۰) حضرت عکرمہ ریشیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مکاتب کی سزا غلام کی سزا ہوگی۔

(۲۸۸۸۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ :حَدُّ الْمُكَاتَبِ حَدُّ الْمَمْلُوكِ ، مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ مُكَاتَبَتِهِ.

(۲۸۸۸۱) حضرت جریر ریشیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مغیرہ ریشیلیہ نے ارشاد فرمایا: مکاتب کی سزا غلام کی سزا ہوگی جب تک اس پر بدل کتابت میں سے کچھ بھی باقی ہے۔

(۲۸۸۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :حَدُّ الْمَمْلُوكِ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

(۲۸۸۸۲) حضرت صالح بن حی ریشیلیہ فرماتے ہیں کہتے ہیں کہ حضرت شعبی ریشیلیہ نے ارشاد فرمایا: مکاتب کی سزا غلام کی سزا ہوگی جب تک اس پر بدل کتابت کا کچھ حصہ بھی باقی ہو۔

(۲۸۸۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ:يُضْرَبُ الْمُكَاتَبُ حَدَّ الْعَبْدِ حَتَّى يُعْتَقَ.

(۲۸۸۸۳) حضرت صالح بن حی ریشیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ریشیلیہ نے ارشاد فرمایا: مکاتب کو غلام کی سزا دی جائے گی یہاں تک کہ وہ آزاد ہو جائے۔

(۲۸۸۸٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :حَدُّهُ حَدُّ الْعَبْدِ.

(۲۸۸۸۴) حضرت معمر ریشیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت زھری ریشیلیہ نے ارشاد فرمایا: اس کی سزا غلام کی سزا ہوگی۔

(۲۸۸۸٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ فِي الْمُكَاتَبِ إِذَا أَصَابَ حَدًّا ، قَالَ: يُضْرَبُ بِحِسَابِ مَا أَدَّى.

(۲۸۸۸۵) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس مکاتب غلام کے بارے میں جو کسی قابل حد جرم کا ارتکاب کرے فرماتے ہیں کہ اس کی ادائیگی کے بقدر اسے سزا دی جائے گی۔

(۳۳) فِی الامْتِحَانِ فِی الْحُدُودِ

سزاؤں میں جانچ پڑتال کرنے کا بیان

(۲۸۸۸۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، وَعَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لاَ امْتِحَانَ فِي حَدٍّ.

(۲۸۸۸۶) حضرت مجالد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ؒ نے ارشاد فرمایا، حد میں جانچ پڑتال نہیں ہوگی۔

(۲۸۸۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : الْمِحْنَةُ فِي الضَّنَّة أَنْ تُوعِده ، وَتُجْلَبَ عَلَيْهِ ، وَإِنْ ضَرَبْتَهُ سَوْطًا وَاحِدًا ، فَلَيْسَ اعْتِرَافُهُ بِشَيْءٍ.

(۲۸۸۸۷) حضرت عمران بن حدیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو مجلز ؒ نے ارشاد فرمایا: تہمت اور آدمی پر عیب لگانے میں آزمائش یہ ہے کہ یوں کہے: تو نے اسے ڈرایا ہوگا اور اسے نقصان پہنچایا ہوگا اور اگر میں نے اسے ایک کوڑا بھی مارا تو اس کا اعتراف قابل قبول نہیں ہوگا۔

(۲۸۸۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ وَاصِلٍ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي عُيَيْنَةَ بْنِ الْمُهَلَّبِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، يَقُولُ : مَنْ أَقَرَّ بَعْدَ مَا ضُرِبَ سَوْطًا وَاحِدًا ، فَهُوَ كَذَّابٌ.

(۲۸۸۸۸) حضرت ابو عیینہ بن مھلب ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے ایک کوڑا کھانے کے بعد اقرار کرلیا تو وہ شخص جھوٹا ہے۔

(۲۸۸۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، وَالْحَكَمِ ، قَالاَ : الْمِحْنَةُ بِدْعَةٌ.

(۲۸۸۸۹) حضرت جابر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ؒ اور حضرت حکم ؒ نے ارشاد فرمایا، آزمائش بدعت ہے۔

(۲۸۸۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ شُرَيْحٍ، قَالَ: الْقَيْدُ كُرْهٌ، وَالسِّجْنُ كُرْهٌ، وَالْوَعِيدُ كُرْهٌ.

(۲۸۸۹۰) حضرت قاسم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ؒ نے ارشاد فرمایا: بیڑی ڈالنا مشقت ہے جیل مشقت ہے اور ڈرانا بھی مشقت وسختی ہے۔

(۲۸۸۹۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَنْظَلَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لَيْسَ الرَّجُلُ بِأَمِينٍ عَلَى نَفْسِهِ إِنْ أَجَعْتَهُ ، أَوْ أَخَفْتَهُ ، أَوْ حَبَسْتَهُ.

(۲۸۸۹۱) حضرت حنظلہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنے نفس پر اعتماد نہیں کرے گا اگر تم اسے تکلیف دو گے یا اسے ڈراؤ گے یا اسے قید کردو گے۔

(۲۸۸۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فِي رَجُلٍ اعْتَرَفَ بَعْدَ مَا جُلِدَ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ.

(۲۸۸۹۲) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن شہاب ؒ سے ایسے آدمی کے بارے میں مروی ہے کہ جس نے کوڑے کھانے کے بعد اعتراف کرلیا ہو۔ آپ نے فرمایا: اس پر حد نہیں ہوگی۔

(۲۸۸۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : رَوِّعِ السَّارِقَ وَلاَ تُرَاعِهِ.

(۲۸۸۹۳) حضرت حسن بصری ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: تم چور کو ڈراؤ اور اس کے ساتھ نرمی مت کرو۔

(۲۸۸۹٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ طَارِقٍ الشَّامِيِّ ؛ أَنَّهُ أُتِيَ بِرَجُلٍ أُخِذَ فِي سَرِقَةٍ فَضَرَبَهُ فَأَقَرَّ ، فَبَعَثَ إِلَى ابْنِ عُمَرَ يَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ : لاَ تَقْطَعْهُ ، فَإِنَّهُ إِنَّمَا أَقَرَّ بَعْدَ ضَرْبِكَ إِيَّاهُ.

(۲۸۸۹۴) حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ طارق شامی ؒ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جسے چوری کے معاملہ میں پکڑا گیا تھا پس آپ ؒ نے حضرت ابن عمر ؓ کے پاس کسی کو بھیجا کہ ان سے اس بارے میں پوچھو؟ اس پر حضرت ابن عمر ؓ نے ان سے فرمایا: تم اس کا ہاتھ مت کاٹو اس لئے کہ ہوسکتا ہے اس نے تمہاری مار کھانے کے بعد اس کا اقرار کرلیا ہو۔

(۳٤) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ لَمْ أَجِدْكِ عَذْرَاءَ

اس آدمی کے بیان میں جو اپنی بیوی کو یوں کہے: میں نے تجھے باکرہ نہیں پایا

(۲۸۸۹٥) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ : لَمْ أَجِدْكِ عَذْرَاءَ ؟ قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ ، إِنَّ الْعُذْرَةَ تَذْهَبُ مِنَ الْوَثْبَةِ ، وَالْمَرَضِ ، وَطُولِ التَّعْنِيسِ.

(۲۸۸۹۵) حضرت حجاج ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء ؒ سے ایسے آدمی کے متعلق سوال کیا جو اپنی بیوی کو یوں کہہ دے: میں نے تجھے باکرہ نہیں پایا تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا: اس پر کوئی چیز لازم نہیں اس لیے کہ دوشیزگی اچھل کود، بیماری اور لڑکی کی شادی دیر سے کرنے کی صورت میں بھی زائل ہو جاتی ہے۔

(۲۸۸۹٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ لَمْ أَجِدْكِ عَذْرَاءَ ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ ، الْعُذْرَةُ تُذْهِبُهَا الْوَثْبَةُ وَالشَّيْءُ.

(۲۸۸۹۶) حضرت حکم بن ابان ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم ؒ سے ایسے آدمی کے متعلق سوال کیا جو اپنی بیوی کو یوں کہہ دے: میں نے تجھے باکرہ نہیں پایا؟ آپ ؒ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں اس لیے کہ دوشیزگی اچھل کود اور کسی بھی چیز سے ختم ہو جاتی ہے۔

(۲۸۸۹۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْبِكْرَ ، ثُمَّ يَقُولُ :لَمْ أَجِدْكِ عَذْرَاءَ ، قَالَ :لَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۲۸۸۹۷) حضرت شیبانی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ سے ایسے آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے باکرہ عورت سے شادی کی پھر یوں کہنے لگا: میں نے مجھے باکرہ نہیں پایا، آپ ؒ نے فرمایا، کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

(۲۸۸۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :كَانَ لاَ يَرَى ذَلِكَ قَذْفًا.

(۲۸۸۹۸) حضرت یونس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ اس کو تہمت نہیں سمجھتے تھے۔

(۲۸۸۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ ، فَيَقُولُ :لَمْ أَجِدْهَا عَذْرَاءَ ، قَالَ :لاَ حَدَّ عَلَيْهِ.

(۲۸۸۹۹) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ سے ایسے آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے عورت سے شادی کی اور کہنے لگا: میں نے اسے باکرہ نہیں پایا: آپ ؒ نے فرمایا: اس پر کوئی حد نہیں ہوگی۔

(۲۸۹۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لَيْسَ بِقَذْفٍ.

(۲۸۹۰۰) حضرت حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: یہ تہمت نہیں ہے۔

(۲۸۹۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، وَعَطَاءٍ ، وَالْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ لَمْ أَجِدْكِ عَذْرَاءَ ؟ قَالُوا :إِنَّ الْعُذْرَةَ تُذْهِبُهَا النَّيْطَةُ ، وَاللَّيْطَةُ.

(۲۸۹۰۱) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن یسار، حضرت عطاء ؒ اور حضرت حسن بصری ؒ سے ایسے شخص بارے میں مروی ہے جس نے اپنی بیوی کو یوں کہا: میں نے تجھے باکرہ نہیں پایا؟ اس سب حضرات نے فرمایا، بے شک دوشیزگی کو اچھل کود اور مار دھاڑ بھی زائل کر دیتی ہے۔

(۲۸۹۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنِ الْهَيْثَمِ ، عَمَّنْ أَخْبَرَهُ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ ، إِنَّ الْعُذْرَةَ تَذْهَبُ مِنَ الْوَثْبَةِ ، وَالْحَيْضَةِ ، وَالْوُضُوءِ.

(۲۸۹۰۲) ام المومنین حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ اس شخص پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی اس لیے کہ دوشیزگی اچھل کود، حیض اور نمو سے بھی زائل ہو جاتی ہے۔

(۳۵) مَنْ قَالَ عَلَيْهِ الْحَدُّ

جو یوں کہے: ایسے شخص پر حد لازم ہوگی

(۲۸۹۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ :

لَمْ أَجِدْكِ عَذْرَاءَ ، قَالَ سَعِيدٌ :حَدٌّ ، وَلاَ مُلاَعَنَةَ.

(۲۸۹۰۳) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے ایسے آدمی کے بارے میں مروی ہے جو اپنی بیوی کو یوں کہہ دے میں نے تجھے باکرہ نہیں پایا؟ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حد ہوگی اور لعان نہیں ہے۔

(٢٨٩٠٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هُبَيْرَةَ ، عَنْ رَجُلٍ قَدْ سَمَّاهُ ؛أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ ، وَابْنَ عُمَرَ سُئِلاَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ :لَمْ أَجِدْكِ عَذْرَاءَ ؟ قَالاَ :إِنْ تَبَرَّأَ جُلِدَ الْحَدَّ ، وَكَانَتِ امْرَأَتَهُ ، وَإِنْ لَمْ يَتَبَرَّأْ لاَعَنَهَا وَفُرِّقَ بَيْنَهُمَا.

(۲۸۹۰۴) حضرت عبداللہ بن ھبیرہ رضی اللہ عنہ ایک آدمی سے جس کا آپ رضی اللہ عنہ نے نام لیا اس سے مروی ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی کے متعلق سوال کیا گیا جس نے اپنی بیوی کو یوں کہہ دیا: میں نے تجھے باکرہ نہیں پایا؟ ان دونوں حضرات نے فرمایا: اگر اس نے علیحدگی اختیار کر لی تو اس کو حداً کوڑے مارے جائیں گے اور وہ اس کی بیوی رہے گی اور اگر اس نے علیحدگی اختیار نہ کی تو ان دونوں کے درمیان لعان ہوگا اور ان دونوں کے درمیان تفریق کردی جائے گی۔

(٢٨٩٠٥) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ ، ثُمَّ قَالَ :لَمْ أَجِدْهَا عَذْرَاءَ ، قَالَ :يُضْرَبُ الْحَدُّ ، وَلاَ يُلاَعَنُ ، لأَنَّهُ لَمْ يَقُلْ :إِنِّي رَأَيْتُكِ تَزْنِينَ.

(۲۸۹۰۵) حضرت ابن ابی ذئب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت زھری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے عورت سے دخول کرلیا پھر اس نے کہا! میں نے اسے باکرہ نہیں پایا، اس پر حد لگائی جائے گی اور لعان نہیں کیا جائے گا۔ اس لیے کہ اس نے یوں نہیں کہا: بے شک میں نے تجھے زنا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(٣٦) فِي الْقَاذِفِ تُنْزَعُ عَنْهُ ثِيَابُهُ ، أَوْ يُضْرَبُ فِيهَا ؟

تہمت لگانے والے کے بیان میں کیا اس کے کپڑے اتار لیے جائیں گے یا ان میں ہی کوڑے مارے جائیں گے؟

(٢٨٩٠٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ ، قَالَ :كُنْتُ عِنْدَ الشَّعْبِيِّ ، فَأُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ أُخِذَ فِي حَدٍّ ، أَوْ قَذْفٍ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ ، مَا أَدْرِي مَا تَحْتَهُ.

(۲۸۹۰۶) حضرت ابن شرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں امام شعبی رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ ایک آدمی کو لایا گیا جس کو کسی حد یا تہمت کے معاملہ میں پکڑا گیا تھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس پر حد لگائی اس حال میں اس کے بدن پر قمیص تھی میں نہیں جانتا اس کے نیچے کیا تھا۔

(٢٨٩٠٧) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ (ح) وَعَنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ :يُضْرَبُ الْقَاذِفُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ.

(۲۸۹۰۷) حضرت مجاہد ریشید اور حضرت ابراہیم ریشید نے ارشاد فرمایا: تہمت لگانے والے کو مارا جائے گا اس حال میں کہ اس کے بدن پر کپڑے موجود ہوں۔

(۲۸۹۰۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :إِنِّي لأَذْكُرُ مَسْكَ شَاةٍ أَمَرَتْ بِهَا أُمِّي فَذُبِحَتْ ، حِينَ ضَرَبَ عُمَرُ أَبَا بَكْرَةَ ، فَجَعَلَ مَسْكَهَا عَلَى ظَهْرِهِ مِنْ شِدَّةِ الضَّرْبِ.

(۲۸۹۰۸) حضرت سعد بن ابراہیم ریشید فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت ابراہیم ریشید نے ارشاد فرمایا: بے شک میں ذکر کروں گا اس بکری کی کھال کا جس کے بارے میں میری ماں نے حکم دیا تو اس کو ذبح کر دیا گیا تھا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کو کوڑے مارے تھے تو آپ ریشید نے اس کی کھال کو آپ رضی اللہ عنہ کی کمر پر ڈال دیا تھا مار کی شدت کی وجہ سے۔

(۲۸۹۰۹) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :يُضْرَبُ الْقَاذِفُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ فَرْوٌ ، أَوْ قَبَاءٌ مَحْشُوٌّ ، حَتَّى يَجِدَ مَسَّ الضَّرْبِ.

(۲۸۹۰۹) حضرت مطرف ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ریشید نے ارشاد فرمایا: تہمت لگانے والے کو کوڑے مارے جائیں گے درانحالیکہ اس نے کپڑے پہنے ہوئے ہوں مگر یہ کہ پوستین لگا ہوا کپڑا یا روئی سے بھرا ہوا جبہ نہ ہوتا کہ وہ مار کی شدت محسوس کرے۔

(۲۸۹۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ ؛ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ أُتِيَ بِرَجُلٍ فِي حَدٍ ، فَذَهَبَ الرَّجُلُ يَنْزِعُ قَمِيصَهُ ، وَقَالَ :مَا يَنْبَغِي لِجَسَدِي هَذَا الْمُذْنِبِ أَنْ يُضْرَبَ وَعَلَيْهِ الْقَمِيصُ ، قَالَ :فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ :لاَ تَدَعُوهُ يَنْزِعُ قَمِيصَهُ ، فَضَرَبَهُ عَلَيْهِ.

(۲۸۹۱۰) حضرت ولید بن ابو مالک ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے پاس کسی سزا کے معاملہ میں ایک آدمی لایا گیا تو وہ آدمی خود اپنی قمیص اتارنے لگا اور کہا: میرے اس گناہ گار جسم کے لیے مناسب نہیں ہے کہ اسے قمیص پہننے کی حالت میں مارا جائے۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اسے قمیص اتارنے کے لیے مت چھوڑو پس آپ رضی اللہ عنہ نے اس کی قمیص پر ہی کوڑے مارے۔

(۲۸۹۱۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :يُضْرَبُ الْقَاذِفُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ.

(۲۸۹۱۱) حضرت شعبہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت حماد ریشید نے ارشاد فرمایا: تہمت لگانے والے کو مارا جائے گا درانحالیکہ اس نے کپڑے پہنے ہوئے ہوں۔

(۲۸۹۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ فِي الشِّتَاءِ لَمْ يُلْبَسْ ثِيَابَ الصَّيْفِ ، وَلَكِنْ يُضْرَبُ فِي ثِيَابِهِ الَّتِي قَذَفَ فِيهَا ، وَإِذَا قَذَفَ فِي الصَّيْفِ لَمْ يُلْبَسْ ثِيَابَ الشِّتَاءِ ، يُضْرَبُ فِيمَا قَذَفَ فِيهِ.

(۲۸۹۱۲) حضرت اسماعیل ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ریشید نے ارشاد فرمایا: جب آدمی سردی میں کسی پر تہمت لگائے تو

اسے گرمیوں کے کپڑے نہیں پہنائے جائیں گے لیکن اسے ان ہی کپڑوں میں کوڑے مارے جائیں جن میں اس نے تہمت لگائی تھی اور جب وہ گرمی میں تہمت لگائے تو اسے سردیوں کے کپڑے نہیں پہنائے جائیں گے اسے ان ہی کپڑوں میں کوڑے مارے جائیں گے جن میں اس نے تہمت لگائی تھی۔

(۲۸۹۱۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أُمِّهِ ، قَالَتْ : إِنِّي لأَذْكُرُ مَسْكَ شَاةٍ ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوًا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ.

(۲۸۹۱۳) حضرت ابراہیم ویشید فرماتے ہیں کہ ان کی والدہ نے ارشاد فرمایا: بیشک میں نے ضرور بکری کی کھال کا ذکر کروں گی۔ پھر انہوں ابن علیہ کی ماقبل میں گزری ہوئی حدیث والا مضمون بیان کیا۔

(۳۷) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ للرجل يَا فَاعِلٌ بِأُمِّهِ

اس آدمی کے بیان میں جو کسی آدمی کو یوں کہہ دے: اے اپنی ماں کے ساتھ کرنے والے

(۲۸۹۱٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمَجْنُونِ ، قَالَ : قُلْتُ لِرَجُلٍ : يَا فَاعِلٌ بِأُمِّهِ ، قَالَ : فَقَدَّمُونِي إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَضَرَبَنِي. قَالَ : وَمَا أَوْجَعَنِي إِلاَّ سَوْطٌ وَقَعَ عَلَى سَوْطٍ.

(۲۸۹۱۴) مسلمہ بن مجنون ویشید کہتے ہیں کہ میں نے ایک شخص سے کہا اے اپنی والدہ کے ساتھ کرنے والے تو اس بات پر لوگوں نے مجھے حضرت ابوھریرہ ویشید کے سامنے پیش کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے مارا اور آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے تکلیف نہیں دی مگر ایک کوڑے کی جو دوسرے کوڑے پر پڑا ہوا تھا۔

(۳۸) فِي الزَّانِيَةِ وَالزَّانِي يُخْلَعُ عَنْهُمَا ثِيَابُهُمَا ، أَوْ يُضْرَبَانِ فِيهِمَا ؟

زانی عورت اور مرد کا بیان کہ ان دونوں کے کپڑے اتار لیے جائیں گے یا ان کپڑوں میں ہی کوڑے مارے جائیں گے؟

(۲۸۹۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَيِّ ؛ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الصَّبِيرِيِّينَ زَنَتْ ، فَأَلْبَسَهَا أَهْلُهَا دِرْعًا مِنْ حَدِيدٍ ، فَرُفِعَتْ إِلَى عَلِيٍّ فَضَرَبَهَا وَهُوَ عَلَيْهَا.

(۲۸۹۱۵) حضرت ابو اسحاق ویشید فرماتے ہیں کہ میرے قبیلہ کے ایک آدمی سے مروی ہے کہ صبیر یین علاقہ کی ایک عورت نے زنا کیا تو اس کے گھر والوں نے اسے لوہے کی زرہ پہنا کر اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسے پہننے کی حالت میں ہی کوڑے مارے۔

(۲۸۹۱٦) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : شَهِدْتُ أَبَا بَرْزَةَ يَضْرِبُ أَمَةً لَهُ فَجَرَتْ

وَعَلَيْهَا مِلْحَفَةٌ.

(۲۸۹۱۶) حضرت سوار ریشید فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو برزہ ریشید کے پاس حاضر تھا کہ انہوں نے اپنی باندی کو مارا جس نے زنا کیا تھا درانحالیکہ اس نے اوڑھنی پہنی ہوئی تھی۔

(۲۸۹۱۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : أَمَّا الزَّانِي فَيُخْلَعُ عَنْهُ ثِيَابُهُ ، وَتَلا : ﴿وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللهِ﴾ ، قُلْتُ : هَذَا فِي الْحُكْمِ ، قَالَ : هَذَا فِي الْحُكْمِ وَالْجَلْدِ.

(۲۸۹۱۷) حضرت شعبہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت حماد ریشید نے ارشاد فرمایا: جہاں تک زانی کا تعلق ہے تو اس کے کپڑے اتار دیے جائیں گے اور آپ ریشید نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ترجمہ:۔ اور ان دونوں کے سلسلہ میں تمہیں ترس کھانے کا جانب دامن گیر نہ ہو اللہ کے دین کے معاملہ میں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یہ آیت تو حکم کے بارے میں ہے۔ آپ ریشید نے فرمایا: یہ حکم اور کوڑے کے بارے میں ہے۔

(۲۸۹۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ ، قَالَ : أُتِيَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِرَجُلٍ قَدْ زَنَى ، فَقَالَ : إِنَّ هَذَا الْجَسَدَ الْمُذْنِبَ لأَهْلٌ أَنْ يُضْرَبَ ، قَالَ : فَنَزَعَ عَنْهُ قَبَائَهُ ، فَأَبَى أَنْ يَضْرِبَهُ ، وَرَدَّ عَلَيْهِ قَبَائَهُ.

(۲۸۹۱۸) حضرت ولید بن ابو مالک ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے زنا کیا تھا وہ کہنے لگا یہ گناہ گار جسم اس قابل ہے کہ اسے مارا جائے پھر اس نے اپنا جبہ اتار دیا پس آپ رضی اللہ عنہ نے اس طرح مارنے سے انکار کیا اور اس پر اس کے جبہ کو واپس پہنا دیا۔

(۳۹) فِي الرَّجُلِ يُوجَدُ مَعَ امْرَأَةٍ فِي ثَوْبٍ

اس آدمی کا بیان جو کسی عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں پایا گیا

(۲۸۹۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أُتِيَ عَبْدُ اللهِ بِرَجُلٍ وُجِدَ مَعَ امْرَأَةٍ فِي ثَوْبٍ ، قَالَ : فَضَرَبَهُمَا أَرْبَعِينَ أَرْبَعِينَ ، قَالَ : فَخَرَجُوا إِلَى عُمَرَ ، فَاسْتَعْدَوْا عَلَيْهِ ، فَلَقِيَ عُمَرُ عَبْدَ اللهِ ، فَقَالَ : قَوْمٌ اسْتَعْدَوْا عَلَيْكَ فِي كَذَا وَكَذَا ، قَالَ : فَأَخْبَرَهُ بِالْقِصَّةِ ، فَقَالَ لِعَبْدِ اللهِ : كَذَلِكَ تَرَى ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالُوا : جِئْنَا نَسْتَعْدِيهِ ، فَإِذَا هُوَ يَسْتَفْتِيهِ.

(۲۸۹۱۹) حضرت قاسم ریشید کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جو کسی عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں پایا گیا تھا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو چالیس چالیس کوڑے لگائے۔ راوی کہتے ہیں! پھر وہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے خلاف مدد مانگنے کے لیے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ملے اور فرمایا: کچھ لوگ تمہارے خلاف اس معاملہ میں مدد مانگ رہے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو واقعہ کی اطلاع دی۔ تو آپ رضی اللہ عنہ یہ سن کر

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمانے لگے! اس میں تمہاری ایسی رائے ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! وہ لوگ کہنے لگے: ہم تو ان سے مدد مانگنے آئے تھے وہ تو خود ان سے فتویٰ پوچھ رہے ہیں۔

(٢٨٩٢٠) حَدَّثَنَا حَاتِمٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا وُجِدَ الرَّجُلُ مَعَ الْمَرْأَةِ ، جُلِدَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِئَةً.

(۲۸۹۲۰) حضرت جعفر رحمہ اللہ کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی عورت کے ساتھ پایا جائے تو ان دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارے جائیں گے۔

(٢٨٩٢١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ؛ أَنَّ رَجُلاً كَانَ لَهُ عَسِيفٌ ، فَوَجَدَهُ مَعَ امْرَأَتِهِ فِي لِحَافٍ ، فَضَرَبَهُ عُمَرُ أَرْبَعِينَ.

(۲۸۹۲۱) حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کسی آدمی کا ایک خدمت گار تھا پس اس شخص نے اسے اپنی بیوی کے ساتھ بستر میں پایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے چالیس کوڑے مارے۔

(٢٨٩٢٢) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ نَجِيحٍ ، عَنْ ظَبْيَانَ بْنِ عُمَارَةَ ، قَالَ : أُتِيَ عَلِيٌّ بِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ ، وَقَالَ رَجُلٌ : إِنَّا وَجَدْنَاهُمَا فِي لِحَافٍ وَاحِدٍ ، وَعِنْدَهُمَا خَمْرٌ وَرَيْحَانٌ ، قَالَ : فَقَالَ عَلِيٌّ : مُرِيبَانِ خَبِيثَانِ ، فَجَلَدَهُمَا ، وَلَمْ يَذْكُرْ حَدًّا.

(۲۸۹۲۲) حضرت ظبیان بن عمارہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مرد اور عورت لائے گئے اور ایک آدمی کہنے لگا: بے شک ہم نے ان دونوں کو ایک ہی بستر میں پایا ہے اور ان کے پاس شراب اور ناز بو کی خوشبو بھی موجود تھی اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دونوں خبیث مشکوک ہیں، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو کوڑے مارے اور سزا ذکر نہیں کی۔

(٢٨٩٢٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : تُجَزُّ رُؤُوسُهُمَا وَيُجْلَدَانِ ، فَذَكَرَ جَلْدًا لاَ أَحْفَظُهُ.

(۲۸۹۲۳) حضرت جریر بن حازم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کے سر توڑے جائیں گے اور کوڑے مارے جائیں گے پس انہوں نے کوڑوں کی تعداد ذکر کی میں اس کو یاد نہ رکھ سکا۔

(٤٠) فِي امْرَأَةٍ تَشَبَّهَتْ بِأَمَةِ رَجُلٍ ، فَوَقَعَ عَلَيْهَا

اس عورت کے بیان میں جس نے کسی آدمی کی باندی سے مشابہت اختیار کی پس اس آدمی نے اس سے وطی کر لی

(٢٨٩٢٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ أَبِي رَوْحٍ ؛ أَنَّ امْرَأَةً تَشَبَّهَتْ بِأَمَةٍ لِرَجُلٍ ، وَذَلِكَ لَيْلاً ، فَوَاقَعَهَا

وَهُوَ يَرَى أَنَّهَا أَمَتُهُ ، قَالَ : فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ ، قَالَ : فَأَرْسَلَ إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ : اضْرِبِ الرَّجُلَ حَدًّا فِي السِّرِّ ، وَاضْرِبِ الْمَرْأَةَ فِي الْعَلاَنِيَةِ.

(۲۸۹۲۴) حضرت ابوروح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے کسی آدمی کی باندی سے مشابہت اختیار کی اور یہ رات کا وقت تھا پس اس نے اس سے وطی کی اور وہ سمجھ رہا تھا کہ وہ اس کی باندی ہے۔ پھر یہ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو قاصد بھیج کر بلایا اور فرمایا: آدمی پر پوشیدگی میں حد لگاؤ اور عورت پر اعلانیہ طور پر حد لگاؤ۔

(۴۱) فِي اللُّوطِيِّ حَدٌّ كَحَدِّ الزَّانِي

اغلام بازی کرنے والے کی سزا زنا کرنے والے کی طرح ہے

(۲۸۹۲۵) حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ مُضَرَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، قَالَ : سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ : مَا حَدُّ اللُّوطِيِّ؟ قَالَ : يُنْظَرُ إِلَى أَعْلَى بِنَاءٍ فِي الْقَرْيَةِ فَيُرْمَى منه مُنَكَّسًا ، ثُمَّ يُتْبَعُ الْحِجَارَةُ.

(۲۸۹۲۵) حضرت ابونضرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بستی میں سب سے بلند عمارت دیکھی جائے گی پھر اس عمارت سے اوندھے منہ پھینک دیا جائے گا پھر اس کو پتھر مارے جائیں گے۔

(۲۸۹۲۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ خُثَيْمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُمَا سَمِعَا ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ فِي الرَّجُلِ يُوجَدُ ، أَوْ يُؤْخَذُ عَلَى اللُّوطِيَّةِ : أَنَّهُ يُرْجَمُ.

(۲۸۹۲۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ اور حضرت سعید رحمہ اللہ کو ایسے آدمی کے بارے میں ارشاد فرماتے ہوئے سنا جو اغلام بازی کرتا ہوا پایا گیا یا پکڑا گیا! اس کو سنگسار کر دیا جائے گا۔

(۲۸۹۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ قَيْسٍ ؛ أَنَّ عَلِيًّا رَجَمَ لُوطِيًّا.

(۲۸۹۲۷) حضرت یزید بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اغلام باز کو سنگسار کیا۔

(۲۸۹۲۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي الرَّجُلَ ، قَالَ : سُنَّتُهُ سُنَّةُ الْمَرْأَةِ.

(۲۸۹۲۸) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ سے ایسے شخص کے بارے میں مروی ہے جو مرد سے اپنی حاجت پوری کرلے آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کا طریقہ عورت کا طریقہ ہوگا سزا میں۔

(۲۸۹۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : يُرْجَمُ أُحْصِنَ ، أَوْ لَمْ يُحْصَنْ.

(۲۸۹۲۹) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا، اس کو سنگسار کر دیا جائے گا شادی شدہ ہو یا نہ ہو۔

(۲۸۹۳۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : حدُّ اللُّوطِيِّ حَدُّ الزَّانِي ، إِنْ كَانَ مُحْصَنًا فَالرَّجْمُ ، وَإِنْ كَانَ بِكْرًا فَالْجَلْدُ.

(۲۸۹۳۰) حضرت حماد ویشیئ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ویشیئ نے ارشاد فرمایا: اغلام باز کی سزا زنا کرنے والے کی سزا کی طرح ہوگی اگر وہ شادی شدہ ہو تو سنگسار اور اگر کنوارہ ہو تو کوڑے۔

(۲۸۹۳۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : اللُّوطِيُّ بِمَنْزِلَةِ الزَّانِي.

(۲۸۹۳۱) حضرت ہشام ویشیئ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ویشیئ نے ارشاد فرمایا، اغلام باز زانی کے درجہ میں ہوگا۔

(۲۸۹۳۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ (ح) وَعَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ : اللُّوطِيُّ بِمَنْزِلَةِ الزَّانِي.

(۲۸۹۳۲) حضرت حسن بصری ویشیئ اور حضرت ابراہیم ویشیئ نے ارشاد فرمایا: اغلام باز زانی کے درجہ میں ہوگا۔

(۲۸۹۳۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي اللُّوطِيِّ ، قَالَ : لَوْ كَانَ أَحَدٌ يُرْجَمُ مَرَّتَيْنِ رُجِمَ هَذَا.

(۲۸۹۳۳) حضرت حماد بن ابوسلیمان ویشیئ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ویشیئ نے اغلام باز کے بارے میں ارشاد فرمایا: اگر کسی کو دو مرتبہ سنگسار کیا جاتا تو اس کو کیا جاتا۔

(۲۸۹۳۴) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : يُرْجَمُ اللُّوطِيُّ إِذَا كَانَ مُحْصَنًا ، وَإِنْ كَانَ بِكْرًا جُلِدَ مِئَةً.

(۲۸۹۳۴) حضرت ابن ابی ذئب ویشیئ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ویشیئ نے ارشاد فرمایا: اغلام باز کو سنگسار کیا جائے گا جب کہ وہ شادی شدہ ہو اور اگر وہ کنوارہ ہو تو اسے سو کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۹۳۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي اللُّوطِيِّ : يُضْرَبُ دُونَ الْحَدِّ.

(۲۸۹۳۵) حضرت ابراہیم ویشیئ اور حضرت حکم ویشیئ نے اغلام باز کے بارے میں ارشاد فرمایا: اس کو حد سے کم کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۹۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَن عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْمَرٍ ، قَالَ : عَلَيْهِ الرَّجْمُ ، قِتْلَةُ قَوْمِ لُوطٍ.

(۲۸۹۳۶) حضرت قتادہ ویشیئ فرماتے ہیں کہ حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن معمر ویشیئ نے ارشاد فرمایا: اس پر سنگسار کرنے کی سزا لازم ہوگی قوم لوط کے قتل کی نوعیت کی طرح۔

(۲۸۹۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : حُرْمَةُ الدُّبُرِ أَعْظَمُ مِنْ حُرْمَةِ كَذَا. قَالَ قَتَادَةُ : نَحْنُ نَحْمِلُهُ عَلَى الرَّجْمِ.

(۲۸۹۳۷) حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: دبر کا حرام ہونا فلاں کے حرام ہونے سے زیادہ بڑا ہے حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس کو سنگسار پر محمول کرتے تھے۔

(۲۸۹۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ أَشْرَفَ عَلَى النَّاسِ يَوْمَ الدَّارِ ، فَقَالَ : أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّهُ لاَ يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِلاَّ بِأَرْبَعَةٍ : رَجُلٌ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ.

(۲۸۹۳۸) حضرت ابوحصین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک دن گھر سے جھانکا اور ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ کسی مسلمان شخص کا خون حلال نہیں ہے مگر چار آدمیوں کا ایک وہ شخص جس نے قوم لوط کا عمل کیا۔

(٤٢) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ يَا لُوطِيُّ ، مَنْ قَالَ لاَ يُحَدُّ

جن حضرات کے نزدیک کسی کو لوطی کہنے والے کو سزا نہیں دی جائے گی

(۲۸۹۳۹) حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ مُضَرَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ ؛ أَنَّهُ قَالَ لَهُ : نِعْمَ الرَّجُلُ إِنْ كَانَ لُوطِيًّا.

(۲۸۹۳۹) حضرت سعید بن یزید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سنان بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے ارشاد فرمایا: آدمی بہت اچھا ہوتا ہے اگر اس کا تعلق قوم لوط سے ہو۔

(۲۸۹٤۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ ، إِلاَّ أَنْ يَقُولَ : إِنَّكَ تَعْمَلُ بِعَمَلِ قَوْمِ لُوطٍ.

(۲۸۹۴۰) حضرت لیث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے: اس پر حد نہیں ہوگی مگر وہ یوں کہے: بے شک تو قوم لوط کے عمل جیسا عمل کرتا ہے۔

(۲۸۹٤۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ بِنَحْوٍ مِنْ قَوْلِ طَاوُوسٍ.

(۲۸۹۴۱) حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے بھی حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ جیسا قول اس سند سے منقول ہے۔

(۲۸۹٤۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَاسِطِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لاَ أَعْلَمُ عَلَيْهِ حَدًّا.

(۲۸۹۴۲) حضرت ابوخالد الواسطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: میں نہیں جانتا کہ اس پر حد لازم ہوگی۔

(۲۸۹٤۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ ؛ أَنَّ رَجُلاً ، قَالَ لِرَجُلٍ : يَا لُوطِيُّ ، فَسَأَلَ الْحَسَنَ ، وَمُحَمَّدًا؟ فَقَالاَ : لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ ، وَقَالَ الْحَسَنُ : إِلاَّ أَنْ يَقُولَ : إِنَّكَ تَعْمَلُ بِعَمَلِ قَوْمِ لُوطٍ.

(۲۸۹۴۳) حضرت فرقد سبخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی آدمی سے کہا: اے لوطی! تو اس شخص نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا؟ ان دونوں حضرات نے فرمایا: اس پر حد جاری نہیں ہوگی اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مگر وہ یوں کہہ دے، بیشک تو قوم لوط کے عمل کی طرح عمل کرنے والا ہے۔

(۲۸۹٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ.
وَقَالَ أَبُو هَاشِمٍ : إِذَا قَالَ : إِنَّكَ تَنْكِحُ فُلَانًا فِي دُبُرِهِ ، قَالَ : اجْلِدْهُ الْحَدَّ.

(۲۸۹۴۴) حضرت ابو العلاء ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ ؒ نے ارشاد فرمایا: اس پر کوئی سزا نہیں ہوگی اور حضرت ابو ہاشم ؒ نے فرمایا: جب وہ یوں کہے: بے شک تو نے فلاں سے اس کی سرین میں وطی کی ہے تو اس کو حد قذف کے کوڑے لگیں گے۔

(۲۸۹٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلَالٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لأَبِي الأَسْوَدِ : يَا لُوطِيُّ ، فَقَالَ : يَرْحَمُ اللَّهُ لُوطًا ، وَلَمْ يَرَهُ شَيْئًا.

(۲۸۹۴۵) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابو الاسود ؒ کو یوں کہا: اے لوطی! تو آپ ؒ نے فرمایا: اللہ حضرت لوط ؑ پر رحم فرمائے۔ اور آپ ؒ نے اس کے بارے میں کسی چیز کو لازم نہیں سمجھا۔

(۲۸۹٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن حَسَنٍ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُجْلَدُ مَنْ فَعَلَهُ وَمَنْ رُمِيَ بِهِ.

(۲۸۹۴۶) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: کوڑے لگائے جائیں اس شخص کو جس نے یہ کام کیا اور جس پر یہ الزام لگایا جائے۔

(٤٣) مَنْ قَالَ عَلَيْهِ الْحَدُّ إِذَا قَالَ يَا لُوطِيُّ

جو یوں کہے: اس شخص پر حد جاری ہوگی جب وہ کہے! اے لوطی

(۲۸۹٤۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مَنْ قَذَفَ بِهِ إِنْسَانًا جُلِدَ ، وَيُبْتَغى فِيهِ مِنَ الشُّهُودِ ، كَمَا يُبْتَغى فِي شُهُودِ الزِّنَى.

(۲۸۹۴۷) حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی انسان پر یہ تہمت لگائے تو اسے کوڑے مارے جائیں گے اور اس میں گواہوں کو ایسے ہی تلاش کیا جائے گا جیسا کہ زنا کے گواہوں میں کیا جاتا ہے۔

(۲۸۹٤۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ بِعَمَلِ قَوْمِ لُوطٍ ، أَوْ بِالْبَهِيمَةِ جُلِدَ.

(۲۸۹۴۸) حضرت معمر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ؒ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی ایک شخص پر قوم لوط کے عمل کی یا جانور کے ساتھ بدفعلی کی تہمت لگائے تو اسے کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۹٤۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْخَالِقِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : عَلَيْهِ الْحَدّ.

(۲۸۹۴۹) حضرت عبد الخالق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد ؒ نے ارشاد فرمایا: اس پر حد قذف جاری ہوگی۔

(۲۸۹٥۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِرَجُلٍ : يَا لُوطِيُّ ،

فَرُفِعَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَجَعَلَ يَقُولُ : يَا لُوطِيُّ ، يَا مُحَمَّدِيُّ ، قَالَ : فَضَرَبَهُ بِضْعَةَ عَشَرَ سَوْطًا ، ثُمَّ أَخْرَجَهُ مِنَ الْغَدِ ، فَأَكْمَلَ لَهُ الْحَدَّ.

(۲۸۹۵۰) حضرت عبدالحمید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی آدمی کو کہا: اے لوطی، یہ معاملہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ رحمہ اللہ نے یوں کہنا شروع کر دیا: اے لوطی! اے محمدی! راوی کہتے ہیں: پھر آپ رحمہ اللہ نے اسے دس سے اوپر کوڑے مارے پھر اگلے دن اسے نکالا اور اس کی سزا کو مکمل کیا۔

(۲۸۹۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعِكْرِمَةَ ؛ قَالَ الْحَسَنُ : لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ ، وَقَالَ عِكْرِمَةُ : عَلَيْهِ الْحَدُّ.

(۲۸۹۵۱) حضرت ابو ہلال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس پر حد قذف جاری نہیں ہوگی اور حضرت عکرمہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس پر حد قذف جاری ہوگی۔

(۴۴) فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ الرَّجُلَ ، فَيُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدَّ ، ثُمَّ يَقْذِفُهُ أَيْضًا

اس آدمی کے بیان میں جو آدمی پر تہمت لگاتا ہے پس اس پر حد قائم کر دی جاتی ہے پھر بھی وہ اس پر تہمت لگاتا ہے

(۲۸۹۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ ، فَإِنْ أَعَادَ عَلَيْهِ الْقَذْفَ فَلاَ حَدَّ عَلَيْهِ ، إِلاَّ أَنْ يُحْدِثَ لَهُ قَذْفًا آخَرَ.

(۲۸۹۵۲) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب ایک شخص نے آدمی پر تہمت لگائی تو اس پر حد قذف قائم کر دی جائے گی۔ پس اگر وہ دوبارہ اس پر تہمت لگائے تو اس پر حد قذف جاری نہیں ہوگی۔ مگر یہ کہ وہ ایک دوسری تہمت نئے سرے سے اس پر لگائے۔

(۲۸۹۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عُمَرَ لَمَّا أَمَرَ بِأَبِي بَكْرَةَ وَأَصْحَابِهِ فَجُلِدُوا ، فَعَادَ أَبُو بَكْرَةَ ، فَقَالَ : زَنَى الْمُغِيرَةُ ، فَأَرَادَ عُمَرُ أَنْ يَجْلِدَهُ ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ : عَلَى مَا تَجْلِدُهُ ؟ وَهَلْ قَالَ إِلاَّ مَا قَدْ قَالَ ، فَتَرَكَهُ.

(۲۸۹۵۳) حضرت عبدالرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے متعلق حکم دیا تو ان کو کوڑے مارے گئے پھر حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے دوبارہ کہا: مغیرہ رضی اللہ عنہ نے زنا کیا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو کوڑے مارنے کا ارادہ کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کس بات پر آپ رضی اللہ عنہ اسے کوڑے ماریں گے؟ کیا انہوں نے جو کہنا تھا وہ کہہ نہیں چکے! تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو چھوڑ دیا۔

(۲۸۹۵٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي رَجُلٍ قَذَفَ رَجُلاً فَجُلِدَ ، ثُمَّ قَذَفَهُ أَيْضًا ، فَقَالَ : لاَ يُجْلَد.

(۲۸۹۵۴) حضرت فضیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے ایسے شخص کے بارے میں مروی ہے جس نے ایک آدمی پر تہمت لگائی پس اسے کوڑے مارے گئے پھر بھی وہ اس پر تہمت لگاتا ہے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اسے کوڑے نہیں مارے جائیں گے۔

(٤٥) فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ الرَّجُلَ ، تَكُونُ عَلَيْهِ يَمِينٌ ؟

اس آدمی کا بیان جو آدمی پر تہمت لگاتا ہے تو کیا اس پر قسم لازم ہوگی؟

(۲۸۹۵۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى قَاذِفٍ يَمِينٌ.

(۲۸۹۵۵) حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: تہمت لگانے والے پر قسم نہیں ہے۔

(۲۸۹۵٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَحْلَفَ رَجُلاً قَذَفَ.

(۲۸۹۵۶) حضرت ابن ابی ذئب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے ایک آدمی سے قسم اٹھوائی جس نے تہمت لگائی تھی۔

(٤٦) فِي الرَّجُلِ يَعْرِضُ لِلرَّجُلِ بِالْفِرَى ، مَا فِي ذَلِكَ ؟

اس آدمی کے بیان میں جو آدمی کے بارے میں جھوٹی تہمت ظاہر کرے اس میں کیا چیز لازم ہوگی؟

(۲۸۹۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : سُئِلَ الْقَاسِمُ عَنْ رَجُلٍ يَقُولُ لِرَجُلٍ : يَا ابْنَ الْخَيَّاطِ ، أَوْ يَا ابْنَ الْحَجَّامِ ، أَوْ يَا ابْنَ الْجَزَّارِ ، وَلَيْسَ أَبُوهُ كَذَلِكَ ؟ فَقَالَ الْقَاسِمُ : قَدْ أَدْرَكْنَاه وَمَا تُقَامُ الْحُدُودُ إِلاَّ فِي الْقَذْفِ الْبَيِّنِ ، أَوْ فِي النَّفْيِ الْبَيِّنِ.

(۲۸۹۵۷) حضرت محمد بن اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے متعلق پوچھا گیا جو کسی آدمی کو یوں کہہ دے: اے درزی کے بیٹے، یا اے پچھنے لگانے والے کے بیٹے، یا اے قصائی کے بیٹے اور حالانکہ اس کا باپ ایسا نہیں ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ اس پر حضرت قاسم رحمہ اللہ نے فرمایا: تحقیق ہم نے یوں پایا تھا کہ حدود قائم نہیں جاتی تھیں مگر واضح تہمت لگانے کی صورت میں یا واضح طور پر نفی کرنے کی صورت میں۔

(۲۸۹۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : لاَ

حَدَّ إِلاَّ عَلَى مَنْ نَصَبَ الْحَدَّ نَصْبًا.

(۲۸۹۵۸) حضرت عبدالکریم ویلیٹیلیز فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب ویلیٹیلیز نے ارشاد فرمایا: حد جاری نہیں ہوگی مگر اس شخص پر جو حد کو بالکل واضح طور پر گاڑے۔

(۲۸۹۵۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ؛ أَنَّ رَجُلَيْنِ كَانَ بَيْنَهُمَا لِحَاءٌ ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا للآخَرِ : مَا وُلِدَ بِالْكُوفَةِ وَلَدُ زِنَى إِلاَّ فِي الأَخِرِ شَبَهٌ مِنْهُ ، وَقَالَ الآخَرُ : لَوْ كُشِفَ مَا عَنْدَ الأَخِرِ مَا بَقِيَتْ بِالْكُوفَةِ فَاجِرَةٌ إِلاَّ عَرَفَتْهُ ، فَسُئِلَ عَنْ ذَلِكَ الشَّعْبِيُّ ؟ فَقَالَ : لَيْسَ عَلَى وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَدٌّ.

(۲۸۹۵۹) حضرت اسماعیل بن سالم فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں نے مبہم انداز میں زنا کی تہمت لگائی تو حضرت شعبی نے ان پر حد جاری نہ ہونے کا فتویٰ دیا۔

(۲۸۹۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى فِي التَّعْرِيضِ حَدًّا.

(۲۸۹۶۰) حضرت ابن طاؤس ویلیٹیلیز فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس ویلیٹیلیز مبہم بات میں حد کو لازم نہیں سمجھتے تھے۔

(۲۸۹۶۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ حَتَّى يَقُولَ : يَا زَانٍ ، يَا زَانِيَة ، أَوْ يَا ابْنَ الزَّانِيَةِ.

(۲۸۹۶۱) حضرت منصور ویلیٹیلیز فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ویلیٹیلیز نے ارشاد فرمایا: اس شخص پر حد نہیں ہوگی یہاں تک کہ یوں کہے: اے زانی، اے زانیہ یا اے زانیہ عورت کے بیٹے۔

(۲۸۹۶۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ : إِنَّ فِي ظَهْرِكَ حَدَّ الزِّنَى ، قَالَ : إِنْ شَاءَ قَالَ : إِنَّمَا قُلْتُ : إِنَّ فِي ظَهْرِكَ لَمَوْضِعًا ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ.

(۲۸۹۶۲) حضرت شعبہ ویلیٹیلیز فرماتے ہیں کہ حضرت حماد ویلیٹیلیز سے ایسے شخص کے بارے میں مروی ہے جس نے ایک شخص کو کہا: بے شک تیری پیٹھ میں حد زنا لگے گی۔ آپ ویلیٹیلیز نے فرمایا: اگر وہ چاہے تو یوں کہہ دے کہ بے شک میں نے تو ایسے کہا تھا: بے شک تیری پیٹھ حد لگنے کی جگہ ہے آپ ویلیٹیلیز نے فرمایا: اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۲۸۹۶۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ قَالَ : لاَ يُجْلَدُ الْحَدَّ إِلاَّ فِي الْقَذْفِ الْمُصَرَّحِ.

(۲۸۹۶۳) حضرت عوف ویلیٹیلیز فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ویلیٹیلیز نے ارشاد فرمایا: حد قذف واضح تہمت کی صورت میں ہی لگے گی۔

(۴۷) مَنْ كَانَ يَرَى فِي التَّعْرِيضِ عُقُوبَةً

جو مبہم بات میں بھی سزا دینے کی رائے رکھتا ہو

(۲۸۹۶۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِرَجُلٍ : يَا

ابْنَ كِرَاثَةٍ ، قَالَ : يُضْرَبُ الْحَدَّ. (عبدالرزاق ۱۳۷۰۹)

(۲۸۹۶۴) حضرت ابراہیم بن عامر فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کسی آدمی کو یوں کہہ دیا: اے گانے والی عورت کے بیٹے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس پر حد قذف لگائی جائے گی۔

(۲۸۹۶۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي الرِّجَالِ ، عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ ، قَالَتْ : اسْتَبَّ رَجُلاَنِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا : مَا أُمِّي بِزَانِيَةٍ ، وَمَا أَبِي بِزَانٍ ، فَشَاوَرَ عُمَرُ الْقَوْمَ ، فَقَالُوا : مَدَحَ أَبَاهُ وَأُمَّهُ ، فَقَالَ : لَقَدْ كَانَ لَهُمَا مِنَ الْمَدْحِ غَيْرُ هَذَا ، فَضَرَبَهُ.

(۲۸۹۶۵) حضرت ابوالرجال فرماتے ہیں کہ ان کی والدہ حضرت عمرہ نے ارشاد فرمایا: دو آدمیوں نے ایک دوسرے کو گالیاں دیں، پس ان میں سے ایک کہنے لگا: میری ماں زانیہ عورت نہیں ہے اور میرا باپ بھی زانی نہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں لوگوں سے مشورہ لیا، لوگوں نے کہا، اس نے تو اپنے باپ اور ماں کی تعریف کی ہے آپ نے فرمایا: ان دونوں کے لیے اس کے علاوہ بھی تعریف ہو سکتی تھی، پس آپ رضی اللہ عنہ نے اس پر حد لگائی۔

(۲۸۹۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ؛ أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِرَجُلٍ : يَا ابْنَ شَامَّةِ الْوَذْرِ ، فَاسْتَعْدَى عَلَيْهِ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ ، فَقَالَ : إِنَّمَا عَنَيْتُ كَذَا وَكَذَا ، فَأَمَرَ بِهِ عُثْمَانُ فَجُلِدَ الْحَدَّ.

(۲۸۹۶۶) حضرت معاویہ بن قرہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی سے کہا: اے ابن شامۃ الوذر یعنی زنا کرنے والے کے بیٹے تو اس شخص نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے خلاف مدد طلب کی تو وہ کہنے لگا: بے شک میں نے اس سے ایسے اور ایسے معنی مراد لیے ہیں۔ پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حکم سے اس پر حد لگائی گئی۔

(۲۸۹۶۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : فِي التَّعْرِيضِ عُقُوبَةٌ.

(۲۸۹۶۷) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے ارشاد فرمایا: مبہم بات میں بھی سزا ہے۔

(۲۸۹۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : فِيهِ الْحَدُّ.

(۲۸۹۶۸) حضرت ھشام فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ نے ارشاد فرمایا: اس میں بھی حد لازم ہوگی۔

(۲۸۹۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ سَمُرَةَ قَالَ : مَنْ عَرَّضَ عَرَّضْنَا لَهُ.

(۲۸۹۶۹) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت سمرہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ہم سے مبہم بات کی تو ہم بھی اس سے مبہم بات کریں گے۔

(۲۸۹۷۰) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ ، وَعُثْمَانَ كَانَا يُعَاقِبَانِ فِي الْهِجَاءِ.

(۲۸۹۷۰) حضرت ابو رجاء فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ عیب گیری کی صورت میں سزا دیا کرتے تھے۔

(۲۸۹۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَرَى الضَّرْبَ فِي التَّعْرِيضِ.

(۲۸۹۷۱) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء مبہم بات کرنے کی صورت میں سزا کی رائے رکھتے تھے۔

(٢٨٩٧٢) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَجْلِدُ الْحَدَّ فِي التَّعْرِيضِ.

(۲۸۹۷۲) حضرت اوزاعی فرماتے ہیں کہ امام زہری مبہم بات کرنے کی صورت میں حداً کوڑے مارتے تھے۔

(٤٨) فِي الأَمَةِ وَالْعَبْدِ يَزْنِيَانِ

اس باندی اور غلام کا بیان جو دونوں زنا کریں

(٢٨٩٧٣) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَبِيعَةَ ، قَالَ : دَعَانَا عُمَرُ فِي فِتْيَانٍ مِنْ فِتْيَانِ قُرَيْشٍ ، فِي إِمَاءٍ زَنَيْنَ مِنْ رَقِيقِ الإِمَارَةِ ، فَضَرَبْنَاهُنَّ خَمْسِينَ خَمْسِينَ.

(۲۸۹۷۳) حضرت ابن ابی ربیعہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے ہم قریش کے نو جوانوں کو ان باندیوں کے سلسلہ میں بلایا جنہوں نے زنا کیا تھا، حکومت کے غلاموں سے تو ہم نے باندیوں کو پچاس پچاس کوڑے مارے۔

(٢٨٩٧٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ : جَاءَ مَعْقِلٌ الْمُزَنِيُّ إِلَى عَبْدِ اللهِ ، فَقَالَ : إِنَّ جَارِيَتِي زَنَتْ ، فَقَالَ : اجْلِدْهَا خَمْسِينَ.

(۲۸۹۷۴) حضرت عمرو بن شرحبیل فرماتے ہیں کہ حضرت معقل مزنی حضرت عبد اللہ بن مسعود کے پاس آئے اور فرمایا: بے شک میری باندی نے زنا کیا ہے تو آپ نے فرمایا: اس کو پچاس کوڑے مارو۔

(٢٨٩٧٥) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا اعْتَرَفَ الْعَبْدُ بِالزِّنَى ، جَلَدَهُ سَيِّدُهُ خَمْسِينَ سَوْطًا.

(۲۸۹۷۵) حضرت یونس فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری نے ارشاد فرمایا: جب غلام زنا کا اعتراف کرلے تو اس کا آقا اسے پچاس کوڑے مارے گا۔

(٤٩) فِي الْعَبْدِ يَشْرَبُ الْخَمْرَ ، كَمْ يُضْرَبُ ؟

اس غلام کا بیان جو شراب پیتا ہو اس کو کتنی سزا دی جائے گی؟

(٢٨٩٧٦) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا اعْتَرَفَ الْعَبْدُ بِشُرْبِ الْخَمْرِ ، جَلَدَهُ سَيِّدُهُ أَرْبَعِينَ سَوْطًا.

(۲۸۹۷۶) حضرت یونس فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری نے ارشاد فرمایا: جب غلام شراب پینے کا اعتراف کرلے تو اس کا آقا اس سے چالیس کوڑے مارے گا۔

(٢٨٩٧٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : بَلَغَنِي عَنْ عُمَرَ ، وَعُثْمَانَ ،

وَابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُمْ كَانُوا يَضْرِبُونَ الْعَبْدَ فِي الْخَمْرِ ثَمَانِينَ.

(۲۸۹۷۷) حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق خبر پہنچی ہے کہ یہ سب حضرات غلام کو شراب پینے کی صورت میں اسّی کوڑے مارتے تھے۔

(۵۰) فِي الرَّجُلِ يَسْرِقُ الصَّبِيَّ وَالْمَمْلُوكَ

اس آدمی کا بیان جو بچہ اور غلام چوری کرتا ہو

(۲۸۹۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ سُوَيْدٍ ؛ أَنَّ قَوْمًا كَانُوا يَسْرِقُونَ رَقِيقَ النَّاسِ بِأَفْرِيقِيَّةَ ، فَقَالَ عُلِيُّ بْنُ رَبَاحٍ :لَيْسَ عَلَيْهِمْ قَطْعٌ ، قَدْ كَانَ هَذَا عَلَى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَلَمْ يَرَ عَلَيْهِمْ قَطْعًا ، وَقَالَ :هَؤُلاَءِ خَلاَّبُونَ.

(۲۸۹۷۸) حضرت معروف بن سوید ؒ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ افریقہ سے لوگوں کے غلام چوری کرتے تھے، حضرت علی بن رباح ؒ نے فرمایا: اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی تحقیق یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے کی بات ہے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے بھی ان پر ہاتھ کاٹنے کی سزا کی رائے نہیں رکھی اور فرمایا: یہ لوگ چالاک وحیلہ باز ہیں۔

(۲۸۹۷۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :مَنْ سَرَقَ صغيرًا قُطِعَ.

(۲۸۹۷۹) حضرت عمرو ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا، جو کسی چھوٹے بچہ کو چوری کرلے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

(۲۸۹۸۰) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ فِي الَّذِي يَسْرِقُ الصِّبْيَانَ وَالأَعَاجِمَ :تُقْطَعُ يَدُهُ.

(۲۸۹۸۰) حضرت ابن ابی ذئب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ؒ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جو بچوں اور عجمیوں کو چوری کرتا تھا۔ آپ ؒ نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

(۲۸۹۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي مَعْنٌ ، أَوْ مَعْمَرٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ سَرَقَ عَبْدًا أَعْجَمِيًّا ؟ قَالَ :تُقْطَعُ يَدُهُ.

(۲۸۹۸۱) حضرت معن ؒ یا حضرت معمر ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن شہاب ؒ سے اس آدمی کے متعلق سوال کیا جس نے عجمی غلام چوری کیا تھا: اس کا کیا حکم ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

(۲۸۹۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ:أُخْبِرْتُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَطَعَ رَجُلاً فِي غُلاَمٍ سَرَقَهُ.

(۲۸۹۸۲) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب ؒ نے ایک لڑکے کے معاملے میں ایک آدمی کا ہاتھ کاٹ دیا جسے اس نے چوری کیا تھا۔

(۵۱) فِي قَلِيلِ الْخَمْرِ ، فِيهِ حَدٌّ أَمْ لاَ ؟

شراب کی تھوڑی مقدار کے بیان میں: کیا اس میں سزا ہوگی یا نہیں؟

(۲۸۹۸۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : فِي قَلِيلِ الْخَمْرِ وَكَثِيرِه ثَمَانُون.

(۲۸۹۸۳) حضرت حارث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: شراب کی تھوڑی اور زیادہ مقدار میں اسی کوڑے سزا ہے۔

(۲۸۹۸٤) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي الْخَمْرِ قَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ، وَإِنْ حُسْوَةً ، فِيهَا الْحَدُّ.

(۲۸۹۸۴) حضرت عمرو ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ سے شراب کی تھوڑی اور زیادہ مقدار کی صورت میں مروی ہے کہ اگر ایک گھونٹ ہو تو اس میں بھی حد جاری ہوگی۔

(۲۸۹۸٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : مَنْ شَرِبَ مِنَ الْخَمْرَ قَلِيلاً، أَوْ كَثِيرًا ضُرِبَ حَدًّا.

(۲۸۹۸۵) حضرت محمد بن سالم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے تھوڑی یا زیادہ شراب پی تو اس پر حد لگائی جائے گی۔

(۲۸۹۸٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَالَ عَطَاءٌ : إِنْ شَرِبَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْكِرِ مَا بَلَغَ أَنْ يُسْكِرَ ، فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْحَدُّ.

(۲۸۹۸۶) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ نے ارشاد فرمایا: اگر کسی شخص نے نشہ آور چیز میں سے اتنی مقدار پی لی کہ وہ نشہ کی حالت کو پہنچ جائے تو تحقیق اس پر حد واجب ہوگئی۔

(۲۸۹۸۷) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، يَرْفَعُهُ إِلَى عُمَرَ ، قَالَ : مَنْ شَرِبَ مِنَ الْخَمْرِ قَلِيلاً ، أَوْ كَثِيرًا ضُرِبَ الْحَدَّ.

(۲۸۹۸۷) حضرت حصین بن عبدالرحمن ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے تھوڑی یا زیادہ شراب پی تو اس پر حد لگائی جائے گی۔

(۲۸۹۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنَ الشَّرَابِ حَدٌّ حَتَّى يُسْكِرَ ، إِلاَّ فِي الْخَمْرِ.

(۲۸۹۸۸) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ نے ارشاد فرمایا: کسی مشروب میں حد نہیں ہے یہاں تک کہ وہ

نشہ میں ہو جائے سوائے شراب کے۔

(۲۸۹۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُضْرَبُ فِي الْخَمْرِ فِي قَلِيلِهَا وَكَثِيرِهَا.

(۲۸۹۸۹) حضرت سفیان کسی آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریاضیہ نے ارشاد فرمایا: شراب تھوڑی اور زیادہ مقدار کی صورت میں کوڑے مارے جائیں گے۔

(۵۲) النَّبِيذُ، مَنْ رَأَى فِيهِ حَدًّا

انگور یا کھجور کی نچوڑی ہوئی شراب جو اس میں حد لگانے کی رائے رکھے

(۲۸۹۹۰) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : حَدُّ النَّبِيذِ ثَمَانُونَ.

(۲۸۹۹۰) حضرت حارث ریاضیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نبیذ کی حد اسی کوڑے ہیں۔

(۲۸۹۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ مُخَارِقٍ، قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ رَجُلاً سَايَرَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي سَفَرٍ وَكَانَ صَائِمًا ، فَلَمَّا أَفْطَرَ أَهْوَى إِلَى قِرْبَةٍ لِعُمَرَ مُعَلَّقَةٍ فِيهَا نَبِيذٌ قَدْ خَضْخَضَهَا الْبَعِيرُ ، فَشَرِبَ مِنْهَا فَسَكِرَ ، فَضَرَبَهُ عُمَرُ الْحَدَّ ، فَقَالَ لَهُ : إِنَّمَا شَرِبْتُ مِنْ قِرْبَتِكَ ؟ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : إِنَّمَا جَلَدْنَاكَ لِسُكْرِكَ.

(۲۸۹۹۱) حضرت حسان بن مخارق ریاضیہ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی کہ ایک آدمی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سفر میں گیا درانحالیکہ وہ روزہ دار تھا جب اس نے روزہ افطار کر لیا تو اس نے اپنا ہاتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے چمڑے کے مشکیزے کی طرف بڑھایا جو لٹکا ہوا تھا اور اس میں نبیذ موجود تھی جس کو اونٹ نے خوب ہلا دیا تھا۔ پس اس شخص اسے پی لیا اور نشہ میں مدہوش ہو گیا اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر حد لگائی اس نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا: بے شک میں نے تو تمہارے مشکیزے سے پی تھی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: بے شک ہم نے تمہارے نشہ میں مدہوش ہونے کی وجہ سے تمہیں کوڑے مارے ہیں۔

(۲۸۹۹۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي السَّكْرَانِ مِنَ النَّبِيذِ ، قَالَ : يُضْرَبُ ثَمَانِينَ.

(۲۸۹۹۲) حضرت ھشام ریاضیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ریاضیہ سے نبیذ پی کر نشہ میں مدہوش ہونے والے کے بارے میں مروی ہے کہ اسے اسی کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۹۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُضْرَبُ الْحَدُّ فِي النَّبِيذِ.

(۲۸۹۹۳) حضرت عبیدہ ریاضیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریاضیہ نے ارشاد فرمایا: نبیذ کے پینے کی صورت میں حد لگائی جائے گی۔

(۲۸۹۹٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : لَيْسَ فِيهِ حَدٌّ.

(۲۸۹۹۴) حضرت عبیدہ ریاضیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو وائل ریاضیہ نے ارشاد فرمایا: اس میں حد جاری نہیں ہو گی۔

(۲۸۹۹۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : فِي السُّكْرِ مِنَ النَّبِيذِ ، ثَمَانُونَ.

(۲۸۹۹۵) حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نبیذ سے نشہ میں مدہوش ہونے کی صورت میں اسی کوڑے ہیں۔

(۲۸۹۹۶) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ شَقِيقٍ الضَّبِّيِّ ، قَالَ : فِيهِ الْحَدُّ ، يُضْرَبُ ثَمَانِينَ.

(۲۸۹۹۶) حضرت فضیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت شقیق ضبی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس میں حد ہوگی، اسی کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۹۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ يَرْزُقُ النَّاسَ الطِّلاَءَ فِي دِنَانٍ صِغَارٍ ، فَسَكِرَ مِنْهُ رَجُلٌ ، فَجَلَدَهُ عَلِيٌّ ثَمَانِينَ ، قَالَ : فَشَهِدُوا عَنْدَهُ أَنَّهُ إِنَّمَا سَكِرَ مِنَ الَّذِي رَزَقَهُمْ ، قَالَ : وَلِمَ شَرِبَ مِنْهُ حَتَّى سَكِرَ؟.

(۲۸۹۹۷) حضرت شعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چھوٹے مٹکوں میں لوگوں کو انگور کا پکا ہوا شیرہ دیا پس اس سے ایک آدمی نشہ میں مدہوش ہوگیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے اسی کوڑے مارے راوی کہتے ہیں سب لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کے پاس اس بات کی گواہی دی کہ یہ شخص اسی شیرہ سے نشہ میں مدہوش ہوا ہے جو آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو دیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے اس میں سے اتنا کیوں پی لیا کہ یہ نشہ میں چور ہوگیا؟

(۵۳) فِي حَدِّ الْخَمْرِ ، كَمْ هُوَ ، وَكَمْ يُضْرَبُ شَارِبُهُ ؟

شراب کی سزا کے بیان میں کہ وہ کتنی ہے؟ اور اس کے پینے والے کو کتنے کوڑے مارے جائیں گے؟

(۲۸۹۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ الدَّانَاجِ ، عَنْ حُضَيْنٍ أَبِي سَاسَانَ ؛ أَنَّهُ رَكِبَ أناسٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ إِلَى عُثْمَانَ ، فَأَخْبَرُوهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ مِنْ شُرْبِ الْخَمْرِ ، فَكَلَّمَهُ فِي ذَلِكَ عَلِيٌّ ، فَقَالَ عُثْمَانُ : دُونَك ابْنَ عَمِّكَ ، فَأَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : قُمْ يَا حَسَنُ فَاجْلِدْهُ ، فَقَالَ : فِيمَ أَنْتَ مِنْ هَذَا ؟ وَلِّ هَذَا غَيْرَك ، قَالَ : بَلْ ضَعُفْتَ ، وَوَهَنْتَ وَعَجَزْتَ ، قُمْ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ ، فَجَعَلَ يَجْلِدُهُ ، وَيَعُدُّ عَلِيٌّ حَتَّى بَلَغَ أَرْبَعِينَ ، فَقَالَ : كُفَّ ، أَوْ أَمْسِكْ ، جَلَدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِينَ ، وَأَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ ، وَكَمَّلَهَا عُمَرُ ثَمَانِينَ ، وَكُلٌّ سُنَّةٌ. (مسلم ۱۳۳۱۔ ابوداؤد ۴۴۷۵)

(۲۸۹۹۸) حضرت حصین ابو ساسان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل کوفہ میں سے چند لوگ سوار ہو کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو ولید بن عقبہ کے شراب پینے کے متعلق بتلایا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں آپ رضی اللہ عنہ سے بات

کی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے چچا زاد بھائی کے پاس جاؤ اور تم اس پر حد قائم کرو سو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے حسن! کھڑے ہو اور اسے کوڑے مارو اس نے کہا: تم اس عمل کے اہل نہیں! اپنے علاوہ کسی کو سپرد کرو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلکہ تو ضعیف ہو گیا، کمزور ہو گیا اور عاجز ہو گیا ہے اے عبداللہ بن جعفر رحمہ اللہ کھڑے ہو جاؤ پس انہوں نے اس کو کوڑے مارنے شروع کر دیے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ شمار کر رہے تھے یہاں تک کہ وہ چالیس تک پہنچ گئے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ٹھہرو یا فرمایا: رک جاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس کوڑے مارے ہیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی چالیس کوڑے مارے ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی اسی کوڑے تک تکمیل فرمائی ہے اور تمام سنت طریقے ہیں۔

(۲۸۹۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ فِي الْخَمْرِ ثَمَانِينَ.

(۲۸۹۹۹) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شراب میں اسی کوڑے لگائے۔

(۲۹۰۰۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : شَرِبَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ الْخَمْرَ ، وَعَلَيْهِمْ يَزِيدُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ ، وَقَالُوا : هِيَ لَنَا حَلاَلٌ ، وَتَأَوَّلُوا هَذِهِ الآيَةَ : ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا﴾ الآيَةَ ، قَالَ : فَكَتَبَ فِيهِمْ إِلَى عُمَرَ ، فَكَتَبَ : أَنِ ابْعَثْ بِهِمْ إِلَيَّ قَبْلَ أَنْ يُفْسِدُوا مَنْ قِبَلَكَ ، فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى عُمَرَ ، اسْتَشَارَ فِيهِمُ النَّاسَ ، فَقَالُوا : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، نَرَى أَنَّهُمْ قَدْ كَذَبُوا عَلَى اللهِ ، وَشَرَعُوا فِي دِينِهِمْ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ ، فَاضْرِبْ رِقَابَهُمْ ، وَعَلِيٌّ سَاكِتٌ ، فَقَالَ : مَا تَقُولُ يَا أَبَا الْحَسَنِ فِيهِمْ ؟ قَالَ : أَرَى أَنْ تَسْتَتِيبَهُمْ ، فَإِنْ تَابُوا جَلَدْتَهُمْ ثَمَانِينَ لِشُرْبِهِمِ الْخَمْرَ ، وَإِنْ لَمْ يَتُوبُوا ضَرَبْتَ أَعْنَاقَهُمْ ، فَإِنَّهُمْ قَدْ كَذَبُوا عَلَى اللهِ ، وَشَرَعُوا فِي دِينِهِمْ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ، فَاسْتَتَابَهُمْ فَتَابُوا ، فَضَرَبَهُمْ ثَمَانِينَ ثَمَانِينَ.

(۲۹۰۰۰) حضرت ابوعبدالرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اہل شام میں سے چند لوگوں نے شراب پی۔ اس وقت ان پر یزید بن ابوسفیان امیر تھے اور ان لوگوں نے کہا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایمان اور اعمال صالحہ والوں پر کوئی چیز کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ یزید بن ابی سفیان نے اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قبل اس کے کہ یہ لوگ فساد مچائیں انہیں میرے پاس بھجوا دو۔ جب وہ آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے بارے میں مشورہ کیا۔ آپ سے کہا گیا اے امیر المومنین! ان لوگوں نے اللہ کے بارے میں جھوٹ بولا اور شریعت میں شریعت کے خلاف بات کی۔ لہٰذا انہیں قتل کروا دیں۔ اس دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا اے ابوالحسن! آپ کیا کہتے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر وہ توبہ کرتے ہیں تو انہیں اسی کوڑے لگائیں اگر توبہ نہ کریں تو قتل کر دیں۔ انہوں نے اللہ پر جھوٹ گھڑا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے توبہ کا اظہار کیا اس پر انہیں صرف اسی کوڑوں کی سزا دی گئی۔

(۲۹۰۰۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ،وَمُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ،

وَالزُّهْرِیُّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَزْهَرِ ، قَالَ : أُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِشَارِبٍ یَوْمَ حُنَیْنٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ : قُومُوا إِلَیْهِ ، فقام إِلَیْهِ النَّاسُ فَضَرَبُوهُ بِنِعَالِهِمْ.

(نسائی ۵۲۸۴۔ حاکم ۳۷۴)

(۲۹۰۰۱) حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غزوہ حنین کے دن ایک شرابی لایا گیا سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا: تم اس کی طرف اٹھو۔ پس لوگ اس کی طرف گئے اور انہوں نے اپنی جوتیوں سے اسے مارا۔

(۲۹۰۰۲) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْمَسْعُودِیُّ ، عَنْ زَیْدٍ الْعَمِّیِّ ، عَنْ أَبِی نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فِی الْخَمْرِ بِنَعْلَیْنِ أَرْبَعِینَ ، فَجَعَلَ عُمَرُ مَکَانَ کُلِّ نَعْلٍ سَوْطًا. (احمد ۶۷)

(۲۹۰۰۲) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب میں چالیس جوتیاں ماریں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جوتی کے بدلے میں کوڑا مارنا شروع کیا۔

(۲۹۰۰۳) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَیْرٍ ، عَنِ السُّمَیْطِ بْنِ عُمَیْرٍ ، قَالَ : دَخَلَ رَجُلٌ یَوْمَ الْجُمُعَةِ الْمَسْجِدَ ، فَصَلَّی أَرْبَعًا ، فَقَالَ رَجُلٌ لِصَاحِبِهِ : رَأَیْتَ مَا رَأَیْتُ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، فَأَخَذَاهُ فَأَتَیَا بِهِ أَبَا مُوسَی الأَشْعَرِیَّ ، فَقَالاَ : إِنَّ هَذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّی أَرْبَعًا ، فَقَالَ : هَلْ غَیْرَ ؟ فَقَالاَ : لاَ ، قَالَ : إِنَّ هَذِهِ لَرِیبَةٌ ، قَالَ : مَا حَمَلَكَ عَلَی مَا صَنَعْتَ ؟ قَالَ : مَا شَرِبْتهَا قَبْلَ الْیَوْمِ ، فَجَلَدَهُ ثَمَانِینَ.

(۲۹۰۰۳) حضرت سمیط بن عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی جمعہ کے دن میں داخل ہوا اور اس نے چار رکعت نماز پڑھ لی اس پہ ایک آدمی نے اپنے ساتھی سے کہا: کیا تم نے بھی وہی دیکھا جو میں نے دیکھا؟ وہ کہنے لگا: ہاں پھر ان دونوں نے اس شخص کو پکڑا اور کہنے لگے: بے شک یہ شخص مسجد میں داخل ہوا اور اس نے چار رکعت نماز پڑھی آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک یہ تو شک کی بات ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: جو تجھے اس کام پر کس بات نے ابھارا؟ اس شخص نے جواب دیا: میں نے آج سے پہلے کبھی شراب نہیں پی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسے اسی کوڑے مارے۔

(۲۹۰۰٤) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ زَیْدٍ الْعَمِّیِّ ، عَنْ أَبِی الصِّدِّیقِ النَّاجِی ، عَنْ أَبِی سَعِیدٍ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ ضَرَبَ فِی الْخَمْرِ أَرْبَعِینَ. (ترمذی ۱۴۴۲۔ احمد ۳۲)

(۲۹۰۰۴) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب میں چالیس کوڑے مارے۔

(٥٤) مَا یُوجِبُ عَلَی الرَّجُلِ أَنْ یُقَامَ عَلَیْهِ الْحَدُّ ؟

کس حالت میں واجب ہو جاتا ہے کہ آدمی پر حد قائم کر دی جائے؟

(۲۹۰۰٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، قَالَ : حدَّثَنِی عَبْدُ الْحَکِیمِ بْنُ فلاَنِ بْنِ یَعْلَی ، عَنْ أَبِیهِ ؛ أَنَّ یَعْلَی بْنَ

أُمَيَّةَ قَالَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، أَوْ كَتَبَ إِلَيْهِ :إِنَّا نُؤْتَى بِقَوْمٍ قَدْ شَرِبُوا الشَّرَابَ ، فَعَلَى مَنْ نُقِيمُ الْحَدَّ ؟ فَقَالَ : اسْتَقْرِئْهُ الْقُرْآنَ ، وَأَلْقِ رِدَائَهُ بَيْنَ أَرْدِيَةٍ ، فَإِنْ لَمْ يَقْرَأِ الْقُرْآنَ وَلَمْ يَعْرِفْ رِدَائَهُ ، فَأَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ.

(۲۹۰۰۵) حضرت یعلی بن امیہ رحمہ اللہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرمایا یا ان کو خط لکھا: بے شک ہمارے پاس ایسے لوگ لائے گئے ہیں جنہوں نے شراب پی ہے، پس ہم کس حالت میں ان پر حد قائم کریں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان سے قرآن پڑھواؤ اوران کی چادر بہت سی چادروں کے درمیان ڈال دو پس اگر وہ قرآن نہ پڑھ سکیں اور اپنی چادر کو نہ پہچان سکیں تو ان پر حد قائم کر دو۔

(۲۹۰۰۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ :أُرَاهُ ذَكَرَهُ عَنْ عُمَرَ ، أَنَّهُ قَالَ :لاَ حَدَّ إِلاَّ فِيمَا خَلَسَ الْعَقْلَ.

(۲۹۰۰۶) حضرت ابوبکر بن عمرو بن عتبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ (مصنف فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حد نہیں ہوگی مگر جب چیزوں میں عقل دھوکہ کھا جائے۔

(۲۹۰۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُتْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ :أُرَاهُ عَنْ عُمَرَ، قَالَ :لاَ حَدَّ إِلاَّ فِيمَا خَلَسَ الْعَقْلَ.

(۲۹۰۰۷) حضرت عبداللہ بن عتبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں (مصنف فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل فرمایا: کہ حد نہیں ہوگی مگر جب چیزوں میں عقل دھوکہ کھا جائے۔

(۵۵) فِي الْمُسْلِمِ يَسْرِقُ مِنَ الذِّمِّيِّ الْخَمْرَ ، يُقْطَعُ أَمْ لاَ ؟

اس مسلمان کا بیان جو ذمی کی شراب چوری کر لے کیا اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا یا نہیں؟

(۲۹۰۰۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إِذَا سَرَقَ الْمُسْلِمُ مِنَ الذِّمِّيِّ خَمْرًا ، قُطِعَ ، وَإِذَا سَرَقَهَا مِنْ مُسْلِمٍ لَمْ يُقْطَعْ.

(۲۹۰۰۸) حضرت سعید بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان ذمی کی شراب چوری کر لے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور جب وہ کسی مسلمان کی شراب چوری کر لے تو اس کا ہاتھ نہیں کٹے گا۔

(۲۹۰۰۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ أَنَّ شُرَيْحًا ضَمَّنَ مُسْلِمًا خَمْرًا أَهْرَاقَهَا لِذِمِّيٍّ.

(۲۹۰۰۹) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ نے ایک مسلمان کو شراب کا ضامن بنایا جو اس نے کسی ذمی کی بہادی تھی۔

(۲۹۰۱۰) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :مَنْ سَرَقَ مِنْ يَهُودِيٍّ ، أَوْ نَصْرَانِيٍّ ، أَوْ أَخَذَ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ ، قُطِعَ.

(۲۹۰۱۰) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے یہودی یا عیسائی کی چوری کی یا ذمی سے لے لی تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

(٥٦) بَابٌ فِي الْمُسْتَكْرَهَةِ

یہ باب عورت کو بدکاری پر مجبور کرنے کے بیان میں ہے

(٢٩.١١) حَدَّثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّقِّي ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : اسْتُكْرِهَتِ امْرَأَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَرَأَ عَنهَا الْحَدَّ. (ترمذی ۱۴۵۳۔ ابن ماجه ۲۵۹۸)

(۲۹۰۱۱) حضرت وائل بن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک عورت کو بدکاری کرنے پر مجبور کیا گیا تھا تو آپ ﷺ نے اس عورت سے سزا ختم کر دی۔

(٢٩.١٢) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَن عُبَيْدِ اللهِ ، عَن نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ عُمَرَ أُتِيَ بِإِمَاءٍ مِنْ إِمَاءِ الإِمَارَةِ اسْتَكْرَهَهُنَّ غِلْمَانٌ مِنْ غِلْمَانِ الإِمَارَةِ ، فَضَرَبَ الْغِلْمَانَ وَلَمْ يَضْرِبِ الإِمَاءَ.

(۲۹۰۱۲) حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ کے پاس حکومت کی باندیوں میں سے چند باندیاں لائی گئیں جن کو حکومت کے غلاموں میں سے چند غلاموں نے بدکاری پر مجبور کیا تھا تو آپ ؓ نے ان غلاموں کو کوڑے مارے اور ان باندیوں کو نہیں مارا۔

(٢٩.١٣) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَن عُبَيْدِ اللهِ ، عَن نَافِعٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً أَضَافَ أَهْلَ بَيْتٍ ، فَاسْتَكْرَهَ مِنْهُمُ امْرَأَةً ، فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ ، فَضَرَبَهُ وَنَفَاهُ ، وَلَمْ يَضْرِبِ الْمَرْأَةَ.

(۲۹۰۱۳) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی گھر والوں کی دعوت کی پس اس نے ان میں سے ایک عورت کو بدکاری پر مجبور کیا، یہ معاملہ حضرت ابوبکر ؓ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ ؓ نے اس شخص کو کوڑے لگائے اور اس کو جلاوطن کر دیا اور آپ ؓ نے اس عورت کو کوڑے نہیں مارے۔

(٢٩.١٤) حَدَّثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّقِّي ، عَنْ حَجَّاجٍ ؛ أَنَّ حَبَشِيًّا اسْتَكْرَهَ امْرَأَةً مِنهُمْ ، فَأَقَامَ عَلَيْهِ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْحَدَّ ، وَأَمْكَنَهَا مِنْ رَقَبَتِهِ.

(۲۹۰۱۴) حضرت حجاج ؒ فرماتے ہیں کہ ایک حبشی نے اپنے میں سے کسی عورت کو بدکاری پر مجبور کیا تو حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ نے اس پر حد قائم فرمائی۔ اور آپ ؓ نے اس عورت کو اس کی ملکیت پہ قدرت دے دی۔

(٢٩.١٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، وَالشَّعْبِيِّ ، وَالْحَسَنِ ، قَالُوا : لَيْسَ عَلَى مُسْتَكْرَهَةٍ حَدٌّ.

(۲۹۰۱۵) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ؒ، حضرت شعبی ؒ اور حضرت حسن بصری ؒ ان سب حضرات

نے ارشاد فرمایا: بدکاری پر مجبور کی گئی عورت پر حد نہیں جاری ہوگی۔

(۲۹۰۱۶) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَالزُّهْرِيِّ ، قَالاَ : لَيْسَ عَلَى مُسْتَكْرَهَةٍ حَدٌّ.

(۲۹۰۱۶) حضرت اشعث فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری اور زھری نے ارشاد فرمایا: بدکاری پر مجبور کی گئی عورت پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۰۱۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : اسْتَكْرَهَ عَبْدٌ امْرَأَةً فَوَطِئَهَا ، فَاخْتَصَمَا إِلَى الْحَسَنِ وَهُوَ قَاضٍ يَوْمَئِذٍ ، فَضَرَبَهُ الْحَدَّ ، وَقَضَى بِالْعَبْدِ لِلْمَرْأَةِ.

(۲۹۰۱۷) حضرت ابوحرہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری نے ارشاد فرمایا: ایک غلام نے کسی عورت کو بدکاری پر مجبور کیا اور اس نے اس سے وطی کر لی، پھر وہ دونوں جھگڑا لے کر حضرت حسن بصری کی خدمت میں آئے اس حال میں کہ آپ ان دنوں قاضی تھے پس آپ نے اس غلام پر حد لگائی اور اس غلام کا عورت کے حق میں فیصلہ دے دیا۔

(۲۹۰۱۸) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنِ سَوَّارٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنْ مَمْلُوكٍ افْتَرَعَ جَارِيَةً ؟ فَقَالاَ : عَلَيْهِ الْحَدُّ ، وَلَيْسَ عَلَيْهِ الصَّدَاقُ.

(۲۹۰۱۸) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے ایک غلام کے متعلق دریافت کیا جس نے ایک لونڈی کی بکارت زائل کر دی تھی؟ ان دونوں حضرات نے فرمایا: اس پر حد جاری ہوگی اور اس پر مہر لازم نہیں ہوگا۔

(۵۷) مَا جَاءَ فِي السَّكْرَانِ يَقْتُلُ

ان روایات کا بیان جو اس نشہ میں مدہوش کے بارے میں منقول ہیں جو قتل کر دے

(۲۹۰۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ، قَالاَ : إِذَا قَتَلَ السَّكْرَانُ قُتِلَ.

(۲۹۰۱۹) حضرت ھشام فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری اور حضرت محمد نے ارشاد فرمایا: جب نشہ میں مدہوش آدمی قتل کر دے تو اسے بھی قتل کر دیا جائے گا۔

(۲۹۰۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : يُقْتَلُ.

(۲۹۰۲۰) حضرت معمر فرماتے ہیں کہ حضرت زھری نے ارشاد فرمایا: اسے قتل کر دیا جائے گا۔

(۲۹۰۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ؛ أَنَّ سَكْرَانَيْنِ قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ ، قَالَ : فَقَتَلَهُ مُعَاوِيَةُ.

(۲۹۰۲۱) حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ نشہ میں چور دو آدمیوں میں سے ایک نے اپنے ساتھی کو قتل کر دیا تو حضرت معاویہ نے اس کو بھی بدلے میں قتل کر دیا۔

(۵۸) بَابٌ فِي السَّكْرَانِ يَسْرِقُ ، يُقْطَعُ ، أَمْ لاَ ؟

یہ باب ہے اس نشہ میں مدہوش آدمی کے بیان میں جو چوری کر لے: اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا یا نہیں؟

(۲۹۰۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ، عَن بُرْدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، وَالزُّهْرِيِّ، قَالاَ :يَجُوزُ طَلاَقُ السَّكْرَان، وَيُقْطَعُ إِنْ سَرَقَ.

(۲۹۰۲۲) حضرت برد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول رحمہ اللہ اور حضرت زھری رحمہ اللہ نے فرمایا: نشہ میں مدہوش شخص کا طلاق دینا جائز ہے اور اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اگر وہ چوری کر لے۔

(۲۹۰۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَن حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ؛ سُئِلَ عَنِ السَّكْرَانِ يَسْرِقُ ؟ فَقَالَ :إِنْ كَانَ يُعْرَفُ بِالسَّرِقَةِ قَبْلَ ذَلِكَ فَاقْطَعْهُ ، وَإِلاَّ فَلاَ.

(۲۹۰۲۳) حضرت حنظلہ بن ابوسفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم رحمہ اللہ سے اس نشہ میں مدہوش آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے چوری کی تھی؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر وہ اس سے پہلے چوری کے معاملے میں مشہور ہے تو اس کا ہاتھ کاٹ دو وگرنہ نہیں۔

(۲۹۰۲٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي النَّشْوَانِ :يُقْطَعُ إِنْ سَرَقَ ، وَيُؤْخَذُ بِجِنَايَاتِهِ كُلِّهَا.

(۲۹۰۲۴) حضرت محمد بن سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ سے ابتدائی نشہ والے کے بارے میں مروی ہے کہ اگر وہ چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔ اور اس کو تمام جنایات میں پکڑا جائے گا۔

(۲۹۰۲٥) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي السَّكْرَانِ :إِذَا أَعْتَقَ ، أَوْ طَلَّقَ جَازَ عَلَيْهِ وَأُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ.

(۲۹۰۲۵) حضرت اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زھری رحمہ اللہ سے نشہ میں مدہوش آدمی کے بارے میں مروی ہے کہ جب وہ آزاد کر لے یا طلاق دے تو اس کو مانا جائے گا اور اس پر حد قائم کی جائے گی۔

(۲۹۰۲٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :إِنْ سَرَقَ قُطِعَ ، وَإِنْ قَتَلَ قُتِلَ.

(۲۹۰۲۶) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زھری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے اور اگر وہ قتل کرے تو اسے بھی قتل کر دیا جائے۔

(۲۹۰۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :مَا تَكَلَّمَ بِهِ السَّكْرَانُ مِنْ شَيْءٍ أُقِيمَ عَلَيْهِ.

(۲۹۰۲۷) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: نشہ میں مدہوش آدمی قابل حد بات کرے تو اس پر حد قائم کی جائے گی۔

(۲۹.۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ، قَالَا : إِنْ سَرَقَ قُطِعَ.

(۲۹۰۲۸) حضرت ھشام ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ولیٹھیڈ اور حضرت محمد بن سیرین ولیٹھیڈ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔

(۵۹) مَنْ قَالَ الْحُدُودُ إِلَى الإِمَامِ

جو یوں کہے: سزائیں امام کے ذمہ ہیں

(۲۹.۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: أَرْبَعَةٌ إِلَى السُّلْطَانِ؛ الزَّكَاةُ، وَالصَّلاَةُ، وَالْحُدُودُ، وَالْقَضَاءُ.

(۲۹۰۲۹) حضرت عاصم ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ولیٹھیڈ نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں بادشاہ کے سپرد ہیں زکوۃ، نماز، سزائیں اور فیصلے۔

(۲۹.۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ ، قَالَ : الْجُمُعَةُ ، وَالْحُدُودُ ، وَالزَّكَاةُ ، وَالْفَيْءُ إِلَى السُّلْطَانِ.

(۲۹۰۳۰) حضرت جبلہ بن عطیہ ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن محیریز ولیٹھیڈ نے ارشاد فرمایا: جمعہ، سزائیں، زکوۃ اور مال فئی بادشاہ کے سپرد ہیں۔

(۲۹.۳۱) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ ، قَالَ : إِلَى السُّلْطَانِ الزَّكَاةُ ، وَالْجُمُعَةُ ، وَالْحُدُودُ.

(۲۹۰۳۱) حضرت مغیرہ بن زیاد ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء خراسانی ولیٹھیڈ نے ارشاد فرمایا: زکوۃ، جمعہ اور سزائیں بادشاہ کے سپرد ہیں۔

(۲۹.۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : السُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ حَارَبَ الدِّينَ ، وَإِنْ قَتَلَ أَخَا امْرِءٍ ، أَوْ أَبَاهُ.

(۲۹۰۳۲) حضرت محمد بن عمرو ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ولیٹھیڈ نے ارشاد فرمایا: بادشاہ ولی ہے اس شخص کا جو دین کی جنگ لڑے اگر چہ وہ کسی آدمی کے بھائی یا اس کے باپ کو قتل کردے۔

(۶۰) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ يَا شَارِبَ خَمْرٍ

اس آدمی کا بیان جو آدمی کو یوں کہے: اے شراب پینے والے

(۲۹.۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ : يَا شَارِبَ خَمْرٍ ، قَالَ : لَيْسَ

عَلَيْهِ حَدٌّ.

(۲۹۰۳۳) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے ایسے شخص کے بارے میں مروی ہے جو کسی آدمی کو یوں کہے: اے شراب پینے والے آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(٢٩٠٣٤) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ : يَا شَارِبَ خَمْرٍ ، يَا سَكْرَانُ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى عَلَيْهِ حَدًّا.

(۲۹۰۳۴) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جو آدمی کو یوں کہہ دے: اے شراب پینے والے اے نشئی، آپ رحمہ اللہ اس پر حد لازم نہیں سمجھتے تھے۔

(٢٩٠٣٥) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ : يَا شَارِبُ ، يَا سَارِقُ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ ، وَلَكِنْ سِيَاطٌ.

(۲۹۰۳۵) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جو آدمی کو یوں کہتا ہو: اے شرابی، اے چور آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر حد تو نہیں ہے لیکن چند کوڑے اسے مارے جائیں گے۔

(٢٩٠٣٦) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، قَالَ : سَأَلْنَا عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ : يَا شَارِبَ خَمْرٍ ، أَوْ يَا مُشْرِكُ ، أَوْ يَا سَكْرَانُ ، قُلْنَا : يُحَدُّ ؟ قَالَ : سُبْحَانَ اللهِ ، مَا يُحَدُّ إِلاَّ مَنْ قَذَفَ مُسْلِمًا.

(۲۹۰۳۶) حضرت سلیمان بن موسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے متعلق دریافت کیا جو کسی آدمی کو یوں کہہ دے: اے شراب پینے والے، یا اے مشرک یا اے نشہ میں مدہوش ہم نے پوچھا: کیا اس کو سزا دی جائے گی؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: سبحان اللہ! سزا نہیں دی جائے گی مگر اس شخص کو جو مسلمان پر تہمت لگائے۔

(٢٩٠٣٧) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ : يَا شَارِبَ خَمْرٍ ، قَالَ : لاَ يُضْرَبُ.

(۲۹۰۳۷) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جو آدمی کو یوں کہتا ہو: اے شراب پینے والے، اسے مارا نہیں جائے گا۔

(٦١) فِي الرَّجُلِ يُلاَعِنُ امْرَأَتَهُ ، ثُمَّ يُكَذِّبُ نَفْسَهُ

اس آدمی کے بیان میں جو اپنی بیوی سے لعان کرے پھر وہ خود کو جھٹلا دے

(٢٩٠٣٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي رَجُلٍ لاَعَنَ امْرَأَتَهُ ، فَفُرِّقَ بَيْنَهُمَا ، ثُمَّ أَكْذَبَ نَفْسَهُ ،

قَالَ :يُجْلَدُ ، وَيُلْزَقُ بِهِ الْوَلَدُ.

(۲۹۰۳۸) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنی بیوی سے لعان کیا پھر اس نے خود کو جھٹلا دیا، آپ ؒ نے فرمایا: اسے کوڑے مارے جائیں گے اور اس بچہ کو اس سے ملا دیا جائے گا۔

(۲۹.۳۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ دَاوُد ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي الْمُلاَعِنِ يُكَذِّبُ نَفْسَهُ ، قَالَ :يُضْرَبُ وَهُوَ خَاطِبٌ.

(۲۹۰۳۹) حضرت داؤد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب ؒ سے اس لعان کرنے والے شخص کے بارے میں مروی ہے جو خود کو جھٹلا دے آپ ؒ نے فرمایا، اسے کوڑے مارے جائیں گے درانحالیکہ وہ شادی کا پیغام دینے والا ہے۔

(۲۹.٤۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، قَالَ :إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ لاَعَنَهَا ، فَإِنْ أَكْذَبَ نَفْسَهُ بَعْدَ ذَلِكَ جُلِدَ ، وَيُلْزَقُ بِهِ الْوَلَدُ ، وَرُدَّتْ إِلَيْهِ امْرَأَتُهُ.

(۲۹۰۴۰) حضرت ابوبکر بن عیاش ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مطرف ؒ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی اور اس سے لعان کیا پس اگر اس کے بعد اس نے خود کو جھٹلا دیا تو اسے کوڑے مارے جائیں گے اور اس بچہ کو اس سے ملا دیا جائے گا اور اس کی بیوی کو اس کی طرف واپس لوٹا دیں گے۔

(۲۹.٤۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْمُلاَعِنِ يُكَذِّبُ نَفْسَهُ ، قَالَ :يُجْلَدُ الْحَدَّ.

(۲۹۰۴۱) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ سے اس لعان کرنے والے کے بارے میں مروی ہے جو اپنے نفس کی تکذیب کر دے آپ ؒ نے فرمایا: اس پر حد جاری کی جائے گی۔

(۲۹.٤۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُلاَعِنُ امْرَأَتَهُ ، ثُمَّ أَقَرَّ بِالْوَلَدِ ؟ قَالَ : يُضْرَبُ الْحَدَّ ، وَيُلْزَقُ بِهِ الْوَلَدُ.

(۲۹۰۴۲) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ؒ سے اس آدمی کے متعلق سوال کیا جو اپنی بیوی سے لعان کرے پھر بعد میں بچہ کا اقرار کرلے؟ آپ ؒ نے فرمایا: اس پر حد لگائی جائے گی اور اس بچہ کو اس سے ملا دیا جائے گا۔

(۲۹.٤۳) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ امْرَأَتَهُ ، أَوْ يَنْتَفِي مِنْ وَلَدِ امْرَأَتِهِ ، ثُمَّ يُكَذِّبُ نَفْسَهُ ، قَالَ :يُحَدُّ.

(۲۹۰۴۳) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی یا اس نے اپنی بیوی کے بچہ کی نفی کی پھر اس نے خود کو جھٹلا دیا ہو! آپ ؒ نے فرمایا اس پر حد لگائی جائے گی۔

(۲۹.٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ (ح) وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ (ح) وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الْمُلاَعِنِ يُكَذِّبُ نَفْسَهُ ، قَالُوا :يُضْرَبُ.

(۲۹۰۴۴) حضرت حارث ؒ، حضرت عطاء ؒ اور حضرت شعبی ؒ سے اس لعان کرنے والے شخص کے بارے میں مروی ہے

جوخود کی تکذیب کردے ان سب حضرات نے فرمایا: اسے مارا جائے گا۔

(٦٢) فِي الرَّجُلِ يُلاَعِنِ وَتَأْبَى الْمَرْأَةُ

اس آدمی کے بیان میں جو لعان کرے اور عورت انکار کردے

(٢٩.٤٥) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :إِذَا لاَعَنَ الرَّجُلُ ، وَأَبَتِ الْمَرْأَةُ أَنْ تُلاَعِنِ ، رُجِمَتْ.

(۲۹۰۴۵) حضرت محمد بن زبیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول ؒ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے لعان کرلیا اور بیوی نے لعان کرنے سے انکار کردیا تو اس کو سنگسار کردیا جائے گا۔

(٢٩.٤٦) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :تُحْبَسُ.

(۲۹۰۴۶) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: اس عورت کو قید کردیا جائے گا۔

(٢٩.٤٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ؛ فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ امْرَأَتَهُ فَتَأْبَى أَنْ تُلاَعِنَهُ، قَالَ :تُجْلَدُ مِئَة ، وَتُرْجَمُ.

(۲۹۰۴۷) حضرت جویبر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک ؒ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی پس اس کی بیوی نے لعان کرنے سے انکار کردیا آپ ؒ نے فرمایا: اسے سوکوڑے مارے جائیں گے اور سنگسار کردیا جائے گا۔

(٢٩.٤٨) حَدَّثَنَا عُمَر، عَنْ عِيسَى الْخَيَّاط، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ:مَنْ وَقَعَ عَلَيْهِ اللِّعَانُ فَأَبَى أَنْ يَحْلِفَ، أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ. وَقَالَ عِيسَى :سَمِعْت غَيْرَ الشَّعْبِيِّ يَقُولُ :يُجْبَرَانِ عَلَى اللِّعَانِ ، وَيُحْبَسَان حَتَّى يَتَلاَعَنَا.

(۲۹۰۴۸) حضرت عیسیٰ الخیاط ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: جس شخص پر لعان واقع ہوا پس اس نے قسم اٹھانے سے انکار کردیا تو اس شخص پر حد قائم کی جائے گی اور حضرت عیسیٰ ؒ نے فرمایا: کہ میں نے امام شعبی ؒ کے علاوہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: ان دونوں کو لعان کرنے پر مجبور کیا جائے گا اور ان کو قید کردیا جائے گا یہاں تک کہ وہ دونوں لعان کرلیں۔

(٢٩.٤٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَان ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، وَجَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ (ح) وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَن مُجَاهِدٍ ، وَعَطَاءٍ، قَالُوا :إِذَا دُرِءَ فِي اللِّعَانِ أُلْزِقَ بِهِ الْوَلَدُ.

(۲۹۰۴۹) حضرت شعبی ؒ، حضرت مجاہد ؒ اور حضرت عطاء ؒ نے ارشاد فرمایا: جب لعان کا معاملہ ختم کردیا جائے تو اس بچہ کو اس سے ملادیا جائے گا۔

(٦٣) فِي الرَّجُلِ يُلاَعِنِ امْرَأَتَهُ ، ثُمَّ يَقْذِفُهَا

اس آدمی کا بیان جو اپنی بیوی سے لعان کرے پھر اس پر تہمت لگا دے

(٢٩٠٥٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُلاَعِنِ امْرَأَتَهُ ، ثُمَّ يَقْذِفُهَا ، قَالَ : يُضْرَبُ ، وَقَالَ عَامِرٌ : لاَ يُضْرَبُ.

(۲۹۰۵۰) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جو اپنی بیوی سے لعان کر لے پھر وہ اس پر تہمت لگا دے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر حد لگائی جائے گی اور حضرت عامر رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کو حد نہیں لگائی جائے گی۔

(٢٩٠٥١) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يُلاَعِنِ امْرَأَتَهُ ، ثُمَّ تَلِدُ ، فَيَقُولُ : لَيْسَ هَذَا مِنِّي ؟ قَالاَ : يُضْرَبُ.

(۲۹۰۵۱) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ سے اس آدمی کے متعلق دریافت کیا جس نے اپنی بیوی سے لعان کیا پھر اس کی بیوی نے بچہ جنا پس وہ کہنے لگا: یہ میرا نہیں ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ ان دونوں حضرات نے فرمایا: اسے مارا جائے گا۔

(٢٩٠٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِنْ لاَعَنَتْهُ ، ثُمَّ قَذَفَهَا لَمْ يُحَدّ . قَالَ : قُلْتُ : وَكَيْفَ وَقَدْ أَكْذَبَ نَفْسَهُ ؟ قَالَ : لاَ يُحَدُّ ، قَدْ بَاءَ بِلَعَنَةِ اللهِ فِي كِتَابِ اللهِ.

(۲۹۰۵۲) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اگر ان دونوں نے لعان کر لیا پھر اس نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی تو اس پر حد نہیں لگائی جائے گی۔

(٦٤) فِي الْمَحْدُودِ يَقْذِفُ امْرَأَتَهُ

جس پر حد جاری ہو چکی تھی اس شخص کا اپنی بیوی پر تہمت لگانے کا بیان

(٢٩٠٥٣) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا قَذَفَ الْمَجْلُودُ امْرَأَتَهُ جُلِدَ ، وَلاَ لِعَانَ بَيْنَهُمَا.

قَالَ : وَسَأَلْتُ الْحَسَنَ ، وَعَامِرًا ؟ فَقَالاَ : يُلاَعِن.

(۲۹۰۵۳) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا اگر کوڑے لگے ہوئے شخص نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی تو اسے بھی کوڑے مارے جائیں گے اور ان دونوں کے درمیان لعان نہیں ہوگا۔ اور راوی فرماتے ہیں: میں نے حضرت حسن

بصری رحمہ اللہ اور حضرت عامر رحمہ اللہ سے پوچھا؟ تو ان دونوں حضرات نے فرمایا: وہ لعان کرے گا۔

(٢٩٠٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ، وَقَدْ كَانَ جُلِدَ الْحَدَّ ، جُلِدَ ، وَلاَ يُلاَعِن ، لأَنَّهُ لاَ تَجُوزُ شَهَادَتُهُ.

(٢٩٠٥٤) حضرت منصور رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی درانحالیکہ وہ سزا یافتہ تھا تو اسے کوڑے مارے جائیں گے اور وہ لعان نہیں کرے گا اس لیے کہ اس کی گواہی جائز نہیں ہے۔

(٦٥) فِي الْمُلاَعِنِ يُكَذِّبُ نَفْسَهُ قَبْلَ الْمُلاَعَنَةِ

اس لعان کرنے والے کا بیان جو لعان سے پہلے خود کو جھٹلا دے

(٢٩٠٥٥) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا أَكْذَبَ الرَّجُلُ نَفْسَهُ مَا بَقِيَ مِنْ مُلاَعَنَتِهَا شَيْءٌ ، جُلِدَ وَهِيَ امْرَأَتُهُ.

(٢٩٠٥٥) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی خود کو جھٹلا دے جبکہ اس کے لعان میں سے کچھ جملے باقی ہوں تو اسے کوڑے مارے جائیں اور وہ اس کی بیوی ہوگی۔

(٢٩٠٥٦) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، مِثْلَهُ.

(٢٩٠٥٦) حضرت ابو معشر رحمہ اللہ سے بھی حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(٢٩٠٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا أَكْذَبَ نَفْسَهُ قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ الْمُلاَعَنَةُ جُلِدَ وَهِيَ امْرَأَتُهُ ، وَإِنْ أَكْذَبَ نَفْسَهُ بَعْدَ الْمُلاَعَنَةِ فَلاَ شَيْءَ.

(٢٩٠٥٧) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے لعان مکمل ہونے سے قبل خود کی تکذیب کر دی تو اس کو کوڑے مارے جائیں گے اور وہ اس کی بیوی ہوگی اور اگر اس نے لعان کے بعد خود کی تکذیب کی تو کچھ نہیں ہوگا۔

(٦٦) فِي قَاذِفِ الْمُلاَعَنَةِ ، أَوِ ابْنِهَا

لعان کی گئی عورت یا اس کے بیٹے پر تہمت لگانے کے بیان میں

(٢٩٠٥٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : مَنْ قَذَفَ ابْنَ الْمُلاَعِنَةِ ، أَوْ قَذَفَ أُمَّهُ ضُرِبَ

(٢٩٠٥٨) حضرت بیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے لعان کی گئی عورت کے بیٹے پر تہمت لگائی یا اس کی ماں پر تہمت لگائی تو اس شخص کو کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۹۰۵۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ (ح) وَعَنْ جَابِرٍ ، وَابْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالُوا : مَنْ قَذَفَ ابْنَ الْمُلاَعنةِ جُلِدَ.

(۲۹۰۵۹) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ، حضرت مجاھد رضی اللہ عنہ اور حضرت عامر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے لعان کی گئی عورت کے بیٹے پر تہمت لگائی تو اسے کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۹۰۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَطَاوُوسٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لاِبْنِ الْمُلاَعنةِ : يَا ابْنَ الزَّانِيَةِ ، قَالَ : يُجْلَدُ ثَمَانِينَ.

(۲۹۰۶۰) حضرت لیث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ اور حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے کہ جو لعان کی گئی عورت کے بیٹے کو یوں کہے: اے زانیہ عورت کے بیٹے! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو اسی کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۹۰۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : مَنْ قَذَفَ ابْنَ الْمُلاَعنةِ جُلِدَ.

(۲۹۰۶۱) حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے لعان کی گئی عورت کے بیٹے پر تہمت لگائی اس شخص کو کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۹۰۶۲) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : مَنْ قَالَ لاِبْنِ الْمُلاَعنةِ : يَا ابْنَ الْهَنَةِ ، جُلِدَ الْحَدّ.

(۲۹۰۶۲) حضرت عمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو ملاعنہ کے بیٹے کو یوں کہے: اے گندی عورت کے بیٹے: تو اس پر حد قذف لگائی جائے گی۔

(۲۹۰۶۳) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ ، إِذَا قِيلَ لاِبْنِ الْمُلاَعنةِ : لَسْتَ بِابْنِ فُلاَنٍ الَّذِي لاَعَنَ أُمَّك ، قَالَ : يُجْلَدُ الَّذِي يَقُولُ لَهُ ذَلِكَ.

(۲۹۰۶۳) حضرت مطرف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب ملاعنہ عورت کے بیٹے کو یوں کہا گیا: تو اس فلاں آدمی کا بیٹا نہیں ہے جس نے تیری ماں کے ساتھ لعان کیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوڑے مارے جائیں گے اس شخص کو جس نے اسے یوں کہا کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۹۰۶٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَنْ رَمَى ابْنَ الْمُلاَعنةِ ، أَوْ أُمَّهُ ، جُلِدَ.

(۲۹۰۶۴) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے لعان کی گئی عورت کے بیٹے یا اس کی ماں پر تہمت لگائی تو اسے کوڑے مارے جائیں گے۔

(٢٩.٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ دَلْهَمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يُضْرَبُ قَاذِفُ ابْنِ الْمُلاَعِنَةِ.

(۲۹۰۶۵) حضرت فضل بن دلھم فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ملاعنہ کے بیٹے پر تہمت لگانے والے کو کوڑے مارے جائیں گے۔

(٢٩.٦٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِنْ قَذَفَهَا إِنْسَانٌ جُلِدَ قَاذِفُهَا.

(۲۹۰۶۶) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اگر کسی شخص نے اس ملاعنہ پر تہمت لگائی تو تہمت لگانے والے کو کوڑے مارے جائیں گے۔

(٦٧) فِي الْعَبْدِ تَكُونُ تَحْتَهُ الْحُرَّةُ ، أَوِ الْحُرُّ تَكُونُ تَحْتَهُ الأَمَةُ

اس غلام کے بیان میں جس کے ماتحت آزاد عورت ہو یا اس آزاد کے بیان میں جس کے ماتحت باندی ہو

(٢٩.٦٧) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الأَمَةِ تَكُونُ تَحْتَ الْحُرِّ فَيَقْذِفُهَا ، قَالَ : لاَ يُضْرَبُ الْحَدَّ ، وَلاَ يُلاَعِنُ.

(۲۹۰۶۷) حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس باندی کے بارے میں مروی ہے جو آزاد کے ماتحت ہو پس وہ اس باندی پر تہمت لگا دے آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر حد جاری نہیں ہوگی اور نہ ہی وہ لعان کرے گا۔

(٢٩.٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي الأَمَةِ تَكُونُ تَحْتَ الْحُرِّ فَيَقْذِفُهَا ، قَالَ : لاَ حَدَّ عَلَيْهِما ، وَلاَ لِعَانَ.

(۲۹۰۶۸) حضرت مطرف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ سے اس باندی کے بارے میں مروی ہے جو آزاد کے ماتحت ہو پس وہ اس باندی پر تہمت لگا دے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ان دونوں پر حد جاری نہیں ہوگی اور نہ لعان ہوگا۔

(٢٩.٦٩) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، وَمُجَاهِدٍ (ح) وَالْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَالشَّعْبِيِّ ؛ فِي الرَّجُلِ تَكُونُ تَحْتَهُ الأَمَةُ فَيَقْذِفُهَا ، قَالُوا : لَيْسَ بَيْنَهُمَا تَلاَعُنٌ ، وَلَيْسَ عَلَى قَاذِفِهَا حَدٌّ.

(۲۹۰۶۹) حضرت طاؤس رحمہ اللہ، حضرت مجاہد رحمہ اللہ، حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اور حضرت شعبی رحمہ اللہ ان سب حضرات سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جس کے ماتحت باندی ہو پس وہ اس پر تہمت لگا دے ان سب حضرات نے فرمایا: ان دونوں کے درمیان لعان نہیں ہوگا اور نہ ہی اس باندی پر تہمت لگانے والے پر حد قذف ہوگی۔

(٢٩.٧٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ؛ فِي الْعَبْدِ تَكُونُ تَحْتَهُ الْحُرَّةُ فَيَقْذِفُهَا ، قَالاَ : لَيْسَ بَيْنَهُمَا مُلاَعَنَةٌ ، وَيُجْلَدُ.

(۲۹۰۷۰) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ سے اس غلام کے بارے میں مروی ہے جس کے نکاح میں آزاد عورت ہو پس وہ اس پر الزام لگا دے۔ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: ان کو کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۹.۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الْيَهُودِيَّةِ تُلاَعِنِ الْمُسْلِمَ ؟ قَالَ : لاَ ، وَلاَ الْعَبْدُ الْحُرَّةَ ، وَلَكِنْ يُجْلَدُ الْعَبْدُ.

(۲۹۰۷۱) حضرت عبد الملک ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ سے یہودی عورت کے بارے میں پوچھا گیا کیا وہ مسلمان سے لعان کر سکتی ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا: نہیں اور نہ ہی غلام آزاد عورت سے لعان کر سکتا ہے لیکن اس غلام کو کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۹.۷۲) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَعَامِرٍ ؛ فِي الْمَمْلُوكِ تَكُونُ لَهُ امْرَأَةٌ حُرَّةٌ ، فَتَجِيءُ بِوَلَدٍ فَيَنْتَفِي مِنْهُ ، قَالَ : يُضْرَبُ ، وَلاَ لِعَانَ بَيْنَهُمَا ، وَيُلْزَقُ بِهِ الْوَلَدُ.

وَقَالَ عَامِرٌ ، وَالْحَكَمُ ؛ فِي الْحُرِّ تَحْتَهُ الأَمَةُ ، فَجَائَتْ بِوَلَدٍ ، فَانْتَفَى مِنْهُ ، قَالاَ : لَيْسَ بَيْنَهُمَا لِعَانٌ ، وَيُلْزَقُ بِهِ الْوَلَدُ.

(۲۹۰۷۲) حضرت مطرف ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم ؒ اور حضرت عامر ؒ سے اس غلام کے بارے میں مروی ہے جس کی بیوی آزاد ہو فرمایا: اس کو کوڑے مارے جائیں گے اور ان کے درمیان لعان نہیں ہوگا اور اس بچہ کو اس سے ملا دیا جائے گا اور حضرت عامر ؒ اور حضرت حکم ؒ ان دونوں حضرات نے اس آزاد شخص کے بارے میں فرمایا: جس کے ماتحت باندی تھی پس وہ بچہ لے آئی اور اس نے اس بچہ کی نفی کر دی۔ ان دونوں حضرات نے فرمایا: ان دونوں کے درمیان لعان نہیں ہوگا اور اس بچہ کو اس کے ساتھ ملا دیا جائے گا۔

(۲۹.۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي الْعَبْدِ إِذَا كَانَ تَحْتَهُ الْحُرَّةُ ، أَنَّهُ إِذَا قَذَفَهَا جُلِدَ ، وَلاَ يُلاَعِنُ ، وَإِذَا كَانَ حُرٌّ تَحْتَهُ أَمَةٌ فَقَذَفَهَا ، فَإِنَّهُ لاَ يُجْلَدُ ، وَلاَ يُلاَعِنُ ، وَإِذَا كَانَ عَبْدٌ تَحْتَهُ أَمَةٌ فَقَذَفَهَا ، فَإِنَّهُ لاَ يُجْلَدُ ، وَلاَ يُلاَعِنُ.

(۲۹۰۷۳) حضرت معمر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ؒ سے اس غلام کے بارے میں مروی ہے کہ جب اس نے اس پر الزام لگا دیا تو اس کو کوڑے مارے جائیں گے اور وہ لعان نہیں کرے گا اور جب آزاد آدمی کے ماتحت باندی ہو اور وہ اس پر الزام لگا دے تو نہ اسے کوڑے مارے جائیں اور نہ ہی وہ لعان کرے گا اور جب کسی غلام کے ماتحت باندی ہو اور وہ اس پر الزام لگا دے تو نہ اسے کوڑے مارے جائیں گے اور نہ ہی وہ لعان کرے گا۔

(٦٨) فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَوُجِدَ يَغْشَاهَا ، وَشُهِدَ عَلَيْهِ ، وَأَنْكَرَ أَنْ يَكُونَ طَلَّقَهَا

ایک آدمی کے بیان میں جس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی پس وہ اس کے ساتھ جماع کرتا ہوا پایا گیا اور اس کے خلاف گواہی بھی دے دی گئی اور وہ طلاق دینے سے انکار کرتا ہے

(٢٩.٧٤) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي أَرْبَعَةٍ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا ، فَأَنْكَرَ ، وَأَقَرَّ بِغَشَيَانِ الْمَرْأَةِ ، فَقَالَ : لاَ حَدَّ عَلَيْهِ لأَنَّهُ مُخَاصِمٌ.

(۲۹۰۷۴) حضرت عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے ان چار آدمیوں کے بارے میں جنہوں نے ایک آدمی کے خلاف گواہی دی کہ بے شک اس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں پس اس شخص نے انکار کر دیا اور بیوی سے جماع کا اقرار کیا۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر حد نہیں ہوگی اس لیے کہ وہ انکار کر رہا ہے۔

(٢٩.٧٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، وَهُوَ قَوْلُ قَتَادَةَ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ : يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا بِشَهَادَةِ اثْنَيْنِ وَثَلاَثَةٍ ، وَيُرْجَمُ بِشَهَادَةِ أَرْبَعَةٍ.

(۲۹۰۷۵) حضرت قتادہ رحمہ اللہ اور حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کے درمیان دو اور تین آدمیوں کی گواہی سے تفریق ڈال دی جائے گی اور چار لوگوں کی گواہی سے اسے سنگسار کر دیا جائے گا۔

(٢٩.٧٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، قَالَ : نُبِّئُوا عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا بِشَهَادَةِ أَرْبَعَةٍ فَأَكْثَرَ ، فَإِنْ عَادَ رُجِمَ.

(۲۹۰۷۶) حضرت سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت حبیب بن ابی ذئب رحمہ اللہ کے حوالہ سے خبر دی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کے درمیان چار یا اس سے زیادہ آدمیوں کی گواہی سے تفریق کر دی جائے گی پس اگر وہ دوبارہ لوٹے تو اسے سنگسار کر دیا جائے۔

(٢٩.٧٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، قَالَ : نُبِّئُوا عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا بِشَهَادَةِ أَرْبَعَةٍ ، وَأَكْثَرِ مِنْ ذَلِكَ رَجْمٌ.

(۲۹۰۷۷) حضرت سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کے حوالے سے خبر دی ہے کہ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ان دونوں کے درمیان چار آدمیوں کی گواہی سے تفریق کر دی جائے گی اور اس سے زیادہ کی صورت میں اسے سنگسار کیا جائے۔

(٢٩.٧٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ شَهِدَ عَلَيْهِ شُهُودٌ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا ، فَجَحَدَ ذَلِكَ ، وَأَنَّهُ كَانَ يَغْشَاهَا ؟ قَالَ : فَقَالَ الشَّعْبِيُّ : يُدْرَأُ عَنْهُ الْحَدُّ لإِنْكَارِهِ.

(۲۹۰۷۸) حضرت محمد بن سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے متعلق پوچھا گیا: جس کے خلاف چند

گواہوں نے گواہی دی کہ بے شک اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے پس اس نے اس کا انکار کر دیا اور وہ اس سے جماع کرتا تھا، اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت شعبی ؒ نے فرمایا: اس کے انکار کرنے کی وجہ سے اس سے سزا کو ختم کر دیا جائے گا۔

(۲۹.۷۹) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَأَشْهَدَ شَاهِدَيْنِ ، ثُمَّ قَدِمَ الْقَرْيَةَ الَّتِي بِهَا الْمَرْأَةُ ، فَغَشِيَهَا وَأَقَرَّ بِأَنْ قَدْ أَصَابَهَا ، وَأَنْكَرَ أَنْ يَكُونَ طَلَّقَهَا ، فَقَالَ عَطَاءٌ : تَجُوزُ شَهَادَتُهُمَا ، وَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا ، وَلاَ يُحَدُّ.

(۲۹۰۷۹) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے: جس نے اپنی بیوی کو طلاق دی پس دو گواہوں نے گواہی بھی دے دی پھر وہ شخص اس بستی میں آیا جہاں اس کی بیوی تھی اور اس نے اس سے جماع کیا۔ وہ شخص اس سے جماع کا اقرار کرتا ہے اور اس کو طلاق دینے کا انکار کرتا ہے۔ حضرت عطاء ؒ نے فرمایا: ان دونوں گواہوں کی گواہی جائز ہوگی اور ان کے درمیان تفرق کر دی جائے گی اور اس شخص پر حد نہیں لگائی جائے گی۔

(۲۹.۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ رَجُلاً طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا ، ثُمَّ جَعَلَ يَغْشَاهَا بَعْدَ ذَلِكَ ، فَسُئِلَ عَنْ ذَلِكَ عَمَّارٌ ؟ فَقَالَ : لَئِنْ قَدَرْتُ عَلَى هَذَا لأَرْجُمَنَّهُ.

(۲۹۰۸۰) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں پھر اس نے اس کے بعد اس سے جماع کرنا شروع کر دیا تو اس بارے میں حضرت عمار ؓ سے پوچھا گیا؟ آپ ؓ نے فرمایا: اگر مجھے اس پر قدرت ہوتی تو میں ضرور اس کو سنگسار کر دیتا۔

(۲۹.۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ عَمَّارٍ ؛ بِنَحْوِهِ.

(۲۹۰۸۱) حضرت خلاس ؒ سے بھی حضرت عمار ؓ کا مذکورہ ارشاد منقول ہے۔

(۲۹.۸۲) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ ، قَالَ : خَرَجَ قَوْمٌ فِي سَفَرٍ ، فَمَرُّوا بِرَجُلٍ فَنَزَلُوا بِهِ ، فَطَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا ، فَمَضَى الْقَوْمُ فِي سَفَرِهِمْ ، ثُمَّ عَادُوا فَوَجَدُوهُ مَعَهَا ، فَقَدَّمُوهُ إِلَى شُرَيْحٍ ، فَقَالُوا : إِنَّ هَذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا وَوَجَدْنَاهُ مَعَهَا ، فَأَنْكَرَ ، فَقَالَ : تَشْهَدُونَ أَنَّهُ زَانٍ ؟ فَأَعَادُوا عَلَيْهِ الْقَوْلَ كَمَا قَالُوا ، فَقَالَ : تَشْهَدُونَ أَنَّهُ زَانٍ ؟ فَأَعَادُوا عَلَيْهِ ، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا ، وَلَمْ يَحُدَّهُمَا ، وَأَجَازَ شَهَادَتَهُمَا.

(۲۹۰۸۲) حضرت عیسیٰ بن عاصم ؒ فرماتے ہیں کہ چند لوگ سفر میں نکلے ان کا گزر ایک آدمی کے پاس سے ہوا تو انہوں نے اس کے پاس قیام کیا اس دوران اس آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں پھر وہ واپس لوٹے تو انہوں نے اس کو اس عورت کے ساتھ پایا سو انہوں نے اس کو حضرت شریح ؒ کے سامنے پیش کیا اور کہنے لگے: بیشک اس شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی تھیں اور ہم نے اسے اس عورت کے ساتھ پایا ہے اور وہ آدمی انکار کر رہا تھا۔ اس پر آپ ؒ نے فرمایا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ یہ شخص زانی ہے؟ پس انہوں نے اپنے قول کو دھرایا جیسا انہوں نے کہا تھا پھر آپ ؒ نے پوچھا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ یہ شخص زانی

ہے؟ انہوں نے پھر اپنی بات دھرائی سو آپ رحمہ اللہ نے ان کے درمیان تفریق کر دی اور ان دونوں پر حد نہیں لگائی اور ان کی گواہی کو جائز قرار دیا۔

(٦٩) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ زَعَمَ فُلاَنٌ أَنَّك زَانٍ

اس آدمی کے بیان میں جو دوسرے شخص کو یوں کہے: فلاں کہتا ہے کہ بے شک تم زانی ہو

(٢٩٠٨٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَنْصَارِيُّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ :أَخْبَرَنِي فُلاَنٌ أَنَّك زَنَيْتَ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ لأَنَّهُ أَضَافَهُ إِلَى غَيْرِهِ.

(۲۹۰۸۳) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جس نے آدمی کو یوں کہا: مجھے فلاں نے خبر دی ہے کہ تو نے زنا کیا ہے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا، اس پر حد قذف جاری نہیں ہوگی۔ اس لیے کہ اس نے اس بات کی نسبت کسی غیر کی طرف کی ہے۔

(٢٩٠٨٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِرَجُلٍ :زَعَمَ فُلاَنٌ أَنَّك زَانٍ ، قَالَ :إِنْ جَاءَ بِالْبَيِّنَةِ ، وَإِلاَّ ضُرِبَ الْحَدَّ.

(۲۹۰۸۴) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی سے کہا: فلاں نے کہا ہے کہ بیشک تو زانی ہے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر وہ بینہ لے آئے تو ٹھیک وگرنہ اس شخص پر حد لگائی جائے گی۔

(٧٠) فِي دَرْءِ الْحُدُودِ بِالشُّبُهَاتِ

شکوک وشبہات کی بنیاد پر سزائیں ختم کرنے کے بیان میں

(٢٩٠٨٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ :لأَنْ أُعَطِّلَ الْحُدُودَ بِالشُّبُهَاتِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُقِيمَهَا فِي الشُّبُهَاتِ.

(۲۹۰۸۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں حدود کو شکوک وشبہات کی وجہ سے معطل کر دوں یہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے اس بات سے کہ میں ان سزاؤں کو شبہات میں قائم کر دوں۔

(٢٩٠٨٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ مُعَاذًا ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ ، وَعُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ ، قَالُوا :إِذَا اشْتَبَهَ عَلَيْك الْحَدُّ فَادْرَأْهُ.

(۲۹۰۸۶) حضرت شعیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ ان سب حضرات نے ارشاد فرمایا: جب تم پر حد مشتبہ ہو جائے تو اس کو زائل کر دو۔

(۲۹.۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِیٍّ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ قَیْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ؛ أَنَّ امْرَأَةً زَنَتْ ، فَقَالَ عُمَرُ : أُرَاهَا كَانَتْ تُصَلِّی مِنَ اللَّیْلِ فَخَشَعَتْ ، فَرَكَعَتْ فَسَجَدَتْ ، فَأَتَاهَا غَاوٍ مِنَ الْغُوَاةِ فَتَجَثَّمَهَا ، فَأَرْسَلَ عُمَرُ إِلَیْهَا ، فَقَالَتْ كَمَا قَالَ عُمَرُ ، فَخَلَّى سَبِیلَهَا.

(۲۹۰۸۷) حضرت طارق بن شھاب ویشیلا فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے زنا کیا اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ وہ رات کو نماز پڑھ رہی تھی پس وہ ڈر گئی سو اس نے رکوع کیا پھر وہ سجدہ میں چلی گئی۔ اتنے میں گمراہوں میں سے ایک گمراہ شخص آیا ہوگا اور وہ اس کے اوپر چڑھ گیا ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کی طرف قاصد بھیجا تو اس عورت نے وہی بات کہی جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا راستہ چھوڑ دیا۔

(۲۹.۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ، قَالَ : كَانُوا یَقُولُونَ ، ادْرَؤُوا الْحُدُودَ عَنْ عِبَادِ اللهِ مَا اسْتَطَعْتُمْ.

(۲۹۰۸۸) حضرت ابراہیم ویشیلا فرماتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم فرمایا کرتے تھے: سزاؤں کو اللہ رب العزت کے بندوں سے اپنی طاقت کے بقدر زائل کرو۔

(۲۹.۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ، قَالَ : ادْفَعُوا الْحُدُودَ لِكُلِّ شُبْهَةٍ

(۲۹۰۸۹) حضرت برد ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت زھری ویشیلا نے ارشاد فرمایا: ہر شبہ کی وجہ سے سزاؤں کو دور کر دو۔

(۲۹.۹۰) حَدَّثَنَا وَكِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِی وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : ادْرَؤُوا الْقَتْلَ وَالْجَلْدَ عَنِ الْمُسْلِمِینَ مَا اسْتَطَعْتُمْ.

(۲۹۰۹۰) حضرت ابو وائل ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قتل اور کوڑے کو مسلمانوں سے اپنی طاقت کے بقدر زائل کرو۔

(۲۹.۹۱) حَدَّثَنَا وَكِیعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ، قَالَ : قَالَ : اطْرُدُوا الْمُعْتَرِفِینَ.

(۲۹۰۹۱) حضرت اعمش ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ویشیلا نے ارشاد فرمایا: اعتراف کرنے والوں سے سزاؤں کو دور کرو۔

(۲۹.۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِیسَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَیْبٍ ، عَنْ أَبِیهِ ، قَالَ : قَالَ أَبُو مُوسَى . أُتِیت وَأَنَا بِالْیَمَنِ بِامْرَأَةٍ حُبْلَى ، فَسَأَلْتُهَا ؟ فَقَالَتْ : مَا تَسْأَلُ عَنِ امْرَأَةٍ حُبْلَى ثَیِّبٍ مِنْ غَیْرِ بَعْلٍ ؟ أَمَا وَاللَّهِ مَا خَالَلْتُ خَلِیلاً ، وَلاَ خَادَنْتُ خِدْنًا مُنْذُ أَسْلَمْتُ ، وَلَكِنْ بَیْنَا أَنَا نَائِمَةٌ بِفِنَاءِ بَیْتِی ، وَاللَّهِ مَا أَیْقَظَنِی إِلاَّ رَجُلٌ رفصنی وَأَلْقَى فِی بَطْنِی مِثْلَ الشِّهَابِ ، ثُمَّ نَظَرْت إِلَیْهِ مُقَفِّیًا مَا أَدْرِی مَنْ هُوَ مِنْ خَلْقِ اللهِ ، فَكَتَبْتُ فِیهَا إِلَى عُمَرَ ، فَكَتَبَ عُمَرُ : وَافِنِی بِهَا ، وَبِنَاسٍ مِنْ قَوْمِهَا ، قَالَ : فَوَافَیْنَاهُ بِالْمَوْسِمِ ، فَقَالَ شِبْهَ الْغَضْبَانِ : لَعَلَّك قَدْ سَبَقْتَنِی بِشَیْءٍ مِنْ أَمْرِ الْمَرْأَةِ ؟ قَالَ : قُلْتُ : لاَ ، هِیَ مَعِی وَنَاسٌ مِنْ قَوْمِهَا ، فَسَأَلَهَا ، فَأَخْبَرَتْهُ كَمَا أَخْبَرَتْنِی ، ثُمَّ

سَأَلَ قَوْمَهَا فَأَثْنَوْا خَيْرًا ، قَالَ :فَقَالَ عُمَرُ :شَابَّةٌ تِهَامِيَّةٌ نُوَمة ، قَدْ كَانَ يُفْعَلُ ، فَمَارَهَا ، وَكَسَاهَا ، وَأَوْصَى قَوْمَهَا بِهَا خَيْرًا.

(۲۹۰۹۲) حضرت کلیب ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: میں یمن میں تھا کہ میرے پاس ایک حاملہ عورت لائی گئی، میں نے اس سے اس بارے میں سوال کیا؟ تو اس نے کہا: کیا آپ رضی اللہ ایسی حاملہ عورت کے متعلق پوچھ رہے ہیں جو خاوند کے علاوہ سے ثیبہ کی گئی ہے؟ اللہ کی قسم! جب سے میں اسلام لائی ہوں نہ میں نے کسی کو دوست بنایا اور نہ ہی کسی کو ہمنشین بنایا ہے لیکن ایک دن میں اپنے گھر کے صحن میں سوئی ہوئی تھی۔ اللہ کی قسم! مجھے بیدار نہیں کیا گیا مگر ایک آدمی نے اس نے مجھے ہلکے سے اٹھایا اور اس نے میرے پیٹ میں ستارے جیسی چیز ڈال دی پھر میں نے اسے دور کرتے ہوئے اس کی طرف غور سے دیکھا میں نہیں جانتی کہ وہ اللہ کی مخلوق میں سے کون تھا؟ آپ رضی اللہ فرماتے ہیں: میں نے اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ کو خط لکھا. تو حضرت عمر رضی اللہ نے جواب لکھا: اس عورت کو اور اس کی قوم کے چند لوگوں کو میرے پاس لے کر آؤ آپ رضی اللہ فرماتے ہیں: ہم لوگ موسم حج میں ان کے پاس آئے حضرت عمر رضی اللہ نے غصہ کی سی حالت میں فرمایا: شاید کہ تم اس عورت کے معاملہ میں مجھ پر کچھ سبقت لے گئے ہو؟ میں نے کہا: نہیں، وہ عورت اور اس کی قوم کے چند لوگ میرے ساتھ ہیں۔ پھر آپ رضی اللہ نے اس عورت سے سوال کیا، تو اس نے آپ رضی اللہ کو بھی ویسے ہی بات بتلائی جیسے اس نے مجھے بتلائی تھی۔ پھر آپ رضی اللہ نے اس کی قوم سے اس کے متعلق پوچھا: تو ان لوگوں نے اس کی تعریف بیان کی اس پر حضرت عمر رضی اللہ نے فرمایا: تِهَامية کی جوان عورت بہت سونے والی ہے کبھی کبھار ایسا ہو جاتا ہے پس آپ رضی اللہ نے اسے خوراک دی اور اسے کپڑے پہنائے اور اس کی قوم کو اس کے ساتھ اچھے برتاؤ کی وصیت کی۔

(۲۹۰۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ ، قَالَ :بَيْنَمَا نَحْنُ بِمِنًى مَعَ عُمَرَ ، إِذَا امْرَأَةٌ ضَخْمَةٌ عَلَى حِمَارَةٍ تَبْكِي ، قَدْ كَادَ النَّاسُ أَنْ يَقْتُلُوهَا مِنَ الزِّحَامِ ، يَقُولُونَ : زَنَيْتِ ، فَلَمَّا انْتَهَتْ إِلَى عُمَرَ ، قَالَ :مَا يُبْكِيكِ ؟ إِنَّ الْمَرْأَة رُبَّمَا اسْتُكْرِهَتْ ، فَقَالَتْ :كُنْت امْرَأَةً ثَقِيلَةَ الرَّأْسِ ، وَكَانَ اللَّهُ يَرْزُقُنِي مِنْ صَلاَةِ اللَّيْلِ ، فَصَلَّيْتُ لَيْلَةً ثُمَّ نِمْتُ ، فَوَاللَّهِ مَا أَيْقَظَنِي إِلاَّ الرَّجُلُ قَدْ رَكِبَنِي ، فَنَظرتُ إِلَيْهِ مُقْفِيًا مَا أَدْرِي مَنْ هُوَ مِنْ خَلْقِ اللهِ ، فَقَالَ عُمَرُ :لَوْ قَتَلْتُ هَذِهِ خَشِيت عَلَى الأَخْشَبَيْنِ النَّارَ ، ثُمَّ كَتَبَ إِلَى الامْصَارِ :أَنْ لاَ تُقْتَلَ نَفْسٌ دُونَهُ.

(۲۹۰۹۳) حضرت نزال بن سبرہ ویشید فرماتے ہیں کہ اس درمیان کہ ہم منیٰ میں حضرت عمر رضی اللہ کے ساتھ تھے ایک بھاری بھر کم عورت گدھے پر رو رہی تھی۔ قریب تھا کہ لوگ رش سے اس کو مار دیتے۔ وہ کہہ رہے تھے: تو نے زنا کیا ہے۔ پس جب وہ حضرت عمر رضی اللہ کے پاس پہنچی آپ نے پوچھا: کس بات نے تجھے رلایا؟ بے شک کبھی کبھار عورت کو بدکاری پر مجبور بھی کر دیا جاتا ہے! اس عورت نے کہا: میں بہت زیادہ سونے والی عورت ہوں اور اللہ رب العزت مجھے رات کی نماز کی توفیق عطا فرماتے تھے پس میں نے ایک رات نماز پڑھی پھر میں سوگئی اللہ کی قسم! مجھے بیدار نہیں کیا مگر اس آدمی نے تحقیق جو مجھ پر سوار ہو چکا تھا۔ میں نے اس کو دور

کرتے ہوئے غور سے دیکھا میں نہیں جانتی کہ وہ اللہ کی مخلوق میں سے کون تھا؟ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر میں اس کو قتل کردوں تو مجھے جہنم کی سختی کا خوف ہے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے شہروں میں خط لکھ دیا: کہ کسی جان کو بغیر وجہ کے قتل نہ کیا جائے۔

(۲۹.۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ الْبَصْرِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : ادْرَؤُوا الْحُدُودَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ مَا اسْتَطَعْتُمْ ، فَإِذَا وَجَدْتُمْ لِلْمُسْلِمِ مَخْرَجًا ، فَخَلُّوا سَبِيلَهُ ، فَإِنَّ الإِمَامَ أَنْ يُخْطِىءَ فِي الْعَفْوِ ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ يُخْطِىءَ فِي الْعُقُوبَةِ. (ترمذی ۱۴۲۴۔ حاکم ۳۸۴)

(۲۹۰۹۴) حضرت عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: سزاؤں کو مسلمانوں سے اپنی طاقت کے بقدر دور کرو پس جب تم مسلمانوں کے لیے نکلنے کا کوئی راستہ پاؤ تو ان کو چھوڑ دو اس لیے کہ حاکم کا معافی میں غلطی کرنا سزا میں غلطی کرنے سے بہتر ہے۔

(۷۱) مَنْ قَالَ لاَ حَدَّ عَلَى مَنْ أَتَى بَهِيمَةً

جن حضرات کے نزدیک اس شخص پر حد جاری نہیں ہوگی جو جانور سے جماع کرے

(۲۹.۹٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، وَأَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَنْ أَتَى بَهِيمَةً فَلاَ حَدَّ عَلَيْهِ. (ابوداؤد ۴۴۶۰)

(۲۹۰۹۵) حضرت ابو رزین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس نے جانور سے صحبت کی تو اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹.۹٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِيمَنْ أَتَى بَهِيمَةً ، قَالَ : يُجْلَدُ ، وَلاَ يُبْلَغُ بِهِ الْحَدَّ.

(۲۹۰۹۶) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جو جانور سے جماع کرے آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اسے کوڑے مارے جائیں گے اور کوڑوں کو حد کی مقدار تک نہیں پہنچایا جائے گا۔

(۲۹.۹۷) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الَّذِي يَأْتِي الْبَهِيمَةَ ، قَالَ : يُعَزَّرُ.

(۲۹۰۹۷) حضرت حجاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے کہ جو جانور سے جماع کرے آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اسے تعزیراً سزا دی جائے۔

(۲۹.۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى مَنْ أَتَى بَهِيمَةً حَدٌّ ، وَلاَ عَلَى مَنْ رُمِيَ بِهَا.

(۲۹۰۹۸) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس شخص پر حد نہیں ہوگی جو جانور سے جماع کرلے اور نہ اس شخص پر جس پر اس بات کا الزام لگا دیا گیا ہو۔

۲۹۰۹۹) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :لَيْسَ عَلَى مَنْ أَتَى بَهِيمَةً حَدٌّ.

(۲۹۰۹۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے ارشاد فرمایا: اس شخص پر حد نہیں ہوگی جو جانور سے جماع کرے۔

۲۹۱۰۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :مَنْ أَتَى بَهِيمَةً فَلاَ حَدَّ عَلَيْهِ.

(۲۹۱۰۰) حضرت عبیدہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے ارشاد فرمایا: جو جانور سے جماع کرے اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۷۲) مَنْ قَالَ عَلَى مَنْ أَتَى بَهِيمَةً حَدٌّ

جن حضرات کے نزدیک جانور سے جماع کرنے والے شخص پر حد لگے گی

۲۹۱۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ بُدَيْلٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ :إِذَا أَتَى الرَّجُلُ الْبَهِيمَةَ ، أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ.

(۲۹۱۰۱) حضرت بدیل فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید نے ارشاد فرمایا: جب آدمی جانور سے جماع کرے تو اس پر حد قائم کی جائے گی۔

۲۹۱۰۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الرَّحَبِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : سُئِلَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ رَجُلٍ أَتَى بَهِيمَةً ؟ قَالَ :إِنْ كَانَ مُحْصَنًا رُجِمَ.

(۲۹۱۰۲) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی سے ایک آدمی کے متعلق پوچھا گیا جس نے جانور سے جماع کیا تھا؟ آپ نے فرمایا: اگر وہ شادی شدہ ہو تو اسے سنگسار کر دیا جائے۔

۲۹۱۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُقِيمُ عَلَيْهِ الْحَدَّ.

(۲۹۱۰۳) حضرت بکیر بن عبداللہ بن اشج فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن یسار اس شخص پر حد قائم کرتے تھے۔

۲۹۱۰۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِيمَنْ يَأْتِي الْبَهِيمَةَ وَالْغُلاَمَ ؟ قَالَ :عَلَيْهِ الْحَدُّ.

(۲۹۱۰۴) حضرت ھشام فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جو جانور اور غلام سے جماع کرتا ہو آپ نے فرمایا: اس پر حد جاری ہوگی۔

۲۹۱۰۵) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :إِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ بِالْبَهِيمَةِ جُلِدَ الْحَدَّ تَامًّا ، وَمَنْ رَمَى امْرَأَةً بِالْبَهِيمَةِ فَعَلَيْهِ الْحَدُّ.

(۲۹۱۰۵) حضرت ابن ابی ذئب ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت زھری ویشید نے ارشادفرمایا: جب آدمی نے جانور سے جماع کیا تو اس پر مکمل حد لگائی جائے گی اور جو عورت پر جانور سے بدفعلی کا الزام لگائے تو اس پر حد لگے گی۔

(۲۹۱۰٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ؛ فِي الَّذِي يَأْتِي الْبَهِيمَةَ ، قَالَ : إِذَا فَعَلَ بِهَا ، قَالَ : ذُبِحَتْ.

(۲۹۱۰٦) حضرت یزید ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق ویشید سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جو جانور سے جماع کرے آپ ویشید نے فرمایا: جب اس نے ایسا کیا تو اس جانور کو ذبح کر دیا جائے۔

(۲۹۱۰۷) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ دَاوُد ، قَالَ : قَالَ مَسْرُوقٌ : يُرْجَمُ وَتُرْجَمُ الْحِجَارَةَ الَّتِي رُجِمَ بِهَا ، وَيُعْفَى أَثَرُهُ ، يَعْنِي فِي الَّذِي يَأْتِي الْبَهِيمَةَ.

(۲۹۱۰۷) حضرت داؤد ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق ویشید نے ارشادفرمایا: جانور سے وطی کرنے والے کو سنگسار کیا جائے گا اور اس پتھر کو بھی سنگسار کیا جائے گا جس سے اسے رجم کیا گیا۔

(۲۹۱۰۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : مَنْ أَتَى الْبَهِيمَةَ أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ.

(۲۹۱۰۸) حضرت لیث ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت حکم ویشید نے ارشاد فرمایا: جو شخص جانور سے صحبت کر لے اس پر حد قائم کی جائے گی۔

(۲۹۱۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : مَنْ أَتَى بَهِيمَةً لَمْ تُقَمْ لَهُ قِيَامَةٌ.

(۲۹۱۰۹) حضرت علاء بن مسیب ویشید فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت مسیب ویشید نے ارشاد فرمایا: جو شخص جانور سے صحبت کرے تو اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۱۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي الَّذِي يَأْتِي الْبَهِيمَةَ ، قَالَ : عَلَيْهِ أَدْنَى الْحَدَّيْنِ أُحْصِنَ ، أَمْ لَمْ يُحْصَنْ.

(۲۹۱۱۰) حضرت معمر ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت زھری ویشید سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جو جانور سے جماع کرے آپ ویشید نے فرمایا: اس پر کم سے کم سزا نہیں جاری ہوگی: شادی شدہ ہو یا شادی شدہ نہ ہو۔

(۲۹۱۱۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ دَاوُد بْنِ حُصَيْنٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : اقْتُلُوا الْفَاعِلَ بِالْبَهِيمَةِ وَالْبَهِيمَةَ.

(ابو داؤد ۴۴۵۹۔ حاکم ۳۵۵

(۲۹۱۱۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جانور سے بدفعلی کرنے والے کو اور اس جانور کو قتل کر دو۔

(۷۳) فِي الْجَارِيَةِ تَكُونُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ ، فَيَقَعَ عَلَيْهَا أَحَدُهُمَا

اس باندی کے بیان میں جو دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو پس ان میں سے ایک اس سے وطی کرے

(۲۹۱۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ نُمَيْرٍ ، قَالَ : سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ جَارِيَةٍ كَانَتْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ ، فَوَقَعَ عَلَيْهَا أَحَدُهُمَا ؟ قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ ، هُوَ خَائِنٌ يُقَوَّمُ عَلَيْهِ قِيمَةٌ وَيَأْخُذُهَا.

(۲۹۱۱۲) حضرت عمیر بن نمیر ریشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ سے ایک باندی کے متعلق سوال کیا گیا جو دو آدمیوں کے درمیان مشترک تھی پس ان میں سے ایک نے اس سے وطی کر لی تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ رضی اللہ نے فرمایا: اس پر حد جاری نہیں ہوگی وہ خائن شمار ہوگا اس پر قیمت لازم ہو جائے گی اور وہ اس باندی کو لے لے گا۔

(۲۹۱۱۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ دَاوُد ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي جَارِيَةٍ كَانَتْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ ، فَوَقَعَ عَلَيْهَا أَحَدُهُمَا ، قَالَ : يُضْرَبُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ سَوْطًا.

(۲۹۱۱۳) حضرت داود ریشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب ریشیلا سے اس باندی کے بارے میں مروی ہے جو دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو پس ان میں سے ایک نے اس سے وطی کر لی آپ ریشیلا نے فرمایا: اس کو ننانوے کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۹۱۱٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَبْدَةَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّهُ دَرَأَ عَنْهُ الْحَدَّ ، وَضَمَّنَهُ.

(۲۹۱۱۴) حضرت عبدہ ریشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ریشیلا نے اس سے سزا کو زائل کر دیا اور اس کو ضامن بنایا۔

(۲۹۱۱٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي الأَمَةِ تَكُونُ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ ، فَيَقَعُ عَلَيْهَا أَحَدُهُمْ ، قَالَ : يُضْرَبُ مِئَةً.

(۲۹۱۱۵) حضرت معمر ریشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ریشیلا سے اس باندی کے بارے میں مروی ہے جو چند شریکوں کے درمیان مشترک تھی پس ان میں سے ایک نے اس باندی سے وطی کر لی آپ ریشیلا نے فرمایا: اسے سو کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۹۱۱٦) حَدَّثَنَا رَوَّادُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ فِي جَارِيَةٍ بَيْنَ ثَلاَثَةٍ ، وَقَعَ عَلَيْهَا أَحَدُهُمْ ، فَقَالَ : عَلَيْهِ أَدْنَى الْحَدَّيْنِ مِئَةً ، وَعَلَيْهِ ثُلُثَا ثَمَنِهَا ، وَثُلُثَا عُقْرِهَا ، وَيَلِي قِيمَةَ الْوَلَدِ إِنْ كَانَ.

(۲۹۱۱۶) حضرت اوزاعی ریشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول ریشیلا سے ایک باندی کے بارے میں مروی ہے جو تین آدمیوں کے درمیان مشترک تھی پس ان میں سے ایک نے اس سے وطی کر لی۔ آپ ریشیلا نے فرمایا: اس پر کم از کم دو سزائیں جاری ہوں گی اور اس شخص پر اس کی قیمت کا دو تہائی حصہ لازم ہوگا اور شبہ میں وطی کرنے کی وجہ سے اس کے مہر کا دو تہائی حصہ لازم ہوگا اور اگر بچہ ہو تو اس کی قیمت بھی ساتھ ہوگی۔

(۲۹۱۱۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يُعَزَّرُ ، وَيُقَوَّمُ عَلَيْهِ.

(۲۹۱۱۷) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس کو تعزیزاً سزا دی جائے گی اور اس پر اس باندی کی قیمت لازم کردی جائے گی۔

(۲۹۱۱۸) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : بَلَغَنَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أُتِيَ بِجَارِيَةٍ كَانَتْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ ، فَوَطِئَهَا أَحَدُهُمَا ، فَاسْتَشَارَ فِيهَا سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، فَقَالُوا : نَرَى أَنْ يُجْلَدَ دُونَ الْحَدِّ ، وَيُقَوّموها قِيمَةً ، فَيَدْفَعُ إِلَى شَرِيكِهِ نِصْفَ الْقِيمَةِ.

(۲۹۱۱۸) حضرت جعفر بن برقان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے پاس ایک باندی لائی گئی جو دو آدمیوں کے درمیان مشترک تھی پس ان میں سے ایک نے اس سے وطی کرلی تو آپ رحمہ اللہ نے اس بارے میں حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ ، حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ اور حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ وغیرہ حضرات سے مشورہ مانگا ان سب نے فرمایا: ہماری رائے یہ ہے کہ اس کو حد کی مقدار مقررہ سے کم کوڑے مارے جائیں اور انہوں نے اس باندی کی ایک قیمت مقرر فرمائی کہ وہ شخص اپنے شریک کو اس کی آدھی قیمت ادا کرے گا۔

(۲۹۱۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ؛ فِي رَجُلٍ يَقَعُ عَلَى جَارِيَةٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ شَرِيكِهِ ، قَالَ : تُقَوَّمُ عَلَيْهِ.

(۲۹۱۱۹) حضرت عبدالاعلیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت یونس رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے ایک باندی سے وطی کرلی جو اس کے اور اس کے شریک کے درمیان مشترک تھی۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر اس باندی کی قیمت لازم ہوگی۔

(۲۹۱۲۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي جَارِيَةٍ كَانَتْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ ، فَوَقَعَ عَلَيْهَا أَحَدُهُمَا ، فَحَمَلَتْ ، قَالَ : تُقَوَّمُ عَلَيْهِ.

(۲۹۱۲۰) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے ایک باندی کے بارے میں مروی ہے جو دو آدمیوں کے درمیان مشترک تھی پس ان میں سے ایک نے اس سے وطی کرلی سو وہ حاملہ ہوگئی آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس شخص پر قیمت لازم ہوگی۔

(۲۹۱۲۱) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ فِي الْجَارِيَةِ تَكُونُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ ، فَيَطَؤُهَا أَحَدُهُمَا ، قَالَ : عَلَيْهِ الْعُقْرُ بِالْحِصَّةِ.

(۲۹۱۲۱) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاوس رحمہ اللہ سے اس باندی کے بارے میں مروی ہے جو دو آدمیوں کے درمیان مشترک تھی پس ان میں سے ایک اس سے وطی کرلیتا ہے آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس شخص پر حصہ کے مطابق وطی بالشبہ کا مہر لازم ہوگا۔

(٧٤) فِي الرَّجُلِ يَطَأُ الْجَارِيَةَ مِنَ الْفَيْءِ

اس آدمی کے بیان میں جو مال فئی کی باندی سے وطی کرلے

(۲۹۱۲۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ وَطِءَ جَارِيَةً مِنَ الْفَيْءِ ، قَالَ :

لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ ، لَهُ فِيهَا نَصِيبٌ.

(۲۹۱۲۲) حضرت اسماعیل بن سالم فرماتے ہیں کہ حضرت حکم ؒ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے مال غنیمت کی باندی سے وطی کرلی تھی آپ ؒ نے فرمایا: اس پر حد جاری نہیں ہوگی، جبکہ اس میں اس کا بھی حصہ ہو۔

(۲۹۱۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ، إِذَا كَانَ لَهُ فِيهَا نَصِيبٌ.

(۲۹۱۲۳) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب ؒ نے فرمایا: اس پر حد جاری نہیں ہوگی جبکہ اس مال غنیمت میں اس کا بھی حصہ ہو۔

(۲۹۱۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ دَاوُد ؛ أَنَّ عَلِيًّا أَقَامَ عَلَى رَجُلٍ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةٍ مِنَ الْخُمُسِ الْحَدَّ.

(۲۹۱۲۴) حضرت بکیر بن داود ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ایک شخص پر حد جاری فرمائی جس نے مال خمس کی ایک باندی سے وطی کی تھی۔

(۲۹۱۲٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا كَانَ لَهُ فِي الْفَيْءِ شَيْءٌ ، عُزِّرَ وَتُقَوَّمُ عَلَيْهِ، وَكَذَلِكَ فِي جَارِيَةٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَجُلٍ.

(۲۹۱۲۵) حضرت ھشام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: جب مال غنیمت میں اس کا کچھ حصہ ہو تو اس کو تعزیز اً سزا دی جائے گی اور اس پر قیمت لازم ہوگی اور یہی حکم ہے اس باندی کا جو اس کے اور کسی آدمی کے درمیان مشترک ہو۔

(۷۵) فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ

اس آدمی کے بیان میں جو اپنی بیوی کی باندی سے جماع کرلے

(۲۹۱۲٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَن حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً وَقَعَ بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهِ ، فَأَتَتِ امْرَأَتُهُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ فَأَخْبَرَتْهُ ، فَقَالَ : أَمَا إِنَّ عِنْدِي فِي ذَلِكَ خَبَرًا شَافِيًا ، أُحَدِّثُهُ عَن رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنْ كُنْتِ أَذِنْتِ لَهُ جَلَدْتُه مِئَةً ، وَإِنْ كُنْت لَمْ تَأْذَنِي لَهُ رَجَمْتُهُ. (ترمذی ۱۴۵۲۔ احمد ۲۷۷)

(۲۹۱۲۶) حضرت حبیب بن سالم ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کی باندی سے وطی کرلی سو اس کی بیوی حضرت نعمان بن بشیر ؓ کے پاس آئی اور آپ ؓ کو اس بارے میں خبر دی آپ ؓ نے فرمایا: بے شک اس بارے میں میرے پاس ایک مکمل خبر ہے جو میں رسول اللہ ﷺ کے حوالہ سے بیان کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ: اگر تو نے اس کو اجازت دی ہے تو میں اسے سو کوڑے ماروں گا، اور اگر تو نے اس کو اجازت نہیں دی تو میں اسے سنگسار کردوں گا۔

(۲۹۱۲۷) حَدَّثَنَا عَلِي ابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : جَائَتِ امْرَأَةٌ إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَتْ : إِنَّ زَوْجِي

وقَعَ عَلَى وَلِيدَتِي ، قَالَ :إِنْ تَكُونِي صَادِقَةً رَجَمْنَاهُ ، وَإِنْ تَكُونِي كَاذِبَةً جَلَدْنَاكِ ، ثُمَّ تَضَرَّبَ النَّاسُ حَتَّى اخْتَلَطُوا ، فَذَهَبَتِ الْمَرْأَةُ.

(۲۹۱۲۷) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور کہنے لگی، میرے شوہر نے میری باندی سے وطی کر لی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو سچی ہے تو میں اسے سنگسار کروں گا اور اگر تو جھوٹی ہے تو میں تجھے کوڑے ماروں گا۔ لوگ اس بارے میں اضطراب کا شکار ہوئے اور ایک دوسرے سے الجھنے لگے اور وہ عورت چلی گئی۔

(۲۹۱۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ مُبَارَكِ بْنِ عُمَارَةَ ، قَالَ :جَائَتِ امْرَأَةٌ إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَتْ :يَا وَيْلَهَا ، إِنَّ زَوْجَهَا وَقَعَ عَلَى جَارِيَتِهَا ، فَقَالَ :إِنْ كُنْتِ صَادِقَةً رَجَمْنَاهُ ، وَإِنْ تَكُونِي كَاذِبَةً جَلَدْنَاكِ.

(۲۹۱۲۸) حضرت مبارک بن عمارہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آ کر کہنے لگی: ہائے افسوس میرے شوہر نے میری باندی سے وطی کر لی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو سچی ہے تو میں اس کو سنگسار کروں گا اور اگر تو جھوٹی ہے تو میں تجھے کوڑے ماروں گا۔

(۲۹۱۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ، قَالَ:قَالَ عُمَرُ:لاَ أُوتَى بِرَجُلٍ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ إِلاَّ فَعَلْتُ وَفَعَلْتُ.

(۲۹۱۲۹) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس کوئی بندہ نہ لایا جائے جس نے اپنی بیوی کی باندی سے وطی کی ہو ورنہ میں اس کے ساتھ ایسا اور ایسا معاملہ کروں گا۔

(۲۹۱۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ؛ كَانَا إِذَا سُئِلاَ عَنِ الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ يَتْلُوَانِ هَذِهِ الآيَةَ :﴿وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ إِلاَّ عَلَى أَزْوَاجِهِمْ ، أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ﴾.

(۲۹۱۳۰) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اور حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جو اپنی بیوی کی باندی سے وطی کر لے تو ان دونوں حضرات نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔ ترجمہ: اور وہ لوگ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ وہ سوائے اپنی بیویوں اور باندیوں کے کہیں نہیں جاتے۔ اس بارے میں وہ قابل ملامت نہیں ہیں۔

(۲۹۱۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ سَلْمَانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ ، يَقُولُ :تَعْزِيرٌ وَلاَ حَدَّ.

(۲۹۱۳۱) حضرت بشیر بن سلمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: حد سے کم سزا ہوگی حد نہیں ہوگی۔

(۲۹۱۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ مَعْبَدٍ ، وَعُبَيْدٍ بَنِي حُمْرَانَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ؛ أَنَّهُ ضَرَبَهُ دُونَ الْحَدِّ.

(۲۹۱۳۲) حضرت معبد اور حضرت عبید بنی حمران رحمہ اللہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس پر حد سے کم سزا لگائی۔

(۲۹۱۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : قَالَ عَلْقَمَةُ : مَا أُبَالِي وَقَعْتُ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِي ، أَوْ جَارِيَةِ عَوْسَجَةَ ، رَجُلٍ مِنَ الْحَيِّ.

(۲۹۱۳۳) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں پروانہیں کرتا کہ میں اپنی بیوی کی باندی سے وطی کروں یا عوسجہ کی باندی سے (ان کے قبیلہ کا ایک آدمی)

(۲۹۱۳٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ ؛ فِي رَجُلٍ يَأْتِي جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ ، أَنَّهُ قَالَ : مَا أُبَالِي أَتَيْتُهَا ، أَوْ جَارِيَةً مِنَ الطَّرِيقِ.

(۲۹۱۳۴) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو میسرہ رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنی بیوی کی باندی سے وطی کر لی تھی۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں پروانہیں کرتا میں اس سے وطی کروں یا راہ چلتی باندی سے۔

(۲۹۱۳٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : عَلَيْهِ الْحَدُّ.

(۲۹۱۳۵) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس پر حد جاری ہوگی۔

(۲۹۱۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لَوْ أُتِيتُ بِرَجُلٍ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ لَرَجَمْتُهُ.

(۲۹۱۳۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر میرے پاس ایسا آدمی لایا گیا جس نے اپنی بیوی کی باندی سے وطی کی ہو تو میں ضرور اسے سنگسار کروں گا۔

(۲۹۱۳۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، عَن نَافِعٍ ، قَالَ : جَائَتْ جَارِيَةٌ إِلَى عُمَرَ ، فَقَالَتْ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّ الْمُغِيرَةَ يَطَؤُنِي ، وَإِنَّ امْرَأَتَهُ تَدْعُونِي زَانِيَةً ، فَإِنْ كُنْتُ لَهَا فَانْهَهُ عَنْ غَشَيَانِي ، وَإِنْ كُنْتُ لَهُ فَانْهَ امْرَأَتَهُ عَن قَذْفِي ، فَأَرْسَلَ إِلَى الْمُغِيرَةِ ، فَقَالَ : تَطَأُ هَذِهِ الْجَارِيَةَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : مِنْ أَيْنَ ؟ قَالَ : وَهَبَتْهَا لِي امْرَأَتِي ، قَالَ : وَاللَّهِ لَئِنْ لَمْ تَكُنْ وَهَبَتْهَا لَكَ لاَ تَرْجِعُ إِلَى أَهْلِكَ إِلاَّ مَرْجُومًا ، ثُمَّ ، وَقَالَ : انْطَلِقَا إِلَى امْرَأَةِ الْمُغِيرَةِ فَأَعْلِمَاهَا : لَئِنْ لَمْ تَكُونِي وَهَبْتِهَا لَهُ لَنَرْجُمَنَّهُ ، قَالَ : فَأَتَيَاهَا فَأَخْبَرَاهَا ، فَقَالَتْ : يَا لَهْفَاهُ ، أَيُرِيدُ أَنْ يَرْجُمَ بَعْلِي ، لاَهَا اللهِ إِذًا ، لَقَدْ وَهَبْتُهَا لَهُ ، قَالَ : فَخَلَّى عَنْهُ.

(۲۹۱۳۷) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک باندی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور کہنے لگی: اے امیر المومنین! بے شک حضرت مغیرہ مجھ سے وطی کرتے ہیں اور ان کی بیوی مجھے زانیہ پکارتی ہے پس اگر میں ان کی بیوی کی ملکیت ہوں تو آپ رضی اللہ عنہ ان کو مجھ سے وطی کرنے سے روک دیں اور اگر میں مغیرہ کی ملکیت ہوں تو آپ رضی اللہ عنہ ان کی بیوی کو مجھ پر تہمت لگانے سے باز کریں۔ اس پر

آپ رضی اللہ عنہ نے قاصد بھیج کر حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور پوچھا: کیا تم اس باندی سے وطی کرتے ہو؟ انہوں نے فرمایا: جی ہا
آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمہیں کہاں سے ملی؟ انہوں نے فرمایا: یہ میری بیوی نے مجھے ہبہ کی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگرا
نے یہ باندی تمہیں ہبہ نہ کی ہوتو تم آج گھر نہیں لوٹو گے مگر کوڑے کھا کر۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فلاں اور فلاں کو حکم دیا اور ارشاد فرمایا
دونوں آدمی مغیرہ کی بیوی کے پاس جاؤ، اور اسے اس بارے میں بتلاؤ، اگر تو نے یہ باندی اس کو ہبہ نہیں کی تو ہم ضرور اسے سنگ
کردیں گے۔ پس وہ دونوں آدمی حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کے پاس آئے اور اسے اس بارے میں خبر دی۔ اس نے کہا: ا
افسوس! کیا وہ میرے شوہر کو سنگسار کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں! تب اللہ اس سے جھگڑے، تحقیق اس کو میں نے وہ باندی ہبہ کی
آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں چھوڑ دیا۔

(٢٩١٣٨) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيم ، قَالَ : أَتَى رَجُلٌ ابْنَ مَسْعُودٍ ، فَقَالَ : إِنِّي وَقَعْت عَ
جَارِيَةِ امْرَأَتِي ، فَقَالَ : قَدْ سَتَرَ اللَّهُ عَلَيْك ، فَاسْتَتِرْ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عَلِيًّا ، فَقَالَ : لَوْ أَتَانِي الَّذِي أَتَى ابْنَ أُمِّ ع
، لَرَضَخْتُ رَأْسَهُ بِالْحِجَارَةِ.

(۲۹۱۳۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک آدمی آیا اور کہنے لگا! بے شک میں
اپنی بیوی کی باندی سے جماع کرلیا۔ اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تحقیق اللہ نے تیری ستر پوشی فرمائی ہے تو تو بھی ستر پوشی کر۔ یہ با
حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میرے پاس وہ شخص آتا جو حضرت ابن ام عبد رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تھا تو میں ضرور ا
کا سر پتھروں سے کچل دیتا۔

(٧٦) مَنْ قَالَ لَيْسَ فِي جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ حَدٌّ

جو یوں کہے: اپنی بیوی کی باندی سے وطی کرنے میں حد نہیں ہے

(٢٩١٣٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ بَدْرٍ ، عَنْ حُرْقُوسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّ رَجُلاً وَ
عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ ، فَدَرَأَ عَنْهُ الْحَدَّ. (عبدالرزاق ۱۳۴۸)

(۲۹۱۳۹) حضرت حرقوس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کی باندی سے وطی کرلی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس سے ح
ختم کردیا۔

(٢٩١٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ قَالَ : لاَ حَدَّ عَلَيْهِ.

(۲۹۱۴۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(٢٩١٤١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللهِ ، فَقَالَ : إِنِّي وَقَعْتُ عَ
جَارِيَةِ امْرَأَتِي ، فَقَالَ : اتَّقِ اللَّهَ ، وَلاَ تَعُدْ.

(۲۹۱۴) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: بے شک میں نے اپنی بیوی کی باندی سے وطی کر لی ہے۔ اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ سے ڈر اور دوبارہ ایسی حرکت نہ کرنا۔

(۲۹۱٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ جَبَّار ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لاَ حَدَّ عَلَيْهِ.

(۲۹۱۴۲) حضرت عقبہ بن جبار ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۱٤۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ مَطَرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ ، قَالَ : إِنَ اسْتَكْرَهَهَا فَهِيَ حُرَّةٌ ، وَعَلَيْهِ مِثْلُهَا لِسَيِّدَتِهَا ، وَإِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ فَهِيَ لَهُ ، وَعَلَيْهِ مِثْلُهَا لِسَيِّدَتِهَا.

(۲۹۱۴۳) حضرت عامر بن مطر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنی بیوی کی باندی سے جماع کر لیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اس نے اسے بدکاری پر مجبور کیا تھا تو وہ باندی آزاد ہوگی اور اس شخص پر اس جیسی باندی اس مالکہ کے لیے لازم ہوگی اور اگر وہ باندی اس کے ہم نوا تھی تو یہ باندی اس شخص کی ہو جائے گی اور اس شخص پر اس جیسی باندی اس کی مالکہ کے لیے لازم ہوگی۔

(۲۹۱٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ جَرِيرٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ حَدَّ عَلَيْهِ.

(۲۹۱۴۴) حضرت قیس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ نے ارشاد فرمایا: اس شخص پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۱٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مَحَبِّقٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ، فَدَرَأَ عَنهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدَّ. (ابو داؤد ۴۴۵۶۔ احمد ۴۶۷)

(۲۹۱۴۵) حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کی باندی سے وطی کر لی تھی تو نبی کریم ﷺ نے اس سے حد کو زائل کر دیا۔

(۷۷) فِي الْمَرْأَةِ تَزَوَّجُ فِي عِدَّتِهَا ، أَعَلَيْهَا حَدٌّ ؟

اس عورت کے بیان میں جو اپنی عدت کے دوران شادی کر لے، کیا اس پر حد لگے گی؟

حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حدَّثَنَا أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، قَالَ:

(۲۹۱٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ امْرَأَةً تَزَوَّجَتْ فِي عِدَّتِهَا ، فَضَرَبَهَا عُمَرُ تَعْزِيرًا دُونَ الْحَدِّ.

(۲۹۱۴۶) حضرت سعید بن مسیب ؒ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے اپنی عدت کے دوران شادی کر لی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس

کوشرعی حد سے کم سزادی۔

(۲۹۱٤۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ :إِنْ تَزَوَّجَهَا فِي عِدَّتِهَا عَمْدًا ؟ قَالَ :يُقَامُ عَلَيْهَا الْحَدُّ.

(۲۹۱۴۷) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب ؒ سے دریافت کیا: اگر عورت جان بوجھ کر اپنی عدت کے دوران شادی کرلے؟ آپ ؒ نے فرمایا: اس پر حد قائم کی جائے گی۔

(۲۹۱٤۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ مَرْوَانَ جَلَدَهُمَا أَرْبَعِينَ أَرْبَعِينَ ، وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا ، فَقَالَ لَهُ قبيصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ :لَوْ خَفَّفْتَ فَجَلَدْتَهُمَا عِشْرِينَ عِشْرِينَ.

(۲۹۱۴۸) حضرت زھری ؒ فرماتے ہیں کہ مروان نے ان دونوں میاں بیوی کو چالیس چالیس کوڑے مارے اور ان دونوں کے درمیان تفریق کردی۔ اس پر حضرت قبیصہ بن ذ ؤیب ؒ نے اس سے فرمایا: اگر تو تخفیف کرتا اور ان کو بیس بیس کوڑے ماردیتا تو بہتر تھا۔

(۲۹۱٤۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ (ح) وَعَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛فِي امْرَأَةٍ نَكَحَتْ فِي عِدَّتِهَا ، قَالاَ :لَيْسَ عَلَيْهَا حَدٌّ.

(۲۹۱۴۹) حضرت عامر شعبی ؒ اور حضرت ابراہیم ؒ سے ایک عورت کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنی عدت کے دوران ہی نکاح کرلیا تھا ان دونوں حضرات نے فرمایا: اس عورت پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۷۸) مَنْ كَانَ لاَ يَرَى عَلَى أَهْلِ الْكِتَابِ حَدًّا فِي زِنًى ، وَلاَ شُرْبِ خَمْرٍ

جو شخص اہل کتاب پر زنا اور شراب پینے کے معاملہ میں حد لگانے کی رائے نہ رکھتا ہو

(۲۹۱۵۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَن مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: لاَ يُقَامُ عَلَى أَهْلِ الْكِتَابِ حَدٌّ فِي شُرْبِ خَمْرٍ، وَلاَ زِنًى.

(۲۹۱۵۰) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: اہل کتاب پر شراب پینے اور زنا کرنے کے معاملہ میں حد قائم نہیں کی جائے گی۔

(۲۹۱٥۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ:لَيْسَ عَلَى أَهْلِ الْكِتَابِ حَدٌّ.

(۲۹۱۵۱) حضرت مجاھد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے ارشاد فرمایا: اہل کتاب پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۷۹) فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى جَارِيَتِهِ، وَلَهَا زَوْجٌ

اس آدمی کے بیان میں جو اپنی باندی سے وطی کرلے درانحالیکہ اس کا خاوند ہو

(۲۹۱٥۲) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ رَجَاءٍ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً

وَقَعَ عَلَى جَارِيَتِهِ وَلَهَا زَوْجٌ ، فَضَرَبَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِئَةً نَكَالاً .

(۲۹۱۵۲) حضرت قبیصہ بن ذؤیب ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی باندی سے وطی کر لی درانحالیکہ اس کا خاوند تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو بطور سزا کے سو کوڑے مارے۔

(۲۹۱۵۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَامِعٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ : أُتِيَ عُمَرُ بِرَجُلٍ وَقَعَ عَلَى أَمَتِهِ وَقَدْ زَوَّجَهَا ، فَضَرَبَهُ ضَرْبًا ، وَلَمْ يَبْلُغْ بِهِ الْحَدَّ.

(۲۹۱۵۳) حضرت زید بن اسلم ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے اپنی باندی سے وطی کی درانحالیکہ وہ اس کی شادی کسی اور سے کر چکا تھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسے شرعی حد سے کم سزا دی۔

(۲۹۱۵۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : إِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ عَلَى أَمَتِهِ وَلَهَا زَوْجٌ ، فَإِنَّهُ يُجْلَدُ مِئَةً ، أُحْصِنَ ، أَوْ لَمْ يُحْصَنْ ، فَإِنْ حَمَلَتْ ، فَالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ.

(۲۹۱۵۴) حضرت معمر ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت زھری ولیٹیلا نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے اپنی باندی سے وطی کی درانحالیکہ اس کا خاوند بھی تھا تو اس شخص کو سو کوڑے مارے جائیں گے وہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ پس اگر وہ حاملہ ہوگئی تو بچہ صاحب فراش کا ہوگا۔

(۸۰) فِي الرَّجُلِ يَسْرِقُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ ، مَا عَلَيْهِ ؟

اس آدمی کے بیان میں جو بیت المال سے چوری کرلے اس پر کیا سزا جاری ہوگی؟

(۲۹۱۵۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ حَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يَسْرِقُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ ؟ قَالَ : يُقْطَعُ ، وَقَالَ الْحَكَمُ : لاَ يُقْطَعُ.

(۲۹۱۵۵) حضرت شعبہ ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد ولیٹیلا سے اس آدمی کے متعلق سوال کیا جو بیت المال سے چوری کرتا ہو؟ آپ ولیٹیلا نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا اور حضرت حکم ولیٹیلا نے ارشاد فرمایا: اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

(۲۹۱۵۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ ؛ أَنَّ رَجُلاً سَرَقَ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ ، فَكَتَبَ فِيهِ سَعْدٌ إِلَى عُمَرَ ، فَكَتَبَ عُمَرُ إِلَى سَعْدٍ : لَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ ، لَهُ فِيهِ نَصِيبٌ.

(۲۹۱۵۶) حضرت قاسم ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے بیت المال سے چوری کی تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو جواب لکھا: اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی کیونکہ اس کا بھی بیت المال میں حصہ ہے۔

(۲۹۱۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ عن الرجل يَسْرِقُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ ؟ قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ.

(۲۹۱۵۷) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ سے اس آدمی کے متعلق سوال کیا جو بیت المال سے چوری کرتا ہو؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۱۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَسْرِقُ مِنَ الْمَغْنَمِ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ ، إِذَا كَانَ لَهُ فِيهِ نَصِيبٌ.

(۲۹۱۵۸) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جو مال غنیمت سے چوری کر لے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر حد جاری نہیں ہوگی جب کہ اس شخص کا بھی حصہ ہو۔

(۲۹۱۵۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا سَرَقَ الرَّجُلُ مِنَ الْغَنِيمَةِ ، وَلَهُ فِيهَا شَيْءٌ لَمْ يُقْطَعْ ، فَإِنْ سَرَقَ مِنْهَا وَلَيْسَ لَهُ فِيهَا نَصِيبٌ قُطِعَ.

(۲۹۱۵۹) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے مال غنیمت سے چوری کی درانحالیکہ اس کا بھی اس میں حصہ تھا تو اس کا ہاتھ نہیں کٹے گا اور اگر اس نے چوری کی مال غنیمت سے درانحالیکہ اس کا اس میں حصہ نہیں تھا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

(۲۹۱۶۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ ابن عَبْدِ بْنِ الأَبْرَصِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقْسِمُ سِلاَحًا فِي الرَّحْبَةِ ، فَأَخَذَ رَجُلٌ مِغْفَرًا ، فَالْتَحَفَ عَلَيْهِ ، فَوَجَدَهُ رَجُلٌ ، فَأَتَى بِهِ عَلِيًّا ، فَلَمْ يَقْطَعْهُ ، وَقَالَ : لَهُ فِيهِ شِرْكٌ.

(۲۹۱۶۰) حضرت ابن عبید بن ابرص رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کشادہ میدان میں اسلحہ تقسیم کر رہے تھے کہ ایک آدمی نے ذرہ کی ٹوپی لے لی اور اسے اپنے سر پر رکھ لیا پس ایک آدمی نے اسے اس حالت میں پایا تو وہ اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا، آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا اور فرمایا: اس کا بھی مال میں حصہ ہے۔

(۸۱) فِي الْعَبْدِ يَسْرِقُ مِنْ مَوْلاَهُ ، مَا عَلَيْهِ ؟

اس غلام کے بیان میں جو اپنے آقا کے مال میں سے چوری کر لے، اس پر کیا سزا جاری ہوگی؟

(۲۹۱۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَضْرَمِيِّ ، قَالَ : أَتَيْتُ عُمَرَ بِغُلاَمٍ لِي ، فَقُلْتُ : اقْطَعْهُ ، قَالَ : وَمَا لَهُ ؟ قُلْتُ : سَرَقَ مِرْآةً لاِمْرَأَتِي خَيْرٌ مِنْ سِتِّينَ دِرْهَمًا ، قَالَ عُمَرُ : غُلاَمُكُمْ يَسْرِقُ مَتَاعَكُمْ.

(۲۹۱۶۱) حضرت عبداللہ بن عمرو بن حضرمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اپنا ایک غلام لایا اور میں نے عرض کی، آپ رضی اللہ عنہ اس کا ہاتھ کاٹ دیں، آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اس کا قصور کیا ہے؟ میں نے عرض کی: اس نے میری بیوی کا آئینہ چوری کیا ہے جو ساٹھ دراہم سے بہتر ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے غلام نے تمہارا ہی مال چوری کیا ہے۔

(٢٩١٦٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ،قَالَ :جَاءَ مَعْقِلٌ الْمُزَنِيّ إِلَى عَبْدِ اللهِ ، فَقَالَ :غُلَامِي سَرَقَ قَبَائِي ، فَاقْطَعْهُ ؟ قَالَ عَبْدُ اللهِ :لَا ، مَالُكَ بَعْضُهُ فِي بَعْضٍ.

(۲۹۱۶۲) حضرت عمرو بن شرحبیل ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت معقل مزنی ویشیلا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور فرمایا: میرے غلام نے میرا چوغہ چوری کیا ہے تو آپ رضی اللہ عنہ اس کا ہاتھ کاٹ دیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، تیرے مال کا بعض حصہ میں بعض شائع ہے۔

(٢٩١٦٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا ، قَالَ :إِذَا سَرَقَ عَبْدِي مِنْ مَالِي لَمْ أَقْطَعْهُ.

(۲۹۱۶۳) حضرت حکم ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب میرے غلام نے میرے مال سے چوری کی تھی تو میں نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔

(٢٩١٦٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَلِي صَدَقَةَ الزُّبَيْرِ ، وَكَانَتْ فِي بَيْتٍ لَا يَدْخُلُهُ أَحَدٌ غَيْرُهُ ، وَغَيْرُ جَارِيَةٍ لَهُ ، فَفَقَدَ شَيْئًا مِنَ الْمَالِ، فَقَالَ لِلْجَارِيَةِ :مَا كَانَ يَدْخُلُ هَذَا الْبَيْتَ غَيْرِي وَغَيْرُكِ ، فَمَنْ أَخَذَ هَذَا الْمَالَ ؟ فَأَقَرَّتِ الْجَارِيَةُ ، فَقَالَ لِي :يَا سَعِيدُ ، انْطَلِقْ بِهَا فَاقْطَعْ يَدَهَا ، فَإِنَّ الْمَالَ لَوْ كَانَ لِي لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا قَطْعٌ.

(۲۹۱۶۴) حضرت سعید بن میناء ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے صدقہ کا انتظام وانصرام سنبھالتے تھے اور وہ صدقہ کا مال اس گھر میں ہوتا تھا جس میں کوئی شخص حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور ان کی باندی کے علاوہ داخل نہیں ہوسکتا تھا پس اس میں سے کچھ مال گم ہوگیا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے باندی سے کہا: اس گھر میں میرے اور تیرے علاوہ کوئی داخل نہیں ہوتا تو کس نے یہ مال لیا ہے؟ باندی نے اقرار کرلیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے سعید اس کو لے جاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹ دو اس لیے کہ اگر میرا ہوتا تو پھر اس کا ہاتھ نہ کٹتا۔

(٨٢) فِي الرَّجُلِ يَأْتِي جَارِيَةَ أُمِّهِ

اس آدمی کے بیان میں جو اپنی ماں کی باندی سے صحبت کرلے

(٢٩١٦٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ:سَأَلْتُ حَمَّادًا، وَالْحَكَمَ عَنِ الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى جَارِيَةِ أُمِّهِ؟ قَالَا:عَلَيْهِ الْحَدُّ.

(۲۹۱۶۵) حضرت شعبہ ویشیلا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد اور حضرت حکم ویشیلا سے اس آدمی کے متعلق دریافت کیا جو اپنی ماں کی باندی سے صحبت کرلے؟ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: اس پر حد جاری ہوگی۔

(٢٩١٦٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ.

(۲۹۱۶۶) حضرت اشعث ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ویشیلا نے ارشاد فرمایا: اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۸۳) فِی السارق یُؤتَی بِہِ ، فیُقَالُ أَسَرَقْتَ ؟ قُلْ لاَ

اس چور کے بیان میں جس کو پکڑ کر لایا گیا اور اس سے یوں کہا گیا: کیا تو نے چوری کی ہے؟ کہہ دے: نہیں

(۲۹۱٦۷) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، عَنْ یَزِیدَ بْنِ أَبِی کَبْشَۃَ ؛ أَنَّ أَبَا الدَّرْدَائِ أُتِیَ بِامْرَأَۃٍ قَدْ سَرَقَتْ ، فَقَالَ لَہَا :سَلاَمَۃُ ، أَسَرَقْتِ ؟ قُولِی :لاَ .

(۲۹۱٦۷) حضرت یزید بن ابی کبشہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء ؓ کے پاس ایک عورت لائی گئی جس نے چوری کی تھی۔ آپ ؓ نے اس سے فرمایا: اے سلامہ! کیا تو نے چوری کی ہے؟ کہہ دے: نہیں۔

(۲۹۱٦۸) حَدَّثَنَا شَرِیکٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ مَوْلًی لأَبِی مَسْعُودٍ ، عَنْ أَبِی مَسْعُودٍ ، قَالَ :أُتِیَ بِرَجُلٍ سَرَقَ ، فَقَالَ : أَسَرَقْتَ ؟ قُلْ :وَجَدْتُہُ ، قَالَ :وَجَدْتُہُ ، فَخَلَّی سَبِیلَہُ.

(۲۹۱٦۸) حضرت ابو مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی لایا گیا جس نے چوری کی تھی۔ آپ ؓ نے پوچھا: کیا تو نے چوری کی ہے؟ تو یوں کہہ دے: میں نے اس مال کو پایا ہے۔ اس نے کہہ دیا: میں نے اس مال کو پایا ہے۔ تو آپ ؓ نے اسے چھوڑ دیا۔

(۲۹۱٦۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِیدُ بْنُ أَبِی عَرُوبَۃَ ، عَنْ سُلَیْمَانَ النَّاجِی ، عَنْ أَبِی الْمُتَوَکِّلِ ؛ أَنَّ أَبَا ہُرَیْرَۃَ أُتِیَ بِسَارِقٍ ، وَہُوَ یَوْمَئِذٍ أَمِیرٌ ، فَقَالَ :أَسَرَقْتَ ؟ أَسَرَقْتَ ؟ قُلْ :لاَ ، لاَ مَرَّتَیْنِ ، أَوْ ثَلاَثًا.

(۲۹۱٦۹) حضرت ابو المتوکل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ کے پاس ایک چور لایا گیا درانحالیکہ ان دنوں آپ امیر تھے۔ آپ ؓ نے فرمایا: کیا تو نے چوری کی ہے؟ کیا تو نے چوری کی ہے؟ یوں کہہ دو نہیں نہیں، دو یا تین مرتبہ فرمایا۔

(۲۹۱۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ ، عَنْ یَزِیدَ بْنِ خُصَیْفَۃَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ ؛ أَنَّ رَجُلاً سَرَقَ شَمْلَۃً ، فَأُتِیَ بِہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، فَقَالُوا :یَا رَسُولَ اللہِ ، ہَذَا سَرَقَ شَمْلَۃً ، فَقَالَ :مَا إِخَالُہُ سَرَقَ.

(عبدالرزاق ۱۳۸۳۔ دار قطنی ۱۰۲)

(۲۹۱۷۰) حضرت محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے چادر چوری کی تو اس کو نبی کریم ﷺ کے پاس لایا گیا لوگ کہنے لگے: یا رسول اللہ ﷺ! اس نے چادر چوری کی ہے اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: میرا گمان نہیں ہے کہ اس نے چوری کی ہو۔

(۲۹۱۷۱) حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ غَالِبٍ أَبِی الْہُذَیْلِ ، قَالَ :سَمِعْتُ سُبَیْعًا أَبَا سَالِمٍ ، یَقُولُ :شَہِدْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ ، وَأُتِیَ بِرَجُلٍ أَقَرَّ بِسَرِقَۃٍ ، فَقَالَ لَہُ الْحَسَنُ :لَعَلَّکَ اخْتَلَسْتَ ؟ لِکَیْ یَقُولَ :لاَ.

(۲۹۱۷۱) حضرت سمیع ابو سالم ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت حسن بن علی ؓ کے پاس حاضر تھا درانحالیکہ ایک چور لایا گیا جس نے چوری کا اقرار کیا تھا اس پر حضرت حسن ؓ نے اس سے فرمایا: شاید کہ تو نے دھوکہ سے چھین لیا ہوتا کہ وہ یوں کہہ دے کہ نہیں۔

(۲۹۱۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، قَالَ : أُتِيَ عُمَرُ بِسَارِقٍ قَدِ اعْتَرَفَ ، فَقَالَ عُمَرُ : إِنِّي لأَرَى يَدَ رَجُلٍ مَا هِيَ بِيَدِ سَارِقٍ ، قَالَ الرَّجُلُ : وَاللَّهِ مَا أَنَا بِسَارِقٍ ، فَأَرْسَلَهُ عُمَرُ وَلَمْ يَقْطَعْهُ.

(۲۹۱۷۲) حضرت عکرمہ بن خالد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ کے پاس ایک چور لایا گیا جس نے چوری کا اعتراف کیا تھا اس پر حضرت عمر ؓ نے فرمایا: بے شک میری رائے یہ ہے کہ اس آدمی کا ہاتھ یہ چور کا ہاتھ نہیں ہے، اس آدمی نے کہا: اللہ کی قسم: میں چور نہیں ہوں، سو حضرت عمر ؓ نے اسے چھوڑ دیا اور اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔

(۲۹۱۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كَانَ مَنْ مَضَى يُؤْتَى بِالسَّارِقِ ، فَيَقُولُ : أَسَرَقْتَ ؟ وَلاَ أَعْلَمُهُ إِلاَّ سَمَّى أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ.

(۲۹۱۷۳) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ نے ارشاد فرمایا: گزرے ہوئے لوگوں میں سے جن کے پاس چور لایا جاتا تھا وہ پوچھتے تھے: کیا تو نے چوری کی ہے؟ اور میں نہیں جانتا ان کے بارے میں مگر یہ کہ آپ ؓ نے حضرت ابو بکر ؓ اور حضرت عمر ؓ کا نام لیا۔

(۲۹۱۷٤) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مِسْكِينٌ ، رَجُلٌ مِنْ أَهْلِي ، قَالَ : شَهِدْتُ عَلِيًّا أُتِيَ بِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ وُجِدَا فِي خَرِبَةٍ ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ : أَقَرُبْتَهَا ؟ فَجَعَلَ أَصْحَابُ عَلِيٍّ يَقُولُونَ لَهُ : قُلْ : لاَ ، فَقَالَ : لاَ ، فَخَلَّى سَبِيلَهُ.

(۲۹۱۷۴) حضرت ابن عون ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مسکین ؒ نے جو میرے گھر کے ایک فرد ہیں، مجھے بیان کیا کہ میں حضرت علی ؓ کے پاس حاضر تھا کہ ایک آدمی اور عورت کو لایا گیا جو دونوں ویران جگہ میں پائے گئے تھے، حضرت علی ؓ نے اس آدمی سے پوچھا: کیا تو اس عورت کے قریب ہوا تھا؟ اس پر حضرت علی ؓ کے ہمنشینوں نے کہا: کہہ دے: نہیں اس آدمی نے کہا نہیں تو آپ ؓ نے اسے چھوڑ دیا۔

(۲۹۱۷٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ : لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ ، أَوْ لَمَسْتَ ، أَوْ بَاشَرْتَ . (احمد ۲۵۵۔ بخاری ۶۸۲۴)

(۲۹۱۷۵) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ماعز بن مالک ؓ سے فرمایا: شاید کہ تو نے بوسہ لیا ہو یا چھوا ہو یا تو صرف اس سے گلے ملا ہو گا۔

(۸٤) فِي الرَّجُلِ يَسْرِقُ الثَّمَرَ وَالطَّعَامَ

اس آدمی کے بیان میں جو پھل اور کھانا چوری کرتا ہو

(۲۹۱۷٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ قَطْعَ فِي ثَمَرٍ ، وَلاَ كَثَرٍ. (احمد ۴۶۳۔ مالك ۸۳۹)

(۲۹۱۷۶) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھل اور کھجور کے شگوفے کی چوری میں ہاتھ نہیں کٹے گا۔

(۲۹۱۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْحَيَوَانِ قَطْعٌ حَتَّى يَأْوِيَ الْمُرَاحَ ، وَلَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنَ الثِّمَارِ قَطْعٌ حَتَّى يَأْوِيَ الْجَرِينَ.

(۲۹۱۷۷) حضرت شعیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جانور میں کسی بھی صورت میں ہاتھ نہیں کٹے گا یہاں تک کہ وہ جانور کے رات رہنے کی جگہ تک پہنچ جائے اور نہ پھلوں کی کسی چوری میں ہاتھ کٹے گا یہاں تک کہ وہ کھجور کے خشک ہونے کی جگہ تک نہ پہنچ جائے۔

(۲۹۱۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنَ الثِّمَارِ قَطْعٌ ، إِلاَّ مَا أَوَى الْجَرِينَ ، وَلَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْمَاشِيَةِ قَطْعٌ ، إِلاَّ فِيمَا آوَى الْمُرَاحَ.

(۲۹۱۷۸) حضرت سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: پھلوں میں سے کسی بھی صورت میں ہاتھ نہیں کٹے گا مگر جو کھجور کے خشک ہونے کی جگہ تک پہنچ جائے اور جانور میں بھی کسی صورت میں ہاتھ نہیں کٹے گا مگر اس صورت میں کہ وہ ان کے رات رہنے کی جگہ تک پہنچ جائے۔

(۲۹۱۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، قَالَ : قَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لاَ يُقْطَعُ فِي عِذْقٍ ، وَلاَ فِي عَامِ سَنَةٍ.

(۲۹۱۷۹) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کھجور کے خوشوں کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اور نہ ہی قحط والے سال میں۔

(۲۹۱۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، وَالسَّرِيِّ بْنِ يَحْيَى ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِرَجُلٍ سَرَقَ طَعَامًا ، فَلَمْ يَقْطَعْهُ. (ابو داؤد ۲۴۵۔ عبدالرزاق ۱۸۹۱۵)

(۲۹۱۸۰) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے کھانا چوری کیا تھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔

(۲۹۱۸۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، وَعَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِرَجُلٍ سَرَقَ طَعَامًا ، فَلَمْ يَقْطَعْهُ.

(۲۹۱۸۱) حضرت حسن بصری ؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے کھانا چوری کیا تھا تو آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔

(۲۹۱۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ عَنِ الرَّجُلِ يَسْرِقُ الطَّعَامَ ، أَوِ الْحِمَارَ مِنَ الصَّحْرَاءِ ؟ فَقَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ.

(۲۹۱۸۲) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ؒ سے اس آدمی کے متعلق دریافت کیا جو کھانا چوری کر لے یا صحراء سے گدھا چوری کر لے؟ آپ ؒ نے فرمایا: اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۱۸۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ ، قَالَ : قَطَعَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي مُدٍّ ، أَوْ أَمْدَادٍ مِنْ طَعَامٍ.

(۲۹۱۸۳) حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ نے ایک مد میں یا کھانے کے چند مدوں میں ہاتھ کاٹا۔

(۲۹۱۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ حسان بْنِ زَاهِرٍ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ حُدَيْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ وهو يَقُولُ : لاَ قَطْعَ فِي عِذْقٍ ، وَلاَ فِي عَامِ سَنَةٍ.

(۲۹۱۸۴) حضرت حصین بن حدیر ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر ؓ کو سنا آپ ؓ ارشاد فرما رہے تھے: کھجور کے شگوفے کی چوری میں اور قحط والے سال میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

(۲۹۱۸٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ قَالَ : لَيْسَ فِي الثَّمَرَةِ قَطْعٌ ، وَلاَ فِي الْمَاشِيَةِ الرَّاعِيَةِ ، وَلَكِنْ فِيهَا نَكَالٌ وَتَضْعِيفُ الْغُرْمِ ، فَإِذَا آوَاها الْمُرَاحُ ، أَوِ الْجَرِينُ ، يُقْطَعُ إِذَا سَرَقَ قَدْرَ رُبْعِ دِينَارٍ.

(۲۹۱۸۵) حضرت معمر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ؒ نے ارشاد فرمایا: پھل اور چرنے والے جانور کی چوری میں ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں ہوگی لیکن اس میں سخت سزا اور دگنا تاوان ادا کرنا ہوگا اور جب وہ شخص جانوروں کے رات رہنے کی جگہ یا کھجور خشک ہونے کی جگہ تک پہنچ جائے اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا جب وہ چار دینار کی مقدار جتنی چوری کر لے۔

(۸۵) فِي الرِّجْلِ تُقْطَعُ ، مَنْ قَالَ يَتْرُكُ الْعَقِبَ

پاؤں کاٹنے کے بیان میں ، جو یوں کہے: ایڑی چھوڑ دی جائے گی

(۲۹۱۸٦) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ

بْنِ مُرَّةَ الزُّرَقِيِّ ؛ أَنَّ عَلِيًّا قَطَعَ سَارِقًا مِنَ الْخَصْرِ ، خَصْرِ الْقَدَمِ.

(۲۹۱۸۶) حضرت نعمان بن مرہ زرقی ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت علی تڑاٹھ نے چور کے پاؤں کا تلوا کاٹ دیا۔

(۲۹۱۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْحَنَفِيِّ ، عَنْ أُمِّ رَزِينٍ ، قَالَتْ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ : أَيَعْجِزُ أُمَرَاؤُنَا هَؤُلَاءِ أَنْ يَقْطَعُوا كَمَا قَطَعَ هَذَا الأَعْرَابِيُّ ، يَعْنِي نَجْدَةَ ، فَلَقَدْ قَطَعَ فَمَا أَخْطَأَ ، يَقْطَعُ الرِّجْلَ ، وَيَذَرُ عَاقِبَهَا.

(۲۹۱۸۷) حضرت ام رزین ﷿ فرماتی ہیں کہ حضرت ابن عباس تڑاٹھ نے فرمایا کیا ہمارے حکمران اس سے عاجز آ گئے ہیں کہ وہ اس طرح کاٹیں جیسا اس دیہاتی نجدہ نے کاٹا ہے۔یعنی اس نے کاٹا ہے اور بالکل غلطی نہیں کی: اس نے پاؤں کاٹ دیا اور اس کی ایڑی چھوڑ دی۔

(۲۹۱۸۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : سُئِلَ عَنِ الْقَطْعِ ؟ فَقَالَ : أَمَّا الرِّجْلُ ، فَيُتْرَكُ لَهُ عَقِبُهُ.

(۲۹۱۸۸) حضرت عبدالملک ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ولیٹھیڈ سے کاٹنے کے متعلق پوچھا گیا؟ آپ ولیٹھیڈ نے فرمایا: جہاں تک پاؤں کا تعلق ہے تو اس کی ایڑی چھوڑ دی جائے گی۔

(۲۹۱۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : الرِّجْلُ تُقْطَعُ مِنْ وَسَطِ الْقَدَمِ مِنْ مَفْصِلٍ.

(۲۹۱۸۹) حضرت علاء بن عبدالکریم ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوجعفر ولیٹھیڈ نے ارشاد فرمایا: پاؤں قدم کے درمیان والے جوڑ سے کاٹا جائے گا۔

(۲۹۱۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعَلَاءِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؛ بِنَحْوِهِ.

(۲۹۱۹۰) حضرت ابوجعفر ولیٹھیڈ کا ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۲۹۱۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَطَعَ الْيَدَ مِنَ الْمَفْصِلِ ، وَقَطَعَ عَلِيٌّ الْقَدَمَ ، وَأَشَارَ عَمْرٌو إِلَى شَطْرِهَا.

(۲۹۱۹۱) حضرت عکرمہ ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب تڑاٹھ نے جوڑ سے ہاتھ کاٹا اور حضرت علی تڑاٹھ نے پاؤں کاٹا، حضرت عمرو بن دینار ولیٹھیڈ نے پاؤں کے نصف حصہ کی طرف اشارہ کیا۔

(۸۶) مَا قَالُوا مِنْ أَيْنَ يُقْطَعُ ؟

جولوگ یوں کہیں: کہاں سے کاٹا جائے گا

(۲۹۱۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَسَرَّةَ بْنِ مَعْبَدٍ اللَّخْمِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ عَدِيٍّ يُحَدِّثُ ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ

حَیْوَۃَ ؛ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَطَعَ رَجُلاً مِنَ الْمَفْصِلِ. (۲۷۰)

(۲۹۱۹۲) حضرت رجاء بن حیوہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جوڑ سے پاؤں کاٹا۔

(۲۹۱۹۳) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سَمُرَۃَ أَبِی عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : رَأَیْتُ بِالْحِیرَۃِ مَقْطُوعًا مِنَ الْمَفْصِلِ ، فَقُلْتُ : مَنْ قَطَعَکَ ؟ قَالَ : قَطَعَنِی الرَّجُلُ الصَّالِحُ عَلِیٌّ ، أَمَا إِنَّہُ لَمْ یَظْلِمْنِی.

(۲۹۱۹۳) حضرت سمرہ ابو عبدالرحمٰن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حیرہ میں ایک آدمی کو دیکھا جس کا جوڑ سے پاؤں کٹا ہوا تھا میں نے پوچھا: کس نے کاٹا؟ اس نے کہا: نیک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے میرا پاؤں کاٹا بہر حال انہوں نے مجھ پر ظلم نہیں کیا۔

(۲۹۱۹۴) حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِینَارٍ ، عَنْ عِکْرِمَۃَ ؛ أَنَّ عُمَرَ قَطَعَ الْیَدَ مِنَ الْمَفْصِلِ.

(۲۹۱۹۴) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ جوڑ سے کاٹا۔

(۸۷) فِی حَسْمِ یَدِ السَّارِقِ

چور کے ہاتھ کو داغ دینے کا بیان

(۲۹۱۹۵) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ یَزِیدَ بْنِ خُصَیْفَۃَ ، عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ ؛ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَطَعَ یَدَ رَجُلٍ ، ثُمَّ حَسَمَہُ.

(۲۹۱۹۵) حضرت ابن ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کا ہاتھ کاٹا پھر خون روکنے کے لیے اسے داغ دیا۔

(۲۹۱۹۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ ، عَنْ یَزِیدَ بْنِ خُصَیْفَۃَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، رفعہ ؛ مِثْلَہُ.

(۲۹۱۹۶) حضرت محمد بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ سے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ فعل اس سند سے منقول ہے۔

(۲۹۱۹۷) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِی سُفْیَانَ ؛ أَنَّ ابْنَ الزُّبَیْرِ أُتِیَ بِسَارِقٍ ، فَقَطَعَہُ ، فَقَالَ لَہُ أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ : احْسِمْہُ ، فَقَالَ : إِنَّکَ بِہِ لَرَحِیمٌ ، قَالَ : لاَ ، وَلَکِنَّہُ مِنَ السُّنَّۃِ.

(۲۹۱۹۷) حضرت عمرو بن ابو سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک چور لایا گیا پس آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا اس پر حضرت ابان بن عثمان رحمہ اللہ نے ان سے فرمایا: اس کو داغ دو۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم تو اس پر بہت رحم کرنے والے ہو۔ آپ نے فرمایا: نہیں لیکن یہ عمل سنت ہے۔

(۲۹۱۹۸) حَدَّثَنَا سَہْلُ بْنُ یُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : مِنَ السُّنَّۃِ حَسْمُ السَّارِقِ.

(۲۹۱۹۸) حضرت عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: چور کو داغ دینا سنت طریقہ ہے۔

(۲۹۱۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِیمِ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ أَبْجَرَ ، عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ کُہَیْلٍ ، عَنْ حُجَیَّۃَ ؛ أَنَّ عَلِیًّا کَانَ یَقْطَعُ اللُّصُوصَ وَیَحْسِمُہُمْ وَیَحْبِسُہُمْ وَیُدَاوِیہِمْ ، فَإِذَا بَرَؤُوا ، قَالَ : ارْفَعُوا أَیْدِیَکُمْ ، فَیَرْفَعُونَہَا

كَأَنَّهَا أُيُورُ الْحُمُرِ ، ثُمَّ يَقُولُ :مَنْ قَطَعَكُمْ ؟ فَيَقُولُونَ :عَلِيٌّ ، فَيَقُولُ :وَلِمَ ؟ فَيَقُولُونَ :إِنَّا سَرَقْنَا ، فَيَقُولُ : اللَّهُمَّ اشْهَدْ ، اللَّهُمَّ اشْهَدْ ، اذْهَبُوا .

(۲۹۱۹۹) حضرت حجیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ چوروں کے ہاتھ کاٹتے اور ان کو داغ دیتے پھر ان کو قید کر دیتے اور ان کا دوا دوار کرتے۔ پس جب زخم تندرست ہو جاتا فرماتے، اپنے ہاتھوں کو اٹھاؤ سو وہ ان کو اٹھاتے گویا کہ وہ سرخ عضو تناسل ہوں پھر آپ رضی اللہ عنہ فرماتے: تمہارے ہاتھ کس نے کاٹے؟ وہ جواب دیتے: علی رضی اللہ عنہ نے۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے: کیوں کاٹے؟ وہ جواب دیتے۔ ہم نے چوری کی تھی۔ پس آپ رضی اللہ عنہ فرماتے اے اللہ: تو گواہ رہ اے اللہ! تو گواہ رہ، تم چلے جاؤ۔

(۸۸) فِي الرَّجُلِ يَسْرِقُ الطَّيْرَ ، أَوِ الْبَازِي ، مَا عَلَيْهِ ؟

اس آدمی کے بیان میں جو پرندہ یا شکرا چوری کر لے، اس پر کیا سزا جاری ہوگی؟

(۲۹۲۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ ، قَالَ :أُتِيَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِرَجُلٍ قد سَرَقَ طَيْرًا ، فَاسْتَفْتَى فِي ذَلِكَ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ ، فَقَالَ :مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطَعَ فِي الطَّيْرِ ، وَمَا عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ قَطْعٌ ، فَتَرَكَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَلَمْ يَقْطَعْهُ.

(۲۹۲۰۰) حضرت یزید ابن خصیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے پرندہ چوری کیا تھا تو آپ رحمہ اللہ نے اس بارے میں حضرت سائب بن یزید رحمہ اللہ سے فتویٰ پوچھا انہوں نے فرمایا: میں نے کسی کو نہیں دیکھا جس نے پرندے کی چوری میں ہاتھ کاٹا ہو۔ اور اس بارے میں چور پر کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے اسے چھوڑ دیا اور اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔

(۲۹۲۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ :أُتِيَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي رَجُلٍ سَرَقَ دَجَاجَةً ، فَأَرَادَ أَنْ يَقْطَعَهُ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ :قَالَ عُثْمَانُ :لاَ قَطْعَ فِي الطَّيْرِ.

(۲۹۲۰۱) حضرت عبد اللہ بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے مرغی چوری کی تھی۔ تو آپ رحمہ اللہ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا ارادہ فرمایا: حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن رحمہ اللہ نے ان سے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: پرندے کی چوری میں کاٹنے کی سزا نہیں ہوگی۔

(۲۹۲۰۲) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَقْطَعُ فِي الطَّيْرِ.

(۲۹۲۰۲) حضرت ابو خالد رحمہ اللہ کسی آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پرندے کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹتے تھے۔

(۲۹۲۰۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ بَعْضَ مَنْ أَرْضَى ، يَقُولُ :لاَ قَطْعَ فِي بَازٍ سُرِقَ ، وَإِنْ كَانَ ثَمَنُهُ دِينَارًا ، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ.

(۲۹۲۰۳) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک قابل اعتماد بزرگ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں ہوگی اس باز میں جس کو چوری کرلیا گیا ہو اگر چہ اس کی قیمت ایک دینار یا اس سے بھی زائد ہو۔

(۲۹۲۰٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُهُ.

(۲۹۲۰۴) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن شعیب ؒ بھی یوں ہی فرمایا کرتے تھے۔

(۸۹) مَا جَاءَ فِي النَّبَّاشِ يُؤْخَذُ ، مَا حَدُّهُ ؟

اس کفن چور کا بیان جس کو پکڑ لیا گیا ہو، اس کی سزا کیا ہے؟

(۲۹۲۰٥) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : أُتِيَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ بِقَوْمٍ يَخْتَفُونَ الْقُبُورَ ، يَعْنِي يَنْبُشُونَ ، فَضَرَبَهُمْ وَنَفَاهُمْ ، وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَافِرُونَ.

(۲۹۲۰۵) حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ مروان بن حکم کے پاس چند لوگ لائے گئے جو قبروں سے کفن چوری کرتے تھے تو مروان نے ان کو مارا اور ان کو جلاوطن کر دیا اس حال میں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ وافر مقدار میں موجود تھے۔

(۲۹۲۰٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : أُخِذَ نَبَّاشٌ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ ، زَمَانَ كَانَ مَرْوَانُ عَلَى الْمَدِينَةِ ، فَسَأَلَ مَنْ كَانَ بِحَضْرَتِهِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ وَالْفُقَهَاءِ ؟ فَلَمْ يَجِدُوا أَحَدًا قَطَعَهُ ، قَالَ : فَأَجْمَعَ رَأْيُهُمْ عَلَى أَنْ يَضْرِبَهُ ، وَيُطَافَ بِهِ.

(۲۹۲۰٦) حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ ؓ کے زمانۂ خلافت میں جب مروان مدینہ کا امیر تھا تو اس دوران ایک کفن چور کو پکڑا گیا تو مروان نے مدینہ میں موجود رسول اللہ ﷺ کے صحابہ اور فقہاء سے اس کے متعلق پوچھا؟ پس ان سب نے کسی کو نہیں پایا جس نے کفن چور کا ہاتھ کاٹا ہو سوان سب کی رائے اس بات پر متفق ہوئی کہ اس کو مارا جائے اور چکر لگوایا جائے۔

(۲۹۲۰۷) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَطَعَ نَبَّاشًا.

(۲۹۲۰۷) حضرت معمر ؒ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ نے کفن چور کا ہاتھ کاٹا۔

(۲۹۲۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَالشَّعْبِيِّ ، قَالاَ : يُقْطَعُ سَارِقُ أَمْوَاتِنَا ، كَمَا يُقْطَعُ سَارِقُ أَحْيَائِنَا.

(۲۹۲۰۸) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ اور حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: ہمارے مردوں کے چور کا بھی ایسے ہی ہاتھ کاٹا جائے گا جیسا کہ ہمارے زندوں کے چور کا کاٹا جاتا ہے۔

(۲۹۲۰۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَاجٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ النَّبَّاشِ ؟ قَالَ : يُقْطَعُ.

(۲۹۲۰۹) حضرت حجاج ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء ؒ سے کفن چور کے متعلق پوچھا؟ آپ ؒ نے فرمایا: اس کا

ہاتھ کاٹا جائے گا۔

(۲۹۲۱۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي النَّبَّاشِ ، قَالَ : هُوَ بِمَنْزِلَةِ السَّارِقِ ، يُقْطَعُ.

(۲۹۲۱۰) حضرت عبدالملک ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ سے کفن چور کے بارے میں مروی ہے۔ آپ ؒ نے ارشاد فرمایا: وہ چور کے درجہ میں ہے اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

(۲۹۲۱۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنِ النَّبَّاشِ ؟ فَقَالَ : يُقْطَعُ ، وَسَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ ؟ فَقَالَ : يُقْطَعُ.

(۲۹۲۱۱) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بصری ؒ سے کفن چور کے متعلق سوال کیا؟ تو آپ ؒ نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور میں نے حضرت شعبی ؒ سے سوال کیا؟ تو آپ ؒ نے بھی فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

(۲۹۲۱۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي النَّبَّاشِ ، قَالَ : يُقْطَعُ.

(۲۹۲۱۲) حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ سے کفن چور کے بارے میں مروی ہے آپ ؒ نے ارشاد فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

(۲۹۲۱۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، وَأَصْحَابِهِ ، قَالُوا : يُقْطَعُ النَّبَّاشُ ، لأَنَّهُ قَدْ دَخَلَ عَلَى الْمَيِّتِ بَيْتَهُ.

(۲۹۲۱۳) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد ؒ اور ان کے اصحاب نے فرمایا: کفن چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا اس لیے کہ وہ میت کے گھر میں داخل ہوا تھا۔

(۲۹۲۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ شَيْخٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : لاَ يُقْطَعُ ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ لِلْقَبْرِ بَابٌ.

(۲۹۲۱۴) حضرت ابن یمان ؒ کسی شیخ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت مکحول ؒ نے ارشاد فرمایا: ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا مگر یہ کہ قبر کا دروازہ ہو۔

(۲۹۲۱٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ معاوية بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ : النَّبَّاشُ لِصٌّ ، فَاقْطَعْهُ.

(۲۹۲۱۵) حضرت عبداللہ بن مختار ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ بن قرہ ؒ نے ارشاد فرمایا: کفن چوری کرنے والا چور ہے پس اس کا ہاتھ کاٹ دو۔

(۲۹۲۱٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ؛ أَنَّ مَسْرُوقًا ، وَإِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيَّ ، وَالشَّعْبِيَّ ، وَزَاذَانَ ، وَأَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ ، كَانُوا يَقُولُونَ فِي النَّبَّاشِ : يُقْطَعُ.

(۲۹۲۱۶) حضرت حجاج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق ؒ ، حضرت ابراہیم نخعی ؒ ، حضرت شعبی ؒ حضرت زاذان اور حضرت ابوذرعہ بن عمرو بن جریر ؒ یہ سب حضرات کفن چور کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

(۲۹۲۱۷) حَدَّثَنَا شَيْخٌ لَقِيتُهُ بِمِنًى ، عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَيْسَ

عَلَى النَّبَّاشِ قَطْعٌ ، وَعَلَيْهِ شَبِيهٌ بِالْقَطْعِ.

(۲۹۲۱۷) حضرت عکرمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے ارشاد فرمایا: کفن چور پر ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی اس پر کاٹنے کے مشابہ سزا ہوگی۔

(۹۰) مَا جَاءَ فِي السَّكْرَانِ مَتَى يُضْرَبُ ، إِذَا صَحَا ، أَوْ فِي حَالِ سُكْرِهِ ؟

ان روایات کا بیان جونشہ میں مدہوش کے بارے میں منقول ہیں کہ اسے کب مارا جائے گا: جب وہ ٹھیک ہو جائے یا اس کے نشہ میں ہونے کی حالت میں؟

(۲۹۲۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي مُصْعَبٍ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا أُتِيَ بِالنَّجَاشِيِّ سَكْرَانًا مِنَ الْخَمْرِ فِي رَمَضَانَ ، فَتَرَكَهُ حَتَّى صَحَا ، ثُمَّ ضَرَبَهُ ثَمَانِينَ ، ثُمَّ أَمَرَ بِهِ إِلَى السِّجْنِ ، ثُمَّ أَخْرَجَهُ مِنَ الْغَدِ فَضَرَبَهُ عِشْرِينَ ، فَقَالَ : ثَمَانِينَ لِلْخَمْرِ ، وَعِشْرِينَ لِجُرْأَتِكَ عَلَى اللهِ فِي رَمَضَانَ.

(۲۹۲۱۸) حضرت ابو مروان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ کے پاس رمضان میں نجاشی شاعر لایا گیا جونشہ میں دھت تھا تو آپ ؓ نے اسے چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ ٹھیک ہو گیا پھر آپ ؓ نے اسے اسی کوڑے مارے پھر آپ ؓ نے اس کو قید کرنے کا حکم دیا پھر آپ ؓ نے اگلے دن اسے نکالا اور اسے بیس کوڑے مارے اور فرمایا: اسی کوڑے شراب کی وجہ سے اور بیس کوڑے رمضان میں اللہ پر جرأت کرنے کی وجہ سے۔

(۲۹۲۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مَاجِدٍ الْحَنَفِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَاعِدًا ، فَجَائَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِابْنِ أَخٍ لَهُ ، فَقَالَ لَهُ : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَانَ ، ابْنُ أَخِي وَجَدْتُهُ سَكْرَانًا ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : تَرْتِرُوه ، وَمَزْمِزُوه ، وَاسْتَنْكِهُوه ، فَتُرْتِر ، وَمُزْمِز ، وَاسْتُنْكِه ، فَوُجِدَ سَكْرَانًا ، فَدُفِعَ إِلَى السِّجْنِ ، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ ، جِئْتُ وَجِيءَ بِهِ. (بیهقی ۳۱۸)

(۲۹۲۱۹) حضرت ابو ماجد حنفی ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ مسلمانوں میں سے ایک آدمی اپنے بھتیجے کو لایا اور آپ ؓ سے کہنے لگا: اے ابو عبدالرحمٰن! میرے بھائی کا بیٹا ہے میں نے اسے نشہ کی حالت میں پایا ہے اس پر حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے فرمایا: تم اس کو اچھی طرح ہلاؤ، اس کو دھکیلو اور اس کے منہ کی بو سونگھو پس اسے سنگھایا گیا تو آپ ؓ نے اسے نشہ کی حالت میں پایا، اسے جیل بھیج دیا گیا پس جب اگلا دن آیا تو میں آیا اور اسے بھی لایا گیا۔

(۲۹۲۲۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا سَكِرَ الإِنْسَانُ تُرِكَ حَتَّى يُفِيقَ ، ثُمَّ جُلِدَ.

(۲۹۲۲۰) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: جب انسان نشہ میں دھت ہو جائے تو اسے چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ اسے افاقہ ہو جائے پھر اسے کوڑے مارے جائیں۔

(۲۹۲۲۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :إِذَا سَكِرَ الإِمَامُ جُلِدَ وَهُوَ لَا يَعْقِلُ ، فَإِنَّهُ إِنْ عَقَلَ امْتَنَعَ.

(۲۹۲۲۱) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب امام نشہ میں ہوتو اسے کوڑے مار دیے جائیں درانحالیکہ وہ ہوش میں نہ ہو اس لیے کہ اگر وہ ہوش میں آئے گا تو وہ روک دے گا۔

(۹۱) فِي الرَّجُلِ يُوجَدُ مِنْهُ رِيحُ الْخَمْرِ ، مَا عَلَيْهِ ؟

اس آدمی کے بیان میں جس کے منہ سے شراب کی خوشبو محسوس ہوتو اس پر کیا سزا جاری ہوگی؟

(۲۹۲۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ؛ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَضْرِبُ فِي الرِّيحِ.

(۲۹۲۲۲) حضرت سائب بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بو میں بھی سزا دیا کرتے تھے۔

(۲۹۲۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : قَرَأَ عَبْدُ اللهِ سُورَةَ يُوسُفَ بِحِمْصَ ، فَقَالَ رَجُلٌ :مَا هَكَذَا أُنْزِلَتْ ، فَدَنَا مِنْهُ عَبْدُ اللهِ ، فَوَجَدَ مِنْهُ رِيحَ الْخَمْرِ ، فَقَالَ لَهُ :تُكَذِّبُ بِالْحَقِّ ، وَتَشْرَبُ الرِّجْسَ ، وَاللَّهِ ، لَهَكَذَا أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَا أَدَعُك حَتَّى أَحُدَّك ، فَجَلَدَهُ الْحَدَّ. (بخاری ۵۰۰۱۔ مسلم ۵۵۲)

(۲۹۲۲۳) حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حمص میں سورۃ یوسف کی تلاوت فرمائی اس پر ایک آدمی کہنے لگا یہ آیت ایسے نازل نہیں ہوئی، پس حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس کے قریب ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے شراب کی بو پائی، آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: تو حق بات کی تکذیب کرتا ہے اور ناپاک چیز پیتا ہے! اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ آیت اسی طرح پڑھائی ہے میں تجھے نہیں چھوڑوں گا یہاں تک کہ میں تجھ پر حد لگاؤں گا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس پر حد لگائی۔

(۲۹۲۲٤) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الأَصَمِّ ؛ أَنَّ ذَا قَرَابَةٍ لِمَيْمُونَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا ، فَوَجَدَتْ مِنْهُ رِيحَ شَرَابٍ ، فَقَالَتْ :لَئِنْ لَمْ تَخْرُجْ إِلَى الْمُسْلِمِينَ فَيَحُدُّونَك ، أَوْ يُطَهِّرُونَك ، لَا تَدْخُلُ عَلَيَّ بَيْتِي أَبَدًا.

(۲۹۲۲۴) حضرت یزید بن اصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا ایک قریبی رشتہ دار آپ کے پاس آیا آپ رضی اللہ عنہا نے اس سے شراب کی بو محسوس کی، آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر تم مسلمانوں کے پاس جاؤ گے تو وہ تم پر حد لگائیں گے یا وہ تمہیں پاک کر دیں گے تم میرے گھر کبھی داخل مت ہونا۔

(۲۹۲۲۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ ، أَسْأَلُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُوجَدُ مِنْهُ رِيحُ الشَّرَابِ ؟ فَقَالَ :إِنْ كَانَ مُدْمِنًا فَحُدَّهُ.

(۲۹۲۲۵) حضرت ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر ان سے اس آدمی کے متعلق سوال

کیا جس سے شراب کی بو محسوس ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ عادی ہو تو اس پر حد لگائے۔

(۲۹۲۲۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَرِيكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : أُتِيتُ بِرَجُلٍ وُجِدَتْ مِنْهُ رِيحُ الْخَمْرِ ، وَأَنَا قَاضٍ عَلَى الطَّائِفِ ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَضْرِبَهُ ، فَقَالَ : إِنَّمَا أَكَلْتُ فَاكِهَةً ، فَكَتَبْتُ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ ، فَكَتَبَ إِلَيَّ : إِنْ كَانَ مِنَ الْفَاكِهَةِ مَا يُشْبِهُ رِيحَ الْخَمْرِ ، فَادْرَأْ عَنْهُ.

(۲۹۲۲۶) حضرت محمد بن شریک رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس ایک آدمی لایا گیا جس سے شراب کی بو آرہی تھی اور میں اس وقت طائف کا قاضی تھا میں نے اسے مارنے کا ارادہ کیا تو وہ کہنے لگا: بیشک میں نے تو پھل کھایا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے جواب لکھا: اگر پھلوں میں سے کسی پھل کی بو شراب کی بو کے مشابہ ہو تو تم اس سے سزا کو ختم کردو۔

(۲۹۲۲۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالاَ : لاَ حَدَّ فِي رِيحٍ.

(۲۹۲۲۷) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ اور حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بو میں حد نہیں ہوگی۔

(۲۹۲۲۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى فِي الرِّيحِ حَدًّا.

(۲۹۲۲۸) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ بو کی صورت میں حد لگانے کی رائے نہیں رکھتے تھے۔

(۹۲) فِيمَنْ قَاءَ الْخَمْرَ ، مَا عَلَيْهِ ؟

اس شخص کے بیان میں جو شراب کی قے کردے: کیا اس پر سزا ہوگی؟

(۲۹۲۲۹) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ الْحَنَفِيِّ ، قَالَ : أُتِيَ عُمَرُ بِابْنِ مَظْعُونٍ قَدْ شَرِبَ خَمْرًا ، فَقَالَ : مَنْ شُهُودُكَ ؟ قَالَ : فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ ، وَعَتَّابُ بْنُ سَلَمَةَ ، وَكَانَ يُسَمَّى عَتَّابُ الشَّيْخَ الصَّدُوقَ ، فَقَالَ : رَأَيْتُهُ يَقِيؤُهَا ، وَلَمْ أَرَهُ يَشْرَبُهَا ، فَجَلَدَهُ عُمَرُ الْحَدَّ.

(۲۹۲۲۹) حضرت مالک بن عمیر حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس مظعون رحمہ اللہ کے ایک بیٹے کو لایا گیا تحقیق اس نے شراب پی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمہارے گواہ کون ہیں؟ اس نے کہا: فلاں اور فلاں اور عتاب بن سلمہ رحمہ اللہ اور عتاب کو شیخ صدوق کے لقب سے پکارا جاتا تھا۔ انہوں نے کہا: میں نے اس کو قے کرتے ہوئے دیکھا ہے میں نے اسے شراب پیتے ہوئے نہیں دیکھا، سو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر حد لگائی۔

(۲۹۲۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَتَّابِ بْنِ سَلَمَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ ضَرَبَهُ الْحَدَّ ، وَنَصَبَهُ لِلنَّاسِ ، إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ : أُتِيَ بِحَفْصِ بْنِ عُمَرَ.

(۲۹۲۳۰) حضرت عتاب بن سلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر حد لگائی اور اس کو لوگوں کے سامنے کھڑا کر دیا مگر یہ کہ انہوں نے یوں فرمایا کہ حضرت حفص بن عمر رضی اللہ عنہ کو لایا گیا۔

(۹۳) مَنْ كَرِهَ حَلْقَ الرَّأْسِ فِي الْعُقُوبَةِ

جو سزا میں سر منڈوانے کو مکروہ سمجھے

(۲۹۲۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْحَلْقِ ؟ فَقَالَ : جَعَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى نُسُكًا وَسُنَّةً ، وَجَعَلَهُ النَّاسُ عُقُوبَةً.

(۲۹۲۳۱) حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سر منڈوانے کے متعلق سوال کیا گیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ رب العزت نے اسے قربانی اور سنت بنایا ہے اور لوگوں نے اسے سزا بنا دیا۔

(۲۹۲۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ رَوْحِ بْنِ يَزِيد ، عَنْ بِشْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : إِيَّايَ وَحَلْقَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ.

(۲۹۲۳۲) حضرت بشر رحمہ اللہ کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مجھے سر اور داڑھی منڈوانے سے دور رکھو۔

(۲۹۲۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي الرِّضَا ، يَعْنِي طَاوُوسًا ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ مَثَّلَ بِالشَّعْرِ فَلَيْسَ مِنَّا. (طبرانی ۱۰۹۷۷)

(۲۹۲۳۳) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بالوں کا مکمل مثلہ کر دیا تو وہ ہم میں سے نہیں۔

(۲۹۲۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : جَعَلَهُ اللَّهُ طَهُورًا ، وَجَعَلْتُمُوهُ عُقُوبَةً.

(۲۹۲۳۴) حضرت ابراہیم بن میسرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اللہ رب العزت نے اسے پاکی بنایا تھا اور تم نے اسے سزا بنا دیا۔

(۲۹۲۳۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : حَلْقُ الرَّأْسِ فِي الْعُقُوبَةِ بِدْعَةٌ.

(۲۹۲۳۵) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: سزا میں سر کو منڈوانا بدعت ہے۔

(۹۴) مَنْ رَخَّصَ فِي حَلْقِهِ وَجَزِّهِ

جس نے سر منڈوانے اور بال کٹوانے میں رخصت دی ہے

(۲۹۲۳۶) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، قَالَ : جِيءَ بِرَجُلٍ مَعَهُ أَرْبَعَةٌ ، فَشَهِدَ ثَلاَثَةٌ مِنْهُمْ بِالزِّنَى ، وَلَمْ يَمْضِ الرَّابِعُ ، فَجَلَدَ عَلِيٌّ الثَّلاَثَةَ ، وَجَزَّ رَأْسَ الْمَشْهُودِ عَلَيْهِ.

(۲۹۲۳۶) حضرت خلاس ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کو لایا گیا جس کے ساتھ چار آدمی تھے پس ان میں سے تین نے زنا کی گواہی دی اور چوتھا شخص گواہی میں آگے نہیں بڑھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین کو کوڑے مارے اور جس کے خلاف گواہی دی گئی تھی آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے بال کاٹ دیے۔

(۲۹۲۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، وَالْوَلِيدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ فِي شَاهِدِ الزُّورِ : يُضْرَبُ أَرْبَعِينَ سَوْطًا ، وَيُسَخَّمُ وَجْهُهُ ، وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ ، وَيُطَالُ حَبْسُهُ.

(۲۹۲۳۷) حضرت مکحول ولیٹیلا اور حضرت ولید بن ابو مالک ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جھوٹے گواہ کے بارے میں خط لکھا: اس کو چالیس کوڑے مارے جائیں اور اس کا چہرہ کالا کر دیا جائے اور اس کا سر منڈوا دیا جائے اور اس کو لمبی قید میں ڈال دیا جائے۔

(۲۹۲۳۸) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُصْعَبٍ ، قَالَ : أُتِيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ ، فَأَمَرَ بِحَلْقِهِ.

(۲۹۲۳۸) حضرت عمر بن مصعب ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے قبیلہ بنو تمیم کا ایک آدمی لایا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا سر منڈوانے کا حکم دیا۔

(۹۵) مَنْ كَرِهَ إِقَامَةَ الْحُدُودِ فِي الْمَسَاجِدِ

جو مسجدوں میں سزاؤں کے قائم کرنے کو مکروہ سمجھے

(۲۹۲۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ مُغَفَّلٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً جَاءَ إِلَى عَلِيٍّ فَسَارَّهُ ، فَقَالَ : يَا قَنْبَرُ ، أَخْرِجْهُ مِنَ الْمَسْجِدِ ، فَأَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ.

(۲۹۲۳۹) حضرت ابن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس نے آپ رضی اللہ عنہ سے سرگوشی کی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے قنبر! اس کو مسجد سے باہر لے جاؤ اور اس پر حد قائم کرو۔

(۲۹۲٤۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ أُتِيَ بِرَجُلٍ فِي شَيْءٍ ،

فَقَالَ :أَخْرِجَاهُ مِنَ الْمَسْجِدِ ، فَأَخْرَجَاهُ.

(۲۹۲۴۰) حضرت طارق بن شہاب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ کے پاس کسی سزا کے معاملہ میں ایک آدمی لایا گیا، تو آپ ؓ نے فرمایا: اس کو مسجد سے باہر لے جاؤ پس وہ دونوں اس شخص کو باہر لے گئے۔

(۲۹۲٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الشُّعَيْثِيِّ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تُقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ ، وَلاَ يُسْتَقَادُ فِيهَا.

(ابن ماجه ۲۴۸)

(۲۹۲۴۱) حضرت حکیم بن حزام ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسجدوں میں حدود قائم نہیں کی جائیں گی اور نہ ہی ان میں قصاص لیا جائے گا۔

(۲۹۲٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُبَارَكٍ، عَنْ ظَبْيَانَ بْنِ صَبِيحٍ، قَالَ:قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ:لاَ تُقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ.

(۲۹۲۴۲) حضرت ظبیان بن صبیح ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: مسجدوں میں حدود قائم نہیں کی جائیں گی۔

(۲۹۲٤۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ (ح) وَعَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالاَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُقِيمُوا الْحُدُودَ فِي الْمَسَاجِدِ.

(۲۹۲۴۳) حضرت مجاہد ؒ اور حضرت عامر ؒ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: صحابہ ؓ مسجدوں میں حدود قائم کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲۹۲٤٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ ، أَوْ كَانَ يَكْرَهُ الْجَلْدَ فِي الْمَسْجِدِ.

(۲۹۲۴۴) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ نے مسجد میں کوڑے مارنے کو مکروہ سمجھا یا مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲۹۲٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، رَفَعَهُ ، قَالَ :لاَ تُقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ. (ترمذی ۱۴۰۱۔ ابن ماجه ۲۵۹۹)

(۲۹۲۴۵) حضرت عمرو بن دینار ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس ؒ نے مرفوعاً بیان کیا ہے: مسجدوں میں حدود قائم نہیں کی جائیں گی۔

(۲۹۲٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيل ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :شَهِدْتُهُ ،وَضَرَبَ رَجُلاً افْتَرَى عَلَى رَجُلٍ فِي قَمِيصٍ ، وَلَمْ يَضْرِبْهُ فِي الْمَسْجِدِ.

(۲۹۲۴۶) حضرت عیسیٰ بن ابو عزہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت شعبی ؒ کے پاس حاضر تھا، آپ ؒ نے ایک آدمی کو مارا جس نے کسی آدمی پر قمیص کے بارے میں جھوٹی تہمت لگائی تھی اور آپ ؒ نے اسے مسجد میں نہیں مارا۔

(۲۹۲٤۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الضَّبِّيِّ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :جَنِّبُوا مَسَاجِدَكُمْ إِقَامَةَ حُدُودِكُمْ. (ابن ماجه ۷۵۰ـ طبرانی ۱۳۲)

(۲۹۲۴۷) حضرت مکحول ولیٹیڈ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی مسجدوں کو اپنی حدود کے قائم کرنے سے دور رکھو۔

(۲۹۲٤۸) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :لِلْمَسْجِدِ حُرْمَةٌ.

(۲۹۲۴۸) حضرت ابوالضحیٰ ولیٹیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق ولیٹیڈ نے ارشاد فرمایا: مسجد کا ایک حرمت واحترام ہے۔

(۲۹۲٤۹) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الضَّرْبَ فِي الْمَسْجِدِ.

(۲۹۲۴۹) حضرت جابر ولیٹیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالضحیٰ ولیٹیڈ نے مسجدوں میں مارنے کو مکروہ سمجھا۔

(۹٦) مَنْ رَخَّصَ فِي إِقَامَةِ الْحُدُودِ فِي الْمَسْجِدِ

جس نے مسجد میں حدود قائم کرنے کی رخصت دی

(۲۹۲٥٠) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :تُقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ كُلُّهَا ، إِلاَّ الْقَتْلَ.

(۲۹۲۵۰) حضرت عمرو ولیٹیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ولیٹیڈ نے ارشاد فرمایا: مسجدوں میں ساری کی ساری حدود قائم کی جا سکتی ہیں سوائے قتل کے۔

(۲۹۲٥١) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُقِيمُ الْحُدُودَ فِي الْمَسَاجِدِ.

(۲۹۲۵۱) حضرت ابن سیرین ولیٹیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت قاضی شریح ولیٹیڈ مسجدوں میں حدود قائم کرتے تھے۔

(۹۷) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ مَا تَأْتِي امْرَأَتَكَ إِلَّا حَرَامًا ، مَا عَلَيْهِ ؟

اس آدمی کے بیان میں جو آدمی کو یوں کہہ دے: تو اپنی بیوی سے وطی نہیں کرتا مگر حرام طریقہ سے، اس پر کیا سزا ہوگی؟

(۲۹۲٥۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ :مَا تَأْتِي امْرَأَتَكَ إِلاَّ حَرَامًا ، قَالَ :كَذَبَ ، لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ.

(۲۹۲۵۲) حضرت عبدالملک ولیٹیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ولیٹیڈ سے ایک شخص کے بارے میں مروی ہے جس نے کسی آدمی کو یوں کہا: تو اپنی بیوی سے وطی نہیں کرتا مگر حرام طریقہ سے، آپ ولیٹیڈ نے فرمایا: اس نے جھوٹ بولا ہے اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۹۸) فِي الْخُلْسَةِ ، فِيهَا قَطْعٌ ، أَمْ لاَ ؟

جھپٹی ہوئی چیز کے بیان میں کیا اس میں کاٹنے کی سزا ہوگی یا نہیں؟

(۲۹۲۵۳) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى الْمُخْتَلِسِ ، وَلاَ عَلَى الْمُسْتَلِبِ ، وَلاَ الْخَائِنِ قَطْعٌ.

(۲۹۲۵۳) حضرات ابوالزبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: چیز جھپٹنے والے پر اور لوٹنے والے پر اور خیانت کرنے والے پر ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۲۵٤) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، رَفَعَهُ ، بِنَحْوِهِ.

(ابوداؤد ۴۳۹۱۔ ترمذی ۱۴۴۸)

(۲۹۲۵۴) حضرت ابوالزبیر رحمہ اللہ سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے مرفوعاً منقول ہے۔

(۲۹۲۵٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ أَنَّ مَرْوَانَ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الْخُلْسَةِ؟ فَلَمْ يَرَ فِيهَا قَطْعًا.

(۲۹۲۵۵) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مروان نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے چیز جھپٹنے کے متعلق سوال کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں ہاتھ کاٹنے کی رائے نہیں رکھی۔

(۲۹۲٥٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : لَيْسَ عَلَى الْمُخْتَلِسِ قَطْعٌ.

(۲۹۲۵۶) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: چیز جھپٹنے والے پر کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۲٥۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ؛ أَنَّ عَلِيًّا لَمْ يَكُنْ يَقْطَعُ فِي الْخُلْسَةِ.

(۲۹۲۵۷) حضرت خلاس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چیز جھپٹنے میں ہاتھ نہیں کاٹا۔

(۲۹۲٥۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ غُلاَمًا اخْتَلَسَ طَوْقًا ، فَرُفِعَ إِلَى عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ ، فَسَأَلَ الْحَسَنَ عَنْ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ : لاَ قَطْعَ عَلَيْهِ ، وَسَأَلَ عَن ذَلِكَ إِيَاسَ بْنَ مُعَاوِيَةَ ؟ فَأَمَرَهُ بِقَطْعِهِ ، فَلَمَّا اخْتَلَفَا ، كَتَبَ فِي ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ : إِنَّ الْعَرَبَ كَانَتْ تَدْعُوهَا عَدْوَةَ الظَّهِيرَةِ ، لاَ قَطْعَ عَلَيْهِ ، وَلَكِنْ أَوْجِعْ ظَهْرَهُ ، وَأَطِلْ حَبْسَهُ.

(۲۹۲۵۸) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک غلام نے طوق جھپٹ لیا یہ معاملہ حضرت عدی بن ارطاۃ رحمہ اللہ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ رحمہ اللہ نے اس بارے میں حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے پوچھا؟ انہوں نے فرمایا: اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی۔ اور آپ رحمہ اللہ نے حضرت ایاس بن معاویہ رحمہ اللہ سے پوچھا؟ انہوں نے اختلاف کیا تو آپ رحمہ اللہ نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو خط لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ رحمہ اللہ کو جواب لکھا: بے شک اہل عرب اس کو دن کی چوری پکارتے تھے اس پر

ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی لیکن تم اس کی کمر کو تکلیف پہنچاؤ اور اس کو لمبی قید میں رکھو۔

(۲۹۲۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ؛ أَنَّ عَدِيًّا رُفِعَ إِلَيْهِ رَجُلٌ اخْتَلَسَ خُلْسَةً ، فَقَالَ إِيَاسٌ : عَلَيْهِ الْقَطْعُ ، وَقَالَ الْحَسَنُ : لاَ قَطْعَ عَلَيْهِ ، فَكَتَبَ عَدِيٌّ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَقَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ ، قَالَ : وَكَانَتِ الْعَرَبُ تُسَمِّيهَا عَدْوَةَ الظَّهِيرَةِ.

(۲۹۲۵۹) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عدی رحمہ اللہ کے پاس ایک معاملہ پیش کیا گیا کہ ایک آدمی نے کوئی چیز جھپٹ لی تھی۔ حضرت ایاس رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری ہوگی اور حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی تو حضرت عدی رحمہ اللہ نے اس بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو خط لکھا تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر ہاتھ کاٹنے سزا جاری نہیں ہوگی اس لیے کہ اہل عرب اسے دن کی چوری پکارتے تھے۔

(۲۹۲٦۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : لَيْسَ فِي الْخُلْسَةِ قَطْعٌ.

(۲۹۲۶۰) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جھپٹنے میں ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں ہوگی۔

(۹۹) فِي الْخِيَانَةِ ، مَا عَلَيْهِ فِيهَا ؟

خیانت کے بیان میں کہ اس میں کیا سزا جاری ہوگی؟

(۲۹۲٦۱) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْسَ عَلَى الْخَائِنِ قَطْعٌ.

(۲۹۲۶۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خیانت کرنے والے پر کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۲٦۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى الْخَائِنِ قَطْعٌ.

(۲۹۲۶۲) حضرت ابوالزبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: خیانیت کرنے والے پر کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۲٦۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى شُرَيْحٍ ، فَقَالَ : إِنَّ هَذَا سَرَقَ مِنِّي ، فَقَالَ : وَمَنْ هَذَا ؟ قَالَ : أَجِيرِي ، قَالَ : لَيْسَ بِسَارِقٍ مَنِ ائْتَمَنْته عَلَى بَيْتِك.

(۲۹۲۶۳) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت شریح رحمہ اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: بے شک اس شخص نے میرے ہاں چوری کی ہے آپ رحمہ اللہ نے پوچھا: یہ کون شخص ہے؟ اس نے کہا: میرا ملازم ہے آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ شخص چور نہیں ہو سکتا جس کو تو نے اپنے گھر پر امین بنایا ہے۔

(۲۹۲٦٤) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لَيْسَ فِي الْخِيَانَةِ قَطْعٌ.

(۲۹۲٦۴) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء نے ارشاد فرمایا: خیانت میں کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۲٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي غُلَامٍ كَانَ مَعَ قَوْمٍ فِي السُّوقِ ، فَسَرَقَ بَعْضَ مَتَاعِهِمْ ، فَقَالَ : هُوَ خَائِنٌ ، وَلَا قَطْعَ عَلَيْهِ.

(۲۹۲٦۵) حضرت ابوحرہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری سے ایک غلام کے بارے میں مروی ہے جو چند لوگوں کے ساتھ بازار میں تھا کہ اس نے ان کا کچھ سامان چوری کرلیا آپ نے فرمایا: وہ خیانت کرنے والا ہے اور اس پر کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی۔

(۱۰۰) مَا جَاءَ فِي الضَّرْبِ فِي الْحَدِّ

ان روایات کا بیان جو حد میں مارنے کی کیفیت کے بارے میں منقول ہیں

(۲۹۲٦٦) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : أُتِيَ عُمَرُ بِرَجُلٍ فِي حَدٍّ ، فَأُتِيَ بِسَوْطٍ فَقَالَ : أُرِيدُ أَلْيَنَ مِنْ هَذَا ، فَأُتِيَ بِسَوْطٍ فِيهِ لِينٌ ، فَقَالَ : أُرِيدُ أَشَدَّ مِنْ هَذَا ، فَأُتِيَ بِسَوْطٍ بَيْنَ السَّوْطَيْنِ فَقَالَ : اضْرِبْ ، وَلَا يُرَى إِبْطُك ، وَأَعْطِ كُلَّ عُضْوٍ حَقَّهُ.

(۲۹۲٦٦) حضرت ابوعثمان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر کے پاس کسی سزا کے معاملے میں ایک آدمی لایا گیا اور کوڑا بھی لایا گیا۔ آپ نے فرمایا: میں اس سے نرم خو چاہتا ہوں تو ایک کوڑا لایا گیا جس میں نرم خوئی تھی آپ نے فرمایا: میں اس سے زیادہ سخت چاہتا ہوں تو ان دونوں کوڑوں کے درمیان ایک کوڑا لایا گیا۔ آپ نے فرمایا: تو مار اور تیری بغل دکھائی مت دے اور تو ہر عضو کو اس کا حق عطا کر۔

(۲۹۲٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مَاجِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ دَعَا جَلَّادًا ، فَقَالَ : اجْلِدْ وَارْفَعْ يَدَكَ ، وَأَعْطِ كُلَّ عُضْوٍ حَقَّهُ ، قَالَ : فَضَرَبَهُ الْحَدَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ.

(۲۹۲٦۷) حضرت ابوماجد فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے جلاد کو بلایا اور فرمایا: کوڑے مار اور اپنا ہاتھ بلند کر اور ہر عضو کو اس کا حق عطا کر راوی فرماتے ہیں: پس اس نے حد میں ایسی ضرب لگائی جو اذیت رساں نہیں تھی۔

(۲۹۲٦٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : أُتِيَ بِرَجُلٍ سَكْرَانَ ، أَوْ فِي حَدٍّ ، فَقَالَ : اضْرِبْ ، وَأَعْطِ كُلَّ عُضْوٍ حَقَّهُ ، وَاتَّقِ الْوَجْهَ وَالْمَذَاكِيرَ.

(۲۹۲٦۸) حضرت مہاجر بن عمیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی کے پاس نشہ میں دھت یا کسی اور حد میں ایک آدمی لایا گیا آپ نے فرمایا: مارو اور ہر عضو کو اس کا حق دو اور چہرے اور شرمگاہوں پر مارنے سے بچو۔

(۲۹۲۶۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :شَهِدْتُ أَبَا بَرْزَةَ أَقَامَ الْحَدَّ عَلَى أَمَةٍ لَهُ فِي دِهْلِيزِهِ ، وَعِنْدَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ ، فَقَالَ :اجْلِدْهَا جَلْدًا بَيْنَ الْجَلْدَيْنِ ، لَيْسَ بِالتَّمَطِّي ، وَلاَ بِالتَّخْفِيفِ.

(۲۹۲۶۹) حضرت اشعث ویشید کے والد فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو برزہ وٹاٹو کے پاس حاضر تھا کہ آپ وٹاٹو نے گھر کی دلیز میں اپنی ایک باندی پر حد جاری کی درانحالیکہ آپ ویشید کے پاس آپ ویشید کے اصحاب کا ایک گروہ تھا آپ وٹاٹو نے فرمایا: دونوں کوڑوں کے درمیان درمیانی حالت میں اسے کوڑے مارو نہ ہی بالکل پیچھے سے ہاتھ لا کر اور نہ ہی بالکل ہلکا۔

(۲۹۲۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ :الْجَلاَدُ لاَ يَخْرُجُ إِبْطُهُ.

(۲۹۲۷۰) حضرت عمران ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابو مجلز ویشید نے ارشاد فرمایا: جلاد کی بغل باہر نہ نکلے۔

(۲۹۲۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ : شَهِدْتُ الشَّعْبِيَّ وَضَرَبَ نَصْرَانِيًّا قَذَفَ مُسْلِمًا ، فَقَالَ : اضْرِبْ، وَأَعْطِ كُلَّ عُضْوٍ حَقَّهُ ، وَلاَ يُرَيَنَّ إِبْطُكَ.

(۲۹۲۷۱) حضرت عاصم ویشید فرماتے ہیں کہ میں حضرت شعبی ویشید کے پاس حاضر تھا آپ ویشید نے ایک عیسائی کو کوڑے مارے جس نے ایک مسلمان پر تہمت لگائی تھی آپ ویشید نے فرمایا: مارو، اور ہر عضو کو اس کا حق دو اور تمہاری بغل ہرگز دکھائی مت دے۔

(۲۹۲۷۲) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :حدَّ الْفِرْيَةِ ، وَحَدَّ الْخَمْرِ أَنْ تَجْلِدَ ، وَلاَ تَرْفَعْ يَدَكَ.

(۲۹۲۷۲) حضرت ابن جریج ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ویشید نے ارشاد فرمایا: جھوٹی تہمت کی حد اور شراب کی حد یہ ہے کہ تم کوڑے مارو اور اپنے ہاتھ کو بلند مت کرو۔

(۲۹۲۷۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:يُضْرَبُ الزَّانِي ضَرْبًا شَدِيدًا، وَيُقَسَّمُ الضَّرْبُ بَيْنَ أَعْضَائِهِ.

(۲۹۲۷۳) حضرت مغیرہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ویشید نے ارشاد فرمایا: زانی کو سخت شدید ضرب لگائی جائے گی اور ضرب اس کے مختلف اعضاء پر لگائی جائے گی۔

(۲۹۲۷۴) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :حدُّ الزِّنَى أَشَدُّ مِنْ حَدِّ الْخَمْرِ ، وَحَدُّ الْخَمْرِ وَالْفِرْيَةِ وَاحِدٌ.

(۲۹۲۷۴) حضرت ابن جریج ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ویشید نے ارشاد فرمایا: زنا کی سزا شراب کی سزا سے زیادہ سخت ہے شراب اور جھوٹی تہمت کی سزا ایک جیسی ہے۔

(۲۹۲۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :يُضْرَبُ الزَّانِي أَشَدَّ مِنْ ضَرْبِ الشَّارِبِ ، وَيُضْرَبُ الشَّارِبُ أَشَدَّ مِنْ ضَرْبِ الْقَاذِفِ.

(۲۹۲۷۵) حضرت اسماعیل ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ویشید نے ارشاد فرمایا: زانی کو شرابی سے زیادہ سخت کوڑے مارے

جائیں گے اور شرابی کو تہمت لگانے والے سے زیادہ سخت کوڑے مارے جائیں گے۔

(۱۰۱) فِي السَّوْطِ ، مَنْ كَانَ يَأْمُرُ بِهِ أَنْ يُدَقَّ

کوڑے کے بیان میں: جو اس بات کا حکم دیتے تھے کہ اس کو باریک کر لیا جائے

(۲۹۲۷۶) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ حَنْظَلَةَ السَّدُوسِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ : كَانَ يُؤْمَرُ بِالسَّوْطِ ، فَتُقْطَعُ ثَمَرَتُهُ ، ثُمَّ يُدَقُّ بَيْنَ حَجَرَيْنِ ، ثُمَّ يُضْرَبُ بِهِ ، فَقُلْتُ لأَنَسٍ : فِي زَمَانِ مَنْ كَانَ هَذَا ؟ قَالَ : فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ.

(۲۹۲۷۶) حضرت حنظلہ سدوسی ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک ؓ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: کوڑے کے بارے میں حکم دیا جاتا تھا کہ اس کا نچلا کنارہ کاٹ دیا جائے پھر اس کو دو پتھروں کے درمیان رکھ کر باریک کر لیا جائے پھر اس سے مارا جائے۔ میں نے حضرت انس ؓ سے پوچھا: یہ کس کے زمانے میں ہوتا تھا؟ آپ ؓ نے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب ؓ کے زمانے میں۔

(۲۹۲۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مَاجِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ دَعَا بِسَوْطٍ فَدَقَّ ثَمَرَتَهُ حَتَّى آضَتْ لَهُ مِخْفَقَةُ ، وَدَعَا بِجَلاَّدٍ ، فَقَالَ : اجْلِدْ.

(۲۹۲۷۷) حضرت ابو ماجد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ نے کوڑا منگوایا اور اس کے نچلے کنارے کو باریک کیا یہاں تک کہ وہ کوڑا باریک ہو گیا آپ ؓ نے جلاد کو بلایا اور فرمایا! کوڑے مارو۔

(۲۹۲۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ أَصَابَ حَدًّا ، فَأُتِيَ بِسَوْطٍ جَدِيدٍ شَدِيدٍ ، فَقَالَ : دُونَ هَذَا ، فَأُتِيَ بِسَوْطٍ مُنْكَسِرٍ مُنْتَشِرٍ ، فَقَالَ : فَوْقَ هَذَا ، فَأُتِيَ بِسَوْطٍ قَدْ دِيثَ ، يَعْنِي قَدْ لُيِّنَ ، فَقَالَ : هَذَا. (مالك ۱۲)

(۲۹۲۷۸) حضرت زید بن اسلم ؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے سزا پائی تھی، تو ایک نیا سخت قسم کا کوڑا لایا گیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس سے کم لاؤ تو ٹوٹا ہوا اور درمیان سے چیرا ہوا ایک کوڑا لایا گیا جس کو نرم بنایا گیا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں یہ ٹھیک ہے۔

(۱۰۲) فِي الرَّجُلِ يُؤْخَذُ وَقَدْ غَلَّ ، مَا عَلَيْهِ ؟

اس آدمی کے بیان میں جس کو پکڑ لیا گیا ہو درانحالیکہ اس نے خیانت کی ہو اس پر کیا سزا جاری ہوگی؟

(۲۹۲۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنِ الْمُثَنَّى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ : إِذَا وُجِدَ الْغُلُولُ عِنْدَ الرَّجُلِ ،

أُخِذَ وَجُلِدَ مِئَةً ، وَحُلِقَ رَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ ، وَأُخِذَ مَا كَانَ فِي رَحْلِهِ مِنْ شَيْءٍ إِلاَّ الْحَيَوَانَ ، وَأُحْرِقَ رَحْلُهُ ، وَلَمْ يَأْخُذْ سَهْمًا فِي الْمُسْلِمِينَ أَبَدًا ، قَالَ : وَبَلَغَنِي ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانَا يَفْعَلاَنِهِ.

(۲۹۲۷۹) حضرت مثنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب خیانت کا مال آدمی کے پاس پایا جائے تو اسے پکڑ لیا جائے اور سو کوڑے مارے جائیں اور اس کا سر اور اس کی ڈاڑھی منڈوا دی جائے اور اس کے کجاوے میں جو کچھ ہو وہ لے لیا جائے سوائے جانور کے اور اس کا کجاوہ جلا دیا جائے اور وہ کبھی بھی مسلمانوں میں حصہ نہیں لے گا آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ دونوں حضرات یہ عمل کرتے تھے۔

(۲۹۲۸۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْسَ فِي الْغُلُولِ قَطْعٌ.

(۲۹۲۸۰) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خیانت میں ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں ہوگی۔

(۲۹۲۸۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ :لَيْسَ فِي الْغُلُولِ قَطْعٌ.

(۲۹۲۸۱) حضرت ابو الزبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: خیانت میں ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں ہوگی۔

(۲۹۲۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْغُلُولِ إِذَا وُجِدَ عِنْدَ رَجُلٍ :يُحْرَقُ رَحْلُهُ.

(۲۹۲۸۲) حضرت یونس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے خیانت کے مال کے بارے میں مروی ہے جب وہ کسی آدمی کے پاس پایا جائے آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کا کجاوہ جلا دیا جائے۔

(۲۹۲۸۳) حَدَّثَنَا دَاوُد بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَن صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ وَجَدْتُمُوهُ قَدْ غَلَّ فَحَرِّقُوا مَتَاعَهُ. (ابوداؤد ۲۷۰۶۔ ترمذی ۱۴۶۱)

(۲۹۲۸۳) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جس شخص کو پاؤ کہ اس نے مال غنیمت میں خیانت کی ہے تو تم اس کا سامان جلا دو۔

(۱۰۳) فِي الرَّجُلِ يُوجَدُ شَارِبًا فِي رَمَضَانَ ، مَا حَدُّهُ ؟

اس آدمی کے بیان میں جو رمضان میں شراب پیتا ہوا پایا گیا، اس کی سزا کیا ہے؟

(۲۹۲۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِيهِ . قَالَ :أُتِيَ عَلِيٌّ بِرَجُلٍ شَرِبَ خَمْرًا فِي رَمَضَانَ ، فَجَلَدَهُ ثَمَانِينَ ، وَعَزَّرَهُ عِشْرِينَ.

(۲۹۲۸۴) حضرت ابو مروان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے رمضان کے مہینہ میں شراب

پی تھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو اسی کوڑے مارے اور بیس کوڑے حد سے زائد سزا کے طور پر مارے۔

(۲۹۲۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي سِنَانِ الْبَكْرِيِّ ، قَالَ : أُتِيَ عُمَرُ بِرَجُلٍ شَرِبَ خَمْرًا فِي رَمَضَانَ ، فَضَرَبَهُ ثَمَانِينَ ، وَعَزَّرَهُ عِشْرِينَ.

(۲۹۲۸۵) حضرت ابو سنان البکری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے رمضان میں شراب پی تھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسے اسی کوڑے مارے اور بیس کوڑے آپ رضی اللہ عنہ نے حد سے زائد سزا کے طور پر مارے۔

(۲۹۲۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، مِثْلَهُ.

(۲۹۲۸۶) حضرت اسود بن ھلال رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی مذکورہ ارشاد نقل کیا ہے۔

(۱۰۴) فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ ، وَقَدْ كَانَ أُحْصِنَ فِي شِرْكِهِ ، مَا عَلَيْهِ ؟

اس آدمی کے بیان میں جو اسلام لے آئے اور اپنے شرک کے زمانے میں بھی شادی شدہ تھا: اس پر کیا سزا جاری ہوگی؟

(۲۹۲۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ : إِنْ كَانَ أُحْصِنَ فِي شِرْكِهِ ، ثُمَّ أَسْلَمَ ، ثُمَّ أَصَابَ فَاحِشَةً قَبْلَ أَنْ يُحْصَنَ فِي الإِسْلاَمِ ، قَالَ : يُرْجَمُ.

(۲۹۲۸۷) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زھری رحمہ اللہ سے یہودی اور عیسائی کے بارے میں مروی ہے اگر وہ اپنے شرک کے زمانے میں شادی شدہ تھے پھر وہ اسلام لے آئے۔ پھر اس نے اسلام میں شادی کرنے سے پہلے کوئی فحش کام کر لیا: آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اسے سنگسار کر دیا جائے گا۔

(۲۹۲۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِحْصَانُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ فِي شِرْكِهِمَا إِحْصَانٌ ، وَلَيْسَ الْمَجُوسِيُّ بِإِحْصَانٍ.

(۲۹۲۸۸) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: یہودی اور عیسائی کا شرک کے زمانے میں شادی کرنا تو احصان ہوگا اور مجوسی محصن نہیں ہوگا۔

(۱۰۵) فِي أَرْبَعَةٍ شَهِدُوا عَلَى امْرَأَةٍ بِالزِّنَى ، أَحَدُهُمْ زَوْجُهَا

ان چار آدمیوں کے بیان میں جنہوں نے ایک عورت کے خلاف زنا کی گواہی دی درانحالیکہ ان میں سے ایک اس کا خاوند تھا

(۲۹۲۸۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي أَرْبَعَةٍ شَهِدُوا

عَلَى امْرَأَةٍ بِالزِّنَى أَحَدُهُمْ زَوْجُهَا ، قَالَ :يُلاَعِنُ الزَّوْجُ ، وَيُضْرَبُ الثَّلاَثَةُ.

(۲۹۲۸۹) حضرت جابر بن زید ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ﷜ سے ان چار آدمیوں کے بارے میں مروی ہے جنہوں نے ایک عورت کے خلاف زنا کی گواہی دی درانحالیکہ ان میں سے ایک اس کا خاوند تھا آپ ﷜ نے فرمایا: خاوند لعان کرے گا ان تینوں کو کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۹۲۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، مِثْلَهُ.

(۲۹۲۹۰) حضرت سعد بن مسیّب ﷫ سے بھی مذکورہ ارشاد اس سند سے منقول ہے۔

(۲۹۲۹۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، وَعَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا جَاؤُوا جَمِيعًا مَعًا ، فَالزَّوْجُ أَجْوَزُهُمْ شَهَادَةً.

(۲۹۲۹۱) حضرت قتادہ ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ﷫ نے ارشاد فرمایا: جب وہ سب اکٹھے آئیں تو خاوند ان سب میں گواہی کا زیادہ حقدار ہوگا۔

(۲۹۲۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :يُقَامُ عَلَيْهَا الْحَدُّ.

(۲۹۲۹۲) حضرت شیبانی ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ﷫ نے فرمایا: اس عورت پر حد قائم کر دی جائے گی۔

(۲۹۲۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَن حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يُلاَعِنُ الزَّوْجُ ، وَيُضْرَبُ الثَّلاَثَةُ.

(۲۹۲۹۳) حضرت حماد ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ﷫ نے ارشاد فرمایا: خاوند لعان کرے گا اور ان تینوں کو کوڑے مارے جائیں گے۔

(۱۰۶) فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ امْرَأَتَهُ ، أَوْ يَبِيعُ الْحُرُّ ابْنَتَهُ

اس آدمی کے بیان میں جو اپنی بیوی کو بیچ دے یا آزاد شخص اپنی بیٹی کو بیچ دے

(۲۹۲۹٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ امْرَأَتَهُ ، قَالاَ : يُعَاقَبَانِ ، وَيُنَكَّلاَنِ.

(۲۹۲۹۴) حضرت قتادہ ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ﷫ اور حضرت ابن عباس ﷜ سے اس آدمی کے بارے میں مروی ہے جو اپنی بیوی کو فروخت کر دے فرمایا: اس کو سزا دی جائے گی اور عبرتناک سزا دی جائے گی۔

(۲۹۲۹٥) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ فِي رَجُلٍ بَاعَ امْرَأَةً وَهُمَا حُرَّانِ ، فَأُخِذَا عِنْدَ الْجِسْرِ ، فِي أَوْسَاطِهِمَا الدَّنَانِيرُ ، فَكُتِبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ فِيهِمَا ، فَكَتَبَ :أَنْ يُعَزَّرَا ، وَيُسْتَوْدَعَا السِّجْنَ.

(۲۹۲۹۵) حضرت حماد بن سلمہ ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ ﷫ ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے ایک عورت کو

فروخت کردیا اس حال میں کہ وہ دونوں آزاد تھے۔ ان دونوں کو پل کے پاس سے پکڑا گیا ان دونوں کے درمیان دنانیر تھے سوان دونوں کے بارے میں حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کو خط لکھا گیا تو آپ رحمہ اللہ نے جواب لکھا: ان دونوں کو سزا دی جائے اور دونوں کو جیل میں ڈال دیا جائے۔

(۲۹۲۹۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي رَجُلَيْنِ بَاعَ أَحَدُهُمَا الآخَرَ ، قَالَ :يُرَدُّ الْبَيْعُ ، وَيُعَاقَبَانِ ، وَلاَ قَطْعَ عَلَيْهِمَا.

(۲۹۲۹۶) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دو آدمیوں کے بارے میں مروی ہے جن میں سے ایک نے دوسرے کو فروخت کر دیا تھا آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: بیع رد کر دی جائے گی اور ان دونوں کو سزا دی جائے گی لیکن ان دونوں پر ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۲۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :تُقْطَعُ يَدُهُ.

(۲۹۲۹۷) حضرت خلاس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

(۱۰۷) فِي الْحُرِّ يَبِيعُ الْحُرَّ

اس آزاد آدمی کے بیان میں جو آزاد کو فروخت کر دے

(۲۹۲۹۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ؛ فِي رَجُلٍ بَاعَ رَجُلاً حُرًّا ، قَالَ : يُعَاقَبَانِ ، الَّذِي بَاعَهُ وَالَّذِي أَقَرَّ بِالْبَيْعِ ، عُقُوبَةً مُوجِعَةً.

(۲۹۲۹۸) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے ایک آزاد آدمی کو فروخت کر دیا۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ان دونوں کو سزا دی جائے گی: یعنی جس شخص نے اس کو فروخت کیا ہو اور جس نے فروخت کا اقرار کیا ہو، اور دردناک سزا ہوگی۔

(۲۹۲۹۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ؛ فِي رَجُلٍ بَاعَ ابْنَتَهُ ، فَوَقَعَ الْمُبْتَاعُ عَلَيْهَا ، فَقَالَ أَبُوهَا :حَمَلَنِي عَلَى بَيْعِهَا الْحَاجَةُ ، قَالَ :يُجْلَدَانِ ، الأَبُ وَابْنَتُهُ ، مِئَةً ، مِئَةً ، إِنْ كَانَتْ قَدْ بَلَغَتْ ، وَيُرَدُّ إِلَى الْمُبْتَاعِ الثَّمَنُ ، وَعَلَى الْمُبْتَاعِ صَدَاقُهَا بِمَا أَصَابَ مِنْهَا ، ثُمَّ يَغْرَمُ الأَبُ الصَّدَاقَ ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ الْمُبْتَاعُ قَدْ عَلِمَ أَنَّهَا حُرَّةٌ ، فَعَلَيْهِ الصَّدَاقُ ، وَلاَ يَغْرَمُ الأَبُ لَهُ ، وَيُجْلَدُ مِئَةً ، وَإِنْ كَانَتْ جَارِيَةً لاَ تَعْقِلُ ، فَعَلَى الأَبِ النَّكَالُ.

(۲۹۲۹۹) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنی بیٹی کو فروخت کر دیا تھا پس خریدنے والے نے اس سے صحبت کر لی۔ اس لڑکی کا والد کہنے لگا: ضرورت نے مجھے اس کے فروخت کرنے پر

ابھارا آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ان دونوں کو سو سو کوڑے مارے جائیں گے، اس باپ کو اور اس کی بیٹی کو اگر وہ لڑکی بالغ ہو، اور قیمت خریدنے والے کو واپس کی جائے گی، اور خریدنے والے پر اس لڑکی کا مہر لازم ہوگا بسبب اس سے وطی کرنے کے پھر وہ باپ مہر کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوگا مگر یہ کہ خریدنے والے کو یہ معلوم ہو کہ وہ آزاد تھی تو اس پر مہر لازم ہوگا اور وہ باپ اس مہر کی ادائیگی کا ذمہ دار نہیں ہوگا اور اسے سو کوڑے مارے جائیں گے، اور اگر وہ چھوٹی بچی عقلمند نہ ہو تو باپ پر عبرتناک سزا جاری ہوگی۔

(۲۹۳۰۰) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ فِي امْرَأَةٍ بَاعَتْ أُخْتَهَا عَنْ أَمْرِهَا ، فَاشْتَرَاهَا رَجُلٌ ، فَوَطِئَهَا ، قَالَ :يُرَدُّ عَلَى الرَّجُلِ مَالُهُ ، وَتُعَاقَبُ الْمَرْأَةُ وَأُخْتُهَا ، وَيَرْضَخُ لَهَا شَيْئًا.

(۲۹۳۰۰) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے ایک عورت کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنے کام کی وجہ سے اپنی بہن کو فروخت کر دیا پس ایک آدمی نے اسے خریدا اور اس سے وطی کر لی۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: آدمی کو اس کا مال لوٹایا جائے گا اور اس لڑکی کو وہ تھوڑا سا مہر ادا کرے گا۔

(۱۰۸) فِي شَاهِدِ الزُّورِ ، مَا يُعَاقَبُ ؟

جھوٹے گواہ کے بیان میں، اس کو کیا سزا دی جائے گا؟

(۲۹۳۰۱) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :شَاهِدُ الزُّورِ يُضْرَبُ شَيْئًا ، وَيُعَرَّفُ النَّاسُ ، وَيُقَالُ :إِنَّ هَذَا شَهِدَ بِزُورٍ.

(۲۹۳۰۱) حضرت یونس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جھوٹے گواہ کو کچھ مارا جائے گا، اور لوگوں میں تشہیر کروادی جائے اور کہا جائے: بے شک اس نے جھوٹی گواہی دی ہے۔

(۲۹۳۰۲) حَدَّثَنَا عَبَّادُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :شَاهِدُ الزُّورِ يُضْرَبُ مَا دُونَ الأَرْبَعِينَ ؛ خَمْسَةً وَثَلاَثِينَ ، سِتَّةً وَثَلاَثِينَ ، وَسَبْعَةً وَثَلاَثِينَ.

(۲۹۳۰۲) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جھوٹے گواہ کو چالیس سے کم کوڑے مارے جائیں گے: پینتیس، چھتیس اور سینتیس۔

(۲۹۳۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :شَاهِدُ الزُّورِ يُعَزَّرُ.

(۲۹۳۰۳) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جھوٹے گواہ کو حد سے کم سزا دی جائے گی۔

(۲۹۳۰٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : كَانَ شُرَيْحٌ إِذَا أُتِيَ بِشَاهِدِ الزُّورِ خَفَقَهُ خَفَقَاتٍ.

(۲۹۳۰۴) حضرت جعد ابو عثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قاضی شریح رحمہ اللہ کے پاس جب جھوٹا گواہ لایا جاتا تو آپ رحمہ اللہ اسے چند کوڑے

مارتے تھے۔

(۲۹۳۰۵) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ جَلَدَ شَاهِدَ الزُّورِ سَبْعِينَ سَوْطًا.

(۲۹۳۰۵) حضرت عبداللہ بن سعید ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ویشید نے جھوٹے گواہ کوستر کوڑے مارے۔

(۲۹۳۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، وَالْوَلِيدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ ، قَالاَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي شَاهِدِ الزُّورِ ؛ يُضْرَبُ أَرْبَعِينَ سَوْطًا ، وَيُسَخَّمُ وَجْهُهُ ، وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ ، وَيُطَافُ بِهِ ، وَيُطَالُ حَبْسُهُ.

(۲۹۳۰۶) حضرت مکحول ویشید اور حضرت ولید بن ابو مالک ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جھوٹے گواہ کے بارے میں خط لکھا: اس کو چالیس کوڑے مارے جائیں گے، اس کا چہرہ کالا کر دیا جائے، اس کا سر منڈوا دیا جائے، اسے چکر لگوایا جائے اور اس کو لمبی مدت کے لیے قید کر دیا جائے۔

(۱۰۹) فِي شَهَادَةِ النِّسَاءِ فِي الْحُدُودِ

حدود میں عورتوں کی گواہی کا بیان

(۲۹۳۰۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، وَعَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : مَضَتِ السُّنَّةُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْخَلِيفَتَيْنِ مِنْ بَعْدِهِ ، أَنْ لاَ تَجُوزَ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِي الْحُدُودِ.

(۲۹۳۰۷) حضرت حجاج ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ویشید نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دو خلیفوں کے سنت گزر چکی ہے: حدود میں عورتوں کی گواہی جائز نہیں۔

(۲۹۳۰۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ سُئِلَ عَنْ ثَلاَثَةٍ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ بِالزِّنَى ، وَامْرَأَتَيْنِ ؟ قَالَ : لاَ يَجُوزُ حَتَّى يَكُونُوا أَرْبَعَةً.

(۲۹۳۰۸) حضرت بیان ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ویشید سے سوال کیا گیا: ان تین آدمیوں اور دو عورتوں کے متعلق جنہوں نے ایک آدمی کے خلاف زنا کی گواہی دی؟ آپ ویشید نے فرمایا: جائز نہیں یہاں تک کہ وہ چاروں آدمی ہوں۔

(۲۹۳۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِي الطَّلاَقِ وَالْحُدُودِ

(۲۹۳۰۹) حضرت حکم ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ویشید نے ارشاد فرمایا: طلاق اور حدود میں عورتوں کی گواہی جائز نہیں۔

(۲۹۳۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِي الْحُدُودِ.

(۲۹۳۱۰) حضرت مجالد ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ویشید نے ارشاد فرمایا: سزاؤں میں عورتوں کی گواہی جائز نہیں۔

(۲۹۳۱۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ امْرَأَةٍ فِي حَدٍّ ، وَلاَ شَهَادَةُ عَبْدٍ.

(۲۹۳۱۱) حضرت زکریا ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: کسی بھی حد میں عورت یا غلام کی گواہی جائز نہیں۔

(۲۹۳۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِي الْحُدُودِ.

(۲۹۳۱۲) حضرت یونس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: سزاؤں میں عورتوں کی گواہی جائز نہیں۔

(۲۹۳۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ، قَالَ: لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِي دَمٍ ، وَلَا حَدِّ دَمٍ.

(۲۹۳۱۳) حضرت جویبر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک ؒ نے ارشاد فرمایا: عورتوں کی گواہی نہ کسی خون میں جائز ہے اور نہ کسی خون کی سزا میں۔

(۲۹۳۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ حَمَّادًا ، يَقُولُ : لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِي الْحُدُودِ.

(۲۹۳۱۴) حضرت سفیان ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد ؒ کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا: سزاؤں میں عورتوں کی گواہی جائز نہیں۔

(۲۹۳۱٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بن سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ ، يَقُولُ : لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِي الْحُدُودِ.

(۲۹۳۱۵) حضرت علی بن صالح ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبدالرحمن بن سعید بن وھب ؒ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: سزاؤں میں عورتوں کی گواہی جائز نہیں۔

(۲۹۳۱٦) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لَا يُجْلَدُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْحُدُودِ ، إِلَّا بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ.

(۲۹۳۱۶) حضرت ابن ابی ذئب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زھری ؒ نے ارشاد فرمایا: سزاؤں میں کسی بھی صورت میں کوڑے نہیں مارے جائیں گے مگر دو آدمیوں کی گواہی سے۔

(۱۱۰) فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ)

اللہ رب العزت کے قول (وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ) کی تفسیر کا بیان

(۲۹۳۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ ﴿وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ ، قَالَ : أَدْنَاه رَجُلٌ ، وَقَالَ عَطَاءٌ : رَجُلَانِ.

(۲۹۳۱۷) حضرت ابن ابی نجیح ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاھد ؒ سے آیت ''اور چاہیے کہ ان کی سزا کا مشاہدہ کرے مومنوں کا ایک گروہ۔'' کی تفسیر میں مروی ہے آپ ؒ نے فرمایا: کم از کم ایک آدمی ہو، اور حضرت عطاء ؒ نے فرمایا: دو آدمی ہوں۔

(۲۹۳۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ ﴿وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ ، قَالَ :

عَشَرَةٌ.

(۲۹۳۱۸) حضرت ھشام ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ﷫ سے آیت ﴿وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ کی تفسیر یوں مروی ہے آپ ﷫ نے فرمایا: دس افراد ہوں۔

(۲۹۳۱۹) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : ثَلاَثَةٌ فَصَاعِدًا.

(۲۹۳۱۹) حضرت ابن ابی ذئب ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت زھری ﷫ نے ارشاد فرمایا: تین یا اس سے زائد ہوں۔

(۲۹۳۲۰) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : شَهِدْتُ أَبَا بَرْزَةَ ضَرَبَ أَمَةً لَهُ فَجَرَتْ ، وَعَلَيْهَا مِلْحَفَةٌ قَدْ جُلِّلَتْ بِهَا ، وَعِنْدَهُ طَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ ، ثُمَّ قَالَ : ﴿وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾.

(۲۹۳۲۰) حضرت اشعث ﷫ کے والد حضرت سوار ﷫ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو برزہ ﷜ کے پاس حاضر تھا۔ آپ ﷜ نے اپنی ایک باندی کو کوڑے مارے جس نے زنا کیا تھا۔ درانحالیکہ اس نے چادر پہنی ہوئی تھی جس نے اس کو ڈھانپا ہوا تھا۔ اور آپ ﷜ کے پاس لوگوں کا ایک گروہ تھا پھر آپ ﷫ نے آیت پڑھی: ترجمہ:۔ اور چاہیے کہ مشاہدہ کرے ان کی سزا کا مسلمانوں کا ایک گروہ۔

(۲۹۳۲۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : (إِنْ يُعْفَ عَنْ طَائِفَةٍ مِنْكُمْ) ، قَالَ : كَانَ رَجُلاً.

(۲۹۳۲۱) حضرت موسیٰ بن عبیدہ ﷫ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد بن کعب ﷫ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: آیت: ترجمہ:۔ اگر معاف کر بھی دیا جائے تم میں سے ایک گروہ کو۔ آپ ﷫ نے فرمایا: وہ ایک آدمی تھا۔

(۱۱۱) فِي الصَّغِيرِ يُفْتَرَى عَلَيْهِ

اس چھوٹے بچہ کا بیان جس پر جھوٹی تہمت لگا دی جائے

(۲۹۳۲۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ (ح) وَعَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ : مَنْ قَذَفَ صَغِيرًا فَلاَ حَدَّ عَلَيْهِ.

(۲۹۳۲۲) حضرت حسن بصری ﷫ اور حضرت ابراہیم ﷫ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے چھوٹے بچہ پر تہمت لگائی تو اس پر حد قذف جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۳۲۳) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لاَ حَدَّ فِي غُلاَمٍ افْتُرِيَ عَلَيْهِ وَهُوَ صَغِيرٌ ، حَتَّى تَجِبَ عَلَيْهِ الْحُدُودُ.

(۲۹۳۲۳) حضرت ابن ابی ذئب ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت زھری ﷫ نے ارشاد فرمایا: کوئی سزا نہیں ہوگی اس لڑکے میں جس پ

جھوٹی تہمت لگائی گئی اس حال میں کہ وہ چھوٹا بچہ تھا یہاں تک کہ اس پر حدود ثابت ہو جائیں۔

(۱۱۲) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ لَسْتَ ابْنَ فُلاَنَةَ

اس آدمی کے بیان میں جو آدمی کو یوں کہے: تو فلاں عورت کا بیٹا نہیں ہے

(۲۹۳۲٤) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى مَنْ دَعَى لِغَيْرِ أُمِّهِ حَدٌّ.

(۲۹۳۲۴) حضرت ابن ابی ذئب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زھری ؒ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی کو اس کی ماں کے علاوہ کی طرف منسوب کیا تو اس پر حد قذف جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۳۲٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ : لَسْتَ لِفُلاَنَةَ ، أُمِّهِ ، قَالَ : كَانَ لاَ يُجْعَلُ عَلَيْهِ الْحَدُّ ، إِنَّمَا هِيَ كَذْبَةٌ.

(۲۹۳۲۵) حضرت سعید بن ابی عروبہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ ؒ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے کسی آدمی کو کہا: فلاں عورت تیری ماں نہیں ہے، آپ ؒ نے فرمایا: بے شک اس پر سزا مقرر نہیں کی جائے گی اس لیے کہ یہ جھوٹ ہے۔

(۲۹۳۲٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۹۳۲۶) حضرت حماد ؒ سے بھی مذکورہ ارشاد اس سند سے منقول ہے۔

(۲۹۳۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ.

(۲۹۳۲۷) حضرت جابر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ؒ نے ارشاد فرمایا: اس شخص پر حد قذف جاری نہیں ہوگی۔

(۱۱۳) فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (وَلاَ تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللهِ)

اللہ رب العزت کے قول ﴿وَلاَ تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللهِ﴾ کی تفسیر کا بیان

(۲۹۳۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : فِي الضَّرْبِ.

(۲۹۳۲۸) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: مارنے کی صورت میں ہے۔

(۲۹۳۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : فِي الضَّرْبِ.

(۲۹۳۲۹) حضرت عطاء بن سائب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: مار میں تمہیں نرمی دامن گیر نہ ہو۔

(۲۹۳۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ؛ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿وَلاَ تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللهِ﴾ ، قَالَ : إِقَامَةُ الْحُدُودِ إِذَا رُفِعَتْ إِلَى السُّلْطَانِ.

(۲۹۳۳۰) حضرت عمران بن حدیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو مجلز ؒ سے آیت: اور نہ دامن گیر ہو تم کو ان کے سلسلہ میں ترس

کھانے کا جذبہ اللہ کے دین کے معاملہ میں مروی ہے آپ ریٹیلیہ نے فرمایا: سزائیں قائم کردی جائیں جب معاملہ حاکم کے سامنے پیش کردیا گیا ہو۔

(٢٩٣٣١) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ (ح) وَعَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : فِي قَوْلِهِ تَعَالَى :﴿وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللهِ﴾ ، قَالاَ :لَيْسَ بِالْقَتْلِ ، وَلَكِنْ فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ.

(۲۹۳۳۱) حضرت عطاء ریٹیلیہ اور حضرت مجاہد ریٹیلیہ سے اللہ رب العزت کے قول ﴿وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللهِ﴾ کے بارے میں مروی ہے ان دونوں حضرات نے فرمایا: قتل میں نہیں لیکن حد کو قائم کرنے میں نرمی نہ ہو۔

(٢٩٣٣٢) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إِقَامَةُ الْحَدِّ ، أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ بِشِدَّةِ الْجَلْدِ.

(۲۹۳۳۲) حضرت حجاج ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ریٹیلیہ نے ارشاد فرمایا: حد قائم کرنے میں ہے بہر حال کوڑے مارنے میں سختی مراد نہیں ہے۔

(٢٩٣٣٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ ﴿وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللهِ﴾، قَالَ :فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ ، يُقَامُ ، وَلَا يُعَطَّلُ.

(۲۹۳۳۳) حضرت ابن ابی نجیح ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ریٹیلیہ سے اللہ رب العزت کے قول ﴿وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللهِ﴾ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ ریٹیلیہ نے فرمایا: سزا قائم کرنے کے بارے میں ہے کہ سزا قائم کردی جائے اسے ختم نہ کیا جائے۔

(١١٤) فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الأَمَةَ ، ثُمَّ يَفْجُرُ ، مَا عَلَيْهِ ؟

اس آدمی کے بیان میں جو باندی سے شادی کرے پھر بدکاری کرے اس پر کیا سزا جاری ہوگی؟

(٢٩٣٣٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الأَمَةَ ، وَلَمْ يَكُنْ تَزَوَّجَ حُرَّةً قَبْلَهَا ، ثُمَّ يَفْجُرُ ، قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ :يُرْجَمُ ، وَقَالَ عِكْرِمَةُ :يُجْلَدُ.

(۲۹۳۳۴) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ ریٹیلیہ اور حضرت سلیمان بن یسار ریٹیلیہ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے باندی سے شادی کی اور اس نے اس سے قبل کسی آزاد سے شادی نہیں کی تھی پھر اس نے بدکاری کرلی۔ حضرت سلیمان بن یسار ریٹیلیہ نے فرمایا: اسے سنگسار کردیا جائے اور حضرت عکرمہ ریٹیلیہ نے فرمایا: اسے کوڑے مارے جائیں گے۔

(٢٩٣٣٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ زَنَى وَلَهُ سَرَارِيٌّ ؟ قَالَ :يُجْلَدُ ، وَلَا يُرْجَمُ.

(۲۹۳۳۵) حضرت عبدالملک ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ویشید سے ایک آدمی کے متعلق سوال کیا گیا جس نے زنا کیا درانحالیکہ اس کی بہت سی باندیاں تھیں؟ آپ ویشید نے فرمایا: اسے کوڑے مارے جائیں گے اور سنگسار نہیں کیا جائے گا۔

(۲۹۳۳۶) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يُحْصِن الْحُرَّ بِيَهُودِيَّةٍ ، وَلاَ نَصْرَانِيَّةٍ ، وَلاَ بِأَمَةٍ.

(۲۹۳۳۶) حضرت حکم ویشید اور حضرت حماد ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ویشید نے ارشاد فرمایا: آزاد شخص یہودی عورت سے محصن نہیں بنتا نہ ہی عیسائی عوت سے اور نہ ہی باندی سے۔

(۲۹۳۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، أَوْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ؛ أَنَّ مَرْوَانَ سَأَلَهُ عَنِ الْحُرِّ تَكُونُ تَحْتَهُ الأَمَةُ ، ثُمَّ يُصِيبُ فَاحِشَةً ؟ قَالَ : يُرْجَمُ ، قَالَ : عَمَّنْ تَأْخُذُ هَذَا ؟ قَالَ : أَدْرَكْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَهُ. (بیهقی ۲۱۶)

(۲۹۳۳۷) حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ ویشید یا حضرت عبداللہ بن عتبہ ویشید سے مروان نے اس آزاد آدمی کے متعلق سوال کیا جس کے ماتحت باندی ہو اور وہ زنا کرے؟ آپ ویشید نے فرمایا: اسے سنگسار کر دیا جائے گا۔ مروان نے پوچھا: آپ ویشید نے کس سے یہ حکم لیا ہے؟ آپ ویشید نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو یوں کہتے ہوئے پایا تھا۔

(۲۹۳۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : لاَ تُحْصِنُ الأَمَةُ الْحُرَّ ، وَلاَ الْعَبْدُ الْحُرَّةَ.

(۲۹۳۳۸) حضرت یونس ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ویشید فرمایا کرتے تھے کہ باندی آزاد مرد کو محصن نہیں بنا سکتی اور غلام آزاد عورت کو محصن نہیں بنا سکتا۔

(۲۹۳۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَهُوَ قَوْلُ قَتَادَةَ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يَقُولاَنِ فِي الْحُرَّةِ تَحْتَ الْعَبْدِ تَزْنِي ، السُّنَّةُ أَنَّهَا تُرْجَمُ ، وَفِي الْحُرِّ تَحْتَهُ الأَمَةُ : لاَ يُرْجَمُ.

(۲۹۳۳۹) حضرت قتادہ ویشید اور حضرت حسن بصری ویشید فرمایا کرتے تھے اس آزاد عورت کے بارے میں جو غلام کے ماتحت ہونے کے باوجود زنا کر لے تو اس کو سنگسار کیا جائے گا اور اس آزاد شخص کے بارے میں جس کے ماتحت باندی ہو اس کو سنگسار نہیں کیا جائے گا۔

(۲۹۳٤۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنِ الْفَضْلِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ؛ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ ، قَالَ : أَحْصَنَهَا وَأَحْصَنَتْهُ.

(۲۹۳۴۰) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن یسار ویشید نے فرمایا: غلام آزاد عورت کو اور آزاد غلام عورت کو محصن بنا دے گا۔

(۲۹۳٤۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : أَحْصَنَهَا وَأَحْصَنَتْهُ ، قَالَ :

الْحُرُّ الآنَ مَرْجُومٌ.

(۲۹۳۴۱) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب ؒ نے ارشاد فرمایا: غلام آزاد عورت کو اور باندی آزاد مرد کو محصن بنادیں گے۔ آپ ؒ نے فرمایا: آزاد اب سے سنگسار کیا جائے گا۔

(۲۹۳۴۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ ، وَقَدْ أَجْمَعُوا عَلَى عَبْدٍ أُحْصِنَ بِحُرَّةٍ أَنْ يرْجَم ، إِلاَّ عِكْرِمَةَ ، فَإِنَّهُ قَالَ :عَلَيْهِ نِصَفُ الْحَدِ.

(۲۹۳۴۲) حضرت لیث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاهد ؒ نے فرمایا میں مدینہ آیا اس حال میں کہ سب فقہاء نے اتفاق کرلیا تھا ایک غلام پر جو کسی آزاد عورت سے محصن ہوا تھا کہ اسے سنگسار کردیا جائے سوائے حضرت عکرمہ ؒ کے کہ انہوں نے فرمایا: اس پر آدھی سزا جاری ہوگی۔

(۲۹۳۴۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْعَبْدِ تَكُونُ تَحْتَهُ الْحُرَّةُ ، وَالْحُرُّ يَكُون تَحْتَهُ الأَمَةُ، فَيَزْنِي أَحَدُهُمَا، قَالَ :لَيْسَ عَلَى وَاحِدٍ مِنْهُمَا رَجْمٌ، حَتَّى يَكُونَا حُرَّيْنِ مُسْلِمَيْنِ.

(۲۹۳۴۳) حضرت ابو معشر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ سے اس غلام کے بارے میں کہ آزاد عورت اس کے ماتحت ہو یا وہ آزاد شخص جس کے ماتحت باندی ہو ان میں سے کسی نے زنا کرلیا ہو ان کے بارے میں مروی ہے آپ ؒ نے فرمایا: ان میں سے کسی پر سنگسار کی سزا جاری نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ دونوں آزاد مسلمان ہوں۔

(۲۹۳٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :إِحْصَانُ الأَمَةِ أَنْ تَنْكِحَ الْحُرَّ ، وَإِحْصَانُ الْعَبْدِ أَنْ يَنْكِحَ الْحُرَّةَ.

(۲۹۳۴۴) حضرت لیث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاهد ؒ نے ارشاد فرمایا: باندی کے شادی شدہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ آزاد سے نکاح کرلے۔

(۱۱۵) فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ، ثُمَّ يَفْجُرُ

اس آدمی کا بیان جس نے اہل کتاب عورت سے شادی کی پھر اس نے بدکاری کی

(۲۹۳٤٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَالشَّعْبِيِّ ؛ فِي الْحُرِّ يَتَزَوَّجُ الْيَهُودِيَّةَ وَالنَّصْرَانِيَّةَ ثُمَّ يَفْجُرُ ، فَقَالاَ :يُجْلَدُ ، وَلاَ يُرْجَمُ.

(۲۹۳۴۵) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ اور حضرت شعبی ؒ سے اس آزاد شخص کے بارے میں مروی ہے جو یہودی عورت اور عیسائی عورت سے شدی کرتا ہے پھر بدکاری کرلیتا ہے ان دونوں حضرات نے فرمایا: اسے کوڑے مارے جائیں گے اور سنگسار نہیں کیا جائے گا۔

(٢٩٣٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى أَنْ يُحْصِنَ الْحُرَّ ، إِلاَّ الْحُرَّةُ الْمُسْلِمَةُ.

(۲۹۳۴۶) حضرت ابن طاؤس ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت طاؤس ؒ رائے رکھتے تھے کہ آزاد آدمی کو آزاد مسلمان عورت کے علاوہ کوئی عورت محصن نہیں بنا سکتی۔

(٢٩٣٤٧) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ كَعْبٍ؛ أَنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ يَهُودِيَّةً ، أَوْ نَصْرَانِيَّةً ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ ؟ فَنَهَاهُ عَنْهَا، وَقَالَ :إِنَّهَا لاَ تُحْصِنُكَ. (ابو داؤد ۲۰۶۔ طبرانی ۲۰۵)

(۲۹۳۴۷) حضرت علی بن ابی طلحہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب ؓ نے کسی یہودی یا عیسائی عورت سے شادی کرنے کا ارادہ کیا تو آپ ؓ نے اس بارے میں نبی کریم ﷺ سے پوچھا؟ آپ ﷺ نے انہیں اس سے منع فرما دیا: اور فرمایا: بے شک وہ تجھے محصن نہیں بنا سکتی۔

(٢٩٣٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى مُشْرِكَةً مُحْصِنَةً.

(۲۹۳۴۸) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ مشرکہ عورت کو پاکدامن نہیں سمجھتے تھے۔

(٢٩٣٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :مَنْ أَشْرَكَ بِاللَّهِ فَلَيْسَ بِمُحْصِنٍ.

(۲۹۳۴۹) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرایا تو وہ محصن نہیں۔

(٢٩٣٥٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :إِذَا تَزَوَّجَهَا وَهُوَ غَيْرُ مُسْلِمٍ ، لَمْ تُحْصِنْهُ حَتَّى يَطَأَهَا فِي الإِسْلاَمِ.

(۲۹۳۵۰) حضرت یونس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ فرمایا کرتے تھے: جب آدمی ایک عورت سے شادی کرے درانحالیکہ وہ غیر مسلم ہو تو اس نے اس کو محصن نہیں بنایا یہاں تک کہ وہ اس سے اسلام میں وطی کر لے۔

(١١٦) مَنْ قَالَ تُحْصِنُ الْيَهُودِيَّةُ وَالنَّصْرَانِيَّةُ الْمُسْلِمَ

جو یوں کہے: یہودی اور عیسائی عورت مسلمان کو پاکدامن بنا دیتی ہے

(٢٩٣٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي الْيَهُودِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ تَكُونُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ ، ثُمَّ يَفْجُرُ ، قَالاَ :يُرْجَمُ.

(۲۹۳۵۱) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید ؒ اور حضرت سعید بن مسیب ؒ سے اس یہودی اور عیسائی

عورت کے بارے میں مروی ہے جو مسلمان کے ماتحت ہوں پھر وہ شخص بدکاری کر لے۔ ان دونوں حضرات نے فرمایا: اس کو سنگسار کر دیا جائے گا۔

(۲۹۳۵۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : تُحْصِنُ الْيَهُودِيَّةُ وَالنَّصْرَانِيَّةُ الْمُسْلِمَ.

(۲۹۳۵۲) حضرت یونس ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ریشید فرمایا کرتے تھے: یہودی اور عیسائی عورت مسلمان کو پاکدامن بنا دیتی ہے۔

(۲۹۳۵۳) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ، أَنَّهَا تُحْصِنُهُ.

(۲۹۳۵۳) حضرت ابن جریج ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ریشید سے اس آدمی کے بارے میں مروی ہے جو اہل کتاب عورت سے شادی کر لے: آپ ریشید نے فرمایا: بے شک وہ اسے پاکدامن محصن بنا دیتی ہے۔

(۲۹۳۵٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْيَهُودِيَّةَ، وَالنَّصْرَانِيَّةَ ، وَالأَمَةَ أَيُحْصَنُ بِهِنَّ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، وَلَوْ مَا.

(۲۹۳۵۴) حضرت سالم ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر ریشید سے اس آدمی کے متعلق دریافت کیا جس نے یہودی، عیسائی باندی سے شادی کی ہو کیا وہ ان کی وجہ سے محصن بن جائے گا؟ آپ ریشید نے فرمایا: جی ہاں اگر چہ جو بھی ہو۔

(۱۱۷) فِي الْمَرْأَةِ تَزَوَّجُ عَبْدَهَا

اس عورت کے بیان میں جو اپنے غلام سے شادی کر لے

(۲۹۳۵٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ : تَزَوَّجَتِ امْرَأَةٌ عَبْدَهَا ، فَقِيلَ لَهَا ؟ فَقَالَتْ : أَلَيْسَ اللَّهُ يَقُولُ : ﴿وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ فَهَذَا مِلْكُ يَمِينِي ، وَتَزَوَّجَتِ امْرَأَةٌ مِنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ ، وَلاَ وَلِيٍّ ، فَقِيلَ لَهَا ؟ فَقَالَتْ : أَنَا ثَيِّبٌ ، وَقَدْ مَلَكْتُ أَمْرِي ، فَرُفِعَتَا إِلَى عُمَرَ ، فَجَمَعَ النَّاسَ فَسَأَلَهُمْ ؟ فَقَالُوا : قَدْ خَاصَمَتَاكَ بِكِتَابِ اللهِ جَلَّ جَلاَلُهُ ، وَقَالَ عَلِيٌّ : قَدْ خَاصَمَتَاكَ بِكِتَابِ اللهِ ، فَجَلَدَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِئَةَ جَلْدَةٍ ، ثُمَّ كَتَبَ إِلَى الأَمْصَارِ : أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَزَوَّجَتْ عَبْدَهَا ، أَوْ تَزَوَّجَتْ بِغَيْرِ وَلِيٍّ ، فَهِيَ بِمَنْزِلَةِ الزَّانِيَةِ.

(۲۹۳۵۵) حضرت حصین ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت بکر ریشید نے ارشاد فرمایا: ایک عورت نے اپنے غلام سے شادی کی پس اس سے اس بارے میں پوچھا گیا؟ تو وہ کہنے لگی: کیا اللہ رب العزت نے یوں نہیں فرمایا: اور وہ جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہیں، تو میرا داہنا ہاتھ اس کا مالک ہے، اور ایک دوسری عورت نے بغیر گواہی اور ولی کی اجازت کے بغیر شادی کی پس اس سے اس بارے

میں پوچھا گیا؟ تو وہ کہنے لگی: میں ثیبہ عورت ہوں اور مجھے میرے معاملہ کا اختیار ہے سوان دونوں کا معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمع کر کے ان سے ان دونوں کے بارے میں پوچھا؟ لوگوں نے کہا! تحقیق ان دونوں نے اللہ جل جلالہ کی کتاب سے جھگڑا کیا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا: تحقیق ان دونوں نے اللہ جل جلالہ کی کتاب سے جھگڑا کیا ہے۔ سو آپ رضی اللہ عنہ نے ان دنوں میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے مارے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے شہروں کے امراؤں کو خط لکھ دیا: جو کوئی عورت اپنے غلام سے شادی کرلے یا وہ ولی کی اجازت کے بغیر شادی کرلے تو زانیہ کے درجہ میں ہوگی۔

(٢٩٣٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ فِي امْرَأَةٍ تَزَوَّجَتْ عَبْدَهَا ، أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَهُمَا ، وَيُقَامُ الْحَدُّ عَلَيْهَا.

(۲۹۳۵۶) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کے بارے میں خط لکھا جس نے اپنے غلام سے شادی کرلی تھی: کہ ان دونوں کے درمیان تفریق کردی جائے اور اس عورت پر حد قائم کردی جائے۔

(٢٩٣٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، وَمُجَاهِدًا عَنِ امْرَأَةٍ كَانَ لَهَا عَبْدٌ ، فَأَرَادَتْ أَنْ تُعْتِقَهُ عَلَى أَنْ يَتَزَوَّجَهَا ؟ فَقَالَ عَطَاءٌ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُبَيْدٍ : تُعْتِقُهُ ، وَلاَ تُشَارِطُهُ ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ : فِي هَذَا عُقُوبَةٌ مِنَ اللهِ وَمِنَ السُّلْطَانِ ، تُفَارِقُهُ ، وَيُقَامُ عَلَيْهَا الْحَدُّ.

(۲۹۳۵۷) حضرت اسماعیل بن مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ ، حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر رحمہ اللہ اور حضرت مجاھد رحمہ اللہ سے ایک عورت کے متعلق دریافت کیا جس کا ایک غلام تھا پس اس عورت نے اس کو اس شرط پر آزاد کرنے کا ارادہ کیا کہ وہ اس عورت سے شادی کرلے، اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت عطاء رحمہ اللہ اور حضرت عبداللہ بن عبید رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ عورت اس کو آزاد کردے اور اس پر شرط نہ لگائے اور حضرت مجاھد رحمہ اللہ نے فرمایا: اس میں اللہ کی اور حاکم کی سزا ہوگی: اس کو اس سے جدا کردیا جائے گا اور اس عورت پر حد قائم کردی جائے گی۔

(٢٩٣٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ شَيْبَانَ ، عَنْ أَبِي نَوْفَلِ بْنِ أَبِي عَقْرَبٍ ، قَالَ : جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَقَالَتْ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنِّي امْرَأَةٌ كَمَا تَرَى ، وَغَيْرِي مِنَ النِّسَاءِ أَجْمَلُ مِنِّي ، وَلِي عَبْدٌ قَدْ رَضِيتُ دِينَهُ وَأَمَانَتَهُ ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَهُ ، فَدَعَا بِالْغُلاَمِ فَضَرَبَهُمَا ضَرْبًا مُبَرِّحًا ، وَأَمَرَ فِي الْعَبْدِ فَبِيعَ فِي أَرْضِ غُرْبَةٍ.

(۲۹۳۵۸) حضرت ابو نوفل بن ابی عقرب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہنے لگی اے امیر المومنین! بے شک میں ایک عام عورت ہوں جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں جبکہ دوسری عورتیں مجھ سے زیادہ خوبصورت ہیں اور میرا ایک غلام ہے تحقیق میں اس کے دین اور اس کی ایمان داری سے راضی ہوں اور میں اس سے شادی کرنا چاہتی ہوں اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے اس غلام کو بلایا اور ان دونوں کو سخت مار لگائی اور آپ رضی اللہ عنہ نے غلام کے بارے میں حکم دیا تو اس کو اجنبی دور علاقہ میں فروخت

کر دیا گیا۔

(۱۱۸) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ يَا ابْنَ الزَّانِيَةِ ، مَا حَدُّهُ ؟

اس آدمی کے بیان میں جو آدمی کو یوں کہے: اے زانیہ کے بیٹے، اس کی سزا کیا ہوگی؟

(۲۹۳۵۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: إِذَا قَالَ: يَاابْنَ الزَّانِيَيْنِ، قَالَ: يُجْلَدُ حَدَّيْنِ.

(۲۹۳۵۹) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب وہ یوں کہے: اے دو زانیوں کے بیٹے! تو اس کہنے والے کو دو حدیں لگائی جائیں گی۔

(۲۹۳۶۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ حُسَيْنٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ : يَا زَانٍ ، يَاابْنَ الزَّانِيَةِ ، قَالَ : يُضْرَبُ حَدَّيْنِ.

(۲۹۳۶۰) حضرت حصین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے: جس نے ایک آدمی کو یوں کہا: اے زانی اور زانیہ عورت کے بیٹے، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کو دو سزائیں دی جائیں گی۔

(۱۱۹) فِي الزَّنِي ، كَمْ مَرَّةً يُرَدُّ ، وَمَا يُصْنَعُ بِهِ بَعْدَ إِقْرَارِهِ ؟

زانی کے بیان میں: اس کو کتنی مرتبہ لوٹایا جائے گا؟ اور اس کے اقرار کر لینے کے بعد اس کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا؟

(۲۹۳۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الْمُجَالِدِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنَّهُ قَدْ زَنَى ، فَقَالَ : أَمَا لِهَذَا أَحَدٌ ؟ فَرَدَّهُ ، ثُمَّ جَاءَ ثَلاَثَ مِرَارٍ ، فَقَالَ : أَمَا لِهَذَا أَحَدٌ ، فَرَدَّهُ ، فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ ، قَالَ : ارْجُمُوهُ ، فَرَمَاهُ وَرَمَيْنَاهُ ، وَفَرَّ وَاتَّبَعْنَاهُ ، قَالَ عَامِرٌ : فَقَالَ لِي جَابِرٌ : فَهَاهُنَا قَتَلْنَاهُ. (بخاری ۵۲۷۰۔ مسلم ۱۳۱۸)

(۲۹۳۶۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: بے شک میں نے زنا کیا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا اس کا کوئی گواہ ہے؟ سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں واپس لوٹا دیا پھر وہ تین مرتبہ آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اس کا کوئی گواہ ہے؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو واپس لوٹا دیا جب وہ چوتھی مرتبہ آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اس کو سنگسار کر دو سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم نے اسے پتھر مارے اور وہ بھاگنے لگے تو ہم نے ان کا پیچھا کیا۔ حضرت عامر رحمہ اللہ نے فرمایا: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: ہم نے یہاں ان کو مارا تھا۔

(۲۹۳۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ نُعَيْمِ بْنِ هَزَّالٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ مَاعِزُ

بْنُ مَالِكٍ فِي حَجْرِ أَبِي ، فَأَصَابَ جَارِيَةً مِنَ الْحَيِّ ، فَقَالَ لَهُ أَبِي : إِئْتِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرْهُ بِمَا صَنَعْتَ ، يَسْتَغْفِرْ لَكَ ، وَإِنَّمَا يُرِيدُ بِذَلِكَ لِيَجْعَلَ لَهُ مَخْرَجًا ، فَأَتَاهُ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي قَدْ زَنَيْت فَأَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللهِ ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ ، ثُمَّ أَتَاهُ ، حَتَّى ذَكَرَ أَرْبَعَ مِرَارٍ ، ثُمَّ أَتَاهُ الرَّابِعَةَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي قَدْ زَنَيْت فَأَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلَيْسَ قَدْ قُلْتَهَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ ، فَبِمَنْ ؟ قَالَ : بِفُلاَنَةٍ ، قَالَ : هَلْ ضَاجَعْتَهَا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : هَلْ بَاشَرْتَهَا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : هَلْ جَامَعْتَهَا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَأَمَرَ بِهِ لِيُرْجَمَ ، فَأُخْرِجَ إِلَى الْحَرَّةِ ، فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ خَرَجَ يَشْتَدُّ ، فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُنَيْسٍ وَقَدْ أَعْجَزَ أَصْحَابَهُ ، فَانْتَزَعَ لَهُ بِوَظِيفِ بَعِيرٍ ، فَرَمَاهُ بِهِ فَقَتَلَهُ ، ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ : هَلاَّ تَرَكْتُمُوهُ ، لَعَلَّهُ يَتُوبُ ، فَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَيْهِ ؟.

(ابو داؤد ۴۴۱۸۔ احمد ۲۱۷)

(۲۹۳۶۲) حضرت نعیم بن ھزال بیشیز فرماتے ہیں کہ ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ میرے والد کی پرورش میں تھے انہوں نے قبیلہ کی ایک باندی سے زنا کرلیا تو میرے والد نے ان سے کہا: تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور جو تم نے کیا ہے اس بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلاؤ وہ تمہارے لیے استغفار کریں گے۔ اور میرے والد نے اس سے یہ ارادہ کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لیے کوئی راستہ نکالیں گے۔ پس وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بے شک میں نے زنا کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر کتاب اللہ کا حکم قائم فرمادیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اعراض کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے یہاں تک کہ راوی نے چار مرتبہ کا ذکر کیا۔ پھر وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چوتھی بار آئے اور کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بے شک میں نے زنا کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر کتاب اللہ کا حکم قائم فرمادیں اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے یہ بات چار مرتبہ نہیں کہی؟ پس کس عورت سے کیا؟ انہوں نے کہا: فلاں عورت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے اس سے ہمبستری کی؟ انہوں نے کہا، جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تم نے اس سے وطی کی؟ انہوں نے کہا، جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پوچھا! کیا تم نے اس سے جماع کیا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، راوی کہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق حکم دیا تو اس کو سنگسار کیا گیا اور اسے حرہ کی زمین کی طرف لے جایا گیا جب انہوں نے پتھروں کی سختی محسوس کی وہ کراہتے ہوئے تکلیف سے نکلنے لگے۔ حضرت عبداللہ بن انیس اس سے ملے اور تحقیق اس کو مارنے والے ساتھی عاجز آ گئے تھے انہوں نے اپنے اونٹ کی پنڈلی کا پتلا حصہ اکھیڑا اور ان کو اس سے مار کر انہیں قتل کردیا۔ پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اس کو چھوڑ کیوں نہیں دیا شاید کہ وہ توبہ کرلیتا اور اللہ اس کی توبہ قبول کرلیتے؟

(۲۹۳۶۳) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى أَتَاهُ أَرْبَعَ مِرَارٍ ، فَأَمَرَ بِهِ

أَنْ يُرْجَمَ ، فَلَمَّا أَصَابَتْهُ الْحِجَارَةُ أَدْبَرَ يَشْتَدُّ ، فَلَقِيَهُ رَجُلٌ بِيَدِهِ لَحْيُ جَمَلٍ ، فَضَرَبَهُ فَصَرَعَهُ ، فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرَارُهُ حِينَ مَسَّتْهُ الْحِجَارَةُ ، قَالَ : فَهَلاَّ تَرَكْتُمُوهُ. (بخاری ۶۸۲۷۔ مسلم ۱۶)

(۲۹۳۶۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہنے لگے: بے شک میں نے زنا کیا ہے! سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اعراض کیا یہاں تک کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چوتھی مرتبہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں حکم دیا تو ان کو سنگسار کیا گیا جب انہیں پتھروں کی تکلیف پہنچی تو وہ تکلیف سے بھاگنے لگا اتنے میں اسے ایک آدمی ملا جس کے ہاتھ میں اونٹ کا جبڑا تھا پس اس نے اسے مارا اور اسے نیچے گرا دیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان کے بھاگنے کا معاملہ ذکر کیا گیا جب انہیں پتھروں کی تکلیف محسوس ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اس کو چھوڑ کیوں نہیں دیا؟'

(۲۹۳۶٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : أَتَى مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَقَرَّ عِنْدَهُ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، فَقُلْتُ : إِنْ أَقْرَرْتَ عِنْدَهُ الرَّابِعَةَ ، فَأَمَرَ بِهِ فَحُبِسَ ، يَعْنِي يُرْجَمُ. (احمد ۸۔ ابویعلی ۳۶)

(۲۹۳۶۴) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تین مرتبہ اقرار کیا میں نے کہا: اگر تم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چوتھی مرتبہ اقرار کرو تو سزا ہوگی! سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اسے قید کر دیا گیا یعنی سنگسار کر دیا گیا۔

(۲۹۳٦٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : شَهِدَ مَاعِزٌ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ أَنَّهُ قَدْ زَنَى ، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرْجَمَ.

(۲۹۳۶۵) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے خلاف زنا کرنے کی چار مرتبہ گواہی دی تھی سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ان کو سنگسار کر دیا گیا۔

(۲۹۳٦٦) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُتِيَ بِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ ، أُتِيَ بِرَجُلٍ أَشْعَرَ ذِي عَضَلاَتٍ ، فِي إِزَارِهِ ، فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ ، ثُمَّ أَمَرَ بِرَجْمِهِ. (مسلم ۱۳۲۰۔ ابو داؤد ۴۴۲۲)

(۲۹۳۶۶) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب ماعز بن مالک کو لایا گیا تو ایک زیادہ بالوں والے اور مضبوط پٹھے والے شخص کو لایا گیا جو تہبند پہنے ہوئے تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دو مرتبہ واپس لوٹایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سنگسار کرنے کا حکم دیا۔

(۲۹۳٦۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ الأَسْلَمِيَّ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنِّي قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَزَنَيْتُ ،

وَإِنِّی أُرِیدُ أَنْ تُطَهِّرَنِی ، فَرَدَّهُ ، فَلَمَّا کَانَ الْغَدُ أَتَاهُ أَیْضًا ، فَقَالَ : یَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّی قَدْ زَنَیْتُ ، فَرَدَّهُ الثَّانِیَةَ ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِلَی قَوْمِهِ ، فَقَالَ : أَتَعْلَمُونَ بِعَقْلِهِ بَأْسًا ؟ تُنْکِرُونَ مِنْهُ شَیْئًا ؟ فَقَالُوا : لاَ نَعْلَمُهُ إِلاَّ وَفِیَّ الْعَقْلِ مِنْ صَالِحِینَا فِیمَا نُرَی ، قَالَ : فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ ، فَأَرْسَلَ إِلَیْهِمْ أَیْضًا ، فَسَأَلَ عَنْهُ ؟ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُ لاَ بَأْسَ بِهِ ، وَلاَ بِعَقْلِهِ ، فَلَمَّا کَانَ الرَّابِعَةُ ، حَفَرَ لَهُ حُفْرَةً ، ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ.

(مسلم ۱۳۲۳۔ ابو داؤد ۴۴۳۲)

(۲۹۳۶۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ماعز بن مالک اسلمی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کی: بے شک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے اور میں نے زنا کیا ہے، اور میں چاہتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پاک کر دیں، سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو واپس کر دیا جب اگلا دن آیا تو وہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئے اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! بے شک میں نے زنا کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دوسری مرتبہ بھی واپس لوٹا دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی قوم کی طرف قاصد بھیجا اور فرمایا: کیا تم اس کی عقل میں کوئی حرج سمجھتے ہو؟ کیا تم اس میں کوئی غلط چیز دیکھتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم اس کے بارے میں نہیں جانتے مگر یہ کہ اس کی عقل ہمارے نیک لوگوں کی طرح ہے جیسا کہ ہمیں دکھائی دیا۔ راوی کہتے ہیں: پس وہ تیسری بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی قوم کی طرف پھر قاصد بھیجا اور اس کے بارے میں سوال کیا؟ ان لوگوں نے بتلایا کہ اس میں اور اس کی عقل میں کوئی حرج والی بات نہیں، پس جب وہ چوتھی مرتبہ آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے ایک گڑھا کھودا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے انہیں سنگسار کر دیا گیا۔

(۲۹۳۶۸) حَدَّثَنَا مُعَاوِیَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْیَانُ ، عَنْ دَاوُد ، عَنْ أَبِی نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ ، قَالَ : جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِکٍ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَی ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، فَسَأَلَ عَنْهُ ؟ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ ، فَرَمَیْنَاهُ بِالْخَزَفِ ، وَالْجَنْدَلِ ، وَالْعِظَامِ ، وَمَا حَفَرْنَا لَهُ ، وَلاَ أَوْثَقْنَاهُ ، فَسَبَقَنَا إِلَی الْحَرَّةِ وَاتَّبَعْنَاهُ ، فَقَامَ إِلَیْنَا ، فَرَمَیْنَاهُ حَتَّی سَکَتَ ، فَمَا اسْتَغْفَرَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، وَلاَ سَبَّهُ. (مسلم ۱۳۲۱۔ ابو داؤد ۴۴۲۹)

(۲۹۳۶۸) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے تین مرتبہ زنا کا اعتراف کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق سوال کیا؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے انہیں سنگسار کر دیا گیا، سو ہم نے انہیں ٹھیکری، چھوٹے چھوٹے پتھر اور ہڈیاں ماریں اور نہ ہم نے ان کے لیے کوئی گڑھا کھودا اور نہ ہم نے ان کو باندھا پس وہ ہم سے آگے حرہ مقام کی طرف دوڑے اور ہم نے ان کا پیچھا کیا سو وہ ہماری طرف متوجہ ہو کر کھڑے ہو گئے پھر ہم نے انہیں پتھر مارے یہاں تک کہ وہ ساکت ہو گئے اور نہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے استغفار کیا اور نہ ہی ان کو برا بھلا کہا۔

(۲۹۳۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ الْمُغِیرَةِ الطَّائِفِیِّ ، عَنِ ابْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ أَبِی ذَرٍّ ، قَالَ : کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی سَفَرٍ ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَأَقَرَّ أَنَّهُ قَدْ زَنَی ، فَرَدَّهُ النَّبِیُّ صَلَّی

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاثًا ، فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ وَنَزَلَ ، أَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ ، وَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ حَتَّى عَرَفْتُهُ فِي وَجْهِهِ ، فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ الْغَضَبُ ، قَالَ :يَا أَبَا ذَرٍّ ، إِنَّ صَاحِبَكُمْ قَدْ غُفِرَ لَهُ ، قَالَ : وَكَانَ يُقَالُ :إِنَّ تَوْبَتَهُ أَنْ يُقَامَ عَلَيْهِ الْحَدُّ. (احمد ۱۱۹۔ طحاوی ۱۴۲)

(۲۹۳۶۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی سفر میں ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ایک آدمی آیا اور اس نے زنا کا اقرار کیا سو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو تین بار واپس لوٹا دیا جب وہ چوتھی بار آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اترے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق حکم دیا سو اسے سنگسار کر دیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ بات بہت ہی ناگوار گزری یہاں تک کہ اس کا اثر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ میں محسوس کیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا غصہ ختم ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! تمہارے ساتھی کی مغفرت کر دی گئی، راوی نے فرمایا: یوں کہا جاتا تھا، بے شک اس کی توبہ یہ ہے کہ اس پر حد قائم کر دی جائے۔

(۲۹۳۷۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ :قُلْتُ لَهُ :رَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قُلْتُ :بَعْدَ مَا أُنْزِلَتْ سُورَةُ النُّورِ ، أَوْ قَبْلَهَا ؟ قَالَ :لاَ أَدْرِي.

(بخاری ۶۸۱۳۔ مسلم ۱۳۲۸)

(۲۹۳۷۰) حضرت شیبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگسار کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں، میں نے دریافت کیا: سورۃ نور کے نازل ہونے کے بعد یا اس سے پہلے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم۔

(۲۹۳۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :قَدْ خَشِيتُ أَنْ يَطُولَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ :مَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللهِ ، فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللَّهُ ، أَلاَ وَإِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ ، إِذَا أُحْصِنَ الرَّجُلُ ، أَوْ قَامَتِ الْبَيِّنَةُ ، أَوْ كَانَ حَمْلٌ ، أَوِ اعْتِرَافٌ ، وَقَدْ قَرَأْتُهَا : ﴿الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوهُمَا الْبَتَّةَ﴾.

رَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ.

قِيلَ لِسُفْيَانَ :رَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ :نَعَمْ. (بخاری ۶۸۲۹۔ مسلم ۱۳۱۷)

(۲۹۳۷۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ لوگوں پر لمبا زمانہ گزرے گا یہاں تک کہ کہنے والا کہے گا: ہم تو رجم کے حکم کو کتاب اللہ میں نہیں پاتے! سو وہ گمراہ ہوں گے ایک فریضہ کو چھوڑنے کی وجہ سے جس کا حکم اللہ نے نازل کیا ہے خبردار! رجم کا حکم برحق ہے جب آدمی شادی شدہ ہو یا بینہ قائم ہو جائے یا حاملہ ہو یا اعتراف کیا ہو اور تحقیق میں نے اس کی تلاوت کی ہے ترجمہ:۔ شادی شدہ مرد اور شادی شدہ عورت جب دونوں زنا کریں تو تم ان کو لازمی طور پر سنگسار کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہم نے سنگسار کیا ہے حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگسار کیا

ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔

(۲۹۳۷۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُقِرُّ بِالزِّنَى ، كَمْ يُرَدُّ ؟ قَالَ :مَرَّةً ، وَسَأَلْتُ الْحَكَمَ ؟ فَقَالَ :أَرْبَعَ مَرَّاتٍ.

(۲۹۳۷۲) حضرت شعبہ ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد ولیٹھیڈ سے اس آدمی کے متعلق سوال کیا جو زنا کا اقرار کرتا ہو کہ اس کو کتنی مرتبہ لوٹا جائے گا؟ آپ ولیٹھیڈ نے فرمایا: ایک مرتبہ اور میں نے حضرت حکم ولیٹھیڈ سے سوال کیا؟ تو آپ ولیٹھیڈ نے فرمایا: چار مرتبہ۔

(۲۹۳۷۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ أَتَى أَبَا بَكْرٍ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ زَنَى ، فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ :ذَكَرْتَ هَذَا لأَحَدٍ غَيْرِي ؟ قَالَ :لاَ ، قَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ :اسْتَتِرْ بِسِتْرِ اللهِ ، وَتُبْ إِلَى اللهِ ، فَإِنَّ النَّاسَ يُعَيِّرُونَ ، وَلاَ يُغَيِّرُونَ ، وَاللَّهُ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَن عِبَادِهِ ، فَلَمْ تَقَرَّ نَفْسُهُ ، حَتَّى أَتَى عُمَرَ ، فَذَكَرَ مِثْلَ مَا ذَكَرَ لأَبِي بَكْرٍ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ :مِثْلَ مَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ ، فَلَمْ تَقَرَّ نَفْسُهُ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَدْ زَنَى ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ ، حَتَّى قَالَ لَهُ ذَلِكَ مِرَارًا ، فَلَمَّا أَكْثَرَ ، بَعَثَ إِلَى قَوْمِهِ ، فَقَالَ لَهُمْ :هَلَ اشْتَكَى ؟ أَبِهِ جِنَّةٌ ؟ فَقَالُوا :لاَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّهُ صَحِيحٌ ، قَالَ :أَبِكْرٌ ، أَمْ ثَيِّبٌ ؟ قَالُوا :بَلْ ثَيِّبٌ ، فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ. (عبدالرزاق ۱۳۳۴۲)

(۲۹۳۷۳) حضرت سعید بن مسیب ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں اطلاع دی کہ میں نے زنا کیا ہے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: کیا تم نے اس بات کو میرے علاوہ کسی سے ذکر کیا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: تم اللہ کی ستر پوشی کی وجہ سے اپنا عیب چھپاؤ اور اللہ سے توبہ کرو بے شک لوگ عار دلائے جاتے ہیں لیکن غیرت نہیں کھاتے کریں گے اور اللہ رب العزت اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ پس ان کے نفس کو قرار نہیں آیا یہاں تک کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ذکر کی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ان کو وہی جواب دیا جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دیا تھا۔ ان کے نفس کو قرار نہیں آیا یہاں تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی کہ بے شک میں نے زنا کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اعراض کیا۔ یہاں تک کہ انہوں نے کئی مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کہا جب بہت زیادہ ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی قوم کی طرف ایک قاصد بھیجا اور ان سے کہا: کیا یہ بیمار ہے؟ یا اس کو جنون لاحق ہے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں، اللہ کی قسم! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بے شک یہ بالکل صحیح ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا! غیر شادی شدہ ہے یا شادی شدہ؟ انہوں نے کہا: بلکہ شادی شدہ ہے۔ سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ان کو سنگسار کر دیا گیا۔

(۲۹۳۷٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا دَاوُد ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ :رَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَرَجَمَ أَبُو بَكْرٍ ، وَرَجَمْتُ. (ترمذی ۱۴۳۱۔ مالک ۱۰)

(۲۹۳۷۴) حضرت سعید بن مسیب ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگسار کیا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سنگسار کیا ہے اور میں نے سنگسار کیا ہے۔

(۲۹۳۷۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : الرَّجْمُ حَدٌّ مِنْ حُدُودِ اللهِ ، فَلَا تُخْدَعُوا عَنْهُ ، وَآيَةُ ذَلِكَ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ ، وَرَجَمَ أَبُو بَكْرٍ ، وَرَجَمْتُ أَنَا. (طیالسی ۲۵۔ عبدالرزاق ۱۳۳۶۴)

(۲۹۳۷۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: رجم کرنا اللہ کی سزاؤں میں سے ایک سزا ہے پس تم لوگوں کو اس کے متعلق دھوکہ میں مت ڈالا جائے اور اس کی نشانی یہ ہے کہ: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگسار کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سنگسار کیا اور میں نے بھی سنگسار کیا۔

(۲۹۳۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ بْنِ نَصْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَ مَاعِزًا ، فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ ، قَالَ : رُدُّونِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ ، فَأَتَيْتُ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ ، فَقَالَ : قَالَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ : لَقَدْ بَلَغَنِي ، فَأَنْكَرْته ، فَأَتَيْتُ جَابِرًا ، فَقُلْت : لَقَدْ ذَكَرَ الأَسْلَمِيُّ شَيْئًا مِنْ قَوْلِ مَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ : رُدُّونِي ، فَأَنْكَرْتُهُ ، فَقَالَ : أَنَا فِيمَنْ رَجَمَهُ ، فَقَالَ : إِنَّهُ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ ، قَالَ : رُدُّونِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَإِنَّ قَوْمِي آذَوْنِي ، وَقَالُوا : ائْتِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ غَيْرُ قَاتِلِكَ ، فَمَا أَقْلَعْنَا عَنْهُ حَتَّى قَتَلْنَاهُ ، فَلَمَا ذُكِرَ شَأْنُهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أَلَا تَرَكْتُمُوهُ حَتَّى أَنْظُرَ فِي شَأْنِهِ.

(نسائی ۷۲۰۶۔ احمد ۳۸۱)

(۲۹۳۷۶) حضرت ابوعثمان بن نصر فرماتے ہیں کہ میرے والد نے ارشاد فرمایا: میں ان لوگوں میں تھا جنہوں نے حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کو سنگسار کیا تھا پس جب انہوں نے پتھروں کی تکلیف محسوس کی تو کہنے لگے: تم لوگ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس لوٹا دو پس میں نے اس بات سے انکار کر دیا راوی کہتے ہیں میں حضرت عاصم بن عمر رحمہ اللہ کے پاس آیا اور کہا: حضرت حسن بن محمد رحمہ اللہ ابن حنفیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تحقیق مجھے خبر پہنچی ہے کہ! پس میں نے اس کا انکار کر دیا میں پھر حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میں نے کہا: تحقیق حضرت اسلمی نے ماعز بن مالک کے قول میں سے کچھ ذکر کیا ہے کہ؟ تم لوگ مجھے لوٹا دو میں اس کا انکار کرتا ہوں! سو انہوں نے جواب دیا: میں ان لوگوں میں تھا جنہوں نے ان کو سنگسار کیا تھا اور آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک انہوں نے پتھروں کی تکلیف محسوس کی اور کہا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹا دو بیشک میری قوم نے مجھے تکلیف میں ڈالا، اور لوگوں نے کہا: تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے جاؤ وہ تمہیں قتل نہیں کریں گے پس ہم لوگوں نے انہیں نہیں چھوڑا یہاں تک کہ ہم نے ان کو مار دیا پھر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان کی حالت کا ذکر کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اس کو چھوڑ کیوں نہیں دیا یہاں تک کہ میں اس حالت میں غور کر لیتا؟!

(۲۹۳۷۷) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنْ مُسَاوِرِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ ، قَالَ : رَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً مِنَّا ، يُقَالُ لَهُ : مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ. (احمد ۴۲۳۔ بزار ۳۸۵۵)

(۲۹۳۷۷) حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں سے ایک آدمی کو سنگسار کیا، جس کا نام ماعز بن مالک تھا۔

(۲۹۳۷۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمٍ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ نَجِيحٍ أَبِي عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : رَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَرَجَمَ أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ وَأَمْرُهُمَا سُنَّةٌ.

(۲۹۳۷۸) حضرت نجیح ابو علی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی زانی کو سنگسار کیا اور حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے بھی زانی کو سنگسار کیا اور ان دونوں کا طریقہ بھی دین ہے۔

(۲۹۳۷۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ نُعَيْمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ فَأَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللهِ ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ ، ثُمَّ قَالَ : إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ ، فَأَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللهِ ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى ذَكَرَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ ، قَالَ : اذْهَبُوا فَارْجُمُوهُ ، فَلَمَّا مَسَّهُ مَسَّ الْحِجَارَةُ اشْتَدَّ ، فَخَرَجَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُنَيْسٍ ، أَوِ ابْنُ أَنَسٍ ، مِنْ بَادِيَتِهِ ، فَرَمَاهُ بِوَظِيفِ جَمَلٍ فَصَرَعَهُ ، فَرَمَاهُ النَّاسُ حَتَّى قَتَلُوهُ ، فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرَارُهُ ، فَقَالَ : هَلاَّ تَرَكْتُمُوهُ يَتُوبُ ، فَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَيْهِ ، يَا هَزَّالُ ، أَوْ يَا هِزَّانُ ، لَوْ سَتَرْتَهُ بِثَوْبِكَ ؛ كَانَ خَيْرًا لَكَ مِمَّا صَنَعْتَ. (بیہقی ۲۱۹۔ احمد ۲۱۷)

(۲۹۳۷۹) حضرت نعیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بے شک میں نے زنا کیا ہے سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر کتاب اللہ کا حکم قائم کر دیں آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے اعراض کیا انہوں نے پھر کہا: بے شک میں نے زنا کیا ہے سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر کتاب اللہ کا حکم قائم کر دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ان سے اعراض کیا یہاں تک انہوں نے چار مرتبہ ذکر کر دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو لیجاؤ اور اسے سنگسار کر دو پس جب ان کو پتھروں کی تکلیف بہت زیادہ محسوس ہوئی تو وہ دوڑے اتنے میں حضرت عبد اللہ بن انیس یا ابن انس رضی اللہ عنہ اپنے جنگل سے نکلے اور انہوں نے اس کو اونٹ کی پنڈلی مار کر ان کو نیچے گرا دیا سو لوگوں نے ان کو پتھر مارے یہاں تک کہ ان کو قتل کر دیا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان کے بھاگنے کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اس کو چھوڑ کیوں نہیں دیا کہ وہ توبہ کر لیتا اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتے اے ھزال یا یوں فرمایا: اے ھزان! اگر تو اپنے کپڑے سے اس کو چھپا لیتا تو یہ تیرے لیے بہتر تھا اس کام سے جو تو نے کیا۔

(۱۳۰) فِي الْبِكْرِ، وَالثَّيِّبِ، مَا يُصْنَعُ بِهِمَا إِذَا فَجَرَا ؟

باکرہ اور شیبہ کے بیان میں کہ ان دونوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا جب وہ دونوں بدکاری کریں؟

(۲۹۳۸۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ ، وَشِبْلٍ ؛ أَنَّهُمْ قَالُوا :

كُنَّا عَنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَامَ رَجُلٌ ، فَقَالَ :أُنْشِدُكَ اللَّهَ إِلاَّ قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ ، فَقَالَ : خَصْمُهُ ، وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ :اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ ، وَائْذَنْ لِي حَتَّى أَقُولَ، قَالَ :قُلْ، قَالَ :إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا ، وَإِنَّهُ زَنَى بِامْرَأَتِهِ ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِئَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ، فَسَأَلْتُ رِجَالاً مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ ؟ فَأُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِئَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ ، وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا الرَّجْمَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ ، الْمِئَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِئَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا، فَإِنَ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا.(بخاری ۲۳۱۵۔ ابن ماجہ ۲۵۴۹)

(۲۹۳۸۰) حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ ؓ، حضرت ابو ہریرہ ؓ حضرت زید بن خالد اور حضرت شبل ؓ ان سب حضرات نے ارشاد فرمایا: کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس تھے کہ ایک آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا: میں آپ ﷺ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں مگر یہ کہ آپ ﷺ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ فرمائیں گے۔ اتنے میں اس کے مد مقابل نے بھی کہا! اور وہ پہلے والے سے زیادہ سمجھدار تھا کہ آپ ﷺ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ فرمائیں اور آپ ﷺ مجھے اجازت مرحمت فرمائیں کہ میں کچھ کہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: کہو، اس نے کہا بے شک میرا بیٹا اس کا خدمت گار تھا اور اس نے اس کی بیوی سے زنا کرلیا پس میں نے اس کو سو بکریاں اور ایک خادم فدیہ دے کر اپنے بچے کو چھڑا لیا پھر میں نے علماء سے اس بارے میں پوچھا؟ تو انہوں نے مجھے بتلایا کہ بے شک میرے بیٹے پر سو کوڑوں کی اور ایک سال کے لیے جلا وطنی کی سزا ہوگی اور اس عورت پر رجم کی سزا جاری ہوگی اس پر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے ضرور بالضرور تمہارے بیٹے پر سو کوڑوں اور ایک سال جلا وطنی کی سزا جاری ہوگی اور اے انیس! اس عورت کے پاس جاؤ، پس اگر وہ اعتراف کرلے تو اس کو سنگسار کردو۔

(۲۹۳۸۱) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :خُذُوا عَنِّي ، قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلاً . الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ ، وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ ، الْبِكْرُ يُجْلَدُ وَيُنْفَى ، وَالثَّيِّبُ يُجْلَدُ وَيُرْجَمُ. (مسلم ۱۳۔ ابو داؤد ۴۴۱۵)

(۲۹۳۸۱) حضرت عبادہ بن صامت ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ مجھ سے حکم لے لو تحقیق اللہ نے

ان کے لیے راستہ مقرر فرما دیا ہے ثیبہ کے بدلے ثیبہ، اور باکرہ کے بدلے باکرہ، اس طرح کہ باکرہ کو کوڑے مارے جائیں اور جلا وطن کردیا جائے اور ثیبہ کو کوڑے مارے جائیں اور سنگسار کردیا جائے۔

(۲۹۳۸۲) حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ أُبَيٍّ ، قَالَ : إِذَا زَنَى الْبِكْرَانِ يُجْلَدَانِ وَيُنْفَيَانِ ، وَإِذَا زَنَى الثَّيِّبَانِ يُجْلَدَانِ وَيُرْجَمَانِ.

(۲۹۳۸۲) حضرت مسروق ولیٹیئ فرماتے ہیں کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب دو غیر شادی شدہ زنا کرلیں تو ان دونوں کو کوڑے مارے جائیں گے اور جلا وطن کردیا جائے گا اور جب دو شادی شدہ زنا کریں تو ان دونوں کو کوڑے مارے جائیں گے اور ان دونوں کو سنگسار کردیا جائے گا۔

(۲۹۳۸۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أُبَيٍّ؛ أَنَّهُ كَانَ يَرَى فِي الثَّيِّبِ يُجْلَدُ وَيُرْجَمُ.

(۲۹۳۸۳) حضرت شعبی ولیٹیئ فرماتے ہیں کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ شادی شدہ کے بارے میں یہ رائے رکھتے تھے کہ اسے کوڑے مارے جائیں گے اور سنگسار کردیا جائے گا۔

(۲۹۳۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : الْبِكْرَانِ يُجْلَدَانِ وَيُنْفَيَانِ ، وَالثَّيِّبَانِ يُجْلَدَانِ وَيُرْجَمَانِ.

(۲۹۳۸۴) حضرت مسلم ولیٹیئ فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق ولیٹیئ نے ارشاد فرمایا: دونوں غیر شادی شدہ مرد و عورت کو کوڑے مارے جائیں گے اور جلا وطن کردیا جائے گا اور دونوں شادی شدہ مرد و عورت کو کوڑے مارے جائیں گے اور سنگسار کردیا جائے گا۔

(۲۹۳۸٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، وَالشَّيْبَانِيِّ ، وَأَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ عَلِيًّا جَلَدَ وَرَجَمَ.

(۲۹۳۸۵) حضرت شعبی ولیٹیئ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوڑے مارے اور سنگسار کیا۔

(۲۹۳۸٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ يَرْجُمُ وَيَجْلِدُ ، وَكَانَ عَلِيٌّ يَرْجُمُ وَيَجْلِدُ.

(۲۹۳۸۶) حضرت ابن سیرین ولیٹیئ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سنگسار کرتے تھے اور کوڑے مارتے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی سنگسار کرتے تھے اور کوڑے مارتے تھے۔

(۲۹۳۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : قَالَ أَبُو ذَرٍّ : الشَّيْخَانِ الثَّيِّبَانِ يُجْلَدَانِ وَيُرْجَمَانِ، وَالْبِكْرَانِ يُجْلَدَانِ وَيُنْفَيَانِ.

(۲۹۳۸۷) حضرت قاسم ولیٹیئ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: دونوں شادی شدہ مرد اور عورت کو کوڑے مارے جائیں گے اور دونوں کو سنگسار کردیا جائے گا اور دونوں غیر شادی شدہ مرد اور عورت کو کوڑے مارے جائیں گے اور دونوں کو جلا وطن کردیا جائے گا۔

(٢٩٣٨٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : عَلَى الْمُحْصَنِ إِذَا زَنَى الرَّجْمُ ، وَعَلَى الْبِكْرِ الْجَلْدُ وَالنَّفْيُ.

(۲۹۳۸۸) حضرت ابن طاؤس ریشید فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت طاؤس ریشید نے ارشاد فرمایا: شادی شدہ جب زنا کرے تو اس پر رجم کی سزا جاری ہوگی اور باکرہ پر کوڑوں اور جلاوطنی کی سزا جاری ہوگی۔

(٢٩٣٨٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي الْبِكْرِ إِذَا زَنَى يُنْفَى سَنَةً.

(۲۹۳۸۹) حضرت محمد بن سالم ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ریشید اسے غیر شادی شدہ کے بارے میں مروی ہے کہ جب وہ زنا کرلے تو اس کو ایک سال کے لیے جلاوطن کردیا جائے۔

(٢٩٣٩٠) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا جَلَدَ وَرَجَمَ ، جَلَدَ يَوْمَ الْخَمِيسِ ، وَرَجَمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(۲۹۳۹۰) حضرت عبدالرحمن ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوڑے مارے اور سنگسار کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جمعرات کے دن کوڑے مارے اور جمعہ کے دن سنگسار کیا۔

(٢٩٣٩١) حَدَّثَنَا شَاذَانُ ، وَعَفَّانُ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ ، وَلَمْ يَذْكُرْ جَلْدًا. (احمد ۹۲۔ طبرانی ۱۹۶۷)

(۲۹۳۹۱) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز بن مالک کو سنگسار کیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے کوڑوں کا ذکر نہیں فرمایا۔

(٢٩٣٩٢) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ؛ أَنَّهُ جَلَدَ رَجُلاً وَقَعَ عَلَى جَارِيَةٍ بِكْرٍ ، فَأَحْبَلَهَا ، فَاعْتَرَفَ ، وَلَمْ يَكُنْ أُحْصِنَ ، فَأَمَرَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ فَجُلِدَ ، ثُمَّ نُفِيَ.

(۲۹۳۹۲) حضرت صفیہ بنت ابی عبید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو کوڑے مارے جس نے کسی باکرہ باندی سے وطی کر کے اسے حاملہ کردیا تھا اور اس نے اعتراف بھی کیا تھا اور وہ شادی شدہ نہیں تھا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حکم سے اسے کوڑے مارے گئے پھر اسے جلاوطن کردیا گیا۔

(١٣١) فِي النَّفْيِ ، مِنْ أَيْنَ إِلَى أَيْنَ ؟

جلاوطنی کا بیان، کہاں سے کہاں تک ہوگی؟

(٢٩٣٩٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عُمَرَ نَفَى إِلَى فَدَكَ.

(۲۹۳۹۳) حضرت اسلم ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فدک کی طرف جلاوطن کردیا۔

(۲۹۳۹۴) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ ابْنِ يَسَارٍ مَوْلَى لِعُثْمَانَ ، قَالَ : جَلَدَ عُثْمَانُ امْرَأَةً فِي زِنًا ، ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا مَوْلًى لَهُ ، يُقَالُ لَهُ : الْمُهْرِيُّ ، إِلَى خَيْبَرَ ، فَنَفَاهَا إِلَيْهَا.

(۲۹۳۹۴) حضرت ابن یسار ؒ جو کہ حضرت عثمان ؓ کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ فرماتے ہیں: حضرت عثمان ؓ نے ایک عورت کو زنا میں کوڑے مارے پھر آپ ؓ نے اس کو اس کے مالک جس کا نام مھری تھا کے ساتھ خیبر بھیج دیا آپ ؓ نے اس کو وہاں جلاوطن کیا تھا۔

(۲۹۳۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَيِّ ؛ أَنَّ عَلِيًّا نَفَى إِلَى الْبَصْرَةِ.

(۲۹۳۹۵) حضرت حی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے بصرہ کی طرف جلاوطن کر دیا۔

(۲۹۳۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : أُتِيَ عَلِيٌّ بِجَارِيَةٍ مِنْ هَمْدَانَ ، فَضَرَبَهَا وَسَيَّرَهَا إِلَى الْبَصْرَةِ سَنَةً.

(۲۹۳۹۶) حضرت ابو اسحاق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ کے پاس ھمدان کی ایک باندی لائی گئی۔ آپ ؓ نے اسے کوڑے مارے اور آپ ؓ نے اسے ایک سال کے لیے بصرہ کی طرف جلاوطن کر کے روانہ کر دیا۔

(۲۹۳۹۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ فِي زَمَنِ ابْنِ هُبَيْرَةَ : مِنْ أَيْنَ يُنْفَى فِي الزِّنَى ؟ قَالَ : مِنْ عَمَلِهِ إِلَى عَمَلِ غَيْرِهِ.

(۲۹۳۹۷) حضرت اسماعیل بن سالم ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی ؒ سے حضرت ابن ھبیرہ ؒ کے زمانے میں دریافت کیا: کہاں سے لے کر کہاں تک زنا کی سزا میں جلاوطن کیا جائے گا؟ آپ ؒ نے فرمایا: اس کے شہر سے دوسرے شہر تک۔

(۲۹۳۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَى إِلَى خَيْبَرَ.

(۲۹۳۹۸) حضرت حسن بصری ؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر کی طرف جلاوطن کیا۔

(۲۹۳۹۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ نَفَى رَجُلاً وَامْرَأَةً حَوْلاً.

(۲۹۳۹۹) حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق ؓ نے ایک آدمی اور ایک عورت کو ایک سال کے لیے جلاوطن کیا۔

(۲۹۴۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ عُمَرَ نَفَى إِلَى الْبَصْرَةِ.

(۲۹۴۰۰) حضرت زھری ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے بصرہ کی طرف جلاوطن کر دیا۔

(۱۲۲) فِي الْمَرْأَةِ ، كَيْفَ يُصْنَعُ بِهَا إِذَا رُجِمَتْ ، وَكَمْ يُحْفَرُ ؟

عورت کے بیان میں! جب اس کو سنگسار کیا جائے تو کیسے کیا جائے، اور کتنا بڑا گھڑا کھودا جائے؟

(۲۹۴۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا أَبِي عِمْرَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ شَيْخًا يُحَدِّثُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ امْرَأَةً فَحَفَرَ إِلَى الثَّنْدُوَةِ. (ابو داؤد ۴۴۴۰۔ احمد ۳۶)

(۲۹۴۰۱) حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو سنگسار کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے پستان تک گڑھا کھودا۔

(۲۹٤۰۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ أَنَّ عَلِيًّا رَجَمَ امْرَأَةً ، فَحَفَرَ لَهَا إِلَى السُّرَّةِ ، وَأَنَا شَاهِد ذَلِكَ.

(۲۹۴۰۲) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو سنگسار کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے ناف تک گڑھا کھودا اور میں اس کا گواہ ہوں۔

(۲۹٤۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَتْهُ الْغَامِدِيَّةُ ، فَأَقَرَّتْ عِنْدَهُ بِالزِّنَى ، فَأَمَرَ بِهَا ، فَحُفِرَ لَهَا إِلَى صَدْرِهَا ، وَأَمَرَ النَّاسَ فَرَجَمُوا ، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَصُلِّيَ عَلَيْهَا ، ثُمَّ دُفِنَتْ. (مسلم ۱۳۲۳۔ ابو داؤد ۴۴۳۹)

(۲۹۴۰۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غامدیہ عورت آئی اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زنا کا اقرار کرلیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اس کے سینہ تک گڑھا کھودا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا تو انہوں نے پتھر مارے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس پر نماز جنازہ پڑھ کر اس کو دفن کردیا گیا۔

(۱۲۳) مَنْ قَالَ إِذَا فَجَرَتْ وَهِيَ حَامِلٌ ، انْتُظِرَ بِهَا حَتَّى تَضَعَ ، ثُمَّ تُرْجَمُ

جو یوں کہے: جب عورت نے بدکاری کی درانحالیکہ وہ حاملہ تھی تو انتظار کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ حمل وضع کردے پھر اسے سنگسار کردیا جائے گا

(۲۹٤۰٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : جَائَتِ امْرَأَةٌ مِنْ بَارِقَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ : إِنِّي قَدْ زَنَيْت فَأَقِمْ فِيَّ حَدَّ اللهِ ، قَالَ : فَرَدَّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى شَهِدَتْ عَلَى نَفْسِهَا شَهَادَاتٍ ، قَالَ : فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ارْجِعِي ، فَلَمَّا وَضَعَتْ حَمْلَهَا أَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَطَهَّرَتْ ، وَلَبِسَتْ أَكْفَانَهَا ، ثُمَّ أُمِرَ بِهَا فَرُجِمَتْ ، فَأَصَابَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ مِنْ دَمِهَا فَسَبَّهَا ، فَنَهَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَقُبِلَ مِنْهُ. (ابو داؤد ۴۴۹)

(۲۹۴۰۴) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بارق مقام سے ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی: بے شک میں نے زنا کیا ہے سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بارے میں اللہ کی سزا نافذ فرمادیں! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو لوٹا دیا یہاں تک کہ

س نے اپنے نفس کے خلاف بہت سی گواہیاں دیں تو نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا: تم واپس جاؤ پس جب اس نے اپنا حمل وضع کر دیا تو نبی کریم ﷺ نے اسے حکم دیا تو وہ پاک ہوگئی اور اس نے اپنا کفن پہن لیا پھر آپ ﷺ کے حکم سے اسے سنگسار کر دیا گیا س کا کچھ خون حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو لگ گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو برا بھلا کہا تو نبی کریم ﷺ نے ان کو منع کیا اور فرمایا تحقیق اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر چنگی وصول کرنے والا ایسی توبہ کرتا تو اس کی توبہ قبول کر لی جاتی۔

(۲۹۴۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ مُهَاجِرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: جَاءَتِ الْغَامِدِيَّةُ ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ ، وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي ، وَإِنَّهُ رَدَّهَا ، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ ، قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللهِ ، لِمَ تَرُدُّنِي ؟ فَلَعَلَّكَ أَنْ تَرُدَّنِي كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ ، فَوَاللَّهِ إِنِّي لَحُبْلَى ، قَالَ: إِمَّا لَا ، فَاذْهَبِي حَتَّى تَلِدِي ، فَلَمَّا وَلَدَتْ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِي خِرْقَةٍ ، قَالَتْ: هَذَا قَدْ وَلَدْتُهُ ، قَالَ: اذْهَبِي فَأَرْضِعِيهِ ، حَتَّى تَفْطِمِيهِ ، فَلَمَّا فَطَمَتْهُ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ ، وَفِي يَدِهِ كِسْرَةُ خُبْزٍ ، فَقَالَتْ: هَذَا يَا نَبِيَّ اللهِ قَدْ فَطَمْتُهُ ، وَقَدْ أَكَلَ الطَّعَامَ ، فَدُفِعَ الصَّبِيُّ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَحُفِرَ لَهَا إِلَى صَدْرِهَا ، وَأَمَرَ النَّاسَ فَرَجَمُوا ، فَأَقْبَلَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بِحَجَرٍ فَرَمَى رَأْسَهَا ، فَانْتَضَخَ الدَّمُ عَلَى وَجْهِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ ، فَسَمِعَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّهُ إِيَّاهَا ، فَقَالَ: مَهْلاً يَا خَالِدُ بْنَ الْوَلِيدِ ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَ لَهُ ، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَدُفِنَتْ.

(۲۹۴۰۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک غامدیہ عورت آئی اور کہنے لگی: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے زنا کیا ہے اور بیشک میں چاہتی ہوں کہ آپ ﷺ مجھے پاک کر دیں، آپ ﷺ نے اس کو واپس لوٹا دیا پس جب اگلا دن ہوا اس نے کہا! یا نبی اللہ! آپ ﷺ نے مجھے کیوں لوٹا دیا جیسا کہ آپ ﷺ نے ماعز بن مالک کو واپس لوٹا دیا تھا! اللہ کی قسم! بے شک میں حاملہ ہوں! آپ ﷺ نے فرمایا: بالکل نہیں، تم جاؤ یہاں تک کہ تم بچہ پیدا کر دو، پس جب اس نے بچہ جنا تو وہ بچہ کو چھٹے پرانے کپڑے میں لے کر آئی اور کہنے لگی: میں نے اس کو جنم دیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ اس کو دودھ پلاؤ یہاں تک کہ اس کا دودھ چھڑا دو پس جب اس عورت نے اس کا دودھ چھڑا دیا تو وہ اس بچہ کو لے کر آئی اس حال میں کہ اس کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا۔ اس عورت نے کہا! اے اللہ کے نبی! تحقیق میں نے اس کا دودھ چھڑا دیا ہے اور تحقیق اس نے کھانا کھایا ہے سو اس بچہ کو مسلمانوں میں سے ایک آدمی کے حوالہ کر دیا گیا پھر آپ ﷺ کے حکم سے اس کے سینہ تک گڑھا کھودا گیا اور آپ ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا تو لوگوں نے اسے پتھر مارے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ایک پتھر لائے اور اس کے سر میں مارا تو اس کے خون کی چھینٹیں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے چہرے پر پڑیں تو اللہ کے نبی ﷺ نے ان کو اس عورت کو برا بھلا کہتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھہرو اے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ! پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تحقیق اس نے ایسی توبہ کی ہے اگر چنگی وصول کرنے والا بھی ایسی توبہ کرتا تو اس کی مغفرت کر دی جاتی۔ پھر آپ ﷺ کے حکم سے اس کی نماز جنازہ پڑھی گئی اور اس کو دفن کر دیا گیا۔

(٢٩٤٠٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ؛ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ ، وَهِيَ حَامِلٌ ، فَأَمَرَ بِهَا أَنْ يُحْسَنَ إِلَيْهَا حَتَّى تَضَعَ ، فَلَمَّا أَنْ وَضَعَتْ ، جِ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهَا ، فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ، ثُمَّ رَجَمَهَا وَصَلَّى عَلَيْهَا ، فَقَ عُمَرُ : يَا نَبِيَّ اللهِ ، أَتُصَلِّي عَلَيْهَا وَقَدْ زَنَتْ ؟ فَقَالَ : لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِ لَوَسِعَتْهُمْ ، وَهَلْ وَجَدْتَ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا. (مسلم ۱۳۲۴۔ ابوداؤد ۴۴۳۷)

(۲۹۴۰۶) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ جھینہ کی ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی بے شک مجھ پر حد لازم ہوگئی سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو مجھ پر قائم فرما دیں اس حال میں کہ وہ حاملہ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں حکم کہ اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے یہاں تک کہ وہ حمل وضع کر دے پس جب اس نے حمل وضع کر دیا تو اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس پر کپڑے ڈال دیے گئے پھر اس کو سنگسار کیا اور اس کی نماز جنازہ پڑھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ پڑھیں گے حالانکہ اس نے زنا کیا ہے؟ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: البتہ تحقیق اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اس کی توبہ مدینہ والوں میں سے ستر لوگوں کے درمیان تقسیم کر دیا جائے تو وہ ان کو لے کیا تم کسی کو افضل پاؤ گے اس سے جس نے اپنی جان دیدی ہو۔

(٢٩٤٠٧) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أُتِيَ عَلِيٌّ بِشُرَاحَةَ ، امْرَأَةٍ مِنْ هَمْدَانَ ، وَ حُبْلَى مِنْ زِنًى ، فَأَمَرَ بِهَا عَلِيٌّ فَحُبِسَتْ فِي السِّجْنِ ، فَلَمَّا وَضَعَتْ مَا فِي بَطْنِهَا ، أَخْرَجَهَا يَوْمَ الْخَمِيسِ فَضَرَبَهَا مِئَةَ سَوْطٍ ، وَرَجَمَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(۲۹۴۰۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس شراحہ قبیلہ ھمدان کی ایک عورت لائی گئی درانحالیکہ وہ زنا حاملہ تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اس کو جیل میں قید کر دیا گیا پس جب اس نے اپنے پیٹ میں موجود حمل وضع کر دیا تو اس کو جمعرات کے دن نکالا اور آپ رضی اللہ عنہ نے اسے سو کوڑے مارے اور اس کو جمعہ کے دن سنگسار کر دیا۔

(٢٩٤٠٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ أَشْيَاخِهِ ؛ أَنَّ امْرَأَةً غَابَ عنها زَوْجُهَا ، ثُمَّ وَهِيَ حَامِلٌ ، فَرَفَعَهَا إِلَى عُمَرَ ، فَأَمَرَ بِرَجْمِهَا ، فَقَالَ مُعَاذٌ : إِنْ يَكُنْ لَكَ عَلَيْهَا سَبِيلٌ ، فَلاَ سَبِيلَ لَكَ عَ مَا فِي بَطْنِهَا ، فَقَالَ عُمَرُ : احْبِسُوهَا حَتَّى تَضَعَ ، فَوَضَعَتْ غُلاَمًا لَهُ ثَنِيَّتَانِ ، فَلَمَّا رَآهُ أَبُوهُ ، قَالَ : ابْ ابْنِي ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عُمَرَ ، فَقَالَ : عَجَزَتِ النِّسَاءُ أَنْ تَلِدْنَ مِثْلَ مُعَاذٍ ، لَوْلاَ مُعَاذٌ هَلَكَ عُمَرُ.

(۲۹۴۰۸) حضرت ابو سفیان اپنے شیوخ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک عورت کا خاوند غائب ہوگیا تھا پھر وہ واپس آیا اس حال میں اس کی بیوی حاملہ تھی سو اس نے اس عورت کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کر دیا آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو سنگسار کرنے کا حکم دیا اس

رت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر چہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس اس عورت کے خلاف جواز موجود ہے لیکن جو بچہ اس کے پیٹ میں موجود ہے س کے خلاف تو آپ رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی جواز نہیں ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس عورت کو قید کر دو یہاں تک کہ وہ بچہ جنن ے اس عورت نے بچہ جنا درانحالیکہ اس کے دو دانت تھے۔ جب اس کے باپ نے اسے دیکھا تو کہنے لگا۔ میرا بیٹا میرا بیٹا یہ خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورتیں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ جیسے لوگ پیدا کرنے سے عاجز آگئی ہیں۔ اگر معاذ نہ ہوتے عمر ہلاک ہو جاتا۔

۲۹٤۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : أُتِيَ عَلِيٌّ بِامْرَأَةٍ قَدْ زَنَتْ ، فَحَبَسَهَا حَتَّى وَضَعَتْ وَتَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا.

۲۹۴۰۹) حضرت عبد الرحمٰن بن عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت لائی گئی تحقیق اس نے زنا کیا تھا تو پ رضی اللہ عنہ نے اسے قید کر دیا یہاں تک کہ اس نے بچہ جنا اور اس کے نفاس کا خون بند ہوا اور وہ پاک ہوگئی۔

۲۹٤۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ مِثْلَهُ.

۲۹۴۱۰) حضرت عبد الرحمٰن سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مذکورہ ارشاد بعینہ اس سند سے بھی منقول ہے۔

۲۹٤۱۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ سِمَاكٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ذُهْلُ بْنُ كَعْبٍ ، قَالَ : أَرَادَ عُمَرُ أَنْ يَرْجُمَ الْمَرْأَةَ الَّتِي فَجَرَتْ وَهِيَ حَامِلٌ ، فَقَالَ لَهُ مُعَاذٌ : إِذًا تَظْلِمُهَا ، أَرَأَيْتَ الَّذِي فِي بَطْنِهَا ، مَا ذَنْبُهُ ؟ عَلاَمَ تَقْتُلُ نَفْسَيْنِ بِنَفْسٍ وَاحِدَةٍ ؟ فَتَرَكَهَا حَتَّى وَضَعَتْ حَمْلَهَا ، ثُمَّ رَجَمَهَا.

۲۹۴۱۱) حضرت ذہل بن کعب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو سنگسار کرنے کا ارادہ کیا جس نے بدکاری کی ں اور وہ حاملہ تھی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تب تو آپ رضی اللہ عنہ اس پر ظلم کرو گے آپ رضی اللہ عنہ کی کیا رائے ہے اس جان ے بارے میں جو اس کے پیٹ میں موجود ہے۔ اس کا کیا گناہ ہے؟ کس وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ ایک جان کے بدلے دو جانوں کو قتل کرو گے؟ سو آپ رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو چھوڑ دیا یہاں تک کہ اس نے اپنا حمل وضع کیا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اسے سنگسار کیا۔

۲۹٤۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ زَاذَانَ ؛ أَنَّ عَلِيًّا أَمَرَ بِهَا فَلُفَّتْ فِي عَبَاءَةٍ.

۲۹۴۱۲) حضرت زاذان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حکم سے عورت کو چونہ میں مکمل لپیٹ دیا گیا۔

۲۹٤۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيِّ ، عَنْ مَسْعُودٍ ، رَجُلٍ مِنْ آلِ أَبِي الدَّرْدَاءِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا لَمَّا رَجَمَ شُرَاحَةَ ، جَعَلَ النَّاسُ يَلْعَنُونَهَا ، فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، لاَ تَلْعَنُوهَا ، فَإِنَّهُ مَنْ أُقِيمَ عَلَيْهِ عَصَا حَدٍّ ، فَهُوَ كَفَّارَتُهُ ، جَزَاءَ الدَّيْنِ بِالدَّيْنِ.

۲۹۴۱۳) حضرت مسعود رحمہ اللہ جو آل ابو الدرداء کے ایک فرد ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شراحہ کو سنگسار کیا تو ُوں نے اس پر لعن طعن کرنا شروع کر دیا۔ اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے لوگو! اس پر لعن طعن مت کرو۔ اس لیے کہ جس شخص پر سزا

کا کوڑا مار دیا جائے تو وہ اس کا کفارہ ہو جاتا ہے قرض کی جزا قرض کے بدلے میں۔

(۱۲۴) فِیمَنْ یَبْدَأُ بِالرَّجْمِ

ان لوگوں کے بیان میں جو پتھر مارنے کی ابتدا کریں گے

(۲۹٤۱٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ؛ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ إِذَا شَهِدَ عِنْدَ الشُّهُودُ عَلَى الزِّنَى ، أَمَرَ الشُّهُودَ أَنْ يَرْجُمُوا ، ثُمَّ رَجَمَ ، ثُمَّ رَجَمَ النَّاسُ ، وَإِذَا كَانَ إِقْرَارًا ، بَدَأَ هُوَ فَرَجَمَ، ثُمَّ رَجَمَ النَّاسُ.

(۲۹۴۱۴) حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جب گواہ زنا کی گواہی دیتے پھر آپ رضی اللہ عنہ گواہوں کو پتھر مارنے کا حکم دیتے پھر آپ رضی اللہ عنہ پتھر مارتے پھر لوگ پتھر مارتے اور جب اقرار کرتا تو آپ رضی اللہ عنہ خود ابتدا کرتے اسے پتھر مارتے پھر لوگ اسے پتھر مارتے۔

(۲۹٤۱٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّ الزِّنَى زِنَاءَانِ : زِنَى سِرٍّ ، وَزِنَى عَلاَنِيَةٍ ، فَزِنَى السِّرِّ ، أَنْ يَشْهَدَ الشُّهُودُ فَتَكُونَ الشُّهُودُ أَوَّلَ مَنْ يَرْمِي ، ثُمَّ الإِمَامُ ، ثُمَّ النَّاسُ ، وَزِنَى الْعَلاَنِيَةِ ، أَنْ يَظْهَرَ الْحَبَلُ ، أَوِ الاِعْتِرَافُ ، فَيَكُونُ الإِمَامُ أَوَّلَ مَنْ يَرْمِي ، قَالَ : وَفِي يَدِهِ ثَلاَثَةُ أَحْجَارٍ ، قَالَ : فَرَمَاهَا بِحَجَرٍ فَأَصَابَ صِمَاخَهَا فَاسْتَدَارَتْ ، وَرَمَى النَّاسُ.

(۲۹۴۱۵) حضرت عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو بے شک زنا دو طرح کا ہوتا ہے۔ پوشیدہ زنا اور اعلانیہ زنا پس پوشیدہ زنا تو یہ ہے کہ گواہ زنا کی گواہی دیں سو گواہ سب سے پہلے پتھر مارنے والے ہوں گے پھر حاکم پھر لوگ اور اعلانیہ زنا یہ ہے کہ حمل ظاہر ہو جائے یا اعتراف کر لے سو امام سب سے پہلے پتھر مارنے والا ہوگا راوی کہتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں کچھ پتھر تھے سو آپ رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو ایک پتھر مارا جو اس کے کان کے سوراخ میں جا لگا تو وہ گھومنے لگی اور لوگوں نے پتھر مارے۔

(۲۹٤۱٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۹۴۱۶) حضرت عبدالرحمن رحمہ اللہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی بعینہ منقول ہے۔

(۲۹٤۱۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ نَافِعٍ ، يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : الرَّجْمُ رَجْمَانِ ، فَرَجْمٌ يَرْجُمُ الإِمَامُ ، ثُمَّ النَّاسُ ، وَرَجْمٌ يَرْجُمُ الشُّهُودُ ، ثُمَّ الإِمَامُ ، ثُمَّ النَّاسُ ، فَقُلْتُ لِلْحَكَمِ : مَا رَجْمُ الإِمَامِ ؟ قَالَ : إِذَا وَلَدَتْ ، أَوْ أَقَرَّتْ ، وَرَجْمُ الشُّهُودِ إِذَا شَهِدُوا.

(۲۹۴۱۷) حضرت عمرو بن نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: رجم کی دو قسمیں ہیں ایک رجم وہ جو حاکم پتھر مارتا ہے پھر لوگ اور ایک رجم وہ جو گواہ پتھر مارتے ہیں پھر حاکم پھر لوگ راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت حکم سے عرض کی امام کا رجم کیا ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا: جب وہ عورت بچہ پیدا کرلے یا وہ اقرار کرلے اور گواہوں کا رجم یہ ہے کہ جب وہ گواہی دے دیں۔

(۲۹٤۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لِلْحَكَمِ : مَا رَجْمُ الإِمَامِ ؟ قَالَ : إِذَا وَلَدَتْ . أَوْ أَقَرَّتْ . وَإِذَا شَهِدَ الشُّهُودُ بَدَأَ الشُّهُودُ.

(۲۹۴۱۸) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ؒ سے دریافت کیا حاکم کا رجم کرنا کیا ہوتا ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا: جب عورت بچہ پیدا کرلے یا اقرار کرلے اور جب گواہ گواہی دے دیں، تو گواہ ہی ابتدا کریں گے۔

(۱۲۵) فِي الشَّهَادَةِ عَلَى الزِّنَى ، كَيْفَ هِيَ ؟

زنا کی گواہی دینے کے بیان میں کہ وہ کیسے دی جائے گی؟

(۲۹٤۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : لَمَّا شَهِدَ أَبُو بَكْرَةَ وَصَاحِبَاهُ عَلَى الْمُغِيرَةِ ، جَاءَ زِيَادٌ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : رَجُلٌ لَنْ يَشْهَدَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ إِلاَّ بِحَقٍّ ، قَالَ : رَأَيْتُ انْبِهَارًا وَمَجْلِسًا سَيِّئًا . فَقَالَ عُمَرُ : هَلْ رَأَيْتَ الْمِرْوَدَ دَخَلَ الْمُكْحُلَةِ ؟ قَالَ : لاَ ، فَأَمَرَ بِهِمْ فَجُلِدُوا.

(۲۹۴۱۹) حضرت ابو عثمان ؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ اور ان کے دو ساتھیوں نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے خلاف گواہی دے دی تو زیاد آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: ایک آدمی ہرگز گواہی نہیں دے گا ان شاء اللہ مگر حق بات کی۔ اس نے کہا: میں نے حیران کن بات اور بری مجلس دیکھی اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا تو نے سلائی کو سرمہ دانی میں داخل ہونے کی طرح دیکھا؟ اس نے کہا نہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے متعلق حکم دیا تو ان سب کو کوڑے مارے گئے۔

(۲۹٤۲۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ أُنَاسًا شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ فِي زِنًى ، قَالَ : فَقَالَ عُثْمَانُ بِيَدِهِ هَكَذَا : تَشْهَدُونَ أَنَّهُ ، وَجَعَلَ يُدْخِلُ إِصْبَعَهُ السَّبَّابَةَ فِي إِصْبَعِهِ الْيُسْرَى ، وَقَدْ عَقَدَ بِهَا عَشْرَةً.

(۲۹۴۲۰) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ چند لوگوں نے ایک آدمی کے خلاف زنا کی گواہی دی تو حضرت عثمان ؒ نے اپنا ہاتھ اس طرح کرکے فرمایا: تم اس بات کی گواہی دیتے ہو، اور آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی شہادت کی انگلی کو اپنی بائیں انگلی میں ڈالا اور دس کا عدد بنایا۔

(۲۹٤۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ مِنْ شَأْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَالْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ الَّذِي كَانَ ، قَالَ أَبُو بَكْرَةَ : اجْتَنِبْ ، أَوْ تَنَحَّ عَنْ صَلاَتِنَا ، فَإِنَّا لاَ نُصَلِّي خَلْفَكَ ، قَالَ : فَكَتَبَ إِلَى

عُمَرَ فِي شَأْنِهِ ، قَالَ :فَكَتَبَ عُمَرُ إِلَى الْمُغِيرَةِ :أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَّهُ قَدْ رَقِيَ إِلَيَّ مِنْ حَدِيثِكَ حَدِيثٌ ، فَإِنْ يَكُنْ مَصْدُوقًا عَلَيْكَ ، فَلأَنْ تَكُونَ مِتَّ قَبْلَ الْيَوْمِ خَيْرٌ لَكَ ، قَالَ :فَكَتَبَ إِلَيْهِ وَإِلَى الشُّهُودِ ، أَنْ يُقْبِلُوا إِلَيْهِ.

فَلَمَّا انْتَهَوْا إِلَيْهِ ، دَعَا الشُّهُودَ فَشَهِدُوا ، فَشَهِدَ أَبُو بَكْرَةَ ، وَشِبْلُ بْنُ مَعْبَدٍ ، وَأَبُو عَبْدِ اللهِ نَافِعٌ ، قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ حِينَ شَهِدَ هَؤُلاَءِ الثَّلاَثَةُ :أَوْدَى الْمُغِيرَةِ أَرْبَعَةٌ ، وَشَقَّ عَلَى عُمَرَ شَأْنُهُ جِدًّا ، فَلَمَّا قَامَ زِيَادٌ ، قَالَ:لَنْ يَشْهَدَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ إِلاَّ بِحَقٍّ ، ثُمَّ شَهِدَ ، فَقَالَ :أَمَّا الزِّنَى فَلاَ أَشْهَدُ بِهِ ، وَلَكِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَمْرًا قَبِيحًا، فَقَالَ عُمَرُ :اللَّهُ أَكْبَرُ ، حُدُّوهُمْ ، فَجَلَدَهُمْ ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ جَلْدِ أَبِي بَكْرَةَ ، قَامَ أَبُو بَكْرَةَ ، فَقَالَ : أَشْهَدُ أَنَّهُ زَانٍ ، فَذَهَبَ عُمَرُ يُعِيدُ عَلَيْهِ الْحَدَّ ، فَقَالَ عَلِيٌّ :إِنْ جَلَدْتَهُ فَارْجُمْ صَاحِبَكَ ، فَتَرَكَهُ ، فَلَمْ يُجْلَدْ فِي قَذْفٍ مَرَّتَيْنِ بَعْدُ.

(۲۹۴۲۱) حضرت قسامہ بن زہیر ؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابو بکرہ ؓ اور حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ کا معاملہ ہوا تھا تو وہ اس طرح تھا حضرت ابو بکرہ ؓ نے کہا: دور رہو ہماری نمازوں سے بے شک ہم تمہارے پیچھے نماز نہیں پڑھیں گے سو حضرت مغیرہ ؓ نے ان کے بارے میں حضرت عمر ؓ کو خط لکھا: حضرت عمر ؓ نے حضرت مغیرہ ؓ کو جواب لکھا کہ: حمد وصلوٰۃ کے بعد بے شک اس نے مجھے تمہاری باتوں میں سے ایک بات پہنچائی ہے پس اگر وہ تمہارے خلاف سچی ہے تو ضرور تمہارا آج کے دن سے پہلے مرجانا تمہارے لیے بہتر تھا۔ اور پھر آپ ؓ نے ان کو اور گواہوں کو خط لکھا کہ وہ سب میرے پاس آئیں۔

پس جب وہ سب لوگ حضرت عمر ؓ کے پاس پہنچ گئے تو آپ ؓ نے گواہوں کو بلایا سو انہوں نے گواہی دی پس حضرت ابو بکرہ ؓ، حضرت شبل بن معبد اور ابو عبداللہ نافع نے گواہی دی راوی کہتے ہیں: جب یہ تینوں گواہی دے چکے تو حضرت عمر ؓ نے فرمایا: مغیر ہلاک ہوگیا چوتھے آدمی آئے! اور حضرت عمر ؓ پر ان کی یہ حالت بہت بھاری گزری۔ سو جب زیاد کھڑا ہوا تو آپ ؓ نے فرمایا: یہ ہرگز گواہی نہیں دے گا ان شاء اللہ مگر حق بات کی پھر اس نے گواہی دی اور کہا: جہاں تک زنا کا تعلق ہے تو میں اس کی گواہی نہیں دیتا لیکن تحقیق میں نے فحش معاملہ دیکھا ہے اس پر حضرت عمر ؓ نے فرمایا: اللہ اکبر ان تینوں کو کوڑے مارو سو آپ ؓ نے ان کو کوڑے مارے پس جب حضرت ابو بکرہ ؓ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک وہ زانی ہے! سو حضرت عمر ؓ ان پر دوبارہ حد جاری کرنے کے لیے جانے لگے اس پر حضرت علی ؓ نے فرمایا: اگر تم اس کو کوڑے مارتے ہو تو اپنے ساتھی کو بھی سنگسار کرو! پس حضرت عمر ؓ نے ان کو چھوڑ دیا اور ایک تہمت میں دو مرتبہ اس کے بعد کوڑے نہیں مارے گئے۔

(۲۹۴۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ ، قَالَ :لَقِيَنِي سَعِيدُ بْنُ أَرْطَبَان ، عَمُّ ابْنِ عَوْن ، فَقَالَ : أَتُرِيدُ أَنْ تَأْتِيَ أَبَا الْعَالِيَةِ ؟ قُلْتُ :نَعَمْ ، قَالَ :فَقُلْ لَهُ :شَهِدَ الْحَسَنُ ، وَابْنُ سِيرِينَ ، وَثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَلَى امْرَأَةٍ وَرَجُلٍ أَنَّهُمَا زَنَيَا ، وَأَقَرَّتِ الْمَرْأَةُ ، وَأَنْكَرَ الرَّجُلُ ؟ فَسَأَلْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ عَن ذَلِكَ ؟ فَقَالَ :لَقِيتَ رَجُلاً

مِنْ أَهْلِ الأَهْوَاءِ ؛ يُجْلَدُ الْحَسَنُ ثَمَانِينَ ، وَمُحَمَّدٌ ثَمَانِينَ ، وَثَابِتٌ ثَمَانِينَ ، وَتُرْجَمُ الْمَرْأَةُ بِاعْتِرَافِهَا ، وَيَذْهَبُ الرَّجُلُ لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

(۲۹۴۲۲) حضرت ابوخلدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سعید بن ارطبان جو حضرت ابن عون رحمہ اللہ کے چچا ہیں ان کی مجھ سے ملاقات ہوئی وہ کہنے لگے کیا تمہارا حضرت ابوالعالیہ رحمہ اللہ کے پاس جانے کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں انہوں نے کہا! تم ان سے کہنا حضرت حسن بصری رحمہ اللہ ، حضرت ابن سیرین اور حضرت ثابت بنانی ان سب حضرات نے ایک آدمی اور ایک عورت کے خلاف گواہی دی ہے کہ ان دونوں نے زنا کیا ہے اور اس عورت نے اقرار کرلیا اور آدمی نے انکار کر دیا تو کیا حکم ہے؟ راوی کہتے ہیں، پس میں نے حضرت ابوالعالیہ رحمہ اللہ سے اس کے متعلق سوال کیا انہوں نے فرمایا: تمہاری نفس پرستوں میں سے کسی آدمی سے ملاقات ہوئی ہے حسن بصری رحمہ اللہ کو اسی کوڑے مارے جائیں گے اور محمد رحمہ اللہ کو اسی کوڑے مارے جائیں گے اور ثابت بنانی رحمہ اللہ کو اسی کوڑے اور اس عورت کو اعتراف کرنے کی وجہ سے سنگسار کر دیا جائے گا اور آدمی چلا جائے گا اور اس پر کوئی سزا لاگو نہیں ہوگی۔

(۲۹٤۲۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ الْيَهُودَ قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا حَدُّ ذَلِكَ ؟ يَعْنُونَ الرَّجْمَ ، قَالَ :إِذَا شَهِدَ أَرْبَعَةٌ أَنَّهُمْ رَأَوْهُ يُدْخِلُ كَمَا يُدْخِلُ الْمِيلُ فِي الْمُكْحُلَةِ ، فَقَدْ وَجَبَ الرَّجْمُ.

(۲۹۴۲۳) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہودیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: اس کی حد کیا ہے یعنی سنگسار کرنے کی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب چار آدمی گواہی دے دیں کہ بے شک انہوں نے اس شخص کو داخل کرتے ہوئے دیکھا ہے جیسا کہ سلائی سرمہ دانی میں داخل کرتے ہیں تو تحقیق رجم ثابت ہو گیا۔

(۲۹٤۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :إِذَا شَهِدَ أَرْبَعَةٌ عَلَى شَيْءٍ ،مَنَعُوا ظُهُورَهُمْ ، وَجَازَتْ شَهَادَاتُهُمْ.

(۲۹۴۲۴) حضرت شیبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب چار آدمیوں نے کسی چیز کی گواہی دی تو انہوں نے اپنی پشتوں کی حفاظت کرلی اور ان کی گواہی جائز ہوگی۔

(۲۹٤۲٥) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :مَا أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ الشُّهُودِ الأَرْبَعَةِ.

(۲۹۴۲۵) حضرت جعفر رحمہ اللہ کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں پسند نہیں کرتا کہ میں چار میں سب سے پہلا گواہ ہوں۔

(۱۲٦) فِي الرَّجُلِ يَشْهَدُ عَلَيْهِ شَاهِدَانِ، ثُمَّ يَذْهَبَانِ

اس آدمی کے بیان میں جس کے خلاف دو گواہ گواہی دیں پھر وہ دونوں چلے جائیں

(۲۹٤۲٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :أُتِيَ عَلِيٌّ بِرَجُلٍ وَشَهِدَ عَلَيْهِ رَجُلاَنِ أَنَّهُ

سَرَق ، فَأَخَذَ فِي شَيْءٍ مِنْ أُمُورِ النَّاسِ ، وَتَهَدَّدَ شُهُودَ الزُّورِ ، فَقَالَ : لاَ أُوتَى بِشَاهِدِ زُورٍ إِلاَّ فَعَلْتُ بِهِ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ : ثُمَّ طَلَبَ الشَّاهِدَيْنِ فَلَمْ يَجِدْهُمَا ، فَخَلَّى سَبِيلَهُ.

(۲۹۴۲۶) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا اور اس کے خلاف دو گواہوں نے گواہی دی کہ اس نے چوری کی ہے۔ پس آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کے معاملات میں سے کسی کے کام میں مشغول ہو گئے اور آپ رضی اللہ عنہ نے جھوٹے گواہوں کو ڈانٹ پلائی اور فرمایا: میرے پاس کسی جھوٹے گواہ کو نہ لایا جائے مگر میں اس کے ساتھ ایسا اور ایسا معاملہ کروں گا راوی نے فرمایا: پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں گواہوں کو طلب کیا تو ان کو نہ پایا سو آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو آزاد چھوڑ دیا۔

(۱۲۷) فِي الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ يُقِرَّانِ بِالْحَدِّ ، ثُمَّ يُنْكِرَانِهِ

اس آدمی اور عورت کے بیان میں جو دونوں حد کا اقرار کرلیں پھر وہ دونوں انکار کر دیں

(۲۹٤۲۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ؛ أَنَّ امْرَأَةً رُفِعَتْ إِلَى عُمَرَ ، أَقَرَّتْ بِالزِّنَى أَرْبَعَ مَرَّاتٍ ، فَقَالَ : إِنْ رَجَعْتِ لَمْ نُقِمْ عَلَيْكِ الْحَدَّ ، فَقَالَتْ : لاَ يَجْتَمِعُ عَلَيَّ أَمْرَانِ ؛ آتِي الْفَاحِشَةَ ، وَلاَ يُقَامُ عَلَيَّ الْحَدُّ ، قَالَ : فَأَقَامَهُ عَلَيْهَا.

(۲۹۴۲۷) حضرت عبداللہ بن شداد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا جس نے چار مرتبہ زنا کا اقرار کیا۔ اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو واپس لوٹ جائے تو ہم تجھ پر حد قائم نہیں کریں گے اس عورت نے کہا: مجھ پر پھر دو معاملہ جمع ہو جائیں گے! میں نے فحش کام کیا اور مجھ پر حد بھی نہیں لگائی گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس پر حد قائم کر دی۔

(۲۹٤۲۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ؛ أَنَّ أَبَا وَاقِدٍ بَعَثَهُ عُمَرُ إِلَيْهَا ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

(۲۹۴۲۸) حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو واقد رحمہ اللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نے اس عورت کی طرف بھیجا پھر آپ رحمہ اللہ نے ماقبل جیسی حدیث ذکر کی۔

(۲۹٤۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، وَعَطَاءٍ ، قَالاَ : إِذَا أَقَرَّ بِحَدِّ زِنًى ، أَوْ سَرِقَةٍ ، ثُمَّ جَحَدَ دُرِءَ عَنْهُ.

(۲۹۴۲۹) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر شعبی رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: جب کوئی حد زنا یا حد سرقہ کا اقرار کرلے پھر وہ انکار کرے تو اس سے سزا ختم کر دی جائے گی۔

(۲۹٤۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ ، قَالَ : إِنْ كَانَ أَقَرَّ فَقَدْ أَنْكَرَ ، يَعْنِي الَّذِي يُقِرُّ بِالْحَدِّ ، ثُمَّ يَرْجِعُ.

(۲۹۴۳۰) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن یعمر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اگر کسی نے اقرار کیا پھر انکار کر دیا یعنی وہ شخص

جو حد کا اقرار کر لے پھر رجوع کر لے۔

(۲۹٤۳۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُقِرُّ عِنْدَ النَّاسِ ، ثُمَّ يَجْحَدُ ، قَالَ : يُؤْخَذُ بِهِ.

(۲۹۴۳۱) حضرت حمید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے اس آدمی کے بارے میں مروی ہے جو لوگوں کے سامنے اقرار کر لے پھر انکار کر دے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس کو اس وجہ سے پکڑا جائے گا۔

(۲۹٤۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُقِرُّ بِالْحَدِّ دُونَ السُّلْطَانِ ، ثُمَّ يَجْحَدُ إِذَا رُفِعَ ، لَمْ يَرَ أَنْ يَلْزَمَهُ.

(۲۹۴۳۲) حضرت اشعث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے اس آدمی کے بارے میں مروی ہے جو بادشاہ کی غیر موجودگی میں حد کا اقرار کر لے پھر وہ انکار کر دے جب اسے پیش کیا جائے۔ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ رائے نہیں رکھی کہ اس پر لازم کر دیا جائے۔

(۲۹٤۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : مَنِ اعْتَرَفَ مِرَارًا كَثِيرَةً بِسَرِقَةٍ ، أَوْ بِحَدٍّ ثُمَّ أَنْكَرَ ، لَمْ يَجُزْ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

(۲۹۴۳۳) حضرت اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کئی مرتبہ چوری یا حد کا اعتراف کر لے پھر وہ انکار کر دے تو اس پر کوئی چیز نافذ نہیں ہوگی۔

(۱۳۸) فِي الذِّمِّيِّ ، يَسْتَكْرِهُ الْمُسْلِمَةَ عَلَى نَفْسِهَا

اس ذمی کے بیان میں جو مسلمان عورت کو بدکاری پر مجبور کرے

(۲۹٤۳٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُد ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عُثْمَان ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنَ النَّصَارَى اسْتَكْرَهَ امْرَأَةً مُسْلِمَةً عَلَى نَفْسِهَا ، فَرُفِعَ إِلَى أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ ، فَقَالَ : مَا عَلَى هَذَا صَالَحْنَاكُم ، فَضَرَبَ عُنُقَهُ.

(۲۹۴۳۴) حضرت زیاد بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک عیسائی آدمی نے ایک مسلمان عورت کو بدکاری پر مجبور کیا سو اس شخص کو حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کر دیا گیا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا ہم نے تم سے اس کام پر مصالحت کی تھی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کی گردن اڑا دی۔

(۲۹٤۳٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الْمُجَالِدِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ ، مِنْ نُبَيْطِ أَهْلِ الشَّامِ نَخَسَ بِامْرَأَةٍ عَلَى دَابَّةٍ ، فَلَمْ تَقَعْ ، فَدَفَعَهَا بِيَدِهِ فَصَرَعَهَا ، فَانْكَشَفَتْ عَنْهَا ثِيَابُهَا ، فَجَلَسَ لِيُجَامِعَهَا ، فَرُفِعَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، وَقَامَتْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةُ ، فَأَمَرَ بِهِ فَصُلِبَ ، وَقَالَ :

لَيْسَ عَلَى هَذَا عَاهَدْنَاكُمْ.

(۲۹۴۳۵) حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک ذمی آدمی نے جس کا تعلق شام کے نبطی قبیلہ سے تھا اس نے ایک عورت کی پہلو میں لکڑی ماری جو سواری پر سوار تھی پس وہ نیچے نہیں گری تو اس نے اس کو ہاتھ سے دھکا دیا اور اسے نیچے گرادیا اور اس عورت کے کپڑے کھل گئے۔ پھر وہ بیٹھ گیا تا کہ اس سے جماع کرلے پس اس شخص کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا اور اس پر بینہ بھی قائم ہوگیا پھر آپ رضی اللہ عنہ کے حکم سے اس کو سولی پر لٹکا دیا گیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کام پر ہم نے تم سے معاہدہ نہیں کیا تھا!

(۲۹٤۳٦) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ أُتِيَ بِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ اسْتَكْرَهَ امْرَأَةً مُسْلِمَةً ، فَخَصَاهُ.

(۲۹۴۳۶) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عبدالملک بن مروان کے پاس ایک ذمی آدمی لایا گیا جس نے کسی مسلمان عورت کو بدکاری پر مجبور کیا تھا تو انہوں نے اس کو خصی کردیا۔

(۲۹٤۳۷) حَدَّثَنَا الْبَكْرَاوِيُّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا اسْتَكْرَهَ الذِّمِّيُّ الْمُسْلِمَةَ قُتِلَ.

(۲۹۴۳۷) حضرت اسماعیل بن مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب ذمی شخص مسلمان عورت کو بدکاری پر مجبور کرے تو اسے قتل کردیا جائے۔

(۱۲۹) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ زَنَيْتُ بِفُلاَنَةٍ ، مَا عَلَيْهِ ؟

اس آدمی کے بیان میں جو یوں کہہ دے: میں نے فلاں عورت سے زنا کیا ہے، اس پر کیا سزا لاگو ہوگی؟

(۲۹٤۳۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ : أَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَقَرَّ عَلَى نَفْسِهِ بِالزِّنَى ، قَالَ : وَبِمَنْ ، قَالَ : بِفُلاَنَةَ مَوْلاَةِ ابْنِ فُلاَنٍ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَأَنْكَرَتْ ، فَخَلَّى سَبِيلَهَا ، وَأَخَذَهُ بِمَا أَقَرَّ عَلَى نَفْسِهِ ، وَلَمْ يُذْكَرْ أَنَّهُ جَلَدَهُ حَدَّ الْفِرْيَةِ فِيهَا. (احمد ۳۳۹)

(۲۹۴۳۸) حضرت عطاء بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے خود زنا کا اقرار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا! کس کے ساتھ؟ انہوں نے کہا: فلاں عورت کے ساتھ جو ابن فلاں کی باندی ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کی طرف قاصد بھیجا اس نے انکار کردیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو چھوڑ دیا اور ان کو پکڑ لیا جس نے خود زنا کا اقرار کیا تھا اور یہ ذکر نہیں کیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تہمت کی حد لگائی تھی۔

(۲۹٤۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ :زَنَيْت بِفُلاَنَةٍ ، قَالَ :عَلَيْهِ لَهَا الْحَدُّ.

(۲۹۴۳۹) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے یوں کہا تھا: میں نے فلاں عورت کے ساتھ زنا کیا ہے، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس آدمی پر اس عورت کی وجہ سے حد لاگو ہوگی۔

(۲۹٤٤٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَةٍ :أَشْهَدُ أَنِّي قَدْ زَنَيْتُ بِكِ ، قَالَ :أَضْرِبُهُ بِمَا افْتَرَى عَلَيْهَا ، وَلاَ أَضْرِبُهُ بِمَا افْتَرَى عَلَى نَفْسِهِ إِلاَّ بِبَيِّنَةٍ.

(۲۹۴۴۰) حضرت صالح بن مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے کسی عورت کو یوں کہہ دیا بے شک میں نے تیرے ساتھ زنا کیا ہے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں اسے اس وجہ سے تو ماروں گا کہ اس نے اس عورت پر جھوٹا الزام لگایا ہے اور اس شخص کو اپنی ذات پر تہمت لگانے کی وجہ سے نہیں ماروں گا مگر بینہ کے ساتھ۔

(۲۹٤٤١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :يُجْلَدُ حَدَّيْنِ ، قُلْتُ :فَإِنْ أَكْذَبَ ؟ قَالَ :يُجْلَدُ حَدًّا ، وَيُدْرَأُ عَنْهُ آخَرُ.

(۲۹۴۴۱) حضرت سعید فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ نے ارشاد فرمایا: اس کو دو سزاؤں کے کوڑے مارے جائیں گے میں نے پوچھا: اگر اس کا جھوٹ ظاہر ہو جائے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر ایک حد کے کوڑے مارے جائیں گے اور دوسری حد اس سے ختم کر دی جائے گی۔

(۲۹٤٤٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى التَّيْمِيُّ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا قَالَتِ الْمَرْأَةُ :زَنَى بِي فُلاَنٌ ، فلا تُجْلَدُ ، وَلاَ يُجْلَدُ.

(۲۹۴۴۲) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب عورت یوں کہے کہ: فلاں نے میرے ساتھ زنا کیا ہے تو نہ اس عورت کو کوڑے مارے جائیں گے اور نہ اس فلاں کو کوڑے مارے جائیں گے۔

(۱۳۰) فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ الرَّجُلَ بِالْمَرْأَةِ

اس آدمی کے بیان میں جو آدمی پر عورت کے ساتھ تہمت لگائے

(۲۹٤٤٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ بِالْمَرْأَةِ ؛ جُلِدَ حَدَّيْنِ ؛ حَدّ لِلرَّجُلِ ، وَحَدّ لِلْمَرْأَة.

(۲۹۴۴۳) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی دوسرے آدمی پر عورت کے ساتھ تہمت لگا دے تو اس پر دو سزاؤں کے کوڑے مارے جائیں گے ایک سزا آدمی کی وجہ سے اور دوسری سزا عورت کی وجہ سے۔

(۲۹٤٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ :إِنَّ فُلاَنًا زَنَى بِفُلاَنَةَ

، فَلَيْسَ عَلَيْهِ إِلاَّ حَدٌّ وَاحِدٌ.

(۲۹۴۴۴) حضرت عبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی دوسرے آدمی سے یوں کہے: بے شک فلاں شخص نے فلاں عورت کے ساتھ زنا کیا ہے تو اس پر صرف ایک ہی حد لاگو ہوگی۔

(۱۳۱) فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ امْرَأَتَهُ بِرَجُلٍ ، وَيُسَمِّيهِ

اس آدمی کے بیان میں جو اپنی بیوی پر کسی آدمی کے ساتھ تہمت لگا دے اور اس بندے کا نام بھی لے

(۲۹٤٤٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ بِرَجُلٍ مُسَمًّى ، أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ. وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ : لاَ حَدَّ عَلَيْهِ ، كَانَ الَّذِي لاَعَنَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَذَفَهَا بِابْنِ سَحْمَاءَ.

(۲۹۴۴۵) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنی بیوی پر کسی آدمی کا نام لے کر الزام لگائے تو اس پر حد قذف قائم کی جائے گی۔ اور حضرت ابن سیرین نے فرمایا: اس پر حد لاگو نہیں ہوگی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص سے لعان کروایا تھا جس نے اپنی بیوی پر ابن سحماء کے ساتھ بدکاری کی تہمت لگائی تھی۔

(۲۹٤٤٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ بِرَجُلٍ مُسَمًّى ، لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ لَهُمَا إِلاَّ حَدٌّ وَاحِدٌ ، قَالَ : أَيُّهُمَا أَخَذَهُ بِحَدِّهِ ؛ لَمْ يَكُنْ لِلآخَرِ حَدٌّ . إِنْ بَدَأَتِ الْمَرْأَةُ فَلاَعَنَتْهُ ، لَمْ يُضْرَبْ لِلرَّجُلِ ، وَإِنْ ضُرِبَ لِلرَّجُلِ لَمْ يُلاَعِنْ لِلْمَرْأَةِ.

(۲۹۴۴۶) حضرت محمد بن سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب اپنی بیوی پر کسی آدمی کا نام لے کر تہمت لگائے تو اس پر ان دونوں کی وجہ سے صرف ایک ہی حد لاگو ہوگی۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ان دونوں میں سے جس نے بھی اس کو اپنی سزا کے لیے پکڑ لیا تو دوسرے کے لیے سزا کا اختیار نہیں ہوگا۔ اگر عورت نے ابتدا کر لی تو وہ اپنے خاوند سے لعان کرے گی اور آدمی کی وجہ سے اسے کوڑے نہیں مارے جائیں گے اور اگر اسے آدمی کی وجہ سے کوڑے مارے جائیں گے تو عورت سے لعان نہیں ہوگا۔

(۱۳۲) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ رَأَيْتُكِ تَزْنِينَ قَبْلَ أَنْ أَتَزَوَّجَكِ

اس آدمی کے بیان میں جو اپنی بیوی کو یوں کہہ دے: میں نے تجھ سے شادی کرنے سے پہلے تجھے زنا کرتے ہوئے دیکھا تھا

(۲۹٤٤٧) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ :

رَأَیْتُكِ تَزْنِینَ قَبْلَ أَنْ تَكُونِینَ عِنْدِی ، قَالَ سَعِیدٌ :حَدٌّ ، وَلاَ مُلاَعَنَةَ. وَقَالَ الْحَسَنُ :لاَ حَدَّ ، وَلاَ مُلاَعَنَةَ ، لأَنَّهُ قَالَ لَهَا ذَلِكَ وَهِیَ عِنْدَهُ.

(۲۹۴۴۷) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب ؒ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنی بیوی کو یوں کہہ دیا: تجھے میں نے میرے پاس ہونے سے پہلے کبھی زنا کرتے ہوئے دیکھا تھا، حضرت سعید ؒ نے فرمایا: اس پر حد قذف لگائی جائے گی اور لعان نہیں ہوگا اور حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: نہ حد قذف ہوگی اور نہ لعان ہوگا۔ اس لیے کہ اس نے اس عورت کو اس وقت کہا ہے جبکہ وہ اس کے پاس تھی۔

(۲۹٤٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِی رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ :زَنَیْتِ وَأَنْتِ أَمَةٌ ، قَالَ :یُحَدُّ.

(۲۹۴۴۸) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنی بیوی کو یوں کہا: تو نے زنا کیا تھا درانحالیکہ تو باندی تھی۔ آپ ؒ نے فرمایا: اس پر حد لگائی جائے گی۔

(۱۳۳) فِی رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ، ثُمَّ قَذَفَهَا ، مَا عَلَیْهِ ؟

ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دی پھر اس نے اس پر تہمت لگا دی، اس پر کیا سزا لاگو ہوگی؟

(۲۹٤٤٩) حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ أَبِی عَوَانَةَ ، عَنْ أَبِی بِشْرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَیْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِی رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَاحِدَةً ، ثُمَّ قَذَفَهَا ، قَالَ :یُجْلَدُ الْحَدَّ ، لَیْسَ كَمَنْ لَمْ یُطَلِّقْ
وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :یُلاَعِنُ إِذَا كَانَ یَمْلِكُ الرَّجْعَةَ.

(۲۹۴۴۹) حضرت جابر بن زید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی پھر اس نے اس پر الزام لگا دیا تو آپ ؒ نے فرمایا: اس پر حد قذف لگائی جائے گی۔ وہ ایسا نہیں ہوگا جیسا کہ اس نے طلاق نہیں دی۔

اور حضرت ابن عمر ؓ نے فرمایا: وہ لعان کر سکتا ہے جبکہ رجوع کرنے کا مالک ہو۔

(۲۹٤٥٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ ، عَنْ یُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا ، ثُمَّ قَذَفَهَا ، قَالَ :یُجْلَدُ الْحَدَّ ، إِلاَّ أَنْ تَكُونَ حَامِلاً ، فَإِنْ كَانَتْ حَامِلاً لاَعَنَهَا.

(۲۹۴۵۰) حضرت یونس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں پھر اس نے اس پر الزام لگا دیا تو اس شخص پر حد قذف لگائی جائے گی مگر یہ کہ وہ حاملہ ہو پس اگر وہ حاملہ ہوئی تو وہ اس سے لعان کرے گا۔

(۲۹٤٥١) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِی رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا وَهِیَ حُبْلَى ، ثُمَّ انْتَفَى مِمَّا فِی بَطْنِهَا ، قَالَ :یُجْلَدُ ، وَیُلْزَقُ بِهِ الْوَلَدُ.

(۲۹۴۵۱) حضرت منصور ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت حکم ویشید سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنی بیوی کو حاملہ ہونے کی حالت میں تین طلاقیں دے دیں پھر اس نے اس کے پیٹ میں موجود بچہ کی بھی نفی کر دی آپ ویشید نے فرمایا: اس کو کوڑے مارے جائیں گے اور اس بچہ کو اس سے ملا دیا جائے گا۔

(٢٩٤٥٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا طَلَّقَ ثَلاَثًا ، ثُمَّ انْتَفَى مِنْ وَلَدِهِ وَهُوَ لاَ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ، جُلِدَ ، وَأُلْزِقَ بِهِ الْوَلَدُ ، وَإِذَا انْتَفَى مِنْ وَلَدِهِ وَهُوَ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ لاَعَنَ ، وَنُفِيَ عَنْهُ الْوَلَدَ ، وَإِنْ كَانَ لَمْ يُقِرَّ بِهِ قَطُّ.

(۲۹۴۵۲) حضرت مغیرہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ویشید نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں پھر اس نے اپنے بچہ کی نفی کر دی اس حال میں کہ وہ حق رجعت کا مالک نہ ہو تو اس کو کوڑے مارے جائیں گے اور اس بچہ کو اس کے ساتھ ملا دیا جائے گا۔ اور جب اس نے اپنے بچہ کی نفی کر دی اس حال میں کہ وہ حق رجعت کا مالک ہو تو وہ لعان کرے گا اور اس بچہ کی اس سے نفی کر دی جائے گی اگرچہ اس نے ہرگز بھی اس کا اقرار نہ کیا ہو۔

(٢٩٤٥٣) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ طَلاَقًا بَائِنًا ،فَادَّعَتْ حَمْلاً فَانْتَفَى مِنْهُ ، قَالَ : يُلاَعِنُهَا.

(۲۹۴۵۳) حضرت شیبانی ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ویشید سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے کہ جس نے اپنی بیوی کو طلاق بائنہ دے دی تھی پس اس عورت نے حمل کا دعویٰ کیا تو اس نے اس بچہ کی نفی کر دی آپ ویشید نے فرمایا: وہ اس سے لعان کرے گا۔

(٢٩٤٥٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا ، فَجَائَتْ بِحَمْلٍ فَانْتَفَى مِنْهُ ؟ قَالَ : فَقَالَ : يُلاَعِنُ ، قَالَ : فَقَالَ الْحَارِثُ : يَا أَبَا عَمْرو ، إِنَّ اللَّهَ قَالَ فِي كِتَابِهِ : (وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ) ، أَفْتَرَاهَا لَهُ زَوْجَةٌ ؟ قَالَ : فَقَالَ الشَّعْبِيُّ : إِنِّي لأَسْتَحِي إِذَا رَأَيْتُ الْحَقَّ أَنْ لاَ أَرْجع إِلَيْهِ.

(۲۹۴۵۴) حضرت مغیرہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ویشید سے ایک آدمی کے متعلق سوال کیا گیا جس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی تھیں۔ پھر وہ حاملہ ہو کر آئی اور اس نے حمل کی نفی کر دی؟ آپ ویشید نے فرمایا: وہ لعان کرے گا راوی کہتے ہیں حضرت حارث ویشید نے فرمایا: اے ابو عمر! یقیناً اللہ رب العزت نے اپنی کتاب میں یوں فرمایا ہے! وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر تہمت لگاتے ہیں کیا اس نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی ہے؟ اس پر حضرت شعبی ویشید نے فرمایا: بے شک مجھے حیا آتی ہے کہ جب میں حق بات کو پہچان لوں اور اس کی طرف رجوع نہ کروں۔

(٢٩٤٥٥) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ طَلاَقًا بَائِنًا ثُمَّ يَقْذِفُهَا ، قَالَ : يُضْرَبُ.

(۲۹۴۵۵) حضرت حکم ولیٹیلیہ اور حضرت حماد ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ولیٹیلیہ سے اس آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنی بیوی کو طلاق بائنہ دے دی ہو پھر وہ اس پر تہمت لگائے آپ ولیٹیلیہ نے فرمایا: اس کو کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۹٤٥٦) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ الْقُرَشِيُّ ، عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّي ، قَالَ : كَانَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ يَقُولُ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ، ثُمَّ قَالَ لَهَا :زَنَيْتِ وَأَنْتِ امْرَأَتِي ، قَالَ :يُلاَعِنُ.

(۲۹۴۵۶) حضرت عثمان بتی ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم بن محمد ولیٹیلیہ ایک آدمی کے بارے میں فرمایا کرتے تھے۔ جس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی پھر اس نے اس سے کہا: تو نے زنا کیا حالانکہ تو میری بیوی ہے۔ آپ ولیٹیلیہ نے فرمایا: وہ لعان کرے گا۔

(١٣٤) فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ امْرَأَتَهُ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا، مَا عَلَيْهِ ؟

اس آدمی کے بیان میں جو اپنی بیوی پر تہمت لگائے پھر وہ اسے طلاق دے دے، اس پر کیا سزا لاگو ہوگی؟

(۲۹٤٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي رَجُلٍ قَذَفَ ، ثُمَّ طَلَّقَ ثَلاَثًا ، قَالَ : يُلاَعِنُهَا مَا كَانَتْ فِي الْعِدَّةِ.

(۲۹۴۵۷) حضرت اسماعیل بن ابی خالد ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ولیٹیلیہ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے تہمت لگائی پھر اس نے تین طلاقیں دے دیں آپ ولیٹیلیہ نے فرمایا: وہ اپنی بیوی سے لعان کرے گا جب تک وہ عدت میں ہو۔

(۲۹٤٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا كَانَ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ لاَعَنَ ، وَإِذَا كَانَ لاَ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ جُلِدَ.

(۲۹۴۵۸) حضرت مغیرہ ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ولیٹیلیہ نے ارشاد فرمایا: جب تک وہ حق رجعت کا مالک نہ ہو تو اسے کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۹٤٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ حَمَادًا ، يَقُولُ :لاَ حَدَّ وَلاَ لِعَان.

(۲۹۴۵۹) حضرت سفیان ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد ولیٹیلیہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا نہ حد ہوگی اور نہ ہی لعان۔

(۲۹٤٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ غَيْلاَنَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :يُضْرَبُ.

(۲۹۴۶۰) حضرت غیلان ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم ولیٹیلیہ نے ارشاد فرمایا: اس کو کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۹٤٦١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ :إِذَا قَذَفَ ثُمَّ طَلَّقَ ، لاَعَنَ.

(۲۹۴۶۱) حضرت عامر ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول ولیٹیلیہ نے ارشاد فرمایا: جب وہ تہمت لگائے پھر وہ طلاق دے تو وہ لعان کرے گا۔

(۱۳۵) فِي الرَّجُلِ يَرْهَنُ وَلِيدَتَهُ، ثُمَّ يَقَعُ عَلَيْهَا

اس آدمی کے بیان میں جو اپنی باندی کو گروی رکھے پھر وہ اس سے جماع کر لے

(۲۹٤٦۲) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّهْنِ ، لَمْ يَرَ عَلَيْهِ حَدًّا.

(۲۹۴۶۲) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کی گروی کے معاملہ میں حد رائے نہیں تھی۔

(۲۹٤٦۳) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا رَهَنْتَ وَلِيدَتَكَ ، فَلاَ تَقَعَنَّ عَلَيْهَا حَتَّى تَفْتَكَّهَا.

(۲۹۴۶۳) حضرت مطرف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب تو اپنی باندی کو گروی رکھے تو ہرگز اس سے جماع مت کر یہاں تک کہ اس کو رہن سے آزاد کرا لے۔

(۱۳٦) فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَى الرَّجُلِ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ

دشمن کے علاقہ میں آدمی پر حد قائم کرنے کا بیان

(۲۹٤٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : أَلاَ لاَ يَجْلِدَنَّ أَمِيرُ جَيْشٍ ، وَلاَ سَرِيَّةٍ أَحَدًا الْحَدَّ ، حَتَّى يَطْلُعَ الدَّرْبَ ، لِئَلاَّ تَحْمِلَهُ حَمِيَّةُ الشَّيْطَانِ أَنْ يَلْحَقَ بِالْكُفَّارِ.

(۲۹۴۶۴) حضرت حکیم بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خط لکھا: خبردار! ہرگز امیر لشکر یا امیر گروہ کسی ایک کو حد کے کوڑے مت مارے یہاں تک کہ شہر کا راستہ ظاہر ہو جائے کہیں ایسا نہ ہو کہ شیطان کی حمیت و غیرت اس پر حملہ کر دے اور وہ کفار سے جا ملے۔

(۲۹٤٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ فُلاَنِ بْنِ رُومَانَ ؛ أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ نَهَى أَنْ يُقَامَ عَلَى أَحَدٍ حَدٌّ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ.

(۲۹۴۶۵) حضرت حمید بن فلان بن رومان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے کسی پر بھی دشمن کے علاقہ میں حد قائم کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۹٤٦٦) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : غَزَوْنَا أَرْضَ الرُّومِ وَمَعَنَا حُذَيْفَةُ ، وَعَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ ، فَشَرِبَ الْخَمْرَ ، فَأَرَدْنَا أَنْ نَحُدَّهُ ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ : أَتَحُدُّونَ أَمِيرَكُمْ ، وَقَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ ، فَيَطْمَعُونَ فِيكُمْ ؟ فَقَالَ : لأَشْرَبَنَّهَا ، وَإِنْ كَانَتْ مُحَرَّمَةً ، وَلأَشْرَبَنَّهَا عَلَى رَغْمِ مَنْ رَغِمَ.

(۲۹۴۶۶) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ ہم رومیوں سے جنگ کر رہے تھے۔ ہمارے ساتھ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ایک قریشی ہمارا امیر تھا۔ اس نے شراب پی ہم نے اس پر حد جاری کرنا چاہی تو حضرت حذیفہ نے کہا کہ کیا تم اپنے امیر پر حد قائم کرو گے حالانکہ تم اپنے دشمن کے قریب ہو۔ اس طرح تو وہ تم پر حاوی ہو جائے گا۔ اس پر وہ امیر کہنے لگا کہ میں شراب پیوں گا ضرا وہ حرام ہے۔

(۱۳۷) فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى ذَاتِ مَحْرَمٍ مِنْهُ

اس آدمی کے بیان میں جو اپنی محرم سے وطی کر لے

(۲۹۴۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ؛ فِيمَنْ أَتَى ذَاتَ مَحْرَمٍ مِنْهُ ، قَالَ : ضَرْبَةُ عُنُقٍ.

(۲۹۴۶۷) حضرت خالد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا: جو اپنی محرم سے وطی کر لے آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: گردن ماری جائے گی۔

(۲۹۴۶۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : اقْتُلُوا كُلَّ مَنْ أَتَى ذَاتَ مَحْرَمٍ.

(۲۹۴۶۸) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہر اس شخص کو قتل کر دو جو اپنی محرم سے وطی کر لے۔

(۲۹۴۶۹) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ بِرَأْسِهِ. (ترمذی ۱۳۶۲۔ ابن ماجہ ۲۶۰۷)

(۲۹۴۶۹) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی طرف قاصد بھیجا جس نے اپنے باپ کی بیوی سے شادی کر لی تھی آپ رحمہ اللہ نے اس کو حکم دیا کہ وہ اس کا سر لے کر آئے۔

(۲۹۴۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : لَقِيتُ خَالِي وَمَعَهُ الرَّايَةُ ، فَقُلْتُ لَهُ ؟ فَقَالَ : بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ أَنْ أَقْتُلَهُ ، أَوْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ. (ابوداؤد ۴۴۵۱۔ احمد ۲۹۰)

(۲۹۴۷۰) حضرت عدی بن ثابت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں اپنے ماموں سے ملا اس حال میں کہ ان کے پاس جھنڈا تھا میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا؟ تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک آدمی کی طرف بھیجا ہے جس نے اپنے باپ کی بیوی سے شادی کر لی ہے کہ میں اسے قتل کر دوں یا اس کی گردن اڑا دوں۔

(۲۹۴۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ : رُفِعَ إِلَى الْحَجَّاجِ رَجُلٌ زَنَى بِابْنَتِهِ ، فَقَالَ :

مَا أَدْرِی بِأَیِّ قِتْلَةٍ أَقْتُلُ هَذَا ، وَهَمَّ أَنْ يَصْلُبَهُ ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُطَرِّفٍ ، وَأَبُو بُرْدَةَ :سَتَرَ اللَّهُ هَذِهِ الْأُمَّةَ ، أَحَبَّ الْبَلَاءِ مَا سَتَرَ الإِسْلَامَ ، اقْتُلْهُ ، قَالَ :صَدَقْتُمَا ، فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ.

(۲۹۴۷۱) حضرت بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کو حجاج کے سامنے پیش کیا گیا جس نے اپنی بیٹی سے زنا کیا تھا تو حجاج کہنے لگا مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ میں اس کو کس طریقہ سے قتل کروں؟ اور اس نے اس کو سولی پر چڑھانے کا ارادہ کیا۔ تو حضرت عبداللہ بن مطرف اور حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: اللہ نے اس امت کی ستر پوشی کی ہے۔ پسندیدہ بلاء وہ ہے جس کی اسلام نے ستر پوشی کی تم اسے قتل کر دو اس نے کہا: تم دونوں نے سچ کہا تو اس کے حکم سے اس کو قتل کر دیا گیا۔

(۲۹٤۷۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، قَالَ :سَأَلْتُهُ :مَا كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ فِيمَنْ تَزَوَّجَ ذَاتَ مَحْرَمٍ مِنْهُ ، وَهُوَ يَعْلَمُ ؟ قَالَ :عَلَيْهِ الْحَدُّ.

(۲۹۴۷۲) حضرت حفص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ اس شخص کے بارے میں کیا فرمایا کرتے تھے جو جانتے ہوئے بھی اپنی محرم سے شادی کر لے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس پر حد جاری ہوگی۔

(۱۳۸) فِي التَّعْزِيرِ ، كَمْ هُوَ ، وَكَمْ يُبْلَغُ بِهِ ؟

تعزیر کا بیان کتنی سزا ہوگی؟ اور کتنی حد تک پہنچائے جا سکتے ہیں؟

(۲۹٤۷۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ الأَعْرَجِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ ؛ أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى أَبِي مُوسَى :أَلاَ يُبْلَغُ فِي تَعْزِيرٍ أَكْثَرُ مِنْ ثَلاَثِينَ.

(۲۹۴۷۳) حضرت یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا؟ تعزیر میں تیس سے زیادہ مقدار میں کوڑے نہ ہوں۔

(۲۹٤۷٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ جَامِعٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً كَتَبَ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فِي دَيْنٍ لَهُ قِبَلَهَا ، يحرّج عَلَيْهَا فِيهِ ، فَأَمَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ يُضْرَبَ ثَلاَثِينَ جَلْدَةً. قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا : كُلُّهَا يُبْضِعُ وَيُحْدِرُ.

(۲۹۴۷۴) حضرت ابو وائل فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو خط لکھا اپنے قرض کے بارے میں جوان پر لازم تھا اس نے اس خط میں آپ کو پریشان کیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ اس شخص کو تیس کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۹٤۷٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :التَّعْزِيرُ مَا بَيْنَ السَّوْطِ إِلَى الأَرْبَعِينَ.

(۲۹۴۷۵) حضرت اشعث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تعزیر کی مقدار ایک کوڑے سے چالیس کوڑوں کے مابین ہے۔

(۲۹٤۷٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عُتْبَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أُتِيَ بِرَجُلٍ

يَسُبُّ عُثْمَانَ ، فَقَالَ :مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ سَبَبْتَهُ ؟ قَالَ :أُبْغِضُهُ ، قَالَ :وَإِنْ أَبْغَضْتَ رَجُلاً سَبَبْتَهُ ، قَالَ :فَأَمَرَ بِهِ فَجُلِدَ ثَلاَثِينَ جَلْدَةً.

(۲۹۴۷۶) حضرت حارث بن عتبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیتا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا! کس بات نے تجھے ان کو گالیاں دینے پر ابھارا؟ اس نے کہا: میں ان سے بغض رکھتا ہوں آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر تو کسی آدمی سے بغض رکھے گا تو اس کا مطلب ہے کہ تو اسے گالی دے؟ تو آپ رحمہ اللہ کے حکم سے اس کو تیس کوڑے مارے گئے۔

(۲۹۴۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، قَالَ :كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَجَائَهُ رَجُلٌ ، فَسَأَلَهُ الْفَرِيضَةَ ؟ فَلَمْ يَفْرِضْ لَهُ ، فَقَالَ :هُوَ كَافِرٌ بِاللَّهِ إِنْ لَمْ يَفْرِضْ لَهُ ،قَالَ :فَضَرَبَهُ مَا بَيْنَ الْعَشَرَةِ إِلَى الْخَمْسَةِ عَشَرَ.

(۲۹۴۷۷) حضرت طلحہ بن یحییٰ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا ہوتا تھا کہ آپ رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے آپ رحمہ اللہ سے روزینہ مقرر کرنے کا سوال کیا آپ رحمہ اللہ نے اس کے لیے حصہ مقرر نہیں کیا تو وہ کہنے لگا: وہ اللہ کے ساتھ کفر کرنے والا ہے اگر وہ حصہ مقرر نہ کرے! راوی کہتے ہیں! پس آپ رحمہ اللہ نے اسے دس سے پندرہ کوڑے مارے۔

(۲۹۴۷۸) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :حدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يُجْلَدُ فَوْقَ عَشَرَةِ أَسْوَاطٍ ، إِلاَّ فِي حَدٍّ. (بخاری ۶۸۴۸۔ ابوداؤد ۴۴۸۵)

(۲۹۴۷۸) حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دس سے زیادہ کوڑے نہیں مارے جائیں گے مگر کسی حد میں۔

(۲۹۴۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أَرْبَعَةٍ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ أَنَّهُ لَيْسَ ابْنَ فُلاَنٍ ، وَشَهِدَ أَرْبَعَةٌ أَنَّهُ ابْنُ فُلاَنٍ ؟ فَقَالَ :ادْرَأْ عَنْ هَؤُلاَءِ لأَنَّهُمْ أَرْبَعَةٌ . وَأُصَدِّقَ الآخَرِينَ.

(۲۹۴۷۹) حضرت عمران رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ سے ان چار آدمیوں کے متعلق سوال کیا گیا جنہوں نے ایک آدمی پر گواہی دی کہ وہ فلاں کا بیٹا نہیں ہے اور چار آدمیوں نے یہ گواہی دی کہ بے شک وہ فلاں شخص کا بیٹا ہے ان کا کیا حکم ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں ان سے سزا ختم کردوں گا اس لیے کہ وہ چار ہیں اور میں دوسرے کی تصدیق کروں گا۔

(۱۳۹) بَابٌ ؛ فِي الْوَالِي يَرَى الرَّجُلَ عَلَى حَدٍّ ، وَهُوَ وَحْدَهُ ، أَيُقِيمُهُ عَلَيْهِ ، أَمْ لاَ ؟

باب ہے اس حاکم کے بیان میں جو آدمی کو کسی سزا کے کام میں مبتلا دیکھے اس حال میں کہ حاکم تنہا تھا کیا اس شخص پر حد قائم کی جائے گی یا نہیں؟

(۲۹٤۸۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ : أَرَأَيْتَ لَوْ كُنْتَ الْقَاضِيَ وَالْوَالِيَ ، ثُمَّ أَبْصَرْتَ إِنْسَانًا عَلَى حَدٍّ ، أَكُنْتَ مُقِيمًا عَلَيْهِ ؟ قَالَ : لاَ ، حَتَّى يَشْهَدَ مَعِي غَيْرِي ، قَالَ : أَصَبْتَ ، وَلَوْ قُلْتَ غَيْرَ ذَلِكَ لَمْ تُجِدْ.

(۲۹۴۸۰) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: تمہاری کیا رائے ہے کہ اگر تم قاضی اور حاکم ہو پھر تم کسی شخص کو کسی حد کے کام میں مبتلا دیکھو تو کیا تم اس پر حد قائم کرو گے یا نہیں؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں، یہاں تک کہ اس کے ساتھ کوئی اور بھی گواہی دے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے درست بات کی اور اگر تم اس کے علاوہ کوئی بات کہتے تو تم صحیح نہ ہوتے۔

(۲۹٤۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ حَمَّادًا ، يَقُولُ : سَمِعْنَا أَنَّ الْحَاكِمَ يَجُوزُ قَوْلُهُ فِيمَا اعْتُرِفَ عِنْدَهُ إِلاَّ الْحُدُودَ.

(۲۹۴۸۱) حضرت سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: یقیناً حاکم کا قول ان معاملات میں جائز ہے جس کا اس کے سامنے اعتراف کیا گیا سوائے حدود کے۔

(۱٤۰) فِي الْمَرْأَةِ تَعَلَّقُ بِالرَّجُلِ فَتَقُولُ فَعَلَ بِي الزِّنَى

اس عورت کے بیان میں جو آدمی سے چمٹ جائے اور یوں کہے: اس نے میرے ساتھ زنا کیا

(۲۹٤۸۲) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَعَلَّقُ بِالرَّجُلِ فَتَقُولُ: فَعَلَ بِي؟ فَقَالَ الْحَسَنُ: قَذَفَتْ رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ، عَلَيْهَا الْحَدُّ. قَالَ: وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: هِيَ طَالِبَةُ حَقٍّ، كَيْفَ تَقُولُ؟

(۲۹۴۸۲) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے اس عورت کے متعلق دریافت کیا گیا جو آدمی سے چمٹ جائے اور یوں کہے: اس نے میرے ساتھ بدکاری کی ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس نے ایک مسلمان آدمی پر تہمت لگائی اس پر حد قذف جاری ہوگی حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ حق کا مطالبہ کر رہی ہے، تم کیسے کہہ سکتے ہو؟

(۲۹٤۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنِ الأَشْعَثِ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَتْ لَهُ امْرَأَةٌ : إِنَّ هَذَا زَنَى بِي ، قَالَ تُجْلَدُ بِقَذْفِهَا الرَّجُلَ ، وَلاَ يُجْلَدُ الرَّجُلُ.

(۲۹۴۸۳) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس سے کسی عورت نے یوں کہا: بے شک اس نے مجھ سے زنا کیا ہے، آپ ؒ نے فرمایا: اس عورت کو آدمی پر تہمت لگانے کی وجہ سے کوڑے مارے جائیں گے اور اس آدمی کو کوڑے نہیں مارے جائیں گے۔

(۱٤۱) فِي الرَّجُلِ يُوجَدُ مَعَ الْمَرْأَةِ ، فَتَقُولُ زَوْجِي

اس آدمی کے بیان میں جو عورت کے ساتھ پایا جائے اور عورت کہے: یہ میرا شوہر ہے

(۲۹٤۸٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعَمِّهِ ، وَيَحْيَى بْنِ أَبِي الْهَيْثَمِ ، عَنْ جَدِّهِ ؛ أَنَّهُ شَهِدَ عَلِيًّا وَأُتِيَ بِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ ، وُجِدَا فِي خَرِبِ مُرَادٍ ، فَأُتِيَ بِهِمَا عَلِيٌّ ، فَقَالَ :بِنْتُ عَمِّي وَيَتِيمَتِي فِي حَجْرِي ، فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَقُولُونَ :قُولِي زَوْجِي ، فَقَالَتْ :هُوَ زَوْجِي ، فَقَالَ عَلِيٌّ :خُذْ بِيَدِ امْرَأَتِكَ.

(۲۹۴۸۴) حضرت یحییٰ بن ابو الھیثم کے دادا فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی ؓ کے پاس حاضر تھا کہ آپ ؓ کے پاس ایک آدمی اور ایک عورت لائے گئے جو کسی ویران جگہ میں پائے گئے تھے سو ان دونوں کو حضرت علی ؓ کے پاس لایا گیا وہ آدمی کہنے لگا: میرے چچا کی بیٹی ہے، اور یتیم میری پرورش میں ہے تو آپ ؓ کے ہمنشینوں نے یوں کہنا شروع کر دیا: یوں کہہ دو! میرا خاوند ہے تو اس عورت نے کہہ دیا وہ میرا خاوند ہے اس پر حضرت علی ؓ نے فرمایا: تو اپنی بیوی کا ہاتھ پکڑ لے۔

(۲۹٤۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، قَالاَ :يُدْرَأُ عَنْهُ.

(۲۹۴۸۵) حضرت شعبہ ؒ نے فرماتے ہیں کہ حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ نے ارشاد فرمایا: اس سے سزا ختم کر دی جائے گی۔

(۲۹٤۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :يُدْرَأُ عَنْهُ.

(۲۹۴۸۶) حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ؒ نے ارشاد فرمایا: اس سے سزا ہٹا دی جائے گی۔

(۲۹٤۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْمَرْأَةِ تُوجَدُ مَعَ الرَّجُلِ ، فَتَقُولُ :تَزَوَّجَنِي ، فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ :لَوْ كَانَ هَذَا حَقًّا مَا كَانَ عَلَى زَانٍ حَدٌّ.

(۲۹۴۸۷) حضرت ابن فضیل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ سے اس عورت کے بارے میں مروی ہے جو آدمی کے ساتھ پائی گئی تھی پس اس عورت نے کہا: اس نے مجھ سے شادی کی ہے۔ حضرت ابراہیم ؒ نے فرمایا: اگر یہ بات سچ ہو کسی بھی زانی پر حد نہ ہو۔

(۱٤۲) فِي الرَّجُلِ يَنْفِي الرَّجُلَ مِنْ أَبٍ لَهُ فِي الشِّرْكِ

اس آدمی کے بیان میں جو شرک کے زمانے میں آدمی کی اس کے باپ سے نفی کردے

(۲۹٤۸۸) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ رَجُلٍ نَفَى رَجُلاً مِنْ أَبٍ لَهُ فِي الشِّرْكِ ؟ فَقَالَ : عَلَيْهِ الْحَدُّ ، لأَنَّهُ نَفَاهُ مِنْ نَسَبِهِ.

(۲۹۴۸۸) حضرت اوزاعی ولیٹیلیڈ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زہری ولیٹیلیڈ سے ایک آدمی کے متعلق سوال کیا جو شرک کے زمانے میں کسی آدمی کی اس کے باپ سے نفی کردے؟ آپ ولیٹیلیڈ نے فرمایا: اس پر حد جاری ہوگی، اس لیے کہ اس نے اس کے نسب کی نفی کی ہے۔

(۱٤۳) فِي رَجُلٍ قَذَفَ رَجُلاً ، وَأُمُّهُ مُشْرِكَةٌ

ایک آدمی نے کسی ایسے آدمی پر تہمت لگائی جس کی ماں مشرک تھی

(۲۹٤۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْمُهَاجِرِينَ افْتُرِيَ عَلَيْهِ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، وَكَانَتْ أُمُّهُ مَاتَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، فَجَلَدَهُ عُمَرُ لِحُرْمَةِ الْمُسْلِمِ.

(۲۹۴۸۹) حضرت معمر ولیٹیلیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ولیٹیلیڈ نے ارشاد فرمایا: ایک مہاجر آدمی پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں تہمت لگائی گئی اس حال میں کہ اس کی ماں زمانہ جاہلیت میں وفات پاچکی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمان کی حرمت کی وجہ سے اس کو کوڑے مارے۔

(۲۹٤۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَمِّهِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَذَفَ رَجُلاً ، وَأُمُّهُ مُشْرِكَةٌ ؟ قَالَ : أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلاً قَذَفَ الأَشْعَثَ ، أَلَمْ يُضْرَبْ ؟.

(۲۹۴۹۰) حضرت شعبی ولیٹیلیڈ سے ایک آدمی کے متعلق سوال کیا گیا جس نے کسی آدمی پر تہمت لگائی اس حال میں کہ اس کی ماں مشرک تھی؟ آپ ولیٹیلیڈ نے فرمایا: تمہاری کیا رائے ہے کہ اگر کوئی آدمی اشعث پر تہمت لگائے تو کیا اسے نہیں مارا جائے گا؟

(۲۹٤۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ الزُّبَيْدِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ : لَسْتَ لأَبِيكَ ، وَأُمُّهُ أَمَةٌ ، أَوْ يَهُودِيَّةٌ ، أَوْ نَصْرَانِيَّةٌ ، قَالَ : لاَ حَدَّ عَلَيْهِ.

(۲۹۴۹۱) حضرت حضرت حماد ولیٹیلیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ولیٹیلیڈ سے اس آدمی کے بارے میں مروی ہے جو آدمی کو یوں کہے: تو اپنے باپ کا نہیں ہے اور اس کی ماں باندی تھی یا یہودی یا عیسائی تھی۔ آپ ولیٹیلیڈ نے فرمایا: اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹٤۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ ، وَلَهُ أُمٌّ يَهُودِيَّةٌ ، أَوْ نَصْرَانِيَّةٌ ، فَلاَ حَدَّ عَلَيْهِ.

(۲۹۴۹۲) حضرت ابوغنیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی ایسے آدمی پر تہمت لگائے درانحالیکہ اس کی ماں یہودی یا عیسائی تھی سو اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(١٤٤) فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً ، فَجَاءَتْ بِوَلَدٍ قَبْلَ دُخُولِهِ بِهَا

ایک آدمی نے کسی عورت سے شادی کی پس وہ بچہ لے آئی اس آدمی کے اس سے دخول سے پہلے

(٢٩٤٩٣) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَغِيبُ عَنِ امْرَأَتِهِ ، وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا ، فَتَجِيءُ بِحَمْلٍ ، أَوْ بِوَلَدٍ ، قَالَ : إِنْ كَانَتْ غَيْبَتُهُ بِأَرْضٍ بَعِيدَةٍ لَمْ تُصَدَّقْ ، وَيُقَامُ عَلَيْهَا الْحَدُّ ، وَإِنْ كَانَ فِي أَرْضٍ قَرِيبَةٍ يُرَوْنَ أَنَّهُ يَأْتِيهَا سِرًّا ، صُدِّقَتْ بِالْوَلَدِ أَنَّهُ مِنْ زَوْجِهَا.

(۲۹۴۹۳) حضرت مغیرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ سے اس آدمی کے بارے میں مروی ہے جو اپنی بیوی سے غائب ہو گیا ہو اور اس نے اس سے دخول بھی نہ کیا ہو پس وہ عورت حاملہ ہو گئی یا بچہ لے آئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر اس کا غائب ہونا کسی دور کے علاقہ میں ہوا ہو تو اس عورت کی تصدیق نہیں کی جائے گی اور اس پر حد قائم کر دی جائے گی اور اگر وہ کسی قریب کے علاقہ ہی میں غائب ہوا ہو تو یوں سمجھا جائے گا کہ وہ اس کے پاس پوشیدگی میں آتا تھا تو بچہ کی عورت کی حق میں تصدیق کی جائے گی کہ وہ اسی شوہر سے ہے۔

(١٤٥) فِي الرَّجُلِ يُفْتَرَى عَلَيْهِ ، مَا قَالُوا فِي عَفْوِهِ عَنْ ذلك ؟

اس آدمی کے بیان میں جس پر تہمت لگائی گئی جن لوگوں نے اس کے اس بات کو معاف کرنے کے بارے میں کہا ہے

(٢٩٤٩٤) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لَوْ أَنَّ رَجُلاً قَذَفَ رَجُلاً ، فَعَفَا وَأَشْهَدَ ، ثُمَّ جَاءَ بِهِ إِلَى الإِمَامِ بَعْدَ ذَلِكَ ، أَخَذَ لَهُ بِحَقِّهِ ، وَلَوْ مَكَثَ ثَلاَثِينَ سَنَةً.

(۲۹۴۹۴) حضرت اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت زھری رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: اگر کسی آدمی نے کسی پر تہمت لگائی پس اس شخص نے معاف کر دیا اور گواہ بنا لیا پھر اس کے بعد وہ پھر اسے امام کے پاس لے آیا تو اس کے حق میں اس کو پکڑا جائے گا اگر چہ وہ تیس سال ٹھہرا رہا ہو۔

(٢٩٤٩٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ ، وَابْنَ سِيرِينَ عَنِ الرَّجُلِ يَفْتَرِي عَلَى الرَّجُلِ فَيَعْفُو ؟ قَالَ الْحَسَنُ : لاَ ، وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ : مَا أَدْرِي.

(۲۹۴۹۵) حضرت ابن عون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے اس آدمی کے

متعلق دریافت کیا جس نے آدمی پر جھوٹی تہمت لگادی ہو پس اس شخص نے معاف کر دیا تو کیا حکم ہے؟ حضرت حسن بصری ریاٹیلیہ نے فرمایا: نہیں، اور حضرت ابن سیرین ریاٹیلیہ نے فرمایا میں نہیں جانتا۔

(٢٩٤٩٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ رُزَيْقٍ ، قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي رَجُلٍ قَذَفَ ابْنَهُ :فَقَالَ ابْنُهُ :إِنْ جُلِدَ أَبِي اعْتَرَفْتُ ، فَكَتَبَ إِلَيَّ عُمَرُ :أَنِ اجْلِدْهُ ، إِلاَّ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُ.

(۲۹۴۹۶) حضرت رزیق ریاٹیلیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز ریاٹیلیہ کو ایک آدمی کے بارے میں خط لکھا جس نے اپنے بیٹے پر الزام لگایا تھا، تو اس کے بیٹے نے کہا: اگر میرے باپ کو کوڑے مارے جائیں گے تو میں اعتراف کرلوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے اس کا جواب لکھا: تم اس کو کوڑے مارو مگر یہ کہ وہ اسے معاف کر دے۔

(١٤٦) فِي السَّارِقِ يُؤْمَرُ بِقَطْعِ يَمِينِهِ ، فَيَدُسُّ يَسَارَهُ

اس چور کے بیان میں جس کے داہنے ہاتھ کے کاٹنے کا حکم دیا گیا پس اس نے اپنے بائیں ہاتھ کو پیش کر دیا

(٢٩٤٩٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ أَرَادُوا أَنْ يَقْطَعُوا يَدَهُ ، يَعْنِي الْيُمْنَى ، فَقَدَّمَ يَدَهُ الْيُسْرَى ، فَقُطِعَتْ ؟ قَالَ :لاَ تُقْطَعُ الْيُمْنَى.

(۲۹۴۹۷) حضرت جابر ریاٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ریاٹیلیہ سے ایک آدمی کے متعلق دریافت کیا گیا کہ لوگوں نے اس کے دائیں ہاتھ کو کاٹنا چاہا پس اس نے اپنے بائیں ہاتھ کو آگے بڑھا دیا سو وہ کاٹ دیا گیا تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ ریاٹیلیہ نے فرمایا: دائیں کو نہیں کاٹا جائے گا۔

(٢٩٤٩٨) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ؛ أَنَّ عَلِيًّا أَمْضَى ذَلِكَ.

(۲۹۴۹۸) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر ریاٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو نافذ قرار دیا۔

(٢٩٤٩٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ؛ فِي إِمَامٍ أُتِيَ بِسَارِقٍ، فَجَهِلَ فَقَطَعَ يَسَارَهُ، قَالَ:يُتْرَكُ.

(۲۹۴۹۹) حضرت جابر ریاٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ریاٹیلیہ سے حاکم کے بارے میں مروی ہے جس کے پاس ایک چور لایا گیا پس لاعلمی سے اس کا بایاں ہاتھ کاٹ دیا گیا، آپ ریاٹیلیہ نے فرمایا: اس کو چھوڑ دیا جائے۔

(٢٩٥٠٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :اجْتَمَعْتُ أَنَا وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فِي الرَّجُلِ إِذَا أُمِرَ بِقَطْعِ يَمِينِهِ ، أَنَّهُ إِنْ دَسَّ إِلَى الْحَجَّامِ يَسَارَهُ فَقَطَعَهَا ، قَالاَ :يَدُهُ تُبْطَلُ ، وَالْقَوَدُ فِي مَوْضِعِهِ.

(۲۹۵۰۰) حضرت قاسم بن محمد ریاٹیلیہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت سعید بن مسیب ریاٹیلیہ اس آدمی کے بارے میں اکٹھے ہوئے کہ

جب اس کے دائیں ہاتھ کو کاٹنے کا حکم دیا گیا اگر اس نے حجام کے سامنے اپنا بایاں ہاتھ پیش کر دیا اور وہ اس ہاتھ کو کاٹ دے ان دونوں حضرات نے فرمایا: اس کا ہاتھ رائیگاں جائے گا اور قصاص اپنی جگہ رہے گا۔

(١٤٧) فِي السَّكْرَانِ ، مَنْ كَانَ يَضْرِبُهُ الْحَدَّ ، وَيُجِيزُ طَلاَقَهُ

نشہ میں مدہوش شخص کا بیان: جو اس پر حد جاری کرتے ہوں اور اس کی طلاق کو نافذ قرار دیتے ہوں

(٢٩٥٠١) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، قَالَ : طَلَّقَ جَارٌ لِي سَكْرَانُ ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَسْأَلَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : إِنْ أُصِيبَ فِيهِ الْحَقُّ جُلِدَ ثَمَانِينَ ، وَفُرِّقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَهْلِهِ.

(٢٩٥٠١) حضرت عبدالرحمٰن بن حرملہ ریشیلہ فرماتے ہیں کہ میرے ایک پڑوسی نے نشہ کی حالت میں طلاق دے دی پھر اس نے مجھے حکم دیا کہ میں حضرت سعید بن مسیّب ریشیلہ سے سوال کروں، آپ ریشیلہ نے فرمایا: اگر اس میں وہ حق پر ہو تو اسے اسّی کوڑے مارے جائیں گے اور اس کے اور اس کی گھر والی کے درمیان تفریق کر دی جائے گی۔

(٢٩٥٠٢) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَنْبَسَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَجَازَ طَلاَقَهُ ، وَجَلَدَهُ.

(٢٩٥٠٢) حضرت عبدالرحمٰن بن عنبسہ ریشیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ریشیلہ نے اس کی طلاق کو نافذ قرار دیا اور اس کو کوڑے مارے۔

(٢٩٥٠٣) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ : طَلاَقُ السَّكْرَانِ جَائِزٌ ، وَيُجْلَدُ ظَهْرُهُ.

(٢٩٥٠٣) حضرت ایوب ریشیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ریشیلہ اور حضرت ابن سیرین ریشیلہ نے ارشاد فرمایا: نشہ میں دھت شخص کا طلاق دینا جائز ہے اور اس کی کمر پر کوڑے مارے جائیں گے۔

(٢٩٥٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ مَيْمُونَ ، قَالَ : يَجُوزُ طَلاَقُهُ وَيُجْلَدُ.

(٢٩٥٠٤) حضرت جعفر ریشیلہ فرماتے ہیں کہ میمون ریشیلہ نے ارشاد فرمایا: اس کا طلاق دینا جائز ہے اور اسے کوڑے مارے جائیں گے۔

(٢٩٥٠٥) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : إِذَا أَعْتَقَ ، أَوْ طَلَّقَ السَّكْرَانُ جَازَ طَلاَقُهُ ، وَأُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ.

(٢٩٥٠٥) حضرت اوزاعی ریشیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت زھری ریشیلہ نے ارشاد فرمایا: جب نشہ کی حالت میں آزاد کرے یا طلاق دے تو اس کا طلاق دینا جائز ہوگا اور اس پر حد قائم کی جائے گی۔

(۲۹۵۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَمَّنْ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ ، يَقُولُ :يَجُوزُ طَلاَقُهُ ، وَيُوجَعُ ظَهْرُهُ.

(۲۹۵۰۶) حضرت شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کا طلاق دینا جائز ہے اور اس کی پیٹھ کو تکلیف دی جائے گی۔

(۱۴۸) فِي أُمِّ الْوَلَدِ تَفْجُرُ ، مَا عَلَيْهَا ؟

ام ولدہ کے بدکاری کرنے کا بیان اس پر کیا سزا لاگو ہوگی؟

(۲۹۵۰۷) حَدَّثَنَا عُبَادَةُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ عَلِيًّا وَعَبْدَ اللهِ اخْتَلَفَا فِي أُمِّ وَلَدٍ بَغَتْ ، فَقَالَ عَلِيٌّ :تُجْلَدُ ، وَلاَ نَفْيَ عَلَيْهَا ، وَقَالَ عَبْدُ اللهِ :تُجْلَدُ وَتُنْفَى.

(۲۹۵۰۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس ام ولدہ کے حکم میں اختلاف کیا ہے جس نے بدکاری کی ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے کوڑے مارے جائیں گے اور اس پر جلاوطنی کی سزا لاگو نہیں ہوگی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے کوڑے مارے جائیں گے اور اس کو جلاوطن کیا جائے گا۔

(۲۹۵۰۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ :حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي أُمِّ الْوَلَدِ تَفْجُرُ ، قَالَ :يُقَامُ عَلَيْهَا حَدُّ الأَمَةِ ، وَهِيَ عَلَى مَنْزِلَتِهَا.

(۲۹۵۰۸) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس ام ولدہ کے بارے میں مروی ہے جو بدکاری کرلے، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر باندی کی حد قائم کی جائے گی اور وہ اسی کے درجہ میں ہے۔

(۱۴۹) فِي الشَّهَادَةِ عَلَى الشَّهَادَةِ فِي الْحَدِّ

حد میں گواہی پر گواہی دینے کا بیان

(۲۹۵۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ حَمَّادًا ، يَقُولُ :لاَ تَجُوزُ شَهَادَةٌ عَلَى شَهَادَةٍ فِي حَدٍّ.

(۲۹۵۰۹) حضرت سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: حد میں گواہی پر گواہی جائز نہیں۔

(۲۹۵۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :لاَ تَجُوزُ شَهَادَةٌ عَلَى شَهَادَةٍ فِي قِصَاصٍ ، وَلاَ حَدٍّ.

(۲۹۵۱۰) حضرت ابن سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: قصاص اور حد میں گواہی پر گواہی جائز نہیں۔

(۲۹۵۱۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ الرَّجُلِ عَلَى الرَّجُلِ فِي الْحُدُودِ.

(۲۹۵۱۱) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: حدود میں آدمی کا آدمی کے خلاف گواہی دینا جائز نہیں۔

(۲۹۵۱۲) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، وَعَطَاءٍ ؛ قَالاَ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةٌ عَلَى شَهَادَةٍ فِي حَدٍّ.

(۲۹۵۱۲) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس اور حضرت عطاء رحمہما اللہ نے ارشاد فرمایا: حد میں گواہی پر گواہی جائز نہیں۔

(۲۹۵۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، وَمَسْرُوقٍ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةٌ عَلَى شَهَادَةٍ فِي حَدٍّ ، وَلاَ يُكْفَلاَنِ فِي حَدٍّ.

(۲۹۵۱۳) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ اور حضرت مسروق رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: حد میں گواہی پر گواہی جائز نہیں اور وہ دونوں حد میں کفیل نہیں ہوں گے۔

(۱۵۰) فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ وَالْقَوَدِ فِي الْحَرَمِ

حرم میں حد قائم کرنے اور قصاص لینے کے بیان میں

(۲۹۵۱٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : إِذَا هَرَبَ إِلَى الْحَرَمِ ، فَقَدْ أَمِنَ ، فَإِنْ أَصَابَهُ فِي الْحَرَمِ ، أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ فِي الْحَرَمِ.

(۲۹۵۱۴) حضرت مطرف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب وہ حرم کی طرف بھاگ گیا تو تحقیق وہ امن میں ہوگیا، پس اگر اس نے حرم میں کوئی قابل سزا کام کیا تو حرم میں اس پر حد قائم کی جائے گی۔

(۲۹۵۱۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ الْوَلِيدَ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ عَلَى رَجُلٍ الْحَدَّ فِي الْحَرَمِ ، فَقَالَ لَهُ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ : لاَ تُقِمْهُ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ أَصَابَهُ فِيهِ.

(۲۹۵۱۵) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ولید نے حرم میں ایک آدمی پر حد قائم کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ نے ان سے فرمایا: تم اس پر حد قائم مت کرو مگر جبکہ اس نے حرم میں ہی قابل سزا کام کیا ہو۔

(۲۹۵۱٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَطَاءٍ ، قَالاَ : إِذَا أَصَابَ حَدًّا فِي غَيْرِ الْحَرَمِ ، ثُمَّ لَجَأَ إِلَى الْحَرَمِ ، أُخْرِجَ مِنَ الْحَرَمِ حَتَّى يُقَامَ عَلَيْهِ.

(۲۹۵۱۶) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب کسی پر حرم کے علاوہ میں حد لازم ہوئی پھر اس نے حرم میں پناہ لے لی تو اس کو حرم سے نکالا جائے گا یہاں تک کہ اس پر حد قائم کردی جائے۔

(۲۹۵۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إِذَا أَصَابَ الرَّجُلُ الْحَدَّ فِي غَيْرِ الْحَرَمِ ، ثُمَّ أَتَى الْحَرَمَ ، أُخْرِجَ مِنَ الْحَرَمِ فَأُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ ، وَإِذَا أَصَابَهُ فِي الْحَرَمِ أُقِيمَ عَلَيْهِ فِي الْحَرَمِ.

(۲۹۵۱۷) حضرت خصیف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی پر غیر حرم میں حد لازم ہو جائے پھر وہ

حرم میں آ جائے تو اسے حرم سے نکالا جائے گا پھر اس پر حد قائم کی جائے گی اور جب حرم میں ہی اس پر حد لازم ہوگئی تو حرم میں ہی اس پر حد قائم کی جائے گی۔

(۲۹۵۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً قَتَلَ رَجُلاً ، ثُمَّ دَخَلَ الْحَرَمَ ، قَالَ :يُؤْخَذُ فَيُخْرَجُ بِهِ مِنَ الْحَرَمِ ، ثُمَّ يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ . يَقُولُ :الْقَتْلُ.

(۲۹۵۱۸) حضرت خصیف ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ویشید سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کسی آدمی کو قتل کر دیا پھر وہ حرم میں داخل ہوگیا۔ آپ ویشید نے فرمایا: اس کو پکڑا جائے گا اور حرم سے باہر نکالا جائے گا پھر اس پر حد قائم کر دی جائے گی آپ ویشید نے فرمایا: وہ قتل ہوگا۔

(۲۹۵۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ (ح) وَعَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ ، ثُمَّ يَدْخُلُ الْحَرَمَ ، قَالَ : لاَ يُبَايِعُهُ أَهْلُ مَكَّةَ ، وَلاَ يَشْتَرُونَ مِنْهُ ، وَلاَ يَسْقُونَهُ ، وَلاَ يُطْعِمُونَهُ ، وَلاَ يُؤْوُونَهُ ، وَلاَ يُنْكِحُونَهُ حَتَّى يَخْرُجَ فَيُؤْخَذَ بِهِ. (ابن جرير ۱۳)

(۲۹۵۱۹) حضرت حضرت سعید ویشید اور حضرت عطاء ویشید سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جو قتل کر دے پھر حرم میں داخل ہو جائے ،فرمایا: مکہ والے اس سے خرید وفروخت نہیں کریں گے اور نہ اسے پلائیں گے اور نہ کھلائیں گے اور نہ اس کو پناہ دیں گے اور نہ اس سے نکاح کریں گے۔ یہاں تک کہ وہ نکل جائے پس اس کو پکڑ لیا جائے گا۔

(۲۹۵۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالاَ :لَوْ وَجَدْنَا قَاتِلَ آبَائِنَا فِي الْحَرَمِ لَمْ نَقْتُلْهُ.

(۲۹۵۲۰) حضرت عطاء ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر ہم اپنے آباؤ اجداد کے قاتل کو بھی حرم میں پالیں تو ہم اس کو قتل نہیں کریں گے۔

(۲۹۵۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يَقْتُلُ ، ثُمَّ يَدْخُلُ الْحَرَمَ ؟ قَالَ حَمَّادٌ :يُخْرَجُ فَيُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ ، وَقَالَ الْحَكَمُ :لاَ يُبَايَعُ ، وَلاَ يُؤَاكَلُ.

(۲۹۵۲۱) حضرت شعبہ ویشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ویشید اور حضرت حماد ویشید سے اس آدمی کے متعلق دریافت کیا جو قتل کر دے پھر حرم میں داخل ہو جائے اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت حماد ویشید نے فرمایا: اس کو نکالا جائے گا پھر اس پر حد قائم کی جائے گی اور حضرت حکم ویشید نے فرمایا: اس سے خرید وفروخت نہیں کی جائے گی اور اس کو کھانا نہیں کھلایا جائے گا۔

(۱۵۱) فِی الرَّجُلِ یَسْرِقُ ، فَیَطْرَحُ سَرِقَتَہُ خَارِجًا ، وَیُوجَدُ فِی الْبَیْتِ ، مَا عَلَیْہِ ؟

اس آدمی کے بیان میں جو چوری کر کے چوری شدہ مال باہر پھینک دے، اور وہ اس گھر میں پایا جائے، تو اس پر کیا سزا لاگو ہوگی؟

(۲۹۵۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِی أَبُو بَکْرِ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّ خَالِدَ بْنَ مَعْبَدٍ حَدَّثَہُ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ ، وَعُبَیْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَۃَ ؛ أَنَّہُمَا سُئِلاَ عَنِ السَّارِقِ یَسْرِقُ ، فَیَطْرَحُ سَرِقَتَہُ خَارِجًا مِنَ الْبَیْتِ ، وَیُوجَدُ فِی الْبَیْتِ الَّذِی سَرَقَ فِیہِ الْمَتَاعَ ، أَعَلَیْہِ الْقَطْعُ ؟ فَقَالاَ : عَلَیْہِ الْقَطْعُ.

(۲۹۵۲۲) حضرت خالد بن معبد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ اور حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رحمہ اللہ ان دونوں حضرات سے اس چور کے متعلق سوال کیا گیا جو چوری کر کے چوری شدہ مال گھر سے باہر پھینک دے اور وہ اس گھر میں پایا جائے جس میں اس نے سامان چوری کیا تھا، تو کیا اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا لاگو ہوگی؟ ان دونوں حضرات نے فرمایا: اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا لاگو ہوگی۔

(۱۵۲) فِی الْقَوْمِ یُنْقَبُ عَلَیْہِمْ ، فَیَسْتَغِیثُونَ ، فَیَجِدُونَ قَوْمًا یَسْرِقُونَ فَیُؤْخَذُونَ ، وَمَعَ بَعْضٍ الْمَتَاعُ ؟

ان لوگوں کے بیان میں جن پر نقب لگائی گئی سو انہوں نے مدد کے لیے پکارا تو انہوں نے ایسے لوگوں کو پایا جنہوں نے چوری کی پس ان کو پکڑ لیا گیا درانحالیکہ کچھ کے پاس وہ سامان تھا

(۲۹۵۲۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِی مَعْمَرٌ ، عَنْ خُصَیْفٍ ، قَالَ : فَقَدَ قَوْمٌ مَتَاعًا لَہُمْ مِنْ بَیْتِہِمْ ، فَرَأَوْا نَقْبًا فِی الْبَیْتِ ، فَخَرَجُوا یَنْظُرُونَ ، فَإِذَا رَجُلاَنِ یَسْعَیَانِ ، فَأَدْرَکُوا أَحَدَہُمَا مَعَہُ مَتَاعُہُمْ ، وَأَفْلَتَہُمَ الآخَرُ ، فَأَتَیَا بِہِ ، فَقَالَ : لَمْ أَسْرِقْ شَیْئًا ، وَإِنَّمَا اسْتَأْجَرَنِی ہَذَا الَّذِی أُفْلِتَ ، وَدَفَعَ إِلَیَّ ہَذَا الْمَتَاعَ لأَحْمِلَہُ لَہُ ، لاَ أَدْرِی مِنْ أَیْنَ جَاءَ بِہِ ؟ قَالَ خُصَیْفٌ : فَکُتِبَ فِیہِ إِلَی عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیزِ ، فَکَتَبَ : أَنْ یُنَکِّلَہُ وَیُخْلِدَہُ السِّجْنَ ، وَلاَ یَقْطَعَہُ.

(۲۹۵۲۳) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت خصیف رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کچھ لوگوں نے اپنا کچھ سامان گھر سے گم پایا انہوں نے گھر میں نقب لگی دیکھی، تو وہ دیکھنے کے لیے نکلے، دو آدمیوں کو چلتے ہوئے دیکھا، انہوں نے ان میں سے ایک کو پکڑ لیا جس کے پاس سامان تھا اور دوسرا ان سے جان چھڑا کر بھاگ گیا۔ وہ لوگ اسے لے آئے، وہ کہنے لگا: میں نے کوئی چیز چوری نہیں کی، مجھے تو

اس شخص نے اجرت پر رکھا تھا جو بھاگ گیا اور اس نے یہ سامان میرے حوالہ کیا تھا تا کہ میں اس کو اٹھا لوں۔ میں نہیں جانتا کہ وہ کہاں سے لایا تھا؟ حضرت خصیف رحمہ اللہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کو خط لکھا گیا: آپ رحمہ اللہ نے جواب لکھا: اس کو سخت سزا دی جائے گی اور اس کو جیل میں ڈال دیا جائے گا اور اس کا ہاتھ نہیں کٹے گا۔

(۲۹۵۲٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي رَجُلٍ أَخَذَ مِنْ رَجُلٍ ثَوْبًا ، فَقَالَ :سَرَقْتَهُ ؟ فَقَالَ :إِنَّمَا أَخَذْتُهُ بِحَقٍّ لِي عَلَيْهِ ، فَقَالَ الشَّعْبِيُّ :لاَ حَدَّ عَلَيْهِ.

(۲۹۵۲۴) حضرت اسماعیل بن ابی خالد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے کسی آدمی سے کپڑا لیا، پس وہ کہنے لگا: تو نے یہ چوری کیا ہے، اس نے کہا: بے شک میں نے یہ کپڑا لیا ہے اپنے اس حق کے عوض جو اس پر لازم تھا، تو اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۱۵۲) فِي الرَّجُلِ الْمُتَّهَمِ يُوجَدُ مَعَهُ الْمَتَاعُ

اس تہمت لگائے آدمی کے بیان میں جس کے پاس سامان پایا جائے

(۲۹۵۲٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قَالَ عَطَاءٌ :إِنْ وُجِدَتْ سَرِقَةٌ مَعَ رَجُلٍ سَوْءٍ يُتَّهَمُ فَقَالَ : ابْتَعْتُهَا ، فَلَمْ يعيِّن مِمَّنِ ابْتَاعَهَا مِنْهُ ، أَوْ قَالَ :وَجَدْتُهَا ، لَمْ يُقْطَعْ ، وَلَمْ يُعَاقَبْ.

(۲۹۵۲۵) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اگر چوری شدہ مال ایسے برے آدمی کے پاس پایا گیا جو تہمت یافتہ تھا اور وہ یوں کہے: میں نے اسے خریدا ہے اور وہ معین نہیں کر رہا ہے کہ اس شخص کو جس سے اس نے خریدا ہے، یا وہ یوں کہے: مجھے یہ ملا ہے تو اس کا ہاتھ نہیں کٹے گا اور نہ اسے سزا دی جائے گی۔

(۲۹۵۲٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِكِتَابٍ قَرَأْتُهُ :إِذَا وُجِدَ الْمَتَاعُ مَعَ الرَّجُلِ الْمُتَّهمِ فَقَالَ :ابْتَعْتُهُ ، فَلَمْ ينفذهُ ، فَاشْدُدْهُ فِي السِّجْنِ وَثَاقًا ، وَلاَ تَحُلَّهُ بِكَلاَمِ أَحَدٍ حَتَّى يَأْتِيَ فِيهِ أَمْرُ اللهِ ، قَالَ :فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَطَاءٍ ، فَأَنْكَرَهُ.

(۲۹۵۲۶) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے ایک خط لکھا تھا میں نے اسے پڑھا: جب سامان تہمت زدہ آدمی کے پاس پایا جائے اور وہ کہے: میں نے اسے خریدا ہے، لیکن اسے استعمال نہیں کیا۔ اسے قید خانے میں ڈال دیا جائے گا اور اس کے ساتھ کسی کے کلام کو درست قرار نہ دو۔ یہاں تک کہ اللہ حقیقت کو آشکارا کر دے۔ میں نے بات کا ذکر حضرت عطاء سے کیا تو انہوں نے اسے عجیب قرار دیا۔

(١٥٤) فِي الرَّجُلِ يَضْرِبُ الرَّجُلَ بِالسَّيْفِ ، وَيَرْفَعُ عَلَيْهِ السِّلاَحَ

اس آدمی کے بیان میں جو آدمی کوتلوار سے مارے اوراس پراسلحہ اٹھائے

(٢٩٥٢٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ ، يَقُولُ : مَنْ رَفَعَ السِّلاَحَ ، ثُمَّ وَضَعَهُ ، فَدَمُهُ هَدَرٌ.
قَالَ :وَكَانَ طَاوُوسٌ يَرَى ذَلِكَ أَيْضًا.

(۲۹۵۲۸) حضرت طاؤس ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: جو اسلحہ اٹھائے پھر اسے رکھ دے تو اس کا خون رائیگاں و باطل ہے اور حضرت طاؤس ؒ بھی یہی رائے رکھتے تھے۔

(٢٩٥٢٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً ضَرَبَ رَجُلاً بِالسَّيْفِ ، فَلَمْ يَقْطَعْ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ يَدَهُ ، وَأَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَطَعَ يَدَ رَجُلٍ فِي ذَلِكَ بِكِتَابِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ. (عبدالرزاق ١٨٦٨٦)

(۲۹۵۲۸) حضرت ابن شہاب ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی آدمی کو تلوار سے مارا تو مروان بن حکم ؒ نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا اور حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ نے اسی معاملہ میں ایک آدمی کا ہاتھ کاٹا ولید بن عبد الملک کے خط کی وجہ سے۔

(٢٩٥٢٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي زِيَادٌ ؛ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ ، قَالَ : ضَرَبَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ حَسَّانَ بْنَ الْفُرَيْعَةِ بِالسَّيْفِ فِي هِجَاءٍ هَجَاهُ ، فَلَمْ يَقْطَعْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ. (عبدالرزاق ١٨٦٨٦)

(۲۹۵۲۹) حضرت ابن شہاب ؒ فرماتے ہیں کہ صفوان بن معطل نے حسان بن فریعہ کو تلوار سے مارا ایک مذمت کے معاملہ میں جو اس نے اس کی مذمت کی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔

(٢٩٥٣٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ رَفَعَ عَلَيْنَا السِّلاَحَ فَلَيْسَ مِنَّا. (بخاری ۶۸۷۴۔ مسلم ۹۸)

(۲۹۵۳۰) حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہم پر اسلحہ اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں؟

(٢٩٥٣١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :لَيْسَ مِنَّا مَنْ شَهَرَ السِّلاَحَ عَلَيْنَا.

(۲۹۵۳۱) حضرت خیثمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہم پر اسلحہ تانے۔

(٢٩٥٣٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بن عَبْدِ الْحَمِيدِ ، أَوْ حُدِّثْتُ عَنْهُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، بِنَحْوِهِ.

(۲۹۵۳۲) حضرت ابراہیم ؒ نے حضرت علقمہ ؒ سے بھی مذکورہ ارشاد نقل کیا ہے۔

(۲۹۵۳۳) حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا. (مسلم ۱۶۲۔ احمد ۴۶)

(۲۹۵۳۳) حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہم پر تلوار سونتے وہ ہم میں سے نہیں۔

(۲۹۵۳٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ رَفَعَ عَلَيْنَا السِّلاَحَ فَلَيْسَ مِنَّا. (بخاری ۱۲۸۰۔ مسلم ۱۶۴)

(۲۹۵۳۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہم پر اسلحہ بلند کرے وہ ہم میں سے نہیں۔

(۱۵۵) فِيمَا يُحْقَنُ بِهِ الدَّمُ ، وَيُرْفَعُ بِهِ عَنِ الرَّجُلِ الْقَتْلُ

ان وجوہات کا بیان جن کی وجہ سے خون محفوظ ہو جاتا ہے اور آدمی سے قتل کی تخفیف ہو جاتی ہے

(۲۹۵۳٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ أُسَامَةَ ، قَالَ : بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ ، فَصَبَّحْنَا الْحُرَقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ ، فَأَدْرَكْت رَجُلاً ، فَقَالَ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، فَطَعَنْتُهُ ، فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ ، فَذَكَرْتُهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَالَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَقَتَلْتَهُ ؟ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّمَا قَالَهَا فَرَقًا مِنَ السِّلاَحِ ، قَالَ : فَأَلاَّ شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ حَتَّى تَعْلَمَ قَالَهَا فَرَقًا ، أَمْ لاَ ؟ قَالَ : فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا عَلَيَّ ، حَتَّى تَمَنَّيْت أَنِّي أَسْلَمْت يَوْمَئِذٍ. (بخاری ۴۲۶۹۔ مسلم ۱۸۵)

(۲۹۵۳۵) حضرت ابوظبیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا ہم نے قبیلہ جہینہ کے باغات کے پاس صبح کی تو مجھے ایک آدمی ملا اس نے کہا: لا الہ الا اللہ پس میں نے اسے نیزہ مار دیا، پھر اس بارے میں میرے دل میں بے چینی پیدا ہوئی، میں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے لا الہ الا اللہ پڑھا اور پھر بھی تو نے اسے قتل کر دیا؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے تو یہ کلمہ اسلحہ کے خوف سے پڑھا تھا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو نے اس کا دل کیوں نہیں چیر لیا تا کہ تجھے معلوم ہو جاتا کہ اس نے یہ کلمہ خوف سے پڑھا ہے یا نہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل مجھ پر یہ بات دھراتے رہے یہاں تک کہ مجھے خواہش ہوئی کہ میں نے آج کے دن ہی اسلام قبول کیا ہوتا۔

(۲۹۵۳٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ أُسَامَةَ ، قَالَ : بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ. (مسلم ۱۵۸۔ طبرانی ۳۹۴)

(۲۹۵۳۶) حضرت ابوظبیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں

بھیجا۔ پھر راوی نے ماقبل والا مضمون بیان کیا۔

(۲۹۵۳۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ (ح) وَعَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالا :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أُمِرْت أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا :لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، فَإِذَا قَالُوهَا مَنَعُوا مِنِّي دِمَائَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلاَّ بِحَقِّهَا ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ. (ابوداؤد ۲۶۳۳۔ ترمذی ۲۶۰۶)

(۲۹۵۳۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہہ لیں۔ پس جب وہ یہ کلمہ پڑھ لیں گے تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور اپنے اموال کو محفوظ کر لیا مگر ان کے حق کی وجہ سے اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہوگا۔

(۲۹۵۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ : مَنْ وَحَّدَ اللَّهَ ، وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُونِهِ ، فَقَدْ حَرُمَ دَمُهُ ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ. (مسلم ۳۷۔ احمد ۴۷۲)

(۲۹۵۳۸) حضرت طارق بن اشیم اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرے اور اسکے سوا جن باطل چیزوں کی عبادت کی جاتی ہے ان کو جھٹلا دے تو تحقیق اس کا خون حرام ہوگیا اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

(۲۹۵۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أُمِرْت أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا :لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، فَإِذَا قَالُوهَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَائَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلاَّ بِحَقِّهَا ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ ، ثُمَّ قَرَأَ :﴿فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ﴾.

(مسلم ۵۲۔ ترمذی ۳۳۴۱)

(۲۹۵۳۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں پس جب وہ یہ کلمہ پڑھ لیں گے تو انہوں نے مجھ سے اپنی جانوں اور اپنے اموال کو محفوظ کر لیا مگر ان کے کسی حق کی وجہ سے اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہوگا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیات تلاوت کیں: سو (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) تم نصیحت کرتے رہو، تم ہو بس نصیحت کرنے والے، تم ان پر کوئی جبر کرنے والے نہیں ہو۔

(۲۹۵٤۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ ، عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :أُمِرْت أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ.

(۲۹۵۴۰) حضرت اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں۔

(۲۹۵٤۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ جَرِيرٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لاَ إلَهَ إلاَّ اللَّهُ. (طبرانی ۲۳۹۲)

(۲۹۵۴۱) حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں۔

(۲۹۵٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لاَ إلَهَ إلاَّ اللَّهُ ، فَإِذَا قَالُوهَا حَرُمَتْ عَلَيَّ دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إلاَّ بِحَقِّهَا ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ. (احمد ۴۷۵)

(۲۹۵۴۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں۔ پس جب وہ یہ کلمہ پڑھ لیں گے تو مجھ پر ان کی جانیں اور ان کے اموال حرام ہیں مگر ان کے کسی حق کی وجہ سے اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہوگا۔

(۲۹۵٤۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :خَرَجَ الْمِقْدَادُ بْنُ الأَسْوَدِ فِي سَرِيَّةٍ ، فَمَرُّوا بِرَجُلٍ فِي غُنَيْمَةٍ لَهُ ، فَأَرَادُوا قَتْلَهُ ، فَقَالَ :لاَ إلَهَ إلاَّ اللَّهُ ، فَقَالَ الْمِقْدَادُ :وَدَّ لَوْ فَرَّ بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ ، قَالَ :فَلَمَّا قَدِمُوا ، ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَنَزَلَتْ : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ فَتَبَيَّنُوا ، وَلاَ تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إلَيْكُمُ السَّلاَمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ قَالَ : الْغُنَيْمَةُ ، ﴿فَعِنْدَ اللهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ كَذَلِكَ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلُ﴾ قَالَ: تَكْتُمُونَ إيمَانَكُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ، ﴿فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ﴾ فَأَظْهَرَ الإِسْلاَمَ ، ﴿فَتَبَيَّنُوا﴾ وَعِيدًا مِنَ اللهِ ، ﴿إنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا﴾.

(۲۹۵۴۳) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کسی لشکر میں نکلے سو ان لوگوں کا گزر ایک آدمی کے پاس سے ہوا جو اپنے ریوڑ میں تھا۔ ان لوگوں نے اس کو قتل کرنا چاہا تو اس نے کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیا، اس پر حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ چاہتا ہے کہ اگر وہ اپنے گھر والوں اور اپنے مال کو لے کر بھاگ جائے تو اچھا ہے۔ راوی کہتے ہیں: پس جب یہ لوگ واپس آئے تو انہوں نے یہ واقعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ''اے ایمان والو! جب نکلو تم (جہاد کے لیے) اللہ کی راہ میں تو خوب تحقیق کر لیا کرو اور نہ کہو اس شخص کو جو کرے تم کو سلام کہ نہیں ہے تو مومن، کیا حاصل کرنا چاہتے ہو تم ساز و سامان دنیاوی زندگی کا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: مراد بکری کا ریوڑ ہے، ترجمہ ''تو اللہ کے ہاں غنیمتیں ہیں بہت، ایسے تو تم اسلام سے پہلے تھے۔'' فرمایا: تم اپنے ایمان کو مشرکین سے چھپاتے تھے۔ ترجمہ ''پھر اللہ نے تم پر احسان کیا مراد پس اسلام کو غلبہ دیا۔ ترجمہ ''لہٰذا خوب تحقیق کیا کرو'' فرمایا: اللہ کی طرف سے وعید ہے۔ ترجمہ ''بے شک اللہ ہر اس بات سے جو تم کرتے ہو پوری

طرح باخبر ہے۔

(۲۹۵۴٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ غَنَمٌ ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ، فَقَالُوا : مَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ إِلاَّ لِيَتَعَوَّذَ مِنْكُمْ ، فَعَمَدُوا إِلَيْهِ فَقَتَلُوهُ ، وَأَخَذُوا غَنَمَهُ ، فَأَتَوْا بِهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ فَتَبَيَّنُوا وَلاَ تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمَ السَّلاَمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ.

(۲۹۵۴۴) حضرت عکرمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے ارشاد فرمایا: کہ قبیلہ بنو سلیم کے ایک آدمی کا رسول اللہ ﷺ کے صحابہ پر گزر ہوا درانحالیکہ اسکے پاس بھیڑ بکریاں بھی تھیں تو اس نے ان کو سلام کیا۔ پس وہ کہنے لگے: اس نے تمہیں سلام نہیں کیا مگر اس لیے کہ وہ تم سے بچ جائے، سوانہوں نے اس کا ارادہ کیا اور اس کو قتل کر دیا اور اس کی بھیڑ بکریاں لے لیں۔ اور وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے۔ اس پر اللہ رب العزت نے یہ آیت اتاری: ''اے ایمان والو! جب تم نکلو (جہاد کے لیے) اللہ کی راہ میں تو خوب تحقیق کرلیا کرو اور نہ کہو اس شخص کو جو تم کو سلام کرے کہ تو مومن نہیں ہے کیا تم دنیاوی زندگی کا ساز و سامان حاصل کرنا چاہتے ہو؟ سو اللہ کے ہاں بہت غنیمتیں ہیں۔'' (الخ)

(۲۹۵٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، بِمِثْلِهِ ، وَلَمْ يَذْكُرْ : فَأَتَوْا بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۹۵۴۵) حضرت عکرمہ ؒ سے حضرت ابن عباس ؓ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔ لیکن انہوں نے یہ بات ذکر نہیں کی کہ وہ لوگ اس ریوڑ کو نبی کریم ﷺ کے پاس لے گئے۔

(۲۹۵٤٦) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ ، عَنِ الْمِقْدَادِ ؛ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلاً مِنَ الْكُفَّارِ ، فَقَاتَلَنِي فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ، ثُمَّ لاَذَ مِنِّي بِشَجَرَةٍ ، فَقَالَ : أَسْلَمْتُ لِلَّهِ ، أَقْتُلُهُ يَا رَسُولَ اللهِ ، بَعْدَ أَنْ قَالَهَا ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَقْتُلْهُ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، قَطَعَ يَدِي ، ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ أَنْ قَطَعَهَا ، فَأَقْتُلُهُ ؟ قَالَ : لاَ تَقْتُلْهُ ، وَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ ، وَأَنْتَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ الْكَلِمَةَ الَّتِي قَالَ. (مسنده ٤٨٦)

(۲۹۵۴۶) حضرت عبید اللہ بن عدی بن خیار ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مقداد ؓ نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں کفار کے کسی آدمی سے ملوں پس وہ مجھ سے قتال کرے اور میرے ایک ہاتھ کو تلوار کی ضرب سے کاٹ دے۔ پھر وہ شخص درخت کی آڑ میں مجھ سے پناہ مانگنے لگے اور کہے کہ میں اللہ کے لیے اسلام لایا، یا رسول اللہ! کیا میں یہ کلمہ پڑھنے کے بعد

اس کو قتل کر دوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے قتل مت کرو۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے میرا ہاتھ کاٹا پھر اس نے یہ کاٹنے کے بعد یہ کلمہ پڑھا ہو پھر میں اسے قتل کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے قتل مت کرو، اور اگر تم نے اسے قتل کر دیا تو بے شک تمہارے درجہ میں ہو جائے گا جیسا کہ تم اس کو قتل کرنے سے پہلے تھے اور تم اس کے درجہ میں ہو جاؤ گے جیسا کہ وہ اس کلمہ کو کہنے سے پہلے تھا جو کلمہ اس نے پڑھا ہے۔

(۲۹۵۴۷) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ :جَاءَ أَبُو الْعَالِيَةِ إِلَيَّ وَإِلَى صَاحِبٍ لِي ، فَقَالَ :هَلُمَّا فَإِنَّكُمَا أَشَبُّ مِنِّي ، وأَوْعَى لِلْحَدِيثِ مِنِّي ، فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا بِشْرَ بْنَ عَاصِمٍ اللَّيْثِيَّ ، فقال أَبُو الْعَالِيَةِ :حَدِّثْ هَذَيْنِ حَدِيثَكَ ، فَقَالَ :حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مَالِكٍ اللَّيْثِيُّ ، قَالَ :بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً ، فَأَغَارَتْ عَلَى الْقَوْمِ ، فَشَذَّ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ ، فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِنَ السَّرِيَّةِ مَعَهُ سَيْفٌ شَاهِرٌ ، فَقَالَ الشَّاذُّ مِنَ الْقَوْمِ :إِنِّي مُسْلِمٌ ، فَلَمْ يَنْظُرْ فِيمَا قَالَ ، فَضَرَبَهُ فَقَتَلَهُ ، فَنُمِّيَ الْحَدِيثُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلاً شَدِيدًا ، فَبَلَغَ الْقَاتِلَ ، فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ ، إِذْ قَالَ الْقَاتِلُ :وَاللَّهِ يَا نَبِيَّ اللهِ ، مَا قَالَ الَّذِي قَالَ إِلاَّ تَعَوُّذًا مِنَ الْقَتْلِ ، فَأَعْرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ ، وَعَمَّنْ يَلِيهِ مِنَ النَّاسِ ، وَفَعَلَ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ ، كُلُّ ذَلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ ، فَلَمْ يَصْبِرْ أَنْ قَالَ الثَّالِثَةَ مِثْلَ ذَلِكَ ، وَأَقْبَلَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ ، تُعْرَفُ الْمَسَائَةُ فِي وَجْهِهِ ، فَقَالَ :إِنَّ اللَّهَ أَبَى عَلَيَّ فِيمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا ، ثَلاَثَ مَرَّاتٍ يَقُولُ ذَلِكَ.

(ابوداؤد ۲۶۳۰۔ احمد ۲۸۸)

(۲۹۵۴۷) حضرت حمید بن ہلال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ میرے اور میرے ایک ساتھی کے پاس آئے اور فرمانے لگے: آؤ۔ بے شک تم دونوں مجھ سے زیادہ نوجوان ہو، اور حدیث کو مجھ سے زیادہ محفوظ رکھنے والے ہو۔ سو ہم لوگ گئے یہاں تک کہ ہم حضرت بشر بن عاصم لیثی رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو اپنی حدیث ان دونوں سے بیان کر دو، انہوں نے فرمایا کہ حضرت عقبہ بن مالک لیثی رحمہ اللہ نے ہمیں بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا جس نے قوم پر حملہ کر دیا پس اس قوم سے ایک آدمی دوڑ لگا دی، تو لشکر کے ایک آدمی نے اس کا پیچھا کیا اور اس کے پاس ننگی تلوار تھی، اس قوم سے دوڑنے والے شخص نے کہا: بے شک میں مسلمان ہوں۔ اس لشکر کے آدمی نے اس کی بات میں غور نہیں کیا اور اس کو وار کر کے قتل کر دیا۔ پھر یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچائی گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اس وقت قاتل نے کہا: یا نبی اللہ! اللہ کی قسم! اس نے جو بھی بات کہی وہ صرف قتل سے بچنے کے لیے کہی تھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اعراض کیا اور ان لوگوں سے بھی جو اس کے ساتھ ملے ہوئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ ایسا کیا، ہر بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اپنا چہرہ پھیر لیا۔ پس اس سے صبر نہ ہو سکا تو اس نے تیری بار بھی یہی بات کی۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ اس کی طرف متوجہ کیا اس حال میں کہ ناراضگی

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے معلوم ہو رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ نے مجھ پر انکار کیا ہے اس شخص کے بارے میں جو مومن کو قتل کر دے۔ تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی۔

(۲۹۵۴۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ : لَمَّا ارْتَدَّ مَنِ ارْتَدَّ عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ ، أَرَادَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يُجَاهِدَهُمْ ، فَقَالَ عُمَرُ : أَتُقَاتِلُهُمْ وَقَدْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ : مَنْ شَهِدَ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ، حَرُمَ مَالُهُ إِلاَّ بِحَقٍّ ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ تَعَالَى ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : أَنِّي لاَ أُقَاتِلُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلاَةِ وَالزَّكَاةِ ، وَاللَّهِ لأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا حَتَّى أَجْمَعَهُمَا ، قَالَ عُمَرُ : فَقَاتَلْنَا مَعَهُ فَكَانَ رَشَدًا ، فَلَمَّا ظَفِرَ بِمَنْ ظَفِرَ بِهِ مِنْهُمْ ، قَالَ : اخْتَارُوا مِنِّي خَصْلَتَيْنِ ؛ إِمَّا حَرْبٌ مُجْلِيَةٌ ، وَإِمَّا الْخِطَّةُ الْمُخْزِيَةُ . قَالُوا : هَذِهِ الْحَرْبُ الْمُجْلِيَةُ قَدْ عَرَفْنَاهَا ، فَمَا الْخِطَّةُ الْمُخْزِيَةُ ؟ قَالَ : تَشْهَدُونَ عَلَى قَتْلاَنَا أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ ، وَعَلَى قَتْلاَكُمْ أَنَّهُمْ فِي النَّارِ ، فَفَعَلُوا. (بخاری ۱۳۹۹۔ مسلم ۳۲)

(۲۹۵۴۸) حضرت زھری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب مرتد ہو گئے وہ لوگ جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مرتد ہوئے تھے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے جہاد کرنے کا ارادہ کیا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم ان سے قتال کرو گے حالانکہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ تو اس کا مال حرام ہو گیا مگر کسی حق کی وجہ سے اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہوگا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک میں قتال کروں گا اس شخص سے جو نماز اور زکوۃ کے درمیان فرق کرے گا، اللہ کی قسم! میں ضرور قتال کروں گا اس شخص سے جو ان دونوں کے درمیان فرق کرے گا، یہاں تک کہ میں ان دونوں کو اکٹھا کر دوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سو ہم نے ان کے ساتھ قتال کیا اور وہ ہدایت پر تھے، پس جب وہ کامیاب ہو گئے ان لوگوں کی مدد سے جنہوں نے ان کے ساتھ کوشش کی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ میری طرف سے دو باتیں اختیار کر لو: یا تو خوفناک جنگ یا پھر رسوا کر دینے والا صلح کا منصوبہ۔ ان لوگوں نے کہا: اس خوفناک جنگ کو تو ہم نے پہچان لیا۔ پس یہ رسوا کر دینے والا منصوبہ کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ہمارے مقتولین پر گواہی دو کہ بے شک وہ جنت میں ہیں اور اپنے مقتولین پر گواہی دو کہ بے شک وہ جہنم میں ہیں۔ پس انہوں نے ایسا کیا۔

(۲۹۵۴۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَرِيرٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ : إِنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي إِلَى الْيَمَنِ أُقَاتِلُهُمْ وَأَدْعُوهُمْ ، فَإِذَا قَالُوا لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، حَرُمَتْ عَلَيْكُمْ أَمْوَالُهُمْ وَدِمَاؤُهُمْ.

(۲۹۵۴۹) حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تا کہ میں ان سے قتال کروں اور میں ان کو

دین کی دعوت دوں۔ پس جب انہوں نے کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیا تو تم پر ان کے اموال اور ان کی جانیں حرام ہو گئیں۔

(۱۵۶) فِي الرَّجُلِ يُضْرَبُ فِي الشَّرَابِ ، يُطَافُ بِهِ ، أَوْ يُنْصَبُ لِلنَّاسِ ؟

اس آدمی کے بیان میں جس کو شراب پینے کی سزا میں مارا گیا: کیا اس کو چکر لگوایا جائے گا یا لوگوں کے سامنے کھڑا کیا جائے گا؟

(۲۹۵۵۰) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ خَالِهِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : ضُرِبَ ابْنٌ لَهُ فِي الشَّرَابِ وَطِيفَ بِهِ ، فَقَالَ : مَا أَجِدُ عَلَيْهِ فِي ضَرْبِهِ إِيَّاهُ ، وَلَكِنِّي أَجِدُ عَلَيْهِ أَنَّهُ طَافَ بِهِ ، وَهُوَ شَيْءٌ لَمْ يَفْعَلْهُ الْمُسْلِمُونَ.

(۲۹۵۵۰) حضرت محمد بن عبدالرحمن بن ابی ذئب رحمہ اللہ اپنے ماموں سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے ایک بیٹے کو شراب پینے کے جرم میں مارا گیا اور اس کو چکر لگوایا گیا۔ تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے اس کو پڑنے والی مار پر کوئی غم نہیں لیکن مجھے غم ہے تو اس بات پر کہ اس کو چکر لگوایا گیا یہ ایسی چیز ہے جس کو مسلمانوں نے کبھی نہیں کیا۔

(۲۹۵۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ عُمَيْرٍ ، يَقُولُ : سَمِعْت عَتَّابَ بْنَ سَلَمَةَ ، يَقُولُ : سَأَلَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ رَجُلٍ قَالَ : رَأَيْتَهُ يَشْرَبُهَا ؟ فَقُلْتُ : لَمْ أَرَهُ يَشْرَبُهَا ، وَلَكِنْ رَأَيْته يَقِيؤُهَا ، قَالَ : فَضَرَبَهُ الْحَدَّ ، وَنَصَبَهُ لِلنَّاسِ.

(۲۹۵۵۱) حضرت عتاب بن سلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ایک آدمی کے متعلق پوچھا کہ کیا تم نے اس شخص کو شراب پیتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے کہا: میں نے اس کو شراب پیتے ہوئے نہیں بلکہ اس کو شراب کی قی کرتے ہوئے دیکھا ہے، راوی کہتے ہیں: تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس پر حد جاری کی اور اس کو لوگوں کے سامنے کھڑا کیا۔

(۱۵۷) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ زَنَيْتَ وَأَنْتَ مُشْرِكٌ

اس آدمی کے بیان میں جو آدمی کو یوں کہے: تو نے زنا کیا تھا اس حال میں کہ تو مشرک تھا

(۲۹۵۵۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ : زَنَيْتَ وَأَنْتَ مُشْرِكٌ ، قَالَ : لاَ يُحَدُّ.

(۲۹۵۵۲) حضرت حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم رحمہ اللہ سے اس آدمی کے بارے میں مروی ہے جو آدمی کو یوں کہہ دے: تو نے زنا کیا اس حال میں کہ تو مشرک تھا۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر حد نہیں لگائی جائے گی۔

(۲۹۵۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ؛ أَنَّهُ قَالَ : إِذَا قَالَ : زَنَيْتَ وَأَنْتَ مُشْرِكٌ ، يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ.

(۲۹۵۵۳) حضرت وکیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سفیان رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب یوں کہے: تو نے زنا کیا تھا اس حال میں کہ تو

مشرک تھا۔ تو اس پر حد قائم کی جائے گی۔

(۲۹۵۵٤) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْكَافِرِ يَزْنِي ، فَيُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدَّ ثُمَّ يُسْلِمُ ، فَيَقْذِفُهُ رَجُلٌ ، وَيَقُولُ :إِنَّمَا عَنَيْتُ زِنَاهُ الَّذِي كَانَ فِي كُفْرِهِ ؟ قَالَ :يُقَامُ عَلَى قَاذِفِهِ الْحَدُّ.

(۲۹۵۵۴) حضرت عمرو ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ سے اس کافر کے بارے میں مروی ہے جو زنا کرے اور اس پر حد قائم کردی جائے پھر وہ اسلام لے آئے، پھر کوئی آدمی اس پر تہمت لگائے اور یوں کہے: بے شک میں نے اس کا وہ زنا مراد لیا ہے جو اس نے کافر ہونے کی حالت میں کیا تھا۔ آپ ؒ نے فرمایا: اس پر تہمت لگانے والے پر حد قائم کی جائے گی۔

(۲۹۵۵۵) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ امْرَأَةٍ زَنَتْ وَهِيَ يَهُودِيَّةٌ ، أَوْ نَصْرَانِيَّةٌ، أَوْ مَجُوسِيَّةٌ، ثُمَّ أَسْلَمَتْ، فَقَذَفَهَا رَجُلٌ؟ فَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ :لَيْسَ عَلَى مَنْ قَذَفَهَا حَدٌّ، وَلَكِنْ يُنَكَّلُ.

(۲۹۵۵۵) حضرت ابن ابی ذئب ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زہری ؒ سے ایک عورت کے متعلق سوال کیا جس نے زنا کیا تھا درانحالیکہ وہ یہودی یا عیسائی یا آتش پرست تھی پھر وہ اسلام لے آئی۔ سو کسی آدمی نے اس پر تہمت لگا دی تو اس کا کیا حکم ہے؟ تو حضرت ابن شہاب ؒ نے فرمایا اس عورت پر تہمت لگانے والے پر حد جاری نہیں ہوگی لیکن اسے عبرتناک سزا دی جائے گی۔

(۱۵۸) فِي الرَّجُلِ يَنْفِي الرَّجُلَ مِنْ فَخْذِهِ، مَا عَلَيْهِ ؟

اس آدمی کے بیان میں جو آدمی کی اس کے قبیلہ کی شاخ سے نفی کردے، اس پر کیا سزا لاگو ہوگی؟

(۲۹۵۵٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَنْفِي الرَّجُلَ مِنْ فَخْذِهِ ، قَالَ : لاَ يُضْرَبُ ، إِلاَّ أَنْ يَنْفِيَهُ مِنْ أَبِيهِ.

(۲۹۵۵۶) حضرت جابر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ؒ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جو آدمی کی اس کے قبیلہ کی شاخ سے نفی کردے۔ آپ ؒ نے فرمایا: اسے نہیں مارا جائے گا مگر یہ کہ وہ اس کی اس کے باپ سے نفی کردے۔

(۲۹۵۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :إِذَا قَالَ :لَسْتَ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ ، قَالَ :يُضْرَبُ.

(۲۹۵۵۷) حضرت سفیان ؒ کسی آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت حکم ؒ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی یوں کہے کہ تو قبیلہ بنو تمیم میں سے نہیں ہے۔ آپ ؒ نے فرمایا: اسے مارا جائے گا۔

(۱۵۹) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ يَا زَانٍ

اس شخص کے بیان میں جو کسی آدمی کو یوں کہے: اے زانی

(۲۹۵۵۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ :سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ ، قَالَ فِي رَجُلٍ يَقُولُ لِلرَّجُلِ :يَا

زَانٍ ، وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ زَنَى ، أَيُحَدُّ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ : ﴿ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ﴾.

(۲۹۵۵۸) حضرت عبدالملک ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ سے ایک آدمی کے متعلق پوچھا گیا جس نے آدمی سے یوں کہہ دیا: اے زانی! اور وہ جانتا ہے کہ اس نے زنا کیا ہے تو کیا اس پر حد قذف لگائی جائے گی؟ آپ ؒ نے فرمایا: جی ہاں، بے شک اللہ رب العزت نے فرمایا: پھر وہ چار گواہ نہ لا سکے۔

(۱٦۰) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ يَا روسبيه

اس شخص کے بیان میں جو آدمی کو یوں کہہ دے: اے بدکار

(۲۹۵۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِرَجُلٍ : يَا روسبيه ، فَضَرَبَهُ عُرْوَةُ بْنُ الْمُغِيرَةِ الْحَدَّ ، فَأَعْجَبَ ذَلِكَ الشَّعْبِيَّ.

(۲۹۵۵۹) حضرت سفیان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو حصین ؒ نے ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی نے کسی آدمی کو یوں کہہ دیا: اے بدکار تو حضرت عروہ بن مغیرہ ؒ نے اس پر حد جاری کی اور اس بات نے امام شعبی ؒ کو حیرت میں ڈال دیا۔

(۲۹۵٦۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى بْنُ الْحَارِثِ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبِي ، عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ جَامِعٍ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنَ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : جِيءَ بِرَجُلٍ إِلَى الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهُوَ قَاضٍ ، قَالَ : فَشُهِدَ عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ لِرَجُلٍ : يَا روسبيه ، فَجَلَدَهُ الْحَدَّ.

(۲۹۵٦۰) حضرت اشعث بن سلیمان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم بن عبدالرحمن ؒ کے پاس ایک آدمی لایا گیا اس حال میں کہ آپ ؒ قاضی تھے، اور اس کے خلاف گواہی دی گئی کہ اس نے کسی آدمی کو یوں کہا ہے: اے بدکار! تو آپ ؒ نے اس پر حد جاری کی۔

(۱٦۱) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ يَا مَفْعُولاً بِهِ

اس شخص کے بیان میں جو آدمی کو یوں کہہ دے: اے مفعول بہ

(۲۹۵٦۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ مَعْبَدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ : يَا مَفْفُوج ، قَالَ : عَلَيْهِ الْحَدُّ.

(۲۹۵٦۱) حضرت صالح بن معبد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جو آدمی کو یوں کہہ دے: اے لواطت کا عمل کروانے والے! آپ ؒ نے فرمایا: اس پر حد قذف جاری ہوگی۔

(۲۹۵٦۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيدِ ، قَالَ : شَهِدْتُ ابْنَ أَشْوَعَ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ : يَا مَفْعُولُ ، فَجَلَدَهُ الْحَدَّ.

(۲۹۵٦۲) حضرت یحییٰ بن ولید ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن اشوع ؒ کے پاس حاضر تھا کہ ایک آدمی کو لایا گیا جس نے

کسی کو یوں کہا تھا: اے مفعول! تو آپ رحمہ اللہ نے اس پر حد قذف جاری کی۔

(۲۹۵۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يُجْلَدُ.

(۲۹۵۶۳) حضرت عبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اسے کوڑے مارے جائیں گے۔

(۱۶۲) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ يَا مُخَنَّثُ ؟

اس شخص کے بیان میں جو آدمی کو یوں کہہ دے: اے ہجڑے!

(۲۹۵٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعِكْرِمَةَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ :يَا مُخَنَّثُ ، قَالَ عِكْرِمَةُ :عَلَيْهِ الْحَدُّ . وَقَالَ الْحَسَنُ :لَيْسَ عَلَيْهِ الْحَدُّ.

(۲۹۵۶۴) حضرت ابو ہلال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اور حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جو آدمی کو یوں کہہ دے: اے ہجڑے! حضرت عکرمہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر حد جاری ہوگی اور حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۵٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ.

(۲۹۵۶۵) حضرت ابو ہلال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۵٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :إِذَا قَالَ :يَا مُخَنَّثُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ.

(۲۹۵۶۶) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی یوں کہے: اے ہجڑے! تو اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۱٦۳) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ يَا خَبِيثُ ، يَا فَاسِقُ

اس شخص کے بیان میں جو آدمی کو یوں کہہ دے: اے خبیث، اے فاسق!

(۲۹۵٦۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :قَوْلُ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ :يَا خَبِيثُ ، يَا فَاسِقُ ، قَالَ :هُنَّ فَوَاحِشُ ، وَفِيهِنَّ عُقُوبَةٌ ، وَلاَ تَقُولُهُنَّ فَتَعَوَّدَهُنَّ.

(۲۹۵۶۷) حضرت عبد الملک بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: آدمی کا آدمی کو یوں کہنا: اے خبیث، اے فاسق، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ بری باتیں ہیں اور اس میں سزا ہوگی اور وہ ان کلمات کو مت کہے، پس وہ ان کا عادی ہو جائے گا۔

(۲۹۵٦۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ :يَا خَبِيثُ ، يَا فَاسِقُ ، قَالَ :قَدْ قَالَ قَوْلاً سَيِّئًا ، وَلَيْسَ فِيهِ عُقُوبَةٌ ، وَلاَ حَدٌّ.

(۲۹۵۶۸) حضرت حسن بصری ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کے بارے میں جس نے آدمی کو یوں کہا: اے خبیث، اے فاسق، یوں فرمایا: تحقیق اس شخص نے بری بات کہی اور اس میں سزا اور حد نہیں ہوگی۔

(۲۹۵۶۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : شَهِدْتُ سَالِمًا ، وَالْقَاسِمَ وَسَأَلَهُمَا أَمِيرُ الْمَدِينَةِ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ يَا فَاسِقُ ؟ فَقَرَآ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿إِنْ جَائَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا﴾، وَقَالاَ :الْفَاسِقُ : الْكَذَّابُ ، يُعَزَّرُ أَسْوَاطًا.

(۲۹۵۶۹) حضرت عبدالرحمن بن اسحاق ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت سالم ریشید اور حضرت قاسم بن عبدالرحمن ریشید کے پاس حاضر تھا کہ شہر کے امیر نے ان دونوں حضرات سے ایک آدمی کے متعلق سوال کیا جس نے کسی آدمی کو یوں کہا تھا: اے فاسق، تو اس کا کیا حکم ہے؟ تو ان دونوں حضرات نے اس آیت کی تلاوت فرمائی: اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لے کر آئے تو اس کی خوب تحقیق کر لیا کرو۔ ان دونوں حضرات نے فرمایا: فاسق کا مطلب جھوٹا ہے، اس شخص کو شرعی حد سے کم کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۹۵۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ :يَا خَبِيثُ ، قَالَ :هُوَ قَوْلٌ سَيْءٌ ، وَلَيْسَ فِيهِ عُقُوبَةٌ.

(۲۹۵۷۰) حضرت ابو الزبیر ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جو آدمی کو یوں کہہ دے: اے خبیث، آپ ریشید نے فرمایا: یہ بری بات ہے اور اس میں کوئی سزا نہیں ہوگی۔

(۱٦٤) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ يَا دَعِيُّ ، مَا عَلَيْهِ ؟

اس آدمی کے بیان میں جو آدمی کو یوں کہہ دے: اے لے پالک، تو اس پر کیا سزا لاگو ہوگی؟

(۲۹۵۷۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :لَوْ أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِرَجُلٍ :ادَّعَاك عَشَرَةٌ ، لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ حَدٌّ.

(۲۹۵۷۱) حضرت اسماعیل ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ریشید نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی آدمی کسی آدمی کو یوں کہے: دس نے تیرے بارے میں دعویٰ کیا تو اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۵۷۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ رَقَبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ :أَنْتَ دَعِيٌّ ، لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ.

(۲۹۵۷۲) حضرت رقبہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت حماد ریشید سے اس آدمی کے بارے میں مروی ہے جو آدمی کو یوں کہہ دے: اے لے پالک، تو اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۵۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو عِصَامٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ مِنَ الْعَرَبِ :إِنَّك لَمَوْلًى ، قَالَ :يُضْرَبُ الْحَدَّ.

(۲۹۵۷۳) حضرت اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جو عرب کے آدمی کو یوں کہہ دے: بے شک تو غلام ہے، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس پر حد لگائی جائے گی۔

(١٦٥) فِي الرَّجُلِ يَزْنِي بِالصَّبِيَّةِ ، مَا عَلَيْهِ ؟

اس شخص کے بیان میں جو چھوٹی بچی سے زنا کرے، اس پر کیا سزا لاگو ہوگی؟

(٢٩٥٧٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا زَنَى الرَّجُلُ بِالصَّبِيَّةِ جُلِدَ وَلَمْ يُرْجَمْ ، وَلَيْسَ عَلَى الصَّبِيَّةِ شَيْءٌ ، وَإِذَا زَنَى غُلاَمٌ بِامْرَأَةٍ جُلِدَتْ وَلَمْ تُرْجَمْ ، وَعَلَى الْغُلاَمِ تَعْزِيرٌ .

(۲۹۵۷۴) حضرت سفیان بن حسین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی چھوٹی بچی سے زنا کرے تو اسے کوڑے مارے جائیں گے اور اسے سنگسار نہیں کیا جائے گا اور اس بچی پر کچھ لازم نہیں ہوگا اور جب کوئی بچہ کسی عورت سے زنا کرے تو اس عورت کو کوڑے مارے جائیں گے اور اس عورت کو سنگسار نہیں کیا جائے گا اور اس بچہ پر شرعی حد سے کم سزا ہوگی۔

(٢٩٥٧٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي رَجُلٍ افْتَضَّ صَبِيَّةً ، قَالَ : عَلَيْهِ عُقْرُهَا .

(۲۹۵۷۵) حضرت مغیرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے کسی بچی کا پردہ بکارت زائل کر دیا ہو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس پر اس بچی کے لیے وطی بالشبہ کا مہر لازم ہوگا۔

(١٦٦) فِي تَعْلِيقِ الْيَدِ فِي الْعُنُقِ

گردن میں ہاتھ لٹکا دینے کے بیان میں

(٢٩٥٧٦) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَطَاءِ بْنِ مُقَدَّمٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ تَعْلِيقِ الْيَدِ فِي الْعُنُقِ ؟ فَقَالَ : السُّنَّةُ ، قَطَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ رَجُلٍ ، ثُمَّ عَلَّقَهَا فِي عُنُقِهِ. (ابو داؤد ۴۴۱۱۔ ترمذی ۱۴۴۷)

(۲۹۵۷۶) حضرت ابن محیریز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے میں نے گردن میں ہاتھ لٹکا دینے کے متعلق سوال کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سنت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کا ہاتھ کاٹا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس کی گردن میں لٹکا دیا۔

(٢٩٥٧٧) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا قَطَعَ يَدَ سَارِقٍ فَرَأَيْتُهَا مُعَلَّقَةً ، يَعْنِي فِي عُنُقِهِ.

(۲۹۵۷۷) حضرت عبد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا، پس میں نے اسے لٹکا ہوا دیکھا یعنی اس کی گردن میں۔

(٢٩٥٧٨) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا قَطَعَ يَدَ رَجُلٍ ، ثُمَّ عَلَّقَهَا فِي عُنُقِهِ.

(۲۹۵۷۸) حضرت عبدالرحمٰن ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا پھر آپ ؓ نے اسے اس کی گردن میں لٹکا دیا۔

(١٦٧) مَا قَالُوا فِي السَّاحِرِ ، مَا يُصْنَعُ بِهِ ؟

جنہوں نے جادوگر کے بارے میں کہا: اس کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا؟

(٢٩٥٧٩) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ قَالَ : يُقْتَلُ السُّحَّارُ ، وَلاَ يُسْتَتَابُون.

(۲۹۵۷۹) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: جادوگروں کو قتل کر دیا جائے گا اور ان سے توبہ طلب نہیں کی جائے گی۔

(٢٩٥٨٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ ؛ أَنَّ جُنْدَبًا قَتَلَ سَاحِرًا ، أَوْ أَرَادَ أَنْ يَقْتُلَهُ.

(۲۹۵۸۰) حضرت حارثہ بن مضرب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت جندب ؒ نے ایک جادوگر کو قتل کر دیا یا آپ ؒ نے اس کو قتل کرنے کا ارادہ کیا۔

(٢٩٥٨١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ ؛ أَنَّهُ قَتَلَ سَاحِرًا.

(۲۹۵۸۱) حضرت سالم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت قیس بن عباد ؒ نے ایک جادوگر کو قتل کیا۔

(٢٩٥٨٢) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيَى ؛ أَنَّ عَامِلَ عُمَانَ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي سَاحِرَةٍ أَخَذَهَا ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ : إِنَ اعْتَرَفَتْ ، أَوْ قَامَتْ عَلَيْهَا الْبَيِّنَةُ ، فَاقْتُلْهَا.

(۲۹۵۸۲) حضرت ہمام بن یحییٰ ؒ فرماتے ہیں کہ عمان کے گورنر نے حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ کو ایک جادوگرنی کے بارے میں خط لکھا جس کو اس نے پکڑا تھا۔ پس حضرت عمر ؒ نے اس کی طرف جواب لکھا: اگر وہ عورت اعتراف کر لے یا اس پر بینہ قائم ہو جائے تو اس کو قتل کر دو۔

(٢٩٥٨٣) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَن نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ جَارِيَةً لِحَفْصَةَ سَحَرَتْهَا ، وَوَجَدُوا سِحْرَهَا ، وَاعْتَرَفَتْ ، فَأَمَرَت عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدٍ فَقَتَلَهَا ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عُثْمَانَ فَأَنْكَرَهُ ، وَاشْتَدَّ عَلَيْهِ ، فَأَتَاهُ ابْنُ عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهَا سَحَرَتْهَا ، وَوَجَدُوا سِحْرَهَا ، وَاعْتَرَفَتْ بِهِ ، فَكَأَنَّ عُثْمَانُ إِنَّمَا أَنْكَرَ ذَلِكَ لأَنَّهَا قُتِلَتْ بِغَيْرِ إِذْنِهِ.

(۲۹۵۸۳) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: حضرت حفصہ ؓ کی ایک باندی نے ان پر جادو کر دیا اور لوگوں نے اس کو جادو کرتا ہوا پالیا، اور اس نے اعتراف بھی کر لیا۔ حضرت حفصہ ؓ نے حضرت عبد الرحمن بن زید کو حکم دیا تو آپ ؒ نے اسے قتل کر دیا، جب یہ خبر حضرت عثمان ؓ کو پہنچی تو آپ ؓ نے اس بات کو پسند نہیں کیا اور اس پر غصہ کا اظہار کیا۔ سو حضرت ابن عمر ؓ آپ ؓ کے پاس تشریف لائے اور انہیں خبر دی کہ بے شک اس نے آپ ؓ پر جادو کر دیا تھا، اور لوگوں نے اس کو جادو کرتا ہوا بھی پایا تھا، اور اس جادوگرنی نے اس کا اعتراف بھی کیا تھا۔ تو گویا حضرت عثمان ؓ نے اس بات کو ناپسند کیا اس لیے کہ اسے آپ ؓ کی اجازت کے بغیر قتل کیا گیا تھا۔

(۲۹۵۸٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَيْدٍ أَبِي الْمُعَلَّى ، قَالَ :حدَّثَنِي شُرْطِيٌّ لِسِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ ؛ أَنَّ سِنَانًا أُتِيَ بِسَاحِرَةٍ ، فَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُلْقَى فِي الْبَحْرِ.

(۲۹۵۸۴) حضرت زید ابو المعلی ؒ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سنان بن سلمہ ؒ کے ایک سپاہی نے بیان کیا کہ حضرت سنان ؒ کے پاس ایک جادوگرنی کو لایا گیا، تو آپ ؓ نے اس کے متعلق حکم دیا تو اسے سمندر میں ڈال دیا گیا۔

(۲۹۵۸٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ؛ سَمِعَ بَجَالَةَ ، يَقُولُ : كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، فَأَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ :أَنَ اقْتُلُوا كُلَّ سَاحِرٍ وَسَاحِرَةٍ ، قَالَ :فَقَتَلْنَا ثَلاَثَ سَوَاحِرَ.

(۲۹۵۸۵) حضرت بجالہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت جزء بن معاویہ ؒ کا کاتب تھا۔ پس ہمارے پاس حضرت عمر بن خطاب ؓ کا خط آیا کہ تم ہر جادوگر اور جادوگرنی کو قتل کر دو تو ہم نے تین جادوگروں کو قتل کیا۔

(۲۹۵۸٦) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنِ الْمُثَنَّى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ فِي السَّاحِرِ إِذَا اعْتَرَفَ قُتِلَ.

(۲۹۵۸۶) حضرت عمرو بن شعیب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب ؒ نے جادوگر کے بارے میں ارشاد فرمایا: جب وہ اعتراف کر لے تو اسے قتل کر دیا جائے۔

(۲۹۵۸۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي السَّاحِرِ ، قَالَ :يُقْتَلُ.

(۲۹۵۸۷) حضرت عمرو ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ جادوگر کے بارے میں مروی ہے آپ ؒ نے فرمایا: اسے قتل کر دیا جائے۔

(١٦٨) فِي الْمُرْتَدِّ عَنِ الإِسْلاَمِ ، مَا عَلَيْهِ ؟

اسلام سے مرتد ہونے کے بیان میں اس شخص پر کیا سزا لاگو ہوگی؟

(۲۹۵۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ عَلَى عُمَرَ فَتْحُ تُسْتَرَ ، وَتُسْتَرُ مِنْ أَرْضِ الْبَصْرَةِ ، سَأَلَهُمْ :هَلْ مِنْ مُغْرِبَةٍ ؟ قَالُوا :رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَحِقَ بِالْمُشْرِكِينَ فَأَخَذْنَاهُ،

قَالَ :فَمَا صَنَعْتُمْ بِهِ ؟ قَالُوا :قَتَلْنَاهُ ، قَالَ :أَفَلاَ أَدْخَلْتُمُوهُ بَيْتًا ، وَأَغْلَقْتُمْ عَلَيْهِ بَابًا ، وَأَطْعَمْتُمُوهُ كُلَّ يَوْمٍ رَغِيفًا ، ثُمَّ اسْتَتَبْتُمُوهُ ثَلاَثًا ، فَإِنْ تَابَ ، وَإِلاَّ قَتَلْتُمُوهُ ، ثُمَّ قَالَ :اللَّهُمَّ لَمْ أَشْهَدْ ، وَلَمْ آمُرْ ، وَلَمْ أَرْضَ إِذْ بَلَغَنِي ، أَوْ قَالَ :حِينَ بَلَغَنِي.

(۲۹۵۸۸) حضرت عبد الرحمٰن ؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر ؓ کے پاس تستر کے فتح ہونے کی خبر آئی۔ تستر بصرہ کے ایک علاقہ کا نام ہے۔ تو آپ ؓ نے ان لوگوں سے پوچھا: کیا کوئی اور دور دراز کی خبر ہے؟ ان لوگوں نے کہا: مسلمانوں کا ایک آدمی مشرکین سے مل گیا تھا تو ہم نے اس کو پکڑ لیا۔ آپ ؓ نے پوچھا: تم نے اس کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ انہوں نے کہا: ہم نے اسے قتل کر دیا تھا۔ آپ ؓ نے فرمایا: تم نے اسے گھر میں داخل کیوں نہیں کیا اور تم اس پر دروازہ بند کر دیتے اور تم اس کو ہر روز ایک چپاتی کھلا دیتے پھر تم اس سے تین مرتبہ توبہ طلب کرتے، پس اگر وہ توبہ کر لیتا تو ٹھیک ورنہ تم اس کو قتل کر دیتے! پھر آپ ؓ نے فرمایا: اے اللہ! میں حاضر نہیں تھا اور نہ میں نے حکم دیا اور نہ میں راضی ہوا جب مجھے خبر پہنچی۔

(۲۹۵۸۹) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: يُسْتَتَابُ الْمُرْتَدُّ ثَلاَثًا، فَإِنْ عَادَ قُتِلَ.

(۲۹۵۸۹) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: مرتد سے تین مرتبہ توبہ طلب کی جائے گی پس اگر وہ دوبارہ کفر کرے تو اسے قتل کر دیا جائے۔

(۲۹۵۹۰) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، عَنِ ابْنِ جَرِيرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عُثْمَانَ، قَالَ: يُسْتَتَابُ الْمُرْتَدُّ ثَلاَثًا.

(۲۹۵۹۰) حضرت سلیمان بن موسیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان ؓ نے ارشاد فرمایا: مرتد سے تین مرتبہ توبہ طلب کی جائے گی۔

(۲۹۵۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَمَّنْ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ ، يَقُولُ : يُسْتَتَابُ الْمُرْتَدُّ ثَلاَثًا ، فَإِنْ تَابَ تُرِكَ ، وَإِنْ أَبَى قُتِلَ.

(۲۹۵۹۱) حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ مرتد سے تین مرتبہ توبہ طلب کی جائے گی پس اگر وہ توبہ کر لے تو اسے چھوڑ دیا جائے اور اگر وہ انکار کر دے تو اسے قتل کر دیا جائے۔

(۲۹۵۹۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْمُرْتَدِّ يُسْتَتَابُ ، فَإِنْ تَابَ تُرِكَ ، وَإِنْ أَبَى قُتِلَ.

(۲۹۵۹۲) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: مرتد سے توبہ طلب کی جائے گی پس اگر وہ توبہ کر لے تو اسے چھوڑ دیا جائے اور اگر وہ انکار کر دے تو اسے قتل کر دیا جائے۔

(۲۹۵۹۳) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ؛ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَتَى أَبَا مُوسَى وَعِنْدَهُ رَجُلٌ يَهُودِيٌّ ، فَقَالَ :مَا هَذَا ؟ فَقَالَ :هَذَا يَهُودِيٌّ أَسْلَمَ ، ثُمَّ ارْتَدَّ وَقَدِ اسْتَتَابَهُ أَبُو مُوسَى شَهْرَيْنِ ، فَقَالَ مُعَاذٌ :لاَ أَجْلِسُ حَتَّى أَضْرِبُ عُنُقَهُ ، قَضَاءُ اللهِ وَقَضَاءُ رَسُولِهِ. (بخاری ۶۹۲۳۔ مسلم ۱۴۵۶)

(۲۹۵۹۳) حضرت حمید بن ہلال ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل ؓ، حضرت ابو موسیٰ ؓ کے پاس تشریف لائے اس

حال میں کہ ان کے پاس ایک یہودی آدمی تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ یہودی اسلام لایا پھر مرتد ہوگیا اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اس سے دو ماہ تک توبہ طلب کی۔ اس پر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نہیں بیٹھوں گا یہاں تک کہ میں اس کی گردن اڑا دوں، اللہ کا فیصلہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ ہے!

(۲۹۵۹۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ حَيَّانَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : يُدْعَى إِلَى الإِسْلاَمِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، فَإِنْ أَبَى ضُرِبَتْ عُنُقُهُ.

(۲۹۵۹۴) حضرت حیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن شہاب زہری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس کو تین مرتبہ اسلام کی دعوت دی جائے گی پس اگر وہ انکار کردے تو اس کی گردن اڑا دی جائے گی۔

(۲۹۵۹۵) حَدَّثَنَا ابْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَالَ عَطَاءٌ فِي الإِنْسَانِ يَكْفُرُ بَعْدَ إِسْلاَمِهِ : يُدْعَى إِلَى الإِسْلاَمِ ، فَإِنْ أَبَى قُتِلَ.

(۲۹۵۹۵) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے اس انسان کے بارے میں ارشاد فرمایا: جو اسلام لانے کے بعد کفر اختیار کرلے کہ اس کو اسلام کی دعوت دی جائے گی پس اگر وہ انکار کردے تو اسے قتل کردیا جائے۔

(۲۹۵۹۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَكْفُرُ بَعْدَ إِيمَانِهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ ، يَقُولُ : يُقْتَلُ.

(۲۹۵۹۶) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ نے اس آدمی کے بارے میں جو ایمان کے بعد کفر اختیار کرلے فرمایا: میں نے حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: اسے قتل کردیا جائے گا۔

(۲۹۵۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ. (بخاری ۶۹۲۲۔ ابوداؤد ۴۳۵۱)

(۲۹۵۹۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنا دین بدل لے تو تم اسے قتل کردو۔

(۱۶۹) فِي الْمُرْتَدَّةِ ، مَا يُصْنَعُ بِهَا ؟

مرتدہ عورت کا بیان، اس کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا؟

(۲۹۵۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عن علي ؛ فِي الْمُرْتَدَّةِ تُسْتَأْمَى ، وَقَالَ : تُقْتَلُ.

(۲۹۵۹۸) حضرت خلاس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس مرتدہ عورت کے بارے میں مروی ہے جس کو قیدی بنالیا گیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو قتل کردیا جائے گا۔ -

(۲۹۵۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: لاَ يُقْتَلْنَ النِّسَاءُ إِذَا هُنَّ ارْتَدَدْنَ عَنِ الإِسْلاَمِ ، وَلَكِنْ يُحْبَسْنَ وَيُدْعَيْنَ إِلَى الإِسْلاَمِ ، وَيُجْبَرْنَ عَلَيْهِ.

(۲۹۵۹۹) حضرت ابورزین ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: عورتوں کو قتل نہیں کیا جائے گا جب وہ اسلام سے مرتد ہو جائیں لیکن ان کو قید کر لیا جائے گا اور ان کو اسلام کی طرف بلایا جائے گا اور اس پر انہیں مجبور کیا جائے گا۔

(۲۹٦۰۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الْمُرْتَدَّةِ ، قَالَ :لاَ تُقْتَلُ.

(۲۹۶۰۰) حضرت لیث ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ویشید نے مرتدہ عورت کے بارے میں ارشاد فرمایا: اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۲۹٦۰۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عمرو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لاَ تُقْتَلُ.

(۲۹۶۰۱) حضرت عمرو ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ویشید نے ارشاد فرمایا: اس عورت کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۲۹٦۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لاَ تَقْتُلُوا النِّسَاءَ إِذَا هُنَّ ارْتَدَدْنَ عَنِ الإِسْلاَمِ ، وَلَكِنْ يُدْعَيْنَ إِلَى الإِسْلاَمِ ، فَإِنْ هُنَّ أَبَيْنَ سُبِينَ ، فَيُجْعَلْنَ إِمَاءَ الْمُسْلِمِينَ ، وَلاَ يُقْتَلْنَ.

(۲۹۶۰۲) حضرت اشعث ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ویشید نے ارشاد فرمایا: تم عورتوں کو قتل مت کرو جب وہ اسلام سے مرتد ہو جائیں۔ لیکن ان کو اسلام کی طرف بلایا جائے گا پس اگر وہ انکار کر دیں تو ان کو قیدی بنا لیا جائے اور ان کو مسلمانوں کی باندیاں بنا دیا جائے اور ان کو قتل نہ کیا جائے۔

(۲۹٦۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي حَرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْمَرْأَةِ تَرْتَدُّ عَنِ الإِسْلاَمِ ، قَالَ :لاَ تُقْتَلُ ، تُحْبَسُ.

(۲۹۶۰۳) حضرت ابوحرہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ویشید سے اس عورت کے بارے میں مروی ہے جو اسلام سے مرتد ہو جائے۔ آپ ویشید نے فرمایا: اس کو قتل نہیں کیا جائے گا اس کو قید کر دیا جائے گا۔

(۲۹٦۰٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عُبَيدة ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ تُقْتَلُ.

(۲۹۶۰۴) حضرت عبیدہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ویشید نے ارشاد فرمایا: اس کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۲۹٦۰٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْمُرْتَدَّةِ :تُسْتَتَابُ ، فَإِنْ تَابَتْ ، وَإِلاَّ قُتِلَتْ.

(۲۹۶۰۵) حضرت ہشام ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ویشید نے مرتدہ عورت کے بارے میں ارشاد فرمایا: اس سے توبہ طلب کی جائے گی پس اگر وہ توبہ کر لے تو ٹھیک ورنہ اسے قتل کر دیا جائے گا۔

(۲۹٦۰٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ : أَنَّ أُمَّ وَلَدٍ لِرَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ارْتَدَّتْ ، فَبَاعَهَا بِدَوْمَةِ الْجَنْدَلِ ، مِنْ غَيْرِ أَهْلِ دِينِهَا.

(۲۹۶۰۶) حضرت یحییٰ بن سعید ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ویشید سے مروی ہے مسلمانوں میں سے ایک آدمی کی

ام ولدہ مرتد ہوگئی تو آپ ریشید نے اس کو دومۃ الجندل میں اس کے دین کے مخالف آدمی کو فروخت کردیا۔

(٢٩٦٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْمَرْأَةِ تَرْتَدُّ عَنِ الإِسْلاَمِ ، قَالَ : تُسْتَتَابُ ، فَإِنْ تَابَتْ ، وَإِلاَّ قُتِلَتْ.

(۲۹۶۰۷) حضرت ابو معشر ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریشید سے اس عورت کے بارے میں مروی ہے جو اسلام سے مرتد ہو جائے، آپ ریشید نے فرمایا: اس سے توبہ طلب کی جائے گی پس اگر وہ توبہ کرلے تو ٹھیک ورنہ اسے قتل کردیا جائے۔

(٢٩٦٠٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : تُسْتَتَابُ ، فَإِنْ تَابَتْ ، وَإِلاَّ قُتِلَتْ.

(۲۹۶۰۸) حضرت ابو معشر ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریشید نے ارشاد فرمایا: اس سے توبہ طلب کی جائے گی پس اگر وہ توبہ کرلے تو ٹھیک ورنہ اسے قتل کردیا جائے۔

(٢٩٦٠٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : تُقْتَلُ.

(۲۹۶۰۹) حضرت حماد ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریشید نے ارشاد فرمایا: اس عورت کو قتل کردیا جائے گا۔

(١٧٠) فِي الزَّنَادِقَةِ ، مَا حَدُّهُمْ ؟

ملحد اور گمراہوں کا بیان، ان کی سزا کیا ہے؟

(٢٩٦١٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ؛ أَنَّ عَلِيًّا حَرَقَ زَنَادِقَةً بِالسُّوقِ ، فَلَمَّا رَمَى عَلَيْهِمْ بِالنَّارِ ، قَالَ : صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، قَالَ : ثُمَّ انْصَرَفَ ، فَاتَّبَعْتُهُ ، قَالَ : أَسُوَيْدٌ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، سَمِعْتُكَ تَقُولُ شَيْئًا ، قَالَ : يَا سُوَيْد ، إِنِّي مَعَ قَوْمٍ جُهَّالٍ ، فَإِذَا سَمِعْتَنِي أَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَهُوَ حَقٌّ.

(۲۹۶۱۰) حضرت سوید بن غفلہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ملحدوں کو بازار میں جلا دیا پس جب آپ رضی اللہ عنہ نے ان پر آگ ڈالی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ واپس چلے گئے۔ راوی کہتے ہیں: میں آپ رضی اللہ عنہ کے پیچھے ہولیا تو وہ متوجہ ہوئے اور پوچھا: کیا سوید ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں! اے امیر المومنین، میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو کچھ فرماتے ہوئے سنا! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے سوید! بے شک میں جاہل لوگوں کے ساتھ ہوں۔ پس جب تم مجھے یوں کہتے ہوئے سنو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو وہ حق ہے۔

(٢٩٦١١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ أُنَاسٌ يَأْخُذُونَ الْعَطَاءَ وَالرِّزْقَ وَيُصَلُّونَ مَعَ النَّاسِ كَانُوا يَعْبُدُونَ الأَصْنَامَ فِي السِّرِّ ، فَأُتِيَ بِهِمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَوَضَعَهُمْ فِي الْمَسْجِدِ ، أَوْ قَالَ : فِي السِّجْنِ ، ثُمَّ قَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، مَا تَرَوْنَ فِي قَوْمٍ كَانُوا يَأْخُذُونَ

مَعَكُم الْعَطَاءَ وَالرِّزْقَ ، وَيَعْبُدُونَ هَذِهِ الأَصْنَامَ ؟ قَالَ النَّاسُ : اقْتُلْهُمْ ، قَالَ : لاَ ، وَلَكِنْ أَصْنَعُ بِهِمْ كَمَا صُنِعَ بِأَبِينَا إِبْرَاهِيمَ صلوات الله عليه ، فَحَرَّقَهُمْ بِالنَّارِ.

(۲۹۶۱۱) حضرت عبدالرحمن بن عبید ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبید ولیٹیلیہ نے فرمایا: کچھ لوگ تھے جو سالانہ اور ماہانہ وظیفہ لیتے تھے اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور وہ پوشیدگی میں بتوں کی بھی پوجا کرتے تھے تو ان لوگوں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو انہوں نے ان کو مسجد میں یا جیل میں ڈال دیا۔ پھر فرمایا: اے لوگو! تمہاری کیا رائے ہے ان لوگوں کے بارے میں جو تمہارے ساتھ سالانہ اور ماہانہ وظیفہ لیتے ہیں اور ان بتوں کو بھی پوجتے ہیں؟ لوگوں نے کہا: آپ رضی اللہ عنہ ان کو قتل کردو۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، لیکن میں ان کے ساتھ ایسا معاملہ کروں گا جو ہمارے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ کیا گیا۔ سو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو آگ میں جلا ڈالا۔

(۲۹۶۱۲) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُعْمَانَ ، قَالَ : شَهِدْتُ عَلِيًّا فِي الرَّحْبَةِ ، وَجَاءَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّ هَاهُنَا أَهْلَ بَيْتٍ لَهُمْ وَثَنٌ فِي دَارِهِمْ يَعْبُدُونَهُ ، فَقَامَ عَلِيٌّ يَمْشِي حَتَّى انْتَهَى إِلَى الدَّارِ ، فَأَمَرَهُمْ فَدَخَلُوا ، فَأَخْرَجُوا إِلَيْهِ تِمْثَالَ رُخَامٍ ، فَأَلْهَبَ عَلِيٌّ الدَّارَ.

(۲۹۶۱۲) حضرت ایوب بن نعمان ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس کشادہ میدان میں حاضر تھا کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اے امیر المؤمنین! بے شک وہاں ایک گھر والے ہیں جن کے گھروں میں بت ہیں وہ ان کو پوجتے ہیں، پس حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر چلنے لگے۔ یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ اس گھر تک پہنچے آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حکم دیا تو وہ داخل ہوئے اور انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی طرف سنگ مرمر کے مجسمے نکالے، پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس گھر کو جلا دیا۔

(۲۹۶۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ قَابُوسَ بْنِ مُخَارِقٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : بَعَثَ عَلِيٌّ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَمِيرًا عَلَى مِصْرَ ، فَكَتَبَ مُحَمَّدٌ إِلَى عَلِيٍّ يَسْأَلُهُ عَنْ زَنَادِقَةٍ ؛ مِنْهُمْ مَنْ يَعْبُدُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَعْبُدُ غَيْرَ ذَلِكَ ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُدْعَى لِلإِسْلاَمِ ؟ فَكَتَبَ عَلِيٌّ وَأَمَرَهُ بِالزَّنَادِقَةِ ؛ أَنْ يَقْتُلَ مَنْ كَانَ يَدَّعِي الإِسْلاَمَ ، وَيُتْرَكُ سَائِرُهُمْ يَعْبُدُونَ مَا شَاؤُوا.

(۲۹۶۱۳) حضرت مخارق ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے محمد بن ابی بکر ولیٹیلیہ کو مصر پر امیر بنا کر بھیجا، پس محمد ولیٹیلیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر آپ رضی اللہ عنہ سے زنادقہ کے متعلق پوچھا: ان میں سے کچھ لوگ سورج اور چاند کو پوجتے ہیں، اور ان میں سے کچھ ان کے علاوہ چیزوں کو پوجتے ہیں اور ان میں سے کچھ اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں ان کا کیا حکم ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خط لکھا اور انہیں زنادقہ کے متعلق حکم دیا کہ: وہ ان کو قتل کر دیں جو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں اور باقی سب کو چھوڑ دیں وہ جس کی چاہیں عبادت کریں۔

(۲۹۶۱۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَلِيًّا أَخَذَ زَنَادِقَةً فَأَحْرَقَهُمْ ،

قَالَ : فَقَالَ : أَمَّا أَنَا فَلَوْ كُنْتُ لَمْ أُعَذِّبْهُمْ بِعَذَابِ اللهِ ، وَلَوْ كُنْتُ أَنَا لَقَتَلْتُهمْ ، لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ.

(۲۹۶۱۴) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے زندیقوں کو پکڑ کر ان کو جلا ڈالا ہے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں ان کو اللہ کے عذاب کے طریقہ سے عذاب نہیں دیتا اور اگر میں ہوتا تو میں ان کو قتل کر دیتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی وجہ سے کہ جو شخص اپنا دین تبدیل کر لے تو تم اسے قتل کر دو۔

(۱۷۱) فِي النَّصْرَانِيِّ يُسْلِمُ ، ثُمَّ يَرْتَدُّ

اس عیسائی کے بارے میں جو اسلام لائے پھر وہ مرتد ہو جائے

(۲۹۶۱۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ الأَبْرَصِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ؛ أَنَّهُ أُتِيَ بِرَجُلٍ كَانَ نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمَ ، ثُمَّ تَنَصَّرَ ، قَالَ : فَسَأَلَهُ عَنْ كَلِمَةٍ ، فَقَالَ لَهُ ، فَقَامَ إِلَيْهِ عَلِيٌّ فَرَفَسَهُ بِرِجْلِهِ ، فَقَامَ النَّاسُ إِلَيْهِ فَضَرَبُوهُ حَتَّى قَتَلُوهُ.

(۲۹۶۱۵) حضرت ابن عبید بن ابرص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جو عیسائی تھا پس اس نے اسلام قبول کر لیا پھر اس نے عیسائیت اختیار کر لی۔ راوی کہتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے اس بات کے متعلق پوچھا: تو اس نے آپ رضی اللہ عنہ کو بتا دیا۔ سو حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کی طرف کھڑے ہوئے اور اس کے سینہ پر اپنی لات ماری تو لوگ بھی کھڑے ہو کر اسے مارنے لگے یہاں تک کہ اسے قتل کر دیا۔

(۲۹۶۱۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ ، قَالَ : حدَّثَنِي أَبُو الطُّفَيْلِ ، قَالَ : كُنْتُ فِي الْجَيْشِ الَّذِينَ بَعَثَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِلَى بَنِي نَاجِيَةَ ، قَالَ : فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ ، فَوَجَدْنَاهُمْ عَلَى ثَلاَثِ فِرَقٍ ، قَالَ : فَقَالَ أَمِيرُنَا لِفِرْقَةٍ مِنْهُمْ : مَا أَنْتُمْ ؟ قَالُوا : نَحْنُ قَوْمٌ مِنَ النَّصَارَى لَمْ نَرَ دِينًا أَفْضَلَ مِنْ دِينِنَا ، فَثَبَتْنَا عَلَيْهِ ، فَقَالَ : اعْتَزِلُوا ، ثُمَّ قَالَ لِفِرْقَةٍ أُخْرَى : مَا أَنْتُمْ ؟ قَالُوا : نَحْنُ قَوْمٌ كُنَّا نَصَارَى فَأَسْلَمْنَا فَثَبَتْنَا عَلَى الإِسْلاَمِ ، فَقَالَ : اعْتَزِلُوا ، ثُمَّ قَالَ لِلثَّالِثَةِ : مَا أَنْتُمْ ؟ قَالُوا : نَحْنُ قَوْمٌ كُنَّا نَصَارَى فَأَسْلَمْنَا ، ثُمَّ رَجَعْنَا ، فَلَمْ نَرَ دِينًا أَفْضَلَ مِنْ دِينِنَا الأَوَّلِ ، فَتَنَصَّرْنَا ، فَقَالَ لَهُمْ : أَسْلِمُوا ، فَأَبَوْا ، فَقَالَ لأَصْحَابِهِ : إِذَا مَسَحْتُ رَأْسِي ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، فَشُدُّوا عَلَيْهِمْ ، فَفَعَلُوا ، فَقَتَلُوا الْمُقَاتِلَةَ ، وَسَبَوُا الذُّرِّيَةَ.

(۲۹۶۱۶) حضرت ابو الطفیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں اس لشکر میں تھا جسے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بنو ناجیہ کی طرف بھیجا، آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پس ہم ان کے پاس پہنچ گئے۔ تو ہم نے ان لوگوں کو تین گروہوں میں پایا، پس ہمارے امیر نے ان میں سے ایک گروہ سے پوچھا! تمہارا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے کہا: ہم لوگ عیسائی تھے ہم نے اپنے دین سے افضل کسی دین کو نہیں سمجھا۔

پس ہم اس پر ثابت قدم رہے۔ اس پر امیر نے کہا: تم الگ ہو جاؤ۔ پھر اس نے ایک دوسرے گروہ سے پوچھا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے کہا: ہم لوگ عیسائی تھے پس ہم نے اسلام قبول کر لیا پھر ہم اسلام پر ثابت قدم رہے۔ تو امیر نے کہا: تم بھی الگ ہو جاؤ۔ پھر امیر نے تیسرے گروہ سے پوچھا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ وہ کہنے لگے! ہم لوگ عیسائی تھے۔ پس ہم اسلام لے آئے پھر ہم نے رجوع کر لیا۔ پس ہم نے اپنے پہلے دین سے افضل کسی دین کو نہیں سمجھا۔ سو ہم نے عیسائیت اختیار کر لی سو امیر نے ان سے کہا: تم اسلام لے آؤ۔ ان لوگوں نے انکار کر دیا تو امیر نے اپنے ساتھیوں سے کہا: جب میں تین مرتبہ اپنے سر پر ہاتھ پھیر لوں تو تم ان پر حملہ کر دینا۔ پس انہوں نے ایسا ہی کیا اور لڑنے والوں کو قتل کر دیا اور ان کی اولاد کو قیدی بنا لیا۔

(۲۹۶۱۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ تُسَاكِنُكُمُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى ، إِلاَّ أَنْ يُسْلِمُوا ، فَمَنْ أَسْلَمَ مِنْهُمْ ثُمَّ ارْتَدَّ ، فَلاَ تَضْرِبُوا إِلاَّ عُنُقَهُ.

(۲۹۶۱۷) حضرت طاؤس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے ارشاد فرمایا: تمہارے ساتھ یہود و نصاریٰ ایک جگہ مت رہیں مگر یہ کہ وہ اسلام لے آئیں۔ پس ان میں سے جو اسلام لے آئے پھر وہ مرتد ہو جائے تو تم مت مارو مگر اس کی گردن پر۔

(۱۷۲) فِي الرَّجُلِ يَسْرِقُ مِنَ الْكَعْبَةِ

اس آدمی کے بیان میں جو خانہ کعبہ سے چوری کرلے

(۲۹۶۱۸) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَسَنٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ؛ فِي رَجُلٍ سَرَقَ مِنَ الْكَعْبَةِ ؟ قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ.

(۲۹۶۱۸) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن ابی لیلیٰ ؒ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے خانہ کعبہ سے چوری کی تھی۔ آپ ؒ نے فرمایا: اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی۔

(۱۷۳) فِي الْمُحَارِبِ يُؤْتَى بِهِ إِلَى الإِمَامِ

اس جنگ کرنے والے کے بیان میں جس کو امام کے پاس لایا گیا ہو

(۲۹۶۱۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ ، عَن مُجَاهِدٍ (ح) وَعَن لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَمُجَاهِدٍ (ح) وَجُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ (ح) وَأَبِي حَرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُمْ قَالُوا فِي الْمُحَارِبِ : الإِمَامُ فِيهِ مُخَيَّرٌ.

(۲۹۶۱۹) حضرت عطاء ؒ، حضرت مجاہد ؒ، حضرت ضحاک ؒ اور حضرت حسن بصری ؒ ان سب حضرات نے جنگ کرنے والے کے بارے میں فرمایا: حاکم کو اس کے بارے میں اختیار ہے۔

(۲۹۶۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : السُّلْطَانُ وَلِيُّ قَتْلِ مَنْ حَارَبَ الدِّينَ.

(۲۹۶۲۰) حضرت محمد بن عمرو ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ نے ارشاد فرمایا: بادشاہ اس شخص کے قتل کا ولی ہے جو دین سے جنگ کرے۔

(۲۹۶۲۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : الإِمَامُ مُخَيَّرٌ فِي الْمُحَارِبِ.

(۲۹۶۲۱) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب ؒ نے ارشاد فرمایا: جنگ کرنے والے کے بارے میں بادشاہ کو اختیار ہے۔

(۱۷۴) فِي الْمَرْأَةِ تَقَعُ عَلَى الْمَرْأَةِ

اس عورت کے بیان میں عورت سے بدفعلی کرے

(۲۹۶۲۲) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي الْمَرْأَةِ تَقَعُ عَلَى الْمَرْأَةِ ، قَالَ : تُضْرَبُ أَدْنَى الْحَدَّيْنِ.

(۲۹۶۲۲) حضرت ابن ابی ذئب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ؒ سے اس عورت کے بارے میں مروی ہے جو عورت سے ہم بستری کرے۔ آپ ؒ نے فرمایا: اس پر دو حدوں میں سے ادنیٰ حد لگائی جائے گی۔

(۲۹۶۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ الْحَاطِبِيُّ ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ زَيْدٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ؛ فِي الْمَرْأَةِ تَرْكَبُ الْمَرْأَةَ ، قَالَ : لَيَلْقَيَنَّ اللَّهَ وَهُمَا زَانِيَتَانِ.

(۲۹۶۲۳) حضرت حفصہ بنت زید ؒ فرماتی ہیں کہ حضرت سالم بن عبد اللہ بن عمر ؒ سے اس عورت کے بارے میں مروی ہے جو عورت پر چڑھ جائے۔ آپ ؒ نے فرمایا: ان دونوں کو اللہ کے حوالہ کر دو وہ دونوں زانیہ ہیں۔

(۱۷۵) فِي الْمُحَارِبِ إِذَا قَتَلَ ، وَأَخَذَ الْمَالَ ، وَأَخَافَ السَّبِيلَ

اس سرکش کے بیان میں جب وہ قتل کر دے اور مال چھین لے اور مسافروں کو خوف میں مبتلا کرے

(۲۹۶۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ ، قَالَ : إِذَا خَرَجَ وَأَخَافَ السَّبِيلَ ، وَأَخَذَ الْمَالَ ، قُطِعَتْ يَدُهُ وَرِجْلُهُ مِنْ خِلاَفٍ ، وَإِذَا أَخَافَ السَّبِيلَ ، وَلَمْ يَأْخُذَ الْمَالَ نُفِيَ ، وَإِذَا قَتَلَ قُتِلَ ، وَإِذَا أَخَافَ السَّبِيلَ وَأَخَذَ الْمَالَ وَقَتَلَ صُلِبَ.

(۲۹۶۲۴) حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے آیت: بے شک بدلہ ہے ان لوگوں کا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کرتے ہیں۔ فرمایا: جب وہ نکلے اور مسافر کو خوف میں مبتلا کرے اور مال چھین لے۔ تو اس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں مخالف سمت سے کاٹ دیا جائے گا اور جب وہ مسافر کو خوف میں مبتلا کرے اور مال نہ چھینے تو اس کو جلاوطن کر دیا جائے گا اور جب وہ قتل بھی کرے تو اسے بھی قتل کر دیا جائے گا اور جب وہ مسافر کو خوف میں مبتلا کرے اور مال چھین لے اور قتل بھی کر دے تو اس کو سولی پر لٹکا دیا جائے گا۔

(۲۹۶۲۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : حُدِّثْتُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : مَنْ حَارَبَ فَهُوَ مُحَارِبٌ ، قَالَ سَعِيدٌ : فَإِنْ أَصَابَ دَمًا قُتِلَ ، وَإِنْ أَصَابَ دَمًا وَمَالاً صُلِبَ ، فَإِنَّ الصَّلْبَ هُوَ أَشَدُّ ، وَإِذَا أَصَابَ مَالاً وَلَمْ يُصِبْ دَمًا قُطِعَتْ يَدُهُ وَرِجْلُهُ ، لِقَوْلِ اللهِ جَلَّ جَلاَله : ﴿أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلاَفٍ﴾ ، فَإِنْ تَابَ فَتَوْبَتُهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ ، وَيُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ.

(۲۹۶۲۵) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ مجھے بیان کیا گیا ہے کہ حضرت سعید بن جبیر ؒ نے ارشاد فرمایا: جو لڑائی کرے وہ جنگ جو ہے۔ حضرت سعید ؒ نے فرمایا: پس اگر وہ خون کر دے تو اسے قتل کر دیا جائے گا اور اگر وہ خون کر دے اور مال چھین لے تو اسے سولی پر لٹکا دیا جائے گا۔ پس بے شک سولی دینا زیادہ سخت ہے اور جب وہ مال چھین لے اور اس کا خون نہ کرے تو اس کا ہاتھ اور اس کی ایک ٹانگ کاٹ دی جائے گی۔ اللہ جل جلالہ کے اس قول کی وجہ سے۔ ترجمہ: یا ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں مخالف سمت سے کاٹ دیے جائیں۔ پس اگر وہ توبہ کرے تو اس کی توبہ اللہ اور اس کے درمیان ہوگی اور اس پر حد قائم کی جائے گی۔

(۲۹۶۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا ، أَوْ يُصَلَّبُوا ، أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلاَفٍ﴾ حَتَّى خَتَمَ الآيَةَ ، فَقَالَ : إِذَا حَارَبَ الرَّجُلُ فَقَتَلَ وَأَخَذَ الْمَالَ ، قُطِعَتْ يَدُهُ وَرِجْلُهُ مِنْ خِلاَفٍ وَصُلِبَ ، وَإِذَا قَتَلَ وَلَمْ يَأْخُذِ الْمَالَ قُتِلَ ، وَإِذَا أَخَذَ الْمَالَ وَلَمْ يَقْتُلْ ، قُطِعَتْ يَدُهُ وَرِجْلُهُ مِنْ خِلاَفٍ ، وَإِذَا لَمْ يَقْتُلْ وَلَمْ يَأْخُذِ الْمَالَ نُفِيَ.

(۲۹۶۲۶) حضرت عطیہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے آیت کی تفسیر مروی ہے ''صرف یہی سزا ہے ان لوگوں کی جو جنگ کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے اور بھاگ دوڑ کرتے ہیں زمین میں فساد مچانے کے لیے کہ وہ قتل کیے جائیں سولی پر چڑھائے جائیں یا کاٹے جائیں ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے یہاں تک کہ انہوں نے آیت ختم کی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب آدمی جنگ کرے، پس قتل کر دے اور مال چھین لے تو اس کا ایک ہاتھ اور پاؤں مخالف سمت سے کاٹ دیا جائے اور سولی پر چڑھا دیا جائے۔ اور جب قتل کرے اور مال نہ چھینے تو اسے بھی قتل کر دیا جائے، اور جب مال چھین لے اور قتل نہ کرے تو اس کا ایک ہاتھ اور پاؤں مخالف سمت سے کاٹ دیا جائے اور جب قتل نہ کرے اور نہ مال چھینے تو اسے جلاوطن کر دیا جائے۔

(۲۹۶۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ؛ فِي هَذِهِ الآيَةِ : ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ قَالَ : إِذَا قَتَلَ وَأَخَذَ الْمَالَ قُتِلَ ، وَإِذَا أَخَذَ الْمَالَ وَأَخَافَ السَّبِيلَ صُلِبَ ، وَإِذَا قَتَلَ وَلَمْ يَعْدُ ذَلِكَ قُتِلَ ، وَإِذَا أَخَذَ الْمَالَ وَلَمْ يَعْدُ ذَلِكَ قُطِعَ ، وَإِذَا أَفْسَدَ نُفِيَ.

(۲۹۶۲۷) حضرت عمران بن حدیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابومجلز رضی اللہ عنہ نے اس آیت کے بارے میں: ''صرف یہی سزا ہے ان لوگوں کی جو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں (الخ)۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب قتل کر دے اور مال چھین لے تو اسے قتل کر دیا جائے اور جب مال چھین لے اور مسافر کو خوف میں مبتلا کرے تو اس کو سولی پر لٹکا دیا جائے اور جب وہ قتل کرے اور مال نہ چھینے تو اس کو قتل کیا جائے اور جب وہ مال چھین لے اور قتل نہ کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا اور جب وہ فساد پھیلائے تو اسے جلا وطن کر دیا جائے۔

(۱۷۶) مَا تُدْرَأُ فِيهِ الْحُدُودُ

جس صورت میں حدود کو زائل کر دیا جائے گا

(۲۹۶۲۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مَنْ وَطِءَ فَرْجًا بِجَهَالَةٍ ، دُرِءَ عَنْهُ الْحَدُّ ، وَضَمِنَ الْعُقْرَ.

(۲۹۶۲۸) حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس نے جہالت سے کسی شرمگاہ سے وطی کر لی تو اس سے حد زائل کر دی جائے گی اور اس شخص کو وطی بالشبہ کے مہر کا ضامن بنایا جائے گا۔

(۱۷۷) الرَّجُلُ يُضْرَبُ الْحَدَّ وَهُوَ قَاعِدٌ ، أَوْ مُضْطَجِعٌ

اس آدمی کا بیان جس پر حد لگائی جا رہی ہو کیا وہ بیٹھے گا یا لیٹے گا؟

(۲۹۶۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَيُّوبَ الْهُجَيْمِيِّ ، عَنْ عَمِّهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَلْمَانَ بْنَ رَبِيعَةَ أَخَذَ رَجُلاً فِي حَدٍّ فَأَضْجَعَهُ ، ثُمَّ ضَرَبَهُ.

(۲۹۶۲۹) حضرت ایوب الہجیمی رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمان بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے کسی حد میں ایک آدمی کو پکڑا پس اسے لٹا دیا پھر انہوں نے اسے مارا۔

(۲۹۶۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا ضَرَبَ رَجُلاً وَهُوَ قَاعِدٌ ، عَلَيْهِ عَبَاءَةٌ لَهُ قَسْطَلاَنِ.

(۲۹۶۳۰) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو مارا، درانحالیکہ وہ شخص بیٹھا ہوا تھا اور اس پر شفق کی سرخی کے رنگ کی چادر تھی۔

(۱۷۸) فِي الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ يَزْنِيَانِ

اس یہودی اور عیسائی کے بیان میں جو دونوں زنا کرتے ہوں

(۲۹۶۳۱) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا وَيَهُودِيَّةً.

(۲۹۶۳۱) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی اور یہودیہ عورت کو سنگسار کیا۔

(۲۹۶۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا وَيَهُودِيَّةً.

(۲۹۶۳۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی اور یہودیہ عورت کو سنگسار کیا۔

(۲۹۶۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيَّيْنِ ، أَنَا فِيمَنْ رَجَمَهُمَا.

(۲۹۶۳۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یہودیوں کو سنگسار کیا اور میں ان کو سنگسار کرنے والے لوگوں میں تھا۔

(۲۹۶۳۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا.

(۲۹۶۳۴) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی کو سنگسار کیا۔

(۲۹۶۳۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا ، أَوْ يَهُودِيَّةً.

(۲۹۶۳۵) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی مرد یا یہودیہ عورت کو سنگسار کیا۔

(۱۷۹) فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ الْحَمَّامَ ، فَيَسْرِقُ ثِيَابًا

اس آدمی کے بیان میں جو حمام میں داخل ہو کر کپڑے چوری کرلے

(۲۹۶۳۶) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ فِي رَجُلٍ دَخَلَ حَمَّامًا ؛ فَأَخَذَ جُبَّةً فَلَبِسَهَا بَيْنَ قَمِيصَيْنِ ، قَالَ : يُقْطَعُ.

(۲۹۶۳۶) حضرت محمد بن راشد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جو حمام میں داخل ہوا پس اس نے ایک جبہ لیا اور اس کو دو قمیصوں کے درمیان پہن لیا۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

(۲۹۶۳۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو الزَّاهِرِيَّةِ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ

نُفَیْرٍ ، عَنْ أَبِی الدَّرْدَاءِ ؛ أَنَّہُ سُئِلَ عَنْ سَارِقِ الْحَمَّامِ ؟ فَقَالَ : لاَ قَطْعَ عَلَیْہِ.

(۲۹۶۳۷) حضرت جبیر بن نفیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے حمام کے چور کے متعلق پوچھا گیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی۔

(۱۸۰) فِی النِّسَاءِ ، کَیْفَ یُضْرَبْنَ ؟

عورتوں کے بیان میں کہ انہیں کیسے مارا جائے گا؟

(۲۹۶۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : تُضْرَبُ النِّسَاءُ ضَرْبًا دُونَ ضَرْبٍ ، وَسَوْطًا دُونَ سَوْطٍ ، وَتُتَّقَی وُجُوہُہُنَّ ، وَلاَ یُمَدَّدْنَ ، وَلاَ یُجَرَّدْنَ.

(۲۹۶۳۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: عورتوں کو ایسی ضرب لگائی جائیگی جو عام ضرب سے کم ہو اور ایسا کوڑا ماریں گے جو ہلکا ہو اور ان کے چہروں کو بچایا جائے گا اور لمبا ہاتھ کر کے انہیں نہیں مارا جائے گا، اور نہ انہیں ننگا کر کے مارا جائے گا۔

(۲۹۶۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّۃَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِیہِ ؛ قَالَ : شَہِدْتُ أَبَا بَرْزَۃَ ضَرَبَ أَمَۃً لَہُ قَدْ فَجَرَتْ ، وَعَلَیْہَا مِلْحَفَۃٌ ، ضَرْبًا لَیْسَ بِالتَّمَطِّی ، وَلاَ بِالتَّخْفِیفِ.

(۲۹۶۳۹) حضرت سوار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھا آپ رحمہ اللہ نے اپنی ایک باندی کو مارا جس نے بدکاری کی تھی۔ اور اس نے اوڑھنی پہنی ہوئی تھی اور ایسی مار کہ نہ بہت زیادہ سخت تھی اور نہ بہت ہلکی۔

(۲۹۶٤۰) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ قَالَ : النِّسَاءُ لاَ یُجَرَّدْنَ ، وَلاَ یُمَدَّدْنَ ، یُضْرَبْنَ ضَرْبًا دُونَ ضَرْبٍ ، وَسَوْطًا دُونَ سَوْطٍ ، وَتُتَّقَی وُجُوہُہُنَّ.

(۲۹۶۴۰) حضرت سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: عورتوں کو برہنہ نہیں کیا جائے گا، اور نہ لمبے ہاتھ سے مارا جائے گا اور عام ضرب سے ہلکی ضرب، اور کوڑے سے ہلکا کوڑا مارا جائے گا اور ان کے چہروں کو بچایا جائے گا۔

(۱۸۱) فِی الرَّأْسِ یُضْرَبُ فِی الْعُقُوبَۃِ

سر کے بیان میں، کیا سزا میں سر پر مارا جا سکتا ہے؟

(۲۹۶٤۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِیِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ ؛ أَنَّ أَبَا بَکْرٍ أُتِیَ بِرَجُلٍ انْتَفَی مِنْ أَبِیہِ ، فَقَالَ أَبُو بَکْرٍ : اضْرِبِ الرَّأْسَ ، فَإِنَّ الشَّیْطَانَ فِی الرَّأْسِ .

(۲۹۶۴۱) حضرت قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جو اپنے باپ سے بری الذمہ ہو گیا تھا، اس پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سر پر مارو اس لیے کہ شیطان سر میں ہے۔

(۲۹٦٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، قَالَ :شَهِدْتُ الشَّعْبِيَّ وَنَهَى عَنْ ضَرْبِ رَأْسِ رَجُلٍ افْتَرَى عَلَى رَجُلٍ ، وَهُوَ يُجْلَدُ.

(۲۹٦۴۲) حضرت عیسیٰ بن ابی عزہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت شعبی ؒ کے پاس حاضر تھا اور آپ ؒ نے ایک آدمی کے سر پر مارنے سے منع کیا جس نے کسی آدمی پر جھوٹی تہمت لگائی تھی اور آپ ؒ اسے کوڑے مار رہے تھے۔

(۱۸۲) الرَّجُلُ يَسْمَعُ الرَّجُلَ وَهُوَ يَقْذِفُ

اس آدمی کے بیان میں جو کسی کو تہمت لگاتے ہوئے سن رہا ہو

(۲۹٦٤۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ :سُئِلَ عَطَاءٌ عَنِ الرَّجُلِ يَسْمَعُ الرَّجُلَ يَقْذِفُ الرَّجُلَ ، أَيُبَلِّغُهُ ؟ قَالَ :لاَ ، إِنَّمَا تُجَالِسُونَ بِالأَمَانَةِ.

(۲۹٦۴۳) حضرت عثمان بن اسود ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جو آدمی کو تہمت لگاتے ہوئے سنے، کیا وہ اس بات کو پہنچا دے؟ آپ ؒ نے فرمایا: نہیں بے شک تمہاری مجلسیں امانت ہیں۔

(۱۸۳) فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ ، وَيَدَّعِي بَيِّنَةً غَيْبًا

اس آدمی کے بیان میں جو تہمت لگائے اور غائب بینہ کا دعوے کرے

(۲۹٦٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ؛ فِي رَجُلٍ قَذَفَ امْرَأَتَهُ، ثُمَّ ادَّعَى شُهُودًا غَيْبًا، قَالَ:لاَ يُؤَجَّلُ.

(۲۹٦۴۴) حضرت جویبر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک ؒ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی پھر اس نے غائب گواہی کا دعویٰ کیا۔ آپ ؒ نے فرمایا اسے مہلت نہیں دی جائے گی۔

(۲۹٦٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عُلاَثَةَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْعُقَيْلِيِّ ، قَالَ :قَذَفَ رَجُلٌ رَجُلاً ، فَرَفَعَهُ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَادَّعَى الْقَاذِفُ الْبَيِّنَةَ عَلَى مَا قَالَ لَهُ بِأَرْمِينِيَّةَ ، يَعْنِي غَيْبًا ، قَالَ :فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ : الْحَدُّ لاَ يُؤَخَّرُ ، لَكِنْ إِنْ جِئْتَ بِبَيِّنَةٍ قَبِلْتُ شَهَادَتَهُمْ.

(۲۹٦۴۵) حضرت ابو علاثہ محمد بن عبداللہ عقیلی ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی آدمی پر تہمت لگائی۔ سو اس شخص کو حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ کے سامنے پیش کر دیا گیا، پس تہمت لگانے والے نے بینہ کے متعلق دعویٰ کیا کہ ایک شخص نے اسے آرمینیہ میں بتلایا تھا یعنی وہ غائب ہے۔ اس پر حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ نے فرمایا: حد کو مؤخر نہیں کیا جا سکتا، لیکن اگر تم بینہ لے آئے تو میں ان کی گواہی قبول کر لوں گا۔

(۲۹٦٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً قَذَفَ رَجُلاً ، فَرَفَعَهُ إِلَى

عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَأَرَادَ أَنْ يَجْلِدَهُ ، فَقَالَ :أَنَا أُقِيمُ الْبَيِّنَةَ ، فَتَرَكَهُ.

(۲۹۶۴۶) حضرت بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بے شک ایک شخص نے کسی آدمی پر تہمت لگائی تو اس کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے اسے کوڑے مارنے کا ارادہ کیا تو وہ کہنے لگا: میں بینہ قائم کر دوں گا پس آپ رضی اللہ عنہ نے اسے چھوڑ دیا۔

(١٨٤) فِي السَّكْرَانِ يَقْتُلُ

اس نشہ میں مدہوش آدمی کے بیان میں جو قتل کر دے

(٢٩٦٤٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ ، قَالاَ :إِذَا قَتَلَ السَّكْرَانُ قُتِلَ.

(۲۹۶۴۷) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اور حضرت محمد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب نشہ میں مدہوش شخص قتل کر دے تو اسے بھی قتل کر دیا جائے۔

(٢٩٦٤٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :يُقْتَلُ.

(۲۹۶۴۸) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زھری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اسے قتل کر دیا جائے گا۔

(٢٩٦٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ؛ أَنَّ سَكْرَانَيْنِ قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ :فَقَتَلَهُ مُعَاوِيَةُ.

(۲۹۶۴۹) حضرت یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دو نشہ میں مدہوش آدمیوں میں سے ایک نے اپنے ساتھی کو قتل کر دیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کو بھی قتل کر دیا۔

كِتَابُ أَقْضِيَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے فیصلوں کا بیان

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :هَذَا مَا حَفِظْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَضَى بِهِ وَأَجَازَ فِيهِ الْقَضَاءَ.

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ :

(٢٩٦٥٠) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْوَلَدِ لِلْفِرَاشِ.

(۲۹۶۵۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے بچہ کا فیصلہ خاوند کے حق میں فرمایا۔

(٢٩٦٥١) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ :قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُلِّ شِرْكٍ لَمْ يُقْسَمْ رَبْعَةٍ ، أَوْ حَائِطٍ ، لاَ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ شَرِيكَهُ ، فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ ، فَإِنْ بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ. (مسلم ۱۲۲۹۔ ابوداؤد ۳۵۰۷)

(۲۹۶۵۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ہر اس حصہ میں جس کو تقسیم نہ کیا گیا ہو گھر کی صورت میں ہو باغ کی صورت میں ہو یوں فیصلہ فرمایا کہ مالک کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے شریک کی اجازت کے بغیر اس کو بیچ دے۔ پس اگر وہ چاہے تو رکھ لے گا اور اگر چاہے گا تو اس کو چھوڑ دے گا اور اگر مالک نے بیچ دیا اور شریک کو بتلایا نہیں تو وہ اس حصہ کا زیادہ حق دار ہوگا۔

(٢٩٦٥٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ قَالاَ :قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ لِلْجِوَارِ.

(۲۹۶۵۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے شفعہ کا فیصلہ پڑوسی کے حق میں فرمایا۔

(٢٩٦٥٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ :حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ.

(۲۹۶۵۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدعی علیہ سے قسم لے کر فیصلہ فرمایا۔

(۲۹۶۵٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سُئِلَ ، عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَمَاتَ عنها وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا قَالَ عَبْدُ اللهِ : لَهَا الصَّدَاقُ وَلَهَا الْمِيرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ ، وَقَالَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ : شَهِدْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي بِرْوَعَ ابنَة وَاشِقٍ بِمِثْلِ ذَلِكَ.

(۲۹۶۵۴) حضرت مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی کے متعلق پوچھا گیا جس نے کسی عورت سے شادی کی پھر وہ مرگیا اور اس آدمی نے اس سے ہمبستری نہیں کی تھی اور نہ ہی اس کا مہر مقرر کیا تھا، اب اس کیا ہوگا؟ تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس عورت کو مہر مثلی ملے گا اور وراثت بھی ملے گی اور اس پر عدت بھی واجب ہوگی۔ اس پر معقل بن سنان نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بروع بنت واشق کے بارے میں بالکل ایسا ہی فیصلہ فرمایا تھا۔

(۲۹۶۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ قَالَ : اخْتَصَمَ رَجُلانِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَمَلٍ ، فَجَاءَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاهِدَيْنِ يَشْهَدَانِ أَنَّهُ جَمَلُهُ فَقَضَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا.

(۲۹۶۵۵) حضرت تمیم بن طرفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو شخص ایک اونٹ کا جھگڑا لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پھر ان دونوں میں سے ہر ایک دو دو گواہ لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ گئے جو دونوں کے حق میں گواہی دے رہے تھے کہ یہ اونٹ اس کا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے حق میں اونٹ کا فیصلہ فرما دیا۔

(۲۹۶۵٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ شُرَيْحٍ إِذْ أَتَاهُ قَوْمٌ يَخْتَصِمُونَ إِلَيْهِ فِي عُمْرَى جُعِلَتْ لِرَجُلٍ حَيَاتَهُ ، فَقَالَ لَهُ : هِيَ لَهُ حَيَاتَهُ وَمَوْتَهُ ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ الَّذِي قَضَى عَلَيْهِ يُنَاشِدُهُ فَقَالَ شُرَيْحٌ : لَقَدْ لامَنِي هَذَا فِي أَمْرٍ قَضَى بِهِ رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۹۶۵۶) حضرت سلمہ بن کھیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ قاضی شریح کی مجلس میں تھے کہ چند لوگ ان کے پاس ایک ایسے گھر کا جھگڑا لے کر آئے جو کسی آدمی کو پوری زندگی کے لئے دے دیا گیا ہو۔ تو قاضی شریح نے ان کو کہا کہ یہ اس آدمی کو زندگی میں ملے گا اور موت کے بعد اس کے ورثاء کو ملے گا۔ تو جس کے خلاف فیصلہ دیا وہ آپ کی طرف متوجہ ہوا اور قسمیں دینا شروع کر دیں۔ قاضی شریح نے فرمایا: یہ شخص مجھے ایک ایسے معاملہ میں ملامت کر رہا ہے جس کا فیصلہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

(۲۹۶۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْمِسْوَرِ أَنَّ عُمَرَ اسْتَشَارَ النَّاسَ فِي إِمْلاصِ

الْمَرْأَةِ، فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ :شَهِدْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ ، أَوْ أَمَةٍ ، فَقَالَ عُمَرُ :لَتَأْتِيَنَّ بِمَنْ يَشْهَدُ ، فَشَهِدَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ.

(۲۹۶۵۷) حضرت مسور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں سے ایسی عورت کے بارے میں مشورہ طلب کر رہے تھے کہ جس کا کسی نے حمل ساقط کر دیا ہو؟ تو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے معاملے میں ایک غلام یا باندی کا فیصلہ فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم کوئی ایسا شخص لاؤ جو تمہارے ساتھ اس بات کی گواہی دے، تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے ان کے حق میں گواہی دی۔

(۲۹۶۵۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى التَّيْمِيُّ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ :قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَاقِلَتِهَا الدِّيَةِ ، وَفِي الْحَمْلِ غُرَّةٌ.

(۲۹۶۵۸) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاندان والوں پر دیت کا اور حمل (کو) ساقط کرنے کے معاملہ میں ایک غلام یا باندی دینے کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۹۶۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي مُوسَى وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ فَسَأَلَهُمَا عَنِ ابْنَةٍ ، وَابْنَةِ ابْنٍ ، وَأُخْتٍ لأَبٍ وَأُمٍّ ، فَقَالا :لِلابْنَةِ النِّصْفُ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلأُخْتِ ، وَائْتِ ابْنَ مَسْعُودٍ فَاسْأَلْهُ فَإِنَّهُ سَيُتَابِعُنَا ، فَأَتَى الرَّجُلُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَسَأَلَهُ وَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالا :فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ :﴿لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ﴾ وَلَكِنْ سَأَقْضِي بِمَا قَضَى بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لِلابْنَةِ النِّصْفُ ، وَلابْنَةِ الابْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلأُخْتِ.

(بخاری ۶۷۴۲۔ ابوداؤد ۲۸۸۲)

(۲۹۶۵۹) حضرت ھزیل بن شرحبیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور سلیمان بن ربیعہ رحمہ اللہ ان دونوں کے پاس آیا اور ان دونوں سے بیٹی پوتی اور حقیقی بہن کے وراثت میں حصہ سے متعلق سوال کیا؟ تو ان دونوں حضرات نے جواب میں فرمایا کہ بیٹی کو آدھا مال ملے گا اور جو کچھ بچ جائے گا وہ بہن کو ملے گا اور ساتھ ہی یہ کہا کہ تم ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے بھی پوچھ لو وہ بھی یہی جواب دیں گے تو وہ آدمی ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے پوچھا اور جو بات ان دونوں حضرات نے کہی تھی اس کی خبر دی۔ تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا یقیناً تب تو میں گمراہ ہوں گا اور ہدایت پانے والوں میں سے نہیں ہوں گا اور لیکن عنقریب میں وہ فیصلہ کروں گا جو فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں فرمایا تھا کہ بیٹی کو آدھا مال ملے گا اور پوتی کو چھٹا حصہ ملے گا دوثلث مکمل کرنے کے لئے۔ اور جو کچھ بچ جائے گا وہ بہن کو ملے گا۔

(۲۹۶۶۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالُوا :كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ :أَنْشُدُكَ اللَّهَ ، إِلاَّ قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ ، فَقَالَ

خَصْمُهُ ، وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ :أَجَلْ يَا رَسُولَ اللهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ وَائْذَنْ لِي حَتَّى أَقُولَ ، قَالَ :قُلْ ، قَالَ : إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا ، وَالْعَسِيفُ :الأَجِيرُ ، وَإِنَّهُ زَنَى بِامْرَأَتِهِ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِئَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ، فَسَأَلْتُ رِجَالاً مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِئَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ ، وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا الرَّجْمَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ :الْمِئَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِئَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ ، وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا فَإِنَ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا.

(۲۹۶۶۰) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ اور شبل رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں مگر یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مابین کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ فرمائیں۔ تو اس کا مخالف جو کہ اس سے زیادہ سمجھدار تھا کہنے لگا! جی ہاں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ فرمائیں اور مجھے اجازت دیجئے کہ میں کچھ کہوں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہو! اس نے کہا کہ میرا بیٹا اس شخص کے پاس ملازم تھا تو اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا تو میں نے اس کے فدیہ میں سو بکریاں اور خادم دیا پھر علماء سے اس کے متعلق پوچھا؟ تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے سزا اور ایک سال کی جلاوطنی ہوگی اور اس شخص کی بیوی کو سنگسار کیا جائے گا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ میں ضرور بالضرور تمہارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا! سو بکریاں اور خادم تمہیں واپس دیے جائیں گے اور تمہارے بیٹے کو سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی کی سزا ملے گی۔ اور اے اُنیس رضی اللہ عنہ! اس عورت کے پاس جاؤ اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اسے سنگسار کردو۔

(۲۹۶۶۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ :حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَكِّيُّ قَالَ :أَخْبَرَنِي قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِيَمِينٍ وَشَاهِدٍ.

(۲۹۶۶۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔

(۲۹۶۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَأَنْتُمْ تَقْرَؤُونَ :﴿مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ﴾ وَأَنَّ أَعْيَانَ بَنِي الأُمِّ يَتَوَارَثُونَ دُونَ بَنِي الْعَلاَّتِ. (ابن ماجہ ۲۷۱۵۔ احمد ۱۳۱)

(۲۹۶۶۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت سے پہلے قرض کے متعلق فیصلہ فرمایا ہے حالانکہ تم لوگ قرآن کی یہ آیت پڑھتے ہو" بعد وصیت کے جو ہو چکی ہے یا قرض کے بعد اور یقیناً حقیقی بہن، بھائی وارث بنتے ہیں نہ کہ باپ شریک۔

(۲۹۶۶۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ :حَدَّثَنِي رَبَاحٌ ، عَنْ عُثْمَانَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ.

(۲۹۶۶۳) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بچہ کا فیصلہ خاوند کے حق میں فرمایا۔

(۲۹۶۶٤) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ شَيْبَةَ بْنِ مُسَاوِرٍ قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقُرِءَ عَلَيْنَا كِتَابُهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْمُوضِحَةِ بِخَمْسٍ مِنَ الإِبِلِ ، وَلَمْ يَقْضِ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ.

(۲۹۶۶۴) حضرت شیبہ بن مساور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے ایک دستاویز لکھی اور پھر ہمیں پڑھ کر سنائی کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے سر کے زخم میں پانچ اونٹوں کا فیصلہ فرمایا اور اس کے علاوہ کسی اور چیز کا فیصلہ نہیں فرمایا۔

(۲۹۶٦٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي مَالِكِ بْنِ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَهْزُورٍ وَادِي بَنِي قُرَيْظَةَ أَنْ يَحْبِسَ الْمَاءَ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ، لاَ يَحْبِسُ الأَعْلَى عَلَى الأَسْفَلِ. (طبرانی ۱۳۸۶)

(۲۹۶۶۵) حضرت ثعلبہ بن ابی مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مھزور کے بارے میں جو کہ بنی قریظہ کی ایک وادی ہے یہ فیصلہ فرمایا کہ پانی ٹخنوں تک روکا جائے، اور اوپر والے نیچے والوں پر اس سے زیادہ مت روکیں۔

(۲۹۶٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السِّنِّ بِخَمْسٍ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۹۶۶۶) حضرت طاوس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دانت کی دیت میں پانچ اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۹٦٦٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ وَحَرَامِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ دَخَلَتْ حَائِطَ قَوْمٍ فَأَفْسَدَتْ عَلَيْهِمْ ، فَقَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ حِفْظَ الأَمْوَالِ عَلَى أَهْلِهَا بِالنَّهَارِ ، وَأَنَّ عَلَى أَهْلِ الْمَاشِيَةِ مَا أَصَابَتِ الْمَاشِيَةُ بِاللَّيْلِ.

(۲۹۶۶۷) حضرت سعید رضی اللہ عنہ اور حرام بن سعد رضی اللہ عنہ دونوں فرماتے ہیں کہ حضرات براء کی ایک اونٹنی کسی قوم کے باغ میں داخل ہو گئی اور اُن کے باغ کو تباہ کر دیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ دن میں مال کی حفاظت کرنا مالک کی ذمہ داری ہے اور مویشیوں کا مالک تاوان ادا کرے گا جبکہ مویشی نے رات کو نقصان پہنچایا ہو۔

(۲۹٦٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ غَالِبٍ التَّمَّارِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الأَصَابِعِ عَشْرًا مِنَ الإِبِلِ.

(۲۹۶۶۸) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انگلیوں کی دیت میں دس اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۹٦٦٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْأَصَابِعِ عَشْرًا عَشْرًا.

(۲۹۶۶۹) حضرت شعیب رحمہ اللہ کے دادا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں کی دیت میں دس دس اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۹۶۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ أَبَوَيْهِ اخْتَصَمَا فِيهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا كَافِرٌ وَالآخَرُ مُسْلِمٌ ، فَخَيَّرَهُ ، فَتَوَجَّهَ إِلَى الْكَافِرِ ، فَقَالَ اللَّهُمَّ اهْدِهِ فَتَوَجَّهَ إِلَى الْمُسْلِمِ فَقَضَى لَهُ بِهِ. (نسائی ۶۳۸۷۔ احمد ۴۴۶)

(۲۹۶۷۰) حضرت عبدالحمید کے دادا حضرت رافع بن سنان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والدین میرے بارے میں جھگڑا لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے ان دونوں میں سے ایک کافر اور دوسرا مسلمان تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت رافع کو اختیار دیا تو وہ کافر کی طرف متوجہ ہونے لگے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی ''اے اللہ اس کو ہدایت دے'' تو وہ مسلمان کی طرف متوجہ ہو گئے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کے لئے ہی ان کا فیصلہ فرمادیا۔

(۲۹۶۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ غُرَّةً : عَبْدًا ، أَوْ أَمَةً ، فَقَالَ الَّذِي قَضَى عَلَيْهِ : أَنَعْقِلُ مَنْ لَا شَرِبَ ، وَلا أَكَلَ ، وَلا صَاحَ ، وَلا اسْتَهَلَّ ، وَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَل ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ هَذَا لَيَقُولُ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ، فِيهِ غُرَّةٌ : عَبْدٌ ، أَوْ أَمَةٌ. (ابن ماجہ ۲۶۳۹)

(۲۹۶۷۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمل ساقط کرنے کی دیت میں ایک غلام یا باندی کا فیصلہ فرمایا تو جس کے خلاف فیصلہ فرمایا تھا وہ کہنے لگا! کیا ہم اس کی دیت ادا کریں جس نے نہ کچھ کھایا ہے نہ پیا ہے اور نہ ہی رویا ہے اور چلایا ہے! اور اس قسم کا خون تو رائیگاں جاتا ہے! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ شخص تو کسی شاعر کے مثل بات کرتا ہے۔ بہر حال حمل ساقط کرنے کی دیت ایک غلام یا باندی ہے۔

(۲۹۶۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَوْفٍ قَالَ : قُرِءَ عَلَيْنَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَيُّمَا رَجُلٍ أَفْلَسَ فَأَدْرَكَ رَجُلٌ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ سَائِرِ الْغُرَمَاءِ إلا أن يكون اقتضى من ماله شيئًا ، فهو أسوة الغرماء ، قَضَى بِذَلِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۹۶۷۲) حضرت عوف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا خط پڑھ کر سنایا گیا: کہ جو کوئی بھی مفلس ہو گیا پھر کسی آدمی نے اپنا ذاتی سامان اس شخص کے پاس پالیا تو وہ اکیلا تمام قرض خواہوں سے اس مال کا زیادہ حق دار ہوگا مگر یہ کہ اس نے اس مفلس کے مال سے کچھ حصہ لے لیا ہو تو باقی مال تمام قرض خواہوں کے لیے برابر ہوگا۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طریقہ سے یہ فیصلہ فرمایا تھا۔

(۲۹۶۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ سَعِيدِ بْنِ حَمْلٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ. عِدَّةُ الْمُخْتَلِعَةِ حَيْضَةٌ ، قَضَاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَمِيلَةَ ابْنَةِ سَلُولَ.

(۲۹۶۷۳) حضرت عکرمہ ؒ فرماتے ہیں کہ خلع یافتہ عورت کی عدت ایک حیض شمار ہوگی، رسول اللہ ﷺ نے جمیلہ بنت سلول کے بارے میں یہ فیصلہ فرمایا تھا۔

(۲۹۶۷٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الأَعْسَمِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْعَبْدِ وَسَيِّدِهِ قَضِيَّتَيْنِ ، قَضَى فِي الْعَبْدِ إِذَا خَرَجَ مِنْ دَارِ الْحَرْبِ قَبْلَ سَيِّدِهِ ، فَهُوَ حُرٌّ ، فَإِنْ خَرَجَ سَيِّدُهُ بَعْدَهُ لَمْ يرده عَلَيْهِ ، وَإِنْ خَرَجَ السَّيِّدُ قَبْلَ الْعَبْدِ مِنْ دَارِ الْحَرْبِ ، ثُمَّ خَرَجَ الْعَبْدُ بَعْدَ رده عَلَى سَيِّدِهِ. (سعيد بن منصور ۲۸۰٦)

(۲۹۶۷۴) حضرت ابوسعید الاعسم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غلام اور اس کے آقا کے بارے میں دو فیصلے فرمائے ہیں: غلام کے بارے میں یہ فیصلہ فرمایا کہ جب وہ دار الحرب سے اپنے آقا سے پہلے نکل آیا تو وہ آزاد ہوگا۔ پھر اگر غلام کے بعد آقا بھی نکل آیا تو غلام کو واپس لوٹایا نہیں جائے گا، اور اگر آقا غلام سے پہلے دار الحرب سے نکل آیا پھر اس کے بعد غلام نکلا تو غلام کو آقا کی طرف لوٹایا جائے گا۔

(۲۹۶۷٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :فَرَّقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا يَعْنِي الْمُتَلاعِنَيْنِ ، وَقَضَى أَنْ لاَ بَيْتَ لَهَا عَلَيْهِ ، وَلا قُوتَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُمَا يَتَفَرَّقَانِ مِنْ غَيْرِ طَلاقٍ ، وَلا مُتَوَفَّى عَنهَا ، وَقَضَى أَنْ لاَ يُدْعَى ولدها لأَبٍ وَلا تُرْمَى هِيَ ، وَلا يُرْمَى وَلَدُهَا ، وَمَنْ رَمَاهَا ، أَوْ رَمَى وَلَدَهَا فَعَلَيْهِ الْحَدُّ.

(۲۹۶۷۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لعان کرنے والے زوجین کے درمیان تفریق کی اور یہ فیصلہ فرمایا کہ آدمی کے ذمہ نہ ہی عورت کی رہائش ہے اور نہ ہی نفقہ ہے اس لیے کہ وہ دونوں بغیر طلاق کے جدا ہوئے ہیں اور نہ ہی یہ عورت متوفی عنھا زوجھا کے قبیل میں سے ہے اور یہ فیصلہ فرمایا کہ اس عورت کے بچہ کو باپ کی طرف منسوب نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی اس عورت پر تہمت لگائی جائے گی اور نہ ہی اس کے بچہ پر تہمت لگائی جائے گی اور جس نے عورت پر یا اس کے بچہ پر تہمت لگائی تو اس پر حد قذف جاری ہوگی۔

(۲۹۶۷٦) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :مَنْ بَاعَ عَبْدًا ، وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ إِلاَّ أَنْ يَشْرِطَ الْمُبْتَاعُ ، قَضَى بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۹۶۷۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے کوئی غلام فروخت کیا اور اس غلام کے پاس کچھ مال تھا تو وہ مال فروخت کرنے والے کو ملے گا مگر یہ کہ خریدنے والا شرط لگا دے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایسے ہی فیصلہ فرمایا تھا۔

(۲۹٦۷۷) حَدَّثَنَا عِیسَی بْنُ یُونُسَ ، عَنْ أَبِی بَکْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِی مَرْیَمَ ، عَن ضَمْرَةَ بْنِ حَبِیبٍ قَالَ : قَضَی رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی ابْنَتِهِ فَاطِمَةَ بِخِدْمَةِ الْبَیْتِ ، وَقَضَی عَلَی عَلِیٍّ بِمَا کَانَ خَارِجًا مِنَ الْبَیْتِ مِنَ الْخِدْمَةِ.

(۲۹٦۷۷) حضرت ضمرہ بن حبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کے کام کاج کی ذمہ داری حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ذمہ لگائی اور گھر سے باہر کے کام کاج کی ذمہ داری حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سونپی۔

(۲۹٦۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِیزِ بْنِ رُفَیْعٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِی مُلَیْکَةَ قَالَ : قَضَی رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِی کُلِّ شَیْءٍ فِی الأَرْضِ وَالدَّارِ وَالْجَارِیَةِ وَالدَّابَّةِ ، فَقَالَ عَطَاءٌ إِنَّمَا الشُّفْعَةُ فِی الأَرْضِ وَالدَّارِ ، فَقَالَ ابْنُ أَبِی مُلَیْکَةَ : تَسْمَعُنِی لاَ أُمَّ لَکَ أَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُول هَذَا ؟.

(۲۹٦۷۸) حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا: زمین ہو، گھر ہو، باندی ہو، جانور ہو، تو عطاء رحمہ اللہ نے کہا کہ شفعہ تو صرف گھر اور زمین میں ہوتا ہے تو ابن ابی ملیکہ نے فرمایا! تیری ماں مرے! تو نے سنا نہیں؟ میں کہہ رہا ہوں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، اور تو یہ بات کہہ رہا ہے؟!

(۲۹٦۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَن عِکْرِمَةَ قَالَ: قضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ قَتَلَهُ مَوْلًی بَنِی عَدِیٍّ بِالدِّیَةِ اثْنَیْ عَشَرَ أَلْفًا، وَفِیهِمْ نَزَلَتْ: ﴿وَمَا نَقَمُوا إِلاَّ أَنْ أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾.

(۲۹٦۷۹) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے ایک آدمی کے لئے جس کو بنو عدی کے آزاد کردہ غلام نے قتل کر دیا تھا بارہ ہزار (12000) کی دیت کا فیصلہ فرمایا۔ اور انہیں لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ''اور نہیں دیا ان لوگوں نے بدلہ مگر یہ کہ اللہ اور اس کے رسول نے اپنے فضل سے ان کو غنی کر دیا۔''

(۲۹٦۸۰) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ زَکَرِیَّا بْنِ أَبِی زَائِدَةَ ، عن داود ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَی ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ : إِنَّ رَجُلاً مِنَّا تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ یَفْرِضْ لَهَا وَلَمْ یُجَامِعْهَا حَتَّی مَاتَ ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ : مَا سُئِلْتُ عَنْ شَیْءٍ مُنْذُ فَارَقْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ عَلَیَّ مِنْ هَذَا ، قَالَ : فَتَرَدَّدَ فِیهَا شَهْرًا فَقَالَ : سَأَقُولُ فِیهَا بِرَأْیِی ، فَإِنْ کَانَ صَوَابًا فَمِنَ اللهِ ، وَإِنْ کَانَ خَطَأً فَمِنِّی وَالشَّیْطَانِ ، أَرَی أَنَّ لَهَا مَهْرَ نِسَائِهَا لاَ وَکْسَ ، وَلا شَطَطَ ، وَلَهَا الْمِیرَاثُ ، وَعَلَیْهَا عِدَّةُ الْمُتَوَفَّی عنها زَوْجُهَا ، فَقَامَ نَاسٌ مِنْ أَشْجَعَ فَقَالُوا : نَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَضَی بِمِثْلِ الَّذِی قَضَیْتَ فِی امْرَأَةٍ مِنَّا یُقَالُ لَهَا بِرْوَعُ ابْنَةُ وَاشِقٍ ، قَالَ فَمَا رَأَیْت ابْنَ مَسْعُودٍ فَرِحَ کما فَرِحَ یَوْمَئِذٍ.

(۲۹٦۸۰) حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سوال کیا کہ

ہمارے ایک آدمی نے ایک عورت سے نکاح کیا اور ابھی نہ اس کا مہر مقرر کیا تھا اور نہ ہی ہمبستری کی تھی کہ وہ آدمی مرگیا؟ تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب سے میں نبی کریم ﷺ سے جدا ہوا ہوں تو مجھ سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہیں کیا گیا جو اس سوال سے زیادہ بھاری ہو! عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ اس مسئلہ میں ایک مہینہ تک شک وشبہ میں مبتلا رہے پھر فرمایا کہ عنقریب میں اس مسئلہ میں اپنی ذاتی رائے پیش کرتا ہوں پس اگر وہ درست ہوئی تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوگی اور اگر غلط ہوئی تو وہ رائے میری طرف سے اور شیطان کی طرف سے ہوگی، میری رائے یہ ہے کہ اس عورت کو مہر مثلی ملے گا نہ اس سے کم نہ اس سے زیادہ، اور اس عورت کو وراثت بھی ملے گی اور اس عورت پر فوت شدہ زوج کی عدت گزارنا واجب ہوگی تو قبیلہ اشجع کے چند لوگ کھڑے ہوئے اور کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہماری ایک عورت کے بارے میں یہی فیصلہ فرمایا تھا جو آپ نے فیصلہ کیا ہے اور اس عورت کا نام بِرْوع بنت واشق تھا۔ عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو جتنا اس دن خوش دیکھا کبھی اتنا خوش نہیں دیکھا تھا۔

(٢٩٦٨١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زكريا بن أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَن حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَن حُمَيْدٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ : نَحَلَ رَجُلٌ مِنَّا أُمَّهُ نخلاً حَيَاتَهَا ، فَلَمَّا مَاتَتْ قَالَ : أَنَا أَحَقُّ بِنخْلِي ، فَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا مِيرَاثٌ. (مسلم ١٢٣٧)

(٢٩٦٨١) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے ایک آدمی نے اپنی والدہ کو ان کی زندگی میں ایک کھجور کا درخت دے دیا۔ جب اس کی والدہ فوت ہوگئیں تو وہ کہنے لگا کہ میں اپنے کھجور کے درخت کا زیادہ حق دار ہوں لیکن نبی کریم ﷺ نے اس درخت کے میراث ہونے کا فیصلہ فرمایا۔

(٢٩٦٨٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زكريا بن أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَن خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي ضِرَارٍ قَالَ : اخْتَصَمَ رَجُلانِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى عَلَى أَحَدِهِمَا ، قَالَ : فَأَحدَّ كَأَنَّهُ يُنكِرُ وَيَرَى غَيْرَ ذَلِكَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَقْضِي بِمَا أَرَى ، فَمَنْ قَضَيْت له مِنْ حق أَخِيهِ شَيْئًا فَلا يَأْخُذْهُ.

(٢٩٦٨٢) حضرت محمد بن ابی ضرار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو آدمی کوئی جھگڑا لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ان دونوں میں سے ایک کے خلاف فیصلہ فرما دیا، محمد بن ابی ضرار فرماتے ہیں کہ وہ آدمی گھورنے لگا، گویا وہ نبی ﷺ کے فیصلہ کا انکار کر رہا تھا اور اس کے برخلاف چاہ رہا تھا، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں صرف انسان ہوں جو مناسب سمجھتا ہوں میں وہ فیصلہ کر دیتا ہوں۔ پس اگر میں نے کسی کے لیے اس کے بھائی کے حق کا فیصلہ کر دیا ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ اس حق کو نہ لے۔

(٢٩٦٨٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَن مَخْلَدِ بْنِ خُفَافِ بْنِ إِيمَاء بْنِ رَحْضَةَ الْغِفَارِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ

بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَنَّ خَرَاجَ الْعَبْدِ بِضَمَانِهِ.

(ابو داؤد ۳۵۰۲۔ ترمذی ۱۲۸۵)

(۲۹۶۸۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غلام سے استفادے کا فیصلہ اس کے حق میں فرمایا ہے جو اس کی ذمہ داری اُٹھاتا ہے۔

(۲۹۶۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ زَيْنَبَ ابنة أُمِّ سَلَمَةَ ، عَن أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ ، وَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ ، وَإِنَّمَا أَقْضِي بَيْنَكُمْ عَلَى نَحْوِ مما أَسْمَعُ مِنْكُمْ ، فَمَنْ قَضَيْت لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلا يَأْخُذْهُ ، فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ ، يَأْتِي بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۲۹۶۸۴) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ میرے پاس جھگڑے لے کر آتے ہو، اور میں تو ایک انسان ہی ہوں، اور شاید کہ تم میں سے کچھ لوگ دوسروں کی نسبت اپنی دلیل کو اچھا کر کے بیان کرتے ہیں تو میں جو کچھ تم سے سنتا ہوں اس کی بنیاد پر تمہارے درمیان فیصلہ کر دیتا ہوں۔ پس جس کسی کے لیے بھی میں نے اس کے بھائی کے حق کا فیصلہ کر دیا ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ اس حق کو نہ لے کیونکہ میں نے اس کو آگ کا ایک ٹکڑا دیا ہے جو وہ قیامت کے دن لے کر آئے گا۔

(۲۹۶۸٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا دَابَّةً لَيْسَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَقَضَى بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا.

(۲۹۶۸۵) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں نے ایک جانور کے بارے میں دعویٰ کیا، ان دونوں میں سے کسی کے پاس بھی گواہ نہیں تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے اس جانور کا دونوں کے حق میں فیصلہ فرما دیا۔

(۲۹۶۸٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :قضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الذَّكَرِ إِذَا اسْتُؤْصِلَ ، أَوْ قُطِعَتْ حَشَفَتُهُ الدِّيَةَ مِئَةً مِنَ الإِبِلِ.

(۲۹۶۸۶) حضرت زہری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے آلۂ تناسل کے بارے میں جبکہ اسے جڑ سے کاٹ دیا گیا ہو یا اس کے سرے کو کاٹا گیا ہو دیت یعنی سو اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۹۶۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِالأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :دَعَانِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَسَأَلَنِي عَنِ الْقَسَامَةِ فَقَالَ :إِنَّهُ قَدْ بَدَا لِي أَنْ أَرُدَّهَا إِنَّ الأَعْرَابِيَّ يَشْهَدُ ، وَالرَّجُلُ الْغَائِبُ يَجِيءُ فَيَشْهَدُ ، فَقُلْتُ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّك لَنْ تَسْتَطِيعَ رَدَّهَا ، قَضَى بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْخُلَفَاءُ بَعْدَهُ.

(۲۹۶۸۷) امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے مجھے بلایا اور قسامت کے متعلق پوچھا؟ اور کہنے لگے کہ میرا یہ خیال ہو رہا ہے کہ میں اس کو ختم کر دوں۔ کیونکہ ایک بدّو آ کر گواہی دیتا ہے اور اسی طریقہ سے ایک ایسا آدمی جو موقع سے

غائب ہوتا ہے وہ آتا ہے اور وہ گواہی دے دیتا ہے۔ تو امام زہری ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! اس کو ختم کرنا آپ کی استطاعت میں نہیں ہے کیونکہ خود رسول اللہ ﷺ نے اور ان کے بعد خلفاء راشدین نے اس کا فیصلہ فرمایا ہے۔

(۲۹۶۸۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ بَتْلَةً، لَيْسَ لِلْمُعْطِي فِيهَا شَرْطٌ، وَلاَ ثُنْيَا.

(۲۹۶۸۸) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین کا فیصلہ اس کے آباد کرنے والے کے لیے فرمایا اور یہ کہ اس کے بعد والوں کے لیے کچھ نہیں ہوگا۔ اس میں دینے والے کی کسی شرط یا استثناء کا اعتبار نہیں ہوگا۔

(۲۹۶۸۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِابْنَةِ حَمْزَةَ لِجَعْفَرٍ، وَقَالَ: إِنَّ خَالَتَهَا عِنْدَهُ، وَالْخَالَةُ وَالِدَةٌ. (ابوداؤد ۲۲۷۴۔ احمد ۹۸)

(۲۹۶۸۹) حضرت سید محمد باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی پرورش میں دینے کا فیصلہ فرمایا اور کہا کہ بے شک حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کی خالہ جعفر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں ہیں اور خالہ والدہ کی طرح ہوتی ہیں۔

(۲۹۶۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ مَكْحُولٍ، قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُوضِحَةِ فَصَاعِدًا؛ قَضَى فِي الْمُوضِحَةِ: بِخَمْسٍ مِنَ الإِبِلِ، وَفِي المنقّلة: خمس عشرة، وفي المأمومة: الثلث، وفي الجائفة: الثلث.

(۲۹۶۹۰) حضرت مکحول ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سر یا چہرے کے اس زخم میں جو ہڈی تک پہنچ جائے یا اس سے بڑھ جائے یوں فیصلہ فرمایا کہ جو زخم ہڈی تک پہنچ جائے اس میں پانچ اونٹ ہیں اور وہ زخم جو ہڈی کو توڑ کر اس کی جگہ سے ہٹا دے اس میں پندرہ اونٹ ہیں۔ اور جو زخم ام الدماغ تک پہنچ جائے اس میں کل دیت کے تیسرے حصہ کا فیصلہ فرمایا اور جو زخم پیٹ کے اندر تک پہنچ جائے اس میں بھی دیت کے تیسرے حصہ کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۹۶۹۱) حَدَّثَنَا عبد الرحيم بن سليمان، عن أشعث، عن الزهري قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّلْبِ الدِّيَةَ.

(۲۹۶۹۱) امام زہری ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کمر کی ریڑھ کی ہڈی میں مکمل دیت کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۹۶۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ دَاوُد بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ أَخٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ: لِمَنْ قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنِ الْمُلاَعَنَةِ؟ فَكَتَبْتُ إِلَيْهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِهِ لِأُمِّهِ، هِيَ بِمَنْزِلَةِ أَبِيهِ وَبِمَنْزِلَةِ أُمِّهِ. (عبدالرزاق ۱۲۴۷۶)

(۲۹۶۹۲) حضرت عبد اللہ بن عبید بن عمیر ؒ فرماتے ہیں کہ بنو زریق کے ایک بھائی نے مجھے خط لکھ کر پوچھا؟ کہ لعان کرنے والی کے بچہ کا فیصلہ رسول اللہ ﷺ نے کس کے حق میں فرمایا تھا؟ تو میں نے جواب میں اس کی طرف لکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے

ماں کے حق میں اس بچہ کا فیصلہ فرمایا تھا کہ وہ اس بچہ کے لیے باپ کے درجہ میں بھی ہے اور ماں کے درجہ میں بھی۔

(۲۹۶۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَرْعَرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لَمَّا أَرَادُوا أَنْ يَرْفَعُوا الْحَجَرَ الأَسْوَدَ ، اخْتَصَمُوا فِيهِ فَقَالُوا : يَحْكُمُ بَيْنَنَا أَوَّلُ رَجُلٍ يَخْرُجُ مِنْ هَذِهِ السِّكَّةِ ، قَالَ : فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ مَنْ خَرَجَ عليهم ، فَقَضَى بَيْنَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهُ فِي مِرْطٍ ، ثُمَّ يَرْفَعُهُ جَمِيعُ الْقَبَائِلِ كُلِّهَا. (حاکم ۴۵۸)

(۲۹۶۹۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب قریش مکہ نے حجر اسود کو اٹھا کر اس کی جگہ پر رکھنے کا ارادہ کیا تو ان کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔ تو انہوں نے کہا کہ ہمارے درمیان وہ شخص فیصلہ کرے گا جو سب سے پہلے اس گلی سے نکلے گا، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے شخص تھے جو اُن کے پاس تشریف لائے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان یوں فیصلہ فرمایا کہ سب لوگ مل کر حجر اسود کو ایک چادر میں رکھیں، پھر تمام قبائل والے اکٹھے اس چادر کو اُٹھائیں۔

(۲۹۶۹٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ أَبِي الْمُعْتَمِرِ عن عمر بْنِ خَلْدَةَ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ : جئنا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي صَاحِبٍ لَنَا أُصِيبَ بِهَذَا الدَّيْنِ ، يَعْنِي أَفْلَسَ ، فَقَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجُلٍ مَاتَ ، أَوْ أَفْلَسَ أَنَّ صَاحِبَ الْمَتَاعِ أَحَقُّ بِمَتَاعِهِ إِذَا وَجَدَهُ إِلاَّ أَنْ يَتْرُكَ صَاحِبُهُ وَفَاءً.

(ابو داؤد ۳۵۱۸۔ ابن ماجہ ۲۳۶۰)

(۲۹۶۹۴) حضرت عمر بن خلدۃ الانصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اپنے ایک دوست کے معاملہ میں جو کہ قرض میں پھنس گیا تھا یعنی وہ مفلس اور دیوالیہ ہو گیا تھا تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے بارے میں جو مر گیا ہو یا مفلس ہو گیا ہو یوں فیصلہ فرمایا کہ صاحب مال جب اپنا مال بعینہ اس کے پاس پائے تو وہ اپنے مال کا زیادہ حق دار ہے البتہ اگر مالک اپنا حق پورا پورا چھوڑ دے تو ٹھیک ہے۔

(۲۹۶۹٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : سَمِعْته يَقُولُ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِوَارِ.

(۲۹۶۹۵) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑوس کو (شفعہ میں) معیارِ حق قرار دیا۔

(۲۹۶۹٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ علی بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ نُعَيْمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ نَضْرَةَ بْنَ أَكْثَم تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَهِيَ حَامِلٌ ، فَفَرَّقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا ، وَقَضَى لَهَا بِالصَّدقة. (ابو داؤد ۲۱۲۴)

(۲۹۶۹۶) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نضرہ بن اکثم نے ایک حاملہ عورت سے شادی کی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان تفریق کر دی اور عورت کے حق میں مہر کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۹۶۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُمَرَ قَالَ :مَنْ يَعْلَمُ قَضِيَّةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَدِّ ، فَقَالَ :مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ الْمُزَنِيّ فِينَا قَضَى بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :بِمَاذَا ؟ قَالَ :السُّدُسُ ، قَالَ :مَعَ مَنْ ؟ قَالَ :لاَ أَدْرِي ، قَالَ :لاَ دَرَيْت فَمَاذَا تُغْنِي إِذًا.

(ابوداؤد ۲۸۸۹۔ ابن ماجہ ۲۷۲۳)

(۲۹۶۹۷) حضرت حسن ویٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دن فرمایا کہ کون شخص دادا سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کو جانتا ہے؟ تو معقل بن یسار المزنی رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ ہمارے ایک آدمی کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا فیصلہ فرمایا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کہ کس چیز کا؟ وہ کہنے لگے! چھٹے حصہ کا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہارے ساتھ کون شخص اس بات کی گواہی دے گا؟ معقل ویٹیلیہ نے کہا: کہ میں کسی کو نہیں جانتا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: تو نہیں جانتا! تب کیا فائدہ؟

(۲۹۶۹۸) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوس ، أَنَّ امْرَأَتَيْنِ ضَرَّتَيْنِ رَمَتْ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَى فَأَسْقَطَتْ جَنِينًا ، فَقَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ عَبْدًا ، أَوْ أَمَةً ، أَوْ فَرَسًا.

(۲۹۶۹۸) حضرت طاوس ویٹیلیہ کہتے ہیں کہ دو سوکنیں آپس میں لڑ پڑیں، اور ایک نے دوسرے کو کچھ مارا اور اس کا حمل ساقط کر دیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معاملہ میں ایک غلام یا باندی یا گھوڑے کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۹۶۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مَوْلًى لِبَنِي نَوْفَلٍ ، قَالَ : كُنْتُ أَنَا وَامْرَأَتِي مَمْلُوكَيْنِ فَطَلَّقْتهَا ثِنْتَيْنِ ، ثُمَّ أُعْتِقْنَا بَعْدُ ، فَأَرَدْت مُرَاجَعَتَهَا ، فَانْطَلَقْت إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ ، عَنْ مُرَاجَعَتِهَا فَقَالَ :إِنْ رَاجَعْتهَا فَهِيَ عِنْدَكَ عَلَى وَاحِدَةٍ ، وَمَضَتِ اثْنَتَانِ ، قَضَى بِذَلِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۹۶۹۹) حضرت ابوالحسن ویٹیلیہ جو کہ بنو نوفل کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں کہ میں اور میری بیوی ہم دونوں غلام تھے پس میں نے اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے دیں، پھر طلاق دینے کے بعد ہم دونوں کو آزاد کر دیا گیا، تو میں نے اپنی بیوی سے رجوع کرنے کا ارادہ کیا اور میں رجوع سے متعلق فتویٰ لینے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، تو انہوں نے فرمایا: اگر تم اس سے رجوع کرتے ہو تو تمہارے پاس ایک طلاق کا حق ہوگا اور دو طلاقوں کا حق ختم ہو گیا ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فیصلہ فرمایا ہے۔

(۲۹۷۰۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :أَتَيْتُ عُمَرَ رضي الله ، عنه وَهُوَ بِالْمَوْسِمِ فناديت مِنْ وَرَاءِ الْفُسْطَاطِ :أَلا إِنِّي فُلانُ بْنُ فُلان الْجَرْمِيُّ ، وَإِنَّ ابْنَ أُخْتٍ لَنَا عَانَ فِي بَنِي فُلانٍ وَقَدْ عَرَضْنَا عَلَيْهِ قَضِيَّةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فأبى ؟ قَالَ :فرفع عمر جانب الفسطاط ، فقال : تعرف صاحبك ؟ فَقَالَ :نَعَمْ ، فقال :هو ذاك ؛ انطلقا به حتى ينفذ لك قضية رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :وَكُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ الْقَضِيَّةَ كَانَتْ أَرْبَعًا مِنَ الإِبِلِ. (ابویعلی ۱۶۴)

(۲۹۷۰۰) حضرت کلیب ؒ فرماتے ہیں کہ میں حج کے زمانے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، پس میں نے خیمہ کے پیچھے سے انہیں آواز دی، خبردار! میں فلاں بن فلاں قبیلہ جرمی کا باشندہ ہوں، اور بے شک ہمارا بھانجا فلاں قبیلے والوں کی قید میں ہے اور ہم نے ان کے سامنے رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ پیش کیا ہے پس انہوں نے اس کو ماننے سے انکار کر دیا ہے؟ کلیب ؒ کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خیمہ کی ایک جانب کو اٹھایا پھر فرمانے لگے: تو اپنے ساتھی کو پہچانتا ہے؟ تو کلیب ؒ نے کہا: جی ہاں! وہ سامنے ہے، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں اس کے پاس جاؤ یہاں تک کہ تیرے لیے رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ نافذ کر دیا جائے گا کلیب ؒ کہتے ہیں: ہم کہہ رہے تھے کہ فیصلہ چار اونٹوں کا تھا۔

(۲۹۷۰۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : ضَرَبَتِ امْرَأَةٌ امْرَأَةً فَقَتَلَتْهَا وَأَلْقَتْ جَنِينًا مَيِّتًا، قَالَ : فَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدِّيَةِ عَلَى عَاقِلَةِ الْقَاتِلَةِ ، وَلَمْ يَجْعَلْ عَلَى وَلَدِهَا ، وَلا عَلَى زَوْجِهَا شَيْئًا وَقَضَى بِالدِّيَةِ لِزَوْجِ الْمَقْتُولَةِ وَوَلَدِهَا ، وَلَمْ يَجْعَلْ لِعَصَبَتِهَا مِنْهَا شَيْئًا.

(۲۹۷۰۱) حضرت شعبی ؒ کہتے ہیں کہ ایک عورت نے دوسری عورت کو اتنی زور سے مارا کہ اس کو قتل کر دیا اور اس مردہ عورت نے ایک مرا ہوا بچہ جنا۔ شعبی ؒ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے دیت کا بوجھ قاتلہ عورت کے خاندان والوں پر ڈالا اور قاتلہ عورت کے بیٹے اور شوہر پر دیت کا کچھ بار بھی نہیں ڈالا، اور دیت کا فیصلہ مقتولہ عورت کے شوہر اور بیٹے کے لیے کیا اور مقتولہ عورت کے عصبی رشتہ داروں کو اس دیت میں سے کچھ حصہ بھی نہیں دیا۔

(۲۹۷۰۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَعَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالُوا :تَغَايَرَتِ امْرَأَتَانِ لِحَمْلِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ ، فَحَمَلَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الأُخْرَى بِعَمُودِ فُسْطَاطٍ فَضَرَبَتْهَا فَأَلْقَتْ مَا فِي بَطْنِهَا وَمَاتَتْ ، فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى بِدِيَتِهَا عَلَى عَاقِلَةِ الْقَاتِلَةِ وَقَضَى فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ ، أَوْ أَمَةٍ فَقَالَ أَبُو الْقَاتِلَةِ ، أَوْ عَمُّهَا :أَنَدِي مَنْ لاَ أَكَلَ ، وَلا شَرِبَ ، وَلا صَاحَ ، وَلا اسْتَهَلَّ ، وَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ هَذَا يَقُولُ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ، نَعَمْ ، فِيهِ غُرَّةٌ :عَبْدٌ ، أَوْ أَمَةٌ.

(بخاری ۶۷۴۰۔ مسلم ۱۳۰۹)

(۲۹۷۰۲) امام ابو جعفر محمد بن علی رضی اللہ عنہ، سعید بن المسیب ؒ اور حضرت مجاہد ؒ یہ سب حضرات فرماتے ہیں کہ حمل بن مالک بن النابغۃ کی دو بیویوں نے ایک دوسرے سے غیرت کھائی، تو ان میں سے ایک نے خیمہ کی لکڑی اٹھا کر اس زور سے ماری کہ دوسری عورت نے مردہ بچہ جنا اور خود بھی مرگئی، پس یہ معاملہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے دیت کا بوجھ قاتلہ عورت کے خاندان والوں پر ڈالنے کا فیصلہ فرمایا۔ اور مردہ بچہ کی دیت میں ایک غلام یا باندی کا فیصلہ فرمایا تو قاتلہ عورت کا باپ یا چچا کہنے لگا: کیا ہم اس کی دیت ادا کریں جس نے نہ کھایا ہے نہ کچھ پیا ہے نہ رویا ہے اور نہ ہی چلایا ہے، اور اس قسم کا خون رائیگاں

جاتا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص تو شاعروہ جیسا کلام کرتا ہے، جی ہاں! مردہ بچہ کی دیت غلام یا باندی ہوگی۔

(۲۹۷۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِشَاهِدٍ وَيَمِين المدعى ، فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ :وَقَضَى بِهِ عَلِيٌّ فِيكُمْ.

(۲۹۷۰۳) حضرت ابوجعفر ؒ کہتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ایک گواہ ہونے کی صورت میں مدعی سے قسم لے کر فیصلہ فرمایا ہے، پھر ابوجعفر ؓ فرمانے لگے: حضرت علی ؓ نے بھی اسی طریقہ سے تمہارے درمیان فیصلہ کیا ہے۔

(۲۹۷۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ:حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ :قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي رَجُلٍ قَتَلَ رَجُلاً وَأَمْسَكَهُ آخَرَ :أَنْ يُقتل القَاتل ويُحبس الممسك.

(۲۹۷۰۴) حضرت اسماعیل بن امیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے آدمی کے بارے میں جس نے کسی آدمی کو قتل کیا ہو اور دوسرے آدمی نے اس مقتول کو روکا ہو، یوں فیصلہ فرمایا ہے کہ قاتل کو قصاصاً قتل کیا جائے گا، اور روکنے والے کو قید میں ڈال دیا جائے گا۔

(۲۹۷۰٥) حَدَّثَنَا وكيع ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابن أبي ذئب ، عن الحكم بن مسلم السالمي ، عن عبد الرحمن بن هرمز الأعرج قَالَ :قضى رَسُول اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أن لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ الظَّنَّةِ ، وَلا الْحِنَةِ ولا الجنَّة.

(عبدالرزاق ۱۵۳۶۲۔ حاکم ۹۹)

(۲۹۷۰۵) حضرت عبدالرحمن بن ھرمز الاعرج ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ تہمت زدہ کی گواہی قبول کرنا جائز نہیں ہے اور نہ ہی دشمن کی اور نہ ہی مجنون کی گواہی قبول کرنا جائز ہے۔

(۲۹۷۰٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَن سِمَاكٍ ، عَن حَنَشِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ :حُفِرَت زُبْيَةٌ بِالْيَمَنِ لِلأَسَدِ ، فَوَقَعَ فِيهَا الأَسَدُ ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ يَتَدَافَعُونَ عَلَى رَأْسِ الْبِئْرِ ، فَوَقَعَ فِيهَا رَجُلٌ فَتَعَلَّقَ بِرَجُلٍ ، ثُمَّ تَعَلَّقَ الآخَرُ بِآخَرَ ، فَهَوَى فِيهَا أَرْبَعَةٌ فَهَلَكُوا جَمِيعًا ، فَلَمْ يَدْرِ النَّاسُ كَيْفَ يَصْنَعُونَ ، فَجَاءَ عَلِيٌّ رحمه الله فَقَالَ :إِنْ شِئْتُمْ قَضَيْتُ بَيْنَكُمْ بِقَضَاءٍ يَكُونُ حَاجِزًا بَيْنَكُمْ حَتَّى تَأْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :فَإِنِّي أَجْعَلُ الدِّيَةَ عَلَى مَنْ حَضَرَ رَأْسَ الْبِئْرِ ، فَجَعَلَ لِلأَوَّلِ الَّذِي هُوَ فِي الْبِئْرِ رُبْعَ الدِّيَةِ ، وَلِلثَّانِي ثُلُثَ الدِّيَةِ ، وَلِلثَّالِثِ نِصْفَ الدِّيَةِ ، وَلِلرَّابِعِ الدِّيَةَ كَامِلَةً ، قَالَ : فَتَرَاضَوْا عَلَى ذَلِكَ حَتَّى أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ بِقَضَاءِ عَلِيٍّ فَأَجَازَ الْقَضَاءَ.

(۲۹۷۰۶) حضرت حنش بن المعتمر ؓ فرماتے ہیں کہ یمن میں شیر کو قید کرنے کے لئے ایک گڑھا کھودا گیا، تو شیر اس میں گر گیا، پھر لوگوں نے کنویں کے سر پر ایک دوسرے کو دھکا دینا شروع کر دیا۔ پس کنویں میں ایک آدمی گرنے لگا تو اس نے دوسرے آدمی کو پکڑ لیا پھر دوسرے نے تیسرے کو پکڑ لیا اس طرح چار آدمی کنویں میں گر گئے اور سب ہلاک ہو گئے، پس لوگ نہیں جانتے تھے کہ وہ

اب کیا کریں؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمانے لگے اگر تم چاہو تو میں تمہارے درمیان ایک فیصلہ کرتا ہوں جو تمہارے درمیان رکاوٹ ہوگا یہاں تک کہ تم لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس جاؤ، اور کہا کہ دیت ان لوگوں پر ڈالتا ہوں جو کنوئیں کے منہ کے اردگرد تھے، پس پہلا شخص جو کنوئیں میں گرا تھا اسے دیت کا چوتھائی حصہ ملے گا اور دوسرے کو دیت کا تیسرا حصہ ملے گا اور تیسرے کو دیت کا آدھا حصہ ملے گا اور چوتھے شخص کو کامل دیت ملے گی، حضرت حنش بن المعتمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب لوگ اس فیصلہ پر رضا مند ہو گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کے متعلق بتلایا تو نبی کریم ﷺ نے اس فیصلہ کو نافذ فرما دیا۔

(۲۹۷۰۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ حَنَشٍ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا تَقَاضَى إِلَيْك رَجُلانِ فَلا تَقْضِ لِلأَوَّلِ حَتَّى تَسْمَعَ مَا يَقُولُ الآخَرُ ، فَإِنَّك سَوْفَ تَرَى كَيْفَ تَقْضِي ، قَالَ عَلِيٌّ :فَمَا زِلْت بَعْدَهَا قَاضِيًا.

(۲۹۷۰۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کبھی تیرے پاس دو آدمی کوئی مسئلہ لے کر آئیں تو کبھی بھی پہلے کے حق میں فیصلہ مت دو جب تک کہ دوسرے کی بات نہ سن لو، پھر یقیناً تو عنقریب دیکھے گا کہ تو نے کیسے فیصلہ کیا ہے! پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: پھر اس کے بعد سے میں ہمیشہ ایسے ہی فیصلہ کرتا ہوں۔

(۲۹۷۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ لأَقْضِيَ بَيْنَهُمْ ، قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ :إِنَّه لاَ عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ ، فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى صَدْرِي ، وَقَالَ :اللَّهُمَّ اهْدِ قَلْبَهُ وَسَدِّدْ لِسَانَهُ ، قَالَ :فَمَا شَكَكْت فِي قَضَاءٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ حَتَّى جَلَسْت مَجْلِسِي هَذَا. (احمد ۸۸۔ حاکم ۸۸)

(۲۹۷۰۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے یمن والوں کی طرف قاضی بنا کر بھیجا تا کہ میں ان کے درمیان فیصلے کروں۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے تو فیصلہ سے متعلق کوئی علم نہیں ہے؟ تو نبی کریم ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے سینہ پر مارا اور فرمایا: اے اللہ اس کے دل کو ہدایت نصیب فرما اور اس کی زبان کو سیدھا فرما دے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں اس جگہ میں بیٹھا ہوں تو مجھے کبھی بھی دو بندوں کے درمیان کسی فیصلہ میں شک نہیں ہوا۔

(۲۹۷۰۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى التَّيْمِيُّ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَة ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ :شَهِدْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ ، أَوْ أَمَةٍ ، فَقَالَ عمر :لِتَجِيءَ بِمَنْ يَشْهَدُ مَعَك ، فَشَهِدَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ.

(۲۹۷۰۹) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھا، آپ ﷺ نے حمل ساقط کرنے کے جھگڑے میں ایک غلام یا باندی کا فیصلہ فرمایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: کسی آدمی کو لاؤ جو تمہارے حق میں گواہی دیں۔

(۲۹۷۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو الْهُذَلِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ حِمْصَ

مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ ، عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَهُ قَالَ : كَيْفَ تَقْضِي ، قَالَ : أَقْضِي بِكِتَابِ اللهِ ، قَالَ : فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللهِ ؟ قَالَ : أَقْضِي بِسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : فَإِنْ لَمْ تَكُنْ سُنَّةٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : أَجْتَهِدُ بِرَأْيِي ، قَالَ : فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۹۷۱۰) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قاضی بنا کر بھیجا تو فرمانے لگے تم کیسے فیصلہ کرو گے؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: کتاب اللہ کے ذریعہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: اگر کوئی بات کتاب اللہ میں نہ ہوئی؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق فیصلہ کروں گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں نہ ہوئی؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد (پیامبر) کو حق سے موافقت کی توفیق عطا فرمائی۔

(۲۹۷۱۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنِ ابْنَةِ حَمْزَةَ ، قَالَ مُحَمَّدٌ : وَهِيَ أُخْتُ ابْنِ شَدَّادٍ لِأُمِّهِ ، قَالَتْ : مَاتَ مَوْلًى لِي وَتَرَكَ ابْنَتَهُ ، فَقَسَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَهُ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنَتِهِ ، فَجَعَلَ لِي النِّصْفَ وَلَهَا النِّصْفَ.

(ابن ماجه ۲۷۳۴۔ طبرانی ۸۷۴)

(۲۹۷۱۱) حضرت بنت حمزہ رضی اللہ عنہا جو کہ ابن شداد رضی اللہ عنہ کی ماں شریک بہن ہیں فرماتی ہیں کہ میرا ایک آزاد کردہ غلام فوت ہو گیا اور اپنی ایک بیٹی چھوڑی، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا مال میرے اور اس کی بیٹی کے درمیان تقسیم فرما دیا، آدھا حصہ مجھے دیا اور آدھا حصہ اس کی بیٹی کو دیا۔

(۲۹۷۱۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسَ.

(۲۹۷۱۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدفون خزانہ میں خُمس کا فیصلہ فرمایا ہے۔

(۲۹۷۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَقْلِ عَلَى الْعَصَبَةِ ، وَالدِّيَةُ مِيرَاثٌ. (عبدالرزاق ۱۷۷۶۸)

(۲۹۷۱۳) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت کا بوجھ عصبہ رشتہ داروں پر ڈالا، اور دیت کو مقتول کی وراثت شمار فرمایا۔

(۲۹۷۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ شَيْءٍ :الْأَرْضِ ، وَالدَّارِ ، وَالْجَارِيَةِ ، وَالدَّابَّةِ ، فَقَالَ عَطَاءٌ :إِنَّمَا الشُّفْعَةُ فِي الْأَرْضِ وَالدَّارِ ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ :تَسْمَعنى لَا أُمَّ لَكَ أَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَتَقُولُ هَذَا ؟!!.

(۲۹۷۱۴) حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا ہے! زمین ہو، گھر ہو، باندی ہو، جانور ہو، تو عطاء رحمہ اللہ کہنے لگے: شفعہ تو صرف زمین اور گھر میں ہوتا ہے۔ حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تیری ماں مرے، تو سنتا ہی نہیں ہے میں کہہ رہا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور تو یہ بات کر رہا ہے؟!۔

(٢٩٧١٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، وَقَالَ :الْقَسَامَةُ حَقٌّ قَضَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا الْأَنْصَارُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْهُمْ ، ثُمَّ خَرَجُوا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُمْ بِصَاحِبِهِمْ يَتَشَحَّطُ فِي دَمِهِ ، فَرَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا :قَتَلَتْنَا يَهُود ، وَسَمَّوا رَجُلاً مِنْهُمْ ، وَلَمْ تَكُنْ لَهُمْ بَيِّنَةٌ ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :شَاهِدَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ حَتَّى أَدْفَعَهُ إِلَيْكُمْ بِرُمَّتِهِ ، فَلَمْ تَكُنْ لَهُمْ بَيِّنَةٌ فَقَالَ :اسْتَحِقُّوا بِخَمْسِينَ قَسَامَةً أَدْفَعُهُ إِلَيْكُمْ بِرُمَّتِهِ ، فَقَالُوا :إِنَّا نَكْرَهُ أَنْ نَحْلِفَ عَلَى غَيْبٍ ، فَأَرَادَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذَ قَسَامَةَ الْيَهُودِ بِخَمْسِينَ مِنْهُمْ ، فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ الْيَهُودَ لَا يُبَالُونَ الْحَلِفَ ، مَتَى نَقْبَلُ هَذَا مِنْهُمْ يَأْتُونَا عَلَى آخِرِنَا ، فَوَدَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ.

(۲۹۷۱۵) حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قسامت کا معاملہ برحق ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا فیصلہ فرمایا ہے۔ ہم انصار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ انصار میں سے ایک آدمی نکل گیا، اچانک انہوں نے اپنے ساتھی کو دیکھا کہ وہ خون میں لت پت پڑا تڑپ رہا ہے! تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس لوٹے اور کہنے لگے کہ یہود نے ہمارے آدمی کو قتل کر دیا اور انہوں نے یہود کے ایک آدمی کا نام لیا، اور ان لوگوں کے پاس گواہی نہیں تھی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تمہارے علاوہ اگر دو گواہ گواہی دیں تو میں اس کو تمہارے حوالے کر دوں؟ پس ان کے پاس گواہی نہیں تھی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ پچاس قسمیں اُٹھا لو میں اس کو تمہارے حوالہ کر دوں گا؟ تو انصار کہنے لگے: ہم ناپسند کرتے ہیں کہ ان دیکھی بات پر قسم اُٹھائیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچاس یہودیوں سے قسمیں لینا چاہیں تو انصار کہنے لگے: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! بے شک یہود قسم کی پروا نہیں کرتے ہم کس طرح ان کی قسمیں قبول کرلیں یہ تو پھر ہمارے دوسرے لوگوں کو مار دیا کریں گے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقتول کی اپنے پاس سے دیت عطاء فرمائی۔

(٢٩٧١٦) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ دَاوُد ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي

بِالْقَضَاءِ ، ثُمَّ يَنْزِلُ الْقُرْآنُ بِغَيْرِ الَّذِي قَضَى بِهِ فَلا يَرُدُّهُ ، وَيَسْتَأْنِفُ.

(۲۹۷۱۶) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کوئی فیصلہ فرماتے تھے پھر قرآن اس فیصلہ کے برعکس نازل ہوتا تھا جو فیصلہ آپ نے کیا ہوتا تھا تو آپ ﷺ اس کو لوٹاتے نہیں تھے اور از سرِ نو فیصلہ فرماتے۔

(۲۹۷۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ النَّجْرَانِيِّ قَالَ :قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ :أُسْلِمُ فِي نَخْلٍ قَبْلَ أَنْ يُطْلِعَ ، قَالَ :لاَ ، قُلْتُ :لِمَ ؟ قَالَ :إِنَّ رَجُلاً أَسْلَمَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيقَةِ نَخْلٍ قَبْلَ أَنْ تُطْلِعَ ، فَلَمْ تُطْلِعْ شَيْئًا ذَلِكَ الْعَامَ ، فَقَالَ الْمُشْتَرِي :هُوَ لِي حَتَّى تُطْلِعَ ، وَقَالَ الْبَائِعُ : إِنَّمَا بِعْتُكَ النَّخْلَ هَذِهِ السَّنَةَ، فَاخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْبَائِعِ :أَخَذَ مِنْ نَخْلِكَ شَيْئًا ؟ قَالَ :لاَ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فَبِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَهُ ؟ ارْدُدْ عَلَيْهِ مَا أَخَذْتَ مِنْهُ ، وَلا تُسْلِمُوا فِي نَخْلٍ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاحُهُ. (ابوداؤد ۳۴۶۱۔ احمد ۱۵)

(۲۹۷۱۷) حضرت النجرانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کھجور کے درختوں میں شگوفے نکلنے سے پہلے بیع سلم کی جا سکتی ہے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں کی جا سکتی۔ میں نے پوچھا: کیوں نہیں ہو سکتی؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک آدمی نے کھجور کے درختوں میں شگوفے نکلنے سے پہلے بیع سلم کی تھی، تو اس سال کوئی شگوفہ نہیں نکلا تو مشتری کہنے لگا: یہ میری ملکیت میں ہوں گے جب تک کہ شگوفے نکل آئیں اور بائع نے کہا: میں نے تو درخت صرف اس سال کے لیے فروخت کیے تھے، تو دونوں آدمی جھگڑا لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے بائع سے فرمایا: کیا مشتری نے تمہارے درخت میں سے کچھ کاٹا ہے؟ بائع نے کہا: کچھ نہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو پھر اس کا مال تمہارے لیے کیونکر حلال ہو سکتا ہے؟ جو کچھ تم نے اس سے لیا ہے اس کو واپس کر۔ اور آئندہ کوئی کھجور کے درخت میں بیع سلم نہ کرے یہاں تک کہ پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہو جائے۔

(۲۹۷۱۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجُلٍ عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَنَزَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ مِنْ فِيهِ فَانْتَزَعَتْ ثَنِيَّتَهُ ، فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّهُ لَمْ يَدَعْكَ تَأْكُلُ يَدَهُ ، فَلَمْ يَقْضِ لَهُ مِنَ الدِّيَةِ شَيْئًا.

(۲۹۷۱۸) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے آدمی کے بارے میں فیصلہ فرمایا جس نے کسی آدمی کا ہاتھ دانتوں سے کاٹا تو اس آدمی نے اپنا ہاتھ اس کے منہ سے کھینچا تو اس کے سامنے والے نیچے کے دانت ٹوٹ گئے۔ پس وہ آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس چلا گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اس نے تجھے نہ چھوڑا تا کہ تو اس کا ہاتھ کھا جاتا! آپ ﷺ نے اس کے حق میں کچھ بھی دیت کا فیصلہ نہیں فرمایا۔

(۲۹۷۱۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْمَرْأَةِ تُقْتَلُ : يَرِثُهَا وَلَدُهَا وَالْعَقْلُ عَلَى عَصَبَتِهَا.

(۲۹۷۱۹) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورت کے بارے میں جس کو قتل کر دیا گیا ہو یوں فیصلہ فرمایا: اس کا بیٹا اس کا وارث بنے گا اور دیت کا بوجھ عصبی رشتہ داروں پر ہوگا۔

(۲۹۷۲۰) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَرِثُ قَاتِلُ مَنْ قَتَلَ وَلِيَّهُ شَيْئًا مِنَ الدِّيَةِ عَمْدًا ، أَوْ خَطَأً. (ابو داؤد ۳۶۰- بیہقی ۲۱۹)

(۲۹۷۲۰) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا ہے کہ وہ قاتل جس نے اپنے ولی کو قتل کر دیا ہو قتل عمد یا قتل خطاء کی صورت میں تو وہ دیت میں سے کچھ حصہ کا بھی وارث نہیں بنے گا۔

(۲۹۷۲۱) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْقَسَامَةِ أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ.

(۲۹۷۲۱) امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حلف کے بارے میں یوں فیصلہ فرمایا ہے کہ حلف مدعیٰ علیہ کے ذمہ ہے۔

(۲۹۷۲۲) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ أَبِي جَابِرٍ الْبَيَاضِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يُغَيِّرُ شَهَادَتَهُ ، قَالَ : يُؤْخَذُ بِالأُولَى. (عبدالرزاق ۱۵۵۰۸)

(۲۹۷۲۲) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے آدمی کے بارے میں جس نے اپنی گواہی کو تبدیل کر دیا ہو، فیصلہ کرتے ہوئے فرمایا کہ پہلی گواہی کو لیا جائے گا۔

(۲۹۷۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُقِرُّ بِالْوَلَدِ ، ثُمَّ يَنْتَفِي مِنْهُ ، قَالَ : يُلاعن بِكِتَابِ اللهِ ، وَيُلْزَمُ الْوَلَدَ بِقَضَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۹۷۲۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو آدمی پہلے تو اپنے بچہ کا اقرار کرے پھر اس سے نسب کی نفی کر دے، تو کتاب اللہ کے حکم کی وجہ سے وہ لعان کرے گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کی وجہ سے بچہ اس کے لیے لازم قرار دے دیا جائے گا۔

(۲۹۷۲٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حدَّثَنَا هَمَّامٌ ، دَّثَنَا قَتَادَةُ ، عَن عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا أَسْوَدَ يُسَمَّى مُغِيثًا ، فَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا أَرْبَعَ قَضِيَّاتٍ ، قَضَى أَنَّ مَوَالِيَهَا اشْتَرَطُوا الْوَلاءَ ، فَقَضَى أَنَّ الْوَلاءَ لِمَنْ أَعْطَى الثَّمَنَ ، وَخَيَّرَهَا ، وَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ ، وَتُصُدِّقَ عَلَيْهَا بِصَدَقَةٍ ، فَأَهْدَتْ مِنْهَا إِلَى عَائِشَةَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ.

(بخاری ۵۲۸۰- ابو داؤد ۲۲۲۵)

(۲۹۷۲۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بریرہ کا شوہر حبشی کالا غلام تھا جس کا نام مغیث تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں چار فیصلے فرمائے تھے! بریرہ کے آزاد کرنے والوں نے حق ولاء کی شرط لگائی تھی پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ حق ولاء اس شخص کو ملے گا جو ثمن ادا کرے گا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو زوج کے بارے میں اختیار دیا تھا اور ان کو حکم دیا کہ وہ عدت گزاریں۔ اور بریرہ رضی اللہ عنہا کو کچھ صدقہ ملا تھا انہوں نے اس میں سے کچھ حصہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہدیہ دیا تھا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ صدقہ ہے اس کے لیے اور ہدیہ ہے ہمارے لیے۔

(۲۹۷۲۵) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، حدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لَحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ ، أَوْ أَمَةٍ ، ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ ، فَقَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مِيرَاثَهَا لِزَوْجِهَا وَبَنِيهَا ، وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا. (بخاری ۶۷۴۰۔ مسلم ۱۳۰۹)

(۲۹۷۲۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنولحیان کی عورت جس نے مردہ بچہ جنا تھا اس کے حق میں ایک غلام یا باندی کا فیصلہ فرمایا۔ پھر وہ عورت جس کے خلاف غرہ کا فیصلہ فرمایا تھا وہ مرگئی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ اس کی میراث اس کے شوہر اور اس کے بیٹے کو ملے گی، اور دیت کا ادا کرنا عورت کے عصبی رشتہ داروں کی ذمہ داری ہوگی۔

(۲۹۷۲۶) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ ، عَنْ حُمَيْدٍ الأَعْرَجِ ، عَنْ طَارِقٍ الْمَكِّيِّ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَةٍ مِنَ الأَنْصَارِ أَعْطَاهَا ابْنُهَا حَدِيقَةً مِنْ نَخْلٍ فَمَاتَتْ ، فَقَالَ ابْنُهَا :إِنَّمَا أَعْطَيْتُهَا حَيَاتَهَا ، وَلَهُ إِخْوَةٌ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :هِيَ لَهَا حَيَاتَهَا وَمَوْتَهَا ، قَالَ :فَإِنِّي كُنْتُ تَصَدَّقْتُ بِهَا عَلَيْهَا ، قَالَ :فَذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ. (ابوداؤد ۳۵۵۲۔ بیہقی ۱۷۴)

(۲۹۷۲۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی ایک عورت کے بارے میں فیصلہ فرمایا جسے اس کے بیٹے نے کھجور کا ایک باغ عطیہ دیا تھا پس وہ عورت مرگئی تو اس کا بیٹا کہنے لگا میں نے تو یہ باغ اپنی ماں کو صرف ان کی زندگی کے لیے دیا تھا، اور اس انصاری کا بھائی بھی تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہدیہ ان کی زندگی اور موت دونوں کے لیے شمار ہوگا۔ انصاری کہنے لگے: یقیناً میں نے تو یہ باغ ان پر صدقہ کیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس اب تو یہ تیرے لیے بہت بعید ہے۔

(۲۹۷۲۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أو ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالا :مَا زِلْنَا نَسْمَعُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْعَبْدِ الآبِقِ يُؤْخَذُ خَارِجًا مِنَ الْحَرَمِ دِينَارًا وَعَشَرَةَ دَرَاهِمَ.

(۲۹۷۲۷) حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ اور عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ہمیشہ سے یہی سنتے رہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھگوڑے غلام کے بارے میں جس کو حرم سے باہر پکڑا گیا ہو ایک دینار یا دس دراہم کا فیصلہ فرمایا ہے۔

(۲۹۷۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَى بالْوَلَدِ لابْنِ زَمْعَةَ قَالَ :يا سَوْدَة :احْتَجِبِي مِنْهُ ، وَقَالَ :إِنِّي لَوْ لَمْ أَفْعَلْ هَذَا لَمْ يَشَأْ رَجُلٌ أَنْ يَدَّعِيَ وَلَدَ رَجُلٍ إِلاَّ ادَّعَاهُ.

(بخاری ۲۰۵۳۔ مسلم ۱۰۸۰)

(۲۹۷۲۸) امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کا فیصلہ ابن زمعہ کے حق میں فرمایا تو کہا: اے سودہ تم اس بچہ سے پردہ کرو، اور فرمانے لگے: کہ اگر میں یہ فیصلہ نہ کرتا تو جس آدمی کا بھی دل چاہتا کہ وہ کسی کے بچہ کے بارے میں دعویٰ کرے تو وہ دعویٰ کر دیتا۔

(۲۹۷۲۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيرًا ، فَبَعَثَ كُلٌّ مِنْهُمَا بِشَاهِدَيْنِ ، فَقَضَى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا.

(۲۹۷۲۹) حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کے والد فرماتے ہیں: کہ دو آدمیوں نے ایک اونٹ کے بارے میں دعویٰ کر دیا، پس ان دونوں میں سے ہر ایک دو دو گواہ لے آیا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اونٹ کا دونوں کے درمیان فیصلہ فرما دیا۔

(۲۹۷۳۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :أَخْبَرَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَن سُرَّقٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِشَاهِدٍ وَيَمِينٍ.

(۲۹۷۳۰) حضرت سُرَّق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ ہونے کی صورت میں مدعی سے قسم لے کر فیصلہ فرمایا ہے۔

كِتَابُ الدُّعَاءِ

دعاؤں کے بیان میں

(۱) من الدعوات المأثورات فی مناسبات شتی

مختلف مواقع کی منقول دعاؤں کا بیان

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ :

(٢٩٧٣١) حدَّثنا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ ثَلاثًا ، قُلْنَا : نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ ، فقال : تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، قلنا نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، قَالَ : تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا ، وَمَا بَطَنَ ، قلنا نَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا ، قَالَ : تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ ، قُلْنَا : نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ .

(۲۹۷۳۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا: تم لوگ جہنم کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو، ہم (صحابہ رضی اللہ عنہم) نے کہا: ہم جہنم کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، پھر فرمایا: تم لوگ قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو، ہم نے کہا: ہم قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ فتنوں سے جو ظاہر ہیں اور جو ان میں سے چھپے ہوئے ہیں اللہ کی پناہ مانگو۔ ہم نے کہا: ہم ان فتنوں سے جو ظاہر ہیں اور جو چھپے ہوئے ہیں اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگو، ہم نے کہا: ہم دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

(٢٩٧٣٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : سَلُوا اللَّهَ عِلْمًا نَافِعًا ، وَتَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ عِلْمٍ لاَ يَنْفَعُ .

(۲۹۷۳۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: تم لوگ اللہ سے نفع پہنچانے والے علم کا سوال کرو، اور ایسے علم سے اللہ کی پناہ مانگو جو نفع نہ پہنچائے۔

(۲۹۷۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْثِهِ وَنَفْخِهِ ، قَالَ : فَهَمْزُهُ الْمُوتَةُ ، وَنَفْثُهُ الشِّعْرُ ، وَنَفْخُهُ الْكِبْرُ. (ابن ماجه ۸۰۸۔ احمد ۴۰۳)

(۲۹۷۳۳) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں شیطان سے، اس کے جنون سے، اور اس کے شعروں کے پھونکنے سے، اور اس کے تکبر سے۔

حضرت عطاء رحمہ اللہ یا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ھمزہ بمعنی جنون نفثہ بمعنی شعر نفخہ بمعنی: تکبر

(۲۹۷۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: لَا أَقُولُ لَكُمْ إِلَّا مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ، اللَّهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا، أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلاهَا، أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ ، وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَدُعَاءٍ لَا يُسْتَجَابُ.

(۲۹۷۳۴) حضرت عبد اللہ بن الحارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ارقم ایک مرتبہ فرمانے لگے: میں تمہارے لیے وہی دعا کہتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجز آنے سے، اور سستی سے، کنجوسی سے اور بزدلی سے، بڑھاپے سے اور قبر کے عذاب سے، اے اللہ! تو میرے نفس کو متقی بنا دے تو ہی اس کا سرپرست اور آقا ہے، تو بہتر پاکیزہ بنانے والا ہے، اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے، اور ایسے نفس سے جو کبھی سیر نہ ہو سکے، اور ایسے دل سے جو ڈرتا نہ ہو، اور ایسی دعا سے جو قبول نہ کی جائے۔

(۲۹۷۳٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ هِلالٍ ، عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُهَا عَنْ دُعَاءٍ كَانَ يَدْعُو بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتْ : كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَشَرِّ مَا لَمْ أَعْلَمْ. (مسلم ۶۵۔ ابو داؤد ۱۵۴۵)

(۲۹۷۳۵) حضرت فروہ بن نوفل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ وہ کونسی دعا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مانگا کرتے تھے؟ وہ فرمانے لگیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا فرماتے تھے: اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اپنے کیے ہوئے عمل کے شر سے، اور وہ کام جو میں نے نہیں کیے ان کے شر سے۔

(۲۹۷۳٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : كَانَ مِنْ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ ، وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ ، وَمِنْ

قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ. (ابوداؤد ۱۵۴۳۔ احمد ۳۴۰)

(۲۹۷۳۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں میں سے یہ دعا بھی ہے: اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو فائدہ نہ دے، اور ایسی دعاء جو سُنی نہ جائے، اور ایسے دل سے جو ڈرتا نہ ہو، اور ایسے نفس سے جو کبھی سیر نہ ہو سکے۔

(۲۹۷۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ ، وَعِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَدُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ ، وَمِنَ الْجُوعِ فَإِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيعُ. (حاکم ۵۳۳)

(۲۹۷۳۷) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں ایسے دل سے جو ڈرتا نہ ہو، اور ایسے علم سے جو نفع نہ دے، اور ایسی دعا سے جو سُنی نہ جائے، اور ایسے نفس سے جو کبھی سیر نہ ہو، اور بھوک سے، بے شک بھوک بُرا ساتھی ہے۔

(۲۹۷۳۸) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَعَمَلٍ لَا يُرْفَعُ، وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَقَوْلٍ لَا يُسْمَعُ.

(احمد ۱۹۲۔ ابویعلی ۲۸۴۷)

(۲۹۷۳۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے، اور ایسے عمل سے جو قبولیت کے بلند درجات نہ پا سکے، اور ایسے دل سے جو ڈرتا نہ ہو اور ایسی پکار سے جو سُنی نہ جائے۔

(۲۹۷۳۹) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَمِنْ سَيِّءِ الْأَسْقَامِ. (ابوداؤد ۱۵۴۹۔ احمد ۱۹۲)

(۲۹۷۳۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں برص کے مرض سے، اور کوڑھ کے مرض سے، اور بُری بیماریوں سے۔

(۲۹۷۴۰) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا هَذِهِ الْكَلِمَاتِ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

(۲۹۷۴۰) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ دعائیہ کلمات سکھایا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں کنجوسی سے، اور میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں بُزدلی سے، اور میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں اُدھیڑ عمر تک پہنچنے سے، اور میں آپ

کی پناہ چاہتا ہوں دنیا کے فتنہ سے، اور قبر کے عذاب سے۔

(۲۹۷٤۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ. (بخاری ٦٣٦٨۔ مسلم ٢٠٧٨)

(۲۹۷۴۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں سستی سے، اور بڑھاپے سے، اور گناہوں میں ڈوبنے سے، اور مقروض ہونے سے۔

(۲۹۷٤۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ قَالَ لِبَنِيهِ : أَيْ بَنِيَّ تَعَوَّذُوا بِكَلِمَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ عَبِيدَةَ ، إِلاَّ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ : أَرْذَلِ الْعُمُرِ.

(۲۹۷۴۲) حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے مصعب رحمہ اللہ سے فرمایا: اے میرے لاڈلے بیٹے! تم اُن کلمات کے ساتھ اللہ کی پناہ مانگو جن کلمات کے ذریعہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگا کرتے تھے، پھر راوی نے حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ والی حدیث کے مثل الفاظ ذکر کیے مگر ''أرذل العمر'' کے لفظ کو ذکر نہیں فرمایا۔

(۲۹۷٤۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّ النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَأَرْذَلِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ.

(۲۹۷۴۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے بزدلی سے، اور کنجوسی سے، اور قبر کے عذاب سے، اور اُدھیڑ عمر سے، اور سینہ کے فتنہ سے (سینہ کے فتنہ سے مراد ہے کہ آدمی ایسے فتنہ میں مرے کہ اس نے اس فتنہ سے اللہ سے معافی نہ مانگی ہو۔)

(۲۹۷٤٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، حدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

(۲۹۷۴۴) اس سند سے بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مذکورہ حدیث کے الفاظ نقل کیے گئے ہیں۔

(۲۹۷٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهَؤُلاءِ الدَّعَوَاتِ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ.

(۲۹۷۴۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ذریعہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں آگ کے فتنہ سے، اور آگ کے عذاب سے، اور قبر کے فتنہ سے، اور قبر کے عذاب سے، اور امیری کا فتنہ برپا ہونے کے شر سے، اور فقیری کا فتنہ برپا ہونے کے شر سے، اور میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کے فتنہ سے۔

(۲۹۷٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ جَهَنَّمَ ، تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ، تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ.

(۲۹۷۴۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اللہ کی پناہ مانگو جہنم سے، اور اللہ کی پناہ مانگو قبر کے عذاب سے، اور اللہ کی پناہ مانگو مسیح دجال کے فتنہ سے، اور اللہ کی پناہ مانگو زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

(۲۹۷٤۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

(۲۹۷۴۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگا کرتے تھے بزدلی سے اور کنجوسی سے، اور زندگی اور موت کے وقت کے فتنہ سے، اور قبر کے عذاب سے۔

(۲۹۷٤۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو فِي دُبُرِ الصَّلاَةِ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

(۲۹۷۴۸) حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد دعا مانگتے تھے: اے اللہ! میں آپ کی پناہ میں آنا چاہتا ہوں کفر سے، اور غریبی سے، اور قبر کے عذاب سے۔

(۲۹۷٤۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ الْمَعْرُورِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اللَّهُمَّ أَمْتِعْنِي بِزَوْجِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِأَبِي أَبِي سُفْيَانَ وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : فَقَالَ النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّكِ سَأَلْتِ اللَّهَ لآجَالٍ مَضْرُوبَةٍ وَأَيَّامٍ مَعْدُودَةٍ ، وَأَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ ، وَلَنْ يُعَجِّلَ شَيْئًا قَبْلَ حِلِّهِ ، أَوْ يُؤَخِّرَ شَيْئًا عَنْ حِلِّهِ وَلَوْ كُنْتِ سَأَلْتِ اللَّهَ أَنْ يُعِيذَكِ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ أَوْ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ كَانَ خَيْرًا وَأَفْضَلَ.

(۲۹۷۴۹) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ایک دن دعا فرما رہی تھیں: اے اللہ! آپ مجھے میرے شوہر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے والد ابوسفیان اور میرے بھائی معاویہ کے ذریعہ دیر تک فائدہ پہنچاتے رہیے۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو نے اللہ سے سوال کیا ہے ان لوگوں کے حق میں جن کی اموات کا وقت مقرر ہو چکا، اور جن کے دن گنے جا چکے ہیں، اور جن کے رزقوں کو تقسیم کر دیا گیا ہے، اور وہ ہرگز بھی کسی چیز کو وقت مقررہ سے مقدم نہیں کرتے اور نہ ہی کسی چیز کو اس کے وقت مقررہ سے مؤخر کرتے ہیں، اور اگر تو اللہ سے اس طرح سوال کرتی: مجھے جہنم کے عذاب سے محفوظ فرما، اور قبر کے عذاب سے محفوظ فرما! تو یہ تیرے لیے بہتر اور افضل ہوتا۔

(۲۹۷٥۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ : حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ حَبَّانَ ، عَنِ الأَعْرَجِ ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : فَقَدْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنَ الْفِرَاشِ فَالْتَمَسْتُه ، فَوَقَعَتْ يَدَيَّ عَلَى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ وَهُوَ يَقُولُ : إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ ، لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ. (مسلم ۳۵۲۔ ابوداؤد ۸۷۵)

(۲۹۷۵۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر پر سے گم پایا تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنا شروع کیا پس میرا ہاتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کے نچلے حصہ پر پڑ گیا اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں پاؤں کھڑے ہوئے تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرما رہے تھے: بے شک میں پناہ مانگتا ہوں آپ سے کہ آپ کی معافی کے بجائے سزا کا مستحق ٹھہروں، اور میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں آپ کے غصہ سے، میں آپ کی ایسی تعریف کرنے کا اہل نہیں ہوں جیسی خود آپ نے اپنی تعریف فرمائی ہے۔

(۲۹۷۵۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ.

(ترمذی ۳۴۸۵۔ احمد ۱۷۹)

(۲۹۷۵۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں فکر اور رنج سے اور بے بس ہونے سے، اور سستی سے، بزدلی اور کنجوسی سے۔

(۲۹۷۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ يَقُولُ: اللَّهُ أَكْبَرُ ثَلَاثًا، الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا ثَلَاثًا ، سُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ثَلَاثًا ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْثِهِ وَنَفْخِهِ.

(۲۹۷۵۲) حضرت جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز شروع کرتے وقت یہ کلمات ادا کرتے ہوئے سنا ہے "اللہ سب سے بڑا ہے"، تین مرتبہ "تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں"، تین مرتبہ "میں صبح وشام اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں"، تین مرتبہ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں شیطان سے، اس کے جنون سے، اور اس کے شعروں کے پھونکنے سے، اور اس کے کبر سے۔

(۲۹۷۵۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ : حُدِّثْتُ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ ، وَعِلْمٍ لَا يَنْفَعُ ، وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ ، وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَؤُلَاءِ الْأَرْبَعِ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِيشَةً سَوِيَّةً ، وَمِيتَةً تَقِيَّةً ، وَمَرَدًّا إِلَيْكَ غَيْرَ مُخْزٍ. (طبرانی ۱۴۳۵)

(۲۹۷۵۳) حضرت حبیب بن ثابت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے بتلایا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں

آپ کی پناہ چاہتا ہوں ایسی دعاء سے جس کی شنوائی نہ ہو، اور ایسے علم سے جو نفع نہ دے، اور ایسے دل سے جو ڈرتا نہ ہو، اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہوتا ہو، اے اللہ میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں ان چاروں کے شر سے، اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں معتدل زندگی کا اور خوف وخشیت والی موت کا، اور بغیر رسوائی وندامت کے آپ کے پاس آنے کا۔

(۲۹۷۵۴) حَدَّثَنَا الْمُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ بَعْدَ الْيَقِينِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ مُقَارَنَةِ الشَّيَاطِينِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الدِّينِ.

(۲۹۷۵۴) حضرت ابوجعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں یقین کے بعد شک کے آنے سے، اور میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان کی ہمنشینی سے، اور میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں جزاء والے دن کے عذاب سے۔

(۲۹۷۵۵) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ ، عَنْ بِلاَلِ بْنِ يَحْيَى قَالَ : حَدَّثَنِي شُتَيْرُ بْنُ شَكَلٍ ، عَنْ أَبِيهِ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ ، قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ : عَلِّمْنِي تَعْوِيذًا أَتَعَوَّذُ بِهِ فَقَالَ : قُلِ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَبَصَرِي وَلِسَانِي وَمَنِيِّي. (ابو داؤد ۱۵۴۶۔ احمد ۴۲۹)

(۲۹۷۵۵) حضرت شکل بن حمید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا، میں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسا تعویذ سکھا دیں جس سے میں تعویذ دیا کروں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہو اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں اپنے سننے اور دیکھنے کے شر سے اور اپنی زبان اور شرم گاہ کے شر سے۔

(۲۹۷۵٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ : حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ خَالِدٍ ، أَنَّهَا سَمِعَتْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا وَهُوَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

(۲۹۷۵٦) حضرت ام خالد بنت خالد فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے ہوئے سنا ہے۔

(۲۹۷۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا فِي حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ بَنِي النَّجَّارِ فِيهِ قُبُورٌ ، مِنْهُمْ قَدْ مُوِّتُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، قَالَتْ : فَخَرَجَ فَسَمِعْته وَهُوَ يَقُولُ : اسْتَعِيذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

(۲۹۷۵۷) حضرت ام مبشر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ ہم بنو قبیلہ بنو النجاد کے باغات میں سے ایک باغ میں تھے، اس باغ میں کچھ ایسے لوگوں کی قبریں تھیں جو زمانہ جاہلیت میں انتقال کر گئے تھے، ام مبشر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باغ سے نکلے پس میں نے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: تم لوگ اللہ کی پناہ طلب کرو قبر کے عذاب سے۔

(۲۹۷۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالاَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ زَاذَانَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، أَنَّ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اسْتَعِيذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

(۲۹۷۵۸) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اللہ کی پناہ طلب کرو قبر کے عذاب سے۔

(۲۹۷۵۹) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ : سُئِلَ أَنَسٌ ، عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ أَنَسٌ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

(۲۹۷۵۹) حضرت حمید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے قبر کے عذاب کے متعلق پوچھا گیا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں سستی اور بڑھاپے سے، اور بزدلی اور کنجوسی سے، اور دجال کے فتنہ سے، اور قبر کے عذاب سے۔

(۲۹۷۶۰) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، عَنْ شَيْخٍ حَسِبْتُه قَالَ : كَانَ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ إِيلِيَاء ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ ، وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ ، وَعِلْمٍ لَا يَنْفَعُ ، وَدُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَؤُلَاءِ الْأَرْبَعِ. (ترمذی ۳۴۸۲۔ احمد ۱۶۷)

(۲۹۷۶۰) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں ایسے دل سے جو ڈرتا نہ ہو، اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہوتا ہو، اور ایسے علم سے جو نفع نہ دے، اور ایسی دعا سے جس کی شنوائی نہ ہو، اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں ان چاروں سے۔

(۲۹۷۶۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَبَوَارِ الْأَيِّمِ. (طبرانی ۱۳۵۴)

(۲۹۷۶۱) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں قرض کے غالب آنے سے، اور دشمن کے غلبہ سے، اور ایسی بغیر شوہر والی عورت سے جو نا مقبول ہو۔

(۲۹۷۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ أَرْبَعٍ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الْعَدُوِّ ، وَمِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ ، وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

(۲۹۷۶۲) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چار چیزوں سے پناہ مانگتے تھے: اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں دشمن کے غلبہ سے، اور قرض کے غلبہ سے، اور دجال کے فتنہ سے، اور قبر کے عذاب سے۔

(۲۹۷۶۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ.

(۲۹۷۶۳) حضرت ابن ابی لیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں

غلبۂ قرض سے، اور دشمن کے غلبہ سے۔

(۲) مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ عِنْدَ الْكَرْبِ

جو دعا نبی کریم ﷺ نے مصیبت و پریشانی کے وقت مانگی ہے

(۲۹۷۶٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ عَبْدِ الْجَلِيلِ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ : حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَلِمَاتُ لِلْمَكْرُوبِ : اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو ، فَلا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ ، وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ.

(ابو داؤد ۵۰۴۹۔ احمد ۴۲)

(۲۹۷۶۴) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پریشانی کے کلمات یوں بیان کیے ہیں: اے اللہ! میں صرف آپ کی رحمت کی امید کرتا ہوں پس مجھے پلک جھپکنے کے بقدر بھی میرے نفس کے سپرد مت فرما، اور میرے تمام معاملات کو درست فرما دے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔

(۲۹۷۶٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ. (بخاری ۶۳۴۵۔ مسلم ۲۰۹۳)

(۲۹۷۶۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مصیبت کے وقت یہ کلمات ادا فرماتے تھے: کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو حکمت والا، سخی ہے، کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے، جو آسمانوں کا رب اور عرش عظیم کا رب ہے۔

(۲۹۷۶٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي هِلالٌ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، أَنَّ أُمَّهُ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ : عَلَّمَنِي رَسُولُ اللهِ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ : اللَّهَ اللَّهَ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا. (ابو داؤد ۱۵۲۰۔ ابن ماجہ ۳۸۸۲)

(۲۹۷۶۶) حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے چند کلمات سکھائے تھے جن کو میں مصیبت و پریشانی کے وقت پڑھتی ہوں: ''اللہ، اللہ جو میرا پالنے والا ہے۔ میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتی۔

(۲۹۷۶۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ إِسْحَاقَ الْجَزَرِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ : كَلِمَاتُ الْفَرَجِ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَتَجَاوَزْ عَنِّي وَاعْفُ عَنِّي فَإِنَّكَ عَفُوٌّ غَفُورٌ.

(۲۹۷۶۷) حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کشادگی کے کلمات یہ ہیں: کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو کہ بلند شان والا ہے،

اللہ ہر عیب سے پاک ہے اور عرش کریم کا رب ہے، تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، اے اللہ! میری مغفرت فرما دے اور مجھ پر رحم فرما، اور مجھ سے درگزر فرما، اور مجھے معاف فرما، پس یقیناً تو معاف فرمانے والا اور مغفرت کرنے والا ہے۔

(۳) فِي دَعْوَةِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ الْغَائِبِ

آدمی کا غیر موجود شخص کے حق میں دعا کرنے کا بیان

(۲۹۷۶۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَكَانَتْ تَحْتَهُ الدَّرْدَاءُ ، فَأَتَاهَا فَوَجَدَ أُمَّ الدَّرْدَاءِ وَلَمْ يَجِدْ أَبَا الدَّرْدَاءَ ، فَقَالَتْ لَهُ :تُرِيدُ الْحَجَّ الْعَامَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَتْ :فَادْعُ اللَّهَ لَنَا بِخَيْرٍ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ :إِنَّ دَعْوَةَ الْمَرْءِ مُسْتَجَابَةٌ لأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ يُؤَمِّنُ عَلَى دُعَائِهِ كُلَّمَا دَعَا لَهُ بِخَيْرٍ قَالَ : آمِينَ ، وَلَكَ بِمِثْلِهِ ، ثُمَّ خَرَجْتُ إِلَى السُّوقِ فَلَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَحَدَّثَنِي ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذَلِكَ.

(مسلم ۲۰۹۵۔ ابن ماجہ ۲۸۹۵)

(۲۹۷۶۸) حضرت ابوالزبیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت صفوان بن عبداللہ بن صفوان جن کے نکاح میں حضرت درداء ؓ ہیں وہ اپنی بیوی کے پاس تشریف لائے تو حضرت ام الدرداء ؓ کو ان کے پاس پایا اور حضرت ابوالدرداء ؓ وہاں نہیں تھے۔ پس حضرت ام الدرداء ؓ ان سے فرمانے لگیں: کیا آپ کا اس سال حج کرنے کا ارادہ ہے؟ صفوان نے کہا: جی ہاں، حضرت ام الدرداء ؓ نے کہا: ہمارے حق میں بھی خیر کی دعا کرنا، نبی کریم ﷺ فرماتے تھے: بے شک آدمی کی دعا اپنے بھائی کے لیے اس کی غیر موجودگی میں قبول کی جاتی ہے اس دعا کرنے والے کے سر کے قریب ایک فرشتہ ہوتا ہے جو اس کی دعا پر آمین کہتا ہے، جب بھی وہ اپنے بھائی کے حق میں خیر کی دعا کرتا ہے، فرشتہ کہتا ہے: آمین، اور تجھے بھی یہی چیز عطا ہو، پھر صفوان بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں بازار کی طرف گیا تو میری ملاقات حضرت ابوالدرداء ؓ سے ہوگئی، پس انہوں نے بھی نبی کریم ﷺ کے حوالے سے مجھے یہ حدیث بیان کی۔

(۲۹۷۶۹) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنِ الإِفْرِيقِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَفْضَلُ الدُّعَاءِ دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ. (ابوداؤد ۱۵۳۰۔ ترمذی ۱۹۸۰)

(۲۹۷۶۹) حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ: افضل ترین دعا کسی آدمی کا غیر حاضر شخص کے لیے دعا کرنا ہے۔

(۲۹۷۷۰) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ :دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ

لأَخِيهِ وَهُوَ غَائِبٌ لاَ تُرَدُّ ، قَالَ :وَقَالَتْ :إِلَى جَنْبِهِ مَلَكٌ لاَ يَدْعُو لَهُ بِخَيْرٍ إِلاَّ قَالَ الْمَلَكُ :آمين وَلَكَ.

(۲۹۷۷۰) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کہ مسلمان آدمی کی اپنے غیر موجود بھائی کے حق میں کی گئی دعا کبھی رد نہیں جاتی، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا نے یہ بھی فرمایا: دعا کرنے والے کے پہلو میں ایک فرشتہ ہوتا ہے، جب بھی وہ اپنے بھائی کے حق میں خیر کی دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: آمین اور تیرے حق میں بھی یہ دعا قبول ہو۔

(۲۹۷۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ كَرِيزٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ :سَمِعْت النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إِنَّهُ يُسْتَجَابُ لِلْمَرْءِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ لأَخِيهِ ، فَمَا دَعَا لأَخِيهِ بِدَعْوَةٍ إِلاَّ قَالَ الْمَلَكُ :وَلَكَ بِمِثْلٍ. (مسلم ۲۰۹۴۔ ابو داؤد ۱۵۲۹)

(۲۹۷۷۱) حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: کہ آدمی کی اپنے غیر حاضر بھائی کے حق میں کی گئی دعا قبول کی جاتی ہے، پس وہ جب بھی اپنے بھائی کے لیے کوئی دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: تیرے حق میں بھی یہ دعا قبول ہو۔

(٤) العزم فِي الدّعاءِ

دعاء میں پختہ یقین کا بیان

(۲۹۷۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمْ فِي الدُّعَاءِ وَلا يَقُلِ :اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي فَإِنَّ اللَّهَ لاَ مُسْتَكْرِهَ لَهُ.

(بخاری ۶۳۳۸۔ مسلم ۲۰۶۳)

(۲۹۷۷۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: جب بھی تم میں سے کوئی ایک دعا کرے تو اس کو چاہیے پختہ یقین کے ساتھ دعا کرے، ایسا مت کہے: اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے عطا فرما، پس یقیناً اللہ تعالیٰ کو کوئی مجبور نہیں کر سکتا۔

(۲۹۷۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ عَجْلانَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَقُلْ أَحَدُكُمْ :اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ ، وَلْيَعْزِمْ فِي الْمَسْأَلَةِ فَإِنَّهُ لاَ مُكْرِهَ لَهُ.

(ابو داؤد ۱۴۷۸۔ ترمذی ۳۴۹۷)

(۲۹۷۷۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم میں سے کوئی ایسا مت کہے: اگر تو چاہے تو میری بخشش فرما، بلکہ اس کو چاہیے کہ وہ اپنی دعا میں پختہ یقین پیدا کرے، پس یقیناً اللہ کو کوئی مجبور نہیں کر سکتا۔

(۲۹۷۷٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ دَاوُد ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :قَالَتْ عَائِشَةُ لابْنِ أَبِي السَّائِبِ قَاصِّ أَهْلِ مَكَّةَ

اجْتَنِبَ السَّجْعَ فِي الدُّعَاءِ فَإِنِّي عَهِدْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ ، وَهُمْ لاَ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ. (طبرانی ۵۴)

(۲۹۷۷۴) امام شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ ؓ نے ابن ابی السائب جو کہ اہل مکہ کا قصہ گو ہے سے فرمایا: تم دعا میں تکلف اختیار کرنے سے بچو، میں رسول اللہ ﷺ اور ان کے اصحاب ؓ سے واقف ہوں، وہ لوگ تکلف نہیں کیا کرتے تھے۔

(۲۹۷۷۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ :حَدَّثَنَا الأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ ، حَدَّثَنَا أَبُو نَوْفَلُ بْنُ أَبِي عَقْرَبٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ ، وَيَدَعُ مَا بَيْنَ ذَلِكَ. (ابو داؤد ۱۴۷۷)

(۲۹۷۷۵) حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جامع دعاؤں کو پسند فرماتے تھے اور جو اس کے درمیان ہوتیں وہ چھوڑ دیتے تھے۔

(۲۹۷۷٦) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَن حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ :إذَا سَأَلْتُمَ اللَّهَ فَاعْزِمُوا فَإِنَّ اللَّهَ لاَ مُسْتَكْرِهَ لَهُ.

(۲۹۷۷٦) حضرت ابو سعید ؓ فرماتے ہیں کہ: جب تم اللہ سے سوال کرو تو پختہ یقین کے ساتھ کرو، پس یقیناً اللہ تعالیٰ کو کوئی مجبور نہیں کر سکتا۔

(۵) فِي فَضْلِ الدُّعَاءِ

دعا کی فضیلت کے بیان میں

(۲۹۷۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَن ذَرٍّ ، عَن يُسَيْعٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ، ثُمَّ تَلا :﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ ... الآيَةَ.

(ترمذی ۳۲۴۷۔ ابو داؤد ۱۴۷۴)

(۲۹۷۷۷) حضرت نعمان بن بشیر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دعا بھی عبادت ہے، پھر قرآن کی آیت تلاوت فرمائی: اور تمہارا رب فرماتا ہے تم مجھے پکارو میں تمہاری پکار کا جواب دوں گا۔

(۲۹۷۷۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ، عَن مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَن نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنَ الدُّعَاءِ مِنْكُمْ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الإِجَابَةِ.

(ترمذی ۳۵۴۸)

(۲۹۷۷۸) حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ تم میں سے جس شخص کے سامنے دعا کی حقیقت کھل گئی پس اس کے لیے قبولیت کے دروازے کھول دیے گئے۔

(۲۹۷۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ لَمْ يَدْعُ اللَّهَ غَضِبَ عَلَيْهِ. (بخاری ۶۵۸۔ ابن ماجہ ۳۸۲۷)

(۲۹۷۷۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ سے مانگتا نہیں اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتے ہیں۔

(۲۹۷۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيَّ قَالَ : قَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُو بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيهَا إِثْمٌ وَلا قَطِيعَةُ رَحِمٍ إِلاَّ أَعْطَاهُ اللَّهُ بِهَا إِحْدَى ثَلاثٍ : إِمَّا أَنْ يُعَجِّلَ لَهُ دَعْوَتَهُ ، وَإِمَّا يَدَّخِرَهَا لَهُ فِي الآخِرَةِ ، وَإِمَّا أَنْ يَكْشِفَ عَنهُ من السُّوءِ بِمِثْلِهَا، قَالُوا : إِذًا نُكْثِرُ يَا نبی الله ، قَالَ : اللَّهُ أَكْثَرُ. (بخاری ۷۱۰۔ احمد ۱۸)

(۲۹۷۸۰) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بھی کوئی مسلمان دعا کرتا ہے اور اس کی دعا میں کوئی گناہ اور قطع رحمی کی بات نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو تین باتوں میں ایک عطاء فرماتے ہیں: یا تو اس شخص کے لیے جلد ہی اس کی دعا کو پورا فرما دیتے ہیں یا اس کی دعا کو آخرت میں ذخیرہ فرما دیتے ہیں یا اس سے اس جیسی کوئی بُرائی دور فرما دیتے ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تب تو ہم کثرت سے دعائیں مانگیں گے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ بھی کثرت سے عطا فرمائے گا۔

(۲۹۷۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ قَالَ : كَانَ يُقَالُ : إِذَا بَدَأَ الرَّجُلُ بِالثَّنَاءِ قَبْلَ الدُّعَاءِ ، فَقَدِ اسْتَوْجَبَ ، وَإِذَا بَدَأَ بِالدُّعَاءِ قَبْلَ الثَّنَاءِ كَانَ عَلَى رَجَاءٍ.

(۲۹۷۸۱) حضرت ابراہیم تیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یوں کہا جاتا تھا: جب آدمی دعا سے قبل اللہ کی ثنا بیان کرتا ہے تو یقیناً اس کی دعا قبول ہو جاتی ہے، اور جب اللہ کی ثنا سے قبل دعا سے ابتدا کرتا ہے تو اس کی دعا کو قبولیت کی امید ہوتی ہے۔

(۲۹۷۸۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا دَعَا فَلَمْ يُسْتَجَبْ لَهُ كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ.

(۲۹۷۸۲) حضرت ہلال بن یساف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے جب کوئی مسلمان دعا کرے اور وہ دعا قبول نہ ہو تو اس کے حق میں ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے۔

(۲۹۷۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَن عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ ، عَن حُذَيْفَةَ قَالَ : لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لاَ يَنْجُو فِيهِ إِلاَّ مَنْ دَعَا بِدُعَاءٍ كَدُعَاءِ الْغَرَقِ. (حاکم ۵۰۷)

(۲۹۷۸۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ضرور بالضرور لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اس میں وہی لوگ نجات پائیں گے جو ڈوبنے والے کی دعا کی طرح دعا کریں گے۔

(۲۹۷۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَن حُذَيْفَةَ مِثْلَهُ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ : الَّذِي يَدْعُو.

(۲۹۷۸۴) اس سند کے ساتھ بھی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا ماقبل جیسا ارشاد منقول ہے مگر اس میں دعا کی جگہ اَلَّذِی یَدْعُو کے الفاظ ہیں۔

(۲۹۷۸۵) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَی ، حدَّثَنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، وَيُونُسُ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ كَانَ يَقُولُ :جِدُّوا فِي الدُّعَاءِ فَإِنَّهُ مَنْ يُكْثِرْ قَرْعَ الْبَابِ يُوشِكُ أَنْ يُفْتَحَ لَهُ.

(۲۹۷۸۵) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: تم لوگ دعا میں خوب کوشش کیا کرو اس لیے کہ جو شخص کثرت سے دروازہ کھٹکھٹاتا ہے قریب ہے کہ اس کے لیے دروازہ کھول دیا جائے۔

(٦) الرّجل يخاف السّلطان ما يدعو؟

جو شخص بادشاہ سے ڈرتا ہو وہ کیا دعا کرے؟

(۲۹۷۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عُقْبَةَ الْمُحَلِّمِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْد قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ :إذَا كَانَ عَلَى أَحَدِكُمْ إمَامٌ يَخَافُ تَغَطْرُسَهُ وَظُلْمَهُ فَلْيَقُلِ :اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السبع وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ، كُنْ لِي جَارًا مِنْ فُلان وَأَحْزَابِهِ وَأَشْيَاعِهِ أَنْ يَفْرُطُوا عَلَيَّ ، أَوْ أَنْ يَطْغَوْا ، عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ ، وَلا إلَهَ غَيْرُكَ إلاَّ أَنَّ أَبَا مُعَاوِيَةَ زَادَ فِيهِ :قَالَ الأَعْمَشُ :فَذَكَرْته لإِبْرَاهِيمَ فَحَدَّثَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بِمِثْلِهِ ، وَزَادَ فِيهِ :مِنْ شَرِّ الْجِنِّ وَالإِنْسِ. (بخاری ۷۰۷)

(۲۹۷۸۶) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی ایک پر کوئی امام مسلط ہو اور آدمی اس کے غصہ اور ظلم سے ڈرتا ہو پس چاہیے کہ وہ اس طرح کہے: اے اللہ! ساتوں آسمانوں کے رب اور عرش عظیم کے رب تو میرا مددگار بن جا فلاں سے اور اس کے لشکروں سے اور اس کے حامیوں سے کہ وہ لوگ مجھ پر زیادتی کریں، یا وہ سرکشی کریں، تیرا پڑوسی عزت والا ہے، اور بڑی ہے تیری تعریف، اور نہیں ہے کوئی معبود تیرے علاوہ،

مگر ابو معاویہ نے اس میں یہ اضافہ فرمایا ہے: اعمش کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث ابراہیم رحمہ اللہ کے سامنے ذکر کی، تو انہوں نے بھی حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث بیان کی مگر ابراہیم رحمہ اللہ نے اس جملہ کا اضافہ فرمایا: ''جن اور انسان کے شر سے''۔

(۲۹۷۸۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ :حدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :إذَا أَتَيْتَ سُلْطَانًا مَهِيبًا تَخَافُ أَنْ يَسْطُوَ عَلَيْك فَقُلْ :اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَعَزُّ مِنْ خَلْقِهِ جَمِيعًا، اللَّهُ أَعَزُّ مِمَّا أَخَافُ وَأَحْذَرُ، أَعُوذُ بِاللهِ الَّذِي لاَ إلَهَ إلاَّ هُوَ الْمُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ أَنْ يَقَعْنَ عَلَى الأَرْضِ إلاَّ بِإِذْنِهِ ، مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلانٍ وَجُنُودِهِ وَأَتْبَاعِهِ وَأَشْيَاعِهِ مِنَ الْجِنِّ وَالإِنْسِ ، اللَّهُمَّ كُنْ لِي جَارًا مِنْ شَرِّهِمْ ، جَلَّ ثَنَاؤُكَ وَعَزَّ جَارُكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ ، وَلا إلَهَ غَيْرُكَ ثَلاثَ مَرَّاتٍ.

(۲۹۷۸۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تو کسی خوفناک بادشاہ کے پاس حاضر ہو اور تو ڈرتا ہو کہ وہ تجھ پر سختی کرے گا، پس تو تین مرتبہ یوں کہہ: اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ اپنی تمام مخلوق میں زیادہ عزت والا ہے، میں اس اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو کہ ساتوں آسمانوں کو روکنے والا ہے کہ وہ بغیر اس کی اجازت کے زمین پر گر پڑیں، تیرے فلاں بندے کے شر سے، اور اس کے لشکروں اور پیروکاروں اور اس کے حامیوں کے شر سے، جنوں میں سے ہوں یا انسانوں میں سے، اے اللہ! تو ان کے شر سے میرا مددگار بن جا، تیری اونچی ثناء ہے، اور تیرا پڑوسی معزز ہے، اور تیرا نام برکت والا ہے، اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

(۲۹۷۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا مَعَ زِيَادِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَأُتِيَ بِرَجُلٍ يُحْمَلُ ، مَا نَشُكُّ فِي قَتْلِهِ ، قَالَ : فَرَأَيْته حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِشَيْءٍ مَا نَدْرِي مَا هُوَ ، فَخَلَّى سَبِيلَهُ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ : لَقَدْ جِيءَ بِكَ ، وَمَا نَشُكُّ فِي قَتْلِكَ ، فَرَأَيْتُكَ حَرَّكْتَ شَفَتَيْك بِشَيْءٍ مَا نَدْرِي مَا هُوَ ، قَالَ : فَخَلَّى سَبِيلَك ، قَالَ : قُلْتُ : اللَّهُمَّ رَبَّ إِبْرَاهِيمَ وَرَبَّ إِسْحَاقَ وَرَبَّ يَعْقُوبَ وَرَبَّ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ وَمُنَزِّلَ التَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيلِ وَالزَّبُورِ وَالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ ، ادْرَأْ عَنِّي شَرَّ زِيَادٍ.

(۲۹۷۸۸) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں زیاد بن ابی سفیان کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک آدمی کو گھسیٹتے ہوئے لایا گیا، ہمیں اس کے قتل ہونے میں کوئی شک نہیں تھا، عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے اس کو دیکھا اس کے ہونٹ ہلکی سی حرکت کر رہے ہیں میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے، عامر رحمہ اللہ کہتے ہیں پس زیاد نے اس کو آزاد کر دیا، پس لوگوں میں ایک آدمی اس کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا: تحقیق تجھے لایا گیا تھا اور ہمیں تیرے قتل ہونے میں کوئی شک نہیں تھا پس میں نے تجھے دیکھا کہ کسی چیز کی وجہ سے تیرے ہونٹ حرکت کر رہے تھے ہم نہیں جانتے کہ وہ کیا ہے؟ آدمی نے کہا پھر زیاد نے تجھے آزاد کر دیا! وہ شخص کہنے لگا! میں نے یہ دعا پڑھی تھی: اے اللہ! ابراہیم علیہ السلام کے پالنے والے اور اسحاق علیہ السلام کے پالنے والے اور یعقوب علیہ السلام کے پالنے والے، اور جبرائیل اور میکائیل اور اسرافیل کے رب، اور تورات، انجیل، زبور اور قرآن عظیم کے نازل کرنے والے، مجھ سے زیاد کے شر کو دور فرما۔

(۲۹۷۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ زَوَّجَ ابْنَتَهُ فَخَلا بِهَا فَقَالَ : إِذَا نَزَلَ بِكَ الْمَوْتُ ، أَوْ أَمْرٌ مِنْ أُمُورِ الدُّنْيَا فَظِيعٌ فَاسْتَقْبِلِيهِ بِأَنْ تَقُولِي : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.
قَالَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ : فَبَعَثَ إِلَيَّ الْحَجَّاجُ فَقُلْتُهُنَّ ، فَلَمَّا قُمْت بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ : لقد بَعَثْتُ إِلَيْك ، وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَكَ وَلَقَدْ صِرْت ، وَمَا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ أَحَدٌ أَكْرَمُ عَلَيَّ مِنْك ، سَلْنِي حَاجَتَك. (نسائی ۱۰۴۶۳)

(۲۹۷۸۹) حضرت حسن بن حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی کی شادی کی تو اس کو تنہائی میں لے جا کر یہ نصیحت فرمائی: جب بھی تجھے موت آئے یا دنیا کے کاموں سے کوئی برا کام پیش آ جائے، پس تو ان الفاظ کے ساتھ اس کا استقبال کر،

کوئی معبود نہیں ہے سوائے اس اللہ کے جو کہ حکمت والا اور سخی ہے، اللہ جو کہ عرش عظیم کا رب ہے، ہر عیب سے پاک ہے، تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

حضرت حسن بن حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پس حجاج کو میری طرف بھیجا گیا، تو میں نے ان کلمات کو ادا کیا: پھر جب میں اس کے سامنے کھڑا ہوا وہ کہنے لگا: تحقیق مجھے تیری طرف بھیجا گیا تھا اور میں چاہ رہا تھا کہ میں تیری گردن اُڑا دوں، اور اب تو اور تیرے اہل خانہ میں سے کوئی بھی ہو وہ میرے لیے بہت معزز ہو گیا ہے تو مجھ سے اپنی ضرورت کے مطابق مانگ لے۔

(۲۹۷۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَن مِسْعَرٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ قَالَ : كَانَ الرَّجُلُ إِذَا كَانَ مِنْ خَاصَّةِ الشَّعْبِيِّ أَخْبَرَهُ بِهَذَا الدُّعَاءِ : اللَّهُمَّ إِلَهَ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ وَإِلَهَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ عَافِنِي ، وَلا تُسَلِّطَنَّ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ عَلَيَّ بِشَيْءٍ لَا طَاقَةَ لِي بِهِ ، وَذُكِرَ أَنَّ رَجُلاً أُتِيَ أَمِيرًا فَقَالَهَا ، فَأَرْسَلَهُ.

(۲۹۷۹۰) حضرت علقمہ بن مرثد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی امام شعبی رحمہ اللہ کا خاص آدمی بن جاتا تو وہ اس کو یہ دعا بتلاتے تھے: اے اللہ! جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے معبود اور ابراہیم، اسماعیل اور اسحاق کے معبود! مجھے عافیت دے، اور اپنی مخلوق میں سے کسی کو بھی مجھ پر مسلط نہ فرما جس کے مقابلہ کی میں طاقت نہ رکھتا ہوں۔

حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کو امیر کے پاس لایا گیا پس اس نے یہ کلمات کہے، تو امیر نے اس کو آزاد کر دیا۔

(۲۹۷۹۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ : أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ قَالَ : مَنْ خَافَ مِنْ أَمِيرٍ ظُلْمًا فَقَالَ : رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا وَبِالإِسْلامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَبِالْقُرْآنِ حَكَمًا وَإِمَامًا أَنْجَاهُ اللَّهُ مِنْهُ.

(۲۹۷۹۱) حضرت ابو مجلز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص کسی افسر کے ظلم سے ڈرتا ہے تو وہ یہ کلمات کہہ لے: میں اللہ کو رب ماننے، اور اسلام کو دین ماننے، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی ماننے اور قرآن کو قاضی اور امام ماننے پر راضی ہوں، تو اللہ اس کو اس کے خوف سے نجات عطا فرما دیں گے۔

(۷) الدّعاء بالعافية

عافیت کی دعا کرنے کا بیان

۲۹۷۹۲) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي بكير قَالَ : حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الأَنْصَارِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ يَقُول سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي هَذَا الْقَيْظِ عَامَ الأَوَّلِ : سَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ وَالْيَقِينَ فِي الآخِرَةِ وَالأُولَى.

(ترمذی ۳۵۵۸۔ احمد ۳)

(۲۹۷۹۲) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سال کی گرمیوں میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: تم

لوگ اللہ سے عافیت اور آخرت اور دنیا میں یقین کا سوال کرو۔

(۲۹۷۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ قَالَ :قَالَ أَبُو بَكْرٍ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الأَوَّلِ ، وَالْعَهْدُ قَرِيبٌ يَقُولُ :سَلُوا اللَّهَ الْيَقِينَ وَالْعَافِيَةَ.

(۲۹۷۹۳) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سال قریب کے زمانے میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: تم لوگ اللہ سے عافیت اور یقین طلب کرو۔

(۲۹۷۹٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ :حدَّثَنِي عَبْدُ الْجَلِيلِ بْنُ عَطِيَّةَ قَالَ :حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبِي يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ :اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي ، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي ، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً ، فَقُلْتُ لَهُ :يَا أَبَتِ ، سَمِعْتُك ، وَأَنْتَ تَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً قَالَ :يَابُنَيّ ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهِ وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَسْتَنَّ بِسُنَّتِهِ.

(۲۹۷۹۴) حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ فرماتے ہیں کہ میں سنتا تھا میرے والد صبح وشام یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''اے اللہ تو میرے جسم میں مجھے عافیت بخش دے، اے اللہ! تو میرے دیکھنے میں مجھے عافیت بخش دے، نہیں ہے کوئی معبود سوائے تیرے'' پس میں نے اپنے والد سے کہا: اے ابا جان! میں آپ کو سنتا ہوں آپ صبح وشام یہ دعا پڑھتے ہیں؟ وہ فرمانے لگے: اے میرے لاڈلے بیٹے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا ہے، اور میں پسند کرتا ہوں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو اپنانے والا ہوں۔

(۲۹۷۹۵) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ الْعَبَّاسُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، عَلِّمْنِي شَيْئًا أَسْأَلُهُ رَبِّي ، قَالَ :سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ. (بخاری ۷۲۶۔ ترمذی ۳۵۱۴)

(۲۹۷۹۵) حضرت عبداللہ بن الحارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسی چیز سکھا دیں جس کا میں اپنے رب سے سوال کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے رب سے دنیا و آخرت میں عافیت طلب کرو۔

(۲۹۷۹٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :مَا سَأَلَ اللَّهَ عَبْدٌ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَسْأَلَهُ الْعَافِيَةَ. (ترمذی ۳۵۴۸)

(۲۹۷۹۶) حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی آدمی اللہ سے کسی چیز کا سوال کرتا ہے تو سب سے پسندیدہ بات یہ ہے کہ وہ اللہ سے عافیت کا سوال کرے۔

(۲۹۷۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذُرَيْحٍ ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :إِنِّي لَوْ عَرَفْتُ أَيَّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا سَأَلْتُ اللَّهَ فِيهَا إِلاَّ الْعَافِيَةَ.

(۲۹۷۹۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر میں جان لوں کہ فلاں رات لیلۃ القدر ہے تو میں اس میں اللہ سے صرف عافیت کا سوال کروں۔

(۲۹۷۹۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مَالِكٍ الأَشْجَعِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَاهُ رجل فَقَالَ: كَيْفَ أَقُولُ حِينَ أَسْأَلُ رَبِّي؟ قَالَ: قل اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَاغْفِرْ لِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي وَجَمَعَ أَصَابِعَهُ الأَرْبَعَ إِلاَّ الإِبْهَامَ فَإِنَّ هَؤُلاءِ يَجْمَعن لَكَ دِينَكَ وَدُنْيَاكَ. (مسلم ۲۰۷۳۔ احمد ۴۷۲)

(۲۹۷۹۸) حضرت ابو مالک الاشجعی کے والد فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے: ایک آدمی آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور کہنے لگا: جب میں اپنے رب سے سوال کروں تو کیسے دعا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو کہہ: اے اللہ! مجھ پر رحم فرما، اور مجھے بخش دے، اور مجھے عافیت عطا فرما، اور مجھے رزق عطا کر، اور آپ ﷺ نے انگوٹھے کے علاوہ اپنی چاروں انگلیوں کو جمع کر کے فرمایا: پس یہ ساری چیزیں تیرے دین و دنیا کو شامل ہیں۔ (یا جمع کرتی ہیں)

(۲۹۷۹۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بريدة قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: لَوْ عَلِمْتُ أَيَّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ كَانَ أَكْثَرُ دُعَائِي فِيهَا أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ. (ترمذی ۳۵۱۳۔ ابن ماجہ ۳۸۵۰)

(۲۹۷۹۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر مجھے معلوم ہو جاتا کہ کون سی رات لیلۃ القدر کی ہے؟ تو میں اس رات میں کثرت سے یہ دعا کرتی: میں اللہ سے معافی اور عافیت کا سوال کرتی ہوں۔

(۲۹۸۰۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ يَعْنِي هِلالَ بْنَ يَسَافٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لاَ يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا شَيْئًا إِلاَّ أَعْطَاهُ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَاذَا أَسْأَلُ قَالَ: سَلِ اللَّهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ.

(بخاری ۹۳۵۔ مسلم ۱۳)

(۲۹۸۰۰) حضرت ابوالحسن ھلال بن یساف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ: جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ہوتی ہے، مسلمان بندہ اس گھڑی سے موافقت نہیں کرتا اور اللہ سے بھلائی کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ اس کو ضرور عطا فرماتے ہیں تو ایک آدمی کہنے لگا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اس میں کیا مانگوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اللہ سے دنیا و آخرت میں عافیت کا سوال کر۔

(۸) مَنْ كَانَ يدعو بالغِنى

جو شخص مالداری کی دعا کرتا ہو

(۲۹۸۰۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَمَّهُ أَبَا

صِرْمَةَ كَانَ يُحَدِّثُ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك غِنَاىَ وَغِنَى مَوَالِيَّ. (بخاری ۶۶۲۔ احمد ۴۵۳)

(۲۹۸۰۱) حضرت ابوصرمہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ سے اپنے غنی اور اپنے رشتہ داروں کے غنی کا سوال کرتا ہوں۔

(۲۹۸۰۲) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سعد ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك الْهُدَى وَالتُّقَى وَالْعِفَّةَ وَالْغِنَى.

(مسلم ۲۰۸۷۔ ترمذی ۳۴۸۹)

(۲۹۸۰۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں ہدایت، پرہیز گاری، پاک دامنی اور تیرے ماسوا سے بے نیازی کا۔

(۲۹۸۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ كَانَ مِنْ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اللَّهُمَّ فَالِقَ الإِصْبَاحِ وَجَاعِلَ اللَّيْلِ سَكَنًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ، اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَاغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ وَمَتِّعْنِي بِسَمْعِي وَبَصَرِي وَقُوَّتِي فِي سَبِيلِك. (مالك ۲۱۲)

(۲۹۸۰۳) حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ بھی تھی: اے اللہ! صبح کو پھاڑ کر طلوع کرنے والے، اور رات کو باعث سکون بنانے والے، اور سورج اور چاند کو اندازے سے چلانے والے، مجھ سے قرض کو دور فرما، اور مجھے فقر وغریبی سے بے نیاز کردے، اور مجھے میرے سننے اور میرے دیکھنے اور میری طاقت تیرے راستے میں استعمال کرنے سے فائدہ پہنچا۔

(۲۹۸۰٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ إِذَا دَعَا قَالَ:اللَّهُمَّ أَغْنِنِي وَأَغْنِ مَوْلاىَ.

(۲۹۸۰۴) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی جب بھی دعا کرے وہ یوں کہے: اے اللہ! تو مجھے اور میرے رشتہ داروں کو اپنے ماسوا سے بے نیاز کردے۔

(۲۹۸۰٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك الأَمْنَ وَالإِيمَانَ وَالصَّبْرَ وَالشُّكْرَ وَالْغِنَى وَالْعَفَافَ.

(۲۹۸۰۵) حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ سے امن و ایمان کا، صبر و شکر کا، اور بے نیازی اور پاکدامنی کا طالب ہوں۔

(۹) فیمن کان یقول یا مقلّب القلوب

اس شخص کا بیان جو یوں دعا کرتا ہو: اے دلوں کو پھیرنے والے!

(۲۹۸۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ :يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ، ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ ، قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، آمَنَّا بِكَ وَبِمَا جِئْتَ بِهِ ، فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا ؟ قَالَ :نَعَمْ ، إِنَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللهِ يُقَلِّبُهَا. (ترمذی ۲۱۴۰۔ احمد ۱۱۲)

(۲۹۸۰۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے دعا کرتے تھے: اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم فرما، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ پر اور آپ کے لائے ہوئے دین پر ایمان لائے ہیں، پس کیا پھر بھی آپ کو ہمارے بارے میں ڈر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! یقیناً لوگوں کے دل اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں جن کو اللہ پھیرتا رہتا ہے۔

(۲۹۸۰۷) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، أَخْبَرَنَا أَبُو كَعْبٍ صَاحِبُ الْحَرِيرِ ، حَدَّثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ قَالَ :قُلْتُ لأُمِّ سَلَمَةَ :يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، مَا كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ عِنْدَكِ ، قَالَتْ :كان أَكْثَرُ دُعَائِهِ : يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ ، ثُمَّ قَالَ :يَا أُمَّ سَلَمَةَ ، إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ آدَمِيٍّ إِلاَّ وَقَلْبُهُ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللهِ ، مَا شَاءَ أَقَامَ ، وَمَا شَاءَ أَزَاغَ. (ترمذی ۳۵۲۲۔ احمد ۲۹۴)

(۲۹۸۰۷) حضرت شہر بن حوشب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: اے ام المؤمنین! جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس ہوتے تھے تو کون سی دعا کثرت سے کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا کرتے تھے: اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدمی عطا فرما، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا! ہر آدمی کا دل اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے دین پر قائم رکھتا ہے، اور جسے چاہتا ہے اس کے دل کو ٹیڑھا کر دیتا ہے۔

(۲۹۸۰۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ :يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ، ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ.

(۲۹۸۰۸) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے: اے دلوں کے پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدمی عطا فرما۔

(۲۹۸۰۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، أَخْبَرَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أُمِّ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ، ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ ، قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ،

إِنَّكَ تَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ ، قَالَ :يَا عَائِشَةُ ، أَوَ مَا عَلِمْتِ أَنَّ الْقُلُوبَ ، أَوْ قَالَ :قَلْبَ ابْنِ آدَمَ بَيْنَ إِصْبَعَيِ اللهِ، إِذَا شَاءَ أَنْ يُقَلِّبَهُ إِلَى هُدَى قَلَبَهُ ، وَإِذَا شَاءَ أَنْ يُقَلِّبَهُ إِلَى ضَلالَةٍ قَلَبَهُ . (نسائی ۷۷۳۷۔ احمد ۲۵۰)

(۲۹۸۰۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دعا فرماتے تھے: اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدمی عطا فرما، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ یہ دعا فرمارہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ رضی اللہ عنہا! کیا تو نہیں جانتی کہ لوگوں کے دل، یا یوں فرمایا: آدم کے بیٹے کا دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہوتا ہے، اللہ جب چاہتے ہیں اس کے دل کو ہدایت کی طرف پھیر دیتے ہیں، اور جب چاہتے ہیں اس کے دل کو گمراہی کی طرف پھیر دیتے ہیں؟''

(۱۰) ما يدعو بِهِ الرّجل إذا خرج مِن منزِلِهِ

جب آدمی اپنے گھر سے نکلے تو کیا دعا کرے؟

(۲۹۸۱۰) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَن مَنْصُورٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :قالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ قَالَ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَزِلَّ ، أَوْ أَضِلَّ ، أَوْ أَظْلِمَ ، أَوْ أُظْلَمَ ، أَوْ أَجْهَلَ ، أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ

(ابو داؤد ۵۰۵۳)

(۲۹۸۱۰) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ گھر سے نکلتے تھے تو یوں دعا فرماتے: اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں لغزش کروں یا میں گمراہ ہوں، یا میں کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر کوئی ظلم کرے، یا میں کسی کو ناواقف رکھوں یا کوئی مجھے ناواقف بنائے۔

(۲۹۸۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سُفْيَانَ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَن أُمِّ سَلَمَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوٍ مِنْهُ. (ترمذی ۳۴۲۷۔ نسائی ۷۹۲۳)

(۲۹۸۱۱) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس سند کے ساتھ بھی ماقبل حدیث جیسا مضمون مروی ہے۔

(۲۹۸۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَن فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ :مَنْ قَالَ إِذَا خَرَجَ إِلَى الصَّلاةِ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِينَ عَلَيْكَ وَبِحَقِّ مَمْشَايَ هَذَا لَمْ أخرجه أَشَرًا ، وَلا بَطَرًا ، وَلا رِيَاءً ، وَلا سُمْعَةً خَرَجْته ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ وَاتِّقَاءَ سَخَطِكَ ، أَسْأَلُكَ أَنْ تُنْقِذَنِي مِنَ النَّارِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي ، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ أَنْتَ إِلاَّ أَقْبَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ حَتَّى يَنْصَرِفَ ، وَوَكَّلَ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ.

(احمد ۱

(۲۹۸۱۲) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص نماز کے لیے جائے اور یہ دعا پڑھے: اے اللہ! میں آپ سے اس حق کے ساتھ سوال کرتا ہوں جو مانگنے والوں کا آپ پر ہے، اور اپنے اس چلنے کے حق کے ساتھ، میں نہیں نکلا غرور کرتے ہوئے اور نہ

اکڑ کر چلتے ہوئے، اور نہ ہی ریا کاری کے لیے، اور نہ ہی شہرت حاصل کرنے کے لیے، میں تو آپ کی رضا کی چاہت میں نکلا ہوں، اور آپ کی ناراضگی سے بچنے کے لیے، اور میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ مجھے جہنم سے بچالیں اور آپ میرے گناہوں کی بخشش فرما دیجیے، یقیناً آپ کے سوا کوئی بھی گناہوں کی بخشش کرنے والا نہیں ہے، تو اللہ تعالیٰ اپنے چہرے کے ساتھ اس بندے کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ لوٹ آئے، اور اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتوں کی ذمہ داری لگا دیتے ہیں وہ اس شخص کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں۔

(۲۹۸۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ كَعْبٍ قَالَ :إذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ مَنْزِلِهِ اسْتَقْبَلَتْهُ الشَّيَاطِينُ ، فَإِذَا قَالَ بِسْمِ اللهِ قَالَتِ الْمَلائِكَةُ :هُدِيتَ ، وَإِذَا قَالَ :تَوَكَّلْت عَلَى اللهِ قَالَتْ: كُفِيت ، وَإِذَا قَالَ لاَ حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ قَالَتْ :حُفِظْت ، فَتَقُولُ الشَّيَاطِينُ بَعْضُهَا لِبَعْضٍ :مَا سَبِيلُكُمْ عَلَى مَنْ كُفِيَ وَهُدِيَ وَحُفِظَ. (ابوداؤد ۵۰۵۴۔ عبدالرزاق ۱۹۸۲۷)

(۲۹۸۱۳) حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی اپنے گھر سے نکلتا ہے تو بہت سارے شیاطین اس کا استقبال کرتے ہیں، پس جب وہ کہتا ہے: میں اللہ کا نام لے کر گھر سے نکلا، فرشتے کہتے ہیں: تجھے ہدایت دی گئی، اور جب وہ آدمی کہتا ہے: میں اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں، فرشتے کہتے ہیں: تیری کفایت کی گئی ہے، اور جب وہ آدمی کہتا ہے: گناہوں سے بچنے اور عبادت کرنے کی طاقت اللہ ہی کی طرف سے ہے، فرشتے کہتے ہیں: تیری حفاظت کی گئی ہے۔ پس پھر شیاطین ایک دوسرے سے کہتے ہیں: تم لوگ کیسے اس شخص پر سرکشی کر سکتے ہو جس کی کفایت کی گئی ہو، اور جس کو ہدایت دی گئی ہو، اور جس کی حفاظت کی گئی ہو۔

(۲۹۸۱٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ كَعْبِ الأَحْبَارِ قَالَ : إذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ فَقَالَ :بِسْمِ اللهِ ، تَوَكَّلْت عَلَى اللهِ ، وَلا حول ولا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ ، تلقت الشَّيَاطِينُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالُوا :هَذَا عَبْدٌ قَدْ هُدِيَ وَحُفِظَ وَكُفِيَ فَلا سَبِيلَ لَكُمْ عَلَيْهِ ، فَيَتَصَدَّعُونَ عَنهُ.

(۲۹۸۱۴) حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنے گھر سے نکلتا ہے اور یہ کلمات کہتا ہے: میں اللہ کا نام لے کر گھر سے نکلا، اور میں نے اللہ پر ہی بھروسہ کیا، اور گناہوں سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت اللہ ہی کی طرف سے ہے تو شیاطین ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور کہتے ہیں: اس شخص کو ہدایت دی گئی ہے۔ اور اس کی حفاظت کی گئی ہے، اور اس کی کفایت کی گئی ہے، پس تمہیں اس پر کوئی تسلط حاصل نہیں ہے، پھر وہ اس بندے سے دور ہو کر بھاگ جاتے ہیں اور اس سے باز رہتے ہیں۔

(۱۱) دعاء النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَهِّرنِي بِالثَّلجِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا: اے اللہ! مجھے برف سے پاک فرما دے

(۲۹۸۱٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ يَدْعُو :اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ ، وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. (بخاری ۶۳۶۸۔ مسلم ۲۰۷۸)

(۲۹۸۱۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے تھے: اے اللہ! میری غلطیوں کو برف سے اور اولے سے دھو دیجئے اور میرے دل کو غلطیوں سے اس طرح صاف کر دے جیسے آپ سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف فرما دیتے ہیں، اور میرے اور میری غلطیوں کے درمیان اتنا لمبا فاصلہ کر دے جتنا مشرق و مغرب کے درمیان ہے۔

(۲۹۸۱۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مَجْزَأَةَ بْنِ زَاهِرٍ الأَسْلَمِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يُحَدِّثُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو :اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي بِالْبَرَدِ وَالثَّلْجِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ ، اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ وَنَقِّنِي مِنْهَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ.

(مسلم ۳۴۶۔ ترمذی ۳۵۴۷)

(۲۹۸۱۶) حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! آپ مجھے بارانی برف اور اولے، اور ٹھنڈے پانی کے ذریعہ سے پاک کر دیں، اے اللہ! آپ مجھے گناہوں سے پاک فرما دیں، اور مجھے گناہوں سے اس طرح پاک و صاف کر دیں جیسا کہ سفید کپڑے کو میل کچیل سے پاک کیا جاتا ہے۔

(۲۹۸۱۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ حَبِيبٍ قَالَ :حُدِّثْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو يَقُولُ : اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ وَنَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. (طبرانی ۶۹۵۰)

(۲۹۸۱۷) حضرت حبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے بیان کیا گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے ہوئے فرماتے تھے: اے اللہ! مجھے بارانی برف، اولے اور ٹھنڈے پانی کے ذریعہ سے پاک فرما دیں، اور مجھے گناہوں سے اس طرح پاک و صاف فرما دیں جیسا کہ سفید کپڑے کو میل کچیل سے پاک کیا جاتا ہے، اور میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنا فاصلہ کر دیں جتنا مشرق و مغرب کے درمیان ہے۔

(۲۹۸۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ سَكَتَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَائَةِ ، قَالَ :فَقُلْتُ لَهُ :بِأَبِي وَأُمِّي ، أَرَأَيْتَ سُكُوتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ ، أَخْبِرْنِي مَا تَقُولُ ؟ قَالَ :أَقُولُ :اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ :اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَالثَّوْبِ الأَبْيَضِ مِنَ الدَّنَسِ ، اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالْبَرَدِ وَالثَّلْجِ. (مسلم ۱۴۹۔ ابن ماجہ ۸۰۵)

(۲۹۸۱۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے تکبیر کہتے تھے تو تکبیر اور قراءت کے درمیان

کچھ دیر خاموش رہتے تھے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: میرے ماں، باپ آپ پر قربان ہوں، میں تکبیر اور قراءت کے درمیان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاموش رہنے کو دیکھتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بتائیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا پڑھتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں یہ دعا پڑھتا ہوں: اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنا لمبا فاصلہ کر دے جتنا مشرق و مغرب کے درمیان ہے، اے اللہ! آپ مجھے میرے گناہوں سے اس طرح پاک وصاف کر دیں جیسے سفید کپڑے کو میل کچیل سے پاک وصاف فرماتے ہیں، اے اللہ! مجھ سے میرے گناہوں کو پانی، اولے اور بارانی برف سے دھو دیں۔

(۲۹۸۱۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمَيِّتِ: اللَّهُمَّ اغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ.

(۲۹۸۱۹) حضرت عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میت پر یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا ہے: اے اللہ! آپ اس کو پانی اور بارانی برف اور اولے سے دھو دیجیے۔ اور اس کے گناہوں کو ایسے پاک وصاف فرمادیں جیسا کہ سفید کپڑے کو میل کچیل سے پاک کیا جاتا ہے۔

(۱۲) الرّعد ما يدعي به له ؟

بادلوں کی گرج کے وقت کیا دعا مانگی جائے؟

(۲۹۸۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ قَالَ: بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ الشَّدِيدَ قَالَ: اللَّهُمَّ لاَ تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ ، وَلا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَلِكَ.

(۲۹۸۲۰) حضرت جعفر بن برقان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سخت گرج کی آواز سنتے تو یہ دعا کرتے تھے: اے اللہ! ہمیں اپنے عذاب کے ذریعہ سے ہلاک مت فرما، اور نہ ہی ہمیں اپنے غصہ کی وجہ سے قتل کر، اور اس سے پہلے ہی ہمیں عافیت عطا فرما۔

(۲۹۸۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ سَمِعَهُ مِنْ غَيْلاَنَ بْنِ جَرِيرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ.

(۲۹۸۲۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ جب بھی بجلی کی کڑک سنتے تو فرماتے: اللہ پاک ہے اور اپنی سب تعریفوں کے ساتھ ہے، اللہ پاک ہے جو کہ عظمت والا ہے۔

(۲۹۸۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ قَالَ: سُبْحَانَ مَنْ سَبَّحْتَ لَهُ.

(۲۹۸۲۲) حضرت ابن طاوس ریشید فرماتے ہیں کہ ان کے والد جب بجلی کی گرج سنتے تو فرماتے: پاک ہے وہ ذات جس کی تو نے پاکی بیان کی ہے۔

(۲۹۸۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي زَكَرِيَّا قَالَ : مَنْ سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ فَقَالَ : سُبْحَانَ اللهِ بِحَمْدِهِ لَمْ تُصِبْهُ صَاعِقَةٌ.

(۲۹۸۲۳) حضرت ابن ابی زکریا ریشید فرماتے ہیں: جو شخص گرج کی آواز سن کر یہ کلمات کہے: اللہ پاک ہے اور اپنی سب تعریفوں کے ساتھ ہے، تو آسمانوں سے گرنے والی بجلی اسے نہیں پہنچ سکے گی۔

(۲۹۸۲٤) حَدَّثَنَا مَعْن ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ تَرَكَ الْحَدِيثَ ، وَقَالَ : سُبْحَانَ الَّذِي سَبَّحَ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ ، ثُمَّ يَقُولُ : إِنَّ هَذَا لَوَعِيدٌ لأَهْلِ الأَرْضِ شَدِيدٌ.

(۲۹۸۲۴) حضرت عامر بن عبد اللہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ جب بجلی کی گرج کی آواز سنتے تو بات چیت کرنا چھوڑ دیتے اور فرماتے: پاک ہے وہ ذات جس کی پاکی فرشتوں نے تمام تعریفوں کے ساتھ بیان کی ہے اور فرشتوں نے بھی پاکی بیان کی ہے اس سے ڈر کر پھر فرماتے: یہ گرج زمین والوں کے لیے بہت سخت وعید ہے۔

(۲۹۸۲٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اللَّهُمَّ لاَ تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ ، وَلا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَلِكَ.

(۲۹۸۲۵) حضرت جعفر بن برقان ریشید فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہونچی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تھے: اے اللہ! ہمیں تو اپنے غصہ سے قتل نہ فرما، اور ہمیں اپنے عذاب سے ہلاک مت کر، اور ہمیں اس سے پہلے ہی عافیت عطا فرما۔

(۲۹۸۲٦) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ الْحَارِثِ قَالَ : حَدَّثَنِيهِ جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ : كَانَ الأَسْوَدُ النَّخَعِيُّ ابْنُ يَزِيدَ ، إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ قَالَ : سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ.

(۲۹۸۲۶) حضرت جامع بن شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت اسود نخعی بن یزید ریشید بجلی کی گرج کی آواز سنتے تھے تو فرماتے: پاک ہے وہ ذات جس کے خوف سے رعد اور تمام فرشتے اس کی پاکی بیان کرتے ہیں تمام تعریفوں کے ساتھ۔

(۲۹۸۲۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ ، عَنْ أَبِي مَطَرٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ وَالصَّوَاعِقَ قَالَ : اللَّهُمَّ لاَ تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ ، وَلا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَلِكَ. (بخاری ۷۲۱۔ ترمذی ۳۴۵۰)

(۲۹۸۲۷) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بادلوں کی گرج اور بجلی کے کڑ کنے کی آواز سنتے تو فرماتے: اے اللہ! ہمیں اپنے غصہ سے قتل نہ فرما، اور نہ ہی ہمیں اپنے عذاب سے ہلاک کر، اور اس سے پہلے ہی ہمیں عافیت عطا کر۔

(۱۳) ما يدعى بِهِ لِلرِّيحِ إذا هبّت ؟

جب ہوا چلے تو کیا دعا کرے؟

(۲۹۸۲۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الزُّرَقِيُّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَسُبُّوا الرِّيحَ فَإِنَّهَا مِنْ رُوحِ اللهِ ، تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ وَالْعَذَابِ ، وَلَكِنْ تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ شَرِّهَا وَسَلُوا اللَّهَ مِنْ خَيْرِهَا. (ابن ماجه ۳۷۲۷)

(۲۹۸۲۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: تم لوگ ہوا کو بُرا بھلا مت کہو، پس یہ تو اللہ کی مہربانی ہے، جو رحمت اور عذاب دونوں کو لاتی ہے۔ لیکن تم لوگ اللہ کی پناہ مانگو اس کے شر سے، اور اللہ سے اس کی خیر و بھلائی کو طلب کرو۔

(۲۹۸۲۹) حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أُبَيٍّ قَالَ :لاَ تَسُبُّوا الرِّيحَ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مَا تَكْرَهُونَ فَقُولُوا :اللَّهُمَّ إنَّا نَسْأَلُك خَيْرَ هَذِهِ الرِّيحِ وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ الرِّيحِ وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ.

(ترمذی ۲۲۵۲۔ احمد ۱۲۳)

(۲۹۸۲۹) حضرت عبد الرحمن بن أبزی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت اُبَی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: تم لوگ ہوا کو بُرا مت کہو، جب تم اسے نا پسند سمجھنے لگو تو یوں کہو: اے اللہ! ہم آپ سے اس ہوا اور جو کچھ اس ہوا میں ہے اور جس وجہ سے یہ ہوا بھیجی گئی ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتے ہیں، اور ہم آپ کی پناہ مانگتے ہیں اس ہوا کے شر سے، اور جو کچھ اس ہوا میں ہے اس کے شر سے، اور جس وجہ سے یہ ہوا بھیجی گئی ہے اس کے شر سے۔

(۲۹۸۳۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ :هَاجَتْ رِيحٌ ، أَوْ هَبَّتْ رِيحٌ فَسَبُّوهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :لاَ تَسُبُّوهَا ، فَإِنَّهَا تَجِيءُ بِالرَّحْمَةِ وَتَجِيءُ بِالْعَذَابِ ، وَلَكِنْ قُولُوا :اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً ، وَلا تَجْعَلْهَا عَذَابًا.

(۲۹۸۳۰) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ زوردار آندھی چلی تو لوگوں نے اسے برا بھلا کہا۔ یہ سن کر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: تم اسے بُرا مت کہو۔ پس یقیناً ہوا کبھی رحمت کو لے کر آتی ہے، اور کبھی عذاب کو لاتی ہے، لیکن یوں کہا کرو: اے اللہ! تو اس ہوا کو باعث رحمت بنا دے اور تو اس کو باعث عذاب مت بنا۔

(۲۹۸۳۱) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :كَانَ ابْنُ عُمَرَ إذَا عَصَفَتِ الرِّيحُ فَدَارَتْ يَقُولُ : شُدُّوا التَّكْبِيرَ فَإِنَّهَا مُذْهِبَتُهُ.

(۲۹۸۳۱) حضرت امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب طوفانی آندھی آتی اور بھنور بنتے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: بلند

اور زوردار تکبیر کہو پس یقیناً یہ تکبیر اس آندھی کو ختم کر دینے والی ہے۔

(۲۹۸۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي فَزَارَةَ قَالَ : كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَالِكٍ إِذَا رَأَى الرِّيحَ قَالَ : اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا أرسلت فِيهَا وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ مَا قُدِّرَتْ فِيهَا.

(۲۹۸۳۲) حضرت ابو فزارہ ؒ فرماتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن مالک ؒ جب بھی تیز ہوا چلتی دیکھتے تو فرماتے: اے اللہ! ہم آپ سے اس ہوا کی خیر، اور جو کچھ آپ نے اس ہوا میں بھیجا ہے اس کی خیر طلب کرتے ہیں، اور ہم آپ کی پناہ مانگتے ہیں اس ہوا کے شر سے اور جو کچھ آپ نے اس ہوا میں مقرر کیا ہے اس کے شر سے۔

(۲۹۸۳۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ ذَكَرَ أن عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى سَحَابًا ثَقِيلاً مِنْ أُفُقٍ مِنَ الآفَاقِ تَرَكَ مَا هُوَ فِيهِ ، وَإِنْ كَانَ فِي صَلاةٍ حَتَّى يَسْتَقْبِلَهُ فَيَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أُرْسِلَ بِهِ ، فَإِنْ أَمْطَرَ قَالَ : اللَّهُمَّ سَيْبًا نَافِعًا مَرَّتَيْنِ ، أَوْ ثَلاثًا ، فَإِنْ كَشَفَهُ اللَّهُ وَلَمْ يُمْطِرْ حَمِدَ اللَّهَ عَلَى ذَلِكَ. (بخاری ۶۸۶۔ ابو داؤد ۵۰۵۸)

(۲۹۸۳۳) حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: یقیناً جب رسول اللہ ﷺ آسمان کے کسی حصہ میں گھنا بادل دیکھتے تو جس کام میں مشغول ہوتے اسے چھوڑ دیتے اگرچہ نماز پڑھنے میں ہی مشغول ہوں، یہاں تک کہ آپ ﷺ اس کا استقبال کرتے ہوئے فرماتے: ''اے اللہ! ہم آپ کی پناہ مانگتے ہیں اس بھیجے ہوئے بادل کے شر سے'' پس اگر بارش ہونے لگتی تو فرماتے: اے اللہ! اس ہونے والی بارش کو نفع والا بنا دے۔ دو یا تین مرتبہ پڑھتے۔ پس اگر اللہ بادلوں کو ہٹا دیتا اور بارش نہ ہوتی تو اس بات پر اللہ کی حمد و ثناء کرتے۔

(۲۹۸۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ : حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَن نَافِعٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ : اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ صَيِّبًا نَافِعًا. (بخاری ۱۰۳۲۔ احمد ۹۰)

(۲۹۸۳۴) حضرت قاسم ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بارش دیکھتے تو دعا فرماتے: اے اللہ! اس ہونے والی بارش کو نفع مند بنا دے۔

(۱٤) ما يدعى بِهِ فِي الاستِسقاءِ ؟

استسقاء میں کیا دعا مانگی جائے؟

(۲۹۸۳٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَن سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَن شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ قَالَ : قُلْنَا لِكَعْبِ بْنِ مُرَّةَ يَا كَعْبُ ، حَدِّثْنَا ، عَن رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ

اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَائَہُ رَجُلٌ فَقَالَ :یَا رَسُولَ اللہِ ، اسْتَسْقِ اللَّہَ لِمُضَرَ ، قَالَ :فَرَفَعَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَیْہِ فَقَالَ :اللَّہُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مَرِیعًا مَرِیًّا عَاجِلاً غَیْرَ رَائِثٍ نَافِعًا غَیْرَ ضَارٍّ، قَالَ :فَمَا جَمَّعُوا حَتَّی أُحیوا فَأَتَوْہُ فَشَکَوْا إلَیْہِ الْمَطَرَ ، فَقَالُوا :یَا رَسُولَ اللہِ ، تَہَدَّمَتِ الْبُیُوتُ فَقَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہِ:اللَّہُمَّ حَوَالَیْنَا، وَلا عَلَیْنَا، قَالَ:فَجَعَلَ السَّحَابُ یَتَقَطَّعُ یَمِینًا وَشِمَالاً.

(ابن ماجہ ۱۲۶۹۔ طیالسی ۱۱۹۹)

(۲۹۸۳۵) حضرت شرحبیل بن السمط فرماتے ہیں: ہم نے حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کریں؟ پس وہ فرمانے لگے: ہم ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! قبیلہ مضر والوں کے لیے پانی کی دعا فرمائیے، حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے لیے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور دعا فرمائی: اے اللہ! ہمیں سیراب کردے ایسی بارش سے جو زمین کو سبز و شاداب کردے، نفع بخش ہو، جلد آئے نہ کہ دیر سے، فائدہ پہنچانے والی ہو نہ کہ نقصان پہنچانے والی ہو، حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگوں نے ابھی ایک جمعہ بھی نہیں گزارا تھا یہاں تک کہ اتنی بارش ہوئی کہ زمین سرسبز و شاداب ہوگئی، پس لوگ آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بارش کی شکایت کرنے لگے، پس لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! تحقیق گھر گرنے لگے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دعا فرمائی: اے اللہ! ہمارے اردگرد بارش نازل فرما اور ہم پر مت نازل کر، حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ یکایک بادل دائیں اور بائیں چھٹ گئے۔

(۱۵) مَنْ قَالَ إذا دعوت فابدأ بنفسك

جو شخص یوں کہے: جب تم دعا کرو تو اپنے آپ ہی سے ابتدا کرو

(۲۹۸۳۶) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ آدَمَ ، عَنْ حَمْزَۃَ الزَّیَّاتِ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ أُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ : کَانَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إذَا دَعَا لأَحَدٍ بَدَأَ بِنَفْسِہِ فَذَکَرَ ذَاتَ یَوْمٍ مُوسَی فَقَالَ :رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْنَا وَعَلَی مُوسَی ، لَوْ کَانَ صَبَرَ لَقَصَّ اللَّہُ عَلَیْنَا مِنْ خَبَرِہِ ، وَلَکِنْ قَالَ :﴿إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَیْءٍ بَعْدَہَا فَلا تُصَاحِبْنِی قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّی عُذْرًا﴾. (بخاری ۱۲۲۔ مسلم ۱۸۴۷)

(۲۹۸۳۶) حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی کے لیے دعا کرتے تو اپنی ذات سے ابتدا فرماتے، پس ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام ذکر کیا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو ہم پر اور موسیٰ علیہ السلام پر، اگر وہ صبر فرماتے تو اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی کچھ اور باتیں بھی بیان فرماتے، لیکن انہوں نے فرمایا: اگر میں اس کے بعد تجھ سے کسی چیز کا پوچھوں تو مجھے اپنے ساتھ مت رکھیو۔ تحقیق مل گیا ہے آپ کو میری طرف سے عذر۔

(۲۹۸۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : كَانَ يُقَالُ : إِذَا دَعَوْتَ فَابْدَأْ بِنَفْسِكَ فَإِنَّكَ لاَ تَدْرِي فِي أَيِّ دُعَاءٍ يُسْتَجَابُ لَكَ.

(۲۹۸۳۷) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ یہ کہا جاتا ہے: جب بھی تو کوئی دعا کرے تو اپنی ذات سے ابتدا کر، کیونکہ تو نہیں جانتا تیری کون سی قبولیت کے درجات پالے۔

(۲۹۸۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَرْحَمُنَا اللَّهُ وَأَخَا عَادٍ. (ابن ماجه ۳۸۵۲)

(۲۹۸۳۸) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ ہم پر اور عاد کے بھائی ھود علیہ السلام پر رحم فرمائے۔

(۲۹۸۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : جَلَسْتُ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَذَكَرْتُ رَجُلاً فَتَرَحَّمْتُ عَلَيْهِ فَضَرَبَ صَدْرِي ، وَقَالَ : ابْدَأْ بِنَفْسِكَ.

(۲۹۸۳۹) حضرت سعید بن یسار ؒ فرماتے ہیں: میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا، پس میں نے ایک آدمی کا تذکرہ کیا اور اس کے لیے اللہ کی رحمت کی دعا کی، تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے میرے سینے پر مارا اور فرمایا: اپنی ذات سے ابتدا کر۔

(۲۹۸٤۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ الأَنْصَارِيِّ قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ لاِبْنِ أُخْتِهَا : إِنَّكَ أَنْ تَدْعُوَ لِنَفْسِكَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَدْعُوَ لَكَ الْقَاصُّ.

(۲۹۸۴۰) حضرت ابو الدرداء انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھانجے سے فرمایا: بے شک تو اپنے لیے خود دعا کرے یہ اس سے بہت بہتر ہے کہ کوئی واعظ تیرے لیے دعا کرے۔

(۱٦) ما رُخِّصَ لِلرَّجُلِ يدعو بِهِ فِي سجودِهِ ؟

آدمی کو سجدے میں جن دعاؤں کی رخصت دی گئی ہے

(۲۹۸٤۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي رِشْدِينَ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا ، وَفِي سَمْعِي نُورًا ، وَاجْعَلْ فِي بَصَرِي نُورًا ، وَاجْعَلْ أَمَامِي نُورًا ، وَاجْعَلْ خَلْفِي نُورًا ، وَاجْعَلْ مِنْ تَحْتِي نُورًا ، وَأَعْظِمْ لِي نُورًا.

(۲۹۸۴۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایک رات اپنی خالہ ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس گزاری، پس میں نے سنا آپ ﷺ سجدے میں یہ دعا فرما رہے تھے: اے اللہ! میرے دل میں نور کو ڈال دے، اور میرے کان میں نور

ڈال دے، اور میری آنکھوں میں نور ڈال دے، اور میرے آگے نور عطا فرما اور میرے پیچھے نور عطا فرما، اور میرے نیچے سے نور ہی نور کر دے اور مجھ کو نورِ عظیم عطا کر دے۔

(۲۹۸٤۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : مِنْ أَحَبِّ الْكَلِمِ إِلَى اللهِ أَنْ يَقُولَ الْعَبْدُ وَهُوَ سَاجِدٌ : ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي.

(۲۹۸۴۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کے نزدیک محبوب ترین کلمہ یہ ہے: کہ اس کا بندہ سجدہ کی حالت میں یہ کلمات کہے: میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے پس تو میری بخشش فرما۔

(۲۹۸٤۳) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ ثُوَيرِ بْنِ أَبِي فَاخِتَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ: مَا وَضَعَ رَجُلٌ جَبْهَتَهُ لِلَّهِ سَاجِدًا فَقَالَ : يَا رَبِّ اغْفِرْ لِي يَا رَبِّ اغْفِرْ لِي يَا رَبِّ اغْفِرْ لِي ثَلاثًا إِلاَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَقَدْ غُفِرَ لَهُ.

(۲۹۸۴۳) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی آدمی سجدے کی حالت میں اپنی پیشانی اللہ کے سامنے جھکاتا ہے پھر تین مرتبہ یہ کلمات کہتا ہے: اے میرے پالنے والے! میری بخشش کر دیجیے۔ اے میرے پالنے والے! میری بخشش کر دیجیے۔ اے میرے پالنے والے! میری بخشش کر دیجیے۔ پھر جب سجدہ سے وہ اپنا سر اُٹھاتا ہے تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

(۲۹۸٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَاصِمٍ قَالَ : كَانَ أَبُو وَائِلٍ يَقُولُ وَهُوَ سَاجِدٌ : رَبِّ إِنْ تَعْفُ عَنِي تَعْفُ ، عَنْ طَوْلٍ مِنْكَ ، وَإِنْ تُعَذِّبْنِي تُعَذِّبْنِي غَيْرَ ظَالِمٍ ، وَلا مَسْبُوقٍ ، ثُمَّ يَبْكِي.

(۲۹۸۴۴) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سجدے کی حالت میں یوں دعا فرماتے تھے: اے میرے مالک! اگر آپ مجھے معاف کریں گے تو یہ معاف کرنا آپ کی مہربانی سے ہوگا اور اگر مجھے عذاب دیں گے تو عذاب دینے میں آپ نہ تو ظلم کرنے والے ہوں گے اور نہ ہی حد سے بڑھا ہوا عذاب دیں گے، پھر حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ رونے لگتے۔

(۲۹۸٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ الأَنْصَارِيِّ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيد بْنِ رَبِيعَةَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: أَدْلَجْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِلَى الْمَسْجِدِ ، فَلَمَّا دَخَلْتُ مَرَرْتُ عَلَى رَجُلٍ سَاجِدٍ وَهُوَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي خَائِفٌ مُسْتَجِيرٌ فَأَجِرْنِي مِنْ عَذَابِكَ ، وَسَائِلٌ فَقِيرٌ فَارْزُقْنِي مِنْ فَضْلِكَ ، لاَ بَرِيءٌ مِنْ ذَنْبٍ فَأَعْتَذِرَ ، وَلا ذُو قُوَّةٍ فَأَنْتَصِرَ ، وَلَكِنْ مُذْنِبٌ مُسْتَغْفِرٌ ، فَأَصْبَحَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يُعَلِّمُهُنَّ أَصْحَابَهُ إِعْجَابًا بِهَا.

(۲۹۸۴۵) حضرت عبداللہ بن یزید دمشقی فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں ایک رات مسجد میں داخل ہوا، جب میں داخل ہو گیا تو میرا گزر ایک آدمی پر ہوا جو سجدے کی حالت میں یہ دعا کر رہا تھا: اے اللہ! میں ڈرنے والا، پناہ مانگنے والا ہوں پس آپ مجھے اپنے عذاب سے پناہ دیجیے، اور میں سوالی، بھیک مانگنے والا ہوں آپ اپنی مہربانی سے مجھے رزق عطا فرما دیجیے، اور میں گناہوں سے بری نہیں ہوں آپ میرا عذر قبول فرما لیجیے، اور نہ ہی میں طاقت والا ہوں آپ ظالموں سے میری حفاظت فرما

دیجیے، لیکن میں گناہ کر کے معافی مانگنے والا ہوں پھر حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ یہ دعا اپنے شاگردوں کو سکھلانا شروع کر دی پسند آنے کی وجہ سے۔

(۲۹۸٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ :رَبِّ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي ، قَالَ مُحَارِبٌ :فَإِنَّهُ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

(۲۹۸۴۶) حضرت محارب بن دثار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص سجدہ کیا کرے تو وہ یہ کلمات کہے: اے میرے رب! میں نے اپنی جان سے ظلم کیا ہے تو میری مغفرت فرما۔ حضرت محارب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کیونکہ آدمی اس حالت میں اللہ کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

(۲۹۸٤٧) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :طَلَبْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَلَمْ أَجِدْهُ ، قَالَتْ :فَظَنَنْت أَنَّهُ أَتَى بَعْضَ جَوَارِيهِ ، أَوْ نِسَائِهِ ، قَالَتْ :فَرَأَيْته وَهُوَ سَاجِدٌ وَهُوَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا أَسْرَرْتُ ، وَمَا أَعْلَنْتُ. (احمد ۱۴۷۔ حاکم ۲۲۱)

(۲۹۸۴۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کیا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پا سکی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مجھے گمان ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی باندی یا بیوی کے پاس نہ چلے گئے ہوں، فرماتی ہیں کہ پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدے کی حالت میں پالیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھ رہے تھے: اے اللہ! میری مغفرت فرما ان کاموں سے جو میں نے چھپ کر کیے ہوں یا اعلانیہ کیے ہوں۔

(۱۷) الرّجل يتعارّ من اللّيل، ما يدعو به ؟

جو آدمی رات کو نیند سے جاگ جائے تو وہ کیا دعا کرے؟

(۲۹۸٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، أَنَّهُ قَالَ :مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ :لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ رَبِّ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَمَا تَخْرُجُ الْحَيَّةُ مِنْ سَلْخِهَا.

(۲۹۸۴۸) حضرت قاسم بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات کو نیند سے جاگ جائے پھر وہ یہ کلمات کہہ لیا کرے: نہیں ہے کوئی معبود سوائے تیرے، اے میرے مالک! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے تو میری مغفرت فرما دے، تو وہ شخص گناہوں سے اس طرح پاک وصاف ہو کر نکلے گا جیسے سانپ اپنی کینچلی سے نکلتا ہے۔

(۲۹۸٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ :سُبْحَانَ رَبِّ النَّبِيِّينَ وَإِلَه الْمُرْسَلِينَ.

(۲۹۸۴۹) حضرت زید بن صُوحان ولیٹھیز فرماتے ہیں: حضرت سلمان تنی ہو جب رات کو نیند سے بیدار ہو جاتے تو فرماتے: پاک ہے وہ ذات جونبیوں کو پالنے والا ہے اور رسولوں کا معبود ہے۔

(۲۹۸۵۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ هُرَيْمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي كَثِيرٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ كَانَتْ إِذَا تَعَارَّتْ مِنَ اللَّيْلِ تَقُولُ : رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاهْدِ السَّبِيلَ الأَقْوَمَ.

(۲۹۸۵۰) حضرت ابوکثیر ولیٹھیز جو کہ ام المومنین ام سلمہ تنی مذمن کے آزاد کردہ غلام فرماتے ہیں: حضرت ام سلمہ شنی اللہ عنہا جب رات کو نیند سے جاگ جاتیں تو یہ دعا فرماتیں: میرے مالک! تو بخشش فرما اور رحم فرما، اور سیدھے راستہ کی طرف ہدایت نصیب فرما۔

(۲۹۸۵۱) حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عُبَيْدٍ ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُخْتَارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَحَرَّكَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ﴿قَدْ جَائَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُبِينًا﴾.

(۲۹۸۵۱) حضرت ابوالاحوص ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود تنی ہو جب رات کو جاگ جاتے تو فرماتے: اے لوگو! (تحقیق تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے دلیل آچکی، اور ہم نے تمہاری طرف کھلے روشن نور کو اُتارا)۔

(۱۷) السّاعة الّتي يستجاب فِيها الدّعاء

وہ گھڑی جس میں دعا قبول کی جاتی ہے

(۲۹۸۵۲) حَدَّثَنَا مَعَن ، عَن مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَن سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ : سَاعَتَانِ تُفْتَحُ فِيهِمَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ ، وَقَلَّ دَاعٍ تُرَدُّ عَلَيْهِ دَعْوَتُهُ : حَضْرَةُ النِّدَاءِ فِي الصَّلاةِ ، والصَّفُّ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ. (ابوداؤد ۲۵۳۲۔ ابن حبان ۱۷۶۴)

(۲۹۸۵۲) حضرت ابو حازم ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت سھل بن سعد ساعدی تنی ہو کا ارشاد ہے: دو گھڑیاں ایسی ہیں جن میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ دعا کرنے والے کی دعا کو واپس اس پر لوٹا دیا جاتا ہو، نماز کے لیے اذان کا وقت ہو، اور اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے صف بندی کرتے وقت۔

(۲۹۸۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَارِبٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : كَانَ يَأْمُرُ بِالدُّعَاءِ عِنْدَ أَذَانِ الْمُؤَذِّنِينَ.

(۲۹۸۵۳) حضرت محارب بن دثار ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر تنی ہو کا ارشاد ہے کہ: مؤذنین کی اذان کے وقت دعا کا حکم کیا جاتا تھا۔

(۲۹۸۵٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عن سُفْيَان ، عَن زَيْدٍ الْعَمِّيِّ ، عَنْ أَبِي إِيَاسٍ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالإِقَامَةِ لَا يُرَدُّ.

(۲۹۸۵۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا رد نہیں کی جاتی۔

(۲۹۸۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِي مُرَارَةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : أَفْضَلُ السَّاعَاتِ مَوَاقِيتُ الصَّلَاةِ فَادْعُ فِيهَا.

(۲۹۸۵۵) حضرت ابو مرارہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ کا ارشاد ہے: افضل ترین گھڑیاں نماز کے اوقات ہیں پس تم ان میں دعا مانگو۔

(۲۹۸۵٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ :حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ :إِنَّ السَّاعَةَ الَّتِي يُسْتَجَابُ فِيهَا لِمَنْ دَعَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِينَ يَقُومُ الإِمَامُ فِي الصَّلَاةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ مِنْهَا.

(۲۹۸۵٦) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ کا ارشاد ہے بے شک جمعہ کے دن وہ گھڑی جس میں دعا کرنے والے کی دعا قبول کی جاتی ہے وہ یہ ہے: جب امام نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ نماز سے لوٹ جائے۔

(۲۹۸۵۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ الدُّعَاءَ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالإِقَامَةِ فَادْعُوا.

(۲۹۸۵۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: اذان اور اقامت کے مابین کی جانے والی دعا کبھی رد نہیں ہوتی، پس تم لوگ اس میں دعا کرو۔

(۲۹۸۵۸) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مُرَّةَ ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ الرَّقَاشِيُّ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا كَانَ عِنْدَ الْأَذَانِ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَاسْتُجِيبَ الدُّعَاءُ ، وَإِذَا كَانَ عِنْدَ الإِقَامَةِ لَمْ تُرَدَّ دَعْوَةٌ. (ابو یعلی ۴۰۹۵۔ طیالسی ۲۱۰۶)

(۲۹۸۵۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جب اذان کا وقت ہوتا ہے، تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، اور دعا قبول کی جاتی ہے، اور جب اقامت کا وقت ہوتا ہے تب تو دعا بالکل بھی رد نہیں کی جاتی۔

(۱۹) ما يدعى بِهِ إذا سمع الأذان ؟

وہ دعا جو اذان سنتے وقت مانگی جائے

(۲۹۸۵۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنِ الْحُكَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ ، أَنَّهُ قَالَ : مَنْ قَالَ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ : رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا ،

وَبِالإِسْلاَمِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا ، غُفِرَ لَهُ ذُنُوبُهُ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ :يَا سَعْدُ ، مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ، وَمَا تَأَخَّرَ ؟ قَالَ : لاَ هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ. (مسلم ۲۹۰۔ ابوداؤد ۵۲۶)

(۲۹۸۵۹) حضرت عامر رحمہ اللہ بن سعد فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص مؤذن کی آواز سن کر یہ کلمات کہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں ہے: میں اللہ کو رب مان کر، اسلام کو دین مان کر، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی مان کر راضی ہوں، تو اس شخص کے تمام گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے، پھر ایک آدمی ان سے کہنے لگا: اے سعد! اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، میں نے صرف اتنی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔

(۲۹۸۶۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ هُرَيْمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي كَثِيرٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ :قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :قُولِي عِنْدَ أَذَانِ الْمَغْرِبِ :اللَّهُمَّ عند إقْبَالُ لَيْلِكَ وَإِدْبَارُ نَهَارِكَ وَأَصْوَاتُ دُعَاتِكَ وَحُضُورُ صَلاتِكَ اغْفِرْ لِي. (ابوداؤد ۵۳۱۔ ترمذی ۳۵۸۹)

(۲۹۸۶۰) حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم مغرب کی اذان کے وقت یہ کلمات کہا کرو: اے اللہ! تو رات کے آنے کے وقت اور دن کے جانے کے وقت اور تیرے پکارنے والوں کی آوازوں کے وقت، اور تیری نماز کے حاضر ہونے کے وقت میں میری مغفرت فرما۔

(۲۰) الكلِمات الّتِي تلقّى آدم مِن ربِّهِ

ان کلمات کا بیان جو حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے سیکھے

(۲۹۸۶۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْمُكْتِبِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ :الْكَلِمَاتُ الَّتِي تَلَقَّى آدَم مِنْ رَبِّهِ :اللَّهُمَّ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ سُبْحَانَك وَبِحَمْدِكَ ، عَمِلْتُ سُوئًا وَظَلَمْتُ نَفْسِي فَارْحَمْنِي وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ، اللَّهُمَّ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ سُبْحَانَك وَبِحَمْدِكَ عَمِلْتُ سُوئًا وَظَلَمْتُ نَفْسِي فَتُبْ عَلَيَّ إِنَّك أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ.

(۲۹۸۶۱) حضرت عبد الکریم المکتب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمٰن بن یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: وہ کلمات جو حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے سیکھے درج ذیل ہیں: اے اللہ! تیرے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہے، تو پاک ہے اور اپنی تمام تعریفوں کے ساتھ ہے میں نے برا کام کیا، اور اپنی جان پر ظلم کیا پس تو مجھ پر رحم فرما، اور تو رحم کرنے والوں میں سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے، اے اللہ! تیرے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہے، تو پاک ہے، اور اپنی تمام تعریفوں کے ساتھ ہے، میں نے برا کام کیا، اور اپنی جان پر ظلم کیا، پس میری توبہ قبول فرما، یقیناً تو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

(۳۱) ما یقال فِی دبرِ الصّلواتِ ؟

نماز کے بعد جو کلمات کہے جاتے ہیں

(۲۹۸٦۲) حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مُعَقِّبَاتٌ لاَ يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ : سُبْحَانَ اللهِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلاةٍ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ ، وَتَحْمَدَ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ ، وَتُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلاثِينَ. (مسلم ۴۱۸۔ ترمذی ۳۴۱۲)

(۲۹۸۶۲) حضرت کعب بن عُجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چند پیچھے آنے والے کلمات ایسے ہیں کہ ان کا کہنے والا کبھی خسارہ میں نہیں ہوتا، ہر نماز کے بعد، سبحان اللہ تینتیس مرتبہ (۳۳)، الحمد للہ تینتیس مرتبہ (۳۳)، اللہ اکبر چونتیس مرتبہ (۳۴)۔

(۲۹۸٦۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ : ثَلاثٌ لاَ يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ ، أَوْ قَالَ : قَائِلُوهُنَّ : يُسَبِّحُ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ ، وَيَحْمَدُ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ ، وَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلاثِينَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلاةٍ ، قَالَ الْحَكَمُ : فَمَا تَرَكْتُهُنَّ بَعْدُ. (بخاری ۶۲۲۔ طیالسی ۱۰۶۰)

(۲۹۸۶۳) حضرت حکم رحمہ اللہ، حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلی کے حوالے سے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تین کلمات ایسے ہیں کہ ان کا کہنے والا، یا فرمایا، ان کے کہنے والے، خسارہ میں نہیں ہوئے: تینتیس (۳۳) مرتبہ سبحان اللہ کہنا، اور تینتیس (۳۳) مرتبہ الحمد للہ کہنا، اور چونتیس (۳۴) مرتبہ اللہ اکبر کا کہنا، ہر نماز کے بعد، حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پھر میں نے کبھی بھی ان کلمات کو نہیں چھوڑا۔

(۲۹۸٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ كَعْبٍ قَالَ : مُعَقِّبَاتٌ لاَ يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ وَكِيعٍ.

(۲۹۸۶۴) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: چند کلمات پیچھے آنے والے ایسے ہیں ان کا کہنے والا خسارہ میں نہیں ہوتا، پھر حضرت ابوالاحوص رحمہ اللہ نے حضرت وکیع رضی اللہ عنہ والی حدیث جیسا مضمون نقل فرمایا۔

(۲۹۸٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنْ صَلاتِهِ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ، وَبَارِكْ لِي فِي رِزْقِي.

(۲۹۸۶۵) حضرت ابوبکر بن ابی موسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ جب نماز سے فارغ ہوتے تو یوں دعا فرماتے تھے: اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف فرما، اور میرے معاملہ کو آسان فرما، اور میرے رزق میں برکت عطا فرما۔

(۲۹۸٦٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ طَيْسَلَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :

مَنْ قَالَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ وَإِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ :اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ، عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ ، وَكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ ، الطَّيِّبَاتِ الْمُبَارَكَاتِ ثَلَاثًا ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِثْلُ ذَلِكَ ، كُنَّ لَهُ فِي قَبْرِهِ نُورًا ، وَعَلَى الْجِسْرِ نُورًا ، وَعَلَى الصِّرَاطِ نُورًا حَتَّى يُدْخِلْنَهُ الْجَنَّةَ ، أَوْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ.

(۲۹۸۶۶) حضرت طیسلہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: جو شخص نماز پڑھنے کے بعد اپنی جگہ پر ہی بیٹھا رہے اور یہ کلمات کہے: اللہ بڑی کبریائی والا ہے، طاق اور جفت عدد کے مطابق، اور اللہ کے کلمات مکمل، پاکیزہ اور بابرکات ہیں۔ تین مرتبہ، اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تین مرتبہ۔ تو یہ کلمات اس شخص کے لیے قبر میں نور بن جائیں گے، اور پل صراط پر نور بن جائیں گے، یہاں تک کہ اس بندے کو جنت میں داخل کروائیں گے یا فرمایا: وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

(۲۹۸٦۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَن سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ:تَمَّ نُورُكَ فَهَدَيْت فَلَكَ الْحَمْدُ ، وَعَظُمَ حِلْمُك فَعَفَوْت فَلَكَ الْحَمْدُ ، وَبَسَطْت يَدَك فَأَعْطَيْت فَلَكَ الْحَمْدُ رَبَّنَا وَجْهُك أَكْرَمُ الْوُجُوهِ، وَجَاهُك خَيْرُ الْجَاهِ، وَعَطِيَّتُك أَفْضَلُ الْعَطِيَّةِ وَأَهْنَؤُهَا، تُطَاعُ رَبَّنَا فَتَشْكُرُ، وَتُعْصَى رَبَّنَا فَتَغْفِرُ، تُجِيبُ الْمُضْطَرَّ، وَتَكْشِفُ الضُّرَّ، وَتَشْفِي السَّقِيمَ، وَتُنْجِي مِنَ الْكَرْبِ وَتَقْبَلُ التَّوْبَةَ ، وَتَغْفِرُ الذَّنْبَ لِمَنْ شِئْت ، لَا يُجْزِءُ بِآلَائِكَ أَحَدٌ ، وَلَا يُحْصِي نَعْمَائَك قَوْلُ قَائِلٍ يَعْنِي :كُلٌّ يَقُولُ بَعْدَ الصَّلَاةِ.

(ابو یعلی ۴۳۶)

(۲۹۸٦۷) حضرت عاصم بن ضمرہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یوں دعا فرماتے تھے: تیرا نور مکمل ہوا پھر تو نے ہدایت عطا فرمائی، پس تیرے لیے ہی تمام تعریفیں ہیں، اور تیری حلم و بردباری عظیم ہوئی پھر تو نے درگزر فرمایا، پس تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں، اور تیرا ہاتھ کشادہ ہوا، پھر تو نے عطا فرمایا پس تیرے لیے ہی تمام تعریفیں ہیں، ہمارے رب! تیرا چہرہ تمام چہروں میں معزز ترین ہے، اور تیرا مرتبہ سب مرتبوں والے سے بہتر ہے، اور تیرا عطیہ افضل ترین اور فائدہ مند عطیہ ہے، ہمارے رب کی اطاعت کی جائے تو وہ ممنون ہوتا ہے، اور ہمارے رب کی نافرمانی کی جائے تو وہ مغفرت کرتا ہے، اور مجبور و پریشان کی پکار کا جواب دیتا ہے، اور تو مصیبت و تکلیف کو دور کرتا ہے، اور تو بیماروں کو شفا دیتا ہے، اور جس کے لئے چاہتا ہے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے، کوئی شخص بھی تیری نعمتوں کا بدلہ نہیں دے سکتا، اور کہنے والے کی بات تیری نعمتوں کو شمار نہیں کر سکتی، یہ سب کلمات آپ رضی اللہ عنہ فرض نماز کے بعد کہتے تھے۔

(۲۹۸٦۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَن عُمَيْرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ :كَانَ عَبْدُ اللهِ يَدْعُو بِهَذِهِ الدَّعَوَاتِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ مَا عَلِمْت مِنْهُ ، وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ مَا عَلِمْت مِنْهُ ، وَمَا لَمْ أَعْلَمْ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا سَأَلَك عِبَادُك الصَّالِحُونَ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ مِنْهُ عِبَادُك الصَّالِحُونَ :رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ، رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا

ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الأَبْرَارِ ، رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَى رُسُلِكَ ، وَلا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لاَ تُخْلِفُ الْمِيعَادَ.

(۲۹۸۶۸) حضرت عمیر بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نماز میں تشہد کے بعد یہ دعائیں مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ سے تمام بھلائی کا سوال کرتا ہوں چاہے میں جانتا ہوں یا نہ جانتا ہوں، اور میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں مکمل شر سے، میں اس کو جانتا ہوں یا نہ جانتا ہوں، اے اللہ! میں آپ سے اس بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کا آپ کے نیک بندوں نے آپ سے سوال کیا ہے، اور میں اس شر سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں جس کے شر سے آپ کے نیک بندوں نے پناہ مانگی ہے۔ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں خوبی اور آخرت میں خوبی دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا، اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے، اب ہمارے گناہ بخش دے، اور ہم سے ہماری برائیں دور کر دے، اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کرنا، یقیناً تو اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

(۲۹۸۶۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ ، عَنْ سَعْدٍ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَشَهَّدَ قَالَ : سُبْحَانَ اللهِ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الأَرْضِ ، وَمَا بَيْنَهُنَّ ، وَمَا تَحْتَ الثَّرَى ، قَالَ شُعْبَةُ :لاَ أَدْرِي اللَّهُ أَكْبَرُ قَبْلُ ، أَوِ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ ، لاَ شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ ، ثُمَّ يُسَلِّمُ.

(۲۹۸۶۹) حضرت مصعب بن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ جب تشہد پڑھ لیتے پھر یہ دعا فرماتے: اللہ ہی کے لیے پاکی ہے جس سے آسمان بھر جائیں اور زمین بھر جائے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے وہ بھر جائے اور جو کچھ زمین کے نیچے ہے وہ بھر جائے۔ حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نہیں جانتا: پہلے اللہ سب سے بڑا ہے کہا یا یوں کہا: اللہ ہی کے لئے سب تعریفیں ہیں تعریف، پاکیزہ اور بابرکت ہے، نہیں ہے کوئی خدا سوائے اللہ کے جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اس ہی کا ملک ہے اور اس کے لیے ہی تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، اے اللہ! میں آپ سے تمام بھلائی کا سوال کرتا ہوں، پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ سلام پھیر دیتے۔

(۲۹۸۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ قَالَ : كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ :أَيُّ شَيْءٍ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ فِي الصَّلاَةِ ، قَالَ : فَأَمْلاهَا عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ ، قَالَ :فَكَتَبْتُ بِهَا إِلَى مُعَاوِيَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ :لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، اللَّهُمَّ لاَ مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ ، وَلا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ ، وَلا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.

(۲۹۸۷۰) حضرت وراد رحمہ اللہ جو کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اور پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے سلام پھیرنے کے بعد کون سے کلمات فرماتے تھے؟ حضرت وراد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کلمات مجھے لکھوا دیے، اور وہ کہتے ہیں کہ پھر میں نے یہ کلمات لکھ کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیے، یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تھے تو فرماتے: ''نہیں ہے کوئی خدا سوائے اللہ کے، جو کہ تنہا ہے، جس کا کوئی شریک نہیں ہے، اس کا ہی ملک ہے اور اسی کے لیے تعریفیں ہیں۔ اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، اے اللہ! جس کو تو دے اس کو کوئی روکنے والا نہیں، اور جس سے تو روک لے اس کو کوئی دینے والا نہیں، اور کسی شان والے کو اس کی شان تیرے ہاں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

(۲۹۸۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي شَيْخٌ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ فِي دُبُرِ الصَّلاةِ: اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلامُ وَمِنْكَ السَّلامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلالِ وَالإِكْرَامِ، ثُمَّ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَسَمِعَهُ يَقُولُهُ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنِّي سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ مِثْلَ الَّذِي تَقُولُ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُنَّ فِي آخِرِ صَلاتِهِ.

(۲۹۸۷۱) حضرت صلۃ بن زفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو نماز کے بعد یہ کلمات کہتے سنا: ''اے اللہ! تو سلامتی والا ہے، اور تجھ سے ہی سلامتی ہے، تو برکت والا ہے، اے صاحب عظمت اور بزرگی والے۔'' پھر میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز پڑھی تو انہیں بھی یہی کلمات فرماتے ہوئے سنا، تو میں نے ان سے کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو بھی یہی کلمات فرماتے سنا ہے جو آپ نے ادا کیے، تو حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: یقیناً میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے آخر میں یہ کلمات پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

(۲۹۸۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ مَوْلًى لَهُمْ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يُهَلِّلُ دُبُرَ كُلِّ صَلاةٍ يَقُولُ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ، لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ، وَلا نَعْبُدُ إِلاَّ إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ، ثُمَّ يَقُولُ ابْنُ الزُّبَيْرِ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَلِّلُ بِهِنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلاةٍ. (مسلم ۴۱۶۔ ابوداؤد ۱۵۰۲)

(۲۹۸۷۲) حضرت ابو الزبیر رحمہ اللہ جو کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ہر نماز کے بعد یوں کلمہ پڑھا کرتے تھے: نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے جو تنہا ہے جس کا کوئی شریک نہیں ہے، اس ہی کا ملک ہے، اور اسی کے لیے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، گناہوں سے بچنے اور نیکی کے کرنے کی طاقت صرف اللہ کی مدد سے ہے، اور ہم اس کی ہی عبادت کرتے ہیں، اسی کی نعمت ہے، اور اسی کی مہربانی ہے، اور اس کے لیے اچھی تعریف ہے، نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کی ذات کے، دین کے لیے اخلاص اپنائے ہوئے اگرچہ کافروں کو برا ہی لگے۔ پھر حضرت عبد اللہ

بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد یہی کلمات فرماتے تھے۔

(۲۹۸۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : أَتَى عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه فَاطِمَةَ رضي الله عنها فَقَالَ إِنِّي أَشْتَكِي صَدْرِي مِمَّا أَمُدُّ بِالْغَرْبِ ، قَالَتْ : وَأَنَا وَاللهِ إِنِّي لأَشْتَكِي يَدَيَّ مِمَّا أَطْحَنُ الرَّحَا ، فَقَالَ : لَهَا : ائْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَدْ أَتَاهُ سَبْيٌ ائْتِيهِ لَعَلَّهُ يُخْدِمُكِ خَادِمًا ، فَانْطَلَقَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُمَا فَقَالَ : إِنَّكُمَا جِئْتُمَانِي لأُخْدِمَكُمَا خَادِمًا ، وَإِنِّي سَأُخْبِرُكُمَا بِمَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنَ الْخَادِمِ ، فَإِنْ شِئْتُمَا أَخْبَرْتُكُمَا بِمَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنَ الْخَادِمِ : تُسَبِّحَانِهِ دُبُرَ كُلِّ صَلاةٍ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ وَتَحْمَدَانِهِ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ وَتُكَبِّرَانِهِ أَرْبَعًا وَثَلاثِينَ ، وَإِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا مِنَ اللَّيْلِ فَتِلْكَ مِئَة قَالَ عَلِيٌّ رضي الله ، عَنه : فَمَا أَعْلَمُنِي تَرَكْتُهَا بَعْدُ ، قَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ ابْنُ الْكَوَّاءِ : وَلا لَيْلَةَ صِفِّينَ ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ : قَاتَلَكُمَ اللَّهُ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ ، وَلا لَيْلَةَ الصِّفِّينِ. (ابن ماجه ۲۱۵۲۔ احمد ۷۹)

(۲۹۸۷۳) حضرت سائب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے: کنویں کا ڈول کھینچنے کی وجہ سے میرا سینہ درد کر رہا ہے، تو حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ کی قسم! چکی پیسنے کی وجہ سے میرے ہاتھوں میں بھی درد رہتا ہے، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا: تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ، تحقیق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند غلام آئے ہیں، تم ان کے پاس جاؤ تو شاید وہ تمہیں خدمت کے لیے کوئی خادم عطا فرما دیں۔ پھر یہ دونوں حضرات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلے جب دونوں پہونچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں میرے پاس اس لیے آئے ہو کہ میں تمہیں خدمت کے لیے کوئی خادم عطا کروں، اور یقیناً میں تمہیں عنقریب ایک ایسی چیز بتاؤں گا جو تمہارے لیے خادم سے بھی بہتر ہوگی، اور اگر تم چاہو تو میں تمہیں وہ چیز بتا دوں جو تمہارے حق میں خادم سے بھی بہتر ہے: ''تم دونوں ہر نماز کے بعد اور جب رات کو بستر پر لیٹنے لگو تو تینتیس (۳۳) مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس (۳۳) مرتبہ الحمد للہ، اور چونتیس (۳۴) مرتبہ اللہ اکبر کہہ لیا کرو، تو یہ پورے سو (۱۰۰) ہو جائیں گے۔''

حضرت علی فرماتے ہیں: مجھے یاد نہیں اس کے بعد کبھی میں نے ان کلمات کو چھوڑا ہو، اس پر عبد اللہ بن الکواء کہنے لگا: جنگ صفین کی رات کو بھی نہیں، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عراق والو! اللہ تمہیں ہلاک کرے، جنگ صفین کی رات کو بھی نہیں چھوڑے۔

(۲۹۸۷۴) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خُلَّتَانِ لا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا رَجُلٌ إِلاَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ، هُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَفْعَلُهُمَا قَلِيلٌ قِيلَ : مَا هُمَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ : الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ ، يُسَبِّحُ الرَّجُلُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلاتِهِ عَشْرًا وَيَحْمَدُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُ عَشْرًا ، فَذَلِكَ خَمْسُونَ وَمِئَةٌ عَلَى اللِّسَانِ ، وَأَلْفٌ وَخَمْسُمِئَةٍ فِي الْمِيزَانِ قَالَ : وَلَقَدْ رَأَيْتُ

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُدُّهُنَّ فِي يَدِهِ وَيُسَبِّحُ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ وَيَحْمَدُ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ وَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلاثِينَ عِنْدَ مَضْجَعِهِ مِنَ اللَّيْلِ وَإِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ سَبَّحَ وَحَمِدَ وَكَبَّرَ مِئَةً فَذَلِكَ مِئَةٌ عَلَى اللِّسَانِ ، وَأَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ ، فَأَيُّكُمْ يُذْنِبُ فِي اللَّيْلَةِ أَلْفَيْنِ وَخَمْسَمِئَةٍ. (ابن ماجه ۹۲۶۔ ترمذی ۳۴۱۰)

(۲۹۸۷۴) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو اچھی عادتیں ایسی ہیں کہ جو شخص ان عادات کی حفاظت کرے گا تو جنت میں داخل ہوگا، یہ دونوں آسان ہیں اور پھر بھی ان کے کرنے والے تھوڑے ہیں، پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! وہ دو عادات کون سی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ نمازیں ہیں، جو شخص ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ، اور دس مرتبہ الحمد للہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر کہے گا تو یہ زبان سے کہنے کے اعتبار سے ڈیڑھ سو (۱۵۰) ہیں اور ترازو پر وزن کرنے کے اعتبار سے ڈیڑھ ہزار (۱۵۰۰) ہوں گی، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو انگلیوں پر بھی شمار فرمایا اور دوسری (۲) اچھی عادت یہ ہے کہ آدمی رات کو بستر پر لیٹتے وقت تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہے گا، تو یہ زبان سے کہنے کے اعتبار سے سو (۱۰۰) ہیں اور ترازو پر وزن کے اعتبار سے ہزار ہوں گے۔ پس تم میں سے کون ہے جو رات کو ڈھائی ہزار گناہ کرتا ہو؟''

(۲۹۸۷۵) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، عَنْ مَوْلًى لأُمِّ سَلَمَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ حِينَ يُسَلِّمُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلاً مُتَقَبَّلاً. (احمد ۳۰۵۔ ابو یعلی ۶۹۶۱)

(۲۹۸۷۵) حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ کر سلام پھیرتے تو یوں دعا فرماتے تھے: اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں نفع پہنچانے والے علم کا، اور پاکیزہ رزق کا اور مقبول عمل کا۔

(۲۹۸۷۶) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ هِلالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ زَاذَانَ قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي دُبُرِ الصَّلاةِ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ مِئَةَ مَرَّةٍ. (احمد ۳۷۱۔ بخاری ۶۱۹)

(۲۹۸۷۶) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد سو مرتبہ یہ دعا فرمائی: اے اللہ! میری مغفرت فرما، اور میری توبہ قبول فرما، یقیناً تو ہی توبہ قبول کرنے والا اور مغفرت فرمانے والا ہے۔

(۲۹۸۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي عُمَرَ الصينى وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ سَمِعَهُ مِنْ أَبِي عُمَرَ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، ذَهَبَ الأَغْنِيَاءُ بِالأَجْرِ ، يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي ، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ ، وَيَحُجُّونَ كَمَا نَحُجُّ ، وَيَتَصَدَّقُونَ ، وَلا نَجِدُ مَا نَتَصَدَّقُ قَالَ : فَقَالَ : أَلا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ أَدْرَكْتُمْ مَنْ سَبَقَكُمْ ، وَلا يُدْرِكُكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ إِلاَّ مَنْ عَمِلَ بِالَّذِي تَعْمَلُونَ :

تُسَبِّحُونَ اللَّهَ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ وَتَحْمَدُونَهُ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ وَتُكَبِّرُونَهُ أَرْبَعًا وَثَلاثِينَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلاةٍ.

(احمد ۴۴۶۔ نسائی ۹۹۷۹)

(۲۹۸۷۷) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ایک دن کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مالدار لوگ اجر وثواب میں ہم سے بڑھ گئے ہیں۔ وہ لوگ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں، اور وہ لوگ روزے رکھتے ہیں جیسا کہ ہم روزے رکھتے ہیں، اور وہ لوگ حج بھی کرتے ہیں جیسا کہ ہم حج کرتے ہیں، اور وہ صدقہ بھی دیتے ہیں، اور ہم اتنا مال ہی نہیں پاتے جس کا صدقہ کریں؟ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس کو اگر تم کرو گے تو سبقت کرنے والوں کے اجر کو پہنچ جاؤ گے اور تمہارے بعد تمہارے اجر تک صرف وہی پہنچ سکے گا جو تمہاری طرح یہ عمل کرے گا: ''تم لوگ ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ، اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہا کرو۔''

(۲۹۸۷۸) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كَانَ عُمَرُ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلاتِهِ قَالَ : اللَّهُمَّ أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي ، وَأَسْتَهْدِيكَ لمرَاشَدِ أَمْرِي ، وَأَتُوبُ إِلَيْكَ فَتُبْ عَلَي ، اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي فَاجْعَلْ رَغْبَتِي إِلَيْكَ ، وَاجْعَلْ غِنَائِي فِي صَدْرِي وَبَارِكْ لِي فِيمَا رَزَقْتَنِي ، وَتَقَبَّلْ مِنِّي ، إِنَّكَ أَنْتَ رَبِّي.

(۲۹۸۷۸) حضرت ربیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب نماز سے فارغ ہوتے تو یوں دعا فرماتے: اے اللہ! میں آپ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرتا ہوں، اور میں آپ سے اپنے امور کے مقاصد میں رہنمائی طلب کرتا ہوں، اور میں آپ سے معافی مانگتا ہوں پس آپ میری معافی کو قبول فرما لیجیے، اے اللہ! آپ میرے مالک ہیں پس اپنی طرف میرے رزق کو بڑھا دیجیے، اور میرے سینے میں اپنے ماسوا سے بے نیازی عطا فرما دیجیے، اور جو آپ نے مجھے رزق عطا فرمایا ہے اس میں برکت عطا فرما دیجیے، اور قبول کر میری دعا، یقیناً آپ میرے مالک ہیں۔

(۲۲) الدّعاء بلا نِيّةٍ ولا عملٍ

بغیر نیت اور عمل کے دعا کرنا

(۲۹۸۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ : مَثَلُ الَّذِي يَدْعُو بِغَيْرِ عَمَلٍ مَثَلُ الَّذِي يَرْمِي بِغَيْرِ وَتَرٍ.

(۲۹۸۷۹) حضرت سماک بن فضل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت وہب بن منبہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مثال اس شخص کی جو عمل کیے بغیر دعا مانگتا ہے ایسے ہی ہے جیسے کوئی شخص بغیر کمان کے تیر پھینکتا ہے۔

(۲۹۸۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ : كَانَ رَبِيعٌ يَأْتِي عَلْقَمَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، قَالَ : فَأَتَاهُ ، وَلَمْ يَكُنْ ثَمَّةَ ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ : أَلا تَعْجَبُونَ مِنَ النَّاسِ وَكَثْرَةِ دُعَائِهِمْ وَقِلَّةِ إجَابَتِهِمْ ، فَقَالَ

رَبِيعٌ :تَدْرُونَ لِمَ ذَاكَ ؟ إِنَّ اللَّهَ لاَ يَقْبَلُ إِلاَّ النَّخِيلَةَ مِنَ الدُّعَاءِ ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْن يَزِيد :فَلَمَّا جِئْتُ أَخْبَرَنِي عَلْقَمَة بِقَوْلِ رَبِيع فَقُلْتُ لَهُ :أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ عَبْدَ اللهِ؟ قَالَ:وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ:قَالَ عَبْدُ اللهِ:وَالَّذِي لاَ إِلَهَ غَيْرُهُ لاَ يَسْمَعُ اللَّهُ مِنْ مُسَمِّعٍ ، وَلا مِنْ مُرَائِي ، وَلا لاعِبٍ ، وَلا دَاعٍ إِلاَّ دَاعٍ دَعَا بِتَثَبُّتٍ مِنْ قَلْبِهِ.

(۲۹۸۸۰) حضرت مالک بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ربیع رحمہ اللہ جمعہ کے دن حضرت علقمہ رحمہ اللہ کے پاس تشریف لایا کرتے تھے حضرت مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پس وہ ایک مرتبہ تشریف لائے تو وہاں کوئی موجود نہیں تھا، پھر ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: کیا تمہیں تعجب نہیں ہوتا لوگوں کی کثرت سے دعا کرنے پر اور ان کی دعاؤں کے کم قبول ہونے پر؟ اس پر حضرت ربیع رحمہ اللہ نے فرمایا: کیا تم لوگوں کو اس کی وجہ معلوم ہے؟ سنو! یقیناً اللہ تعالیٰ صرف اخلاص سے مانگی گئی دعا کو قبول فرماتے ہیں حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب میں وہاں آیا تو حضرت علقمہ رحمہ اللہ نے حضرت ربیع رحمہ اللہ کے اس قول کے بارے میں مجھے بتلایا، تو میں حضرت ربیع رحمہ اللہ سے کہا: کیا آپ رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول نہیں سنا؟ انہوں نے پوچھا: ان کا کیا قول ہے؟ حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رحمہ اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ تعالیٰ نہیں سنتے کسی گویے کی پکار کو، اور نہ ہی ریا کاری کرنے والے کی پکار کو، اور نہ ہی کھیل کود کرنے والے کی پکار کو، اور نہ ہی بلانے والے کی پکار کو مگر اس کی دعا سنتے ہیں جو دل کی گہرائیوں سے دعا مانگتا ہے۔

(۲۹۸۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَن مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ :يَقُولُ اللَّهُ مَنْ شَغَلَهُ ذِكْرِي ، عَن مَسْأَلَتِي أَعْطَيْته فَوْقَ مَا أُعْطِي السَّائِلِينَ. (بخاری ۱۸۵۰۔ ترمذی ۲۹۲۶)

(۲۹۸۸۱) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مالک بن حارث رحمہ اللہ نے حدیث قدسی بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: جس شخص کو میری یاد سوال کرنے سے غافل کر دے، تو میں اس کو سب مانگنے والوں میں سے زیادہ عطا کرتا ہوں۔

(۲۹۸۸۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَبُو أُمَيَّةَ بْنُ فُضَالَةَ قَالَ :حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيّ قَالَ أَبُو ذَرٍّ :يَكْفِي مِنَ الدُّعَاءِ مَعَ الْبِرِّ مَا يَكْفِي الطَّعَامَ مِنَ الْمِلْحِ.

(۲۹۸۸۲) حضرت بکر بن عبداللہ المزنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: دعا کے ساتھ نیکی کی اتنی ہی ضرورت ہے جتنی کھانے میں نمک کی ہوتی ہے۔

(۲۹۸۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَن مُوسَى بْنِ مُسْلِمٍ ، عَن عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، رَفَعَهُ قَالَ :مَنْ شَغَلَهُ ذِكْرِي عَن مَسْأَلَتِي أَعْطَيْته فَوْقَ مَا أُعْطِي السَّائِلِينَ ، يَعْنِي الرَّبَّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى.

(۲۹۸۸۳) حضرت عمرو بن مرۃ رحمہ اللہ مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث قدسی بیان فرمائی: جس شخص کو میری یاد سوال کرنے سے مشغول کر دے، تو میں اس شخص کو سب مانگنے والوں میں زیادہ عطا کرتا ہوں یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ، زیادہ عطا

کرتے ہیں۔

(۲۳) ما يستحبّ أن يدعو بِهِ إذا أصبح ؟

وہ دعا جو دعا صبح کے وقت مانگنا مستحب ہے

(۲۹۸۸۴) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَاصِمٍ يُحَدِّثُ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : إِنَّ أَبَا بَكْرٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ ، قَالَ : قُلِ : اللَّهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي ، وَمِنَ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ ، قُلْهُ إِذَا أَمْسَيْتَ وَإِذَا أَصْبَحْتَ ، وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ.

(۲۹۸۸۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی ایسی چیز بتا دیں جس کو میں صبح وشام کے وقت کہہ لیا کروں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کہا کرو: اے اللہ! غائب اور حاضر کو جاننے والے، آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، ہر چیز کے مالک اور بادشاہ! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں اپنے نفس کے شر سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں، اور شیطان کے شر سے اور اس کے کارندوں کے شر سے، تم اس دعا کو صبح وشام اور بستر پر لیٹتے وقت پڑھ لیا کرو۔

(۲۹۸۸۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ الْعُكْلِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُو مَوْدُودٍ قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي عُثْمَانُ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى ثَلاَثَ مِرَارٍ : بِسْمِ اللهِ الَّذِي لاَ يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الأَرْضِ ، وَلاَ فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ لَمْ يُصِبْهُ فِي يَوْمِهِ ، وَلاَ فِي لَيْلَتِهِ شَيْءٌ. (ابوداؤد ۵۰۴۷۔ نسائی ۹۸۴۴)

(۲۹۸۸۵) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص صبح وشام میں تین مرتبہ یہ دعا پڑھے گا: شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جس کے نام کے ساتھ آسمان اور زمین کی کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی، اور وہ بہت سننے والا، خوب جاننے والا ہے، تو اس شخص کو اس دن اور رات میں کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔

(۲۹۸۸۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْد ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمْسَى قَالَ : أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ والْكِبَرِ وَفِتْنَةِ

الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ ، وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ : وَزَادَنِي فِيهِ زُبَيْدٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْد ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، رَفَعَهُ ، قَالَ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ ، لاَ شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. (مسلم ۲۰۸۹۔ ابو داؤد ۵۰۳۲)

(۲۹۸۸۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب شام ہوتی تو یہ دعا فرماتے: ہم نے شام کی اور اللہ کے مُلک نے شام کی، اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں نہیں ہے اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق، جو تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اے اللہ! میں آپ سے اس رات کی بھلائی کا اور جو بھلائی اس رات میں ہے اس کا سوال کرتا ہوں، اور میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اس رات کے شر سے اور جو شر اس رات میں موجود ہے اس سے، اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں سستی اور بڑھاپے سے، اور تکبر اور دنیا کے فتنہ سے، اور قبر کے عذاب سے۔

اور حضرت حسن بن عبید اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ حضرت زبید رحمہ اللہ نے مرفوعاً ان الفاظ کا اضافہ بھی نقل کیا ہے: نہیں ہے کوئی عبادت کے لائق سوائے اللہ کے، جو تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اس ہی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے، اور اس کی ذات ہر چیز پر قدرت رکھنے والی ہے۔

(۲۹۸۸۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ : أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الإِسْلاَمِ ، وَكَلِمَةِ الإِخْلاَصِ ، وَدِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ، وَمِلَّةِ أَبِينَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ، وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ.

(۲۹۸۸۷) حضرت عبدالرحمن بن أبزی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح ہوتی تو یہ دعا فرماتے: ہم نے صبح کی فطرتِ اسلام پر، اور اخلاص سے بھرے کلمہ پر، اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر، اور ہمارے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت حنیفہ پر، اور وہ مشرکین میں سے نہیں تھے۔

(۲۹۸۸۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا فَائِدٌ أَبُو وَرْقَاءَ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحَ يقول : أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ ، وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْعَظَمَةُ ، وَالْخَلْقُ وَالأَمْرُ ، وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ ، وَمَا يُضْحَى فِيهِمَا لِلَّهِ وَحْدَهُ ، لاَ شَرِيكَ لَهُ ، اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَوَّلَ هَذَا النَّهَارِ صَلاَحًا ، وَأَوْسَطَهُ فَلاَحًا ، وَآخِرَهُ نَجَاحًا ، أَسْأَلُك خَيْرَ الدُّنْيَا ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ. (عبد بن حمید ۵۳۱)

(۲۹۸۸۸) حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب صبح ہوتی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا فرمایا کرتے تھے: ہم نے صبح کی اور اللہ کے ملک نے صبح کی، اللہ کی کبریائی اور بڑائی نے، اور مخلوق اور معاملہ نے، اور دن اور رات نے، اور جو کچھ ان دونوں میں ہوتا ہے، اس اللہ کے لیے جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ! تو اس دن کے اول حصہ کو درست بنا دے، اور اس کے درمیانی حصہ کو کامیابی بنا دے، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں دنیا کی بھلائی کا، اے تمام رحم کرنے والوں میں سے سب سے بڑھ کر رحم

کرنے والے۔

(۲۹۸۸۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، حَدَّثَنَا عُبَادَةُ بْنُ مُسْلِمٍ الْفَزَارِيّ ، حَدَّثَنَا جُبَيْرُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، زَعَمَ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ حِينَ يُمْسِي وَحِينَ يُصْبِحُ لَمْ يَدَعْهُ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا ، أَوْ حَتَّى مَاتَ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي ، اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي ، اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي ، وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي ، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي ، قَالَ جُبَيْرٌ :وَهُوَ الْخَسْفُ ، وَلا أَدْرِي :قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَوْ قَوْلُ جُبَيْرٍ. (نسائی ۱۰۴۰۱)

(۲۹۸۸۹) حضرت جبیر بن أبی سلیمان فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا تھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں سنتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح وشام یہ دعا فرمایا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعا کو نہیں چھوڑا یہاں تک کہ دنیا چھوڑ گئے یا یوں فرمایا: یہاں تک کہ وصال فرما گئے: اے اللہ! میں تجھ سے دنیا وآخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے اپنے دین، اپنی دنیا، اپنے اہل اور اپنے مال میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میری پردہ داری فرما، اور میری گھبراہٹ کو بے خوفی واطمینان سے بدل، اے اللہ! میرے سامنے سے، میرے پیچھے سے، میری دائیں طرف سے، اور میری بائیں طرف سے اور میرے اوپر سے میری حفاظت کر، اور میں تیری عظمت کی پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ اچانک اپنے نیچے سے ہلاک کیا جاؤں۔

حضرت جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس کا مطلب ہے دھنسنا، اور میں نہیں جانتا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ہے یا جبیر کی۔

(۲۹۸۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُبَادَةَ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوٍ مِنْهُ. (ابوداؤد ۵۰۳۵۔ ابن حبان ۹۶۱)

(۲۹۸۹۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ماقبل جیسا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اس سند کے ساتھ بھی منقول ہے۔

(۲۹۸۹۱) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ :حُدِّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ :بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْك النُّشُور وَإِذَا أَمْسَى قَالَ اللهم بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْك الْمَصِيرُ.

(۲۹۸۹۱) حضرت محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح ہوتی تو یوں فرماتے تھے: اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ ہم صبح کرتے ہیں، اور تیرے نام کے ساتھ ہم زندہ ہیں اور تیرے نام کے ساتھ ہی ہم مریں گے، اور تیری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اور جب شام ہوتی تو یوں دعا فرماتے: اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ ہم شام کرتے ہیں، اور تیرے نام

کے ساتھ ہم زندہ ہیں، اور تیرے نام کے ساتھ ہم مریں گے۔ اور تیری طرف ہی ٹھکانہ ہے۔

(۲۹۸۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ : حَدَّثَنِی أَبُو عَقِیلٍ عَن سَابِقٍ ، عَنْ أَبِی سَلاَّمٍ خَادِمِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عن رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَا مِنْ مُسْلِمٍ ، أَوْ إِنْسَانٍ ، أَوْ عَبْدٍ يَقُولُ حِينَ يُمْسِي وَحِينَ يُصْبِحُ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ رَضِيت بِاللهِ رَبًّا ، وَبِالإِسْلاَمِ دِينًا ، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا ، إِلاَّ كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يُرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۲۹۸۹۲) حضرت ابو سلام رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: کوئی بھی مسلمان یا انسان یا بندہ ایسا نہیں ہے جو صبح و شام تین مرتبہ یہ دعا پڑھتا ہو: میں اللہ کو رب مان کر، اور اسلام کو دین مان کر، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی مان کر راضی ہوں، مگر اللہ تعالیٰ پر اس بندے کا یہ حق ہے کہ قیامت کے دن اسے راضی کر دیں۔

(۲۹۸۹۳) حَدَّثَنَا زَيْدٌ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ ، حَدَّثَنِي أَبُو هَانِئٍ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْجَنْبِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ قَالَ رَضِيت بِاللهِ رَبًّا وَبِالإِسْلاَمِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولاً ، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ. (ابو داؤد ۱۵۲۴۔ حاکم ۹۳)

(۲۹۸۹۳) حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جو شخص کہتا ہے: میں اللہ کو رب مان کر، اور اسلام کو دین مان کر، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول مان کر راضی ہوں، تو اس شخص کے لیے جنت واجب ہوگئی۔

(۲۹۸۹۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمُجَبَّرِ ، عَن صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ قَالَ حِينُ يُمْسِي : رَضِيت بِاللهِ رَبًّا ، وَبِالإِسْلاَمِ دِينًا ، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولاً ، فَقَدْ أَصَابَ حَقِيقَةَ الإِيمَانِ.

(۲۹۸۹۴) حضرت عطاء بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص شام کے وقت کہے: میں اللہ کو رب مان کر، اور اسلام کو دین مان کر، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول مان کر راضی ہوں، تحقیق اس شخص نے ایمان کی حقیقت کو پالیا۔

(۲۹۸۹۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَن بُكَيْرِ بْنِ الأَخْنَسِ قَالَ : مَنْ قَالَ حِينَ يُمْسِي وَيُصْبِحُ ثَلاثًا ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَمْسَيْت أَشْهَدُ ، وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ : اللَّهُمَّ أَصْبَحْت أَشْهَدُ ، أَنَّهُ مَا أَصْبَحَ بِنَا مِنْ عَافِيَةٍ وَنِعْمَةٍ ، فَمِنْك وَحْدَك ، لاَ شَرِيكَ لَك ، فَلَكَ الْحَمْدُ لَمْ يُسْأَلْ عَن نِعْمَةٍ كَانَتْ فِي لَيْلَتِهِ تِلْكَ ، وَلا يَوْمِهِ ، إِلاَّ قَدْ أَدَّى شُكْرَهَا. (ابو داؤد ۵۰۳۴۔ ابن حبان ۸۶۱)

(۲۹۸۹۵) حضرت مسعر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت بکیر بن الاخنس رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح و شام تین مرتبہ یہ دعا پڑھے گا: اے اللہ! میں نے شام کی میں گواہی دیتا ہوں، اور صبح کے وقت یوں کہے: اے اللہ! میں نے صبح کی میں گواہی دیتا ہوں، یقیناً آج کے دن ہم میں سے کسی پر جو عافیت اور نعمت ہے، وہ صرف آپ کی جانب سے ہے، اس کی نعمت و عافیت کی عطا میں اور کوئی آپ کا

شریک نہیں ہے، سو آپ کے لیے ہی تعریف ہے، اس آدمی کے پاس اس رات اور اس دن میں جو کوئی نعمت ہوگی اس کا سوال نہیں کیا جائے گا، مگر یہ کہ اس بندے نے اس نعمت کا شکر ادا کر دیا ہوگا۔

(٢٩٨٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ وَأَمْسَى : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك عِنْدَ حَضْرَةِ صَلاواتك وَقِيَامِ دُعَاتِكَ أَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي.

(۲۹۸۹۶) حضرت عبداللہ بن عبید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبید بن عمیر ؓ صبح وشام کے وقت یہ دعا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں نمازوں کے حاضر ہونے کے وقت اور آپ کے پکارنے والوں کے قیام کے وقت کہ آپ میری مغفرت فرمادیں اور مجھ پر رحم فرمادیجیے۔

(٢٩٨٩٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَن حُصَيْنٍ ، عَن تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَخْبَرَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ او أَمْسَى : اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي أَفْضَلِ عِبَادِكَ الْغَدَاةَ ، أَو اللَّيْلَةَ نَصِيبًا مِنْ خَيْرٍ تَقْسِمُهُ ، وَنُورٍ تَهْدِى بِهِ ، وَرَحْمَةٍ تَنْشُرها ، وَرِزْقٍ تَبْسُطُهُ ، وَضُرٍّ تَكْشِفُهُ ، وَبَلاءٍ تَرْفَعُهُ ، وَشَرٍّ تَدْفَعُهُ ، وَفِتْنَةٍ تَصْرِفُهَا.

(۲۹۸۹۷) حضرت عبداللہ بن سبرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ صبح یا شام کے وقت یہ دعا فرماتے تھے: اے اللہ! مجھے دن کو یا رات کو تیرے بندوں میں سب سے افضل و بہتر بنادے، حصہ دیتے ہوئے اس خیر میں سے جس کو تو تقسیم کرتا ہے، اس نور سے جس کے ذریعہ تو ہدایت دیتا ہے، اور اس رحمت سے جس کو تو پھیلاتا ہے، اور اس رزق سے جس کو تو کشادہ کرتا ہے، اس تکلیف سے جس کو تو ہٹا دیتا ہے، اور اس بلاء سے جس کو تو رفع فرماتا ہے، اور اس شر سے جس کو تو دفع کرتا ہے، اور اس فتنہ سے جس کو تو پھیر دیتا ہے۔

(٢٩٨٩٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَن حُصَيْنٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ : قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مَا تَقُولُونَ إِذَا أَصْبَحْتُمْ وَأَمْسَيْتُمْ مِمَّا تَدْعُونَ بِهِ ، قَالَ : نَقُولُ : أَعُوذُ بِوَجْهِ اللهِ الْكَرِيمِ وَاسْمِ اللهِ الْعَظِيمِ وَكَلِمَةِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ السَّامَّةِ وَاللاَّمَّةِ وَمِنْ شَرِّ مَا جَهِلت أَيْ رَبِ ، وَشَرِّ مَا أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ ، وَمِنْ شَرِّ هَذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ ، وَشَرِّ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ.

(۲۹۸۹۸) حضرت عمرو بن مرّہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب ؒ سے پوچھا: کہ آپ لوگ صبح وشام کے وقت کون سی دعا مانگتے ہو؟ وہ فرمانے لگے: ہم یوں دعا کرتے ہیں: میں پناہ پکڑتا ہوں اللہ کی ذات کے ساتھ جو بہت سخی ہے، اور اللہ کے نام کے ساتھ جو بہت عظمت والا ہے، اور اللہ کے پورے پورے کلمہ کے ساتھ، موت اور نظر بد کے شر سے، اے میرے مالک! جس چیز سے میں ناواقف ہوں اس کے شر سے، اور جس کی پیشانی تو نے پکڑی ہوئی ہے اس کے شر سے، اور اس دن کے شر سے، اور

جو کچھ اس دن کے بعد ہے اس کے شر سے، اور دنیا و آخرت کے شر سے۔

(۲۹۸۹۹) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِیٍّ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ النَّخَعِ ، عَنْ أَبِیهِ ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ : مَنْ قَالَ إذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَی اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّی لاَ شَرِیکَ لَکَ ، أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْکُ لَکَ لاَ شَرِیکَ لَه ، غفر له ما أَحْدَثَ بَیْنَهُمَا.

(۲۹۸۹۹) حضرت سلمان رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں: جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت یہ کلمات کہے: اے اللہ! آپ میرے پالنے والے ہیں آپ کا کوئی شریک نہیں ہے، ہم نے صبح کی اور اللہ کے ملک و سلطنت نے صبح کی، جس کا کوئی شریک نہیں، تو ان دونوں وقتوں کے درمیان اس نے جو گناہ کیے ہوں ان کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

(۲۹۹۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِیٍّ بن حراش عَنْ رَجُلٍ مِنَ النَّخَعِ ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ : مَنْ قَالَ إذَا أَصْبَحَ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّی لاَ شَرِیکَ لَکَ کَانَ کَفَّارَةً لِمَا أَحْدَثَ بَیْنَهُمَا.

(۲۹۹۰۰) حضرت سلمان رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں: جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات کہے: اے اللہ! آپ میرے پالنے والے ہیں آپ کا کوئی شریک نہیں ہے، تو یہ کلمات کفارہ بن جائیں گے اس کے ان کاموں کے لیے جو اس نے صبح و شام کے درمیان کیے ہوں گے۔

(۲۹۹۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَیْرٍ ، عَنْ مُوسَی الْجُهَنِیِّ قَالَ : حَدَّثَنِی رَجُلٌ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ : مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ حِینَ تُمْسُونَ وَسُبْحَانَ اللهِ حِینَ تُصْبِحُونَ حَتَّی یَفْرُغَ مِنَ الآیَةِ ثَلاثَ مَرَّاتٍ أَدْرَکَ مَا فَاتَهُ مِنْ یَوْمِهِ.

(۲۹۹۰۱) حضرت موسیٰ الجہنی رحمہ اللہ ایک شخص کے حوالے سے حضرت سعید بن جُبیر رحمہ اللہ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں: جو شخص تین مرتبہ اس آیت کو پڑھے گا: اللہ کی پاکی ہے جب تم شام کرتے ہو اور جب تم صبح کرتے ہو، جب وہ یہ آیت پڑھ لے گا، جو عمل اس سے گزری ہوئی رات میں رہ گیا تھا تو اس کے برابر ثواب پالے گا، اور اگر ان کلمات کو دن میں کہا تو جو عمل اس سے گزرے ہوئے دن میں رہ گیا تھا اس کے برابر ثواب پالے گا۔

(۲۹۹۰۲) حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ مُوسَی ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ سُهَیْلٍ ، عَنْ أَبِیهِ ، عَنْ أَبِی عَیَّاشٍ الزُّرَقِیِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ قَالَ حِینَ یُصْبِحُ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِیکَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیرٌ کَانَ لَهُ کَعَدْلِ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِیلَ ، وَکُتِبَتْ لَهُ بِهَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَحُطَّتْ بِهَا عَنهُ عَشْرُ سَیِّئَاتٍ ، وَرُفِعَتْ لَهُ بِهَا عَشْرُ دَرَجَاتٍ ، وَکَانَ فِی حِرْزٍ مِنَ الشَّیْطَانِ حَتَّی یُمْسِیَ ، وَإِذَا أَمْسَی مِثْلُ ذَلِکَ حَتَّی یُصْبِحَ.

(۲۹۹۰۲) حضرت ابو عیاش الزرقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات کہے: نہیں

ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے جو تنہا ہے جس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے تو اس شخص کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا، اور اس شخص کے لیے اس عمل کی وجہ سے دس نیکیاں لکھی جائیں گی، اور اس کے دس گناہوں کو مٹا دیا جائے گا، اور اس کے دس درجات بلند کیے جائیں گے، اور وہ شخص شام تک شیطان سے حفاظت میں رہے گا، اور جب شام کے وقت یہ کلمات کہے گا تو صبح تک یہ فوائد حاصل ہوں گے۔

(۲۹۹۰۳) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ : اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا ، وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ ، وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ. (ابوداؤد ۵۰۶۹۔ ترمذی ۳۳۹۱)

(۲۹۹۰۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح ہوتی تو یہ کلمات کہا کرتے تھے: اے اللہ! تجھ سے ہم نے صبح کی اور تجھ سے ہم نے شام کی، اور تیری وجہ سے ہم زندہ ہیں، اور تیرے حکم سے ہی ہم مریں گے، اور تیری طرف ہی لوٹنا ہے۔

(۲۹۹۰٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ : حَدَّثَنِي فِطْرٌ قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ قَالَ : مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ ، لاَ شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ ، رُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ ، وَمُحِيَ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ ، وَبَرِءَ يَوْمَئِذٍ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يُمْسِيَ ، وَإِنْ قَالَ حِينَ يُمْسِي كَانَ مِثْلَ ذَلِكَ ، وَبَرِءَ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يُصْبِحَ.

(۲۹۹۰۴) حضرت عبد اللہ بن عبید بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے گا: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو تنہا ہے، جس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے، اسی کے قبضہ میں بھلائی ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ تو اس کے دس درجہ بلند کیے جاتے ہیں، اور اس کی دس برائیاں مٹا دی جاتی ہیں، اور وہ شخص اس دن شام تک نفاق سے بری ہو جاتا ہے، اور اگر شام کے وقت یہ کلمات کہے گا، تو اتنا ہی ثواب ملے گا، اور صبح تک نفاق سے بری ہوگا۔

(۲۹۹۰۵) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ كَعْبٍ قَالَ : أَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ : مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِاسْمِكَ وَبِكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِاسْمِكَ وَبِكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ عذابك وَشَرِّ عِبَادِكَ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ خَيْرِ مَا تُسْأَلُ وَمِنْ خَيْرِ مَا تُعْطِي وَمِنْ خَيْرِ مَا تُبْدِي وَمِنْ خَيْرِ مَا تُخْفِي : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ بِاسْمِكَ وَبِكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا تَجَلَّى بِهِ النَّهَارُ ، لَمْ تُطِفْ بِهِ الشَّيَاطِينُ ، وَلا لِشَيْءٍ يَكْرَهُهُ ، وَإِذَا قَالَهُنَّ إِذَا أَمْسَى كَمِثْلِ ذَلِكَ غَيْرَ أَنَّهُ يَقُولُ : مِنْ شَرِّ مَا

دَجَا بِهِ اللَّيْلُ.

(۲۹۹۰۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: میں نے تورات میں لکھا پایا تھا جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات کہے: اے اللہ! میں آپ کے نام کے ساتھ اور آپ کے کامل کلمات کے ساتھ شیطان مردود سے پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! میں آپ کے نام کے ساتھ اور آپ کے کامل کلمات کے ساتھ آپ کے عذاب سے اور آپ کے بندوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! میں آپ کے نام کے ساتھ اور آپ کے کامل کلمات کے ساتھ آپ سے ہر اس خیر کا سوال کرتا ہوں جو آپ سے مانگی جا سکتی ہے، اور ہر اس خیر کا جو آپ عطا کرتے ہیں، اور ہر اُس خیر کا جو آپ ظاہر کرتے ہیں، اور ہر اس خیر کا جو آپ چھپاتے ہیں، اے اللہ! میں آپ کی آپ کے نام کے ساتھ اور آپ کے کامل کلمات کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں ہر اس شر سے جو دن میں ظاہر ہوتا ہے۔ تو شیطان اس شخص کے قریب بھی نہیں پھٹکیں گے، اور نہ ہی کوئی چیز اُسے ناپسند لگے گی، اور جب ان کلمات کو شام کے وقت کہے گا تب بھی یہ فوائد حاصل ہوں گے، مگر یہ کہ آخری جملہ کی بجائے یوں کہے: اور ہر اس چیز کے شر سے جس کو رات نے چھپایا ہوا ہے۔

(۲٤) ما قالوا فِي الرّجلِ إذا أخذ مضجعه وأوى إلى فِراشِهِ، ما يدعو بِهِ ؟

جن لوگوں نے کہا: جب آدمی اپنے بستر پر جائے اور بستر پر لیٹ جائے تو وہ کیا دعا کرے؟

(۲۹۹۰۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ: اللَّهُمَّ إِلَيْكَ أَسْلَمْتُ نَفْسِي، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي، وَإِلَيْكَ فَوَّضْتُ أَمْرِي: وَإِلَيْكَ أَلْجَأْتُ ظَهْرِي رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لاَ مَلْجَأَ وَلا مَنْجَى مِنْكَ إِلاَّ إِلَيْكَ: آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ، أَوْ رَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ.

(۲۹۹۰۶) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر لیٹتے تھے تو یہ دعا فرماتے: اے اللہ! میں نے اپنے نفس کو تیرے ہی تابع کیا، اور اپنا چہرہ تیری طرف ہی پھیر لیا، اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا، اور اپنی پشت تیری طرف جھکائی تیری طرف رغبت کرتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے، نہ تجھ سے پناہ کی کوئی جگہ ہے اور نہ بھاگ کر جانے کی مگر تیری ہی طرف، میں ایمان لایا تیری کتاب پر جو تو نے اُتاری، اور تیرے نبی پر، یا تیرے رسول پر، جو تو نے بھیجا۔

(۲۹۹۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ: يَا فُلاَنُ، إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلِ: اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَوَلَّيْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: فَإِنْ مِتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ خَيْرًا.

(۲۹۹۰۷) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا: اے فلاں! جب تو اپنے بستر پر لیٹے تو یہ کلمات کہہ: ''اے اللہ! میں نے اپنے نفس کو تیرے تابع کیا، اور اپنی پشت کو تیری طرف جھکایا۔'' پھر ماقبل جیسا مضمون ذکر فرمایا مگر

یہ بھی فرمایا: پس اگر تو اس رات کو مر گیا تو تیری موت فطرت پر واقع ہوگی، اور اگر تو نے صبح کی تو پھر خیر کو پالے گا۔

(۲۹۹۰۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَن شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَن سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ لِرَجُلٍ : إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَقُلِ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَهْبَةً وَرَغْبَةً إِلَيْكَ ، لاَ مَنْجَى ، وَلا مَلْجَأَ مِنْكَ إِلاَّ إِلَيْكَ ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مِتَّ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ.

(۲۹۹۰۸) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے ارشاد فرمایا: جب تو اپنے بستر پر لیٹے تو یہ کلمات کہہ لیا کر: اے اللہ! میں نے اپنے نفس کو تیرے تابع کیا، اور تیری طرف اپنا چہرہ کیا، اور تیری طرف اپنے معاملہ کو سپرد کیا، اور تیری طرف ہی اپنی پشت کو پھیرا، تیری طرف رغبت کرتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے، اور نہ تجھ سے بھاگ کر جانے کی کوئی جگہ ہے اور نہ ہی تجھ سے پناہ کی کوئی جگہ ہے مگر تیری طرف، میں ایمان لایا تیری کتاب پر جو تو نے اتاری، اور میں ایمان لایا تیرے نبی پر جو تو نے بھیجا۔ پھر اگر تو اس رات کو مر گیا تو تیری موت فطرت پر واقع ہوگی۔

(۲۹۹۰۹) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَن رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، عَن حُذَيْفَةَ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ : اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا ، وَإِذَا قَامَ قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ.

(۲۹۹۰۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر لیٹتے تو یہ دعا فرماتے: اے اللہ! میں تیرے ہی نام کے ساتھ مرتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں، اور جب نیند سے اُٹھتے تو یہ دعا فرماتے: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔

(۲۹۹۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَن رِبْعِيٍّ ، عَن حُذَيْفَةَ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَامَ قَالَ : بِاسْمِكَ أَحْيَا وَأَمُوتُ ، وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ.

(۲۹۹۱۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت یہ دعا فرماتے: تیرے نام کے ساتھ زندہ ہوتا ہوں اور مرتا ہوں۔ اور جب بیدار ہوتے تو یہ دعا فرماتے: سب تعریفیں اللہ کے لیے جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا۔ اور اسی کی طرف اُٹھ کر جانا ہے۔

(۲۹۹۱۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَن رِبْعِيٍّ ، عَن حُذَيْفَةَ ، عن النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ، الشَّكُّ مِنْ جَرِيرٍ فِي عَبْدِ الْمَلِكِ ، أَوْ مَنْصُورٍ.

(۲۹۹۱۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ ارشاد اس سند کے ساتھ بھی نقل کیا گیا ہے۔ اور سند میں شک حضرت

جریر رحمہ اللہ کی طرف ہے جو عبد الملک یا منصور کے بارے میں ہے۔

(۲۹۹۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ عَمَّارٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ : أَلا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ كَأَنَّهُ يَرْفَعُهُنَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ مِنَ اللَّيْلِ فَقُلِ : اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الْمُنَزَّلِ وَنَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ ، اللَّهُمَّ نَفْسِي خَلَقْتَهَا ، لَكَ مَحْيَاهَا وَلَكَ مَمَاتُهَا ، فَإِنْ كَفَتَّهَا فَارْحَمْهَا ، وَإِنْ أَخَّرْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِحِفْظِ الإِيمَانِ.

(۲۹۹۱۲) حضرت سائب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ آدمی اُن کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تجھے چند کلمات نہ سکھاؤں۔ گویا وہ ان کلمات کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب فرما رہے تھے۔ کہ جب تو رات کو اپنے بستر پر لیٹے تو ان کلمات کو کہہ لیا کر: اے اللہ! میں نے اپنے نفس کو تیرے تابع کیا، اور میں نے اپنا چہرہ تیری طرف کیا، اور میں نے اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا، اور میں نے اپنی پشت کو تیری طرف پھیرا، میں ایمان لایا تیری کتاب پر جو اتاری گئی ہے، اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جس کو بھیجا گیا ہے، اے اللہ! میرے نفس کو تو نے ہی پیدا فرمایا ہے، تیرے لیے ہی اس کی زندگی ہے اور تیرے لیے ہی اس کا مرنا ہے، پس اگر تو اس کو موت دے گا تو پھر اس پر رحم فرما، اور اگر تو اس کی موت کو مؤخر کرے گا تو ایمان کو باقی رکھ کر اس کی حفاظت فرما۔

(۲۹۹۱۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ أَبِي مُوسَى يُحَدِّثُ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ قَالَ شُعْبَةُ هَذَا ، أَوْ نَحْوَهُ ، وَإِذَا نَامَ قَالَ : اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَبِاسْمِكَ أَمُوتُ.

(۲۹۹۱۳) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیدار ہوتے تو یہ دعا فرماتے: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا، اور اسی کی طرف اُٹھ کر جانا ہے۔ حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ یہی فرمایا یا اس جیسا فرمایا تھا۔ اور جب سوتے تو یہ دعا فرماتے: اے اللہ! آپ کے نام کے ساتھ ہی میں زندہ ہوتا ہوں اور آپ کے نام کے ساتھ ہی میں مرتا ہوں۔

(۲۹۹۱٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو : اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. (احمد ۲۴۷ـ مسلم ۲۰۷۱)

(۲۹۹۱۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! ہمیں دنیا میں خوبی عطا فرما، اور ہمیں آخرت میں خوبی عطا فرما، اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے۔

(۲۹۹۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَضْطَجِعَ عَلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْزِعْ دَاخِلَةَ إِزَارِهِ ، ثُمَّ لِيَنْفُضْ بِهَا فِرَاشَهُ فَإِنَّهُ لاَ يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ لِيَضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الأَيْمَنِ، ثُمَّ لِيَقُلْ: بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ، فَإِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ.

(۲۹۹۱۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بستر پر لیٹنے کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ اپنے زائد کپڑے اتار دے، پھر اپنے بستر کو اچھی طرح جھاڑے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے پیچھے اس بستر پر کیا تھا، پھر داہنی کروٹ پر لیٹ جائے۔ پھر یہ دعا پڑھے: میرے مالک تیرے نام کے ساتھ ہی میں اپنا پہلو رکھتا ہوں، اور تیرے نام کے ساتھ ہی میں اسے اُٹھاتا ہوں، پس اگر تو نے میرے نفس کو روکا تو اس پر رحم فرما، اور اگر اس کو چھوڑ دیا تو اس کی حفاظت فرما جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔

(۲۹۹۱۶) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَن فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ : مَجِيءٌ مَا جَاءَ بِكَ ؟ قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، تُعَلِّمُنِي شَيْئًا أَقُولُهُ عِنْدَ مَنَامِي ، قَالَ : إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَاقْرَأْ : (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) ثُمَّ نَمْ عَلَى خَاتِمَتِهَا فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ.

(۲۹۹۱۶) حضرت نوفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا؟ آنے والے کیا چیز تمہیں لے کر آئی ہے؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے کوئی دعا سکھلا دیجیے جو میں سونے کے وقت پڑھ لیا کروں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اپنے بستر پر لیٹو تو یہ سورت کافرون پڑھ لیا کرو! ''کہہ دیجیے! اے کافرو!'' پھر اس کے خاتمہ پر سو جایا کرو کہ یہ شرک سے بری ہونے کا پروانہ ہے۔

(۲۹۹۱۷) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنِ الأَفْرِيقِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ : كَيْفَ تَقُولُ حِينَ تُرِيدُ أَنْ تَنَامَ ؟ قَالَ : أَقُولُ : بِاسْمِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ، قَالَ : قَدْ غُفِرَ لَكَ.

(۲۹۹۱۷) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری صحابی سے فرمایا: جب تم سونے کا ارادہ کرتے ہو تو کس طرح دعا کرتے ہو؟ اس صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یوں دعا کرتا ہوں! تیرے ہی نام کے ساتھ میں اپنا پہلو رکھتا ہوں، تو میری مغفرت فرما، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری مغفرت کر دی گئی ہے۔

(۲۹۹۱۸) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ ، فَقَالَ : اقْرَأْ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ ، ثُمَّ نَمْ عَلَى خَاتِمَتِهَا فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ.

(۲۹۹۱۸) حضرت نوفل الاشجعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی ایسی چیز بتا دیجیے جو میں صبح و

شام پڑھا کروں، آپ ﷺ نے فرمایا: تم سورت کافرون پڑھا کرو! کہہ دیجیے! اے کافرو! پھر اس کے خاتمہ پر سو جایا کرو، پس یہ شرک سے بری ہونے کا پروانہ ہے۔

(۲۹۹۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَن حَبِيب ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَابَاهُ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :مَنْ قَالَ حِينَ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ ، لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ غُفِرَ لَهُ ذُنُوبُهُ ، وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ .

(۲۹۹۱۹) حضرت عبداللہ ابن باباہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بستر پر لیٹتے وقت یہ دعا پڑھے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو اکیلا ہے، جس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، اللہ پاک ہے اور اپنی تمام تعریفوں کے ساتھ ہے، سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے تمام گناہ معاف فرما دیتے ہیں اگر چہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

(۲۹۹۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن مِسْعَرٍ ، عَنْ عِفَاقٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ :مَنْ قَالَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ :أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ غُفِرَ لَهُ ذُنُوبُهُ ، وَإِنْ كَانَتْ طِفَاحَ الأَرْضِ.

(۲۹۹۲۰) حضرت عفاق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن میمون ؒ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بستر پر لیٹ کر چار مرتبہ یہ دعا پڑھے۔ میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے، اور اسی کے لیے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ تو اس کے تمام گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے اگر چہ اس کے گناہ زمین کو بھر دیں۔

(۲۹۹۲۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَن سَوَاءٍ ، عَن حَفْصَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ :رَبِّ قِنِي عَذَابَك يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَك.

(۲۹۹۲۱) حضرت حفصہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بستر پر لیٹ کر یہ دعا فرماتے: میرے رب! مجھے اپنے عذاب سے بچا لے جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔

(۲۹۹۲۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَك فَقُلْ :بِسْمِ اللهِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ ، وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۹۹۲۲) حضرت عاصم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: جب تو اپنے بستر پر لیٹ جائے تو یہ کلمات کہہ لیا کر: اللہ کے نام کے ساتھ، اور اللہ کے راستہ میں ہوں، اور اللہ کے رسول ﷺ کے طریقہ پر ہوں۔

(۲۹۹۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَن زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَامَ تَوَسَّدَ يَمِينَهُ تَحْتَ خَدِّهِ وَيَقُولُ :قِنِي عَذَابَك يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَك.

(۲۹۹۲۳) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنے دائیں ہاتھ کو رخسار کے نیچے تکیہ بناتے اور یہ دعا فرماتے تھے: مجھے اپنے عذاب سے بچالے جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔

(۲۹۹۲٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا نَامَ قَالَ : اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَك يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَك ، وَكَانَ يَضَعُ يَمِينَهُ تَحْتَ خَدِّهِ.

(۲۹۹۲۴) حضرت ابو عبیدہ رحمہ اللہ کے والد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے: اے اللہ! تو مجھے اپنے عذاب سے بچالے جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا داہنا ہاتھ رخسار کے نیچے رکھتے تھے۔

(۲۹۹۲٥) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَن سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ : اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَرَبَّ الأَرَضِينَ ، ربنا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى ، مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ ، أَنْتَ الأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَك شَيْءٌ ، وَأَنْتَ الآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَك شَيْءٌ ، وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَك شَيْءٌ ، اقْضِ عَنِى الدَّيْنَ وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ.

(مسلم ۲۰۸۴۔ ابوداؤد ۵۰۱۲)

(۲۹۹۲۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر لیٹ جاتے تو یہ دعا فرماتے: اے اللہ! آسمانوں کے مالک اور زمینوں کے مالک، اور ہمارے مالک اور ہر چیز کے مالک، دانے اور گٹھلی کے پیدا کرنے والے، تورات، انجیل اور قرآن کے اُتارنے والے، میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر شر والے کے شر سے جس کی پیشانی تو نے پکڑی ہو، تو ہی سب سے پہلا ہے، تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں تھی، اور تو ہی سب سے پچھلا ہے تیرے بعد بھی کوئی چیز نہیں ہوگی، اور تو ہی ظاہر و آشکارا ہے تیرے اوپر بھی کوئی چیز نہیں ہے، اور تو ہی پوشیدہ ہے پس تیرے نیچے بھی کوئی چیز نہیں ہے، تو مجھ سے قرض کو دور فرما، اور مجھے فقر سے بے نیاز کر دے۔

(۲۹۹۲٦) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ قَالَ : حُدِّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَوى إِلَى فِرَاشِهِ : اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي دِينِي وَعَافِنِي فِي جَسَدِي وَعَافِنِي فِي بَصَرِي وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّي ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ سُبْحَانَ الله رَبِّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. (ترمذی ۳۴۸۰۔ ابویعلی ۴۶۷۱)

(۲۹۹۲۶) حضرت ابو معشر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر لیٹ جاتے تو یہ دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! مجھے میرے دین میں عافیت بخش دے، اور میرے بدن میں عافیت بخش دے، اور میرے دیکھنے میں عافیت عطا فرما، اور مجھے اس کا حق دار بنا دے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، جو کہ بلند و بالا عظمت والا ہے، ساتوں آسمانوں کا مالک، اور

عرش کریم کا مالک ہے سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔

(۲۹۹۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَمْرٍو الْخَارِفِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :مَا أَرَى أَحَدًا يَعْقِلُ دَخَلَ فِي الإِسْلاَمِ يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ.

(۲۹۹۲۷) حضرت عبید بن عمرو الخارفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں کسی کو عقل مند نہیں سمجھتا جو اسلام میں داخل ہوا ہو، یہاں تک کہ وہ سونے سے پہلے آیۃ الکرسی پڑھتا ہو۔

(۲۹۹۲۸) حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ نَفَثَ فِي يَدَيْهِ وَقَرَأَ فِيهِمَا بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ ، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهُ. (بخاری ۵۰۱۷۔ ابوداؤد ۵۰۱۷)

(۲۹۹۲۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر لیٹتے تو معوذتین پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر پھونکتے، پھر ان دونوں ہاتھوں کو پورے جسم پر پھیر لیتے۔

(۲۹۹۲۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عِنْدَ مَنَامِهِ :أَعُوذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا أَنْتَ بَاطِشٌ بِنَاصِيَتِهِ ، اللَّهُمَّ إِنَّك انت تَكْشِفُ الْمَأْثَمَ وَالْمَغْرَمَ ، اللَّهُمَّ لاَ يُخْلَفُ وَعْدُك ، وَلا يُهْزَمُ جُنْدُك ، وَلا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْك الْجَدُّ ، سُبْحَانَك وَبِحَمْدِك. (ابوداؤد ۵۰۱۳۔ نسائی ۱۰۶۰۳)

(۲۹۹۲۹) حضرت ابومیسرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے: (اے اللہ) میں آپ کی سخی ذات کی اور آپ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جس کی پیشانی آپ کی قبضہ میں ہو، اے اللہ! آپ ہی گناہوں اور قرض سے چھٹکارا دلاتے ہیں، اے اللہ! تیرے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کی جاسکتی، اور تیرے لشکر کو شکست نہیں دی جاسکتی، اور کسی شان والے کو اس کی شان تیرے ہاں کوئی فائدہ نہیں پہنچاسکتی۔ تو سب عیبوں سے پاک ہے اور تو اپنی تعریف کے ساتھ ہے۔

(۳۵) ما قالوا فِي الرّجلِ ما يدعو به إذا أصابه همٌّ أو حزنٌ

بعض حضرات فرماتے ہیں ایسے آدمی کے بارے میں جس کو کوئی فکر یا غم پہنچے تو وہ یوں دعا کرے

(۲۹۹۳۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْجُهَنِيُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا قَالَ عَبْدٌ قَطُّ إِذَا أَصَابَهُ هَمٌّ، أَوْ حَزَنٌ :اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُك ابْنُ عَبْدِكَ ابْنُ أَمَتِكَ، نَاصِيَتِي بِيَدِكَ، مَاضٍ فِي حُكْمُك عَدْلٌ فِي قَضَاؤُك،

أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ، أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ، أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، أَو اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي وَنُورَ صَدْرِي وَجَلاءَ حُزْنِي وَذَهَابَ هَمِّي إِلاَّ أَذْهَبَ اللَّهُ هَمَّهُ وَأَبْدَلَهُ مَكَانَ حُزْنِهِ فَرَحًا ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، يَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَتَعَلَّمَ هؤلاء الْكَلِمَاتِ ؟ قَالَ : أَجَلْ ، يَنْبَغِي لِمَنْ سَمِعَهُنَّ أَنْ يَتَعَلَّمَهُنَّ. (احمد ۳۹۱۔ ابو یعلی ۵۲۷۶)

(۲۹۹۳۰) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرگز کوئی بندہ یہ دعا نہیں پڑھتا جب اسے کوئی فکر یا غم پہنچتا ہے: اے اللہ! میں خود تیرا بندہ ہوں، اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں، اور تیری لونڈی کی اولاد ہوں۔ میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے۔ میرے حق میں تیرا جو بھی فیصلہ ہو وہ نافذ ہونے والا ہے، اور تیرا میرے بارے میں جو بھی حکم ہے وہ سب انصاف ہی انصاف ہے، اور میں تیرے ہر اس نام کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں جو خود تو نے اپنا مقرر فرمایا ہے یا اپنی کتاب میں اس کو اُتارا ہے، یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے، یا خاص اپنے ہی علم غیب میں اسے پوشیدہ رکھا ہے کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار، اور میرے سینہ کا نور، میرے غم کو دور کرنے والا اور میرے غم کے ازالہ کا سبب بنا دے۔ مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس بندے کی فکر کو ختم فرما دیتے ہیں اور اس کے غم کے بدلے اس کو فرحت و خوشی عنایت فرماتے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! تب تو ہمارے لیے مناسب ہے کہ ہم ان کلمات کو سیکھ لیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا. جی ہاں! مناسب ہے ان لوگوں کے لیے جنہوں نے اس کو سنا ہے کہ وہ اس دعا کو سیکھ لیں۔

(۳۶) ما يقال فِي طلبِ الحاجةِ وما يدعى بِهِ ؟

جو بات ضرورت کے مانگنے میں کہی جائے اور جو دعا مانگی جائے اس کا بیان

(۲۹۹۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَن مَنْصُور ، عَن رِبْعِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : قَالَ لِي عَلِيٌّ : أَلا أُعَلِّمُك كَلِمَاتٍ لَمْ أُعَلِّمْهَا حَسَنًا ، وَلا حُسَيْنًا ، إِذَا طَلَبْت حَاجَةً وَأَحْبَبْت أَنْ تُنْجِحَ فَقُلْ : لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ، وَلا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ ، ثُمَّ سلْ حَاجَتَك. (نسائی ۱۰۴۶۹)

(۲۹۹۳۱) حضرت عبد اللہ بن جعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے چند ایسے کلمات نہ سکھا دوں جو میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بھی نہیں سکھائے؟ جب تو کوئی ضرورت مانگے اور تو پسند کرتا ہے کہ تجھے اس میں کامیابی ہو تو پہلے یہ کلمات کہہ لیا کر! اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں ہے بہت بلند و بالا، عظمت والا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بڑا بردبار، بہت کرم کرنے والا ہے، پھر تو اپنی ضرورت کا سوال کر۔

(۲۹۹۳۲) حَدَّثَنَا محمد بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : دَخَلْت الْمَسْجِدَ وَأَنَا أَرَى أَنِّي قَدْ أَصْبَحْت وَإِذَا عَلَيَّ لَيْلٌ طَوِيلٌ ، وَإِذَا لَيْسَ فِيهِ أَحَدٌ غَيْرِي ، فَقُمْت فَسَمِعْت حَرَكَةً خَلْفِي فَفَزِعْت ، فَقَالَ : أَيُّهَا الْمُمْتَلِءُ قَلْبُهُ فَرَقًا ، لاَ تَفْرَقْ ، أو لاَ تَفْزَعْ وَقُلِ : اللَّهُمَّ إِنَّك مَلِيكٌ مُقْتَدِرٌ مَا تَشَاءُ مِنْ أَمْرٍ يَكُونُ ، ثُمَّ سَلْ مَا بَدَا لَكَ ، قَالَ سَعِيدٌ : فَمَا سَأَلْت اللَّهَ شَيْئًا إِلاَّ اسْتَجَابَ لِي.

(۲۹۹۳۲) حضرت خالد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیب ؒ نے ارشاد فرمایا: میں مسجد میں داخل ہوا اور میرا ارادہ تھا کہ میں صبح تک مسجد میں رہوں گا، پس جب رات مجھ پر بہت لمبی ہوگئی اور جبکہ مسجد میں میرے علاوہ کوئی بھی نہیں تھا، تو میں کھڑا ہوا۔ اچانک میں نے اپنے پیچھے کسی کی حرکت کی آواز سنی، تو میں ڈر گیا۔ پس کوئی کہنے لگا: اے اپنے دل کو گھبراہٹ سے بھرنے والے! ڈر مت، یا خوف مت کھا، اور یہ کلمات کہہ: اے اللہ! یقیناً تو ہی بادشاہ ہے، قدرت رکھنے والا ہے، جس کام کا تو ارادہ کرتا ہے وہ ہو جاتا ہے۔ پھر تو سوال کر جو بات تیرے سامنے ظاہر ہو۔ حضرت سعید ؒ فرماتے ہیں: پھر میں نے اللہ سے کوئی چیز نہیں مانگی مگر یہ کہ اللہ نے میری دعا قبول فرمائی۔

(۲۹۹۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ قَالَ : طَلَبْت الْحَكَمَ فِي حَاجَةٍ فَلَمْ أَجِدْهُ ، ثُمَّ طَلَبْته فَوَجَدْته وقَالَ : الْحَكَمُ : قَالَ خَيْثَمَةُ : إِذَا طَلَبَ أَحَدُكُمَ الْحَاجَةَ فَوَجَدَهَا فَلْيَسْأَلِ اللَّهَ الْجَنَّةَ ، لَعَلَّهُ يَوْمُهُ الَّذِي يُسْتَجَابُ لَهُ فِيهِ.

(۲۹۹۳۳) حضرت وکیع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مالک بن مغول ؒ نے فرمایا: میں نے حضرت حکم ؒ کو کسی ضرورت کے معاملہ میں تلاش کیا تو ان کو نہ پا سکا۔ پھر میں نے دوبارہ ان کی تلاش شروع کی تو ان کو ڈھونڈ لیا۔ اور حضرت حکم ؒ فرمانے لگے: حضرت خثیمہ ؒ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی ضرورت کا سوال کرے پھر اس کی ضرورت پوری ہو جائے تو اس شخص کو چاہیے کہ وہ اللہ رب العزت سے جنت کا بھی سوال کر لے۔ شاید کہ وہ دن ایسا ہو کہ اس میں اس کی ہر دعا قبول کر لی جائے۔

(۲۷) ما يدعى بِهِ لِلعامّةِ كيف هو ؟

جو دعا عوام کے لیے مانگی جاتی ہے؟ وہ کیسے مانگی جائے؟

(۲۹۹۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : كَانَ طَلْقُ بْنُ حَبِيبٍ يَقُولُ : اللَّهُمَّ أَبْرِمْ لِهَذِهِ الأُمَّةِ أَمْرًا رَشِيدًا تُعِزُّ فِيهِ وَلِيَّك وَتُذِلُّ فيه عَدُوَّك وَيُعْمَلُ فِيهِ بطاعَتِك.

(۲۹۹۳۴) حضرت سعد بن ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت طلق بن حبیب ؓ یوں فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! تو اس امت کے لیے درست معاملہ کا قطعی فیصلہ فرما، جس میں تو اپنے دوست کو عزت بخش، اور اپنے دشمن کو ذلیل فرما، اور اس میں تیری ہی فرمانبرداری کے ساتھ عمل کیا جائے۔

(۲۹۹۳۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ :أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَاقِفًا بِعَرَفَةَ يَدْعُو وَهُوَ يَقُولُ بِإِصْبَعِهِ هَكَذَا يُشِيرُ بِهَا :اللَّهُمَّ زِدْ مُحْسِنَ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ إِحْسَانًا وَرَاجِعْ بِمُسِيئِهِمْ إِلَى التَّوْبَةِ ، ثُمَّ يَقُولُ هَكَذَا ، ثُمَّ يُدِيرُ بِإِصْبَعِهِ :وَحُطَّ مِنْ وَرَائِهِمْ بِرَحْمَتِكَ.

(۲۹۹۳۵) حضرت عبید بن عبد الملک ؒ فرماتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے بتلایا ہے جس نے حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ کو مقام عرفات میں کھڑے ہو کر یہ دعا مانگتے ہوئے دیکھا ہے۔ وہ یوں فرمار ہے تھے اور اپنی انگلی کے ساتھ اشارہ بھی فرما رہے تھے۔ اے اللہ! تو امت محمد یہ ﷺ کے بھلائی کرنے والوں کی بھلائی میں اضافہ فرما، اور ان کے گناہ کرنے والوں کو توبہ کی طرف پھیر دے۔ پھر اس طریقہ سے دعا فرمائی، اور اپنی انگلی کو بھی گھمایا اور تو اپنی رحمت کے ساتھ ان کا پیچھے سے احاطہ فرما۔

(۲۹۹۳۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ : كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَصْلِحْ مَنْ كَانَ صَلاحُهُ صَلاحًا لأُمَّةِ مُحَمَّدٍ ، اللَّهُمَّ وَأَهْلِكْ مَنْ كَانَ هَلاكُهُ صَلاحًا لأُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۹۹۳۶) حضرت عبید بن عبد الملک ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ یوں دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! تو اصلاح فرما اس شخص کی جس کا ٹھیک ہونا امت محمد یہ ﷺ کے حق میں بہتر ہو۔ اے اللہ! اور تو ہلاک فرما دے اس شخص کو جس کی ہلاکت امت محمد یہ ﷺ کے حق میں بہتر ہو۔

(۳۸) ما يدعو بِهِ الرَّجل إذا قام مِن مجلِسِهِ ؟

اس دعا کا بیان جو آدمی اپنی مجلس سے اُٹھتے وقت مانگے

(۲۹۹۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الأَسْلَمِيِّ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ مِنَ الْمَجْلِسِ : سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ. (ابویعلی ۷۳۸۹)

(۲۹۹۳۷) حضرت ابو برزۃ الاسلمی ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مجلس سے اُٹھنے کا ارادہ فرماتے تو یوں دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! تو پاک ہے اور میں تیری حمد بیان کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں، اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔

(۲۹۹۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ :مَنْ قَالَ حِينَ يَقُومُ مِنْ مَجْلِسِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ قَالَ : كَفَّرَ اللَّهُ عَنْهُ كُلَّ ذَنْبٍ فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ.

(۲۹۹۳۸) حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجلس سے اُٹھتے وقت یہ دعا پڑھے: اے اللہ! تو پاک ہے اور میں تیری حمد بیان کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ رب العزت اس مجلس میں ہونے والے ہر گناہ کو اس سے ہٹا دیتے ہیں۔

(۲۹۹۳۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْعَالِيَةِ، فَلَمَّا أَرَدْت أَنْ أَخْرُجَ مِنْ عَنْدِهِ قَالَ: أَلا أُزَوِّدُك كَلِمَاتٍ عَلَّمَهُنَّ جِبْرِيلُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلَى؟ قَالَ: فَإِنَّهُ لَمَّا كَانَ بِآخِرَةٍ كَانَ إِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ قَالَ: سُبْحَانَك اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُك وَأَتُوبُ إِلَيْك، قَالَ: فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا هَؤُلاءِ الْكَلِمَاتُ الَّتِي تَقُولُهُنَّ؟ قَالَ: هُنَّ كَلِمَاتٌ عَلَّمَنِيهِنَّ جِبْرِيلُ كَفَّارَاتٌ لِمَا يَكُونُ فِي الْمَجْلِسِ. (نسائی ۱۰۲۶۴)

(۲۹۹۳۹) حضرت زیاد بن الحصین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں حضرت ابو العالیہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا، جب میں نے ان کے پاس سے نکلنے کا ارادہ کیا تو وہ فرمانے لگے: کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ بتا دوں جو کلمات حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھلائے تھے؟ حضرت زیاد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کہ میں نے کہا: کیوں نہیں؟ (ضرور سکھلائیں) تو حضرت ابو العالیہ رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجلس کے بالکل اخیر میں ہوتے اور مجلس سے اٹھنے لگتے تھے تو یہ کلمات پڑھتے: اے اللہ! تو پاک ہے اور میں تیری حمد بیان کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔ حضرت ابو العالیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پھر پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! جو کلمات آپ نے کہے ہیں وہ کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کلمات حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے سکھائے ہیں، اور یہ مجلس میں ہونے والے کاموں کا کفارہ بن جاتے ہیں۔

(۲۹۹۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ فِي قَوْلِهِ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ قَالَ: إِذَا قُمْت فَقُلْ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ.

(۲۹۹۴۰) حضرت ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الاحوص رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں ارشاد فرمایا: (اور تسبیح کروا اپنے رب کی حمد کے ساتھ جب تم اُٹھو) جب تو اُٹھے تو یہ کلمات کہہ: اللہ پاک ہے اور میں اس کی حمد بیان کرتا ہوں۔

(۲۹۹۴۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ الأَوَّابَ الْحَفِيظَ، إِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا أَصَبْت فِي مَجْلِسِي هَذَا.

(۲۹۹۴۱) حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبید بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنی مجلس سے کھڑا ہو تو یہ دعا پڑھے: اے اللہ! تو میری مغفرت فرما ان کاموں کی وجہ سے جو میں نے اپنی اس مجلس میں کیے ہیں۔

(۲۹۹۴۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ قَالَ: كَفَّارَةُ الْمَجْلِسِ سُبْحَانَك وَبِحَمْدِكَ

أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ.

(۲۹۹۴۲) حضرت حبیب ویشیئ فرماتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن جعدہ ویشیئ نے ارشاد فرمایا: مجلس کا کفارہ یہ کلمات ہیں: میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں، اور تیری حمد بیان کرتا ہوں میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔

(۳۹) ما ذُكِر فِيما دعا بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عند وفاتِهِ ؟

جو دعا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے وقت مانگی اس کا بیان

(۲۹۹٤۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ : سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى صَدْرِي : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ. (بخاری ۴۴۴۰۔ مسلم ۸۵)

(۲۹۹۴۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کلمات ارشاد فرماتے سنا، اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینہ سے ٹیک لگائی ہوئی تھی: اے اللہ! میری مغفرت فرما، اور مجھ پر رحم فرما، اور مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا دے۔

(۲۹۹٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ : سُبْحَانَك اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَسْتَغْفِرُك وَأَتُوبُ إِلَيْك ، قَالَت : فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا هَذِهِ الْكَلِمَاتُ الَّتِي أَحْدَثْتَهَا تَقُولُهَا ؟ قَالَ : جُعِلَتْ لِي عَلامَةٌ لأُمَّتِي إِذَا رَأَيْتُهَا قُلْتهَا إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ. (بخاری ۷۹۴۔ مسلم ۳۵۱)

(۲۹۹۴۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصال فرمانے سے پہلے کثرت سے یہ دعا مانگ رہے تھے: اے اللہ! میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں اور تیری حمد بیان کرتا ہوں، میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کون سے کلمات ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ادا فرما رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے لیے میری امت کی یہ نشانی رکھ دی گئی ہے کہ جب میں ان کو دیکھوں گا تو یہ سورت پڑھوں گا: جب آ گئی اللہ کی مدد اور فتح۔

(۲۹۹٤٥) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَرْجِسَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَمُوتُ ، وَعَنْدَهُ قَدَحٌ فِيهِ مَاءٌ فَيُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ ، وَيَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ ، ثُمَّ يَقُولُ : اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى سَكَرَاتِ الْمَوْتِ.

(ترمذی ۹۷۸۔ احمد ۱۶۲۳)

(۲۹۹۴۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب موت کے قریب تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ تھا

جس میں پانی موجود تھا، آپ ﷺ نے اس پیالہ میں اپنا ہاتھ داخل فرمایا، اور اپنے چہرے کا پانی سے مسح فرمایا، پھر یہ دعا فرمانے لگے: اے اللہ! تو میری موت کی سختیوں پر حفاظت فرما۔

(۲۹۹٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَن مُسْلِمٍ، عَن مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ، قَالَتْ: فَكَانَ هَذَا آخِرَ مَا سَمِعْتُ مِنْ كَلامِهِ.

(۲۹۹۴۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو (بیماری نے) بوجھل کر دیا تو آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی: اے اللہ! تو میری مغفرت فرما، اور مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا دے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پس یہ آخری جملہ تھا جو میں نے آپ ﷺ کے کلام سے سنا تھا۔

(۳۰) فِي الدُّعَاءِ فِي اللَّيْلِ مَا هُوَ ؟

رات کی دعا کا بیان: وہ کیا ہے؟

(۲۹۹٤٧) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَن مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَن طَاوُوس ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ : اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ ، وَلَكَ الْحَمْدُ ، أَنْتَ قَيَّامُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ ، أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ ، اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ ، وَمَا أَخَّرْتُ ، وَمَا أَسْرَرْتُ ، وَمَا أَعْلَنْتُ ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَالْمُؤَخِّرُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ. (بخاری ۱۱۲۰۔ مسلم ۵۳۴)

(۲۹۹۴۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو تہجد کی نماز پڑھتے تو یوں دعا فرماتے: اے اللہ! تیرے لیے ہی تعریف ہے، تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے، اور تیرے ہی لیے تعریف ہے تو ہی آسمانوں اور زمین کو قائم رکھنے والا ہے، اور تیرے ہی لیے تعریف ہے، تو ہی آسمانوں اور زمین کا رب ہے، اور ان کا رب ہے جو ان میں ہیں، تو ہی حق ہے، اور تیری بات حق ہے، اور جنت حق ہے، اور آگ حق ہے، اور قیامت حق ہے، اے اللہ! میں تیرے ہی لیے تابع ہو گیا، اور تجھی پر میں ایمان لایا، اور تجھ پر ہی میں نے بھروسہ کیا، اور تیری ہی مدد کے ساتھ میں نے جھگڑا کیا (دشمن سے)، اور تیری طرف میں فیصلہ لے کر آیا۔ پس مجھے بخش دے وہ سب جو کام میں نے پہلے کیے اور جو میں نے پیچھے کیے، اور جو میں نے چھپا کر کیے، اور جو میں نے اعلانیہ کیے، اور تو ان کو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، تو ہی آگے کرنے والا اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔

(۲۹۹٤٨) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَن مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَزْهَرُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ : مَاذَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ بِهِ قِيَامَ اللَّيْلِ ؟ قَالَتْ : لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَن

شَیْءٍ مَا سَأَلَنِی عَنْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ، کَانَ یُکَبِّرُ عَشْرًا وَیَحْمَدُ عَشْرًا وَیُسَبِّحُ عَشْرًا وَیَسْتَغْفِرُ عَشْرًا وَیَقُولُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِی وَاهْدِنِی وَارْزُقْنِی وَعَافِنِی وَیَتَعَوَّذُ مِنْ ضِیقِ الْمَقَامِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ. (ابو داؤد ۷۶۶۔ ابن حبان ۲۶۰۲)

(۲۹۹۴۸) حضرت عاصم بن حمید ویشیلیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کن کلمات کے ساتھ رات کو قیام شروع فرماتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں: البتہ تحقیق تو نے مجھ سے ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا ہے جس کا تجھ سے پہلے کسی نے بھی سوال نہیں کیا، پھر فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم دس مرتبہ تکبیر کہتے، اور دس مرتبہ حمد بیان کرتے، اور دس مرتبہ پاکی بیان کرتے، اور دس مرتبہ استغفار فرماتے، اور یوں دعا فرماتے: ''اے اللہ! تو میری مغفرت فرما، اور مجھے ہدایت عطا فرما، اور مجھے رزق عطا فرما، اور مجھے عافیت بخش دے۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن جگہ کی تنگی سے بھی پناہ مانگتے تھے۔

(۲۹۹۴۹) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِی الضُّحَی، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: کُنَّا مَعَ أَبِی مُوسَی، فَجَنَّنَا اللَّیْلُ إِلَی بُسْتَانٍ خَرِبٍ، قَالَ: فَقَامَ مِنَ اللَّیْلِ یُصَلِّی فَقَرَأَ قِرَائَةً حَسَنَةً، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ مُؤْمِنٌ تُحِبُّ الْمُؤْمِنَ، وَمُهَیْمِنٌ تُحِبُّ الْمُهَیْمِنَ، سَلاَمٌ تُحِبُّ السَّلاَمَ، صَادِقٌ تُحِبُّ الصَّادِقَ.

(۲۹۹۴۹) حضرت مسروق ویشیلیہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے رات کافی تاریک ہوگئی تو ہم نے ایک ویران باغ میں پناہ لی، حضرت مسروق ویشیلیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر رات کو تہجد کی نماز شروع کی اور بہت ہی اچھی قراءت کی۔ پھر یوں دعا فرمائی: اے اللہ! تو امن و ایمان دینے والا ہے، امن دینے والے کو پسند کرتا ہے، اور تو نگہبان ہے، نگہبانی کو پسند کرتا ہے، اور تو سلام ہے، سلامتی کو پسند کرتا ہے، تو سچا ہے سچ بولنے والے کو پسند کرتا ہے۔

(۲۹۹۵۰) حَدَّثَنَا مُعَاوِیَةُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا شَیْبَانُ، عَنْ یَحْیَی بْنِ أَبِی کَثِیرٍ، عَنْ أَبِی سَلَمَةَ، أَنَّ رَبِیعَةَ بْنَ کَعْبٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ کَانَ یَبِیتُ عِنْدَ بَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَکَانَ یَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّیْلِ یَقُولُ: سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَالَمِینَ الْهَوِیَّ، ثُمَّ یَقُولُ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ.

(بخاری ۱۲۱۸۔ ترمذی ۳۴۱۶)

(۲۹۹۵۰) حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کے قریب رات گزارتا تھا، اور میں سنتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات گئے تک یہ کلمات پڑھتے تھے: ''اللہ ہر عیب سے پاک ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔'' پھر یہ کلمات پڑھتے: اللہ پاک ہے اور میں اس کی حمد وثنا بیان کرتا ہوں۔

(۳۱) مَنْ كَانَ يحِبّ إذا دعا أن يقول (ربّنا آتِنا فِي الدّنيا حسنةً وفِي الآخِرةِ حسنةً وقِنا عذاب النّارِ)

رسول اللہ ﷺ پسند کرتے تھے کہ جب وہ دعا کریں تو یہ کلمات پڑھیں۔"اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں خوبی دے اور آخرت میں بھی خوبی دے، اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لے۔"

(۲۹۹۵۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو :اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

(۲۹۹۵۱) حضرت ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یوں دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! تو ہمیں دنیا میں خوبی عطا فرما، اور آخرت میں خوبی عطا فرما، اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لے۔

(۲۹۹۵۲) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ : دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ كَأَنَّهُ فَرْخٌ مَنْتُوفٌ مِنَ الْجَهْدِ ، قَالَ :فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :هَلْ كُنْت تَدْعُو اللَّهَ بِشَيْءٍ ؟ قَالَ : كُنْتُ أَقُولُ اللَّهُمَّ مَا كُنْت مُعَاقِبِي بِهِ فِي الآخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِي فِي الدُّنْيَا ، فَقَالَ لَهُ :النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلا قُلْتَ :اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالَ :فَدَعَا اللَّهَ فَشَفَاهُ.

(بخاری ۷۲۸۔ مسلم ۲۰۶۸)

(۲۹۹۵۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے پاس تشریف لے گئے وہ آدمی مشقت کی وجہ سے گویا کمزور اکھڑے ہوئے بالوں والا چوزہ تھا، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے اس سے پوچھا؟ کیا تو اللہ سے کسی چیز کی دعا کرتا رہا ہے؟ وہ کہنے لگا: میں یوں دعا کرتا تھا: اے اللہ! آخرت میں جو سزا مجھے ملنے والی ہے وہ مجھے دنیا ہی میں دے دے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے اس سے ارشاد فرمایا: "تو یوں دعا کیوں نہیں کرتا: اے اللہ! تو ہمیں دنیا میں بھی خوبی دے، ورآخرت میں بھی خوبی دے، اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لے۔" راوی فرماتے ہیں: کہ اس شخص نے اللہ سے یہ دعا کی تو اللہ نے اسے شفا عطا فرما دی۔

(۲۹۹۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ صَهْبَانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ عُمَرَ وَهُوَ يَطُوفُ حَوْلَ الْبَيْتِ وَلَيْسَ لَهُ هِجِّيرًا إِلاَّ هَؤُلاءِ الْكَلِمَاتِ :﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾.

(۲۹۹۵۳) حضرت حبیب بن صہبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ میں نے سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس حال میں کہ وہ بیت اللہ کا طواف

فرمارہے تھے، اور نہیں تھی ان کی عادت مگر ان کلمات کے ساتھ دعا کرنے کی: اے ہمارے رب! تو ہمیں دنیا میں خوبی دے اور آخرت میں بھی خوبی دے، اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔

(٢٩٩٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ صَهْبَانَ ، عَنْ عُمَرَ بِمِثْلِهِ.

(۲۹۹۵۴) اس سند کے ساتھ بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ماقبل والا عمل منقول ہے۔

(٣٢) ما حفظ مِمّا علّمه النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاطِمة أن تقوله ؟

حفاظت کے لیے دعا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تعلیم فرمائی

(٢٩٩٥٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : أَتَتْ فَاطِمَةُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ لَهَا : مَا عِنْدِي مَا أُعْطِيك ، فَرَجَعَتْ فَأَتَاهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ : الَّذِي سَأَلْت أَحَبُّ إِلَيْك أَمْ مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ ، فَقَالَ : لَهَا عَلِيٌّ : قُولِي : لاَ ، بَلْ مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ ، فَقَالَتْ فَقَالَ : قُولِي : اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ ، أَنْتَ الأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَك شَيْءٌ وَأَنْتَ الآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَك شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَك شَيْءٌ ، اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ. (مسلم ٦٣۔ ترمذی ٣٤٨١)

(۲۹۹۵۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا خادم مانگنے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تمہیں دینے کو میرے پاس اس وقت کچھ بھی نہیں ہے۔ پس وہ واپس لوٹ گئیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بعد خود ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: جو چیز تیرے نزدیک پسندیدہ تھی جس کا تو نے سوال کیا وہ عطا کروں یا اس سے بھی بہتر چیز؟ یہ بات سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: تم کہو: نہیں، بلکہ اس سے بھی بہتر چیز عطا کریں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایسے ہی کہا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم یہ دعا پڑھ لیا کرو: اے اللہ! ساتوں آسمانوں کے پروردگار اور عرشِ عظیم کے پروردگار، ہمارے پروردگار اور ہر چیز کے پروردگار، تورات، انجیل اور قرآن عظیم کے اتارنے والے، تو ہی سب سے پہلا ہے تیرے سے پہلے کوئی چیز نہیں تھی، تو ہی سب سے پچھلا ہے، تیرے بعد بھی کوئی چیز نہیں ہوگی، اور تو ظاہر و آشکارا ہے، تیرے اوپر بھی کوئی چیز نہیں ہے، اور تو ہی پوشیدہ ہے، تیرے نیچے بھی کوئی چیز نہیں ہے، تو مجھ سے قرض کو دور فرما دے، اور مجھے فقر سے بے نیاز کر دے۔

(٢٩٩٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّ فَاطِمَةَ اشْتَكَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهَا مِنَ الْعَجْنِ وَالرَّحَى ، قَالَ : فَقَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِسَبْیٍ فَأَتَتْهُ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَلَمْ تَجِدْهُ ، وَوَجَدَتْ عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا ، قَالَ عَلِیٌّ : فَجَاءَنَا بَعْدَ مَا أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نقوم فَقَالَ :مَكَانَكُمَا ، قَالَ :فَجَاءَ فَجَلَسَ بَيْنِي وَبَيْنَهَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِهِ فَقَالَ :أَلاَ أَدُلُّكُمَا عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ :تُسَبِّحَانِهِ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ ، وَتَحْمَدَانِهِ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ ، وَتُكَبِّرَانِهِ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ. (بخاری ۳۷۰۵۔ مسلم ۲۰۹۱)

(۲۹۹۵۶) حضرت عبد الرحمن بن أبی لیلی ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آٹا گوندھنے اور چکی پینے کی وجہ سے ہاتھ میں درد کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شکایت کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند قیدی لائے گئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا خادم مانگنے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو موجود نہ پایا۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو موجود پایا تو اپنے آنے کا مقصد بتلا دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب ہم اپنے بستروں پر لیٹ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم نے اٹھنا چاہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی جگہ پر لیٹے رہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور میرے اور فاطمہ کے درمیان بیٹھ گئے، یہاں تک کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کی ٹھنڈک محسوس کی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہاری ایسی چیز کی طرف راہنمائی نہ فرماؤں جو تم دونوں کے لیے ایک خادم سے بھی بہتر ہے؟ تم دونوں تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ، اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہہ لیا کرو۔

(۳۳) ما علّمه النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عائِشة أن تدعو بِهِ

جو دعا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو سکھائی کہ وہ یوں دعا کریں

(۲۹۹۵۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا جَبْرُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهَا هَذَا الدُّعَاءَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ ، وَمَا لَمْ أَعْلَمْ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ ، وَمَا لَمْ أَعْلَمْ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَك عَبْدُك وَنَبِيُّك ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ مِنْهُ عَبْدُك وَنَبِيُّك ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك الْجَنَّةَ ، وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ ، أَوْ عَمَلٍ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ ، وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ ، أَوْ عَمَلٍ ، وَأَسْأَلُك أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ تَقْضِيهِ لِي خَيْرًا. (احمد ۱۳۴۔ ابن حبان ۸۶۹)

(۲۹۹۵۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ دعا سکھائی ہے: اے اللہ! میں آپ سے تمام بھلائیوں کا سوال کرتا ہوں، جو جلدی ملنے والی ہیں اور جو دیر میں ملنے والی ہیں، جن کو میں جانتا ہوں اور جن کو میں نہیں جانتا، اور میں تمام برائیوں سے پناہ مانگتا ہوں جن کو میں جانتا ہوں اور جن کو میں نہیں جانتا، اے اللہ! میں تجھ سے اس بھلائی کا سوال کرتا ہوں جو تیرے بندے اور تیرے نبی نے مانگی ہے، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں ہر اس برائی سے جس سے تیرے بندے اور تیرے

نبی ﷺ نے پناہ مانگی ہے، اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں، اور ہر اس قول اور عمل کا جو جنت کے قریب کر دے، اور میں آگ سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور ہر اس قول اور عمل سے جو اس آگ کے قریب کر دے، اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں یہ کہ تو ہر فیصلہ کو جو تو نے میرے لیے کیا ہے اس کو میرے حق میں بہتر کر دے۔

(٣٤) مَنْ كَانَ يقول فِي دعائِهِ أحيِنِي ما كانت الحياة خيرًا لِي

جو شخص اپنی دعا میں یوں کہے! تو مجھے زندہ رکھ جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہے

(٢٩٩٥٨) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ : صَلَّى عَمَّارٌ صَلاةً كَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوهَا ، فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ : أَلَمْ أُتِمَّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ ؟ قَالُوا : بَلَى ، قَالَ : فَإِنِّي قَدْ دَعَوْت الله بِدُعَاءٍ سَمِعْته مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اللَّهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي ، وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك كَلِمَةَ الإِخْلاصِ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَى ، وَالْقَصْدَ فِي الْغِنَى وَالْفَقْرِ ، وَخَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ، وَأَسْأَلُك الرِّضَا بِالْقُدْرَةِ ، وَأَسْأَلُك نَعِيمًا لاَ يَنْفَدُ ، وَقُرَّةَ عَيْنٍ لاَ تَنْقَطِعُ ، وَلَذَّةَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ ، وَلَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ ، وَشَوْقًا إِلَى لِقَائِكَ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ ، وَفِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ ، اللَّهُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الإِيمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِينَ. (بزار ١٣٩٢۔ طبرانی ٦٢٥)

(۲۹۹۵۸) حضرت قیس بن عُباد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی تو لوگ گویا ان کی نماز کو ناپسند کر رہے تھے، پھر اُن سے اس بارے میں پوچھا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: کیا میں رکوع وسجود کو مکمل طور پر ادا نہ کروں؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں! ضرور ادا کریں۔ انہوں نے فرمایا: یقیناً میں نے اللہ سے دعا مانگی جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔ ''اے اللہ! اپنے علم غیب کے ساتھ اور اپنی مخلوق پر قدرت کے ساتھ، تو مجھے زندہ رکھ جب تک تو جانتا ہے کہ زندگی میرے حق میں بہتر ہے، اور مجھے موت دے دے جب تو جان لے کہ موت میرے لیے بہتر ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے غصہ اور خوشی میں اخلاص کی بات کا سوال کرتا ہوں، اور امیری اور فقیری میں میانہ روی کا، ظاہر اور پوشیدگی میں تیرے خوف کا، اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تقدیر پر راضی رہنے کا، اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ایسی نعمت کا جو ختم نہ ہو، اور آنکھ کی ٹھنڈک کا جو منقطع نہ ہو، اور موت کے بعد مزے کی زندگی کا۔ اور تیرے چہرۂ انور کے دیدار کی لذت کا، اور تیری ملاقات کے شوق کا، اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں تکلیف کی حالت میں ہونے والی تکلیف سے اور گمراہ کرنے والے فتنہ سے۔ اے اللہ! ہمیں ایمان کی زینت سے مزین فرما، اور ہمیں ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے۔

(٢٩٩٥٩) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

لَا يَتَمَنَّ أَحَدُكُمَ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَلَكِنْ لِيَقُلِ :اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي. (بخاری ۵۶۷۱۔ مسلم ۲۰۶۴)

(۲۹۹۵۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص بھی دنیا کی کسی مصیبت کی وجہ سے موت کی تمنا نہ کرے۔ اور لیکن اسے چاہیے کہ وہ یوں دعا کرے: اے اللہ! مجھے زندہ رکھ جب تک زندگی میرے حق میں بہتر ہو، اور مجھے وفات دے جب وفات میرے حق میں بہتر ہو۔

(۲۹۹۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ :كَانَ مِنْ دُعَاءِ عَمَّارٍ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَنْ تُحْيِيَنِي مَا عَلِمْت الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي مَا عَلِمْت الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي ، اللَّهُمَّ أَسْأَلُك خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ، وَأَسْأَلُك الْقَصْدَ فِي الْغِنَى وَالْفَقْرِ ، وَأَسْأَلُك الْعَدْلَ فِي الرِّضَاءِ وَالْغَضَبِ ، اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيَّ لِقَائَك وَشَوْقًا إِلَيْك فِي غَيْرِ فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ ، وَلا ضَرَّاء مَضَرَّةٍ.

(۲۹۹۶۰) حضرت مالک بن الحارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ یوں دعا کرتے: اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کے علم غیب کے ساتھ، اور مخلوق پر آپ کی قدرت کے ساتھ، کہ آپ مجھے زندہ رکھیں جب تک آپ جانیں کہ زندگی میرے حق میں بہتر ہے، اور مجھے وفات دے دیں جب آپ جان لیں کہ وفات میرے لیے بہتر ہے۔ اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں ظاہر اور پوشیدگی میں آپ کے خوف کا، اور میں آپ سے امیری اور فقیری میں میانہ روی مانگتا ہوں، اور میں آپ سے سوال کرتا ہوں غصہ اور خوشی میں اعتدال کا۔ اے اللہ! میرے نزدیک اپنی ملاقات کو محبوب بنا دے، اور اپنی ملاقات کے شوق کو بھی جو نہ گمراہ کرنے والے فتنہ میں ہو اور نہ ہی کسی حالت تکلیف میں تکلیف دے۔

(۳۵) ما يستفتح بِهِ الدّعاء ؟

دعا کے شروع کرنے کا بیان

(۲۹۹۶۱) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ :حدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : مَا سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ دُعَاء إِلاَّ يَسْتَفْتِحُهُ بِسُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى الْعَلِيِّ الْوَهَّابِ. (احمد ۵۴)

(۲۹۹۶۱) حضرت سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نہیں سنا کہ رسول اللہ ﷺ کو کہ آپ نے دعا شروع فرمائی ہو مگر یہ کہ آپ ﷺ ان کلمات کے ساتھ دعا شروع فرماتے تھے: پاک ہے میرا پروردگار، بڑا عالیشان، بلند و بالا اور سب کچھ عطا کرنے والا ہے۔

(٣٦) مَا ذُكِر فِيمن سأل النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أن يعلّمه ما يدعو بِهِ فعلّمه

(٢٩٩٦٢) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَمَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، عَلِّمْنِي شَيْئًا أَقُولُهُ ، قَالَ : قُلْ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ اللَّهُ ، أَكْبَرُ كَبِيرًا ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، لاَ حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ، قَالَ : فَقَالَ الأَعْرَابِيُّ : هَذَا لِرَبِّي فَمَا لِي ، قَالَ : قُلِ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي. (مسلم ٢٠٧٢- ابن حبان ٩٤٦)

(٢٩٩٦٢) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی ایسا ذکر بتا دیں جو پڑھتا رہا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہو: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اللہ پاک ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، گناہوں سے بچنے اور نیکی پر لگنے کی طاقت صرف اللہ کی ذات کی طرف سے ہے جو زبردست غالب حکمت والا ہے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دیہاتی نے پوچھا: یہ تو میرے رب کے لیے ہے اور میرے لیے کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہہ: اے اللہ! مجھے بخش دے، اور مجھ پر رحم فرما، اور مجھے ہدایت دے، اور مجھے رزق عطا فرما۔

(٢٩٩٦٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ ، عَنْ أَبِي الْعَدَبَّسِ ، عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَأَنَّا اشْتَهَيْنَا أَنْ يَدْعُوَ لَنَا فَقَالَ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَأَصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا كُلَّهُ ، فَكَأَنَّا اشْتَهَيْنَا أَنْ يَزِيدَنَا فَقَالَ : قَدْ جَمَعْتُ لَكُمُ الأَمْرَ. (احمد ٢٥٣)

(٢٩٩٦٣) حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے پس گویا ہم چاہ رہے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے دعا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! ہماری مغفرت فرما، اور ہم پر رحم فرما، اور ہم سے راضی ہو جا، اور ہم سے قبول فرما، اور ہمیں جنت میں داخل فرما دے، اور ہمیں آگ سے چھٹکارا عطا فرما، اور ہمارے سارے معاملے کو درست فرما دے پھر ہم نے چاہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مزید دعا فرمائیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہارے سارے مسئلوں کو اکٹھا کر دیا ہے۔

(٢٩٩٦٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ قَالَ . حَدَّثَنِي رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، أَنَّهُ قَالَ : جَاءَ حُصَيْنٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ، مَا تَأْمُرُنِي أَنْ أَقُولَ ؟ قَالَ : تَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي ، وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَعْزِمَ لِي عَلَى أَرْشَدِ أَمْرِي ، قَالَ : ثُمَّ إِنَّ حُصَيْنًا أَسْلَمَ بَعْدُ ، ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : إِنِّي كُنْتُ

سَأَلْتُكَ الْمَرَّةَ الأُولَى ، وَإِنِّي الآنَ أَقُولُ : مَا تَأْمُرُنِي أَقُولُ ؟ قَالَ : قُلِ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا أَسْرَرْتُ ، وَمَا أَعْلَنْتُ ، وَمَا أَخْطَأْتُ ، وَمَا تَعَمَّدْتُ ، وَمَا جَهِلْتُ ، وَمَا عَلِمْتُ. (ترمذی ۳۴۸۳۔ احمد ۴۴۴)

(۲۹۹۶۴) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حصین رضی اللہ عنہ اسلام لانے سے قبل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے گے: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے کیا چیز پڑھنے کا حکم دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ دعا پڑھا کرو،'' اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے، اور میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ مجھے میرے صحیح معاملہ پر پختہ کر دیں۔'' راوی فرماتے ہیں: پھر اس کے بعد حضرت حصین رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کر لیا۔ اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے: میں نے پہلی مرتبہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا تھا اور اب میں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کرتا ہوں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کیا چیز پڑھنے کا حکم دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو یہ دعا پڑھ: اے اللہ! تو میری مغفرت فرما ان کاموں سے جو میں نے پوشیدہ طور پر کیے، اور جو میں نے اعلانیہ کیے، اور جو میں نے غلطی سے کیے، اور جو میں نے جان بوجھ کر کیے، اور جو میں نے ناواقفیت سے کیے، اور جو میں نے جانتے بوجھتے ہوئے کیے۔

(۲۹۹۶۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاءِ ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ الأَوْدِيِّ ، عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ مَنْ أَرَادَ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا عَلَّمَهُ إِيَّاهُنَّ ، ثُمَّ لَمْ يُنْسِهِ إِيَّاهُنَّ أَبَدًا ، قَالَ : قُلِ : اللَّهُمَّ إِنِّي ضَعِيفٌ فَقَوِّ فِي رِضَاكَ ضَعْفِي ، وَخُذْ إِلَى الْخَيْرِ بِنَاصِيَتِي ، وَاجْعَلِ الإِسْلامَ مُنْتَهَى رِضَائِي ، اللَّهُمَّ إِنِّي ضَعِيفٌ فَقَوِّنِي ، وَذَلِيلٌ فَأَعِزَّنِي وَفَقِيرٌ فَارْزُقْنِي. (حاکم ۵۲۷)

(۲۹۹۶۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے چند ایسے کلمات نہ سکھا دوں کہ اللہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اس کو یہ کلمات سکھاتا ہے پھر کبھی اس سے ان کلمات کو بھلاتا بھی نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کلمات پڑھ لیا کرو: اے اللہ! میں کمزور ہوں تو اپنی خوشنودی میں میری کمزوری کو طاقت سے بدل دے، اور میری پیشانی کو بھلائی کی طرف پکڑ لے، اور اسلام کو میری خوشنودی کی انتہا بنا دے۔ اے اللہ! میں کمزور تو مجھے قوی بنا دے، اور میں ذلیل ہوں تو مجھے عزت بخش دے، اور میں فقیر ہوں تو مجھے رزق عطا فرما۔

(۲۹۹۶۶) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ ، قَالَ : قُلِ : اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا ، وَلا يَغْفِرُ الذَّنْبَ إِلاَّ أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ. (بخاری ۸۳۴۔ مسلم ۲۰۷۸)

(۲۹۹۶۶) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: آپ مجھے کوئی ایسی دعا سکھلا دیں جو میں مانگا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ دعا مانگو: اے اللہ! میں نے اپنے آپ پر بہت ظلم کیا ہے، اور صرف تو ہی

گناہ کو بخش سکتا ہے پس تو مجھے بخش اپنی خاص بخشش کے ساتھ اور مجھ پر رحم فرما۔ بے شک تو بخشنے والا، رحم والا ہے۔

(۲۹۹۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَلا أُعَلِّمُك كَلِمَاتٍ إِذَا قُلْتهنَّ غُفِرَ لَكَ ، مَعَ أَنَّهُ مَغْفُورٌ لَكَ : لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. (ترمذی ۳۵۰۴۔ ابن حبان ۶۹۲۸)

(۲۹۹۶۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے چند ایسے کلمات نہ سکھا دوں کہ جب تو ان کو پڑھے گا تو تیری بخشش کر دی جائے گی۔ باوجود یہ کہ تو بخشا بخشایا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بڑا بردبار، سخی ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو کہ بلند و بالا، عظمت والا ہے، پاک ہے ساتوں آسمانوں کا رب، اور عرش کریم کا رب ہے، سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

(۲۹۹۶۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْوَرْدِ بْنِ ثُمَامَةَ ، عَنِ اللَّجْلاجِ ، عَنْ مُعَاذٍ قَالَ :مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك الصَّبْرَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :سَأَلْت اللَّهَ الْبَلاءَ فَاسْأَلْهُ الْمُعَافَاةَ ، وَمَرَّ عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك تَمَامَ النِّعْمَةِ فَقَالَ :يَا ابْنَ آدَمَ ، وَهَلْ تَدْرِي مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ ؟ قَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، دَعْوَةٌ دَعَوْت بِهَا رَجَاءَ الْخَيْرِ ، قَالَ :فَإِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُولَ الْجَنَّةِ والعوذ مِنَ النَّارِ ، وَمَرَّ عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَقُولُ :يَا ذَا الْجَلالِ وَالإِكْرَامِ ، فَقَالَ :قَدِ اسْتُجِيبَ لَكَ فَاسْأَلْ. (احمد ۲۳۱)

(۲۹۹۶۸) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر ایک آدمی پر ہوا جو یہ دعا کر رہا تھا: اے اللہ! میں تجھ سے صبر مانگتا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو نے اللہ سے مصیبت مانگی ہے پس تو اس سے صحت و عافیت کا سوال کر۔ اور آپ ﷺ کا ایک اور آدمی پر بھی گزر ہوا جو یہ دعا کر رہا تھا: اے اللہ! میں آپ سے مکمل نعمت کا سوال کرتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے آدم کے بیٹے! کیا تو جانتا ہے کہ مکمل نعمت کیا ہے؟ اس شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اس دعا سے میں نے خیر کے ارادہ کی امید کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پس یقیناً مکمل نعمت جنت میں داخل ہونا اور جہنم سے بچنا ہے۔

اور ایک اور آدمی پر گزر ہوا تو وہ یہ دعا کر رہا تھا: اے بزرگی اور اکرام و انعام والے! تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیری د قبول کی جائے گی پس تو سوال کر۔

(۲۹۹۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأعمش عَنْ يزيد الرقاشي عَنِ انس قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَلظوا بـ :يَا ذَا الْجَلالِ وَالإِكْرَامِ. (ترمذی ۳۵۲۴۔ احمد ۱۷۷)

(۲۹۹۶۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یاذا الجلال والاکرام (اے بزرگی اور بخشش والے

کا ورد کیا کرو۔

(۲۹۹۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عن إِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ دَخَلَ عَلَى ابْنٍ لَهُ مَرِيضٍ يُقَالُ لَهُ صَالِحٌ ، فَقَالَ لَهُ : قُلْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ ، سُبْحَانَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ، اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي ، اللَّهُمَّ تَجَاوَزْ عَنى ، اللَّهُمَّ اعْفُ عَنى فَإِنَّك عَفُوٌّ غَفُورٌ ، ثُمَّ قَالَ : هَؤُلاءِ الْكَلِمَاتُ عَلَّمَنِيهِنَّ عَمِّي ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُنَّ إِيَّاهُ. (نسائی ۱۰۴۷۷)

(۲۹۹۷۰) حضرت عبد اللہ بن الحسن ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن جعفر ؓ اپنے ایک بیٹے کے پاس تشریف لے گئے جو بیمار تھا اور اس کو صالح کہا جاتا تھا۔ پھر آپ ؓ نے اس سے فرمایا: تو یہ کلمات کہہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو کہ بڑا بردبار، سخی ہے، پاک ہے اللہ جو عرش عظیم کا رب ہے، سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اے اللہ! تو میری مغفرت فرما۔ اے اللہ! تو مجھ پر رحم فرما۔ اے اللہ! تو میری خطاؤں سے درگزر فرما۔ اے اللہ! تو مجھے معاف فرما، یقیناً تو معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔ پھر حضرت عبد اللہ بن جعفر ؓ نے فرمایا: یہ کلمات مجھے میرے چچا نے سکھلائے تھے اور انہیں یہ کلمات نبی کریم ﷺ نے سکھلائے تھے۔

(۲۹۹۷۱) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَن حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَن شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ ، أَنَّهُ قَالَ : احْفَظُوا عَنِى مَا أَقُولُ لَكُمْ ، سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِذَا كَنَزَ النَّاسُ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ فَاكْنِزُوا هَذِهِ الْكَلِمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك الثَّبَاتَ فِي الأَمْرِ ، وَالْعَزِيمَةَ عَلَى الرُّشْدِ ، وَأَسْأَلُك شُكْرَ نِعْمَتِكَ ، وَأَسْأَلُك حُسْنَ عِبَادَتِكَ ، وَأَسْأَلُك قَلْبًا سَلِيمًا وَلِسَانًا صَادِقًا ، وَأَسْأَلُك مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ ، وَأَسْتَغْفِرُك لِمَا تَعْلَمُ ، إِنَّك أَنْتَ عَلاَّمُ الْغُيُوبِ. (احمد ۱۲۳۔ ابن حبان ۱۹۷۴)

(۲۹۹۷۱) حضرت شداد بن اوس ؓ فرماتے ہیں تم لوگ میری اس بات کو جو میں کہنے لگا ہوں اس کو یاد کرلو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے! جب لوگ سونا اور چاندی سے خزانہ بھرنے لگیں تو تم ان کلمات سے خزانہ بھرنا، اے اللہ! میں آپ سے دین میں ثابت قدمی کا سوال کرتا ہوں آپ کی نعمت کے شکر کرنے کا، اور میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کی بہترین عبادت کرنے کا، اور میں آپ سے سوال کرتا ہوں تندرست دل کا اور سچی زبان کا، اور میں آپ سے سوال کرتا ہوں اس بھلائی کا جو آپ جانتے ہیں، اور میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اس برائی سے جس کو آپ جانتے ہیں، اور میں آپ سے بخشش طلب کرتا ہوں اس گناہ سے جس کو آپ جانتے ہیں۔ بے شک تو غیب کی باتوں کا جاننے والا ہے۔

(۲۹۹۷۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ مُوسَى بْن عُبَيْدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُ أَصْحَابَهُ ، يَقُولُ : قُولُوا : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا حَوْبَاتِنَا وَأَقِلْنَا عَثَرَاتِنَا وَاسْتُرْ عَوْرَاتِنَا.

(۲۹۹۷۲) حضرت محمد بن کعب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنے اصحاب کو یہ دعا سکھلاتے تھے۔ فرماتے تھے: تم یوں کرو: اے اللہ! ہمارے گناہوں کی مغفرت فرما، اور ہماری لغزشوں کو بھی معاف فرما اور ہماری پردہ پوشی فرما۔

(۳۷) فِي اسْمِ اللهِ الأَعْظَمِ

اللہ کے اسم اعظم کے بیان میں

(۲۹۹۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلاً يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك بِأَنَّك أَنْتَ اللَّهُ ، الأَحَدُ الصَّمَدُ ، الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ، فَقَالَ : لَقَدْ سَأَلَ اللَّهَ بِاسْمِهِ الأَعْظَمِ ، الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ ، وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى.

(ابو داؤد ۱۴۸۸۔ ترمذی ۳۴۷۵)

(۲۹۹۷۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو یوں دعا کرتے ہوئے سنا: اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ ہی کے وسیلہ سے کہ آپ اللہ ہیں، ایک ہیں بے نیاز ہیں کہ جس نے نہ کسی کو جنا اور نہ وہ کسی سے جنا گیا، اور کوئی بھی اس کا ہمسر نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ اس شخص نے اللہ کے اسم اعظم کے وسیلہ سے سوال کیا ہے، کہ جب اس کے وسیلہ سے دعا مانگی جائے تو وہ قبول کرتا ہے، اور جب اس کے وسیلہ سے کچھ مانگا جائے تو وہ عطا کرتا ہے۔

(۲۹۹۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي خُزَيْمَةَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ وَحْدَك ، لاَ شَرِيكَ لَكَ ، الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ ذُو الْجَلاَلِ وَالإِكْرَامِ ، فَقَالَ : لَقَدْ سَأَلَ اللَّهَ بِاسْمِهِ الأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ. (ترمذی ۳۵۴۴۔ احمد ۲۶۵)

(۲۹۹۷۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو یوں دعا کرتے ہوئے سنا: اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں اس وسیلہ سے کہ آپ کے لیے ہی سب تعریف ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے، عطا کر کے فخر کرنے والا، آسمانوں اور زمین کو ایجاد کرنے والا، بزرگی اور اکرام والا ہے، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: البتہ تحقیق اس شخص نے اللہ کے اسم اعظم کے وسیلہ سے سوال کیا ہے کہ جب اس کے وسیلہ سے مانگا جائے تو وہ عطا کرتا ہے، اور جب اس کے وسیلہ سے دعا کی جائے تو وہ قبول کرتا ہے۔

(۲۹۹۷٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، أَنَّ دَاعِيًا دَعَا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك بِاسْمِكَ الله الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ الرَّحْمَن الرَّحِيم بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ ، وَإِذَا أَرَدْت أَمْرًا فَإِنَّمَا تَقُولُ لَهُ : كُنْ ، فَيَكُونُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ :لَقَدْ كِدْت ، أَوْ كَادَ أَنْ يَدْعُوَ بِاسْمِهِ الْعَظِيمِ الأَعْظَمِ.

(۲۹۹۷۵) حضرت عبدالرحمٰن بن سابط ؒ فرماتے ہیں کہ ایک دعا مانگنے والے نے نبی کریم ﷺ کے زمانے میں دعا مانگی پس وہ کہنے لگا: اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کے نام اللہ کے وسیلہ کے ساتھ کہ نہیں ہے تیرے سوا کوئی معبود، نہایت مہربان رحم کرنے والا ہے، آسمانوں اور زمین کو بغیر نمونے کے پیدا کرنے والا ہے، اور جب تو کسی کام کے کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو تو اس کو کہتا ہے: ہو جا، تو وہ کام ہو جاتا ہے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: البتہ تو نے یا اس نے اللہ کے اسم اعظم عظمت والے نام کے وسیلہ سے دعا مانگی ہے۔

(۲۹۹۷۶) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اسْمُ اللهِ الأَعْظَمُ فِي هَاتَيْنِ الآيَتَيْنِ :﴿وَإِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ﴾ وَفَاتِحَةِ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ :﴿الم اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ .

(ابوداؤد ۱۴۹۱۔ ترمذی ۳۴۷۸)

(۲۹۹۷۶) حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں مذکور ہے: ''اور تمہارا الہ ایک معبود ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو نہایت مہربان، رحم کرنے والا ہے۔'' اور سورۂ آل عمران کے شروع میں: الٓمٓ۔ اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو زندہ ہے سب کو قائم رکھنے والا ہے۔

(۲۹۹۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ :قَرَأَ رَجُلٌ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ فَقَالَ كَعْبٌ :قَدْ قَرَأَ سُورَتَيْنِ إِنَّ فِيهِمَا لِلاسْمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ اسْتَجَابَ.

(۲۹۹۷۷) حضرت عبد الملک بن عمیر ؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے سورۃ البقرۃ اور آل عمران کی تلاوت کی تو حضرت کعب ؓ فرمانے لگے، تحقیق تو نے دو سورتوں کی تلاوت کی ہے، ان دونوں سورتوں میں ایک ایسا نام ہے کہ جب اس نام کے وسیلہ سے دعا مانگی جائے تو وہ قبول کرتا ہے۔

(۲۹۹۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِءُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ :حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ ثَوْبَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي رُقَيَّةَ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُمَا كَانَا يَقُولانِ :اسْمُ اللهِ الأَكْبَرُ رَبِّ رَبِّ.

(۲۹۹۷۸) حضرت ہشام بن ابی رقیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء ؓ اور حضرت ابن عباس ؓ فرمایا کرتے تھے: اللہ کا سب سے بڑا اونچا نام ہے میرا پروردگار، میرا پروردگار ہے۔

(۲۹۹۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلالٍ ، عَنْ حَيَّانَ الأَعْرَجِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ :اسْمُ اللهِ الأَعْظَمُ اللَّهُ.

(۲۹۹۷۹) حضرت حیان الاعرج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر ابن زید ؓ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کا اسم اعظم لفظ اللہ ہے۔

(۲۹۹۸۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ عَمَّنْ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ :اسْمُ اللهِ الأَعْظَمُ الله ، ثُمَّ قَرَأَ ، أَوْ

قَرَأْتَ عَلَيْهِ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ إِلَى آخِرِهَا

(۲۹۹۸۰) حضرت مسعر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ کا قول سنا ہے: اللہ کا اسم اعظم لفظ اللہ ہے۔ پھر انہوں نے یا میں نے ان پر یہ آیت تلاوت فرمائی، وہ اللہ جو پیدا کرنے والا ہے۔ آیت کے اختتام تک۔

(۳۸) إِذَا دَعَا الرَّجُلُ فَلْيُكْثِرْ

جب آدمی دعا کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ کثرت سے استغفار کرے

(۲۹۹۸۱) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ قَالَ : قَالَ أَبُو سَعِيدٍ : إِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ تعالى فَارْفَعُوا فِي الْمَسْأَلَةِ ، فَإِنَّ مَا عِنْدَ اللهِ لَسْتُمْ مُنْفِدِيهِ.

(۲۹۹۸۱) حضرت ابوالصدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تم لوگ اللہ سے کوئی چیز مانگو تو اپنے مانگنے میں خوب مبالغہ کرو۔ پس یقیناً جو کچھ اللہ کے پاس ہے تم اس کو ختم کرنے والے نہیں ہو۔

(۲۹۹۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : إِذَا تَمَنَّى أَحَدُكُمْ فَلْيُكْثِرْ فَإِنَّمَا يَسْأَلُ رَبَّهُ. (ابن حبان ۸۸۹۔ عبد بن حمید ۱۴۹۶)

(۲۹۹۸۲) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کسی چیز کی خواہش و تمنا کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ کثرت سے مانگے کیونکہ وہ اپنے رب سے مانگ رہا ہے۔ (کسی اور سے نہیں)

(۳۹) فِي دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ

مظلوم کی دعا کا بیان

(۲۹۹۸۳) حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ : إِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا تَصْعَدُ إِلَى السَّمَاءِ كَشَرَارَاتِ نَارٍ حَتَّى تُفْتَحَ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ.

(۲۹۹۸۳) حضرت رجاء بن حیوہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم مظلوم کی بددعا سے بچو، کیونکہ اس کی بددعا آسمان کی طرف ایسے اٹھتی ہے جیسا کہ آگ کی چنگاریاں اٹھتی ہیں یہاں تک کہ اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔

(۲۹۹۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ حِجَابٌ.

(۲۹۹۸۴) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم مظلوم کی بد دعا سے بچو، کیونکہ اس کے درمیان اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔

(۲۹۹۸۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، رَفَعَهُ قَالَ :اجْتَنِبُوا دَعَوَاتِ الْمَظْلُومِ. (بخاری ۶۲۴۔ ابو یعلی ۱۳۳۲)

(۲۹۹۸۵) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ مرفوعاً حدیث نقل کرتے ہیں کہ تم لوگ مظلوم کی بد دعاؤں سے بچو۔

(۲۹۹۸۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ مَعْنٍ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ :أَرْبَعٌ لَا يُحْجَبْنَ عَنِ اللهِ : دَعْوَةُ وَالِدٍ رَاضٍ وَإِمَامٍ مُقْسِطٍ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَدَعْوَةُ رَجُلٍ دُعَاءً لأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ.

(۲۹۹۸۶) حضرت معن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عون ابن عبد اللہ نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں ایسی ہیں جو اللہ سے چھپی نہیں رہتیں، رضامند والد کی دعا، عادل امام کی دعا، اور مظلوم کی بد دعا، اور کسی شخص کا اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اس کے حق میں دعا کرنا۔

(۲۹۹۸۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ . قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ مُسْتَجَابَةٌ ، وَإِنْ كَانَ فَاجِرًا فَفُجُورُهُ عَلَى نَفْسِهِ.

(ابن حبان ۸۷۵۔ احمد ۳۶۷)

(۲۹۹۸۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مظلوم کی بد دعا قبول کی جاتی ہے اگر وہ گناہگار ہو تو اس کا گناہ اس کے نفس پر بوجھ ہوتا ہے۔

(۲۹۹۸۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ ابْنِ الْحَبْنَاءِ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ : الإِمَامُ الْعَادِلُ عَلَى الرَّعِيَّةِ ، وَالْوَالِدُ لِوَلَدِهِ ، وَالْمَظْلُومُ.

(۲۹۹۸۸) حضرت ابن الحبناء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جن کی دعا رد نہیں کی جاتی؛ وہ حاکم جو اپنی رعایا پر عدل کرنے والا ہو، اور باپ کی دعا بیٹے کے حق میں، اور مظلوم کی بد دعا۔

(۲۹۹۸۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ بَيَانَ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ:إِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُومِ.

(۲۹۹۸۹) حضرت عبد الرحمن بن ہلال رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم مظلوم کی بد دعا سے بچو۔

(۲۹۹۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، أَنَّ رَجُلاً أَتَى مُعَاذًا فَقَالَ :أَوْصِنِي ، فَقَالَ :إِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُومِ.

(۲۹۹۹۰) حضرت عبد اللہ بن سلمہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: مجھے کچھ وصیت فرما دیں: تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم مظلوم کی بد دعا سے بچو۔

(٤٠) دعاء داود النَّبيِّ عليه السلام

نبی داوٗد علیہ السلام کی دعاء

(٢٩٩٩١) حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَلِيِّ الأَزْدِيِّ قَالَ :حُدِّثْتُ أَنَّ دَاوُد عَلَيْهِ السَّلامُ كَانَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ غِنًى يُطْغِي ، وَمِنْ فَقْرٍ يُنْسِي ، وَمِنْ هَوًى يُرْدِي ، وَمِنْ عَمَلٍ يُخْزِي.

(۲۹۹۹۱) حضرت علی الازدی ؒ فرماتے ہیں مجھے بیان کیا گیا ہے کہ حضرت داوٗد علیہ السلام یوں دعا فرماتے تھے: اے اللہ! میں تجھ سے پناہ چاہتا ہوں ایسی امیری سے جو سرکش بنا دے، اور ایسی فقیری سے جو تجھے بھلا دے، اور ایسی خواہش سے جو ہلاک کر دے، اور ایسے عمل سے جو رُسوا کر دے۔

(٢٩٩٩٢) حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَرْزُوقٍ ، عَن كَعْبٍ قَالَ :كَانَ دَاوُد عَلَيْهِ السَّلامُ يَقُولُ :اللَّهُمَّ خَلِّصْنِي مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ نَزَلَتِ اللَّيْلَةَ مِنَ السَّمَاءِ فِي الأَرْضِ ثَلاثًا ، وَيَقُولُ :اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي سَهْمًا فِي كُلِّ حَسَنَةٍ نَزَلَتِ اللَّيْلَةَ مِنَ السَّمَاءِ فِي الأَرْضِ.

(۲۹۹۹۲) حضرت کعب ؓ فرماتے ہیں: حضرت داوٗد علیہ السلام تین باریوں دعا فرماتے تھے: اے اللہ! مجھے ہر مصیبت سے خلاصی عطا فرما جو رات کو آسمان سے زمین میں اترتی ہے۔ اور فرماتے: اے اللہ! تو ہر نیکی سے میرا حصہ مقرر فرما دے جو نیکی رات کو آسمان سے زمین میں اترتی ہے۔

(٢٩٩٩٣) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَن سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي مُصْعَبٍ وَهُوَ عَطَاءٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَن كَعْبٍ قَالَ :كَانَ إِذَا أَفْطَرَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ، وَقَالَ : اللَّهُمَّ خَلِّصْنِي مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ اللَّيْلَةَ نَزَلَت مِنَ السَّمَاءِ ثَلاثًا ، وَإِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ قَالَ :اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي سَهْمًا فِي كُلِّ حَسَنَةٍ نَزَلَتِ اللَّيْلَةَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الأَرْضِ ثَلاثًا ، قَالَ :فَقِيلَ لَهُ ، فَقَالَ :دَعْوَةُ دَاوُد فَلَيِّنُوا بِهَا أَلْسِنَتَكُمْ وَأَشْعِرُوهَا قُلُوبَكُمْ.

(۲۹۹۹۳) حضرت ابو مروان ؒ سے مروی ہے کہ حضرت کعب ؓ جب روزہ افطار فرماتے تو قبلہ کی طرف رخ کرتے اور تین باریوں دعا فرماتے: اے اللہ! مجھے ہر اس مصیبت سے خلاصی دے جو رات کو آسمان سے اترے گی، اور جب سورج کے کنارے طلوع ہوتے تو تین باریوں دعا فرماتے: اے اللہ! تو ہر نیکی میں میرا حصہ مقرر فرما جو رات کو آسمان سے زمین پر اترتی ہے۔ راوی فرماتے ہیں۔ پس ان سے اس دعا کے بارے میں پوچھا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: حضرت داوٗد علیہ السلام کی دعا ہے، پس تم اس دعا سے اپنی زبانوں کو نرم کرو، اور اس کو اپنے دلوں کی نشانی بناؤ۔

(٢٩٩٩٤) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ عَبَّاسٍ الْعَمِّيِّ قَالَ :بَلَغَنِي أَنَّ دَاوُد النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي ، تَعَالَيْتَ فَوْقَ عَرْشِكَ ، وَجَعَلْتَ عَلَى مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ خَشْيَتَكَ ، فَأَقْرَبُ خَلْقِكَ مِنْكَ مَنْزِلَةً أَشَدُّهُمْ لَكَ خَشْيَةً ، وَمَا عِلْمُ مَنْ لَمْ يَخْشَكَ ، أَوْ مَا حِكمة مَنْ لَمْ يُطِعْ أَمْرَكَ. (دارمی ۲۶۰۲)

(۲۹۹۹۴) حضرت عباس العمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام اپنی دعا میں یہ کلمات پڑھا کرتے تھے: پاک ہے تیری ذات اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے۔ تو اپنے عرش سے بھی بلند ہے، اور تو نے ڈال دیا ہے اپنے خوف کو ان پر جو آسمانوں اور زمین میں ہیں۔ (پس تیرے قریب ترین شخص جو درجہ کے اعتبار سے تیرے نزدیک ہے وہ ہے جو شدت سے تجھ سے خوف کھاتا ہے) پس درجہ کے اعتبار سے تیرے نزدیک سب سے قریب ترین وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ تجھ سے ڈرتا ہو، اور کیا علم ہوا اس شخص کو جو تجھ سے ڈرتا نہ ہو، اور کیا حکمت ہوا اس شخص کے پاس جو تیرے امر کی اطاعت نہ کرتا ہو۔

(۲۹۹۹۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا مُبَارَكٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ دَاوُد النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اللَّهُمَّ لاَ مَرَضَ يُضْنِينِي ، وَلاَ صِحَّةَ تُنْسِينِي ، وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ.

(۲۹۹۹۵) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے یوں دعا فرمائی ہے: اے اللہ! ایسا مرض نہ ہو جو مجھے کمزور اور لاغر بنا دے، اور نہ ایسی صحت ہو کہ تو مجھے بھول جائے، اور لیکن اس کے درمیان رکھ۔

(۲۹۹۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوُد عَلَيْهِ السَّلاَمُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَارِ السُّوءِ.

(۲۹۹۹۶) حضرت سعید بن ابی سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ حضرت داؤد علیہ السلام کی دعا ہے: اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ مانگتا ہوں برے کی ہمسائیگی سے۔

(۲۹۹۹۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ : أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ شَهِيدٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، أَنَّ دَاوُد النَّبِيُّ عليه السلام كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَمَلٍ يُخْزِينِي ، وَهَوًى يُرْدِينِي ، وَفَقْرٍ يُنْسِينِي ، وَغِنًى يُطْغِي.

(۲۹۹۹۷) حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام یوں دعا فرماتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے عمل سے جو رسوا کر دے، اور ایسی خواہش سے جو ہلاک کر دے، اور ایسی امیری سے جو سرکش بنا دے۔

(٤١) ما علّمه النّبيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أمّ هانِءٍ

وہ دعا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام ھانی رضی اللہ عنہا کو سکھلائی

(۲۹۹۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ : جَاءَتْ أُمُّ هَانِءٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، قَدْ كَبِرْتُ وَضَعُفْتُ فَعَلِّمْنِي عَمَلاً أَعْمَلُهُ ، وَأَنَا جَالِسَةٌ ،

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّك إِنْ كَبَّرْت اللَّهَ مِئَة تَكْبِيرَةٍ كَانَتْ خَيْرًا مِنْ مِئَة بَدَنَةٍ مُجَلَّلَةٍ مُتَقَبَّلَةٍ ، وَإِنَّك إِنْ سَبَّحْت اللَّهَ مِئَة تَسْبِيحَةٍ كَانَتْ خَيْرًا مِنْ مِئَة رَقَبَةٍ تُعْتِقِينهَا ، وَإِنَّك إِنْ حَمِدْت اللَّهَ مِئَة تَحْمِيدَةٍ كَانَتْ خَيْرًا مِنْ مِئَة فَرَسٍ مُسَرَّجٍ مُلَجَّمٍ يحمل عَلَيْهِنَّ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

(نسائی ۱۰۶۸۰۔ ابن ماجہ ۳۸۱۰)

(۲۹۹۹۸) حضرت مسلم بن ابی مریم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ام ھانی ؓ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور فرمانے لگیں: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں کبرسنی کو پہنچ گئی اور کمزور ہوگئی ہوں آپ ﷺ مجھے کوئی ایسا عمل سکھلا دیں جو میں بیٹھے بیٹھے کرتی رہا کروں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تو سو مرتبہ اللہ کی کبریائی بیان کرے تو یہ سو جھول پہنائے ہوئے قبول شدہ اونٹوں سے بہتر ہے، اور بے شک تو اگر سو مرتبہ اللہ کی پاکی بیان کرے تو یہ سو غلاموں سے جن کو تو نے آزاد کیا ہو بہتر ہے، اور بے شک اگر تو اللہ کی سو مرتبہ حمد و ثنا کرے تو یہ زین کسے ہوئے اور لگام لگے ہوئے سو گھوڑوں سے بہتر ہے جن پر سامان اللہ کی راہ میں جانے کے لیے باندھا گیا ہو۔

(۴۲) دعاء عِيسى ابنِ مريم عليه السلام

حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی دعا کا بیان

(۲۹۹۹۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ قِبَلَ الْجَمَاجِمِ مِنْ أَهْلِ الْمَسَاجِدِ قَالَ :أُخْبِرْت أَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ أَصْبَحْت لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي مَا أَرْجُو، وَلَا أَسْتَطِيعُ عنها دَفْعَ مَا أَكْرَهُ ، وَأَصْبَحَ الْخَيْرُ بِيَدِ غَيْرِي، وَأَصْبَحْتُ مُرْتَهِنًا بِمَا كَسَبْت، فَلا فَقِيرَ أَفْقَرُ مِنِّي ، فَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتِي فِي دِينِي ، وَلَا تَجْعَلَ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّي ، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ مَنْ لَا يَرْحَمُنِي.

(۲۹۹۹۹) حضرت اسماعیل بن ابی خالد ؒ فرماتے ہیں کہ جنگ جماجم سے پہلے مسجد والوں میں سے ایک آدمی نے مجھے بیان کیا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام یوں دعا فرماتے تھے: اے اللہ! میں نے صبح کی ہے اس حال میں کہ میں اپنے نفس کے لیے اس چیز کا مالک نہیں جس میں پسند کرتا ہوں، اور نہ میں طاقت رکھتا ہوں اس چیز کو دور کرنے کی جس کو میں ناپسند کرتا ہوں، اور بھلائی و خیر نے میرے غیر کے قبضہ میں صبح کی ہے۔ اور میں نے صبح کی ہے اس حال میں کہ جو کچھ کمایا ہے وہ رہن رکھا گیا ہے، پس کوئی فقیر ایسا نہیں جو مجھ سے زیادہ فقر میں مبتلا ہو پس تو میرے دین کے معاملہ میں مجھے مصیبت میں مت ڈال، اور نہ ہی دنیا کو میرا سب سے بڑا غم بنا۔ اور مجھ پر مسلط نہ فرما اس شخص کو جو مجھ پر رحم نہ کرے۔

(۳۰۰۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ قَالَ :ذُكِرَ عَنْ بَعْضِ الْأَنْبِيَاءِ ، أَنَّهُ قَالَ :اللَّهُمَّ لَا تُكَلِّفْنِي طَلَبَ مَا لَمْ تُقَدِّرْهُ لِي ، وَمَا قَدَّرْت لِي مِنْ رِزْقٍ فَأْتِنِي بِهِ فِي يُسْرٍ مِنْك وَعَافِيَةٍ ، وَأَصْلِحْنِي بِمَا أَصْلَحْت بِهِ

الصَّالِحِينَ ، فَإِنَّمَا أَصْلَحَ الصَّالِحِينَ أَنْتَ.

(۳۰۰۰۰) حضرت اسماعیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ذکر کیا گیا ہے کہ بعض انبیاء علیہم السلام نے یہ دعا کی ہے: اے اللہ! تو مجھے اس چیز کے طلب کرنے کا مکلّف مت بنا جس (پر تو نے مجھے قدرت عطا نہیں کی) کو تو نے میرے مقدر میں نہیں رکھا۔ اور جو رزق تو نے میرے مقدر میں رکھا ہے تو اس کو اپنی طرف سے آسانی اور عافیت سے مجھے عطا فرما، اور مجھے نیک فرما اس چیز کے ذریعہ سے جس کے ذریعہ سے تو نے نیکوکاروں کو نیک بنایا، پس بے شک نیکوکاروں کی اصلاح کرنے والا تو ہی ہے۔

(۳۰۰۰۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ ، عَنْ أَبِي الْعَلاءِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، أَنَّ نُوحًا وَمَنْ بَعْدَهُ كَانُوا يَتَعَوَّذُونَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ.

(۳۰۰۰۱) حضرت ابو العلاء ابن الشخیر رحمہ اللہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے بعد کے انبیاء کرام علیہم السلام فتنۂ دجال سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

(۴۳) فِي الدَّابَّةِ يصيبها الشَّيء بأيِّ شيءٍ تعوذ بِهِ ؟

اس جانور کے بارے میں جس کو کوئی مصیبت پہنچے: تو کس چیز کے ساتھ اس کے لیے پناہ مانگی جائے

(۳۰۰۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ هِلالِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ سُحَيْمِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ : بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ إِذْ جَائَتْ وَلِيدَةٌ أَعْرَابِيَّةٌ إِلَى سَيِّدِهَا وَنَحْنُ نَعْرِضُ مُصْحَفًا ، فَقَالَتْ : مَا يجلسك وَقَدْ لَقَعَ فُلانٌ مُهْرَكَ بِعَيْنِهِ ، فَتَرَكَهُ يتقلب فِي الدَّارِ كَأَنَّهُ فِي قدر ، قُمْ فَابْتَغِ رَاقِيًا ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : لاَ تَبْتَغِ رَاقِيًا وَانْفُثْ فِي مَنْخِرِهِ الأَيْمَنِ أَرْبَعًا ، وَفِي الأَيْسَرِ ثَلاثًا ، وَقُلْ : لاَ بَأْسَ ، لاَ بأس ، أَذْهِبَ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ ، اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي ، لاَ يَكْشِفُ الضُّرَّ إِلاَّ أَنْتَ ، قَالَ : فَذَهَبَ ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْنَا ، قَالَ : قلت مَا أَمَرْتَنِي فَمَا جِئْت حَتَّى رَاثَ وَبَالَ وَأَكَلَ.

(۳۰۰۰۲) حضرت سحیم بن نوفل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ اس درمیان ایک دیہاتی بچی اپنے آقا کے پاس حاضر ہوئی اور ہم قرآن مجید زبانی پڑھ رہے تھے۔ پس وہ کہنے لگی: کس چیز نے تجھے یہاں بٹھا رکھا ہے؟ تحقیق تیرے فلاں اونٹ کو کسی نے نظرِ بد لگا دی ہے۔ پس اس نے کھانا چھوڑ دیا ہے اور گھر میں بہت بے چین ہو رہا ہے گویا کہ وہ ہانڈی میں ہو! کھڑے ہو کر کسی تعویذ کرنے والے کو تلاش کر، تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کسی تعویذ کرنے والے کو تلاش مت کرو۔ اور اس کے دائیں نتھنے میں چار مرتبہ اور بائیں نتھنے میں تین مرتبہ پھونک مارو اور یہ کلمات کہو، کوئی حرج کی بات نہیں، کوئی حرج کی بات

نہیں، لوگوں کے رب اس حرج کو دور فرما۔ تو شفاء عطا کر تو شفا دینے والا ہے، مصیبت کو تیرے سوا کوئی دور نہیں کرتا۔ راوی فرماتے ہیں، وہ آدمی چلا گیا پھر ہمارے پاس واپس لوٹا تو کہنے لگا، جن کلمات کا آپ نے حکم دیا میں نے وہ پڑھے، میں آپ کے پاس نہیں آیا یہاں تک کہ اس نے لید کی اور پیشاب کیا اور کھانا کھایا۔

(٤٤) ما كان يدعو بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟

اس دعا کا بیان جو نبی کریم ﷺ مانگا کرتے تھے

(٣...٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُكْتِبِ ، عَن طَلِيقِ بْنِ قَيْسٍ الْحَنَفِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ: رَبِّ أَعِنِي، وَلا تُعِنْ عَلَيَّ ، وَانصُرْنِي ، وَلا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْ لِي ، وَلا تَمْكُرْ عَلَيَّ ، وَاهْدِنِي وَيَسِّرَ الْهُدَى لِيْ وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ بَغَى عَلَيَّ ، رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ شَكَّارًا لَكَ ذَكَّارًا لَكَ رَهَّابًا لَكَ مُطِيعًا ، إِلَيْكَ مُخْبِتًا، إِلَيْكَ أَوَّاهًا مُنِيبًا، رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي، وَاغْسِلْ حَوْبَتِي، وَأَجِبْ دَعْوَتِي، وَاهْدِ قَلْبِي، وَثَبِّتْ حُجَّتِي، وَسَدِّدْ لِسَانِي، وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ قَلْبِي. (ابوداؤد ١٥٠٥- ترمذی ٣٥٥١)

(٣٠٠٠٣) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی دعا میں یہ کلمات پڑھا کرتے تھے: اے میرے رب! میری مدد فرما، اور میرے خلاف مددمت فرما، اور میری نصرت فرما اور میرے خلاف نصرت مت فرما۔ اور میرے حق میں تدبیر فرما اور میرے خلاف تدبیر مت فرما۔ اور مجھے ہدایت عطا فرما۔ اور ہدایت کو میرے لیے آسان فرما۔ اور میری نصرت فرما اس شخص کے خلاف جو مجھ پر سرکشی کرے۔ اے میرے رب! تو مجھے بنا دے اپنی ذات کا بہت شکر ادا کرنے والا، اور بہت ذکر کرنے والا تیری ذات کا، اور تجھ سے بہت ڈرنے والا، اور اپنا فرمانبردار اپنی طرف عاجزی وانکساری کرنے والا، اپنی طرف دعا کرنے والا اور رجوع کرنے والا، اے میرے رب! میری توبہ کو قبول فرما۔ اور میرے گناہوں کو دھو دے، اور میری دعا کو قبول فرما۔ اور میرے دل کو ہدایت عطا فرما، اور میری دلیل کو مضبوط فرما دے۔ اور میری زبان کو سیدھا کر دے۔ اور میرے دل کے کینہ وبغض کو ختم فرما دے۔

(٤...٣) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَوَسِّعْ لِي فِي دَارِي وَبَارِكْ لِي فِي رِزْقِي. (نسائی ٩٩٠٨- احمد ٣٧٥)

(٣٠٠٠٤) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں وضو کا پانی لے کر نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا پس آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور نماز ادا فرمائی۔ پھر فرمایا: اے اللہ! میرے گناہوں کی بخشش فرما۔ اور میرے گھر میں وسعت عطا فرما، اور میرے لیے میرے رزق میں برکت عطا فرما۔

(۳۰۰۰۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَن شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهَؤُلاءِ الدَّعَوَاتِ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي جَدِّي وَهَزْلِي وَخَطَئِي وَعَمْدِي ، وَكُلُّ ذَلِكَ عِنْدِي.

(بخاری ۶۳۹۸۔ احمد ۴۱۷)

(۳۰۰۰۵) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میری غلطی کو معاف فرما۔ اور میری لاعلمی بھی، اور میرے معاملہ میں بے اعتدالی کو بھی، جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، اے اللہ میری سنجیدگی اور میرے مذاق کو معاف فرما۔ اور میری جان بوجھ کر ہونے والی غلطیوں کو اور بھول کر ہونے والی غلطیوں کو بھی معاف فرما۔ اور یہ سب چیزیں میری طرف سے ہیں۔

(۳۰۰۰٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَن مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَن مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ ، وَأَعُوذُ بِاللهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ. (ترمذی ۳۵۹۹۔ ابن ماجه ۲۵۱)

(۳۰۰۰٦) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! جو کچھ تو نے مجھے سکھایا ہے اس سے مجھے نفع عطا فرما۔ اور مجھے وہ چیز سکھا دے جو مجھے فائدہ پہنچائے۔ اور میرے علم میں اضافہ فرما۔ اور تمام تعریف اللہ کے لیے ہے ہر حال میں۔ اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جہنم کے عذاب سے۔

(۳۰۰۰۷) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَن سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْعَلاءِ ، عَن عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ وَامْرَأَةٍ مِنْ قَيْسٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَدُهُمَا : سَمِعْته يَقُولُ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَخَطَايَايَ وَعَمْدِي ، وَقَالَ الآخَرُ : سَمِعْته يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَهْدِيكَ لأَرْشَدِ أَمْرِي ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي. (احمد ۲۱۔ ابن حبان ۹۰۱)

(۳۰۰۰۷) حضرت عثمان بن اَبی العاص رضی اللہ عنہ اور قبیلہ قیس کی عورت سے مروی ہے، ان دونوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے، ان میں سے ایک نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ! میرے گناہوں کی مغفرت فرما اور میرے بھول کر اور جان بوجھ کر کیے جانے والے گناہوں کی بھی مغفرت فرما۔ اور دوسرے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے۔ اے اللہ! میں تجھ ہی سے اپنے درست معاملہ کے لیے ہدایت طلب کرتا ہوں۔ اور میں تیری ہی پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے۔

(۳۰۰۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي رِشْدِينَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَن جُوَيْرِيَةَ قَالَتْ : مَرَّ بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاةَ الْغَدَاةِ ، أَوْ بَعْدَ مَا صَلَّى الْغَدَاةَ .

وَهِيَ تَذْكُرُ اللَّهَ ، فَرَجَعَ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ ، أَوْ قَالَ : انْتَصَفَ النَّهَارُ وَهِيَ كَذَلِكَ ، فَقَالَ : لَقَدْ قُلْتُ مُنْذُ قُمْتُ عَنْكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلاثَ مَرَّاتٍ هِيَ أَكْثَرُ وَأَرْجَحُ ، أَوْ أَوْزَنُ مِمَّا قُلْتِ : سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ خَلْقِهِ ، سُبْحَانَ اللهِ رِضَا نَفْسِهِ ، سُبْحَانَ اللهِ زِنَةَ عَرْشِهِ ، سُبْحَانَ اللهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ. (مسلم ۷۹۔ ترمذی ۳۵۵۵)

(۳۰۰۰۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ام المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے صبح کی نماز کے وقت یا صبح کی نماز پڑھنے کے بعد اس حال میں کہ میں اللہ کا ذکر کر رہی تھی۔ پس آپ ﷺ واپس لوٹے جب دن نکل آیا، یا یوں فرمایا: جب نصف دن گزر گیا اور آپ اسی حالت میں تھیں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: جب میں تمہارے پاس سے اُٹھا تو میں نے چار کلمات تین مرتبہ پڑھے جو ثواب میں بہت زیادہ اور راجح ہیں یا یوں فرمایا؛ وہ وزن میں بہت بھاری ہیں اس سے جو کلمات تم نے پڑھے۔ اور وہ یہ ہیں: اللہ کی پاکی ہے اس کی مخلوق کی تعداد کے بقدر، اللہ کی پاکی ہے اس کی خوشنودی کے لیے، اللہ ہی کی پاکی ہے اس کے عرش کے وزن کے بقدر، اللہ کی پاکی ہے اس کے کلمات کی روشنائی کے بقدر۔

(۳۰۰۰۹) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ قَالَ : كَانَ يَقُولُ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي اللَّهُمَّ اهْدِنِي اللَّهُمَّ سَدِّدْنِي اللَّهُمَّ عَافِنِي اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي.

(۳۰۰۰۹) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے مروی ہے وہ فرماتے تھے کہ نبی کریم ﷺ یوں دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! میری مغفرت فرما! اے اللہ! مجھ پر رحم فرما۔ اے اللہ! مجھے ہدایت عطا فرما۔ اے اللہ! تو مجھے سیدھا راستہ دکھا دے۔ اے اللہ! تو مجھے عافیت بخش دے۔ اے اللہ! تو مجھے رزق عطا فرما۔

(۳۰۰۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا مِنْ فَضْلِكَ ، وَلا تَحْرِمْنَا رِزْقَكَ ، وَبَارِكْ لَنَا فِيمَا رَزَقْتَنَا ، وَاجْعَلْ رَغْبَتَنَا فِيمَا عِنْدَكَ ، وَاجْعَلْ غِنَانَا فِي أَنْفُسِنَا. (ابو نعیم ۶۶)

(۳۰۰۱۰) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! اپنے فضل سے ہمیں رزق عطا فرما۔ اور ہمیں اپنے رزق سے محروم مت فرما۔ اور جو رزق تو نے ہمیں عطا فرمایا ہے اس میں ہمیں برکت عطا فرما۔ اور ہمیں شوق عطا فرما اس چیز میں جو تیرے پاس ہے۔ اور ہمارے نفوس میں بے نیازی کو رکھ دے۔

(۳۰۰۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ أَبِي مُصْعَبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ وَغَيْرِهِ ، قَالا : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ أَقِلْنِي عَثْرَتِي ، وَاسْتُرْ عَوْرَتِي ، وَآمِنْ رَوْعَتِي ، وَاكْفِنِي مَنْ بَغَى عَلَيَّ وَانْصُرْنِي مِمَّنْ ظَلَمَنِي وَأَرِنِي ثَأْرِي فِيهِ.

(۳۰۰۱۱) حضرت علی بن حسین رحمہ اللہ وغیرہ حضرات فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ یوں دعا کرتے تھے: اے اللہ! میری لغزشوں کو زائل فرما۔ اور میرے ستر کو چھپا دے۔ اور میرے خوف کو امن سے بدل دے۔ اور میری کفایت فرما۔ اس شخص کے مقابلہ میں جو مجھ

پر سرکشی کرے۔ اور میری مدد فرما اس سے جو مجھ پر ظلم کرے۔

(۳۰۰۱۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك بِأَنَّك الأَوَّلُ فَلا شَيْءَ قَبْلَك ، وَالآخِرُ فَلا شَيْءَ بَعْدَكَ وَالظَّاهِرُ فَلا شَيْءَ فَوْقَك ، وَالْبَاطِنُ فَلا شَيْءَ دُونَك أَنْ تَقْضِيَ عَنَّا الدَّيْنَ ، وَأَنْ تُغْنِيَنَا مِنَ الْفَقْرِ.

(۳۰۰۱۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ ہی سے سوال کرتا ہوں کیونکہ آپ ہی سب سے پہلے ہیں آپ سے پہلے کوئی چیز نہیں، اور آپ سب سے بعد میں ہیں پس آپ کے بعد کوئی چیز نہیں ہے اور آپ ہی ظاہر و آشکارا ہیں آپ کے اوپر کوئی چیز نہیں ہے اور آپ ہی پوشیدہ و پنہاں ہیں آپ کے علاوہ کوئی چیز نہیں ہے۔ کہ آپ ہمارے قرض کو ادا فرما دیجیے۔ اور آپ ہمیں محتاجی سے بے نیاز کر دیں۔

(۳۰۰۱۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ يَغْلِبَنِي دَيْنٌ ، أَوْ عَدُوٌّ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الرِّجَالِ. (ابوداؤد ۱۵۱۷۔ احمد ۲۴۴)

(۳۰۰۱۳) حضرت جابر بن المنکدر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کرتے تھے: اے اللہ! تو میری مدد فرما کہ میں تیرا ذکر کروں اور تیرا شکر کروں اور تیری اچھی عبادت کروں۔ اور میں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ قرض یا کوئی دشمن مجھ پر غالب ہو۔ اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں آدمیوں کے غالب آنے سے۔

(۳۰۰۱٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ : جعلَنِي عَلِيٌّ خَلْفَهُ ، ثُمَّ سَارَ فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ : اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي ، إِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ أَحَدٌ غَيْرُك ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَضَحِكَ ، قُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، اسْتِغْفَارُك رَبَّك ، وَالْتِفَاتُك إِلَيَّ تَضْحَكُ ؟ قَالَ : حَمَلَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ ، ثُمَّ سَارَ بِي إِلَى جَانِبِ الْحَرَّةِ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ أَحَدٌ غَيْرُك ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَضَحِكَ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، اسْتِغْفَارُك رَبَّك وَالْتِفَاتُك إِلَيَّ تَضْحَكُ ؟ قَالَ ضَحِكْت لِضَحِكِ رَبِّي لِعَجَبِهِ لِعَبْدِهِ ، أَنَّهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ أَحَدٌ غَيْرُهُ. (ابوداؤد ۲۵۹۵۔ ترمذی ۳۴۴۶)

(۳۰۰۱۴) حضرت علی بن ربیعہ رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین نے مجھے اپنے پیچھے سواری پر بٹھایا پھر حرہ مقام کی جانب چلنے لگے پھر اپنا سر آسمان کی طرف بلند کیا اور یہ دعا پڑھی: میرے گناہوں کی بخشش فرما: بے شک تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کی بخشش نہیں کر سکتا۔ پھر وہ میری طرف متوجہ ہو کر ہنسنے لگے۔ اس پر میں نے کہا، اے امیر المؤمنین! آپ نے اپنے رب سے گناہوں کی

بخشش طلب کی اور پھر میری طرف متوجہ ہو کر ہنسنے کیوں لگے؟ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا۔ پھر مجھے لے کر حرہ مقام کی جانب چلنے لگے۔ پھر اسی طرح اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایا اور یہ دعا فرمائی۔ اے اللہ! میرے گناہوں کی مغفرت فرما۔ بے شک آپ کے سوا کوئی بھی گناہوں کی بخشش نہیں کر سکتا۔ پھر میری طرف متوجہ ہو کر آپ ﷺ ہنسنے لگے۔ اس پر میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے اپنے رب سے بخشش طلب کی۔ اور پھر میری طرف متوجہ ہو کر ہنسنے کیوں لگے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں مسکرایا اپنے رب کے مسکرانے کی وجہ سے کہ اللہ اپنے بندے پر تعجب کرتا ہے کہ وہ جانتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی بھی مغفرت نہیں کر سکتا۔

(٤٥) الرّجل يريد الحاجة ما يدعو بِهِ ؟

جو آدمی ضرورت پوری کرنا چاہتا ہو تو وہ یوں دعا کرے

(٣٠.١٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمُ الْحَاجَةَ فَلْيَقُلِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ، وَلا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ، وَلا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا الأَمْرَ الَّذِي أَرَدْتُهُ خَيْرًا لِي فِي دِينِي وَمَعِيشَتِي وَخَيْرِ عَاقِبَتِي فَيَسِّرْهُ لِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ، وَإِنْ كَانَ غَيْرُ ذَلِكَ خَيْرًا فَقَدِّرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُمَا كَانَ، ثُمَّ رَضِّنِي بِمَا قَضَيْتَ. (بزار ١٥٨٣)

(۳۰۰۱۵) حضرت ابراہیم ؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک کسی ضرورت کے پوری کرنے کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ وہ یہ کلمات کہہ لیا کرے: اے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعہ تجھ سے خیر مانگتا ہوں۔ اور میں تیری قدرت کے ذریعہ تجھ سے قدرت مانگتا ہوں اور میں تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔ بلاشبہ تجھے ہی قدرت حاصل ہے اور مجھے قدرت نہیں ہے۔ اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا، اور تو غیب کی باتوں کو خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر یہ کام جس کے کرنے کا میں نے ارادہ کیا ہے میرے دین، دنیا و آخرت میں میرے لیے بہتر ہے تو اس کام کو میرے لیے آسان فرما۔ اور میرے لیے اس میں برکت فرما۔ اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور کام بہتر ہے پس وہ خیر میرے مقدر فرما جہاں کہیں بھی ہو۔ پھر مجھے راضی فرما دے اس فیصلہ سے جو تو نے کیا ہے۔

(٣٠.١٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ يُحَدِّثُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَسَنِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الاسْتِخَارَةَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، قَالَ: إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِأَمْرٍ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ غَيْرَ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ يُسَمِّي الأَمْرَ وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ، وَلا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ، وَلا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا الأَمْرُ خَيْرًا لِي فِي دِينِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي

فَاقْدِرْهُ لِي ، وَيَسِّرْهُ لِي ، وَبَارِكْ لِي فِيهِ ، وَإِنْ كَانَ شَرًّا فِي دِينِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاصْرِفْهُ عَنِي وَاصْرِفْنِي عَنهُ وَاقْدُرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ، ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ. (بخاری ۱۱۶۲۔ ابوداؤد ۱۵۳۳)

(۳۰۰۱۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو استخارہ اس طرح سکھاتے تھے جیسے قرآن مجید کی کوئی سورت سکھاتے تھے۔ اور یوں ارشاد فرمایا کرتے تھے: جب تمہیں کوئی کام درپیش ہو تو دو رکعت نماز نفل پڑھو۔ پھر اس کام کا نام لو۔ اور یوں دعا کرو: اے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعہ تجھ سے خیر مانگتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعہ تجھ سے قدرت طلب کرتا ہوں، اور میں تیرے بڑے فضل کا سوال کرتا ہوں پس بلاشبہ تجھے قدرت ہے اور مجھے قدرت نہیں ہے۔ اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور غیب کی باتوں کو تو خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر یہ کام میری دنیا و آخرت میں میرے لیے بہتر ہے تو اس کو میرے لیے مقدر فرما۔ اور آسان فرما۔ اور میرے لیے اس میں برکت عطا فرما۔ اور اگر یہ کام میری دنیا و آخرت میں شر ہے تو اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس سے دور فرما۔ اور میرے لیے خیر مقدر فرما جہاں کہیں بھی ہو اور پھر اس سے راضی فرما دے۔

(۳۰۰۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَن حَبِيب ، عَن عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ : إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمُ الْحَاجَةَ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ ، وَلا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ ، وَلا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلاَّمُ الْغُيُوبِ ، اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا الأَمْرُ الَّذِي أَرَدْتُه خَيْرًا لِي فِي دِينِي وَمَعِيشَتِي وَخَيْرِ عَاقِبَةٍ فَيَسِّرْهُ لِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ ، وَإِنْ كَانَ غَيْرُ ذَلِكَ خَيْرًا فَقَدِّرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ وَرَضِّنِي بِهِ.

(۳۰۰۱۷) حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی ایک کو کوئی ضرورت درپیش ہو تو اس کو چاہیے کہ یوں دعا کرے اے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعہ تجھ سے خیر مانگتا ہوں۔ اور تیری قدرت کے ذریعہ تجھ سے قدرت طلب کرتا ہوں۔ اور میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔ پس بلاشبہ تجھے قدرت ہے اور مجھے قدرت نہیں ہے۔ اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا۔ اور تو غیب کی باتوں کو خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر یہ کام جس کے کرنے کا میں نے ارادہ کیا ہے میرے دین و دنیا اور آخرت میں بہتر ہے تو اس کو میرے لیے آسان فرما اور میرے لیے اس میں برکت فرما۔ اور اگر اس کے علاوہ کسی کام میں بھلائی ہے تو اس بھلائی کو میرے لیے مقدر فرما جہاں کہیں بھی ہو اور مجھے اس سے راضی فرما دے۔

(٤٦) فِي الرَّجلِ إذا دعا ببطنِ كفِّهِ

آدمی جب دعا کرے تو اپنی ہتھیلیوں کے اندرونی حصہ سے کرے

(۳۰۰۱۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَن خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلابَةَ ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا سَأَلْتُمَ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ بِبُطُونِ أَكُفِّكُمْ ، وَلا تَسْأَلُوهُ بِظُهُورِهَا.

(۳۰۰۱۸) حضرت ابن محیریز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اللہ سے سوال کرو تو تم اپنی ہتھیلیوں کے

اندرونی حصہ کے ساتھ سوال کرو۔ اور تم ہتھیلیوں کی پشت سے سوال مت کرو۔

(٣٠٠١٩) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ شَهْرٍ قَالَ : الْمَسْأَلَةُ هَكَذَا وَبَسَطَ كَفَّهُ نَحْوَ وَجْهِهِ ، وَالتَّعَوُّذُ هَكَذَا وَقَلَبَ كَفَّيْهِ.

(٣٠٠١٩) حضرت لیث ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت شہر ویشید نے ارشاد فرمایا: کہ سوال کرنا اس طرح ہوتا ہے، اور انہوں نے اپنے ہاتھوں کو پھیلایا اس انداز سے کہ ہتھیلی کا رخ چہرے کی طرف تھا۔ اور فرمایا: تعوذ اس طرح ہوتا ہے۔ اور انہوں نے اپنی ہتھیلیوں کو پلٹ دیا۔

(٣٠٠٢٠) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلِمَةَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِعَرَفَةَ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ هَكَذَا ، يَجْعَلُ ظَاهِرَهُمَا مِمَّا يَلِي وَجْهَهُ ، وَبَاطِنَهُمَا مِمَّا يَلِي الأَرْضَ. (احمد ٨٥۔ طیالسی ٢١٧٤)

(٣٠٠٢٠) حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام عرفہ میں دعا مانگ رہے تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اس طرح اٹھائے ہوئے تھے کہ ہاتھ کا ظاہری حصہ چہرے کے سامنے تھا۔ اور ہاتھ کا باطنی حصہ کا رخ زمین کی طرف تھا۔

(٣٠٠٢١) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذُرَيْحٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : الإِخْلاصُ هَكَذَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ ، وَالدُّعَاءُ هَكَذَا يَعْنِي يُشِيرُ بِبُطُونِ كَفَّيْهِ ، وَالاسْتِخَارَةُ هَكَذَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَوَلَّى ظَهْرَهُمَا وَجْهَهُ.

(٣٠٠٢١) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اخلاص اس طرح ہے اور اپنی انگلی سے اشارہ کیا اور دعا مانگنا اس طرح ہے یعنی اپنی دونوں ہتھیلیوں کے اندرونی حصہ سے اور پناہ مانگنا اس طرح ہے۔ اور پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کیا اور ان کی پشت کو اپنے چہرے کی طرف پھیر دیا۔

(٤٧) ما يؤمر بِهِ الرّجل إذا نزل المنزل أن يدعو بِهِ

آدمی کو حکم دیا گیا ہے کہ جب وہ کسی منزل پر اترے تو یہ دعا پڑھے

(٣٠٠٢٢) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلاَنَ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إذَا نَزَلَ مَنْزِلاً قَالَ : أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ فِي ذَلِكَ الْمَنْزِلِ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْهُ. (مسلم ٢٠٨٠۔ احمد ٤٠٩)

(۳۰۰۲۲) حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص جب کسی منزل پر اترے اور یہ دعا پڑھ لے: میں اللہ کے پناہ مانگتا ہوں اس کے مکمل کلمات کے ساتھ اس کی مخلوق کے شر سے، تو اس منزل میں کوئی بھی چیز اس کو نقصان نہیں پہنچائے گی۔ یہاں تک کہ وہ وہاں سے کوچ کر جائے۔

(۴۸) من كره الاعتداء فِي الدّعاءِ

جو شخص دعا میں زیادتی کو ناپسند سمجھے

(۳۰۰۲۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ عَبَايَةَ ، عَنْ مَوْلًى لِسَعْدٍ ، عَنْ سَعْدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّهُ سَيَكُونُ قَوْمٌ يَعْتَدُونَ فِي الدُّعَاءِ. (ابوداؤد ۱۴۷۵۔ احمد ۱۸۳)

(۳۰۰۲۳) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: بے شک عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو دعا میں زیادتی کریں گے۔

(۳۰۰۲۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ ، عَنْ أَبِي نَعَامَةَ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُغَفَّلٍ سَمِعَ ابْنَهُ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْقَصْرَ الأَبْيَضَ عَنْ يَمِينِ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلْتُهَا ، فَقَالَ : أَيْ بُنَيَّ ، سَلِ اللَّهَ الْجَنَّةَ وَعُذْ بِهِ مِنَ النَّارِ ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : سَيَكُونُ قَوْمٌ يَعْتَدُونَ فِي الدُّعَاءِ. (ابوداؤد ۹۷۔ احمد ۵۵)

(۳۰۰۲۴) حضرت ابونعامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن المغفل رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو یوں دعا کرتے ہوئے سنا! اے اللہ! میں آپ سے سفید موتیوں کے محل کا سوال کرتا ہوں۔ جنت کے دائیں طرف جب میں اس میں داخل ہوں۔ تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! تو اللہ سے جنت کا سوال کر۔ اور جہنم سے اللہ کی پناہ مانگ پس بلاشبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے۔ عنقریب ایسے لوگ ہوں گے جو دعا میں زیادتی کریں گے۔

(۴۹) فِي ثواب التّسبيح

اللہ کی پاکی بیان کرنے کے ثواب میں

(۳۰۰۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لأَنْ أَقُولَ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ. (مسلم ۲۰۷۲۔ ترمذی ۳۵۹۷)

(۳۰۰۲۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کلمات کا کہنا: اللہ پاک ہے، اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے۔ اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ مجھے زیادہ پسند ہے اس چیز سے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے یعنی دنیا سے۔

(۳۰۰۲۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ :سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ. (بخاری ۶۴۰۶۔ مسلم ۲۰۷۲)

(۳۰۰۲۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو کلمات ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں اور ترازو میں بھاری ہیں اور رحمٰن کے پسندیدہ ہیں: پاک ہے اللہ اور اپنی حمد کے ساتھ ہے۔ پاک ہے اللہ عظمت والا۔

(۳۰۰۲۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ سَمِعْت هَانِءَ بْنَ عُثْمَانَ يُحَدِّثُ ، عَنْ أُمِّهِ حُمَيْضَةَ بِنْتَ يَاسِرٍ ، عَنْ جَدَّتِهَا يُسَيْرَةَ ، وَكَانَتْ إِحْدَى الْمُهَاجِرَاتِ ، قَالَتْ :قَالَ لها رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّقْدِيسِ ، وَاعْقِدْنَ بِالأَنَامِلِ فَإِنَّهُنَّ يَأْتِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَسْئُولاتٍ مُسْتَنْطَقَاتٍ ، وَلا تَغْفُلْنَ فَتُنْسَيْنَ مِنَ الرَّحْمَةِ.

(۳۰۰۲۷) حضرت یُسَیرَہ رضی اللہ عنہا جو مہاجرہ صحابیہ ہیں فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم عورتوں پر لازم ہے اللہ کی پاکی بیان کرنا۔ اور بڑائی بیان کرنا اور اللہ کی تعظیم وتکریم کرنا۔ اور ان کو اپنی انگلیوں پر شمار کرو کیونکہ ان انگلیوں سے پوچھا جائے گا اور ان کو گویائی دی جائے گی (قیامت کے دن) اور تم غفلت میں مبتلا مت ہونا۔ پس تم رحمت کی نظر سے بھلا دی جاؤ گی۔

(۳۰۰۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَن مُوسَى بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَوْ عَنْ أَخِيهِ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الَّذِينَ يَذْكُرُونَ مِنْ جَلاَلِ اللهِ من تَسْبِيحِهِ وَتَحْمِيدِهِ وَتَكْبِيرِهِ وَتَهْلِيلِهِ ، يَتَعَاطَفْنَ حَوْلَ الْعَرْشِ ، لَهُنَّ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ ، يُذَكِّرُونَ بِصَاحِبِهِنَّ ، أَوَ لاَ يُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ لاَ يَزَالَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ شَيْءٌ يُذَكِّرُ بِهِ. (ابن ماجه ۳۸۰۹۔ احمد ۲۷۱)

(۳۰۰۲۸) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ وہ لوگ جو اللہ کی عظمت کا ذکر کرتے ہیں، اس کی پاکی بیان کر کے۔ اور اس کی تعریف بیان کر کے، اور اس کی بڑائی بیان کر کے اور کلمہ توحید پڑھ کر۔ تو عرش کے نزدیک فرشتے ان سے محبت کرتے ہیں۔ ان کی آواز شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ کی طرح ہوتی ہے۔ وہ ذکر کرتے ہیں ان کلمات کے پڑھنے والوں کا کیا تم میں سے کوئی ایک بھی اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ ہمیشہ مستقل رحمٰن کے نزدیک اس وجہ سے اس کا ذکر کیا جائے؟

(۳۰۰۲۹) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، عَن حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَن حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ غُرِسَ لَهُ نَخْلَةٌ ، أَوْ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ.

(ترمذی ۳۴۶۴۔ ابن حبان ۸۲۶)

(۳۰۰۲۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ کلمات کہے: اللہ پاک ہے عظمت والا ہے، تو جنت میں اس کے لیے کھجور کا درخت یا ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔

(۳۰۰۳۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ سُمَيٍّ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ قَالَ فِي يَوْمٍ مِئَةَ مَرَّةٍ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. (بخاری ۶۴۰۵۔ مسلم ۲۰۷۱)

(۳۰۰۳۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دن میں سو (۱۰۰) مرتبہ یہ کلمہ کہے: پاک ہے اللہ اور اپنی تعریف کے ساتھ۔ تو اس کے گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

(۳۰۰۳۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَسْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلا أُخْبِرُك بِأَحَبِّ الْكَلامِ إِلَى اللهِ ؟ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ أَخْبِرْنِي بِأَحَبِّ الْكَلامِ إِلَى اللهِ ، قَالَ : أَحَبَّ الْكَلامِ إِلَى اللهِ : سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ.

(مسلم ۲۰۹۳۔ ترمذی ۳۵۹۳)

(۳۰۰۳۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں خبر نہ دوں اس کلام کی جو اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ ہے؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے ضرور بتلا دیں وہ کلام جو اللہ کے نزدیک پسندیدہ ہے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ کلام یہ ہے: پاک ہے اللہ اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے۔

(۳۰۰۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ السَّكْسَكِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ : أَتَى رَجُلٌ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرَ أَنَّهُ لا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْقُرْآنِ ، وَسَأَلَهُ شَيْئًا يُجْزِءُ بِالْقُرْآنِ ، فَقَالَ لَهُ : قُلْ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ.

(ابوداؤد ۸۲۸۔ احمد ۳۵۳)

(۳۰۰۳۲) حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پس اس نے ذکر کیا کہ وہ قرآن کو سیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اور اس نے سوال کیا ایسی چیز کے بارے میں جو قرآن کے برابر ہو ثواب میں۔ تو آپ ﷺ نے اس کو ارشاد فرمایا: تو یہ کلمات کہہ لیا کر: اللہ پاک ہے، اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے۔ اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور اللہ سب سے بڑا ہے، گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ ہی کی مدد سے ہے۔

(۳۰۰۳۳) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ ، عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ الدُّؤَلِيِّ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ.

(مسلم ۴۹۸۔ احمد ۱۶۸)

(۳۰۰۳۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ہر تسبیح ایک صدقہ ہے۔

(۳۰۰۳٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : لأَنْ أَقُولَ : سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلا إلَهَ إلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِعَدَدِهَا دَنَانِيرَ.

(۳۰۰۳۴) حضرت ابوعبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میرے لیے ان کلمات کا کہنا: اللہ پاک ہے، اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور اللہ سب سے بڑا ہے، زیادہ پسندیدہ ہے اس بات سے کہ میں اس کی تعداد کے بقدر دینار صدقہ کروں۔

(۳۰۰۳٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لأَنْ أُسَبِّحَ تَسْبِيحَاتٍ أَحَبُّ إلَيَّ مِنْ أَنْ أُنْفِقَ عَدَدَهُنَّ دَنَانِيرَ فِي سَبِيلِ اللهِ عز وجل.

(۳۰۰۳۵) حضرت ھلال بن یساف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھے تسبیحات بیان کرنا اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ اس کی تعداد کے بقدر دنانیر کو اللہ کے راستے میں خرچ کروں۔

(۳۰۰۳٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : لأَنْ أَقُولَهَا يَعْنِي سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلا إلَهَ إلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إلَيَّ مِنْ أَنْ أَحْمِلَ عَلَى عِدَّتِهَا مِنْ خَيْلٍ بِأَرْسَانِهَا.

(۳۰۰۳۶) حضرت طلق بن حبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: مجھے ان کلمات کا کہنا یعنی اللہ پاک ہے اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے، اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور اللہ سب سے بڑا ہے، زیادہ پسندیدہ ہے اس بات سے کہ میں ان کے برابر گھوڑوں پر سوار ہوں۔

(۳۰۰۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : إذَا قَالَ الْعَبْدُ سُبْحَانَ اللهِ ، قَالَتِ الْمَلاَئِكَةُ : وَبِحَمْدِهِ ، فَإِذَا قَالَ : سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ ، صَلَّوْا عَلَيْهِ ، وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ صَلَّتْ عَلَيْهِ.

(۳۰۰۳۷) حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب کوئی بندہ کہتا ہے: اللہ پاک ہے، تو فرشتے کہتے ہیں، اور اسی کی تعریف ہے۔ اور جب بندہ کہتا ہے: اللہ پاک ہے اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے، تو فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں، اور ابواسامہ نے مؤنث کا صیغہ ذکر کیا ہے کہ ملائکہ اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

(۳۰۰۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلا أُعَلِّمُكُمْ مَا عَلَّمَ نُوحٌ ابْنَهُ ؟ قَالُوا : بَلَى ، قَالَ : آمُرُك بِقَوْلِ : لاَ إلَهَ إلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، فَإِنَّ السَّمَاوَاتِ لَوْ كَانَتْ فِي

كِفَّةٍ لَرَجَحَتْ بِهَا ، وَلَوْ كَانَتْ حَلْقَةً قَصَمَتْهَا ، وَآمُرُكَ تُسَبِّحُ اللَّهَ وَتَحْمَدُهُ ، فَإِنَّهُ صَلاةُ الْخَلْقِ وَتَسْبِيحُ الْخَلْقِ ، وَبِهَا يُرْزَقُ الْخَلْقُ. (بخاری ۵۴۸۔ احمد ۱۶۹)

(۳۰۰۳۸) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو وہ کلمات نہ سکھاؤں جو حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو سکھائے تھے؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا کیوں نہیں؟ ضرور، حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا تھا، میں تجھے حکم دیتا ہوں ان کلمات کے پڑھنے کا: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ پس بلاشبہ اگر تمام آسمانوں کو ایک ترازو کے پلڑے میں رکھا جائے تو کلمہ والا پلڑا جھک جائے۔ اور اگر کسی دائرہ میں ہو تو یہ کلمات ان کو توڑ دیں اور میں تجھے حکم دیتا ہوں اللہ کی پاکی اور اس کی تعریف بیان کرنے کا۔ پس بے شک یہ مخلوق کی دعا ہے اور مخلوق کی تسبیح ہے۔ اور اسی کے ذریعے مخلوق کو رزق دیا جاتا ہے۔

(۳۰۰۳۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ :تَسْبِيحَةٌ بِحَمْدِ اللهِ فِي صَحِيفَةِ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَسِيلَ ، أَوْ تَسِيرَ مَعَهُ جِبَالُ الدُّنْيَا ذَهَبًا.

(۳۰۰۳۹) حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مومن کے نامہ اعمال میں اللہ کی تعریف کی ایک تسبیح کا ہو جانا بہتر ہے اس بات سے کہ اس کے ساتھ دنیا کے پہاڑ سونا بن کر بہہ پڑیں یا چل پڑیں۔

(۳۰۰٤۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ قَالَ :قَالَ سَمِعْته يَقُولُ :تَسْبِيحَةٌ فِي طَلَبِ حَاجَةٍ خَيْرٌ مِنْ لَقُوحٍ صَفِيٍّ فِي عَامٍ أَزْبَةٍ ، أَوْ لَزْبَةٍ.

(۳۰۰۴۰) حضرت ولید بن العیزار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوالاحوص رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی ضرورت کو پورا کرنے میں تسبیح کرنا قحط سالی کے زمانہ میں دودھ سے بھرے ہوئے تھنوں والی اونٹنی سے بہتر ہے۔

(۳۰۰٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عفاق ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ :أَيَعْجَزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يُسَبِّحَ مِئَةَ تَسْبِيحَةٍ وَتَكُونَ لَهُ أَلْفُ تَسْبِيحَةٍ.

(۳۰۰۴۱) حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ کیا تم میں سے کوئی سو مرتبہ تسبیح پڑھنے سے عاجز ہے اور وہ ثواب میں اس کے لیے ہزار تسبیح کے برابر ہو جائیں۔

(۳۰۰٤۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ قَالَ :حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ هَذِهِ السَّارِيَةِ قَالَ :مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ كُتِبَتْ لَهُ فِي رِقٍّ ، ثُمَّ طُبِعَ عَلَيْهَا خَاتَمٌ مِنْ مِسْكٍ فَلَمْ يُكْسَرْ حَتَّى يُوَافِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۰۰۴۲) حضرت ثابت بنانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک آدمی نے مجھے بیان کیا ہے کہ: جو شخص یہ کلمات کہے: اللہ پاک ہے اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے، میں اللہ سے معافی چاہتا ہوں اور اسی سے اپنے گناہوں کی توبہ کرتا

ہوں تو ایک سفید تختہ پر اس کے لیے ان کا ثواب لکھا جاتا ہے، پھر اس پر مشک کی ایک مہر لگادی جاتی ہے۔ پھر نہیں توڑا جاتا اس مہر کو یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن ان کلمات کا پورا پورا ثواب حاصل کرلے۔

(۳۰۰۴۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :أَخْبَرَنِي هِشَامٌ أَبِي عَبْدِ اللهِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ :لَأَنْ أُسَبِّحَ مِئَةَ تَسْبِيحَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِمِئَةِ دِينَارٍ عَلَى الْمَسَاكِينِ.

(۳۰۰۴۳) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سو مرتبہ میں اللہ کی پاکی بیان کروں یہ مجھے زیادہ پسندیدہ ہے اس بات سے کہ میں سو دینار مساکین پر خرچ کروں۔

(۳۰۰۴۴) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَوْدَةِ :سَبِّحِي اللَّهَ كُلَّ غَدَاةٍ عَشْرًا وَكَبِّرِي عَشْرًا وَاحْمَدِي عَشْرًا وَقُولِي :اغْفِرْ لِي عَشْرًا ، فَإِنَّهُ يَقُولُ :قَدْ فَعَلْت قَدْ فَعَلْت.

(۳۰۰۴۴) حضرت محمد بن عمرو بن عطاء فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا: تم ہر صبح کو دس مرتبہ اللہ کی پاکی بیان کیا کرو۔ اور دس مرتبہ اس کی بڑائی بیان کرو۔ اور دس مرتبہ اس کی تعریف بیان کرو۔ اور دس مرتبہ یہ کلمات کہو! مجھے معاف فرمادے۔ تو اللہ فرماتے ہیں: تحقیق میں نے ایسا کیا، میں نے ایسا کیا۔

(۳۰۰۴۵) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا :أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ فِي الْيَوْمِ أَلْفَ حَسَنَةٍ ؟ فَسَأَلَهُ سَائِلٌ : كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ ، قَالَ :يُسَبِّحُ اللَّهَ مِئَةَ تَسْبِيحَةٍ ، فَتُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ ، أو تُحَطُّ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ. (مسلم ۲۰۷۳۔ احمد ۱۸۰)

(۳۰۰۴۵) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص عاجز ہے اس بات سے کہ وہ روز ایک ہزار نیکیاں کمائے؟ تو ایک پوچھنے والے نے پوچھا: ہم میں سے کوئی ایک کیسے ہزار نیکیاں کما سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ سو مرتبہ اللہ کی پاکی بیان کرے تو اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں یا اس کے ہزار گناہوں کو مٹا دیا جاتا ہے۔

(۳۰۰۴۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَنْ كَعْبٍ قَالَ :إِنَّ مِنْ خَيْرِ الْقِيلِ سُبْحَةَ الْحَدِيثِ ، قَالَ: قُلْتُ :يَا أَبَا عَبْدَ الرَّحْمَانِ ، وَمَا سُبْحَةُ الْحَدِيثِ ، قَالَ :يُسَبِّحُ الرَّجُلُ ، وَالْقَوْمُ يُحَدِّثُونَ.

(۳۰۰۴۶) حضرت عبد اللہ بن شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ بہترین بات سبحۃ الحدیث ہے۔ حضرت عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے پوچھا: سبحۃ الحدیث کیا ہے؟ اے ابو عبد الرحمن! انہوں نے فرمایا کہ: آدمی تسبیح کر رہا ہو اور لوگ باتیں کر رہے ہوں۔

(٣٠٠٤٧) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : كُنَّا عِنْدَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَسَكَتَ سَكْتَةً فَقَالَ : لَقَدْ أَصَبْت بِسَكْتَتِي هَذِهِ مِثْلَ مَا سَقَى النِّيلُ وَالْفُرَاتُ ، قَالَ : قُلْنَا : وَمَا أَصَبْت ؟ قَالَ : سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلا إلَهَ إلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ.

(٣٠٠٤٧) حضرت سعید بن المسیب ؒ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت سعد بن مالک ؒ کے پاس تھے پس ان پر سکتہ طاری ہو گیا۔ پھر وہ فرمانے لگے: البتہ تحقیق مجھے جو یہ سکتہ لاحق ہوا جسے دریائے نیل وفرات نے سراب کر دیا ہو۔ حضرت سعید بن المسیب ؒ فرماتے ہیں۔ ہم نے پوچھا: آپ کو کیا چیز لاحق ہوئی تھی۔ انہوں نے فرمایا اللہ پاک ہے، اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے، اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

(٣٠٠٤٨) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَن مِسْعَرٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : إذَا قَالَ الْعَبْدُ : الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا ، قَالَ الْمَلَكُ : كَيْفَ أَكْتُبُ ؟ قَالَ : يقول : اكْتُبْ لَهُ رَحْمَتِي كَثِيرًا ، وَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ : اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ، قَالَ الْمَلَكُ : كَيْفَ أَكْتُبُ ؟ قَالَ : اكْتُبْ رَحْمَتِي كَثِيرًا ، وَإِذَا قَالَ : سُبْحَانَ اللهِ كَثِيرًا ، قَالَ الْمَلَكُ : كَيْفَ أَكْتُبُ ؟ قَالَ : اكْتُبْ له رَحْمَتِي كَثِيرًا.

(٣٠٠٤٨) حضرت ابو سعید ؓ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ کہتا ہے۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، تو فرشتہ عرض کرتا ہے، میں کیا لکھوں؟ راوی کہتے ہیں: اللہ فرماتے ہیں۔ تم اس کے لیے میری ڈھیر ساری رحمت لکھ دو۔ جب بندہ کہتا ہے اللہ اکبر کبیرا تو فرشتہ کہتا ہے کہ میں کیا لکھوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس کے لیے میری بہت ساری رحمت لکھ دو اور جب بندہ کہتا ہے کہ: اللہ تمام عیوب سے پاک ہے، تو فرشتہ کہتا ہے میں کیا لکھوں؟ پس ارشاد ہوتا ہے، تم اس کے لیے میری ڈھیر ساری رحمت لکھ دو۔

(٣٠٠٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن شَرِيكٍ ، عَن يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي يحنس ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ : بَخٍ بَخٍ لِخَمْسٍ : سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلا إلَهَ إلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَوَلَدٌ صَالِحٌ يَمُوتُ.

(٣٠٠٤٩) حضرت ابو الدرداء ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ شاباش ہے پانچ لوگوں کے لیے! اللہ کی پاکی بیان کرنے والے کے لیے، اور اللہ کی تعریف بیان کرنے والے کے لیے، اور کلمہ اخلاص کہنے والے کے لیے (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) اور اللہ کی بڑائی کرنے والے کے لیے۔ اور اس نیک لڑکے کے لیے جو جوانی میں مر جائے۔

(٣٠٠٥٠) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ الْجُشَمِيِّ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ يَقُولُ : سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ الْحَصَى.

(٣٠٠٥٠) حضرت ابو الاحوص ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ یوں پاکی بیان کیا کرتے تھے۔ اللہ ہر عیب سے پاک ہے کنکریوں کی تعداد کے بقدر۔

(٣٠٠٥١) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَن يُونُسَ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو

قَالَ :مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَ لَهُ بِهَا نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ.

(۳۰۰۵۱) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ کلمات کہے: اللہ پاک ہے عظمت والا ہے اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے۔ تو جنت میں اس کلمہ کی وجہ سے اس کے لیے ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔

(۵۰) ما ذكر في الاستغفار

استغفار کے بارے میں جو فضیلت ذکر کی گئی ہے

(۳۰۰۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَن حُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَن بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ ، عَن شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :سَيِّدُ الاسْتِغْفَارِ أَنْ يَقُولَ :اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ أَصْبَحْتُ عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ لَكَ بِذُنُوبِي فَاغْفِرْ لِي ، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ.

(۳۰۰۵۲) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سید الاستغفار یہ ہے کہ بندہ یوں کہے! اے اللہ! تو میرا رب ہے، اور میں تیرا بندہ ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا ہی بندہ ہوں میں نے صبح کی تیرے وعدے پر اور تیرے عہد پر اپنی استطاعت کے مطابق میں تیری پناہ مانگتا ہوں ان کاموں کے شر سے جو میں نے کیے ہیں، میں اعتراف کرتا ہوں مجھ پر ہونے والی تیری نعمتوں کا، اور میں تیرے سامنے اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں، پس تو مجھے معاف فرما دے، بے شک تیرے علاوہ کوئی بھی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا۔

☜: بخاری ۶۳۰۶۔ احمد ۱۲۲

(۳۰۰۵۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ: حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ سَعِيدِ بْنُ نَوْفَلٍ، عَن شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لَهُ: أَلا أَدُلُّك عَلَى سَيِّدِ الاسْتِغْفَارِ؟ أَنْ تَقُولَ: اللهم أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ وَأَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ ، وَأَبُوءُ لَكَ بِذُنُوبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ، مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُهَا فَيَأْتِيهِ قَدَرُهُ فِي يَوْمِهِ قَبْلَ يُمْسِيَ ، أَوْ فِي مَسَائِهِ قَبْلَ يُصْبِحَ ، إِلَّا كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. (طبرانی ۷۱۸۹)

(۳۰۰۵۳) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہاری سید الاستغفار کے بارے میں راہنمائی نہ فرماؤں؟ تم یہ کلمات کہہ لیا کرو: اے اللہ! تو ہی میرا معبود ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ اور میں تیرے وعدے اور عہد کو اپنی طاقت کے بقدر پورا کرتا ہوں میں تیری پناہ مانگتا ہوں ان اعمال کے شر سے جو میں نے کیے ہیں، اور میں اعتراف کرتا ہوں مجھ پر ہونے والی تیری نعمتوں کا، اور میں تیرے سامنے اپنے گناہوں کا

اعتراف کرتا ہوں، پس تو میری مغفرت فرما۔ پس بے شک تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کی مغفرت نہیں کر سکتا۔ کوئی بندہ ایسا نہیں کہ وہ ان کلمات کو کہے اس دن میں پس اس کا وقت مقرر شام ہونے سے پہلے اس کے پاس آئے، یا شام میں کہے تو صبح ہونے سے پہلے موت آئے، مگر یہ کہ وہ شخص اہل جنت میں سے ہوگا۔

(٣٠٠٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : شَكَوْت إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرَبَ لِسَانِي فَقَالَ : أَيْنَ أَنْتَ مِنَ الاسْتِغْفَارِ ، إِنِّي لأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي كُلِّ يَوْمٍ مِئَةَ مَرَّةٍ.

(احمد ۳۹۴۔ دارمی ۲۷۲۳)

(۳۰۰۵۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی زبان کی تیزی و بدگوئی کی شکایت کی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پس تیری استغفار کہاں ہے؟ (استغفار کیوں نہیں کرتا) بے شک میں ہر روز سو مرتبہ اللہ سے استغفار کرتا ہوں۔

(٣٠٠٥٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي لأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِئَةَ مَرَّةٍ. (ابن ماجہ ۳۸۱۵۔ نسائی ۱۰۲۶۸)

(۳۰۰۵۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں بلاشبہ دن میں سو مرتبہ توبہ و استغفار کرتا ہوں۔

(٣٠٠٥٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حَدَّثَنَا نُمَيْرٍ مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : إِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ يَقُولُ : رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّك أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ مِئَةَ مَرَّةٍ. (ابوداؤد ۱۵۱۱۔ احمد ۲۱)

(۳۰۰۵۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مجلس میں کہے ہوئے ان کلمات کو گنتے تو وہ سو مرتبہ ہوتے تھے۔ اے میرے رب! تو مجھے معاف فرما دے۔ اور میری توبہ کو قبول فرما۔ بلاشبہ تو ہی توبہ قبول کرنے والا اور مغفرت کرنے والا ہے۔

(٣٠٠٥٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الأَغَرَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ ابْنَ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تُوبُوا إِلَى رَبِّكُمْ فَإِنِّي أَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِئَةَ مَرَّةٍ. (مسلم ۲۰۷۵۔ ابوداؤد ۱۵۱۰)

(۳۰۰۵۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے رب سے توبہ کیا کرو۔ بلاشبہ میں دن میں سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔

(٣٠٠٥٨) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ أَبِي الْحُرِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ جُلُوسٌ فَقَالَ : مَا أَصْبَحْت غَدَاةً إِلاَّ اسْتَغْفَرْت اللَّهَ فِيهَا مِئَة

مَرَّةٍ. (احمد ۴۱۰۔ ابن ماجہ ۳۸۱۶)

(۳۰۰۵۸) حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کے والد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اس حال میں کہ ہم بیٹھے تھے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے کبھی صبح نہیں کی مگر یہ کہ اس میں سو مرتبہ استغفار کیا۔

(۳۰۰۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ كَهْمَسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، قَالَ : كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُولُ : طُوبَى لِمَنْ وُجِدَ فِي صَحِيفَتِهِ نَبْذٌ مِنَ اسْتِغْفَارٍ. (نسائی ۱۰۲۸۹)

(۳۰۰۵۹) حضرت عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ ارشاد فرمایا کرتے تھے: خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جس کے نامۂ اعمال میں استغفار کا بھی کچھ حصہ پایا جائے۔

(۳۰۰۶۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ أَبِي السَّمِيطِ ، حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ زَاذَانَ ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِي ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : مَنْ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ خَمْسَ مَرَّاتٍ غُفِرَ لَهُ ، وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ زَبَدِ الْبَحْرِ.

(۳۰۰۶۰) حضرت ابو الصدیق الناجی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص پانچ مرتبہ استغفار کے یہ کلمات پڑھے: میں اس اللہ سے اپنے گناہوں کی مغفرت چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے اور قائم رکھنے والا، اور میں اسی سے توبہ کرتا ہوں تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

(۳۰۰۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ : جَلَسْتُ إِلَى شَيْخٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ فَحَدَّثَنِي ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَوْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، تُوبُوا إِلَى اللهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ فَإِنِّي أَتُوبُ إِلَى اللهِ وَأَسْتَغْفِرُهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ مِئَةَ مَرَّةٍ ، قَالَ : قُلْتُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَغْفِرُكَ اثْنَتَيْنِ ، قَالَ : هُوَ مَا أَقُولُ لَكَ. (نسائی ۱۰۲۷۸۔ احمد ۲۶۰)

(۳۰۰۶۱) حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں کوفہ کی مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک بزرگ کے پاس بیٹھا تھا وہ فرمانے لگے کہ میں نے سنا یا فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! اللہ سے توبہ و استغفار کرو۔ پس بلاشبہ میں دن میں سو مرتبہ اللہ سے توبہ و استغفار کرتا ہوں۔ ابو بردہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے دو مرتبہ پڑھا، اے اللہ میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں۔ وہ صحابی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: میں اسی بات کی تو تلقین کر رہا ہوں۔

(۳۰۰۶۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ : مَنْ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ثَلَاثًا غُفِرَ لَهُ ، وَإِنْ كَانَ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ.

(۳۰۰۶۲) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: کہ جو شخص تین مرتبہ یوں استغفار کے کلمات پڑھے! میں اس اللہ سے

معافی مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے سب کو قائم رکھنے والا ہے۔ اور میں اسی سے گناہوں کی توبہ کرتا ہوں۔ تو اس شخص کی مغفرت کردی جاتی ہے اگر چہ وہ شخص میدان جنگ سے ہی بھاگا ہو۔

(٣٠٠٦٣) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : مَنْ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ثَلاثًا غُفِرَ لَهُ ، وَإِنْ كَانَ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ.

(٣٠٠٦٣) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص تین مرتبہ یوں استغفار کے کلمات پڑھے: میں اس اللہ سے معافی مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا، سب کو قائم رکھنے والا ہے، اور میں اُسی کے سامنے اپنے گناہوں کی توبہ کرتا ہوں۔ تو اس شخص کے گناہوں کو معاف کردیا جاتا ہے، اگر چہ وہ میدان جنگ سے فرار ہی ہوا ہو۔

(٣٠٠٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَ لَهُ بِهَا نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ.

(طبرانی ۳۵۲۔ احمد ۲۳۹)

(٣٠٠٦٤) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ کلمات پڑھے، اللہ تمام عیبوں سے پاک ہے عظمت والا ہے اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے۔ تو اس کلمہ کی وجہ سے اس شخص کے لیے جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔

(٥١) فِي ثوابِ ذِكرِ اللهِ عزّ وجلّ

اللہ عزوجل کے ذکر کرنے کے ثواب کا بیان

حدثنا أبو عبد الرحمن قَالَ حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة قَالَ :

(٣٠٠٦٥) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ طَاوُس، عَنْ مُعَاذٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ عَمَلاً أَنْجَى لَهُ مِنَ النَّارِ مِنْ ذِكْرِ اللهِ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، وَلا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ ؟ قَالَ : وَلا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ ، إلاَّ أن تَضْرِبَ بِسَيْفِكَ حَتَّى يَنْقَطِعَ ، ثُمَّ تَضْرِبُ به حَتَّى يَنْقَطِعَ ، ثُمَّ تَضْرِبُ بِهِ حَتَّى يَنْقَطِعَ.

(٣٠٠٦٥) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدم کے بیٹے کا کوئی عمل نہیں ہے جو اس کو جہنم سے زیادہ نجات دلا دے سوائے اللہ کے ذکر کے، تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ ہی اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا مگر یہ کہ تو تلوار استعمال کرے یہاں تک کہ وہ ٹوٹ جائے پھر تو تلوار چلائے یہاں تک کہ ٹوٹ جائے پھر تو تلوار چلائے یہاں تک کہ وہ ٹوٹ جائے۔

(٣٠٠٦٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْكِنْدِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ

بْنِ بُسْرٍ ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا ، قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ شَرَائِعَ الإِسْلامِ قَدْ كَثُرَتْ ، فَأَنْبِئْنِي فِيهِ بِأَمْرٍ أَتَشَبَّثُ بِهِ ، قَالَ : لاَ يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا بِذِكْرِ اللهِ. (ترمذی ۳۳۲۹۔ احمد ۱۸۸)

(۳۰۰۶۶) حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! بے شک اسلام کے احکامات بہت زیادہ ہیں۔ پس آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتلا دیں جس کو میں مضبوطی سے تھام لوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ ہر وقت تو اللہ کے ذکر سے رطب اللسان ہو۔

(۳۰۰۶۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ دَاوُد ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ ، كُنَّ لَهُ كَعَدْلِ عَشْرِ رَقَبَاتٍ ، أَوْ رَقَبَةٍ. (مسلم ۲۰۷۱۔ احمد ۴۲۲)

(۳۰۰۶۷) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے۔ ہر قسم کی بھلائی اس کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ تو یہ کلمات اس کے لیے دس گردنیں آزاد کرنے کے برابر ہوں گے۔

(۳۰۰۶۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ ، وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ. (احمد ۲۸۵۔ حاکم ۵۰۱)

(۳۰۰۶۸) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ کلمات پڑھے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، تو یہ ثواب میں ایک غلام آزاد کرنے کی طرح ہے۔

(۳۰۰۶۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : ذِكْرُ اللهِ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ أَعْظَمُ مِنْ حَطْمِ السُّيُوفِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَإِعْطَاءِ الْمَالِ سَحًّا.

(۳۰۰۶۹) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: صبح وشام اللہ کا ذکر کرنا۔ اللہ کے راستے میں تلواریں توڑنے اور لگاتار مال خرچ کرنے سے زیادہ عظیم کام ہے۔

(۳۰۰۷۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْقَرَّاظِ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَرْتَعَ فِي رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَلْيُكْثِرْ ذِكْرَ اللهِ. (طبرانی ۳۲۶)

(۳۰۰۷۰) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ جنت

کے باغات میں سے کھائے پیے، پس اس کو چاہیے کہ وہ اللہ کے ذکر کی کثرت کرے۔

(۳۰۰۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ، عَنْ مُعَاذٍ، قَالَ: لأَنْ أَذْكُرَ اللَّهَ مِنْ غُدْوَةٍ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَحْمِلَ عَلَى الْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللهِ مِنْ غُدْوَةٍ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

(۳۰۰۷۱) حضرت ابن سابط ریٹھیلا فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ نے ارشاد فرمایا کہ میں صبح سے لے کر سورج کے طلوع ہونے تک اللہ رب العزت کا ذکر کروں یہ مجھے زیادہ پسندیدہ ہے اس بات سے کہ میں صبح سے لے کر سورج طلوع ہونے تک اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے کے لیے سواری پر سوار ہوں۔

(۳۰۰۷۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: إِنَّ الَّذِينَ لاَ تَزَالُ أَلْسِنَتُهُمْ رَطْبَةً مِنْ ذِكْرِ اللهِ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَهُمْ يَضْحَكُونَ.

(۳۰۰۷۲) حضرت جبیر بن نفیر ریٹھیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً وہ لوگ جو ہر وقت اللہ کے ذکر سے رطب اللسان ہوتے ہیں وہ لوگ جنت میں ہنستے ہوئے داخل ہوں گے۔

(۳۰۰۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: مَنْ قَالَ عَشْرَ مَرَّاتٍ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، كُنَّ له كَعَدْلِ أَرْبَعِ رِقَابٍ، أُرَاهُ قَالَ: مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ.

(۳۰۰۷۳) حضرت ربیع بن خثیم ریٹھیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ تو اسے ان کلمات کا ثواب چار غلاموں کو آزاد کرنے کے برابر ملے گا۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ یوں فرمایا: حضرت اسماعیل علایتلام کی نسل کے غلاموں کا۔

(۳۰۰۷۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ هِلاَلٍ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ: مَنْ قَالَ مِئَةَ مَرَّةٍ غُدْوَةً وَمِئَةَ مَرَّةٍ عَشِيَّةً: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَمْ يَجِءْ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمِثْلِ مَا جَاءَ بِهِ إِلاَّ مَنْ قَالَ مِثْلَهُنَّ، أَوْ زَادَ.

(۳۰۰۷۴) حضرت ھلال ریٹھیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ام الدرداء رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص سو (۱۰۰) مرتبہ صبح اور سو مرتبہ شام کو یہ کلمات پڑھے گا، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ تو نہیں آئے گا قیامت کے دن کوئی شخص اس جیسا عمل لے کر مگر وہ جو شخص جس نے اس کے برابر یا اس سے زیادہ مرتبہ ان کلمات کو پڑھا ہوگا۔

(۳۰۰۷۵) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: لَوْ أَنَّ رَجُلَيْنِ

يَحْمِلُ أَحَدُهُمَا عَلَى الْجِيَادِ فِي سَبِيلِ اللهِ وَالآخَرُ يَذْكُرُ اللَّهَ لَكَانَ أَفْضَلَ ، أَوْ أَعْظَمَ أَجْرًا الذَّاكِرُ.

(۳۰۰۷۵) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ اگر دو آدمی ہوں ان میں سے ایک اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے کے لیے گھوڑے پر سوار ہو اور دوسرا اللہ کا ذکر کرے تو فضیلت یا زیادہ اجر کے حاصل کرنے والا ذکر کرنے والا شمار ہوگا۔

(۳۰۰۷۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ مُفَضَّلٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الحارث بن هِشَامٍ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : قَالَ مُوسَى : يَا رَبِّ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إذَا عَمِلْته كَانَ شُكْرًا لَكَ فِيمَا اصْطَنَعْت إلَيَّ ، قَالَ : يَا مُوسَى قُلْ : لاَ إلَهَ إلاَّ اللَّهُ ، أَوْ قَالَ : لاَ إلَهَ إلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، قَالَ : فَكَأَنَّ مُوسَى أَرَادَ مِنَ الْعَمَلِ مَا هُوَ أَنْهَكُ لِجِسْمِهِ مِمَّا أُمِرَ بِهِ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ : يَا مُوسَى لَوْ أَنَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعَ وَالأَرْضِينَ السَّبْعَ وُضِعَتْ فِي كِفَّةٍ ، وَوُضِعَتْ لاَ إلَهَ إلاَّ اللَّهُ فِي كِفَّةٍ لَرَجَحَتْ بِهِنَّ.

(۳۰۰۷۶) حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! میری راہنمائی فرمادیں کسی ایسے عمل کی جانب جب میں اس عمل کو کروں تو یہ میری طرف سے آپ کا شکر ہو جائے ان تمام کاموں کے بدلے جو آپ نے میرے ساتھ بھلائی کے کیے ہیں۔ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! تم یہ کلمات پڑھ لیا کرو! اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں یا یوں ارشاد فرمایا: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس ہی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ گویا حضرت موسیٰ علیہ السلام کوئی ایسا عمل چاہ رہے تھے کہ جس چیز کا حکم دیا جائے وہ ان کے جسم کو بہت زیادہ تھکا دے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پس اللہ نے ان سے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ علیہ السلام! اگر ساتوں آسمانوں کو اور ساتوں زمینوں کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور کلمہ طیبہ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) اس کے دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو کلمہ والا پلڑا جھک جائے۔

(۳۰۰۷۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ ، قِيلَ لأَبِي الدَّرْدَاءِ : إنَّ أَبَا سَعْدِ بْنَ مُنَبِّهٍ جَعَلَ فِي مَالِهِ مِئَةَ مُحَرَّرَةً ، فَقَالَ : إنَّ مِئَةَ مُحَرَّرَةً فِي مَالِ رَجُلٍ لَكَثِيرٌ ، أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ ، إيمَانًا بلُزُومِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، وَلاَ يَزَالُ لِسَانُك رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللهِ.

(۳۰۰۷۷) حضرت سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کو بتلایا گیا کہ ابوسعد بن منبہ نے اپنے مال میں سے سو غلام آزاد کیے ہیں۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سو غلام تو بہت ہیں لیکن میں تمہیں اس سے بہتر بتاؤں وہ یہ کہ تم دن رات ایمان کے ساتھ اپنی زبان کو اللہ کے ذکر سے تر رکھو۔

(۳۰۰۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ سُوَيْد بْنِ جُهَيْلٍ ، قَالَ : مَنْ

قَالَ بَعْدَ الْعَصْرِ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، قَاتَلْنَ عَنْ قَائِلِهَا إِلَى مِثْلِهَا مِنَ الْغَدِ.

(۳۰۰۷۸) حضرت سوید بن جہیل رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص عصر کے بعد یہ کلمات پڑھے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی کے لیے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے تو فرشتے ان کلمات کے کہنے والے کا دفاع کرتے ہیں اگلے دن کے اسی وقت تک۔

(۳۰۰۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ مُسْلِمٍ مَوْلَى سُوَيْدِ بْنِ جُهَيْلٍ ، عَنْ سُوَيْد ، قَالَ : كَانَ مِنْ أُصْحَابِ عُمَرَ ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ وَكِيعٍ.

(۳۰۰۷۹) حضرت سوید بن جہیل سے جو کہ حضرت عمر کے اصحاب میں سے ہیں بعینہ ماقبل والا ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۳۰۰۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : الْعَبْدُ مَا ذَكَرَ اللَّهَ ، فَهُوَ فِي صَلاةٍ.

(۳۰۰۸۰) حضرت سعد بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ بھی اللہ کا ذکر کرتا ہے وہ نماز کی حالت میں ہوتا ہے۔

(۳۰۰۸۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : مَا دَامَ قَلْبُ الرَّجُلِ يَذْكُرُ اللَّهَ ، فَهُوَ فِي صَلاةٍ ، وَإِنْ كَانَ فِي السُّوقِ.

(۳۰۰۸۱) حضرت سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق تابعی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی کا دل مسلسل اللہ کا ذکر کرتا ہے تو وہ شخص نماز کی حالت میں ہوتا ہے اگرچہ وہ بازار ہی میں ہو۔

(۳۰۰۸۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلالٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ : مَا دَامَ قَلْبُ الرَّجُلِ يَذْكُرُ الله ، فَهُوَ فِي صَلاةٍ ، وَإِنْ كَانَ فِي السُّوقِ ، وَإِنْ يُحَرِّكْ بِهِ شَفَتَيْهِ ، فَهُوَ أَفْضَلُ.

(۳۰۰۸۲) حضرت ھلال فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی کا دل مسلسل اللہ کا ذکر کرے تو وہ نماز کی حالت میں ہوتا ہے اگرچہ وہ بازار میں ہی ہو۔ اگر وہ ہونٹوں کو بھی ذکر کرتے ہوئے حرکت دے تو یہ سب سے زیادہ فضیلت کی بات ہے۔

(۳۰۰۸۳) حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ أَبِي نَعَامَةَ السَّعْدِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ : مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا : جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِلإِسْلامِ وَمَنَّ عَلَيْنَا بِهِ ، قَالَ : آللهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ ، قَالُوا : وَاللهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ ، فَقَالَ : أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ ، وَمَا مِنْ أَحَدٍ بِمَنْزِلَةٍ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَلَّ عَنْهُ حَدِيثًا مِنِّي ، وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ : مَا

أَجْلَسَكُمْ ؟ فَقَالُوا : جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِلإِسْلامِ وَمَنَّ عَلَيْنَا بِهِ ، قَالَ : آللهِ أَجْلَسَكُمْ إِلاَّ ذَاكَ ، قَالُوا : وَاللهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلاَّ ذَاكَ ، فَقَالَ : أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَلَكِنِّي أَتَا جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي ، أَنَّ اللَّهَ يُبَاهِي بِكُمَ الْمَلائِكَةَ. (مسلم ۲۰۷۵۔ ترمذی ۳۳۷۹)

(۳۰۰۸۳) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مسجد میں لگے ایک حلقہ میں تشریف لائے، فرمانے لگے: کس چیز نے تمہیں یہاں بٹھا رکھا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: ہم اللہ کا ذکر کر رہے ہیں اور اللہ کی تعریف بیان کر رہے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کے ذریعہ ہدایت بخشی۔ اور اسلام کے ذریعہ ہم پر احسان فرمایا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: اللہ کی قسم! کیا واقعی تم لوگ اس مقصد کے لیے بیٹھے ہو؟ لوگوں نے کہا! اللہ کی قسم! ہم صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہیں تو حضرت معاویہ نے ارشاد فرمایا: بہر حال میں نے کسی تہمت کی وجہ سے تمہیں قسم نہیں دی، اور کوئی ایک بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے معاملہ میں مجھ سے کم درجہ کا نہیں۔ اور یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ایک حلقہ میں تشریف لائے پھر فرمانے لگے: کس چیز نے تمہیں یہاں بٹھا رکھا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم بیٹھ کر اللہ کا ذکر کر رہے ہیں اور ہم اس کی حمد بیان کر رہے ہیں کہ اللہ نے ہمیں اسلام کی ہدایت عطا فرمائی۔ اور اس کے ذریعہ ہم پر احسان فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! کیا تم لوگ واقعی اس لیے بیٹھے ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کی قسم! ہم لوگ صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً میں نے کسی تہمت کی وجہ سے تم سے قسم نہیں اٹھوائی۔ لیکن میرے پاس جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے تھے پس انہوں نے مجھے بتلایا ہے کہ اللہ رب العزت تمہاری وجہ سے ملائکہ کے سامنے فخر فرما رہے ہیں۔

(۳۰۰۸٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عبَادَةُ الصَّامِتِ : لأَنْ أَكُونَ فِي قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللَّهَ مِنْ حِينَ يُصَلُّونَ الْغَدَاةَ إِلَى حِينَ تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكُونَ عَلَى مُتُونِ الْخَيْلِ أُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ إِلَى أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ ، وَلأَنْ أَكُونَ فِي قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللَّهَ مِنْ حِينَ يُصَلُّونَ الْعَصْرَ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكُونَ عَلَى مُتُونِ الْخَيْلِ أُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

(۳۰۰۸۴) حضرت محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں ایسے لوگوں میں بیٹھوں جو صبح کی نماز سے لے کر سورج کے طلوع ہونے تک ذکر کرتے ہیں یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس بات سے کہ میں گھوڑے کی پشت پر بیٹھ کر اللہ کے راستہ میں سورج کے طلوع ہونے تک جہاد کروں۔ اور میں ایسے ہی لوگوں میں رہوں جو عصر کی نماز سے لے کر سورج غروب ہونے تک ذکر کرتے ہیں یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس بات سے کہ میں گھوڑے کی پشت پر بیٹھ کر سورج غروب ہونے تک اللہ کے راستہ میں جہاد کروں۔

(۳۰۰۸٥) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : لَوْ بَاتَ رَجُلٌ يُعْطِي

الْقَنَان الْبِیضَ وَبَاتَ آخَرُ یَقْرَأُ الْقُرْآنَ أَوْ یَذْکُرُ اللَّهَ تعالى لَرَأَیْت أَنَّ ذَلِكَ ، أَوْ قَالَ :أَنَّ ذَاکِرَ اللهِ أَفْضَلُ.

(۳۰۰۸۵) حضرت ابوعثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر ایک شخص اس حال میں رات گزارے کہ وہ غلام اور لونڈیوں کو آزاد کرے اور ایک دوسرا شخص اس حال میں رات گزارے کہ وہ قرآن مجید کی تلاوت کرے یا اللہ کا ذکر کرے، تو میری رائے یہ ہے کہ یہ شخص، یا یوں فرمایا: اللہ کا ذکر کرنے والا افضل ہے۔

(۳۰۰۸۶) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَبِی هِلاَلٍ ، عَنْ أَبِی الْوَازِعِ جَابِرِ الرَّاسِبِی ، عَنْ أَبِی بَرْزَةَ ، قَالَ :لَوْ أَنَّ رَجُلَیْنِ أَحَدُهُمَا فِی حِجْرِهِ دَنَانِیرَ یُعْطِیهَا ، وَالآخَرُ یَذْکُرُ اللَّهَ ، کَانَ ذَاکِرُ اللهِ أَفْضَلَ.

(۳۰۰۸۶) حضرت ابوالوازع جابر الراسبی فرماتے ہیں کہ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر دو آدمی ہوں ان میں سے ایک کی گود میں دینار ہوں جنہیں وہ لوگوں کو دے رہا ہو، اور دوسرا شخص اللہ کا ذکر کر رہا ہو تو اللہ کا ذکر کرنے والا افضل شمار ہوگا۔

(۳۰۰۸۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ :حَدَّثَنِی ثَعْلَبَةُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِیدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :لَوْ أَنَّ رَجُلَیْنِ أَقْبَلَ أَحَدُهُمَا مِنَ الْمَشْرِقِ وَالآخَرُ مِنَ الْمَغْرِبِ ، مَعَ أَحَدِهِمَا ذَهَبٌ لاَ یَضَعُ مِنْهُ شَیْئًا إِلاَّ فِی حَقٍّ وَالآخَرُ یَذْکُرُ اللَّهَ حَتَّى یَلْتَقِیَا فِی طَرِیقٍ کَانَ الَّذِی یَذْکُرُ اللَّهَ أَفْضَلَهُمَا.

(۳۰۰۸۷) حضرت عمرو بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو نے ارشاد فرمایا: کہ اگر دو آدمی ہوں ان میں سے ایک مشرق سے آیا ہو اور دوسرا مغرب سے آیا ہو، ان میں سے ایک کے پاس سونا ہو جسے وہ صرف حق کے کاموں میں خرچ کرے اور دوسرا شخص وہ اللہ کا ذکر کرے یہاں تک کہ ان دونوں کی راستہ میں ملاقات ہو جائے تو جو شخص اللہ کا ذکر کرنے والا تھا ان دونوں میں سے افضل شمار ہوگا۔

(۳۰۰۸۸) حَدَّثَنَا شَرِیكٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِی جَعْفَرٍ ، قَالَ :مَا مِنْ شَیْءٍ أَحَبَّ إِلَى الله مِنَ الشُّکْرِ وَالذِّکْرِ.

(۳۰۰۸۸) حضرت محمد بن عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی چیز اللہ کے نزدیک شکر ادا کرنے اور ذکر کرنے سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہے۔

(۳۰۰۸۹) حَدَّثَنَا یَحْیَى بْنُ آدَمَ ، حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَیْقٍ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَغَرِّ أَبِی مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ، وَأَبِی سَعِیدٍ یَشْهَدَانِ بِهِ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ :مَا جَلَسَ قَوْمٌ مُسْلِمُونَ مَجْلِسًا یَذْکُرُونَ اللَّهَ فِیهِ إِلاَّ حَفَّتْهُمُ الْمَلاَئِکَةُ وَتَغَشَّتْهُمُ الرَّحْمَةُ ، وَنَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّکِینَةُ ، وَذَکَرَهُمَ اللَّهُ فِیمَنْ عِنْدَهُ.

(ترمذی ۳۳۷۸۔ ابن ماجہ ۳۷۹۱)

(۳۰۰۸۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان قوم نے مجلس میں بیٹھ کر اللہ کا ذکر نہیں کیا مگر یہ کہ فرشتوں نے ان کو گھیر لیا اور رحمت نے ان

کو ڈھانپ لیا اور ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے اور اللہ ان کا ذکر فرشتوں کی مجلس میں فرماتے ہیں۔

(۳۰۰۹۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي سُمِيٌّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ قَالَ فِي يَوْمٍ مِئَةَ مَرَّةٍ :لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، كَانَ لَهُ كَعَدْلِ عَشْرِ رِقَابٍ ، وَكُتِبَتْ لَهُ مِئَةُ حَسَنَةٍ ، وَمُحِيَ عَنْهُ مِئَةُ سَيِّئَةٍ ، وَكَانَت لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ سَائِرَ يَوْمِهِ إِلَى اللَّيْلِ ، وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا أَتَى بِهِ إِلاَّ مَنْ قَالَ أَكْثَرَ. (بخاری ۳۲۹۳۔ مسلم ۲۰۷۱)

(۳۰۰۹۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دن میں سو مرتبہ یہ کلمات پڑھے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، تو یہ اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہے، اور اس کے لیے سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے سو گناہوں کو مٹا دیا جاتا ہے، اور یہ کلمات اس کے لیے سارا دن رات تک شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہیں، اور نہیں لائے گا قیامت کے دن اس سے افضل عمل کوئی بھی شخص مگر جس نے اس سے زیادہ مرتبہ ان کلمات کو پڑھا ہوگا۔

(۳۰۰۹۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ، قَالَ :حدَّثَ أَبُو الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيُّ ، عَن حَدِيثِ سُهَيْلِ بْنِ حَنْظَلَةَ الْعَبْشَمِيِّ ، أَنَّهُ قَالَ :مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ قط يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلاَّ نَادَى مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ :قُومُوا مَغْفُورًا لَكُمْ ، قَدْ بُدِّلَتْ سَيِّئَاتُكُمْ حَسَنَاتٍ.

(۳۰۰۹۱) حضرت سھیل بن حنظلہ العبشمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوئی قوم بھی ہرگز اللہ کا ذکر نہیں کرتی مگر یہ کہ آسمان سے ایک منادی (فرشتہ) یہ آواز لگاتا ہے: تم بخشے بخشائے کھڑے ہو جاؤ تحقیق تمہارے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیا گیا ہے۔

(۳۰۰۹۲) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَن هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، قَالَ :كَانَتِ امْرَأَةٌ مِنْ هَمْدَانَ تُسَبِّحُ وَتُحْصِيهِ بِالْحَصْبَاءِ ، أَوِ النَّوَى فَمَرَّتْ عَلَى عَبْدِ اللهِ ، فَقِيلَ لَهُ :هَذِهِ الْمَرْأَةُ تُسَبِّحُ وَتُحْصِيهِ بِالْحَصَى ، أَوِ النَّوَى ، فَدَعَاهَا فَقَالَ :لَهَا :أَنْتِ الَّتِي تُسَبِّحِينَ وَتُحْصِينَ ؟ فَقَالَتْ :نَعَمْ إِنِّي لأَفْعَلُ ، فَقَالَ :أَلا أَدُلُّكِ عَلَى خَيْرٍ مِنْ ذَلِكَ ، تَقُولِينَ :اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ، وَالْحَمْدُ لِلهِ كَثِيرًا ، وَسُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَأَصِيلاً.

(۳۰۰۹۲) حضرت ھلال بن یساف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ ہمدان کی ایک عورت تھی جو اللہ کی پاکی بیان کرتی تھی اور اسے کنکریوں یا دانوں پر شمار کرتی تھی، پس وہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزری، تو ان کو بتلایا گیا۔ کہ یہ عورت تسبیح پڑھتی ہے اور اس کو کنکریوں یا دانوں پر شمار کرتی ہے۔ تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو بلایا، اور اس سے پوچھا: کیا تو ہی وہ عورت ہے جو تسبیح پڑھتی ہے اور شمار کرتی ہے؟ وہ کہنے لگی! جی ہاں! میں ہی ایسا کرتی ہوں، تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں اس سے بہتر فعل کی طرف تیری راہنمائی نہ کروں؟ تم اس طرح ذکر کیا کرو: اللہ سب سے بڑا ہے، اور سب تعریفیں کثرت سے اللہ کے لیے ہیں، اور صبح و

شام میں اللہ ہر عیب سے پاک ہے۔

(۳۰۰۹۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يُحَدِّثُ ، عَن رَبِّهِ ، قَالَ : مَنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْته فِي نَفْسِي ، وَمَنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأٍ مِنَ النَّاسِ ذَكَرْته فِي مَلَأٍ أَكْثر مِنْهُمْ وَأَطْيَبَ. (احمد ۳۵۴۔ ابن حبان ۳۲۸)

(۳۰۰۹۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث قدسی ارشاد فرمائی: کہ اللہ فرماتے ہیں! جو شخص مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے دل میں یاد کرتا ہوں، اور جو شخص لوگوں کی مجلس میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں اسے ایسی مجلس میں یاد کرتا ہوں جو اس سے بڑی ہو اور اس سے پاکیزہ ہو۔

(۳۰۰۹٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَن سَلْمَانَ ، قَالَ : إِذَا كَانَ الْعَبْدُ يَحْمَدُ اللَّهَ فِي السَّرَّاءِ وَيَحْمَدُهُ فِي الرَّخَاءِ فَأَصَابَهُ ضُرٌّ فَدَعَا اللَّهَ قَالَتِ الْمَلائِكَةُ : صَوْتٌ مَعْرُوفٌ مِنَ امْرِءٍ ضَعِيفٍ فَيَشْفَعُونَ لَهُ وَإِذَا كَانَ الْعَبْدُ لاَ يَذْكُرُ اللَّهَ فِي السَّرَّاءِ ، وَلا يَحْمَدُهُ فِي الرَّخَاءِ فَأَصَابَهُ ضُرٌّ فَدَعَا اللَّهَ قَالَتِ الْمَلائِكَةُ : صَوْتٌ مُنْكَرٌ.

(۳۰۰۹۴) حضرت ابو عثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی بندہ خوشی کی حالت میں اللہ کا ذکر کرتا ہے اور فراخی کی حالت میں اس کی حمد بیان کرتا ہے، پھر اسے کوئی تکلیف پہنچی تو اس نے اللہ سے دعا مانگی! تو فرشتے کہتے ہیں، کمزور بندے کی جانی پہچانی آواز ہے، پھر وہ اللہ کے سامنے اس بندے کی سفارش کرتے ہیں، اور جب کوئی بندہ خوشی کی حالت میں اللہ کو یاد نہیں کرتا اور فراخی کی حالت میں اس کی حمد بیان نہیں کرتا پھر اس کو کوئی تکلیف پہنچی اور اس نے اللہ سے دعا مانگی تو فرشتے کہتے ہیں۔ ''بری آواز ہے۔''

(۳۰۰۹۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الأَصْبَغِ بْنِ زَيْدٍ ، عَن ثَوْرٍ ، عَن خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ يَتَصَدَّقُ كُلَّ يَوْمٍ بِصَدَقَةٍ فَمَا تَصَدَّقَ عَلَى عَبْدِهِ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ ذِكْرِهِ.

(۳۰۰۹۵) حضرت خالد بن معدان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ رب العزت ہر روز صدقہ فرماتے ہیں، اللہ نے کبھی اپنے کسی بندے پر اس کے ذکر سے زیادہ افضل کسی چیز کا صدقہ نہیں فرمایا۔

(۳۰۰۹٦) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَن زَائِدَةَ ، عَن زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مَنْ قَالَ فِي يَوْمٍ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ ، وَلَهُ الْحَمْدُ ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، كُنَّ لَهُ عَدْلَ أَرْبَعِ رَقَابات يُعْتِقُهُنَّ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ.

(۳۰۰۹۶) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دن میں یہ کلمات پڑھے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، تو یہ کلمات اس کے لیے چار

غلاموں کو آزاد کرنے کے برابر ہیں جنہیں اس نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے آزاد کیا ہو۔

(۳۰۰۹۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، عَشْرَ مَرَّاتٍ كُنَّ لَهُ كَعَدْلِ نَسَمَةٍ. (نسائی ۹۹۵۳۔ طبرانی ۱۶۱۷)

(۳۰۰۹۷) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے تو اس کا ثواب تمام مخلوق کی تعداد کے برابر ہوگا۔

(۳۰۰۹۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ أَبِي رُعَاقَةَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: مَنْ قَالَ فِي الْيَوْمِ مِئَةَ مَرَّةٍ: لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلاَّ إِنْسَانٌ يَزِيدُ عَلَيْهِ.

(۳۰۰۹۸) حضرت ابو رفاعہ جو کہ انصاری ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دن میں سو مرتبہ یہ کلمات پڑھے! اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، تو دنیا والوں میں سے کوئی بھی اس سے افضل عمل والا نہیں ہوگا مگر وہ شخص جس نے اس سے زیادہ مرتبہ ان کلمات کو پڑھا ہوگا۔

(۵۲) مَا يُدْعَى بِهِ فِي الاِسْتِسْقَاءِ.

حالت استسقاء میں مانگی جانے والی دعا کا بیان

(۳۰۰۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّ عُمَرَ خَرَجَ يَسْتَسْقِي فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: ﴿اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا﴾ وَ ﴿اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا﴾ ثُمَّ نَزَلَ فَقِيلَ لَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، لَوِ اسْتَسْقَيْتَ فَقَالَ: لَقَدْ طَلَبْتُ بِمَجَادِيحِ السَّمَاءِ الَّتِي يُسْتَنْزَلُ بِهَا الْقَطْرُ.

(۳۰۰۹۹) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پانی کی طلبی کی دعا کے لیے نکلے اور منبر پر چڑھ کر یہ آیات پڑھیں: معافی مانگو اپنے رب سے، یقیناً وہ بہت زیادہ معاف فرمانے والا ہے، وہ برسائے گا تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش اور نوازے گا تمہیں مال و اولاد سے اور پیدا کرے گا تمہارے لیے باغ اور جاری کر دے گا تمہارے لیے نہریں، اور معافی مانگو اپنے رب سے، پھر آپ منبر سے نیچے اتر آئے۔ پس آپ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: اے امیر المومنین! اگر آپ بارش بھی مانگتے تو اچھا ہوتا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بیشک تحقیق میں نے آسمان کے پچھتر کے ذریعہ پانی طلب کیا ہے جس کے ذریعہ پانی کے قطرے اتارے جاتے ہیں۔

۳۰۱۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِيسَى بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ نَسْتَسْقِي فَمَا زَادَ عَلَى الاسْتِغْفَارِ.

(۳۰۱۰۰) حضرت ابو مروان ولیٹھیڈ اپنے والد کے واسطہ سے فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت عمر بن خطاب وٹاٹو کے ساتھ پانی طلبی کی دعا کے لیے نکلے، تو انہوں نے استغفار پر زیادتی نہیں کی، (استغفار کے علاوہ کوئی دعا نہیں کی)

۳۰۱۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِي ، أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُد خَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي فَمَرَّ عَلَى نَمْلَةٍ مُسْتَلْقِيَةٍ عَلَى قَفَاهَا رَافِعَةٍ قَوَائِمَهَا إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ تَقُولُ ، اللَّهُمَّ إِنَّا خَلْقٌ مِنْ خَلْقِكَ لَيْسَ لَنَا غِنًى عَن رِزْقِكَ ، فَإِمَّا أَنْ تَسْقِيَنَا وَإِمَّا أَنْ تُهْلِكَنَا ، فَقَالَ : سُلَيْمَانُ لِلنَّاسِ : ارْجِعُوا ، فَقَدْ سُقِيتُمْ بِدَعْوَةِ غَيْرِكُمْ.

(۳۰۱۰۱) حضرت ابو الصدیق الناجی ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام لوگوں کو پانی طلبی کی دعا کرنے کے لیے لے کر نکلے، پس ان کا گزر ایک چیونٹی پر ہوا جو اُلٹی ہو کر چت لیٹی ہوئی تھی، اور اپنی ٹانگیں آسمان کی طرف کی ہوئی تھیں اور یہ دعا کر رہی تھی: اے اللہ! ہم بھی آپ کی مخلوق میں سے ایک مخلوق ہیں، ہم تیرے رزق سے بالکل بے نیاز نہیں ہیں، یا تو آپ ہمیں سیراب فرما دیں یا آپ ہمیں ہلاک کر دیں۔ تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے لوگوں سے فرمایا: تم لوگ واپس لوٹ جاؤ! تمہیں دوسروں کی دعا سے سیراب کر دیا جائے گا۔

(۵۳) ما يدعى بِهِ لِلمرِيضِ إذا دخل عليهِ

جب مریض پر داخل ہوا جائے تو یوں دعا پڑھی جائے

۳۰۱۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ بِهَذِهِ الْكَلِمَاتِ : أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لاَ شِفَاءَ إِلاَّ شِفَاؤُك شِفَاءً لاَ يُغَادِرُ سَقَمًا ، قَالَتْ : فَلَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَخَذْتُ بِيَدِهِ فَجَعَلْتُ أَمْسَحُهَا وَأَقُولُهَا ، قَالَتْ : فَنَزَعَ يَدَهُ مِنْ يَدَيَّ ، وَقَالَ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ ، قَالَتْ : فَكَانَ هَذَا آخِرَ مَا سَمِعْت مِنْ كَلامِهِ.

(۳۰۱۰۲) حضرت عائشہ ٹنی عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ذریعہ تعویذ (دم) کرتے تھے۔ ''لوگوں کے رب تکلیف کو دور فرما۔ تو شفا دے اور تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں ہے ایسی شفا دے کہ کوئی بیماری باقی نہ رہے۔'' حضرت عائشہ ٹنی عنہا فرماتی ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض بڑھ گیا جس مرض میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تھی تو

میں آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑتی، پس میں آپ ﷺ کے ہاتھ کو ہی آپ کے جسم پر پھیرتی رہتی تھیں اور یہ دعا پڑھتی رہتی تھی: فرماتی ہیں: کہ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے چھڑایا اور یہ دعا پڑھی: اے اللہ! تو مجھے معاف فرما۔ مجھے رفیق سے ملا دے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں! یہ آخری بات تھی جو میں نے آپ ﷺ کے کلام سے سنی تھی۔

(۳۰۱۰۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ إِلاَّ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ :فَلَمَّا ثَقُلَ. (مسلم ۱۷۲۲۔ ابن ماجه ۳۵۲۰)

(۳۰۱۰۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ماقبل والی روایت اس سند کے ساتھ بھی مروی ہے مگر اس سند میں ''فلما ثقل'' کا لفظ نہیں ہے۔

(۳۰۱۰٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كان يَقُولُ لِلْمَرِيضِ :أَذْهِبَ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لاَ شِفَاءَ إِلاَّ شِفَاؤُكَ شِفَاءً لاَ يُغَادِرُ سَقَمًا ، قَالَ سُفْيَانُ :فَذَكَرْته لِمَنْصُورٍ فَحَدَّثَنِي ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ. (بخاری ۵۷۵۰۔ مسلم ۱۷۲۲)

(۳۰۱۰۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یقیناً نبی کریم ﷺ مریض کے لیے یوں دعا فرمایا کرتے تھے۔لوگوں کے رب تکلیف کو دور فرما۔تو شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفاء کے علاوہ کوئی شفاء نہیں ہے، ایسی شفا دے کہ کوئی بیماری باقی نہ رہے۔

حضرت سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث حضرت منصور رحمہ اللہ کے سامنے ذکر کی تو انہوں نے یہ حدیث مذکورہ سند سے بھی بیان کی۔

(۳۰۱۰٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ ، قَالَ :أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لاَ شَافِيَ إِلاَّ أَنْتَ.

(۳۰۱۰۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مریض پر داخل ہوتے تو یوں دعا پڑھتے: لوگوں کے رب تکلیف کو دور فرما۔تو شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے، تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں۔

(۳۰۱۰٦) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِمَّا يَقُولُ لِلْمَرِيضِ ، بِبُزَاقِهِ بِإِصْبَعِهِ ، بِسْمِ اللهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا.

(۳۰۱۰۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے لعاب مبارک کو انگلی پر لگا کر مریض کے لیے یوں دعا کرتے تھے: اللہ کے نام کے ساتھ، ہماری زمین کی مٹی اور ہم میں بعض کے لعاب کے ذریعہ ہمارے مریض کو شفا دی جائے ہمارے رب کی اجازت سے۔

(۳۰۱۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ ثُوَيْبٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَشْتَكِي ، فَقَالَ :أَلاَ أَرْقِيكَ بِرُقْيَةٍ عَلَّمَنِيهَا جِبْرِيلُ :بِسْمِ اللهِ

أَرْقِيكَ ، وَاللَّهُ يَشْفِيكَ مِنْ كُلِّ أَرَبٍ يُؤْذِيكَ ، وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ.

(۳۰۱۰۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر داخل ہوئے اس حال میں کہ میں تکلیف میں تھا۔ پھر فرمانے لگے: کیا میں تمہیں دم نہ کروں جو دم مجھے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے سکھایا ہے! اللہ کے نام کے ساتھ میں تجھے دم کرتا ہوں اور اللہ ہی تجھے شفا دے ہر اس عضو سے جو تجھے تکلیف دے اور گرہوں میں پھونکنے والیوں کے شر سے، اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

(۳۰۱۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ لَمْ تَحْضُرْ وَفَاتُهُ فَقَالَ : أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيَكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ شُفِيَ.

(۳۰۱۰۸) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی ایسے مریض کے پاس جائے جس کی موت قریب نہ ہو تو وہ سات مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے: میں اللہ سے سوال کرتا ہوں جو عظمت والا ہے، عرش عظیم کا رب ہے کہ وہ تجھے شفا دے، تو اس مریض کو شفا دی جائے گی۔

(۳۰۱۰۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ جُنَادَةَ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ يَقُولُ : سَمِعْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يُحَدِّثُ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جِبْرِيلَ رَقَاهُ وَهُوَ يُوعَكُ فَقَالَ : بِسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ كُلِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ ، وَاسْمُ اللهِ يَشْفِيكَ.

(۳۰۱۰۹) حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان فرماتے ہیں: جبرائیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دم کیا اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سخت بخار میں مبتلا تھے، پس یہ کلمات پڑھے! اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو دم کرتا ہوں، ہر اس بیماری سے جو آپ کو تکلیف پہنچائے، ہر حسد کرنے والے سے جب وہ حسد کرے اور ہر (بری) آنکھ سے، اور اللہ کا نام ہی آپ کو شفا دے گا۔

(۳۰۱۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، حَدَّثَنَا سِمَاكٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ ، قَالَ : تَنَاوَلْتُ قِدْرًا لَنَا فَاحْتَرَقَتْ يَدَيَّ فَانْطَلَقَتْ بِي أُمِّي إِلَى رَجُلٍ جَالِسٍ فِي الْجَبَّانَةِ ، فَقَالَتْ لَهُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، فَقَالَ : لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ ، ثُمَّ أَدْنَتْنِي مِنْهُ فَجَعَلَ يَنْفُثُ وَيَتَكَلَّمُ لاَ أَدْرِي مَا هُوَ ، فَسَأَلَتْ أُمِّي بَعْدَ ذَلِكَ مَا كَانَ يَقُولُ ؟ قَالَتْ : كَانَ يَقُولُ : أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لاَ شَافِيَ إِلاَّ أَنْتَ.

(۳۰۱۱۰) حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے گرم ہانڈی پکڑلی تو میرا ہاتھ جل گیا، پھر میری والدہ مجھے ایک آدمی کے پاس لے گئیں جو بلند جگہ میں بیٹھا تھا، میری والدہ نے ان کو کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! تو انہوں نے فرمایا: تم خوش بخت وخوش

نصیب رہو فرماؤ پھر میری والدہ نے مجھے ان کے قریب کر دیا، پس وہ پھونک مارتے تھے اور کچھ بولتے تھے، میں نہیں جان پا رہا تھا کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں، پھر بعد میں میں نے اپنی والدہ سے پوچھا کہ وہ کیا پڑھ رہے تھے؟ والدہ نے فرمایا: وہ یہ کلمات پڑھ رہے تھے: لوگوں کے رب! تکلیف کو دور فرما۔ تو شفا دے اور تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں ہے۔

(۳۰۱۱۱) حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابن عباس أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ بِهَؤُلاءِ الْكَلِمَاتِ : أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَشَرِّ كُلِّ عَيْنٍ لامَّةٍ ، قَالَ : وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ.

(۳۰۱۱۱) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کو ان کلمات کے ذریعہ دم کرتے تھے: میں تم دونوں کو اللہ کے مکمل کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں ہر شیطان اور موذی جانور کے شر سے، اور ہر بری آنکھ کے شر سے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہما السلام کو ان کلمات کے ذریعہ دم کرتے تھے۔

(۳۰۱۱۲) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ إِلاَّ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ : وَشَرِّ.

(۳۰۱۱۲) حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کو دم کرتے تھے، پھر راوی نے آگے ماقبل والی حدیث جیسا مضمون ذکر کیا۔ مگر لفظ "شر" نہیں بیان کیا۔

(۳۰۱۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : اشْتَكَيْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ أَجَلِي قَدْ حَضَرَ فَأَرِحْنِي ، وَإِنْ كَانَ مُتَأَخِّرًا فَاشْفِنِي ، أَوْ عَافِنِي ، وَإِنْ كَانَ بَلاءً فَصَبِّرْنِي ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَيْفَ قُلْتَ ؟ قَالَ : فَقُلْتُ لَهُ ، فَمَسَحَنِي بِيَدِهِ ، ثم قَالَ : اللَّهُمَّ اشْفِهِ ، أَوْ عَافِهِ فَمَا اشْتَكَيْتُ ذَلِكَ الْوَجَعَ بَعْدُ.

(۳۰۱۱۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تکلیف میں مبتلا تھا پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ میں یوں دعا کر رہا تھا: اے اللہ! اگر میری موت حاضر ہے تو مجھے موت کے ذریعہ راحت پہنچا۔ اور اگر ابھی موت میں تاخیر ہے تو مجھے شفا بخش یا مجھے عافیت عطا فرما، اگر کوئی مصیبت ہے تو مجھے صبر سے نواز دے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کیا پڑھ رہے ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے وہ کلمات پڑھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک مجھ پر پھیرا پھر یوں دعا پڑھی: اے اللہ! تو اس کو شفا بخش یا تو اس کو عافیت بخش دے۔ حضرت علی فرماتے ہیں: پھر کبھی مجھے یہ تکلیف نہیں ہوئی۔

(۳۰۱۱٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ ، قَالَ : قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَبِی وَجَعٌ قَدْ کَادَ یبطلنی ، فَقَالَ لِی رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :اجْعَلْ یَدَکَ الْیُمْنَی عَلَیْهِ ، ثُمَّ قُلِ :بِسْمِ اللهِ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ ، سَبْعَ مَرَّاتٍ ، فَفَعَلْتُ ، فَشَفَانِی اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

(۳۰۱۱۴) حضرت عثمان بن ابی العاص الثقفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور میں شدید تکلیف میں مبتلا تھا، قریب تھا کہ یہ تکلیف مجھے کسی باطل کام میں مبتلا کر دے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اپنا داہنا ہاتھ تکلیف والی جگہ پر رکھو، پھر سات مرتبہ یہ کلمات پڑھو: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، میں اللہ کی عزت اور اس کی قدرت کی برکت سے پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو میں پاتا ہوں۔ حضرت عثمان بن ابی العاص الثقفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! پس میں نے ایسا ہی کیا، تو اللہ عزوجل نے مجھے شفا عطا فرمادی۔

(۳۰۱۱۵) حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ بْنِ إِسْمَاعِیلَ بْنِ أَبِی حَبِیبَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِی دَاوُد بْنُ الْحُصَیْنِ ، عَنْ عِکْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ ، کَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُنَا مِنَ الأَوْجَاعِ کُلِّهَا وَالْحُمَّی هَذَا الدُّعَاءَ :بِسْمِ اللهِ الْکَبِیرِ أَعُوذُ بِاللهِ الْعَظِیمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ ، وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ.

(۳۰۱۱۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تمام تکالیف اور بخار کے لیے یہ دعا سکھلایا کرتے تھے: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت بڑا ہے، میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جو کہ عظمت والا ہے ہر اس رگ کے شر سے جو فساد پیدا کرے، اور آگ کی گرمی کے شر سے۔

(۳۰۱۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَیْلِ ، عَنِ الْعَلاءِ بْنِ الْمُسَیَّبِ ، عَنِ الْفُضَیْلِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَی عَلِیٍّ، قَالَ :إِنَّ فُلانًا شَاکٍ ، قَالَ :یَسُرُّکَ أَنْ یَبْرَأَ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :قُلْ :یَا حَلِیمُ یَا کَرِیمُ اشْفِ ثَلاثًا.

(۳۰۱۱۶) حضرت فضیل بن عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ فلاں شخص بہت بیمار ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا بیماری سے تندرست ہونا تجھے پسند ہے؟ اس شخص نے کہا: جی ہاں! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم تین مرتبہ یہ کلمات پڑھو، اے بردبار، اے بہت کرم کرنے والے تو شفا عطا فرما۔

(۳۰۱۱۷) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ ، عَنْ دَاوُد ، عَنْ أَبِی نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِی سَعِیدٍ ، قَالَ :اشْتَکَی رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَقَاهُ جِبْرِیلُ فَقَالَ :بِسْمِ اللهِ أَرْقِیکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُؤْذِیکَ مِنْ کُلِّ حَاسِدٍ وَعَیْنٍ ، وَاللَّهُ یَشْفِیکَ.

(۳۰۱۱۷) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے تو جبرائیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دم کیا۔ پس یہ کلمات پڑھے، اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دم کرتا ہوں، ہر اس چیز سے جو آپ کو ایذا پہنچائے، ہر حسد کرنے والے سے اور بری آنکھ سے، اور اللہ ہی آپ کو شفا دے گا۔

(۳۰۱۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِیمِ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیدٍ ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَتْ :اشْتَکَتْ

عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَيَهُودِيَّةٌ تَرْقِيهَا فَقَالَ : ارْقِيهَا بِكِتَابِ اللهِ.

(۳۰۱۱۸) حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن فرماتی ہیں کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیمار ہوگئیں۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ ایک یہودی عورت ان کو جھاڑ پھونک کر رہی تھی، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو کتاب اللہ کے ساتھ دم کرو۔

(۳۰۱۱۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ ، قَالَ : أَذْهِبَ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شَافِيَ إِلاَّ أَنْتَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا. (بخاری ۵۷۴۲۔ ابو داؤد ۳۸۸۶)

(۳۰۱۱۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے تو یوں دعا فرماتے، لوگوں کے رب! تکلیف کو دور فرما، اور تو شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے، تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں ہے، ایسی شفا دے جس کے بعد کوئی بیماری باقی نہ رہے۔

(٥٤) ما دعا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأُمَّتِهِ فأُعطِي بعضه

جو دعا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لیے مانگی جس کا کچھ حصہ عطا بھی کر دیا گیا

(۳۰۱۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حَرَّةِ بَنِي مُعَاوِيَةَ وَاتَّبَعْتُ أَثَرَهُ حَتَّى ظَهَرَ عَلَيْهَا فَصَلَّى الضُّحَى ، ثَمَانِ رَكَعَاتٍ طَوَّلَ فِيهِنَّ ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ : يَا حُذَيْفَةُ طَوَّلْتُ عَلَيْكَ ، قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ : إِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ فِيهَا ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً ، سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُظْهِرَ عَلَى أُمَّتِي غَيْرَهَا فَأَعْطَانِي ، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِالسِّنِينَ ، فَأَعْطَانِي وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهَا بَيْنَهَا، فَمَنَعَنِي.

(۳۰۱۲۰) حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو معاویہ قبیلہ کے نزدیک حرہ مقام کی طرف تشریف لے گئے، اور میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہولیا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پہنچ گئے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی آٹھ رکعت ادا کیں، اور ان کو بہت لمبا کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے، اور فرمانے لگے، اے حذیفہ! کیا میں نے تجھے طوالت میں ڈال دیا؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اللہ سے اس میں تین دعائیں مانگیں پس اللہ نے میری دو دعاؤں کو قبولیت عطا کی اور ایک کو منع فرما دیا، میں نے اللہ سے یہ دعا مانگی کہ میری امت پر کبھی کوئی غیر غالب نہ آئے، تو اللہ نے میری دعا کو شرف قبولیت بخشی، اور میں نے دعا مانگی کہ میری امت قحط کی وجہ سے ہلاک نہ ہو تو اللہ نے میری اس دعا کو بھی شرف قبولیت بخشی، اور میں یہ دعا مانگی کہ میری امت کے درمیان آپس میں جنگ مت ہو تو اس دعا کو منع فرما دیا۔

(۳۰۱۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَن رَجَاءٍ الأَنْصَارِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَن مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ : صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا صَلاةً فَأَطَالَ فِيهَا ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، لَقَدْ أَطَلْتَ الْيَوْمَ الصَّلاةَ ، قَالَ : إِنِّي صَلَّيْتُ صَلاةَ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ وَسَأَلْتُ اللَّهَ لأُمَّتِي ثَلاثًا ، فَأَعْطَانِي ثِنْتَيْنِ وَرَدَّ عَلَيَّ وَاحِدَةً ، سَأَلْتُهُ أَنْ لا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَأَعْطَانِيهَا ، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لا يُهْلِكَهُمْ غَرَقًا فَأَعْطَانِيهَا ، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ ، فَرُدَّتْ عَلَيَّ. (احمد ۲۴۰۔ ابن خزیمہ ۱۲۱۸)

(۳۰۱۲۱) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھی اور بہت لمبی نماز پڑھی، جب نماز پڑھ کر فارغ ہوئے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے لمبی نماز پڑھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے شوق اور خوف کی نماز پڑھی اور میں نے اللہ سے اپنی امت کے لیے تین چیزیں مانگیں، پس اللہ نے مجھے دو چیزیں عطا فرمادیں اور ایک چیز کو واپس مجھ پر رد کر دیا۔ میں نے اللہ سے سوال کیا کہ اس امت پر ان کے علاوہ کسی دشمن کو مسلط مت فرما۔ پس اللہ نے اس دعا کو شرف قبولیت عطا فرمائی، اور میں نے اللہ سے سوال کیا کہ اس امت کو ڈوبنے کے عذاب کے ذریعہ ہلاک مت فرما، پس اللہ نے اس دعا کو بھی شرف قبولیت عطا فرمائی۔ اور میں نے یہ بھی سوال کیا کہ اس امت کے درمیان آپس میں کوئی جنگ نہ ہو تو یہ دعا مجھ پر واپس لوٹا دی گئی۔

(۳۰۱۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَن صُهَيْبٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى هَمَسَ شَيْئًا لا يُخْبِرُنَا بِهِ ، فَقُلْنَا : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّكَ مِمَّا إِذَا صَلَّيْتَ هَمَسْتَ شَيْئًا لا نَفْقَهُهُ ، قَالَ ، فَطِنْتُمْ بِي ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : ذَكَرْتُ نَبِيًّا مِنَ الأَنْبِيَاءِ أُعْطِيَ جُنُودًا مِنْ قَوْمِهِ ، فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ ، فَقَالَ : مَنْ يُكَافِءُ هَؤُلاءِ ، قَالَ : فَقِيلَ لَهُ : اخْتَرْ لِقَوْمِكَ إِحْدَى ثَلاثٍ : إِمَّا أَنْ يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ ، أَوِ الْجُوعَ ، أَوِ الْمَوْتَ ، قَالَ : فَعَرَضَ ذَلِكَ عَلَى قَوْمِهِ ، قَالَ : فَقَالُوا : أَنْتَ نَبِيُّ اللهِ فَاخْتَرْ لَنَا ، قَالَ : فَقَامَ إِلَى الصَّلاةِ ، قَالَ : وَكَانُوا مِمَّا إِذَا فَزِعُوا فَزِعُوا إِلَى الصَّلاةِ فَصَلَّى فَقَالَ : اللَّهُمَّ اما أن تُسَلِّطُ عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِهِمْ فَلا ، أَو الْجُوعُ فَلا ، وَلَكِنَّ الْمَوْتَ ، قَالَ : فَسَلَّطَ عَلَيْهِمَ الْمَوْتَ ، فَمَاتَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا فِي ثَلاثَةِ أَيَّامٍ ، قَالَ : فَهَمْسِي الَّذِي تَسْمَعُونَ أني أَقُولُ : اللَّهُمَّ بِكَ أُحَاوِلُ وَبِكَ أُصَاوِلُ ، وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلاَّ بِكَ. (نسائی ۱۰۴۵۰۔ احمد ۳۳۳)

(۳۰۱۲۲) حضرت صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو آہستہ سے کچھ کہتے جس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نہیں بتلایا تھا۔ پس ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! بلا شبہ ابھی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھی ہے تو آہستہ سے کچھ کہا جس کو ہم نہیں سمجھ سکے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے، کیا تم نے میرے پڑھنے کو جان لیا؟ ہم نے کہا! جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے انبیاء میں سے ایک نبی کا قصہ یاد آ گیا۔ جن کی قوم کے لشکر کو ان کا تابع بنا دیا گیا تھا، پس انہوں

نے اس لشکر کی طرف دیکھ کر فرمایا: کون ہے جو اس سے بدلہ لے سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پس ان سے کہا گیا: آپ اپنی قوم کے لیے تین میں سے ایک بات منتخب کریں: یا تو ان پر کسی غیر دشمن کو مسلط کر دیا جائے، یا پھر بھوک و فاقہ یا پھر موت، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انہوں نے اپنی قوم پر یہ تینوں چیزیں پیش کیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ان کی قوم نے کہا: آپ اللہ کے نبی ہیں آپ ہی ہمارے لیے کوئی ایک منتخب فرمالیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پس وہ نماز کے لیے کھڑے ہوگئے۔ یہ بھی فرمایا: جب وہ لوگ کسی چیز سے ڈرتے تو وہ نماز کی پناہ پکڑتے تھے۔ پس ان نبی نے نماز پڑھی، پھر یوں فرمایا: اے اللہ! یا تو آپ نے ان پر دشمن کو مسلط فرمانا تھا پس آپ ایسا مت کریں یا پھر بھوک تو وہ بھی نہیں، لیکن موت عطا کر دے، آپ ﷺ نے فرمایا: ان کی قوم پر موت کو مسلط کر دیا گیا۔ پس ان کی قوم کے تین دنوں میں ستر ہزار افراد موت کی وادی میں سو گئے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پس میں آہستہ سے جو پڑھ رہا تھا جو تم نے سنا میں یہ دعا پڑھ رہا تھا۔ اے اللہ! میں آپ کی مدد سے ہی تدبیر کروں گا، اور آپ کی مدد سے ہی حملہ کروں گا، اور ایسا کرنے کی طاقت نہیں سوائے تیری مدد کے۔

(۳۰۱۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ ، أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْعَالِيَةِ حَتَّى إِذَا مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ دَخَلَ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ ، وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيلاً ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْنَا فَقَالَ : سَأَلْتُ رَبِّي ثَلاَثًا ، فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَرَدَّ عَلَيَّ وَاحِدَةً ، سَأَلْت رَبِّي أَنْ لاَ يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَأَعْطَانِيهَا ، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لاَ يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالْغَرَقِ فَأَعْطَانِيهَا ، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لاَ يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ ، فَمَنَعَنِيهَا. (مسلم ۲۲۱۶۔ احمد ۱۸۱)

(۳۰۱۲۳) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ بلند جگہ سے ہماری طرف تشریف لائے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کا گزر مسجد بنی معاویہ کے پاس سے ہوا۔ آپ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے اور اس میں دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ اور آپ ﷺ نے اپنے رب سے لمبی دعا مانگی، پھر آپ ﷺ ہماری طرف پلٹے۔ ور فرمایا۔ میں نے اپنے رب سے تین دعائیں مانگیں۔ پس رب نے مجھے دو چیزیں عطا فرمادیں اور ایک کو منع فرمادیا۔ میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ وہ میری امت کو فاقہ کے ذریعہ سے مت ہلاک فرمائیں، تو اللہ نے اس دعا کو شرف قبولیت عطا فرمائی، اور میں نے یہ بھی سوال کیا کہ میری امت کو ڈوبنے کے ذریعہ ہلاک مت فرمانا۔ پس اللہ نے اس دعا کو بھی شرف قبولیت عطا فرمائی، اور میں نے یہ بھی سوال کیا کہ امت کے درمیان کوئی جنگ نہ ہو تو اللہ نے منع فرمادیا۔

(۵۵) ما ذكر عن أبي بكرٍ وعمر رضى الله عنهما من الدّعاءِ

جو دعا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں

(۳۰۱۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ

اجْعَلْ خَيْرَ عُمْرِي أَخِيرَهُ ، وَخَيْرَ عَمَلِي خَوَاتِمَهُ ، وَخَيْرَ أَيَّامِي يَوْمَ أَلْقَاكَ ، قَالَ : وَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ : اللَّهُمَّ اعْصِمْنِي بِحَبْلِكَ وَارْزُقْنِي مِنْ فَضْلِكَ وَاجْعَلْنِي أَحْفَظُ أَمْرَكَ.

(۳۰۱۲۴) حضرت مطلب بن عبد اللہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر ؓ یہ دعا پڑھا کرتے تھے: اے اللہ! میری عمر کے آخری حصہ کو بہتر بنا دے۔ اور میرے عمل کے اختتام کو بہتر بنا دے۔ اور جس دن میں تجھ سے ملاقات کروں میرے ان دنوں کو بہتر بنا دے۔ حضرت مطلب بن عبد اللہ نے فرمایا: حضرت عمر ؓ یوں دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! تو اپنی رسی کے ذریعہ میری حفاظت فرما۔ اور اپنے فضل سے مجھے رزق عطا فرما۔ اور مجھے ایسا بنا دے کہ میں تیرے حکم کی حفاظت کرنے والا بن جاؤں۔

(٣٠١٢٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ أَوَّلُ كَلامٍ تَكَلَّمَ بِهِ عُمَرُ أَنْ ، قَالَ : اللَّهُمَّ إِنِّي ضَعِيفٌ فَقَوِّنِي وَإِنِّي شَدِيدٌ فَلَيِّنِّي وَإِنِّي بَخِيلٌ فَسَخِّنِي.

(۳۰۱۲۵) حضرت شداد ؒ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلی دعا جو حضرت عمر ؓ نے کی بے شک فرمایا: اے اللہ! میں کمزور ہوں پس تو مجھے قوی بنا دے۔ اور میں بہت سخت ہوں تو مجھے نرم بنا دے۔ اور بے شک میں بہت کنجوس ہوں تو مجھے سخی بنا دے۔

(٣٠١٢٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَسَّانَ بْنِ فَائِدٍ الْعَبْسِيِّ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو : اللَّهُمَّ اجْعَلْ غِنَايَا فِي قَلْبِي وَرَغْبَتِي فِيمَا عِنْدَكَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا رَزَقْتَنِي وَأَغْنِنِي عَمَّا حَرَّمْتَ عَلَيَّ.

(۳۰۱۲۶) حضرت حسان بن فائد العبسی ؒ، حضرت عمر ؓ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ یہ دعا کرتے تھے: اے اللہ! تو میرے دل میں بے نیازی کو بھر دے۔ اور مجھ میں شوق پیدا فرما اس چیز کا جو تیرے پاس ہے۔ اور جو رزق تو نے مجھے عطا فرمایا ہے اس میں برکت عطا فرما۔ اور جو چیز تو نے مجھ پر حرام کی ہے مجھے اس سے بے نیاز کر دے۔

(٣٠١٢٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي ، وَأَسْتَهْدِيكَ لِمَرَاشِدِ أَمْرِي ، وَأَتُوبُ إِلَيْكَ فَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ رَبِّي ، اللَّهُمَّ فَاجْعَلْ رَغْبَتِي إِلَيْكَ ، وَاجْعَلْ غِنَايَا فِي صَدْرِي ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا رَزَقْتَنِي ، وَتَقَبَّلْ مِنِّي إِنَّكَ أَنْتَ رَبِّي.

(۳۰۱۲۷) حضرت ربیع ؒ فرماتے ہیں حضرت عمر ؓ کے بارے میں کہ وہ یوں دعا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں۔ اور میں آپ سے اپنے بھلائی کے کاموں کی راہنمائی طلب کرتا ہوں۔ اور میں آپ سے توبہ کرتا ہوں۔ پس آپ میری توبہ قبول فرما لیجیے۔ یقیناً آپ ہی میرے رب ہیں۔ اے اللہ! اپنی طرف کا مجھ میں شوق ڈال دیں۔ اور میرے سینے میں بے نیازی ڈال دیں۔ اور جو آپ نے مجھے رزق عطا کیا ہے اس میں برکت عطا فرما دیجیے۔ اور آپ میری طرف سے دعا کو قبول فرمائیے۔ اور یقیناً آپ ہی میرے رب ہیں۔

(٣٠١٢٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ عُمَرَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الْقَلِيلِ ، قَالَ ، فَقَالَ : عُمَرُ : مَا هَذَا الَّذِي تَدْعُو بِهِ ؟ فَقَالَ : إِنِّي سَمِعْتُ اللَّهَ يَقُولُ : وَقَلِيلٌ مِنْ عِبَادِي

الشَّكُورُ فَأَنَا أَدْعُو أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْ أُولَئِكَ الْقَلِيلِ ، قَالَ :فَقَالَ :عُمَرُ : كُلُّ النَّاسِ أَعْلَمُ مِنْ عُمَرَ .

(۳۰۱۲۸) حضرت ابراہیم التیمی ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس یوں دعا کی: اے اللہ! آپ مجھے قلیل میں سے بنا دیجیے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم نے یہ کیا دعا مانگی؟ تو وہ شخص کہنے لگا: میں نے اللہ رب العزت کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''اور میرے بندوں میں بہت تھوڑے شکر گزار ہیں۔'' تو میں اللہ سے دعا کر رہا ہوں کہ وہ مجھے ان تھوڑے بندوں میں سے بنا دے۔ راوی فرماتے ہیں: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تمام لوگ عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ علم والے ہیں۔

(۳۰۱۲۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ سَمِعْت عُمَرَ يَقُولُ اللَّهُمَّ عَافِنَا وَاعْفُ عَنَّا.

(۳۰۱۲۹) حضرت ابو العالیہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یوں دعا مانگتے ہوئے سنا: اے اللہ! تو ہمیں عافیت بخش دے اور ہم سے درگزر فرما۔

(۳۰۱۳۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ طُعْمَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ مِيكَائِيلُ شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يقول :قَدْ تَرَى مَقَامِي وتعلم حَاجَتِي فَارْجِعْنِي مِنْ عِنْدِكَ يَا اللَّهُ بِحَاجَتِي مُفَلَّجًا مُنَجَّحًا مُسْتَجِيبًا مُسْتَجَابًا لِي ، قَدْ غَفَرْت لِي وَرَحِمْتَنِي فَإِذَا قَضَى صَلاَتَهُ ، قَالَ :اللَّهُمَّ لاَ أَرَى شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا يَدُومُ ، وَلا أَرَى حَالاً فِيهَا يَسْتَقِيمُ ، اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي أَنْطِقُ فِيهَا بِعِلْمٍ وَأَصْمُتُ بِحُكْمٍ ، اللَّهُمَّ لاَ تُكْثِرْ لِي مِنَ الدُّنْيَا فَأَطْغَى ، وَلا تُقِلَّ لِي مِنْهَا فَأَنْسَى ، فَإِنَّهُ مَا قَلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَأَلْهَى.

(۳۰۱۳۰) خراسان کا ایک بوڑھا شخص جس کو میکائیل کہا جاتا تھا انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب رات کو نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ دعا فرماتے: تو میرے کھڑے ہونے کو جانتا ہے اور میری ضرورت کو بھی جانتا ہے: اے اللہ! تو مجھے اپنے پاس سے لوٹا اس حال میں کہ میری حاجت پوری ہو، کامیاب ہو، قبول ہونے والی قبول کی گئی میرے لیے۔ تحقیق تو نے میری مغفرت فرما دی اور تو نے مجھ پر رحم فرما دیا۔ پس جب اپنی نماز مکمل فرما لیتے تو فرماتے: اے اللہ! میں نے دنیا میں کوئی چیز ایسی نہیں دیکھی جو دائمی ہو۔ اور نہ ہی کوئی ایسی حالت دیکھی جو کہ ہمیشہ سیدھی رہے۔ اے اللہ! تو مجھے ایسا بنا دے کہ میں علم کے ساتھ بات کروں اور میں حکم کے ساتھ خاموش رہوں۔ اے اللہ! تو میرے لیے دنیا کو زیادہ مت فرما دے کہ میں سرکش بن جاؤں۔ اور نہ ہی میرے لیے اس دنیا کو اتنا تھوڑا کر دے کہ میں تجھے بھول جاؤں، اس لیے کہ جو تھوڑا اور کافی ہو وہ بہتر ہے اس سے جو زیادہ ہو اور غفلت میں ڈال دے۔

(۳۰۱۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَنْظَلَةَ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ تَأْخُذَنِي عَلَى غِرَّةٍ ، أَوْ تَذَرَنِي فِي غَفْلَةٍ ، أَوْ تَجْعَلَنِي مِنَ الْغَافِلِينَ.

(۳۰۱۳۱) حضرت سلیم بن حنظلہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یوں دعا فرماتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ تو بے خبری کی حالت میں میری پکڑ کرے، یا تو مجھے غفلت کی حالت میں چھوڑ دے۔ یا تو مجھے غافلین میں سے بنا دے۔

(٥٦) ما جاء عن عليٍّ رضى الله عنه مِمّا دعا مِمّا بقِى مِن دعائِهِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول دعاؤں کا بیان

(٣٠١٣٢) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَن شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو :اللَّهُمَّ ثَبِّتْنَا عَلَى كَلِمَةِ الْعَدْلِ بِالرِّضَى وَالصَّوَابِ ، وَقِوَامِ الْكِتَابِ ، هَادِينَ مَهْدِيِّينَ رَاضِينَ مَرْضِيِّينَ ، غَيْرَ ضَالِّينَ، وَلا مُضِلِّينَ.

(۳۰۱۳۲) حضرت عبداللہ بن سلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یوں دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! تو ہمیں انصاف کے کلمہ پر رضا مندی اور درستگی اور صحیح کتاب کے ساتھ ثابت قدم فرما، جو ہدایت کا راستہ دکھلانے والا، ہدایت یافتہ، راضی کرنے والا اور راضی ہونے والا، جو نہ گمراہ ہے اور نہ ہی گمراہ کرنے والا ہے۔

(٣٠١٣٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَن حَجَّاجٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك بِرَحْمَتِكَ الَّتِي وَسِعَت بِهَا كُلَّ شَيْءٍ ، وَبِعِزَّتِكَ الَّتِي أَذْلَلْتَ بِهَا كُلَّ شَيْءٍ ، وَخَضَعَ لَكَ بِهَا كُلَّ شَيْءٍ ، وَذَلَّ لَكَ بِهَا كُلَّ شَيْءٍ ، وَبِجَبَرُوتِكَ الَّتِي غَلَبْت بِهَا كُلَّ شَيْءٍ ، وَبِعَظَمَتِكَ الَّتِي غَلَبْت بِهَا كُلَّ شَيْءٍ ، وَبِسُلْطَانِكَ الَّذِي مَلأْت بِهِ كُلَّ شَيْءٍ ، وَبِقُوَّتِكَ الَّتِي لاَ يَقُومُ لَهَا شَيْءٌ ، وَبِنُورِكَ الَّذِي أَضَاءَ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ وَبِعِلْمِكَ الَّذِي أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ ، وَبِاسْمِكَ الَّذِي يُبتدأ بِهِ كُلَّ شَيْءٍ ، وَبِوَجْهِكَ الْبَاقِي بَعْدَ فَنَاءِ كُلِّ شَيْءٍ ، يَا نُورُ يَا قُدُّوسُ يَا نُورُ يَا قُدُّوسُ ثَلاثًا ، يَا أَوَّلَ الأَوَّلِينَ وَيَا آخِرَ الآخِرِينَ ، وَيَا اللَّهُ يَا رَحْمَانُ يَا رَحِيمُ ، اغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُنْزِلُ النِّقَمَ ، وَاغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تهتك العصم ، وَاغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُورِثُ النَّدَمَ ، وَاغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تَحْبِسُ الْقَسَمَ وَاغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُغَيِّرُ النِّعَمَ ، وَاغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُنْزِلُ الْبَلاءَ ، وَتُدِيلُ الأَعْدَاءَ ، وَاغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تَحْبِسُ غَيْثَ السَّمَاءِ ، وَتُعَجِّلُ الْفَنَاءَ ، وَتُظْلِمُ الْهَوَاءَ ، وَتَرُدُّ الدُّعَاءَ ، وَاغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي ترِد إِلَى النَّارِ.

(۳۰۱۳۳) حضرت ولید بن ابو الولید رحمہ اللہ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی دعا میں پہلے تین مرتبہ یوں فرماتے: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری اس رحمت کے ساتھ جس کے ذریعے تو ہر چیز پر حاوی ہے، اور تیری اس عزت کے ساتھ جس کے ذریعہ تو نے ہر چیز کو ذلیل کر دیا، اور ہر چیز تیرے سامنے جھک گئی اور ہر چیز تیرے سامنے حقیر ہوگئی۔ اور تیری اس طاقت کے ساتھ جس کے ذریعہ تو ہر چیز پر غالب ہے۔ اور تیری اس عظمت کے ساتھ جس کے ذریعہ تو ہر چیز پر غالب ہے، اور تیری اس بادشاہت کے ساتھ جس کے ذریعہ تو نے ہر چیز کو بھر دیا، اور تیری اس قوت کے ساتھ جس کے سامنے کوئی چیز ٹھہر نہیں سکتی۔ اور تیرے اس نور کے ساتھ جس نے ہر چیز کو روشن کر دیا۔ اور تیرے اس علم کے ساتھ جس نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے، اور تیرے اس نام کے ساتھ کہ

جس سے ہر چیز کی ابتدا کی جاتی ہے، اور تیرے اس بابرکت چہرے کے ساتھ جو ہر چیز کے فنا ہونے کے بعد بھی باقی رہے گا، اے نور بخشنے والے، اے برائیوں سے پاک ذات، اے نور بخشنے والے، اے برائیوں سے پاک ذات، (تین مرتبہ پڑھتے) اے پہلوں میں سب سے پہلے، اور اے بعد والوں میں سے سب سے بعد والے! اور اے اللہ! اے رحم کرنے والے، اے بہت رحم کرنے والے، میرے ان گناہوں کو معاف فرما دے جن کی وجہ سے تو سزائیں نازل کرتا ہے، اور میرے ان گناہوں کو معاف فرما دے جن کی وجہ سے تو عصمت دری کرتا ہے، اور میرے ان گناہوں کو بھی معاف فرما دے جن کی وجہ سے تو ندامت کا وارث بناتا ہے۔ اور میرے ان گناہوں کو بھی معاف فرما دے جن کی وجہ سے تو نصیب کو روک لیتا ہے۔ اور میرے ان گناہوں کو بھی معاف فرما دے جن کی وجہ سے تو نعمتوں کو بدل دیتا ہے اور میرے ان گناہوں کو بھی معاف فرما دے جن کی وجہ سے تو بلاؤں اور مصیبتوں کو نازل کرتا ہے، اور دشمنوں کو غالب کرتا ہے، اور میرے ان گناہوں کو بھی معاف فرما جن کی وجہ سے تو آسمان کی بارش کو روک لیتا ہے، اور تو برباد کرنے میں جلدی کرتا ہے اور تو نفس پر ظلم کرتا ہے اور تو دعا کو رد کرتا ہے، اور میرے ان گناہوں کو بھی معاف فرما جن کی وجہ سے تو جہنم کی طرف لوٹاتا ہے۔

(٣٠١٣٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ يَا دَاحِيَ الْمَدْحُوَّاتِ وَيَا بَانِيَ الْمَبْنِيَّاتِ وَيَا مُرْسِيَ الْمُرْسِيَاتِ ، وَيَا جَبَّارَ الْقُلُوبِ عَلَى فِطْرَتِهَا شَقِيِّهَا وَسَعِيدِهَا ، وَبَاسِطَ الرَّحْمَةِ لِلْمُتَّقِينَ ، اجْعَلْ شَرَائِفَ صَلَوَاتِكَ وَنَوَامِي بَرَكَاتِكَ وَرَأْفَاتِ تحننك ، وَعَوَاطِفَ زَوَاكِي رَحْمَتِكَ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ ، الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ ، وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ وَفَالِجِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ ، وَدَامِغِ جَاشِيَاتِ الأَبَاطِيلِ كَمَا حَمَّلْتَهُ ، فَاضْطَلَعَ بِأَمْرِكَ مُسْتَنْصِرًا فِي رِضْوَانِكَ غَيْرَ نَاكِلٍ عَنْ قَدَمٍ ، وَلا مُثْنِي عَنْ عَزْمٍ ، حَافِظٍ لِعَهْدِكَ ، مَاضٍ لِنَفَاذِ أَمْرِكَ ، حَتَّى أَوْرَى قبسا لقابس آلاء الله تصل بآله أسبابه به هُدِيت الْقُلُوبِ ، بَعْدَ خَوْضَاتِ الْفِتَنِ والأثم وأنهج موضحات الأعلام إِلَى ودائرات الأَحْكَامِ ، فَهُوَ أَمِينُكَ الْمَأْمُونُ ، وَشَاهِدُكَ يَوْمَ الدِّينِ ، وَبَعِيثُكَ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ ، اللَّهُمَّ افْسَحْ لَهُ مُفْسَحًا عِنْدَكَ ، وَأَعْطِهِ بَعْدَ رِضَاهُ الرِّضَى مِنْ فَوْزِ ثَوَابِكَ الْمَحْلُولِ ، وَعَظِيمِ جَزَائِكَ الْمَعْلُولِ ، اللَّهُمَّ أَتْمِمْ لَهُ مَوْعِدَكَ بِابْتِعَاثِكَ إِيَّاهُ مَقْبُولَ الشَّفَاعَةِ عَدْلَ الشَّهَادَةِ مَرْضِيَّ الْمَقَالَةِ ذَا مَنْطِقٍ عَدْلٍ وَخَطِيبِ فَصْلٍ ، وَحُجَّةٍ وَبُرْهَانٍ عَظِيمٍ ، اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا سَامِعِينَ مُطِيعِينَ وَأَوْلِيَاءَ مُخْلِصِينَ وَرُفَقَاءَ مُصَاحِبِينَ ، اللَّهُمَّ أَبْلِغْهُ مِنَّا السَّلامَ ، وَارْدُدْ عَلَيْنَا مِنْهُ السَّلامَ.

(۳۰۱۳۴) حضرت عبداللہ اسدی رحمہ اللہ ایک شخص سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یوں دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! اے بچھانے والے بچھی ہوئی زمینوں کے، عمارتوں کی تعمیر کرنے والے، پہاڑوں کے گاڑنے والے، اور دلوں کو بزور بنانے والے اس کی فطرت پر ان کے بدبخت ہونے کو اور نیک بخت ہونے کو، اور متقیوں اور پرہیزگاروں کے لیے رحمت کو کشادہ کرنے والے،

نازل فرما اپنی بزرگ ترین خاص رحمتیں اور بڑھنے والی برکتیں، اور اپنی بڑی مہربانی کو، اور اپنی پاکیزہ، مہربان رحمتوں کو حضرت محمد ﷺ پر جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں، اور کھولنے والے ہیں اس سعادت کو جو بند کر دی گئی، اور مکمل کرنے والے ہیں اس دین کو جو غالب آ گیا، اور حق کو غالب کرنے والے ہیں سلامتی کے ساتھ، اور توڑنے والے ہیں ان لشکروں کے جو ناحق پر ہیں جیسا کہ آپ ﷺ کو برانگیختہ کیا ان کے توڑنے پر پس مستعد ہو گئے تیرے حکم سے، مدد طلب کرنے والے تیری رضامندی میں، بلاقید کے پیر میں، اور بلاسستی کے ارادے میں (یعنی لشکر کفار کے توڑنے میں اٹھنے کے لیے آپ نے کوتاہی نہیں کی) نگاہ رکھنے والے تیری وحی کی طرف، حفاظت کرنے والے تیرے عصب (کے) تیرے حکم کے نفاذ پر وقت گزارنے والے، یہاں تک کہ روشن کر دیا اسلام کے شعلۂ نور کو روشنی لینے والوں کے لیے، اللہ کی نعمتیں ملا دیتی ہیں اس کے اسباب کو ان سے جو اس مشغلہ کے اھل لوگ ہیں (یعنی وہ فائدہ اٹھا لیتے ہیں) آپ ہی کے سبب سے ہدایت ملی دلوں کو، ان کے فتنوں اور گناہوں میں ڈوب جانے کے بعد، اور آپ نے ظاہر کرنے والی نشانیوں کو مزید واضح کیا، اور اسلام کے چمکدار حکموں کو، اور اسلام کی روشنیوں کو، پس آپ ہی تیرے بھروسہ کے قابل امانت دار ہیں، اور آپ ہی قیامت کے دن تیرے گواہ ہیں، اور تیری بھیجی ہوئی رحمت میں تمام جہان والوں کے لیے، اے اللہ! کشادہ کر دے ان کی جگہ اپنے پاس اور ان کو عطا فرما اپنی رضامندی کے بعد ایسی رضامندی جو تیرے اجر کی کامیابی کی طرف سے ہو، اور تیری عظیم جزا جو کہ کسی وجہ سے ملتی ہے اس کی طرف سے، اے اللہ، تو ان سے کیے جانے والے اپنے وعدے کو پورا فرما، ان کو مبعوث فرما کر شفاعت کیے جانے والے مقام پر، انصاف کی گواہی مقبول کر کے، اور آپ کے ہر قول کو اپنی رضامندی کے موافق کر کے، اور آپ ﷺ کو صاحب انصاف بنا کر، اور آپ کو ایسا خطیب بنا کر جو حق و باطل میں فرق کرنے والا ہو، اور بڑی حجت والا بنا کر۔ اے اللہ! ہمیں بنا دے سننے والوں میں سے (پھر) فرمانبرداری کرنے والوں میں سے، اور مخلص لوگوں کے دوستوں میں سے، اور اپنے ساتھیوں کے رفقاء میں سے، اے اللہ! تو پہنچا دے ان کو ہماری طرف سے سلامتی، اور لوٹا دے ان کی طرف سے ہم پر سلامتی۔

(۳۰۱۳۵) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ يُدْعَى سَالِمًا ، قَالَ : كَانَ مِنْ دُعَاءِ عَلِيٍّ : اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِمَّنْ رَضِيتَ عَمَلَهُ وَقَصَّرْتَ أَمَلَهُ ، وَأَطَلْتَ عُمُرَهُ ، وَأَحْيَيْته بَعْدَ الْمَوْتِ حَيَاةً طَيِّبَةً وَرَزَقْته اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك نَعِيمًا لاَ يَنْفَدُ ، وَفَرْحَةً لاَ تَرْتَدُّ ، وَمُرَافَقَةَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِبْرَاهِيمَ فِي أَعْلَى جَنَّةِ الْخُلْدِ ، اللَّهُمَّ هَبْ لِي شفقا يَوْجَلُ لَهُ قَلْبِي ، وَتَدْمَعُ لَهُ عَيْنِي ، وَيَقْشَعِرُّ لَهُ جِلْدِي وَيَتَجَافَى لَهُ جَنْبِي ، وَأَجِدُ نَفْعَهُ فِي قَلْبِي ، اللَّهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِي مِنَ النِّفَاقِ ، وَصَدْرِي مِنَ الْغِلِّ ، وَأَعْمَالِي مِنَ الرِّيَاءِ ، وَعَيْنِي مِنَ الْخِيَانَةِ ، وَلِسَانِي مِنَ الْكَذِبِ ، وَبَارِكْ لِي فِي سَمْعِي وَقَلْبِي ، وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّك أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ الَّذِي أَشْرَقَتْ لَهُ السَّمَاوَاتُ السَّبْعُ وَكُشِفَتْ بِهِ الظُّلُمَاتُ وَصَلُحَ عَلَيْهِ أَمْرُ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ مِنْ أَنْ يَحِلَّ عَلَيَّ غَضَبُكَ ، أَوْ يَنْزِلَ بِي سَخَطُك ، أَوْ أَتَّبِعَ

هَوَايَ بِغَيْرِ هُدًى مِنْكَ ، أَوْ أَقُولَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا ﴿هَؤُلَاءِ أَهْدَى مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلًا﴾ اللَّهُمَّ كُنْ بِي بَرًّا رَؤُوفًا رَحِيمًا بِحَاجَتِي حَفِيًّا ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي يَا غَفَّارُ ، وَتُبْ عَلَيَّ يَا تَوَّابُ ، وَارْحَمْنِي يَا رَحْمَنُ ، وَاعْفُ عَنِّي يَا حَلِيمُ ، اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي زَهَادَةً وَاجْتِهَادًا فِي الْعِبَادَةِ ، وَلَقِّنِي إِيَّاكَ عَلَى شَهَادَةٍ يسبق بُشْرَاهَا وَجَعَهَا وَفَرَحُهَا جَزَعَهَا ، يَا رَبِّ لَقِّنِي عِنْدَ الْمَوْتِ نَضْرَةً وَبَهْجَةً وَقُرَّةَ عَيْنٍ وَرَاحَةً فِي الْمَوْتِ ، اللَّهُمَّ لَقِّنِي فِي قَبْرِي ثَبَاتَ الْمَنْطِقِ وَقُرَّةَ عَيْنِ الْمَنْظَرِ وَسَعَةً فِي الْمَنْزِلِ ، اللَّهُمَّ قفنى مِنْ عَمَلٍ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَوْقِفًا تُبَيِّضُ بِهِ وَجْهِي ، وتُثَبِّتُ بِهِ مَقَالَتِي ، وَتُقِرُّ بِهِ عَيْنِي ، وَتُنْزِلُ بِهِ عَلَى أمنتي ، وَتَنْظُرُ إِلَيَّ بِوَجْهِكَ نَظْرَةً أَسْتَكْمِلُ بِهَا الْكَرَامَةَ فِي الرَّفِيقِ الأَعْلَى فِي أَعْلَى عِلِّيِّينَ ، فَإِنَّ نِعْمَتَكَ تَتِمُّ الصَّالِحَاتِ ، اللَّهُمَّ إِنِّي ضَعِيفٌ مِنْ ضَعْفٍ خَلَقْتَنِي إِلَى ضَعْف مَا أَصِيرُ ، فَمَا شِئْت لَا مَا شئنا ، فَشَاْ لِي أَنْ أَسْتَقِيمَ.

(۳۰۱۳۵) حضرت ابو جعفر محمد بصری ریشید اس آدمی سے نقل کرتے ہیں جو سالم نام سے پکارا جاتا تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دعا میں سے ہے: اے اللہ! مجھے بنا دے ان لوگوں میں سے جن کے عمل سے تو راضی ہے اور جن کی امیدوں کو تو نے چھوٹا کر دیا، اور جن کی عمر کو تو نے لمبا کر دیا، اور تو ان کو دے گا موت کے بعد پاکیزہ زندگی اور پاکیزہ رزق، اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں ایسی نعمت جو کبھی ختم نہ ہو، اور ایسی خوشی جو کبھی واپس نہ ہو، اور تیرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہمراہی ہمیشہ کی جنت کے اعلیٰ درجوں میں، اے اللہ! مجھے عطا فرما ایسا گوشہ جس میں میرا دل روشن ہو جائے، اور میری آنکھوں سے آنسو بہہ پڑیں، اور میرے جسم پر کپکپی طاری ہو جائے، اور میرا پہلو بستر سے جدا ہو جائے، اور میں اپنے دل میں اس کا نفع پاؤں۔ اے اللہ! میرے دل کو نفاق سے پاک وصاف کر دے، اور میرے سینہ کو کینہ سے، اور میرے عملوں کو دکھاوے سے، اور میری آنکھ کو خیانت سے، اور میری زبان کو جھوٹ بولنے سے، اور میرے سننے میں اور میرے دل میں برکت عطا فرما۔ اور میری توبہ قبول فرما۔ بلاشبہ تو ہی توبہ قبول کرنے والا، رحم فرمانے والا ہے۔ اے اللہ! میں پناہ لیتا ہوں تیرے باعزت چہرے کی جس نے ساتوں آسمانوں کو روشن کر دیا، اور جس کے ذریعہ سے ظلمتوں کو ختم کر دیا گیا، اور پہلے اور آخری لوگوں کا معاملہ جس کی بدولت درست ہوا اس بات سے کہ مجھ پر تیرا غضب اترے، یا مجھ پر تیری ناراضگی اترے اس بات سے کہ میں تیری طرف سے آنے والی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی خواہشات کی پیروی کرنے لگوں یا اس بات سے کہ میں کافروں سے کہوں کہ وہ زیادہ راہِ راست پر ہیں مومنوں سے، اے اللہ! تو مجھ پر مہربان، شفیق اور رحم کرنے والا بن جا، اور میری ضرورت میں میرا شفیق، اے اللہ! میری مغفرت فرما اے مغفرت فرمانے والے، اور میری توبہ قبول فرما اے توبہ قبول فرمانے والے، اور مجھ پر رحم فرما اے رحم فرمانے والے، اور مجھ سے درگزر فرما اے بردبار، الٰہی! مجھے بقدر کفایت رزق عطا فرما، اور مجھے عبادت میں کوشش کرنے کی توفیق عطا فرما، اور مجھے اپنے سامنے ایسی گواہی تلقین فرما کہ جس کی خوشخبری اس کی تکلیف پر سبقت لے جائے، اور اس کی خوشی اس کے غم پر، اے میرے پروردگار، مجھے موت کے وقت شادمانی اور آسودہ حالی کی چمک دمک عطا فرما اور آنکھ کی ٹھنڈک اور موت میں آسانی فرما۔ اے اللہ! قبر میں مجھے ثابت قدم بنا۔ گھر میں مجھے میری پسند کا منظر

دکھا۔ قیامت کے دن میرے چہرے کو روشن فرما۔ میری گفتگو کو ثابت فرما۔ میری آنکھ کو ٹھنڈا بنا، میری تمنا کو پورا فرما، میری طرف قیامت کے دن رحمت کی نظر فرما، تیری نعمت سے نیکیاں پوری ہوتی ہیں، اے اللہ! میں کمزور ہوں اور تو نے مجھے کمزوری کی حالت میں پیدا کیا ہے، اصل چاہت تیری ہے تو مجھے اپنی چاہت کے سیدھے راستے پر چلا۔

(٣٠١٣٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ ، قَالَ : سَمِعْتُ رِبْعِيَّ بْنَ خِرَاشٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : ما مِنْ كَلِمَاتٍ أَحَبُّ إِلَى اللهِ أَنْ يَقُولَهُنَّ الْعَبْدُ : اللَّهُمَّ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ اللَّهُمَّ لاَ أَعْبُدُ إِلاَّ إِيَّاكَ ، اللَّهُمَّ لاَ أُشْرِكُ بِكَ شَيْئًا ، اللَّهُمَّ إِنِّي قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي ، إِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ أَنْتَ.

(٣٠١٣٦) حضرت ربعی بن حراش ویشین فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ان کلمات سے زیادہ کوئی کلمات اللہ کے ہاں پسندیدہ نہیں ہیں کہ بندہ یوں کہے: اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اے اللہ! میں تیرے سوا کسی کی بھی عبادت نہیں کرتا، اے اللہ! میں تیرے ساتھ کسی چیز کو بھی شریک نہیں ٹھہراتا، اے اللہ! یقیناً میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، پس تو میرے گناہوں کو معاف فرما، اس لیے کہ تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کو معاف نہیں کرسکتا۔

(٥٧) ما جاء عن عبدِ اللهِ بنِ مسعودٍ رضي الله عنه

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول دعاؤں کا بیان

(٣٠١٣٧) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ ، قَالاَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنَّ فِي كِتَابِ اللهِ آيَتَيْنِ مَا أَصَابَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَرَأَهُمَا ، ثُمَّ اسْتَغْفَرَ اللَّهَ إِلاَّ غَفَرَ لَهُ ﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ وَ ﴿مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ﴾.

(٣٠١٣٧) حضرت اسود ویشین اور حضرت علقمہ ویشین فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کتاب اللہ میں دو آیات ہیں، جو کوئی بندہ گناہ کرتا ہے پھر ان دونوں آیات کو پڑھ کر اللہ سے استغفار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔ (آیت: اور وہ لوگ جو اگر کوئی کھلا گناہ کر بیٹھیں یا اپنی جانوں پر ظلم کر گزریں) آیت کے آخر تک، (آیت: اور جو کوئی کر بیٹھے برا کام یا ظلم کر بیٹھے اپنے اوپر)۔

(٣٠١٣٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَن شَقِيقٍ ، قَالَ : كَانَ مِنْ دُعَاءِ عَبْدِ اللهِ رَبَّنَا أَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ الإِسْلاَمِ وَأَخْرِجْنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ، وَاصْرِفْ عَنَّا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا ، وَمَا بَطَنَ ، وَبَارِكْ لَنَا فِي أَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُلُوبِنَا وَأَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا وَعَلَيْهِمْ إِنَّك أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ، وَاجْعَلْنَا لأَنْعُمِكَ شَاكِرِينَ مُثْنِينَ بِهَا قَابِلِينَ بِهَا وَأَتْمِمْهَا عَلَيْنَا.

(٣٠١٣٨) حضرت شقیق ویشین فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی دعا یوں ہوتی تھی: اے ہمارے رب! ہمارے درمیان صلح جوئی

فرما دے، اور ہمیں سلامتی کے راستوں کی طرف ہدایت عطا فرما، اور ہمیں گمراہی کی ظلمتوں سے ہدایت کے نور کی طرف نکال دے، اور تو ہم سے فاحشات کو جن کا تعلق ظاہر سے ہو یا باطن سے ان کو پھیر دے، اور تو ہمارے کانوں میں اور ہماری آنکھوں میں اور ہمارے دلوں میں اور ہماری بیویوں میں اور ہماری اولاد میں برکت عطا فرما۔ پس یقیناً تو ہی توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے، اور تو ہمیں ایسا بنا دے کہ تیری نعمتوں کا شکر کرنے والے ہوں۔ ان کے ذریعہ تعریف کرنے والے ہوں۔ ان کا ذکر کرنے والے ہوں۔ اور تو اپنی نعمتوں کو ہم پر پورا کر دے۔

(٣٠١٣٩) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يَقُولُ ، اللَّهُمَّ أَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوًا مِنْ حَدِيثِ الأَعْمَشِ.

(۳۰۱۳۹) حضرت ابو وائل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ ؓ یوں دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! تو ہمارے درمیان صلح جوئی فرما، پھر راوی نے اعمش کی طرح باقی حدیث کو ذکر کیا۔

(٣٠١٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي فَاخِتَةَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : يَقُولُ اللَّهُ تعالى مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدِي عَهْدٌ فَلْيَقُمْ قَالُوا : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، فَعَلِّمْنَا ، قَالَ : قُولُوا : اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ إِنِّي أَعْهَدُ إِلَيْك عَهْدًا فِي هَذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا إِنَّك إِنْ تَكِلْنِي إِلَى عملي تُقَرِّبْنِي مِنَ الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِي مِنَ الْخَيْرِ ، وَأَنِّي لاَ أَثِقُ إِلاَّ بِرَحْمَتِكَ فَاجْعَلْهُ لِي عِنْدَكَ عَهْدًا تُؤَدِّيهِ إِلَيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّك لاَ تُخْلِفُ الْمِيعَادَ.

(۳۰۱۴۰) حضرت اسود بن یزید ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ ؓ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ فرماتے ہیں۔ کہ جس شخص کا بھی میرے پاس کوئی عہد ہے پس وہ کھڑا ہو جائے ان کے شاگردوں نے عرض کیا: اے ابو عبد الرحمٰن: پس آپ ہمیں بھی یہ سکھا دیجیے، انہوں نے ارشاد فرمایا: تم سب یہ کلمات پڑھو، اے اللہ! آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے، ظاہر اور پوشیدہ باتوں کے جاننے والے، یقیناً میں اس دنیا کی زندگی میں تجھ سے ایک عہد کرتا ہوں یقیناً اگر تو نے مجھے میرے عمل کے سپرد کر دیا تو تو نے مجھے شر کے قریب کر دیا اور تو نے مجھے خیر سے دور کر دیا۔ اور یقیناً میں نے نہیں یقین رکھا مگر تیری رحمت پر، پس تو اپنے پاس ہی میرے عہد کو رکھ لے جس کو قیامت کے دن پورا کرنا، یقیناً تو وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔

(٣٠١٤١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ إِذَا دَعَا لأَصْحَابِهِ ، يقول : اللَّهُمَّ اهْدِنَا ، وَيَسِّرْ هُدَاكَ لَنَا ، اللَّهُمَّ يَسِّرْنَا لِلْيُسْرَى وَجَنِّبْنَا الْعُسْرَى وَاجْعَلْنَا مِنْ أُولِي النُّهَى اللَّهُمَّ لَقِّنَا نَضْرَةً وَسُرُورًا ، وَاكْسُنَا سُنْدُسًا وَحَرِيرًا وَحَلِّنَا أَسَاوِرَ إِلَهِ الْحَقِّ اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا شَاكِرِينَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِينَ بِهَا قَائِلِيهَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّك أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ.

(۳۰۱۴۱) حضرت ابو الاحوص ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ جب اپنے شاگردوں کے لیے دعا کرتے تو یوں

فرماتے۔ اے اللہ! تو ہمیں ہدایت دے، اور اپنی ہدایت کو ہمارے لیے آسان فرما۔ اے اللہ! ہماری آسانی کو بھی آسان فرما۔ اور ہمیں تنگی سے دور فرما۔ اور ہمیں دانش مندوں میں سے بنادے، اے اللہ! ہمیں خوشی اور راحت وسکون عطا فرما، اور ہمیں سندس اور ریشم پہنا، اور ہمیں زیورات سے مزین فرما، اے سچے معبود! اے اللہ! ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر گزار بنادے، ان کے ذریعہ ثنا کرنے والا بنادے، اور ان کا ذکر کرنے والا بنادے، اور تو ہماری توبہ کو قبول فرما، یقیناً تو ہی توبہ کو قبول کرنے والا، رحم فرمانے والا ہے۔

(۳۰۱۴۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنِ جواب التيمي عن الحارث بن سويد قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ إن مِنْ أَحَبِّ الْكَلامِ إِلَى اللهِ أَنْ يَقُولَ الْعَبْدُ اللَّهُمَّ أَبُوءُ بِالنِّعْمَةِ وَأَبُوءُ بِالذَّنْبِ فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ أَنتَ.

(۳۰۱۴۲) حضرت حارث بن سوید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ؓ نے ارشاد فرمایا: اللہ کا پسندیدہ کلام ہے کہ بندہ یوں دعا کرے: اے اللہ! میں نعمت کا اعتراف کرتا ہوں اور گناہ کا اعتراف بھی کرتا ہوں، پس تو میری مغفرت فرما، بے شک تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کی مغفرت نہیں کرسکتا۔

(۳۰۱۴۳) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ مَعْنٍ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ مِمَّا يَدْعُو يَقُولُ اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى أَهَاوِيلِ الدُّنْيَا وَبَوَائِقِ الدَّهْرِ وَمَصَائِبِ اللَّيَالِي وَالأَيَّامِ، وَاكْفِنِي شَرَّ مَا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ فِي الأَرْضِ، اللَّهُمَّ اصْحَبْنِي فِي سَفَرِي وَاخْلُفْنِي فِي حَضَرِي وَإِلَيْكَ فَحَبِّبْنِي، وَفِي أَعْيُنِ النَّاسِ فَعَظِّمْنِي، وَفِي نَفْسِكَ فَاذْكُرْنِي، وَفِي نَفْسِي لَكَ فَذَلِّلْنِي، وَمِنْ شَرِّ الأَخْلاقِ فَجَنِّبْنِي يَا رَحْمَنُ، إِلَى مَنْ تَكِلُنِي، أَنْتَ رَبِّي، إِلَى بَعِيدٍ يَتَجَهَّمُنِي أَمْ إِلَى قَرِيبٍ قَلَّدْته أَمْرِي.

(۳۰۱۴۳) حضرت معن ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ دعا کرتے ہوئے یوں فرماتے تھے: اے اللہ! تو دنیا کی ہولناکیوں سے میری مدد فرما۔ اور زمانہ کی تنگیوں سے بھی اور دن اور رات کے مصائب سے بھی اور تو میرے لیے کافی ہو جا زمین میں ظلم کرنے والوں کے عمل کے شر سے، اے اللہ! تو میرے سفر میں میرا مصاحب وساتھی بن جا۔ اور میرے حضر میں خلیفہ بن جا، اور مجھے اپنی طرف محبوب بنالے، اور لوگوں کی آنکھوں میں مجھے معزز کردے، اور اپنی ذات میں میرا ذکر کر، اور اپنے سامنے میرے نفس کو حقیر بنادے، اور بُرے اخلاق سے تو مجھے دور فرمادے، اے بہت زیادہ رحم کرنے والے! کس کی طرف تو مجھے سپرد کرے گا؟ تو تو میرا رب ہے، دور کی طرف جو مجھ سے ترش روئی کرے یا کسی قریب کی طرف کہ جس کو تو میرے معاملہ کی ڈور پکڑا دے گا؟

(۳۰۱۴۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ إِذَا اجْتَهَدَ فِي الدُّعَاءِ، قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الَّذِي أَفْضَلْتَ عَلَيَّ، وَبَلائِكَ الْحَسَنِ الَّذِي ابْتَلَيْتَنِي، وَنَعْمَائِكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ أَنْ تُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ، اللَّهُمَّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ وَمَغْفِرَتِكَ وَفَضْلِكَ.

(۳۰۱۴۴) حضرت ابو عبیدہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ جب دعا میں بہت زیادہ جدوجہد کرتے تو یوں فرماتے: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے اس فضل کی برکت سے جو تو نے مجھ پر مہربانی فرمائی اور تیری اچھی آزمائش کی برکت

سے جس سے تو نے مجھے آزمایا، اور تیری ان نعمتوں کی برکت سے جو تو نے مجھ پر کی ہیں کہ تو مجھے جنت میں داخل فرما دے، اے اللہ! تو مجھے اپنی رحمت سے اور اپنی بخشش سے اور اپنے فضل سے جنت میں داخل فرما۔

(٣٠١٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : مَا دَعَا عَبْدٌ قَطُّ بِهَذِهِ الدَّعَوَاتِ إِلاَّ وَسَّعَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي مَعِيشَتِهِ يَا ذَا الْمَنِّ فَلا يُمَنَّ عَلَيْك يَا ذَا الْجَلالِ وَالإِكْرَامِ يَا ذَا الطَّوْلِ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ ، ظَهْرُ اللاجِئِينَ وَجَارُ الْمُسْتَجِيرِينَ وَمَأْمَنُ الْخَائِفِينَ ، إِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِي عِنْدَكَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ شَقِيًّا فَامْحُ عَنِّي اسْمَ الشَّقَاءِ ، وَأَثْبِتْنِي عِنْدَكَ سَعِيدًا ، وَإِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِي فِي أُمِّ الْكِتَابِ مُقترًا عَلَى رِزْقِي ، فَامْحُ حِرْمَانِي ، وَتَقْتِيرِ رِزْقِي ، وَأَثْبِتْنِي عِنْدَك سَعِيدًا مُوَفَّقًا لِلْخَيْرِ ، فَإِنَّك تَقُولُ فِي كِتَابِكَ ﴿يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ﴾.

(٣٠١٤٥) حضرت قاسم بن عبد الرحمن ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کوئی بندہ ان کلمات کے ساتھ دعا نہیں کرتا مگر اللہ اس بندے کی معیشت میں وسعت فرما دیتے ہیں۔ اے احسان کرنے والے! پس تجھ پر احسان نہیں کیا جا سکتا، اے عظمت و اکرام والے، اے مہربانی کرنے والے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ التجا کرنے والوں کے مددگار، اور پناہ مانگنے والوں کی پناہ گاہ، اور ڈرنے والوں کے لیے امن دینے والے، اگر تو نے مجھے اپنے پاس ام الکتاب میں شقی، بد بخت لکھ دیا ہے۔ تو مجھ سے شقاوت کو مٹا دے۔ اور مجھے اپنے نزدیک نیک بخت لکھ دے۔ اور اگر تو نے ام الکتاب میں مجھ پر میرے رزق کو تنگ لکھ دیا ہے تو میری محرومی اور رزق کی تنگی کو مٹا دے، اور مجھے اپنے پاس نیک بخت لکھ دے، جس کو خیر کی توفیق دی گئی ہو، پس یقیناً تو نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا ہے: اللہ جسے چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے برقرار رکھتا ہے، اور اسی کے پاس ام الکتاب ہے۔

(٣٠١٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، قَالَ سُئِلَ عَبْدُ اللهِ: مَا الدُّعَاءُ الَّذِي دَعَوْت بِهِ لَيْلَةَ ، قَالَ لَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :سَلْ تُعْطَهُ ، قَالَ :قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك إِيمَانًا لاَ يَرْتَدُّ ، وَنَعِيمًا لاَ يَنْفَدُ ، وَمُرَافَقَةَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَعْلَى دَرَجَةِ الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ.

(٣٠١٤٦) حضرت ابو عبیدہ ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: وہ کون سی دعا ہے جو آپ نے اس رات مانگی تھی جس رات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا تھا: سوال کر تجھے عطا کیا جائے گا، آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے یہ دعا پڑھی تھی: اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں ایسے ایمان کا جس کے بعد کفر نہ ہو۔ اور ایسی نعمت کا جو کبھی ختم نہ ہو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت جنت کے اعلیٰ درجہ میں ہمیشہ کے لیے۔

(٣٠١٤٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ حُصَيْنِ بْنِ يَزِيدَ الثَّعْلَبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلاةِ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ الْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالْجَوَارَ مِنَ النَّارِ ، اللَّهُمَّ لاَ تَدَعْ

ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْته ، وَلا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْته ، وَلا حَاجَةً إِلَّا قَضَيْتَهَا.

(۳۰۱۴۷) حضرت حصین بن یزید التغلبی ویٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب نماز سے فارغ ہوتے تھے تو یوں دعا فرماتے: اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں وہ تمام اسباب جو تیری رحمت کے لیے لازم ہوں اور وہ اسباب جن سے تیری مغفرت یقینی ہو جائے، اور میں تجھ سے ہر نیکی سے مال غنیمت کا حصہ مانگتا ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے جنت والی کامیابی کا سوال کرتا ہوں، اور جہنم سے آزادی کا۔ اے اللہ! تو کسی گناہ کو باقی نہ چھوڑ جس کو تو نے بخش نہ دیا ہو، اور نہ ہی کوئی فکر جس سے تو رہائی نہ دے، اور نہ ہی کوئی ضرورت جس کو تو پورا نہ فرمادے۔

(۳۰۱٤۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو اللَّهُمَّ أَلْبِسْنَا لِبَاسَ التَّقْوَى ، وَأَلْزِمْنَا كَلِمَةَ التَّقْوَى ، وَاجْعَلْنَا مِنْ أُولِي النُّهَى ، وَأَمِتْنَا حِينَ تَرْضَى ، وَأَدْخِلْنَا جَنَّةَ الْمَأْوَى ، وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ بَرَّ وَاتَّقَى ، وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى ، وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَى ، وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ تُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى ، وَتُجَنِّبُهُ الْعُسْرَى ، وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ يَتَذَكَّرُ فَتَنْفَعُهُ الذِّكْرَى ، اللَّهُمَّ اجْعَلْ سَعْيَنَا مَشْكُورًا وَذَنْبَنَا مَغْفُورًا ، وَلَقِّنَا نَضْرَةً وَسُرُورًا ، وَاكْسُنَا سُنْدُسًا وَحَرِيرًا ، وَاجْعَلْ لَنَا أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤٍ وَحَرِيرًا.

(۳۰۱۴۸) حضرت ابوالاحوص ویٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یوں دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! تو ہمیں تقوے کا لباس پہنا دے، اور تقوے کے کلمہ کو ہم پر لازم کر دے۔ اور ہمیں دانش مندوں میں سے بنا دے، اور ہمیں اس وقت موت دینا جب تو ہم سے راضی ہو جائے، اور ہمیں جنت الماویٰ میں داخل فرمادے اور ہمیں بنا دے ان لوگوں میں سے جنہوں نے نیکی کی اور تقویٰ اختیار کیا اور اچھائی کے ساتھ سچ کہا اور اپنے نفس کو خواہشات سے روکا۔ اور ہمیں بنا دے ان لوگوں میں سے جن کے لیے تو نے آسانی پیدا کی، اور تو نے تنگی کو ان سے دور کر دیا۔ اور ہمیں بنا دے ان لوگوں میں سے جنہوں نے نصیحت حاصل کی، پس ان کی نصیحت نے ان کو نفع پہنچایا۔ اے اللہ! ہماری کوششوں کو شکر سے لبریز فرما۔ اور ہمارے گناہوں کو بخش دے اور تو ہم سے خوشی و سرور کی حالت میں ملاقات فرمانا، اور تو ہمیں سندس اور ریشم کا لباس پہنانا اور آپ ہمیں سونے کے، اور موتیوں اور ریشم کے زیورات سے مزین فرمانا۔

(٥٨) ما ذكر عنِ ابنِ عمر رضى الله عنه مِن قولِهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول دعاؤں کا بیان

(۳۰۱٤۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ قَالَ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَعَافِنَا وَاهْدِنَا وَارْزُقْنَا ، قَالَ : فَقَالُوا لَهُ : لَوْ زِدْتَنَا ، قَالَ : أَعُوذُ بِاللهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْهَبِينَ.

(۳۰۱۴۹) حضرت عطیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے یوں دعا فرمائی: اے اللہ! تو ہماری مغفرت فرما دے، اور ہم پر رحم فرما، اور ہمیں عافیت بخش دے، اور ہمیں ہدایت عطا فرما، اور ہمیں رزق عطا فرما۔ عطیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان کے شاگردوں نے ان سے عرض کیا: اگر آپ ہمارے لیے اور اضافہ فرما دیں تو بہتر ہوگا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں لالچ کرنے والا بن جاؤں۔

(۳۰۱۵۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ رَاشِدٍ ، قَالَ : حَجَجْنَا ، فَلَمَّا قَضَيْنَا نُسُكَنَا قُلْنَا : لَوْ أَتَيْنَا ابْنَ عُمَرَ فَحَدَّثَنَا ، فَأَتَيْنَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا فَجَلَسَ بَيْنَنَا فَصَمَتَ لِنَسْأَلَهُ ، وَصَمَتْنَا لِيُحَدِّثَنَا ، فَلَمَّا أَطَالَ الصَّمْتَ ، قَالَ : مَا لَكُمْ لاَ تَكَلَّمُونَ ، أَلا تَقُولُونَ : سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ ، الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِئَةِ ضِعْفٍ ، فَإِنْ زِدْتُمْ خَيْرًا زَادَكُمَ اللَّهُ.

(۳۰۱۵۰) حضرت یحییٰ بن راشد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حج کیا، جب ہم اپنی قربانی کر چکے تو ہم کہنے لگے: اگر ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوں تو وہ ہمیں کوئی حدیث بیان کر دیں گے۔ پس ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ ہمارے پاس تشریف لے آئے پھر ہمارے درمیان بیٹھ گئے۔ پس وہ خاموش رہے تاکہ ہم ان سے سوال کر سکیں۔ اور ہم خاموش رہے تاکہ وہ ہمارے سامنے احادیث بیان کریں، پس جب خاموشی طوالت اختیار کر گئی تو انہوں نے ارشاد فرمایا: تمہیں کیا ہوا تم بات نہیں کرتے؟ کیا تم یہ کلمات نہیں پڑھو گے؟ اللہ تمام عیبوں سے پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ سب سے بڑا ہے، اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ کی مدد سے ہے؟ نیکی کا ثواب تو دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ہے، پس اگر تم بھلائی میں اضافہ کرو گے تو اللہ بھی تمہیں زیادہ اجر عطا فرمائے گا۔

(۳۰۱۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ لاَ تَنْزِعْ مِنِّي الإِيمَانَ كَمَا أَعْطَيْتَنِيهِ.

(۳۰۱۵۱) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! تو ایمان کو مجھ سے مت چھین جیسا کہ تو نے ایمان مجھے عطا کر دیا ہے۔

(۳۰۱۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ : رَبِّ بِمَا أَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ أَكُونَ ظَهِيرًا لِلْمُجْرِمِينَ ، فَلَمَّا صَلَّى ، قَالَ : مَا صَلَّيْت صَلاةً إِلاَّ وَأَنَا أَرْجُو أَنْ تَكُونَ كَفَّارَةً لِمَا أَمَامَهَا يَعْنِي ، قَالَهَا وَهُوَ رَاكِعٌ.

(۳۰۱۵۲) حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو یوں دعا کرتے ہوئے سنا: میرے رب جو کچھ تو نے مجھ پر انعام کیا تو میں ہرگز مجرموں کا مددگار نہیں ہوں گا، پھر جب نماز پڑھی تو فرمایا: میں نے کوئی نماز نہیں پڑھی مگر یہ کہ میں

امید کرتا ہوں کہ وہ کفارہ ہیں ان گناہوں کے لیے جو آگے ہیں، مطلب یہ کلمات انہوں نے رکوع کی حالت میں کہے۔

(٣٠١٥٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ مَا يَنْبَغِي أَنْ أَسْأَلَكَ مِنْهُ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ مَا يَنْبَغِي أَنْ أَتَعَوَّذَ بِكَ مِنْهُ.

(۳۰۱۵۳) حضرت محمد بن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ ؓ اپنی دُعا میں یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس تمام بھلائی کا کہ مناسب ہے کہ میں تجھ سے اس کا سوال کروں، اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس تمام شر سے کہ مناسب یہی ہے کہ میں تجھ سے ہی پناہ مانگوں۔

(٣٠١٥٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عن سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِنُورِ وَجْهِكَ الَّذِي أَشْرَقَتْ لَهُ السَّمَاوَاتُ وَالأَرْضُ أَنْ تَجْعَلَنِي فِي حِرْزِكَ وَحِفْظِكَ وَجِوَارِكَ وَتَحْتَ كَنَفِكَ.

(۳۰۱۵۴) حضرت سعید بن جبیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ یوں دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے چہرے کے نور کے ساتھ جس نے آسمانوں اور زمین کو روشن کر دیا کہ تو مجھے اپنے حصار میں لے اور اپنی حفاظت میں، اور اپنے عہد میں اور اپنی حمایت کے تحت لے لے۔

(٥٩) ما ذكر عن عبدِ الرّحمانِ بنِ عوفٍ وأبي الدّرداءِ

جو دعائیں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت ابوالدرداء سے منقول ہیں

(٣٠١٥٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ أَبِي هَيَّاجٍ الأَسَدِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ شَيْخًا يَطُوفُ خَلْفَ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ قِنِي شُحَّ نَفْسِي ، فَلَمْ أَدْرِ مَنْ هُوَ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ ، اتَّبَعْتُهُ ، فَسَأَلْتُ عَنْهُ ؟ فَقَالُوا : عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ.

(۳۰۱۵۵) حضرت سعید بن جبیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوھیاج الاسدی ؒ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے ایک بوڑھے کو سنا کہ وہ بیت اللہ کے گرد طواف کر رہا ہے اور یہ دعا بھی کر رہا ہے: اے اللہ! تو مجھے میرے نفس کے بخل سے بچا لے۔ پس میں نہیں جانتا تھا کہ وہ بوڑھا کون ہے؟ پھر جب وہ واپس جانے لگے تو میں ان کے پیچھے چل پڑا۔ میں نے ان کے متعلق پوچھا تو لوگوں نے بتلایا: کہ یہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ ہیں۔

(٣٠١٥٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الجريري عن ثمامة بن حزن قَالَ ، سمعت شيخاً يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرٍّ لاَ يُخْلَطُ مَعَهُ غَيْرُهُ ، قَالَ : قُلْتُ : مَنْ هَذَا الشَّيْخُ ، قَالَ : أَبُو الدَّرْدَاءِ.

(۳۰۱۵۶) حضرت ثمامہ بن حزن ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بوڑھے کو یوں دعا کرتے ہوئے سنا: اے اللہ! میں آپ کی پناہ

مانگتا ہوں اس شر سے جس کے ساتھ اس کے غیر کو نہ ملا دیا گیا ہو۔ حضرت ثمامہ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا: یہ بوڑھا شخص کون ہے؟ لوگوں نے کہا: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ۔

(۶۰) ما یقول الرّجل إذا تطیّر

جب آدمی کوئی بُرا شگون لے تو یہ کلمات کہے

(۳۰۱۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطِّيَرَةِ فَقَالَ : أَصْدَقُهَا الْفَأْلُ ، وَلا تَرُدُّ مُسْلِمًا ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنَ الطِّيَرَةِ شَيْئًا تَكْرَهُونَهُ فَقُولُوا : اللَّهُمَّ لَا يَأْتِي بِالْحَسَنَاتِ إِلَّا أَنْتَ ، وَلا يَذْهَبُ بِالسَّيِّئَاتِ إِلَّا أَنْتَ ، وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.

(۳۰۱۵۷) حضرت عروہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا بدشگونی کے بارے میں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس میں سب سے سچی بات نیک فال ہے۔ وہ کسی مسلمان کو رد نہیں کرتی، پس جب تم کسی چیز سے بدشگونی لو جو تمہیں ناپسند ہو تو یہ کلمات پڑھ لیا کرو: اے اللہ! تیرے سوا کوئی اچھائی نہیں لا سکتا، اور تیرے سوا کوئی برائی بھی نہیں لا سکتا اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کے کرنے کی قوت صرف اللہ کی مدد سے ہے۔

(۳۰۱۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطِّيَرَةِ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ : وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ.

(۳۰۱۵۸) حضرت عروہ بن عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بدشگونی کے متعلق سوال کیا گیا۔ پھر راوی نے ابو معاویہ کی طرح ہی حدیث کو ذکر کیا مگر یہ کلمات ذکر کیے، گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ کی مدد سے ہے۔

(۳۰۱۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : قَالَ كَعْبٌ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو : هَلْ تَطَيَّرُ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَمَا تَقُولُ : قَالَ : أَقُولُ : اللَّهُمَّ لَا طَيْرَ إِلَّا طَيْرُكَ ، وَلا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُكَ ، وَلا رَبَّ غَيْرُكَ ، قَالَ : أَنْتَ أَفْقَهُ الْعَرَبِ.

(۳۰۱۵۹) حضرت نافع بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا تم بدشگونی لیتے ہو؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! انہوں نے پوچھا: تم کیا دعا پڑھتے ہو؟ ابن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! کوئی بدشگونی نہیں مگر تیری طرف سے اور کوئی بھلائی نہیں ہے مگر تیری طرف سے اور تیرے علاوہ کوئی پالنے والا نہیں ہے، تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ تو عرب کے سب سے بڑے فقیہ ہیں۔

(٦١) ما يدعو بِهِ الرّجل إذا رأى ما يكره

جب کوئی بُرا خواب دیکھے تو یوں دعا کرے

(٣٠١٦٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الرُّؤْيَا مِنَ اللهِ ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لن تَضُرَّهُ. (بخاری ۷۰۴۵۔ مسلم ۱۷۷۲)

(۳۰۱۶۰) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہیں، اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہیں، پس جب تم میں سے کوئی ایک بُرا خواب دیکھے اسے چاہیے کہ وہ اپنے بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دے۔ اور اس کے شر سے پناہ مانگے۔ وہ اس کو ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(٣٠١٦١) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا رَأَى أَحَدُكُمَ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ ، عَنْ يَسَارِهِ ثَلاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلاثًا ، وَيَتَحَوَّلُ ، عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ. (مسلم ۱۷۷۲۔ ابوداؤد ۴۹۸۳)

(۳۰۱۶۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک ایسا خواب دیکھے جو اُسے برا لگے۔ پس اسے چاہیے کہ وہ اپنے بائیں جانب تین مرتبہ تھوکے اور تین مرتبہ شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے۔ اور جس پہلو پر تھا اس پہلو کو بدل لے۔

(٣٠١٦٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ ، قَالَ : كَانُوا إِذَا رَأَى أَحَدُهُمْ فِي مَنَامِهِ مَا يَكْرَهُ ، قَالَ : أَعُوذُ بِمَا عَاذَتْ بِهِ مَلائِكَةُ اللهِ وَرَسُولِهِ مِنْ شَرِّ مَا رَأَيْت فِي مَنَامِي أَنْ يُصِيبَنِي مِنْهُ شَيْءٌ أَكْرَهُهُ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ.

(۳۰۱۶۲) حضرت ابراہیم النخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی تو یوں دعا کرتا: میں پناہ مانگتا ہوں ان کلمات کے ساتھ جن کے ساتھ اللہ کے فرشتوں نے اور اس کے رسولوں نے پناہ مانگی ہے اس چیز کے شر سے جو میں نے اپنی نیند میں دیکھی ہے، کہ اس مصیبت میں سے کوئی چیز مجھے پہنچے جس کو میں دنیا اور آخرت میں ناپسند کرتا ہوں۔

(٦٢) فِي التّعوّذِ مِن الشّرك ، وما يقوله الرّجل حِين يبرأ مِنه

شرک سے پناہ مانگنے کے بیان میں کہ جب آدمی شرک سے بری ہو تو یہ کلمات پڑھے

(٣٠١٦٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ رَجُلٍ مِنْ بَنِي كَاهِلٍ ، قَالَ:

خَطَبَنَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ فَقَالَ : خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، اتَّقُوا هَذَا الشِّرْكَ فَإِنَّهُ أَخْفَى مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ ، فَقَالَ مَنْ شَاءَ أَنْ يَقُولَ : وَكَيْفَ نَتَّقِيهِ وَهُوَ أَخْفَى مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ قُولُوا : اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ نُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا نَعْلَمُهُ وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُ.

(بخاری ۵۰۹۔ احمد ۴۰۳)

(۳۰۱۶۳) حضرت ابوعلی ؒ جو قبیلہ بنو کاہل کے ایک شخص ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ہم سے خطاب کیا اور فرمایا: کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمانے لگے: اے لوگو! شرک سے بچو یقیناً وہ چیونٹی کی آہٹ سے بھی زیادہ خفی ہے۔ پس جس نے پوچھنا چاہا تو پوچھا: اے اللہ کے رسول ہم کیسے اس سے بچ سکتے ہیں حالانکہ وہ تو چیونٹی کی آہٹ سے بھی زیادہ خفی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ کلمات پڑھ لیا کرو: اے اللہ! ہم آپ کی پناہ مانگتے ہیں کہ ہم آپ کے ساتھ شریک ٹھہرائیں اس چیز کو جس کو ہم جانتے ہیں، اور ہم آپ سے بخشش طلب کرتے ہیں ان گناہوں کی جن کو ہم نہیں جانتے۔

(۶۳) ما ذكر عن النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أنه دعا لِمن شتمه أو ظلمه

نبی کریم ﷺ سے منقول دعاؤں کا بیان جو آپ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے مانگیں جنہوں نے آپ کو برا بھلا کہا یا جنہوں نے آپ پر ظلم کیا

(۳۰۱٦٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ مُعَيْقِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ أَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا تُؤَدِّيهِ إِلَيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ ، فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّ الْمُسْلِمِينَ آذَيْته ، أَوْ شَتَمْته ، أَوْ قَالَ ضَرَبْته ، أَوْ سَبَبْته فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلاةً وَاجْعَلْهَا لَهُ زَكَاةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا إِلَيْك يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (احمد ۴۹۔ ۴۴۹۔ ابویعلی ۱۲۵۷)

(۳۰۱۶۴) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! میں آپ سے ایک عہد کرتا ہوں جسے آپ قیامت کے دن پورا کیجیے گا۔ یقیناً آپ وعدہ کی خلاف ورزی نہیں فرماتے۔ یقیناً میں انسان ہوں۔ کوئی بھی مسلمان جس کو میں نے تکلیف پہنچائی ہو یا برا بھلا کہا ہو یا یوں فرمایا: جس کو میں نے مارا ہو یا جس کو میں نے سب وشتم کیا ہو پس آپ اس کو ایک رحمت دیجیے گا۔ اور آپ اس کو پاک کیجیے گا اور ایسی قربت کہ آپ اسے قیامت والے دن اپنے نزدیک کر لیجیے گا۔

(۳۰۱٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قُرَّةَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَلَدِ آدَمَ أَنَا ، فَأَيُّمَا عَبْدٍ مِنْ أُمَّتِي لَعَنْته لَعْنَةً ، أَوْ سَبَبْته سَبَّةً فِي غَيْرِ كُنْهِهِ ، فَاجْعَلْهَا عَلَيْهِ صَلاةً. (بخاری ۲۳۴۔ ابوداؤد ۴۶۲۶)

(۳۰۱۶۵) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں آدم کی اولاد میں سے ہوں۔ پس میری امت

کا کوئی بھی شخص جس پر میں نے لعنت کی ہو یا جس کو میں نے برا بھلا کہا ہو بغیر مستحق ہونے کے، پس تو اس کو رحمت عطا فرما۔

(۳۰۱۶۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : اللَّهُمَّ أَيُّمَا مُؤْمِنٍ لَعَنْته ، أَوْ سَبَبْته ، أَوْ جَلَدْته فَاجْعَلْهَا لَهُ زَكَاةً وَأَجْرًا. (مسلم ۲۰۰۸۔ احمد ۳۹۱)

(۳۰۱۶۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! کوئی بھی مومن بندہ جس پر میں نے لعنت کی ہو یا جس کو میں نے برا بھلا کہا ہو یا میں نے اسے کوڑے لگائے ہوں۔ تو ان چیزوں کو اس کے لیے پاکی اور اجر کا ذریعہ بنا۔

(۳۰۱۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اللَّهُمَّ إِنَّمَا بَشَرٌ فَأَيُّما رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ سَبَبْته ، أَوْ لَعَنْته ، أَوْ جَلَدْته فَاجْعَلْهَا زَكَاةً وَرَحْمَةً. (مسلم ۲۰۰۷۔ احمد ۳۹۰)

(۳۰۱۶۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! یقیناً میں انسان ہوں۔ پس مسلمانوں میں سے کوئی بھی شخص جس کو میں نے برا بھلا کہا ہو یا جس پر میں نے لعنت کی ہو یا جس کو میں نے کوڑے لگائے ہوں۔ پس تو اسے پاکی دے اور رحمت سے نواز دے۔

(۳۰۱۶۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : زَكَاةً وَأَجْرًا. (مسلم ۲۰۰۷۔ دارمی ۲۷۶۶)

(۳۰۱۶۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماقبل حدیث جیسی دعا فرمائی مگر آخر میں یوں فرمایا: کہ پاکی اور اجر عطا فرما۔

(۳۰۱۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَن مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : اسْتَأْذَنَ عَلَى النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلانِ فَأَغْلَظَ لَهُمَا وَسَبَّهُمَا ، قَالَتْ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ أَصَابَ مِنْك خَيْرًا فما أَصَابَ هَذَان مِنْك خَيْرًا ، قَالَ : أَوَ مَا عَلِمْت مَا عَاهَدْت عَلَيْهِ رَبِّي ؟ قَالَتْ لَهُ : وَمَا عَاهَدْت عَلَيْهِ رَبَّك ؟ قَالَ : قُلْتُ : اللَّهُمَّ أَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَبَبْته ، أَوْ لَعَنْته ، أَوْ جَلَدْته فَاجْعَلْهَا لَهُ مَغْفِرَةً وَعَافِيَةً وَكَذَا وَكَذَا.

(مسلم ۲۰۰۷۔ احمد ۴۵)

(۳۰۱۶۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ دو آدمیوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب فرمائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر غصہ کا اظہار فرمایا اور ان کو بُرا بھلا کہا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہر شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھلائی پائی۔ پس ان دونوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھلائی نہیں پائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتی ہو کہ میں نے اپنے رب سے کیا معاہدہ کیا ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: کہ آپ نے اپنے رب سے کیا معاہدہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے یوں کہا ہے کہ: اے اللہ! کوئی بھی مومن بندہ جس کو میں نے برا بھلا کہا ہو یا جس پر میں نے لعنت کی ہو یا جس کو میں

نے کوڑے لگائے ہوں۔ پس آپ اس کو اتنی اور اتنی مغفرت اور عافیت بخش دیجیے۔

(٦٤) ما يدعو إذا رأى الأمر يعجبه

جب کوئی عجیب معاملہ دیکھے تو یوں دعا کرے

(٣٠١٧٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ بَعْضِ أَشْيَاخِهِ، قَالَ: كَانَ إِذَا أَتَاهُ الأَمْرُ مِمَّا يُعْجِبُهُ، قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الْمُنْعِمِ الْمُفْضِلِ ، الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتِ ، وَإِذَا أَتَاهُ الأَمْرُ مِمَّا يَكْرَهُهُ ، قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ. (ابن ماجه ٣٨٠٣)

(٣٠١٧٠) حضرت حبیب ریشید اپنے ایک استاذ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ارشاد فرمایا: کہ جب کوئی عجیب معاملہ پیش آئے تو یہ کلمات پڑھو! سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو انعام و اکرام کرنے والا، فضل کرنے والا ہے، جس کی نعمت سے اچھی چیزیں مکمل ہوتی ہیں۔ اور جب کوئی برا معاملہ پیش آئے تو یہ کلمات پڑھے: ہر حال میں تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔

(٦٥) فِي مسألةِ العبدِ لِربِّهِ وأنّه لا يخيّبه

بندے کا اپنے رب سے سوال کرنے کا بیان وہ اسے نامراد نہیں کرتا

(٣٠١٧١) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ يَسْتَحْيِي أَنْ يَبْسُطَ إِلَيْهِ عَبْدُهُ يَدَيْهِ يَسْأَلُهُ بِهِمَا خَيْرًا فَيَرُدَّهُمَا خَائِبَتَيْنِ. (ابو داؤد ١٤٨٣۔ ترمذی ٣٥٥٦)

(٣٠١٧١) حضرت ابو عثمان ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ شرم کرتے ہیں اس بات سے کہ اس کا بندہ اس کی طرف ہاتھ پھیلائے۔ اور وہ ان ہاتھوں کے ساتھ بھلائی کا سوال کرے پھر اس کا رب ان کو نامراد لوٹا دے!۔

(٣٠١٧٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ يَشْهَدُ به عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ ، وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالاَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ يُمْهِلُ حَتَّى يَذْهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ، ثُمَّ يَنْزِلُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ : هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ ؟ هَلْ مِنْ تَائِبٍ ؟ هَلْ مِنْ دَاعٍ ؟ هَلْ مِنْ سَائِلٍ ؟ حَتَّى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ. (بخاری ١٣٢١۔ مسلم ٥٢٣)

(٣٠١٧٢) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ مہلت دیتے ہیں یہاں تک کہ رات کا تہائی حصہ گزر جاتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نازل ہوتے ہیں، اور یوں فرماتے ہیں: ہے کوئی مغفرت چاہنے والا؟ ہے کوئی توبہ کرنے والا؟ ہے کوئی دعا کرنے والا؟ ہے کوئی مانگنے والا؟ یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔

(٣٠١٧٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ شَهْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ ، عَنْ أَبِي

ذَرٍّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَقُولُ اللَّهُ :يَا عِبَادِي ، كُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلاَّ مَنْ عَافَيْته ، فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ ، وَمَنْ عَلِمَ أَنِّي ذُو قُدْرَةٍ عَلَى أَنْ أَغْفِرَ لَهُ غَفَرْت لَهُ ، وَلا أُبَالِي ، يَا عِبَادِي ، كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلاَّ مَنْ هَدَيْته فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ ، يَا عِبَادِي ، كُلُّكُمْ فَقِيرٌ إِلاَّ مَنْ أَغْنَيْته فَاسْأَلُونِي أُعْطِكُمْ.

(ترمذی ۲۴۹۵۔ احمد ۱۵۴)

(۳۰۱۷۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ فرماتے ہیں! اے میرے بندو! تم سب گناہ گار ہو مگر وہ جس کو میں نے عافیت بخشی۔ پس تم مجھ سے مغفرت مانگو میں تمہاری مغفرت کر دوں گا۔ اور جو شخص جان لے کہ میں قدرت والا ہوں کہ میں اس کی مغفرت کر سکتا ہوں تو میں اس کی مغفرت کر دوں گا اور مجھے کوئی پروا نہیں ہوگی۔ اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر جس کو میں نے ہدایت دی۔ پس تم مجھے سے ہدایت مانگو میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب فقیر ہو مگر جس کو میں نے غنی کیا۔ پس تم مجھ سے مانگو میں تمہیں عطا کروں گا۔

(٦٦) ما ذكر فيما كان عبد اللهِ بن رواحة يدعو بِهِ

ان دعاؤں کا بیان جو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کیا کرتے تھے

(٣٠١٧٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك قُرَّةَ عَيْنٍ لاَ تَرْتَدُّ وَنَعِيمًا لاَ يَنْفَدُ.

(۳۰۱۷۴) حضرت ربعی بن حراش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے یوں دعا مانگی: اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں آنکھ کی ٹھنڈک کا جو کبھی واپس نہ لی جائے۔ اور ایسی نعمت کا جو کبھی ختم نہ ہو۔

(٣٠١٧٥) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عن منصور ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك قُرَّةَ عَيْنٍ لاَ تَرْتَدُّ ، وَنَعِيمًا لاَ يَنْفَدُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيْسَ مِنْ هَاتَيْنِ شَيْءٌ فِي الدُّنْيَا.

(۳۰۱۷۵) حضرت ربعی بن حراش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے یوں دعا مانگی: اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں آنکھ کی ٹھنڈک کا جو کبھی واپس نہ لی جائے۔ اور ایسی نعمت کا جو کبھی ختم نہ ہو۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں میں سے کوئی چیز بھی دنیا میں موجود نہیں ہے۔

(٦٧) ما يدعو بِهِ الرّجل إذا فرغ مِن طعامِهِ

جب کوئی شخص کھانے سے فارغ ہو جائے تو یوں دعا مانگے

(٣٠١٧٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ ، قَالَ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي مَنَّ عَلَيْنَا فَهَدَانَا، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَشْبَعَنَا وَأَرْوَانَا، وَكُلَّ بَلاءٍ حَسَنٍ ، أَوْ صَالِحٍ أَبْلانَا. (نسائی ۱۰۱۳۳۔ ابن حبان ۵۲۱۹)

(۳۰۱۷۶) حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ دعا کرتے سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہم پر احسان فرمایا پس ہمیں ہدایت عطا فرمائی۔ اور سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں سیر کیا اور ہمیں سیراب کیا۔ اور ہر وہ اچھی نعمت جو اس نے ہمیں عطا کی۔

(۳۰۱۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ رِيَاحِ بْنِ عَبِيدَةَ مَوْلَى أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا ، قَالَ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ.

(۳۰۱۷۷) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھا لیتے تو یوں دعا فرماتے: سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

(۳۰۱۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْد ، قَالَ كَانَ سَلْمَانُ إِذَا طَعِمَ ، قَالَ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَانَا الْمُؤْنَةَ ، وَأَوْسَعَ لَنَا الرِّزْقَ.

(۳۰۱۷۸) حضرت حارث بن سوید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ جب کھانا کھا لیتے تو یوں دعا فرماتے سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمارے خرچ کی کفایت کی۔ اور ہمارے رزق میں وسعت بخشی۔

(۳۰۱۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : كَانَ أَبُو سَعِيدٍ إِذَا وُضِعَ لَهُ الطَّعَامُ ، قَالَ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ.

(۳۰۱۷۹) حضرت اسماعیل بن ابو سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کھانا رکھ دیا جاتا تو حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ یوں فرماتے: سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا۔ اور ہمیں مسلمان بنایا۔

(۳۰۱۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْوَرْدِ ، عَنِ ابْنِ أَعْبَدَ ، أَوِ ابْنِ مَعْبَدٍ ، قَالَ ، قَالَ عَلِيٌّ :تَدْرِي مَا حَقُّ الطَّعَامِ ؟ قَالَ :قُلْتُ :وَمَا حَقُّهُ ؟ قَالَ :تَقُولُ :بِسْمِ اللهِ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيمَا رَزَقْتَنَا ، قَالَ:تَدْرِي مَا شُكْرُهُ ؟ قُلْتُ :وَمَا شُكْرُهُ ؟ قَالَ :تَقُولُ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا.

(۳۰۱۸۰) حضرت ابن اعبد رحمہ اللہ یا ابن معبد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ کھانے کا حق کیا ہے؟ راوی کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا! کہ کھانے کا حق کیا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تو یہ کلمات کہے: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اے اللہ! جو رزق تو نے ہمیں عطا فرمایا تو ہمارے لیے اس میں برکت عطا فرما۔ پھر فرمایا: تم جانتے ہو کہ کھانے کا شکر کیا ہے؟ میں نے پوچھا: کھانے کا شکر کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: کہ تم یہ کلمات کہو: سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا۔

(۳۰۱۸۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِی النَّجُودِ ، عَنْ ذَکْوَانَ أَبِی صَالِحٍ ، عَنْ عَائِشَۃَ ، أَنَّہُ قُدِّمَ إِلَیْہَا طَعَامٌ فَقَالَتْ : ائْدِمُوہُ ، فَقَالُوا : وَمَا إِدَامُہُ ؟ قَالَتْ : تَحْمَدُونَ اللَّہَ عَلَیْہِ إِذَا فَرَغْتُمْ.

(۳۰۱۸۱) حضرت ذکوان بن ابی صالح ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ ؓ کے سامنے کھانا پیش کیا گیا تو آپ ؓ نے ارشاد فرمایا: کھانے کو اس کا حق دو اور اس کا حق فارغ ہو کر اللہ کا شکر ادا کرنا ہے۔

(۳۰۱۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَۃَ ، عَنْ زَکَرِیَّا بْنِ أَبِی زَائِدَۃَ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ أَبِی بُرْدَۃَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّہَ لَیَرْضَی عَنِ الْعَبْدِ أَنْ یَأْکُلَ الأَکْلَۃَ فَیَحْمَدَہُ عَلَیْہَا ، أَوْ یَشْرَبَ الشَّرْبَۃَ فَیَحْمَدَہُ عَلَیْہَا.

(۳۰۱۸۲) حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ راضی ہوتے ہیں اپنے اس بندے سے جو ایک لقمہ کھاتا ہے پھر اس پر اللہ کی تعریف کرتا ہے یا ایک گھونٹ پیتا ہے پھر اس پر اللہ کی تعریف کرتا ہے۔

(۳۰۱۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَۃَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ یَزِیدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ زِیَادٍ، عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ عَبْدِاللہِ، عَنْ عِتْرِیسِ بْنِ عُرْقُوبَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللہِ: مَنْ قَالَ حِینَ یُوضَعُ طَعَامُہُ: بِسْمِ اللہِ، خَیْرُ الأَسْمَائِ فِی الأَرْضِ وَفِی السَّمَائِ لاَ یَضُرُّ مَعَ اسْمِہِ دَائٌ ، اللَّہُمَّ اجْعَلْ فِیہِ بَرَکَۃً وَعَافِیَۃً وَشِفَائً فَلا یَضُرُّہُ ذَلِکَ الطَّعَامُ مَا کَانَ.

(۳۰۱۸۳) حضرت عتریس بن عرقوب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ؓ نے ارشاد فرمایا جو شخص کھانا رکھے جانے کے وقت یہ کلمات پڑھے: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو ناموں میں سب سے بہتر ہے، اللہ ہی کے لیے ہے جو کچھ زمین میں ہے اور جو کچھ آسمانوں میں ہے۔ اس کے نام کے ساتھ کوئی بیماری نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اے اللہ! اس کھانے میں برکت اور عافیت اور شفا رکھ دے۔ پس یہ کھانا کسی کو بھی نقصان نہیں دے گا۔

(۳۰۱۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَۃَ ، عَنْ ہِشَامٍ ، قَالَ : کَانَ أَبِی لاَ یُؤْتَی بِطَعَامٍ وَلا شَرَابٍ حَتَّی الشَّرْبَۃِ مِنَ الدَّوَائِ فَیَشْرَبُہُ ، أَوْ یَطْعَمُہُ حَتَّی یَقُولَ : الْحَمْدُ لِلَّہِ الَّذِی ہَدَانَا وَأَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَنَعَّمَنَا ، اللَّہُ أَکْبَرُ ، اللَّہُمَّ أَلْفَتْنَا نِعْمَتُکَ بِکُلِّ شَرٍّ ، فَأَصْبَحْنَا وَأَمْسَیْنَا مِنْہَا بِکُلِّ خَیْرٍ نَسْأَلُکَ تَمَامَہَا وَشُکْرَہَا ، لاَ خَیْرَ إِلاَّ خَیْرُکَ ، وَلا إِلَہَ غَیْرُکَ ، إِلَہَ الصَّالِحِینَ وَرَبَّ الْعَالَمِینَ ، الْحَمْدُ لِلَّہِ رَبِّ الْعَالَمِینَ ، لاَ إِلَہَ إِلاَّ اللَّہُ ، مَا شَائَ اللَّہُ ، لاَ قُوَّۃَ إِلاَّ بِاللہِ ، اللَّہُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیمَا رَزَقْتَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

(۳۰۱۸۴) حضرت ھشام ؒ فرماتے ہیں کہ میرے والد کوئی بھی کھانا یا پینے کی چیز یہاں تک دوائی کا قطرہ بھی نہیں پیتے یا کھاتے تھے یہاں تک کہ یہ کلمات پڑھ لیا کرتے تھے سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں ہدایت بخشی اور ہمیں کھلایا اور ہمیں پلایا اور ہمیں نعمتیں عطا فرمائیں اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔ اے اللہ! تیری نعمت نے ہمیں ہر شر سے مانوس بنالیا ہے پس ہم نے صبح کی اور ہم نے شام کی تمام بھلائی کے ساتھ اس نعمت کی وجہ سے۔ ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں نعمت کے تمام ہونے کا اور اس کے شکر کا۔

تیری خیر کے سوا کوئی خیر نہیں ہے۔ اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ نیکوکاروں کے معبود! اور تمام جہانوں کے پروردگار، سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جو اللہ چاہے۔ اس کی مدد کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ اے اللہ! جو رزق تو نے ہمیں عطا فرمایا ہے تو ہمارے لیے اس میں برکت فرما دے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔

(٣٠١٨٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ هِلالٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا وَضَعَ الطَّعَامَ ، قَالَ : سُبْحَانَكَ مَا أَحْسَنَ مَا تُبْلِينَا ، سُبْحَانَكَ مَا أَحْسَنَ مَا تُعْطِينَا ، رَبَّنَا وَرَبَّ آبَائِنَا الأَوَّلِينَ ، ثُمَّ يُسَمِّي اللَّهَ وَيَضَعُ يَدَهُ.

(۳۰۱۸۵) حضرت ہلال ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ رضی اللہ کے سامنے جب کھانا رکھ دیا جاتا تو یہ کلمات پڑھتے: تو تمام عیوب سے پاک ہے کیا اچھی نعمتوں سے تو نے ہمیں سرفراز فرمایا تو تمام عیوب سے پاک ہے کیا اچھی نعمتیں تو نے ہمیں عطا فرمائیں۔ اے ہمارے پروردگار، رب اور ہمارے آباؤ اجداد کے پروردگار، پھر آپ رضی اللہ تسمیہ پڑھتے اور اپنا ہاتھ رکھتے۔

(٣٠١٨٦) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ ، قَالَ : حُدِّثْتُ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا ذَكَرَ اسْمَ اللهِ عَلَى طَعَامِهِ وَحَمِدَهُ عَلَى آخِرِهِ لَمْ يُسْأَلْ عَنْ نَعِيمِ ذَلِكَ الطَّعَامِ.

(۳۰۱۸۶) حضرت تمیم بن سلمہ ریشید فرماتے ہیں کہ مجھے بیان کیا گیا ہے کہ جب کوئی شخص کھانے کے شروع میں اللہ کا نام لیتا ہے اور کھانے کے آخر میں اللہ کی حمد بیان کرتا ہے، تو اس سے اس کھانے کی نعمت کے متعلق سوال نہیں کیا جائے گا۔

(٦٨) ما كان النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول إذا اشتدّ المطر

جب بارش بہت زیادہ ہوتی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کیا کرتے تھے

(٣٠١٨٧) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : سُئِلَ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، شَكَا النَّاسُ إِلَيْهِ ذَاتَ جُمُعَةٍ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، قُحِطَ الْمَطَرُ ، وَأَجْدَبَتِ الأَرْضُ ، وَهَلَكَ الْمَالُ ، قَالَ : فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْت بَيَاضَ إِبْطَيْهِ ، وَمَا فِي السَّمَاءِ قَزَعَةُ سَحَاب ، فَمَا صَلَّيْنَا حَتَّى إِنَّ الشَّابَّ الْقَوِيَّ الْقَرِيبَ الْمَنْزِلِ لَيَهُمُّهُ الرُّجُوعُ إِلَى مَنْزِلِهِ ، قَالَ : فَدَامَتْ عَلَيْنَا جُمُعَةٌ قَالَ فقالوا يا رسول الله تَهَدَّمَتِ الدُّورُ وَاحْتَبَسَ الرُّكْبَانُ ، قَالَ : فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سُرْعَةِ مَلالَةِ ابْنِ آدَمَ فَقَالَ : اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا لاَ عَلَيْنَا ، قَالَ فأصحت السماء .

(۳۰۱۸۷) حضرت حمید ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ سے پوچھا گیا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے؟ آپ رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! جمعہ کے دن لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی۔ پس کہنے لگے: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! بارش نہیں ہو رہی زمین خشک ہوگئی، اور مال مویشی ہلاک ہو گئے! حضرت انس رضی اللہ فرماتے ہیں! پس

آپ ﷺ نے دعا کے لیے اپنے دونوں ہاتھ اتنے بلند کیے حتیٰ کہ میں نے آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی کو دیکھ لیا۔ اور آسمان میں کوئی بادل کا ٹکڑا نہیں تھا۔ پس ہم نے نماز پڑھی تھی یہاں تک کہ ایک طاقت ور جوان جس کا گھر قریب ہی تھا اور وہ اپنے گھر کی طرف لوٹنے کا ارادہ کر رہا تھا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پس ایک ہفتہ مسلسل ہم پر بارش ہوتی رہی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! گھر گر گئے اور سوار رک گئے! حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ ابن آدم کے اتنی جلدی تنگ آنے سے مسکرائے پھر یوں دعا فرمائی: اے اللہ! ہمارے اردگرد نازل فرما، اور ہم پر مت نازل کر، انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پس آسمان صاف ہو گیا۔

(٦٩) ما نهي عنه أن يدعو بِهِ الرّجل أو يقوله

وہ کلمات جن کے کہنے یا جن کے ذریعہ دعا مانگنے سے منع کیا گیا ہے

(٣٠١٨٨) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَن شُعْبَةَ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَسَارٍ ، عَن حُذَيْفَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ تَقُولُوا : مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ فُلاَنٌ ، وَلَكِنْ قُولُوا : مَا شَاءَ اللَّهُ ، ثُمَّ شَاءَ فُلاَنٌ.

(۳۰۱۸۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یوں مت کہا کرو کہ جو اللہ نے چاہا اور فلاں نے چاہا، لیکن یوں کہا کرو: جو اللہ نے چاہا اور پھر فلاں نے چاہا۔

(٣٠١٨٩) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَن يَزِيدَ بْنِ الأَصَمِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلاً يَقُولُ : مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ فُلاَنٌ ، فَقَالَ : جَعَلْتَنِي لِلَّهِ عَدْلا ، قُلْ : مَا شَاءَ اللَّهُ.

(۳۰۱۸۹) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو یوں کہتے ہوئے سنا: جو اللہ نے چاہا اور فلاں نے چاہا، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو نے مجھے اللہ کے برابر بنادیا! تو یوں کہہ: جو کچھ اللہ نے چاہا۔

(٣٠١٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَن تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ الطَّائِيِّ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، أَنَّ رَجُلاً خَطَبَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : مَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ، فَقَدْ رَشَدَ ، وَمَنْ يَعْصِهِمَا ، فَقَدْ غَوَى ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بِئْسَ الْخَطِيبُ أَنْتَ ، قُلْ : وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ. (مسلم ۵۹۴۔ ابوداؤد ۱۰۹۲)

(۳۰۱۹۰) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے پاس خطاب کیا پس وہ کہنے لگا: جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت وفرمانبرداری کی، تحقیق وہ ہدایت پا گیا، اور جس شخص نے ان دونوں کی نافرمانی کی تحقیق وہ گمراہ ہو گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو برا خطیب ہے، یوں کہہ: جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

(٣٠١٩١) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَن مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : خَطَبَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :

مَنْ يُطِعَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ، فَقَدْ رَشَدَ ، وَمَنْ يَعْصِهِمَا ، فَقَدْ غَوَى ، قَالَ : فَتَغَيَّرَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَرِهَ ذَلِكَ، فَقَالَ: إِبْرَاهِيمُ: فَكَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَقُولَ: وَمَنْ يَعْصِهِمَا، وَلَكِنْ يَقُولُ: مَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

(۳۰۱۹۱) حضرت ابراہیم نخعی ؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے پاس خطاب کیا پس وہ کہنے لگا: جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی پس وہ ہدایت پا گیا۔ اور جس شخص نے ان دونوں کی نافرمانی کی پس وہ گمراہ ہوگیا۔ راوی فرماتے ہیں کہ: پس نبی کریم ﷺ کے چہرے کا رنگ متغیر ہوگیا اور آپ ﷺ نے اس کو ناپسند فرمایا: راوی کہتے ہیں: کہ حضرت ابراہیم نخعی ؒ نے ارشاد فرمایا: پس صحابہ ؓ ناپسند کرتے تھے کہ کوئی یوں کہے: اور جس شخص نے ان دونوں کی نافرمانی کی۔ لیکن یوں کہہ سکتا ہے: اور جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

(۷۰) الرّجل يظلم فيدعو اللّٰه على من ظلمه

ایک آدمی ظلم کرے پھر کوئی شخص اس ظلم کرنے والے کے لیے بددعا کرے

(۳۰۱۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ دَعَا عَلَى مَنْ ظَلَمَهُ ، فَقَدِ انْتَصَرَ. (ترمذی ۳۵۵۲۔ ابویعلی ۴۴۳۷)

(۳۰۱۹۲) حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے خود پر ظلم کرنے والے کے خلاف بد دعا کی تو وہ ظلم سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

(۳۰۱۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَن حَبِيبٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : سَرَقَهَا سَارِقٌ فَدَعَتْ عَلَيْهِ ، فَقَالَ : لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تُسَبِّخِي عَنْهُ. (ابوداؤد ۱۴۹۲۔ احمد ۱۳۶)

(۳۰۱۹۳) حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ کسی چور نے ان کی کوئی چیز چوری کی۔ پس انہوں نے اس کے لیے بددعا کی۔ تو نبی کریم ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: تو اس سے اس کے گناہ کو ہلکا مت کر۔

(۷۱) فِي الكلماتِ الّتِي إذا قالهنّ العبد وضعهنّ الملك تحت جناحِهِ

ان کلمات کا بیان کہ جب کوئی بندہ ان کلمات کو پڑھتا ہے تو فرشتہ ان کلمات کو اپنے پروں کے نیچے رکھتا ہے

(۳۰۱۹٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُوهَبٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَلِمَاتٌ إِذَا قَالَهُنَّ الْعَبْدُ وَضَعَهُنَّ مَلَكٌ فِي جَنَاحِهِ ، ثُمَّ عَرَجَ بِهِنَّ فَلا يَمُرُّ عَلَى مَلأٍ مِنَ الْمَلائِكَةِ إِلاَّ صَلَّوْا عَلَيْهِنَّ وَعَلَى قَائِلِهِنَّ حَتَّى يُوضَعن بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمَن :

سُبْحَانَ اللهِ ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ وَسُبْحَانَ اللهِ أنزاه اللَّهُ عَنِ السُّوءِ. (طبرانی ٦٧٤١)

(۳۰۱۹۴) حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کچھ کلمات ایسے ہیں کہ جب کوئی بندہ ان کلمات کو پڑھتا ہے تو فرشتہ ان کلمات کو اپنے پروں میں رکھتا ہے، پھر ان کلمات کو اوپر لے جاتا ہے۔ پس وہ فرشتوں کے کسی بھی گروہ پر نہیں گزرتا مگر یہ کہ وہ ان کلمات پر اوران کے کہنے والے پر رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ یہ کلمات رحمٰن کے سامنے رکھ دیے جاتے ہیں: وہ کلمات یہ ہیں: اللہ سب عیبوں سے پاک ہے، اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی ہمت صرف اللہ کی مدد سے ہے۔ اور اللہ پاک ہے۔ یعنی اللہ تمام برائیوں سے پاک ہے۔

(۷۲) الرّجل يصِيبه الجوع أو يضِيق عليهِ الرِّزق ما يدعو بِهِ

اس آدمی کے بارے میں جس کو بھوک لگی ہو یا جس پر رزق کی تنگی ہو تو وہ کیا دعا مانگے ؟

(۳۰۱۹۵) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ : الْتَقَى إِبْرَاهِيمُ ، وَمُجَاهِدٌ فَقَالا : جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَا إِلَيْهِ الْجُوعَ ، قَالَ : فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بُيُوتِهِ ، ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ : مَا وَجَدْتُ لَكَ فِي بُيُوتِ آلِ مُحَمَّدٍ شَيْئًا ، قَالَ : فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ جَائَتْهُ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ ، وَقَالَ الآخَرُ جَائَتْهُ قَصْعَةٌ مِنْ ثَرِيدٍ ، فَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيَ الأَعْرَابِي ، فَقَالَ له رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اطْعَمْ ، قَالَ : فَأَكَلَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ أَصَابَنِي الَّذِي أَصَابَنِي ، فَرَزَقَنِي اللَّهُ عَلَى يَدَيْك ، أَفَرَأَيْت إِنْ أَصَابَنِي ، وَأَنَا لَسْت عِنْدَكَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قُلِ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ ، فَإِنَّهُ لاَ يَمْلِكُهُمَا إِلاَّ أَنْتَ ، فَإِنَّ اللَّهَ رَازِقُك. (طبرانی ١٠٣٧٩)

(۳۰۱۹۵) حضرت حصین سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم اور حضرت مجاہد کی ملاقات ہوئی تو ان دونوں نے فرمایا کہ ایک دیہاتی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے آپ ﷺ سے بھوک کی شکایت کی۔ راوی فرماتے ہیں۔ پس نبی کریم ﷺ اپنے گھروں میں داخل ہوئے پھر نکلے۔ اور فرمایا: میں نے تیرے لیے آل محمد ﷺ کے گھروں میں کوئی چیز نہیں پائی، راوی فرماتے ہیں، اس درمیان ہی اچانک ایک بھونی ہوئی بکری کا بچہ آپ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا۔ اور دوسرے راوی فرماتے ہیں! کہ ثرید کا ایک پیالہ لایا گیا۔ پس اس کو دیہاتی کے سامنے رکھ دیا گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے ارشاد فرمایا: تم کھاؤ، راوی فرماتے ہیں! پس اس نے کھالیا، پھر کہنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے جو مصیبت پہنچی تھی وہ پہنچ چکی۔ پھر اللہ نے مجھے آپ ﷺ کے ہاتھوں رزق عطا فرمایا، پس آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر مجھے پھر بھوک آلے اور میں آپ ﷺ کے پاس نہ ہوں؟

تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ کلمات پڑھنا: اے اللہ! میں آپ سے آپ کے فضل کا سوال کرتا ہوں اور آپ کی رحمت کا۔ یقیناً آپ کے سوا اس کا کوئی مالک نہیں ہے۔ پس یقیناً اللہ ہی تجھ کو رزق دینے والا ہے۔

(۳۰۱۹۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، حَدَّثَنَا وَائِلُ بْنُ دَاوُد ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ يُحَدِّثُ ، قَالَ : بَيْنَمَا رَجُلٌ رَأَى فِي الْمَنَامِ ، أَنَّ مُنَادِيًا يُنَادِي فِي السَّمَاءِ ، أَيُّهَا النَّاسُ ، خُذُوا سِلاحَ فَزَعِكُمْ ، فَعَمَدَ النَّاسُ فَأَخَذُوا السِّلاحَ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ يَجِيءُ ، وَمَا مَعَهُ عَصًا ، فَنَادَى مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ : لَيْسَ هَذَا سِلاحَ فَزَعِكُمْ ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ : مَا سِلاحُ فَزَعِنَا ، فَقَالَ : سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ.

(۳۰۱۹۶) حضرت وائل بن داؤد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بصری ؒ کو یوں بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ ہمارے درمیان ایک آدمی تھا جس نے خواب میں دیکھا کہ ایک منادی نے آسمان میں یہ ندا لگائی۔ اے لوگو! تم اپنے خوف و گھبراہٹ کے لیے ہتھیار پکڑ لو۔ پھر لوگوں نے ارادہ کیا اور ہتھیار پکڑ لیے۔ یہاں تک کہ ایک آدمی آیا اس کے پاس لاٹھی تک نہیں تھی۔ پھر آسمان سے ایک منادی نے آواز لگائی: یہ تمہاری گھبراہٹ کے ہتھیار نہیں ہیں۔ تو اہل زمین میں سے ایک شخص نے پوچھا: ہماری گھبراہٹ کے ہتھیار کیا ہیں؟ تو اس نے کہا: یہ کلمات ہیں، اللہ تمام عیوب سے پاک ہے، اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

(۷۳) ما يقول الرّجل إذا اشتدّ غضبه

جب آدمی کا غصہ تیز ہو جائے تو یہ کلمات کہہ لیا کرے

(۳۰۱۹۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَن سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ ، أَنَّ رَجُلَيْنِ تَلاحَيَا فَاشْتَدَّ غَضَبُ أَحَدِهِمَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي لأَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا ذَهَبَ غَضَبُهُ : أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ. (مسلم ۲۰۱۵۔ نسائی ۱۰۲۲۴)

(۳۰۱۹۷) حضرت سلمان بن صرد ؓ فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں نے جھگڑا کیا۔ پھر ان میں سے ایک کا غصہ تیز ہو گیا۔ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں اگر یہ اس کلمہ کو پڑھ لے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے۔ وہ کلمہ یہ ہے: میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

(۳۰۱۹۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَن زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَن مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ : اسْتَبَّ رَجُلانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا غَضَبًا شَدِيدًا حَتَّى إِنِّي لَيُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنَّ أَنْفَهُ تَمَزَّعَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي لأَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا هَذَا الْغَضْبَانُ ذَهَبَ غَضَبُهُ : أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ.

(۳۰۱۹۸) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سب وشتم کیا۔ پس ان دونوں میں سے ایک کو بہت سخت غصہ آ گیا۔ یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہ غصہ میں اس کی ناک بھر گئی ہے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں اگر یہ غصہ والا اس کلمہ کو پڑھ لے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے گا، وہ کلمہ یہ ہے: میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان سے۔

(۷٤) ما دعا بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يوم بدرٍ ويوم حنينٍ

جو دعا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بدر اور غزوہ حنین کے موقع پر مانگی

(۳۰۱۹۹) حَدَّثَنَا قُرَادٌ أَبُو نُوحٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ ، قَالَ أَبُو زَمِيلٍ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، قَالَ :لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ اسْتَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ ، ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ :اللَّهُمَّ أَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي ، اللَّهُمَّ ائْتِنِي مَا وَعَدْتَنِي ، اللَّهُمَّ إِنَّكَ إِنْ تُهْلِكْ هَذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ أَهْلِ الإِسْلامِ فَلا تُعْبَدْ فِي الأَرْضِ أَبَدًا ، فَمَا زَالَ يَسْتَغِيثُ رَبَّهُ وَيَدْعُو حَتَّى سَقَطَ رِدَاؤُهُ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ :﴿إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلائِكَةِ مُرْدِفِينَ﴾.

(مسلم ۱۳۸۳۔ ترمذی ۳۰۸۱)

(۳۰۱۹۹) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے بیان کیا: غزوہ بدر کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ رخ ہوئے ، اپنے ہاتھ پھیلائے اور یہ دعا مانگی: اے اللہ! جو تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے تو وہ مجھے عطا فرما۔ اے اللہ! اگر آپ نے اہل اسلام کی اس جماعت کو ہلاک کر دیا۔ تو پھر کبھی بھی زمین میں تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل اپنے رب سے فریاد کرتے رہے، اور اس سے دعا مانگتے رہے، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر زمین پر گر گئی۔ تو پھر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ: جب تم فریاد کر رہے تھے اپنے رب سے تو اس نے تمہاری فریاد سن لی، (اور فرمایا ہے) بے شک میں مدد دوں گا تمہیں ایک ہزار فرشتوں سے جو ایک دوسرے کے پیچھے لگا تار آتے جائیں گے۔

(۳۰۲۰۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :كَانَ من دعاء النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ :اللَّهُمَّ إِنَّكَ إِنْ تَشَأْ لاَ تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ. (مسلم ۱۳۶۳۔ احمد ۱۲۱)

(۳۰۲۰۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ حنین کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا یوں تھی: اے اللہ! اگر تو چاہے کہ آج کے دن کے بعد تیری عبادت نہ کی جائے۔ (لہٰذا مدد فرما)

(۷۵) ما كان النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يدعو بِهِ إذا لَقِيَ العدوّ

جب نبی کریم ﷺ کی کسی دشمن سے ملاقات ہوتی تو یہ دعا مانگتے

(۳۰۲۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ ، قَالَ :اللَّهُمَّ أَنْتَ عَضُدِي وَنَصِيرِي ، بِكَ أُحَاوِلُ وَبِكَ أَصُولُ وَبِكَ أُقَاتِلُ.

(ابو داؤد ۲۶۳۵۔ ترمذی ۳۵۸۴)

(۳۰۲۰۱) حضرت ابومجلز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی جب کسی دشمن سے ملاقات ہوتی تو یوں دعا فرماتے: اے اللہ! تو میرا بازو ہے اور میرا مددگار ہے، تیری مدد سے میں تدبیر کروں گا، اور تیری مدد سے میں حملہ کروں گا اور تیری مدد سے میں قتال کروں گا۔

(۳۰۲۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ :دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الأَحْزَابِ فَقَالَ :اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ ، سَرِيعَ الْحِسَابِ ، هَازِمَ الأَحْزَابِ ، اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ (بخاری ۶۳۹۲۔ مسلم ۱۳۶۳)

(۳۰۲۰۲) حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے احزاب کے موقع پر یوں بددعا فرمائی۔ اے اللہ! کتاب کے نازل کرتے والے، حساب میں جلدی کرنے والے، گروہوں کو شکست سے دوچار کرنے والے، تو ان کو شکست سے دوچار کر دے، اور ان کے قدموں کو لڑکھڑا دے۔

(۷۶) ما يقول إذا وقع فِي الأمرِ العظِيمِ

جب کوئی عظیم امر پیش آئے تو یہ کلمات پڑھے

(۳۰۲۰۳) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قوله تعالى : ﴿فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ﴾ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :كَيْفَ أَنْعَمُ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ وَحَنَى جَبْهَتَهُ يَسْتَمِعُ مَتَى يُؤْمَرُ ، فَيَنْفُخُ ، فَقَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :كَيْفَ نَقُولُ ؟ قَالَ :قُولُوا : ﴿حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ﴾ عَلَى اللهِ تَوَكَّلْنَا. (طبرانی ۱۲۶۷۰)

(۳۰۲۰۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس قول ''پس جب پھونک ماری جائے گی صور میں''، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں کیسے خوش رہوں؟ حالانکہ صور والے نے صور کو منہ میں ڈال لیا ہے، اور اپنی پیشانی موڑ لی ہے، غور سے سن رہا ہے کہ کب حکم دیا جائے کہ صور پھونک دو؟! تو آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا: تو ہم کیسے دعا مانگیں؟ آپ ﷺ

نے ارشاد فرمایا: تم یہ کلمات پڑھا کرو، ہمیں اللہ کافی ہے، اور وہ اچھا کارساز ہے، اور ہم نے اللہ پر ہی بھروسہ کیا۔

(٣٠٢٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : لَمَّا أُلْقِيَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي النَّارِ ، قَالَ : حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ.

(۳۰۲۰۴) حضرت شعبی ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو انہوں نے یہ کلمات پڑھے: ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ اچھا ساز گار ہے۔

(٣٠٢٠٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَن سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : التَّوَكُّلُ عَلَى اللهِ جِمَاعُ الإِيمَانِ.

(۳۰۲۰۵) حضرت ابوسنان ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر ریشید نے ارشاد فرمایا: اللہ پر بھروسہ کرنا ایمان کی بنیاد ہے۔

(٧٧) ما ذكر فِيمن سأل الوسِيلة ؟

اس فضیلت کا بیان جو وسیلہ مانگنے والے کے بارے میں ذکر کی گئی ہے

(٣٠٢٠٦) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَن مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَن مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَلِ اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ لاَ يَسْأَلُهَا لِي مُؤْمِنٌ فِي الدُّنْيَا إِلاَّ كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا ، أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (بخاری ۶۱۴۔ ابو داؤد ۵۳۰)

(۳۰۲۰۶) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اللہ سے میرے لیے وسیلہ مانگو۔ کوئی بھی مومن دنیا میں میرے لیے اس کا سوال نہیں کرتا مگر یہ کہ قیامت کے دن میں اس کا گواہ یا سفارشی بنوں گا۔

(٧٨) ما جاء فِي الرّجلِ يلبِس الشّيطان عليهِ صلاته

اس آدمی کا بیان جس پر شیطان اس کی نماز کو مشتبہ کر دے

(٣٠٢٠٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَن عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ ، أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ الشَّيْطَانَ حَالَ بَيْنَ صَلاتِي وَقِرَائَتِي ، فَقَالَ : ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ : خَنْزَبُ فَإِذَا أَحْسَسْتَ بِهِ فَاتْفُلْ عَلَى يَسَارِكَ ثَلاثًا وَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ شَرِّهِ

(۳۰۲۰۷) حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یقیناً شیطان میری نماز اور تلاوت کے درمیان حائل ہو گیا! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ شیطان ہے جس کو خنزب کہا جاتا ہے۔ پس جب بھی تو اس کو محسوس کرے تو اپنے بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دے۔ اور اللہ کی پناہ مانگ اس کے شر سے۔

(۷۹) ما ذُكِر عن قومٍ مختلِفين مِمّا يدعون بِهِ

ان دعاؤں کا بیان جو مختلف اصحاب سے منقول ہیں

(۳۰۲۰۸) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخِطْمِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الْخِطْمِيِّ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِي حُبُّهُ عِنْدَكَ ، اللَّهُمَّ وَارْزُقْنِي مَا أُحِبُّ وَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِي فِيمَا تُحِبُّ ، وَمَا زَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ لِي فَرَاغًا فِيمَا تُحِبُّ.

(۳۰۲۰۸) حضرت محمد بن کعب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن یزید الخطمی رحمہ اللہ یوں دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! تو مجھے اپنی محبت سے نواز دے۔ اور اس شخص کی محبت سے جس کی محبت مجھے تیرے نزدیک نفع پہنچائے۔ اے اللہ! تو مجھے عطا فرما وہ چیز جسے میں پسند کرتا ہوں۔ اور تو مجھ میں قوت دے اُس چیز کے بارے میں جسے تو پسند کرتا ہے اور میری محبوب چیزوں میں سے جو تو نے مجھ سے دور کی ہیں ان کے بدلے میرے دل کو ان چیزوں میں لگا دے جو تجھے محبوب ہیں۔

(۳۰۲۰۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ مِنَّا رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ هَمَّامُ بْنُ الْحَارِثِ ، وَكَانَ لاَ يَنَامُ إِلاَّ قَاعِدًا فِي مَسْجِدِهِ فِي صَلاَتِهِ ، وَكَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ اشْفِنِي مِنَ النَّوْمِ بِيَسِيرٍ وَارْزُقْنِي سَهَرًا فِي طَاعَتِكَ.

(۳۰۲۰۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم میں ایک آدمی تھا جس کا نام حارث بن ہمام تھا۔ وہ نہیں سوتا تھا مگر مسجد میں تھوڑی دیر بیٹھ کر نماز کے حالت میں، اور یوں دعا کیا کرتا تھا: اے اللہ! تو مجھے تھوڑی سی ہی نیند کے ذریعہ شفا دے، اور مجھے اپنی فرمانبرداری میں جاگنا عطا فرما۔

(۳۰۲۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلاَقَةَ ، عَنْ عَمِّهِ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ جَنِّبْنِي مُنْكَرَاتِ الأَعْمَالِ وَالأَخْلاَقِ وَالأَهْوَاءِ وَالأَدْوَاءِ.

(۳۰۲۱۰) حضرت زیاد بن علاقہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے چچا حضرت قطبہ بن مالک رحمہ اللہ یوں دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! تو مجھے محفوظ رکھ برے اعمال سے اور برے اخلاق سے، اور بری خواہشات سے اور بیماریوں سے۔

(۳۰۲۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الأَسَدِ وَالأَسْوَدِ وَرُوحِ الأَذَى.

(۳۰۲۱۱) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ پناہ مانگا کرتے تھے شیر سے، اور خطرناک سانپ سے اور نفس کی تکلیف سے۔

(۳۰۲۱۲) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ قَالَ :

كَانَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ اجْعَلْ نَظَرِي عِبَرًا وَصَمْتِي تَفَكُّرًا وَمَنْطِقِي ذِكْرًا.

(۳۰۲۱۲) حضرت طلحہ الیامی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوادریس ؒ جو کہ اہل یمن میں سے ہیں وہ یوں دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! میری آنکھ کو رونے والا بنادے اور میری خاموشی کو سوچنے والا بنادے اور میرے بولنے کو ذکر میں بدل دے۔

(۳۰۲۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، أَنَّهُ قَالَ فِي دُعَائِهِ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك الطَّيِّبَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ وَأَنْ تَتُوبَ عَلَيَّ ، وَإِذَا أَرَدْت بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَتَوَفَّنِي غَيْرَ مَفْتُونٍ.

(۳۰۲۱۳) حضرت ایوب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوقلابہ ؒ نے اپنی دعا میں یہ کلمات کہے: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں پاکیزہ چیزوں کا، اور برائیوں کے چھوڑنے کا، اور مسکینوں کی محبت کا اور یہ کہ تو میری توبہ قبول کرلے، اور جب تو اپنے بندوں کو فتنہ میں مبتلا کرنے کا ارادہ کرے تو مجھے فتنہ میں مبتلا کیے بغیر ہی موت دے دینا۔

(۳۰۲۱۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُسْلِمٍ الطَّحَّانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ ، قَالَ : كَانَ نَفَرٌ مُتَوَاخِينَ ، قَالَ :فَفَقَدُوا رَجُلاً مِنْهُمْ أَيَّامًا ، ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَالُوا :أَيْنَ كُنْت ؟ فَقَالَ :دَيْنٌ كَانَ عَلَيَّ فَقَالَ :هَلاَّ دَعَوْت بِهَؤُلاءِ الدَّعَوَاتِ : اللَّهُمَّ مُنَفِّسَ كُلِّ كَرْبٍ وَفَارِجَ كُلِّ هَمٍّ وَكَاشِفَ كُلِّ غَمٍّ وَمُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ رَحْمَنَ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَرَحِيمَهُمَا ، أَنْتَ رَحْمَانِي فَارْحَمْنِي يَا رَحْمَنُ رَحْمَةً تُغْنِينِي بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاك.

(۳۰۲۱۴) حضرت عبدالرحمٰن بن سابط ؒ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ آپس میں بھائی بھائی بن گئے تھے، راوی کہتے ہیں: پھر ان لوگوں نے اپنے ایک ساتھی کو کچھ دن گم پایا پھر وہ واپس آ گیا، انہوں نے پوچھا: تم کہاں تھے؟ پس وہ کہنے لگا! مجھ پر قرض تھا۔ تو ایک شخص نے کہا: تم نے ان کلمات کے ذریعہ دعا کیوں نہ مانگی؟ اے اللہ! غموں کے دور کرنے والے، اور مصیبت کے دور کرنے والے، اور ہر غم کو ہٹانے والے، اور مجبوروں کی پکار کا جواب دینے والے، دنیا اور آخرت کے رحمٰن، اور ان دونوں کے رحیم، تو ہی میرا رحمٰن ہے، پس مجھ پر رحم فرما، اے رحمٰن! ایسی رحمت کہ جس کے ذریعہ میں تیرے علاوہ کی رحمت سے بے نیاز ہو جاؤں!

(۳۰۲۱۶) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَن دَاوُد ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :دَخَلْنَا عَلَى رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، فَدَعَا بِهَذِهِ الدَّعَوَاتِ :اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ وَبِيَدِكَ الْخَيْرُ كُلُّهُ ، وَإِلَيْك يَرْجِعُ الأَمْرُ كُلُّهُ ، وَأَنْتَ إِلَهُ الْخَلْقِ كُلِّهِ ، نَسْأَلُك مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ.

(۳۰۲۱۶) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ربیع بن خُثیم ؒ پر داخل ہوئے تو انہوں نے ان کلمات کے ساتھ دعا کی۔ اے اللہ! تمام کی تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں۔ اور تمام بھلائیاں تیرے ہی قبضہ میں ہیں، اور تیری طرف ہی تمام معاملات لوٹتے ہیں، اور تو ہی تمام مخلوق کا معبود ہے، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کا سوال کرتے ہیں، اور ہم تیری ہی پناہ مانگتے ہیں تمام شرور سے۔

(٣٠٢١٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَسْعَدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ الرُّومِيِّ ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : يَا أَبَا حَمْزَةَ ، إِنَّ إِخْوَانَكَ يُحِبُّونَ أَنْ تَدْعُوَ لَهُمْ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَآتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ، قَالُوا : زِدْنَا يَا أَبَا حَمْزَةَ ، فَرَدَّهَا عَلَيْهِمْ ، قَالُوا : زِدْنَا يَا أَبَا حَمْزَةَ ، قَالَ : حَسْبُنَا اللَّهُ يَا أَبَا فُلانٍ ، إِنْ أُعْطِينَاهَا ، فَقَدْ أُعْطِينَا خَيْرَ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ.

(۳۰۲۱۶) حضرت عبداللہ الرومی ؒ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت انس بن مالک ؓ کے پاس تھے۔ تو ایک آدمی ان سے کہنے لگا: اے ابوحمزہ ؓ! یقیناً آپ ؓ کے بھائی پسند کرتے ہیں کہ آپ ؓ ان کے لیے دعا فرمائیں: تو آپ ؓ نے یوں دعا فرمائی! اے اللہ! تو ہماری مغفرت فرما۔ اور ہم پر رحم فرما، اور ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما، اور ہمیں آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے محفوظ فرما ان لوگوں نے عرض کیا: اے ابوحمزہ ؓ! ہمارے لیے مزید دعا کیجیے: تو انہوں نے دوبارہ یہی دعا فرمائی: ان لوگوں نے عرض کیا: اے ابوحمزہ ؒ ؓ ہمارے لیے مزید دعا کیجیے، تو آپ ؓ نے فرمایا: اے ابوفلاں ہمیں اللہ کافی ہے، اگر ہمیں یہ سب کچھ عطا کر دیا گیا تو ہمیں دنیا اور آخرت کی بھلائی دے دی گئی۔

(٣٠٢١٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ تُبَيْعٍ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : لَوْلا كَلِمَاتٌ أَقُولُهُنَّ لَجَعَلَتْنِي الْيَهُودُ أَصِيحُ مَعَ الْحُمُرِ النَّاهِقَةِ وَأَعْوِي مَعَ الْكِلابِ الْعَاوِيَةِ ، أَعُوذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَبِاسْمِكَ الْعَظِيمِ وَبِكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ الَّتِي لاَ يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ ، وَلا فَاجِرٌ ، الَّذِي لاَ يَخْفِرُ جَارُهُ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ ، وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ، وَمِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ.

(۳۰۲۱۷) حضرت تبیع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب ؓ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ کلمات نہ ہوتے جن کو میں پڑھتا ہوں تو یہود مجھے ایسا بنا دیتے کہ میں چیخنے والے گدھوں کے ساتھ چیختا اور بھونکنے والے کتوں کے ساتھ میں بھونکتا: وہ کلمات یہ ہیں، میں پناہ مانگتا ہوں تیرے اس معزز چہرے کی، اور تیرے عظیم نام کی، اور تیرے مکمل کلمات کی جن سے کوئی نیک اور بدکار تجاوز نہیں کر سکتا، اور جس کے پڑوسی کو پناہ نہیں دی جاتی، ہر اس چیز کے شر سے جو آسمان سے اترتی ہے اور جو چیز آسمان میں بلند ہوتی ہے۔ اور اس چیز کے شر سے جس کو اس نے تخلیق کیا، وجود بخشا اور پیدا کیا۔

(٣٠٢١٨) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ عَوْنٍ ، قَالَ : قَالَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ : مَنْ قَرَأَ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَ(قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) وَ(قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) وَ(قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ) حَفِظَ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الأُخْرَى.

(۳۰۲۱۸) حضرت عون ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر ؓ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کی نماز کے بعد سورۃ فاتحہ سورۃ اخلاص، سورۃ فلق اور سورۃ الناس کی تلاوت کرتا ہے، تو اس جمعہ سے لے کر اگلے جمعہ تک کے لیے اس کی حفاظت کر دی جاتی ہے۔

(۳۰۲۱۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي آخِرِ قَوْلِهِ : وَصَلَ اللَّهُ بِالإِيمَانِ أُخُوَّتَكُمْ وَقَرَّبَ بِرَحْمَتِهِ مَوَدَّتَكُمْ ، وَمَكَّنَ بِإِحْسَانِهِ كَرَامَتَكُمْ ، وَنَوَّرَ بِالْقُرْآنِ صُدُورَكُمْ.

(۳۰۲۱۹) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو مسلم ؒ اپنی بات کے آخر میں یوں فرماتے تھے: اللہ تمہاری مواخات کو ایمان کے ذریعہ جوڑ دے، اور تمہارے محبوبین کو اپنی رحمت سے قریب کر دے۔ اور تمہارے معززین کو اپنے فضل سے قدرت عطا فرمائے، اور قرآن کے ذریعہ سے تمہارے سینوں کو منور کرے۔

(۸۰) فِي التَّعَوُّذِ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ

معوذتین کے ساتھ پناہ مانگنے کے بیان میں

(۳۰۲۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا سَأَلَ سَائِلٌ ، وَلا اسْتَعَاذَ مُسْتَعِيذٌ بِمِثْلِهِمَا ، يَعْنِي الْمُعَوِّذَتَيْنِ. (ابوداؤد ۱۴۵۸۔ دارمی ۳۴۴۰)

(۳۰۲۲۰) حضرت عقبہ بن عامر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کبھی کسی سوال کرنے والے نے سوال نہیں کیا اور نہ ہی پناہ مانگنے والے نے پناہ مانگی، جیسا کہ معوذتین کے ساتھ سوال کرنے والے نے سوال کیا اور ان کے ذریعے پناہ مانگنے والے نے پناہ مانگی۔

(۸۱) ما يدعو بِهِ الرّجل إذا طلعت الشّمس

جب سورج طلوع ہو تو آدمی ان کلمات کے ساتھ دعا مانگے

(۳۰۲۲۱) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَانَ يَقُولُ إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ :سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللهِ الأَعْظَمِي ، لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللهِ الأَكْبَرِي ، لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللهِ الأَمْجَدِي ، لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، يَتْبَعُ هَذَا النَّحْوَ.

(۳۰۲۲۱) حضرت عروہ ؒ فرماتے ہیں کہ جب سورج طلوع ہوتا تو حضرت حسن بن علی بن ابی طالب ؓ یوں دعا فرماتے تھے: سننے والے نے اس اللہ کی تعریف سنی جو بہت عظمت والا ہے، جس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے،

اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، سننے والے نے اس اللہ کی تعریف سنی جو بہت بڑا ہے، جس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کا ملک ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، سننے والے نے اس اللہ کی تعریف سنی جو بہت بزرگی والا ہے، جس کا کوئی شریک نہیں ہے اسی کا ملک ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اسی طریقہ سے دوبارہ کہتے۔

(۸۴) فِي الرَّجلِ يرِيد السَّفر ما يدعو بِهِ

اس آدمی کا بیان جو سفر کا ارادہ کرے تو یوں دعا کرے

(۳۰۲۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَن سِمَاكٍ ، عَن عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ فِي سَفَرٍ قَالَ : اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الأَهْلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الضُّبْنَةِ فِي السَّفَرِ ، وَالْكَآبَةِ فِي الْمُنْقَلَبِ ، اللَّهُمَّ اقْبِضْ لَنَا الأَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ.

(احمد ۲۹۹۔ ابن حبان ۲۷۱۶)

(۳۰۲۲۲) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں نکلنے کا ارادہ فرماتے تو یوں دعا کرتے: اے اللہ! تو سفر میں میرا ساتھی ہے، اور گھر میں میرا خلیفہ ہے، اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر میں بیمار ہونے سے، اور غم کی حالت میں لوٹنے سے، اے اللہ! ہمارے لیے زمین کو لپیٹ دے، اور ہمارے لیے سفر کو آسان فرما۔

(۳۰۲۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مُسَافِرًا يَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ ، وَمِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَمِنْ سُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الأَهْلِ وَالْمَالِ. (مسلم ۹۷۹۔ احمد ۸۳)

(۳۰۲۲۳) حضرت عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کے لیے نکلتے تو پناہ مانگتے تھے سفر کی مشقت سے، اور غمگین لوٹنے سے، اور رزق میں کشادگی کے بعد تنگی سے، اور مظلوم کی بد دعا سے، اور گھر میں اور مال میں بُرا منظر دیکھنے سے۔

(۳۰۲۲۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَن سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : أَرَادَ رَجُلٌ سَفَرًا فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : أَوْصِنِي ، فَقَالَ : أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللهِ وَالتَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ.

(ترمذی ۳۴۴۵۔ احمد ۳۴۳)

(۳۰۲۲۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے سفر کا ارادہ کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: مجھے وصیت فرما دیجئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تجھے وصیت کرتا ہوں اللہ سے ڈرنے کی، اور ہر بلندی پر چڑھتے ہوئے تکبیر کہنے کی۔

(۳۰۲۲۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ ، قَالَ :حدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ :إِنِّي أُرِيدُ سَفَرًا فَأَوْصِنِي ، فَقَالَ :إِذَا تَوَجَّهْت فَقُلْ :بِسْمِ اللهِ حَسْبِي اللَّهُ وَتَوَكَّلْت عَلَى اللهِ فَإِنَّك إِذَا قُلْتَ :بِسْمِ اللهِ ، قَالَ الْمَلَكُ :هُدِيتَ وَإِذَا قُلْتَ :حَسْبِي اللَّهُ ، قَالَ الْمَلَك ، حُفِظْت ، وَإِذَا قُلْتَ : تَوَكَّلْت عَلَى اللهِ ، قَالَ الْمَلَكُ :كُفِيت.

(۳۰۲۲۵) حضرت عون بن عبداللہ ؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: میرا سفر کا ارادہ ہے پس آپ مجھے وصیت فرما دیجئے، تو آپ ؓ نے ارشاد فرمایا: جب تو سفر کے لیے متوجہ ہو تو یہ کلمات کہہ: اللہ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں، مجھے اللہ کافی ہے، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا، پس جب تو کہے گا اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں تو فرشتہ کہے گا، تجھے ہدایت دی گئی، اور جب تو کہے گا، مجھے اللہ کافی ہے، تو فرشتہ کہے گا، تیری حفاظت کی گئی، ، اور جب تو کہے گا، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا تو فرشتہ کہے گا، تیری کفایت کی گئی۔

(۳۰۲۲۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَقُولُونَ فِي السَّفَرِ : اللَّهُمَّ بَلاغًا يُبَلِّغُ خَيْرًا مَغْفِرَتَكَ مِنْك وَرِضْوَانًا ، بِيَدِكَ الْخَيْرُ ، إِنَّك عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ عَلَى الأَهْلِ ، اللَّهُمَّ اطْوِ لَنَا الأَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الأَهْلِ وَالْمَالِ.

(۳۰۲۲۶) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ صحابہ ؓ سفر میں یوں دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! خیر کو پہنچا ایسی خیر جس میں تیری طرف سے مغفرت ہو اور تیری رضا ہو، خیر تیرے ہی قبضہ میں ہے، یقیناً تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، اے اللہ! تو ہی سفر میں ہمارا ساتھی ہے۔ اور گھر والوں پر ہمارا خلیفہ ہے۔ اے اللہ! ہمارے لیے زمین کی دوری کو ختم فرما، اور ہم پر سفر کو آسان فرما، اے اللہ! ہم تیری پناہ مانگتے ہیں سفر کی مشقت سے، اور غمگین لوٹنے سے اور گھر اور مال میں بُرا منظر دیکھنے سے۔

(۳۰۲۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :سَافَرْت مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَإِذَا كَانَ مِنَ السَّحَرِ نَادَى : سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللهِ وَنِعْمَتِهِ وَحُسْنِ بَلائِهِ عِنْدَنَا ، اللَّهُمَّ صَاحِبْنَا فَأَفْضِلْ عَلَيْنَا ثَلاثًا اللَّهُمَّ عَائِذٌ بِكَ مِنْ جَهَنَّمَ ثَلاثًا.

(۳۰۲۲۷) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کے ساتھ سفر کیا، پس جب صبح ہوئی تو آپ ؓ یوں ندا لگاتے تھے، تین مرتبہ، سننے والے نے سن لیا اللہ کی حمد اور اس کی نعمت اور اس کی طرف سے ہم پر ہر اچھے انعام کو، اے اللہ! تو ہمارا ساتھی بن! پس ہم پر فضل فرما، پھر تین مرتبہ یوں ندا لگاتے: اے اللہ! پناہ مانگتا ہوں جہنم سے۔

(۸۳) فِي الرَّجلِ إذا رجع مِن سفرِهِ ما يدعو بِهِ

آدمی جب سفر سے لوٹے تو یوں دعا کرے

(۳۰۲۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَن سِمَاكٍ ، عَن عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ الرُّجُوعَ ، يعني مِنَ السَّفَرِ قَالَ :تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ ، وَإِذَا دَخَلَ عَلَى أَهْلِهِ ، قَالَ :تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا أَوْبًا لاَ يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا.

(۳۰۲۲۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے لوٹنے کا ارادہ فرماتے تو یہ کلمات پڑھتے: ہم توبہ کرنے والے ہیں، بندگی کرنے والے ہیں، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں، اور جب اپنے گھر والوں پر داخل ہوتے تو یہ کلمات پڑھتے: ہم توبہ کررہے ہے، توبہ کررہے، اپنے رب کی طرف ہی لوٹ رہے ہیں، وہ ہمارا کوئی بھی گناہ نہیں چھوڑے گا۔

(۳۰۲۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَن زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَفَلَ مِنْ سَفَرٍ ، قَالَ :آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ. (احمد ۳۰۰۔ طیالسی ۷۱۶)

(۳۰۲۲۹) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس لوٹتے تو یہ کلمات پڑھتے! ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں بندگی کرنے والے ہیں، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔

(۳۰۲۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَن نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَجَعَ مِنَ الْجَيْشِ ، أَوِ السَّرَايَا ، أَوِ الْحَجِّ ، أَوِ الْعُمْرَةِ ، قَالَ كُلَّمَا أَوْفَى عَلَى ثَنِيَّةٍ ، أَوْ فَدْفَدٍ كَبَّرَ ثَلاثًا ، ثُمَّ قَالَ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ صَدَقَ وَعْدَهُ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ.

(بخاری ۱۷۹۷۔ مسلم ۹۸۰)

(۳۰۲۳۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی لشکر سے یا سرایا سے یا حج یا عمرے سے واپس لوٹتے۔ راوی فرماتے ہیں جب بھی کسی پہاڑی راستہ یا چٹیل میدان پر پہنچتے تو تین مرتبہ تکبیر کہتے: پھر یہ کلمات پڑھتے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس نے اپنے وعدہ کو سچا کیا ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، بندگی کرنے والے ہیں، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔

(۳۰۲۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَن نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ ، أَوْ نَحْوَهُ.

(۳۰۲۳۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ماقبل والا ارشاد اس سند سے بھی نقل کیا گیا ہے۔

(۳۰۲۳۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَن يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ

مَالِكٍ ، أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا كَانَ بِظَهْرِ الْبَيْدَاءِ ، أَو بِالْحَرَّةِ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ. (بخاری ۳۰۸۵۔ مسلم ۹۸۰)

(۳۰۲۳۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر جب بھی کسی جنگل یا پتھریلی زمین میں ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات پڑھتے: ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، بندگی کرنے والے ہیں، اگر اللہ نے چاہا، تو اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔

(۳۰۲۳۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : كَانُوا إِذَا قَفَلُوا قَالُوا : آيِبُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَائِبُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ.

(۳۰۲۳۳) حضرت ابراہیم تیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب صحابہ رضی اللہ عنہم سفر سے لوٹتے تھے تو یہ کلمات پڑھتے تھے، ہم لوٹنے والے ہیں اگر اللہ نے چاہا، توبہ کرنے والے ہیں، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔

(٨٤) الرّجل يفزَع مِن اللّيلِ ما يدعو بِهِ

جو شخص رات سے ڈرتا ہو تو وہ یوں دعا کرے

(۳۰۲۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ تَلَقَّتْهُ الْجِنُّ بِالشَّرَرِ يَرْمُونَهُ ، فَقَالَ جِبْرِيلُ : تَعَوَّذْ يَا مُحَمَّدُ ، فَتَعَوَّذَ بِهَؤُلاءِ الْكَلِمَاتِ فَدُحِرُوا عَنْهُ ، أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لاَ يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ ، وَلا فَاجِرٌ ، مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ ، وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ، وَمِنْ شَرِّ مَا بَثَّ فِي الأَرْضِ ، وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا ، وَمِنْ شَرِّ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، وَمِنْ كُلِّ طَارِقٍ يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَنُ.

(۳۰۲۳۴) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ جن ملے جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر انگارے پھینکے، تو حضرت جبرائیل نے فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! پناہ مانگیے: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کلمات کے ذریعہ پناہ مانگی، پھر ان جنوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہٹا دیا گیا: میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ کہ جن سے کوئی نیکوکار اور بدکار تجاوز نہیں کرسکتا۔ ہر اس چیز کے شر سے جو آسمان سے اترتی ہے، اور جو آسمان میں بلند ہوتی ہے، اور ہر اس چیز کے شر سے جو زمین میں پھیلتی ہے، اور زمین سے نکلتی ہے، اور دن اور رات کے شر سے، اور ہر رات کو آنے والے خیر کی توقع کرتے ہوئے اے رحم کرنے والے!

(۳۰۲۳٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْمَخْزُومِيَّ شَكَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَ نَفْسٍ وَجَدَهُ وَأَنَّهُ قَالَ لَهُ :

إِذَا أَتَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلْ : أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ ، وَشَرِّ عِبَادِهِ ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ ، فَو الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لاَ يَضُرُّكَ شَيْءٌ حَتَّى تُصْبِحَ.

(۳۰۲۳۵) حضرت محمد بن یحییٰ بن حبان ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ولید بن مغیرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دل میں آنے والے خیالات کی شکایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: جب تو اپنے بستر میں آئے تو یہ کلمات پڑھ، میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ، اُس کے غصہ اور اس کی پکڑ سے اور اس کے بندوں کے شر سے، اور شیطان کے وسوسوں سے کہ وہ میرے پاس حاضر ہوں پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تجھے کوئی بھی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی یہاں تک کہ تو صبح کر لے گا۔

(۳۰۲۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ مُصْعَبٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ ، قَالَ : كَانَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ يَفْزَعُ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى يَخْرُجَ ، وَمَعَهُ سَيْفُهُ فَخُشِيَ عَلَيْهِ أَنْ يُصِيبَ أَحَدًا ، فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : إِنَّ جِبْرِيلَ ، قَالَ لِي : إِنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ يَكِيدُكَ ، فَقُلْ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ الَّتِي لاَ يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ ، وَلا فَاجِرٌ ، مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ ، وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ، وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الأَرْضِ ، وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا ، وَشَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، وَكُلِّ طَارِقٍ إِلاَّ طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَنُ فَقَالَهُنَّ خَالِدٌ فَذَهَبَ ذَلِكَ عَنْهُ.

(۳۰۲۳۶) حضرت یحییٰ بن جعدہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ رات سے ڈرتے تھے، یہاں تک کہ وہ نکلے اس حال میں کہ ان کے پاس تلوار تھی۔ پس ان پر خوف طاری ہو گیا کہ وہ کسی کو تکلیف پہنچا دیں گے پس انہوں نے اس بات کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا ہے: کہ جنوں کی ایک جماعت تیرے ساتھ مکر وفریب کرتی ہے، پس تو یہ کلمات پڑھ لے: میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ کہ جن سے کوئی نیکوکار اور بدکار تجاوز نہیں کر سکتا، ہر اس چیز کے شر سے جو آسمان سے نازل ہوتی ہے اور جو آسمان میں بلند ہوتی ہے، اور اس چیز کے شر سے جو زمین میں پیدا ہوتی ہے اور جو زمین سے نکلتی ہے، اور دن اور رات کے فتنوں کے شر سے، اور ہر رات کو آنے والے سے مگر جو خیر لائے، اے رحم کرنے والے، پس حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ان کلمات کو پڑھا، تو ان کی یہ حالت ختم ہو گئی۔

(۳۰۲۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا فَزِعَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلْيَقُلْ : بِسْمِ اللهِ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَسُوءِ عِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ شَرِّ الشَّيَاطِينِ ، وَمَا يَحْضُرُونِ.

(۳۰۲۳۷) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص رات کو اپنی نیند میں ڈر جائے، تو یہ کلمات پڑھے: اللہ کے نام کے ساتھ: میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے مکمل کلمات کی، اس کے غضب سے اور اس کی

بری پکڑ سے، اور اس کے بندوں کے شر سے، اور شیطانوں کے شر سے، اور جو کچھ وہ حاضر ہوتے ہیں۔

(٣٠٢٣٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ ، قَالَ :سَأَلَ رَجُلٌ عَبْدَ اللهِ بْنَ خَنْبَشٍ : كَيْفَ صَنَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ كَادَتْهُ الشَّيَاطِينُ ؟ قَالَ :جَائَتِ الشَّيَاطِينُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الأَوْدِيَةِ ، وَتَحَدَّرَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْجِبَالِ ، وَفِيهِمْ شَيْطَانٌ مَعَهُ شُعْلَةُ نَارٍ يُرِيدُ أَنْ يَحْرِقَ بِهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُرْعِبَ مِنْهُمْ ، قَالَ جَعْفَرٌ :أَحْسَبُهُ ، قَالَ : جَعَلَ يَتَأَخَّرُ ، قَالَ :وَجَائَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ :يَا مُحَمَّدُ ، قُلْ ، قَالَ :مَا أَقُولُ ؟ قَالَ :قُلْ :أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لاَ يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ ، وَلا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيهَا ، وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الأَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلاَّ طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَنُ ، قَالَ :فَطُفِئَتْ نَارُ الشَّيْطَانِ ، قَالَ :وَهَزَمَهُمَ اللَّهُ.

(٣٠٢٣٨) حضرت ابو التیاح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن خنبش رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: جب شیاطین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دھوکہ دیتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ کچھ شیاطین وادیوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، اور پہاڑ سے اتر کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئے، اس حال میں کہ ان میں ایک شیطان تھا جس کے پاس ایک انگارہ تھا، اس کا ارادہ تھا کہ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جلا دے گا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کا رعب طاری ہو گیا، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرا گمان ہے کہ راوی نے کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے ہٹنے لگے۔ راوی فرماتے ہیں: کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے۔ اور فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پڑھیے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: میں کیا پڑھوں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھیے! میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ جن سے کوئی نیکوکار اور بدکار تجاوز نہیں کر سکتا، ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی، جس کو وجود بخشا اور جسے پیدا کیا اور ہر اس چیز کے شر سے جو آسمان میں بلند ہوتی ہے، اور اس چیز کے شر سے جو زمین میں پیدا ہوتی ہے، اور اس چیز کے شر سے جو زمین سے نکلتی ہے، اور دن اور رات کے فتنوں کے شر سے، اور ہر رات کو نمودار ہونے والی چیز کے شر سے مگر جو رات کو خیر لائے، اے رحمٰن! راوی کہتے ہیں پس شیاطین کی آگ کو بجھا دیا گیا، کہتے ہیں پس اللہ نے ان شیاطین کو شکست دی۔

(٣٠٢٣٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، قَالَ :أَصَابَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَرَقٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا قُلْتَهُنَّ نِمْتَ اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ ، وَمَا أَظَلَّتْ ، وَرَبَّ الأَرْضِينَ ، وَمَا أَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ ، وَمَا أَضَلَّتْ ، كُنْ لِي جَارِي مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيعًا أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ ، أَوْ يَبْغِي ، عَزَّ جَارُكَ ، وَلا إِلَهَ غَيْرُكَ. (ترمذی ٣٥٢٣۔ طبرانی ٩٨٤)

(٣٠٢٣٩) حضرت ابن سابط رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو رات میں نیند نہیں آتی تھی، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ان سے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں چند کلمات نہ سکھاؤں جب تم ان کو کہو گے تو تمہیں نیند آ جائے گی؟ تم یہ کلمات پڑھا کرو! اے اللہ! ساتوں آسمانوں کے رب اور جن چیزوں پر انہوں نے سایہ کیا ہوا ہے اور ساتوں زمینوں کے رب اور جن چیزوں کو انہوں نے اٹھا رکھا ہے اور شیاطین کے رب اور جو یہ گمراہ کرتے ہیں، تو میرا محافظ بن جا! اپنی تمام مخلوق کے شر سے، کہ ان میں سے کوئی مجھ پر زیادتی کرے یا سرکشی کرے، تیری پناہ غالب ہے، اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(۸۵) ما يدعو بِهِ الرّجل إذا دخل المسجد الحرام

جب کوئی شخص مسجد حرام میں داخل ہو تو یوں دعا کرے

(٣٠٢٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، أن النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْبَيْتَ قَالَ : اللَّهُمَّ زِدْ هَذَا الْبَيْتَ تَشْرِيفًا وَتَعْظِيمًا وَمَهَابَةً ، وَزِدْ مَنْ حَجَّهُ ، أَوِ اعْتَمَرَهُ تَشْرِيفًا وَتَعْظِيمًا وَتَكْرِيمًا وَبِرًّا. (بيهقى ٧٣)

(۳۰۲۴۰) حضرت مکحول ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ جب نبی ﷺ بیت اللہ کو دیکھتے تو یوں دعا فرماتے: اے اللہ! تو اس گھر کی عزت، عظمت اور ہیبت میں اضافہ فرما، اور جو شخص اس کا حج یا عمرہ کرے اس کی عزت، عظمت، اکرام اور نیکی میں بھی اضافہ فرما۔

(٣٠٢٤١) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ، وَنَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ، قَالَ :اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلامُ وَمِنْكَ السَّلامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلامِ.

(۳۰۲۴۱) حضرت محمد بن سعید ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیب ریٹیلیہ جب کعبہ کی مسجد میں داخل ہوتے اور بیت اللہ کی طرف دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے: اے اللہ! تو سلامتی والا ہے، اور تجھ ہی سے سلامتی ہے، اے ہمارے رب! تو ہمیں سلامتی کا تحفہ دے۔

(٣٠٢٤٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :أَوَّلُ مَا تَدْخُلُ مكة فَانْتَهَيْتَ إِلَى الْحِجْرِ فَاحْمَدَ اللَّهَ عَلَى حُسْنِ تَيْسِيرِهِ وَبَلاغِهِ.

(۳۰۲۴۲) حضرت شعبی ریٹیلیہ ارشاد فرماتے ہیں جب تو پہلی مرتبہ مکہ میں داخل ہو تو حجر اسود پر جا کر اللہ کی حمد کر آسانی پر اور آرام سے پہنچنے پر۔

(٣٠٢٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ عُمَرَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْبَيْتَ ، قَالَ : اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلامُ وَمِنْكَ السَّلامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلامِ.

(۳۰۲۴۳) حضرت سعید ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب بیت المقدس میں داخل ہوتے تو یوں دعا پڑھتے: اے اللہ! تو سلامتی والا ہے، اور تجھ ہی سے سلامتی ہے، ہمارے رب! تو ہمیں سلامتی کا تحفہ دے۔

(۸۶) ما یقول الرّجل إذا استلم الحجر

جب کوئی شخص حجر اسود کا استلام کرے تو یہ کلمات پڑھے

(۳۰۲۴۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا اسْتَلَمَهُ يَعْنِي الْحَجَرَ : آمَنْتُ بِاللهِ وَكَفَرْتُ بِالطَّاغُوتِ.

(۳۰۲۴۴) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب حجر اسود کا استلام فرماتے تو یہ کلمات پڑھتے: میں اللہ پر ایمان لایا اور میں نے بتوں کی تکفیر کی۔

(۳۰۲۴۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ إِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ : اللَّهُمَّ تَصْدِيقًا بِكِتَابِكَ وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ.

(۳۰۲۴۵) حضرت حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب حجر اسود کا استلام فرماتے تو یہ کلمات پڑھتے، اے اللہ! تیری کتاب کی تصدیق کرتے ہوئے اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے (استلام کرتا ہوں)

(۳۰۲۴۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُبَيْدٍ الْمُكْتِبِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا اسْتَلَمْتَ الْحَجَرَ فَقُلْ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ.

(۳۰۲۴۶) حضرت عبید المکتب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب بھی تو حجر اسود کا استلام کرے تو یہ کلمات پڑھ لیا کر: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

(۳۰۲۴۷) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ يُسْتَحَبُّ أَنْ يُقَالَ عِنْدَ اسْتِلاَمِ الْحَجَرِ : اللَّهُمَّ تَصْدِيقًا بِكِتَابِكَ وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ.

(۳۰۲۴۷) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مستحب ہے کہ حجر اسود کا استلام کرتے ہوئے یوں کہا جائے! اے اللہ! تیری کتاب کی تصدیق کرتے ہوئے اور تیرے نبی کی سنت پر عمل کرتے ہوئے (استلام کرتا ہوں)

(۸۷) ما یدعو بہ الرّجل بین الرّکن والمقام

رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان آدمی یوں دعا کرے

(۳۰۲۴۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْحَجَرِ : ﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾.

(۳۰۲۴۸) حضرت عبداللہ بن السائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا ہے: اے ہمارے رب! دے ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی، اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔

(۳۰۲٤۹) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِي لاَ يَدَعُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ أَنْ يَقُولَ :اللَّهُمَّ قَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتنِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ وَاخْلُفْ عَلَيَّ كُلَّ غَائِبَةٍ لِي بِخَيْرٍ.

(۳۰۲۴۹) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ بھی تھی جسے وہ کبھی بھی حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان پڑھنا نہیں بھولتے تھے۔ اے اللہ! مجھے قناعت عطا فرما اس رزق میں جو تو نے مجھے عطا فرمایا ہے، اور تو میرے لیے اس میں برکت عطا فرما، اور تو میرا جانشین بن جا اس غیر موجود چیز میں جس میں میرے لیے بھلائی ہو۔

(۳۰۲۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ أَبِي شُعْبَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الرُّكْنِ أو الْحَجَرِ :﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾.

(۳۰۲۵۰) حضرت ابو شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھا کرتے تھے، ہمارے رب! دے ہمیں خوبی دنیا میں، اور آخرت میں خوبی اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لے۔

(۳۰۲۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :عَلَى الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ مَلَكٌ يَقُولُ آمِينَ ، فَإِذَا مَرَرْتُمْ بِهِ فَقُولُوا :اللَّهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

(۳۰۲۵۱) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ رکن یمانی پر ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے جو دعاؤں پر آمین کہتا ہے، پس جب بھی تم اس کے پاس سے گزرو تو یہ دعا پڑھو! اے اللہ! ہمارے رب دے ہمیں دنیا میں خوبی اور آخرت میں خوبی اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔

(۸۸) ما يدعو بِهِ الرّجل إذا صعِد على الصّفا والمروةِ

جب کوئی شخص صفا اور مروہ پر چڑھے تو یوں دعا کرے

(۳۰۲۵۲) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ بَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقَى عَلَيْهِ حَتَّى رَأَى الْبَيْتَ وَوَحَّدَ اللَّهَ وَكَبَّرَهُ ، وَقَالَ :لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وحده أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الأَحْزَابَ وَحْدَهُ، ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذَلِكَ فَقَالَ :مِثْلَ هَذَا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ أَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا.

(۳۰۲۵۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا پہاڑی سے ابتدا کی اور اس پر چڑھ گئے یہاں تک کہ بیت اللہ کو دیکھ لیا۔ اور اللہ کی وحدانیت بیان کی اور تکبیر کہی۔ اور یہ کلمات پڑھے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک

نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے کی مدد کی، اور اس اکیلے نے تمام گروہوں کو شکست دی، پھر ان دونوں کے درمیان دعا کی اور اسی طرح تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے، پھر مروہ پہاڑی پر تشریف لائے، اور مروہ پر بھی ویسا ہی کیا جیسا کہ صفاء پر کیا تھا۔

(٣٠٢٥٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَن سُفْيَانَ ، عَن فِرَاسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ الأَجْدَعِ ، قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ :إِذَا قُمْتُمْ عَلَى الصَّفَا فَكَبِّرُوا سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ ، بَيْنَ كُلِّ تَكْبِيرَتَيْنِ حَمْدُ اللهِ وَثَنَاءٌ عَلَيْهِ وَصَلاَةُ اللهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدُعَاءٌ لِنَفْسِكَ ، وَعَلَى الْمَرْوَةِ مِثْلُ ذَلِكَ.

(٣٠٢٥٣) حضرت وھب بن الاجدع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: جب تم لوگ صفا پہاڑی پر کھڑے ہو، تو سات مرتبہ تکبیر کہو اور ہر دو تکبیروں کے درمیان اللہ کی حمد و ثنا بیان کرو، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو، اور اپنی ذات کے لیے دعا مانگو اور مروہ پہاڑی پر بھی ایسا ہی کرو۔

(٣٠٢٥٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَن زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَن وَهْبِ بْنِ الأَجْدَعِ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ يَقُولُ :يُبْدَأُ بِالصَّفَا وَيَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ الْبَيْتَ ، ثُمَّ يُكَبِّرُ سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ ، بَيْنَ كُلِّ تَكْبِيرَتَيْنِ حَمْدُ اللهِ ، وَصَلاَةٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسْأَلَةٌ لِنَفْسِكَ ، وَعَلَى الْمَرْوَةِ مِثْلُ ذَلِكَ.

(٣٠٢٥٤) حضرت وھب بن الاجدع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ صفا پہاڑی سے ابتدا کی جائے گی، اور پہلے بیت اللہ کی طرف استقبال کرو، پھر سات مرتبہ تکبیر کہو، اور ہر دو تکبیروں کے درمیان اللہ کی حمد و ثنا بیان ہو، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود ہو، اور اپنی ذات کے لیے سوال ہو، اور مروہ پہاڑی پر بھی ایسے ہی کیا جائے گا۔

(٣٠٢٥٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَن عُبَيْدِ اللهِ ، عَن نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَعِدَ على الصَّفَا اسْتَقْبَلَ الْبَيْتَ ، ثُمَّ كَبَّرَ ثَلاَثًا ، ثُمَّ قَالَ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ ، ثُمَّ يَدْعُو قَلِيلاً ، ثُمَّ يَفْعَلُ ذَلِكَ عَلَى الْمَرْوَةِ حَتَّى يَفْعَلَ ذَلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَيَكُونُ التَّكْبِيرُ وَاحِدًا وَعِشْرِينَ تَكْبِيرَةً ، فَمَا يَكَادُ يَفْرُغُ حَتَّى يَشُقَّ عَلَيْنَا وَنَحْنُ شَبَابٌ.

(٣٠٢٥٥) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب صفا پہاڑی پر چڑھتے تو بیت اللہ کی طرف رخ کرتے پھر تین مرتبہ تکبیر کہتے پھر یہ کلمات پڑھتے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، اور ان کلمات میں اپنی آواز کو بلند فرماتے۔ پھر تھوڑی دیر دعا کرتے، پھر یہی عمل مروہ پہاڑی پر بھی فرماتے یہاں تک کہ سات مرتبہ ایسے چکر لگاتے، تو تکبیر کی تعداد اکیس بن جاتی، ہم نوجوان ہونے کے باوجود فارغ ہونے کے قریب بہت زیادہ تھک جاتے تھے۔

(٣٠٢٥٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الأَصْبَغِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، عَن سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّهُ

كَانَ يقول :يَقُومُ الرجل عَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَدْرَ قِرَائَةِ سُورَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۰۲۵۶) حضرت قاسم بن ابی ایوب ویشی فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر ویشی ارشاد فرمایا کرتے تھے: آدمی صفا اور مروہ پہاڑی پر نبی کریم ﷺ کے سورت پڑھنے کی مقدار کے بقدر کھڑا ہوگا۔

(۳۰۲۵۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ :قَالَ الْحَكَمُ لِإِبْرَاهِيمَ ، رَأَيْت أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ يَقُومُ عَلَى الصَّفَا قَدْرَ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ عِشْرِينَ وَمِئَةَ آيَةٍ فَقَالَ :إِنَّهُ لَفَقِيهٌ.

(۳۰۲۵۷) حضرت مغیرہ ویشی فرماتے ہیں کہ حضرت حکم ویشی نے حضرت ابراہیم ویشی سے ارشاد فرمایا کہ میں نے حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث ویشی کو صفا پہاڑی پر دیکھا کہ انہوں نے ایک آدمی کے ایک سوبیس آیات پڑھنے کے بقدر قیام فرمایا: تو حضرت ابراہیم ویشی نے فرمایا! یقیناً وہ تو فقیہ ہیں۔

(۸۹) مَنْ قَالَ ليس على الصّفا والمروةِ دعاءٌ مؤقّتٌ

جو کہے: صفا اور مروہ پر کوئی دعا متعین نہیں

(۳۰۲۵۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ دُعَاءٌ مُؤَقَّتٌ فَادْعُ مَا شِئْت.

(۳۰۲۵۸) حضرت اعمش ویشی فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ویشی نے ارشاد فرمایا: صفا اور مروہ پر کوئی دعا متعین نہیں جو چاہے دعا کرو۔

(۳۰۲۵۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ:لَمْ أَسْمَعْ، أَنَّ عَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ دُعَاءً مُوَقَّتًا.

(۳۰۲۵۹) حضرت ابن جریج ویشی فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ویشی نے ارشاد فرمایا: میں نے نہیں سنا کہ صفا اور مروہ پر کوئی دعا متعین ہو۔

(۳۰۲۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، عَنْ أَفْلَحَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ :لَيْسَ فِيهَا دُعَاءٌ مُوَقَّتٌ فَادْعُ بِمَا شِئْت وَسَلْ مَا شِئْت.

(۳۰۲۶۰) حضرت افلح ویشی فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم ویشی ارشاد فرماتے ہیں کہ ان دونوں پر کوئی دعا متعین نہیں جو چاہے دعا کرو اور جو چاہے سوال کرو۔

(۳۰۲۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ الْعَلاءِ ، قَالَ :شَهِدْت عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ المخزومي يَقُولُ :لاَ أَعْلَمُ عَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ دُعَاءً مُؤَقَّتًا.

(۳۰۲۶۱) حضرت معاذ بن العلاء ویشی فرماتے ہیں کہ میں حضرت عکرمہ بن خالد المخزومی ویشی کے پاس حاضر تھا وہ ارشاد فرما رہے تھے: میں نہیں جانتا کہ صفا اور مروہ پر کوئی متعین دعا ہو۔

(۹۰) ما یدعو بِهِ الرّجل وهو یسعی بین الصّفا والمروۃ

جو شخص صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرے تو وہ یوں دعا مانگے

(۳۰۲۶۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فضیل ، عَنِ الْعَلاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ إذَا مَرَّ بِالْوَادِي بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ يَسْعَى فِيهِ ويقُولُ :رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ ، وَأَنْتَ الأَعَزُّ الأَكْرَمُ.

(۳۰۲۶۲) حضرت المسیب ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب صفا اور مروہ کی وادی میں سعی کرتے ہوئے گزرتے تھے تو یوں دعا فرماتے: اے میرے رب! مغفرت فرما اور رحم فرما، اور تو بہت عزت والا اور کرم والا ہے۔

(۳۰۲۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَن شَقِيقٍ ، عَن مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانَ إذَا سَعَى فِي بَطْنِ الْوَادِي ، قَالَ :رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ إِنَّك أَنْتَ الأَعَزُّ الأَكْرَمُ.

(۳۰۲۶۳) حضرت مسروق ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب صفا اور مروہ کی وادی میں سعی کرتے تو یوں دعا فرماتے: اے میرے رب مغفرت فرما اور رحم فرما، یقیناً تو عزت والا اور کرم کرنے والا ہے۔

(۳۰۲۶٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ حَنَشٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ ، وأَنْتَ الأَعَزُّ الأَكْرَمُ.

(۳۰۲۶۴) حضرت الہیثم بن حنش ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ یوں دعا مانگا کرتے تھے، میرے رب! مغفرت فرما اور رحم فرما، یقیناً تو بہت زیادہ عزت والا اور کرم کرنے والا ہے۔

(۳۰۲٦٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَقُولُ وَهُوَ يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا وَاحِدٌ إِنْ تَما أَتَمَّه الله ، وَقَد أَتَمَّا.

(۳۰۲۶۵) حضرت ھشام بن عروہ ویشید فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ ویشید صفا اور مروہ کی سعی کے درمیان یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔ یقیناً یہ ایک (چکر) اگر مکمل ہوا تو اللہ نے اس کو مکمل کیا۔ اور تحقیق وہ مکمل ہو گیا۔

(۹۱) ما یدعو بِهِ إذا رمی الجمرة

جب شیطان کو کنکری مارے تو یوں دعا کرے

(۳۰۲٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إدْرِيسَ ، عَن لَيْثٍ ، عَن مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أَفَضْت مَعَ عَبْدِ اللهِ فَرَمَى سَبْعَ حَصَيَاتٍ ، يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ، وَاسْتَبْطَنَ الْوَادِي حَتَّى إذَا فَرَغ ، قَالَ :اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُورًا ، وَذَنْبًا مَغْفُورًا ، ثُمَّ قَالَ :هَكَذَا رَأَيْت الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ صَنَعَ.

(۳۰۲۶۶) حضرت محمد بن عبدالرحمٰن بن یزید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ وقوف عرفہ کے اختتام پر منیٰ واپس لوٹا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے سات کنکریاں ماریں، آپ رضی اللہ عنہ ہر کنکری کے ساتھ تکبیر پڑھتے تھے، اور پھر وادی میں اترے اور یوں دعا فرمائی، اے اللہ! اس حج کو مقبول بنا دے اور گناہ کی بخشش فرما دے، پھر یوں ارشاد فرمایا: اس طرح میں نے دیکھا تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا۔

(۳۰۲۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ حَنَشٍ ، قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ حِينَ رَمَى الْجِمَارَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُورًا وَذَنْبًا مَغْفُورًا.

(۳۰۲۶۷) حضرت الھیثم بن حنش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے رمی جمار کے وقت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو یوں دعا کرتے ہوئے سنا: اے اللہ! اس حج کو مقبول بنا دے، اور گناہوں کی بخشش فرما دے۔

(۳۰۲۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ :قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ :مَا أَقُولُ إِذَا رَمَيْتُ الْجَمْرَةَ ؟ قَالَ :قُلِ :اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُورًا وَذَنْبًا مَغْفُورًا ، قَالَ :قلت أَقُولُهُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ؟ قَالَ :نَعَمْ إِنْ شِئْتَ.

(۳۰۲۶۸) حضرت مغیرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: جب میں شیطان کو کنکری ماروں تو کیا دعا پڑھوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ دعا پڑھو: اے اللہ! اس حج کو مقبول بنا دے، اور گناہوں کو بخش دے، مغیرہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے پوچھا: کیا یہ کلمات میں ہر کنکری کے ساتھ پڑھوں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا! جی ہاں! اگر تم چاہو۔

(۹۲) مَنْ قَالَ ليس عِندَ الجمارِ دعاءٌ مؤقتٌ

جو کہے: کنکریاں مارتے وقت کوئی دعا متعین نہیں

(۳۰۲۶۹) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَى الْوُقُوفِ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ دُعَاءٌ مُوَقَّتٌ فَادْعُ بِمَا شِئْتَ.

(۳۰۲۶۹) حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: دونوں جمروں کے پاس وقوف کے وقت کوئی دعا متعین نہیں جو چاہے دعا کرو۔

(۳۰۲۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ :يَدْعُو عِنْدَ الْجِمَارِ كُلِّهَا ، وَلا يُؤَقِّتُ شَيْئًا.

(۳۰۲۷۰) حضرت اشعث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے: جمار کے پاس تمام دعائیں مانگا کرو، وہاں کوئی دعا متعین نہیں کی گئی۔

(۳۰۲۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ فِي الْجَمْرَةِ شَيْءٌ مُوَقَّتٌ ، لاَ يُزَادُ عَلَيْهِ ؟ قَالَ : لاَ إِلاَّ قَوْلَ جَابِرٍ.

(۳۰۲۷۱) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء ؒ سے پوچھا: کیا جمرہ کے نزدیک کوئی دعا متعین ہے جس میں زیادتی نہیں کی جاسکتی؟ آپ ؒ نے ارشاد فرمایا: نہیں، مگر حضرت جابر ؒ کے قول میں۔

(۹۳) ما يدعو بِهِ عشِيّة عرفة

وقوف عرفہ کی رات میں یوں دعا کرے

(۳۰۲۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَخِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَكْثَرُ دُعَائِي وَدُعَاءِ الأَنْبِيَاءِ قَبْلِي بِعَرَفَةَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا ، اللَّهُمَّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ وَسْوَاسِ الصَّدْرِ ، وَشَتَاتِ الأَمْرِ ، وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي اللَّيْلِ ، وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ ، وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيَاحُ.

(۳۰۲۷۲) حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے تمام انبیاء کی عرفہ کے مقام پر زیادہ مانگی جانے والی دعا یہ ہے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اے اللہ! تو میرے دل میں نور کو ڈال دے۔ اور میرے کانوں میں بھی نور کو ڈال دے، اور میری آنکھوں میں بھی نور ڈال دے، اے اللہ! میرے لیے میرے سینہ کو کھول دے، اور میرے لیے میرے معاملہ کو آسان فرما، اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں سینہ کے وساوس سے، اور معاملہ کے بگڑنے سے اور قبر کے فتنہ سے، اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو رات میں داخل ہوتی ہے اور ہر چیز کے شر سے جو دن میں داخل ہوتی ہے، اور اس چیز کے شر سے جس کو ہوائیں چلاتی ہیں۔

(۳۰۲۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ نَضْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَكْثَرُ دُعَائِي وَدُعَاءِ الأَنْبِيَاءِ قَبْلِي بِعَرَفَةَ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

(۳۰۲۷۳) حضرت ابن ابی حسین ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عرفہ کے مقام پر کثرت سے کی جانے والی میری دعا اور مجھ سے پہلے کے انبیاء کی دعا یہ ہے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کی تعریف ہے، وہ ہی زندگی دیتا ہے اور وہ ہی موت دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

(٣٠٢٧٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلٍ ، عَنْ أَبِي شُعْبَةَ ، قَالَ : كُنْتُ بِجَنْبِ ابْنِ عُمَرَ بِعَرَفَةَ وَإِنَّ رُكْبَتِي لَتَمَسُّ رُكْبَتَهُ ، أَوْ فَخِذِي تَمَسُّ فَخِذَهُ ، فَمَا سَمِعْته يَزِيدُ عَلَى هَؤُلاَءِ الْكَلِمَاتِ : لاَ إلَهَ إلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ حَتَّى أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى جَمْعٍ.

(۳۰۲۷۴) حضرت ابو شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں میدان عرفات میں حضرت ابن عمر ؓ کے پہلو میں تھا۔ اور میرا گھٹنا ان کے گھٹنے سے چھو رہا تھا، یا میری ران ان کی ران سے چھو رہی تھی، پس میں نے نہیں سنا کہ انہوں نے ان کلمات پر کچھ زیادتی کی ہو، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ یہاں تک کہ وہ میدان عرفات سے منیٰ کی طرف لوٹ گئے۔

(٣٠٢٧٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بِشْرٍ ، قَالَ : قُلْتُ لاِبْنِ الْحَنَفِيَّةِ : مَا خَيْرُ مَا نَقُولُ فِي حَجِّنَا ، قَالَ : لاَ إلَهَ إلاَّ اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ.

(۳۰۲۷۵) حضرت عبد الرحمٰن بن بشر ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن حنفیہ ؒ سے پوچھا: سب سے بہتر کلمات کیا ہیں جو ہم اپنے حج کے دوران پڑھیں؟ تو آپ ؒ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

(٣٠٢٧٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ مِثْلَهُ.

(۳۰۲۷۶) اس مذکورہ سند کے ساتھ بھی حضرت ابن حنفیہ ؒ کا ماقبل جیسا ارشاد نقل کیا گیا ہے۔

(٣٠٢٧٧) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ دَاوُد بْنِ أَبِي عَاصِمٍ ، قَالَ : وَقَفْت مَعَ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بِعَرَفَةَ أَنْظُرُ كَيْفَ يَصْنَعُ ، فَكَانَ فِي الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ حَتَّى أَفَاضَ.

(۳۰۲۷۷) حضرت داؤد بن ابی عاصم ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم بن عبد اللہ ؒ کے ساتھ میدان عرفات میں وقوف کیا میں دیکھتا رہا کہ وہ کیا کرتے ہیں؟ پس وہ ذکر اور دعا میں مشغول رہے یہاں تک کہ منیٰ واپس لوٹ گئے۔

(٩٤) ما يدعو بِهِ الرّجل وهو يطوف بالبيت

جو شخص بیت اللہ کا طواف کرے تو یوں دعا کرے

(٣٠٢٧٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلٍ ، عَنْ أَبِي شُعْبَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ حَوْلَ الْبَيْتِ : لاَ إلَهَ إلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

(۳۰۲۷۸) حضرت ابو شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ بیت اللہ کے گرد طواف کرتے ہوئے یہ کلمات پڑھ رہے تھے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۹۵) فِي رفعِ الصّوتِ بِالدّعاءِ

دعاء کرتے ہوئے آواز بلند کرنے کا بیان

(۳۰۲۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَبِيبَةَ ، عَنْ سَعْدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِيُّ. (احمد ۱۷۲)

(۳۰۲۷۹) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین ذکر وہ ہے جو آہستہ ہو۔

(۳۰۲۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : الذِّكْرُ الْخَفِيُّ الَّذِي لاَ يَكْتُبُهُ الْحَفَظَةُ يُضَاعَفُ عَلَى مَا سِوَاهُ مِنَ الذِّكْرِ سَبْعِينَ ضِعْفًا.

(۳۰۲۸۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آہستہ ذکر جس کو فرشتے نہیں لکھ سکتے۔ اس کا ثواب دوسرے ذکر کی نسبت ستر گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔

(۳۰۲۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُونَ بِالتَّكْبِيرِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ ليس تَدْعُونَ أَصَمَّ ، وَلا غَائِبًا ، إِنَّكُمْ تَدْعُونَهُ سَمِيعًا قَرِيبًا وَهُوَ مَعَكُمْ.

(۳۰۲۸۱) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پس لوگ بلند آواز میں تکبیر کہہ رہے تھے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی جانوں پر نرمی کرو۔ تم لوگ کسی بہرے کو اور نہ ہی غیر موجود کو پکار رہے ہو۔ بلکہ تم لوگ ایسی ذات کو پکار رہے ہو جو سننے والا اور قریب ہے اور وہ ذات تمہارے ساتھ ہے۔

(۳۰۲۸۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشم ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ صَدَقَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ الْمُصَلِّيَ إذا صلى يُنَاجِي رَبَّهُ فَلْيَعْلَمْ بِمَا يُنَاجِيهِ ، وَلا يَجْهَرْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ.

(۳۰۲۸۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نمازی جب نماز پڑھتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے۔ پس چاہیے کہ تم میں سے ہر ایک جان لے کہ وہ اس ذات سے کیا سرگوشی کر رہا ہے۔ اور تم میں سے بعض لوگ دوسروں پر آواز بلند نہ کریں۔

(۳۰۲۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ لاَ تَدْعُونَ أَصَمَّ ، وَلا غَائِبًا يَعْنِي فِي رَفْعِ الصَّوْتِ فِي الدُّعَاءِ.

(۳۰۲۸۳) حضرت ابومجلز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکارتے، یعنی وہ دعا میں آواز بلند کرنے سے متعلق بات کر رہے تھے۔

(۳۰۲۸٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نسيب ، قَالَ : صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، فَلَمَّا جَلَسْتُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ رَفَعْتُ صَوْتِي بِالدُّعَاءِ فَانْتَهَرَنِي ، فَلَمَّا انْصَرَفْتُ قُلْتُ لَهُ : مَا كَرِهْتَ مِنِّي ؟ قَالَ : ظَنَنْتَ أَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِقَرِيبٍ مِنْكَ.

(۳۰۲۸۴) حضرت عبداللہ بن نسیب ولیٹیو فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب ولیٹیو کے پہلو میں نماز پڑھی۔ پس جب میں دوسری رکعت میں بیٹھا۔ تو دعا کرتے ہوئے میری آواز بلند ہوگئی۔ تو انہوں نے مجھے خوب جھڑکا۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو میں نے ان سے پوچھا: آپ کو میری کیا چیز ناپسند لگی؟ انہوں نے فرمایا: تیرا کیا گمان ہے کیا اللہ تجھ سے قریب نہیں ہے؟!

(۳۰۲۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلاً يَرْفَعُ صَوْتَهُ فِي الدُّعَاءِ فَرَمَاهُ بِالْحَصَى.

(۳۰۲۸۵) حضرت ابو ہاشم ولیٹیو فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ولیٹیو نے ایک آدمی کو دعا کے دوران آواز بلند کرتے ہوئے سنا تو انہوں نے اس کو کنکری ماری۔

(۳۰۲۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبِيعٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ أَنَسٍ ، وَعَنْ رَبِيعٍ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يُسْمِعَ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ شَيْئًا مِنَ الدُّعَاءِ.

(۳۰۲۸۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ربیع ولیٹیو اور حضرت حسن ولیٹیو دونوں حضرات ناپسند کرتے تھے: کہ آدمی کی دعا کو اس کا ہمنشین بھی سن لے۔

(۳۰۲۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانُوا يَجْتَهِدُونَ فِي الدُّعَاءِ ، وَلا تَسْمَعُ إِلاَّ هَمْسًا.

(۳۰۲۸۷) حضرت مبارک ولیٹیو فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ولیٹیو نے ارشاد فرمایا: صحابہ رضی اللہ عنہم دعا میں بہت زیادہ کوشش کرتے تھے۔ اور نہیں سنائی دیتی تھی مگر سرگوشی۔

(۹٦) الرّجل يرفع يديه إذا دعا من كرهه ؟

جو شخص ناپسند کرتا ہو کہ آدمی دعا کرتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کرے

(۳۰۲۸۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذُبَابٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِرًا يَدَهُ فِي الدُّعَاءِ عَلَى مِنْبَرٍ ، وَلا غَيْرِهِ ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ يَدْعُو.

(۳۰۲۸۸) حضرت سہل بن سعد ولیٹیو فرماتے ہیں کہ میں نے نہیں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہاتھوں کو دعا میں بلند کرتے ہوئے منبر پر اور نہ ہی اس کے علاوہ، اور البتہ میں نے دیکھا کہ آپ کے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر تھے دعا کرتے ہوئے۔

(۳۰۲۸۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنَ الدُّعَاءِ إِلَّا فِي الاسْتِسْقَاءِ.

(۳۰۲۸۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی بھی دعا میں اپنے ہاتھوں کو بلند نہیں کرتے تھے سوائے استسقاء کی دعا کے۔

(۳۰۲۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ : خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَا لِي أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ ، اسْكُنُوا فِي الصَّلاةِ.

(۳۰۲۹۰) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر تشریف لائے اور فرمایا: مجھے کیا ہوا کہ میں تمہارے ہاتھوں کو اٹھتا ہوا دیکھتا ہوں بدکے ہوئے گھوڑوں کی دموں کی طرح؟ تم نماز میں سکون سے رہو۔

(۹۷) مَنْ رَخَّصَ فِي رفعِ اليدينِ فِي الدّعاءِ

جن لوگوں نے دعا میں ہاتھ بلند کرنے کی رخصت دی ہے

(۳۰۲۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الأَحْوَصِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو هِلالٍ ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا عَلَى رَجُلَيْنِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ.

(۳۰۲۹۱) حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کے خلاف بددعا فرمائی تو اپنے ہاتھوں کو بلند کیا۔

(۳۰۲۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حيث صَلَّى فِي الْكُسُوفِ.

(۳۰۲۹۲) حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کی نماز کے دوران اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کیا۔

(۳۰۲۹۳) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، قَالَ : سُئِلَ أَنَسٌ : هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ يَعْنِي فِي الدُّعَاءِ فَقَالَ : نَعَمْ ، شَكَا النَّاسُ إِلَيْهِ ذَاتَ جُمُعَةٍ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، قَحَطَ الْمَطَرُ وَأَجْدَبَتِ الأَرْضُ وَهَلَكَ الْمَالُ ، قال: فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْت بَيَاضَ إِبْطَيْهِ.

(۳۰۲۹۳) حضرت حمید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے یعنی دعا میں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! لوگوں نے جمعہ کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی۔ پس وہ کہنے لگے! اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! بارش روک دی گئی اور زمین خشک ہوگئی اور مال مویشی ہلاک ہو گئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پس

آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو بلند کیا۔ یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی کو دیکھ لیا۔

(٣٠٢٩٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ. (مسلم ۶۱۲۔ طیالسی ۲۰۴۷)

(۳۰۲۹۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے دعا میں اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کیا یہاں تک کہ آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دینے لگی۔

(٩٨) مَنْ كَانَ يقول الدعاء بأصبعٍ ويدعو بها

جو شخص کہے: انگلی بلند کر کے دعاء کی جائے

(٣٠٢٩٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الأَيْمَنِ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَحَلَّقَ بِالإِبْهَامِ وَالْوُسْطَى وَرَفَعَ الَّتِي تَلِي الإِبْهَامَ يَدْعُو بِهَا.

(۳۰۲۹۵) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے اپنی دائیں کہنی کی انتہاء کو اپنی دائیں ران پر رکھا اور انگوٹھے اور درمیانی انگلی کے ساتھ حلقہ بنایا۔ اور شہادت کی انگلی کو بلند کر کے دعا مانگی۔

(٣٠٢٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِصَامِ بْنِ قُدَامَةَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ نُمَيْرٍ الْخُزَاعِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الصَّلاةِ وَاضِعًا يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ يشير بِإِصْبَعِهِ.

(۳۰۲۹۶) حضرت نمیر الخزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو نماز میں بیٹھنے کی حالت میں دیکھا۔ آپ ﷺ نے اپنے داہنے ہاتھ کو اپنی دائیں ران پر رکھا ہوا تھا، آپ ﷺ اپنی انگلی سے اشارہ فرما رہے تھے۔

(٣٠٢٩٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِذَا قَعَدَ يَدْعُو ، وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى ، وَيَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى ، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ ، وَوَضَعَ إِبْهَامَهُ عَلَى إِصْبَعِهِ الْوُسْطَى ، وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرَى رُكْبَتَهُ.

(۳۰۲۹۷) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیٹھ کر دعا کرتے تھے تو اپنے دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر رکھ لیتے اور اپنے بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر رکھ لیتے۔ اور شہادت کی انگلی کے ساتھ اشارہ فرماتے، اس حال میں کہ انگوٹھے کو درمیانی انگلی کے سرے پر رکھتے تھے، اور اپنی بائیں ہتھیلی کو گھٹنے سے ملا دیتے۔

(٣٠٢٩٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رَاشِدٍ أَبِي سَعْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلاةِ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى فَخِذِهِ وَيُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ فِي الدُّعَاءِ.

(۳۰۲۹۸) حضرت سعید بن عبدالرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کی حالت میں بیٹھتے تو اپنے ہاتھ کو اپنی ران پر رکھ لیتے۔ اور دعا میں اپنی انگلی سے اشارہ فرماتے تھے۔

(۳۰۲۹۹) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :أَبْصَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدًا وَهُوَ يَدْعُو بِأَصَابِعِهِ فَقَالَ :يَا سَعْدُ ، أَحِّدْ أَحِّدْ.

(۳۰۲۹۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنی انگلیوں کے ساتھ دعا فرما رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک سے کرو، ایک سے کرو۔ (یعنی ایک انگلی سے دعا کرو)

(۳۰۳۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ التَّمِيمِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :هُوَ الإِخْلاَصُ يَعْنِي الدُّعَاءَ بِإِصْبَعٍ.

(۳۰۳۰۰) حضرت تمیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: وہ تو اخلاص ہے یعنی انگلی سے دعا کرنا۔

(۳۰۳۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ عن كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ ، قَالَ :صَلَّيْت ، قَالَ :فَلَمَّا كَانَ فِي آخِرِ الْقَعْدَةِ قُلْتُ هَكَذَا وأَشَارَ ابْنُ عُلَيَّةَ بِإِصْبَعَيْهِ فَقَبَضَ ابْنُ عُمَرَ هَذِهِ يَعْنِي الْيُسْرَى.

(۳۰۳۰۱) حضرت کثیر بن افلح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے نماز پڑھی پس جب میں آخری قعدہ میں تھا، میں نے ایسے کیا: اور ابن علیہ نے اپنی انگلی کی طرف اشارہ کیا۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو بند کر دیا یعنی بائیں انگلی کو۔

(۳۰۳۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ فِي الصَّلاَةِ.

(۳۰۳۰۲) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نماز میں اپنی انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے تھے۔

(۳۰۳۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :إنَّ اللَّهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ أَنْ يُدْعَا هَكَذَا وَأَشَارَتْ بِإِصْبَعٍ وَاحِدَةٍ.

(۳۰۳۰۳) حضرت ابو علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: اللہ ایک ہے، اللہ پسند کرتا ہے کہ اس طرح دعا مانگی جائے: اور آپ رضی اللہ عنہا نے اپنی ایک انگلی سے اشارہ کیا۔

(۳۰۳۰۴) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً يَدْعُو بِإِصْبَعَيْهِ كِلَيْهِمَا فَنَهَاهُ ، وَقَالَ :بِإِصْبَعٍ وَاحِدٍ بِالْيُمْنَى.

(۳۰۳۰۴) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اپنی دونوں انگلیوں کے ساتھ دعا کر رہا تھا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو منع فرما دیا، اور ارشاد فرمایا: دائیں ہاتھ کی انگلی کے ساتھ دعا کرو۔

(۳۰۳۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي يَحْيَى ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَعْنِي الإِشَارَةَ بِإِصْبَعٍ فِي الدُّعَاءِ.

(۳۰۳۰۵) حضرت سلیمان بن ابی یحییٰ ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ ؓ ان میں سے کچھ رکھتے تھے یعنی دعا میں انگلی سے اشارہ کرتے تھے۔

(۳۰۳۰٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : إِنَّكُمْ لَتَدْعُونَ ، أَفْضَلُ الدُّعَاءِ هَكَذَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ.

(۳۰۳۰۶) حضرت عبد الملک بن عمیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن الزبیر ؒ نے ارشاد فرمایا: یقیناً تم لوگ دعا کرتے ہو۔ اور افضل دعا اس طرح سے ہے اور آپ ؓ نے اپنی انگلی کا اشارہ کر کے دکھایا۔

(۳۰۳۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عن معبد بن خالد عن قيس بن سعد قَالَ: كان لَا يزاد هَكَذَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ.

(۳۰۳۰۷) حضرت معبد بن خالد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت قیس بن سعد ؒ نے ارشاد فرمایا: اس طرح سے زیادہ نہیں کیا جاتا تھا اور آپ ؒ نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا۔

(۳۰۳۰۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا أَشَارَ الرَّجُلُ بِإِصْبَعِهِ فِي الصَّلاةِ ، فَهُوَ حَسَنٌ وَهُوَ التَّوْحِيدُ ، وَلَكِنْ لَا يُشِيرُ بِإِصْبَعَيْهِ فَإِنَّهُ يُكْرَهُ.

(۳۰۳۰۸) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص نماز میں اپنی انگلی سے اشارہ کرتا ہے تو یہ اچھی بات ہے، اور یہ توحید ہے، اور لیکن وہ اپنی دو انگلیوں سے اشارہ مت کرے۔ کیونکہ یہ مکروہ ہے۔

(۳۰۳۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، أَنَّهُ كَانَ يعقد ثَلاثًا وَخَمْسِينَ ، وَيُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ.

(۳۰۳۰۹) حضرت طلحہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت خیثمہ ؒ ترپن تک گنتے تھے اور ایک انگلی سے اشارہ کرتے ہیں۔

(۳۰۳۱۰) حَدَّثَنَا حَفص بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ قَالَ : الدُّعَاءُ هَكَذَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعٍ وَاحِدَةٍ مَقْمَعَةٌ لِلشَّيْطَانِ.

(۳۰۳۱۰) حضرت عثمان بن الاسود ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے ارشاد فرمایا: دعا تو اس طرح ہوتی ہے۔ اور آپ ؒ نے ایک انگلی سے اشارہ فرمایا۔ شیطان کو قابو رکھنے کے لیے۔

(۳۰۳۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانُوا إِذَا رَأَوْا إِنْسَانًا يَدْعُو بِإِصْبَعَيْهِ ضَرَبُوا إِحْدَاهُمَا ، وَقَالُوا :إِنَّمَا هُوَ إِلَهٌ وَاحِدٌ.

(۳۰۳۱۱) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ صحابہ ؓ جب بھی کسی شخص کو دیکھتے کہ وہ دو انگلیوں کے ساتھ دعا کر رہا ہے۔ تو وہ ایک انگلی کو مارتے اور کہتے: یقیناً وہ ایک معبود ہے۔

(۳۰۳۱۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ حَدَّثَهُ ،

عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ وَهُوَ يَدْعُو بِيَدَيْهِ فَقَالَ: أَحِّدْ فَإِنَّهُ أَحَدٌ. (مسند ۲۶۹)

(۳۰۳۱۲) ایک انصاری آدمی فرماتے ہیں کہ ان کے دادا کے پاس سے رسول اللہ ﷺ کا گزر ہوا اس حال میں کہ وہ دو انگلیوں سے دعا کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک سے دعا کر کیونکہ وہ ایک ہے۔

(۹۹) ما قالوا فِي تحرِيكِ الإِصبعِ فِي الدّعاءِ

بعض لوگوں نے دعا میں انگلی ہلانے کے بارے میں یوں فرمایا

(۳۰۳۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ فِي الدُّعَاءِ، وَلا يُحَرِّكُهَا.

(۳۰۳۱۳) حضرت ھشام بن عروہ ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے والد دعا میں انگلی سے اشارہ کرتے تھے اور انگلی کو حرکت نہیں دیتے تھے۔

(۱۰۰) الرّجل يدعو وهو قائِمٌ من كرِهه

جو اس بات کو مکروہ سمجھے کہ آدمی کھڑا ہو کر دعا کرے

حدثنا بقی بن مخلد، قَالَ: حدثنا أبو بكر، قَالَ:

(۳۰۳۱۴) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: لَا تَقُومُوا تَدْعُونَ كَمَا تَصْنَعُ الْيَهُودُ فِي كَنَائِسِهِمْ.

(۳۰۳۱۴) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباس ؓ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ کھڑے ہو کر دعا مت کرو جیسا کہ یہود اپنے گرجاؤں میں کرتے ہیں۔

(۳۰۳۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنِ ابْنِ الأَصْبَهَانِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً يَدْعُو قَائِمًا بَعْدَ مَا انْصَرَفَ فَسَبَّهُ، أَوْ شَتَمَهُ.

(۳۰۳۱۵) حضرت ابن الاصبہانی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عبد الرحمن ؒ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھنے کے بعد کھڑا ہو کر دعا کر رہا تھا۔ تو آپ ؓ نے اس کو برا بھلا کہا یا اس کو گالی دی۔

(۳۰۳۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۳۰۳۱٦) حضرت عبدہ بن ابولبابہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمن بن یزید ؒ کھڑے ہو کر دعا کرنے کو مکروہ سمجھتے ہیں۔

(۳۰۳۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: ثِنْتَانِ بِدْعَةٌ: أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ بَعْدَ مَا يَفْرُغُ مِنْ صَلاتِهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ يَدْعُو، وَأَنْ يَسْجُدَ السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ فَيَرَى

أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَلْزَقَ أَلْيَتَيْهِ بِالأَرْضِ قَبْلَ أَنْ يَنْهَضَ.

(۳۰۳۱۷) حضرت عبد الرحمٰن بن یزید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: دو چیزیں بدعت ہیں: ایک یہ کہ آدمی نماز سے فارغ ہونے کے بعد کھڑا ہو کر قبلہ کی طرف منہ کر کے دعا مانگے۔ اور دوسری یہ کہ وہ دوسرا سجدہ کرے۔ اور وہ سمجھتا ہو کہ اس پر لازم ہے کہ وہ اپنی سرین کو زمین سے چپکائے اٹھنے سے پہلے۔

(۳۰۳۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ الْقِيَامَ بَعْدَهَا تَشَبُّهًا بِالْيَهُودِ.

(۳۰۳۱۸) حضرت لیث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نماز کے بعد کھڑے ہو کر دعا مانگنے کو ناپسند کرتے تھے یہود کی مشابہت کی وجہ سے۔

(۳۰۳۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُ بَلَغَهُ ، أَنَّ قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا ، قَالَ : فَأَتَاهُمْ فَقَالَ : مَا هَذِهِ النُّكْرَاءُ .

(۳۰۳۱۹) حضرت ضحاک ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کو خبر پہنچی: کہ ایک قوم کھڑے ہو کر اللہ کا ذکر کرتی ہے۔ ضحاک ؒ فرماتے ہیں۔ پس آپ ؓ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: یہ کیا بُرا کام ہے؟!۔

(۳۰۳۲۰) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ دَخَلَ الْبَيْتَ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ خَرَجْتُ وَتَرَكْتُهُ قَائِمًا يَدْعُو وَيُكَبِّرُ.

(۳۰۳۲۰) حضرت جمیل بن زید ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کو دیکھا وہ بیت اللہ میں داخل ہوئے اور دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر میں نکل آیا اس حال میں کہ میں نے ان کو چھوڑا کہ وہ کھڑے ہو کر دعا کر رہے تھے اور تکبیر کہہ رہے تھے۔

(۳۰۳۲۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لِمُغِيرَةَ : كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَكْرَهُ إِذَا انْصَرَفَ أَنْ يَقُومَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۳۰۳۲۱) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مغیرہ ؒ سے پوچھا: کیا حضرت ابراہیم ؒ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ نماز سے فارغ ہو کر کوئی شخص قبلہ رو کھڑے ہو کر اپنے ہاتھوں کو بلند کرے؟ تو آپ ؒ نے فرمایا! جی ہاں!

(۱۰۱) مَنْ رَخَّصَ أن يدعو وهو قائمٌ

جن لوگوں نے کھڑے ہو کر دعا کرنے کی رخصت دی ہے

(۳۰۳۲۲) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْحَسَنَ يَرْفَعُ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلاةِ يَدْعُو وَهُوَ قَائِمٌ.

(۳۰۳۲۲) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن ؒ کو دیکھا کہ انہوں نے نماز میں اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اُٹھائی ہوئی تھیں اور وہ کھڑے ہو کر دعا کر رہے تھے۔

(۱۰۲) ما یدعو بِهِ الرّجل فِی قنوتِ الوِترِ

آدمی قنوت وتر میں یوں دعا کرے

(٣٠٣٢٣) حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَن بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَن أَبِي الْحَوْرَاءِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ :عَلَّمَنِي جَدِّى كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي قُنُوتِ الْوِتْرِ :اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْت ، وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْت ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْت ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْت ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْت ، إنَّك تَقْضِي ، وَلا يُقْضَى عَلَيْك ، فَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْت ، تَبَارَكْت وَتَعَالَيْت.

(۳۰۳۲۳) حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے نانا نے مجھے کچھ کلمات سکھائے ہیں جن کو میں قنوت وتر میں پڑھتا ہوں! اے اللہ! جن لوگوں کو تو نے راہ راست پر لگایا ہے ان کے ساتھ تو مجھے بھی راہِ راست پر لگا دے۔ اور جن کو تو نے عافیت نصیب فرمائی ان لوگوں کے ساتھ مجھے بھی عافیت نصیب فرما دے اور جن کا تو کارساز بنا ان کے ساتھ میرا بھی کارساز بن جا۔ اور جو فیصلہ تو فرما چکا اس کے شر سے مجھے بچا لے۔ اور جو کچھ تو نے مجھے دیا ہے تو اس میں برکت عطا فرما۔ کیونکہ تو ہی فیصلہ فرماتا ہے اور تیرے خلاف کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں۔ پس یقیناً جس کا تو کارساز ہو وہ ذلیل نہیں ہوتا، تو برکت والا اور بلند و برتر ہے۔

(٣٠٣٢٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَن شَيْخٍ يُكَنَّى أَبَا مُحَمَّدٍ ، أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ كَانَ يَقُولُ فِي قُنُوتِ الْوِتْرِ :اللَّهُمَّ إنَّك تَرَى ، وَلا تُرَى ، وَأَنْتَ بِالْمَنْظَرِ الأَعْلَى ، وَإِنَّ إلَيْك الرُّجْعَى ، وَإِنَّ لَكَ الآخِرَةَ وَالأُولَى ، اللَّهُمَّ إنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ نَذِلَّ وَنَخْزَى.

(۳۰۳۲۴) ایک شیخ جن کی کنیت ابو محمد ہے فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ قنوت وتر میں یوں دعا کرتے تھے: اے اللہ! یقیناً تو دیکھتا ہے اور خود دکھائی نہیں دیتا اور تو بلند رتبہ اور منظر والا ہے۔ اور یقیناً تیری طرف ہی لوٹنا ہے۔ اور تیرے لیے ہی آخرت اور پہلے کی زندگی ہے۔ اے اللہ! ہم تیری پناہ مانگتے ہیں ذلیل اور رسوا ہونے سے۔

(٣٠٣٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن هَارُونَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي قُنُوتِ الْوِتْرِ :لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ ، وَمِلْءَ الأَرَضِينَ السَّبْعِ ، وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ ، أَهْلُ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ ، كُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ :لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْت ، وَلا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْت ، وَلا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْك الْجَدُّ.

(۳۰۳۲۵) حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ قنوت میں یہ دعا پڑھتے تھے: تیری تعریف ہے ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے وہ بھر کر، اور جو چیز اس کے بعد ہے اس کی مقدار بھر کر تیری تعریف، بڑائی اور شرف والا ہے تو۔ اور جو جو بندوں نے کیا۔ اور سب تیرے ہی بندے ہیں۔ ان میں سب سے

درست بات یہ ہے کہ جو نعمت تو بخش دے اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اس کا دینے والا کوئی نہیں۔ اور تیرے سامنے کسی مرتبہ والے کا مرتبہ کچھ کام نہیں دیتا۔

(٣٠٣٢٦) حَدَّثَنَا محمد بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : عَلَّمَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ أَنْ نَقُولَ فِي الْقُنُوتِ يَعْنِي فِي الْوِتْرِ : اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِي عَلَيْكَ الخير ، وَلا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ اللَّهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعَى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُو رَحْمَتَكَ وَنَخْشَى عَذَابَكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحَقٌ.

(٣٠٣٢٦) حضرت ابو عبد الرحمن ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷜ نے ہمیں سکھایا کہ ہم قنوت وتر میں یہ دعا پڑھیں: اے اللہ! ہم تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ سے معافی مانگتے ہیں۔ اور ہم تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں۔ اور ہم تیری ناشکری نہیں کرتے، اور ہم الگ کرتے ہیں اور ہم چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ اور تیرے لیے ہی نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری طرف ہی دوڑتے ہیں اور خدمت کے لیے حاضر ہوتے ہیں اور ہم تیری رحمت کے امیدوار ہیں۔ اور ہم تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ اور بے شک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔

(٣٠٣٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قُلْ فِي قُنُوتِ الْوِتْرِ : اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ.

(٣٠٣٢٧) حضرت زبیر بن عدی ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ﷫ نے ارشاد فرمایا: تم صلوۃ الوتر میں یوں کہو: اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ سے معافی مانگتے ہیں۔

(١٠٣) مَنْ قَالَ ليس فِي قنوتِ الوتر شَيْءٌ موقَّتٌ

جو کہے: قنوت وتر میں کوئی دعا متعین نہیں

(٣٠٣٢٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ قَالَ : لَيْسَ فِي قُنُوتِ الْوِتْرِ شَيْءٌ مُوَقَّتٌ ، إِنَّمَا هُوَ دُعَاءٌ وَاسْتِغْفَارٌ.

(٣٠٣٢٨) حضرت مغیرہ ﷫ فرماتے ہین کہ حضرت ابراہیم ﷫ نے ارشاد فرمایا: قنوت وتر میں کوئی دعا متعین نہیں۔ بے شک وہ تو دعا اور استغفار ہے۔

(١٠٤) ما يدعو بِهِ الرّجل فِي آخِرِ وترِهِ ويقوله

آدمی وتر کے آخر میں یوں دعا کرے اور یہ کلمات کہے

(٣٠٣٢٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ

هشَام، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي آخِرِ وِتْرِهِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَأَعُوذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ.

(۳۰۳۲۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے آخر میں یہ دعا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری رضا مندی کی پناہ میں آتا ہوں تیری ناراضگی سے، اور تیری معافی کی پناہ لیتا ہوں تیرے غصہ سے، اور میں تجھ سے تیری ذات کی پناہ لیتا ہوں۔ میں تیری پوری تعریف نہیں کرسکتا، تو ایسا ہی ہے جیسا کہ خود تو نے اپنی تعریف فرمائی۔

(۳۰۳۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ ذَرٍّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أبيه، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ ويقول فِي آخِرِ صَلَاتِهِ إِذَا جَلَسَ: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثًا، يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ فِي الآخِرَةِ.

(۳۰۳۳۰) حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھتے تھے اور نماز کے آخر میں بیٹھتے تو تین مرتبہ یہ کلمات پڑھتے۔ پاک ہے وہ بادشاہ اور بہت ہی مقدس ہے۔ اور آخر میں اپنی آواز کو لمبا کرتے۔

(۳۰۳۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ، قَالَ: حدَّثَنَا أَبِي، عَنِ الأَعْمَشِ، عَن طَلْحَةَ، عَن ذَرٍّ، عَن سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ، عَن أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثًا.

(۳۰۳۳۱) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آخر میں تین مرتبہ یہ کلمات پڑھتے تھے: پاک ہے وہ بادشاہ انتہائی مقدس ہے۔

(۱۰۵) ما يدعو بِهِ فِي قنوتِ الفجرِ

قنوت فجر میں یوں دعا کرے

(۳۰۳۳۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: صَلَّيْت خَلْفَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الْغَدَاةَ فَقَالَ فِي قُنُوتِهِ: اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُك وَنَسْتَغْفِرُك وَنُثْنِي عَلَيْك الْخَيْرَ، وَلا نَكْفُرُك، وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ، اللَّهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَك نُصَلِّي وَنَسْجُدُ، وَإِلَيْك نَسْعَى وَنَحْفِدُ، وَنَرْجُو رَحْمَتَكَ وَنَخْشَى عَذَابَك، إِنَّ عَذَابَك بِالْكَافِرِينَ مُلْحَقٌ.

(۳۰۳۳۲) حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی، تو انہوں نے قنوت فجر میں یہ دعا پڑھی: اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ سے معافی مانگتے ہیں۔ اور تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں۔ اور ہم تیری ناشکری نہیں کرتے۔ اور ہم الگ ہوتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے۔ اے اللہ! ہم تیری ہی

عبادت کرتے ہیں۔ اور تیرے لیے ہی نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں۔ اور تیری طرف ہی دوڑتے ہیں اور تیری خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔ اور ہم تیری رحمت کے امیدوار ہیں۔ اور ہم تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بے شک تیرا عذاب تو کافروں کو ملنے والا ہے۔

(٣٠٣٣٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، عَن ذَرٍّ ، عَن سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : إِنَّهُ كَانَ صَلَّى خَلْفَ عُمَرَ فَصَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۳۰۳۳۳) حضرت عبد الرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی تو انہوں نے پہلے جیسا عمل کیا۔

(٣٠٣٣٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، قَالَ : صَلَّيْتُ الْغَدَاةَ ذَاتَ يَوْمٍ وَصَلَّى خَلْفِي عُثْمَانُ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ : فَقَنَتُّ فِي صَلاةِ الصُّبْحِ ، قَالَ : فَلَمَّا قَضَيْتُ صَلاتِي ، قَالَ لِي : مَا قُلْتَ فِي قُنُوتِكَ ؟ فَقُلْتُ : ذَكَرْتُ هَؤُلاءِ الْكَلِمَاتِ : اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِي عَلَيْكَ الْخَيْرَ ، وَلا نَكْفُرُكَ ، وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ ، اللَّهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ ، وَإِلَيْكَ نَسْعَى وَنَحْفِدُ ، وَنَرْجُو رَحْمَتَكَ وَنَخْشَى عَذَابَكَ الجد ، إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَافِرِينَ مُلْحَقٌ ، قَالَ : قَالَ لِي عُثْمَانُ : كَذَا كَانَ يَصْنَعُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ.

(۳۰۳۳۴) حضرت ہشیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حصین رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے ایک دن صبح کی نماز پڑھائی، اور عثمان بن زیاد نے میرے پیچھے نماز پڑھی آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں، میں نے صبح کی نماز میں قنوتِ نازلہ پڑھی: فرماتے ہیں کہ جب میری نماز مکمل ہوئی تو عثمان بن زیاد نے مجھ سے کہا: آپ رحمہ اللہ نے قنوت میں کون سی دعا پڑھی؟ تو میں نے کہا: میں نے یہ کلمات ذکر کیے: اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور ہم تجھ سے معافی مانگتے ہیں۔ اور ہم تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں اور ہم تیری ناشکری نہیں کرتے۔ اور ہم الگ ہوتے اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں۔ اور ہم تیری طرف ہی دوڑتے ہیں اور تیری خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔ اور ہم تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور ہم تیرے سخت عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بے شک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔ حضرت حصین رحمہ اللہ فرماتے ہیں! کہ عثمان بن زیاد نے مجھے کہا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ دونوں ایسے ہی کیا کرتے تھے۔

(٣٠٣٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سُفْيَانَ ، عَن حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُوَيْدِ الْكَاهِلِيِّ ، أَنَّ عَلِيًّا قَنَتَ فِي الْفَجْرِ بِهَاتَيْنِ السُّورَتَيْنِ : اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِي عَلَيْكَ الْخَيْرَ ، وَلا نَكْفُرُكَ ، وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ ، اللَّهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ ، وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعَى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُو رَحْمَتَكَ

وَنَخْشَى عَذَابَكَ ، إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَافِرِينَ مُلْحَقٌ.

(۳۰۳۳۵) حضرت عبدالرحمن بن سوید الکاحلی ہیلیے فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ فجر میں ان دو سورتوں کو بطور قنوت کے پڑھتے تھے۔ اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور ہم تجھ سے معافی مانگتے ہیں اور ہم تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں اور ہم تیری ناشکری نہیں کرتے اور ہم الگ ہوتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے لیے ہی ہم نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری طرف ہی ہم دوڑتے ہیں اور تیری خدمت میں ہی ہم حاضر ہوتے ہیں۔ ہم تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور ہم تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بے شک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔

(۳۰۳۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، قَالَ فِي قِرَاءَةِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ : اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِي عَلَيْكَ الْخَيْرَ ، وَلا نَكْفُرُكَ ، وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ ، اللَّهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ، وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ ، وَإِلَيْكَ نَسْعَى وَنَحْفِدُ ، وَنَرْجُو رَحْمَتَكَ وَنَخْشَى عَذَابَكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَافِرِينَ مُلْحِقٌ.

(۳۰۳۳٦) حضرت میمون بن مھران ہیلیے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ کی قراءت کے متعلق یوں نقل فرماتے ہیں: اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ سے معافی مانگتے ہیں اور ہم تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں اور ہم تیری ناشکری نہیں کرتے۔ اور ہم الگ ہوتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لیے ہم نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں۔ اور تیری ہی طرف ہم دوڑتے ہیں اور خدمت میں حاضر ہوتے ہیں ہم تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور ہم تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بے شک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔

(۳۰۳۳۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ : اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِي عَلَيْكَ الْخَيْرَ ، وَلا نَكْفُرُكَ ، اللَّهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعَى وَنَحْفِدُ ، نَرْجُو رَحْمَتَكَ وَنَخْشَى عَذَابَكَ ، إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَافِرِينَ مُلْحَقٌ ، اللَّهُمَّ عَذِّبْ كَفَرَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِكَ.

(۳۰۳۳۷) حضرت عبید بن عمیر ہیلیے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ کو فجر کی نماز میں یوں قنوت نازلہ پڑھتے ہوئے سنا: اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں، اور ہم تجھ پر ایمان لاتے ہیں۔ اور ہم تجھ پر ہی بھروسہ کرتے ہیں ہم تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں اور ہم تیری ناشکری نہیں کرتے۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ اور تیرے لیے ہی ہم نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں۔ اور تیری ہی طرف دوڑتے ہیں اور خدمت میں حاضر ہوتے ہیں، ہم تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور ہم تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بے شک تیرے عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔ اے اللہ! کافر اہل کتاب کو عذاب دے۔ جو روکتے ہیں تیرے راستہ سے۔

(۱۰٦) ما یدعو بهِ الرّجل إذا ضلّت مِنه الضّالّة

جب آدمی کی کوئی چیز گم ہو جائے تو وہ یوں دعا کرے

(۳۰۳۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلانَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي الضَّالَّةِ يَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَيَتَشَهَّدُ وَيَقُولُ : بِسْمِ اللهِ يَا هَادِيَ الضَّالِّ ، وَرَادَّ الضَّالَّةِ ارْدُدْ عَلَيَّ ضَالَّتِي بِعِزَّتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَإِنَّهَا مِنْ عَطَائِكَ وَفَضْلِكَ.

(۳۰۳۳۸) حضرت عمر بن کثیر بن افلح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ گمشدہ چیز کے بارے میں فرماتے تھے: وضو کرے اور دو رکعت نماز نفل پڑھے، اور کلمہ شہادت اور یہ کلمات پڑھے: اللہ کے نام کے ساتھ بھٹکنے والوں کو راستہ دکھانے والے۔ اور گمشدہ کو لوٹانے والے۔ میری گمشدہ چیز اپنی عزت اور بادشاہت کے وسیلہ سے مجھے واپس لوٹا دے۔ کیونکہ وہ تیرے فضل اور عطا ہی سے ملی تھی۔

(۳۰۳۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أُسَامَةَ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِنَّ لِلَّهِ مَلائِكَةً فَضْلاً سِوَى خَلْقِهِ يَكْتُبُونَ وَرَقَ الشَّجَرِ ، فَإِذَا أَصَابَتْ أَحَدَكُمْ عَرْجَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيُنَادِ : أَعِينُوا عِبَادَ اللهِ رَحِمَكُمُ اللَّهُ. (بزار ۳۱۲۸)

(۳۰۳۳۹) حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک محافظین کے علاوہ اللہ کے کچھ زائد فرشتے ہیں۔ درخت کا جو پتہ گرتا ہے وہ اس کو لکھتے ہیں۔ پس جب تم میں سے کسی شخص کو سفر میں کوئی تکلیف پہنچے تو ان کلمات کی ندا لگاؤ۔ اللہ کے بندوں کی مدد کرو۔ اللہ تم پر رحم فرمائے۔

(۱۰۷) فِي الرّجلِ يركب الدّابّة والبعِير ما يدعو بهِ

اس آدمی کے بارے میں جو کسی چوپائے یا اونٹ پر سوار ہو وہ اس طرح دعا کرے

(۳۰۳٤۰) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عَلَى ذِرْوَةِ كُلِّ بَعِيرٍ شَيْطَانٌ فَإِذَا رَكِبْتُمُوهَا فَقُولُوا كَمَا أَمَرَكُمُ اللَّهُ ﴿سُبْحَانَ اللهِ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ﴾ وَامْتَهِنُوهَا لأَنْفُسِكُمْ فَإِنَّمَا يَحْمِلُ اللَّهُ.

(۳۰۳۴۰) حضرت جعفر کے والد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر اونٹ کی کوہان پر ایک شیطان ہوتا ہے، پس جب اس پر سوار ہو تو جیسے اللہ نے حکم دیا ہے ان کلمات کو پڑھو: اللہ پاک ہے جس نے اس کو ہمارے لیے مسخر کیا۔ اور ہم اسے قبضہ کرنے والے نہ تھے۔ اور یقیناً ہم اپنے رب کی طرف پلٹنے والے ہیں۔ اور پھر تم خدمت کرو اس کی۔ پس اللہ ہی نے

سواری دی ہے۔

(۳۰۳٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ بن عَمْرٍو ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ عَلَى ذِرْوَةِ كُلِّ بَعِيرٍ شَيْطَانٌ ، فَإِذَا رَكِبْتُمُوها فَامْتَهِنُوهَا ، وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ ، ثم لاَ تقصروا عن حوائجكم. (احمد ۴۹۴۔ دارمی ۲٦٦٧)

(۳۰۳۴۱) حضرت حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک ہر اونٹ کی کوہان پر ایک شیطان ہوتا ہے۔ پس جب تم پر اس پر سوار ہو تو اس کی آزمائش کرو۔ اور اللہ کے نام کا ذکر کرو۔ پھر تم اپنی ضروریات سے رکے مت رہو۔

(۳۰۳٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَن سُفْيَانَ، عَن حبيب، عَن عبد الرحمن بن أبي عمرة قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِن عَلَى ذِرْوَةِ كُلِّ بَعِيرٍ شَيْطَانًا ، فَإِذَا رَكِبْتُمْ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ وَامْتَهِنُوهَا فَإِنَّمَا يَحْمِلُ اللَّهُ.

(۳۰۳۴۲) حضرت عبد الرحمٰن بن ابی عمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک ہر اونٹ کی کوہان پر ایک شیطان ہوتا ہے۔ پس تم اس پر سوار ہو تو اللہ کے نام کا ذکر کرو۔ پس تم اس کی خدمت کرو بے شک اللہ ہی نے سواری دی ہے۔

(۳۰۳٤۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَن سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ رَأَى رَجُلاً رَكِبَ دَابَّةً فَقَالَ : ﴿سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ﴾ ، قَالَ أَفَبِهَذَا أُمِرْت ، قَالَ : كَيْفَ أَقُولُ ؟ قَالَ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانِي لِلإِسْلاَمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي مَنَّ عَلَيَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَنِي فِي خَيْرِ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ ، ثُمَّ تَقُولُ:﴿سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هذا﴾.

(۳۰۳۴۳) حضرت ابو مجلز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا جو سواری پر سوار ہوا پھر اس نے یہ دعا پڑھی! اللہ پاک ہے جس نے اس کو ہمارے تابع کیا اور ہم اسے قبضہ کرنے والے نہ تھے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں کیا اس طرح پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے؟ اس نے کہا: میں کیسے پڑھوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس طرح کہو: سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے اسلام کے لیے ہدایت بخشی۔ سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ مجھ پر احسان کیا۔ سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے بنایا مجھے بہترین امت میں جسے لوگوں کی نفع رسانی کے لیے بھیجا گیا ہے، پھر یہ دعا پڑھو۔ اللہ پاک ہے جس نے اس کو ہمارے لیے مسخر کیا۔

(۱۰۸) ما قالوا فِي الرّجلِ إذا بخِل بمالِهِ أو جبن عنِ العدوّ، وعنِ اللّيلِ أن يقومه ما يدعو بِهِ

جو شخص مال میں بخل کرتا ہے یا دشمن سے ڈرتا ہے اور رات کو قیام کرنے سے عاجز ہے تو وہ یوں دعا کرے

(۳۰۳٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنْ مُرَّةَ قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :مَنْ جَبُنَ مِنْكُمْ عَنِ الْعَدُوِّ أَنْ

يُجَاهِدَهُ ، وَاللَّيْلِ أَنْ يُكَابِدَهُ وَضَنَّ بِالْمَالِ أَنْ يُنْفِقَهُ فَلْيُكْثِرْ مِنْ سُبْحَانَ اللهِ ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ.

(۳۰۳۴۴) حضرت مرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص عاجز ہو دشمن سے جہاد کرنے سے اور رات کو مشقت برداشت کرنے سے اور بخل کی وجہ سے مال بھی خرچ نہ کر سکتا ہو تو وہ کثرت سے ان کلمات کا ورد کرے، اللہ تمام عیوب سے پاک ہے اور سب تعریف اللہ کے لیے ہیں، اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

(۳۰۳۴۵) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : إِنْ عَجَزْتُمْ عَنِ اللَّيْلِ أَنْ تُكَابِدُوهُ ، وَعَنِ الْعَدُوِّ أَنْ تُجَاهِدُوهُ ، وَعَنِ الْمَالِ أَنْ تُنْفِقُوهُ ، فَأَكْثِرُوا مِنْ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَإِنَّهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ جَبَلَيْ ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ.

(۳۰۳۴۵) حضرت مورق عجلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگ عاجز ہو راتوں کو مشقت برداشت کرنے سے اور دشمن سے جہاد کرنے سے، اور مال کے خرچ کرنے سے تو کثرت کے ساتھ ان کلمات کا ورد کرو: اللہ تمام عیوب سے پاک ہے اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے۔ اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، پس یہ کلمات میرے نزدیک سونے اور چاندی کے پہاڑ سے بھی زیادہ پسندیدہ ہیں۔

(۳۰۳۴٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، أَنَّهُ سَمِعَ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ يَقُولُ : إِذَا قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللهِ قَالَتِ الْمَلائِكَةُ وَبِحَمْدِهِ ، فَإِذَا قَالَ : سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ ، قَالَتِ الْمَلائِكَةُ : رَحِمَكَ اللَّهُ ، فَإِذَا قَالَ : اللَّهُ أَكْبَرُ ، قَالَتِ الْمَلائِكَةُ كَبِيرًا ، فَإِذَا قَالَ : اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ، قَالَتِ الْمَلائِكَةُ : رَحِمَكَ اللَّهُ ، فَإِذَا قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ ، قَالَتِ الْمَلائِكَةُ : رَبِّ الْعَالَمِينَ ، وَإِذَا قَالَ : رَبِّ الْعَالَمِينَ ، قَالَتِ الْمَلائِكَةُ : رَحِمَكَ اللَّهُ.

(۳۰۳۴٦) حضرت عوام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم التیمی رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب بندہ کہتا ہے! سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ تمام عیوب سے پاک ہے۔ تو فرشتے کہتے ہیں: اور اس کی تعریف کے ساتھ۔ پس جب بندہ کہتا ہے۔ اللہ تمام عیوب سے پاک ہے اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے، تو فرشتے کہتے ہیں: اللہ تجھ پر رحم فرمائے: پس جب بندہ کہتا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، تو فرشتے کہتے ہیں: بہت بڑا، پس جب بندہ کہتا ہے: اللہ سب بڑوں سے بڑا ہے۔ تو فرشتے کہتے ہیں: اللہ تجھ پر رحم فرمائے۔ پھر جب بندہ کہتا ہے: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، تو فرشتے کہتے ہیں: تمام جہانوں کا پالنے والا بھی۔ اور جب بندہ یوں کہتا ہے، تمام جہانوں کا پالنے والا بھی تو فرشتے کہتے ہیں اللہ تجھ پر رحم فرمائے۔

(۳۰۳۴۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ زِيَادٍ الْمُصَفِّرِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأَبِي بَكْرٍ : أَلا أَدُلُّكَ عَلَى صَدَقَةٍ تَمْلأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ : سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ فِي يَوْمٍ ثَلاثِينَ مَرَّةً.

(۳۰۳۴۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: کیا میں ایسے صدقہ کی طرف تمہاری راہنمائی نہ فرماؤں جو آسمان اور زمین کو ثواب سے بھر دیتا ہے؟ اللہ تمام عیوب سے پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور اللہ سب سے بڑا ہے، گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ کی مدد سے ہے۔ دن میں تیس مرتبہ ان کلمات کا پڑھنا آسمان اور زمین کو ثواب سے بھر دیتا ہے۔

(۳۰۳۴۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلانَ ، عَنْ عَبْدِ الْجَلِيلِ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خُذُوا جُنَّتَكُمْ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، مِنْ عَدُوٍّ حَضَرَ ؟ قَالَ : لاَ بَلْ مِنَ النَّارِ ، قُلْنَا : مَا جُنَّتُنَا مِنَ النَّارِ ، قَالَ : سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ ، فَإِنَّهُنَّ يَأْتِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُقَدِّمَاتٍ وَمُعَقِّبَاتٍ وَمُجَنِّبَاتٍ ، وَهُنَّ ﴿الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ﴾.

(نسائی ۱۰۶۸۴۔ حاکم ۵۴۱)

(۳۰۳۴۸) حضرت خالد بن ابی عمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی ڈھالیں پکڑ لو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کس موجود دشمن کے مقابلہ میں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ جہنم سے بچنے کے لیے۔ ہم نے عرض کیا: جہنم سے بچانے والی ڈھال کون سی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تمام عیوب سے پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور اللہ سب سے بڑا ہے، اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ کی مدد سے ہے۔ پس یہ کلمات آئیں گے قیامت کے دن آگے ہوں گے اور پیچھے ہوں گے اور بچانے والے ہوں گے۔ پس یہ کلمات باقی رہنے والے اور اچھے ہیں۔ (اور وہ باقیات اور صالحات ہیں)

(۳۰۳۴۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ وقاء ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : رَأَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنْسَانًا يُسَبِّحُ بِتَسَابِيحَ معه ، فَقَالَ عُمَرُ : رحمه الله إِنَّمَا يُجْزِيهِ مِنْ ذَلِكَ أَنْ يَقُولَ : سُبْحَانَ اللهِ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شَاءَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ ، وَيَقُولَ : الْحَمْدُ للهِ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شَاءَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ ، وَيَقُولُ : اللَّهُ أَكْبَرُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شَاءَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ.

(۳۰۳۴۹) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو جو مختلف تسبیحات کر رہا تھا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ اس پر رحم فرمائے۔ بے شک اس کے لیے کافی ہے کہ یوں کہے: اللہ پاک ہے آسمانوں اور زمین اور اس کے بعد جسے وہ چاہے اس کے بھرنے کی مقدار کے بقدر۔ اور یوں کہے: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، آسمانوں اور زمین اور اس کے بعد جسے وہ چاہے اس کے بھرنے کی مقدار کے بقدر۔ اور یوں کہے! اللہ سب سے بڑا ہے آسمانوں اور زمین، اور اس کے بعد جسے وہ چاہے اس کے بھرنے کی مقدار کے بقدر۔

(۳۰۳۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، قَالَ : اجْتَمَعَ ابْنُ مَسْعُودٍ ، وَعَبْدُ اللهِ

بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ : لَأَنْ أَقُولَ إِذَا خَرَجْتُ حَتَّى أَبْلُغَ حَاجَتِي سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَحْمِلَ عَلَى عَدَدِهِنَّ مِنَ الْجِيَادِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو : لَأَنْ أَقُولَهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُنْفِقَ عَدَدَهُنَّ دَنَانِيرَ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

(۳۰۳۵۰) حضرت عبدالملک بن میسرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اکٹھے ہوئے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں ان کلمات کو پڑھتا ہوں جب بھی نکلتا ہوں یہاں تک کہ اپنی منزل پر پہنچ جاؤں۔ اللہ تمام عیوب سے پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، ۔ اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ میرے نزدیک یہ کلمات زیادہ پسندیدہ ہیں اللہ کے راستہ میں جہاد کے لیے ان کی تعداد کے بقدر گھوڑوں اور سوار ہونے سے اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میرے نزدیک ان کلمات کا پڑھنا اللہ کے راستہ میں ان کی تعداد کے بقدر دینار خرچ کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

(۱۰۹) ما يدعو بِهِ الرّجل إذا دخل على أهلِهِ

جب آدمی اپنی بیوی سے ہمبستری کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے

(۳۰۳۵۱) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ كُرَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ ، قَالَ : بِسْمِ اللهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ، فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا.

(۳۰۳۵۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی سے ہمبستری کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھ لے: اللہ کا نام لے کر کرتا ہوں، اے اللہ! تو ہمیں شیطان سے محفوظ فرما اور جو تو اولاد ہمیں دے اس کو بھی شیطان سے محفوظ فرما۔ پس اگر اس فعل میں اس کے لیے کوئی بچہ مقدر ہو گا تو شیطان اس کو کبھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(۳۰۳۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ دَاوُد ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى أَبِي أَسِيدَ : تَزَوَّجْتُ وَأَنَا مَمْلُوكٌ فَدَعَوْتُ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ منهم أبو مَسْعُودٍ ، وَأَبُو ذَرٍّ وَحُذَيْفَةُ يُعَلِّمُونَنِي ، فَقَالَ : إِذَا دَخَلَ عَلَيْكَ أَهْلُكَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ سَلِ اللَّهَ مِنْ خَيْرِ مَا دَخَلَ عَلَيْكَ ، ثُمَّ تَعَوَّذْ بِهِ مِنْ شَرِّهِ ، ثُمَّ شَأْنَكَ وَشَأْنُ أَهْلِكَ.

(۳۰۳۵۲) حضرت ابو سعید جو کہ ابو اسید رحمہ اللہ کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں: میں نے شادی کی اس حال میں کہ میں غلام تھا۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک جماعت کو دعوت دی جن میں حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ وغیرہ حضرات بھی شامل تھے۔ ان لوگوں نے مجھے آداب سکھائے پس کہنے لگے: جب تیرے گھر والے تیرے

پاس حاضر ہوں پس تو دو رکعت نماز پڑھ۔ اور اللہ سے خیر مانگ ان کے تیرے پاس آنے کی۔ پھر ان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگ۔ پھر تو جانے اور تیرے گھر والے۔

(٣٠٣٥٣) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ ابْنِ أَخِي عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ إِذَا غَشِيَ أَهْلَهُ فَأَنْزَلَ ، قَالَ : اللَّهُمَّ لاَ تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيمَا رَزَقْتَنِي نَصِيبًا.

(۳۰۳۵۳) حضرت علقمہ ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ جب اپنی بیوی سے ہمبستری کرتے تو انزال ہونے کے بعد یہ دعا پڑھتے۔ اے اللہ! جو اولاد تو ہمیں دے شیطان کو اس میں سے کچھ حصہ بھی مت دے۔

(١١٠) ما يدعو بهِ الرّجل إذا أراد أن يضع ثيابه ؟

جب کوئی شخص اپنے کپڑے اتارنے کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے

(٣٠٣٥٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَن بَكْرٍ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ : إنَّ سَتْرَ مَا بَيْنَ عَوْرَاتِ بَنِي آدَمَ وَبَيْنَ أَعْيُنِ الْجِنِّ وَالشَّيَاطِينِ أَنْ يَقُولَ أَحَدُكُمْ إذَا وَضَعَ ثِيَابَهُ بِسْمِ اللهِ. (ترمذی ٦٠٦)

(۳۰۳۵۴) حضرت بکر ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ بنی آدم کے ستر وں اور جن اور شیاطین کی آنکھوں کے درمیان ایک پردہ ہے جب تم میں سے کوئی اپنے کپڑے اتارے تو یوں کہہ لیا کرے: اللہ کے نام کے ساتھ اتارتا ہوں۔

(١١١) الرّجل يرى المبتلي ما يدعو بهِ ؟

آدمی کسی کو مصیبت میں مبتلا دیکھے تو یوں دعا کرے

(٣٠٣٥٥) حَدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ الْقَهْرَمَانِيِّ ، عَن سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : مَا مِنْ رَجُلٍ يَرَى مُبْتَلًى فَيَقُولُ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلاك بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَيْك ، وَعَلَى كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِهِ تَفْضِيلاً إِلاَّ عَافَاهُ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ الْبَلاءِ كَائِنًا مَا كَانَ. (ترمذی ٣٤٣١۔ ابن ماجه ٣٨٩٢)

(۳۰۳۵۵) حضرت سالم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی آدمی کسی کو مصیبت میں مبتلا دیکھ کر یہ دعا نہیں پڑھتا: شکر ہے اللہ کا جس نے مجھے اس چیز سے عافیت میں رکھا جس میں تجھ کو مبتلا کیا ہے، اور مجھے تجھ پر اور بہت سی مخلوق پر نمایاں طور پر فضیلت دی۔ مگر یہ کہ اللہ اس بندے کو اس مصیبت میں مبتلا نہیں فرمائیں گے وہ مصیبت جیسی بھی ہو۔

(۱۱۲) ما أمر بِهِ موسى عَلَيْهِ السَّلامُ أن يدعو بِهِ ويقوله

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا گیا کہ وہ یوں دعا مانگیں اور یہ کلمات پڑھیں

(۳۰۳۵۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لَمَّا بُعِثَ مُوسَى إِلَى فِرْعَوْنَ ، قَالَ : رَبِّ أَيَّ شَيْءٍ أَقُولُ ؟ قَالَ : قُلْ : هَيًّا شَرًّا هَيًّا ، قَالَ الأَعْمَشُ : تَفْسِيرُ ذَلِكَ : الْحَيُّ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ ، وَالْحَيُّ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ.

(۳۰۳۵۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے پاس بھیجا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: میرے رب! میں کیا چیز پڑھوں؟ اللہ نے ارشاد فرمایا: تم یوں کہو: هیا شرًّا هیا. اعمش کہتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے "اے وہ ذات! جو ہر چیز سے پہلے زندہ تھی اور ہر چیز کے فنا ہو جانے کے بعد زندہ رہے گی۔"

(۱۱۳) ما قالوا إنّ الدّعاء يلحق الرّجل وولده

جن لوگوں نے کہا: بے شک دعا آدمی کو اور اس کے بچہ کو پہنچ جاتی ہے

(۳۰۳۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ أبي العميس ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُتْبَةَ ، عَنِ ابْنِ حُذَيْفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَعَا لِرَجُلٍ أَصَابَتْهُ وَأَصَابَتْ وَلَدَهُ وَوَلَدَ وَلَدِهِ. (احمد ۳۸۵)

(۳۰۳۵۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے لیے دعا فرمائی جو اسے اور اس کے بچوں کو اور پوتوں کو پہنچی۔

(۳۰۳۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : إِنَّ الرَّجُلَ لَيُرْفَعُ بِدُعَاءِ وَلَدِهِ مِنْ بَعْدِهِ.

(۳۰۳۵۸) حضرت یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بے شک آدمی کے مرنے کے بعد اس کے بچہ کی دعا کی وجہ سے اس کا درجہ بلند کیا جاتا ہے۔

(۳۰۳۵۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ الرَّجُلَ لَتُرْفَعُ لَهُ الدَّرَجَةُ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ : يَا رَبِّ أَنَّى لِي هَذِهِ ؟ فَيُقَالُ : بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ. (احمد ۵۰۹)

(۳۰۳۵۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک ایک آدمی کا جنت میں درجہ بلند کر دیا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے: اے میرے رب! یہ درجہ کیسے مجھے عطا کیا گیا؟ پس کہا جاتا ہے: تیرے بیٹے کے استغفار کرنے کی بدولت یہ درجہ

کیا گیا۔

(١١٤) الغِيلان إذا رئيت ما يقول الرّجل

جب شیطان جن دکھائی دے تو آدمی یوں دعا کرے

٣٠٣٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا تَغَوَّلَتْ لَكُمَ الْغِيلانُ فَنَادُوا بِالأَذَانِ. (نسائی ۱۰۷۹۱)

(۳۰۳۶) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب شیاطین جن تمہیں راستہ بھٹکا ں۔ پس تم بلند آواز سے اذان دو۔

٣٠٣٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :ذُكِرَتِ الْغِيلانُ عِنْدَ عُمَر رحمه الله فَقَالَ :إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ شَيْءٍ يَسْتَطِيعُ أن يتغير عَنْ خَلْقِ اللهِ خَلَقَهُ ، وَلَكِنْ لَهُمْ سَحَرَةٌ كَسَحَرَتِكُمْ ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَأَذِّنُوا.

(۳۰۳۶) حضرت یُسیر بن عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس غیلان جن کا ذکر کیا جو شکل تبدیل کر کے وں کو راستہ سے بھٹکا دیتے ہیں۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک کسی چیز میں اتنی استطاعت نہیں کہ وہ اللہ کی تخلیق کو جیسے نے پیدا کی تھی بدل دے۔ لیکن یہ دھوکہ دہی تمہاری دھوکہ دہی کی طرح ہے۔ جب تم ایسی کوئی چیز دیکھو تو اذان دے دیا کرو۔

٣٠٣٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ عن سفيان ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَخِيهِ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، أَنَّهُ كَانَ فِي سَهْوَةٍ لَهُ فَكَانَتِ الْغُولُ تَجِيءُ ، فَشَكَاهَا إِلَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :إِذَا رَأَيْتَهَا فَقُلْ :بِسْمِ اللهِ أَجِيبِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: فَجَاءَتْهُ فَقَالَ :لَهَا فَأَخَذَهَا فَقَالَتْ لَهُ :إِنِّي لاَ أَعُودُ ، فَأَرْسَلَهَا ، فَجَاءَ فَقَالَ لَهُ :النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ ؟ فَقَالَ :أَخَذْتُهَا فَقَالَتْ :إِنِّي لاَ أَعُودُ ، فَأَرْسَلْتُهَا ، فَقَالَ :إِنَّهَا عَائِدَةٌ ، فَأَخَذْتُهَا مَرَّتَيْنِ، أَوْ ثَلاثًا كُلَّ ذَلِكَ تَقُولُ:لاَ أَعُودُ، وَيَجِيءُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ:مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ؟ فَيَقُولُ :أَخَذْتُهَا فَتَقُولُ :لاَ أَعُودُ ، فَيَقُولُ :إِنَّهَا عَائِدَةٌ فَأَخَذْتُهَا فَقَالَتْ :أَرْسِلْنِي وَأُعَلِّمُكَ شَيْئًا تَقُولُهُ لاَ يَقْرَبُكَ شَيْءٌ، آيَةَ الْكُرْسِي، فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ:صَدَقَتْ وَهِيَ كَذُوبٌ.

(ترمذی ۲۸۸۰۔ احمد ۴۲۳)

(۳۰۳۶) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں چبوترے میں ہوتا تو ایک شکل بدلنے والا جن میرے پاس آتا تھا، پس میں اس بات کی شکایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تو اس کو دیکھے تو یوں کہہ: اللہ کے نام کے

ساتھ: تم رسول اللہ ﷺ کو جواب دو۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب وہ آیا۔ پس میں نے یہ کلمات کہے اور اس کو پکڑ لیا۔ تو وہ مجھے کہنے لگا: یقیناً میں دوبارہ نہیں آؤں گا۔ تو میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی کریم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تمہارے قیدی کا کیا بنا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے اس کو پکڑا۔ تو وہ کہنے لگا: میں دوبارہ نہیں آؤں گا۔ پھر میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک وہ دوبارہ واپس آئے گا۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اس کو دو یا تین مرتبہ پکڑا۔ وہ ہر مرتبہ کہتا: میں دوبارہ نہیں آؤں گا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس جاتے، آپ ﷺ ارشاد فرماتے: تمہارے قیدی کا کیا بنا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ فرماتے: میں نے اس کو پکڑا تو وہ کہنے لگا: میں دوبارہ نہیں آؤں گا، تو آپ ﷺ ارشاد فرماتے: بے شک وہ دوبارہ آئے گا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں! پھر میں نے اس کو پکڑا تو وہ کہنے لگا: تم مجھے چھوڑ دو اور میں تمہیں ایسی چیز سکھاؤں گا جب تم اسے پڑھو گے تو کوئی چیز بھی تمہارے قریب نہیں آئے گی، وہ آیت الکرسی ہے۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو اس بات کی خبر دی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے سچ بات کی حالانکہ ہے وہ جھوٹا۔

(۱۱۵) ما یدعو بِهِ الرّجل إذا رأى الهِلال

آدمی جب نیا چاند دیکھے تو یوں دعا کرے

(۳۰۳۶۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ لاَ أَتَّهِمُ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى الْهِلاَلَ ، قَالَ : اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ لاَ حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك خَيْرَ هَذَا الشَّهْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الْقَدَرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ يَوْمِ الْحَشْرِ.

(۳۰۳۶۳) حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو یوں دعا فرماتے: اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ کی مدد سے ہے، اے اللہ! میں آپ سے اس مہینہ کی بھلائی مانگتا ہوں۔ اور میں تقدیر کے شر سے آپ کی پناہ لیتا ہوں۔ اور حشر کے دن کے شر سے میں آپ کی پناہ لیتا ہوں۔

(۳۰۳۶٤) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، قَالَ : انْصَرَفْت مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقُلْنَا: هَذَا الْهِلاَلُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ، فَلَمَّا أَبْصَرَهُ ، قَالَ : آمَنْت بِالَّذِي خَلَقَك فَسَوَّاك فَعَدَلَك ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى الْهِلاَلَ ، قَالَ هَكَذَا.

(۳۰۳۶۴) حضرت عبد الرحمن بن حرملہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ کے ساتھ واپس لوٹ رہا تھا تو ہم نے

کہا: اے ابو محمد! یہ نیا چاند ہے، پس جب آپ ریشید نے اسے دیکھا تو فرمایا: میں ایمان لایا اس ذات پر جس نے تجھے پیدا کیا پس تجھے برابر اور تجھے ٹھیک ٹھیک بنایا۔ پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے۔ رسول اللہ ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو اس طرح دعا فرماتے تھے۔

(٣٠٣٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه ، قَالَ : إِذَا رَأَى أَحَدُكُمَ الْهِلالَ فَلا يَرْفَعْ بِهِ رَأْسًا إنما يَكْفِي أَحَدَكُمْ أَنْ يَقُولَ : رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ.

(۳۰۳۶۵) حضرت عبیدہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک نیا چاند دیکھے تو اس کی طرف سر مت اُٹھائے۔ تم میں سے ہر ایک کے لیے کافی ہے کہ وہ یوں کہہ لے۔ میرا رب اور تیرا رب اللہ ہے۔

(٣٠٣٦٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقُولُ إِذَا رَأَى الْهِلالَ : اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا خَيْرَهُ وَنَصْرَهُ وَبَرَكَتَهُ وَنُورَهُ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ.

(۳۰۳۶۶) حضرت عبیدہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب نیا چاند دیکھتے تو یوں فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! ہمیں عطا فرما اس کی بھلائی، اور اس کی مدد، اور اس کی برکت، اور اس کی فتح اور اس کا نور، اور ہم تیری پناہ لیتے ہیں اس کے شر سے اور اس چیز کے شر سے جو اس کے بعد ہو۔

(٣٠٣٦٧) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ دِينَارٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَنْتَصِبَ لِلْهِلالِ وَلَكِنْ يَعْتَرِضُ فَيَقُولُ : اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي ذَهَبَ بِهِلالِ كَذَا وَكَذَا ، وَجَاءَ بِهِلالِ كَذَا وَكَذَا.

(۳۰۳۶۷) حضرت مجاہد ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ مکروہ سمجھتے تھے کہ خاص طور پر نیا چاند دیکھنے کے لیے کھڑا ہوا جائے۔ اور لیکن جب وہ سامنے نظر آ جاتا تو یہ کلمات پڑھتے: اللہ سب سے بڑا ہے، سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو چاند کو اس طرح اور اس طرح لے گیا۔ اور اس طرح اور اس طرح چاند کو لے آیا۔

(٣٠٣٦٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلالَ ، قَالَ : هِلالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ ، هِلالُ رُشْدٍ وَخَيْرٍ ، هِلالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ ، آمَنْتُ بِالَّذِي خَلَقَكَ ثَلاثًا ، الْحَمْدُ لِلَّهِ ذَهَبَ بِهِلالِ كَذَا وَكَذَا ، وَجَاءَ بِهِلالِ كَذَا وَكَذَا.

(۳۰۳۶۸) حضرت قتادہ ریشید فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو تین مرتبہ یوں کہتے: بھلائی اور ہدایت کا چاند ہے، ہدایت اور بھلائی کا چاند ہے، اور بھلائی اور ہدایت کا چاند ہے۔ میں ایمان لایا اس ذات پر جس نے تجھے پیدا کیا۔ پھر یہ پڑھتے سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو چاند کو اس طرح اور اس طرح لے گیا۔ اور چاند کو اس طرح اور اس طرح لے آیا۔

(٣٠٣٦٩) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ : سَأَلْتُ هِشَامَ بْنَ حَسَّانَ : أَيُّ شَيْءٍ كَانَ الْحَسَنَ يَقُولُ إِذَا رَأَى الْهِلالَ ؟

قَالَ : كَانَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ شَهْرَ بَرَكَةٍ وَنُورٍ وَأَجْرٍ وَمُعَافَاةٍ اللَّهُمَّ إِنَّك قَاسِمٌ بَيْنَ عِبَادٍ مِنْ عِبَادِكَ خَيْرًا فَاقْسِمْ لَنَا فِيهِ مِنْ خَيْرِ مَا تَقْسِمُ لِعِبَادِكَ الصَّالِحِينَ.

(۳۰۳۶۹) حضرت حسین بن علی ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ہشام بن حسان ؒ سے پوچھا: جب حضرت حسن ؒ چاند دیکھتے تو کون سی دعا پڑھتے تھے؟ آپ ؒ نے فرمایا: وہ یہ دعا پڑھتے تھے! اے اللہ! اس مہینہ کو برکت اور نور کا مہینہ بنادے۔ اجر اور معافی کا مہینہ بنادے۔ اے اللہ تو اپنے بندوں کے درمیان بھلائی کو تقسیم فرمانے والا ہے، پس تو ہمارے درمیان بھی اس میں سے تقسیم فرمادے، جو تو نے اپنے نیک بندوں کے درمیان تقسیم فرمائی ہے۔

(۳۰۳۷۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ فَذَكَرَ عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّ رَجُلاً أَهَلَّ هِلالاً بِفَلاةٍ مِنَ الأَرْضِ ، قَالَ : فَسَمِعَ قَائِلاً يَقُولُ : اللَّهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالأَمْنِ وَالإِيمَانِ وَالسَّلامَةِ وَالإِسْلامِ وَالْهُدَى وَالْمَغْفِرَةِ وَالتَّوْفِيقِ لِمَا تَرْضَى وَالْحِفْظِ مِمَّا تَسْخَطُ ، رَبِّي وَرَبُّك اللَّهُ ، قَالَ :فَلَمْ يَتَمَهَّنَّ حَتَّى حَفِظَ ، وَلَمْ أَرَ أَحَدًا.

(۳۰۳۷۰) حضرت حسین بن علی ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن جریج ؒ سے سوال کیا (نئے چاند کے متعلق) تو انہوں نے حضرت عطاء ؒ کے حوالہ سے نقل کیا: کہ بے شک ایک آدمی نے بنجر زمین میں نیا چاند دیکھا۔ اس نے بیان کیا کہ میں نے کسی کو یہ کلمات کہتے ہوئے سنا: اے اللہ! تو اس چاند کو ہم پر امن اور ایمان کے ساتھ، اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ، اور ہدایت اور مغفرت کے ساتھ، اور ہر اس عمل کی توفیق کے ساتھ نکال جو تجھے پسند ہو، اور ہر اس عمل سے حفاظت کے ساتھ نکال جس سے تو ناراض ہوتا ہو۔ اے چاند تیرا اور میرا دونوں کا پروردگار اللہ ہے۔ وہ آدمی کہتا ہے: وہ مسلسل یہ کلمات پڑھتا رہا یہاں تک کہ میں نے ان کو یاد کرلیا: اور میں نے کسی کو بھی وہاں نہیں دیکھا۔

(۳۰۳۷۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يُعْجِبُهُمْ إِذَا رَأَى الرَّجُلُ الْهِلالَ أَنْ يَقُولَ :رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ.

(۳۰۳۷۱) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ پسند کرتے تھے کہ جب کوئی آدمی نیا چاند دیکھے تو یہ کلمات پڑھے: اے چاند تیرا اور میرا پروردگار اللہ ہے۔

(۱۱۶) ما يدعو بِهِ الرّجل ويؤمر بِهِ إذا لبس الثّوب الجدِيد

آدمی جب نئے کپڑے پہنے تو اس دعا کے پڑھنے کا اسے حکم دیا گیا ہے

(۳۰۳۷۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَصْبَغُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلاءِ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ :لَبِسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ثُمَّ

سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِى كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ، ثُمَّ عَمَدَ إِلَى الثَّوْبِ الَّذِى أَخْلَقَ ، أَوْ قَالَ : أَلْقَى ، فَتَصَدَّقَ بِهِ كَانَ فِي كَنَفِ اللهِ وَفِي حِفْظِ اللهِ وَفِي سِتْرِ اللهِ حَيًّا وَمَيِّتًا قَالَهَا ثَلاثًا.

(۳۰۳۷۲) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے نیا کپڑا پہنا تو یہ دعا پڑھی: شکر ہے اللہ کا جس نے مجھے وہ کپڑے پہنائے جس سے میں اپنا ستر ڈھانکتا ہوں اور اپنی زندگی میں اس سے زینت حاصل کرتا ہوں۔ پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص نیا کپڑا پہن کر یہ دعا پڑھے: شکر ہے اللہ کا جس نے مجھے وہ کپڑے پہنائے جن سے میں اپنا ستر ڈھانکتا ہوں، اور اپنی زندگی میں اس سے زینت حاصل کرتا ہوں۔ اور پھر وہ پرانے کپڑوں کو جس کو اس نے پھاڑ دیا تھا یا فرمایا؛ جسے رکھ دیا صدقہ کر دے تو وہ زندگی میں اور مرنے کے بعد خدا کی حفاظت میں اور حمایت میں اور خدا کے چھپانے میں رہے گا۔ آپ نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

(۳۰۳۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَخِيهِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا لَبِسَ أَحَدُكُمْ ثَوْبًا جَدِيدًا فَلْيَقُلْ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِى كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي النَّاسِ.

(۳۰۳۷۳) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک نیا کپڑا پہنے تو اسے چاہیے کہ یوں دعا کرے: شکر ہے اللہ کا جس نے مجھے وہ کپڑے پہنائے جن کو پہن کر میں اپنا ستر ڈھانپتا ہوں اور اپنی زندگی میں اس سے زینت حاصل کرتا ہوں۔

(۳۰۳۷٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عُمَرَ ثَوْبًا غَسِيلاً فَقَالَ : أَجَدِيدٌ ثَوْبُك هَذَا ؟ قَالَ : غَسِيلٌ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْبَسْ جَدِيدًا وَعِشْ حَمِيدًا وَتَوَفَّ شَهِيدًا يُعْطِكَ اللَّهُ قُرَّةَ عَيْنٍ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ.

(۳۰۳۷۴) قبیلہ مزینہ کے ایک آدمی نقل کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دھلا ہوا کپڑا پہنے ہوئے دیکھا، تو ارشاد فرمایا: کیا تمہارے یہ کپڑے نئے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم دھلے ہوئے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نیا کپڑا پہنو، اور شکر کرتے ہوئے زندگی گزارو، اور شہید ہو کر وفات پاؤ، اللہ تمہیں دنیا اور آخرت میں آنکھ کی ٹھنڈک نصیب کرے۔

(۳۰۳۷۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي وَهْبٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، قَالَ : إِذَا لَبِسَ الإِنْسَانُ الثَّوْبَ الْجَدِيدَ فَقَالَ : اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا ثِيَابًا مُبَارَكَةً نَشْكُرُ فِيهَا نِعْمَتَكَ ، وَنُحْسِنُ فِيهَا عِبَادَتَكَ ، وَنَعْمَلُ فِيهَا بِطَاعَتِكَ ، لَمْ تُجَاوِزْ تَرْقُوَتَهُ حَتَّى يَغْفِرَ لَهُ.

(۳۰۳۷۵) حضرت منصور ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت سالم بن ابی الجعد ویشید نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص نیا کپڑا پہن کر یوں دعا پڑھے: اے اللہ! تو ان کپڑوں کو بابرکت بنا دے۔ جن کو پہن کر میں تیری نعمتوں کا شکر ادا کروں۔ میں جن میں تیرے بندوں کے ساتھ اچھا سلوک کروں۔ میں جن کو پہن کر تیری فرمانبرداری میں عمل کروں۔ یہ دعا ابھی اس کے حلق میں بھی نہیں پہنچتی کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔

(۳۰۳۷٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لَبِسَ رَجُلٌ ثَوْبًا جَدِيدًا فَحَمِدَ اللَّهَ ، فَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ ، أَوْ غُفِرَ لَهُ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : أَرْجِعُ إِلَى أَهْلِي حَتَّى أَلْبَسَ ثَوْبًا جَدِيدًا وَأَحْمَدُ اللَّهَ عَلَيْهِ.

(۳۰۳۷٦) حضرت مسعر ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عون بن عبد اللہ ویشید نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نیا کپڑا پہن کر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے تو اسے جنت میں داخل کر دیا جائے گا یا یوں فرمایا: اس کی مغفرت کر دی جائے گی، تو ایک آدمی نے ان کو کہا: میں اپنے گھر والوں کی طرف نہیں لوٹوں گا یہاں تک کہ میں نیا کپڑا پہنوں گا اور اس پر اللہ کا شکر ادا کروں گا۔

(۳۰۳۷۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَوْا عَلَى أَحَدِهِمَ الثَّوْبَ الْجَدِيدَ قَالُوا : تُبْلِي وَيُخْلِفُ اللَّهُ.

(۳۰۳۷۷) حضرت ابونضرہ ویشید فرماتے ہیں کہ! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم جب کسی کو نیا کپڑا پہنا ہوا دیکھتے تو یوں دعا دیتے، پہنو اور پھاڑو، خدا تمہیں اور دے۔

(۳۰۳۷۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ إِنْ كَانَ قَمِيصًا ، أَوْ إِزَارًا ، أَوْ عِمَامَةً يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِي هَذَا ، أَسْأَلُك مِنْ خَيْرِهِ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ.

(۳۰۳۷۸) حضرت ابونضرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لیتے اگر قمیص ہو یا تہبند ہو یا عمامہ ہو تو یوں دعا پڑھتے: اے اللہ! تیرے لیے ہی شکر ہے کہ تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا میں تجھ سے اس کی خیر کا اور جس کے لیے بنایا گیا ہے اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں۔ میں تیری پناہ لیتا ہوں اس کے شر سے اور جس کے لیے اسے بنایا گیا ہے اس کے شر سے۔

(۱۱۷) مَنْ قَالَ نزلت (ولا تجهر بصلاتِكَ ولا تخافِت بها) فِي الدّعاءِ

جو کہے! یہ آیت دعا کے بارے میں نازل ہوئی ہے: ترجمہ: اور نہ بلند آواز سے پڑھو تم اپنی نماز اور نہ بہت پست کرو تم اپنی آواز

(۳۰۳۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ : (وَلا تَجْهَرْ بِصَلاتِكَ وَلا

تُخَافِتْ بِهَا) قَالَتْ :الدُّعَاءُ.

(۳۰۳۷۹) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اللہ کے قول اور نہ بلند آواز سے پڑھو تم اپنی نماز اور نہ بہت پست کرو تم اپنی آواز، کے بارے میں فرمایا: اس میں دعا مراد ہے۔

(٣٠٣٨٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُبَيْدٍ الْمُكْتِبِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :الدُّعَاءُ.

(۳۰۳۸۰) حضرت سماک بن عبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا: دعا مراد ہے۔

(٣٠٣٨١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْهَجَرِيِّ ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ ، قَالَ :الدُّعَاءُ.

(۳۰۳۸۱) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے اس آیت (اور تم اپنی نماز میں آواز کو بلند نہ کرو اور نہ ہی اپنی آواز کو بہت پست کرو۔) کے بارے میں فرمایا: اس آیت میں دعا اور مانگنا مراد ہے۔

(٣٠٣٨٢) حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُخْتَارِ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي هَذِهِ الآيَةِ :﴿وَلا تَجْهَرْ بِصَلاتِكَ وَلا تُخَافِتْ بِهَا﴾ قَالَ :ذَلِكَ فِي الدُّعَاءِ وَالْمَسْأَلَةِ.

(۳۰۳۸۲) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿وَلا تَجْهَرْ بِصَلاتِكَ وَلا تُخَافِتْ بِهَا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد دعا ہے۔

(١١٨) ما يدعو بِهِ الرّجل وهو فِي المسجِدِ

جب آدمی مسجد میں ہو تو یوں دعا کرے

(٣٠٣٨٣) حَدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَقُولُ : بِسْمِ اللهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ، وَإِذَا خَرَجَ ، قَالَ :بِسْمِ اللهِ وَالسَّلامُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي ، وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ.

(۳۰۳۸۳) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوتے تو یوں دعا فرماتے: اللہ کے نام کے ساتھ داخل ہوتا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف فرما۔ اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ اور جب نکلتے تو یوں دعا فرماتے! اللہ کے نام کے ساتھ نکلتا ہوں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلامتی ہو۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف فرما۔ اور میرے لیے اپنے فضل و رحمت کے دروازے کھول دے۔

(۳۰۳۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو الْمَدَنِيِّ ، عَنِ الْمُطَّلِبِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَب أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ ، قَالَ :اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَ رَحْمَتِكَ وَيَسِّرْ لِي أَبْوَابَ رِزْقِك.

(۳۰۳۸۴) حضرت مطلب بن عبد اللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو یوں فرماتے: اے اللہ! تو میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور میرے لیے اپنے رزق کے دروازوں کو آسان فرما دے۔

(۳۰۳۸٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَانَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ ، قَالَ :اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ، وَإِذَا خَرَجَ ، قَالَ :اللَّهُمَّ اغْفِر ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِك.

(۳۰۳۸۵) حضرت نعمان بن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یوں دعا فرماتے: اے الل میرے گناہوں کو معاف فرما، اور تو میرے لیے اپنے فضل اور رحمت کے دروازوں کو کھول دے۔ اور جب مسجد سے نکلتے تو یو فرماتے! اے اللہ! تو میرے گناہوں کو معاف فرما۔ اور تو میرے لیے اپنے فضل کے دروازوں کو کھول دے۔

(۳۰۳۸٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ :إذَا دَخَلْت الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُلِ :اللَّهُمَّ افْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ، وَإِذَا خَرَجْت فَسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُلِ :اللَّهُمَّ احْفَظْنِي الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

(۳۰۳۸۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: جب تو مسجد حرام میں داخل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیج اور یہ دعا پڑھ: اے اللہ! تو میرے لیے اپنی رحمت کے دروازوں کو کھول دے۔ اور جب تو نکلے تو کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیج۔ اور یہ دعا پڑھ: اے اللہ! تو شیطان مردود سے میری حفاظت فرما۔

(۳۰۳۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلامٍ كَانَ إذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ :اللَّهُمَّ افْتَحْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ، وَإِذَا خَرَجَ سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَعَوَّذَ مِنَ الشَّيْطَانِ.

(۳۰۳۸۷) حضرت محمد بن عبد الرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ جب مسجد میں داخل ہوتے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجتے اور یہ دعا پڑھتے! اے اللہ! تو میرے لیے اپنی رحمت کے دروازوں کو کھول دے۔ اور جب مسجد سے نکلتے تو کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجتے اور شیطان سے پناہ مانگتے۔

(۳۰۳۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ ذِي حُدَّانٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، أَنَّهُ كَانَ

دَخَلَ الْمَسْجِدَ ، قَالَ :سَلامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ ، صَلَّى اللَّهُ وَمَلائِكَتُهُ عَلَى مُحَمَّدٍ.

(۳۰۳۸۸) حضرت سعید بن ذی حدان ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ ویشید جب مسجد میں داخل ہوتے تو فرماتے: اے نبی! آپ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ اللہ اور اس کے فرشتے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں۔

(۳۰۳۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ ، قَالَ :بِسْمِ اللهِ وَالسَّلامُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۰۳۸۹) حضرت اعمش ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ویشید جب مسجد میں داخل ہوتے تو یوں فرماتے: اللہ کے نام کے ساتھ داخل ہوتا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلامتی ہو۔

(۱۱۹) ما يدعو بهِ الرّجل إذا قامت الصّلاة

جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو آدمی یوں دعا کرے

(۳۰۳۹۰) حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِيَ يُنَادِي بِإِقَامَةِ الصَّلاةِ فَقَالَ :اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلاةِ الْقَائِمَةِ أَعْطِ مُحَمَّدًا سُؤْلَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلاَّ كَانَ مِمَّنْ يَشْفَعُ لَهُ.

(۳۰۳۹۰) حضرت ابو اسحاق ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت حکم ویشید نے ارشاد فرمایا: جو شخص منادی کی آواز سنے کہ وہ نماز کے کھڑے ہونے کی ندا لگا رہا ہے، تو یوں دعا کرے: اے اللہ! پروردگار اس پوری پکار کے اور قائم ہونے والی نماز کے۔ عطا فرما محمد کو ان کی درخواست قیامت کے دن۔ تو اس وجہ سے اس کی شفاعت کی جائے گی۔

(۳۰۳۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا سَمِعْتَ الْمُؤَذِّنَ ، قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلاةُ فَقُلِ :اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلاةِ الْقَائِمَةِ أَعْطِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُؤْلَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لاَ يَقُولُهَا رَجُلٌ حِينَ يَقُومُ الْمُؤَذِّنُ إِلاَّ أَدْخَلَهُ اللَّهُ فِي شَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۰۳۹۱) حضرت ابو حمزہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ویشید نے ارشاد فرمایا: جب تو مؤذن کو یہ جملہ کہتے ہوئے سنے: تحقیق نماز کھڑی ہوگئی۔ تو یوں دعا کر: اے اللہ! پروردگار اس پوری پکار کے اور کھڑی ہونے والی نماز کے، عطا فرما قیامت کے دن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی درخواست۔ مؤذن کے کھڑے ہوتے وقت کوئی آدمی یہ دعا نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ اس آدمی کو قیامت کے دن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت میں داخل کریں گے۔

(۳۰۳۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، أَنَّ عُثْمَانَ كَانَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ ، قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلاةُ ، قَالَ :مَرْحَبًا بِالْقَائِلِينَ عَدْلاً وَبِالصَّلاةِ مَرْحَبًا وَأَهْلاً ، ثُمَّ يَنْهَضُ إِلَى الصَّلاةِ.

(۳۰۳۹۲) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب مؤذن کو یہ کلمات پڑھتے ہوئے سنتے: تحقیق نماز کھڑی ہوگئی، تو ارشاد فرماتے: بہت خوب انصاف کی بات کرنے والو، اور خوش آمدید نماز۔ پھر نماز کے لیے کھڑے ہو جاتے۔

(۳۰۳۹۳) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ عَمَّنْ أَخْبَرَهُ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَيَّ عَلَى الصَّلاةِ ، قَالَ :الْمُسْتَعَانُ الله ، فَإِذَا قَالَ :حَيَّ عَلَى الْفَلاحِ ، قَالَ :لاَ حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ.

(۳۰۳۹۳) حضرت مجاہد ؒ جب مؤذن کے اس کلمہ کو سنتے: آؤ نماز کی طرف تو فرماتے: اللہ کی مدد سے، پس جب مؤذن کہتا! آؤ کامیابی کی طرف تو کہتے: گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ کی مدد سے ہے۔

(۳۰۳۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عُبَيْدِ الله بنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ ، فَإِذَا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلاحِ ، قَالَ :لاَ حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ.

(۳۰۳۹۴) حضرت عبد اللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے جیسا کہ مؤذن پڑھتا تھا۔ پس جب مؤذن کہتا: آؤ نماز کی طرف آؤ کامیابی کی طرف تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یوں کہتے: گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کے کرنے کی قوت صرف اللہ کی مدد سے ہے۔

(۱۲۰) ما يدعى بِهِ فِي الصَّلاةِ على الجنائِزِ

جنازہ کی نماز میں یوں دعا کی جائے گی

(۳۰۳۹٥) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ عُبَيْدٍ الْكَلاعِيُّ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمَيِّتِ :اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَأَوْسِعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ ، اللَّهُمَّ أَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ ، وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ ، وَأَهْلاً خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ ، وَنَجِّهِ مِنَ النَّارِ ، أَوْ قَالَ :وَقِهِ عَذَابَ النَّارِ ، حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ.

(۳۰۳۹۵) حضرت عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک میت پر یوں دعا فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ! اس کی مغفرت فرما۔ اور اس پر رحم فرما۔ اور اس کو عافیت بخش اور اس سے درگزر فرما۔ اور اپنے مہمان کا اکرام فرما۔ اور اس کے داخل ہونے والی جگہ کو وسعت دے دے اور اس کو پانی سے اور برف سے اور ٹھنڈے پانی سے دھو دے۔ اور اس کو گناہوں سے ایسے پاک صاف کردے جیسا سفید کپڑے کو گندگی سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! اس کے گھر سے بہتر گھر کا بدل عطا فرما۔

اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی کا اسے بدل عطا فرما۔ اور اس اہل وعیال سے بہتر اہل وعیال کا اسے بدل عطا فرما۔ اور اس کو جنت میں داخل فرما۔ اور اسے جہنم سے نجات دے یا یوں فرمایا: اور اس کو جہنم کے عذاب سے بچا۔ یہاں تک کہ میں تمنا کرنے لگا کہ وہ مردہ میں ہوتا۔

(٣٠٣٩٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَن يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ الأَنْصَارِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول فِي الصَّلاةِ عَلَى الْمَيِّتِ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا.

(۳۰۳۹۶) حضرت ابراہیم انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک میت پر نماز جنازہ میں یوں دعا کرتے ہوئے سنا ہے؟ اے اللہ! بخش دے ہمارے ہر زندہ کو اور ہمارے ہر متوفی کو، اور ہمارے ہر حاضر کو اور ہمارے ہر غیر حاضر کو اور ہمارے ہر مرد کو اور ہماری ہر عورت کو اور ہمارے ہر چھوٹے کو اور ہمارے ہر بڑے کو۔

(٣٠٣٩٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَن شُعْبَةَ ، عَنِ الْجُلاسِ ، عَن عُثْمَانَ بْنِ شَمَّاسٍ ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَمَرَّ بِهِ مَرْوَانُ فَقَالَ له : بَعْضَ حَدِيثِكَ عَن رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ مَضَى ، ثُمَّ رَجَعَ فَقُلْنَا : الآنَ يَقَعُ بِهِ ، فَقَالَ : كَيْفَ سمعت رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ ؟ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلإِسْلامِ وَأَنْتَ قَبَضْتَ رُوحَهَا ، تَعْلَمُ سِرَّهَا وَعَلانِيَتَهَا ، جِئْنَاك شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهَا.

(۳۰۳۹۷) حضرت عثمان بن شماس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ کہ مروان کا ان کے پاس سے گزر ہوا۔ تو وہ آپ رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کریں، پھر وہ چلا گیا، پھر تھوڑی دیر بعد لوٹا، تو ہم نے کہا: اب یہ ان کے ساتھ بیٹھ جائے گا، پس وہ کہنے لگا، آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز جنازہ پر کیا دعا پڑھتے ہوئے سنا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا ہے: تو نے ہی اس کو اسلام کی ہدایت دی اور تو نے ہی اس کی روح کو قبض کیا۔ تو ہی اس کی پوشیدہ باتوں کو اور کھلی ہوئی باتوں کو جانتا ہے، ہم تو تیرے پاس اس کی شفاعت کرنے والے بن کر آئے ہیں، پس تو اس کی مغفرت فرما دے۔

(٣٠٣٩٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَن رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الصَّلاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْته مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الإِسْلامِ ، وَمَنْ تَوَفَّيْته مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الإِسْلامِ.

(۳۰۳۹۸) حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھتے تھے: اے اللہ! تو بخش دے ہمارے ہر زندہ کو اور ہمارے ہر متوفی کو اور ہمارے ہر مرد کو اور ہماری ہر عورت کو اور ہمارے ہر حاضر کو اور ہمارے ہر غیر حاضر کو اور ہمارے ہر چھوٹے کو اور ہمارے ہر بڑے کو۔ اے اللہ! تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے تو پس ایمان پر اس کو زندہ رکھنا: اور ہم میں سے تو جس کو

موت دے تو پس ایمان پر اس کو موت دینا۔

(٣٠٣٩٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ ، قَالَ : كَانَ أَبُو بَكْرٍ إذَا صَلَّى عَلَى الْمَيِّتِ ، قَالَ : اللَّهُمَّ عَبْدُك أَسْلَمَهُ الأَهْلَ وَالْمَالَ وَالْعَشِيرَةَ ، وَالذَّنْبُ عَظِيمٌ وَأَنْتَ غَفُورٌ رَحِيمٌ.

(۳۰۳۹۹) حضرت ابو مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب کسی میت پر نماز جنازہ پڑھاتے تو یوں فرماتے ! اے اللہ! تیری بندہ ہے، گھر والوں اور مال اور خاندان نے اس کو سپرد کیا، اور بہت گناہ ہیں، اور تو بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(٣٠٤٠٠) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ يَقُولُ فِي الصَّلاَةِ إنْ كَانَ مساء ، قَالَ : اللَّهُمَّ أَمْسَى عَبْدُك ، وَإِنْ كَانَ صَبَاحًا ، قَالَ : اللَّهُمَّ أَصْبَحَ عَبْدُك قَدْ تَخَلَّى مِنَ الدُّنْيَا وَتَرَكَهَا لأَهْلِهَا وَاسْتَغْنَتْ عَنْهُ وَافْتَقَرَ إلَيْك كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لاَ إلَهَ إلاَّ أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُك وَرَسُولُك فَاغْفِرْ له ذُنُوبَهُ.

(۳۰۴۰۰) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اگر شام ہوتی تو نماز جنازہ میں یوں دعا کرتے : اے اللہ! تیرے بندے نے شام کی۔ اور اگر صبح کا وقت ہوتا تو یوں دعا کرتے ! اے اللہ! تیرے بندے نے صبح کی، تحقیق اس نے دنیا کو چھوڑ دیا، اور اس نے دنیا کو دنیا والوں کے لیے چھوڑ دیا، اور تو اس سے بے نیاز ہے اور وہ تیرا محتاج ہے، وہ گواہی دیتا تھا کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور یقیناً محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں، پس تو اس کے گناہوں کی مغفرت فرما دے۔

(٣٠٤٠١) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ فِي الصَّلاَةِ عَلَى الْمَيِّتِ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لأَحْيَائِنَا وَأَمْوَاتِنَا وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِنَا ، وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاجْعَلْ قُلُوبَنَا عَلَى قُلُوبِ خِيَارِنَا ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ اللَّهُمْ أَرْجِعْهُ إلَى خَيْرٍ مِمَّا كَانَ فِيهِ ، اللَّهُمَّ عَفْوَك.

(۳۰۴۰۱) حضرت عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے : اے اللہ! تو بخش دے ہمارے زندوں کو اور ہمارے مردوں کو۔ اور ہمارے دلوں کے درمیان جوڑ پیدا فرما۔ اور ہم لوگوں کے آپس کے معاملات درست فرما۔ اور ہمارے دلوں کو ہمارے بہترین لوگوں کے دلوں جیسا بنا دے، اے اللہ! تو اس کو معاف فرما دے اے اللہ! تو اس پر رحم فرما۔ اے اللہ! تو اس کو لوٹا دے ایسی بھلائی کی طرف جس میں وہ پہلے تھا۔ اے اللہ! تیری معافی کے طلب گار ہیں۔

(٣٠٤٠٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، قَالَ : كُنْتُ فِي جَنَازَةِ غُنَيْمٍ فَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْهُ ، أَنَّهُ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى صَلَّى عَلَى مَيِّتٍ فَكَبَّرَ فَقَالَ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ كَمَا اسْتَغْفَرَك وَأَعْطِهِ مَا سَأَلَك وَزِدْهُ مِنْ فَضْلِك.

(۳۰۴۰۲) حضرت خالد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت غُنیم رحمہ اللہ کے جنازہ میں حاضر تھا تو ایک شخص نے مجھے ان کے حوالے سے بیان کیا کہ حضرت غُنیم رحمہ اللہ نے فرمایا : میں نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو ایک میت پر نماز جنازہ کے لیے تکبیر کہتے ہوئے سنا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یوں دعا کی : اے اللہ! تو اس کو بخش دے جیسا کہ اس نے تجھ سے بخشش مانگی، اور اس کو عطا فرما وہ چیز جس کا اس نے تجھ سے سوال کیا، اور اس میں اپنے فضل سے زیادتی فرما۔

۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلامٍ الصَّلاةُ عَلَى الْجِنَازَةِ أَنْ تَقُولَ :اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا ، اللَّهُمَّ مَنْ تَوَفَّيْته مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الإِيمَانِ ، وَمَنْ أَبْقَيْته مِنَّا فَأَبْقِهِ عَلَى الإِسْلامِ.

۳۰۴) حضرت ابو سلمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن سلام ؓ نے ارشاد فرمایا: نماز جنازہ میں تو یہ دعا کر: اے اللہ! تو دے ہمارے ہر زندہ کو اور ہمارے ہر متوفی کو، اور ہمارے ہر چھوٹے کو اور ہمارے ہر بڑے کو، اور ہمارے ہر مرد کو اور ہماری ہر ت کو اور ہمارے ہر حاضر کو اور ہمارے ہر غیر حاضر کو۔ اے اللہ! ہم میں سے جسے تو موت دے تو پس اس کو ایمان پر موت دینا۔ م میں سے جس کو تو باقی رکھے تو اسلام پر اس کو باقی رکھنا۔

۳۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِي ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ ، عَنِ الصَّلاةِ عَلَى الْجِنَازَةِ ، فَقَالَ :كُنَّا نَقُولُ :اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّهُ خَلَقْته وَرَزَقْته وَأَحْيَيْته وَكَفَيْته فَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ ، وَلا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ ، وَلا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ.

۳۰) حضرت ابو الصدیق الناجی ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سعید ؓ سے نماز جنازہ کے متعلق سوال کیا تو ؓ نے ارشاد فرمایا: ہم یوں دعا کرتے تھے: اے اللہ! آپ ہمارے پروردگار ہیں اور اس کے بھی پروردگار ہیں، آپ ہی نے پیدا کیا اور آپ ہی نے اس کو رزق دیا، اور آپ ہی نے اس کو زندہ کیا اور آپ ہی نے اس کو کفایت فرمائی، پس آپ ہماری اور مغفرت فرما دیجئے۔ اور ہمیں اس کے اجر سے محروم مت فرمایئے اور ہمیں اس کے بعد گمراہ مت کیجیے۔

۳۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا خَالِدٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ غَيْلانَ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الصَّلاةِ عَلَى الْمَيِّتِ :اللَّهُمَّ اغْفِرْ لأَحْيَائِنَا وَأَمْوَاتِنَا لْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ ، وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ ، وَاجْعَلْ قُلُوبَهُمْ عَلَى قُلُوبِ أَخْيَارِهِمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِفُلانِ بْنِ فُلان ذَنْبَهُ ، وَأَلْحِقْهُ بِنَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى للّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اللَّهُمَّ ارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمُهْتَدِينَ وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ ، وَاجْعَلْ كِتَابَهُ فِي عِلِّيِّينَ، اغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ ، اللَّهُمَّ لاَ تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ ، وَلا تضِلنا بَعْدَهُ.

۳۰) حضرت ابن عمرو بن غیلان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء ؓ نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھتے تھے: اے اللہ! تو ہمارے زندہ اور مردہ مسلمانوں کو۔ اے اللہ! تو مؤمنین مردوں اور مؤمنین عورتوں کی بخشش فرما، اور مسلمانوں مردوں اور ن عورتوں کی بھی، اور ان کے آپس کے معاملات کو درست فرما، اور ان کے دلوں کو ان کے بہترین لوگوں کے دلوں جیسا بنا دے، ! فلاں بن فلاں کے گناہوں کی بخشش فرما اور اس کو اپنے نبی محمد ﷺ کے ساتھ ملا دے۔ اے اللہ! ہدایت یافتہ لوگوں میں رجہ کو بلند فرما، اور اس پیچھے رہ جانے والے باقی ماندہ لوگوں میں تو اس کا جانشین بن جا، اور اس کے نامۂ اعمال کو علیین میں

رکھ دے، تمام جہانوں کے پروردگار ہماری اور اس کی مغفرت فرما دے، اے اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم مت فرما، اور ہمیں اس کے بعد گمراہی میں مت ڈال۔

(٣٠٤٠٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْجِنَازَةِ إِذَا صَلَّى عَلَيْهِ :اللَّهُمَّ بَارِكْ فِيهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاغْفِرْ لَهُ ، وَأَوْرِدْهُ حَوْضَ رَسُولِكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ فِي قِيَامٍ كَثِيرٍ وَكَلام كَثِيرٍ لَمْ أَفْهَمْ مِنْهُ غَيْرَ هَذَا.

(٣٠٤٠٦) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ جب کسی پر جنازے کی نماز پڑھتے تو یوں دعا فرماتے! اے اللہ! اس میں برکت عطا فرما اور اس پر رحمت بھیج۔ اور اس کی مغفرت فرما۔ اور اس کو اپنے رسول ﷺ کے حوض کوثر میں وارد کر۔ راوی کہتے ہیں، بڑے قیام اور زیادہ کلام میں سے میں اس کے علاوہ کچھ نہ سمجھ سکا۔

(٣٠٤٠٧) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ ، عَنِ ابْنِ لُحَيٍّ الْهَوْزَنِيِّ ، أَنَّهُ شَهِدَ جِنَازَةَ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ فَقَدِمَ عَلَيْهَا حَبِيبُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيُّ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا كَالْمُشْرِفِ عَلَيْنَا مِنْ طُولِهِ فَقَالَ : اجْتَهِدُوا لأَخِيكُمْ فِي الدُّعَاءِ ، وَلْيَكُنْ مِمَّا تَدْعُونَ لَهُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِهَذِهِ النَّفْسِ الْحَنِيفَةِ المسلمة وَاجْعَلْهَا مِنَ الَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ ، وَقِهَا عَذَابَ الْجَحِيمِ وَاسْتَنْصِرُوا عَلَى عَدُوِّكُمْ.

(٣٠٤٠٧) حضرت عبد الرحمن بن ابی عوف ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو لحیَ الھوزنی، شرحبیل بن السمط کے جنازہ میں حاضر ہوئے۔ تو جنازہ پر حبیب بن مسلمہ فہری کو آگے کر دیا گیا، پھر وہ ہماری طرف متوجہ ہوا جیسا کہ کسی لمبائی سے ہماری طرف آرہا ہو، تو آپ ؒ نے فرمایا: تم اپنی بھائی کے لیے دعا میں کوشش کرو۔ اور تم ہو جاؤ اس کے لیے یوں دعا کرنے والے، اے اللہ! تو اس پاکباز مسلمان کی مغفرت فرما۔ اور تو بنا دے اسے ان لوگوں میں سے جنہوں نے توبہ کی اور تیرے راستہ کی پیروی کی۔ اور اس کو جہنم کے عذاب سے بچا۔ اور تم لوگ اپنے دشمن کے برخلاف مدد مانگو۔

(١٣١) مَنْ قَالَ ليس على الميّتِ دعاءٌ مؤقّتٌ

جو شخص یوں کہے: نماز جنازہ میں کوئی دعا متعین نہیں

(٣٠٤٠٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :مَا بَاحَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلا أَبُو بَكْرٍ ، وَلا عُمَرُ فِي الصَّلاةِ عَلَى الْمَيِّتِ بِشَيْءٍ.

(٣٠٤٠٨) حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ ہمارے لیے نہ رسول اللہ ﷺ نے نہ ہی حضرت ابو بکر ؓ نے اور نہ ہی حضرت عمر ؓ نے نماز جنازہ کے لیے کوئی چیز ظاہر فرمائی۔

(٣٠٤٠٩) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ ثَلاثِينَ مِنْ أَصْحَابِ

رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ لَمْ يُقِيمُوا فِي أَمْرِ الصَّلاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ بِشَيْءٍ.

(۳۰۴۰۹) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمیں اصحاب سے نقل کرتے ہیں! کہ انہوں نے نماز جنازہ میں کوئی چیز متعین نہیں فرمائی۔

(۳۰۴۱۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ لَيْسَ فِي الصَّلاةِ عَلَى الْمَيِّتِ دُعَاءٌ مُوَقَّتٌ.

(۳۰۴۱۰) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا: میت پر پڑھی جانے والی نماز میں کوئی دعا متعین نہیں۔

(۳۰۴۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ دَاوُد ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالشَّعْبِيِّ ، قَالا : لَيْسَ عَلَى الْمَيِّتِ دُعَاءٌ مُوَقَّتٌ.

(۳۰۴۱۱) حضرت داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ اور حضرت شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا: میت پر پڑھی جانے والی نماز میں کوئی دعا متعین نہیں ہے۔

(۳۰۴۱۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُحَمَّدًا ، عَنِ الصَّلاةِ عَلَى الْمَيِّتِ فَقَالَ : مَا نَعْلَمُ لَهُ شَيْئًا يُوَقَّتُ ادْعُ بِأَحْسَنِ مَا تَعْلَمُ.

(۳۰۴۱۲) حضرت عمران بن حدیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد رحمہ اللہ سے نماز جنازہ کے متعلق سوال کیا: تو آپ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ہمیں نہیں معلوم کہ اس میں کسی دعا کو متعین کیا گیا ہو، جو اچھی دعا تم جانتے ہو اس کے ذریعہ دعا کرو۔

(۳۰۴۱۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِاللهِ، قَالَ: لَيْسَ فِي الصَّلاةِ عَلَى الْمَيِّتِ شَيْءٌ يُوَقَّتُ.

(۳۰۴۱۳) حضرت اسحاق بن سوید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت بکر بن عبداللہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: نماز جنازہ میں کوئی چیز متعین نہیں کی گئی۔

(۳۰۴۱۴) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ وَالْحَكَمَ ، وَعَطَاءً وَمُجَاهِدًا فِي الصَّلاةِ عَلَى الْمَيِّتِ شَيْءٌ مُوَقَّتٌ ؟ قَالُوا : لاَ ، إِنَّمَا أَنْتَ شَفِيعٌ فَاشْفَعْ بِأَحْسَنِ مَا تَعْلَمُ.

(۳۰۴۱۴) حضرت موسیٰ الجہنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ اور حضرت حکم اور حضرت عطا، حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے سوال کیا: کیا نماز جنازہ میں کوئی چیز متعین ہے؟ ان سب حضرات نے جواب دیا: نہیں! بے شک تم تو شفاعت کرنے والے ہو۔ جو دعا تم زیادہ اچھی جانتے ہو اس کے ذریعہ شفاعت کرو۔

(۱۳۲) فِي الدّعاءِ فِي الخلوةِ

تنہائی میں دعا کرنے کا بیان

(۳۰۴۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ مُغِيثِ بْنِ سُمَيٍّ ، قَالَ : كَانَ رَجُلٌ

مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَعْمَلُ بِالْمَعَاصِيَ فَادَّكَرَ يَوْمًا فَقَالَ :اللَّهُمَّ غُفْرَانَكَ غُفْرَانَكَ ، فَغَفَرَ لَهُ.

(۳۰۴۱۵) حضرت جامع بن شداد ریشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت مغیث بن سمی ریشیلا نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا جو گناہ کے کام کیا کرتا تھا، پس وہ ایک دن اللہ کو یاد کر کے کہنے لگا: اے اللہ! تیری بخشش کا طالب ہوں، تیری بخشش کا طالب ہوں، پس اس کی مغفرت کردی گئی۔

(۱۲۳) ما علّم النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الأعرابيّ حِين جاء يسأله

جب ایک دیہاتی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو یہ دعا سکھائی

(۳۰٤۱٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَن حَجَّاجٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ السَّكْسَكِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ :جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، عَلِّمْنِي شَيْئًا يُجْزِئِنِي مِنَ الْقُرْآنِ فَإِنِّي لاَ أُحْسِنُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :قُلْ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ ، فَعَدَّهَا الأَعْرَابِيُّ فِي يَدِهِ خَمْسًا ، ثُمَّ وَلَّى هُنَيْهَةً ، ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ، هَذَا لِرَبِّي فَمَا لِي ؟ قَالَ :قُلِ :اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وارزقني وَعَافِنِي وَاهْدِنِي ، فَعَدَّهَا الأَعْرَابِيُّ فِي يَدِهِ خَمْسًا ، ثُمَّ انْطَلَقَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَقَدْ مَلأَ الأَعْرَابِيُّ يَدَيْهِ مِنَ الْخَيْرِ إِنْ هُوَ وَفَّى بِمَا قَالَ.

(۳۰۴۱۶) حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی ایسی چیز سکھا دیجیے جو میرے لیے قرآن کے قائم مقام ہو جائے، پس بے شک میں قرآن کے کچھ حصہ کو بھی اچھے طریقہ سے نہیں پڑھ سکتا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ارشاد فرمایا: تم یہ کلمات پڑھو: اللہ تمام عیوب سے پاک ہے، اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے، اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کے کرنے کی قوت صرف اللہ کی مدد سے ہے۔ تو اس دیہاتی نے اپنے ہاتھوں میں ان پانچ کلمات کو شمار کیا۔ پھر وہ تھوڑی دیر میں واپس لوٹ گیا۔ پھر واپس آکر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کلمات تو میرے رب کے لیے ہیں! پس میرے لیے کیا ہوا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یوں کہو! اے اللہ! میری مغفرت فرما، اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے رزق عطا فرما اور مجھے عافیت بخش دے، اور مجھے ہدایت عطا فرما، تو دیہاتی نے ان پانچ چیزوں کو بھی اپنے ہاتھ پر شمار کر لیا۔ پھر وہ چلا گیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دیہاتی نے جو کہا ہے اگر وہ اس کو پورا کرے تو اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کو خیر سے بھر لیا۔

(۱۳٤) ما يؤمر الرّجل أن يدعو فلا تضرّه لسعة العقرب

آدمی کو یوں دعا کرنے کا حکم دیا گیا ہے پس اس طرح بچھو کا ڈسنا اس کو کچھ نقصان نہیں پہنچائے گا

(۳۰٤۱۷) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَن عبد العزيز بن رُفَيْع ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : لُدِغَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا زِلْت الْبَارِحَةَ سَاهِرًا مِنْ لَدْغَةِ عَقْرَب، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَمَا إِنَّك لَوْ قُلْتَ حِينَ أَمْسَيْت أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ مَا ضَرَّك عَقْرَبٌ حَتَّى تُصْبِحَ ، قَالَ أَبُو صَالِحٍ : فَعَلَّمْتهَا ابْنَتِي وَابْنِي فَلَدَغَتْهُمَا فَلَمْ يَضُرَّهُمَا بِشَيْءٍ. (نسائی ۱۰۴۲۳)

(۳۰۴۱۷) حضرت ابوصالح ؒ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری آدمی کو بچھو نے ڈنک مار دیا۔ جب صبح ہوئی تو وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! میں ساری رات بچھو کے ڈسنے کی وجہ سے بیدار رہا! نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لیتے، میں پناہ لیتا ہوں اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ اس کی مخلوق کے شر سے، تو صبح ہونے تک بچھو تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا۔ ابوصالح فرماتے ہیں! پس میں نے یہ کلمات اپنے بیٹے اور بیٹی کو سکھا دیے، پھر ان دونوں کو بچھو نے ڈنک مارا۔ اور ان کو کچھ تکلیف بھی نہیں پہنچی۔

(۳۰٤۱۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ، عَن سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ قَالَ حِينَ يُمْسِي ثَلاثَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ لَسْعَةٌ تِلْكَ اللَّيْلَةَ ، قَالَ سُهَيْلٌ :فَكَانَ أَهْلُهُ قَدِ اعْتَادُوا أَنْ يَقُولُوهَا فَلُسِعَتِ امْرَأَةٌ فَلَمْ تَجِدْ لَهَا وَجَعًا. (ترمذی ۳۶۰۰۔ احمد ۲۹۰)

(۳۰۴۱۸) حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص شام کے وقت تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے: میں پناہ لیتا ہوں اللہ کے مکمل کلمات کی اس کی مخلوق کے شر سے، تو اس رات میں کسی چیز کا ڈسنا اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ حضرت سھیل ؒ فرماتے ہیں: کہ ان کلمات کا پڑھنا ان کے گھر والوں کی عادت بن گئی۔ پھر ایک عورت کو ڈنک لگا پس اس کو ذرہ برابر بھی تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔

(۳۰٤۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرحمن بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَن حَجَّاجٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَن طَارِقِ بْنِ أَبِي مخَاشِنٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ لَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ ، فَقَالَ :أَمَا إِنَّهُ لَوْ قَالَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يُلْدَغْ ، أَوْ لَمْ يَضُرَّهُ.

(۳۰۴۱۹) حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا جس کو بچھو نے ڈس لیا تھا، تو

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہرحال اگر وہ یہ کلمات پڑھ لیتا: میں پناہ لیتا ہوں اللہ کے مکمل کلمات کی اس کی مخلوق کے شر سے، تو اسے ڈنک نہ لگتا یا فرمایا: اس کو نقصان نہ پہنچتا۔

(٣٠٤٢٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَن مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَن مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ يُصَلِّي فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ فَلَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ فَتَنَاوَلَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَعْلِهِ فَقَتَلَهَا ، فَلَمَّا انْصَرَفَ ، قَالَ : أَخْزَى اللَّهُ الْعَقْرَبَ ، مَا تَدَعُ مُصَلِّيًا ، وَلا غَيْرَهُ ، أَوْ مُؤْمِنًا ، وَلا غَيْرَهُ ، ثُمَّ دَعَا بِمِلْحٍ وَمَاءٍ فَجَعَلَهُ فِي إِنَاءٍ وَجَعَلَ يَصُبُّهُ عَلَى إِصْبَعِهِ حَيْثُ لَدَغَتْهُ وَيَمْسَحُهَا وَيُعَوِّذُهَا بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ.

(٣٠٤٢٠) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اس درمیان جب آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ زمین پر رکھا تو بچھو نے آپ ﷺ کو ڈس لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی جوتی پکڑی اور اس کو مار دیا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا: اللہ بچھو کو رسوا کرے! یہ کسی نمازی کو اور اس کے علاوہ کو نہیں چھوڑتا یا یوں فرمایا: کہ کسی مومن کو اور اس کے علاوہ کو نہیں چھوڑتا، پھر آپ ﷺ نے نمک اور پانی منگوایا پھر نمک کو برتن میں ڈال دیا۔ اور اپنی انگلی سے ڈسنے والی جگہ لگاتے اور ملتے جاتے۔ اور آپ ﷺ نے معوذتین کے ذریعہ اس پر دم فرمایا۔

(٣٠٤٢١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَن سُفْيَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: رُقْيَةُ الْعَقْرَبِ شَجَّةٌ قَرْنِيَّةٌ مَلِحَةٍ بحر قفطا.

(٣٠٤٢١) حضرت قعقاع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں! بچھو کے ڈنک سے بچنے کا تعویذ یوں ہے۔ شَجَّةٌ قَرْنِيَّةٌ مَلِحَةٍ بحر قفطا.

(٣٠٤٢٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سُفْيَانَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ ، قَالَ : عَرَضْتُهَا عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ :هَذِهِ مَوَاثِيقُ.

(٣٠٤٢٢) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسود رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں نے یہ کلمات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر پیش کیے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ عہد و اقرار کے الفاظ ہیں۔

(١٢٥) ما ذكر مِن دعاءِ العلاءِ بنِ الحضرميِّ حِين خاض البحر

حضرت علاء بن الحضرمی سے منقول دعا جو انہوں نے سمندر میں گھستے وقت پڑھی تھی

(٣٠٤٢٣) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَن قُدَامَةَ بْنِ حَمَاطَةَ ، عَن زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْعَلاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ يُحَدِّثُ خَالَهُ ، أَنَّهُ كَانَ مِنْ دُعَائِهِ حِينَ خَاضَ الْبَحْرَ :اللَّهُمَّ يَا حَلِيمُ يَا عَلِيُّ يَا عَظِيمُ.

(٣٠٤٢٣) حضرت زیاد بن حدیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ حضرت علاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ اپنے ماموں سے بیان کر رہے

تھے کہ سمندر میں داخل ہوتے وقت میری زبان پر یہ دعا تھی: اے اللہ! اے بردبار اے بلند وبالا، اے بڑے بزرگ۔

(۱۳۶) فِي الدِّيكِ إذا سمِع صوته ما يدعى بِهِ

جب مرغ کی آواز سنائی دے تو یوں دعا کی جائے

(٣٠٤٢٤) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إذَا سَمِعْتُمَ الدِّيكة فَسَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا ، وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَإِنَّهَا رَأَتْ شَيْطَانًا. (بخاری ۳۳۰۳۔ مسلم ۲۰۹۲)

(۳۰۴۲۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ سے اس کا فضل مانگو، پس وہ فرشتہ کو دیکھتا ہے، اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو تم شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو، پس وہ شیطان کو دیکھتا ہے۔

(٣٠٤٢٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يقول :إذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلاَبِ، أَوْ نُهَاقَ الْحِمَارِ مِنَ اللَّيْلِ فَتَعَوَّذُوا بِاللهِ فَإِنَّهُنَّ يَرَيْنَ مَا لاَ تَرَوْنَ. (بخاری ۱۲۳۴۔ احمد ۳۰۶)

(۳۰۴۲۵) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: جب تم رات کو کتوں کے بھونکنے کی اور گدھوں کی آواز سنو تو اللہ کی پناہ مانگو، پس بے شک یہ وہ چیزیں دیکھتے ہیں جو تم نہیں دیکھتے۔

(٣٠٤٢٦) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إذَا سَمِعَ نُهَاقَ الْحِمَارِ ، قَالَ :بسم الله الرَّحْمَن الرحيم أَعُوذُ بِاللهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

(۳۰۴۲۶) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ جب گدھے کی آواز سنتے تو یوں دعا فرماتے: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے، میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں جو سننے والا، جاننے والا ہے شیطان مردود سے۔

(۱۳۷) مَنْ قَالَ إذا استعاذ العبد مِن النّار قالت النار اللّهمّ أعِذه، والجنّة مِثل ذلِك

جو یوں کہے: جب کوئی بندہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے تو جہنم کہتی ہے: اے اللہ! تو اس کو پناہ دے اور جنت بھی ایسے ہی کہتی ہے

(٣٠٤٢٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ بريد بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْأَلُ اللَّهَ الْجَنَّةَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، إِلاَّ قَالَتِ الجنة :اللَّهُمَّ أدخله الجنة ، وما من عبد يستعيذوا بالله من النار ثَلاثَ مَرَّاتٍ إلا قالت النار اللهم أجره مِنِّي.

(ترمذی ۲۵۷۲۔ ابن حبان ۱۰۱۴)

(۳۰۴۲۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی بندہ اللہ سے تین مرتبہ جنت کا سوال نہیں کرتا مگر جنت کہتی ہے! اے اللہ! اس کو جنت میں داخل کر دے۔ اور کوئی بھی بندہ تین مرتبہ جہنم سے اللہ کی پناہ نہیں طلب کرتا مگر جہنم کہتی ہے: اے اللہ! اس کو مجھ سے بچا لے۔

(٣٠٤٢٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى التَّيْمِيِّ ، قَالَ :الْجَنَّةُ وَالنَّارُ لَقِنَتَا السَّمْعَ مِنْ بَنِي آدَمَ ، فَإِذَا سَأَلَ الرَّجُلُ الْجَنَّةَ قَالَتِ الْجَنَّةُ :اللَّهُمَّ أَدْخِلْهُ فِيَّ ، وَإِذَا اسْتَعَاذَ مِنَ النَّارِ قَالَتْ :اللَّهُمَّ أَعِذْهُ مِنِّي.

(۳۰۴۲۸) حضرت مسعر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالاعلی التیمی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جنت اور جہنم دونوں بنو آدم کی پکار سنتی ہیں، پس جب آدمی جنت کا سوال کرتا ہے، تو جنت کہتی ہے، اے اللہ! تو اس کو مجھ میں داخل فرما۔ اور جب وہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے تو جہنم کہتی ہے: اے اللہ! تو اس کو مجھ سے اپنی پناہ میں لے لے۔

(١٢٨) مَنْ كَانَ يصلّي على النَّبيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ويحمد الله قبل أن يقوم مِن مجلِسِهِ

جو شخص مجلس سے کھڑے ہونے سے قبل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور اللہ کی حمد وثنا کرے

(٣٠٤٢٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ :مَا شَهِدَ عَبْدُ اللهِ مَجْمَعًا ، وَلا مَأْدُبَةً فَيَقُومُ حَتَّى يَحْمَدَ اللَّهَ وَيُصَلِّيَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَإِنْ كَانَ مِمَّا يتبع أَغْفَلَ مَكَان فِي السُّوقِ فَيَجْلِسُ فِيهِ فَيَحْمَدُ اللَّهَ وَيُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۰۴۲۹) حضرت عامر بن شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کوئی اللہ کا بندہ کسی مجمع کی جگہ یا دسترخوان پر حاضر ہو پھر کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ وہ اللہ کی حمد وثنا بیان کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔ اور اگرچہ وہ سب سے غفلت والی جگہ بازار میں بھی جائے پھر اس جگہ میں بیٹھے تو وہ اللہ کی حمد وثنا بیان کرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔

(١٢٩) فِي العطسةِ إذا عطس فقاله لم يصِبه وجع ضِرسٍ

چھینک کے بارے میں جب چھینک آئے تو یوں کہے تو اسے داڑھ کی درد نہیں ہوگی

(٣٠٤٣٠) حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا شَيْبَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَن حبَّة الْعُرَنِي ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :مَنْ قَالَ عِنْدَ كُلِّ عَطْسَةٍ يَسْمَعُهَا الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ عَلَى كُلِّ حَالٍ مَا كَانَ لَمْ يَجِدْ وَجَعَ ضِرْسٍ ، وَلا أُذُنٍ أَبَدًا.

(۳۰۴۳۰) حضرت حبۃ العرنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص چھینک سنتے وقت یہ کلمات پڑھے گا: شکر ہے اللہ کا جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے ہر حال میں جیسا بھی ہو، تو اس کو کبھی بھی داڑھ اور کان کا درد نہیں ہوگا۔

(۱۳۰) مَنْ كَانَ إِذَا أَبطأَ عليهِ خبر الجيشِ دعا واستنصر

جس شخص کو لشکر کی خبر پہنچنے میں دیر ہو رہی ہو تو وہ دعا کرے اور مدد مانگے

(۳۰۴۳۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَبْطَأَ عَلَى عُمَرَ خَبَرُ نَهَاوَنْدَ وَخَبَرُ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ فَجَعَلَ يَسْتَنْصِرُ.

(۳۰۴۳۱) حضرت کلیب ؒ اپنے والد کے واسطہ سے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ کو جب نھاوند کی اور حضرت نعمان بن مقرن ؓ کی خبر ملنے میں دیر ہوگئی تو آپ ؓ نے اللہ سے مدد مانگنی شروع کردی۔

(۱۳۹) ما قالوا فِي قِراءةِ (قل هو الله أحدٌ) بعد الفجرِ

جو بعض لوگوں نے کہا ہے کہ فجر کے بعد قل ھو اللہ احد سورت پڑھی جائے

(۳۰۴۳۲) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ جَحْلٍ ، عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ قَالَ : مَنْ قَرَأَ بَعْدَ الْفَجْرِ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ عَشْرَ مَرَّاتٍ لَمْ يَلْحَقْ بِهِ ذَلِكَ الْيَوْمَ ذَنْبٌ ، وَإِنْ جَهَدَته الشَّيَاطِينُ.

(۳۰۴۳۲) حضرت حکم بن جحل ؒ نے ایک آدمی کے حوالے سے بیان کیا کہ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: جو شخص فجر کی نماز کے بعد دس مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے، تو اس دن کوئی گناہ اس سے نہیں ملے گا، اگرچہ سب شیاطین ہی کوشش کریں۔

(۳۰۴۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ هِلاَلٍ ، قَالَ : مَنْ قَرَأَ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ عَشْرَ مَرَّاتٍ بُنِيَ لَهُ بُرْجٌ فِي الْجَنَّةِ.

(۳۰۴۳۳) حضرت لیث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ھلال ؓ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دس مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھتا ہے، تو جنت میں ایک برج اس کے لیے بنا دیا جاتا ہے۔

(۳۰۴۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : لَحِقَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ حِينَ انْصَرَفْت مِنَ الْمَغْرِبِ ، فَقُلْتُ : مَا شَأْنُكَ ؟ فَقَالَ : إِذَا مَرَرْت عَلَى قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ : السَّلاَمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَحْمَةُ اللهِ ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَقُولُ : لاَ صُحْبَةَ ، فَإِذَا دَخَلْتُ عَلَى أَهْلِكَ فَقُلْ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَقُولُ : لاَ مَبِيتَ ، فَإِذَا أُتِيتَ بِعَشَائِكَ فَقُلْ : بِسْمِ اللهِ ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يُوَلِّي خَاسِئًا يَقُولُ لأَصْحَابِهِ : لاَ مَبِيتَ ، وَلاَ عَشَاءَ.

(۳۰۴۳۴) حضرت سعید بن ابی سعید ؒ فرماتے ہیں کہ جب میں مغرب کی نماز سے فارغ ہوا تو حضرت نافع بن جبیر مجھ سے

ملے: پس میں نے کہا: آپ کا کیا حال ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جب تو نبی کریم ﷺ کی قبر سے گزرے تو یوں کہہ: نبی کریم ﷺ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت ہو۔ بے شک شیطان کہے گا: تمہارے لیے کوئی ساتھ نہیں۔ پس جب تو اپنے گھر والوں پر داخل ہو تو یوں کہہ: تم پر سلامتی ہو۔ تو بے شک شیطان کہے گا، تمہارے لیے کوئی رات رہنے کی جگہ نہیں، پھر جب تیرے سامنے کھانا لایا جائے یوں کہہ: اللہ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں، یقیناً شیطان ذلیل و رسوا ہو کر بھاگ جائے گا اور اپنے ساتھیوں کو یوں کہے گا: نہیں تمہارے لیے رات رہنے کے لیے کوئی جگہ اور نہ ہی کچھ کھانے کے لیے۔

(۱۳۲) ما جاء فِي قِراءةِ (الم تنزيل) و(تبارك) وما قالوا فِيهِما

جو احادیث سورۃ الم تنزیل اور سورۃ تبارک پڑھنے کے بارے میں وارد ہوئی ہیں اور بعض حضرات نے جو ان کے بارے میں فرمایا

(٣٠٤٣٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ : ﴿الم تَنْزِيلُ﴾ وَ ﴿تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾. (بخاری ۱۲۰۹۔ دارمی ۳۴۱۱)

(۳۰۴۳۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نہیں سوتے تھے یہاں تک کہ سورہ الم تنزیل اور سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک پڑھ لیتے۔

(٣٠٤٣٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوس ، قَالَ : فُضِّلَتْ : ﴿الم تَنْزِيلُ﴾ وَ﴿تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ عَلَى سَائِرِ الْقُرْآنِ بِسِتِّينَ حَسَنَةً. (ترمذی ۲۸۹۲۔ دارمی ۳۴۱۲)

(۳۰۴۳۶) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: سورت ﴿الم تَنْزِيلُ﴾ اور سورت ﴿تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ کو پورے قرآن پر ساٹھ نیکیوں کے ساتھ فضیلت دی گئی ہے۔

(٣٠٤٣٧) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِي يُونُسَ ، عَنْ طَاوُوس ، قَالَ : مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ ﴿الم تَنْزِيلُ السَّجْدَةَ﴾ وَ ﴿تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ كَانَ مِثْلُ أَجْرِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ، قَالَ : فَمَرَّ عَطَاءٌ فَقُلْنَا لِرَجُلٍ مِنَّا : ائْتِهِ فَسَلْهُ ، فَقَالَ : صَدَقَ ، مَا تَرَكْتُهُمَا مُنْذُ سَمِعْتُهُمَا.

(۳۰۴۳۷) حضرت ابو یونس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات میں سورت ﴿الم تَنْزِيلُ السَّجْدَةَ﴾ اور سورت ﴿تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ پڑھتا ہے تو اسے لیلۃ القدر کے ثواب کے برابر اجر ملتا ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ کا گزر ہوا۔ ہم نے اپنے ایک ساتھی سے کہا۔ تم ان کے پاس جاؤ اور اس حدیث کے متعلق پوچھو؟ انہوں نے فرمایا: سچ کہا، جب سے میں نے ان دونوں کی یہ فضیلت سنی ہے تو میں نے اس وقت سے ان کو نہیں چھوڑا۔

(۱۳۳) ما يقول الرّجل إذا ندّت بِهِ دابّته أو بعيره فِي سفره

جب سفر میں اونٹ یا جانور بدک جائے تو آدمی یوں دعا کرے

(۳۰۴۳۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِذَا نَفَرَتْ دَابَّةُ أَحَدِكُمْ ، أَوْ بَعِيرُهُ بِفَلاةٍ مِنَ الأَرْضِ لاَ يَرَى بِهَا أَحَدًا فَلْيَقُلْ :أَعِينُوا عِبَادَ اللهِ ، فَإِنَّهُ سَيُعَانُ. (ابویعلی ۵۲۴۷)

(۳۰۴۳۸) حضرت ابان بن صالح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کا چوپایہ یا اونٹ جنگل میں بدک کر بھاگ جائے، اور اسے کوئی نظر نہ آئے تو وہ یوں دعا کہے: اللہ کے بندوں کی مدد کرو۔ عنقریب اس کی مدد کی جائے گی۔

(۱۳۴) مَنْ قَالَ دعوة المسلم مستجابةٌ ما لم يدعُ بظلمٍ أو قطيعةِ رحمٍ

جو یوں کہے: مسلمان کی دعا مقبول ہے جب تک کہ وہ ظلم یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے

(۳۰۴۳۹) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ ذَكْوَانَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :دَعْوَةُ الْمُسْلِمِ مُسْتَجَابَةٌ مَا لَمْ يَدْعُ بِظُلْمٍ ، أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ ، أَوْ يَقُلْ :قَدْ دَعَوْت فَلَمْ أُجَبْ.

(۳۰۴۳۹) حضرت ذکوان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کی دعا قبول کی جاتی ہے جب تک وہ ظلم کی دعا نہ کرے یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے یا یوں کہے تحقیق میں نے دعا کی پس قبول نہیں کی گئی۔

(۳۰۴۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عُبَيْدٍ مَوْلَى أَبِي رُهْمٍ ، قَالَ :مَرَرْت مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى نَخْلٍ فَقَالَ :اللَّهُمَّ أَطْعِمْنَا مِنْ تَمْرٍ لاَ يَأْبُرُهُ بَنُو آدم.

(۳۰۴۴۰) حضرت عبید رحمہ اللہ جو کہ ابورھم کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں: کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ میرا گزر کھجور کے درخت پر ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! ہمیں کھلا ایسی کھجور جس کو بنو آدم درست نہیں کرتا یعنی جنت کا پھل کھلا۔

(۱۳۵) ما يقول الرّجل إذا خرج مِن المسجدِ

آدمی جب مسجد سے نکلے تو یوں دعا کرے

(۳۰۴۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ :إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ :بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْت عَلَى اللهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا خَرَجْت لَهُ.

(۳۰۴۴۱) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یوں کہا جاتا ہے: جب آدمی مسجد سے نکلے تو یوں دعا کرے: اللہ کے نام کے ساتھ نکلتا

ہوں اور میں نے اللہ پر بھروسہ کیا۔ اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں اس چیز کے شر سے جس کے لیے میں نکلا ہوں۔

(۱۳۶) ما یدعی بِهِ لیلة عرفة

عرفہ کی رات یوں دعا کی جائے

(٣٠٤٤٢) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ : حدَّثَنِي عزرة بْنُ قَيْسٍ صَاحِبُ الطَّعَامِ ، قَالَ : حَدَّثَتْنِي أُمُّ الفيض ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ قَالَ هَؤُلاءِ الْكَلِمَاتِ لَيْلَةَ عَرَفَةَ أَلْفَ مَرَّةٍ ، لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ شَيْئًا إِلاَّ أَعْطَاهُ إِيَّاهُ ، لَيْسَ فِيهِ إِثْمٌ ، وَلا قَطِيعَةُ رَحِمٍ ، سُبْحَانَ اللهِ الَّذِي فِي السَّمَاءِ عَرْشُهُ ، سُبْحَانَ اللهِ الَّذِي فِي الأَرْضِ مَوْطِئُهُ ، سُبْحَانَ الله الَّذِي فِي الْبَحْرِ سَبِيلُهُ ، سُبْحَانَ الله الَّذِي فِي الْجَنَّةِ رَحْمَتُهُ ، سُبْحَانَ الله الَّذِي فِي النَّارِ سُلْطَانُهُ ، سُبْحَانَ الله الَّذِي فِي الْهَوَاءِ رَحْمَتُهُ ، سُبْحَانَ الله الَّذِي فِي الْقُبُورِ قَضَاؤُهُ ، سُبْحَانَ الله الَّذِي رَفَعَ السَّمَاءَ ، سُبْحَانَ الله الَّذِي وَضَعَ الأَرْضَ ، سُبْحَانَ اللهِ الَّذِي لاَ مَنْجَى مِنْهُ إِلاَّ إِلَيْهِ. (ابویعلی ۳۵۶۴۔ طبرانی ۴۱۲)

(۳۰۴۴۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص عرفہ کی رات کو ایک ہزار مرتبہ یہ کلمات پڑھتا ہے تو وہ جس چیز کا بھی اللہ سے سوال کرے گا اللہ وہ چیز اسے لازمی عطا کریں گے۔ جب کہ کوئی گناہ یا قطع رحمی دعا میں طلب نہ کی ہو۔ پاک ہے وہ اللہ جس کا عرش آسمان میں ہے، پاک ہے وہ اللہ جس کے پاؤں رکھنے کی جگہ زمین میں ہے، پاک ہے وہ اللہ جس کا راستہ سمندر میں ہے، پاک ہے وہ اللہ جس کی رحمت جنت میں ہے، پاک ہے وہ اللہ جس کی بادشاہت جہنم میں ہے، پاک ہے وہ اللہ جس کی رحمت ہوا میں ہے، پاک ہے وہ اللہ جس نے آسمانوں کو بلند کیا، پاک ہے وہ اللہ جس نے زمین کو رکھ دیا، پاک ہے وہ اللہ جس سے نجات کی کوئی جگہ نہیں ہے سوائے اسی کی ذات کے۔

(۱۳۷) ما أمر النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عمر بن الخطّاب أن يدعو بِهِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یوں دعا کرنے کا حکم دیا

(٣٠٤٤٣) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ ، قَالَ : حدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَانِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ قُرَيْشٍ ، عَنِ ابْنِ عُكَيمٍ ، قَالَ : قَالَ لِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا ابْنَ الْخَطَّابِ ، قُلِ : اللَّهُمَّ اجْعَلْ سَرِيرَتِي خَيْرًا مِنْ عَلانِيَتِي ، وَاجْعَلْ عَلانِيَتِي صَالِحَةً.

(ترمذی ۳۵۸۶)

(۳۰۴۴۳) حضرت ابن عکیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے

فرمایا تھا: اے خطاب کے بیٹے! تو یوں کہہ: اے اللہ! میری پوشیدگی کو میرے ظاہر سے بہتر بنادے اور میرے ظاہر کو نیک بنادے۔

(٣٠٤٤٤) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ مِنْ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِك. (ابوداؤد ۱۵۱۷۔ احمد ۲۴۷)

(۳۰۴۴۴) حضرت عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی دعا یوں ہوتی تھی: اے اللہ! میری مدد فرما کہ میں تیرا ذکر کروں اور تیرا شکر ادا کروں اور تیری اچھی عبادت کروں۔

(١٣٨) ما علّمه النّبيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وأمر بِهِ مِمّا يسدّ الحاجة

ان کلمات کا بیان جو نبی کریم ﷺ نے سکھائے اور حکم دیا کہ ان کے ذریعہ اپنی حاجت پوری کرو

(٣٠٤٤٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَلِمَةُ بْنُ وَرْدَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسًا ، قَالَ : أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ تَشْكُو إِلَيْهِ الْحَاجَةَ فَقَالَ : أَدُلُّك عَلَى خَيْرٍ مِنْ ذَلِكَ ، تُهَلِّلِينَ اللَّهَ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ عِنْدَ مَنَامِكَ وَتُسَبِّحِينَهُ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ ، وَتَحْمَدِينَهُ أَرْبَعًا وَثَلاثِينَ ، قَالَ : تِلْكَ مِئَة مَرَّةٍ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا ، وَمَا فِيهَا.

(بخاری ۶۳۵)

(۳۰۴۴۵) حضرت انس فرماتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی ضروریات کی شکایت کرنے لگی، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اس سے بھی بہتر چیز کی طرف تیری راہنمائی کرتا ہوں۔ تو رات کو سوتے وقت تینتیس مرتبہ لا الہ الا اللہ، اور تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، اور چونتیس مرتبہ الحمد للہ پڑھ۔ یہ کل میزان سو ہوئے، یہ دنیا اور جو کچھ اس میں موجود ہے اس سے بہتر ہے۔

(١٣٩) فِيما اصطفى اللّه مِن الكلام

ان کلمات کا بیان جو اللہ نے اس کلام میں سے منتخب کیے ہیں

(٣٠٤٤٦) حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْحَنَفِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالا : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى مِنَ الْكَلامِ أَرْبَعًا : سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، ثُمَّ قَالَ : مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ ، كُتِبَ لَهُ عِشْرُونَ حَسَنَةً ، وَحُطَّ عَنْهُ عِشْرُونَ سَيِّئَةً ، وَمَنْ قَالَ : اللَّهُ أَكْبَرُ فَمِثْلُ ذَلِكَ ، وَمَنْ قَالَ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ فَمِثْلُ ذَلِكَ ، وَمَنْ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ كُتِبَتْ لَهُ ثَلاثُونَ حَسَنَةً وَحُطَّ عَنْهُ ثَلاثُونَ سَيِّئَةً. (عبدالرزاق ۳۱۰)

(۳۰۴۴۶) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ نے اپنے کلام میں سے چار کلمے چُنے ہیں: اللہ تمام عیوب سے پاک ہے، اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور اللہ سب سے بڑا ہے، پھر فرمایا: جو شخص کہتا ہے: اللہ تمام عیوب سے پاک ہے، تو اس کے لیے بیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، اور اس کے بیس گناہوں کو مٹا دیا جاتا ہے، اور جو شخص کہے: اللہ سب سے بڑا ہے، تو اس کے لیے بھی یہی ثواب ہے، اور جو شخص کہے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، تو اس کے لیے بھی ایسا ہی ثواب ہے، اور جو شخص اپنی طرف سے یوں کہے: سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، تو اس کے لیے تیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے تیس گناہوں کو مٹا دیا جاتا ہے۔

(۱٤٠) ما إذا قاله الرّجل دفع عنه أنواع البلاءِ

جب آدمی یہ کلمات پڑھتا ہے تو مختلف بلاؤں اور مصیبتوں کو اس سے دور کر دیا جاتا ہے

(۳۰٤٤۷) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :مَنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ ، وَلَا مَلْجَأَ مِنَ اللهِ إِلَّا إِلَيْهِ ، دَفَعَ اللَّهُ عَنْهُ سَبْعِينَ بَابًا مِنَ الضُّرِّ أَدْنَاهَا الْفَقْرُ.

(۳۰۴۴۷) حضرت ہشام بن الغاز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ کلمات پڑھے گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کے کرنے کی قوت صرف اللہ کی مدد سے ہے۔ اور اللہ کی ذات سے کوئی جائے پناہ نہیں سوائے اسی کی ذات کے، تو اللہ اس بندے سے تکلیف کے ستر دروازے دور کر دیتے ہیں جن میں ادنیٰ ترین تکلیف فقر و محتاجی ہے۔

(۱٤۱) ما إذا قاله الرّجل أمِر أن يدعو ويسأل

آدمی کو حکم دیا گیا کہ وہ یہ کلمات پڑھ کر دعا مانگے اور سوال کرے

(۳۰٤٤۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ :حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ قَالَ :دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ ، وَرَجُلٌ يَقُولُ :اللَّهُمَّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ، وَعْدُك حَقٌّ وَلِقَاؤُك حَقٌّ ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ ، وَالنَّارُ حَقٌّ ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ ، وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :سَلْ تُعْطَهُ. (طبرانی ۸۴۱۹)

(۳۰۴۴۸) حضرت شریک بن عبد اللہ بن ابی نمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے اس حال میں کہ ایک آدمی یہ کلمات کہہ رہا تھا: اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے۔ تیرا وعدہ حق ہے اور تجھ سے ملنا بھی برحق ہے، اور جنت بھی برحق ہے، اور جہنم بھی برحق ہے، اور تمام نبی بھی برحق ہیں، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی برحق ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مانگ تجھے عطا کیا جائے گا۔

(۱۴۲) ما قالوا فِي الدّعاءِ الّذِي يستجاب

(۳.٤٤٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيّ ، عَن يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :ثَلاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَهُنَّ لَا شَكَّ فِيهِنَّ :دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ. (احمد ۲۵۸۔ ابوداؤد ۱۵۳۱)

(۳۰۴۴۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین دعائیں ایسی ہیں جو قبول کی جاتی ہیں جن کی قبولیت میں کوئی شک نہیں، مظلوم کی دعا، اور مسافر کی دعا، اور باپ کی دعا بچہ کے حق میں۔

(۱۴۳) فِي الرّجلِ يسأل الرّجل أن يدعو له

ایسے آدمی کا بیان جو کسی آدمی سے دعا کرنے کی درخواست کرتا ہے

(۳.٤٥٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَن مُغِيرَةَ ، عَنِ الأَسْلَعِ بْنِ حَيٍّ ، قَالَ : كُنْتُ بِالْمَدِينَةِ أَطْلُبُ دَمًا لِي ، فَقُلْتُ لأَبِي هُرَيْرَةَ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَنْصُرَنِي ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ مَظْلُومًا فَانْصُرْهُ ، وَإِنْ كَانَ ظَالِمًا فَانْصُرْ عَلَيْهِ.

(۳۰۴۵۰) حضرت اسلع بن حی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ میں تھا۔ میں اپنے لیے خون تلاش کر رہا تھا، پس میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ آپ رضی اللہ عنہ اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ میری مدد فرمائے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! اگر یہ مظلوم ہے تو اس کی مدد فرما۔ اور اگر یہ ظالم ہے تو اس کے خلاف مدد فرما۔

(۱۴۴) فِي الدّعاءِ لِمشرِكٍ

کسی مشرک کے لیے دعا کرنے کا بیان

(۳.٤٥١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ يَهُودِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :ادْعُ اللهَ لِي ، فَقَالَ :أَكْثَرَ اللَّهُ مَالَكَ وَوَلَدَكَ وَأَصَحَّ جِسْمَكَ وَأَطَالَ عُمُرَكَ.

(۳۰۴۵۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے میرے حق میں دعا فرمائیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تیرے مال اور اولاد میں کثرت عطا فرمائے، اور تیرے جسم کو تندرست کر دے اور تیری عمر کو لمبا کر دے۔

(۳.٤٥٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لَا بَأْسَ أَنْ يَقُولَ لِلْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ :هَدَاكَ اللَّهُ.

(۳۰۴۵۲) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کوئی حرج کی بات نہیں ہے کہ یہودی اور عیسائی کو یوں کہا جائے! اللہ تجھے ہدایت دے۔

(۳۰۴۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، أَنَّ يَهُودِيًّا حَلَبَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةً فَقَالَ :اللَّهُمَّ جَمِّلْهُ ، فَاسْوَدَّ شَعْرُهُ.

(۳۰۴۵۳) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نے نبی کریم ﷺ کے لیے اونٹنی کا دودھ دھویا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! تو اس کو خوب صورت بنا دے، چنانچہ اس کے بال کالے ہوگئے۔

(۱۴۵) بابٌ فِي المسلِمِ يؤمِّن على دعاءِ الرّاهِبِ

مسلمان کا نصرانی زاہد کی دعا پر آمین کہنے کا بیان

(۳۰۴۵۴) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يُؤَمِّنَ الْمُسْلِمُ عَلَى دُعَاءِ الرَّاهِبِ ، فَقَالَ :إنَّهُمْ يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِينَا ، وَلاَ يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِي أَنْفُسِهِمْ.

(۳۰۴۵۴) امام اوزاعی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسان بن عطیہ ؒ نے ارشاد فرمایا! کوئی حرج نہیں کہ مسلمان عیسائی زاہد کی دعا پر آمین کہے، پھر فرمایا! بے شک ان کی دعا ہمارے حق میں قبول کی جاتی ہے، اور خود ان کے اپنے حق میں قبول نہیں کی جاتی۔

(۱۴۶) فِي السِّقطِ والمولودِ وما يدعى لهما بِهِ

ساقط شدہ حمل اور نومولود بچہ کے لیے یوں دعا مانگی

(۳۰۴۵۵) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُومُ عَلَى الْمَنْفُوسِ مِنْ وَلَدِهِ الَّذِي لَمْ يَعْمَلْ خَطِيئَةً فَيَقُولُ :اللَّهُمَّ أَجِرْهُ مِنْ عَذَابِ النَّارِ.

(۳۰۴۵۵) حضرت سعید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ نوزائدہ بچہ کی نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوتے جس نے ایک گناہ بھی نہیں کیا ہوتا تھا۔ پھر یوں دعا فرماتے: اے اللہ! تو اس کو جہنم کے عذاب سے بچالے۔

(۳۰۴۵۶) حَدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ : السِّقْطُ يدعى لِوَالِدَيْهِ بِالْعَافِيَةِ وَالْمَغْفِرَةِ.

(۳۰۴۵۶) حضرت جبیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ نے ارشاد فرمایا: مردہ بچہ پیدا ہونے کی صورت میں بچہ کے والدین کے لیے عافیت اور رحمت کی دعا کی جائے۔

(۳۰۴۵۷) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَذُخْرًا وَأَجْرًا.

(۳۰۴۵۷) حضرت سفیان بن حسین ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ؒ یوں دعا فرمایا کرتے تھے! اے اللہ! اس بچہ کو ہمارے

لیے آگے سامان کرنے والا اور اجر کا موجب اور وقت پر کام آنے والا بنا دے۔

(٣٠٤٥٨) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْجُلاَسُ السُّلَمِيُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ جِحَاشٍ ، قَالَ سَمِعْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدَبٍ وَمَاتَ ابْنٌ لَهُ صَغِيرٌ فَقَالَ : اذْهَبُوا فَادْفِنُوهُ ، وَلاَ تُصَلُّوا عَلَيْهِ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْهِ إِثْمٌ ، وَادْعُوا اللَّهَ لِوَالِدَيْهِ أَنْ يَجْعَلَهُ لَهُمَا فَرَطًا وَأَجْرًا ، أَوْ نَحْوَهُ.

(۳۰۴۵۸) حضرت علی بن جحاش ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سمرہ بن جندب ؓ کو یوں فرماتے ہوئے سنا جبکہ میں کہ ان کا ایک چھوٹا بچہ مرگیا تھا پس آپ ؓ نے فرمایا: تم اس کو لے جا کر دفن کر دو۔ اور اس کی نماز جنازہ مت کرو۔ کیونکہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ اور اللہ سے اس کے والدین کے حق میں دعا کرو کہ وہ اس بچہ کو ان دونوں کے حق میں آگے سامان کرنے والا اور اجر کا موجب اور وقت پر کام آنے والا بنا دے۔

(١٤٧) ما جاء فِي التّسبيحِ فِي رمضان

رمضان میں اللہ کی پاکی بیان کرنے کا ثواب

(٣٠٤٥٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : تَسْبِيحَةٌ فِي رَمَضَانَ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفٍ فِي غَيْرِهِ.

(۳۰۴۵۹) حضرت ابو بشر ؒ فرماتے ہیں کہ امام زہری ؒ نے ارشاد فرمایا: رمضان میں ایک مرتبہ اللہ کی پاکی بیان کرنا غیر رمضان میں ہزار مرتبہ تسبیح کرنے سے افضل ہے۔

(١٤٨) ما يدعو بِهِ الرّجل ويقوله إذا وضع الميِّت فِي قبرِهِ

جب میت کو قبر میں رکھ دیا جائے تو یوں دعا مانگے اور یہ کلمات پڑھے

(٣٠٤٦٠) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعَ الْمَيِّتَ فِي الْقَبْرِ ، قَالَ : بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ.

(۳۰۴۶۰) حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ جب میت کو قبر میں اُتارا جاتا تو آپ ﷺ یہ کلمات پڑھتے! اللہ کے نام کے ساتھ اور خصوصیت سے اللہ کے ساتھ اور اللہ کے رسول ﷺ کے طریقہ پر۔

(٣٠٤٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعْتُمْ مَوْتَاكُمْ فِي قُبُورِهِمْ ، فَقُولُوا : بِسْمِ اللهِ ، وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ.

(۳۰۴۶۱) حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے مردوں کو قبر میں اتارو تو یہ کلمات

پڑھو: اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کے رسول ﷺ کے طریقہ پر۔

(٣٠٤٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۳۰۴۶۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ماقبل والی حدیث اس سند کے ساتھ بھی منقول ہے۔

(٣٠٤٦٣) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، وَأَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عن أَبِي مُدْرِكٍ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَدْخَلَ الْمَيِّتَ قَبْرَهُ ، وَقَالَ أَبُو الأَحْوَصِ :إِذَا سَوَّوْا عَلَيْهِ :اللَّهُمَّ أَسْلَمَهُ إِلَيْكَ الْمَالُ وَالأَهْلُ وَالْعَشِيرَةُ وَالذَّنْبُ الْعَظِيمُ فَاغْفِرْ لَهُ.

(۳۰۴۶۳) حضرت ابو مدرک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب میت کو قبر میں داخل کیا جاتا اور حضرت ابوالاحوص رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جب اس پر مٹی ڈالی جاتی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ یوں دعا فرماتے: اے اللہ! اس شخص نے مال، اہل وعیال اور قبیلہ اور بڑے گناہ تیرے سپرد کیے ہیں۔ پس تو اس کی مغفرت فرما دے۔

(٣٠٤٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ إِذَا وُضِعَ الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ أَنْ يَقُولُوا :بِسْمِ اللهِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ أَجِرْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ.

(۳۰۴۶۴) حضرت خیثمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم پسند کرتے تھے کہ جب میت کو قبر میں اتارا جائے تو وہ یوں کہیں! اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کے راستہ میں اور اللہ کے رسول کے طریقہ پر، اے اللہ! تو اس کو قبر کے عذاب سے اور جہنم کے عذاب سے اور شیطان کے شر سے بچا۔

(٣٠٤٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :بِسْمِ اللهِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ افْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ ، وَأَلْحِقْهُ بِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ عَنْهُ رَاضٍ غَيْرُ غَضْبَانَ.

(۳۰۴۶۵) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ یہ کلمات پڑھتے تھے، اللہ کے نام کے ساتھ، اور اللہ کے راستہ میں، اور اللہ کے رسول ﷺ کے طریقہ پر، اے اللہ! تو اس کی قبر کو کشادہ کر دے۔ اور اس کی قبر کو نور سے بھر دے۔ اور تو اس کو نبی ﷺ سے ملا دے اس حال میں کہ تو اس سے راضی ہو ناراض نہ ہو۔

(٣٠٤٦٦) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ الْعَلاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :إِذَا وَضَعت الْمَيِّتُ فِي قَبْرِهِ فَلا تَقُلْ : بِسْمِ اللهِ ، وَلَكِنْ قُلْ :فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَعَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا مسلما ، وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ، اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الآخِرَةِ ، اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ فِي خَيْرٍ مِمَّا كَانَ فِيهِ ، اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ ، وَلا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ ، قَالَ :وَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ فِي صَاحِبِ الْقَبْرِ :﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ

الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الآخِرَةِ﴾.

(۳۰۴۶۶) حضرت علاء بن المسیب ریشید اپنے والد کے واسطہ سے بیان فرماتے ہیں کہ جب تم میت کو قبر میں اتارو تو یوں مت کہو، اللہ کے نام کے ساتھ، بلکہ اس طرح کہو: اللہ کے راستہ میں اور اللہ کے رسول مِلَّفْظَةَ کے طریقہ پر، اور حضرت ابراہیم علایسلام جو کہ سچے مسلمان تھے اور مشرکین میں سے نہیں تھے ان کے طریقہ پر، اے اللہ! تو اس کو آخرت میں حق بات کے ذریعہ ثابت قدمی عطا فرما، اے اللہ! جس حال میں یہ تھا اس سے بہتر حال میں اس کو کر دے، اے اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم مت فرما، اور ہمیں اس کے بعد آزمائش میں مت ڈال۔ اور فرمایا کہ یہ آیت قبر والے کے بارے میں اتری ہے: اللہ اہل ایمان کو دنیاوی زندگی میں اور آخرت میں قولِ حق (کی برکت) سے ثبات عطا فرماتا ہے۔

(۳۰۴۶۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْمَنَامِ إِذَا نَامَ : بِسْمِ اللهِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُهُ إِذَا أُدْخِلَ الرَّجُلَ قَبْرَهُ.

(۳۰۴۶۷) حضرت عاصم ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ جب سونے کے لیے لیٹتے تو یہ کلمات پڑھتے: اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کے راستہ میں، اور اللہ کے رسول مِلَّفْظَةَ کے طریقہ پر اور یہی کلمات پڑھتے جب کسی آدمی کو قبر میں داخل کیا جاتا۔

(۳۰۴۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا وَضَعْتَ الْمَيِّتَ فِي الْقَبْرِ فَقُلْ : بِسْمِ اللهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۰۴۶۸) حضرت مغیرہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریشید نے ارشاد فرمایا: جب تم میت کو قبر میں اتارو تو یہ کلمات پڑھو! اللہ کے نام کے ساتھ، اور اللہ کے رسول مِلَّفْظَةَ کے طریقہ پر۔

(۳۰۴۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، قَالَ : أُخْبِرْتُ ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ كَانَ يَقُولُ إِذَا أُدْخِلَ الْمَيِّتَ فِي قَبْرِهِ : بِسْمِ اللهِ ، وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَصْدِيقِ كِتَابِكَ وَرُسُلِكَ وَبِالْيَقِينِ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ، اللَّهُمَّ ارْحَبْ عَلَيْهِ قَبْرَهُ ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ.

(۳۰۴۶۹) حضرت جبیر بن عدی ریشید فرماتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ یہ دعا پڑھتے تھے جب کسی میت کو قبر میں داخل کیا جاتا: اللہ کے نام کے ساتھ! اور اللہ کے رسول مِلَّفْظَةَ کے طریقہ پر، اور تیری کتاب اور تیرے رسول کی تصدیق کے ساتھ، اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے کے یقین کے ساتھ، اے اللہ! اس پر اس کی قبر کو کشادہ کر دے اور اس کو جنت کی خوش خبری دے دیجیے۔

(۳۰۴۷۰) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : إِذَا وُضِعَ الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ فَقُلْ : بِسْمِ اللهِ وَإِلَى اللهِ ، وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۰۴۷۰) حضرت حصین فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم التیمی نے ارشاد فرمایا: جب میت کو قبر میں اتارا جائے۔ تو یہ کلمات پڑھو! اللہ کے نام کے ساتھ، اور اللہ کی طرف، اور اللہ کے رسول ﷺ کے طریقہ پر۔

(۱۴۹) ما یدعی بِهِ لِلمیّتِ بعد ما یدفن

میت کو دفنانے کے بعد اس کے لیے یوں دعا کی جائے

(۳۰٤۷۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَن عبد اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ :كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ إِذَا سُوِّيَ عَلَى الْمَيِّتِ قَبْرُهُ قَامَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ :اللَّهُمَّ عَبْدُك رُدَّ عَلَيْك ، فَارْأَفْ بِهِ وَارْحَمْهُ ، اللَّهُمَّ جَافِ الأَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهِ وَافْتَحْ أَبْوَابَ السَّمَاءِ لِرُوحِهِ ، وَتَقَبَّلْهُ مِنْك بِقَبُولٍ حَسَنٍ ، اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَضَاعِفْ لَهُ فِي إِحْسَانِهِ ، وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا فَتَجَاوَزْ عَن سَيِّئَاتِهِ.

(۳۰۴۷۱) حضرت عبد اللہ بن ابی بکر فرماتے ہیں کہ جب میت کو قبر پر مٹی ڈال کر اسے برابر کر دیا جاتا تو حضرت انس رضی اللہ عنہ قبر پر کھڑے ہو کر یوں دعا فرماتے: اے اللہ! تیرا بندہ تیری طرف لوٹا دیا گیا ہے پس تو اس پر شفقت فرما اور اس پر رحم فرما۔ اے اللہ! زمین کو اس کے پہلو کی جانب سے کشادہ کر دے۔ اور اس کی روح کے لیے آسمان کے دروازے کھول دے۔ اور اس کے اعمال کو اچھے طریقہ سے قبول فرما، اے اللہ! اگر یہ نیکوکار تھا تو اس کی نیکیوں کو دو چند فرما دے، اور اگر خطا کار تھا تو اس کی خطاؤں سے درگزر فرما۔

(۳۰٤۷۲) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَن حَجَّاجٍ ، عَن عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، أَنَّ عَلِيًّا كَبَّرَ عَلَى يَزِيدَ بْنِ مُكَفَّفٍ أَرْبَعًا ، ثُمَّ قَامَ عَلَى الْقَبْرِ فَقَالَ :اللَّهُمَّ عَبْدُك ، وَابْنُ عَبْدِكَ نَزَلَ بِكَ الْيَوْمَ ، وَأَنْتَ خَيْرُ مَنْزُولٍ بِهِ ، اللَّهُمَّ وَسِّعْ لَهُ مُدْخَلَهُ وَاغْفِرْ لَهُ ذَنْبَهُ فَإِنَّا لاَ نَعْلَمُ إِلاَّ خَيْرًا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ.

(۳۰۴۷۲) حضرت عمیر بن سعید فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یزید بن مکفف کے جنازہ پر چار تکبیریں پڑھیں، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کی قبر پر کھڑے ہو کر یوں دعا فرمائی! اے اللہ! یہ تیرا بندہ ہے اور تیرے بندے کا بیٹا ہے۔ آج یہ تیرا مہمان بنا ہے اور تو بہترین مہمان نواز ہے۔ اے اللہ! اس کی قبر کو کشادہ کر دے، اور اس کے گناہ کو معاف فرما دے۔ پس بے شک ہم نہیں جانتے مگر بھلائی اور تو اس بارے میں زیادہ جاننے والا ہے۔

(۳۰٤۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ :لَمَّا فُرِغَ مِنْ قَبْرِ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ قَامَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى الْقَبْرِ فَوَقَفَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ دَعَا ، ثُمَّ انْصَرَفَ.

(۳۰۴۷۳) حضرت عبد اللہ بن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ کی قبر برابر کر کے فارغ ہوئے۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ان کی قبر پر کھڑے ہوئے۔ پس آپ رضی اللہ عنہ اس پر کافی دیر کھڑے رہے، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے دعا کی اور واپس

لوٹ گئے۔

(۳۰۴۷۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَيُّوبَ يَقُومُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَدْعُو لِلْمَيِّتِ ، وَرُبَّمَا رَأَيْته يَدْعُو لَهُ وَهُوَ فِي الْقَبْرِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ.

(۳۰۴۷۴) حضرت ابن علیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ایوب رحمہ اللہ کو ایک قبر پر کھڑے ہوئے دیکھا پھر آپ رحمہ اللہ نے میت کے لیے دعا کی، اور کئی مرتبہ میں نے ان کو دیکھا کہ دفنانے والا ابھی قبر میں ہوتا اور اس کے نکلنے سے پہلے آپ رحمہ اللہ میت کے لیے دعا فرماتے۔

(۱۵۰) فِيمن كره أن يدعو بِالموتِ ونهى عنه

اس شخص کا بیان جو موت کی دعا کرنے کو ناپسند کرتا ہے اور اس سے روکتا ہے

(۳۰۴۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى خَبَّابٍ وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعَ كَيَّاتٍ فِي بَطْنِهِ فَقَالَ : لَوْلا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْت بِهِ.

(بخاری ۵۶۷۲۔ مسلم ۲۰۶۴)

(۳۰۴۷۵) حضرت قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اس حال میں کہ انہوں نے اپنے پیٹ میں سات جگہ داغ لگوائے تھے، پس فرمانے لگے۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں ضرور اس کی دعا کرتا۔

(۳۰۴۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: فَسَمِعَ رَجُلاً يَتَمَنَّى الْمَوْتَ ، قَالَ : فَرَفَعَ إِلَيْهِ ابْنُ عُمَرَ بَصَرَهُ فَقَالَ : لاَ تَمَنَّ الْمَوْتَ فَإِنَّك مَيِّتٌ ، وَلَكِنْ سَلِ اللَّهَ الْعَافِيَةَ.

(۳۰۴۷۶) حضرت ابوظبیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا پس آپ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو موت کی تمنا کرتے ہوئے سنا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی آنکھیں فوراً اس کی طرف اٹھائیں پھر فرمایا: تو موت کی خواہش مت کر، تو نے مرنا تو ہے، لیکن تو اللہ سے عافیت کا سوال کر۔

(۳۰۴۷۷) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ فِي الدُّنْيَا.

(۳۰۴۷۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی شخص دنیا میں اترنے والی کسی مصیبت و تکلیف کی وجہ سے موت کی خواہش نہ کرے۔

(۱۵۱) ما قالوا فِي ليلِهِ النِّصفِ مِن شعبان وما يغفر فِيها مِن الذّنوبِ

جن لوگوں نے شعبان کی پندرہویں رات کے بارے میں کہا کہ اس میں تمام گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے

(۳۰۴۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كُنْت إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَقَدْته فَابْتَغَيْتُهُ فَإِذَا هُوَ بِالْبَقِيعِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو فَقَالَ : يَا بنت أَبِي بَكْرٍ ، أَخَشِيت أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْك وَرَسُولُهُ ، إِنَّ اللَّهَ يَنْزِلُ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ ، لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ ، فَيَغْفِرُ فِيهَا مِنَ الذُّنُوبِ أَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ مَعْزِ كَلْبٍ. (ترمذی ۷۳۹۔ احمد ۲۳۸)

(۳۰۴۷۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں تھی پس میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گم پایا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنے لگی اچانک میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھوں کو اٹھائے ہوئے دعا فرما رہے تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی! کیا تجھے خوف ہے کہ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم تجھ پر ظلم کریں گے؟ بے شک اللہ شعبان کی اس پندرہویں رات میں آسمان دنیا پر اترتے ہیں اور اس میں گناہوں کو معاف فرماتے ہیں قبیلہ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ لوگوں کے۔

(۳۰۴۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ فِيهَا الذُّنُوبَ إِلاَّ لِمُشْرِكٍ ، أَوْ مُشَاحِنٍ. (عبدالرزاق ۷۹۲۳)

(۳۰۴۷۹) حضرت کثیر بن مرۃ الحضرمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ شعبان کی پندرہویں رات کو اترتے ہیں پھر اس رات میں لوگوں کے گناہوں کو معاف فرماتے ہیں سوائے مشرک اور دل میں کینہ رکھنے والے کے۔

(۱۵۲) فِي الدّعاءِ لِلمجوسِ

مجوسی کے لیے دعا کرنے کا بیان

(۳۰۴۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ لَهُ مَجُوسٌ يَعْمَلُونَ لَهُ فِي أَرْضِهِ وَكَانَ يَقُولُ لَهُمْ : أَطَالَ اللَّهُ أَعْمَارَكُمْ ، وَأَكْثَرَ أَمْوَالَكُمْ ، فَكَانُوا يَفْرَحُونَ بِذَلِكَ.

(۳۰۴۸۰) حضرت موسیٰ بن عبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رحمہ اللہ بن انس بن مالک کے پاس زرتشت تھے جو ان کی زمین میں کام کیا کرتے تھے۔ اور آپ رحمہ اللہ ان کے لیے دعا فرمایا کرتے تھے: اللہ تمہاری عمریں لمبی کرے اور تمہارے مال کو زیادہ

فرمائے۔ پس وہ لوگ اس دعا سے بہت خوش ہوتے تھے۔

(۱۵۳) ما یدعی بِهِ فِي ركعتي الطّوافِ

طواف کی دو رکعتوں میں یوں دعا کی جائے

(۳۰۴۸۱) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ : كَانَ ابْنُ عمَرَ إِذَا قَدِمَ حَاجًّا ، أَوْ مُعْتَمِرًا طَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، وَكَانَ جُلُوسُهُ فِيهَا أَطْوَلَ مِنْ قِيَامِهِ ثَنَاءً عَلَى رَبِّهِ وَمَسْأَلَةً ، فَكَانَ يَقُولُ حِينَ يَفْرُغُ مِنْ رَكْعَتَيْهِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ : اللَّهُمَّ اعْصِمْنِي بِدِينِكَ وَطَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُولِكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اللَّهُمَّ جَنِّبْنِي حُدُودَكَ ، اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِمَّنْ يُحِبُّكَ وَيُحِبُّ مَلائِكَتَكَ وَرُسُلَكَ وَعِبَادَكَ الصَّالِحِينَ ، اللَّهُمَّ حَبِّبْنِي إِلَيْكَ وَإِلَى مَلائِكَتِكَ وَرُسُلِكَ ، اللَّهُمَّ آتِنِي مِنْ خَيْرِ مَا تُؤْتِي عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ ، اللَّهُمَّ يَسِّرْنِي لِلْيُسْرَى وَجَنِّبْنِي الْعُسْرَى ، وَاغْفِرْ لِي فِي الآخِرَةِ وَالأُولَى ، اللَّهُمَّ أَوْزِعْنِي أَنْ أُفِيَ بِعَهْدِكَ الَّذِي عَاهَدْتَنِي عَلَيْهِ ، اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنْ أَئِمَّةِ الْمُتَّقِينَ ، وَاجْعَلْنِي مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ ، وَاغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ.

(۳۰۴۸۱) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ جب حج یا عمرہ کرنے کے لیے تشریف لاتے تو بیت اللہ کا طواف کرتے اور دو رکعت نماز پڑھتے۔ اوران دونوں رکعات میں آپ ؓ کا بیٹھنا آپ ؓ کے قیام سے زیادہ لمبا ہوتا، آپ اپنے رب کی ثنا کرتے اور دعا مانگتے۔ پس جب آپ ؓ دو رکعات سے فارغ ہو جاتے تو صفا اور مروہ کے درمیان یوں دعا فرماتے: اے اللہ! تو اپنے دین کے ذریعہ اور اپنی اطاعت وفرمانبرداری اور اپنے رسول کی اطاعت وفرمانبرداری کے ذریعہ میری حفاظت فرما۔ اے اللہ! تو مجھے اپنی حدود میں پڑنے سے بچالے۔ اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں سے بنا دے جن سے تو محبت کرتا ہے اور تیرے فرشتے اور تیرے رسول جن سے محبت کرتے ہیں اور تیرے نیک بندے بھی، اے اللہ! تو مجھے اپنا محبوب بنا لے، اور اپنے فرشتوں اور اپنے رسولوں کی طرف محبوب کر دے، اے اللہ! تو مجھے بھلائی عطا کر جو تو اپنے نیک بندوں کو دنیا اور آخرت میں عطا کرے گا۔ اے اللہ! میرے لیے آسانی پیدا فرما۔ اور مجھے سختی سے بچالے۔ اور دنیا اور آخرت میں میری مغفرت فرما، اے اللہ! مجھے توفیق دے کہ میں تیرے اس وعدہ کو پورا کروں جو تو نے مجھ سے کیا، اے اللہ! مجھے متقی پیشواؤں میں سے بنا دے، اور یوم حساب کو میری غلطیوں کی مغفرت فرما۔

(۱۵٤) ما یدعو بِهِ الرّجل إذا أتى المسجد يوم الجمعةِ

جب آدمی جمعہ کے دن مسجد آئے تو یوں دعا کرے

(۳۰۴۸۲) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، قَالَ : حدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، قَالَ : إِذَا أَتَيْتَ يَوْمَ

الْجُمُعَةِ فَاقْعُدْ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ وَقُلِ :اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي الْيَوْمَ أَوْجَهَ مَنْ تَوَجَّهَ إِلَيْك ، وَأَقْرَبَ مَنْ تَقَرَّبَ إِلَيْك ، وَأَنْجَحَ مَنْ دَعَا وَطَلَبَ ، ثُمَّ ادْخُلْ وَسَلْ تُعْطَهُ.

(۳۰۴۸۲) حضرت عثمان بن حکیم ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید ابوالشعثاء ویشید نے فرمایا: جب تو جمعہ کی نماز کے لیے آئے تو مسجد کے دروازے پر بیٹھ کر یوں دعا کر! اے اللہ! تو آج کے دن مجھے اس کی جانب متوجہ کر جو تیری طرف متوجہ ہو اور اس کے قریب جو تیرے قریب ہو۔ اور کامیاب بنا جو مانگوں اور طلب کروں پھر مسجد میں داخل ہو اور مانگو تم کو عطا کیا جائے گا۔

(۱۵۵) ما یدعا بِهِ لِلمسکین و کیف یردّ علیهم

مسکین کے لیے دعا کی جائے، اور کیسے ان کی دعا میں کہے

(۳۰۴۸۳) حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَاصِمٍ مَوْلَى لِقُرَيْبَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ قُرَيْبَةَ تُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا قَالَتْ :لاَ تَقُولِي لِلْمِسْكِينِ :بُورِكَ فِيهِ ، فَإِنَّهُ يَسْأَلُ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ ، وَلَكِنْ قُولِي :يَرْزُقُنَا اللَّهُ وَإِيَّاكَ.

(۳۰۴۸۳) حضرت قریبہ علیہا السلام فرماتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: تم مسکین کو یوں مت کہو: تمہیں برکت دی جائے۔ اس لیے کہ نیکوکار اور بدکار سوال کرتا ہے۔ لیکن اس طرح کہا کرو! اللہ ہمیں اور تمہیں رزق عطا فرمائے۔

(۱۵۶) فِي الرَّهصةِ تصِيب الدّابّة

جانور کے کھر میں زخم لگنے کی صورت میں یوں دعا کرے

(۳۰۴۸۴) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ صُبَيْحٍ مَوْلَى بَنِي مَرْوَانَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ فِي الرَّهْصَةِ :بِسْمِ اللهِ ، أَنْتَ الْوَاقِي وَأَنْتَ الشَّافِي وَأَنْتَ الْبَاقِي ، ثُمَّ يَعْقِدُ فِي خَيْطٍ قِنَّبٍ جَدِيدٍ ، أَوْ شَعْرٍ ، ثُمَّ يَرْبِطُ بِهِ الدَّابَّةَ لِلرَّهْصَةِ.

(۳۰۴۸۴) حضرت صبیح ویشید جو بنو مروان کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مکحول ویشید کو جانور کے کھر میں زخم کے لیے یوں دعا کرتے ہوئے سنا: اللہ کے نام کے ساتھ تو ہی بچانے والا، اور تو ہی شفا دینے والا ہے، اور تو ہی باقی رہنے والا ہے، پھر آپ ویشید نے نئے تسمہ میں ایک ڈوری یا کسی بال میں باندھ کر اس جانور کے ساتھ باندھ دیا اس کے کھر کے زخم کے لیے۔

(۱۵۷) دعاء طاووس

حضرت طاؤس ویشید کی دعا کا بیان

(۳۰۴۸۵) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ ، أَوْ سَعِيدِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَ مِنْ

دُعَاءِ طَاوُوس ، يَقُولُ :اللَّهُمَّ امْنَعْنِي الْمَالَ وَالْوَلَدَ ، وَارْزُقْنِي الأَمْوَالَ وَالْعَمَلَ.

(۳۰۴۸۵) حضرت محمد بن سعید ویشید یا سعید بن محمد ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت طاوس ویشید کی دعایوں ہوتی تھی: اے اللہ! تو مجھ سے مال اور اولاد کو روک لے اور مجھے ایمان اور عمل کی دولت عطا فرما۔

(۱۵۸) ما كان النبيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعظّمه مِن الدّعاءِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دعا کو شاندار طریقہ سے کرتے تھے

(۳۰٤۸٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا فِطْرٌ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهَؤُلاءِ الْكَلِمَاتِ وَيُعَظِّمُهُنَّ : اللَّهُمَّ يا فَارِجَ الْغَمِّ ، وَكَاشِفَ الْكَرْبِ ، وَمُجِيبَ الْمُضْطَرِّينَ ، وَرَحْمَنَ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَرَحِيمَهُمَا ، ارْحَمْنِي الْيَوْمَ رَحْمَةً تُغْنِينِي بِهَا عَن رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ.

(طبرانی ۵۵۸۔ بزار ۳۱۷۷)

(۳۰۴۸۶) حضرت عبدالرحمٰن ابن سابط ویشید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ذریعہ دعا کرتے تھے اور بڑے شاندار طریقہ سے کرتے: اے غم کو دور کرنے والے، اور مصیبت کو اٹھانے والے، اور مجبوروں کی دعاؤں کا جواب دینے والے، دنیا اور آخرت کے رحمٰن اور ان دونوں کے رحیم، آج کے دن مجھ پر ایسی رحمت فرما جو مجھے تیرے علاوہ کی رحمت سے بے نیاز کر دے۔

(۱۵۹) مَنْ قَالَ الدّعاء يردّ القدر

جو شخص یوں کہتا ہے: دعا تقدیر کو رد کر دیتی ہے

(۳۰٤۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَالْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَن سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَن ثَوْبَانَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَرُدُّ الْقَدَرَ إِلاَّ الدُّعَاءُ ، وَلا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلاَّ الْبِرُّ. (احمد ۲۸۰۔ حاکم ۴۹۳)

(۳۰۴۸۷) حضرت ثوبان ویشید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تقدیر کو کوئی چیز ٹال نہیں سکتی سوائے دعا کے، اور عمر میں کوئی چیز بھی اضافہ نہیں کر سکتی سوائے نیکی کے۔

(۱٦۰) ما ذكر فِي أحبِّ الكلام إلى اللهِ

ان روایات کا بیان جو اللہ کے محبوب ترین کلام کے بارے میں ذکر کی گئی ہیں

(۳۰٤۸۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَن هِلالِ بْنِ يَسَافٍ ، عَن رَبِيعِ بْنِ عُمَيْلَةَ ،

عَن سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَب ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَحَبُّ الْكَلامُ إِلَى اللهِ أَرْبَعٌ :سبحان الله ، وَالْحَمْدُ للهِ ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ. (مسلم ۱۶۸۵۔ احمد ۱۰)

(۳۰۴۸۸) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نزدیک پسندیدہ کلام یہ چار کلمات ہیں، اللہ تمام عیوب سے پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ کوئی نقصان والی بات نہیں کہ تو جس کلمہ کے ساتھ چاہے شروع کرے۔

(۳۰۴۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَأَبُو دَاوُد ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ هِلالٍ ، عَنْ سَمُرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَفْضَلُ الْكَلامُ أَرْبَعٌ :سُبْحَانَ اللهِ ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، لَا عَلَيْكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ. (ابن ماجه ۳۸۱۱۔ احمد ۱۱)

(۳۰۴۸۹) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: افضل ترین کلام چار کلمات ہیں! اللہ تمام عیوب سے پاک ہے، اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اور اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے، تجھ پر کوئی گناہ نہیں جس کلمہ سے چاہے شروع کر۔

(۱۶۱) من دعا فعرف الإجابة

جو شخص دعا کرے اور قبولیت کو جان لے

(۳۰۴۹۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ سُرِّيَّةٍ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَتْ :مَرَرْت بِعَلِيٍّ وَأَنَا حُبْلَى فَمَسَحَ بَطْنِي ، وَقَالَ :اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ ذَكَرًا مُبَارَكًا ، قَالَتْ :فَوَلَدْت غُلامًا.

(۳۰۴۹۰) حضرت سرّیہ رحمہا اللہ جو عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کی باندی ہیں فرماتی ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزری اس حال میں کہ میں حاملہ تھی۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے میرے پیٹ پر ہاتھ پھیرا اور یوں دعا فرمائی: اے اللہ! اس کو بابرکت لڑکا بنا دے۔ فرماتی ہیں کہ میں نے ایک بچہ کو جنم دیا۔

(۳۰۴۹۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ دَاوُد بْنِ شَابُورَ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ لِطَاوُوسٍ : اذْعُ لَنَا ، فَقَالَ :مَا أَجِدُ لِقَلْبِي خَشْيَةَ الآنَ.

(۳۰۴۹۱) حضرت داؤد بن شابور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت طاوس سے فرمایا: آپ رحمہ اللہ ہمارے لیے دعا کر دیجئے۔ پس آپ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں اس وقت دل میں ڈر نہیں پاتا۔

(۱۶۲) ما یقول الرّجل إذا نعب الغراب

جب کوا کائیں کائیں کرے تو آدمی یوں دعا کرے

(۳۰٤۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُون ، عَن غَيْلاَنَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا نَعَبَ الْغُرَابُ ، قَالَ : اللَّهُمَّ لاَ طَيْرَ إِلاَّ طَيْرُك ، وَلا خَيْرَ إِلاَّ خَيْرُك ، وَلا إِلَهَ غَيْرُك.

(۳۰۴۹۲) حضرت غیلان ؒ فرماتے ہیں کہ جب کوا کائیں کائیں کرتا تو حضرت ابن عباس ؓ یوں دعا فرماتے! اے اللہ! کوئی بدشگونی نہیں سوائے تیری بدشگونی کے، اور کوئی بھلائی نہیں سوائے تیری بھلائی کے، اور تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔

(۱۶۳) القنوت

دعاء قنوت

(۳۰٤۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَن يَحْيَى بْنِ وَثَّاب ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ فِي قُنُوتِهِ : اللَّهُمَّ عَذِّبْ كَفَرَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ ، اللَّهُمَّ اجْعَلْ قُلُوبَهُمْ عَلَى قُلُوبِ نِسَاءٍ كَوَافِرَ.

(۳۰۴۹۳) حضرت اعمش ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت یحییٰ بن وثاب ؒ کو یوں دعائے قنوت کرتے ہوئے سنا: اے اللہ! کافر اہل کتاب کو عذاب دے، اے اللہ! ان کے دلوں کو کافر عورتوں کے دلوں جیسا کر دے۔

(۱۶٤) الدّعاء قائمًا

کھڑے ہو کر دعا کرنے کا بیان

(۳۰٤۹٤) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كُنَّا نَدْعُو قِيَامًا وَقُعُودًا وَنُسَبِّحُ رُكُوعًا وَسُجُودًا.

(۳۰۴۹۴) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ ؓ نے ارشاد فرمایا: ہم کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر دعا کرتے تھے، اور رکوع اور سجدے کی حالت میں تسبیح کرتے تھے۔

(۱۶۵) فِي الرّجلِ الّذِي شكا امرأته إلى رسولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ما أمر بِهِ ؟

اس آدمی کا بیان جس نے اپنی بیوی کی رسول اللہ ﷺ کو شکایت کی تو آپ ﷺ نے اسے یہ حکم دیا

(۳۰٤۹۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ يَشْكُو امْرَأَتَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِرُؤُوسِهِمَا ، وَقَالَ : اللَّهُمَّ آدِمْ بَيْنَهُمَا.

(۳۰۴۹۵) حضرت محمد بن المنکد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بیوی کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کا سر پکڑا اور یوں دعا فرمائی؛ اے اللہ! ان دونوں کے درمیان پیار و محبت پیدا فرما۔

(۱٦٦) فِي ثواب تكبيرة ما هو ؟

ایک مرتبہ تکبیر کہنے کا ثواب کیا ہے؟

(۳۰٤۹٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حَيَّانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ : أَعْطَانِي عُمَرُ أَرْبَعَ أَعْطِيَةٍ بِيَدِهِ ، وَقَالَ : التَّكْبِيرُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا ، وَمَا فِيهَا.

(۳۰۴۹٦) حضرت صالح بن حیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنے ہاتھ سے چار عطیات دیے اور فرمایا: ایک مرتبہ تکبیر کا کہنا، دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہے۔

(۱٦۷) دعاء النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلرَّجلِ الَّذِي نزل عَلَيْهِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کے لیے جس کے گھر مہمان بن کر گئے یوں دعا فرمائی

(۳۰٤۹۷) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ بُسْرٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَنَزَلَ ، فَأَتَاهُ بِطَعَامٍ ؛ سَوِيقٍ وَحَيْسٍ ، فَأَكَلَ ، وَأَتَاهُ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ ، فَنَاوَلَ مَنْ عَنْ يَمِينِهِ ، وَكَانَ إِذَا أَكَلَ تَمْرًا أَلْقَى النَّوَى هَكَذَا - وَأَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ عَلَى ظَهْرِهِمَا - قَالَ : فَلَمَّا رَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَامَ أَبِي فَأَخَذَ بِلِجَامِهِ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، ادْعُ اللَّهَ لَنَا ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ ، وَاغْفِرْ لَهُمْ ، وَارْحَمْهُمْ. (احمد ۱۸۷)

(۳۰۴۹۷) حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس چلے گئے۔ پس وہ کھانے میں ستو اور گھی لایا پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تناول فرمایا: اور پھر وہ پانی لایا پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش فرمایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں والے کو دے دیا، اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کھاتے تو اس کی گٹھلی یوں پھینکتے۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی دونوں انگلیوں سے ان کی پشت پر اشارہ کر کے دکھایا۔ اور فرمایا: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر سوار ہو گئے۔ تو میرے والد اٹھے اور آپ کے جانور کی لگام پکڑ لی پھر فرمایا: اے اللہ کے رسول! اللہ سے ہمارے لیے دعا کیجیے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا فرمائی! اے اللہ! جو تو نے ان کو رزق عطا فرمایا ہے اس میں برکت عطا فرما، اور ان کی مغفرت فرما، اور ان پر رحم فرما۔

(۱۶۸) ما یدعو بِهِ الرّجل إذا رأى الكوكب ينقضّ

جب آدمی ستارہ ٹوٹتا ہوا دیکھے تو یوں دعا کرے

(۳۰٤۹۸) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ :كَانَ إذَا رَأَى الْكَوْكَبَ مُنْقَضًّا ، قَالَ :اللَّهُمَّ صَوِّبْهُ وَأَصِبْ بِهِ وَقِنَا شَرَّ مَا يَتَّبِعُ.

(۳۰۴۹۸) حضرت علی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ! کہ ان کے والد جب کوئی ٹوٹا ہوا ستارہ دیکھتے تو یوں دعا فرماتے: اے اللہ! تو اس کو درست کر دے اور اس کے ذریعہ درستگی فرما۔ اور ہمیں بچا اس شر سے جو اس کے پیچھے آنے والا ہے۔

(۱۶۹) ما يقول الرّجل إذا ابتاع مملوكًا وما يقول إذا رأى البرق

جب آدمی کوئی غلام خریدے تو یوں کہے اور جب بجلی دیکھے تو یوں کہے

(۳۰٤۹۹) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ إذَا اشْتَرَى مَمْلُوكًا ، قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ ، وَاجْعَلْهُ طَوِيلَ الْعُمُرِ كَثِيرَ الرِّزْقِ.

(۳۰۴۹۹) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ جب کوئی غلام خریدتے تو یوں دعا فرماتے: اے اللہ! تو ہمارے لیے اس میں برکت پیدا فرما۔ اور اس کو لمبی عمر والا اور زیادہ رزق والا بنا دے۔

(۳۰۵۰۰) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ ، عَن شَيْخٍ حَدَّثَهُ قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ سِيرِينَ :مَا أَقُولُ فِي الْبَرْقِ إذَا رَأَيْته ؟ قَالَ تُغْمِضُ عَيْنَيْك وَتَذْكُرُ اللَّهَ.

(۳۰۵۰۰) حضرت ابو عقیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے استاذ نے ارشاد فرمایا: میں نے حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے پوچھا! جب میں بجلی کی چمک دیکھوں تو کیا کہوں؟ آپ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی دونوں آنکھوں کو بند کر لو اور اللہ کا ذکر کرو۔

(۱۷۰) ما يقال إذا قَالَ المؤذّن أشهد أن لاَ إله إلا اللّه وأشهد أنّ محمّدًا رسول اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جب مؤذن کہے! میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، تو یوں کہا جائے گا

(۳۰۵۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ: حدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ ، عَن زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ:مَنْ قَالَ إذَا قَالَ

الْمُؤَذِّنُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ،اكفنى من أبى وَأَشْهَدُ مَعَ مَنْ شَهِدَ كَانَ لَهُ أَجْرُ مَنْ شَهِدَ وَمَنْ لَمْ يَشْهَدْ.

(۳۰۵۰۱) حضرت زیاد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس وقت یہ کلمات پڑھے۔ جب مؤذن یوں کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد اللہ کے رسول ہیں۔تو کافی ہو جا میرے لیے اس شخص سے جو انکار کرے۔ اور میں گواہی دینے والے کے ساتھ گواہی دیتا ہوں۔ تو کہنے والے کے لیے گواہی دینے والوں کے اور گواہی نہ دینے والوں کے برابر ثواب ہوگا۔

(۱۷۱) الاستعاذة من الشّيطانِ

شیطان سے پناہ مانگنے کا بیان

(۳۰۵۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ بَيَّاعِ الطَّعَامِ ، قَالَ: كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ يَقُولُ:أَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَالسُّلْطَانِ ، وَشَرِّ النَّبَطِيِّ إِذَا اسْتَعْرَبَ ، وَشَرِّ الْعَرَبِيِّ إِذَا اسْتَنْبَطَ ، فَقِيلَ:وَكَيْفَ يَسْتَنْبِطُ الْعَرَبِيُّ ؟ قَالَ: إِذَا أَخَذَ بِأَخْذِهِمْ وَزِيِّهِمْ.

(۳۰۵۰۲) حضرت ابو جعفر جو کھانا فروش ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں شیطان اور بادشاہ کے شر سے، اور عجمیوں، شامیوں کے شر سے جب وہ بتکلف عربی بنیں اور ان عربوں کے شر سے جو بتکلف عجمی بنیں۔ ان سے پوچھا گیا! اہل عرب کیسے بتکلف عجمی بنیں گے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب وہ ان کے طور طریقے اپنا لیں گے۔

(۱۷۲) ما أمر النّبيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عائِشة حِين أمرها أن توجز فِي الدّعاءِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یوں حکم فرمایا: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دعا میں اختصار کرنے کا حکم فرمایا

(۳۰۵۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَن رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبُصْرَةِ ، قَالَ:أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَدِيَّةٍ وَعَائِشَةُ قَائِمَةٌ تُصَلِّي فَأَعْجَبَهُ أَنْ تَأْكُلَ مَعَهُ ، فَقَالَ:يَا عَائِشَةُ اجْمَعِي وَأَوْجِزِي ، قَالَ: قُولِي:اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ ، وَمَا قَضَيْتَ مِنْ قَضَاءٍ فَبَارِكْ لِي فِيهِ ،وَاجْعَلْ عَاقِبَتَهُ إِلَى خَيْرٍ.

(۳۰۵۰۳) اہل بصرہ میں سے ایک آدمی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ہدیہ لایا گیا۔ اس حال میں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہی تھیں۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! سمیٹ اور مختصر کر۔ فرمایا: یوں کہو! اے اللہ! میں تجھ سے تمام بھلائی کا سوال کرتی ہوں جو جلدی ملنے والی ہو اور جو دیر سے ملنے والی ہو۔ اور میں تیری پناہ لیتی ہوں تمام برائیوں سے جو جلدی آنے والی ہیں اور جو دیر سے آنے والی ہیں۔ اور تو نے جو بھی فیصلہ فرمایا، پس تو اس فیصلہ میں میرے لیے برکت پیدا فرما، اور اس کے انجام کو اچھا کر دے۔

(۱۷۳) ما أمِر بِهِ المحموم إذا اغتسل أن يدعو بِهِ

بخار میں مبتلا شخص کو حکم دیا گیا ہے کہ جب وہ غسل کرے تو یوں دعا کرے

(۳۰۵۰٤) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ رَجُلٍ يُحَمُّ فَيَغْتَسِلُ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ مُتَتَابِعَةً ، يَقُولُ عِنْدَ كُلِّ غُسْلٍ: بِسْمِ اللهِ اللَّهُمَّ إِنِّي إِنَّمَا اغْتَسَلْتُ الْتِمَاسَ شِفَائِكَ وَتَصْدِيقَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلاَّ كُشِفَ عَنْهُ.

(۳۰۵۰۴) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کوئی آدمی نہیں جو بخار میں مبتلا ہو پھر وہ تین دن پے در پے غسل کرے اور ہر غسل کے وقت یوں کہے: اللہ کے نام کے ساتھ: اے اللہ! بے شک میں نے شفا کی درخواست کرتے ہوئے غسل کیا اور تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرتے ہوئے۔ مگر یہ کہ اس سے بخار کی تکلیف دور کر دی جائے گی۔

(۱۷٤) ما ذكِر مِمّا قاله يوسف عَلَيْهِ السَّلامُ حِين رأى عزِيز مِصر

ان کلمات کا بیان جو حضرت یوسف علیہ السلام نے عزیز مصر کو دیکھتے وقت کہے

(۳۰۵۰۵) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ ، قَالَ: لَمَّا رَأَى يُوسُفُ عَزِيزَ مِصْرَ ، قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك بِخَيْرِكَ مِنْ خَيْرِهِ وَأَعُوذُ بِقُوَّتِكَ مِنْ شَرِّهِ.

(۳۰۵۰۵) حضرت زید العمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام نے عزیز مصر کو دیکھا تو یوں دعا فرمائی: اے اللہ! میں اس کی خیر سے تیری خیر کا سوال کرتا ہوں۔ اور میں اس کے شر سے تیری طاقت کی پناہ لیتا ہوں۔

(۱۷٥) باب السِّيماءِ

علامات ایمان کا بیان

(۳۰۵۰٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي الْحَسَنِ كَانَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ سَوِّمْنَا بِسِيمَاءِ الإِيمَانِ وَأَلْبِسْنَا لِبَاسَ التَّقْوَى.

(۳۰۵۰۶) حضرت حمید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن ابوالحسن ؒ یوں دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! ہم پر ایمان کی علامت لگادے۔ اور ہمیں تقوے کا لباس پہنادے۔

(۳۰۵۰۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ: حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ: كُنَّا فِي مَكَانٍ لاَ تَنْفُذُهُ الدَّوَابُّ فَقُمْتُ وَأَنَا أَقْرَأُ هَؤُلاءِ الآيَاتِ ﴿غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ﴾، قَالَ فَمَرَّ شَيْخٌ عَلَى بَغْلَةٍ شَهْبَاءَ ، قَالَ: قُلْ: يَا غَافِرَ الذَّنْبِ اغْفِرْ ذَنْبِي ، يَا قَابِلَ التَّوْبِ اقْبَلْ تَوْبَتِي ، يَا شَدِيدَ الْعِقَابِ اعْفُ عَنِّي عِقَابِي ، يَا ذَا الطَّوْلِ طُلْ عَلَيَّ بِخَيْرٍ ، قَالَ: فَقُلْتُهَا ، ثُمَّ نَظَرْتُ فَلَمْ أَرَهُ.

(۳۰۵۰۷) حضرت حماد بن سلمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ثابت ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ ہم لوگ ایسی جگہ میں تھے جسے جانور پار نہیں کر پارہے تھے۔ پس میں کھڑا ہوا اس حال میں کہ میں ان آیات کی تلاوت کررہا تھا! ترجمہ! گناہ کو معاف کرنے والے، اور توبہ قبول کرنے والے، سخت پکڑ والے۔ آپ ؒ فرماتے ہیں: پس ایک بزرگ پیشانی پر بالوں والے خچر پر سوار ہو کر گزرے اور فرمایا: یوں کہو، اے گناہوں کو معاف کرنے والے، میرے گناہ کو معاف فرما، اے توبہ قبول کرنے والے، میری توبہ کو قبول فرما۔ اے سخت پکڑ والے، مجھ سے میری سزا کو معاف فرما۔ اے لمبائی والے! مجھ پر خیر کو لمبا کردے۔ آپ ؒ فرماتے ہیں! میں نے ان کلمات کو پڑھا۔ پھر میں نے دیکھا تو مجھے وہاں کوئی دکھائی نہیں دیا۔

(۳۰۵۰۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ: حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدٍ ، أَنَّ جِبْرِيلَ مُوَكَّلٌ بِالْحَوَائِجِ ،فَإِذَا سَأَلَ الْمُؤْمِنُ رَبَّهُ ، قَالَ: احْبِسَ احْبِسْ حُبًّا لِدُعَائِهِ أَنْ يَزْدَادَ ، وَإِذَا سَأَلَ الْكَافِرُ ، قَالَ: أَعْطِهِ أَعْطِهِ بُغْضًا لِدُعَائِهِ.

(۳۰۵۰۸) حضرت ثابت ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبید اللہ بن عبید ؒ نے ارشاد فرمایا: بے شک حضرت جبرائیل علیہ السلام ضروریات کے پورا کرنے پر مامور ہیں۔ پس جب کوئی مؤمن اپنے رب سے سوال کرتا ہے تو آپ علیہ السلام فرماتے ہیں! روک لو، روک لو۔ اس کی دعا کو پسند کرتے ہوئے کہ وہ زیادہ مانگے۔ اور جب کوئی کافر سوال کرتا ہے۔ تو آپ علیہ السلام فرماتے ہیں: اس کو دے دو، اس کو دے دو۔ اس کی دعا کو ناپسند کرتے ہوئے۔

(۳۰۵۰۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ: حدَّثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ: كَانَ أَنَسٌ يَقُولُ: لَقَدْ تَرَكْتُ بَعْدِي عَجَائِزَ يُكْثِرْنَ أَنْ يَدْعِينَ اللَّهَ أَنْ يُورِدَهُنَّ حَوْضَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۰۵۰۹) حضرت ثابت ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: البتہ تحقیق میں نے چھوڑیں اپنے بعد ایسی بوڑھی عورتیں جو کثرت کے ساتھ اللہ سے دعا مانگتی تھیں کہ اللہ انہیں محمد ﷺ کے حوض پر وارد کرے۔

(۱۷۶) ما دعا بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مسجدِ الفتحِ، الَّذِي يقال له مسجد الأحزابِ

نبی کریم ﷺ نے مسجد فتح میں جس کو مسجد احزاب بھی کہا جاتا ہے یوں دعا مانگی

(۳۰۵۱۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ: سَأَلْتُه: هَلْ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ الْفَتْحِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ: مَسْجِدُ الأَحْزَابِ ؟ قَالَ: لَمْ يُصَلِّ فِيهِ وَلَكِنَّهُ دَعَا ، فَكَانَ مِنْ دُعَائِهِ أَنْ ، قَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا هَادِيَ لِمَنْ أَضْلَلْت ، وَلا مُضِلَّ لِمَنْ هَدَيْت، وَلا مُهِينَ لِمَنْ أَكْرَمْت ، وَلا مُكْرِمَ لِمَنْ أَهَنْت ، وَلا نَاصِرَ لِمَنْ خَذَلْت ، وَلا خَاذِلَ لِمَنْ نَصَرْت ، وَلا مُعِزَّ لِمَنْ أَذْلَلْت ، وَلا مُذِلَّ لِمَنْ أَعْزَزْت ، وَلا رَازِقَ لِمَنْ حَرَمْت ، وَلا حَارِمَ لِمَنْ رَزَقْت ، وَلا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْت ، وَلا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْت ، وَلا رَافِعَ لِمَنْ خَفَضْت ، وَلا سَاتِرَ لِمَا خَرَقْت ، وَلا خَارِقَ لِمَا سَتَرْت ، وَلا مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدْت، وَلا مُبَاعِدَ لِمَنْ قَرَّبْت ، ثُمَّ دَعَا عَلَيْهِمْ فَلَمْ يُصْبِحْ فِي الْمَدِينَةِ كَرَّاب مِنَ الأَحْزَابِ ، وَلا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِلاَّ أَهْلَكَهُ اللَّهُ غَيْرَ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ وَقُرَيْظَةَ قَتَلَهَا اللَّهُ وَشَتَّتَ.

(احمد ۳۹۳)

(۳۰۵۱۰) حضرت موسیٰ بن عبیدہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن الحکم انصاری ؓ سے سوال کیا: کیا رسول اللہ ﷺ نے مسجد فتح میں جسے مسجد احزاب بھی کہا جاتا ہے اس میں کوئی نماز پڑھی؟ آپ ؓ نے ارشاد فرمایا: آپ ﷺ نے اس میں کوئی نماز ادا نہیں فرمائی۔ لیکن آپ ﷺ نے اس میں دعا فرمائی اور آپ ﷺ کی دعا یوں تھی۔ ! اے اللہ! تیرے لیے ہی تعریف ہے۔ جس کو تو نے گمراہ کیا اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ اور جسے تو نے ہدایت دی اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں۔ اور جسے تو معزز بنا دے اس کی اہانت کرنے والا کوئی نہیں۔ اور جس کی تو اہانت کرے اس کو معزز بنانے والا کوئی نہیں۔ اور جس کو تو رسوا کر دے اس کی مدد کرنے والا کوئی نہیں۔ اور جس کی تو مدد کر دے اس کو رسوا کرنے والا کوئی نہیں۔ اور جس کو تو ذلیل کر دے اس کو عزت دینے والا کوئی نہیں اور جس کو تو عزت دے اسے ذلیل کرنے والا کوئی نہیں۔ اور جس کو تو محروم کر دے اسے رزق دینے والا کوئی نہیں، اور جس کو تو رزق دے اسے محروم کرنے والا کوئی نہیں۔ اور جسے تو عطا کرے اس سے روکنے والا کوئی نہیں۔ اور جس سے تو روک لے اسے عطا کرنے والا کوئی نہیں۔ اور جسے تو پست کر دے اسے بلند کرنے والا کوئی نہیں اور جس کو تو پھاڑ دے اس کی پردہ پوشی کرنے والا کوئی نہیں۔ اور جس کی تو پردہ پوشی کرے اس کو پھاڑنے والا کوئی نہیں۔ اور جس کو تو دور کر دے اس کو کوئی قریب نہیں کر سکتا، اور جس کو تو قریب کر لے اس کو کوئی دور نہیں کر سکتا۔

پھر آپ ﷺ نے دشمنوں کے لیے بددعا کی۔ پس ان لشکروں میں سے کسی ایک نے بھی اور مشرکین میں سے بھی کسی نے مدینہ میں صبح نہیں کی مگر اللہ نے ہلاک کر دیا۔ سوائے حیی بن اخطب اور قبیلہ بنو قریظہ کے! اللہ ان کو ہلاک کرے اور منتشر کر دے۔

(۱۷۷) دعوۃٌ لِداود النبیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

نبی داؤد علیہ السلام کی دعا کا بیان

(۳۰۵۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الأسدی ، قَالَ: حدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ الْمُهَلَّبِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِی عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِیِّ ، قَالَ: کَانَ دَاوُد النَّبِیُّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَارٍ عَیْنُهُ تَرَانِی وَقَلْبُهُ یَرْعَانِی ، إِنْ رَأَی خَیْرًا دَفَنَهُ ، وَإِنْ رَأَی شَرًّا أَشَاعَهُ.

(۳۰۵۱۱) حضرت ابوعبد اللہ الجدلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی داؤد علیہ السلام یوں دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں پڑوسی کی آنکھ سے جو مجھے دیکھتی ہے اور اس کے دل سے جو میری نگرانی کرتا ہے۔ اگر وہ کوئی بھلائی دیکھتا ہے تو اسے چھپا لیتا ہے۔ اور اگر وہ کوئی برائی دیکھتا ہے تو اس کو پھیلا دیتا ہے۔

(۳۰۵۱۲) حَدَّثَنَا سَعِیدُ بْنُ زَکَرِیَّا ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُؤَمَّلٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِی مُلَیْکَةَ ، قَالَ: کَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا أُتِیَ بِفِطْرٍ دَعَا قَبْلَ ذَلِكَ ، وَبَلَغَنَا أَنَّ الدُّعَاءَ قَبْلَ ذَلِكَ یُسْتَجَابُ.

(۳۰۵۱۲) حضرت ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس افطاری کے لیے کھانا لایا جاتا تو آپ رضی اللہ عنہ اس سے پہلے دعا فرماتے، اور ہمیں خبر پہونچی ہے کہ اس سے پہلے دعا قبول ہوتی ہے۔

(۱۷۸) ما یدعو بِہِ الرّجل ویقول إذا فرغ مِن وضوئِہِ

جب آدمی وضو سے فارغ ہو تو یوں دعا کرے اور یہ کلمات پڑھے

(۳۰۵۱۳) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَن سُفْیَانَ ، عَنْ أَبِی هَاشِمٍ الْوَاسِطِیِّ ، عَنْ أَبِی مِجْلَزٍ ، عَن قَیْسِ بْنِ عُبَادٍ ، عَنْ أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ: مَنْ قَالَ إِذَا فَرَغَ مِنْ وُضُوئِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَیْكَ ، خُتِمَتْ بِخَاتَمٍ ، ثُمَّ رُفِعَتْ تَحْتَ الْعَرْشِ ، فَلَمْ تُکْسَرْ إِلَی یَوْمِ الْقِیَامَةِ.

(۳۰۵۱۳) حضرت قیس بن عباد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص وضو سے فارغ ہو کر یہ کلمات پڑھے: پاک ہے تو اے اللہ! اور سب تعریف تیرے لیے ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں۔ اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔ تو ان کلمات پر ایک مہر لگا دی جاتی ہے اور انہیں عرش کے نیچے کی جانب اٹھا لیا جاتا ہے، پھر اسے قیامت کے دن تک نہیں توڑا جائے گا۔

(۳۰۵۱٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَیْرٍ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُد ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَن سَالِمِ بْنِ أَبِی الْجَعْدِ ، قَالَ: کَانَ عَلِیٌّ یَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنْ وُضُوئِهِ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ

وَرَسُولُهُ رَبِّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ ، وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ.

(۳۰۵۱۴) حضرت سالم بن ابی الجعد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ وضو سے فارغ ہو کر یوں دعا فرمایا کرتے تھے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی بھی معبود برحق نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میرے رب، مجھے توبہ کرنے والوں میں سے بنادے، اور مجھے پاک صاف بندوں میں سے بنادے۔

(۳۰۵۱۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عبد اللهِ بْنِ وَهْبِ النَّخَعِيُّ ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، فُتِحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ.

(۳۰۵۱۵) حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص وضو کرے اور پھر تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے! میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ جس سے چاہے گا جنت میں داخل ہو جائے گا۔

(۳۰۵۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِءُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، قَالَ: حَدَّثَنِي زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ أَبُو عَقِيلٍ ، أَنَّ ابْنَ عَمٍّ لَهُ أَخْبَرَهُ ، أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَتَمَّ وُضُوئَهُ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، فُتِحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ مِنَ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ.

(۳۰۵۱۶) حضرت عقبہ بن عامر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح وضو مکمل کرے، پھر اپنا سر آسمان کی طرف اٹھا کر یہ کلمات پڑھے: میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یقیناً محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ تو اسے کے لیے جنت کے آٹھوں دروازوں کو کھول دیا جاتا ہے۔ جس سے چاہے وہ جنت میں داخل ہو جائے۔

(۳۰۵۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ: كَانَ حُذَيْفَةُ إِذَا تَطَهَّرَ ، قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ.

(۳۰۵۱۷) حضرت ضحاک ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ ؓ جب وضو کر لیتے تو یہ کلمات پڑھتے! میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں میں سے بنادے، اور مجھے پاک صاف بندوں میں سے بنادے۔

(۱۷۹) ما يدعو بِهِ الرّجل ويقوله إذا دخل الكنِيف

جب بیت الخلاء میں داخل ہوتو یوں دعا کرے

(۳۰۵۱۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ: حدَّثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْب ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلاءَ ، قَالَ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ.

(۳۰۵۱۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے! اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں خبیث جنوں سے مرد ہوں یا عورت۔

(۳۰۵۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ قَاسِمِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ هَذِهِ الْحُشُوش مُحْتَضِرَةٌ ، فَإِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الخلاء فَلْيَقُلِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ.

(۳۰۵۱۹) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک یہ بیت الخلاء وغیرہ جنوں وغیرہ کے حاضر ہونے کی جگہیں ہیں۔ پس جب بھی تم میں سے کوئی ایک بیت الخلاء میں داخل ہوتو وہ یوں کہے: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں خبیث جنوں سے مرد ہوں یا عورت۔

(۳۰۵۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ: حدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاقَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: إِذَا دَخَلْتَ الْغَائِطَ فَأَرَدْتَ التَّكَشُّفَ فَقُلِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الرِّجْسِ وَالنَّجَسِ وَالْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ وَالشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

(۳۰۵۲۰) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ایک شاگرد فرماتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تم بیت الخلاء میں داخل ہو اور کپڑے اتارنے کا ارادہ کروتو یوں کہو! اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں گندگی سے اور نجاست سے۔ خبیث جنوں سے مرد ہوں یا عورت، اور شیطان مردود سے۔

(۳۰۵۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَاكِ ، قَالَ: كَانَ حُذَيْفَةُ إِذَا دَخَلَ الْخَلاءَ ، قَالَ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ الرِّجْسِ النَّجَسِ الْخَبِيثِ الْمُخَبَّثِ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

(۳۰۵۲۱) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رحمہ اللہ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یوں دعا فرماتے! میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں گندگی، نجاست سے، خبیث جن سے مرد ہو یا عورت، شیطان مردود سے۔

(۳۰۵۲۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْكَنِيفَ ، قَالَ: بِسْمِ اللهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ.

(۳۰۵۲۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یوں فرماتے: اللہ کے نام کے ساتھ داخل ہوتا ہوں۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں خبیث جنوں سے مرد ہوں یا عورت۔

(٣٠٥٢٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ الْعَبْدِيِّ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ: إِذَا دَخَلْتَ الْخَلاَءَ فَقُلِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الرِّجْسِ النَّجَسِ الْخَبِيثِ الْمُخْبِثِ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

(۳۰۵۲۳) حضرت زبرقان العبدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب تو بیت الخلاء میں داخل ہو تو یوں کہہ! اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں گندگی، نجاست، خبیث جنوں سے مرد ہوں یا عورت، شیطان مردود سے۔

(١٨٠) ما يقول الرّجل وما يدعو بِهِ إذا خرج مِن المخرجِ

جب آدمی بیت الخلاء سے نکلے تو یہ کلمات پڑھے اور یوں دعا کرے

(٣٠٥٢٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ: حدَّثَنا إِسْرَائِيلُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَسَمِعْتُهَا تَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ ، قَالَ: غُفْرَانَكَ.

(۳۰۵۲۴) حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے نکلتے تو فرماتے: اے اللہ! میں تجھ سے بخشش کا سوال کرتا ہوں۔

(٣٠٥٢٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، أَنَّ نُوحًا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنَ الْغَائِطِ ، قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الأَذَى وَعَافَانِي.

(۳۰۵۲۵) حضرت ابراہیم تیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام جب بیت الخلاء سے فارغ ہوتے تو یوں دعا فرماتے: سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے مجھ سے ایذا دینے والی چیز دور کی اور مجھے چین دیا۔

(٣٠٥٢٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَوَّامٌ ، قَالَ: حُدِّثْتُ أَنَّ نُوحًا عَلَيْهِ السَّلاَمُ كَانَ يَقُولُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذَاقَنِي لَذَّتَهُ وَأَبْقَى فِي مَنْفَعَتَهُ وَأَذْهَبَ عَنِّي أَذَاهُ.

(۳۰۵۲۶) حضرت عوام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے بیان کیا گیا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام یوں دعا کرتے تھے: سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے لذت چکھائی۔ اور مجھ میں اس کی منفعت کو باقی رکھا۔ اور مجھ سے ایذا دینے والی چیز دور کی۔

(٣٠٥٢٧) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ ، أَنَّ أَبَا ذَرٍّ كَانَ يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلاءِ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الأَذَى وَعَافَانِي.

(۳۰۵۲۷) حضرت ابوعلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ جب بیت الخلاء سے نکلتے تو یوں دعا کرتے تھے: سب تعریفیں اللہ

ہی کے لیے ہیں جس نے مجھ سے ایذا دینے والی چیز دور کی اور مجھے چین دیا۔

(٣٠٥٢٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ زَمْعَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ، عَنْ طَاوُوس، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا خَرَجَ أَحَدُكُمْ مِنَ الْخَلاءِ فَلْيَقُلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي مَا يُؤْذِينِي وَأَمْسَكَ عَلَيَّ مَا يَنْفَعُنِي.

(۳۰۵۲۸) حضرت طاوس ویشیلا فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک بیت الخلاء سے نکلے تو یوں دعا کرے: سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے ایذا دینے والی چیز دور کی اور جو چیز مجھے نفع پہنچانے والی ہے اس کو روک دیا۔

(٣٠٥٢٩) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا هُرَيْمٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلاءِ ، قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَمَاطَ عَنِّي الأَذَى وَعَافَانِي.

(۳۰۵۲۹) حضرت منہال بن عمرو ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ جب بیت الخلاء سے نکلتے تو یوں دعا فرماتے: سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف کو دور کر دیا اور مجھے چین دیا۔

(٣٠٥٣٠) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ: كَانَ حُذَيْفَةُ يَقُولُ إِذَا خَرَجَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الأَذَى وَعَافَانِي.

(۳۰۵۳۰) حضرت ضحاک ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ جب بیت الخلاء سے نکلتے تو یوں دعا فرماتے! سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے ایذا دینے والی چیز دور کی اور مجھے چین دیا۔

(١٨١) فِي الرَّجلِ يشترِي المملوك ما يدعو بِهِ

اس آدمی کا بیان جو غلام خریدتا ہے تو وہ یوں دعا کرے

(٣٠٥٣١) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ: حدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِذَا اشْتَرَى مَمْلُوكًا ، قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ فِيهِ ،وَاجْعَلْهُ طَوِيلَ الْعُمُرِ كَثِيرَ الرِّزْقِ.

(۳۰۵۳۱) حضرت مسروق ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ جب کوئی غلام خریدتے تو یوں دعا فرماتے: اے اللہ! تو اس میں برکت عطا فرما، اور اس کو لمبی عمر والا اور زیادہ رزق والا بنا دے۔

تم كتاب الدعاء والحمد لله كثيرا على آلائه ونعمه

(کتاب الدعاء مکمل ہوئی۔ بہت زیادہ تعریفیں ہیں اللہ کے لیے اس کی عطاؤں اور نعمتوں کی بناء پر)

كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ

فضائل قرآن کا بیان

(۱) ما جاء فِي إعرابِ القرآنِ

قرآن کے اعراب کو واضح کر کے پڑھنے سے متعلق روایات کا بیان

(۳۰۵۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَعْرِبُوا الْقُرْآنَ وَالْتَمِسُوا غَرَائِبَهُ. (ابویعلی ۶۵۲۹۔ احمد ۴۴۵)

(۳۰۵۳۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم قرآن کے اعراب کو واضح کر کے پڑھو اور اس کے اسرار وغرائب تلاش کرو۔

(۳۰۵۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: أَعْرِبُوا الْقُرْآنَ.

(۳۰۵۳۳) حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قرآن کے اعراب کو واضح کر کے پڑھو۔

(۳۰۵۳۴) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أَبِي مُوسَى: أَمَّا بَعْدُ فَتَفَقَّهُوا فِي السُّنَّةِ ، وَتَفَقَّهُوا فِي الْعَرَبِيَّةِ ، وَأَعْرِبُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ عَرَبِيٌّ ، وَتَمَعْدَدُوا فَإِنَّكُمْ مَعْدِيُّونَ.

(۳۰۵۳۴) حضرت عمر بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا اور فرمایا: حمد وصلوۃ کے بعد۔ پس تم لوگ سنت میں سمجھ بوجھ پیدا کرو، اور عربی زبان میں سمجھ بوجھ پیدا کرو، اور قرآن کے اعراب کو واضح کر کے پڑھو۔ اس لیے کہ وہ عربی زبان میں ہے، اور تم قبیلہ معد کی طرف خود کو منسوب کرو اس لیے کہ تم قبیلہ معد والے ہو۔

(۳۰۵۳۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَاصِلٌ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ: تَعَلَّمُوا الْعَرَبِيَّةَ كَمَا تَعَلَّمُونَ حِفْظَ الْقُرْآنِ.

(۳۰۵۳۵) حضرت یحییٰ بن یعمر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ عربی زبان کو ایسے سیکھو جیسے قرآن کو زبانی یاد کرتے ہو۔

(۳۰۵۳۶) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: أَعْرِبُوا الْقُرْآنَ.

(۳۰۵۳۶) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قرآن کے اعراب کو واضح کر کے پڑھو۔

(۳۰۵۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُقْبَةَ الأَسَدِيِّ ، عَنْ أَبِي الْعَلاءِ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: أَعْرِبُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ عَرَبِيٌّ.

(۳۰۵۳۷) حضرت ابو العلاء ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ قرآن کے اعراب کو واضح کر کے پڑھو۔ اس لیے کہ وہ عربی زبان میں ہے۔

(۳۰۵۳۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ صُهَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: لأَنْ أَقْرَأَ الآيَةَ بِإِعْرَابٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقْرَأَ كَذَا وَكَذَا آيَةً بِغَيْرِ إِعْرَابٍ.

(۳۰۵۳۸) حضرت ابن بریدہ ؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک شخص نے ارشاد فرمایا: میرے لیے قرآن کی ایک آیت کو اعراب کی وضاحت کے ساتھ پڑھنا قرآن کی اتنی اور اتنی آیات کو اعراب کی وضاحت کے بغیر پڑھنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

(۳۰۵۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَضْرِبُ وَلَدَهُ عَلَى اللَّحْنِ.

(۳۰۵۳۹) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کو غلطی پر مارا کرتے تھے۔

(۳۰۵۴۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلْحَسَنِ: يَا أَبَا سَعِيدٍ ، وَاللهِ مَا أَرَاكَ تَلْحَنُ ، فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي ، إِنِّي سَبَقْتُ اللَّحْنَ.

(۳۰۵۴۰) حضرت ابو موسیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت حسن ؒ سے کہا: اے ابو سعید! اللہ کی قسم میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ آپ ؒ غلطی کرتے ہیں۔ تو آپ ؒ نے فرمایا! اے میرے بھتیجے! سبقت لسانی کی وجہ سے غلطی کر جاتا ہوں۔

(۳۰۵۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ اسْتَشَارَ عُمَرَ فِي جَمْعِ الْقُرْآنِ فَأَبَى عَلَيْهِ فَقَالَ: أَنْتُمْ قَوْمٌ تَلْحَنُونَ ، وَاسْتَشَارَ عُثْمَانَ فَأَذِنَ لَهُ.

(۳۰۵۴۱) حضرت سالم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے قرآن جمع کرنے کے بارے میں مشورہ طلب کیا۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے انکار فرما دیا: اور فرمایا: تم تو ایسے لوگ ہو جو غلطیاں کرتے ہو اور انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مشورہ مانگا۔ تو انہوں نے اجازت مرحمت فرما دی۔

(۳۰۵۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، قَالَ: سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ نَقْطِ الْمَصَاحِفِ فَقَالَ:

أَخَافُ أَنْ تَزِيدُوا فِي الْحُرُوفِ ، أَوْ تَنْقُصُوا مِنْهَا ، وَسَأَلْت الْحَسَنَ فَقَالَ: أَمَا بَلَغَك مَا كَتَبَ بِهِ عُمَرُ أَنْ تَعَلَّمُوا الْعَرَبِيَّةَ وَحُسْنَ الْعِبَادَةِ وَتَفَقَّهوا فِي الدِّينِ.

(۳۰۵۴۲) حضرت ابو رجاء ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے امام محمد ؒ سے قرآن میں نقطے لگانے کے متعلق پوچھا؟ تو آپ ؒ نے فرمایا: مجھے خوف ہے کہ تم لوگ حروف میں کمی زیادتی کرو گے۔ اور میں نے حضرت حسن ؒ سے پوچھا؟ تو آپ ؒ نے فرمایا: کیا تمہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وہ بات نہیں پہنچی جو انہوں نے خط میں لکھی تھی: کہ تم عربی سیکھو۔ اور اچھے طریقہ سے عبادت کرنا سیکھو۔ اور دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرو۔

(٣٠٥٤٣) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ الْجُبْلانِيِّ ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ: إِنِّي لأُحِبّ أَنْ أَقْرَأَهُ كَمَا أُنْزِلَ يَعْنِي إِعْرَابَ الْقُرْآنِ.

(۳۰۵۴۳) حضرت یونس بن میسرہ الجبلانی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: میں پسند کرتی ہوں کہ میں قرآن کو ایسے پڑھوں جیسے وہ اترا ہے۔ یعنی: قرآن کے اعراب کو واضح کر کے پڑھو۔

(٣٠٥٤٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ: حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ: انْتَهَى عُمَرُ إِلَى قَوْمٍ يُقْرِءُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ، فَلَمَّا رَأَوْا عُمَرَ سَكَتُوا فَقَالَ: مَا كُنْتُمْ تُرَاجِعُونَ قُلْنَا: كَانَ يُقْرِءُ بَعْضُنَا بَعْضًا ،فَقَالَ: اقْرَؤُوا ، وَلا تَلْحَنُوا.

(۳۰۵۴۴) حضرت سلیمان بن یسار ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسے لوگوں کے پاس گئے جن میں سے بعض بعض کو قرآن پڑھا رہے تھے۔ پس جب ان لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو وہ خاموش ہو گئے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ کس چیز کا مذاکرہ کر رہے تھے؟ ہم نے عرض کیا: ہم میں سے بعض بعض کو قرآن پڑھا رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پڑھو اور غلطی مت کرنا۔

(٣٠٥٤٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ ، قَالَ: كَلامُ أَهْلِ السَّمَاءِ الْعَرَبِيَّةُ ، ثُمَّ قَرَأَ: (حم وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ،وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيمٌ).

(۳۰۵۴۵) حضرت ثعلبہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مقاتل بن حیان ؒ نے ارشاد فرمایا: آسمان والوں کی زبان عربی ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی: حم۔ قسم ہے کتاب کی جو ہر بات کھول کر بیان کرنے والی ہے، ہم نے ہی اسے بنایا قرآنِ عربی تاکہ تم سمجھو۔ اور یہ قرآن لوح محفوظ میں ہمارے پاس بہت بلند مرتبہ ہے اور حکمت سے بھرا ہوا ہے۔

(٣٠٥٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ مُوَرِّقٍ ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: تَعَلَّمُوا اللَّحْنَ وَالْفَرَائِضَ فَإِنَّهُ مِنْ دِينِكُمْ.

(۳۰۵۴۶) حضرت مورّق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قرآن کا صحیح تلفظ اور فرائض سیکھو۔ پس یہ بھی تمہارے دین میں سے ہے۔

(۳۰۵۴۷) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ سَوَادَةَ بْنِ الْجَعْدِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ: مِنْ فِقْهِ الرَّجُلِ عِرْفَانُهُ اللَّحْنَ.

(۳۰۵۴۷) حضرت سوادہ بن الجعد ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابو جعفر ریشید نے ارشاد فرمایا: آدمی کا غلطی کو پہچاننا اس کے فقیہ ہونے کی علامت ہے۔

(۳۰۵۴۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ خُلَيْدٍ الْعَصَرِيِّ ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا سَلْمَانُ أَتَيْنَاهُ لِيَسْتَقْرِئَنَا الْقُرْآنَ ، فَقَالَ: الْقُرْآنُ عَرَبِيٌّ فَاسْتَقْرِئُوهُ رَجُلاً عَرَبِيًّا ، فَاسْتَقْرَأْنَا زَيْدَ بْنَ صُوحَانَ ، فَكَانَ إِذَا أَخْطَأَ أَخَذَ عَلَيْهِ سَلْمَانُ ، فَإِذَا أَصَابَ ، قَالَ: أَيْمُ اللهِ.

(۳۰۵۴۸) حضرت خُلید العصری ریشید فرماتے ہیں کہ جب حضرت سلمان رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں تشریف لائے تو ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ وہ ہمیں قرآن پڑھائیں۔ پس وہ فرمانے لگے: قرآن تو عربی زبان میں ہے۔ پس تم کسی عربی آدمی سے پڑھو۔ تو ہم نے حضرت زید بن صوحان ریشید سے پڑھوایا۔ پس جب بھی وہ غلط پڑھتے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ ان کو پکڑ لیتے۔ اور جب وہ درست پڑھتے تو فرماتے: اللہ کی قسم ایسے ہی ہے۔

(۲) فِي تعلِيمِ القرآن كم آيةً

قرآن کی تعلیم کے بارے میں: کتنی آیات سیکھی جائیں؟

(۳۰۵۴۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْ كَانَ يُقْرِئُنَا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَقْتَرِئُونَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ آيَاتٍ ، وَلا يَأْخُذُونَ فِي الْعَشْرِ الأُخْرَى حَتَّى يَعْلَمُوا مَا فِي هَذِهِ مِنَ الْعَمَلِ وَالْعِلْمِ ، قَالَ: فَعَلِمْنَا الْعَمَلَ وَالْعِلْمَ. (احمد ۴۱۰۔ ابن سعد ۱۷۲)

(۳۰۵۴۹) حضرت ابو عبد الرحمٰن ریشید فرماتے ہیں کہ ہمیں بیان کیا اس شخص نے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے اور ہمیں قرآن پڑھایا کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک صحابہ رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دس آیات سیکھتے تھے: اور اگلی دس آیات اس وقت تک نہیں سیکھتے تھے جب تک کہ انہیں یقین ہو جاتا کہ جو سیکھا ہے وہ عمل اور علم میں بھی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے علم اور عمل دونوں سیکھے تھے۔

(۳۰۵۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ: تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ خَمْسَ آيَاتٍ خَمْسَ آيَاتٍ ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُهُ خَمْسًا خَمْسًا. (بیہقی ۱۹۵۸)

(۳۰۵۵۰) حضرت خالد بن دینار ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابو العالیہ ریشید نے ارشاد فرمایا: قرآن کو پانچ، پانچ آیات کر کے

سیکھو، اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ بھی پانچ پانچ آیات سیکھتے تھے۔

(٣٠٥٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : كَانَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُعَلِّمُنَا خَمْسًا خَمْسًا.

(۳۰۵۵۱) حضرت اسماعیل رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت ابوعبدالرحمٰن رحمہ اللہ ہمیں پانچ پانچ آیات سکھاتے تھے۔

(٣) ثواب من قرأ حروف القرآنِ

قرآن کے حروف پڑھنے والے کا ثواب

(٣٠٥٥٢) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَكَنٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يُكْتَبُ بِكُلِّ حَرْفٍ مِنْهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَيُكَفَّرُ بِهِ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ ، أَمَا إِنِّي لاَ أَقُولُ : (الم) وَلَكِنْ أَقُولُ : أَلِفٌ عَشْرٌ وَلاَمٌ عَشْرٌ وَمِيمٌ عَشْرٌ. (حاكم ٥٥٥)

(۳۰۵۵۲) حضرت قیس بن سکن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قرآن کو سیکھو۔ اس لیے کہ قرآن کے ایک حرف پڑھنے کے بدلے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس گناہوں کو مٹا دیا جاتا ہے۔ باقی میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے، لیکن یوں کہتا ہوں! الف کے بدلہ دس نیکیاں ہیں، اور لام کے بدلہ دس نیکیاں ہیں، اور میم کے بدلہ دس نیکیاں ہیں۔

(٣٠٥٥٣) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللهِ كُتِبَ لَهُ حَسَنَةٌ ، لاَ أَقُولُ : ﴿الم ذَلِكَ الْكِتَابُ﴾ وَلَكِنَّ الْحُرُوفَ مُقَطَّعَةٌ عَنِ الأَلِفِ وَاللامِ وَالْمِيمِ. (بزار ٢٣٢٣۔ طبرانی ٣١٢)

(۳۰۵۵۳) حضرت عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھتا ہے تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے۔ میں نہیں کہتا کہ الم ذالک الکتاب کے بارے میں ۔ لیکن یوں کہتا ہوں۔ کہ حروف مقطعات میں سے الف ایک حرف، لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے۔

(٣٠٥٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ ، قَالَ : تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَاتْلُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ يَأْجُرُكُمْ عَلَى تِلاوَتِهِ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ ، أَمَا إِنِّي لاَ أَقُولُ : (الم) وَلَكِنْ أَلِفٌ وَلاَمٌ وَمِيمٌ.

(۳۰۵۵۴) حضرت ابوالاحوص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قرآن کو سیکھو اور اس کی تلاوت کرو اللہ تمہیں اس کی تلاوت کرنے پر ہر حرف کے بدلہ دس نیکیاں ثواب میں عطا کرتے ہیں۔ اور میں نہیں کہتا: الم ایک حرف ہے، لیکن یوں کہتا ہوں کہ الف ایک حرف اور لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے۔

(٣٠٥٥٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الضَّبِّيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، أَوِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ كَانَ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمَحْوُ

عَشْرِ سَيِّئَاتٍ.

(۳۰۵۵۵) حضرت علقمہ ؓ یا حضرت اسود ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ؓ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کی رضا کے لیے قرآن پڑھتا ہے۔ تو اسے ہر حرف کے بدلہ دس نیکیاں ملتی ہیں، اور دس گناہ معاف ہوتے ہیں۔

(۴) فِي حسنِ الصّوتِ بِالقرآنِ

قرآن کو اچھی آواز میں پڑھنے کا بیان

(۳۰۵۵۶) حَدَّثَنَا حفص بْنُ غِيَاثٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ.

(۳۰۵۵۶) حضرت براء بن عازب ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن کو اپنی آوازوں کے ذریعہ مزین کرو۔

(۳۰۵۵۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فَسَمِعَ قِرَائَةَ رَجُلٍ فَقَالَ: مَنْ هَذَا ؟ فقيل عَبْدُ اللهِ بْنُ قَيْسٍ ، فَقَالَ: لَقَدْ أُوتِيَ هَذَا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُد. (احمد ۳۵۴۔ نسائی ۱۰۹۴)

(۳۰۵۵۷) حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے ایک آدمی کے قرآن پڑھنے کی آواز سنی تو فرمایا: یہ شخص کون ہے؟ بتلایا گیا: حضرت عبداللہ بن قیس ؓ، تو آپ نے ارشاد فرمایا: البتہ اس شخص کو آل داؤد علیہ السلام کی بانسریوں میں سے حصہ دیا گیا ہے۔

(۳۰۵۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ أُوتِيَ الأَشْعَرِيُّ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُد. (بخاری ۱۰۸۷۔ مسلم ۵۴۶)

(۳۰۵۵۸) حضرت بریدہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تحقیق قبیلہ اشعر والوں کو آل داؤد کی بانسریوں میں سے ایک حصہ دیا گیا ہے۔

(۳۰۵۵۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لأَبِي مُوسَى وَسَمِعَهُ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ: لَقَدْ أُوتِيَ أَخُوكُمْ مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُد.

(۳۰۵۵۹) حضرت عبدالرحمن بن کعب بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ کا قرآن سنا تو ان سے ارشاد فرمایا: تحقیق تمہارے بھائیوں کو مزامیر آل داؤد میں سے حصہ دیا گیا ہے۔

(۳۰۵۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ،بَلَغَنِي عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ، أَوْ نَحْوِهِ. (دارمی ۱۴۸۹۔ احمد ۱۶۷)

(۳۰۵۶۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ ارشاد اس سند کے ساتھ نقل کیا گیا ہے۔

(٣٠٥٦١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: حَسِّنُوا أَصْوَاتَكُمْ بِالْقُرْآنِ.

(۳۰۵۶۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قرآن کو اپنی آوازوں کے ذریعہ خوبصورت بناؤ۔

(٣٠٥٦٢) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَهِيكٍ ، عَنْ سَعْدٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ.

(۳۰۵۶۲) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن کو خوش الحانی سے نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں۔

(٣٠٥٦٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ رِوَايَةً، قَالَ: مَا أَذِنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ كَإِذْنِهِ لِعَبْدٍ يَتَرَنَّمُ بِالْقُرْآنِ.

(۳۰۵۶۳) حضرت عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو سلمہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اللہ اتنا کسی کی طرف متوجہ نہیں ہوتے جتنا کہ اس بندے کی آواز کو توجہ سے سنتے ہیں جو کلام الٰہی خوش الحانی سے پڑھتا ہو۔

(٣٠٥٦٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ: أَحْسَنُ النَّاسِ صَوْتًا بِالْقُرْآنِ أَخْشَاهُمْ لِلَّهِ.

(۳۰۵۶۴) حضرت طاووس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ لوگوں میں خوبصورت آواز سے قرآن پڑھنے والے وہ لوگ ہیں جو اللہ سے سب سے زیادہ ڈرتے ہیں۔

(٣٠٥٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ طَاوُوسٍ ،سُئِلَ مَنْ أَقْرَأُ النَّاسِ ؟ قَالَ: مَنْ إِذَا قَرَأَ رَأَيْته يَخْشَى اللَّهَ ، قَالَ: وَكَانَ طَلْقٌ مِنْ أُولَئِكَ.

(۳۰۵۶۵) حضرت عبدالکریم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاووس رحمہ اللہ سے پوچھا گیا؛ لوگوں میں سے سب سے اچھا قرآن پڑھنے والا کون شخص ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جس کو تو دیکھے کہ وہ قرآن پڑھتے ہوئے اللہ سے خوف کھاتا ہے، اور فرمایا: حضرت طلق رضی اللہ عنہ ان میں سے ہیں۔

(٣٠٥٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ: كُنَّا مَعَ أَبِي مُوسَى فَجَنَّنَا اللَّيْلُ إِلَى بُسْتَانٍ خَرِبٍ ، قَالَ: فَقَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَرَأَ قِرَائَةً حَسَنَةً.

(۳۰۵۶۶) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ پس جب رات ہوگئی تو ہم نے ایک ویران باغ میں پناہ لی۔ آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں! آپ رضی اللہ عنہ نے رات کو قیام کیا اور بہت ہی اچھی تلاوت فرمائی۔

(٣٠٥٦٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ أَبَا مُوسَى كَانَ يَقْرَأُ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، وَنِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَمِعْنَ فَقِيلَ لَهُ ، فَقَالَ: لَوْ عَلِمْت لَحَبَّرْت تَحْبِيرًا ، أَوْ لَشَوَّقْت تَشْوِيقًا.

(۳۰۵۶۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ رات کو قرآن کی تلاوت کرتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات بہت شوق سے سنتی تھیں۔ پس جب انہیں بتلایا گیا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے معلوم ہوتا تو میں مزید خوش نما آواز میں پڑھتا یایوں فرمایا: میں اور زیادہ شوق سے پڑھتا۔

(۵) فِي التَّطْرِيبِ مَن كَرِهَه

گانے کے انداز میں پڑھنے کا بیان، جولوگ اس کو ناپسند سمجھتے ہیں

(۳۰۵۶۸) حَدَّثَنَا عَفَّان ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَلْحَةَ ، أَنَّ رَجُلاً قَرَأَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَطَرَّبَ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ الْقَاسِمُ ، وَقَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ﴾.

(۳۰۵۶۸) حضرت عمران بن عبداللہ بن طلحہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک آدمی رمضان میں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں قرآن مجید کی تلاوت گنگنانے کے آواز میں کر رہا تھا: تو حضرت قاسم رحمہ اللہ نے اس کا انکار کیا اور فرمایا: اللہ نے ارشاد فرمایا ہے: حالانکہ وہ زبردست کتاب ہے۔ نہیں آ سکتا ہے اس کے پاس باطل نہ سامنے سے اور نہ پیچھے سے، یہ نازل کردہ ہے اس ہستی کی طرف سے جو بڑی حکمت والی اور قابلِ تعریف ہے۔

(۳۰۵۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، أَنَّ رَجُلاً قَرَأَ عِنْدَ أَنَسٍ فَطَرَّبَ فَكَرِهَ ذَلِكَ أَنَسٌ.

(۳۰۵۶۹) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس گنگنا کر قرآن کی تلاوت کی۔ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس کو ناپسند کیا۔

(۳۰۵۷۰) حَدَّثَنَا عَفَّان ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ، أَنَّ زِيَادًا النُّمَيْرِيَّ جَاءَ مَعَ الْقُرَّاءِ إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فقيل لَهُ: اقْرَأْ ، فَرَفَعَ صَوْتَهُ ، وَكَانَ رَفِيعَ الصَّوْتِ ، فَكَشَفَ أَنَسٌ عَن وَجْهِهِ الْخِرْقَةَ ، وَكَانَ عَلَى وَجْهِهِ خِرْقَةٌ سَوْدَاءُ ، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ مَا هَكَذَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ، وَكَانَ إِذَا رَأَى شَيْئًا يُنْكِرُهُ كَشَفَ الْخِرْقَةَ عَن وَجْهِهِ.

(۳۰۵۷۰) حضرت عبیداللہ بن ابی بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زیاد النمیری رحمہ اللہ چند قراء کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو ان کو کہا گیا: تلاوت کیجیے۔ تو انہوں نے اونچی آواز کی اور وہ بلند آواز کے مالک تھے۔ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنے چہرے سے کپڑا اٹھایا۔ اور ان کے چہرے پر ایک کالے رنگ کا کپڑا تھا۔ پھر فرمایا: یہ کیا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم ایسے تو نہیں کرتے تھے۔ اور جب آپ رضی اللہ عنہ کسی چیز کو برا سمجھتے تھے تو اپنے چہرے سے کپڑا اٹھا لیتے تھے۔

(۳۰۵۷۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ: كَانَ أَحَدُهُمْ يَمُدُّ بِالآيَةِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ.

(۳۰۵۷۱) حضرت لیث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمن بن الاسود ؒ نے ارشاد فرمایا: ان میں سے ایک آدھی رات کو آیات بلند آواز سے پڑھتے تھے۔

(٦) فِي فضلِ من قرأ القرآن

قرآن پڑھنے والے کی فضیلت کا بیان

(٣٠٥٧٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّدُوسِيُّ ، عَنْ مِعْفَسِ بْنِ عِمْرَانَ ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ ، فَقُلْتُ: مَا فَضْلُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى مَنْ لَمْ يَقْرَأْهُ مِمَّنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: إِنَّ عَدَدَ دَرَجِ الْجَنَّةِ عَلَى عَدَدِ آيِ الْقُرْآنِ ، فَلَيْسَ أَحَدٌ مِمَّنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ أَفْضَلَ مِمَّنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ.

(۳۰۵۷۲) حضرت معفس بن عمران ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھا: جنتی لوگوں میں قرآن پڑھنے والے کی قرآن نہ پڑھنے والے پر کیا فضیلت ہے، تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا! بے شک جنت کے درجوں کی تعداد قرآن کی آیتوں کی تعداد کے بقدر ہے۔ کوئی شخص بھی جنت میں داخل نہیں ہوگا جو قرآن پڑھنے والے سے زیادہ افضل ہو۔

(٣٠٥٧٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَافِعٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَكَأَنَّمَا اسْتُدْرِجَتِ النُّبُوَّةُ بَيْنَ جَنْبَيْهِ إِلاَّ أَنَّهُ لاَ يُوحَى إِلَيْهِ. (حاکم ۵۵۲)

(۳۰۵۷۳) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے قرآن پڑھا، اس نے علوم نبوت کو اپنی پسلیوں کے درمیان لے لیا، گو اس کی طرف وحی نہیں بھیجی جاتی۔

(٣٠٥٧٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا عِمْرَانُ أَبُو بِشْرٍ الْحَلَبِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ فَاقَةَ لِعَبْدٍ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ، وَلا غِنَى لَهُ بَعْدَهُ.

(۳۰۵۷۴) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کبھی فاقہ نہیں ہوگا اس بندے کو جو قرآن پڑھتا ہے، اور نہ اس کے بعد کبھی اس کو ایسا غنا نصیب ہوگا۔

(٣٠٥٧٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَاتَّبَعَ مَا فِيهِ ، هَدَاهُ اللَّهُ مِنَ الضَّلاَلَةِ ، وَوَقَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سُوءَ الْحِسَابِ ، وَذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ يَقُولُ: ﴿فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلا يَضِلُّ وَلا يَشْقَى﴾.

(۳۰۵۷۵) حضرت سعید بن جبیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن پڑھے اور جو اس میں تعلیمات ہیں ان کی پیروی کرے۔ تو اللہ اس کو گمراہی سے ہدایت نصیب فرمائیں گے۔ اور اسے قیامت کے دن برے حساب سے

بچیں گے۔ اور یہ اس وجہ سے ہے کہ اللہ نے فرمایا: پس جس نے میری ہدایت کی پیروی کی وہ نہ گمراہ ہوگا اور نہ ہی بد بخت ہوگا۔

(۳۰۵۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَن عمرو بن قيس عن عكرمة عن ابن عباس قَالَ: ضَمِنَ اللَّهُ لمن قَرَأَ الْقُرْآنَ أَلَّا يَضِلَّ فِي الدُّنْيَا وَلا يَشْقَى فِي الآخِرَةِ ثم تلا: ﴿فَمَنَ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلا يَضِلُّ وَلا يَشْقَى﴾.

(۳۰۵۷۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ نے قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے کے لیے ذمہ لیا ہے کہ وہ دنیا میں گمراہ اور آخرت میں بد بخت نہیں ہوگا۔

(۳۰۵۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ: إِنَّ أَبْقَى النَّاسِ عُقُولاً قَرَأَةُ الْقُرْآنِ.

(۳۰۵۷۷) حضرت عبد الملک بن عمیر فرماتے ہیں کہ اچھی عقل والے وہ ہیں جو قرآن پڑھنے والے ہیں۔

(۳۰۵۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَن عِكْرِمَةَ ، قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ لَمْ يُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا﴾.

(۳۰۵۷۸) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا؛ جو شخص قرآن پڑھے تو وہ ادھیڑ عمر تک نہیں پہنچے گا۔ پھر آپ رحمہ اللہ نے یہ آیت تلاوت کی: تاکہ وہ نہ جانے سب کچھ جاننے کے بعد۔

(۳۰۵۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَن مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَكَأَنَّمَا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَمَنْ بَلَغَ أَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُونَ﴾.

(۳۰۵۷۹) حضرت موسیٰ بن عبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن کعب رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے قرآن پڑھا گویا اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ پھر آپ رحمہ اللہ نے یہ آیت پڑھی، اور ہر وہ شخص جس کو یہ پہونچے کیا تم گواہی دیتے ہو؟۔

(۳۰۵۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَن مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ: مَنِ اسْتَظْهَرَ الْقُرْآنَ كَانَتْ لَهُ دَعْوَةٌ إِنْ شَاءَ يُعَجِّلُهَا لِدُنْيَا ، وَإِنْ شَاءَ لآخِرَةِ.

(۳۰۵۸۰) امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے قرآن کو زبانی حفظ کیا تو اس کی ایک دعا قبول ہوتی ہے۔ اگر چاہے تو جلدی ہی دنیا میں مانگ لے اور اگر چاہے تو آخرت کے لیے چھوڑ دے۔

(۷) فِي القرآنِ بأيِّ لِسانٍ نزل

قرآن کے بارے میں کہ وہ کون سی زبان میں اُترا؟

(۳۰۵۸۱) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الأَنْصَارِيُّ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ ، عَن عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ ، أَنَّ عُثْمَانَ ، قَالَ: إِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ يَعْنِي الْقُرْآنَ.

(۳۰۵۸۱) حضرت عبید بن السّباق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان ؓ نے ارشاد فرمایا: بے شک قرآن قریش کی زبان میں اترا۔

(۳۰۵۸۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ نُبَيْطٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ: نَزَلَ الْقُرْآنُ بِكُلِّ لِسَانٍ.

(۳۰۵۸۲) حضرت سلمہ بن نبیط ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک ؒ نے ارشاد فرمایا: قرآن سب زبانوں میں اترا ہے۔

(۳۰۵۸۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ ، قَالَ: نَزَلَ الْقُرْآنُ بِكُلِّ لِسَانٍ.

(۳۰۵۸۳) حضرت ابواسحاق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابومیسرہ ؒ نے ارشاد فرمایا: قرآن سب زبانوں میں اترا ہے۔

(۳۰۵۸٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ سيف، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ: نَزَلَ الْقُرْآنُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ، وَبِهِ كَلامُهُمْ.

(۳۰۵۸۴) حضرت سیف ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد ؒ کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے: قرآن قریش کی زبان میں اترا اور اس کے ساتھ ان کا کلام بھی ہے۔

(۳۰۵۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ: ﴿الْمَاعُونُ﴾ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ: الْمَالُ.

(۳۰۵۸۵) حضرت ابن ابی ذئب ؒ فرماتے ہیں کہ امام زہری ؒ نے ارشاد فرمایا: الماعون کو قریش کی زبان میں مال کہتے ہیں۔

(۳۰۵۸٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، عَن عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: نَزَلَ الْقُرْآنُ بِلِسَانِنَا يَعْنِي قُرَيْش.

(۳۰۵۸۶) حضرت جریر بن حازم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ بن خالد ؒ نے ارشاد فرمایا: قرآن تو ہماری زبان میں نازل ہوا ہے یعنی قریش کی زبان میں۔

(۳۰۵۸۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ: أَنَّ لِسَانَ جُرْهُمٍ كَانَ عَرَبِيًّا.

(۳۰۵۸۷) حضرت حسین بن واقد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن بریدہ ؒ نے ارشاد فرمایا: بے شک قبیلہ جرہم والوں کی زبان عربی تھی۔

(٨) فيما نزل بِلِسانِ الحبشةِ

ان الفاظ کا بیان جو حبشہ کی زبان میں نازل ہوئے

(۳۰۵۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعدِ بْنِ عِيَاضٍ: ﴿ كَمِشْكَاةٍ ﴾ قَالَ: كَكُوَّةٍ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ.

(۳۰۵۸۸) حضرت ابواسحاق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن عیاض ؒ نے ارشاد فرمایا: مشکوٰۃ حبشی زبان میں طاقچہ کو کہتے ہیں۔

(۳۰۵۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ: (طه) بِالْحَبَشِيَّةِ: يَا رَجُلُ.

(۳۰۵۸۹) حضرت عمر بن ابی زائدہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ ؒ نے ارشاد فرمایا: طٰہٰ: حبشی زبان میں اے آدمی کے معنی

میں ہے۔

(٣٠٥٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيرٍ قَالَ: هُوَ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ: إذا قام نشأ.

(۳۰۵۹۰) حضرت ابواسحاق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر ؒ نے ارشاد فرمایا: نشأ حبشہ کی زبان میں قام یعنی کھڑے ہونے کے معنی میں ہے۔

(٣٠٥٩١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ﴿يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ﴾ قَالَ: أَجْرَيْنِ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ.

(۳۰۵۹۱) حضرت ابوالاحوص ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ ؓ نے ارشاد فرمایا: اس آیت میں (تمہیں اس کی رحمت سے دو اجر دیے جائیں گے) حبشہ کی زبان میں دو اجر کے معنی میں مستعمل ہے۔

(٣٠٥٩٢) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ﴿إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ﴾ قَالَ: هُوَ بِالْحَبَشَةِ قِيَامُ اللَّيْلِ.

(۳۰۵۹۲) حضرت عمرو بن شرحبیل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ؓ نے ارشاد فرمایا: ان ناشئة الیل (بے شک رات کا اٹھنا): حبشہ کی زبان میں رات کے اٹھنے کو کہتے ہیں۔

(٩) ما فسّر بالرّوميّة

ان الفاظ قرآنی کا بیان جن کی رومی زبان میں وضاحت کی گئی

(٣٠٥٩٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ: ﴿وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ﴾ قَالَ: الْعَدْلُ بِالرُّومِيَّةِ.

(۳۰۵۹۳) حضرت جابر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے اللہ کے ارشاد ﴿وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ﴾ (اور تولو صحیح ترازو) کے بارے میں فرمایا: قسطاس رومی زبان میں عدل کو کہتے ہیں۔

(٣٠٥٩٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ﴿وَأَنْتُمْ سَامِدُونَ﴾ قَالَ: هُوَ الْغِنَاءُ بِالْحِمْيَرِيَّةِ.

(۳۰۵۹۴) حضرت ابن ابی نجیح ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ ؒ نے ارشاد فرمایا: ﴿وَأَنْتُمْ سَامِدُونَ﴾ تم گانا بجانے والے ہو. سامد حمیری زبان میں گانا بجانے کو کہتے ہیں۔

(٣٠٥٩٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ: ﴿الْقِسْطَاسُ﴾ الْعَدْلُ بِالرُّومِيَّةِ.

(۳۰۵۹۵) حضرت جابر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے ارشاد فرمایا: ﴿الْقِسْطَاسُ﴾ رومی زبان میں عدل کو کہتے ہیں۔

(۱۰) ما فسّر بالنّبطِيّةِ

جن الفاظ کی نبطی زبان میں وضاحت کی گئی

(۳۰۵۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ: (طه) بِالنَّبَطِيَّةِ: ايطه يَا رَجُلُ.

(۳۰۵۹۶) حضرت سالم ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر ویشید نے ارشاد فرمایا: طه: نبطی زبان میں اے آدمی کے معنی میں ہے۔

(۳۰۵۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ: (طه) يَا رَجُلُ بِالنَّبَطِيَّةِ.

(۳۰۵۹۷) حضرت قرۃ بن خالد ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک ویشید نے ارشاد فرمایا: طه نبطی زبان میں اے آدمی کے معنی میں ہے۔

(۳۰۵۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ: (طه) يَا رَجُلُ بِالنَّبَطِيَّةِ.

(۳۰۵۹۸) حضرت خُصیف ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ ویشید نے ارشاد فرمایا: طه: نبطی زبان میں اے آدمی کے معنی میں ہے۔

(۳۰۵۹۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ سَابُورَ ، عَنْ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ﴿هَيْتَ لَكَ﴾ قَالَ: هِيَ بِالنَّبَطِيَّةِ: هَلُمَّ لَكَ.

(۳۰۵۹۹) حضرت عطیہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ﴿هَيْتَ لَكَ﴾ نبطی زبان میں "تم آجاؤ" کے معنی میں ہے۔

(۱۱) ما فسّر بالفارِسِيّةِ

ان الفاظ کا بیان جن کی فارسی میں وضاحت کی گئی

(۳۰۶۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿حِجَارَةً مِنْ سِجِّيلٍ﴾ قَالَ: هِيَ بِالْفَارِسِيَّةِ سنك ، وَكِل حَجَرٍ وَطِينٍ.

(۳۰۶۰۰) حضرت عکرمہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ آیت ﴿حِجَارَةً مِنْ سِجِّيلٍ﴾ مٹی کی کنکریاں کے بارے میں فرمایا: یہ فارسی زبان میں مٹی کی کنکریوں کو کہتے ہیں۔

(۳۰۶۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ﴿حِجَارَةً مِنْ سِجِّيلٍ﴾ قَالَ: هِيَ بِالْفَارِسِيَّةِ.

(۳۰۶۰۱) حضرت جابر ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سابط ویشید نے فرمایا: (مٹی کے گارے کی کنکریاں) یہ فارسی زبان میں ہے۔

(۳۰۶۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ

يُعَمَّرُ أَلْفَ سَنَةٍ﴾ قَالَ: هُوَ كَقَوْلِ الأَعَاجِمِ زهر هَزَارُسَالَ ، أَيْ عِشْ أَلْفَ سَنَةٍ.

(۳۰۶۰۲) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت (ان میں سے ہر ایک چاہتا ہے کہ کاش اسے ہزار سال کی عمر ملے) کے بارے میں فرمایا: یہ عجمیوں کے محاورے کی طرح ہے۔ زھر ہزار سال یعنی جیو ہزار سال۔

(۳۰۶۰۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ: إِنَّ الْمَلائِكَةَ الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ يَتَكَلَّمُونَ الْفَارِسِيَّةِ الدُّرِّيَّةِ.

(۳۰۶۰۳) حضرت قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً وہ فرشتے جو عرش اٹھاتے ہیں جو مشرق کی فارسی زبان میں کلام کرتے ہیں۔

(۳۰۶۰٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ: كَلامُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ السُّرْيَانِيَّةُ.

(۳۰۶۰۴) حضرت بیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن لوگوں کی بات چیت سریانی زبان میں ہوگی۔

(۱۲) ما يفسر بالشعرِ مِن القرآنِ

قرآن کی جن آیات کی اشعار میں تفسیر کی گئی

(۳۰۶۰٥) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ مِسْمَعِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا سُئِلَ عَنِ الشَّيْءِ مِنَ الْقُرْآنِ أَنْشَدَ أَشْعَارًا مِنْ أَشْعَارِهِمْ.

(۳۰۶۰۵) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے جب قرآن کریم کی کسی آیت کی تفسیر پوچھی جاتی تو جواب میں اہل عرب کے اشعار سناتے۔

(۳۰۶۰٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: مَا كُنْتُ أَدْرِي مَا قَوْلُهُ: ﴿رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ﴾ حَتَّى سَمِعْتُ بِنْتَ ذِي يَزَنَ تَقُولُ: تَعَالَ أُفَاتِحْكَ.

(۳۰۶۰۶) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے قرآن مجید کی اس آیت ﴿رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ﴾ کے صحیح معنی کا اس وقت تک علم نہ تھا، جب تک میں نے بنت ذی یزن کا یہ قول نہیں سنا۔ تعال افا تحك.

(۳۰۶۰۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنْ عَامِرٍ ﴿فَإِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ﴾ قَالَ: بِالأَرْضِ ، ثُمَّ أَنْشَدَ أَبْيَاتًا لأُمَيَّةَ: وَفِيهَا لَحْمُ سَاهِرَةٍ وَبَحْرٍ.

(۳۰۶۰۷) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیت ﴿فَإِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ﴾ میں ساھرہ سے مراد زمین ہے۔ پھر انہوں نے دلیل کے طور پر امیہ کا یہ شعر پڑھا۔ وَفِيهَا لَحْمُ سَاهِرَةٍ وَبَحْرٍ.

(٣٠٦٠٨) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ فُرَاتٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : الْقَانِعَ السَّائِلَ ، ثُمَّ أَنْشَدَ أَبْيَاتًا لِلشَّمَّاخِ :

لَمَالُ الْمَرْءِ يُصْلِحُهُ فَيُغْنِي مَفَاقِرَهُ أَعَفُّ مِنَ الْقُنُوعِ

(۳۰۶۰۸) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ قرآن مجید کی سورۃ حج میں آنے والے الفاظ القانع کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد مانگنے والا ہے، پھر انہوں نے شماخ کا یہ شعر پڑھا۔

لَمَالُ الْمَرْءِ يُصْلِحُهُ فَيُغْنِي مَفَاقِرَهُ أَعَفُّ مِنَ الْقُنُوعِ

(٣٠٦٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَفِيَّةَ ، عَنْ شَيْخٍ يُكَنَّى أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : الزَّنِيمُ اللَّئِيمُ الْمُلْزَقُ ، ثُمَّ أَنْشَدَ هَذَا الْبَيْتَ :

زَنِيمٌ تَدَاعَاهُ الرِّجَالُ زِيَادَةً كَمَا زِيدَ فِي عَرْضِ الْأَدِيمِ الْأَكَارِعُ

(۳۰۶۰۹) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زنیم ایسے شخص کو کہتے ہیں جو کمینہ ہو اور دھتکارا ہوا ہو۔ پھر وہ شعر پڑھتے۔

زَنِيمٌ تَدَاعَاهُ الرِّجَالُ زِيَادَةً كَمَا زِيدَ فِي عَرْضِ الْأَدِيمِ الْأَكَارِعُ

(٣٠٦١٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي المعلى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ : (دَرَسْتَ) ، وَيَتَمَثَّلُ : دَارِسٌ كَطَعْمِ الصَّابِّ وَالْعَلْقَمِ.

(۳۰۶۱۰) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی سورۃ انعام میں آنے والے لفظ دَرَسْتَ کو پڑھتے پھر یہ کہتے: دَارِسٌ كَطَعْمِ الصَّابِّ وَالْعَلْقَمِ.

(٣٠٦١١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْكَهْفِ ، عَنْ أَبِيهِ ﴿فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ﴾ قَالَ : نَذره ، وَقَالَ الشَّاعِرُ : قَضَتْ مِنْ يَثْرِب نَحْبَهَا فَاسْتَمَرَّتْ.

(۳۰۶۱۱) حضرت کہف رحمہ اللہ فرماتے ہیں قرآن مجید کی آیت ﴿فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ﴾ میں نحبہ سے مراد نذر ہے، پھر یہ شعر کہتے: قَضَتْ مِنْ يَثْرِب نَحْبَهَا فَاسْتَمَرَّتْ.

(١٣) فِي تعاهدِ القرآنِ

قرآن کی دیکھ بھال کرنے کا بیان

(٣٠٦١٢) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَثَلُ الْقُرْآنِ مَثَلُ الإِبِلِ الْمَعْقُولَةِ ، إِنْ عَقَلَهَا صَاحِبُهَا أَمْسَكَهَا ، وَإِنْ تَرَكَهَا ذَهَبَتْ.

(۳۰۶۱۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کی مثال اس اونٹ کی سی ہے جس کی اگلی ٹانگ کو گردن سے باندھ دیا گیا ہو۔ اگر اس کا مالک اس کی ٹانگ کو گردن سے باندھ دے گا تو وہ رکا رہے گا اور اگر خالی چھوڑ دے گا تو وہ چلا جائے گا۔

(٣٠٦١٣) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: ، قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَاقْتَنُوهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنَ الْمَخَاضِ مِنْ عُقُلِهَا.

(۳۰۶۱۳) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کو سیکھو اور اس کی خبر گیری کیا کرو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ قرآن پاک جلد نکل جانے والا ہے سینوں سے بہ نسبت اونٹ کے اپنی رسیوں سے۔

(٣٠٦١٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ قُلُوبِ الرِّجَالِ مِنَ الإِبِلِ مِنْ عُقُلِهَا.

(۳۰۶۱۴) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کی خبر گیری کیا کرو۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ قرآن جلد نکل جانے والا ہے مردوں کے دلوں سے بہ نسبت اونٹ کے اپنی رسیوں سے۔

(٣٠٦١٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: تَعَاهَدُوا هَذِهِ الْمَصَاحِفَ وَرُبَّمَا قَالَ: الْقُرْآنَ فَلَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ قُلُوبِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهَا.

(۳۰۶۱۵) حضرت شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ان مصاحف کی دیکھ بھال کیا کرو۔ اور کبھی فرماتے: قرآن کی دیکھ بھال کیا کرو۔ اس لیے کہ وہ جلد نکل جانے والا ہے سینوں سے بہ نسبت اونٹ کے اپنی رسیوں سے۔

(٣٠٦١٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: تَعَاهَدُوا هَذَا الْقُرْآنَ فَلَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهِ ، قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِئْسَ مَا لأَحَدِهِمْ أَنْ يَقُولَ: نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ. (بخاری ۵۰۳۲۔ ترمذی ۲۹۴۲)

(۳۰۶۱۶) حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس قرآن کی خبر گیری کیا کرو اس لیے کہ یہ جلد نکل جانے والا ہے سینوں سے بہ نسبت اونٹ کے اپنی رسیوں سے۔ اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: برائی اس شخص کے لیے ہے جو یوں کہے: میں فلاں فلاں آیت بھول گیا۔ وہ بھولا نہیں بلکہ اسے بھلا دیا گیا۔

(١٤) فِي نِسيَانِ القرآنِ

قرآن کو بھلا دینے کا بیان

(٣٠٦١٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ فَائِدٍ ، قَالَ: حدَّثَنِي فُلاَنٌ ، عَنْ سَعْدٍ

بْنِ عُبَادَةَ ، قَالَ: حَدَّثَنِيهِ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ أَحَدٍ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ، ثُمَّ يَنْسَاهُ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ أَجْذَمُ. (احمد ۲۸۴۔ طبرانی ۵۳۸۷)

(۳۰۶۱۷) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں ہے کوئی شخص جو قرآن کو پڑھے پھر اس کو بھلا دے مگر یہ کہ وہ اللہ سے ملے گا کوڑھ کی حالت میں۔

(۳۰۶۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّاد ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ: مَا تَعَلَّمَ رَجُلٌ الْقُرْآنَ ، ثُمَّ نَسِيَهُ إِلَّا بِذَنْب ، ثُمَّ قَرَأَ الضَّحَّاكُ: ﴿وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ﴾ ثُمَّ قَالَ الضَّحَّاكُ: وَأَيُّ مُصِيبَةٍ أَعْظَمُ مِنْ نِسْيَانِ الْقُرْآنِ.

(۳۰۶۱۸) حضرت ابن ابی روّاد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا؛ کسی آدمی نے قرآن سیکھا پھر اس کو بھلا دیا ایسا کسی گناہ کی وجہ سے ہوا۔ پھر آپ رحمہ اللہ نے قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی اور جو پہنچتی ہے تمہیں کوئی مصیبت سو وہ کمائی ہوتی ہے تمہارے اپنے ہاتھوں کی۔ پھر حضرت ضحاک رحمہ اللہ نے فرمایا: کون سی مصیبت جو قرآن بھولنے سے زیادہ بڑی ہو۔

(۳۰۶۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ ، قَالَ: مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ ، ثُمَّ نَسِيَهُ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ حُطَّ عَنْهُ بِكُلِّ آيَةٍ دَرَجَةٌ ، وَجَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَخْصُومًا.

(۳۰۶۱۹) حضرت عبد الکریم ابوامیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طلق بن حبیب رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے قرآن سیکھا پھر بغیر کسی عذر کے اسے بھلا دیا۔ تو ہر ایک آیت کے بدلے ایک درجہ کم کر دیا جاتا ہے، اور یہ شخص قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ قرآن اس سے جھگڑا کرے گا۔

(۳۰۶۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُغِيثٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الذُّنُوبُ فَلَمْ أَرَ فِيهَا شَيْئًا أَعْظَمَ مِنْ حَامِلِ الْقُرْآنِ وَتَارِكِهِ.

(ابو داؤد ۴۶۳۔ ترمذی ۲۹۱۶)

(۳۰۶۲۰) حضرت عبد اللہ بن ابی مغیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے سامنے بہت سے گناہ پیش کیے گئے لیکن میں نے ان گناہوں میں قرآن کو یاد کر کے اس کو بھلا دینے سے زیادہ کوئی بڑا گناہ نہیں دیکھا۔

(۱۵) من كره أن يتأكل بالقرآنِ

جو شخص ناپسند کرتا ہے کہ قرآن کے ذریعے سے کھائے

(۳۰۶۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاقِدٍ ، عَنْ زَاذَانَ ، قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ لِيَتَأَكَّلَ بِهِ النَّاسَ لَقِيَ اللَّهَ وَلَيْسَ عَلَى وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحْمٍ.

(۳۰۶۲۱) حضرت واقد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زاذان رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا؛ جو شخص قرآن پڑھے تا کہ اس کی وجہ سے لوگوں

سے کھائے قیامت کے دن وہ اللہ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا ٹکڑا بھی نہیں ہوگا۔

(٣٠٦٢٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ وَاسْأَلُوا اللَّهَ بِهِ ، قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَهُ قَوْمٌ يَسْأَلُونَ النَّاسَ بِهِ.

(۳۰۶۲۲) حضرت حسن ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عمر جناٹنو نے ارشاد فرمایا: قرآن پڑھو اور اس کے ذریعہ اللہ سے سوال کرو قبل اس کہ کچھ لوگ قرآن پڑھیں گے اور اس کے ذریعہ لوگوں سے سوال کریں گے۔

(٣٠٦٢٣) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي فِرَاسٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : قَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَأَنَا أَحْسِبُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ يُرِيدُ بِهِ الله ، فَقَدْ خُيِّلَ لِي الآنَ بِأَخَرَةٍ أَنِّي أَرَى قَوْمًا قَدْ قَرَؤُوهُ يُرِيدُونَ بِهِ النَّاسَ ، فَأَرِيدُوا اللَّهَ بِقِرَائَتِكُمْ ، وَأَرِيدُوا اللَّهَ بِأَعْمَالِكُمْ.

(۳۰۶۲۳) حضرت ابوفراس ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عمر جناٹنو نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ایک زمانہ گزرا ہے کہ میں نے گمان کیا کہ ایک شخص نے قرآن پڑھا اللہ کی رضا مندی کے لیے تحقیق مجھے ابھی خیال آیا اخیر میں میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا جنہوں نے قرآن پڑھا اور اس کے ذریعہ لوگوں کا ارادہ کیا۔ پس تم لوگ اپنے پڑھنے کے ذریعہ اللہ کو راضی کرو۔ اور اپنے اعمال کے ذریعے اللہ کو راضی کرو۔

(٣٠٦٢٤) حَدَّثَنَا الزُّبَيْرِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيَسْأَلِ اللَّهَ بِهِ ، فَإِنَّهُ سَيَجِيءُ قَوْمٌ يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُونَ النَّاسَ بِهِ. (ترمذی ۲۹۱۷۔ احمد ۴۳۹)

(۳۰۶۲۴) حضرت عمران بن حصین جناٹنو فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص قرآن پڑھے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کے ذریعہ اللہ سے مانگے۔ عنقریب کچھ ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن پڑھیں گے اور اس کے ذریعہ لوگوں سے سوال کریں گے۔

(٣٠٦٢٥) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ وَاطْلُبُوا بِهِ مَا عِنْدَ الله ، قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَهُ أَقْوَامٌ يَطْلُبُونَ بِهِ مَا عِنْدَ النَّاسِ.

(۳۰۶۲۵) حضرت حسن ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عمر جناٹنو نے ارشاد فرمایا: قرآن پڑھو اور اس کے ذریعہ وہ چیز طلب کرو جو اللہ کے پاس ہے، قبل اس کہ کچھ لوگ قرآن کی تلاوت کریں گے اور اس کے ذریعہ وہ چیز طلب کریں گے جو لوگوں کے پاس ہوگی۔

(٣٠٦٢٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ وَسَلُوا اللَّهَ بِهِ فَإِنَّهُ سَيَقْرَؤُهُ أَقْوَامٌ يُقِيمُونَهُ إِقَامَةَ الْقَدَحِ يَتَعَجَّلُونَهُ ، وَلا يَتَأَجَّلُونَهُ.

(ابوداؤد ۸۲۷۔ احمد ۳۳۸)

(۳۰۶۲۶) حضرت محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کی تلاوت کرو اور اس کے ذریعہ اللہ سے مانگو اس لیے کہ عنقریب کچھ لوگ اس کی تلاوت کریں گے جو اس کے حروف کو جوئے کے تیر کی طرح سیدھا کر کے پڑھیں گے وہ جلدی کریں گے اور مہلت نہیں دیں گے۔

(٣٠٦٢٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو إِيَاسٍ مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ ، قَالَ: كُنْتُ نَازِلاً عَلَى عَمْرِو بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ ، فَلَمَّا حَضَرَ رَمَضَانُ جَائَهُ رَجُلٌ بِأَلْفَيْ دِرْهَمٍ مِنْ قِبَلِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ: إِنَّ الأَمِيرَ يُقْرِئُكَ السَّلاَمَ ، وَيَقُولُ: إِنَّا لَمْ نَدَعْ قَارِئًا شَرِيفًا إِلاَّ وَقَدْ وَصَلَ إِلَيْهِ مِنَّا مَعْرُوفٌ ، فَاسْتَعِنْ بِهَذَيْنِ عَلَى نَفَقَةِ شَهْرِكَ هَذَا ، فَقَالَ عَمْرٌو: اقْرَأْ عَلَى الأَمِيرِ السَّلاَمَ وَقُلْ لَهُ: إنا وَالله مَا قَرَأْنَا الْقُرْآنَ نُرِيدُ بِهِ الدُّنْيَا ، وَرَدَّهُ عَلَيْهِ.

(۳۰۶۲۷) حضرت ابوایاس معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمرو بن نعمان بن مقرن رحمہ اللہ کے ہاں مہمان تھا، پس جب رمضان کا مہینہ آیا تو حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک آدمی دو ہزار درہم لے کر آپ رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: بے شک امیر نے آپ کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے: یقیناً ہم نے کسی بھی نیک پڑھنے والے کو نہیں چھوڑا مگر یہ کہ اس کو ہماری طرف سے کچھ مال مل گیا۔ پس آپ ان روپوں کو اس مہینہ کے خرچ میں استعمال کیجئے۔ تو حضرت عمرو رحمہ اللہ نے فرمایا: امیر کو سلام کہیے گا اور ان سے کہنا: بے شک اللہ کی قسم ہم قرآن کو دنیا کی غرض سے نہیں پڑھتے۔ اور آپ رحمہ اللہ نے یہ ہدیہ واپس بھیج دیا۔

(١٦) فِي التَّمَسُّكِ بِالقرآنِ

قرآن کو مضبوطی سے تھامنے کا بیان

(٣٠٦٢٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَبْشِرُوا أَبْشِرُوا أَلَيْسَ تَشْهَدُونَ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ ؟ قَالُوا: نَعَمْ ، قَالَ: فَإِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ سَبَبٌ طَرَفُهُ بِيَدِ اللهِ وَطَرَفُهُ بِأَيْدِيكُمْ فَتَمَسَّكُوا بِهِ ، فَإِنَّكُمْ لَنْ تَضِلُّوا وَلَنْ تَهْلِكُوا بَعْدَهُ أَبَدًا. (ابن حبان ۱۲۲۔ عبد بن حمید ۴۸۳)

(۳۰۶۲۸) حضرت ابوشریح الخزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: خوشخبری سنو، خوشخبری سنو، کیا تم لوگ گواہی نہیں دیتے اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً یہ قرآن رسی ہے۔ جس کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے اور ایک سرا تمہارے ہاتھوں میں ہے، پس تم اس کو مضبوطی سے تھام لو۔ بے شک تم اس کے بعد ہرگز نہ گمراہ ہو گے اور نہ ہی کبھی ہلاک ہو گے۔

(٣٠٦٢٩) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ ، عَنْ أَبِي الْمُخْتَارِ الطَّائِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَخِي الْحَارِثِ الأَعْوَرِ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كِتَابُ اللهِ فِيهِ خَبَرُ مَا قَبْلَكُمْ وَنَبَأُ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ ، هُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ ، هُوَ الَّذِي لاَ تَزِيغُ بِهِ الأَهْوَاءُ ، وَلا تَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ ، وَلا يَخْلَقُ عَنْ كَثْرَةِ رَدٍّ ، وَلا تَنْقَضِي عَجَائِبُهُ ، هُوَ الَّذِي مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللَّهُ ، وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدَى فِي غَيْرِهِ أَضَلَّهُ اللَّهُ ، هُوَ حَبْلُ اللهِ الْمَتِينُ ،وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيمُ ،وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ ، هُوَ الَّذِي مَنْ عَمِلَ بِهِ أُجِرَ ، وَمَنْ حَكَمَ بِهِ عَدَلَ ، وَمَنْ دَعَا إِلَيْهِ دعا إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ، خُذْهَا إِلَيْكَ يَا أَعْوَرُ. (ترمذی ۲۹۰۶۔ احمد ۹۱)

(۳۰۶۲۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ! کتاب اللہ میں تم سے پہلے لوگوں کی باتیں ہیں اور تم سے بعد والے لوگوں کی خبریں ہیں، اور تمہارے درمیان والے لوگوں کے لیے احکام ہیں۔ یہ حق و باطل کے درمیان فیصلہ ہے کوئی مذاق کی بات نہیں۔ اس کی وجہ سے نفس ٹیڑھا نہیں ہوتا۔ اور علماء کبھی اس سے سیر نہیں ہو سکتے اور بار بار پڑھے جانے سے یہ پرانا نہیں ہوتا۔ اور اس کے معانی کے اسرار و عجائبات کبھی ختم نہیں ہوتے۔ جو کوئی اس کو چھوڑ دیتا ہے بے رحمی کی وجہ سے تو خدا اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے۔ اور جو کوئی اس کے علاوہ کسی اور چیز میں ہدایت کو تلاش کرتا ہے تو اللہ اسے گمراہ کر دیتا ہے۔ یہ اللہ کی مضبوط رسی ہے۔ اور یہ نعمت اور حکمت سے بھر پور ہے۔ اور یہ سیدھا راستہ ہے۔ جو کوئی اس پر عمل کرتا ہے وہ اجر پاتا ہے، اور جو اس کے ذریعہ فیصلہ کرتا ہے وہ انصاف کرتا ہے۔ اور جو شخص اس کی طرف بلاتا ہے وہ سیدھے راستے کی طرف بلاتا ہے۔ اے اعور اس کو مضبوطی سے پکڑ لو۔

(٣٠٦٣٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْهَجَرِيِّ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ،قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ مَأْدُبَةُ اللهِ فَتَعَلَّمُوا مِنْ مَأْدُبَةِ اللهِ مَا اسْتَطَعْتُمْ ، إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ حَبْلُ اللهِ ،وَهُوَ النُّورُ الْبَيِّنُ ،وَالشِّفَاءُ النَّافِعُ ، عِصْمَةٌ لِمَنْ تَمَسَّكَ بِهِ ، وَنَجَاةٌ لِمَنْ تَبِعَهُ ،لاَ يَعْوَجُّ فَيُقَوَّمُ ، وَلا يَزِيغُ فَيُسْتَعْتَبُ ، وَلا تَنْقَضِي عَجَائِبُهُ ، وَلا يَخْلَقُ عن كَثْرَةِ الرَّدِّ. (حاکم ۵۵۵)

(۳۰۶۳۰) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ قرآن اللہ کا دستر خوان ہے، پس تم اپنی طاقت کے بقدر اللہ کے دستر خوان سے سیکھو۔ یہ قرآن اللہ کی رسی ہے، اور یہ واضح اور روشن نور ہے، اور شفا دینے والا اور نفع پہنچانے والا ہے، حفاظت کا ذریعہ ہے اس شخص کے لیے جو اسے مضبوطی سے پکڑ لے، اور نجات کا ذریعہ ہے اس شخص کے لیے جو اس کی تعلیمات کی پیروی کرے، یہ ٹیڑھا نہیں ہوتا کہ اسے سیدھا کیا جائے، یہ عیب دار نہیں ہوتا کہ اس کا عیب دور کیا جائے اور اس کے معانی کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہوتے۔ اور بار بار پڑھے جانے سے یہ پرانا نہیں ہوتا۔

(٣٠٦٣١) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ بَجِيلَةَ ، قَالَ: خَرَجَ جُنْدُبٌ

الْبُجَلِيُّ فِي سَفَرٍ لَهُ ، قَالَ: فَخَرَجَ مَعَهُ نَاسٌ مِنْ قَوْمِهِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْمَكَانِ الَّذِي يُوَدِّعُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ، قَالَ: أَيْ قَوْمِ ، عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ ، عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْقُرْآنِ فَالْزَمُوهُ عَلَى مَا كَانَ مِنْ جَهْدٍ وَفَاقَةٍ ، فَإِنَّهُ نُورٌ بِاللَّيْلِ الْمُظْلِمِ وَهُدًى بِالنَّهَارِ.

(۳۰۶۳۱) قبیلہ بجیلہ کے ایک شخص فرماتے ہیں کہ حضرت جندب بَجَلی رضی اللہ عنہ ایک سفر میں تشریف لے گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ ان کی قوم کے بھی کچھ لوگ ان کے ساتھ تھے۔ یہاں تک کہ وہ ایسی جگہ میں پہنچے کہ بعض لوگ بعض کو الوداع کہنے لگے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ سے ڈرنے کو لازم پکڑ لو۔ یہ قرآن لازم ہے تم پر کہ اس کو لازم پکڑو۔ وہ شخص جو تکلیف اور فاقہ میں ہے یہ قرآن اس کے لیے اندھیری رات میں روشنی کا ذریعہ ہے اور عین ہدایت کا ذریعہ ہے۔

(۳۰۶۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ: قَالَ لِي أَبُو الْبُخْتَرِيُّ الطَّائِيُّ: اتَّبِعْ هَذَا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَهْدِيك.

(۳۰۶۳۲) حضرت زید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالبختری الطائی رحمہ اللہ نے مجھ سے فرمایا: اس قرآن کی پیروی کرو بے شک یہ تمہیں ہدایت دے گا۔

(۳۰۶۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: إِنَّ هَذِهِ الْقُلُوبَ أَوْعِيَةٌ فَاشْغَلُوهَا بِالْقُرْآنِ ، وَلا تَشْغَلُوهَا بِغَيْرِهِ.

(۳۰۶۳۳) حضرت اسود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک یہ دل خالی برتن ہیں پس تم ان کو قرآن کے ساتھ مصروف رکھو اور اس کے علاوہ کسی چیز میں مصروف مت کرو۔

(۳۰۶۳۴) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ مَأْدُبَةُ الله فَمَنْ دَخَلَ فِيهِ ، فَهُوَ آمِنٌ.

(۳۰۶۳۴) حضرت ابوالاحوص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک یہ قرآن اللہ کا دستر خوان ہے جو شخص اس دعوت میں داخل ہو گیا پس وہ محفوظ و مامون ہے۔

(۳۰۶۳۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ شِهَابٍ ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: تَعَلَّمُوا كِتَابَ اللهِ ، تُعْرَفُوا بِهِ ، وَاعْمَلُوا بِهِ تَكُونُوا مِنْ أَهْلِهِ.

(۳۰۶۳۵) حضرت شھاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم کتاب اللہ کو سیکھو اس کے ذریعہ پہچانے جاؤ گے، اور اس پر عمل کرو گے تو اس کے اہل میں سے بن جاؤ گے۔

(۳۰۶۳۶) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ ، عَنْ أَبِي إِيَاسٍ ، عَنْ أَبِي كِنَانَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ كَائِنٌ لَكُمْ ذِكْرًا أو كَائِنٌ لَكُمْ أَجْرًا ، أَوْ كَائِنٌ عَلَيْكُمْ وِزْرًا ، فَاتَّبِعُوا الْقُرْآنَ ، وَلا يَتَّبِعْكُمُ الْقُرْآنُ ، فَإِنَّهُ مَنْ يَتَّبِعِ الْقُرْآنَ يَهْبِطُ بِهِ عَلَى رِيَاضِ الْجَنَّةِ ، وَمَنْ يَتَّبِعْهُ الْقُرْآنُ يَزُخُّ فِي قَفَاهُ فَيَقْذِفُهُ

فِي جَهَنَّمَ.

(۳۰۶۳۶) حضرت ابو کنانہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک یہ قرآن تمہارے لیے نصیحت ہے یا تمہارے لیے باعث اجر ہے یا تم پر بوجھ ہے، پس تم قرآن کی پیروی کرو اور قرآن تمہارے پیچھے نہ لگے۔ اس لیے کہ جو قرآن کی پیروی کرتا ہے تو وہ اس کی وجہ سے جنت کے باغات میں داخل ہو جاتا ہے، اور جس شخص کے پیچھے قرآن لگتا ہے۔ تو وہ اسے گردن کے پچھلے حصہ سے دھکیلتا ہے اور اس کو جہنم میں پھینک دیتا ہے۔

(۳۰۶۳۷) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَخْنَسُ بْنُ أَبِي الأَخْنَسِ ، عَنْ زُبَيْدٍ الْمُرَادِيِّ ، قَالَ: شَهِدْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ وَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ: الْزَمُوا الْقُرْآنَ وَتَمَسَّكُوا بِهِ ، حَتَّى جَعَلَ يَقْبِضُ عَلَى يَدَيْهِ جَمِيعًا كَأَنَّهُ أَخَذَ بِسَبَبِ شَيْءٍ.

(۳۰۶۳۷) حضرت زبید المرادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگو! قرآن کو لازم پکڑو اور اس کے مضبوطی سے تھام لو، یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ دبوچ لیا گویا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے رسی کو پکڑا ہوا ہے۔

(۳۰۶۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ: مَرَّتْ بِعِيسَى امْرَأَةٌ ، فَقَالَتْ: طُوبَى لِبَطْنٍ حَمَلَكَ ، وَلِثَدْيٍ أَرْضَعَكَ ، قَالَ: فَقَالَ: عِيسَى طُوبَى لِمَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَاتَّبَعَ مَا فِيهِ.

(۳۰۶۳۸) حضرت خیثمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گزر ایک عورت پر سے ہوا تو اس عورت نے کہا: خوشخبری ہے اس پیٹ کے لیے جس نے تیرا بوجھ اٹھایا اور خوش خبری ہے اس پستان کے لیے جس نے تجھے دودھ پلایا: راوی کہتے ہیں: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جس نے قرآن کو پڑھا اور اس کی تعلیمات کی پیروی کی۔

(۳۰۶۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِي ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاصِل عَنْ إِبْرَاهِيم قَالَ: مَرَّتِ امْرَأَةٌ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

(۳۰۶۳۹) حضرت واصل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ایک عورت کا گزر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے پاس سے ہوا، پھر آگے راوی نے ماقبل جیسی حدیث ذکر فرمائی۔

(۳۰۶٤۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ بِنْتِ حَسَّانَ قَالَتْ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: ﴿فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى﴾ ، قَالَ: الْقُرْآنُ.

(۳۰۶۴۰) حضرت مغیرہ بنت حسان رحمہ اللہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا! یقیناً اس نے تھام لیا ایک مضبوط سہارا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مضبوط سہارے سے مراد قرآن ہے۔

(۳۰۶٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: مَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيُقَوِّرِ

الْقُرْآنَ فَإِنَّ فِيهِ عِلْمَ الْأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ.

(۳۰۶۴۱) حضرت مرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: جو شخص علم حاصل کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ قرآن پڑھے کیونکہ اس میں پہلے اور بعد کے لوگوں کا علم ہے۔

(٣٠٦٤٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: عَلَيْكُمْ بِالشِّفَائَيْنِ: الْقُرْآنِ وَالْعَسَلِ.

(۳۰۶۴۲) حضرت اسود ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ؓ نے ارشاد فرمایا: دو شفا دینے والی چیزوں کو لازم پکڑ لو۔ قرآن اور شہد۔

(٣٠٦٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأحوص ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: الْعَسَلُ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ ، وَالْقُرْآنُ شِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ.

(۳۰۶۴۳) حضرت ابو الاحوص ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: شہد میں ہر بیماری کی شفا ہے، اور قرآن میں شفاء ہے سینوں میں پائے جانے والے وسوسوں کے لیے۔

(٣٠٦٤٤) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ (شِفَاءٌ لِلنَّاسِ) قَالَ: الشِّفَاءُ فِي الْقُرْآنِ.

(۳۰۶۴۴) حضرت لیث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے ارشاد فرمایا: آیت کا ترجمہ: لوگوں کے لیے شفاء ہے۔ فرمایا: قرآن میں شفا ہے۔

(١٧) فِي البيتِ الَّذِي يقرأ فِيهِ القرآن

اس گھر کا بیان جس میں قرآن کی تلاوت کی جاتی ہو

(٣٠٦٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: الْبَيْتُ الَّذِي لَا يُقْرَأُ فِيهِ الْقُرْآنُ كَمَثَلِ الْبَيْتِ الْخَرِبِ الَّذِي لَا عَامِرَ لَهُ.

(۳۰۶۴۵) حضرت ابو الاحوص ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: وہ گھر جس میں قرآن کی تلاوت نہیں کی جاتی اس ویران گھر کی مانند ہے جس کو آباد کرنے والا کوئی نہیں۔

(٣٠٦٤٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَبَّادٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ: الْبَيْتُ الَّذِي يُقْرَأُ فِيهِ الْقُرْآنُ تَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ وَتَخْرُجُ مِنْهُ الشَّيَاطِينُ وَيَتَّسِعُ بِأَهْلِهِ وَيَكْثُرُ خَيْرُهُ ، وَالْبَيْتُ الَّذِي لَا يُقْرَأُ فِيهِ الْقُرْآنُ تَحْضُرُهُ الشَّيَاطِينُ ، وَتَخْرُجُ مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ ، وَيَضِيقُ بِأَهْلِهِ وَيَقِلُّ خَيْرُهُ.

(۳۰۶۴۶) حضرت عباد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین ؒ نے ارشاد فرمایا: جس گھر میں قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے

فرشتے وہاں حاضر ہوتے ہیں اور شیاطین اس گھر سے نکل جاتے ہیں۔ اور اس کے گھر والوں میں کشادگی ہوتی اور خیر کی کثرت ہو جاتی ہے، اور جس گھر میں قرآن کی تلاوت نہیں کی جاتی، شیاطین وہاں موجود ہوتے ہیں اور فرشتے اس گھر سے نکل جاتے ہیں اور گھر والوں میں تنگی ہوتی ہے اور خیر کی قلت ہوتی ہے۔

(٣٠٦٤٧) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: إِنَّ أَصْفَرَ الْبُيُوتِ الْبَيْتُ الَّذِي صَفِرَ مِنْ كِتَابِ اللهِ.

(۳۰۶۴۷) حضرت ابو الاحوص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: بے شک گھروں میں سے خالی گھر تو وہ ہے جو کتاب اللہ کی تلاوت سے خالی ہو۔

(٣٠٦٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، قَالَ: إِنَّ الْبُيُوتَ الَّتِي يُقْرَأُ فِيهَا الْقُرْآنُ لَتُضِيءُ لأَهْلِ السَّمَاءِ كَمَا تُضِيءُ السَّمَاءُ لأَهْلِ الأَرْضِ ، قَالَ: وَإِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي لاَ يُقْرَأُ فِيهِ الْقُرْآنُ لَيَضِيقُ عَلَى أَهْلِهِ وَتَحْضُرُهُ الشَّيَاطِينُ وَتَنْفِرُ مِنْهُ الْمَلاَئِكَةُ ، وَإِنَّ أَصْفَرَ الْبُيُوتِ لَبَيْتٌ صَفِرَ مِنْ كِتَابِ اللهِ.

(۳۰۶۴۸) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سابط رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بے شک وہ گھر جن میں قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے وہ آسمان والوں کے لیے ستاروں جیسے چمکتے ہیں، اور فرمایا اور بے شک وہ گھر جس میں قرآن کی تلاوت نہیں ہوتی تو اس کے رہنے والوں پر تنگی کر دی جاتی ہے۔ اور شیاطین وہاں حاضر ہو جاتے ہیں اور فرشتے اس گھر سے بھاگ جاتے ہیں۔ اور بے شک گھروں میں سے خالی گھر تو وہ ہے جو کتاب اللہ سے خالی ہو۔

(٣٠٦٤٩) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ إِذَا دَخَلَ مَنْزِلَهُ قَرَأَ فِي زَوَايَاهُ آيَةَ الْكُرْسِيِّ.

(۳۰۶۴۹) حضرت عبد اللہ بن عبید بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ جب گھر میں داخل ہوتے اس کے کونوں میں آیت الکرسی کی تلاوت فرماتے۔

(٣٠٦٥٠) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ: حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ ، قَالَ: كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقُولُ فِي الْبَيْتِ إِذَا تُلِيَ فِيهِ كِتَابُ اللهِ اتَّسَعَ بِأَهْلِهِ وَكَثُرَ خَيْرُهُ وَحَضَرَتْهُ الْمَلاَئِكَةُ ، وَخَرَجَتْ مِنْهُ الشَّيَاطِينُ ، وَالْبَيْتُ إِذا لَمْ يُتْلَ فِيهِ كِتَابُ اللهِ ضَاقَ بِأَهْلِهِ ، وَقَلَّ خَيْرُهُ ، وَحَضَرَتْهُ الشَّيَاطِينُ.

(۳۰۶۵۰) حضرت ثابت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: جس گھر میں کتاب اللہ کی تلاوت کی جاتی ہے اس گھر کے رہنے والوں پر وسعت کر دی جاتی ہے، اور خیر کی کثرت ہوتی ہے۔ اور فرشتے وہاں حاضر ہو جاتے ہیں اور شیاطین اس گھر سے نکل جاتے ہیں۔ اور وہ گھر جس میں کتاب اللہ کی تلاوت نہیں کی جاتی اس کے گھر والوں پر تنگی کر دی جاتی ہے۔ اور خیر کی قلت ہو جاتی ہے۔ اور شیاطین وہاں حاضر ہو جاتے ہیں۔

(۱۸) التّنطّع فِی القِراء ةِ

تلاوت میں تکلف کرنے کا بیان

(۳۰۶۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَحَفْص ، عَنِ الأَعْمَش ، عَن شقيق ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: إنِّي قَدْ تَسَمَّعْتُ إلَى الْقَرَأَةِ فَوَجَدْتهم مُتَقَارِبِينَ فَاقْرَؤُوهُ كَمَا عَلِمْتُمْ ، وَإيَّاكُمْ وَالتَّنَطُّعَ وَالاخْتِلاف زَادَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: إنَّمَا هُوَ كَقَوْلِ أَحَدِكُمْ هَلُمَّ وَتَعَالَ.

(۳۰۶۵۱) حضرت شقیق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا! میں نے کچھ تلاوت کرنے والوں کو غور سے سنا تو میں نے ان کو باہم قریب پایا۔ پس جیسے تمہیں سکھایا گیا ویسے پڑھو۔ اور تکلف اور اختلاف سے بچو۔

ابو معاویہ ؒ نے یہ اضافہ کیا ہے! یہ باہمی قرب تو تم میں سے کسی ایک کے ایسے قول کی طرح ہے ھلم اور تعال یعنی دونوں کا معنی ہے آؤ۔

(۳۰۶۵۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ: اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ صِبْيَانِيَّة وَلا تَنَطَّعُوا فِيهِ.

(۳۰۶۵۲) حضرت اسماعیل بن عبدالملک ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر ؒ نے ارشاد فرمایا: قرآن کو بچگانہ انداز میں پڑھو۔ اور اس میں تکلف اختیار مت کرو۔

(۳۰۶۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَن حَكِيمٍ عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ: قَالَ حُذَيْفَةُ: إنَّ أَقْرَأَ النَّاسِ الْمُنَافِقُ الَّذِي لَا يَدَعُ وَاوًا ، وَلا أَلِفًا ، يَلْفِت كَمَا تَلْفِت الْبَقَرُ أَلْسِنَتَهَا ، لَا يُجَاوِزُ تَرْقُوَتَهُ.

(۳۰۶۵۳) حضرت جابر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ ؓ نے ارشاد فرمایا: یقیناً لوگوں میں سے سب سے اچھا قرآن پڑھنے والا منافق ہے جو نہ کسی الف کو چھوڑتا ہے اور نہ ہی واؤ کو۔ وہ منہ کو ایسے موڑتا ہے جیسے گائے اپنی زبان کو موڑتی ہے۔ اور قرآن اس کے حلق سے تجاوز نہیں کرتا۔

(۳۰۶۵۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو عَن فُضَيْلٍ، عَنْ إبْرَاهِيمَ: كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُعَلِّمُوا الصَّبِيَّ الْقُرْآنَ حَتَّى يَعْقِلَ.

(۳۰۶۵۴) حضرت فضیل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے فرمایا: صحابہ ؓ ناپسند کرتے تھے بچہ کو قرآن سکھانا یہاں تک کہ وہ عقلمند ہو جائے۔

(۱۹) فِي القرآنِ إذا اشتبه

قرآن میں جب کوئی امر غیر واضح ہو

(۳۰۶۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي الثَّوْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَسْلَمُ الْمُنْقِرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُبَيٍّ، قَالَ: كِتَابُ اللهِ مَا اسْتَبَانَ مِنْهُ فَاعْمَلْ بِهِ، وَمَا اشْتَبَهَ عَلَيْكَ فَآمِنْ بِهِ، وَكِلْهُ إِلَى عَالِمِهِ.

(۳۰۶۵۵) حضرت عبد الرحمن بن ابزی ویلیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت اُبی ری ٹیو نے ارشاد فرمایا: کتاب اللہ کی جو چیز واضح ہے اس پر عمل کرو۔ اور جو چیز تم پر غیر واضح ہو اس پر ایمان لاؤ اور اس کو علم والے کو سونپ دو۔

(۳۰۶۵٦) حَدَّثَنَا يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ زُبَيْدٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ إِنَّ لِلْقُرْآنِ مَنَارًا كَمَنَارِ الطَّرِيقِ، فَمَا عَرَفْتُمْ فَتَمَسَّكُوا بِهِ، وَمَا اشْتَبَهَ عَلَيْكُمْ فَذَرُوهُ.

(۳۰۶۵٦) حضرت زبید ویلیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی ٹیو نے ارشاد فرمایا: قرآن کے لیے بھی نشان ہیں جیسا کہ راستہ کے نشان ہوتے ہیں۔ پس جو تمہیں سمجھ آ جائے اس کو مضبوطی سے تھام لو اور جو تم پر واضح نہ ہو تو اس کو چھوڑ دو۔

(۳۰۶۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ، قَالَ: اضْطَرُّوا هَذَا الْقُرْآنَ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ.

(۳۰۶۵۷) حضرت ربیع بن خثیم ویلیٹیلا نے فرمایا: جو چیز قرآن میں سے تم پر مشتبہ ہو جائے اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹاؤ۔

(۳۰۶۵۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ، عَنْ مُعَاذٍ، أَنَّهُ قَالَ: أَمَّا الْقُرْآنُ فَمَنَارٌ كَمَنَارِ الطَّرِيقِ، لاَ يَخْفَى عَلَى أَحَدٍ، فَمَا عَرَفْتُمْ مِنْهُ فَلا تَسْأَلُوا عَنْهُ أَحَدًا، وَمَا شَكَكْتُمْ فِيهِ فَكِلُوهُ إِلَى عَالِمه.

(۳۰۶۵۸) حضرت عبد اللہ بن سلمہ ویلیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی ٹیو نے ارشاد فرمایا: باقی قرآن کے لیے بھی واضح نشان ہیں جیسا کہ راستہ کے نشان ہوتے ہیں جو کسی پر بھی مخفی نہیں ہوتے۔ پس جو کچھ تمہیں اس میں سے سمجھ آ جائے تو اس کے بارے میں کسی سے مزید سوال مت کرو، اور جو چیز تمہیں شک میں ڈالے تو اس کو علم والے کی طرف سونپ دو۔

(۲۰) فِي الماهِرِ بالقرآنِ

قرآن میں ماہر ہونے والے کی فضیلت کا بیان

(۳۰۶۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ

الْبَرَرَةِ ، وَالَّذِی یَقْرَؤُہُ وَہُوَ یَشْتَدُّ عَلَیْہِ لَہُ أَجْرَانِ. (بخاری ۴۹۳۷۔ مسلم ۲۴۴)

(۳۰۶۵۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن کو پڑھتا ہے اس حال میں کہ وہ ماہر ہے وہ ان ملائکہ کے ساتھ ہوگا جو میر منشی ہیں اور نیکوکار ہیں اور جو شخص قرآن کو پڑھتا ہو اور اس کو پڑھنے میں دقت اُٹھاتا ہو تو اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔

(۳۰۶۶۰) حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَائٍ: الَّذِی یَہُونُ عَلَیْہِ الْقُرْآنُ مَعَ السَّفَرَۃِ الْکِرَامِ ، وَالَّذِی یَنْفَلِتُ مِنْہُ وَیَشُقُّ عَلَیْہِ لَہُ عِنْدَ اللہِ أَجْرَانِ.

(۳۰۶۶۰) حضرت عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جس پر قرآن پڑھنا آسان ہو وہ ان ملائکہ کے ساتھ ہوگا جو میر منشی ہیں، اور جو اس کو مشقت سے پڑھتا ہے اور دقت اُٹھاتا ہے۔ اس کے لیے اللہ کے پاس دوہرا اجر ہے۔

(۳۱) فِی الرَّجُلِ إِذَا خَتَمَ مَا یَصْنَعُ

جب آدمی قرآن ختم کرے تو وہ کیا کرے؟

(۳۰۶۶۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ قَتَادَۃَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّہُ کَانَ إِذَا خَتَمَ جَمَعَ أَہْلَہُ.

(۳۰۶۶۱) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ جب قرآن ختم کرتے تو اپنے تمام گھر والوں کو اکٹھا کرتے دعا کے لیے۔

(۳۰۶۶۲) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ: یُذْکَرُ ، أَنَّہُ یُصَلَّی عَلَیْہِ إِذَا خَتَمَ.

(۳۰۶۶۲) حضرت مسعر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمن بن اسود رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: یوں ذکر کیا جاتا ہے کہ قرآن ختم ہونے پر دعا کی جائے۔

(۳۰۶۶۳) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَکَمِ ، قَالَ: کَانَ مُجَاہِدٌ ، وَعَبْدَۃُ بْنُ أَبِی لُبَابَۃَ وَنَاسٌ یَعْرِضُونَ الْمَصَاحِفَ ، فَلَمَّا کَانَ الْیَوْمُ الَّذِی أَرَادُوا أَنْ یَخْتِمُوا أَرْسَلُوا إِلَیَّ وَإِلَی سَلَمَۃَ بْنِ کُہَیْلٍ فَقَالُوا: إِنَّا کُنَّا نَعْرِضُ الْمَصَاحِفَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَخْتِمَ الْیَوْمَ فَأَحْبَبْنَا أَنْ تَشْہَدُونَا ، إِنَّہُ کَانَ یُقَالُ: إِذَا خُتِمَ الْقُرْآنُ نَزَلَتِ الرَّحْمَۃُ عِنْدَ خَاتِمَتِہِ ، أَوْ حَضَرَتِ الرَّحْمَۃُ عِنْدَ خَاتِمَتِہِ.

(۳۰۶۶۳) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ اور حضرت عبدہ بن ابو لبابہ رحمہ اللہ اور لوگ قرآن پڑھا کرتے تھے۔ پس جس دن وہ لوگ قرآن کو مکمل کرنے کا ارادہ کرتے تو میری طرف اور حضرت سلمہ بن کھیل کی طرف قاصد بھیج کر ہمیں بلاتے، اور فرماتے! ہم نے قرآن پڑھے ہیں پس ہمارا آج ختم کرنے کا ارادہ ہے ہم چاہتے ہیں کہ آپ لوگ بھی ہمارے پاس حاضر ہوں۔ اس لیے کہ کہا جاتا ہے۔ جب قرآن ختم کیا جاتا ہے تو اس کے ختم ہونے کے وقت رحمت اترتی ہے، یا فرمایا؛ اس کے ختم ہونے کے

وقت رحمت حاضر ہوتی ہے۔

(٣٠٦٦٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي ثَلاثٍ ، وَيُصْبِحُ الْيَوْمَ الَّذِي يَخْتِمُ فِيهِ صَائِمًا.

(۳۰۶۶۴) حضرت عوام بن حوشب ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیب بن رافع ریٹیلیہ تین دنوں میں قرآن ختم کیا کرتے تھے۔ اور جس دن ختم فرماتے تو اس دن صبح روزے کی حالت میں کرتے تھے۔

(٣٠٦٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: الرَّحْمَةُ تَنْزِلُ عِنْدَ خَتْمِ الْقُرْآنِ.

(۳۰۶۶۵) حضرت حکم ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ریٹیلیہ نے ارشاد فرمایا: ختم قرآن کے موقع پر رحمت نازل ہوتی ہے۔

(٣٠٦٦٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْتِمَ الْقُرْآنَ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ أَخَّرَهُ إِلَى أَنْ يُمْسِيَ ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْتِمَهُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ أَخَّرَهُ إِلَى أَنْ يُصْبِحَ.

(۳۰۶۶۶) ایک شخص بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو العالیہ ریٹیلیہ کا جب قرآن ختم کرنے کا ارادہ ہوتا تو اگر دن کا آخری حصہ ہوتا تو اسے شام تک مؤخر فرما دیتے۔ اور جب ختم کرنے کا ارادہ ہوتا اور رات کا آخری حصہ ہوتا تو اسے صبح تک مؤخر کر دیتے۔

(٢٢) مَنْ قَالَ يشفع القرآن لِصاحِبِهِ يوم القِيامةِ

جو کہے: قرآن اپنے پڑھنے والے کی قیامت کے دن شفاعت کرے گا

(٣٠٦٦٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: يُمَثَّلُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلاً فَيُؤْتَى بِالرَّجُلِ قَدْ حَمَلَهُ فَخَالَفَ فِي أَمْرِهِ فَيَتَمَثَّلُ خَصْمًا لَهُ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ حَمَّلْته إِيَّايَ فَشَرُّ حَامِلٍ تَعَدَّى حُدُودِي وَضَيَّعَ فَرَائِضِي ، وَرَكِبَ مَعْصِيَتِي وَتَرَكَ طَاعَتِي ، فَمَا يَزَالُ يَقْذِفُ عَلَيْهِ بِالْحُجَجِ حَتَّى يُقَالَ: فَشَأْنُك بِهِ ، فَيَأْخُذُ بِيَدِهِ ، فَمَا يُرْسِلُهُ حَتَّى يَكُبَّهُ عَلَى صَخْرَةٍ فِي النَّارِ ، وَيُؤْتَى بِرَجُلٍ صَالِحٍ قَدْ كَانَ حَمَلَهُ وَحَفِظَ أَمْرَهُ فَيَتَمَثَّلُ خَصْمًا دُونَهُ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ حَمَّلْته إِيَّايَ فَخَيْرُ حَامِلٍ ، حَفِظَ حُدُودِي وَعَمِلَ بِفَرَائِضِي وَاجْتَنَبَ مَعْصِيَتِي وَاتَّبَعَ طَاعَتِي ، فَمَا يَزَالُ يَقْذِفُ لَهُ بِالْحُجَجِ حَتَّى يُقَالَ: شَأْنُك بِهِ ، فَيَأْخُذُ بِيَدِهِ فَمَا يُرْسِلُهُ حَتَّى يُلْبِسَهُ حُلَّةَ الإِسْتَبْرَقِ وَيَعْقِدَ عَلَيْهِ تَاجَ الْمُلْكِ وَيَسْقِيَهُ كَأْسَ الْخَمْرِ.

(۳۰۶۶۷) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے: قیامت کے دن قرآن کو ایک آدمی کی شکل دی جائے گی پھر حامل قرآن کو لایا جائے گا۔ جس نے اس کے حکم کی مخالفت کی پھر وہ اس کے مدمقابل خصم کی شکل اختیار کرے گا اور کہے گا: اے میرے رب! آپ نے اس پر میری ذمہ داری ڈالی پس بہت برا ذمہ دار ہے! اس نے

میری حدود کی خلاف ورزی کی۔ اور میرے فرائض کو ضائع کیا۔ اور میری نافرمانی کرتا رہا۔ اور میری اطاعت کو چھوڑ دیا، پس وہ مسلسل اس کے خلاف دلائل بیان کرے گا یہاں تک کہ کہا جائے گا۔ تو نے ٹھیک بیان کیا۔ پھر وہ اس کا ہاتھ پکڑے گا اور اس کو نہیں چھوڑے گا یہاں تک کہ اوندھے منہ جہنم میں ایک چٹان پر پھینک دے گا۔

اور ایک نیک آدمی کو لایا جائے گا جس نے اس کی ذمہ داری اُٹھائی اور اس کے حکم کی حفاظت کی، پھر قرآن اس کے حق میں خصم کی شکل اختیار کرے گا، اور کہے گا! اے میرے رب! تو نے اس پر میری ذمہ داری ڈالی پس بہت اچھا ذمہ دار ہے: اس نے میری حدود کی حفاظت کی اور میرے فرائض پر عمل کیا۔ اور میری نافرمانی سے اجتناب کیا۔ اور میرے حکم کی پیروی کی، پس وہ مسلسل اس کے حق میں دلائل بیان کرتا رہے گا یہاں تک کہ کہا جائے گا، تو نے ٹھیک بیان کیا۔ پھر وہ اس کا ہاتھ پکڑے گا۔ پھر اس کو نہیں چھوڑے گا یہاں تک کہ اس کو نفیس قسم کا جوڑا پہنائے گا۔ اور اس کے سر پر بادشاہ کا تاج رکھے گا۔ اوا سے شراب کا پیالہ پلائے گا۔

(٣٠٦٦٨) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ ، قَالَ بَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النبى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْته يَقُولُ: إِنَّ الْقُرْآنَ يَلْقَى صَاحِبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِينَ يَنْشَقُّ عَنْهُ قَبْرُهُ كَالرَّجُلِ الشَّاحِبِ فَيَقُولُ لَهُ: هَلْ تَعْرِفُنِي ؟ فَيَقُولُ: مَا أَعْرِفُك ، فَيَقُولُ لَهُ: أَنَا صَاحِبُك الْقُرْآنُ الَّذِي أَظْمَأْتُك فِي الْهَوَاجِرِ ، وَأَسْهَرْت لَيْلَك ، وَإِنَّ كُلَّ تَاجِرٍ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَتِهِ ، وَإِنَّك الْيَوْمَ مِنْ وَرَاءِ كُلِّ تِجَارَةٍ ، قَالَ: فَيُعْطَى الْمُلْكَ بِيَمِينِهِ وَالْخُلْدَ بِشِمَالِهِ ، وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ ، وَيُكْسَى وَالِدَاهُ حُلَّتَيْنِ ، لاَ يَقُومُ لَهُمَا أَهْلُ الدُّنْيَا ، فَيَقُولاَنِ: بِمَ كُسِينَا هَذَا ؟ قَالَ: فَيُقَالُ لَهُمَا: بِأَخْذِ وَلَدِكُمَا الْقُرْآنَ ، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: اقْرَأْ وَاصْعَدْ فِي دَرَجِ الْجَنَّةِ وَغُرَفِهَا ، فَهُوَ فِي صُعُودٍ مَا دَامَ يَقْرَأُ هَذًّا كَانَ ، أَوْ تَرْتِيلاً.

(ابن ماجہ ۳۷۸۱۔ احمد ۳۵۲)

(۳۰۶۶۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا: قرآن قیامت کے دن دبلے آدمی کی صورت میں اپنے ساتھی سے ملے گا جب اس کی قبر پھٹے گی۔ اسے کہے گا: کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ وہ شخص کہے گا: میں تمہیں نہیں پہچانتا پھر وہ اس شخص کو کہے گا: میں تیرا ساتھی قرآن ہوں جس نے تجھے شدید گرمی میں پیاسا رکھا اور تیری راتوں میں تجھے جگایا۔ اور یقیناً ہر تاجر کو اس کی تجارت کا نفع ملتا ہے۔ لہٰذا تجھے آج تجارت کا نفع ملے گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کے دائیں ہاتھ میں بادشاہت دے دی جائے گی، اور اس کے بائیں ہاتھ میں ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی دے دی جائے گی۔ اور اس کے سر پر عزت کا تاج پہنایا جائے گا۔ اور اس کے والدین کو دو خوبصورت جوڑے پہنائے جائیں گے۔ جس کا ساری دنیا والے مقابلہ نہیں کر سکتے۔ وہ دونوں کہیں گے۔ کس وجہ سے ہمیں یہ کپڑے پہنائے گئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ان دونوں سے کہا جائے گا! تمہارے بچہ کے قرآن حفظ کرنے کی وجہ سے۔ پھر اس حافظ قرآن سے کہا جائے گا: پڑھو اور جنت کے درجوں اور اس کے بالا خانوں میں چڑھتے جاؤ۔ پس وہ جب تک پڑھتا رہے گا آہستہ ہو یا تیز وہ بلند ہوتا رہے گا۔

(۳۰۶۶۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ الرَّبَذِيُّ ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ كَعْبٍ ، أَنَّهُ قَالَ: يُمَثَّلُ الْقُرْآنُ لِمَنْ كَانَ يَعْمَلُ بِهِ فِي الدُّنْيَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَحْسَنِ صُورَةٍ رَآهَا وَأَحْسَنِهَا وَجْهًا وَأَطْيَبِهَا رِيحًا فَيَقُومُ بِجَنْبِ صَاحِبِهِ فَكُلَّمَا جَائَهُ رَوْعٌ هَدَّأَ رَوْعَهُ وَسَكَّنَهُ وَبَسَطَ لَهُ أَمَلَهُ فَيَقُولُ لَهُ: جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا مِنْ صَاحِبٍ ، فَمَا أَحْسَنَ صُورَتَكَ وَأَطْيَبَ رِيحَكَ، فَيَقُولُ لَهُ: أَمَا تَعْرِفُنِي: تَعَالَ ارْكَبْنِي ، فَطَالَمَا رَكِبْتُكَ فِي الدُّنْيَا ، أَنَا عَمَلُكَ ، إِنَّ عَمَلَكَ كَانَ حَسَنًا ، فَتَرَى صُورَتِي حَسَنَةً ، وَكَانَ طَيِّبًا فَتَرَى رِيحِي طَيِّبَةً ، فَيَحْمِلُهُ فَيُوَافِي بِهِ الرَّبَّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَيَقُولُ: يَا رَبِّ هَذَا فُلاَنٌ وَهُوَ أَعْرَفُ بِهِ مِنْهُ قَدْ شَغَلْتُه فِي أَيَّامِهِ فِي حَيَاتِهِ فِي الدُّنْيَا ، أَظْمَأْتُ نَهَارَهُ وَأَسْهَرْتُ لَيْلَهُ ، فَشَفِّعْنِي فِيهِ ، فَيُوضَعُ تَاجُ الْمُلْكِ عَلَى رَأْسِهِ ، وَيُكْسَى حُلَّةَ الْمُلْكِ ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ قَدْ كُنْتُ أَرْغَبُ لَهُ عَنْ هَذَا وَأَرْجُو لَهُ مِنْكَ أَفْضَلَ مِنْ هَذَا ، فَيُعْطَى الْخُلْدَ بِيَمِينِهِ وَالنِّعْمَةَ بِشِمَالِهِ ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ إِنَّ كُلَّ تَاجِرٍ قَدْ دَخَلَ عَلَى أَهْلِهِ مِنْ تِجَارَتِهِ ، فَيُشَفَّعُ فِي أَقَارِبِهِ ، وَإِذَا كَانَ كَافِرًا مُثِّلَ لَهُ عَمَلُهُ فِي أَقْبَحِ صُورَةٍ رَآهَا ، وَأَنْتَنَهُ ، فَكُلَّمَا جَائَهُ رَوْعٌ زَادَهُ رَوْعًا فَيَقُولُ: قَبَّحَكَ اللَّهُ مِنْ صَاحِبٍ فَمَا أَقْبَحَ صُورَتَكَ، وَمَا أَنْتَنَ رِيحَكَ ، فَيَقُولُ: مَنْ أَنْتَ ؟ قَالَ: أَمَا تَعْرِفُنِي ، أَنَا عَمَلُكَ ، إِنَّه كَانَ قَبِيحًا فَتَرَى صُورَتِي قَبِيحَةً ، وَكَانَ مُنْتِنًا فَتَرَى رِيحِي مُنْتِنَةً ، فَيَقُولُ: تَعَالَ حتى أَرْكَبُكَ ، فَطَالَمَا رَكِبْتَنِي فِي الدُّنْيَا ، فَيَرْكَبُهُ فَيُوَافِي بِهِ اللَّهَ فَلا يُقِيمُ لَهُ وَزْنًا.

(۳۰۶۶۹) حضرت عثمان بن حکم ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت کعب ریشید نے ارشاد فرمایا: جو شخص دنیا میں قرآن کے احکامات پر عمل کرتا تھا قیامت کے دن اس کے قرآن پڑھنے کو ایک خوبصورت چہرے والے کی شکل دے دی جائے گی جس کو وہ شخص دیکھ سکے گا۔ وہ چہرے کے اعتبار سے خوبصورت ترین ہوگا اور خوشبو کے اعتبار سے پاکیزہ ترین ہوگا۔ پھر وہ قرآن اپنے ساتھی کے پہلو میں کھڑا ہو جائے گا۔ اور جو بھی خوف زدہ کرنے والی چیز اس کے پاس آئے گی وہ اس کے خوف کو دور کرے گا اور اس کو تسکین پہنچائے گا۔ اور اس کے لیے اس کی امید کو کشادہ کرے گا۔ وہ شخص اس کو کہے گا! اللہ اس ساتھی کو بہترین جزا دے۔ تیری صورت کتنی حسین ہے اور تیری خوشبو کتنی پاکیزہ ہے؟! تو وہ قرآن اس کو کہے گا! کیا تو مجھے نہیں پہچانتا؟ آؤ مجھ پر سوار ہو جاؤ۔ پس دنیا میں میں تجھ پر سوار تھا اور میں تیرا عمل تھا۔ یقیناً تیرا عمل اچھا تھا اس لیے تو نے آج میری اچھی شکل دیکھی۔ اور تیری عمل پاکیزہ تھا اس لیے آج تو نے میری پاکیزہ خوشبو دیکھی۔

پھر وہ اس شخص کو سوار کرے گا اور اپنے رب کے پاس لے جائے گا اور کہے گا: اے میرے رب! یہ فلاں شخص ہے۔ حالانکہ اللہ اس سے زیادہ اس کو پہچانتے ہیں۔ تحقیق میں نے اس کو دنیا کی زندگی میں مصروف رکھا۔ میں نے اس کو دن میں پیاسا رکھا۔ اور میں نے رات کو اس کو جگایا۔ پس آپ اس کے بارے میں میری شفاعت کو قبول کیجئے۔ پھر اس شخص کے سر پر بادشاہ کا تاج

پہنا دیا جائے گا۔ اور اسے بادشاہ کا جوڑا پہنایا جائے گا۔ پھر وہ کہے گا! اے میرے رب! میں اس سے کہیں زیادہ اس کو مرغوب تھا۔ اور میں تجھ سے اس شخص کے لیے اس سے بھی زیادہ فضل کی امید کرتا ہوں تو پھر اس شخص کے دائیں ہاتھ میں ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی عطا کردی جائے گی، پھر وہ قرآن کہے گا: اے میرے رب! یقیناً ہر تاجر اپنی تجارت کا نفع اپنے گھر والوں کو بھی دیتا ہے۔ پھر اس شخص کے رشتہ داروں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

اور جب کوئی شخص کافر ہو تو اس صورت میں اس کے عمل کو بدترین شکل والے آدمی کی صورت دے دی جاتی ہے جسے وہ دیکھ سکے گا، اور جس کی بو انتہائی بدبودار ہوگی۔ پس جب بھی کوئی خوف زدہ کرنے والی چیز اس کے پاس آتی ہے تو یہ اس کے خوف میں مزید اضافہ کرتا ہے۔ پھر کافر شخص کہے گا! اللہ تجھ جیسے ساتھی کو مزید برا کرے تو کتنا بدصورت شکل والا اور کتنی بری بدبو والا ہے؟! پھر وہ کہے گا: تو کون ہے؟ وہ کہے گا! کیا تو مجھے نہیں پہچانتا؟ یقیناً میں تیرا عمل ہوں۔ بے شک تیرا عمل برا تھا اس لیے تو مجھے بدصورت دیکھ رہا ہے، اور تیرا عمل بدبودار تھا اس لیے تو بھی مجھے انتہائی بدبودار شکل میں دیکھ رہا ہے۔ پھر وہ کہے گا! آؤ یہاں تک کہ میں تم پر سوار ہوں پس تو دنیا میں مجھ پر سوار تھا۔ پھر وہ اس شخص پر سوار ہو کر اسے اللہ کے سامنے لے جائے گا اور وہ اس کو کوئی اہمیت نہیں دے گا۔

(٣٠٦٧٠) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَن زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: نِعْمَ الشَّفِيعُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، قَالَ: يَقُولُ: يَا رَبِّ قَدْ كُنْتُ أَمْنَعُهُ شَهْوَتَهُ فِي الدُّنْيَا فَأَكْرِمْهُ ، قَالَ: فَيُلْبَسُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ ، قَالَ: فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ زِدْهُ ، قَالَ: فَيُحَلَّى حُلَّةَ الْكَرَامَةِ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ زِدْهُ ، قَالَ: فَيُكْسَى تَاجَ الْكَرَامَةِ ، قَالَ: فَيَقُولُ: يَا رَبِّ زِدْهُ ، قَالَ: فَيَرْضَى مِنْهُ فَلَيْسَ بَعْدَ رِضَى اللهِ عَنْهُ شَيْءٌ. (ترمذی ۲۹۱۵)

(۳۰۶۷۰) حضرت ابو صالح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قرآن بہترین شفاعت کرنے والا ہوگا قیامت کے دن، راوی کہتے ہیں: قرآن کہے گا: اے میرے رب! میں نے اس کو دنیا میں نفسانی شہوات سے روکے رکھا پس تو اس کا اعزاز و اکرام فرما۔ پھر اس شخص کو عزت و شرافت کا لباس پہنایا جائے گا، پھر قرآن کہے گا: اے میرے رب! اور اضافہ فرما۔ پھر اس شخص کو عزت و شرافت کے زیور پہنائے جائیں گے، پھر قرآن کہے گا: اے میرے رب! اور اضافہ فرما۔ تو پھر اس شخص کو عزت و شرافت کا تاج پہنایا جائے گا۔ پھر قرآن کہے گا: اے میرے رب! اور اضافہ فرما۔ تو اللہ اس سے راضی ہو جائیں گے۔ اور اللہ کی رضا کے بعد کوئی چیز باقی نہیں رہتی۔

(٣٠٦٧١) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ: يَشْفَعُ الْقُرْآنُ لِصَاحِبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُكْسَى حُلَّةَ الْكَرَامَةِ فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ زِدْهُ ، فَإِنَّهُ فَإِنَّهُ ، قَالَ: فَيُكْسَى تَاجَ الْكَرَامَةِ ، قَالَ: فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ زِدْهُ فَإِنَّهُ فَإِنَّهُ ، فَيَقُولُ: رِضَايَ.

(۳۰۶۷۱) حضرت مسیب بن رافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو صالح رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: قرآن اپنے پڑھنے والے کے حق میں

شفاعت کرے گا، پھر اس شخص کو عزت و شرافت کا لباس پہنا دیا جائے گا، پھر قرآن کہے گا: میرے رب! اور اضافہ فرما۔ پھر وہ اس پڑھنے والے کی بار ہا خوبیاں بیان کرے گا، راوی فرماتے ہیں: پھر اس شخص کو عزت و شرافت کا تاج پہنایا دیا جائے گا۔ پھر وہ قرآن کہے گا: اے میرے رب! اور اضافہ فرما: بے شک وہ شخص تو ایسا اور ایسا تھا، پس اللہ فرمائیں گے: وہ میری رضا کا حقدار ہو گیا۔

(۳۰۶۷۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَن شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ قَالَ: الْقُرْآنُ يَشْفَعُ لِصَاحِبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ: يَا رَبِّ جَعَلْتَنِي فِي جَوْفِهِ فَأَسْهَرْتُ لَيْلَهُ وَمَنَعْته من كَثِيرٍ مِنْ شَهَوَاتِهِ ، وَلِكُلِّ عَامِلٍ مِنْ عَمَلِهِ عِمَالَةٌ ، فَيُقَالُ لَهُ ابْسُطْ يَدَكَ ، قَالَ فَتُمْلأُ مِنْ رِضْوَانِ الله ، فَلا سَخَطٌ عَلَيْهِ بَعْدَهُ ، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: اقْرَأْ وَارْقَهْ ، قَالَ: فَيُرْفَعُ لَهُ بِكُلِّ آيَةٍ دَرَجَةٌ وَيُزَادُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةٌ.

(۳۰۶۷۲) حضرت عمرو بن مرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے ارشاد فرمایا: قرآن قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کے لیے شفاعت کرے گا، کہے گا: اے میرے رب! تو نے مجھے اس کے سینہ میں رکھا پس میں نے اس کو رات میں جگایا، اور میں نے اسے بہت سی خواہشات سے روکے رکھا۔ اور ہر مزدور کے لیے اس کے کام کی مزدوری ہوتی ہے۔ پھر اس شخص سے کہا جائے گا! اپنا ہاتھ پھیلاؤ۔ راوی کہتے ہیں: پھر اس کے ہاتھ کو اللہ کی رضا اور خوشنودی سے بھر دیا جائے گا جس کے بعد وہ کبھی ناراض نہیں ہو گا، پھر اس حافظ قرآن سے کہا جائے گا: پڑھتا جا اور چڑھتا جا۔ پھر ہر آیت کے بدلہ ایک درجہ بلند کر دیا جائے گا، اور ایک نیکی کا ہر آیت کے ساتھ مزید اضافہ کیا جائے گا۔

(۳۰۶۷۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، قَالَ: قَالَ مَنْصُورٌ: حُدِّثْت عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ: يَجِيءُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْنَ يَدَيْ صَاحِبِهِ حَتَّى إِذَا انْتَهَيَا إِلَى رَبِّهِمَا قَالَ الْقُرْآنُ: يَا رَبِّ ، إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عَامِلٍ إِلاَّ لَهُ مِنْ عِمَالَتِهِ نَصِيبٌ ، وَإِنَّك جَعَلْتَنِي فِي جَوْفِهِ فَكُنْت أَنْهَاهُ عَن شَهَوَاتِهِ ، قَالَ: فَيُقَالُ لَهُ: ابْسُطْ يَمِينَك ، قَالَ: فَتُمْلأُ مِنْ رِضْوَانِ اللهِ ، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: ابْسُطْ شِمَالَك ، فَتُمْلأُ مِنْ رِضْوَانِ اللهِ ، فَلا يَسْخَطُ الله عَلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ أَبَدًا.

(۳۰۶۷۳) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن قرآن اپنے پڑھنے والے کے سامنے جوان مرد کی شکل میں آئے گا یہاں تک کہ دونوں اپنے رب کے پاس پہنچیں گے، قرآن کہے گا: اے پروردگار! بے شک ہر مزدور کے لیے اس کی مزدوری کے عوض اجرت ملتی ہے، اور یقیناً تو نے مجھے اس کے سینہ میں رکھا پس میں نے اس کو خواہشات سے باز رکھا، راوی فرماتے ہیں: پس اس شخص کو کہا جائے گا: اپنا دایاں ہاتھ کشادہ کر پس اس کو اللہ کی رضا مندی سے بھر دیا جائے گا، پھر اس شخص کو کہا جائے گا، اپنا بایاں ہاتھ کشادہ کر پھر اس کو اللہ کی رضا مندی و خوشنودی سے بھر دیا جائے گا، پھر اس کے بعد اللہ اس پر کبھی ناراضگی کا اظہار نہیں فرمائیں گے۔

(۳۰۶۷٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ ﴿وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ﴾ ، قَالَ: الَّذِينَ يَجِيئُونَ بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُونَ: هَذَا الَّذِي أَعْطَيْتُمُونَا قَدِ اتَّبَعْنَا مَا فِيهِ.

(۳۰۶۷۴) حضرت منصور رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ کے اس قول (اور وہ شخص جو لایا سچی بات اور اس کی تصدیق کی) کے بارے میں فرمایا: وہ لوگ جو قیامت کے دن قرآن لائیں گے، اور کہیں گے: یہ ہے وہ چیز جو آپ نے ہمیں عطا کی۔ تحقیق ہم نے اس میں بیان کردہ تعلیمات کی اتباع کی۔

(٣٠٦٧٥) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ زَاذَانَ ، قَالَ: يُقَالُ: إِنَّ الْقُرْآنَ شَافِعٌ مُشَفَّعٌ وَمَاحِلٌ مُصَدَّقٌ.

(۳۰۶۷۵) حضرت ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت زاذان رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: کہا جاتا ہے: قرآن ایسا سفارشی ہے جس کی سفارش قبول کی جاتی ہے، اور اپنے پڑھنے والے کا دفاع کرنے والا ہے جس کی بات کی تصدیق کی جاتی ہے۔

(٣٠٦٧٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: يَجِيءُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَشْفَعُ لِصَاحِبِهِ فَيَكُونُ قَائِدًا إِلَى الْجَنَّةِ ، أَوْ يَشْهَدُ عَلَيْهِ فَيَكُونُ سَائِقًا لَهُ إِلَى النَّارِ.

(۳۰۶۷۶) حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن قرآن آئے گا اور اپنے ساتھی کے حق میں شفاعت کرے گا پس وہ اس کا راہنما بن جائے گا جنت کی طرف یا پھر قرآن اس کے برخلاف گواہی دے گا پس وہ اس کو جہنم کی طرف ہانک کر لے جانے والا ہوگا۔

(٣٠٦٧٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: الْقُرْآنُ شَافِعٌ مُشَفَّعٌ وَمَاحِلٌ مُصَدَّقٌ ، فَمَنْ جَعَلَهُ إِمَامَهُ قَادَهُ إِلَى الْجَنَّةِ ، وَمَنْ جَعَلَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ قَادَهُ إِلَى النَّارِ.

(بزار ۱۲۲۔ ابن حبان ۱۲۴)

(۳۰۶۷۷) حضرت زبید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قرآن ایسا سفارشی ہے جس کی سفارش قبول کی جاتی ہے اور اپنے پڑھنے والے کا دفاع کرنے والا ہے جس کی بات کی تصدیق کی جاتی ہے۔ پس جو شخص اس کو اپنا راہنما بناتا ہے تو یہ اس کی جنت کی طرف قیادت کرتا ہے اور جو شخص اس کو پیٹھ پیچھے ڈال دیتا ہے یہ اس کی جہنم کی طرف قیادت کرتا ہے۔

(۲۳) مَنْ قَالَ يُقَالُ لِصاحِبِ القرآنِ اقرأ وارقه

حافظ سے کہا جائے گا: پڑھتا جا اور بہشت کے درجوں پر چڑھتا جا

(٣٠٦٧٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، أَوْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ شَكَّ الأَعْمَشُ ، قَالَ: يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ: يَوْمَ الْقِيَامَةِ اقْرَأْ وَارْقَهْ ، فإن مَنْزِلَك عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا.

(۳۰۶۷۸) حضرت ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے یا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن حافظ قرآن کو کہا جائے گا: قرآن پڑھتا جا اور بہشت کے درجوں پر چڑھتا جا۔ پس بے شک تیرا درجہ وہی ہے جہاں آخری

آیت پر پہنچے۔

(۳۰۶۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو بِمِثْلِهِ ، وَزَادَ فِيهِ: وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا. (ابو داؤد ۱۴۵۹۔ ترمذی ۲۹۱۴)

(۳۰۶۷۹) حضرت زر ریٹیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: راوی نے ماقبل جیسا مضمون ذکر کیا، مگر اس جملہ کا اضافہ کیا: اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا۔

(۳۰۶۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ حِينَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اقْرَأْ وَارْقَهْ فِي الدَّرَجَاتِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَكَ مِنَ الدَّرَجَاتِ عِنْدَ آخِرِ مَا تَقْرَأُ.

(۳۰۶۸۰) حضرت زر ریٹیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حامل قرآن سے کہا جائے گا جب وہ جنت میں داخل ہوگا: قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجات میں چڑھتا جا۔ اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا۔ بے شک تیرا درجہ وہی ہے جہاں تو آخری آیت پر پہنچے۔

(۳۰۶۸۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ: يُقَالُ: اقْرَأْ وَارْقَهْ ، قَالَ: فَيُرْفَعُ لَهُ بِكُلِّ آيَةٍ دَرَجَةٌ وَيُزَادُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةٌ.

(۳۰۶۸۱) حضرت عمرو بن مرہ ریٹیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ریٹیلہ نے ارشاد فرمایا: حامل قرآن سے کہا جائے گا: قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجات پر چڑھتا جا، راوی فرماتے ہیں: پس ہر آیت کے بدلے ایک درجہ بلند کیا جائے گا: اور ہر آیت کے ساتھ مزید ایک نیکی بڑھائی جائے گی۔

(۳۰۶۸۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، قَالَ: كَانَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلِّمُوا أَوْلاَدَكُمْ وَأَهَالِيكُمَ الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ مَنْ كُتِبَ لَهُ مِنْ مُسْلِمٍ يُدْخِلُهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ أَتَاهُ مَلَكَانِ فَاكْتَنَفَاهُ فَقَالاَ لَهُ: اقْرَأْ وَارْتَقِ فِي دَرَجِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَنْزِلاَنِهِ حَيْثُ انْتَهَى عِلْمُهُ مِنَ الْقُرْآنِ.

(۳۰۶۸۲) حضرت ابو الضحی ریٹیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک بن قیس ریٹیلہ فرمایا کرتے تھے، اے لوگو! اپنے بچوں اور گھر والوں کو قرآن سکھاؤ۔ پس جس مسلمان کے نامہ اعمال میں اس کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے تو یہ اس کو جنت میں داخل کرائے گا، دو فرشتے اس کے پاس آئیں گے پس اس کی حفاظت کریں گے، وہ دونوں اس سے کہیں گے: قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجوں میں چڑھتا جا۔ یہاں تک کہ وہ دونوں اس کو اتاریں گے اس جگہ جہاں اس کا قرآن کا علم مکمل ہو جائے گا۔

(٢٤) من قرأ القرآن على عهدِ النبيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں قرآن کی تلاوت کی

(٣٠٦٨٣) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ : قَرَأَهُ مُعَاذٌ وَأُبَيٌّ وَسَعْدٌ ، وَأَبُو زَيْدٍ ، قَالَ : قُلْتُ : مَنْ أَبُو زَيْدٍ قَالَ أَحَدُ عُمُومَتِي عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(بخاری ۳۸۱۰۔ مسلم ۱۹۱۴)

(۳۰۶۸۳) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت انس ؓ نے ارشاد فرمایا: حضرت معاذ ؓ اور حضرت ابی ؓ اور حضرت سعد ؓ اور حضرت ابو زید ؓ نے آپ ﷺ کے سامنے قرآن پڑھا، قتادہ ؒ فرماتے ہیں! میں نے پوچھا! ابو زید ؓ کون تھے؟ آپ ؓ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ایک عام انصاری صحابی ؓ تھے۔

(٣٠٦٨٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَرَؤُوا الْقُرْآنَ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُبَيٌّ وَمُعَاذٌ وَزَيْدٌ ، وَأَبُو زَيْدٍ ، وَأَبُو الدَّرْدَاءِ وَسَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، وَلَمْ يَقْرَأْه أَحَدٌ مِنَ الْخُلَفَاءِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلاَّ عُثْمَانُ ، وَقَرَأَهُ مُجَمِّعُ ابْنُ جَارِيَةَ إِلاَّ سُورَةً ، أَوْ سُورَتَيْنِ.

(ابن سعد ۳۵۵۔ طبرانی ۲۰۹۲)

(۳۰۶۸۴) حضرت اسماعیل ؒ فرماتے ہیں کہ امام شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: ان حضرات نے نبی ﷺ کے زمانے میں قرآن پڑھا حضرت ابی ؓ، حضرت معاذ ؓ، حضرت زید ؓ، حضرت ابو زید ؓ، حضرت ابو الدرداء ؓ، اور حضرت سعید بن عبید ؓ وغیرہ، اور نبی ﷺ کے خلفاء میں سے کسی نے بھی ان کے سامنے قرآن نہیں پڑھا سوائے حضرت عثمان کے۔ اور حضرت مجمع بن جاریہ ؓ نے بھی ایک یا دو سورتیں آپ ﷺ کے سامنے پڑھیں۔

(٣٠٦٨٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : جَاءَ مُعَاذٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ أَقْرِئْنِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يا عبد الله أَقْرِئْهُ ، فَأَقْرَأْته مَا كَانَ مَعِي ، ثُمَّ اخْتَلَفْت أَنَا وَهُوَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ مُعَاذٌ ، وَكَانَ مُعَلِّمًا مِنَ الْمُعَلِّمِينَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۰۶۸۵) حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ ؓ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور فرمایا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے قرآن پڑھا دیجیے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عبد اللہ! اس کو قرآن پڑھا دو۔ پس جو مجھے یاد تھا میں نے ان کو پڑھا دیا، پھر میں اور وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے، تو حضرت معاذ ؓ نے آپ ﷺ کے سامنے قرآن پڑھا۔ اور حضرت معاذ ؓ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں قرآن سکھانے والے معلمین میں سے ایک معلم تھے۔

(۳۰٦۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَن خمير بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: قَرَأْتُ مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعِينَ سُورَةً وَإِنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ لَهُ ذُؤَابَتَانِ فِي الْكُتَّابِ. (احمد ۳۸۹)

(۳۰٦۸٦) حضرت خُمیر بن مالک ویٹیلیز فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ مبارک سے ستر سورتیں سیکھی ہیں۔ اور بے شک زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو لکھنے والوں میں دو نمایاں خصوصیتیں حاصل ہیں۔

(۳۰٦۸۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَن سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: جَمَعْتُ الْمُحْكَمَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الْمُفَصَّلَ. (بخاری ۵۰۳٦۔ احمد ۳۲۷)

(۳۰٦۸۷) حضرت سعید بن جبیر ویٹیلیز فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں محکم آیات جمع کی تھیں۔ یعنی وہ آیات جو ظاہر و واضح ہیں ان میں کسی تاویل کی ضرورت نہیں۔

(۳۰٦۸۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَن زَائِدَةَ ، عَن هِشَامٍ ، عَن مُحَمَّدٍ ، قَالَ: كَانَ أَصْحَابُنَا لاَ يَخْتَلِفُونَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ وَلَمْ يَقْرَأِ الْقُرْآنَ مِنْ أَصْحَابِهِ إِلاَّ أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الأَنْصَارِ: مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدٌ ، وَأَبُو زَيْدٍ.

(۳۰٦۸۸) حضرت ہشام ویٹیلیز فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ویٹیلیز نے ارشاد فرمایا: ہمارے ساتھی اس بات میں اختلاف نہیں کرتے تھے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصال فرما گئے اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے صرف چار نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قرآن پڑھا۔ اور وہ سب انصار میں سے تھے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت زید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوزید ویٹیلیز۔

(۲۵) فِي الفضلِ الَّذِي ذكره الله فِي القرآن

لفظ فضل کا بیان جس کو اللہ نے قرآن میں ذکر فرمایا ہے

(۳۰٦۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَن حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ فِي قول الله تعالى (قُلْ بِفَضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا) قَالَ: (بِفَضْلِ اللهِ) الْقُرْآنُ ، (وَبِرَحْمَتِهِ) أَنْ جُعِلْتُمْ مِنْ أَهْلِهِ .

(۳۰٦۸۹) حضرت عطیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو سعید ویٹیلیز نے اللہ کے قول (کہو یہ اللہ کے فضل سے اور اس کی رحمت سے ہے سو اس پر ان کو خوش ہونا چاہیے) کے بارے میں ارشاد فرمایا: اللہ کے فضل سے مراد قرآن ہے، اور اس کی رحمت سے مراد: یہ کہ تمہیں قرآن کا اہل بنا دیا جائے۔

(۳۰٦۹۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَن هِلاَلٍ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَن هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ فِي قَوْلِهِ: ﴿قُلْ بِفَضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ﴾ .قَالَ: كِتَابُ اللهِ وَالإِسْلاَمُ هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ.

(۳۰۶۹۰) حضرت منصور ویلیٹیو فرماتے ہیں کہ اللہ کے اس قول (کہو یہ اللہ کے فضل سے ہے اور اس کی رحمت سے ہے سو اس پر ان کو خوش ہونا چاہیے۔ یہ بہتر ہے ان سب چیزوں سے جو وہ جمع کر رہے ہیں)۔ حضرت ھلال بن یساف ویلیٹیو نے ارشاد فرمایا: کتاب اللہ اور اسلام بہتر ہیں ان چیزوں سے جو وہ جمع کر رہے ہیں۔

(٣٠٦٩١) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَن حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللهِ قُلْ بِفَضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهِ ، قَالَ: بِفَضْلِ اللهِ: الإِسْلامُ ، وَبِرَحْمَتِهِ: أَنْ جَعَلَكُمْ مِنْ أَهْلِ الْقُرْآنِ.

(۳۰۶۹۱) حضرت عطیہ ویلیٹیو فرماتے ہیں کہ اللہ کے قول: (کہو یہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہے) کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے فضل سے مراد اسلام، اور اس کی رحمت سے مراد یہ ہے کہ تمہیں قرآن کا اھل بنا دیا جائے۔

(٣٠٦٩٢) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَن حَجَّاجٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَن مُجَاهِدٍ ، قَالَ: الْقُرْآنُ.

(۳۰۶۹۲) حضرت قاسم ویلیٹیو فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ویلیٹیو نے ارشاد فرمایا: فضل سے مراد قرآن ہے۔

(٣٠٦٩٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَن مَنْصُورٍ، عَن سَالِمٍ، قَالَ: بِفَضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهِ الإِسْلامُ وَالْقُرْآنُ.

(۳۰۶۹۳) حضرت منصور ویلیٹیو فرماتے ہیں کہ حضرت سالم ویلیٹیو نے ارشاد فرمایا: آیت: کہو یہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہے! سے مراد اسلام اور قرآن ہیں۔

(٣٦) فِيمن تعلّم القرآن وعلّمه

اس شخص کے بارے میں جو قرآن سیکھے اور سکھائے

(٣٠٦٩٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، قَالَ ، عَن سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَن عُثْمَانَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خِيَارُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ.

(بخاری ۵۰۲۷۔ ابو داؤد ۱۴۳۷)

(۳۰۶۹۴) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

(٣٠٦٩٥) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خِيَارُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ.

(ترمذی ۲۹۰۹۔ دارمی ۳۳۳۷)

(۳۰۶۹۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

(۳۰۶۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ أَنْ يَجِدَ فِيهِ ثَلاثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ، قَالَ: قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: فَثَلاثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلاتِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلاثِ خَلِفَاتٍ سِمَانٍ عِظَامٍ.

(مسلم ۵۵۲۔ احمد ۴۶۶)

(۳۰۶۹۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ جب وہ اپنے گھر لوٹے تو تین موٹی اور بڑی حاملہ اونٹنیوں کو پائے؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! ہم سب نے کہا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک اپنی نماز میں تین آیات کی تلاوت کرے تو یہ اس کے لیے تین موٹی اور بڑی حاملہ اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔

(۳۰۶۹۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُلَيٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ: أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ إِلَى بُطْحَانَ، أَوِ الْعَقِيقِ فَيَأْتِيَ مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِي غَيْرِ إِثْمٍ وَلا قَطِيعَةِ رَحِمٍ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، كُلُّنَا نُحِبُّ ذَلِكَ، قَالَ: فَلأَنْ يَغْدُو أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيُعَلِّمُ، أَوْ يَقْرَأُ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَثَلاثٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلاثٍ، وَأَرْبَعٌ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَرْبَعٍ وَمِثْلِ أَعْدَادِهِنَّ مِنَ الإِبِلِ. (ابو داؤد ۱۴۵۱۔ احمد ۱۵۴)

(۳۰۶۹۷) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ ہم لوگ صفہ میں تھے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کون شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ صبح سویرے بطحان یا عقیق کے مقام پر جائے اور دو اونٹنیاں اعلیٰ سے اعلیٰ بغیر کسی قسم کے گناہ اور قطع رحمی کے پکڑ لائے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس کو تو ہم سب پسند کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجد میں جا کر دو آیتوں کا پڑھنا یا پڑھا دینا دو اونٹنیوں سے اور تین آیات کا تین اونٹنیوں سے۔ اسی طرح چار آیات کا چار اونٹنیوں سے افضل ہے۔ اور ان کے برابر اونٹوں سے افضل ہے۔

(۳۰۶۹۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: لَوْ جُعِلَ لأَحَدٍ خَمْسُ قَلائِصَ إِنْ صَلَّى الْغَدَاةَ بالقرية لَبَاتَ يَقُولُ لأَهْلِهِ: لَقَدْ أَنَى لِي أَنْ أَنْطَلِقَ، وَاللهِ لأَنْ يَقْعُدُ أَحَدُكُمْ فَيَتَعَلَّمُ خَمْسَ آيَاتٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ فَلَهُنَّ خَيْرٌ لَهُ مِنْ خَمْسِ قَلائِصَ وَخَمْسِ قَلائِصَ.

(۳۰۶۹۸) حضرت ابو الاحوص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر تم میں سے ہر کسی کے لیے پانچ جوان اونٹوں کو مقرر کر دیا جائے اس صورت میں کہ وہ صبح کی نماز اپنے ٹھکانے پر پڑھے، تو وہ ضرور گھر والوں کو کہے گا کہ اب کہاں ممکن ہے میرے لیے چلنا: اللہ کی قسم! تم میں سے ہر کوئی بیٹھ کر کتاب اللہ کی پانچ آیات سیکھے تو یہ اس کے حق میں پانچ جوان اونٹوں اور اونٹنیوں سے افضل ہے۔

(۳۰۶۹۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ

يُقْرِىءُ الْقُرْآنَ فَيَمُرُّ بِالآيَةِ فَيَقُولُ لِلرَّجُلِ: خُذْهَا فَوَاللهِ لَهِيَ خَيْرٌ مِمَّا عَلَى الأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ ، قَالَ: فَيَرَى الرَّجُلُ أَنَّمَا يَعْنِي تِلْكَ الآيَةَ حَتَّى يَفْعَلَهُ بِالْقَوْمِ كُلِّهِمْ. (عبدالرزاق ۵۹۹۳)

(۳۰۶۹۹) حضرت ابوعبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قرآن پڑھا رہے تھے کہ ایک آیت پر سے گزرے تو ایک آدمی کو کہنے لگے: اس آیت کو پکڑ لو۔ اللہ کی قسم: یہ آیت زمین پر موجود تمام چیزوں سے افضل ہے۔ پس وہ آدمی سمجھا صرف یہی آیت مراد ہے، یہاں تک کہ اس نے سب لوگوں کو ایسے ہی بتایا۔

(۲۷) فِي الوصِيَّةِ بِالقرآنِ وقِراءَتِهِ

قرآن اور اس کے پڑھنے کی وصیت کرنے کا بیان

(۳۰۷۰۰) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابُ اللهِ.

(۳۰۷۰۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے درمیان وہ چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں اگر تم اس کو مضبوطی سے پکڑ لو گے تو کبھی بھی گمراہ نہیں ہو گے: وہ کتاب اللہ ہے۔

(۳۰۷۰۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ: حدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ ، عَنْ يَزِيد بْنِ حَيَّان ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ قَدْ رَأَيْتَ خَيْرًا ، صَحِبْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ، فَقَالَ: نَعَمْ ، وَإِنَّهُ خَطَبَنَا فَقَالَ: إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ كِتَابَ اللهِ هُوَ حَبْلُ اللهِ ، مَنِ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدَى وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى الضَّلالَةِ. (مسلم ۱۸۷۴۔ احمد ۳۶۶)

(۳۰۷۰۱) حضرت یزید بن حیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر خدمت ہوئے تو ہم نے ان سے کہا: تحقیق آپ رضی اللہ عنہ نے خیر کو دیکھا، آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطاب کیا اور فرمایا: میں تمہارے درمیان کتاب اللہ چھوڑے جا رہا ہوں۔ یہ اللہ کی رسی ہے جو اس کی پیروی کرے گا وہ ہدایت پر ہوگا، اور جو شخص اس کو چھوڑے گا وہ گمراہی پر ہوگا۔

(۳۰۷۰۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُرَحْبِيلَ الْجبلانِيُّ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ: اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ وَلا تَغُرَّنَّكُمْ هَذِهِ الْمَصَاحِفُ الْمُعَلَّقَةُ فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يُعَذِّبْ قَلْبًا وَعَى الْقُرْآنَ.

(۳۰۷۰۲) حضرت سلیمان بن شرحبیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن پڑھو۔ یہ لٹکائے ہوئے مصاحف تمہیں ہرگز دھوکہ میں مت ڈالیں۔ اس لیے کہ اللہ ہرگز اس دل کو عذاب نہیں دیں گے جس نے قرآن کو محفوظ کیا ہو۔

(۳۰۷۰۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيُبْشِرْ.

(۳۰۷۰۳) حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو قرآن پڑھ لے پس اس کو چاہیے کہ وہ خوش ہو جائے۔

(۳۰۷۰٤) حَدَّثَنَا محمد بن بشر حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، قَالَ: حدَّثَنِي عَطِيَّةُ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمَ الثَّقَلَيْنِ ، أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الآخَرِ كِتَابُ اللهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الأَرْضِ. (احمد ۱۴۔ ترذی ۳۷۸۸)

(۳۰۷۰۴) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تم میں دو عظیم الشان چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، ان دونوں میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے: کتاب اللہ وہ رسی ہے جو آسمان سے لے کر زمین تک دراز ہے۔

(۲۸) من قرأ مِئة آيةٍ أو أكثر

جو قرآن کی سو آیات یا اس سے زیادہ پڑھے

(۳۰۷۰٥) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ يُحَنَّسَ أَبِي مُوسَى ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ أَخٍ لأُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَأَ مِئَةَ آيَةٍ فِي لَيْلَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ ، وَمَنْ قَرَأَ بِمِئَتَيْ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ وَمَنْ قَرَأَ خَمْسَمِئَةِ آيَةٍ إِلَى أَلْفِ آيَةٍ أَصْبَحَ لَهُ قِنْطَارٌ مِنَ الأَجْرِ وَالْقِيرَاطُ منه مِثْلُ التَّلِّ الْعَظِيمِ. (عبد بن حمید ۲۰۰)

(۳۰۷۰۵) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات میں قرآن کی سو آیات کی تلاوت کرتا ہے تو وہ غافلین میں نہیں لکھا جائے گا، اور جو شخص دو سو آیات کی تلاوت کرے تو وہ فرمانبرداروں میں لکھا جائے گا، اور جو شخص پانچ سو آیات سے لے کر ہزار آیات تک تلاوت کرے گا تو وہ اس حال میں صبح کرے گا کہ اس کے نامہ اعمال میں بہت زیادہ اجر لکھ دیا جائے گا۔ جس کا ایک قیراط بہت بڑے ٹیلہ کی مثل ہوگا۔

(۳۰۷۰٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ مُعَاذٍ ، أَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ بِثَلاثِ مِئَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ ، وَمَنْ قَرَأَ بِأَلْفِ آيَةٍ كَانَ لَهُ قِنْطَارانِ الْقِيرَاطَ مِنْهُ أَفْضَلُ مِمَّا عَلَى الأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ.

(۳۰۷۰۶) حضرت سالم بن ابی الجعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات میں تین سو آیات پڑھے تو وہ شخص فرمانبرداروں میں لکھ دیا جائے گا، اور جو شخص ایک ہزار آیات پڑھے تو اس کے لیے دو اجر کے ڈھیر ہوں گے، جس کا ایک

قیراط زمین پر موجود ہر چیز سے افضل و بڑا ہے۔

(۳۰۷۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ: مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِئَةَ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ.

(۳۰۷۰۷) حضرت عبداللہ بن ضمرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب ؓ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات میں سو آیات پڑھے تو وہ فرمانبرداروں میں لکھ دیا جاتا ہے۔

(۳۰۷۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: مَنْ قَرَأَ مِئَةَ آيَةٍ فِي لَيْلَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ ، وَمَنْ قَرَأَ مِئَتَيْنِ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ.

(ابن خزیمۃ ۱۱۴۳۔ حاکم ۳۰۸)

(۳۰۷۰۸) حضرت ابو حازم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوھریرہ ؓ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات میں سو آیات پڑھتا ہے تو غافلین میں اس کا شمار نہیں ہوتا، اور جو شخص دو سو آیات پڑھتا ہے تو وہ فرمانبرداروں میں لکھ دیا جاتا ہے۔

(۳۰۷۰۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ خَمْسِينَ آيَةً لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ ، وَمَنْ قَرَأَ مِئَةَ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ ، وَمَنْ قَرَأَ ثَلاَثُ مِئَةَ آيَةٍ كُتِبَ لَهُ قِنْطَارٌ ، وَمَنْ قَرَأَ تِسْعَ مِئَةِ آيَةٍ فُتِحَ لَهُ. (دارمی ۳۴۴۶)

(۳۰۷۰۹) حضرت ابو الاحوص ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا؛ جو شخص رات میں پچاس آیات پڑھے تو وہ غافلین میں شمار نہیں ہوتا۔ اور جو شخص سو آیات پڑھے تو وہ فرمانبرداروں میں سے لکھ دیا جاتا ہے، اور جو شخص تین سو آیات پڑھے تو اس کے لیے اجر کا ایک ڈھیر لکھ دیا جاتا ہے۔ اور جو شخص سات سو آیات پڑھے تو اس کے لیے جنت کا دروازہ کھول دیا جائے گا۔

(۳۰۷۱۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ بِمِئَةِ آيَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ ، وَمَنْ قَرَأَ بِمِئَتَيْ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ.

(۳۰۷۱۰) حضرت ابو صالح ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات میں سو آیات پڑھے تو وہ غافلین میں سے شمار نہیں ہوگا اور جو شخص دو سو آیات پڑھے تو وہ فرمانبرداروں میں سے لکھ دیا جاتا ہے۔

(۳۰۷۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْجَدَلِي عن ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: مَنْ قَرَأَ بِعَشْرِ آيَاتٍ فِي لَيْلَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ. (ابو داؤد ۱۳۹۳۔ ابن حبان ۲۵۷۲)

(۳۰۷۱۱) حضرت جدلی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات میں دس آیات کی تلاوت کرے تو وہ غافلین میں شمار نہیں ہوگا۔

(۲۹) مَنْ قَالَ قِراءة القرآنِ أفضل مِمّا سِواه

جو شخص یوں کہے: قرآن کا پڑھنا باقی تمام اعمال سے افضل ہے

(۳۰۷۱۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: لَوْ أَنَّ رَجُلاً بَاتَ يَحْمِلُ عَلَى الْجِيَادِ فِي سَبِيلِ اللهِ وَبَاتَ رَجُلٌ يَتْلُو كِتَابَ اللهِ لَكَانَ ذَاكِرُ اللهِ أَفْضَلَهُمَا قَالَ: وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو: لَوْ بَاتَ رَجُلٌ يُنْفِقُ دِينَارًا دِينَارًا وَدِرْهَمًا دِرْهَمًا وَيَحْمِلُ عَلَى الْجِيَادِ فِي سَبِيلِ اللهِ حَتَّى يُصْبِحَ مُتَقَبَّلاً مِنْهُ، وَبِتُّ أَتْلُو كِتَابَ اللهِ حَتَّى أُصْبِحَ مُتَقَبَّلاً مِنِّي لَمْ أُحِبَّ ، أَنَّ لِي عَمَلَهُ بِعَمَلِي.

(۳۰۷۱۲) حضرت منصور ویشی فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر ایک آدمی رات گزارے اللہ کے راستہ میں گھوڑے پر سوار ہو کر اور ایک آدمی رات گزارتا ہے کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہوئے تو ان دونوں میں سے افضل اللہ کا ذکر کرنے والا ہوگا۔

راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا: اگر کوئی شخص رات گزارے اس حال میں کہ وہ اتنے اور اتنے دینار خرچ کرے اور اتنے اور اتنے درھم خرچ کرے، اور وہ اللہ کے راستہ میں گھوڑے پر سوار ہو یہاں تک کہ صبح کرے اس حال میں کہ اس کا یہ عمل قبول کر لیا گیا ہو۔ اور میں رات گزاروں کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہوئے یہاں تک کہ صبح کروں اس حال میں کہ میرے اس عمل کو قبول کر لیا گیا ہو۔ میں پسند نہیں کرتا کہ مجھے اپنے عمل کے بدلے اس کے عمل کا ثواب مل جائے۔

(۳۰۷۱۳) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ: لَوْ بَاتَ رَجُلٌ يُعْطِي الْقِيَانَ الْبِيضَ وَبَاتَ آخَرُ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَذْكُرُ اللَّهَ لَرَأَيْت ، أَنَّ ذَاكِرَ اللهِ أَفْضَلُ.

(۳۰۷۱۳) حضرت ابو عثمان ویشی فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر ایک شخص رات گزارے اس حال میں کہ وہ غلام اور باندیاں عطا کرتا ہو: اور دوسرا رات گزارے اس حال میں کہ وہ قرآن پڑھتا ہو اور اللہ کا ذکر کرتا ہو میرے خیال میں اللہ کا ذکر کرنے والا سب سے افضل ہوگا۔

(۳۰۷۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: قِرَائَةُ الْقُرْآنِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الصَّوْمِ.

(۳۰۷۱۴) حضرت شقیق ویشی فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قرآن کا پڑھنا میرے لیے روزہ رکھنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

(۳۰) من كره أن يقول قرأت القرآن كلّه

جو شخص یوں کہنا ناپسند کرے: میں نے سارا قرآن پڑھ لیا

(۳۰۷۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِحَبَّةَ بْنِ

سَلَمَةَ ،وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ:قَرَأْتُ الْقُرْآنَ كُلَّهُ:قَالَ:وَمَا أَدْرَكْتَ مِنْهُ.

(۳۰۷۱۵) حضرت ابورزین ریشید فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت حبہ بن سلمہ ریشید سے کہا جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے ہیں۔ میں نے سارا قرآن پڑھ لیا: آپ ریشید نے فرمایا: تو نے قرآن میں کیا سمجھا؟!

(۳۰۷۱٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَقُولَ:قَرَأْتُ الْقُرْآنَ كُلَّهُ.

(۳۰۷۱٦) حضرت نافع ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ یوں کہنا ناپسند کرتے تھے: کہ میں نے سارا قرآن پڑھ لیا۔

(۳۰۷۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، قَالَ:قَالَ حُذَيْفَةُ:مَا تَقْرَؤُونَ رُبُعَهَا يَعْنِي بَرَائَةَ.

(۳۰۷۱۷) حضرت عبداللہ بن سلمہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم نے اس کا چوتھائی حصہ بھی نہیں پڑھا۔ یعنی براءت کر رہے تھے۔

(۳۱) من كره أن يقول المفصّل

جو شخص ناپسند کرے قرآن کو یوں کہنا: مفصل

(۳۰۷۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، أن ابْنِ عُمَرَ كَرِهَ أَنْ يَقُولَ:الْمُفَصَّلُ ، وَيَقُولُ:الْقُرْآنُ كُلُّهُ مُفَصَّلٌ ، وَلَكِنْ قُولُوا:قِصَارُ الْقُرْآنِ.

(۳۰۷۱۸) حضرت نافع ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ناپسند کرتے تھے: قرآن کی سورتوں کو مفصل کہنا: اور فرماتے تھے: قرآن مجید سارا مفصل وواضح ہے۔ لیکن تم یوں کہا کرو قرآن کی چھوٹی سورتیں۔

(۳۰۷۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ:سَأَلَنِي عُمَرُ ، كَمْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ؟ قُلْتُ:عَشْرُ سُوَرٍ ، فَقَالَ لِعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ:كَمْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ؟ قَالَ:سُورَةٌ ، قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَلَمْ يَنْهَنَا وَلَمْ يَأْمُرْنَا غَيْرَ ، أَنَّهُ قَالَ:فَإِنْ كُنْتُمْ مُتَعَلِّمِينَ مِنْهُ بِشَيْءٍ فَعَلَيْكُمْ بِهَذَا الْمُفَصَّلِ فَإِنَّهُ أَحْفَظُ.

(۳۰۷۱۹) حضرت سالم ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمہیں کتنا قرآن یاد ہے؟ میں نے کہا: ایک سورت، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر نہ انہوں نے ہمیں کسی کام کا حکم دیا اور نہ ہی کسی کام سے منع کیا سوائے اس بات کے کہ انہوں نے کہا: پس اگر تم قرآن میں سے کچھ سیکھو تو تم پر یہ مفصل سورتیں لازم ہیں۔ اس لیے کہ یہ زیادہ محفوظ رہتی ہیں۔

(۳۰۷۲۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ:لَا تقل سورة قصيرة ، ولا سورة خفيفة ، قَالَ فكيف

أقول ؟ قَالَ: سورة يسيرة ، فإن الله تبارك وتعالى قَالَ: ﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ﴾ ولا تقل خفيفة ؛ فإن الله قَالَ ﴿سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلاً ثَقِيلاً﴾.

(۳۰۷۲۰) حضرت عاصم ویشیلیز فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین ویشیلیز نے ارشاد فرمایا: تم یوں مت کہو: چھوٹی سورت اور نہ ہی یوں کہو: ہلکی سورت۔ راوی کہتے ہیں: میں نے پوچھا: پھر میں کیسے کہوں؟ آپ ویشیلیز نے فرمایا: ایسے کہو! آسان سورت۔ اس لیے کہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اور بلاشبہ ہم نے آسان بنا دیا اس قرآن کو نصیحت کے لیے، سو کیا ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا؟ اور ایسے بھی مت کہو؟ ہلکی سورت: اس لیے کہ اللہ نے فرمایا ہے: ہم نازل کرنے والے ہیں تم پر ایک بھاری کلام۔

(۳۰۷۲۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ذَكَرَ نَحْوَهُ إِلاَّ أَنَّهُ خَالَفَهُ فِي بَعْضِ الْكَلامِ.

(۳۰۷۲۱) حضرت عاصم ویشیلیز فرماتے ہیں کہ حضرت ابو العالیہ ویشیلیز نے بھی ماقبل جیسا مضمون ذکر کیا، مگر یہ کہ کلام میں کچھ اختلاف کیا ہے۔

(۳۲) مَنْ قَالَ القرآن كلام اللهِ

جو شخص کہے: قرآن اللہ کا کلام ہے

(۳۰۷۲۲) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلالِ بْنِ يَسَافٍ عَن فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ ، قَالَ: قَالَ خَبَّابُ بْنُ الأَرَتِّ وَأَقْبَلْتُ مَعَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ إِلَى مَنْزِلِهِ فَقَالَ لِي: إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَقَرَّبَ إِلَى اللهِ فَإِنَّكَ لاَ تَقَرَّبُ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ كَلامِهِ.

(۳۰۷۲۲) حضرت فروہ بن نوفل ویشیلیز فرماتے ہیں کہ حضرت خباب بن الأرت رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس حال میں کہ میں ان کے ساتھ مسجد سے ان کے گھر کی طرف جا رہا تھا۔ پس مجھ سے کہا: اگر تو طاقت رکھتا ہے تو تو اللہ کا قرب حاصل کر۔ کیونکہ تو اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا اس کے پسندیدہ کلام کے علاوہ کسی اور چیز سے۔

(۳۳) من كره أن يفسّر القرآن

جو ناپسند کرے اس بات کو کہ قرآن کی تفسیر بیان کی جائے

(۳۰۷۲۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ: سَأَلْتُ عَبِيدَةَ ، عَن آيَةٍ فِي كِتَابِ اللهِ ؟ فَقَالَ: عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللهِ وَالسَّدَادِ ، فَقَدْ ذَهَبَ الَّذِينَ كَانُوا يَعْلَمُونَ فِيمَ أُنْزِلَ الْقُرْآنُ.

(۳۰۷۲۳) حضرت ابن سیرین ویشیلیز فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبیدہ ویشیلیز سے کتاب اللہ کی ایک آیت کے متعلق پوچھا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تجھ پر لازم ہے اللہ سے ڈرنا اور راست روی، بلاشبہ چلے گئے وہ لوگ جو جانتے تھے کہ کس بارے میں قرآن

نازل ہوا۔

(٣٠٧٢٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَن شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ آيَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَقَالَ: لَا تَسْأَلْنِي عَنِ الْقُرْآنِ ، وَسَلْ عَنْهُ مَنْ يَزْعُمُ ، أَنَّهُ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ يَعْنِي عِكْرِمَةَ.

(۳۰۷۲۴) حضرت عمرو بن مرہ ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت سعید بن المسیب ولیٹیلا سے قرآن کی ایک آیت کے متعلق سوال کیا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ سے قرآن کے بارے میں سوال نہ کرو بلکہ اس سے پوچھو جو دعویٰ کرتا ہے کہ اس پر قرآن کی کوئی چیز مخفی نہیں ہے۔ یعنی حضرت عکرمہ ولیٹیلا سے۔

(٣٠٧٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَن سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

(۳۰۷۲۵) حضرت سعید بن جبیر ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن کے بارے میں بغیر علم کے رائے زنی کرے پس اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(٣٠٧٢٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ: كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَكْرَهُ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِي الْقُرْآنِ.

(۳۰۷۲۶) حضرت مغیرہ ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ولیٹیلا ناپسند کرتے تھے کہ وہ قرآن کے بارے میں کچھ رائے زنی کریں۔

(٣٠٧٢٧) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ: أَدْرَكْت أَصْحَابَ عَبْدِ اللهِ وَأَصْحَابَ عَلِيٍّ وَلَيْسَ هُمْ لِشَيْءٍ مِنَ الْعِلْمِ أَكْرَهُ مِنْهُمْ لِتَفْسِيرِ الْقُرْآنِ ، قَالَ: وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَقُولُ: أَيُّ سَمَاءٍ تُظِلُّنِي وَأَيُّ أَرْضٍ تُقِلُّنِي إِذَا قُلْتُ فِي كِتَابِ اللهِ مَا لَا أَعْلَمُ.

(۳۰۷۲۷) امام شعبی ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کو پایا اس حال میں کہ ان کے نزدیک علم میں قرآن کی تفسیر بیان کرنا سب سے زیادہ ناپسندیدہ تھا۔ شعبی ولیٹیلا نے فرمایا: اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: کون سا آسمان مجھ پر سایہ کرے گا، اور کون سی زمین مجھے پناہ دے گی۔ جب میں قرآن کے بارے میں ایسی بات کہوں جس کا مجھے علم نہیں؟!

(٣٠٧٢٨) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ: حدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، قَالَ: سَأَلْتُ طَاوُوسًا ، عَن تَفْسِيرِ هَذِهِ الآيَةِ: ﴿شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ﴾ فَأَرَادَ أَنْ يَبْطِشَ حَتَّى قِيلَ هَذَا ابْنُ حَبِيبٍ كَرَاهِيَةً لِتَفْسِيرِ الْقُرْآنِ.

(۳۰۷۲۸) حضرت عبد اللہ بن حبیب بن ابی ثابت ولیٹیلا فرماتے ہیں: میں نے حضرت طاووس ولیٹیلا سے اس آیت: گواہی کا (ضابطہ) تمہارے درمیان جب تم میں سے کسی کی موت آپہنچے، کی تفسیر کے متعلق پوچھا؟ سو انہوں نے حملہ کرنے کا ارادہ کیا یہاں تک کہ انہیں کہا گیا: یہ ابن حبیب ہیں۔ قرآن کی تفسیر بیان کرنے کو ناپسند کرنے کی وجہ سے۔

(٣٠٧٢٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ عُمَرَ ، قَرَأَ عَلَى الْمِنْبَرِ: ﴿وَفَاكِهَةً وَأَبًّا﴾ ثُمَّ قَالَ: هَذِهِ الْفَاكِهَةُ قَدْ عَرَفْنَاهَا فَمَا الأَبُّ ؟ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى نَفْسِهِ فَقَالَ: إِنَّ هَذَا لَهُوَ التَّكَلُّفُ يَا عُمَرُ.

(۳۰۷۲۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر آیت تلاوت فرمائی۔ (اور پھل اور چارے)۔ پھر فرمایا: یہ پھل تو ہم پہچانتے ہیں۔ پس ابّا کیا ہے؟ پھر اپنے نفس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے عمر! یقیناً یہ تو تکلف ہے!۔

(٣٠٧٣٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ: كَتَبَ رَجُلٌ مُصْحَفًا وَكَتَبَ عِنْدَ كُلِّ آيَةٍ تَفْسِيرَهَا ، فَدَعَا بِهِ عُمَرُ فَقَرَضَهُ بِالْمِقْرَاضَيْنِ.

(۳۰۷۳۰) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے قرآن لکھا اور ہر آیت کے ساتھ اس کی تفسیر بھی لکھی۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو منگوایا۔ پھر اس کو قینچی کے ساتھ کاٹ دیا۔

(٣٠٧٣١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ سُئِلَ عَنْ (وَفَاكِهَةً وَأَبًّا) فَقَالَ: أَيُّ سَمَاءٍ تُظِلُّنِي وَأَيُّ أَرْضٍ تُقِلُّنِي إِذَا قُلْتُ فِي كِتَابِ اللهِ مَا لاَ أَعْلَمُ.

(۳۰۷۳۱) حضرت ابراہیم التیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے اس آیت (اور پھل اور چارے) کے متعلق سوال کیا گیا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کون سا آسمان مجھے سایہ دے گا؟ اور کون سی زمین مجھے پناہ دے گی۔ جب میں کتاب اللہ کے بارے میں وہ بات کہوں جس کا مجھے علم نہیں؟!۔

(٣٠٧٣٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عبد اللهِ الزُّبَيْرِيُّ ، عَن سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ: كَانَ إِذَا سُئِلَ عَن شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ ، قَالَ: قَدْ أَصَابَ اللَّهُ مَا أَرَادَ.

(۳۰۷۳۲) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے جب قرآن کی کسی آیت کے متعلق سوال کیا جاتا۔ فرماتے: اللہ حق بجانب ہے جس کا بھی اس نے ارادہ کیا۔

(٣٤) من كره أن يقول إذا قرأ القرآن ليس كذا

جو شخص قرآن پڑھے جانے کے وقت یوں کہنا ناپسند کرے! ایسا نہیں ہے

(٣٠٧٣٣) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَن شُعَيْبٍ ، قَالَ: كَانَ أَبُو الْعَالِيَةِ يُقْرِءُ النَّاسَ الْقُرْآنَ ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُغَيِّرَ على الرجل لَمْ يَقُلْ: لَيْسَ كَذَا وَكَذَا ، وَلَكِنَّهُ يَقُولُ: اقْرَأْ آيَةَ كَذَا ، فَذَكَرته لإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ: أَظُنُّ صَاحِبَكُمْ قَدْ سَمِعَ ، أَنَّهُ مَنْ كَفَرَ بِحَرْفٍ مِنْهُ ، فَقَدْ كَفَرَ بِهِ كُلِّهِ.

(۳۰۷۳۳) حضرت شعیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ لوگوں کو قرآن پڑھایا کرتے تھے: پس جب وہ کسی شخص کی غلطی درست کرنے کا ارادہ کرتے تو یوں نہیں فرماتے: ایسے اور ایسے نہیں ہے۔ بلکہ وہ اس طرح فرماتے تھے: آیت کو ایسے پڑھو۔

پس میں نے یہ بات حضرت ابراہیم ریلیٹیا کے سامنے ذکر کی تو آپ رایٹیاں نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ تمہارے ساتھی نے یہ حدیث سنی ہے: جس شخص قرآن کے ایک حرف کا انکار کیا بلاشبہ اس نے پورے قرآن کا انکار کیا۔

(٣٠٧٣٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ: أَمْسَكْت عَلَى عَبْدِ اللهِ فِي الْمُصْحَفِ فَقَالَ: كَيْفَ رَأَيْت ؟ قُلْتُ: قَرَأْتهَا كَمَا هِيَ فِي الْمُصْحَفِ إِلاَّ حَرْفَ كَذَا قَرَأْتهُ كَذَا وَكَذَا.

(٣٠٧٣٤) حضرت علقمہ ریلیٹیا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو قرآن پڑھتے میں روکا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیری رائے کے مطابق کیسے ہے؟ میں نے کہا: آپ رضی اللہ عنہ نے پڑھا جیسے قرآن میں موجود ہے سوائے ایک حرف کے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو ایسے اور ایسے پڑھا۔

(٣٠٧٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ: كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ فَإِذَا مَرَرْت بِحَرْفٍ يُنْكِرُهُ لَمْ يَقُلْ لِي: لَيْسَ كَذَا وَكَذَا ، وَيَقُولُ: كَانَ عَلْقَمَةُ يَقْرَأُه كَذَا وَكَذَا.

(٣٠٧٣٥) حضرت اعمش ریلیٹیا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم ریلیٹیا پر قرآن کی تلاوت کی۔ پس جب میں ایک حرف پر گزرا انہوں نے اس پر روک دیا۔ مجھے یوں نہیں کہا کہ ایسے اور ایسے نہیں ہے۔ بلکہ فرمایا: حضرت علقمہ ریلیٹیا اس آیت کو ایسے اور ایسے پڑھتے تھے۔

(٣٠٧٣٦) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ: قَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ: إِنَّ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ يُرِيدُ أَنْ تُقْرِئَهُ قِرَائَةَ عَبْدِ اللهِ ، قُلْتُ: لاَ أَسْتَطِيعُ ، قَالَ: بَلَى ، فَإِنَّهُ قَدْ أَرَادَ ذَاكَ ، قَالَ: فَلَمَّا رَأَيْته قَدْ هَوِي ذَاكَ ، قُلْتُ: فَيَكُونُ هَذَا بِمَحْضَرٍ مِنْك فَنَتَذَاكَرُ حُرُوفَ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ: اكفنى هَذَا ، قُلْتُ: وَمَا تَكْرَهُ مِنْ هَذَا ؟ قَالَ أَكْرَهُ أَنْ أَقُولَ لِشَيْءٍ هُوَ هَكَذَا ، وَلَيْسَ هُوَ هَكَذَا ، أَوْ أَقُولُ فِيهَا وَاوٌ وَلَيْسَ فِيهَا وَاوٌ.

(٣٠٧٣٦) حضرت اعمش ریلیٹیا فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریلیٹیا نے مجھ سے فرمایا: بلاشبہ ابراہیم التیمی ریلیٹیا چاہ رہے ہیں کہ تم ان کو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی قراءت پڑھادو۔ میں نے کہا: میں طاقت نہیں رکھتا۔ انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں، پس بے شک ان کا یہی ارادہ ہے، اعمش فرماتے ہیں: جب میں نے ان کو دیکھا کہ وہ یہی چاہ رہے ہیں تو میں نے کہا: ٹھیک ہے یہ آپ کی موجودگی میں ہوگا، تو ہم نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حروف کا مذاکرہ کیا۔ تو آپ ریلیٹیا نے فرمایا: مجھے اتنا کافی ہے۔ میں نے کہا: آپ اس طرح ناپسند کیوں کرتے ہیں پڑھانا، آپ ریلیٹیا نے فرمایا: میں ناپسند کرتا ہوں کہ میں کسی آیت کے بارے میں کہوں: کہ وہ ایسے ہے تو وہ اس طرح نہ ہو یا میں کہوں: اس میں واؤ ہے، اور اس میں واؤ نہ ہو۔

(٣٠٧٣٧) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ مَسْعُودٍ: ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ﴾ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَقُولُ: ذُرِّيَاتُهُم ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يُرَدِّدُهَا وَيُرَدِّدُهَا ، وَلا يَقُولُ: لَيْسَ كَذَا.

(٣٠٧٣٧) حضرت ابراہیم ریلیٹیا فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کا تلفظ پوچھا! اور وہ لوگ جو

ایمان لائے اور چلی ان کے نقش قدم پر ان کی اولاد۔ پس اس آدمی نے ذریاتھم کہنا شروع کر دیا۔ پھر وہ بار بار اس لفظ کو دوہرا رہا تھا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے بھی نہیں فرمایا: کہ ایسے نہیں ہے۔

(٣٠٧٣٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ: إنِّي لأَكْرَهُ أَنْ أَشْهَدَ عَرْضَ الْقُرْآنِ فَأَقُولُ كَذَا وَلَيْسَ كَذَا.

(۳۰۷۳۸) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں ناپسند کرتا ہوں کہ میں قرآن کے معاملہ میں گواہی دوں پس میں کہوں! ایسا ہے، اور وہ ویسا نہ ہو۔

(٣٥) من كره أن يتناول القرآن عِند الأمرِ يعرضُ مِن أمرِ الدّنيا

جو شخص ناپسند کرے کہ وہ کسی دنیاوی معاملہ پیش آجانے کی صورت میں قرآن پکڑے

(٣٠٧٣٩) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ: كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ يَعْرِضُ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا.

(۳۰۷۳۹) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ناپسند سمجھتے تھے کہ وہ کسی دنیاوی معاملہ کے پیش آنے کی صورت میں قرآن پڑھیں۔

(٣٠٧٤٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ: كَانَ أَبِي إذَا رَأَى شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا يُعْجِبُهُ ، قَالَ: لاَ تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إلَى مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ.

(۳۰۷۴۰) حضرت ھشام بن عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد جب دنیا کی کوئی چیز دیکھتے جو ان کو اچھی لگتی تو آیت تلاوت فرماتے! اور نہ آنکھ اٹھا کر دیکھو تم اس طرف جو ساز و سامان ہم نے ان میں سے مختلف قسم کے لوگوں کو دیا ہے۔

(٣٦) القرآن على كم نزل حرفًا

قرآن کتنے حروف پر نازل ہوا؟

(٣٠٧٤١) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أُمِّ أَيُّوبَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ أَيُّهَا قَرَأْتَ أَصَبْتَ. (احمد ۴۳۳۔ حمیدی ۳۴۰)

(۳۰۷۴۱) حضرت ام ایوب رحمہ اللہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے جس حرف کے ساتھ بھی پڑھو گے۔ حق بجانب ہو گے۔

(٣٠٧٤٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ كُلٌّ شَافٍ كَافٍ. (طبری ۱۹)

(۳۰۷۴۲) حضرت عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّاَلِلّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قرآن سات حروف پر اترا ہے۔ ان میں سے ہر ایک کافی وشافی ہے۔

(۳۰۷٤۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ عَلِيمًا حَكِيمًا ، غَفُورًا رَحِيمًا.

(احمد ۳۳۲۔ ابن حبان ۷۴۳)

(۳۰۷۴۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّاَلِلّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے، وہ اللہ علم والا، حکمت والا، بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

(۳۰۷٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ ، أَخْبَرَنِي أُبَيّ بْنُ كَعْبٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ رَبِّي أَرْسَلَ إِلَيَّ: أَنِ اقْرَإِ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ. (مسلم ۵۶۲۔ ابن حبان ۷۴۰)

(۳۰۷۴۴) حضرت اُبَی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّاَلِلّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ میرے رب نے میری طرف قاصد بھیجا ہے کہ میں قرآن کو سات حروف پر پڑھوں۔

(۳۰۷٤٥) حَدَّثَنَا غُنْدَر ، عَنْ شُعْبَة ، عَنِ الحَكَم ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِءَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَأَيُّمَا حَرْفٍ قَرَؤُوا عَلَيْهِ ، فَقَدْ أَصَابُوا. (مسلم ۵۶۲۔ ابو داؤد ۱۴۷۳)

(۳۰۷۴۵) حضرت اُبَی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی کریم صَلَّاَلِلّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا: اللہ آپ کو حکم دیتے ہیں کہ آپ صَلَّاَلِلّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اپنی امت کو سات حروف پر قرآن پڑھائیں۔ پس وہ جس حرف کے ساتھ بھی پڑھیں گے وہ حق بجانب ہوں گے۔

(۳۰۷٤٦) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنِ الْهَجَرِيِّ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ. (ابن حبان ۷۵۔ طبری ۱۲)

(۳۰۷۴۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّاَلِلّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا؛ قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے۔

(۳۰۷٤٧) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَاب ، عَن حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ جِبْرِيلَ ، قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَإِ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ ، فَقَالَ لَهُ مِيكَائِيلُ: اسْتَزِدْهُ ، فَقَالَ: عَلَى حَرْفَيْنِ ، ثُمَّ قَالَ: اسْتَزِدْهُ ، حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرُفٍ ، كُلُّهَا شَافٍ كَافٍ كَقَوْلِكَ: هَلُمَّ وَتَعَالَ ، مَا لَمْ يَخْتِمْ آيَةَ رَحْمَةٍ بِآيَةِ عَذَابٍ ، أَوْ آيَةَ عَذَابٍ بِرَحْمَةٍ. (احمد ۴۱)

(۳۰۷۴۷) حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: قرآن کو ایک حرف پر پڑھیے، تو حضرت میکائیل علیہ السلام نے ان سے کہا: اس میں اضافہ کر دو، تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: دو حرفوں پر پڑھیں! پھر میکائیل علیہ السلام نے کہا: اس میں اضافہ کر دو، یہاں تک کہ وہ سات حروف تک پہنچ گئے۔ جن میں سے ہر ایک شافی کافی ہے۔ جیسا کہ تمہارا کہنا۔ ھلم اور تعال، دونوں کا ایک معنی ہے، آؤ۔ جب تک وہ رحمت کی آیت کو عذاب کی آیت کے ساتھ مکمل نہ کرے اور عذاب کی آیت کو رحمت کی آیت کے ساتھ مکمل نہ کرے۔

(۳۰۷۴۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنْ أُبَيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ اقْرَأِ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ ، كُلٌّ شَافٍ كَافٍ. (احمد ۱۱۴۔ ابن حبان ۷۴۲)

(۳۰۷۴۸) حضرت اُبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کو سات حروف پر پڑھو، ہر ایک حرف شافی کافی ہے۔

(۳۰۷۴۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سُقَيْرٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ عَنْ أُبَيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اقْرَأْهُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ. (ابوداؤد ۱۴۷۲۔ احمد ۱۲۴)

(۳۰۷۴۹) حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ حضرت ابی کے واسطہ سے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو سات حروف پر پڑھو۔

(۳۰۷۵۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ: حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى ثَلَاثَةِ أَحْرُفٍ. (احمد ۱۶۔ طبرانی ۶۸۵۳)

(۳۰۷۵۰) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن تین حروف پر نازل ہوا ہے۔

(۳۰۷۵۱) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مِجْلَزٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الأَنْصَارِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِي ، قَالا: سَمِعْنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْقُرْآنَ نَزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَؤُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ.

(بخاری ۲۴۱۹۔ مسلم ۵۶۰)

(۳۰۷۵۱) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے۔ پس تم پڑھو جیسے تمہیں آسانی ہو۔

(۳۰۷۵۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ أُبَيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ جِبْرِيلَ لقيه فَقَالَ: مُرْهُمْ فَلْيَقْرَؤُوهُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ. (ترمذی ۲۹۴۴۔ ابن حبان ۷۳۹)

(۳۰۷۵۲) حضرت اُبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے اور فرمایا: اپنی امت کو حکم دیں کہ قرآن

کو سات حروف پر پڑھیں۔

(۳۷) مِمّن یؤخذ القرآن ؟

ان لوگوں کا بیان جن سے قرآن لیا گیا ہے

(۳۰۷۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ. (بخاری ۳۷۶۰۔ مسلم ۱۹۱۴)

(۳۰۷۵۳) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن چار لوگوں سے پڑھو، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے اور سالم سے جو کہ حذیفہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

(۳۰۷۵٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي: أَحْسَنْتَ. (مسلم ۵۵۱۔ احمد ۳۲۴)

(۳۰۷۵۴) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تلاوت فرمائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تو نے خوبصورت پڑھا۔

(۳۰۷۵۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ فَقَالَ: عَلِيٌّ أَقْضَانَا وَأُبَيٌّ أَقْرَؤُنَا ، وَإِنَّا نَتْرُكُ أَشْيَاءَ مِمَّا يَقْرَأُ أُبَيٌّ وَإِنَّ أُبَيًّا يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلا أَتْرُكُ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِشَيْءٍ ، وَقَدْ نَزَلَ بَعْدَ أُبَيٍّ كِتَابٌ.

(۳۰۷۵۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمانے لگے: علی ہم میں سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے، اور اُبیؓ ہم میں سب سے اچھا پڑھنے والا ہے، اور ہم نے کچھ چیزیں چھوڑ دی ہیں جن کو اُبیؓ پڑھتے ہیں۔ اور حضرت اُبی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن سنا ہے، اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات میں سے کچھ بھی نہیں چھوڑوں گا۔ اور تحقیق کتاب تو اُبیؓ کے بعد نازل ہوئی تھی۔

(۳۰۷۵٦) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَقْرَأَ لِكِتَابِ اللهِ ، وَلا أَفْقَهَ فِي دِينِ اللهِ ، وَلا أَعْلَمَ بِاللهِ مِنْ عُمَرَ.

(۳۰۷۵۶) حضرت عبدالملک بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قبیصہ بن جابر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا جو کتاب کو زیادہ اچھا پڑھنے والا ہو، اور اللہ کے دین میں زیادہ سمجھ رکھنے والا ہو۔ اور اللہ کو زیادہ جاننے والا ہو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے۔

(۳۰۷۵۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ: كُنَّا نَفْخَرُ عَلَى النَّاسِ بِقَارِئِنَا عَبْدِ اللهِ بْنِ

السَّائِبِ.

(۳۰۷۵۷) حضرت داؤد بن شابور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم لوگ لوگوں کے سامنے اپنے قاری حضرت عبداللہ بن سائب رحمہ اللہ کی وجہ سے فخر کرتے تھے۔

(۳۰۷۵۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنْ دَاوُد بْنِ شَابُورَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ: كُنْتُ أفخر النَّاسَ بِالْحِفْظِ لِلْقُرْآنِ حَتَّى صَلَّيْت خَلْفَ مَسْلَمَةَ بْنِ مَخْلَدٍ ، فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ فَمَا أَخْطَأَ فِيهَا وَاوًا ، وَلا أَلِفًا.

(۳۰۷۵۸) حضرت داؤد بن شابور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا: میں لوگوں میں قرآن کا پکا حافظ ہونے کی وجہ سے فخر کرتا تھا، یہاں تک کہ میں نے حضرت مسلمہ بن مخلد رحمہ اللہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ پس انہوں نے سورۂ بقرہ شروع کی اور اس میں الف اور واؤ تک کی غلطی بھی نہیں کی۔

(۳۰۷۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَطْبًا كَمَا أُنْزِلَ فَلْيَقْرَأْ عَلَى قِرَائَةِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ.

(۳۰۷۵۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص چاہتا ہے کہ وہ قرآن کو ویسے ہی تر و تازہ پڑھے جیسا کہ وہ اترا تھا۔ پس اسے چاہیے کہ وہ ابن ام عبد کی قراءت کے مطابق پڑھے۔

(۳۰۷۶۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا عِيسَى بْنُ دِينَارٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ كَمَا أُنْزِلَ غَضًّا فَلْيَقْرَأْهُ عَلَى قِرَائَةِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ. (بخاری ۱۹۲)

(۳۰۷۶۰) حضرت عمرو بن الحارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص چاہتا ہے کہ وہ قرآن پڑھے جیسے وہ تر و تازہ اترا تھا پس اس کو چاہیے کہ وہ ابن ام عبد کی قراءت کے مطابق پڑھے۔

(۳۰۷۶۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ: حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَبَّةَ الْبَدْرِيَّ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ﴾ إِلَى آخِرِهَا ، قَالَ جِبْرِيلُ: يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ رَبَّك يَأْمُرُك أَنْ تُقْرِئَهَا أُبَيًّا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأُبَيٍّ: إِنَّ جِبْرِيلَ أَمَرَنِي أَنْ أُقْرِئَك هَذِهِ السُّورَةَ ، قَالَ أُبَيٌّ: أَذَكَرَنِي يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ: نَعَمْ. (احمد ۴۸۹۔ مسند ۷۲۳)

(۳۰۷۶۱) حضرت عمار بن ابی عمار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوحبہ بدری رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے: جب آیت: ہرگز نہ تھے وہ لوگ جو کافر ہیں اہل کتاب میں، آخر تک نازل ہوئی۔ تو جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رب آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ یہ سورت اُبی کو پڑھا دیں۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُبی سے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں یہ سورت پڑھا دوں، حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا انہوں نے میرا نام ذکر کیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔

(۳۰۷٦۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ غَضًّا كَمَا أُنْزِلَ فَلْيَقْرَأْهُ عَلَى قِرَائَةِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ.

(احمد ۴۴۵۔ ابن حبان ۷۰٦٦)

(۳۰۷٦۲) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا؛ جو شخص پسند کرتا ہے کہ قرآن کو ویسے ہی تروتازہ پڑھے جیسے وہ اترا تھا۔ پس اس کو چاہیے کہ وہ ابن ام عبد کی قراءت کے مطابق پڑھے۔

(۳۰۷٦۳) حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، أَنَّهُ سَمِعَ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ: قَدْ قَرَأَ عَبْدُ اللهِ الْقرآن عَلَى ظَهْرِ لِسَانِهِ.

(۳۰۷٦۳) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے قرآن حضور ﷺ کی زبان سے پڑھا۔

(۳۰۷٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ: مَاتَ أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَلَمْ يَجْمَعُوا الْقُرْآنَ.

(۳۰۷٦٤) حضرت منصور بن عبد الرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ انتقال فرما گئے اس حال میں کہ انہوں نے قرآن جمع نہیں کیا۔

(۳۸) ما نزل مِن القرآنِ بمكّة والمدينةِ

قرآن کا جو حصہ مکہ اور مدینہ میں نازل ہوا

(۳۰۷٦۵) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أُنْزِلَتْ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ بِالْمَدِينَةِ.

(۳۰۷٦۵) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا؛ سورۃ فاتحہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔

(۳۰۷٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: مَا كَانَ مِنْ حَجٍّ ، أَوْ فَرِيضَةٍ فَإِنَّهُ نَزَلَ بِالْمَدِينَةِ ، وَمَا كَانَ مِنْ ذِكْرِ الأُمَمِ وَالْقُرُونِ وَالْعَذَابِ فَإِنَّهُ أُنْزِلَ بِمَكَّةَ.

(۳۰۷٦٦) حضرت ھشام بن عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: قرآن کے جس حصہ میں حج کے مسائل یا کسی فریضہ کو بیان کیا گیا ہے پس بلاشبہ وہ حصہ مدینہ میں نازل ہوا اور قرآن کے جس حصہ میں سابقہ امتوں اور صدیوں اور عذاب کا ذکر ہے پس بلاشبہ وہ حصہ مکہ میں نازل ہوا۔

(۳۰۷٦۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا فِي الْمَدِينَةِ.

(۳۰۷۶۷) حضرت سلمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک ؒ نے ارشاد فرمایا: (اے ایمان والو!) یہ آیات مدینہ میں نازل ہوئیں۔

(۳۰۷۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عن علقمة قَالَ : كُلُّ شَيْءٍ فِي الْقُرْآنِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أُنْزِلَ بِالْمَدِينَةِ ، وَكُلُّ شَيْءٍ فِي الْقُرْآنِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أُنْزِلَ بِمَكَّةَ.

(۳۰۷۶۸) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ ؒ نے ارشاد فرمایا: قرآن میں ہر وہ آیت جس میں (اے ایمان والو!) کے ذریعہ خطاب ہے مدینہ میں نازل ہوئی، اور قرآن میں ہر وہ آیت جس میں (اے لوگو!) کے ذریعہ خطاب ہے وہ مکہ میں نازل ہوئی۔

(۳۰۷۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَرَأْنَا الْمُفَصَّلَ حُجَجًا وَنَحْنُ بِمَكَّةَ لَيْسَ فِيهَا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا.

(۳۰۷۶۹) حضرت عبد الرحمن بن یزید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: ہم نے چھوٹی سورتیں بطور دلائل کے مکہ میں پڑھیں، ان سورتوں میں (اے ایمان والو) نہیں تھا۔

(۳۰۷۷۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَن عِكْرِمَةَ ، قَالَ : كُلُّ سُورَةٍ فِيهَا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا فَهِيَ مَدَنِيَّةٌ.

(۳۰۷۷۰) حضرت ایوب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ ؒ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ سورت جس میں (اے ایمان والو) موجود ہے وہ مدنی ہے۔

(۳۰۷۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَن زَائِدَةَ، عَن مَنْصُورٍ، عَن مُجَاهِدٍ، قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أُنْزِلَتْ بِالْمَدِينَةِ.

(۳۰۷۷۱) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے ارشاد فرمایا: سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ یہ مدینہ میں نازل ہوئی۔

(۳۰۷۷۲) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَن سُفْيَانَ ، عَن لَيْثٍ ، عَن شَهْرٍ ، قَالَ : الأَنْعَامُ مَكِّيَّةٌ.

(۳۰۷۷۲) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ حضرت شہر ؒ نے ارشاد فرمایا: سورۃ الانعام مکی سورت ہے۔

(۳۰۷۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ قَيْسٍ ، عَن عُرْوَةَ : مَا كَانَ ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ﴾ بِمَكَّةَ ، وَمَا كَانَ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا﴾ بِالْمَدِينَةِ.

(۳۰۷۷۳) حضرت نضر بن قیس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ ؒ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ آیت جس میں (اے لوگو!) کے ذریعہ خطاب ہے وہ مکہ میں نازل ہوئی اور ہر وہ آیت جس میں (اے ایمان والو!) کے ذریعہ خطاب ہے وہ مدینہ میں نازل ہوئی۔

(۳۰۷۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : ذَكَرُوا عِنْدَ الشَّعْبِيِّ قَوْلَهُ : ﴿وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ على مثله﴾ فَقِيلَ : عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلامٍ ، فَقَالَ : كَيْفَ يَكُونُ ابْنُ سَلامٍ وَهَذِهِ السُّورَةُ مَكِّيَّةٌ.

(۳۰۷۷۴) حضرت ابن عون ؒ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے امام شعبی ؒ کے پاس آیت پڑھی: جبکہ گواہی دے چکا ہے ایک گواہ بنی اسرائیل میں سے اسی جیسے کلام پر۔ پس کہا گیا: گواہ سے مراد حضرت عبداللہ بن سلام ؓ ہیں تو آپ ؒ نے فرمایا: یہ ابن سلام کیسے ہو سکتے ہیں حالانکہ یہ سورت تو مکی ہے؟!۔

(۳۰۷۷۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: إِنِّي لأَعْلَمُ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ بِمَكَّةَ ، وَمَا أُنْزِلَ بِالْمَدِينَةِ ، فَأَمَّا مَا نَزَلَ بِمَكَّةَ فَضَرْبُ الأَمْثَالِ وَذِكْرُ الْقُرُونِ ، وَأَمَّا مَا نَزَلَ بِالْمَدِينَةِ فَالْفَرَائِضُ وَالْحُدُودُ وَالْجِهَادُ.

(۳۰۷۷۵) حضرت ہشام بن عروہ ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ ؒ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ میں بہت اچھے طریقہ سے جانتا ہوں قرآن کا جو حصہ مکہ میں نازل ہوا اور جو حصہ مدینہ میں نازل ہوا۔ بہرحال جو حصہ مکہ میں نازل ہوا اس میں مثالوں کا بیان اور پچھلے واقعات کا ذکر ہے، اور باقی جو حصہ مدینہ میں نازل ہوا اس میں فرائض، حدود اور جہاد کا بیان ہے۔

(۳۹) فِي الْقِرَاءَةِ يسرع فِيهَا

قراءت میں جلدی کرنے کا بیان

(۳۰۷۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا ، عَنْ قِرَائَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ مَدًّا.

(۳۰۷۷٦) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس ؓ سے نبی ﷺ کی قراءت کے بارے میں پوچھا؟ تو آپ ؓ نے فرمایا: آپ ﷺ اپنی آواز کو لمبا کر کے پڑھتے تھے۔

(۳۰۷۷۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ فَذَكَرَتْ حَرْفًا حَرْفًا.

(۳۰۷۷۷) حضرت ابن ابی ملیکہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ ؓ نے ارشاد فرمایا: نبی ﷺ کا پڑھنا ایسے تھا: سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ پس آپ ؓ نے ایک ایک حرف ذکر فرمایا:

(۳۰۷۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: كَانَ عَلْقَمَةُ يَقْرَأُ عَلَى عَبْدِ اللهِ فَقَالَ: رَتِّلْ فِدَاك أَبِي وَأُمِّي فَإِنَّهُ زَيْنُ الْقُرْآنِ.

(۳۰۷۷۸) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ ؒ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ پر پڑھا کرتے تھے تو آپ ؓ فرماتے! ٹھہر کر پڑھ۔ میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں۔ پس یہی تو قرآن کی زیب وزینت ہے۔

(۳۰۷۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ: كَانَ ابْنُ سِيرِينَ إِذَا قَرَأَ يَمْضِي فِي قِرَائَتِهِ.

(۳۰۷۷۹) حضرت ایوب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین ؒ جب پڑھتے تو اپنی قراءت میں جلدی کرتے تھے۔

(۳۰۷۸۰) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، وَعَطَاءٍ أَنَّهُمَا كَانَا يَهُذَّانِ الْقِرَاءَةَ هَذًّا.

(۳۰۷۸۰) حضرت عثمان بن الاسود ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ اور حضرت عطاء ؒ جلدی جلدی قرآن پڑھتے تھے۔

(۳۰۷۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ حُجْرِ بْنِ عَنْبَسَ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ: ﴿وَلا الضَّالِّينَ﴾ فَقَالَ: آمِينَ يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ.

(۳۰۷۸۱) حضرت وائل بن حجر ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو سنا آپ ﷺ نے پڑھا: و لا الضالین اور نہ ہی بھٹکنے والے، پھر آپ ﷺ نے کہا: آمین اور اپنی آواز کو لمبا کیا۔

(۳۰۷۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِيسَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ لاَ تَهُذُّوا الْقُرْآنَ كَهَذِّ الشِّعْرِ ، وَلا تَنْثُرُوهُ نَثْرَ الدَّقَلِ.

(۳۰۷۸۲) امام شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: قرآن کو جلدی جلدی مت پڑھو، شعر کے جلدی پڑھنے کی طرح، اور نہ ہی غیر منظوم انداز میں پڑھو ردی کھجور بکھیرنے کی طرح۔

(۳۰۷۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ: ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً﴾ قَالَ: بَعْضُهُ عَلَى أَثَرِ بَعْضٍ.

(۳۰۷۸۳) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے ارشاد فرمایا: اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ یعنی اس کے بعض حصہ کو بعض کے پیچھے پیچھے پڑھو۔

(۳۰۷۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً﴾ قَالَ بَيِّنْهُ تَبْيِينًا.

(۳۰۷۸۴) حضرت مقسم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا: قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ یعنی اس کو واضح انداز میں پڑھو۔

(۳۰۷۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُبَيْدٍ الْمُكَتِّبِ ، قَالَ: سُئِلَ مُجَاهِدٌ ، عَنْ رَجُلَيْنِ قَرَأَ أَحَدُهُمَا الْبَقَرَةَ وَقَرَأَ آخَرُ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ ، فَكَانَ رُكُوعُهُمَا وَسُجُودُهُمَا وَجُلُوسُهُمَا سَوَاءً أَيُّهُمَا أَفْضَلُ ؟ قَالَ: الَّذِي قَرَأَ الْبَقَرَةَ ، ثُمَّ قَرَأَ مُجَاهِدٌ: ﴿وَقُرْآنًا فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى مُكْثٍ وَنَزَّلْنَاهُ تَنْزِيلاً﴾.

(۳۰۷۸۵) حضرت عبید مکتب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ سے ایسے دو آدمیوں کے بارے میں پوچھا گیا جن میں سے ایک نے سورۂ بقرہ پڑھی اور دوسرے نے سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران پڑھی، اور ان دونوں کے رکوع اور سجدے اور ان دونوں کا بیٹھنا برابر تھا۔ ان دونوں میں سے کون افضل ہے؟ آپ ؒ نے ارشاد فرمایا: جس نے سورۂ بقرہ پڑھی، پھر مجاہد ؒ نے تائید میں یہ آیت پڑھی: اور نازل کیا ہے ہم نے اس قرآن کو واضح مضامین کے ساتھ تاکہ پڑھ کر سناؤ تم اسے انسانوں کو ٹھہر ٹھہر کر اور نازل کیا

ہے ہم نے اس کو بتدریج (حسب موقع)۔

(٣٠٧٨٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبِ الْقُرَظِيَّ يَقُولُ: لأَنْ أَقْرَأَ: ﴿إِذَا زُلْزِلَتْ﴾ وَ ﴿الْقَارِعَةُ﴾ أُرَدِّدُهُمَا وَأَتَفَكَّرُ فِيهِمَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَهُذَّ الْقُرْآنَ.

(۳۰۷۸۶) حضرت عبید اللہ بن عبد الرحمٰن بن موھب ریشیئ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد بن کعب القرظی ریشیئ کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ! میں ان سورتوں کو پڑھوں: اذا زلزلت الارض اور سورۃ القارعۃ کو۔ میں ان دونوں کو بار بار پڑھوں اور ان دونوں میں غور وفکر کروں یہ مجھے زیادہ پسندیدہ ہے اس بات سے کہ میں قرآن کو جلدی جلدی پڑھوں۔

(٣٠٧٨٧) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيزِ إِذَا قَرَأَ تَرَسَّلَ فِي قِرَاءَتِهِ.

(۳۰۷۸۷) حضرت ثابت بن قیس ریشیئ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز ریشیئ کو قرآن پڑھتے ہوئے سنا: وہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے۔

(٤٠) مَنْ قَالَ اعملوا بالقرآنِ

جو شخص کہے: قرآن پر عمل کرو

(٣٠٧٨٨) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، أَنَّ أُنَاسًا مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ أتوا أَبَا الدَّرْدَاءِ، فَقَالُوا: إِنَّ إِخْوَانًا لك مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ يُقْرِئُونَك السَّلاَمَ وَيَأْمُرُونَك أَنْ تُوصِيَهُمْ، قَالَ: فَأَقْرِءْ وَهُمُ السَّلاَمَ وَمُرُوهُمْ فَلْيُعْطُوا الْقُرْآنَ خَزَائِمَهُ، فَإِنَّهُ يَحْمِلُهُمْ عَلَى الْقَصْدِ وَالسُّهُولَةِ، وَيُجَنِّبُهُمُ الْجَوْرَ وَالْحُزُونَةَ.

(۳۰۷۸۸) حضرت ابو قلابہ ریشیئ فرماتے ہیں کہ کوفہ کے کچھ لوگ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: آپ رضی اللہ عنہ کے کوفہ کے بھائی آپ کو سلام کہہ رہے تھے اور آپ سے درخواست کر رہے تھے کہ آپ ان کے لیے کوئی وصیت کر دیجیے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس تم ان کو سلام کہنا اور ان کو حکم دینا کہ وہ قرآن پر عمل کریں دل و جان سے وہ ان کو سہولت و آسانی دے گا۔ اور ان کو ظلم اور غم سے بچائے گا۔

(٣٠٧٨٩) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، قَالَ: قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: لاَ تَفْقَهُ كُلَّ الْفِقْهِ حَتَّى تَرَى لِلْقُرْآنِ وُجُوهًا كَثِيرَةً.

(۳۰۷۸۹) حضرت ابو قلابہ ریشیئ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم سارا قرآن نہیں سمجھ سکتے یہاں تک کہ تم قرآن کی ساری عملی صورتیں نہ دیکھ لو۔

(٣٠٧٩٠) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَن زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ، عَنْ أَبِي كِنَانَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: أَعْطُوا الْقُرْآنَ خَزَائِمَهُ، يَأْخُذْ بِكُمُ الْقَصْدَ وَالسُّهُولَةَ وَيُجَنِّبْكُمُ الْجَوْرَ وَالْحُزُونَةَ.

(۳۰۷۹۰) حضرت ابو کنانہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ ؓ نے ارشاد فرمایا: قرآن پر عمل کرو دل و جان سے، وہ تمہیں سہولت اور آسانی دے گا، اور تمہیں ظلم اور تکلیف سے بچائے گا۔

(۴۱) من نهى عنِ التّمارِى فِى القرآنِ

جو شخص قرآن کے بارے میں جھگڑا کرنے سے روکے

(۳۰۷۹۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ سَعْدٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، قَالَ: تَشَاجَرَ رَجُلانِ فِي آيَةٍ فَارْتَفَعَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: لَا تُمَارُوا فِيهِ فَإِنَّ مراء فِيهِ كُفْرٌ. (احمد ۲۰۴۔ بیہقی ۲۲۶۶)

(۳۰۷۹۱) حضرت سعد ؓ جو کہ حضرت عمرو بن العاص ؓ کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں کہ دو آدمی قرآن کی ایک آیت میں جھگڑ پڑے اور دونوں جھگڑا لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ؓ نے فرمایا: تم اس میں جھگڑو مت۔ اس لیے کہ قرآن میں جھگڑنا کفر ہے۔

(۳۰۷۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوا الْمِرَاءَ فِي الْقُرْآنِ فَإِنَّ الأُمَمَ قَبْلَكُمْ لَمْ يُلْعَنُوا حَتَّى اخْتَلَفُوا فِي الْقُرْآنِ ، فَإِنَّ مِرَاءً فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ.

(۳۰۷۹۲) حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن کے بارے میں جھگڑے کو چھوڑ دو پس بے شک تم سے پہلی امتوں پر لعنت نہیں کی گئی یہاں تک کہ انہوں نے قرآن میں اختلاف کیا۔ بلاشبہ قرآن کے بارے میں جھگڑا کفر ہے۔

(۳۰۷۹۳) حَدَّثَنَا مَالِكٌ ، حَدَّثَنَا أَبُو قُدَامَةَ ، قَالَ: حدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ ، فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَقُومُوا.

(بخاری ۵۰۶۱۔ مسلم ۲۰۵۳)

(۳۰۷۹۳) حضرت جندب بن عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن کو پڑھو جب تک اس پر تمہارا دل مانوس رہے اور جب تم اس میں اختلاف کرو تو اٹھ جاؤ۔

(۳۰۷۹۴) حَدَّثَنَا حَفْص ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: لَا تَضْرِبُوا الْقُرْآنَ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ فَإِنَّ ذَلِكَ يُوقِعُ الشَّكَّ فِي الْقُلُوبِ.

(۳۰۷۹۴) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے ارشاد فرمایا: قرآن کے بعض حصہ کو بعض کے ساتھ خلط

ملط مت کرو، اس لیے کہ یہ چیز دلوں میں شک پیدا کرتی ہے۔

(٣٠٧٩٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى التَّيْمِيُّ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جِدَالٌ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ. (احمد ٤٧٨ـ ابويعلى ٥٩٩٠)

(٣٠٧٩٥) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کے بارے میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔

(٣٠٧٩٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّزَّالَ يَقُولُ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ مَنْ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوا فِيهِ فَأَهْلَكَهُمْ فَلاَ تَخْتَلِفُوا فِيهِ يَعْنِي فِي الْقُرْآنِ. (بخاری ٢٤١٠ـ احمد ٣٩٣)

(٣٠٧٩٦) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بلاشبہ تم سے پہلے لوگوں نے اس میں اختلاف کیا تو اللہ نے ان کو ہلاک و برباد کر دیا۔ پس تم اس میں اختلاف مت کرو، یعنی قرآن میں۔

(٤٢) فِي مِثْلِ من جمع القرآن والإيمان

مثال اس شخص کی جو ایمان اور قرآن کو جمع کرے

(٣٠٧٩٧) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ: مَثَلُ الَّذِي جَمَعَ الإِيمَانَ وَجَمَعَ الْقُرْآنَ مِثْلُ الأُتْرُجَةِ الطَّيِّبَةِ الطَّعْمِ ، وَمَثَلُ الَّذِي لَمْ يَجْمَعِ الإِيمَانَ وَلَمْ يَجْمَعِ الْقُرْآنَ مِثْلُ الْحَنْظَلَةِ خَبِيثَةُ الطَّعْمِ وَخَبِيثَةُ الرِّيحِ. (دارمی ٣٣٦٣)

(٣٠٧٩٧) حضرت حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مثال اس شخص کی جو ایمان اور قرآن کو جمع کرنے والا ہو ترنج کی سی ہے اس کی خوشبو عمدہ ہے اور مزہ لذیذ۔ اور مثال اس شخص کی جو نہ ایمان جمع کرے اور نہ ہی قرآن جمع کرے حنظل کے پھل کی سی ہے جو بدمزہ اور بدبو والا ہوتا ہے۔

(٣٠٧٩٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ: حدَّثَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ أَبَا مُوسَى حَدَّثَهُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لاَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ ، وَلاَ رِيحَ لَهَا ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الأُتْرُجَّةِ طَيِّبَةُ الطَّعْمِ طَيِّبَةُ الرِّيحِ ، وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي لاَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ ، وَلاَ رِيحَ لَهَا. (بخاری ٥٠٢٠ـ ابن حبان ٧٧٠)

(٣٠٧٩٨) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مثال: اس مومن کی جو قرآن شریف نہ پڑھے کھجور کی سی ہے کہ مزہ شیریں ہوتا ہے مگر خوشبو کچھ نہیں اور مثال اس مومن کی جو قرآن شریف پڑھے ترنج کی سی ہے کہ مزہ لذیذ اور خوشبو بھی عمدہ۔ اور مثال اس گنہگار کی جو قرآن نہ پڑھے حنظل کے پھل کی سی ہے جس کا ذائقہ بھی کڑوا اور خوشبو بھی عمدہ نہیں۔

(۴۳) من کرہ رفع الصّوتِ واللّغطِ عِند قِراءۃِ القرآنِ

جو شخص ناپسند کرنے آواز اونچی کرنے کو اور شور کرنے کو قرآن کے پڑھے جانے کے وقت

(۳۰۷۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: الْقُرْآنُ وَحْشِيٌّ، وَلا يَصْلُحُ مَعَ اللَّغَطِ.

(۳۰۷۹۹) حضرت اعمش ویشیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عبد الرحمن ویشیؒ نے ارشاد فرمایا: قرآن تو اکیلا ہے اور یہ شور کے ساتھ پڑھے جانے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔

(۳۰۸۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيّ، عَن قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَن قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ، قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُونَ رَفْعَ الصَّوْتِ عِنْدَ الذِّكْرِ.

(۳۰۸۰۰) حضرت حسن ویشیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت قیس بن عباد ویشیؒ نے ارشاد فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم ذکر کے وقت آواز بلند کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۳۰۸۰۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَن حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ رَفْعَ الصَّوْتِ عِنْدَ قِرَائَةِ الْقُرْآنِ.

(۳۰۸۰۱) حضرت حسن ویشیؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ قرآن پڑھتے وقت آواز بلند کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۴۴) فِي النّظرِ فِي المصحفِ

قرآن میں دیکھنے کا بیان

(۳۰۸۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَن خَيْثَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَنْظُرُ فِي الْمُصْحَفِ، قَالَ: قُلْتُ: أَيُّ شَيْءٍ تَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ؟ قَالَ: حِزْبِي الَّذِي أَقُومُ بِهِ اللَّيْلَةَ.

(۳۰۸۰۲) حضرت خیثمہ ویشیؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو وہ قرآن میں دیکھ رہے تھے: راوی کہتے ہیں: میں نے پوچھا! آپ قرآن میں کیا چیز پڑھ رہے ہیں؟ فرمایا: اپنی تلاوت کا وہ حصہ جو میں رات میں پڑھتا ہوں۔

(۳۰۸۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَن سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَن زِرٍّ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: أَدِيمُوا النَّظَرَ فِي الْمَصَاحِفِ.

(۳۰۸۰۳) حضرت زر ویشیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مصاحف قرآنی میں اپنی نظر مسلسل جما کے رکھو۔

(۳۰۸۰۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: دَخَلُوا عَلَى عُثْمَانَ وَالْمُصْحَفُ فِي حِجْرِهِ.

(۳۰۸۰۴) حضرت ابو موسیٰ ویشیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ویشیؒ نے فرمایا: بلوائی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر داخل ہوئے اس حال میں کہ قرآن ان کی گود میں تھا۔

(۳۰۸۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، قَالَ : كَانَ من خُلُقِ الأَوَّلِينَ النَّظَرَ فِي الْمَصَاحِفِ ، وَكَانَ الأَحْنَفُ بْنُ قَيْسٍ إِذَا خَلا نَظَرَ فِي الْمُصْحَفِ.

(۳۰۸۰۵) حضرت ابن علیہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت یونس ؒ نے ارشاد فرمایا: پہلے لوگوں کے اچھے اخلاق میں سے تھا قرآن میں دیکھنا، اور حضرت احنف بن قیس ؒ جب فارغ ہوتے تو قرآن میں دیکھتے رہتے۔

(۳۰۸۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سُرِّيَّةِ الرَّبِيعِ قَالَتْ : كَانَ الرَّبِيعُ يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ ، فَإِذَا دَخَلَ إِنْسَانٌ غَطَّاهُ ، وَقَالَ : لاَ يَرَى هَذَا أَنِّي أَقْرَأُ فِيهِ كُلَّ سَاعَةٍ.

(۳۰۸۰۶) حضرت سرّیہ الربیع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ربیع ؒ قرآن میں دیکھ کر پڑھتے رہتے تھے۔ پس جب کوئی انسان داخل ہوتا تو اس مصحف کو چھپا لیتے۔ اور فرماتے: یہ شخص نہ دیکھے کہ میں ہر وقت قرآن میں ہی دیکھ کر پڑھتا ہوں۔

(۳۰۸۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ : كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ فَإِذَا دَخَلَ عَلَيْهِ إِنْسَانٌ غَطَّاهُ ، وَقَالَ : لاَ يَرَى هَذَا أَنِّي أَقْرَأُ فِيهِ كُلَّ سَاعَةٍ.

(۳۰۸۰۷) حضرت اعمش ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ قرآن میں دیکھ کر پڑھا کرتے تھے پس جب کوئی انسان داخل ہوتا تو آپ ؒ اس مصحف کو چھپا لیتے اور فرماتے کوئی یہ نہ دیکھے کہ میں ہر وقت اس میں دیکھ کر پڑھتا ہوں۔

(۳۰۸۰۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : إِنِّي لأَقْرَأُ جزئي ، أَوْ عَامَّةَ جزئي ، وَأَنَا مُضْطَجِعَةٌ عَلَى فِرَاشِي.

(۳۰۸۰۸) حضرت اسود ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ ؓ نے ارشاد فرمایا: میں اپنے سپارے یا اپنے قرآن کے حصہ کو پڑھتی تھی اس حال میں کہ میں اپنے بستر پر لیٹی ہوتی تھی۔

(۳۰۸۰۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي ، قَالَ : أَمْسَكْت عَلَى فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْقُرْآنَ حَتَّى فَرَغَ مِنْهُ.

(۳۰۸۰۹) حضرت موسیٰ بن علی ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو یوں فرماتے ہوئے سنا: میں نے حضرت فضالہ بن عبید ؒ کو قرآن سے روکا یہاں تک کہ وہ اس سے فارغ ہوئے۔

(۳۰۸۱۰) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو هِلالٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْعُقَيْلِيُّ ، قَالَ : كَانَ أَبُو الْعَلاءِ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ حَتَّى يُغْشَى عَلَيْهِ.

(۳۰۸۱۰) حضرت ابو صالح العقیلی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو العلاء یزید بن عبداللہ بن الشخیر ؒ قرآن میں دیکھ کر تلاوت فرمایا کرتے تھے یہاں تک کہ ان پر بے ہوشی طاری ہو جاتی۔

(۳۰۸۱۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ طَلْحَةَ يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ.

(۳۰۸۱۱) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ رحمہ اللہ کو دیکھا کہ وہ قرآن میں دیکھ کر تلاوت فرمارہے تھے۔

(٤٥) من كره أن يقول قِراءة فلانٍ

جو شخص یوں کہنا ناپسند کرے: فلاں کی قراءت

(٣٠٨١٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إبْرَاهِيمَ كَرِهَ أَنْ يَقُولَ: قِرَائَةُ فُلان وَيَقُولُ: كَمَا يَقْرَأُ فُلانٌ.

(۳۰۸۱۲) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ یوں کہنا ناپسند کرتے تھے: فلاں کی قراءت، یوں فرماتے! جیسا کہ فلاں پڑھتا ہے۔

(٤٦) فِي القرآنِ، متى نزل

قرآن کے بارے میں کہ کب نازل ہوا

(٣٠٨١٣) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ دَاوُد، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: نَزَلَ الْقُرْآنُ جُمْلَةً مِنَ السَّمَاءِ الْعُلْيَا إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فِي رَمَضَانَ، فَكَانَ اللَّهُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْدِثَ شَيْئًا أَحْدَثَهُ.

(۳۰۸۱۳) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: پورا قرآن اوپر والے آسمان سے آسمانِ دنیا تک رمضان میں اترا۔ پھر اللہ جب کسی چیز کو وجود میں لانے کا ارادہ فرماتے تو اس کو نازل فرمادیتے۔

(٣٠٨١٤) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلابَةَ، قَالَ: نَزَلَتِ التَّوْرَاةُ لِسِتٍّ خَلَوْنَ مِنْ رَمَضَانَ، وَأُنْزِلَ الْقُرْآنُ لأَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ.

(۳۰۸۱۴) حضرت ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: تورات رمضان کی چھ تاریخ کو نازل ہوئی۔ اور قرآن چوبیس رمضان کو اتارا گیا۔

(٣٠٨١٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلابَةَ، قَالَ: نَزَلَتِ الْكُتُبُ كلها لَيْلَةَ أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ.

(۳۰۸۱۵) حضرت خالد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ساری آسمانی کتابیں رمضان کی چوبیس تاریخ کو نازل ہوئیں۔

(٣٠٨١٦) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ أَبِي الأَشْرَسِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ: إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ، قَالَ: دُفِعَ إِلَى جِبْرِيلَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ جُمْلَةً، فوضع فِي بَيْتِ الْعِزَّةِ ثم جَعَلَ يَنْزِلُه تَنْزِيلاً.

(۳۰۸۱۶) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ کے قول۔ یقیناً ہم نے ہی نازل کیا ہے قرآن کو

شب قدر میں۔ کے بارے میں ارشاد فرمایا: حضرت جبرائیل علیہ السلام کو سارا قرآن شب قدر میں ہی سپرد کر دیا گیا تھا۔ پس اس کو بیت العزہ میں رکھا گیا، پھر وہ اس کو تدریجاً نازل کرتے رہے۔

(٣٠٨١٧) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ أَبَا الْعَالِيَةِ يَذْكُرُ ، عَنْ أَبِي الْجَلْدِ ، قَالَ: نَزَلَتْ صُحُفُ إِبْرَاهِيمَ أَوَّلَ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ ، وَنَزَلَتِ الزَّبُورُ فِي سِتٍّ ، وَالإِنْجِيلُ فِي ، ثَمَانِ عَشْرَةَ ، وَالْقُرْآنُ فِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ.

(٣٠٨١٧) حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الجلد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفے رمضان کی پہلی رات میں نازل ہوئے۔ اور زبور چھٹی رات میں اور انجیل اٹھارہویں رات میں۔ اور قرآن چوبیسویں رات میں نازل ہوا۔

(٤٧) فِي رفعِ القرآنِ والإسراءِ بِهِ

قرآن کے رات میں اٹھائے جانے کا بیان

(٣٠٨١٨) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ وَاصِلِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا أُسْرِيَ عَلَى كِتَابِ اللهِ فَذُهِبَ بِهِ ؟ قَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، كَيْفَ بِمَا فِي أَجْوَافِ الرِّجَالِ ، قَالَ: يَبْعَثُ اللَّهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَكْفِتُ كُلَّ مُؤْمِنٍ.

(٣٠٨١٨) حضرت شقیق بن سلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ کس حال میں ہو گے جب قرآن پر ایک رات ایسی آئے گی کہ قرآن کو اٹھا لیا جائے گا، راوی نے پوچھا: اے عبد الرحمن! یہ کیسے ممکن ہوگا حالانکہ قرآن تو مردوں کے سینوں میں محفوظ ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ ایک پاکیزہ ہوا بھیجیں گے پس تمام فوت ہو جائیں گے۔

(٣٠٨١٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ مَعْقِلٍ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ الَّذِي بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ يُوشِكُ أَنْ يُنْزَعَ مِنْكُمْ ، قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ يُنْزَعُ مِنَّا وَقَدْ أَثْبَتَهُ اللَّهُ فِي قُلُوبِنَا وَأَثْبَتْنَاهُ فِي مَصَاحِفِنَا قَالَ: يُسْرَى عَلَيْهِ فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ فَيَنْتَزِعُ مَا فِي الْقُلُوبِ وَيَذْهَبُ مَا فِي الْمَصَاحِفِ وَيُصْبِحُ النَّاسُ مِنْهُ فُقَرَاءَ ، ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ﴾ . (عبدالرزاق ٥٩٨١)

(٣٠٨١٩) حضرت شداد بن معقل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ یہ قرآن جو تمہارے سینوں میں محفوظ ہے۔ قریب ہے کہ یہ تم سے چھین لیا جائے گا۔ راوی فرماتے ہیں! میں نے عرض کیا: کیسے ہم سے اس کو چھین لیا جائے گا حالانکہ ہم نے اس کو اپنے دلوں میں محفوظ کیا ہے اور اپنے صحیفوں میں اس کو ضبط کیا ہے؟! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس اس پہ ایک رات ایسی گزرے گی کہ جو کچھ دلوں میں محفوظ ہوگا اس کو چھین لیا جائے گا اور جو کچھ مصاحف میں ضبط ہوگا اسے مٹا دیا جائے گا۔ اور لوگ صبح کریں گے اس حال میں کہ وہ اس سے خالی ہوں گے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ۔ اگر ہم چاہیں تو چھین

لے جائیں وہ سب جو ہم نے وحی کیا ہے تمہاری طرف۔

(۴۸) فِيمن لاَ تنفعه قِراءة القرآنِ

ان لوگوں کا بیان جن کو قرآن کا پڑھنا نفع نہیں پہنچائے گا

(۳۰۸۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَن سِمَاكٍ ، عَن عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيَقْرَأَنَّ الْقُرْآنَ أَقْوَامٌ مِنْ أُمَّتِي يَمْرُقُونَ مِنَ الإِسْلامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ.

(ابن ماجه ۱۷۱۔ احمد ۲۵۶)

(۳۰۸۲۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سے کچھ لوگ ضرور قرآن پڑھیں گے اور وہ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسا کہ تیر شکار میں سے آر پار ہو کر نکل جاتا ہے۔

(۳۰۸۲۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَن يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ: هَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ هَؤُلاءِ الْخَوَارِجَ ؟ ، قَالَ: سَمِعْتُهُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ: يَخْرُجُ مِنْهُ قَوْمٌ يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ بِأَلْسِنَتِهِمْ لاَ يَعْدُو تَرَاقِيَهُمْ ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ.

(بخاری ۶۹۳۴۔ مسلم ۷۵۰)

(۳۰۸۲۱) حضرت یُسیر بن عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سھل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کیا آپ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان خارجیوں کا ذکر کرتے ہوئے کبھی سنا تھا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی جانب اشارہ کر کے فرمایا: یہاں سے ایک گروہ نکلے گا جو اپنی زبانوں سے قرآن کی تلاوت کریں گے اور قرآن ان کے حلق سے تجاوز نہیں کرے گا، وہ دین سے ایسے نکلیں گے جیسا کہ تیر شکار سے آر پار ہو کر نکل جاتا ہے۔

(۳۰۸۲۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ: حَدَّثَنِي قرة بْنُ خَالِدٍ السَّدُوسِيُّ ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيءُ قَوْمٌ يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ عَلَى فُوقِهِ. (مسلم ۱۴۲۔ احمد ۳۵۳)

(۳۰۸۲۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک قوم ایسی آئے گی جو قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان کے حلقوں سے کبھی تجاوز نہیں کرے گا وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسا کہ تیر کا پھل شکار سے آر پار ہو کر نکل جاتا ہے۔

(۳۰۸۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَن زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ أَحْدَاثُ الأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الأَحْلامِ يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ.

(ترمذی ۲۱۸۸۔ احمد ۴۰۴)

(۳۰۸۲۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں کچھ لوگ نکلیں گے جو نوعمر ہوں گے اور عقل کے بے وقوف ہوں گے وہ قرآن پڑھتے ہوں گے لیکن وہ ان کے نرخروں سے متجاوز نہیں ہوگا۔

(٣٠٨٢٤) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنِ الأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ شِهَابٍ الْحَارِثِيِّ ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ قبل الْمَشْرِقِ يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لاَ يَرْجِعُونَ إِلَيْهِ.

(احمد ۴۲۱۔ حاکم ۱۴۶)

(۳۰۸۲۴) حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرق کی جانب سے کچھ لوگ نکلیں گے وہ قرآن کو پڑھتے ہوں گے لیکن وہ ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے، جیسا کہ تیر شکار سے آر پار ہو کر نکل جاتا ہے، پھر وہ اسلام کی طرف واپس نہیں لوٹیں گے۔

(٣٠٨٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ لَبِيدٍ ، قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَقَالَ: وَذَاكَ عِنْدَ أَوانِ ذَهَابِ الْعِلْمِ ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، كَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَنُقْرِئُهُ أَبْنَائَنَا وَيُقْرِئُهُ أَبْنَاؤُنَا أَبْنَائَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، قَالَ: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ زِيَادُ ، إِنْ كُنْتَ لأَرَاكَ مِنْ أَفْقَهِ رَجُلٍ بِالْمَدِينَةِ ، أَوَ لَيْسَ هَذِهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى يَقْرَؤُونَ التَّوْرَاةَ وَالإِنْجِيلَ، لاَ يَعْمَلُونَ بِشَيْءٍ مِمَّا فِيهِمَا. (احمد ۱۶۰۔ طبرانی ۵۲۹۱)

(۳۰۸۲۵) حضرت زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند فتنوں کا ذکر کیا: پھر فرمایا: یہ سب علم کے اٹھ جانے کے وقت ہوگا، راوی فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! علم کیسے اٹھ جائے گا حالانکہ ہم قرآن پڑھتے ہیں اور اپنی اولادوں کو پڑھاتے ہیں اور آگے وہ اپنی اولادوں کو پڑھائیں گے، یوں سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیری ماں تجھے گم پائے اے زیاد! میں تو تجھے مدینہ میں سب سے سمجھدار آدمی سمجھتا تھا! کیا یہ یہود و نصاریٰ تورات اور انجیل نہیں پڑھتے اور یہ لوگ ان میں پائی جانے والی تعلیمات پر عمل نہیں کرتے؟

(٣٠٨٢٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ أَبِي سِنَان ، عَنْ أَبِي الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا آمَنَ بِالْقُرْآنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهُ. (عبد بن حمید ۱۰۰۳)

(۳۰۸۲۶) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص قرآن پر ایمان ہی نہیں لایا جس نے اس کے محارم کو حلال سمجھا۔

(٣٠٨٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي الْمُبَارَكِ ، عَنْ صُهَيْبٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

(ترمذی ۲۹۱۸)

(۳۰۸۲۷) حضرت صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر راوی نے ماقبل جیسی حدیث ذکر کی۔

(۴۹) فِی المعوِّذتینِ

معوذتین کا بیان

(۳۰۸۲۸) حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ ، عَنْ زَائِدَۃَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، قَالَ: قُلْتُ لأُبَیٍّ: إنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ لاَ یَکْتُبُ الْمُعَوِّذَتَیْنِ فِی مُصْحَفِہِ ، فَقَالَ: إنِّی سَأَلْت عَنْہُمَا النَّبِیَّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: قِیلَ لِی ، فَقُلْتُ: فَقَالَ أُبَیٌّ: وَنَحْنُ نَقُولُ کَمَا قِیلَ لَنَا. (بخاری ۴۹۷۶۔ ابن حبان ۴۴۲۹)

(۳۰۸۲۸) حضرت زر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت اُبی رضی اللہ عنہ سے پوچھا! حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ معوذتین کو صحیفہ میں نہیں لکھتے اور فرماتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان دونوں سورتوں کی بابت سوال کیا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تو مجھے پڑھنے کے لیے دی گئی تھیں پس میں نے ان کو پڑھ لیا۔ تو حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے جواباً ارشاد فرمایا: اور ہم ان کو پڑھتے ہیں جیسا کہ ہمیں کہا گیا ہے۔

(۳۰۸۲۹) حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ ، عَنْ زَائِدَۃَ ، عَنْ حُصَیْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، قَالَ: الْمُعَوِّذَتَانِ مِنَ الْقُرْآنِ.

(۳۰۸۲۹) حضرت حصین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: معوذتین قرآن کا حصہ ہیں۔

(۳۰۸۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِیسَ ، عَنْ حُصَیْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ بِنَحْوٍ مِنْہُ.

(۳۰۸۳۰) حضرت حصین رحمہ اللہ سے امام شعبی رحمہ اللہ کا ماقبل جیسا ارشاد اس سند سے مروی ہے۔

(۳۰۸۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ یَزِیدَ ، قَالَ: رَأَیْتُ عَبْدَ اللہِ یَحک الْمُعَوِّذَتَیْنِ مِنْ مَصَاحِفِہِ ، وقال: لاَ تَخْلِطُوا فِیہِ مَا لَیْسَ مِنْہُ. (احمد ۱۲۹۔ طبرانی ۹۱۴۸)

(۳۰۸۳۱) حضرت عبد الرحمن بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ معوذتین کو اپنے صحیفوں میں سے کھرچ کر مٹا رہے تھے اور فرمایا: جو قرآن میں سے نہیں ہے اس کو اس میں خلط ملط مت کرو۔

(۳۰۸۳۲) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْیَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاہِیمَ ، قَالَ: قُلْتُ لِلأَسْوَدِ: مِنَ الْقُرْآنِ ہُمَا ؟ قَالَ: نَعَمْ یَعْنِی الْمُعَوِّذَتَیْنِ.

(۳۰۸۳۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت اسود رحمہ اللہ سے دریافت کیا: کیا یہ دونوں قرآن کا حصہ ہیں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: جی ہاں! یعنی معوذتین۔

(۳۰۸۳۳) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ أَبِی بُکَیْرٍ ، عَنْ إبْرَاہِیمَ بْنِ رَافِعٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَیْمَانَ مَوْلَی أُمِّ عَلِیٍّ ، أَنَّ مُجَاہِدًا کَانَ یَکْرَہُ أَنْ یَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَحْدَہَا حَتَّی یَجْعَلَ مَعَہَا سُورَۃً أُخْرَی.

(۳۰۸۳۳) حضرت سلمان رحمہ اللہ جو کہ ام علی رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں کہ بلاشبہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ ناپسند کرتے تھے کہ وہ صرف معوذتین کو اکیلے پڑھیں۔ یہاں تک کہ وہ اس کے ساتھ دوسری سورت کو ملا لیتے۔

(۳۰۸۳٤) حَدَّثَنَا مُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، قَالَ : قُلْتُ لأَبِي جَعْفَرٍ : إنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ مَحَا الْمُعَوِّذَتَيْنِ مِنْ مُصْحَفِهِ ، فَقَالَ : اقْرَأْ بِهِمَا.

(۳۰۸۳۴) حضرت محمد بن سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ سے عرض کیا: بلاشبہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے معوذتین کو مصاحف سے مٹا دیا تھا! تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: تم ان دونوں کو پڑھا کرو۔

(۳۰۸۳٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو هِلالٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مَنْصُورٌ الْقَصَّابُ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ قُلْتُ : يَا أَبَا سَعِيدٍ ، أَقْرَأُ الْمُعَوِّذَتَيْنِ فِي صَلاةِ الْفَجْرِ ؟ فقَالَ : نَعَمْ إِنْ شِئْتَ ، سُورَتَانِ مُبَارَكَتَانِ طَيِّبَتَانِ.

(۳۰۸۳۵) حضرت منصور قصاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے پوچھا: اے ابو سعید رحمہ اللہ! کیا میں معوذتین کو فجر کی نماز میں پڑھ سکتا ہوں؟ تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ہاں اگر تم چاہو، یہ دونوں بہت مبارک اور پاکیزہ سورتیں ہیں۔

(۳۰۸۳٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ ، قَالَ : فَأَمَّنَا بِهِمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلاةِ الْفَجْرِ . (ابویعلی ۱۷۲۸۔ حاکم ۲۴۰)

(۳۰۸۳۶) حضرت عقبہ بن عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معوذتین کی بابت پوچھا! آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سورتوں کے ساتھ فجر کی نماز میں ہماری امامت کروائی۔

(۳۰۸۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ ، فَلَمَّا طَلَعَ الْفَجْرُ أَذَّنَ وَأَقَامَ ، ثُمَّ أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ وَقَرَأَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ ، قَالَ : كَيْفَ رَأَيْت ؟ قُلْتُ : قَدْ رَأَيْت يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : فَاقْرَأْ بِهِمَا كُلَّمَا نِمْت وَكُلَّمَا قُمْت.

(۳۰۸۳۷) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ پس جب فجر صادق طلوع ہوئی۔ میں نے اذان دی اور اقامت کہی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے دائیں جانب کھڑا کیا اور معوذتین کی تلاوت فرمائی۔ پس جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو نے دیکھ لیا جو میں نے پڑھا؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! تحقیق میں نے دیکھ لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو ان دونوں سورتوں کو پڑھا کر جب بھی تو سوا اور جب بھی تو بیدار ہو۔

(۳۰۸۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ لاَ يَكْتُبُ الْمُعَوِّذَتَيْنِ.

(۳۰۸۳۸) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ معوذتین کو نہیں لکھتے تھے۔

(۵۰) فِي أَوَّلِ مَا نزل مِن القرآنِ و آخِرِ ما نزل

قرآن کے سب سے پہلے حصہ اور سب سے آخری حصہ کے نازل ہونے کا بیان

(۳۰۸۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ ، آخِرُ سُورَةٍ نَزَلَتْ كَامِلَةً بَرَاءَةٌ ، وَآخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ فِي الْقُرْآنِ: ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلَ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلالَةِ﴾ . (مسلم ۴۲۵۴)

(۳۰۸۳۹) حضرت ابواسحاق ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت براء رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: سب سے آخری مکمل نازل ہونے والی سورۃ براءت ہے، اور قرآن مین سب سے آخری نازل ہونے والی آیت یہ ہے (آپ سے فتویٰ پوچھتے ہیں، کہو اللہ فتویٰ دیتا ہے تمہیں کلالہ کے بارے میں)۔

(۳۰۸٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، قَالَ: آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ: ﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللهِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لاَ يُظْلَمُونَ﴾.

(۳۰۸۴۰) حضرت اسماعیل بن ابی خالد ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت سدی ریشید نے ارشاد فرمایا: سب سے آخر میں یہ آیت نازل ہوئی (اور ڈرو اس دن سے کہ جب لوٹ کر جاؤ گے تم اس دن اللہ کے حضور پھر پورا پورا دیا جائے گا ہر شخص کو (بدلہ) اس کے کمائے ہوئے عملوں کا اور ان پر ہرگز ظلم نہ ہوگا۔

(۳۰۸٤١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ ، قَالَ: آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ: ﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللهِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لاَ يُظْلَمُونَ﴾ .

(۳۰۸۴۱) حضرت مالک بن مغول ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عطیہ عوفی ریشید نے ارشاد فرمایا: آخری آیت یہ نازل ہوئی تھی (اور ڈرو اس دن سے کہ جب لوٹ کر جاؤ گے تم اس دن اللہ کے حضور پھر پورا پورا دیا جائے گا ہر شخص کو (بدلہ) اس کے کمائے ہوئے عملوں کا اور ان پر ہرگز ظلم نہ ہوگا)۔

(۳۰۸٤٢) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا بَشِيرٌ ، قَالَ: مَالِكٌ ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ: آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ: ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلَ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلالَةِ﴾ . (مسلم ۱۲۳۶۔ طبری ۴۲)

(۳۰۸۴۲) حضرت ابوالسفر ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت براء رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: سب سے آخر میں یہ آیت نازل ہوئی (آپ سے فتویٰ پوچھتے ہیں، کہو اللہ فتویٰ دیتا ہے تمہیں کلالہ کے بارے میں)۔

(۳۰۸٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ: هِيَ أَوَّلُ سُورَةٍ نَزَلَتْ: ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾ ثُمَّ (ن) .

(۳۰۸۴۳) حضرت ابن ابی نجیح ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ریشید نے فرمایا: یہ سورت سب سے پہلے نازل ہوئی (پڑھو (اے

نبی ﷺ) اپنے رب نام لے کر جس نے پیدا کیا۔ پھر سورۃ ن نازل ہوئی۔

(٣٠٨٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ فِي الْقُرْآنِ : ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلالَةِ﴾.

(٣٠٨٤٤) حضرت ابو اسحاق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت براء ؓ نے ارشاد فرمایا: قرآن میں سب سے آخری آیت یہ نازل ہوئی (آپ سے فتویٰ پوچھتے ہیں کہو اللہ فتویٰ دیتا ہے تمہیں کلالہ کے بارے میں۔)

(٣٠٨٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ : أَوَّلُ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ : (اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ) ثُمَّ (ن) .

(٣٠٨٤٥) حضرت عمرو بن دینار ؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبید بن عمیر ؒ کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: قرآن میں سب سے پہلے یہ سورت نازل ہوئی (پڑھو (اے نبی ﷺ) اپنے رب کا نام لے کر جس نے پیدا کیا پھر سورت ن نازل ہوئی۔)

(٣٠٨٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن قُرَّةَ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، قَالَ : أَخَذْت مِنْ أَبِي مُوسَى : ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾ وَهِيَ أَوَّلُ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(٣٠٨٤٦) حضرت ابو رجاء ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو موسیٰ ؓ سے یہ سورت سیکھی (پڑھو (اے نبی ﷺ) اپنے رب کا نام لے کر جس نے پیدا کیا) یہ محمد ﷺ پر نازل ہونے والی پہلی سورت ہے۔

(٥١) مَنْ قَالَ تفتح أبواب السّماءِ لِقراءةِ القرآنِ

جو حضرات فرماتے ہیں قرآن پڑھنے والے کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں

(٣٠٨٤٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لاَ يَفْرِضُ إِلاَّ لِمَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ ، قَالَ : وَكَانَ أَبِي مِمَّنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَفَرَضَ لَهُ .

(٣٠٨٤٧) حضرت محمد بن فضیل ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت فضیل ؒ نے ارشاد فرمایا: حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ عطیہ مقرر نہیں فرماتے تھے مگر اس شخص کے لیے جس نے قرآن پڑھا ہو۔ اور میرے والد ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے قرآن پڑھا تھا تو ان کے لیے عطیہ مقرر کر دیا گیا۔

(٣٠٨٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سُفْيَانَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَن يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : أَرَادَ سَعْدٌ أَنْ يُلْحِقَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى أَلْفَيْنِ أَلْفَيْنِ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ : تُعْطِي عَلَى كِتَابِ اللهِ أَجْرًا.

(٣٠٨٤٨) حضرت یُسیر بن عمرو ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد ؓ نے ارادہ کیا کہ جو شخص قرآن پڑھا ہوا ہو اس کے لیے دو دو ہزار مقرر کر دیا جائے، تو حضرت عمر ؓ نے ان کی طرف خط لکھا: تم اللہ کی کتاب پر اجرت دو گے!۔

(۳۰۸٤۹) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ: جَمَعَ نَاسٌ الْقُرْآنَ حَتَّى بَلَغُوا عِدَّةً ، فَكَتَبَ أَبُو مُوسَى إِلَى عُمَرَ بِذَلِكَ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ: إِنَّ بَعْضَ النَّاسِ أَرْوَى لَهُ مِنْ بَعْضٍ ، وَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يَقْرَؤُهُ أَنْ يَقُومَ الْمَقَامَ خَيْرٌ مِنْ قِرَائَةِ الآخَرِ آخرَ مَا عَلَيْهِ.

(۳۰۸٤۹) حضرت محمد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ ؓ کے پاس قرآن سیکھنے کے لیےلوگوں کی اچھی خاصی تعداد جمع ہوگئی تو انہوں نے اس بارے رائے طلب کرنے کے لئے حضرت عمر ؓ کو خط لکھا۔ حضرت عمر ؓ نے جواب میں لکھا کہ کچھ لوگ قرآن کو دوسروں سے زیادہ یاد کرنے والے ہوتے ہیں۔ اسی طرح اس کی قراءت کرنے والے بعض لوگ بھی دوسروں سے بہتر ہے۔

(۵۲) مَنْ قَالَ عظِّموا القرآن

جو حضرات فرماتے ہیں کہ قرآن کی تعظیم کرو

(۳۰۸۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُكْتَبَ الْقُرْآنُ فِي الْمُصْحَفِ الصَّغِيرِ.

(۳۰۸۵۰) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ ناپسند فرماتے تھے کہ قرآن کو کسی چھوٹے سے مصحف میں لکھا جائے۔

(۳۰۸۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلِيٍّ بِمِثْلِهِ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: الْمَصَاحِفِ.

(۳۰۸۵۱) حضرت ابراہیم ؒ نے حضرت علی ؓ کا فعل اس سند سے بھی مروی ہے

(۳۰۸۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: كَانَ يُقَالَ: عَظِّمُوا الْقُرْآنَ يَعْنِي: كَبِّرُوا الْمَصَاحِفَ.

(۳۰۸۵۲) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے فرمایا: یوں کہا جاتا تھا: قرآن کی تعظیم کرو یعنی اس کو بڑے مصاحف میں لکھو۔

(۳۰۸۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شَدَّادٍ الأَزْدِيُّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ أَبِي حَكِيمَةَ الْعَبْدِيِّ ، قَالَ: كُنَّا نَكْتُبُ الْمَصَاحِفَ بِالْكُوفَةِ فَيَمُرُّ عَلَيْنَا عَلِيٌّ وَنَحْنُ نَكْتُبُ فَيَقُومُ فَيَقُولُ: أَجِلَّ قَلَمَكَ ، قَالَ: فَقَطَطْتُ مِنْهُ ، ثُمَّ كَتَبْتُ ، فَقَالَ: هَكَذَا نَوِّرُوا مَا نَوَّرَ اللَّهُ.

(۳۰۸۵۳) حضرت عبید اللہ بن سلیمان العبدی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوحکیمہ العبدی ؒ نے فرمایا! ہم کوفہ میں قرآن کو مصاحف میں لکھا کرتے تھے۔ پس حضرت علی ؓ کا ہم پر گزر ہوا اس حال میں کہ ہم لکھ رہے تھے۔ پس آپ ؓ ٹھہر گئے اور فرمایا: اپنے قلم کی نوک کاٹو۔ آپ ؒ فرماتے ہیں! میں نے اس کی نوک کاٹی پھر میں نے لکھا، تو آپ ؓ نے فرمایا: اس طرح واضح کرو جیسا کہ اللہ نے واضح کیا۔

(۳۰۸۵٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ أَبِي حَكِيمَةَ الْعَبْدِيِّ ، قَالَ: كُنَّا نَكْتُبُ الْمَصَاحِفَ

بِالْكُوفَةِ فَيَمُرُّ عَلَيْنَا عَلِيٌّ فيقوم فَيَنْظُرُ وَيُعْجِبُهُ خَطُّنَا وَيَقُولُ: هَكَذَا نَوِّرُوا مَا نَوَّرَ اللَّهُ.

(۳۰۸۵۴) حضرت علی بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو حکیمہ العبدی رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم کوفہ میں قرآن کو مصاحف میں لکھتے تھے۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہم پر گزر ہوا تو وہ کھڑے ہو کر دیکھنے لگے اور ہماری خوش نویسی کو سراہا، اور فرمایا: اسی طرح واضح کرو جیسا کہ اللہ نے واضح کیا۔

(۳۰۸۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يقال: مُصَيْحِفٌ.

(۳۰۸۵۵) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ یوں کہنا ناپسند کرتے تھے: چھوٹا سا قرآن۔

(۵۳) أوّل من جمع القرآن

قرآن کو سب سے پہلے جمع کرنے والے کا بیان

(۳۰۸۵٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ هُوَ أَوَّلُ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ.

(۳۰۸۵٦) حضرت عبد خیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ ابو بکر پر رحم فرمائے، وہ سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے قرآن کو دو تختیوں کے درمیان جمع کیا۔

(۳۰۸۵۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ: لَمَّا اسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ قَعَدَ عَلِيٌّ فِي بَيْتِهِ فَقِيلَ لأَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلِ إِلَيْهِ: أَكَرِهْتَ خِلافَتِي ، قَالَ: لاَ ، لَمْ أَكْرَهْ خِلافَتَكَ ، وَلَكِنْ كَانَ الْقُرْآنُ يُزَادُ فِيهِ ، فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلْتُ عَلَيَّ أَنْ لاَ أَرْتَدِيَ إِلاَّ لِصَلاةٍ حَتَّى أَجْمَعَهُ لِلنَّاسِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: نِعْمَ مَا رَأَيْتَ.

(۳۰۸۵۷) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنا دیا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے گھر والوں میں بیٹھ گئے۔ پس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو یہ بتلایا گیا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو قاصد بھیج کر بلایا اور پوچھا! کیا تم میری خلافت کو ناپسند کرتے ہو؟ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، میں نے آپ رضی اللہ عنہ کی خلافت کو ناپسند نہیں کیا۔ لیکن قرآن میں زیادتی کی جا رہی تھی، پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی تو میں نے خود پر لازم کر لیا کہ میں چادر نہیں اوڑھوں گا مگر صرف نماز کے لیے، یہاں تک کہ میں قرآن کو لوگوں کے لیے جمع کر دوں۔ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کی رائے بڑی اچھی ہے۔

(۳۰۸۵۸) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، قَالَ: حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ صَعْصَعَةَ ، قَالَ: أَوَّلُ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ وَوَرَّثَ الْكَلالَةَ أَبُو بَكْرٍ.

(۳۰۸۵۸) امام شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت صعصعہ ؒ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے قرآن کو دو گتوں کے درمیان جمع کرنے والے اور کلالہ کو وارث بنانے والے حضرت ابوبکر ؓ ہیں۔

(٥٤) فِي الْمُصْحَفِ يُحَلَّى

قرآن کو مزین کرنے کا بیان

(۳۰۸۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ: قَالَ أُبَيٌّ: إِذَا حَلَّيْتُمْ مَصَاحِفَكُمْ وَزَوَّقْتُمْ مَسَاجِدَكُمْ فَالدَّبَارُ عَلَيْكُمْ.

(۳۰۸۵۹) حضرت سعید بن ابی سعید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت اُبی ؓ نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے مصاحف کو مزین کرنے لگو گے اور اپنی مساجد کو بناؤ سنگھار سے ملمع کرو گے تو تم پر ہلاکت اترے گی۔

(۳۰۸٦۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ: حدَّثَنَا قُطْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ رَأَى مُصْحَفًا يُحَلَّى فَقَالَ: تُغْرُونَ بِهِ السُّرَّاقَ ، زِينَتُهُ فِي جَوْفِهِ.

(۳۰۸٦۰) حضرت عکرمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے ایک مزین مصحف دیکھا تو فرمایا: اس کے ذریعہ تو تم چور کو دھوکے میں ڈالو گے۔ قرآن کی زینت تو دل میں ہوتی ہے۔

(۳۰۸٦۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُحَلَّى الْمُصْحَفُ.

(۳۰۸٦۱) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ قرآن کے مزین کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۳۰۸٦۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ: أُتِيَ عَبْدُ اللهِ بِمُصْحَفٍ قَدْ زُيِّنَ بِالذَّهَبِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: إِنَّ أَحْسَنَ مَا زُيِّنَ بِهِ الْمُصْحَفُ تِلاَوَتُهُ فِي الْحَقِّ.

(۳۰۸٦۲) حضرت ابووائل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کے پاس سونے سے مزین کیا گیا قرآن لایا گیا تو آپ ؓ نے فرمایا: بلاشبہ مصحف کو جس چیز کے ساتھ مزین کیا گیا ہے اس سے زیادہ اچھی چیز وہ حق کے مطابق اس کی تلاوت کرنا ہے۔

(۳۰۸٦۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ ، قَالَ: قُلْتُ لأَبِي رَزِينٍ: إِنَّ عِنْدِي مُصْحَفًا أُرِيدُ أَنْ أَخْتِمَهُ بِالذَّهَبِ ، قَالَ: لاَ تَزِيدَنَّ فِيهِ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا قَلَّ ، وَلا كَثُرَ.

(۳۰۸٦۳) حضرت زبرقان ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابورزین ؒ سے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ میرے پاس ایک مصحف ہے اس کو سونے کی مہر لگا دوں، تو آپ ؒ نے فرمایا: قرآن میں دنیا کے اوامر میں کسی چیز کا بھی اضافہ مت کرو تھوڑا نہ زیادہ۔

(٣٠٨٦٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَن سعيد بن أَبِي سعيد ، قَالَ: قَالَ أَبُو ذَرٍّ: إذا زَوَّقْتُمْ مَسَاجِدَكُمْ وَحَلَّيْتُمْ مَصَاحِفَكُمْ فَالدَّبَارُ عَلَيْكُمْ.

(۳۰۸۶۴) حضرت سعید بن ابوسعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنی مساجد کو بناؤ سنگھار سے ملمع کرنے لگو گے اور اپنے مصاحف مزین کرنے لگو گے تو تم پر ہلاکت اتر پڑے گی۔

(٣٠٨٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَحْوَصِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُحَلَّى الْمُصْحَفُ.

(۳۰۸۶۵) حضرت ابوالزاھریہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ قرآن کے مزین کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(٥٥) مَنْ رَخَّصَ فِي حِلْيَةِ الْمصحفِ

جنھوں نے قرآن کو مزین کرنے کی رخصت دی

(٣٠٨٦٦) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ ابن أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ: أَتَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمَن بْنَ أَبِي لَيْلَى بِتِبْرٍ فَقَالَ: هَلْ عَسَيْتُ أَنْ تُحَلِّي بِهِ مُصْحَفًا.

(۳۰۸۶۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلی رحمہ اللہ کے پاس سونے کی ڈلی لے کر آیا تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: امید ہے کہ تم اس کے ساتھ قرآن کو مزین کرو گے۔

(٣٠٨٦٧) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ: لاَ بَأْسَ أَنْ يُحَلَّى الْمُصْحَفُ.

(۳۰۸۶۷) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: قرآن کو مزین کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٥٦) التَّعشِيرِ فِي الْمصحفِ

قرآن میں اعشار کی نشانی لگانے کا بیان

(٣٠٨٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُ كَرِهَ التَّعْشِيرَ فِي الْمُصْحَفِ.

(۳۰۸۶۸) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مصحف میں اعشار کی نشانی ڈالنا مکروہ سمجھتے تھے۔

(٣٠٨٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ التَّعْشِيرَ فِي الْمُصْحَفِ وَأَنْ يُكْتَبَ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ غَيْرِهِ.

(۳۰۸۶۹) حضرت حجاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ مصحف میں اعشار کی نشانی لگانا مکروہ سمجھتے تھے۔ اور یہ بھی کہ اس

میں قرآن کے علاوہ کوئی اور بات لکھی جائے۔

(۳۰۸۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، مِثْلَهُ.

(۳۰۸۷۰) حضرت حماد رحمہ اللہ نے بھی حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے ماقبل جیسی حدیث نقل کی ہے۔

(۳۰۸۷۱) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُكْتَبَ تَعْشِيرٌ ، أَوْ تَفْصِيلٌ ، وَيَقُولُ: سُورَةُ الْبَقَرَةِ ، وَيَقُولُ: السُّورَةُ الَّتِي تُذْكَرُ فِيهَا الْبَقَرَةُ.

(۳۰۸۷۱) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ مکروہ سمجھتے تھے کہ مصحف میں اعشار کی نشانی لگائی جائے یا کسی چیز کی تفصیل لکھی جائے اور یوں کہنا بھی مکروہ سمجھتے تھے، سورۃ البقرۃ، اور یوں کہتے: وہ سورت جس میں بقرہ کا ذکر ہے۔

(۳۰۸۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ التَّعْشِيرَ فِي الْمُصْحَفِ.

(۳۰۸۷۲) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے مصحف میں اعشار کی نشانی لگانا ناپسند کیا۔

(۳۰۸۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ ، قَالَ: قُلْتُ لأَبِي رَزِينٍ: إنَّ عِنْدِي مُصْحَفًا أُرِيدُ أَنْ أَخْتِمَهُ بِالذَّهَبِ ، وَأَكْتُبَ عِنْدَ أَوَّلِ سُورَةٍ آيَةُ كَذَا وَكَذَا ، فقَالَ أَبُو رَزِينٍ: لاَ تَزِيدَنَّ فِيهِ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا قَلَّ ، وَلا كَثُرَ.

(۳۰۸۷۳) حضرت زبرقان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابورزین رحمہ اللہ سے عرض کیا: میرے پاس ایک مصحف ہے میں چاہتا ہوں کہ اس پر سونے کی مہر لگاؤں اور ہر سورت کے شروع میں لکھ دوں۔ اتنی اور اتنی آیات؟ تو حضرت ابورزین رحمہ اللہ نے فرمایا: تم قرآن میں اس چیز کومت زیادہ کرو جو دنیا کی چیزیں ہیں نہ تھوڑی نہ زیادہ۔

(۳۰۸۷٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْفَوَاتِحَ وَالْعَوَاشِرَ الَّتِي فِيهَا قَافٌ وَكَافٌ.

(۳۰۸۷۴) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد رحمہ اللہ ان نشانیوں کو قرآن مجید میں مکروہ سمجھتے تھے۔ جن میں قاف اور کاف ہو۔

(۳۰۸۷٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ التَّعْشِيرَ فِي الْمُصْحَفِ.

(۳۰۸۷۵) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ مکروہ سمجھتے تھے مصحف میں اعشار کی نشانی لگانے کو۔

(۳۰۸۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ النَّقْطَ وَخَاتِمَةَ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا.

(۳۰۸۷۶) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ مکروہ سمجھتے تھے مصحف میں نقطے لگانے کو اور سورۃ کے اختتام پر اس طرح اور اس طرح نشانی لگانے کو۔

(۳۰۸۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ شَيْخٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُ رَأَى خَطَأً فِي الْمُصْحَفِ فَحَكَّهُ ، وَقَالَ لاَ تَخْلِطُوا فِيهِ غَيْرَهُ.

(۳۰۸۷۷) حضرت حجاج ؒ اپنے استاذ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک مصحف میں خاص نشان لگا دیکھا تو اس کو مٹا دیا اور فرمایا: قرآن میں اس کے غیر کی آمیزش مت کرو۔

(٣٠٨٧٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ التَّعْشِيرَ فِي الْمُصْحَفِ ، وَأَنْ يُكْتَبَ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ غَيْرِهِ.

(۳۰۸۷۸) حضرت حجاج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ ناپسند کرتے تھے کہ مصحف میں اعشار کی نشانی لگائی جائے اور اس میں قرآن کے علاوہ کوئی اور چیز لکھی جائے۔

(٣٠٨٧٩) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ ، أَنَّ أَبَا الْعَالِيَةِ كَانَ يَكْرَهُ الْعَوَاشِرَ.

(۳۰۸۷۹) حضرت شعیب بن الحبحاب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو العالیہ ؒ اعشار کے نشان ڈالنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(٥٧) مَنْ قَالَ جرِّدوا القرآن

جو شخص کہے: قرآن کو بے اعراب رکھو

(٣٠٨٨٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : جَرِّدُوا الْقُرْآنَ ، وَلاَ تُلْبِسُوا بِهِ مَا لَيْسَ مِنْهُ.

(۳۰۸۸۰) حضرت ابو الزعراء ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قرآن کو غیر قرآن سے خالی رکھو۔ اور اس کے ساتھ وہ چیز مت ملاؤ جو اس کا حصہ نہیں ہے۔

(٣٠٨٨١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : جَرِّدُوا الْقُرْآنَ.

(۳۰۸۸۱) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قرآن کو غیر قرآن سے خالی رکھو۔

(٣٠٨٨٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ : جَرِّدُوا الْقُرْآنَ.

(۳۰۸۸۲) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: یوں کہا جاتا ہے: قرآن کو غیر قرآن سے خالی رکھو۔

(٣٠٨٨٣) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ : مَا يَمْنَعُك أَنْ تَكُونَ سَأَلْت كَمَا سَأَلَ إِبْرَاهِيمُ ؟ قَالَ : فَقَالَ : كَانَ يُقَالُ : جَرِّدُوا الْقُرْآنَ.

(۳۰۸۸۳) حضرت حسن بن عبید اللہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد الرحمن بن اسود سے کہا: تجھے یہ چیز روکتی ہے کہ تو سوال کرے جیسا کہ حضرت ابراہیم ؒ سوال کرتے ہیں؟ راوی کہتے ہیں پس آپ ؒ نے فرمایا: یوں کہا جاتا تھا: قرآن کو غیر قرآن سے خالی رکھو۔

(٣٠٨٨٤) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْمُغِيرَةِ ، قَالَ: قَرَأَ رَجُلٌ عِنْدَ ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ: أَسْتَعِيذُ بِالسَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: جَرِّدُوا الْقُرْآنَ.

(۳۰۸۸۴) حضرت ابومغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کے پاس قرآن پڑھا تو یوں کہا: میں پناہ مانگتا ہوں اس ذات کی جو سننے والا، جاننے والا ہے، شیطان مردود سے، تو آپ ؓ نے فرمایا: قرآن کو غیر چیزوں سے خالی رکھو۔

(٣٠٨٨٥) حَدَّثَنَا مَالِكٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ، أَنَّ أَبَا الْعَالِيَةِ، قَالَ: جَرِّدُوا الْقُرْآنَ.

(۳۰۸۸۵) حضرت شعیب بن حبحاب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالعالیہ ؒ نے ارشاد فرمایا: قرآن کو غیر قرآن سے خالی رکھو۔

(٥٨) مَنْ قَالَ مِن إجلالِ اللهِ إكرام حامِلِ القرآنِ

جو شخص یوں کہے: حامل قرآن کا اعزاز واکرام کرنا اللہ کے اکرام میں سے ہے

(٣٠٨٨٦) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ ، عَنْ أَبِي كِنَانَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ ، قَالَ: إِنَّ مِنْ إِجْلالِ اللهِ إِكْرَامُ حَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيهِ ، وَلا الْجَافِي عَنْهُ. (ابوداؤد ٤٨١٠- بيهقى ١٦٣)

(۳۰۸۸۶) حضرت ابوکنانہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ کے اکرام میں سے ہے کہ حامل قرآن کا اکرام واحترام کیا جائے جو نہ اس میں غلو کرتا ہو نہ ہی اس سے کنارہ کشی اختیار کرتا ہو۔

(٥٩) الرّجل يقرأ مِن هذِهِ السّورةِ وهذِهِ السّورةِ

قرآن مجید کی ایک سورت کا کچھ حصہ اور دوسری سورت کا کچھ حصہ تلاوت کرنے کا بیان

(٣٠٨٨٧) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بِلالٍ وَهُوَ يَقْرَأُ مِنْ هَذِهِ السُّورَةِ وَمِنْ هَذِهِ السُّورَةِ ، فَقَالَ: مَرَرْتُ بِكَ يَا بِلالُ وَأَنْتَ تَقْرَأُ مِنْ هَذِهِ السُّورَةِ وَمِنْ هَذِهِ السُّورَةِ ، فَقَالَ: بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَخْلِطَ الطَّيِّبَ بِالطَّيِّبِ: فَقَالَ: اقْرَأِ السُّورَةَ عَلَى نَحْوِهَا.

(۳۰۸۸۷) حضرت سعید بن مسیب ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت بلال ؓ کے پاس سے گزرے اس حال میں کہ وہ قرآن کی ایک سورت سے کچھ حصہ اور دوسری سورت سے کچھ حصہ پڑھ رہے تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے بلال! میں تیرے پاس سے گزرا اس حال میں کہ تو یہ سورت اور یہ سورت ملا کر پڑھ رہا تھا! تو حضرت بلال ؓ نے فرمایا: میرا باپ آپ ﷺ پر قربان ہو اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے چاہا کہ پاکیزہ حصہ کو پاکیزہ حصہ کے ساتھ ملاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سورت کو

ایسے طریقہ سے پڑھو۔

(۳۰۸۸۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : كَانَ مُعَاذٌ يَخْلِطُ مِنْ هَذِهِ السُّورَةِ وَمِنْ هَذِهِ السُّورَةِ ، فَقِيلَ لَهُ ، فَقَالَ : أَتَرُونِي أَخْلِطُ فِيهِ مَا لَيْسَ مِنْهُ ؟.

(۳۰۸۸۸) حضرت ابو اسحاق ولیٹھیے فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ ایک سورت کے کچھ حصے کو دوسری سورت کے کچھ حصے کے ساتھ ملا کر پڑھ رہے تھے پس ان کو اس کے بارے میں کہا گیا۔ تو آپ رضی اللہ نے فرمایا: تم میرے بارے میں یہ کیوں سمجھ رہے ہو کہ میں قرآن کو غیر قرآن کے ساتھ ملا رہا ہوں؟!

(۳۰۸۸۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِبِلالٍ ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوًا مِنْ حَدِيثِ حَاتِمٍ.

(۳۰۸۸۹) حضرت زید بن یثیع ولیٹھیے فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ کے پاس سے گزرے، پھر راوی نے حضرت حاتم کی حدیث کی مانند روایت نقل کی۔

(۳۰۸۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سُئِلَ محمد عَنِ الذي يَقْرَأُ من هَاهُنَا ومن هَاهُنَا ؟ فقَالَ : ليتق لاَ يأثم إثم عظيم وهو لاَ يشعر.

(۳۰۸۹۰) حضرت ابن عون ولیٹھیے فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ولیٹھیے سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو قرآن میں یہاں سے وہاں سے ملا کر پڑھتا ہو؟ تو آپ ولیٹھیے نے فرمایا: اس کو چاہیے کہ وہ ایسا کرنے سے بچے، وہ زیادہ گناہگار نہیں ہوگا اس حال میں کہ وہ نہ جانتا ہو۔

(۳۰۸۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَن أشعث ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَقْرَأَ فِي سُورَتَيْنِ حَتَّى يَخْتِمَ آخِرَتَهَا ، ثُمَّ يَأْخُذُ فِي الأُخْرَى.

(۳۰۸۹۱) حضرت اشعث ولیٹھیے فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ولیٹھیے ناپسند کرتے تھے کہ دو سورتوں کو اکٹھا پڑھا جائے یہاں تک کہ پہلے ایک کے آخر کو مکمل کرے پھر وہ دوسری پڑھ لے۔

(۳۰۸۹۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ جُمَيْعٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ ، أَنَّهُ أَمَّ النَّاسَ بِالْحِيرَةِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ ، ثُمَّ قَرَأَ مِنْ سُوَرٍ شَتَّى ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا حِينَ انْصَرَفَ فَقَالَ : شَغَلَنَا الْجِهَادُ ، عَن تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ.

(۳۰۸۹۲) حضرت ولید بن جمیع ولیٹھیے فرماتے ہیں کہ مجھے ایک آدمی نے بیان کیا کہ حضرت خالد بن ولید ولیٹھیے نے حیرہ مقام پر لوگوں کی امامت کروائی اور مختلف سورتوں میں سے تلاوت کی پھر نماز سے فارغ ہو کر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: جہاد نے ہمیں قرآن سیکھنے سے مشغول کر دیا۔

(۶۰) من كره أن يقرأ بعض الآيةِ ويترك بعضها

جو مکروہ سمجھے کہ آیت کا کچھ حصہ پڑھا جائے اور کچھ حصہ چھوڑ دیا جائے

(۳۰۸۹۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ: كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَقْرَؤُوا بَعْضَ الآيَةِ وَيَتْرُكُوا بَعْضَهَا.

(۳۰۸۹۳) حضرت ابو سنان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن ابی الھذیل رحمہ اللہ نے فرمایا: صحابہ رضی اللہ عنہم ناپسند کرتے تھے کہ آیت کا کچھ حصہ پڑھیں اور اس کا کچھ حصہ چھوڑ دیں۔

(۳۰۸۹٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَقُولَ: أَسْقَطْتُ آيَةَ كَذَا وَكَذَا.

(۳۰۸۹۴) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عبد الرحمٰن رحمہ اللہ یوں کہنا ناپسند کرتے تھے: کہ میں نے آیت کے اس اس حصہ کو چھوڑ دیا۔

(٦١) فِيمن تثقل عليهِ قِراءة القرآنِ

اس شخص کا بیان جس کے لیے قرآن کا پڑھنا بوجھ ہے

(۳۰۸۹۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ ، قَالَ: نَقْلُ الْحِجَارَةِ أَهْوَنُ عَلَى الْمُنَافِقِ مِنْ قِرَائَةِ الْقُرْآنِ.

(۳۰۸۹۵) حضرت عمرو بن مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الجوزاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: منافق پر پتھروں کا منتقل کرنا قرآن پڑھنے سے زیادہ آسان ہے۔

(٦٢) مَنْ كَانَ يدعو بِالقرآنِ

جو قرآن کے وسیلہ سے مانگے

(۳۰۸۹٦) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ: مَرَرْتُ بِأَبِي جَعْفَرٍ وَهُوَ فِي دَارِهِ وَهُوَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي بِالْقُرْآنِ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي بِالْقُرْآنِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي بِالْقُرْآنِ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي بِالْقُرْآنِ.

(۳۰۸۹٦) حضرت زید بن علی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ کے پاس سے گزرا اس حال میں کہ وہ اپنے گھر میں تھے

اور یوں دعا فرما رہے تھے: اے اللہ! تو مجھے قرآن کی وجہ سے معاف فرما دے۔ اے اللہ! قرآن کی وجہ سے مجھ پر رحم فرما۔ اے اللہ! قرآن کے ذریعہ ہدایت عطا فرما۔ اے اللہ! قرآن کی وجہ سے مجھے رزق عطا فرما۔

(٦٣) ما جاء في صِعابِ السّورِ

وہ روایات جو سورتوں کی سختی کے بارے میں آئی ہیں

(٣٠٨٩٧) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَن عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا شَيَّبَكَ؟ قَالَ: شَيَّبَتْنِي هُودٌ وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلاتُ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ. (ابويعلى ١٠٢)

(٣٠٨٩٧) حضرت عکرمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر ؓ نے پوچھا! اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کو کس چیز نے بوڑھا کر دیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سورت ھود اور واقعہ، المرسلات اور عم یتساء لون اور اذا الشمس کورت نے مجھے بوڑھا کر دیا۔

(٣٠٨٩٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ وَقَبِيصَةُ ، عَن سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَن زِرٍّ ، عَن حُذَيْفَةَ ، قَالَ: يَقُولُونَ سُورَةُ التَّوْبَةِ وَهِيَ سُورَةُ الْعَذَابِ يَعْنِي بَرَاءَةَ.

(٣٠٨٩٨) حضرت زر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ ؒ نے ارشاد فرمایا: لوگ اسے سورت التوبہ کہتے ہیں حالانکہ یہ عذاب والی سورت ہے، یعنی سورت بَرَاءَ ةَ۔

(٣٠٨٩٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَن عِكْرِمَةَ ، قَالَ: مَا زَالَتْ بَرَائَةُ تَنْزِلُ حَتَّى أَشْفَقَ مِنْهَا أصحاب مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تُسَمَّى الْفَاضِحَةَ.

(٣٠٨٩٩) حضرت ایوب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ ؒ نے ارشاد فرمایا: سورت بَرَاءَ ةَ مسلسل نازل ہوتی رہی یہاں تک کہ محمد ﷺ کے اصحاب اس سورت سے ڈر گئے۔ اور اس کا نام فاضحہ رکھ دیا گیا۔

(٦٤) ما يُشَبَّه مِن القرآنِ بالتّوراةِ والإنجيلِ

قرآن کے اس حصہ کا بیان جو تورات اور انجیل کے مشابہ ہے

(٣٠٩٠٠) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَن زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِم ، عَنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: الطُّوَلُ كَالتَّوْرَاةِ ، وَالْمِئُونَ كَالإِنْجِيلِ ، وَالْمَثَانِي كَالزَّبُورِ ، وَسَائِرُ الْقُرْآنِ فَضْلٌ.

(٣٠٩٠٠) حضرت مسیب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: قرآن کی بڑی سورتیں تورات کی مانند ہیں اور وہ سورتیں جن کی سو آیات ہیں وہ انجیل کی مانند ہیں اور مثانی سورتیں زبور کی مانند ہیں اور بقیہ قرآن ان سے اضافی ہے۔

(٣٠٩٠١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَن سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ: ﴿وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ﴾ قَالَ: الْقُرْآنُ وَالتَّوْرَاةُ وَالإِنْجِيلُ.

(۳۰۹۰۱) حضرت اعمش ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر ریشید نے قرآن کی اس آیت (اور تحقیق ہم نے زبور میں لکھ دیا) کے بارے میں فرمایا: یعنی قرآن کو، تورات کو اور انجیل کو۔

(٣٠٩٠٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَن دَاوُد ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: ﴿وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ﴾ قَالَ: زَبُورِ دَاوُد مِنْ بَعْدِ ذِكْرِ مُوسَى.

(۳۰۹۰۲) حضرت داؤد ریشید فرماتے ہیں کہ امام شعبی ریشید نے اس آیت (اور بے شک ہم لکھ چکے ہیں زبور میں نصیحت کے بعد) کے بارے میں ارشاد فرمایا: داؤد علیہ السلام کی زبور موسیٰ علیہ السلام کی نصیحت کے بعد ہے۔

(٣٠٩٠٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ: حدَّثَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ سَمِعْت أَبَا عِمْرَانَ الْجَوْنِيَّ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَبَاحٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبًا يَقُولُ: فَاتِحَةُ التَّوْرَاةِ فَاتِحَةُ سُورَةِ الأَنْعَامِ ، وَخَاتِمَةُ التَّوْرَاةِ خَاتِمَةُ سُورَةِ هُودٍ.

(۳۰۹۰۳) حضرت عبد اللہ بن رباح ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب ریشید کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے: تورات کی ابتدا سورۃ انعام کی ابتدا ہے، اور تورات کا اختتام سورۃ ھود کا اختتام ہے۔

(٦٥) فِي القرآنِ يختلف على الياءِ والتّاءِ

قرآن میں جب یاء اور تاء میں اختلاف ہو جائے

(٣٠٩٠٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَن دَاوُد ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: إِذَا شَكَكْتُمْ فِي الْيَاءِ وَالتَّاءِ فَاجْعَلُوهَا يَاءً فَإِنَّ الْقُرْآنَ ذَكَرٌ فَذَكِّرُوهُ.

(۳۰۹۰۴) حضرت علقمہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تم لوگوں کو کسی حرف کی یاء اور تاء ہونے میں شک ہو جائے تو اس کو یاء بنا دو۔ کیونکہ قرآن مذکر ہے پس تم اس کو مذکر پڑھو۔

(٣٠٩٠٥) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا أَبُو نِزَارٍ الْمُرَادِيُّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ ، قَالَ: إِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الْقُرْآنِ فِي يَاءٍ ، أَوْ تَاءٍ فَاجْعَلُوهَا يَاءً فَإِنَّ الْقُرْآنَ نَزَلَ عَلَى الْيَاءِ.

(۳۰۹۰۵) حضرت عمرو بن میسرہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عبد الرحمٰن السلمی ریشید نے ارشاد فرمایا: جب تم قرآن میں کسی حرف کے یاء اور تاء ہونے کے بارے میں اختلاف کرو تو اس کو یاء بنا دو۔ بلاشبہ قرآن حرف یاء پر نازل ہوا۔

(٣٠٩٠٦) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ، عَن زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَن زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: إِذَا تَمَارَيْتُمْ فِي الْقُرْآنِ فِي يَاءٍ ، أَوْ تَاءٍ فَاجْعَلُوهَا يَاءً وَذَكِّرُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ مُذَكَّرٌ.

(۳۰۹۰۶) حضرت زر ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تم قرآن میں حرف یاء اور حرف تاء

کے بارے میں جھگڑنے لگو تو اس کو حرف یاء بنا دو۔ اور قرآن کو مذکر پڑھو کیونکہ وہ مذکر ہے۔

(۳۰۹۰۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ: الْقُرْآنُ ذَكَرٌ فَذَكِّرُوهُ.

(۳۰۹۰۷) حضرت یحیٰی بن جعدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قرآن کو مذکر پڑھو کیونکہ وہ مذکر ہے۔

(٦٦) فِي الصِّبيانِ متى يتعلّمون القرآن

بچوں کو قرآن کب سکھایا جائے

(۳۰۹۰۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ: كَانَ الْغُلامُ إِذَا أَفْصَحَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الآيَةَ سَبْعًا: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا﴾.

(۳۰۹۰۸) حضرت عبد الکریم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب بنو عبد المطلب قبیلہ کا کوئی بچہ صاف بولنے لگتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس بچے کو یہ آیت سات بار سکھاتے: سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہرگز نہیں بنایا کسی کو بیٹا اور ہرگز نہیں ہے اس کا کوئی شریک، بادشاہی میں اور ہرگز نہیں اس کا کوئی مددگار کمزوری کی بناء پر اور بڑائی بیان کر و اس کی کمال درجے کی بڑائی۔

(۳۰۹۰۹) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو: جاء بي أبي إلى سعيد بن جبير وأنا صغير ، فقال: تُعَلِّمُ هذا الْقُرْآنَ ؟.

(۳۰۹۰۹) حضرت سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن عمرو رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میرے والد مجھے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کے پاس لے گئے اس حال میں کہ میں بہت چھوٹا تھا، تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: کیا تم اس کو قرآن سکھاؤ گے؟!۔

(۳۰۹۱۰) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُعَلِّمُوا أَوْلادَهُم الْقُرْآنَ حَتَّى يَعْقِلُوا.

(۳۰۹۱۰) حضرت فضیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: صحابہ رضی اللہ عنہم ناپسند کرتے تھے کہ وہ اپنی اولاد کو عقلمند ہونے سے پہلے قرآن سکھائیں۔

(٦٧) مَنْ قَالَ الحسد فِي قِراءةِ القرآنِ

جو شخص کہے قرآن کے پڑھنے میں حسد جائز ہے

(۳۰۹۱۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: لاَ

حَسَدَ إِلاَّ فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٍ آتَاهُ اللَّهُ مَالاً ، فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ ، وَرَجُلٍ عَلَّمَهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ ، فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ. (بخاری ۵۰۲۵۔ مسلم ۵۵۸)

(۳۰۹۱۱) حضرت عبداللہ ؓ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حسد جائز نہیں ہے سوائے دو شخصوں میں، ایک وہ شخص جسے اللہ نے مال دیا ہو پس وہ صبح وشام اسے اللہ کی رضا میں خرچ کرتا ہو اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ نے قرآن سکھلایا پس وہ صبح وشام اس کی تلاوت کرتا ہو۔

(٣٠٩١٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ: حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ حَسَدَ إِلاَّ فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٍ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ ، فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ ، فَيَقُولُ الرَّجُلُ: لَوْ آتَانِي اللَّهُ مِثْلَ مَا آتَى فُلاَنًا فَعَلْتُ مِثْلَ مَا يَفْعَلُ ، وَرَجُلٍ آتَاهُ اللَّهُ مَالاً ، فَهُوَ يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ فَيَقُولُ الرَّجُلُ: لَوْ آتَانِي اللَّهُ مِثْلَ مَا آتَى فُلاَنًا فَعَلْتُ مِثْلَ مَا يَفْعَلُ.

(احمد ۷۹؍۴۔ ابویعلی ۱۰۸۰)

(۳۰۹۱۲) حضرت ابوسعید خدری ؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حسد جائز نہیں ہے مگر دو آدمیوں میں، ایک وہ شخص جسے اللہ نے قرآن کی تلاوت کی توفیق عطا فرمائی پس وہ دن رات اس کی تلاوت کرتا ہو۔ پھر آدمی کہے: اگر اللہ تعالیٰ مجھے بھی قرآن کی تلاوت عطا فرماتا جیسا کہ فلاں کو عطا کی ہے تو میں بھی ایسے ہی کرتا جیسا کہ فلاں شخص تلاوت کرتا ہے۔ اور دوسرا وہ آدمی جسے اللہ نے مال دیا پس وہ اس مال کو اس کے حق میں خرچ کرتا ہو، پھر کوئی آدمی کہے: اگر اللہ مجھے بھی مال دیتا جیسا کہ فلاں کو دیا ہے، تو میں بھی ایسے ہی کرتا جیسا کہ فلاں آدمی خرچ کرتا ہے۔

(٣٠٩١٣) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: (حم) دِيبَاجُ الْقُرْآنِ.

(۳۰۹۱۳) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: حم قرآن کی زینت ہے۔

(٣٠٩١٤) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: كُنَّ الْحَوَامِيمُ يُسَمَّيْنَ الْعَرَائِسَ.

(۳۰۹۱۴) حضرت مسعر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: حوا میم جتنی بھی سورتیں تھی ان کو عرائس کے نام سے جانا جاتا تھا۔

(٣٠٩١٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: إِذَا وَقَعْتُ فِي آلِ (حم) وَقَعْتُ فِي رَوْضَاتٍ دَمِثَاتٍ أَتَأَنَّقُ فِيهِنَّ.

(۳۰۹۱۵) حضرت معن بن عبدالرحمٰن ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: جب میں حم والی سورتیں پڑھنا شروع کرتا ہوں تو میں نرم زمین والے خوبصورت باغات میں ہوتا ہوں جن میں ان کی تلاوت سے میں خوش ہوتا ہوں۔

(٣٠٩١٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ: مَرَّ عَلَيْهِ وَهُوَ يَبْنِي مَسْجِدًا

فَقَالَ: مَا هَذَا ؟ قَالَ: هَذَا لآلِ (حم) .

(۳۰۹۱۶) حضرت حبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے بیان کیا کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک آدمی کا ان پر گزر ہوا اس حال میں کہ وہ مسجد کی تعمیر کر رہے تھے، پس وہ کہنے لگا: یہ کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ حم والی سورتوں کے لیے ہے۔

(٦٨) فِي دَرسِ القرآنِ وعرضِهِ

قرآن کو یاد کرنے اور دور کرنے کا بیان

(٣٠٩١٧) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ شِبْلٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ: عَرَضْتُ الْقُرْآنَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ثَلاثَ عَرْضَاتٍ.

(۳۰۹۱۷) حضرت ابن ابی نجیح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ پر تین مرتبہ قرآن کا دور کیا۔

(٣٠٩١٨) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا محمد بن إسحاق عن أبان بن صالح ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ: عَرَضْتُ الْقُرْآنَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ فَاتِحَتِهِ إِلَى خَاتِمَتِهِ ثَلاثَ عَرْضَاتٍ أَقِفُهُ عِنْدَ كُلِّ آيَةٍ.

(۳۰۹۱۸) حضرت ابان بن صالح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں نے تین مرتبہ شروع قرآن سے لے کر آخر تک حضرت ابن عباس رحمہ اللہ کے سامنے دور کیا۔ میں ہر آیت پڑھنے کے وقت ٹھہرتا تھا۔

(٣٠٩١٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْرِضُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ مَرَّةً إِلاَّ الْعَامَ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ فَإِنَّهُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ بِحَضْرَةِ عَبْدِ اللهِ فَشَهِدَ مَا نُسِخَ مِنْهُ ، وَمَا بُدِّلَ. (احمد ٣٦٢- ابويعلى ٢٥٥)

(۳۰۹۱۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان میں ایک مرتبہ قرآن پاک کا دور فرماتے تھے سوائے اس سال کہ جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا۔ پس اس سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں دو مرتبہ دور فرمایا: پس آپ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہے جو آیت نسخ ہوئی اور جو آیت تبدیل ہوئی۔

(٣٠٩٢٠) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُ الْكِتَابَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ عَلَى جِبْرِيلَ ، فَلَمَّا كَانَ الشَّهْرُ الَّذِي هَلَكَ فِيهِ عَرَضَهُ عَلَيْهِ عَرْضَتَيْنِ.

(۳۰۹۲۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان میں قرآن پاک کا حضرت جبرائیل علیہ السلام سے دور فرماتے تھے۔ پس جس مہینہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا اس میں دو مرتبہ دور فرمایا۔

(٣٠٩٢١) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُلَيٍّ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: أَمْسَكْت عَلَى فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْقُرْآنَ حَتَّى فَرَغَ مِنْهُ.

(۳۰۹۲۱) حضرت موسیٰ بن علی ویشید فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ: میں حضرت فضالہ بن عبید ویشید کے پاس ان کا قرآن سننے کے لیے اس وقت تک ٹھہرا جب تک انہوں نے اسے مکمل نہ کر لیا۔

(٣٠٩٢٢) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، وَعَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، قَالَ: الْقِرَائَةُ الَّتِي عُرِضَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ هِيَ الْقِرَائَةُ الَّتِي يَقْرَؤُهَا النَّاسُ الْيَوْمَ.

(۳۰۹۲۲) حضرت ابن سیرین ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عبیدہ ویشید نے ارشاد فرمایا: وہ قراءت جو نبی صَلَّىٰ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ان کے انتقال والے سال پڑھی گئی تھی یہ وہی قراءت تھی جو لوگ آج پڑھتے ہیں۔

(٣٠٩٢٣) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ: كَانَ جِبْرِيلُ يَعْرِضُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً فِي رَمَضَانَ ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ عَرَضَهُ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ.

(بخاری ۳۶۲۴۔ مسلم ۱۹۰۵)

(۳۰۹۲۳) حضرت ھشام ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین ویشید نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرائیل علایشلام ہر سال رمضان میں ایک مرتبہ نبی صَلَّىٰ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ قرآن کا دور فرماتے تھے۔ پس جب وہ سال آیا جس میں نبی صَلَّىٰ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا انتقال ہوا تو آپ علایشلام نے دو مرتبہ قرآن کا دور فرمایا۔

(٣٠٩٢٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنْ فَاطِمَةَ ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُ الْقُرْآنَ عَلَى جِبْرِيلَ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ عَرَضَهُ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ.

(۳۰۹۲۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ صَلَّىٰ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہر سال میں ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علایشلام کے ساتھ قرآن کا دور فرماتے تھے۔ پس جس سال آپ صَلَّىٰ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا انتقال ہوا تو آپ صَلَّىٰ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ان کے ساتھ دو مرتبہ دور فرمایا۔

(٦٩) ما جاء فِي فضلِ المفصّلِ

ان روایات کا بیان جو مفصل سورتوں کی فضیلت میں آئی ہیں

(٣٠٩٢٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: لِكُلِّ شَيْءٍ لُبَابٌ وَإِنَّ لُبَابَ الْقُرْآنِ الْمُفَصَّلُ.

(۳۰۹۲۵) حضرت ابوالاحوص ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کا ایک لبِ لباب ہوتا ہے، اور قرآن کا لبِ لباب مفصل سورتیں ہیں۔

(۷۰) فِي الْقُرْآنِ وَالسُّلْطَانِ

قرآن اور بادشاہت کا بیان

(۳۰۹۲۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ: قَالَ سَلْمَانُ لِزَيْدِ بْنِ صُوحَانَ: كَيْفَ أَنْتَ إِذَا اقْتَتَلَ الْقُرْآنُ وَالسُّلْطَانُ ؟ قَالَ: إِذًا أَكُونُ مَعَ الْقُرْآنِ ، قَالَ: نِعْمَ الزُّوَيْدُ: إِذًا أَنْتَ.

(۳۰۹۲۶) حضرت طارق بن شہاب ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان ؓ نے زید بن صوحان ﷫ سے پوچھا: تیرا کیا حال ہوگا جب قرآن والوں اور بادشاہت والوں کے درمیان قتال ہوگا؟ آپ ﷫ نے فرمایا: تب تو میں قرآن کے ساتھ ہوں گا۔ آپ ؓ نے فرمایا: چھوٹے سے زید تب تو تو بہت اچھا ہوگا۔

(۳۰۹۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ: يَقْتَتِلُ الْقُرْآنُ وَالسُّلْطَانُ قَالَ: فَيَطَأُ السُّلْطَانُ عَلَى صِمَاخِ الْقُرْآنِ فَلأْيًا بِلأْيٍ ، وَلأْيًا بِلأْيٍ ، مَا تَنْفَلِتُنَّ مِنْهُ.

(۳۰۹۲۷) حضرت حوشب ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب ؓ نے فرمایا: اہل قرآن اور بادشاہت والے قتال کریں گے۔ پس بادشاہت والے قرآن کے سوراخ کو روند ڈالیں گے۔ پس پھر نہ وہ ان کی پروا کریں اور نہ یہ ان کی پروا کریں گے۔ تو ہرگز جان مت چھڑانا ان سے۔

(۳۰۹۲۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بن مسعود ، قَالَ: أَتَى ابْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَلِّمْنِي كَلِمَاتٍ جَوَامِعَ نَوَافِعَ ، قَالَ: تَعْبُدُ اللَّهَ ، وَلا تُشْرِكْ بِهِ شَيْئًا وَتَزُولُ مَعَ الْقُرْآنِ حَيْثُ زَالَ.

(۳۰۹۲۸) حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن مسعود ؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ مجھے ایسے کلمات سکھا دیجیے جو جامع بھی ہوں اور نافع بھی۔ آپ ؓ نے فرمایا: تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ۔ اور قرآن کی ہمیشہ تلاوت کیا کرو۔

(۳۰۹۲۹) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ مَطَرٍ ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ حُذَيْفَةَ فَقَالَ: كَيْفَ أَنْتَ يَا عَامِرُ بْنُ مَطَرٍ إِذَا أَخَذَ النَّاسُ طَرِيقًا وَالْقُرْآنُ طَرِيقًا مَعَ أَيِّهِمَا تَكُونُ ؟ فَقُلْتُ: مَعَ الْقُرْآنِ أَحْيَا مَعَهُ ، أَوْ أَمُوتُ ، قَالَ: فَأَنْتَ إِذًا.

(۳۰۹۲۹) حضرت عامر بن مطر ویشیر فرماتے ہیں کہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عامر بن مطر تیرا کیا حال ہوگا جب لوگ ایک راستہ بنالیں گے اور قرآن کا راستہ الگ ہوگا؟ تو ان دونوں میں سے کس کے ساتھ ہوگا؟ پس میں نے کہا: قرآن کے ساتھ ہی میں زندہ رہوں گا اور یا اس کے ساتھ ہی مروں گا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تب تو بہت اچھا ہوگا۔

(۳۰۹۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا مَعْنٌ ، قَالَ: أَتَى رَجُلٌ ابْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ: عَلِّمْنِي كَلِمَاتٍ جَوَامِعَ نَوَافِعَ ، قَالَ: تَعْبُدَ اللَّهَ ، وَلاَ تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا ، وَتَزُولُ مَعَ الْقُرْآنِ حَيْثُ زَالَ.

(۳۰۹۳۰) حضرت معن ویشیر فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کہنے لگا: مجھے ایسے کلمات سکھا دیجئے جو جامع بھی ہوں اور نافع بھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہراؤ اور قرآن کی ہمیشہ تلاوت کرتے رہا کرو۔

(۷۱) مَنْ كَانَ يقرأُ القرآن مِن أصحابِ ابنِ مسعودٍ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے جو قرآن پڑھایا کرتے تھے

(۳۰۹۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ الَّذِينَ يُفْتُونَ وَيُقْرِؤُونَ الْقُرْآنَ: عَلْقَمَةَ وَالأَسْوَدَ وَعُبَيْدَةَ وَمَسْرُوقًا وَعَمْرَو بْنَ شُرَحْبِيلَ وَالْحَارِثَ بْنَ قَيْسٍ.

(۳۰۹۳۱) حضرت منصور ویشیر فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ویشیر نے ارشاد فرمایا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے یہ لوگ تھے جو فتویٰ دیتے تھے اور قرآن پڑھاتے تھے، حضرت علقمہ ویشیر، اسود، عبیدہ، مسروق، عمرو بن شرحبیل اور حارث بن قیس ویشیر۔

(۳۰۹۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ يُقْرِئُنَا الْقُرْآنَ فِي الْمَسْجِدِ ، ثُمَّ يَجْلِسُ بَعْدَهُ يثبت النَّاسَ.

(۳۰۹۳۲) حضرت مسلم ویشیر فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق ویشیر نے ارشاد فرمایا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہمیں مسجد میں قرآن پڑھاتے تھے پھر اس کے بعد بیٹھ جاتے اور لوگوں کا ایمان پختہ کرتے۔

(۳۰۹۳۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ: حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدٍ ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يَقُولُ: أَقْرَأَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ الْقُرْآنَ فِي الْمَسْجِدِ أَرْبَعِينَ سَنَةً.

(۳۰۹۳۳) حضرت عبدالرحمن بن حمید ویشیر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابواسحاق ویشیر کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت ابوعبدالرحمن نے مسجد میں چالیس سال قرآن پڑھایا۔

(۷۳) فِي قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صلّى الله عليهِ وسلّم على غيرِهِ

نبی صَلَّالِلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا دوسرے پر پڑھنا

(۳۰۹۳٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ ، فَقُلْتُ: أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ ، قَالَ: إِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي ، قَالَ: فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ النِّسَاءَ حَتَّى بَلَغْتُ: ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾ رَفَعْتُ رَأْسِي ، أَوْ غَمَزَنِي رَجُلٌ إِلَى جَنْبِي فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَسِيلُ.

(بخاری ۴۵۸۲۔ مسلم ۵۵۱)

(۳۰۹۳۴) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّالِلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: مجھے قرآن سناؤ۔ میں نے عرض کیا! میں آپ کو سناؤں، حالانکہ قرآن تو آپ ہی پر نازل ہوا ہے؟ آپ صَلَّالِلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: بلاشبہ میں چاہتا ہوں کہ میں اپنے علاوہ کسی اور سے قرآن سنوں۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! پس میں نے حضور صَلَّالِلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے سامنے سورۃ نساء کی تلاوت فرمائی۔ یہاں تک کہ میں اس آیت پر پہنچا۔ (پھر کیا کیفیت ہوگی (ان لوگوں کی) جب لائیں گے ہم ہر امت میں سے ایک گواہ اور لائیں گے تمہیں (اے محمد صَلَّالِلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ!) ان پر بطور گواہ) میں نے اپنا سر اُٹھایا یا ایک آدمی نے میرے پہلو کو ٹٹولا تو میں نے اپنا سر اُٹھایا پس میں نے دیکھا آپ صَلَّالِلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

(۳۰۹۳۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوٍ مِنْ حَدِيثِ الأَعْمَشِ. (احمد ۳۷۴۔ ابویعلی ۵۱۲۸)

(۳۰۹۳۵) حضرت عبداللہ سے نبی صَلَّالِلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

(۳۰۹۳٦) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لَهُ: اقْرَأْ ، فَافْتَتَحَ سُورَةَ النِّسَاءِ حَتَّى إِذَا بَلَغَ إِلَى قوله تعالى: ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾ الآية قَالَ: فَدَمَعَتْ عَيْنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: حَسْبُكَ.

(نسائی ۸۰۷۷۔ طبرانی ۸۴۵۹)

(۳۰۹۳۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی صَلَّالِلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے مجھ سے کہا: پڑھو، پس میں نے سورۃ النساء شروع کر دی یہاں تک کہ میں پہنچا اللہ کے اس قول تک (پھر کیا کیفیت ہوگی (ان لوگوں کی) جب لائیں گے ہم ہر امت میں سے ایک گواہ اور لائیں گے تمہیں (اے محمد صَلَّالِلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ!) ان پر بطور گواہ)۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! پس نبی صَلَّالِلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ آپ صَلَّالِلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: کافی ہے تمہیں۔

(۳۰۹۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ ابْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أُمِرْتُ أَنْ أَعْرِضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ ، قَالَ : سَمَّانِي لَكَ ربك ، قَالَ : نَعَمْ ، فَقَالَ أُبَيٌّ : ﴿بِفَضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ﴾ . (بخاری ۴۲۳۔ احمد ۱۲۲)

(۳۰۹۳۷) حضرت اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تجھے قرآن سناؤں۔ ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا آپ کے رب نے میرا نام لیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہے سو اس پر چاہیے ان کو خوش ہونا۔ یہ بہتر ہے ان سب چیزوں سے جو یہ جمع کر رہے ہیں۔

(۷۳) من كره أن يقرأ القرآن منكوسًا

جو قرآن کو الٹی طرف سے پڑھنے کو مکروہ سمجھے

(۳۰۹۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَن شَقِيقٍ ، قَالَ : قِيلَ لِعَبْدِ اللهِ : إِنَّ فُلاَنًا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَنْكُوسًا ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : ذَاكَ مَنْكُوسُ الْقَلْبِ .

(۳۰۹۳۸) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بتلایا گیا، فلاں شخص قرآن کو الٹی طرف سے پڑھتا ہے! تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ الٹے دل والا ہے۔

(۷٤) فِي القوم يتدارسون القرآن

ان لوگوں کا بیان جو قرآن کو باہم مل کر پڑھتے ہیں

(۳۰۹۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَن هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ : أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ ، قَالَ : ذِكْرُ اللهِ أكبر ، وَمَا جَلَسَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ يَتَعَاطَوْنَ فِيهِ كِتَابَ اللهِ فِيمَا بَيْنَهُمْ وَيَتَدَارَسُونَهُ إِلاَّ أَظَلَّتْهُمُ الْمَلاَئِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا ، وَكَانُوا أَضْيَافَ اللهِ مَا دَامُوا فِيهِ حَتَّى يُفِيضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ . (دارمی ۳۵۶)

(۳۰۹۳۹) حضرت عنترہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کا ذکر کرنا بہت بڑا عمل ہے۔ اور کوئی قوم کسی گھر میں بیٹھ کر کتاب اللہ کے پڑھنے پڑھانے میں مشغول نہیں ہوتی اور اس کا دور نہیں کرتی مگر یہ کہ ملائکہ ان پر اپنے پروں سے سایہ کرتے ہیں اور وہ جب تک اس جگہ میں ہوتے ہیں وہ اللہ کے مہمان ہوتے ہیں یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں مشغول ہو جائیں۔

(۷۵) فِي نُقَطِ الْمَصَاحِفِ

مصاحف میں نقطے لگانے کا بیان

(۳۰۹٤۰) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَن شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، قَالَ : سَأَلْت مُحَمَّدًا عَن نَقْطِ الْمَصَاحِفِ ؟

فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَزِيدُوا فِي الْحُرُوفِ، أَوْ يُنْقِصُوا.

(۳۰۹۴۰) حضرت ابورجاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام محمد رحمہ اللہ سے مصاحف میں نقطے لگانے کے متعلق پوچھا؟ تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ وہ کسی حرف کا اضافہ کردیں گے یا کوئی حرف کم کردیں گے۔

(٣٠٩٤١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ خَارِجَةَ، عَنْ خَالِدٍ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ سِيرِينَ يَقْرَأُ فِي مُصْحَفٍ مَنْقُوطٍ.

(۳۰۹۴۱) حضرت خالد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ کو نقطے لگے ہوئے مصحف میں پڑھتے ہوئے دیکھا۔

(٣٠٩٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّهُ كَرِهَ النَّقْطَ.

(۳۰۹۴۲) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نقطے لگانے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(٣٠٩٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْهُذَلِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لاَ بَأْسَ بِنَقْطِهَا بِالأَحْمَرِ.

(۳۰۹۴۳) حضرت ھذلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: سرخ نقطے لگانے میں کوئی حرج نہیں۔

(٣٠٩٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ، أَوْ غَيْرِهِ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ سِيرِينَ يَقْرَأُ فِي مُصْحَفٍ مَنْقُوطٍ.

(۳۰۹۴۴) حضرت خالد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ کو دیکھا کہ وہ نقطے لگے ہوئے مصحف میں سے تلاوت فرمارہے تھے۔

تم كتاب فضائل القرآن، والحمد لله وحده،

وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم تسليما كثيرا.

(فضائل قرآن کا بیان مکمل ہوگیا۔ اور سب تعریفیں اس اکیلے اللہ کے لیے ہیں۔)

ضروری یادداشت

MAKTOBA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ

اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
فون:042-7224228-7355743
فیکس:042-7221395

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحٰى ○

مصنف ابن ابی شیبہ مترجم

مؤلف

الإمام أبو بكر عبد الله بن محمد بن أبي شيبة العبسي الكوفي

المتوفی ۲۳۵ھ

جلد نمبر ۹

حدیث نمبر ۳۰۹۳۵ تا حدیث نمبر ۳۳۲۸۷

مترجم

مولانا محمد اویس سرور

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اُردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ○ سورہ نجم 4,3:27

مُصنّف ابنِ ابی شیبہ مترجم

جلد نمبر ۹

حدیث نمبر ۳۰۹۴۵ تا حدیث نمبر ۳۳۴۸۷

مؤلّف

الامام ابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ العبسی الکوفی

المتوفی ۲۳۵ھ

مترجم

مولانا محمد اویس سرور مدظلہ

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اقرأ سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

بسم اللہ الرحمن الرحیم

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

نام کتاب: مصنف ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ
(جلد نمبر ۹)

مترجم: مولانا محمد اویس سرور حفظہ اللہ

ناشر: مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

مطبع: خضر جاوید پرنٹرز لاہور

اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37224228-37355743

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرما دیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

تنبیہ

اجمالی فہرست

جلد نمبر ۱

حدیث نمبر ۱ ابتدا تا حدیث نمبر ۴۰۳۶ باب: إذا نسی أنْ يَقْرأَحَتّٰى رَكَعَ، ثُمّ ذَكَرَوَهُوَرَاكِعٌ

جلد نمبر ۲

حدیث نمبر ۴۰۳۷ باب: فِی كَنْسِ الْمَسَاجِدِ تا حدیث نمبر ۸۱۹۶ باب: فِي الْكَلَامِ فِي الصَّلَاة

جلد نمبر ۳

حدیث نمبر ۸۱۹۷ باب: فِي مَسِيْرَة كَمْ تُقصرالصَّلَاة

تا

حدیث نمبر ۱۲۲۷۱ باب: مَنْ كَرِهَ أنْ يُسْتَقَى مِنَ الآبَارِالَّتِي بَيْنَ الْقُبُوْرِ

جلد نمبر ۴

حدیث نمبر ۱۲۲۷۲ كِتَابُ الأيْمَانِ وَالنُّذُوْر

تا

حدیث نمبر ۱۶۱۵۱ كِتَابُ الْمَنَاسِكِ، باب: فِي الْمُحْرِمِ يَجْلِسُ عَلَى الْفِرَاشِ الْمَصْبُوغِ

جلد نمبر ۵

حدیث نمبر ۱۶۱۵۲ كِتَابُ النِّكَاحِ تا حدیث نمبر ۱۹۶۴۸ كِتَابُ الطَّلَاقِ باب: مَا قَالُوْا فِي الْحَيْضِ؟

جلد نمبر ۶

حدیث نمبر ۱۹۶۴۹ كِتَابُ الْجِهَادِ

تا

حدیث نمبر ۲۳۸۷۹ كِتَابُ الْبُيُوعِ باب: الرَّجلِ يَقُولُ لِغُلَامِهِ مَا أَنْتَ إلّاحُرٌّ

جلد نمبر ۷

حدیث نمبر ۲۳۸۸۰ کِتَابُ الطِّبِّ

تا

حدیث نمبر ۲۷۲۶۰ کِتَابُ الأدَبِ باب: مَنْ رَخَّصَ فِي الْعِرَافَةِ

جلد نمبر ۸

حدیث نمبر ۲۷۲۶۱ کِتَابُ الدِّيَاتِ

تا

حدیث نمبر ۳۰۹۴۴ کِتَابُ الْفَضَائِلِ وَالْقُرآنِ باب: فِي نَقطِ الْمَصَاحِفِ

جلد نمبر ۹

حدیث نمبر ۳۰۹۴۵ کِتَابُ الْإِيمَانِ وَالرُّؤْيَا

تا

حدیث نمبر ۳۳۴۸۷ کِتَابُ السِّيَرِ باب: مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُسْتَشْهِدُ يغسّل أم لا؟

جلد نمبر ۱۰

حدیث نمبر ۳۳۴۸۸ باب: مَنْ قَالَ يُغسّلُ الشَّهِيدُ

تا

حدیث نمبر ۳۶۸۸۲ کِتَابُ الزُّهدِ باب: مَا قَالُوا فِي الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ

جلد نمبر ۱۱

حدیث نمبر ۳۶۸۸۳ کِتَابُ الأَوَائِلِ تا حدیث نمبر ۳۹۰۹۸ کِتَابُ الْجُمَلِ

فہرست مضامین

کِتَابُ الأیمانِ والرّؤیا

کِتَابُ الرّؤیا

كِتَابُ الأُمَرَاءِ

كِتَابُ الوَصَايَا

کِتَابُ الفَرَائِضِ

کِتَابُ الفَضَائِلِ

کِتَابُ السِّیَر

كِتَابُ الأيمَانِ والرّؤيا

ایمان اور خواب کا بیان

(۱) ما ذُكِر فِي الإِيمانِ والإِسلامِ

ان روایات کا بیان جو ایمان اور اسلام کے بارے میں ذکر کی گئی ہیں

(۳۰۹۴۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا الإِيمَانُ ؟ فَقَالَ: الإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَلِقَائِهِ وَرُسُلِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ الآخِرِ ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا الإِسْلامُ ، قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ ، وَلا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمَ الصَّلاةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا الإِحْسَانُ ؟ قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنَّكَ إِنْ لا تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ. (مسلم ۵۔ احمد ۴۲۶)

(۳۰۹۴۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھلی جگہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کی حقیقت یہ ہے کہ تم اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو، اور اس کی کتابوں کو اور اس سے ملاقات کرنے کو اور اس کے رسولوں کو دل سے مانو۔ اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے کو دل سے مانو۔ اس آدمی نے عرض کیا: اسلام کی حقیقت کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو بھی شریک مت ٹھہراؤ اور فرض نمازوں کو قائم کرو، اور فرض زکوۃ کی ادائیگی کرو، اور رمضان کے روزے رکھو، اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! احسان کی حقیقت کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرو گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو۔ پس اگر ایسا ممکن نہیں کہ تم اسے دیکھ سکو پھر اس کا گمان کرو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

(۳۰۹۴۶) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ الْوَفْدُ ، أَوْ مَنِ الْقَوْمُ ، قَالُوا: رَبِيعَةُ ، قَالَ: مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ ، أَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا ، وَلا نَدَامَى ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّا نَأْتِيكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيدَةٍ ، وَإِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هَذَا الْحَيَّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ ، وَإِنَّا لاَ نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْتِيَكَ إلاَّ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ ، فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرُ بِهِ مَنْ وَرَائَنَا نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ ، قَالَ: فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: أَمَرَهُمْ بِالإِيمَانِ بِاللهِ وَحْدَهُ ، وَقَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَا الإِيمَانُ بِاللهِ ، قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ: شَهَادَةُ أَنْ لاَ إِلَهَ إلاَّ اللَّهُ ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَإِقَامُ الصَّلاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ ، وَأَنْ تُعْطُوا الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ ، فَقَالَ: احْفَظُوهُ وَأَخْبِرُوا بِهِ مَنْ وَرَائَكُمْ. (بخاری ۸۷۔ مسلم ۲۴)

(۳۰۹۴۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ عبد القیس کا وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کس قبیلہ کا وفد ہے؟ یا فرمایا: کون لوگ ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواب دیا! قبیلہ ربیعہ کے افراد ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خوش آمدید ان لوگوں کو یا فرمایا وفد والوں کو نہ دنیا میں تمہارے لیے رسوائی ہے اور نہ آخرت کی شرمندگی۔ پھر ان لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہت دور جگہ سے آئے ہیں، اور چونکہ ہمارے درمیان اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کفارِ مضر کا قبیلہ ہے، اس لیے ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف ان مہینوں میں آسکتے ہیں جن میں لڑنا حرام ہے۔ لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والے ایسے احکام ہمیں عطا فرما دیجئے۔ جن پر ہم خود بھی عمل کریں اور ان لوگوں کو بھی اس کی اطلاع کریں جن کو ہم پیچھے وطن میں چھوڑ کر آئے ہیں۔ اور اس پر عمل کرنے کی وجہ سے ہم جنت میں داخل ہو جائیں۔ راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چار باتوں کا حکم دیا اور چار باتوں سے روکا؛ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیا۔ اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پر ایمان لانے کا مطلب کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گواہی دینا اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور نماز کا قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا، اور رمضان کے روزے رکھنا، (اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار کے علاوہ پانچویں بات کا بھی حکم فرمایا) کہ مال غنیمت میں سے خمس دینا۔ پھر فرمایا: ان کو یاد کرو اور جن کو تم نے پیچھے چھوڑا ہے ان کو اس کی اطلاع کرو۔

(۳۰۹۴۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ عَطِيَّةَ مَوْلَى بَنِي عَامِرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ بِشْرٍ السَّكْسَكِيِّ ، قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ ، مَالَكَ تَحُجُّ وَتَعْتَمِرُ وَتَرَكْتَ الْغَزْوَ فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَقَالَ: وَيْلَكَ إِنَّ الإِيمَانَ بُنِيَ عَلَى خَمْسٍ: تَعْبُدُ اللَّهَ وَتُقِيمُ الصَّلاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ قَالَ: فَرَدَّهَا عَلَيْهِ ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ ، تَعْبُدُ اللَّهَ وَتُقِيمُ الصَّلاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ قَالَ: فَرَدَّهَا عَلَيْهِ ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ ،

تَعْبُدُ اللَّهَ وَتُقِيمُ الصَّلاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ ، كَذَلِكَ ، قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۰۹۴۷) حضرت یزید بن بشر السکسکی ویشیلا فرماتے ہیں کہ جب میں مدینہ آیا تو میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو اہل عراق میں سے ایک آدمی آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہنے لگا: اے عبداللہ! آپ رضی اللہ عنہ کو کیا ہوا صرف حج اور عمرہ کرتے ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ نے اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے کو ترک کر دیا ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیری ہلاکت ہو، ایمان کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ تو اللہ کی عبادت کرے، اور نماز کی پابندی کرے، اور زکوٰۃ ادا کر دے، اور بیت اللہ کا حج کرے، اور رمضان کے روزے رکھے، راوی کہتے ہیں اس نے پھر وہی سوال کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے بندے! ایمان تو یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت کرے اور نماز کی پابندی کرے، اور زکوۃ دے، اور بیت اللہ کا حج کرے اور رمضان کے روزے رکھے۔ راوی کہتے ہیں اس نے پھر وہ سوال دوہرایا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے بندے ایمان تو یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت کرے، اور نماز کی پابندی کرے، اور زکوۃ دے اور بیت اللہ کا حج کرے، اور رمضان کے روزے رکھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح ہم سے فرمایا تھا۔

(۳۰۹۴۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، قَالَ عُمَرُ: عُرَى الإِيمَانِ أَرْبَعٌ: الصَّلاةُ وَالزَّكَاةُ وَالْجِهَادُ وَالأَمَانَةُ.

(۳۰۹۴۸) امام ابوزرعہ ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ایمان کی ابتدا تو چار چیزیں ہیں: نماز، زکوٰۃ، جہاد، اور امانت۔

(۳۰۹۴۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ صِلَةَ ، قَالَ: قَالَ حُذَيْفَةُ: الإِسْلامُ ، ثَمَانِيَةُ أَسْهُمٍ: الصَّلاةُ سَهْمٌ وَالزَّكَاةُ سَهْمٌ وَالْجِهَادُ سَهْمٌ وَصَوْمُ رَمَضَانَ سَهْمٌ وَالأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ سَهْمٌ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ سَهْمٌ وَالإِسْلامُ سَهْمٌ ، وَقَدْ خَابَ مَنْ لاَ سَهْمَ لَهُ.

(۳۰۹۴۹) حضرت صلہ ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اسلام کے آٹھ حصے ہیں! نماز ایک حصہ ہے، زکوٰۃ ایک حصہ ہے، اور جہاد ایک حصہ، اور رمضان کے روزے ایک حصہ، اور نیکی کا حکم کرنا ایک حصہ، اور برائی سے روکنا ایک حصہ، اور فرمانبرداری کرنا ایک حصہ ہے، اور جس شخص کا کوئی حصہ نہیں تحقیق وہ نامراد ہو گیا۔

(۳۰۹۵۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ النَّزَّالِ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ ، فَلَمَّا رَأَيْته خَالِيًا قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ ، أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ ، فَقَالَ: بَخٍ ، لَقَدْ سَأَلْت عَنْ عَظِيمٍ ، وَهُوَ يَسِيرٌ عَلَى مَنْ يَسَّرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ: تُقِيمُ الصَّلاةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَلْقَى اللَّهَ لاَ تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا ، أَوَلا أَدُلُّك عَلَى رَأْسِ الأَمْرِ وَعَمُودِهِ وَذِرْوَةِ سَنَامِهِ ؟ أَمَّا رَأْسُ الأَمْرِ فَالإِسْلام مَنْ أَسْلَمَ سَلِمَ ، وَأَمَّا عَمُوده فَالصَّلاة ، وَأَمَّا ذِرْوَته وَسَنَامه

فَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ.

(۳۰۹۵۰) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک سے واپس آ رہے تھے۔ پس جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اکیلے دیکھا تو میں نے پوچھا! اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کسی ایسے عمل کی اطلاع دیجیے جس پر عمل کرنے کی وجہ سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: واہ واہ! تحقیق تو نے ایک بہت بڑے معاملہ کے متعلق سوال کیا۔ اور یہ آسان ہے اس شخص کے لیے جس کے لیے اللہ آسان فرما دیں: وہ یہ ہے کہ فرض نماز کی پابندی کرے، اور فرض زکوۃ ادا کرے، اور تو اللہ سے ملاقات کرے اس حالت میں کہ تو نے اس کے ساتھ کسی چیز کو بھی شریک نہ ٹھہرایا ہو۔ اور کیا میں تیری راہنمائی نہ کروں معاملہ کی بنیاد پر اور اس کے ستون پر، اور اس کی چوٹی پر؟ بہر حال معاملہ کی بنیاد اسلام ہے، جو شخص اسلام لے آیا وہ محفوظ ہو گیا۔ اور اس کا ستون نماز ہے، اور اس کی چوٹی اور کوہان اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا ہے۔

(۳۰۹۵۱) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ ...ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

(۳۰۹۵۱) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک سے نکلے اور پھر ماقبل جیسا مضمون ذکر فرمایا۔

(۳۰۹۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْبَعٌ لَنْ يَجِدَ رَجُلٌ طَعْمَ الإِيمَانِ حَتَّى يُؤْمِنَ بِهِنَّ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ ، وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ بَعَثَنِي بِالْحَقِّ وَبِأَنَّهُ مَيِّتٌ ، ثُمَّ مَبْعُوثٌ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ كُلِّهِ.

(ترمذی ۲۱۴۵۔ احمد ۱۳۳)

(۳۰۹۵۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں ایسی ہیں کہ آدمی ہرگز ایمان کا ذائقہ نہیں پا سکتا یہاں تک کہ وہ ان چار چیزوں پر دل سے یقین نہ کر لے: وہ چیزیں یہ ہیں: یقین کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ اکیلا ہے، اور یقیناً میں اللہ کا رسول ہوں اللہ نے مجھے حق دے کر بھیجا ہے۔ اور اس بات کا یقین کہ وہ مرے گا اور مرنے کے بعد پھر اُٹھایا جائے گا۔ اور وہ ہر قسم کی تقدیر کو دل سے مان لے۔

(۳۰۹۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ: السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا غُلاَمَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، فَقَالَ: وَعَلَيْكَ ، فَقَالَ: إِنِّي رَجُلٌ مِنْ أَخْوَالِكَ مِنْ بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ وَأَنَا رَسُولُ قَوْمِي إِلَيْكَ وَوَافِدُهُمْ وَأَنَا سَائِلُكَ فَمُشْتَدَّةٌ مَسْأَلَتِي إِيَاكَ ، وَمُنَاشِدُكَ فَمُشْتَدَّةٌ مُنَاشَدَتِي إِيَّاكَ ، قَالَ: خُذْ يَا أَخَا بَنِي سَعْدٍ ، قَالَ: مَنْ خَلَقَكَ وَهُوَ خَالِقُ مَنْ قَبْلَكَ وَهُوَ خَالِقُ مَنْ بَعْدَكَ ؟ قَالَ: اللَّهُ ، قَالَ: نَشَدْتُكَ بِذَلِكَ أَهُوَ أَرْسَلَكَ ؟ قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ: مَنْ خَلَقَ

السَّمَاوَاتِ السَّبْعَ وَالْأَرْضِينَ السَّبْعَ وَأَجْرَى بَيْنَهُنَّ الرِّزْقَ ؟ قَالَ: اللَّهُ ، قَالَ: نَشَدْتُك بِذَلِكَ أَهُوَ أَرْسَلَكَ ؟ قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ: فَإِنَّا وَجَدْنَا فِي كِتَابِكَ وَأَمَرَتْنَا رُسُلُك أَنْ نُصَلِّيَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ لِمَوَاقِيتِهَا فَنَشَدْتُك بِذَلِكَ أَهُوَ أَمَرَك بِهِ ؟ قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ: فَإِنَّا وَجَدْنَا فِي كِتَابِكَ وَأَمَرَتْنَا رُسُلُك أَنْ نَأْخُذَ مِنْ حَوَاشِي أَمْوَالِنَا فَنَرُدَّهَا عَلَى فُقَرَائِنَا فَنَشَدْتُك بِذَلِكَ أَهُوَ أَمَرَك بِذَلِكَ ؟ قَالَ: نَعَمْ ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا الْخَامِسَةُ فَلَسْت سَائِلك عنها ، وَلا أَرَبَ لِي فِيهَا ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: أَمَا وَالَّذِي بَعَثَك بِالْحَقِّ لأَعْمَلَنَّ بِهَا وَمَنْ أَطَاعَنِي مِنْ قَوْمِي ، ثُمَّ رَجَعَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ.

(۳۰۹۵۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: تجھ پر سلامتی ہو اے بنی عبد المطلب کے لڑکے: پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھ پر بھی ہو: پھر اس نے کہا: بے شک میں تمہارے ننھیال قبیلہ بنو سعد بن بکر قبیلہ کا آدمی ہوں۔ اور میں تمہاری طرف اپنی قوم کا پیغامبر اور قاصد بن کر آیا ہوں۔ اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سوال کروں گا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا سوال کرنا سخت انداز میں ہوگا۔ اور آپ سے قسم کا مطالبہ کرنا، پس میرے آپ سے قسم کے مطالبہ میں سختی ہو گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بنو سعد کے بھائی: سوال کرو۔

اس دیہاتی نے کہا: آپ کو کس نے پیدا کیا؟ اور وہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے لوگوں کا اور آپ کے بعد والے لوگوں کا پیدا کرنے والا ہوگا۔؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ نے، دیہاتی نے پوچھا: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا اس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اس نے پوچھا: ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کو کس نے پیدا کیا اور ان کے درمیان رزق کس نے پھیلایا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے، اس نے پوچھا: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا اس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں، اس نے عرض کیا: پس ہم آپ کی کتاب میں لکھا ہوا پاتے ہیں اور آپ کے قاصد نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم دن اور رات میں پانچ نمازیں ان کے وقت پر ادا کریں۔ میں آپ کو قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا یہی معاملہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اس نے عرض کیا: پس ہم آپ کی کتاب میں لکھا ہوا پاتے ہیں اور آپ کے قاصد نے ہمیں حکم دیا ہے کہ اپنے مالوں میں سے مقررہ حصہ نکال کر اپنے فقراء میں تقسیم کر دیں۔ میں آپ کو قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا معاملہ اسی طرح ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! پھر اس نے عرض کیا: بہر حال پانچواں سوال میں اس کے متعلق آپ سے نہیں پوچھوں گا اور نہ ہی مجھے اس میں کوئی شک ہے، راوی کہتے ہیں، پھر اس نے کہا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے میں اور میری قوم میں سے جو میری اطاعت کرے گا ضرور بالضرور ان اعمال کی پابندی کریں گے۔ پھر وہ واپس لوٹ گیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنا ہنسے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھیں ظاہر ہو گئیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر اس نے سچ کہا تو یہ ضرور بالضرور جنت میں داخل ہوگا۔

(٣٠٩٥٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: كُنَّا قَدْ نُهِينَا أَنْ نَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ ، فَكَانَ يُعْجِبُنَا أَنْ يَأْتِيَ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ الْعَاقِلُ فَيَسْأَلَهُ وَنَحْنُ نَسْمَعُ ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَتَانَا رَسُولُك فَزَعَمَ أَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَكَ ، فَقَالَ: صَدَقَ ، قَالَ: فَمَنْ خَلَقَ السَّمَاءَ ؟ قَالَ: اللَّهُ ، قَالَ: فَمَنْ خَلَقَ الأَرْضَ ؟ قَالَ: اللَّهُ ، قَالَ: فَمَنْ نَصَبَ هَذِهِ الْجِبَالَ ؟ قَالَ: اللَّهُ ، قَالَ: فَبِالَّذِي خَلَقَ السَّمَاءَ وَخَلَقَ الأَرْضَ وَنَصَبَ الْجِبَالَ آللَّهُ ارسلك ؟ قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ: وَزَعَمَ رَسُولُك أَنَّ عَلَيْنَا خمس صلوات في يومنا وليلتنا قَالَ صدق ،قَالَ: فَبِالَّذِي أرسلك آللَّهُ أمرك بهذا قَالَ نعم: قَالَ: وزَعَمَ رَسُولُك أَنَّ عَلَيْنَا زكاة في أموالنا قَالَ صدق ،قَالَ: فَبِالَّذِي أرسلك آللَّهُ أمرك بهذا قَالَ نعم: قَالَ: فزَعَمَ رَسُولُك أَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي سَنَتِنَا ، قَالَ: صَدَقَ ، قَالَ: فَبِالَّذِي خَلَقَ السَّمَاءَ وَخَلَقَ الأَرْضَ وَنَصَبَ الْجِبَالَ آللَّهُ أَمَرَك بِهَذَا ؟ قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ: وزَعَمَ رَسُولُك ، أَنَّ عَلَيْنَا الْحَجَّ لِمَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلاً ، قَالَ صَدَقَ ، قَالَ: فَبِالَّذِي خَلَقَ السَّمَاءَ وَخَلَقَ الأَرْضَ وَنَصَبَ الْجِبَالَ آللَّهُ أَمَرَك بِهَذَا ؟ قَالَ: نَعَمْ ، ثُمَّ وَلَّى ، وَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَك بِالْحَقِّ لاَ أَزْدَادُ عَلَيْهِ شَيْئًا ، وَلا أَنْقُصُ مِنْهُ شَيْئًا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ صَدَقَ دَخَلَ الْجَنَّةَ. (مسلم ۴۱۔ ترمذی ۶۱۹)

(۳۰۹۵۴) حضرت ثابت ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت انس ؓ نے ارشاد فرمایا: تحقیق ہمیں روک دیا گیا تھا کہ ہم رسول اللہ ﷺ سے کسی بھی چیز کے متعلق سوال کریں، تو ہم پسند کرتے تھے کہ گاؤں والوں میں سے کوئی عقل مند آدمی آ کر آپ ﷺ سے سوال کرے اور ہم سنیں، پس ایک دیہاتی آدمی آ گیا اور کہنے لگا: اے محمد ﷺ! ہمارے پاس آپ کا قاصد آیا اس نے دعویٰ کیا کہ آپ کو اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے سچ کہا: اس نے پوچھا: زمین کو کس نے پیدا کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے، اس نے پوچھا: ان پہاڑوں کو کس نے گاڑا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے، اس نے کہا: پس قسم ہے اس ذات کی جس نے آسمان کو پیدا کیا اور زمین کو پیدا کیا، اور پہاڑوں کو گاڑا کیا اللہ نے آپ ﷺ کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں!

اس نے عرض کیا اور آپ کے قاصد نے یہ دعویٰ کیا کہ ہم پر دن رات میں پانچ نمازوں کا ادا کرنا ضروری ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا: اس نے پوچھا: پس قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا: کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اس نے عرض کیا، آپ کے قاصد نے یہ بھی کہا کہ ہم پر ہمارے مالوں میں زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا: اس نے پوچھا! پس قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اس نے عرض کیا: پس آپ کے قاصد نے یہ بھی کہا: ہم پر سال میں ایک مہینہ کے روزے رکھنا لازم ہے۔ آپ نے فرمایا: اس نے سچ کہا! اس نے پوچھا: پس قسم ہے اس ذات کی جس نے آسمان اور

زمین کو پیدا کیا اور پہاڑوں کو گاڑا کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اس نے عرض کیا: آپ کے قاصد نے کہا: ہم میں سے ان لوگوں پر حج فرض ہے جو اس کے راستہ کی استطاعت رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا۔ اس نے پوچھا! پس قسم ہے اس ذات کی جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور پہاڑوں کو گاڑا کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں پھر وہ پلٹا اور کہنے لگا: اور قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا نہ ہی اس میں کسی قسم کی زیادتی کروں گا اور نہ ہی اس میں سے کسی قسم کی کمی کروں گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اس نے سچ کہا تو جنت میں داخل ہوگا۔

(۲) ما قالوا فِي صفةِ الإِيمانِ

جن لوگوں نے ایمان کی صفت کے بارے میں بیان کیا

(۳۰۹۵۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَسْعَدَةَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الإِسْلاَمُ عَلاَنِيَةٌ وَالإِيمَانُ فِي الْقَلْبِ ، ثُمَّ يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى صَدْرِهِ: التَّقْوَى هَاهُنَا التَّقْوَى هَاهُنَا. (احمد ۱۳۴۔ بزار ۲۰)

(۳۰۹۵۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام تو ظاہری انقیاد کا نام ہے، اور ایمان دل میں ہوتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: تقویٰ یہاں ہوتا ہے، تقویٰ یہاں ہوتا ہے۔

(۳۰۹۵۶) حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هِلاَلٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ إِيمَانَ لِمَنْ لاَ أَمَانَةَ لَهُ. (احمد ۱۳۵۔ ابن حبان ۱۹۴)

(۳۰۹۵۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص میں امانت داری نہیں اس میں ایمان بھی کچھ نہیں۔

(۳۰۹۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ هِنْدٍ الْجَمَلِيِّ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: الإِيمَانُ يَبْدَأُ نُقْطَةً بَيْضَاءَ فِي الْقَلْبِ ، كُلَّمَا ازْدَادَ الإِيمَانُ ازْدَادَتْ بَيَاضًا حَتَّى يَبْيَضَّ الْقَلْبُ كُلُّهُ ، وَالنِّفَاقُ يَبْدَأُ نُقْطَةً سَوْدَاءَ فِي الْقَلْبِ كُلَّمَا ازْدَادَ النِّفَاقُ ازْدَادَتْ سَوَادًا حَتَّى يَسْوَدَّ الْقَلْبُ كُلُّهُ ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ شَقَقْتُمْ ، عَنْ قَلْبِ مُؤْمِنٍ لَوَجَدْتُمُوهُ أَبْيَضَ ، وَلَوْ شَقَقْتُمْ ، عَنْ قَلْبِ مُنَافِقٍ لَوَجَدْتُمُوهُ أَسْوَدَ الْقَلْبِ .

(۳۰۹۵۷) حضرت عبد اللہ بن عمرو بن ھند الجملی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ایمان کی شروعات دل میں ایک سفید نقطہ سے ہوتی ہے۔ جیسے جیسے ایمان بڑھتا رہتا ہے سفیدی میں بھی اضافہ ہوتا ہے، یہاں تک کہ ایمان کے نور سے مومن کا

سارا دل سفید ہو جاتا ہے اور نفاق کی شروعات دل میں ایک سیاہ نقطہ سے ہوتی ہے، جیسے جیسے نفاق بڑھتا ہے سیاہی میں بھی زیادتی ہوتی ہے، یہاں تک کہ سارا دل ہی نفاق کی ظلمتوں سے کالا ہو جاتا ہے۔ اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اگر تم مومن کے دل کو چیر کر دیکھو تو ضرور تم اس کو سفید پاؤ گے، اور اگر تم منافق کے دل کو چیر کر دیکھو تو ضرور تم اس کو سیاہ پاؤ گے۔

(٣٠٩٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنَّ الرَّجُلَ لَيُذْنِبُ الذَّنْبَ فَيُنْكَتُ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ ، ثُمَّ يُذْنِبُ الذَّنْبَ فَتُنْكَتُ أُخْرَى حَتَّى يَصِيرَ قَلْبُهُ لَوْنَ الشَّاةِ الرَّبْدَاءِ.

(۳۰۹۵۸) حضرت طارق بن شھاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک جب آدمی کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ پیدا ہو جاتا ہے۔ پھر جب وہ دوبارہ گناہ کرتا ہے تو دوسرا نکتہ پیدا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اس کا دل خاکستری رنگ کی بکری کی طرح ہو جاتا ہے۔

(٣٠٩٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ : قَالَ هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ : مَا نَقَصَتْ أَمَانَةُ عَبْدٍ قَطُّ إِلاَّ نَقَصَ إِيمَانه.

(۳۰۹۵۹) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: امانت داری نہ کرنا بندے سے ایمان کے علاوہ کچھ کمی نہیں کرتا۔

(٣٠٩٦٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : الإِيمَانُ هَيوبٌ.

(۳۰۹۶۰) حضرت عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ایمان خوف زدہ ہونے کا نام ہے۔

(٣٠٩٦١) ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بشر بْنَ سُحَيْمٍ الْغِفَارِيَّ يَوْمَ النَّحْرِ يُنَادِي فِي النَّاسِ ، إِنَّهُ لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلاَّ نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ.

(۳۰۹۶۱) حضرت نافع بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن حضرت بشر بن سحیم غفاری رضی اللہ عنہ کو لوگوں میں یہ ندا لگانے کے لیے بھیجا: جنت میں اس شخص کے علاوہ کوئی داخل نہیں ہوگا جس کا نفس مومن ہوگا۔

(٣٠٩٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لاَ تَغُرَّنَّكُمْ صَلاةُ امْرِئٍ ، وَلا صِيَامُهُ ، مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ صَلَّى ، أَلا لاَ دِينَ لِمَنْ لاَ أَمَانَةَ لَهُ.

(۳۰۹۶۲) حضرت ھشام بن عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تمہیں ہرگز دھوکہ میں مت ڈالے کسی کا نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا، جو چاہے نماز پڑھتا ہو اور جو چاہے روزہ رکھتا ہو، لیکن جس میں امانت داری نہیں اس کا دین میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

(٣٠٩٦٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أبي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ عُمَيْرِ بْنِ

حَبِيبِ بْنِ خُمَاشَةَ ، أَنَّهُ قَالَ: الإِيمَانُ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ ، قِيلَ لَهُ: وَمَا زِيَادَتُهُ ، وَمَا نُقْصَانُهُ ، قَالَ: إِذَا ذَكَرْنَاهُ وَخَشِينَاهُ فَذَلِكَ زِيَادَتُهُ ، وَإِذَا غَفَلْنَا وَنَسِينَا وَضَيَّعْنَا فَذَلِكَ نُقْصَانُهُ.

(۳۰۹۶۳) حضرت عمیر بن حبیب بن خماشہ ویشیر نے ارشاد فرمایا: ایمان میں کمی زیادتی ہوتی ہے، ان سے پوچھا گیا: ایمان کی کمی و زیادتی کیا ہے؟ آپ ویشیر نے فرمایا: جب ہم اس کا ذکر کریں اور اس ذات سے ڈریں تو یہ ایمان کا زیادہ ہونا ہے، اور جب ہم اس سے غافل ہو جائیں اور اسے بھول جائیں اور ہم اس کو ضائع کریں تو یہ اس کا کم ہونا ہے۔

(٣٠٩٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ لاَ تَنْزِعْ مِنِّي الإِيمَانَ كَمَا أَعْطَيْتَنِيهِ.

(۳۰۹۶۴) حضرت نافع ویشیر فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ یوں دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! مجھ سے ایمان کو مت چھیننا جیسا کہ آپ نے مجھے عطا کیا ہے۔

(٣٠٩٦٥) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَعْقِلٍ ، عَنْ غَالِبٍ عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ: لَوْ سُئِلْتُ عَنْ أَفْضَلِ أَهْلِ هَذَا الْمَسْجِدِ فَقَالُوا: تَشْهَدُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ مُسْتَكْمِلُ الإِيمَانِ بَرِيءٌ مِنَ النِّفَاقِ ، لَمْ أَشْهَدْ ، وَلَوْ شَهِدْتُ لَشَهِدْتُ ، أَنَّهُ فِي الْجَنَّةِ ، وَلَوْ سُئِلْتُ عَنْ رَجُلٍ ، أَشَرَّ أَوْ أَخْبَثَ ، الشَّكُّ مِنْ أَبِي بَكْرٍ ، رَجُلٍ فَقَالُوا: نَشْهَدُ أَنَّهُ مُنَافِقٌ مُسْتَكْمِلُ النِّفَاقِ بَرِيءٌ مِنَ الإِيمَانِ ، لَمْ أَشْهَدْ ، وَلَوْ شَهِدْتُ لَشَهِدْتُ أَنَّهُ فِي النَّارِ.

(۳۰۹۶۵) حضرت غالب بن بکر فرماتے ہیں کہ اگر مجھ سے مسجد کے سب سے افضل آدمی کے بارے میں سوال کیا جائے کہ کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ وہ کامل ایمان والا مومن ہے اور نفاق سے بری ہے۔ تو میں گواہی نہیں دوں گا اور اگر گواہی دوں گا تو یہ گواہی اس بات کی گواہی ہوگی کہ وہ جنت میں ہے۔ اگر مجھ سے سب سے برے آدمی کے بارے میں سوال کیا جائے اور لوگ کہیں کہ کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ وہ مکمل نفاق والا منافق ہے اور ایمان سے محروم ہے تو میں گواہی نہیں دوں گا کیونکہ اگر میں گواہی دوں تو وہ گواہی اس بات کی ہوگی کہ وہ جہنم میں ہے۔

(٣٠٩٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي صَفِيَّةَ الأَنْصَارِيُّ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ لِغُلاَمٍ مِنْ غِلْمَانِهِ: أَلاَ أُزَوِّجُكَ فَمَا مِنْ عَبْدٍ يَزْنِي إِلاَّ نَزَعَ اللَّهُ مِنْهُ نُورَ الإِيمَانِ.

(۳۰۹۶۶) حضرت عثمان بن ابی صفیہ الانصاری ویشیر فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے لڑکوں میں سے ایک لڑکے سے کہا: کیا میں تیرا نکاح نہ کر دوں؟ پس نہیں ہے کوئی بندہ جو زنا کرے مگر اللہ اس سے ایمان کا نور چھین لیتا ہے۔

(٣٠٩٦٧) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عن هشام عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ. (بزار ۱۱۲)

(۳۰۹۶۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے تو اس کا ایمان

باقی نہیں رہتا۔ اور چوری کرنے والا جب چوری کرتا ہے تو اس کا بھی ایمان باقی نہیں رہتا۔

(۲) مَنْ قَالَ أنا مؤمنٌ

جو شخص یوں کہے: میں مومن ہوں

(۳۰۹۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ أَبِي قِلابَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي الرَّسُولُ الَّذِي سَأَلَ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ ، قَالَ: أَسْأَلُك بِاللهِ أَتَعْلَمُ ، أَنَّ النَّاسَ كَانُوا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ثَلاثَةِ أَصْنَافٍ مُؤْمِنِ السَّرِيرَةِ وَمُؤْمِنِ الْعَلانِيَةِ ، وَكَافِرِ السَّرِيرَةِ كَافِرِ الْعَلانِيَةِ ، وَمُؤْمِنِ الْعَلانِيَةِ كَافِرِ السَّرِيرَةِ ، قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: اللَّهُمَّ نَعَمْ ، قَالَ: فَأَنْشُدُك بِاللهِ: مِنْ أَيِّهِمْ كُنْت ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ مُؤْمِنُ السَّرِيرَةِ مُؤْمِنُ الْعَلانِيَةِ ، أَنَا مُؤْمِنٌ ، قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: فَلَقِيت عَبْدَ اللهِ بْنَ مَعْقِلٍ ، فَقُلْتُ: إِنَّ أُنَاسًا مِنْ أَهْلِ الصَّلاحِ يَعِيبُونَ عَلَيَّ أَنْ أَقُولَ: أَنَا مُؤْمِنٌ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَعْقِلٍ: لَقَدْ خِبْتَ وَخَسِرْت إِنْ لَمْ تَكُنْ مُؤْمِنًا.

(۳۰۹۶۸) حضرت ثعلبہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو قلابہ ؒ نے ارشاد فرمایا: مجھے بیان کیا اس قاصد نے جس نے حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ سے یوں سوال کیا تھا: میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ جانتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تین قسم کے تھے: وہ جو پوشیدہ اور ظاہری طور پر مومن ہو اور وہ جو پوشیدہ اور ظاہری طور پر کافر ہو اور وہ جو ظاہری طور پر مومن ہو اور پوشیدہ طور پر کافر ہو۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عبد اللہ ؓ نے ارشاد فرمایا: ایسا یقیناً تھا۔ اس نے کہا: پس میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ ان تینوں قسم میں سے کون تھے: راوی کہتے ہیں کہ آپ ؓ نے فرمایا: یقیناً ظاہری اور پوشیدہ طور پر مومن تھا۔ میں مومن تھا۔

ابو اسحاق ؒ فرماتے ہیں: میں حضرت عبد اللہ بن معقل ؒ سے ملا تو میں نے عرض کیا: یقیناً نیکوکاروں میں سے چند لوگ میرے یوں کہنے پر عیب لگاتے ہیں۔ میں مومن ہوں، تو حضرت عبد اللہ بن معقل ؒ نے فرمایا: تحقیق تو ناکام و نامراد ہوا اگر تو مومن نہ ہو۔

(۳۰۹۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ مُسْلِمٍ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ: وَمَا عَلَى أَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ: أَنَا مُؤْمِنٌ ، فَوَاللهِ لَئِنْ كَانَ صَادِقًا لاَ يُعَذِّبُهُ اللَّهُ عَلَى صِدْقِهِ ، وَإِنْ كَانَ كَاذِبًا لَمَا دَخَلَ عَلَيْهِ مِنَ الْكُفْرِ أَشَدُّ عَلَيْهِ مِنَ الْكَذِبِ.

(۳۰۹۶۹) حضرت موسیٰ بن مسلم الشیبانی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم التیمی ؒ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی ایک کے لیے یوں کہنا نقصان دہ نہیں ہے کہ میں مومن ہوں۔ اللہ کی قسم اگر وہ سچا ہے تو اللہ اسے سچ بولنے پر عذاب نہیں دیں گے، اور اگر وہ جھوٹا ہے تو کفر کا عذاب جھوٹ کے عذاب سے زیادہ سخت ہے۔

(۳۰۹۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَن عَلْقَمَةَ، قَالَ: قَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَمُؤْمِنٌ أَنْتَ، قَالَ: أَرْجُو.

(۳۰۹۷۰) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ ؒ سے ایک آدمی نے پوچھا: کیا آپ مومن ہیں؟ آپ ؒ نے فرمایا: میں امید کرتا ہوں اس کی۔

(۳۰۹۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمِيرَةَ الزُّبَيْدِيِّ، قَالَ: وَقَعَ الطَّاعُونُ بِالشَّامِ فَقَامَ مُعَاذٌ بِحِمْصٍ فَخَطَبَهُمْ، فَقَالَ:

إِنَّ هَذَا الطَّاعُونَ رَحْمَةُ رَبِّكُمْ وَدَعْوَةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَوْتُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ، اللَّهُمَّ اقْسِمْ لآلِ مُعَاذٍ نَصِيبَهُمُ الأَوْفَى مِنْهُ، قَالَ: فَلَمَّا نَزَلَ، عَنِ الْمِنْبَرِ أَتَاهُ آتٍ، فَقَالَ: إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَن بْنَ مُعَاذٍ قَدْ أُصِيبَ، فَقَالَ: إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ نَحْوَهُ، قَالَ: فَلَمَّا رَآهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ مُقْبِلاً، قَالَ: إِنَّهُ ﴿الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ﴾، قَالَ: فَقَالَ: يَا بُنَيَّ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ قَالَ: فَمَاتَ آلُ مُعَاذٍ إِنْسَانًا إِنْسَانًا حَتَّى كَانَ مُعَاذٌ آخِرَهُمْ، قَالَ: فَأُصِيبَ، فَأَتَاهُ الْحَارِثُ بْنُ عَمِيرَةَ الزُّبَيْدِيُّ، قَالَ: فَأُغْشِيَ عَلَى مُعَاذٍ غَشْيَةً، قَالَ: فَأَفَاقَ مُعَاذٌ وَالْحَارِثُ يَبْكِي، قَالَ: فَقَالَ مُعَاذٌ: مَا يُبْكِيك؟ قَالَ: فَقَالَ: أَبْكِي عَلَى الْعِلْمِ الَّذِي يُدْفَنُ مَعَك، قَالَ: فَقَالَ: إِنْ كُنْت طَالِبَ الْعِلْمِ لاَ مَحَالَةَ فَاطْلُبْهُ مِنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَمِنْ عُوَيْمِرٍ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَمِنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، قَالَ: وَإِيَّاكَ وَزَلَّةَ الْعَالِمِ، قَالَ: قُلْتُ: وَكَيْف لِي أَصْلَحَك اللَّهُ أَنْ أَعْرِفَهَا، قَالَ: إِنَّ لِلْحَقِّ نُورًا يُعْرَفُ بِهِ، قَالَ: فَمَاتَ مُعَاذٌ وَخَرَجَ الْحَارِثُ يُرِيدُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ بِالْكُوفَةِ، قَالَ: فَانْتَهَى إِلَى بَابِهِ فَإِذَا عَلَى الْبَابِ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ يَتَحَدَّثُونَ، قَالَ: فَجَرَى بَيْنَهُمَ الْحَدِيثُ حَتَّى، قَالُوا: يَا شَامِيُّ أَمُؤْمِنٌ أَنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَالُوا: مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: فَقَالَ: إِنَّ لِي ذُنُوبًا لاَ أَدْرِي مَا يَصْنَعُ اللَّهُ فِيهَا فَلَوْ انى أَعْلَمُ، أَنَّهَا غُفِرَتْ لِي لأَنْبَأْتُكُمْ أَنِّي مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، قَالَ: فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ خَرَجَ عَلَيْهِمْ عَبْدُ اللهِ، فَقَالُوا لَهُ: أَلا تَعْجَبُ مِنْ أَخِينَا هَذَا الشَّامِيِّ يَزْعُمُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ، ولا يَزْعُمُ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: لَوْ قُلْتُ إِحْدَاهُمَا لاتَّبَعَتْهَا الأُخْرَى، قَالَ: فَقَالَ الْحَارِثُ: ﴿إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُعَاذٍ، قَالَ: وَيْحَك وَمَنْ مُعَاذٌ، قَالَ: مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، قَالَ: وَمَا قَالَ؟ قَالَ: إِيَّاكَ وَزَلَّةَ الْعَالِمِ فَأَحْلِفُ بِاللهِ، أَنَّهَا مِنْك لَزَلَّةٌ يَا ابْنَ مَسْعُودٍ، وَمَا الإِيمَانُ إِلاَّ أَنَّا نُؤْمِنُ بِاللهِ وَمَلائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْبَعْثِ وَالْمِيزَانِ، وَإِنَّ لَنَا ذُنُوبًا لاَ نَدْرِي مَا يَصْنَعُ اللَّهُ فِيهَا، فَلَوْ أنا نَعْلَمُ أَنَّهَا غُفِرَتْ لَنَا لَقُلْنَا: إِنَّا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: صَدَقْت وَاللهِ إِنْ كَانَتْ مِنِّي لَزَلَّةً.

(ابو داؤد ۴۵۹۶۔ حاکم ۳۶۰)

(۳۰۹۷۱) حضرت حارث بن عمیرہ الزبیدی فرماتے ہیں کہ جب شام میں طاعون پھیلا تو حضرت معاذ ؓ حمص کے مقام پر خطبہ

دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: یہ طاعون تمہارے رب کی رحمت ہے، اور تمہارے نبی ﷺ کی دعا ہے۔ اور تم سے پہلے کے نیک لوگوں کی موت ہے۔ اے اللہ! آلِ معاذ کو اس میں سے پورا پورا حصہ عطا فرما۔

راوی کہتے ہیں: جب آپ رضی اللہ عنہ منبر سے نیچے اترے تو ایک آنے والے نے آکر خبر دی: بے شک عبد الرحمٰن بن معاذ طاعون میں مبتلا ہو گئے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور ہم اس کی طرف ہی لوٹ کر جانے والے ہیں۔ راوی فرماتے ہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ اس کی طرف چلے: راوی کہتے ہیں جب عبد الرحمٰن نے آپ کو آتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: بے شک یہی حق ہے تیرے رب کی طرف سے پس تم ہرگز شک کرنے والوں میں سے مت ہونا، راوی کہتے ہیں: پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی: ضرور پائیں گے آپ ان شاء اللہ صابروں میں سے۔ راوی فرماتے ہیں: پس آل معاذ ایک ایک فرد کر کے مر گئے یہاں تک کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ان میں سے آخر میں رہ گئے۔ راوی فرماتے ہیں: پھر آپ رضی اللہ عنہ بھی طاعون میں مبتلا ہو گئے۔ تو حارث بن عمیر الزبیدی آپ کے پاس آئے۔ راوی فرماتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی طاری ہو گئی۔ جب آپ رضی اللہ عنہ کو ہوش آیا تو حارث رو رہے تھے تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں کس چیز نے رلا دیا؟ حارث نے کہا: میں اس علم کے ضائع ہونے پر رو رہا ہوں جو آپ کے ساتھ دفن ہو جائے گا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو علم کا طالب ہے تو کوئی مشکل نہیں پس تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کو طلب کر، اور عویمر ابو الدرداء سے، اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے، اور فرمایا: تم عالم کی غلطیوں سے بچو۔ حارث کہتے ہیں میں نے پوچھا: میں کیسے اس کی غلطی کو پہچانوں؟ (اللہ آپ کو تندرست فرمائے) آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً حق کے لیے نور ہوتا ہے جس کے ذریعہ وہ پہچان لیا جاتا ہے۔

راوی فرماتے ہیں: پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی، اور حارث حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی غرض سے کوفہ کی طرف نکلے۔ جب ان کے دروازے پر پہنچے۔ تو دیکھا وہاں حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے اصحاب کا گروہ دروازے پر بحث و مباحثہ کر رہے ہیں۔ راوی فرماتے ہیں کہ ان کے درمیان بات چیت جاری تھی یہاں تک کہ وہ کہنے لگے، اے شامی بھائی: کیا تم مومن ہو؟ آپ رحمہ اللہ نے کہا جی ہاں! پھر انہوں نے پوچھا: جنتیوں میں سے ہو؟ آپ رحمہ اللہ نے کہا: یقیناً میرے سے کچھ گناہ سرزد ہوئے ہیں میں نہیں جانتا کہ اللہ نے ان گناہوں کا کیا معاملہ کیا، پس اگر مجھے معلوم ہوتا کہ میرے ان گناہوں کو معاف کر دیا گیا ہے، تو میں تمہیں ضرور بتلاتا کہ بے شک میں جنتی ہوں راوی فرماتے ہیں: ہم اسی درمیان میں تھے کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لے آئے، تو ان کے اصحاب نے ان سے کہا: کیا آپ تعجب نہیں کرتے ہمارے اس شامی بھائی پر جو مومن ہونے کا گمان تو کرتا ہے اور جنتی ہونے کا گمان نہیں کرتا، راوی کہتے ہیں: حضرت عبد اللہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اگر میں ان دونوں میں سے ایک کہوں گا تو ساتھ ہی دوسری بات بھی کہوں گا، تو حارث نے کہا: ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور ہم نے اس کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے! اللہ معاذ رضی اللہ عنہ پر رحمت فرمائے!۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ہلاکت ہو، کون معاذ؟ انہوں نے کہا: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: انہوں نے کیا فرمایا تھا؟ حارث نے کہا: تم عالم کی غلطیوں سے بچے۔ پس میں اللہ کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں کہ اے ابن مسعود رضی اللہ عنہ

آپ غلطی پر ہیں۔نہیں ہے ایمان مگر یہ کہ ہم اللہ پر ایمان لائیں، اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر، اور آخرت کے دن پر، اور جنت اور جہنم پر، اور مرنے کے بعد اٹھنے پر، اور ترازو پر، اور ہمارے کچھ گناہ ہوتے ہیں ہم نہیں جانتے کہ اللہ نے ان کے بارے میں کیا معاملہ فرمایا پس اگر ہم جان لیں کہ ہمارے ان گناہوں کو معاف کر دیا تو ہم ضرور کہیں گے کہ ہم جنتی ہیں۔تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا۔ اللہ کی قسم میں غلطی پر تھا۔

(٤) ما قالوا فِيما يُطوى عليهِ المؤمِن مِن الخِلالِ

جن لوگوں نے کہا کہ مومن کی عادتیں ایسی ہوتی ہیں

(٣٠٩٧٢) حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو زُمَيْلٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ الزِّمَّانِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: قَالَ أَبُو ذَرٍّ: سَأَلْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَاذَا يُنَجِّي الْعَبْدَ مِنَ النَّارِ ، فَقَالَ: الإِيمَانُ بِاللهِ ، قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهُ أَوَ مَعَ الإِيمَانِ عَمَلٌ ، فَقَالَ: تَرْضَخُ مِمَّا رَزَقَك اللَّهُ ، أَوْ يَرْضَخُ مِمَّا رَزَقَهُ اللَّهُ.

(۳۰۹۷۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: وہ کون سا عمل ہے جو بندے کو جہنم سے نجات دلاتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ پر ایمان لانا۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے پوچھا: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ایمان کے ساتھ کوئی عمل بھی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو دے اس رزق میں سے جو اللہ نے تجھے دیا۔ یا یوں فرمایا: وہ دے اس رزق میں سے جو اللہ نے اسے دیا ہے۔

(٣٠٩٧٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أُمِّ مُحَمَّدٍ ، أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِعَائِشَةَ: مَا الإِيمَانُ ؟ قَالَتْ: أُفَسِّرُ أَمْ أُجْمِلُ ، قَالَ: لاَ بَلْ أَجْمِلِي ، فَقَالَتْ: مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ.

(ترمذی ۲۱۶۵۔ احمد ۴۴۶)

(۳۰۹۷۳) حضرت ام محمد رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: ایمان کی علامت کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں تفصیل سے بیان کروں یا مختصر طور پر بیان کروں؟ اس نے کہا: نہیں بلکہ اجمالاً بیان کریں۔ تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جس کو اس کی نیکی اچھی لگے اور اس کی برائی کھٹکے تو وہ مومن ہے۔

(٣٠٩٧٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سابق ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن علْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ ، وَلا اللَّعَّانِ ، وَلا بِالْفَاحِشِ ، وَلا بِالْبَذِيءِ. (ترمذی ۱۹۷۷۔ احمد ۴۰۴)

(۳۰۹۷۴) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن طعن و تشنیع کرنے والا لعن طعن

کرنے والا، اور فحش کلامی اور بدکلامی کرنے والا نہیں ہوتا۔

(۳۰۹۷۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ سَعْدٍ ، قَالَ: الْمُؤْمِنُ يُطْبَعُ عَلَى الْخِلاَلِ كُلِّهَا إِلاَّ الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ.

(۳۰۹۷۵) حضرت مصعب بن سعد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد ؓ نے فرمایا: مومن تمام چیزوں کا عادی ہوسکتا ہے مگر خیانت کا اور جھوٹ کا نہیں۔

(۳۰۹۷۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: الْمُؤْمِنُ يُطْوَى عَلَى الْخِلاَلِ كُلِّهَا غَيْرَ الْخِيَانَةِ وَالْكَذِبِ.

(۳۰۹۷۶) حضرت عبد الرحمن بن یزید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: مومن تمام عادات کو اپنا سکتا ہے سوائے خیانت اور جھوٹ کے۔

(۳۰۹۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ: حُدِّثْتُ عن أَبِي أُمَامَةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُطْوى الْمُؤْمِنُ عَلَى كُلِّ شيءٍ إِلاَّ الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ.

(۳۰۹۷۷) حضرت ابو امامہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن تمام عادات کو اپنا سکتا ہے مگر خیانت اور جھوٹ کو نہیں۔

(۳۰۹۷۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، عن النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: تَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا.

(۳۰۹۷۸) حضرت ابو موسیٰ ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آخری زمانہ میں اتنے فتنہ ہوں گے جیسا کہ اندھیری رات کا ٹکڑا ہوتا ہے۔ آدمی صبح کرے گا مومن ہونے کی حالت میں۔ اور شام کرے گا کافر ہونے کی حالت میں۔ اور شام کرے گا مومن ہونے کی حالت میں اور صبح کرے گا کافر ہونے کی حالت میں۔

(۳۰۹۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ ، قَالَ: كَانَتْ لِي جَارِيَةٌ تَرْعَى غَنَمًا لِي فِي قِبَلِ أُحُدٍ وَالْجَوَّانِيَّةِ ، فَاطَّلَعْتُهَا ذَاتَ يَوْمٍ وَإِذَا الذِّئْبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِهَا ، قَالَ: وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي آدَمَ آسَفُ كَمَا يَأْسَفُونَ ، لَكِنِّي صَكَكْتُهَا صَكَّةً فَأَتَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَظَّمَ ذَلِكَ عَلَيَّ ، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ، أَفَلاَ أُعْتِقُهَا قَالَ: ائْتِنِي بِهَا ، فَقَالَ لَهَا: أَيْنَ اللَّهُ ؟ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ ، قَالَ: مَنْ أَنَا ؟ قَالَتْ: أَنْتَ رَسُولُ اللهِ ، قَالَ: أَعْتِقْهَا ، فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ. (مسلم ۳۳۔ ابوداؤد ۹۲۷)

(۳۰۹۷۹) حضرت عطاء بن یسار ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ بن الحکم السلمی ؓ نے ارشاد فرمایا: میری ایک باندی تھی جو احد اور جوانیہ مقام پر میری بکریاں چراتی تھی۔ پس ایک دن میں اس کے پاس گیا تو اچانک ایک بھیڑیا ریوڑ میں سے ایک بکری لے گیا۔ آپ ؓ نے کہا: میں آدم کے بیٹوں میں سے ایک آدمی ہوں میں نے افسوس کیا جیسا کہ وہ افسوس کرتے ہیں۔ لیکن میں نے اس کے چہرے پر زور سے تھپڑ دے مارا۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، مجھے یہ بہت ناگوار گزرا تھا، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا میں اسے آزاد کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے میرے پاس لاؤ۔ پھر آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: اللہ کہاں ہے؟ اس نے کہا: آسمان میں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: میں کون ہوں؟ اس نے کہا: آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو آزاد کر دو بے شک یہ مومن ہے۔

(٣٠٩٨٠) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ الْحَكَمِ يَرْفَعُهُ ، أَنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنَّ عَلَى أُمِّي رَقَبَةٌ مُؤْمِنَةٌ ، وَعِنْدِي رَقَبَةٌ سَوْدَاءُ أَعْجَمِيَّةٌ ، فَقَالَ : ائْتِ بِهَا ، فَقَالَ : أَتَشْهَدِينَ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ ؟ قَالَتْ : نَعَمْ ، قَالَ : فَأَعْتِقْهَا. (بزار ۱۳۔ طبرانی ۱۳۳۶۹)

(۳۰۹۸۰) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم ؒ نے مرفوعاً بیان کیا ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: میری والدہ کے ذمہ ایک مومنہ باندی تھی۔ اور میرے پاس ایک عجمی سیاہ رنگ کی باندی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو میرے پاس لاؤ۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تم گواہی دیتی ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے کہا، جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو آزاد کر دو۔

(۵) بابٌ

باب

(٣٠٩٨١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الزَّرْعِ لاَ تَزَالُ الرِّيحُ تُمِيلُهُ ، وَلا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ بَلاَءٌ ، وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الأَرْزِ لاَ تَهْتَزُّ حَتَّى تَسْتَحْصِدَ . (مسلم ۲۱۶۳۔ ترمذی ۲۸۶۶)

(۳۰۹۸۱) حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن کی مثال اس کھیتی کی سی ہے جس کو ہوا مسلسل جھکاتی رہتی ہے، اور اسی طرح مومن بھی ہمیشہ بلاؤں اور مصیبتوں میں مبتلا رہتا ہے۔ اور کافر کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے وہ نشوونما نہیں پاتا یہاں تک کہ اس کے کٹنے کا وقت آ جاتا ہے۔

(٣٠٩٨٢) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ

أَبِيهِ كعب ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مثل الْمُؤْمِنُ كَمَثَلِ الخَامَةِ من الزَّرْعِ تَفِيئُهَا الرِّيحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا أُخْرَى حَتَّى تَهِيجَ ، وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الأَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ عَلَى أَصلهَا لاَ يَفِيئُهَا شَيْءٌ حَتَّى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً. (بخاری ۵۶۴۳۔ مسلم ۵۹)

(۳۰۹۸۲) حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن کی مثال اس ناپختہ کمزور کھیتی کی سی ہے جس کو ہوا حرکت دیتی رہتی ہے۔ ایک مرتبہ اس کو پچھاڑتی ہے اور پھر دوسری مرتبہ اس کو سیدھا کھڑا کر دیتی ہے یہاں تک کہ وہ خشک ہو جاتی ہے، اور کافر کی مثال اس صنوبر کے درخت کی سی ہے جو اپنی جڑوں پر مضبوط کھڑا ہوتا ہے اس کو کوئی چیز بھی نہیں ہلا سکتی یہاں تک کہ وہ ایک مرتبہ ہی اکھڑ جاتا ہے۔

(۳۰۹۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ يحيى بْنِ سعيد ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُمِيلُهَا الرِّيحُ مَرَّةً وَتُقِيمُهَا مَرَّةً ، قَالَ: قُلْتُ: فَالْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ ، قَالَ: مِثْلُ النَّخْلَةِ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ فِي ظِلِّهَا ذَلِكَ ، وَلا تُمِيلُهَا الرِّيحُ.

(۳۰۹۸۳) حضرت بشیر بن نہیک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کمزور مومن کی مثال ناپختہ کھیتی کی سی ہے۔ ہوا کبھی اس کو جھکا دیتی ہے۔ اور کبھی اس کو سیدھا کھڑا کر دیتی ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے پوچھا: اور قوی مومن کی مثال؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی مثال کھجور کے درخت کی سی ہے جو اپنا پھل دیتا ہے جب بھی کوئی اس کے سائے میں ہوتا ہے اور ہوا اس کو کبھی نہیں جھکاتی۔

(۳۰۹۸۴) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ النَّحْلَةِ تَأْكُلُ طَيِّبًا وَتَضَعُ طَيِّبًا.

(۳۰۹۸۴) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مومن کی مثال شہد کی مکھی کی سی ہے۔ جو پاک چیز کھاتی ہے اور پاک چیز دیتی ہے۔

(۳۰۹۸۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا. (بخاری ۴۸۱۔ مسلم ۱۹۹۹)

(۳۰۹۸۵) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن دوسرے مومن کے لیے عمارت کی طرح ہے جس کا بعض حصہ بعض کو مضبوط بناتا ہے۔

(۳۰۹۸۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ عَمَّارًا مُلِءَ إِيمَانًا إِلَى مُشَاشِهِ.

(۳۰۹۸۶) حضرت عمرو بن شرحبیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے جوڑوں تک ایمان

بھرا ہوا ہے۔

(۳۰۹۸۷) حَدَّثَنَا عَثَّامُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عَلِيٍّ فَدَخَلَ عَمَّارٌ ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إنَّ عَمَّارًا مُلِءَ إِيمَانًا إِلَى مَشَاشِهِ. (ابن ماجه ۱۴۷)

(۳۰۹۸۷) حضرت ھانی بن ھانی ویشید فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خوش آمدید پاکیزہ اور خوشبودار کو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے: یقیناً عمار رضی اللہ عنہ کے جوڑوں تک میں ایمان بھرا ہوا ہے۔

(۳۰۹۸۸) حَدَّثَنَا عَفَّان ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ: حدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: إنَّ الإِيمَانَ لَيْسَ بِالتَّحَلِّي ، وَلا بِالتَّمَنِّي ، إِنَّمَا الإِيمَانُ مَا وَقَرَ فِي الْقَلْبِ وَصَدَّقَهُ الْعَمَلُ. (ابن عدى ۲۲۹۰)

(۳۰۹۸۸) حضرت زکریا ویشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن ویشید کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: ایمان مزین ہونے اور خواہش کرنے کا نام نہیں۔ بے شک ایمان تو وہ ہے جو دل میں راسخ ہو اور عمل اس کی تصدیق کرے۔

(٦) بابٌ

باب

(۳۰۹۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ قَالَ لِغِلْمَانِهِ: مَنْ أَرَادَ مِنْكُمُ الْبَائَةَ زَوَّجْنَاهُ ، فَلا يَزْنِي مِنْكُمْ زَانٍ إِلَّا نَزَعَ اللَّهُ مِنْهُ نُورَ الإِيمَانِ ، فَإِنْ شَاءَ أَنْ يَرُدَّهُ، وَإِنْ شَاءَ أَنْ يَمْنَعَهُ إِيَّاهُ مَنَعَهُ.

(۳۰۹۸۹) حضرت مجاہد ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے لڑکوں سے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو نکاح کا ارادہ رکھتا ہو تو ہم اس کی شادی کر دیتے ہیں۔ اس لیے کہ تم میں کوئی زنا کرنے والا زنا نہیں کرے گا مگر اللہ اس سے ایمان کا نور چھین لیں گے۔ پھر اگر لوٹانا چاہیں گے تو لوٹا دیں گے اور اگر روکنا چاہیں گے تو اس سے ایمان کو روک لیں گے۔

(۳۰۹۹۰) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ ، عَجَبًا لإِخْوَانِنَا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ يُسَمُّونَ الْحَجَّاجَ مُؤْمِنًا.

(۳۰۹۹۰) حضرت ابن طاوس ویشید فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت طاوس ویشید نے ارشاد فرمایا: ہمارے عراقی بھائیوں کے لیے تعجب ہے کہ وہ حجاج بن یوسف کو مومن گردانتے ہیں!۔

(۳۰۹۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ بِالطَّاغُوتِ كَافِرٌ بِاللهِ ،

يَعْنِي الْحَجَّاجَ.

(۳۰۹۹۱) حضرت اجلح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ شیاطین پر ایمان رکھتا ہے اور اللہ سے کفر کرتا ہے۔ یعنی حجاج بن یوسف۔

(۳۰۹۹۲) حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ،قَالَ:يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَجْتَمِعُونَ وَيُصَلُّونَ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَيْسَ فِيهِمْ مُؤْمِنٌ.

(۳۰۹۹۲) حضرت خیثمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا لوگ جمع ہوں گے اور مساجد میں نماز پڑھیں گے۔ اس حال میں کہ ان میں ایک بھی مومن نہیں ہوگا۔

(۳۰۹۹۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ:قُلْنَا لِطَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ:صِفْ لَنَا التَّقْوَى ، قَالَ: التَّقْوَى عَمَلٌ بِطَاعَةِ اللهِ رَجَاءَ رَحْمَةِ اللهِ عَلَى نُورٍ مِنَ اللهِ ، وَالتَّقْوَى تَرْكُ مَعْصِيَةِ اللهِ مَخَافَةَ اللهِ عَلَى نُورٍ مِنَ اللهِ.

(۳۰۹۹۳) حضرت عاصم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت طلق بن حبیب رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا: آپ ہمیں تقویٰ کی تعریف بیان کر دیجئے۔ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تقویٰ نام ہے اللہ کی رضامندی کے مطابق عمل کرنے کا، اللہ کی رحمت کی امید کرتے ہوئے۔ اللہ کی جانب سے نور بصیرت پر۔ اور تقویٰ نام ہے اللہ کی نافرمانی چھوڑنے کا، اللہ سے ڈرنے کا۔ اللہ کی جانب سے نور بصیرت پر۔

(۳۰۹۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ إذَا ذَكَرَ الْحَجَّاجَ ، قَالَ:أَلا لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الظَّالِمِينَ.

(۳۰۹۹۴) حضرت منصور رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے جب بھی حجاج بن یوسف کا ذکر کیا جاتا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے: خبردار ظلم کرنے والوں پر اللہ کی لعنت۔

(۳۰۹۹٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ: كَفَى بِمَنْ شَكَّ فِي الْحَجَّاجِ لَحَاهُ اللَّهُ.

(۳۰۹۹۵) حضرت منصور رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کے حق میں جو حجاج کے بارے میں شک کرے اتنی سزا کافی ہے: کہ اللہ اسے اپنی رحمت سے دور کر دے۔

(۳۰۹۹٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَشِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مِساور ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:مَا يُؤْمِنُ مَنْ بَاتَ شَبْعَانَ وَجَارُهُ طاوٍ إِلَى جَنْبِهِ.

(ابو یعلی ۲۶۹۱۔ حاکم ۱۶۷)

(۳۰۹۹۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن نہیں ہے وہ شخص جو خود پیٹ بھرنے کی حالت میں رات گزارے اور اس کا پڑوسی بھوکا ہو۔

(۳۰۹۹۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى التَّيْمِيُّ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : ثَلاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ طَعْمَ الإِيمَانِ وَحَلاوَتَهُ : أَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا ، وَأَنْ يُحِبَّ فِي اللهِ وَيُبْغِضَ فِي اللهِ ، وَذَكَرَ الشِّرْكَ.

(۳۰۹۹۷) حضرت طلق بن حبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تین خصلتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں بھی پائی جائیں تو اس شخص نے ایمان کے ذائقہ اور اس کی مٹھاس کو پالیا۔ وہ یہ ہیں کہ: اللہ اور اس کے رسول کی محبت دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ ہو، اور یہ کہ وہ کسی سے محبت کرے اللہ کی خوشنودی میں، اور کسی سے بغض رکھے اللہ کی خوشنودی میں، اور شرک کا ذکر فرمایا۔

(۳۰۹۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُمَا دَخَلا عَلَى عُمَرَ حِينَ طُعِنَ ، فَقَالا : الصَّلاةُ ، فَقَالَ : إِنَّهُ لا حَظَّ لأَحَدٍ فِي الإِسْلامِ أَضَاعَ الصَّلاةَ فَصَلَّى وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ دَمًا. (بیهقی ۳۵۷)

(۳۰۹۹۸) حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ دونوں حضرات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے جب انہیں نیزہ مارا گیا۔ ان دونوں نے کہا: نماز کا وقت: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں جس نے نماز کو ضائع کر دیا۔ پھر انہوں نے اس حال میں نماز پڑھی کہ ان کے زخم سے خون رس رہا تھا۔

(۳۰۹۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ شباك ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لأَصْحَابِهِ : امْشُوا بِنَا نَزْدَادُ إِيمَانًا.

(۳۰۹۹۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ رحمہ اللہ اپنے اصحاب سے فرمایا کرتے تھے۔ ہمارے ساتھ چلو تاکہ ہم اپنے ایمان میں اضافہ کریں۔

(۳۱۰۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ هِلالٍ الْمُحَارِبِيِّ ، قَالَ : قَالَ لِي مُعَاذٌ اجْلِسْ بِنَا نُؤْمِنُ سَاعَةً ، يَعْنِي نَذْكُرُ اللَّهَ.

(۳۱۰۰۰) حضرت اسود بن ہلال المحاربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: ہمارے ساتھ بیٹھو ہم کچھ گھڑی ایمان کا مذاکرہ کرلیں یعنی: ہم اللہ کا ذکر کرلیں۔

(۳۱۰۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَصِيرِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ : كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِيمَانًا دَائِمًا وَعِلْمًا نَافِعًا وَهَدْيًا قَيِّمًا ، قَالَ مُعَاوِيَةُ : فَنُرَى أَنَّ مِنَ الإِيمَانِ إِيمَانًا لَيْسَ بِدَائِمٍ وَمِنَ الْعِلْمِ عِلْمًا لا يَنْفَعُ وَمِنَ الْهَدْيِ هَدْيًا لَيْسَ بِقَيِّمٍ.

(۳۱۰۰۱) حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ یوں دعا فرماتے تھے: اے اللہ! میں آپ سے مانگتا

ہوں ہمیشہ کا ایمان، اور علم نافع اور سیدھا راستہ۔

حضرت معاویہ ؓ فرماتے ہیں: پس ہمیں سمجھ آئی! بے شک ایمان ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہمیشہ نہ رہے، اور علم ایسا بھی ہوتا ہے جو نفع نہ پہنچائے، اور راستہ ایسا بھی ہوتا ہے جو سیدھا نہ ہو۔

(۳۱۰۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ هِلالٍ :قَالَ : كَانَ مُعَاذٌ يَقُولُ لِرَجُلٍ مِنْ إِخْوَانِهِ :اجْلِسْ بِنَا فَلْنُؤْمِنْ سَاعَةً ، فَيَجْلِسَانِ يَتَذَاكَرَانِ اللَّهَ وَيَحْمَدَانِهِ.

(۳۱۰۰۲) حضرت اسود بن ھلال ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ ؓ اپنے ساتھیوں میں سے کسی ایک سے کہتے: ہمارے ساتھ بیٹھو پس تاکہ ہم کچھ دیر ایمان کا مذاکرہ کریں۔ پھر وہ دونوں بیٹھ کر اللہ کا ذکر اور اس کی حمد و ثنا بیان کرتے۔

(۳۱۰۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنْ زِرٍّ ، قَالَ :كَانَ عُمَرُ مِمَّا يَأْخُذُ بِيَدِ الرَّجُلِ وَالرَّجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِهِ فَيَقُولُ :قُمْ بِنَا نَزْدَادُ إِيمَانًا.

(۳۱۰۰۳) حضرت زر ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ ان لوگوں میں سے تھے جو اپنے اصحاب میں سے ایک یا دو آدمیوں کا ہاتھ پکڑ کر فرماتے: ہمارے ساتھ آؤ ہم ایمان میں اضافہ کریں۔

(۳۱۰۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَالْمُغِيرَةِ بْنِ شِبْلٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ الأَحْمَسِيِّ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : إِنَّ مَثَلَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ سِهَامِ الْغَنِيمَةِ ، فَمَنْ يَضْرِبُ فِيهَا بِخَمْسَةٍ خَيْرٌ مِمَّنْ يَضْرِبُ فِيهَا بِأَرْبَعَةٍ وَمَنْ يَضْرِبُ فِيهَا بِأَرْبَعَةٍ خَيْرٌ مِمَّنْ يَضْرِبُ فِيهَا بِثَلاثَةٍ ، وَمَنْ يَضْرِبُ فِيهَا بِثَلاثَةٍ خَيْرٌ مِمَّنْ يَضْرِبُ فِيهَا بِسَهْمَيْنِ ، وَمَنْ يَضْرِبُ فِيهَا بِسَهْمَيْنِ خَيْرٌ مِمَّنْ يَضْرِبُ فِيهَا بِسَهْمٍ ، وَمَا جَعَلَ اللَّهُ مَنْ لَهُ سَهْمٌ فِي الإِسْلامِ كَمَنْ لاَ سَهْمَ لَهُ.

(۳۱۰۰۴) حضرت طارق بن شھاب الاحمسی ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان ؓ نے فرمایا: بے شک پانچ نمازوں کی مثال غنیمت کے حصول کی سی ہے۔ پس جو شخص اس میں سے پانچ حصے لیتا ہے وہ بہتر ہے اس سے جو اس میں سے چار حصے لیتا ہے۔ اور جو شخص اس میں سے چار حصے لیتا ہے وہ بہتر ہے اس سے جو اس میں سے تین حصے لیتا ہے اور جو شخص اس میں سے تین حصے لیتا ہے وہ بہتر ہے اس سے جو اس میں سے دو حصے لیتا ہے اور جو شخص اس میں سے دو حصے لیتا ہے وہ بہتر ہے، اس سے جو ایک حصہ لیتا ہے۔ اور اللہ نہ بنائے اس شخص کو جس کا اسلام میں ایک حصہ ہو اس کی طرح جس کا کوئی حصہ نہیں۔

(۳۱۰۰۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ الإِيمَانُ نُورٌ ، فَمَنْ زَنَا فَارَقَهُ الإِيمَانُ ، فَمَنْ لاَمَ نَفْسَهُ وَرَاجَعَ رَاجَعَهُ الإِيمَانُ.

(۳۱۰۰۵) حضرت ابوزرعہ ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے ارشاد فرمایا: ایمان تو ایک نور ہے پس جو شخص زنا کرتا ہے تو ایمان اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ پھر جو شخص اپنے نفس کو ملامت کرتا ہے اور اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے تو ایمان اس کے پاس واپس

لوٹ آتا ہے۔

(۳۱۰۰۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا.

(۳۱۰۰۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومنین میں سے کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں جو اخلاق کے اعتبار سے زیادہ اچھے ہیں۔

(۳۱۰۰۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا وَأَفْضَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا.

(۳۱۰۰۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومنین میں سے کامل ایمان والے اور افضل ترین ایمان والے وہ لوگ ہیں جو ان میں سے اخلاق کے اعتبار سے زیادہ اچھے ہیں۔

(۳۱۰۰۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا.

(۳۱۰۰۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومنین میں سے کامل ترین ایمان والے وہ لوگ ہیں جو اخلاق کے زیادہ اچھے ہیں۔

(۳۱۰۰۹) حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ عَنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا.

(۳۱۰۰۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومنین میں سے کامل ترین ایمان والے وہ لوگ ہیں جو اخلاق کے زیادہ اچھے ہیں۔

(۳۱۰۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ ، قَالَ :أَكْبَرُ ظَنِّي ، أَنَّهُ قَالَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ عُمَرَ :إن الْحَيَاءُ وَالإِيمَانُ قُرِنَا جَمِيعًا ، فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُهُمَا رُفِعَ الآخَرُ.

(۳۱۰۱۰) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک حیا اور ایمان دونوں کو ملا دیا گیا ہے۔ پس جب ان دونوں میں سے ایک اٹھتا ہے تو دوسرے کو بھی اٹھالیا جاتا ہے۔

(۳۱۰۱۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ :إِنِّي مُؤْمِنٌ ، فَقَالَ :قُلْ :إِنِّي فِي الْجَنَّةِ ، وَلَكِنَّا نُؤْمِنُ بِاللهِ وَمَلاَئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ.

(۳۱۰۱۱) حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس یوں کہا: یقیناً میں مومن ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یوں کہہ! یقیناً میں اہل جنت میں سے ہوں؟! اور فرمایا لیکن ہم اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر، اور اس کی کتابوں

پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں۔

(۳۱۰۱۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ :قِيلَ لَهُ :أَمُؤْمِنٌ أَنْتَ ، قَالَ :أَرْجُو.

(۳۱۰۱۲) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ ؒ سے پوچھا گیا کیا آپ مومن ہیں؟ آپ ؒ نے فرمایا: میں امید کرتا ہوں۔

(۳۱۰۱۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عِصْمَةَ ، أَنَّ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :أَنْتُمُ الْمُؤْمِنُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

(۳۱۰۱۳) حضرت عبدالرحمٰن بن عصمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو تم ایمان والے ہو۔

(۳۱۰۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :إِذَا سُئِلَ أَحَدُكُمْ : أَمُؤْمِنٌ أَنْتَ ، فَلا يَشُكَّنَّ.

(۳۱۰۱۴) حضرت عطاء بن السائب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عبدالرحمٰن ؒ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی ایک سے سوال کیا جائے: کیا تم مومن ہو؟ تو وہ ہرگز شک مت کرے۔

(۳۱۰۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاقَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ :إِذَا سُئِلَ أَحَدُكُمْ :أَمُؤْمِنٌ أَنْتَ ؟ فَلا يَشُكَّ فِي إِيمَانِهِ.

(۳۱۰۱۵) حضرت زیاد بن علاقہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن یزید ؒ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی ایک سے سوال کیا جائے: کہ کیا تم مومن ہو؟ تو وہ ہرگز اپنے ایمان میں شک مت کرے۔

(۳۱۰۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ :أَنَا مُؤْمِنٌ.

(۳۱۰۱۶) حضرت ابو کثیر ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: کہ میں مومن ہوں۔

(۳۱۰۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ ، فَقَالَ :لَقِيتُ رَكْبًا ، فَقُلْتُ :مَنْ أَنْتُمْ ، قَالُوا :نَحْنُ الْمُؤْمِنُونَ ، قَالَ :أَفَلا قَالُوا :نَحْنُ فِي الْجَنَّةِ.

(۳۱۰۱۷) حضرت اعمش ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک آدمی آکر کہنے لگا: میں چند سواروں سے ملا تو میں نے ان سے پوچھا: تم کون لوگ ہو؟ وہ کہنے لگے: ہم ایمان والے ہیں، آپ ؒ نے فرمایا: انہوں نے یوں کیوں نہیں کہہ دیا: کہ ہم جنت میں ہیں!!

(۳۱۰۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعَنْ مُحِلٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ

أَنَّهُمَا كَانَا إِذَا سُئِلَا قَالَا : آمَنَّا بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ.

(۳۱۰۱۸) حضرت طاوس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت محل اور حضرت ابراہیم ؒ جب ان دونوں سے ایمان کا پوچھا جاتا تو فرماتے: ہم ایمان لائے اللہ پر، اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر۔

(۳۱۰۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ :لَقِيت عَبْدَ اللهِ بْنَ مَعْقِلٍ ، فَقُلْتُ لَهُ :إِنَّ أُنَاسًا مِنْ أَهْلِ الصَّلاحِ يَعِيبُونَ عَلَيَّ أَنْ أَقُولَ :أَنَا مُؤْمِنٌ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَعْقِلٍ :لَقَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ إِنْ لَمْ تَكُنْ مُؤْمِنًا.

(۳۱۰۱۹) حضرت شیبانی ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن معقل ؒ سے ملاقات کی تو میں نے ان سے عرض کی: دین داروں میں سے کچھ لوگ عیب لگاتے ہیں میرے یوں کہنے پر: میں مومن ہوں۔ تو حضرت عبد اللہ بن معقل ؓ نے فرمایا: تحقیق تم ناکام و نامراد ہوا گر تم مومن نہ ہو۔

(۳۱۰۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُنَبِّهٍ ، عَنْ سَوَّارِ بْنِ شَبِيبٍ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ ، فَقَالَ :إِنَّ هَاهُنَا قَوْمًا يَشْهَدُونَ عَلَيَّ بِالْكُفْرِ ، فَقَالَ :أَلا تَقُولُ :لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ فَتُكَذِّبُهُمْ.

(۳۱۰۲۰) حضرت سوار بن شبیب ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن عمر ؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: یہاں کچھ لوگ ہیں جو میرے خلاف کفر کی گواہی دیتے ہیں، تو آپ ؓ نے فرمایا: تم یوں کیوں نہیں کہتے؛ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس طرح ان کی تکذیب کرو۔

(۳۱۰۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَبِي قِلابَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ :تَسَمَّوْا بِأَسْمَائِكُمَ الَّتِي سَمَّاكُمَ اللَّهُ بِالْحَنِيفِيَّةِ وَالإِسْلامِ وَالإِيمَانِ.

(۳۱۰۲۱) حضرت ابو قلابہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن یزید الانصاری ؒ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے آپ کو ان ناموں کے ساتھ مسمّٰی کرو جو اللہ نے تمہارے نام رکھے ہیں۔ حنفی، مسلمان اور مومن۔

(۳۱۰۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ سَبْرَةَ ، قَالَ :خَطَبَنَا مُعَاذٌ ، فَقَالَ :أَنْتُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَنْتُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ.

(۳۱۰۲۲) حضرت سلمہ بن سبرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ ؓ نے ہم سے خطاب فرمایا: اور فرمانے لگے: تم لوگ ایمان والے ہو اور تم جنتی ہو۔

(۳۱۰۲۳) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ عُرَى الدِّينِ وَقِوَامَ الإِسْلامِ الإِيمَانُ بِاللهِ وَإِقَامُ الصَّلاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ فَصَلُّوا الصَّلاةَ لِوَقْتِهَا.

(۳۱۰۲۳) حضرت جعفر بن برقان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ نے ہمیں خط لکھا جس میں فرمایا: حمد و صلوۃ کے بعد یقیناً دین کی مضبوطی اور اسلام کی بنیاد، ایمان باللہ، اور نمازوں کی پابندی کرنا، اور زکوۃ دینا ہے، پس تم لوگ نماز کو اس کے وقت پر

پڑھا کرو۔

(٣١٠٢٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ شَعِيرَةٌ ، ثُمَّ قَالَ الثَّانِيَةَ : يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَفِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً ، ثُمَّ قَالَ : يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً.

(۳۱۰۲۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم سے نکلے گا وہ شخص جس نے اس کلمہ کو پڑھا ہو: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کے دل میں جو کے دانے کے برابر بھلائی ہو، پھر دوسری مرتبہ فرمایا: اور جہنم سے نکلے گا وہ شخص جس نے اس کلمہ کو پڑھا ہو: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کے دل میں گیہوں کے وزن کے برابر بھلائی ہو، پھر فرمایا: جہنم سے نکلے گا وہ شخص بھی جس نے اس کلمہ کو پڑھا ہو: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس حال میں کہ اس کے دل میں ذرے کے وزن کے برابر بھلائی ہو۔

(٣١٠٢٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ نَفَرًا أَتَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُمْ إِلاَّ رَجُلاً مِنْهُمْ ، فَقَالَ سَعْدٌ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَعْطَيْتَهُمْ وَتَرَكْتَ فُلانًا وَاللهِ إِنِّي لأُرَاهُ مُؤْمِنًا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَوْ مُسْلِمًا ، فَقَالَ سَعْدٌ : وَاللهِ إِنِّي لأَرَاهُ مُؤْمِنًا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَوْ مُسْلِمًا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ ثَلاثًا.

(۳۱۰۲۵) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک گروہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو مال عطا کیا سوائے ان میں سے ایک آدمی کے، تو سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو عطا کیا اور فلاں کو چھوڑ دیا۔ اللہ کی قسم! میں اسے مومن جانتا ہوں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یا مسلمان سمجھتے ہو؟۔ تو سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں اس کو مومن جانتا ہوں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا مسلمان سمجھتے ہو؟ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تین بار کہا۔

(٣١٠٢٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : يُقَالُ لَهُ : سَلْ تُعْطَهُ ، يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَادْعُ تُجَبْ ، فَيَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُولُ : أُمَّتِي أُمَّتِي مَرَّتَيْنِ ، أَوْ ثَلاثًا فَقَالَ سَلْمَانُ يَشْفَعُ فِي كُلِّ مَنْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ حِنْطَةٍ مِنْ إِيمَانٍ ، أَوْ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ مِنْ إِيمَانٍ ، أَوْ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ ، قَالَ سَلْمَانُ : فَذَلِكُمُ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ.

(۳۱۰۲۶) حضرت ابوعثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ان کو کہا جائے گا: مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا۔ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ شفاعت کرو، تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ دعا کرو قبول کی جائے گی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر اٹھائیں

گے اور ارشاد فرمائیں گے دو یا تین مرتبہ! میرے رب! میری امت، میری امت! پھر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ ﷺ شفاعت کریں گے ہر اس شخص کے بارے میں جس کے دل میں گندم کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو، یا فرمایا: کہ جو کے دانے کے برابر ایمان ہو، یا فرمایا: کہ رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تمہارے لیے مقام محمود ہے۔

(٣١٠٢٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ.

(٣١٠٢٧) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے تو اس کا ایمان باقی نہیں رہتا، اور چور جب چوری کرتا ہے تو اس کا ایمان باقی نہیں رہتا، اور شراب پینے والا جب شراب پیتا ہے تو اس کا ایمان باقی نہیں رہتا، اور ڈاکو جب ڈاکہ ڈالتا ہے اس حال میں کہ لوگوں کی آنکھیں اس کی طرف اٹھ رہی ہوتی ہیں تو اس کا ایمان باقی نہیں رہتا۔

(٣١٠٢٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلا يَشْرَبُ ، يَعْنِي الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَإِيَّاكُمْ إِيَّاكُمْ.

(٣١٠٢٨) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے: زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے تو اس کا ایمان باقی نہیں رہتا، اور چوری کرنے والا جب چوری کرتا ہے تو اس کا ایمان باقی نہیں رہتا، اور شراب پینے والا جب شراب پیتا ہے تو اس کا ایمان باقی نہیں رہتا۔ پس تم بچو (ان گناہوں سے)۔

(٣١٠٢٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُدْرِكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ الْمُسْلِمُونَ إِلَيْهَا رُؤُوسَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ.

(٣١٠٢٩) حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے تو اس کا ایمان باقی نہیں رہتا، اور چوری کرنے والا جب چوری کرتا ہے تو اس کا ایمان باقی نہیں رہتا۔ اور شراب پینے والا جب شراب پیتا ہے تو اس کا ایمان باقی نہیں رہتا، اور ڈاکو جب کسی شریف سے چھینا جھپٹی کرتا ہے اور مسلمانوں کے سر بے بسی سے اس کی طرف اٹھتے ہیں تو اس کا ایمان باقی نہیں رہتا۔

(٣١٠٣٠) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنْ مُدْرِكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... نَحْوَهُ.

(۳۱۰۳۰) حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر راوی نے ماقبل والی حدیث نقل کی۔

(٣١٠٣١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَيَاءُ مِنَ الإِيمَانِ وَالإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءِ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ.

(۳۱۰۳۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں ہوگا اور بداخلاقی سنگدلی کا حصہ ہے۔ اور سنگدلی جہنم میں ہوگی۔

(٣١٠٣٢) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُ قَالَ : قِيلَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَيُّ الأَعْمَالِ أَفْضَلُ ، قَالَ : الصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ ، قِيلَ : أَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَكْمَلُ إِيمَانًا ، قَالَ أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا.

(۳۱۰۳۲) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کون سے اعمال افضل ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبر کرنا اور سخاوت کرنا، پوچھا گیا: پس مومنین میں سے کامل ترین ایمان والا کون ہے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوان میں زیادہ اچھے اخلاق والا ہو۔

(٣١٠٣٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلاةِ. (ابو داؤد ۴۶۴۵۔ ترمذی ۲۶۲۰)

(۳۱۰۳۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندے اور کفر کے درمیان صرف نماز چھوڑنے کا فاصلہ ہے۔

(٣١٠٣٤) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ... نَحْوَهُ. (مسلم ۸۸۔ ترمذی ۲۶۱۹)

(۳۱۰۳۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پھر راوی نے مذکورہ حدیث نقل کی۔

(٣١٠٣٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ بُرَيْدَةَ يَقُولُ : سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول : الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمَ الصَّلاةُ ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ.

(ترمذی ۲۶۲۱۔ احمد ۳۴۶)

(۳۱۰۳۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے: ہمارے درمیان اور کفر کے درمیان صرف نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔ پس جس نے نماز کو چھوڑ دیا تحقیق اس نے کفر کیا۔

(٣١٠٣٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مَنْ لَمْ يُصَلِّ فَلا دِينَ لَهُ.

(۳۱۰۳۶) حضرت زر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز نہیں پڑھتا اس کا دین میں کچھ

حصہ نہیں۔

(۳۱.۳۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ ، عَنْ بُرَيْدَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنْ تَرَكَ الْعَصْرَ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ.

(۳۱۰۳۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے عصر کی نماز چھوڑ دی تحقیق اس کے اعمال ضائع ہو گئے۔

(۳۱.۳۸) حَدَّثَنَا عِيسَى ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَاجِرِ ، عَنْ بُرَيْدَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنْ تَرَكَ الْعَصْرَ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ.

(۳۱۰۳۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے عصر کی نماز چھوڑ دی تحقیق اس کے اعمال ضائع ہو گئے۔

(۳۱.۳۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ مَيْسَرَةَ الْمُنْقِرِيُّ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، وَالْحَسَنِ ، أَنَّهُمَا كَانَا جَالِسَيْنِ، فَقَالَ أَبُو قِلاَبَةَ :قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ :مَنْ تَرَكَ الْعَصْرَ حَتَّى تَفُوتَهُ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ ، قَالَ:وَقَالَ الْحَسَنُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ تَرَكَ صَلاَةً مَكْتُوبَةً حَتَّى تَفُوتَهُ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ.

(۳۱۰۳۹) حضرت عباد بن میسرہ المنقری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ اور حضرت حسن رحمہ اللہ دونوں بیٹھے تھے تو حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص نے عصر کی نماز کو چھوڑ دیا یہاں تک کہ بغیر عذر کے اس نے نماز کو قضا کر دیا تحقیق اس کے اعمال ضائع ہو گئے، راوی فرماتے ہیں! حضرت حسن رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جو شخص فرض نماز کو بغیر کسی عذر کے چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کو قضا کر دے تو تحقیق اس کے اعمال ضائع ہو گئے۔

(۳۱.۴۰) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ ، قَالَ :لاَ إيمَانَ لِمَنْ لاَ أَمَانَةَ لَهُ ، وَلاَ دِينَ لِمَنْ لاَ عَهْدَ لَهُ.

(۳۱۰۴۰) حضرت عوف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قسامہ بن زہیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص امانت دار نہیں اس کا ایمان میں کچھ حصہ نہیں۔ اور جو شخص عہد کی وفا نہ کرے تو اس کا دین میں کچھ حصہ نہیں۔

(۳۱.۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :إنَّ أَفْضَلَ الْعِبَادَةِ الرَّأْيُ الْحَسَنُ.

(۳۱۰۴۱) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا: بلاشبہ افضل ترین عبادت اچھا مشورہ ہے۔

(۳۱.۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ إنَّ قِبَلَنَا قَوْمًا نَعُدُّهُمْ مِنْ أَهْلِ الصَّلاحِ إنْ قُلْنَا نَحْنُ مُؤْمِنُونَ عَابُوا ذَلِكَ عَلَيْنَا ، قَالَ :فَقَالَ عَطَاءٌ نَحْنُ الْمُسْلِمُونَ الْمُؤْمِنُونَ ، وَكَذَلِكَ أَدْرَكْنَا

أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ.

(۳۱۰۴۲) حضرت یوسف بن میمون ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء ؒ سے عرض کیا: اگر ہم کچھ لوگوں کی ضمانت کریں تو ہم انہیں نیکوکار پاتے ہیں: اگر ہم یوں کہیں: ہم مومنین ہیں۔ تو وہ اس وجہ سے ہم پر عیب لگاتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عطاء ؒ نے فرمایا: ہم تو مومنین اور مسلمان ہیں، ہم نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کو اس طرح ہی کہتے ہوئے پایا تھا۔

(۳۱۰۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : الْقُلُوبُ أَرْبَعَةٌ : قَلْبٌ مُصَفَّحٌ ، فَذَلِكَ قَلْبُ الْمُنَافِقِ ، وَقَلْبٌ أَغْلَفُ ، فَذَلِكَ قَلْبُ الْكَافِرِ ، وَقَلْبٌ أَجْرَدُ ، كَأَنَّ فِيهِ سِرَاجًا يُزْهِرُ ، فَذَاكَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ ، وَقَلْبٌ فِيهِ نِفَاقٌ وَإِيمَانٌ ، فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ قُرْحَةٍ يَمُدُّ بِهَا قَيْحٌ وَدَمٌ ، وَمَثَلُهُ كَمَثَلِ شَجَرَةٍ يَسْقِيهَا مَاءٌ خَبِيثٌ وَمَاءٌ طَيِّبٌ ، فَأَيُّ مَاءٍ غَلَبَ عَلَيْهَا غَلَبَ. (طبری ۴۰۶)

(۳۱۰۴۳) حضرت ابوالبختری ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ ؓ نے ارشاد فرمایا: دل چار طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ دل جس میں کھوٹ ہے یہ منافق کا دل ہے۔ ایک وہ دل جو غلاف میں لپٹا ہوا ہے یہ کافر کا دل ہے۔ ایک وہ دل جو شفاف ہے اور اس سے روشنی جھلکتی ہے یہ مومن کا دل ہے۔ ایک وہ دل جس میں نفاق اور ایمان ہے۔ اس کی مثال اس پھوڑے کی سی ہے جس میں پیپ اور خون ہے۔ اس کی مثال اس درخت کی سی ہے جس کو صاف اور گندا پانی ملتا ہے جو پانی غالب آ جائے اس میں اسی کا اثر ہوتا ہے۔

(۳۱۰۴۴) أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ : يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ، ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ : آمَنَّا بِكَ وَبِمَا جِئْتَ بِهِ فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا ، قَالَ : إِنَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللهِ يُقَلِّبُهَا.

(۳۱۰۴۴) حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے دلوں کے پھیرنے والے: میرے دل کو اپنے دین پر ثبات عطا فرما؛ صحابہ ؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم ایمان لائے آپ پر اور آپ کے لائے ہوئے دین پر۔ کیا اب بھی آپ کو ہمارے متعلق ڈر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! بلاشبہ تمام دل اللہ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں جنہیں وہ پھیرتا رہتا ہے۔

(۳۱۰۴۵) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو كَعْبٍ صَاحِبُ الْحَرِيرِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ ، قَالَ : قُلْتُ لأُمِّ سَلَمَةَ : يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ مَا كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ عِنْدَكِ ، قَالَ : قُلْتُ : كَانَ أَكْثَرُ دُعَائِهِ : يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ ، قُلْتُ : يا رسول الله ، مَا أَكْثَرُ دُعَائِكَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ قَالَ : يَا أُمَّ سَلَمَةَ : إِنَّهُ لَيْسَ من آدَمِيٍّ إِلاَّ وَقَلْبُهُ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللهِ مَا شَاءَ أَقَامَ ، وَمَا شَاءَ أَزَاغَ.

(۳۱۰۴۵) حضرت شھر بن حوشب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے کون سی دعا کرتے تھے؟ راوی کہتے ہیں: آپ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے یہ دعا کرتے تھے: اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثبات عطا فرما۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر یہ دعا ہی ہوتی ہے: اے دلوں کے پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثبات عطا فرما۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام سلمہ! کوئی بھی شخص نہیں ہے مگر یہ کہ اس کا دل اللہ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہے جسے چاہے سیدھا کر دیتا ہے اور جسے چاہے ٹیڑھا کر دیتا ہے۔

(٣١٠٤٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أُمِّ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ، ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ ، قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّك لَتَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ ، قَالَ : يَا عَائِشَةُ ، أَو مَا عَلِمْت أَنَّ قَلْبَ ابْنِ آدَمَ بَيْنَ إِصَابِعَيِ اللهِ ، إِذَا شَاءَ أَنْ يُقَلِّبَهُ إِلَى الْهُدَى قَلَّبَهُ ، وَإِنْ شَاءَ أَنْ يُقَلِّبَهُ إِلَى ضَلالَةٍ قَلَّبَهُ.

(۳۱۰۴۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے دلوں کے پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثبات عطا فرما۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ یہ دعا فرما رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! کیا تجھے معلوم نہیں ابن آدم کا دل اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے۔ جب چاہتے ہیں اس کے دل کو ہدایت کی طرف پھیر دیتے ہیں اور جب چاہتے ہیں اس کے دل کو گمراہی وضلالت کی طرف پھیر دیتے ہیں؟!۔

(٣١٠٤٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ : يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِك.

(۳۱۰۴۷) حضرت ابن ابی لیلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے دلوں کے پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثبات عطا فرما۔

(٣١٠٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ ذَرٍّ ، عَنْ وَائِلِ بْنِ مُهَانَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَا رَأَيْت مِنْ نَاقِصِ الدِّينِ وَالرَّأْيِ أَغْلَبَ لِلرِّجَالِ ذَوِي الأَمْرِ عَلَى أَمْرِهِمْ مِنَ النِّسَاءِ ، قَالُوا : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، وَمَا نُقْصَانُ دِينِهَا ، قَالَ : تَرْكُهَا الصَّلاةَ أَيَّامَ حَيْضِهَا ، قَالُوا : فَمَا نُقْصَانُ عَقْلِهَا ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ إِلاَّ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ.

(۳۱۰۴۸) حضرت وائل بن مہانہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے نہیں دیکھا کسی کو عورتوں سے زیادہ ناقص دین اور مشورہ دینے کے اعتبار سے اور ہوشیار مردوں پر ان کے معاملات میں غالب آنے کے اعتبار سے۔ لوگوں نے عرض کیا: اے ابو عبد الرحمن! ان کے دین میں کیا کمی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حیض کے دنوں میں ان کا نماز ترک

کرتا۔ لوگوں نے عرض کیا: اوران کی عقل کی کمی کیسے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دو عورتوں کی گواہی جائز نہیں مگر ایک آدمی کی گواہی کے ساتھ۔

(۳۱۰٤۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ حسن بْنِ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ :سُئِلَ إبْرَاهِيمُ ، عَنِ الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ : أَمُؤْمِنٌ أَنْتَ ، قَالَ :الْجَوَابُ فيه بِدْعَةٌ ، وَمَا يَسُرُّنِي أني شَكَكْتُ.

(۳۱۰۴۹) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو کسی آدمی سے پوچھے! کیا تو مومن ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا: اس کا جواب دینا بدعت ہے۔ اور میں خوش نہیں ہوں کہ میں کہوں کہ مجھے ایمان میں شک ہے۔

(۳۱۰٥۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ :لاَ يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلا يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلا يَشْرَبُ الْخَمْرَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ.

(۳۱۰۵۰) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے ارشاد فرمایا: زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے تو اس کا ایمان باقی نہیں رہتا۔ اور چوری کرنے والا جب چوری کرتا ہے تو اس کا ایمان باقی نہیں رہتا اور شراب پینے والا جب شراب پیتا ہے تو اس کا ایمان باقی نہیں رہتا۔

(۳۱۰٥۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :وَاللهِ إنَّ الرَّجُلَ لَيُصْبِحُ بَصِيرًا ، ثُمَّ يُمْسِي ، وَمَا يَنْظُرُ بِشُفْرٍ.

(۳۱۰۵۱) حضرت ابو عمار ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ ؓ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! یقیناً آدمی صبح کرے گا دیکھنے کی حالت میں، پھر وہ شام کرے گا اس حال میں کہ وہ پلک بھی نہیں دیکھ سکتا ہوگا۔

(۳۱۰٥۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ :بَلَغَ عُمَرَ ، أَنَّ رَجُلاً بِالشَّامِ يَزْعُمُ ، أَنَّهُ مُؤْمِنٌ ، قَالَ :فَكَتَبَ عُمَرُ :أَنِ اجْلِبُوهُ عَلَيَّ ، فَقَدِمَ عَلَى عُمَرَ ، فَقَالَ :أَنْتَ الَّذِي تَزْعُمُ أَنَّك مُؤْمِنٌ ، قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :هَلْ كَانَ النَّاسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إلاَّ عَلَى ثَلاثَةِ مَنَازِلَ : مُؤْمِنٌ وَكَافِرٌ وَمُنَافِقٌ ، وَاللهِ مَا أَنَا بِكَافِرٍ ، وَلا نَافَقْتُ ، قَالَ :فَقَالَ لَهُ عُمَرُ :ابْسُطْ يَدَك ، قَالَ ابْنُ إدْرِيسَ : قُلْتُ :رَضِيٌّ بِمَا قَالَ :قَالَ :رَضِيٌّ بِمَا قَالَ.

(۳۱۰۵۲) حضرت سعید بن یسار ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ کو خبر پہونچی کہ شام میں ایک آدمی ہے جو دعویٰ کرتا ہے کہ یقیناً وہ مومن ہے۔ راوی فرماتے ہیں تو حضرت عمر ؓ نے تحریر لکھی کہ اس کو میرے پاس حاضر کرو چنانچہ وہ حضرت عمر ؓ کے پاس حاضر ہوا تو آپ ؓ نے فرمایا: تو ہی وہ شخص ہے جو دعویٰ کرتا ہے کہ تو مومن ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! کیا لوگ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تین قسم کے نہیں تھے؟ مومن، منافق اور کافر، اللہ کی قسم میں کافر نہیں ہوں۔ اور نہ میں منافقت کرتا ہوں۔ راوی کہتے

ہیں: پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: اپنا ہاتھ کشادہ کر۔

حضرت ابن ادریس رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے پوچھا: انہوں نے پسند کیا جو اس نے کہا؟ راوی کہتے ہیں: ہاں! انہوں نے پسند کیا جو اس نے کہا۔

(٣١٠٥٣) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عن يزيد عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : يَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا. (حاکم ۴۳۸۔ ترمذی ۲۱۹۷)

(۳۱۰۵۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے قریب بہت سے فتنے ہوں گے اندھیری رات کے حصہ کی طرح۔ جس میں آدمی صبح کرے گا مومن ہونے کی حالت میں اور شام کرے گا کافر ہونے کی حالت میں۔ اور صبح کرے گا کافر ہونے کی حالت میں اور شام کرے گا مومن ہونے کی حالت میں۔

(٣١٠٥٤) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ : إِنِّي لأَعْلَمُ أَهْلَ دِينَيْنِ ، أَهْلُ ذَيْنِكَ الدِّينَيْنِ فِي النَّارِ : أَهْلُ دِينٍ يَقُولُونَ : الإِيمَانُ كَلامٌ ، وَلا عَمَلَ وَإِنْ قَتَلَ وَإِنْ زَنَا ، وَأَهْلُ دِينٍ يَقُولُونَ : كَانَ أَوَّلُونَا أُرَاهُ ذَكَرَ كَلِمَةً سَقَطَتْ عَنِّي لِيَأْمُرُونَنَا بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ ، وَإِنَّمَا هِيَ صَلاتَانِ : صَلاةُ الْعِشَاءِ وَصَلاةُ الْفَجْرِ.

(۳۱۰۵۴) حضرت یحییٰ بن ابو عمرو السیبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں دین کے دو گروہوں کے بارے میں جانتا ہوں یہ دونوں دین کے گروہ والے جہنم میں ہوں گے۔ ایک دین والا گروہ کہتا ہے! ایمان نام ہے کلام کا نہ کہ عمل کا۔ اگرچہ وہ قتل کرے اگرچہ وہ زنا کرے، اور ایک دین کے گروہ والے کہتے ہیں: ہم سے پہلے والے لوگ۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے یہاں ایک کلمہ کا ذکر کیا تھا جو مجھ سے ساقط ہو گیا۔ ہمیں پانچ نمازوں کا حکم دیتے تھے پورے دن میں۔ حالانکہ وہ صرف دو نمازیں ہیں، عشاء کی نماز اور فجر کی نماز۔

(٣١٠٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الإِيمَانُ سِتُّونَ ، أَوْ سَبْعُونَ ، أَوْ بِضْعَةٌ ، أَوْ أَحَدُ الْعَدَدَيْنِ أَعْلاهَا شَهَادَةُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الإِيمَانِ.

(۳۱۰۵۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کے شعبے ساٹھ یا ستر یا ستر سے کچھ اوپر ہیں یا ان دو عددوں میں کوئی ایک عدد مراد ہے۔ اس میں افضل ترین شعبہ گواہی دینا اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور سب سے ادنیٰ شعبہ راستہ سے کسی تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا ہے۔ اور حیا بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے۔

(٣١٠٥٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

الْحَيَاءُ مِنَ الإِيمَانِ. (مسلم ۶۳۔ ترمذی ۲۶۱۵)

(۳۱۰۵۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیا ایمان کا حصہ ہے۔

(۳۱۰۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ حَبَّةَ بْنِ جُوَيْنٍ الْعُرَنِيِّ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ سَلْمَانَ وَقَدْ صَافَنَا الْعَدُوُّ ، فَقَالَ : هَؤُلاءِ الْمُؤْمِنُونَ وَهَؤُلاءِ الْمُنَافِقُونَ وَهَؤُلاءِ الْمُشْرِكُونَ ، فَيَنْصُرُ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ بِدَعْوَةِ الْمُؤْمِنِينَ ، وَيُؤَيِّدُ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ بِدَعْوَةِ الْمُنَافِقِينَ.

(۳۱۰۵۷) حضرت حبہ بن جوین العرنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ دشمن کے سامنے صف بنائے کھڑے تھے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ لوگ مومنین ہیں، اور یہ منافقین ہیں اور یہ مشرکین ہیں۔ پس اللہ مومنین کی دعاؤں کی وجہ سے منافقین کی مدد فرمائیں گے، اور منافقین کی دعاؤں کی وجہ سے مومنین کی تائید کریں گے۔

(۳۱۰۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي قُرَّةَ ، قَالَ : قَالَ سَلْمَانُ لِرَجُلٍ : لَوْ قُطِّعْتَ أَعْضَاءً مَا بَلَغْتَ الإِيمَانَ.

(۳۱۰۵۸) حضرت ابوقرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی سے کہا: اگر تیرے اعضاء کو ٹکڑے ٹکڑے بھی کر دیا جائے تب بھی تو ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا۔

(۳۱۰۵۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَوْثَقُ عُرَى الإِسْلامِ الْحُبُّ فِي اللهِ وَالْبُغْضُ فِي اللهِ. (احمد ۲۸۶)

(۳۱۰۵۹) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام کی مضبوط ترین بنیاد کسی سے اللہ کی خوشنودی کے لیے محبت کرنا ہے، اور اللہ ہی کی خوشنودی میں کسی سے بغض رکھنا ہے۔

(۳۱۰۶۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : أَوْثَقُ عُرَى الإِيمَانِ الْحُبُّ فِي اللهِ وَالْبُغْضُ فِيهِ.

(۳۱۰۶۰) حضرت زبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ایمان کی مضبوط ترین بنیاد، کسی سے اللہ کی خوشنودی کے لیے محبت کرنا اور اللہ ہی کی خوشنودی میں کسی سے بغض رکھنا ہے۔

(۳۱۰۶۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا دَاوُد ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ ، قَالَ : أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَلاةُ الْمَكْتُوبَةِ فَإِنْ أَتَمَّهَا وَإِلاَّ قِيلَ : انْظُرُوا هَلْ لَهُ مِنْ تَطَوُّعٍ ، فَأُكْمِلَتِ الْفَرِيضَةُ مِنْ تَطَوُّعِهِ ، فَإِنْ لَمْ تَكْمُلِ الْفَرِيضَةُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ تَطَوُّعٌ أُخِذَ بِطَرَفَيْهِ فَقُذِفَ بِهِ فِي النَّارِ.

(ابن ماجہ ۱۴۲۶۔ دارمی ۱۳۵۵)

(۳۱۰۶۱) حضرت زرارہ بن اوفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت تمیم الداری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قیامت میں آدمی کے اعمال میں سب

سے پہلے فرض نماز کا حساب کیا جائے گا، اگر وہ پوری نکل آئی تو ٹھیک ورنہ کہا جائے گا: دیکھو کیا اس کے پاس نفلوں کا بھی کوئی ذخیرہ ہے؟ اگر ہوا تو پھر اس کے نفلوں سے فرض کی تکمیل کر دی جائے گی۔ اور اگر اس کے فرائض مکمل نہ ہوئے اور اس کے پاس نفلوں کا ذخیرہ بھی نہ ہوا۔ تو پھر اس کو دونوں ہاتھوں سے پکڑا جائے گا۔ اور اس طرح سے اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

(۳۱۰۶۲) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْشَرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ الأَنْصَارِيِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ ، فَقَالَ : كَيْفَ أَصْبَحْتَ يَا عَوْفُ بْنَ مَالِكٍ ، قَالَ : أَصْبَحْتُ مُؤْمِنًا حَقًّا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ لِكُلِّ قَوْلٍ حَقِيقَةً ، فَمَا ذَلِكَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ : أَلَمْ أُظْلِفْ نَفْسِي ، عَنِ الدُّنْيَا ، أَسْهَرْتُ لَيْلِي وَأَظْمَأْتُ هَوَاجِرِي ، وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى عَرْشِ رَبِّي ، وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ يَتَزَاوَرُونَ فِيهَا ، وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ النَّارِ يَتَضَاغُونَ فِيهَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عَرَفْتَ أَوْ آمَنْتَ فَالْزَمْ.

(۳۱۰۶۲) حضرت محمد بن صالح الانصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو فرمایا: اے عوف بن مالک! تو نے کس حال میں صبح کی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے سچا مومن ہونے کی حالت میں صبح کی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک ہر قول کی ایک حقیقت ہوتی ہے۔ اس بات کی کیا حقیقت ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں نے اپنے نفس کو دنیا سے نہیں روکا؟ میں نے راتوں میں خود کو جگایا: اور شدید گرمی کی دوپہر میں خود کو پیاسا رکھا۔ گویا کہ میں اہل جنت کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے جنت میں باتیں کر رہے ہیں، اور گویا کہ میں اہل جہنم کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ جہنم میں چیخ و پکار کر رہے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو نے پہچان لیا یا فرمایا تو ایمان لایا پس اس کو لازم پکڑے رکھ۔

(۳۱۰۶۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا دَاوُد ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ ، إِلاَّ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ وَيُؤْخَذُ بِطَرَفَيْهِ فَيُقْذَفُ بِهِ فِي النَّارِ.

(۳۱۰۶۳) حضرت زرارہ بن اوفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت تمیم الداری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر راوی نے ماقبل حدیث یزید کو ذکر کیا مگر یہ جملہ ذکر نہیں کیا، اور اس کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

(۳۱۰۶٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَيْفَ أَصْبَحْتَ يَا حَارِثُ بْنَ مَالِكٍ ، قَالَ : أَصْبَحْتُ مُؤْمِنًا حَقًّا ، قَالَ : إِنَّ لِكُلِّ قَوْلٍ حَقِيقَةً فَمَا حَقِيقَةُ ذَلِكَ ، قَالَ : أَصْبَحْتُ عَزَفَتْ نَفْسِي عَنِ الدُّنْيَا فَأَسْهَرْتُ لَيْلِي وَأَظْمَأْتُ نَهَارِي وَلَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى عَرْشِ رَبِّي قَدْ أُبْرِزَ لِلْحِسَابِ ، وَلَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ يَتَزَاوَرُونَ فِي الْجَنَّةِ ، وَلَكَأَنِّي أَسْمَعُ عُوَاءَ أَهْلِ النَّارِ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ : عَبْدٌ نَوَّرَ الإِيمَانَ فِي قَلْبِهِ ، إِذْ عَرَفْتَ فَالْزَمْ. (عبدالرزاق ۲۰۱۱۴۔ بزار ۳۲)

(۳۱۰۶۴) حضرت زبید ویشیئ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے حارث بن مالک رضی اللہ عنہ تم نے کس حال میں صبح کی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے سچا مومن ہونے کی حالت میں صبح کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً ہر بات کی ایک حقیقت ہوتی ہے، تمہارے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا! میں نے اس حال میں صبح کی کہ میرے نفس نے دنیا سے کنارہ کشی اختیار کی، پس میں نے راتوں میں خود کو جگایا۔ اور دن میں خود کو پیاسا رکھا۔ گویا کہ میں اپنے رب کے عرش کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ حساب لینے کے لیے ظاہر ہو گیا۔ اور گویا کہ میں اہل جنت کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ جنت میں ایک دوسرے سے بات چیت کر رہے ہیں اور گویا کہ میں اہل جہنم کی چیخ و پکار کی آواز سن رہا ہوں، راوی کہتے ہیں، پھر آپ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: یہ ایسا بندہ ہے کہ ایمان نے اس کے دل میں نور کو بھر دیا ہے۔ اگر تو نے اس کو پہچان لیا تو پھر اس کو لازم پکڑو۔

(٣١٠٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ سَابِطٍ ، قَالَ :كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ يَأْخُذُ بِيَدِ النَّفَرِ مِنْ أَصْحَابِهِ فَيَقُولُ :تَعَالَوْا نُؤْمِنُ سَاعَةً تَعَالَوْا فَلْنَذْكُرُ اللَّهَ وَنَزْدَدْ إِيمَانًا ، تَعَالَوْا نَذْكُرُهُ بِطَاعَتِهِ لَعَلَّهُ يَذْكُرُنَا بِمَغْفِرَتِهِ. (احمد ۲۶۵)

(۳۱۰۶۵) حضرت ابن سابط ویشیئ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اپنے اصحاب میں سے چند لوگوں کا ہاتھ پکڑ کر فرماتے! آؤ ہم کچھ دیر کے لیے ایمان و یقین کی باتیں کریں۔ آؤ پس ہم اللہ کا ذکر کر کے ایمان میں اضافہ کریں۔ آؤ ہم اس کی اطاعت کا ذکر کریں تا کہ وہ بھی ہمارا ذکر کرے مغفرت کرتے ہوئے۔

(٣١٠٦٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ ، عَنْ أَبِي صَادِقٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :إِنَّ الإِسْلاَمَ ثَلاَثُ أَثَافِي :الإِيمَانُ وَالصَّلاَةُ وَالْجَمَاعَةُ ، فَلا تُقْبَلُ صَلاَةٌ إِلاَّ بِإِيمَانٍ ، وَمَنْ آمَنَ صَلَّى وَمَنْ صَلَّى جَامَعَ ، وَمَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِيدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الإِسْلامِ مِنْ عُنُقِهِ.

(۳۱۰۶۶) حضرت ابو صادق ویشیئ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اسلام کے تین پائے ہیں: ایمان، نماز اور جماعت۔ پس نماز بغیر ایمان کے قبول نہیں ہوگی۔ اور جو ایمان لایا وہ نماز پڑھے گا، اور جو نماز پڑھے گا وہ جماعت کے ساتھ ہو گا۔ اور جو شخص جماعت سے ایک بالشت فاصلہ جتنا بھی جدا ہو گیا تو اس نے اسلام کا ہار اپنے گلے سے اتار دیا۔

(٣١٠٦٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الباهلی ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْحَيَاءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الإِيمَانِ. (احمد ۲۶۹۔ حاکم ۵۲)

(۳۱۰۶۷) حضرت ابو امامہ باھلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حیا اور کم بولنا دونوں حیا کے شعبے ہیں۔

(٣١٠٦٨) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، قَالَ :وَرَدْنَا الْمَدِينَةَ، فَأَتَيْنَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ ، فَقُلْنَا :يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، إِنَّا نُمْعِنُ فِي الأَرْضِ فَنَلْقَى قَوْمًا يَزْعُمُونَ أَنْ لاَ قَدَرَ ، فَقَالَ :مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِمَّنْ يُصَلِّي إِلَى الْقِبْلَةِ ، قُلْنَا نَعَمْ مِمَّنْ يُصَلِّي إِلَى الْقِبْلَةِ ، قَالَ :فَغَضِبَ حَتَّى وَدِدْت

أَنِّي لَمْ أَكُنْ سَأَلْتُهُ ، ثُمَّ قَالَ :إِذَا لَقِيتَ أُولَئِكَ فَأَخْبِرْهُمْ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ مِنْهُمْ بَرِيءٌ وَأَنَّهُمْ مِنْهُ بُرَآءُ ، ثُمَّ قَالَ :إِنْ شِئْتَ حَدَّثْتُك ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فقلت :أَجَلْ فَقَالَ : كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ جَيِّدُ الثِّيَابِ طَيِّبُ الرِّيحِ حَسَنُ الْوَجْهِ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا الإِسْلاَمُ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تُقِيمُ الصَّلاَةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ وَتَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ ، قَالَ :صَدَقْت ، فَمَا الإِيمَانُ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَبِالْقَدَرِ كُلِّهِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ وَحُلْوِهِ وَمُرِّهِ ، قَالَ :صَدَقْت ، ثُمَّ انْصَرَفَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :عَلَيَّ بِالرَّجُلِ ، قَالَ :فَقُمْنَا بِأَجْمَعِنَا فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :هَذَا جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ أَمْرَ دِينِكُمْ.

(۳۱۰۶۸) حضرت محارب بن دثار ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن بریدہ ؓ نے ارشاد فرمایا: ہم مدینہ آئے تو حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے عرض کیا: اے ابوعبدالرحمن! ہم اپنے شہروں سے بہت دور تھے۔ تو ہماری چند ایسے لوگوں سے ملاقات ہوئی جو کہتے ہیں کہ تقدیر کوئی چیز نہیں، آپ ؓ نے پوچھا: کیا وہ لوگ مسلمانوں میں سے ہیں؟ اور قبلہ رخ ہو کر نماز پڑھتے ہیں؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: پس آپ ؓ اتنے غضبناک ہوئے کہ میں نے چاہا کہ میں آپ ؓ سے سوال نہ کرتا۔ پھر آپ ؓ نے فرمایا: جب تم ان لوگوں سے ملو تو ان کو بتلا دو کہ یقیناً عبداللہ بن عمر ؓ ان سے بری ہے، اور وہ لوگ مجھ سے بری ہیں، پھر فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہارے سامنے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کروں؟ میں نے عرض کیا! جی ہاں! پھر آپ ؓ نے ارشاد فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے۔ پس ایک آدمی آیا صاف ستھرے کپڑوں والا، اچھی خوشبو والا اور خوبصورت چہرے والا، کہنے لگا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اسلام کی حقیقت کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم نماز کی پابندی کرو، اور زکوٰۃ دو، اور رمضان کے روزے رکھو۔ اور بیت اللہ کا حج کرو اور جنابت سے پاکی کا غسل کرو۔ اس شخص نے کہا! آپ نے سچ فرمایا: ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تو ایمان لائے اللہ پر، اور آخرت کے دن پر، اور فرشتوں پر، اور کتاب پر، اور نبیوں پر اور تقدیر کے اچھے، بُرے ہونے پر اور اس کی مٹھاس اور کھٹاس پر۔ اس شخص نے کہا: آپ نے سچ فرمایا: پھر وہ شخص واپس چلا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے جوتی دو، آپ ؓ فرماتے ہیں ہم سب کھڑے ہو گئے۔ پس ہمیں اس پر قدرت نہ ہوئی، پھر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ جبرائیل تھے جو تمہیں تمہارے دین کے معاملات سکھانے آئے تھے۔

(۳۱۰۶۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي سَلاَّمٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْعَرِيِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ :الطُّهُرُ شَطْرُ الإِيمَانِ.

(۳۱۰۶۹) حضرت ابو مالک اشعری ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پاکی نصف ایمان ہے۔

(٣١٠٧٠) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي لَيْلَى الْكِنْدِيِّ ، عَنْ حُجْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَلِيٌّ ، أَنَّ الطُّهُورَ شَطْرُ الإِيمَانِ.

(۳۱۰۷۰) حضرت حجر بن عدی ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: پاکی نصف ایمان ہے۔

(٣١٠٧١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ : الْوُضُوءُ شَطْرُ الإِيمَانِ.

(۳۱۰۷۱) امام اوزاعی ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسان بن عطیہ ریشید نے ارشادفرمایا: وضونصف ایمان ہے۔

(٣١٠٧٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي لَيْلَى الْكِنْدِيِّ ، عَنْ غُلامٍ لِحُجْرٍ ، أَنَّ حُجْرًا رَأَى ابْنًا لَهُ خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ ، فَقَالَ : يَا غُلامُ نَاوِلْنِي الصَّحِيفَةَ مِنَ الْكُوَّةِ فَسَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ : الطُّهُورُ نِصْفُ الإِيمَانِ.

(۳۱۰۷۲) حضرت ابولیلیٰ کندی ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت حجر ریشید کے لڑکے نے فرمایا کہ حضرت حجر ریشید نے اپنے ایک لڑکے کو دیکھا کہ وہ بیت الخلاء سے نکل کر کہنے لگا، اے لڑکے مجھے طاقچے سے قرآن دو: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ پاکی نصف ایمان ہے۔

(٣١٠٧٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، قَالَ : حَدَّثَنِي الْحَوَارِيُّ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عمر ، قَالَ : إنَّ عُرَى الدِّينِ وَقِوَامَهُ الصَّلاةُ وَالزَّكَاةُ لاَ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا ، وَحَجُّ الْبَيْتِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ ، وَإِنَّ مِنْ إِصْلاحِ الأَعْمَالِ الصَّدَقَةَ وَالْجِهَادَ ، قُمْ فَانْطَلِقْ.

(۳۱۰۷۳) حضرت حواری ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: دین کی بنیاد اور روح نماز اور زکوٰۃ ہے ان دونوں کے درمیان فرق نہیں کیا جائے گا، اور بیت اللہ کا حج کرنا، اور رمضان کے روزے رکھنا ہے، اور یقیناً اچھے اعمال میں سے صدقہ اور جہاد ہے، اٹھو اور جہاد پر جاؤ۔

(٣١٠٧٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا.

(۳۱۰۷۴) حضرت حسن ریشید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مومنین میں سے کامل ترین ایمان والے وہ لوگ ہیں جو اخلاق کے اعتبار سے زیادہ اچھے ہیں۔

(٣١٠٧٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مَعْقِلٍ الْخَثْعَمِيِّ ، قَالَ : أَتَى عَلِيًّا رَجُلٌ وَهُوَ فِي الرَّحْبَةِ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، مَا تَرَى فِي امْرَأَةٍ لاَ تُصَلِّي ، قَالَ : مَنْ لَمْ يُصَلِّ فَهُوَ كَافِرٌ.

(۳۱۰۷۵) حضرت معقل خثعمی ریشید فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس حال میں کہ وہ گھر کے صحن میں تھے۔ پھر وہ کہنے لگا: اے امیر المومنین! آپ رضی اللہ عنہ کی کیا رائے ہے اس عورت کے بارے میں جو نماز نہیں پڑھتی،

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص نماز نہیں پڑھتا وہ کافر ہے۔

(٣١٠٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : مَنْ أَقَامَ الصَّلاَةَ وَآتَى الزَّكَاةَ فَقَدْ تَوَسَّطَ الإِيمَانَ.

(٣١٠٧٦) حضرت عبداللہ بن ضمرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز قائم کرتا ہے اور زکوٰۃ ادا کرتا ہے تحقیق اس کا ایمان درمیانے درجہ کا ہے۔

(٣١٠٧٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : مَنْ أَقَامَ الصَّلاَةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَسَمِعَ وَأَطَاعَ فَقَدْ تَوَسَّطَ الإِيمَانَ ، وَمَنْ أَحَبَّ لِلَّهِ وَأَبْغَضَ لِلَّهِ وَأَعْطَى لِلَّهِ وَمَنَعَ لِلَّهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الإِيمَانَ.

(٣١٠٧٧) حضرت عبداللہ بن ضمرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز قائم کرتا اور زکوٰۃ ادا کرتا ہے۔ اور سنتا ہے اور اطاعت کرتا ہے، تحقیق اس کا ایمان درمیانے درجہ کا ہے، اور جو شخص اللہ کے لیے محبت رکھتا ہے، اور اللہ ہی کے لیے بغض رکھتا ہے، اور اللہ ہی کے لیے عطا کرتا ہے اور اللہ ہی کے لیے روکتا ہے تحقیق اس کا ایمان مکمل ہو گیا۔

(٣١٠٧٨) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدٍ الْكَلاَعِيِّ ، قَالَ : أَخَذَ بِيَدِي مَكْحُولٌ ، فَقَالَ : يَا أَبَا وَهْبٍ ، لِيَعْظُمْ شَأْنُ الإِيمَانِ فِي نَفْسِكَ ، مَنْ تَرَكَ صَلاَةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللهِ ، وَمَنْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللهِ فَقَدْ كَفَرَ.

(٣١٠٧٨) حضرت عبید اللہ بن عبید الکلاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول رحمہ اللہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا: اے ابو وھب رحمہ اللہ! اپنے نفس میں ایمان کی عظمت بڑھاؤ، جس شخص نے جان بوجھ کر فرض نماز چھوڑی تحقیق اللہ کا ذمہ اس سے بری ہے، اور جس سے اللہ کا ذمہ بری ہو تحقیق اس نے کفر کیا۔

(٣١٠٧٩) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : الصَّبْرُ مِنَ الإِيمَانِ بِمَنْزِلَةِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ ، فَإِذَا ذَهَبَ الصَّبْرُ ذَهَبَ الإِيمَانُ.

(٣١٠٧٩) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: صبر کا ایمان میں وہی درجہ ہے جو سر کا جسم میں ہے۔ پس جب صبر گیا تو ایمان بھی چلا جاتا ہے۔

(٣١٠٨٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ صِلَةَ ، عَنْ عَمَّارٍ ، قَالَ : ثَلاثٌ مَنْ جَمَعَهُنَّ جَمَعَ الإِيمَانَ : الإِنْصَافُ مِنْ نَفْسِكَ ، وَالإِنْفَاقُ مِنَ الإِقْتَارِ ، وَبَذْلُ السَّلامِ لِلْعَالَمِ.

(٣١٠٨٠) حضرت صلہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں جس نے ان کو جمع کیا اس نے ایمان کو جمع کر لیا! اپنے نفس سے انصاف کرنا، اور کنجوسی کی بجائے خرچ کرنا، اور دنیا میں سلامتی پھیلانا۔

(۳۱.۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ صِلَةَ ، عَنْ عَمَّارٍ : ﴿إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ﴾ قَالَ : لَا عَهْدَ لَهُمْ.

(۳۱۰۸۱) حضرت صلہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں کا ایمان میں کچھ حصہ نہیں۔ فرمایا: جن میں وعدے کی وفا نہیں۔

(۳۱.۸۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يُقَالَ : لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِنْسَانٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ. (مسلم ۹۳)

(۳۱۰۸۲) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: یوں کہا جاتا ہے! وہ انسان جہنم میں داخل نہیں ہو گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو۔

(۳۱.۸۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنِ الصَّعْقِ بْنِ حَزْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَقِيلُ الْجَعْدِي ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَوْثَقُ عُرَى الإِيمَانِ الْحُبُّ فِي اللهِ وَالْبُغْضُ فِي اللهِ. (طیالسی ۳۷۸۔ حاکم ۴۸۰)

(۳۱۰۸۳) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کی مضبوط بنیاد، کسی سے اللہ کی خوشنودی میں محبت کرنا، اور اللہ ہی کی خوشنودی میں بغض رکھنا ہے۔

(۳۱.۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ عَاصِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ عَدِيٍّ ، قَالَ : كَتَبَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الإِيمَان فَرَائِضَ وَشَرَائِعَ وَحُدُودَ وَسُنَن ، فَمَنِ اسْتَكْمَلَهَا اسْتَكْمَلَ الإِيمَانَ ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَكْمِلْهَا لَمْ يَسْتَكْمِلِ الإِيمَانَ ، فَإِنْ أَعِشْ فَسَأُبَيِّنُهَا لَكُمْ حَتَّى تَعْمَلُوا بِهَا ، وَإِنْ أَمُتْ قَبْلَ ذَلِكَ فَمَا أَنَا عَلَى صُحْبَتِكُمْ بِحَرِيصٍ.

(۳۱۰۸۴) حضرت عدی بن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے مجھے لکھا اور فرمایا: حمد وصلوۃ کے بعد، یقیناً ایمان کے کچھ فرائض واحکام اور حدود اور ضابطے ہیں۔ پس جس نے ان کو پورا کر لیا اس کا ایمان مکمل ہو گیا، اور جس شخص نے ان کو پورا نہ کیا اس کا ایمان بھی مکمل نہ ہوا۔ پس اگر میں زندہ رہا تو عنقریب میں ان کو تمہارے سامنے بیان کروں گا تاکہ تم ان پر عمل کرنے لگو، اور اگر میں یہ بتانے سے پہلے ہی مر جاؤں تو میں تمہاری صحبت پر زیادہ حریص نہیں ہوں۔

(۳۱.۸۵) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ : لَا بُدَّ لأَهْلِ هَذَا الدِّينِ مِنْ أَرْبَعٍ : دُخُولٌ فِي دَعْوَةِ الإِسْلامِ ، وَلا بُدَّ مِنَ الإِيمَانِ وَتَصْدِيقٌ بِاللهِ وَبِالْمُرْسَلِينَ أَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَبِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ، وَلا بُدَّ من أَنْ تَعْمَلَ عَمَلاً تُصَدِّقُ بِهِ ، وَلا بُدَّ مِنْ أَنْ تَعْلَمَ عِلْمًا يُحْسِنُ بِهِ عَمَلَكَ ، ثُمَّ قَرَأَ : ﴿وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى﴾.

(۳۱۰۸۵) حضرت ھشام بن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: دین والوں کے لیے چار باتیں لازمی ہیں، اسلام کی دعوت میں داخل ہونا، اور ایمان لانا ضروری ہے، اور تصدیق کرنا اللہ کی، اور اس کے پہلے اور آخری رسولوں کی، اور جنت، جہنم کی، اور موت کے بعد دوبارہ اٹھنے کی، اور ضروری ہے کہ ایسا عمل کریں جو ان کے ایمان کے سچا ہونے کی تصدیق کرے، اور ضروری ہے کہ وہ اتنا علم سیکھیں جس کے ذریعہ ان کا عمل اچھا ہو جائے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی، اور بے شک میں غفار ہوں اس شخص کے حق میں جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے کام کیے پھر سیدھی راہ پر چلتا رہا۔

(۳۱۰۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، قَالَ :مَا كَانُوا يَقُولُونَ لِعَمَلٍ تَرَكَهُ رَجُلٌ كُفْرٌ غَيْرِ الصَّلاةِ ، قَالَ :كَانُوا يَقُولُونَ :تَرْكُهَا كُفْرٌ.

(۳۱۰۸۶) حضرت جریری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: صحابہ رضی اللہ عنہم کسی عمل کے بھی چھوڑنے کی وجہ سے آدمی کو کافر نہیں گردانتے تھے سوائے نماز کے، راوی کہتے ہیں: وہ لوگ فرمایا کرتے تھے نماز کا چھوڑنا کفر ہے۔

(۳۱۰۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ :قِيلَ لَهُ :إِنَّ أُنَاسًا يَزْعُمُونَ أَنَّ الْمُؤْمِنِينَ يَدْخُلُونَ النَّارَ ، قَالَ :لَعَمْرُكَ وَاللهِ إِنَّ حَشْوَهَا غَيْرُ الْمُؤْمِنِينَ.

(۳۱۰۸۷) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: بے شک بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ مومنین جہنم میں داخل ہوں گے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! جہنم کی بھرتی مومنین کے علاوہ لوگوں سے ہوگی۔

(۳۱۰۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ شَقِيقًا يَقُولُ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ :سَمِعْتَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ :أَنَّهُ مَنْ شَهِدَ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَلْيَشْهَدْ ، أَنَّهُ فِي الْجَنَّةِ ، قَالَ :نَعَمْ.

(۳۱۰۸۸) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت شقیق رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا آپ رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے سنا ہے: بلاشبہ جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ وہ مومن ہے پس اُسے چاہیے کہ وہ اس بات کی گواہی بھی دے کہ یقیناً وہ جنت میں ہوگا؟ حضرت شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا: جی ہاں! میں نے یہ سنا ہے۔

تم كتاب الإيمان والحمد لله رب العالمين , والصلاة على محمد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(ایمان کا بیان مکمل ہوا۔)

کِتَابُ الرُّؤيا

(۱) ما قالوا فِي تعبِيرِ الرُّؤيا

وہ باتیں جو خواب کی تعبیر کے بارے میں اسلاف نے فرمائی ہیں

(۳۱۰۸۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ وَكِيعِ بْنِ عُدُسٍ الْعُقَيْلِيِّ ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي رَزِينٍ :أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :الرُّؤْيَا عَلَى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ تُعَبَّرْ فَإِذَا عُبِرَتْ وَقَعَتْ.

قَالَ :وَالرُّؤْيَا جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْئًا مِنَ النُّبُوَّةِ.

قَالَ :وَأَحْسَبُهُ قَالَ :لَا تَقُصَّهَا إِلَّا عَلَى وَادٍّ ، أَوْ ذِي رَأْيٍ. (احمد ۱۲۔ حاکم ۳۹۰)

(۳۱۰۸۹) حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ خواب کی جب تک تعبیر بیان نہ کی جائے، وہ پرندے کے پاؤں میں اٹکا ہوا ہوتا ہے، پھر جب اس کی تعبیر بیان کردی جاتی ہے تو وہ واقع ہو جاتا ہے۔

راوی فرماتے ہیں کہ خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

راوی فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ خواب کو دوست یا عقلمند آدمی کے علاوہ کسی شخص کے سامنے بیان نہ کرو۔

(۳۱۰۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ :رُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْئًا مِنَ النُّبُوَّةِ.

(بخاری ۶۹۸۸۔ مسلم ۱۷۷۴)

(۳۱۰۹۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کا خواب نبوت کا

چھیالیسواں حصہ ہے۔

(٣١٠٩١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : رُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْئًا مِنَ النُّبُوَّةِ. (مسلم ۱۷۷۴۔ احمد ۴۹۵)

(۳۱۰۹۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

(٣١٠٩٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ رَجُلٍ كَانَ يُفْتِي بِمِصْرَ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ عَنْ هَذِهِ الآيَةِ : ﴿لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ قَالَ مَا سَأَلَنِي عنها أَحَدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عنها ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا سَأَلَنِي أَحَدٌ قَبْلَكَ : هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ ، أَوْ تُرَى لَهُ ، وَفِي الآخِرَةِ الْجَنَّةُ. (ترمذی ۳۱۰۶۔ احمد ۴۴۷)

(۳۱۰۹۲) حضرت عطاء بن یسار رحمہ اللہ ایک محدث سے روایت کرتے ہیں جو مصر میں فتویٰ کی خدمت سرانجام دیتے تھے، وہ محدث فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی: ﴿لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ فرمانے لگے کہ میں نے جب سے اس آیت کی تفسیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھی ہے اس وقت سے لے کر اب تک کسی نے مجھ سے اس کی تفسیر نہیں پوچھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مجھ سے اس وقت فرمایا تھا تم سے پہلے کسی نے مجھ سے اس آیت کی تفسیر نہیں پوچھی، اس سے مراد وہ نیک خواب ہے جو مسلمان دیکھتا ہے یا اس کو دکھایا جاتا ہے، اور آخرت میں جس چیز کی خوشخبری ملے گی وہ جنت ہے۔

(٣١٠٩٣) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : رُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْئًا مِنَ النُّبُوَّةِ. (بخاری ۶۹۸۷۔ مسلم ۱۷۷۴)

(۳۱۰۹۳) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

(٣١٠٩٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ؟ قَالَ : الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ ، أَوْ تُرَى لَهُ. (ترمذی ۳۱۰۶)

(۳۱۰۹۴) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس خوشخبری کے بارے میں دریافت کیا جس کا مسلمان کے ساتھ دنیا میں وعدہ کیا گیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے مراد وہ نیک خواب ہے جو مسلمان دیکھتا ہے یا اس کو دکھایا جاتا ہے۔

(٣١٠٩٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ ، قَالاَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْئًا مِنَ النُّبُوَّةِ.

(مسلم ۱۷۷۵۔ احمد ۱۸)

(۳۱۰۹۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اچھا خواب نبوت کا سترواں حصہ ہے۔

(۳۱.۹۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَشَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتْرَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ ، فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلاَّ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةَ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ ، أَوْ تُرَى لَهُ.

(۳۱۰۹۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے حجرۂ مبارک کا پردہ اٹھایا، جبکہ لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف بستہ تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! نبوت کی خوشخبری میں سے ان اچھے خوابوں کے علاوہ کچھ نہیں بچا جن کو مسلمان دیکھے یا اس کو دکھایا جائے۔

(۳۱.۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ النُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ وَالرِّسَالَةُ ، فَحَرِجَ النَّاسُ ، فَقَالَ : قَدْ بَقِيَتْ مُبَشِّرَاتٌ ، وَهِيَ جُزْءٌ مِنَ النُّبُوَّةِ.

(ترمذی ۲۲۷۲۔ احمد ۲۶۷)

(۳۱۰۹۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نبوت اور رسالت ختم ہو چکی ہے، یہ سننے کے بعد لوگوں نے تنگی محسوس کی تو پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں خوشخبریاں باقی رہ گئی ہیں اور وہ نبوت کا جزء ہیں۔

(۳۱.۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، الرَّجُلُ يَعْمَلُ الْعَمَلَ يُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ ؟ قَالَ : تِلْكَ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ.

(مسلم ۱۶۶۔ ابن ماجہ ۴۲۲۵)

(۳۱۰۹۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کبھی آدمی کوئی ایسا عمل کرتا ہے جس کی بنا پر لوگ اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ یہ مؤمن کے لیے خوشخبری ہے

(۳۱.۹۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو حَصِينٍ ، عَنْ زَاهِرٍ الأَسْلَمِيِّ : عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ عَبْدَ اللهِ كَانَ يَقُولُ : الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ الصَّادِقَةُ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْئًا مِنَ النُّبُوَّةِ. (طبرانی ۹۰۵۷)

(۳۱۰۹۹) حضرت زاہر اسلمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اچھے اور سچے خواب نبوت کا سترواں حصہ ہیں۔

(۳۱۱..) حَدَّثَنَا الْقَسْمَلِيُّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْئًا مِنَ النُّبُوَّةِ.

(ابویعلی ۳۴۱۷)

(۳۱۱۰۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ مؤمن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

(۳۱۱.۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : الرُّؤْيَا مِنَ الْمُبَشِّرَاتِ ،

وَهِيَ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْئًا مِنَ النُّبُوَّةِ.

(۳۱۱۰۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ خواب خوشخبریوں میں سے ہے اور وہ نبوت کا سترواں حصہ ہے۔

(۳۱۱۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ : ﴿لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ قَالَ : هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ. (مالك ۹۵۸)

(۳۱۱۰۲) حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ ﴿لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ سے مراد اچھے خواب ہیں جو نیک آدمی دیکھتا ہے۔

(۳۱۱۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ قَالَ : هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ ، أَوْ تُرَى لَهُ.

(۳۱۱۰۳) حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ ﴿لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ سے مراد اچھے خواب ہیں جو مسلمان دیکھتا ہے یا اس کو دکھائے جاتے ہیں۔

(۳۱۱۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طَلْحَةَ الْقَنَّادِ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : ﴿لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ قَالَ : الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ يَرَاهَا الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ لِنَفْسِهِ ، أَوْ لأَخِيهِ.

(۳۱۱۰۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ﴿لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ سے مراد اچھا خواب ہے جو کوئی مسلمان اپنے لیے یا اپنے بھائی کے لئے دیکھے۔

(۳۱۱۰۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ : أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : رُؤْيَا الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ.

(بخاری ۶۹۸۹۔ ابویعلی ۱۳۵۷)

(۳۱۱۰۵) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیک مسلمان کا خواب نبوت کا سترواں حصہ ہے۔

(۲) ما قالوا فِيمَن رأى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي المنامِ

وہ باتیں جو اسلاف نے اس آدمی کے بارے میں فرمائی ہیں جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہو

(۳۱۱۰۶) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي. (احمد ۴۷۲)

(۳۱۱۰۶) حضرت ابو مالک اشجعی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جس شخص کو

خواب میں میری زیارت نصیب ہوئی اس نے واقعۃً مجھے ہی دیکھا۔

(۳۱۱۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ. وَعَنْ سُفْيَان ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي ، إِنَّ الشَّيْطَانَ لاَ يَتَمَثَّلُ فِي صُورَتِي. (بخاری ۶۹۹۳۔ مسلم ۱۷۷۵)

(۳۱۱۰۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے واقعۃً مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا۔

(۳۱۱۰۸) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَوْفٌ ، عَنْ يَزِيدَ الْفَارِسِيِّ ، قَالَ :رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ زَمَنَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى الْبَصْرَةِ ، قَالَ :قُلْتُ لابْنِ عَبَّاسٍ :إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ :إِنَّ الشَّيْطَانَ لاَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَتَشَبَّهَ بِي ، فَمَنْ رَآنِي فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَآنِي. (ابن ماجه ۳۹۰۵۔ احمد ۲۷۹)

(۳۱۱۰۸) حضرت یزید فارسی سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ جس زمانے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بصرہ کے حاکم تھے اس زمانے میں مجھے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی، میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ مجھے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی ہے، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ شیطان مجھ جیسی صورت بنانے کی طاقت نہیں رکھتا، پس جس شخص نے خواب میں مجھے دیکھا ہو وہ جان لے کہ اس نے مجھ کو ہی دیکھا ہے۔

(۳۱۱۰۹) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ :أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :مَنْ رَآنِي فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَآنِي ، إِنَّ الشَّيْطَانَ لاَ يَتَمَثَّلُ فِي صُورَتِي.

(مسلم ۱۷۷۶۔ احمد ۳)

(۳۱۱۰۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے خواب میں میری زیارت کی اس نے حقیقتاً مجھے دیکھا، شیطان میری صورت میں نظر نہیں آ سکتا۔

(۳۱۱۱۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ثَابِتٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَنَسٌ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي ، إِنَّ الشَّيْطَانَ لاَ يَتَمَثَّلُ بِي.

(بخاری ۶۹۹۴۔ ابویعلی ۳۲۷۱)

(۳۱۱۱۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے خواب میں میری زیارت کی اس نے حقیقتاً مجھے دیکھا، شیطان میری صورت میں نظر نہیں آ سکتا۔

(۳۱۱۱۱) حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ ، عَنْ

أَبِي سَعِيدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي ، إِنَّ الشَّيْطَانَ لاَ يَتَمَثَّلُ بِي. (بخاری ۶۹۹۷۔ ابن ماجه ۳۹۰۳)

(۳۱۱۱۱) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے خواب میں میری زیارت کی اس نے حقیقتاً مجھے دیکھا، شیطان میری صورت نہیں بنا سکتا۔

(۳) ما قالوا فِيما لاَ يخبِر بِهِ الرّجل مِن الرّؤيا

وہ روایات جو اسلاف سے منقول ہیں ان خوابوں کے بارے میں جن کو کسی کے سامنے بیان نہیں کرنا چاہیے

(۳۱۱۱۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ :قَالَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنِّي رَأَيْت كَأَنَّ عُنُقِي ضُرِبَتْ ! قَالَ :لِمَ يُخْبِرُ أَحَدُكُمْ بِلَعِبِ الشَّيْطَانِ بِهِ؟!. (مسلم ۱۷۷۶۔ احمد ۳۸۳)

(۳۱۱۱۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گویا میری گردن اڑا دی گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی اپنے ساتھ شیطان کے کھیلنے کو کیوں بیان کرتا ہے؟

(۳۱۱۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، رَأَيْت فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَأْسِي قُطِعَ ! قَالَ :فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ :إِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِأَحَدِكُمْ فِي مَنَامِهِ فَلاَ يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ. (مسلم ۱۷۷۷۔ احمد ۳۱۵)

(۳۱۱۱۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے خواب میں کچھ یوں دیکھا ہے کہ میرا سر کاٹ دیا گیا، راوی فرماتے ہیں کہ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اور فرمایا جب تم میں سے کسی کے ساتھ شیطان خواب میں کھیلے تو وہ اس کو لوگوں کے سامنے بیان نہ کرے۔

(۳۱۱۱٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحُسَيْنِ ، قَالَ :حدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :إِنِّي رَأَيْت فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَأْسِي ضُرِبَتْ ، فَرَأَيْته بِيَدِي هَذِهِ ! قَالَ :فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَعْمِدُ الشَّيْطَانُ إِلَى أَحَدِكُمْ فَيَتَهَوَّلُ لَهُ ، ثُمَّ يَغْدُو فَيُخْبِرُ النَّاسَ!. (ابن ماجه ۳۹۱۱۔ احمد ۳۶۴)

(۳۱۱۱۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میں نے خواب دیکھا کہ میرا سر کاٹ دیا گیا ہے اور پھر میں نے اپنا سر اپنے اس ہاتھ میں رکھا ہوا دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ شیطان تم میں سے کسی کے پاس خوفناک شکل میں آتا ہے اور اسے خوف میں مبتلا کرتا ہے، اور پھر وہ آدمی صبح کے وقت یہ بات لوگوں کو بتانا شروع کر دیتا ہے۔

(۳۱۱۱۵) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ : أَنَّ رَجُلاً رَأَى رُؤْيَا : مَنْ صَلَّى اللَّيْلَةَ فِي الْمَسْجِدِ دَخَلَ الْجَنَّةَ ! ، فَخَرَجَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَهُوَ يَقُولُ : اخْرُجُوا لاَ تَغْتَرُّوا فَإِنَّمَا هِيَ نَفْخَةُ شَيْطَانٍ!.

(۳۱۱۱۵) حضرت حارثہ بن مضرّب نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے خواب میں دیکھا کہ جس شخص نے آج رات مسجد میں نماز پڑھی وہ جنت میں داخل ہوگا، یہ سن کر حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہوئے نکلے کہ نکل جاؤ، دھوکہ نہ کھاؤ، کیونکہ یہ شیطانی وسوسہ ہے۔

(٤) ما قالوا فِيما يخبره النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِن الرّؤيا

وہ روایات جو اسلاف سے منقول ہیں ان خوابوں کے بارے میں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرمادیا کرتے تھے

(۳۱۱۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : رَأَيْت فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَنَفَخْتُهُمَا فَأَوَّلْتهما هَذَيْنِ الْكَذَّابَيْنِ : مُسَيْلِمَةَ وَالْعَنْسِيَّ. (بخاری ۳۶۲۱۔ مسلم ۱۷۸۱)

(۳۱۱۱۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں اپنے ہاتھوں میں سونے کے کنگن دیکھے، پس میں نے ان پر پھونک دیا، ان کنگنوں کی تعبیر میں نے یہ لی کہ یہ دو جھوٹے ہیں۔ مسیلمہ اور عنسی۔

(۳۱۱۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : رَأَيْت كَأَنَّ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَرِهْتهمَا فَنَفَخْتهمَا فَذَهَبَا : كِسْرَى وَقَيْصَرَ.

(۳۱۱۱۷) حضرت حسن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میرے دونوں ہاتھوں میں سونے کے کنگن ہیں، مجھے وہ کنگن برے لگے تو میں نے ان پر پھونک دیا جس سے وہ اُڑ گئے، ایک کسریٰ اور ایک قیصر۔

(۳۱۱۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، قَالَ : أَتَى رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، رَأَيْت رَجُلاً يَخْرُجُ مِنَ الأَرْضِ وَعَلَى رَأْسِهِ رَجُلٌ فِي يَدِهِ مِرْزَبَّةٌ مِنْ حَدِيدٍ ، كُلَّمَا أَخْرَجَ رَأْسَهُ ضَرَبَ رَأْسَهُ فَيَدْخُلُ فِي الأَرْضِ ، ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْ مَكَانٍ آخَرَ ، فَيَأْتِيه فَيَضْرِبُ رَأْسَهُ فَقَالَ : ذَاكَ أَبُو جَهْلِ بْنُ هِشَامٍ ، لاَ يَزَالُ يُصْنَعُ بِهِ ذَلِكَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

(۳۱۱۱۸) حضرت مسلم رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے خواب میں ایک آدمی کو زمین سے نکلتے ہوئے دیکھا، اس کے سر پر ایک آدمی نگران تھا جس کے ہاتھ میں لوہے کا گرز تھا، جب بھی وہ

زمین سے سر نکالتا وہ آدمی اس کے سر پر گرز مارتا جس سے وہ پھر زمین میں دھنس جاتا، پھر وہ دوسری جگہ سے نکلتا تو پھر وہ آدمی اس کے پاس آ کر اس کے سر پر گرز مارتا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص ابو جہل بن ہشام ہے اس کے ساتھ قیامت تک یہی کیا جاتا رہے گا۔

(۳۱۱۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأَبِي بَكْرٍ : إِنِّي رَأَيْتُنِي يَتْبَعُنِي غَنَمٌ سُودٌ يَتْبَعُهَا غَنَمٌ عُفْرٌ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : يَا رَسُولَ اللهِ ، هَذِهِ الْعَرَبُ تَتْبَعُكَ تَتْبَعُهَا الْعَجَمُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَذَلِكَ عَبَّرَهَا الْمَلَكُ.

(حاکم ۳۹۵۔ احمد ۴۵۵)

(۳۱۱۱۹) حضرت عبدالرحمن ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے پیچھے کالی بھیڑیں چل رہی ہیں اور ان کے پیچھے خاکی رنگ کی بھیڑیں ہیں، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا یارسول اللہ! یہ عرب ہیں جو آپ کی پیروی کریں گے اور ان کے پیچھے عجمی لوگ چلیں گے، راوی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فرشتے نے بھی اس خواب کی یہی تعبیر بتائی ہے۔

(۳۱۱۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ عَبَّرَهَا الْمَلَكُ بِالسَّحَرِ.

(۳۱۱۲۰) حضرت حر بن صیاح فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہی تعبیر فرشتے نے بھی صبح کے وقت بتائی ہے۔

(۳۱۱۲۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنِّي رَأَيْت ظُلَّةً تَنْطُفُ سَمْنًا وَعَسَلاً ، وَكَأَنَّ النَّاسَ يَأْخُذُونَ مِنْهَا فَبَيْنَ مُسْتَكْثِرٍ وَبَيْنَ مُسْتَقِلٍّ ، وَبَيْنَ ذَلِكَ ، وَكَأَنَّ سَبَبًا دُلِّيَ مِنَ السَّمَاءِ فَجِئْتَ فَأَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ ، فَأَعْلاَكَ اللَّهُ ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَأَخَذَ بِهِ فَعَلاَ ، فَأَعْلاَهُ اللَّهُ ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكُمَا فَأَخَذَ بِهِ فَعَلاَ ، فَأَعْلاَهُ اللَّهُ ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكُمْ فَأَخَذَ بِهِ ، ثُمَّ قَطَعَ بِهِ ثُمَّ وُصِلَ لَهُ فَعَلاَ ، فَأَعْلاَهُ اللَّهُ.

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : يَا رَسُولَ اللهِ ائْذَنْ لِي فَأَعْبُرُهَا ، فَأَذِنَ لَهُ ، فَقَالَ : أَمَّا الظُّلَّةُ فَالإِسْلاَمُ ، وَأَمَّا السَّمْنُ وَالْعَسَلُ فَالْقُرْآنُ ، وَأَمَّا السَّبَبُ فَمَا أَنْتَ عَلَيْهِ ، تَعْلُو فَيُعْلِيك اللَّهُ ، ثُمَّ يَكُونُ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ عَلَى مِنْهَاجِكَ فَيَعْلُو فَيُعْلِيه اللَّهُ ، ثُمَّ يَكُونُ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكُمَا فَيَأْخُذُ بِأَخْذِكُمَا فَيَعْلُو فَيُعْلِيه اللَّهُ ، ثُمَّ يَكُونُ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكُمْ عَلَى مِنْهَاجِكُمْ ثُمَّ يُقْطَعُ بِهِ ، ثُمَّ يُوصَلُ لَهُ فَيَعْلُو فَيُعْلِيه اللَّهُ ، قَالَ : أَصَبْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ : أَصَبْتَ وَأَخْطَأْتَ ، قَالَ : أَقْسَمْتُ يَا رَسُولَ اللهِ لَتُخْبِرَنِّي ، قَالَ : لاَ تُقْسِمْ. (بخاری ۷۰۴۶۔ مسلم ۱۷۷۷)

(۳۱۱۲۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا میں نے ایک بادل دیکھا جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا تھا اور لوگ اس میں سے لے رہے ہیں، پس بعض زیادہ لے رہے ہیں اور بعض کم، اس دوران آسمان سے ایک رسّی لٹکائی گئی پس آپ تشریف لائے اور آپ نے اس رسّی کو پکڑا اور اوپر چڑھ گئے۔ پس اللہ تعالیٰ آپ کو بلندیوں پر لے گئے، پھر آپ کے بعد ایک آدمی آئے انہوں نے بھی رسّی کو پکڑا اور چڑھنے لگے، پس اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی بلندیوں پر پہنچادیا، پھر آپ دونوں کے بعد ایک اور آدمی آئے انہوں نے رسّی کو پکڑا اور چڑھنے لگے، اللہ نے ان کو بھی اوپر پہنچادیا، پھر آپ تینوں کے بعد ایک آدمی نے اس رسّی کو پکڑا تو وہ رسّی کاٹ دی گئی، پھر اس کو جوڑا گیا تو وہ آدمی بھی اوپر چڑھنے لگے اور اللہ نے ان کو بھی اوپر پہنچادیا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے اجازت دیجیے کہ میں اس خواب کی تعبیر بیان کروں، آپ نے اس کی اجازت دے دی، انہوں نے فرمایا کہ بادل سے مراد اسلام ہے، اور گھی اور شہد سے مراد قرآن ہے، اور رسّی سے مراد وہ راستہ ہے جس پر آپ چل رہے ہیں اور بلندیوں پر چڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ آپ کو بلندیوں پر پہنچادیں گے، پھر آپ کے بعد ایک آدمی آپ کے نقشِ قدم پر چلتا ہوا بلندیوں پر چڑھتا چلا جائے گا، پس اللہ تعالیٰ اس کو بھی اوپر پہنچادیں گے، پھر ایک آدمی آپ دونوں کے بعد آپ کے نقشِ قدم پر چلے گا اور بلندی کی طرف جائے گا، اللہ تعالیٰ اس کو بھی اوپر پہنچادیں گے، پھر آپ تینوں کے بعد ایک آدمی آپ کے نقشِ قدم پر چلے گا، پھر اس کے سامنے ایک رکاوٹ آئے گی، پھر وہ رکاوٹ ہٹ جائے گی، پس وہ بلندیوں کی طرف چلے گا، اور اللہ تعالیٰ اس کو بھی بلندی پر پہنچادیں گے۔

اس کے بعد انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں نے صحیح تعبیر بیان کی؟ آپ نے فرمایا تم نے صحیح تعبیر بھی بیان کی اور غلطی بھی کی، انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ مجھے ضرور بتلائیں، آپ نے فرمایا قسم نہ دو۔

(۳۱۱۲۲) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :وَفَدْنَا مَعَ زِيَادٍ إِلَى مُعَاوِيَةَ فَمَا أُعْجِبَ بِوَفْدٍ مَا أُعْجِبَ بِنَا ، قَالَ :فَقَالَ :يَا أَبَا بَكْرَةَ ! حَدِّثْنَا بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:- وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ يَسْأَلُ عنها - فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ :رَأَيْتُ كَأَنَّ مِيزَانًا أُنْزِلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ فِيهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ فَرَجَحْتُ بِأَبِي بَكْرٍ ، وَوُزِنَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَرَجَحَ أَبُو بَكْرٍ ، ثُمَّ وُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ بِعُثْمَانَ ، ثُمَّ رُفِعَ الْمِيزَانُ إِلَى السَّمَاءِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خِلاَفَةُ نُبُوَّةٍ، ثُمَّ يُؤْتِي اللَّهُ الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءُ، قَالَ:فَزُخَّ فِي أَقْفِيَتِنَا فَأُخْرِجْنَا. (ابوداؤد ۴۶۱۰۔ ترمذی ۲۲۸۷)

(۳۱۱۲۲) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ ہم زیاد کے ساتھ ایک وفد کی شکل

میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، وہ کسی وفد سے اتنے خوش نہیں ہوئے جتنا ہم سے خوش ہوئے، راوی فرماتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: اے ابوبکرہ! ہمیں کوئی ایسی بات بیان کیجئے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو، انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جبکہ آپ کو اچھے خواب پسند تھے جن کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا جاتا تھا، آپ فرمار ہے تھے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ آسمان سے ایک ترازو اتاری گئی، پس اس میں میرا اور ابوبکر کا وزن کیا گیا پس میں ابوبکر سے جھک گیا، پھر ابوبکر اور عمر کا وزن کیا گیا تو ابوبکر جھک گئے، پھر عمر اور عثمان کو تولا گیا تو عمر عثمان سے جھک گئے، پھر ترازو آسمان کی طرف اٹھالیا گیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ خلافت اور نبوت ہے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ جس کو چاہیں گے حکومت عطا فرمائیں گے، حضرت ابوبکرہ فرماتے ہیں کہ پھر ہمیں گدی سے پکڑ کر نکال دیا گیا۔

(۳۱۱۲۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي سَالِمٌ ، عَنْ رُؤْيَا رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَبَاءِ الْمَدِينَةِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى قَدِمَتْ مَهْيَعَةَ ، فَأَوَّلْتُ أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ نُقِلَ إِلَى مَهْيَعَةَ. (بخاری ۷۰۳۸۔ ترمذی ۲۲۹۰)

(۳۱۱۲۳) حضرت موسیٰ بن عقبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سالم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے مدینہ کی وباء کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ایک کالے رنگ کی عورت کو دیکھا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے کہ وہ مدینہ سے نکلی یہاں تک کہ مقام مہیعہ میں پہنچ کر ٹھہر گئی، میں نے اس کی تعبیر یہ لی کہ مدینہ کی وباء مہیعہ کی طرف منتقل کر دی گئی ہے۔

(۳۱۱۲٤) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ بَدْرِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي عَائِشَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ ، فَقَالَ : رَأَيْتُ آنِفًا أَنِّي أُعْطِيتُ الْمَوَازِينَ وَالْمَقَالِيدَ ، فَأَمَّا الْمَقَالِيدُ فَهَذِهِ الْمَفَاتِيحُ ، فَوُضِعْتُ فِي كِفَّةٍ وَوُضِعَتْ أُمَّتِي فِي كِفَّةٍ فَرَجَحْتُ بِهِمْ ، ثُمَّ جِيءَ بِأَبِي بَكْرٍ فَرَجَحَ ، ثُمَّ جِيءَ بِعُمَرَ فَرَجَحَ ، ثُمَّ جِيءَ بِعُثْمَانَ فَرَجَحَ ، قَالَ : ثُمَّ رُفِعَتْ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : فَأَيْنَ نَحْنُ ؟ قَالَ : حَيْثُ جَعَلْتُمْ أَنْفُسَكُمْ. (احمد ۷۶)

(۳۱۱۲۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف نکلے اور فرمایا کہ میں نے ابھی دیکھا ہے کہ مجھے ترازو اور کنجیاں دی گئی ہیں، کنجیاں تو یہی چابیاں ہیں، مجھے ایک پلڑے میں رکھا گیا اور میری امت کو ایک پلڑے میں رکھا گیا پس میں ان سے جھک گیا، پھر ابوبکر کو لایا گیا اور ان کا وزن کیا گیا تو وہ جھک گیا پھر عمر کو لایا گیا اور ان کا وزن کیا گیا وہ بھی جھک گئے، پھر عثمان کو لایا گیا اور ان کو تولا گیا تو وہ بھی جھک گئے، آپ نے فرمایا کہ پھر ترازو کو اٹھالیا گیا۔

راوی فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے آپ سے عرض کیا کہ پھر ہم کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا کہ بس جگہ تم اپنے آپ کو

رکھو گے۔

(۳۱۱۲۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ سَالِمٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ :أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :رَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنِّي أَنْزِعُ بِدَلْوِ بَكَرَةٍ عَلَى قَلِيبٍ ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوباً أَوْ ذَنُوبَيْنِ ، فَنَزَعَ نَزْعًا ضَعِيفًا ، وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاسْتَقَى فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا ، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ ، حَتَّى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوا بِعَطَنٍ. (بخاری ۳۶۷۶۔ مسلم ۱۹)

(۳۱۱۲۵) حضرت سالم اپنے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک کنویں پر لگی چرخی کے ڈول کو کھینچ رہا ہوں، پس ابوبکر آئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے، پس انہوں نے کمزوری کے ساتھ کھینچا اور اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرما دیں گے، پھر عمر بن خطاب آئے اور انہوں نے پانی نکالنا شروع کیا تو وہ ڈول بہت بڑے ڈول کی شکل اختیار کر گیا، میں نے کوئی ایسا زور آور شخص نہیں دیکھا جوان جیسا عمدہ کام کرنے والا ہو، یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو گئے اور اپنے اونٹوں کو پانی کے قریب ٹھہرانے لگے۔

(۳۱۱۲۶) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَقُولُ لأَصْحَابِهِ :هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ رُؤْيَا ، فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُصَّ ، فَقَالَ لَنَا ذَاتَ غَدَاةٍ :إِنِّي أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ ، أَو اثْنَانِ الشَّكُّ مِنْ هَوْذَةَ ، فَقَالاَ لِي :انْطَلِقْ ، فَانْطَلَقْت مَعَهُمَا ، وَإِنَّا أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ وَإِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِصَخْرَةٍ ، وَإِذَا هُوَ يَهْوِي بِالصَّخْرَةِ لِرَأْسِهِ ، فَيَثْلَغُ رَأْسَهُ فَيَتَدَهْدَهُ الْحَجَرُ هَاهُنَا فَيَأْخُذُهُ ، وَلاَ يَرْجِعُ إِلَيْهِ حَتَّى يَصِحَّ رَأْسُهُ كَمَا كَانَ ، ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ الْمَرَّةِ الأُولَى ، قَالَ :قُلْتُ لَهُمَا :سُبْحَانَ اللهِ مَا هَذَا فَقَالاَ لِي :انْطَلِقْ.

فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُسْتَلْقٍ لِقَفَاهُ وَإِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِكَلُّوبٍ مِنْ حَدِيدٍ ، وَإِذَا هُوَ يَأْتِي أَحَدَ شِقَّيْ وَجْهِهِ فَيُشَرْشِرُ شِدْقَهُ إِلَى قَفَاهُ ، وَعَيْنَهُ إِلَى قَفَاهُ ، وَمَنْخِرَهُ إِلَى قَفَاهُ ، ثُمَّ يَتَحَوَّلُ إِلَى الْجَانِبِ الآخَرِ ، فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ ذَلِكَ ، فَمَا يَفْرُغُ مِنْهُ حَتَّى يَصِحَّ ذَلِكَ الْجَانِبُ كَمَا كَانَ ، ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهِ كَمَا فَعَلَ فِي الْمَرَّةِ الأُولَى ، فَقُلْتُ لَهُمَا :سُبْحَانَ اللهِ مَا هَذَا ؟ قَالَ :قَالاَ لِي :انْطَلِقَ انْطَلِقْ.

فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى مِثْلِ بِنَاءِ التَّنُّورِ ، قَالَ :فَأَحْسِبُ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْنَا فِيهِ لَغَطًا وَأَصْوَاتًا ، فَاطلعنَا فَإِذَا فِيهِ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ وَإِذَا هُمْ يَأْتِيهِمْ لَهَبٌ مِنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ ، فَإِذَا أَتَاهُمْ ذَلِكَ اللَّهَبُ ضَوْضَوا ، قَالَ :قُلْتُ لَهُمَا :مَا هَؤُلاَءِ ؟ قَالَ :قَالاَ لِي :انْطَلِقَ انْطَلِقْ.

قَالَ :فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى نَهَرٍ - حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ أَحْمَرَ - مِثْلِ الدَّمِ ، فَإِذَا فِي النَّهَرِ رَجُلٌ يَسْبَحُ وَإِذَا

عَلَى شَاطِئِ النَّهَرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ حِجَارَةً كَثِيرَةً ، وَإِذَا ذَلِكَ السَّابِحُ يَسْبَحُ مَا سَبَحَ ، ثُمَّ يَأْتِي ذَلِكَ الَّذِي قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ الْحِجَارَةَ فَيَفْغَرُ لَهُ فَاهُ ، فَيُلْقِمُهُ حَجَرًا ، فَيَذْهَبُ فَيَسْبَحُ مَا سَبَحَ ، ثُمَّ يَأْتِي ذَلِكَ الَّذِي كُلَّمَا رَجَعَ فَغَرَ لَهُ فَاهُ فَأَلْقَمَهُ الْحَجَرَ ، قَالَ : قُلْتُ : مَا هَذَا ؟ قَالَ : قَالاَ : لِي : انْطَلِقَ انْطَلِقْ.

قَالَ : فَانْطَلَقْنَا ، فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ كَرِيهِ الْمَرْآةِ كَأَكْرَهِ مَا أَنْتَ رَاءٍ رَجُلاً مَرْآةً ، وَإِذَا هُوَ عِنْدَ نَارٍ يَحشُهَا وَيَسْعَى حَوْلَهَا ، قَالَ : قُلْتُ لَهُمَا : مَا هَذَا ؟ قَالاَ لِي : انْطَلِقَ انْطَلِقْ.

فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى رَوْضَةٍ مُعْتَمَّةٍ فِيهَا مِنْ كُلِّ نَوْرِ الرَّبِيعِ وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرَانَيِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيلٌ لاَ أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طُولاً فِي السَّمَاءِ وَإِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ أَكْثَرِ وِلْدَانٍ رَأَيْتهمْ قَطُّ وَأَحْسَنِهِ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُمَا : مَا هَذَا ؟ وَمَا هَؤُلاَءِ ؟ قَالَ : قَالاَ لِي : انْطَلِقْ.

فَانْطَلَقْنَا ، فَانْتَهَيْنَا إِلَى دَرَجَةٍ عَظِيمَةٍ لَمْ أَرَ قَطُّ دَرَجَةً أَعْظَمَ مِنْهَا وَلاَ أَحْسَنَ ، قَالَ : قَالاَ لِي : ارْقَ فِيهَا ، فَارْتَقَيْتُهَا فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَدِينَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ ، قَالَ : فَأَتَيْنَا بَابَ الْمَدِينَةِ فَاسْتَفْتَحْنَاهَا فَفُتِحَ لَنَا ، فَدَخَلْنَاهَا فَتَلَقَّانَا فِيهَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ وَشَطْرٌ كَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَاءٍ ، قَالَ : قَالاَ لَهُمْ : اذْهَبُوا فَقَعُوا فِي ذَلِكَ النَّهَرِ ، قَالَ : فَإِذَا نَهَرٌ مُعْتَرِضٌ يَجْرِي كَأَنَّ مَاءَهُ الْمَحْضُ مِنَ الْبَيَاضِ ، قَالَ : فَذَهَبُوا فَوَقَعُوا فِيهِ ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا وَقَدْ ذَهَبَ السُّوءُ عَنْهُمْ وَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ.

قَالَ : قَالاَ لِي : هَذِهِ جَنَّةُ عَدْنٍ ، وَهَا هُوَ ذَاكَ مَنْزِلُك ، قَالَ : فَسَمَا بَصَرِي صُعَدًا ، فَإِذَا قَصْرٌ مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ ، قَالَ : قَالاَ لِي : هَا هُوَ ذَاكَ مَنْزِلُك ، قَالَ : قُلْتُ لَهُمَا : بَارَكَ اللَّهُ فِيكُمَا ذَرَانِي فَلأَدْخُلَهُ ، قَالَ : قَالاَ لِي : أَمَّا الآنَ فَلاَ ، وَأَنْتَ دَاخِلُهُ.

قَالَ : قُلْتُ لَهُمَا : إِنِّي قَدْ رَأَيْت هَذِهِ اللَّيْلَةَ عَجَبًا ، فَمَا هَذَا الَّذِي رَأَيْت ؟ قَالَ : قَالاَ : أَمَا إِنَّا سَنُخْبِرُك ، أَمَّا الرَّجُلُ الأَوَّلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ فَإِنَّهُ رَجُلٌ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلاَةِ الْمَكْتُوبَةِ. وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُشَرْشَرُ شِدْقُهُ وَعَيْنُهُ وَمَنْخِرُهُ إِلَى قَفَاهُ فَإِنَّهُ رَجُلٌ يَغْدُو مِنْ بَيْتِهِ فَيَكْذِبُ الْكِذْبَةَ تَبْلُغُ الآفَاقَ. وَأَمَّا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ الْعُرَاةُ الَّذِينَ فِي مِثْلِ بِنَاءِ التَّنُّورِ فَإِنَّهُمَ الزُّنَاةُ وَالزَّوَانِي. وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي يَسْبَحُ فِي النَّهَرِ وَيُلْقَمُ الْحِجَارَةَ فَإِنَّهُ آكِلُ الرِّبَا. وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي عِنْدَ النَّارِ كَرِيهِ الْمَرْآةِ فَإِنَّهُ مَالِكٌ خَازِنُ جَهَنَّمَ. وَأَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيلُ الَّذِي فِي الرَّوْضَةِ فَإِنَّهُ إِبْرَاهِيمُ ، وَأَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِينَ حَوْلَهُ فَكُلُّ مَوْلُودٍ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ ، قَالَ : فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، وَأَوْلاَدُ الْمُشْرِكِينَ ؟ قَالَ : وَأَوْلاَدُ الْمُشْرِكِينَ.

وَأَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ شَطْرٌ مِنْهُمْ كَأَقْبَحِ مَا رَأَيْت وَشَطْرٌ كَأَحْسَنِ مَا رَأَيْت فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوا عَمَلاً صَالِحًا

وَآخَرَ سَيِّئًا فَتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُمْ. (بخاری ۱۳۸۶۔ مسلم ۱۷۸۱)

(۳۱۱۲۶) حضرت سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ بسا اوقات رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ سے فرمایا کرتے تھے کہ کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ پس آپ پر جو اللہ تعالیٰ چاہتا بیان کیا جاتا، ایک صبح آپ نے ہم سے فرمایا: بے شک میرے پاس آج رات دو آدمی آئے،'' راوی نے ''آتیان'' کا لفظ بیان کیا یا ''اثنان'' کا،'' ان دو آدمیوں نے مجھ سے کہا چلو، میں ان کے ساتھ چل پڑا۔

ہم ایک آدمی کے پاس پہنچے جو لیٹا ہوا تھا اور دوسرا آدمی اس کے سرہانے ایک چٹان اٹھائے کھڑا تھا، اچانک اس نے اس کے سر پر چٹان پھینک کر اس کا سر کچل دیا، پس پتھر لڑھک کر کچھ دور چلا گیا، وہ آدمی جا کر اس پتھر کو اٹھاتا ہے اور ابھی اس لیٹے ہوئے آدمی کے پاس نہیں پہنچتا کہ اس کا سر پہلے کی طرح صحیح سلامت ہو جاتا ہے، پھر وہ اس کے ساتھ پہلے والا عمل دہراتا ہے، آپ فرماتے ہیں میں نے کہا سبحان اللہ! یہ کیا ہے؟ وہ کہنے لگے چلو۔

پھر ہم چلے یہاں تک کہ ایک آدمی کے پاس پہنچے جو گدی کے بل لیٹا ہوا ہے، اور دوسرا آدمی اس کے قریب لوہے کا آنکڑا اٹھائے کھڑا ہے اور وہ اس لیٹے ہوئے آدمی کے ایک کلّے کے قریب آ کر اس کے کلّے کو گدی تک چیر دیتا ہے اور اس کی آنکھ کو بھی گدی تک چیر دیتا ہے اور گلے کو بھی گدی تک چیر دیتا ہے، پھر دوسری جانب آتا ہے اور اس کے ساتھ بھی یہی فعل کرتا ہے، وہ اس دوسرے سے کلّے سے فارغ نہیں ہوتا کہ پہلی جانب پہلے کی طرح صحیح وتندرست ہو جاتی ہے، پھر وہ دوسری مرتبہ وہی عمل کرتا ہے جو اس نے پہلی مرتبہ کیا تھا، میں نے اپنے دونوں ساتھیوں سے کہا: سبحان اللہ! یہ کیا ہے؟ آپ فرماتے ہیں کہ وہ مجھ سے کہنے لگے کہ آپ چلے چلیے۔

پھر ہم چلے یہاں تک کہ ہم ایک تنور جیسی عمارت کے پاس پہنچے، راوی فرماتے ہیں کہ غالباً آپ نے یہ فرمایا کہ ہم نے اس تنور میں شور وغل کی آوازیں سنیں، ہم نے اس عمارت میں جھانکا تو اس میں ننگے مرد اور ننگی عورتیں تھیں، اور نیچے سے آگ کے شعلے آتے ہیں، پس جب ان کے پاس آگ کے شعلے آتے ہیں تو وہ چیخ وپکار کرتے ہیں، آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ان دونوں سے کہا یہ کون لوگ ہیں؟ وہ کہنے لگے کہ آپ چلے چلیے۔

آپ فرماتے ہیں کہ پھر ہم چلے یہاں تک کہ ہم ایک نہر پر پہنچے، راوی کہتے ہیں کہ غالباً آپ نے فرمایا: کہ وہ سرخ رنگ کی نہر تھی، خون جیسے رنگ کی، وہاں یہ دیکھا کہ نہر کے اندر ایک آدمی تیر رہا ہے اور نہر کے کنارے ایک آدمی ہے جس نے اپنے ارد گرد بہت سے پتھر اکٹھے کر رکھے ہیں وہ تیرنے والا اپنی بساط کے مطابق تیرتا ہوا اس آدمی کے پاس پہنچتا ہے جس نے اپنے گرد پتھر اکٹھے کر رکھے ہیں اور اس کے سامنے پہنچ کر اپنا منہ کھولتا ہے چنانچہ وہ اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا ہے، آپ نے فرمایا کہ میں نے کہا یہ کیا ہے؟ وہ مجھ سے کہنے لگے آپ چلے چلیے۔

آپ فرماتے ہیں کہ ہم چلے یہاں تک کہ ہم ایک نہایت بدصورت شخص کے پاس پہنچے، ایسا بدصورت کہ کسی نے اس جیسا

بدصورت نہیں دیکھا ہوگا، اور ہم نے دیکھا کہ اس کے پاس آگ ہے جس کو وہ بھڑکا رہا ہے اور اس کے گرد چکر لگا رہا ہے، آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دونوں ساتھیوں سے کہا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے مجھ سے کہا: چلیے چلیے۔

چنانچہ ہم چلے یہاں تک کہ ہم پہنچے ایک باغ میں، جس کے اندر موسم بہار کے ہمہ اقسام کے پھول نکل رہے تھے، اور ہم نے باغ کے درمیان ایک لمبے قد کے آدمی کو دیکھا، میں آسمان کی طرف اس کے سر کی اونچائی کو ٹھیک طرح سے دیکھ نہیں پا رہا تھا، اور میں نے دیکھا کہ اس آدمی کے گرد بہت زیادہ تعداد میں اور بہت خوب رو بچے تھے، آپ نے فرمایا کہ میں نے ان دونوں سے کہا کہ یہ شخص کون ہے؟ اور یہ بچے کون ہیں؟ آپ فرماتے ہیں کہ انہوں نے مجھ سے کہا کہ آپ چلیے۔

الغرض ہم چلے اور ایک بڑی سیڑھی کے پاس پہنچے، میں نے اس سے پہلے اس سے بڑی اور اس سے اچھی سیڑھی نہیں دیکھی، آپ فرماتے ہیں کہ انہوں نے مجھ سے کہا کہ اس پر چڑھیے، میں اس پر چڑھا اور ہم ایک شہر میں پہنچے جو سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنا ہوا تھا، آپ فرماتے ہیں کہ ہم شہر کے دروازے پر آئے، اور ہم نے دروازہ کھلوانا چاہا تو ہمارے لیے دروازہ کھول دیا گیا، چنانچہ ہم اس میں داخل ہوئے تو ہمیں کچھ لوگ ملے جن کے جسم کا ایک حصّہ نہایت خوبصورت اور دوسرا حصّہ نہایت بدصورت، آپ فرماتے ہیں کہ میرے دونوں ساتھیوں نے ان لوگوں سے کہا کہ جاؤ اور اس نہر میں غوطہ لگاؤ میں نے دیکھا تو ایک نہر چل رہی تھی جس کا پانی انتہائی سفید تھا، آپ فرماتے ہیں کہ وہ گئے اور اس نہر میں کود گئے، پھر وہ ہمارے پاس ایسی حالت میں لوٹے کہ ان سے برائی جاتی رہی، اور وہ خوب صورت شکل میں بدل گئے۔

آپ فرماتے ہیں کہ وہ دونوں کہنے لگے یہ جنّتِ عدن ہے، اور یہ دیکھیے یہ آپ کا گھر ہے، آپ فرماتے ہیں کہ میری نظر اوپر کی طرف پڑی تو میں نے دیکھا کہ سفید بادل جیسا ایک محل ہے۔ آپ نے فرمایا: کہ ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ وہی آپ کی جائے قیام ہے، آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا اللہ تم دونوں میں برکت دے ذرا مجھے اپنے گھر میں جانے دو، وہ کہنے لگے کہ ابھی تو نہیں لیکن آپ کسی وقت اپنے گھر میں پہنچ جائیں گے۔

آپ فرماتے ہیں کہ میں نے آج رات عجیب چیزیں دیکھی ہیں، یہ کیا چیزیں ہیں؟ وہ کہنے لگے کہ ہم اب آپ کو بتائیں گے، پہلا آدمی جس کے پاس آپ پہنچے تھے اور اس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا وہ آدمی ہے جس نے قرآن حفظ کیا ہو لیکن وہ فرض نماز چھوڑ کر سو یا رہے، اور وہ آدمی جس کے کلّے اور آنکھیں اور کلہ گدّی چیرے جا رہے تھے وہ شخص ہے جو صبح کے وقت گھر سے نکلتا ہے اور ایسا جھوٹ بولتا ہے جو اطرافِ عالم میں پھیل جاتا ہے، اور وہ ننگے مرد اور عورتیں جو تنور جیسی عمارت کے اندر ہیں وہ زانی مرد اور زانیہ عورتیں ہیں، اور وہ آدمی جو نہر میں تیر رہا تھا اور اس کے منہ میں پتھر ڈالے جا رہے تھے وہ سود خور ہے، اور وہ بدصورت آدمی جو آگ کے پاس تھا وہ مالک جہنم کا داروغہ ہے۔

اور وہ طویل قامت جو باغیچہ میں تھے وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں، اور ان کے گرد جو بچے تھے یہ وہ تمام بچے ہیں جو فطرتِ اسلام پر مر گئے، راوی فرماتے ہیں کہ بعض مسلمانوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مشرکین کی اولاد کا کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا:

کہ مشرکین کے بچے بھی وہیں ہوں گے، آپ نے آگے بیان فرمایا کہ وہ لوگ جن کے جسم کا ایک حصہ انتہائی بدصورت اور دوسرا حصہ نہایت خوب صورت تھا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے نیک اور برے اعمال ملے جلے کیے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو بخش دیا۔

(۳۱۱۲۷) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ ، قَالَ : قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَجَلَسْتُ إِلَى مَشْيَخَةٍ فِي الْمَسْجِدِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَجَاءَ شَيْخٌ مُتَوَكِّئٌ عَلَى عَصًا لَهُ ، فَقَالَ الْقَوْمُ : مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا ، قَالَ : فَقَامَ خَلْفَ سَارِيَةٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ : قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ كَذَا وَكَذَا ، فَقَالَ : الْجَنَّةُ لِلَّهِ يُدْخِلُهَا مَنْ يَشَاءُ ، وَإِنِّي رَأَيْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا : رَأَيْتُ كَأَنَّ رَجُلاً يَأْتِينِي ، فَقَالَ لِي : انْطَلِقْ فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَسَلَكَ بِي فِي مَنْهَجٍ عَظِيمٍ ، فَعَرَضَتْ لِي طَرِيقٌ عَنْ يَسَارِي ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَسْلُكَهَا ، فَقِيلَ : إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِهَا ، ثُمَّ عَرَضَتْ لِي طَرِيقٌ عَنْ يَمِينِي ، فَسَلَكْتُهَا حَتَّى إِذَا انْتَهَيْتُ إِلَى جَبَلٍ زَلْقٍ ، فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَدْخَلَنِي فَإِذَا أَنَا عَلَى ذُرْوَتِهِ فَلَمْ أَتَقَارَّ وَلَمْ أَتَمَاسَكْ ، وَإِذَا عَمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ فِي ذُرْوَتِهِ حَلْقَةٌ مِنْ ذَهَبٍ ، فَأَخَذَ بِيَدِي فَدَحَانِي حَتَّى أَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَالَ : اسْتَمْسِكْ ، فَقُلْتُ : نَعَمْ ، فَضَرَبَ الْعَمُودَ بِرِجْلِهِ وَاسْتَمْسَكْتُ بِالْعُرْوَةِ.

فَقَصَصْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ، فَقَالَ : رَأَيْتَ خَيْرًا ، أَمَّا الْمَنْهَجُ الْعَظِيمُ : فَالْمَحْشَرُ ، وَأَمَّا الطَّرِيقُ الَّتِي عَرَضَتْ عَنْ يَسَارِكَ : فَطَرِيقُ أَهْلِ النَّارِ ، وَلَسْتَ مِنْ أَهْلِهَا ، وَأَمَّا الطَّرِيقُ الَّتِي عَرَضَتْ عَنْ يَمِينِكَ : فَطَرِيقُ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، وَأَمَّا الْجَبَلُ الزَّلْقُ : فَمَنْزِلُ الشُّهَدَاءِ ، وَأَمَّا الْعُرْوَةُ الَّتِي اسْتَمْسَكْتَ بِهَا : فَعُرْوَةُ الإِسْلاَمِ ، فَاسْتَمْسِكْ بِهَا حَتَّى تَمُوتَ.

قَالَ : فَأَنَا أَرْجُو أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، قَالَ : فَإِذَا هُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلاَمٍ. (بخاری ۳۸۱۳۔ مسلم ۱۴۸)

(۳۱۱۲۷) حضرت خرشہ بن حر سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ آیا اور میں مسجد میں کچھ عمر رسیدہ لوگوں کے پاس بیٹھ گیا جو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ تھے، فرماتے ہیں کہ ایک بزرگ لاٹھی ٹیکتے ہوئے تشریف لائے، لوگوں نے کہا جس کو خواہش ہو کہ کسی جنتی آدمی کو دیکھے وہ ان کو دیکھ لے، راوی فرماتے ہیں کہ وہ ایک ستون کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور دو رکعتیں پڑھیں، میں اٹھ کر ان کے پاس گیا اور عرض کیا کہ بعض لوگ اس طرح کہہ رہے ہیں، انہوں نے جواب دیا کہ جنت میں تو اللہ تعالیٰ جس کو چاہیں گے داخل فرمائیں گے لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک خواب دیکھا تھا۔

میں نے دیکھا کہ ایک آدمی میرے پاس آیا اور مجھے کہا کہ چلیے، میں اس کے ساتھ چل دیا، وہ مجھے ایک بڑے راستہ کی طرف لے گیا، میرے بائیں جانب ایک اور راستہ پھیل گیا، میں نے چاہا کہ اس راستے پر چلوں تو کہا گیا کہ تو اس راستے والوں میں سے نہیں ہے، پھر میرے دائیں جانب ایک راستہ پھیل گیا، میں اس راستے پر چل پڑا یہاں تک کہ میں ایک چکنے پہاڑ پر پہنچا، اس

آدمی نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے چڑھایا، یہاں تک کہ میں اس کی چوٹی پر پہنچ گیا لیکن میں ٹھہر نہیں پا رہا تھا اور میرے پاؤں نہیں جم رہے تھے، اس اثناء میں میں نے لوہے کا ایک ستون دیکھا جس کے بالائی حصے پر سونے کا ایک دائرہ تھا، اس آدمی نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے دھکیلا یہاں تک کہ میں نے کڑے کو پکڑ لیا، اس نے کہا مضبوطی سے اس کو تھام لو، میں نے کہا ٹھیک ہے، اس نے ستون کو پاؤں سے ٹھوکر دی اور میں نے کڑے کو مضبوطی سے تھام لیا۔

میں نے یہ خواب رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیان کیا، آپ نے فرمایا تم نے بھلائی کی چیز دیکھی ہے، بڑا راستہ تو میدانِ حشر ہے، اور وہ راستہ جو تمہارے بائیں جانب پھیلا وہ اہل جہنم کا راستہ ہے اور تم ان میں سے نہیں ہو، اور وہ راستہ جو تمہارے دائیں جانب پھیلا وہ اہل جنت کا راستہ ہے، اور چکنا پہاڑ شہداء کا مقام ہے، اور وہ کڑا جس کو تم نے تھاما تھا وہ اسلام کا کڑا ہے اس کو مضبوطی سے تھامے رکھو یہاں تک کہ تمہیں موت آ جائے، وہ بزرگ صحابی فرمانے لگے مجھے امید ہے کہ میں اہل جنت میں سے ہوں گا، راوی فرماتے ہیں کہ معلوم ہوا کہ وہ صحابی عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۳۱۱۲۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : رَأَيْتُ كَأَنِّي فِي دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ وَأُتِينَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ ، فَأَوَّلْت : أَنَّ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا ، وَالْعَاقِبَةَ فِي الأُخْرَى ، وَأَنَّ دِينَنَا قَدْ طَابَ. (مسلم ۱۷۷۹۔ ابوداؤد ۴۹۸۶)

(۳۱۱۲۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں عقبہ بن رافع کے گھر میں ہوں اور ہمارے پاس ابن طاب نامی شخص کی تازہ کھجوریں لائی گئیں، میں نے اس خواب کی تعبیر یہ لی کہ ہمارے لیے دنیا میں بلندی ورفعت ہے اور آخرت میں اچھا انجام ہے اور ہمارا دین پاکیزہ دین ہے۔

(۳۱۱۲۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : رَأَيْت كَأَنِّي فِي دِرْعٍ حَصِينَةٍ ، وَرَأَيْت بَقَرًا مَنْحُورَةً ، فَأَوَّلْت : أَنَّ الدِّرْعَ الْمَدِينَةُ ، وَالْبَقَرَةَ نَفَرٌ. (دارمی ۲۱۵۹۔ بزار ۲۱۳۳)

(۳۱۱۲۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گویا میں ایک مضبوط زرہ میں ہوں اور میں نے ایک ذبح شدہ گائے دیکھی، میں نے اس خواب کی تعبیر یہ لی کہ زرہ سے مراد مدینہ منورہ ہے اور گائے سے مراد آدمی ہیں۔

(۳۱۱۳۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : رَأَيْتُ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ كَأَنِّي مُرْدِفٌ كَبْشًا ، وَكَأَنَّ ضُبَّةَ سَيْفِي انْكَسَرَتْ ، فَأَوَّلْت أَنِّي أَقْتُلُ صَاحِبَ الْكَتِيبَةِ ، قَالَ عَفَّانُ : كَانَ بَعْدَ هَذَا شَيْءٌ لَمْ أَدْرِ مَا هُوَ. (بزار ۲۱۳۱۔ طبرانی ۲۹۵۱)

(۳۱۱۳۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے خواب کی حالت میں دیکھا کہ میں ایک

مینڈھے پر سوار ہوں اور گویا کہ میری تلوار کی دھار ٹوٹ گئی ہے، میں نے اس خواب کی تعبیر یہ لی کہ میں علمبردار کو قتل کروں گا۔

عفان راوی فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں اس جملے کے بعد بھی کچھ تھا لیکن مجھے بھول گیا ہے۔

(۳۱۱۳۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الأَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَرْمِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ :أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :رَأَيْت كَأَنَّ دَلْوًا دُلِّيَتْ مِنَ السَّمَاءِ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ شُرْبًا وَفِيهِ ضَعْفٌ ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ ، ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ. (ابو داؤد ۴۶۱۳۔ طبرانی ۶۹۶۵)

(۳۱۱۳۱) حضرت سمرہ بن جندب روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ آسمان سے ایک ڈول اتارا گیا، حضرت ابوبکر آئے، انہوں نے اس ڈول کی رسّی کو پکڑا اور کچھ پانی پی لیا، لیکن ان میں کچھ کمزوری تھی، پھر حضرت عمر آئے، انہوں نے اس کی رسّی کو پکڑا اور پینے لگے یہاں تک کہ سیر ہو گئے، پھر حضرت عثمان آئے اور انہوں نے بھی ڈول کی رسّی پکڑ کر پانی کھینچا اور پی لیا یہاں تک کہ وہ بھی سیر ہو گئے۔

(۳۱۱۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :رَأَيْت فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ الرِّيَّ يَجْرِي بَيْنَ ظُفْرِي ، أَوْ أَظْفَارِي ، قَالُوا :مَا أَوَّلْته ؟ قَالَ :الْعِلْمُ. (بخاری ۳۶۸۱۔ مسلم ۱۸۵۹)

(۳۱۱۳۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ناخنوں کے درمیان تری چل رہی ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ آپ نے فرمایا: میں نے اس سے علم مراد لیا۔

(۵) مَنْ قَالَ إذا رأى ما يكره فليتعوّذ

وہ روایات جن میں یہ فرمایا گیا ہے کہ جب آدمی کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو تعوذ پڑھے

(۳۱۱۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :الرُّؤْيَا مِنَ اللهِ ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ ، فَلْيَنْفِثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلاَثًا ، وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ شَرِّهَا ، فَإِنَّهَا لاَ تَضُرُّهُ.

(۳۱۱۳۳) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے، جب تم میں سے کوئی بری چیز دیکھے تو بائیں طرف تین مرتبہ ہلکا سا تھوک دے، اور اللہ تعالیٰ سے اس خواب کے شر سے پناہ مانگے، وہ خواب اس کو ضرر نہیں پہنچائے گا۔

(۳۱۱۳٤) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا رَأَى أَحَدُكُمَ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ ، عَنْ يَسَارِهِ ثَلاَثًا ، وَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلاَثًا ، وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ.

(۳۱۱۳۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جو اس کو برا لگتا ہو تو اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھوک دے اور اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ پناہ مانگے ا، اور جس کروٹ پر لیٹا ہوا ہے اس کو بدل لے۔

(۳۱۱۳٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لِلرُّؤْيَا كُنًى ، وَلَهَا أَسْمَاءٌ ، فَكَنُّوهَا بِكُنَاهَا وَعَبِّرُوهَا بِأَسْمَائِهَا ، وَالرُّؤْيَا لأَوَّلِ عَابِرٍ.

(ابن ماجه ۳۹۱۵۔ ابو یعلی ۴۱۱۷)

(۳۱۱۳۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوابوں کی کنیتیں بھی ہوتی ہیں اور ان کے نام بھی ہوتے ہیں، تم ان کی کنیتیں بیان کر دیا کرو اور ان کے ناموں کے اعتبار سے ان کی تعبیریں بیان کر دیا کرو، اور خواب پہلے تعبیر بیان کرنے والے کے مطابق ہوتا ہے۔

(٦) ما عَبَرَه أبو بكرٍ الصِّدِّيق رضي الله عنه

وہ تعبیرات جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمائیں

(۳۱۱۳٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :مَرَّ صُهَيْبٌ بِأَبِي بَكْرٍ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ، فَقَالَ :مَالَكَ أَعْرَضْتَ عَنِّي ؟ أَبَلَغَكَ شَيْءٌ تَكْرَهُهُ ؟ قَالَ :لاَ وَاللهِ إلاَّ رُؤْيَا رَأَيْتُهَا لَكَ كَرِهْتُهَا ، قَالَ :وَمَا رَأَيْتَ ؟ قَالَ :رَأَيْتُ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَى عُنُقِكَ عَلَى بَابِ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ يُقَالَ لَهُ :أَبُو الْحَشْرِ ! فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ :نِعْمَ مَا رَأَيْتَ ، جَمَعَ لِي دِينِي إِلَى يَوْمِ الْحَشْرِ.

(۳۱۱۳۶) حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو انہوں نے آپ سے منہ موڑ لیا، حضرت نے فرمایا کہ آپ نے کس بنا پر مجھ سے منہ موڑ لیا؟ کیا آپ کو میری طرف سے کوئی ناپسندیدہ بات پہنچی ہے؟ انہوں نے فرمایا بخدا ایسا نہیں ہے، البتہ میں نے آپ کے بارے میں ایک خواب دیکھا ہے جو مجھے برا لگا ہے۔ انہوں نے کہا آپ نے کیا دیکھا ہے؟ فرمایا کہ میں نے آپ کا ہاتھ گردن کے ساتھ بندھا ہوا دیکھا ہے انصار کے ایک آدمی کے دروازے پر جس کا نام ''ابو الحشر'' ہے، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ نے بہترین خواب دیکھا ہے، اللہ تعالیٰ نے میرے لیے میرے دین کو قیامت تک جمع رکھا ہے۔

(۳۱۱۳۷) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ :أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لأَبِيهَا :إِنِّي رَأَيْتُ فِي النَّوْمِ

كَأَنَّ قَمَرًا وَقَعَ فِي حُجْرَتِي حَتَّى ذَكَرَتْ ثَلاَثَ مِرَارٍ ، فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ : إنْ صَدَقَتْ رُؤْيَاكِ ، دُفِنَ فِي بَيْتِكِ خَيْرُ أَهْلِ الأَرْضِ : ثَلاَثَةٌ. (طبرانی ۱۲۷)

(۳۱۱۳۷) حضرت ابوقلابہ ولیٹھیڈ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے والد ماجد سے عرض کی کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ چاند میری گود میں گر گیا ہے، یہ بات انہوں نے تین مرتبہ بیان کی، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ اگر تیرا خواب سچا ہوا تو تیرے گھر میں روئے زمین کے تین بہترین آدمی دفن ہوں گے۔

(۳۱۱۳۸) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ : أَنَّ رَجُلاً أَتَى أَبَا بَكْرٍ ، فَقَالَ : إنِّي رَأَيْت فِي النَّوْمِ كَأَنِّي أَبُولُ دَمًا ، قَالَ : أَرَاك تَأْتِي امْرَأَتَكَ وَهِيَ حَائِضٌ ، قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَاتَّقِ اللَّهَ وَلاَ تَعُدْ.

(۳۱۱۳۸) حضرت ابوقلابہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ مجھے خواب میں دکھائی دیا ہے کہ مجھے پیشاب میں خون آ رہا ہے، آپ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ تو اپنی بیوی کے پاس حالتِ حیض میں آتا ہے، اس نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈر اور آئندہ ایسا نہ کرنا۔

(۳۱۱۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : أَتَى رَجُلٌ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ : إنِّي رَأَيْت فِي الْمَنَامِ كَأَنِّي أُجْرِي ثَعْلَبًا ، قَالَ : أَنْتَ رَجُلٌ كَذُوبٌ ، فَاتَّقِ اللَّهَ وَلاَ تَعُدْ.

(۳۱۱۳۹) حضرت عامر سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں لومڑی دوڑا رہا ہوں، آپ نے فرمایا کہ تم جھوٹے آدمی ہو اللہ سے ڈرو اور آئندہ ایسا نہ کرنا۔

(۳۱۱۴۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ لأَبِي بَكْرٍ : إنِّي رَأَيْت فِي الْمَنَامِ بَقَرًا يُنْحَرْنَ حَوْلِي ، قَالَ : إنْ صَدَقَتْ رُؤْيَاك قُتِلَتْ حَوْلَك فِئَةٌ!.

(۳۱۱۴۰) حضرت شعبی سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میرے اردگرد بہت سی گائیں ذبح کی جا رہی ہیں، آپ نے فرمایا کہ اگر تیرا خواب سچا ہوا تو تیرے گرد ایک جماعت قتل کی جائے گی۔

(۷) ما عبّره عمر رضي الله عنه مِنَ الرُّؤيا

وہ تعبیرات جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمائی ہیں

(۳۱۱۴۱) حَدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ بْنُ إبْرَاهِيمَ ، عَن سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادة ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْغَطَفَانِيِّ ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ : أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَوْمَ جُمُعَةٍ ، أَوْ خَطَبَ يَوْمَ جُمُعَةٍ ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ! إنِّي رَأَيْت دِيكًا أَحْمَرَ نَقَرَنِي نَقْرَتَيْنِ ، وَلاَ أُرَى ذَلِكَ إلاَّ حُضُورَ أَجَلِي.

(مسلم ۳۹۷۔ احمد ۴۸)

(۳۱۱۴۱) حضرت معدان بن طلحہ یعمری سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ جمعہ کے روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یا راوی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جمعے کے دن خطبہ دیا اور حمد وثنا کے بعد فرمایا اے لوگو! میں نے ایک سرخ مرغ خواب میں دیکھا ہے کہ اس نے مجھے دو مرتبہ چونچ ماری ہے، اور مجھے اس کی تعبیر یہی سمجھ میں آتی ہے کہ میری موت کا وقت قریب آگیا ہے۔

(۳۱۱٤۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ ، عَنْ جَارِيَةَ بْنِ قُدَامَةَ السَّعْدِيِّ، قَالَ: حجَجْت الْعَامَ الَّذِي أُصِيبَ فِيهِ عُمَرُ ، قَالَ :فَخَطَبَ ، فَقَالَ :إنِّي رَأَيْت كَأَنَّ دِيكًا نَقَرَنِي نَقْرَتَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثًا.

(۳۱۱۴۲) حضرت جاریہ بن قدامہ سعدی روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جس سال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو قتل کیا گیا اس سال میں نے حج کیا، فرماتے ہیں کہ آپ نے خطبے میں فرمایا تھا کہ میں نے ایک مرغ دیکھا ہے جس نے مجھے دو یا تین مرتبہ چونچ ماری ہے۔

(۳۱۱٤۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ الْخُزَاعِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ :إنِّي رَأَيْت الْبَارِحَةَ دِيكًا نَقَرَنِي وَرَأَيْته يُجْلِيه النَّاسُ عَنِّي ، فَلَمْ يَلْبَثْ إلاَّ ثَلاَثًا حَتَّى قَتَلَهُ عَبْدُ الْمُغِيرَةِ :أَبُو لُؤْلُؤَةَ. (بیهقی ۲۳۲)

(۳۱۱۴۳) حضرت عبد اللہ بن حارث خزاعی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو سنا کہ آپ اپنے خطبہ میں فرما رہے تھے کہ میں نے گزشتہ رات ایک مرغ کو دیکھا کہ اس نے مجھے ٹھونگ ماری ہے اور میں نے دیکھا کہ لوگ اس کو مجھ سے دور کر رہے ہیں، آپ اس کے بعد تین روز نہیں ٹھہرے کہ آپ کو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے غلام ابولؤلؤ نے شہید کر دیا۔

(۳۱۱٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُمَر بْنِ حَمْزَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي سَالِمٌ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :رَأَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ ، فَرَأَيْته لاَ يَنْظُرُنِي ، فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ مَا شَأْنِي ؟ قَالَ : أَلَسْتَ الَّذِي تُقَبِّلُ وَأَنْتَ صَائِمٌ ؟ قُلْتُ :وَالَّذِي بَعَثَك بِالْحَقِّ لاَ أُقَبِّلُ بَعْدَهَا وَأَنَا صَائِمٌ.

(۳۱۱۴۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی، میں نے دیکھا کہ آپ مجھے دیکھ نہیں رہے تھے،، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری یہ کیسی حالت ہے؟ آپ نے فرمایا کیا تم وہی نہیں ہو جو روزے کی حالت میں بیوی کا بوسہ لیتا ہے؟ میں نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے میں آج کے بعد روزے کی حالت میں بیوی کا بوسہ نہیں لوں گا۔

(۳۱۱٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ :حدَّثَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ :أَنْ قَاضِيًا مِنْ قُضَاةِ أَهْلِ الشَّامِ أَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، فَقَالَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، رَأَيْت رُؤْيَا أَفْظَعَتْنِي ، قَالَ مَا هِيَ ؟ قَالَ :رَأَيْتُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ يَقْتَتِلاَنِ وَالنُّجُومَ مَعَهُمَا نِصْفَيْنِ ، قَالَ :فَمَعَ أَيِّهِمَا كُنْت ، قَالَ :مَعَ الْقَمَرِ عَلَى الشَّمْسِ ، فَقَالَ عُمَرُ :وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ فَمَحَوْنَا آيَةَ اللَّيْلِ وَجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً ، قَالَ :فَانْطَلِقْ فَوَاللهِ لاَ تَعْمَلُ لِي عَمَلاً أَبَدًا.

(۳۱۱۴۵) حضرت عطاء بن سائب فرماتے ہیں کہ مجھ سے بہت سے لوگوں نے بیان کیا کہ شام کے قاضیوں میں سے ایک قاضی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، اور عرض کیا اے امیر المومنین! میں نے ایک خواب دیکھا ہے جس نے مجھے گھبراہٹ میں ڈال دیا، آپ نے فرمایا کیا خواب ہے؟ اس نے کہا کہ میں نے سورج اور چاند کو آپس میں جنگ کرتے ہوئے دیکھا جبکہ ستارے بھی آدھے آدھے ان کے ساتھ تھے، آپ نے فرمایا کہ تم کس کے ساتھ تھے؟ اس نے کہا چاند کے ساتھ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ فَمَحَوْنَا آيَةَ اللَّيْلِ وَجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً'' (اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا ہے پس ہم نے رات کی نشانی کو مٹا دیا اور دن کی نشانی کو روشن بنا دیا) آپ نے فرمایا: چلے جاؤ، خدا کی قسم تم کبھی میرے لیے کام نہ کرو گے!۔

(٣١١٤٦) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : خَطَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ النَّاسَ ، فَقَالَ : إِنِّي رَأَيْت فِي مَنَامِي دِيكًا أَحْمَرَ نَقَرَنِي عَلَى مَعْقِدِ إِزَارِي ثَلاَثَ نَقَرَاتٍ ، فَاسْتَعْبَرْتُهَا أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ ، فَقَالَتْ : إِنْ صَدَقَتْ رُؤْيَاكَ ، قَتَلَكَ رَجُلٌ مِنَ الْعَجَمِ.

(۳۱۱۴۶) حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے سامنے خطبہ دیا اور فرمایا کہ میں نے خواب میں ایک سرخ مرغ کو دیکھا ہے کہ اس نے میرے ازار باندھنے کی جگہ میں تین ٹھونگیں ماری ہیں، میں نے اسماء بنت عمیس سے اس کی تعبیر پوچھی تو انہوں نے فرمایا کہ اگر آپ کا خواب سچا ہوا تو ایک عجمی آدمی آپ کو قتل کرے گا۔

(۸) بابٌ

باب

(٣١١٤٧) حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبِيدَةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الرُّؤْيَا عَلَى ثَلاَثَةٍ : مِنْهَا تَخْوِيفٌ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزُنَ بِهِ ابْنَ آدَمَ ، وَمِنْهُ الأَمْرُ يُحَدِّثُ بِهِ نَفْسَهُ فِي الْيَقَظَةِ فَيَرَاهُ فِي الْمَنَامِ ، وَمِنْهَا جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ. (ابن ماجه ٣٩٠٧۔ ابن حبان ٦٠٤٢)

(۳۱۱۴۷) حضرت عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خواب تین قسم کے ہوتے ہیں، بعض خواب شیطان کی طرف سے ڈرانے کے لیے ہوتے ہیں، اور بعض وہ معاملات ہوتے ہیں جن کو آدمی بیداری میں سوچتا ہے تو وہ خواب میں نظر آ جاتے ہیں، اور بعض خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہوتے ہیں۔

(٣١١٤٨) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الرُّؤْيَا ثَلاَثٌ : فَالْبُشْرَى مِنَ اللهِ ، وَحَدِيثُ النَّفْسِ ، وَتَخْوِيفٌ مِنَ الشَّيْطَانِ ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا تُعْجِبُهُ ، فَلْيَقُصَّهَا إِنْ شَاءَ ، وَإِذَا رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلاَ يَقُصَّهُ عَلَى أَحَدٍ وَلْيَقُمْ يُصَلِّي.

(بخاری ٧٠١٧۔ مسلم ١٧٧٣)

(۳۱۱۴۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خواب تین قسم کے ہوتے ہیں، بعض خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری ہوتے ہیں، اور بعض خواب دل کی باتیں ہوتی ہیں، اور بعض خواب شیطان کی طرف سے ڈرانے کے لیے ہوتے ہیں، جب تم میں سے کوئی اچھا خواب دیکھے تو اس کو چاہیے کہ بیان کردے اگر اس کا جی چاہے، اور جب کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو کسی کو نہ بتائے اور کھڑا ہو کر نماز پڑھ لے۔

(۳۱۱٤۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : الرُّؤْيَا ثَلاَثَةٌ : حُضُورُ الشَّيْطَانِ ، وَالرَّجُلُ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِالنَّهَارِ فَيَرَاهُ بِاللَّيْلِ ، وَالرُّؤْيَا الَّتِي هِيَ الرُّؤْيَا.

(۳۱۱۴۹) حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خواب تین طرح کے ہیں، بعض خواب شیطان کے آنے کی وجہ سے ہوتے ہیں، اور بعض اوقات آدمی دن کے وقت اپنے دل سے باتیں کرتا ہے تو اسی کو رات میں دیکھتا ہے، اور بعض حقیقی خواب ہوتے ہیں۔

(۹) ما ذُكِر عن عثمان رضي الله عنه فِي الرُّؤيا

وہ روایات جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے خواب کے بارے میں مروی ہیں

(۳۱۱۵۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا دَاوُد ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أُمِّ هِلاَلٍ بِنْتِ وَكِيعٍ ، عَنِ امْرَأَةِ عُثْمَانَ ، قَالَتْ : أَغْفَى عُثْمَان ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ قَالَ : إنَّ الْقَوْمَ يَقْتُلُونَنِي ، قُلْتُ : كَلاَّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ : إنِّي رَأَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ ، قَالَ : فَقَالُوا : أَفْطِرْ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ ، أَوْ قَالَ : إنَّك تُفْطِرُ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ.

(۳۱۱۵۰) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر ہلکی سی نیند طاری ہوئی، جب آپ بیدار ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ لوگ مجھے قتل کر دیں گے۔ میں نے عرض کیا ہرگز نہیں اے امیر المومنین! آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا ہے وہ فرمارہے تھے کہ آج رات ہمارے پاس افطاری کرو، یا یہ فرمایا کہ آپ آج رات ہمارے پاس افطاری کریں گے۔

(۳۱۱۵۱) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ عُثْمَانَ أَصْبَحَ يُحَدِّثُ النَّاسَ ، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ، فَقَالَ : يَا عُثْمَان أَفْطِرْ عِنْدَنَا ، فَأَصْبَحَ صَائِماً وَقُتِلَ مِنْ يَوْمِهِ.

(۳۱۱۵۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ صبح کے وقت لوگوں کے سامنے یہ بات بیان فرمارہے تھے کہ میں نے آج رات خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے آپ نے فرمایا اے عثمان! ہمارے پاس افطاری کرو، آپ نے روزہ

رکھا اور اسی دن شہید ہو گئے۔

(۱۰) ما ذکر عن أبی هریرة رضی الله عنه فِی الرّؤیا

وہ روایت جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے خواب کے بارے میں نقل کی گئی ہے

(۳۱۱۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : أُحِبُّ الْقَيْدَ فِي الْمَنَامِ ، وَأَكْرَهُ الْغُلَّ ، الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ ، وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : اللَّبَنُ فِي الْمَنَامِ الْفِطْرَةُ.

(۳۱۱۵۲) حضرت محمد رحمہ اللہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ میں خواب میں بیڑیوں کو پسند کرتا ہوں اور گلے کے طوق کو ناپسند کرتا ہوں، کیونکہ بیڑی دین میں ثابت قدمی کی علامت ہے، اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خواب میں دودھ فطرت ہے۔

(۱۱) رؤیا عائشة رضی الله عنها

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے خواب

(۳۱۱۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : رَأَيْتُنِي عَلَى تَلٍّ كَأَنَّ حَوْلِي بَقَرًا تُنْحَر ، فَقَالَ مَسْرُوقٌ : إِنِ اسْتَطَعْتِ أَنْ لاَ تَكُونِي أَنْتِ هِيَ فَافْعَلِي ، قَالَ : فَابْتُلِيت بِذَلِكَ رَحِمَهَا اللَّهُ.

(۳۱۱۵۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے آپ کو خواب میں ایک ٹیلے پر دیکھا اور میرے گرد بہت سی گائیں ذبح کی جا رہی تھیں، حضرت مسروق نے فرمایا اگر آپ کے اندر طاقت ہے کہ آپ وہ نہ ہو تو ایسا ضرور کریں، لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس میں مبتلا ہو گئیں اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔

(۳۱۱۵٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ ، عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ، أَنَّهَا قَتَلَتْ جَانًّا ، فَأُتِيَتْ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ ، فَقِيلَ لَهَا : أَمَا وَاللهِ لَقَدْ قَتَلْتِ مُسْلِمًا ، قَالَتْ : فَلِمَ يَدْخُلُ عَلَيَّ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقِيلَ لَهَا : مَا يَدْخُلُ عَلَيْك إلاَّ وَعَلَيْك ثِيَابُك ، فَأَصْبَحَتْ فَزِعَةً وَأَمَرَتْ بِاثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا ، فَجعلَت فِي سَبِيلِ اللهِ.

(۳۱۱۵۴) حضرت عائشہ بنت طلحہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے ایک سانپ کو قتل کر دیا، چنانچہ ان سے خواب میں کہا گیا بخدا تم نے ایک مسلمان کو قتل کیا ہے، آپ نے فرمایا تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے حجروں میں کیوں داخل ہوا تھا؟ ان سے کہا گیا کہ وہ آپ کے پاس اسی وقت آتا ہے جب آپ اپنے کپڑوں میں ہوتی ہیں، چنانچہ آپ گھبرا

کر اٹھیں اور بارہ ہزار اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کا حکم فرمایا۔

(١٢) رؤيا خزيمة بنِ ثابتٍ رضى الله عنه

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کے خواب

(٣١١٥٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِيهِ :أَنَّهُ رَأَى فِي الْمَنَامِ كَأَنَّهُ يَسْجُدُ عَلَى جَبِينِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إنَّ الرُّوحَ لَيَلْقَى الرُّوحَ، أَوْ قَالَ :الرُّوحُ يَلْقَى الرُّوحَ ، شَكَّ يَزِيدُ ، فَأَقْنَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَسَجَدَ مِنْ خَلْفِهِ عَلَى جَبِينِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(٣١١٥٥) حضرت عمارہ بن خزیمہ بن ثابت اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی پیشانی مبارک پر سجدہ کر رہے ہیں، چنانچہ انہوں نے یہ خواب رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیان کیا، آپ ﷺ نے فرمایا بے شک روح البتہ روح سے ملا کرتی ہے، یا فرمایا کہ روح روح سے ملتی ہے، یزید راوی کو شک ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے سر کو جھکایا اور ان کو سجدے کا حکم دیا، پس انہوں نے آپ کے پیچھے سے آپ کی مبارک پیشانی پر سجدہ کر لیا۔

(٣١١٥٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ وَأَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ :أَنَّ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ قَالَ لأَبِي بَكْرٍ :رَأَيْت فِي الْمَنَامِ كَأَنِّي أَفْتِلُ شَرِيطًا وَأَضَعُهُ إلَى جَنْبِي وَنَقَدٌ يَأْكُلُهُ ، قَالَ :تَزَوَّجُ امْرَأَةً ذَاتَ وَلَدٍ يَأْكُلُ كَسْبَكَ. قَالَ : وَرَأَيْت ثَوْرًا خَرَجَ مِنْ جُحْرٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ يَعُودُ فِيهِ ، قَالَ : هَذِهِ الْعَظِيمَةُ تَخْرُجُ مِنْ فِي الرَّجُلِ فَلاَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَرُدَّهَا ، قَالَ :وَرَأَيْت كَأَنَّهُ قِيلَ :الدَّجَّالُ يَخْرُجُ ، فَجَعَلْتُ أَتَقَحَّمُ الْجُدُرَ ، فَالْتَفَتّ خَلْفِي فَفُرِجَتْ لِي الأَرْضُ فَدَخَلْتهَا ، قَالَ :تُصِيبُكَ قُحَمٌ فِي دِينِكَ ، وَالدَّجَّالُ عَلَى إثْرِكَ قَرِيبًا.

(٣١١٥٦) حضرت علی بن زید رحمہ اللہ اور ابو عمران جونی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں رسّی بٹ رہا ہوں اور میں نے رسّی بٹ کر اپنے پہلو میں رکھ دی، اور چھوٹی بھیڑیں اسے کھا رہی ہیں، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم ایک لڑکے والی عورت سے شادی کرو گے جو تمہارا مال کھا جائے گی، انہوں نے عرض کیا کہ میں نے ایک بیل کو دیکھا کہ ایک سوراخ سے نکلا لیکن پھر وہ اس کے اندر نہ جا سکا، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ یہ بڑا بول ہے جو آدمی کے منہ سے نکلتا ہے لیکن وہ اس کو واپس لے جانے کی طاقت نہیں رکھتا، انہوں نے عرض کیا کہ میں نے یہ دیکھا کہ گویا کہا جا رہا ہے کہ دجال نکل رہا ہے، میں دیواروں کے پیچھے چھپنے لگا، اچانک میں نے اپنے پیچھے دیکھا کہ میرے لیے زمین پھٹ گئی ہے،

چنانچہ میں اس میں داخل ہوگیا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تجھے تیرے دین میں مشکلات پیش آئیں گی اور دجال تیرے بعد عنقریب آجائے گا۔

(۳۱۱۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ كَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَأْكُلُ تَمْرًا ، فَكَتَبْتُ إِلَيْهِ : إِنِّي رَأَيْتُك تَأْكُلُ تَمْرًا وَهُوَ حَلاَوَةُ الإِيمَانِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

(۳۱۱۵۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ چھوہارے کھا رہے ہیں، چنانچہ میں نے ان کو خط لکھا کہ میں نے آپ کو چھوہارے کھاتے ہوئے دیکھا ہے، اور اس کی تعبیر ان شاء اللہ تعالیٰ حلاوتِ ایمان ہے۔

(۳۱۱۵۸) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ زِيَادٍ الْعَدَوِيِّ ، قَالَ : رَأَيْت فِي النَّوْمِ كَأَنِّي أَرَى عَجُوزًا كَبِيرَةً عَوْرَاءَ الْعَيْنِ وَالأُخْرَى قَدْ كَادَتْ تَذْهَبُ عَلَيْهَا مِنَ الزَّبَرْجَدِ ، وَمِنَ الْحِلْيَةِ شَيْءٌ عَجَبٌ ، قَالَ : قُلْتُ : مَا أَنْتِ ؟ قَالَتْ : الدُّنْيَا ، قُلْتُ : أَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شَرِّكِ ، قَالَتْ : إِنْ سَرَّكَ أَنْ يُعِيذَكَ اللهُ مِنْ شَرِّي فَأَبْغِضِ الدِّرْهَمَ.

(۳۱۱۵۸) حضرت حمید بن ھلال حضرت علاء بن زیاد عدوی سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے خواب میں ایک بڑھیا کو دیکھا جس کی آنکھ کانی تھی، اور دوسری آنکھ بھی ختم ہونے کے قریب تھی۔ اس پر زبرجد اور خوبصورت ترین زیور تھا، فرماتے ہیں کہ میں نے اس سے کہا تو کون ہے؟ کہنے لگی میں دنیا ہوں، میں نے کہا: میں تیرے شر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں، کہنے لگی کہ اگر تو چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے میرے شر سے نجات دے تو درہم سے نفرت کرو۔

(۳۱۱۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الأَشْرِبَةِ ، فَقَالَ : بَيْنَ شَارِبٍ وَتَارِكٍ.

(۳۱۱۵۹) حضرت فضیل بن غزوان سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن قاسم نے مجھ سے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو میں نے آپ سے شرابوں کے بارے میں دریافت کیا، آپ نے فرمایا بعض لوگ ان کے پینے والے ہیں اور بعض ان کو چھوڑنے والے ہیں۔

(۳۱۱۶۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ : قِيلَ لِمُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ : إِنَّ فُلاَنًا يَضْحَكُ ، قَالَ : وَلِمَ لاَ يَضْحَكُ ، فَقَدْ ضَحِكَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ ، حُدِّثْت أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ : ضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَيْهِ رَجُلٌ ضَحِكًا مَا رَأَيْته ضَحِكَ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ أَشَدَّ مِنْهُ ، قَالَ مُحَمَّدٌ : وَقَدْ عَلِمْت مَا الرُّؤْيَا ، وَمَا تَأْوِيلُهَا ، رَأَى كَأَنَّ رَأْسَهُ قُطِعَ ، قَالَ : فَذَهَبَ يَتْبَعُهُ ، فَالرَّأْسُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالرَّجُلُ يُرِيدُ أَنْ يَلْحَقَ بِعَمَلِهِ عَمَلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ لاَ يُدْرِكُهُ.

(۳۱۱۶۰) حضرت جریر بن حازم سے روایت ہے کہ محمد بن سیرین ریشیلہ سے کہا گیا کہ فلاں آدمی ہنستا ہے، آپ نے فرمایا وہ کیوں نہ ہنسے؟ جبکہ اس سے بہترین ذات ہنسی ہے، مجھ سے بیان کیا گیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کا خواب سن کر اس قدر ہنسے کہ میں نے آپ کو اس سے زیادہ کسی چیز پر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا، محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ مجھے علم ہے کہ کیا خواب تھا اور اس کی کیا تعبیر ہے؟ اس آدمی نے دیکھا کہ اس کا سر قلم کر دیا گیا، اور وہ اس کے پیچھے پیچھے جا رہا ہے، تو سر سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آدمی چاہتا ہے کہ اپنے عمل کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پالے لیکن وہ آپ کو نہیں پا سکتا۔

(۳۱۱۶۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ثَابِتٌ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : أَنَّ أَبَا مُوسَى الأَشْعَرِيَّ ، أَوْ أَنَسًا قَالَ : رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنِّي أَخَذْت جَوَادَّ كَثِيرَةً فَسَلَكْتهَا حَتَّى انْتَهَيْت إلَى جَبَلٍ ، فَإِذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوْقَ الْجَبَلِ ، وَأَبُو بَكْرٍ إلَى جَنْبِهِ وَجَعَلَ يُومِءُ بِيَدِهِ إلَى عُمَرَ ، فَقُلْتُ : إنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إلَيْهِ رَاجِعُونَ ، مَاتَ وَاللهِ عُمَرُ ، فَقُلْتُ : أَلاَ تَكْتُبُ بِهِ إلَى عُمَرَ ، فَقَالَ : مَا كُنْت أَنْعَى إلَى عُمَرَ نَفْسَهُ.

(۳۱۱۶۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے یا خود حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں بہت سے راستوں پر چلا یہاں تک کہ ایک پہاڑ کے پاس پہنچا، میں نے دیکھا کہ پہاڑ کے اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آپ کے پہلو میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کر رہے ہیں، میں نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون، واللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تو فوت ہو گئے، میں نے کہا کیا آپ یہ خواب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لکھ کر نہیں بھیج دیتے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو انہی کی وفات کی خبر نہیں سناتا۔

(۳۱۱۶۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ نَافِعٍ : أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَأَى رُؤْيَا : كَأَنَّ مَلَكًا انْطَلَقَ بِهِ إلَى النَّارِ ، فَلَقِيَهُ مَلَكٌ آخَرُ وَهُوَ يَزَعُهُ ، فَقَالَ : لَمْ تُرَعْ ، هَذَا نِعْمَ الرَّجُلُ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ، قَالَ : فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ يُطِيلُ الصَّلاَةَ بِاللَّيْلِ ، قَالَ : وَقَدِ انْتَهَى بِي إلَى جَهَنَّمَ وَأَنَا أَقُولُ : أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ النَّارِ ، فَإِذَا هِيَ ضَيِّقَةٌ كَالْبَيْتِ أَسْفَلُهُ وَاسِعٌ وَأَعْلاَهُ ضَيِّقٌ ، وَإِذَا رِجَالٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَعْرِفُهُمْ مُنَكَّسُونَ بِأَرْجُلِهِمْ.

(بخاری ۱۱۵۶۔ مسلم ۱۹۲۸)

(۳۱۱۶۲) حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ ان کو دوزخ کی طرف لے کر چلا، اس کو دوسرا فرشتہ ملا اور وہ اس فرشتے کو منع کرنے لگا، اور اس نے مجھ سے کہا آپ ڈریئے نہیں، یہ شخص کیا ہی بہترین آدمی ہے اگر رات کا کچھ حصہ نماز پڑھا کرے، راوی فرماتے ہیں کہ آپ اس کے بعد رات کو لمبی لمبی نمازیں پڑھتے تھے، حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ وہ مجھے جہنم کے قریب لے گیا اور میں کہہ رہا تھا کہ میں آگ سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں، میں نے دیکھا کہ وہ ایک کمرے کی مانند ہے جس کا نچلا حصہ کشادہ اور اوپر کا حصہ تنگ ہو، اور میں نے دیکھا کہ قریش کے بہت سے آدمی اوندھے منہ اس میں پڑے ہیں

جن کو میں پہچانتا ہوں۔

(۱۳) ما حفظت فیمن عَبَّر مِن الفقهاءِ

وہ روایات جو مجھے فقہاء کے خوابوں کی تعبیر دینے کے بارے میں یاد ہیں

(٣١١٦٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ يَقُولُ : إِنَّمَا حَمَلَنِي عَلَى مَجْلِسِي هَذَا أَنِّي رَأَيْت كَأَنِّي أَقْسِمُ رَيْحَانًا بَيْنَ النَّاسِ ، فَذَكَرْت ذَلِكَ لإِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ ، فَقَالَ : إِنَّ الرَّيْحَانَ لَهُ مَنْظَرٌ وَطَعْمُهُ مُرٌّ.

(۳۱۱۶۳) حضرت سفیان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیم تیمی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے میری اس مجلس پر اس بات نے مجبور کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں لوگوں میں ''ریحان'' پھول تقسیم کر رہا ہوں، میں نے یہ خواب ابراہیم نخعی سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ریحان کی صورت بہت خوشنما ہوتی ہے لیکن اس کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔

(٣١١٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شِبْلٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَأْوِيلِ الأَحَادِيثِ﴾ قَالَ : عِبَارَةُ الرُّؤْيَا.

(۳۱۱۶۴) حضرت مجاہد سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ﴿وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَأْوِيلِ الأَحَادِيثِ﴾ سے مراد خوابوں کی تعبیر ہے۔

(٣١١٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سِنَان ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ : أَنَّهُ سَمِعَ قَوْمًا يَذْكُرُونَ رُؤْيَا وَهُوَ يُصَلِّي ، فَلَمَّا انْصَرَفَ سَأَلَهُمْ عنها فَكَتَمُوهُ ، فَقَالَ : أَمَا أَنَّهُ جَاءَ تَأْوِيلُ رُؤْيَا يُوسُفَ بَعْدَ أَرْبَعِينَ . يَعْنِي : سَنَةً.

(۳۱۱۶۵) حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نماز پڑھتے ہوئے کچھ لوگوں کو خواب بیان کرتے ہوئے سنا، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ان سے اس خواب کے بارے میں پوچھا، انہوں نے چھپالیا، آپ نے فرمایا: خبردار یوسف علیہ السلام کے خواب کی تعبیر چالیس سال بعد ظاہر ہوئی۔

(٣١١٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ مُحَمَّدًا ، قَالَ : رَأَيْتُ كَأَنِّي آكُلُ خَبِيصًا فِي الصَّلاَةِ ؟ فَقَالَ : الْخَبِيصُ حَلاَلٌ ، وَلاَ يَحِلُّ لَكَ الأَكْلُ فِي الصَّلاَةِ ، فَقَالَ لَهُ : تُقَبِّلُ امْرَأَتَكَ وَأَنْتَ صَائِمٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَلاَ تَفْعَلْ.

(۳۱۱۶۶) حضرت ایوب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے محمد بن سیرین سے سوال کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں نماز میں ''خبیص'' نامی حلوا کھا رہا ہوں، آپ نے فرمایا خبیص حلال ہے، لیکن تمہارے لیے نماز میں کھانا حلال نہیں ہے، آپ نے اس سے پوچھا کہ کیا تم روزے میں اپنی بیوی کا بوسہ لیتے ہو؟ اس نے کہا جی ہاں! آپ نے فرمایا ایسا نہ کیا کرو۔

(٣١١٦٧) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : كَانَ بَيْنَ رُؤْيَا يُوسُفَ

وَتَأْوِيلِهَا أَرْبَعُونَ سَنَةً.

(۳۱۱۶۷) حضرت ابوعثمان حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے خواب اور اس کی تعبیر کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ ہے۔

(۳۱۱۶۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا إِذَا رَأَى أَحَدُهُمْ مَا يَكْرَهُ ، قَالَ : أَعُوذُ بِمَا عَاذَتْ بِهِ مَلاَئِكَةُ اللهِ وَرَسُولُهُ مِنْ شَرِّ مَا رَأَيْت فِي مَنَامِي أَنْ يُصِيبَنِي مِنْهُ شَيْءٌ أَكْرَهُهُ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ.

(۳۱۱۶۸) حضرت عبداللہ بن عون حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جب سلف صالحین خواب میں کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھتے تو یہ دعا کرتے کہ میں پناہ چاہتا ہوں اس ذات کی جس کی پناہ میں ہے اللہ کے فرشتے اور اس کے رسول اور اس خواب کے شر سے جو میں نے دیکھا ہے، اس بات سے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں کوئی ایسا نقصان پہنچے جس کو میں ناپسند کرتا ہوں۔

(۳۱۱۶۹) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ أَبِي السُّمَيْطِ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ رَأَى فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ مَعَهُ سَيْفًا مُخْتَرِطَةً ، فَقَالَ : وَلَدٌ ذَكَرٌ ، قَالَ : انْدَقَّ السَّيْفُ ، قَالَ : يَمُوتُ.

قَالَ : وَسُئِلَ ابْنُ سِيرِينَ عَنِ الْحِجَارَةِ فِي النَّوْمِ ، فَقَالَ : قَسْوَةٌ.

وَسُئِلَ عَنِ الْخَشَبِ فِي النَّوْمِ ، فَقَالَ : نِفَاقٌ.

(۳۱۱۶۹) بکیر بن ابی السمیط رحمہ اللہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جبکہ ان سے ایسے آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا تھا جس نے خواب میں دیکھا تھا کہ اس کے پاس تلوار ہے جس کو وہ نیام سے باہر نکال رہا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مذکر اولاد ہے، اس آدمی نے کہا کہ پھر وہ تلوار ٹوٹ گئی، آپ نے فرمایا کہ وہ بچہ مر جائے گا۔

راوی فرماتے ہیں کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے خواب میں پتھر دیکھنے کی تعبیر پوچھی گئی تو انہوں نے فرمایا کہ سخت دلی ہے، اور ان سے خواب میں لکڑی دیکھنے کی تعبیر پوچھی گئی تو فرمایا کہ نفاق ہے۔

(۳۱۱۷۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ رَأَى ضَوْئًا فِي جَوْفِ اللَّيْلِ ، فَقَالَ : لَوْ كَانَ هَذَا خَيْرًا نَظَرَ إِلَيْهِ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۱۱۷۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے درمیانی شب میں روشنی دیکھی، آپ نے فرمایا کہ اگر یہ بھلائی کی چیز ہوتی تو اس کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ضرور دیکھتے۔

(۳۱۱۷۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ : قَالَ صِلَةُ بْنُ أَشْيَمَ : رَأَيْت فِي النَّوْمِ كَأَنِّي فِي رَهْطٍ ، وَكَانَ رَجُلٌ خَلْفِي مَعَهُ السَّيْفُ شَاهِرُهُ ، قَالَ : كُلَّمَا أَتَى عَلَى أَحَدٍ مِنَّا ضَرَبَ رَأْسَهُ فَوَقَعَ ، ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَعُودُ كَمَا كَانَ ، قَالَ : فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ مَتَى يَأْتِي عَلَيَّ فَيَصْنَعُ بِي ذَاكَ ، قَالَ : فَأَتَى

عَلَیَّ فَضَرَبَ رَأْسِی فَوَقَعَ فَکَأَنِّی أَنْظُرُ إِلَی رَأْسِی حِینَ أَخَذْتُه أَنْفُضُ عَنْ شَفَتَیَّ التُّرَابَ ، ثُمَّ أَخَذْتُه فَأَعَدْتُه کَمَا کَانَ.

(۳۱۱۷۱) حضرت حمید بن ہلال صلہ بن اُشیم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک جماعت کے درمیان ہوں اور میرے پیچھے ایک آدمی تلوار سونتے کھڑا ہے، جب بھی وہ ہم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اس کا سر قلم کر دیتا ہے تو وہ سر گر جاتا ہے، پھر وہ مقتول بیٹھ جاتا ہے اور پہلے کی طرح دوبارہ درست ہو جاتا ہے، فرماتے ہیں کہ میں انتظار کرنے لگا کہ میرے پاس کب آتا ہے اور میرے ساتھ کیا کرتا ہے؟ چنانچہ وہ میرے پاس آیا اور میرے سر پر مارا تو میرا سر گر پڑا، گویا کہ میں اب بھی اپنے سر کو دیکھ رہا ہوں کہ میں نے اپنا سر پکڑا اور میں اپنے ہونٹوں سے مٹی جھاڑ رہا تھا، پھر میں نے اپنا سر پکڑ کر پہلے کی طرح دوبارہ اس کی جگہ رکھ کر درست کرلیا۔

(۳۱۱۷۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ ، عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ : قَالَ صِلَةُ : رَأَیْت أَبَا رِفَاعَةَ بَعْدَ مَا أُصِیبَ فِی النَّوْمِ عَلَی نَاقَةٍ سَرِیعَةٍ ، وَأَنَا عَلَی جَمَلٍ ثَفَالٍ قَطُوفٍ ، وَأَنَا آخِذ عَلَی أَثَرِهِ ، قَالَ : فَیُعَوِّجُهَا عَلَیَّ ، فَأَقُولُ : الآنَ أُسْمِعُهُ الصَّوْتَ ، فَسَرَّحهَا ، وَأَنَا أَتْبَعُ أَثَرَهُ ، قَالَ : فَأَوَّلْت رُؤْیَایَ آخُذُ طَرِیقَ أَبِی رِفَاعَةَ وَأَنَا أُکِدُّ الْعَمَلَ بَعْدَهُ کَدًّا. (حاکم ۴۳۲)

(۳۱۱۷۲) حضرت حمید بن ہلال سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے حضرت رفاعہ کو ان کے قتل ہونے کے بعد خواب میں دیکھا کہ ایک تیز رفتار اونٹنی پر سوار ہیں اور میں ایک سست رفتار چھوٹے چھوٹے قدم رکھنے والے اونٹ پر سوار ہوں اور ان کے پیچھے پیچھے چلا جا رہا ہوں وہ میری طرف اونٹنی کو موڑ لیتے ہیں تو میں کہتا ہوں کہ اب میں ان کو آواز سنا سکتا ہوں، پھر انہوں نے اونٹنی کو چلا دیا ہے اور میں ان کے پیچھے پیچھے چل رہا ہوں، فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے خواب کی یہ تعبیر لی کہ ابو رفاعہ کے راستہ پر چلوں گا اور میں ان کے بعد کام کرنے میں خوب کوشش کروں گا۔

(۳۱۱۷۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ : أَنَّ أَبَا ثَامِرٍ رَأَی فِیمَا یَرَی النَّائِمُ : وَیْلٌ لِلْمُتَسَمِّنَاتِ مِنْ فَتْرَةٍ فِی الْعِظَامِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ.

(۳۱۱۷۳) حضرت ثابت سے روایت ہے کہ ابو ثامر نے خواب میں دیکھا کہ ہلاکت ہے اپنے جسم کو موٹا کرنے والی عورتوں کے لیے قیامت کے بڑے بڑے کاموں میں کمزوری کی۔

تم کتاب الرؤیا والحمد للہ رب العالمین (وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وسلم)

(کتاب الرؤیا مکمل ہوئی)(والحمد للہ رب العلمین)

كِتَابُ الأُمَرَاءِ

(۱) ما ذكر من حديثِ الأمراءِ والدّخولِ عليهم

وہ روایات جو امراء کی باتوں اور ان کے درباروں میں داخل ہونے کے بارے میں ذکر کی گئی ہیں

(۳۱۱۷٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ :دَخَلَ شَقِيقٌ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ :مَا اسْمُك ؟ قَالَ :مَا بَعَثَ إِلَيَّ الأَمِيرُ حَتَّى عَلِمَ اسْمِي ، قَالَ :أُرِيدُ أَنْ أَسْتَعِينَ بِكَ عَلَى بَعْضِ عَمَلِي ، قَالَ :فَقَالَ :أَمَا إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكَ نَفْسِي ، فَاسْتَعْفَاهُ فَأَعْفَاهُ ، قَالَ :فَلَمَّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ قَامَ وَهُوَ يَقُولُ :هَكَذَا يَتَعَاشَى ، قَالَ : فَقَالَ الْحَجَّاجُ :سَدِّدُوا الشَّيْخَ ، سَدِّدُوا الشَّيْخَ.

(۳۱۱۷۴) حضرت حسین بن علی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ عبدالملک نے فرمایا کہ شقیق ریالٹیہ حجاج کے پاس تشریف لائے ، حجاج نے کہا آپ کا نام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ امیر نے میرا نام جاننے سے پہلے مجھے نہیں بلایا، حجاج نے کہا میں چاہتا ہوں کہ آپ سے اپنے بعض کاموں میں مدد لوں، راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ مجھے تیرے پاس اپنی جان کا خوف ہے، چنانچہ انہوں نے اس کے کام سے معذرت چاہی اور حجاج نے ان کی معذرت قبول کر لی، راوی فرماتے ہیں کہ جب وہ اس کے پاس سے نکلے تو کھڑے ہو کر فرمانے لگے کہ یہ اسی طرح بتکلف اندھا بنتا رہے گا، راوی کہتے ہیں کہ حجاج نے کہا: شیخ کو سیدھا کرو، شیخ کو سیدھا کرو۔

(۳۱۱۷۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنِ ابْنِ أَبْجَرَ ، قَالَ :بَعَثَ ابْنُ أَوْسَطَ بِالشَّعْبِيِّ إِلَى الْحَجَّاجِ وَكَانَ عَامِلاً عَلَى الرَّيِّ ، قَالَ :فَأُدْخِلَ عَلَى ابْنِ أَبِي مُسْلِمٍ وَكَانَ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ لَطِيفًا ، قَالَ :فَعَذَلَهُ ابْنُ أَبِي مُسْلِمٍ ، وَقَالَ : إِنِّي مُدْخِلُك عَلَى الأَمِيرِ فَإِنْ ضَحِكَ فِي وَجْهِكَ فَلاَ تَضْحَكَنَّ ، قَالَ :فَأُدْخِلَ عَلَيْهِ.

(۳۱۱۷۵) حضرت ابن ابجر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابن اوسط نے شعبی رحمہ اللہ کو حجاج کے پاس بھیجا جبکہ وہ رے کا گورنر تھا راوی فرماتے ہیں کہ ان کو ابن ابی مسلم کے پاس پہنچایا گیا، ان دونوں کے درمیان خوشگوار تعلقات تھے، ابن ابی مسلم نے ان کو ملامت کی اور کہا کہ میں آپ کو امیر کے پاس پہنچاتا ہوں اگر امیر تیرے سامنے ہنسے تو تم مت ہنسنا، راوی کہتے ہیں اس کے بعد ان کو حجاج کے پاس پہنچایا گیا۔

(۳۱۱۷۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ شَيْخٍ مِنَ النَّخَعِ ، عَنْ جَدَّتِهِ ، قَالَتْ : كَانَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ مُسْتَخْفٍ عِنْدَ أَبِيك زَمَنَ الْحَجَّاجِ فَأَخْرَجَهُ أَبُوك فِي صُنْدُوقٍ إلَى مَكَّةَ.

(۳۱۱۷۶) قبیلہ نخع کے ایک بزرگ اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ان سے فرمایا کہ حجاج کے زمانے میں سعید بن جبیر رحمہ اللہ تیرے باپ کے پاس روپوش تھے، آپ کے والد ان کو ایک صندوق میں ڈال کر مکہ مکرمہ لے گئے۔

(۳۱۱۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ وَهُوَ يَخْطُبُ :يَا أَهْلَ الْكُوفَةِ ، أَعْزِمُ عَلَى مَنْ سَمَّانِي أَشْعَرَ بَرَكًا لَمَا قَامَ ، فَتَحَرَّجَ عَدِيٌّ مِنْ عَزْمَتِهِ ، فَقَامَ ، فَقَالَ لَهُ :إِنَّهُ لَذُو نَدَبَةِ الَّذِي يَقُومُ فَيَقُولُ :أَنَا الَّذِي سَمَّيْتُك ، قَالَ ابْنُ عَوْنٍ :وَكَانَ هُوَ الَّذِي سَمَّاهُ.

(۳۱۱۷۷) حضرت محمد رحمہ اللہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ولید بن عقبہ نے خطبے کے دوران کہا اے اہل کوفہ! میں لازم کرتا ہوں اس شخص پر جس نے مجھے ''سینے کے گھنے بالوں والا'' کا نام دیا ہے کہ وہ کھڑا ہو جائے، چنانچہ اس کے اس لازم کرنے سے پریشان ہو گئے، اور اس کو کہا کہ جو آدمی کھڑا ہو کر یہ اقرار کرے گا کہ میں نے آپ کو یہ نام دیا ہے وہ قتل کر دیا جائے گا، ابن عون فرماتے ہیں کہ عدی نے ہی اس کو یہ نام دیا تھا۔

(۳۱۱۷۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ ، قَالَ : كَانُوا يَتَكَلَّمُونَ ، قَالَ :فَخَرَجَ عَلِيٌّ مَرَّةً وَمَعَهُ عَقِيلٌ ، قَالَ :وَمَعَ عَقِيلٍ كَبْشٌ ، قَالَ :فَقَالَ عَلِيٌّ :عضَّ أَحَدُنَا بِذِكْرِهِ ، قَالَ :فَقَالَ عَقِيلٌ :أَمَّا أَنَا وَكَبْشِي فَلاَ.

(۳۱۱۷۸) عبد الملک بن ابجر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ لوگ باتیں کر رہے تھے کہ اس دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ نکلے، ان کے ساتھ عقیل تھے اور عقیل کے ساتھ دنبہ تھا، راوی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم میں سے کسی کی برائی کی جا رہی ہے، حضرت عقیل نے فرمایا کہ میری اور میرے دنبہ کی تو بہر حال نہیں کی جا رہی۔

(۳۱۱۷۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُجَمِّعٍ ، قَالَ :دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَلَى الْحَجَّاجِ ، فَقَالَ لِجُلَسَائِهِ :إِذَا أَرَدْتُمْ أَنْ تَنْظُرُوا إلَى رَجُلٍ يَسُبُّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانَ فَهَذَا عِنْدَكُمْ ، - يَعْنِي : عَبْدَ الرَّحْمَنِ - ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ :مَعَاذَ اللهِ أَيُّهَا الأَمِيرُ أَنْ أَكُونَ أَسُبُّ عُثْمَانَ ، أَنَّهُ لَيَحْجُزُنِي عَنْ ذَلِكَ ثَلاَثُ آيَاتٍ فِي كِتَابِ اللهِ ، قَالَ اللَّهُ :﴿لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ

فَضْلاً مِنَ اللهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ﴾ قَالَ : فَكَانَ عُثْمَانُ مِنْهُمْ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ : ﴿وَالَّذِينَ تَبَوَّؤُوا الدَّارَ وَالإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ﴾ ، فَكَانَ أَبِي مِنْهُمْ : ﴿وَالَّذِينَ جَاؤُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالإِيمَانِ﴾ فَكُنْتَ مِنْهُمْ ، قَالَ : صَدَقْتَ.

(۳۱۱۷۹) حضرت مجمع ویشید سے روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ ویشید حجاج کے پاس تشریف لائے تو حجاج نے اپنے ہم نشینوں سے کہا کہ اگر تم چاہو کہ اس آدمی کو دیکھو جو حضرت امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ کو گالی دیتا ہے تو یہ عبدالرحمٰن تمہارے پاس ہیں ان کو دیکھ لو، حضرت عبدالرحمٰن ویشید نے فرمایا کہ اے امیر! میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہوں، مجھے اس بات سے کتاب اللہ کی تین آیتیں روکتی ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلاً مِنَ اللهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ هُمَ الصَّادِقُونَ﴾ (ان ہجرت کرنے والے فقراء کے لیے جن کو ان کے شہروں اور اموال سے بے دخل کر دیا گیا، وہ تلاش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رضاء، اور اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں، وہی لوگ سچے ہیں) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی ان لوگوں مین سے تھے، پھر آپ نے پڑھا ﴿وَالَّذِينَ تَبَوَّؤُوا الدَّارَ وَالإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ﴾ (اور وہ لوگ جنہوں نے ان سے پہلے جگہ پکڑی گھر میں اور ایمان میں) میرے والد ان لوگوں میں سے تھے۔ ﴿وَالَّذِينَ جَاؤُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالإِيمَانِ﴾ (اور ان لوگوں کے لیے جو ان کے بعد آئے، وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہماری بخشش فرما اور ہمارے ان بھائیوں کی جو ہم سے پہلے ایمان لائے) میں ان لوگوں میں سے ہوں، حجاج نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔

(۳۱۱۸۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي وَهْبٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ : قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ : مِمَّنْ أَنْتَ ؟ قَالَ : قُلْتُ : مِنْ قَوْمٍ يُبْغِضُهُمُ النَّاسُ : مِنْ ثَقِيفٍ.

(۳۱۱۸۰) عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ مجھ سے ابو جعفر محمد بن علی نے پوچھا کہ تم کن لوگوں میں سے ہو؟ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: ان لوگوں میں سے جن سے لوگ نفرت کرتے ہیں، یعنی ثقیف سے۔

(۳۱۱۸۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : قَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ لِعَلِيٍّ : اكْتُبْ إِلَى هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ بِعَهْدِهِمَا إِلَى الْكُوفَةِ وَالْبَصْرَةِ ، يَعْنِي الزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ ، وَاكْتُبْ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِعَهْدِهِ إِلَى الشَّامِ فَإِنَّهُ سَيَرْضَى مِنْكَ بِذَلِكَ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : لَمْ أَكُنْ لأُعْطِيَ الدَّنِيَّةَ فِي دِينِي ، قَالَ : فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ لَقِيَ الْمُغِيرَةُ مُعَاوِيَةَ ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ : أَنْتَ صَاحِبُ الْكَلِمَةِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : أَمَ وَاللهِ مَا وَقَى شَرَّهَا إِلاَّ اللَّهُ.

(۳۱۱۸۱) حضرت ابو موسیٰ ویشید روایت کرتے ہیں کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ان دو آدمیوں یعنی زبیر رضی اللہ عنہ اور طلحہ رضی اللہ عنہ کو کوفہ اور بصرہ کی ولایت لکھ دو اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو شام کی ولایت لکھ دو، اس طرح وہ آپ سے راضی ہو جائیں گے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اپنے دین میں گھٹیا کام کرنے والا نہیں ہوں، راوی کہتے ہیں کہ بعد میں حضرت

مغیرہ رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے ملے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ کیا وہ بات کہنے والے آپ ہیں؟ انہوں نے کہا جی ہاں! آپ نے فرمایا بخدا اس بات کے شر سے اللہ کے سوا کوئی نہیں بچا سکا۔

(۳۱۱۸۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : كَتَبَ زِيَادٌ إِلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ : مِنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَجَاءَ أَنْ تَكْتُبَ إِلَيْهِ : ابْنِ أَبِي سُفْيَانَ ، قَالَ فَكَتَبَتْ إِلَيْهِ : مِنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى زِيَادٍ ابْنِهَا.

(۳۱۱۸۲) حضرت ابوموسیٰ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ زیاد نے حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف اس طرح خط لکھا: ''زیاد بن ابی سفیان کی طرف سے......''، اس امید پر کہ وہ بھی اس کو ''ابن ابی سفیان'' لکھیں گے، راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے جواب میں لکھا، ''ام المؤمنین عائشہ کی طرف سے اس کے بیٹے زیاد کی طرف''

(۳۱۱۸۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ : مَا جَالَسْت فِي أَهْلِ بَيْتِهِ مِثْلَهُ : يَعْنِي : عَلِي بْن حُسَيْن.

(۳۱۱۸۳) حضرت ابن اسلم سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں علی بن حسین جیسے کسی شخص کے پاس نہیں بیٹھا۔

(۳۱۱۸٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِلْحَسَنِ : يَا أَبَا سَعِيدٍ وَاللهِ مَا أَرَاك تَلْحَنُ ، قَالَ : ابْنَ أَخِي قَدْ سَبَقْتُ اللَّحْنَ.

(۳۱۱۸۴) حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت حسن سے کہا کہ اے ابوسعید! خدا کی قسم میں آپ کو کلام میں غلطی کرتا ہوا نہیں دیکھا، انہوں نے فرمایا کہ اے میرے بھتیجے! میں کلام کی غلطی سے آگے گزر گیا ہوں۔

(۳۱۱۸٥) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَصْبَهَانِيِّ ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ، قَالَ : قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ : أَلاَ أُعْجِبُك ! قَالَ : إِنِّي يَوْمًا فِي الْمَنْزِلِ وَقَدْ أَخَذْت مَضْجِعِي لِلْقَائِلَةِ إِذْ قِيلَ : رَجُلٌ بِالْبَابِ ، قَالَ : قُلْتُ : مَا جَاءَ هَذَا هَذِهِ السَّاعَةَ إِلاَّ لِحَاجَةٍ ، أَدْخِلُوهُ ، قَالَ : فَدَخَلَ ، قَالَ : قُلْتُ : لَك حَاجَةٌ ؟ قَالَ : مَتَى يُبْعَث ذَلِكَ الرَّجُلُ ؟ قُلْتُ : أَيُّ رَجُلٍ ؟ قَالَ : عَلِيٌّ ، قَالَ : قُلْتُ : لاَ يُبْعَثُ حَتَّى يَبْعَثَ اللَّهُ مَنْ فِي الْقُبُورِ! قَالَ : فَقَالَ : تَقُولُ مَا يَقُولُ هَؤُلاَءِ الْحَمْقَى ! قَالَ : قُلْتُ : أَخْرِجُوا هَذَا عَنِّي.

(۳۱۱۸۵) حضرت عبداللہ بن شداد فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں تعجب میں ڈالنے والی بات نہ بتاؤں؟ پھر فرمانے لگے کہ میں ایک دن اپنے گھر میں تھا اور قیلولے کے لیے بستر پر لیٹ چکا تھا، مجھے کہا گیا کہ دروازے پر ایک آدمی ہے، میں نے کہا یہ شخص اس وقت کسی ضرورت سے ہی آیا ہوگا، اس کو اندر بھیج دو، کہتے ہیں کہ وہ اندر داخل ہوا، فرماتے ہیں کہ میں نے کہا آپ کس ضرورت سے آئے ہیں؟ وہ کہنے لگا آپ ان صاحب کو قبر سے کب نکالیں گے؟ میں نے کہا: کون سے آدمی کو؟ کہنے لگا حضرت علی کو، میں نے کہا ان کو قبر سے اسی وقت اٹھایا جائے گا جب اللہ تعالیٰ قبر والوں کو اٹھائیں گے، فرماتے ہیں کہ وہ کہنے

لگا کیا آپ بھی ایسی بات کہتے ہیں جو یہ بیوقوف لوگ کہتے ہیں؟ میں نے کہا اس آدمی کو میرے پاس سے نکال دو۔

(٣١١٨٦) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ ، قَالَ : انتهى الشعبى إلى رجلين وهما يغتابانه ويقعان فيه ، فقال :

هَنِيئًا مَرِيئًا غَيْرَ دَاءٍ مُخَامِرٍ لِعَزَّةَ مِنْ أَعْرَاضِنَا مَا اسْتَحَلَّتِ

(٣١١٨٦) حضرت عبدالملک بن ابجر بیان فرماتے ہیں کہ شعبی دو آدمیوں کے پاس پہنچے جو ان کی غیبت میں مصروف تھے اور ان کی برائیاں کررہے تھے۔ انہوں نے فرمایا

عَزّہ کے لیے خوش ذائقہ اور خوشگوار ہیں ہماری عزتیں اور آبروئیں جو اس نے حلال سمجھ لی ہیں بغیر کسی بیماری کے۔

(٣١١٨٧) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ ، قَالَ : لَمَّا دَخَلَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَلَى الْحَجَّاجِ ، قَالَ : أَنْتَ الشَّقِيُّ بْنُ كُسَيْرٍ ، قَالَ : لاَ ، أَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ ، قَالَ : إِنِّي قَاتِلُك ، قَالَ : لَئِنْ قَتَلْتَنِي ، لَقَدْ أَصَابَتْ أُمِّي اسْمِي.

(٣١١٨٧) عبدالملک ابن ابجر رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ سعید بن جبیر رحمہ اللہ حجاج کے پاس تشریف لائے، تو حجاج نے کہا تم بدبخت ہو اور ٹوٹے ہوئے شخص کے بیٹے ہو، وہ فرمانے لگے کہ میں خوش بخت ہوں اور جڑے ہوئے کا بیٹا ہوں، حجاج نے کہا میں تمہیں قتل کر دوں گا، انہوں نے فرمایا اگر تو مجھے قتل کرتا ہے تو میری ماں نے پھر میرا نام درست ہی رکھا ہے۔

(٣١١٨٨) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَائِشَةَ : إِنَّ رَجُلاً مِنَ الطُّلَقَاءِ يُبَايَعُ لَهُ - يَعْنِي : مُعَاوِيَةَ - ، قَالَتْ : يَا بُنَيَّ لاَ تَعْجَبْ ، هُوَ مُلْكُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ.

(٣١١٨٨) حضرت اسود سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ فتح مکہ میں آزاد کیے جانے والے ایک آدمی کی بیعت کی جارہی ہے، یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ تم تعجب نہ کرو، یہ اللہ تعالیٰ کا ملک ہے جس کو چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔

(٣١١٨٩) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حَارِثَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ : أَنَّهُ قَالَ : لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ إِلاَّ كَانَ بَعْدَهَا مُلْكٌ.

(٣١١٨٩) حضرت ولید بن عقبہ فرماتے ہیں کہ کوئی نبوت ایسی نہیں گزری جس کے بعد بادشاہت نہ ہوئی ہو۔

(٣١١٩٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ : أَنَّ رَجُلاً مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ : ثُمَامَةُ كَانَ عَلَى صَنْعَاءَ ، فَلَمَّا جَائَه قَتْلُ عُثْمَانَ بَكَى فَأَطَالَ الْبُكَاءَ ، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ : الْيَوْمُ انْتُزِعَتِ النُّبُوَّةُ - أَوْ خِلاَفَةُ النُّبُوَّةِ - مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَارَتْ مُلْكًا وَجَبْرِيَّةً ، مَنْ غَلَبَ عَلَى شَيْءٍ أَكَلَهُ.

(٣١١٩٠) حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ قریش کا ایک آدمی جس کو ثمامہ کہا جاتا تھا صنعاء کا حاکم تھا، جب اس کے پاس

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر پہنچی تو وہ رونے لگا اور بہت رویا، جب اس کو افاقہ ہوا تو اس نے کہا: آج کے دن نبوت چھین لی گئی یا کہا کہ نبوت کی خلافت چھین لی گئی، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے، اور یہ خلافت بادشاہت اور جبری حکومت میں تبدیل ہو گئی جو جس چیز پر غالب ہو جائے گا اس کو ہڑپ کر جائے گا۔

(۳۱۱۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ :قَالَ لِي الْحَسَنُ :أَلاَ تَعْجَبُ مِنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ! دَخَلَ عَلَيَّ فَسَأَلَنِي عَنْ قِتَالِ الْحَجَّاجِ وَمَعَهُ بَعْضُ الرُّؤَسَاءِ ، يَعْنِي :أَصْحَابَ ابْنِ الأَشْعَثِ.

(۳۱۱۹۱) حضرت ایوب رحمہ اللہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ مجھ سے حسن نے کہا کیا تمہیں سعید بن جبیر رحمہ اللہ پر تعجب نہیں ہوتا اس بات سے کہ وہ میرے پاس آئے اور مجھ سے حجاج کے ساتھ قتال کے بارے میں پوچھنے لگے اور ان کے ساتھ بعض رؤساء بھی تھے یعنی ابن الأشعث کے ساتھی۔

(۳۱۱۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ حَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ كَأَنَّهُمَا عَسِيبَا نَخْلٍ وَهُوَ يَقُولُ :وَاللهِ لَوَدِدْت أَنِّي لاَ أَغْبرَ فِيكُمْ فَوْقَ ثَلاَثٍ ، فَقَالُوا : إلَى رَحْمَةِ اللهِ وَمَغْفِرَتِهِ ، فَقَالَ :مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَفْعَلَ وَلَوْ كَرِهَ أَمْرًا غَيَّرَهُ.

وَزَادَ فِيهِ ابْنُ بِشْرٍ :هَلِ الدُّنْيَا إلاَّ مَا عَرَفْنَا وَجَرَّبْنَا؟!

(۳۱۱۹۲) حضرت قیس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو مرض الموت میں سنا اور اس وقت انہوں نے اپنے بازو چڑھا رکھے تھے اور وہ ایسے لگ رہے تھے جیسے کھجور کی شاخیں ہوتی ہیں اور فرما رہے تھے کہ میں تمہارے درمیان تین دن سے زیادہ زندہ نہیں رہوں گا، لوگوں نے کہا کہ آپ اللہ کی رحمت اور مغفرت کی طرف جائیں گے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جو چاہتے ہیں کرتے ہیں، اور اگر کسی بات کو ناپسند کرتے ہیں تو اس کو تبدیل فرما دیتے ہیں، ابن بشر نے اس بات کا اضافہ کیا ہے کہ '' دنیا وہی تو ہے جس کو ہم نے پہچانا اور جس کا ہم نے تجربہ کیا۔

(۳۱۱۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ رُمَّانَةَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ :قَالَ مُعَاوِيَةُ :مَا قَاتَلْت عَلِيًّا إلاَّ فِي أَمْرِ عُثْمَانَ.

(۳۱۱۹۳) حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محض حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی وجہ سے لڑا ہوں۔

(۳۱۱۹٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :دَخَلَ شَابٌّ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَأَغْلَظَ لَهُ ، فَقَالَ لَهُ :يَا ابْنَ أَخِي ، أَنْهَاك عَنِ السُّلْطَانِ ، إنَّ السُّلْطَانَ يَغْضَبُ غَضَبَ الصَّبِيِّ وَيَأْخُذُ أَخْذَ الأَسَدِ.

(۳۱۱۹۴) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ قریش کا ایک جوان حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے سخت کلامی کی، حضرت رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ اے بھتیجے! میں تجھے بادشاہ کے پاس جانے سے منع کرتا ہوں، بے شک بادشاہ بچے کی طرح غصے

میں آتا ہے اور شیر کی طرح پکڑ کرتا ہے۔

(۳۱۱۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :قَالَ زِيَادٌ :مَا غَلَبَنِي أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ بِشَيْءٍ مِنَ السِّيَاسَةِ إِلَّا بِبَابٍ وَاحِدٍ ، اسْتَعْمَلْتُ فُلاَنًا فَكَسَرَ خَرَاجَهُ فَخَشِيَ أَنْ أُعَاقِبَهُ ، فَفَرَّ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ :إِنَّ هَذَا أَدَبُ سُوءٍ لِمَنْ قِبَلِي ، فَكَتَبَ إِلَيَّ :أَنَّهُ لَيْسَ يَنْبَغِي لِي وَلاَ لَكَ أَنْ نَسُوسَ النَّاسَ سِيَاسَةً وَاحِدَةً ، أَنْ نَلِينَ جَمِيعًا فَيَمْرَجَ النَّاسُ فِي الْمَعْصِيَةِ ، وَلاَ أَنْ نَشْتَدَّ جَمِيعًا فَنَحْمِلَ النَّاسَ عَلَى الْمَهَالِكِ ، وَلَكِنْ تَكُونُ لِلشِّدَّةِ وَالْفَظَاظَةِ وَالْغِلْظَةِ ، وَأَكُونُ لِلِّينِ وَالرَّأْفَةِ وَالرَّحْمَةِ.

(۳۱۱۹۵) حضرت شعبی ویشید کہتے ہیں کہ زیاد نے کہا کہ امیر المؤمنین سیاست کے کسی باب میں مجھ پر غالب نہیں ہوئے سوائے ایک باب کے، میں نے ایک آدمی کو ایک علاقے کا عامل بنایا اس نے اس کی آمدنی کم کردی، اس کو میری سرزنش کا خوف ہوا تو وہ امیر المؤمنین کی طرف بھاگا، میں نے ان کی طرف لکھا کہ یہ کام پہلے لوگوں کے طرز عمل کے خلاف ہے، انہوں نے میری طرف لکھا کہ میرے اور تمہارے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ ہم لوگوں سے ایک جیسی سیاست روا رکھیں، اگر ہم سب کے لئے نرم پڑ جائیں گے تو سب گناہوں میں پڑ جائیں گے، اور اگر ہم سب کے لئے سخت طبیعت ہو جائیں گے تو یہ ہلاکت کے راستوں پر لوگوں کو چلانا ہوگا، صحیح طریقہ یہ ہے کہ تم سختی و درشتی اور سخت طبعی کے لئے مناسب ہو اور میں نرمی، محبت اور رحمت کے لیے مناسب ہوں۔

(۳۱۱۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُجَالِدٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَامِرٌ ، قَالَ :سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ :مَا تَفَرَّقَتْ أُمَّةٌ قَطُّ إِلاَّ ظَهَرَ أَهْلُ الْبَاطِلِ عَلَى أَهْلِ الْحَقِّ إِلاَّ هَذِهِ الأُمَّةَ.

(۳۱۱۹۶) حضرت عامر ویشید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ کسی بھی امت کی تفرقہ بازی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اہل باطل اہل حق پر غالب آگئے، سوائے اس امت کے۔

(۳۱۱۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سُوَيْد ، قَالَ :صَلَّى بِنَا مُعَاوِيَةُ الْجُمُعَةَ بِالنُّخَيْلَةِ فِي الضُّحَى ، ثُمَّ خَطَبَنَا فَقَالَ :مَا قَاتَلْتُكُمْ لِتُصَلُّوا وَلاَ لِتَصُومُوا وَلاَ لِتَحُجُّوا وَلاَ لِتُزَكُّوا ، وَقَدْ أَعْرِفُ أَنَّكُمْ تَفْعَلُونَ ذَلِكَ ، وَلَكِنْ إِنَّمَا قَاتَلْتُكُمْ لأَتَأَمَّرَ عَلَيْكُمْ، فَقَدْ أَعْطَانِي اللَّهُ ذَلِكَ وَأَنْتُمْ كَارِهُونَ.

(۳۱۱۹۷) حضرت سعید بن سوید ویشید فرماتے ہیں کہ ہم لوگوں کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نخیلہ کے مقام پر زوال کے وقت جمعہ پڑھایا پھر ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا کہ میں نے تم سے اس لیے قتال نہیں کیا کہ تم نماز پڑھنے لگو نہ اس لئے کہ تم روزے رکھنے لگو، نہ اس لئے کہ تم حج کرنے لگو، اور نہ اس لئے کہ تم زکوۃ ادا کرنے لگو، میں خوب جانتا ہوں کہ تم یہ سب کام کرتے ہو، میں نے تم سے اس لئے قتال کیا تاکہ میں تم پر حکومت کروں، پس اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ اختیار دے دیا ہے اور تم اس کو ناپسند کرتے ہو۔

(۳۱۱۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ :خَطَبَهُمْ مُعَاوِيَةُ ، فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ! إِنَّكُمْ جِئْتُمْ فَبَايَعْتُمُونِي طَائِعِينَ ، وَلَوْ بَايَعْتُمْ عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا لَجِئْتُ حَتَّى أُبَايِعَهُ مَعَكُمْ ،

قَالَ : فَلَمَّا نَزَلَ عَنِ الْمِنْبَرِ قَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ : تَدْرِي أَيَّ شَيْءٍ جِئْتَ بِهِ الْيَوْمَ ؟! زَعَمْتَ أَنَّ النَّاسَ بَايَعُوكَ طَائِعِينَ ، وَلَوْ بَايَعُوا عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا لَجِئْتَ حَتَّى تُبَايِعَهُ مَعَهُمْ ، قَالَ : فَقَامَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمِنْبَرِ ، فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ! وَهَلْ كَانَ أَحَدٌ أَحَقَّ بِهَذَا الأَمْرِ مِنِّي ؟.

(۳۱۱۹۸) حضرت ھزیل بن شرحبیل ویشیڈ فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو! تم لوگ آئے اور تم نے میرے ہاتھ پر خوش دلی کے ساتھ بیعت کر لی، اور اگر تم کسی کان ناک کٹے ہوئے حبشی غلام کے ہاتھ پر بھی بیعت کر لیتے تو میں بھی تمہارے ساتھ اس کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے لئے جاتا، راوی فرماتے ہیں کہ جب آپ منبر سے اترے تو ان سے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ تم نے آج کیا کام کیا ہے؟ تم یہ گمان کرتے ہو کہ لوگوں نے تمہارے ہاتھ پر خوش دلی کے ساتھ بیعت کی ہے، اور اگر وہ کسی کان ناک کٹے ہوئے حبشی غلام کے ہاتھ بیعت کر لیتے تو تم بھی ان کے ساتھ بیعت کرنے کے لئے جاتے، راوی فرماتے ہیں کہ یہ سن کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھے اور فرمایا کہ اے لوگو! کیا اس کام کا مجھ سے زیادہ حق دار بھی کوئی اور شخص ہے؟

(۳۱۱۹۹) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ مُعَاوِيَةُ : لاَ حِلْمَ إِلاَّ التَّجَارِبُ.

(۳۱۱۹۹) حضرت عروہ ویشیڈ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حلم تجربوں ہی کا نام ہے۔

(۳۱۲۰۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ : أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ دَخَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ ، فَقَالَ : لأُجِيزَنَّكَ بِجَائِزَةٍ لَمْ أُجِزْ بِهَا أَحَدًا قَبْلَكَ ، وَلاَ أُجِيزُ بِهَا أَحَدًا بَعْدَكَ مِنَ الْعَرَبِ ، فَأَجَازَهُ بِأَرْبَعِمِئَةِ أَلْفٍ ، فَقَبِلَهَا.

(۳۱۲۰۰) حضرت عبداللہ بن بریدہ ویشیڈ سے روایت ہے کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں آج آپ کو ایسا تحفہ دیتا ہوں جو میں نے آپ سے پہلے کسی کو نہیں دیا اور عرب میں سے آپ کے بعد میں کسی کو ایسا تحفہ نہیں دوں گا، چنانچہ یہ کہہ کر آپ نے ان کو چار لاکھ عطا فرمائے، اور انہوں نے ان کو قبول فرما لیا۔

(۳۱۲۰۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ ، قَالَ : دَخَلْتُ أَنَا وَأَبِي عَلَى مُعَاوِيَةَ فَأَجْلَسَ أَبِي عَلَى السَّرِيرِ وَأُتِيَ بِالطَّعَامِ فَطَعِمْنَا وَأُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ : مَا شَيْءٌ كُنْتُ أَسْتَلِذُّهُ وَأَنَا شَابٌّ فَآخُذُهُ الْيَوْمَ إِلاَّ اللَّبَنَ ، فَإِنِّي آخُذُهُ كَمَا كُنْتُ آخُذُهُ قَبْلَ الْيَوْمِ ، وَالْحَدِيثَ الْحَسَنَ.

(۳۱۲۰۱) حضرت عبداللہ بن بریدہ ویشیڈ فرماتے ہیں کہ میں اور میرے والد ماجد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے انہوں نے میرے والد کو تخت پر بٹھا لیا، پھر کھانا لایا گیا اور ہم نے کھا لیا پھر مشروب لایا گیا، ہم نے پی لیا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو جوانی میں مجھے لذیذ لگتی تھی اور اب میں اس کو لے لیتا ہوں سوائے دودھ اور اچھی بات کے، کہ میں اب بھی انہیں لیتا ہوں۔

(۳۱۲۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو مُحَلِّمِ الْهَمْدَانِيُّ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :أَتَى رَجُلٌ مُعَاوِيَةَ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، عِدَتَكَ الَّتِي وَعَدْتَنِي ، قَالَ :وَمَا وَعَدْتُك ؟ قَالَ :أَنْ تَزِيدَنِي مِئَة فِي عَطَائِي ، قَالَ :مَا فَعَلْت ، قَالَ :بَلَى ، قَالَ :مَنْ يَعْلَمُ ذَلِكَ ؟ قَالَ الأَسْوَدُ ، أَو ابْنُ الأَسْوَدِ ، قَالَ :مَا يَقُولُ هَذَا يَا ابْنَ الأَسْوَدِ؟ قَالَ :نَعَمْ قَدْ زِدْته ، فَأَمَرَ لَهُ بِهَا ، ثُمَّ إنَّ مُعَاوِيَةَ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ إحْدَاهُمَا عَلَى الأُخْرَى ، فَقَالَ :مَا بِي مِئَةٌ زِدْتهَا رَجُلاً وَلَكِنْ بِي غَفْلتي أَنْ أَزِيدَ رَجُلاً مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِئَة ، ثُمَّ أَنْسَاهَا ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ الأَسْوَدِ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ !فَهُوَ آمِن عَلَيْهَا ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :فَوَاللهِ مَا زِدْته شَيْئًا وَلَكِنَّهُ لاَ يَدْعُونِي رَجُلٌ إلَى خَيْرٍ يُصِيبُهُ مِنْ ذِي سُلْطَانٍ إلاَّ شَهِدْت لَهُ بِهِ ، وَلاَ شَرٍّ أَصْرِفُهُ عَنْهُ مِنْ ذِي سُلْطَانٍ إلاَّ شَهِدْت لَهُ بِهِ.

(۳۱۲۰۲) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت معاویہ ؓ کے پاس آیا اور اس نے کہا اے امیر المؤمنین! میرے ساتھ کیا ہوا اپنا وعدہ پورا کریں۔ آپ ؓ نے پوچھا کہ میں نے تجھ سے کیا وعدہ کیا تھا؟ اس نے کہا کہ آپ نے یہ وعدہ کیا تھا کہ آپ میرے وظیفے میں سو درہم کا اضافہ فرمائیں گے، آپ نے فرمایا کہ کیا تو نے کوئی کام کیا تھا؟ اس نے کہا جی ہاں! آپ نے فرمایا اس بات کو کون جانتا ہے؟ اس نے کہا اسود، یا کہا ابن الأسود، آپ نے فرمایا اے ابن الاسود یہ کیا کہتا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں! اے امیر المؤمنین آپ نے اس کے وظیفے میں اضافہ فرمایا تھا، آپ نے اس اضافے کے دینے کا حکم فرما دیا، پھر آپ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا مجھے اس بات کا غم نہیں کہ میں نے کسی آدمی کے لئے سو دراہم کے اضافے کا حکم دے دیا، بلکہ مجھے اپنی غفلت کا افسوس ہے کہ میں نے مہاجرین کے ایک آدمی کے وظیفے میں سو دراہم کا اضافہ کیا اور پھر میں ان کو بھول گیا، اس پر ابن الأسود نے فرمایا: اے امیر المؤمنین! کیا ان دراہم کے بارے میں وہ بے خوف رہے گا؟ آپ نے فرمایا جی ہاں! انہوں نے کہا اللہ کی قسم آپ نے اس کے لئے کوئی اضافہ نہیں فرمایا، لیکن جو شخص مجھے دعوت دیتا ہے کہ میں اس کے لئے ان پیسوں کے بارے میں گواہی دوں جو اس کو کسی رئیس سے ملیں گے تو میں اس کے لئے گواہی دیتا ہوں، اسی طرح جو شخص مجھ سے مطالبہ کرتا ہے کہ میں اس کے لئے کسی شر کے دور کرنے کے بارے میں گواہی دوں جو اس کو کسی صاحبِ منزلت آدمی سے پہنچنے کا خوف ہو تو میں اس کے لئے گواہی دیتا ہوں۔

(۳۱۲۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ جَابِرَ بْنِ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ :لَمَّا كَانَ عَامُ الْجَمَاعَةِ بَعَثَ مُعَاوِيَةُ إلَى الْمَدِينَةِ بُسْرَ بْنَ أَرْطَاةَ لِيُبَايِعَ أَهْلَهَا عَلَى رَايَاتِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ جَائَتْهُ الأَنْصَارُ ، جَائَتْهُ بَنُو سَلِمة ، قَالَ :أَفِيهِمْ جَابِرٌ ؟ قَالُوا :لاَ ، قَالَ :فَلْيَرْجعُوا فَإِنِّي لَسْتُ مُبَايِعَهُمْ حَتَّى يَحْضُرَ جَابِرٌ ، قَالَ :فَأَتَانِي ، فَقَالَ :نَاشَدْتُك اللَّهَ إلاَّ مَا انْطَلَقْت مَعَنا فَبَايَعْت فَحَقَنْت دَمَك وَدِمَاءَ قَوْمِك ، فَإِنَّك إنْ لَمْ تَفْعَلْ قُتِلَتْ مُقَاتِلَتُنَا وَسُبِيَتْ ذَرَارِيّنَا ، قَالَ :فَاسْتَنْظَرْتهُمْ إلَى اللَّيْلِ ، فَلَمَّا أَمْسَيْت دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتهَا الْخَبَرَ فَقَالَتْ :يَا

ابْنَ أَخِي ، انْطَلِقْ فَبَايِعْ وَاحْقِنْ دَمَكَ وَدِمَاءَ قَوْمِكَ ، فَإِنِّي قَدْ أَمَرْتُ ابْنَ أَخِي يَذْهَبُ فَيُبَايِعُ.

(۳۱۲۰۳) حضرت وھب بن کیسان ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جماعت کے سال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت بُسر بن ارطاۃ ؒ کو مدینہ منورہ بھیجا تا کہ وہ اہل مدینہ سے ان کے جھنڈوں اور قبیلوں کے اعتبار سے بیعت کرلیں، سوجس دن ان کے پاس انصار کے آنے کا دن تھا اس روز ان کے پاس بنوسلمہ آئے، انہوں نے کہا کیا ان لوگوں میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ نہیں، انہوں نے کہا چلو واپس چلے جاؤ، میں اس وقت تک ان سے بیعت نہیں لوں گا جب تک ان کے اندر حضرت جابر نہیں ہوں گے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ لوگ میرے پاس آئے اور کہا ہم آپ کو اللہ کا واسطہ دیتے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ چل کر بیعت کریں تا کہ آپ کا اور ہمارے خون محفوظ ہو جائیں، اور کیونکہ اگر آپ ایسا نہیں کریں گے تو ہمارے لڑ سکنے والے لوگ قتل کردیئے جائیں گے اور ہمارے بچے قید ہو جائیں گے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے رات تک مہلت مانگی، جب رات ہوئی تو میں حضرت ام سلمہ زوجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور ان کو ساری بات بتائی، انہوں نے فرمایا اے میرے بھتیجے! جاؤ اور بیعت کرلو اور اپنا اور اپنی قوم کے خون کا تحفظ کرو، کیونکہ میں نے بھی اپنے بھتیجے کو بیعت کا حکم دیا ہے۔

(٣١٢٠٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ ، قَالَ : كَتَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ حِينَ بُويِعَ :سَلاَمٌ عَلَيْك فَإِنِّي أَحْمَدُ إِلَيْك اللَّهَ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ ، أَمَّا بَعْدُ :فَإِنَّ لأَهْلِ طَاعَةِ اللهِ وَلأَهْلِ الْخَيْرِ عَلاَمَةٌ يُعْرَفُونَ بِهَا وَتُعْرَفُ فِيهِمْ :مِنَ الأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْعَمَلِ بِطَاعَةِ اللهِ ، وَاعْلَمْ أَنَّمَا مَثَلُ الإِمَامِ مَثَلُ السُّوقِ :يَأْتِيه مَا كَانَ فِيهِ ، فَإِنْ كَانَ بَرًّا جَاءَهُ أَهْلُ الْبِرِّ بِبِرِّهِمْ ، وَإِنْ كَانَ فَاجِرًا جَاءَهُ أَهْلُ الْفُجُورِ بِفُجُورِهِمْ.

(۳۱۲۰۴) وہب بن کیسان سے روایت ہے کہ جب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی گئی تو عراق کے ایک آدمی نے ان کی طرف خط لکھا: "السلام علیکم! میں آپ کے سامنے اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ اما بعد! اللہ تعالیٰ کے اطاعت گزار بندوں اور اہل خیر کی کچھ علامتیں ہیں جن کے ذریعے وہ پہچانے جاتے ہیں اور وہ چیزیں ان میں نظر آتی ہیں، امر بالمعروف، نھی عن المنکر، اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری بجالانا، اور جان لو کہ امام کی مثال بازار کی سی ہے، کہ اس میں اسی طرح کے لوگ آتے ہیں جس طرح کی اس کے اندر چیزیں ہوتی ہیں، اگر وہ اہل خیر ہو تو اس کے پاس بھی نیک لوگ آتے ہیں اور اگر وہ فاجر ہو تو اس کے پاس بھی فاسق و فاجر لوگ اپنے فسق و فجور کے ساتھ آتے ہیں۔

(٣١٢٠٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَقِيلَ لَهُ :إِنَّ الْمُخْتَارَ يَزْعُمُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ ، فَقَالَ : صَدَقَ ، ثُمَّ تَلاَ ﴿هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ تَنَزَّلُ عَلَى كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ﴾.

(۳۱۲۰۵) حضرت سعید بن وہب فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا ان سے کہا گیا کہ مختار یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس پر وحی آتی ہے، آپ نے فرمایا کہ اس نے سچ کہا، پھر آپ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں: ﴿هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ تَنَزَّلُ عَلَى كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ﴾.

(۳۱۲۰٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : إِنَّهَا سَتَكُونُ مُلُوكٌ ، ثُمَّ الْجَبَابِرَةُ ، ثُمَّ الطَّوَاغِيتُ.

(۳۱۲۰٦) حضرت شمر، حضرت انس رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ پہلے بہت سے بادشاہ ہوں گے، پھر جابر حکمران ہوں گے پھر سرکش سلاطین آئیں گے۔

(۳۱۲۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، قَالَ : كُنَّا نُحَدَّثُ أَنَّ بَنِي فُلاَنٍ يُصِيبُهُمْ قَتْلٌ شَدِيدٌ ، فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ هَرَبَ مِنْهُمْ أَرْبَعَةُ رَهْطٍ إِلَى الرُّومِ ، فَجَلَبُوا الرُّومَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ.

(۳۱۲۰۷) حضرت ابونضرہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگوں سے یہ بیان کیا جاتا تھا کہ فلاں قبیلے کے لوگوں میں سخت ترین خون ریزی کی جائے گی، چنانچہ جب ایسا ہوا تو ان میں سے چار آدمی روم کی طرف بھاگ گئے اور رومیوں کو مسلمانوں پر چڑھائی کرنے پر آمادہ کرلائے۔

(۳۱۲۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ ، قَالَ : خَبَّرَنِي سَالِمٌ ، قَالَ : لَمَّا أَرَادُوا أَنْ يُبَايِعُوا لِيَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ ، قَامَ مَرْوَانُ فَقَالَ : سُنَّةُ أَبِي بَكْرٍ الرَّاشِدَةُ الْمَهْدِيَّةُ فَقَامَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ، فَقَالَ : لَيْسَ بِسُنَّةِ أَبِي بَكْرٍ وَقَدْ تَرَكَ أَبُو بَكْرٍ الأَهْلَ وَالْعَشِيرَةَ وَالأَصْلَ ، وَعَمَدَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنْ رَأَى أَنَّهُ لِذَلِكَ أَهْلٌ ، فَبَايَعَهُ.

(۳۱۲۰۸) حضرت سالم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب لوگوں سے یزید بن معاویہ کے لئے بیعت لی جارہی تھی اس دوران مروان کھڑا ہوا اور اس نے کہا کہ یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا مثالی طریقہ ہے، حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا طریقہ نہیں، اور انہوں نے تو اپنے اہل وعیال اور قبیلے کے لوگ چھوڑ دیے تھے، اور بنی عدی بن کعب کے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اس کام کا سب سے زیادہ اہل ہے اس کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔

(۳۱۲۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْمُجَالِدِ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الأَشْعَثِ : إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ دَوْلَةً ، حَتَّى إِنَّ لِلْحُمْقِ عَلَى الْحِلْمِ دَوْلَةً.

(۳۱۲۰۹) حضرت عامر، حضرت محمد بن اشعث کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ ہر چیز کا باری باری غلبہ آتا ہے یہاں تک کہ حماقت کو بھی عقل مندی پر غلبہ آیا کرتا ہے۔

(۳۱۲۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي سَالِمٌ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ عُمَرَ لَمَّا نَزَعَ شُرَحْبِيلَ بْنَ

حَسَنَةَ ، قَالَ :يَا عُمَرُ عَنْ سَخْطَةٍ نَزَعْتَنِي ؟ قَالَ :لاَ ، وَلَكِنَّا رَأَيْنَا مَنْ هُوَ أَقْوَى مِنْك فَتَحَرَّجْنَا مِنَ اللهِ أَنْ نَتْرُكَكَ وَقَدْ رَأَيْنَا مَنْ هُوَ أَقْوَى مِنْك ، فَقَالَ لَهُ شُرَحْبِيلُ :فَأَعْذِرْنِي فَقَامَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ ، فَقَالَ : كُنَّا اسْتَعْمَلْنَا شُرَحْبِيلَ بْنَ حَسَنَةَ ، ثُمَّ نَزَعْنَاهُ مِنْ غَيْرِ سَخْطَةٍ وَجَدْتها عَلَيْهِ ، وَلَكِنْ رَأَيْنَا مَنْ هُوَ أَقْوَى مِنْهُ ، فَتَحَرَّجْنَا مِنَ اللهِ أَنْ نُقِرَّهُ وَقَدْ رَأَيْنَا مَنْ هُوَ أَقْوَى مِنْهُ ، فَنَظَرَ عُمَرُ مِنَ الْعَشِيِّ إِلَى النَّاسِ وَهُمْ يَلُوذُونَ بِالْعَامِلِ الَّذِي اُسْتُعْمِلَ ، وَشُرَحْبِيلُ مُحْتَبٍ وَحْدَهُ ، فَقَالَ عُمَرُ :أَمَّا الدُّنْيَا فَإِنَّهَا لَكَاعٌ.

(۳۱۲۱۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو معزول کر دیا تو انہوں نے عرض کیا اے عمر رضی اللہ عنہ! کیا آپ نے مجھے کسی ناراضی کے سبب معزول کر دیا ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں، لیکن ہم نے آپ سے زیادہ قوت والا ایک آدمی دیکھا ہے، حضرت شرحبیل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ پھر مجھے معذور رکھو، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ ہم نے شرحبیل بن حسنہ کو عامل بنایا تھا پھر ہم نے بغیر کسی ناراضی کے ان کو معزول کر دیا جس کی وجہ یہ تھی کہ ہمیں ان سے قوی شخص مل گیا، ہمیں اللہ تعالیٰ سے خوف آیا کہ ہم ان کو ان کے عہدے پر برقرار رکھیں جب کہ ہمیں ان سے زیادہ قوی شخص مل گیا ہے، اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شام کے وقت دیکھا کہ وہ جا رہے ہیں اس عامل کے پاس جس کو عامل بنایا گیا تھا اور حضرت شرحبیل رضی اللہ عنہ اکیلے ہاتھ باندھے بیٹھے ہیں، آپ نے فرمایا دنیا تو کمینی ہے۔

(۳۱۲۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ الْكَاتِبِ :أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ :لاَ يُصْلِحُ هَذَا الأَمْرَ إلاَّ شِدَّةٌ فِي غَيْرِ تَجَبُّرٍ ، وَلِينٌ فِي غَيْرِ وَهَنٍ.

(۳۱۲۱۱) حضرت محمد رحمہ اللہ کاتب کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اس کام کی اصلاح سختی کر سکتی ہے مگر بغیر جبر کے، اور نرمی کر سکتی ہے مگر بغیر کمزوری کے۔

(۳۱۲۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ :حدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ : وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ ، لإِزَالَةُ الْجِبَالِ مِنْ مَكَانِهَا أَهْوَنُ مِنْ إزَالَةِ مَلِكٍ مُؤَجَّلٍ.

(۳۱۲۱۲) حضرت محمد بن عمر بن علی رحمہ اللہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا اور جان دار کو پیدا کیا کہ پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ہٹانا آسان ہے طے شدہ بادشاہت کو ٹلانے سے۔

(۳۱۲۱۳) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِالْحَمِيدِ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عصمة، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَائِشَةَ فَأَتَاهَا رَسُولٌ مِنْ مُعَاوِيَةَ بِهَدِيَّةٍ ، فَقَالَ :أَرْسَلَ بِهَذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَبِلَتْ هَدِيَّتَهُ ، فَلَمَّا خَرَجَ الرَّسُولُ قُلْنَا :يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَلَسْنَا مُؤْمِنِينَ وَهُوَ أَمِيرُنَا ؟ قَالَتْ :أَنْتُمْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ الْمُؤْمِنُونَ ، وَهُوَ أَمِيرُكُمْ.

(۳۱۲۱۳) حضرت عبد الرحمن بن عصمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا، ان کے پاس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک قاصد ہدیہ لے کر آیا اور اس نے کہا کہ یہ چیز امیر المؤمنین نے بھیجی ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے

اس کو قبول فرمالیا، جب قاصد نکل گیا تو ہم نے عرض کیا! اے اُمّ المؤمنین کیا ہم مؤمنین نہیں ہیں اور وہ ہمارے امیر ہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ تم ان شاء اللہ مؤمن ہو اور وہ تمہارے امیر ہیں۔

(٣١٢١٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ حَذْلَمٍ ، قَالَ : إِنَّ أَوَّلَ يَوْمٍ سُلِّمَ عَلَىَّ أَمِيرٌ بِالْكُوفَةِ بِالإِمْرَةِ ، قَالَ : خَرَجَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ مِنَ الْقَصْرِ ، فَعَرَضَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ بِالإِمْرَةِ ، فَقَالَ : مَا هَذَا ؟ مَا أَنَا إِلاَّ رَجُلٌ مِنْهُمْ ، فَتُرِكَتْ زَمَانًا ، ثُمَّ أَقَرَّهَا بَعْدُ.

(۳۱۲۱۴) حضرت تمیم بن حزلم فرماتے ہیں کہ پہلی مرتبہ کوفہ کے کسی امیر کو امیر کہہ کر سلام کرنے کا قصہ یوں پیش آیا کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اپنے محل سے نکلے تو ان کے پاس قبیلہ کندہ کا ایک آدمی آیا اس نے ان کو امیر کہہ کر سلام کیا، انہوں نے فرمایا یہ کیا ہے؟ میں تو عام لوگوں کا ایک فرد ہوں، چنانچہ اس لقب کو ایک عرصے تک چھوڑا گیا، پھر بعد میں اس کو شامل کرلیا۔

(٣١٢١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، قَالَ : سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ : دَخَلْتُ عَلَى الْحَجَّاجِ فَلَمْ أُسَلِّمْ عَلَيْهِ.

(۳۱۲۱۵) حضرت محمد بن منکدر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ میں حجاج کے پاس گیا اور میں نے اس کو سلام نہیں کیا۔

(٣١٢١٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، قَالَ : بَلَغَ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ بُويِعَ لَهُ ، قَالَ : إِنْ كَانَ خَيْرًا رَضِينَا ، وَإِنْ كَانَ شَرًّا صَبَرْنَا.

(۳۱۲۱۶) حضرت محمد بن منکدر فرماتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کو یہ پیغام پہنچا کہ یزید بن معاویہ کے لئے بیعت لی جارہی ہے آپ نے فرمایا اگر یہ خیر ہوئی تو ہم راضی ہوجائیں گے اور اگر یہ شر ہوا تو ہم صبر کریں گے۔

(٣١٢١٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : شَهِدْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ جَاءَ يَتَقَاضَى سَعْدًا دَرَاهِمَ أَسْلَفَهَا إِيَّاهُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ ، فَقَالَ : رُدَّ هَذَا الْمَالَ ، فَقَالَ سَعْدٌ : أَظُنُّك لاَقِيًا شَرًّا ، قَالَ : رُدَّ هَذَا الْمَالَ ، قَالَ : فَقَالَ سَعْدٌ : هَلْ أَنْتَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِلاَّ عَبْدٌ مِنْ هُذَيْلٍ ؟ قَالَ : فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : هَلْ أَنْتَ إِلاَّ ابْنُ حُمَيْنَةَ ، قَالَ : فَقَالَ ابْنُ أَخِي سَعْدٌ : أَجَل ، أَنَّكُمَا لَصَاحِبَا رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْكُمَا ! فَرَفَعَ سَعْدٌ يَدَيْهِ يَقُولُ : اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ : وَيْحَك ، قُلْ قَوْلاً وَلاَ تَلْعَنْ ، قَالَ : فَقَالَ سَعْدٌ : أَمَ وَاللهِ أَنْ لَوْلاَ مَخَافَةُ اللهِ لَدَعَوْت عَلَيْك دَعْوَةً لاَ تُخْطِئُك ، قَالَ : فَانْصَرَفَ عَبْدُ اللهِ كَمَا هُوَ.

(۳۱۲۱۷) حضرت قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے ان دراہم کا تقاضا کررہے ہیں جو انہوں نے ان کو بیت المال سے قرض دیے تھے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں برا ملاقاتی سمجھتا

ہوں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ مال لوٹاؤ، انہوں نے فرمایا اے ابن مسعود! کیا تم قبیلہ ہذیل کے ایک غلام نہیں ہو؟ راوی فرماتے ہیں کہ اس پر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تم حُمینہ کے بیٹے نہیں ہو؟ راوی کہتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے بھتیجے نے فرمایا کہ بے شک تم دونوں البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہو لوگ تمہیں دیکھتے ہیں، چنانچہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے یہ کہتے ہوئے اپنے ہاتھ اٹھالیے "اے اللہ! جو آسمانوں اور زمینوں کا پروردگار ہے" حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہنے لگے جو چاہو کہو لیکن لعنت نہ کرنا، راوی کہتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا اگر اللہ کا خوف نہ ہوتا تو میں تم پر ایسی بد دعا کرتا جو تم سے خطا نہ کھاتی، راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ جیسے آئے تھے ایسے چل دیے۔

(٣١٢١٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ زِيَادٍ ، قَالَ :لَمَّا أَرَادَ عُثْمَان أَنْ يَجْلِدَ الْوَلِيدَ ، قَالَ لِطَلْحَةَ :قُمْ فَاجْلِدْهُ ، قَالَ :إِنِّي لَمْ أَكُنْ مِنَ الْجَلاَّدِينَ ، فَقَامَ إِلَيْهِ عَلِيٌّ فَجَلَدَهُ ، فَجَعَلَ الْوَلِيدُ يَقُولُ لِعَلِيٍّ : أَنَا صَاحِبُ مَكِينَةٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِزِيَادٍ :وَمَا صَاحِبُ مَكِينَةٍ ؟ قَالَ :امْرَأَةٌ كَانَ يَتَحَدَّثُ إِلَيْهَا.

(٣١٢١٨) زیاد راوی ہیں کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ولید کو کوڑے مارنے کا ارادہ کیا تو حضرت طلحہ سے فرمایا کہ کھڑے ہو کر ان کو کوڑے مارو، وہ کہنے لگے میں کوڑے مارنے والا نہیں ہوں، چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اس کو کوڑے لگائے تو ولید کہنے لگا کہ میں مکینہ کا ساتھی ہوں، راوی کہتے ہیں کہ میں نے زیاد سے پوچھا کہ مکینہ کے ساتھی کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ مکینہ ایک عورت تھی جس سے وہ باتیں کیا کرتا تھا۔

(٣١٢١٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : كَانَ مَرْوَانُ مَعَ طَلْحَةَ يَوْمَ الْجَمَلِ ، فَلَمَّا اشْتَبَكَتِ الْحَرْبُ ، قَالَ مَرْوَانُ :لاَ أَطْلُبُ بِثَأْرِي بَعْدَ الْيَوْمِ ، قَالَ :ثُمَّ رَمَاهُ بِسَهْمٍ فَأَصَابَ رُكْبَتَهُ ، فَمَا رَقَأَ الدَّمُ حَتَّى مَاتَ ، قَالَ :وَقَالَ طَلْحَةُ :دَعُوهُ فَإِنَّهُ سَهْمٌ أَرْسَلَهُ اللَّهُ.

(٣١٢١٩) حضرت قیس روایت کرتے ہیں کہ جمل کے قصے میں مروان حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، جب جنگ شعلہ پذیر ہوئی تو مروان نے کہا کہ میں اپنا خون بہا آج کے بعد طلب نہیں کروں گا، راوی کہتے ہیں کہ پھر اس نے ان کو ایک تیر مارا جو ان کے گھٹنے پر لگا، پس خون نہیں رکا، یہاں تک کہ وہ شہید ہو گئے، راوی کہتے ہیں کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو کیونکہ یہ تیر اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے۔

(٣١٢٢٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :لَقِيَ أَبُو بَكْرَةَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَوْمًا نِصْفَ النَّهَارِ وَهُوَ مُتَقَنِّعٌ ، فَقَالَ :أَيْنَ تُرِيدُ ؟ فَقَالَ :أُرِيدُ حَاجَةً ، قَالَ :إِنَّ الأَمِيرَ يُزَارُ ، وَلاَ يَزُورُ.

(٣١٢٢٠) حضرت عُیینہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ ایک دن نصف النہار کے وقت حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو ملے جبکہ انہوں نے سر پر کپڑا ڈال رکھا تھا، حضرت ابوبکرہ نے پوچھا کہاں جا رہے ہو؟ انہوں نے فرمایا میں ایک ضرورت سے جا رہا ہوں، آپ نے فرمایا کہ امیر کے پاس حاضر ہوا جاتا ہے خود امیر کسی کے پاس نہیں جاتا۔

(۳۱۲۲۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ :بَلَغَنِي أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ وَلِيَ الْمَوْسِمَ ، فَبَلَغَهُ أَنْ أَمِيرًا يَقْدَمُ عَلَيْهِ ، فَقَدِمَ يَوْمَ عَرَفَةَ ، فَجَعَلَهُ يَوْمَ الأَضْحَى.

(۳۱۲۲۱) ھشام بن عروہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ حج کے امیر بنے، ان کو یہ پیغام ملا کہ ان کے پاس امیر تشریف لا رہے ہیں، چنانچہ وہ ان کے پاس عرفہ کے دن تشریف لائے تو انہوں نے خوشی میں اس کو عید کا دن بنا لیا۔

(۳۱۲۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ مَعَ عَلِيٍّ عَلَى مُقَدِّمَتِهِ ، وَمَعَهُ خَمْسَةُ آلاَفٍ قَدْ حَلَقُوا رُؤُوسَهُمْ بَعْدَ مَا مَاتَ عَلِيٌّ ، فَلَمَّا دَخَلَ الْحَسَنُ فِي بَيْعَةِ مُعَاوِيَةَ أَبَى قَيْسٌ أَنْ يَدْخُلَ ، فَقَالَ لأَصْحَابِهِ :مَا شِئْتُمْ ، إِنْ شِئْتُمْ جَالَدْت بِكُمْ أَبَدًا حَتَّى يَمُوتَ الأَعْجَلُ ، وَإِنْ شِئْتُمْ أَخَذْت لَكُمْ أَمَانًا ، فَقَالُوا لَهُ :خُذْ لَنَا أَمَانًا ، فَأَخَذَ لَهُمْ أَنَّ لَهُمْ كَذَا وَكَذَا ، وَلاَ يُعَاقَبُوا بِشَيْءٍ وَإِنِّي رَجُلٌ مِنْهُمْ ، وَلَمْ يَأْخُذْ لِنَفْسِهِ خَاصَّةً شَيْئًا ، فَلَمَّا ارْتَحَلَ نَحْوَ الْمَدِينَةِ وَمَضَى بِأَصْحَابِهِ جَعَلَ يَنْحَرُ لَهُمْ كُلَّ يَوْمٍ جَزُورًا حَتَّى بَلَغَ.

(۳۱۲۲۲) حضرت عروہ سے روایت ہے کہ قیس بن سعد بن عبادہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے لشکر کے اگلے حصے میں رہے تھے، اور ان کے ساتھ پانچ ہزار افراد تھے جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد اپنے سروں کو منڈوا لیا تھا، پس جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت میں داخل ہو گئے تو قیس نے داخل ہونے سے انکار کر دیا، پھر اپنے ساتھیوں سے کہا تم کیا چاہتے ہو؟ اگر تم چاہتے ہو تو میں تمہیں لے کر ہمیشہ لڑتا رہوں گا یہاں تک کہ ہم میں سے پہلے مرنے والا مر جائے، اور اگر تم چاہو تو میں تمہارے لئے امان طلب کر لوں، وہ کہنے لگے آپ ہمارے لئے امان طلب کر لیں، چنانچہ انہوں نے ان کے لئے کچھ شرائط اور معاوضے کے ساتھ صلح کر لی، اور شرط ٹھہرائی کہ ان کو کسی قسم کی سزا نہ دی جائے، اور یہ کہا کہ میں ان کا ایک فرد ہوں گا، اور اپنے لئے کوئی شرط نہیں لگائی، جب وہ مدینہ کی طرف اپنے ساتھیوں کو لے کر واپس چلے تو سارے راستے میں روزانہ ان کے لئے ایک اونٹ ذبح کرتے رہے یہاں تک کہ مدینہ پہنچ گئے۔

(۳۱۲۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ :أَنَّ عَلِيًّا بَلَغَهُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ شَيْءٌ ، فَقَالَ :لأَنْ أَخَذْته لأُتْبِعَتْهُ أَحْجَارُهُ.

(۳۱۲۲۳) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے کوئی نامناسب بات پہنچی، آپ نے فرمایا اگر میں اس کی پکڑ کرنا چاہوں تو اس کے پتھر اسی کو جا لگیں۔

(۳۱۲۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ :أَنَّ فُلاَنًا شَهِدَ عِنْدَ عُمَرَ فَرَدَّ شَهَادَتَهُ.

(۳۱۲۲۴) حضرت ابو جعفر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گواہی دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی گواہی کو ردّ کر دیا۔

(۳۱۲۲۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ :أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ :لَمَّا مَاتَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْف ، قَالَ :لِذْهَبِ ابْنَ عَوْفٍ بِبِطْنَتِكَ ، لَمْ تَتَغَضْغَضْ مِنْهَا بِشَيْءٍ.

(ابن سعد ۱۳۶۔ طبرانی ۲۶۳)

(۳۱۲۲۵) حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے جس وقت حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی فرمایا: جاؤ اے ابن عوف اپنی شکم سیری کی عادت کو لے کر تم نے اس میں کوئی کمی نہیں کی۔

(۳۱۲۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :سَمِعَ ابْنُ سِيرِينَ رَجُلاً يَسُبُّ الْحَجَّاجَ ، فَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ : إِنَّ اللَّهَ حَكَمٌ عَدْلٌ ، يَأْخُذُ لِلْحَجَّاجِ مِمَّنْ ظَلَمَهُ ، كَمَا يَأْخُذُ لِمَنْ ظَلَمَهُ الْحَجَّاجُ.

(۳۱۲۲۶) حضرت ابو جعفر سے روایت ہے کہ حضرت محمد بن سیرین نے ایک آدمی کو دیکھا کہ حجاج کو برا بھلا کہہ رہا ہے آپ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ فیصلہ کرنے والے ہیں اور عادل ہیں، حجاج کا بدلہ لیں گے ان لوگوں سے جنہوں نے اس پر ظلم کیا جیسا کہ حجاج سے جن لوگوں پر اس نے ظلم کیا ہے ان کا بدلہ لیں گے۔

(۳۱۲۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو الْجَحَّافِ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ ثَعْلَبَةَ ، قَالَ :أَتَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَنَفِيَّةِ ، فَقُلْتُ :إِنَّ رَسُولَ الْمُخْتَارِ أَتَانَا يَدْعُونَا ، قَالَ :فَقَالَ لِي :لاَ تُقَاتِلْ ، إِنِّي لأَكْرَهُ أَنْ أَبْتَزَّ هَذِهِ الأُمَّةَ أَمْرَهَا ، أَوْ آتِيهَا مِنْ غَيْرِ وَجْهِهَا.

(۳۱۲۲۷) معاویہ بن ثعلبہ فرماتے ہیں کہ میں محمد بن حنفیہ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ مختار کا قاصد ہمارے پاس آیا ہے وہ ہمیں بلاتا ہے، فرماتے ہیں کہ انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ قتال مت کرو میں ناپسند کرتا ہوں کہ اس امت کے معاملے کو چھین لوں یا ان پر ناحق حکمرانی کروں۔

(۳۱۲۲۸) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْحَارِثِ الأَزْدِيِّ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ :رَحِمَ اللَّهُ امْرَأً أَغْنَى نَفْسَهُ وَكَفَّ يَدَهُ ، وَأَمْسَكَ لِسَانَهُ ، وَجَلَسَ فِي بَيْتِهِ ، لَهُ مَا احْتَسَبَ ، وَهُوَ مَعَ مَنْ أَحَبَّ.

(۳۱۲۲۸) حضرت حارث ازدی سے روایت ہے کہ محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائیں جو اپنے نفس کو غنی رکھے اور اپنا ہاتھ روک کر رکھے، اور اپنی زبان بند رکھے، اور اپنے گھر میں بیٹھ رہے کہ اس کے لئے جو اس نے کیا اور وہ اپنے پسندیدہ لوگوں کے ساتھ ہو۔

(۳۱۲۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ رِضَى بْنِ أَبِي عَقِيلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنَّا عَلَى بَابِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ بِالشِّعْبِ فَخَرَجَ ابْنٌ لَهُ - لَهُ ذُؤَابَتَانِ - فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الشِّيعَةِ ، إِنَّ أَبِي يُقْرِئُكُمُ السَّلاَمَ ، قَالَ :فَكَأَنَّمَا كَانَتْ عَلَى رُؤُوسِهِمُ الطَّيْرُ ، قَالَ :إِنَّ أَبِي يَقُولُ :إِنَّا لاَ نُحِبُّ اللَّعَّانِينَ ، وَلاَ الْمُفْرِطِينَ ، وَلاَ الْمُسْتَعْجِلِينَ بِالْقَدَرِ.

(۳۱۲۲۹) ابو عقیل فرماتے ہیں کہ ہم ایک گھاٹی میں حضرت محمد ابن حنفیہ کے دروازے پر تھے، ان کا بیٹا گھر سے نکلا جس کے دو

مینڈھیاں بنی ہوئی تھیں اس نے کہا اے حضرت علی کے ساتھیوں کی جماعت! میرے والد صاحب آپ کو سلام کہتے ہیں، راوی کہتے ہیں کہ وہ اس طرح مؤدب ہو گئے جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں، پھر اس نے کہا میرے والد صاحب فرماتے ہیں کہ ہم لعنت کرنے والوں، حد سے تجاوز کرنے والوں اور تقدیر کے فیصلے میں جلدی کرنے والوں سے محبت نہیں کرتے۔

(۳۱۲۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : لَوْ أَنَّ عَلِيًّا أَدْرَكَ أَمْرَنَا هَذَا ، كَانَ هَذَا مَوْضِعَ رَحْلِهِ ، يَعْنِي : الشِّعْبَ.

(۳۱۲۳۰) محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں کہ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہماری اس حالت کو دیکھتے تو ان کے کجاوے کی جگہ یہ گھاٹی ہوتی۔

(۳۱۲۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلاَثُونَ كَذَّابًا مِنْهُمَ الْعَنْسِيُّ وَمُسَيْلِمَةُ وَالْمُخْتَارُ.

(ابویعلی ۶۷۸۶۔ بزار ۳۳۷۲)

(۳۱۲۳۱) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تیس جھوٹے ظاہر نہ ہو جائیں، انہی میں سے ہیں اسود عنسی، مسیلمہ اور مختار۔

(۳۱۲۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَمَرَ الْحُسَيْنُ مُنَادِيًا فَنَادَى فَقَالَ : لاَ يقبلَنَّ رَجُلٌ مَعِي عَلَيْهِ دَيْنٌ ، فَقَالَ رَجُلٌ : ضَمِنَتِ امْرَأَتِي دَيْنِي ، فَقَالَ : امْرَأَة ! مَا ضَمَانُ امْرَأَةٍ ؟ قَالَ : وَنَادَى فِي الْمَوَالِي : فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّهُ لاَ يُقْتَلُ رَجُلٌ لَمْ يَتْرُكْ وَفَاءً إِلاَّ دَخَلَ النَّارَ.

(۳۱۲۳۲) حضرت عمیر سے روایت ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے ایک منادی کو حکم دیا کہ یہ اعلان کر دے: کہ میرے ساتھ وہ آدمی نہ آئے جس پر قرضہ ہو، ایک آدمی نے کہا کہ میں اپنی بیوی کو اپنے قرض کا ضامن بناتا ہوں، آپ نے فرمایا عورت کے ضمان کا کیا حاصل ہے؟ راوی فرماتے ہیں کہ آپ نے آزاد شدہ غلاموں میں یہ منادی کروائی کہ مجھے روایت پہنچی ہے کہ جو آدمی ایسی حالت میں قتل کیا جاتا ہے کہ اس نے کوئی مال چھوڑا ہو جس سے قرضہ ادا کیا جا سکے وہ آدمی جہنم میں جائے گا۔

(۳۱۲۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، قَالَ : قَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ : إِيَّاكَ أَنْ تُقْتَلَ مَعَ فِتْنَةٍ.

(۳۱۲۳۳) حضرت زبیر بن عدی فرماتے ہیں کہ مجھ سے ابراہیم نے فرمایا کہ تم اس بات سے بچو کہ تم فتنے کے ساتھ قتل کیے جاؤ۔

(۳۱۲۳٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ مِسْعَرًا يَذْكُرُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ : أَنَّ مَسْرُوقًا كَانَ يَرْكَبُ كُلَّ جُمُعَةٍ بَغْلَةً لَهُ وَيَجْعَلُنِي خَلْفَهُ ، فَيَأْتِي كُنَاسَةً بِالْحِيرَةِ قَدِيمَةً فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا بَغْلَتَهُ ، ثُمَّ يَقُولُ : الدُّنْيَا تَحْتَنَا.

(۳۱۲۳۴) ابراہیم بن محمد بن منتشر سے روایت ہے کہ مسروق رضی اللہ عنہ ہر جمعے اپنے خچر پر سوار ہوتے اور مجھے اپنے پیچھے بٹھاتے پھر مقام حیرہ کے گندگی کے ڈھیر پر آتے اور اس پر اپنے گدھے کو کھڑا فرماتے اور پھر کہتے ہیں کہ دنیا ہمارے نیچے ہے۔

(۳۱۲۳۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الأَصَمِّ ، يَذْكُرُ عَنْ أُمِّ رَاشِدٍ جَدَّتِهِ ، قَالَتْ : كُنْت عِنْدَ أُمِّ هَانِءٍ فَأَتَاهَا عَلِيٌّ فَدَعَتْ لَهُ بِطَعَامٍ ، قَالَتْ :وَنَزَلْت فَلَقِيتُ رَجُلَيْنِ فِي الرَّحْبَةِ ، فَسَمِعْتُ أَحَدَهُمَا يَقُولُ لِصَاحِبِهِ :بَايَعَتْهُ أَيْدِينَا وَلَمْ تُبَايِعْهُ قُلُوبُنَا ، قَالَ :فَقُلْتُ :مَنْ هَذَانِ الرَّجُلاَنِ ؟ قَالُوا :طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ ، قُلْتُ :فَإِنِّي سَمِعْت أَحَدَهُمَا يَقُولُ لِصَاحِبِهِ :بَايَعَتْهُ أَيْدِينَا وَلَمْ تُبَايِعْهُ قُلُوبُنَا ، فَقَالَ عَلِيٌّ :(فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ ، وَمَنْ أَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا).

(۳۱۲۳۵) حضرت ام راشد رحمہا اللہ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں امّ ہانی رضی اللہ عنہا کے پاس تھی کہ ان کے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے ، انہوں نے ان کو کھانے کی دعوت دی اور فرمانے لگیں کہ میں میدان کی طرف اتری اور میں نے دو آدمی دیکھے تو میں نے ان میں سے ایک کو سنا کہ دوسرے سے یہ کہہ رہا تھا کہ اس آدمی سے ہمارے ہاتھوں نے بیعت کی ہے ہمارے دلوں نے بیعت نہیں کی ، فرماتے ہیں کہ میں نے کہا وہ دو آدمی کون ہیں؟ لوگ کہنے لگے طلحہ اور زبیر ، فرماتی ہیں کہ میں نے ان کو یہی کہتے ہوئے سنا کہ اس آدمی سے ہمارے ہاتھوں نے بیعت کی ہے ہمارے دلوں نے بیعت نہیں کی ، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس شخص نے عہد شکنی کی اس کی عہد شکنی کا نقصان اسی کو ہوگا اور جس نے اس وعدے کو پورا کیا جس کو اس نے اللہ کے ساتھ باندھا تھا تو عنقریب وہ اس کو اجر عظیم عطا فرمائیں گے۔

(۳۱۲۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ ، قَالَ :أَرْسَلَنِي عَلِيٌّ إلَى طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ يَوْمَ الْجَمَلِ ، قَالَ :فَقُلْتُ لَهُمَا :إنَّ أَخَاكُمَا يُقْرِئُكُمَا السَّلاَمَ وَيَقُولُ لَكُمَا :هَلْ وَجَدْتُمَا عَلَيَّ فِي حَيْفٍ فِي حُكْمٍ ، أَوْ فِي اسْتِئْثَارٍ فِي فَيْءٍ ، أَوْ فِي كَذَا ، أَوْ فِي كَذَا ؟ قَالَ : فَقَالَ الزُّبَيْرُ :لاَ وَلاَ فِي وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا ، وَلَكِنْ مَعَ الْخَوْفِ شِدَّةُ الْمَطَامِعِ.

(۳۱۲۳٦) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف جنگ جمل کے دن قاصد بنا کر بھیجا ، میں نے ان دونوں سے کہا ، آپ کے بھائی آپ کو سلام کہتے ہیں اور آپ سے فرماتے ہیں کہ کیا آپ کو مجھ پر کسی معاملے کے فیصلے میں ظلم کرنے پر ناراضگی ہے یا کسی مالِ غنیمت پر اپنا قبضہ کرنے کے بارے میں یا فلاں فلاں بات میں؟ فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ان میں سے کوئی بات بھی نہیں ہے ، بلکہ کچھ ایسا خوف ہے جس کے ساتھ سخت نوع کی طمع جمع ہوگئی ہے۔

(۳۱۲۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي صَادِقٍ ، عَنْ حَنَشٍ الْكِنَانِيِّ ، عَنْ عُلَيْمٍ الْكِنْدِيِّ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ :لَيُحْرَقَنَّ هَذَا الْبَيْتُ عَلَى يَدِ رَجُلٍ مِنْ آلِ الزُّبَيْرِ.

(۳۱۲۳۷) حضرت علیم کندی حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ یہ بیت اللہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی آل میں سے ایک آدمی کے ہاتھوں جلے گا۔

(۳۱۲۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، قَالَ : مَا رَأَيْتُ رَجُلاً هُوَ أَسَبَّ مِنْهُ. يَعْنِي : ابْنَ الزُّبَيْرِ.

(۳۱۲۳۸) حضرت ابوحصین فرماتے ہیں کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی شخص برا بھلا کہنے والا نہیں دیکھا۔

(۳۱۲۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَامِرٍ : إِنَّ النَّاسَ يَزْعُمُونَ أَنَّ الْحَجَّاجَ مُؤْمِنٌ ؟ فَقَالَ : وَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ بِالطَّاغُوتِ كَافِرٌ بِاللهِ.

(۳۱۲۳۹) اجلح فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عامر سے عرض کیا کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ حجاج مؤمن ہے؟ فرمایا کہ میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ وہ طاغوت وشیطان پر ایمان لانے والا ہے اور اللہ کے احکام کا انکار کرنے والا ہے۔

(۳۱۲۴۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ : مَا رَأَيْت أَبَا وَائِلٍ سَبَّ دَابَّةً قَطُّ إِلاَّ الْحَجَّاجَ مَرَّةً وَاحِدَةً ، فَإِنَّهُ ذَكَرَ بَعْضَ صَنِيعِهِ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ أَطْعِمِ الْحَجَّاجَ طَعَامًا مِنْ ضَرِيعٍ لاَ يُسْمِنُ وَلاَ يُغْنِي مِنْ جُوعٍ ، قَالَ : ثُمَّ تَدَارَكَهَا بَعْدُ ، فَقَالَ : إِنْ كَانَ ذَلِكَ أَحَبَّ إِلَيْك ، فَقُلْتُ : أَتَشُكُّ فِي الْحَجَّاجِ ؟ قَالَ : وَتَعُدُّ ذَلِكَ ذَنْبًا؟.

(۳۱۲۴۰) حضرت عاصم فرماتے ہیں کہ میں نے ابووائل رحمہ اللہ کو کبھی نہیں دیکھا کہ انہوں نے زمین پر چلنے والے کسی ذی روح کو برا بھلا کہا ہو سوائے حجاج کے کہ انہوں نے ایک مرتبہ اس کی بدعملیوں کا ذکر کر کے فرمایا اے اللہ! حجاج کو ضریع نامی جھاڑ میں سے کھلا ایسا کھانا جو نہ فربہ کرے اور نہ بھوک مٹائے، فرماتے ہیں کہ پھر انہوں نے بطور تدارک کے فرمایا: اگر آپ اس بات کو پسند فرمائیں، میں نے عرض کیا کہ کیا آپ کو حجاج کے بارے میں ابھی تک شک ہے؟ انہوں نے فرمایا کیا تم اس بات کے اضافے کو گناہ سمجھتے ہو۔

(۳۱۲۴۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ ، قَالَ : بَلَغَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِب أَنَّ طَلْحَةَ يَقُولُ : إِنَّمَا بَايَعْت وَاللُّجُّ عَلَى قَفَاي ، فَأَرْسَل ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ ، قَالَ : فَقَالَ أُسَامَةُ : أَمَّا اللُّجُّ عَلَى قَفَاهُ فَلا ، وَلَكِنْ قَدْ بَايَعَ وَهُوَ كَارِهٌ ، قَالَ : فَوَثَبَ النَّاسُ إِلَيْهِ حَتَّى كَادُوا أَنْ يَقْتُلُوهُ ، قَالَ : فَخَرَجَ صُهَيْبٌ وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ ، فَالْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ : قَدْ عَلِمْت أَنَّ أُمَّ عَوْفٍ حَائِنَةٌ.

(۳۱۲۴۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایسی حالت میں بیعت کی ہے کہ میری گدی پر تلوار رکھی ہوئی تھی، آپ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو ان کے پاس بھیجا انہوں نے ان سے اس بات کی حقیقت پوچھی تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ گدی پر تلوار تو نہیں تھی لیکن دراصل بات یہ ہے کہ انہوں ایسی حالت میں بیعت کی ہے کہ وہ مجبور کیے گئے تھے، چنانچہ لوگ ان پر چل پڑے قریب تھا کہ ان کو جان سے مار ڈالتے، فرماتے ہیں کہ پھر حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نکلے اور میں ان کے پہلو میں تھا، انہوں نے میری طرف دیکھ کر فرمایا تم جانتے ہو کہ ٹڈی ہلاک ہو کر ہی رہتی ہے۔

(۳۱۲۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى ابْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ فَقَالَ : قَتَلُوا عُثْمَانَ ، ثُمَّ

جَائُونِی ، فَقُلْتُ لَهُ :أَتَرِيبُكَ نَفْسُكَ ؟.

(۳۱۲۴۲) اعمش فرماتے ہیں کہ ہم ابن ابی ہذیل کے پاس آئے تو انہوں نے فرمایا کہ لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کیا پھر میرے پاس آئے تو میں نے کہا آپ کا دل آپ کو کچھ پریشان کررہا ہے؟

(۳۱۲٤۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ يَقُولُ : كَيْفَ أَرْجُو الشَّهَادَةَ بَعْدَ قَوْلِي :أَرَأَيْت أَبَاكَ يُزْجَرُ زَجْرَ الأَعْرَابِ.

(۳۱۲۴۳) ہارون بن عنترہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوعبیدہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں شہادت کی تمنا کیسے کروں میرے اس بات کے کہنے کے بعد کہ کیا تم نے اپنے باپ کو دیکھا ہے کہ اسے اعرابیوں کی طرح ڈانٹ پلائی جارہی تھی؟

(۳۱۲٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَنْظَلَةَ ، قَالَ :أَتَيْنَا أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ لِنَتَحَدَّثَ مَعَهُ ، فَلَمَّا قَامَ يَمْشِي قُمْنَا لِنَمْشِيَ مَعَهُ ، فَلَحِقَهُ عُمَرُ فَرَفَعَ عَلَيْهِ الدِّرَّةَ ، فَقَالَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ :أَعْلَمْ مَا تَصْنَعُ ، قَالَ :مَا تَرَى فِتْنَةً لِلْمَتْبُوعِ ذِلَّةً لِلتَّابِعِ.

(۳۱۲۴۴) حضرت سلیم بن حنظلہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابیّ بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تاکہ ان سے بات چیت کریں، جب آپ چلنے کے لئے کھڑے ہوئے ہم بھی ان کے ساتھ چلنے کے لئے کھڑے ہوگئے، چنانچہ ان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ملے تو انہوں نے ان پر درّہ اٹھالیا انہوں نے عرض کیا اے امیر المؤمنین یہ آپ کیا کررہے ہیں؟ آپ نے فرمایا کیا تم یہ دیکھ نہیں رہے؟ یہ چیز آگے چلنے والے کے لئے فتنہ ہے اور پیچھے چلنے والے کے لئے ذلت کی بات ہے۔

(۳۱۲٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فَجَعَلَ يَذْكُرُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ ، وَمَا نَزَلَ فِيهِ مِنَ الْقُرْآنِ وَيَعِيبُهُ ، وَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ حُرْمَةٌ وَقَرَابَةٌ ، وَكَعْبٌ سَاكِتٌ ، قَالَ :فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ إِلَى عُمَرَ ، فَقَالَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَلَمْ تَرَ أَنِّي ذَكَرْت مَا نَزَلَ فِي عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ ، فَلَمْ يَكُنْ مِنْ كَعْبٍ ، فَالْتَقَى عُمَرُ كَعْبًا ، فَقَالَ :أَلَمْ أُخْبِرْ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ ذُكِرَ عِنْدَكَ فَلَمْ يَكُنْ مِنْكَ ، قَالَ كَعْبٌ :قَدْ سَمِعْتُ مَقَالَتَهُ ، فَلَمَّا رَأَيْته كَأَنَّهُ تَعَمَّدَ مَسَائَتِي ، كَرِهْتُ أَنْ أُعِينَهُ عَلَى مَسَائَتِي ، قَالَ :فَقَالَ عُمَرُ :وَدِدْتُ أَنْ لَوْ ضَرَبْتَ أَنْفَهُ ، أَوْ وَدِدْت أَنْ لَوْ كَسَرْت أَنْفَهُ.

(۳۱۲۴۵) حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عبداللہ بن اُبی کے بارے میں قرآن میں جو کچھ نازل ہوا بیان کرنے لگا اور اس کی عیب گوئی کرنے لگا، ان دونوں کے درمیان احترام اور قرابت داری کا معاملہ بھی تھا، حضرت کعب رضی اللہ عنہ خاموشی سے سنتے رہے، اس کے بعد وہ آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پاس گیا اور کہا اے امیر المومنین میں آپ کو بتاؤں کہ میں نے حضرت کعب کے سامنے عبداللہ بن ابیّ کے بارے میں جو قرآن میں نازل ہوا ہے بیان کیا لیکن انہوں نے اس کا کوئی اثر نہیں لیا، اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے ملے اور فرمایا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ آپ کے پاس

عبداللہ بن ابی کا ذکر کیا گیا آپ نے اس کا کوئی اثر نہیں لیا؟ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں نے اس کی بات سن لی تھی جب میں نے دیکھا کہ وہ جان بوجھ کر میری عیب جوئی کرنا چاہ رہا ہے کہ تو میں نے نامناسب سمجھا کہ اپنے عیب پر اس کی مدد کروں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اچھا ہوتا اگر تم اس کی ناک پہ مار دیتے، یا فرمایا کہ اچھا ہوتا کہ تم اس کی ناک توڑ ڈالتے۔

(۳۱۲٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ هَارُونَ بْنِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ :أَنَ الأَشْتَرَ وَابْنَ الزُّبَيْرِ الْتَقَيَا ، فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ :مَا ضَرَبْته إِلاَّ ضَرْبَةً حَتَّى ضَرَبَنِي خَمْسًا أَوْ سِتًّا ، ثُمَّ قَالَ :فَأَلْقَانِي بِرِجلي ، ثُمَّ قَالَ :أَما واللهِ لَوْلاَ قَرَابَتُك مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَكْت مِنْك عُضْوًا مَعَ صَاحِبِهِ ، قَالَ :وَقَالَتْ عَائِشَةُ :وَا ثُكْلَ أَسْمَاءَ ، قَالَ :فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ أَعْطَتَ الَّذِي بَشَّرَهَا ، أَنَّهُ حَيٌّ عَشَرَةَ آلاَفٍ.

(۳۱۲۴۶) حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ اشتر اور ابن زبیر کی ملاقات ہوئی، ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اس کو ایک ہی ضرب لگائی تھی کہ اس نے مجھے پانچ یا چھ ضربیں لگائیں پھر مجھے میرے پاؤں کی طرف گرا دیا اور پھر کہا بخدا اگر تمہاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رشتہ داری نہ ہوتی تو میں تیرا جوڑ جوڑ علیحدہ کر دیتا، راوی کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہاں تک فرما دیا تھا کہ ہائے اسماء کی بربادی! فرماتے ہیں کہ بعد میں جس آدمی نے انہیں میرے زندہ ہونے کی خبر دی انہوں نے اس کو دس ہزار درہم انعام میں عنایت فرمائے۔

(۳۱۲٤۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :مَا عَلِمْت أَحَدًا انْتَصَفَ مِنْ شُرَيْحٍ إِلاَّ أَعْرَابِيٌّ ، قَالَ لَهُ شُرَيْحٌ :إِنَّ لِسَانَك أَطْوَلُ مِنْ يَدِكَ ، فَقَالَ الأَعْرَابِيُّ :أَسَامِرِيٌّ أَنْتَ فَلاَ تُمَسُّ ، قَالَ لَهُ شُرَيْحٌ :أَقْبِلْ قِبَلَ أَمْرِك ، قَالَ :ذَاكَ أَعملَنِي إِلَيْك ، قَالَ :فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ ، قَالَ لَهُ شُرَيْحٌ :إِنِّي لَمْ أُرِدْك بِقَوْلِي ، قَالَ :وَلاَ اجْتَرَمْتُ عَلَيْك.

(۳۱۲۴۷) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ میں نے کسی آدمی کو نہیں دیکھا کہ اس نے حضرت شُریح سے انتقام لیا ہو سوائے ایک اعرابی کے، شریح نے اس سے فرمایا کہ تمہاری زبان تمہارے ہاتھ سے زیادہ لمبی ہے تو اعرابی نے کہا: کیا تم سامری ہو کہ تمہیں ہاتھ نہیں لگایا جا سکتا؟ حضرت شریح نے فرمایا: اپنے معاملے کی ہوش لو، اس نے جواب دیا کہ میرا معاملہ ہی مجھے آپ کے پاس لایا ہے جب حضرت شریح رضی اللہ عنہ کھڑے ہونے لگے تو فرمایا میں نے اپنی بات سے تمہیں مراد نہیں لیا تھا، اس اعرابی نے کہا کہ میں نے بھی آپ کا کوئی گناہ نہیں کیا۔

(۳۱۲٤۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَمِرِ بْنِ عَطِيَّةَ :أَنَّ ابْنَ مِخْنَفٍ الأَزْدِيَّ جَلَسَ إِلَى عَلِيٍّ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ :اقْرَأ ، فَقَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ ، فَمَا فَرَغَ مِنْهَا حَتَّى شَقَّ عَلَيَّ ، قَالَ :فَبَعَثَهُ إِلَى أَصْبَهَانَ ، قَالَ : فَأَخَذَ مَا أَخَذَ وَحَمَلَ بَقِيَّةَ الْمَالِ إِلَى مُعَاوِيَةَ.

(۳۱۲۴۸) شمر بن عطیہ فرماتے ہیں کہ ابن مخنف ازدی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے آپ نے اس سے فرمایا پڑھو، اس نے

سورۂ بقرہ شروع کردی، ان کے فارغ ہونے سے پہلے میں مشقت محسوس کرنے لگا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو اصفہان کی طرف بھیجا، انہوں جتنا مال چاہا لے لیا اور باقی حضرت معاویہ کے پاس بھیج دیا۔

(۳۲۲۴۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ سِيَاهٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ يَزِيدَ الْحِمَّانِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيًّا عَلَى هَذَا الْمِنبَرِ يَقُولُ : أَيُّهَا النَّاسُ ، أَعِينُونِي عَلَى أَنْفُسِكُمْ ، فَإِنْ كَانَتِ الْقَرْيَةُ لَيُصْلِحُهَا السَّبْعَةُ ، وَإِنْ كُنْتُمْ لاَ بُدَّ مُنْتَهِبِيهِ فَهَلُمَّ حَتَّى أَقْسِمَهُ بَيْنَكُمْ ، فَإِنَّ الْقَوْمَ مَتَى يَنْزِلُوا بِالْقَوْمِ يَضْرِبُوا وُجُوهَهُمْ عَنْ قَرْيَتِهِمْ.

(۳۲۲۴۹) حضرت ثعلبہ بن یزید حمانی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس منبر سے یہ فرماتے سنا! اے لوگو! اپنی جانوں پر میری مدد کرو تو پوری بستی کی اصلاح کے لئے سات آدمی کافی ہیں، اور اگر تم ضرور اس میں لوٹ مار مچانا ہی چاہتے ہو تو آؤ میں اس کو تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا ہوں، کیونکہ جب کوئی قوم کسی قوم کے پاس آکر ٹھہرتی ہے تو ان کے چہروں کو ان کی بستی سے پھیر دیتی ہے۔

(۳۲۲۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، قَالَ : مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِحُذَيْفَةَ ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ : لَقَدْ جَلَسَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسًا مَا مِنْهُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلاَّ أُعْطِيَ مِنْ دِينِهِ إِلاَّ هَذَا الرَّجُلُ.

(۳۲۲۵۰) حضرت لیث سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ایک مجلس میں بیٹھے ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس نے اپنا دین کچھ نہ کچھ دے نہ دیا ہو سوائے اس آدمی کے۔

(۳۲۲۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ مِينَاءَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ، وَإِنَّ أَحَدَ أَصَابِعِي فِي جُرْحِهِ هَذِهِ أَوْ هُوَ يَقُولُ : يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ ، إِنِّي لاَ أَخَافُ النَّاسَ عَلَيْكُمْ ، إِنَّمَا أَخَافُكُمْ عَلَى النَّاسِ ، وَإِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمَ اثْنَتَيْنِ لَمْ تَبْرَحُوا بِخَيْرٍ مَا لَزِمْتُمُوهُمَا : الْعَدْلَ فِي الْحُكْمِ ، وَالْعَدْلَ فِي الْقَسْمِ ، وَإِنِّي قَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلَى مِثْلِ مَخْرَفَةِ النَّعَمِ إِلاَّ أَنْ يَعْوَجَّ قَوْمٌ فَيُعْوَجَّ بِهِمْ. (بیہقی ۱۳۴)

(۳۲۲۵۱) حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان سنا جبکہ میری ایک انگلی پر یا یہ ان کے زخم پر تھی: کہ اے قریش کی جماعت! مجھے تم پر لوگوں کا خوف نہیں بلکہ مجھے لوگوں پر تمہارا خوف ہے، اور میں تمہارے درمیان دو ایسی چیزیں چھوڑ رہا ہوں کہ جب تک تم ان دونوں پر مضبوطی سے عمل پیرا رہو گے بھلائی میں رہو گے، ایک فیصلے میں انصاف کرنا، دوسرے تقسیم میں انصاف کرنا اور میں تمہیں چوپایوں کے راستوں جیسے ایک وسیع اور نرم راستے پر چھوڑ رہا ہوں الا یہ کہ کوئی قوم خود ہی ٹیڑھی ہو جائے تو ان کو ٹیڑھا کر دیا جائے۔

(۳۲۲۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : مَرَرْنَا عَلَى أَبِي ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ ، فَسَأَلْنَاهُ عَنْ

مَنْزِلِهِ ، قَالَ : كُنْتُ بِالشَّامِ فَقَرَأْتُ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿الَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ﴾ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ : إِنَّمَا هِيَ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ ، فَقُلْتُ : إِنَّهَا لَفِينَا وَفِيهِمْ ، فَكَتَبْتُ إِلَى عُثْمَانَ ، قَالَ : فَكَتَبَ إِلَيَّ عُثْمَانُ : أَنْ أَقْبِلْ ، فَلَمَّا قَدِمْتُ رَكِبَنِي النَّاسُ كَأَنَّهُمْ لَمْ يَرَوْنِي قَبْلَ ذَلِكَ ، فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى عُثْمَانَ ، فَقَالَ : لَوِ اعْتَزَلْتَ فَكُنْتَ قَرِيبًا ، فَنَزَلْتُ هَذَا الْمَنْزِلَ ، فَلَا أَدَعُ قَوْلَهُ وَلَوْ أَمَّرُوا عَلَيَّ عَبْدًا حَبَشِيًّا.

(۳۱۲۵۲) حضرت زید بن وہب فرماتے ہیں کہ ہم مقام ربذہ میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو ہم نے وہاں پر ان کے قیام کی وجہ پوچھی، انہوں نے فرمایا کہ میں شام میں رہا کرتا تھا، وہاں میں نے یہ آیت پڑھی: ﴿الَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ﴾ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ آیت اہل کتاب کے بارے میں ہے، میں نے کہا کہ یہ آیت ہمارے اور ان کے بارے میں ہے، میں نے یہ بات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجی، انہوں نے میرے پاس پیغام بھیجا کہ میرے پاس آؤ، جب میں آیا تو لوگ میرے گرد اس طرح جمع ہو گئے جیسا کہ انہوں نے مجھے اس سے پہلے دیکھا ہی نہیں تھا، میں نے اس بات کی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے شکایت کی تو انہوں نے فرمایا کہ اچھا ہوتا اگر آپ مدینہ کے باہر قریب کی کسی بستی میں علیحدگی اختیار کر لیتے! میں اس جگہ آ گیا اب میں امیر کے فرمان کو نہیں چھوڑوں گا چاہے وہ میرے اوپر کسی حبشی غلام کو ہی امیر بنا دیں۔

(۳۱۲۵۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : قَالَ إِبْرَاهِيمُ : كَفَى بِمَنْ شَكَّ فِي الْحَجَّاجِ لَحَاهُ اللَّهُ.

(۳۱۲۵۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حجاج کے بارے میں شک کرنے والے کے لئے کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے۔

(۳۱۲۵٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ : أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَ لَهُ سُمَّارٌ ، فَكَانَ عَلَامَةُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ أَنْ يَقُولَ لَهُمْ : إِذَا شِئْتُمْ.

(۳۱۲۵۴) حضرت مغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے کچھ قصہ گو تھے، ان کی آپس میں مجلس برخاست کرنے کی علامت یہ تھی کہ وہ ان سے فرماتے کہ "اب جس وقت تم چاہو"۔

(۳۱۲۵٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : كَانَ إِبْرَاهِيمُ إِذَا ذُكِرَ عِنْدَ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : قَدْ رَأَيْتُ فَتًى يَغْشَى عَلْقَمَةَ فِي عَيْنِهِ بَيَاضٌ فَأَمَّا الشَّعْبِيُّ فَقَدْ رَأَيْتُهُ. يَعْنِي : فِي زَمَانِ ابْنِ زِيَادٍ.

(۳۱۲۵۵) حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے سامنے جب حضرت ابراہیم کا ذکر ہوتا تو فرماتے کہ میں نے ان کو ایسا جوان دیکھا ہے کہ حضرت علقمہ کو ہر وقت چمٹے رہتے ہیں ان کی آنکھ میں سفیدی تھی، اور شعبی کو بھی میں نے ابن زیاد کے زمانے میں دیکھا ہے۔

(۳۱۲٥٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : كَانَ مُعَاذٌ شَابًّا آدَمَ وَضَّاحَ الثَّنَايَا ، وَكَانَ إِذَا جَلَسَ مَعَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَوْا لَهُ مَا يَرَوْنَ لِلْكَهْلِ.

(۳۱۲۵۶) اعمش فرماتے ہیں کہ معاذ جوان مرد تھے، گندم گوں رنگت والے، چمکتے دندان والے، اور جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

صحابہ کے ساتھ بیٹھتے تو لوگ دیکھتے کہ ان کو ادھیڑ لوگوں میں مقام حاصل ہوتا تھا۔

(۳۱۲۵۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : لَمَّا رَجَعَ عَلِيٌّ مِنَ الْجَمَلِ ، وَتَهَيَّأَ إِلَى صِفِّينَ اجْتَمَعَتِ النَّخَعُ حَتَّى دَخَلُوا عَلَى الأَشْتَرِ ، فَقَالَ : هَلْ فِي الْبَيْتِ إِلاَّ نَخَعِيٌّ ، قَالُوا : لاَ ، قَالَ : إِنَّ هَذِهِ الأُمَّةَ عَمَدَتْ إِلَى خَيْرِهَا فَقَتَلَتْهُ ، وَسِرْنَا إِلَى أَهْلِ الْبَصْرَةِ قَوْمٌ لَنَا عَلَيْهِمْ بَيْعَةٌ فَنُصِرْنَا عَلَيْهِمْ بِنَكْثِهِمْ ، وَإِنَّكُمْ سَتَسِيرُونَ إِلَى أَهْلِ الشَّامِ قَوْمٌ لَيْسَ لَكُمْ عَلَيْهِمْ بَيْعَةٌ ، فَلْيَنْظُرَ امْرُؤٌ مِنْكُمْ أَيْنَ يَضَعُ سَيْفَهُ ؟!.

(۳۱۲۵۷) حضرت عمیر بن سعد فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ جنگ جمل سے واپس ہوئے اور صفین کی تیاری کرنے لگے تو قبیلہ نخع والے جمع ہو کر اشتر کے پاس پہنچ گئے، آپ نے پوچھا کہ اس گھر میں قبیلہ نخع کے لوگوں کے علاوہ کوئی آدمی نہیں؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا، آپ نے فرمایا بے شک اس جماعت نے اپنے بہترین آدمی قتل کر دیے، اور ہم نے اہل بصرہ کی طرف پیش قدمی کی جن پر ہمارا بیعت کا حق تھا پس ان کی عہد شکنی کے ساتھ ہماری مدد کی گئی، بے شک تم لوگ عنقریب اہل شام کی طرف کوچ کرو گے جن پر تمہیں بیعت کا حق حاصل نہیں ہے، اس لئے ہر آدمی کو چاہیے کہ دیکھ لے اور خوب سوچ لے کہ اپنی تلوار کہاں چلائے گا۔

(۳۱۲۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ قِيلَ لِعُمَرَ : اكْتُبْ إِلَى جَوَانَانَ ، قَالَ : وَمَا جَوَانَانُ ، قَالُوا : خَيْرُ الْفِتْيَانِ ، قَالَ : اكْتُبْ إِلَى شَرِّ الْفِتْيَانِ. (عبدالرزاق ۱۹۸۵۵)

(۳۱۲۵۸) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت عمر سے کہا گیا کہ جوانوں کی طرف پیغام لکھ دو آپ نے پوچھا جوان کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ بہترین نوجوان، آپ نے فرمایا: میں بدترین نوجوانوں کو پیغام لکھ دیتا ہوں۔

(۳۱۲۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى ضَرَبَهُ الْحَجَّاجُ وَأَوْقَفَهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ ، قَالَ : فَجَعَلُوا يَقُولُونَ لَهُ : الْعَنِ الْكَذَّابِينَ ، فَجَعَلَ يَقُولُ : لَعَنَ اللَّهُ الْكَذَّابِينَ ، ثُمَّ سَكَتَ حِينَ سَكَتَ ، ثُمَّ يَقُولُ : عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَالْمُخْتَارُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ ، فَعَرَفْتُ حِينَ سَكَتَ ، ثُمَّ ابْتَدَأَهُمْ فِعرَّفَهُمْ ، أَنَّهُ لَيْسَ يُرِيدُهُمْ.

(۳۱۲۵۹) اعمش فرماتے ہیں کہ میں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ حجاج نے ان کو کوڑے لگوا کر مسجد کے دروازے پر کھڑا کیا ہوا تھا، فرماتے ہیں کہ پھر وہ لوگ ان سے کہنے لگے کہ جھوٹوں پر لعنت کرو، وہ فرمانے لگے: اللہ تعالیٰ لعنت فرمائے جھوٹوں پر، پھر تھوڑا رک کر فرماتے، علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن زبیر اور مختار بن ابی عبید، ان کے خاموش رہنے کے بعد بولنے سے مجھے پتہ چل گیا کہ وہ انہیں مراد نہیں لے رہے۔

(۳۱۲٦۰) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ الطَّائِيِّ وَالْحَجَّاجُ يَخْطُبُ ، فَقَالَ : مَثَلُ عُثْمَانَ عِنْدَ اللهِ كَمَثَلِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ، قَالَ : فَرَفَعَ

رَأْسَهُ ثُمَّ تَأَوَّهَ ، ثُمَّ قَالَ : ﴿إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾ قَالَ :فَقَالَ أَبُو الْبَخْتَرِيِّ : كَفَرَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ.

(۳۱۲۶۰) عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ ابوالبختری طائی کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا جبکہ حجاج خطبہ دے رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مثال اللہ کے ساتھ حضرت عیسیٰ بن مریم کی طرح ہے، کہتے ہیں کہ پھر اس نے سر اٹھا کر آہ نکالی پھر کہا ﴿إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ﴾ ...... ﴿وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾ (اور بنانے والا ہوں تیرے متبعین کو کفار پر غالب قیامت کے دن تک) عطاء فرماتے ہیں کہ اس پر ابوالبختری نے فرمایا رب کعبہ کی قسم! یہ کافر ہو گیا۔

(۳۱۲۶۱) حَدَّثَنَا مالك بن إسْمَاعِيلَ ، قَالَ :حدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا كِنَانَةُ ، قَالَ :كُنْتُ أَقُودُ بِصَفِيَّةَ لِتَرُدَّ عَنْ عُثْمَانَ ، قَالَ :فَلَقِيَهَا الأَشْتَرُ فَضَرَبَ وَجْهَ بَغْلَتِهَا حَتَّى مَالَتْ وَحَتَّى قَالَتْ :رُدُّونِي لاَ يَفْضَحُنِي هَذَا.

(ابن سعد ۱۲۸)

(۳۱۲۶۱) کنانہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت صفیہ کی سواری چلا رہا تھا تا کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف داری کرتے ہوئے ان کا دفاع کریں، کہ اس اثناء میں ان کے سامنے اشتر آ گیا اور اس نے ان کے خچر کے چہرے پر مارنا شروع کر دیا یہاں تک کہ خچر واپس ہو گیا، اور حضرت صفیہ بھی فرمانے لگیں کہ مجھے واپس کر دو کہیں یہ آدمی مجھے رسوا نہ کر دے۔

(۳۱۲۶۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ :لَمَّا قَدِمَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْكُوفَةِ لِيُنْطَلَقَ بِهِ إِلَى الْحَجَّاجِ إِلَى وَاسِطٍ ، قَالَ : فَأَتَيْنَاهُ وَنَحْنُ ثَلاَثَةُ نَفَرٍ ، أَوْ أَرْبَعَةٌ ، فَوَجَدْنَاهُ فِي كُنَاسَةِ الْخَشَبِ فَجَلَسْنَا إِلَيْهِ ، فَبَكَى رَجُلٌ مِنَّا ، فَقَالَ لَهُ سَعِيدٌ :مَا يُبْكِيك ، قَالَ :أَبْكِي لِلَّذِي نَزَلَ بِكَ مِنَ الأَمْرِ ، قَالَ :فَلاَ تَبْكِ فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ سَبَقَ فِي عِلْمِ اللهِ يَكُونُ هَذَا ، ثُمَّ قَرَأَ :﴿مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي الأَرْضِ ، وَلاَ فِي أَنْفُسِكُمْ إلاَّ فِي كِتَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَبْرَأَهَا إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللهِ يَسِيرٌ﴾.

(۳۱۲۶۲) ربیع بن ابی صالح فرماتے ہیں کہ جب سعید بن جبیر مکہ سے کوفہ آئے تا کہ ان کو واسط میں حجاج کے پاس لے جایا جائے تو ہم تین یا چار آدمی ان کے پاس آئے تو ہم نے ان کو لکڑی کے ایک ڈھیر میں بیٹھا ہوا پایا۔ ہم ان کے پاس بیٹھے تو ہم میں سے ایک آدمی رو پڑا، سعید نے ان سے پوچھا کہ تمہیں کیا چیز رلاتی ہے؟ عرض کیا کہ میں آپ کی مصیبت پر رو رہا ہوں، آپ نے فرمایا نہ روؤ کیونکہ اللہ کے علم میں پہلے سے یہ بات ہے کہ اس طرح ہوگا، پھر آپ نے پڑھا ﴿مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي الأَرْضِ ، وَلاَ فِي أَنْفُسِكُمْ إلاَّ فِي كِتَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَبْرَأَهَا إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللهِ يَسِيرٌ﴾ (زمین میں اور تمہاری جانوں میں کوئی مصیبت نہیں آتی مگر وہ لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہے ہمارے اس زمین کو پیدا کرنے سے پہلے، بے شک یہ اللہ تعالیٰ پر آسان ہے۔

(۳۱۲۶۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ عَبَّادٍ، قَالَ: أَتَى

الْمُخْتَارُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ بِمَالٍ مِنَ الْمَدَائِنِ وَعَلَيْهَا عَمُّهُ سَعْدُ بْنُ مَسْعُودٍ ، قَالَ : فَوَضَعَ الْمَالَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَلَيْهِ مُقَطَّعَةٌ حَمْرَاءُ، قَالَ: فَأَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَ كِيسًا فِيهِ نَحْوٌ مِنْ خَمْسَ عَشْرَةَ مِئَة، قَالَ: هَذَا مِنْ أُجُورِ الْمُومِسَاتِ قَالَ : فَقَالَ عَلِيٌّ : لاَ حَاجَةَ لَنَا فِي أُجُورِ الْمُومِسَاتِ ، قَالَ : وَأَمَرَ بِمَالِ الْمَدَائِنِ فَرُفِعَ إِلَى بَيْتِ الْمَالِ ، قَالَ : فَلَمَّا أَدْبَرَ ، قَالَ لَهُ عَلِيٌّ : قَاتَلَهُ اللهُ ، لَوْ شُقَّ عَلَى قَلْبِهِ لَوُجِدَ مَلآنَ مِنْ حُبِّ اللاَّتِ وَالْعُزَّى.

(۳۱۲۶۳) عبادفرماتے ہیں کہ مختار حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس مدائن سے مال لے کر آیا اور مدائن پر اس کے چچا سعد بن مسعود حاکم تھے، راوی کہتے ہیں کہ اس نے ان کے سامنے مال رکھا اس پر سرخ رنگ کی چادر پڑی تھی، اس نے اپنا ہاتھ اس میں داخل کیا اور ایک تھیلی اس میں سے نکالی جس میں تقریباً پندرہ سو درہم تھے، کہنے لگا کہ یہ زانیہ عورتوں کی اجرتیں ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمیں زانیہ عورتوں کی اجرتوں کی کوئی ضرورت نہیں، فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پھر مدائن کے مال کو بیت المال میں داخل کرنے کا حکم دیا اور جب مختار چلا گیا تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کو غارت کرے اگر اس کا سینہ چیر کر دیکھا جائے تو لات اور عزیٰ کی محبت سے بھرا ہوا ملے۔

(۳۱۲٦٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا دَاوُد ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ : فِي هَذِهِ الآيَةِ : ﴿وَاتَّقُوا فِتْنَةً لاَ تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً﴾ قَالَ لَقَدْ نَزَلَتْ ، وَمَا نَدْرِي مَنْ يَخلُفُ لَهَا ، قَالَ : فَقَالَ بَعْضُهُمْ : يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، فَلِمَ جِئْتَ إِلَى الْبَصْرَةِ ؟ قَالَ : وَيْحَكَ إِنَّا نُبْصِرُ وَلَكِنَّا لاَ نَصْبِرُ.

(۳۱۲۶۴) حضرت حسن حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ﴿وَاتَّقُوا فِتْنَةً لاَ تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً﴾ نازل ہوئی اور ہم یہ نہیں جانتے کہ اس فتنے کا پیچھا کون کرے؟ راوی کہتے ہیں کہ اس پر بعض لوگوں نے کہا کہ اے ابوعبد اللہ! پھر آپ بصرہ کیوں آ گئے؟ آپ نے فرمایا تیرا ناس ہو ہم خوب دیکھتے ہیں لیکن ہم صبر نہیں کر پاتے۔

(۳۱۲٦٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : نَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عِتَابٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا يَخْطُبُ فَأَتَاهُ آتٍ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، أَدْرِكْ بَكْرَ بْنَ وَائِلٍ فَقَدْ ضَرَبَتْهَا بَنُو تَمِيمٍ بِالْكُنَاسَةِ ، قَالَ عَلِيٌّ : هَاه ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى خُطْبَتِهِ ، ثُمَّ أَتَاهُ آخَرُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ ، فَقَالَ : آهٍ ، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ ، أَوِ الرَّابِعَةَ ، فَقَالَ : أَدْرِكْ بَكْرَ بْنَ وَائِلٍ فَقَدْ ضَرَبَتْهَا بَنُو تَمِيمٍ هِيَ بِالْكُنَاسَةِ ، فَقَالَ : الآنَ صَدَقْتَنِي سِنَّ بَكْرِكَ يَا شَدَّادُ ؟ أَدْرِكْ بَكْرَ بْنَ وَائِلٍ وَبَنِي تَمِيمٍ فَأَفْرِغْ بَيْنَهُمْ.

(۳۱۲۶۵) قدامہ بن عتاب فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خطبہ فرما رہے تھے کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا اے امیر المؤمنین! بکر بن وائل کی مدد کو پہنچو کیونکہ ان کو مقام کُناسہ میں بنو تمیم نے مار ہی ڈالا ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آہ لی اور پھر خطبے کی طرف متوجہ ہو گئے، پھر دوسرا شخص آیا اور اس نے بھی یہی کہا آپ نے بھی آہ کیا، پھر وہ تیسری یا چوتھی مرتبہ آیا اور وہی بات دہرائی تو آپ نے فرمایا کہ اے شداد! اب تو نے میرے ساتھ سچائی کا برتاؤ کیا، بکر بن وائل اور بنو تمیم کے پاس پہنچو اور ان کے

درمیان قرعہ اندازی کر دو۔

(۳۱۲٦٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ مَوْلَى صُخَيرٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : بَعَثَ إِلَيَّ الْحَجَّاجُ فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ الأَهْوَازَ ، فَقَالَ لِي : مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ، قَالَ : قُلْتُ : مَعِي مَا إن اتَّبَعْته كَفَانِي ، قَالَ : إنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْتَعِينَ بِكَ عَلَى بَعْضِ عَمَلِي ، قَالَ : قُلْتُ : إنْ تُقْحِمْنِي أَقْتَحِمْ ، وَإِنْ تَجْعَلْ مَعِي غَيْرِي خِفْت بَطَائِنَ السُّوءِ ، قَالَ : فَقَالَ الْحَجَّاجُ : وَاللهِ لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ إنَّ بَطَائِنَ السُّوءِ لَمَفْسَدَةٌ للرَّجُلِ ، قَالَ : قُلْتُ : مَا زِلْت أَقْحَزُ مُنْذُ اللَّيْلَةَ عَلَى فِرَاشِي مَخَافَةَ أَنْ تَقْتُلَنِي ، قَالَ : وَعَلاَمَ أَقْتُلُكَ ؟ أَمَا وَاللهِ لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ ، إنِّي لأَقْتُلُ الرَّجُلَ عَلَى أَمْرٍ قَدْ كَانَ مَنْ قَبْلِي يُهَابُ الْقَتْلُ عَلَى مِثْلِهِ.

(۳۱۲٦٦) ابو وائل فرماتے ہیں کہ میرے پاس حجاج کا پیغام آیا تو میں اس کے پاس اہواز گیا، اس نے مجھ سے سوال کیا کہ آپ کو کتنا قرآن یاد ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے اتنا یاد ہے کہ اگر میں اس کی پیروی کروں تو میرے لیے کافی ہے، وہ کہنے لگا کہ میں چاہتا ہوں کہ اپنے بعض کاموں میں آپ سے مدد لوں، میں نے کہا اگر آپ مجھے اس کام میں جھونک دیں تو میں اتر جاؤں گا، اور اگر آپ میرے ساتھ کسی دوسرے آدمی کو بھی لگائیں گے تو مجھ برے راز دار کا خطرہ رہے گا، کہتے ہیں کہ اس پر حجاج نے کہا: بخدا آپ نے سچ فرمایا بے شک برے راز دان انسان کی بگاڑ کا سبب ہیں، میں نے کہا: میں رات بھر اپنے بستر پر اس بارے میں بے چین رہا کہ کہیں تم مجھے قتل نہ کر ڈالو، کہنے لگا کہ میں تمہیں کیوں قتل کروں گا؟ بخدا اگر آپ نے یہ کہہ ہی دیا ہے تو میں آپ کو بتاتا ہوں کہ میں کسی بھی آدمی کو ایسے جرم پر قتل کرتا ہوں کہ مجھ سے پہلے لوگ بھی اس جیسی بات پر قتل کا خوف رکھتے تھے۔

(۳۱۲٦٧) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حَبَّابٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِلاَلٍ الْقُرَشِيُّ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبِي ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ لِمَرْوَانَ وَأَبْطَأَ بِالْجُمُعَةِ : تَظَلُّ عِنْدَ بِنْتِ فُلاَن تُرَوِّحُك بِالْمَرَاوِحِ وَتَسْقِيك الْمَاءَ الْبَارِدَ ، وَأَبْنَاءُ الْمُهَاجِرِينَ يُسْلَقُونَ مِنَ الْحَرِ ، لَقَدْ هَمَمْت أَنِّي أَفْعَلُ وَأَفْعَلُ ، ثُمَّ قَالَ : اسْمَعُوا لأَمِيرِكُمْ.

(۳۱۲٦٧) بلال قرشی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مروان سے اس وقت یہ فرماتے سنا جبکہ مروان جمعہ کے لئے دیر سے پہنچا تھا، کہ تم فلاں کی بیٹی کے پاس پڑے رہتے ہو جو تمہیں پنکھے جھلتی اور ٹھنڈا پانی پلاتی ہے اور مہاجرین کی اولاد گرمی سے جلتی رہتی ہے میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ ایسا ایسا کروں گا، پھر لوگوں سے فرمایا کہ اپنے امیر کی بات سنو۔

(۳۱۲٦٨) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا حماد بن زيد ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو نَعَامَةَ عَمْرُو بْنُ عِيسَى ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : اللَّهُمَّ أَدْرِكْ خُفْرَتَكَ فِي عُثْمَانَ وَأَبْلِغِ الْقِصَاصَ فِي مُذَمَّمٍ وَأَبْدِ عَوْرَةَ أَعْيَنَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ أَبِي امْرَأَةِ الْفَرَزْدَقِ.

(۳۱۲٦٨) ابو نعامہ عمرو بن عیسیٰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول نقل فرماتے ہیں: اے اللہ! عثمان کے بارے میں اپنے وعدے کو پورا کر دیجیے! اور "مذمم" کو قصاص تک پہنچایئے! اور "اَعْیَنْ" کے عیوب کو ظاہر فرما دیجیے! اعین بنو تمیم کا ایک آدمی تھا اور فرزدق کی

بیوی کا باپ تھا۔

(۳۱۲۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو نَضْرَةَ :أَنَّ رَبِيعَةَ كَلَّمَت طَلْحَةَ فِي مَسْجِدِ بَنِي سَلَمَةَ ، فَقَالَت :كُنَّا فِي نَحْرِ الْعَدُوِّ حِينَ جَائَتْنَا بَيْعَتُك هَذَا الرَّجُلَ ، ثُمَّ أَنْتَ الآنَ تُقَاتِلُهُ ، أَوْ كَمَا قَالُوا ، فَقَالَ :إنِّي أُدْخِلْت الْحُشَّ وَوُضِعَ عَلَى عُنُقِي اللُّج ، فَقِيلَ :بَايِعْ وَإِلاَّ قَتَلْنَاك ، قَالَ :فَبَايَعْت ، وَعَرَفْتُ أَنَّهَا بَيْعَةُ ضَلاَلَةٍ.

قَالَ التَّيْمِيُّ :وَقَالَ وَلِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ :إنَّ مُنَافِقًا مِنْ مُنَافِقِي أَهْلِ الْعِرَاقِ جَبَلَةَ بْنَ حَكِيمٍ قَالَ لِلزُّبَيْرِ : فَإِنَّك قَدْ بَايَعْت ، فَقَالَ الزُّبَيْرُ :إنَّ السَّيْفَ وُضِعَ عَلَى عنقِي فَقِيلَ لِي :بَايِعْ وَإِلاَّ قَتَلْنَاك ، قَالَ :فَبَايَعْت.

(۳۱۲۶۹) ابونضرہ روایت کرتے ہیں کہ ربیعہ نے طلحہ رضی اللہ عنہ سے مسجد بنوسلمہ میں بات کی، اور کہا کہ ہم دشمن سے مقابلہ کررہے تھے جب ہمیں آپ کی اس شخص کے ہاتھ پر بیعت کی خبر پہنچی، پھر اب آپ ان سے قتال کررہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے ایک تنگ جگہ میں داخل کر کے میری گردن پر تلوار رکھ دی گئی اور مجھ سے کہا گیا بیعت کرو ورنہ ہم آپ کو قتل کر دیں گے اس لیے میں نے یہ جانتے ہوئے بیعت کی کہ یہ گمراہی کی بیعت ہے۔

ابراہیم تیمی فرماتے ہیں کہ ولید بن عبدالملک نے کہا کہ اہل عراق کے ایک منافق جبلہ بن حکیم نے حضرت زبیر سے کہا کہ آپ نے تو بیعت کرلی تھی؟ حضرت زبیر نے جواب دیا کہ میری گردن پر تلوار رکھ کر مجھے کہا گیا بیعت کرو ورنہ ہم تمہیں قتل کر دیں گے، اس لیے میں نے بیعت کرلی۔

(۳۱۲۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ :أَنَّ أُنَاسًا كَانُوا عِنْدَ فُسْطَاطِ عَائِشَةَ ، فَمَرَّ عُثْمَان أُرى ذَاكَ بِمَكَّةَ ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ :فَمَا بَقِيَ أَحَدٌ مِنْهُمْ إلاَّ لَعَنَهُ ، أَوْ سَبَّهُ غَيْرِي ، وَكَانَ فِيهِمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ ، فَكَانَ عُثْمَان عَلَى الْكُوفِيِّ أَجْرَأَ مِنْهُ عَلَى غَيْرِهِ ، فَقَالَ :يَا كُوفِي ، أَتَشْتُمُنِي ؟ اقْدَمِ الْمَدِينَةَ ، كَأَنَّهُ يَتَهَدَّدُهُ ، قَالَ :فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ ، فَقِيلَ لَهُ :عَلَيْك بِطَلْحَةِ ، قَالَ :فَانْطَلَقَ مَعَهُ طَلْحَةُ حَتَّى أَتَى عُثْمَانَ ، قَالَ عُثْمَان :وَاللهِ لأَجْلِدَنَّكَ مِئَة ، قَالَ طَلْحَةُ :وَاللهِ لاَ تَجْلِدُهُ مِئَة إلاَّ أَنْ يَكُونَ زَانِيًا ، قَالَ :لأَحْرِمَنَّكَ عَطَائَك ، قَالَ :فَقَالَ طَلْحَةُ :إنَّ اللَّهَ سَيَرْزُقُهُ.

(۳۱۲۷۰) حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ بہت سے لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے خیمہ کے پاس تھے کہ ادھر سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا گزر ہوا، میرا خیال ہے کہ یہ مکہ کا واقعہ ہے، ابوسعید فرماتے ہیں کہ میرے علاوہ ان تمام آدمیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر لعنت کی اور ان کو برا بھلا کہا، ان میں ایک آدمی اہل کوفہ میں سے تھا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دوسروں کے مقابلے میں اس کوفی پر زیادہ جرأت دکھائی اور کہا اے کوفہ والے! کیا تم مجھے گالیاں دیتے ہو؟ ذرا مدینہ آؤ، یہ بات آپ نے دھمکی کے انداز میں فرمائی، وہ آدمی مدینہ آیا، اس کو کہا گیا کہ طلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہو، کہتے ہیں کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اس کے ساتھ چلے یہاں تک کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

کے پاس آئے، عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا میں تمہیں سو کوڑے لگاؤں گا، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم تم اس کو صرف زانی ہونے کی صورت میں ہی سو کوڑے لگا سکتے ہو، آپ نے اس سے فرمایا میں تجھ کو تیرے وظیفے سے محروم کروں گا، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کو روزی دے دیں گے۔

(۳۱۴۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ جَاوَانَ ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نُرِيدُ الْحَجَّ ، قَالَ الأَحْنَفُ : فَانْطَلَقْتُ فَأَتَيْتُ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ ، فَقُلْتُ : مَنْ تَأْمُرَانِي بِهِ وَتَرْضَيَانِهِ لِي ؟ فَإِنِّي مَا أَرَى هَذَا إِلاَّ مَقْتُولاً ، يَعْنِي عُثْمَانَ ، قَالاَ : نَأْمُرُك بِعَلِيٍّ ، قُلْتُ تَأْمُرَانِي بِهِ وَتَرْضَيَانِهِ لِي ؟ قَالاَ : نَعَمْ ، قَالَ : ثُمَّ انْطَلَقْت حَاجًّا حَتَّى قَدِمْت مَكَّةَ ، فَبَيْنَا نَحْنُ بِهَا إِذْ أَتَانَا قَتْلُ عُثْمَانَ ، وَبِهَا عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ ، فَلَقِيتُهَا ، فَقُلْتُ : مَنْ تَأْمُرِينِي بِهِ أَنْ أُبَايِعَ ؟ قَالَتْ : عَلِيٍّ ، قُلْتُ : أَتَأْمُرِينِي بِهِ وَتَرْضَيْنَهُ لِي ؟ قَالَتْ : نَعَمْ ، فَمَرَرْت عَلَى عَلِيٍّ بِالْمَدِينَةِ فَبَايَعْته ، ثُمَّ رَجَعْت إِلَى الْبَصْرَةِ وَأَنَا أَرَى أَنَّ الأَمْرَ قَدِ اسْتَقَامَ.

فَبَيْنَا أَنَا كَذَلِكَ إِذْ أَتَانِي آتٍ ، فَقَالَ : هَذِهِ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ قَدْ نَزَلُوا جَانِبَ الْخُرَيْبَةِ ، قَالَ : فَقُلْتُ : مَا جَاءَ بِهِمْ ؟ قَالُوا : أَرْسَلُوا إِلَيْك يَسْتَنْصِرُونَك عَلَى دَمِ عُثْمَانَ ، قُتِلَ مَظْلُومًا ، قَالَ : فَأَتَانِي أَفْظَعُ أَمْرٍ أَتَانِي قَطُّ ، قَالَ : قُلْتُ : إِنَّ خِذْلاَنِي هَؤُلاَءِ وَمَعَهُمْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ وَحَوَارِيُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَشَدِيدٌ ، وَإِنَّ قِتَالِي ابْنِ عَمِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَنْ أَمَرُونِي بِبَيْعَتِهِ لَشَدِيدٌ.

قَالَ : فَلَمَّا أَتَيْتهمْ ، قَالُوا : جِئْنَا نَسْتَنْصِرُك عَلَى دَمِ عُثْمَانَ قُتِلَ مَظْلُومًا ، قَالَ : قُلْتُ : يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، أُنْشِدُك بِاللهِ أَقُلْتُ لَكِ : مَنْ تَأْمُرِينِي فَقُلْتِ : عَلِيّ ، وَقُلْتُ : تَأْمُرِينِي بِهِ وَتَرْضِينَهُ لِي ؟ قُلْتُ : نَعَم ؟ قَالَتْ : نَعَمْ ، وَلَكِنَّهُ بَدَّل ، فَقُلْتُ : يَا زُبَيْرُ يَا حَوَارِيَّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَا طَلْحَةُ ، نَشَدْتُكُمَا بِاللهِ : أَقُلْت لَكُمَا : مَنْ تَأْمُرَانِي بِهِ ، فَقُلْتُمَا : عَلِيًّا ، فَقُلْتُ : تَأْمُرَانِي بِهِ وَتَرْضَيَانِهِ لِي ، فَقُلْتُمَا : نَعَمْ ؟ قَالاَ : بَلَى ، وَلَكِنَّهُ بَدَّلَ.

قَالَ : قُلْتُ : لاَ أُقَاتِلُكُمْ وَمَعَكُمْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ وَحَوَارِيُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلاَ أُقَاتِلُ ابْنَ عَمِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرْتُمُونِي بِبَيْعَتِهِ ، اخْتَارُوا مِنِّي إِحْدَى ثَلاَثِ خِصَالٍ : إِمَّا أَنْ تَفْتَحُوا لِي بَابَ الْجِسْرِ فَأَلْحَقَ بِأَرْضِ الأَعَاجِمِ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ مِنْ أَمْرِهِ مَا قَضَى ، أَوْ أَلْحَقَ بِمَكَّةَ فَأَكُونَ بِهَا حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ مِنْ أَمْرِهِ مَا قَضَى ، أَوْ أَعْتَزِلَ فَأَكُونَ قَرِيبًا ، قَالُوا : نَأْتَمِر ، ثُمَّ نُرْسِلُ إِلَيْك ، فَأْتَمَرُوا ، فَقَالُوا : نَفْتَحُ لَهُ بَابَ الْجِسْرِ يَلْحَقُ بِهِ الْمُفَارِقُ وَالْخَاذِلُ ، أَوْ يَلْحَقُ بِمَكَّةَ فَيَتَعَجَّسَكُمْ فِي قُرَيْشٍ وَيُخْبِرُهُمْ بِأَخْبَارِكُمْ ، لَيْسَ ذَلِكَ بِرَأْيٍ ، اجْعَلُوهُ هَاهُنَا قَرِيبًا حَيْثُ تَطَؤُونَ عَلَى صِمَاخِهِ وَتَنْظُرُونَ إِلَيْهِ.

فَاعْتَزَلَ بِالْجَلْحَاءِ مِنَ الْبَصْرَةِ وَاعْتَزَلَ مَعَهُ زُهَاءُ سِتَّةِ آلاَفٍ ، ثُمَّ الْتَقَى الْقَوْمُ ، فَكَانَ أَوَّلُ قَتِيلٍ طَلْحَةَ

وَكَعْبَ بْنَ سُورٍ وَمَعَهُ الْمُصْحَفُ ، يُذَكِّرُ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ حَتَّى قُتِلَ بَيْنَهُمْ ، وَبَلَغَ الزُّبَيْرُ سَفَوَانَ مِنَ الْبَصْرَةِ كَمَكَانِ الْقَادِسِيَّةِ مِنْكُمْ ، فَلَقِيَهُ النَّعِرُ : رَجُلٌ مِنْ مُجَاشِعٍ ، فَقَالَ : أَيْنَ تَذْهَبُ يَا حَوَارِيَّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ إِلَيَّ ، فَأَنْتَ فِي ذِمَّتِي لَا يُوصَلُ إِلَيْكَ ، فَأَقْبَلَ مَعَهُ ، فَأَتَى إِنْسَانٌ الأَحْنَفَ ، فَقَالَ : هَذَا الزُّبَيْرُ قَدْ لَحِقَ بِسَفَوَانَ ، قَالَ : فَمَا يَأْمَنُ ؟ جَمَعَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى ضَرَبَ بَعْضُهُمْ حَوَاجِبَ بَعْضٍ بِالسُّيُوفِ ، ثُمَّ لَحِقَ بِبَيْتِهِ وَأَهْلِهِ.

قَالَ : فَسَمِعَهُ عُمَيْرُ بْنُ جُرْمُوزٍ ، وَغُوَاةٌ مِنْ غُوَاةِ بَنِي تَمِيمٍ ، وَفُضَالَةُ بْنُ حَابِسٍ ، وَنُفَيْعٌ ، فَرَكِبُوا فِي طَلَبِهِ فَلَقُوهُ مَعَ النَّعِرِ ، فَأَتَاهُ عُمَيْرُ بْنُ جُرْمُوزٍ مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لَهُ ضَعِيفَةٍ فَطَعَنَهُ طَعْنَةً خَفِيفَةً ، وَحَمَلَ عَلَيْهِ الزُّبَيْرُ وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لَهُ يُقَالُ لَهُ : ذُو الْخِمَارِ ، حَتَّى إِذَا ظَنَّ ، أَنَّهُ نَائِلُهُ نَادَى صَاحِبَيْهِ يَا نُفَيْعُ ، يَا فُضَالَةُ ، فَحَمَلُوا عَلَيْهِ حَتَّى قَتَلُوهُ.

(۳۱۲۷۱) احنف بن قیس ؒ کہتے ہیں کہ ہم مدینہ آئے اور ہم حج کے لئے جانا چاہتے تھے، کہتے ہیں میں چل کر طلحہ ؓ اور زبیر ؓ کے پاس آیا اور کہا کہ تم مجھے کس کے ساتھ رہنے کا حکم دیتے ہو اور کس کو میرے لیے پسند کرتے ہو؟ کیونکہ میرے خیال میں تو یہ صاحب یعنی حضرت عثمان ؓ قتل ہو جائیں گے، فرمانے لگے کہ ہم تمہیں علی ؓ کے ساتھ رہنے کا حکم دیتے ہیں، میں نے کہا کیا تم مجھے ان کے ساتھ رہنے کا حکم دیتے ہو اور ان کو میرے لیے پسند کرتے ہو؟ فرمانے لگے جی ہاں! کہتے ہیں کہ پھر میں حج کو چلا گیا یہاں تک کہ مکہ مکرمہ پہنچ گیا، ہم وہیں تھے کہ ہمیں حضرت عثمان ؓ کے قتل کی خبر پہنچی، اور حضرت عائشہ ؓ بھی وہیں تھیں میں ان سے ملا اور پوچھا کہ آپ مجھے کس کی بیعت کا حکم فرماتی ہیں؟ فرمانے لگیں کہ حضرت علی ؓ کی بیعت کا، میں نے کہا کیا آپ مجھے ان کی بیعت کا حکم کرتی ہیں اور ان کو میرے لیے پسند کرتی ہیں؟ فرمانے لگیں جی ہاں! اس کے بعد میں مدینہ میں حضرت علی کے پاس سے گزرا تو میں نے ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی، پھر میں بصرہ چلا گیا اور میرا خیال تھا کہ معاملہ صاف ہو گیا ہے۔

اس دوران ایک آنے والا میرے پاس آیا اور کہا کہ حضرت عائشہ ؓ حضرت طلحہ ؓ اور حضرت زبیر ؓ خریبہ کے کنارے پڑاؤ ڈالے ہوئے ہیں میں نے کہا وہ کس لیے تشریف لائے ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ وہ آپ کے پاس اس لیے آئے ہیں کہ آپ سے حضرت عثمان ؓ کے خون کے بارے میں مدد لیں، کیونکہ ان کو ظلماً قتل کیا گیا ہے، کہتے ہیں کہ یہ سن کر میں اتنا گھبرا گیا کہ اس سے پہلے اتنی گھبراہٹ مجھ پر نہیں آئی تھی، اور میں نے سوچا کہ میرا ان حضرات کو چھوڑ دینا جن کے ساتھ ام المومنین اور رسول اللہ ﷺ کے حواری ہیں نہایت سخت بات ہے، اور اسی طرح میرا رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد سے قتال کرنا بعد از ان کہ یہ حضرات مجھے ان کی بیعت کا حکم بھی فرما چکے ہیں بہت ہی مشکل کام ہے۔

فرماتے ہیں کہ جب میں ان کے پاس پہنچا تو وہ فرمانے لگے کہ ہم آپ کے پاس آئے ہیں اور ہم آپ سے حضرت

عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کے خلاف مدد لینا چاہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا اے ام المومنین! میں آپ کو اللہ عزوجل کی قسم دیتا ہوں آپ بتائیں کہ کیا میں نے آپ سے یہ پوچھا تھا کہ آپ مجھے کس کی بیعت کا حکم دیتی ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ علی کی، اور پھر میں نے آپ سے یہ بھی پوچھا تھا کہ کیا واقعی آپ مجھے ان کی بیعت کا حکم دیتی اور ان کو میرے لیے پسند کرتی ہیں؟ آپ نے فرمایا تھا جی ہاں! فرمانے لگیں ایسا ہی ہوا ہے لیکن حضرت علی بدل گئے ہیں، پھر میں نے کہا اے زبیر! اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری! اے طلحہ! میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ کیا میں نے تمہیں کہا تھا کہ آپ مجھے کس کی جیلعت کا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا تھا: علی کی، میں نے پوچھا تھا کہ کیا واقعی آپ مجھے ان کی بیعت کا حکم دیتے اور ان کو میرے لیے پسند کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا تھا جی ہاں! کہنے لگے کیوں نہیں، ایسا ہی ہے، لیکن وہ بدل گئے ہیں۔

کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ میں تمہارے ساتھ قتال نہیں کروں گا کیونکہ تمہارے ساتھ ام المومنین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری ہیں، اور نہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد ہی سے لڑوں گا جن کی بیعت کا تم نے مجھے حکم دیا ہے۔ میری تین باتوں میں سے ایک قبول کرلو! یا تو میرے لیے پل کا راستہ کھول دو، میں عجمیوں کے علاقے میں چلا جاتا ہوں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ جو چاہیں فیصلہ فرمائیں، یا میں مکہ مکرمہ چلا جاؤں اور وہیں رہوں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنی مشیت کے مطابق فیصلہ فرمادیں، یا میں علیحدگی اختیار کر کے قریب ہی کہیں رہنے لگوں، فرمانے لگے کہ ہم مشورہ کرتے ہیں، پھر ہم آپ کے پاس پیغام بھیج دیں گے، چنانچہ انہوں نے مشورہ کیا، اور فرمایا کہ اگر ہم اس کے لئے پل کا راستہ کھول دیتے ہیں تو جو شخص لشکر سے جدا ہونا چاہے گا یا ناکام اور پسپا ہو جائے گا وہ اس کے پاس چلا جائے گا، اور اگر اس کو مکہ مکرمہ بھیج دیا جائے تو قریش مکہ سے تمہاری خبریں لیتا رہے گا اور تمہاری خبریں انہیں پہنچاتا رہے گا، یہ کوئی درست فیصلہ نہیں ہے، اس کو یہیں قریب ہی رکھو جہاں تم اس کو اپنے لئے نرم گوش بھی رکھو گے اور اس کی نگرانی بھی کرسکو گے۔

چنانچہ وہ بصرہ سے مقام ''جلحاء'' میں علیحدہ ہو گئے اور ان کے ساتھ چھ ہزار کے لگ بھگ آدمی بھی مل گئے، پھر ان کی مڈبھیڑ ہوئی تو سب سے پہلے قتل ہونے والے حضرت طلحہ اور کعب بن مسور تھے جن کے پاس قرآن کریم کا نسخہ تھا جو دونوں جماعتوں کو نصیحت کر رہے تھے یہاں تک کہ انہی جماعتوں کے درمیان شہید ہو گئے، اور حضرت زبیر بصرہ کے مقام پر سفوان میں پہنچ گئے، اتنا دور جتنا کہ تم سے مقامِ قادسیہ ہے، چنانچہ ان کو قبیلہ مجاشع کا ایک نعر نامی آدمی ملا اور پوچھا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری! آپ کہاں جارہے ہیں؟ میرے ساتھ آیئے آپ میرے ضمان میں ہیں، آپ تک کوئی نہیں پہنچ سکے گا، چنانچہ آپ اس کے ساتھ چلے گئے، چنانچہ ایک آدمی احنف کے پاس آیا اور کہا زبیر یہاں سفوان میں پہنچ گئے ہیں، اس نے کہا کہ اب وہ بے خوف کیسے رہ سکتے ہیں جبکہ انہوں نے مسلمانوں کو اس طرح جمع کر دیا کہ ان میں سے بعض بعض کے سروں کو مارنے لگے پھر یہ اپنے گھر کو واپس چلے جارہے ہیں۔

یہ بات عمیر بن جرموز اور بنوتمیم کے بدمعاشوں نے سن لی، اسی طرح فضالہ بن عبید اور نفیع نے بھی، چنانچہ وہ ان کا پیچھا

کرنے لگے اوران کی حضرت زبیر کے ساتھ ملاقات ہوئی جبکہ حضرت زبیر نعر کے ساتھ تھے، عمیر بن جرموز ان کے پیچھے آیا جبکہ وہ ایک کمزور سے گھوڑے پر سوار تھا، اور آ کر ان کو ہلکی سی ضرب لگائی، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کا پیچھا کیا جبکہ وہ اپنے ذوالخمار نامی گھوڑے پر سوار تھے، جب اس کو یقین ہوگیا کہ وہ حضرت زبیر کی پہنچ میں آ گیا ہے تو اپنے ساتھیوں کو آواز لگائی اے نفیع !اے فضالہ! چنانچہ انہوں نے حضرت زبیر پر حملہ کیا اور آپ کو قتل کر دیا۔

(۳۱۲۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: مَازَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا قَتَادَةَ، فَقَالَ: لَأَجُزَّنَّ جُمَّتَكَ، فَقَالَ لَهُ: لَكَ مَكَانُهَا أَسِيرٌ، فَقَالَ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ: أَكْرِمْهَا، فَكَانَ يَتَّخِذُ لَهَا السُّكَ.

(۳۱۲۷۲) یحییٰ بن عبداللہ بن ابی قتادہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ابوقتادہ کے ساتھ مزاح فرمایا کہ میں تمہاری زلفیں کاٹ دوں گا انہوں نے فرمایا کہ ان کے بدلے میں آپ کو ایک غلام دیتا ہوں۔ آپ نے بعد میں ان سے فرمایا ان کا خوب خیال رکھو، چنانچہ وہ ان پر خوشبو لگا کر رکھتے تھے۔

(۳۱۲۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ :أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ زَوَّجَ ابْنَتَهُ فَخَلَا بِهَا ، فَقَالَ لَهَا :إِذَا نَزَلَ بِكِ الْمَوْتُ ، أَوْ أَمْرٌ مِنْ أُمُورِ الدُّنْيَا فَظِيعٌ فَاسْتَقْبِلِيهِ بِأَنْ تَقُولِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

قَالَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ :فَبَعَثَ إِلَيَّ الْحَجَّاجُ فَقُلْتُهُنَّ ، فَلَمَّا مَثُلْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ ، قَالَ :لَقَدْ بَعَثْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَكَ ، وَلَقَدْ صِرْتَ وَمَا مِنْ أَهْلِ بَيْتِكَ أَحَدٌ أَكْرَمُ عَلَيَّ مِنْكَ ، سَلْنِي حَاجَتَكَ.

(۳۱۲۷۳) حضرت حسن بن حسن روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی کا نکاح کیا اور تنہائی میں اس کو نصیحت فرمائی کہ جب تمہیں موت آنے لگے یا دنیا کی کوئی گھبراہٹ میں ڈالنے والی حالت پیش آ جائے تو اللہ تعالیٰ کے سامنے ان الفاظ میں دعا کرنا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

حسن بن حسن فرماتے ہیں کہ حجاج نے میرے پاس پیغام بھیجا تو میں نے یہ الفاظ پڑھ لیے، جب میں اس کے سامنے پیش کیا گیا تو کہنے لگا کہ میں نے آپ کو اس لیے بلایا تھا کہ آپ کو قتل کروں، لیکن میرے اوپر آپ کے اہل بیت میں سے آپ کو قتل کرنا سخت دشوار ہو رہا ہے، اس لئے آپ اپنی کوئی ضرورت پوری کرنا چاہتے ہیں تو بتائیے میں آپ کو دیتا ہوں۔

(۳۱۲۷٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لِعُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ :كَلِّمْ هَؤُلَاءِ لِأَهْلِ الشَّامِ رَجَاءَ أَنْ يَرُدَّهُمْ ذَاكَ ، فَسَمِعَ ذَلِكَ الْحَجَّاجُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ :ارْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ ، فَلَا تَسْمَعُوا مِنْهُ شَيْئًا ، فَقَالَ عُبَيْدٌ :وَيْحَكُمْ ، لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ قَالُوا :﴿لَا تَسْمَعُوا لِهَذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ﴾.

(۳۱۲۷۴) ابن ابی ملیکہ روایت کرتے ہیں کہ ابن زبیر نے عبید بن عمیر سے فرمایا کہ ان شامیوں سے بات کرو تاکہ وہ واپس لوٹ

جائیں، حجاج نے یہ سن کر لوگوں کے پاس پیغام بھیجا کہ اپنی آوازیں بلند کرلو تمہیں ان کی بات سنائی نہ دے، تو عبید نے فرمایا تمہاری ہلاکت ہو ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے کہا ''اس قرآن کو نہ سنو اور اس میں شور وغل کرو تا کہ تم غالب ہو جاؤ۔''

(٣١٢٧٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ :قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ :اللَّهُمَّ إِنَّك تَعْلَمُ أَنِّي لَسْتُ لَهُمْ بِإِمَامٍ.

(٣١٢٧٥) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ ابو جعفر محمد بن علی نے فرمایا: اے اللہ! بے شک آپ جانتے ہیں کہ میں ان لوگوں کا امام نہیں ہوں۔

(٣١٢٧٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي أَيَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ، قَدْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا السِّلاَحِ ، فَجَعَلَ يَقُولُ :لَقَدْ أَعْظَمْتُمَ الدُّنْيَا ! حَتَّى اسْتَلَمَ الْحَجَرَ.

(٣١٢٧٦) جریر بن حازم اہل کوفہ کے ایک شیخ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے عبداللہ بن زبیر کے زمانے میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ مسجد میں داخل ہوئے تو اسلحہ دکھائی دیا، فرمانے لگے کہ تم نے دنیا کی تعظیم شروع کردی ہے، یہاں تک کہ آپ نے حجر اسود کا استلام کیا۔

(٣١٢٧٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى الْجُعْفِيُّ ، قَالَ :أَرْسَلَ الْحَجَّاجُ إِلَى سُوَيْد بْنِ غَفَلَةَ فَقَالَ :لاَ تَؤُمَّ قَوْمَك ، وَإِذَا رَجَعْت فَاسْبُبْ عَلِيًّا ، قَالَ :قُلْتُ سَمْعٌ وَطَاعَةٌ.

(٣١٢٧٧) حضرت ابراہیم بن عبدالاعلیٰ فرماتے ہیں کہ حجاج بن یوسف نے سوید بن غفلہ کو پیغام بھجوایا کہ لوگوں کو نماز نہ پڑھاؤ۔ وہ کہتے ہیں میں نے کہا کہ حکم کی تعمیل ہوگی۔

(٣١٢٧٨) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، قَالَ :ذَكَرَ إِبْرَاهِيمُ :أَنَّهُ أُرْسِلَ إِلَيْهِ زَمَنَ الْمُخْتَارِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ ، قَالَ :فَطَلاَ وَجْهَهُ بِطِلاَءٍ ، وَشَرِبَ دَوَاءً ، فَلَمْ يَأْتِهِمْ فَتَرَكُوهُ.

(٣١٢٧٨) ابراہیم فرماتے ہیں کہ میرے پاس مختار کے زمانے میں بلاوا آیا تو میں نے اپنے چہرے پر روغن مل لیا اور کوئی دوا پی لی اور ان کے پاس نہیں گیا، چنانچہ انہوں نے مجھے چھوڑ دیا۔

(٣١٢٧٩) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذَرِيحٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَتَبَتْ عَائِشَةُ إِلَى مُعَاوِيَةَ : أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ مَنْ يَعْمَلُ بِسَخَطِ اللهِ يَعُدُّ حَامِدُهُ مِنَ النَّاسِ ذَامًّا. (حمیدی ٢٦٦۔ ابن حبان ٢٧٧)

(٣١٢٧٩) شعبی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس پیغام بھیجا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی ناراضی والے اعمال کرتا ہے اس کی تعریف کرنے والے لوگ بھی مذمت کرنے والے شمار کیے جانے لگتے ہیں۔

(٣١٢٨٠) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :رَأَيْتُ حُجْرٌ بْنَ عَدِيٍّ وَهُوَ يَقُولُ :هاه !

بَيْعَتِي لاَ أُقِيلُهَا وَلاَ أَسْتَقِيلُهَا ، سَمَاعُ اللهِ وَالنَّاسِ. يَعْنِي بِقَوْلِهِ الْمُغِيرَةَ.

(۳۱۲۸۰) ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے حجر بن عدی کو یہ کہتے ہوئے سنا: ہائے میری بیعت! جس کو میں ختم کر سکتا ہوں نہ اس سے سبکدوشی طلب کر سکتا ہوں، کہ وہ اللہ تعالیٰ اور لوگوں کی سنی ہوئی ہے، لوگوں سے ان کی مراد حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ تھے۔

(۳۱۲۸۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا قُطْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، قَالَ : كَتَبَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْبَ عُثْمَانَ فَقَالُوا : مَنْ يَذْهَبُ بِهِ إِلَيْهِ، فَقَالَ عَمَّارٌ : أَنَا ، فَذَهَبَ بِهِ إِلَيْهِ ، فَلَمَّا قَرَأَهُ قَالَ : أَرْغَمَ اللَّهُ بِأَنْفِكَ ، فَقَالَ عَمَّارٌ : وَبِأَنْفِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ ، قَالَ : فَقَامَ وَوَطِئَهُ حَتَّى غُشِيَ عَلَيْهِ ، قَالَ : وَكَانَ عَلَيْهِ تُبَّان.

قَالَ : ثُمَّ بَعَثَ إِلَيْهِ الزُّبَيْرِ وَطَلْحَةَ فَقَالاَ لَهُ : اخْتَرْ إِحْدَى ثَلاَثٍ : إِمَّا أَنْ تَعْفُوَ ، وَإِمَّا أَنْ تَأْخُذَ الأَرْشَ ، وَإِمَّا أَنْ تَقْتَصَّ ، قَالَ : فَقَالَ عَمَّارٌ : لاَ أَقْبَلُ مِنْهُنَّ شَيْئًا حَتَّى أَلْقَى اللَّهَ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ : سَمِعْت يَحْيَى بْنَ آدَمَ ، قَالَ : ذَكَرْت هَذَا الْحَدِيثَ لِحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، فَقَالَ : مَا كَانَ عَلَى عُثْمَانَ أَكْثَرَ مِمَّا صَنَعَ.

(۳۱۲۸۱) حضرت سالم بن ابی الجعد روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا کوئی عیب لکھا، اس کے بعد وہ پوچھنے لگے یہ تحریر ان کے پاس کون لے کر جائے گا؟ حضرت عمار نے فرمایا میں لے کر جاؤں گا، وہ لے کر گئے، جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ تحریر پڑھی تو فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کی ناک خاک آلود کرے، حضرت عمار نے اس پر فرمایا: تو پھر حضرت ابو بکر و عمر کی ناک کو بھی، کہتے ہیں کہ اس پر حضرت عثمان کھڑے ہوئے اور ان کو گرالیا اور پاؤں سے روندنے لگے یہاں تک کہ وہ بے ہوش ہو گئے، اس وقت انہوں نے جانگیا پہن رکھا تھا، پھر حضرت عثمان نے ان کے پاس حضرت زبیر اور طلحہ کو بھیجا اور انہوں نے ان سے کہا کہ تین باتوں میں سے ایک کو اختیار کر لو، یا تو معاف کر دو یا تاوان لے لو یا بدلہ لے لو، حضرت عمار نے فرمایا میں ان میں سے کچھ قبول نہیں کرتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جاملوں۔

ابو بکر فرماتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن آدم کو یہ فرماتے سنا کہ میں نے حسن بن صالح کے سامنے یہ حدیث ذکر کی تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت عثمان پر ان کے اس فعل سے زیادہ کوئی الزام نہیں۔

(۳۱۲۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ : إِنَّ الْكُتُبَ تَجِيءُ مِنْ قِبَلِ قُتَيْبَةَ فِيهَا الْبَاطِلُ وَالْكَذِبُ ، فَإِذَا أَرَدْت أَنْ أُحَدِّثَ جَلِيسِي أَفْعَلُ ؟ قَالَ : لاَ بَلْ أَنْصِتْ.

(۳۱۲۸۲) حماد فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیم سے کہا کہ قتیبہ کی طرف سے خط آتے ہیں جن میں باطل اور جھوٹی باتیں بھی ہوتی ہیں، جب میں اپنے کسی ہمنشین کو اس کے بارے میں بیان کرنا چاہوں تو کر دوں؟ فرمایا نہیں! بلکہ خاموش رہو۔

(۳۱۲۸۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِعُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ : ذَهَبْتُمْ بِالدُّنْيَا وَالآخِرَةِ

، قَالَ :وَمَا ذَاكَ ؟ قَالَ :لَكُمْ أَمْوَالٌ تَصَدَّقُونَ مِنْهَا وَتَصِلُونَ مِنْهَا ، وَلَيْسَتْ لَنَا أَمْوَالٌ ، قَالَ :لَدِرْهَمٌ يَأْخُذُهُ أَحَدُكُمْ فَيَضَعُهُ فِي حَقٍّ أَفْضَلَ مِنْ عَشَرَةِ آلَافٍ يَأْخُذُها أَحَدُنَا غَيضًا مِنْ فَيْضٍ فَلاَ يَجِدُ لَهَا مَسًّا.

(۳۱۲۸۳) اسرائیل فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عثمان بن ابی العاص سے کہا کہ تم دنیا اور آخرت دونوں ہی لے گئے، انہوں نے پوچھا کیسے؟ کہنے لگا آپ کے پاس مال ہیں جن میں سے آپ صدقہ کرتے ہیں اور صلہ رحمی کرتے ہیں، اور ہمارے پاس مال نہیں ہیں، آپ نے فرمایا ایک درہم جس کو تم میں سے کوئی شخص لے کر حق طریقے سے خرچ کرتا ہے ان دس ہزار دراہم سے افضل ہے جو ہم میں سے کوئی بہت زیادہ میں سے لیتا ہے لیکن اس میں اس کو تصرف کا کوئی حق نہیں ہوتا۔

(۳۱۲۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :كَانَ بَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَبَيْنَ سَعْدٍ كَلاَمٌ ، قَالَ :فَتَنَاوَلَ رَجُلٌ خَالِدًا عِنْد سَعْدٍ ، فَقَالَ سَعْدٌ :مَهْ ، إِنَّ مَا بَيْنَنَا لَمْ يَبْلُغْ دِينَنَا.

(۳۱۲۸۴) طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت خالد بن ولید اور سعد بن ابی وقاص کے درمیان کچھ تکرار ہوگئی تھی، ایک آدمی نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے سامنے حضرت خالد کی برائی کی تو آپ نے فرمایا خاموش ہو جاؤ، ہمارا جھگڑا اتنا زیادہ نہیں کہ ہمارے دین تک پہنچ جائے۔

(۳۱۲۸٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ سَالِمًا ، قَالَ :كَانَ عُمَرُ إِذَا نَهَى النَّاسَ عَنْ شَيْءٍ جَمَعَ أَهْلَ بَيْتِهِ ، فَقَالَ :إِنِّي نَهَيْتُ النَّاسَ عَنْ كَذَا وَكَذَا ، وَإِنَّ النَّاسَ لَيَنْظُرُونَ إِلَيْكُمْ نَظَرَ الطَّيْرِ إِلَى اللَّحْمِ ، وَايْمُ اللهِ لاَ أَجِدُ أَحَدًا مِنْكُمْ فَعَلَهُ إِلاَّ أَضْعَفْتُ لَهُ الْعُقُوبَةَ ضِعْفَيْنِ.

(۳۱۲۸۵) عبید اللہ بن عمر سالم کے ایک شاگرد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب لوگوں کو کسی چیز سے منع فرماتے تو اپنے گھر والوں کو جمع کر کے فرماتے کہ میں نے لوگوں کو فلاں فلاں کام سے منع کر دیا ہے اور لوگ تمہاری طرف اس طرح دیکھیں گے جیسے پرندہ گوشت کی طرف دیکھتا ہے، اور خدا کی قسم! تم میں سے جس کو بھی میں یہ کام کرتے دیکھوں گا اس کو دوسروں سے دوگنی سزا دوں گا۔

(۳۱۲۸٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الصَّبَاحِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : كَانَ أَبِي يَسْمَعُ الْخَادِمَ تَسُبُّ الشَّاةَ ، فَيَقُولُ :تَسُبِّينَ شَاةً تَشْرَبِينَ مِنْ لَبَنِهَا.

(۳۱۲۸۶) صباح بن ثابت فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد خادمہ کو سنتے کہ بکری کو برا بھلا کہتی ہے تو فرماتے کہ تم اسی بکری کو برا بھلا کہتی ہو جس کا دودھ پیتی ہو!

(۳۱۲۸۷) حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ سَمِعَهُ يَقُولُ :قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ :قَالَ لِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ :اكْتُبْ إِلَيَّ بِسُنَّةِ عُمَرَ ، قَالَ :قُلْتُ :إِنَّكَ إِنْ عَمِلْتَ بِمَا عَمِلَ عُمَرُ فَأَنْتَ أَفْضَلُ مِنْ عُمَرَ ، إِنَّهُ لَيْسَ لَكَ مِثْلُ زَمَانِ عُمَرَ ، وَلاَ رِجَالٌ مِثْلُ رِجَالِ عُمَرَ.

(۳۱۲۸۷) سالم بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے عمر بن عبدالعزیز ریشید نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا طریقہ میرے پاس لکھ بھیجو، میں نے کہا: اگر آپ اس طرح عمل کرلیں جس طرح حضرت عمر نے عمل کیا تو آپ حضرت عمر سے افضل ٹھہریں گے، کیونکہ نہ تو آپ کا زمانہ ہی حضرت عمر والا زمانہ ہے اور نہ آپ کیساتھ حضرت عمر کے ساتھیوں جیسے آدمی ہیں۔

(۳۱۲۸۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ وَاقِدٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ وَهُوَ سَاجِدٌ فِي الْكَعْبَةِ نَحْوَ الْحَجَرِ وَهُوَ يَقُولُ :إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَسَوَّطُ.

(۳۱۲۸۸) عثمان بن واقد ایک بیان کرنے والے کے واسطے سے حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حطیم کعبہ میں حجر اسود کے قریب سجدے میں یہ دعا کررہے تھے اے اللہ! میں ان فتنوں سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں جو قریش برپا کررہے ہیں۔

(۳۱۲۸۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي أَبُو إِيَاسٍ مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ ، قَالَ :كُنْتُ نَازِلاً عِنْدَ عَمْرِو بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ ، فَلَمَّا حضَرَ رَمَضَانُ ، جَاءَهُ رَجُلٌ بِأَلْفَيْ دِرْهَمٍ مِنْ قِبَلِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، فَقَالَ :إِنَّ الأَمِيرَ يُقْرِئُك السَّلاَمَ وَيَقُولُ :إِنَّا لَمْ نَدَعْ قَارِئًا شَرِيفًا إِلاَّ وَقَدْ وَصَلَ إِلَيْهِ مِنَّا مَعْرُوفٌ ، فَاسْتَعِنْ بِهَذَيْنِ عَلَى نَفَقَةِ شَهْرِكَ هَذَا ، فَقَالَ عَمْرٌو :اقْرَأْ عَلَى الأَمِيرِ السَّلاَمَ ، وَقُلْ لَهُ :إِنَّا وَاللهِ مَا قَرَأْنَا الْقُرْآنَ نُرِيدُ بِهِ الدُّنْيَا ، وَرَدَّهُ عَلَيْهِ.

(۳۱۲۸۹) ابوایاس معاویہ بن قرہ فرماتے ہیں کہ میں عمرو بن نعمان بن مقرن کے پاس ٹھہرا ہوا تھا، جب رمضان کا مہینہ آیا تو ان کے پاس ایک آدمی مصعب بن زبیر کی طرف سے درہم لے کر آیا اور کہا کہ امیر آپ کو سلام عرض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے کسی صاحبِ شرافت قاری کو بھی اپنی جانب سے بھلائی سے محروم نہیں کیا، آپ یہ دو ہزار درہم لے لیں اور اس مہینے کے خرچ میں اس سے مدد حاصل کرلیں، حضرت عمرو نے جواب میں فرمایا کہ امیر کو میرا سلام کہو اور ان سے کہو کہ واللہ! ہم نے دنیا حاصل کرنے کی نیت سے قرآن نہیں پڑھا، یہ کہہ کر وہ دراہم واپس کردیے۔

(۳۱۲۹۰) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، قَالَ :بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ، وَابْنُ عُمَرَ جَالِسٌ فِي نَاحِيَةٍ وَابْنَاهُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ ، وَقَدْ خَطَبَ الْحَجَّاجُ بْنُ يُوسُفَ النَّاسَ ، فَقَالَ :أَلاَ إِنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ نَكَّسَ كِتَابَ اللهِ ، نَكَّسَ اللَّهُ قَلْبَهُ ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :أَلاَ إِنَّ ذَلِكَ لَيْسَ بِيَدِكَ ، وَلاَ بِيَدِهِ ، فَسَكَتَ الْحَجَّاجُ هُنَيْهَةً - إِنْ شِئْتَ قُلْتَ طَوِيلاً ، وَإِنْ شِئْتَ قُلْتُ لَيْسَ بِطَوِيلٍ - ، ثُمَّ قَالَ :أَلاَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ عَلَّمَنَا وَكُلَّ مُسْلِمٍ وَإِيَّاكَ أَيُّهَا الشَّيْخُ ، أَنَّهُ هُوَ نفعك ، قَالَ :فَجَعَلَ ابْنُ عُمَرَ يَضْحَكُ وَقَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ :أَمَا إِنِّي قَدْ تَرَكْت الَّتِي فِيهَا الْفَضْلُ :أَنْ أَقُولَ :كَذَبْتَ.

(۳۱۲۹۰) حبیب بن ابی ثابت فرماتے ہیں کہ اس دوران کہ ہم مسجد حرام میں بیٹھے تھے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ مسجد کے ایک کونے میں تشریف فرما تھے، اور ان کے دائیں بائیں ان کے صاحبزادے بیٹھے ہوئے تھے، حجاج بن یوسف نے لوگوں سے خطبے میں کہا تھا:

خبردار! بے شک عبداللہ بن زبیر نے کتاب اللہ کو بگاڑ دیا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو بگاڑ دے، اس پر ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خبردار! نہ یہ تمہارے اختیار میں ہے نہ ان کے اختیار میں ہے۔ حجاج اس بات پر تھوڑی دیر خاموش رہا، اتنا کہ اگر میں اس خاموشی کو طویل کہوں تو بھی کہہ سکتا ہوں اور اگر کہوں کہ زیادہ طویل خاموشی نہیں تھی تب بھی درست ہوگا، پھر کہنے لگا: اے بڈھے! آگاہ ہو جاؤ! بے شک اللہ تعالیٰ نے ہمیں، تمہیں اور ہر مسلمان کو علم بخشا ہے اگر وہ علم تجھے نفع دے، راوی کہتے ہیں کہ اس پر حضرت ابن عمر ہنسنے لگے، اور اردگرد کے ساتھیوں سے فرمایا کہ میں نے فضیلت والی بات چھوڑ دی، یہ کہ میں کہتا کہ تو نے جھوٹ کہا۔

(۳۱۲۹۱) حَدَّثَنَا مالك بن إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ كَامِلِ بْنِ حَبِيبٍ ، قَالَ : كَانَ الْعَبَّاسُ أَقْرَبَ شَحْمَةِ أُذُنٍ إِلَى السَّمَاءِ.

(۳۱۲۹۱) حضرت کامل بن حبیب فرماتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ دوسرے لوگوں کی بنسبت آسمان کی طرف زیادہ قریب کان کی لو والے تھے۔

(۳۱۲۹۲) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ ، قَالَ : بَيْنَمَا عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ ، إِذْ رَأَى الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ مُقْبِلاً ، فَقَالَ : هَذَا أَحَبُّ أَهْلِ الأَرْضِ إِلَى أَهْلِ السَّمَاءِ.

(۳۱۲۹۲) ولید بن عیزار فرماتے ہیں کہ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کعبہ کے سائے میں تھے کہ انہوں نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کو تشریف لاتے دیکھا تو فرمایا کہ یہ شخص زمین والوں میں آسمان والوں کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے۔

(۳۱۲۹۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ ، قَالَ : قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : إِنَّك قَادِمٌ عَلَى الْحَجَّاجِ فَانْظُرْ مَاذَا تَقُولُ ، لاَ تَقُلْ مَا يَسْتَحِلُّ بِهِ دَمَك ، قَالَ : إِنَّمَا يَسْأَلُنِي كَافِرٌ أَنَا أَوْ مُؤْمِنٌ ؟ فَلَمْ أَكُنْ لأَشْهَدَ عَلَى نَفْسِي بِالْكُفْرِ وَأَنَا لاَ أَدْرِي أَنْجُو مِنْهُ أَمْ لاَ.

(۳۱۲۹۳) عبدالواحد بن ایمن فرماتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر سے کہا کہ آپ حجاج کے پاس جا رہے ہیں تو ذرا دھیان سے بات کرنا، کہیں ایسی بات نہ کہہ بیٹھنا جس سے وہ تمہارے خون کو مباح سمجھ کر قتل کر ڈالے، انہوں نے فرمایا: وہ مجھ سے پوچھے گا کہ تم کافر ہو یا مؤمن؟ میں تو اپنی ذات پر کفر کی گواہی نہیں دے سکتا، اور مجھے اس کا کوئی علم نہیں کہ میں اس کے شر سے نجات پاؤں گا یا نہیں۔

(۳۱۲۹٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ النُّعْمَانِ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى مُعَاوِيَةَ : الْزَمِ الْحَقَّ يَلْزَمْك الْحَقُّ.

(۳۱۲۹۴) نعمان سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ آپ حق کے ساتھ ساتھ رہیے اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہوں گے۔

(۳۱۲۹٥) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : نَسْتَعِينُ بِقُوَّةِ الْمُنَافِقِ وَإِثْمُهُ عَلَيْهِ.

(۳۱۲۹۵) عبدالملک بن عبید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم منافق کی قوت سے مدد حاصل کر لیتے ہیں اور اس کا گناہ

اسی پر رہتا ہے۔

(۳۱۲۹۶) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْفَرَزْدَقَ يَقُولُ : كَانَ ابْنُ حِطَّانَ مِنْ أَشْعَرِ النَّاسِ.

(۳۱۲۹۶) ابن شبرمہ فرماتے ہیں کہ میں نے فرزدق کو یہ کہتے سنا کہ ابن حطان قابل ترین شعراء میں سے تھا۔

(۳۱۲۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ إِذَا لَقِيتُ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ فَكَأَنَّمَا أُفَجِّرُ بِهِ بَحْرًا.

(۳۱۲۹۷) زہری فرماتے ہیں کہ جب میں عبید اللہ بن عبد اللہ ولیٹیز سے ملتا تو مجھے ایسا لگتا کہ ان کی باتوں سے میرے اندر علم کے سمندر جاری ہو گئے ہیں۔

(۳۱۲۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حَمْزَةَ أَبِي عُمَارَةَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لِعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ : مَالَكَ وَلِلشِّعْرِ ، قَالَ : هَلْ يَسْتَطِيعُ الْمَصْدُورُ إِلاَّ أَنْ يَنْفِثَ.

(۳۱۲۹۸) حمزہ بن ابی عمارہ فرماتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیز نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے فرمایا کہ آپ کا شعر سے کیا تعلق؟ انہوں نے فرمایا کہ تپ دق کا مریض پھونکنے کے سوا اور کیا کر سکتا ہے؟

(۳۱۲۹۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ أَرْفَعَ عِنْدَ أَهْلِ الْبَصْرَةِ مِنَ الْحَسَنِ ، حَتَّى خَفَّ مَعَ ابْنِ الأَشْعَثِ وَكَفَّ الآخَرُ ، فَلَمْ يَزَلْ أَبُو سَعِيدٍ فِي عُلُوٍّ مِنْهَا وَسَقَطَ الآخَرُ.

(۳۱۲۹۹) ابن عون فرماتے ہیں کہ مسلم بن یسار اہل بصرہ میں حسن بصری سے زیادہ مقام کے حامل تھے یہاں تک کہ ابن الأشعث کے ساتھ رہنے کی وجہ سے ان کا مرتبہ گھٹ گیا، اس لئے ابو سعید حسن بصری بلند مرتبہ ہی رہے اور دوسرے کا مقام گر گیا۔

(۳۱۳۰۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَوْبَانَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مُنْقِذٌ صَاحِبُ الْحَجَّاجِ : أَنَّ الْحَجَّاجَ لَمَّا قَتَلَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ مَكَثَ ثَلاَثَ لَيَالٍ يَقُولُ : مَالِي وَلِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ.

(۳۱۳۰۰) عمیر بن ہانی فرماتے ہیں کہ مجھے حجاج کے ساتھی منقذ نے خبر دی کہ جب حجاج نے سعید بن جبیر کو قتل کیا تو تین رات تک یہی کہتا ہوا جاگتا رہا کہ سعید بن جبیر میرا کیسا دشمن ہو گیا۔

(۳۱۳۰۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُرَادِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، قَالَ : بَيْنَا شَاعِرٌ يَوْمَ صِفِّينَ يُنْشِدُ هِجَاءً لِمُعَاوِيَةَ وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، قَالَ : وَعَمَّارٌ يَقُولُ : الْزَق بِالْعَجُوزَيْنِ ، قَالَ : فَقَالَ رَجُلٌ : سُبْحَانَ اللهِ ، تَقُولُ هَذَا وَأَنْتُمْ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ لَهُ عَمَّارٌ : إِنْ شِئْتَ أَنْ تَجْلِسَ فَاجْلِسْ ، وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَذْهَبَ فَاذْهَبْ.

(۳۱۳۰۱) عبداللہ بن سلیمہ فرماتے ہیں کہ صفین کی جنگ میں ایک شاعر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے ہجو کر رہا تھا اور عمار رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے کہ دونوں بڑھیوں کے ساتھ چپکے رہو، کہ اس بات پر ایک آدمی نے کہا کہ آپ یہ کہتے ہیں حالانکہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہیں؟ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تو بیٹھنا چاہے تو بیٹھ جا اور اگر جانا چاہے تو چلا جا۔

(۳۱۳۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ : رَحِمَ اللَّهُ ابْنَ الزُّبَيْرِ ، أَرَادَ دَنَانِيرَ الشَّامِ ، رَحِمَ اللَّهُ مَرْوَانَ أَرَادَ دَرَاهِمَ الْعِرَاقِ.

(۳۱۳۰۲) محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ عبداللہ بن زبیر پر رحم فرمائے کہ وہ شام کے دینار چاہتے تھے، اور اللہ تعالیٰ مروان پر رحم فرمائے کہ وہ عراق کے درہم چاہتا تھا۔

(۳۱۳۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَتَبَ زِيَادٌ إِلَى الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ وَهُوَ عَلَى خُرَاسَانَ : إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ كَتَبَ : أَنْ تُصْطَفَى لَهُ الصَّفْرَاءُ وَالْبَيْضَاءُ ، فَلاَ يُقَسَّمُ بَيْنَ النَّاسِ ذَهَبًا وَلاَ فِضَّةً ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ : بَلَغَنِي كِتَابُكَ ، تَذْكُرُ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ كَتَبَ أَنْ تُصْطَفَى لَهُ الْبَيْضَاءُ وَالصَّفْرَاءُ ، وَأَنِّي وَجَدْتُ كِتَابَ اللهِ قَبْلَ كِتَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ، وَإِنَّهُ وَاللهِ لَوْ أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا عَلَى عَبْدٍ ثُمَّ اتَّقَى اللَّهَ جَعَلَ اللَّهُ لَهُ مَخْرَجًا ، وَالسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ ، ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ : اغْدُوا عَلَيَّ بِمَالِكُمْ ، فَغَدَوْا ، فَقَسَمَهُ بَيْنَهُمْ.

(۳۱۳۰۳) حضرت حسن سے روایت ہے کہ زیاد نے حکم بن عمرو غفاری کو پیغام بھیجا جو خراسان کے عامل تھے کہ امیر المؤمنین فرماتے ہیں کہ ان کے لئے سونا اور چاندی علیحدہ کر لی جائے اور لوگوں کے درمیان تقسیم نہ کی جائے، انہوں نے جواب میں لکھا: مجھے آپ کا خط ملا جس میں آپ نے ذکر کیا ہے کہ امیر المؤمنین نے یہ پیغام بھیجا ہے کہ ان کے لئے سونا اور چاندی علیحدہ رکھ لیا جائے، اور میں نے امیر المؤمنین کے خط سے پہلے کتاب اللہ کو پڑھ لیا ہے، بخدا اگر آسمان وزمین کسی بندے پر بالکل بند بھی ہو جائیں پھر وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے راہ نکال دیں گے، والسلام علیکم. پھر انہوں نے لوگوں سے فرمایا کہ صبح میرے پاس اپنے مال لاؤ، چنانچہ وہ لائے تو آپ نے وہ سارا مال ان کے درمیان تقسیم کر دیا۔

(۳۱۳۰٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : مَا زَالَ الزُّبَيْرِ كَأَنَّهُ رَجُلٌ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ حَتَّى أَدْرَكَ بُنَيَّهُ عَبْدُ اللهِ فَلَفَتَهُ عَنَّا.

(۳۱۳۰۴) عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ زبیر رضی اللہ عنہ ہمیشہ سے ہمارے ساتھ اس طرح رہے جیسے وہ ہمارے گھر کے ایک فرد ہوں یہاں تک کہ جب وہ اپنے بیٹے عبداللہ کے پاس پہنچ گئے تو اس نے ان کی توجہ ہم سے ہٹا دی۔

(۳۱۳۰٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي شُرَاعَةَ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ ، قَالَ : ذَكَرُوا الشُّعَرَاءَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا امْرَأَ الْقِيسِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَذْكُورٌ فِي الدُّنْيَا مَذْكُورٌ فِي الآخِرَةِ :

حَامِلٌ لِوَاءَ الشِّعْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي جَهَنَّمَ ، أَوْ قَالَ فِي النَّارِ.

(۳۱۳۰۵) عبادہ بن نُسَیّ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور ﷺ کے سامنے شعراء کا تذکرہ کیا، جب امرؤ القیس کا تذکرہ آیا تو آپ نے فرمایا: اس شاعر کا ذکر دنیا میں بھی لوگوں کی زبانوں پر رہے گا، آخرت میں بھی لوگوں کی زبانوں پر رہے گا، اور وہ قیامت کے دن جہنم میں شعر کا علَم اٹھائے ہوگا، یا فرمایا آگ میں شعر کا علَم اٹھائے ہوگا۔

(۳۱۳۰٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُنَيْدَةَ بْنِ خَالِدٍ الْخُزَاعِيِّ ، قَالَ : أَوَّلُ رَأْسٍ أُهْدِيَ فِي الإِسْلاَمِ : رَأْسُ ابْنِ الْحَمِقِ.

(۳۱۳۰٦) هُنَيدہ بن خالد خزاعی فرماتے ہیں کہ پہلا سر جو اسلام میں تحفۃً بھیجا گیا وہ ابن الحَمِق کا سر تھا۔

(۳۱۳۰۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ الْجَرْمِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ فِيمَنْ صَارَ إِلَى أَهْلِ الشَّامِ يَوْمَ الْخَازِرِ ، فَالْتَقَيْنَا ، فَهَبَّ الرِّيحُ عَلَيْهِمْ ، فَأَدْبَرُوا ، فَقَتَلْنَاهُمْ عَشِيَّتَنَا وَلَيْلَتَنَا حَتَّى أَصْبَحْنَا ، قَالَ : فَقَالَ : إِبْرَاهِيمُ. يَعْنِي : ابْنَ الأَشْتَرِ : إِنِّي قَتَلْتُ الْبَارِحَةَ رَجُلاً وَإِنِّي وَجَدْتُ مِنْهُ رِيحَ طِيبٍ ، وَمَا أُرَاهُ إِلاَّ ابْنَ مَرْجَانَةَ ، شَرَّقَتْ رِجْلاَهُ وَغَرَّبَ رَأْسُهُ ، أَوْ شَرَّقَ رَأْسُهُ وَغَرَّبَتْ رِجْلاَهُ ، قَالَ : فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا هُوَ وَاللهِ هُوَ.

(۳۱۳۰۷) ابو جویریہ جرمی فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں شامل تھا جو جنگ خازر کے دن شام کی طرف جا رہا تھا، چنانچہ ہمارا مقابلہ ہوا تو ہمارے مخالف فریق کے پڑاؤ میں تیز ہوا چل پڑی، وہ بھاگ کھڑے ہوئے، چنانچہ ہم نے ان کو ساری رات صبح تک قتل کیا، ابراہیم بن اشتر کہنے لگے کہ میں نے گذشتہ رات ایک آدمی کو قتل کیا جس سے بہت خوشبو آرہی تھی اور میرا خیال ہے کہ وہ شخص ابن مرجانہ ہی ہوگا، میں نے اس کو اس طرح قتل کیا کہ اس کے دونوں پاؤں مشرق کی سمت گرے اور سر مغرب کی سمت، یا اس کا سر مشرق کی سمت گرا اور اس کے پاؤں مغرب کی سمت گرے، کہتے ہیں کہ میں نے چل کر دیکھا تو بخدا وہ شخص ابن مرجانہ ہی تھا۔

(۳۱۳۰۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي الْعَلاَءُ بْنُ الْمِنْهَالِ الْغَنَوِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو الْجَهْمِ الْقُرَشِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : بَلَغَ عَلِيًّا عَنِّي شَيْءٌ فَضَرَبَنِي أَسْوَاطًا ، ثُمَّ بَلَغَهُ بَعْدَ ذَلِكَ أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَيْهِ ، فَأَرْسَلَ رَجُلَيْنِ يُفَتِّشَانِ مَنْزِلَهُ ، فَوَجَدَا الْكِتَابَ فِي مَنْزِلِهِ ، فَقَالَ لأَحَدِ الرَّجُلَيْنِ وَهُوَ مِنَ الْعَشِيرَةِ : إِنَّكَ مِنَ الْعَشِيرَةِ فَاسْتُرْ عَلَيَّ ، قَالَ : فَأَتَيَا عَلِيًّا فَأَخْبَرَاهُ ، قَالَ : فَرَكِبَ عَلِيٌّ وَرَكِبَ أَبِي ، فَقَالَ لأَبِي : أَمَا إِنَّا فَتَّشْنَا عَلَيْهِ ذَلِكَ فَوَجَدْنَاهُ بَاطِلاً ، قَالَ : مَا ضَرَبَنِي فِيهِ أَبْطَلُ.

(۳۱۳۰۸) ابو جہم قریشی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو میرے بارے میں کوئی بری خبر پہنچی تو انہوں نے مجھے کوڑے لگوائے، پھر ان کو خبر پہنچی کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مجھے کوئی خط لکھا ہے چنانچہ انہوں نے دو آدمی میرا گھر تلاش کرنے بھیجے، انہوں نے میرے گھر میں وہ خط پالیا، تو میں نے ان میں سے ایک آدمی سے جو میرے خاندان سے تھا کہا کہ تو میرے خاندان کا ہے اس لئے میری پردہ پوشی کرنا، چنانچہ وہ آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان کو بات بتائی، ابو جہم فرماتے ہیں کہ پھر

میرے والد اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سوار ہو کر نکلے تو انہوں نے ان سے فرمایا کہ ہم نے آپ کے بارے میں تحقیق کی ہے تو وہ بات باطل محض ثابت ہوئی ہے، میرے والد نے کہا کہ جس معاملے میں آپ نے مجھے کوڑے لگوائے ہیں وہ اس سے زیادہ بے اصل ہے۔

(۳۱۳۰۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عُمَرَ يَقُولُ إِذَا رَأَى الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ : وَيْحَكَ يَا مُغِيرَةُ ، وَاللهِ مَا رَأَيْتُكَ قَطُّ إِلاَّ خَشِيتُ.

(۳۱۳۰۹) ابو الضحیٰ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ مجھے ایک صاحب نے بیان کیا جنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ بات سنی ہے کہ جب آپ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو دیکھتے تو فرماتے کہ مغیرہ! تیرا ناس ہو جب بھی میں نے آپ کو دیکھا میں ڈر ہی گیا۔

(۳۱۳۱۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ ، قَالَ : خَرَجَ إِلَيْنَا ابْنُ مَسْعُودٍ وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ ، فَقَالَ : يَا أَهْلَ الْكُوفَةِ فُقِدَت مِنْ بَيْتِ مَالِكُمُ اللَّيْلَةَ مِئَةُ أَلْفٍ لَمْ يَأْتِنِي بِهَا كِتَابٌ مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ.

(۳۱۳۱۰) عبد اللہ بن سنان فرماتے ہیں کہ ہم لوگ مسجد میں تھے کہ ہمارے پاس حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا اے کوفہ والو! آج رات تمہارے بیت المال میں سے ایک لاکھ درہم غائب ہو گئے جن کے بارے میں میرے پاس امیر المؤمنین کا کوئی خط بھی نہیں آیا۔

(۳۱۳۱۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا فِطْرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُنْذِرٌ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : اتَّقُوا هَذِهِ الْفِتَنَ فَإِنَّهُ لاَ يُشْرِفُ لَهَا أَحَدٌ إِلاَّ انْتَسَفَتْهُ ، أَلاَ إِنَّ هَؤُلاَءِ الْقَوْمَ لَهُمْ أَجَلٌ وَمُدَّةٌ ، لَوْ أَجْمَعَ مَنْ فِي الأَرْضِ أَنْ يُزِيلُوا مُلْكَهُمْ لَمْ يَقْدِرُوا عَلَى ذَلِكَ حَتَّى يَكُونَ اللَّهُ هُوَ الَّذِي يَأْذَنُ فِيهِ ، أَتَسْتَطِيعُونَ أَنْ تُزِيلُوا هَذِهِ الْجِبَالَ ؟!.

(۳۱۳۱۱) محمد بن حنفیہ سے روایت ہے فرمایا کہ ان فتنوں سے بچو کیونکہ جو بھی ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے یہ اس کو برباد کر دیتے ہیں، آگاہ رہو! بے شک اس قوم کا ایک وقت اور ایک مدت مقرر ہے اگر تمام زمین والے اس مدت میں ان کی سلطنت زائل کرنا چاہیں تو نہیں کر سکیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہی اس کی اجازت دے دیں، کیا تم ان پہاڑوں کو ٹلا سکتے ہو؟!

(۳۱۳۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُتْبَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ : بَعَثَنِي سَعْدٌ أَقْسِمُ بَيْنَ الزُّبَيْرِ وَخَبَّابٍ أَرْضًا ، فَتَرَامَيَا بِالْجَنْدَلِ ، فَرَجَعْت فَأَخْبَرْت سَعْدًا ذَلِكَ ، فَضَحِكَ حَتَّى ضَرَبَ بِرِجْلِهِ ، وَقَالَ : فِي الأَرْضِ مِثْلُ هَذَا الْمَسْجِدِ ، أَوْ قَلَّ مَا يَزِيدُ عَلَيْهِ ، قَالَ : فَهَلاَّ رَدَدْتهمَا.

(۳۱۳۱۲) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے مجھے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے درمیان ایک زمین کو تقسیم کرنے کے لئے بھیجا تو وہ ایک دوسرے کو کنکر مارنے لگے، میں نے واپس آ کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو یہ بات بتائی تو وہ ہنسنے لگے یہاں تک کہ انہوں نے اپنا پاؤں زمین پر مارا اور فرمایا کہ وہ زمین اس مسجد جتنی یا اس سے ذرا بڑی ہوگی، پھر فرمایا کہ تم نے

ان کو روک کیوں نہیں دیا؟

(۳۱۳۱۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شَيْبَانَ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قُدِّمَ إِلَيْهِ لَحْمٌ جَدَاوِلاً ، فَقَالَ : انْهَشُوا نَهْشًا.

(۳۱۳۱۳) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ ایک مرتبہ ان کے پاس گوشت کے پارچے لائے گئے، انہوں نے حاضرین سے فرمایا اس کو نوچ کر کھاؤ۔

(۳۱۳۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لَمَّا بُويِعَ لِعَلِيٍّ أَتَانِي فَقَالَ : إِنَّكَ امْرُؤٌ مُحَبَّبٌ فِي أَهْلِ الشَّامِ ، وَقَدِ اسْتَعْمَلْتُكَ عَلَيْهِمْ ، فَسِرْ إِلَيْهِمْ ، قَالَ : فَذَكَرْتُ الْقَرَابَةَ وَذَكَرْتُ الصِّهْرَ ، فَقُلْتُ : أَمَّا بَعْدُ فَوَاللهِ لاَ أُبَايِعُكَ ، قَالَ : فَتَرَكَنِي وَخَرَجَ ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ جَاءَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى أُمِّ كُلْثُومٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهَا وَتَوَجَّهَ إِلَى مَكَّةَ ، فَأُتِيَ عَلِيٌّ رحمه الله فَقِيلَ لَهُ : إِنَّ ابْنَ عُمَرَ قَدْ تَوَجَّهَ إِلَى الشَّامِ ، فَاسْتَنْفِرَ النَّاسَ ، قَالَ : فَإِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَعْجَلُ حَتَّى يُلْقِيَ رِدَائَهُ فِي عُنُقِ بَعِيرِهِ ، قَالَ : وَأُتِيَتْ أُمُّ كُلْثُومٍ فَأُخْبِرَتْ ، فَأَرْسَلَتْ إِلَى أَبِيهَا : مَا هَذَا الَّذِي تَصْنَعُ ، قَدْ جَائَنِي الرَّجُلُ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ، وَتَوَجَّهَ إِلَى مَكَّةَ ، فَتَرَاجَعَ النَّاسُ.

(۳۱۳۱۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی گئی تو وہ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اہل شام تم سے محبت کرتے ہیں اور میں تمہیں ان پر عامل بناتا ہوں تم ان کے پاس چلے جاؤ، میں نے ان سے رشتہ داری اور سسرالی رشتے کا ذکر کیا اور عرض کیا کہ بخدا! میں آپ کے ہاتھ پر بیعت ہی نہیں کرتا، کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھے چھوڑا اور نکل گئے، بعد میں حضرت ابن عمر ام کلثوم کے پاس آئے، ان کو سلام کیا اور مکہ کی طرف چل دیے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لوگ آئے اور کہا کہ ابن عمر شام کی طرف چلے گئے ہیں، چنانچہ انہوں نے لوگوں سے نکلنے کا مطالبہ کیا اور کہا کوئی آدمی تیزی سے جائے اور اپنی چادر ان کے اونٹ کی گردن میں ڈال دے، کہتے ہیں کہ ام کلثوم کے پاس کسی نے خبر پہنچائی تو انہوں نے اپنے والد ماجد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟ وہ میرے پاس آئے، مجھ سے سلام کیا اور مکہ کی طرف گئے ہیں، چنانچہ یہ سن کر لوگ واپس لوٹ آئے۔

(۳۱۳۱۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كُنَّا نَفْخَرُ عَلَى النَّاسِ بِأَرْبَعَةٍ : بِفَقِيهِنَا وَقَاصِّنَا وَمُؤَذِّنِنَا وَقَارِئِنَا ، فَفَقِيهُنَا : ابْنُ عَبَّاسٍ ، وَمُؤَذِّنُنَا : أَبُو مَحْذُورَةَ ، وَقَاصُّنَا : عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ ، وَقَارِئُنَا : عَبْدُ اللهِ بْنُ السَّائِبِ.

(۳۱۳۱۵) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگوں پر چار آدمیوں کے ذریعے فخر کیا کرتے تھے، اپنے فقیہ کے ذریعے، اپنے واعظ کے ذریعے، اور اپنے مؤذن اور قاری کے ذریعے، ہمارے فقیہ ابن عباس رضی اللہ عنہ تھے، ہمارے مؤذن ابو محذورہ تھے، ہمارے واعظ عبید بن عمیر تھے، اور ہمارے قاری عبداللہ بن سائب تھے۔

(٣١٣١٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :لَمَّا أَجْمَعَ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَلَى هَدْمِهَا ، خَرَجْنَا إِلَى مِنًى ، نَنْتَظِرُ الْعَذَابَ ، يَعْنِي هَدْمَ الْكَعْبَةِ.

(۳۱۳۱۶) مجاہد فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کعبہ کے منہدم کرنے کا فیصلہ کر لیا تو ہم منیٰ کی طرف نکل گئے اور ہم عذاب کا انتظار کر رہے تھے۔

(٣١٣١٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ ، عَنْ أُمِّهِ ، قَالَتْ :دَخَلَ ابْنُ عُمَرَ الْمَسْجِدَ ، وَابْنُ الزُّبَيْرِ مَصْلُوبٌ ، فَقَالُوا لَهُ : هَذِهِ أَسْمَاءُ ، فَأَتَاهَا فَذَكَّرَهَا وَوَعَظَهَا ، وَقَالَ : إِنَّ الْجُثَّةَ لَيْسَتْ بِشَيْءٍ ، وَإِنَّمَا الأَرْوَاحُ عِنْدَ اللهِ ، فَاصْبِرِي وَاحْتَسِبِي ، فَقَالَتْ :مَا يَمْنَعُنِي مِنَ الصَّبْرِ ، وَقَدْ أُهْدِيَ رَأْسُ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا إِلَى بَغِيٍّ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ.

(۳۱۳۱۷) حضرت صفیہ روایت کرتی ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ مسجد حرام میں داخل ہوئے جبکہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سولی پر لٹکے ہوئے تھے، لوگوں نے آپ سے فرمایا کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا تشریف لا رہی ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضرت اسماء کے پاس گئے اور ان کو وعظ و نصیحت کی اور کہا کہ جسم کی کچھ حقیقت نہیں، اور روحیں اللہ تعالیٰ کے پاس ہوتی ہیں، آپ صبر کیجیے! اور اللہ تعالیٰ سے اجر کی امید رکھیے! انہوں نے فرمایا مجھے صبر سے کیا مانع ہے؟ جبکہ یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کا سر بنی اسرائیل کی ایک بدکار عورت کو دے دیا گیا تھا۔

(٣١٣١٨) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ :أَتَيْتُ أَسْمَاءَ بَعْدَ قَتْلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَتْ :بَلَغَنِي أَنَّهُمْ صَلَبُوا عَبْدَ اللهِ مُنَكَّسًا وَعَلَّقُوا مَعَهُ الْهِرَّةَ ، وَاللهِ لَوَدِدْت أَنِّي لاَ أَمُوتُ حَتَّى يُدْفَعَ إِلَيَّ فَأُغَسِّلَهُ وَأُحَنِّطَهُ وَأُكَفِّنَهُ ، ثُمَّ أَدْفِنَهُ ، فَمَا لَبِثُوا أَنْ جَائَهُ كِتَابُ عَبْدِ الْمَلِكِ أَنْ يُدْفَعَ إِلَى أَهْلِهِ ، قَالَ :فَأُتِيَتْ بِهِ أَسْمَاءَ فَغَسَّلَتْهُ وَحَنَّطَتْهُ وَكَفَّنَتْهُ ، ثُمَّ دَفَنَتْهُ.

(۳۱۳۱۸) ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے قتل کے بعد حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا، وہ فرمانے لگیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ لوگوں نے عبداللہ کو الٹا کر کے سولی چڑھایا ہے، اور اس کے ساتھ ایک بلی کو بھی لٹکایا ہے، بخدا میں چاہتی ہوں کہ میری موت سے پہلے مجھے اس کی نعش دی جائے تو میں اس کو غسل دوں خوشبو لگاؤں، کفن دوں اور دفن کر دوں، کچھ ہی دیر بعد عبدالملک کا خط آ گیا کہ ان کی نعش کو ان کے گھر والوں کے سپرد کر دیا جائے، چنانچہ ان کو حضرت اسماء کے پاس لایا گیا، انہوں نے ان کو غسل دیا، خوشبو لگائی، کفن دیا اور دفنا دیا۔

(٣١٣١٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :دَخَلْت أَنَا وَعَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ عَلَى أَسْمَاءَ قَبْلَ قَتْلِ عَبْدِ اللهِ بِعَشْرِ لَيَالٍ ، وَأَسْمَاءُ وَجِعَةٌ ، فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللهِ :كَيْفَ تَجِدِينَك ، قَالَتْ :وَجِعَةٌ ، قَالَ :إِنَّ فِي الْمَوْتِ لَعَافِيَةً ، قَالَتْ :لَعَلَّكَ تشمتُ بِمَوْتِي فَلِذَلِكَ تَتَمَنَّاهُ ؟ فَلاَ تَفْعَلْ ، فَوَاللهِ مَا أَشْتَهِي أَنْ أَمُوتَ حَتَّى يَأْتِيَ عَلَيَّ أَحَد طرفَيْك ، إِمَّا أَنْ تُقْتَلَ فَأَحْتَسِبَك ، وَإِمَّا تَظْهَرَ فَتَقَرَّ عَيْنِي ، فَإِيَّاكَ أَنْ تُعْرَضَ عَلَيْك

خِطَّةٌ لَا تُوَافِقُكَ ، فَتَقْبَلُهَا كَرَاهَةَ الْمَوْتِ ، قَالَ :وَإِنَّمَا عَنَى ابْنُ الزُّبَيْرِ لِيُقْتَلَ فَيُحْزِنُهَا ذَلِكَ.

(۳۱۳۱۹) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ میں اور عبداللہ بن زبیر حضرت اسماء کے پاس حضرت عبداللہ کے قتل سے دس رات پہلے حاضر ہوئے، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو تکلیف تھی، حضرت عبداللہ نے ان سے پوچھا کہ آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ فرمایا کہ مجھے تکلیف ہے، حضرت عبداللہ نے فرمایا موت کے اندر عافیت ہے، انہوں نے فرمایا کہ شاید تم مجھے میری موت کی خبر سنا رہے ہو، کیا تم یہی چاہتے ہو؟ ایسا نہ کرو، اللہ کی قسم! میں اس وقت تک مرنا نہیں چاہتی جب تک میرے پاس تمہاری دو حالتوں میں سے ایک حالت کی خبر نہ آ جائے، یا تو تمہیں قتل کر دیا جائے تو میں تجھ پر ثواب کی امید رکھوں اور صبر کروں، یا تم کو غلبہ حاصل ہو جائے تو میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں، اس بات سے بچے رہنا کہ تم پر کوئی ایسی حالت پیش کر دی جائے جو تمہارے لئے موافق نہ ہو اور تم موت سے بچنے کے لئے اس کو قبول کر لو، راوی کہتے ہیں ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے یہ بات ان سے اس وجہ سے کی تھی کہ ان کو قتل کا یقین تھا اور انہوں نے سوچا کہ کہیں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو ان کے قتل کی وجہ سے غم نہ پہنچے۔

(۳۱۳۲۰) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي أَبِي :أَنَّ الْحَجَّاجَ حِينَ قَتَلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ جَاءَ بِهِ إِلَى مِنًى فَصَلَبَهُ عِنْدَ الثَّنِيَّةِ فِي بَطْنِ الْوَادِي ، ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ :انْظُرُوا إِلَى هَذَا ! هَذَا شَرُّ الأُمَّةِ ، فَقَالَ :إِنِّي رَأَيْت ابْنَ عُمَرَ جَاءَ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ فَذَهَبَ لِيُدْنِيَهَا مِنَ الْجِذْعِ فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ ، فَقَالَ لِمَوْلاَهُ :وَيْحَك خُذْ بِلِجَامِهَا فَأَدْنِهَا ، قَالَ :فَرَأَيْته أَدْنَاهَا فَوَقَفَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَهُوَ يَقُولُ :رَحِمَك اللَّهُ ، إِنْ كُنْت لَصَوَّامًا قَوَّامًا ، وَلَقَدْ أَفْلَحَتْ أُمَّةٌ أَنْتَ شَرُّهَا.

(۳۱۳۲۰) خلیفہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب حجاج نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو قتل کر ڈالا تو ان کو منیٰ لے گیا اور ان کو وادی کے درمیان ایک ٹیلہ کے قریب سولی دے دی، پھر لوگوں سے کہا کہ اس آدمی کو دیکھو یہ امت کا بدترین آدمی ہے، راوی کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو ایک خچر پر آتے ہوئے دیکھا، وہ اپنے خچر کو شہتیر سے قریب کرنے لگے اور خچر بدکنے لگا، حضرت نے اپنے غلام سے فرمایا اس کی لگام پکڑ کر شہتیر کے قریب کرو، کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ انہوں نے خچر کو شہتیر کے قریب کر دیا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ وہاں رکے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے، بے شک تو بہت روزے رکھنے والا اور بہت نماز کے لئے قیام کرنے والا تھا، اور یقیناً وہ امت فلاح پا گئی جس کا بدترین آدمی تجھ جیسا ہو۔

(۳۱۳۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي الْبَرِيدُ الَّذِي جَاءَ بِرَأْسِ الْمُخْتَارِ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ :فَلَمَّا وَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ ، قَالَ :مَا حَدَّثَنِي كَعْبٌ بِحَدِيثٍ إِلاَّ رَأَيْت مِصْدَاقَهُ غَيْرَ هَذَا ، فَإِنَّهُ حَدَّثَنِي أَنَّهُ يَقْتُلُنِي رَجُلٌ مِنْ ثَقِيفٍ ، أُرَانِي أَنَا الَّذِي قَتَلْته.

(۳۱۳۲۱) ھلال بن یساف روایت کرتے ہیں کہ مجھے اس قاصد نے بیان کیا جو مختار کا سر حضرت عبداللہ بن زبیر کے پاس لایا تھا، اس نے کہا کہ جب میں نے مختار کا سر ان کے سامنے رکھا تو انہوں نے فرمایا کہ کعب نے مجھے جو بات بھی بیان کی میں نے اس کا

مصداق دیکھ لیا، سوائے اس بات کے کہ انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ مجھے قبیلہ بنو ثقیف کا ایک آدمی قتل کرے گا، میرا خیال ہے کہ میں نے ہی اس ثقفی کو قتل کر دیا ہے۔

(۳۱۳۲۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى ، عَنْ أَبِيهِ يَعْلَى بْنِ حَرْمَلَةَ ، قَالَ : تَكَلَّمَ الْحَجَّاجُ يَوْمَ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ فَأَطَالَ الْكَلَامُ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ : أَلَا إِنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ ذِكْرٍ ، قَالَ : فَمَضَى الْحَجَّاجُ فِي خُطْبَتِهِ ، قَالَ : فَأَعَادَهَا عَبْدُ اللهِ مَرَّتَيْنِ ، أَوْ ثَلَاثًا ، ثُمَّ قَالَ : يَا نَافِعُ نَادِ بِالصَّلَاةِ ، فَنَزَلَ الْحَجَّاجُ.

(۳۱۳۲۲) یعلی بن حرملہ فرماتے ہیں کہ حجاج نے عرفات کے میدان میں عرفہ کے دن گفتگو کی اور بہت لمبی گفتگو کی، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا آج کا دن ذکر کا دن ہے، کہتے ہیں کہ حجاج نے اپنا خطبہ جاری رکھا، حضرت عبداللہ نے دو یا تین مرتبہ یہ بات دہرائی، پھر فرمایا اے نافع! نماز کے لئے اذان کہو، یہ سن کر حجاج منبر سے اتر گیا۔

(۳۱۳۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا قَيْسٌ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : أَلَا تُخْبِرَانِي عَنْ مَنْزِلَيْكُمْ هَذَيْنِ ، وَمَعَ هَذَا إِنِّي لَأَسْأَلُكُمَا ، وَإِنِّي لَأَتَبَيَّنُ فِي وُجُوهِكُمَا أَيُّ الْمَنْزِلَيْنِ خَيْرٌ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ جَرِيرٌ : أَنَا أُخْبِرُكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، أَمَّا إِحْدَى الْمَنْزِلَتَيْنِ : فَأَدْنَى نَخْلَةٍ بِالسَّوَادِ إِلَى أَرْضِ الْعَرَبِ ، وَأَمَّا الْمَنْزِلُ الآخَرُ : فَأَرْضُ فَارِسٍ ، وَعْكُهَا وَحَرُّهَا وَبَقُّهَا. يَعْنِي : الْمَدَائِنَ ، قَالَ : فَكَذَّبَنِي عَمَّارٌ ، فَقَالَ : كَذَبْتَ ، فَقَالَ عُمَرُ : أَنْتَ أَكْذَبُ ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ : أَلَا تُخْبِرُونِي عَنْ أَمِيرِكُمْ هَذَا أَمُجْزِىءٌ هُوَ ؟ قُلْتُ : وَاللهِ مَا هُوَ بِمُجْزِىءٍ وَلَا كَافٍ وَلَا عَالِمٌ بِالسِّيَاسَةِ ، فَعَزَلَهُ وَبَعَثَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ.

(۳۱۳۲۳) قیس روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم مجھے خبر دیتے نہیں اپنی ان دو منزلوں کے بارے میں، لیکن اس کے باوجود میں تم سے پوچھوں گا اور میں تمہارے چہروں سے معلوم کروں گا کہ کون سی منزل بہتر ہے، کہتے ہیں کہ جریر نے آپ سے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! میں آپ کو بتاتا ہوں، ایک منزل تو درختوں کے اعتبار سے عرب کی زمین کے قریب قریب ہے، اور دوسری منزل فارس کی زمین ہے جس میں سخت بخار اور گرمی اور کھٹمل ہیں، یعنی مدائن، کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عمار نے جھٹلایا اور کہا کہ تم نے جھوٹ کہا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اس سے زیادہ جھوٹ بولا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مجھے اپنے اس امیر کے بارے میں بتاؤ، کیا یہ معقول اور مناسب آدمی ہے؟ لوگوں نے کہا واللہ! نہ تو یہ بہتر کام کرنے والے ہیں اور نہ اکیلے کفایت کرنے والے ہیں اور نہ ہی سیاست کو جانتے ہیں، چنانچہ آپ نے ان کو معزول کر دیا اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا۔

(۳۱۳۲٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : كَانَ بَيْنَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ حَسَنٌ ، قَالَ : فَدَعَا عَلَيْهِمَا سَعْدٌ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ أَمِسَّ بَيْنَهُمَا ، فَكَانَ أَحَدُهُمَا يَقُولُ لِصَاحِبِهِ : لَقَدْ أُجِيبَ فِينَا سَعْدٌ.

(۳۱۳۲۴) حضرت قیس فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ولید بن عقبہ کے درمیان اچھے تعلقات تھے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ

نے ان دونوں پر بد دعا کر دی، اور کہا اے اللہ! ان دونوں میں اتراہٹ اور اکڑ پیدا کر دے، چنانچہ بعد میں ان میں سے ایک دوسرے سے کہا کرتا تھا کہ ہمارے بارے میں حضرت سعد کی بد دعا قبول ہوگئی ہے۔

(٣١٣٢٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَاوسٍ ، قَالَ :ذَكَرْتَ الأُمَرَاءَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَابْتَرَكَ فِيهِمْ رَجُلٌ فَتَطَاوَلَ حَتَّى مَا أَرَى فِي الْبَيْتِ أَطْوَلَ مِنْهُ ، فَسَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ :يَا هَزْهَازُ ، لاَ تَجْعَلْ نَفْسَكَ فِتْنَةً لِلظَّالِمِينَ ، فَتَقَاصَرَ حَتَّى مَا رَأَيْتُ فِي الْقَوْمِ أَقْصَرَ مِنْهُ.

(٣١٣٢٥) حضرت طاوس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سامنے امراء کا ذکر کیا گیا ان لوگوں میں ایک آدمی امراء کو خوب برا بھلا کہنے لگا یہاں تک کہ مجھے گھر میں کوئی آدمی اس سے لمبی بات کرنے والا نہیں ملا، پھر میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ اے حرکت کرنے والے! اپنے آپ کو ظالموں کے لئے فتنہ نہ بناؤ! چنانچہ وہ خاموش ہوگیا یہاں تک کہ پھر میں نے لوگوں میں اس سے زیادہ کم گو شخص نہیں دیکھا۔

(٣١٣٢٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ أَبُو كُدَيْنَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : ذَكَرُوا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ الْخُلَفَاءَ وَحُبَّ النَّاسُ تَغْيِيرَهُمْ ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :لَوْ وَلِيَ النَّاسَ صَاحِبُ هَذِهِ السَّارِيَةِ مَا رَضُوا بِهِ. يَعْنِي :عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ.

(٣١٣٢٦) اعمش سے روایت ہے کہ لوگوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے خلفاء کا ذکر کیا اور یہ بتایا کہ لوگ ان کا تبدیل کرنا پسند کرتے ہیں، اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر اس ستون والا شخص لوگوں کا حاکم بن جائے تو بھی لوگ اس کو پسند نہیں کریں گے یعنی عبدالملک بن مروان۔

(٣١٣٢٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :إِنَّ حُمَةً كَحُمَةِ الْعَقْرَبِ ، فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَالْحَقُوا بِعَمَّتِكُمُ النَّخْلَةِ. يَعْنِي :السَّوَادَ.

(٣١٣٢٧) حضرت عبدالرحمن بن ابزیٰ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ تمثیلی فرمان نقل کرتے ہیں کہ بہت سے ڈنگ بچھو کے ڈنگ کے سے ہوتے ہیں، جب ایسا ہو تو تم اپنی پھوپھی کھجور کے ساتھ ہو جاؤ یعنی عام لوگوں کے ساتھ۔

(٣١٣٢٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ:حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَلِيٍّ:أَنَّهُ قَالَ:سَتَكُونُ عَكَرَةٌ.

(٣١٣٢٨) داؤد ایک آدمی کے واسطے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ عنقریب شدید گڑبڑ ہو جائے گی۔

(٣١٣٢٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُنَاسَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أَتَى مُصْعَبُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ وَهُوَ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، فَقَالَ :مَنْ أَنْتَ ؟ فَقَالَ :ابْنُ أَخِيكَ مُصْعَبُ بْنُ الزُّبَيْرِ ، قَالَ: صَاحِبُ الْعِرَاقِ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، جِئْتُكَ لأَسْأَلَكَ عَنْ قَوْمٍ خَلَعُوا الطَّاعَةَ ، وَسَفَكُوا الدِّمَاءَ ، وَجَبَوا الأَمْوَالَ ، فَقُوتِلُوا فَغُلِبُوا فَدَخَلُوا قَصْرًا فَتَحَصَّنُوا فِيهِ ، ثُمَّ سَأَلُوا الأَمَانَ فَأُعْطُوهُ ، ثُمَّ قُتِلُوا ؟ قَالَ :وَكَمِ الْعِدَّةُ ؟ قَالَ :

خَمْسَةُ آلَافٍ ، قَالَ : فَسَبَّحَ ابْنُ عُمَرَ عِنْدَ ذَلِكَ ، وَقَالَ : عَمْرَكَ اللهِ يَا ابْنَ الزُّبَيْرِ ! لَوْ أَنَّ رَجُلاً أَتَى مَاشِيَةً لِلزُّبَيْرِ فَذَبَحَ مِنْهَا فِي غَدَاةٍ خَمْسَةَ آلَافٍ أَكُنْتَ تَرَاهُ مُسْرِفًا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَتَرَاهُ إِسْرَافًا فِي بَهَائِمَ لاَ تَدْرِي مَا اللَّهُ ، وَتَسْتَحِلُّهُ مِمَّنْ هَلَّلَ اللَّهَ يَوْمًا وَاحِدًا ؟.

(۳۱۳۲۹) حضرت سعید سے روایت ہے کہ مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے جبکہ وہ صفا مروہ کے درمیان طواف کرر ہے تھے، انہوں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ جواب دیا کہ آپ کا بھتیجا مصعب بن زبیر، پوچھا کہ عراق کا حاکم؟ جواب دیا جی ہاں! میں آپ سے ان لوگوں کے بارے میں پوچھنے آیا ہوں جو اطاعت چھوڑ دیں اور خون بہائیں اور مال چھین لیں، ان سے قتال کیا جائے اور اس میں وہ مغلوب ہو جائیں پھر وہ قلعہ بند ہو کر امان طلب کریں ان کو امان دے دی جائے یا پھر ان کو قتل کر دیا جائے؟ آپ نے پوچھا وہ کتنے ہیں؟ عرض کیا پانچ ہزار۔ کہتے ہیں کہ اس بات کو سن کر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے سبحان اللہ کہا، اور فرمایا اے ابن زبیر! اللہ تمہاری عمر دراز کرے، اگر کوئی آدمی زبیر رضی اللہ عنہ کی بکریوں کے پاس آئے اور ایک ہی وقت میں ان میں سے پانچ ہزار بکریاں ذبح کر ڈالے تو کیا تم اس آدمی کو حد سے تجاوز کرنے والا سمجھو گے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں! فرمایا کہ تم اس بات کو ان جانوروں کے حق میں اسراف سمجھتے ہو جو اللہ تعالیٰ کو نہیں جانتے، تو کلمہ پڑھنے والے اتنے لوگوں کو ایک ہی دن میں قتل کرنے کو کیسے حلال سمجھ بیٹھے ہو؟!

(۳۱۳۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُنَاسَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَتَى عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ ، فَقَالَ : يَا ابْنَ الزُّبَيْرِ ، إِيَّاكَ وَالإِلْحَادَ فِي حَرَمِ اللهِ ، فَإِنِّي سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : سَيُلْحِدُ فِيهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ لَوْ أَنَّ ذُنُوبَهُ تُوزَنُ بِذُنُوبِ الثَّقَلَيْنِ لَرَجَحَتْ عَلَيْهِ. فَانْظُرْ لاَ تَكُنْهُ.

(احمد ۱۳۶۔ حاکم ۳۸۸)

(۳۱۳۳۰) سعید روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے ابن زبیر! اللہ تعالیٰ کے حرم میں بے دینی کا ارتکاب کرنے سے بچو، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ عنقریب اس حرم میں قریش کا ایک آدمی بے دینی کا ارتکاب کرے گا اگر اس کے گناہ جن وانس کے گناہوں کے ساتھ تولے جائیں تو اس ایک آدمی کے گناہ جھک جائیں، خوب دھیان رکھو کہ تم کہیں وہ شخص نہ بنو۔

(۳۱۳۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، قَالَ : خَطَبَنَا ابْنُ الزُّبَيْرِ فَقَالَ : إِنَّا قَدِ ابْتُلِينَا بِمَا قَدْ تَرَوْنَ ، فَمَا أَمَرْنَاكُمْ بِأَمْرٍ لِلَّهِ فِيهِ طَاعَةٌ فَلَنَا عَلَيْكُمْ فِيهِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ ، وَمَا أَمَرْنَاكُمْ بِأَمْرٍ لَيْسَ لِلَّهِ فِيهِ طَاعَةٌ فَلَيْسَ لَنَا عَلَيْكُمْ فِيهِ طَاعَةٌ ، وَلاَ نِعْمَةُ عَيْنٍ.

(۳۱۳۳۱) ابو سفیان سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا کہ تم دیکھ رہے ہو کہ ہم کس مصیبت میں گرفتار ہو گئے ہیں، اس لئے میں اگر تمہیں ایسے کام کا حکم کروں جس میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہوتی ہو تو تم پر ہمارے

لئے اس کا سننا اور بجالانا لازم ہے، اور جس کام میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری نہ ہوتی ہو اس کی اطاعت بھی ضروری نہیں اور ہمیں کوئی خوشی بھی نہ ہوگی۔

(٣١٣٣٢) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ ، عَنْ عَلِيٍّ : أَنَّهُ خَطَبَ ثُمَّ قَالَ : إِنَّ ابْنَ أَخِيكُمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ قَدْ جَمَعَ مَالاً وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَقْسِمَهُ بَيْنَكُمْ ، فَحَضَرَ النَّاسُ فَقَامَ الْحَسَنُ ، فَقَالَ : إِنَّمَا جَمَعْته لِفُقَرَائِكُمْ ، فَقَامَ نِصْفُ النَّاسِ ، ثُمَّ كَانَ أَوَّلَ مَنْ أَخَذَ مِنْهُ الأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ.

(٣١٣٣٢) حارثہ بن مضرب روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا پھر فرمایا تمہارے بھتیجے حسن بن علی نے مال جمع کر رکھا ہے اور وہ تمہارے درمیان اسے تقسیم کرنا چاہتے ہیں، سب کے سب لوگ آ گئے تو حضرت حسن نے کھڑے ہو کر فرمایا میں نے تو یہ مال تمہارے فقراء کے لیے جمع کیا ہے، یہ سن کر آدھے آدمی کھڑے ہو کر چل دیے، پھر وہ شخص جس نے سب سے پہلے اس مال میں سے لیا اشعث بن قیس تھے۔

(٣١٣٣٣) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هَانِئٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لَيُقْتَلَنَّ الْحُسَيْنُ ظُلْمًا ، وَإِنِّي لأَعْرِفُ تُرْبَةَ الأَرْضِ الَّتِي يُقْتَلُ فِيهَا : قَرِيبًا مِنَ النَّهْرَيْنِ. (طبرانی ۲۸۲۴)

(٣١٣٣٣) حضرت ہانیٔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ: البتہ حسین کو ظلماً قتل کیا جائے گا، اور البتہ میں جانتا ہوں اس زمین کی مٹی کو جس میں ان کو قتل کیا جائے گا، وہ جگہ دو نہروں کے قریب ہے۔

(٣١٣٣٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ السُّلَمِيِّ ، قَالَ : جَاءَ الأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَجَلَسَ إِلَى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ فَوَضَعَ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرَى ، فَقَالَ لَهُ كَعْبٌ : ضَعْهَا ، فَإِنَّهَا لاَ تَصْلُحُ لِبَشَرٍ.

(٣١٣٣٤) عمرو بن مرّہ سُلمی فرماتے ہیں کہ اشعث بن قیس مسجد میں آئے اور کعب بن عُجرہ کے پاس بیٹھ گئے اور اپنا ایک پاؤں دوسرے پر رکھ لیا، حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا اس کو نیچے رکھو کیونکہ یہ ہیئت انسان کے لئے مناسب نہیں ہے۔

(٣١٣٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : وَفَدْت إِلَى عُمَرَ فَفَضَّلَ أَهْلَ الشَّامِ عَلَيْنَا فِي الْجَائِزَةِ ، فَقُلْنَا لَهُ ، فَقَالَ : يَا أَهْلَ الْكُوفَةِ ، أَجَزِعْتُمْ أَنِّي فَضَّلْت عَلَيْكُمْ أَهْلَ الشَّامِ فِي الْجَائِزَةِ ، لِبُعْدِ شُقَّتِكُمْ ، فَقَدْ آثَرْتُكُمْ بِابْنِ أُمِّ عَبْدٍ.

(٣١٣٣٥) ابو خالد فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر کے پاس ایک وفد کے ساتھ گیا، انہوں نے اہل شام کو ہم پر انعام اور عطیہ میں فوقیت دی، ہم نے ان سے یہ بات عرض کی، تو آپ نے فرمایا اے کوفہ والو! تم دور ہونے کی وجہ سے اس بات پر پریشان ہو رہے ہو کہ میں نے شام والوں کو تم پر فوقیت دی ہے، لیکن میں نے تمہیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی صورت میں فوقیت اور ترجیح بھی

تو دی ہے۔

(۳۱۳۳۶) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ فَرَأَيْته يَتَقَلَّبُ عَلَى فِرَاشِهِ وَيَنْفُخُ ، فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ :مَا يَكْرِثُكَ مِنْ أَمْرِ عَدُوِّكَ هَذَا ابْنُ الزُّبَيْرِ ؟ فَقَالَ :وَاللهِ مَا بِي عَدُوُّ اللهِ هَذَا ابْنُ الزُّبَيْرِ ، وَلَكِنْ بِي مَا يُفْعَلُ فِي حَرَمِهِ غَدًا ، قَالَ :ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ ، ثُمَّ قَالَ :اللَّهُمَّ أَنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي كُنْت أَعْلَمُ مِمَّا عَلَّمْتنِي ، أَنَّهُ يَخْرُجُ مِنْهَا قَتِيلاً يُطَافُ بِرَأْسِهِ فِي الأَمْصَارِ ، أَوْ فِي الأَسْوَاقِ.

(۳۱۳۳۶) منذر فرماتے ہیں کہ میں محمد بن حنفیہ کے پاس تھا کہ میں نے ان کو دیکھا کہ بستر پر بے چینی سے کروٹیں بدل رہے ہیں اور لمبے لمبے سانس لے رہے ہیں، ان کی اہلیہ نے ان سے کہا کہ آپ کو آپ کے اس دشمن عبد اللہ بن زبیر کی کون سی بات نے بے چین کر رکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ واللہ! مجھے یہ پریشانی نہیں کہ ابن زبیر اللہ کا دشمن ہے، لیکن مجھے یہ بات پریشان کر رہی ہے کہ کل اللہ تعالیٰ کے حرم میں کیا ہوگا! کہتے ہیں کہ پھر آپ نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور یہ کہا: اے اللہ! آپ جانتے ہیں کہ میں جانتا تھا اس علم سے جو آپ نے مجھے عطا فرمایا ہے کہ وہ اس حرم سے قتل ہو کر نکلیں گے اور ان کے سر کو شہروں یا بازاروں میں پھرایا جائے گا۔

(۳۱۳۳۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ ، قَالَ : خَرَجْت إِلَى الْمَدِينَةِ أَطْلُبُ الشَّرَفَ وَالْعِلْمَ ، فَأَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ حُلَّةٌ جَمِيلَةٌ ، فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ عُمَرَ ، فَقُلْتُ مَنْ هَذَا ، فَقَالُوا :عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

(۳۱۳۳۷) قیس بن عباد فرماتے ہیں کہ میں مدینہ کی طرف بزرگی اور علم کی تلاش میں نکلا، میں نے ایک آدمی کو دیکھا جس نے خوبصورت جوڑا زیب تن کیا ہوا تھا پس اس نے اپنے ہاتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کندھے پر رکھ دیے، میں نے لوگوں سے پوچھا یہ آدمی کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ علی بن ابی طالب ہیں۔

(۳۱۳۳۸) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ :لَمَّا حُصِرَ عُثْمَان أَتَى عَلِيٌّ طَلْحَةَ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ إِلَى وَسَائِدَ فِي بَيْتِهِ ، فَقَالَ :أَنْشُدُك اللَّهَ لَمَّا رَدَدْت النَّاسَ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَ طَلْحَةُ :حَتَّى يُعْطُوا الْحَقَّ مِنْ أَنْفُسِهِمْ.

(۳۱۳۳۸) حکیم بن جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کر لیا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت طلحہ کے پاس تشریف لے گئے جبکہ انہوں نے اپنے گھر میں تکیوں کے ساتھ ٹیک لگا رکھی تھی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ لوگوں کو امیر المؤمنین سے باز رکھیں، حضرت طلحہ نے فرمایا: یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک ان کو ان کی جانوں کا بدلہ نہ دے دیا جائے۔

(۳۱۳۳۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ ، أَوِ ابْنِ أَخِيهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ :أَنَّهُ سَمِعَ الْمُخْتَارَ

وَهُوَ يَقُولُ :مَا بَقِيَ مِنْ عِمَامَةِ عَلِيٍّ إلاَّ زِرَاعَانِ حَتَّى يَجِيءَ ، قَالَ :قُلْت :لِمَ تُضِلُّ النَّاسَ ؟ قَالَ :دَعْنِي أَتَأَلَّفُهُمْ.

(۳۱۳۳۹) ابواسحاق سعید بن وہب یا ان کے بھتیجے عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے مختار کو یہ کہتے سنا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عمامے کے صرف دو گز رہ گئے ہیں پھر وہ ظاہر ہو جائیں گے، کہتے ہیں میں نے کہا تم لوگوں کو گمراہ کیوں کرتے ہو؟ کہنے لگا: مجھے لوگوں کو مانوس کرنے دو۔

(۳۱۳٤۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ يَقُولُ يَوْمَ الْجَمَلِ :إنَّا كُنَّا قَدْ دَاهَنَّا فِي أَمْرِ عُثْمَانَ ، فَلاَ نَجِدُ بُدًّا مِنَ الْمُبَالَغَةِ.

(۳۱۳۴۰) حکیم بن جابر فرماتے ہیں کہ میں نے جنگ جمل کے دن حضرت طلحہ بن عبید اللہ کو یہ کہتے سنا کہ ہم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی امارت کے معاملے میں مداہنت سے کام لیا تھا اب ہمارے لئے ان کی طرف داری میں حد سے گزر جانے کے علاوہ کوئی چارۂ کار نہیں ہے۔

(۳۱۳٤۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :لَمَّا كَانَ الصُّلْحُ بَيْنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَبَيْنَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَرَادَ الْحَسَنُ الْخُرُوجَ - يَعْنِي :إلَى الْمَدِينَةِ - فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ :مَا أَنْتَ بِالَّذِي تَذْهَبُ حَتَّى تَخْطُبَ النَّاسَ ، قَالَ الشَّعْبِيُّ :فَسَمِعْته عَلَى الْمِنْبَرِ حَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ :أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَّ أَكْيَسَ الْكَيْسِ التُّقَى ، وَإِنَّ أَعْجَزَ الْعَجْزِ الْفُجُورُ ، وَإِنَّ هَذَا الأَمْرَ الَّذِي اخْتَلَفْت فِيهِ أَنَا وَمُعَاوِيَةُ حَقٌّ كَانَ لِي فَتَرَكْته لِمُعَاوِيَةَ ، أَوْ حَقٌّ كَانَ لاِمْرِءٍ أَحَقَّ بِهِ مِنِّي ، وَإِنَّمَا فَعَلْت هَذَا لِحَقْنِ دِمَائِكُمْ ﴿وَإِنْ أَدْرِي لَعَلَّهُ فِتْنَةٌ لَكُمْ وَمَتَاعٌ إلَى حِينٍ﴾.

(۳۱۳۴۱) شعبی کہتے ہیں کہ جب حضرت حسن بن علی اور معاویہ بن ابی سفیان کے درمیان صلح ہو گئی تو حضرت حسن نے مدینہ کی طرف واپسی کا ارادہ کیا، حضرت معاویہ نے ان سے فرمایا کہ آپ اس وقت تک نہیں جائیں گے جب تک لوگوں کو خطبہ نہ دے دیں، شعبی کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے حضرت حسن کو منبر پر سنا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا: اما بعد! سب سے بڑی عقل مندی تقویٰ اختیار کرنا ہے اور سب سے بڑی عاجزی گناہوں کا ارتکاب کرنا ہے، اور بے شک یہ امارت جس میں میرا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا اختلاف ہوا تھا میرا حق تھا جس کو میں نے حضرت معاویہ کے لئے چھوڑ دیا یا پھر یہ کسی ایسے آدمی کا حق تھا جو مجھ سے زیادہ اس کا حق دار ہو، اور میں نے یہ کام تمہاری جانوں کے تحفظ کے لئے کیا ہے، اور میں نہیں جانتا کہ ممکن ہے یہ کام تمہارے لئے آزمائش ہو اور ایک وقت تک فائدہ اٹھانے کا سامان ہو۔

(۳۱۳٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :اللَّهُمَّ إنِّي أَبْرَأُ إلَيْك مِنْ مُغِيرَةَ وَبَيَانَ.

(۳۱۳۴۲) ابوالضحیٰ روایت کرتے ہیں کہ ابو جعفر نے فرمایا کہ اے اللہ! میں آپ کے سامنے براءت کا اعلان کرتا ہوں مغیرہ اور بیان سے۔

(۳۱۳٤۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنِ السُّمَيْطِ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : لِكُلِّ زَمَانٍ مُلُوكٌ ، فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ خَيْرًا بَعَثَ فِيهِمْ مُصْلِحِيهِمْ ، وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ شَرًّا بَعَثَ فِيهِمْ مُتْرَفِيهِمْ.

(۳۱۳۴۳) سمیط حضرت کعب سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ہر زمانے کے علیحدہ بادشاہ ہوا کرتے ہیں، جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو ان پر نیک لوگوں کو بادشاہ بناتے ہیں اور جب کسی قوم کے ساتھ برائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو ان پر بدمعاش لوگوں کو بادشاہ بنا دیتے ہیں۔

(۳۱۳٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فَضْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ مَيْسَرَةَ ، قَالَ : كَانَ يَمُرُّ عَلَيْهِ الْغُلاَمُ ، أَوِ الْجَارِيَةُ مِمَّنْ يُخْرِجُهُ الْحَجَّاجُ إِلَى السَّوَادِ فَيَقُولُ : مَنْ رَبُّك ؟ فَيَقُولُ : اللَّهُ ، فَيَقُولُ : مَنْ نَبِيُّك ؟ فَيَقُولُ : مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَيَقُولُ : وَاللهِ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ ، لاَ أَجِدُ أَحَدًا يُقَاتِلُ الْحَجَّاجَ إِلاَّ قَاتَلْت مَعَهُ الْحَجَّاجَ.

(۳۱۳۴۴) میسرہ فرماتے ہیں کہ میرے قریب سے لڑکا یا لڑکی گزرا کرتے تھے جن کا تعلق ان لوگوں سے تھا جن کو حجاج نے دیہاتوں کی طرف نکال دیا تھا، وہ لوگوں سے کہتے: تمہارا رب کون ہے؟ لوگ کہتے "اللہ" وہ کہتے: تمہارا نبی کون ہے؟ لوگ کہتے: محمد رسول اللہ ﷺ، پھر وہ کہتے: اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں جس شخص کو بھی حجاج کے ساتھ قتال کرتا ہوا دیکھ لوں گا اس کے ساتھ مل کر حجاج سے قتال کروں گا۔

(۳۱۳٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ : أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً انْحَازَ ، فَقَالَ : حرُّ النَّارِ أَشَدُّ مِنْ حَرِّ السَّيْفِ.

(۳۱۳۴۵) یزید فرماتے ہیں کہ ابوالبختری نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ جنگ میں پشت دے کر بھاگ رہا تھا، انہوں نے فرمایا: دوزخ کی آگ کی گرمی تلوار کی گرمی سے زیادہ سخت ہے۔

(۳۱۳٤٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَن بْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَضِّضُ النَّاسَ أَيَّامَ الْجَمَاجِمِ.

(۳۱۳۴۶) حصین فرماتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کو دیکھا کہ جماجم کے دنوں میں لوگوں کو جنگ کی ترغیب دے رہے تھے۔

(۳۱۳٤۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، قَالَ : قالُوا لِمُطَرِّفٍ : هَذَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الأَشْعَثِ قَدْ أَقْبَلَ ، فَقَالَ مُطَرِّفٌ : وَاللهِ لَقَدْ نَرَى بَيْنَ أَمْرَيْنِ ، لَئِنْ ظَهَرَ لاَ يَقُومُ لِلَّهِ دِينٌ ، وَلَئِنْ ظُهِرَ عَلَيْهِ لاَ

تَزَالُون أَذِلَّةً إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

(۳۱۳۴۷) ابوالعلاء فرماتے ہیں کہ لوگوں نے مطرف سے کہا کہ یہ عبدالرحمٰن بن اشعث آ رہا ہے، مطرف نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ دو باتوں کے بیچ میں حملہ آور ہوا ہے، اگر یہ غالب آیا تو اللہ تعالیٰ کے لئے دین قائم نہیں ہوگا، اور اگر مغلوب ہوگیا تو تم قیامت تک ذلیل رہو گے۔

(۳۱۳۴۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ : أَنَّ قَاضِيًا مِنْ قُضَاةِ أَهْلِ الشَّامِ أَتَى عُمَرَ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، رَأَيْت رُؤْيَا أَفْظَعَتْنِي ، قَالَ : وَمَا رَأَيْت ؟ قَالَ : رَأَيْتُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ يَقْتَتِلاَنِ ، وَالنُّجُومَ مَعَهُمَا نِصْفَيْنِ ، قَالَ : فَمَعَ أَيِّهِمَا كُنْت ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ الْقَمَرِ عَلَى الشَّمْسِ ، فَقَالَ : عُمَرُ : ﴿وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ فَمَحَوْنَا آيَةَ اللَّيْلِ وَجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً﴾ فَانْطَلِقْ فَوَاللهِ لاَ تَعْمَلُ لِي عَمَلاً أَبَدًا.

قَالَ عَطَاءٌ : فَبَلَغَنِي ، أَنَّهُ قُتِلَ مَعَ مُعَاوِيَةَ يَوْمَ صِفِّينَ.

(۳۱۳۴۸) عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ مجھے ایک سے زیادہ آدمیوں نے خبر دی ہے کہ شام کے قاضیوں میں سے ایک قاضی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا اے امیر المؤمنین! میں نے ایک خواب دیکھا ہے جس نے مجھے گھبراہٹ میں ڈال دیا ہے، آپ نے پوچھا کہ تو نے کیا دیکھا؟ انہوں نے بتایا کہ میں نے سورج اور چاند کو لڑتے ہوئے دیکھا جن کی ماتحتی میں ستارے بھی دو فریق بنے ہوئے ہیں، آپ نے فرمایا تم کس فریق کے ساتھ تھے؟ انہوں نے کہا میں چاند کے ساتھ تھا جو سورج پر حملہ آور ہو رہا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی: ﴿وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ فَمَحَوْنَا آيَةَ اللَّيْلِ وَجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً﴾ (اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا، پس رات کی نشانی کو مٹا دیا اور دن کی نشانی کو روشن بنا دیا) پھر فرمایا: چلے جاؤ، خدا کی قسم! آئندہ تم میرے لئے کوئی کام نہیں کرو گے: عطاء فرماتے ہیں مجھے خبر پہنچی کہ وہ جنگ صفین میں حضرت معاویہ کے ساتھ مقتول ہوا۔

(۳۱۳۴۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : اجْتَمَعَ عِيدَانِ فِي يَوْمٍ ، فَقَامَ الْحَجَّاجُ فِي الْعِيدِ الأَوَّلِ ، فَقَالَ : مَنْ شَاءَ أَنْ يُجَمِّعَ مَعَنا فَلْيُجَمِّعْ ، وَمَنْ شَاءَ أَنْ يَنْصَرِفَ فَلْيَنْصَرِفْ ، وَلاَ حَرَجَ ، فَقَالَ أَبُو الْبَخْتَرِيِّ وَمَيْسَرَةُ : مَا لَهُ قَاتَلَهُ اللَّهُ ، مِنْ أَيْنَ سَقَطَ عَلَى هَذَا ؟

(۳۱۳۴۹) عطاء فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک دن میں دو عیدیں اکٹھی ہوگئیں، چنانچہ پہلی عید کی نماز کے وقت حجاج کھڑا ہوا اور کہنے لگا: جو شخص ہمارے ساتھ جمعہ پڑھنا چاہے پڑھ لے، اور جو شخص جانا چاہے چلا جائے کوئی حرج نہیں، یہ سن کر ابوالبختری اور میسرہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے اس پر یہ وحی کہاں سے آ پڑی۔

(۳۱۳۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ وَاصِلٍ الأَحْدَبِ ، قَالَ : رَأَى إِبْرَاهِيمُ أَمِيرَ حُلْوَانَ يَمُرُّ بِدَوَابِّهِ فِي زَرْعِ قَوْمٍ ، فَقَالَ إِبْرَاهِيم : الْجَوْرُ فِي الطَّرِيقِ خَيْرٌ مِنَ الْجَوْرِ فِي الدِّينِ.

(۳۱۳۵۰) واصل اُحدب فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے حلوان کے امیر کو دیکھا کہ اپنے چوپایوں کو لوگوں کی کھیتیوں سے گزارتا ہوا چلا جا رہا تھا، آپ نے فرمایا: راستے کی بے راہ روی دین کی بے راہ روی سے بہتر ہے۔

(۳۱۳۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا زَائِدَةُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ :قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ :لَئِنْ كَانَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ تَرَكَا هَذَا الْمَالَ وَهُوَ يَحِلُّ لَهُمَا مِنْهُ شَيْءٌ لَقَدْ غُبِنَا وَنَقَصَ رَأْيُهُمَا ، وَلَعَمْرُ اللهِ مَا كَانَا بِمَغْبُونَيْنِ ، وَلاَ نَاقِصِي الرَّأْيِ ، وَلَئِنْ كَانَا امْرَأَيْنِ يَحْرُمُ عَلَيْهِمَا مِنْ هَذَا الْمَالِ الَّذِي أَصَبْنَا بَعْدَهُمَا لَقَدْ هَلَكْنَا وَايْمُ اللهِ مَا جَاءَ الْوَهَمُ إلاَّ مِنْ قِبَلِنَا.

(۳۱۳۵۱) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ نے یہ مال اس حال میں چھوڑا کہ ان کے لئے اس میں سے کچھ حلال تھا تو وہ گھاٹے میں رہ گئے اور ان کی رائے کمزور رہی، اور خدا کی قسم! نہ وہ گھاٹا کھانے والے تھے اور نہ ضعیف الرائے تھے، اور اگر ان پر مال جو ہم نے ان کے بعد پایا حرام تھا تو یقیناً ہم ہلاک ہو گئے، اور بخدا غلطی ہم لوگوں کو ہی لگی ہے۔

(۳۱۳۵۲) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ سَمِعْت مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ ، قَالَ :بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ أَمِيرًا عَلَى مِصْرَ ، قَالَ :فَكَتَبَ إلَيْهِ مُعَاوِيَةُ وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ بِكِتَابٍ فَأَغْلَظَا لَهُ فِيهِ وَشَتَمَاهُ وَأَوْعَدَاهُ فَكَتَبَ إلَيْهِمَا بِكِتَابٍ لَيِّنٍ يُقَارِبُهُمَا وَيُطْمِعُهُمَا فِي نَفْسِهِ، قَالَ:فَلَمَّا أَتَاهُمَا الْكِتَابُ كَتَبَا إلَيْهِ بِكِتَابٍ لَيِّنٍ يَذْكُرَانِ فَضْلَهُ وَيُطْمِعَانِهِ فِيمَا قِبَلَهُمَا ، فَكَتَبَ إلَيْهِمَا بِجَوَابِ كِتَابِهِمَا الأَوَّلِ يُغْلِظُ لَهُمَا ، فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا إلاَّ قَالَهُ ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلآخَرِ:لاَ وَاللهِ مَا نُطِيقُ نَحْنُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ ، وَلَكِنْ تَعَالَ نَمْكُرْ بِهِ عِنْدَ عَلِيٍّ ، قَالَ :فَبَعَثَا بِكِتَابِهِ الأُولَى إلَى عَلِيٍّ، قَالَ:فَقَالَ لَهُ أَهْلُ الْكُوفَةِ :عَدُوُّ اللهِ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ فَاعْزِلْهُ ، فَقَالَ عَلِيٌّ :وَيْحَكُمْ أَنَا وَاللهِ أَعْلَمُ هِيَ وَاللهِ إحْدَى فِعْلاَتِهِ ، فَأَبَوْا إلاَّ عَزْلَهُ فَعَزَلَهُ ، وَبَعَثَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ لَهُ قَيْسٌ :اُنْظُرْ مَا آمُرُك بِهِ ، إذَا كَتَبَ إلَيْك مُعَاوِيَةُ بِكَذَا وَكَذَا فَاكْتُبْ إلَيْهِ بِكَذَا وَكَذَا ، وَإِذَا صَنَعَ كَذَا فَاصْنَعْ كَذَا ، وَإِيَّاكَ أَنْ تُخَالِفَ مَا أَمَرْتُك بِهِ ، وَاللهِ لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إلَيْك إنْ فَعَلْت قَدْ قُتِلْت ، ثُمَّ أُدْخِلْت فِي جَوْفِ حِمَارٍ فَأُحْرِقْت بِالنَّارِ ، قَالَ :فَفَعَلَ ذَلِكَ بِهِ.

(۳۱۳۵۲) محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب نے قیس بن سعد کو مصر کا امیر بنا کر بھیجا، حضرت معاویہ اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے ان کو خط لکھ بھیجا جس میں ان کو سخت الفاظ میں خطاب کیا، چنانچہ انہوں نے ان کی طرف جواب میں نرم الفاظ میں خط لکھا جس میں ان کو اپنے قریب کیا اور ان کو اپنے بارے میں طمع دلائی، جب ان کے پاس خط پہنچا تو انہوں نے حضرت قیس کے پاس نرم الفاظ پر مشتمل خط بھیجا جس میں ان کی فضیلت تحریر کی اور ان کو اس خط میں اپنی جانب لالچ دیا، چنانچہ قیس نے ان کو پہلے خط کا جواب دیا جس میں ان کے لئے سخت الفاظ استعمال کیے، اور کوئی بات جواب کے بغیر نہیں چھوڑی، یہ دیکھ کر ان دونوں نے ایک

دوسرے سے کہا: واللہ! ہم قیس بن سعد پر غلبہ حاصل نہیں کر سکتے، لیکن ہم حضرت علی کے پاس خط لکھ کر قیس کے ساتھ ایک تدبیر کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان کا پہلا خط بھیج دیا، جب خط پہنچا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کوفہ والوں نے کہا: قیس بن سعد اللہ کا دشمن ہے اس کو معزول کر دیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا ناس ہو، بخدا میں تم سے زیادہ جانتا ہوں یہ تو قیس بن سعد کا ایک کردار ہے، لیکن کوفہ والے مسلسل قیس بن سعد کی معزولی کا مطالبہ کرنے لگے، چاروناچار حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو معزول کر دیا اور ان کی جگہ محمد بن ابی بکر کو امیر بنا کر بھیجا، جب محمد بن ابی بکر قیس بن سعد کے پاس پہنچے تو قیس نے فرمایا میری بات غور سے سنو! اگر حضرت معاویہ تمہاری طرف اس مضمون کا خط لکھیں تو تم یہ یہ بات لکھ کر جواب دینا، اور جب وہ یہ یہ کام کریں تو تم اس طرح کرنا، اور خبردار! میرے اس حکم کی مخالفت نہ کرنا، اللہ کی قسم! گویا کہ میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ اگر تم میرے حکم کی مخالفت کرو گے تو تم قتل کر دیے جاؤ گے اور پھر گدھے کے پیٹ میں ڈال کر جلا دیے جاؤ گے، راوی کہتے ہیں: کہ بعد میں ان کے ساتھ ایسا ہی ہوا۔

(۳۱۳۵۳) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : مَا عَلِمْتُ أَنَّ عَلِيًّا اتُّهِمَ فِي قَتْلِ عُثْمَانَ حَتَّى بُويِعَ ، فَلَمَّا بُويِعَ اتَّهَمَهُ النَّاسُ.

(۳۱۳۵۳) محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ میرے علم کے مطابق حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت سے پہلے لوگوں نے ان پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کی تہمت نہیں لگائی، جب ان کے ہاتھ پر بیعت ہوئی تو لوگوں نے ان پر حضرت عثمان کے قتل کی تہمت لگا دی۔

(۳۱۳۵٤) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : قَالَ قَيْسُ بْنُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ : لَوْلاَ أَنْ يَمْكُرَ الرَّجُلُ حَتَّى يَفْجُرَ لَمَكَرْت بِأَهْلِ الشَّامِ مَكْرًا يَضْطَرِبُونَ يَوْمًا إِلَى اللَّيْلِ.

(۳۱۳۵۴) محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی مکر سے فاجر نہ ہو جاتا ہو تو میں اہل شام کے ساتھ ایسا مکر کروں جس سے وہ دن رات بے چینی میں مبتلا رہیں۔

(۳۱۳۵۵) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَبِي مَعْدَانَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : شَهِدْتُ الْحَسَنَ وَمَالِكَ بْنَ دِينَارٍ وَمُسْلِمَ بْنَ يَسَارٍ وَسَعِيدًا يَأْمُرُونَ بِقِتَالِ الْحَجَّاجِ مَعَ ابْنِ الأَشْعَثِ ، فَقَالَ الْحَسَنُ : إِنَّ الْحَجَّاجِ عُقُوبَةٌ جَائَتْ مِنَ السَّمَاءِ ، فَلْنَسْتَقْبِلْ عُقُوبَةَ اللهِ بِالسَّيْفِ.

(۳۱۳۵۵) مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے حسن بصری اور مالک بن دینار اور مسلم بن یسار اور سعید کو دیکھا کہ ابن الأشعث کے ساتھ ہو کر حجاج کے خلاف قتال کا حکم دیتے تھے، حسن بصری نے فرمایا: حجاج ایک سزا ہے جو آسمان سے اتری ہے، تو ہم اللہ تعالیٰ کی سزا کا سامنا تلوار سے کرنے والے ہوں گے۔

(۳۱۳۵٦) حَدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ الْحِمْيَرِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَتَّخِذَ جَارِيَةً لِلتَّلَذُّذِ فَلْيَتَّخِذْهَا بَرْبَرِيَّةً ، وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَتَّخِذَهَا لِلْوَلَدِ فَلْيَتَّخِذْهَا فَارِسِيَّةً ، وَمَنْ

أَرَادَ أَنْ يَتَّخِذَهَا لِلْخِدْمَةِ فَلْيَتَّخِذْهَا رُومِيَّةً.

(۳۱۳۵۶) خالد بن محمد فرماتے ہیں کہ عبدالملک بن مروان نے کہا کہ جو شخص لذت حاصل کرنے کے لئے لونڈی خریدنا چاہے وہ بربری باندی خریدے، اور جو شخص اولاد کے لئے باندی خریدنا چاہے وہ فارس کی باندی خریدے، اور جو شخص خدمت کے لئے باندی خریدنا چاہے وہ رومی باندی خریدے۔

(۳۱۳۵۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غُنْيَةَ ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، قَالَ :قَالَ مُعَاوِيَةُ :أَنَا أَوَّلُ الْمُلُوكِ.

(۳۱۳۵۷) ابن ابی غنیہ مدینہ کے ایک بزرگ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں پہلا بادشاہ ہوں۔

(۳۱۳۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :قَالَ مُعَاوِيَةُ :مَا زِلْت أَطْمَعُ فِي الْخِلاَفَةِ مُنْذُ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَا مُعَاوِيَةُ ، إنْ مَلَكْتَ فَأَحْسِنْ.

(طبرانی ۸۵۰۔ بیهقی ۴۴۶)

(۳۱۳۵۸) عبدالملک بن عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں مسلسل خلافت کی طمع میں مبتلا رہا جب سے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہیں بادشاہت ملے تو لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ رکھنا۔

تم كتاب الأمراء والحمد لله رب العالمين ، والصلاة على محمد وآله والسلام.

''کتاب الأمراء مکمل ہوئی'' والحمد لله رب العالمين

كِتَابُ الوَصَايَا

وصیتوں کی کتاب

(۱) ما جاءَ فِي الوصِيَّةِ لِوارِثٍ

وہ روایات جو کسی وارث کے لئے وصیت کرنے کے بارے میں وارد ہوئی ہیں

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ :

(٣١٣٥٩) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَقُولُ :إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ ، فَلاَ وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ.

(۳۱۳۵۹) شرحبیل بن مسلم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوامامہ باھلی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے خطبے میں یہ فرماتے سنا: بے شک اللہ تعالیٰ نے حق دار کو اس کا حق دے دیا ہے، پس کسی وارث کے لئے کوئی وصیت معتبر نہیں۔

(٣١٣٦٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :لاَ وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ.

(۳۱۳۶۰) عمرو بن خارجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: کسی وارث کے لئے وصیت معتبر نہیں۔

(٣١٣٦١) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ:لَيْسَ لِوَارِثٍ وَصِيَّةٌ.

(۳۱۳۶۱) حضرت حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: کسی وارث کے لئے وصیت کا کوئی اعتبار نہیں۔

(٣١٣٦٢) حَدَّثَنَا مُلاَزِمُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَدْرٍ ، قَالَ :سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ ، فَقَالَ :يَا ابْنَ عُمَرَ مَا تَرَى

فِي الْوَصِيَّةِ لِلْوَارِثِ ؟ فَانْتَهَرَهُ وَقَالَ : هَلْ قَارَبْتَ الْحَرُورِيَّةَ ، فَقَالَ : لاَ تَجُوزُ الْوَصِيَّةُ لِلْوَارِثِ.

(۳۱۳۶۲) عبداللہ بن بدر روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ اے ابن عمر! آپ کی وارث کے لئے وصیت کرنے کے بارے میں کیا رائے ہے؟ آپ نے اس کو ڈانٹا اور فرمایا: کیا تمہارا خارجیوں سے تعلق ہے؟ کسی وارث کے لئے وصیت کرنا جائز نہیں۔

(۳۱۳۶۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ ، قَالاَ : لَيْسَ لِوَارِثٍ وَصِيَّةٌ إِلاَّ إِنْ يَشَاءَ الْوَرَثَةُ.

(۳۱۳۶۳) ھشام روایت کرتے ہیں کہ حسن بصری اور محمد بن سیرین نے فرمایا: کسی وارث کے لئے وصیت معتبر نہیں مگر اس وقت جبکہ تمام ورثاء چاہیں۔

(۳۱۳٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي مِسْكِينٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : لَيْسَ لِوَارِثٍ وَصِيَّةٌ.

(۳۱۳۶۴) ابو مسکین روایت کرتے ہیں کہ سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے فرمایا: کسی وارث کے لئے وصیت معتبر نہیں۔

(۲) فِي الرَّجلِ يستأذِن ورثته أن يوصِي بِأكثر مِن الثّلثِ

یہ باب ہے اس آدمی کے حکم کے بیان میں جو اپنے ورثاء سے ایک تہائی سے زائد مال کی وصیت کرنے کی اجازت طلب کرے

(۳۱۳٦٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا أَوْصَى الرَّجُلُ بِوَصِيَّةٍ لِوَارِثٍ ، فَأَجَازَ الْوَرَثَةُ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ ، ثُمَّ رَجَعَ الْوَرَثَةُ بَعْدَ مَوْتِهِ ، فَهُمْ عَلَى رَأْسِ أَمْرِهِمْ ، وَإِذَا كَانَ لِغَيْرِ وَارِثٍ زِيَادَةٌ عَلَى الثُّلُثِ فَمِثْلُ ذَلِكَ ، وَإِذَا كَانَتْ لِغَيْرِ وَارِثٍ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الثُّلُثِ فَإِنَّهَا جَائِزَةٌ.

(۳۱۳۶۵) ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی کسی وارث کے لئے وصیت کرے اور اس کے مرنے سے پہلے اس کے ورثاء اس کی اجازت دے دیں پھر اس کے مرنے کے بعد اپنے فیصلے سے رجوع کر لیں تو ان کو اس کا اختیار ہے، اور اگر کسی غیر وارث شخص کے لئے ایک تہائی سے زیادہ مال کی وصیت کی گئی ہو تب بھی ایسا ہی ہے، اور اگر کسی نے غیر وارث کے لئے ایک تہائی سے کم کی وصیت کی ہو تو وہ نافذ ہو جاتی ہے۔

(۳۱۳٦٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : إِذَا اسْتَأْذَنَ الرَّجُلُ وَرَثَتَهُ فِي الْوَصِيَّةِ فَأَوْصَى بِأَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ ، فَطَيَّبُوا لَهُ ، فَإِذَا نَفَضُوا أَيْدِيَهُمْ مِنْ قَبْرِهِ فَهُمْ عَلَى رَأْسِ أَمْرِهِمْ ، إِنْ شَاؤُوا أَجَازُوا ، وَإِنْ شَاؤُوا لَمْ يُجِيزُوا.

(۳۱۳۶۶) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی اپنے ورثاء سے وصیت کی اجازت مانگ کر ایک تہائی سے زائد مال کی وصیت کر دے اور وہ رضا مندی کا اظہار بھی کر دیں تو اس آدمی کے مرنے کے بعد ان ورثاء کو نئے سرے سے اس وصیت کو نافذ

کرنے یا نہ کرنے کا اختیار حاصل ہو جاتا ہے۔

(۳۱۳۶۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : سَأَلْته ؟ فَقَالَ : هُمْ عَلَى رَأْسِ أَمْرِهِمْ.

(۳۱۳۶۷) صالح بن مسلم فرماتے ہیں کہ میں نے شعبی سے ایسی وصیت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ان کو نئے سرے سے اختیار مل جائے گا۔

(۳۱۳۶۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : يَرْجِعُونَ إِنْ شَاؤُوا.

(۳۱۳۶۸) ابن طاؤس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ایسے ورثاء اگر چاہیں تو اپنے فیصلے سے رجوع کر سکتے ہیں۔

(۳۱۳۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ : فِي رَجُلٍ أَوْصَى بِأَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ بِرِضًا مِنَ الْوَرَثَةِ ، فَلَمَّا مَاتَ أَنْكَرُوا ذَلِكَ ، قَالَ : هُوَ جَائِزٌ عَلَيْهِمْ.

(۳۱۳۶۹) یونس حضرت حسن ﷫ سے روایت کرتے ہیں ان سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے ورثاء کی رضامندی سے ان کے لئے ایک تہائی مال سے زیادہ کی وصیت کی اور جب وہ مر گیا تو ورثاء نے ایک تہائی سے زیادہ نکالنے سے انکار کر دیا، آپ نے فرمایا یہ ان کے لئے جائز ہے۔

(۳۱۳۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : كَانَ عَطَاءٌ يَقُولُ : جَائِزٌ ، قَدْ أَذِنُوا.

(۳۱۳۷۰) ابن جریج فرماتے ہیں کہ عطاء فرمایا کرتے تھے کہ یہ بات ورثاء کے لئے جائز ہے، علماء نے اس کی اجازت دی ہے۔

(۳۱۳۷۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ : أَنَّهُ قَالَ : فِي الرَّجُلِ يُوصِي بِأَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ يُجِيزُهُ الْوَرَثَةُ ، ثُمَّ يَرْجِعُونَ فِيهِ ؟ قَالَ : لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَرْجِعُوا ، وَقَالَ الْحَكَمُ : إِنْ شَاؤُوا رَجَعُوا فِيهِ.

(۳۱۳۷۱) شعبہ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اس شخص کے بارے میں جو ایک تہائی سے زیادہ کی وصیت کرے، ورثاء اس کی اجازت دے دیں اور پھر بعد میں رجوع کر لیں فرمایا: ان کو اس طرح رجوع کرنے کا اختیار نہیں ہے، اور حکم فرماتے ہیں کہ اگر چاہیں تو وہ رجوع کر سکتے ہیں۔

(۳۱۳۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : إِذَا أَوْصَى الرَّجُلُ فَزَادَ عَلَى الثُّلُثِ فَاسْتَأْذَنَ ابْنَهُ فِي حَيَاتِهِ فَأَذِنَ لَهُ ، فَإِذَا مَاتَ فَعَادَ إِلَى ابْنِهِ ، إِنْ شَاءَ أَجَازَهُ وَإِنْ شَاءَ رَدَّهُ.

(۳۱۳۷۲) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی ایک تہائی سے زیادہ مال کی وصیت کرے اور اپنی زندگی میں اپنے بیٹے سے اس کی جازت لے اور بیٹا اس کو اجازت دے دے، تب بھی اس آدمی کے مرنے کے بعد اس کے بیٹے کو اختیار ہوگا، چاہے تو اس وصیت کو نافذ کر دے اور چاہے تو ردّ کر دے۔

(۳۱۳۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ : أَنَّ رَجُلاً اسْتَأْذَنَ وَرَثَتَهُ فِي مَرَضِهِ فِي أَنْ يُوصِيَ بِأَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ فَأَذِنُوا لَهُ ، فَلَمَّا مَاتَ رَجَعُوا ، فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَنْ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ : ذَلِكَ لَهُمْ ، ذَلِكَ التَّكَرُّهُ لاَ يَجُوزُ.

(۳۱۳۷۳) قاسم بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے مرضِ وفات میں اپنے ورثاء سے اس بات کی اجازت مانگی کہ ایک تہائی سے زائد مال کی وصیت کرے، انہوں نے اس کی اجازت دے دی، لیکن جب وہ آدمی مرا تو وہ انکاری ہو گئے، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا انہیں اس بات کا اختیار ہے اور ان کو اس کے خلاف پر مجبور کرنا جائز نہیں۔

(۳۱۳۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ عَامِرٍ. وَعَنْ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : إِذَا أَوْصَى الرَّجُلُ فِي مَرَضِهِ بِأَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ لِغَيْرِ وَارِثٍ أَوْ لِوَارِثٍ ، فَأَذِنَ الْوَرَثَةُ ، ثُمَّ مَاتَ فَلَهُمْ أَنْ يَرْجِعُوا.

(۳۱۳۷۴) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی اپنے مرض الموت میں کسی غیر وارث یا وارث کے لیے ایک تہائی سے زائد مال کی وصیت کرے اور ورثا بھی اس کی اجازت دیدیں، پھر وہ آدمی مر جائے تو ان کو رجوع کا حق حاصل ہے۔

(۳۱۳۷٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَزِيدَ أَبِي خَالِدٍ الدَّالاَنِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَوْنٍ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ يُحَدِّثُ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ : أَنَّهُ قَالَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُوصِي بِأَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ يُجِيزُهُ الْوَارِثُ ، ثُمَّ لاَ يُجِيزُهُ بَعْدَ مَوْتِهِ ، قَالَ : ذَلِكَ التَّكَرُّهُ لاَ يَجُوزُ.

(۳۱۳۷۵) عبد الرحمن حضرت عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اس آدمی کے بارے میں جو ایک تہائی سے زائد مال کی وصیت کرے اور وارث بھی اس کو نافذ کرنے کی اجازت دے دے لیکن اس کے مرنے کے بعد اس کو نافذ نہ کرے فرمایا: اس پر جبر کرنا جائز نہیں۔

(۳) الرّجل يوصِي بِالوصِيّةِ ثمّ يوصِي بِأخرى بعدها

اس آدمی کا بیان جو پہلے ایک وصیت کرے پھر دوسری وصیت کر ڈالے

(۳۱۳۷٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، أَوْ هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا أَوْصَى بِوَصِيَّةٍ ، ثُمَّ أَوْصَى بِأُخْرَى بَعْدَهَا ، قَالَ : يُؤْخَذُ بِالأُخْرَى مِنْهُمَا.

(۳۱۳۷۶) یونس حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب کوئی شخص ایک وصیت کرے اور اس کے بعد کوئی دوسری وصیت کر دے تو دوسری وصیت پر عمل کیا جائے گا۔

(۳۱۳۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَطَاوُوسٍ وَأَبِي الشَّعْثَاءِ ، قَالُوا : يُؤْخَذُ بِآخِرِ وَصِيَّةٍ.

(۳۱۳۷۷) عمرو بن دینار حضرت عطاء، طاؤس اور ابوالشعثاء سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ ایسے آدمی کی آخری وصیت پر عمل کیا جائے گا۔

(۳۱۳۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّ رَجُلاً أَوْصَى فَدَعَا نَاسًا ، فَقَالَ : أُشْهِدُكُمْ أَنَّ غُلاَمِي فُلاَنًا إِنْ حَدَثَ بِي حَدَثٌ فَهُوَ حُرٌّ ، فَخَرَجُوا مِنْ عِنْدِهِ فَقِيلَ لَهُ :أَعْتَقْتَ فُلاَنًا وَتَرَكْتَ فُلاَنًا وَكَانَ أَحْسَنَ بَلاَءً ، فَقَالَ :رُدُّوا عَلَيَّ الْبَيِّنَةَ ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ رَجَعْتُ فِي عِتْقِ فُلاَنٍ ، وَأَنَّ فُلاَنًا لِعَبْدِهِ الآخَرِ إِنْ حَدَثَ بِي حَدَثٌ فَهُوَ حُرٌّ ، فَمَاتَ الرَّجُلُ ، فَقَالَ الأَوَّلُ :أَنَا حُرٌّ ، وَقَالَ الآخَرُ :أَنَا حُرٌّ ، فَاخْتَصَمَا إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ ، فَرَدَّ عِتْقَ الأَوَّلِ وَأَجَازَ عِتْقَ الآخَرِ.

(۳۱۳۷۸) ہشام حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے وصیت کی، اور لوگوں کو بلا کر کہا: اگر مجھے موت آ گئی تو میں آپ لوگوں کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میرا فلاں غلام آزاد ہے، اس سے کہا گیا کہ تم نے فلاں غلام کو تو آزاد کر دیا لیکن دوسرا فلاں غلام جو اس سے زیادہ خدمت کرنے والا تھا اس کو تم نے چھوڑ دیا، اس پر اس نے کہا لوگوں کو دوبارہ بلاؤ! اور ان سے کہا میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے اس غلام کی آزادی سے رجوع کر لیا اور دوسرا فلاں غلام آزاد ہے اگر میں مر جاؤں، چنانچہ وہ آدمی مر گیا تو پہلے غلام نے دعویٰ کیا کہ میں آزاد ہوں اور دوسرے نے کہا کہ میں آزاد ہوں، چنانچہ وہ عبد الملک بن مروان کے پاس فیصلہ کروانے کے لئے گئے تو انہوں نے پہلے غلام کی آزادی کو رد کر کے دوسرے غلام کی آزادی کا اعلان فرما دیا۔

(۳۱۳۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : إِذَا أَوْصَى الرَّجُلُ بِوَصِيَّةٍ ، ثُمَّ نَقَضَهَا فَهِيَ الآخِرَةُ ، وَإِنْ لَمْ يَنْقُضْهَا فَإِنَّهُمَا تَجُوزَانِ جَمِيعًا فِي ثُلُثِهِ بِالْحِصَصِ.

(۳۱۳۷۹) معمر زہری سے نقل کرتے ہیں کہ جب کوئی آدمی کوئی وصیت کرے اور پھر اس کو توڑ کر دوسری وصیت کر دے تو دوسری وصیت ہی کا اعتبار کیا جائے گا، اور اگر وہ پہلی وصیت کو نہ توڑے تو اپنے اپنے حصے کے تناسب سے اس کے ثلث میں دونوں وصیتیں نافذ ہو جائیں گی۔

(۳۱۳۸۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ :أَنَّ ابْنَ أَبِي رَبِيعَةَ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ :فِي الرَّجُلِ يُوصِي بِوَصِيَّةٍ ثُمَّ يُوصِي بِأُخْرَى ، قَالَ :أَمْلَكُهُمَا آخِرُهُمَا.

(۳۱۳۸۰) عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ ابن ابی ربیعہ نے حضرت عمر بن خطاب سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا جس نے ایک وصیت کی پھر دوسری وصیت کر ڈالی، آپ نے فرمایا کہ ان دونوں میں سے آخری وصیت نافذ ہونے کی زیادہ حق دار ہے۔

(٤) فِي الرَّجلِ يوصِي لِرجلٍ بوصِيّةٍ فيموت الموصى له قبل الموصِي

اس آدمی کا بیان جو کسی کیلئے وصیت کرے اور جس شخص کیلئے وصیت کی تھی وہ اس سے پہلے ہی وفات پا جائے

(۳۱۳۸۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ :فِي رَجُلٍ أَوْصَى لِرَجُلٍ فَمَاتَ

الَّذِي أُوصِيَ لَهُ قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَهُ ، قَالَ :هِيَ لِوَرَثَةِ الْمُوصَى لَهُ.

(۳۱۳۸۱) حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس نے کسی آدمی کے لئے وصیت کی پھر جس کے لئے وصیت کی تھی وہ اس وصیت کرنے والے سے پہلے ہی مر گیا، آپ نے فرمایا اس وصیت کے حق دار اس شخص کے ورثاء ہیں۔

(۳۱۳۸۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، قَالَ سَأَلْتُ عَمْرًا عَنْهُ ، قَالَ :كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ :هِيَ لِوَرَثَةِ الْمُوصَى لَهُ.

(۳۱۳۸۲) حفص فرماتے ہیں کہ میں نے اس بارے میں عمرو رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تھا انہوں نے فرمایا کہ حضرت حسن رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ یہ وصیت اس شخص کے ورثاء کو جائے گی۔

(۳۱۳۸۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إذَا أَوْصَى لِرَجُلٍ وَهُوَ مَيِّتٌ يَوْمَ يُوصِي لَهُ فَإِنَّ الْوَصِيَّةَ تَرْجِعُ إلَى وَرَثَةِ الْمُوصِي ، وَإِذَا أَوْصَى لِرَجُلٍ ثُمَّ مَاتَ فَإِنَّ الْوَصِيَّةَ لِوَرَثَةِ الْمُوصَى لَهُ.

(۳۱۳۸۳) ابو معشر حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی آدمی کسی کے لئے کچھ مال کی وصیت کرے اور جس دن اُس نے وصیت کی اُسی دن مر جائے تو وصیت ورثاء کی طرف لوٹے گی (کہ وہ اس کو نافذ کریں گے) اور جب کسی کے لئے وصیت کی اور جس کے لئے وصیت کی تھی مر جائے تو اس کے ورثاء وصیت کے حق دار ہوں گے۔

(۳۱۳۸٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :لاَ وَصِيَّةَ لِمَيِّتٍ.

(۳۱۳۸۴) ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ مردے کے لئے وصیت معتبر نہیں۔

(۳۱۳۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :لاَ وَصِيَّةَ لِمَيِّتٍ.

(۳۱۳۸۵) شعبی فرماتے ہیں کہ مردے کے لئے وصیت معتبر نہیں۔

(۳۱۳۸٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ :فِي الرَّجُلِ يُوصِي بِالْوَصِيَّةِ فَيَمُوتُ الَّذِي أُوصِيَ لَهُ قَبْلَ الَّذِي أَوْصَى ، قَالَ :لَيْسَ لَهُ شَيْءٌ ، أَنَّهُ أَوْصَى لَهُ وَهُوَ مَيِّتٌ.

(۳۱۳۸۶) زہری اس شخص کے بارے میں جو کچھ وصیت کرے لیکن جس کے لئے وصیت کی وہ اس سے پہلے ہی مر جائے فرماتے ہیں: اس وصیت کا کوئی اعتبار نہیں، کیونکہ اس نے گویا مردے کے لئے وصیت کی ہے۔

(۳۱۳۸۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ :فِي الرَّجُلِ يُوصِي بِالْوَصِيَّةِ فَيَمُوتُ الْمُوصَى لَهُ قَبْلَ الَّذِي أَوْصَى ، قَالَ :تَبْطُلُ ، وَإِنْ مَاتَ الَّذِي أَوْصَى ، ثُمَّ الَّذِي أُوصِيَ لَهُ ، كَانَ لِوَرَثَتِهِ.

(۳۱۳۸۷) حماد فرماتے ہیں اس شخص کے بارے میں جس نے کوئی وصیت کی اور جس کے لئے وصیت کی تھی وہ اس سے پہلے مر جائے، کہ وہ وصیت باطل ہو جائے گی، اور اگر پہلے وصیت کرنے والا مر جائے پھر وہ جس کے لئے وصیت کی گئی تھی تو اس کے ورثاء اس مال کے حق دار ہوں گے۔

(٥) فِي الرّجلِ يوصِي لِرجلٍ بثلثِ مالِهِ ثمّ أفاد بعد ذلِك مالًا

یہ باب ہے اس آدمی کے بیان میں جو کسی کے لئے ایک تہائی مال کی وصیت کرے پھر مرنے سے پہلے وصیت کے بعد کچھ مال اسے مزید حاصل ہو جائے

(٣١٣٨٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ :فِي رَجُلٍ أَوْصَى لِرَجُلٍ بِثُلُثِ مَالِهِ وَأَفَادَ مَالاً قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ ثُمَّ مَاتَ ، قَالَ :لَهُ ثُلُثُ الَّذِي أَوْصَى لَهُ ، وَلَهُ ثُلُثُ مَا أَفَادَ.

(۳۱۳۸۸) حضرت ابراہیم سے اس آدمی کے بارے میں روایت ہے جو کسی کے لئے اپنے ایک تہائی مال کی وصیت کرے اور پھر مرنے سے پہلے اس کا مال بڑھ جائے، پھر مر جائے، فرمایا: اس شخص کو جس کے لئے وصیت کی گئی ہے اس کے پہلے مال کا ایک تہائی حصہ ہے اور اس کے ساتھ اس نئے حاصل شدہ مال کا ایک تہائی حصہ ہے۔

(٣١٣٨٩) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ :فِي رَجُلٍ أَوْصَى بِثُلُثِ مَالِهِ وَقُتِلَ خَطَأً، قَالَ :الثُّلُثُ دَاخِلٌ فِي دِيَتِهِ.

(۳۱۳۸۹) خلاس حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس آدمی کے بارے میں جس نے اپنے ایک تہائی مال کی وصیت کی پھر غلطی سے قتل ہو گیا، فرمایا: ایک تہائی کی وصیت اس کی دیت میں بھی جائے گی۔

(٣١٣٩٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :لَهُ ثُلُثُ مَالِهِ ، وَثُلُثُ دِيَتِه.

(۳۱۳۹۰) حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ اس آدمی کو اس وصیت کرنے والے کا ایک تہائی اور اس کی دیت کا بھی ایک تہائی دیا جائے گا۔

(٣١٣٩١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي الرَّجُلِ أَوْصَى بِثُلُثِ مَالِهِ فَقُتِلَ خَطَأً ، قَالَ : يَدْخُلُ ثُلُثُ الدِّيَةِ فِي ثُلُثِ مَالِهِ.

(۳۱۳۹۱) حضرت حسن رحمہ اللہ سے اس آدمی کے بارے میں روایت ہے جس نے اپنے ایک تہائی مال کی وصیت کی پھر غلطی سے قتل ہو گیا، آپ نے فرمایا: دیت کا ایک تہائی اس کے مال کے ایک تہائی میں داخل ہو جائے گا۔

(٣١٣٩٢) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :أَهْلُ الْوَصِيَّةِ شُرَكَاءُ فِي الْوَصِيَّةِ ، إنْ زَادَتْ وَإِنْ نَقَصَتْ ، قَالَ :فَأَخْبَرْت بِهِ ابْنَ سِيرِينَ ، أَعْجَبَهُ ذَلِكَ.

(۳۱۳۹۲) اشعث، حضرت شعبی سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: وصیت کے مالک وصیت کے مال میں شریک ہوں گے چاہے وہ بڑھے یا گھٹے، اشعث فرماتے ہیں کہ میں نے یہ بات محمد بن سیرین سے بیان کی تو انہوں نے اس کو پسند کیا۔

(٣١٣٩٣) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ :فِي رَجُلٍ

أَوْصَى لِرَجُلٍ بِوَصِيَّةٍ ، ثُمَّ جَائَهُ مَالٌ أَوْ أَفَادَ مَالاً ، قَالَ :لَا يَدْخُلُ فِيهِ.

(۳۱۳۹۳) یزید بن ابی حبیب حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اس آدمی کے بارے میں جس نے کسی کے لئے کوئی وصیت کی، پھر اس کے پاس مال آ گیا، فرمایا کہ وہ اضافی مال اس وصیت میں داخل نہیں ہوگا۔

(٦) فِي الرَّجلِ يوصِي لِلرَّجلِ بشيءٍ مِن مالِهِ

یہ باب ہے اس شخص کے بیان میں جو اپنے مال کے کچھ حصے کی کسی کے لئے وصیت کرے

(٣١٣٩٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إذَا أَوْصَى الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ بِخَمْسِينَ دِرْهَمًا عُجِّلَتْ لَهُ مِنَ الْعَيْنِ ، وَإِذَا أَوْصَى بِثُلُثٍ أَوْ رُبُعٍ كَانَ فِي الْعَيْنِ وَالدَّيْنِ.

(۳۱۳۹۴) اعمش سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا: جب کوئی آدمی کسی کے لئے پچاس درہم کی وصیت کرے تو اس کو وہ دراہم میت کے نقد مال میں سے دے دیے جائیں گے، اور جب کوئی ایک تہائی یا ایک چوتھائی مال کی وصیت کرے تو وہ مال اس آدمی کو میت کے نقد مال اور قرض دونوں سے نکال کر دیا جائے گا۔

(٣١٣٩٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي الرَّجُلِ يُوصِي لِلرَّجُلِ بِخَمْسِينَ دِرْهَمًا مِنْ مَالِهِ ، قَالَ : يُعَجِّلُ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ ثُلُثِ الْعَيْنِ.

(۳۱۳۹۵) عمرو حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں اس آدمی کے بارے میں جو کسی کے لئے اپنے مال میں سے پچاس درہم کی وصیت کرے، آپ نے فرمایا کہ موجودہ نقد مال کے ایک تہائی حصے سے نکال کر دے دیے جائیں۔

(٧) فِي رجلٍ أوصى لِبنِي عمِّهِ وهم رِجالٌ ونِساءٌ

اس آدمی کا بیان جو اپنے چچازادوں کے لئے وصیت کرے جن میں مرد اور عورتیں دونوں ہوں

(٣١٣٩٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ ، عَنْ عَطَاءٍ وَقَتَادَةَ. وَعَنْ مَطَرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي رَجُلٍ أَوْصَى لِبَنِي عَمِّهِ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ ، قَالُوا لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَى ، إلاَّ أَنْ يَكُونَ قَالَ :﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ﴾.

(۳۱۳۹۶) مطر حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں اس آدمی کے بارے میں جس نے اپنے چچا کی اولاد کے لئے وصیت کی جن میں مرد بھی ہیں اور عورتیں بھی، علماء فرماتے ہیں کہ ایسی صورت میں مرد کو عورت کے برابر حصہ دیا جائے گا، لیکن اگر اس نے یہ کہا ہو کہ ایک مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ دیا جائے گا تو ممکن ہے ایسا ہی کیا ہو۔

(٣١٣٩٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ الأَعْلَمِ الْحَنَفِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ :أَنَّ رَجُلاً أَوْصَى لأَرَامِلَ بَنِي حَنِيفَةَ ، فَقَالَ الشَّعْبِيُّ :هُوَ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ مِمَّنْ خَرَجَ مِنْ كَمْرَةِ حَنِيفَةَ.

(۳۱۳۹۷) طلحہ بن اُعلم حنفی حضرت شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے قبیلہ بنو حنیفہ کی بیوہ عورتوں کے لیے وصیت کی، حضرت شعبی نے فرمایا: یہ وصیت ہر اس مرد و عورت کے لئے ہے جو حنیفہ کی نسل سے ہو۔

(۸) فِي رجلٍ قَالَ لِبنِي فلانٍ، يعطى الأغنياء؟

اس آدمی کا بیان جو وصیت میں یوں کہے: فلاں کی اولاد کے لئے، کیا اس وصیت کے مال سے مال داروں کو بھی حصہ دیا جائے گا

(۳۱۳۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ وُهَيْبٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي الرَّجُلِ يَقُولُ :لِبَنِي فُلاَنٍ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ :هُوَ لِغَنِيِّهِمْ وَفَقِيرِهِمْ وَذَكَرِهِمْ وَأُنْثَاهُمْ.

(۳۱۳۹۸) یونس حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں اس آدمی کے بارے جو وصیت میں یوں کہے: فلاں کی اولاد کے لئے اتنا اتنا مال ہے، آپ نے فرمایا: مال ان کے مال داروں اور فقراء اور مرد و عورت سب کے لئے ہوگا۔

(۹) فِي رجلٍ له دورٌ فأوصى بِثلثِها، أتجمع له فِي موضِعٍ أم لا

اس آدمی کا بیان جس کے کچھ گھر ہوں، اور وہ ان کے ایک تہائی حصے کی وصیت کرے، کیا ان جگہوں کو ایک جگہ سے جمع کر کے وصیت میں دیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

(۳۱۳۹۹) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْقَاسِمَ عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ مَسَاكِنُ فَأَوْصَى بِثُلُثِ كُلِّ مَسْكَنٍ لَهُ ؟ قَالَ :يُخْرَجُ حَتَّى يَكُونَ فِي مَسْكَنٍ وَاحِدٍ.

(۳۱۳۹۹) سعد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم سے اس آدمی کے بارے میں دریافت کیا جس کے کچھ گھر تھے، پھر اس نے ہر گھر کے ایک تہائی کی وصیت کر دی، آپ نے فرمایا: اس پورے حصے کو ایک مکان سے نکال کر دیا جائے گا۔

(۳۱٤۰۰) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ :فِي رَجُلٍ أَوْصَى بِثُلُثِ مَالِهِ وَأَشْيَاءَ سِوَى ذَلِكَ ، وَتَرَكَ دَارًا تَكُونُ ثُلُثَهَا ، أَيُعْطَاهَا الْمُوصَى لَهُ بِالثُّلُثِ ، قَالَ :لاَ وَلَكِنْ يُعْطَى بِالْحِصَّةِ مِنَ الْمَالِ وَالدَّارِ.

(۳۱۴۰۰) حضرت عطاء سے اس آدمی کے بارے میں روایت ہے جس نے ایک تہائی مال اور اس کے علاوہ کچھ اشیاء کی وصیت کی، اور ایک گھر چھوڑ کر مرا جو اس کے مال کا ایک تہائی ہوتا ہے، ان سے پوچھا گیا کیا جس آدمی کے لئے وصیت کی گئی ہے اسے وہ گھر ایک تہائی حصے میں دیا جا سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، بلکہ اس کو مال اور گھر دونوں کا ایک حصہ دیا جائے گا۔

(۱۰) فِي رجلٍ قَالَ ثلثي ثلاثمئةٍ ، لِفلانٍ مِئةٌ ، ومِئةٌ لِفلانٍ

اس آدمی کا بیان جو کہے میرے مال کا ایک تہائی تین سو درہم ہیں جن میں سے فلاں کو سو درہم، اور فلاں کو سو درہم دے دیے جائیں

(۳۱٤۰۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٌ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ :أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ ، قَالَ :ثُلُثِي ثَلاَثُمِئَةِ دِرْهَمٍ :مِئَةٌ لِفُلاَنٍ ، وَمِئَةٌ لِفُلاَنٍ ، وَمَا بَقِيَ مِنْ ثُلُثِي ؛ فَهُوَ لِفُلاَنٍ ، قَالَ :فَلِفُلاَنٍ مِئَةٌ ، وَلِفُلاَنٍ مِئَةٌ ، وَمَا بَقِيَ فَلِفُلاَنٍ ، وَإِنْ لَمْ يَبْقَ شَيْءٌ ، فَلَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۳۱۴۰۱) حکمؒ اور حماد حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے کہا تھا کہ میرے مال کا تہائی حصہ تین سو درہم ہیں، سو فلاں آدمی کو دیے جائیں، سو فلاں آدمی کو، اور جو باقی بچیں وہ فلاں تیسرے شخص کو دے دیے جائیں، آپ نے فرمایا: پہلے شخص کے لئے سو درہم، دوسرے کے لئے بھی سو درہم، اور تہائی مال سے جتنا بچے وہ سب کا سب تیسرے آدمی کا ہے، اگر کچھ نہ بچے تو تیسرے آدمی کو کچھ نہ ملے گا۔

(۱۱) إذا قَالَ ثلثي لِفلانٍ ، فإن مات فهو لِفلانٍ

اگر کوئی آدمی کہے کہ میرا تہائی مال فلاں آدمی کے لئے ہے اور اگر وہ میری زندگی میں مر جائے تو فلاں دوسرے آدمی کے لئے ہے

(۳۱٤۰۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ :فِي رَجُلٍ أَوْصَى ، قَالَ :ثُلُثِي لِفُلاَنٍ ، فَإِنْ مَاتَ فَهُوَ لِفُلاَنٍ ، قَالَ :هُوَ لِلأَوَّلِ.

(۳۱۴۰۲) قتادہ حضرت سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں اس آدمی کے بارے میں جو کہے کہ میرا تہائی مال فلاں آدمی کے لئے ہے، اور اگر وہ میری زندگی میں وفات پا جائے تو فلاں دوسرے شخص کے لئے ہے، آپ نے فرمایا وہ مال پہلے آدمی کو دیا جائے گا۔

(۳۱٤۰۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :هُوَ لِلأَوَّلِ.

(۳۱۴۰۳) قتادہ حضرت حسن سے بھی یہی روایت کرتے ہیں۔

(۳۱٤۰٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :يُجْرِي كَمَا قَالَ.

(۳۱۴۰۴) قتادہ حضرت حُمید بن عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں کہ جس طرح اس وصیت کرنے والے نے کہا ہے اسی طرح عمل کیا جائے گا۔

(٣١٤٠٥) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَاب ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، مِثْلَهُ.

(۳۱۴۰۵) ہشام بن عروہ اپنے والد ماجد سے بھی یہی مضمون نقل کرتے ہیں۔

(١٢) فِي الوَصِيَّةِ لِليهودِيِّ والنَّصرانِيِّ من رآها جائِزةً

یہ باب ہے یہودی اور نصرانی کے لئے وصیت کرنے کے بیان میں اور یہ کہ کون حضرات اس کو جائز سمجھتے ہیں

(٣١٤٠٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّ صَفِيَّةَ أَوْصَتْ لِقَرَابَةٍ لَهَا بِمَالٍ عَظِيمٍ ، وَكَثِيرٍ مِنَ الْيَهُودِ كَانُوا وَرَثَتَهَا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ فَوَرِثَهَا غَيْرُهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَجَازَ لَهُمْ مَا أَوْصَتْ.

(۳۱۴۰۶) یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے رشتہ داروں کے لئے بہت سے مال کی وصیت کی تھی، اور بہت سے یہودی ان کے خاندان کے ایسے تھے اگر وہ مسلمان ہوتے تو ان کے وارث ہوتے، لیکن ان کے کافر ہونے کی وجہ سے ان کے خاندان کے مسلمان ان کے وارث ہوئے، اس لئے جو مسلمان نہ تھے ان کے حق میں ان کی وصیت نافذ ہوگئی۔

(٣١٤٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ نَافِعٍ : أَنَّ صَفِيَّةَ أَوْصَتْ لِقَرَابَةٍ لَهَا يَهُود.

(۳۱۴۰۷) حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بعض رشتہ داروں کے لئے وصیت کی تھی جو یہودی تھے۔

(٣١٤٠٨) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : وَصِيَّةُ الرَّجُلِ جَائِزَةٌ لِذِمِّيٍّ كَانَ أَوْ لِغَيْرِهِ.

(۳۱۴۰۸) محمد سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ آدمی کی وصیت جائز ہے ذمی کے لئے ہو یا کسی اور کے لئے۔

(٣١٤٠٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : الْوَصِيَّةُ لِلْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ وَالْمَجُوسِيِّ وَالْمَمْلُوكِ جَائِزَةٌ.

(۳۱۴۰۹) حکم روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم فرمایا کرتے تھے کہ یہودی، نصرانی، مجوسی اور غلام کیلئے وصیت کرنا جائز ہے۔

(٣١٤١٠) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ : أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَتْ لِقَرَابَةٍ لَهَا مِنَ الْيَهُودِ.

(۳۱۴۱۰) لیث حضرت عطاء سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ نے اپنے یہودی رشتہ داروں کے لئے وصیت کی تھی۔

(٣١٤١١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لَا بَأْسَ أَنْ يُوصَى لِلْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ.

(۳۱۴۱۱) جابر حضرت عامر سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ یہودی اور نصرانی کے لئے وصیت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۳۱٤۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ﴿إِلاَّ أَنْ تَفْعَلُوا إِلَى أَوْلِيَائِكُمْ مَعْرُوفًا﴾ قَالَ : أَوْلِيَائِكَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ، يَقُولُ :وَصِيَّةٌ وَلاَ مِيرَاثَ لَهُمْ.

(۳۱۴۱۲) قتادہ آیت ﴿إِلاَّ أَنْ تَفْعَلُوا إِلَى أَوْلِيَائِكُمْ مَعْرُوفًا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ آیت میں اولیاء سے مراد اہل کتاب میں سے اولیاء ہیں جن کے بارے میں یہ حکم ارشاد ہے کہ ان کے لئے وراثت نہیں لیکن وصیت ہو سکتی ہے۔

(۳۱٤۱۳) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُون، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ:سَمِعَهُ وَهُوَ يُسْأَلُ عَنِ الْوَصِيَّةِ لأَهْلِ الشِّرْكِ؟ قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهَا.

(۳۱۴۱۳) ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء کو فرماتے سنا جبکہ ان سے مشرکین کے لئے وصیت کرنے کا حکم پوچھا جا رہا تھا، فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۳) فِي الوصِيّةِ إلى المرأةِ

یہ باب ہے عورت کو وصیت نافذ کرنے کی ذمہ دار بنانے کے بیان میں

(۳۱٤۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ :أَنَّ عُمَرَ أَوْصَى إِلَى حَفْصَةَ.

(۳۱۴۱۴) عمرو بن دینار فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو اپنی وصیت کی ذمہ داری دی۔

(۳۱٤۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ:حدَّثَنَا أَبُو جَنَاب، عَنْ أَبِي عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ:أَنَّ رَجُلاً أَوْصَى إِلَى امْرَأَتِهِ، فَأَجَازَ ذَلِكَ شُرَيْحٌ.

(۳۱۴۱۵) ابوعون ثقفی فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو اپنی وصیت پورا کرنے کی ذمہ دار بنایا، تو حضرت شریح نے اس کی اجازت دے دی۔

(۳۱٤۱٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَمْرٍو الأَزْدِيِّ ، قَالَ :حدَّثَتْنِي خَالَتِي ، وَكَانَتِ امْرَأَةُ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَتْ : أَوْصَى إِلَيَّ إِبْرَاهِيمُ بِشَيْءٍ مِنْ وَصِيَّتِهِ.

(۳۱۴۱۶) حضرت ابراہیم کی اہلیہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے مجھے اپنی وصیت کے کچھ حصے کے نافذ کرنے کی ذمہ داری دی۔

(۳۱٤۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :لاَ تَكُونُ الْمَرْأَةُ وَصِيًّا ، فَإِنْ فَعَلَ نُظِرَ إِلَى رَجُلٍ يُوثَقُ بِهِ ، فَجُعِلَ ذَلِكَ إِلَيْهِ

(۳۱۴۱۷) عبدالملک حضرت عطاء سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ عورت کو وصیت نافذ کرنے کی ذمہ داری نہیں سونپی جا سکتی، اگر کوئی آدمی ایسا کر بیٹھے تو کوئی با اعتبار آدمی ڈھونڈ کر اس کو یہ ذمہ داری دی جا سکتی ہے۔

(۳۱٤۱۸) وَسَمِعْت وَكِيعًا يَقُولُ :قَالَ سُفْيَانُ :تَكُونُ وَصِيًّا ، رُبَّ امْرَأَةٍ خَيْرٌ مِنْ رَجُلٍ.

(۳۱۴۱۸) وکیع فرماتے ہیں کہ میں نے سفیان کو یہ فرماتے سنا کہ عورت وصیت کی ذمہ دار بن سکتی ہے کیونکہ بہت سی عورتیں آدمی سے بہتر ہوتی ہیں۔

(١٤) رجلٌ أوصى لِلمحاوِيجِ أين يجعل ؟

اس آدمی کا بیان جس نے حاجت مندوں کیلئے وصیت کی ہو، اس کی وصیت کہاں صرف کی جائے

(٣١٤١٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ : فِي رَجُلٍ أَوْصَى وَصِيَّةً لِلْمُحْوِجِينَ ، قَالَ : يُجْعَلُ فِي الْقَرَابَةِ ، فَإِنْ لَمْ يَكُونُوا فَلِلْمَوَالِي ، فَإِنْ لَمْ يَكُونُوا فَلِلْجِيرَانِ.

(۳۱۴۱۹) معمر ایک آدمی کے واسطے سے عکرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے حاجت مندوں کے لئے وصیت کی تھی کہ اس وصیت کو سب سے پہلے اس کے رشتہ داروں میں خرچ کیا جائے، اگر وہ نہ ہوں تو غلاموں میں اور اگر وہ بھی نہ ہوں تو پڑوسیوں میں۔

(١٥) فِي الرَّجلِ يوصِي بِثلثِهِ لِغيرِ ذِي قرابةٍ مَنْ أجازه ؟

اس آدمی کا بیان جو اپنے مال کے ایک تہائی حصّے کی غیر رشتہ داروں کے لئے وصیت کرے، اور ان حضرات کا ذکر جو اس کو جائز قرار دیتے ہیں

(٣١٤٢٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : قَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْمَرٍ فِي الْوَصِيَّةِ : مَنْ سَمَّى : جَعَلْنَاهَا حَيْثُ سَمَّى ، وَمَنْ قَالَ حَيْثُ أَمَرَ اللَّهُ : جَعَلْنَاهَا فِي قَرَابَتِهِ. (عبدالرزاق ١٦٤٣٠)

(۳۱۴۲۰) محمد روایت کرتے ہیں کہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن معمر نے وصیت کے بارے میں فرمایا جس شخص نے وصیت کرتے ہوئے آدمی کا نام لیا تو ہم اس آدمی کو اس کا مال دلا دیں گے جس کا اس نے وصیت میں نام لیا، اور جس نے اس طرح وصیت کی جہاں اللہ کا حکم ہے وہیں خرچ کر دیا جائے تو ہم اس کے قرابت داروں کو مال دلائیں گے۔

(٣١٤٢١) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَسَنِ : فِي الرَّجُلِ يُوصِي لِلأَبَاعِدِ وَيَتْرُكُ الأَقَارِبَ ، قَالَ : تُجْعَلُ وَصِيَّتُهُ ثَلاَثَةَ أَثْلاَثٍ : لِلأَقَارِبِ ثُلُثَانِ ، وَلِلأَبَاعِدِ ثُلُثٌ ، وَأَمَّا مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ ، فَقَالَ : إِنَّمَا هُوَ مَالٌ ، أَعْطَاهُ اللَّهُ ، يَضَعُهُ حَيْثُ أَحَبَّ.

(۳۱۴۲۱) معتمر اپنے والد سے وہ حضرت حسن سے اس آدمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو دور کے رشتہ داروں کے لئے وصیت کرے اور قریب کے رشتہ داروں کو چھوڑ دے، فرمایا کہ اس کے وصیت شدہ مال کو تین حصّوں میں تقسیم کیا جائے گا، قریبی رشتہ داروں کے لئے دو تہائی، اور دور کے رشتہ داروں کے لئے ایک تہائی، اور محمد بن کعب فرماتے تھے کہ یہ تو اللہ کا دیا ہوا مال ہے جہاں اس کا جی چاہے خرچ کرے۔

(٣١٤٢٢) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : ضَعُوهَا حَيْثُ أَمَرَ بِهَا.

(۳۱۴۲۲) حُمید محمد بن سیرین کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ وصیت کرنے والے نے جس جگہ وصیت کے مال کو خرچ کرنے کا حکم دیا ہے اسی جگہ اسے خرچ کرو۔

(٣١٤٢٣) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ هَمَّامٍ : أَنَّ قَتَادَةَ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُوصِي لِغَيْرِ قَرَابَتِهِ ؟ قَالَ : كَانَ سَالِمٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ وَعَطَاءٌ يَقُولُونَ : هِيَ لِمَنْ أُوصِي لَهُ بِهَا.

(۳۱۴۲۳) ہمام سے روایت ہے کہ قتادہ سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جو ان لوگوں کے لیے وصیت کرتا ہے جن کا اس سے کوئی رشتہ نہیں، فرمایا کہ سالم، سلیمان بن یسار اور عطاء فرمایا کرتے تھے کہ وہ مال اس کو دیا جائے گا جس کے لئے اس نے اس مال کی وصیت کی۔

(٣١٤٢٤) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : قُلْتُ : أَوْصَى إِنْسَانٌ فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَفِي الْمَسَاكِينِ ، وَتَرَكَ قَرَابَةً مُحْتَاجِينَ ؟ قَالَ : وَصِيَّتُهُ حَيْثُ أَوْصَى بِهَا.

(۳۱۴۲۴) ابن جریج عطاء سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے عطاء سے سوال کیا کہ ایک آدمی نے مجاہدین اور مسکینوں کے لئے وصیت کی لیکن اس کے رشتہ داروں میں بہت سے حاجت مند لوگ ہیں، فرمایا کہ اس کی وصیت وہیں نافذ کی جائے گی جہاں اس نے کی ہے۔

(٣١٤٢٥) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : أَمَرَهُمْ بِأَمْرٍ فَإِنْ خَالَفُوا جَازَ وَبِئْسَ مَا صَنَعُوا ، وَقَدْ كَانَ عَطَاء قَالَ : ذُو الْقَرَابَةِ أَحَقُّ بِهَا.

(۳۱۴۲۵) ابن جریج روایت کرتے ہیں کہ ابن ابی مُلیکہ نے فرمایا کہ وصیت کرنے والے نے وصیت کے ذمہ داروں کو یہ حکم دیا ہے، اگر وہ اس حکم کی مخالفت کریں تب بھی نافذ تو ہو جائے گی لیکن ان کا یہ فعل برا ہوگا، اور حضرت عطاء فرمایا کرتے تھے کہ قرابت دار زیادہ حق دار ہیں۔

(٣١٤٢٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: لِلرَّجُلِ ثُلُثُهُ، يَطْرَحُهُ فِي الْبَحْرِ إِنْ شَاءَ.

(۳۱۴۲۶) جابر حضرت عامر سے روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ آدمی کو اپنے تہائی مال کا اختیار ہے، چاہے تو اس کو سمندر میں پھینک دے۔

(١٦) مَنْ قَالَ يردّ على ذِي القرابةِ

ان اسلاف کے فرمان جو فرماتے ہیں کہ رشتہ داروں میں وصیت کو نافذ کیا جائے

(٣١٤٢٧) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ : فِي الرَّجُلِ يُوصِي لِلأَبَاعِدِ وَيَتْرُكُ الأَقَارِبَ ، قَالَ : تُجْعَلُ وَصِيَّتُهُ ثَلاَثَةَ أَثْلاَثٍ : لِلأَقَارِبِ ثُلُثَانِ ، وَلِلأَبَاعِدِ ثُلُثٌ.

(۳۱۴۲۷) حمید حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں اس آدمی کے بارے میں جو دور کے رشتہ داروں کے لئے وصیت کر دے اور قریبی رشتہ داروں کو چھوڑ دے، آپ نے فرمایا کہ اس کے وصیت شدہ مال کے تین حصے کیے جائیں، قریبی رشتہ داروں کے لئے دو تہائی اور دور کے رشتہ داروں کے لئے ایک تہائی۔

(۳۱٤۲۸) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى الْوَصِيَّةَ إلاَّ لِذَوِي الأَرْحَامِ أَهْلِ الْفَقْرِ ، فَإِنْ أَوْصَى بِهَا لِغَيْرِهِمْ انْتُزِعَتْ مِنْهُمْ فَرُدَّتْ إلَيْهِمْ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ فُقَرَاءُ فَلأَهْلِ الْفَقْرِ مَا كَانُوا ، وَإِنْ سَمَّى أَهْلَهَا الَّذِينَ أُوصِي لَهُمْ.

(۳۱۴۲۸) ابن طاؤس فرماتے ہیں کہ طاؤس حاجت مندوں ذوی الأرحام رشتہ داروں کے علاوہ کسی کے لئے وصیت کرنے کو جائز نہیں سمجھتے تھے، اور یہ رائے رکھتے تھے کہ اگر کوئی ان کے علاوہ کسی کے لئے وصیت کرے تو ان سے مال لے کر ذوی الأرحام رشتہ داروں کو دلایا جائے گا، اور اگر ذوی الأرحام رشتہ داروں میں حاجت مند نہ ہوں تو وصیت کا مال فقراء میں تقسیم کیا جائے گا چاہے وہ کوئی بھی ہوں، اگرچہ وصیت کرنے والے نے ان لوگوں کا نام بھی لیا ہو جن کے لئے وصیت ہے۔

(۳۱٤۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْعَلاَءَ بْنَ زِيَادٍ وَمُسْلِمَ بْنَ يَسَارٍ عَنِ الْوَصِيَّةِ ؟ فَدَعَا بِالْمُصْحَفِ فَقَرَأَ : ﴿إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالأَقْرَبِينَ﴾ قَالاَ : هِيَ لِلْقَرَابَةِ.

(۳۱۴۲۹) عطاء بن أبی میمونہ فرماتے ہیں کہ میں نے علاء بن زیاد اور مسلم بن یسار سے وصیت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے قرآن پاک منگوایا اور آیت ﴿إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالأَقْرَبِينَ﴾ پڑھی، اور پھر فرمایا کہ وصیت رشتہ داروں کے لئے ہے۔

(۳۱٤۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ يَعْلَى ، قَالاَ : تُرَدُّ عَلَى قَرَابَتِهِ.

(۳۱۴۳۰) قتادہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن اور حضرت عبد الملک بن یعلیٰ نے فرمایا کہ وصیت رشتہ داروں کی طرف لوٹا دی جائے گی۔

(۳۱٤۳۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إنِّي جَعَلْت حَائِطِي لِلَّهِ ، وَلَوَ اسْتَطَعْت أَنْ أُخْفِيَهُ لَمْ أُظْهِرْهُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اجْعَلْهُ فِي فُقَرَاءِ أَهْلِك. (مسلم ۲۸۵۔ ابوداؤد ۱۶۸۶)

(۳۱۴۳۱) حمید حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے، اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں نے اپنا باغ اللہ کے نام پر دے دیا، اور اگر میں اس بات کو چھپا سکتا تو اس کو ظاہر نہ کرتا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس باغ کو اپنے حاجت مند قرابت داروں میں تقسیم کر دو۔

(۱۷) الرّجل یوصِی بالوصِیّۃِ فِی مرضِہِ ثمّ یبرأ فلا یغیِّرھا

اس آدمی کا بیان جو بیماری کے زمانے میں وصیت کردے پھر تندرست ہوجائے لیکن اس وصیت کو تبدیل نہ کرے

(۳۱٤۳۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :فِي الرَّجُلِ إِذَا أَوْصَى فِي مَرَضِهِ ، ثُمَّ بَرَأَ فَلَمْ يُغَيِّرْ وَصِيَّتَهُ تِلْكَ حَتَّى يَمُوتَ بَعْدُ ، قَالَ :يُؤْخَذُ بِمَا فِيهَا.

(۳۱۴۳۲) یونس سے روایت ہے کہ حضرت حسن فرمایا کرتے تھے اس آدمی کے بارے میں جو بیماری کے زمانے میں وصیت کرے پھر تندرست ہوجائے اور اپنی اس وصیت کو تبدیل نہ کرے یہاں تک کہ اسی حالت میں مرجائے، فرماتے ہیں کہ اس کی وصیت کے مطابق اس کا مال لے لیا جائے گا۔

(۳۱٤۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ يَعْلَى :فِي رَجُلٍ أَوْصَى بِوَصِيَّةٍ فِي مَرَضِهِ فَبَرَأَ ثُمَّ تَرَكَهَا حَتَّى مَاتَ ، قَالَ :جَائِزَةٌ.

(۳۱۴۳۳) قتادہ عبد الملک سے اس آدمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس نے بیماری کے زمانے میں کوئی وصیت کی پھر تندرست ہوگیا اور مرنے تک اس وصیت کو اسی حال میں چھوڑے رکھا، فرمایا کہ وہ وصیت نافذ ہوجائے گی۔

(۱۸) رجلٌ مات وترك ثلاثة بنِين، وأوصى بِمِثلِ نصِيبِ أحدِھِم

اس آدمی کا بیان جس نے مرتے وقت تین بیٹے چھوڑے اور ایک بیٹے کے حصّے کے بقدر مال کی وصیت کردی

(۳۱٤۳٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، قَالَ :سُئِلَ عَامِرٌ عَنْ رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ ثَلَاثَةَ بَنِينَ ، وَأَوْصَى بِمِثْلِ نَصِيبِ أَحَدِهِمْ ؟ قَالَ :هُوَ رَابِعٌ ، لَهُ الرُّبُعُ.

(۳۱۴۳۴) داؤد بن ابی ہند فرماتے ہیں کہ حضرت عامر سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے مرتے وقت تین بیٹے چھوڑے اور ایک بیٹے کے حصے کے بقدر مال کی وصیت کردی آپ نے فرمایا: وہ آدمی جو چوتھا ہے، اس کو ایک چوتھائی حصہ ملے گا۔

(۳۱٤۳۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ وَالأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا تَرَكَ الرَّجُلُ ثَلَاثَةَ بَنِينَ وَأَوْصَى بِمِثْلِ نَصِيبِ أَحَدِ بَنِيهِ ، قَالَ :زِدْ وَاحِدًا اجْعَلْهَا مِنْ أَرْبَعَةٍ.

(۳۱۴۳۵) منصور اور اعمش روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا: جب کوئی آدمی تین بیٹے چھوڑ کر مرے اور ایک بیٹے کے حصے کے بقدر مال کی وصیت کردے تو ایک آدمی کا اضافہ سمجھ کر مال کو چار حصوں میں تقسیم کرلو۔

(٣١٤٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : زِدْ وَاحِدًا وَاجْعَلْهَا مِنْ أَرْبَعَةٍ.

(۳۱۴۳۶) شعبی سے بھی یہی مضمون منقول ہے۔

(١٩) إذا ترك ابنينِ وأبوينِ ، وأوصى بِمِثْلِ نصِيبِ أحدِ الابنينِ

جب کوئی دو بیٹے اور والدین چھوڑ کر مرے اور ایک بیٹے کے حصّے کے برابر مال کی وصیت کر دے تو کیا حکم ہے؟

(٣١٤٣٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ : فِي رَجُلٍ تَرَكَ ابْنَيْنِ وَأَبَوَيْنِ ، وَأَوْصَى بِمِثْلِ نَصِيبِ أَحَدِ الابْنَيْنِ ، قَالَ ، هِيَ مِنْ ثَمَانِيَةٍ.

(۳۱۴۳۷) منصور حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں اس آدمی کے بارے میں جس نے دو بیٹے اور والدین چھوڑے اور ایک بیٹے کے حصے کے برابر مال کی وصیت کی، فرمایا کہ اس کو آٹھ میں سے ایک حصہ ملے گا۔

(٢٠) إذا ترك سِتّة بنِين وأوصى بِمِثْلِ نصِيبِ بعضِ ولدِهِ

جب کوئی آدمی چھ بیٹے چھوڑ کر مرے اور بعض بیٹوں کے حصّے کے برابر مال کی وصیت کر دے تو کیا حکم ہے؟

(٣١٤٣٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ وَمُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ : فِي رَجُلٍ تَرَكَ سِتَّةَ بَنِينَ وَأَوْصَى بِمِثْلِ نَصِيبِ بَعْضِ وَلَدِهِ ، قَالَ : قَالَ مَنْصُورٌ : هِيَ مِنْ سَبْعَةٍ ، يَدْخُلُ مَعَهُمْ ، وَقَالَ مُغِيرَةُ : يُنْقَصُ وَلاَ يُتَمُّ لَهُ مِثْلُ نَصِيبِ أَحَدِهِمْ.

(۳۱۴۳۸) منصور اور مغیرہ حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں اس آدمی کے بارے میں جس نے چھ بیٹے چھوڑے اور چند بیٹوں کے حصے کے برابر مال کی وصیت کر دی، منصور کی روایت کے مطابق انہوں نے فرمایا: اس کو سات میں سے ایک حصہ ان بیٹوں کے برابر دیا جائے گا، اور مغیرہ کی روایت کے مطابق فرمایا کہ اس کے حصّے کو کم رکھا جائے گا اور کسی ایک بیٹے کے برابر نہیں دیا جائے گا۔

(٢١) رجلٌ أوصى بِنِصفِهِ وثلثه وربعِهِ

اس آدمی کا بیان جس نے آدھے، اور ایک تہائی اور ایک چوتھائی مال کی وصیت کی

(٣١٤٣٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الثَّقَفِيُّ ، قَالَ : لَقِيَنِي إبْرَاهِيمُ فَقَالَ : مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَوْصَى بِنِصْفِهِ وَثُلُثِهِ وَرُبُعِهِ ، قَالَ : فَلَمْ يَكُنْ عِنْدِي فِيهَا شَيْءٌ ، فَقَالَ : إبْرَاهِيمُ ، خُذْ مَالاً لَهُ نِصْفٌ وَثُلُثٌ وَرُبُعٌ :

اثْنَا عَشَرَ فَخُذْ نِصْفَهَا سِتَّةٌ وَثُلُثَهَا أَرْبَعَةٌ وَرُبُعَهَا ثَلَاثَةٌ ، فَاقْسِمِ الْمَالَ عَلَى ثَلَاثَةَ عَشَرَ ، فَمَا أَصَابَ سِتَّةً كَانَ لِصَاحِبِ النِّصْفِ ، وَمَا أَصَابَ أَرْبَعَةً كَانَ لِصَاحِبِ الثُّلُثِ ، وَمَا أَصَابَ ثَلَاثَةً كَانَ لِصَاحِبِ الرُّبُعِ.

(۳۱۴۳۹) ابو عاصم ثقفی فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم مجھ سے ملے اور پوچھا تم کیا کہتے ہو اس آدمی کے بارے میں جس نے اپنے آدھے، اور ایک تہائی اور ایک چوتھائی مال کی وصیت کر دی، مجھے اس کے جواب کا کوئی علم نہیں تھا، خود ہی انہوں نے فرمایا: اس کے مال کے اتنے حصّے کرو جس سے آدھا، ایک تہائی اور ایک چوتھائی نکل آئیں، یعنی بارہ حصّے کرلو، اس کا آدھا چھ ہے اور اس کا ایک تہائی چار ہے، اور اس کا ایک چوتھائی تین ہے، اب مال کے تیرہ حصّے کرو، چھ کے مقابلے میں جتنا مال آئے آدھے حصّے والے کو دے دو، اور چار کے مقابلے میں جتنا مال آئے ایک تہائی حصّے والے کو دے دو، اور تین کے مقابلے میں جتنا مال آئے ایک چوتھائی حصّے والے شخص کو دے دو۔

(۲۲) من كرِه أن يوصِي بِمِثلِ أحدِ الورثةِ ومن رخّص فِيهِ

ان حضرات کا ذکر جو کسی وارث کے حصّے کے برابر مال کی وصیت کرنے کو ناپسند کرتے ہیں، اور ان حضرات کا ذکر جو اس کی اجازت دیتے ہیں

(٣١٤٤٠) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُوصِيَ الرَّجُلُ بِمِثْلِ نَصِيبِ أَحَدِ الْوَرَثَةِ حَتَّى يَكُونَ أَقَلَّ.

(۳۱۴۴۰) منصور سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا علماء ناپسند کرتے تھے اس بات کو کہ آدمی کسی ایک وارث کے حصّے کے برابر مال کی کسی کے لئے وصیت کر دے، بلکہ وہ فرماتے تھے کہ وصیت وارث کے حصّے سے کم ہونی چاہیے۔

(٣١٤٤١) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَادَةُ الصَّيْدَلَانِيُّ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ : أَنَّهُ أَوْصَى بِمِثْلِ نَصِيبِ أَحَدِ وَلَدِهِ.

(۳۱۴۴۱) ثابت روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنی اولاد میں سے ایک بچے کے حصّے کے برابر مال کی وصیت کی تھی۔

(۲۳) فِي الرّجلِ يوصِي لِلرّجلِ بسهمٍ مِن مالِهِ

اس آدمی کا بیان جو کسی کے لئے اپنے مال کے "ایک غیر متعین حصّے" کی وصیت کرے

(٣١٤٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ أَبُو قُتَيْبَةَ الْهَمْدَانِيُّ ، عَنْ يَسَارِ بْنِ أَبِي كَرِبٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ : أَنَّهُ قَضَى فِي رَجُلٍ أَوْصَى لِرَجُلٍ بِسَهْمٍ مِنْ مَالِهِ وَلَمْ يُسَمِّ ، قَالَ : تُرْفَعُ السِّهَامُ فَيَكُونُ لِلْمُوصَى لَهُ سَهْمٌ.

(۳۱۴۴۲) یسار بن ابی کرب حضرت شریح سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک آدمی کے بارے میں فیصلہ کیا تھا جس نے کسی

کے لئے اپنے مال کے ایک غیر متعین حصے کی وصیت کی تھی اور مال کی تحدید نہیں کی تھی، آپ نے فرمایا: مال کے حصے بنا لیے جائیں اور جس کے لئے وصیت کی گئی ہے اس کو بھی ایک حصہ دے دیا جائے۔

(٣١٤٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : لَيْسَ لَهُ شَيْءٌ ، هَذَا مَجْهُولٌ.

(۳۱۴۴۳) سفیان ایک خراسانی کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عکرمہ نے فرمایا: اس آدمی کو کچھ نہیں ملے گا کیونکہ یہ مجہول وصیت ہے۔

(٣١٤٤٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ عَطَاءٍ. وَيَعْقُوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صُهَيْبٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ : فِي رَجُلٍ أَوْصَى لِرَجُلٍ بِسَهْمٍ مِنْ مَالِهِ ، قَالَ : لَيْسَ بِشَيْءٍ ، لَمْ يُبَيِّنْ.

(۳۱۴۴۴) محمد بن صہیب روایت کرتے ہیں کہ حضرت عکرمہ نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے کسی کے لئے اپنے مال کے ایک حصے کی وصیت کی کہ اس وصیت کی کوئی وقعت نہیں کیونکہ اس نے مال کی مقدار بیان نہیں کی۔

(٣١٤٤٥) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : كَانَتِ الْعَرَبُ تَقُولُ : لَهُ السُّدُسُ.

(۳۱۴۴۵) ایوب روایت کرتے ہیں کہ حضرت ایاس بن معاویہ نے فرمایا عرب کہا کرتے تھے کہ اس آدمی کو چھٹا حصہ ملے گا۔

(٣١٤٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنِ الْهُزَيْلِ : أَنَّ رَجُلاً جَعَلَ لِرَجُلٍ سَهْمًا مِنْ مَالِهِ وَلَمْ يُسَمِّ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : لَهُ السُّدُسُ.

(۳۱۴۴۶) ھزیل سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کسی کے لئے اپنے مال کے ایک حصے کی وصیت کر دی اور مقدار بیان نہیں کی تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے لئے چھٹا حصہ ہے۔

(٣١٤٤٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ : أَنْ عَدِيًّا سَأَلَ إِيَاسًا ؟ فَقَالَ : السَّهْمُ فِي كَلاَمِ الْعَرَبِ السُّدُسُ.

(۳۱۴۴۷) حُمید سے روایت ہے کہ عدی نے حضرت ایاس بن معاویہ سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا ''حصے'' سے مراد اہل عرب کے محاورات میں چھٹا حصہ ہوتا ہے۔

(٢٤) امرأةٌ قِيل لها أوصِي ، فجعلوا يقولون لها أوصِي بكذا فجعلت تومء برأسِها نعم

اس عورت کا بیان جس سے کہا گیا کہ وصیت کر دو، اس کے بعد لوگ کہنے لگے فلاں چیز کی وصیت کر دو، فلاں کی کر دو اور وہ اثبات میں سر ہلاتی رہی

(٣١٤٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، أَنَّ امْرَأَةً قِيلَ لَهَا فِي مَرَضِهَا : أَوْصِي

بِكَذَا ، أَوْصِى بِكَذَا ، فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا ، فَلَمْ يُجِزْهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

(۳۱۴۴۸) خلاس سے روایت ہے کہ ایک عورت سے مرض الموت میں کہا گیا کہ فلاں وصیت کر دو، فلاں وصیت کر دو اور وہ سر کو اثبات میں ہلاتی رہی، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس فیصلہ گیا تو آپ نے اس وصیت کو نافذ نہیں کیا۔

(۲۵) الرّجل يوصِي بِالوصِيّةِ ثمّ يرِيد أن يغيّرها

اس آدمی کا بیان جو کوئی وصیت کر دے پھر اس وصیت کو بدلنا چاہے

(۳۱٤٤۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ ، أَوِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لِعُمَرَ : شَيْءٌ يَصْنَعُهُ أَهْلُ الْيَمَنِ ، يُوصِي الرَّجُلُ ، ثُمَّ يُغَيِّرُ وَصِيَّتَهُ ، قَالَ : لِيُغَيِّرْ مَا شَاءَ مِنْ وَصِيَّتِهِ.

(۳۱۴۴۹) عبداللہ بن حارث بن ابی ربیعہ یا حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ اہل یمن یہ کام کرتے ہیں کہ آدمی کوئی وصیت کر دیتا ہے پھر اپنی وصیت کو بدل دیتا ہے، آپ نے فرمایا آدمی کو اختیار ہے کہ اپنی وصیت میں تبدیلی کرے۔

(۳۱٤٥٠) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : مَا أَعْتَقَ الرَّجُلُ فِي مَرَضِهِ مِنْ رَقِيقِهِ فَهِيَ وَصِيَّةٌ إِنْ شَاءَ رَجَعَ فِيهَا.

(۳۱۴۵۰) مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی اپنے مرض الموت میں جو غلام آزاد کرتا ہے وہ وصیت کے حکم میں داخل ہے اگر چاہے تو رجوع بھی کر سکتا ہے۔

(۳۱٤٥۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : يُغَيِّرُ الرَّجُلُ مِنْ وَصِيَّتِهِ مَا شَاءَ إِلاَّ الْعَتَاقَةَ.

(۳۱۴۵۱) ابن جریج سے روایت ہے کہ عطاء نے فرمایا: آدمی اپنی وصیت میں جو تبدیلی چاہے کر سکتا ہے سوائے غلاموں کی آزادی کے۔

(۳۱٤٥۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كُلُّ وَصِيَّةٍ إِنْ شَاءَ رَجَعَ فِيهَا غَيْرِ الْعَتَاقَةَ.

(۳۱۴۵۲) شیبانی روایت کرتے ہیں کہ حضرت شعبی نے فرمایا: آدمی اپنی وصیت میں جو تبدیلی چاہے کر سکتا ہے سوائے غلاموں کی آزادی کے۔

(۳۱٤٥۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِي، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: إِذَا أَوْصَى الرَّجُلُ بِوَصَايَا، وَأَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ إِنْ حَدَثَ بِهِ حَدَثُ الْمَوْتِ، قَالَ: لَا يَرْجِعُ فِي الْعِتْقِ؛ لَيْسَ الْعِتْقُ كَسَائِرِ الْوَصِيَّةِ.

(۳۱۴۵۳) حکم سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا: جب آدمی بہت سی وصیتیں کردے اور اپنے غلام کو بھی آزاد کردے اس شرط پر کہ اگر اس کو موت آگئی تو وہ آزاد ہیں، تو غلاموں کی آزادی میں وہ رجوع نہیں کرسکتا، کیونکہ غلام کی آزادی دوسری وصیتوں کی طرح نہیں ہے۔

(٣١٤٥٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا أَوْصَى الرَّجُلُ فَإِنَّهُ يُغَيِّرُ وَصِيَّتَهُ مَا شَاءَ ، قِيلَ لَهُ :فَالْعَتَاقَةُ ، قَالَ الْعَتَاقَةُ وَغَيْرُ الْعَتَاقَةِ ، وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ بِآخِرِهَا.

(۳۱۴۵۴) ھشام روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن ریشیلا نے ارشاد فرمایا جب کوئی آدمی وصیت کرے تو اپنی وصیت میں جو تبدیلی چاہے کرسکتا ہے، پوچھا گیا: غلاموں کی آزادی کی وصیت کا بھی یہی حکم ہے؟ فرمایا غلاموں کی آزادی اور دوسری وصیتوں کا یہی حکم ہے، صرف اس آدمی کی آخری وصیت کو نافذ کیا جائے گا۔

(٣١٤٥٥) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ :أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَعُودَ الرَّجُلُ فِي عَتَاقِهِ.

(۳۱۴۵۵) عمرو بن دینار روایت کرتے ہیں کہ حضرت طاؤس اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی مرض الموت میں آزاد کیے ہوئے غلاموں کی آزادی میں رجوع کرلے۔

(٣١٤٥٦) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ :مَرِضَ أَبُو الْعَالِيَةِ فَأَعْتَقَ مَمْلُوكًا لَهُ ذَكَرُوا لَهُ أَنَّهُ مِنْ وَرَاءِ النَّهَرِ ، فَقَالَ :إِنْ كَانَ حَيًّا فَلاَ أُعْتِقُهُ ، وَإِنْ كَانَ مَيِّتًا فَهُوَ عَتِيقٌ ، وَذَكَرَ هَذِهِ الآيَةَ :﴿وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاءُ﴾.

(۳۱۴۵۶) عاصم فرماتے ہیں کہ ابو العالیہ بیمار ہوگئے اور انہوں نے ایک غلام آزاد کردیا، لوگوں نے ان کو بتایا کہ وہ نھر سے آگے گیا ہوا ہے فرمایا اگر وہ زندہ ہے تو میں اس کو آزاد نہیں کرتا اور اگر وہ مرگیا ہے تو آزاد ہے، اور پھر اس آیت کی تلاوت کی ﴿وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاءُ﴾ (اور اس کی کمزور اولاد ہے)۔

(٣١٤٥٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :كَانُوا يُوصُونَ ، فَيَكْتُبُ الرَّجُلُ فِي وَصِيَّتِهِ :إِنْ حَدَثَ بِي حَدَثٌ قَبْلَ أَنْ أُغَيِّرَ وَصِيَّتِي هَذِهِ فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُغَيِّرَ غَيَّرَ إِنْ شَاءَ الْعَتَاقَةَ وَغَيْرَهَا ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَثْنِ فِي وَصِيَّتِهِ غَيَّرَ مِنْهَا مَا شَاءَ غَيْرَ الْعَتَاقَةِ.

(۳۱۴۵۷) ہشام سے روایت ہے کہ محمد نے فرمایا لوگ اس طرح وصیت کیا کرتے تھے کہ آدمی اپنی وصیت میں لکھتا کہ ''اگر مجھے موت آگئی قبل ازیں کہ میں اپنی وصیت میں تبدیلی کروں'' اگر اس کو تبدیلی کی ضرورت محسوس ہو تو تبدیلی کرسکتا ہے چاہے غلام کی آزادی کی وصیت ہو یا اور کوئی، اور اگر اس نے وصیت میں کوئی شرط نہیں لگائی تھی تب بھی وصیت میں تبدیلی کرسکتا ہے سوائے غلام کی آزادی کے۔

(٣١٤٥٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ :كَانَ يُقْسِمُ عَلَيْهِ قَسَمًا ، أَنَّ

الْمُعْتَقَ عَنْ دُبُرٍ وَصِيَّةٍ ، وَأَنَّ لِلرَّجُلِ أَنْ يُغَيِّرَ مِنْ وَصِيَّتِهِ مَا شَاءَ.

(۳۱۴۵۸) ابن ابی نجیح سے روایت ہے کہ مجاہد ؒ اس بات پر قسم کھایا کرتے تھے کہ جس غلام کو مرنے کے بعد آزاد کیا جائے اس کی آزادی وصیت کے حکم میں ہے، اور آدمی کو اپنی وصیت میں تبدیلی کا اختیار ہے اگر اس کا جی چاہے۔

(۳۱٤٥۹) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ خُثَيْمٍ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :يَرْجِعُ مَوْلَى الْمُدَبَّرِ فِيهِ مَتَى شَاءَ.

(۳۱۴۵۹) حنظلہ روایت کرتے ہیں کہ طاؤس نے فرمایا کہ مدبَّر غلام کا آقا جب چاہے اس کی آزادی سے رجوع کر سکتا ہے۔

(۳٦) مَنْ كَانَ يستحِبّ أن يكتب فِي وصِيّتِهِ إن حدث بِي حدثٌ قبل أن أغيِّر وصِيّتِي

ان حضرات کا ذکر جو اپنی وصیت میں یہ بات لکھنا اچھا سمجھتے تھے: اگر مجھے موت آجائے قبل اس کے کہ میں اپنی وصیت میں تبدیلی کروں

(۳۱٤٦۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ :قَالَتْ عَائِشَةُ :لِيَكْتُبَ الرَّجُلُ فِي وَصِيَّتِهِ :إنْ حَدَثَ بِي حَدَثٌ قَبْلَ أَنْ أُغَيِّرَ وَصِيَّتِي هَذِهِ.

(۳۱۴۶۰) نافع سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آدمی کو چاہیے کہ اپنی وصیت میں یہ بات لکھ دے: ''اگر مجھے موت آجائے قبل ازیں کہ میں اپنی اس وصیت کو تبدیل کروں۔''

(۳۱٤٦۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ :أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ أَوْصَى فَكَتَبَ فِي وَصِيَّتِهِ :بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، هَذَا مَا أَوْصَى بِهِ ابْنُ مَسْعُودٍ :إنْ حَدَثَ بِهِ حَدَثٌ فِي مَرَضِهِ هَذَا.

(۳۱۴۶۱) عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے وصیت کی اور اپنی وصیت میں لکھا: ''بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ یہ وصیت ہے ابن مسعود کی اگر اس کو اس بیماری میں موت آجائے۔''

(۳۱٤٦۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :كَانُوا يُوصُونَ فَيَكْتُبُ الرَّجُلُ فِي وَصِيَّتِهِ :إنْ حَدَثَ بِي حَدَثٌ قَبْلَ أَنْ أُغَيِّرَ وَصِيَّتِي هَذِهِ.

(۳۱۴۶۲) ہشام روایت کرتے ہیں کہ محمد نے فرمایا: لوگ جب وصیت کیا کرتے تھے تو اپنی وصیت میں لکھ دیا کرتے تھے کہ: ''اگر مجھے اپنی وصیت میں تبدیلی کرنے سے پہلے موت آجائے۔''

(۳۱٤٦۳) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ :أَوْصَيْت بِضْعَ عَشْرَ مَرَّةٍ أُوَقِّت وَقْتًا إذَا جَاءَ الْوَقْتُ كُنْت بِالْخِيَارِ.

(۳۱۴۶۳) ابو خلدہ سے روایت ہے کہ ابو العالیہ نے فرمایا: میں دس سے زائد مرتبہ وصیت کر چکا ہوں، میں وصیت کا ایک وقت مقرر کر دیتا ہوں، جب وہ وقت آتا ہے تو مجھے اختیار حاصل ہو جاتا ہے (اس وصیت کو باقی رکھوں یا بدل دوں)۔

(٣١٤٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي عُمَيْرٍ الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ :أَنَّهُ كَانَ يَشْتَرِطُ :إِنْ حَدَثَ بِي حَدَثٌ قَبْلَ أُغَيِّرَ كِتَابِي هَذَا.

(۳۱۴۶۴) نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی وصیت میں یہ شرط لگائی تھی "اگر مجھے اس تحریر میں تبدیلی کرنے سے پہلے موت آجائے۔"

(٢٧) في الرّجل يمرض فيوصِي بِعِتقِ مماليكِهِ ولا يقول فِي مرضِي هذا

اس آدمی کا بیان جو بیمار ہو جائے اور اپنے غلاموں کی آزادی کی وصیت کر دے، لیکن یوں نہ کہے: میری اس بیماری میں

(٣١٤٦٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس :أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ أَوْصَى ، فَقَالَ :فُلاَنٌ حُرٌّ وَفُلاَنٌ حُرٌّ - وَلَمْ يُسَمِّ - إِنْ مِتّ فِي مَرَضِي هَذَا ، فَبَرَأَ الرَّجُلُ فَخَاصَمَهُ مَمْلُوكَاهُ إِلَى قَاضِي أَهْلِ الْجَنَدِ ، فَشَاوَرَ فِي ذَلِكَ طَاوُوسًا ، فَقَالَ طَاوُوس :هُمْ عَبِيدٌ ، إِنَّمَا كَانَتْ نِيَّتُهُ :إِنْ حَدَثَ بِهِ حَدَثٌ.

(۳۱۴۶۵) ابن طاؤس سے روایت ہے کہ یمن کے ایک باشندے نے وصیت کی اور یوں کہا: فلاں غلام آزاد ہے، اور فلاں غلام آزاد ہے، اور یہ نہیں کہا: "اگر میں اس بیماری میں مرجاؤں" چنانچہ وہ آدمی صحت یاب ہو گیا، اس کے غلاموں نے جَنَد کے قاضی کے پاس دعویٰ دائر کیا، انہوں نے حضرت طاؤس سے مشورہ کیا تو طاؤس نے فرمایا: وہ غلام ہیں کیونکہ اس آدمی کی نیت ہی میں یہ بات تھی کہ: "اگر مجھے موت آجائے۔"

(٢٨) فِي رجلٍ أوصى بِجارِيتِهِ لابنِ أخِيهِ ثمّ وقع عليها

اس آدمی کا بیان جس نے اپنی باندی کی اپنے بھتیجے کے لئے وصیت کی، پھر اس باندی کے ساتھ ہمبستری کر لی

(٣١٤٦٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ :أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ أَوْصَى بِجَارِيَتِهِ لاِبْنِ أَخِيهِ ، ثُمَّ وَطِئَهَا ؟ قَالَ :أَفْسَدَ وَصِيَّتَهُ.

(۳۱۴۶۶) عاصم سے روایت ہے کہ شعبی سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے اپنے بھتیجے کے لئے اپنی باندی کی وصیت کی پھر اس کے ساتھ وطی کر لی، آپ نے فرمایا اس آدمی نے اپنی وصیت کو فاسد کر دیا۔

(۳۹) الرّجل يوصِي بِالحجّ وبالزّكاةِ تكون قد وجبت عليهِ قبل موتِهِ تكون مِن الثّلثِ أو مِن جمِيعِ المالِ ؟

اس آدمی کا بیان جس نے حج اورزکوٰۃ کی وصیت کی جو اس پرموت سے پہلے واجب تھے، آیا ان کی ادائیگی ایک تہائی مال سے ہوگی یا پورے مال سے؟

(۳۱٤٦٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إذَا أَوْصَى بِهِمَا فَهُمَا مِنَ الثُّلُثِ . يَعْنِي الْحَجَّ وَالزَّكَاةَ.

(۳۱۴۶۷) حماد سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا جب کوئی آدمی حج اورزکوٰۃ دونوں کی ادائیگی کی وصیت کردے توان کی ادائیگی ایک تہائی مال سے کی جائے گی۔

(۳۱٤٦٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إذَا أَوْصَى بِحَجَّة وَلَمْ يَكُنْ حَجَّ فَمِنَ الثُّلُثِ .

(۳۱۴۶۸) مغیرہ حضرت ابراہیم کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنے حج کی وصیت کرے جو اس نے ادا کیا تھا تو اس کی ادائیگی ایک تہائی مال سے کی جائے گی۔

(۳۱٤٦٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : مِنَ الثُّلُثِ .

(۳۱۴۶۹) ھشام روایت کرتے ہیں کہ محمد بن سیرین نے بھی فرمایا ہے کہ ایک تہائی مال سے ادائیگی ہوگی۔

(۳۱٤٧٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ وَمَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : هُوَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ .

(۳۱۴۷۰) یونس اور منصور سے روایت ہے کہ حضرت حسن رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ان کی ادائیگی پورے مال سے کی جائے گی۔

(۳۱٤٧١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنِ الْحَسَنِ وَطَاوُسٍ : فِي الرَّجُلِ عَلَيْهِ حِجَّةُ الإِسْلاَمِ وَتَكُونُ عَلَيْهِ الزَّكَاةُ فِي مَالِهِ ؟ قَالاَ : يَكُونَانِ هَذَيْنِ بِمَنْزِلَةِ الدَّيْنِ .

(۳۱۴۷۱) سلیمان تیمی سے روایت ہے کہ حضرت حسن اور حضرت طاؤس نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس پر فرض حج بھی واجب تھا اور مال میں زکوٰۃ بھی واجب تھی، کہ یہ دونوں قرض کے درجے میں ہیں۔

(۳۱٤٧٢) حَدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ وَيُوصِي أَنْ يُحَجَّ عَنْهُ ، أَوْ يُتَصَدَّقَ عَنْهُ كَفَّارَةُ رَمَضَانَ ، أَوْ كَفَّارَةُ يَمِينٍ ؟ قَالَ : مِنَ الثُّلُثِ .

(۳۱۴۷۲) عبد العزیز سے روایت ہے کہ شعبی نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جو مرنے سے پہلے وصیت کردے کہ اس کی جانب سے حج کروادیا جائے یا رمضان کے روزوں کا کفارہ صدقہ کردیا جائے یا قسم کا کفارہ صدقہ کردیا جائے، کہ ان کی ادائیگی ایک تہائی مال سے ہوگی۔

(۳۱٤۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : إذَا كَانَ عَلَى الرَّجُلِ شَيْءٌ وَاجِبٌ فَهُوَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۳۱۴۷۳) معمر سے روایت ہے کہ زہری نے فرمایا جب کسی آدمی پر کوئی واجب چیز رہتی ہو تو اس کی ادائیگی پورے مال سے کی جائے گی۔

(۳۱٤۷٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : هُوَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۳۱۴۷۴) لیث سے روایت ہے کہ حضرت طاؤس نے فرمایا: اس کی ادائیگی پورے مال سے کی جائے گی۔

(۳۰) المكاتب يوصِي أو يهب أو يعتِق ، أيجوز ذلِكَ ؟

اس مکاتب کا بیان جو کوئی وصیت کرے، یا کوئی چیز ہبہ کرے، یا غلام آزاد کرے کیا اس کا ایسا کرنا جائز ہے؟

(۳۱٤۷٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ : أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ : أَنَّ الْمُكَاتَبَ لاَ تَجُوزُ لَهُ وَصِيَّةٌ ، وَلاَ هِبَةٌ إلاَّ بِإِذْنِ مَوْلاَهُ.

(۳۱۴۷۵) عبد اللہ بن ابی بکر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے لکھا کہ مکاتب کے لئے اپنے آقا کی اجازت کے بغیر وصیت کرنا جائز نہیں۔

(۳۱٤۷٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : الْمُكَاتَبُ لاَ يَعْتِقُ ، وَلاَ يَهَبُ إلاَّ بِإِذْنِ مَوْلاَهُ.

(۳۱۴۷۶) اشعث رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت حسن نے فرمایا: مکاتب اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نہ غلام آزاد کر سکتا ہے اور نہ ہبہ کر سکتا ہے۔

(۳۱) فِي وصِيّةِ المجنونِ

یہ باب ہے مجنون کی وصیت کے بیان میں

(۳۱٤۷۷) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : الأَحْمَقُ وَالْمُوَسْوَسُ أَتَجُوزُ وَصِيَّتُهُمَا إنْ أَصَابَا الْحَقَّ وَهُمَا مَغْلُوبَانِ عَلَى عُقُولِهِمَا ؟ قَالَ : مَا أَحْسَبُ لَهُمَا وَصِيَّةً.

(۳۱۴۷۷) ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے عطاء سے پوچھا: بے وقوف اور بدحواس آدمی اگر درست وصیت کر دیں جبکہ ان کی عقل مغلوب ہو تو کیا ان کی وصیت نافذ ہوگی، آپ نے فرمایا: میں اس کی وصیت کو معتبر نہیں سمجھتا۔

(۳۱٤۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِي ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ إيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ : فِي وَصِيَّةِ الْمَجْنُونِ ، قَالَ : إذَا أَصَابَ الْحَقَّ جَازَ.

(۳۱۴۷۸) حماد بن سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ایاس بن معاویہ نے مجنون کی وصیت کے بارے میں فرمایا کہ اگر وہ وصیت قاعدے کے مطابق درست ہو تو نافذ ہو جائے گی۔

(۳۱٤۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : لَا تَجُوزُ وَصِيَّةٌ وَلَا طَلَاقٌ إِلَّا لِذِي عَقْلٍ.

(۳۱۴۷۹) قتادہ سے روایت ہے کہ حمید بن عبدالرحمٰن نے فرمایا: وصیت اور طلاق عقل کے بغیر نافذ نہیں ہوتیں۔

(۳۳) فِي الرَّجُلِ يُوصِي بِالشَّيْءِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، مَن يُعطاه ؟

اس آدمی کا بیان جو کوئی چیز اللہ کے راستے میں دینے کی وصیت کرے اس چیز کو کسے دیا جائے گا؟

(۳۱٤۸۰) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، قَالَ : إِنْ كَانَ سَمَّى الْغُزَاةَ : أُعْطِيَ الْغُزَاةَ ، وَإِلَّا : طَاعَةُ اللهِ : سَبِيلُهُ.

(۳۱۴۸۰) عباد بن عوام سے روایت ہے کہ اگر اس وصیت کرنے والے نے مجاہدین کا نام لیا تھا تو مجاہدین کو وہ چیز دے دی جائے، ورنہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اس کا راستہ ہے۔

(۳۱٤۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ : فِي الرَّجُلِ أَوْصَى بِشَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللهِ ، قَالَ فِي الْمُجَاهِدِينَ.

(۳۱۴۸۱) ابو حبیبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے کسی چیز کو اللہ کے راستے میں دینے کی وصیت کی، کہ وہ مجاہدین کو دی جائے گی۔

(۳۱٤۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ : أَنَّ امْرَأَةً أَوْصَتْ بِثَلَاثِينَ دِرْهَمًا فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَلَمَّا كَانَ زَمَنُ الْفُرْقَةِ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ : امْرَأَةٌ أَوْصَتْ بِثَلَاثِينَ دِرْهَمًا فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَنُعْطِيهَا فِي الْحَجِّ ؟ فَقَالَ : أَمَا إِنَّهُ مِنْ سَبِيلِ اللهِ.

(۳۱۴۸۲) انس بن سیرین فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے اللہ کے راستے میں تیس درہم دینے کی وصیت کی، میں نے جدائی کے زمانے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ایک عورت نے اللہ کے راستے میں تیس درہم دینے کی وصیت کی ہے کیا ہم وہ درہم حج میں لگا دیں؟ آپ نے فرمایا: حج بھی اللہ کے راستوں میں سے ایک راستہ ہے۔

(۳۱٤۸۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ : أَنَّ رَجُلاً مَاتَ وَتَرَكَ مَالاً وَأَوْصَى بِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَذَكَرَ ذَلِكَ الْوَصِيُّ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَقَالَ : أَعْطِهِ عُمَّالَ اللهِ ، قَالَ : وَمَا عُمَّالُ اللهِ ؟ قَالَ : حُجَّاجُ بَيْتِ اللهِ.

(۳۱۴۸۳) واقد بن محمد بن زید سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے مرتے وقت کچھ مال چھوڑا اور اس کو اللہ کے راستے میں دینے کی وصیت کر گیا، اس کی وصیت کے ذمہ دار نے یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ذکر کی تو آپ نے فرمایا وہ مال اللہ تعالیٰ کے کام کرنے والوں کو دے دو، اس نے پوچھا اللہ تعالیٰ کے کام کرنے والے کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: بیت اللہ کے حاجی۔

(۳۱٤۸٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ أَيْمَنَ بْنِ نَابِلٍ ، قَالَ :سَأَلَ رَجُلٌ مُجَاهِدًا عَنْ رَجُلٍ ، قَالَ : كُلُّ شَيْءٍ لِي فِي سَبِيلِ اللهِ ؟ قَالَ مُجَاهِدٌ :لَيْسَ سَبِيلُ اللهِ وَاحِدًا ، كُلُّ خَيْرٍ عَمِلَهُ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ.

(۳۱۴۸۴) ایمن بن نابل فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت مجاہد سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جس نے کہا تھا کہ میری چیز اللہ کے راستے میں دے دی جائے، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا کوئی ایک راستہ نہیں، بلکہ ہر نیک عمل کرنے والا، اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہے۔

(۳۱٤۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ :أَنَّ رَجُلاً أَوْصَى بِشَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : الْحَجُّ فِي سَبِيلِ اللهِ.

(۳۱۴۸۵) انس بن سیرین فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے ایک چیز اللہ کے راستے میں دینے کی وصیت کی، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حج بھی اللہ کا راستہ ہے۔

(۳۳) الرّجل يوصِي أن يتصدّق عنه بمالِهِ كلِّهِ فلا ينفّذ ذلِكَ حتّى يموت

اس آدمی کا بیان جس نے وصیت کی کہ اس کی جانب سے اس کا سارا مال صدقہ کر دیا جائے، تو یہ وصیت موت سے پہلے نافذ نہیں ہوگی

(۳۱٤۸٦) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ :أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ فِي رَجُلٍ تَصَدَّقَ بِمَالِهِ عَلَى غَيْرِ وَارِثٍ ، ثُمَّ حَبَسَهُ حَتَّى مَاتَ ، يُرَدُّ ذَلِكَ إلَى الثُّلُثِ.

(۳۱۴۸۶) اوزاعی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے اس آدمی کے بارے میں لکھا جس نے غیر وارث پر سارا مال صدقہ کر دیا اور پھر اس مال کو اپنے پاس رکھا یہاں تک کہ مر گیا، کہ اس مال میں سے ایک تہائی اس غیر وارث شخص کو دیا جائے گا۔

(۳۱٤۸۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :مَنْ صَنَعَ فِي مَالِهِ شَيْئًا لَمْ يُنْفِذْهُ حَتَّى يَحْضُرَهُ الْمَوْتُ :فَهُوَ فِي سَبِيلِهِ.

(۳۱۴۸۷) عثمان بن اسود فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد نے فرمایا: جس نے اپنے مال میں کوئی ایسی وصیت کی جسے اس نے موت تک نافذ نہیں کیا تو وہ اس مصرف میں جائے گا۔

(۳٤) الرّجل يوصِي بِالوصِيّةِ، ويقول اشهدوا على ما فِيها

اس آدمی کا بیان جو کوئی وصیت کرے اور کہے اس وصیت نامے کے اندر جو کچھ لکھا ہوا ہے تم لوگ اس کے گواہ ہو جاؤ!

٣١٤٨٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الْحَسَنِ بِوَصِيَّةٍ مَخْتُومَةٍ لِيَشْهَدَ عَلَيْهَا ، فَقَالَ الْحَسَنُ : مَا تَجِدُ فِي هَؤُلَاءِ النَّاسِ رَجُلَيْنِ تَثِقُهُمَا تُشْهِدُهُمَا عَلَى كِتَابِكَ هَذَا ؟!.

(۳۱۴۸۸) یونس فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت حسن کے پاس ایک وصیت نامہ لے کر آیا جو مُہر بند تھا، تاکہ حضرت حسن رحمہ اللہ کو اس پر گواہ بنا لے، حضرت حسن نے فرمایا کیا تمہیں ان لوگوں میں کوئی دو با اعتماد نہیں ملتے جن کو تم اس تحریر پر گواہ بنا سکو؟

٣١٤٨٩) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : أُرَاهُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ : فِي الرَّجُلِ يَخْتِمُ وَصِيَّتَهُ ، وَيَقُولُ لِلْقَوْمِ : اشْهَدُوا عَلَى مَا فِيهَا ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ إِلاَّ أَنْ يَقْرَأَهَا عَلَيْهِمْ ، أَوْ تُقْرَأَ عَلَيْهِ فَيُقِرَّ بِمَا فِيهَا.

(۳۱۴۸۹) جریر نے مغیرہ سے روایت کیا، اور فرمایا کہ میرے خیال میں انہوں نے یہ بات حضرت ابراہیم سے نقل کی ہے، کہ انہوں نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے اپنے وصیت نامے کو مہر بند کیا اور لوگوں سے کہتا ہے کہ اس میں جو کچھ لکھا ہوا ہے اس پر گواہ ہو جاؤ! کہ یہ جائز نہیں ہے یہاں تک کہ ان کو وہ وصیت پڑھ کر سنائے، یا اس آدمی کے سامنے وہ وصیت نامہ پڑھا جائے اور وہ اس تحریر کا اقرار کرے۔

٣١٤٩٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ : فِي الرَّجُلِ يَكْتُبُ الْوَصِيَّةَ وَيَقُولُ : اشْهَدُوا عَلَى مَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ ، قَالَ : لاَ ، حَتَّى يُعْلَمَ مَا فِيهَا.

(۳۱۴۹۰) ایوب حضرت قلابہ سے اس آدمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس نے وصیت نامہ لکھا اور کہتا ہے: گواہ ہو جاؤ اس وصیت نامے کی تحریر پر، فرمایا کہ جائز نہیں جب تک وہ لوگوں کو اس میں لکھی ہوئی وصیت بتا نہ دے۔

٣١٤٩١) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : ذَهَبْت مَعَ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ إِلَى سَالِمٍ وَقَدْ خَتَمَ وَصِيَّتَهُ ، فَقَالَ : إِنْ حَدَثَ بِي حَادِثٌ فَاشْهَدُوا عَلَيْهَا.

(۳۱۴۹۱) سعید بن زید فرماتے ہیں کہ میں حفص بن عاصم کے ساتھ حضرت سالم کے پاس گیا جبکہ انہوں نے اپنے وصیت نامے کو مہر بند کر دیا تھا، فرمایا اگر مجھے موت آ جائے تو تم اس وصیت نامے پر گواہ ہو جانا۔

٣١٤٩٢) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ يَعْلَى قَاضِي الْبَصْرَةِ : فِي الرَّجُلِ يَكْتُبُ وَصِيَّتَهُ ، ثُمَّ يَخْتِمُهَا ، ثُمَّ يَقُولُ : اشْهَدُوا عَلَى مَا فِيهَا ، قَالَ : جَائِزٌ.

(۳۱۴۹۲) قتادہ سے روایت ہے کہ بصرہ کے قاضی عبد الملک بن یعلیٰ نے فرمایا اس آدمی کے بارے میں جو وصیت نامے کو لکھ کر مہر

لگا دے اور پھر لوگوں سے کہے کہ اس میں جو لکھا ہوا ہے اس پر گواہ ہو جاؤ! کہ ایسا کرنا جائز ہے۔

(٣٤ م) مَنْ قَالَ تجوز وصيّة الصّبيّ

(٣١٤٩٣) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ غُلَامٌ مِنْ غَسَّانَ بِالْمَدِينَةِ ، وَكَانَ لَهُ وَرَثَةٌ بِالشَّامِ ، وَكَانَتْ لَهُ عَمَّةٌ بِالْمَدِينَةِ ، فَلَمَّا حُضِرَ أَتَتْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ وَقَالَتْ : أَفَيُوصِي ؟ قَالَ : احْتَلَمَ بَعْدُ ؟ قَالَ : قُلْتُ : لاَ ، قَالَ : فَلْيُوصِ ، قَالَ : فَأَوْصَى لَهَا بِنَخْلٍ ، فَبِعْته أَنَا لَهَا بِثَلاَثِينَ أَلْفِ دِرْهَمٍ.

(۳۱۴۹۳) ابوبکر بن عمرو بن حزم فرماتے ہیں کہ غسان کا ایک نوجوان لڑکا مدینہ میں رہتا تھا جس کے ورثاء شام میں رہتے تھے اور اس کی ایک پھوپھی مدینہ منورہ میں تھی، جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس کی پھوپھی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئی، اور اس کی حالت کا ذکر کر کے پوچھا کہ کیا وہ لڑکا کوئی وصیت کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا وہ بالغ ہو گیا ہے؟ کہتے ہیں میں نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: پھر وہ وصیت کر سکتا ہے، کہتے ہیں اس لڑکے نے اپنی پھوپھی کے لئے ایک نخلستان کی وصیت کی، راوی کہتے ہیں کہ میں نے وہ نخلستان اس عورت کے لئے تیس ہزار درہم میں بیچا۔

(٣١٤٩٤) حَدَّثَنَا أَبُو عِصَامٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ : أَنَّ عُثْمَانَ أَجَازَ وَصِيَّةَ ابْنِ إِحْدَى عَشْرَةَ سَنَةً.

(۳۱۴۹۴) زہری سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے گیارہ سالہ لڑکے کی وصیت کو نافذ فرمایا۔

(٣١٤٩٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ : أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَجَازَ وَصِيَّةَ الصَّبِيِّ.

(۳۱۴۹۵) زہری ہی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے بچے کی وصیت کو نافذ فرمایا۔

(٣١٤٩٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ سُئِلَ عَنْ وَصِيَّةِ جَارِيَةٍ صَغَّرُوهَا وَحَقَّرُوهَا ؟ فَقَالَ : مَنْ أَصَابَ الْحَقَّ أُجِر.

(۳۱۴۹۶) محمد سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عتبہ سے ایک بچی کی وصیت کے بارے میں سوال کیا گیا جس کو لوگوں نے کم عمر اور حقارت کے انداز میں بیان کیا تھا آپ نے فرمایا: جس شخص نے حق کے مطابق وصیت کی اس کو اجر دیا جائے گا۔

(٣١٤٩٧) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : أَوْصَى ابْنٌ لأَبِي مُوسَى غُلَامٌ صَغِيرٌ بِوَصِيَّةٍ ، فَأَرَادَ إِخْوَتُهُ أَنْ يَرُدُّوا وَصِيَّتَهُ ، فَارْتَفَعُوا إِلَى شُرَيْحٍ ، فَأَجَازَ وَصِيَّةَ الْغُلَامِ.

(۳۱۴۹۷) ابوبکر بن ابی موسیٰ سے روایت ہے کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے ایک کم عمر بیٹے نے وصیت کر دی، اس کے بھائیوں نے چاہا کہ اس کی وصیت کو ختم کر دیں، اس کے لئے قاضی شریح کی عدالت میں مرافعہ کیا تو انہوں نے اس بچے کی وصیت کو نافذ فرما دیا۔

(٣١٤٩٨) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : تَجُوزُ وَصِيَّةُ الصَّبِيِّ فِي مَالِهِ

فِي الثُّلُثِ فَمَا دُونَهُ.

(۳۱۴۹۸) حماد سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا: بچے کی اپنے مال میں ایک تہائی یا اس سے کم میں وصیت جائز ہے۔

(۳۱٤۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : تَجُوزُ وَصِيَّتُهُ ؟ قَالَ : جَائِزَةٌ.

(۳۱۴۹۹) مطرف سے روایت ہے کہتے ہیں شعبی سے میں نے سوال کیا: کیا بچے کی وصیت جائز ہے؟ فرمایا جائز ہے۔

(۳۱۵۰۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عُمَارَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَمْرِو بْنِ الأَجْدَعِ ، قَالَ : اخْتَصَمَ إِلَى عَلِيٍّ ظِئْرُ غُلاَمٍ ، فَأَمَرَ عَلِيٌّ أَنْ نُعْتِقَهُ ، فَأَعْتَقْنَاهُ.

(۳۱۵۰۰) عمارہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوعمر بن اجدع کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک بچے کی دایہ کا شوہر مقدمہ لے کر آیا، آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اسے آزاد کر دیں، چنانچہ ہم نے اسے آزاد کر دیا۔

(۳۱۵۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ : أَنَّهُ قَالَ فِي وَصِيَّةِ الصَّبِيِّ : أَيُّمَا مُوصٍ أَوْصَى فَأَصَابَ حَقًّا جَازَ.

(۳۱۵۰۱) شعبی سے روایت ہے کہ حضرت شریح نے بچے کی وصیت کے بارے میں فرمایا کہ جس وصیت کرنے والے نے کوئی درست وصیت کی وہ نافذ ہو جائے گی۔

(۳۱۵۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ صَبِيًّا أَوْصَى لِظِئْرٍ لَهُ مِنْ أَهْلِ الْحِيرَةِ بِأَرْبَعِينَ دِرْهَمًا ، فَأَجَازَهُ شُرَيْحٌ.

(۳۱۵۰۲) ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ ایک بچے نے اپنے حیرہ کے علاقے کی ایک دایہ کے لئے چالیس درہم کی وصیت کی، قاضی شریح نے اس وصیت کو نافذ فرما دیا۔

(۳۱۵۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : إِذَا اتَّقَى الصَّبِيُّ الرُّكَي ، أَنْ يَقَعَ فِيهَا فَقَدْ جَازَتْ وَصِيَّتُهُ.

(۳۱۵۰۳) ابو اسحاق سے روایت ہے کہ قاضی شریح نے فرمایا: جب بچہ اتنا بڑا ہو جائے کہ کنویں کی منڈیر پر اس خوف سے نہ جائے کہ کنویں میں گر جائے گا تو اس کی کی گئی وصیت نافذ ہو جائے گی۔

(۳۱۵۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ وَصِيَّةُ غُلاَمٍ وَلاَ جَارِيَةٍ حَتَّى يُصَلِّيَا.

(۳۱۵۰۴) زکریا سے روایت ہے کہ شعبی نے فرمایا کہ کسی لڑکے یا لڑکی کی وصیت جائز نہیں یہاں تک کہ وہ نماز کی عمر کو پہنچ جائیں۔

(۳۵) مَنْ قَالَ لاَ تجوز وصِيّة الصّبيّ حتّى يحتلِم

ان حضرات کا بیان جو فرماتے ہیں کہ بچے کی وصیت جائز نہیں جب تک وہ بالغ نہ ہو جائے

(۳۱۵۰۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ يَجُوزُ عِتْقُ الصَّبِيِّ ، وَلاَ وَصِيَّتُهُ ، وَلاَ

بَيْعُهُ ، وَلَا شِرَاؤُهُ ، وَلَا طَلَاقُهُ.

(۳۱۵۰۵) حضرت عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ بچے غلام کا آزاد کرنا، اس کی وصیت اور اس کی خرید و فروخت اور اس کی طلاق درست نہیں ہے۔

(٣١٥٠٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ :لَا تَجُوزُ وَصِيَّةُ غُلَامٍ حَتَّى يَحْتَلِمَ، وَلَا جَارِيَةٍ حَتَّى تَحِيضَ.

(۳۱۵۰۶) ھشام روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن نے فرمایا کسی لڑکے کی وصیت بالغ ہونے سے پہلے درست نہیں اور کسی لڑکی کی وصیت اس کو حیض آنے سے پہلے درست نہیں۔

(٣١٥٠٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :وَصِيَّتُهُ لَيْسَتْ بِجَائِزَةٍ إِلَّا مَا لَيْسَ بِذِي بَالٍ.

(۳۱۵۰۷) زھری فرماتے ہیں کہ بچے کی وصیت جائز نہیں، سوائے اس مال کے جس کی بہت اہمیت نہ ہو۔

(٣١٥٠٨) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ يَقُولُ :إِذَا بَلَغَ الْغُلَامُ خَمْسَةَ عَشَرَ جَازَتْ وَصِيَّتُهُ.

(۳۱۵۰۸) مکحول فرماتے ہیں کہ جب بچہ پندرہ سال کا ہو جائے تو اس کے لئے وصیت کرنا جائز ہے۔

(٣١٥٠٩) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لَا تَجُوزُ وَصِيَّتُهُ.

(۳۱۵۰۹) حضرت حسن سے منقول ہے کہ نابالغ بچے کی وصیت جائز نہیں ہے۔

(٣١٥١٠) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنِ الْمُسْتَمِرِّ بْنِ الرَّيَّانِ ، قَالَ :حَضَرْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ ، وَقَالَ لَهُ زُرَارَةُ بْنُ أَوْفَى - وَهُوَ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْقَضَاءِ :أَنَّهُ رُفِعَ إِلَيَّ غُلَامٌ أَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ ، فَأَنْكَرَ ذَلِكَ الْأَوْلِيَاءُ ، فَرَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ ذَلِكَ ، ثُمَّ يُؤَدِّي الْغُلَامُ ، حَتَّى يَشِبَّ الْغُلَامُ وَيُحِبَّ الْمَالَ ، فَإِنْ شَاءَ أَنْ يَمْضِيَ أَمْضَى ، وَإِنْ شَاءَ أَنْ يَرُدَّ رَدَّ.

(۳۱۵۱۰) مستمر بن ریّان سے روایت ہے فرمایا کہ میں جامع مسجد میں حضرت جابر بن زید کے پاس تھا جبکہ ان کو حضرت زرارہ بن اوفی نے جو اس وقت قاضی تھے فرمایا کہ میرے پاس ایک نابالغ بچے کا مقدمہ آیا ہے جس نے اپنے غلام کو آزاد کر دیا تھا اور اولیاء نے اس کو ماننے سے انکار کر دیا تھا، میری رائے یہ ہوئی کہ اس آزادی کو ردّ کر دوں پھر بعد میں لڑکا جب بالغ ہو جائے گا اور اس کے دل میں مال کی محبت آنے لگے گی اس وقت اگر وہ لڑکا غلام کی آزادی کو نافذ کرنا چاہے تو کر لے اور اگر آزادی سے دستبردار ہونا چاہے تو ہو جائے۔

(٣٦) من يوصي بمثل نصيب أحد الورثة وله ذكرٌ وأنثى

اس آدمی کا بیان جو ایک وارث کے حصّے کے برابر مال کی وصیت کرے جبکہ اس کے ورثاء میں مذکر اور مؤنث دونوں قسم کے لوگ ہوں

(٣١٥١١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، قَالَ : شَهِدْتُ هِشَامَ بْنَ هُبَيْرَةَ قَضَى فِي رَجُلٍ أَوْصَى لأُخْتٍ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ بِمِثْلِ نَصِيبِ اثْنَيْنِ مِنْ وَلَدِهِ ، وَتَرَكَ الْمَيِّتُ بَنِينَ وَبَنَاتٍ ، فَأَرَادَتِ الْمُوصَى لَهَا أَنْ تَجْعَلَ نَفْسَهَا بِمَنْزِلَةِ الذَّكَرِ ، وَأَبَى الْوَرَثَةُ أَنْ يَجْعَلُوهَا إِلاَّ بِمَنْزِلَةِ الأُنْثَى ، فَقَضَى أَنَّهَا بِمَنْزِلَتِهَا إِنْ لَمْ تَكُنْ تُبَيِّنَ.

(۳۱۵۱۱) عوف کہتے ہیں کہ میں ہشام بن ہبیرہ کے پاس اس وقت موجود تھا جب انہوں نے ایک آدمی کے بارے میں فیصلہ کیا جس نے مرتے وقت اپنی بہن کے لئے اپنے دو بچوں کے برابر مال کی وصیت کی تھی، اور اس کے ورثاء میں بیٹے اور بیٹیاں دونوں تھے، اس بہن نے جس کے لئے وصیت کی گئی تھی یہ چاہا کہ اپنے آپ کو مذکر اولاد کے برابر قرار دے اور ورثاء چاہتے تھے کہ اس کو مؤنث اولاد کے برابر حصہ دیں، انہوں نے فیصلہ فرمایا کہ اس بہن کو مؤنث اولاد کے برابر سمجھا جائے گا اگر وہ واضح طور پر بیان نہ کرے۔

(٣١٥١٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَوْفٍ الأَعْرَابِيِّ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ هُبَيْرَةَ : أَنَّهُ قَضَى فِي رَجُلٍ أَوْصَى لِرَجُلٍ بِمِثْلِ نَصِيبِ أَحَدِ وَلَدِهِ ، وَلَهُ ذَكَرٌ وَأُنْثَى ، أَنَّ لَهُ نَصِيبَ الأُنْثَى. قَالَ أَبُو بَكْرٍ : قَالَ وَكِيعٌ : قَالَ سُفْيَانُ : لَهُ نَصِيبُ أُنْثَى.

(۳۱۵۱۲) عوف اعرابی روایت کرتے ہیں کہ ہشام بن ھبیرہ نے ایک آدمی کے بارے میں فیصلہ کیا جس نے کسی کے لئے اپنے ایک بچے کے برابر مال کی وصیت کی تھی جبکہ اس کی اولاد میں مذکر اور مؤنث دونوں ہوں، کہ اس آدمی کو لڑکی کے برابر حصہ دیا جائے گا، ابوبکر کہتے ہیں کہ وکیع حضرت سفیان سے بھی یہی نقل کرتے ہیں کہ اس کو لڑکی کے حصّے کے برابر مال دیا جائے گا۔

(٣٧) رجلٌ أوصى لرجلٍ بفرسٍ ، وأوصى لآخر بثلث ماله ، وكان الفرس ثلث ماله

اس آدمی کا بیان جس نے کسی کے لئے اپنے گھوڑے کی وصیت کی اور دوسرے کسی آدمی کے لئے ایک تہائی مال کی وصیت کی، جبکہ اس کے گھوڑے کی قیمت اس کے مال کا ایک تہائی تھی

(٣١٥١٣) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ : فِي رَجُلٍ أَوْصَى لِرَجُلٍ بِفَرَسٍ وَسَمَّاهُ ، وَقَالَ : ثُلُثُ مَالِي لِفُلاَنٍ وَفُلاَنٍ ، وَكَانَ الْفَرَسُ كَفَافَ ثُلُثِ مَالِهِ ، قَالَ الزُّهْرِيُّ : نَرَى أَنْ يُقَسَّمَ ثُلُثُ مَالِهِ عَلَى حِصَصِهِمْ.

(۳۱۵۱۳) یونس زہری سے روایت کرتے ہیں اس آدمی کے بارے میں جس نے کسی کے لئے ایک گھوڑے کی وصیت کی اور کہا کہ

میرے مال کا تیسرا حصہ فلاں اور فلاں کے لئے ہے، جبکہ اس کا گھوڑا اس کے ایک تہائی مال کے برابر تھا، زہری فرماتے ہیں کہ ہماری رائے یہ ہے کہ اس کا ایک تہائی مال ان کے حصوں کے برابر تقسیم کر دیا جائے۔

(٣١٥١٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ أَوْصَى بِدَرَاهِمٍ وَبِالسُّدُسِ وَنَحْوِهِ : يَتَحَاصُّونَ جَمِيعًا.

(۳۱۵۱۴) حضرت حسن سے روایت ہے کہ انہوں نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے کسی کے لئے دراہم کی وصیت کی اور کسی کے لئے مال کے چھٹے حصے کی وصیت کی اور اس طرح کی دوسری وصیتیں کی، کہ وہ سب حصے بانٹ لیں گے۔

(٣٨) الرّجل يوصِي لِعبدِهِ بالشّيءِ

اس آدمی کا بیان جو اپنے غلام کے لئے کسی چیز کی وصیت کرے

(٣١٥١٥) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُوصِيَ الرَّجُلُ لِمَمْلُوكِهِ بِمِئَةِ دِرْهَمٍ وَالْمِئَتَيْنِ إذَا رَضِيَ الأَوْلِيَاءُ ، وَإِنْ جَعَلَ لَهُ شَيْئًا مِنْ ثُلُثِهِ فَهُوَ فِي عُنُقِهِ.

(۳۱۵۱۵) یونس روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ کوئی آدمی اپنے غلام کے لئے سو یا دو سو دراہم کی وصیت کرے جبکہ اس آدمی کے اولیاء راضی ہوں، اور اگر وہ اس کے لئے اپنے مال کے تیسرے حصے کی وصیت کر دے تو وہ اس کی گردن پر ہے۔

(٣١٥١٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، قَالَ :سَأَلْتُ عُمَرًا عَنِ الرَّجُلِ يُوصِي لِعَبْدِهِ ؟ فَقَالَ : كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ :لَوْ أَوْصَى لَهُ بِرَغِيفٍ وَصِلَتْهُ عَتَاقَتُهُ.

(۳۱۵۱۶) حفص فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا جو اپنے غلام کے لئے وصیت کرے، انہوں نے فرمایا: حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ اگر وہ اس کے لئے ایک چپاتی کی وصیت بھی کرے تو اس کی آزادی اس کے ساتھ مل جائے گی۔

(٣٩) فِي العبدِ يوصِي أتجوز لهُ وصِيّته ؟

کیا غلام کے لئے وصیت کرنا جائز ہے؟

(٣١٥١٧) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ ، عَنْ جُنْدُبٍ ، قَالَ :سَأَلَ طَهْمَانُ ابْنَ عَبَّاسٍ :أَيُوصِي الْعَبْدُ ؟ قَالَ :لاَ.

(۳۱۵۱۷) جندب فرماتے ہیں کہ طھمان نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا غلام وصیت کر سکتا ہے؟ فرمایا نہیں!

(۴۰) مَنْ قَالَ وصِيّة العبدِ حيث جعلها

ان حضرات کا بیان جوفرماتے ہیں کہ غلام کی وصیت اس جگہ نافذ ہو جائے گی جہاں اس نے کی

(۳۱۵۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ ، قَالاَ : وَصِيَّةُ الرَّجُلِ حَيْثُ جَعَلَهَا إلاَّ أَنْ يُتَّهَمَ الْوَصِيُّ بِهِ.

(۳۱۵۱۸) ہشام روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن اور محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ آدمی کی وصیت اس جگہ نافذ ہو جائے گی جہاں اس نے کی الا یہ کہ وصیت کے ذمہ دار پر تہمت آجائے۔

(۳۱۵۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : الْوَصِيُّ بِمَنْزِلَةِ الْوَالِدِ ، وَإِذَا اتُّهِمَ الْوَصِيُّ عُزِلَ ، أَوْ جُعِلَ مَعَهُ غَيْرُهُ.

(۳۱۵۱۹) جابر سے روایت ہے کہ حضرت عامر نے فرمایا: وصیت کا ذمہ دار تو باپ کے درجے میں ہے، اور جب اس پر کوئی تہمت لگ جائے تو اس کو معزول کر دیا جائے یا اس کے ساتھ دوسرا آدمی ملا دیا جائے۔

(۴۱) فِي الرّجلِ يوصِي بوصِيّةٍ فِيها عتاقةٌ

اس آدمی کا بیان جو ایسی وصیت کرے جس میں غلام کی آزادی بھی شامل ہو

(۳۱۵۲۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : إِذَا كَانَتْ وَصِيَّةٌ وَعَتَاقَةٌ تَحَاصُّوا.

(۳۱۵۲۰) مجاہد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب وصیت اور غلام کی آزادی جمع ہو جائے تو اس کو حصوں پر تقسیم کر لیا جائے۔

(۳۱۵۲۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : إِذَا كَانَتْ عَتَاقَةٌ وَوَصِيَّةٌ بُدِءَ بِالْعَتَاقَةِ.

(۳۱۵۲۱) نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب غلام کی آزادی اور وصیت جمع ہو جائیں تو غلام کی آزادی سے ابتدا کی جائے۔

(۳۱۵۲۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ وَحَجَّاجٌ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ شُرَيْحٍ : أَنَّهُ كَانَ يَبْدَأُ بِالْعَتَاقَةِ.

(۳۱۵۲۲) حکم روایت کرتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ غلام کی آزادی سے ابتدا کیا کرتے تھے۔

(۳۱۵۲۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : فِي الرَّجُلِ يُوصِي بِعَتَاقِ عَبْدِهِ فِي مَرَضِهِ وَيُوصِي مَعَهُ بِوَصَايَا ، قَالَ : يُبْدَأُ بِعَتَاقِ الْعَبْدِ قَبْلَ الْوَصَايَا ، فَإِنْ أَوْصَى أَنْ يَشْتَرِيَ لَهُ نَسَمَةً فَتَعْتِقُ : كَانَتِ النَّسَمَةُ كَسَائِرِ الْوَصِيَّةِ.

(۳۱۵۲۳) مغیرہ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے اپنی بیماری میں اپنے غلام کو آزاد کرنے کی وصیت کی تھی اور اس کے ساتھ دوسری کچھ وصیتیں بھی کی تھیں کہ غلام کو دوسری وصیتوں کے پورا کرنے سے پہلے آزاد کیا جائے گا، البتہ اگر اس نے یہ وصیت کی ہو کہ ایک غلام خرید کر آزاد کیا جائے تو وہ وصیت دوسری وصیتوں کی طرح ہوگی۔

(٣١٥٢٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ: أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: يُبْدَأُ بِالْعَتَاقِ وَإِنْ أَتَى ذَلِكَ عَلَى الثُّلُثِ كُلِّهِ.

(۳۱۵۲۴) یونس روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ پہلے غلام کو آزاد کیا جائے گا چاہے ایک تہائی مال میں سے صرف وہ غلام ہی نکلتا ہو۔

(٣١٥٢٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ : أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْوَصِيَّةِ يَكُونُ فِيهَا الْعِتْقُ فَتَزِيدُ عَلَى الثُّلُثِ ، قَالَ : الثُّلُثُ بَيْنَهُمْ بِالْحِصَصِ.

(۳۱۵۲۵) ایوب روایت کرتے ہیں کہ محمد فرماتے ہیں کہ جس وصیت میں غلام کی آزادی بھی بیان کی گئی ہو اور وہ وصیت ایک تہائی مال سے بڑھ جائے تو ایک تہائی مال وصیت کے حق داروں میں حصوں کی بنیاد پر تقسیم کیا جائے گا۔

(٣١٥٢٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنْ مَسْرُوقٍ: أَنَّهُ قَالَ فِي الْعَتَاقَةِ وَالْوَصِيَّةِ، قَالَ: يُبْدَأُ بِالْوَصِيَّةِ.

(۳۱۵۲۶) شیبانی ایک واسطے سے حضرت مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے غلام کی آزادی اور دوسری وصیت کے بارے میں فرمایا کہ دوسری وصیت سے ابتدا کی جائے گی۔

(٣١٥٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ بِالْحِصَصِ.

(۳۱۵۲۷) مطرف شعبی سے وصیت کے حصوں کی بنیاد پر حق داروں کے درمیان تقسیم کرنے کے روایت کرتے ہیں۔

(٣١٥٢٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُبْدَأُ بِالْعَتَاقَةِ.

(۳۱۵۲۸) منصور حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ غلام کی آزادی سے ابتدا کی جائے گی۔

(٣١٥٢٩) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِنَّمَا يُبْدَأُ بِالْعَتَاقَةِ إِذَا سَمَّى مَمْلُوكًا بِعَيْنِهِ.

(۳۱۵۲۹) حماد روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ غلام کی آزادی سے اس وقت سے ابتدا کی جائے گی جب وصیت کرنے والا غلام کو متعین کر کے آزاد کرے۔

(٣١٥٣٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : قَالَ سُفْيَانُ : إِذَا أَوْصَى بِأَشْيَاءَ ، وَقَالَ : أَعْتِقُوا عَنِّي فَبِالْحِصَصِ ، وَإِذَا أَوْصَى ، فَقَالَ : فُلاَنٌ حُرٌّ ، بُدِءَ بِالْعَتَاقَةِ.

(۳۱۵۳۰) وکیع سے روایت ہے کہ حضرت سفیان نے فرمایا جب کوئی آدمی مختلف چیزوں کی وصیت کرے اور پھر کہے: میری جانب سے ایک غلام بھی آزاد کر دو تو وصیت کو حصوں کی بنیاد پر تقسیم کیا جائے گا، اور جب کہے کہ فلاں غلام آزاد ہے تو غلام کی آزادی پہلے نافذ کی جائے گی۔

(٣١٥٣١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : يُبْدَأُ بِالْعَتَاقَةِ.

(۳۱۵۳۱) ابن جریج سے روایت ہے کہ حضرت عطاء نے فرمایا کہ پہلے غلام کو آزاد کیا جائے گا۔

(٣١٥٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : بِالْحِصَصِ.

(۳۱۵۳۲) حجاج حضرت عطاء سے روایت کرتے ہیں کہ وصیت کو حصّوں کی بنیاد پر تقسیم کیا جائے گا۔

(٣١٥٣٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ ، يُبْدَأُ بِالْعَتَاقَةِ.

(۳۱۵۳۳) حکم روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا پہلے غلام کو آزاد کیا جائے گا۔

(٣١٥٣٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : فِي رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ أَلْفَيْ دِرْهَمٍ وَعَبْدًا قِيمَتُهُ أَلْفُ دِرْهَمٍ ، وَأَوْصَى لِرَجُلٍ بِخَمْسِمِئَةٍ وَأَعْتَقَ الْعَبْدَ ، قَالَ : يَعْتِقُ الْعَبْدُ وَتَبْطُلُ الْوَصِيَّةُ.

(۳۱۵۳۴) حجاج روایت کرتے ہیں کہ حضرت شعبی نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے مرتے وقت دو ہزار درہم اور ایک غلام چھوڑا جس کی قیمت ایک ہزار درہم تھی اور اس نے ایک آدمی کو پانچ سو روپے دینے کی وصیت کی اور غلام کو آزاد کر دیا، فرمایا کہ غلام کو آزاد کر دیا جائے گا اور باقی وصیت باطل ہو جائے گی۔

(٤٢) فِي قوله تعالى (وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَى)

اللہ تعالیٰ کے فرمان (وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَى) کا بیان

(٣١٥٣٥) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : فِي قَوْلِهِ : ﴿وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُم مِّنْهُ﴾ فَحَدَّثَ عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبِيدَةَ : أَنَّهُ وَلِيَ وَصِيَّةً فَأَمَرَ بِشَاةٍ فَذُبِحَتْ فَصَنَعَ طَعَامًا لأَجْلِ هَذِهِ الآيَةِ ، وَقَالَ : لَوْلاَ هَذِهِ الآيَةُ لَكَانَ هَذَا مِنْ مَالِي.

(۳۱۵۳۵) سعید بن مسیب نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُم مِّنْهُ﴾ کی تفسیر میں محمد بن سیرین کے واسطے سے حضرت عبیدہ کے بارے میں بیان فرمایا کہ وہ ایک وصیت کے ذمہ دار بن گئے تو انہوں نے ایک بکری ذبح کرنے کا حکم دیا اور اس سے اس آیت میں بیان کردہ لوگوں کے لئے کھانا تیار کرایا، اور پھر فرمایا کہ اگر یہ آیت نہ ہوتی تو یہ سب کام میرے مال سے ہوتا۔

(٣١٥٣٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي قَوْلِهِ : ﴿وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُم مِنْهُ﴾ قَالَ : كَانَ إِذَا قَسَمَ الْقَوْمُ الْمِيرَاثَ ، وَكَانَ هَؤُلاَءِ شُهُودًا رُضِخَ لَهُمْ مِنَ الْمِيرَاثِ ، فَإِنْ كَانُوا غَيَبًا وَأَحَدٌ مِنْهُمْ شَاهِدٌ ، فَإِنْ شَاءَ أَعْطَى مِنْ نَصِيبِهِ وَإِلاَّ قَالَ لَهُمْ قَوْلاً مَعْرُوفًا ، قَالَ : يَقُولُ : إِنَّ لَكُمْ فِيهِ حَقًّا.

(۳۱۵۳۶) مغیرہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُم مِّنْهُ﴾ کی تفسیر میں فرمایا کہ جب لوگ میراث تقسیم کرتے اور یہ لوگ وہاں موجود ہوتے تو ان کو میراث میں سے تھوڑا بہت دے دیا جاتا تھا، اور اگر ورثاء موجود نہ ہوتے اور اس وقت ان لوگوں میں سے کوئی وہاں موجود ہوتا تو اگر اپنے حصے سے دینا چاہتا تو دے دیتا ورنہ ان سے مناسب بات کہہ دیتا، یعنی یوں کہتا: بلاشبہ تمہارا اس مال میں حق ہے۔

(۳۱۵۳۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ وَالْحَسَنِ ، قَالاَ : يَرْضَخُونَ وَيَقُولُونَ قَوْلاً مَعْرُوفًا.

(۳۱۵۳۷) عاصم روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوالعالیہ رحمہ اللہ اور حسن رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ان لوگوں کو کچھ مال دے دیا جائے گا اور ورثاء ان سے اچھی بات کہیں۔

(۳۱۵۳۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَانَ رَجُلٌ يَقْسِمُ مِيرَاثًا ، فَقَالَ لِصَاحِبِهِ : أَلاَ تَجِيءُ نُحْيِي آيَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ قَدْ أُمِيتَتْ ، فَقَسَمَ بَيْنَهُمْ مِنْ نَصِيبِهِ.

(۳۱۵۳۸) مغیرہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت شعبی نے فرمایا کہ ایک آدمی میراث تقسیم کر رہا تھا اس دوران وہ اپنے ساتھی سے کہنے لگا: کیوں نہ ہم کتاب اللہ کی ایک آیت پر عمل کریں جس پر لوگوں نے عمل چھوڑ دیا ہے! اس کے بعد اس نے ان لوگوں کے درمیان اپنے حصے میں سے کچھ مال تقسیم کر دیا۔

(۳۱۵۳۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عنسُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ: فِي قَوْلِهِ: ﴿وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى﴾ ، قَالاَ : هِيَ مُثْبَتَةٌ ، فَإِذَا حَضَرَتْ وَحَضَرَ هَؤُلاَءِ الْقَوْمُ أُعْطُوا مِنْهَا وَرُضِخَ لَهُمْ.

(۳۱۵۳۹) سفیان بن حسین روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن اور محمد بن سیرین رحمہما اللہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُم مِّنْهُ﴾ کے بارے میں فرمایا کہ یہ منسوخ نہیں ہوئی، اس لئے جب میراث تقسیم کی جا رہی ہو اور یہ لوگ وہاں موجود ہوں تو ان کو کچھ مال دے دیا جانا چاہیے۔

(۳۱۵٤٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: فِي قَوْلِهِ: ﴿وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَى﴾ إِنَّهَا مُحْكَمَةٌ.

(۳۱۵۴۰) معمر حضرت زہری سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ﴿وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُم مِّنْهُ﴾ منسوخ شدہ نہیں۔

(۳۱۵٤١) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ حِطَّانَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى: فِي هَذِهِ الآيَةِ : ﴿إِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُمْ مِنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلاً مَعْرُوفًا﴾ قَالَ : قَضَى بِهَا أَبُو مُوسَى.

(۳۱۵۴۱) حطان حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے آیت ﴿إِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى

وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُمْ مِنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلاً مَعْرُوفًا﴾ کے مطابق فیصلہ جاری فرمایا۔

(٣١٥٤٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ : أَنَّ عُرْوَةَ قَسَمَ مِيرَاثَ أَخِيهِ مُصْعَبٍ ، فَأَعْطَى مَنْ حَضَرَهُ مِنْ هَؤُلاَءِ وَبَنُوهُ صِغَارٌ.

(۳۱۵۴۲) ھشام بن عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عروہ نے اپنے بھائی مصعب کی میراث تقسیم کی تو آیت میں مذکورہ لوگوں میں سے جو وہاں موجود تھے ان کو بھی اس میں سے دیا، حالانکہ ان کے بچے نابالغ تھے۔

(٣١٥٤٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ : أَنَّهُمَا كَانَا يُعْطِيَانِ مَنْ حَضَرَ مِنْ هَؤُلاَءِ.

(۳۱۵۴۳) ابو اسحاق حضرت ابو بکر بن ابو موسیٰ اور عبد الرحمٰن بن ابی بکر کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ وہ آیت میں مذکور لوگوں میں جو موجود ہوتا اس کو مال دیا کرتے تھے۔

(٣١٥٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : ﴿وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُمْ مِنْهُ﴾، قَالَ : إِنْ كَانُوا كِبَارًا رُضِخُوا ، وَإِنْ كَانُوا صِغَارًا اعْتُذِرَ إِلَيْهِمْ ، فَذَلِكَ قَوْله ﴿قَوْلاً مَعْرُوفًا﴾.

(۳۱۵۴۴) ابو سعد سے روایت ہے کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے آیت ﴿وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُمْ مِنْهُ﴾ کی تفسیر میں فرمایا کہ اگر ورثاء بالغ ہوں تو ان لوگوں کو کچھ مال دے دیا جائے، اور اگر ورثاء نابالغ ہوں تو ان لوگوں سے معذرت کر لی جائے، یہ مطلب ہے ﴿قَوْلاً مَعْرُوفًا﴾ کا۔

(٣١٥٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : وَلِيَ أَبِي مِيرَاثًا فَأَمَرَ بِشَاةٍ فَذُبِحَتْ فَصُنِعَتْ ، فَلَمَّا قَسَمَ ذَلِكَ الْمِيرَاثَ أَطْعَمَهُمْ ، وَقَالَ : لِمَنْ لَمْ يَرِثْ مَعْرُوفًا.

(۳۱۵۴۵) محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت حمید بن عبد الرحمٰن نے فرمایا کہ میرے والد ایک مرتبہ وراثت کے مال کے ذمہ دار بنے، تو انہوں نے ایک بکری ذبح کروا کر پکوائی پھر جب میراث تقسیم کر چکے تو ان لوگوں کو کھلا دیا جو وہاں موجود تھے اور اس کے بعد جو لوگ وارث نہیں تھے ان سے اچھی بات فرما دی۔

(٣١٥٤٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ : نَسَخَتْهَا آيَةُ الْمِيرَاثِ.

(۳۱۵۴۶) سدی روایت کرتے ہیں کہ ابو مالک نے فرمایا کہ اس آیت کو میراث کی آیت نے منسوخ کر دیا ہے۔

(٣١٥٤٧) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مُحْكَمَةٌ لَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ.

(۳۱۵۴۷) عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ یہ آیت محکم ہے منسوخ نہیں۔

(۴۳) مَنْ رخَّصَ أن يوصِي بمالِهِ كلِّهِ

ان حضرات کا بیان جنہوں نے پورے مال کی وصیت کرنے کو جائز فرمایا ہے

(۳۱۵٤۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ :سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ فِي الْمَسْجِدِ مَرَّةً :سَمِعْت حَدِيثًا مَا بَقِيَ أَحَدٌ سَمِعَهُ غَيْرِي، سَمِعْت عَمْرَو بْنَ شُرَحْبِيلَ يَقُولُ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: إِنَّكُمْ مَعْشَرَ الْيَمَنِ مِنْ أَجْدَرِ قَوْمٍ أَنْ يَمُوتَ الرَّجُلُ، وَلَا يَدَعُ عُصْبَةً فَلْيَضَعْ مَالَهُ حَيْثُ شَاءَ، قَالَ الأَعْمَشُ: فَقُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ: إِنَّ الشَّعْبِيَّ، قَالَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ إِبْرَاهِيمُ: حَدَّثَنِي هَمَّامُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ عَبْدِاللهِ مِثْلَهُ.

(سعید بن منصور ۲۱۷)

(۳۱۵۴۸) اعمش فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت شعبی کو مسجد میں یہ فرماتے ہوئے سنا: میں نے ایک حدیث ایسی سنی ہوئی ہے کہ اس کے سننے والوں میں میرے علاوہ کوئی زندہ نہیں رہا، میں نے عمرو بن شرحبیل کو فرماتے ہوئے سنا: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے یمن والو! تم میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آدمی مرجاتا ہے اور عصبہ بننے والے رشتہ داروں میں سے کوئی چھوڑ کر نہیں جاتا، ایسے آدمی کو اختیار ہے کہ جہاں چاہے اپنا مال لگادے۔

اعمش فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے عرض کیا کہ شعبی نے اس طرح فرمایا ہے، حضرت ابراہیم فرمانے لگے: مجھے ھمام بن الحارث نے عمرو بن شرحبیل کے واسطے سے حضرت عبداللہ سے یہی بیان کیا ہے۔

(۳۱۵٤۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَبِيدَةَ عَنْ رَجُلٍ لَيْسَ عَلَيْهِ عَقْدٌ وَلَيْسَ عَلَيْهِ عُصْبَةٌ ، يُوصِي بِمَالِهِ كُلِّهِ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۳۱۵۴۹) محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبیدہ سے ایسے آدمی کے بارے میں سوال کیا جس نے نہ کسی کے ساتھ کوئی معاملہ کر رکھا ہے اور نہ اس کا عصبہ بننے والا کوئی رشتہ دار زندہ ہے، کہ کیا وہ شخص مرتے وقت پورے مال کی وصیت کرسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں!

(۳۱۵٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ؛ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ مَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ مَوْلًى عَتَاقَةٍ ، وَلَا وَارِثًا ؟ قَالَ :مَالُهُ حَيْثُ وَضَعَهُ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَوْصَى بِشَيْءٍ فَمَالُهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ.

(۳۱۵۵۰) شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق سے ایسے آدمی کے بارے میں دریافت کیا گیا جس نے مرتے وقت آزاد کرنے والا آقا چھوڑا ہے نہ ہی کوئی وارث، فرمانے لگے کہ حضرت سالم نے فرمایا ہے کہ اس کا مال وہیں صَرف کیا جائے گا جہاں صَرف کرنے کی اس نے وصیت کی ہو، اور اگر اس نے کوئی وصیت نہ کی ہو تو اس کا مال بیت المال میں جمع کرلیا جائے گا۔

(۳۱۵٥۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي رَجُلٍ وَالَى رَجُلاً فَأَسْلَمَ عَلَى يَدَيْهِ ، قَالَ :إِنْ شَاءَ

أَوْصَى بِمَالِهِ كُلِّهِ.

(۳۱۵۵۱) یونس روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن ؒ نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے کسی کے ساتھ موالات کا معاملہ کیا اور پھر اس کے ہاتھ پر مسلمان ہو گیا، کہ اگر یہ آدمی بھی چاہے تو مرتے وقت اپنے پورے مال کی وصیت کر سکتا ہے۔

(۳۱۵۵۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ : أَنَّ أَبَا الْعَالِيَةِ أَوْصَى بِمِيرَاثِهِ لِبَنِي هَاشِمٍ.

(۳۱۵۵۲) مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو العالیہ نے اپنے مالِ وراثت کی بنو ہاشم کے لئے وصیت کر دی تھی۔

(٤٤) فِي قبولِ الوصِيّةِ، مَنْ كَانَ يوصِي إلى الرّجلِ، فيقبل ذلِك

وصیت کی ذمہ داری قبول کرنے کا بیان، اگر کوئی آدمی کسی کو وصیت کا ذمہ دار بنائے تو اس آدمی کو چاہیے کہ اس ذمہ داری کو قبول کر لے

(۳۱۵۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ وَعُثْمَانَ وَالْمِقْدَادَ بْنَ الأَسْوَدِ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَمُطِيعَ بْنَ الأَسْوَدِ أَوْصَوا إِلَى الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ ، قَالَ : وَأَوْصَى إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ.

(۳۱۵۵۳) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعود، عثمان، مقداد بن اسود، عبد الرحمن بن عوف اور مطیع بن اسود رضی اللہ عنہم نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو وصیت کا ذمہ دار بنایا تھا، اور عبد الرحمن بن زبیر رضی اللہ عنہ نے مجھے وصیت کا ذمہ دار بنایا۔

(۳۱۵۵٤) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ : كَانَ وَصَّى لِرَجُلٍ.

(۳۱۵۵۴) نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کی وصیت کی ذمہ داری اٹھائی تھی۔

(۳۱۵۵۵) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : أَوْصَى إِلَيَّ ابْنُ عَمٍّ لِي ، قَالَ : فَكَرِهْتُ ذَلِكَ ، فَسَأَلْتُ عَمْرًا ؟ فَأَمَرَنِي أَنْ أَقْبَلَهَا ، قَالَ : وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَقْبَلُ الْوَصِيَّةَ.

(۳۱۵۵۵) ابن عون فرماتے ہیں کہ میرے ایک چچا زاد نے مجھے وصیت کا ذمہ دار بنایا، میں نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا، اس کے بعد میں نے حضرت عمرو سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے مجھے یہ ذمہ داری قبول کر لینے کا حکم فرمایا، فرماتے ہیں کہ محمد بن سیرین بھی وصیت کی ذمہ داری لے لیا کرتے تھے۔

(۳۱۵۵٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: كَانَ أَبُو عُبَيْدٍ عَبَرَ الْفُرَاتِ فَأَوْصَى إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ.

(۳۱۵۵۶) قیس فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عبید فرات کے پار چلے گئے اور انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اپنا وصی بنا چھوڑا تھا۔

(۳۱۵۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ ، قَالَ : بَعَثَ إِلَيَّ إِبْرَاهِيمُ فَأَوْصَى إِلَيَّ.

(۳۱۵۵۷) ابو الہیثم فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے پیغام بھیج کر مجھے اپنا وصی بنایا تھا۔

(۴۵) ما يجوز للرّجل مِن الوصيّةِ فِي مالِهِ ؟

آدمی کے لئے اپنے کتنے مال کی وصیت کرنا جائز ہے؟

(۳۱۵۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّهُ قَالَ : مَرِضَ مَرَضًا أَشْفَى مِنْهُ ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ لِي مَالاً كَثِيرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِي إِلاَّ ابْنَةٌ لِي ، أَفَأَتَصَدَّقُ بِالثُّلُثَيْنِ ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : فَالشَّطْرَ ؟ قَالَ : لاَ ، قُلْتُ : فَالثُّلُثُ ؟ قَالَ : الثُّلُثُ كَثِيرٌ.

(بخاری ۶۷۳۳۔ مسلم ۱۲۵۲)

(۳۱۵۵۸) عامر بن سعد روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک مرتبہ اتنا بیمار ہوا کہ قریب المرگ ہوگیا، میرے پاس عیادت کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاس بہت سا مال ہے اور میرا وارث میری ایک بیٹی کے علاوہ کوئی نہیں، کیا میں اپنے مال کا دو تہائی حصہ صدقہ کرسکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں! میں نے عرض کیا: تو کیا آدھا مال صدقہ کرسکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں! میں نے عرض کیا: اور ایک تہائی؟ آپ نے فرمایا: ایک تہائی بہت ہے۔

(۳۱۵۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : وَدِدْت أَنَّ النَّاسَ غَضُّوا مِنَ الثُّلُثِ إِلَى الرُّبْعِ ، لأَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الثُّلُثُ كَثِيرٌ. (بخاری ۲۷۴۳۔ مسلم ۱۲۵۳)

(۳۱۵۵۹) عروہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں نے ایک تہائی سے کم کرکے ایک چوتھائی مال کی وصیت کرنا شروع کردی، اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ایک تہائی بہت ہے۔

(۳۱۵۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ الزُّبَيْرَ أَوْصَى بِثُلُثِهِ.

(۳۱۵۶۰) عروہ فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک تہائی مال کی وصیت کی تھی۔

(۳۱۵۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : ذُكِرَ عِنْدَ عُمَرَ الثُّلُثُ فِي الْوَصِيَّةِ ، قَالَ : الثُّلُثُ وَسَطٌ لاَ بَخْسٌ ، وَلاَ شَطَطٌ.

(۳۱۵۶۱) نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک تہائی مال کی وصیت کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ایک تہائی درمیانی مقدار ہے۔ نہ بہت کم ہے نہ بہت زیادہ۔

(۳۱۵۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ : أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَصَدَّقَ عَلَيْكُمْ بِثُلُثِ أَمْوَالِكُمْ زِيَادَةً فِي حَيَاتِكُمْ. يَعْنِي : الْوَصِيَّةَ.

(۳۱۵۶۲) مکحول سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں تمہارے مالوں کا ایک تہائی عطا فرما کر

تمہاری زندگی میں اضافہ فرمادیا ہے، اور وہ اس سے وصیت مراد لے رہے تھے۔

(۳۱۵۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، قَالَ : قَالَ أَبُو بَكْرٍ : آخُذُ مِنْ مَالِي مَا أَخَذَ اللَّهُ مِنَ الْفَيْءِ فَأَوْصَى بِالْخُمُسِ.

(۳۱۵۶۳) خالد بن ابی عزّہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر نے فرمایا میں اپنے مال میں سے اتنا لیتا ہوں جتنا اللہ تعالیٰ نے مالِ فیٔ میں سے لیا ہے، اس کے بعد اپنے مال کے پانچویں حصے کی وصیت کردی۔

(۳۱۵٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : أَوْصَى أَبُو بَكْرٍ وَعَلِيٌّ بِالْخُمُسِ.

(۳۱۵۶۴) ضحاک فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ نے اپنے مال کے پانچویں حصے کی وصیت فرمائی تھی۔

(۳۱۵٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرٍ : أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : مَا كُنْت لأَقْبَلَ وَصِيَّةَ رَجُلٍ يُوصِي بِالثُّلُثِ وَلَهُ وَلَدٌ.

(۳۱۵۶۵) بکر فرماتے ہیں کہ حضرت حُمید بن عبد الرحمٰن نے فرمایا کہ میں اس آدمی کی وصیت قبول نہیں کرتا جس نے اولاد کے ہوتے ہوئے ایک تہائی مال کی وصیت کی ہو۔

(۳۱۵٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : الثُّلُثُ جَيِّدٌ وَهُوَ جَائِزٌ.

(۳۱۵۶۶) محمد روایت کرتے ہیں کہ حضرت شریح نے فرمایا کہ ایک تہائی مال بہت عمدہ ہے اور اس کی وصیت جائز ہے۔

(۳۱۵٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الشِّخِّيرِ ، قَالَ : كَانَ مُطَرِّفٌ يَرَى الْخُمُسَ فِي الْوَصِيَّةِ حَسَنًا.

(۳۱۵۶۷) یزید بن شخّیر فرماتے ہیں کہ حضرت مطرّف مال کے پانچویں حصے کی وصیت کو اچھا سمجھتے تھے۔

(۳۱۵٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَقُولُونَ الَّذِي يُوصِي بِالْخُمُسِ أَفْضَلُ مِنَ الَّذِي يُوصِي بِالرُّبْعِ ، وَالَّذِي يُوصِي بِالرُّبْعِ أَفْضَلُ مِنَ الَّذِي يُوصِي بِالثُّلُثِ.

(۳۱۵۶۸) اعمش روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ علماء فرمایا کرتے تھے کہ جو آدمی مال کے پانچویں حصے کی وصیت کرے وہ اس آدمی سے بہتر ہے جو ایک چوتھائی مال کی وصیت کرے، اور ایک چوتھائی مال کی وصیت کرنے والا ایک تہائی مال کی وصیت کرنے والے سے افضل ہے۔

(۳۱۵٦٩) حَدَّثَنَا يَعْلَى وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِنَّمَا كَانُوا يُوصُونَ بِالْخُمُسِ وَالرُّبْعِ ، وَالثُّلُثُ مُنْتَهَى الْجَامِحِ ، وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ : مُنْتَهَى الْجِمَاحِ.

(۳۱۵۶۹) اسماعیل سے روایت ہے کہ حضرت شعبی نے فرمایا کہ پہلے لوگ پانچویں حصے یا چوتھائی مال کی وصیت کرتے تھے، اور تہائی مال جلد باز کی آخری حد ہے، ابن نمیر کی روایت میں ہے کہ ایک تہائی جلد بازی کی انتہا ہے۔

(۳۱۵۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لأَنْ أُوصِيَ بِالْخُمُسِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُوصِيَ بِالرُّبُعِ ، وَلأَنْ أُوصِيَ بِالرُّبُعِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُوصِيَ بِالثُّلُثِ ، وَمَنْ أَوْصَى لَمْ يَتْرُكْ.

(۳۱۵۷۰) حارث روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں مال کے پانچویں حصے کی وصیت کروں مجھے زیادہ پسندیدہ ہے اس بات سے کہ میں چوتھائی مال کی وصیت کروں، اور چوتھائی مال کی وصیت مجھے تہائی مال کی وصیت سے زیادہ پسند ہے، اور جس شخص نے وصیت کی اس نے اپنے ورثاء کے لئے کچھ نہ چھوڑا۔

(۳۱۵۷۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَنْدَل ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ : الثُّلُثُ حَيْفٌ وَالرُّبُعُ حَيْفٌ.

(۳۱۵۷۱) ابو عمار سے روایت ہے کہ حضرت عمرو بن شرحبیل نے فرمایا کہ ایک تہائی مال کی وصیت ظلم ہے اور ایک چوتھائی مال کی وصیت بھی ظلم ہے۔

(۳۱۵۷۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَنْدَل ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ الْعَبَّاسِ ، قَالَ : الرُّبُعُ حَيْفٌ وَالثُّلُثُ حَيْفٌ.

(۳۱۵۷۲) مالک بن حارث فرماتے ہیں کہ حضرت عباس نے فرمایا ایک چوتھائی کی وصیت ظلم ہے اور ایک تہائی مال کی وصیت ظلم ہے۔

(۳۱۵۷۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : قَالَ إِبْرَاهِيمُ : كَانَ يُقَالَ : السُّدُسُ خَيْرٌ مِنَ الثُّلُثِ فِي الْوَصِيَّةِ.

(۳۱۵۷۳) حضرت منصور سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا وصیت میں چھٹے حصہ کا ہونا تہائی ہونے سے بہتر ہے۔

(۳۱۵۷٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يَتْرُكُوا مِنَ الثُّلُثِ.

(۳۱۵۷۴) عطاء روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ علماء اس بات کو اچھا سمجھتے تھے کہ آدمی ایک تہائی مال میں سے کچھ ورثاء کے لئے چھوڑ دے۔

(٤٦) مَنْ كَانَ يوصِي ويستحِبّها

ان حضرات کا بیان جو وصیت کیا کرتے تھے اور اس کو اچھا سمجھتے تھے

(۳۱۵۷٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ قُثَمَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : وَصِيَّتِي إِلَى أَكْبَرِ وَلَدِي غَيْرَ طَاعِنٍ عَلَيْهِ فِي بَطْنٍ وَلاَ فِي فَرْجٍ.

(۳۱۵۷۵) قثم مولیٰ ابن عباس فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری وصیت کا ذمہ دار میرا بڑا بیٹا ہے، اس حال میں کہ

میں نے اس پر پیٹ اور شرمگاہ کے معاملے میں کوئی زیادتی نہیں کی۔

(٣١٥٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَا حَقُّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهُ شَيْءٌ يُوصِي بِهِ ، إِلاَّ وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ.

(مسلم ۱۲۴۹۔ ابوداؤد ۲۸۵۴)

(۳۱۵۷۶) نافع روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مسلمان آدمی پر یہ واجب ہے دو راتیں بھی اس پر اس حال میں نہ گزریں کہ اس کے پاس وصیت کے قابل کوئی چیز ہو اور اس نے اس کی وصیت اپنے پاس لکھ نہ رکھی ہو۔

(٣١٥٧٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :مَنْ أَوْصَى بِوَصِيَّةٍ لَمْ يَحِفْ فِيهَا وَلَمْ يُضَارَّ أَحَدًا أَنْ يَكُونَ لَهُ مِنَ الأَجْرِ مَا لَوْ تَصَدَّقَ بِهِ فِي حَيَاتِهِ فِي صِحَّتِهِ.

(۳۱۵۷۷) داؤد سے روایت ہے کہ حضرت عامر نے فرمایا کہ جس شخص نے کوئی وصیت کی اور اس میں کسی پر ظلم نہیں کیا اور نہ کسی کو نقصان پہنچایا اس کو اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا کہ اس کو اپنی زندگی میں تندرستی کے زمانے میں صدقہ کرنے پر ملتا۔

(٣١٥٧٨) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :الضِّرَارُ فِي الْوَصِيَّةِ مِنَ الْكَبَائِرِ ، ثُمَّ تَلاَ ﴿غَيْرَ مُضَارٍّ وَصِيَّةً مِنَ اللهِ﴾.

(۳۱۵۷۸) عکرمہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وصیت کے ذریعے سے کسی کو نقصان پہنچانا کبیرہ گناہوں میں سے ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿غَيْرَ مُضَارٍّ وَصِيَّةً مِنَ اللهِ﴾۔

(٣١٥٧٩) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، قَالَ :ذَهَبْتُ أَنَا وَالْحَكَمُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ قوله : ﴿وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ﴾ إِلَى قَوْله ﴿سَدِيدًا﴾ قَالَ : هُوَ الَّذِي يَحْضُرُهُ الْمَوْتُ فَيَقُولُ لَهُ مَنْ يَحْضُرُهُ :اتَّقِ اللَّهَ وَأَعْطِهِمْ صِلْهُمْ بَرَّهُمْ وَلَوْ كَانُوا هُمَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَهُ بِالْوَصِيَّةِ لأَحَبُّوا أَنْ يُنْفِقُوا لأَوْلاَدِهِمْ.

فَأَتَيْنَا مِقْسَمًا فَسَأَلْنَاه ؟ فَقَالَ :مَا قَالَ سَعِيدٌ ؟ فَقُلْنَا :كَذَا وَكَذَا ، قَالَ :لاَ ، وَلَكِنَّهُ الرَّجُلُ يَحْضُرُهُ الْمَوْتُ فَيَقَالُ لَهُ :اتَّقِ اللَّهَ وَأَمْسِكْ عَلَيْكَ مَالَكَ فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَقَّ بِمَالِكَ مِنْ وَلَدِكَ وَلَوْ كَانَ الَّذِي يُوصِي ذَا قَرَابَةٍ لأَحَبُّوا أَنْ يُوصِيَ لَهُمْ.

(۳۱۵۷۹) سفیان سے روایت ہے کہ حضرت حبیب نے فرمایا کہ میں اور حکم حضرت سعید بن جبیر کے پاس گئے اور میں نے ان سے آیت ﴿وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ ... سَدِيدًا﴾ کی تفسیر پوچھی، انہوں نے فرمایا اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو مرنے والے کے پاس اس کی موت کے وقت حاضر ہوں اور اس کو نصیحت کریں کہ اللہ سے ڈرو!

اور وہ ان حاضرین کو صلہ رحمی اور احسان کے طور پر کچھ دے، حالانکہ اگر اس آدمی کی جگہ خود یہ لوگ ہوں تو وہ یہ چاہیں کہ اپنی اولاد کے لئے خرچ کریں۔

پھر ہم حضرت مقسم کے پاس آئے، اور ان سے بھی اسی آیت کے متعلق سوال کیا انہوں نے پوچھا کہ حضرت سعید نے کیا فرمایا؟ ہم نے عرض کیا کہ یہ یہ فرمایا ہے، فرمایا یہ درست نہیں، بلکہ یہ آیت اس آدمی کے متعلق ہے جس کو موت کے وقت کہا جا رہا ہو کہ اللہ سے ڈر اور اپنا مال اپنے پاس روک رکھ! کہ تیرے مال کا تیری اولاد سے زیادہ حق دار کوئی نہیں ہے، اور اگر وصیت کرنے والا اس کا رشتہ دار ہو تو وہ یہ چاہیں کہ وہ ان کے لئے وصیت کرے۔

(۳۱۵۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ دَاوُدَ بْنَ أَبِی هِنْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : اشْتَکَی أَبِی فَلَقِیتُ ثُمَامَةَ بْنَ حَزَنٍ الْقُشَیْرِیَّ ، فَقَالَ لِی : أَوْصَی أَبُوك ؟ قُلْتُ : لاَ ، قَالَ : إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ یُوصِیَ فَلْیُوصِ ، فَإِنَّهَا تَمَامٌ لِمَا انْتَقَصَ مِنْ زَکَاتِهِ. (طبرانی ۶۹)

(۳۱۵۸۰) قاسم بن عمرو فرماتے ہیں کہ میرے والد بیمار ہو گئے، میں حضرت ثمامہ بن حزن قشیری سے ملا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا: کیا تمہارے والد نے وصیت کی ہے؟ میں نے کہا: نہیں! فرمانے لگے: اگر تم سے ہو سکے کہ ان سے وصیت کرواسکو تو کروا دو، کیونکہ وصیت زکاۃ کی کمی کو پورا کرتی ہے۔

(۳۱۵۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِی هِنْدٍ ، عَنْ عِکْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : الضِّرَارُ فِی الْوَصِیَّةِ مِنَ الْکَبَائِرِ ، ثُمَّ قَرَأَ : ﴿وَمَنْ یَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَیَتَعَدَّ حُدُودَهُ یُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِیهَا﴾.

(۳۱۵۸۱) عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وصیت میں کسی کو نقصان پہنچانا کبیرہ گناہوں میں سے ہے، پھر آپ نے پڑھا: ﴿وَمَنْ یَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَیَتَعَدَّ حُدُودَهُ یُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِیهَا﴾۔

(۳۱۵۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِی إِبْرَاهِیمُ بْنُ مَیْسَرَةَ ، أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُوسًا یَقُولُ : مَا مِنْ مُسْلِمٍ یُوقِنُ بِالْوَصِیَّةِ یَمُوتُ لَمْ یُوصِ إِلاَّ أَهْلُهُ مَحْقُوقُونَ أَنْ یُوصُوا عَنْهُ.

(۳۱۵۸۲) ابراہیم بن میسرہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طاؤس کو یہ فرماتے سنا: جو مسلمان وصیت کا پختہ ارادہ رکھتا ہے، مگر بغیر وصیت کے مر جاتا ہے اس کے ورثاء پر واجب ہے اس کی طرف سے وصیت کریں۔

(۳۱۵۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو حَمْزَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ، قَالَ : إِنَّمَا کَانُوا یَکْرَهُونَ أَنْ یَمُوتَ الرَّجُلُ قَبْلَ أَنْ یُوصِیَ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الْمَوَارِیثُ.

(۳۱۵۸۳) ابراہیم فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام وصیت کرنے سے پہلے مر جانے کو میراث کی آیات نازل ہونے سے پہلے تک ہی ناپسند کیا کرتے تھے۔

(۳۱۵۸٤) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لاِبْنِ أَبِی أَوْفَی : أَوْصَی رَسُولُ اللهِ صَلَّی

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ :لاَ ، قُلْتُ :فَكَيْفَ أَمَرَ النَّاسَ بِالْوَصِيَّةِ ؟ قَالَ :أَوْصَى بِكِتَابِ اللهِ.

(بخاری ۲۷۴۰۔ مسلم ۱۲۵۶)

(۳۱۵۸۴) حضرت طلحہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی تھی؟ فرمایا کہ نہیں! میں نے پوچھا کہ پھر لوگوں کو وصیت کا حکم کیسے دیا گیا؟ فرمانے لگے: آپ نے کتاب اللہ پر عمل کرنے کی وصیت کی تھی۔

(۳۱۵۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :مَا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا ، وَلاَ دِرْهَمًا ، وَلاَ أَوْصَى بِشَيْءٍ. (مسلم ۱۲۵۶۔ ابن ماجہ ۲۶۹۵)

(۳۱۵۸۵) مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی دینار چھوڑا نہ درہم، اور نہ ہی کسی چیز کی وصیت فرمائی۔

(۳۱۵۸٦) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَرْقَمَ بْنِ شُرَحْبِيلَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :مَاتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُوصِ. (احمد ۳۴۳۔ ابویعلی ۲۵۵۳)

(۳۱۵۸٦) أرقم بن شرحبیل سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں فوت ہوئے کہ آپ نے کوئی وصیت نہیں کی تھی۔

(۳۱۵۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ :ذَكَرُوا عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ وَصِيًّا ، فَقَالَتْ :مَتَى أَوْصَى إِلَيْهِ ؟ فَلَقَدْ كُنْتُ مُسْنِدَتَهُ إِلَى حِجْرِي ، فَانْخَنَثَ فَمَاتَ ، فَمَتَى أَوْصَى إِلَيْهِ؟!.

(بخاری ۲۷۴۱۔ احمد ۳۲)

(۳۱۵۸۷) اُسود فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے یہ بات ذکر کی گئی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصی تھے، آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کب وصیت کی تھی؟ میں نے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی گود میں ٹیک دے رکھی تھی کہ آپ کا جسم مبارک ڈھیلا پڑ گیا اور آپ وفات پا گئے، تو پھر ان کو وصیت کب فرمائی؟

(٤٧) فِي الرَّجُلِ يكون له المال الجديد القليل ، أيوصِي فِيهِ ؟

اس آدمی کا بیان جس کے پاس تھوڑا سا نیا مال ہو، کیا وہ اس میں وصیت کر سکتا ہے؟

(۳۱۵۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:إِذَا تَرَكَ الْمَيِّتُ سَبْعِمِئَة دِرْهَم فَلاَ يُوصِي.

(سعید بن منصور ۲۵۰)

(۳۱۵۸۸) طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب مرنے والا سات سو درہم چھوڑ کر جا رہا ہو تو وصیت نہ کرے۔

(۳۱۵۸۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حَبَّابٍ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ﴿إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ﴾ قَالَ :خَيْرُ الْمَالِ ، كَانَ يُقَالُ : أَلْفُ دِرْهَمٍ فَصَاعِدًا.

(۳۱۵۸۹) ہمام سے روایت ہے کہ حضرت قتادہ نے فرمان باری تعالیٰ ﴿إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ﴾ کی تشریح میں فرمایا: اس وقت لوگوں میں یہ بات معروف تھی کہ بہتر مال ایک ہزار درہم ہے۔

(۳۱۵۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ :أَنَّ عَلِيًّا دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ يَعُودُهُ ، فَأَرَادَ أَنْ يُوصِيَ فَنَهَاهُ ، وَقَالَ :إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ :﴿إِنْ تَرَكَ خَيْرًا﴾ وَإِنَّك لَمْ تَدَعْ مَالا ، فَدَعْهُ لِعِيَالِك.

(۳۱۵۹۰) عروہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بنو ہاشم کے ایک آدمی کے پاس اس کی تیمارداری کے لئے آئے، وہ وصیت کرنے لگا تو آپ نے اس کو منع فرمایا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ ''اگر (مرنے والا) مال چھوڑے'' اور تم تو کوئی مال چھوڑ کر نہیں مر رہے، اس لئے جو ہے وہ اپنے بچوں کے لئے چھوڑ دو!۔

(۳۱۵۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَرِيكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَ :قَالَ لَهَا رَجُلٌ :إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُوصِيَ ، قَالَتْ :كَمْ مَالُك ؟ قَالَ :ثَلاَثَةُ آلاَفٍ ، قَالَتْ :فَكَمْ عِيَالُك ؟ قَالَ :أَرْبَعَةٌ ، قَالَتْ :فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ :﴿إِنْ تَرَكَ خَيْرًا﴾ وَإِنَّهُ شَيْءٌ يَسِيرٌ ، فَدَعْهُ لِعِيَالِكَ فَإِنَّهُ أَفْضَلُ.

(۳۱۵۹۱) ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ میں وصیت کرنا چاہتا ہوں، انہوں نے پوچھا تیرے پاس کتنا مال ہے؟ عرض کیا: تین ہزار، آپ نے پوچھا تیرے اہل وعیال کتنے افراد ہیں؟ کہنے لگا، چار، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ شرط ذکر فرمائی ہے ''اگر مال چھوڑے'' اور تیرے پاس تو بہت معمولی سا مال ہے اس کو اپنے بچوں کے لئے چھوڑ دو، یہی افضل ہے۔

(٤٨) فِي قَوْلِهِ (إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ)

اللہ تعالیٰ کا فرمان (إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ) کا بیان

(۳۱۵۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :فِي قَوْلِهِ ﴿وَصِيَّةً لأَزْوَاجِهِمْ﴾ قَالَ :هِيَ مَنْسُوخَةٌ.

(۳۱۵۹۲) حبیب سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان: ﴿وَصِيَّةً لأَزْوَاجِهِمْ﴾ منسوخ ہے۔

(۳۱۵۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْجَهْضَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَدْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﴿إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ﴾ ، قَالَ :نَسَخَتْهَا آيَةُ الْمِيرَاثِ.

(۳۱۵۹۳) عبداللہ بن بدر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ﴿إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ﴾ کو میراث کی آیت نے منسوخ کر دیا ہے۔

(٣١٥٩٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: نَسَخَتْهَا آيَةُ الْفَرَائِضِ، وَتَرَكَ الْأَقْرَبُونَ مِمَّنْ لَا يَرِثُ.

(٣١٥٩٤) اُشعث سے روایت ہے کہ حضرت حسن نے فرمایا کہ اس آیت کو میراث کی آیت نے منسوخ کر دیا ہے، اور قریبی رشتہ داروں میں سے ان کو چھوڑ دیا ہے جو وارث نہیں ہوتے۔

(٤٩) مَنْ قَالَ الوصِيّة مضمونةٌ أم لاَ ؟

ان حضرات کا بیان جن سے منقول ہے کہ وصیت ذمہ داری میں آتی ہے یا نہیں؟

(٣١٥٩٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :الْوَصِيَّةُ لَيْسَتْ بِمَضْمُونَةٍ ، إِنَّمَا هِيَ بِمَنْزِلَةِ الدَّيْنِ فِي مَالِ الرَّجُلِ.

(٣١٥٩٥) ابن جریج روایت کرتے ہیں کہ حضرت عطاء نے فرمایا کہ وصیت کا ضمان نہیں ہے یہ تو آدمی کے مال میں قرضے کی طرح ایک چیز ہے۔

(٣١٥٩٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَاوُسٍ :أَنَّهُ كَانَ يَرَى الْوَصِيَّةَ مَضْمُونَةً.

(٣١٥٩٦) ابراہیم بن میسرہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت طاؤس وصیت کو ذمہ داری میں داخل کیا کرتے تھے۔

(٥٠) فِي الرّجلِ يوصِي إلى الرّجلِ فيقبل ثمّ ينكِر

اس آدمی کا بیان جو کسی کو وصیت کرے، وہ قبول کر لے اور پھر انکار کر دے

(٣١٥٩٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :إِذَا أَوْصَى رَجُلٌ إِلَى رَجُلٍ غَائِبٍ ، ثُمَّ قَدِمَ فَأَقَرَّ بِالْوَصِيَّةِ ، ثُمَّ أَنْكَرَ فَلَيْسَ لَهُ ذَلِكَ.

(٣١٥٩٧) ھشام سے روایت ہے کہ حضرت حسن نے فرمایا: جب کوئی آدمی کسی غیر حاضر آدمی کو وصیت کرے، اور وہ آدمی آ کر وصیت کا اقرار کرے اور اس کے بعد انکار کرنا چاہے تو اس کو اس کا اختیار نہیں ہے۔

(٥١) الحامِل توصِي ، والرّجل يوصِي فِي المزاحفةِ وركوبِ البحرِ

اس حاملہ عورت کا بیان جو وصیت کرے، اور اس آدمی کا بیان جو جنگ میں اور سمندر کے سفر میں جاتے ہوئے وصیت کرے

(٣١٥٩٨) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى فُضَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ أَبِي حَرِيزٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ،

عَنْ عُمَرَ ، قَالَ :إذَا الْتَقَى الزَّحْفَانِ وَالْمَرْأَةُ يَضْرِبُهَا الْمَخَاضُ لاَ يَجُوزُ لَهُمَا فِي مَالِهِمَا إلاَّ الثُّلُثُ.

(۳۱۵۹۸) مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ نے فرمایا: جب دو لشکروں میں لڑائی چھڑ جائے اور جب عورت حاملہ ہو تو ان کو اپنے مال کے ایک تہائی سے زیادہ میں تصرف کرنے کا حق نہیں۔

(۳۱۵۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي الرَّجُلِ يُعْطِي فِي الْمُزَاحَفَةِ وَرُكُوبِ الْبَحْرِ وَالطَّاعُونِ وَالْحَامِلِ ، قَالَ :مَا أَعْطَوا فَهُوَ جَائِزٌ ، لاَ يَكُن مِنَ الثُّلُثِ.

(۳۱۵۹۹) ہشام سے روایت ہے کہ حضرت حسن نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جو جنگ کے دوران کسی کو کچھ دے دے یا سمندر کے سفر کے دوران یا طاعون کے زمانے میں، یا حاملہ عورت کسی کو کچھ دے دے، کہ جو کچھ انہوں نے دیا اس کا دینا درست ہے، اور وہ ایک تہائی مال میں شمار نہیں کیا جائے گا۔

(۳۱۶۰۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :مَا صَنَعَت الْحَامِلُ فِي شَهْرِهَا فَهُوَ مِنَ الثُّلُثِ.

(۳۱۶۰۰) اشعث سے روایت ہے کہ حضرت حسن نے فرمایا کہ حاملہ اپنے حمل کے مہینے میں مال کے اندر جو تصرف کرے وہ ایک تہائی میں سے شمار کیا جائے گا۔

(۳۱۶۰۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ :فِي الرَّجُلِ يَكُونُ بِهِ السُّلُّ وَالْحُمَّى وَهُوَ يَجِيءُ وَيَذْهَبُ ، قَالَ :مَا صَنَعَ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ ، إلاَّ أَنْ يَكُونَ أُضْنِي عَلَى فِرَاشِهِ.

(۳۱۶۰۱) عبدالملک روایت کرتے ہیں کہ حضرت عطاء نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس کو تپ دق یا بخار کا مرض ہو اور وہ چلتا پھرتا ہو، کہ وہ اپنے مال میں جو تصرف کرے وہ پورے مال میں سے شمار ہوگا، ہاں مگر اس صورت میں جبکہ وہ بستر پر پڑا ہوا ہو (چلنے پھرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو)۔

(۳۱۶۰۲) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :مَا صَنَعَتِ الْحَامِلُ فَهُوَ وَصِيَّةٌ.

(۳۱۶۰۲) ابن جریج روایت کرتے ہیں کہ حضرت عطاء نے فرمایا کہ حاملہ مال میں جو تصرف کرے وہ وصیت سمجھی جائے گی۔

(۳۱۶۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :الْحَامِلُ وَصِيَّةٌ.

(۳۱۶۰۳) دوسری سند سے بھی حضرت عطاء سے یہی ارشاد منقول ہے۔

(۳۱۶۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :الْحَامِلُ وَصِيَّةٌ.

(۳۱۶۰۴) عامر حضرت شریح سے بھی یہی ارشاد نقل کرتے ہیں۔

(۳۱۶۰٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ أَعْطَتِ امْرَأَتِي عَطِيَّةً وَهِيَ حَامِلٌ ، فَقَالَتْ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، فَقَالَ :هُوَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

قَالَ حَمَّادٌ :قَالَ يَحْيَى :وَنَحْنُ نَقُولُ :هُوَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ مَا لَمْ يَضْرِبُهَا الطَّلْقُ.

(۳۱۶۰۵) یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ میری اہلیہ نے حمل کے زمانے میں کوئی عطیہ دیا اور اس بات کو قاسم بن محمد سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ عطیہ پورے مال سے لیا جائے گا، حماد نقل کرتے ہیں کہ یحییٰ نے فرمایا کہ ہم کہتے ہیں کہ یہ عطیہ پورے مال میں سے ہوگا جب تک اس کو دردِ زِہ شروع نہ ہو۔

(۳۱۶۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :الْحَامِلُ وَصِيَّةٌ.

(۳۱۶۰۶) جابر حضرت عامر سے نقل کرتے ہیں کہ حاملہ کا مال میں تصرف کرنا وصیت کے حکم میں ہے۔

(۵۲) فِي الرَّجلِ يحبَس ، ما يجوز له مِن مالِهِ ؟

اس آدمی کا بیان جو قید کردیا جائے، اس کے لئے اس کے مال کی کتنی مقدار جائز ہے

(۳۱۶۰۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حُبِسَ إِيَاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ فِي الظِّنَّةِ ، فَأَرْسَلَنِي ، فَقَالَ :انْطَلِقْ إِلَى الْحَسَنِ فَاسْأَلْهُ مَا حَالِي فِيمَا أخذتُ مِنْ مَالِي عَلَى حَالِي هَذِهِ ؟ قَالَ :فَأَتَيْت الْحَسَنَ فَقُلْتُ لَهُ :إِنَّ أَخَاكَ إِيَاسًا يُقْرِئُك السَّلاَمَ وَيَقُولُ :مَالِي فِيمَا أحدِثُ فِي يَوْمِي هَذَا ؟ فَقَالَ الْحَسَنُ :حَالُهُ حَالُ الْمَرِيضِ ، لاَ يَجُوزُ لَهُ إلاَّ الثُّلُثُ.

(۳۱۶۰۷) محمد فرماتے ہیں کہ ایاس بن معاویہ کو ایک تہمت کی بناء پر گرفتار کرلیا گیا، انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ حضرت حسن کے پاس جا کر پوچھو کہ اس حالت میں میرے لئے اپنے مال میں سے کچھ لینے کا کیا حکم ہے؟ کہتے ہیں کہ میں حضرت حسن کے پاس گیا اور میں نے جا کر ان سے عرض کیا کہ آپ کے بھائی ایاس آپ کو سلام کہتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ میرے لئے اپنے مال میں اس حال میں تصرف کرنا کیسا ہے؟ حضرت حسن نے فرمایا ان کا حکم مریض کے حکم کی طرح ہے، اس لئے ان کے لئے ایک تہائی سے زیادہ مال میں تصرف جائز نہیں۔

(۵۳) فِي الرَّجلِ يرِيد السّفر فيوصِي ، ما يجوز له مِن ذلِكَ ؟

اس آدمی کا بیان جو سفر کے ارادے کے بعد وصیت کرے، اس کے لئے کتنے مال میں تصرف کرنا جائز ہے؟

(۳۱۶۰۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ فَمَا أَوْصَى بِهِ فَهُوَ مِنَ الثُّلُثِ.

(۳۱۶۰۸) سماک روایت کرتے ہیں کہ حضرت شعبی نے فرمایا کہ جب کوئی آدمی اپنے پاؤں رکاب میں ڈال دے تو اس وقت وہ جو وصیت کرے ایک تہائی مال سے پوری کی جائے گی۔

(۳۱٦٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : إذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ فَمَا تَكَلَّمَ بِهِ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ مِنْ ثُلُثِهِ.

(۳۱۶۰۹) شعبی سے روایت ہے کہ حضرت شریح نے ارشاد فرمایا جب کوئی آدمی اپنے پاؤں رکاب میں ڈالے تو اس وقت وہ اپنے مال کے بارے میں جو بات کہے ایک تہائی مال میں سے پوری کی جائے گی۔

(۳۱٦١٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، أَنَّهُ قَالَ : إذَا وَضَعَ الرَّجُلُ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ يَقُولُ : إذَا سَافَرَ فَمَا أَوْصَى بِهِ فَهُوَ مِنَ الثُّلُثِ.

(۳۱۶۱۰) شعبی روایت کرتے ہیں کہ حضرت مسروق نے فرمایا: کہ جب کوئی آدمی اپنے پاؤں رکاب میں ڈال دے تو اس وقت وہ جو وصیت کرے ایک تہائی مال سے پوری کی جائے گی۔

(٥٤) فِي الأَسِيرِ فِي أَيْدِي الْعَدُوِّ ، ما يجوز له مِن مالِهِ

اس آدمی کا بیان جو دشمن کے ہاتھ قید ہو، اس کے لئے کتنے مال میں تصرف جائز ہے

(۳۱٦١١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ : فِي الأَسِيرِ فِي أَيْدِي الْعَدُوِّ : إنْ أَعْطَى عَطِيَّةً ، أَوْ نَحَلَ نَحْلاً ، أَوْ أَوْصَى بِثُلُثِهِ فَهُوَ جَائِزٌ.

(۳۱۶۱۱) ھشام سے روایت ہے کہ حضرت حسن نے فرمایا کہ وہ آدمی جس کو دشمن نے قید کر رکھا ہو اگر کسی کو کوئی عطیہ دے یا ایک تہائی مال کی وصیت کرے تو یہ اس کے لئے جائز ہے۔

(۳۱٦١٢) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لاَ يَجُوزُ لِلأَسِيرِ فِي مَالِهِ إلاَّ الثُّلُثُ.

(۳۱۶۱۲) ابن ابی ذئب راوی ہیں کہ زہری نے فرمایا کہ قیدی کے لئے اپنے مال کے ایک تہائی سے زیادہ میں تصرف کرنا جائز نہیں۔

(٥٥) مَنْ قَالَ أمر الوصِيِّ جائِزٌ وهو بِمنزِلةِ الوالِدِ

ان حضرات کا بیان جو فرماتے ہیں کہ وصی کا معاملہ کرنا جائز ہے اور وہ باپ کے درجے میں ہے

(۳۱٦١٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : بَيْعُ الْوَصِيِّ جَائِزٌ.

(۳۱۶۱۳) مغیرہ حضرت ابراہیم سے نقل کرتے ہیں کہ وصی کا مال کو بیچنا جائز ہے۔

(۳۱٦١٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : الْوَصِيُّ بِمَنْزِلَةِ الأَبِ.

(۳۱۶۱۴) شیبانی حضرت شعبی سے نقل کرتے ہیں کہ وصی باپ کے درجے میں ہوتا ہے۔

(۳۱٦١٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي وَهْبٍ ، قَالَ : أَمْرُ الْوَصِيِّ جَائِزٌ إلاَّ فِي الرِّبَاعِ ، وَإِنْ بَاعَ بَيْعًا لَمْ يُقَلْ.

(۳۱۶۱۵) یحییٰ بن حمزہ حضرت ابو وھب کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ وصی کا معاملہ کرنا جائز ہے سوائے زمینوں کے، اور اگر وہ کوئی چیز بیچ دے تو اس کی فروختگی کو ختم نہ کیا جائے۔

(۳۱۶۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :يَنْظُرُ والِي الْيَتِيمِ مِثْلُ مَا يُرَى لِلْيَتِيمِ يَعْمَل لِلْيَتِيمِ بِهِ.

(۳۱۶۱۶) یزید بن ابراہیم نقل کرتے ہیں کہ حضرت حسن نے فرمایا: یتیم کا ولی غور کرے اور پھر جو مناسب سمجھے یتیم کے مال میں وہی تصرف کرے۔

(۳۱۶۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :الْوَصِيُّ بِمَنْزِلَةِ الْوَالِدِ.

(۳۱۶۱۷) شیبانی حضرت شعبی سے نقل کرتے ہیں کہ وصی باپ کے درجے میں ہوتا ہے۔

(٥٦) فِي الوصِيِّ يشهد، هل يجوز أم لاَ ؟

جو وصی گواہی دے کیا اس کی گواہی قبول کی جائے گی یا نہیں؟

(۳۱٦۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ :أَنَّ شُرَيْحًا كَانَ يُجِيزُ شَهَادَةَ الأَوْصِيَاءِ.

(۳۱۶۱۸) ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت شریح وصیت کے ذمہ داروں کی گواہی قبول کر لیا کرتے تھے۔

(۳۱٦۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، مِثْلَهُ.

(۳۱۶۱۹) حماد نے حضرت ابراہیم سے بھی یہی بات نقل کی ہے۔

(۳۱٦۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :لاَ تَجُوزُ ، هُوَ خَصْمٌ.

(۳۱۶۲۰) جابر حضرت عامر سے نقل کرتے ہیں کہ وصی کی گواہی جائز نہیں، بلکہ وہ فریق مخالف کے حکم میں ہے۔

(٥٧) فِي الرّجلِ يوصِي لاِمِّ ولدِهِ، يجوز ذلك لها

اس آدمی کا بیان جو اپنی اُمِ ولد باندی کے لئے وصیت کرے، کیا یہ اس کے لئے جائز ہے؟

(۳۱٦۲۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّ عُمَرَ أَوْصَى لأُمَّهَاتِ أَوْلاَدِهِ بِأَرْبَعَةِ آلاَفٍ ، أَرْبَعَةِ آلاَفٍ.

(۳۱۶۲۱) حسن روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی اُمِ ولد باندیوں کے لئے چار چار ہزار درہم کی وصیت کی تھی۔

(۳۱٦۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ أَوْصَى لأُمَّهَاتِ أَوْلاَدِهِ.

(۳۱۶۲۲) حسن فرماتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے اپنی اُمِ ولد باندیوں کے لئے وصیت کی تھی۔

(۳۱٦۲۳) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ :قُلْتُ لِمَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ :الرَّجُلُ يُوصِي لأُمِّ وَلَدِهِ ؟ قَالَ :هُوَ جَائِزٌ.

(۳۱۶۲۳) جعفر بن برقان فرماتے ہیں کہ میں نے میمون بن مہران سے پوچھا کہ کیا آدمی اپنی امِ ولد باندی کے لئے وصیت کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا ایسا کرنا جائز ہے۔

(٣١٦٢٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : أَوْصَى الشَّعْبِيُّ لأُمِّ وَلَدِهِ.

(۳۱۶۲۴) جابر فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی نے اپنی امِ ولد باندی کے لئے وصیت کی تھی۔

(٣١٦٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : فِي الرَّجُلِ يَهَبُ لأُمِّ وَلَدِهِ ، قَالَ : هُوَ جَائِزٌ.

(۳۱۶۲۵) حکم روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جو اپنی امِ ولد باندی کو کچھ مال دے کہ اس کے لئے ایسا کرنا جائز ہے۔

(٣١٦٢٦) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، قَالَ : قُلْتُ لِيُونُسَ : رَجُلٌ وَهَبَ لأُمِّ وَلَدٍ شَيْئًا ثُمَّ مَاتَ؟ قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ : هُوَ لَهَا.

(۳۱۶۲۶) معمر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت یونس سے عرض کیا کہ اس آدمی کا کیا حکم ہے جس نے اپنی ام ولد باندی کو کچھ عطیہ دیا پھر مر گیا، فرمایا کہ حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ وہ عطیہ اسی باندی کا ہے۔

(٣١٦٢٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا أَحْرَزَتْ أُمُّ الْوَلَدِ شَيْئًا فِي حَيَاةِ سَيِّدِهَا فَمَاتَ سَيِّدُهَا فَهُوَ لَهَا وَقَدْ عَتَقَتْ ، فَإِنِ انْتَزَعَ الْمَيِّتُ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ ، أَوْ أَوْصَى بِشَيْءٍ مِمَّا كَانَتْ أَحْرَزَتْ فِي حَيَاتِهِ : يَصْنَعُ فِيهِ مَا شَاءَ.

(۳۱۶۲۷) حماد روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا: جب ام ولد باندی کوئی چیز اپنے آقا کی زندگی میں محفوظ کر لے اور پھر اس کا آقا مر جائے تو وہ چیز اسی باندی کی ہوگی، اور باندی آزاد ہو جائے گی، اور اگر مرنے والا مرنے سے پہلے کچھ واپس لے لے یا جو چیز باندی کے پاس ہے اس کے بارے میں وصیت کر دے تو اس کو ایسا کرنے کا اختیار ہے۔

(٥٨) رجلٌ أوصى وترك مالًا ورقيقًا فقال عبدِي فلانٌ لِفلانٍ

اس آدمی کا بیان جس نے وصیت کی اور ترکے میں مال اور غلام چھوڑے، اور یوں کہا: میرا فلاں غلام فلاں کے لیے ہے

(٣١٦٢٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ رُفَيْعٍ ، قَالَ : تُوُفِّيَ رَجُلٌ بِالرَّيِّ وَتَرَكَ مَالاً وَرَقِيقًا ، فَقَالَ : عَبْدِي فُلاَنٌ لِفُلاَنٍ وَعَبْدِي فُلاَنٌ لِفُلاَنٍ ، وَلَمْ تَبْلُغْ وَصِيَّتُهُ الثُّلُثَ ، فَلَمَّا أَقْبَلَ بِالرَّقِيقِ إِلَى الْكُوفَةِ مَاتَ بَعْضُ رَقِيقِ الْوَرَثَةِ ، وَلَمْ يَمُتْ رَقِيقُ الَّذِي أَوْصَى لَهُمْ ، فَسَأَلْت إِبْرَاهِيمَ ؟ فَقَالَ : يُعْطَى أَصْحَابُ الْوَصِيَّةِ عَلَى مَا أَوْصَى بِهِ صَاحِبُهُ.

(۳۱۶۲۸) عبد الکریم بن رُفیع فرماتے ہیں کہ رَے میں ایک آدمی فوت ہو گیا اور اس نے مال اور غلام ترکے میں چھوڑے، اور

وصیت میں کہا: میرا فلاں غلام فلاں کے لئے ہے، اور فلاں غلام فلاں شخص کے لئے ہے، اور اس کی وصیت ایک تہائی مال تک نہیں پہنچی، پھر جب غلاموں کو کوفہ لایا گیا تو بعض غلام مر گئے، اور وہ غلام نہیں مرے جن کی اس نے ان لوگوں کے لئے وصیت کی تھی، میں نے اس معاملے کے بارے میں حضرت ابراہیم سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا جن لوگوں کے غلاموں کی وصیت کی گئی ہے ان کو وصیت کرنے والے کی وصیت کے مطابق غلام دے دیے جائیں۔

(۵۹) فِي الرَّجلِ يوصِي الي عبدِهِ وإلي مكاتَبِهِ

اس آدمی کا بیان جو اپنے غلام اور اپنے مکاتب کو کچھ وصیت کرے

(۳۱٦۲۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ :فِي رَجُلٍ جَعَلَ وَصِيَّتَهُ إلَى مُكَاتَبِهِ ، فَقَالَ :الْمُكَاتَبُ :إنِّي قَدْ أَنْفَقْت مُكَاتَبَتِي عَلَى عِيَالِ مَوْلاَيَ ، فَقَالَ :يُصَدَّقُ ، وَيَجُوزُ ذَلِكَ ، وَلاَ بَأْسَ أَنْ يُوصِيَ إلَى عَبْدِهِ ، فَإِنْ قَالَ الْعَبْدُ :إنِّي قَدْ كَاتَبْت نَفْسِي ، أَوْ بِعْت نَفْسِي ، لَمْ يَجُزْ ذَلِكَ.

(۳۱٦۲۹) مغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے اپنی وصیت کا ذمہ دار اپنے مکاتب غلام کو بنایا تھا اور بعد میں مکاتب نے یہ کہا: میں نے اپنا بدلِ کتابت اپنے آقا کی اولاد پر خرچ کر دیا ہے، کہ اس مکاتب کی تصدیق کی جائے گی اور ایسا کرنا جائز ہے، اور آدمی کے لئے اپنے غلام کو وصیت کرنا بھی جائز ہے، لیکن اگر غلام بعد میں کہے کہ میں نے اپنے آپ کو مکاتب بنا دیا، یا کہے کہ میں نے اپنے آپ کو بیچ دیا تو یہ اس کے لئے جائز نہیں۔

(٦٠) فِي رجلٍ أوصى لِبنِي هاشِمٍ ، ألِمَوالِيهِم مِن ذلِكَ شَيْءٌ ؟

اس آدمی کا بیان جس نے بنو ہاشم کے لئے وصیت کی، کیا بنو ہاشم کے آزاد کردہ غلاموں کو بھی اس وصیت میں سے کچھ حصہ مل سکتا ہے؟

(۳۱٦۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ أَوْصَى لِبَنِي هَاشِمٍ ، أَيَدْخُلُ مَوَالِيهِمْ مَعَهُمْ ؟ قَالَ :لاَ.

(۳۱٦۳۰) عبدالملک روایت کرتے ہیں کہ حضرت عطاء سے ایک آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے بنو ہاشم کے لئے وصیت کی تھی، کیا ان کے آزاد کردہ غلام بھی اس وصیت میں داخل ہوں گے؟ فرمایا: نہیں!

(٦١) الرّجل يلي المال وفيهم صغيرٌ وكبيرٌ كيف ينفق ؟

اس آدمی کا بیان جو کسی مال کا ذمہ دار ہے جبکہ اس کے حق داروں میں نابالغ اور بالغ دونوں طرح کے لوگ ہوں، اس آدمی کو کیسے خرچ کرنا چاہیے؟

(٣١٦٣١) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ : أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَسَمَ مَالَهُ بَيْنَ وَرَثَتِهِ عَلَى كِتَابِ اللهِ ، وَامْرَأَةٌ لَهُ قَدْ وَضَعَتْ رَجُلاً ، فَأَرْسَلِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ إِلَى قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ أَنْ أَخْرِجْ لِهَذَا الْغُلاَمِ حَقَّهُ ، قَالَ : قَالَ أَمَّا شَيْءٌ صَنَعَهُ سَعْدٌ فَلاَ أَرْجِعُ فِيهِ ، وَلَكِنْ نَصِيبِي لَهُ ، فَقَبِلاَ ذَلِكَ مِنْهُ.

(۳۱۶۳۱) عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے اپنا مال اپنے ورثاء میں کتاب اللہ کے مطابق تقسیم کر دیا، اور پھر ان کی ایک بیوی نے ایک لڑکا جنا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ اس لڑکے کے لئے اس کا حق نکالو! انہوں نے فرمایا: حضرت سعد نے جو تقسیم کر دی ہے اس کو تو میں ختم نہیں کر سکتا، البتہ میرا حصہ جو بنتا ہے وہ اس لڑکے کو دیتا ہوں، چنانچہ حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما نے ان کی اس بات کو منظور فرمالیا۔

(٦٢) رجلٌ اشترى أختًا له وابنًا لها لاَ يُدرَى من أبوه، ثمّ مات ابنها

اس آدمی کا بیان جو اپنی بہن اور اس کے ایک بیٹے کو خریدے جس کا باپ معلوم نہ ہو، پھر اس بہن کا بیٹا مر جائے

(٣١٦٣٢) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنْ وَبَرَةَ ، قَالَ : اشْتَرَى رَجُلٌ أُخْتًا لَهُ كَانَتْ سُبِيَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاشْتَرَاهَا وَابْنًا لَهَا لاَ يُدْرَى مَنْ أَبُوهُ ، فَشَبَّ فَأَصَابَ مَالاً ، ثُمَّ مَاتَ فَأَتَوْا عُمَرَ فَقَصُّوا عَلَيْهِ الْقِصَّةَ ، فَقَالَ : خُذُوا مِيرَاثَهُ فَاجْعَلُوهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ ، مَا أُرَاهُ تَرَكَ وَلِيَّ نِعْمَةٍ ، وَلاَ أَرَى لَكَ فَرِيضَةً ، فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ مَسْعُودٍ ، فَقَالَ : مَهْ ، حَتَّى أَلْقَاهُ ، فَلَقِيَهُ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَصَبَةٌ وَوَلِيُّ نِعْمَةٍ ، قَالَ : كَذَا ؟ قَالَ : نَعَمْ، فَأَعْطَاهُ الْمَالَ.

(۳۱۶۳۲) وبرہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی ایک بہن کو خریدا جو زمانہ جاہلیت میں قید ہو گئی تھی، اس نے اس کو اس کے ایک بیٹے سمیت خرید لیا جس کا باپ نامعلوم تھا، چنانچہ وہ جوان ہو گیا، اور اس نے مال حاصل کر لیا، پھر وہ مر گیا، لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ساری بات بیان کی، آپ نے فرمایا اس کی میراث لے کر بیت المال میں داخل کر دو، میرے خیال میں اس نے کوئی وارث نہیں چھوڑا جو اس کے مال کا حق دار ہوتا، اور میری رائے میں تمہارے لئے کوئی میراث نہیں، یہ بات حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا: رہنے دو! اور انہوں نے اس بات کی تردید فرمادی، اس کے بعد وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملے تو فرمایا: اے

امیر المؤمنین! وہ آدمی عصبہ ہے اور اس میت کے مال کا حق دار ہے، آپ نے پوچھا: ایسا ہی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! چنانچہ آپ نے اس کو مال عطا فرما دیا۔

(٦٣) فِي رجلٍ كانت له أختٌ بغِيٌّ فتوفِّيت وتركت ابنًا فمات

اس آدمی کا بیان جس کی ایک زانیہ بہن تھی، وہ فوت ہوگئی اور ایک بچہ چھوڑ کر مری، بعد میں وہ بچہ بھی فوت ہوگیا

(۳۱۶۳۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إلَى عُمَرَ ، فَقَالَ لَهُ : كَانَتْ لِي أُخْتٌ بَغِيٌّ فَتُوُفِّيَتْ وَتَرَكَتْ غُلاَمًا فَمَاتَ وَتَرَكَ ذَوْدًا مِنَ الإِبِلِ ، فَقَالَ عُمَرُ :مَا أَرَى بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ نَسَبًا ، ائْتِ بِهَا فَاجْعَلْهَا فِي إبِلِ الصَّدَقَةِ ، قَالَ :فَأَتَى ابْنَ مَسْعُودٍ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ ، فَقَامَ عَبْدُ اللهِ فَأَتَى عُمَرَ ، فَقَالَ :مَا تَقُولُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ؟ فَقَالَ :مَا أَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ نَسَبًا ، فَقَالَ :أَلَيْسَ هُوَ خَالُهُ وَوَلِيُّ نِعْمَتِهِ ؟ فَقَالَ :مَا تَرَى ؟ قَالَ :أَرَى أَنَّهُ أَحَقُّ بِمَالِهِ ، فَرَدَّهَا عَلَيْهِ عُمَرُ.

(۳۱۶۳۳) اسود فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے عرض کرنے لگا کہ میری ایک زانیہ بہن تھی، وہ فوت ہوگئی اور اس نے ایک بچہ چھوڑا جو بعد میں فوت ہوگیا اور ترکے میں کچھ اونٹ چھوڑ کر مرا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میرے خیال میں تمہارے درمیان نسب کا کوئی رشتہ نہیں، اس لئے تم ان اونٹوں کو لا کر صدقہ کے اونٹوں میں داخل کر دو، راوی فرماتے ہیں کہ وہ آدمی اس کے بعد حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے ساری بات بیان کی، چنانچہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اٹھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے، اور فرمایا: اے امیر المؤمنین! آپ نے اس مسئلے کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟ آپ نے فرمایا کہ میرے خیال میں ان دونوں کے درمیان نسب کا کوئی رشتہ نہیں، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا وہ اس بچے کا ماموں اور اس کے مال کا حق دار نہیں؟ آپ نے پوچھا کہ تمہارا کیا خیال ہے؟ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میری رائے میں وہ اس بچے کے مال کا حق دار ہے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ مال اس آدمی کو واپس لوٹا دیا۔

(٦٤) فِي الرّجلِ يوصِي بِالشّيءِ فِي الفقراءِ أيفضّل بعضهم على بعضٍ ؟

اس کا بیان جو کسی چیز کو فقراء کے درمیان تقسیم کرنے کی وصیت کر دے، کیا کچھ فقراء کو دوسروں پر ترجیح دی جا سکتی ہے؟

(۳۱۶۳۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ، قَالَ :سُئِلَ حَمَّادٌ عَنْ رَجُلٍ أَوْصَى فِي الْفُقَرَاءِ بِدَرَاهِمَ ؟ قَالَ :لَمْ يَرَ بَأْسًا أَنْ يُفَضِّلَ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ بِقَدْرِ الْحَاجَةِ.

(۳۱۶۳۴) ابوعوانہ فرماتے ہیں کہ حماد سے ایک آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے فقراء کو کچھ درہم دینے کی وصیت کی تھی، انہوں نے فرمایا کہ ہم اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ کچھ فقراء کو دوسروں پر ضرورت کے مطابق ترجیح دی جائے۔

(٦٥) فِي الرَّجلِ يفضِّل بعض ولدِهِ على بعضٍ

اس آدمی کا بیان جو اپنے کچھ بچوں کو دوسروں پر ترجیح دے

(۳۱٦۳٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :أَحَقٌّ تَسْوِيَةُ النُّحلِ بَيْنَ الْوَلَدِ عَلَى كِتَابِ اللهِ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، وَقَدْ بَلَغَنَا ذَلِكَ عَنْ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ :سَوَّيْت بَيْنَ وَلَدِكَ ؟ قُلْتُ :فِي النُّعْمَانِ ؟ قَالَ :وَغَيْرِهِ ، زَعَمُوا.

(۳۱۶۳۵) ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا کہ کیا کتاب اللہ کی رُو سے بچوں کو مال دینے میں برابری ضروری ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! اور ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ نے صحابی سے پوچھا تھا کہ کیا تم نے اپنے بچوں میں برابری کی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یہ بات حضرت نعمان کے بارے میں منقول ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ محدثین فرماتے ہیں کہ کچھ اور صحابہ کے بارے میں بھی یہی بات منقول ہے۔

(۳۱٦۳٦) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ :أَعْطَانِي أَبِي عَطِيَّةً ، فَقَالَتْ أُمِّي عَمْرَةُ ابْنَةُ رَوَاحَةَ :فَلاَ أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي أَعْطَيْت ابْنَ عَمْرَةَ عَطِيَّةً فَأَمَرَتْنِي أَنْ أُشْهِدَك ، فَقَالَ : أَعْطَيْت كُلَّ وَلَدِكَ مِثْلَ هَذَا ؟ قَالَ :لاَ ، قَالَ :فَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلاَدِكُمْ ، قَالَ :فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَهُ.

(بخاری ۲۵۸۷۔ مسلم ۱۲۴۲)

(۳۱۶۳۶) شعبی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میرے والد محترم نے مجھے کچھ مال دیا تو میری والدہ عمرہ بنت رواحہ نے فرمایا کہ میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گی جب تک آپ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ نہ بنا لیں، چنانچہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے عمرہ کے بیٹے کو کچھ مال دیا ہے، وہ کہتی ہے کہ میں آپ کو اس پر گواہ بناؤں، آپ نے پوچھا کہ کیا تم نے اتنا مال اپنے ہر بچے کو دیا ہے؟ وہ فرمانے لگے کہ نہیں! آپ نے ارشاد فرمایا کہ "اللہ سے ڈرو اور اپنے بچوں کے درمیان برابری کیا کرو" فرماتے ہیں انہوں نے واپس آ کر اپنا مال واپس لے لیا۔

(۳۱٦۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ أَبِيهِ :أَنَّ أَبَاهُ نَحَلَهُ غُلاَمًا وَأَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهُ ، فَقَالَ :أَكُلَّ وَلَدِكَ أَعْطَيْته مِثْلَ هَذَا ، قَالَ : لاَ قَالَ :فَارْدُدْهُ. (مسلم ۱۲۴۲۔ ترمذی ۱۳۶۷)

(۳۱۶۳۷) محمد بن نعمان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد نے ان کو ایک غلام ہبہ کیا، اور پھر نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تاکہ آپ کو اس بات پر گواہ بنا دیں، آپ نے پوچھا کہ کیا تم نے اپنے ہر بچے کو اس طرح کا غلام ہبہ کیا ہے؟'' انہوں نے جواب دیا کہ نہیں! آپ نے فرمایا کہ اس سے وہ غلام واپس لے لو۔

(۳۱۶۳۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، قَالَ :انْطَلَقَ بِي أَبِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهُ عَلَى عَطِيَّةٍ أَعْطَانِيهَا ، قَالَ :لَكَ غَيْرُهُ ، قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :كُلَّهُم أَعْطَيْتَهُمْ مِثْلَ أُعْطِيَّتِهِ ؟ قَالَ :لَا ، قَالَ :فَلَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ. (بخاری ۲۶۵۰۔ احمد ۲۶۸)

(۳۱۶۳۸) شعبی سے روایت ہے کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ میرے والد محترم، مجھے نبی کریم ﷺ کے پاس لے گئے تاکہ آپ کو ایک ہبہ کا گواہ بنا سکیں جو انہوں نے مجھے عطا فرمایا تھا، آپ نے پوچھا ''کیا تمہارے پاس اس کے علاوہ بھی کچھ مال ہے؟ انہوں نے عرض کیا ''جی ہاں'' آپ نے پوچھا ''کیا تم نے ہر بچے کو اس جیسا مال دیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا ''نہیں'' اس پر آپ نے فرمایا ''میں ظلم پر گواہ نہیں بن سکتا''۔

(۳۱۶۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، قَالَ : كَانَ طَاوس إِذَا سُئِلَ عَنْهُ ، قَرَأَ : ﴿أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ﴾.

(۳۱۶۳۹) ابن ابی نجیح فرماتے ہیں کہ جب حضرت طاوس سے اس بارے میں سوال کیا جاتا تو یہ آیت تلاوت فرماتے ﴿أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ﴾ (کیا وہ جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں)

(۳۱٦٤٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ:قَالَ عُرْوَةُ:يُرَدُّ مِنْ حَيْفِ الْحَيِّ مَا يُرَدُّ مِنْ حَيْفِ الْمَيِّتِ.

(۳۱۶۴۰) زہری سے روایت ہے کہ حضرت عروہ نے ارشاد فرمایا: ''جو ظلم مرنے والے کا ناقابلِ قبول ہے وہ زندہ آدمی کا بھی ناقابلِ قبول ہے۔''

(۳۱٦٤١) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ مِسْمَعِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ :أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُهُ.

(۳۱۶۴۱) مسمع بن ثابت فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ اس بات کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۳۱٦٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يَعْدِلَ الرَّجُلُ بَيْنَ وَلَدِهِ حَتَّى فِي الْقُبَلِ.

(۳۱۶۴۲) ابو معشر سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ فقہاء اس بات کو مستحب سمجھتے تھے کہ آدمی اپنے بچوں میں برابری رکھے، یہاں تک کہ ان کا بوسہ لینے میں بھی۔

(۳۱٦٤٣) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ :أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُفَضِّلَ الرَّجُلُ بَعْضَ وَلَدِهِ عَلَى بَعْضٍ وَكَانَ يُجِيزُهُ فِي الْقَضَاءِ.

(۳۱۶۴۳) اشعث سے روایت ہے کہ حضرت حکم اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ آدمی کچھ بچوں کو دوسروں پر ترجیح دے، لیکن فیصلے میں اس کی اجازت بھی دے دیا کرتے تھے۔

(٣١٦٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ قَالَ : لَا بَأْسَ أَنْ يُفَضِّلَ الرَّجُلُ بَعْضَ وَلَدِهِ عَلَى بَعْضٍ.

(۳۱۶۴۴) عامر فرماتے ہیں کہ حضرت شریح نے ارشاد فرمایا کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ آدمی کچھ بچوں کو دوسروں پر ترجیح دے۔

(٣١٦٤٥) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ : حَضَرَ جَارٌ لِشُرَيْحٍ وَ بَنُونَ ، فَقَسَمَ مَالَهُ بَيْنَهُمْ لَا يَأْلُو أَنْ يَعْدِلَ ، ثُمَّ دَعَا شُرَيْحًا فَجَاءَ ، فَقَالَ : أَبَا أُمَيَّةَ إِنِّي قَسَمْتُ مَالِي بَيْنَ وَلَدِي وَلَمْ آلُ ، وَقَدْ أَشْهَدْتُك ، فَقَالَ شُرَيْحٌ : قِسْمَةُ اللهِ أَعْدَلُ مِنْ قِسْمَتِكَ ، فَارْدُدْهُمْ إِلَى سِهَامِ الله وَفَرَائِضِهِ وَأَشْهِدْنِي وَإِلاَّ فَلَا تُشْهِدْنِي ، فَإِنِّي لَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ.

(۳۱۶۴۵) ابوحیان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت شریح کا ایک پڑوسی جس کے ایک سے زائد بچے تھے ان کے پاس آیا، اور اپنا مال ان بچوں کے درمیان برابری کا لحاظ کیے بغیر تقسیم کر دیا، پھر اس نے حضرت شریح کو بلایا، آپ گئے تو اس نے کہا: ابوامیہ! میں نے اپنا مال اپنے بچوں کے درمیان تقسیم کر دیا ہے اور میں نے برابری کی رعایت نہیں کی، اور اب میں آپ کو گواہ بنا ہوں، حضرت شریح نے فرمایا: ''اللہ کی تقسیم تیری تقسیم سے زیادہ انصاف والی ہے، اس تقسیم کو ختم کر کے اللہ تعالیٰ کے مقرر کیے ہو۔ حصوں کے مطابق تقسیم کرو اور پھر مجھے گواہ بناؤ، ورنہ مجھے گواہ مت بناؤ کیونکہ میں ظلم پر گواہ نہیں بننا چاہتا۔''

(٣١٦٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ : أَنَّهُ حَضَرَ رَجُلاً يُوصِي فَأَوْصَى بِأَشْيَا لَا تَنْبَغِي ، فَقَالَ مَسْرُوقٌ : إِنَّ اللَّهَ قَدْ قَسَمَ بَيْنَكُمْ فَأَحْسَنَ ، وَإِنَّهُ مَنْ يَرْغَبْ بِرَأْيِهِ عَنْ رَأْيِ اللهِ يَضِلّ أَوْصِ لِذَوِي قَرَابَتِكَ مِمَّنْ لَا يَرِثُ ، ثُمَّ دَعِ الْمَالَ عَلَى مَنْ قَسَمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ.

(۳۱۶۴۶) مسلم روایت کرتے ہیں کہ حضرت مسروق ایک آدمی کے پاس گئے جو وصیت کر رہا تھا، اس نے کچھ نامناسب وصیتیں کیں، حضرت نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان بہت اچھی تقسیم فرما دی ہے، اور بلاشبہ جو رائے اختیار کرنے میں اللہ تعالیٰ کے فیصلے سے روگردانی کرے گا وہ گمراہ ہو جائے گا، تم اپنے قرابت داروں میں سے ان لوگوں کے لئے وصیت کر دو جو تمہارے مال میں رغبت رکھتے ہیں، پھر مال کو ان لوگوں کے درمیان رہنے دو جن پر اللہ تعالیٰ نے تقسیم کیا ہے۔

(٦٦) الرّجل يكون بِهِ الجذام فيقرّ بالشّيء

اس آدمی کا بیان جس کو کوڑھ کا مرض ہو اور وہ کسی کے لئے کسی چیز کا اقرار کرے

(٣١٦٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ وَالشَّعْبِيِّ : فِي رَجُلٍ كَانَ بِهِ جُذَامٌ ، فَقَالَ : أَخِ

شَرِيكِي فِي مَالِي ، فَقَالَ : إِنْ شَهِدَتِ الشُّهُودُ أَنَّهُ أَوْصَى بِهِ قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهُ وَجَعُهُ شَرَّكَهُ.

(۳۱۶۴۷) جابر حضرت قاسم اور شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ آدمی جس کو کوڑھ کا مرض لاحق ہو اور وہ اقرار کرے کہ میرا بھائی میرے مال میں شریک ہے اگر گواہ گواہی دے دیں کہ اس نے بیماری لگنے سے پہلے یہ وصیت کی تھی تو وہ اپنے بھائی کو اپنے مال میں شریک کر سکتا ہے۔

(٦٧) فِي بعضِ الورثةِ يقِرّ بِالدّينِ على الميّتِ

ان ورثاء کا بیان جو میت پر قرضہ ہونے کا اقرار کریں

(٣١٦٤٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ وَالْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا أَقَرَّ بَعْضُ الْوَرَثَةِ بِدَيْنٍ عَلَى الْمَيِّتِ جَازَ عَلَيْهِ فِي نَصِيبِهِ.

(۳۱۶۴۸) منصور حضرت حکم اور حسن سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی وارث میت پر کسی قرضے کا اقرار کرے تو وہ اقرار اس وارث کی میراث میں ملنے والے حصے کے اندر معتبر سمجھا جائے گا۔

(٣١٦٤٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : فِي وَارِثٍ أَقَرَّ بِدَيْنٍ ، قَالَ : عَلَيْهِ فِي نَصِيبِهِ بِحِصَّتِهِ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذَلِكَ : يُخَرَّجُ مِنْ نَصِيبِهِ.

(۳۱۶۴۹) مطرف حضرت شعبی سے اس وارث کے بارے میں اقرار کرتے ہیں جو قرضے کا اقرار کرے انہوں نے فرمایا کہ اس قرضے میں اس کے حصے کے برابر اس پر واجب ہو جائے گا، راوی کہتے ہیں کہ پھر انہوں نے فرمایا کہ اس کے حصے سے اتنا نکال لیا جائے گا۔

(٣١٦٥٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : عَلَيْهِ فِي نَصِيبِهِ بِحِصَّتِهِ.

(۳۱۶۵۰) یونس سے روایت ہے کہ حضرت حسن نے فرمایا کہ وہ قرضہ اس کے حصے کے بقدر اس پر واجب الاداء ہو جائے گا۔

(٣١٦٥١) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ عَامِرٍ : فِي رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ ابْنَيْنِ ، وَتَرَكَ مِئَتَيْ دِينَارٍ ، فَأَقَرَّ أَحَدُ الابْنَيْنِ أَنَّ عَلَى أَبِيهِ خَمْسِينَ دِينَارًا ، قَالَ : يُؤْخَذُ مِنْ نَصِيبِ هَذَا وَيَسْلَمُ لِلآخَرِ نَصِيبُهُ.

(۳۱۶۵۱) مغیرہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عامر نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے مرتے وقت دو بیٹے اور ترکے میں دو دینار چھوڑے، پھر ایک بیٹے نے اقرار کیا کہ اس کے والد پر پچاس دینار قرضہ تھا، آپ نے فرمایا وہ قرضہ اس اقرار کرنے والے کے حصے میں سے لے لیا جائے اا اور دوسرے کا حصہ صحیح سلامت محفوظ رہے گا۔

(٣١٦٥٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا أَقَرَّ بَعْضُ الْوَرَثَةِ بِدَيْنٍ عَلَى الْمَيِّتِ جَازَ عَلَيْهِ فِي نَصِيبِهِ.

(۳۱۶۵۲) مغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت شعبی نے فرمایا کہ جب کوئی وارث میت پر کسی قرضے کا اقرار کرے تو وہ اس پر اس کے حصے میں سے واجب الاداء ہوگا۔

(٦٨) إذا شهد الرّجل مِن الورثةِ بِدينٍ على الميّتِ

جب ورثاء میں سے کوئی میت پر قرضے کی گواہی دے

(٣١٦٥٣) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: إِذَا شَهِدَ رَجُلاَنِ أَوْ ثَلاَثَةٌ مِنَ الْوَرَثَةِ فَإِنَّمَا أَقَرُّوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ.

(۳۱۶۵۳) اشعث سے روایت ہے کہ حضرت شعبی نے فرمایا کہ جب ورثاء میں سے دو یا تین آدمی گواہی دیں تو یہ گواہی ان کی طرف سے اقرار ہی سمجھی جائے گی۔

(٣١٦٥٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: يَجُوزُ عَلَى الْوَرَثَةِ بِحِسَابِ مَا وَرِثُوا.

(۳۱۶۵۴) حکم اور حماد حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ قرضہ ورثاء پر ان کے ملنے والی وراثت کے حساب سے لاگو ہو جائے گا۔

(٣١٦٥٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : هُمَا شَاهِدَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، تَجُوزُ شَهَادَتُهُمَا عَلَى الْوَرَثَةِ كُلِّهِمْ.

(۳۱۶۵۵) اشعث سے روایت ہے کہ حضرت حسن نے فرمایا کہ وہ دونوں گواہ مسلمان ہیں، اس لئے ان کی گواہی تمام ورثاء پر نافذ ہوگی۔

(٣١٦٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا شَهِدَ اثْنَانِ مِنَ الْوَرَثَةِ جَازَ عَلَيْهِمَا فِي أَنْصِبَائِهِمَا ، وَقَالَ الْحَكَمُ : يَجُوزُ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا.

(۳۱۶۵۶) حکم سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ جب دو وارث گواہی دے دیں تو قرضہ انہی کے حصوں میں واجب ہوگا، اور خود حضرت حکم فرماتے ہیں کہ وہ قرضہ سب ورثاء پر واجب ہوگا۔

(٣١٦٥٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : إِذَا شَهِدَ اثْنَانِ مِنَ الْوَرَثَةِ لِرَجُلٍ بِدَيْنٍ أُعْطِيَ دَيْنَهُ.

(۳۱۶۵۷) منصور سے روایت ہے کہ حضرت حارث نے فرمایا کہ جب دو وارث کسی آدمی کے لئے قرضے کی گواہی دے دیں تو اس کو اس کا قرضہ دلا دیا جائے گا۔

(٣١٦٥٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا شَهِدَ أَحَدُ الْوَرَثَةِ جَازَ عَلَيْهِمْ كُلِّهِمْ.

(۳۱۶۵۸) یونس روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن نے فرمایا کہ جب کوئی وارث گواہی دے دے تو تمام ورثاء پر قرضہ لاگو ہو جائے گا۔

(۶۹) رجلٌ قَالَ لِغلامِهِ إن مِتّ فِي مرضِي هذا فأنت حرٌّ

اس آدمی کا بیان جس نے اپنے غلام سے کہا کہ اگر میں اس بیماری میں مر گیا تو تو آزاد ہے

(۳۱۶۵۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ مَرْوَانَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ : سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ ، قَالَ : إنْ حَدَثَ بِي حَدَثٌ فَعَبْدِي حُرٌّ ، فَاحْتَاجَ إلَيْهِ ، أَلَهُ أَنْ يَبِيعَهُ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۳۱۶۵۹) ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ حضرت محمد بن سیرین سے ایک آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے کہا تھا کہ اگر مجھے کوئی بیماری لاحق ہو جائے تو میرا غلام آزاد ہے، پھر اس کو اس کے بیچنے کی ضرورت پڑ گئی، کیا وہ اس کو بیچ سکتا ہے؟ فرمایا: ''جی ہاں!''

(۳۱۶۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ : فِي رَجُلٍ قَالَ لِعَبْدِهِ : إنْ مِتّ فِي مَرَضِي هَذَا فَأَنْتَ حُرٌّ ، قَالَ : لَيْسَ لَهُ أَنْ يَبِيعَهُ حَتَّى يَمُوتَ.

(۳۱۶۶۰) جابر سے روایت ہے کہ حضرت عامر نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے اپنے غلام سے کہا کہ اگر میں اس بیماری میں مر جاؤں تو تو آزاد ہے، کہ اس کے لئے موت تک اس غلام کو بیچنا جائز نہیں ہے۔

(۷۰) فِي الوصِيِّ الَّذِي يشتري مِن المِيراثِ شيئًا أو مِمّا ولِّي عليهِ

اس وصی کا بیان جو وراثت کے مال سے کوئی چیز خرید لے یا اس مال میں سے جس کا وہ ذمہ دار ہے

(۳۱۶۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ : أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يَشْتَرِيَ الْوَصِيُّ مِنَ الْمِيرَاثِ شَيْئًا.

(۳۱۶۶۱) ہشام سے روایت ہے کہ حضرت حسن اور محمد نے اس بات کو ناپسند کیا ہے کہ وصی وراثت کے مال میں سے کچھ خریدے۔

(۳۱۶۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ ، قَالاَ : لاَ يَجُوزُ لِوَالٍ أَنْ يَشْتَرِيَ مِمَّا وَلِيَ عَلَيْهِ.

قَالَ : وَقَالَ مُجَاهِدٌ : لاَ تَشْتَرِ إحْدَى يَدَيْك مِنَ الأُخْرَى.

(۳۱۶۶۲) عثمان بن اسود فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد اور عطاء نے فرمایا کہ کسی ذمہ دار کے لئے اس مال میں سے کچھ خریدنا جائز نہیں جو اس کی ذمہ داری میں ہو، راوی کہتے ہیں کہ حضرت مجاہد نے یہ بھی فرمایا کہ تمہارا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ سے کچھ نہیں خرید سکتا۔

(۳۱۶۶۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي إسْحَاقَ ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ ، قَالَ : كَانَ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ عَلَى فَرَسٍ أَبْلَقَ ، فَقَالَ : تَأْمُرُنِي أَنْ أَشْتَرِيَ هَذَا ؟ قَالَ : وَمَا شَأْنُهُ ؟ قَالَ : أَوْصَى إلَيَّ رَجُلٌ وَتَرَكَهُ فَأَقَمْته فِي السُّوقِ عَلَى ثَمَنٍ ، قَالَ : لاَ تَشْتَرِهِ ، وَلاَ تَسْتَسْلِفْ مِنْ مَالِهِ.

قَالَ أَبُو إسْحَاقَ : سَمِعْته مِنْ صِلَةَ مُنْذُ سِتِّينَ سَنَةً.

(۳۱۶۶۳) صلہ بن زفر فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ کے پاس تھا کہ ایک آدمی ان کے پاس ایک چتکبرے گھوڑے پر سوار ہو کر آیا، اور اس نے کہا کیا آپ مجھے حکم دیتے ہیں کہ میں اس مال میں سے کچھ خریدوں؟ آپ نے پوچھا ''یہ کیسا مال ہے؟'' اس نے کہا: ایک آدمی نے مجھے وصیت کی اور یہ مال چھوڑ کر مرا، میں نے اس کو ایک ثمن کے بدلے بازار میں لگا دیا، آپ نے فرمایا اس کو نہ خریدو اور اس کے مال سے کچھ نہ لو۔

ابن اسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے صلہ بن زفر سے یہ بات ساٹھ سال پہلے سنی تھی۔

(۷۱) فِي الرَّجلِ يوصِي لِعبدِهِ بِثلثِهِ

اس آدمی کا بیان جو اپنے غلام کے لئے ایک تہائی مال کی وصیت کرے

(۳۱۶۶٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا سِنَانُ بْنُ هَارُونَ الْبُرْجُمِيُّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ ، قَالاَ : فِي رَجُلٍ أَوْصَى لِعَبْدِهِ بِالثُّلُثِ ، قَالاَ : ذَلِكَ مِنْ رَقَبَتِهِ ، فَإِنْ كَانَ الثُّلُثُ أَكْثَرَ مِنْ ثَمَنِهِ عَتَقَ وَدَفَعَ إِلَيْهِ مَا بَقِي ، وَإِنْ كَانَ أَقَلَّ مِنْ ثَمَنِهِ عَتَقَ وَسَعَى لَهُمْ فِيمَا بَقِي ، وَإِنْ أَوْصَى لَهُمْ بِدَرَاهِمَ ، فَإِنْ شَاءَ الْوَرَثَةُ أَجَازُوا ، وَإِنْ شَاؤُوا لَمْ يُجِيزُوا .

(۳۱۶۶۴) اشعث سے روایت ہے کہ حضرت حسن اور محمد بن سیرین نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے اپنے غلام کے لئے ایک تہائی مال کی وصیت کی تھی کہ یہ مال اس کی گردن میں سے ہی دیا جائے گا، سو اگر ایک تہائی اس کی قیمت سے زائد ہو تو اس کو آزاد کر دیا جائے گا اور باقی مال اس کو دے دیا جائے گا، اور اگر اس کی قیمت سے کم ہو تو وہ آزاد ہو جائے گا اور باقی قیمت ورثاء کے لئے کمائے گا، اور اگر کسی مرنے والے نے غلاموں کو دراہم دینے کی وصیت کی تو اگر ورثاء چاہیں تو اس وصیت کو نافذ کر دیں اور چاہیں تو نافذ نہ کریں۔

(۷۲) مَنْ كَانَ يقول الورثة أحقّ مِن غيرِهم بِالمالِ

ان حضرات کا بیان جو فرماتے ہیں کہ ورثاء مال کے دوسروں سے زیادہ حق دار ہیں

(۳۱۶٦٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ : أَنَّهُ قِيلَ لَهُ فِي الْوَصِيَّةِ عِنْدَ الْمَوْتِ : لَوْ أَعْتَقْت غُلاَمَك ! فَقَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ﴾ .

(۳۱۶۶۵) ابن ابی خالد فرماتے ہیں کہ حکیم بن جابر سے موت کے وقت وصیت کے بارے میں کہا گیا کہ اگر آپ اپنے غلام کو آزاد کر دیں تو کیا ہی اچھا ہو! انہوں نے یہ آیت پڑھی ﴿وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ﴾۔

(۳۱۶۶۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ :أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ فَقِيلَ لَهُ :لَوْ أَعْتَقْت هَذَا ؟ فَقَالَ :إِنِّي لَمْ أَتْرُكْ لِوَلَدِي غَيْرَهُ ، قَالَ :فَأَعَادُوا عَلَيْهِ :لَوْ أَعْتَقَهُ ، فَقَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ ﴿وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿سَدِيدًا﴾.

(۳۱۶۶۶) اسماعیل حضرت حکیم بن جابر کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان کی موت کا وقت آیا اور ان کا ایک غلام تھا، ان سے کہا گیا کہ اچھا ہوگا اگر آپ اس کو آزاد کردیں، فرمانے لگے کہ میں اپنے ورثاء کے لئے اس کے علاوہ کوئی غلام چھوڑ کر نہیں جارہا، راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے دوبارہ کہا کہ آپ آزاد کردیں تو اچھا ہوگا، چنانچہ اس پر آپ نے آیت ﴿وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ ...... سَدِيدًا﴾ کی تلاوت فرمائی۔

(۳۱۶۶۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ نُسَيْرٍ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ لِلرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ :أَوْصِ لِي بِمُصْحَفِكَ ، قَالَ :فَنَظَرَ إِلَى ابْنٍ لَهُ صَغِيرٍ ، فَقَالَ :﴿وَأُولُوا الأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللهِ﴾.

(۳۱۶۶۷) نُسیر فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ربیع بن خُثیم سے فرمایا کہ آپ اپنے مُصحف کی میرے لئے وصیت فرمادیں! آپ نے اپنے چھوٹے بیٹے کی طرف دیکھ کر اس آیت کی تلاوت فرمائی (بعض رشتہ دار اللہ کی کتاب میں بعض سے بڑھ کر ہیں)۔

(۳۱۶۶۸) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ :مَرِضَ أَبُو الْعَالِيَةِ فَأَعْتَقَ مَمْلُوكًا ، ذَكَرُوا لَهُ أَنَّه مِنْ وَرَاءِ النَّهَرِ ، فَقَالَ :إِنْ كَانَ حَيًّا فَلاَ أُعْتِقُهُ ، وَإِنْ كَانَ مَيِّتًا فَهُوَ عَتِيقٌ وَذَكَرَ هَذِهِ الآيَةَ ﴿وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاءُ﴾.

(۳۱۶۶۸) عاصم فرماتے ہیں کہ حضرت ابو العالیہ بیمار ہوئے تو انہوں نے اپنا ایک غلام آزاد فرمایا جس کے بارے میں ان سے کہا گیا کہ وہ نہر پار گیا ہوا ہے، فرمایا کہ اگر وہ زندہ ہے تو میں اس کو آزاد نہیں کرتا اور اگر مر گیا ہے تو وہ آزاد ہے، اور پھر اس آیت کا ذکر فرمایا: ﴿وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاءُ﴾۔

(۷۳) الرّجل يوصِي بِثلثِهِ لِرجلينِ فيوجد أحدهما ميتًا

اس آدمی کا بیان جو ایک تہائی مال کی دو آدمیوں کے لئے وصیت کرے، پھر ان میں سے ایک آدمی مردہ پایا جائے

(۳۱۶۶۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنِ الأَشْجَعِيِّ سَمِعَ سُفْيَانَ يَقُولُ :فِي رَجُلٍ أَوْصَى بِثُلُثِهِ لِرَجُلَيْنِ فَيُوجَدُ أَحَدُهُمَا مَيِّتًا ، قَالَ :يَكُونُ لِلآخَرِ. يَعْنِي :الثُّلُثَ كُلَّهُ.

قَالَ يَحْيَى :وَهُوَ الْقَوْلُ.

(۳۱۶۶۹) اشجعی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان کو اس آدمی کے بارے میں جس نے دو آدمیوں کے لئے وصیت کی تھی پھر

ایک مردہ پایا گیا یہ فرماتے سنا کہ وہ مال یعنی پورا تہائی مال دوسرے کے لئے ہوگا۔
یحییٰ فرماتے ہیں "یہی مضبوط قول ہے۔"

(٧٤) الرّجل يوصِي لِعقِبِ بنِي فلانٍ

اس آدمی کا بیان جو کسی کے "بعد والوں کے لئے" وصیت کرے

(٣١٦٧٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ :فِي رَجُلٍ أَوْصَى لِعَقِبِ بَنِي فُلَانٍ ، قَالَ :لَيْسَ الْمَرْأَةُ مِنَ الْعَقِبِ.

(٣١٦٧٠) عبدالملک سے روایت ہے کہ حضرت عطاء نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے کسی کے بعد والوں کے لئے وصیت کی تھی کہ "عورت آدمی کے بعد والوں میں سے نہیں"

(٣١٦٧١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :عَقِبُ الرَّجُلِ :وَلَدُهُ ، وَوَلَدُ وَلَدِهِ مِنَ الذُّكُورِ.

(٣١٦٧١) ابن ابی ذئب سے روایت ہے کہ زہری نے فرمایا کہ آدمی کے بعد والے لوگوں میں اس کی مذکر اولاد اور پھر ان کی مذکر اولاد ہے۔

(٧٥) فِي رجلٍ ترك ثلاثة بنِين ، وقال ثلث مالِي لأصغرِ بنِيّ

اس آدمی کا بیان جس نے تین بیٹے چھوڑے اور کہا کہ میرا تہائی مال میرے سب سے چھوٹے بیٹے کے لئے ہے

(٣١٦٧٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا وَضَّاحٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ :فِي رَجُلٍ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ ثَلَاثَةَ بَنِينَ ، وَقَالَ :ثُلُثُ مَالِي لِأَصْغَرِ بَنِيَّ ، فَقَالَ :الْأَكْبَرُ :أَنَا لَا أُجِيزُ ، وَقَالَ الْأَوْسَطُ :أَنَا أُجِيزُ ، فَقَالَ :اجْعَلْهَا عَلَى تِسْعَةِ أَسْهُمٍ :يُرْفَعُ ثَلَاثَةٌ ، فَلَهُ سَهْمُهُ وَسَهْمُ الَّذِي أَجَازَهُ.
وَقَالَ حَمَّادٌ :يُرَدُّ عَلَيْهِمَ السَّهْمُ جَمِيعًا.
وَقَالَ عَامِرٌ :الَّذِي رَدَّ إنَّمَا رَدَّ عَلَى نَفْسِهِ.

(٣١٦٧٢) مغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت حماد نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے مرتے ہوئے تین بیٹے چھوڑے اور کہا کہ میرا ایک تہائی مال میرے سب سے چھوٹے بیٹے کے لئے ہے، بعد میں بڑے بیٹے نے کہا میں ایسی وصیت نافذ نہیں کرتا اور درمیان والے بیٹے نے کہا کہ میں اسے نافذ کرتا ہوں، فرمایا کہ میری رائے میں اس مال کے نو حصے کیے جائیں، تین حصے بڑے بیٹے

کو دیے جائیں گے، اور پھر چھوٹے بیٹے کو اس کا حصہ اور وصیت کو نافذ کرنے والے کا حصہ دے دیا جائے گا، حماد فرماتے ہیں کہ ان سب پر وہ حصہ لوٹایا جائے گا اور عامر فرماتے ہیں کہ جس نے وصیت کو رد کیا اس نے فقط اپنے حصے میں سے ہی رد کیا ہے۔

(٧٦) فِي امرأةٍ أوصت بثلثِ مالِها لِزوجها فِي سبيلِ اللهِ

اس عورت کا بیان جس نے ایک تہائی مال کی اپنے شوہر کیلئے فی سبیل اللہ دیے جانے کی وصیت کی

(٣١٦٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْفَزَارِيِّ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ :سُئِلَ الزُّهْرِيُّ عَنِ امْرَأَةٍ أَوْصَتْ بِثُلُثِ مَالِهَا لِزَوْجِهَا فِي سَبِيلِ اللهِ ؟ قَالَ :لاَ يَجُوزُ إِلاَّ أَنْ تَقُولَ :هُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ إِلَى زَوْجِي ، يَضَعُهُ حَيْثُ شَاءَ .

(۳۱۶۷۳) اوزاعی فرماتے ہیں کہ زہری سے ایک عورت کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے اپنے ایک تہائی مال کی اپنے شوہر کو فی سبیل اللہ دینے کی وصیت کی تھی، فرمایا کہ یہ وصیت جائز نہیں، ہاں مگر اس وقت جبکہ وہ یوں کہے کہ یہ مال اللہ کے راستے میں دینے کے لئے میرے شوہر کو دیا جائے، اور وہ جہاں چاہے اسے خرچ کرے۔

(٣١٦٧٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ دَاوُد بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، فَجَاءَ رَجُلاَنِ أَوْ أَكْثَرُ مِنْ آلِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بَيْنَهُمْ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ، وَجَاؤُوا مَعَهُمْ بِكِتَابٍ فِي صَحِيفَةٍ ذَكَرُوا أَنَّهَا وَصِيَّةُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، فَفُتِحَتْ صَدْرُهَا : بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا ذِكْرُ مَا كَتَبَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ مِنْ أَمْرِ وَصِيَّتِهِ ، إِنِّي أُوصِي مَنْ تَرَكْت مِنْ أَهْلِي كُلَّهُم بِتَقْوَى اللهِ وَشُكْرِهِ وَاسْتِمْسَاكٍ بِحَبْلِهِ ، وَإِيمَانٍ بِوَعْدِهِ ، وَأُوصِيهِمْ بِصَلاَحِ ذَاتِ بَيْنِهِم وَالتَّرَاحُمِ وَالْبِرِّ وَالتَّقْوَى ، ثُمَّ أَوْصَى إِنْ تُوُفِّيَ أَنَّ ثُلُثَ مَالِهِ صَدَقَةٌ إِلاَّ أَنْ يُغَيِّرَ وَصِيَّتَهُ قَبْلَ أَنْ يَلْحَقَ بِاللهِ ، أَلْف فِي سَبِيلِ اللهِ إِنْ كَانَ أَمْرُ الأُمَّةِ يَوْمَئِذٍ جَمِيعًا ، وَفِي الرِّقَابِ وَالأَقْرَبِينَ ، وَمَنْ سَمَّيْت لَهُ الْعِتْقَ مِنْ رَقِيقِي يَوْمَ دُبُر مِنِّي فَأَدْرَكَهُ الْعِتْقُ فَإِنَّهُ يُقِيمُهُ وَلِيُّ وَصِيَّتِي فِي الثُّلُثِ غَيْرَ حَرِجٍ ، وَلاَ مُنَازِعٍ.

(۳۱۶۷۴) ابن عُلیہ فرماتے ہیں کہ میں داؤد بن ابی ہند کے پاس تھا، کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی آل کے دو یا دو سے زیادہ آدمی آئے جن میں حضرت عبید اللہ بن ابی بکر بھی شامل تھے، اور وہ اپنے ساتھ ایک دستاویز کے اندر ایک خط بھی لائے، اور انہوں نے یہ بتایا کہ یہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی وصیت ہے، میں نے اسے کھولا تو اس میں درج تھا: ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: یہ ذکر ہے اس وصیت کا جو انس بن مالک نے اس دستاویز میں لکھی ہے، میں اپنے تمام گھر والوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ سے ڈرنے اور اس کا شکر ادا کرنے اور اس کی رسّی کو مضبوطی کے ساتھ تھامنے اور اس کے وعدے پر ایمان لانے کی وصیت کرتا ہوں، اور ان کو میں آپس میں اچھے طریقے سے رہنے اور ایک دوسرے کے ساتھ صلہ رحمی کرنے اور دوسروں سے ساتھ نیکی کرنے اور اللہ سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں، پھر انہوں نے وصیت فرمائی کہ ان کے مال کا ایک تہائی حصہ صدقہ ہے، ہاں مگر یہ کہ وہ موت سے پہلے اپنی وصیت

کو تبدیل کر دیں، جس میں سے ایک ہزار اللہ کے راستے کے مجاہدین کے لئے ہے اگر اس وقت امت کا شیرازہ منتشر نہ ہو، اور غلاموں کو آزاد کرنے اور رشتہ داروں میں تقسیم کرنے کے لئے ہے، اور میرے وہ غلام جن کو میں نے اپنے بعد آزاد کر دیا ہے اور اس کی آزادی کا وقت آ گیا تو میری وصیت کا ذمہ دار ایک تہائی اس کو شامل کرے، اس طرح کہ کوئی پریشانی اور جھگڑا پیدا نہ کرے۔

(۷۷) ما كان النّاس يورّثونه

اس مال کا بیان جو لوگ وراثت میں چھوڑتے تھے

(۳۱٦۷٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :كَانَ مِنْهُمْ مَنْ يُوَرِّثُ الصَّامِتَ وَمِنْهُمْ مَنْ لاَ يُوَرِّثُهُ.

(۳۱٦۷۵) محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ اسلاف میں سے بعض لوگ بے زبان مال (درہم و دینار) چھوڑتے تھے اور بعض نہیں چھوڑتے تھے۔

(۷۸) الوصِيّة لأهلِ الحربِ

حربی لوگوں کے لئے وصیت کا بیان

(۳۱٦۷٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :قَالَ سُفْيَانُ :لاَ تَجُوزُ وَصِيَّةٌ لأَهْلِ الْحَرْبِ.

(۳۱٦۷٦) عبید اللہ بن موسیٰ فرماتے ہیں کہ سفیان نے فرمایا کہ اہل حرب کے لئے وصیت کرنا جائز نہیں ہے۔

(۷۹) الرّجل يوصِي بِعِتقِ رقبتينِ، فلا توجد إلّا رقبةٌ

اس آدمی کا بیان جو دو غلاموں کے آزاد کرنے کی وصیت کر کے مرے لیکن ایک غلام سے زیادہ نہ مل سکے

(۳۱٦۷۷) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ السَّائِبِ :أَنَّ رَجُلاً أَوْصَى أَنْ تُعْتَقَ عَنْهُ رَقَبَتَانِ بِثَمَنٍ ، وَسَمَّاهُ ، فَلَمْ يُوجَدْ بِذَلِكَ الثَّمَنُ رَقَبَتَانِ ، فَسَأَلْت عَطَاءً ، فَقَالَ :اشْتَرُوا رَقَبَةً وَاحِدَةً وَأَعْتِقُوهَا عَنْهُ.

(۳۱٦۷۷) سعید بن سائب فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے وصیت کی کہ اس کی طرف سے دو غلام خرید کر آزاد کر دیے جائیں، اور قیمت بھی بتائی، لیکن اس قیمت میں دو غلام نہیں مل سکے، میں نے حضرت عطاء سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ایک غلام خرید کر اس کی طرف سے آزاد کر دیا جائے۔

(۳۱٦۷۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّان ، قَالَ :كَانَ أَوَّلُ وَصِيَّةِ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ :هَذَا مَا أَوْصَى بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ ، أَنَّهُ يَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، وَأَوْصَى بَنِيهِ

وَأَهْلِهِ أَنِ ﴿اتَّقُوا اللَّهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾ ، وَأُوصِيهِمْ بِمَا أَوْصَى بِهِ إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ : ﴿يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ وَزَعَمَ أَنَّهَا كَانَتْ أَوَّلَ وَصِيَّةِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ.

(۳۱۶۷۸) ھشام بن حسان فرماتے ہیں کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ کی پہلی وصیت یہ تھی: یہ وہ وصیت ہے جو محمد بن ابی عمرہ نے کی، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اور میں اپنے بیٹوں اور اپنے گھر والوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور اس بات کی کہ آپس میں اچھے طریقے سے رہیں، اور اگر ایمان والے ہیں تو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں، اور میں ان کو اس بات کی وصیت کرتا ہوں جس کی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹوں اور حضرت یعقوب علیہ السلام کو وصیت کی تھی کہ ''اے میرے بیٹو! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے دین کو پسند کیا ہے، سو تمہیں موت اسی حالت میں آئے کہ تم مسلمان ہو'' اور وہ فرماتے ہیں کہ یہی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی بھی پہلی وصیت تھی۔

تم كتاب الوصايا بحمد الله وعونه

(بحمد اللہ کتاب الوصایا اختتام کو پہنچی)

كِتَابُ الفَرَائِضِ

(١) ما قالوا فِي تعلِيمِ الفرائِضِ

وہ باتیں جو اسلاف نے علم الفرائض کی تعلیم کے بارے میں ارشاد فرمائی ہیں

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ :

(٣١٦٧٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ فَلْيَتَعَلَّمِ الْفَرَائِضَ ، وَلاَ يَكُنْ كَرَجُلٍ لَقِيَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ لَهُ :أَمُهَاجِرٌ أَنْتَ يَا عَبْدَ اللهِ ، فَيَقُولُ :نَعَمْ ، فَيَقُولُ : إِنَّ بَعْضَ أَهْلِي مَاتَ وَتَرَكَ كَذَا وَكَذَا ، فَإِنْ هُوَ عَلِمَهُ فَعِلْمٌ آتَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ ، وَإِنْ كَانَ لاَ يُحْسِنُ فَيَقُولُ :فَبِمَ تَفْضُلُونَا يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ؟. (بیهقی ٢٠٩)

(۳۱۶۷۹) ابو الأحوص فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے قرآن کی تعلیم حاصل کی اس کو چاہیے کہ علم الفرائض کی تعلیم بھی حاصل کر لے اور اس آدمی کی طرح نہ ہو جائے جس کو ایک دیہاتی ملا اور اس سے پوچھا: اے اللہ کے بندے! کیا آپ مہاجر ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں! اس نے پوچھا: میری اہلیہ فوت ہوگئی ہے اور اتنا اتنا مال چھوڑ گئی ہے، سو اگر اس کو معلوم ہوا تب تو وہ اللہ تعالیٰ کا عطا کیا ہوا علم ہے، اور اگر اس معلوم نہ ہوا تو وہ دیہاتی کہنے لگا کہ اے مہاجرین کی جماعت! تمہیں ہم پر کس بات میں برتری حاصل ہے؟

(٣١٦٨٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، بِنَحْوِهِ.

(۳۱۶۸۰) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری سند سے بھی یہی بات منقول ہے۔

(٣١٦٨١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:قَالَ عُمَرُ:تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ فَإِنَّهَا مِنْ دِينِكُمْ.

(۳۱۶۸۱) ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: علم میراث کو حاصل کرو کیونکہ میراث تمہارے دین کا حصہ ہے۔

(۳۱۶۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ ، عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ، وَلاَ يُحْسِنُ الْفَرَائِضَ كَالْيَدَيْنِ بِلاَ رَأْسٍ.

(۳۱۶۸۲) صالح ابوالخلیل سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس آدمی کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے اور میراث کے علم کو نہیں جانتا ایسے ہے جیسے کسی کے دو ہاتھ ہوں لیکن سر نہ ہو۔

(۳۱۶۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَنْ قَرَأَ سُورَةَ النِّسَاءِ ، فَعَلِمَ مَا يَحْجُبُ مِمَّا لاَ يَحْجُبُ عَلِمَ الْفَرَائِضَ.

(۳۱۶۸۳) عبداللہ بن قیس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس آدمی نے سورۃ نساء پڑھی اور اس کو معلوم ہو جائے کہ کون سی چیزیں میراث میں رکاوٹ بنتی ہیں اور کون سی چیزیں رکاوٹ نہیں بنتیں تو اس شخص کو میراث کا علم حاصل ہو گیا۔

(۳۱۶۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ : أَنَّهُ قِيلَ لَهُ : هَلْ كَانَتْ عَائِشَةُ تُحْسِنُ الْفَرَائِضَ ، فَقَالَ : إِي وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَقَدْ رَأَيْتُ مَشْيَخَةَ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الأَكَابِرَ يَسْأَلُونَهَا ، عَنِ الْفَرَائِضِ ؟

(۳۱۶۸۴) مسلم سے روایت ہے کہ حضرت مسروق سے پوچھا گیا کہ کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا میراث کا علم جانتی تھیں؟ فرمانے لگے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں نے بڑے مشائخ صحابہ کو دیکھا ہے کہ ان سے میراث کے بارے میں سوالات کیا کرتے تھے۔

(۳۱۶۸٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَعْلَمَ بِفَرِيضَةٍ ، وَلاَ أَعْلَمَ بِفِقْهٍ وَلاَ بِشِعْرٍ : مِنْ عَائِشَةَ.

(۳۱۶۸۵) ہشام سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے کسی کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ میراث، فقہ اور شعر کا علم رکھنے والا نہیں پایا۔

(۳۱۶۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُلَيِّ بْنِ رَبَاحٍ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ عُمَرَ خَطَبَ النَّاسَ بِالْجَابِيَةِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنِ الْقُرْآنِ فَلْيَأْتِ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنِ الْفَرَائِضِ فَلْيَأْتِ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ.

(۳۱۶۸۶) علی بن رباح سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو مقام جابیہ میں خطبہ دیا، حمد و ثنا کے بعد ارشاد فرمایا: جو قرآن کے بارے میں سوال کرنا چاہے وہ ابی بن کعب کے پاس آئے، اور جو علم الفرائض (علم المیراث) کے بارے میں سوال کرنا چاہے وہ زید بن ثابت کے پاس آئے۔

(۳۱۶۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَالْفَرَائِضَ ، فَإِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ يَفْتَقِرَ الرَّجُلُ إِلَى عِلْمٍ كَانَ يَعْلَمُهُ ، أَوْ يَبْقَى فِي قَوْمٍ لاَ يَعْلَمُونَ.

(۳۱۶۸۷) قاسم بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قرآن اور میراث کا علم کو حاصل کرو، کیونکہ وہ وقت قریب ہے کہ آدمی اس علم کا محتاج ہو جائے گا جس کو وہ جانتا تھا، یا ایسی قوم میں رہ جائے گا جو اس کو نہیں جانتے۔

(۳۱۶۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْعُقَيْلِيُّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ الْحِمْصِيِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَبْطَلَ مِيرَاثًا فَرَضَهُ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ أَبْطَلَ اللَّهُ مِيرَاثَهُ مِنَ الْجَنَّةِ. (سعيد بن منصور ۲۸۵)

(۳۱۶۸۸) حضرت سلیمان بن موسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اس میراث کی خلاف ورزی کی جس کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرض فرمایا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ جنت میں اس کی وراثت کو ختم فرما دیں گے۔

(۳۱۶۸۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حَبَّابٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو سِنَانٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : كَانُوا إِذَا اخْتَلَفُوا فِي فَرِيضَةٍ أَتَوْا عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهُمْ بِهَا.

(۳۱۶۸۹) عمرو بن میمون فرماتے ہیں کہ جب صحابہ میں میراث کے بارے میں اختلاف ہوتا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوتے اور وہ ان کو اس معاملے کے بارے میں ارشاد فرماتیں۔

(۳۱۶۹۰) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَلْقَمَةَ : عَلِّمْنِي الْفَرَائِضَ ، قَالَ : ائْتِ جِيرَانَكَ.

(۳۱۶۹۰) ابراہیم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علقمہ سے عرض کیا کہ مجھے علم الفرائض سکھا دیں، فرمایا کہ اپنے پڑوسیوں کے پاس جاؤ۔

(۳۱۶۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ مُوَرِّقٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : تَعَلَّمُوا اللَّحْنَ وَالْفَرَائِضَ وَالسُّنَّةَ كَمَا تَعَلَّمُونَ الْقُرْآنَ.

(۳۱۶۹۱) مورّق فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ لہجوں اور میراث اور حدیث کا علم بھی حاصل کرو جیسا کہ تم قرآن پاک کا علم حاصل کرتے ہو۔

(۲) فِي الفِقهِ فِي الدِّينِ

یہ باب ہے دین کی سمجھ حاصل کرنے کے بیان میں

(۳۱۶۹۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ يُرِدَ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ. (بخاری ۷۱۔ مسلم ۷۱۸)

(۳۱۶۹۲) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اس کو دین کی سمجھ عطا فرما دیتے ہیں۔

(٣١٦٩٣) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ ابْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَخْطُبُ يَقُولُ :سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى هَذِهِ الأَعْوَادِ ، اللَّهُمَّ لاَ مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْت ، وَلاَ مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْت ، مَنْ يُرِدَ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ. (احمد ٩٥ـ مالك ٩٠٠)

(۳۱۶۹۳) حضرت محمد بن کعب قرظی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان کو خطبے میں فرماتے سنا کہ ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان لکڑیوں کے اوپر تشریف فرما ہو کر ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ! جو آپ عطا فرمائیں اس کو کوئی روکنے والا نہیں، اور جس چیز کو آپ روک لیں اس کو کوئی دینے والا نہیں، اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں۔

(٣١٦٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :مَنْ يُرِدَ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ.

(۳۱۶۹۴) ابوعبیدہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں۔

(٣١٦٩٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا فَقَّهَهُ فِي الدِّينِ وَأَلْهَمَهُ رُشْدَهُ.

(۳۱۶۹۵) ابوسفیان سے روایت ہے کہ حضرت عبید بن عمیر نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں اور اس کے دل میں اس کی بھلائی کی بات ڈال دیتے ہیں۔

(٣١٦٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ :إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا ، فَقَّهَهُ فِي الدِّينِ ، وَزَهَّدَهُ فِي الدُّنْيَا ، وَبَصَّرَهُ عَيْبَهُ ، فَمَنْ أُوتِيَهُنَّ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ.

(۳۱۶۹۶) موسیٰ بن عبیدہ سے روایت ہے کہ محمد بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں اور اس کو دنیا میں بے رغبت کر دیتے ہیں اور اس کو دنیا کی برائیاں دکھلا دیتے ہیں، اور جس شخص کو یہ چیزیں دے دی گئیں اس کو دنیا و آخرت کی بھلائی مل گئی۔

(٣) فِي امرأةٍ وأبوينِ، مِن كم هي

بیوی اور والدین کا بیان، کہ ان کا حصہ کتنا نکلے گا؟

(٣١٦٩٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ :أَنَّ عُثْمَانَ سُئِلَ عَنْهَا ،

فَقَالَ :لِلْمَرْأَةِ الرُّبُعُ ، وَلِلأُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ ، وَسَائِرُ ذَلِكَ لِلأَبِ.

(۳۱۶۹۷) ابو مہلب سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اس صورت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: عورت کے لئے ایک چوتھائی مال ہے، اور ماں کے لئے باقی ماندہ مال کا ایک تہائی، اور اس کے علاوہ باقی سارا مال باپ کے لئے ہے۔

(۳۱۶۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ :أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ سُئِلَ عَنِ امْرَأَةٍ وَأَبَوَيْنِ ، فَأَعْطَى الْمَرْأَةَ الرُّبُعَ ، وَالأُمَّ ثُلُثَ مَا بَقِيَ ، وَمَا بَقِيَ لِلأَبِ.

(۳۱۶۹۸) سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بیوی اور والدین کے حصوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے بیوی کو ایک چوتھائی، اور ماں کو باقی ماندہ مال کا ایک تہائی، اور اس کے بعد بچنے والا مال، باپ کو دینے کا حکم دیا۔

(۳۱۶۹۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ :فِي امْرَأَةٍ وَأَبَوَيْنِ ، قَالَ :الرُّبُعُ ، وَثُلُثُ مَا بَقِيَ.

(۳۱۶۹۹) شعبی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیوی اور والدین کے حصوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ بیوی کے لئے ایک چوتھائی اور ماں کے لئے باقی ماندہ کا ایک تہائی ہے۔

(۳۱۷۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :أُتِيَ عَبْدُ اللهِ فِي امْرَأَةٍ وَأَبَوَيْنِ ، فَقَالَ :إِنَّ عُمَرَ كَانَ إِذَا سَلَكَ طَرِيقًا فَسَلَكْنَاهُ وَجَدْنَاهُ سَهْلاً ، وَإِنَّهُ أُتِيَ فِي امْرَأَةٍ وَأَبَوَيْنِ فَجَعَلَهَا مِنْ أَرْبَعَةٍ . فَأَعْطَى الْمَرْأَةَ الرُّبُعَ ، وَالأُمَّ ثُلُثَ مَا بَقِي ، وَأَعْطَى الأَبَ سَائِرَ ذَلِكَ.

(۳۱۷۰۰) ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ایک بیوی اور والدین کے حصوں کے بارے میں دریافت کیا گیا، آپ نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ جس راستے پر چلتے جب ہم اس راستے پر چلتے تو اسے ہموار پاتے، اور ان کے پاس ایک بیوی اور والدین کے حصوں کا مسئلہ لایا گیا تو انہوں نے مال کے چار حصے کر کے بیوی کو ایک چوتھائی اور ماں کو باقی ماندہ مال کا ایک تہائی دیا، اور باقی سارا مال باپ کو دیا۔

(۳۱۷۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عُمَرَ ، بِمِثْلِهِ.

(۳۱۷۰۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری سند کے ساتھ بھی یہی منقول ہے۔

(۳۱۷۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ :فِي امْرَأَةٍ وَأَبَوَيْنِ :لِلْمَرْأَةِ الرُّبُعُ وَلِلأُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلأَبِ.

(۳۱۷۰۲) شعبی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس صورت کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ جب ورثاء میں بیوی اور والدین ہوں کہ بیوی کے لئے ایک چوتھائی اور ماں کے لئے بقیہ مال کا ایک تہائی ہے، اور اس کے علاوہ باقی باپ کے لئے ہے۔

(۳۱۷۰۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عُمَرَ ، بِمِثْلِهِ ، إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ : أُتِيَ فِي امْرَأَةٍ وَأَبَوَيْنِ.

(۳۱۷۰۳) حضرت عبداللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی یہ مضمون نقل کیا ہے، البتہ انہوں نے اس بات کا اضافہ کیا ہے کہ ان سے اس صورت کے بارے میں سوال کیا گیا کہ جب میت کے ورثاء میں بیوی اور والدین ہوں۔

(۳۱۷۰۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ : أَنَّهُ قَالَ : كَانَ عُمَرُ إِذَا سَلَكَ طَرِيقًا فَسَلَكْنَاهُ وَجَدْنَاهُ سَهْلاً ، فَسُئِلَ عَنْ زَوْجَةٍ وَأَبَوَيْنِ ، فَقَالَ : لِلزَّوْجَةِ الرُّبُعُ ، وَلِلأُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلأَبِ.

(۳۱۷۰۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کوئی رائے اختیار کرتے اور پھر ہم اس رائے کو اختیار کرتے تو اس کو آسان پاتے، چنانچہ ان سے بیوی اور والدین کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا: بیوی کے لئے ایک چوتھائی اور ماں کے لئے بقیہ مال کا ایک تہائی ہے، اور جو باقی بچے وہ باپ کے لئے ہے۔

(۳۱۷۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : خَالَفَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَهْلَ الصَّلاَةِ فِي امْرَأَةٍ وَأَبَوَيْنِ وَزَوْجٍ ، قَالَ : لِلأُمِّ الثُّلُثُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ. (عبدالرزاق ۱۹۰۱۸۔ بیہقی ۲۲۸)

(۳۱۷۰۵) ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیوی، والدین اور شوہر کے وارث ہونے کے مسئلے میں جمہور علماء کی مخالفت کی ہے۔ فرمایا کہ ماں کے لئے پورے مال کا ایک تہائی ہے۔

(۳۱۷۰۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : مَا يَمْنَعُهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا مِنَ اثْنَيْ عَشَرَ سَهْمًا ، فَيُعْطُونَ الْمَرْأَةَ ثَلاَثَةَ أَسْهُمٍ وَلِلأُمِّ أَرْبَعَةَ أَسْهُمٍ وَلِلأَبِ خَمْسَةَ أَسْهُمٍ.

(۳۱۷۰۶) ایوب روایت کرتے ہیں کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو کیا چیز اس بات سے روکتی ہے کہ اس مسئلے کو ۱۲ کے عدد سے نکالیں، اور عورت کو تین حصے، ماں کو چار حصے، اور باپ کو پانچ حصے دے دیں۔

(۳۱۷۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَا كَانَ اللَّهُ لِيَرَانِي أُفَضِّلُ أُمًّا عَلَى أَبٍ.

(۳۱۷۰۷) مسیب بن رافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مجھے ایسا نہیں دیکھیں گے کہ میں ماں کو باپ پر ترجیح دوں۔

(۳۱۷۰۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنَّ عُمَرَ كَانَ إِذَا سَلَكَ طَرِيقًا فَسَلَكْنَاهُ وَجَدْنَاهُ سَهْلاً ، وَأَنَّهُ أُتِيَ فِي امْرَأَةٍ وَأَبَوَيْنِ ، فَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الرُّبُعَ ، وَلِلأُمِّ ثُلُثَ مَا بَقِيَ ، وَمَا بَقِيَ لِلأَبِ.

(۳۱۷۰۸) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کوئی رائے اختیار کرتے اور ان کی اتباع میں ہم اس رائے کو اختیار کرتے تو ہم اس کو آسان پاتے، چنانچہ ان سے بیوی اور والدین کے وارث ہونے کے مسئلے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے بیوی کو ایک چوتھائی اور ماں کو بقیہ مال کا ایک تہائی دیا، اور باقی مال باپ کو دینے کا حکم کیا۔

(۳۱۷۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ شَيْخٍ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ :فِي امْرَأَةٍ وَأَبَوَيْنِ :لِلْمَرْأَةِ الرُّبُعُ ، وَلِلأُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :فَهَذِهِ مِنْ أَرْبَعَةِ أَسْهُمٍ :لِلْمَرْأَةِ سَهْمٌ وَهُوَ الرُّبُعُ، وَلِلأُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ وَهُوَ سَهْمٌ، وَلِلأَبِ سَهْمَانِ.

(۳۱۷۰۹) حجاج ایک شیخ کے واسطے سے محمد بن حنفیہ سے روایت کرتے ہیں کہ بیوی اور والدین کے وارث ہونے کی صورت میں بیوی کو ایک چوتھائی اور ماں کو بقیہ کا ایک تہائی دیا جائے گا،

ابو بکر فرماتے ہیں کہ یہ چار حصّوں میں سے ہوگا، ایک حصہ بیوی کے لئے، یعنی ایک چوتھائی، اور ماں کے لئے بقیہ مال ایک تہائی، یہ بھی ایک حصہ ہوگا، اور باپ کے لئے دو حصّے ہوں گے۔

(٤) فِي زوجٍ وأبوينِ، مِن كم هِي ؟

یہ باب ہے شوہر اور والدین کے بارے میں، کہ ان کا حصّہ کس طرح نکالا جائے گا

(۳۱۷۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَصْبَهَانِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :بَعَثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَسْأَلُهُ عَنْ زَوْجٍ وَأَبَوَيْنِ ، فَقَالَ زَيْدٌ :لِلزَّوْجِ النِّصْفُ ، وَلِلأُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ وَهُوَ السُّدُسُ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ :أَفِي كِتَابِ اللهِ تَجِدُ هَذَا ؟ قَالَ :أَكْرَهُ أَنْ أُفَضِّلَ أُمًّا علَى أَبٍ ، وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُعْطِي الأُمَّ الثُّلُثَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۳۱۷۱۰) عکرمہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس شوہر اور والدین کے وارث ہونے کے مسئلے کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے بھیجا، چنانچہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شوہر کے لئے آدھا مال ہے، اور ماں کے لئے بقیہ مال کا ایک تہائی، اور وہ کل مال کا چھٹا حصہ ہوگا، حضرت ابن عباس نے ان کے پاس پیغام بھیجا کہ کیا آپ اس بات کو کتاب اللہ میں پاتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ ماں کو باپ پر ترجیح دوں، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ماں کو پورے مال کا ایک تہائی دیا کرتے تھے۔

(۳۱۷۱۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَفْرِضُهَا كَمَا فَرَضَهَا زَيْدٌ.

(۳۱۷۱۱) زائدہ سے روایت ہے کہ حضرت سلیمان نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم اس مسئلے کا وہی جواب دیا کرتے تھے جو حضرت زید رضی اللہ عنہ دیا کرتے تھے۔

(۳۱۷۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ شَيْخٍ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ :فِي زَوْجٍ وَأَبَوَيْنِ :لِلزَّوْجِ النِّصْفُ، وَلِلأُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلأَبِ.

(۳۱۷۱۲) حجاج ایک شیخ کے واسطے سے حضرت محمد بن حنفیہ سے روایت کرتے ہیں کہ شوہر اور والدین کے وارث ہونے کی صورت میں شوہر کے لئے آدھا مال ہے اور ماں کے لئے بقیہ مال کا ایک تہائی، اور باقی مال باپ کے لئے ہے۔

(۳۱۷۱۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا مِنْدَلٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلِيٍّ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ :فِي امْرَأَةٍ وَأَبَوَيْنِ وَزَوْجٍ وَأَبَوَيْنِ ، قَالَ :قَالَ :لِلأُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ.

(۳۱۷۱۳) ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ''بیوی اور والدین'' اور ''شوہر اور والدین'' کے مسئلے کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ ماں کے لئے ''باقی بچنے والے مال کا ایک تہائی ہے۔''

(۳۱۷۱۴) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ الأَعْمَشِ :أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَرْسَلَ إِلَى زَيْدٍ يَسْأَلُهُ عَنْ زَوْجٍ وَأَبَوَيْنِ ؟ فَقَالَ زَيْدٌ :لِلزَّوْجِ النِّصْفُ ، وَلِلأُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :تَجِدُ لَهَا فِي كِتَابِ اللهِ ثُلُثَ مَا بَقِيَ ؟ فَقَالَ زَيْدٌ :هَذَا رَأْيِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :هَذِهِ سِتَّةُ أَسْهُمٍ :لِلزَّوْجِ ثَلاَثَةٌ ، وَلِلأُمِّ سَهْمٌ ، وَلِلأَبِ سَهْمَانِ.

(۳۱۷۱۴) اعمش سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت زید کے پاس شوہر اور والدین کے مسئلے کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے آدمی بھیجا، تو انہوں نے فرمایا: کہ شوہر کے لئے آدھا مال ہے اور ماں کے لئے بقیہ مال کا ایک تہائی، حضرت بن عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا کتاب اللہ میں آپ ماں کے لئے بقیہ مال کا ایک تہائی پاتے ہیں؟ حضرت زید نے فرمایا کہ یہ میری رائے ہے اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتے ہیں۔

ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ چھ حصے ہوتے ہیں، شوہر کے تین حصے، ماں کا ایک حصہ، اور باپ کے دو حصے۔

(٥) فِي رجلٍ مات وترك ابنته وأخته

اس آدمی کا بیان جس نے مرتے وقت ایک بیٹی اور ایک بہن چھوڑی

(۳۱۷۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ :قَضَى مُعَاذٌ بِالْيَمَنِ فِي ابْنَةٍ وَأُخْتٍ لأَبٍ وَأُمٍّ :لِلأُخْتِ النِّصْفُ ، وَلِلابْنَةِ النِّصْفُ.

(۳۱۷۱۵) اسود بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے بیٹی اور حقیقی بہن کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ بہن کے لئے نصف مال ہوگا اور نصف مال بیٹی کے لئے۔

(۳۱۷۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُعَاذٍ ، مِثْلَ ذَلِكَ.

(۳۱۷۱۶) ایک دوسری سند سے بھی حضرت اسود سے یہی ارشاد منقول ہے۔

(۳۱۷۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَن ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لَا يُعْطِي الأُخْتَ مَعَ الابْنَةِ شَيْئًا حَتَّى حَدَّثْته أَنَّ مُعَاذًا قَضَى بِالْيَمَنِ فِي ابْنَةٍ وَأُخْتٍ لأَبٍ وَأُمٍّ :لِلابْنَةِ النِّصْفُ وَلِلأُخْتِ النِّصْفُ ، فَقَالَ :أَنْتَ رَسُولِي إِلَى ابْنِ عُتْبَةَ فَمُرْهُ بِذَلِكَ.

(۳۱۷۱۷) اسود بن یزید فرماتے ہیں کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ بیٹی کی موجودگی میں بہن کو کچھ نہ دیے جانے کے قائل تھے۔ یہاں تک کہ میں نے ان سے یہ حدیث بیان کی کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے یمن میں بیٹی اور حقیقی بہن کے بارے میں یہ حکم ارشاد فرمایا کہ نصف مال بیٹی کے لئے ہوگا اور نصف بہن کے لئے ،اس پر انہوں نے فرمایا کہ تم ابن عتبہ کی طرف میرے قاصد بن کر جاؤ اور اس کو اس بات کا حکم دو۔

(۳۱۷۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ :حَدَّثْت ابْنَ الزُّبَيْرِ بِقَوْلِ مُعَاذٍ ، فَقَالَ : أَنْتَ رَسُولِي إِلَى ابْنِ عُتْبَةَ فَمُرْهُ بِذَلِكَ.

(۳۱۷۱۸) اسود فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا فرمان بتایا تو انہوں نے کہا کہ تم ابن عتبہ کی طرف میرے قاصد ہو اس کو اس کا حکم دو۔

(۳۱۷۱۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَاب ، قَالَ :حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْمِصْرِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ :أَنَّ عُمَرَ جَعَلَ الْمَالَ بَيْنَ الابْنَةِ وَالأُخْتِ نِصْفَيْنِ.

(۳۱۷۱۹) ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیٹی اور بہن کے درمیان مال کو آدھا آدھا تقسیم فرمایا۔

(۳۱۷۲۰) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ :فِي ابْنَةٍ وَأُخْتٍ، قَالَ :النِّصْفُ ، وَالنِّصْفُ.

(۳۱۷۲۰) ابوحصین سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عتبہ نے بیٹی اور بہن کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ ان کو آدھا آدھا ملے گا۔

(۳۱۷۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ قَدْ هَمَّ أَنْ يَمْنَعَ الأَخَوَاتِ مَعَ الْبَنَاتِ الْمِيرَاثَ فَحَدَّثْته أَنَّ مُعَاذًا قَضَى بِهِ فِينَا :وَرَّثَ ابْنَةً وَأُخْتًا.

(۳۱۷۲۱) اسود فرماتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے یہ ارادہ کرلیا تھا کہ بیٹیوں کی موجودگی میں بہنوں کو میراث سے محروم رکھیں، جب میں نے ان کو یہ حدیث سنائی کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے ہمارے درمیان اس بارے میں فیصلہ فرمایا ہے تو انہوں نے بہن اور بیٹی کو وارث قرار دیا۔

(۳۱۷۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ وَابْنُ مَسْعُودٍ وَمُعَاذٌ يَقُولُونَ فِي ابْنَةٍ

وَأُخْتٍ :النِّصْفُ وَالنِّصْفُ ، وَهُوَ قَوْلُ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلاَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ ، وَابْنَ عَبَّاسٍ.

(۳۱۷۲۲) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ حضرت علی، ابن مسعود اور معاذ رضی اللہ عنہم بیٹی اور بہن کے حصوں کے بارے میں فرماتے تھے کہ آدھا آدھا ہے، اور یہی محمد ﷺ کے صحابہ کی رائے ہے سوائے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے۔

(٣١٧٢٣) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ وَقَدْ أَمَرَنِي أَنْ أُصْلِحَ بَيْنَ الابْنَةِ وَالأُخْتِ فِي الْمِيرَاثِ ، وَقَدْ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَمَرَهُ أَنْ لاَ يُوَرِّثَ الأُخْتَ مَعَ الابْنَةِ شَيْئًا ، فَإِنِّي لأُصْلِحُ بَيْنَهُمَا عِنْدَهُ إِذَا جَاءَ الأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ ، فَقَالَ : إِنِّي شَهِدْتُ مُعَاذًا بِالْيَمَنِ قَسَمَ الْمَالَ بَيْنَ الابْنَةِ وَالأُخْتِ ، وَإِنِّي أَتَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ فَأَعْلَمْته ذَلِكَ ، فَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَك فَأُعْلِمَكَ ذَلِكَ لِتَقْضِيَ بِهِ وَتَكْتُبَ بِهِ إِلَيْهِ ، فَقَالَ : يَا أَسْوَدُ ، إِنَّك عِنْدَنَا لَمُصَدَّقٌ فَأْتِهِ فَأَعْلِمْهُ ذَلِكَ فَلْيَقْضِ بِهِ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ : وَهَذِهِ مِنْ سَهْمَيْنِ : لِلابْنَةِ سَهْمٌ وَلِلأُخْتِ سَهْمٌ.

(۳۱۷۲۳) مسیب بن رافع فرماتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عتبہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا جبکہ انہوں نے مجھے حکم دیا تھا کہ بیٹی اور بہن کے درمیان صلح کروا دوں، اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے ان کو حکم دیا تھا کہ بہن کو بیٹی کی موجودگی میں وارث نہ بنائیں، میں ان دونوں کے درمیان صلح کروانے کو ہی تھا کہ اسود بن یزید تشریف لائے اور فرمایا کہ میں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن میں دیکھا کہ انہوں نے بیٹی اور بہن کے درمیان مال تقسیم فرمایا تھا، میں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر ان کو یہ بات بتائی تو انہوں نے مجھے حکم دیا کہ آپ کے پاس آ کر آپ کو بھی بتا دوں تاکہ آپ اس کے مطابق فیصلہ فرما دیں اور یہ بات خط میں لکھ کر ان کی طرف بھیج دیں، اور انہوں نے کہا اے اسود! آپ ہمارے خیال میں سچے آدمی ہیں ان کے پاس جائیں اور ان کو یہ بات بتائیں تاکہ وہ اس کے مطابق فیصلہ کریں۔

ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ دو حصوں سے نکلے گا جن میں سے ایک حصہ بیٹی کا ہوگا اور ایک بہن کا۔

(٦) فِي ابنةٍ ، وأختٍ ، وابنةِ ابنٍ

یہ باب ہے بیٹی، بہن اور پوتی کے حصے کے بیان میں

(٣١٧٢٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي مُوسَى وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ فَسَأَلَهُمَا عَنِ ابْنَةٍ ، وَابْنَةِ ابْنٍ ، وَأُخْتٍ لأَبٍ وَأُمٍّ ؟ فَقَالاَ : لِلابْنَةِ النِّصْفُ ، وَمَا بَقِيَ لِلأُخْتِ ، وَائْتِ ابْنَ مَسْعُودٍ فَسَلْهُ ، فَإِنَّهُ سَيُتَابِعنا ، قَالَ : فَأَتَى الرَّجُلُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَسَأَلَهُ وَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالاَ ، فَقَالَ : لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ ، وَلَكِنْ سَأَقْضِي بِمَا قَضَى بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لِلابْنَةِ النِّصْفُ ، وَلابْنَةِ الابْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلأُخْتِ.

(۳۱۷۲۴) ھزیل بن شرحبیل فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابو موسیٰ اور حضرت سلیمان بن ربیعہ کے پاس آیا اور ان سے بیٹی، پوتی اور حقیقی بہن کے حصے کے بارے میں سوال کیا، ان دونوں حضرات نے فرمایا کہ بیٹی کے لئے نصف مال ہے اور باقی بہن کے لئے ہے، اور آپ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس چلے جائیں وہ ہماری تائید کریں گے، راوی کہتے ہیں کہ وہ آدمی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے اس مسئلے کے بارے میں پوچھا اور جو مسئلہ ان دو حضرات نے بیان فرمایا تھا بتایا، آپ نے فرمایا: اگر میں ان کی تائید کروں تو میں گمراہ ہوں گا اور اس بارے میں درست رائے رکھنے والا نہ ہوں گا، لیکن میں وہ فیصلہ کرتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے، کہ بیٹی کے لئے نصف مال، پوتی کے لئے چھٹا حصہ دو تہائی حصے کو پورا کرنے کے لئے، اور باقی بہن کے لئے ہوگا۔

(۳۱۷۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ هُزَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ابْنَةٍ ، وَابْنَةِ ابْنٍ ، وَأُخْتٍ :أَعْطَى الْبِنْتَ النِّصْفَ ، وَابْنَةَ الابْنِ السُّدُسَ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ ، وَالأُخْتَ مَا بَقِيَ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :وَهَذِهِ مِنْ سِتَّةِ أَسْهُمٍ :لِلابْنَةِ ثَلاَثَةُ أَسْهُمٍ ، وَلابْنَةِ الابْنِ سَهْمٌ ، وَلِلأُخْتِ سَهْمَانِ.

(۳۱۷۲۵) ھزیل روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹی، پوتی اور بہن کے بارے میں ایک فیصلہ فرمایا، جس میں بیٹی کو نصف مال، پوتی کو چھٹا حصہ، دو تہائی حصے کو پورا کرنے کے لئے، اور باقی بہن کو عطا فرمایا۔

ابو بکر فرماتے ہیں یہ مسئلہ ۶ کے عدد سے حل ہوگا، بیٹی کے لئے تین حصے، پوتی کے لئے ایک حصہ اور بہن کے لئے دو حصے۔

(۷) رجلٌ مات وترك أختيهِ لأبيهِ وأمِّهِ، وإخوةً وأخواتٍ لأبٍ، أو ترك ابنته، وبناتِ ابنه، وابن ابنه

اس آدمی کا بیان جس نے مرتے وقت اپنی دو حقیقی بہنیں، اور علاتی بہن بھائی چھوڑے یا ایک بیٹی، بہت سی پوتیاں اور ایک پوتا چھوڑے

(۳۱۷۲۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ :أَنَّهُ كَانَ يَجْعَلُ لِلأَخَوَاتِ وَالْبَنَاتِ الثُّلُثَيْنِ ، وَيَجْعَلُ مَا بَقِيَ لِلذُّكُورِ دُونَ الإِنَاثِ ، وَأَنَّ عَائِشَةَ شَرَّكَتْ بَيْنَهُمْ ، فَجَعَلَتْ مَا بَقِيَ بَعْدَ الثُّلُثَيْنِ ﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ﴾.

(۳۱۷۲۶) مسروق سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بہنوں اور بیٹیوں کو دو تہائی مال دینے کے قائل تھے اور باقی مال مردوں کو دینے کے قائل تھے نہ کہ عورتوں کو، اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مردوں اور عورتوں کو وراثت میں شریک کرنے کی قائل تھیں: اور دو تہائی مال کے علاوہ مال میں بھی ایک مرد کو دو عورتوں کے حصے کے برابر دینے کی قائل تھیں۔

(۳۱۷۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ : أَنَّهُ قَالَ فِيهَا : هَذَا مِنْ قَضَاءِ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ : يَرِثُ الرِّجَالُ دُونَ النِّسَاءِ.

(۳۱۷۲۷) حکیم بن جابر سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اس رائے کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ یہ اہل جاہلیت کے فیصلوں میں سے ہے کہ مرد وارث ہوں اور عورتیں وارث نہ ہوں۔

(۳۱۷۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : كَانَ يَأْخُذُ بِقَوْلِ عَبْدِ اللهِ فِي أَخَوَاتٍ لأُمٍّ وَأَبٍ ، وَإِخْوَةٍ وَأَخَوَاتٍ لأَبٍ ، يَجْعَلُ مَا بَقِيَ عَلَى الثُّلُثَيْنِ لِلذُّكُورِ دُونَ الإِنَاثِ ، فَخَرَجَ خَرْجَةً إِلَى الْمَدِينَةِ ، قَالَ : فَجَاءَ وَهُوَ يَرَى أَنْ يُشَرِّكَ بَيْنَهُمْ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ عَلْقَمَةُ : مَا رَدَّكَ عَنْ قَوْلِ عَبْدِ اللهِ ؟ أَلَقِيتَ أَحَدًا هُوَ أَثْبَتُ فِي نَفْسِكَ مِنْهُ ؟ قَالَ : فَقَالَ : لاَ ، وَلَكِنْ لَقِيتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَوَجَدْتُه مِنَ الرَّاسِخِينَ فِي الْعِلْمِ.

(۳۱۷۲۸) ابراہیم سے روایت ہے کہ مسروق حقیقی بہنوں اور علاّتی بھائیوں اور علاّتی بہنوں کے بارے میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی رائے رکھتے تھے، کہ دو تہائی کے علاوہ بچنے والے مال کو مردوں میں تقسیم کرنے کے قائل تھے نہ کہ عورتوں کے درمیان، چنانچہ ایسا ہوا کہ وہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ تشریف لے گئے اور جب واپس آئے تو ان کی رائے یہ ہو چکی تھی کہ مردوں اور عورتوں کے درمیان باقی مال بھی تقسیم ہونا چاہیے، راوی کہتے ہیں کہ حضرت علقمہ نے ان سے فرمایا کہ تمہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی رائے سے کس نے پھیرا؟ کیا تمہارے خیال میں ان سے بھی زیادہ باوثوق شخصیت کوئی ہے؟ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ نہیں! لیکن میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ملا تو میں نے ان کو پختہ علم والے حضرات میں سے پایا اس لئے میں نے ان کی اتباع کی۔

(۳۱۷۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : قَدِمَ فَقَالَ لَهُ عَلْقَمَةُ : مَا كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ بِثَبْتٍ ؟ فَقَالَ لَهُ مَسْرُوقٌ : كَلاَّ ، وَلَكِنْ رَأَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَأَهْلَ الْمَدِينَةِ يُشَرِّكُونَ.

(۳۱۷۲۹) ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق مدینہ منورہ سے آئے تو ان سے علقمہ نے فرمایا کہ کیا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ باوثوق آدمی نہیں تھے؟ تو حضرت مسروق نے فرمایا کہ ایسا ہرگز نہیں! لیکن میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور اہل مدینہ کو دیکھا ہے کہ وہ مردوں اور عورتوں کو مال میں شریک کرتے ہیں

(۳۱۷۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لأُخْتَيْهِ لأَبِيهِ وَأُمِّهِ الثُّلُثَانِ ، وَلإِخْوَتِهِ لأَبِيهِ وَأَخَوَاتِهِ مَا بَقِيَ ﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ﴾ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ ، وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ : لأُخْتَيْهِ لأَبِيهِ وَأُمِّهِ الثُّلُثَانِ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلذُّكُورِ مِنْ إِخْوَتِهِ دُونَ إِنَاثِهِمْ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ : وَهَذِهِ فِي الْقَوْلَيْنِ جَمِيعًا مِنْ ثَلاَثَةِ أَسْهُمٍ : لِلأَخَوَاتِ وَالْبَنَاتِ الثُّلُثَانِ ، وَيَبْقَى الثُّلُثُ فَهُوَ بَيْنَ الإِخْوَةِ وَالأَخَوَاتِ ، أَوْ بَيْنَ بَنَاتِ ابْنِهِ ، وَبَنِي ابْنِهِ ، لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ.

(۳۱۷۳۰) ابراہیم فرماتے ہیں کہ دو حقیقی بہنوں کے لئے دو تہائی حصّہ ہے اور علاّتی بھائیوں اور بہنوں کے لئے باقی مال ہے اس طرح کہ ایک مرد کے لئے دو عورتوں کے حصّے کے برابر مال ہوگا، یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی رائے ہے، اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق مرنے والے کی دو حقیقی بہنوں کے لئے دو تہائی اور باقی میت کے بہن بھائیوں میں سے صرف مردوں کے لئے ہے نہ کہ عورتوں کے لئے۔

حضرت ابو بکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ دونوں آراء کے مطابق تین کے عدد سے حل ہوگا، بہنوں اور بیٹیوں کے لئے دو تہائی مال ہے اور جو ایک تہائی باقی بچے گا وہ بھائیوں اور بہنوں کے درمیان تقسیم ہوگا یا میت کی پوتیوں اور بیٹے کے درمیان تقسیم ہوگا کہ ایک مرد کا حصّہ دو عورتوں کے حصّے کے برابر ہوگا۔

(۸) فِي رجلٍ ترك ابنتيهِ، وابنة ابنِهِ، وابن ابنٍ أسفل مِنها

اس آدمی کا بیان جس نے اپنی دو بیٹیاں، ایک پوتی اور ایک پڑپوتا چھوڑا

(۳۱۷۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ :فِي رَجُلٍ تَرَكَ ابْنَتَيْهِ وَابْنَةَ ابْنٍ ، وَابْنَ ابْنٍ أَسْفَلَ مِنْهَا :فَلاِبْنَتَيْهِ الثُّلُثَانِ ، وَمَا فَضَلَ لاِبْنِ ابْنِهِ ، يُرَدُّ عَلَى مَنْ فَوْقَهُ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْبَنَاتِ ، فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ : ﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ﴾ وَلاَ يُرَدُّ عَلَى مَنْ أَسْفَلَ مِنْهُ ، وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ : لاِبْنَتَيْهِ الثُّلُثَانِ ، وَلاِبْنِ ابْنِهِ مَا بَقِيَ ، لاَ يَرُدُّ عَلَى أُخْتِهِ شَيْئًا ، وَلاَ عَلَى مَنْ فَوْقَهُ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ اسْتَكْمَلَ الثُّلُثَيْنِ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :فَهَذِهِ مِنْ تِسْعَةٍ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ :فَيَصِيرُ لِلابْنَتَيْنِ الثُّلُثَانِ :وَتَبْقَى ثَلاَثَةُ أَسْهُمٍ :فَلاِبْنِ الابْنِ سَهْمَانِ ، وَلأُخْتِهِ سَهْمٌ ، وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ :مِنْ ثَلاَثَةِ أَسْهُمٍ :لِلْبِنْتَيْنِ الثُّلُثَانِ سَهْمَانِ ، وَلاِبْنِ الابْنِ مَا بَقِيَ وَهُوَ سَهْمٌ.

(۳۱۷۳۱) ابراہیم اس آدمی کے بارے میں فرماتے ہیں جس نے اپنی دو بیٹیاں اور ایک پوتی اور ایک پڑپوتا چھوڑا کہ اس کی بیٹیوں کے لئے دو تہائی مال ہے اور باقی پڑپوتے کے لئے ہے، اس طرح کہ اس سے اوپر اور اس کے ساتھ کی بہنوں کی طرف بھی مال لوٹایا جائے گا، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی رائے میں تو ایک مرد کو دو عورتوں کے حصّوں کے برابر حصّہ دیا جائے گا، اور اس سے نیچے کے کسی شخص کی طرف مال نہیں لوٹایا جائے گا، اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق اس آدمی کی دو بیٹیوں کے لئے دو تہائی مال اور اس کے پوتے کے لئے باقی مال ہے، باقی مال اس کی بہن پر نہیں لوٹایا جائے گا اور نہ اس پوتے سے اوپر کی کسی عورت پر کچھ لوٹایا جائے گا اس وجہ سے کہ ان بہنوں نے دو تہائی پورا وصول کر لیا ہے۔

حضرت ابو بکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت علی اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق نو کے عدد سے نکلے گا، دو تہائی مال بیٹی کے لئے ہوگا، اور تین حصّے باقی بچے، ان میں سے دو حصّے پوتے کے لئے اور ایک حصّہ بہن کے لئے ہوگا، اور حضرت

عبداللہ رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق تین کے عدد سے نکلے گا، دوتہائی بیٹیوں کے لئے اور باقی مال جو ایک تہائی حصّہ ہے پوتے کے لئے ہوگا۔

(۹) فِي ابنةٍ، وابنةِ ابنٍ، وبنِي ابنٍ، وبنِي أختٍ لأبٍ وأمٍّ، وأخٍ وأخواتٍ لأبٍ

بیٹی، پوتی، پوتوں، حقیقی بہن کے بیٹوں اور علاتی بھائیوں اور بہنوں کا بیان

(۳۱۷۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثنا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ يَقُولُ فِي ابْنَةٍ، وَابْنَةِ ابْنٍ، وَبَنِي ابْنٍ، وَبَنِي أُخْتٍ لأَبٍ وَأُمٍّ، وَأُخْتٍ وَإِخْوَةٍ لأَبٍ: أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يُعْطِي هَذِهِ النِّصْفَ، ثُمَّ يَنْظُرُ، فَإِنْ كَانَ إِذَا قَاسَمَتِ الذُّكُورَ أَصَابَهَا أَكْثَرُ مِنَ السُّدُسِ، لَمْ يُزِدْهَا عَلَى السُّدُسِ، وَإِنْ أَصَابَهَا أَقَلُّ مِنَ السُّدُسِ قَاسَمَ بِهَا، لَمْ يُلْزِمْهَا الضَّرَرُ، وَكَانَ غَيْرُهُ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لِهَذِهِ النِّصْفُ، وَمَا بَقِيَ فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذِهِ أَصْلُهَا مِنْ سِتَّةِ أَسْهُمٍ.

(۳۱۷۳۲) اعمش فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیٹی، پوتی، پوتوں، حقیقی بہن کے بیٹوں اور علاتی بہن بھائیوں کے بارے میں اس طرح تقسیم فرمایا کرتے تھے کہ بیٹی کو نصف مال دیتے، پھر دیکھتے، اگر اتنا مال بچتا کہ مردوں کو دیں تو اس کو چھٹے حصّے سے زائد ملتا ہے تو اس کو چھٹے حصّے سے زیادہ نہیں دیتے تھے اور اگر چھٹے حصّے سے کم ملتا تو اس کو دے دیتے تھے اور اس پر نقصان لازم نہیں کرتے تھے، اور دوسرے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اس عورت کے لئے نصف مال ہے اور باقی مال اس طرح تقسیم ہوگا کہ ایک آدمی کو دو عورتوں کے برابر حصّہ دیا جائے گا۔

حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ اس مسئلے کی اصل چھ کے عدد سے نکلے گی۔

(۱۰) فِي بنِي عمٍّ، أحدهم أخٌ لأمٍّ

ان چچازاد بھائیوں کا بیان جن مین سے ایک ماں شریک بھائی بھی ہو

(۳۱۷۳۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ وَزَيْدٌ يَقُولاَنِ فِي بَنِي عَمٍّ أَحَدُهُمْ أَخٌ لأُمٍّ: يُعْطِيَانِهِ السُّدُسَ، وَمَا بَقِيَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ بَنِي عَمِّهِ، وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يُعْطِيهِ الْمَالَ كُلَّهُ.

(۳۱۷۳۳) شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت علی اور حضرت زید رضی اللہ عنہما ان چچازاد بھائیوں کے بارے میں جن میں سے ایک ماں شریک بھائی ہو فرمایا کرتے تھے کہ اس کو چھٹا حصّہ دیا جائے گا، اور باقی اس کے اور دوسرے چچازاد بھائیوں کے درمیان تقسیم ہوگا، اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اسی چچازاد کو پورا مال دلواتے تھے۔

(٣١٧٣٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : أُتِيَ فِي بَنِي عَمٍّ أَحَدُهُمْ أَخٌ لأُمٍّ ، وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَعْطَاهُ الْمَالَ كُلَّهُ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، إِنْ كَانَ لَفَقِيهًا ، لَوْ كُنْتُ أَنَا لأَعْطَيْتُهُ السُّدُسَ ، وَكَانَ شَرِيكَهُمْ.

(۳۱۷۳۴) حارث فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ان چچازاد بھائیوں کا مسئلہ لایا گیا جن میں سے ایک ماں شریک بھائی تھا، جبکہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس ماں شریک کو پورا مال دیا تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمن پر رحم فرمائے، وہ بلاشبہ فقیہ تھے، اگر میں ہوتا تو اس کو چھٹا حصہ دیتا، اور پھر وہ مال میں دوسرے چچازاد بھائیوں کا شریک ہوتا۔

(٣١٧٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ : أَنَّهُ كَانَ يَقْضِي فِي بَنِي عَمٍّ أَحَدُهُمْ أَخٌ لأُمٍّ بِقَضَاءِ عَبْدِ اللهِ.

(۳۱۷۳۵) محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ان چچازاد بھائیوں کے بارے میں جن میں سے ایک ماں شریک بھائی ہو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے فیصلے کے مطابق فیصلہ فرمایا کرتے تھے۔

(٣١٧٣٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : فِي امْرَأَةٍ تَرَكَتْ بَنِي عَمِّهَا ، أَحَدُهُمْ أَخُوهَا لأُمِّهَا ، قَالَ : فَقَضَى فِيهَا عُمَرُ وَعَلِيٌّ وَزَيْدٌ : أَنَّ لأَخِيهَا مِنْ أُمِّهَا السُّدُسَ ، وَهُوَ شَرِيكُهُمْ بَعْدُ فِي الْمَالِ ، وَقَضَى فِيهَا عَبْدُ اللهِ : أَنَّ الْمَالَ لَهُ دُونَ بَنِي عَمِّهِ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ : فَهِيَ فِي قَوْلِ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَزَيْدٍ : مِنْ سِتَّةِ أَسْهُمٍ ، وَهِيَ فِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ وَشُرَيْحٍ : مِنْ سَهْمٍ وَاحِدٍ وَهُوَ جَمِيعُ الْمَالِ.

(۳۱۷۳۶) ابراہیم فرماتے ہیں کہ جس عورت نے مرتے وقت چچازاد بھائی چھوڑے جن میں سے ایک اس کا ماں شریک بھائی ہو، اس کے بارے میں حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت زید رضی اللہ عنہم نے فیصلہ فرمایا کہ اس کے ماں شریک بھائی کو چھٹا حصہ ملے گا، اور پھر وہ مال میں دوسروں کے ساتھ شریک ہوگا، اور اس کے بارے میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ مال اسی کو ہی ملے گا نہ کہ اس میت کے دوسرے چچازاد بھائیوں کو۔

ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت عمر، حضرت علی، اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق چھ حصوں سے نکلے گا، اور حضرت عبداللہ اور شریح رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق ایک حصے سے نکلے گا، اور وہ پورا مال ہوگا۔

(١١) فِي بَنِي عَمٍّ أَحَدُهُمْ زَوْجٌ

یہ باب ہے ان چچازاد بھائیوں کے بارے میں جن میں سے ایک شوہر ہو

(٣١٧٣٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَوْسٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ عِقَالٍ ، قَالَ : أُتِيَ عَلِيٌّ فِي ابْنَيْ عَمٍّ أَحَدُهُمَا

زَوْجٌ، وَالآخَرُ أَخٌ لأُمٍّ ، فَقَالَ لِشُرَيْحٍ :قُلْ فِيهَا ، فَقَالَ شُرَيْحٌ :لِلزَّوْجِ النِّصْفُ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلأَخِ ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ :رَأْيٌ ؟ قَالَ :كَذَلِكَ رَأَيْت ، فَأَعْطَى عَلِيٌّ الزَّوْجَ النِّصْفَ ، وَالأَخ السُّدُسَ ، وَجَعَلَ مَا بَقِيَ بَيْنَهُمَا.

(۳۱۷۳۷) حکیم بن عقال فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس دو چچازاد بھائیوں کے بارے میں مسئلہ لایا گیا جن میں سے ایک شوہر تھا اور دوسرا ماں شریک بھائی تھا، آپ نے حضرت شریح سے فرمایا کہ اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ حضرت شریح نے فرمایا کہ شوہر کے لئے نصف ہے اور باقی بھائی کے لئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کیا آپ کی یہی رائے ہے؟ انہوں نے فرمایا: میری رائے تو یہی ہے، چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شوہر کو نصف مال دے دیا اور بھائی کو چھٹا حصہ دے دیا، اور باقی مال دونوں کے درمیان تقسیم فرما دیا۔

(۳۱۷۳۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ :فِي امْرَأَةٍ تَرَكَتْ ثَلاَثَةَ بَنِي عَمٍّ أَحَدُهُمْ زَوْجُهَا ، وَالآخَرُ أَخُوهَا لأُمِّهَا ، فَقَالَ عَلِيٌّ وَزَيْدٌ :لِلزَّوْجِ النِّصْفُ ، وَلِلأَخِ مِنَ الأُمِّ السُّدُسُ ، وَمَا بَقِيَ فَهُوَ بَيْنَهُمْ سَوَاءٌ ، وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ :لِلزَّوْجِ النِّصْفُ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلأَخِ مِنَ الأُمِّ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :وَهَذِهِ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ مِنْ سِتَّةٍ :لِلزَّوْجِ النِّصْفُ ثَلاثَة ، وَلِلأَخِ لِلأُمِّ السُّدُسُ ، وَيَبْقَى سَهْمَانِ ، فَهُمَا بَيْنَهُمَا ، وَفِي قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ مِنْ سَهْمَيْنِ :لِلزَّوْجِ النِّصْفُ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلأَخِ لِلأُمِّ.

(۳۱۷۳۸) ابراہیم سے روایت ہے کہ وہ عورت جس نے تین چچازاد بھائیوں کو چھوڑا جن میں سے ایک اس کا شوہر تھا اور دوسرا اس کا ماں شریک بھائی تھا، اس کے بارے میں حضرت علی اور حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نصف مال شوہر کے لئے اور چھٹا حصہ ماں شریک بھائی کے لئے ہوگا، اور باقی ان کے درمیان برابر کے ساتھ تقسیم کیا جائے گا، اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نصف مال شوہر کے لئے ہے اور باقی مال ماں شریک بھائی کے لئے ہے۔

حضرت ابو بکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ کی رائے مطابق چھ کے عدد سے نکلے گا جن میں سے تین حصے (یعنی آدھا مال) شوہر کے لئے، اور ماں شریک بھائی کے لئے چھٹا حصہ ہوگا، اور دو حصے باقی بچیں گے جو ان دونوں کے درمیان تقسیم ہوں گے، اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق یہ مسئلہ دو حصوں سے نکلے گا جن میں سے نصف شوہر کے لئے اور باقی ماں شریک بھائی کے لئے ہوگا۔

(۱۲) فِي أخوينِ لأمٍّ أحدهما ابن عمٍّ

دو ماں شریک بھائیوں کا بیان جن میں سے ایک چچازاد بھائی بھی ہو

(۳۱۷۳۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ :فِي امْرَأَةٍ تَرَكَتْ أَخَوَيْهَا لأُمِّهَا ، أَحَدُهُمَا ابْنُ عَمِّهَا، فَقَالَ عَلِيٌّ وَزَيْدٌ:الثُّلُثُ بَيْنَهُمَا، وَمَا بَقِيَ فَلاِبْنِ عَمِّهَا، وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ:الْمَالُ بَيْنَهُمَا.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :فَهَذِهِ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ مِنْ ثَلَاثَةِ أَسْهُمٍ ، وَفِي قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ مِنْ سَهْمَيْنِ.

(۳۱۷۳۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ وہ عورت جس نے اپنے دو ماں شریک بھائی چھوڑے ہوں جن میں سے ایک اس کا چچا زاد بھائی ہو اس کے بارے میں حضرت علی اور حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک تہائی مال ان دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا اور باقی عورت کے چچا زاد بھائی کے لئے ہوگا، اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مال ان کے درمیان برابری کے ساتھ تقسیم ہوگا۔

حضرت ابو بکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کے اقوال کے مطابق تین حصوں سے نکلے گا اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق دو حصوں سے نکلے گا۔

(۱۳) فِي ابنةٍ، وابني عمٍّ أحدهما أخٌ لأمٍّ

ایک بیٹی اور دو چچا کے بیٹوں کا بیان جن میں سے ایک ماں شریک بھائی ہو

(۳۱۷۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ أبْنَةٍ وَابْنَيْ عَمٍّ أَحَدُهُمَا أَخٌ لأُمٍّ ؟ فَقَالَ :لِلابْنَةِ النِّصْفُ ، وَمَا بَقِيَ فَلابْنِ الْعَمِّ الَّذِي لَيْسَ بِأَخٍ لأُمٍّ ، وَلَا يَرِث أَخٌ لأُمٍّ مَعَ وَلَدٍ ، قَالَ :فَسَأَلْت عَطَاءً ، فَقَالَ :أَخْطَأَ سَعِيدٌ ،لِلابْنَةِ النِّصْفُ ، وَمَا بَقِيَ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ.

قَالَ :أَبُو بَكْرٍ :فَهَذِهِ فِي قَوْلِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مِنْ سَهْمَيْنِ :لِلابْنَةِ النِّصْفُ وَلابْنِ الْعَمِّ الَّذِي لَيْسَ بِأَخٍ لأُمٍّ النِّصْفُ ، وَفِي قَوْلِ عَطَاءٍ مِنْ أَرْبَعَةٍ :سَهْمَانِ لِلابْنَةِ ، وَسَهْمَانِ بَيْنَهُمَا.

(۳۱۷۴۰) اسماعیل بن عبد الملک فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے ایک بیٹی اور دو چچا کے بیٹوں کے بارے میں پوچھا جن میں سے ایک ماں شریک بھائی تھا، انہوں نے فرمایا: بیٹی کے لئے نصف مال ہے اور باقی اس چچا زاد بھائی کے لئے ہے جو ماں شریک بھائی نہیں، اور ماں شریک بھائی اولاد کے ہوتے ہوئے وارث نہیں ہوتا، راوی فرماتے ہیں کہ پھر میں نے حضرت عطاء سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت سعید سے غلطی ہوئی، بیٹی کے لئے نصف مال ہے اور باقی ان دونوں کے درمیان آدھا آدھا تقسیم ہوگا،

حضرت ابو بکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کے قول کے مطابق دو حصوں سے نکلے گا، بیٹی کے لئے نصف، اور اس چچا زاد بھائی کے لئے جو ماں شریک بھائی نہیں ہے نصف مال ہوگا، اور حضرت عطاء رحمہ اللہ کے قول کے مطابق چار حصوں سے نکلے گا۔ دو حصے بیٹی کے لئے ہوں گے اور دو حصے ان کے درمیان تقسیم ہوں گے۔

(۱۴) فِي امرأةٍ تركت أعمامها، أحدهم أخوها لأمّها

اس عورت کا بیان جس نے اپنے چچا چھوڑے جن میں سے ایک اس کا ماں شریک بھائی تھا

(۳۱۷۴۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ :فِي امْرَأَةٍ تَرَكَتْ أَعْمَامَهَا أَحَدُهُمْ أَخُوهَا

لِأُمِّهَا ، فَقَضَى فِيهَا عَلِيٌّ وَزَيْدٌ :أَنَّ لأَخِيهَا لأُمِّهَا السُّدُسَ ، ثُمَّ هُوَ شَرِيكُهُمْ بَعْدُ فِي الْمَالِ ، وَقَضَى فِيهَا ابْنُ مَسْعُودٍ :أَنَّ الْمَالَ كُلَّهُ لَهُ ، وَهَذَا نَسَب يَكُونُ فِي الشِّرْكِ ، ثُمَّ يُسلِمُ أَهْلَهُ بَعْدُ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :فَهَذِهِ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ مِنْ سِتَّةِ أَسْهُمٍ ، وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ :مِنْ سَهْمٍ وَاحِدٍ لأَنَّهُ الْمَالُ كُلُّهُ.

(۳۱۷۴۱) فضیل حضرت ابراہیم سے اس عورت کے بارے میں نقل کرتے ہیں جس نے اپنے چچاؤں کو چھوڑا جن میں سے ایک اس کا ماں شریک بھائی تھا، اس کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ کیا کہ اس کے ماں شریک بھائی کے لئے چھٹا حصہ ہے، پھر وہ بعد میں ان چچاؤں کے ساتھ مال میں شریک ہو جائے گا، اور اس مسئلے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ تمام مال اسی کا ہے، اور یہ مسئلہ اس نسب کا ہے جو حالت شرک میں ہو پھر اس کے گھر والے بعد میں مسلمان ہو جائیں۔

امام ابو بکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ کے قول میں چھ سے نکلے گا اور حضرت عبد اللہ کے قول میں ایک حصے سے نکلے گا کیونکہ وہ سارا مال اسی کا ہے۔

(۱۵) فِي امرأةٍ تركت إخوتها لأُمِّهَا رِجالًا ونِساءً وهم بنو عمِّها فِي العصبةِ

اس عورت کے بارے میں جو اپنے ماں شریک بھائی اور بہنیں چھوڑ کر مرے، اور وہ عصبہ میں سے اس کے چچازاد بھائی بھی ہوں

(۳۱۷٤۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ :فِي امْرَأَةٍ تَرَكَتْ إخْوَتَهَا لأُمِّهَا رِجَالاً وَنِسَاءً ، وَهُمْ بَنُو عَمِّهَا فِي الْعَصَبَةِ ، قَالَ :يَقْتَسِمُونَ الثُّلُثَ بَيْنَهُمْ :الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ فِيهِ سَوَاءٌ ، وَالثُّلُثَانِ الْبَاقِيَانِ لِذُكُورِهِمْ خَالِصًا دُونَ النِّسَاءِ فِي قَضَاءِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلِّهِمْ.

وَهَذِهِ فِي قَوْلِهِمْ جَمِيعًا مِنْ ثَلاَثَةِ أَسْهُمٍ.

(۳۱۷٤۲) حضرت ابراہیم سے اس عورت کے بارے میں روایت ہے جو اپنے ماں شریک بھائی اور بہن چھوڑ کر مرے اور وہ عصبہ میں سے اس کے چچازاد بھائی بھی ہوں فرمایا کہ وہ ایک تہائی مال آپس میں تقسیم کرلیں گے جس میں مردوں اور عورتوں کا حصہ برابر ہوگا اور باقی دو تہائی ان میں سے صرف مردوں کے لئے ہوگا نہ کہ عورتوں کے لئے یہ تمام صحابہ کرام کا فیصلہ ہے۔

اور یہ مسئلہ تمام حضرات کی رائے کے مطابق تین حصوں سے نکلے گا۔

(۱٦) فِي ابنتينِ وبنِي ابنٍ رِجالٍ ونِساءٍ

یہ باب ہے دو بیٹیوں اور پوتوں، پوتیوں کے بیان میں

(۳۱۷٤۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ :فِي رَجُلٍ تَرَكَ ابْنَتَيْهِ وَبَنِي ابْنِهِ رِجَالاً وَنِسَاءً :

فَلاِبْنَتَيْهِ الثُّلُثَانِ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلذُّكُورِ دُونَ الإِنَاثِ ، وَكَانَ عَبْدُ اللهِ لاَ يَزِيدُ الأَخَوَاتِ وَالْبَنَاتِ عَلَى الثُّلُثَيْنِ ، وَكَانَ عَلِيٌّ وَزَيْدٌ يُشَرِّكُونَ فِيمَا بَيْنَهُمْ ، فَمَا بَقِيَ ﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ﴾.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :فَهَذِهِ مِنْ ثَلاَثَةِ أَسْهُمٍ فِي قَوْلِهِمْ جَمِيعًا.

(۳۱۷۴۳) حضرت فضیل حضرت ابراہیم نخعی ؒ سے روایت کرتے ہیں اس آدمی کے بارے میں جو اپنی دو بیٹیاں اور پوتے، پوتیاں چھوڑ کر مرے کہ اس کی دونوں بیٹیوں کے لئے دو تہائی مال ہے اور باقی مردوں کے لئے ہے نہ کہ عورتوں کے لئے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بہنوں اور بیٹیوں کا حصہ دو تہائی سے زیادہ نہیں لگایا کرتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ آپس میں شریک بنایا کرتے تھے اور باقی مال اس طرح تقسیم کیا جائے گا کہ ایک مرد کے لئے دو عورتوں کے حصے کے برابر حصہ لگایا جائے گا۔

امام ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ تمام حضرات کے قول میں تین حصوں سے نکلے گا۔

(۱۷) فِي زوجٍ وأمٍّ وإخوةٍ وأخواتٍ لأبٍ وأمٍّ ، وأخواتٍ وإخوةٍ لأمٍّ ، مَن شرك بينهم

شوہر اور ماں اور بھائیوں اور حقیقی بہنوں اور ماں شریک بھائیوں اور بہنوں کے بیان میں، اور ان حضرات کا بیان جنہوں نے ان کو شراکت وار قرار دیا

(۳۱۷۴۴) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ ، قَالَ :سَمِعْتُ وَهْبًا يُحَدِّثُ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ :شَهِدْتُ عُمَرَ أَشْرَكَ الإِخْوَةَ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ مَعَ الإِخْوَةِ مِنَ الأُمِّ فِي الثُّلُثِ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : قَدْ قَضَيْتَ فِي هَذِهِ عَامَ الأَوَّلِ بِغَيْرِ هَذَا ، قَالَ :وَكَيْفَ قَضَيْتُ ؟ قَالَ : جَعَلْته لِلإِخْوَةِ لِلأُمِّ وَلَمْ تَجْعَلْ لِلإِخْوَةِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ شَيْئًا ، فَقَالَ :ذَلِكَ عَلَى مَا قَضَيْنَا ، وَهَذَا عَلَى مَا نَقْضِي. (عبدالرزاق ۱۹۰۰۵)

(۳۱۷۴۴) حکم بن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے حقیقی بھائیوں کو ماں شریک بھائیوں کے ساتھ ایک تہائی مال میں برابر شریک کیا، ان سے ایک آدمی نے کہا کہ آپ نے اس جیسے ایک مسئلے میں گذشتہ سال کچھ اور فیصلہ دیا تھا، آپ نے پوچھا کہ میں نے کیا فیصلہ کیا تھا؟ اس نے کہا کہ آپ نے مال ماں شریک بھائیوں کو دے دیا تھا اور حقیقی بھائیوں کو کچھ نہیں دیا تھا، آپ نے فرمایا کہ وہ فیصلہ بھی اسی طرح درست تھا جس طرح ہم نے کیا تھا، اور یہ فیصلہ بھی اسی طرح درست ہے جس طرح ہم کر رہے ہیں۔

(۳۱۷۴۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :أَنَّ عُمَرَ وَزَيْدًا وَابْنَ مَسْعُودٍ كَانُوا يُشَرِّكُونَ فِي زَوْجٍ وَأُمٍّ وَإِخْوَةٍ لأُمٍّ وَأَبٍ وَأَخَوَاتٍ لأُمٍّ ، يُشَرِّكُونَ بَيْنَ الإِخْوَةِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ مَعَ الإِخْوَةِ لِلأُمِّ فِي سَهْمِهِمْ ، وَكَانُوا يَقُولُونَ :لَمْ يَزِدْهُمَ الأَبُ إلاَّ قُرْبًا ، وَيَجْعَلُونَ ذُكُورَهُمْ وَإِنَاثَهُمْ فِيهِ سَوَاءً.

(۳۱۷۴۵) ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر، زید اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم شوہر، ماں، حقیقی بھائیوں اور ماں شریک بہنوں کو مال میں

برابر شریک کیا کرتے تھے، اور فرماتے تھے کہ ان کو باپ نے صرف قرابت داری کا ہی فائدہ پہنچایا ہے، اور وہ مردوں اور عورتوں کو برابر حصہ دیا کرتے تھے۔

(٣١٧٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ :فِي امْرَأَةٍ تَرَكَتْ زَوْجَهَا وَأُمَّهَا وَإِخْوَتَهَا لأَبِيهَا وَأُمِّهَا وَإِخْوَتَهَا لأُمِّهَا : فَلِزَوْجِهَا النِّصْفُ ثَلاَثَةُ أَسْهُمٍ ، وَلأُمِّهَا السُّدُسُ سَهْمٌ ، وَلإِخْوَتِهَا لأُمِّهَا الثُّلُثُ سَهْمَانِ ، وَلَمْ يَجْعَلْ لإِخْوَتِهَا لأَبِيهَا وَأُمِّهَا مِنَ الْمِيرَاثِ شَيْئًا فِي قَضَاءِ عَلِي ، وَشَرَّكَ بَيْنَهُمْ عُمَرُ وَعَبْدُ اللهِ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ :بَيْنَ الإِخْوَةِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ مَعَ بَنِي الأُمِّ فِي الثُّلُثِ الَّذِي وَرِثُوا ، غَيْرَ أَنَّهُمْ شَرَّكُوا ذُكُورَهُمْ وَإِنَاثَهُمْ فِيهِ سَوَاءٌ.

(٣١٧٤٦) حضرت ابراہیم نے اس عورت کے بارے میں فرمایا جس نے موت کے وقت اپنے شوہر، ماں، حقیقی بھائی اور ماں شریک بھائی چھوڑے کہ اس کے شوہر کے تین حصے یعنی کل مال کا نصف ہوگا اور اس کی ماں کے لئے ایک حصہ یعنی کل مال کا چھٹا حصہ ہوگا، اور اس کے ماں شریک بھائیوں کے لئے دو حصے یعنی ایک تہائی مال ہوگا، اور آپ نے اس عورت کے باپ اور ماں کو میراث کا کوئی حصہ نہیں دلایا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فیصلے پر عمل کرتے ہوئے جبکہ حضرت عمر اور عبداللہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم نے حقیقی بھائیوں کو ماں شریک بھائیوں کا شریک بنایا اس ایک تہائی مال میں جس کے وہ وارث ہوئے، سوائے اس بات کے کہ ان حضرات نے ان میں سے مردوں اور عورتوں کو برابر حصہ دلایا۔

(٣١٧٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ :أَنَّ عُثْمَانَ شَرَّكَ بَيْنَهُمْ.

(٣١٧٤٧) حضرت ابو مجلز فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی ان ورثاء کو برابر کا شریک بنایا تھا۔

(٣١٧٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ ابْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ شُرَيْحٍ وَمَسْرُوقٍ :أَنَّهُمَا شَرَّكَا الإِخْوَةَ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ مَعَ الإِخْوَةِ مِنَ الأُمِّ.

(٣١٧٤٨) ابن المنتشر فرماتے ہیں کہ حضرت شریح اور مسروق نے بھی حقیقی بھائیوں کو ماں شریک بھائیوں کا شریک بنایا۔

(٣١٧٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، بِمِثْلِهِ ، قَالَ :مَا زَادَهُمَ الأَبُ إِلاَّ قُرْبًا.

(٣١٧٤٩) عمرو بن شعیب سعید بن میتب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بھی اس مسئلے میں ایسا ہی فیصلہ کیا، اور فرمایا کہ باپ نے صرف ان میں قرابت کا ہی اضافہ کیا ہے۔

(٣١٧٥٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ قَالَ : لأُمِّهَا السُّدُسُ ، وَلِزَوْجِهَا الشَّطْرُ ، وَالثُّلُثُ بَيْنَ الإِخْوَةِ مِنَ الأُمِّ وَالإِخْوَةِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ.

(٣١٧٥٠) ابن طاؤس روایت کرتے ہیں کہ حضرت طاؤس نے فرمایا کہ اس میت کی ماں کو چھٹا حصہ اور اس کے شوہر کو نصف مال

دیا جائے گا۔ اور ایک تہائی ماں شریک بھائیوں اور حقیقی بھائیوں کے درمیان تقسیم کیا جائے گا۔

(۳۱۷۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، قَالَ :مَاتَتِ ابْنَةٌ لِلْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ وَتَرَكَتْ زَوْجَهَا وَأُمَّهَا وَإِخْوَتَهَا لأُمِّهَا وَإِخْوَتَهَا لأَبِيهَا وَأُمِّهَا ، فَارْتَفَعُوا إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، فَأَعْطَى الزَّوْجَ النِّصْفَ ، وَالأُمَّ السُّدُسَ ، وَأَشْرَكَ بَيْنَ الإِخْوَةِ مِنَ الأُمِّ وَالإِخْوَةِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ ، وَقَالَ لِلزَّوْجِ :أَمْسِكْ عَنْ أَتْرَابِكَ ، أَيَلْحَقُ بِهِمْ سَهْمٌ آخَرُ ، حَتَّى يُنْظَر حُبْلَى هِيَ أَمْ لاَ ؟.

(۳۱۷۵۱) عبد اللہ بن محمد بن عقیل فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن حسن کی ایک بیٹی فوت ہوگئی اور اس نے شوہر، ماں، ماں شریک بھائی اور حقیقی بھائی چھوڑے، انہوں نے معاملہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ تک پہنچایا تو انہوں نے شوہر کو نصف مال اور ماں کو چھٹا حصہ دیا، اور ماں شریک بھائیوں اور حقیقی بھائیوں کو برابر کا شریک بنایا، اور شوہر سے فرمایا کہ اپنے ہم عمروں سے رکے رہو کہ آیا ان کو ایک اور حصہ ملتا ہے؟ یہاں تک کہ یہ بات معلوم ہو جائے کہ وہ حاملہ ہے یا نہیں؟

(۳۱۷۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ وَعُمَرُ يُشَرِّكَانِ ، قَالَ : وَكَانَ عَلِيٌّ لاَ يُشَرِّكُ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :وَهَذِهِ مِنْ سِتَّةِ أَسْهُمٍ :لِلزَّوْجِ النِّصْفُ ثَلاَثَةُ أَسْهُمٍ ، وَلِلأُمِّ السُّدُسُ ، وَلِلإِخْوَةِ مِنَ الأُمِّ الثُّلُثُ وَهُوَ سَهْمَانِ.

(۳۱۷۵۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ اور عمر رضی اللہ عنہما ان کو برابر کا شریک رکھا کرتے تھے، فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کو برابر شریک نہیں بناتے تھے۔

حضرت ابو بکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ چھ حصوں سے نکلے گا شوہر کے لیے تین حصے یعنی آدھا مال اور ماں کے لئے چھٹا حصہ اور ماں شریک بھائیوں کے لئے ایک تہائی مال جو کہ دو حصے ہیں۔

(۱۸) مَنْ كَانَ لاَ يُشَرِّكُ بين الإخوةِ والأخواتِ لأمٍّ و أبٍ مع الإخوةِ لِلأمِّ فِي ثلثِهم ، ويقول هُوَ لَهُم

ان حضرات کا بیان جو حقیقی بھائیوں اور بہنوں کو شریک نہیں بناتے ماں شریک بھائیوں کے ساتھ ان کے ایک تہائی مال میں، اور فرماتے ہیں کہ وہ مال انہی کے لئے ہے

(۳۱۷۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ :أَنَّهُ كَانَ لاَ يُشَرِّكُ.

(۳۱۷۵۳) عبد اللہ بن سلمہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کو برابر شریک نہیں رکھا کرتے تھے۔

(۳۱۷۵۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ :أَنَّهُ كَانَ لاَ يُشَرِّكُ.

(۳۱۷۵۴) حضرت حارث، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہی بات نقل کرتے ہیں۔

(٣١٧٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ لاَ يُشَرِّكُ.

(۳۱۷۵۵) حضرت ابراہیم نے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہی روایت کی ہے۔

(٣١٧٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ هُزَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يُشَرِّكُ ، وَيَقُولُ : تَنَاهَتِ السِّهَامُ.

(۳۱۷۵۶) حضرت ھزیل سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ان بھائیوں کو شریک نہیں رکھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ حصے ختم ہو گئے۔

(٣١٧٥٧) حَدَّثَنَا مَعْشَرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنْ عَلِيٍّ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يُشَرِّكُ بَيْنَهُمْ.

(۳۱۷۵۷) حضرت ابو مجلز حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ بھی ان بھائیوں کو شریک نہیں بنایا کرتے تھے۔

(٣١٧٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يُشَرِّكُ.

(۳۱۷۵۸) حضرت شعبی بھی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے یہی مضمون نقل کرتے ہیں۔

(٣١٧٥٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُد ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ : أَنَّ عَلِيًّا وَأَبَا مُوسَى وَأُبَيًّا كَانُوا لاَ يُشَرِّكُونَ ، قَالَ وَكِيعٌ : وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إلاَّ اخْتَلَفُوا عَنْهُ فِي الشَّرِكَةِ ، إلاَّ عَلِيٌّ فَإِنَّهُ كَانَ لاَ يُشَرِّكُ.

(۳۱۷۵۹) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ حضرت علی اور حضرت ابو موسیٰ اور حضرت ابی رضی اللہ عنہ بھی ان بھائیوں کو شریک نہیں بنایا کرتے تھے۔ حضرت وکیع فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے ان سے اختلاف کیا ہے شریک کرنے کے بارے میں سوائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کہ وہ شریک نہیں بناتے تھے۔

(١٩) فِي الخالةِ والعمّةِ، مَنْ كَانَ يورّثهما

خالہ اور پھوپھی کا بیان، اور ان حضرات کا بیان جو ان کو وارث قرار دیتے ہیں

(٣١٧٦٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عُمَرَ : أَنَّهُ قَسَمَ الْمَالَ بَيْنَ عَمَّةٍ وَخَالَةٍ.

(۳۱۷۶۰) حضرت زر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مال پھوپھی اور خالہ کے درمیان تقسیم فرمایا۔

(٣١٧٦١) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ زِيَادٍ ، قَالَ : إنِّي لأَعْلَمُ مَا صَنَعَ عُمَرُ ، جَعَلَ الْعَمَّةَ بِمَنْزِلَةِ الأَبِ ، وَالْخَالَةَ بِمَنْزِلَةِ الأُمِّ.

(۳۱۷۶۱) زیاد فرماتے ہیں کہ بے شک میں جانتا ہوں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں کیا عمل فرمایا، انہوں نے پھوپھی کو

باپ کے قائم مقام قرار دیا اور خالہ کو ماں کے برابر قرار دیا۔

(٣١٧٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ :لِلْعَمَّةِ الثُّلُثَانِ ، وَلِلْخَالَةِ الثُّلُثُ.

(۳۱۷۶۲) حضرت حسن سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھوپھی کے لئے دو تہائی مال ہے اور خالہ کے لئے ایک تہائی مال ہے۔

(٣١٧٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْعَبْسِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عَلِيٍّ :أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ بِقَوْلِ عُمَرَ :لِلْعَمَّةِ الثُّلُثَانِ ، وَلِلْخَالَةِ الثُّلُثُ.

(۳۱۷۶۳) حضرت سلیمان عبسی ایک آدمی کے واسطے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ پھوپھی اور خالہ کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے موافق ارشاد فرماتے تھے کہ پھوپھی کے لیے دو تہائی مال اور خالہ کے لئے ایک تہائی مال ہے۔

(٣١٧٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، أَنَّهُ كَانَ يُنَزِّلُ الْعَمَّةَ بِمَنْزِلَةِ الأَبِ ، وَالْخَالَةَ بِمَنْزِلَةِ الأُمِّ.

(۳۱۷۶۴) شعبی حضرت مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ وہ پھوپھی کو باپ کے قائم مقام ٹھہراتے تھے اور خالہ کو ماں کے قائم مقام۔

(٣١٧٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانَ عُمَرُ وَعَبْدُ اللهِ يُوَرِّثَانِ الْخَالَةَ وَالْعَمَّةَ إِذَا لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُمَا.

قَالَ إِبْرَاهِيمُ :كَانُوا يَجْعَلُونَ الْعَمَّةَ بِمَنْزِلَةِ الأَبِ ، وَالْخَالَةَ بِمَنْزِلَةِ الأُمِّ.

(۳۱۷۶۵) اعمش حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ خالہ اور پھوپھی کو وارث ٹھہراتے تھے جب ان کے علاوہ کوئی اور وارث نہ ہو، حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ وہ حضرات پھوپھی کو باپ کے قائم مقام اور خالہ کو ماں کے قائم مقام رکھتے تھے۔

(٣١٧٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ بَشِيرٍ الْهَمْدَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْخَالَةِ وَالْعَمَّةِ :لِلْعَمَّةِ الثُّلُثَانِ ، وَلِلْخَالَةِ الثُّلُثُ.

(۳۱۷۶۶) شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ خالہ اور پھوپھی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ پھوپھی کے لئے دو تہائی مال اور خالہ کے لئے ایک تہائی مال ہے۔

(٣١٧٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ وَمُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:كَانُوا يُوَرِّثُونَ بِقَدْرِ أَرْحَامِهِمْ.

(۳۱۷۶۷) حضرت منصور اور مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ صحابہ کرام ان کی رشتہ داریوں کے مطابق ان کو وارث ٹھہرایا کرتے تھے۔

(٣١٧٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّ عُمر وَرَّثَ الْخَالَةَ وَالْعَمَّةَ ، فَوَرَّثَ الْعَمَّةَ

الثُّلُثَيْنِ ، وَالْخَالَةَ الثُّلُثَ.

(۳۱۷۶۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خالہ اور پھوپھی کو وارث بنایا اور پھوپھی کو دو تہائی مال دلایا اور خالہ کو ایک تہائی مال۔

(۳۱۷۶۹) حَدَّثَنَا سُوَيْد بْنُ عَمْرو ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ : لِلْعَمَّةِ الثُّلُثَانِ ، وَلِلْخَالَةِ الثُّلُثُ.

(۳۱۷۶۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھوپھی کے لئے دو تہائی مال اور خالہ کے لئے ایک تہائی مال ہے۔

(۳۱۷۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ : دُعِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جِنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ ، فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ ، فَقَالَ : مَا تَرَكَ ؟ قَالُوا : تَرَكَ عَمَّةً وَخَالَةً ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : رَجُلٌ مَاتَ وَتَرَكَ عَمَّةً وَخَالَةً ، ثُمَّ سَارَ ، ثُمَّ قَالَ : رَجُلٌ مَاتَ وَتَرَكَ عَمَّةً وَخَالَةً ، ثُمَّ قَالَ : لَمْ أَجِدْ لَهُمَا شَيْئًا. (ابوداؤد ۳۶۱۔ سعید بن منصور ۱۶۳)

(۳۱۷۷۰) حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک انصاری کے جنازے میں بلایا گیا پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوکر تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے کون کون سے رشتہ دار چھوڑے لوگوں نے کہا کہ اس نے ایک پھوپھی اور ایک خالہ چھوڑی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آدمی ہے جو مرا اور مرتے ہوئے ایک پھوپھی اور ایک خالہ چھوڑ گیا پھر تھوڑا چلے اور پھر فرمایا کہ یہ آدمی ہے جس نے مرتے ہوئے پھوپھی اور خالہ کو چھوڑا ہے پھر فرمایا کہ میں ان کے لئے کوئی حصہ نہیں پاتا۔

(۳۱۷۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : عَجَبًا لِلْعَمَّةِ تُورِثُ، وَلاَ تَرِثُ.

(۳۱۷۷۱) محمد بن ابی بکر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھوپھی کا عجیب حال ہے کہ دوسرے رشتہ دار تو اس کے وارث بنتے ہیں مگر وہ کسی کی وارث نہیں بنتی۔

(۳۱۷۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ ، قَالَ : سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مِيرَاثِ الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ وَهُوَ رَاكِبٌ ، فَسَكَتَ ، ثُمَّ سَارَ هُنَيْهَةً ، ثُمَّ قَالَ : حَدَّثَنِي جِبْرِيلُ أَنَّهُ لاَ مِيرَاثَ لَهُمَا.

(۳۱۷۷۲) شریک بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پھوپھی اور خالہ کی میراث کے بارے میں سوال کیا گیا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر کے لئے خاموش ہو گئے پھر تھوڑا چلے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے جبرائیل علیہ السلام نے بیان کیا ہے کہ ان کا وراثت میں کوئی حق نہیں۔

(۳۱۷۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ: أَنَّهُ كَانَ يَرَى الْمِيرَاثَ لِلْمَوَالِي دُونَ الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ.

(۳۱۷۷۳) اشعث فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ آقاؤں کے لئے میراث کے تو قائل تھے لیکن پھوپھی اور خالہ کے لیے میراث کے قائل نہیں تھے۔

(۲۰) رجلٌ مات ولم يترك إلاّ خالًا

اس آدمی کا بیان جس نے مرتے وقت صرف ایک ماموں چھوڑا

(۳۱۷۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ الزُّرَقِيِّ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ الأَنْصَارِيِّ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ : أَنَّ رَجُلاً رَمَى رَجُلاً بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ وَلَيْسَ لَهُ وَارِثٌ إلاَّ خَالٌ ، فَكَتَبَ فِي ذَلِكَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ إلَى عُمَرَ ، فَكَتَبَ إلَيْهِ عُمَرُ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اللَّهُ وَرَسُولُهُ مَوْلَى مَنْ لاَ مَوْلَى لَهُ ، وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لاَ وَارِثَ لَهُ. (ترمذی ۲۱۰۳۔ ابن ماجہ ۲۷۳۷)

(۳۱۷۷۴) حضرت ابوامامہ بن سھل بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے ایک آدمی کو تیر مارا جس سے وہ آدمی مر گیا جبکہ اس کا ایک ماموں کے علاوہ کوئی وارث نہیں تھا تو اس کے بارے میں حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ اور اس کا رسول اس آدمی کے ولی ہیں جس کا کوئی ولی نہ ہو اور ماموں اس آدمی کا وارث ہے جس کا کوئی وارث نہ ہو۔

(۳۱۷۷٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، قَالَ: وَرَّثَ عُمَرُ الْخَالَ الْمَالَ كُلَّهُ، قَالَ: كَانَ خَالاً وَمَوْلًى.

(۳۱۷۷۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ماموں کو تمام مال کا وارث قرار دیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ ماموں ماموں بھی تھا اور ولی بھی تھا۔

(۳۱۷۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ: أَنَّ عُمَرَ وَرَّثَ خَالاً وَمَوْلًى مِنْ مَوْلاَهُ.

(۳۱۷۷۶) حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ماموں کو اس آدمی کا ماموں اور مولا قرار دیا جس کا وہ ولی ہو۔

(۳۱۷۷۷) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا بُدَيْلُ بْنُ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيُّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ ، عَنِ الْمِقْدَامِ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْخَالُ وَارِثُ مَنْ لاَ وَارِثَ لَهُ. (ابوداؤد ۲۸۹۱۔ ابن حبان ۶۰۳۵)

(۳۱۷۷۷) حضرت مقدام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ماموں اس آدمی کا وارث ہے جس کا کوئی وارث نہ ہو۔

(۲۱) رجلٌ مات وترك خاله وابنة أخِيهِ، أو ابنة أُختِهِ

اس آدمی کا بیان جو مرتے ہوئے اپنا ماموں اور ایک بھتیجی یا بھانجی چھوڑ جائے

(۳۱۷۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :سُئِلَ مَسْرُوقٌ عَنْ رَجُلٍ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ وَارِثٌ إلاَّ خَالُهُ وَابْنَةُ أَخِيه ؟ قَالَ :لِلْخَالِ نَصِيبُ أُخْتِهِ ، وَلاِبْنَةِ الأَخِ نَصِيبُ أَبِيهَا.

(۳۱۷۷۸) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا کہ جو اس حال میں مرا کہ اس کا سوائے ماموں اور بھتیجی کے کوئی وارث نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا ماموں کے لیے اس کی بہن جتنا مال اور بھتیجی کے لیے اس کے باپ جتنا۔

(۳۱۷۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، قَالَ :هَلَكَ ابْنُ دَحْدَاحَةَ وَكَانَ ذَا رَأْيٍ فِيهِمْ ، فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاصِمَ بْنَ عَدِيٍّ ، فَقَالَ :هَلْ كَانَ لَهُ فِيكُمْ نَسَبٌ ؟ قَالَ :لاَ ، قَالَ :فَأَعْطَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيرَاثَهُ ابْنَ أُخْتِهِ أَبَا لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ. (عبدالرزاق ۱۹۱۲۰)

(۳۱۷۷۹) حضرت واسع بن حبان فرماتے ہیں کہ حضرت ابن دحداحہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے جو کہ صحابہ کرام میں صاحب رائے آدمی تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور پوچھا کہ کیا ان کی تمہارے ساتھ کوئی قرابت داری تھی؟ انہوں نے عرض کیا کہ نہیں راوی کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی میراث ان کے بھانجے ابولبابہ بن عبدالمنذ ر رضی اللہ عنہ کو دے دی۔

(۳۱۷۸۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ وُهَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوس ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لأَوْلَى رَجُلٍ. (بخاری ۶۷۳۲۔ مسلم ۱۲۳۳)

(۳۱۷۸۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وراثتیں ان کے حق داروں کو پہنچادو اور جو مال بچ جائے، وہ قریب ترین رشتہ دار کے لیے ہے۔

(۳۱۷۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ ، قَالَ :كَانَ ثَابِتُ ابْنُ الدَّحْدَاحِ رَجُلاً أَتِيًا - يَعْنِي :طَارِئًا - وَكَانَ فِي بَنِي أُنَيفٍ ، أَوْ فِي بَنِي الْعَجْلاَنِ ، فَمَاتَ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا إلاَّ ابْنَ أُخْتِهِ أَبَا لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ ، فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيرَاثَهُ. (عبدالرزاق ۱۹۱۲۰)

(۳۱۷۸۱) حضرت واسع ابن حبان فرماتے ہیں کہ ثابت ابن دحداح رضی اللہ عنہ ایک اجنبی آدمی تھے وہ بنو اُنیف یا بنوعجلان کے علاقے

میں رہتے تھے چنانچہ وہ فوت ہو گئے اور اپنے بھانجے کے علاوہ کوئی وارث نہیں چھوڑا اور ان کا نام لبابہ بن عبد المنذر تھا پس نبی کریم ﷺ نے ان کی میراث انہی کو دے دی۔

(۲۲) فِي ابنةٍ ومولاه

بیٹی اور آزاد کردہ غلام کی میراث کے بیان میں

(۳۱۷۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، قَالَ : تَدْرِي مَا ابْنَةُ حَمْزَةَ مِنِّي هِيَ أُخْتِي لأُمِّي ، أَعْتَقَتْ رَجُلاً فَمَاتَ فَقُسِمَ مِيرَاثُهُ بَيْنَ ابْنَتِهِ وَبَيْنَهَا ، قَالَ : عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (سعید بن منصور ۱۷۳)

(۳۱۷۸۲) حضرت عبید بن ابی الجعد سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن شداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کا مجھ سے کیا رشتہ ہے؟ وہ میری ماں شریک بہن ہے، انہوں نے ایک آدمی آزاد کیا چنانچہ وہ مر گیا اس کی وراثت انکے اور اس کی بیٹی کے درمیان تقسیم ہوگئی۔ اور یہ کام رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہوا۔

(۳۱۷۸۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنِ ابْنَةِ حَمْزَةَ - قَالَ مُحَمَّدٌ : وَهِيَ أُخْتُ ابْنِ شَدَّادٍ لأُمِّهِ - قَالَتْ : مَاتَ مَوْلًى لِي وَتَرَكَ ابْنَتَهُ ، فَقَسَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَهُ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنَتِهِ ، فَجَعَلَ لِي النِّصْفَ وَلَهَا النِّصْفَ.

(۳۱۷۸۳) حضرت عبد اللہ بن شداد فرماتے ہیں کہ حضرت حمزہ کی بیٹی (جو حضرت عبد اللہ بن شداد کی ماں شریک بہن تھیں) نے فرمایا کہ میرا آزاد کردہ غلام فوت ہو گیا اور اپنی ایک بیٹی چھوڑ گیا رسول اللہ ﷺ نے اس کا مال میرے اور اس کی بیٹی کے درمیان تقسیم فرمایا آدھا مال مجھے اور آدھا اسے عطا فرمایا۔

(۳۱۷۸۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى ابْنَةَ حَمْزَةَ النِّصْفَ وَابْنَتَهُ النِّصْفَ.

(۳۱۷۸۴) حضرت عبد اللہ بن شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو آدھا مال اور ان کے غلام کی بیٹی کو آدھا مال عطا فرمایا۔

(۳۱۷۸۵) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ : أَنَّ رَجُلاً مَاتَ وَتَرَكَ ابْنَتَهُ وَمَوَالِيَهُ الَّذِينَ أَعْتَقُوهُ فَأَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهُ النِّصْفَ وَمَوَالِيَهُ النِّصْفَ. (ابو داؤد ۳۶۳- بیهقی ۲۴۱)

(۳۱۷۸۵) حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی فوت ہوا اور اس نے ایک بیٹی اور کچھ آقا چھوڑے جنہوں نے اس

کو آزاد کر دیا تھا تو نبی کریم ﷺ نے اس کی بیٹی کو اور اس کے آقاؤں کو آدھا آدھا مال عطا فرمایا۔

(٣١٧٨٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ شَمُوسٍ الْكِنْدِيَّةِ ، قَالَتْ : قَاضَيْت إلَى عَلِيٍّ فِي أَبِي : مَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ غَيْرِي وَمَوْلاَهُ ، فَأَعْطَانِي النِّصْفَ وَمَوْلاَهُ النِّصْفَ.

(۳۱۷۸۶) حضرت شموس کندیہ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے باپ کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فیصلہ لیا۔ جبکہ میرے والد صاحب فوت ہوئے تھے اور سوائے میرے اور اپنے آقا کے کسی کو نہیں چھوڑا تو انہوں نے آدھا مال مجھے عطا فرمایا اور آدھا مال ان کے آقا کو۔

(٣١٧٨٧) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ شَمُوسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، بِمِثْلِهِ.

(۳۱۷۸۷) ایک دوسری سند سے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہی واقعہ منقول ہے۔

(٣١٧٨٨) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي الْكَنُودِ ، عَنْ عَلِيٍّ : أَنَّهُ قَضَى فِي ابْنَةٍ وَمَوْلًى ، أَعْطَى الْبِنْتَ النِّصْفَ ، وَالْمَوْلَى النِّصْفَ.

(۳۱۷۸۸) ابوالکنود روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک بیٹی اور ایک آقا کے وارث ہونے کی صورت میں یہ فیصلہ فرمایا کہ آدھا مال بیٹی کو اور آدھا مال آقا کو دے دیا جائے۔

(٣١٧٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : أَنَّ مَوْلًى لابْنَةِ حَمْزَةَ مَاتَ وَتَرَكَ ابْنَتَهُ وَابْنَةَ حَمْزَةَ ، فَأَعْطَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَةَ حَمْزَةَ النِّصْفَ ، وَابْنَتَهُ النِّصْفَ.

(۳۱۷۸۹) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کا آزاد کردہ غلام فوت ہو گیا اور اس نے اپنی بیٹی اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو اپنے پیچھے چھوڑا رسول اللہ ﷺ نے آدھا مال حضرت حمزہ کی بیٹی کو اور آدھا مال میت کی بیٹی کو دے دیا۔

(٣١٧٩٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، قَالَ : خَاصَمْت إلَى شُرَيْحٍ فِي مَوْلًى لَنَا مَاتَ وَتَرَكَ ابْنَتَيْهِ وَمَوَالِيَهُ ، فَأَعْطَى شُرَيْحٌ ابْنَتَيْهِ الثُّلُثَيْنِ ، وَأَعْطَى مَوْلاَهُ الثُّلُثَ.

(۳۱۷۹۰) ابوحصین سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شریح رحمہ اللہ سے اس مسئلے میں فیصلہ طلب کیا کہ ہمارا ایک آزاد کردہ غلام فوت ہو گیا اور اپنی دو بیٹیاں اور چند آقاؤں کو چھوڑ گیا، حضرت شریح نے اس کی دو بیٹیوں کو دو تہائی مال عطا فرمایا اور اس کے مولا کو ایک تہائی مال عطا فرمایا۔

(٣١٧٩١) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : ذُكِرَ عِنْدَهُ حَدِيثُ ابْنَةِ حَمْزَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهَا النِّصْفَ ، فَقَالَ : إنَّمَا أَطْعَمَهَا إيَّاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُعْمَةً.

(۳۱۷۹۱) اعمش فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کے سامنے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کی حدیث ذکر کی گئی کہ نبی کریم ﷺ نے اس کو نصف مال عطا فرمایا آپ نے فرمایا کہ ان کو نبی کریم ﷺ نے بطور عطیے کے مال عطا فرمایا ہے۔

(۳۱۷۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ :أَنَّ مَوْلًى لاِبْنَةِ حَمْزَةَ مَاتَ وَتَرَكَ ابْنَتَهُ وَابْنَةَ حَمْزَةَ ، فَأَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهُ النِّصْفَ ، وَابْنَةَ حَمْزَةَ النِّصْفَ.
قَالَ أَبُو بَكْرٍ :وَهَذِهِ مِنْ سَهْمَيْنِ :لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِلْمَوْلَى النِّصْفُ. (طحاوی ۴۰۱۔ بیہقی ۲۴۱)

(۳۱۷۹۲) حضرت عبداللہ بن شداد فرماتے ہیں کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کا آزاد کردہ غلام فوت ہو گیا اور اپنی بیٹی اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی چھوڑ گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدھا مال اس کی بیٹی کو اور آدھا مال حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو عطا فرمایا۔
حضرت ابو بکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ دو حصوں سے نکلے گا آدھا مال بیٹی کے لئے اور آدھا مال آقا کے لئے۔

(۴۳) فِي المملوكِ وأهلِ الكِتابِ مَنْ قَالَ لاَ يحجبون ولا يرثون

غلاموں اور اہل کتاب کا بیان اور ان حضرات کا بیان کہ جن کے نزدیک یہ لوگ نہ کسی کو وراثت سے روکتے ہیں نہ کسی کے وارث ہوتے ہیں

(۳۱۷۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ. وَعَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقُولُ فِي الْمَمْلُوكِينَ وَأَهْلِ الْكِتَابِ :لاَ يَحْجُبُونَ ، وَلاَ يَرِثُونَ.

(۳۱۷۹۳) حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ غلاموں اور اہل کتاب کے بارے میں فیصلہ کرتے تھے کہ نہ وہ کسی کو وراثت سے روکتے ہیں اور نہ کسی مسلمان کے وارث ہوتے ہیں۔

(۳۱۷۹۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ :لاَ يَحْجُبُونَ وَلاَ يَرِثُونَ.

(۳۱۷۹۴) حضرت ابراہیم حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے یہی بات نقل فرماتے ہیں۔

(۳۱۷۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ ، قَالَ عُمَرُ :لاَ يَحْجُبُ مَنْ لاَ يَرِثُ.

(۳۱۷۹۵) محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو آدمی خود وارث نہیں بن سکتا وہ کسی کو وراثت سے روک بھی نہیں سکتا۔

(۳۱۷۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي صَادِقٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :الْمَمْلُوكُونَ لاَ يَرِثُونَ ، وَلاَ يَحْجُبُونَ.

(۳۱۷۹۶) ابوصادق سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غلام کسی کے وارث ہوتے ہیں نہ ہی کسی کو وراثت سے روکتے ہیں۔

(۳۱۷۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي صَادِقٍ :أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ عَلِيًّا عَنِ امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَتَرَكَتْ أُخْتَهَا وَأُمَّهَا مَمْلُوكَةٌ ؟ فَقَالَ عَلِيٌّ :هَلْ يُحِيطُ السُّدُسُ بِرَقَبَتِهَا ؟ فَقَالَ :لاَ ، فَقَالَ :دَعْنَا مِنْهَا سَائِرَ الْيَوْمِ.

(۳۱۷۹۷) ابوصادق سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس عورت کے بارے میں سوال کیا جس کی بہن فوت ہوگئی اس حال میں کہ اس کی ماں غلام ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا اس کے مال کا چھٹا حصہ اس کی ماں کو آزاد کرانے کے لئے کافی ہوسکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے آج کا دن اس میں غور کرنے کی مہلت دو۔

(۳۱۷۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ أَعْطَى مِيرَاثَ رَجُلٍ - أَخُوهُ مَمْلُوكٌ - بَنِي أَخِيهِ الأَحْرَارَ.

(۳۱۷۹۸) حضرت ابوعمرو شیبانی فرماتے ہیں کہ حضرت شریح نے ایک آدمی کی میراث (جس کا بھائی غلام تھا) اس کے آزاد بھتیجوں کو بھی دلا دی تھی۔

(۳۱۷۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : يَرِثُهُ بَنُو أَخِيهِ الأَحْرَارُ.

(۳۱۷۹۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عامر نے فرمایا کہ ایسے آدمی کے وارث اس کے آزاد بھتیجے ہوں گے۔

(۳۱۸۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ : فِي رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ أُمَّهُ مَمْلُوكَةً ، وَجَدَّتَهُ حُرَّةً ، قَالَ : الْمَالُ لِلْجَدَّةِ.

(۳۱۸۰۰) ھشام روایت کرتے ہیں ان کے والد نے اس آدمی کے بارے میں کہ جس نے مرتے ہوئے اپنی ماں کو غلامی کی حالت میں اور اپنی دادی کو آزادی کی حالت میں چھوڑا تھا کہ اس آدمی کا مال دادی کے لئے ہوگا۔

(۳۱۸۰۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلِيٍّ وَزَيْدٍ : فِي الْمَمْلُوكِينَ وَالْمُشْرِكِينَ ، قَالاَ : لاَ يَحْجُبُونَ ، وَلاَ يَرِثُونَ.

(۳۱۸۰۱) حضرت ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ نے غلاموں اور مشرکین کے بارے میں فرمایا کہ نہ وہ کسی کو وراثت سے روکتے ہیں اور نہ خود کسی کے وارث ہوتے ہیں۔

(۲٤) مَنْ كَانَ يحجب بِهِم ولا يورّثهم

ان حضرات کا بیان جو ان لوگوں کو وراثت سے مانع تو قرار دیتے ہیں لیکن ان کو کسی کا وارث نہیں بناتے

(۳۱۸۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ. وَعَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ : أَنَّهُ كَانَ يَحْجُبُ بِالْمَمْلُوكِينَ وَأَهْلِ الْكِتَابِ ، وَلاَ يُوَرِّثُهُمْ.

(۳۱۸۰۲) حضرت شعبی سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ غلاموں کو اور اہل کتاب کو وراثت سے روکنے والا تو قرار دیتے تھے لیکن ان کو وارث نہیں بناتے تھے۔

(٣١٨٠٣) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ وَتَرَكَ أَبَاهُ ، أَوْ أَخَاهُ ، أَو ابْنَهُ مَمْلُوكًا وَلَمْ يَتْرُكْ وَارِثًا فَإِنَّهُ يُشْتَرَى فَيُعْتَقُ ، ثُمَّ يُوَرَّثُ.

(٣١٨٠٣) حضرت اعمش سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد نقل فرمایا کہ جب آدمی مر جائے اور اپنا باپ یا بھائی یا بیٹا غلامی کی حالت میں چھوڑے اور کوئی وارث نہ چھوڑے تو اس کو خرید لیا جائے پھر اس کو آزاد کر دیا جائے اور پھر وارث بنا دیا جائے۔

(٣١٨٠٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ : فِي رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ أَبَاهُ مَمْلُوكًا ، قَالَ : يُشْتَرَى مِنْ مَالِهِ فَيُعْتَقُ ، ثُمَّ يُوَرَّثُ ، قَالَ : وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُولُهُ.

(٣١٨٠٤) حضرت محمد سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے مرتے ہوئے اپنے باپ کو غلامی کی حالت میں چھوڑا تھا کہ اس کو اس کے مال سے خرید لیا جائے پھر آزاد کر دیا جائے اور پھر وارث بنا دیا جائے، راوی کہتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل تھے۔

(٣١٨٠٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، بِمِثْلِهِ.

(٣١٨٠٥) حضرت ابراہیم نے ایک دوسری سند سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہی بات نقل فرمائی ہے۔

(٢٥) مَنْ كَانَ يورِّث ذوِي الأرحامِ دون الموالِي

ان حضرات کا بیان جو ذوی الأرحام کو وارث قرار دیتے ہیں، اور موالی کو وارث قرار نہیں دیتے

(٣١٨٠٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ وَعَبْدُ اللهِ يُعْطِيَانِ الْمِيرَاثَ ذَوِي الأَرْحَامِ ، قَالَ فُضَيْلٌ : فَقُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ : فَعَلِيٌّ ؟ قَالَ : كَانَ أَشَدَّهُمْ فِي ذَلِكَ : أَنْ يُعْطِيَ ذَوِي الأَرْحَامِ.

(٣١٨٠٦) حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ذوی الأرحام کو میراث دلایا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم سے پوچھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کیا فرماتے تھے انہوں نے فرمایا کہ وہ ذوی الأرحام کو میراث دلانے میں پہلے سے دونوں حضرات سے زیادہ سخت تھے۔

(٣١٨٠٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَعُمَرَ وَعَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ ، بِمِثْلِهِ.

(٣١٨٠٧) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم، حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہم سے یہی بات منقول ہے۔

(٣١٨٠٨) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ - قَالَ أَبُو بَكْرٍ : أَظُنُّهُ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ - قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ أَبِي الدَّرْدَاءِ - وَكَانَ قَاضِيًا - فَأَتَاهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : إِنَّ ابْنَ أُخْتِي مَاتَ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا ، فَكَيْفَ تَرَى فِي مَالِهِ ؟ قَالَ : انْطَلِقْ فَاقْبِضْهُ.

(۳۱۸۰۸) حضرت جبیر بن نفیر فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا جبکہ وہ قاضی تھے کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ میرا بھائی فوت ہو گیا ہے اور اس نے کوئی وارث نہیں چھوڑا آپ اس کے مال کے بارے میں کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا کہ جاؤ اور اس کا مال لے لو۔

(۳۱۸۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَيَّانَ الْجُعْفِيِّ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ : أَنَّ عَلِيًّا أُتِيَ فِي ابْنَةٍ وَامْرَأَةٍ وَمَوَالِي ، فَأَعْطَى الابْنَةَ النِّصْفَ ، وَالْمَرْأَةَ الثُّمُنَ ، وَرَدَّ مَا بَقِيَ عَلَى الابْنَةِ ، وَلَمْ يُعْطِ الْمَوَالِي شَيْئًا.

(۳۱۸۰۹) سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیٹی اور بیوی اور آقاؤں کی وراثت کے بارے میں سوال کیا گیا۔ آپ نے بیٹی کو آدھا مال دیا اور بیوی کو مال کا آٹھواں حصہ، اور باقی ماندہ مال واپس بیٹی کو لوٹا دیا اور آقاؤں کو کوئی چیز نہیں دی۔

(۳۱۸۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مَيْسَرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : أَنَّهُ أَنْكَرَ حَدِيثَ ابْنَةِ حَمْزَةَ ، وَقَالَ : إِنَّمَا أَطْعَمَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُعْمَةً.

(۳۱۸۱۰) حضرت میسرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کی حدیث کو منکر قرار دیا اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بطور عطیہ کے مال دیا ہے۔

(۳۱۸۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، قَالَ : أَوْصَى مَوْلًى لِعَلْقَمَةَ لأَهْلِ عَلْقَمَةَ بِالثُّلُثِ ، وَأَعْطَى ابْنَ أَخِيهِ لأُمِّهِ الثُّلُثَيْنِ.

(۳۱۸۱۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ کے ایک آزاد کردہ غلام نے حضرت علقمہ کے گھر والوں کے لئے ایک تہائی مال کی وصیت کی اور اس نے اپنے ماں شریک بھائی کے بیٹے کو دو تہائی مال دیا۔

(۳۱۸۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : أُتِيَ عَلِيٌّ فِي رَجُلٍ تَرَكَ جَدَّتَهُ وَمَوَالِيَهُ ، فَأَعْطَى الْجَدَّةَ الْمَالَ دُونَ الْمَوَالِي.

(۳۱۸۱۲) حضرت سالم فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس اس آدمی کے بارے میں مسئلہ لایا گیا جس نے اپنی دادی اور اپنے آقا چھوڑے، آپ نے اس کا مال دادی کو دے دیا، اور آقاؤں کو کچھ نہیں دیا۔

(۳۱۸۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كُنْتُ أَمْشِي مَعَهُ فَأَدْرَكَتْهُ امْرَأَةٌ عِنْدَ الصَّيَاقِلَةِ ، قَالَتْ : إِنَّ مَوْلاَتَكَ قَدْ مَاتَتْ فَخُذْ مِيرَاثَهَا ، قَالَ : هُوَ لَكِ ، فَقَالَتْ : بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهِ ، قَالَ : أَمَا إِنَّهُ لَوْ كَانَ لِي لَمْ أَدَعْهُ لَكِ ، وَإِنَّهُ لَمُحْتَاجٌ يَوْمَئِذٍ إِلَى تَوْرٍ يُصِيبهُ مِنْ مِيرَاثِهَا ، مِنْ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ ، فَقُلْتُ لَهُ : مَا هَذِهِ مِنْهَا : قَالَ : ابْنَةُ أُخْتِهَا لأُمِّهَا.

(۳۱۸۱۳) حضرت اعمش سے روایت ہے کہ میں حضرت ابراہیم کے ساتھ چل رہا تھا کہ ان کے پاس صیاقلہ کے بازار کے قریب ایک عورت آئی اور اس نے کہا کہ آپ کی آزاد کردہ باندی فوت ہو گئی ہے آپ اس کی میراث لے لیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ

تیرے لیے ہے۔ وہ کہنے لگی اللہ تعالیٰ آپ کے لئے برکت عطا فرمائے (میں نہیں لینا چاہتی) آپ نے فرمایا کہ اگر اس مال میں میرا حق ہوتا تو میں تمہیں نہ دیتا۔ جبکہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ پانچ درہم کی ایک طشت کے بھی محتاج تھے جوان کو اس کی وراثت میں سے ملتی۔ اعمش کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے پوچھا کہ یہ عورت اس کی کیا لگتی ہے آپ نے فرمایا کہ اس کی ماں شریک بہن کی بیٹی ہے۔

(٣٦) فِي الرَّدِّ ، واختِلافِهِم فِيهِ

ردّ کا بیان، اور اس بارے میں فقہاء کے اختلاف کا بیان

(٣١٨١٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : أُتِيَ ابْنُ مَسْعُودٍ فِي أُمٍّ وَإِخْوَةٍ لأُمٍّ ، فَأَعْطَى الإِخْوَةَ لِلأُمِّ الثُّلُثَ ، وَأَعْطَى الأُمَّ سَائِرَ الْمَالِ ، وَقَالَ : الأُمُّ عَصَبَةُ مَنْ لاَ عَصَبَةَ لَهُ.

(٣١٨١٤) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ماں اور ماں شریک بھائیوں کے بارے میں سوال کیا گیا آپ نے ماں شریک بھائیوں کو ایک تہائی مال عطا فرمایا اور باقی مال ماں کو دے دیا اور فرمایا کہ ماں اس آدمی کا عصبہ ہے جس کا کوئی عصبہ نہ ہو۔

(٣١٨١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : أُتِيَ عَبْدُ اللهِ فِي أُمٍّ وَإِخْوَةٍ لأُمٍّ ، فَأَعْطَى الأُمَّ السُّدُسَ وَالإِخْوَةَ الثُّلُثَ ، وَرَدَّ مَا بَقِيَ عَلَى الأُمِّ ، وَقَالَ : الأُمُّ عَصَبَةُ مَنْ لاَ عَصَبَةَ لَهُ ، وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ لاَ يَرُدُّ عَلَى أُخْتٍ لأَبٍ مَعَ أُخْتٍ لأَبٍ وَأُمٍّ ، وَلاَ عَلَى ابْنَةِ ابْنٍ مَعَ ابْنَةِ صُلْبٍ.

(٣١٨١٥) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس ماں اور ماں شریک بھائیوں کے بارے میں مسئلہ لایا گیا تو آپ نے مال کا چھٹا حصہ ماں کو دے دیا اور ایک تہائی مال بھائیوں کو دے دیا اور باقی مال ماں کو دے دیا۔ اور فرمایا ماں اس آدمی کی عصبہ ہے جس کا کوئی آدمی عصبہ نہ ہو، اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حقیقی بہن کے ہوتے ہوئے باپ شریک بہن پر مال لوٹانے کے قائل نہیں تھے اور نہ صلبی بیٹی کے ہوتے ہوئے پوتی پر مال لوٹایا کرتے تھے۔

(٣١٨١٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ وَالأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَرُدُّ عَلَى كُلِّ ذِي سَهْمٍ إِلاَّ الزَّوْجَ وَالْمَرْأَةَ.

(٣١٨١٦) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہر حصہ دار پر مال لوٹانے کے قائل تھے سوائے شوہر اور بیوی کے۔

(٣١٨١٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : بَلَغَنِي عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يَرُدُّ عَلَى كُلِّ ذِي سَهْمٍ إِلاَّ الزَّوْجَ وَالْمَرْأَةَ.

(٣١٨١٧) حضرت منصور فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہر حصہ دار پر مال لوٹانے کے قائل تھے سوائے شوہر اور

بیوی کے۔

(۳۱۸۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ :أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَرُدُّ عَلَى ذَوِي السِّهَامِ مِنْ ذَوِي الأَرْحَامِ.

(۳۱۸۱۸) حضرت ابوجعفر سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ذوی الأرحام میں سے ان لوگوں پر بھی مال لوٹایا کرتے تھے جو وراثت میں حصے کے حق دار ہوتے ہیں۔

(۳۱۸۱۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ :أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهُ قَضَاءٌ قَضَى بِهِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللهِ :أَنَّهُ أَعْطَى ابْنَةً أَوْ أُخْتًا الْمَالَ كُلَّهُ ، فَقَالَ الشَّعْبِيُّ :هَذَا قَضَاءُ عَبْدِ اللهِ.

(۳۱۸۱۹) حضرت شیبانی سے روایت ہے کہ حضرت شعبی کے سامنے ایک فیصلے کا ذکر کیا گیا جو حضرت ابوعبیدہ بن عبداللہ نے کیا تھا کہ انہوں نے بیٹی یا بہن کو پورا مال دے دیا، حضرت شعبی نے فرمایا کہ یہی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا فیصلہ ہے۔

(۳۱۸۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ :أَنَّهُ كَانَ يَرُدُّ عَلَى الابْنَةِ وَالأُخْتِ وَالأُمِّ إِذَا لَمْ تَكُنْ عَصَبَةٌ ، وَكَانَ زَيْدٌ لاَ يُعْطِيهِمْ إِلاَّ نَصِيبَهُمْ.

(۳۱۸۲۰) حضرت عامر سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیٹی، بہن اور ماں پر مال لوٹا دیا کرتے تھے۔ جبکہ وہ عصبہ بھی نہ ہو، اور حضرت زید رضی اللہ عنہ ان کو صرف ان کوان کا حصہ ہی دیتے تھے۔

(۳۱۸۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانَ عَبْدُ اللهِ لاَ يَرُدُّ عَلَى سِتَّةٍ :عَلَى زَوْجٍ ، وَلاَ امْرَأَةٍ ، وَلاَ جَدَّةٍ ، وَلاَ عَلَى أَخَوَاتٍ لأَبٍ مَعَ أَخَوَاتٍ لأَبٍ وَأُمٍّ ، وَلاَ عَلَى بَنَاتِ ابْنٍ مَعَ بَنَاتِ صُلْبٍ ، وَلاَ عَلَى أُخْتٍ لأُمٍّ مَعَ أُمٍّ ، قَالَ إِبْرَاهِيمُ :فَقُلْتُ لِعَلْقَمَةَ يَرُدُّ عَلَى الأُخْوَةِ مِنَ الأُمِّ مَعَ الْجَدَّةِ ، قَالَ :إِنْ شِئْتَ ، قَالَ :وَكَانَ عَلِيٌّ يَرُدُّ عَلَى جَمِيعِهِمْ إِلاَّ الزَّوْجَ وَالْمَرْأَةَ.

(۳۱۸۲۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ چھ آدمیوں پر مال دوبارہ نہیں لوٹایا کرتے تھے: شوہر پر، بیوی پر، دادی پر، حقیقی بہنوں کے ہوتے ہوئے علاتی بہنوں پر، حقیقی بیٹوں کے ہوتے ہوئے پوتیوں پر اور ماں کے ہوتے ہوئے ماں شریک بہن پر، ابراہیم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علقمہ سے عرض کیا کہ کیا دادی کے ہوتے ہوئے ماں شریک بھائیوں پر مال لوٹایا جائے گا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! اگر آپ چاہیں۔ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان سب پر مال لوٹایا کرتے تھے سوائے شوہر اور بیوی کے۔

(۳۱۸۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانَ عَبْدُ اللهِ لاَ يَرُدُّ عَلَى سِتَّةٍ :لاَ يَرُدُّ عَلَى زَوْجٍ ، وَلاَ امْرَأَةٍ ، وَلاَ جَدَّةٍ ، وَلاَ عَلَى أُخْتٍ لأَبٍ مَعَ أُخْتٍ لأَبٍ وَأُمٍّ ، وَلاَ عَلَى أُخْتٍ لأُمٍّ مَعَ أُمٍّ ، وَلاَ عَلَى ابْنَةِ ابْنٍ مَعَ ابْنَةِ صُلْبٍ.

(۳۱۸۲۲) حضرت ابراہیم ایک دوسری سند سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہی مذہب نقل فرماتے ہیں۔

(۳۱۸۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : اُسْتُشْهِدَ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ ، قَالَ : فَأَعْطَى أَبُو بَكْرٍ ابْنَتَهُ النِّصْفَ وَأَعْطَى النِّصْفَ الثَّانِي فِي سَبِيلِ اللهِ.

(۳۱۸۲۳) شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت سالم مولیٰ ابی حذیفہ شہید ہوئے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کی بیٹی کو آدھا مال عطا فرمایا اور باقی آدھا مال اللہ کے راستے میں خرچ فرما دیا۔

(۳۱۸۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قَالَ إِبْرَاهِيمُ : لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَى الْمَرْأَةِ وَالزَّوْجِ شَيْئًا ، قَالَ : وَكَانَ زَيْدٌ يُعْطِي كُلَّ ذِي فَرْضٍ فَرِيضَتَهُ ، وَمَا بَقِيَ جَعَلَهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ.

(۳۱۸۲۴) ابراہیم فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کوئی بھی شوہر اور بیوی پر کچھ مال بھی دوبارہ نہیں لوٹاتا تھا، فرماتے ہیں کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ ہر حقدار کو اس کا حصہ دیتے اور باقی مال بیت المال میں جمع کروا دیتے۔

(۳۱۸۲٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ لاَ يَرُدُّ عَلَى أُخْتٍ لأَبٍ مَعَ أُخْتٍ لأَبٍ وَأُمٍّ ، وَلاَ يَرُدُّ عَلَى ابْنَةِ ابْنٍ مَعَ ابْنَةٍ شَيْئًا ، وَلاَ عَلَى إِخْوَةٍ لأُمٍّ مَعَ أُمٍّ شَيْئًا ، وَلاَ عَلَى زَوْجٍ ، وَلاَ امْرَأَةٍ.

(۳۱۸۲۵) ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ حقیقی بہن کی موجودگی میں باپ شریک بہن کو کچھ نہیں دلاتے تھے، اسی طرح بیٹی کے ہوتے ہوئے پوتی کو، ماں کے ہوتے ہوئے ماں شریک بہن کو اور شوہر اور بیوی کو۔

(۳۱۸۲٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ وَالأَعْمَشِ ، قَالاَ : لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ يَرُدُّ عَلَى جَدَّةٍ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ غَيْرَهَا.

(۳۱۸۲۶) مغیرہ اور اعمش روایت فرماتے ہیں کہ کوئی بھی دادی پر مال دوبارہ نہیں لوٹاتا تھا، دوسرے رشتہ دار ہوں تو ان پر لوٹا دیتا تھا۔

(۲۷) فِي ابنةِ أخٍ وعمّةٍ ، لِمن المال

بھتیجی اور پھوپھی کے بیان میں، کہ ان میں سے کس کو مال دیا جائے گا

(۳۱۸۲۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْعَمَّةِ : أَهِيَ أَحَقُّ بِالْمِيرَاثِ ، أَو ابْنَةُ الأَخِ ؟ قَالَ : فَقَالَ لِي : وَأَنْتَ لاَ تَعْلَمُ ذَلِكَ ، قَالَ : قُلْتُ : ابْنَةُ الأَخِ أَحَقُّ مِنَ الْعَمَّةِ ، قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ : وَشَهِدَ عَامِرٌ عَلَى مَسْرُوقٍ أَنَّهُ قَالَ : أَنْزِلُوهُمْ مَنَازِلَ آبَائِهِمْ.

(۳۱۸۲۷) شیبانی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی سے پھوپھی کے بارے میں سوال کیا کہ کیا وہ وراثت کی زیادہ حق دار ہے یا بھتیجی؟ فرماتے ہیں کہ اس پر وہ فرمانے لگے: کیا تم یہ بات نہیں جانتے؟ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ بھتیجی پھوپھی سے زیادہ حق دار ہے، ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت عامر نے حضرت مسروق کے بارے میں گواہی دی کہ انہوں نے فرمایا کہ ان کو ان کے آباء کے

درجے میں اتارو۔

(۳۱۸۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: أَنْزِلُوا ذَوِي الأَرْحَامِ مَنَازِلَ آبَائِهِمْ.

(۳۱۸۲۸) شعبی حضرت مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ ذوی الأرحام کو ان کے آباء کے درجے میں رکھو۔

(۳۱۸۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: فِي ابْنَةِ أَخٍ وَعَمَّةٍ، قَالَ: الْمَالُ لاِبْنَةِ الأَخِ.

(۳۱۸۲۹) شیبانی نقل کرتے ہیں کہ حضرت شعبی نے بھتیجی اور پھوپھی کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ مال بھتیجی کے لئے ہے۔

(۳۱۸۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الْمَالُ لِلْعَمَّةِ.

(۳۱۸۳۰) شیبانی حضرت ابراہیم کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ مال پھوپھی کو دیا جائے گا۔

(۳۱۸۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُغِيرَةَ وَمَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانُوا يُوَرِّثُونَ بِقَدْرِ أَرْحَامِهِمْ.

(۳۱۸۳۱) مغیرہ اور منصور حضرت ابراہیم کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ فقہاء رشتہ داروں کو ان کی رشتہ داریوں کے مطابق وارث بنایا کرتے تھے۔

(۳۱۸۳۲) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ ابْنَةِ أَخٍ وَعَمَّةٍ أَيُّهُمَا أَحَقُّ بِالْمِيرَاثِ ؟ قَالَ : ابْنَةُ الأَخِ ، قَالَ : أَنْزِلُوهُمْ مَنَازِلَ آبَائِهِمْ.

(۳۱۸۳۲) شیبانی لکھتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی سے بھتیجی اور پھوپھی کے بارے میں سوال کیا کہ ان میں سے کون وراثت کا زیادہ حق دار ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ بھتیجی، اور فرمایا کہ ان کو ان کے آباء کے درجے میں رکھو۔

(۲۸) مَنْ قَالَ لاَيضرب بِسهمِ من لاَ يرث

ان حضرات کا بیان جو فرماتے ہیں کہ اس آدمی کا حصہ نہیں لگایا جائے گا جو وارث نہیں بنتا

(۳۱۸۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : قَالَ إِبْرَاهِيمُ : قَالَ عَلِيٌّ : لاَ يُضْرَبُ بِسَهْمِ مَنْ لاَ يَرِثُ.

(۳۱۸۳۳) مغیرہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے جو وارث نہیں اس کا حصہ بھی نہیں لگایا جائے گا۔

(۳۱۸۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يُقَالَ : ذُو السَّهْمِ أَحَقُّ مِمَّنْ لاَ سَهْمَ لَهُ

(۳۱۸۳۴) ابراہیم فرماتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ حصہ دار اس آدمی سے زیادہ حق دار ہے جس کا کوئی متعین حصہ نہیں ہے۔

(۳۱۸۳۵) قَالَ وَكِيعٌ : وَقَالَ غَيْرُ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : فِي رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ أُخْتَيْنِ لأَبٍ وَأُخْتَيْنِ

لأَبٍ وَأُمٍّ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ : ذُو السَّهْمِ أَحَقُّ مِمَّنْ لاَ سَهْمَ لَهُ.

(۳۱۸۳۵) مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے مرتے ہوئے دو باپ شریک بہنیں اور دو حقیقی بہنیں چھوڑیں، کہ یہ کہا جاتا تھا کہ حصہ دار زیادہ حق دار ہے اس سے جو حصہ دار نہیں ہے۔

(۲۹) فِي امرأةٍ مسلِمةٍ ماتت وتركت زوجها وإِخوةً لأُمٍّ مسلِمين وابنًا نصرانِيًّا

اس مسلمان عورت کا بیان جو مرتے ہوئے شوہر اور ماں شریک مسلمان بھائیوں اور ایک نصرانی بیٹے کو چھوڑ جائے

(۳۱۸۳۶) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : فِي امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ تَرَكَتْ زَوْجَهَا مُسْلِمًا وَإِخْوَتَهَا لأُمِّهَا مُسْلِمِينَ وَلَهَا ابْنٌ نَصْرَانِيٌّ ، أَوْ يَهُودِيٌّ ، أَوْ كَافِرٌ ، فَلِزَوْجِهَا النِّصْفُ ثَلاَثَةُ أَسْهُمٍ وَلإِخْوَتِهَا لأُمِّهَا الثُّلُثُ سَهْمَانِ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلذِي الْعَصَبَةِ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ ، وَلاَ يَرِثُ يَهُودِيٌّ ، وَلاَ نَصْرَانِيٌّ مُسْلِمًا، وَقَضَى فِيهَا عَبْدُ اللهِ : أَنَّ لِلزَّوْجِ الرُّبُعَ مِنْ أَجْلِ أَنَّ لَهَا وَلَدًا كَافِرًا ، وَهُمْ يَحْجُبُونَ فِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ ، وَلاَ يَرِثُونَ ، وَفِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ : لاَ يَحْجُبُونَ وَلاَ يَرِثُونَ ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ : فَهَذِهِ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ مِنْ سِتَّةِ أَسْهُمٍ ، وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ مِنْ أَرْبَعَةٍ.

(۳۱۸۳۶) فضیل حضرت ابراہیم سے اس مسلمان عورت کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو مسلمان شوہر اور مسلمان ماں شریک بھائیوں کو چھوڑ جائے، اور اس کا ایک نصرانی یا یہودی یا کافر بیٹا ہو کہ اس کے شوہر کے لئے آدھا مال یعنی تین حصے ہیں اور اس کے ماں شریک بھائیوں کے لئے ایک تہائی مال یعنی دو حصے ہیں، اور باقی مال حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق عصبہ کے لئے ہے، اور یہودی یا نصرانی آدمی مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا، اور اس مسئلہ میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ شوہر کے لئے ایک چوتھائی مال ہے اس وجہ سے کہ اس کا ایک کافر بیٹا ہے، اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی رائے میں کافر رشتہ دار دوسروں کے حصے کم کر سکتے ہیں لیکن خود وارث نہیں ہوتے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رائے میں نہ دوسروں کا حصہ کم کرتے ہیں اور نہ خود وارث ہوتے ہیں۔ حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ کی رائے میں چھ حصوں سے نکلے گا اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی رائے میں چار حصوں سے۔

(۳۰) فِي امرأةٍ مسلِمةٍ تركت أُمّها مسلِمةً ولها إِخوةٌ نصارى أو يهودٌ أو كفّارٌ

اس مسلمان عورت کا بیان جو اپنی مسلمان ماں چھوڑ جائے اور اسکے نصرانی، یہودی یا کافر بھائی ہوں

(۳۱۸۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، قَالَ : قَالَ إِبْرَاهِيمُ فِي امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ تَرَكَتْ أُمَّهَا مُسْلِمَةً

وَلَهَا إِخْوَةٌ نَصَارَى أَوْ يَهُودٌ ، أَوْ كُفَّارٌ ، فَقَضَى عَبْدُ اللهِ : أَنَّ لَهَا مَعَهُمَ السُّدُسَ ، وَجَعَلَهُمْ يَحْجُبُونَ وَلَا يَرِثُونَ ، وَقَضَى فِيهَا سَائِرُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنَّهُمْ لَا يَحْجُبُونَ وَلَا يَرِثُونَ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ : فَهِيَ فِيمَا قَضَى سَائِرُ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ عَبْدِ اللهِ مِنْ أَرْبَعَةِ أَسْهُمٍ ، فَهِيَ لِذِي الْعَصَبَةِ ، وَهِيَ فِي قَضَاءِ عَبْدِ اللهِ : مِنْ خَمْسَةِ أَسْهُمٍ ، فَهِيَ لِذِي الْعَصَبَةِ بِالرَّحِمِ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ : فَهَذِهِ فِي قَوْلِهِمْ جَمِيعًا مِنْ سِتَّةِ أَسْهُمٍ ، إِنْ كَانَ فِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ : فَلِلأُمِّ السُّدُسُ وَيَبْقَى خَمْسَةٌ ، وَإِنْ كَانَ فِي قَوْلِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَلِلأُمِّ الثُّلُثُ وَهُوَ سَهْمَانِ ، وَأَرْبَعَةٌ لِسَائِرِ الْعَصَبَةِ.

(۳۱۸۳۷) فضیل روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے اس مسلمان عورت کے بارے میں فیصلہ فرمایا جو اپنی مسلمان ماں چھوڑ جائے ، اور اس کے نصرانی ، یہودی یا کافر بھائی ہوں ، کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ اس عورت کے لئے ان لوگوں کے ہوتے ہوئے چھٹا حصہ ہے ، اور آپ نے ان کو دوسروں کا حصہ روکنے والا قرار دیا اور خود ان کو وارث نہیں بنایا ، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے باقی صحابہ نے اس مسئلہ کے بارے میں یہ فیصلہ فرمایا کہ یہ نہ دوسروں کے حصے کو کم کرتے ہیں اور نہ خود وارث ہوتے ہیں۔

حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فیصلے کے مطابق چار حصوں سے نکلے گا اور یہ عصبہ کا ہوگا اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے فیصلے کے مطابق پانچ حصوں سے نکلے گا اور یہ رشتہ داری کی وجہ سے عصبہ بن جانے والے رشتہ داروں کے لئے ہے۔

حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ ان تمام حضرات کے قول کے مطابق چھ حصوں سے نکلے گا ، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی رائے میں ماں کے لئے چھٹا حصہ ہوگا اور باقی پانچ حصے بچیں گے ، اور باقی صحابہ رضی اللہ عنہم کی رائے میں ماں کے لئے ایک تہائی مال یعنی دو حصے ہیں اور بقیہ چار حصے عصبہ کے لئے۔

(۳۱) فِي امرأةٍ تركت زوجها وإخوتها لأمّها أحرارًا ولها ابنٌ مملوكٌ

اس عورت کا بیان جو اپنے شوہر اور آزاد ماں شریک بھائی چھوڑ جائے جبکہ اس کا ایک غلام بیٹا بھی زندہ ہو

(۳۱۸۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، قَالَ : قَالَ إِبْرَاهِيمُ : فِي امْرَأَةٍ تَرَكَتْ زَوْجَهَا وَإِخْوَتَهَا لأُمِّهَا أَحْرَارًا ، وَلَهَا ابْنٌ مَمْلُوكٌ : فَلِزَوْجِهَا النِّصْفُ ثَلاَثَةُ أَسْهُمٍ ، وَلإِخْوَتِهَا لأُمِّهَا الثُّلُثُ سَهْمَانِ ، وَيَبْقَى السُّدُسُ فَهُوَ لِلْعَصَبَةِ ، وَلاَ يَرِثُ ابْنُهَا الْمَمْلُوكُ شَيْئًا فِي قَضَاءِ عَلِيٍّ.

وَقَضَى فِيهَا عَبْدُ اللهِ : أَنَّ لِزَوْجِهَا الرُّبُعَ سَهْم وَنِصْف ، وَأَنَّ ابْنَهَا يَحْجُبُ الإِخْوَةَ مِنَ الأُمِّ إِذَا كَانَ

مَمْلُوكًا، وَلاَ يَرِثُ ابْنُهَا شَيْئًا وَيَحْجُبُ الزَّوْجَ ، وَأَنَّ الثَّلاَثَةَ أَرْبَاعِ الْبَاقِيَةِ لِلْعَصَبَةِ.

وَقَضَى فِيهَا زَيْدٌ :أَنَّ لِزَوْجِهَا النِّصْفَ ثَلاَثَةَ أَسْهُمٍ ، وَأَنَّ لإِخْوَتِهَا لأُمِّهَا الثُّلُثَ سَهْمَانِ ، وَمَا بَقِيَ فَهُوَ فِي بَيْتِ الْمَالِ إِذَا لَمْ يَكُنْ ، وَلاَءٌ ، وَلاَ رَحِمٌ

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :فَهَذِهِ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ مِنْ سِتَّةِ أَسْهُمٍ ، وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ مِنْ أَرْبَعَةِ أَسْهُمٍ.

(۳۱۸۳۸) حضرت فضیل فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے اس عورت کے بارے میں فرمایا جو اپنے شوہر اور اپنے آزاد ماں شریک بھائی کو چھوڑ کر مری جبکہ اس کا ایک غلام بیٹا بھی تھا، کہ اس کے شوہر کے لئے آدھا مال یعنی تین حصے ہیں اور اس کے ماں شریک بھائیوں کے لئے ایک تہائی مال یعنی دو حصے ہیں، اور چھٹا حصہ جو باقی بچا وہ عصبہ کے لئے ہے، اور اس کا غلام بیٹا کسی چیز کا وارث نہ ہوگا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فیصلے کے مطابق۔

اور اس مسئلے میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ اس کے شوہر کے لئے چوتھائی مال یعنی ڈیڑھ حصہ ہے، اور اس کا بیٹا ماں شریک بھائیوں کے حصے کے لئے مانع ہوگا جبکہ وہ غلام ہو، اور شوہر کے حصے کو کم کر دے گا، اور باقی تین چوتھائی مال عصبہ کے لئے ہے۔

اور اس مسئلے میں حضرت زید رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ اس کے شوہر کے لئے آدھا مال یعنی تین حصے ہیں، اور اس کے ماں شریک بھائیوں کے لئے ایک تہائی مال یعنی دو حصے ہیں، اور باقی مال بیت المال میں رکھا جائے گا جبکہ کوئی مولیٰ یا ذوی الأرحام میں سے کوئی رشتہ دار نہ ہو۔

حضرت ابو بکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ کی رائے میں چھ حصوں سے نکلے گا، اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی رائے میں چار حصوں سے نکلے گا۔

(۳۴) فِي الفرائِضِ مَنْ قَالَ لاَ تعول ، ومن أعالها

ان حضرات کا ذکر جو میراث کے بارے میں یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ان میں "عول" نہیں ہوتا اور ان حضرات کا بیان جو "عول" ہونے کے قائل ہیں

(۳۱۸۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :الْفَرَائِضُ لاَ تَعُولُ.

(۳۱۸۳۹) عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ میراث کے حصوں میں "عول" نہیں ہوتا۔

(۳۱۸٤۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ وَزَيْدٍ :أَنَّهُمْ أَعَالُوا الْفَرِيضَةَ.

(۳۱۸۴۰) ابراہیم حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ یہ حضرات میراث

میں ''عول'' کے قائل ہیں۔

(۳۱۸٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ :فِي أُخْتَيْنِ لأَبٍ وَأُمٍّ ، وَأُخْتَيْنِ لأُمٍّ ، وَزَوْجٍ ، وَأُمٍّ ، قَالَ :مِنْ عَشَرَةٍ ، لِلأُخْتَيْنِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ أَرْبَعَةٌ ، وَلِلأُخْتَيْنِ مِنَ الأُمِّ سَهْمَانِ ، وَلِلزَّوْجِ ثَلاَثَةُ أَسْهُمٍ ، وَلِلأُمِّ سَهْمٌ.

وَقَالَ وَكِيعٌ :وَالنَّاسُ عَلَى هَذَا ، وَهَذِهِ قِسْمَةُ ابْنِ الْفَرُّوخِ.

(۳۱۸٤۱) محمد بن سیرین نقل کرتے ہیں کہ حضرت شریح نے دو حقیقی بہنوں، دو ماں شریک بہنوں، شوہر اور ماں کے مسئلے کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ یہ دس حصّوں سے نکلے گا، چار حصّے دونوں حقیقی بہنوں کے لئے، دو حصّے دونوں ماں شریک بہنوں کے لئے، تین حصّے شوہر کے لئے، اور ایک حصّہ ماں کے لئے۔

وکیع فرماتے ہیں کہ لوگ یہی رائے رکھتے ہیں، اور یہی تقسیم ابن الفروخ رحمہ اللہ کی ہے۔

(۳۳) فِي ابنِ ابنٍ ، وأخٍ

پوتے اور بھائی کے حصّے کے بیان میں

(۳۱۸٤۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :يَحْجُبُنِي بَنُو بَنِيَّ دُونَ إِخْوَتِي ، وَلاَ أَحْجُبُهُمْ دُونَ إِخْوَتِهِمْ.

(۳۱۸٤۲) طاؤس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کرتے ہیں فرمایا کہ میرے پوتے میرے حصّے کے لئے مانع ہیں نہ کہ میرے بھائی، میں ان کے بھائیوں کے لئے مانع بن سکتا ہوں لیکن ان کے لئے نہیں۔

(۳٤) فِي امرأةٍ تركت أختها لأمها وأمها

اس عورت کا بیان جس نے اپنی ماں شریک بہن اور اپنی ماں کو چھوڑا

(۳۱۸٤۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :فِي امْرَأَةٍ تَرَكَتْ أُخْتَهَا لأُمِّهَا وَأُمَّهَا ، وَلاَ عَصَبَةَ لَهَا ، فَلأُخْتِهَا مِنْ أُمِّهَا السُّدُسُ ، وَلأُمِّهَا خَمْسَةُ أَسْدَاسٍ فِي قَضَاءِ عَبْدِ اللهِ ، وَقَضَى فِيهَا زَيْدٌ :أَنَّ لأُخْتِهَا مِنْ أُمِّهَا السُّدُسَ ، وَلأُمِّهَا الثُّلُثَ ، وَيَجْعَلُ سَائِرَهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ ، وَقَضَى فِيهَا عَلِيٌّ :أَنَّ لَهُمَا الْمَالَ عَلَى قَدْرِ مَا وَرِثَا ، فَجَعَلَ لِلأُخْتِ مِنَ الأُمِّ الثُّلُثَ وَلِلأُمِّ الثُّلُثَيْنِ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :فَهَذِهِ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ مِنْ ثَلاَثَةِ أَسْهُمٍ ، وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ وَزَيْدٍ مِنْ سِتَّةٍ.

(۳۱۸٤۳) فضیل حضرت ابراہیم سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے اس عورت کے بارے میں فرمایا جو عورت اپنی ماں شریک بہن اور اپنی ماں کو چھوڑ جائے اور اس کا کوئی عصبہ نہ ہو اس کی ماں شریک بہن کے لئے چھٹا حصّہ ہے اور اس کی ماں کے لئے پانچ حصّے

ہیں، یہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا فیصلہ ہے، اور اس بارے میں حضرت زید رضی اللہ عنہ نے یہ ارشاد فرمایا کہ اس کی ماں شریک بہن کے لئے مال کا چھٹا حصہ ہے، اور اس کی ماں کے لئے ایک تہائی مال ہے، اور باقی مال بیت المال میں رکھا جائے گا۔

اور اس مسئلے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ ان دونوں کو مال ان کے وراثت میں حصے کے مطابق ہے، اس طرح انہوں نے ماں شریک بہن کے لئے ایک تہائی مال اور ماں کے لئے دو تہائی مال کا فیصلہ فرمایا۔

حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق تین حصوں سے اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی رائے میں چھ حصوں سے نکلے گا۔

(٣٥) فِي امرأةٍ تركت أختها لأبيها ، وأختها لأبيها وأمّها

اس عورت کا بیان جو ایک باپ شریک بہن اور ایک حقیقی بہن چھوڑ جائے

(٣١٨٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّام ، عَنْ فُضَيْلٍ ، قَالَ :قَالَ إبْرَاهِيمُ فِي امْرَأَةٍ تَرَكَتْ أُخْتَهَا لأَبِيهَا وَأُمِّهَا وَأُخْتَهَا مِنْ أَبِيهَا ، وَلاَ عَصَبَةَ لَهَا غَيْرُهُمَا :فَلأُخْتِهَا لأَبِيهَا وَأُمِّهَا ثَلاَثَةُ أَرْبَاعٍ ، وَلأُخْتِهَا مِنْ أَبِيهَا الرُّبُعُ فِي قَضَاءِ عَلِيٍّ ، وَقَضَى عَبْدُ اللهِ :أَنَّ لِلأُخْتِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ خَمْسَةَ أَسْهُمٍ ، وَلِلأُخْتِ مِنَ الأَبِ السُّدُسُ ، وَقَضَى فِيهَا زَيْدٌ :أَنَّ لِلأُخْتِ لِلأَبِ وَالأُمِّ ثَلاَثَةَ أَسْهُمٍ وَلِلأُخْتِ لِلأَبِ السُّدُسَ ، وَمَا بَقِيَ لِبَيْتِ الْمَالِ إذَا لَمْ يَكُنْ وَلاَءٌ وَلاَ عَصَبَةٌ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :فَهَذِهِ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ مِنْ ثَلاَثَةِ أَسْهُمٍ ، وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ وَزَيْدٍ مِنْ سِتَّةِ أَسْهُمٍ.

(٣١٨٤٤) فضیل فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے اس عورت کے بارے میں فرمایا جو اپنی ایک حقیقی بہن اور ایک باپ شریک بہن چھوڑ جائے اور اس کا ان کے علاوہ کوئی عصبہ نہ ہو، کہ اس کی حقیقی بہن کیلئے تین چوتھائی مال ہے، اور یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فیصلہ ہے، اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس مسئلہ میں یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ حقیقی بہن کے لئے پانچ حصے اور باپ شریک بہن کے لئے مال کا چھٹا حصہ ہے، اور اس مسئلے میں حضرت زید رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ حقیقی بہن کے لئے تین حصے اور باپ شریک بہن کے لئے چھٹا حصہ ہے اور باقی بیت المال کے لئے ہے جبکہ کوئی مولیٰ یا عصبہ نہ ہو۔

حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق تین حصوں سے نکلے گا اور حضرت عبداللہ اور زید رضی اللہ عنہ کے قول میں چھ حصوں سے نکلے گا۔

(٣٦) فِي امرأةٍ تركت ابنتها وابنة ابنها وأمّها ولا عصبة لها

اس عورت کا بیان جو اپنی بیٹی، پوتی اور اپنی ماں چھوڑ کر مرے اور اس کا کوئی عصبہ نہ ہو

(٣١٨٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، قَالَ :قَالَ إبْرَاهِيمُ فِي امْرَأَةٍ تَرَكَتِ ابْنَتَهَا وَابْنَةَ ابْنِهَا وَأُمَّهَا ،

وَلاَ عَصَبَةَ لَهَا :فَلاِبْنَتِهَا ثَلاَثَةُ أَخْمَاسٍ ، وَلاِبْنَةِ ابْنِهَا خُمُسٌ ، وَلأُمِّهَا خُمُسٌ فِي قَضَاءِ عَلِيٍّ ، وَقَضَى فِيهَا عَبْدُ اللهِ :أَنَّهَا مِنْ أَرْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ سَهْمًا :فَلاِبْنَةِ الابْنِ مِنْ ذَلِكَ السُّدُسُ أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ ، وَلِلأُمِّ رُبْعُ مَا بَقِيَ خَمْسَةُ أَسْهُمٍ ، وَلِلابْنَةِ ثَلاَثَةُ أَرْبَاعِ عِشْرِينَ :خَمْسَةَ عَشَرَ سَهْمًا ، وَقَضَى فِيهَا زَيْدٌ :لِلابْنَةِ النِّصْفُ وَلابْنَةِ الابْنِ السُّدُسُ وَلِلأُمِّ السُّدُسُ ، وَمَا بَقِيَ فَفِي بَيْتِ الْمَالِ إِذَا لَمْ يَكُنْ وَلاَءٌ وَلاَ عَصَبَةٌ.

(۳۱۸۴۵) حضرت فضیل فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے اس عورت کے بارے میں فرمایا جو اپنی بیٹی، پوتی اور ماں چھوڑ جائے اور اس کا کوئی عصبہ نہ ہو کہ اس کی بیٹی کے لئے مال کے پانچ حصوں میں سے تین حصے اور اس کی پوتی کے لئے مال کا پانچواں حصہ اور اس کی ماں کے لئے بھی پانچواں حصہ ہے، یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فیصلہ ہے، اور اس بارے میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ یہ مسئلہ چوبیس حصوں سے نکلے گا، پوتی کے لئے چھٹا حصہ یعنی کل چار حصے، ماں کے لئے باقی مال کا چوتھا حصہ یعنی کل پانچ حصے اور بیٹی کے لئے بیس حصوں کا تین چوتھائی یعنی کل پندرہ حصے ہوں گے، اور اس بارے میں حضرت زید رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ بیٹی کے لئے آدھا مال ہے، اور پوتی کے لئے مال کا چھٹا حصہ، اور ماں کے لئے بھی چھٹا حصہ ہے، اور باقی مال بیت المال کے لئے ہے جبکہ نہ کوئی ولی ہو اور نہ کوئی عصبہ موجود ہو۔

(۳۷) فِيمَن يرِث مِن النِّساءِ، كم هنّ ؟

ان عورتوں کا بیان جو وارث بنتی ہیں، اور یہ کہ وہ کتنی ہیں؟

(۳۱۸٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :قَالَ إِبْرَاهِيمُ :يَرِثُ مِنَ النِّسَاءِ سِتُّ نِسْوَةٍ : الابْنَةُ، وَابْنَةُ الابْنِ، وَالأُمُّ، وَالْجَدَّةُ، وَالأُخْتُ، وَالْمَرْأَةُ، وَيَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الرِّجَالِ سَبْعَةَ نَفَرٍ: تَرِثُ أَبَاهَا، وَابْنَهَا، وَابْنَ ابْنِهَا، وَأَخَاهَا، وَزَوْجَهَا، وَجَدَّهَا، وَتَرِثُ مِنَ ابْنِ ابْنَتِهَا سُدُسًا إِلاَّ أَنْ يَكُونَ لَهُ عَصَبَةٌ غَيْرُهَا.

(۳۱۸۴۶) حضرت فضیل بن عمرو فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ چھ عورتیں وارث بنتی ہیں: بیٹی، پوتی، ماں، دادی، بہن اور بیوی، اور یہ سات آدمیوں کی وارث بنتی ہیں: باپ، بیٹا، پوتا، بھائی، شوہر، اور دادا، اور یہ اپنی بیٹی سے چھٹے حصے کی وارث ہوتی ہے، مگر یہ کہ اس کا کوئی عصبہ موجود ہو۔

(۳۱۸٤٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مِنْدَلٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يَرِثُ الرَّجُلُ سِتَّ نِسْوَةٍ: ابْنَتَهُ ، وَابْنَةَ ابْنِهِ ، وَأُمَّهُ ، وَجَدَّتَهُ ، وَأُخْته ، وَزَوْجَتَهُ ، وَتَرِثُ الْمَرْأَةُ سَبْعَةَ نَفَرٍ :ابْنَهَا ، وَابْنَ ابْنِهَا ، وَأَبَاهَا ، وَجَدَّهَا ، وَزَوْجَهَا ، وَأَخَاهَا ، وَتَرِثُ مِنَ ابْنِ ابْنَتِهَا سُدُسًا ، وَلاَ يَرِثُ هُوَ مِنْهَا شَيْئًا فِي قَوْلِهِمْ كُلِّهِمْ.

(۳۱۸۴۷) اعمش روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ مرد کی وارث بننے والی عورتیں چھ ہیں: بیٹی، پوتی، ماں، دادی، بہن اور بیوی، اور عورت سات آدمیوں کی وارث بنتی ہے: بیٹا، پوتا، باپ، دادا، شوہر اور بھائی، اور یہ اپنے پوتے سے چھٹے حصے کی

وارث بنتی ہے، اور پوتا ان سے کسی چیز کا وارث نہیں ہوتا تمام حضرات کے قول کے مطابق۔

(٣١٨٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ ابْنِ ابْنَةٍ :أَرَأَيت رَجُلاً تَرَكَ ابْنِ ابْنَته ، أَيَرِثُهُ ؟ قَالَ :لاَ.

(۳۱۸۴۸) نعمان بن سالم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوتے کے بارے میں دریافت کیا کہ آپ اس آدمی کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو اپنے بھانجے کو چھوڑ جائے؟ کیا وہ اس کا وارث ہوگا؟ فرمایا! نہیں۔

(٣٨) فِي ابنِ الاِبنِ مَنْ قَالَ يردّ على من تحته بِحالِهِ وعلى من أسفل مِنه

پوتے کا بیان، اور ان حضرات کا بیان جو فرماتے ہیں کہ وہ لوٹاتا ہے اس پر جو اس سے اوپر ہے اس کے حال کے مطابق، اور ان پر جو اس سے نیچے ہوں

(٣١٨٤٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ مِنْدَلٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ :ابْنُ الابْنِ يُرَدُّ عَلَى مَنْ تَحْتَهُ وَمَنْ فَوْقَهُ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ ، وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ :إذَا اسْتَكْمَلَ الثُّلُثَيْنِ فَلَيْسَ لِبَنَاتِ الابْنِ شَيْءٌ.

(۳۱۸۴۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ کے قول میں پوتا لوٹاتا ہے ان پر جو اس سے نیچے ہوں اور جو اس سے اوپر ہوں، اس قاعدے پر کہ ایک مرد کو دو عورتوں کے برابر حصّہ دیا جائے گا، اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق جب دو تہائی مال پورا ہو جائے گا تو پوتیوں کو کچھ نہیں دیا جائے گا۔

(٣٩) فِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ فِي بِنتٍ وبناتِ ابنٍ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا فرمان بیٹی اور پوتوں کے بارے میں

(٣١٨٥٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا مِنْدَلٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ فِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ :لِلابْنَةِ النِّصْفُ ، وَمَا بَقِيَ لِبَنِي الابْنِ وَبَنَاتِ الابْنِ :لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ ، مَا لَمْ يَزِدْنَ بَنَاتُ الابْنِ عَلَى السُّدُسِ.

(۳۱۸۵۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق بیٹی کو آدھا مال دیا جائے گا، اور باقی مال پوتوں اور پوتیوں کو اس قاعدے کے مطابق دیا جائے گا کہ ایک مرد کو دو عورتوں کے برابر حصّہ دیا جائے گا، جب تک پوتیوں کا حصّہ چھٹے حصّے سے نہ بڑھے۔

(۴۰) من لاَ يرِث الإخوة مِن الأمّ معه ، من هو ؟

ان رشتہ داروں کا بیان جن کے ہوتے ہوئے ماں شریک بھائی وارث نہیں ہوتے

(۳۱۸۵۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِنْدَلٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يَرِثُ الإِخْوَةُ مِنَ الأُمِّ مَعَ وَلَدٍ ، وَلاَ وَلَدَ ابْنٍ ذَكَرٍ وَلاَ أُنْثَى ، وَلاَ مَعَ أَبٍ ، وَلاَ مَعَ جَدٍّ.

(۳۱۸۵۱) اعمش سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ ماں شریک بھائی، بیٹے، بیٹی کے ہوتے ہوئے، اور پوتے، پوتی کے ہوتے ہوئے، اور باپ، دادا کے ہوتے ہوئے وارث نہیں ہوتے۔

(۴۱) فِي ابنتينِ وأبوينِ وامرأةٍ

دو بیٹیوں، والدین اور بیوی کے مسئلے کا بیان

(۳۱۸۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ ، قَالَ : مَا رَأَيْت رَجُلاً كَانَ أَحْسَبُ مِنْ عَلِيٍّ سُئِلَ عَنِ ابْنَتَيْنِ وَأَبَوَيْنِ وَامْرَأَةٍ ، فَقَالَ : صَارَ ثُمَنُهَا تُسْعًا.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ : فَهَذِهِ مِنْ سَبْعَةٍ وَعِشْرِينَ سَهْمًا : لِلابْنَتَيْنِ سِتَّةَ عَشَرَ ، وَلِلأَبَوَيْنِ ثَمَانِيَةٌ وَلِلْمَرْأَةِ ثَلاَثَةٌ.

(۳۱۸۵۲) حضرت سفیان ایک آدمی کے واسطے سے روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ میں نے کوئی آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ شرافت والا نہیں دیکھا، آپ سے دو بیٹیوں، والدین اور بیوی کے مسئلے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس بیوی کا آٹھواں حصہ نویں میں تبدیل ہوگیا ہے۔

حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ ستائیس حصوں سے نکلے گا، دو بیٹیوں کے لئے سولہ حصے اور والدین کے لئے آٹھ حصے اور بیوی کے لئے تین حصے۔

(۴۲) فِي الجدّ من جعله أبًا

دادا کا بیان، اور ان حضرات کا ذکر جو اس کو باپ کے درجے میں رکھتے ہیں

(۳۱۸۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ : أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يَرَى الْجَدَّ أَبًا.

(۳۱۸۵۳) حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دادا کو باپ جیسا ہی سمجھتے تھے۔

(۳۱۸۵۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ كُرْدُوسِ بْنِ عَبَّاسٍ الثَّعْلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى : أَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَعَلَ الْجَدَّ أَبًا.

(۳۱۸۵۴) کردوس بن عباس حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دادا کو باپ جیسا ہی سمجھتے تھے۔

(۳۱۸۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ : إِنَّ الَّذِي قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلاً لاَتَّخَذْتُه خَلِيلاً جَعَلَ الْجَدَّ أَبًا. يَعْنِي : أَبَا بَكْرٍ.

(بخاری ۳۶۵۸۔ احمد ۴)

(۳۱۸۵۵) ابن ابی مُلیکہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بے شک وہ صاحب جن کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: اگر میں کسی کو اپنا دوست بناتا تو ضرور ابوبکر کو دوست بناتا، انہوں نے دادا کو باپ کے قائم مقام قرار دیا ہے۔

(۳۱۸۵۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : كَتَبَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ : إِنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يَجْعَلُ الْجَدَّ أَبًا. (احمد ۴۔ ابویعلی ۶۷۷۲)

(۳۱۸۵۶) ایک دوسری سند سے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ مسلک نقل فرمایا ہے۔

(۳۱۸۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْقِلٍ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْجَدِّ ؟ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ : أَيُّ أَبٍ لَكَ أَكْبَرُ ؟ فَلَمْ يَدْرِ الرَّجُلُ مَا يَقُولُ ، فَقُلْتُ أَنَا : آدَم ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ : يَا بَنِي آدَمَ.

(۳۱۸۵۷) عبد الرحمن بن معقل فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ ان سے ایک آدمی نے دادا کے بارے میں سوال کیا، آپ نے اس سے فرمایا: تمہارا کون سا باپ بڑا ہے؟ اس آدمی کو اس کا جواب سمجھ نہیں آیا، میں نے عرض کیا: حضرت آدم علیہ السلام، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ خود ارشاد فرماتے ہیں: اے آدم کے بیٹو!

(۳۱۸۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُثْمَانَ : أَنَّهُمْ جَعَلُوا الْجَدَّ أَبًا.

(۳۱۸۵۸) حضرت طاؤس نے حضرت ابوبکر، ابن عباس اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے بارے میں نقل فرمایا ہے کہ انہوں نے دادا کا حکم باپ جیسا ہی قرار دیا ہے۔

(۳۱۸۵۹) حَدَّثَنَا حفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّهُ جَعَلَهُ أَبًا.

(۳۱۸۵۹) عطاء بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہی مسلک نقل کرتے ہیں۔

(۳۱۸۶۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ : أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَفْرِضُ لِلْجَدِّ الَّذِي يَفْرِضُ لَهُ النَّاسُ الْيَوْمَ ، قُلْتُ لَهُ : يَعْنِي : قَوْلَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۳۱۸۶۰) قبیصہ بن ذؤیب سے منقول ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دادا کے لئے وہی حصہ مقرر فرماتے تھے جو آج کل کیا جاتا ہے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کی مراد حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی رائے ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں!

(۳۱۸۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : الْجَدُّ بِمَنْزِلَةِ الأَبِ مَا لَمْ يَكُنْ أَبٌ دُونَهُ ،

وَابْنُ الابْنِ بِمَنْزِلِهِ الابْنِ مَا لَمْ يَكُنَ ابْنٌ دُونَهُ.

(۳۱۸۶۱) عطاء حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ دادا باپ کے درجے میں ہے جب تک اس کے نیچے باپ موجود نہ ہو، اور پوتا بیٹے کی طرح ہے جبکہ بیٹا موجود نہ ہو۔

(۳۱۸۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ لأَبِي وَائِلٍ :إِنَّ أَبَا بُرْدَةَ يَزْعُمُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَعَلَ الْجَدَّ أَبًا ؟ فَقَالَ :كَذَبَ ، لَوْ جَعَلَهُ أَبًا لَمَا خَالَفَهُ عُمَرُ.

(۳۱۸۶۲) اسماعیل بن سمیع کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابو وائل سے پوچھا کہ حضرت ابو بردہ یہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دادا کو باپ جیسا قرار دیا ہے؟ فرمانے لگے: اس نے جھوٹ کہا: اگر انہوں نے اس کو باپ جیسا قرار دیا ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کی مخالفت نہ کرتے۔

(٤٣) فِي الجدِّ ما له وما جاء فِيهِ عنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وغيرِهِ

دادا کے حصے کا بیان اور دوسرے رشتہ داروں کے بارے میں ان احادیث کا بیان جو اس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں

(۳۱۸۶۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ :أَنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :إِنَّ ابْنَ ابْنِي مَاتَ فَمَا لِي مِنْ مِيرَاثِهِ ؟ قَالَ :لَكَ السُّدُسُ ، فَلَمَّا أَدْبَرَ دَعَاهُ ، قَالَ :لَكَ سُدُسٌ آخَرُ ، فَلَمَّا أَدْبَرَ دَعَاهُ ، قَالَ :إِنَّ السُّدُسَ الآخَرَ طُعْمَةٌ.

(ابو داؤد ۲۸۸۸۔ احمد ۴۲۸)

(۳۱۸۶۳) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میرا پوتا فوت ہو گیا ہے، مجھے اس کی میراث میں سے کیا ملے گا؟ آپ نے فرمایا: تمہارے لئے مال کا چھٹا حصہ ہے، جب وہ مڑا تو آپ نے اس کو بلایا اور فرمایا: تمہارے لئے ایک اور چھٹا حصہ ہے۔ جب وہ مڑا تو آپ نے پھر اس کو بلوایا اور فرمایا: دوسرا چھٹا حصہ بطور عطیہ کے ہے۔

(۳۱۸٦٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ الْمُزَنِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِفَرِيضَةٍ فِيهَا جَدٌّ فَأَعْطَاهُ ثُلُثًا أَوْ سُدُسًا. (ابن ماجه ٢٧٢٢ـ طبراني ٥٣٦)

(۳۱۸۶۴) حضرت معقل بن یسار مزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت سنا جب آپ کے پاس میراث کا ایک مسئلہ لایا گیا جس میں دادا کا بھی ذکر تھا، آپ نے اس کو ایک تہائی مال یا مال کا چھٹا حصہ دلایا۔

(۳۱۸٦٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّ عُمَرَ ، قَالَ :مَنْ يَعْلَمُ قَضِيَّةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَدِّ ؟ فَقَالَ :مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ الْمُزَنِيّ :فِينَا قَضَى بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَا ذَاكَ ؟ قَالَ :السُّدُسُ ، قَالَ :مَعَ مَنْ ؟ قَالَ لَا أَدْرِي ، قَالَ :لَا دَرَيْت ، فَمَا تُغْنِي إذًا.

(۳۱۸۶۵) حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کون جانتا ہے کہ دادا کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا؟ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ ہمارے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا تھا، آپ نے پوچھا، کیا فیصلہ فرمایا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ مال کے چھٹے حصے کا، آپ نے پوچھا: کن رشتہ داروں کی موجودگی میں؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں، آپ نے فرمایا: تجھے کچھ معلوم نہ ہو، بھلا پھر اس بات کے معلوم ہونے کا کیا فائدہ ہے۔

(۳۱۸۶۶) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عِيَاضٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : كُنَّا نُوَرِّثُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. يَعْنِي :الْجَدَّ. (ابویعلی ۱۰۹۰)

(۳۱۸۶۶) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دادا کو وارث بنایا کرتے تھے۔

(۳۱۸۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانَ عَلِيٌّ لَا يَزِيدُ الْجَدَّ مَعَ الْوَلَدِ عَلَى السُّدُسِ.

(۳۱۸۶۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ دادا کو اولاد کے ہوتے ہوئے چھٹے حصے سے زیادہ نہیں دیا کرتے تھے۔

(٤٤) إذا ترك إخوةً وجدًّا واختِلافهم فِيهِ

جب کوئی آدمی بھائیوں اور دادا کو چھوڑ جائے تو کیا حکم ہے؟ اس بارے میں علماء کے اختلاف کا بیان

(۳۱۸۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَن عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ وَعَبْدُ اللهِ يُقَاسِمَانِ بِالْجَدِّ مَعَ الإِخْوَةِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَنْ يَكُونَ السُّدُسُ خَيْرًا لَهُ مِنْ مُقَاسَمَتِهِمْ ، ثُمَّ إنَّ عُمَرَ كَتَبَ إلَى عَبْدِ اللهِ :مَا أَرَى إلاَّ أَنَّا قَدْ أَجْحَفْنَا بِالْجَدِّ ، فَإِذَا جَائَك كِتَابِي هَذَا فَقَاسِمِ بِهِ مَعَ الإِخْوَةِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَنْ يَكُونَ الثُّلُثُ خَيْرًا لَهُ مِنْ مُقَاسَمَتِهِمْ ، فَأَخَذَ بِهِ عَبْدُ اللهِ.

(۳۱۸۶۸) عُبید بن نُضیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بھائیوں کے ہوتے ہوئے دادا کے حصے کو تقسیم کرتے تھے، اور اس کو وہ مال دلاتے جو چھٹے حصے اور بھائیوں کے حصے میں شراکت میں سے اس کے لئے زیادہ بہتر ہوتا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ کو لکھا کہ میرا خیال ہے کہ ہم نے دادا کو مفلس کر دیا ہے، پس جب آپ کے پاس میرا یہ خط پہنچے تو آپ اس کو بھائیوں کے ساتھ تقسیم کا حصہ دار بنا دیجئے، اس طرح کہ ایک تہائی مال اور تقسیم میں ان کے ساتھ شرکت میں سے جو اس کے لئے زیادہ بہتر ہو وہ اس کو دلا دیجئے، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس بات کو قبول فرمالیا۔

(۳۱۸۶۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يُشَرِّكُ الْجَدَّ مَعَ الإِخْوَةِ ، فَإِذَا كَثُرُوا وَفَّاه الثُّلُثَ ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ عَلْقَمَةُ أَتَيْتُ عَبِيدَةَ ، فَحَدَّثَنِي أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يُشَرِّكُ الْجَدَّ مَعَ الإِخْوَةِ ، فَإِذَا كَثُرُوا وَفَّاهُ السُّدُسَ ، فَرَجَعْت مِنْ عِنْدِهِ وَأَنَا خَاثِرٌ.

فَمَرَرْت بِعُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ فَقَالَ : مَا لِي أَرَاكَ خَاثِراً ؟ قَالَ : قُلْتُ : كَيْفَ لاَ أَكُونُ خَاثِرًا ، فَحَدَّثْته ، فَقَالَ : صَدَقَاكَ كِلاَهُمَا ، قُلْتُ : لِلَّهِ أَبُوك وَكَيْفَ صَدَقَانِي كِلاَهُمَا ، قَالَ : كَانَ رَأْيُ عَبْدِ اللهِ وَقِسْمَتُهُ أَنْ يُشَرِّكَهُ مَعَ الإِخْوَةِ ، فَإِذَا كَثُرُوا وَفَّاهُ السُّدُسَ ، ثُمَّ وَفَدَ إلَى عُمَرَ فَوَجَدَهُ يُشَرِّكُهُ مَعَ الإِخْوَةِ ، فَإِذَا كَثُرُوا وَفَّاهُ الثُّلُثَ ، فَتَرَكَ رَأْيَهُ وَتَابَعَ عُمَرَ.

(۳۱۸۶۹) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ دادا کو بھائیوں کے ساتھ شریک بنایا کرتے تھے، لیکن جب بھائی تعداد میں زیادہ ہوتے تو آپ اس کو ایک تہائی مال دلاتے، ابراہیم راوی فرماتے ہیں کہ جب علقمہ کی وفات ہوئی تو میں حضرت عُبَیدہ کے پاس آیا، انہوں نے مجھ سے یہ بیان فرمایا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ دادا کو بھائیوں کے ساتھ شریک بنایا کرتے تھے، اور جب بھائی زیادہ ہوتے تو اس کو مال کا حصّہ دلاتے، فرماتے ہیں کہ یہ سن کر میں ان کے پاس سے اس حال میں لوٹا کہ میری طبیعت بوجھل تھی۔

پھر میں حضرت عُبید بن نُضیلہ کے پاس سے گزرا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا بات ہے؟ آپ کی طبیعت میں سستی کیسی ہے؟ میں نے کہا: کیوں نہ ہو جبکہ اس طرح واقعہ پیش آیا ہے، پھر میں نے ان سے پوری بات بیان کی، انہوں نے فرمایا کہ ان دونوں نے تمہیں سچ بتلایا، میں نے کہا: آپ کی کیا بات ہے! دونوں نے کیسے سچ کہا؟ فرمانے لگے: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی رائے یہ تھی کہ دادا کو بھائیوں کے ساتھ شریک کر دیا جائے، اور جب وہ بڑھ جائیں تو اس کو مال کا چھٹا حصّہ دلا دیا جائے، پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہیں دیکھا کہ وہ دادا کو بھائیوں کے ساتھ شریک کرتے ہیں اور جب بھائی زیادہ ہو جائیں تو دادا کو ایک تہائی مال دلاتے ہیں، تو آپ نے اپنی رائے چھوڑ دی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے پر عمل کرنے لگے۔

(۳۱۸۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ : أَنَّهُ كَانَ يُقَاسِمُ بِالْجَدِّ الإِخْوَةَ إلَى السُّدُسِ.

(۳۱۸۷۰) عبداللہ بن سلِمہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ دادا کو بھائیوں کے ساتھ شریک کرتے تھے کل مال کے چھٹے حصے تک۔

(۳۱۸۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ : أَنَّهُ أُتِيَ فِي سِتَّةِ إخْوَةٍ وَجَدٍّ ، فَأَعْطَى الْجَدَّ السُّدُسَ.

(۳۱۸۷۱) شعبی روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس چھ بھائیوں اور ایک دادا کے بارے میں مسئلہ لایا گیا تو آپ نے دادا کو مال کا چھٹا حصہ دیا۔

(۳۱۸۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَتَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ إلَى عَلِيٍّ يَسْأَلُهُ

عَنْ سِتَّةِ إِخْوَةٍ وَجَدٍّ ؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ :أَنِ اجْعَلْهُ كَأَحَدِهِمْ ، وَامْحُ كِتَابِي.

(۳۱۸۷۲) شعبی کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ چھ بھائیوں اور دادا کی موجودگی میں میراث کیسے تقسیم ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا کہ دادا کو ان بھائیوں میں سے ایک کی طرح بنا دیں اور میرا خط مٹا دیں۔

(۳۱۸۷۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ :أَنَّ زَيْدًا كَانَ يُقَاسِمُ بِالْجَدِّ مَعَ الإِخْوَةِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الثُّلُثِ.

(۳۱۸۷۳) ابراہیم کہتے ہیں کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ دادا کو بھائیوں کے ساتھ شریک کرتے اور ایک تہائی مال دلاتے تھے۔

(۳۱۸۷٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ وَعَبْدِ اللهِ :أَنَّهُمَا كَانَا يُقَاسِمَانِ الْجَدَّ مَعَ الإِخْوَةِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الثُّلُثِ.

(۳۱۸۷۴) ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ دادا کو بھائیوں کے ساتھ شریک کرتے اور ایک تہائی مال دلاتے۔

(۳۱۸۷٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إبْرَاهِيمَ:أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يُقَاسِمُ الْجَدَّ مَعَ الإِخْوَةِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ السُّدُسِ.

(۳۱۸۷۵) ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ دادا کو بھائیوں کے ساتھ شریک کرتے اور مال کا چھٹا حصہ دلاتے تھے۔

(۳۱۸۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ :إنَّا قَدْ خَشِينَا أَنْ نَكُونَ قَدْ أَجْحَفْنَا بِالْجَدِّ ، فَأَعْطِهِ الثُّلُثَ مَعَ الإِخْوَةِ.

(۳۱۸۷۶) ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ مجھے ڈر ہے کہ ہم نے دادا کو مفلس ہی کر دیا ہے اس لئے اس کو بھائیوں کے ساتھ شریک کر دیا ایک تہائی مال دلاؤ۔

(۳۱۸۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّ زَيْدًا كَانَ يَقُول :يُقَاسَمُ الْجَدَّ مَعَ الْوَاحِدِ وَالاِثْنَيْنِ، فَإِذَا كَانُوا ثَلاَثَةً كَانَ لَهُ ثُلُثُ جَمِيعِ الْمَالِ ، فَإِنْ كَانَ مَعَهُ فَرَائِضُ نُظِرَ لَهُ ، فَإِنْ كَانَ الثُّلُثُ خَيْرًا لَهُ أُعْطِيَهُ ، وَإِنْ كَانَتِ الْمُقَاسَمَةُ خَيْرًا لَهُ قَاسَمَ ، وَلاَ يُنْتَقَصُ مِنْ سُدُسِ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۳۱۸۷۷) حسن روایت کرتے ہیں کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ دادا ایک دو بھائیوں کے ساتھ مال کی تقسیم میں شریک ہوگا، اور جب بھائی تین ہوں تو اس کو پورے مال کا ایک تہائی حصہ دیا جائے گا، اور اگر اس کے کئی حصے ہوں تو دیکھا جائے گا کہ اگر ایک تہائی مال اس کے لئے بہتر ہوگا تو اس کو دے دیا جائے گا اور اگر بھائیوں کے ساتھ شرکت بہتر ہوگی تو شریک کر دیا جائے گا، اور اس کا حصہ مال کے چھٹے حصے سے کم نہیں کیا جائے گا۔

(۳۱۸۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ وَزَيْدٌ يَجْعَلاَنِ لِلْجَدِّ الثُّلُثَ وَلِلإِخْوَةِ الثُّلُثَيْنِ ، وَفِي رَجُلٍ تَرَكَ أَرْبَعَةَ إِخْوَةٍ لأَبِيهِ وَأُمِّهِ وَأُخْتَيْهِ لأَبِيهِ وَأُمِّهِ وَجَدِّهِ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ

يَجْعَلُهَا أَسْهُمًا أَسْدَاسًا لِلْجَدِّ السُّدُسَ ، لَمْ يَكُنْ عَلِيٌّ يَجْعَلُ لِلْجَدِّ أَقَلَّ مِنَ السُّدُسِ مَعَ الإِخْوَةِ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ ، وَكَانَ عَبْدُ اللهِ وَزَيْدٌ يُعْطِيَانِ الْجَدَّ الثُّلُثَ وَالإِخْوَةَ الثُّلُثَيْنِ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ ، وَقَالَ فِي خَمْسَةِ إِخْوَةٍ وَجَدٍّ ، قَالَ : فَلِلْجَدِّ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ السُّدُسُ ، وَلِلإِخْوَةِ خَمْسَةُ أَسْدَاسٍ ، وَكَانَ عَبْدُ اللهِ وَزَيْدٌ يُعْطِيَانِ الْجَدَّ الثُّلُثَ ، وَالإِخْوَةَ الثُّلُثَيْنِ.

(۳۱۸۷۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ دادا کے لئے ایک تہائی مال مقرر فرمایا کرتے تھے اور بھائیوں کے لئے دو تہائی مال، اور اس مسئلے میں کہ جب آدمی اپنے حقیقی بھائیوں اور دو حقیقی بہنوں اور دادا کو چھوڑ کر مرے، حضرت علی رضی اللہ عنہ مال کو چھ حصّوں پر تقسیم کر دیا کرتے تھے، اور دادا کو چھٹا حصّہ دلایا کرتے تھے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھائیوں کی موجودگی میں دادا کا حصّہ چھٹے حصّے سے کم نہیں کیا کرتے تھے، اور باقی مال اس ضابطے پر تقسیم ہوتا کہ مرد کو عورت سے دوگنا حصّہ دیا جاتا، اور حضرت عبداللہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ دادا کو ایک تہائی مال دیا کرتے تھے، اور بھائیوں کو دو تہائی مال، اس ضابطے پر کہ مرد کو عورت سے دوگنا حصّہ دیا جائے، اور حضرت ابراہیم نے پانچ بھائیوں اور ایک دادا کے مسئلے کے بارے میں فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول میں دادا کے لئے مال کا چھٹا حصّہ ہے اور بھائیوں کے لئے بقیہ پانچ حصّے، اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ دادا کو ایک تہائی مال اور بھائیوں کو دو تہائی مال دلایا کرتے تھے۔

(۳۱۸۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ لاَ يَزِيدُ الْجَدَّ عَلَى السُّدُسِ مَعَ الإِخْوَةِ ، قَالَ : فَقُلْتُ لَهُ : شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَعْطَاهُ الثُّلُثَ مَعَ الإِخْوَةِ ، فَأَعْطَاهُ الثُّلُثَ.

(۳۱۸۷۹) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ دادا کو بھائیوں کے ہوتے ہوئے مال کے چھٹے حصّے سے زیادہ نہیں دیا کرتے تھے، فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے کہ دادا کو بھائیوں کی موجودگی میں ایک تہائی مال دیتے تھے، تو حضرت نے اس کو ایک تہائی مال دلانا شروع فرما دیا

(۳۱۸۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ ، قَالَ : إِنَّ أَوَّلَ جَدٍّ وَرِثَ فِي الإِسْلاَمِ : عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، فَأَرَادَ أَنْ يَحْتَازَ الْمَالَ ، فَقُلْتُ لَهُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّهُمْ شَجَرَةٌ دُونَكَ. يَعْنِي : بَنِي بَنِيهِ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ : فَهَذِهِ فِي قَوْلِ عُمَرَ ، وَعَبْدِ اللهِ وَزَيْدٍ مِنْ ثَلاَثَةِ أَسْهُمٍ ، فَلِلْجَدِّ الثُّلُثُ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلإِخْوَةِ ، وَفِي قَوْلِ عَلِيٍّ مِنْ سِتَّةِ أَسْهُمٍ : لِلْجَدِّ السُّدُسُ سَهْمٌ ، وَلِلإِخْوَةِ خَمْسَةُ أَسْهُمٍ.

(۳۱۸۸۰) حضرت عبدالرحمٰن بن غنم کہتے ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلا دادا جو وارث بنایا گیا وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے ارادہ کیا کہ تمام مال لے لیں، میں نے کہا اے امیر المؤمنین! پوتے آپ کے لئے رکاوٹ ہیں۔

حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کے قول میں تین حصوں سے نکلے گا، ایک تہائی مال دادا کے لئے ہوگا اور باقی مال بھائیوں کے لئے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول میں چھ حصوں سے نکلے گا، دادا کے لئے چھٹا حصہ اور بھائیوں کے لئے بقیہ پانچ حصے۔

(٤٥) فِي رجلٍ ترك أخاه لأبيهِ وأمِّهِ، أَوْ أخته، وجدّه

اس آدمی کا بیان جو حقیقی بھائی یا بہن اور دادا کو چھوڑ کر مرے

(٣١٨٨١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ :فِي أُخْتٍ وَجَدٍّ :النِّصْفُ ، وَالنِّصْفُ.

(۳۱۸۸۱) ابراہیم حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ بہن اور دادا کے مسئلے میں دونوں کو آدھا آدھا ملے گا۔

(٣١٨٨٢) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :فِي رَجُلٍ تَرَكَ جَدَّهُ وَأَخَاهُ لأَبِيهِ وَأُمِّهِ : فَلِلْجَدِّ النِّصْفُ وَلأَخِيهِ النِّصْفُ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ وَزَيْدٍ ، قَالُوا فِي رَجُلٍ تَرَكَ جَدَّهُ وَإِخْوَيه لأَبِيهِ وَأُمِّهِ :فَلِلْجَدِّ الثُّلُثُ وَلِلإِخْوَةِ الثُّلُثَانِ فِي قَوْلِهِمْ جَمِيعًا.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :فَهَذِهِ مِنْ سَهْمَيْنِ إِذَا كَانَتْ أُخْتٌ ، أَوْ أَخٌ وَجَدٌّ ، فَلِلْجَدِّ النِّصْفُ ، وَلِلأُخْتِ - أَو الأَخِ - النِّصْفُ ، وَإِنْ كَانَا أَخَوَيْنِ فَلِلْجَدِّ الثُّلُثُ ، وَلِلأَخَوَيْنِ الثُّلُثَانِ.

(۳۱۸۸۲) فضیل حضرت ابراہیم سے اس مسئلے کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی اپنے دادا اور حقیقی بھائی کو چھوڑ جائے، کہ دادا اور بھائی دونوں حضرت علی، عبد اللہ اور زید رضی اللہ عنہم کے اقوال کے مطابق آدھے آدھے مال کے مستحق ہوں گے، اور اس آدمی کے بارے میں جو دادا اور دو حقیقی بھائی چھوڑ جائے یہ حضرات فرماتے ہیں کہ دادا کے لئے ایک تہائی مال اور بھائیوں کے لئے دو تہائی مال ہوگا۔

حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ دو حصوں سے نکلے گا اس صورت میں جبکہ ورثاء میں بہن یا بھائی اور دادا ہوں، تو دادا کے لئے آدھا مال ہے، اور بہن یا بھائی کے لئے بھی آدھا مال ہے، اور اگر وارث (ایک کی بجائے) دو بھائی ہوں تو دادا کے لئے ایک تہائی مال اور دونوں بھائیوں کے لئے دو تہائی مال ہے۔

(٤٦) إذا ترك ابن أخيهِ وجدّه

جب مرنے والا اپنا بھتیجا اور دادا چھوڑے

(٣١٨٨٣) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :فِي رَجُلٍ تَرَكَ جَدَّهُ ، وَابْنَ أَخِيهِ لأَبِيهِ وَأُمِّهِ فَلِلْجَدِّ الْمَالُ فِي قَضَاءِ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ وَزَيْدٍ.

فَهَذِهِ مِنْ سَهْمٍ وَاحِدٍ وَهُوَ الْمَالُ كُلُّهُ.

(۳۱۸۸۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی اپنے دادا اور حقیقی بھتیجے کو چھوڑ کر مرے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ، عبداللہ رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ کے فیصلے میں مال دادا کو ملے گا

یہ مسئلہ ایک حصے سے ہی نکلے گا، یعنی تمام مال دادا کے لئے ہوگا۔

(۴۷) فِي رجلٍ ترك جدّه، وأخاه لأبيهِ وأمّهِ، وأخاه لأبيهِ

اس آدمی کا بیان جو اپنے دادا اور اپنے ایک حقیقی اور ایک باپ شریک بھائی کو چھوڑ کر مرے

(۳۱۸۸٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ بَسَّامٍ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ إبْرَاهِيمَ: فِي رَجُلٍ تَرَكَ جَدَّهُ وَأَخَاهُ لأَبِيهِ وَأُمِّهِ وَأَخَاهُ لأَبِيهِ: فَلِلْجَدِّ النِّصْفُ، وَلأَخِيهِ لأَبِيهِ وَأُمِّهِ النِّصْفُ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ، وَكَانَ زَيْدٌ يُعْطِي الْجَدَّ الثُّلُثَ، وَالأَخَ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ الثُّلُثَيْنِ، قَاسَمَ بِالأَخِ مِنَ الأَبِ مَعَ الأَخِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ، وَلاَ يَرِثُ شَيْئًا.

(۳۱۸۸۴) حضرت ابراہیم اس آدمی کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنے دادا اور حقیقی بھائی اور باپ شریک بھائی کو چھوڑ کر مر جائے کہ دادا کے لئے آدھا مال ہوگا اور آدھا مال حقیقی بھائی کے لئے ہوگا، یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عبداللہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے، اور حضرت زید رضی اللہ عنہ دادا کو ایک تہائی مال دیتے تھے، اور حقیقی بھائی کو دو تہائی مال دیتے تھے، آپ نے تقسیم میں تو باپ شریک بھائی کو حقیقی بھائی کے ساتھ شریک کیا، لیکن باپ شریک بھائی کو وارث نہیں بنایا۔

(۳۱۸۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ يُقَاسِمُ بِالْجَدِّ الأُخْوَةَ إلَى الثُّلُثِ، وَيُعْطِي كُلَّ صَاحِبِ فَرِيضَةٍ فَرِيضَتَهُ، وَلاَ يُوَرِّثُ الأُخْوَةَ مِنَ الأُمِّ مَعَ الْجَدِّ، وَلاَ يُقَاسِمُ بِالأُخْوَةِ لِلأَبِ الأُخْوَةُ لِلأَبِ وَالأُمِّ مَعَ الْجَدِّ، وَإِذَا كَانَتْ أُخْتٌ لأَبٍ وَأُمٍّ وَأُخْتٌ لأَبٍ وَجَدٌّ، أَعْطَى الأُخْتَ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ النِّصْفَ، وَالْجَدَّ النِّصْفَ.

وَكَانَ عَلِيٌّ يُقَاسِمُ بِالْجَدِّ الأُخْوَةَ إلَى السُّدُسِ، وَيُعْطِي كُلَّ صَاحِبِ فَرِيضَةٍ فَرِيضَتَهُ، وَلاَ يُوَرِّثُ الأُخْوَةَ مِنَ الأُمِّ مَعَ الْجَدِّ، وَلاَ يَزِيدُ الْجَدَّ مَعَ الْوَلَدِ عَلَى السُّدُسِ إلاَّ أَنْ لاَ يَكُونَ غَيْرَهُ، فَإِذَا كَانَتْ أُخْتٌ لأَبٍ وَأُمٍّ، وَأَخٌ وَأُخْتٌ لأَبٍ، وَجَدٌّ، أَعْطَى الأُخْتَ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ النِّصْفَ، وَقَاسَمَ بِالأَخِ وَالأُخْتِ الْجَدَّ

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَهَذِهِ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ مِنْ سَهْمَيْنِ، وَفِي قَوْلِ زَيْدٍ مِنْ ثَلاَثَةِ أَسْهُمٍ.

(۳۱۸۸۵) ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ دادا کو بھائیوں کے ساتھ مال کی تقسیم میں شریک کیا کرتے تھے، اور ہر حق دار کو اس کا حق دیا کرتے تھے، اور دادا کی موجودگی میں ماں شریک بھائی کو وارث نہیں بناتے تھے، اور دادا کے ساتھ حقیقی بھائیوں کی تقسیم میں شرکت کی صورت میں باپ شریک بھائی کو تقسیم کا حصہ نہیں بناتے تھے، اور جب حقیقی بہن اور باپ شریک بہن اور دادا جمع

ہو جاتے تو حقیقی بہن کو آدھا مال اور دادا کو بھی آدھا مال دلاتے تھے۔

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ دادا کو بھائیوں کے ساتھ مال کی تقسیم میں چھٹے حصے تک شریک بناتے تھے، اور ہر حق دار کو اس کا حق دلاتے، اور دادا کے ہوتے ہوئے ماں شریک بھائی کو وارث نہیں بناتے تھے، اور اولاد کے ہوتے ہوئے دادا کو مال کے چھٹے حصے سے زیادہ نہیں دیتے تھے، الا یہ کہ دادا کے علاوہ کوئی اور وارث موجود نہ ہو، پس جب حقیقی بہن اور باپ شریک بھائی اور بہن اور دادا جمع ہو جائیں تو حقیقی بہن کو آدھا مال دیتے اور بھائی اور بہن کو دادا کے ساتھ تقسیم میں شریک بناتے۔

حضرت ابو بکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے قول میں دو حصوں سے نکلے گا، اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کے قول میں تین حصوں سے نکلے گا۔

(٤٨) فِي رَجُلٍ تَرَكَ جَدَّهُ وَأَخَاهُ لِأُمِّهِ

اس آدمی کا بیان جو اپنے دادا اور ماں شریک بھائی کو چھوڑ جائے

(٣١٨٨٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : أَرَادَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ أَنْ يُوَرِّثَ الأُخْتَ مِنَ الأُمِّ مَعَ الْجَدِّ ، وَقَالَ : إِنَّ عُمَرَ قَدْ وَرَّثَ الأُخْتَ مَعَهُ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُتْبَةَ : إِنِّي لَسْتُ بِسَبَئِيٍّ وَلاَ حَرُورِي ، فَاقْتَفِرِ الأَثَرَ ، فَإِنَّكَ لَنْ تُخْطِءَ فِي الطَّرِيقِ مَا دُمْتَ عَلَى الأَثَرِ.

(٣١٨٨٦) محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ عبید اللہ بن زیاد نے یہ ارادہ کیا کہ ماں شریک بہن کو دادا کے ہوتے ہوئے وارث بنا دے، اور اس نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دادا کے ساتھ ماں شریک بہن کو وارث بنایا تھا، تو حضرت عبد اللہ بن عتبہ نے فرمایا کہ میں سبائی ہوں نہ خارجی، اس لئے تم حدیث کی پیروی کرو، کیونکہ جب تک تم حدیث کی پیروی کرتے رہو گے سیدھے راستے سے نہیں بھٹکو گے۔

(٣١٨٨٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : مَا وَرَّثَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِخْوَةً مِنْ أُمٍّ مَعَ جَدٍّ.

(٣١٨٨٧) شعبی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کسی نے دادا کے ہوتے ہوئے ماں شریک بہن کو وارث نہیں بنایا۔

(٣١٨٨٨) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ زَيْدٌ لاَ يُوَرِّثُ أَخًا لأُمٍّ ، وَلاَ أُخْتًا لأُمٍّ مَعَ جَدٍّ شَيْئًا.

(٣١٨٨٨) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ ماں شریک بھائی اور ماں شریک بہن کو دادا کے ہوتے ہوئے وارث نہیں بناتے تھے۔

(٣١٨٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ وَعَبْدُ اللهِ لاَ يُوَرِّثَانِ

الإِخْوَةَ مِنَ الأُمِّ مَعَ الْجَدِّ شَيْئًا.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :فَهَذِهِ مِنْ سَهْمٍ وَاحِدٍ لأَنَّ الْمَالَ كُلَّهُ لِلْجَدِّ.

(۳۱۸۸۹) حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی دادا کے ہوتے ہوئے ماں شریک بھائیوں اور بہنوں کو کسی چیز کا وارث نہیں بناتے تھے۔

حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ ایک ہی حصے سے نکلے گا، کیونکہ تمام مال دادا کے لئے ہوگا۔

(۴۹) فِي زوجٍ وأمٍّ وأختٍ وجدٍّ، فهذِهِ الّتِي تسمّى الأكدريّة

شوہر، ماں، بہن اور دادا کے مسئلے کے بیان میں، اس مسئلے کو ''اکدریہ'' کہا جاتا ہے

(۳۱۸۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يَجْعَلُ الأَكْدَرِيَّةَ مِنْ ثَمَانِيَةٍ : لِلزَّوْجِ ثَلاَثَةٌ ، وَثَلاَثَةٌ لِلأُخْتِ ، وَسَهْمٌ لِلأُمِّ ، وَسَهْمٌ لِلْجَدِّ. قَالَ :وَكَانَ عَلِيٌّ يَجْعَلُهَا مِنْ تِسْعَةٍ :ثَلاَثَةٌ لِلزَّوْجِ ، وَثَلاَثَةٌ لِلأُخْتِ ، وَسَهْمَانِ لِلأُمِّ ، وَسَهْمٌ لِلْجَدِّ. وَكَانَ زَيْدٌ يَجْعَلُهَا مِنْ تِسْعَةٍ :ثَلاَثَةٌ لِلزَّوْجِ ، وَثَلاَثَةٌ لِلأُخْتِ ، وَسَهْمَانِ لِلأُمِّ ، وَسَهْمٌ لِلْجَدِّ ، ثُمَّ يَضْرِبُهَا فِي ثَلاَثَةٍ فَتَصِيرُ سَبْعَةً وَعِشْرِينَ ، فَيُعْطِي الزَّوْجَ تِسْعَةً ، وَالأُمَّ سِتَّةً ، وَيَبْقَى اثْنَا عَشَرَ ، فَيُعْطِي الْجَدَّ ثَمَانِيَةً ، وَيُعْطِي الأُخْتَ أَرْبَعَةً.

(۳۱۸۹۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ''اکدریہ'' کے مسئلے کو آٹھ حصوں سے نکالا کرتے تھے، تین حصے شوہر کے لئے، اور تین حصے بہن کے لئے، اور ایک حصہ ماں کے لئے اور ایک حصہ دادا کے لئے، فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس مسئلے کو نو حصوں سے نکالتے تھے، تین حصے شوہر کے لئے، اور تین حصے بہن کے لئے، اور دو حصے ماں کے لئے، اور ایک حصہ دادا کے لئے، اور حضرت زید رضی اللہ عنہ بھی اس مسئلے کو نو حصوں سے نکالتے تھے: تین حصے شوہر کے لئے، تین حصے بہن کے لئے، اور دو حصے ماں کے لئے، اور ایک حصہ دادا کے لئے، پھر وہ اس کو تین میں ضرب دیتے، اس طرح کل ۲۷ حصے ہو جاتے ہیں، اس طرح شوہر کو نو حصے، ماں کو چھ حصے دیتے، باقی ۱۲ حصے بچتے ہیں، دادا کو آٹھ حصے اور بہن کو چار حصے دیتے تھے۔

(۳۱۸۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ وَزَيْدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ ، وَزَادَ فِيهِ :وَبَلَغَنِي عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَجْعَلُ الْجَدَّ وَالِدًا ، لاَ يَرِثُ الإِخْوَةَ مَعَهُ شَيْئًا ، وَيَجْعَلُ لِلزَّوْجِ النِّصْفَ وَلِلْجَدِّ السُّدُسَ :سَهْمٌ ، وَلِلأُمِّ الثُّلُثُ :سَهْمَانِ.

(۳۱۸۹۱) ابراہیم ایک دوسری سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ، عبداللہ رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ سے گزشتہ حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں، اور انہوں نے اس میں یہ اضافہ فرمایا ہے: مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ خبر پہنچی ہے کہ وہ دادا کو باپ کے قائم مقام قرار دیتے کہ بھائی کو اس کے ہوتے ہوئے وارث نہیں بناتے تھے، اور شوہر کو آدھا مال دیتے، اور دادا کو ایک حصہ یعنی مال کا چھٹا حصہ دیتے، اور

ماں کو ایک تہائی مال یعنی دو حصے دیئے۔

(۳۱۸۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ وَزَيْدٍ ، مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ.

(۳۱۸۹۲) حضرت ابراہیم سے ایک تیسری سند سے بھی گزشتہ سے پیوستہ حدیث کی طرح روایت منقول ہے۔

(۳۱۸۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ : قُلْتُ لِلأَعْمَشِ : لِمَ سُمِّيَت الأَكْدَرِيَّةَ ؟ قَالَ : طَرَحَهَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ عَلَى رَجُلٍ يُقَالَ لَهُ : الأَكْدَرُ ، كَانَ يَنْظُرُ فِي الْفَرَائِضِ ، فَأَخْطَأَ فِيهَا ، فَسَمَّاهَا الأَكْدَرِيَّةَ.

قَالَ وَكِيعٌ : وَكُنَّا نَسْمَعُ قَبْلَ أَنْ يُفَسِّرَ سُفْيَانُ إِنَّمَا سُمِّيَتِ الأَكْدَرِيَّةَ ، لأَنَّ قَوْلَ زَيْدٍ تَكَدَّرَ فِيهَا ، لَمْ يُفَسِّرْ قَوْلَهُ.

(۳۱۸۹۳) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت اعمش سے عرض کیا کہ اس مسئلے کو ''اکدریہ'' کیوں کہا جاتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ عبدالملک بن مروان نے اس مسئلے کو ایک ''اکدر'' نامی آدمی سے پوچھا تھا، اس نے اس میں غلطی کی تو اس نے اس کو مسئلہ ''اکدریہ'' کا نام دے دیا۔

حضرت وکیع فرماتے ہیں کہ ہم حضرت سفیان کی اس تشریح سے پہلے یہ سمجھتے تھے کہ اس مسئلے کا نام اکدریہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ کا اس مسئلے کے بارے میں فرمان گرد آلود ہے، یعنی انہوں نے اپنی بات کی وضاحت نہیں فرمائی۔

(۵۰) فِي أُمٍّ ، وأختٍ لأبٍ وأمٍّ ، وجَدٍّ

ماں، حقیقی بہن اور دادا کے مسئلے کا بیان

(۳۱۸۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ. وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَمَّنْ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ قَالَ فِي أُمٍّ ، وَأُخْتٍ لأَبٍ وَأُمٍّ ، وَجَدٍّ : إِنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ : مِنْ تِسْعَةِ أَسْهُمٍ لِلأُمِّ ثَلاَثَةٌ ، وَلِلْجَدِّ أَرْبَعَةٌ ، وَلِلأُخْتِ سَهْمَانِ. وَإِنَّ عَلِيًّا قَالَ : لِلأُخْتِ النِّصْفُ : ثَلاَثَةٌ ، وَلِلأُمِّ الثُّلُثُ سَهْمَانِ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلْجَدِّ وَهُوَ سَهْمٌ. وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ : لِلأُخْتِ النِّصْفُ : ثَلاَثَةٌ ، وَلِلأُمِّ السُّدُسُ : سَهْمٌ وَمَا بَقِيَ فَلِلْجَدِّ وَهُوَ سَهْمَانِ. وَقَالَ عُثْمَانُ : أَثْلاَثًا : ثُلُثٌ لِلأُمِّ ، وَثُلُثٌ لِلأُخْتِ ، وَثُلُثٌ لِلْجَدِّ ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : لِلأُمِّ الثُّلُثُ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلْجَدِّ.

قَالَ وَكِيعٌ : وَقَالَ الشَّعْبِيُّ : سَأَلَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ يُوسُفَ عنها ؟ فَأَخْبَرْته بِأَقَاوِيلِهِمْ فَأَعْجَبَهُ قَوْلُ عَلِيٍّ ، فَقَالَ : قَوْلُ مَنْ هَذَا ؟ فَقُلْتُ : قَوْلُ أَبِي تُرَابٍ ، فَفَطِنَ الْحَجَّاجُ ، فَقَالَ : إِنَّا لَمْ نَعِبْ عَلَى عَلِيٍّ قَضَائِهِ ، إِنَّمَا عِبْنَا كَذَا وَكَذَا.

(۳۱۸۹ حضرت شعبی سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ماں، حقیقی بہن اور دادا کے مسئلے کے بارے میں فرمایا کہ
کا مسئلہ نو حصّوں سے نکلے گا، تین حصّے ماں کے لئے، چار حصّے دادا کے لئے، اور دو حصّے بہن کے لئے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا
نصف مال بہن کے لئے یعنی کل مال کے تین حصّے، اور ماں کے لئے دو حصّے یعنی ایک تہائی مال، اور باقی مال یعنی ایک حصّہ دادا
لئے ہوگا، اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بہن کے لئے نصف مال یعنی تین حصّے، اور ماں کے لئے چھٹا حصّہ یعنی ایک
، اور باقی مال دادا کے لئے یعنی دو حصّے ہوں گے، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مال کو تین حصّوں میں تقسیم کیا جائے گا،
تہائی ماں کے لئے، ایک تہائی بہن کے لئے اور ایک تہائی دادا کے لئے، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک تہائی مال ماں
لئے اور باقی مال دادا کے لئے ہوگا۔

حضرت وکیع فرماتے ہیں کہ شعبی نے فرمایا کہ حجاج بن یوسف نے مجھ سے اس مسئلہ کے بارے میں سوال کیا تو میں نے
کو ان حضرات کے اقوال بتلا دیے، اس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول بہت اچھا لگا، پوچھنے لگا کہ یہ کس کا قول ہے؟ میں نے کہا:
رت ابو تراب رضی اللہ عنہ کا، اس پر حجاج سنبھلا اور کہنے لگا کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فیصلے پر عیب نہیں لگاتے، ہم تو ان کی فلاں فلاں
کو معیوب سمجھتے ہیں۔

(۳۱۸۹ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٌ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ :فِي امْرَأَةٍ تَرَكَتْ أُخْتَهَا لأَبِيهَا وَأُمِّهَا ،
وَجَدَّهَا ، وَأُمَّهَا ، فَلأُخْتِهَا لأَبِيهَا وَأُمِّهَا النِّصْفُ ، وَلأُمِّهَا الثُّلُثُ ، وَلِلْجَدِّ السُّدُسُ فِي قَوْلِ عَلِي.
وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَقُولُ :لِلأُمِّ السُّدُسُ ، وَلِلْجَدِّ الثُّلُثُ ، وَلِلأُخْتِ النِّصْفُ ، وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَقُولُ :لَمْ يَكُنِ
اللَّهُ لِيَرَانِي أُفَضِّلُ أُمًّا عَلَى جَدٍّ فِي هَذِهِ الْفَرِيضَةِ وَلاَ فِي غَيْرِهَا مِنَ الْحُدُودِ.
وَكَانَ زَيْدٌ يُعْطِي الأُمَّ الثُّلُثَ ، وَالأُخْتَ ثُلُثَ مَا بَقِيَ ، قَسَمَهَا زَيْدٌ عَلَى تِسْعَةِ أَسْهُمٍ :لِلأُمِّ الثُّلُثُ ثَلاَثَةُ
أَسْهُمٍ ، وَلِلأُخْتِ ثُلُثُ مَا بَقِيَ سَهْمَان ، وَلِلْجَدِّ أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ.
وَكَانَ عُثْمَان يَجْعَلُهَا بَيْنَهُمْ أَثْلاَثًا :لِلأُمِّ الثُّلُثُ ، وَلِلأُخْتِ الثُّلُثُ ، وَلِلْجَدِّ الثُّلُثُ.
وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ :الْجَدُّ بِمَنْزِلَةِ الأَبِ.

(۳۱۸۹ حضرت ابراہیم اس عورت کے بارے میں جو اپنی حقیقی بہن، اور دادا اور ماں کو چھوڑ جائے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرمان
مطابق اس کی حقیقی بہن کے لیے آدھا مال اور اس کی ماں کے لئے ایک تہائی مال اور اس کے دادا کے لئے مال کا چھٹا حصّہ ہے۔

اور حضرت عبداللہ فرماتے تھے کہ ماں کے لئے چھٹا حصّہ، دادا کے لئے ایک تہائی مال اور بہن کے لئے آدھا مال ہوگا، اور
ت عبداللہ رضی اللہ عنہ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس حال میں نہیں دیکھیں گے کہ میں ماں کو اس مسئلے میں یا اس کے علاوہ
مسئلے میں دادا پر ترجیح دوں۔

اور حضرت زید رضی اللہ عنہ ماں کو ایک تہائی مال دیتے تھے اور بہن کو بقیہ مال کا ایک تہائی دیتے تھے، اس مسئلے میں حضرت

زید رضی اللہ عنہ مال کو نو حصوں پر تقسیم کرتے تھے، ماں کے لئے ایک تہائی مال یعنی تین حصے، بہن کے لئے بقیہ مال کا ایک تہائی یعنی دو حصے اور دادا کے لئے چار حصے۔

اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مال کو ورثاء کے درمیان تین حصوں میں تقسیم کرتے، ماں کے لئے ایک تہائی مال، بہن کے لئے ایک تہائی اور دادا کے لئے بھی ایک تہائی۔

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ دادا باپ کے درجے میں ہے۔

(۳۱۸۹۶) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يَقُولُ فِي أُخْتٍ وَأُمٍّ وَجَدٍّ لِلأُخْتِ النِّصْفُ ، وَالنِّصْفُ الْبَاقِي بَيْنَ الْجَدِّ وَالأُمِّ.

(۳۱۸۹۶) عمرو بن مرہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بہن، ماں اور دادا کے مسئلے کے بارے میں فرماتے تھے کہ بہن کے لئے آدھا مال ہے اور بقیہ آدھا مال دادا اور ماں کے درمیان تقسیم ہوگا۔

(۳۱۸۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ :فِي أُخْتٍ وَأُمٍّ وَجَدٍّ ، قَالَ :لِلأُخْتِ النِّصْفُ ، وَلِلأُمِّ السُّدُسُ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلْجَدِّ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :فَهَذِهِ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ مِنْ سِتَّةِ أَسْهُمٍ ، وَفِي قَوْلِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مِنْ تِسْعَةِ أَسْهُمٍ.

(۳۱۸۹۷) ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہن، ماں اور دادا کے مسئلے کے بارے میں فرماتے تھے کہ بہن کو آدھا مال ماں کو چھٹا حصہ اور دادا کو بقیہ مال دیا جائے گا،

حضرت ابو بکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عبداللہ رضی اللہ عنہ کے قول میں چھ حصوں سے اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے قول میں نو حصوں سے نکلے گا۔

(۵۱) فِي ابنةٍ وأختٍ وجدٍّ ، وأخواتٍ عِدّةٍ ، وابن وجدٍّ وابنةٍ

بیٹی، بہن اور دادا کے مسئلے اور متعدد بہنوں، بیٹے اور دادا اور بیٹی کے مسئلے کے بیان میں

(۳۱۸۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ :أَنَّهُ قَالَ فِي ابْنَةٍ وَأُخْتٍ وَجَدٍّ :أَعْطَى الابْنَةَ النِّصْفَ ، وَجَعَلَ مَا بَقِيَ بَيْنَ الْجَدِّ وَالأُخْتِ ، لَهُ نِصْفٌ ، وَلَهَا نِصْفٌ.

وَسُئِلَ عَنِ ابْنَةٍ ، وَأُخْتَيْنِ ، وَجَدٍّ ، فَأَعْطَى الْبِنْتَ النِّصْفَ ، وَجَعَلَ مَا بَقِيَ بَيْنَ الْجَدِّ وَالأُخْتَيْنِ ، لَهُ نِصْفٌ وَلَهُمَا نِصْفٌ.

وَسُئِلَ عَنِ ابْنَةٍ وَثَلاَثَةِ أَخَوَاتٍ وَجَدٍّ ، فَأَعْطَى الْبِنْتَ النِّصْفَ ، وَجَعَلَ لِلْجَدِّ خُمُسَيْ مَا بَقِيَ وَأَعْطَى الأَخَوَاتِ خُمُسًا خُمُسًا.

(۳۱۸۹۸) ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیٹی، بہن اور دادا کے مسئلے کے بارے میں فرمایا کہ بیٹی کو آدھا مال دیا جائے، اور باقی مال دادا اور بہن کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کر دیا جائے۔

اور آپ سے بیٹی، دو بہنوں اور دادا کے مسئلے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے آدھا مال بیٹی کو اور باقی مال دادا اور دو بہنوں کے درمیان نصف نصف تقسیم کیے جانے کا فیصلہ فرمایا،

اور ایک موقع پر آپ سے بیٹی، تین بہنوں اور دادا کے مسئلے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے بیٹی کو آدھا مال اور دادا کو بقیہ مال کے دو پانچویں حصے اور ہر بہن کو پانچواں حصہ دینے کا فیصلہ فرمایا۔

(۳۱۸۹۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبِيدَةَ :فِي ابْنَةٍ وَأُخْتٍ وَجَدٍّ ، قَالَ :هِيَ مِنْ أَرْبَعَةٍ : سَهْمَانِ لِلْبِنْتِ ، وَسَهْمٌ لِلْجَدِّ ، وَسَهْمٌ لِلأُخْتِ ، قُلْتُ لَهُ :فَإِنْ كَانَتَا أُخْتَيْنِ ؟ قَالَ :جَعَلَهَا عَبِيدَةُ مِنْ أَرْبَعَةٍ : لِلْبِنْتِ سَهْمَانِ ، وَسَهْمٌ لِلْجَدِّ ، وَلِلأُخْتَيْنِ سَهْمٌ ، قُلْتُ لَهُ :فَإِنْ كُنَّ ثَلاَثَ أَخَوَاتٍ ؟ قَالَ :جَعَلَهَا مَسْرُوقٌ مِنْ عَشَرَةٍ :لِلْبِنْتِ خَمْسَةُ أَسْهُمٍ ، وَلِلْجَدِّ سَهْمَانِ ، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ سَهْمٌ سَهْمٌ.

(۳۱۸۹۹) ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عَبِیدہ نے بیٹی، بہن اور دادا کے مسئلے کے بارے میں فرمایا کہ یہ چار حصوں سے نکلے گا، دو حصے بیٹی کے لئے، ایک حصہ دادا کے لئے اور ایک حصہ بہن کے لئے، راوی فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیم سے عرض کیا کہ اگر ایک بہن کی بجائے دو بہنیں ہوں؟ فرمایا کہ اس کو بھی حضرت عَبِیدہ نے چار حصوں سے نکالا ہے، بیٹی کے لئے دو حصے، دادا کے لئے ایک حصہ اور دونوں بہنوں کے لئے ایک حصہ، راوی کہتے ہیں میں نے ابراہیم سے عرض کیا کہ اگر بہنیں تین ہوں؟ تو فرمایا کہ اس مسئلے کو حضرت مسروق نے دس حصوں سے نکالا ہے، بیٹی کے لئے پانچ حصے، دادا کے لئے دو حصے اور ہر بیٹی کے لئے ایک حصہ۔

(۳۱۹۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ :فِي بِنْتٍ وَثَلاَثِ أَخَوَاتٍ وَجَدٍّ ، قَالَ :مِنْ عَشَرَةٍ :لِلْبِنْتِ النِّصْفُ خَمْسَةُ أَسْهُمٍ ، وَلِلْجَدِّ سَهْمَانِ ، وَلِكُلِّ أُخْتٍ سَهْمٌ.

(۳۱۹۰۰) ابراہیم ایک دوسری سند سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت مسروق نے بیٹی، تین بہنوں اور دادا کے مسئلے کے بارے میں فرمایا کہ یہ مسئلہ دس حصوں سے نکلے گا، پانچ حصے یعنی آدھا مال بیٹی کے لئے، دادا کے لئے دو حصے اور ہر بہن کے لئے ایک حصہ۔

(۳۱۹۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبِيدَةَ :فِي ابْنَةٍ وَأُخْتٍ وَجَدٍّ ، قَالَ : مِنْ أَرْبَعَةٍ سَهْمَانِ :لِلاِبْنَةِ النِّصْفُ ، وَسَهْمٌ لِلْجَدِّ ، وَسَهْمٌ لِلأُخْتِ.

(۳۱۹۰۱) حضرت ابراہیم حضرت عَبِیدہ سے بیٹی، بہن اور دادا کے مسئلہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ یہ چار حصوں سے نکلے گا، دو حصے یعنی نصف مال بیٹی کے لئے اور ایک حصہ دادا کے لئے اور ایک حصہ بہن کے لئے۔

(۳۱۹۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ :فِي ابْنَةٍ وَأُخْتَيْنِ وَجَدٍّ ، قَالَ :مِنْ ثَمَانِيَةِ أَسْهُمٍ :لِلْبِنْتِ النِّصْفُ أَرْبَعَةٌ ، وَلِلْجَدِّ سَهْمَانِ ، وَلِكُلِّ أُخْتٍ سَهْمٌ.

(۳۱۹۰۲) حضرت ابراہیم حضرت مسروق سے بیٹی، دو بہنوں اور دادا کے مسئلے کے بارے میں روایت کرتے ہیں فرمایا کہ یہ مسئلہ آٹھ حصّوں سے نکلے گا، بیٹی کے لئے نصف مال یعنی چار حصے اور دادا کے لئے دو حصے اور ہر بہن کے لئے ایک حصہ ہے۔

(۳۱۹۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :فِي رَجُلٍ تَرَكَ ابْنَتَهُ وَأُخْتَه لأَبِيهِ وَأُمِّهِ وَجَدًّا ، فَلاِبْنَتِهِ النِّصْفُ ، وَلِجَدِّهِ السُّدُسُ ، وَمَا بَقِيَ فَلأُخْتِهِ فِي قَوْلِ عَلِي ، لَمْ يَكُنْ يَزِيدُ الْجَدَّ مَعَ الْوَلَدِ عَلَى السُّدُسِ شَيْئًا ، وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ لاِبْنَتِهِ النِّصْفُ ، وَمَا بَقِيَ فَبَيْنَ الأُخْتِ وَالْجَدِّ.

فَإِنْ كَانَتَا أُخْتَانِ فَمَا بَقِيَ بَيْنَ الْجَدِّ وَالأُخْتَيْنِ فِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ وَزَيْدٍ ، وَفِي قَوْلِ عَلِيٍّ :لِلْجَدِّ السُّدُسُ ، وَلِلأُخْتَيْهِ مَا بَقِي ، وَإِنْ كُنَّ ثَلاَثَ أَخَوَاتٍ مَعَ الابْنَةِ وَالْجَدِّ ، فَلِلابْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْجَدِّ خُمُسَا مَا بَقِي ، وَلِلأَخَوَاتِ ثَلاَثَةُ أَخْمَاسٍ فِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ وَزَيْدٍ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :فَهَذِهِ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ مِنْ سِتَّةِ أَسْهُمٍ ، وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ وَزَيْدٍ مِنْ عَشَرَةِ أَسْهُمٍ : خَمْسَةٌ لِلْبِنْتِ وَسَهْمَانِ لِلْجَدِّ وَلِلأَخَوَاتِ سَهْمٌ ، سَهْمٌ.

(۳۱۹۰۳) فضیل حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جو آدمی اپنی بیٹی، حقیقی بہن اور دادا کو چھوڑ جائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول میں اس کی بیٹی کو آدھا مال، اس کے دادا کو چھٹا حصہ اور بقیہ اس کی بہن کو دیا جائے گا، اور آپ دادا کو اولاد کے ہوتے ہوئے چھٹے حصے سے زیادہ نہیں دلاتے تھے، اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق اس کی بیٹی کو آدھا مال دیا جائے گا، اور بقیہ مال بہن اور دادا کے درمیان تقسیم کر دیا جائے گا،

اور اگر (ایک کی بجائے) دو بہنیں ہوں تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق بقیہ مال بہنوں اور دادا کے درمیان تقسیم کیا جائے گا، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق دادا کے لئے مال کا چھٹا حصہ اور اس کی دونوں بہنوں کے لئے بقیہ مال ہے۔

اور اگر بہنیں تین ہوں اور بیٹی اور دادا ہوں تو بیٹی کو آدھا مال دیا جائے گا، اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق دادا کے لئے بقیہ مال کے دو پانچویں حصے (۲/۵) ہوں گے اور بہنوں کے لئے بقیہ تین پانچویں حصے ہوں گے،

حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق دس حصّوں سے نکلے گا، پانچ حصے بیٹی کے لئے دو حصے دادا کے لئے اور بہنوں کے لئے ایک ایک حصہ ہو گا۔

(۳۱۹۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ : كَيْفَ قَوْلُ عَلِيٍّ فِي ابْنَةٍ وَأُخْتٍ وَجَدٍّ ؟ قَالَ :مِنْ أَرْبَعَةٍ ، قَالَ :قُلْتُ :إِنَّمَا هَذِهِ فِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ.

(۳۱۹۰۴) فطر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی سے عرض کیا کہ یہی بات حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے قول میں بھی ہے۔

(۵۲) فِي امرأةٍ تركت زوجها وأمّها وأخاها لأبيها وجدّها

اس عورت کا بیان جس نے اپنے شوہر، ماں، باپ شریک بہن اور دادا کو چھوڑا

(۳۱۹۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، قَالَ :قَالَ إِبْرَاهِيمُ فِي امْرَأَةٍ تَرَكَتْ زَوْجَهَا وَأُمَّهَا وَأَخَاهَا لأَبِيهَا وَجَدَّهَا :لِلزَّوْجِ النِّصْفُ ثَلاَثَةُ أَسْهُمٍ ، وَلِلأُمِّ الثُّلُثُ سَهْمَانِ ، وَلِلْجَدِّ سَهْمٌ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ ، وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ :لِلزَّوْجِ النِّصْفُ ، وَلِلأُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ سَهْمٌ ، وَلِلْجَدِّ سَهْمٌ ، وَلِلأَخِ سَهْمٌ ، وَإِنْ كَانَا أَخَوَانِ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ :فَلِلزَّوْجِ النِّصْفُ وَلِلأُمِّ سَهْمٌ ، وَلِلْجَدِّ سَهْمٌ ، وَبَقِيَ سَهْمٌ فَهُوَ لإِخْوَتِهِ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ وَعَبْدِ اللهِ.

(۳۱۹۰۵) حضرت ابراہیم اس عورت کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنے شوہر، ماں، باپ شریک بھائی اور دادا کو چھوڑ جائے کہ حضرت علی اور زید رضی اللہ عنہما کے فرمان کے مطابق شوہر کو آدھا مال یعنی تین حصے، ماں کو ایک تہائی مال یعنی دو حصے اور دادا کو ایک حصہ دیا جائے گا، اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے فرمان میں شوہر کے لئے آدھا مال، ماں کے لئے بقیہ مال کا ایک تہائی، دادا کے لئے ایک حصہ اور ایک حصہ بھائی کے لئے ہے، اور اگر بھائی دو یا دو سے زیادہ ہوں تو شوہر کے لئے آدھا مال اور ماں اور دادا کے لئے ایک ایک حصہ ہے، اور ایک حصہ جو باقی بچے گا بھائیوں میں تقسیم کر دیا جائے گا، یہ حضرت علی، زید اور عبداللہ رضی اللہ عنہم کا قول ہے۔

(۳۱۹۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :أَتَيْنَا شُرَيْحًا فَسَأَلْنَاهُ عَنْ زَوْجٍ ، وَأُمٍّ ، وَأَخٍ ، وَجَدٍّ ؟ فَقَالَ :لِلْبَعْلِ الشَّطْرُ ، وَلِلأُمِّ الثُّلُثُ ، ثُمَّ سَكَتَ ، ثُمَّ قَالَ الَّذِي عَلَى رَأْسِهِ :أَنَّهُ لاَ يَقُولُ فِي الْجَدِّ شَيْئًا ، قَالَ :فَأَتَيْنَا عَبِيدَةَ فَقَسَمَهَا مِنْ سِتَّةٍ فِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ ، فَأَعْطَى الزَّوْجَ ثَلاَثَةً ، وَالأُمَّ سَهْمًا ، وَالْجَدَّ سَهْمًا ، وَالأَخَ سَهْمًا.

فَهَذِهِ فِي قَوْلِهِمْ جَمِيعًا مِنْ سِتَّةِ أَسْهُمٍ.

(۳۱۹۰۶) ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ ہم حضرت شریح کے پاس حاضر ہوئے اور ان سے شوہر، ماں، بھائی اور دادا کے مسئلے کے بارے میں دریافت کیا، آپ نے فرمایا شوہر کے لئے نصف مال ہے اور ماں کے لئے ایک تہائی مال، پھر آپ خاموش ہو گئے تو اس شخص نے جو آپ کے سرہانے کھڑا تھا کہا کہ حضرت دادا کے لئے کسی چیز کے قائل نہیں ہیں، فرماتے ہیں کہ پھر ہم حضرت عَبیدہ کے پاس آئے تو انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق مال کو چھ حصوں میں تقسیم فرمایا، تین حصے شوہر کو دیے اور ایک ایک حصہ ماں، دادا اور بھائی کو دیا۔

اس طرح یہ مسئلہ تمام حضرات کی رائے کے مطابق چھ حصوں سے ہی نکلے گا۔

(٥٣) امرأةٍ ترکت أختها لأبيها وأمّها وجدّها

اس عورت کا بیان جو اپنی حقیقی بہن اور اپنے دادا کو چھوڑ جائے

(٣١٩٠٧) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :فِي امْرَأَةٍ تَرَكَتْ أُخْتَهَا لأَبِيهَا وَأُمِّهَا وَجَدَّهَا ، فَلأُخْتِهَا لأَبِيهَا وَأُمِّهَا النِّصْفُ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ ، وَكَانَ زَيْدٌ يُعْطِي الأُخْتَ الثُّلُثَ وَالْجَدَّ الثُّلُثَيْنِ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :فَهَذِهِ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ مِنْ سَهْمَيْنِ ، وَفِي قَوْلِ زَيْدٍ :مِنْ ثَلاَثَةِ أَسْهُمٍ.

(۳۱۹۰۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ وہ عورت جو اپنی حقیقی بہن اور اپنے دادا کو چھوڑ جائے تو اس کی حقیقی بہن کے لئے نصف مال ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق، اور حضرت زید رضی اللہ عنہ بہن کو ایک تہائی مال اور دادا کو دو تہائی مال عطا فرمایا کرتے تھے۔

حضرت ابو بکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے قول میں دو حصوں سے نکلے گا اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کے قول میں تین حصوں سے نکلے گا۔

(٥٤) إذا ترك جدّه وأخته لأبيهِ وأمّهِ وأخاه لأبيهِ

اس صورت کا بیان کہ جب کوئی آدمی اپنے دادا، حقیقی بہن اور اپنے باپ شریک بھائی کو چھوڑ جائے

(٣١٩٠٨) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، قَالَ :قَالَ إِبْرَاهِيمُ :فِي رَجُلٍ تَرَكَ جَدَّهُ ، وَأُخْتَه لأَبِيهِ وَأُمِّهِ، وَأَخَاهُ لأَبِيهِ ، فَلِلْجَدِّ فِي قَضَاءِ زَيْدٍ الْخُمُسَانِ مِنْ عَشَرَةٍ ، أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ ، وَلأُخْتِهِ مِنْ أَبِيهِ وَأُمِّهِ النِّصْفُ ، خَمْسَةٌ ، وَلأَخِيهِ لأَبِيهِ سَهْمٌ ، يَرُدُّ الأَخُ مِنَ الأَبِ فِي قَضَاءِ زَيْدٍ عَلَى الأُخْتِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ كَانَ لَهَا ثَلاَثَةُ أَخْمَاسِ الْمَالِ فَأُعْطِيَتَ النِّصْفُ مِنْ أَجْلِ أَنَّ ثَلاَثَةَ أَخْمَاسٍ أَكْثَرُ مِنَ النِّصْفِ ، وَلَيْسَ لِلأُخْتِ الْوَاحِدَة وَإِنْ قَاسَمَهَا أَكْثَرَ مِنَ النِّصْفِ.

وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يُعْطِي الأُخْتَ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ النِّصْفَ ، وَالْجَدَّ النِّصْفَ ، وَلاَ يَعْتَدُّ بِالأُخْوَةِ مِنَ الأَبِ مَعَ الأُخْوَةِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ.

وَكَانَ عَلِيٌّ يَجْعَلُ لِلأُخْتِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ النِّصْفَ ، وَيَقْسِمُ النِّصْفَ الْبَاقِي بَيْنَ الأُخْوَةِ وَالْجَدِّ ، الْجَدُّ كَأَحَدِهِمْ مَا لَمْ يَكُنْ نَصِيبُ الْجَدِّ أَقَلَّ مِنَ السُّدُسِ ، إِنْ كَانَ أَخٌ وَاحِدٌ فَالنِّصْفُ الَّذِى بَقِيَ بَيْنَهُمَا ، وَإِنْ كَانَا أَخَوَيْنِ فَالنِّصْفُ بَيْنَهُمَا ، وَإِنْ كَانُوا ثَلاَثَةً ، فَلِلْجَدِّ السُّدُسِ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلأُخْوَةِ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :فَهَذِهِ فِي قَوْلِ زَيْدٍ مِنْ عَشَرَةِ أَسْهُمٍ ، وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ :مِنْ سَهْمَيْنِ ، وَكَانَ عَلِيٌّ يَجْعَلُهَا

مِنْ سِتَّةٍ إِذَا كَثُرَ الْأُخْوَةُ.

(۳۱۹۰۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جو آدمی اپنے دادا، حقیقی بہن اور باپ شریک بھائی کو چھوڑ جائے تو حضرت زید رضی اللہ عنہ کے فیصلے کے مطابق دادا کے لئے مال کے دو پانچویں حصے یعنی دس حصّوں میں سے چار حصے اور اس کی حقیقی بہن کے لئے آدھا مال یعنی پانچ حصے اور اس کے باپ شریک بھائی کے لئے ایک حصہ ہے، حضرت زید رضی اللہ عنہ کے فیصلے میں باپ شریک بھائی حقیقی بہن پر لوٹائے گا، اس کا حق مال کے تین پانچویں حصے تھا پس اس کو نصف مال دے دیا گیا اس لئے کہ مال کے تین پانچویں حصے آدھے مال سے زیادہ ہوتے ہیں اور ایک بہن کا حصہ آدھے مال سے زیادہ نہیں، چاہے بھائی اس کے ساتھ شریک ہو جائے۔

اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حقیقی بہن کو آدھا مال اور دادا کو آدھا مال دیا کرتے تھے اور حقیقی بھائیوں اور بہنوں کے ہوتے ہوئے باپ شریک بھائیوں اور بہنوں کو کچھ نہیں دلاتے تھے،

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ حقیقی بہن کو آدھا مال دیتے اور بقیہ آدھا مال بھائیوں اور دادا کے درمیان تقسیم کر دیتے، اس طرح کہ دادا بھائیوں کا ایک فرد سمجھا جاتا، جب تک دادا کا حصہ چھٹے حصے سے کم نہ ہو، اگر بھائی ایک ہو تو باقی آدھا مال دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا، اور اگر دو ہوں تو نصف مال ان دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا، اور اگر تین ہوں تو دادا کے لئے مال کا چھٹا حصہ اور بقیہ مال بھائیوں کے لئے ہے۔

حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت زید رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق دس حصّوں سے اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے قول میں دو حصّوں سے نکلے گا، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس مسئلے کو چھ حصّوں سے نکالا کرتے تھے جبکہ بھائی زیادہ ہوں۔

(۵۵) فِي امْرَأَةٍ مَاتت وتركَتْ أُمَّهَا وَأُخْتَهَا لأَبِيهَا وَأُمِّهَا وَأَخَاهَا لأَبِيهَا وَجَدَّهَا

اس عورت کا بیان جو مرتے ہوئے اپنی ماں، حقیقی بہن اور باپ شریک بھائی اور دادا کو چھوڑ جائے

(۳۱۹۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، قَالَ : قَالَ إِبْرَاهِيمُ : فِي امْرَأَةٍ تَرَكَتْ أُمَّهَا ، وَأُخْتَهَا لأَبِيهَا وَأُمِّهَا ، وَأَخَاهَا لأَبِيهَا ، وَجَدَّهَا ، فَقَضَى فِيهَا زَيْدٌ : أَنَّ لِلأُمِّ السُّدُسَ ، وَلِلْجَدِّ خُمُسَا مَا بَقِيَ ، وَلِلأُخْتِ ثَلاَثَةُ أَخْمَاسِ مَا بَقِيَ ، رَدَّ الأَخُ عَلَى أُخْتِهِ وَلَمْ يَرِثْ شَيْئًا ، وَقَضَى فِيهَا عَبْدُ اللهِ : أَنَّ لِلأُخْتِ ثَلاَثَةَ أَسْهُمٍ ، وَلِلأُمِّ سَهْمٌ ، وَلِلْجَدِّ سَهْمٌ ، وَقَضَى فِيهَا عَلِيٌّ : أَنَّ لِلأُخْتِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ ثَلاَثَةَ أَسْهُمٍ ، وَلِلأُمِّ سَهْمًا ، وَبَقِيَ سَهْمَانِ : لِلْجَدِّ سَهْمٌ ، وَلِلأَخِ سَهْمٌ.

فَهَذِهِ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ مِنْ سِتَّةِ أَسْهُمٍ ، وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ مِنْ خَمْسَةٍ.

(۳۱۹۰۹) حضرت ابراہیم اس عورت کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنی ماں، حقیقی بہن، باپ شریک بھائی اور دادا کو چھوڑ جائے کہ اس کے بارے میں حضرت زید رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ ماں کے لئے مال کا چھٹا حصہ، دادا کے لئے بقیہ مال کے دو پانچویں حصے

اور بہن کے لئے بقیہ مال کے تین پانچویں حصے ہیں، بھائی نے اپنی بہن پر مال لوٹا دیا مگر وہ خود کسی چیز کا وارث نہ ہوگا، اور اس بارے میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ بہن کے لئے تین حصے، ماں کے لئے ایک حصہ اور دادا کے لئے بھی ایک حصہ ہے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس مسئلے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ حقیقی بہن کے لئے تین حصے اور ماں کے لئے ایک حصہ ہے، اور دو حصے باقی بچے جن میں سے ایک حصہ دادا کے لئے اور ایک بھائی کے لئے ہے۔

اس طرح یہ مسئلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق چھ حصوں سے اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے فرمان میں پانچ حصوں سے نکلے گا۔

(٥٦) امرأةٌ تركت زوجها وأمّها وأربع أخواتٍ لها مِن أبيها وأمّها وجدّها

اس عورت کا بیان جو اپنے شوہر، ماں، چار حقیقی بہنوں اور اپنے دادا کو چھوڑ جائے

(٣١٩١٠) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ فِي امْرَأَةٍ تَرَكَتْ زَوْجَهَا ، وَأُمَّهَا ، وَأَرْبَعَ أَخَوَاتٍ لَهَا مِنْ أَبِيهَا وَأُمِّهَا ، وَجَدَّهَا ، قضَى فِيهَا زَيْدٌ : أَنَّ لِلزَّوْجِ ثَلاَثَةَ أَسْهُمٍ ، وَلِلأُمِّ سَهْماً ، وَلِلْجَدِّ سَهْماً ، وَلِلأَخَوَاتِ سَهْمَاً ، وَقَضَى فِيهَا عَلِيٌّ وَعَبْدُ اللهِ عَلَى تِسْعَةِ أَسْهُمٍ : لِلزَّوْجِ ثَلاَثَةُ أَسْهُمٍ ، وَلِلأُمِّ سَهْمٌ ، وَلِلْجَدِّ سَهْمٌ ، وَلِلأَخَوَاتِ أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ : فَهَذِهِ فِي قَوْلِ زَيْدٍ مِنْ سِتَّةِ أَسْهُمٍ ، وَفِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ مِنْ تِسْعَةِ أَسْهُمٍ.

(٣١٩١٠) حضرت ابراہیم اس عورت کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنے شوہر، ماں، چار حقیقی بہنوں اور دادا کو چھوڑ جائے کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ اس کے بارے میں فرماتے ہیں کہ شوہر کے لئے تین حصے، ماں کے لئے ایک حصہ، دادا کے لئے ایک حصہ اور بہنوں کے لئے بھی ایک حصہ ہے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مال نو حصوں میں تقسیم کیا جائے، تین حصے شوہر کے لئے، ایک حصہ ماں کے لئے، ایک حصہ دادا کے لئے اور چار حصے بہنوں کے لئے ہوں گے۔

حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت زید رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق چھ حصوں سے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عبداللہ رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق نو حصوں سے نکلے گا۔

(٥٧) فِي هذِهِ الفرائِضِ المجتمِعةِ مِن الجدِّ والإخوةِ والأخواتِ

ان مسائل کا بیان جن میں دادا، بھائی اور بہنیں موجود ہوتی ہیں

(٣١٩١١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : فِي أُخْتٍ لأُمٍّ وَأَبٍ وَأَخٍ وَأُخْتٍ لأَبٍ ، وَجَدٍّ ، فِي قَوْلِ عَلِيٍّ : لِلأُخْتِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ النِّصْفُ ، وَمَا بَقِيَ فَبَيْنَ الْجَدِّ وَالأُخْتِ وَالأَخِ مِنَ

الْأَبِ عَلَى الْأَخْمَاسِ :لِلْجَدِّ خُمُسَانِ ، وَلِلْأُخْتِ خُمُسٌ. وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ :لِلْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ النِّصْفُ ، وَلِلْجَدِّ مَا بَقِيَ ، وَلَيْسَ لِلْأَخِ وَالْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ شَيْءٌ. وَفِي قَوْلِ زَيْدٍ :مِنْ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا : لِلْجَدِّ الثُّلُثُ سِتَّةٌ ، وَلِلْأَخِ مِنَ الْأَبِ سِتَّةٌ ، وَلِلْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ ثَلَاثَةٌ

وَلِلْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ ثَلَاثَةٌ ، ثُمَّ تَرُدُّ الْأُخْتُ وَالْأَخُ مِنَ الْأَبِ عَلَى الْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ سِتَّةَ أَسْهُمٍ ، فَاسْتَكْمَلَتِ النِّصْفَ تِسْعَةً ، وَبَقِيَ لَهُمَا ثَلَاثَةُ أَسْهُمٍ :لِلْأَخِ سَهْمَانِ وَلِلْأُخْتِ سَهْمٌ.

وَفِي أُخْتَيْنِ لِأَبٍ وَأُمٍّ ، وَأَخٍ لِأَبٍ ، وَجَدٍّ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ :لِلْأُخْتَيْنِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ الثُّلُثَانِ ، وَمَا بَقِيَ فَبَيْنَ الْجَدِّ وَالْأَخِ ، وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ :لِلْأُخْتَيْنِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ الثُّلُثَانِ ، وَلِلْجَدِّ مَا بَقِيَ ، وَلَيْسَ لِلْأَخِ مِنَ الْأَبِ شَيْءٌ. وَفِي قَوْلِ زَيْدٍ :هِيَ ثَلَاثَةُ أَسْهُمٍ :لِلْجَدِّ سَهْمٌ ، وَلِلْأَخِ سَهْمٌ وَلِلْأُخْتَيْنِ سَهْمٌ ، ثُمَّ يَرُدُّ الْأَخُ مِنَ الْأَبِ عَلَى الْأُخْتَيْنِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ سَهْمَهُمَا ، فَتَسْتَكْمِلَانِ الثُّلُثَيْنِ ، وَلَمْ يَبْقَ لَهُ شَيْءٌ.

وَفِي أُخْتَيْنِ لِأَبٍ وَأُمٍّ ، وَأُخْتٍ لِأَبٍ ، وَجَدٍّ ، فِي

قَوْلِ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ :لِلْأُخْتَيْنِ لِلْأَبِ وَالْأُمِّ الثُّلُثَانِ ، وَمَا بَقِيَ لِلْجَدِّ ، وَلَيْسَ لِلْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ شَيْءٌ وَفِي قَوْلِ زَيْدٍ :مِنْ خَمْسَةِ أَسْهُمٍ :لِلْجَدِّ سَهْمَانِ ، وَلِلْأُخْتَيْنِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ سَهْمَانِ ، وَلِلْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ سَهْمٌ ، ثُمَّ تَرُدُّ الْأُخْتُ مِنَ الْأَبِ عَلَى الْأُخْتَيْنِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ سَهْمَهُمَا ، وَلَمْ يَبْقَ لَهَا شَيْءٌ.

وَفِي أُخْتَيْنِ لِأَبٍ وَأُمٍّ ، وَأَخٍ وَأُخْتٍ لِأَبٍ ، وَجَدٍّ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ :لِلْأُخْتَيْنِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ الثُّلُثَانِ ، وَلِلْجَدِّ السُّدُسُ ، وَمَا بَقِيَ فَبَيْنَ الْأُخْتِ وَالْأَخِ مِنَ الْأَبِ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ ، وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ :لِلْأُخْتَيْنِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ الثُّلُثَانِ ، وَلِلْجَدِّ مَا بَقِيَ ، وَلَيْسَ لِلْأَخِ وَالْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ شَيْءٌ وَفِي قَوْلِ زَيْدٍ :مِنْ خَمْسَةَ عَشَرَ سَهْمًا :لِلْجَدِّ الثُّلُثُ خَمْسَةُ أَسْهُمٍ ، وَلِلْأَخِ مِنَ الْأَبِ أَرْبَعَةٌ ، وَلِلْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ سَهْمَانِ وَلِلْأُخْتَيْنِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ ، ثُمَّ يَرُدُّ الْأَخُ وَالْأُخْتُ مِنَ الْأَبِ عَلَى الْأُخْتَيْنِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ نَصِيبَهُمَا ، يَسْتَكْمِلَانِ الثُّلُثَيْنِ وَلَمْ يَبْقَ لَهُمَا شَيْءٌ.

وَفِي أُخْتَيْنِ لِأَبٍ وَأُمٍّ ، وَأُخْتَيْنِ لِأَبٍ ، وَجَدٍّ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ :لِلْأُخْتَيْنِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ الثُّلُثَانِ ، وَلِلْجَدِّ مَا بَقِيَ ، وَلَيْسَ لِلْأُخْتَيْنِ مِنَ الْأَبِ شَيْءٌ. وَفِي قَوْلِ زَيْدٍ :مِنْ سِتَّةِ أَسْهُمٍ :لِلْجَدِّ سَهْمَانِ ، وَلِلْأُخْتَيْنِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ سَهْمَانِ ، وَلِلْأُخْتَيْنِ مِنَ الْأَبِ سَهْمَانِ ، ثُمَّ تَرُدُّ الْأُخْتَانِ مِنَ الْأَبِ عَلَى الْأُخْتَيْنِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ سَهْمَيْهِمَا ، فَيَسْتَكْمِلَانِ الثُّلُثَيْنِ ، وَلَمْ يَبْقَ لَهُمَا شَيْءٌ.

وَفِي أُخْتٍ لِأَبٍ وَأُمٍّ ، وَثَلَاثِ أَخَوَاتٍ لِأَبٍ ، وَجَدِّهِ :فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ :لِلْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ النِّصْفُ ، وَلِلْأَخَوَاتِ مِنْ الْأَبِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ ، وَلِلْجَدِّ مَا بَقِيَ ، وَفِي قَوْلِ زَيْدٍ :ثَمَانِيَةَ عَشَرَ

سَهْمًا :لِلْجَدِّ الثُّلُثُ سِتَّةٌ ، وَلِلأُخْتِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ ثَلاثَةُ أَسْهُمٍ ، وَلِلأَخَوَاتِ مِنَ الأَبِ تِسْعَةُ أَسْهُمٍ ، ثُمَّ تَرُدُّ الأَخَوَاتُ مِنَ الأَبِ عَلَى الأُخْتِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ سِتَّةَ أَسْهُمٍ ، فَاسْتَكْمَلَتِ النِّصْفَ تِسْعَةً ، وَبَقِيَ لَهُنَّ سَهْمٌ سَهْمٌ.

وَفِي أُخْتَيْنِ لأَبٍ وَأُمٍّ ، وَأَخٍ ، وَأُخْتَيْنِ لأَبٍ ، وَجَدٍّ :فِي قَوْلِ عَلِيٍّ :لِلأُخْتَيْنِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ الثُّلُثَانِ ، وَلِلْجَدِّ السُّدُسُ ، وَمَا بَقِيَ فَبَيْنَ الأَخِ وَالأُخْتَيْنِ مِنَ الأَبِ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ ، وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ : لِلأُخْتَيْنِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ الثُّلُثَانِ ، وَلِلْجَدِّ مَا بَقِيَ ، وَلَيْسَ لِلأَخِ وَالأُخْتَيْنِ مِنَ الأَبِ شَيْءٌ.

وَفِي أُمٍّ وَأُخْتٍ وَجَدٍّ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ :لِلأُخْتِ النِّصْفُ ، وَلِلأُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ ، وَلِلْجَدِّ مَا بَقِيَ.

وَفِي قَوْلِ زَيْدٍ :مِنْ تِسْعَةِ أَسْهُمٍ :لِلأُمِّ الثُّلُثُ ثَلاثَةٌ ، وَلِلْجَدِّ أَرْبَعَةٌ ، وَلِلأُخْتِ سَهْمَانِ ، جَعَلَهُ مَعَهُمَا بِمَنْزِلَةِ الأَخِ ، وَفِي قَوْلِ عُثْمَانَ :لِلأُمِّ الثُّلُثُ ، وَلِلْجَدِّ الثُّلُثُ ، وَلِلأُخْتِ الثُّلُثُ ، وَفِي قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ :لِلأُمِّ الثُّلُثُ ، وَلِلْجَدِّ مَا بَقِيَ ، لَيْسَ لِلأُخْتِ شَيْءٌ ، لَمْ يَكُنْ يُوَرِّثُ أَخًا وَأُخْتًا مَعَ جَدٍّ شَيْئًا.

(۳۱۹۱۱) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ:

(۱) حقیقی بہن، باپ شریک بھائی اور بہن اور دادا کے بارے میں حضرت علی کا فرمان ہے کہ حقیقی بہن کے لئے آدھا مال ہے اور بقیہ مال دادا اور باپ شریک بھائی اور بہن کے درمیان اس طرح تقسیم ہوگا کہ مال کے پانچ حصے کیے جائیں گے، ان میں سے دو حصے دادا کو اور ایک حصہ بہن کو دیا جائے گا، اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق حقیقی بہن کے لئے آدھا مال اور دادا کے لئے بقیہ مال ہے، اور باپ شریک بھائی اور بہن کے لئے کچھ نہیں، اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق یہ مسئلہ اٹھارہ حصوں سے نکالا جائے گا، دادا کو چھ حصے یعنی ایک تہائی مال، باپ شریک بھائی کو چھ حصے، باپ شریک بہن کو تین حصے اور حقیقی بہن کو تین حصے دیے جائیں گے، پھر باپ شریک بھائی اور بہن چھ حصے حقیقی بہن پر لوٹائیں گے، اس طرح حقیقی بہن کا حصہ نو حصے یعنی آدھا مال ہو جائے گا، اور باپ شریک بھائی بہن کے لئے تین حصے بچیں گے، دو حصے بھائی کے لئے اور ایک حصہ بہن کے لئے ہوگا۔

(۲) اور دو حقیقی بہنوں، ایک باپ شریک بھائی اور دادا کے مسئلے کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حقیقی بہنوں کے لئے دو تہائی مال ہے اور بقیہ مال دادا اور بھائی کے درمیان تقسیم کیا جائے گا۔ اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو حقیقی بہنوں کے لئے دو تہائی مال ہے اور بقیہ مال دادا کے لئے ہے، اور باپ شریک بھائی کے لئے کچھ نہیں، اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق مال تین حصوں میں تقسیم کیا جائے گا، ایک حصہ دادا کے لئے، ایک بھائی کے لئے اور ایک حصہ دو بہنوں کے لئے، پھر باپ شریک بھائی دو حقیقی بہنوں پر اپنا حصہ لوٹا دے گا، اس طرح بہنوں کا دو تہائی حصہ پورا ہو جائے گا اور بھائی کے لئے کچھ نہیں بچے گا۔

(۳) اور دو حقیقی بہنوں، ایک باپ شریک بہن اور دادا کے بارے میں حضرت علی اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دونوں

حقیقی بہنوں کے لئے دو تہائی مال ہے اور بقیہ مال دادا کے لئے ہے، اور باپ شریک بہن کے لئے کچھ نہیں، اور حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مال پانچ حصّوں میں تقسیم کیا جائے گا، دو حصّے دادا کے لئے، دو حصّے دونوں حقیقی بہنوں کے لئے اور ایک حصّہ باپ شریک بہن کے لئے، پھر باپ شریک بہن دونوں حقیقی بہنوں پر اپنا حصّہ لوٹا دیں گی اور اس کے لئے کچھ نہیں رہے گا۔

(۴) اور دو حقیقی بہنوں، ایک باپ شریک بھائی اور بہن اور دادا کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دونوں حقیقی بہنوں کے لئے دو تہائی مال اور دادا کے لئے مال کا چھٹا حصّہ ہے، اور بقیہ مال دونوں باپ شریک بہن اور بھائی کے درمیان اس ضابطے پر تقسیم ہوگا کہ مرد کو عورت سے دوگنا دیا جائے گا، اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دونوں حقیقی بہنوں کے لئے دو تہائی مال ہے اور دادا کے لئے بقیہ مال، اور باپ شریک بھائی اور بہن کے لئے کچھ نہیں، اور حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مال کو پندرہ حصّوں میں تقسیم کیا جائے گا، دادا کے لئے پانچ حصے ایک تہائی مال، باپ شریک بھائی کے لئے چار حصّے، باپ شریک بہن کے لئے دو حصّے اور دو حقیقی بہنوں کے لئے چار حصّے، پھر باپ شریک بھائی اور بہن دونوں حقیقی بہنوں پر اپنا حصّہ لوٹا دیں گے، اس طرح ان کا دو تہائی حصّہ ہو جائے گا اور باپ شریک بھائی بہن کے لئے کچھ نہیں ہوگا۔

(۵) اور دو حقیقی بہنوں اور دو باپ شریک بہنوں اور دادا کے بارے میں حضرت علی اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو حقیقی بہنوں کے لئے دو تہائی مال ہے اور باقی مال دادا کے لئے ہے، اور باپ شریک بہنوں کے لئے کچھ نہیں، اور حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مال چھ حصّوں میں تقسیم کیا جائے گا دو حصّے دادا کے لئے، دو حصّے دو حقیقی بہنوں کے لئے اور دو حصّے دو باپ شریک بہنوں کے لئے، پھر باپ شریک بہنیں حقیقی بہنوں پر اپنے حصّے لوٹا دیں گی، اس طرح حقیقی بہنوں کا دو تہائی مال پورا ہو جائے گا اور باپ شریک بہنوں کے لئے کچھ نہیں بچے گا۔

(۶) اور حقیقی بہن اور تین باپ شریک بہنوں اور دادا کے بارے میں حضرت علی اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حقیقی بہنوں کے لئے آدھا مال اور باپ شریک بہنوں کے لئے مال کا چھٹا حصّہ ہے دو تہائی مال پورا کرنے کے لئے، اور بقیہ مال دادا کے لئے ہے، اور حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مال اٹھارہ حصّوں میں تقسیم کیا جائے گا: چھ حصّے دادا کے لئے، تین حصّے حقیقی بہن کے لئے اور نو حصّے باپ شریک بہنوں کے لئے ہیں، پھر باپ شریک بہنیں حقیقی بہن پر چھ حصّے لوٹا دیں گی، اس طرح حقیقی بہن کو حصّہ آدھا مال ہو جائے گا، اور باپ بہنوں کے لئے ایک حصّہ بچے گا۔

(۷) اور دو حقیقی بہنوں اور ایک باپ شریک بھائی اور دو باپ شریک بہنوں اور دادا کے مسئلے کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ دونوں حقیقی بہنوں کو دو تہائی مال اور دادا کو مال کا چھٹا حصّہ دیا جائے گا، اور باقی مال باپ شریک بھائی اور بہنوں کے درمیان اس ضابطے پر تقسیم ہوگا کہ مرد کو عورت سے دوگنا دیا جائے گا، اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے قول میں دونوں حقیقی بہنوں کے لئے دو تہائی مال ہے اور بقیہ مال دادا کے لئے ہے، اور باپ شریک بھائی اور بہنوں کے لئے کچھ نہیں ہے

(۸) اور ماں، بہن اور دادا کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ بہن کے لئے آدھا مال ہے اور ماں کے لئے

بقیہ مال کا ایک تہائی، اور باقی مال دادا کے لئے ہے، اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق مال کو نو حصوں میں تقسیم کیا جائے گا، تین حصے یعنی ایک تہائی مال ماں کے لئے، چار حصے دادا کے لئے اور دو حصے بہن کے لئے ہوں گے، حضرت زید رضی اللہ عنہ دادا کی موجودگی میں بہن کو بھائی کے قائم مقام قرار دیتے ہیں، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک تہائی مال ماں کو، ایک تہائی دادا کو اور ایک تہائی بہن کو دیا جائے گا، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک تہائی مال ماں کے لئے ہے اور باقی مال دادا کے لئے ہے، اور بہن کے لئے کچھ نہیں، آپ بھائی اور بہن کو دادا کی موجودگی میں کسی چیز کا وارث نہیں بناتے تھے۔

(۵۸) قول زیدٍ فِي الجدِّ وتفسِيره

دادا کے بارے میں حضرت زید رضی اللہ عنہ کا فرمان اور اس کی وضاحت

(۳۱۹۱۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ زَيْدٌ يُشَرِّكُ الْجَدَّ إِلَى الثُّلُثِ مَعَ الإِخْوَةِ وَالأَخَوَاتِ ، فَإِذَا بَلَغَ الثُّلُثَ أَعْطَاهُ الثُّلُثَ ، وَكَانَ لِلأُخْوَةِ وَالأَخَوَاتِ مَا بَقِي ، وَلاَ لِلأَخِ لأُمٍّ ، وَلاَ لِلأُخْتِ لأُمٍّ مَعَ جَدٍّ شَيْءٌ ، وَيُقَاسِمُ الأُخْوَةَ مِنَ الأَبِ الإِخْوَةَ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ ، وَلاَ يُوَرِّثُهُمْ شَيْئًا ، فَإِذَا كَانَ أَخٌ لأَبٍ وَأُمٍّ وَجَدٌّ ، أَعْطَى الْجَدَّ النِّصْفَ ، وَإِذَا كَانَا أَخَوَيْنِ أَعْطَاهُ الثُّلُثَ ، فَإِنْ زَادُوا أَعْطَاهُ الثُّلُثَ ، وَكَانَ لِلإِخْوَةِ مَا بَقِي وَإِذَا كَانَتْ أُخْتٌ وَجَدٌّ أَعْطَاهُ مَعَ الأُخْتِ الثُّلُثَيْنِ ، وَلِلأُخْتِ الثُّلُثُ ، وَإِذَا كَانَتَا أُخْتَيْنِ أَعْطَاهُمَا النِّصْفَ ، وَلَهُ النِّصْفُ مَا دَامَتِ الْمُقَاسَمَةُ خَيْرًا لَهُ ، فَإِنْ لَحِقَتْ فَرَائِضُ امْرَأَةٍ وَ أُمٍّ وَزَوْجٍ أَعْطَى أَهْلَ الْفَرَائِضِ فَرَائِضَهُمْ ، وَمَا بَقِيَ قَاسَمَ الإِخْوَةَ وَالأَخَوَاتُ ، فَإِنْ كَانَ ثُلُثُ مَا بَقِيَ خَيْرًا لَهُ مِنَ الْمُقَاسَمَةِ أَعْطَاهُ ثُلُثَ مَا بَقِي ، وَإِنْ كَانَتِ الْمُقَاسَمَةُ خَيْرًا لَهُ أَعْطَاهُ الْمُقَاسَمَةَ ، وَإِنْ كَانَ سُدُسُ جَمِيعِ الْمَالِ خَيْرًا لَهُ مِنَ الْمُقَاسَمَةِ أَعْطَاهُ السُّدُسَ ، وَإِنْ كَانَتِ الْمُقَاسَمَةُ خَيْرًا لَهُ مِنْ سُدُسِ جَمِيعِ الْمَالِ أَعْطَاهُ الْمُقَاسَمَةَ.

(۳۱۹۱۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ دادا کو بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ ایک تہائی تک مال کا وارث بناتے تھے، پس جب اس کا حصہ ایک تہائی تک پہنچتا تو اس کو ایک تہائی عطا فرما دیا کرتے تھے، اور باقی مال بھائیوں اور بہنوں کا ہوتا تھا، اور آپ دادا کی موجودگی میں ماں شریک بھائی اور ماں شریک بہن کو کچھ نہیں دلاتے تھے، اور آپ باپ شریک بھائیوں کو حقیقی بھائیوں کے ساتھ تقسیم میں تو شریک فرماتے لیکن باپ شریک بھائیوں کو وراثت میں سے کچھ عطا نہیں فرماتے تھے، پس اگر حقیقی بہن اور دادا وارث ہوتے تو آپ آدھا مال دادا کو عطا فرماتے اور دو بھائی ہوتے تو آپ دادا کو ایک تہائی مال عطا فرماتے، پس اگر بھائی زیادہ ہوتے تو ایک تہائی مال دادا کو عطا فرماتے اور باقی مال بھائیوں کو دلاتے، اور جب ایک بہن اور دادا وارث ہوتے تو آپ دو تہائی مال دادا کو اور ایک تہائی مال بہن کو عطا فرماتے، اور اگر بہنیں دو ہوتیں تو آدھا مال بہنوں کو اور آدھا مال دادا کو عطا فرماتے جبکہ اس

طرح باہم تقسیم سے شرکت دادا کے حق میں بہتر ہوتی، پس اگر اس کے ساتھ دوسرے حصہ داروں یعنی بیوی، ماں اور شوہر کے حصے آ جاتے تو پہلے ان حصہ داروں کو ان کے حصے دلواتے اور بقیہ مال بھائیوں اور بہنوں کے درمیان تقسیم فرما دیتے، اس طرح اگر دادا کے لئے بقیہ مال کا ایک تہائی بہتر ہو تو اس کو بقیہ مال کا ایک تہائی عطا فرماتے، اور اگر تقسیم میں باہمی شرکت اس کے لئے بہتر ہوتی تو ایسا ہی کرتے، اور اگر پورے مال کا چھٹا حصہ اس کے لئے تقسیم میں شرکت سے بہتر ہوتا تو وہی اس کو عطا فرماتے، اور اگر چھٹے سے زیادہ بہتر دادا کے لئے تقسیم میں شرکت ہوتی تو اس کو تقسیم میں شریک فرمایا کرتے تھے۔

(۵۹) مَنْ كَانَ لاَ يفضّل أمًّا على جدٍّ

ان حضرات کا بیان جو ماں کو دادا پر ترجیح نہیں دیتے

(۳۱۹۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ وَعَبْدِ اللهِ : أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يُفَضِّلاَنِ أُمًّا عَلَى جَدٍّ.

(۳۱۹۱۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ماں کو دادا پر ترجیح نہیں دیتے تھے۔

(٦٠) اختِلافهم فِي أمرِ الجدِّ

دادا کے معاملے میں صحابہ کے اختلاف کا بیان

(۳۱۹۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، قَالَ : إِنِّي لأُحِيلُ الْجَدَّ عَلَى مِئَتَيْ قَضِيَّةٍ.

(۳۱۹۱۴) عبداللہ بن سلمہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت عَبیدہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ بے شک میں دادا کے مسئلے کو دو سو صورتوں میں تبدیل کرتا ہوں۔

(۳۱۹۱٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ أَيُّوب ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، قَالَ : حَفِظْتُ عَنْ عُمَرَ مِئَةَ قَضِيَّةٍ فِي الْجَدِّ مُخْتَلِفَةٍ.

(۳۱۹۱۵) ابن سیرین عبیدہ سے یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دادا کے بارے میں ایک سو مختلف فیصلے یاد کیے ہیں۔

(۳۱۹۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَمْرٍو الْخَارِفِيِّ : أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ عَلِيًّا عَنْ فَرِيضَةٍ ؟ فَقَالَ : هَاتِ إِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا جَدٌّ.

(۳۱۹۱۶) عُبید بن عمرو خارفی نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک میراث کا مسئلہ پوچھنا چاہا، آپ نے فرمایا پوچھو! اگر اس میں دادا کا ذکر نہ ہو۔

(۳۱۹۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُرَادٍ ، قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ : مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَتَقَحَّمَ جَرَاثِيمَ جَهَنَّمَ فَلْيَقْضِ بَيْنَ الْجَدِّ وَالإِخْوَةِ.

(۳۱۹۱۷) حضرت سعید بن جبیر قبیلہ مراو کے ایک شخص کے واسطے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ جو آدمی یہ چاہے کہ جہنم کے جراثیم میں گھس جائے وہ دادا اور بھائیوں کے مسئلے میں فیصلہ کردے۔

(۳۱۹۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : أَتَيْنَا شُرَيْحًا فَسَأَلْنَاهُ ؟ فَقَالَ الَّذِي عَلَى رَأْسِهِ : إِنَّهُ لاَ يَقُولُ فِي الْجَدِّ شَيْئًا.

(۳۱۹۱۸) ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ ہم حضرت شریح کے پاس حاضر ہوئے اور ان سے مسئلہ پوچھا تو اس شخص نے جو آپ کے سرہانے کھڑا تھا کہا کہ حضرت دادا کے بارے میں کچھ نہیں کہتے۔

(۳۱۹۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : خُذْ فِي أَمْرِ الْجَدِّ بِمَا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ يَعْنِي : قَوْلَ زَيْدٍ.

(۳۱۹۱۹) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ دادا کے بارے میں وہ قول اختیار کرو جس پر علماء کا اتفاق ہے، یعنی حضرت زید رضی اللہ عنہ کا قول۔

(۳۱۹۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ : أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ فِي أَمْرِ الْجَدِّ وَالْكَلاَلَةِ فِي كَتِفٍ ، ثُمَّ طَفِقَ يَسْتَخِيرُ رَبَّهُ ، فَلَمَّا طُعِنَ دَعَا بِالْكَتِفِ فَمَحَاهَا ، ثُمَّ قَالَ : إِنِّي كُنْت كَتَبْت كِتَابًا فِي الْجَدِّ وَالْكَلاَلَةِ ، وَإِنِّي قَدْ رَأَيْت أَنْ أَرُدَّكُمْ عَلَى مَا كُنْتُمْ عَلَيْهِ ، فَلَمْ يَدْرُوا مَا كَانَ فِي الْكَتِفِ.

(۳۱۹۲۰) سعید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دادا اور کلالہ کے بارے میں ایک کندھے کی ہڈی پر کچھ لکھا، پھر اللہ تعالیٰ سے استخارہ فرمانے لگے، جب آپ زخمی ہوئے تو آپ نے وہ ہڈی منگوائی اور اس کو مٹا دیا، پھر فرمایا: میں نے دادا اور کلالہ کے بارے میں ایک تحریر لکھی تھی، اب میرا خیال ہوا ہے کہ میں تم لوگوں کو تمہاری حالت پر چھوڑ دوں، پس لوگوں کو کچھ پتہ نہ چل سکا کہ آپ نے کندھے کی ہڈی میں کیا لکھا تھا۔

(۳۱۹۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ مُرَادٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَتَقَحَّمَ فِي جَرَاثِيمِ جَهَنَّمَ فَلْيَقْضِ بَيْنَ الإِخْوَةِ وَالْجَدِّ.

(۳۱۹۲۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جو آدمی یہ چاہے کہ جہنم کے جراثیم میں گھس جائے وہ دادا اور بھائیوں کے مسئلے میں فیصلہ کردے۔

(٦١) فِي الجدّةِ ما لها مِن المِيراثِ

دادی کی میراث کا بیان

(۳۱۹۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ قَبِيصَةَ ، قَالَ : جَائَتِ الْجَدَّةُ بِالأُمِّ وَابْنِ الابْنِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ ، فَقَالَتْ : إِنَّ ابْنَ ابْنِي وَابْنَ ابْنَتِي مَاتَ ، وَقَدْ أُخْبِرْتُ أَنَّ لِي حَقًّا ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : مَا أَجِدُ لَكِ فِي كِتَابِ اللهِ مِنْ حَقٍّ ، وَمَا سَمِعْتُ فِيكِ شَيْئًا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَسَأَسْأَلُ النَّاسَ ، قَالَ : فَشَهِدَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهَا السُّدُسَ ، فَقَالَ : مَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ ؟ قَالَ : مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ ، فَشَهِدَ فَأَعْطَاهَا السُّدُسَ ، وَجَائَتِ الْجَدَّةُ الَّتِي تُخَالِفُهَا إِلَى عُمَرَ ، فَأَعْطَاهَا السُّدُسَ ، فَقَالَ : إِذَا اجْتَمَعْتُمَا فَهُوَ بَيْنَكُمَا.

زَادَ مَعْمَرٌ : وَأَيَّتُكُمَا انْفَرَدَتْ بِهِ فَهُوَ لَهَا. (ترمذی ۲۱۰۰)

(۳۱۹۲۲) حضرت قبیصہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ایک دادی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس ماں اور پوتے کو لے کر آئی اور کہنے لگی کہ میرا پوتا اور نواسا فوت ہو گئے ہیں، اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ میرا بھی ان کے مال میں حق ہے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تیرے لئے کتاب اللہ میں کوئی حق نہیں پاتا، اور میں نے تمہارے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے بھی کوئی بات نہیں سنی، راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے یہ گواہی دی کہ نبی کریم ﷺ نے دادی کو مال کا چھٹا حصہ عنایت فرمایا ہے، آپ نے فرمایا کہ تمہارے ساتھ اس پر کون گواہی دے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ محمد بن مسلمہ، چنانچہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے گواہی دی، اور پھر ایک دوسری دادی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی جو پہلی دادی کے علاوہ تھی، آپ نے اس کو مال کا چھٹا حصہ دیا اور فرمایا جب تم جمع ہو جاؤ تو یہ مال تمہارے درمیان تقسیم ہوگا، معمر راوی یہ اضافہ کرتے ہیں کہ: اور تم میں سے جو اکیلی ہو تو یہ چھٹا حصہ اس کا ہی ہے۔

(۳۱۹۲۳) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى الْجَدَّةَ السُّدُسَ. (ابن ماجه ۲۷۲۵۔ سعید بن منصور ۸۳)

(۳۱۹۲۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دادی کو مال کا چھٹا حصہ عنایت فرمایا۔

(۳۱۹۲٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ أَبِي الْمُنِيبِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعَمَ الْجَدَّةَ السُّدُسَ إِذَا لَمْ يَكُنْ ابْنٌ. (ابوداؤد ۲۸۸۷۔ دارقطنی ۷۴)

(۳۱۹۲۴) حضرت بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دادی کو چھٹا حصہ عنایت فرمایا جبکہ بیٹا نہیں تھا۔

(۳۱۹۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : الْجَدَّةُ بِمَنْزِلَةِ الأُمِّ ، تَرِثُ مَا تَرِثُ الأُمُّ.

(۳۱۹۲۵) ایوب ایک آدمی کے واسطے سے حضرت طاؤس کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ دادی ماں کے درجے میں ہے، جتنے مال کی ماں وارث ہوگی اتنے ہی مال کی وہ بھی وارث ہوگی۔

(٦٢) فِي الجدّاتِ كم يَرِثُ مِنهن ؟

اس بات کا بیان کہ کتنی دادیاں وارث ہوں گی؟

(٣١٩٢٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : أَطْعَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثَ جَدَّاتٍ ، قَالَ : قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ : مَنْ ؟ قَالَ : جَدَّتَا أَبِيهِ : أُمّ أُمّهِ ، وَأُمّ أَبِيهِ ، وَجَدَّتِهِ أُمّ أُمّهِ.

(ابو داؤد ۲۵۵۔ دارمی ۲۹۳۵)

(۳۱۹۲۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے تین دادیوں کو مال عنایت فرمایا، راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے پوچھا کہ وہ کون کون ہیں؟ فرمایا کہ باپ کی دادی اور نانی، اور میت کی نانی۔

(٣١٩٢٧) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : يَرِثُ مِنَ الْجَدَّاتِ ثَلاَثَةٌ ، وَأَقْعَدُ الْجَدَّاتِ فِي النَّسَبِ أَحَقُّهُنَّ بِالسُّدُسِ.

(۳۱۹۲۷) برد سے روایت ہے کہ حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ تین دادیاں وارث ہوتی ہیں اور ان میں سے جو نسب میں سب سے نچلی ہو وہ ان میں سب سے زیادہ مال کے چھٹے حصے کی حق دار ہے۔

(٣١٩٢٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : إذَا اجْتَمَعَ أَرْبَعُ جَدَّاتٍ لَمْ تَرِثْ أُمُّ أَبِي الأُمِّ.

(۳۱۹۲۸) داؤد روایت کرتے ہیں کہ حضرت عامر نے فرمایا کہ جب چار دادیاں جمع ہو جائیں تو ماں کی دادی وارث نہیں ہوگی۔

(٣١٩٢٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : يَرِثُ ثَلاَثُ جَدَّاتٍ : جَدَّتَانِ مِنْ قِبَلِ الأُمِّ ، وَجَدَّةٌ مِنْ قِبَلِ الأَبِ.

(۳۱۹۲۹) حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تین دادیاں وارث ہوتی ہیں: دو دادیاں ماں کی طرف سے اور ایک دادی باپ کی طرف سے۔

(٣١٩٣٠) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : تَرِثُ الْجَدَّاتُ الأَرْبَعُ جَمِيعًا.

(۳۱۹۳۰) طاوس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ چاروں دادیاں وارث ہوتی ہیں۔

(٣١٩٣١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَهْمٍ الْفَرَائِضِيِّ ، قَالَ : كَانَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ يُوَرِّثُ أَرْبَعَ جَدَّاتٍ.

(۳۱۹۳۱) سہم فرائضی فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ چار دادیوں کو وارث بنایا کرتے تھے۔

(٣١٩٣٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ : سُئِلَ عَنْ أَرْبَعِ جَدَّاتٍ ؟ فَقَالَ : يَرِثُ مِنْهُنَّ ثَلاَثٌ ، وَتُلْغِى أُمّ أَبِي الأُمِّ.

(۳۱۹۳۲) ھشام حضرت حسن بصری رضی اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ سے چار دادیوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ ان میں سے تین وارث ہوں گی اور ماں کی دادی وارث نہیں ہوگی۔

۳۱۹۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ :أَنَّهُ كَانَ يُوَرِّثُ تِسْعَ جَدَّاتٍ وَيَقُولُ :إِذَا كَانَتْ إِحْدَى الْجَدَّاتِ أَقْرَبَ فَهُوَ لَهَا دُونَهُنَّ.

(۳۱۹۳۳) ہشام حضرت محمد رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ نو دادیوں کو وارث بنایا کرتے تھے اور فرماتے کہ جب کوئی دادی زیادہ قریب ہو تو مال اس کو ہی ملے گا باقی دادیوں کو نہیں ملے گا۔

۳۱۹۳٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّهُ كَانَ يُوَرِّثُ ثَلاَثَ جَدَّاتٍ وَيَقُولُ :أَيَّتُهُنَّ كَانَتْ أَقْرَبَ فَهُوَ لَهَا دُونَ الأُخْرَى ، فَإِذَا اسْتَوَتَا فَهُوَ بَيْنَهُمَا.

(۳۱۹۳۴) یونس حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں کہ آپ تین دادیوں کو وارث بناتے تھے اور فرماتے کہ ان میں سے جو زیادہ قریب ہو اسی کو مال دیا جائے گا نہ کہ دوسری دادیوں کو، اور جب دادیاں برابر درجے کی ہوں تو مال ان کے درمیان تقسیم کر دیا جائے گا۔

۳۱۹۳٥) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ :قَالَ إِبْرَاهِيمُ :جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ جَدَّةٍ مِنْ قِبَلِ أُمِّهِ ، وَجَدَّتَيْنِ مِنْ قِبَلِ أَبِيهِ السُّدُسَ ، قَالَ زَائِدَةُ :قُلْتُ لِمَنْصُورٍ :الَّتِي مِنْ قِبَلِ أَبِيهِ: أُمُّ أَبِيهِ ، وَأُمُّ أُمِّهِ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۳۱۹۳۵) منصور حضرت ابراہیم کا فرمان نقل فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نانی اور دو دادیوں کے درمیان مال کا چھٹا حصہ تقسیم فرمایا، حضرت زائدہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت منصور سے عرض کیا کہ باپ کی طرف سے دادیوں کا مطلب باپ کی ماں اور باپ کی نانی ہے؟ فرمایا! جی ہاں!

۳۱۹۳٦) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ :قَالَ إِبْرَاهِيمُ :إِذَا كَانَتِ الْجَدَّاتُ مِنْ نَحْوٍ وَاحِدٍ ، بَعْضُهُنَّ أَقْرَبُ سَقَطَتِ الْقُصْوَى.

(۳۱۹۳۶) منصور کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ جب دادیاں ایک جانب کی ہوں جن میں سے بعض بعض سے زیادہ قریب ہوں تو دور کی دادی محروم ہوگی۔

۳۱۹۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ بَسَّامٍ، عَنْ فُضَيْلٍ، قَالَ:قَالَ إِبْرَاهِيمُ: تَرِثُ الْجَدَّاتُ السُّدُسَ، فَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً أَوِ اثْنَتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا فَبَيْنَهُنَّ سَهْمٌ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ ، وَإِذَا اجْتَمَعْنَ ثَلاَثُ جَدَّاتٍ هُنَّ إِلَى الْمَيِّتِ شَرْعٌ سَوَاءٌ قَالَ: بَيْنَهُنَّ سَهْمٌ تَكُونُ جَدَّةُ الأُمِّ ، وَجَدَّةٌ يَنِي الأَبِ :أُمُّ أَبِيهِ ، وَأُمُّ أُمِّهِ ، وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ :إِذَا اجْتَمَعْنَ ثَلاَثُ جَدَّاتٍ كَانَ بَيْنَهُنَّ السُّدُسُ ، وَإِنْ كَانَ بَعْضُهُنَّ أَقْرَبَ نَسَبًا لَمْ يَكُنْ بَعْضُهُنَّ أُمَّهَاتِ بَعْضٍ.

(۳۱۹۳۷) فضیل فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ دادیاں مال کے چھٹے حصے کی وارث ہوں گی، پس اگر ایک یا دو یا تین ہوں تو ان کے درمیان حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق ایک ہی حصہ تقسیم ہوگا، اور جب تین دادیاں جمع ہو جائیں جن میں سے ہر ایک میت کے ساتھ رشتے میں برابر ہو تو ایک ہی حصہ ان کے درمیان تقسیم کیا جائے گا، وہ دادیاں ماں کی نانی اور باپ کی ماں اور باپ کی نانی ہیں، اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب تین دادیاں جمع ہو جائیں تو ان کے درمیان مال کا چھٹا حصہ تقسیم ہوگا اگر چہ ان میں سے کوئی دادی نسب میں میت کے زیادہ قریب نہ ہو اس طرح کہ ان میں سے کوئی دوسرے کی ماں نہ ہو۔

(۳۱۹۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :جِئْنَ أَرْبَعُ جَدَّاتٍ يَتَسَاوَقْنَ إلَى مَسْرُوقٍ فَوَرَّثَ ثَلاَثًا ، وَطَرَحَ أُمَّ أَبِي الأُمِّ.

(۳۱۹۳۸) شعبی حضرت مسروق کے بارے میں نقل فرماتے ہیں ان کے پاس چار برابر درجے کی دادیاں آئیں تو انہوں نے تین دادیوں کو وارث بنا دیا اور ماں کی دادی کو محروم فرما دیا۔

(۳۱۹۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ :أَنَّ جَدَّتَيْنِ أَتَتَا شُرَيْحًا ، فَجَعَلَ السُّدُسَ بَيْنَهُمَا.

(۳۱۹۳۹) ابو المہلب سے روایت ہے کہ دو دادیاں حضرت شریح کے پاس آئیں، آپ نے ان کے درمیان مال کے چھٹے حصے کو تقسیم فرما دیا۔

(۳۱۹٤۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يُوَرِّثُ الْجَدَّاتِ وَإِنْ كُنَّ عَشْرًا ، وَيَقُولُ :إنَّمَا هُوَ سَهْمٌ أَطْعَمَهُ إيَّاهُنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (عبدالرزاق ۱۹۰۹۳)

(۳۱۹۴۰) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ دادیوں کو وارث بناتے تھے اگر چہ وہ دس ہوں، اور فرماتے تھے کہ یہ تو ایک حصہ ہے جو ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمایا ہے۔

(۳۱۹٤۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَشْعَثِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :جَائَتْ أَرْبَعُ جَدَّاتٍ يَتَسَاوَقْنَ إلَى مَسْرُوقٍ ، فَوَرَّثَ ثَلاَثًا ، وَطَرَحَ وَاحِدَةً :أُمَّ أَبِي الأُمِّ.

(۳۱۹۴۱) شعبی فرماتے ہیں کہ ان کے پاس چار برابر درجے کی دادیاں آئیں تو انہوں نے تین دادیوں کو وارث بنا دیا اور ماں کی دادی کو محروم فرما دیا۔

(۳۱۹٤۲) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عن يَحْيَى ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ :تُوُفِّيَ رَجُلٌ وَتَرَكَ جَدَّتَيْهِ :أُمَّ أُمِّهِ ، وَأُمَّ أَبِيهِ ، فَوَرَّثَ أَبُو بَكْرٍ أُمَّ أُمِّهِ ، وَتَرَكَ الأُخْرَى ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ :لَقَدْ تَرَكْتَ امْرَأَةً لَوْ أَنَّ الْجَدَّتَيْنِ مَاتَتَا وَابْنُهُمَا حَيٌّ مَا وَرِثَ مِنَ الَّتِي وَرَّثْتهَا مِنْهُ شَيْئًا ، وَوَرِثَ الَّتِي تَرَكْتَ :أُمَّ أَبِيهِ ! فَوَرَّثَهَا أَبُو بَكْرٍ ، فَشَرَّكَ بَيْنَهُمَا فِي السُّدُسِ. (سعيد بن منصور ۸۲)

(۳۱۹۴۲) حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ ایک آدمی فوت ہوا اور اس نے اپنی دو دادیاں یعنی نانی اور دادی چھوڑیں، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نانی کو وارث بنایا اور دوسری کو محروم فرما دیا، تو ایک انصاری نے کہا کہ اگر یہ دو دادیاں فوت ہو چکی ہوتیں اور ان کے بیٹے زندہ ہوتے تو جس دادی کو آپ نے وارث بنایا ہے اس کا بیٹا وارث نہ بنتا، اور جس کو آپ نے چھوڑ دیا ہے اس کا بیٹا وارث بنتا، چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کو بھی وارث بنا دیا اور ان کو مال کے چھٹے حصے میں شریک فرمایا۔

(٦٣) مَنْ كَانَ يقول إذا اجتمع الجدّات فهو لِلقربى مِنهنّ

ان حضرات کا بیان جو فرماتے ہیں کہ جب مختلف دادیاں جمع ہو جائیں تو مال ان میں سے سب سے قریب کی دادی کو ملے گا

(٣١٩٤٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ :سَمِعْتُ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدٍ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ وَطَلْحَةَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَوْفٍ يَقُولُونَ :إذَا كَانَتِ الْجَدَّةُ الَّتِي مِنْ قِبَلِ الأُمِّ أَقْرَبَ فَهِيَ أَحَقُّ بِهِ.

(۳۱۹۴۳) ابو الزناد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت خارجہ بن زید، سلیمان بن یسار اور طلحہ بن عبد اللہ بن عوف رحمہم اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب ماں کی جانب کی دادی زیادہ قریب ہو تو وہی میراث کی زیادہ حق دار ہے۔

(٣١٩٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا بَشِيرٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ذَكْوَانَ ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :إذَا كَانَتِ الْجَدَّةُ مِنْ قِبَلِ الأُمِّ أَقْعَدَ مِنَ الْجَدَّةِ الَّتِي مِنْ قِبَلِ الأَبِ كَانَ السُّدُسُ لَهَا ، وَإِذَا كَانَتِ الْجَدَّةُ مِنْ قِبَلِ الأَبِ أَقْعَدَ مِنَ الْجَدَّةِ مِنْ قِبَلِ الأُمِّ كَانَ بَيْنَهُمَا السُّدُسُ.

(۳۱۹۴۴) عبد اللہ بن ذکوان نقل فرماتے ہیں کہ حضرت خارجہ بن زید رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جب ماں کی جانب کی دادی باپ کی جانب کی دادی سے زیادہ قریب ہو تو مال کا چھٹا حصہ اسی کو ملے گا، اور جب باپ کی جانب کی دادی ماں کی جانب کی دادی سے قریب ہو تو مال کا چھٹا حصہ ان دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا۔

(٣١٩٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا فِطْرٌ ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ :إذَا كَانَتِ الْجَدَّةُ مِنْ قِبَلِ الأُمِّ هِيَ أَقْعَدَ مِنَ الْجَدَّةِ مِنْ قِبَلِ الأَبِ كَانَ لَهَا السُّدُسُ ، وَإِذَا كَانَتِ الْجَدَّةُ مِنْ قِبَلِ الأَبِ أَقْعَدُ مِنَ الْجَدَّةِ مِنْ قِبَلِ الأُمِّ كَانَ السُّدُسُ بَيْنَهُمَا.

(۳۱۹۴۵) خارجہ بن زید حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب ماں کی جانب کی دادی باپ کی جانب کی دادی سے زیادہ قریب ہو تو مال کا چھٹا حصہ اسی کو ملے گا، اور جب باپ کی جانب کی دادی ماں کی جانب کی دادی سے قریب ہو تو مال کا چھٹا حصہ ان دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا۔

(٣١٩٤٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ ، قَالاَ فِي الْجَدَّاتِ :السَّهْمُ لِذَوِي

الْقُرْبَى مِنْهُنَّ.

(۳۱۹۴۶) شعبی روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ نے دادیوں کے بارے میں فرمایا کہ ان میں سے زیادہ قریب کی دادی کو حصہ ملے گا۔

(۳۱۹۴۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :الْجَدَّتَانِ :أَيُّهُمَا أَقْرَبُ فَلَهَا الْمِيرَاثُ.

(۳۱۹۴۷) خالد حضرت محمد رحمہ اللہ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ دو دادیوں میں سے جو زیادہ رشتے میں قریب ہو اسی کو میراث ملے گی۔

(۳۱۹۴۸) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ :فِي الْجَدَّاتِ إِذَا كَانَتِ الْجَدَّةُ أَقْرَبَ فَهِيَ أَحَقُّ.

(۳۱۹۴۸) عمار مولیٰ بنی ہاشم حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ جب کوئی دادی دوسروں سے زیادہ قریب ہو تو وہی مال کی زیادہ حق دار ہے۔

(٦٤) مَنْ قَالَ لاَ تحجب الجدّاتِ إلّا الأمّ

ان حضرات کا بیان جو فرماتے ہیں کہ دادیوں کو ماں کے علاوہ کوئی وارث محروم نہیں کرتا

(۳۱۹۴۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ سُلَيْمَان الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :لاَ تَحْجُبُ الْجَدَّاتِ إِلاَّ الأُمُّ.

(۳۱۹۴۹) علقمہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ دادیوں کو ماں کے علاوہ کوئی وارث محروم نہیں کرتا۔

(٦٥) من ورّث الجدّة وابنها حيٌّ

ان حضرات کا بیان جو دادی کو اس کے بیٹے کے زندہ ہونے کے باوجود وارث بنانے کے قائل ہیں

(۳۱۹۵۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ :سَمِعَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ :أَنَّ عُمَرَ وَرَّثَ جَدَّةَ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ مَعَ ابْنِهَا.

(۳۱۹۵۰) سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بنو ثقیف کے ایک آدمی کی دادی کو اس کے بیٹے کے زندہ ہوتے ہوئے وارث بنایا تھا۔

(۳۱۹۵۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ :كَانَ عَبْدُ اللهِ يُوَرِّثُ الْجَدَّةَ مَعَ ابْنِهَا وَابْنُهَا حَيٌّ.

(۳۱۹۵۱) ابو عمرو شیبانی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ دادی کو اس کے بیٹے کے زندہ ہوتے ہوئے بھی وارث بنایا کرتے تھے۔

(۳۱۹۵۲) حَدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْن عَلْقَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ أَبِي الدَّهْمَاءِ ، قَالَ :قَالَ

عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ :تَرِثُ الْجَدَّةُ وَابْنُهَا حَيٌّ.

(۳۱۹۵۲) ابوالدھماء کہتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دادی کو اس کے بیٹے کے زندہ ہوتے ہوئے بھی وارث بنایا جائے گا۔

(۳۱۹۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعَمَ جَدَّةً مِنَ ابْنِهَا السُّدُسَ ، فَكَانَتْ أَوَّلَ جَدَّةٍ وَرِثَتْ فِي الإِسْلاَمِ. (عبدالرزاق ۱۹۰۹۳)

(۳۱۹۵۳) محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دادی کو اس کے بیٹے کے زندہ ہوتے ہوئے مال کے چھٹے حصے کا وارث بنایا، اور وہ اسلام میں وارث ہونے والی پہلی دادی تھی۔

(۳۱۹۵٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :مَاتَ ابْنٌ لِحَسَكَةَ الْحَنْظَلِيِّ وَتَرَكَ حَسَكَةَ وَأَمَّ حَسَكَةَ ، فَكَتَبَ فِيهَا أَبُو مُوسَى إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ :أَنْ وَرِّثْهَا مَعَ ابْنِهَا السُّدُسَ.

(۳۱۹۵۴) حمید بن عبدالرحمن حمیری روایت کرتے ہیں کہ حسکہ حنظلی کا بیٹا فوت ہوگیا اور اس نے حسکہ اور ان کی ماں کو اپنے پیچھے چھوڑا، اس کے بارے میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو لکھا تو حضرت نے جواب دیا کہ آپ ان کو اس کے بیٹے کے ہوتے ہوئے ہی چھٹے حصے کا وارث بنائیں۔

(۳۱۹۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَهَمَّامٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ :أَنَّهُ وَرَّثَ جَدَّةً مَعَ ابْنِهَا. (عبدالرزاق ۱۹۰۹۵)

(۳۱۹۵۵) انس بن سیرین حضرت شریح کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے دادی کو اس کے بیٹے کے ساتھ وارث بنایا تھا۔

(۳۱۹۵٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّهُ كَانَ يُوَرِّثُ الْجَدَّةَ وَابْنُهَا حَيٌّ.

(۳۱۹۵۶) یونس حضرت حسن کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ دادی کو اس کے بیٹے کے زندہ ہوتے ہوئے بھی وارث بناتے تھے۔

(۳۱۹۵۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ :أَنَّهُ كَانَ يُوَرِّثُ الْجَدَّةَ مَعَ ابْنِهَا ، وَابْنُهَا حَيٌّ.

(۳۱۹۵۷) اشعث حضرت محمد بن سیرین کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ دادی کو اس کے بیٹے کے زندہ ہوتے ہوئے بھی وارث بناتے تھے۔

(۳۱۹۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ قَالَ :أَوَّلُ جَدَّةٍ أُطْعِمَتِ السُّدُسُ فِي الإِسْلاَمِ جَدَّةٌ أُطْعِمَتْهُ وَابْنُهَا حَيٌّ.

(۳۱۹۵۸) ھشام نقل کرتے ہیں کہ حضرت محمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ پہلی دادی جس کو اسلام میں مال دیا گیا وہ دادی تھی جس کا بیٹا زندہ تھا۔

(۳۱۹۵۹) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ :أَنَّهُ وَرَّثَ جَدَّتَيْنِ :أُمَّ أُمٍّ ،

وَأُمَّ أَبٍ ، وَابْنُهُمَا حَيٌّ.

(۳۱۹۵۹) انس بن سیرین حضرت شریح کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے دادیوں نانی اور دادی کو وارث بنایا جبکہ دادی کا بیٹا زندہ تھا۔

(٣١٩٦٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ الزُّبَيْرِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ كَانَ يُوَرِّثُ الْجَدَّةَ وَابْنُهَا حَيٌّ.

(۳۱۹۶۰) ھشام اپنے والد کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ دادی کو اس کے بیٹے کے زندہ ہوتے ہوئے بھی وارث بناتے تھے۔

(٦٦) مَنْ كَانَ لاَ يورِّثها وابنها حيٌّ

ان حضرات کا بیان جو دادی کو بیٹے کے زندہ ہوتے ہوئے وارث نہیں بناتے تھے

(٣١٩٦١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : مَنَعَهَا ابْنُهَا الْمِيرَاثَ.

(۳۱۹۶۱) سعید بن مسیب حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ دادی کو اس کا بیٹا وراثت سے روک دیتا ہے۔

(٣١٩٦٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ : أَنَّ عُثْمَانَ كَانَ لاَ يُوَرِّثُ الْجَدَّةَ أُمَّ الأَبِ وَابْنُهَا حَيٌّ ، قَالَ الزُّهْرِيُّ : وَتُوُفِّيَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَلَمْ يُوَرِّثْ.

(۳۱۹۶۲) زہری کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ دادی کو اس کے بیٹے کے زندہ ہوتے ہوئے وارث نہیں بناتے تھے، زہری فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا بیٹا فوت ہوا تو انہوں نے (ان کی دادی کو) وارث نہیں بنایا۔

(٣١٩٦٣) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، قَالَ : قَالَ إِبْرَاهِيمُ : لاَ تَرِثُ الْجَدَّةُ مَعَ ابْنِهَا إِذَا كَانَ حَيًّا ، فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ : سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُولُ : النَّاسُ عَلَى هَذَا.

(۳۱۹۶۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ دادی حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق اپنے بیٹے کے زندہ ہونے کی حالت میں وارث نہیں ہوتی۔

حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت وکیع کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ محدثین اس پر متفق ہیں۔

(٣١٩٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لَمْ يُوَرِّثْ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَدَّةَ مَعَ ابْنِهَا إِلاَّ ابْنُ مَسْعُودٍ.

(۳۱۹۶۴) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی بھی دادی کو اس کے

بیٹے کے زندہ ہوتے ہوئے وارث نہیں بناتا تھا۔

(۳۱۹۶۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : أَنَّ زَيْدًا لَمْ يَكُن يَجْعَلُ لِلْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا مِيرَاثًا.

(۳۱۹۶۵) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ دادی کو اس کے بیٹے کے ہوتے ہوئے میراث نہیں دلاتے تھے۔

(۳۱۹۶۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ : أَنَّهُمَا لَمْ يَكُونَا يَجْعَلاَنِ لِلْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا مِيرَاثًا.

(۳۱۹۶۶) شعبی روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ دادی کو اس کے بیٹے کے زندہ ہوتے ہوئے وارث نہیں بناتے تھے۔

(٦٧) فِي ابنِ ملاعنةٍ مات وترك أمّه ، ما لها مِن مِيراثِهِ ؟

لعان کرنے والی عورت کا بیٹا فوت ہو جائے اور اپنی ماں کو چھوڑ جائے تو اس کو اپنے بیٹے کی وراثت میں سے کیا حصہ ملے گا؟

(۳۱۹۶۷) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : ابْنُ الْمُلاعَنَةِ تَرِثُ أُمُّهُ مِيرَاثَهُ كُلَّهُ.

(۳۱۹۶۷) اوزاعی روایت کرتے ہیں کہ حضرت مکحول نے فرمایا کہ لعان کرنے والی اپنے بیٹے کے تمام مال کی وارث ہوگی۔

(۳۱۹۶۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : لِلْمُلاَعِنَةِ مِيرَاثُ وَلَدِهَا كُلُّهُ.

(۳۱۹۶۸) یونس روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن نے فرمایا کہ لعان کرنے والی عورت کو اس کے بیٹے کی تمام میراث ملے گی۔

(۳۱۹۶۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ فِي وَلَدِ الْمُلاعَنَةِ : مِيرَاثُهُ كُلُّهُ لأُمِّهِ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ أُمٌّ فَهُوَ لِعَصَبَتِهِ.

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ : مِيرَاثُهُ كُلُّهُ لأُمِّهِ ، وَيَعْقِلُ عَنْهُ عَصَبَتُهَا ، وَكَذَلِكَ وَلَدُ الزِّنَا وَوَلَدُ النَّصْرَانِيِّ وَأُمُّهُ مُسْلِمَةٌ.

(۳۱۹۶۹) ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ اس کی تمام میراث اس کی ماں کے لئے ہے، پس اگر اس کی ماں نہ ہو تو اس لڑکے کے عصبہ کے لئے، اور حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ اس کی تمام میراث اس کی ماں کے لئے ہے اور اس کی جانب سے دیت اس کے عصبہ ادا کریں گے، اور یہی حکم ہے ولد الزنا اور نصرانی کی اولاد کا جبکہ اس کی ماں مسلمان ہو۔

(۳۱۹۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ : فِي ابْنِ الْمُلاعَنَةِ : مِيرَاثُهُ لأُمِّهِ ، فَإِنْ كَانَتْ أُمُّهُ قَدْ مَاتَتْ يَرِثُهُ وَرَثَتُهَا.

(۳۱۹۷۰) ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کے بارے میں فرمایا کہ اس کی میراث اس کی ماں کے لئے ہے پس اگر اس کی ماں مر چکی ہو تو اس کے ورثا اس کے وارث ہوں گے۔

(۳۱۹۷۱) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : يَرِثُ ابْنُ الْمُلاعَنَةِ أُمَّهُ ، فَإِذَا مَاتَ وَرِثَهُ مَنْ كَانَ يَرِثُ أُمَّهُ.

(۳۱۹۷۱) مطرف روایت کرتے ہیں کہ حضرت شعبی نے فرمایا کہ لعان کرنے والی کا بیٹا اس کا وارث ہوگا، پھر جب اس کا بیٹا بھی مر جائے تو اس کے وارث وہ لوگ ہوں گے جو اس کے ماں کے وارث ہوتے ہیں۔

(۳۱۹۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مِيرَاثُ ابْنِ الْمُلاعَنَةِ لأُمِّهِ.

(۳۱۹۷۲) قتادہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لعان کرنے والی عورت کا بیٹا اس کا وارث ہوگا۔

(٦٨) مَنْ قَالَ لِلْمُلاعَنَةِ الثُّلُثُ ، وما بقي في بيتِ المالِ

ان حضرات کا بیان جو فرماتے ہیں کہ لعان کرنے والی عورت کے لئے ایک تہائی مال ہے اور بقیہ مال بیت المال میں رکھا جائے گا

(۳۱۹۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ : فِي ابْنِ الْمُلاعَنَةِ ، قَالاَ : الثُّلُثُ لأُمِّهِ ، وَمَا بَقِيَ فِي بَيْتِ الْمَالِ.

(۳۱۹۷۳) قتادہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ایک تہائی مال اس کی ماں کے لئے ہے اور بقیہ مال بیت المال میں رکھا جائے گا۔

(۳۱۹۷٤) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : تَرِثُهُ مِيرَاثَهَا ، وَبَقِيَّتُهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ.

(۳۱۹۷۴) اوزاعی روایت کرتے ہیں کہ حضرت زہری نے فرمایا کہ لعان کرنے والی اپنے بیٹے سے اپنے حصہ کی وارث ہوگی اور باقی مال بیت المال میں رکھا جائے گا۔

(۳۱۹۷٥) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ عُرْوَةَ : فِي ابْنِ الْمُلاعَنَةِ وَوَلَدِ الزِّنَا إِذَا مَاتَ : وَرِثَتْهُ أُمُّهُ حَقَّهَا فِي كِتَابِ اللهِ وَإِخْوَتُهُ لأُمِّهِ حُقُوقَهُمْ ، وَكَانَ مَا بَقِيَ لِلْمُسْلِمِينَ.

(۳۱۹۷۵) مالک بن انس حضرت عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب لعان کرنے والی عورت کا بیٹا اور ولد الزنا مر جائیں تو ان کی ماں ان سے اپنے اس حق کی وارث ہوگی جو کتاب اللہ میں بیان کیا گیا ہے، اور اس کے ماں شریک بھائی اپنے حقوق کے وارث ہوں گے، اور باقی مال مسلمانوں کے لئے ہے۔

(۳۱۹۷٦) حدَّثَنَا عِيسَى ، عَنْ مَالِكٍ ، أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، مِثْلَ ذَلِكَ.

(۳۱۹۷۶) حضرت مالک فرماتے ہیں کہ مجھے سلیمان بن یسار رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یہی بات پہنچی ہے۔

(٦٩) فِي ابنِ الملاعنةِ إذا ماتت أمّه ، من يرِثه ؟ ومن عصبته

لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کا بیان، کہ جب اس کی ماں مر چکی ہو تو اس کا کون وارث ہوگا، اور کون اس کا عصبہ ہے؟

(۳۱۹۷۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :مَارَأْيُ إبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ فِي ابْنِ الْمُلاعَنَةِ ؟ فَقُلْتُ :يَلْحَقُ بِأُمِّهِ ، وَقَالَ إبْرَاهِيمُ :يَلْحَقُ بِأَبِيهِ ، فَأَتَيْنَا عَبْدَ اللهِ بْنَ هُرْمُزَ ، فَكَتَبَ لَنَا إلَى الْمَدِينَةِ إلَى أَهْلِ الْبَيْتِ الَّذِي كَانَ ذَلِكَ فِيهِمْ ، فَجَاءَ جَوَابُ كِتَابِهِمْ :أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْحَقَهُ بِأُمِّهِ.

(عبدالرزاق ۱۲۴۸٦)

(۳۱۹۷۷) شیبانی فرماتے ہیں کہ مجھ سے شعبی نے پوچھا کہ ابراہیم بن یزید کی لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کے بارے میں کیا رائے ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اس کو اس کی ماں کے ساتھ ملایا جائے گا، اور ابراہیم نے فرمایا کہ اس کو اس کے باپ کے ساتھ ملایا جائے گا، پس ہم حضرت عبداللہ بن ہرمز کے پاس آئے تو انہوں نے ہماری خاطر مدینہ کی طرف ان لوگوں کو خط لکھا جن کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا تھا، چنانچہ ان کے خط کا جواب آیا کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اس کو اس کی ماں کے ساتھ ملایا تھا۔

(۳۱۹۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : كَتَبْتُ إلَى أَخٍ لِي فِي بَنِي زُرَيْقٍ :لِمَنْ قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنِ الْمُلاعَنَةِ ؟ فَكَتَبَ إلَيَّ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِهِ لأُمِّهِ ، هِيَ بِمَنْزِلَةِ أَبِيهِ وَمَنْزِلَةِ أُمِّهِ.

(ابو داؤد ۳٦۳۔ عبدالرزاق ۱۲۴۷۷)

(۳۱۹۷۸) حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ میں نے بنو زریق کے اندر رہنے والے اپنے ایک بھائی سے خط کے ذریعے پوچھا کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کا فیصلہ کس کے لئے کیا تھا؟ انہوں نے جواب میں لکھا کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اس کا فیصلہ اس کی ماں کے لئے کیا تھا، اس کی ماں اس کے لئے ماں اور باپ دونوں کے قائم مقام ہے۔

(۳۱۹۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُمَا قَالاَ فِي ابْنِ الْمُلاعَنَةِ :عَصَبَتُهُ عَصَبَةُ أُمِّهِ.

(۳۱۹۷۹) شعبی روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی اور عبداللہ رضی اللہ عنہ نے لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کے بارے میں فرمایا کہ اس کے عصبہ وہی ہیں جو اس کی ماں کے عصبہ ہیں۔

(۳۱۹۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :ابْنُ الْمُلاعَنَةِ عَصَبَتُهُ

عَصَبَةُ أُمِّهِ يَرِثُهُمْ وَيَرِثُونَهُ.

(۳۱۹۸۰) نافع روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کے عصبہ وہی لوگ ہیں جو اس کی ماں کے عصبہ ہیں کہ وہ ان کا وارث ہوگا اور وہ اس کے وارث ہوں گے۔

(۳۱۹۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : ابْنُ الْمُلاعَنَةِ عَصَبَتُهُ عَصَبَةُ أُمِّهِ ، يَرِثُونَهُ وَيَعْقِلُونَ عَنْهُ.

(۳۱۹۸۱) مغیرہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ لعان کرنے والی عورت کے عصبہ وہی لوگ ہیں جو اس کی ماں کے عصبہ ہیں، کہ وہ اس کے وارث بھی ہوں گے اور اس کی طرف سے دیت بھی ادا کریں گے۔

(۳۱۹۸۲) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : يَرِثُهُ أَقْرَبُ النَّاسِ إِلَى أُمِّهِ.

(۳۱۹۸۲) مطرف شعبی کا قول نقل کرتے ہیں کہ اس کا وارث وہ شخص ہوگا جو رشتے میں اس کی ماں کے سب سے زیادہ قریب ہے۔

(۳۱۹۸۳) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ ، قَالاَ : ابْنُ الْمُلاعَنَةِ يَرِثُهُ مَنْ يَرِثُ أُمَّهُ.

(۳۱۹۸۳) شعبہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حکم اور حماد فرماتے ہیں کہ لعان کرنے والی عورت کا وارث وہ شخص ہوگا جو اس کی ماں کا وارث ہوتا ہے۔

(۷۰) ابن الملاعنةِ ترك خالًا وخالةً

لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کا بیان جبکہ وہ اپنے ماموں اور خالہ کو چھوڑے

(۳۱۹۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمْزَةُ الزَّيَّاتُ ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالَ لَهُ : عُمَرُ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : فِي ابْنِ مُلاعَنَةٍ مَاتَ وَتَرَكَ خَالَهُ وَخَالَتَهُ ، قَالَ : الْمَالُ لِلْخَالِ.

(۳۱۹۸۴) عمر حضرت شعبی کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ جو لعان کرنے والی عورت کا جو بیٹا مر جائے اور اپنا ماموں اور اپنی خالہ چھوڑ جائے اس کا تمام مال ماموں کو دیا جائے گا۔

(۳۱۹۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : قَالَ حَمْزَةُ : وَكَانَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى يَقُولُ : لِلْخَالِ الثُّلُثَانِ وَلِلْخَالَةِ الثُّلُثُ.

(۳۱۹۸۵) حمزہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن ابی لیلیٰ فرماتے تھے کہ ماموں کے لئے دو تہائی مال ہے اور خالہ کے لئے ایک تہائی مال۔

(۷۱) فِي ابنِ ملاعنةٍ ترك ابن أخِيهِ وجدّه

لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کا بیان جبکہ وہ اپنے بھتیجے اور دادا کو چھوڑ جائے

(۳۱۹۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَمَّنْ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ : فِي ابْنِ مُلاعَنَةٍ مَاتَ وَتَرَكَ ابْنَ أَخِيهِ وَجَدَّهُ أَبَا أُمِّهِ ، قَالَ : الْمَالُ لابْنِ الأَخِ.

(۳۱۹۸۶) حسن بن صالح ایک آدمی کے واسطے سے شعبی سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے لعان کرنے والی عورت کے اس بیٹے کے بارے میں فرمایا جو مرتے ہوئے اپنے بھتیجے اور دادا کو چھوڑ جائے کہ اس کا تمام مال بھتیجے کے لئے ہوگا۔

(۷۲) فِي ابنِ الملاعنةِ ترك أمّه وأخاه لِأمِّهِ

لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کا بیان جبکہ وہ مرتے ہوئے اپنی ماں اور ماں شریک بھائی کو چھوڑ جائے

(۳۱۹۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ عَمَّنْ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ ، عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُمَا قَالاَ فِي ابْنِ مُلاَعَنَةٍ مَاتَ وَتَرَكَ أُمَّهُ وَأَخَاهُ لأُمِّهِ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ :لِلأُمِّ الثُّلُثُ ، وَلِلأَخِ السُّدُسُ ، وَيَرُدُّ مَا بَقِيَ عَلَيْهِمَا الثُّلُثَانِ وَالثُّلُثُ ، وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَقُولُ :لِلأُمِّ الثُّلُثُ ، وَلِلأَخِ السُّدُسُ ، وَيَرُدُّ مَا بَقِيَ عَلَى الأُمِّ
قَالَ أَبُو بَكْرٍ :فَهَذِهِ مِنْ قَوْلِهِمْ جَمِيعًا تَصِيرُ مِنْ سِتَّةٍ.

(۳۱۹۸۷) شعبی روایت کرتے ہیں کہ لعان کرنے والی عورت کا جو بیٹا مرتے ہوئے اپنی ماں اور ماں شریک بھائی کو چھوڑ جائے اس کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کی ماں کو ایک تہائی مال دیا جائے گا۔ اور اس کے بھائی کو مال کا چھٹا حصہ دیا جائے گا، اور بقیہ مال بھی ''رد'' کے طریقہ پر ان کی طرف لوٹا دیا جائے گا، اس طرح ان کا حصہ دو تہائی اور ایک تہائی ہو جائے گا، اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ماں کو ایک تہائی مال اور بھائی کو مال کا چھٹا حصہ دیا جائے گا اور باقی مال ماں پر لوٹا دیا جائے گا، حضرت ابو بکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ تمام حضرات کے قول کے مطابق چھ حصوں سے نکالا جائے گا۔

(۷۳) الغرقى مَنْ كَانَ يورِّث بعضهم مِن بعضٍ

غرق ہو جانے والوں کا بیان، اور ان لوگوں کا بیان جو ڈوبنے والوں کو ایک دوسرے کا وارث بناتے ہیں

(۳۱۹۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبْدٍ ، الْمُزَنِيِّ :أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أُنَاسٍ سَقَطَ عَلَيْهِمْ بَيْتٌ فَمَاتُوا جَمِيعًا ؟ فَوَرِثَ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ.

(۳۱۹۸۸) ابو المنہال روایت کرتے ہیں کہ حضرت ایاس بن عبد مزنی سے ان لوگوں کے بارے میں سوال کیا گیا جن پر گھر گر گیا اور وہ سب مر گئے، آپ نے فرمایا کہ وہ ایک دوسرے کے وارث ہیں۔

(۳۱۹۸۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي قَطَنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الضَّبِّيُّ :أَنَّ امْرَأَةً رَكِبَتِ الْفُرَاتَ وَمَعَهَا

ابْنٌ لَهَا فَغَرِقَا جَمِيعًا ، فَلَمْ يُدْرَ أَيُّهُمَا مَاتَ قَبْلَ صَاحِبِهِ فَأَتَيْنَا شُرَيْحًا فَأَخْبَرْنَاهُ بِذَلِكَ ، فَقَالَ : وَرِّثُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ ، وَلَا تَرُدُّوا عَلَى وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِمَّا وَرِثَ مِنْ صَاحِبِهِ شَيْئًا.

(۳۱۹۸۹) قطن بن عبد اللہ ضبی فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے فرات کا سفر کیا جبکہ اس کے ساتھ اس کا ایک بیٹا بھی تھا، چنانچہ وہ دونوں غرق ہو گئے، اور یہ پتہ نہیں چلا کہ ان دونوں میں سے کون دوسرے سے پہلے مرا، ہم حضرت شریح کے پاس آئے اور ان کو اس کی خبر دی، آپ نے فرمایا: ان دونوں کو ایک دوسرے کا وارث بنا دو اور ان میں سے کسی پر دوسری کی طرف سے وہ مال نہ لوٹاؤ جس کا وہ وارث ہوا ہے۔

(۳۱۹۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو الْجُشَمِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ - وَكَانَ قَاضِيًا لابْنِ الزُّبَيْرِ - : أَنَّهُ وَرَّثَ الْغَرْقَى بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ.

(۳۱۹۹۰) عمرو بن عمرو جشمی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عتبہ نے جو حضرت ابن زبیر کے دور میں قاضی تھے ڈوبنے والوں کو ایک دوسرے کا وارث قرار دیا۔

(۳۱۹۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّهُ وَرَّثَ قَوْمًا غَرِقُوا بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ.

(۳۱۹۹۱) سماک ایک آدمی کے واسطے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ان لوگوں کو جو ڈوب گئے تھے ایک دوسرے کا وارث بنایا تھا۔

(۳۱۹۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ : أَنَّ قَوْمًا غَرِقُوا عَلَى جِسْرِ مَنْبِجٍ ، فَوَرَّثَ عُمَرُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ ، قَالَ سُفْيَانُ لأَبِي حُصَيْنٍ : مِنَ الشَّعْبِيِّ سَمِعْته ، قَالَ : نَعَمْ.

(۳۱۹۹۲) ابو حصین فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ ''منبج'' شہر کے پل پر سے ڈوب گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ایک دوسرے کا وارث بنا دیا، سفیان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو حصین سے پوچھا کہ کیا آپ نے یہ بات حضرت شعبی سے سنی ہے؟ فرمایا: جی ہاں!

(۳۱۹۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ : أَنَّ أَهْلَ بَيْتٍ غَرِقُوا فِي سَفِينَةٍ ، فَوَرَّثَ عَلِيٌّ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ.

(۳۱۹۹۳) حارث روایت کرتے ہیں کہ ایک گھر والے ایک کشتی میں سفر کرتے ہوئے ڈوب گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو ایک دوسرے کا وارث بنایا۔

(۳۱۹۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبِيدَةَ : أَنَّ قَوْمًا وَقَعَ عَلَيْهِمْ بَيْتٌ ، أَوْ مَاتُوا فِي طَاعُونٍ ، فَوَرَّثَ عُمَرُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ.

(۳۱۹۹۴) عَبیدہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں پر ایک گھر گر گیا یا کچھ لوگ طاعون میں مر گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ایک دوسرے کا

وارث بنایا۔

(۳۱۹۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حُرَيْسٍ الْبُجَلِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ :أَنَّ رَجُلاً وَابْنَهُ - أَوْ أَخَوَيْنِ - قُتِلاَ يَوْمَ صِفِّينَ جَمِيعًا ، لاَ يُدْرَى أَيُّهُمَا قُتِلَ أَوَّلاً ، قَالَ :فَوَرَّثَ عَلِيٌّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ.

(عبدالرزاق ۱۹۱۵۲۔ دارمی ۳۰۴۸)

(۳۱۹۹۵) حُریس بَجَلی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ دو باپ بیٹے یا دو بھائی صفّین کے معرکے میں ایک ساتھ قتل ہو گئے جن کے بارے میں معلوم نہیں ہو سکا کہ کون پہلے قتل ہوا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو ایک دوسرے کا وارث بنایا۔

(۳۱۹۹۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ :أَنَّ طَاعُونًا وَقَعَ بِالشَّامِ ، فَكَانَ أَهْلُ الْبَيْتِ يَمُوتُونَ جَمِيعًا ، فَكَتَبَ عُمَرُ أَنْ يُوَرَّثَ الأَعْلَى مِنَ الأَسْفَلِ ، وَإِذَا لَمْ يَكُونُوا كَذَلِكَ وَرَّثَ هَذَا مِنْ ذَا ، وَهَذَا مِنْ ذَا.

قَالَ سَعِيدٌ :الأَعْلَى مِنَ الأَسْفَلِ :كَانَ الْمَيِّتُ مِنْهُمْ يَمُوتُ وَقَدْ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى آخَرَ إِلَى جَنْبِهِ.

(۳۱۹۹۶) قبیصہ بن ذؤیب کہتے ہیں کہ شام میں طاعون واقع ہو گیا چنانچہ ایک ایک گھر والے سب کے سب مر جایا کرتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ لکھا کہ اوپر والے کو نیچے والے کا وارث بنایا جائے، اور اگر ایسی صورت نہ ہو تو وہ ایک دوسرے کے وارث بنا دیئے جائیں، سعید فرماتے ہیں کہ اوپر والے کو نیچے والے کا وارث بنانے کا مطلب یہ ہے کہ ان میں سے مرنے والا اس طرح مرتا تھا کہ وہ اپنا ہاتھ دوسرے کے پہلو پر رکھے ہوتا۔

(۳۱۹۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، مِثْلَهُ.

(۳۱۹۹۷) قتادہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہی مفہوم منقول ہے۔

(۳۱۹۹۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ إِبْرَاهِيمُ :فِي الْقَوْمِ يَمُوتُونَ لاَ يُدْرَى أَيُّهُمْ مَاتَ قَبْلُ ، قَالَ :يُوَرَّثُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ.

قَالَ مَنْصُورٌ :لاَ يَضُرُّكَ بِأَيِّهِمْ بَدَأْتَ إِذَا وَرَّثْتَ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ.

(۳۱۹۹۸) منصور روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ان لوگوں کے بارے میں فرماتے ہیں جو اس طرح مر جائیں کہ ان کے بارے میں یہ معلوم نہ ہو کہ کون پہلے مرا، کہ ان کو ایک دوسرے کا وارث بنا دیا جائے، حضرت منصور فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے کہ ان کو ایک دوسرے کا وارث بناتے ہوئے جس سے چاہو ابتداء کر لو۔

(۷۴) مَنْ قَالَ يرِث كلّ واحِدٍ مِنهم وارِثه مِن النّاسِ ولا يورّث بعضهم مِن بعضٍ

ان حضرات کا بیان جو فرماتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک کا لوگوں میں سے کوئی وارث ہو گا، ان کو ایک دوسرے کا وارث نہیں بنایا جائے گا

(۳۱۹۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ : أَنَّهُ كَانَ يُوَرِّثُ الْأَحْيَاءَ مِنَ الْأَمْوَاتِ ، وَلَا يُوَرِّثُ الْغَرْقَى بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ.

(۳۱۹۹۹) داؤد بن ابی ہند عمر بن عبد العزیز کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ زندوں کو مردوں کا وارث بناتے تھے اور ڈوب جانے والوں کو ایک دوسرے کا وارث نہیں بناتے تھے۔

(۳۲۰۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : كَانَ فِي كِتَابِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ : يَرِثُ كُلُّ إِنْسَانٍ وَارِثُهُ مِنَ النَّاسِ.

(۳۲۰۰۰) قتادہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے خط میں یہ بات تھی کہ ہر انسان لوگوں میں سے اس شخص کا وارث ہو گا جو اس کا وارث ہوتا ہے۔

(۳۲۰۰۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : أَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ : إِنَّ أَخِي وَابْنَ أَخِي خَرَجَا فِي سَفِينَةٍ فَغَرِقَا ، فَلَمْ يُوَرِّثْهُمَا شَيْئًا.

(۳۲۰۰۱) اعمش روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے کہا کہ میرا بھائی اور میرا بھتیجا ایک کشتی میں سفر کر رہے تھے کہ دونوں غرق ہو گئے، آپ نے ان دونوں کو کسی چیز کا وارث نہیں بنایا۔

(۳۲۰۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَا يَرِثُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا مِمَّا وَرِثَ مِنْ صَاحِبِهِ شَيْئًا.

(۳۲۰۰۲) مغیرہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ ان دونوں میں سے کوئی بھی دوسرے سے اس مال کا وارث نہیں ہو گا جس کا وہ اس سے وارث ہوا ہے۔

(۳۲۰۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الَّذِينَ يَمُوتُونَ جَمِيعًا ، لَا يُدْرَى أَيُّهُمْ مَاتَ قَبْلَ صَاحِبِهِ ، قَالَ : لَا يُوَرَّثُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ.

(۳۲۰۰۳) معمر زہری سے ان لوگوں کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو اس طرح اکٹھے مر جائیں کہ یہ معلوم نہ ہو کہ ان میں سے کون دوسرے سے پہلے مرا ہے، فرمایا ان کو ایک دوسرے کا وارث نہیں بنایا جائے گا۔

(۷۵) فِي ثلاثةٍ غرقوا وأمّهم حيّةٌ ما لها مِن ميراثِهم

ان تین آدمیوں کا بیان جو اکٹھے ڈوب جائیں اوران کی ماں زندہ ہو، کہ اس کو ان کی میراث کا کتنا حصہ ملے گا

(۳۲۰۰۴) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَهْمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : أَنَّ عَلِيًّا وَرَّثَ ثَلاَثَةً غَرِقُوا فِي سَفِينَةٍ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَأُمُّهُمْ حَيَّةٌ ، فَوَرَّثَ أُمَّهُمُ السُّدُسَ مِنْ صُلْبِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ ، ثُمَّ وَرَّثَهَا الثُّلُثَ بِمَا وَرِثَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْ صَاحِبِهِ ، وَجَعَلَ مَا بَقِيَ لِلْعَصَبَةِ.

(۳۲۰۰۴) ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین آدمیوں کو جو کشتی میں سفر کرتے ہوئے ڈوب گئے تھے، ایک دوسرے کا وارث بنایا جبکہ ان کی ماں زندہ تھی، اوران کی ماں کو ہر ایک میں سے چھٹے حصّے کا وارث بنایا، پھر وراثت کا جو مال ان بھائیوں میں سے ہر ایک کو دوسرے سے دلایا اس میں سے ایک تہائی مال ماں کو دے دیا، اور باقی مال عصبہ کو دے دیا۔

(۷۶) تفسِير مَنْ قَالَ يورّث بعضهم مِن بعضٍ كيف ذلِكَ ؟

ان حضرات کے قول کی وضاحت جو فرماتے ہیں کہ ان کو ایک دوسرے کا وارث بنایا جائے گا، کہ یہ کیسے ہوگا؟

(۳۲۰۰۵) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ : أَنَّهُ سَمِعَهُمَا يُفَسِّرَانِ قَوْلَهُمْ : يُوَرَّثُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ ، قَالاَ : إِذَا مَاتَ أَحَدُهُمَا وَتَرَكَ مَالاً ، وَلَمْ يَتْرُكِ الآخَرُ شَيْئًا ، وَرِثَ وَرَثَةُ الَّذِي لَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا مِيرَاثَ صَاحِبِ الْمَالِ ، وَلَمْ يَكُنْ لِوَرَثَةِ صَاحِبِ الْمَالِ شَيْءٌ.

(۳۲۰۰۵) محمد بن سالم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم اور شعبی رحمہما اللہ کو اس بات کی وضاحت کرتے سنا کہ "ان غرق ہونے والوں کو ایک دوسرے کا وارث بنایا جائے گا" فرمایا کہ جب دو ورثاء میں سے ایک مال چھوڑ کر مرے اور دوسرا کچھ مال نہ چھوڑ کر جائے تو جو آدمی مال نہیں چھوڑ کر مرا، اس کے ورثہ مال والے شخص کی میراث پائیں گے اور مال والے آدمی کو کچھ نہیں ملے گا۔

(۷۷) فِي ولدِ الزّنا لِمن مِيراثه

اس بات کا بیان کہ ولد الزنا کی میراث کس کو ملے گی؟

(۳۲۰۰۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : مِيرَاثُ اللَّقِيطِ بِمَنْزِلَةِ اللُّقَطَةِ.

(۳۲۰۰۶) مغیرہ حضرت ابراہیم کا فرمان نقل کرتے ہین کہ راستے میں ملنے والے بچے کی میراث کا حکم وہی ہے جو راستے میں ملنے والے مال کا ہے۔

(۳۲۰۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : لَمَّا رَجَمَ عَلِيٌّ الْمَرْأَةَ ، قَالَ لأَهْلِهَا : هَذَا ابْنُكُمْ تَرِثُونَهُ ، وَيَرِثُكُمْ ، وَإِنْ جَنَى جِنَايَةً فَعَلَيْكُمْ.

(۳۲۰۰۷) زید بن وھب فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عورت کو سنگسار کیا تو اس عورت کے ورثاء کو فرمایا کہ یہ تمہارا بیٹا ہے، تم اس کے وارث ہوگے اور وہ تمہارا وارث ہوگا، اور اگر یہ کوئی جرم کرے تو اس کا تاوان تم پر ہوگا۔

(۳۲۰۰۸) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ : فِي ابْنِ الْمُلاعَنَةِ : أُمُّهُ عَصَبَتُهُ وَعَصَبَتُهَا عَصَبَتُهُ وَوَلَدُ الزِّنَا بِمَنْزِلَتِهِ.

(۳۲۰۰۸) شعبی روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عبداللہ رضی اللہ عنہ نے لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کے بارے میں فرمایا کہ اس کی ماں اور اس کی ماں کے عصبہ اس بچے کے عصبہ ہیں اور ولد الزنا (حرامی) کا حکم بھی وہی ہے۔

(۳۲۰۰۹) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مِيرَاثُهُ كُلُّهُ لأُمِّهِ -يَعْنِي : ابْنَ الْمُلاعَنَةِ -، وَيَعْقِلُ عَنْهُ عَصَبَتُهَا ، وَكَذَلِكَ وَلَدُ الزِّنَا ، وَوَلَدُ النَّصْرَانِيِّ وَأُمُّهُ مُسْلِمَةٌ.

(۳۲۰۰۹) حماد روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کی تمام وراثت اس کی ماں کے لئے ہے اور اس کے جرم کا تاوان اس کے عصبہ ادا کریں گے اور حرامی بچے کا، اور اس نصرانی کے بچے کا جس کی ماں مسلمان ہو یہی حکم ہے۔

(۳۲۰۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : وَلَدُ الْمُلاعَنَةِ وَوَلَدُ الزِّنَا : يَتَوَارَثَانِ مِنْ قِبَلِ الأُمِّ.

(۳۲۰۱۰) معمر روایت کرتے ہیں کہ زہری نے فرمایا کہ لعان کرنے والی عورت کا بیٹا اور حرامی بچہ، دونوں اپنی ماں کی جانب سے رشتہ داروں کے وارث ہوں گے۔

(۳۲۰۱۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : وَلَدُ الزِّنَا بِمَنْزِلَةِ ابْنِ الْمُلاعَنَةِ ، أَوِ ابْنُ الْمُلاعَنَةِ بِمَنْزِلَةِ وَلَدِ الزِّنَا.

(۳۲۰۱۱) عمرو راوی ہیں کہ حضرت حسن نے فرمایا کہ حرامی بچے کا وہی حکم ہے جو لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کا حکم ہے، یا یہ فرمایا کہ لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کا وہی حکم ہے جو حرامی بچے کا ہے۔

(۳۲۰۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَشْعَثِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَتَبَ هِشَامُ بْنُ هُبَيْرَةَ إِلَى شُرَيْحٍ يَسْأَلُهُ عَنْ مِيرَاثِ وَلَدِ الزِّنَا ؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ : ارْفَعْهُ إِلَى السُّلْطَانِ فَلْيَلِ حُزُونَتَهُ وَسُهُولَتَهُ.

(۳۲۰۱۲) شعبی فرماتے ہیں کہ ابن ہبیرہ نے بذریعہ خط حضرت شریح سے حرامی بچے کی میراث کے بارے میں سوال کیا کہ تو انہوں نے فرمایا کہ اس کا معاملہ بادشاہ تک پہنچاؤ کہ اس کی کفالت کرے۔

(۳۲۰۱۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ: وَلَدُ الزِّنَا وَوَلَدُ الْمُتَلاعِنَيْنِ

تَرِثُهُمَا أُمُّهُمَا وَأَخْوَالُهُمَا.

(۳۲۰۱۳) حسن بن حر حضرت حکم کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ حرامی اور لعان کرنے والوں کی ماں اور اس کے ننھیال اس کے وارث ہوں گے۔

(۷۸) فِي الخنثى كيف يورّث ؟

اس بات کا بیان کہ خنثیٰ کس طرح وارث بنایا جائے گا؟

(۳۲۰۱٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ شِبَاكٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ: فِي الْخُنْثَى، قَالَ: يُوَرَّثُ مِنْ قِبَلِ مَبَالِهِ.

(۳۲۰۱۴) شعبی خنثیٰ کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ اس کے وارث ہونے میں اس کے پیشاب کے راستے کا اعتبار ہوگا۔

(۳۲۰۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ كَثِيرٍ الأَحْمَسِيُّ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ مُعَاوِيَةَ أُتِيَ فِي خُنْثَى فَأَرْسَلَهُمْ إِلَى عَلِيٍّ، فَقَالَ: يُوَرَّثُ مِنْ حَيْثُ يَبُولُ.

(۳۲۰۱۵) کثیر احمسی فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس خنثیٰ کے بارے میں مسئلہ لایا گیا تو آپ نے ان پوچھنے والوں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا، آپ نے فرمایا کہ جس جگہ سے وہ پیشاب کرتا ہے اس کے اعتبار سے اس کو وارث بنایا جائے گا۔

(۳۲۰۱٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَالْحَسَنِ: فِي الْخُنْثَى، قَالاَ: يُوَرَّثُ مِنْ مَبَالِهِ.

قَالَ قَتَادَةُ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، فَقَالَ: نَعَمْ، وَإِنْ بَالَ مِنْهُمَا جَمِيعًا فَمِنْ أَيِّهِمَا سَبَقَ.

(۳۲۰۱۶) قتادہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید اور حضرت حسن نے خنثیٰ کے بارے میں فرمایا کہ اس کو اس کے پیشاب کی جگہ کے اعتبار سے وارث بنایا جائے گا، قتادہ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے یہ بات سعید بن مسیب سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں! اور اگر وہ دونوں راستوں سے پیشاب کرے تو جس راستے سے پہلے پیشاب آئے اس کا اعتبار کیا جائے۔

(۳۲۰۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ بَشِيرٍ الْهَمْدَانِيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: فِي مَوْلُودٍ وُلِدَ لَيْسَ لَهُ مَا لِلذَّكَرِ، وَلاَ مَا لِلأُنْثَى، يَبُولُ مِنْ سُرَّتِهِ؟ قَالَ: لَهُ نِصْفُ حَظِّ الأُنْثَى وَنِصْفُ حَظِّ الذَّكَرِ.

(۳۲۰۱۷) عمر بن بشیر ہمدانی روایت کرتے ہیں کہ حضرت شعبی نے اس بچے کے بارے میں فرمایا جس کا پیشاب کا مقام ہی نہ تھا، مردوں جیسا نہ عورتوں جیسا، اور وہ اپنی ناف کے راستے پیشاب کرتا تھا، کہ اس کو عورت کی میراث کا آدھا مال اور مرد کی میراث کا آدھا مال دلایا جائے گا۔

(۳۲۰۱۸) حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَدَنِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ: فِي الْخُنْثَى يُوَرَّثُ مِنْ

مَبَالِهِ ، وَإِنْ بَالَ مِنْهُمَا جَمِيعًا فَمِنْ أَيِّهِمَا سَبَقَ.

(۳۲۰۱۸) محمد بن عبدالرحمٰن عدنی فرماتے ہیں کہ حضرت ابو جعفر نے خنثیٰ کے بارے میں فرمایا کہ اس کو اس کے پیشاب کے مقام کے اعتبار سے وارث بنایا جائے گا اور اگر دونوں راستوں سے پیشاب کرے تو جس مقام سے پہلے کرتا ہے اس کا اعتبار کیا جائے گا۔

(۷۹) فِي الحمِيلِ من ورّثه ؟ ومن كان يرى له مِيراثًا ؟

اس بچے کا بیان جو بچپن میں دارالکفر سے دارالاسلام لایا جائے، اور ان حضرات کا جو اس کو وارث بنائے جانے کے قائل ہیں

(۳۲۰۱۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَمْ يَكُنْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَان يُوَرِّثُونَ الْحَمِيلَ.

(۳۲۰۱۹) ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس طرح لائے جانے والے بچوں کو وارث بنایا کرتے تھے۔

(۳۲۰۲۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَبِي طَلْقٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَدْرَكْت الْحُمَلاَءَ فِي زَمَانِ عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ لاَ يُوَرَّثُونَ.

(۳۲۰۲۰) ابو طلق کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں میں نے دارالکفر سے لائے جانے والے بچوں کو دیکھا کہ ان کو وارث نہیں بنایا جاتا تھا۔

(۳۲۰۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ ، قَالاَ : مَا يُوَرَّثُ الْحَمِيلُ إِلاَّ بِبَيِّنَةٍ.

(۳۲۰۲۱) ھشام روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن اور ابن سیرین فرماتے ہیں کہ دارالکفر سے لائے جانے والے بچوں کو گواہوں کے بغیر وارث نہیں بنایا جاسکتا۔

(۳۲۰۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ : أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ : أَنْ لاَ يُوَرَّثُ بِوِلاَدَةِ الشِّرْكِ.

(۳۲۰۲۲) محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا تھا کہ مشرکین کے بچوں کو وارث نہ بنایا جائے۔

(۳۲۰۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كُتِبَ إِلَى شُرَيْحٍ أَنْ لاَ يُوَرَّثَ حَمِيلٌ إِلاَّ بِبَيِّنَةٍ.

(۳۲۰۲۳) شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت شریح کو لکھا کہ دارالکفر سے لائے جانے والے بچوں کو بغیر گواہوں کے وارث نہ بنایا جائے۔

(۳۲۰۲٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : ذُكِرَ لِمُحَمَّدٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ فِي الْحُمَلاَءِ : لاَ يُوَرَّثُونَ إِلاَّ بِشَهَادَةِ الشُّهُودِ ، قَالَ : فَقَالَ مُحَمَّدٌ : قَدْ تَوَارَثَ الْمُهَاجِرُونَ وَالأَنْصَارُ بِنَسَبِ الَّذِي كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، فَأَنَا أُنْكِرُ أَنْ يَكُونَ عُمَرُ كَتَبَ بِهَذَا.

(۳۲۰۲۴) ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت محمد رحمہ اللہ سے ذکر کیا گیا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے دارالکفر سے لائے جانے

والے بچوں کے متعلق لکھا ہے کہ ان کو گواہوں کی گواہی کے بغیر وارث نہیں بنایا جائے گا، اس پر انہوں نے فرمایا کہ مہاجرین اور انصار کو جاہلیت کے نسب کی بنیاد پر وارث بنایا گیا تھا، اس لئے میں تسلیم نہیں کرتا کہ انہوں نے یہ بات لکھی ہو۔

(۳۲.۲۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَتَوَارَثُونَ بِالأَرْحَامِ الَّتِي يَتَوَاصَلُونَ بِهَا.

(۳۲۰۲۵) مغیرہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ لوگوں کو ان رشتہ داریوں کی بنیاد پر وارث بنایا جاتا تھا جن کے ذریعے وہ صلہ رحمی کیا کرتے ہیں۔

(۳۲.۲۶) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ قَوْمِهِ :أَنَّ أَبَا سُلَيْمَانَ غَرِقَ أَخٌ لَهُ يُقَالُ لَهُ :رَاشِدٌ ، فَاخْتَصَمَ فِيهِ بَنُو زَبِيدٍ وَبَنُو أَسَدٍ ، فَارْتَفَعُوا إِلَى مَسْرُوقٍ ، فَقَالَ :مَسْرُوقٌ لِبَنِي أَسَدٍ : أَتَشْهَدُونَ أَنَّهُ كَانَ يَحْرُمُ عَنْهُ مَا يَحْرُمُ الأَخ مِنْ أُخْتِهِ ، فَشَهِدُوا بِذَلِكَ ، فَأَعْطَى أَبَا سُلَيْمَانَ مِيرَاثَهُ.

(۳۲۰۲۶) ایاس بن عباس اپنی قوم کے ایک بزرگ کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ ابو سلیمان کا ایک بھائی جس کا نام راشد تھا فوت ہو گیا، چنانچہ اس کے بارے میں بنو زبید اور بنو اسد کے درمیان جھگڑا ہوا، انہوں نے یہ بات حضرت مسروق تک پہنچائی تو حضرت مسروق نے بنو اسد سے کہا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ بھائی اور بہن کے درمیان جو چیزیں حرام ہیں وہ ان کے درمیان بھی حرام تھیں؟ انہوں نے اس بات کی گواہی دی تو آپ نے ابو سلیمان کو ان کی میراث دی۔

(۳۲.۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ سَمِعْتُ الأَعْمَشَ ، قَالَ :كَانَ أَبِي حَمِيلاً فَمَاتَ أَخُوهُ ، فَوَرَّثَهُ مَسْرُوقٌ مِنْهُ.

(۳۲۰۲۷) وکیع فرماتے ہیں کہ میں نے اعمش سے یہ بات سنی کہ آپ نے فرمایا کہ میرے والد بچپن میں دار الکفر سے لائے گئے تھے، پھر ان کے بھائی فوت ہوئے تو حضرت مسروق نے ان کو ان کے بھائی کا وارث بنایا۔

(۳۲.۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :كُلّ نَسَبٍ يُتَوَصَلُ عَلَيْهِ فِي الإِسْلاَمِ فَهُوَ وَارِثٌ مَوْرُوثٌ.

(۳۲۰۲۸) ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہر وہ نسب جس کی بنیاد پر اسلام میں صلہ رحمی کی جاتی ہے اس کی بنیاد پر لوگ وارث ہوں گے اور اسی بنیاد پر دوسروں کو ان کا وارث بنایا جائے گا۔

(۳۲.۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ:إِذَا كَانَ نَسَبًا مَعْرُوفًا مَوْصُولاً وَرِثَ. يَعْنِي:الْحَمِيلَ.

(۳۲۰۲۹) اشعث روایت کرتے ہیں کہ حضرت شعبی نے فرمایا کہ جب دار الکفر سے لائے جانے والے بچوں کا نسب معروف ہو اور اس کی بنیاد پر تعلقات رکھے جاتے ہوں تو وہ وارث ہوں گے۔

(۳۲.۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنِ الْحَمِيلِ ؟ فَقَالاَ :لاَ يَرِثُ إِلاَّ بِبَيِّنَةٍ.

(۳۲۰۳۰) شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حماد رحمہ اللہ سے دار الکفر سے لائے جانے والے بچوں کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ گواہی کے بغیر وارث نہیں ہوگا۔

(۳۲۰۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ أَبِي الشَّعْثَاءِ، قَالَ: أَقَرَّتِ امْرَأَةٌ مِنْ مُحَارِبٍ جَلِيبَةٌ بِنَسَبِ أَخٍ لَهَا جَلِيبٌ، فَوَرَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُتْبَةَ مِنْ أُخْتِهِ

(۳۲۰۳۱) اشعث بن ابوالشعثاء فرماتے ہیں کہ قبیلہ محارب کی ایک عورت نے جو بچپن میں دارالکفر سے لائی گئی تھی اپنے ایک بھائی کے نسب کا اقرار کیا جو دارالکفر سے لایا گیا تھا چنانچہ حضرت عبدالرحمن بن عتبہ نے اس بھائی کو اس کی بہن کا وارث بنایا۔

(۳۲۰۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَطِيَّةَ، قَالَ: سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنِ الْحَمِيلِ يُقِيمُ الْبَيِّنَةَ أَنَّهُ أَخُوهُ قَالَ: يَرِثُهُ فِي كِتَابِ اللهِ ﴿وَأُولُو الأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللهِ﴾.

(۳۲۰۳۲) حکم بن عطیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے اس بچے کے بارے میں سوال کیا جو اس بات پر گواہی لے آئے کہ وہ مرنے والے کا بھائی ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مطابق وہ اس کا وارث ہوگا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَأُولُو الأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللهِ﴾۔

(۸۰) فِي الْمُرْتَدِّ عَنِ الإِسْلاَمِ مَنْ يَرِثُهُ

اسلام سے پھر جانے والے کا بیان، کہ کون اس کا وارث ہوگا

(۳۲۰۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: إِذَا ارْتَدَّ الْمُرْتَدُّ وَرِثَهُ وَلَدُهُ.

(۳۲۰۳۳) قاسم بن عبدالرحمن روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب کوئی آدمی مرتد ہو جائے تو اس کی اولاد اس کی وارث ہوگی۔

(۳۲۰۳۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ: أَنَّهُ أُتِيَ بِمُسْتَوْرِدٍ الْعِجْلِيِّ وَقَدِ ارْتَدَّ، فَعَرَضَ عَلَيْهِ الإِسْلاَمَ فَأَبَى فَقَتَلَهُ وَجَعَلَ مِيرَاثَهُ بَيْنَ وَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

(عبدالرزاق ۱۹۲۹۶۔ دارمی ۳۰۷۵)

(۳۲۰۳۴) ابوعمرو شیبانی روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کے پاس مستورد عجلی کو لایا گیا جو مرتد ہو چکا تھا آپ نے اس پر اسلام پیش کیا لیکن اس نے انکار کر دیا چنانچہ آپ نے اس کو قتل کر دیا اور اس کی میراث اس کے مسلمان ورثاء کے درمیان تقسیم فرمادی۔

(۳۲۰۳۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيٍّ: فِي مِيرَاثِ الْمُرْتَدِّ: لِوَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۲۰۳۵) حکم روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مرتد کی میراث کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ اس کے مسلمان ورثاء کو دی جائے گی۔

(۳۲۰۳۶) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: فِي مِيرَاثِ الْمُرْتَدِّ،

لِوَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، وَلَيْسَ لأَهْلِ .. شَيْءٌ.

(۳۲۰۳۶) جریر بن حازم فرماتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز ولیٹھیا نے مرتد کی میراث کے بارے میں یہ لکھا کہ وہ اس کے مسلمان ورثاء کے لئے ہوگی، اور اس کے ہم مذہب لوگوں کے لئے کچھ نہیں ہوگا۔

(۳۲۰۳۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :يُقْتَلُ ، وَمِيرَاثُهُ لِوَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۲۰۳۷) قتادہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن نے فرمایا کہ مرتد کو قتل کیا جائے گا اور اس کی میراث اس کے مسلمان ورثاء کے لئے ہوگی۔

(۳۲۰۳۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :جُعِلَ مِيرَاثُ الْمُرْتَدِّ لِوَرَثَتِهِ.

(۳۲۰۳۸) عمرو روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن نے مرتد کی میراث اس کے ورثاء کو دی۔

(۳۲۰۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ :سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ مِيرَاثِ الْمُرْتَدِّ ، هَلْ يُوصَلُ ؟ قَالَ :مَا يُوصَلُ ؟ قُلْتُ :يَرِثُهُ بَنُوهُ ، قَالَ نَرِثُهُمْ لاَ يَرِثُونَنَا.

(۳۲۰۳۹) موسیٰ بن ابی کثیر فرماتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیب سے مرتد کی میراث کے بارے میں پوچھا کہ کیا اس کو ملایا جائے گا؟ انہوں نے پوچھا کہ ملانے کا کیا مطلب ہے؟ میں نے کہا کہ کیا ان کے بیٹے اس کے وارث ہوں گے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہم ان کے وارث ہوں گے اور وہ ہمارے وارث نہیں ہوں گے۔

(۳۲۰۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ مُوسَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ :الْمُرْتَدُّونَ نَرِثُهُمْ ، وَلاَ يَرِثُونَنَا.

(۳۲۰۴۰) موسیٰ بن ابی کثیر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم مرتدین کے وارث ہوں گے اور وہ ہمارے وارث نہیں ہوں گے۔

(۳۲۰۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ وَالْحَكَمِ ، قَالاَ :يُقَسَّمُ مِيرَاثُهُ بَيْنَ امْرَأَتِهِ وَبَيْنَ وَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۲۰۴۱) اشعث روایت کرتے ہیں کہ حضرت شعبی اور حکم نے فرمایا کہ مرتد کی میراث اس کی مسلمان بیوی اور مسلمان ورثاء کے درمیان تقسیم کی جائے گی۔

(۳۲۰۴۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ :إذَا لَحِقَ بِدَارِ الْحَرْبِ ، ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ يُقَسَّمَ مِيرَاثُهُ ، أَوْ يَعْتِقَ الْحَاكِمُ أُمَّهَاتِ أَوْلاَدِهِ وَمُدَبَّرَتَهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِمْ.

(۳۲۰۴۲) حضرت وکیع فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر مرتد دارالحرب چلا جائے پھر میراث تقسیم ہونے اور اس کی امّ ولد اور مدبّرہ کے آزاد ہونے سے پہلے لوٹ آئے تو وہی ان کا حق دار ہے۔

(٣٢٠٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :كَانَ الْمُسْلِمُونَ يُطَيِّبُونَ لَهُ الْمُرْتَدُّ مِيرَاثَهُ. يَعْنِي :إذَا قُتِلَ.

(۳۲۰۴۳) عمرو روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن نے فرمایا، کہ مسلمان مرتد کے لئے اس کی میراث کو حلال قرار دیتے تھے، یعنی جب وہ قتل ہو جائے۔

(٨١) فِي الْقَاتِلِ لاَ يرِث شيئًا

قاتل کا بیان، کہ وہ کسی چیز کا وارث نہیں ہوگا

(٣٢٠٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ :أَنَّ قَتَادَةَ - رَجُلاً مِنْ بَنِي مُدْلِجٍ - قَتَلَ ابْنَهُ ، فَأَخَذَ بِهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِئَةً مِنَ الإِبِلِ :ثَلاَثِينَ حِقَّةً ، وَثَلاَثِينَ جَذَعَةً ، وَأَرْبَعِينَ خَلِفَةً ، وَقَالَ لاَبِ الْمَقْتُولِ:سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :لَيْسَ لِقَاتِلٍ مِيرَاثٌ.(ابن ماجه ٢٦٤٦ـ مالك ٨٦٧

(۳۲۰۴۴) عمرو بن شعیب فرماتے ہیں کہ ابو قتادہ جو بنو مدلج کا ایک شخص تھا، اس نے اپنے بیٹے کو قتل کر دیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے اس کے بدلے سو اونٹ لئے، تیس تین سالہ اونٹ، تیس چالیس سالہ اونٹ، اور چالیس حاملہ اونٹنیاں، اور مقتول کے والد کو فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے یہ سنا ہے، کہ قاتل کے لئے کوئی میراث نہیں۔

(٣٢٠٤٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :لاَ يَرِثُ الْقَاتِلُ.

(۳۲۰۴۵) مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ قاتل وارث نہیں ہوگا۔

(٣٢٠٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ:قَالَ عُمَرُ:لاَ يَرِثُ الْقَاتِلُ عَمْدًا ، وَلاَ خَطَأً.

(۳۲۰۴۶) شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ نہ جان بوجھ کر قتل کرنے والا وارث ہوگا، نہ غلطی سے قتل کرنے والا۔

(٣٢٠٤٧) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :أَنَّ رَجُلاً قَتَلَ أَخَاهُ خطا فَسُئِلَ عَنْ ذَلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ ؟ فَلَمْ يُوَرِّثْهُ ، وَقَالَ :لاَ يَرِثُ قَاتِلٌ شَيْئًا.

(۳۲۰۴۷) سعید بن جبیر روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے بھائی کو غلطی سے قتل کر دیا، چنانچہ اس کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: تو آپ نے فرمایا: کوئی قاتل کسی چیز کا وارث نہیں ہوتا۔

(٣٢٠٤٨) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَرِثُ قَاتِلٌ مَنْ قَتَلِ قَرِيبِهِ شَيْئًا مِنَ الدِّيَةِ عَمْدًا أَوْ خَطَأً.

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ الْقَاتِلُ لاَ يَرِثُ مِنْ دِيَةِ مَنْ قُتِلَ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ وَلَدًا ، أَوْ وَالِدًا ، وَلَكِنْ يَرِثُ مِنْ مَالِهِ ، لأَنَّ اللَّهَ قَدْ عَلِمَ أَنَّ النَّاسَ يَقْتُلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ، وَلاَ يَنْبَغِي لأَحَدٍ أَنْ يَقْطَعَ الْمَوَارِيثَ الَّتِي فَرَضَهَا.

(۳۲۰۴۸) سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ جو آدمی کسی کو قتل کر دے وہ خواہ جان بوجھ کر قتل کرے یا غلطی سے، مقتول کی دیت کا وارث نہیں ہوگا، اور زہری فرماتے ہیں قاتل مقتول کی کسی چیز کا وارث نہیں ہوگا، چاہے وہ بیٹا ہو یا باپ ہو۔ لیکن وہ مقتول کے اپنے مال کا وارث ہوگا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کو یہ علم ہے کہ لوگ ایک دوسرے کو قتل کریں گے، اور کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ اُن وراثتوں کو ختم کر دے جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کر دی ہیں۔

(۳۲.٤۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الْعَبْدِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لاَ يَرِثُ الْقَاتِلُ.

(۳۲۰۴۹) ابو عمرو عبدی حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ قاتل وارث نہیں ہوگا۔

(۳۲.٥۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ يَرِثُ الْقَاتِلُ مِنْ دِيَةِ مَنْ قُتِلَ شَيْئًا.

(۳۲۰۵۰) حجاج روایت کرتے ہیں کہ حضرت عطاء نے فرمایا، کہ قاتل مقتول کی دیت کا وارث نہیں ہوگا۔

(۳۲.٥۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لاَ يَرِثُ الْقَاتِلُ مِنَ الدِّيَة ولاَ مِنَ الْمَالُ شَيْئًا.

(۳۲۰۵۱) منصور روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ قاتل مقتول کی دیت کا وارث ہوگا نہ ہی مقتول کے مال کا۔

(۳۲.٥۲) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ صَدَقَةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يُوَرِّثُ الْقَاتِلَ وَيَرَى ، أَنَّهُ يَحْجبُ.

(۳۲۰۵۲) یونس روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن قاتل کو وارث نہیں بناتے تھے اور ان کی رائے یہ تھی کہ قاتل محجوب ہے۔

(۳۲.٥۳) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ شِهَابٍ عَنِ الْقَاتِلِ يَرِثُ شَيْئًا ؟ قَالَ : فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ : مَضَتِ السُّنَّةُ أَنَّ الْقَاتِلَ لاَ يَرِثُ شَيْئًا.

(۳۲۰۵۳) ابن ابی ذئب فرماتے ہیں، کہ میں نے ابن شہاب سے پوچھا، کہ کیا قاتل کسی چیز کا وارث ہوگا؟ انہوں نے فرمایا، کہ حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا ہے کہ حدیث میں یہ بات طے ہے کہ قاتل کسی چیز کا وارث نہیں ہے۔

(۳۲.٥٤) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَبِي عَوْنٍ ، قَالَ : قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ : الْقَاتِلُ عَمْدًا لاَ يَرِثُ مِنَ الدِّيَةِ ، وَلاَ مِنْ غَيْرِهَا شَيْئًا ، وَالْقَاتِلُ خَطَأً لاَ يَرِثُ مِنَ الدِّيَةِ شَيْئًا وَيَرِثُ مِنْ غَيْرِهَا إِنْ كَانَ.

(۳۲۰۵۴) عبد الواحد بن ابی عون فرماتے ہیں کہ محمد بن جبیر نے فرمایا کہ جان بوجھ کر قتل کرنے والا دیت اور دوسرے مال کا وارث نہیں ہوگا، اور غلطی سے قتل کرنے والا دیت کا وارث تو نہیں ہوگا البتہ اگر دوسرا مال موجود ہو تو اس کا وارث ہوگا۔

(۳۲.٥٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، قَالَ : لاَ يَرِثُ الْقَاتِلُ.

(۳۲۰۵۵) یحییٰ بن سعید حضرت عروہ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ قاتل وارث نہیں ہوگا۔

(۳۲.٥٦) حَدَّثَنَا حَاتِمٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لاَ يَرِثُ قَاتِلٌ شَيْئًا.

(۳۲۰۵۶) ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، فرمایا، کہ قاتل مال کے کسی حصے کا وارث نہیں ہوگا۔

(۳۲.۵۷) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : إِذَا قَتَلَ الرَّجُلُ ابْنَهُ ، أَوْ أَخَاهُ لَمْ يَرِثْهُ ، وَوَرِثَهُ أَقْرَبُ النَّاسِ بَعْدَهُ.

(۳۲۰۵۷) ابوغنیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حکم نے فرمایا، کہ جب کوئی آدمی اپنے بیٹے یا بھائی کو قتل کردے تو وہ اس کا وارث نہیں ہوگا، اس کے علاوہ جو آدمی میت سے زیادہ قریب ہو وہ اس کا وارث ہوگا۔

(۳۲.۵۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِنْ قَتَلَهُ خَطَأً وَرِثَهُ مِنْ مَالِهِ ، وَلَمْ يَرِثْ مِنْ دِيَتِهِ ، وَإِنْ قَتَلَهُ عَمْدًا لَمْ يَرِثْ مِنْ مَالِهِ ، وَلاَ مِنْ دِيَتِهِ.

(۳۲۰۵۸) ابن جریج حضرت عطاء سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ اگر قاتل غلطی سے قتل کرے تو وہ میت کے مال سے وارث ہوگا لیکن میت کی دیت سے وارث نہیں ہوگا، لیکن اگر جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کے مال کا وارث ہوگا نہ اس کی دیت کا۔

(۳۲.۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : إِذَا قَتَلَ وَلِيَّهُ خَطَأً وَرِثَ مِنْ مَالِهِ ، وَلَمْ يَرِثْ مِنْ دِيَتِهِ ، وَإِنْ قَتَلَهُ عَمْدًا لَمْ يَرِثْ مِنْ مَالِهِ ، وَلاَ مِنْ دِيَتِهِ.

(۳۲۰۵۹) معمر روایت کرتے ہیں کہ زہری نے فرمایا، کہ جب کوئی آدمی غلطی سے اپنے ولی کو قتل کردے تو وہ اس کے مال کا وارث نہیں ہوگا۔

(۳۲.٦۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ : فِي رَجُلٍ قَتَلَ أُمَّهُ قَالَ : إِنْ كَانَ خَطَأً وَرِثَ ، وَإِنْ كَانَ عَمْدًا لَمْ يَرِثْ.

قَالَ وَكِيعٌ : لاَ يَرِثُ قَاتِلُ عَمْدٍ وَلاَ خَطَأً مِنَ الدِّيَةِ ، وَلاَ مِنَ الْمَالِ.

(۳۲۰٦۰) یحییٰ بن ابی کثیر روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے اپنی ماں کو قتل کردیا تھا، کہ اگر اس نے غلطی سے قتل کیا ہے تو وہ وارث ہوگا، اور اگر جان بوجھ کر قتل کیا ہے تو وارث نہیں ہوگا۔ وکیع فرماتے ہیں کہ جان بوجھ کر قتل کرنے والا اور بھول کر قتل کرنے والا دونوں دیت کے وارث ہوں گے نہ مال کے۔

(۳۲.٦۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يَرِثُ الْقَاتِلُ.

(۳۲۰٦۱) منصور روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ قاتل وارث نہیں ہوگا۔

(۳۲.٦۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يَرِثُ الْقَاتِلُ شَيْئًا مِنْ دِيَتِهِ ، وَلاَ مِنْ مَالِهِ.

(۳۲۰٦۲) منصور روایت کرتے ہیں کہ قاتل مقتول کی دیت کا وارث ہوگا نہ مال کا۔

(۳۲.٦۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : لاَ يَرِثُ الْقَاتِلُ.

(۳۲۰٦۳) سفیان ایک آدمی کے واسطے سے حضرت قاسم کا فرمان نقل کرتے ہیں، کہ قاتل وارث نہیں ہوگا۔

(۳۲.٦٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : لاَ يَرِثُ الْقَاتِلُ.

(۳۲۰۶۴) لیث حضرت طاؤس سے روایت کرتے ہیں کہ قاتل وارث نہیں ہوگا۔

(۸۲) فِي وَلدِ الزِّنا يدّعِيهِ الرّجل يقول هو أبِي ، هل يرِثه ؟

ولدالزنا کا بیان جس کے نسب کا کوئی آدمی دعویٰ کرے اور وہ کہے کہ یہ میرا باپ ہے، کیا وہ اس کا وارث ہوگا؟

(۳۲.۶۵) حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، قَالَ :حدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ : أَنَّهُ كَانَ لَا يُوَرِّثُ وَلَدَ الزِّنَا وَإِنَ ادَّعَاهُ الرَّجُلُ.

(۳۲۰۶۵) ابن شہاب روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن حسین ولدالزنا کو وارث نہیں بناتے تھے، چاہے کوئی آدمی اس کے نسب کا دعویٰ کرے۔

(۳۲.۶۶) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُس ، قَالَ :قُلْتُ لَهُ :مَا كَانَ أَبُوكَ يَقُولُ فِي وَلَدِ الزِّنَا يَعْتِقُهُ مَوَالِيهِ ، أَوْ سَادَتُهُ فَيَسْتَلْحِقُهُ أَبُوهُ وَقَدْ عَلِمَ مَوَالِيهِ أَنَّهُ ابْنُهُ ؟ قَالَ :كَانَ يَقُولُ :لَا يَرِثُ.

(۳۲۰۶۶) ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طاؤس کے بیٹے سے پوچھا کہ آپ کے والد اس ولدالزنا کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس کو اس کے آقا یا اس کے سردار آزاد کردیں اور پھر اس کا والد اس کے نسب کا اقرار کرلے، جبکہ اس کے آقاؤں کو یہ علم ہو کہ یہ اس کا بیٹا ہے؟ انہوں نے فرمایا، کہ وہ فرماتے تھے، کہ وہ وارث نہیں ہوگا۔

(۳۲.۶۷) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ قَالَ :يَرِثُهُ إِذَا عَرَفَ مَوَالِيهِ أَنَّهُ ابْنُهُ ، وَإِنْ أَنْكَرَهُ مَوَالِيهِ وَخَاصَمُوهُ لَمْ يَرِثْ.

(۳۲۰۶۷) ابن جریج روایت کرتے ہیں کہ حضرت عطاء نے فرمایا، کہ ولدالزنا اس کا وارث ہوگا جبکہ اس کے سردار جانتے ہوں کہ یہ اس کا بیٹا ہے، اور اگر اس کے مولیٰ انکار کردیں اور جھگڑا کریں تو وہ وارث نہیں ہوگا۔

(۳۲.۶۸) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ عَهَرَ بِامْرَأَةٍ حُرَّةٍ، أَوْ أَمَةِ قَوْمٍ، فَإِنَّهُ لَا يَرِثُ وَلَا يُوَرَّثُ. (ابن حبان ۵۹۹۶۔ عبدالرزاق ۱۳۸۵۱)

(۳۲۰۶۸) ابن جریج روایت کرتے ہیں، کہ حضرت عمرو بن شعیب نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو آدمی کسی آزاد عورت کے ساتھ زنا کرے، یا کسی قوم کی باندی کے ساتھ زنا کرے تو نہ وہ وارث ہوگا، نہ کوئی دوسرا اس کا وارث ہوگا۔

(۳۲.۶۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ فِي ابْنٍ .... مَوَلَّدَ مِنَ الزِّنَى ، قَالَ :لَا يُلْحَقُ بِهِ.

(۳۲۰۶۹) اشعث روایت کرتے ہیں کہ حضرت محمد ؒ نے فرمایا کہ زنا سے پیدا ہونے والا بچہ زانی سے ثابت النسب نہیں ہوسکتا۔

(۳۲.۷۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ شِبَاكٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لَا يَرِثُ وَلَدُ الزِّنَا ، إِنَّمَا يَرِثُ مَنْ لَا يُقَادُ

عَلَى أَبِيهِ الْحَدُّ ، وَتُمَلَّكُ أُمُّهُ بِنِكَاحٍ ، أَوْ شِرَاءٍ.

(۳۲۰۷۰) شباک روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا، کہ حرامی بچہ وارث نہیں ہوگا، صرف وہ بچہ وارث ہوگا جس کے باپ پر حد قائم نہ کی جائے، اور اس کی ماں نکاح یا خریداری کے ذریعے سے ملکیت میں آئی ہو۔

(۳۲۰۷۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَنَّ وَلَدَ الزِّنَا لاَ يَرِثُهُ الَّذِي يَدَّعِيهِ ، وَلاَ يَرِثُهُ الْمَوْلُودُ.

(۳۲۰۷۱) حسن بن حُر روایت کرتے ہیں کہ حضرت حکم نے مجھے یہ بیان کیا، کہ ولد الزنا کا وہ آدمی وارث نہیں ہوسکتا جو اس کے نسب کا اقرار کرے، اور نہ وہ ولد الزنا اس کا وارث ہوگا۔

(۸۳) فِي الْمَجُوسِ كَيْفَ يَرِثُونَ مَجُوسِيًّا مَاتَ وَتَرَكَ ابْنَتَهُ ؟

مجوسیوں کا بیان کہ وہ اس مجوسی کے کس طرح وارث ہوں گے جو مرے اور اپنی بیٹی چھوڑ جائے

(۳۲۰۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : يَرِثُ بِأَدْنَى النَّسَبَيْنِ.

(۳۲۰۷۲) معمر روایت کرتے ہیں کہ حضرت زہری نے فرمایا، کہ وہ دونسبوں میں قریبی نسب کے اعتبار سے وارث ہوگا۔

(۳۲۰۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ : فِي رَجُلٍ تَرَكَ ابْنَتَهُ وَهِيَ أُخْتُهُ وَهِيَ امْرَأَتُهُ ، قَالَ : تَرِثُ بِأَدْنَى قَرَابَتِهَا ، قَالَ : وَقَالَ قَتَادَةُ : لَهَا الْمَالُ كُلُّهُ.

(۳۲۰۷۳) قتادہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا، جو اپنی بیٹی کو چھوڑ جائے اور وہ اس کی بہن بھی ہو اور اس کی بیوی بھی ہو، کہ وہ قریب ترین رشتہ داری کے اعتبار سے وارث ہوگی، اور حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ اس عورت کو تمام مال دیا جائے گا۔

(۳۲۰۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لاَ يَرِثُ الْمَجُوسِيُّ إلاَّ بِوَجْهٍ وَاحِدٍ.

(۳۲۰۷۴) معمر روایت کرتے ہیں کہ حضرت زہری نے فرمایا کہ مجوسی ایک ہی اعتبار سے وارث ہوگا۔

(۳۲۰۷۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَمَّنْ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ ، عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ : أَنَّهُمَا كَانَا يُوَرِّثَانِ الْمَجُوسِيَّ مِنَ الْوَجْهَيْنِ.

(۳۲۰۷۵) حضرت شعبی کے ایک شاگرد روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ مجوسی کو دو اعتبار سے وارث بناتے تھے۔

(۳۲۰۷٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ حَمَّادًا عَنْ مِيرَاثِ الْمَجُوسِيِّ ؟ قَالَ : يَرِثُونَ مِنَ الْوَجْهِ الَّذِي يَحِلُّ.

(۳۲۰۷۶) یزید بن ہارون فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد بن سلمہ سے مجوسی کی میراث کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا وہ اس جہت سے وارث ہوں گے جو حلال جہت ہو۔

(۸۴) فِي رجلٍ تزوّج ابنته فأولدها

اس آدمی کا بیان جو اپنی بیٹی سے نکاح کرلے اور اس سے اس کی اولاد ہو جائے

(۳۲۰۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ : فِي مَجُوسِيٍّ تَزَوَّجَ ابْنَتَهُ فَأَصَابَ مِنْهَا ابْنَتَيْنِ ، ثُمَّ مَاتَتْ إِحْدَاهُمَا بَعْدَ مَوْتِ الأَبِ ، قَالَ : لأُخْتِهَا لأَبِيهَا وَلأُمِّهَا النِّصْفُ ، وَلأُخْتِهَا لأَبِيهَا وَهِيَ أُمُّهَا السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ ، حُجِبَتْ نَفْسها بِنَفْسِهَا.

(۳۲۰۷۷) وکیع حضرت سفیان سے اس مجوسی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو اپنی بیٹی سے نکاح کرلے پھر اس سے اس کی دو بیٹیاں ہو جائیں، اور پھر باپ کے مرنے کے بعد ان میں سے کوئی مر جائے۔ فرمایا کہ اس کی حقیقی بہن کے لئے آدھا مال ہے اور اس کی باپ شریک بہن کے لئے جو اس کی ماں ہے مال کا چھٹا حصہ ہے، دو تہائی مال کو پورا کرنے کے لئے، اس نے اپنے آپ کو اپنی میراث کی وجہ سے ہی محروم کردیا۔

(۸۵) فِي الرّجلِ يعتِق الرّجل سائِبةً لِمن يكون مِيراثه؟

اس آدمی کا بیان جو اپنے غلام کو آزاد چھوڑ دے، یہ کہہ کر کہ کسی کو تم پر ولایت نہیں، کہ اس کی میراث کس کو ملے گی؟

(۳۲۰۷۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ : أَنَّ رَجُلاً أَعْتَقَ غُلاَمًا لَهُ سَائِبَةً ، فَمَاتَ وَتَرَكَ مَالا ، فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُودٍ ؟ فَقَالَ : إِنَّ أَهْلَ الإِسْلاَمِ لاَ يُسَيِّبُونَ ، إِنَّمَا كَانَتْ يُسَيِّبُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ ، أَنْتَ مَوْلاَهُ وَوَلِيُّ نِعْمَتِهِ وَأَوْلَى النَّاسِ بِمِيرَاثِهِ ، وَإِلاَّ فَأَرِنِهِ هَا هُنَا وَرَثَةٌ كَثِيرٌ. يَعْنِي : بَيْتَ الْمَالِ.

(۳۲۰۷۸) عطاء روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے غلام کو اس طرح آزاد کردیا کہ کسی کو اس پر ولایت نہ ہوگی، چنانچہ وہ مر گیا اور اس نے مال چھوڑا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا، آپ نے فرمایا بے شک اہل اسلام آزاد نہیں چھوڑتے، بے شک اہل جاہلیت ہی آزاد چھوڑتے تھے، آپ اس کے مولیٰ، اور دوسرے لوگوں سے اس کے زیادہ حق دار ہیں، ورنہ اس کا مال میرے پاس لے آؤ، یہاں بہت سے ورثاء ہیں، یعنی بیت المال۔

(۳۲۰۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أُتِيَ ابْنُ مَسْعُودٍ بِمَالِ مَوْلًى لأُنَاسٍ أَعْتَقُوهُ سَائِبَةً ، فَقَالَ لِمَوَالِيهِ : هَذَا مَالُ مَوْلاَكُمْ قَالُوا : لاَ حَاجَةَ لَنَا بِهِ ، إِنَّا كُنَّا أَعْتَقْنَاهُ سَائِبَةً ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ : إِنَّ فِي

أَمْوَالِ الْمُسْلِمِينَ لَهُ مَوْضِعًا.

(۳۲۰۷۹) شعبی کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آزاد شدہ غلام کا مال لایا گیا، جس کے آقاؤں نے اس کو اس طرح آزاد چھوڑا تھا کہ کوئی اس کا وارث نہ ہوگا، آپ نے اس کے آقاؤں کو کہا، یہ تمہارے آزاد شدہ غلام کا مال ہے، وہ کہنے لگے ہمیں اس مال کی کوئی حاجت نہیں ہم نے اس کو اس طرح آزاد کیا تھا کہ کسی کو اس پر ولایت نہ ہوگی، آپ نے فرمایا کہ مسلمانوں کے مال کی جگہیں مقرر ہیں۔

(۳۲.۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : السَّائِبَةُ وَالصَّدَقَةُ لِيَوْمِهِمَا.

(۳۲۰۸۰) ابوعثمان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آزاد چھوڑا ہوا غلام اور صدقہ قیامت کے دن کے لئے ہیں۔

(۳۲.۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ : أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أُتِيَ بِثَلاَثِينَ أَلْفًا ، قَالَ أَحْسَبُهُ قَالَ : أَعْتَقَه سَائِبَةً ، فَأَمَرَ أَنْ يُشْتَرَى بِهِ رِقَابٌ.

(۳۲۰۸۱) بکر بن عبداللہ مزنی کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تیس ہزار درہم لائے گئے، راوی کہتے ہیں کہ یہ میرا گمان ہے، کہ لانے والے نے کہا کہ اس کو اس طرح چھوڑ دیں، کہ ان کا کوئی ولی نہ ہو۔ آپ نے فرمایا، کہ اس سے غلام خرید لیا جائے۔

(۳۲.۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ فِي رَجُلٍ أَعْتَقَ غُلاَمًا لَهُ سَائِبَةً ، قَالَ : الْمِيرَاثُ لِمَوْلاَهُ.

(۳۲۰۸۲) زکریا روایت کرتے ہیں کہ حضرت عامر نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے اپنے غلام کو اس طرح آزاد کر دیا کہ اس پر کسی کو ولایت نہ ہو، آپ نے فرمایا اس کی میراث اس کے مولیٰ کو ملے گی۔

(۳۲.۸۳) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، قَالَ : سُئِلَ الْحَسَنُ عَنْ مِيرَاثِ السَّائِبَةِ ؟ فَقَالَ : كُلُّ عَتِيقٍ سَائِبَةٌ

(۳۲۰۸۳) یونس فرماتے ہیں، کہ حضرت حسن سے اس غلام کی میراث کے بارے میں پوچھا گیا جس کو اس کے آقا نے کسی کی ولایت نہ ہونے کی شرط پر آزاد کیا ہو، آپ نے فرمایا، ہر آزاد شدہ کا یہی حکم ہے۔

(۳۲.۸٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : لاَ أَعْلَمُ مِيرَاثَ السَّائِبَةِ إلاَّ لِمَوَالِيهِ إلاَّ أَنَّ ...

(۳۲۰۸۴) ابن عون محمد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا، کہ میں اس کے علاوہ کچھ نہیں جانتا کہ ایسے غلاموں کی میراث اس کے آقاؤں کے لئے ہوگی، مگر یہ کہ......

(۳۲.۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ السَّائِبَةُ يَضَعُ مَالَهُ حَيْثُ شَاءَ.

(۳۲۰۸۵) ابوعمرو شیبانی فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا، ایسا غلام جہاں چاہے اپنا مال لگا دے۔

(۳۲.۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا بِسْطَامُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ : أَنَّ طَارِقَ بْنَ الْمرقّع أَعْتَقَ غُلاَمًا لَهُ لِلَّهِ ، فَمَاتَ وَتَرَكَ مَالا ، فَعُرِضَ عَلَى مَوْلاَهُ طَارِقٍ ، فَقَالَ : شَيْءٌ جَعَلْته لِلَّهِ ، فَلَسْت بِعَائِدٍ فِيهِ

فَكُتِبَ فِي ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ ، فَكَتَبَ عُمَرُ :أَنِ اعْرِضُوا الْمَالَ عَلَى طَارِقٍ ، فَإِنْ قَبِلَهُ وَإِلاَّ فَاشْتَرَوْا بِهِ رَقِيقًا فَأَعْتِقُوهُمْ ، قَالَ :فَبَلَغَ خَمْسَةَ عَشَرَ رَأْسًا.

(۳۲۰۸۶) عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں کہ، طارق بن مرقع نے اپنا غلام اللہ کے لئے آزاد کیا چنانچہ وہ مر گیا اور اس نے اپنا مال چھوڑا، اس کو اس کے آقا طارق پر پیش کیا گیا تو وہ کہنے لگے یہ ایسی چیز ہے جو میں نے اللہ کے لئے چھوڑ دی ہے اس لئے میں اس کو دوبارہ لینے والا نہیں، چنانچہ اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا گیا۔ آپ نے فرمایا، کہ مال طارق کو دے دو، اگر وہ لے لے تو ٹھیک ورنہ اس سے غلام خرید کر آزاد کر دو، راوی فرماتے ہیں، کہ وہ مال پندرہ غلاموں کی قیمت تک جا پہنچا۔

(۳۲۰۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ :أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ أَعْتَقَتْ سَالِمًا سَائِبَةً ، ثُمَّ قَالَتْ لَهُ : وَالِ مَنْ شِئْتَ ، فَوَالَى أَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ ، فَأُصِيبَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ ، فَدُفِعَ مَالُهُ إِلَى الَّتِي أَعْتَقَتْهُ.

(۳۲۰۸۷) محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ ایک انصاریہ عورت نے حضرت سالم کو کسی کی ولایت نہ ہونے کی شرط پر آزاد کر دیا، اور کہا جس کو چاہو اپنا ولی بنالو، انہوں نے ابو حذیفہ بن عتبہ کو اپنا ولی بنایا، چنانچہ یمامہ کی جنگ میں وہ شہید ہو گئے اور ان کا مال اس عورت کو دیا گیا جس نے ان کو آزاد کیا تھا۔

(۸۶) مَنْ قَالَ لاَ يرِث المسلِم الكافِر

ان حضرات کا ذکر جو فرماتے ہیں کہ مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوگا

(۳۲۰۸۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَتَوَارَثُ الْمِلَّتَانِ الْمُخْتَلِفَتَانِ.

(ابو داؤد ۲۹۰۳۔ احمد ۱۷۸)

(۳۲۰۸۸) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دو مختلف ملتوں کے لوگ وارث نہیں ہو سکتے۔

(۳۲۰۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ :أَنَّ الأَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ مَاتَتْ عَمَّةٌ لَهُ مُشْرِكَةٌ يَهُودِيَّةٌ ، فَلَمْ يُوَرِّثْهُ عُمَرُ مِنْهَا ، وَقَالَ :يَرِثُهَا أَهْلُ دِينِهَا.

(۳۲۰۸۹) طارق بن شہاب فرماتے ہیں، کہ اشعث بن قیس کی ایک مشرکہ یہودیہ پھوپھی فوت ہو گئی، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو اس کے مال کا وارث نہیں بنایا، اور فرمایا اس کے وارث اس کے دین کے لوگ ہوں گے۔

(۳۲۰۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْقِلٍ :أَنَّ عَمَّةً لِلأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ مَاتَتْ وَهِيَ يَهُودِيَّةٌ ، فَلَمْ يُوَرِّثْهُ عُمَرُ مِنْهَا شَيْئًا ، وَقَالَ :يَرِثُهَا أَهْلُ دِينِهَا.

(۳۲۰۹۰) عبداللہ بن معقل کہتے ہیں، اشعث بن قیس کی یہودیہ پھوپھی فوت ہوگئی، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو اس کے مال کا وارث نہیں بنایا، اور فرمایا اس کے وارث اس کے دین کے لوگ ہوں گے۔

(۳۲۰۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ :يَرِثُهَا أَهْلُ دِينِهَا ، كُلُّ مِلَّةٍ تَتْبَعُ مِلَّتَهَا.

(۳۲۰۹۱) عامر روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کے وارث اس کے ہم مذہب لوگ ہوں گے، ہر ملت اپنی ملت کے تابع ہوتی ہے۔

(۳۲۰۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، قَالَ :أَرْسَلَ إِلَيَّ الْعُرْسُ بْنُ قَيْسٍ الْكِنْدِيُّ فَسَأَلَنِي عَنْ أَخَوَيْنِ نَصْرَانِيَّيْنِ أَسْلَمَ أَحَدُهُمَا وَمَاتَ الآخَرُ وَتَرَكَ مَالاً ؟ فَقُلْتُ :كَانَ مُعَاوِيَةُ يَقُولُ: لَوْ كَانَ نَصْرَانِيًّا وَرِثَهُ ، فَلَمْ يَزِدْهُ الإِسْلاَمُ إِلاَّ شِدَّةً ، قَالَ الْعرسُ بْنُ قَيْسٍ :أَبَى ذَلِكَ عَلَيْنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عَمَّةِ الأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ مَاتَتْ وَهِيَ يَهُودِيَّةٌ فَلَمْ يُوَرِّثْهُ عُمَرُ مِنْهَا شَيْئًا.

(۳۲۰۹۲) میمون بن مہران کہتے ہیں کہ عُرس بن قیس کندی نے مجھ سے بذریعہ خط دو نصرانی بھائیوں کے بارے میں پوچھا جن میں سے ایک مسلمان ہو جائے اور دوسرا مر جائے اور مال چھوڑ جائے، میں نے کہا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اگر وہ بھائی نصرانی ہوتا تو وارث ہوتا اور اسلام نے اس میں شدت کے سوا کسی چیز کا اضافہ نہیں کیا، عُرس بن قیس فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اشعث بن قیس کی یہودیہ پھوپھی کے بارے میں ہم پر اس بات کا انکار فرمادیا اور ان کو اس کا وارث نہیں بنایا۔

(۳۲۰۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ :قَالَ :لاَ يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ ، وَلاَ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ.

(۳۲۰۹۳) حارث روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کافر مسلمان کا اور مسلمان کافر کا وارث نہیں ہو سکتا۔

(۳۲۰۹۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، مِثْلَهُ ، وَزَادَ فِيهِ :إِلاَّ أَنْ يَكُونَ عَبْدًا لَهُ فَيَرِثُهُ.

(۳۲۰۹۴) حارث ایک دوسری سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہی روایت کرتے ہیں اور انہوں نے اس میں یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ، مگر یہ کہ وہ اس کا غلام ہو پھر وہ اس کا وارث ہوگا۔

(۳۲۰۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عُمَرَ :فِي يَهُودِيَّةٍ مَاتَتْ ، قَالَ :يَرِثُهَا أَهْلُ دِينِهَا.

(۳۲۰۹۵) سلیمان بن یسار روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک یہودیہ کے بارے میں فرمایا جو مرگئی تھی، کہ اس کے وارث اس کے ہم مذہب ہوں گے۔

(٣٢.٩٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ بَسَّامٍ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: لاَ يَرِثُ النَّصْرَانِيُّ الْمُسْلِمَ، وَلاَ الْمُسْلِمُ النَّصْرَانِي ، فَهَذَا قَوْلُ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ ، وَأَمَّا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَقْضِي أَنَّهُمْ يَحْجُبُونَ وَلاَ يُوَرَّثُونَ.

(۳۲۰۹۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں، کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق نصرانی مسلمان کا اور مسلمان نصرانی کا وارث نہیں ہوسکتا، اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فیصلہ کیا کرتے تھے کہ یہ دوسروں کو وراثت سے روک سکتے ہیں لیکن خود وارث نہیں بنائے جائیں گے۔

(٣٢.٩٧) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: لاَ يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ، وَلاَ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ.

(۳۲۰۹۷) سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کافر مسلمان کا اور مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوسکتا۔

(٣٢.٩٨) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ مِثْلَهُ.

(۳۲۰۹۸) سعید بن جبیر ایک دوسری سند سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہی فرمان نقل کرتے ہیں۔

(٣٢.٩٩) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لاَ يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ ، وَلاَ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلاَ عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ ، وَلاَ عَهْدِ عُمَرَ ، فَلَمَّا وُلِّيَ مُعَاوِيَةُ وَرَّثَ الْمُسْلِمَ مِنَ الْكَافِرِ ، وَلَمْ يُوَرِّثِ الْكَافِرَ مِنَ الْمُسْلِمِ ، قَالَ : فَأَخَذَ بِذَلِكَ الْخُلَفَاءُ حَتَّى قَامَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَرَاجَعَ السُّنَّةَ الأُولَى ، ثُمَّ أَخَذَ بِذَلِكَ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ، فَلَمَّا قَامَ هِشَام بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ أَخَذَ بِسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ. (مسلم ١٢٣٣)

(۳۲۰۹۹) زہری فرماتے ہیں کہ مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا نہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں وارث ہوتا تھا، اور نہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں، پس جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حاکم ہوئے تو انہوں نے مسلمان کو کافر کا وارث بنایا اور کافر کو مسلمان کا وارث نہیں بنایا، راوی کہتے ہیں کہ پھر خلفاء نے اسی بات کو اپنا لیا، یہاں تک کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ حاکم ہوئے تو انہوں نے پہلی سنت کو نافذ کیا، پھر یہی بات یزید بن عبدالملک نے اپنائی اور جب ہشام بن عبدالملک حاکم ہوا تو اس نے خلفاء کے طریقے کو اپنالیا۔

(٣٢١..) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : لاَ يَرِثُ الرَّجُلُ غَيْرُ أَهْلِ مِلَّتِهِ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ عَبْدَ رَجُلٍ ، أَوْ أَمَتَهُ.

(۳۲۱۰۰) ابوالزبیر روایت کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آدمی کے وارث اس کے ہم مذہب لوگوں کے علاوہ نہیں ہو سکتے مگر یہ کہ کوئی آدمی کسی کا غلام ہو یا کوئی عورت کسی کی باندی ہو۔

(۸۷) مَنْ كَانَ يورِّث المسلِم الكافِر

ان حضرات کا بیان جو مسلمان کو کافر کا وارث بناتے تھے

(۳۲۱۰۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَكِيمِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ ، قَالَ : كَانَ مُعَاذٌ بِالْيَمَنِ فَارْتَفَعُوا إِلَيْهِ فِي يَهُودِيٍّ مَاتَ أَخَاهُ مُسْلِماً ، فَقَالَ مُعَاذٌ إِنِّي سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إِنَّ الإِسْلاَمَ يَزِيدُ وَلاَ يَنْقُصُ فَوَرَّثَهُ.

(احمد ۲۳۰۔ طبرانی ۳۳۸

(۳۲۱۰۱) ابوالاسود دیلی فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ یمن میں تھے کہ لوگ ان کے پاس ایک یہودی کا مسئلہ لے کر آئے جس نے مرتے ہوئے اپنا ایک مسلمان بھائی وارث چھوڑا تھا، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے، کہ بے شک اسلام بڑھتا ہے اور کم نہیں ہوتا اس کے بعد آپ نے اس مسلمان کو اس کا وارث بنا دیا۔

(۳۲۱۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْقِلٍ ، قَالَ :مَا رَأَيْت قَضَاءً بَعْدَ قَضَاءِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ مِنْ قَضَاءٍ قَضَى بِهِ مُعَاوِيَةُ فِي أَهْلِ كِتَابٍ ، قَالَ نَرِثُهُمْ وَلاَ يَرِثُونَنَا ، كَمَا يَحِلُّ لَنَا النِّكَاحُ فِيهِمْ ، وَلاَ يَحِلُّ لَهُمَ النِّكَاحُ فِينَا.

(۳۲۱۰۲) عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے فیصلے کے بعد کوئی فیصلہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے فیصلے سے زیادہ بہتر نہیں دیکھا جو انہوں نے اہل کتاب کے بارے میں فرمایا تھا کہ ہم ان کے وارث ہوں گے اور وہ ہمارے وارث نہ ہوں گے، جیسا کہ ہمارے لئے ان کی عورتوں سے نکاح حلال ہے اور ان کے لئے ہماری عورتوں سے نکاح حلال نہیں۔

(۸۸) فِي النّصرانِيِّ يرِث اليهودِيّ ، واليهودِيُّ يرِث النّصرانِيّ

اس نصرانی کا بیان جس کا وارث یہودی ہو اور اس یہودی کا بیان جس کا وارث نصرانی ہو

(۳۲۱۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لاَ يَرِثُ الْيَهُودِيُّ النَّصْرَانِيَّ ، وَلاَ يَرِثُ النَّصْرَانِيُّ الْيَهُودِيَّ.

(۳۲۱۰۳) سفیان ایک آدمی کے واسطے سے حضرت حسن کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ یہودی نصرانی کا اور نصرانی یہودی کا وارث نہیں ہو سکتا۔

(۳۲۱۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :قَالَ سُفْيَانُ :الإِسْلاَمُ مِلَّةٌ وَالشِّرْكُ مِلَّةٌ.

(۳۲۱۰۴) وکیع روایت کرتے ہیں کہ حضرت سفیان نے فرمایا کہ اسلام ایک ملت ہے اور کفر ایک ملت۔

(۳۲۱۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ ، قَالاَ :الإِسْلاَمُ مِلَّةٌ وَالشِّرْكُ مِلَّةٌ.

(۳۲۱۰۵) شعبہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حکم اور حماد نے فرمایا کہ اسلام ایک ملت ہے اور کفر ایک ملت۔

(۸۹) فِي الرَّجلِ يعتِق العبد ثمّ يموت، من يرِثه ؟

اس آدمی کا بیان جو غلام آزاد کرے پھر مر جائے، کہ اس کا وارث کون ہوگا

(۳۲۱۰۶) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ :فِي رَجُلٍ أَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ نَصْرَانِيًّا ثُمَّ مَاتَ، قَالَ: لاَ يَرِثُهُ.

(۳۲۱۰۶) خالد روایت کرتے ہیں کہ حضرت محمد بن سیرین ؒ نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے اپنا نصرانی غلام آزاد کیا اور پھر مر گیا، کہ وہ اس کا وارث نہیں ہوگا۔

(۳۲۱۰۷) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ :أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ نَصْرَانِيًّا فَمَاتَ ، فَجَعَلَ مِيرَاثَهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ.

(۳۲۱۰۷) اسمٰعیل بن ابی حکیم روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ نے اپنا ایک نصرانی غلام آزاد کیا پھر وہ مر گیا تو آپ نے اس کی میراث بیت المال میں رکھ دی۔

(۹۰) الصّبِيّ يموت وأحد أبويهِ مسلِمٌ ، لِمن مِيراثه مِنهما ؟

اس بچے کا بیان جو مر جائے اور اس کے والدین میں سے کوئی ایک مسلمان ہو، کہ اس کی میراث ان دونوں میں سے کس کے لئے ہوگی

(۳۲۱۰۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :إِذَا مَاتَ الصَّبِيُّ وَأَحَدُ أَبَوَيْهِ مُسْلِمٌ ، قَالَ : يَرِثُهُ الْمُسْلِمُ مِنْهُمَا ، دُونَ الْكَافِرِ مِنْهُمَا.

(۳۲۱۰۸) یونس روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ جب بچہ مر جائے اور اس کے والدین میں سے کوئی ایک مسلمان ہو تو اس کا وارث مسلمان ہوگا نہ کہ کافر۔

(۳۲۱۰۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ. وَعَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، مِثْلَ ذَلِكَ.

(۳۲۱۰۹) ابراہیم اور حجاج حضرت عطاء سے یہی روایت نقل کرتے ہیں۔

(۳۲۱۱۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنِ الصَّبِيِّ يَكُونُ أَحَدُ أَبَوَيْهِ مُسْلِمًا ؟ قَالاَ :هُوَ مَعَ الْمُسْلِمِ ، يَرِثُ الْمُسْلِمَ وَيَرِثُهُ الْمُسْلِمُ.

(۳۲۱۱۰) شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حماد سے اس بچے کے بارے میں پوچھا جس کے والدین میں سے کوئی ایک

مسلمان ہو، فرمایا کہ وہ مسلمان کا وارث ہوگا اور اس کا وارث مسلمان ہوگا۔

(۳۲۱۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ : أَنَّ أَبَوَيْهِ اخْتَصَمَا فِيهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا مُسْلِمٌ وَالآخَرُ كَافِرٌ ، فَخَيَّرَهُ ، فَمَالَ إِلَى الْكَافِرِ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ اهْدِهِ ، فَتَوَجَّهَ إِلَى الْمُسْلِمِ ، فَقَضَى لَهُ بِهِ.

(۳۲۱۱۱) عبدالحمید بن سلمہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والدین ان کے بارے میں نبی کریم ﷺ کے سامنے جھگڑا کرنے لگے جن میں سے ایک مسلمان اور دوسرا کافر تھا، آپ نے ان کو اختیار دے دیا، اور وہ کافر کی طرف مائل ہو گئے، آپ نے فرمایا: اے اللہ! اس کو ہدایت فرما دے، چنانچہ وہ مسلمان کی طرف مائل ہو گئے، آپ نے اس کا مسلمان کے لئے فیصلہ فرما دیا۔

(۳۲۱۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : الْوَلَدُ مَعَ الْوَالِدِ الْمُسْلِمِ.

(۳۲۱۱۲) حسن حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اولاد والدین میں سے مسلمان کے ساتھ ہوگی۔

(۳۲۱۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، مِثْلَهُ.

(۳۲۱۱۳) شعبی حضرت شریح سے یہی مضمون نقل کرتے ہیں۔

(۳۲۱۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : هُوَ لِلْوَالِدِ الْمُسْلِمِ.

(۳۲۱۱۴) شعبی حضرت شریح سے روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ وہ مسلمان والد کے لئے ہوگا۔

(۳۲۱۱٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَالْحَسَنِ : فِي الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ يُسْلِمُ : الْوَلَدُ مَعَ الْمُسْلِمِ.

(۳۲۱۱۵) حجاج حضرت عطاء اور حسن رحمہما اللہ سے اس یہودی اور نصرانی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو مسلمان ہو جائے، کہ ان کا بیٹا مسلمان کے لئے ہوگا۔

(۳۲۱۱٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ : أَنَّهُ قَالَ : إِذَا مَاتَتْ يَهُودِيَّةٌ أَوْ نَصْرَانِيَّةٌ تَحْتَ مُسْلِمٍ لَهُ مِنْهَا أَوْلاَدٌ صِغَارٌ ، فَإِنَّ الْوَلَدَ مَعَ أَبِيهِمَ الْمُسْلِمِ ، فَإِنْ مَاتُوا وَهُمْ صِغَارٌ فَمِيرَاثُهُمْ لأَبِيهِمَ الْمُسْلِمِ ، لَيْسَ لأُمِّهِمْ مِنَ الْمِيرَاثِ شَيْءٌ مَا دَامُوا صِغَارًا.

(۳۲۱۱۶) ہشام حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہودی یا نصرانی عورت مر جائے اور وہ مسلمان کے نکاح میں ہو جس سے اس کی نابالغ اولاد ہو تو بچہ اپنے مسلمان باپ کے ساتھ ہوگا، پس اگر وہ بچپن ہی میں مر جائیں تو ان کی میراث ان کے مسلمان باپ کے لئے ہوگی، اور ان کی ماں کا میراث میں کچھ حصہ نہیں، جب تک وہ نابالغ ہوں۔

(۹۱) الرّجلانِ يقعانِ على المرأةِ فِي طهرٍ واحِدٍ ويدّعِيانِ جمِيعًا ولدًا ، من يرِثه ؟

ان دوآدمیوں کا بیان جو کسی عورت کے ساتھ ایک طہر میں جماع کریں اور پھر دونوں اولاد کا دعویٰ کریں، کہ اس بچے کا وارث ان میں سے کون ہوگا؟

(۳۲۱۱۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ حَنَشٍ ، قَالَ : وَقَعَ رَجُلٌ عَلَى وَلِيدَةٍ ، ثُمَّ بَاعَهَا مِنْ آخَرَ فَوَقَعَا عَلَيْهَا فَاجْتَمَعَا عَلَيْهَا فِي طُهْرٍ وَاحِدٍ ، فَوَلَدَتْ غُلَامًا ، فَأَتَوْا عَلِيًّا ، فَقَالَ عَلِيٌّ : يَرِثُكُمَا وَلَيْسَ لأُمِّهِ ، وَهُوَ لِلْبَاقِي مِنْكُمَا بِمَنْزِلَةِ أُمِّهِ.

(۳۲۱۱۷) حنش فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے ایک امّ ولد باندی سے جماع کیا، پھر اس کو دوسرے آدمی کے ہاتھ بیچ دیا اور اس نے بھی اس کے ساتھ جماع کیا، اس طرح دونوں نے ایک ہی طُہر میں جماع کرلیا، اس کے بعد اس نے ایک بچہ جنا، وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس یہ مسئلہ لے کر آئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ بچہ تم دونوں کا وارث ہوگا اور اپنی ماں کے لئے نہیں ہوگا، اور تم میں سے جو باقی رہ جائے وہ اسی کا بچہ ہوگا، بمنزلہ اس کی ماں کے۔

(۳۲۱۱۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَضَى عَلِيٌّ فِي رَجُلَيْنِ وَطِئَا امْرَأَةً فِي طُهْرٍ وَاحِدٍ ، فَوَلَدَتْ ، فَقَضَى أَنْ جَعَلَهُ بَيْنَهُمَا ، يَرِثُهُمَا وَيَرِثَانِهِ ، وَهُوَ لأَطْوَلِهِمَا حَيَاةً.

(۳۲۱۱۸) شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ دو آدمیوں کے بارے میں فیصلہ فرمایا جنہوں نے ایک عورت سے ایک طہر میں جماع کیا تھا جس سے اس نے بچہ جنا، کہ اس بچے کو ان دونوں کے درمیان تقسیم کردیا جائے، اس طرح کہ وہ بچہ ان دونوں کا وارث ہوگا اور وہ دونوں اس بچے کے وارث ہوں گے، اور ان دونوں میں سے اس کو ملے گا جس کی عمر زیادہ لمبی ہوگی۔

(۳۲۱۱۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَضَى عُمَرُ فِيهِ بِقَوْلِ الْقَافَةِ.

(۳۲۱۱۹) شعبی فرماتے ہیں کہ اس بچے کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قیافہ شناسوں کے قول کے مطابق فیصلہ فرمایا۔

(۳۲۱۲۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : دَعَا عُمَرُ أَمَةً فَسَأَلَهَا مِنْ أَيِّهِمَا هُوَ؟ فَقَالَتْ : مَا أَدْرِي وَقَعَا عَلَيَّ فِي طُهْرٍ ، فَجَعَلَهُ عُمَرُ بَيْنَهُمَا.

(۳۲۱۲۰) ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے باندی کو بلایا اور پوچھا کہ یہ بچہ ان دونوں میں سے کس کا ہے؟ وہ کہنے لگی مجھے پتہ نہیں، ان دونوں نے مجھ سے ایک طُہر میں جماع کیا ہے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو ان دونوں میں تقسیم فرمادیا۔

(۳۲۱۲۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْخَلِيلِ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ : بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ مِنَ الْيَمَنِ وَعَلِيٌّ بِهَا فَجَعَلَ يُحَدِّثُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُخْبِرُهُ ، قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَتَى عَلِيًّا ثَلاَثَةُ نَفَرٍ فَاخْتَصَمُوا فِي وَلَدٍ

كُلُّهُمْ زَعَمَ أَنَّهُ ابْنُهُ وَقَعُوا عَلَى امْرَأَةٍ فِي طُهْرٍ وَاحِدٍ ، فَقَالَ عَلِيٌّ :إِنَّكُمْ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ ، وَإِنِّي مُقْرِعٌ بَيْنَكُمْ ، فَمَنْ قَرَعَ فَلَهُ الْوَلَدُ وَعَلَيْهِ ثُلُثَا الدِّيَةِ لِصَاحِبَيْهِ ، قَالَ :فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَقَرَعَ أَحَدُهُمْ ، فَدَفَعَ إِلَيْهِ الْوَلَدَ وَجَعَلَ عَلَيْهِ ثُلُثَيَ الدِّيَةِ ، فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ، أَوْ أَضْرَاسُهُ.

(۳۲۱۲۱) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ ایک آدمی یمن سے آیا جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن میں ہی تھے، اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو باتیں اور خبریں بتانے لگا، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! علی رضی اللہ عنہ کے پاس تین آدمی آئے اور وہ ایک بچے کے بارے میں جھگڑنے لگے، ہر ایک یہ گمان کرتا تھا کہ وہ اس کا بیٹا ہے، جبکہ انہوں نے ایک ہی طہر میں ایک عورت کے ساتھ جماع کیا تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم برابر شریک ہو، اور میں تمہارے درمیان قرعہ اندازی کرتا ہوں، جس کے نام قرعہ نکل آئے بچہ اسی کے لئے ہوگا، اور اس پر دوسرے دو ساتھیوں کے لئے دیت کا دو تہائی دینا لازم ہوگا، کہتے ہیں کہ پھر آپ نے ان کے درمیان قرعہ ڈالا، اور جس کے نام قرعہ نکلا اس کو بچہ دے دیا، اور اس پر دو تہائی دیت لازم کر دی، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس اُٹھے یہاں تک کہ آپ کی آخری داڑھیں یا آپ کی داڑھیں ظاہر ہو گئیں۔

(۳۲۱۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ ، عَنْ أَبِيهِ :أَنَّ عُمَرَ قَضَى فِي رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا رَجُلاً لاَ يُدْرَى أَيُّهُمَا أَبُوهُ ، فَقَالَ عُمَرُ لِلرَّجُلِ :اتَّبِعْ أَيَّهُمَا شِئْتَ.

(۳۲۱۲۲) عبد الرحمن بن حاطب روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دو آدمیوں کے بارے میں فیصلہ فرمایا جنہوں نے ایک مجہول النسب آدمی کے نسب کا دعویٰ کیا تھا، اور آپ نے اس مجہول النسب سے کہا، ان دونوں میں سے جس کے ساتھ چاہو جاؤ۔

(۹۲) فِي الرَّجل يأسِره العدوّ فيموت له الميِّت ، أيرث مِنه شيئًا ؟

اس آدمی کا بیان جس کو دشمن قید کر لے اور پھر اس کا کوئی رشتہ دار فوت ہو جائے، کیا وہ اس سے کسی چیز کا وارث ہوگا؟

(۳۲۱۲۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ، قَالَ :أَحْوَجُ مَا يَكُونُ إِلَى مِيرَاثِهِ وَهُوَ أَسِيرٌ.

(۳۲۱۲۳) شعبی روایت کرتے ہیں کہ حضرت شریح نے فرمایا کہ آدمی کو میراث کی سب سے زیادہ ضرورت قید کی حالت میں ہی ہوا کرتی ہے۔

(۳۲۱۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، قَالَ :يَرِثُ.

(۳۲۱۲۴) قتادہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید نے فرمایا کہ وہ شخص وارث ہوگا۔

(۳۲۱۲۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي مِيرَاثِ الأَسِيرِ، قَالَ :أَنَّهُ لَمُحْتَاجٌ إِلَى مِيرَاثِهِ.

(۳۲۱۲۵) قتادہ حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں کہ وہ قیدی اپنے رشتہ دار کی میراث کا محتاج ہے۔

(۳۲۱۲۶) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : يَرِثُ الأَسِيرُ.

(۳۲۱۲۶) ابن ابی ذئب روایت کرتے ہیں کہ زہری نے فرمایا کہ قیدی وارث ہوگا۔

(۳۲۱۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَمَّنْ سَمِعَ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ : لاَ يَرِثُ الأَسِيرُ.

(۳۲۱۲۷) سفیان ایک آدمی کے واسطے سے روایت کرتے ہیں جنہوں نے حضرت ابراہیم کو یہ فرماتے سنا کہ قیدی وارث نہیں ہوگا۔

(۳۲۱۲۸) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : فِي الأَسِيرِ فِي أَيْدِي الْعَدُوِّ ، قَالَ : لاَ يَرِثُ.

(۳۲۱۲۸) قتادہ حضرت سعید بن مسیب سے اس قیدی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو دشمنوں کے قبضے میں ہو، فرمایا کہ وہ وارث نہیں ہوگا۔

(۳۲۱۲۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، عَنْ دَاوُد ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يُوَرِّثُ الأَسِيرَ.

(۳۲۱۲۹) داؤد فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب قیدی کو وارث نہیں بناتے تھے۔

(۳۲۱۳۰) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : يُوَرَّثُ مَالُ الأَسِيرِ وَامْرَأَتُهُ.

(۳۲۱۳۰) ابن ابی ذئب روایت کرتے ہیں کہ حضرت زہری نے فرمایا کہ قیدی اور اس کی بیوی کے مال کو وراثت میں تقسیم کیا جائے گا۔

(۹۳) فِي المولودِ يموت وقد مات له بعض من يرِثه

اس بچے کا بیان جو اس حال میں فوت ہو کہ اس سے پہلے اس کا کوئی رشتہ دار فوت ہو جائے جس کا وہ وارث بنتا ہو

(۳۲۱۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ ، قَالاَ : لاَ يُوَرَّثُ الْمَوْلُودُ حَتَّى يَسْتَهِلَّ.

(۳۲۱۳۱) ہشام حضرت حسن اور ابن سیرین سے روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ بچے کو اسی صورت میں وارث بنایا جائے گا جبکہ وہ پیدا ہونے کے بعد آواز نکالے۔

(۳۲۱۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَرِيكٍ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ غَالِبٍ ، قَالَ : سَأَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَنِ الْمَوْلُودِ ؟ فَقَالَ : إِذَا اسْتَهَلَّ وَجَبَ عَطَاؤُهُ وَرِزْقُهُ.

(۳۲۱۳۲) ابن غالب فرماتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے بچے کی میراث کے بارے میں سوال کیا، آپ نے فرمایا: جب وہ آواز نکالے تو اس کو دینا اور وارث بنانا واجب ہے۔

(۳۲۱۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَرِيكٍ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ غَالِبٍ ، قَالَ : لَقِيَ ابْنُ الزُّبَيْرِ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ ، فَقَالَ : يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، أَفْتِنَا فِي الْمَوْلُودِ يُولَدُ فِي الإِسْلاَمِ ، قَالَ : وَجَبَ عَطَاءُهُ وَرِزْقُهُ.

(۳۲۱۳۳) بشر بن غالب کہتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے ملے اور ان سے کہا: اے ابوعبداللہ! ہمیں اس بچے کے بارے میں مسئلہ بیان کریں جو اسلام میں پیدا ہو، آپ نے فرمایا اس کو دینا اور وارث بنانا واجب ہے۔

(۳۲۱۳٤) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : إِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ صُلِّيَ عَلَيْهِ ، وَوَرِثَ ، وَإِذَا لَمْ يَسْتَهِلَّ لَمْ يُوَرَّثْ وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِ.

(۳۲۱۳۴) ابوزبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ جب بچہ پیدا ہونے کے بعد آواز نکال دے تو اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور اس کو وارث بنایا جائے گا، اور اگر وہ پیدا ہونے کے بعد آواز بھی نہ نکالے تو اس کو وارث نہیں بنایا جائے گا اور نہ ہی اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔

(۳۲۱۳٥) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ صُلِّيَ عَلَيْهِ وَوَرِثَ ، وَإِذَا لَمْ يَسْتَهِلَّ لَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِ وَلَمْ يُوَرَّثْ.

(۳۲۱۳۵) مطرّف روایت کرتے ہیں کہ حضرت شعبی نے فرمایا کہ جب بچہ پیدا ہونے کے بعد آواز نکالے تو اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور اس کو وارث بنایا جائے گا، اور اگر وہ آواز نہ نکالے، تو اس پر نماز نہیں پڑھی جائے گی اور نہ ہی اس کو وارث بنایا جائے گا۔

(۳۲۱۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا اسْتَهَلَّ تَمَّ عَقْلُهُ وَمِيرَاثُهُ.

(۳۲۱۳۶) مغیرہ حضرت ابراہیم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ جب بچہ پیدا ہونے کے بعد آواز نکال لے تو اس کی عقل اور اس کی میراث تام ہو جاتی ہے۔

(۳۲۱۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ : أَنَّهُ قَالَ فِي الْمَوْلُودِ : لاَ يُصَلَّى عَلَيْهِ ، وَلاَ يُوَرَّثُ ، وَلاَ تَكْمُلُ فِيهِ الدِّيَةُ حَتَّى يَسْتَهِلَّ.

(۳۲۱۳۷) معمر روایت کرتے ہیں کہ حضرت زہری نے پیدا ہونے والے بچے کے بارے میں فرمایا کہ اس پر نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی اور اس کو وارث نہیں بنایا جائے گا، اور اس میں کامل دیت نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ پیدا ہونے کے بعد آواز نکالے۔

(۳۲۱۳۸) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ : فِي الْمَرْأَةِ تَلِدُ وَلَمْ يَسْتَهِلَّ ؟ قَالَ : إِذَا تَحَرَّكَ فَعُلِمَ أَنَّ حَرَكَتَهُ مِنْ حَيَاةٍ وَلَيْسَتْ مِنَ اخْتِلاَجٍ وَرِثَ ، وَإِنْ كَانَ إِنَّمَا حَرَكَتُهُ مِنَ اخْتِلاَجٍ وَلَيْسَتْ بِهِ حَيَاةٌ لَمْ يُوَرَّثْ.

(۳۲۱۳۸) عمرو حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں کہ جو عورت بچہ جنے اور وہ بچہ آواز نکالے تو اس کا حکم یہ ہے اگر وہ حرکت کر

اور اس کے بارے میں یہ معلوم ہو کہ اس کی حرکت زندگی کی وجہ سے ہے اختلاج کی وجہ سے نہیں تو اس کو وارث بنایا جائے گا، اور اگر اس کی حرکت اختلاج کی وجہ سے ہو، زندگی کی وجہ سے نہ ہو تو اس کو وارث نہیں بنایا جائے گا۔

(۳۲۱۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لاَ يُصَلَّى عَلَى السِّقْطِ ، وَلاَ يُوَرَّثُ.

(۳۲۱۳۹) علاء بن مسیب اپنے والد کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ نامکمل اعضاء والے بچے پر نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی اور نہ اس کو وارث بنایا جائے گا۔

(۳۲۱۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ وَرِثَ وَوُرِثَ وَصُلِّيَ عَلَيْهِ.

(۳۲۱۴۰) عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ جب بچہ آواز نکال لے تو وہ وارث ہوگا اور اس کی وراثت تقسیم کی جائے گی اور اس پر نماز جنازہ بھی پڑھی جائے گی۔

(۳۲۱۴۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : لاَ يُوَرَّثُ الْمَوْلُودُ حَتَّى يَسْتَهِلَّ.

(۳۲۱۴۱) یحییٰ بن سعید حضرت قاسم کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ پیدا ہونے والے بچے کو اس وقت تک وارث نہیں بنایا جائے گا جب تک کہ وہ آواز نہ نکالے۔

(۳۲۱۴۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : وَلَدَتِ امْرَأَةٌ وَلَدًا فَشَهِدْنَ نِسْوَةٌ : أَنَّهُ اخْتَلَجَ وَوُلِدَ حَيًّا ، وَلَمْ يَشْهَدْنَ عَلَى اسْتِهْلاَلِهِ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ : الْحَيُّ يَرِثُ الْمَيِّتَ ، ثُمَّ أَبْطَلَ مِيرَاثَهُ لأَنَّهُنَّ لَمْ يَشْهَدْنَ عَلَى اسْتِهْلاَلِهِ.

(۳۲۱۴۲) ابراہیم فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے ایک بچہ جنا، اس کے بارے میں عورتوں نے گواہی دی کہ اس نے حرکت کی اور وہ زندہ پیدا ہوا تھا، اور اس کے آواز نکالنے پر گواہی نہیں دی، حضرت شریح نے فرمایا کہ زندہ مردے کا وارث ہوتا ہے۔ پھر آپ نے اس کی میراث کو ختم فرما دیا، کیونکہ عورتوں نے اس کے آواز نکالنے پر گواہی نہیں دی تھی۔

(۹۴) فِي الاِسْتِهْلاَلِ الَّذِي يورّث بِهِ ما هو ؟

''استہلال'' کا بیان، جس کے واقع ہونے سے بچے کو وارث بنایا جاتا ہے اس کی کیا حقیقت ہے؟

(۳۲۱۴۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الاِسْتِهْلاَلُ : الصِّيَاحُ.

(۳۲۱۴۳) مغیرہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ استہلال کا مطلب ہے ''چیخنا''۔

(۳۲۱۴۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : اسْتِهْلاَلُ الصَّبِيِّ : صِيَاحُهُ

(۳۲۱۴۴) عکرمہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بچے کے استہلال کا مفہوم ہے اس کا چلانا۔

(۳۲۱۴۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ :الاِسْتِهْلاَلُ النِّدَاءُ وَالْعُطَاسُ.

(۳۲۱۴۵) یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ قاسم بن محمد نے فرمایا کہ استہلال کا معنی ہے آواز نکالنا اور چھینکنا۔

(۳۲۱۴۶) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :أَرَى :الْعُطَاسَ :الاِسْتِهْلاَل.

(۳۲۱۴۶) ابن ابی ذئب نقل کرتے ہیں کہ زہری فرماتے ہیں کہ میری رائے میں استہلال سے مراد چھینک ہے۔

(۳۲۱۴۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ :أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَا مِنْ مَوْلُودٍ وُلِدَ إِلاَّ نَخَسَهُ الشَّيْطَانُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ نَخْسَةِ الشَّيْطَانِ إِلاَّ ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ. (مسلم ۱۸۳۸۔ عبدالرزاق ۱۱۹)

(۳۲۱۴۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بچہ پیدا ہوتا ہے شیطان اس کے کچوکا لگاتا ہے جس کی تکلیف سے وہ چلانے لگتا ہے، سوائے ابن مریم اور ان کی والدہ کے۔

(۹۵) فِي بعضِ الورثةِ يقِرّ بأخٍ أو بأختٍ ما له ؟

اس وارث کا بیان جو بھائی یا بہن کا اقرار کرے، کہ اس کو کیا ملے گا؟

(۳۲۱۴۸) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :فِي الإِخْوَةِ يَدَّعِي أَحَدُهُمَ الأَخ ، وَيُنْكِرُهُ الآخَرُونَ ، قَالَ :يَدْخُلُ مَعَهُمْ بِمَنْزِلَةِ الْعَبْدِ يَكُونُ بَيْنَ الإِخْوَةِ فَيَعْتِقُ أَحَدُهُمْ نَصِيبَهُ.

قَالَ :وَكَانَ عَامِرٌ وَالْحَكَمُ وَأَصْحَابُهُمَا يَقُولُونَ :لاَ يَدْخُلُ إِلاَّ فِي نَصِيبِ الَّذِي اعْتَرَفَ بِهِ.

(۳۲۱۴۸) اعمش روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے اس آدمی ے بارے میں فرمایا جس کے بھائی ہونے کا اقرار چند بھائیوں میں سے ایک نے کیا ہو اور باقی اس کا انکار کردیں، کہ وہ بھائی ان کے ساتھ وراثت میں شریک ہوگا، جس طرح وہ غلام ہے جو چند بھائیوں کے درمیان مشترک ہو اور ان میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کردے، فرماتے ہیں کہ حضرت عامر اور حکم اور ان کے ساتھی فرماتے تھے کہ وہ اس شخص کے حصے میں داخل ہوگا جس نے اس کے نسب کا اقرار کیا ہے۔

(۳۲۱۴۹) حَدَّثَنَا ابْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي بَعْضُ أَهْلِ صَنْعَاءَ :أَنَّ طَاوُوسًا قَضَى فِي بَنِي أَبٍ أَرْبَعَةٍ شَهِدَ أَحَدُهُمْ أَنَّ أَبَاهُ اسْتَلْحَقَ عَبْدًا كَانَ بَيْنَهُمْ ، فَلَمْ يُجِزْ طَاوُوس الْحَاقَهُ بِالنَّسَبِ ، وَلَكِنَّهُ أَعْطَى الْعَبْدَ خُمُسَ الْمِيرَاثِ فِي مَالِ الَّذِي شَهِدَ أَنَّ أَبَاهُ اسْتَلْحَقَهُ ، وَأُعْتِقَ الْعَبْدُ فِي مَالِ الَّذِي شَهِدَ.

(۳۲۱۴۹) ابن جریج فرماتے ہیں کہ مجھے اہل صنعاء میں سے ایک آدمی نے یہ خبر دی کہ حضرت طاؤس نے ایک باپ کے چار بیٹوں

کے بارے میں جن میں سے ایک نے یہ گواہی دی تھی کہ اس کے باپ نے اپنے ایک غلام کے نسب کا اقرار کیا ہے جوان کے درمیان تھا، فیصلہ فرمایا، حضرت طاؤس نے اس کے نسب کے اقرار کو نافذ نہیں فرمایا، بلکہ غلام کو میراث کا پانچواں حصہ عطا فرمایا اس آدمی کے مال میں سے جس نے گواہی دی تھی کہ اس کے باپ نے اس کے نسب کا اقرار کیا ہے، اور غلام کو اس گواہی دینے والے کے مال سے آزاد کر دیا۔

(۳۲۱۵۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ :فِي رَجُلٍ أَقَرَّ بِأَخٍ ، قَالَ : بَيِّنَتُهُ أَنَّهُ أَخُوهُ.

(۳۲۱۵۰) ابن سیرین روایت کرتے ہیں کہ حضرت شریح نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے ایک بھائی کے نسب کا اقرار کیا تھا کہ اس کی گواہی یہ ہے کہ وہ اس کا بھائی ہے۔

(۳۲۱۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :فِي الرَّجُلِ يَدَّعِي أَخًا أَوْ أُخْتًا ، قَالَ : لَيْسَ بِشَيْءٍ حَتَّى يُقِرُّوا جَمِيعًا.

(۳۲۱۵۱) منصور روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جو کسی بھائی یا بہن کے نسب کا اقرار کرے، کہ اس کے اقرار کی کوئی حیثیت نہیں یہاں تک کہ سب ورثاء اس کے بھائی ہونے کا اقرار کریں۔

(۳۲۱۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :إِذَا كَانَا أَخَوَيْنِ فَادَّعَى أَحَدُهُمَا أَخًا وَأَنْكَرَهُ الآخَرُ ، قَالَ :كَانَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى يَقُولُ:هِيَ مِنْ سِتَّةٍ :لِلَّذِي لَمْ يَدَّعِ ثَلاَثَةٌ ، وَلِلْمُدَّعِي سَهْمَانِ ، وَلِلْمُدَّعَى سَهْمٌ.

قَالَ:وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ :هِيَ مِنْ أَرْبَعَةٍ :لِلَّذِي لَمْ يَدَّعِ سَهْمَانِ ، وَلِلْمُدَّعِي سَهْمٌ ، وَلِلْمُدَّعَى سَهْمٌ.

(۳۲۱۵۲) وکیع فرماتے ہیں کہ جب دو بھائی وارث ہوں اور ان میں سے ایک کسی آدمی کے بھائی ہونے کا اقرار کر لے اور دوسرا اس کا انکار کر دے، اس کے بارے میں حضرت ابن ابی لیلیٰ فرماتے تھے کہ یہ مسئلہ چھ حصوں سے نکلے گا، جس آدمی نے نسب کا اقرار نہیں کیا اس کے لئے تین حصے ہیں اور اس کا دعویٰ کرنے کے لئے دو حصے ہیں اور جس کے لئے دعویٰ کیا گیا ہے ایک حصہ ہے۔

کہتے ہیں کہ ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ چار حصوں سے نکلے گا جس نے دعویٰ نہیں کیا اس کے لئے دو حصے اور دعویٰ کرنے والے کے لئے ایک حصہ اور جس کے لئے دعویٰ کیا گیا ہے اس کے لئے ایک حصہ۔

(۹۶) فِي أمةٍ لِرجلٍ ولدت ثلاثة أولادٍ فادّعى الأوّل والأوسط ونفى الآخر

کسی آدمی کی اس باندی کے بیان میں جو تین بچے جنے اور مولیٰ پہلے اور دوسرے کے نسب کا دعویٰ کرے اور آخری کے نسب کی نفی کرے

(۳۲۱۵۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :فِي أَمَةٍ وَلَدَتْ ثَلاَثَةَ أَوْلاَدٍ فَادَّعَى مَوْلاَهَا الأَوَّلَ

وَالْأَوْسَطَ ، وَنَفَى الآخِرَ ؟ قَالَ : هُوَ كَمَا قَالَ.

(۳۲۱۵۳) ابراہیم اس باندی کے بیان میں فرماتے ہیں جو تین بچے جنے اور اس کا مولیٰ پہلے اور درمیانے کے نسب کا دعویٰ کرے اور آخری کے نسب کی نفی کرے، کہ وہ اس طرح ہے جس طرح وہ کہہ رہا ہے۔

(٣٢١٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ : فِي الرَّجُلِ يُولَدُ لَهُ الْوَلَدَانِ فَيَنْفِي أَحَدَهُمَا قَالَ : يُقِرُّ بِهِمَا جَمِيعًا ، أَوْ يَنْفِيهِمَا جَمِيعًا.

(۳۲۱۵۴) عامر اس آدمی کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کے دو بچے پیدا ہوں اور وہ ایک کے نسب کی نفی کر دے، فرمایا کہ یا تو وہ دونوں کا اقرار کرے یا دونوں کی نفی کرے۔

(٩٧) فِيمَا يَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الوَلاَءِ مَا هُوَ ؟

اس ولاء کے بیان میں جس کی عورتیں وارث ہوتی ہیں، اس کی کیا حقیقت ہے؟

(٣٢١٥٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلِيٍّ وَعُمَرَ وَزَيْدٍ : أَنَّهُمْ كَانُوا لاَ يُوَرِّثُونَ النِّسَاءَ مِنَ الْوَلاَءِ ، إِلاَّ مَا أَعْتَقْنَ.

(۳۲۱۵۵) ابراہیم حضرت علی، عمر اور زید رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ عورتوں کو صرف اس کی ولاء کا وارث بناتے تھے جس کو وہ آزاد کریں۔

(٣٢١٥٦) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : لاَ يَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلاَءِ إِلاَّ مَا أَعْتَقْنَ أَوْ كَاتَبْنَ.

(۳۲۱۵۶) ابن سیرین فرماتے ہیں کہ عورتیں صرف ان کی ولاء کی وارث ہوتی ہیں جن کو وہ آزاد کریں۔

(٣٢١٥٧) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ جَهْمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلاَءِ ، إِلاَّ مَا كَاتَبْنَ أَوْ أَعْتَقْنَ ، أَوْ أَعْتَقَ مَنْ أَعْتَقْنَ.

(۳۲۱۵۷) ابراہیم فرماتے ہیں کہ عورتیں صرف ان لوگوں کی ولاء کی وارث ہوتی ہیں جن کو مکاتب بنائیں یا آزاد کریں یا ان کے آزاد شدہ آزاد کریں۔

(٣٢١٥٨) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ : أَنَّهُ قَالَ : لاَ يَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلاَءِ إِلاَّ مَا أَعْتَقْنَ ، أَوْ أُعْتِقَ مَنْ أَعْتَقْنَ ، إِلاَّ الْمُلاعَنَةَ فَإِنَّهَا تَرِثُ ابْنُهَا الَّذِي انْتَفَى مِنْهُ أَبُوهُ.

(۳۲۱۵۸) حسن فرماتے ہیں کہ عورتیں صرف اس کی ولاء کی وارث ہوتی ہیں جس کو وہ آزاد کریں یا ان کا آزاد شدہ کسی کو آزاد کرے، سوائے لعان کرنے والی کے، کہ وہ اس کی وارث ہوتی ہے جس کے نسب کی اس کا باپ نفی کرے۔

(٣٢١٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : لاَ يَرِثُ النِّسَاءُ

مِنَ الْوَلَاءِ إِلَّا مَا كَاتَبْنَ ، أَوْ أَعْتَقْنَ.

(۳۲۱۵۹) عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ عورتیں ان ہی لوگوں کی ولاء کی وارث ہوتی ہیں جن کو وہ مکاتب بنائیں یا آزاد کریں۔

(٣٢١٦٠) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لَا يَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلَاءِ شَيْئًا إِلَّا مَا كَاتَبْنَ ، أَوْ أَعْتَقْنَ.

(۳۲۱۶۰) عطاء فرماتے ہیں کہ عورتیں ولاء میں سے کسی چیز کی وارث نہیں ہوتیں سوائے ان لوگوں کے جن کو وہ مکاتب بنائیں یا آزاد کریں۔

(٣٢١٦١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ : فِي امْرَأَةٍ تُوُفِّيَتْ وَتَرَكَتْ مَوْلَاهَا ، قَالَ : هُوَ مَوْلَاهَا إِذَا مَاتَ يَرِثُهُ مَنْ يَرِثُهَا مِنَ الذُّكُورِ.

(۳۲۱۶۱) خالد ابوقلابہ سے اس عورت کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو فوت ہوگئی اور اپنے مولیٰ کو چھوڑ گئی، فرمایا کہ وہ اس کا مولیٰ ہے جب مرے گا، اس کا وارث ہر وہ شخص ہوگا جو اس عورت کا وارث ہوگا مردوں میں سے۔

(٣٢١٦٢) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : لَا يَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلَاءِ ، إِلَّا مَا أَعْتَقْنَ ، أَوْ كَاتَبْنَ.

(۳۲۱۶۲) سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ عورتیں صرف اس ولاء کی وارث ہوتی ہیں جن کو وہ آزاد کریں یا مکاتب بنائیں۔

(٣٢١٦٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَا يَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلَاءِ ، إِلَّا مَا أَعْتَقْنَ.

(۳۲۱۶۳) ابراہیم ایک دوسری سند سے فرماتے ہیں کہ عورتیں صرف اس ولاء کی وارث ہوتی ہیں جن کو وہ آزاد کریں۔

(٣٢١٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : فِي الرَّجُلِ يُكَاتِبُ عَبْدَهُ ، ثُمَّ يَمُوتُ وَيَدَعُ وَلَدًا : رِجَالاً وَنِسَاءً ، قَالَ : الْمَالُ بَيْنَهُمْ بِالْحِصَصِ ، وَالْوَلَاءُ لِلرِّجَالِ دُونَ النِّسَاءِ.

(۳۲۱۶۴) ابراہیم اس آدمی کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنے غلام کو مکاتب بنائے پھر مر جائے اور مذکر و مؤنث اولاد چھوڑ جائے، کہ مال ان کے درمیان حصوں کے مطابق تقسیم ہوگا اور ولاء مردوں کے لئے ہوگی نہ کہ عورتوں کے لئے۔

(٣٢١٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ رَجُلٍ لَمْ يَكُنْ يُسَمِّيهِ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : فِي الرَّجُلِ يُكَاتِبُ عَبْدَهُ ثُمَّ يَمُوتُ وَيَدَعُ وَلَدًا : رِجَالاً وَنِسَاءً ، قَالَ : الْمَالُ بَيْنَهُمْ بِالْحِصَصِ ، وَالْوَلَاءُ لِلرَّجُلِ دُونَ النِّسَاءِ. (دارمی ۳۱۴۴۔ بیہقی ۱۰)

(۳۲۱۶۵) ابوسلمہ اور سعید بن مسیب اس آدمی کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنے غلام کو مکاتب بنائے پھر مر جائے اور مذکر و مؤنث اولاد چھوڑ جائے، کہ مال ان کے درمیان حصوں کے مطابق تقسیم ہوگا اور ولاء مردوں کے لئے ہوگی نہ کہ عورتوں کے لئے۔

(٣٢١٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ : أَنَّ امْرَأَةً أَعْتَقَتْ سَالِمًا فَوَالَى أَبَا حُذَيْفَةَ وَتَبَنَّاهُ ، فَمَاتَ

فَدُفِعَ مِيرَاثُهُ إِلَيْهَا.

(۳۲۱۶۶) معمر زہری سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے سالم کو آزاد کر دیا تو انہوں نے حضرت ابوحذیفہ سے موالات کر لی اور انہوں نے ان کو بیٹا بنا لیا، پھر وہ فوت ہوئے تو ان کی میراث اس عورت کو دی گئی۔

(۹۸) فِي امرأةٍ اشترت أباها فأعتقته، ثمّ مات ولها أختٌ

اس عورت کا بیان جو اپنے باپ کو خریدے اور آزاد کر دے، پھر باپ مر جائے جبکہ اس کی ایک بہن زندہ ہو

(۳۲۱۶۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَهْمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : فِي امْرَأَةٍ اشْتَرَتْ أَبَاهَا فَأَعْتَقَتْهُ فَمَاتَ وَلَهَا أُخْتٌ ، قَالَ : لَهُمَا الثُّلُثَانِ فِي كِتَابِ اللهِ ، وَلَهَا الثُّلُثُ الْبَاقِي لأَنَّهَا عَصَبَتُهُ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ : وَهُوَ عِنْدِي الْقَوْلُ.

(۳۲۱۶۷) ابراہیم اس عورت کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنے باپ کو خرید لے اور اس کو آزاد کر دے، پھر باپ مر جائے جبکہ اس کی ایک بہن زندہ ہو، کہ ان دونوں کے لئے دو تہائی مال ہے اللہ کی کتاب میں، اور اس عورت کے لئے باقی ایک تہائی ہے کیونکہ وہ عصبہ ہے۔ ابوبکر فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک یہی قول راجح ہے۔

(۹۹) فِي امرأةٍ أعتقت مملوكًا ثمّ مات لِمن يكون ولاؤه ؟

اس عورت کا بیان جو غلام کو آزاد کرے پھر وہ مر جائے، کہ اس کی ولاء کس کے لئے ہے؟

(۳۲۱۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ الْجَعْدِ، عَنْ قَتَادَةَ: أَنَّ امْرَأَةً أَعْتَقَتْ مَمْلُوكًا لَهَا ثُمَّ مَاتَ لِمَنْ يَكُونُ، وَلاَؤُهُ لِعَصَبَتِهَا، أَوْ لِعَصَبَةِ ابْنِهَا؟ قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ يَقُولاَنِ: هُوَ لِعَصَبَةِ الْغُلاَمِ.

قَالَ قَتَادَةُ : وَحَدَّثَنِي خِلاَس أَنَّ عَلِيًّا جَعَلَهُ لِعَصَبَةِ الْغُلاَمِ.

قَالَ : وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ الْخَلِيلِ ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ ذَلِكَ.

(۳۲۱۶۸) قتادہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے اپنے غلام کو آزاد کیا، پھر وہ مر گیا، اس کی ولاء اس کے عصبہ کے لئے ہے یا اس کے بیٹے کے لئے ہے؟ فرمایا کہ حسن اور سعید بن مسیّب فرماتے تھے کہ وہ غلام کے عصبہ کے لئے ہوگی، قتادہ کہتے ہیں کہ مجھے خلاس نے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو غلام کے عصبہ کے لئے ہی بنایا ہے، اور ہمیں صالح بن الخلیل نے بیان کیا کہ ابن عباس نے یہی بات فرمائی۔

(۳۲۱۶۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : وَلَدُ الْمَرْأَةِ الذَّكَرُ أَحَقُّ بِمِيرَاثِ مَوَالِيهَا مِنْ عَصَبَتِهَا ، وَإِنْ كَانَت جِنَايَةٌ فَعَلَى عَصَبَتِهَا.

(۳۲۱۶۹) اسماعیل بن سالم فرماتے ہیں کہ میں نے شعبی کو فرماتے سنا کہ عورت کی مذکر اولاد اس کے موالی کی میراث کی زیادہ حق دار ہے اس کے عصبہ کی بنسبت، اور اگر کوئی جنایت ہو تو وہ اس کے عصبہ پر ہے۔

(۳۲۱۷۰) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ فِي امْرَأَةٍ أَعْتَقَتْ رَجُلاً ثُمَّ مَاتَتْ ، قَالَ :الْوَلاَءُ لِوَلَدِهَا وَالْعَقْلُ عَلَيْهِمْ ، قَالَ :وَكَانَ عَامِرٌ يَقُولُ :الْوَلاَءُ لِوَلَدِهَا وَالْعَقْلُ عَلَيْهِمْ.

(۳۲۱۷۰) شریح اس عورت کے بارے میں فرماتے ہیں جس نے کسی آدمی کو آزاد کیا پھر مر گئی، کہ ولاء اس کی اولاد کے لئے ہے اور دیت ان سب پر ہے، کہتے ہیں کہ عامر بھی فرماتے تھے کہ ولاء اس کی اولاد کے لئے ہے اور دیت ان سب پر ہے۔

(۳۲۱۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ :تَزَوَّجَ رِئَابُ بْنُ حُذَيْفَةَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سَهْمٍ أُمَّ وَائِلٍ ابْنَةَ مَعْمَرٍ الْجُمَحِيَّةَ ، فَوَلَدَتْ لَهُ ثَلاَثَةً ، فَتُوُفِّيَتْ أُمُّهُمْ ، فَوَرِثَهَا بَنُوهَا رِبَاعَهَا وَوَلاَءَ مَوَالِيهَا ، فَخَرَجَ بِهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ مَعَه إِلَى الشَّامِ ، فَمَاتُوا فِي طَاعُونِ عَمَوَاسَ ، قَالَ : فَوَرِثَهُمْ عَمْرٌو ، وَكَانَ عَصَبَتَهُمْ ، فَلَمَّا رَجَعَ عَمْرٌو جَاءَ بَنُو مَعْمَرٍ فَخَاصَمُوهُ فِي وَلاَءِ أُخْتِهِمْ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَقَالَ عُمَرُ :أَقْضِي بَيْنَكُمْ بِمَا سَمِعْت مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَا أَحْرَزَ الْوَلَدُ ، أَوِ الْوَالِدُ فَهُوَ لِعَصَبَتِهِ مَنْ كَانَ ، قَالَ :فَقَضَى لَنَا بِهِ ، وَكَتَبَ لَنَا كِتَابًا فِيهِ شَهَادَةُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَآخَرَ.

حَتَّى إِذَا اسْتُخْلِفَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ تُوُفِّيَ مَوْلًى لَهَا وَتَرَكَ أَلْفَيْ دِينَارٍ فَبَلَغَنِي أَنَّ ذَلِكَ الْقَضَاءَ قَدْ غُيِّرَ ، فَخَاصَمُوهُ إِلَى هِشَامِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، فَرَفَعَنَا إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ فَأَتَيْنَاهُ بِكِتَابِ عُمَرَ ، فَقَالَ :إِنْ كُنْت لأَرَى هَذَا مِنَ الْقَضَاءِ الَّذِي لاَ يُشَكُّ فِيهِ ، وَمَا كُنْت أَرَى أَنَّ أَمْرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ بَلَغَ هَذَا أَنْ يَشُكُّوا فِي هَذَا الْقَضَاءِ ، فَقَضَى لَنَا فِيهِ ، فَلَمْ نَزَلْ فِيهِ بَعْدُ. (نسائی ۶۳۴۹۔ احمد ۲۷)

(۳۲۱۷۱) عمرو بن شعیب اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ رئاب بن حذیفہ بن سعید بن سہم نے امّ وائل بنت معمر جحمیہ سے نکاح کیا تو ان کے تین بچے ہوئے، پھر ان کی ماں فوت ہوگئی تو اس کے بیٹے اس کے مال کے وارث ہوئے اور اس کے موالی کی ولاء کے بھی، پھر عمرو بن العاص ان کو شام کی طرف لے گئے تو وہ طاعونِ عمواس میں مر گئے، کہتے ہیں کہ اس پر عمرو ان کے وارث ہوئے جو ان کے عصبہ تھے، جب عمرو واپس آئے تو معمر کے بیٹے آئے اور اپنی بہن کی ولاء میں جھگڑا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے، حضرت عمر نے فرمایا کہ میں تمہارے درمیان وہ فیصلہ کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو مال لڑکا یا والد جمع کرلے وہ اس کے عصبہ کے لئے ہے جو بھی ہوں، کہتے ہیں کہ اس کے بعد انہوں نے اس کا ہمارے لئے فیصلہ کر دیا اور ہمارے لیے ایک تحریر لکھ دی جس میں عبدالرحمٰن بن عوف اور زید بن ثابت اور دوسرے حضرات کی گواہی تھی۔

یہاں تک کہ جب عبد الملک بن مروان خلیفہ بنا تو اس لڑکی کا ایک مولیٰ فوت ہو گیا، اور اس نے دو ہزار دینار چھوڑے، پس مجھے خبر پہنچی کہ وہ فیصلہ تبدیل کر دیا گیا، چنانچہ وہ ھشام بن اسماعیل کی طرف جھگڑا لے کر گئے تو ہم نے یہ معاملہ عبد الملک کی طرف اٹھایا اور اس کے پاس حضرت عمر کی تحریر لائے، اس نے کہا کہ میں تو اس کو ایسا فیصلہ سمجھتا ہوں جس میں شک نہیں کیا جا سکتا، اور میں یہ نہیں سمجھتا تھا کہ اہل مدینہ کا معاملہ اس حد کو پہنچ چکا ہے کہ وہ اس فیصلہ میں شک کریں، پس اس نے اس کے بارے میں ہمارے لیے فیصلہ کر دیا اور ہم بعد میں اس فیصلے پر قائم رہے۔

(۳۲۱۷۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَزْهَرَ ، قَالَ :حدَّثَنَا مِنْدَلٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ فِي الْمَرْأَةِ تَعْتِقُ الرَّجُلَ :الْوَلاَءُ لِوَلَدِهَا وَوَلَدِ وَلَدِهَا مَا بَقِيَ مِنْهُمْ ذَكَرٌ ، فَإِنِ انْقَرَضُوا رَجَعَ إلَى عَصَبَتِهَا.

(۳۲۱۷۲) ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے بارے میں فرمایا جو آدمی کو آزاد کرے کہ ولاء اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد کے لئے ہے جب تک ان میں مذکر باقی رہے، جب وہ ختم ہو جائیں تو ولاء اس عورت کے عصبہ کی طرف لوٹ آئے گی۔

(۱۰۰) رجلٌ مات وترك ابنه وأباه ومولاه، ثمّ مات المولى وترك مالًا

اس آدمی کا بیان جو مر جائے اور اپنے بیٹے، باپ اور مولیٰ کو چھوڑ جائے پھر مولیٰ مرے اور مال چھوڑ جائے

(۳۲۱۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ شُرَيْحٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ :فِي رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ ابْنَهُ وَأَبَاهُ وَمَوْلاَهُ ، ثُمَّ مَاتَ الْمَوْلَى وَتَرَكَ مَالاً ، فَقَالَ شُرَيْحٌ :لأَبِيهِ السُّدُسُ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلابْنِ.

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ :الْمَالُ لِلابْنِ ، وَلَيْسَ لِلأَبِ شَيْءٌ.

(۳۲۱۷۳) قتادہ حضرت شریح اور زید بن ثابت سے اس آدمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو مر جائے اور اپنے بیٹے اور باپ اور مولیٰ کو چھوڑ جائے، پھر مولیٰ مر جائے اور مال چھوڑ جائے، حضرت شریح نے فرمایا کہ اس کے باپ کے لئے مال کا چھٹا حصہ اور باقی بیٹے کے لئے ہے، اور زید بن ثابت فرماتے ہیں کہ مال بیٹے کے لیے ہے اور باپ کے لئے کچھ نہیں۔

(۳۲۱۷٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :سَأَلْته عَنْ رَجُلٍ أَعْتَقَ مَمْلُوكًا لَهُ فَمَاتَ وَمَاتَ الْمَوْلَى وَتَرَكَ الَّذِي أَعْتَقَهُ أَبَاهُ وَابْنَهُ ، فَقَالَ إبْرَاهِيمُ :لأَبِيهِ السُّدُسُ ، وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لابْنِهِ.

(۳۲۱۷۴) مغیرہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیم سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا کہ جس نے اپنے غلام کو چھوڑا، پھر وہ مر گیا اور مولیٰ مر گیا اور جس نے آزاد کیا تھا اس نے اپنے باپ اور بیٹے کو چھوڑا، تو ابراہیم نے فرمایا کہ اس کے باپ کے لئے مال کا چھٹا حصہ اور باقی اس کے بیٹے کے لئے ہے۔

(۳۲۱۷۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :هُوَ لِلابْنِ.

(۳۲۱۷۵) منصور حسن سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ وہ بیٹے کے لیے ہے۔

(۳۲۱۷۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ :أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ذَلِكَ.

(۳۲۱۷۶) محمد بن سالم شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بھی یہی فرماتے تھے۔

(۳۲۱۷۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا يَقُولاَنِ :هُوَ لِلابْنِ.

(۳۲۱۷۷) شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حکم اور حماد کو فرماتے سنا کہ وہ بیٹے کے لئے ہے۔

(۳۲۱۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا وَأَبَا إِيَاسَ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنِ امْرَأَةٍ أَعْتَقَتْ غُلاَمًا لَهَا ثُمَّ مَاتَتْ وَتَرَكَتْ أَبَاهَا وَابْنَهَا ، فَقَالُوا :الْوَلاَءُ لِلابْنِ ، وَقَالَ أَبُو إِيَاسٌ :الْوَلاَءُ لِوَلَدِهَا مَا بَقِيَ مِنْهُمْ.

(۳۲۱۷۸) شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حکم اور حماد اور ابوایاس معاویہ بن قرہ سے اس عورت کے بارے میں سوال کیا جس نے اپنے غلام کو آزاد کیا تھا، پھر وہ مرگئی اور اپنے باپ اور بیٹے کو چھوڑ گئی، ان سب نے فرمایا کہ ولاء بیٹے کے لئے ہے، اور ابوایاس نے اس طرح فرمایا کہ ولاء اس کی اولاد کے لئے ہے جب تک ان میں باقی رہے۔

(۳۲۱۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :الْوَلاَءُ لِلابْنِ.

(۳۲۱۷۹) ابن جریج عطاء سے روایت کرتے ہیں کہ ولاء بیٹے کے لئے ہے۔

(۳۲۱۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ :بَلَغَنِي عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، أَنَّهُ قَالَ :الْوَلاَءُ لِلابْنِ.

(۳۲۱۸۰) سفیان فرماتے ہیں کہ مجھے زید بن ثابت سے یہ بات پہنچی ہے فرمایا کہ ولاء بیٹے کے لئے ہے۔

(۳۲۱۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :الْوَلاَءُ لِلابْنِ.
وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ.

(۳۲۱۸۱) سفیان حماد سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ولاء بیٹے کے لئے ہے، اور یہی سفیان کا قول ہے۔

(۳۲۱۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، قَالَ : كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَقُولُ :لِلأَبِ سُدُسُ الْوَلاَءِ وَلِلابْنِ خَمْسَةُ أَسْدَاسِ الْوَلاَءِ. قَالَ شُعْبَةُ :قُلْتُ لأَبِي مَعْشَرٍ :أَسَمِعْته مِنْ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُهُ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ ، وَقَالَ مُغِيرَةُ :سَمِعْته مِنْ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُهُ.

(۳۲۱۸۲) ابومعشر فرماتے ہیں کہ ابراہیم فرماتے تھے کہ باپ کے لئے ولاء کا چھٹا حصہ اور بیٹے کے لئے بقیہ پانچ حصے ہیں، شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابومعشر سے کہا کیا آپ نے ابراہیم کو یہ فرماتے سنا ہے؟ فرمایا کہ میں نے سنا ہے، اور مغیرہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

(۳۲۱۸۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ :أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :الْوَلاَءُ بِمَنْزِلَةِ الْمَالِ.

(۳۲۱۸۳) شعبی روایت کرتے ہیں کہ شریح فرماتے تھے کہ ولاء مال کی طرح ہے۔

(۳۲۱۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ :أَنَّهُ كَانَ يُجْرِي الْوَلاَءَ مُجْرَى الْمَالِ

(۳۲۱۸۴) شعبی دوسری سند سے شریح سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ولاء کو مال کے قائم مقام قرار دیتے تھے۔

(۱۰۱) فِي رجلٍ مات وترك مولًى له وجدّه وأخاه، لِمن الولاء ؟

اس آدمی کے بیان میں جو مر جائے اور اپنے مولیٰ اور دادا اور بھائی کو چھوڑ جائے، ولاء کس کو ملے گی؟

(۳۲۱۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ مَوْلًى لَهُ وَجَدَّ وَأَخَاهُ لِمَنْ وَلاَءُ مَوْلاَهُ ؟ قَالَ عَطَاءٌ :الْوَلاَءُ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ.

(۳۲۱۸۵) ابن جریج عطاء سے اس آدمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو مر جائے اور اپنے مولیٰ اور دادا اور بھائی کو چھوڑ جائے کہ اس کے مولیٰ کی ولاء کس کو ملے گی؟ فرمایا کہ وہ ان دونوں کے درمیان آدھی آدھی تقسیم ہوگی۔

(۳۲۱۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :قَالَ سُفْيَانُ :بَلَغَنِي عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ :الْوَلاَءُ لِلْجَدِّ.

(۳۲۱۸۶) سفیان فرماتے ہیں کہ مجھے زہری سے یہ بات پہنچی ہے کہ ولاء دادا کے لئے ہے۔

(۳۲۱۸۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ :فِي رَجُلٍ تَرَكَ جَدَّهُ وَأَخَاهُ ، قَالَ :الْوَ لِلْجَدِّ لأَنَّهُ يُنْسَبُ إلَى الْجَدِّ ، وَلاَ يُنْسَبُ إلَى الأَخِ.

(۳۲۱۸۷) ابن ابی ذئب زہری سے اس آدمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو اپنے دادا اور بھائی کو چھوڑ جائے، فرمایا کہ ول دادا کے لئے ہوتی ہے، کیونکہ آدمی کی نسبت دادا کی طرف ہوتی ہے بھائی کی طرف نہیں ہوتی۔

(۱۰۲) مملوكٌ تزوّج حرّةً ثمّ أنّه أعتِق بعد مَا ولدت له أولادًا، لِمن يكون ولاء ولدِهِ

اس غلام کا بیان جو آزاد عورت سے نکاح کرے، پھر اولاد پیدا ہونے کے بعد مر جائے تو اس کی اولاد کی ولاء کس کے لئے ہوگی؟

(۳۲۱۸۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ وَالأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ :فِي الْمَمْلُوكِ تَزَوَّجَ الْحُرَّةَ فَتَلِدُ أَوْلاَدًا فَيُعْتَقُ ، قَالَ :يُلْحَقُ بِهِ وَلاَءُ وَلَدِهِ.

(۳۲۱۸۸) ابراہیم حضرت عمر سے اس غلام کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو آزاد عورت سے نکاح کرے اور اس کی اولاد

اوروہ آزاد ہو جائے، فرمایا کہ اس کے ساتھ اس کی اولاد کی ولاء ملائی جائے گی۔

(۳۲۱۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ الأَعْمَشُ : أُرَاهُ عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ عُمَرُ : إذَا كَانَتِ الْحُرَّةُ تَحْتَ الْمَمْلُوكِ فَوَلَدَتْ ، فَوَلاَءُ وَلَدِهَا لِمَوَالِي الأُمِ ، فَإِذَا أُعْتِقَ الأَبُ جَرَّ الْوَلاَءَ.

(۳۲۱۸۹) اعمش ابراہیم سے روایت کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ انہوں نے ا سے یہ روایت کی ہے کہ حضرت ر نے فرمایا کہ جب آزاد عورت غلام کے ماتحت ہو اور اولاد جنے تو اس کی اولاد کی ولاء ماں کے موالی کے لئے ہے، جب باپ آزاد ہ تو ولاء کو کھینچ لے گا۔

(۳۲۱۹۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ وَزَيْدٍ كَانُوا يَقُولُونَ : إذَا لَحِقَتْهُ الْعَتَاقَةُ وَلَهُ أَوْلاَدٌ مِنْ حُرَّةٍ جَرَّ وَلاَئَهُمْ ، فَقُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ : فَالْجَدُّ ، قَالَ : الْجَدُّ يَجُرُّ كَمَا يَجُرُّ الأَبُ.

(۳۲۱۹۰) شعبی حضرت عمر، علی، عبد اللہ اور زید رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے تھے کہ جب آدمی کو آزادی مل جائے اور ا کی آزاد عورت سے اولاد ہو تو وہ ان کی ولاء کو کھینچ لے گا، راوی کہتے ہیں کہ میں نے شعبی سے کہا کہ دادا کا کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ دادا ں اسی طرح ولاء کھینچ لیتا ہے جس طرح باپ کھینچ لیتا ہے۔

(۳۲۱۹۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : يَرْجِعُ الْوَلاَءُ إلَى مَوَالِي الأَبِ إذَا أُعْتِقَ ، وَحَدَّثَ أَنَّ عُمَرَ وَعُثْمَانَ قَضَيَا بِهِ ، وَأَنَّ شُرَيْحًا لَمْ يَقْضِ بِهِ ، ثُمَّ قَضَى بِهِ.

(۳۲۱۹۱) حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ولاء باپ کے موالی کی طرف لوٹتی ہے جب کہ اس کو آزاد کیا ئے، اور انہوں نے یہ بیان فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کا فیصلہ فرمایا ہے اور شریح نے پہلے اس کے مطابق فیصلہ ں فرمایا تھا، پھر اس کے مطابق فیصلہ فرمایا۔

(۳۲۱۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ مُكَاتَبًا لِلزُّبَيْرِ تَزَوَّجَ أُمَّ وَلَدٍ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، قَالَ : فَوَلَدَتْ أَوْلاَدًا ، ثُمَّ أُعْتِقَ ، فَاخْتَصَمَ الزُّبَيْرُ وَرَافِعٌ فِي ، وَلاَئِهِمْ إلَى عُثْمَانَ فَقَضَى بِالْوَلاَءِ لِلزُّبَيْرِ.

(۳۲۱۹۲) ھشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضرت زبیر کے ایک مکاتب نے حضرت رافع بن خدیج کی امّ ولد سے ح کیا، فرمایا کہ اس کے بعد اس نے بہت سے بچے جنے، پھر وہ آزاد ہو گیا، چنانچہ حضرت زبیر اور رافع حضرت عثمان کے پاس ملہ لے کر گئے تو انہوں نے حضرت زبیر کے لئے ولاء کا فیصلہ فرمادیا۔

(۳۲۱۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حُمَيْدٍ الأَعْرَجِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ : أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَضَى بِالْوَلاَءِ لِلزُّبَيْرِ.

(۳۲۱۹۳) محمد بن ابراہیم تیمی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان نے ولاء کا حضرت زبیر کے لئے فیصلہ فرمایا۔

(۳۲۱۹۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : إذَا

أُعْتِقَ الْأَبُ جَرَّ الْوَلَاءَ.

(۳۲۱۹۴) اسود حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب باپ آزاد ہوگا ولاء کو کھینچ لے گا۔

(۳۲۱۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ صَمْعَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِذَا تَزَوَّجَ الْمَمْلُو
الْحُرَّةَ ، فما جرى فِي الرَّحِمِ فَوَلَاؤُهُ لِمَوَالِي الأُمِّ ، فَإِذَا أُعْتِقَ الأَبُ جَرَّ الْوَلَاءَ.

(۳۲۱۹۵) عکرمہ حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب غلام آزاد عورت سے نکاح کرے تو جو رحم سے پیدا ہ
اس کی ولاء ماں کے موالی کے لئے ہوگی، جب باپ آزاد ہوگا ولاء کو کھینچ لے گا۔

(۳۲۱۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ : إِبْرَاهِيمُ ، عَنْ عَلِي
قَالَ : إِذَا أُعْتِقَ الأَبُ جَرَّ الْوَلَاءَ.

(۳۲۱۹۶) جابر انصار کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں جس کو ابراہیم کہا جاتا تھا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہ
فرمایا کہ جب باپ آزاد ہوگا ولاء کو کھینچ لے گا۔

(۳۲۱۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ : أَنَّهُ كَانَ لَا يَقْضِي بِجَرِّ الْوَ
حَتَّى حَدَّثَهُ الأَسْوَدُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ قَضَى بِهِ ، فَقَضَى شُرَيْحٌ.

(۳۲۱۹۷) عامر شریح سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ولاء کے کھینچنے کے بارے میں فیصلہ نہیں فرماتے تھے یہاں تک کہ اسود نے
سے بیان فرمایا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کا فیصلہ فرمایا ہے، تو وہ بھی اس پر فیصلہ فرمانے لگے۔

(۳۲۱۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : يَجُرُّ وَلَاءَ وَلَدِهِ

(۳۲۱۹۸) عکرمہ بن خالد حضرت عمر بن عبدالعزیز سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ باپ اپنے بیٹے کی ولاء کو کھینچ لیتا ہے۔

(۳۲۱۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : يَجُرُّ وَلَاءَ وَلَدِهِ.

(۳۲۱۹۹) ھشام حضرت محمد سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ باپ اپنے بیٹے کی ولاء کو کھینچ لیتا ہے۔

(۳۲۲۰۰) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يَرْجِعُ الْوَلَاءُ إِلَى مَوَالِي الأَبِ إِذَا أُعْتِقَ.

(۳۲۲۰۰) یونس روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن نے فرمایا کہ ولاء باپ کے موالی کی طرف لوٹتی ہے جب وہ آزاد ہو جاتا ہے۔

(۳۲۲۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ وَخِلَاسٍ : أَنَّهُمَا
إِذَا تَزَوَّجَ الْمَمْلُوكُ الْحُرَّةَ فَوَلَدَتْ أَوْلَادًا ، ثُمَّ أُعْتِقَ فَإِنَّهُ يَجُرُّ الْوَلَاءَ.

(۳۲۲۰۱) قتادہ حضرت سعید اور خلاس سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب غلام آزاد عورت سے نکاح کرے اور وہ بہت سے
جنے پھر اس کو آزاد کر دیا جائے تو وہ ولاء کو کھینچ لیتا ہے۔

(۳۲۲۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : الْجَدُّ يَجُرُّ الْوَلَا

(۳۲۲۰۲) عبداللہ بن ابی السَّفر حضرت شعبی سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ دادا ولاء کو کھینچ لیتا ہے۔

(۱۰۳) مَنْ كَانَ يقول ما وِلدت وهو مملوكٌ فولاؤه لِموالِي أمِّهِ

ان حضرات کا بیان جو فرماتے ہیں کہ عورت شوہر کی غلامی کی حالت میں جو بچہ جنے اس کی ولاء اس کی ماں کے موالی کے لئے ہے

(۳۲۲۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ . وَعَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، وَعِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالاَ : مَا وَلَدَتْ وَهُوَ مَمْلُوكٌ فَالْوَلاَءُ لِمَوَالِي الأُمِّ ، وَمَا وَلَدَتْ وَهُوَ حُرٌّ فَالْوَلاَءُ لِمَوَالِي الأَبِ.

(۳۲۲۰۳) قیس بن سعد مجاہد سے اور عکرمہ بن خالد یزید بن عبد الملک سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ عورت اپنے شوہر کی غلامی کی حالت میں جو بچہ جنے اس کی ولاء ماں کے موالی کے لئے ہوگی اور جو باپ کی آزادی کی حالت میں جنے اس کی ولاء باپ کے موالی کے لیے ہوگی۔

(۳۲۲۰٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ : أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : لاَ يَجُرُّ الْوَلاَءَ ، إِلاَّ مَا وَلَدَتْ وَهُوَ حُرٌّ.

(۳۲۲۰۴) معمر روایت کرتے ہیں کہ زہری نے فرمایا کہ ولاء کو وہی کھینچ سکتا ہے جس کو عورت اس حال میں جنے کہ شوہر آزاد ہو۔

(۳۲۲۰٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : رَجُلٌ تَزَوَّجَ حرَّةً فَوَلَدَتْ ، ثُمَّ عُتِقَ الْعَبْدُ ، لِمَنْ وَلاَءُ وَلَدِهِ ؟ قَالَ : وَلاَءُ وَلَدِهِ لأَهْلِ أُمِّهِمْ.

(۳۲۲۰۵) ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے عطاء سے کہا کہ ایک آدمی نے ایک آزاد عورت سے نکاح کیا اور بچہ جنا پھر غلام کو آزاد کر دیا گیا تو اس کی اولاد کی ولاء کس کے لئے ہے؟ فرمایا کہ اس کی اولاد کی ولاء اس کی ماں کے خاندان کے لئے ہے۔

(۳۲۲۰٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ كَانَ يَقُولُ : إِذَا أُعْتِقَ الرَّجُلُ وَأَعْتَقَ ابْنَهُ رَجُلٌ آخَرُ جَرَّ ، وَلاَءَ أَبِيهِ فَأَتَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ ، فَقَالَ : عُمَرُ يَقُولُ هَذَا ؟ قَالَ : نَحْنُ نَقُولُهُ.

(۳۲۲۰۶) ابن عون روایت کرتے ہیں کہ حسن فرماتے تھے کہ جب آدمی کو آزاد کر دیا جائے اور اس کے بیٹے کو دوسرا آدمی آزاد کر دے تو وہ اپنے بیٹے کی ولاء کو کھینچ لیتا ہے، چنانچہ ان کے پاس محمد بن سیرین آئے اور انہوں نے پوچھا کہ کیا یہ بات حضرت عمر فرماتے تھے؟ فرمایا کہ یہ بات ہم کہتے ہیں۔

(۱۰٤) فِي رجلٍ أعتقه قومٌ وأعتق أباه آخرون

اس آدمی کا بیان جس کو چند آدمیوں نے آزاد کیا ہو اور اس کے باپ کو دوسروں نے آزاد کیا ہو

(۳۲۲۰۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : فِي رَجُلٍ أَعْتَقَهُ قَوْمٌ وَأَعْتَقَ أَبَاهُ آخَرُونَ ، قَالَ : يَتَوَارَثَانِ

بِالْأَرْحَامِ وَجِنَايَتُهُمَا عَلَى عَاقِلَةِ مَوَالِيهِمَا.

(۳۲۲۰۷) مغیرہ ابراہیم سے اس آدمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس کو ایک جماعت نے آزاد کیا ہو اور اس کے باپ کو دوسروں نے آزاد کیا ہو، فرمایا کہ وہ رشتہ داری کے اعتبار سے ایک دوسرے کے وارث ہوں گے اور ان کی جنایت ان کے موالی کی عاقلہ پر ہوگی۔

(۳۲۲۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ : اخْتَصَمَ عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ فِي مَوْلًى لِصَفِيَّةَ إلَى عُمَرَ فَقَضَى عُمَرُ بِالْمِيرَاثِ لِلزُّبَيْرِ وَالْعَقْلِ عَلَى عَلِيٍّ.

(۳۲۲۰۸) ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ حضرت صفیہ کے مولیٰ کے بارے میں حضرت عمر کے پاس فیصلہ لے کر گئے تو حضرت عمر نے میراث کا فیصلہ حضرت زبیر کے حق میں اور تاوان کا حضرت علی پر فیصلہ فرمایا۔

(۱۰۵) مَنْ قَالَ إذا كانت العصبة أحدهم أقرب بأمٍّ فله المال

ان حضرات کا بیان جو فرماتے ہیں کہ جب عصبہ میں کوئی ماں کے زیادہ قریب ہو تو مال اسی کے لئے ہوگا

(۳۲۲۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إلَى عَبْدِ اللهِ : إذَا كَانَ أَحَدُ الْعَصَبَةِ أَقْرَبَ بِأُمٍّ فَأَعْطِهِ الْمَالَ.

(۳۲۲۰۹) ابو وائل فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے حضرت عبداللہ کو لکھا کہ جب عصبہ میں کوئی ماں کے زیادہ قریب ہو تو مال اسی کو دو۔

(۳۲۲۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ ، وَأَنْتُمْ تَقْرَؤُونَ : (مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَى بِهَا ، أَوْ دَيْنٍ) وَأَنَّ أَعْيَانَ بَنِي الأُمِّ يَتَوَارَثُونَ دُونَ بَنِي الْعَلاَتِ : الإِخْوَةُ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ دُونَ الإِخْوَةِ مِنَ الأَبِ.

(۳۲۲۱۰) حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض کا وصیت سے پہلے فیصلہ فرمایا اور تم یہ آیت پڑھتے ہو (مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَى بِهَا ، أَوْ دَيْنٍ) اور حقیقی بھائی وارث ہوں گے نہ کہ باپ شریک۔

(۳۲۲۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ ، عَنْ بَنِي عَمٍّ لأَبٍ وَأُمٍّ إلَى ثَلاَثَةٍ ؟ وَعَنْ بَنِي عَمٍّ لأَبٍ إلَى اثْنَيْنِ ؟ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ : الْمَالُ لِبَنِي الْعَلاَتِ.

(۳۲۲۱۱) مالک بن مغول فرماتے ہیں کہ میں نے شعبی سے تین حقیقی چچا زاد اور دو باپ شریک چچا زاد کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ مال باپ شریک چچا زادوں کے لئے ہے۔

(۳۲۲۱۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : إذَا كَانَتِ الْعَصَبَةُ أَحَدُهُمْ أَقْرَبَ بِأُمٍّ ،

فَالْمَالُ لَهُ فِي الْوَلَاءِ.

(۳۲۲۱۲) ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ جب عصبہ میں کوئی ماں کے زیادہ قریب ہو تو ولاء میں مال اسی کے لئے ہے۔

(۱۰۶) فِي الولاءِ مَنْ قَالَ هو لِلكُبْرِ يقول الأقرب مِن الميِّتِ

ان حضرات کا بیان جو فرماتے ہیں کہ ولاء بڑے یعنی میت کے سب سے قریبی کے لئے ہے

۳۲۲۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ : أَنَّ عَلِيًّا وَعَبْدَ اللهِ وَزَيْدًا ، قَالُوا : الْوَلَاءُ لِلْكُبْرِ.

(۳۲۲۱۳) ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، عبداللہ رضی اللہ عنہ، اور زید رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ولاء بڑے کے لئے ہے۔

۳۲۲۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ وَعَبْدِ اللهِ وَزَيْدٍ ، قَالُوا : الْوَلَاءُ لِلْكُبْرِ.

(۳۲۲۱۴) ابراہیم حضرت عمر، عبداللہ اور زید رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ ولاء بڑے کے لئے ہے۔

۳۲۲۱۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ : أَنَّهُ قَضَى فِيهِ كَمَا يُقْضَى فِي الْمَالِ ، قَالَ : وَكَانَ عَلِيٌّ وَزَيْدٌ يَجْعَلَانِهِ لِلْكُبْرِ.

(۳۲۲۱۵) شعبی روایت کرتے ہیں کہ شریح نے اس کے بارے میں وہی فیصلہ فرمایا ہے جو مال میں کیا جاتا ہے، اور علی اور زید رضی اللہ عنہ بڑے کو دیا کرتے تھے۔

۳۲۲۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَسُفْيَانُ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ رِيَاحٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْقِلٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : الْوَلَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الرِّقِّ ، فَمَنْ أَحْرَزَ الْمِيرَاثَ أَحْرَزَ الْوَلَاءَ.

(۳۲۲۱٦) عبداللہ بن معقل حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ولاء غلامی کا ایک شعبہ ہے، پس جو میراث لیتا ہے وہی ولاء بھی لے گا۔

۳۲۲۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ ابْنِ رِيَاحٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : الْوَلَاءُ لِلْكُبْرِ.

(۳۲۲۱۷) ابن ریاح روایت کرتے ہیں کہ سالم بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ ولاء بڑے کے لئے ہے۔

۳۲۲۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : الْوَلَاءُ لِلْكُبْرِ.

(۳۲۲۱۸) لیث روایت کرتے ہیں کہ حضرت طاؤس نے فرمایا کہ ولاء بڑے کے لئے ہے۔

۳۲۲۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْغِفَارِيِّ ، قَالَ : إِذَا مَاتَ الْمُعْتِقُ الأَوَّلُ فَأَيُّكُمْ مَنْ يَرِثُهُ فَلَهُ وَلَاءُ مَوْلَاهُ.

(۳۲۲۱۹) قیس بن مسلم روایت کرتے ہیں کہ ابو مالک غفاری نے فرمایا کہ جب پہلا آزاد کرنے والا مر جائے تو جو بھی اس کا وارث

ہو اس کے لئے اس کے مولیٰ کی ولاء ہے۔

(۳۲۲۲۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : إِذَا مَاتَ مَوْلَى الْقَوْمِ نُظِرَ إِلَى أَقْرَبِ النَّاسِ مِنْهُ فَجُعِلَ لَهُ مِيرَاثُهُ.

(۳۲۲۲۰) یونس ابن سیرین سے روایت کرتے ہیں کہ جب کسی جماعت کا آزاد شدہ غلام مر جائے تو اس کے سب سے قریبی شخص کو دیکھا جائے گا اور اس کو اس کی میراث دی جائے گی۔

(۳۲۲۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَانَ شُرَيْحٌ يُجْرِي الْوَلاَءَ مُجْرَى الْمَالِ ، قَالَ الشَّعْبِيُّ : وَأَهْلُ الْمَدِينَةِ يَقُولُونَ : الْوَلاَءُ لِلْكُبْرِ.

(۳۲۲۲۱) شعبی فرماتے ہیں کہ شریح ولاء کو مال کے قائم مقام قرار دیتے تھے، شعبی فرماتے ہیں کہ اہل مدینہ فرماتے تھے کہ ولا بڑے کے لئے ہے۔

(۳۲۲۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ : أَنَّ شُرَيْحًا قَضَى فِي آلِ الأَشْعَثِ أَنَّ الْوَلاَءَ بَيْنَ الْعَمِّ وَبَنِي الأَخِ.

(۳۲۲۲۲) ابن عون فرماتے ہیں کہ شریح نے آل اشعث کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ ولاء چچا اور بھتیجوں کے درمیان تقسیم ہوگی۔

(۱۰۷) فِي اللَّقِيطِ لِمَنْ وَلاَؤُهُ ؟

لقیط کے بیان میں کہ اس کی ولاء کس کے لئے ہے؟

(۳۲۲۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، سَمِعَ سُنَيْنًا أَبَا جَمِيلَةَ يَقُولُ : وَجَدْتُ مَنْبُوذًا عَلَى عَهْدِ عُمَرَ فَذَكَرَهُ عَرِيفِيٌّ لِعُمَرَ فَدَعَانِي فَسَأَلَنِي فَأَخْبَرْته ، فَقَالَ : هُوَ حُرٌّ ، وَوَلاَؤُهُ لَكَ وَعَلَيْنَا رَضَاعُهُ.

(۳۲۲۲۳) سُنَین ابو جمیلہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر کے زمانے میں ایک بچہ پڑا ہوا پایا۔ تو میرے قاصد نے اس کا ذکر حضرت عمر سے کیا، آپ نے مجھے بلایا اور مجھ سے سوال کیا میں نے بتا دیا پھر آپ نے فرمایا کہ یہ آزاد ہے اور اس کی ولاء تمہارے لئے اور اس کے دودھ پلانے کا خرچہ ہم پر ہے۔

(۳۲۲۲٤) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : الْمَنْبُوذُ حُرٌّ ، فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يُوَالِيَ الَّذِي الْتَقَطَهُ : وَالاَهُ ، وَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يُوَالِيَ غَيْرَهُ : وَالاَهُ.

(۳۲۲۲۴) جعفر اپنے والد کے واسطے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ راستے میں پڑا ہوا بچہ آزاد ہے اگر وہ بچہ اس سے موالاۃ قائم کرنا چاہے جس نے اس کو اٹھایا ہے تو کر لے، اور اگر دوسرے سے موالاۃ کرنا چاہے تب بھی کر سکتا ہے۔

(۳۲۲۲٥) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : السَّاقِطُ يُوَالِي مَنْ شَاءَ.

(۳۲۲۲۵) ابن جریج عطاء سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ راستے میں گرا ہوا بچہ جس سے چاہے موالاۃ کرے۔

(۱۰۸) فِی مِیرَاثِ اللَّقِیطِ لِمن ھو ؟

لقیط کی میراث کس کے لئے ہے؟

(۳۲۲۲٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ مُغِیرَۃَ ، عَنْ إبْرَاھِیمَ ، قَالَ :مِیرَاثُ اللَّقِیطِ بِمَنْزِلَۃِ اللُّقَطَۃِ.

(۳۲۲۲٦) مغیرہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ لقیط کی میراث لقطہ کے حکم میں ہے۔

(۳۲۲۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَی ، عَنْ ھِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :جَرِیرَتُہُ فِی بَیْتِ الْمَالِ ، وَمِیرَاثُہُ لَھُمْ.

(۳۲۲۲۷) ھشام روایت کرتے ہیں کہ حسن نے فرمایا کہ اس کے ساتھ ملا ہوا مال بیت المال میں اور اس کی میراث اٹھانے والوں کے لئے ہے۔

(۳۲۲۲۸) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِی ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّھْرِیِّ :أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَعْطَی مِیرَاثَ الْمَنْبُوذِ لِلَّذِی کَفَلَہُ.

(۳۲۲۲۸) زہری روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پڑے ہوئے بچے کی میراث اس شخص کو دی جس نے اس کی کفالت کی تھی۔

(۳۲۲۲۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِیلُ بْنُ عَیَّاشٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رُؤْبَۃَ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ النَّصْرِیِّ ، عَنْ وَاثِلَۃَ بْنِ الأَسْقَعِ ، قَالَ :تَرِثُ الْمَرْأَۃُ ثَلاَثَۃً :لَقِیطَھَا ، وَعَتِیقَھَا ، وَالْمُلاعَنَۃَ :ابْنَھَا.

(۳۲۲۲۹) عبدالواحد نصری حضرت واثلہ بن اسقع سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ عورت تین اشخاص کی وارث ہوتی ہے، اٹھائے ہوئے بچے کی، آزاد شدہ کی اور لعان کرنے والی اپنے بیٹے کی۔

(۱۰۹) فِی الرَّجلِ یسلِم علی یدی رجلٍ ثمّ یموت مَنْ قَالَ یرِثہ ؟

اس آدمی کا بیان جو کسی کے ہاتھ پر اسلام لائے، پھر مر جائے، کون حضرات ہیں جو فرماتے ہیں کہ وہ اس کا وارث ہوگا

(۳۲۲۳۰) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیزِ بْنُ عُمَرَ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیزِ ، عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ مَوْھَبٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ تَمِیمًا الدَّارِیَّ یَقُولُ :قُلْتُ :یَا رَسُولَ اللہِ مَا السُّنَّۃُ فِی الرَّجُلِ مِنْ أَھْلِ الْکِتَابِ یُسْلِمُ عَلَی یَدَیَ الرَّجُلِ مِنَ الْمُسْلِمِینَ ؟ قَالَ :ھُوَ أَوْلَی النَّاسِ بِمَحْیَاہُ وَمَمَاتِہِ. (ترمذی ۲۱۱۲۔ احمد ۱۰۲)

(۳۲۲۳۰) حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اہل کتاب کا جو آدمی مسلمانوں میں سے کسی

کے ہاتھ پر اسلام لے آئے اس کے بارے میں کیا سنت ہے؟ فرمایا کہ وہ لوگوں میں اس کی زندگی میں اور اس کے مرنے کے بعد اس کا وارث ہوگا۔

(٣٢٢٣١) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ :أَنَّ رَجُلاً أَتَى عُمَرَ فَقَالَ :إِنَّ رَجُلاً أَسْلَمَ عَلَى يَدَىَّ فَمَاتَ وَتَرَكَ أَلْفَ دِرْهَمٍ ، فَتَحَرَّجْت مِنْهَا ، فَرَفَعْتهَا إلَيْك ؟ فَقَالَ :أَرَأَيْت لَوْ جَنَى جِنَايَةً عَلَى مَنْ كَانَتْ تَكُونُ ؟ قَالَ :عَلَيَّ ، قَالَ :فَمِيرَاثُهُ لَك.

(۳۲۲۳۱) مجاہد فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عمر کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ ایک آدمی میرے ہاتھ پر اسلام لایا پھر مر گیا اور اس نے ایک ہزار درہم چھوڑے، میں اس سے پریشان ہوا اور آپ کے پاس لایا ہوں، آپ نے فرمایا اگر وہ کوئی جنایت کرتا تو اس کی ذمہ داری کس پر ہوتی؟ اس نے کہا کہ مجھ پر، فرمایا کہ پھر اس کی میراث بھی تمہارے لئے ہے۔

(٣٢٢٣٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ :أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ :إذَا وَالَى رَجُلٌ رَجُلاً فَلَهُ مِيرَاثُهُ وَعَلَيْهِ عَقْلُهُ.

(۳۲۲۳۲) زہری روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا کہ جب کوئی آدمی کسی سے موالاۃ کرے تو اس کی میراث اس کے لئے ہے اور اس کی جنایت اس پر ہے۔

(٣٢٢٣٣) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إذَا أَسْلَمَ الرَّجُلُ عَلَى يَدَيِ الرَّجُلِ ، فَلَهُ مِيرَاثُهُ وَعَلَيْهِ عَقْلُهُ.

(۳۲۲۳۳) ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی کسی کے ہاتھ پر اسلام لے آئے اس کی میراث اس کے لئے ہے اور اس کا تاوان بھی اس پر ہے۔

(٣٢٢٣٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَضَى أَبِي فِي رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ أَسْلَمَ عَلَى يَدَيْ رَجُلٍ فَمَاتَ وَتَرَكَ ابْنَةً ، فَأَعْطَى ابْنَتَهُ النِّصْفَ ، وَأَعْطَى الَّذِى أَسْلَمَ عَلَى يَدَيْهِ النِّصْفَ.

(۳۲۲۳۴) عمر بن عبد العزیز فرماتے ہیں کہ حضرت اُبی نے ذمیوں میں سے ایک آدمی کے بارے میں فیصلہ فرمایا جو کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہوا تھا اور پھر مر گیا اور ایک بیٹی چھوڑ گیا، آپ نے اس کی بیٹی کو نصف مال دیا، اور جس کے ہاتھ پر اسلام لایا تھا اس کو بھی نصف دے دیا۔

(٣٢٢٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ: كَانَ فِينَا رَجُلٌ نَازِلٌ أَقْبَلَ مِنَ الدَّيْلَمِ ، فَمَاتَ وَتَرَكَ ثَلاَثُ مِئَةِ دِرْهَمٍ ، فَأَتَيْت ابْنَ مَسْعُودٍ فَسَأَلْتُهُ ؟ فَقَالَ : هَلْ لَهُ مِنْ رَحِمٍ؟ أَوْ هَلْ لأَحَدٍ مِنْكُمْ عَلَيْهِ عَقْدُ وَلاَءٍ؟ قُلْنَا:لاَ ، قَالَ:فَهَاهُنَا وَرِثَهُ كَثِيرٌ. يَعْنِي :بَيْتَ الْمَالِ.

(۳۲۲۳۵) مسروق فرماتے ہیں کہ ایک آدمی ہمارے پاس دیلم سے آکر ٹھہرا ہوا تھا، وہ مر گیا اور اس نے تین سو درہم چھوڑے میں

حضرت ابن مسعود کے پاس آیا اور ان سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ کیا اس کا کوئی رشتہ دار ہے؟ کیا تم میں سے اس کے ساتھ کسی کی موالاۃ ہے؟ ہم نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا کہ پھر یہاں بہت سے ورثہ ہیں، یعنی بیت المال میں۔

(٣٢٢٣٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ ، عَنْ مَوْلاَهُ ، قَالَ :سَأَلْتُ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ أَسْلَمَ عَلَى يَدَيَّ وَعَاقَدَنِي فَمَاتَ ؟ قَالَ :أَنْتَ أَحَقُّ النَّاسِ بِمِيرَاثِهِ مَا لَمْ يَتْرُكْ وَارِثًا ، فَإِنْ لَمْ يَتْرُكْ وَارِثًا ، فَإِنْ أَبَيْتَ فَهَذَا بَيْتُ الْمَالِ.

(۳۲۲۳۶) ابوالاشعث اپنے مولیٰ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے حضرت عمر سے ایک آدمی کے بارے میں سوال کیا جو میرے ہاتھ پر مسلمان ہوا تھا اور اس نے میرے ساتھ معاملہ کیا، اور پھر مر گیا، فرمایا کہ تم اس کے مال سے مستحق ہو جب کہ اس نے کوئی وارث نہ چھوڑا ہو، اگر تم انکار کرو تو یہ بیت المال ہے۔

(٣٢٢٣٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ:حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ الأَسْلَمِيُّ، عَنْ شَيخٍ يُكنى أَبَا مُدْرِكٍ:أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ السَّوَادِ يُقَالَ لَهُ:حَبَشِيٌّ أَتَى عَلِيًّا لِيُوَالِيَهُ، فَأَبَى أَنْ يُوَالِيَهُ وَرَدَّه، قَالَ :فَأَتَى الْعَبَّاسَ - أَو ابْنَ الْعَبَّاسِ - فَوَالاَهُ.

(۳۲۲۳۷) ربیع بن ابی صالح اسلمی ایک شیخ سے روایت کرتے ہیں جن کی کنیت ابو مدرک تھی کہ اھل عراق میں سے ایک شخص جس کو حبشی کہا جاتا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تا کہ آپ کے ساتھ موالاۃ کرے، آپ نے اس سے موالاۃ کرنے سے انکار کر دیا اور اس کو لوٹا دیا، کہتے ہیں کہ پھر وہ حضرت عباس یا حضرت ابن عباس کے پاس آیا اور ان سے موالاۃ کر لی۔

(٣٢٢٣٨) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ فِي رَجُلٍ أَسْلَمَ عَلَى يَدَي رَجُلٍ ، فَقَالَ :لَهُ مِيرَاثُهُ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أُخْتٌ ، فَإِنْ كَانَتْ أُخْتٌ فَلَهَا الْمَالُ وَهِيَ أَحَقُّ بِهِ.

(۳۲۲۳۸) عثمان بن غیاث فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو ایک آدمی کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا جو ایک آدمی کے ہاتھ پر اسلام لایا تھا آپ نے فرمایا کہ اس کے لئے اس کی میراث ہے مگر یہ کہ اس کی کوئی بہن ہو، اگر ہوئی تو اسی کو مال ملے گا اور وہ اس کی زیادہ حق دار ہے۔

(٣٢٢٣٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ :أَنَّ أَبَا الْهُذَيْلِ أَسْلَمَ عَلَى يَدَيْهِ رَجُلٌ ، فَمَاتَ وَتَرَكَ عَشْرَةَ آلاَفِ دِرْهَمٍ ، فَأَتَى بِهَا أَبُو الْهُذَيْلِ زِيَادًا ، فَقَالَ زِيَادٌ :أَنْتَ أَحَقُّ بِهَا ، فَقَالَ :لاَ حَاجَةَ لِي فِيهَا ، فَقَالَ زِيَادٌ :أَنْتَ وَارِثُهُ ، فَأَبَى ، فَأَخَذَهَا زِيَادٌ ، فَجَعَلَهَا فِي بَيْتِ الْمَالِ.

(۳۲۲۳۹) ابن سیرین فرماتے ہیں کہ ابوالہذیل کے ہاتھ پر ایک آدمی مسلمان ہوا اور پھر مر گیا۔ اور دس ہزار درہم چھوڑ گیا، ابو ہذیل اس کو زیاد کے پاس لائے، زیاد نے فرمایا کہ آپ اس کے مستحق ہیں، انہوں نے فرمایا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ زیاد نے فرمایا کہ آپ اس کے وارث ہیں، لیکن انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا، چنانچہ زیاد نے اس کو لیا اور بیت المال میں ڈال دیا۔

(۱۱۰) مَنْ قَالَ إذا أسلم على يديهِ فليس له مِن ميراثِهِ شَيْءٌ

ان حضرات کا بیان جوفرماتے ہیں کہ جب کوئی کسی کے ہاتھ پر اسلام لائے اس کے لئے اس کی میراث میں کچھ بھی نہیں ہے

(۳۲۲٤۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ. وَعَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالاَ : مِيرَاثُهُ لِلْمُسْلِمِينَ ، وَعَقْلُهُ عَلَيْهِمْ.

(۳۲۲۴۰) مطرف شعبی سے اور یونس حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ اس کی میراث مسلمانوں کے لئے ہے، اور اس کا تاوان ان پر ہے۔

(۳۲۲٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا دَاوُد بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانَتْ لَنَا ظِئْرٌ وَلَهَا ابْنٌ أَسْلَمَ عَلَى أَيْدِينَا فَمَاتَ وَتَرَكَ مَالاً فَسَأَلْت الشَّعْبِيَّ ؟ فَقَالَ : ادْفَعْهُ إلَى أُمِّهِ.

(۳۲۲۴۱) داؤد بن ابی عبداللہ فرماتے ہیں کہ ہماری ایک دائی تھی جس کا ایک بیٹا ہمارے ہاتھ پر اسلام لایا تھا، وہ مر گیا اور مال چھوڑ گیا، میں نے حضرت شعبی سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کی ماں کو دے دو۔

(۳۲۲٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لاوَلاَءَ إلاَّ لِذِي نِعْمَةٍ.

(۳۲۲۴۲) مطرف شعبی سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ولاء نہیں ہے مگر احسان کرنے والے کے لئے۔

(۳۲۲٤۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ : فِي رَجُلٍ وَالَى رَجُلاً فَأَسْلَمَ عَلَى يَدَيْهِ ، قَالَ : لاَ يَرِثُهُ إلاَّ أَنَّهُ إنْ شَاءَ أَوْصَى لَهُ بِمَالِهِ كُلِّهِ.

(۳۲۲۴۳) یونس حضرت حسن سے اس آدمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو کسی آدمی سے مؤالاۃ کرے اور وہ اس کے ہاتھ پر اسلام لے آئے، فرمایا کہ وہ اس کا وارث نہیں ہوگا، مگر یہ کہ اگر وہ چاہے تو اس کے لئے پورے مال کی وصیت کر سکتا ہے۔

(۱۱۱) فِي الرَّجلِ يموت ولا يعرف له وارثٌ

اس آدمی کا بیان جو مر جائے اور اس کا کوئی وارث معلوم نہ ہو

(۳۲۲٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَصْبَهَانِيِّ ، عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ وَرْدَان ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ مَوْلًى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَعَ مِنْ نَخْلَةٍ فَمَاتَ وَتَرَكَ مَالاً وَلَمْ يَدَعْ وَلَدًا وَلاَ حَمِيمًا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَعْطُوا مِيرَاثَهُ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ قَرْيَتِهِ.

(ابوداؤد ۲۸۹۴۔ ترمذی ۱۰۵

(۳۲۲۴۴) عروہ بن زبیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا ایک مولیٰ ایک درخت سے گر کر مر گیا اور اس نے مال چھوڑا اور کوئی اولاد یا دوست نہیں چھوڑا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس کی میراث اس کے گاؤں والوں میں سے کسی کو دے دو۔

(۳۲۲٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ :أَنَّ رَجُلاً مِنْ جُرْهُمٍ تُوُفِّيَ بِالسَّرَاةِ وَتَرَكَ مَالاً ، فَكُتِبَ فِيهِ إِلَى عُمَرَ ، فَكَتَبَ عُمَرُ إِلَى الشَّامِ ، فَلَمْ يَجِدُوا بَقِيَ مِنْ جُرْهُمٍ وَاحِدٌ ، فَقَسَمَ عُمَرُ مِيرَاثَهُ فِي الْقَوْمِ الَّذِينَ تُوُفِّيَ فِيهِمْ.

(۳۲۲۴۵) محمد بن عبد الرحمٰن بن ثوبان فرماتے ہیں کہ قبیلہ جرہم کا ایک آدمی مقام سراۃ میں فوت ہو گیا اور اس نے مال چھوڑا، اس کے بارے میں حضرت عمر کو لکھا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شام کی طرف خط لکھا، لیکن قبیلہ جرہم کا کوئی آدمی نہیں ملا، تو حضرت عمر نے اس کی میراث ان لوگوں میں تقسیم فرما دی جن میں وہ فوت ہوا تھا۔

(۳۲۲٤٦) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ ، قَالَ :مَاتَ مَوْلًى عَلَى عَهْدِ عُثْمَانَ لَيْسَ لَهُ مَوْلًى ، فَأَمَرَ عُثْمَان بِمَالِهِ فَأُدْخِلَ بَيْتَ الْمَالِ.

(۳۲۲۴۶) عبد الرحمٰن بن عمرو بن سہل فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان کے زمانے میں ایک شخص مرا جس کا کوئی مولیٰ نہیں تھا، آپ نے اس کی میراث کو بیت المال میں داخل فرما دیا۔

(۳۲۲٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ :سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ مَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ مَوْلًى عَتَاقَةً وَلاَ وَارِثًا ؟ قَالَ :مَالُهُ حَيْثُ وَضَعَهُ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَوْصَى بِشَيْءٍ فَمَالُهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ.

(۳۲۲۴۷) شعبی فرماتے ہیں کہ مسروق سے ایک آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو مر گیا تھا اور مرتے وقت اس نے ''مولیٰ عتاقہ'' یا کوئی وارث نہیں چھوڑا، آپ نے فرمایا کہ اس کا مال وہیں لگے گا جہاں اس نے لگایا، اگر اس نے کوئی وصیت نہیں کی تھی تو اس کا مال بیت المال میں جائے گا۔

(۳۲۲٤٨) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَحْمَرَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ عِنْدِي مِيرَاثَ رَجُلٍ مِنَ الأَزْدِ ، وَإِنِّي لَمْ أَجِدْ أَزْدِيًّا أَدْفَعُهُ إِلَيْهِ ، قَالَ :انْطَلِقْ فَالْتَمِسْ أَزْدِيًّا عَامًا - أَوْ حَوْلاً - فَادْفَعْهُ إِلَيْهِ ، قَالَ :فَانْطَلَقَ ثُمَّ أَتَاهُ فِي الْعَامِ السَّابِعِ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ مَا وَجَدْتُ أَزْدِيًّا أَدْفَعُهُ إِلَيْهِ ، قَالَ :انْطَلِقْ إِلَى أَوَّلِ خُزَاعِيٍّ تَجِدُهُ فَادْفَعْهُ إِلَيْهِ ، قَالَ :فَلَمَّا قَفَّى قَالَ :عَلَيَّ بِهِ ، قَالَ :فَاذْهَبْ فَادْفَعْهُ إِلَى أَكْبَرِ خُزَاعَةَ.

(ابو داؤد ۲۸۹۵۔ احمد ۳۴۷)

(۳۲۲۴۸) حضرت بریدہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا کہ ایک آدمی آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ! میرے

پاس قبیلہ ازد کے ایک شخص کی میراث ہے اور مجھے کوئی ازدی نہیں ملا جس کو میں دے دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ اور کسی ازدی کو ایک سال تک تلاش کرو اور اس کو دے دو، چنانچہ وہ ساتویں سال آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی ازدی نہیں ملا جس کو دے دوں، فرمایا کہ پھر سب سے پہلے خزاعی کے پاس جاؤ جو تمہیں ملے اس کو دے دو، کہتے ہیں کہ جب وہ شخص جانے کے لئے مڑا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو میرے پاس لاؤ، اور فرمایا کہ اس کو قبیلہ خزاعہ کے سب سے بڑے کو دے دو۔

(۳۲۲٤۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ ، عَنْ عُمَرَ : أَنَّ رَجُلاً مَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ عَصَبَةً ، فَقَالَ عُمَرُ : يَرِثُهُ الَّذِي كَانَ يَغْضَبُ لِغَضَبِهِ وَجِيرَانُهُ.

(۳۲۲۴۹) یحییٰ بن جعدہ حضرت عمر سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی مر گیا اور اس نے عصبہ نہیں چھوڑے، حضرت عمر نے فرمایا کہ اس کا وارث وہ شخص ہوگا جس کو اس کے غصہ آنے کے وقت غصہ آتا تھا، اور اس کے پڑوسی۔

(۳۲۲٥۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : تُوُفِّيَ رَجُلٌ مِنَ الْحَبَشَةِ ، فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِيرَاثِهِ ، قَالَ : انْظُرُوا هَلْ لَهُ وَارِثٌ ؟ فَلَمْ يَجِدُوا لَهُ وَارِثًا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : انْظُرُوا مَنْ هَاهُنَا مِنْ مُسْلِمِي الْحَبَشَةِ فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ مِيرَاثَهُ.

(۳۲۲۵۰) سلیمان بن یسار فرماتے ہیں کہ حبشہ کا ایک آدمی فوت ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ کے پاس اس کی میراث لائی گئی، آپ ﷺ نے فرمایا کہ دیکھو کیا اس کا کوئی وارث ہے؟ لوگوں کو اس کا کوئی وارث نہیں ملا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دیکھو یہاں حبشہ کے مسلمانوں میں سے کون ہے؟ اس کو اس کی میراث دے دو۔

(۱۱۲) فِي الَّذِي يموت ولا يدع عصبةً ولا وارِثًا ، مِن يرثه ؟

اس آدمی کا بیان جو مر جائے اور کوئی عصبہ یا وارث چھوڑ کر نہ جائے، اس کا وارث کون ہوگا؟

(۳۲۲٥۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ : أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ فِي الرَّاهِبِ يَمُوتُ لَيْسَ لَهُ وَارِثٌ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ : أَنْ أَعْطِ مِيرَاثَهُ الَّذِينَ كَانُوا يُؤَدُّونَ جِزْيَتَهُ.

(۳۲۲۵۱) عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن العاص نے حضرت عمر کو ایک راہب کے بارے میں لکھا جس کا کوئی وارث نہیں تھا، آپ نے فرمایا کہ اس کی میراث ان لوگوں کو دے دو جو اس کا جزیہ ادا کرتے تھے۔

(۳۲۲٥۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : فِي الَّذِي يَمُوتُ لَيْسَ لَهُ وَارِثٌ ، قَالَ : مِيرَاثُهُ لأَهْلِ قَرْيَتِهِ

يَسْتَعِينُونَ بِهِ فِي خَرَاجِهِمْ.

(۳۲۲۵۲) حضرت ابراہیم اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو مرجائے اور اس کا کوئی وارث نہ ہو، کہ اس کی میراث اس کی بستی والوں کے لئے ہے جس کے ذریعے وہ اپنے خراج میں مدد حاصل کریں گے۔

(۳۲۲۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُغِيرَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنْ رَجُلٍ بَايَعَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ ، فَكَانَ لَهَا عِنْدَهُ شَيْءٌ فَنَبَذَهَا فَلَمْ يَجِدْهَا ، أَيَجْعَلُهُ فِي بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِينَ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۳۲۲۵۳) سلیمان بن مغیرہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا جس نے اہل ذمہ میں سے ایک عورت سے بیعت کی تھی، اس عورت کی اس کے پاس کوئی چیز تھی، اس نے اس سے معاملہ ختم کر دیا، پھر وہ عورت اس کو نہ ملی، کیا وہ آدمی اس چیز کو مسلمانوں کے بیت المال میں ڈال دے؟ فرمایا جی ہاں!

(۱۱۳) فِي الكلالةِ من هم ؟

کلالہ کے بیان میں، کہ وہ کون لوگ ہیں؟

(۳۲۲۵۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كُنْتُ آخِرَ النَّاسِ عَهْدًا بِعُمَرَ ، فَسَمِعْته يَقُولُ : الْكَلاَلَةُ مَنْ لاَ وَلَدَ لَهُ.

(۳۲۲۵۴) طاؤس روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں حضرت عمر کے پاس لوگوں میں سب سے آخر میں موجود تھا، میں نے ان کو فرماتے ہوئے سنا کہ کلالہ وہ ہے جس کی اولاد نہ ہو۔

(۳۲۲۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَ أَبُو بَكْرٍ : رَأَيْت فِي الْكَلاَلَةِ رَأْيًا ، فَإِنْ يَكُ صَوَابًا فَمِنَ اللهِ ، وَإِنْ يَكُ خَطَأً فَمِنْ قِبَلِي وَالشَّيْطَانِ : الْكَلاَلَةُ مَا عَدَا الْوَلَدَ وَالْوَالِدَ.

(۳۲۲۵۵) شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ میری کلالہ کے بارے میں ایک رائے ہے، اگر وہ درست ہو تو اللہ کی جانب سے ہے، اور اگر خطاء ہو تو میری اور شیطان کی جانب سے، کلالہ وہ رشتہ دار ہیں جو اولاد اور والد کے علاوہ ہوں۔

(۳۲۲۵۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ : الْكَلاَلَةُ مَنْ لاَ وَلَدَ لَهُ ، وَلاَ وَالِدَ.

(۳۲۲۵۶) حسن بن محمد فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے مجھ سے فرمایا کہ کلالہ وہ ہے جس کی نہ اولاد ہو نہ والد۔

(۳۲۲۵۷) حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، قَالَ : حدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ : أَنَّهُ قَالَ : مَا أَعْضَلَ بِأَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ مَا أَعْضَلَتْ بِهِمَ الْكَلاَلَةُ.

(۳۲۲۵۷) ابوالخیر روایت کرتے ہیں کہ حضرت عقبہ بن عامر نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو اتنا کسی اور چیز نے مشقت میں نہیں

ڈالا جتنا ان کو کلالہ نے مشقت میں ڈالا۔

(۳۲۲۵۸) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ: سَأَلْتُه عَنِ الْكَلاَلَةِ، فَقَالَ: مَا دُونَ الْوَلَدِ وَالأَبِ.

(۳۲۲۵۸) شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم سے کلالہ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اولاد اور باپ کے علاوہ۔

(۳۲۲۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يَعْلَى ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ : أَنَّهُ قَرَأَ هَذَا الْحَرْفَ : وَلَهُ أَخٌ ، أَوْ أُخْتٌ لأم.

(۳۲۲۵۹) قاسم روایت کرتے ہیں کہ سعد بن مالک نے اس طرح قراءت کی وَلَهُ أَخٌ ، أَوْ أُخْتٌ لأم۔

(۳۲۲۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَلِيمِ بْنِ عَبْدٍ السَّلُولِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : الْكَلاَلَةُ مَا خَلاَ الْوَالِدَ وَالْوَلَدَ.

(۳۲۲۶۰) سلیم بن عبد سلولی روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ کلالہ اولاد اور والد کے علاوہ رشتہ دار ہیں۔

(۳۲۲۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنِ السُّمَيْطِ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ يَقُولُ : الْكَلاَلَةُ مَا خَلاَ الْوَلَدَ وَالْوَالِدَ.

(۳۲۲۶۱) سُمیط فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فرماتے تھے کہ کلالہ اولاد اور والد کے علاوہ رشتہ دار ہیں۔

(۳۲۲۶۲) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : الْكَلاَلَةُ هُوَ الْمَيِّتُ.

(۳۲۲۶۲) سفیان بن حسین ایک آدمی کے واسطے سے ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ کلالہ میت کو کہتے ہیں۔

(١١٤) فِي بيعِ الولاءِ وهِبتِه، من كرِهه

ولاء کے فروخت کرنے اور اس کو ہبہ کرنے کا بیان، کون حضرات اس کو ناپسند کرتے ہیں

(۳۲۲۶۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلاَءِ ، وَعَنْ هِبَتِهِ.

(۳۲۲۶۳) حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ولاء کو بیچنے اور اس کو ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔

(۳۲۲۶۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : الْوَلاَءُ بِمَنْزِلَةِ الْحِلْفِ ، لاَ يُبَاعُ ، وَلاَ يُوهَبُ ، أَقِرُّوهُ حَيْثُ جَعَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى.

(۳۲۲۶۴) مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ولاء معاہدے کے حکم میں ہے اس کو بیچا جا سکتا ہے نہ ہبہ کیا جا سکتا ہے، اس کو وہیں ٹھہراؤ جہاں اس کو اللہ نے رکھا ہے۔

(۳۲۲۶۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: إِنَّمَا الْوَلاَءُ كَالنَّسَبِ، أَيَبِيعُ الرَّجُلُ نَسَبَهُ؟.

(۳۲۲۶۵) ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ ولاء نسب کی طرح ہے، کیا کوئی اپنے نسب کو فروخت کرتا ہے؟

(۳۲۲۶۶) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَحَفْصٌ وَأَبُو خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : الْوَلاَءُ لاَ يُبَاعُ وَلاَ يُوهَبُ.

(۳۲۲۶۶) عطاء روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ولاء کو بیچا جا سکتا ہے نہ ہبہ کیا جا سکتا ہے۔

(۳۲۲۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : الْوَلاَءُ كَالرَّحِمِ لاَ يُبَاعُ ، وَلاَ يُوهَبُ.

(۳۲۲۶۷) قتادہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ ولاء رشتہ داری کی طرح ہے اس کو فروخت کیا جا سکتا ہے نہ ہبہ کیا جا سکتا ہے۔

(۳۲۲۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : الْوَلاَءُ كَالنَّسَبِ ، لاَ يُبَاعُ وَلاَ يُوهَبُ.

(۳۲۲۶۸) سعید بن مسیب نے فرمایا کہ ولاء نسب کی طرح ہے نہ اسے بیچا جا سکتا ہے اور نہ ہبہ کیا جا سکتا ہے۔

(۳۲۲۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ : الْوَلاَءُ نَسَبٌ ، لاَ يُبَاعُ ، وَلاَ يُوهَبُ.

(۳۲۲۶۹) سوید بن غفلہ فرماتے ہیں کہ ولاء نسب کی طرح ہے نہ اسے بیچا جا سکتا ہے اور نہ ہبہ کیا جا سکتا ہے۔

(۳۲۲۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي مِسْكِينٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الْوَلاَءُ لاَ يُبَاعُ ، وَلاَ يُوهَبُ.

(۳۲۲۷۰) ابراہیم فرماتے ہیں کہ ولاء کو بیچا جا سکتا ہے اور نہ ہبہ کیا جا سکتا ہے۔

(۳۲۲۷۱) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ، أَنَّهُمَا قَالاَ: الْوَلاَءُ شُجْنَةٌ كَالنَّسَبِ لاَ يُبَاعُ، وَلاَ يُوهَبُ.

(۳۲۲۷۱) حسن اور ابن سیرین فرماتے ہیں کہ ولاء نسب کی طرح ایک رشتہ داری ہے اس کو فروخت کیا جا سکتا ہے نہ ہبہ کیا جا سکتا ہے۔

(۳۲۲۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : الْوَلاَءُ لاَ يُبَاعُ ، وَلاَ يُوهَبُ.

(۳۲۲۷۲) عامر فرماتے ہیں کہ ولاء کو نہ بیچا جا سکتا ہے نہ ہبہ کیا جا سکتا ہے۔

(۳۲۲۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : الْوَلاَءُ لاَ يُبَاعُ ، وَلاَ يُوهَبُ ، وَلاَ يُتَصَدَّقُ بِهِ.

(۳۲۲۷۳) طاؤس فرماتے ہیں کہ ولاء کو نہ بیچا جا سکتا ہے، نہ ہبہ کیا جا سکتا ہے اور نہ اس کو صدقہ کیا جا سکتا ہے۔

(۱۱۵) مَنْ رَخَّصَ فِي هِبَةِ الوَلاءِ

ان حضرات کا بیان جو ولاء کو ہبہ کرنے کی اجازت دیتے ہیں

(۳۲۲۷۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، قَالَ : وَهَبَتْ مَيْمُونَةُ وَلاَءَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ لاِبْنِ عَبَّاسٍ.

(۳۲۲۷۴) حضرت عمرو فرماتے ہیں کہ حضرت میمونہ نے سلیمان بن یسار کی ولاء حضرت ابن عباس کو ہبہ کر دی تھی۔

(۳۲۲۷۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَجُلٍ أَعْتَقَ رَجُلاً فَانْطَلَقَ الْمُعْتَقُ فَوَالَى غَيْرَهُ ؟ قَالَ : لَيْسَ لَهُ ذَاكَ إِلاَّ أَنْ يَهَبَهُ الْمُعْتِقُ.

(۳۲۲۷۵) منصور فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیم سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا جس نے ایک آدمی کو آزاد کیا، پھر آزاد شدہ شخص گیا اور دوسرے آدمی کو اپنا ولی بنالیا، فرمایا کہ یہ اس کے لئے جائز نہیں مگر یہ کہ آزاد کرنے والا اس کو ہبہ کردے۔

(۳۲۲۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ : أَنَّ امْرَأَةً مِنْ مُحَارِبِ وَهَبَتْ وَلاَءَ عَبْدِهَا لِنَفْسِهِ وَأَعْتَقَتْهُ وَأَعْتَقَ نَفْسَهُ ، قَالَ : فَوَهَبَ نَفْسَهُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، قَالَ : وَمَاتَتْ ، فَخَاصَمَ الْمَوَالِي إِلَى عُثْمَانَ ، قَالَ : فَدَعَا عُثْمَان بِالْبَيِّنَةِ عَلَى مَا قَالَ : قَالَ : فَأَتَاهُ بِالْبَيِّنَةِ ، فَقَالَ عُثْمَان : اذْهَبْ فَوَالِ مَنْ شِئْتَ.

أَبُو بَكْرٍ : فَوَالَى عَبْدَ الرَّحْمَن بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ.

(۳۲۲۷۶) ابوبکر بن عمرو بن حزم فرماتے ہیں کہ قبیلہ محارب کی ایک عورت نے اپنے غلام کی ولاء ان کو ہبہ کردی تھی اور اس کو آزاد کر دیا اور ان کو بھی آزاد کردیا، کہتے ہیں کہ پھر انہوں نے اپنی ولاء عبدالرحمٰن بن عمرو بن حزم کو ہبہ کردی، اور وہ عورت مرگئی تو موالی نے حضرت عثمان کے سامنے قضیہ پیش کیا تو حضرت عثمان نے اس پر بینہ طلب کیا، وہ بینہ لائے، تو حضرت عثمان نے فرمایا کہ جاؤ اور جس سے چاہو ولاء کرو، ابوبکر فرماتے ہیں کہ انہوں نے عبدالرحمٰن بن عمرو بن حزم سے موالاۃ کرلی۔

(۳۲۲۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مَنْصُورٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُمَا قَالاَ : لاَ بَأْسَ بِبَيْعِ ، وَلاَءِ السَّائِبَةِ وَهِبَتِهِ.

(۳۲۲۷۷) منصور روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم اور شعبی نے فرمایا کہ سائبہ کی ولاء بیچنے اور ہبہ کرنے میں کوئی حرج نہیں، (''سائبہ'' جس کو اللہ کے نام پر آزاد کیا گیا ہو، مترجم)

(۳۲۲۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ : أَنَّ امْرَأَةً وَهَبَتْ وَلاَءَ مَوَالِيهَا لِزَوْجِهَا ، فَقَالَ : هِشَامُ بْنُ هُبَيْرَةَ : أَمَّا أَنَا فَأَرَاهُ لِزَوْجِهَا مَا عَاشَ ، فَإِذَا مَاتَ رَدَدْته إِلَى وَرَثَةِ الْمَرْأَةِ.

(۳۲۲۷۸) قتادہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے اپنے موالی کی ولاء اپنے شوہر کو ہبہ کردی تو ہشام بن ہبیرہ نے کہا کہ میری رائے میں وہ اس کے شوہر کے لئے ہے جب تک وہ زندہ رہے، جب وہ مرجائے گا تو میں اس کو عورت کے ورثہ کی طرف لوٹاؤں گا۔

(۳۲۲۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ إِذَا أَذِنَ الْمَوْلَى أَنْ يُوَالِيَ غَيْرَهُ.

(۳۲۲۷۹) ابراہیم فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ آدمی دوسرے شخص سے موالاۃ کرے جبکہ مولیٰ نے اجازت دے دی ہو۔

(۳۲۲۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ - وَجَدْته فِي مَكَان آخَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ - : أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِبَيْعِ الْوَلاَءِ إِذَا كَانَ مِنْ مُكَاتَبَةٍ ، وَيَكْرَهُهُ إِذَا كَانَ عِتْقًا.

(۳۲۲۸۰) سعید قتادہ سے روایت کرتے ہیں اور ایک مقام پر میں نے یہ روایت سعید بن مسیب سے پائی ہے کہ وہ ولاء کو بیچنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے جب کہ وہ اس کے مکاتب کی ہو۔ اور اس کو اس صورت میں ناپسند سمجھتے تھے جبکہ وہ آزادی کی صورت میں ہو۔

(۳۲۲۸۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ ؟ فَقَالَ : هُوَ مُحْدَثٌ.

(۳۲۲۸۱) منصور فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیم سے ولاء کو بیچنے کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا کہ یہ بدعت ہے۔

(۳۲۲۸۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَا تَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلَاءِ إِلَّا مَا أَعْتَقْنَ.

(۳۲۲۸۲) ابراہیم ایک دوسری سند سے فرماتے ہیں عورتیں ولاء کی وارث نہیں ہوتیں مگر جن کو وہ آزاد کریں۔

(۱۱۶) فِي امْرَأَةٍ تُوُفِّيت ولها بنون وابنتانِ إحدى الابنتينِ غائبةٌ

اس عورت کا بیان جو فوت ہو جائے اور اس کے بیٹے اور دو بیٹیاں ہوں اور ایک بیٹی غائب ہو

(۳۲۲۸۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، سَمِعْت عَامِرًا يَقُولُ ، فِي امْرَأَةٍ تُوُفِّيَتْ وَلَهَا ثَلَاثَةُ بَنِينَ ذُكُورٍ ، وَابْنَتَانِ ، إِحْدَاهُمَا غَائِبَةٌ بِالشَّامِ ، وَالأُخْرَى عِنْدَهَا ، فَزَعَمَتْ أَنَّ لَهَا عِنْدَ ابْنَتِهَا الَّتِي بِالشَّامِ مَالاً ، وَأَنَّهَا قَالَتْ لِبَنِيهَا : أُحِبُّ أَنْ تَطْلُبُوا لَهَا الْمَالَ الَّذِي عِنْدَهَا بِمَا يُصِيبُهَا مِنْ مِيرَاثِي ، فَقَالُوا : نَعَمْ ، قَالَتْ : وَأُحِبُّ أَنْ تَجْعَلُوا مَا يُصِيبُهَا مِنْ مِيرَاثِي لأُخْتِهَا ، فَيُصِيبُهَا كَمَا يُصِيب رَجُلٍ مِنْكُمْ ، فَقَالُوا : نَعَمْ ، ثُمَّ إِنَّ ابْنَتَهَا جَاءَتْ بَعْدَ مَا اقْتَسَمُوا الْمِيرَاثَ فَطَلَبَتْ مَا يُصِيبُهَا مِنْ مِيرَاثِهَا ، قَالَتْ : لَمْ يَكُنْ لَهَا عِنْدِي مَالٌ إِبْرَاهِيمُ ؟ فَقَالَ : يُؤْخَذُ مِنْ كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ بِالسَّوِيَّةِ فَيُرَدُّ عَلَيْهَا ، وَقَالَ عَامِرٌ : يُؤْخَذُ أَحَدُ السَّهْمَيْنِ اللَّذَيْنِ أَصَابَتِ الْجَارِيَةُ ، فَيُرَدُّ عَلَى أُخْتِهَا ، فَيُصِيبُ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا سَهْمٌ ، وَلِكُلِّ رَجُلٍ سَهْمَانِ.

(۳۲۲۸۳) زکریا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عامر کو اس عورت کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا جو فوت ہوئی تو اس کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں، اور ایک شام میں غائب تھی اور دوسری اس کے پاس تھی، اس کا گمان تھا کہ اس کے پاس اس شام میں غائب ہونے والی بیٹی کے لئے مال ہے، اور اس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ میں چاہتی ہوں کہ تم اس کے لئے مال تلاش کرو جو اس کے پاس ہے، اس کے عوض جو اس کو میراث میں ملے گا، انہوں نے کہا جی ہاں! اور اس نے کہا کہ میں چاہتی ہوں کہ اس کی میراث اس کی بہن کو دے دوں، اس طرح اس کو اتنا مال مل جائے جتنا ایک مرد کو ملتا ہے، انہوں نے کہا ٹھیک ہے، پھر اس کی بیٹی میراث کی تقسیم کے بعد آئی، اور اس نے اپنے حصے کی میراث کا مطالبہ کیا، اس نے کہا کہ اس کے لئے میرے پاس مال نہیں، تو ابراہیم نے فرمایا کہ

ہر شخص سے برابر حصّہ لے کر اس کو دیا جائے گا، اور حضرت عامر نے فرمایا کہ دو حصّے جو لڑکی نے لیے ان میں سے ایک حصّہ لیا جائے گا اور اس کی بہن کو واپس دیا جائے گا، اس طرح ہر ایک کو ایک ایک حصّہ اور ہر مرد کو دو حصّے ملیں گے۔

(۱۱۷) فِي الرّجلِ والمرأةِ يسلِم قبل أن يقسم المِيراث

اس مرد وعورت کا بیان جو میراث تقسیم ہونے سے پہلے اسلام لے آئیں

(۳۲۲۸٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَدْهَمَ السَّدُوسِيِّ ، عَنْ أُنَاسٍ مِنْ قَوْمِهِ : أَنَّ امْرَأَةً مَاتَتْ وَهِيَ مُسْلِمَةٌ وَتَرَكَتْ أُمًّا لَهَا نَصْرَانِيَّةً ، فَأَسْلَمَتْ أُمُّهَا قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ مِيرَاثُ ابْنَتِهَا ، فَأَتَوْا عَلِيًّا فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ : لاَ مِيرَاثَ لَهَا ، ثُمَّ قَالَ : كَمْ تَرَكَتْ فَأَخْبَرُوهُ ، فَقَالَ : انِيلُوهَا مِنْهُ بِشَيْءٍ.

(۳۲۲۸۴) اُدھم سدوسی اپنی قوم کے چند آدمیوں سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت مرگئی اور وہ مسلمان تھی اور اس نے اپنی نصرانیہ ماں چھوڑی، پھر اس کی ماں بیٹی کی میراث تقسیم ہونے سے پہلے اسلام لے آئی تو ورثاء حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، آپ نے فرمایا اس کے لئے کوئی میراث نہیں، پھر آپ نے فرمایا اس نے کتنا مال چھوڑا ہے؟ انہوں نے بتایا تو آپ نے فرمایا کہ اس کو اس میں سے کچھ دے دو۔

(۳۲۲۸٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ يُرَدُّ الْمِيرَاثُ لأَهْلِهِ.

(۳۲۲۸۵) سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ جب میت مرجائے تو اس کی میراث اس کے گھر والوں کو دے دی جائے۔

(۳۲۲۸٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مَنْ أُعْتِقَ عِنْدَ الْمَوْتِ ، أَوْ أَسْلَمَ عِنْدَ الْمَوْتِ فَلاَ حَقَّ لِوَاحِدٍ مِنْهُمْ ، لأَنَّ الْحُقُوقَ وَجَبَتْ عِنْدَ الْمَوْتِ.

(۳۲۲۸۶) ابراہیم فرماتے ہیں کہ جو موت کے وقت آزاد کر دیا جائے یا موت کے وقت اسلام لے آئے تو ان میں سے کسی کو کوئی حق نہیں، کیونکہ حقوق موت کے وقت واجب ہوتے ہیں۔

(۳۲۲۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ شَيْخًا يَتَوَكَّأُ عَلَى عَصًى ، فَقِيلَ : هَذَا وَارِثُ صَفِيَّةَ أَسْلَمَ عَلَى مِيرَاثٍ ، فَلَمْ يُوَرَّثْ.

(۳۲۲۸۷) حصین فرماتے ہیں کہ میں نے ایک شیخ کو دیکھا جو لاٹھی کا سہارا لیے ہوئے تھے، لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت صفیہ کا وارث ہے، ان کی میراث کے وقت اسلام لایا تو اس کو میراث نہیں دی گئی۔

(۳۲۲۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنْ رَجُلٍ أَسْلَمَ عَلَى مِيرَاثٍ؟ فَقَالاَ: لاَ يَرِثُ.

(۳۲۲۸۸) شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حماد سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا جو میراث کی تقسیم کے وقت اسلام لایا، انہوں نے فرمایا کہ وہ وارث نہیں ہوگا۔

(۳۲۲۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ :فِي الْعَبْدِ يُعْتِقُ عَلَى الْمِيرَاثِ :أَنَّهُ لَيْسَ لَهُ شَيْءٌ.

(۳۲۲۸۹) زہری اس غلام کے بارے میں فرماتے ہیں جو میراث کے وقت آزاد کردیا جائے، کہ اس کے لئے کچھ نہیں ہے۔

(۱۱۸) مَنْ قَالَ يرث ما لم يقسم المِيراث

ان حضرات کا بیان جو فرماتے ہیں کہ وہ وارث ہوگا جب تک میراث تقسیم نہ ہو

(۳۲۲۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ يَزِيدِ بْنِ قَتَادَةَ :أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَهُوَ نَصْرَانِيٌّ ، وَيَزِيدُ مُسْلِمٌ وَلَهُ إِخْوَةٌ نَصَارَى ، فَلَمْ يُوَرِّثْهُ عُمَرُ مِنْهُ ، ثُمَّ تُوُفِّيَتْ أُمُّ يَزِيدَ وَهِيَ مُسْلِمَةٌ ، فَأَسْلَمَ إِخْوَتُهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ، فَطَلَبُوا الْمِيرَاثَ فَارْتَفَعُوا إِلَى عُثْمَانَ فَسَأَلَ عَنْ ذَلِكَ ، فَوَرَّثَهُمْ.

(۳۲۲۹۰) یزید بن قتادہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد فوت ہوئے جو کہ نصرانی تھے اور یزید مسلمان تھے اور ان کے نصرانی بھائی بھی تھے، تو حضرت عمر نے ان کو ان کا وارث نہیں بنایا، پھر یزید کی والدہ فوت ہوگئیں جو مسلمان تھیں اور ان کی موت کے بعد ان کے بھائی اسلام لے آئے اور انہوں نے میراث کا مطالبہ کیا، اور فیصلہ حضرت عثمان کے پاس لے گئے، انہوں نے اس بارے میں پوچھا پھر ان کو وارث بنادیا۔

(۳۲۲۹۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :النَّصْرَانِيُّ إِذَا مَاتَ لَهُ الْمَيِّتُ فَقُسِمَ مِيرَاثُهُ وَبَقِيَ بَعْضُهُ ، ثُمَّ أَسْلَمَ فَقَدْ أَدْرَكَ.

(۳۲۲۹۱) عکرمہ فرماتے ہیں کہ جب نصرانی کا کوئی رشتہ دار مر جائے اور اس کی میراث تقسیم کرنے کے بعد کچھ بچ جائے پھر وہ اسلام لائے تو اس نے پالیا۔

(۳۲۲۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :مَنْ أَسْلَمَ عَلَى مِيرَاثٍ ، قَالَ :يَرِثُ مَا لَمْ يُقْسَمْ ، وَفِي الْعَبْدِ يُعْتَقُ عَلَى مِيرَاثٍ ، قَالَ :يَرِثُ مَا لَمْ يُقْسَمْ.

(۳۲۲۹۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جو میراث کی تقسیم کے وقت اسلام لائے وہ وارث ہوگا جب تک میراث تقسیم نہ ہوجائے اور غلام کی صورت میں جو میراث کے وقت آزاد کردیا جائے، فرمایا کہ وہ وارث ہوگا جب تک میراث تقسیم نہ ہو۔

(۳۲۲۹۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :مَنْ أَسْلَمَ عَلَى مِيرَاثِهِ فَهُوَ لَهُ.

(۳۲۲۹۳) حسن فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا کہ جو میراث کے وقت اسلام لائے وہ اس کا حق دار ہے۔

(۳۲۲۹٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ :حدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، قَالَ :أَخَذْتُ هَذِهِ الْفَرَائِضَ مِنْ فِرَاسٍ زَعَمَ أَنَّهُ كَتَبَهَا لَهُ الشَّعْبِيُّ :

① قَضَى زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَابْنُ مَسْعُودٍ :أَنَّ الأُخْوَةَ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ شُرَكَاءُ الإِخْوَةِ مِنَ الأُمِّ فِي ثُلُثِهِمْ :ذَكَرِهِمْ

وَأُنْثَاهُمْ ، وَقَضَى عَلِيٌّ :أَنَّ لِبَنِي الأُمِّ دُونَ بَنِي الأَبِ وَالأُمِّ.

② وَقَضَى عَلِيٌّ وَزَيْدٌ :أَنَّهُ لاَ تَرِثُ جَدَّةٌ أُمُّ أَبٍ مَعَ ابْنِهَا ، وَوَرَّثَهَا عَبْدُ اللهِ مَعَ ابْنِهَا السُّدُسَ.

③ امْرَأَةٌ تَرَكَتْ أُمَّهَا وَإِخْوَتَهَا كُفَّارًا وَمَمْلُوكِينَ ، قَضَى عَلِيٌّ وَزَيْدٌ :لأُمِّهَا الثُّلُثُ وَلِعَصَبَتِهَا الثُّلُثَيْنِ كَانَا لاَ يُوَرِّثَانِ كَافِرًا وَلاَ مَمْلُوكًا مِنْ مُسْلِمٍ حُرٍّ ، وَلاَ يَحْجُبَانِ بِهِ ، وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَحْجُبُ بِهِمْ وَلاَ يُوَرِّثُهُمْ ، فَقَضَى :لِلأُمِّ السُّدُسَ وَلِلْعَصَبَةِ مَا بَقِي.

④ امْرَأَةٌ تَرَكَتْ زَوْجَهَا وَإِخْوَتَهَا لأُمِّهَا ، وَلَهَا ابْنٌ مَمْلُوك :قَضَى عَلِيٌّ وَزَيْدٌ :لِزَوْجِهَا النِّصْف ، وَلإِخْوَتِهَا الثُّلُث ، وَلِلْعَصَبَةِ مَا بَقِيَ ، وَقَضَى عَبْدُ اللهِ :لِلزَّوْجِ الرُّبُعَ ، وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِلْعَصَبَةِ.

⑤ امْرَأَةٌ تَرَكَتْ أُمَّهَا وَإِخْوَتَهَا كُفَّارًا وَمَمْلُوكِينَ :قَضَى عَلِيٌّ وَزَيْدٌ :لأُمِّهَا الثُّلُثُ ، وَلِلْعَصَبَةِ مَا بَقِي ، وَقَضَى عَبْدُ اللهِ :لأُمِّهَا السُّدُسَ وَلِلْعَصَبَةِ مَا بَقِيَ.

⑥ امْرَأَةٌ تَرَكَتْ زَوْجَهَا وَإِخْوَتَهَا لأُمِّهَا ، وَلاَ عَصَبَةَ لَهَا ، قَضَى زَيْدٌ :لِلزَّوْجِ النِّصْفَ وَلِلإِخْوَةِ الثُّلُثُ ، وَقَضَى عَلِيٌّ وَعَبْدُ اللهِ :أَنْ يُرَدَّ مَا بَقِيَ عَلَى الإِخْوَةِ مِنَ الأُمِّ ، لأَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرُدَّانِ مِنْ فُضُولِ الْفَرَائِضِ عَلَى الزَّوْجِ شَيْئًا وَيَرُدَّانِهَا عَلَى أَدْنَى رَحِمٍ يُعْلَمُ.

⑦ امْرَأَةٌ تَرَكَتْ أُمَّهَا قَضَوْا جَمِيعًا لِلأُمِّ الثُّلُثُ ، وَقَضَى عَلِيٌّ وَابْنُ مَسْعُودٍ :يرَدُّ مَا بَقِيَ عَلَى الأُمِّ.

⑧ رَجُلٌ تَرَكَ أُخْتَهُ لأَبِيهِ وَأُمِّهِ ، وَأُمَّه ، قَضَوْا جَمِيعًا :لأُخْتِهِ لأَبِيهِ وَأُمِّهِ النِّصْفَ، وَلأُمِّهِ الثُّلُثُ ، وَقَضَى عَلِيٌّ وَعَبْدُ اللهِ :أَنْ يُرَدَّ مَا بَقِيَ - وَهُوَ سَهْمٌ - ، عَلَيْهِما عَلَى قَدْرِ مَا وِرْثًا ، فَيَكُونُ لِلأُخْتِ ثَلاَثَةُ أَخْمَاسٍ وَيَكُونُ لِلأُمِّ خُمُسَا الْمَالِ.

⑨ رَجُلٌ تَرَكَ أُخْتَهُ لأَبِيهِ وَجَدَّتَهُ وَامْرَأَتَهُ ، قَضَوْا جَمِيعًا لأُخْتِهِ النِّصْفَ وَلاِمْرَأَتِهِ الرُّبُعَ ، وَلِجَدَّتِهِ سَهْمٌ ، وَرَدَّ عَلِيٌّ مَا بَقِيَ عَلَى أُخْتِهِ وَجَدَّتِهِ عَلَى قِسْمَةِ فَرِيضَتِهِمْ ، وَأَمَّا عَبْدُ اللهِ فَرَدَّهُ عَلَى الأُخْتِ لأَنَّهُ كَانَ لاَ يَرُدُّ عَلَى جَدَّةٍ ، إِلاَّ أَنْ لاَ يَكُونَ وَارِثًا غَيْرَهَا.

⑩ امْرَأَةٌ تَرَكَتْ أُمَّهَا وَأُخْتَهَا لأُمِّهَا قَضَوْا جَمِيعًا :لأُمِّهَا الثُّلُثُ وَلأُخْتِهَا السُّدُسَ ، وَرَدَّ عَلِيٌّ مَا بَقِيَ عَلَيْهَا عَلَى قِسْمَةِ فَرِيضَتِهِمْ فَيَكُونُ لِلأُمِّ الثُّلُثَانِ ، وَلِلأُخْتِ الثُّلُثُ وَقَضَى عَبْدُ اللهِ :أَنَّ مَا بَقِيَ يُرَدُّ عَلَى الأُمِّ ، لأَنَّهُ كَانَ لاَ يَرُدُّ عَلَى إِخْوَةٍ لأُمٍّ مَعَ أُمٍّ ، فَيَصِيرُ لِلأُمِّ خَمْسَةُ أَسْدَاسٍ ، وَلِلأُخْتِ سُدُسٌ.

⑪ امْرَأَةٌ تَرَكَتْ أُخْتَهَا لأَبِيهَا وَأُمِّهَا ، وَأُخْتَهَا لأَبِيهَا قَضَوْا جَمِيعًا ، لأُخْتِهَا لأَبِيهَا وَأُمِّهَا النِّصْفَ ، وَلأُخْتِهَا لأَبِيهَا السُّدُسَ ، وَرَد مَا بَقِيَ عَلَيْهِمَا عَلَى قِسْمَةِ فَرِيضَتِهِمْ ، فَيَكُونُ لِلأُخْتِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ ثَلاَثَةُ أَرْبَاعٍ ، وَلِلأُخْتِ لِلأَبِ رُبُعٌ ، وَرَدَّ عَبْدُ اللهِ مَا بَقِيَ عَلَى الأُخْتِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ فَيَصِيرُ لَهَا خَمْسَةُ أَسْدَاسِ الْمَالِ،

وَلِلأُخْتِ لِلأَبِ سُدُسُ الْمَالِ ، كَانَ لاَ يَرُدُّ عَلَى أُخْتٍ لأَبٍ مَعَ أُخْتٍ لأُمٍّ وَأَبٍ.

⑫ امْرَأَةٌ تَرَكَتْ إِخْوَتَهَا لأَبِيهَا وَأُمِّهَا ، وَأُمَّهَا ، قَضَوْا جَمِيعًا : لأُمِّهَا السُّدُسَ وَلإِخْوَتِهَا الثُّلُثَ ، وَرَدَّ مَا بَقِيَ عَلَيْهِمْ عَلَى قِسْمَةِ فَرِيضَتِهِمْ ، فَيَكُونُ لِلأُمِّ الثُّلُثُ وَلِلإِخْوَةِ الثُّلُثَانِ ، وَأَمَّا عَبْدُ اللهِ فَإِنَّهُ رَدَّ مَا بَقِيَ عَلَى الأُمِّ، فَيَكُونُ لِلأُمِّ الثُّلُثَانِ وَلِلإِخْوَةِ الثُّلُثُ.

⑬ امْرَأَةٌ تَرَكَتِ ابْنَتَهَا وَابْنَةَ ابْنِهَا قَضَوْا جَمِيعًا : لابْنَتِهَا النِّصْفَ ، وَلابْنَةِ ابْنِهَا السُّدُسَ ، وَرَدَّ عَلِيٌّ مَا بَقِيَ عَلَيْهِمَا عَلَى قِسْمَةِ فَرِيضَتِهِمْ ، وَرَدَّ عَبْدُ اللهِ مَا بَقِيَ عَلَى الابْنَةِ خَاصَّةً.

⑭ امْرَأَةٌ تَرَكَتِ ابْنَتَهَا وَجَدَّتَهَا فَقَضَوْا جَمِيعًا لِلابْنَةِ النِّصْفَ ، وَلِلْجَدَّةِ السُّدُسَ ، وَرَدَّ عَلِيٌّ مَا بَقِيَ عَلَيْهِمَا عَلَى قِسْمَةِ فَرِيضَتِهِمْ ، وَرَدَّ عَبْدُ اللهِ مَا بَقِيَ عَلَى الابْنَةِ خَاصَّةً

⑮ امْرَأَةٌ تَرَكَتِ ابْنَتَهَا وَابْنَةَ ابْنِهَا وَأُمَّهَا قَضَوْا جَمِيعًا : أَنَّ لابْنَتِهَا النِّصْفَ وَلابْنَةِ ابْنِهَا السُّدُسَ وَلأُمِّهَا السُّدُسَ ، وَرَدَّ مَا بَقِيَ عَلَيْهِمْ عَلَى قِسْمَةِ فَرِيضَتِهِمْ ، وَرَدَّ عَبْدُ اللهِ مَا بَقِيَ عَلَى الابْنَةِ وَالأُمِّ ، وَأَمَّا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَإِنَّهُ جَعَلَ الْفَضْلَ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ فِي بَيْتِ الْمَالِ ، لاَ يَرُدُّ عَلَى وَارِثٍ شَيْئًا ، وَلاَ يَزِيدُ أَبَدًا عَلَى فَرَائِضِ اللهِ شَيْئًا.

⑯ امْرَأَةٌ تَرَكَتْ إِخْوَتَهَا مِنْ أُمِّهَا رِجَالاً وَنِسَاءً وَهُمْ عَصَبَتُهَا : يَقْتَسِمُونَ الثُّلُثَ بَيْنَهُمْ بِالسَّوِيَّةِ ، وَالثُّلُثَانِ لِذُكُورِهِمْ دُونَ النِّسَاءِ.

(۳۲۲۹۴) زکریا بن ابی زائدہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ فرائض فراس سے حاصل کیے، اور وہ فرماتے ہیں کہ یہ ان کو شعبی نے لکھ کر دیے ہیں:

① حضرت زید بن ثابت اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ حقیقی بھائی ماں شریک بھائیوں کے ساتھ مذکر اور مؤنث اولاد کے مال میں شریک ہیں، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ ماں شریک بھائیوں کے لیے مال ہے حقیقی بھائیوں کے لئے نہیں ہے۔

② اور حضرت علی اور زید رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ دادی اپنے بیٹے کے ہوتے ہوئے وارث نہیں ہوتی اور حضرت عبداللہ نے اس کو اس کے بیٹے کے ہوتے ہوئے مال کے چھٹے حصے کا وارث بنایا۔

③ ایک عورت نے اپنی ماں اور بھائیوں کو کفر اور غلامی کی حالت میں چھوڑا، اس کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ اس کی ماں کے لئے تہائی مال اور عصبہ کے لئے دو تہائی مال ہے، اور دونوں حضرات کافر اور غلام کو آزاد مسلمان سے وارث نہیں بناتے تھے، اور اس سے محروم بھی نہیں کرتے تھے، اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان کے ذریعے محروم تو کرتے، لیکن ان کو وارث نہیں بناتے تھے، انہوں نے ماں کے لئے چھٹے حصے کا فیصلہ فرمایا اور عصبہ کے لئے بقیہ مال کا۔

④ ایک عورت نے اپنے شوہر اور ماں شریک بھائیوں کو چھوڑا اور اس کا ایک بیٹا غلام تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ نے اس کے شوہر کے لئے نصف بھائیوں کے لیے تہائی اور عصبہ کے لئے بقیہ کا فیصلہ فرمایا اور حضرت عبداللہ نے شوہر کے لئے چوتھائی اور عصبہ کے لئے بقیہ مال کا فیصلہ فرمایا۔

⑤ ایک عورت نے اپنی ماں اور بھائیوں کو کفر اور غلامی کی حالت میں چھوڑا، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ نے اس کی ماں کے لئے ایک تہائی اور عصبہ کے لئے بقیہ مال کا فیصلہ فرمایا، اور حضرت عبداللہ نے اس کی ماں کے لئے مال کے چھٹے حصے اور عصبہ کے لئے بقیہ مال کا فیصلہ فرمایا۔

⑥ ایک عورت نے اپنے شوہر اور ماں شریک بھائیوں کو چھوڑا اور اس کا کوئی عصبہ نہیں تھا، حضرت زید نے شوہر کے لئے نصف اور بھائیوں کے لئے ایک تہائی کا فیصلہ فرمایا، اور حضرت علی اور عبداللہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ بقیہ مال دوبارہ ماں شریک بھائیوں پر لوٹا دیا جائے، کیونکہ وہ فرائض میں سے بچے ہوئے مال میں سے شوہر پر کچھ نہیں لوٹاتے تھے، اور اس کو قریبی رشتہ داروں پر لوٹاتے تھے جو معلوم ہو۔

⑦ ایک عورت نے اپنی ماں کو چھوڑا، تمام حضرات نے ماں کے لئے ایک تہائی مال کا فیصلہ فرمایا، اور حضرت علی اور ابن مسعود نے بقیہ مال کو ماں پر لوٹانے کا فیصلہ فرمایا۔

⑧ ایک آدمی نے اپنی حقیقی بہن اور ماں کو چھوڑا، تمام حضرات نے یہ فیصلہ فرمایا کہ اس کی حقیقی بہن کے لئے نصف اور ماں کے لئے ایک تہائی مال ہے، اور حضرت علی اور عبداللہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ بقیہ مال جو ایک حصّہ ہے ان دونوں پر ان کے حصّے کے مطابق لوٹا دیا جائے، اس طرح بہن کے لئے تین پانچویں حصّے (۳/۵) اور ماں کے لئے دو پانچویں حصّے (۲/۵) ہوں گے۔

⑨ ایک آدمی نے اپنی باپ شریک بہن اور دادی اور بیوی کو چھوڑا، ان سب حضرات نے بہن کے لئے نصف اور بیوی کے لئے ایک چوتھائی مال اور دادی کے لئے ایک حصّے کا فیصلہ فرمایا، اور حضرت علی نے بقیہ مال اس کی بہن اور دادی پر ان کے حصّے کے مطابق لوٹا دیا، اور حضرت عبداللہ نے مال بہن پر لوٹا دیا کیونکہ وہ دادی پر مال لوٹانے کے قائل نہیں تھے، الاّ یہ کہ اس کے علاوہ کوئی وارث نہ ہو۔

⑩ ایک عورت نے اپنی ماں اور ماں شریک بہن کو چھوڑا، سب نے یہ فیصلہ فرمایا کہ اس کی ماں کے لیے ایک تہائی مال اور اس کی بہن کے لئے مال کا چھٹا حصّہ ہے، اور حضرت علی نے بقیہ مال کا دونوں پر ان کے حصّے کے مطابق لوٹانے کا فیصلہ فرمایا، پس ماں کے لئے دو تہائی مال اور بہن کے لئے ایک تہائی مال ہے، اور حضرت عبداللہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ بقیہ مال ماں پر لوٹایا جائے گا، کیونکہ وہ ماں کے ہوتے ہوئے ماں شریک بہن پر مال کو نہیں لوٹاتے تھے، اس طرح ماں کے لئے پانچ چھٹے حصّے اور بہن کے لئے مال کا چھٹا حصّہ ہوگا۔

⑪ ایک عورت نے اپنی ایک حقیقی بہن اور ایک باپ شریک بہن کو چھوڑا تو سب حضرات نے فیصلہ فرمایا کہ اس کی حقیقی بہن کے

لئے نصف مال اور باپ شریک بہن کے لئے مال کا چھٹا حصّہ اور بقیہ مال ان دونوں پر ان کے حصّے کے مطابق لوٹایا جائے گا، اس طرح حقیقی بہن کے لئے تین چوتھائی اور باپ شریک بہن کے لئے ایک چوتھائی ہوگا، اور حضرت عبداللہ نے بقیہ مال کو حقیقی بہن پر لوٹایا، اس طرح اس کے لئے مال کے پانچ چھٹے حصّے ہوں گے، اور باپ شریک بہن کے لئے مال کا چھٹا حصّہ ہو گا، اور آپ حقیقی بہن کے ہوتے ہوئے باپ شریک بہن پر مال نہیں لوٹاتے تھے۔

⑫ ایک عورت نے اپنی حقیقی بہن اور ماں کو چھوڑا، سب نے اس کی ماں کے لئے چھٹے حصّے اور بھائیوں کے لئے ایک تہائی کا فیصلہ فرمایا، اور بقیہ مال ان پر ان کے حصّے کے مطابق لوٹایا اور حضرت عبداللہ نے بقیہ مال صرف بیٹی پر لوٹایا۔

⑬ ایک عورت نے اپنی بیٹی اور پوتی کو چھوڑا، سب نے اس کی بیٹی کے لئے نصف اور پوتی کے لئے مال کے چھٹے حصے کا فیصلہ فرمایا اور حضرت علی نے بقیہ مال ان پر ان کے حصّے کے مطابق لوٹایا، اور حضرت عبداللہ نے بقیہ مال صرف بیٹی پر لوٹا دیا۔

⑭ ایک عورت نے اپنی بیٹی اور دادی کو چھوڑا، سب نے فیصلہ فرمایا کہ اس کی بیٹی کے لئے نصف اور دادی کے لئے مال کا چھٹا حصّہ ہے۔ اور حضرت علی نے بقیہ مال ان کے حصّے کے مطابق لوٹایا، اور حضرت عبداللہ نے بقیہ مال صرف بیٹی پر لوٹایا۔

⑮ ایک عورت نے اپنی بیٹی اور پوتی اور ماں کو چھوڑا، سب نے فیصلہ کیا کہ اس کی بیٹی کے لیے نصف اور پوتی کے لئے مال کا چھٹا حصّہ اور ماں کے لئے چھٹا حصّہ ہے، اور بقیہ مال ان پر ان کے حصّے کے مطابق لوٹایا، اور حضرت عبداللہ نے بقیہ مال بیٹی اور ماں پر لوٹایا اور حضرت زید بن ثابت نے اس سے فاضل مال کو بیت المال میں ڈال دیا، کہ وارث پر کچھ نہیں لوٹایا، اور اللہ کے فرائض پر کبھی کچھ اضافہ نہیں کرتے تھے۔

⑯ ایک عورت نے اپنے ماں شریک بھائیوں کو چھوڑا جو اس کے عصبہ تھے، وہ ایک تہائی کو اپنے درمیان برابر تقسیم کریں، اور دو تہائی ان کے مردوں کے لئے نہ کہ عورتوں کے لئے۔

(۳۲۲۹۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ أَوْصَى بِعِتْقٍ وَصَدَقَةٍ وَفِي سَبِيلِ اللهِ ؟ فَقَالَ شُرَيْحٌ :يُعْطَى كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهَا بِحِصَّتِهِ.

(۳۲۲۹۵) زکریا روایت کرتے ہیں کہ حضرت عامر سے ایک آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے آزاد کرنے اور صدقہ کرنے اور اللہ کے راستے میں دینے کی وصیت کی تھی، حضرت شریح نے فرمایا کہ ہر جگہ اس کے حصّے کے مطابق دیا جائے گا۔

تم كتاب الفرائض والحمد لله كما هو أهله

(۱) مَا أَعْطَى اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وہ فضیلتیں جو اللہ نے محمد ﷺ کو عطا فرمائی ہیں

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمن ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ :

(٣٢٢٩٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ : أَنَّ أُنَاسًا مِنَ الأَنْصَارِ قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّا نَسْمَعُ مِنْ قَوْمِكَ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ مِنْهُمْ : إِنَّمَا مَثَلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ نَخْلَةٍ أُنْبِتَتْ فِي كِبَاءٍ ، قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، مَنْ أَنَا ؟ قَالُوا : أَنْتَ رَسُولُ اللهِ عَلَيْكَ السَّلام ، فَقَالَ : أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، قَالَ : فَمَا سَمِعْنَاهُ انْتَمَى قَبْلَهَا قَطُّ ، ثُمَّ قَالَ : أَلاَ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ خَلْقَهُ ، ثُمَّ فَرَّقَهُمْ فِرْقَتَيْنِ ، فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِ الْفِرْقَيْنِ ، ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِهِمْ قَبِيلَةً ، فَأَنَا خَيْرُكُمْ بَيْتًا وَخَيْرُكُمْ نَفْسًا.

(ترمذی ۳۵۳۲۔ احمد ۱۶۶)

(۳۲۲۹۶) عبد المطلب بن ربیعہ سے روایت ہے کہ انصار کے کچھ لوگوں نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ ہم آپ کی قوم سے سنتے ہیں اور کہنے والے کہتے ہیں کہ محمد ﷺ کی مثال تو اس درخت کی سی ہے جو کسی میدان میں اگ جائے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! میں کون ہوں؟ لوگوں نے کہا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، آپ پر سلام ہو، آپ نے فرمایا: میں محمد بن عبداللہ بن عبد المطلب ہوں، کہتے ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کو اس سے پہلے اس نسبت کو بیان کرتے نہیں سنا، پھر فرمایا خبردار! بے شک اللہ نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا اور ان کو دو جماعتوں میں تقسیم فرما دیا پھر مجھے بہترین جماعت میں کر دیا، پھر ان کے قبیلے بنائے اور مجھے بہترین قبیلے میں

بنایا، پس میں گھر کے اعتبار سے بھی تم سب سے بہتر ہوں اور نفس کے اعتبار سے بھی تم سے بہتر ہوں۔

(۳۲۲۹۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ :أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْت إِمَامَ النَّاسِ وَخَطِيبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ ، وَلاَ فَخْرَ. (احمد ۱۳۷۔ ترمذی ۳۶۱۳)

(۳۲۲۹۷) اُبَیّ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا میں لوگوں کا امام، ان کا خطیب اور ان کی سفارش کرنے والا ہوں گا اور مجھے کوئی فخر نہیں۔

(۳۲۲۹۸) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خَرَجْت مِنْ نِكَاحٍ ، لَمْ أَخْرُجْ مِنْ سِفَاحٍ مِنْ لَدُنْ آدَمَ ، لَمْ يُصِبْنِي سِفَاحُ الْجَاهِلِيَّةِ. (بیهقی ۱۹۰)

(۳۲۲۹۸) جعفر کے والد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نکاح سے پیدا ہوا ہوں، اور بدکاری سے پیدا نہیں ہوا آدم علیہ السلام سے اب تک، جاہلیت کی بدکاری مجھ تک نہیں پہنچی۔

(۳۲۲۹۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ الْفَقِيرُ ، أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ :أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :أُعْطِيت خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ ،صِرْت بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ ، وَجُعِلَتْ لِيَ الأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا ، فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلاَةُ فَلْيُصَلِّ ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تُحَلَّ لأَحَدٍ قَبْلِي ، وَأُعْطِيت الشَّفَاعَةَ ، وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْت إِلَى النَّاسِ عَامَّةً.

(۳۲۲۹۹) جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے پانچ خصلتیں عطا کی گئی ہیں جو کسی کو نہیں دی گئیں مجھے ایک مہینہ کی مسافت تک رعب کے ذریعے مدد دی گئی، اور زمین میرے لئے پاک اور نماز کی جگہ بنائی گئی، پس میری امت کے جس آدمی پر نماز کا وقت جہاں بھی آ جائے پڑھ لے، اور میرے لئے غنیمتیں حلال کر دی گئیں، اور مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں کی گئیں، اور مجھے شفاعت عطا کی گئی، اور پہلے نبی خاص اپنی قوم کی طرف بھیجے جاتے تھے اور میں تمام لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہوں۔

(۳۲۳۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ وَمِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :أُعْطِيت خَمْسًا ، وَلاَ أَقُولُهُ فَخْرًا :بُعِثْت إِلَى الأَحْمَرِ وَالأَسْوَدِ ، وَجُعِلَتْ لِي الأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا ، وَأُحِلَّ لِي المغنم وَلَمْ يحِلَّ لأَحَدٍ قَبْلِي ، وَنُصِرْت بِالرُّعْبِ ، فَهُوَ يَسِيرُ أَمَامِي مَسِيرَةَ شَهْرٍ ، وَأُعْطِيت الشَّفَاعَةَ فَأَخَّرْتهَا لأُمَّتِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللهِ شَيْئًا.

(۳۲۳۰۰) ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ مجھے پانچ خصلتیں عطا کی گئی ہیں، اور میں ان کو فخر سے بیان نہیں کرتا، مجھے سرخ و سیاہ کی طرف بھیجا گیا، اور میرے لئے زمین کو پاک اور نماز کی جگہ بنایا گیا، اور میرے لئے مال غنیمت حلال کر دیا گیا، جبکہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں تھا، اور میری رعب کے ذریعے مدد کی گئی، کہ وہ میرے آگے ایک مہینہ دور کی مسافت

تک چلتا ہے، اور مجھے شفاعت عطا کی گئی اور میں نے اس کو اپنی امت کے لئے قیامت کے دن تک مؤخر کردیا، اور ان شاء اللہ یہ ہر اس آدمی کو حاصل ہونے والی ہے جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا۔

(٣٢٣٠١) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ ، وَأُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ ، وَأُحِلَّ لِيَ الْمَغْنَمُ ، وَبَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَتُلَّتْ فِي يَدِي. (بخاری ۲۹۷۷۔ مسلم ۳۷۲)

(۳۲۳۰۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری رعب کے ذریعے مدد کی گئی، اور مجھے جامع کلمات عطا کیے گئے، اور میرے لئے مالِ غنیمت کو حلال کردیا گیا، اور اس دوران کہ میں سویا ہوا تھا میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھوں میں ڈال دی گئیں۔

(٣٢٣٠٢) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ كَانَ قَبْلِي :بُعِثْتُ إِلَى الْأَحْمَرِ وَالْأَسْوَدِ ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِنَبِيٍّ كَانَ قَبْلِي ، وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ ، فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ نَبِيٍّ إِلاَّ وَقَدْ سَأَلَ شَفَاعَتَهُ وَإِنِّي أَخَّرْتُ شَفَاعَتِي :جَعَلْتُهَا لِمَنْ مَاتَ لاَ يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا.

(۳۲۳۰۲) حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے پانچ خصلتیں عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں کی گئیں، مجھے سرخ و سیاہ کی طرف بھیجا گیا، اور میری ایک مہینہ کی مسافت تک رعب کے ذریعے مدد کی گئی، اور میرے لئے زمین کو پاک اور نماز کی جگہ بنایا گیا، اور میرے لئے مالِ غنیمت کو حلال کیا گیا، جو مجھ سے پہلے کسی نبی کے لئے حلال نہیں کیا گیا تھا، اور مجھے شفاعت کی دولت عطا کی گئی، کیونکہ ہر نبی نے اپنی شفاعت مانگ لی، اور میں نے اپنی شفاعت کو مؤخر کر کے ہر اس شخص کے لئے کیا ہے جو اس حال میں مرا کہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو۔

(٣٢٣٠٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنِّي نُصِرْتُ بِالصَّبَا ، وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ. (بخاری ۱۰۳۵۔ مسلم ۱۷)

(۳۲۳۰۳) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری بادِ صبا کے ذریعے مدد کی گئی اور قوم عاد کو مغرب کی سمت کی ہوا سے ہلاک کیا گیا۔

(٣٢٣٠٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ :أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أُعْطِيتُ مَا لَمْ يُعْطَ أَحَدٌ مِنَ الأَنْبِيَاءِ ، قُلْنَا :يَا رَسُولَ اللهِ ! مَا هُوَ ؟ قَالَ :نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ ، وَأُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ الأَرْضِ ،

وَسُمِّيتُ أَحْمَدَ ، وَجُعِلَ التُّرَابُ لِي طَهُورًا ، وَجُعِلَتْ أُمَّتِي خَيْرَ الْأُمَمِ. (احمد ۹۸۔ بزار ۶۵۶)

(۳۲۳۰۴) حضرت علی بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے وہ خوبیاں عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں کی گئیں، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ فرمایا کہ میری رعب کے ذریعے مدد کی گئی، اور مجھے زمین کی کنجیاں عطا کی گئیں، اور میرا نام احمد رکھا گیا اور مٹی کو میرے لئے پاک کرنے والا بنا دیا گیا، اور میری امت کو سب سے بہترین امت بنایا گیا۔

(۳۲۳۰۵) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : قَالَ كَعْبٌ :إِنَّ أَوَّلَ مَنْ يَأْخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَيُفْتَحُ لَهُ :مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ قَرَأَ آيَةً مِنَ التَّوْرَاةِ: أخرانا قداما ، الآخِرُونَ الأَوَّلُونَ.

(۳۲۳۰۵) مصعب بن سعد کہتے ہیں کہ حضرت کعب نے فرمایا کہ سب سے پہلے جو شخص جنت کے دروازے کے حلقے کو پکڑے گا اور وہ کھل جائے گا محمد ﷺ ہیں، پھر انہوں نے توراۃ کی یہ آیت تلاوت فرمائی "أخرانا قداما ، الآخِرُونَ الأَوَّلُونَ".

(۳۲۳۰۶) حَدَّثَنَا محمد بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلاَثٍ :جُعِلَتْ لَنَا الأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا ، وَجُعِلَتْ لَنَا تُرْبَتُهَا إِذَا لَمْ نَجِدَ الْمَاءَ طَهُورًا ، وَأُوتِيت هَذِهِ الآيَاتِ مِنْ بَيْتِ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ، لَمْ يُعْطَ مِنْهُ أَحَدٌ قَبْلِي ، وَلاَ يُعْطَى منه أَحَدٌ بَعْدِي.

(۳۲۳۰۶) حضرت حذیفہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہمیں لوگوں پر تین فضیلتیں عطا کی گئیں ہیں، ہمارے لئے پوری زمین نماز کی جگہ بنا دی گئی ہے، اور ہمارے لیے اس کی مٹی پاک کرنے والی بنائی گئی ہے جبکہ ہم پانی کو نہ پائیں، اور یہ آیات مجھے عرش کے نیچے خزانے کے کمرے سے عطا کی گئی ہیں یعنی سورۃ بقرہ کی آخری آیات، اس میں سے مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئی، اور نہ میرے بعد کسی کو دی جائیں گی۔

(۳۲۳۰۷) حَدَّثَنَا مالك بن إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مِنْدَلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ :خَرَجْت فِي طَلَبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْته يُصَلِّي ، فَانْتَظَرْته حَتَّى صَلَّى ، فَقَالَ : أُوتِيت اللَّيْلَةَ خَمْسًا لَمْ يُؤْتَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي :نُصِرْت بِالرُّعْبِ فَيُرْعَبُ الْعَدُوُّ مِنْ مَسِيرَةِ شَهْرٍ ، وَأُرْسِلْت إِلَى الأَحْمَرِ وَالأَسْوَدِ ، وَجُعِلَتْ لِي الأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا ، وَأُحِلَّتْ لِي الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي ، وَقِيلَ :سَلْ تُعْطَهُ ، فَاخْتَبَأْتُهَا ، فَهِيَ نَائِلَةٌ مِنْكُمْ مَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللهِ.

(۳۲۳۰۷) حضرت ابوذر فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں نکلا تو میں نے آپ کو نماز پڑھتے ہوئے پایا، پس میں آپ کا انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ آپ نے نماز پڑھ لی، پھر آپ نے فرمایا: مجھے اس رات پانچ فضیلتیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں کی گئیں، میری رعب کے ذریعے مدد کی گئی، پس دشمن ایک مہینے کی مسافت پر مجھ سے مرعوب ہو جاتا ہے، اور

مجھے سرخ و سیاہ کی طرف بھیجا گیا ہے، اور میرے لئے زمین کو پاک کرنے والا اور نماز کی جگہ بنا دیا گیا ہے، اور میرے لئے مال غنیمت حلال کر دیا گیا، جو مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں ہوا، اور کہا گیا کہ آپ سوال کریں آپ کو عطا کیا جائے گا، میں نے اس کو ذخیرہ کر لیا، پس یہ تم میں سے ہر اس شخص کو پہنچنے والا ہے جس نے اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کیا۔

(۳۲۳۰۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنَا أَوَّلُ شَفِيعٍ فِي الْجَنَّةِ ، وَقَالَ : مَا صُدِّقَ نَبِيٌّ مِنَ الأَنْبِيَاءِ مَا صُدِّقْت ، وَإِنَّ مِنَ الأَنْبِيَاءِ لَنَبِيًّا مَا صَدَّقَهُ مِنْ أُمَّتِهِ إلاَّ رَجُلٌ وَاحِدٌ. (مسلم ۳۳۰۔ احمد ۱۴۰)

(۳۲۳۰۸) حضرت انس فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جنت میں پہلا شفیع ہوں، اور فرمایا کہ کسی نبی کی اتنی تصدیق نہیں کی گئی جتنی میری کی گئی، اور انبیاء میں ایسے نبی بھی ہیں جن کی تصدیق ان کی امت میں ایک سے زائد آدمی نے نہیں کی۔

(۳۲۳۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿عَسَى أَنْ يَبْعَثَك رَبُّك مَقَامًا مَحْمُودًا﴾ قَالَ : يُقْعِدُهُ عَلَى الْعَرْشِ.

(۳۲۳۰۹) مجاہد فرماتے ہیں کہ ﴿عَسَى أَنْ يَبْعَثَك رَبُّك مَقَامًا مَحْمُودًا﴾ کی تفسیر یہ ہے کہ اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرش پر بٹھائیں گے۔

(۳۲۳۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ : ﴿وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَى﴾ قَالَ : ذِكْرُ الدُّنُوِّ مِنْهُ.

(۳۲۳۱۰) عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ ﴿وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَى﴾ میں اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب کا ذکر فرمایا ہے۔

(۳۲۳۱۱) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : دَخَلْت الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِنَهَرٍ يَجْرِي ، حَافَاتُهُ خِيَامُ اللُّؤْلُؤِ فَضَرَبْت بِيَدَيَّ إلَى الطِّينِ فَإِذَا مِسْكٌ أَذْفَرُ ، قَالَ : فَقُلْتُ لِجِبْرِيلَ : مَا هَذَا؟ قَالَ : هذا الْكَوْثَرِ الَّذِي أَعْطَاكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ. (احمد ۱۰۳۔ ابن حبان ۶۴۷۲)

(۳۲۳۱۱) حضرت انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا تو ایک نہر دیکھی جس کے کناروں پر موتیوں کے خیمے تھے، میں نے مٹی میں اپنا ہاتھ مارا تو خوشبودار مشک تھی، میں نے جبرائیل علیہ السلام سے کہا کہ یہ کیا ہے؟ فرمایا یہ کوثر ہے جو اللہ عزوجل نے آپ کو عطا فرمائی ہے۔

(۳۲۳۱۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا إذْ أَغْفَى إغْفَاءَةً ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مُتَبَسِّمًا فَقُلْنَا : مَا لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ : نَزَلَتْ عَلَيَّ آنِفًا سُورَةٌ ، فَقَرَأَ بسم الله الرَّحْمَن الرحيم : ﴿إنَّا أَعْطَيْنَاك الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ إنَّ شَانِئَك هُوَ الأَبْتَرُ﴾ ثُمَّ قَالَ : أَتَدْرُونَ مَا الْكَوْثَرُ ؟ قُلْنَا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ : فَإِنَّهُ نَهَرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي ، عَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيرٌ ، هُوَ

حَوْضٌ تَرِدُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُمَّتِي ، آنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ ، فَيُخْتَلَجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ فَأَقُولُ :رَبِّ إِنَّهُ مِنْ أَصْحَابِي ، فَيَقُولُ :لاَ ، إِنَّكَ لاَ تَدْرِي مَا أَحْدَثَ بَعْدَكَ. (مسلم ۵۳۔ احمد ۱۰۲)

(۳۲۳۱۲) حضرت انس فرماتے ہیں اس دوران کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان بیٹھے تھے کہ آپ کو ایک اونگھ آئی، پھر آپ نے مسکراتے ہوئے اپنا سر اٹھایا، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ کو کیا ہوا؟ فرمایا کہ ابھی مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے، اور آپ ﷺ نے پڑھا ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الأَبْتَرُ﴾ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ کوثر کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، فرمایا کہ وہ ایک نہر ہے جس کا میرے ربّ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے، اس پر بہت سی خیر ہے، اور وہ حوض ہے جس پر قیامت کے دن میری امت آئے گی، اس کے برتن ستاروں کی تعداد میں ہیں، پس ایک بندہ اس سے روک دیا جائے گا، میں کہوں گا کہ اے میرے رب! بے شک یہ میرے ساتھیوں میں سے ہے، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے نہیں تم نہیں جانتے کہ اس نے تمہارے بعد کیا بدعت جاری کی ہے۔

(۳۲۳۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ ، عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ، قَالَتْ :قُلْت :يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لَكَ حَوْضًا ؟ قَالَ :نَعَمْ ، وَأَحَبُّ مَنْ وَرَدَهُ إِلَيَّ قَوْمُكِ. (احمد ۴۰۹)

(۳۲۳۱۳) خولہ بنت حکیم کہتی ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! کیا آپ کا کوئی حوض ہے؟ فرمایا جی ہاں! اور اس پر آنے والوں میں مجھے سب سے زیادہ محبوب تمہاری قوم ہے۔

(۳۲۳۱٤) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ الْمِسْمَارِ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ :كَتَبْت إِلَى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ :أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْته مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :فَكَتَبَ إِلَيَّ :سَمِعْته يَقُولُ :أَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْحَوْضِ. (مسلم ۱۴۵۳۔ احمد ۸۹)

(۳۲۳۱۴) عامر بن سعد فرماتے ہیں کہ میں نے جابر بن سمرہ کو لکھا کہ مجھے ایسی بات بتائیے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو، انہوں نے لکھا کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں حوض پر پہلے سے پہنچنے والا ہوں۔

(۳۲۳۱٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنِ الصُّنَابِحِ ، قَالَ :سَمِعْته يَقُولُ :سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ. (بخاری ۷۳۳۵۔ احمد ۲۳۶)

(۳۲۳۱۵) صُنابح فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ میں تمہارے لیے حوض پر پہلے پہنچنے والا ہوں۔

(۳۲۳۱٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ خبيب بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا بَيْنَ قَبْرِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ ، وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي.

(۳۲۳۱۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری قبر اور منبر کے درمیان جنت کے باغات میں

سے ایک باغ ہے، اور میرا منبر میرے حوض پر ہوگا۔

(٣٢٣١٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ. (بخاری ٦٥٧٥۔ مسلم ١٧٩٢)

(۳۲۳۱۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں حوض پر تمہارے لیے تم سے پہلے پہنچنے والا ہوں۔

(٣٢٣١٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هَذَا الْمِنْبَرِ يَقُولُ : إِنِّي لَكُمْ سَلَفٌ عَلَى الْكَوْثَرِ.

(مسلم ١٧٩٥۔ احمد ٢٩٧)

(۳۲۳۱۸) حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں حوض پر تمہارے لیے تم سے پہلے پہنچنے والا ہوں۔

(٣٢٣١٩) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْكَوْثَرُ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ ، وَمَجْرَاهُ عَلَى الْيَاقُوتِ وَالدُّرِّ ، تُرْبَتُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ ، وَمَاؤُهُ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ. (ترمذی ٣٣٦١۔ دارمی ٢٨٣٧)

(۳۲۳۱۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوثر جنت کی نہر ہے، اس کے کنارے سونے کے ہیں اور اس کے بہنے کی جگہ یاقوت اور موتی پر ہے، اس کی مٹی مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے، اور اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا ہے، اور برف سے زیادہ سفید ہے۔

(٣٢٣٢٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ جُنْدُبٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ. (مسلم ١٧٩٢۔ احمد ٣١٣)

(۳۲۳۲۰) حضرت جندب فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں تمہارے لئے حوض پر پہلے پہنچنے والا ہوں۔

(٣٢٣٢١) حَدَّثَنَا محمد بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ. (مسلم ٣٤۔ ابوداؤد ٤٧١٢)

(۳۲۳۲۱) حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک تمہارے سامنے ایسا حوض ہے جو 'جرباء' اور 'اذرح' کی درمیانی مسافت کے برابر ہے۔

(٣٢٣٢٢) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أنيس بْنِ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْماً وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ عَاصِبٌ رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ فِي الْمَرَضِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ ، فَأَهْوَى قِبَلَ الْمِنْبَرِ فَاتَّبَعْنَاهُ ، فَقَالَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، إِنِّي لَقَائِمٌ عَلَى الْحَوْضِ السَّاعَةَ.

(دارمی ٧٧۔ ابویعلی ١١٥٠)

۳۲۳۲۱) حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نکلے، اور ہم مسجد میں تھے، اور آپ ﷺ نے اپنے سر پر پٹی
ھ رکھی تھی، اس مرض میں جس میں آپ کی وفات ہوئی، آپ منبر کی طرف چلے، ہم آپ کے پیچھے چلے گئے، آپ ﷺ نے
مایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے میں اس وقت گویا کہ حوض پر کھڑا ہوں۔

۳۲۳۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيَرِدَنَّ عَلَى حَوْضِي أَقْوَامٌ فَيُخْتَلَجُونَ دُونِي. (بخاری ۶۵۷۶۔ احمد ۴۷۳)

۳۲۳۲۳) حضرت حذیفہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بہت سے لوگ میرے حوض پر آئیں گے لیکن مجھ سے دور
ک دیے جائیں گے۔

۳۲۳۲۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مُرَّةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ.

۳۲۳۲۴) مُرّہ نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی سے نقل فرماتے ہیں، فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں حوض پر تم سے
ہلے پہنچنے والا ہوں۔

۳۲۳۲۴) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، مَنْ وَرَدَ عَلَيَّ شَرِبَ مِنْهُ وَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا. (بخاری ۶۵۸۵۔ مسلم ۱۷۹۳)

۳۲۳۲۵) حضرت سہل بن سعد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں حوض پر تم سے پہلے پہنچنے والا ہوں، جو میرے
س آئے گا اس میں سے پی لے گا، اور جو اس سے پی لے گا اس کو کبھی پیاس نہ لگے گی۔

۳۲۳۲۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ الْحُضَيْرِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً ، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ.

(بخاری ۳۷۹۲۔ احمد ۳۵۱)

۳۲۳۲۶) حضرت اُسید بن حضیر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب تم میرے بعد ترجیح دیکھو گے، پس صبر کرو
ہاں تک کہ حوض پر مجھ سے ملو۔

۳۲۳۲۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلأَنْصَارِ : إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً ، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ. (بخاری ۴۳۳۰۔ مسلم ۷۳۸)

۳۲۳۲۷) حضرت عبداللہ بن زید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار سے فرمایا کہ تم عنقریب میرے بعد ترجیح دیکھو گے،

پس صبر کرو یہاں تک کہ حوض پر مجھ سے ملو۔

(۳۲۳۲۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إِنِّي عَلَى الْحَوْضِ أَنْتَظِرُ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ. (مسلم ۱۷۹۴۔ ابو یعلی ۴۳۷)

(۳۲۳۲۸) حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ میں حوض پر پانی پینے کے لئے آنے والوں منتظر ہوں گا۔

(۳۲۳۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ ، عَ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ :قُلْت :يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا آنِيَةُ الْحَوْضِ ؟ قَالَ :وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لآنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُو السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ الْمُصْحِيَةِ ، مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَأْ ، عَرْضُهُ مِثْلُ طُولِهِ مَا بَيْنَ عُمَا إِلَى أَيْلَةَ ، مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ. (مسلم ۱۷۹۸۔ احمد ۱۴۹)

(۳۲۳۲۹) حضرت ابوذر فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! حوض کے برتن کیسے ہوں گے؟ فرمایا اس ذات کی قس جس کے قبضے میں میری جان ہے اس کے برتن آسمان کے ستاروں سے زیادہ ہیں، اور اس کے ستاروں سے مراد صاف آسمان وال رات کے ستارے ہیں، جس نے اس سے پی لیا وہ پیاسا نہ ہوگا، اس کی چوڑائی اس کی لمبائی کی طرح عمان سے اُیلہ کی درمیا مسافت جتنی ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔

(۳۲۳۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَ الْيَعْمُرِيِّ ، عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :أَنَا عِن عُقْرِ حَوْضِي أَذُودُ عَنْهُ النَّاسَ لأَهْلِ الْيَمِينِ إِنِّي لأَضْرِبُهُمْ بِعَصَايَ حَتَّى تَرْفَضَّ ، قَالَ :فَسُئِلَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سِعَةِ الْحَوْضِ ؟ فَقَالَ :هُوَ مَا بَيْنَ مَقَامِي هَذَا إِلَى عَمَّانَ ، مَا بَيْنَهُمَا شَهْرٌ أَوْ نَحْوُ ذَلِكَ فَسُئِلَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابِهِ ؟ فَقَالَ :أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ ، يَصُبُّ فِيهِ مِيزَابَانِ مِدَادُهُ ، أَوْ مِدَادُهُمَا مِنَ الْجَنَّةِ أَحَدُهُمَا وَرِقٌ وَالآخَرُ ذَهَبٌ. (مسلم ۱۷۹۹۔ احمد ۲۷۵)

(۳۲۳۳۰) حضرت ثوبان، رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں اپنے حوض کے پانی پینے کی جگہ ہوں گا، اور اہل یمن کے لیے لوگوں کو دور ہٹاؤں گا یہاں تک کہ لوگ چھٹ جائیں گے، اس پر رسول اللہ ﷺ سے حوض ک وسعت کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا کہ وہ میری اس جگہ سے عمان کی درمیانی مسافت تک ہے، ان دونوں علاقوں کے درمیان ایک ماہ یا اس کے قریب مسافت ہے، پھر نبی ﷺ سے اس کے پانی کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا کہ وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے، اس میں جنت سے دو پرنالے گریں گے جن کا بہاؤ جنت سے ہوگا، ایک پرنالہ چاندی کا او

سرا سونے کا ہوگا۔

۳۲۳۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ الْحَوْضَ رِجَالٌ مِمَّنْ صَحِبَنِي وَرَآنِي حَتَّى إِذَا رُفِعُوا إِلَيَّ اخْتُلِجُوا دُونِي فَلَأَقُولَنَّ : رَبِّ أَصْحَابِي ، فَلَيُقَالَنَّ : إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ. (احمد ۴۸)

۳۲۳۳) حضرت ابوبکرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے حوض پر بہت سے لوگ آئیں گے جو میرے ساتھ ہے ہوں گے اور انہوں نے مجھے دیکھا ہوگا، یہاں تک کہ جب وہ میری طرف اٹھائے جائیں گے تو ان کو مجھ سے روک دیا جائے ا، میں کہوں گا کہ اے میرے رب! یہ میرے ساتھی ہیں، اللہ فرمائیں گے کہ آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا بدعات ری کی ہیں۔

۳۲۳۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بِلَحْمٍ فَرُفِعَتْ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ ، وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ ، فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً ، ثُمَّ قَالَ : أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَهَلْ تَدْرُونَ بِمَ ذَاكَ يَجْمَعُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ ، فَيُسْمِعُهُمَ الدَّاعِي وَيَنْفُذُهُمَ الْبَصَرُ ، وَتَدْنُو الشَّمْسُ ، فَيَبْلُغُ النَّاسُ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيقُونَ ، وَلَا يَحْتَمِلُونَ ، فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ : أَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ ، أَلَا تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ.

فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضهم : أَبُوكُمْ آدَم ، فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ : يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ ، خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ ، وَأَمَرَ الْمَلاَئِكَةَ فَسَجَدُوا لَك ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ ، أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ ؟ أَلَا تَرَى إِلَى مَا قَدْ بَلَغَنَا ؟ فَيَقُولُ لَهُمْ : إِنَّ رَبِّي قَدْ

غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ ، وَإِنَّهُ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْته ، نَفْسِي نَفْسِي ، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي ، اذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ.

فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ : يَا نُوحُ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الأَرْضِ ، وَسَمَّاك اللَّهُ عَبْدًا شَكُورًا ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ ، أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ ، أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغْنَا إِلَيْه ؟ فَيَقُولُ لَهُمْ : إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ ، وَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْت بِهَا عَلَى قَوْمِي ، نَفْسِي نَفْسِي ، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي ، اذْهَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ.

فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ : يَا إِبْرَاهِيمُ ، أَنْتَ نَبِيُّ اللهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ ، أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ ؟ أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا ؟ فَيَقُولُ لَهُمْ إِبْرَاهِيمُ : إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ ، وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ ، وَذَكَرَ كِذَبَاتِهِ ، نَفْسِي نَفْسِي ، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي ، اذْهَبُوا إِلَى مُوسَى.

فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُونَ :يَا مُوسَى ، أَنْتَ رَسُولُ اللهِ ، فَضَّلَكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِتَكْلِيمِهِ ، عَلَى النَّاسِ ، اشْ
لَنَا إِلَى رَبِّكَ ، أَلاَ تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ ؟ أَلاَ تَرَى مَا قَدْ بَلَغنَا ؟ فَيَقُولُ لَهُمْ مُوسَى :إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْ
غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ ، وَلاَ يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ ، وَإِنِّي قَتَلْت نَفْسًا لَمْ أُومَرْ بِقَتْلِهَا ، نَفْسِي نَفْسِي
اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي ، اذْهَبوا إِلَى عِيسَى.

فَيَأْتُونَ عِيسَى ، فَيَقُولُونَ :يَا عِيسَى، أَنْتَ رَسُولُ اللهِ ، وَكَلَّمْت النَّاسَ فِي الْمَهْدِ ، وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا .
مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ ، أَلاَ تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ ؟ أَلاَ تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا ؟ فَيَقُولُ لَهُمْ عِيسَى :
رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ ، وَلاَ يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ - وَلَمْ يَذْكُرْ لَهُ ذَنْبًا - نَفْ
نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي ، اذْهَبُوا إِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

فَيَأْتُونِي فَيَقُولُونَ :يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ اللهِ وَخَاتَمُ الأَنْبِيَاءِ ، وَغَفَرَ اللَّهُ لَك مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّ
اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ ، أَلاَ تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ ؟ أَلاَ تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا ؟ فَأَنْطَلِقُ فَآتِي تَحْتَ الْعَرْشِ فَأَقَعُ سَا
لِرَبِّي ، ثُمَّ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيَّ وَيُلْهِمُنِي مِنْ مَحَامِدِهِ ، وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ لأَحَدٍ قَبْلِي ، ثُمَّ قِ
يَا مُحَمَّدُ ، ارْفَعْ رَأْسَك ، سَلْ تُعْطَهْ ، اشْفَعْ تُشَفَّعْ ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَقُولُ :يَا رَبِّ أُمَّتِي ، يَا رَبِّ أُمَّتِي
مَرَّاتٍ ، فَيُقَالُ :يَا مُحَمَّدُ ، أَدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لاَ حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَ
وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الأَبْوَابِ.

ثُمَّ قَالَ :وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ، إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِعِ الْجَنَّةِ لَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ ،
كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرَى. (بخاری ۳۳۴۰۔ مسلم ۱۸۴)

(۳۲۳۳۲) حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک دن گوشت لایا گیا، آپ کو اس کا بازو کا گوشت پیش
گیا جو آپ کو پسند تھا، آپ ﷺ نے اس میں سے ایک مرتبہ نوچا پھر فرمایا میں قیامت کے دن لوگوں کا سردار ہوں گا، اور تم جا
ہو کہ یہ کس طرح ہوگا؟ اللہ قیامت کے دن اولین وآخرین کو ایک میدان میں جمع فرمائیں گے، پس ایک پکارنے والے کی پکار ان
سنوائیں گے اور ان کی نظریں تیز ہو جائیں گی، اور سورج قریب ہو جائے گا اور لوگوں کو اتنی تکلیف اور غم ہوگا کہ جس کی ان کے
طاقت نہ ہوگی، لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے کہ کیا تم دیکھتے نہیں کہ تمہیں کیا مصیبت آپڑی ہے؟ کیا تم کوئی ایسا شخص نہیں د
جو تمہارے رب کی طرف تمہاری سفارش کرے؟

(۲) چنانچہ لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے کہ تمہارے باپ آدم علیہ السلام ہیں، وہ آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے
کہیں گے اے آدم! آپ انسانوں کے باپ ہیں، اللہ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا، اور آپ کے اندر اپنی جانب سے
پھونکی، اور ملائکہ کو حکم دیا کہ آپ کو سجدہ کریں، ہمارے لئے اپنے رب کی طرف سفارش کریں، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال

ہیں؟ کیا آپ ہماری مصیبت کو نہیں دیکھتے؟ وہ فرمائیں گے کہ میرے رب آج ایسے غصہ میں ہیں کہ اس سے پہلے کبھی نہیں تھے، اور اس کے بعد کبھی نہ ہوں گے، اور اللہ نے مجھے درخت کے پاس جانے سے منع فرمایا تھا لیکن میں نے اس کی نافرمانی کی، مجھے تو اپنی جان کی امان چاہیے، تم کسی اور کے پاس جاؤ تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ،

(۳) چنانچہ وہ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے، اور کہیں گے اے نوح! آپ زمین والوں کی طرف پہلے رسول ہیں، اور اللہ نے آپ کو شکر گزار بندے کا نام دیا ہے، ہمارے لئے اپنے رب کی طرف سفارش کیجیے، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال میں ہیں؟ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہمیں کیا مصیبت آپڑی ہے؟ نوح علیہ السلام ان سے فرمائیں گے کہ میرے رب آج ایسے غصے میں ہیں کہ کبھی اس سے پہلے نہ تھے اور کبھی آج کے بعد نہ ہوں گے، اور میرے پاس ایک دعا کا اختیار تھا جو میں نے اپنی قوم کے خلاف کر دی، مجھے اپنی جان کی امان چاہیے، تم کسی اور کے پاس جاؤ، تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔

(۴) چنانچہ وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے اے ابراہیم! آپ اللہ کے نبی اور زمین والوں میں سے اس کے خلیل ہیں، ہمارے لئے اپنے رب کے ہاں سفارش فرمائیں، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال میں ہیں؟ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم پر کیا مصیبت آپڑی ہے؟ چنانچہ ابراہیم علیہ السلام ان سے کہیں گے کہ میرا رب آج ایسے غصے میں ہے کہ کبھی اس سے پہلے نہ تھا، اور نہ کبھی اس کے بعد اس جیسے غصے میں ہوگا، اور وہ اپنے جھوٹ ذکر فرمائیں گے، مجھے اپنی جان کی امان چاہیے، تم کسی اور کے پاس جاؤ، تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔

(۵) چنانچہ وہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے، اور کہیں گے اے موسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں، اللہ نے آپ کو اپنی رسالت اور ہمکلامی کے ذریعے فضیلت بخشی، ہمارے لیے اپنے رب کی طرف سفارش کریں، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال میں ہیں؟ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہمیں کیا مصیبت آپڑی ہے؟ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام ان سے کہیں گے کہ آج میرا رب ایسے غصے میں ہے کہ کبھی اس سے پہلے نہ تھا اور کبھی اس کے بعد نہ ہوگا، اور میں نے ایک ایسی جان کو قتل کیا تھا جس کے قتل کا مجھے حکم نہیں تھا، مجھے اپنی جان کی امان چاہیے، تم کسی اور کے پاس جاؤ، تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔

(۶) چنانچہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے عیسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں اور آپ نے لوگوں سے پنگھوڑے میں بات کی، اور آپ اللہ کا کلمہ ہیں جو اس نے مریم کی طرف القاء کیا تھا، اور اس کی روح ہیں، ہمارے لیے اپنے رب سے سفارش کر دیجئے، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال میں ہیں؟ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہمیں کیا مصیبت آپڑی ہے؟ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان سے کہیں گے کہ میرا رب آج ایسے غصے میں ہے کہ اس سے پہلے ایسے غصے میں نہیں تھا اور نہ اس کے بعد ایسے غصے میں ہوگا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا کوئی گناہ ذکر نہیں فرمایا، مجھے اپنی جان کی امان چاہیے، تم کسی اور کے پاس چلے جاؤ، تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے جاؤ۔

(۷) چنانچہ وہ میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے محمد! آپ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں، اور اللہ نے آپ

کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرمائے ہیں، ہمارے لیے اپنے رب سے سفارش کیجیے، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال میں ہیں؟ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہمیں کیا مصیبت آپڑی ہے؟ میں عرش کے نیچے جاؤں گا اور اپنے رب کو سجدہ کرنے کے لئے گر جاؤں گا، پھر اللہ میرا سینہ کھولیں گے، اور مجھے اپنی حمد وثناء القاء فرمائیں گے جو مجھ سے پہلے کسی کے لئے کسی کو القاء نہیں فرمائی ہوگی، پھر کہا جائے گا اے محمد! اپنا سر اُٹھایئے، سوال کیجیے، آپ کو عطا کیا جائے گا، سفارش کیجیے آپ کی سفارش قبول ہوگی، میں اپنا سر اُٹھاؤں گا، اور کہوں گا اے میرے رب! میری امت! میری امت! کئی مرتبہ ایسا کہوں گا، پھر کہا جائے گا اے محمد! آپ اپنی امت میں سے جنت میں ان لوگوں کو جنت کے دروازوں میں سے دائیں دروازے سے داخل کریں جن پر کوئی حساب نہیں، اور دوسرے دروازوں میں وہ دوسرے لوگوں کے ساتھ جنت میں داخل ہونے میں شریک ہوں گے۔

پھر آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، بے شک جنت کے دو کواڑوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور ھَجَر کے درمیان، یا جتنا مکہ اور بصریٰ کے درمیان۔

(۳۲۳۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : تُعْطَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَرَّ عَشْرِ سِنِينَ ، ثُمَّ تُدْنَى مِنْ جَمَاجِمِ النَّاسِ حَتَّى تَكُونَ قَابَ قَوْسَيْنِ فَيَعْرَقُونَ حَتَّى يَرْشَحَ الْعَرَقُ قَامَةً فِي الأَرْضِ ، ثُمَّ يَرْتَفِعُ حَتَّى يُغَرْغِرُ الرَّجُلُ ، قَالَ سَلْمَانُ : حَتَّى يَقُولَ الرَّجُلُ : غَرْ غَرْ ، فَإِذَا رَأَوْا مَا هُمْ فِيهِ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ : أَلاَ تَرَوْنَ مَا أَنْتُمْ فِيهِ ، ائْتُوا أَبَاكُمْ آدَمَ فَلْيَشْفَعْ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ ، فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ : يَا أَبَانَا ، أَنْتَ الَّذِي خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَسْكَنَكَ جَنَّتَهُ ، قُمْ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا فَقَدْ تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ ، فَيَقُولُ : لَسْتُ هناكَ وَلَسْتُ بِذَاكَ فَأَيْنَ الْفَعْلَةُ ؟ فَيَقُولُونَ : إِلَى مَنْ تَأْمُرُنَا فَيَقُولُ : ائْتُوا عَبْدًا جَعَلَهُ اللَّهُ شَاكِرًا.

فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ : يَا نَبِيَّ اللهِ ، أَنْتَ الَّذِي جَعَلَكَ اللَّهُ شَاكِرًا وَقَدْ تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ قُمْ فَاشْفَعْ لَنَا ، فَيَقُولُ : لَسْتُ هُنَاكَ وَلَسْتُ بِذَاكَ ، فَأَيْنَ الْفَعْلَةُ ؟ فَيَقُولُونَ : إِلَى مَنْ تَأْمُرُنَا ؟ فَيَقُولُ : ائْتُوا خَلِيلَ الرَّحْمَنِ إِبْرَاهِيمَ. فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ : يَا خَلِيلَ الرَّحْمَانِ قَدْ تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا ، فَيَقُولُ : لَسْتُ هُنَاكَ وَلَسْتُ بِذَاكَ ، فَأَيْنَ الْفَعْلَةُ ؟ فَيَقُولُونَ : إِلَى مَنْ تَأْمُرُنَا ؟ فَيَقُولُ : ائْتُوا مُوسَى عَبْدًا اصْطَفَاهُ اللهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلاَمِهِ.

فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُونَ : قَدْ تَرَى مَا نَحْن فِيهِ ، فَاشْفَع لَنَا إِلَى رَبِّنَا ، فَيَقُول : لَسْتُ هُنَاكَ ، وَلَسْت بِذَاكَ ، فَأَيْنَ الْفَعْلَةُ ؟ فَيَقُولُونَ : إِلَى مَنْ تَأْمُرُنَا ؟ فَيَقُولُ : ائْتُوا كَلِمَةَ اللهِ وَرُوحَهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ.

فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُونَ : يَا كَلِمَةَ اللهِ وَرُوحَهُ ، قَدْ تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ ، فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا ، فَيَقُولُ : لَسْتُ هُنَاكَ ، وَلَسْت بِذَاكَ ، فَأَيْنَ الْفَعْلَةُ ؟ فَيَقُولُونَ : إِلَى مَنْ تَأْمُرُنَا ؟ فَيَقُولُ : ائْتُوا عَبْدًا فَتَحَ اللَّهُ بِهِ وَخَتَمَ ،

وَغَفَرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ ، وَيَجِيءُ فِي هَذَا الْيَوْمِ آمِنًا.

فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَيَقُولُونَ : يَا نَبِيَّ اللهِ أنت الذى فَتَحَ اللَّهُ بِكَ وَخَتَمَ ، وَغَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ ، وَجِئْتَ فِي هَذَا الْيَوْمِ آمِنًا ، وَقَدْ تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا ، فَيَقُولُ : أَنَا صَاحِبُكُمْ ، فَيَخْرُجُ يَحُوشُ النَّاسِ حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ ، فَيَأْخُذُ بِحَلْقَةٍ فِي الْبَابِ مِنْ ذَهَبٍ ، فَيَقْرَعُ الْبَابَ ، فَيُقَالُ : مَنْ هَذَا ؟ فَيُقَالُ : مُحَمَّدٌ ، قَالَ : فَيُفْتَحُ لَهُ ، فَيَجِيءُ حَتَّى يَقُومَ بَيْنَ يَدَيَ اللهِ ، فَيَسْتَأْذِنُ فِي السُّجُودِ فَيُؤْذَنُ لَهُ فَيَسْجُدُ ، فَيُنَادِي : يَا مُحَمَّدُ ! ارْفَعْ رَأْسَكَ ، سَلْ تُعْطَهُ ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ ، وَادْعُ تُجَبْ ، قَالَ : فَيَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنَ الثَّنَاءِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّمْجِيدِ مَا لَمْ يُفْتَحْ لأَحَدٍ مِنَ الْخَلاَئِقِ ، قَالَ : فَيَقُولُ : رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي ، ثُمَّ يَسْتَأْذِنُ فِي السُّجُودِ فَيُؤْذَنُ لَهُ فَيَسْجُدُ فَيَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنَ الثَّنَاءِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّمْجِيدِ مَا لَمْ يُفْتَحْ لأَحَدٍ مِنَ الْخَلاَئِقِ ، وَيُنَادَى : يَا مُحَمَّدُ ! يَا مُحَمَّدُ ! ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهُ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَادْعُ تُجَبْ ، فَيَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُولُ : يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا.

قَالَ سَلْمَانُ : فَيَشْفَعُ فِي كُلِّ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ حِنْطَةٍ مِنْ إِيمَانٍ ، أَوْ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ مِنْ إِيمَانٍ ، أَوْ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ ، فَذَلِكُمَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ.

(۳۲۳۳۳) حضرت سلمان فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سورج کو دس سال کی گرمی دے دی جائے گی، پھر اس کو لوگوں کے سروں کے قریب کر دیا جائے گا یہاں تک کہ دو کمانوں کے درمیانی فاصلے کی دوری پر ہوگا، چنانچہ لوگوں کو پسینہ آئے گا یہاں تک کہ پسینہ زمین میں قد آدم ہو جائے گا، پھر بلند ہوگا یہاں تک کہ آدمی ''غرغر'' کہے گا، سلمان فرماتے ہیں کہ یہاں تک کہ آدمی غرغر کہنے لگے گا، جب وہ اپنی حالت دیکھیں گے تو ایک دوسرے کو کہیں گے کہ کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ تم کس حالت میں ہو؟ اپنے باپ آدم علایلاً کے پاس جاؤ کہ وہ تمہارے لئے تمہارے رب کی طرف سفارش کرے، چنانچہ وہ آدم علایلاً کے پاس جائیں گے اور کہیں گے اے ہمارے باپ! آپ ہی ہیں جن کو اللہ نے اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا، اور آپ میں روح پھونکی، اور آپ کو اپنی جنت میں ٹھہرایا، اٹھیے اور ہمارے لئے سفارش کیجئے، کیا آپ ہماری حالت کو دیکھ رہے ہیں، وہ فرمائیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں، اور میں اس مرتبہ کا نہیں، تو میں ایسا کس طرح کروں؟ وہ کہیں گے کہ پھر آپ ہمیں کس کے پاس جانے کا حکم فرماتے ہیں؟ وہ فرمائیں گے کہ تم اس بندے کے پاس جاؤ جس کو اللہ نے شکر گذار قرار دیا ہے۔

(۲) چنانچہ وہ نوح علایلاً کے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ اے اللہ کے نبی! آپ ہی ہیں جن کو اللہ نے شکر گذار قرار دیا ہے، اور آپ ہماری حالت دیکھ رہے ہیں، اٹھیے اور ہمارے لیے سفارش کیجئے، وہ فرمائیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں اور میرا یہ مرتبہ نہیں، پس میں یہ کیسے کروں، وہ کہیں گے کہ آپ ہمیں کس کے پاس جانے کا حکم دیتے ہیں؟ وہ فرمائیں گے کہ تم اللہ کے خلیل ابراہیم علایلاً کے پاس جاؤ۔

(۳) چنانچہ وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے اللہ کے خلیل! آپ ہماری حالت دیکھ رہے ہیں، پس ہمارے لیے اپنے رب سے سفارش کر دیجئے، وہ فرمائیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں، اور میں اس مرتبے کا نہیں، میں کیسے یہ کام کروں؟ وہ کہیں گے کہ آپ ہمیں کس کے پاس جانے کا حکم دیتے ہیں؟ وہ فرمائیں گے کہ تم موسیٰ کے پاس جاؤ، جن کو اللہ نے اپنی رسالت اور اپنی ہمکلامی کے لیے چنا تھا۔

(۴) چنانچہ وہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے، اور کہیں گے کہ آپ ہماری حالت دیکھ رہے ہیں پس ہمارے لیے اپنے رب سے سفارش کر دیجئے، وہ فرمائیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں اور میں اس مرتبے کا نہیں، میں ایسا کیسے کروں؟ وہ کہیں گے کہ آپ ہمیں کس کے پاس جانے کا حکم دیتے ہیں؟ وہ فرمائیں گے کہ تم اللہ کے کلمہ اور اس کی روح عیسیٰ علیہ السلام بن مریم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔

(۵) چنانچہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے اے اللہ کے کلمہ اور اے روح اللہ! آپ ہماری حالت دیکھ رہے ہیں پس ہمارے لیے اپنے رب سے سفارش کر دیجئے، وہ فرمائیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں اور میں اس مرتبے کا نہیں، ایسا کیسے کروں؟ وہ کہیں گے کہ آپ ہمیں کس کے پاس جانے کا حکم فرماتے ہیں؟ وہ فرمائیں گے کہ تم اس بندے کے پاس جاؤ جس کے ذریعے اللہ نے کھولا اور جس کے ذریعے مہر لگائی، اور اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرمائے، اور وہ اس دن امن کے ساتھ آئیں گے۔

(۶) چنانچہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ہی ہیں جس کے ذریعے اللہ نے کھولا اور جس کے ذریعے مہر لگائی، اور آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرمائے، اور اس دن آپ امن کے ساتھ آئے، اور آپ ہماری حالت دیکھ رہے ہیں، پس ہمارے رب سے ہماری سفارش کر دیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ چنانچہ آپ لوگوں کو ہٹاتے ہوئے نکلیں گے یہاں تک کہ جنت کے دروازے پر آئیں گے، اور دروازے میں لگے ہوئے سونے کے حلقے کو پکڑیں گے اور دروازہ کھٹکھٹائیں گے، پس کہا جائے گا یہ کون ہے؟ جواب دیا جائے گا کہ یہ محمد ہیں، کہتے ہیں کہ پھر آپ کے لئے دروازہ کھول دیا جائے گا، پھر آپ آئیں گے اور اللہ کے سامنے کھڑے ہوں گے، اور سجدے کی اجازت چاہیں گے، اور آپ کو اجازت دی جائے گی تو آپ سجدہ کریں گے، چنانچہ آپ کو پکارا جائے گا اے محمد! اپنا سر اٹھائیے، سوال کیجئے، آپ کو دیا جائے گا سفارش کیجئے آپ کی سفارش قبول کی جائے گی، اور دعا کیجئے آپ کی دعا قبول کی جائے گی، کہتے ہیں کہ پھر اللہ آپ کے دل پر ایک حمد و ثناء القاء فرمائیں گے جو مخلوقات میں کسی کو القاء نہیں ہوئی ہوگی، آپ فرمائیں گے اے رب! میری اُمت، میری امت، پھر سجدے کی اجازت مانگیں گے، پھر آپ کو اجازت دی جائے گی اور آپ سجدہ کریں گے، پھر اللہ آپ کے دل میں ایسی حمد و ثناء القاء فرمائیں گے جو مخلوقات میں سے کسی کو القاء نہیں ہوئی ہوگی، اور پکارا جائے گا اے محمد! اے محمد! اپنا سر اٹھائیے، مانگیے آپ کو دیا جائے گا، سفارش کیجئے آپ کی سفارش قبول کی جائے گی، اور دعا کیجئے آپ کی دعا قبول کی جائے گی، آپ اپنا سر اٹھائیں گے اور فرمائیں گے اے رب! میری امت، میری امت، دو یا تین مرتبہ، حضرت سلمان فرماتے ہیں کہ آپ کی سفارش ہر اس آدمی کے بارے میں قبول کی جائے گی جس کے دل میں گندم کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا، یا ایک جو کے وزن کے برابر ایمان ہوگا، یا ایک رائی کے

وزن کے بقدر ایمان ہوگا، یہی مقام محمود ہے۔

(٣٢٣٣٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ غَالِبٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (مسلم ۱۷۸۲۔ احمد ۳۸۸)

(۳۲۳۳۴) عبداللہ غالب روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ قیامت کے دن اولاد آدم کے سردار محمد ﷺ ہوں گے۔

(٣٢٣٣٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يَجْتَمِعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُونَ : لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا وَيُلْهَمُونَ ذَلِكَ فَأَرَاحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا ، فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ لَهُ : يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ ، وَخَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ ، وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ ، فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا يُرِحْنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا ، قَالَ : لَسْتُ هُنَاكُمْ ، وَيَشْكُو إِلَيْهِمْ ، أَوْ يَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ ، فَيَسْتَحِي رَبَّهُ ، وَلَكِنِ ائْتُوا نُوحًا فَإِنَّهُ أَوَّلُ رَسُولٍ أُرْسِلَ إِلَى أَهْلِ الأَرْضِ ، فَيَأْتُونَ نُوحًا ، فَيَقُولُ : لَسْتُ هُنَاكُمْ ، وَيَذْكُرُ سُؤَالَهُ رَبَّهُ مَا لَيْسَ لَهُ بِهِ عِلْمٌ ، فَيَسْتَحِي رَبَّهُ ، وَلَكِنِ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمَنِ ، فَيَأْتُونَهُ ، فَيَقُولُ : لَسْتُ هُنَاكُمْ ، وَلَكِنِ ائْتُوا مُوسَى عَبْدًا كَلَّمَهُ اللَّهُ وَأَعْطَاهُ التَّوْرَاةَ ، فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ : لَسْتُ هُنَاكُمْ ، وَيَذْكُرُ لَهُمْ قَتْلَ النَّفْسِ بِغَيْرِ نَفْسٍ ، فَيَسْتَحِي رَبَّهُ مِنْ ذَلِكَ ، وَلَكِنِ ائْتُوا عَبْدَ اللهِ وَرَسُولَهُ وَكَلِمَةَ اللهِ وَرُوحَهُ ، فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ :
لَسْتُ لِذَاكُمْ وَلَسْتُ هُنَاكُمْ ، وَلَكِنِ ائْتُوا مُحَمَّدًا عَبْدًا غَفَرَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ.

قَالَ : قَالَ الْحَسَنُ : قَالَ : فَأَنْطَلِقُ فَأَمْشِي بَيْنَ سِمَاطَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ، انْقَطَعَ قَوْلُ الْحَسَنِ ، فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي ، فَإِذَا رَأَيْت رَبِّي وَقَعْت سَاجِدًا ، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي فَيُقَالُ أَوْ يَقُولُ : ارْفَعْ رَأْسَك ، قُلْ تُسْمَعْ ، وَسَلْ تُعْطَهُ ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُهُ تَحْمِيدًا يُعَلِّمُنِيهِ فَأَشْفَعُ ، فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمَ الْجَنَّةَ ، ثُمَّ أَعُودُ إِلَيْهِ الثَّانِيَةَ ، فَإِذَا رَأَيْت رَبِّي وَقَعْت سَاجِدًا ، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي ، ثُمَّ يَقُولُ مِثْلَ قَوْلِهِ الأَوَّلِ : قُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهُ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُهُ تَحْمِيدًا يُعَلِّمُنِيهِ ، فَيُقَالُ : سَلْ تُعْطَهُ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ ، فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ، ثُمَّ أَعُودُ إِلَيْهِ فِي الرَّابِعَةِ فَأَقُولُ : يَا رَبِّ ، مَا بَقِيَ إِلاَّ مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ.

(۳۲۳۳۵) حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن مؤمنین جمع ہوں گے اور کہیں گے کہ اگر ہم اپنے رب کے سامنے سفارشی پیش کریں۔ ''اس بات کا ان کو القاء ہوگا'' تو اللہ ہمیں اس جگہ راحت عطا فرما دیں گے، چنانچہ وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور ان سے کہیں گے اے آدم! آپ انسانوں کے باپ ہیں اور اللہ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا ہے، اور آپ میں اپنی روح پھونکی اور آپ کو ہر چیز کے نام سکھائے، آپ ہمارے لیے ہمارے رب سے سفارش کریں، کہ وہ اس جگہ

سے ہمیں آرام بخشیں، وہ فرمائیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں، اور ان سے شکایت ذکر کریں گے یا اپنی غلطی بیان کریں گے جو آپ سے سرزد ہوئی تھی، اور اپنے رب سے شرمائیں گے، لیکن تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ وہ سب سے پہلے رسول ہیں جن کو اہل زمین کی طرف بھیجا گیا، چنانچہ وہ نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے، لیکن وہ کہیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں، اور وہ اپنے رب سے اس سوال کا ذکر کریں گے جس کا ان کو علم نہیں تھا، اور اپنے رب سے شرمائیں گے لیکن تم ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ، وہ ان کے پاس جائیں گے، وہ کہیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں، تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جن سے اللہ نے کلام فرمایا اور ان کو تورات عطا فرمائی، وہ ان کے پاس جائیں گے لیکن وہ کہیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں، اور ان سے بغیر کسی جان کے عوض کے ایک جان کو قتل کرنے کا ذکر فرمائیں گے اور اس وجہ سے اپنے رب سے شرمائیں گے، لیکن تم اللہ کے بندے اور اس کے رسول اور اس کے کلمہ اور روح اللہ کے پاس جاؤ، وہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے، وہ کہیں گے کہ میں اس کام کے لئے نہیں، اور میرا یہ مقام نہیں، لیکن تم محمد ﷺ کے پاس جاؤ جن کے پچھلے اور اگلے گناہ اللہ نے معاف فرما دیے ہیں، حسن فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر میں مؤمنین کی دو قطاروں کے درمیان چلوں گا، ''حسن کا قول ختم ہو گیا۔'' پھر اپنے رب سے اجازت مانگوں گا اور مجھے اجازت دے دی جائے گی، جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو سجدے میں گر جاؤں گا، اللہ تعالیٰ جتنا عرصہ چاہیں گے مجھے اس حال میں چھوڑیں گے، پھر کہا جائے گا، یا پھر کہیں گے کہ اپنا سر اٹھاؤ، کہو تمہاری بات سنی جائے گی، اور مانگو تمہیں دیا جائے گا، اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی، میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اللہ کی ایسی حمد کروں گا جو مجھے اللہ سکھائیں گے، پس میری شفاعت قبول کی جائے گی، اللہ مجھے ایک حد بیان فرمائیں گے اور میں اتنے لوگوں کو جنت میں داخل کردوں گا، پھر میں دوبارہ واپس آؤں گا، جب اپنے رب کو دیکھوں گا سجدے میں گر جاؤں گا، اللہ مجھے کافی عرصہ اس حال میں رکھیں گے، پھر پہلے کی طرح فرمائیں گے کہ کہو تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا، اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی میں اپنا سر اٹھاؤں گا، اور ایسی حمد کروں گا جو اللہ مجھے سکھائیں گے، پھر کہا جائے گا مانگیے آپ کو دیا جائے گا، اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت کو قبول کیا جائے گا، پھر اللہ میرے لئے ایک حد قائم فرمائیں گے اور میں ان کو جنت میں داخل کروں گا، پھر میں چوتھی مرتبہ اللہ کی طرف لوٹ کر آؤں گا اور کہوں گا اے میرے رب! ان لوگوں کے علاوہ کوئی باقی نہیں رہا جن کو قرآن نے روک لیا ہے۔

(۳۲۳۳٦) حَدَّثَنَا مالك بن إِسْمَاعِيلَ ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْقُمِّيّ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي مُمْسِكٌ بِحُجَزِكُمْ هَلُمُّوا عَنِ النَّارِ ، وَتَغْلِبُونِي تُقَاحِمُونَ فِيهَا تَقَاحُمَ الْفَرَاشِ وَالْجَنَادِبِ ، وَأُوشِكُ أَنْ أُرْسِلَ حُجَزَكُمْ وَأَفْرُطَ لَكُمْ عَنْ - أَوْ عَلَى - الْحَوْضِ ، وَتَرِدُونَ عَلَيَّ مَعًا وَأَشْتَاتًا. (بزار ۲۰۴)

(۳۲۳۳٦) حضرت عمر بن خطاب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہارے دامنوں کو پکڑتا ہوں گا کہ جہنم سے بچ جاؤ، لیکن تم مجھ پہ غالب آئے ہو اور اس میں پروانوں کی طرح گھسے چلے جاتے ہو، اور قریب ہے کہ میں تمہارے دامنوں کو چھوڑ

دوں۔ اور تمہارے لئے تم سے پہلے حوض پر پہنچ جاؤں، اور تم میرے پاس اکٹھے اور گروہ در گروہ آ ؤ گے۔

(۳۲۳۳۷) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، أَبُو دَاوُدَ الحَفَرِيُّ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمَ الْخَلِيفَتَيْنِ مِنْ بَعْدِى :كِتَابَ اللهِ وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي ، وَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ. (احمد ۱۸۲۔ طبرانی ۴۹۲۱)

(۳۲۳۳۷) حضرت زید بن ثابت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تم میں اپنے بعد دو خلیفے چھوڑ رہا ہوں، اللہ کی کتاب اور میرا خاندان اہل بیت، اور دونوں ہرگز جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوض پر میرے پاس آ جائیں۔

(۳۲۳۳۸) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ :بَعَثَ إِلَيَّ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ فَأَتَيْته ، فَقَالَ :مَا أَحَادِيثُ تُحَدِّثُ بِهَا بَلَغَتْنَا وَتَرْوِيهَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ نَسْمَعُهَا فِي كِتَابِ اللهِ وَتُحَدِّثُ أَنَّ لَهُ حَوْضًا ، فَقَالَ :قَدْ حَدَّثَنَا عَنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَعَدَنَاهُ. (احمد ۳۳۶۔ طبرانی ۵۰۲۱)

(۳۲۳۳۸) حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ عبید اللہ بن زیاد نے مجھے پیغام بھیجا تو میں اس کے پاس گیا، اس نے کہا کہ یہ کیسی احادیث ہیں جن کو آپ بیان کرتے ہیں جو ہم تک پہنچی ہیں اور آپ رسول اللہ ﷺ سے ان کی روایت کرتے ہیں، ہم نے ان کو کتاب اللہ میں نہیں پڑھا، اور آپ کہتے ہو کہ آپ کا کوئی حوض ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس کا بیان بھی فرمایا ہے اور ہم سے اس کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔

(۳۲۳۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إِنَّ لِي حَوْضًا طُولُهُ مَا بَيْنَ الْكَعْبَةِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ أَبْيَضَ مِثْلَ اللَّبَنِ ، آنِيَتُهُ مِثْلُ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ ، وَإِنِّي أَكْثَرُ الأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (ابن ماجہ ۴۳۰۱۔ ابویعلی ۱۰۲۴)

(۳۲۳۳۹) حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میرا ایک حوض ہے جس کی لمبائی کعبہ سے بیت المقدس کے درمیانی فاصلے جتنی ہے، وہ دودھ کی طرح سفید ہے، اس کے برتن آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں، اور میں قیامت کے دن تمام انبیاء سے زیادہ متبعین والا ہوں گا۔

(۳۲۳٤۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَاصِمٍ الْعَدَوِيِّ ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ، قَالَ :خَرَجَ إِلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ جُلُوسٌ عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ ، فَقَالَ : إِنَّهُ سَيَكُونُ أُمَرَاءُ ، فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ ، وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ ، فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْت مِنْهُ ، وَلَيْسَ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ ، وَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَيُعِنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَارِدٌ عَلَيَّ الْحَوْضَ. (ترمذی ۲۲۵۹۔ احمد ۲۴۳)

(۳۲۳۴۰) حضرت کعب بن عجرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے جبکہ ہم چمڑے کے تکیوں پر ٹیک لگائے بیٹھے تھے، آپ نے فرمایا کہ عنقریب امراء ہوں گے، جو ان کے پاس گیا اور ان کے جھوٹ کی تصدیق کی، اور ان کی ظلم پر اعانت کی وہ مجھ سے نہیں اور میں اس سے نہیں، اور وہ حوض پر میرے پاس نہیں آئے گا، اور جس نے ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کی اور ان کے ظلم پر ان کی اعانت نہ کی وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، اور وہ حوض پر میرے پاس آئے گا۔

(٣٢٣٤١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ الْعَوْفِيُّ : أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : كُلُّ نَبِيٍّ قَدْ أُعْطِيَ عَطِيَّةً فَتَنَجَّزَهَا وَإِنِّي أَخْتَبَأْتُ عَطِيَّتِي لِشَفَاعَةِ أُمَّتِي.

(احمد ٢٠۔ ابو يعلى ١٠١٠)

(۳۲۳۴۱) حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کو ایک تحفہ دیا گیا اس نے اس کو جلدی وصول کر لیا، اور میں نے اس کو ذخیرہ کر لیا اپنی امت کی شفاعت کے لئے۔

(٣٢٣٤٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يُدْعَى نُوحٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَهُ : هَلْ بَلَّغْتَ ؟ فَيَقُولُ : نَعَمْ ، فَيُدْعَى قَوْمُهُ فَيُقَالُ : هَلْ بَلَّغَكُمْ ؟ فَيَقُولُونَ : مَا أَتَانَا مِنْ نَذِيرٍ ، وَمَا أَتَانَا مِنْ أَحَدٍ ، قَالَ : فَيُقَالُ لِنُوحٍ : مَنْ يَشْهَدُ لَكَ ؟ فَيَقُولُ : مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ ، قَالَ : فَذَلِكَ قَوْلُهُ ﴿وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا﴾ ، قَالَ : الْوَسَطُ الْعَدْلُ ، قَالَ : فَيُدْعَوْنَ فَيَشْهَدُونَ لَهُ بِالْبَلاَغِ ، قَالَ : ثُمَّ أَشْهَدُ عَلَيْكُمْ بَعْدُ. (بخاری ٣٣٣٩۔ ترمذی ٢٩٦١)

(۳۲۳۴۲) حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن نوح علیہ السلام کو بلایا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ کیا انہوں نے تمہیں پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ کہیں گے کہ ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا، اور ہمارے پاس کوئی نہیں آیا، نوح علیہ السلام سے کہا جائے گا کہ تمہارے لیے کون گواہی دے گا؟ وہ کہیں گے محمد ﷺ اور ان کی امت، فرمایا کہ یہ معنی ہے اللہ کے فرمان ﴿وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا﴾ کا "الوسط" کا معنی ہے معتدل، فرماتے ہیں کہ وہ ان کے لیے پیغام پہنچانے کی گواہی دیں گے، فرمایا کہ پھر میں اس کے بعد تمہارے لیے گواہی دوں گا۔

(٣٢٣٤٣) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنَّ اللَّهَ اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلاً ، وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللهِ ، إِنَّ مُحَمَّدًا أَكْرَمُ الْخَلْقِ عَلَى اللهِ ، ثُمَّ قَرَأَ : ﴿عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا﴾. (مسند ٣٣٣)

(۳۲۳۴۳) حضرت ابووائل فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ بے شک اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا ہے، اور تمہارے ساتھی اللہ کے خلیل ہیں، بے شک کہ محمد ﷺ اللہ کے ہاں مخلوق میں سب سے زیادہ معزز ہیں، پھر انہوں نے پڑھا ﴿عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا﴾۔

(۳۲۳٤٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :قَالَ اللَّهُ :﴿وَنُفِخَ فِي الصُّوَرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الأَرْضِ﴾ إلَى قَوْلِهِ:﴿فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ﴾ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ ، فَإِذَا مُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ ، فَلاَ أَدْرِي أَرَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلِي ، أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللَّهُ. (بخاری ۲۴۱۱۔ ابن ماجہ ۴۲۷۴)

(۳۲۳۴۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے فرمایا ﴿وَنُفِخَ فِي الصُّوَرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الأَرْضِ ...... فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ﴾ کی تفسیر یہ ہے کہ میں سب سے پہلے اپنا سر اُٹھاؤں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کے پایوں میں سے ایک پایہ پکڑے ہوں گے، مجھے علم نہیں کہ وہ اپنا سر پہلے اُٹھائیں گے یا ان لوگوں سے ہوں گے جن کو اللہ مستثنیٰ فرمائیں گے۔

(۳۲۳٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ طَلْحَةَ مَوْلَى قَرَظَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا أَنْتُمْ بِجُزْءٍ مِنْ مِئَةِ أَلْفِ جُزْءٍ مِمَّنْ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ ، قُلْنَا لِزَيْدٍ:كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ ؟ قَالَ :مَا بَيْنَ السِّتِّمِئَةِ إِلَى السَّبْعِمِئَةِ. (ابو داؤد ۴۷۱۳۔ احمد ۳۶۹)

(۳۲۳۴۵) حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ میرے حوض پر آئیں گے تم ان کا لاکھواں حصہ بھی نہیں ہو، راوی کہتے ہیں کہ ہم نے زید سے پوچھا کہ آپ اس وقت کتنے تھے فرمایا کہ چھ سو سے سات سو کے درمیان۔

(۳۲۳٤٦) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :الْحَوْضُ أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ ، وَأَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ ، وَأَطْيَبُ رِيحًا مِنَ الْمِسْكِ ، آنِيَتُهُ عَدَدَ نُجُومِ السَّمَاءِ ، مَا بَيْنَ أَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ ، مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَ ذَلِكَ أَبَدًا. (احمد ۳۹۰)

(۳۲۳۴۶) حضرت حذیفہ فرماتے ہیں کہ حوض دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے، اس کے برتن آسمان کے ستاروں کی تعداد میں ہیں، اور وہ ایلہ سے صنعاء تک کی مسافت جتنا ہے، جس نے اس سے پی لیا کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

(۳۲۳٤٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ :﴿وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ﴾ يُقَالُ :مِمَّنْ هَذَا الرَّجُلُ ؟ فَيُقَالُ :مِنَ الْعَرَبِ ، فَيُقَالُ :مِنْ أَيِّ الْعَرَبِ ؟ فَيُقَالُ :مِنْ قُرَيْشٍ :﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ لاَ أُذْكَرُ إِلاَّ ذُكِرتَ :أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ.

(۳۲۳۴۷) مجاہد اللہ کے فرمان ﴿وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ پوچھا جائے گا کہ یہ آدمی کن لوگوں میں سے ہے؟ جواب دیا جائے گا کہ عرب میں سے، پوچھا جائے گا کہ عرب کے کون سے قبیلے سے؟ جواب دیا جائے گا قریش سے، ﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ کی تفسیر یہ ہے کہ جب بھی میرا ذکر ہوگا تمہارا بھی ذکر ہوگا، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ

مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ۔

(۳۲۳۴۸) حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي قَوْلِهِ ﴿أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ﴾ :بلى ، مُلِءَ حُكْمًا وَعِلْمًا ﴿وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ﴾ ، قَالَ :مَا أَثْقَلَ الْحِمْلَ الظَّهْرَ ﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ بَلَى ، لاَ يُذْكَرُ إِلاَّ ذُكِرْتَ مَعَهُ.

(۳۲۳۴۸) ابن شبرمہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن نے اللہ کے ارشاد ﴿أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ﴾ کی تفسیر میں فرمایا "کیوں نہیں! بلکہ آپ حکمت اور علم سے بھرے ہوئے ہیں"، ﴿وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ﴾ فرمایا کہ بوجھ نے پشت کو بوجھل نہیں کیا، ﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ کہ جب بھی اللہ کا ذکر ہوگا آپ کا ذکر بھی ساتھ ہوگا۔"

(۳۲۳۴۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حسين ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إِنَّ لِي أَسْمَاءً ، أَنَا مُحَمَّدٌ ، وَأَنَا أَحْمَدُ ، وَأَنَا الْمَاحِي يَمْحُو اللَّهُ بِي الْكُفْرَ ، وَأَنَا الْحَاشِرُ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمَي ، وَأَنَا الْعَاقِبُ. قَالَ لَهُ إِنْسَانٌ :مَا الْعَاقِبُ؟ قَالَ :لاَ نَبِيَّ بَعْدَهُ.

(بخاری ۳۵۳۲۔ مسلم ۱۸۲۸)

(۳۲۳۴۹) حضرت جبیر بن مطعم فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میرے بہت سے نام ہیں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، اور میں ماحی ہوں، میرے ذریعے اللہ کفر کو مٹائیں گے، اور میں حاشر ہوں، لوگوں کو میرے قدموں سے اٹھایا جائے گا، اور میں عاقب ہوں، ایک شخص نے عرض کیا کہ عاقب کا کیا معنی ہے؟ فرمایا کہ جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

(۳۲۳۵۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :مَرَّ بِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :أَنَا مُحَمَّدٌ ، وَأَحْمَدُ ، وَالْمُقَفِّي ، وَالْحَاشِرُ. (ترمذی ۳۶۸۔ ابن سعد ۱۰۴)

(۳۲۳۵۰) حضرت حذیفہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے اور فرمایا کہ میں محمد ہوں، احمد ہوں، مُقفّی ہوں اور حاشر ہوں۔

(۳۲۳۵۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ: سَمَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسه أَسْمَاءً ، فَمِنْهَا مَا حَفِظْنَا ، قَالَ :أَنَا مُحَمَّدٌ ، وَأَنَا أَحْمَدُ ، وَالْمُقَفِّي ، وَالْحَاشِرُ ، وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ ، وَنَبِيُّ الْمَلْحَمَةِ. (احمد ۴۰۴۔ ابن سعد ۱۰۵)

(۳۲۳۵۱) حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اپنے نام بیان فرمائے ان میں سے بعض ہم نے یاد کر لیے، فرمایا میں محمد ہوں، احمد ہوں، مُقفّی ہوں، حاشر ہوں، نبی التوبہ ہوں اور نبی الملحمہ ہوں۔

(۳۲۳۵۲) حَدَّثَنَا الْعَلاَءُ بْنُ عُصَيْمٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ ، عَنْ ثَوْبَانَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللَّهَ زَوَى لِي الأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا ، وَإِنَّ

أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا ، وَأُعْطِيت الْكَنْزَيْنِ الأَحْمَرَ وَالأَبْيَضَ ، قَالَ حَمَّادٌ : وَسَمِعْته مَرَّةً وَاحِدَةً يَقُولُ : فَأَوَّلْتهَا مُلْكَ فَارِسٍ وَالرُّومِ وَإِنِّي سَأَلْت رَبِّي لأُمَّتِي أَنْ لاَ يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ بِعَامَّةٍ ، وَلاَ يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ ، يَسْتَبِيحُ بَيْضَتَهُمْ ، وَإِنَّ رَبِّي قَالَ لِي : يَا مُحَمَّدُ ، إِنِّي إِذَا قَضَيْت قَضَاءً فَإِنَّهُ لاَ يُرَدُّ ، وَإِنِّي أُعْطِيك لأُمَّتِكَ أَنْ لاَ أُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ بِعَامَّةٍ ، وَلاَ أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيحُ بَيْضَتَهُمْ ، وَلَوْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بَيْنِ أَقْطَارِهَا ، أَوْ قَالَ : مِنْ أَقْطَارِهَا. (مسلم ۲۲۱۵۔ ابوداؤد ۴۲۴۹)

(۳۲۳۵۲) حضرت ثوبان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو لپیٹ دیا اور میں نے اس کے مشرق ومغرب دیکھے، اور میری امت کی حکومت وہاں تک جائے گی جہاں تک میرے لیے لپیٹا گیا، اور مجھے دو خزانے دیے گئے، سرخ وسفید، حماد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے راوی کو یہ کہتے سنا کہ ''میں نے اس کی تعبیر ملک فارس اور روم سے لی، اور میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میری امت کو عام قحط سے ہلاک نہ فرمانا، اور ان پر کوئی ایسا دشمن مسلط نہ فرمانا جو ان کو جڑ سے ختم کر دے، اور میرے رب نے مجھ سے فرمایا کہ اے محمد! جب میں کوئی فیصلہ کر دیتا ہوں تو وہ رد نہیں کیا جا سکتا، اور میں نے آپ کی یہ دعا قبول کر لی کہ ان کو عام قحط سے ہلاک نہیں کروں گا، اور ان پر غیروں میں سے کوئی دشمن مسلط نہیں کروں گا جو ان کو جڑ سے ختم کر دے، اگرچہ ان پر پوری طاقت جمع کر کے حملہ آور ہو۔

(۳۲۳۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُثْمَان بْنُ حَكِيم ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْعَالِيَةِ حَتَّى إِذَا مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ قَالَ : دَخَلَ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ ، وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيلاً ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْنَا ، فَقَالَ : سَأَلْتُ رَبِّي ثَلاَثًا ، فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً ، سَأَلْت رَبِّي أَنْ لاَ يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَأَعْطَانِيهَا ، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لاَ يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالْغَرَقِ فَأَعْطَانِيهَا ، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لاَ يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَرَدَّت عَلَيَّ.

(۳۲۳۵۳) حضرت سعد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن عوالی مدینہ سے تشریف لائے یہاں تک کہ جب مسجد بنی معاویہ سے گزرے تو اس میں داخل ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ پڑھیں اور آپ نے اللہ سے طویل دعا مانگی، پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے تین دعائیں کی، دو اللہ نے قبول فرمالیں اور ایک کے قبول کرنے سے انکار فرما دیا، میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہ فرمائے، اللہ نے اس کو قبول فرمالیا، اور میں نے اس سے سوال کیا کہ میری امت کو ڈوبنے کے عذاب سے ہلاک نہ فرمائے، اس کو بھی قبول فرمالیا، اور میں نے اس سے سوال کیا کہ ان کو آپس میں لڑنے سے بچالے، اس دعاء کو رد فرما دیا۔

(۳۲۳۵٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ ، قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حَرَّةِ بَنِي مُعَاوِيَةَ ،

وَاتَّبَعْتُ أَثَرَهُ حَتَّى ظَهَرَ عَلَيْهَا ، فَصَلَّى الضُّحَى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ طَوَّلَ فِيهِنَّ ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ :يَا حُذَيْفَةُ ، طَوَّلْتُ عَلَيْكَ ؟ قُلْتُ :اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ :إِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ ثَلاَثًا ، فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً ، سَأَلْتُهُ أَنْ لاَ يُظْهِرَ عَلَى أُمَّتِي غَيْرَهَا فَأَعْطَانِيهَا ، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لاَ يُهْلِكَهَا بِالسِّنِينَ فَأَعْطَانِيهَا ، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لاَ يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ ، فَمَنَعَنِي.

(۳۲۳۵۴) حضرت حذیفہ بن یمان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بنو معاویہ کے محلہ کی طرف تشریف لے گئے اور میں آپ کے پیچھے چلا، یہاں تک کہ آپ وہاں پہنچ گئے تو آپ نے چاشت کی آٹھ رکعات پڑھیں اور طویل پڑھیں، پھر مڑے اور فرمایا اے حذیفہ! میں نے تم پر طوالت کر دی؟ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، فرمایا کہ میں نے اللہ سے تین چیزوں کا سوال کیا دو اس نے عطاء فرما دیں اور ایک سے منع فرما دیا، میں نے سوال کیا کہ میری امت پر غیر کو غالب نہ کرنا، اس کو قبول فرما لیا، اور میں نے سوال کیا کہ اس کو قحط سے ہلاک نہ فرمانا، اس کو بھی قبول فرما لیا، اور میں نے سوال کیا کہ ان کو آپس کی جنگ میں مبتلا نہ فرمانا، اس کو منع فرما دیا۔

(۳۲۳۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتُهِيَ بِهِ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ، وَإِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُخْرَجُ بِهِ مِنَ الأَرْضِ ، فَيُقْبَضُ مِنْهَا ، وَإِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُهْبَطُ بِهِ مِنْ فَوْقِهَا ، فَيُقْبَضُ مِنْهَا ﴿إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى﴾ ، قَالَ :فَرَاشٌ بِهِ مِنْ ذَهَبٍ ، قَالَ :فَأُعْطِيَ ثَلاَثًا :أُعْطِيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ ، وَأُعْطِيَ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ، وَغُفِرَ لِمَنْ لاَ يُشْرِكُ بِاللهِ مِنْ أُمَّتِهِ الْمُقْحِمَاتُ.

(مسلم ۲۷۹۔ احمد ۳۸۷)

(۳۲۳۵۵) مُرّہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ کو معراج کروائی گئی تو آپ کو سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچایا گیا، جو چھٹے آسمان میں ہے، اور اسی تک وہ اعمال پہنچتے ہیں جو زمین سے لائے جاتے ہیں، اور وہاں سے ان سے لے لیے جاتے ہیں، اور اسی تک وہ چیزیں پہنچتی ہیں جو اوپر سے اتاری جاتی ہیں اور اس جگہ لے لی جاتی ہیں، ﴿إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى﴾ کا معنی ہے کہ سونے کی تتلیاں اس کو ڈھانپ لیتی ہیں، راوی کہتے ہیں کہ وہاں آپ کو تین چیزیں عطا کی گئیں، پانچ نمازیں، سورۂ بقرہ کی آخری آیات، اور آپ کی امت کے شرک نہ کرنے والوں کے گناہ معاف کر دیے گئے۔

(۳۲۳۵٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ :أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِالْبُرَاقِ وَهُوَ دَابَّةٌ أَبْيَضُ طَوِيلٌ ، يَضَعُ حَافِرَهُ عِنْدَ مُنْتَهَى طَرْفِهِ ، قَالَ :فَلَمْ يُزَايِلْ ظَهْرَهُ هُوَ وَجِبْرِيلُ حَتَّى أَتَيَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ ، وَفُتِحَتْ لَهُمَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ ، وَرَأَى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ ، قَالَ حذيفة :لَمْ يُصَلِّ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ. (ترمذی ۳۱۴۷۔ احمد ۳۹۴)

۳۲۲۳۵) حضرت حذیفہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس براق لایا گیا جو سفید لمبا جانور ہے، اور وہ اپنی نظر کی انتہاء پر قدم رکھتا ہے، آپ اس کی پیٹھ پر جبرئیل کے ساتھ بیٹھے رہے یہاں تک کہ بیت المقدس پہنچ گئے، اور ان کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیے گئے اور آپ نے جنت اور دوزخ کو دیکھا، حضرت حذیفہ فرماتے ہیں کہ بیت المقدس میں آپ نے نماز نہیں پڑھی۔

۳۲۲۳۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، قَالَ :لَمَّا أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِدَابَّةٍ دُونَ الْبُغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ ، يَضَعُ حَافِرَهُ عِنْدَ مُنْتَهَى طَرْفِهِ ، يُقَالُ لَهُ :الْبُرَاقُ ، وَمَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِيرٍ لِلْمُشْرِكِينَ فَنَفَرَتْ ، فَقَالُوا :يَا هَؤُلاَءِ ، مَا هَذَا ؟ قَالُوا :مَا نَرَى شَيْئًا ، مَا هَذِهِ إلاَّ رِيحٌ ، حَتَّى أَتَى بَيْتَ الْمَقْدِسِ ، فَأُتِيَ بِإِنَائَيْنِ فِي وَاحِدٍ خَمْرٌ وَفِي الآخَرِ لَبَنٌ ، فَأَخَذَ اللَّبَنَ ، فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ :هُدِيت وَهُدِيَتْ أُمَّتُك. ثُمَّ سَارَ إلَى مِصْرَ.

۳۲۲۳۶) حضرت عبداللہ بن شداد فرماتے ہیں کہ جب نبی ﷺ کو معراج کروائی گئی تو آپ کے پاس ایک جانور لایا گیا جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا، وہ اپنا پاؤں وہاں رکھتا تھا جہاں اس کی نظر کی انتہاء ہوتی اس کا نام براق تھا، اور رسول اللہ ﷺ مشرکین کے ایک قافلے کے پاس سے گزرے، وہ اونٹ بدک گئے، وہ کہنے لگے یہ کیا ہے؟ دوسروں نے جواب دیا کہ ہم کو تو کچھ نظر نہیں آرہا، یہ تو ایک ہوا ہی تھی، یہاں تک کہ آپ بیت المقدس پہنچ گئے، پھر آپ کے پاس دو برتن لائے گئے، ایک میں شراب اور دوسرے میں دودھ تھا، آپ نے دودھ کو لیا، جبرئیل نے کہا کہ آپ کو ہدایت دی گئی اور آپ کی امت کو بھی ہدایت دی گئی، پھر آپ مصر کی طرف چلے۔

۳۲۲۳۷) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، قَالَ :قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَمَّا كَانَ لَيْلَةُ أُسْرِيَ بِي ، وَأَصْبَحْتُ بِمَكَّةَ ، فَظِعْتُ بِأَمْرِي ، وَعَرَفْتُ أَنَّ النَّاسَ مُكَذِّبِي ، فَقَعَدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَزِلاً حَزِينًا ، فَمَرَّ بِهِ أَبُو جَهْلٍ فَجَاءَ حَتَّى جَلَسَ إلَيْهِ ، فَقَالَ لَهُ كَالْمُسْتَهْزِءِ :هَلْ كَانَ مِنْ شَيْءٍ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :وَمَا هُوَ ؟ قَالَ :إنِّي أُسْرِيَ بِي اللَّيْلَةَ ، قَالَ :إلَى أَيْنَ ؟ قَالَ :إلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، قَالَ :ثُمَّ أَصْبَحْت بَيْنَ أَظْهُرِنَا ؟ قَالَ :نَعَمْ ، فَلَمْ يُرِهِ أَنَّهُ يُكَذِّبُهُ مَخَافَةَ أَنْ يَجْحَدَ الْحَدِيثَ إنْ دَعَا قَوْمَهُ إلَيْهِ، قَالَ:أَتُحَدِّثُ قَوْمَك مَا حَدَّثْتنِي إنْ دَعَوْتُهُمْ إلَيْك؟ قَالَ:نَعَمْ ، قَالَ:هَيَّا يَامَعْشَرَ بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ هَلُمَّ ، قَالَ :فَتَنَفَّضَتِ الْمَجَالِسُ ، فَجَاؤُوا حَتَّى جَلَسُوا إلَيْهِمَا ، فَقَالَ لَهُ :حَدِّثْ قَوْمَك مَا حَدَّثْتنِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إنِّي أُسْرِيَ بِي اللَّيْلَةَ ، قَالُوا :إلَى أَيْنَ ؟ قَالَ :إلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، قَالُوا :ثُمَّ أَصْبَحْت بَيْنَ ظَهْرَانِينَا ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :فَبَيْنَ مُصَفِّقٍ وَبَيْنَ وَاضِعٍ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مُتَعَجِّبًا لِلْكَذِبِ - زَعَمَ -! وَقَالُوا لِي :أَتَسْتَطِيعُ أَنْ تَنْعَتَ لَنَا الْمَسْجِدَ ؟ قَالَ :وَفِي الْقَوْمِ مَنْ قَدْ سَافَرَ إلَى

ذَلِكَ الْبَلَدِ وَرَأَى الْمَسْجِدَ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فَذَهَبْتُ أَنْعَتُ لَهُمْ ، فَمَا زِلْتُ أَنْعَتُ لَهُمْ وَأَنْعَتُ حَتَّى الْتَبَسَ عَلَيَّ بَعْضُ النَّعْتِ ، فَجِيءَ بِالْمَسْجِدِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ حَتَّى وُضِعَ دُونَ دَارِ عَقِيلٍ - أَوْ دَارِ عِقَالٍ - ، فَنَعَتُّهُ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ ، فَقَالَ :الْقَوْمُ :أَمَّا النَّعْتُ فَوَاللهِ قَدْ أَصَابَ. (نسائی ۱۱۲۸۵۔ احمد ۳۰۹)

(۳۲۳۵۸) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب معراج کی رات ہوئی اور میں نے مکہ میں صبح کی تو میں اپنے معاملے میں حیران ہوگیا اور مجھے لگا کہ لوگ مجھے جھٹلائیں گے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ اکیلے غمزدہ بیٹھ گئے، چنانچہ ابوجہل آپ کے پاس سے گزرا تو آپ کے پاس آ کر بیٹھ گیا، اور آپ سے مذاق کے انداز میں کہا کہ کیا کچھ ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا جی ہاں! اس نے کہا کیا ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے آج رات معراج کروائی گئی، اس نے کہا کہاں کی؟ فرمایا بیت المقدس کی، اس نے کہا کہ پھر صبح آپ ہمارے پاس پہنچ گئے؟ فرمایا جی ہاں! اس نے تکذیب ظاہر نہ کی اس خوف سے کہ اگر وہ اپنی قوم کو آپ کے پاس بلائے گا تو کہیں آپ انکار نہ کردیں، چنانچہ اس نے کہا اے بنوکعب بن لوی کی جماعت! آؤ، چنانچہ مجلس چھٹ گئی اور وہ ان دونوں کے پاس آ کر بیٹھ گئے، اس نے آپ سے کہا کہ اپنی قوم کو بھی وہ بات بیان کیجئے جو آپ نے مجھے بیان کی تھی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آج رات مجھے معراج کروائی گئی، انہوں نے کہا کہاں کی؟ آپ نے فرمایا بیت المقدس کی، وہ کہنے لگے پھر صبح کے وقت آپ ہمارے پاس پہنچ گئے؟ آپ نے فرمایا جی ہاں! کہتے ہیں کہ بعض تالیاں پیٹنے لگے اور بعض نے تعجب سے اپنے سر پر ہاتھ رکھا، اور مجھے کہنے لگے کہ کیا آپ ہمیں مسجد کی صفت بیان کرسکتے ہیں؟ اور لوگوں میں سے بعض نے اس شہر کا سفر کیا ہوا تھا اور مسجد کو دیکھا ہوا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں ان کو صفت بیان کرنے لگا، یہاں تک کہ بعض صفات میں مجھے شک ہو گیا، چنانچہ مسجد کو میرے سامنے لایا گیا جبکہ میں اس کو دیکھ رہا تھا، اور دار عقیل یا دار عقال کے سامنے رکھ دی گئی، میں اس کو دیکھ کر اس کی صفت بیان کرنے لگا، لوگ کہنے لگے کہ صفت تو بخدا بالکل درست ہے۔

(۳۲۳۵۹) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :بَيْنَمَا جِبْرِيلُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ سَمِعَ نَقِيضًا مِنْ فَوْقِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ ، فَقَالَ :لَقَدْ فُتِحَ بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ مَا فُتِحَ قَطُّ ، قَالَ :فَأَتَاهُ مَلَكٌ ، فَقَالَ :أَبْشِرْ بِنُورَيْنِ أُوتِيتَهُمَا لَمْ يُعْطَهُمَا مَنْ كَانَ قَبْلَكَ :فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ، لَمْ تَقْرَأْ مِنْهَا حَرْفًا إِلاَّ أُعْطِيته.

(مسلم ۵۵۴۔ حاکم ۵۵۸)

(۳۲۳۵۹) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ اس دوران کہ جبرائیل رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ نے اپنے اوپر ٹوٹنے کی آواز سنی، آپ نے سر اٹھایا تو فرمایا کہ آسمان کا ایک دروازہ کھولا گیا ہے جو آج سے پہلے کبھی نہیں کھلا تھا، چنانچہ آپ کے پاس ایک فرشتہ آیا اور اس نے کہا کہ آپ کو دو نوروں کی بشارت ہو جو آپ کو عطا کیے گئے ہیں اور آپ سے پہلے کسی کو عطا نہیں کیے گئے، سورۃ الفاتحہ اور سورہ البقرہ کی آخری آیات، آپ ان میں سے جس حرف کو پڑھیں گے آپ کو عطا کردیا جائے گا۔

(٣٢٣٦٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ قَيْسٍ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ أَبِي بُرْدَةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا الْحَارِثُ بْنُ أُقَيْشٍ فَحَدَّثَ الْحَارِثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهِ أَكْثَرُ مِنْ مُضَرَ.

(۳۲۳۶۰) عبداللہ بن قیس کہتے ہیں کہ میں ایک رات حضرت ابو بردہ کے پاس تھا کہ حارث بن اُقیش ہمارے پاس آئے، اور انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں بعض لوگ ایسے ہوں گے جن کی شفاعت سے قبیلہ مضر کے لوگوں سے بھی زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔

(٣٢٣٦١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَشْفَعُ لِلرَّجُلِ وَلأَهْلِ بَيْتِهِ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهِ.

(ترمذی ۲۴۴۰۔ احمد ۶۳)

(۳۲۳۶۱) حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں بعض لوگ ایسے ہوں گے جو کسی آدمی اور اس کے اہل بیت کے لئے شفاعت کریں گے اور وہ اس کی شفاعت سے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

(٣٢٣٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَقَدْ أُوذِيتُ فِي اللهِ وَمَا يُؤْذَى أَحَد ، وَلَقَدْ أُخِفْتُ فِي اللهِ وَمَا يُخَافُ أَحَد ، وَلَقَدْ أَتَتْ عَلَيَّ ثَالِثَةٌ مَا بَيْنَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مَا لِي وَلِبِلاَلٍ طَعَامٌ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلاَّ مَا وَارَاهُ إِبِطُ بِلاَلٍ. (ابن ماجہ ۱۵۱۔ احمد ۱۲۰)

(۳۲۳۶۲) حضرت انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اللہ کے راستے میں اتنی اذیتیں دی گئیں جتنی کسی کو نہیں دی گئیں، اور مجھے اللہ کے بارے میں اتنا ڈرایا گیا جتنا کسی اور کو نہیں ڈرایا گیا، اور ہم پر تیسری رات ایسی آئی کہ میرے اور بلال کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں تھی جس کو کوئی کلیجہ رکھنے والا شخص کھائے، سوائے اس کے جس کو بلال کی بغل چھپا لے۔

(٣٢٣٦٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي لأَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ ، إِنِّي لأَعْرِفُهُ الآنَ. (مسلم ۱۷۸۲۔ ترمذی ۳۶۲۴)

(۳۲۳۶۳) حضرت جابر بن سمرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں مکہ میں ایسے پتھر کو پہچانتا ہوں جو مجھے میری بعثت سے پہلے سلام کرتا تھا، میں اس کو اب بھی پہچانتا ہوں۔

(٣٢٣٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ تَجَلَّى لِي فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَسَأَلَنِي : فِيمَ اخْتَصَمَ الْمَلأُ الأَعْلَى؟ قَالَ : فَقُلْتُ : رَبِّي لاَ عِلْمَ لِي بِهِ ، قَالَ : فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ ، أَوْ وَضَعَهَا

بَيْنَ ثَدْيَيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ كَتِفَيَّ ، فَمَا سَأَلَنِي عَنْ شَيْءٍ إلاَّ عَلِمته.

(۳۲۳۶۴) حضرت عبدالرحمٰن بن سابط فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے بہتر صورت میں تجلی فرمائی اور مجھ سے سوال کیا کہ ملأ اعلیٰ کس چیز کے بارے میں جھگڑتے ہیں، میں نے عرض کیا اے میرے رب! اس کا علم نہیں، کہتے ہیں کہ پھر اللہ نے اپنا ہاتھ میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا یہاں تک کہ میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے میں پائی، یا فرمایا کہ اللہ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا یہاں تک کہ میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے کندھوں کے درمیان پائی، اور سے جس چیز کے بارے میں بھی سوال کیا اس کو میں نے جان لیا۔

(۳۲۳۶۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ، قَالَ :بَعَثَنِي طَلْحَةَ إلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأَدْعُوَهُ ، قَالَ :فَأَقْبَلْت وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسِ ، قَالَ :فَنَظَرَ إلَيَّ فَاسْتَحْيَيْت فَقُلْتُ :أَجِبْ أَبَا طَلْحَةَ ، فَقَالَ لِلنَّاسِ :قُومُوا ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ رَسُولَ اللهِ ، إنَّمَا صَنَعْت شَيْئًا لَك ، قَالَ :فَمَسَّهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَعَا فِيهَا بِالْبَرَ وَقَالَ :أَدْخِلْ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِي عَشْرَةً ، فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ، فَمَا زَالَ يُدْخِلُ عَشْرَةً وَيُخْرِجُ عَشْرَ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ إلاَّ دَخَلَ فَأَكَلَ حَتَّى شَبِعَ ، ثُمَّ هَيَّأَهَا فَإِذَا هِيَ مِثْلُهَا حِينَ أَكَلُوا مِنْهَا.

(مسلم ۱۶۱۲۔ احمد

(۳۲۳۶۵) حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی طرف آپ کو بلانے کے لئے چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا جبکہ آپ لوگوں کے ساتھ تھے، آپ نے مجھے دیکھا تو میں شرمایا، اور میں نے عرض کیا طلحہ کے پاس چلیے، آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ اٹھو، ابوطلحہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں نے تو صرف آپ کے لیے چیز کی تھی، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو ہاتھ لگایا اور اس میں برکت کی دعا فرمائی، اور فرمایا کہ میرے دس صحابہ کو بلاؤ، انہ نے کھایا یہاں تک کہ سیر ہو گئے، چنانچہ آپ مسلسل دس کو بلاتے اور دس کو فارغ کرتے رہے یہاں تک کہ کوئی نہ بچا جو کھانا سیر نہ ہو گیا ہو، پھر آپ نے اس کو برابر کیا تو وہ اتنا ہی تھا جتنا کھانے سے پہلے تھا۔

(۳۲۳۶۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، عَنْ سَمُرَةَ جُنْدُب :أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِقَصْعَةٍ مِنْ ثَرِيدٍ فَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ فَتَعَاقَبُوهَا الظُّهْرِ مِنْ غُدْوَةٍ ، يَقُومُ قَوْمٌ وَيَجْلِسُ آخَرُونَ ، فَقَالَ رَجُلٌ :يَا سَمُرَةُ أَكَانَتْ تُمَدُّ ؟ قَالَ سَمُرَةُ :مِنْ شَيْءٍ كُنَّا نَعْجَبُ ؟ مَا كَانَتْ تُمَدُّ إلاَّ مِنْ هَاهُنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إلَى السَّمَاءِ. (ترمذی ۳۶۲۵۔ احمد ۱۸)

(۳۲۳۶۶) حضرت سمرہ بن جندب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ثرید کا ایک پیالہ لایا گیا اور لوگوں کے سامنے ر گیا، وہ ایک دوسرے کے بعد صبح سے دو پہر تک آ کر کھاتے رہے، ایک جماعت اٹھتی اور دوسری بیٹھ جاتی، ایک آدمی نے پوچھا

سمرہ! کیا وہ بڑھ رہا تھا؟ سمرہ نے فرمایا کہ بھلا ہمیں کس چیز پر تعجب ہوتا، وہ تو وہاں سے بڑھ رہا تھا اور انہوں نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔

(۳۲۳۶۷) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قُلْت لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ : حَدِّثْنِي بِحَدِيثٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْته مِنْهُ أَرْوِيهِ عَنْك ، فَقَالَ جَابِرٌ : كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فِيهِ فَلَبِثْنَا ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ لاَ نَطْعَمُ طَعَامًا ، وَلاَ نَقْدِرُ عَلَيْهِ ، فَعَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ كُدْيَةٌ ، فَجِئْت إلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، هَذِهِ كُدْيَةٌ قَدْ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ ، فَرَشَشْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ ، قَالَ : فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَطْنُهُ مَعْصُوبٌ بِحَجَرٍ ، فَأَخَذَ الْمِعْوَلَ ، أَوِ الْمِسْحَاةَ ، ثُمَّ سَمَّى ثَلاَثًا ، ثُمَّ ضَرَبَ ، فَعَادَتْ كَثِيبًا أَهْيَلَ.

فَلَمَّا رَأَيْت ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ائْذَنْ لِي ، فَأَذِنَ لِي ، فَجِئْت امْرَأَتِي ، فَقُلْتُ : ثَكِلَتْك أُمُّك ، قَدْ رَأَيْت مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لاَ أَصْبِرُ عَلَيْهِ ، فَمَا عِنْدَكِ ؟ قَالَتْ : عِنْدِي صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ ، وَعَنَاقٌ ، قَالَ : فَطَحَنَّا الشَّعِيرَ ، وَذَبَحْنَا الْعَنَاقَ وَسَلَخْنَاهَا وَجَعَلْنَاهَا فِي الْبُرْمَةِ ، وَعَجَنَّا الشَّعِيرَ ، ثُمَّ رَجَعْت إلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَبِثْت سَاعَةً ، وَاسْتَأْذَنْته فَأَذِنَ لِي ، فَجِئْت فَإِذَا الْعَجِينُ قَدْ أَمْكَنَ ، فَأَمَرْتهَا بِالْخَبْزِ ، وَجَعَلْت الْقِدْرَ عَلَى الأَثَافِيِّ ، ثُمَّ جِئْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْته ، فَقُلْتُ : إنَّ عِنْدَنَا طُعَيِّمًا لَنَا ، فَإِنْ رَأَيْت أَنْ تَقُومَ مَعِي أَنْتَ وَرَجُلٌ أَوْ رَجُلاَنِ مَعَك فَعَلْت ، قَالَ : وَكَمْ هُوَ ؟ قُلْتُ : صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ ، وَعَنَاقٌ ، قَالَ : ارْجِعْ إلَى أَهْلِكَ وَقُلْ لَهَا : لاَ تَنْزِعِ الْبُرْمَةَ مِنَ الأَثَافِيِّ ، وَلاَ تُخْرِجِي الْخُبْزَ مِنَ التَّنُّورِ حَتَّى آتِيَ.

ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ : قُومُوا إلَى بَيْتِ جَابِرٍ ، قَالَ : فَاسْتَحْيَيْت حَيَاءً لاَ يَعْلَمُهُ إلاَّ اللَّهُ ، فَقُلْتُ لاِمْرَأَتِي ثَكِلَتْك أُمُّك ، جَائَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ ، فَقَالَتْ : أَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَكَ عَنِ الطَّعَامِ ؟ فَقُلْتُ : نَعَمْ ، فَقَالَتْ : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَدْ أَخْبَرْته بِمَا كَانَ عِنْدَنَا ، قَالَ : فَذَهَبَ عَنِّي بَعْضُ مَا كُنْت أَجِدُ ، وَقُلْت لَهَا : صَدَقْت.

قَالَ : فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ ، ثُمَّ قَالَ : لأَصْحَابِهِ : لاَ تَضَاغَطُوا ، ثُمَّ بَرَكَ عَلَى التَّنُّورِ وَعَلَى الْبُرْمَةِ ، ثُمَّ جَعَلْنَا نَأْخُذُ مِنَ التَّنُّورِ الْخُبْزَ وَنَأْخُذُ اللَّحْمَ مِنَ الْبُرْمَةِ ، فَنَثْرُدُ وَنَغْرِفُ وَنُقَرِّبُ إلَيْهِمْ ، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لِيَجْلِسْ عَلَى الصَّحْفَةِ سَبْعَةٌ ، أَوْ ثَمَانِيَةٌ ، قَالَ : فَلَمَّا أَكَلُوا كَشَفْنَا التَّنُّورَ وَالْبُرْمَةَ ، فَإِذَا هُمَا قَدْ عَادَا إلَى أَمْلإِ مَا كَانَا ، فَنَثْرُدُ وَنَغْرِفُ وَنُقَرِّبُ إلَيْهِمْ ، فَلَمْ نَزَلْ نَفْعَلُ كَذَلِكَ ، كُلَّمَا فَتَحْنَا التَّنُّورَ وَكَشَفْنَا عَنِ الْبُرْمَةِ وَجَدْنَاهُمَا أَمْلأَ مَا كَانَا ، حَتَّى شَبِعَ الْمُسْلِمُونَ كُلُّهُمْ

وَبَقِيَ طَائِفَةٌ مِنَ الطَّعَامِ ، فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ النَّاسَ قَدْ أَصَابَتْهُمْ مَخْمَصَةٌ فَكُلُوا وَأَطْعِمُوا.

قَالَ :فَلَمْ نَزَلْ يَوْمَنَا نَأْكُلُ وَنُطْعِمُ ، قَالَ :وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُمْ كَانُوا ثَمَانِمِئَةٍ ، أَوْ ثَلاثَمِئَةٍ.

(بخاری ۴۱۰۲۔ مسلم ۶۱۰

(۳۲۳۶۷) ایمن فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ سے عرض کیا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث بیان کریں جو آپ نے ان سے سنی ہو میں اس کو آپ کے حوالے سے روایت کروں گا، حضرت جابر نے فرمایا کہ ہم خندق کے دن رسول اللہ ﷺ کے پاس خندق کھود رہے تھے، چنانچہ ہم نے تین دن نہ کچھ کھایا اور نہ اس پر قادر تھے، چنانچہ خندق میں ایک چٹان آڑے آ گئی، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ چٹان خندق میں آڑھے آ گئی ہے، ہم نے اس پر پانی چھڑکا چنانچہ رسول اللہ ﷺ اٹھے اور آپ کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا تھا، آپ نے کدال کو یا پھاوڑے کو پکڑا، پھر تین مرتبہ بسم اللہ پڑھی پھر اس پر ضرب لگائی تو وہ ریت کی طرح ہو گیا۔

(۲) جب میں نے رسول اللہ ﷺ کی یہ حالت دیکھی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے، آپ نے مجھے اجازت دی، میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور میں نے کہا تجھے تیری ماں روئے، میں نے رسول اللہ ﷺ کی ایسی حالت دیکھی ہے جس پر مجھے صبر نہیں آتا، تمہارے پاس کیا ہے؟ انہوں نے کہا میرے پاس ایک صاع جو اور بکری کا چھ ماہ کا بچہ ہے، کہتے ہیں کہ ہم نے جو کوٹے اور بکری کو ذبح کیا، اور ہم نے اس کی کھال اتاری اور اس کو ہنڈیا میں ڈال دیا اور جو کا آٹا گوندھا پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور ایک گھڑی ٹھہرا اور پھر آپ سے اجازت طلب کی آپ نے اجازت دے دی، پھر میں آیا تو آٹا تیار تھا میں نے اس کو روٹیاں پکانے کا کہا اور ہنڈیا کو چولہے پر چڑھایا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر سرگوشی کی، میں نے عرض کیا کہ ہمارے پاس تھوڑا سا کھانا ہے، اگر آپ اور آپ کے ساتھ ایک یا دو آدمی میرے ساتھ شریک آجائیں تو بہتر ہے، آپ نے پوچھا کہ وہ کتنا ہے؟ میں نے عرض کیا ایک صاع جو اور ایک بکری کا بچہ ہے، آپ نے فرمایا اپنے گھر جاؤ اور گھر والوں سے کہو کہ ہنڈیا چولہے سے نہ اتاریں اور روٹیوں کو تنور سے نہ نکالیں یہاں تک کہ میں آجاؤں۔

(۳) پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ جابر کے گھر کی طرف چلو، کہتے ہیں کہ مجھے ایسی شرم آئی کہ اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا، میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ تیری ماں تجھے روئے رسول اللہ ﷺ تیرے گھر تمام صحابہ کے ساتھ آرہے ہیں، اس نے کہا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے تم سے کھانے کا پوچھا تھا؟ میں نے کہا جی ہاں! اس نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، آپ نے ان کو اپنا کھانا بتلا دیا ہے، میری پریشانی کم ہوگئی اور میں نے کہا کہ تم نے سچ کہا۔

(۴) کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ آئے اور اندر داخل ہو گئے اور آپ نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ ہجوم نہ کرو، پھر آپ نے تنور اور ہنڈیا پر برکت کی دعا فرمائی، اور ہم تنور سے روٹی اور ہنڈیا سے گوشت لیتے رہے اور ثرید بنا کر لوگوں کو پیش کرتے

رہے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک پیالے پر سات یا آٹھ آدمی بیٹھیں، جب انہوں نے کھالیا تو ہم نے تنور سے پردہ ہٹایا اور ہنڈیا سے ڈھکن اٹھایا، تو وہ پہلے سے زیادہ بھرے ہوئے تھے، پھر ہم ثرید کرتے اور چمچ بھر کر اس میں ڈالتے اور ان کے قریب کرتے اور ایسا ہی کرتے رہے، جب بھی تنور کھولتے اور ہنڈیا کھولتے ان کو پہلے سے زیادہ بھرا ہوا پاتے، یہاں تک کہ تمام مسلمان سیر ہو گئے، اور کھانا بھی بچ گیا، رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا کہ لوگوں کو بھوک لگی ہے اس لئے تم کھاؤ اور کھلاؤ، کہتے ہیں کہ ہم سارا دن کھاتے اور کھلاتے رہے، کہتے ہیں کہ ہم اس وقت آٹھ سو یا تین سو تھے۔

(٣٢٣٦٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :تُوُفِّيَ - أَوِ اُسْتُشْهِدَ - عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ ، فَاسْتَعَنْتُ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غُرَمَائِهِ أَنْ يَضَعُوا مِنْ دَيْنِهِمْ شَيْئًا ، فَأَبَوْا ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اذْهَبْ فَصَنِّفْ تَمْرَكَ أَصْنَافًا ، ثُمَّ أَعْلِمْنِي ، قَالَ :فَفَعَلْت فَجَعَلْتُ الْعَجْوَةَ عَلَى حدَةٍ ، وَصَنَّفْته أَصْنَافًا ، ثُمَّ أَعْلَمْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :فَجَاءَ فَقَعَدَ عَلَى أَعْلاَهُ ، أَوْ فِي وَسَطِهِ ، ثُمَّ قَالَ :كِلْ لِلْقَوْمِ ، فَكِلْتُ لَهُمْ حَتَّى وَفَّيْتهُمْ ، وَهِيَ تَمْرِي ، كَأَنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ شَيْءٌ. (بخاری ۲۱۲۷۔ احمد ۳۱۳)

(٣٢٣٦٨) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام فوت ہوئے، یا فرمایا کہ شہید ہوئے تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے ان کے قرض خواہوں پر مدد چاہی کہ وہ اپنے قرضے سے کچھ چھوڑ دیں، انہوں نے انکار کیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ جاؤ اور اپنی کھجوروں کی ڈھیریاں لگاؤ اور پھر مجھے بتاؤ، کہتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا اور عجوہ کو علیحدہ کیا اور علیحدہ علیحدہ ڈھیریاں لگادیں پھر رسول اللہ ﷺ کو بتایا، کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ آئے اور ان کے اوپر کی طرف یا ان کے درمیان میں بیٹھ گئے پھر فرمایا کہ لوگوں کے لئے وزن کرو، میں نے وزن کیا یہاں تک کہ ان کو پورا پورا دے دیا، اور میری کھجوروں میں کوئی کمی واقع نہ ہوئی۔

(٣٢٣٦٩) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أُنَيْسِ بْنِ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : خَرَجَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا ، فَقَالَ :اُدْعُ لِي أَصْحَابَك ، يَعْنِي أَصْحَابَ الصُّفَّةِ ، فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُهُمْ رَجُلاً رَجُلاً أُوقِظُهُمْ حَتَّى جَمَعْتُهُمْ ، فَجِئْنَا بَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَّا فَأَذِنَ لَنَا ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ :وَوُضِعَتْ بَيْنَ أَيْدِينَا صَحْفَةٌ فِيهَا صَنِيعٌ قَدْرُ مُدٍّ مِنْ شَعِيرٍ ، قَالَ : فَوَضَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَيْهَا ، فَقَالَ :خُذُوا بِسْمِ اللهِ ، فَأَكَلْنَا مَا شِئْنَا ، ثُمَّ رَفَعْنَا أَيْدِينَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وُضِعَتِ الصَّحْفَةُ :وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ، مَا أَمْسَى فِي آلِ مُحَمَّدٍ طَعَامٌ غَيْرُ شَيْءٍ تَرَوْنَهُ ، فَقِيلَ لأَبِي هُرَيْرَةَ :قَدْرُ كَمْ كَانَتْ حِينَ فَرَغْتُمْ ، قَالَ :مِثْلَهَا حِينَ وُضِعَتْ إلاَّ أَنَّ فِيهَا أَثَرَ الأَصَابِعِ. (طبرانی ۲۹۲۸)

(۳۲۳۶۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ہمارے پاس آئے اور فرمایا کہ میرے پاس اپنے ساتھیوں کو بلاؤ یعنی اصحاب صفہ کو، میں ایک ایک آدمی کو تلاش کرنے لگا، اوران کو بیدار کر کے جمع کرنے لگا، پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر آئے اور اجازت چاہی آپ نے اجازت دے دی، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے سامنے ایک پیالہ رکھا گیا جس میں ایک مد جو کے بقدر کھانا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ اللہ کے نام پر لے لو، ہم نے جتنا چاہا کھایا، پھر ہم نے اپنے ہاتھ اٹھا لیے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ پیالہ رکھا گیا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے آل محمد میں اس کے علاوہ کوئی کھانا نہیں جو تم دیکھ رہے ہو، حضرت ابو ہریرہ سے کہا گیا کہ جب تم فارغ ہوئے اس وقت کتنا بچا ہوا تھا؟ انہوں نے فرمایا اتنا ہی جتنا رکھتے ہوئے تھا، مگر اس میں انگلیوں کے نشانات تھے۔

(۳۲۳۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُوسَى الْجُهَنِيُّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ . سَمِعْته يَقُولُ : قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجُلَسَائِهِ يَوْمًا : أَيَسُرُّكُمْ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ ؟ قَالُوا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ : أَفَيَسُرُّكُمْ أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ ؟ قَالُوا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ : فَإِنَّ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُلُثَا أَهْلِ الْجَنَّةِ ، إِنَّ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِشْرُونَ وَمِئَةُ صَفٍّ ، وَإِنَّ أُمَّتِي مِنْ ذَلِكَ ، ثَمَانُونَ صَفًّا.

(مسلم ۲۰۰۔ احمد ۴۵۳)

(۳۲۳۷۰) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل مجلس سے فرمایا کہ کیا اس پر تم خوش ہو کہ تم اہل جنت کا ایک تہائی ہو؟ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا کہ پھر کیا تم اس پر خوش ہو کہ تم اہل جنت کا نصف ہو؟ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ پھر میری امت قیامت کے دن اہل جنت کا دو تہائی ہوگی، لوگ قیامت کے دن ایک سو بیس صفوں میں ہوں گے اور میری امت کی اسی صفیں ہوں گی۔

(۳۲۳۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُونَ وَمِئَةُ صَفٍّ ، هَذِهِ الأُمَّةُ مِنْهَا ثَمَانُونَ صَفًّا. (ترمذی ۲۵۴۶۔ احمد ۳۴۷)

(۳۲۳۷۱) حضرت بریدہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی، اور اس امت کی اسی صفیں ہوں گی۔

(۳۲۳۷۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ : سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : وَعَدَنِي رَبِّي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا ، مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا ، لاَ حِسَابَ عَلَيْهِمْ ، وَلاَ عَذَابَ ، وَثَلاَثُ حَثَيَاتٍ مِنْ حَثَيَاتِ رَبِّي. (ترمذی ۲۴۳۷۔ احمد ۲۵۰)

(۳۲۳۷۲) حضرت ابوامامہ باہلی فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے رب نے مجھ سے وعدہ

کیا ہے کہ میری امت میں سے ایسے ستر ہزار کو جنت میں داخل فرمائیں گے کہ ہر ہزار کے ساتھ ایسے ستر ہزار ہوں گے جن پر کوئی حساب ہوگا نہ عذاب، پھر میرے رب کی تین لپیں ہوں گی۔

(۳۲۳۷۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ حَصِيرَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَيْفَ أَنْتُمْ وَرُبْعُ الْجَنَّةِ ، لَكُمْ رُبُعُهَا ، وَلِسَائِرِ النَّاسِ ثَلَاثَةُ أَرْبَاعِهَا ، قَالَ : فَقَالُوا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ : فَكَيْفَ أَنْتُمْ وَثُلُثُهَا ، قَالُوا : فَذَاكَ كَثِيرٌ ، قَالَ : فَكَيْفَ أَنْتُمْ وَالشَّطْرُ ، قَالُوا : فَذَاكَ أَكْثَرُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَهْلُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِشْرُونَ وَمِئَةُ صَفٍ ، أَنْتُمْ ثَمَانُونَ صَفًّا.

(احمد ۴۵۳۔ ابو یعلی ۵۳۳۷)

(۳۲۳۷۳) حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا کیا خیال ہے جنت کے ایک چوتھائی حصے کے بارے میں، کہ تمہارے لئے اس کا ایک چوتھائی اور بقیہ لوگوں کے لئے تین چوتھائی ہو؟ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، پھر فرمایا کہ پھر جنت کے ایک تہائی کے بارے میں کیا خیال ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ تو بہت ہے، پھر آپ نے فرمایا کہ تم نصف کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ یہ تو بہت ہی زیادہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اہل جنت قیامت کے دن ایک سو بیس صفوں میں ہوں گے اور تم اسی صفوں میں ہو گے۔

(۳۲۳۷٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا بُدَيْلٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُونَ وَمِئَةُ صَفٍّ ، ثَمَانُونَ مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ.

(۳۲۳۷۴) حضرت کعب فرماتے ہیں کہ اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی اور اس امت کی اسی صفیں ہوں گی۔

(۳۲۳۷٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَمَّا انْتَهَيْتُ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى إِذَا وَرَقُهَا أَمْثَالُ آذَانِ الْفِيلَةِ وَإِذَا نَبْقُهَا أَمْثَالُ الْقِلَالِ ، فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ أَمْرِ اللهِ مَا غَشِيَهَا تَحَوَّلَتْ فَذَكَرْتُ الْيَاقُوتَ. (بخاری ۳۲۰۷۔ احمد ۱۲۸)

(۳۲۳۷۵) حضرت انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب میں سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچا تو اس کے پتے ہاتھی کے کانوں جتنے تھے، اس کا پھل بڑے مٹکوں کی طرح تھا، جب اس کو اللہ کے حکم سے عجیب کیفیت طاری ہوئی تو وہ بدل گیا اور مجھے یاقوت یاد آ گیا۔

(۳۲۳۷٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : مَا شَمَمْتُ رِيحًا قَطُّ مِسْكًا ، وَلَا عَنْبَرًا أَطْيَبَ مِنْ رِيحِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلَا مَسِسْتُ خَزًّا ، وَلَا حَرِيرًا أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (بخاری ۳۵۶۱۔ مسلم ۱۸۱۴)

(۳۲۳۷۶) حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نے مشک یا عنبر اور کوئی بھی خوشبو رسول اللہ ﷺ کی خوشبو سے زیادہ اچھی نہیں سونگھی، اور میں نے خالص عنبر یا خالص ریشم رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم نہیں پایا۔

(۳۲۳۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ ذَيَّالِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ ، حَتَّى إِذَا دُفِعْنَا إِلَى حَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ بَنِي النَّجَّارِ إِذَا فِيهِ جَمَلٌ قَطِمٌ - يَعْنِي : هَائِجًا - لاَ يَدْخُلُ الْحَائِطَ أَحَدٌ إِلاَّ شَدَّ عَلَيْهِ ، قَالَ : فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى الْحَائِطَ فَدَعَا الْبَعِيرَ فَجَاءَ وَاضِعًا مِشْفَرَهُ فِي الأَرْضِ حَتَّى بَرَكَ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هَاتُوا خِطَامًا ، فَخَطَمَهُ وَدَفَعَهُ إِلَى أَصْحَابِهِ ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى النَّاسِ ، فَقَالَ : إِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ إِلاَّ وَيَعْلَمُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ غَيْرَ عَاصِي الْجِنِّ وَالإِنْسِ. (احمد ۳۱۰۔ دارمی ۱۸)

(۳۲۳۷۷) حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر سے واپس آئے، یہاں تک کہ جب بنو نجار کے باغ تک پہنچے تو اس میں ایک وحشی اونٹ تھا، جو بھی اس باغ میں داخل ہوتا اس پر حملہ کر دیتا، نبی کریم ﷺ آئے اور اونٹ کو بلایا، وہ زمین میں اپنا جبڑا گھسیٹتا ہوا آیا اور اس نے آپ کے سامنے گھٹنے ٹیک دیے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نکیل لاؤ، آپ نے اس کو نکیل ڈالی اور اس کے مالکوں کے حوالے کر دیا، پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ آسمان و زمین کے درمیان کوئی بھی ایسا نہیں جو یہ نہ جانتا ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں، سوائے نافرمان انسانوں اور جنوں کے۔

(۳۲۳۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ خَلِيلٍ مِنْ خُلَّته ، غَيْرَ أَنَّ اللَّهَ قَدِ اتَّخَذَ صَاحِبَكُمْ خَلِيلاً. قَالَ وَكِيعٌ : مِنْ خِلِّهِ. (مسلم ۱۸۵۶۔ ترمذی ۳۶۵۵)

(۳۲۳۷۸) حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں ہر دوست کی دوستی سے بری ہوں، مگر اللہ نے تمہارے ساتھی کو دوست بنایا ہے، وکیع کی روایت میں "من خلہ" ہے۔

(۳۲۳۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بن السَائب ، عَنْ زَاذَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ لِلَّهِ مَلاَئِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الأَرْضِ يُبَلِّغُونَنِي عَنْ أُمَّتِي السَّلاَمَ.

(۳۲۳۷۹) حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے بعض فرشتے زمین میں چکر لگانے والے ہیں جو میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔

(۳۲۳۸۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبراهيم ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مَعَنَا مَاءٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا : اُطْلُبُوا مَنْ مَعَهُ فَضْلُ مَاءٍ ، فَأُتِيَ بِمَاءٍ فَصَبَّهُ فِي إِنَاءٍ ، ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ فِيهِ ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ

أَصَابِعِهِ ، ثُمَّ قَالَ : حَيَّ عَلَى الطَّهُورِ الْمُبَارَكِ ، وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللهِ ، قَالَ : فَشَرِبْنَا مِنْهُ ، قَالَ عَبْدُ اللهِ وَكُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَنَحْنُ نَأْكُلُ. (بخاری ۳۵۷۹۔ احمد ۴۰۱)

(۳۲۳۸۰) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ اس دوران کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور ہمارے پاس پانی نہیں تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کسی کے پاس بچا کھچا پانی ہو لاؤ، آپ کے پاس پانی لایا گیا، آپ نے اس کو ایک برتن میں ڈالا پھر اپنا ہاتھ اس میں ڈالا، تو آپ کی انگلیوں سے پانی نکلنے لگا، پھر آپ نے فرمایا کہ مبارک پاک پانی اور اللہ کی طرف سے برکت پر آؤ، کہتے ہیں کہ ہم نے اس میں سے پیا، حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ ہم کھاتے ہوئے کھانے کی تسبیح سنا کرتے تھے۔

(۳۲۳۸۱) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ نُبَيْحِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْعَنَزِيِّ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ ، فَجَاءَ رَجُلٌ بِفَضْلِهِ فِي إِدَاوَةٍ فَصَبَّهُ فِي قَدَحٍ ، قَالَ : فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ أَتَوْا بَقِيَّةَ الطَّهُورِ وَقَالُوا : تَمَسَّحُوا تَمَسَّحُوا ، قَالَ : فَسَمِعَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : عَلَى رِسْلِكُمْ ، قَالَ : فَضَرَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ فِي جَوْفِ الْمَاءِ ، ثُمَّ قَالَ : أَسْبِغُوا الطَّهُورَ ، قَالَ : فَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ : وَالَّذِي أَذْهَبَ بَصَرِه لَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَفَعَ يَدَهُ حَتَّى تَوَضَّؤُوا أَجْمَعُونَ ، فَقَالَ الأَسْوَدُ : حَسِبتهُ قَالَ : كُنَّا مِئَتَيْنِ أَوْ زِيَادَةً.

(بخاری ۳۵۷۶۔ احمد ۲۹۲)

(۳۲۳۸۱) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا تو نماز کا وقت ہو گیا، ایک آدمی ایک برتن میں بچا ہوا پانی لایا، اس نے اس کو ایک پیالے میں ڈال دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا پھر لوگ اپنا وضو کا بچا ہوا پانی لانے لگے اور کہنے لگے کہ مسح کر لو مسح کر لو، رسول اللہ ﷺ نے ان کو سن لیا، فرمایا کہ ٹھہر جاؤ، پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ پانی میں رکھا اور فرمایا کہ کامل وضو کرو، جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ اس ذات کی قسم جس نے میری بصارت لے لی، میں نے پانی کو آپ ﷺ کی انگلیوں سے نکلتے ہوئے دیکھا، آپ نے ہاتھ نہیں اٹھایا تھا یہاں تک کہ سب نے وضو کر لیا، اسود راوی فرماتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ میں نے آپ کو فرماتے سنا کہ ہم دو سو یا اس سے زیادہ تھے۔

(۳۲۳۸۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : حَضَرَتِ الصَّلاَةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ فَتَوَضَّأَ ، وَبَقِيَ نَاسٌ ، فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْضَبٍ مِنْ حِجَارَةٍ فِيهِ مَاءٌ ، فَوَضَعَ كَفَّهُ فِي الْمِخْضَبِ فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ ، أَنْ يَبْسُطَ كَفَّهُ فِيهِ ، فَضَمَّ أَصَابِعَهُ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ جَمِيعًا ، قُلْنَا : كَمْ كَانُوا ؟ قَالَ : ثَمَانِينَ رَجُلاً. (بخاری ۳۵۷۵۔ احمد ۱۰۶)

(۳۲۳۸۲) حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ نماز کا وقت ہوا اور جو لوگ مسجد کے قریب تھے کھڑے ہوئے اور وضو کیا اور کچھ

لوگ باقی رہ گئے، پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس پتھر کا ایک برتن لایا گیا جس میں پانی تھا، آپ نے اپنا ہاتھ اس میں رکھ دیا وہ اتنا چھوٹا تھا کہ آپ ہاتھ کو پھیلا نہ سکے، آپ نے انگلیاں ملالیں اور سب لوگوں نے وضو کرلیا، راوی کہتے ہیں کہ ہم نے پوچھا کہ وہ کتنے لوگ تھے؟ انہوں نے کہا کہ اسی آدمی۔

(۳۲۳۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ :نَزَلْنَا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ فَوَجَدْنَا مَائَهَا قَدْ شَرِبَهُ أَوَائِلُ النَّاسِ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْبِئْرِ ، ثُمَّ دَعَا بِدَلْوٍ مِنْهَا ، فَأَخَذَ مِنْهُ بِفِيهِ ، ثُمَّ مَجَّهُ فِيهَا وَدَعَا اللَّهَ ، فَكَثُرَ مَاؤُهَا حَتَّى تَرَوَّى النَّاسُ مِنْهَا. (بخاری ۳۵۷۷۔ احمد ۲۹۰)

(۳۲۳۸۳) حضرت براء فرماتے ہیں کہ ہم نے حدیبیہ کے دن پڑاؤ کیا تو ہم نے دیکھا کہ اس کا پانی پہلے آنے والے لوگوں نے پی لیا تھا، نبی کریم ﷺ کنویں پر بیٹھ گئے اور ایک ڈول منگایا، اور اس میں سے اپنے منہ مبارک میں پانی لیا اور اس میں ڈال دیا اور اللہ سے دعا کی، چنانچہ اس کا پانی زیادہ ہوگیا، یہاں تک کہ لوگ اس سے سیراب ہوگئے۔

(۳۲۳۸۴) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ ، قَالَ :كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَشَكَا النَّاسُ إلَيْهِ الْعَطَشَ ، فَدَعَا فُلاَنًا وَدَعَا عَلِيًّا :فَقَالَ اذْهَبَا فَابْغِيَا لَنَا الْمَاءَ ، فَانْطَلَقَا فَتَلَقَّيَا امْرَأَةً مَعَهَا مَزَادَتَانِ ، أَوْ سَطِيحَتَانِ ، قَالَ :فَجَائَا بِهَا إلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ فَأَفْرَغَ فِيهِ مِنْ أَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ ، أَوِ السَّطِيحَتَيْنِ ، ثُمَّ أَوْكَأَ أَفْوَاهَهُمَا ، وَأَطْلَقَ الْعَزَالِي ، وَنُودِيَ فِي النَّاسِ :أَنَ اسْقُوا وَاسْتَقُوا ، قَالَ :فَسَقَى مَنْ سَقَى ، وَاسْتَقَى مَنِ اسْتَقَى ، قَالَ :وَهِيَ قَائِمَةٌ تَنْظُرُ إلَى مَا يُصْنَعُ بِمَائِهَا ، قَالَ :فَوَاللهِ لَقَدْ أُقْلِعَ عنها حِينَ أُقْلِعَ ، وَإِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إلَيْنَا أَنَّهَا أَشَدُّ مِلأَةً مِنْهَا حِيثُ ابْتَدَأَ فِيهَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :وَاللهِ مَا رَزَأْنَاكِ مِنْ مَائِكِ شَيْئًا وَلَكِنَّ اللَّهَ سَقَانَا. (بخاری ۳۴۴۔ مسلم ۴۷۶)

(۳۲۳۸۴) حضرت عمران بن حصین فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ لوگوں کو پیاس کی شکایت ہوئی، آپ نے فلاں کو اور علی کو بلایا، اور فرمایا کہ جاؤ اور ہمارے لئے پانی تلاش کرو، چنانچہ وہ چلے اور انہیں ایک عورت ملی جس کے پاس دو مٹکے یا مشکیزے تھے، وہ اس عورت کو نبی ﷺ کے پاس لائے، نبی ﷺ نے ایک برتن منگایا اور اس میں مشکیزوں یا مٹکوں کے منہ سے پانی ڈالا پھران کے منہ بند کردیے اور رسّی چھوڑ دی، اور لوگوں میں اعلان کردیا گیا کہ پانی لے لو اور بھرلو، چنانچہ جس نے پینا تھا پی لیا اور جس نے بھرنا تھا بھرلیا، اور وہ کھڑی دیکھ رہی تھی کہ اس کے پانی کا کیا کیا جارہا ہے، کہتے ہیں واللہ! اس کو اس طرح چھوڑا گیا کہ ہمیں گمان ہو رہا تھا کہ وہ پہلے سے زیادہ بھرا ہوا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ واللہ! ہم نے تمہارے پانی سے کچھ کم نہیں کیا بلکہ ہمیں اللہ نے پلایا ہے۔

(۳۲۳۸۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ

سَلِمَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ : كُلَّ شَيْءٍ أُوتِيَ نَبِيُّكُمْ إِلاَّ مَفَاتِيحَ الْخَمْسِ ﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ ، وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ، وَيَعْلَمُ مَا فِي الأَرْحَامِ ، وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا﴾ الآيَةَ كُلَّهَا.

(بخاری ۱۰۳۹۔ احمد ۳۸۶)

(۳۲۳۸۵) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ تمہارے نبی کو ہر چیز دی گئی سوائے پانچ چیزوں کی کنجیوں کے، ﴿إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ وَ مَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَ مَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ﴾۔ ترجمہ: بے شک قیامت کا علم اللہ کے پاس ہے۔ یہی بارش برساتا ہے۔ وہی جانتا ہے کہ رحم مادر میں کیا ہے۔ کوئی نفس نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا اور کوئی نفس نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔ بے شک اللہ جاننے والا اور خبر رکھنے والا ہے۔

(۳۲۳۸٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الأَرْضُ ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ. (ترمذی ۳٦۱۱)

(۳۲۳۸٦) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولادِ آدم کا سردار ہوں اور مجھ سے زمین سب سے پہلے ہٹے گی، اور میں پہلا سفارش کرنے والا ہوں اور پہلا شخص ہوں جس کی سفارش قبول کی جائے گی۔

(۳۲۳۸۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ مِنْبَرِي هَذَا لَعَلَى تُرْعَةٍ مِنْ تُرَعِ الْجَنَّةِ. (احمد ۴۵۰۔ بیہقی ۲۴۷)

(۳۲۳۸۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا یہ منبر امید ہے جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہوگا۔

(۳۲۳۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ سَمِعْت هِشَامًا قَالَ :حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَنَا سَابِقُ الْعَرَبِ. (ابن سعد ۲۱)

(۳۲۳۸۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں عرب میں سب سے سبقت کرنے والا ہوں۔

(۳۲۳۸۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الأَسْقَعِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى مِنْ وَلَدِ إِبْرَاهِيمَ إِسْمَاعِيلَ ، وَاصْطَفَى مِنْ بَنِي إِسْمَاعِيلَ بَنِي كِنَانَةَ ، وَاصْطَفَى مِنْ بَنِي كِنَانَةَ قُرَيْشًا ، وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ ، وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ.

(مسلم ۱۷۸۲۔ ترمذی ۳٦۰٦)

(۳۲۳۸۹) حضرت واثلہ بن اسقع فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے

اسماعیل علیہ السلام کو اور قریش سے بنی ھاشم کو اور مجھے بنو ہاشم سے چن لیا ہے۔

(۳۲۳۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ حَزِينٌ قَدْ ضَرَبَهُ بَعْضُ أَهْلِ مَكَّةَ ، قَالَ : فَقَالَ : مَا لَكَ ؟ قَالَ : فَعَلَ بِي هَؤُلاَءِ وَهَؤُلاَءِ ، قَالَ : أَتُحِبُّ أَنْ أُرِيَكَ آيَةً ؟ قَالَ : نَعَمْ ، فَنَظَرَ إِلَى شَجَرَةٍ مِنْ وَرَاءِ الْوَادِي ، فَقَالَ : ادْعُ تِلْكَ الشَّجَرَةَ ، فَدَعَاهَا فَجَائَتْ تَمْشِي حَتَّى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ لَهَا : ارْجِعِي ، فَرَجَعَتْ حَتَّى عَادَتْ إِلَى مَكَانِهَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : حَسْبِي حَسْبِي. (احمد ۱۱۳۔ دارمی ۲۳)

(۳۲۳۹۰) ابوسفیان روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس فرماتے ہیں کہ جبرئیل نبی ﷺ کے پاس آئے جبکہ آپ غمگین بیٹھے تھے، آپ کو بعض اہل مکہ نے مارا تھا، انہوں نے کہا آپ کو کیا ہوا؟ آپ نے فرمایا کہ ان ان لوگوں نے میرے ساتھ برا سلوک کیا ہے، انہوں نے عرض کیا کیا آپ یہ بات پسند کرتے ہیں کہ میں آپ کو نشانی دکھاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ہاں۔ پس انہوں نے وادی کے پیچھے دیکھا اور کہا کہ اس درخت کو بلائیں، آپ نے اس کو بلایا تو وہ چلتا ہوا آیا یہاں تک کہ آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا، پھر کہا کہ واپس چلے جاؤ تو وہ واپس چلا گیا اور اپنی جگہ لوٹ گیا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ مجھے کافی ہے مجھے کافی ہے۔

(۳۲۳۹۱) حَدَّثَنَا قُرَادُ أبو نُوحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : خَرَجَ أَبُو طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ ، فَلَمَّا أَشْرَفُوا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوا فَحَلُّوا رِحَالَهُمْ ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمَ الرَّاهِبُ ، وَكَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ يَمُرُّونَ فَلاَ يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ ، وَلاَ يَلْتَفِتُ ، قَالَ : فَهُمْ يَحِلُّونَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمْ حَتَّى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : هَذَا سَيِّدُ الْعَالَمِينَ ، هَذَا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، هَذَا يَبْعَثُهُ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ ، فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ : مَا عِلْمُكَ ؟ فَقَالَ : إِنَّكُمْ حِينَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ ، وَلاَ حَجَرٌ إِلاَّ خَرَّ سَاجِدًا ، وَلاَ يَسْجُدُونَ إِلاَّ لِنَبِيٍّ. (ترمذی ۳۶۲۰)

(۳۲۳۹۱) ابوبکر بن ابی موسیٰ راوی ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ ابوطالب شام کی طرف نکلے اور رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ نکلے اور قریش کے کچھ بزرگ بھی، جب وہ راہب کے قریب پہنچے، تو اپنے کجاوے کھولے، راہب ان کے پاس گیا اور اس سے پہلے وہ اس کے پاس سے گزرتے تو نہ وہ نکل کر ان کے پاس آتا نہ ان کی طرف متوجہ ہوتا، چنانچہ وہ اپنے کجاوے کھول رہے تھے اور وہ ان کے درمیان سے ہوتا ہوا آیا اور رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ پکڑا اور کہنے لگا کہ یہ جہانوں کا سردار ہے، یہ رب العالمین کا رسول ہے، اس کو اللہ تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجیں گے، قریش کے بزرگوں نے اس سے کہا کہ آپ کو کیسے علم ہے؟ اس نے کہا کہ تم گھاٹی سے جب چڑھے ہو تو کوئی پتھر اور درخت ایسا نہیں تھا جو سجدے میں نہ گر گیا ہو، اور یہ چیزیں نبی کے علاوہ کسی کو سجدہ نہیں کرتیں۔

(۳۲۳۹۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إِنَّ قَوَائِمَ مِنْبَرِى رَوَاتِبُ فِى الْجَنَّةِ. (احمد ۲۸۹۔ ابن حبان ۳۷۴۹)

(۳۲۳۹۲) حضرت ام سلمہ روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے منبر کے پائے جنت میں گڑے ہوئے ہیں۔

(۳۲۳۹۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِى بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِى مُوسَى ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أُوتِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَفَوَاتِحَهُ وَخَوَاتِمَهُ.

(۳۲۳۹۳) حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے جامع کلمات اور ابتداء کرنے والے اور انتہاء کرنے والے کلمات عطا کیے گئے۔

(۳۲۳۹٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَمِرٍ ، قَالَ :صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَجَائَتِ الذِّئَابُ فَعَوَتْ خَلْفَهُ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :هَذِهِ الذِّئَابُ أَتَتْكُمْ تُخْبِرُكُمْ أَنْ تَقْسِمُوا لَهَا مِنْ أَمْوَالِكُمْ مَا يُصْلِحُهَا ، أَوْ تُخَلُّوهَا فَتُغِيرَ عَلَيْكُمْ ، قَالُوا :دَعْهَا فَلْتُغِرْ عَلَيْنَا. (دارمی ۲۲)

(۳۲۳۹۴) شمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھی تو بھیڑیے آپ کے پیچھے آ کر بھونکنے لگے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو فرمایا کہ یہ بھیڑیے تمہارے پاس یہ بتانے آئیں ہیں کہ تم اپنے مالوں میں سے ان کے لئے کچھ تیار کر کے دے دیا کرو، ورنہ تم اس بات کے لئے تیار رہو کہ یہ تم پر حملہ آور ہو جائیں۔

(۳۲۳۹٥) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :سُئِلَ :هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، شَكَا النَّاسُ ذَاتَ جُمُعَةٍ فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، قُحِطَ الْمَطَرُ ، وَأَجْدَبَتِ الأَرْضُ ، وَهَلَكَ الْمَالُ ، قَالَ :فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْت إِبطَيْهِ ، وَمَا فِى السَّمَاءِ قَزَعَةُ سَحَاب ، فَمَا صَلَّيْنَا حَتَّى إِنَّ الشَّابَّ الْقَوِىَّ الْقَرِيبَ الْمَنْزِلِ لَيُهِمُّهُ الرُّجُوعُ إِلَى مَنْزِلِهِ ، فَقَالَ :فَدَامَتْ عَلَيْنَا جُمُعَةً ، قَالَ : فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ تَهَدَّمَتِ الدُّورُ وَاحْتُبِسَتِ الرُّكْبَانُ ، قَالَ :فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سُرْعَةِ مَلاَلَةِ ابْنِ آدَمَ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلاَ عَلَيْنَا ، قَالَ :فَأَصْحَتِ السَّمَاءُ.

(۳۲۳۹۵) حمید کہتے ہیں کہ حضرت انس سے سوال پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ اٹھاتے تھے؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں! ایک جمعہ لوگوں نے شکایت کی اور کہا یا رسول اللہ! بارش کا قحط ہو گیا ہے اور زمین خشک ہو گئی اور مال ہلاک ہو گیا ہے، آپ نے اپنے ہاتھ بلند کیے یہاں تک کہ میں نے آپ کے بغل دیکھے، اور اس وقت آسمان میں بادل کا کوئی ٹکڑا نہیں تھا، ہم نے ابھی تک نماز نہیں پڑھی تھی کہ جوان مضبوط جسم کے آدمی کو بھی گھر پہنچنے کی فکر لگی ہوئی تھی، کہتے ہیں کہ ایک جمعہ تک ہم پر بارش ہوتی رہی، پھر لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! گھر گر گئے اور سوار محبوس ہو گئے، راوی نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن آدم کے اتنی جلدی اکتا جانے پر مسکرائے، اور فرمایا اے اللہ! ہمارے اردگرد برسائیے اور ہم پر نہ برسائیے، کہتے ہیں کہ اس پر آسمان صاف ہو گیا۔

(۳۲۳۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ مُغِيثِ بْنِ سُمَيٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أُنْزِلَتْ عَلَيَّ تَوْرَاةٌ مُحْدَثَةٌ ، فِيهَا نُورُ الْحِكْمَةِ وَيَنَابِيعُ الْعِلْمِ ، لِتُفْتَحَ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا ، وَقُلُوبًا غُلْفًا وَآذَانًا صُمًّا ، وَهِيَ أَحْدَثُ الْكُتُبِ بِالرَّحْمَانِ. (دارمی ۳۳۲۷)

(۳۲۳۹۶) مغیث بن سمی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پرنئی تورات نازل ہوئی ہے جس میں حکمت کا نور اور علم کے سرچشمے ہیں، تاکہ اس سے اللہ اندھی آنکھوں اور بند دلوں اور بہرے کانوں کو کھول دیں، اور وہ رحمٰن کی سب سے آخری کتاب ہے۔

(۳۲۳۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :سَأَلْتُ الشَّفَاعَةَ لأُمَّتِي ، فَقَالَ :لَكَ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ، قُلْتُ :زِدْنِي ، قَالَ :لَكَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا ، قُلْتُ :زِدْنِي ، قَالَ :فَإِنَّ لَكَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :حَسْبُنَا ، فَقَالَ عُمَرُ :يَا أَبَا بَكْرٍ ، دَعْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :يَا عُمَرُ ، إِنَّمَا نَحْنُ حَفْنَةٌ مِنْ حَفَنَاتِ اللهِ. (ترمذی ۲۴۳۷۔ احمد ۲۵۰)

(۳۲۳۹۷) حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنی امت کے لئے شفاعت کا سوال کیا تو اللہ نے فرمایا کہ تمہارے لیے ستر ہزار ہیں، جو جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے، میں نے کہا اے میرے رب! اور اضافہ فرمایئے! فرمایا کہ تمہارے لئے ہر ستر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہیں، میں نے کہا اور اضافہ فرمایئے، فرمایا کہ تمہارے لیے اتنے اور اتنے اور اتنے ہیں، ابوبکر نے عرض کیا کہ ہمیں کافی ہے، حضرت عمر نے فرمایا کہ اے ابوبکر! رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ دیجئے، حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ اے عمر! ہم تو اللہ کی ایک ہی لپ ہیں۔

(۳۲۳۹۸) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :حدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَزِيدُ الأَسَدِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ السُّوَائِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَقِيلٍ ، قَالَ : انْطَلَقْنَا فِي وَفْدٍ فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ قَائِلٌ مِنَّا :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَلاَ سَأَلْتَ رَبَّكَ مُلْكًا كَمُلْكِ سُلَيْمَانَ ، فَضَحِكَ وَقَالَ :لَعَلَّ لِصَاحِبِكُمْ عِنْدَ اللهِ أَفْضَلَ مِنْ مُلْكِ سُلَيْمَانَ ، إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا إِلاَّ أَعْطَاهُ دَعْوَةً فَمِنْهُمْ مَنِ اتَّخَذَ بِهَا دُنْيَا فَأُعْطِيَهَا ، وَمِنْهُمْ مَنْ دَعَا بِهَا عَلَى قَوْمِهِ إِذْ عَصَوْهُ فَأُهْلِكُوا ، وَإِنَّ اللَّهَ أَعْطَانِي دَعْوَةً فَاخْتَبَأْتُهَا عِنْدَ رَبِّي شَفَاعَةً لأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۲۳۹۸) عبد الرحمٰن بن ابی عقیل فرماتے ہیں کہ ہم ایک وفد میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، ہم میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ نے اپنے رب سے سلیمان علیہ السلام کی سلطنت جیسی سلطنت کا سوال نہیں کیا؟ آپ ہنسے اور فرمایا شاید تمہارا ساتھی اللہ کے ہاں سلیمان علیہ السلام کی سلطنت سے افضل ہو، بے شک اللہ نے جس نبی کو مبعوث فرمایا اس کو ایک دعا عطا فرمائی،

بعض نے دنیا کو اختیار کیا تو اللہ نے ان کو عطا فرمادی، اور بعض نے اپنی قوم کی نافرنی کے وقت اس کو اپنی قوم کی بد دعا میں استعمال کیا، چنانچہ وہ ہلاک کر دیے گئے، اور اللہ نے مجھے دعا عطا فرمائی تو میں نے اس کو اپنے رب کے ہاں اپنی امت کی شفاعت کے لئے ذخیرہ کر لیا۔

(۳۲۳۹۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ رِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : صَدَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : لَقَدْ وَعَدَنِي رَبِّي أَنْ يُدْخِلَ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعِينَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلاَ عَذَابٍ. (طیالسی ۱۲۹۱۔ احمد ۱۶)

(۳۲۳۹۹) حضرت رفاعہ جہنی سے روایت ہے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لوٹے تو آپ نے فرمایا کہ میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار کو بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں داخل فرمائیں گے۔

(۳۲٤۰۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ ، قَالَ سَمِعْت أَبَا جَعْفَرٍ يُحَدِّثُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ نَائِلَةٌ مَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللهِ شَيْئًا.

(۳۲۴۰۰) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے شفاعت عطا کی گئی ہے، اور وہ میری امت میں سے ہر اس شخص کو پہنچنے والی ہے جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو۔

(۳۲٤۰۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أُبَيّ بْنُ كَعْبٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ : يَا أُبَيُّ ، إِنَّ رَبِّي أَرْسَلَ إِلَيَّ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ ، فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلَى أُمَّتِي ، فَرَدَّ إِلَيَّ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ ، وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْأَلَةٌ تَسْأَلُنِيهَا ، قَالَ : قُلْتُ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لأُمَّتِي ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لأُمَّتِي ، وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ إِلَى يَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ فِيهِ الْخَلْقُ حَتَّى إِبْرَاهِيمُ. (مسلم ۵۶۳۔ احمد ۱۲۷)

(۳۲۴۰۱) حضرت اُبی فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اے اُبی! میرے رب نے مجھ پر وحی فرمائی کہ قرآن کو ایک حرف پر پڑھو، میں نے عرض کیا کہ میری امت پر آسانی فرمائیے، اللہ نے فرمایا کہ قرآن کو سات حروف پر پڑھو اور ہر مرتبہ کے بدلے تمہارے لیے ایک دعا ہے جس کا آپ مجھ سے سوال کریں، آپ نے فرمایا اے اللہ! میری امت کی مغفرت فرما، اے اللہ میری امت کی مغفرت فرما، اور میں نے تیسری دعا اس دن کے لئے مؤخر کر دی ہے جس میں مخلوق میری طرف رغبت کرے گی یہاں تک کہ ابراہیم علیہ السلام بھی۔

(۳۲٤۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ صِلَةَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : يُجْمَعُ النَّاسُ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ يَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي فَيُنَادِي مُنَادٍ : يَا مُحَمَّدُ ، عَلَى رُؤُوسِ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ ، فَيَقُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ ، الْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْت ، تَبَارَكْت وَتَعَالَيْت ،

وَمِنْك وَإِلَيْك ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا إِلَّا إِلَيْك ، سُبْحَانَك رَبَّ الْبَيْتِ ، تَبَارَكْت رَبَّنَا وَتَعَالَيْت ، قَالَ حُذَيْفَةُ فَذَلِكَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ. (نسائی ۱۱۲۹۴۔ طیالسی ۴۱۴)

(۳۲۴۰۲) صلہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا جائے گا، ان کی نظر تیز ہوگی، اور ان کو پکارنے والے کی پکار سنائی دے گی، چنانچہ ایک پکارنے والا پکارے گا اولین و آخرین کے سامنے، کہ اے محمد! آپ ﷺ فرمائیں گے لبیک وسعدیک، تمام بھلائیاں آپ کے ہاتھ میں ہیں، ہدایت یافتہ وہ ہے جس کو آپ ہدایت عطا فرمائیں، آپ برکت اور بلندی والے ہیں، اور آپ ہی کی طرف سے ملتا ہے اور آپ ہی کی طرف پہنچتا ہے، آپ سے پناہ اور نجات کی جگہ نہیں مگر آپ کی طرف، آپ پاک ہیں، بیت اللہ کے مالک ہیں، اے ہمارے رب آپ بابرکت اور بلند ہیں، حذیفہ فرماتے ہیں کہ یہ مقام محمود ہے۔

(۳۲۴۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ دَاوُدَ الأَوْدِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ ﴿عَسَى أَنْ يَبْعَثَك رَبُّك مَقَامًا مَحْمُودًا﴾ ، قَالَ :الشَّفَاعَةُ. (ترمذی ۳۱۳۷۔ احمد ۴۴۱)

(۳۲۴۰۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اللہ کے فرمان ﴿عَسَى أَنْ يَبْعَثَك رَبُّك مَقَامًا مَحْمُودًا﴾ کی تفسیر نقل کرتے ہیں کہ اس سے مراد شفاعت ہے۔

(۳۲۴۰۴) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :أَنَّ امْرَأَةً جَائَتْ بِابْنٍ لَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ :يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ ابْنِي هَذَا بِهِ جُنُونٌ يَأْخُذُهُ عِنْدَ غَدَائِنَا وَعَشَائِنَا ، فَيَخْبُثُ ، قَالَ :فَمَسَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهُ وَدَعَا ، فَثَعَّ ثَعَّةً ، خَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ مِثْلُ الْجِرْوِ الأَسْوَدِ.

(۳۲۴۰۴) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو نبی ﷺ کے پاس لائی، اور اس نے کہا یا رسول اللہ! میرے اس بیٹے کو جنون ہے، اور اس کو دوپہر اور شام کے وقت پر طاری ہوتا ہے، اور یہ بری حرکات کرتا ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے سینے پر ہاتھ پھیرا اور دعا فرمائی، اس نے قے کی تو اس کے پیٹ سے سیاہ بڑے چوہے کی شکل کا ایک جاندار نکلا۔

(۳۲۴۰۵) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَفَّانُ ، قَالاَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ إِلَى جِذْعٍ ، فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنبَرَ تَحَوَّلَ إِلَيْهِ ، فَحَنَّ الْجِذْعُ حَتَّى أَخَذَهُ فَاحْتَضَنَهُ فَسَكَنَ ، فَقَالَ :لَوْ لَمْ أَحْتَضِنْهُ لَحَنَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (احمد ۲۶۶۔ دارمی ۳۹)

(۳۲۴۰۵) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک شہتیر سے ٹیک لگا کو خطبہ دیا کرتے تھے، جب آپ نے منبر بنوالیا تو اس کی طرف منتقل ہوگئے، چنانچہ وہ شہتیر رونے لگا یہاں تک کہ آپ نے اس کو پکڑ کر گلے لگالیا تو اس کو سکون ہوگیا، تو آپ نے فرمایا کہ اگر میں اس کو گلے نہ لگاتا تو یہ قیامت تک روتا رہتا۔

۳۲٤٠٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ أَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَقَالُوا :مِنْ أَيِّ شَيْءٍ مِنْبَرُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ :مَا بَقِيَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي ، قَالَ :هُوَ مِنْ أَثْلِ الْغَابَةِ ، وَعَمِلَهُ فُلاَنٌ - مَوْلَى فُلاَنَةَ - لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَنِدُ إِلَى جِذْعٍ فِي الْمَسْجِدِ يُصَلِّي إِلَيْهِ إِذَا خَطَبَ ، فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ فَقَعَدَ عَلَيْهِ حَنَّ الْجِذْعُ ، قَالَ :فَأَتَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَطَدَهُ ، - وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي حَازِمٍ :فوطده - حَتَّى سَكَنَ. (بخاری ۴۴۸۔ مسلم ۳۸۷)

(۳۲۴۰۶) ابو حازم فرماتے ہیں کہ لوگ حضرت سہل بن سعد کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ کا منبر کس چیز کا تھا؟ فرمانے لگے کہ مجھ سے زیادہ اس کو جاننے والا کوئی باقی نہیں رہا، فرمایا کہ وہ جنگل کے جھاؤ کے درخت کا تھا، اور اس کو فلاں عورت کے آزاد کردہ غلام فلاں شخص نے رسول اللہ ﷺ کے لیے تیار کیا تھا، اور رسول اللہ ﷺ مسجد کے ایک شہتیر سے ٹیک لگاتے اور جب خطبہ دیتے تو اس کے بعد اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے، جب منبر تیار ہوا اور آپ اس پر بیٹھ گئے تو وہ شہتیر رونے لگا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس آئے اور اس کو زمین میں ٹھہرایا یہاں تک کہ اس کو سکون ہو گیا، اور ابو حازم کی روایت میں "فوطده" کے الفاظ نہیں ہیں۔

۳۲٤٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِلَى جِذْعِ نَخْلَةٍ ، فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ لِي غُلاَمًا نَجَّارًا ، أَفَلاَ آمُرُهُ يَصْنَعُ لَكَ مِنْبَرًا ؟ قَالَ :بَلَى ، فَاتَّخَذَ مِنْبَرًا ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ خَطَبَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، قَالَ :فَأَنَّ الْجِذْعُ الَّذِي كَانَ يَقُومُ عَلَيْهِ كَمَا يَئِنُّ الصَّبِيُّ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ هَذَا بَكَى لِمَا فَقَدَ مِنَ الذِّكْرِ.

(بخاری ۴۴۹۔ احمد ۳۰۰)

(۳۲۴۰۷) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک کھجور کے تنے سے ٹیک لگا کر خطبہ دیتے تھے، چنانچہ ایک انصاری عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرا ایک بڑھئی غلام ہے کیا میں اس کو حکم نہ دوں کہ آپ کے لئے منبر بنائے؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں، چنانچہ اس نے منبر بنایا، جب جمعے کا دن ہوا تو آپ نے منبر پر خطبہ دیا، چنانچہ وہ شہتیر رونے لگا جس سے آپ ٹیک لگاتے تھے جیسے بچہ روتا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس کو اس لئے رونا آ گیا کہ اس کے پاس سے ذکر ختم ہو گیا۔

۳۲٤٠٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِلَى جِذْعٍ ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ رُومِيٌّ ، فَقَالَ :أَصْنَعُ لَكَ مِنْبَرًا تَخْطُبُ عَلَيْهِ ، فَصَنَعَ لَهُ مِنْبَرَهُ هَذَا الَّذِي تَرَوْنَ ، فَلَمَّا قَامَ عَلَيْهِ فَخَطَبَ حَنَّ الْجِذْعُ حُنَيْنَ النَّاقَةِ عَلَى وَلَدِهَا ، فَنَزَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ ، فَسَكَنَ ، فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُدْفَنَ ، وَيُحْفَرَ لَهُ. (دارمی ۳۷۔ ابو یعلی ۱۰۶۲)

(۳۲۴۰۸) حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک شہتیر سے ٹیک لگا کر خطبہ دیتے تھے، چنانچہ ایک رومی شخص آپ

کے پاس آیا اور اس نے کہا کیا میں آپ کے لیے ایک منبر بناؤں جس پر کھڑے ہو کر آپ خطبہ دیں؟ چنانچہ اس نے آپ کے لئے یہ منبر بنایا جو آپ دیکھ رہے ہو، جب آپ اس پر کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا تو وہ اس طرح رونے لگا جس طرح اونٹنی اپنے بچے پر روتی ہے، رسول اللہ ﷺ اتر کر اس کے پاس آئے اور اس کو اپنے سینے سے لگایا تو وہ خاموش ہو گیا، پھر آپ نے اس کو ایک جگہ کھود کر دفن کرنے کا حکم فرمایا۔

(٣٢٤٠٩) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْمَاضِي. (ابن ماجه ١٤١٥۔ احمد ٢٤٩)

(۳۲۴۰۹) حضرت انس نبی ﷺ سے حضرت ابن عباس کی گذشتہ روایت کی طرح روایت کرتے ہیں۔

(٣٢٤١٠) حَدَّثَنَا سُوَيْد بْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِيُّ وَمَالِكُ بن إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، قَالَ : عَرَّسَ بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، فَافْتَرَشَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا ذِرَاعَ رَاحِلَتِهِ فَانْتَبَهْت بَعْضَ اللَّيْلِ فَإِذَا نَاقَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ قُدَّامَهَا أَحَد ، فَانْطَلَقْت أَطْلُبُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ قَيْسٍ قَائِمَانِ ، قَالَ : قُلْتُ أَيْنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالاَ : لاَ نَدْرِي ، غَيْرَ أَنَّا سَمِعْنَا صَوْتًا فِي أَعْلَى الْوَادِي ، فَإِذَا مِثْلُ هَزِيزِ الرَّحَى ، فَلَمْ نَلْبَثْ إِلاَّ يَسِيرًا حَتَّى أَتَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي فَخَيَّرَنِي أَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ ، وَإِنِّي اخْتَرْت الشَّفَاعَةَ ، قَالَ : فَقُلْنَا : يَا رَسُولَ اللهِ ، نَنْشُدُك اللَّهَ وَالصُّحْبَةَ لَمَا جَعَلْتَنَا مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِك ، قَالَ : فَأَنْتُمْ مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِي ، قَالَ : فَأَقْبَلْنَا مَعَانِيقَ إِلَى النَّاسِ ، قَالَ : فَإِذَا هُمْ قَدْ فَزِعُوا وَفَقَدُوا نَبِيَّهُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ ، وَإِنِّي اخْتَرْت الشَّفَاعَةَ ، فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، نَنْشُدُك اللَّهَ وَالصُّحْبَةَ ، لَمَا جَعَلْتَنَا مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِك ، فَلَمَّا أَضَبُّوا عَلَيْهِ ، قَالَ : فَإِنِّي أُشْهِدُ مَنْ حَضَرَ أَنَّ شَفَاعَتِي لِمَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لاَ يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا. (ابن خزيمة ٣٨٧)

(۳۲۴۱۰) حضرت عوف بن مالک اشجعی فرماتے ہیں کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس ٹھہرے، چنانچہ ہم میں سے ہر ایک نے اپنی سواری کے اگلے پاؤں پر سرہانہ لگالیا، میں رات کے کسی حصے میں بیدار ہوا تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کے سامنے کوئی نہیں، چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرنے نکلا تو معاذ بن جبل اور عبداللہ بن قیس کھڑے تھے، میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کہاں ہیں؟ کہنے لگے کہ ہمیں اس کے علاوہ کوئی علم نہیں کہ ہم نے وادی کے اوپر کی جانب سے ایک آواز سنی تو سنا کہ پن چکی جیسی آواز آرہی تھی، چنانچہ ہم تھوڑا ہی چلے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے، اور فرمایا کہ آج رات میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا، اور اس نے مجھے میری امت کے نصف لوگوں کے جنت میں داخل ہونے اور

فاعت کے درمیان اختیار دیا اور میں نے شفاعت کو اختیار کیا ہے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ کو اللہ کا اور آپ کی حبت کا واسطہ دیتے ہیں کہ آپ ہمیں اپنے اہل شفاعت میں سے کر دیجئے، آپ نے فرمایا تم میری شفاعت کے حصہ داروں میں و، کہتے ہیں کہ ہم تیزی سے لوگوں کے پاس آئے تو وہ گھبرائے ہوئے تھے اور نبی ﷺ کو تلاش کر رہے تھے، آپ نے فرمایا کہ ج رات میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا، اور اس نے مجھے میری امت کے نصف لوگوں کے جنت میں اخل کیے جانے اور میری شفاعت کے درمیان اختیار دیا، اور میں نے شفاعت کو اختیار کیا ہے، لوگوں نے عرض کیا یا رسول لله ﷺ ہم آپ کو اللہ کا اور آپ کی صحبت کا واسطہ دیتے ہیں کہ آپ ہمیں اپنے اہل شفاعت میں کر دیجئے، آپ نے فرمایا کہ میں تمام حاضرین کو گواہ بناتا ہوں کہ میری شفاعت میری امت کے ہر اس شخص کے لئے ہوگی جو اس حال میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہوگا۔

(٣٢٤١١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مَرَّ بِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَسُوقُ بَعِيرًا لِي وَأَنَا فِي آخِرِ النَّاسِ وَهُوَ يَظْلَع ، أَوْ قَدَ اعْتَلَّ ، قَالَ : مَا شَأْنُهُ ؟ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ : يَظْلَع ، أَوْ قَدَ اعْتَلَّ ، فَأَخَذَ شَيْئًا كَانَ فِي يَدِهِ فَضَرَبَهُ ، ثُمَّ قَالَ : ارْكَبْ ، فَلَقَدْ كُنْت أَحْبِسُهُ حَتَّى يَلْحَقُونِي. (مسلم ١٢٢٢ـ نسائی ٦٢٣٥)

(۳۲۴۱۱) حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے جبکہ میں اپنے اونٹ کو ہانک رہا تھا اور سب لوگوں سے پیچھے تھا اور میرا اونٹ لنگڑا یا بیمار تھا، آپ نے فرمایا اس کو کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! لنگڑا یا بیمار ہے، آپ نے ایک چیز لی جو آپ کے ہاتھ میں تھی، اور اس کو مارا، پھر فرمایا سوار ہو جاؤ، چنانچہ میں اس کو روکتا تھا تا کہ لوگ مجھ تک پہنچ جائیں۔

(٣٢٤١٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُثْمَان بْنُ حَكِيمٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : لَقَدْ رَأَيْت مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاثًا مَا رَآهَا أَحَدٌ قَبْلِي ، وَلاَ يَرَاهَا أَحَدٌ مِنْ بَعْدِي : لَقَدْ خَرَجْت مَعَهُ فِي سَفَرٍ حَتَّى إذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ مَرَرْنَا بِامْرَأَةٍ جَالِسَةٍ مَعَهَا صَبِيٌّ ، قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، ابْنِي هَذَا أَصَابَهُ بَلاَءٌ ، وَأَصَابَنَا مِنْهُ بَلاَءٌ ، يُؤْخَذُ فِي الْيَوْمِ لاَ أَدْرِي كَمْ مَرَّةً ، قَالَ : نَاوِلِينِيهِ ، فَرَفَعَتْهُ إلَيْهِ ، فَجَعَلَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ وَاسِطَةِ الرَّحْلِ ، ثُمَّ فَغَرَ فَاهُ فَنَفَثَ فِيهِ ثَلاثًا بِسْمِ اللهِ أَنَا عَبْدُ اللهِ اخْسَأْ عَدُوَّ اللهِ ، قَالَ : ثُمَّ نَاوَلَهَا إيَّاهُ ، ثُمَّ قَالَ : الْقَيْنَا بِهِ فِي الرَّجْعَةِ فِي هَذَا الْمَكَانِ ، فَأَخْبِرِينَا بِمَا فَعَلَ ، قَالَ : فَذَهَبْنَا وَرَجَعْنَا ، فَوَجَدْنَاهَا فِي ذَلِكَ الْمَكَانِ مَعَهَا شِيَاهٌ ثَلاَثٌ ، فَقَالَ : مَا فَعَلَ صَبِيُّك ؟ قَالَتْ : وَالَّذِي بَعَثَك بِالْحَقِّ مَا أَحْسَسْنَا مِنْهُ شَيْئًا حَتَّى السَّاعَةِ فَاجْتَزِر هَذِهِ الْغَنَمَ ، قَالَ : انْزِلْ فَخُذْ مِنْهَا وَاحِدَةً وَرُدَّ الْبَقِيَّةَ.

قَالَ : وَخَرَجْت مَعَهُ ذَاتَ يَوْمٍ إلَى الْجَبَّانَةِ ، حَتَّى إذَا بَرَزْنَا قَالَ : انْظُرْ وَيْحَك ، هَلْ تَرَى مِنْ شَيْءٍ يُوَارِينِي؟

قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا أَرَى شَيْئًا يُوَارِيك إِلَّا شَجَرَةً مَا أَرَاهَا تُوَارِيك ، قَالَ : مَا قُرْبُهَا شَيْءٌ ؟ قُلْتُ : شَجَرَةٌ خَلْفَهَا ، وَهِيَ مِثْلُهَا أَوْ قَرِيبٌ مِنْهَا ، قَالَ : اذْهَبْ إِلَيْهِمَا فَقُلْ لَهُمَا إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكُمَا أَنْ تَجْتَمِعَا بِإِذْنِ اللهِ تَعَالَى ، قَالَ : فَاجْتَمَعَتَا فَبَرَزَ لِحَاجَتِهِ ، ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ : اذْهَبْ إِلَيْهِمَا فَقُلْ لَهُمَا : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكُمَا أَنْ تَرْجِعَ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا إِلَى مَكَانِهَا.

قَالَ : وَكُنْت جَالِسًا مَعَهُ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ جَاءَ جَمَلٌ يَخبُّ حَتَّى ضَرَبَ بِجِرَانِهِ بَيْنَ يَدَيْهِ ، ثُمَّ ذَرَفَتْ عَيْنَاهُ ، فَقَالَ : انْظُرْ وَيْحَك لِمَنْ هَذَا الْجَمَلُ ؟ إِنَّ لَهُ لَشَأْنًا ، فَخَرَجت أَلْتَمِسُ صَاحِبَهُ فَوَجَدْتُهُ لِرَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ ، فَدَعَوْتُهُ إِلَيْهِ ، فَقَالَ : مَا شَأْنُ جَمَلِكَ هَذَا ؟ قَالَ : وَمَا شَأْنُهُ ؟ قَالَ : لاَ أَدْرِي وَاللهِ مَا شَأْنُهُ ، عَمِلْنَا عَلَيْهِ وَنَضَحْنَا عَلَيْهِ حَتَّى عَجَزَ عَنِ السِّقَايَةِ ، فَائْتَمَرْنَا الْبَارِحَةَ أَنْ نَنْحَرَهُ وَنُقَسِّمَ لَحْمَهُ ، قَالَ : فَلاَ تَفْعَلْ ، هَبْهُ لِي ، أَوْ بِعْنِيهِ ، قَالَ : هُوَ لَك يَا رَسُولَ اللهِ ، فَوَسَمَهُ بِسِمَةِ الصَّدَقَةِ ، ثُمَّ بَعَثَ بِهِ.

(۳۲۴۱۲) حضرت یعلی بن مرہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی تین نشانیاں دیکھی ہیں جو نہ مجھ سے پہلے کسی نے دیکھیں نہ میرے بعد کوئی دیکھے گا، میں آپ کے ساتھ ایک سفر میں نکلا یہاں تک کہ ہم راستے میں ایک عورت کے پاس سے گزرے جس کے ساتھ ایک بچہ تھا، اس نے کہا یا رسول اللہ! میرے اس بیٹے کو ایک مصیبت آئی ہے، آپ نے فرمایا مجھے دو، اس نے بچہ آپ کو دیا، آپ نے اس کو اپنے اور کجاوے کے درمیانی حصے کے درمیان رکھ لیا، پھر آپ نے اس کا منہ کھولا اور اس میں تین مرتبہ ''بِسْمِ اللهِ أَنَا عَبْدُ اللهِ اخْسَأْ عَدُوَّ اللهِ'' کہہ کر پھونکا، پھر وہ بچہ اس کو دے دیا، اور فرمایا کہ واپسی میں ہمیں اسی جگہ ملنا، اور بتانا کہ کیا ہوا، کہتے ہیں کہ ہم گئے اور پھر لوٹے اور اس عورت کو اس جگہ دیکھا، اس کے پاس بہت سی بکریاں تھیں، آپ نے فرمایا تمہارے بچے کا کیا ہوا؟ اس نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ہم کو اس کے بارے میں ابھی تک کچھ محسوس نہیں ہوا، آپ نے یہ بکریاں لے لیں آپ نے فرمایا اترو اور ایک بکری لے لو اور باقی واپس کر دو۔

کہتے ہیں کہ ایک دن میں آپ کے ساتھ میدان کی طرف نکلا یہاں تک کہ جب ہم دور نکل گئے تو آپ نے فرمایا دیکھو کیا تم کوئی چیز دیکھتے ہو جو مجھے چھپا لے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے آپ کو چھپانے والی کوئی چیز نظر نہیں آرہی سوائے ایک درخت کے جو آپ کو چھپا نہیں سکتا، آپ نے فرمایا اس کے قریب کوئی چیز نہیں؟ میں نے عرض کیا اس کے پیچھے ایک درخت ہے جو اتنا ہی ہے یا اس کے قریب ہے، آپ نے فرمایا ان دونوں کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ اللہ کے رسول تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تم بحکم خدا اکٹھے ہو جاؤ، کہتے ہیں کہ وہ دونوں درخت اکٹھے ہو گئے، تو رسول اللہ ﷺ اپنی حاجت کے لئے تشریف لے گئے، پھر لوٹ آئے اور فرمایا کہ ان کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ رسول اللہ ﷺ تم دونوں کو حکم دیتے ہیں کہ تم میں سے ہر ایک اپنی جگہ لوٹ جائے۔

کہتے ہیں کہ ایک دن میں آپ کے ساتھ بیٹھا تھا کہ ایک اونٹ روتا ہوا آیا، اور آپ کے سامنے بیٹھ گیا، پھر اس کی آنکھوں

سے آنسو بہنے لگے، آپ ﷺ نے فرمایا دیکھو یہ کس کا اونٹ ہے؟ اس کی بری حالت ہے، کہتے ہیں کہ میں اس کے مالک کو ڈھونڈنے نکلا تو وہ اونٹ انصار میں سے ایک آدمی کا پایا، میں نے اس کو آپ کے پاس بلایا، آپ نے فرمایا کہ تمہارے اس اونٹ کا کیا قصہ ہے؟ اس نے بخدا میں نہیں جانتا کہ اس کی کیا حالت ہے البتہ یہ معلوم ہے کہ ہم نے اس پر کام کیا اور پانی اٹھوایا، یہاں تک کہ یہ پانی اٹھانے سے عاجز ہو گیا پھر شام کو ہمارا مشورہ ہوا کہ اس کو ذبح کر دیں اور اس کا گوشت تقسیم کر دیں، آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو یہ مجھے ہبہ کر دو یا بیچ دو، اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! یہ آپ کا ہے، آپ نے اس پر صدقہ کا نشان لگایا اور پھر اس کو بھیج دیا۔

(٣٢٤١٣) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَأْتِي الْبَرَازَ حَتَّى يَتَغَيَّبَ فَلاَ يُرَى، فَنَزَلْنَا بِفَلاَةٍ مِنَ الأَرْضِ لَيْسَ فِيهَا شَجَرَةٌ وَلاَ عَلَمٌ، فَقَالَ: يَا جَابِرُ اجْعَلْ فِي إِدَاوَتِكَ مَاءً، ثُمَّ انْطَلِقْ بِنَا، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا حَتَّى لاَ نُرَى فَإِذَا هُوَ بِشَجَرَتَيْنِ بينهما أَرْبَعَةُ أَذْرُعٍ، فَقَالَ: يَا جَابِرُ انْطَلِقْ إِلَى هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَقُلْ لَهَا: يَقُولُ لَكِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَقِي بِصَاحِبَتِكِ حَتَّى أَجْلِسَ خَلْفَكُمَا، فَرَجَعَتْ إِلَيْهَا فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُمَا، ثُمَّ رَجَعَتَا إِلَى مَكَانِهِمَا.

فَرَكِبْنَا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا كَأَنَّمَا عَلَى رُؤُوسِنَا الطَّيْرُ تُظِلُّنَا، فَعَرَضَتْ لَنَا امْرَأَةٌ مَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ ابْنِي هَذَا يَأْخُذُهُ الشَّيْطَانُ كُلَّ يَوْمٍ مِرَارًا، فَوَقَفَ بِهَا، ثُمَّ تَنَاوَلَ الصَّبِيَّ فَجَعَلَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مُقَدَّمِ الرَّحْلِ، ثُمَّ قَالَ: اخْسَأْ عَدُوَّ اللهِ، أَنَا رَسُولُ اللهِ ثَلاَثًا، ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَيْهَا، فَلَمَّا قَضَيْنَا سَفَرَنَا مَرَرْنَا بِذَلِكَ الْمَوْضِعِ فَعَرَضَتْ لَنَا الْمَرْأَةُ مَعَهَا صَبِيُّهَا وَمَعَهَا كَبْشَانِ تَسُوقُهُمَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، اقْبَلْ مِنِّي هَذَيْنِ، فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عَادَ إِلَيْهِ بَعْدُ، فَقَالَ: خُذُوا مِنْهَا أَحَدَهُمَا، وَرُدُّوا عَلَيْهَا الآخَرَ.

قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا كَأَنَّمَا عَلَى رُؤُوسِنَا الطَّيْرُ تُظِلُّنَا، فَإِذَا جَمَلٌ نَادٌّ حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ السِّمَاطَيْنِ خَرَّ سَاجِدًا، فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: عَلَيَّ النَّاسَ، مَنْ صَاحِبُ هَذَا الْجَمَلِ؟ فَإِذَا فِتْيَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ، قَالُوا: هُوَ لَنَا يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: فَمَا شَأْنُهُ؟ قَالُوا: سَنَيْنَا عَلَيْهِ مُنْذُ عِشْرِينَ سَنَةً، وَكَانَتْ بِهِ شُحَيْمَةٌ، فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْحَرَهُ، فَنَقْسِمُهُ بَيْنَ غِلْمَانِنَا، فَانْفَلَتَ مِنَّا، قَالَ: تَبِيعُونَهُ، قَالُوا: لاَ، بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: إِمَّا لاَ فَأَحْسِنُوا إِلَيْهِ حَتَّى يَأْتِيَهُ أَجَلُهُ.

(٣٢٤١٣) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلا، اور رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لئے نہ جاتے یہاں تک کہ اتنی دور چلے جائیں کہ نظر نہ آئیں، چنانچہ ہم ایک چٹیل میدان میں اترے جس میں کوئی درخت یا ٹیلہ نہیں تھا، آپ نے فرمایا اے جابر! اپنے برتن میں پانی ڈالو، پھر ہمارے ساتھ چلو، کہتے ہیں کہ ہم چلے یہاں تک کہ ہم نظر نہیں آرہے تھے، وہاں آپ کو دو درخت نظر آئے جن کے درمیان چار ہاتھ کا فاصلہ تھا، آپ نے فرمایا اے جابر! اس درخت کے پاس جاؤ اور اس کے

کہو کہ رسول اللہ ﷺ تم سے فرما رہے ہیں کہ اپنے ساتھ والے درخت کے ساتھ مل جاؤ تا کہ میں تمہارے پیچھے بیٹھ سکوں، چنانچہ وہ درخت دوسرے سے مل گیا، اور رسول اللہ ﷺ ان کے پیچھے بیٹھ گئے، پھر وہ اپنی جگہ واپس چلے گئے۔

(۲) پھر ہم سوار ہوئے اور رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تھے، گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے سایہ فگن ہیں، چنانچہ ہمارا ایک عورت سے سامنا ہوا جس کے ساتھ اس کا بچہ تھا، اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میرے اس بیٹے کو ہر روز کئی مرتبہ شیطان پکڑ لیتا ہے، آپ اس کے لئے ٹھہرے اور بچے کو لیا اور اس کو اپنے اور کجاوے کے اگلے حصے کے درمیان رکھا، پھر فرمایا اے اللہ کے دشمن! دفع ہو جا، میں اللہ کا رسول ہوں، تین مرتبہ اس طرح فرمایا، پھر بچہ عورت کو دے دیا، جب ہم اس سفر سے واپس ہوئے تو ہم اس جگہ سے گزرے وہ عورت ہمارے سامنے آئی اور اس کے پاس دو مینڈھے تھے جن کو وہ ہانک رہی تھی، اس نے عرض کی یا رسول اللہ مجھ سے یہ قبول کر لیجیے، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے وہ اس کے پاس دوبارہ نہیں آیا، آپ نے فرمایا اس سے ایک لے لو اور دوسرا واپس کر دو۔

(۳) فرماتے ہیں کہ پھر ہم چلے اور رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تھے، اس طرح تھے کہ گویا ہمارے سروں پر پرندے سایہ فگن ہیں، اچانک ایک اونٹ دو قطاروں کے درمیان بھاگتا ہوا آیا اور سجدے میں گر گیا، رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اے لوگو! کون اس اونٹ کا مالک ہے؟ معلوم ہوا کہ انصار کے چند جوان ہیں، کہنے لگے یا رسول اللہ! یہ ہمارا ہے، آپ نے فرمایا کہ اس کی کیا حالت ہے؟ وہ کہنے لگے کہ ہم نے بیس سال اس سے پانی لگوایا ہے، اور اس میں کچھ چربی ہے اس لیے ہم اس کو ذبح کرنا چاہتے ہیں اور اپنے غلاموں میں اس کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں، لیکن یہ ہم سے چھوٹ گیا، آپ نے فرمایا کہ کیا تم اس کو بیچتے ہو؟ وہ کہنے لگے نہیں، بلکہ یا رسول اللہ ﷺ یہ آپ کو ہدیہ ہے، آپ نے فرمایا کہ اگر بیچنا نہیں چاہتے تو اس کے ساتھ حسن سلوک کرو یہاں تک کہ اس کی موت آ جائے۔

(۳۲٤١٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بن الأَحْوَصِ ، عَنْ أُمِّهِ أُمِّ جُنْدُبٍ ، قَالَتْ :رَأَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ عَلَى دَابَّةٍ ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَتَبِعَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ ، وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا بِهِ بَلاَءٌ ، فَقَالَتْ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إنَّ هَذَا ابْنِي وَبَقِيَّةُ أَهْلِي ، وَإِنَّ بِهِ بَلاَءً لاَ يَتَكَلَّمُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :ائْتُونِي بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ ، فَأُتِيَ بِهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَمَضْمَضَ فَاهُ ، ثُمَّ أَعْطَاهَا ، فَقَالَ :اسْقِيهِ مِنْهُ ، وَصُبِّي عَلَيْهِ مِنْهُ ، وَاسْتَشْفِي اللَّهَ لَهُ ، قَالَتْ :فَلَقِيتُ الْمَرْأَةَ ، فَقُلْتُ :لَوْ وَهَبْت لِي مِنْهُ ، فَقَالَتْ :إنَّمَا هُوَ لِهَذَا الْمُبْتَلَى. فَلَقِيت الْمَرْأَةَ مِنَ الْحَوْلِ فَسَأَلْتُهَا عَنِ الْغُلاَمِ ، فَقَالَتْ :بَرَأَ وَعَقَلَ عَقْلاً لَيْسَ كَعُقُولِ النَّاسِ. (ابو داؤد ۱۹۶۱۔ احمد ۵۰۳)

(۳۲۴۱۴) حضرت امّ جندب فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے یوم النحر کو بطن الوادی سے جمرۃ العقبۃ کی رمی کی، جبکہ آپ سواری پر تھے، پھر آپ مڑے اور قبیلہ خثعم کی ایک عورت آپ کے پیچھے ہوئی، اس کے ساتھ اس کا ایک بچہ بھی تھا

جس پر اثر تھا، کہنے لگی یا رسول اللہ! یہ میرا بیٹا اور میرا وارث ہے، اور اس کو ایک اثر ہے جس کی وجہ سے بولتا نہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس تھوڑا پانی لاؤ، آپ کے پاس پانی لایا گیا تو آپ نے اپنے ہاتھ دھوئے اور کلی کی اور اس کو پانی دے دیا، اور فرمایا کہ اس کو اس سے پلاؤ اور اس پر اس سے چھڑکو، اور اللہ سے اس کے لئے شفاء مانگو، کہتی ہیں کہ میں ایک عورت سے ملی اور اس سے کہا کہ اگر تھوڑا سا پانی اس میں سے مجھے دے دیں تو کیسا ہے، وہ کہنے لگی کہ یہ تو اس آفت زدہ کے لئے ہے، پھر میں ایک سال کے بعد عورت سے ملی اور اس سے لڑکے کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا کہ وہ صحت یاب ہو گیا اور ایسا عقل مند ہو گیا کہ عام لوگ اتنے عقل مند نہیں ہوتے۔

(٣٢٤١٥) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، قَالَ : أَرْدَفَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ خَلْفَهُ فَأَسَرَّ إِلَيَّ حَدِيثًا لاَ أُحَدِّثُهُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ ، وَكَانَ مِمَّا يُعْجِبُه ، يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنْ يَسْتَتِرَ بِهِ لِقَضَاءِ حَاجَتِهِ هَدَفٌ ، أَوْ حَائِشُ نَخْلٍ ، فَدَخَلَ يَوْمًا حَائِشَ نَخْلِ الأَنْصَارِ فَرَأَى فِيهِ بَعِيرًا ، فَلَمَّا رَآهُ الْبَعِيرُ خَرَّ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ ، قَالَ : فَمَسَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَاتَهُ وَذِفْرَاهُ فَسَكَنَ ، فَقَالَ : لِمَنْ هَذَا الْبَعِيرُ ؟ أَوْ مَنْ رَبُّ هَذَا الْبَعِيرِ ؟ قَالَ : فَقَالَ الأَنْصَارِيُّ : أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ ، فَقَالَ : أَحْسِنْ إِلَيْهِ فَقَدْ شَكَا إِلَيَّ أَنَّكَ تُجِيعُهُ وَتُدْئِبُهُ. (ابوداؤد ٢٥٤٢۔ احمد ٢٠٦)

(۳۲۴۱۵) حضرت عبد اللہ بن جعفر فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی ﷺ نے مجھے اپنا ردیف بنایا اور مجھے راز داری سے ایک بات بتلائی جو میں کسی کو نہیں بتاؤں گا، اور آپ کو یہ پسند تھا کہ قضاء حاجت کے لئے آپ کو کوئی ٹیلہ یا کھجور کے درخت کا جھنڈ چھپا لے، ایک مرتبہ آپ انصار کے درختوں کے جھنڈ میں داخل ہوئے تو اس میں ایک اونٹ دیکھا، جب اونٹ نے آپ کو دیکھا تو گر گیا اور اس کی آنکھیں بہنے لگیں، چنانچہ نبی ﷺ نے اس کی پیٹھ اور گردن پر ہاتھ پھیرا تو وہ پرسکون ہو گیا، آپ نے فرمایا کہ یہ اونٹ کس کا ہے؟ یا فرمایا کہ اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ تو ایک انصاری نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میں ہوں، آپ نے فرمایا کہ اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو، کیونکہ یہ مجھے شکایت کر رہا ہے کہ تم اس کو بھوکا رکھتے ہو اور ہمیشہ کام میں لگا کر رکھتے ہو۔

(٣٢٤١٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ : أَنَّ يَهُودِيًّا حَلَبَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةً ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ جَمِّلْهُ ، فَاسْوَدَّ شَعْرُهُ.

(۳۲۴۱۶) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نے نبی ﷺ کے لیے اونٹنی کو دوہا، تو آپ نے فرمایا اے اللہ! اس کو خوبصورت فرما، چنانچہ اس کے بال سیاہ ہو گئے۔

(٣٢٤١٧) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ نَهِيكٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ أَخْطَبَ أَبَا زَيْدٍ الأَنْصَارِيَّ ، يَقُولُ : اسْتَسْقَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُهُ بِقَدَحٍ ، فَكَانَتْ

فِيهِ شَعْرَةٌ فَنَزَعَهَا ، قَالَ :اللَّهُمَّ جَمِّلْهُ ، فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعٍ وَتِسْعِينَ ، وَمَا فِي رَأْسِهِ طَاقَةٌ بَيْضَاءُ.
(ترمذی ۳۶۲۹۔ احمد ۳۴۱)

(۳۲۴۱۷) حضرت ابن نُہیک فرماتے ہیں کہ میں نے عمرو بن اخطب ابوزید انصاری کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے پانی طلب کیا، تو میں آپ کے پاس ایک پیالہ لایا، اس میں ایک بال تھا میں نے اس کو نکال دیا تو آپ نے فرمایا اے اللہ! اس کو خوبصورت فرما، کہتے ہیں کہ میں نے ان کو چورانوے سال کی عمر میں دیکھا کہ اس وقت بھی ان کے سر میں سفید بال نہیں تھا۔

(٣٢٤١٨) حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جَدَّتِهِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ :أَنَّهُ سَقَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَنًا ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ أَمْتِعْهُ بِشَبَابِهِ ، فَلَقَدْ أَتَتْ عَلَيْهِ ثَمَانُونَ سَنَةً لاَ يَرَى شَعْرَةً بَيْضَاءَ. (مسند ۸۶۴)

(۳۲۴۱۸) حضرت عمرو بن الحمق فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو دودھ پلایا، آپ نے فرمایا کہ اے اللہ! اس کو اس جوانی سے فائدہ پہنچا، چنانچہ ان کی عمر اسی سال ہوگئی اور ان کے سر میں ایک سفید بال بھی نہ تھا۔

(٣٢٤١٩) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ ، عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ ، عَنْ أُمِّ مَالِكٍ الأَنْصَارِيَّةِ ، قَالَ :جَائَتْ أُمُّ مَالِكٍ بِعُكَّةِ سَمْنٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلاَلاً فَعَصَرَهَا ، ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَيْهَا فَرَجَعَتْ فَإِذَا هِيَ مَمْلُوئَةٌ ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ :أَنَزَلَ فِيَّ شَيْءٌ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ :وَمَا ذَاكَ يَا أُمَّ مَالِكٍ ، قَالَتْ :رَدَدْتَ عَلَيَّ هَدِيَّتِي ، قَالَ :فَدَعَا بِلاَلاً فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ ، فَقَالَ :وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ ، لَقَدْ عَصَرْتُهَا حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :هَنِيئًا لَكِ يَا أُمَّ مَالِكٍ ، هَذِهِ بَرَكَةٌ عَجَّلَ اللَّهُ لَكِ ثَوَابَهَا ، ثُمَّ عَلَّمَهَا أَنْ تَقُولَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلاَةٍ سُبْحَانَ اللهِ عَشْرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَشْرًا وَاللَّهُ أَكْبَرُ عَشْرًا. (احمد ۳۴۰۔ طبرانی ۳۵۱)

(۳۲۴۱۹) یحییٰ بن جعدہ ایک آدمی کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ام مالک انصاریہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گھی کی ایک مشک لائیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے بلال کو اس کے نچوڑنے کا حکم دیا اور پھر ان کو مشک واپس کردی، وہ لوٹیں تو دیکھا کہ وہ مشک بھری ہوئی ہے، چنانچہ وہ نبی ﷺ کے پاس آئیں اور کہا یارسول اللہ! کیا میرے بارے میں کوئی حکم نازل ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا اے ام مالک! کیا ہوا؟ کہنے لگیں کہ آپ نے میرا ہدیہ واپس کردیا، آپ نے حضرت بلال کو بلایا اور ان سے اس بارے میں سوال کیا، انہوں نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا میں نے اس کو اتنا نچوڑا کہ مجھے شرم آنے لگی، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے امّ مالک! تمہیں مبارک ہو یہ برکت ہے جس کا ثواب اللہ نے تمہیں جلد عطا کیا ہے، پھر آپ نے ان کو ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ الحمد للہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر کہنے کی تعلیم فرمائی۔

(٣٢٤٢٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ الْفَائِشِيِّ ، عَنِ ابْنَةٍ لِخَبَّابٍ ،

قَالَتْ : خَرَجَ أَبِي فِي غَزَاةٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَاهَدُنَا فَيَحْلِبُ عَنْزًا لَنَا ، فَكَانَ يَحْلِبُهَا فِي جَفْنَةٍ لَنَا فَتَمْتَلِءُ ، فَلَمَّا قَدِمَ خَبَّابٌ كَانَ يَحْلبهَا فَعَادَ حِلاَبُهَا. (احمد ۲/ ۳۷۲۔ ابن سعد ۲۹۰)

(۳۲۴۲۰) عبدالرحمن بن یزید قائشی حضرت خباب کی بیٹی سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میرے والد رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک لڑائی میں نکلے، تو رسول اللہ ﷺ ہماری خبر گیری کرتے اور ہماری بکریوں کا دودھ دوہتے، اور آپ اس کو ایک بڑے پیالے میں دوہتے اور وہ بھر جاتا، جب خباب آئے اور وہ اس کا دودھ دوہتے تو اس کا دودھ کا پرانا برتن استعمال ہونے لگا۔

(۳۲٤۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إذَا قَرَأَ : ﴿وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْك وَمِنْ نُوحٍ﴾ يَقُولُ : بُدِءَ بِي فِي الْخَيْرِ ، وَكُنْت آخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ.

(احمد ۱۲۷۔ ابن حبان ۶۴۰۴)

(۳۲۴۲۱) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ جب ﴿وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْك وَمِنْ نُوحٍ﴾ پڑھتے تو فرماتے کہ خیر کی ابتداء مجھ سے کی گئی اور بعثت میں میں ان سب سے آخری ہوں۔

(۳۲٤۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مَعْن ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : خَرَجَ إلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ غَضْبَانُ وَنَحْنُ نَرَى أَنَّ مَعَهُ جِبْرِيلَ ، قَالَ : فَمَا رَأَيْت يَوْمًا كَانَ أَكْثَرَ بَاكِيًا مُتَقَنِّعًا مِنْهُ ، قَالَ : سَلُونِي فَوَاللهِ لاَ تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إلاَّ أَنْبَأْتُكُمْ بِهِ ، قَالَ : فَقَامَ إلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَفِي الْجَنَّةِ أَنَا أَمْ فِي النَّارِ ؟ قَالَ : لاَ ، بَلْ فِي النَّارِ ، قَالَ : فَقَامَ إلَيْهِ آخَرُ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَنْ أَبِي ؟ قَالَ : أَبُوك حُذَافَةُ ، قَالَ : فَقَامَ إلَيْهِ آخَرُ ، فَقَالَ : أَعَلَيْنَا الْحَجُّ فِي كُلِّ عَامٍ؟ قَالَ : لَوْ قُلْتهَا لَوَجَبَتْ ، وَلَوْ وَجَبَتْ مَا قُمْتُمْ بِهَا ، وَلَوْ لَمْ تَقُومُوا بِهَا لَعُذِّبْتُمْ.

قَالَ : فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، فَقَالَ : رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا وَبِالإِسْلاَمِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولا ، يَا رَسُولَ اللهِ ، كُنَّا حَدِيثِي عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ ، فَلاَ تُبْدِ سَوْآتِنَا ، وَلاَ تَفْضَحْنَا لِسَرَائِرِنَا وَاعْفُ عَنَّا عَفَا اللَّهُ عَنْك ، قَالَ : فَسُرِّيَ عَنْهُ ، ثُمَّ الْتَفَتَ نَحْوَ الْحَائِطِ ، فَقَالَ : لَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِ ، رَأَيْت الْجَنَّةَ وَالنَّارَ دُونَ هَذَا الْحَائِطِ. (بخاری ۹۳۔ مسلم ۱۸۳۲)

(۳۲۴۲۲) حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ غصے کی حالت میں ہمارے پاس آئے، اور ہم سمجھتے تھے کہ آپ کے ساتھ جبرائیل ہیں، کہتے ہیں کہ میں نے اس دن سے زیادہ رونے والا کوئی دن نہیں پایا، آپ نے فرمایا کہ مجھ سے سوال کرو، بخدا تم مجھ سے جس چیز کا بھی سوال کرو گے میں تمہیں اس کی خبر دوں گا، کہتے ہیں کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں جنت میں ہوں یا دوزخ میں، آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ دوزخ میں، دوسرا آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا یا رسول اللہ!

میرا والد کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا والد حذافہ ہے، ایک اور آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا یا رسول اللہ! کیا ہم پر ہر سال حج فرض ہے؟ آپ نے فرمایا اگر میں یہ کہہ دوں تو واجب ہو جائے گا۔ اگر واجب ہوا تو تم اس کو ادا نہیں کر سکو گے، اور اگر تم اس کو ادا نہ کرو گے تو تمہیں عذاب دیا جائے گا۔

کہتے ہیں کہ اس پر حضرت عمر بن خطاب کھڑے ہوئے اور عرض کیا ''رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا وَبِالإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا'' یا رسول اللہ! ہمارا جاہلیت کا زمانہ قریب ہے، آپ ہماری برائیاں ظاہر نہ فرمائیں، اور ہمیں ہمارے پوشیدہ کاموں کی وجہ سے رسوا نہ فرمائیے، اور ہمیں معاف فرمائیے، اللہ نے آپ کو معاف فرما دیا ہے، کہتے ہیں کہ اس کے بعد آپ کی یہ حالت ختم ہوگئی، پھر آپ دیوار کی طرف متوجہ ہوئے، اور فرمایا کہ میں نے آج کی طرح خیر و شر میں کوئی چیز نہیں دیکھی، میں نے جنت اور دوزخ کو اس دیوار کے پاس پایا۔

(٣٢٤٢٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَبْطَأَ جِبْرِيلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَزِعَ جَزَعًا شَدِيدًا ، فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ : إِنِّي أَرَى رَبَّكَ قَدْ قَلاَكَ مِمَّا يَرَى مِنْ جَزَعِكَ ، قَالَ : فَنَزَلَتْ : ﴿وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ ، وَمَا قَلَى﴾. (بخاری ۱۱۲۴۔ مسلم ۱۴۲۱)

(۳۲۴۲۳) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ جبرائیل نے نبی ﷺ کے پاس آنے میں تاخیر کی تو آپ بہت گھبرائے، حضرت خدیجہ نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ آپ کے رب نے آپ کو چھوڑ دیا ہے کیونکہ اس نے آپ کی گھبراہٹ کو دیکھا ہے، اس پر یہ آیات نازل ہوئیں ﴿وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ ، وَمَا قَلَى﴾.

(٣٢٤٢٤) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ ، عَنْ أَسْبَاطِ بْنِ نَصْرٍ الْهَمْدَانِيِّ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ : صَلَّيْت مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاَةَ الأُولَى ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى أَهْلِهِ وَخَرَجْت مَعَهُ ، فَاسْتَقْبَلَهُ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّ أَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا ، قَالَ : وَأَمَّا أَنَا فَمَسَحَ خَدَّيَّ ، فَوَجَدْتُ لِيَدِهِ بَرْدًا وَرِيحًا كَأَنَّمَا أَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ. (مسلم ۱۸۱۴۔ طبرانی ۱۹۴۴)

(۳۲۴۲۴) حضرت جابر بن سمرہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صلاۃ الاُولیٰ پڑھی، پھر آپ اپنے گھر کی طرف چلے اور میں بھی چلا، چنانچہ آپ کے پاس بچے آئے تو آپ ایک ایک کے رخسار پر ہاتھ پھیرنے لگے، کہتے ہیں آپ نے میرے رخسار پر بھی ہاتھ پھیرا تو میں نے اس کی ٹھنڈک اور خوشبو محسوس کی گویا کہ ابھی عطر فروش کے تھیلے سے نکالا ہو۔

(٣٢٤٢٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الْكَوْثَرِ ؟ فَقَالَ : هُوَ الْخَيْرُ الْكَثِيرُ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ.

(۳۲۴۲۵) حضرت ابو بشر فرماتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر سے کوثر کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا وہ خیر کثیر ہے جو اللہ نے آپ کو عطا فرمائی ہے۔

(٣٢٤٢٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :هُوَ النُّبُوَّةُ وَالْخَيْرُ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ.

(۳۲۴۲۶) عمارہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد نبوت اور خیر ہے جو اللہ نے آپ کو عطا فرمائی۔

(٣٢٤٢٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ فُلَيت ، عَنْ جَسْرَةَ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ يُرَدِّدُ آيَةً حَتَّى أَصْبَحَ ، بِهَا يَرْكَعُ ، وَ بِهَا يَسْجُدُ ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ﴾ ، قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا زِلْت تُرَدِّدُ هَذِهِ الآيَةَ حَتَّى أَصْبَحْت ، قَالَ :إِنِّي سَأَلْت رَبِّي الشَّفَاعَةَ لأُمَّتِي وَهِيَ نَائِلَةٌ لِمَنْ لاَ يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا. (بیهقی ١٣)

(۳۲۴۲۷) حضرت ابو ذر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک رات نماز میں بار بار رکوع اور سجدے میں یہ آیت دہراتے ہوئے سنا ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ﴾ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ صبح تک اس آیت کو دہراتے رہے؟ فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے لئے شفاعت کا سوال کیا ہے، اور وہ ہر اس آدمی کو حاصل ہونے والی ہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔

(٣٢٤٢٨) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :لَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ﴾ جَاءَتِ امْرَأَةُ أَبِي لَهَبٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :يَا نَبِيَّ اللهِ ، أَنَّهَا سَتُؤْذِيك ، فَقَالَ :إِنَّهُ سَيُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهَا ، قَالَ :فَلَمْ تَرَهُ ، فَقَالَتْ لأَبِي بَكْرٍ :هَجَانَا صَاحِبُك ، فَقَالَ :وَاللهِ مَا يَنْطِقُ الشِّعْرَ وَلاَ يَقُولُهُ ، فَقَالَتْ :إِنَّك لَمُصَدَّقٌ ، قَالَ :فَانْدَفَعَتْ رَاجِعَةً ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا رَأَتْك ، قَالَ :فَقَالَ :لَمْ يَزَلْ مَلَكٌ بَيْنِي وَبَيْنَهَا يَسْتُرُنِي حَتَّى ذَهَبَتْ. (ابن حبان ٦٥١١۔ ابو يعلى ٢٥)

(۳۲۴۲۸) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ جب اللہ نے ﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ﴾ نازل فرمائی تو ابولہب کی بیوی نبی ﷺ کے پاس آئی جبکہ آپ کے ساتھ ابو بکر تھے، حضرت ابو بکر نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! یہ آپ کو تکلیف دے گی، آپ نے فرمایا کہ میرے اور اس کے درمیان پردہ حائل ہو جائے گا، چنانچہ آپ اس کو نظر نہ آئے، اس نے حضرت ابو بکر سے کہا کہ آپ کے ساتھی نے ہمیں غصے میں مبتلا کر دیا ہے، انہوں نے فرمایا کہ بخدا وہ نہ تو شعر بنا سکتے ہیں نہ شعر کہتے ہیں، اس نے کہا کہ آپ صحیح کہتے ہیں، اس کے بعد وہ چلی گئی، حضرت ابو بکر نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا اس نے آپ کو نہیں دیکھا؟ آپ نے فرمایا کہ ایک فرشتہ میرے اور اس کے درمیان رہا اور مجھے چھپاتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ چلی گئی۔

(٣٢٤٢٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ النَّبِيِّينَ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَتَمَّهَا إِلاَّ لَبِنَةً وَاحِدَةً ، فَجِئْت أَنَا فَأَتْمَمْت تِلْكَ اللَّبِنَةَ. (مسلم ١٧٩١۔ احمد ٩)

(۳۲۴۲۹) حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اور انبیاء کی مثال اس آدمی کی سی ہے جس نے گھر بنایا

ہواور اس کو مکمل کر دیا ہواور ایک اینٹ چھوڑ دی ہو، میں آیا اور میں نے اس اینٹ کی جگہ کو پر کر دیا۔

(٣٢٤٣٠) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَثَلِي وَمَثَلُ الأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا ، فَأَتَمَّهَا وَأَكْمَلَهَا إِلاَّ مَوْضِعَ لَبِنَةٍ ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهَا وَيَقُولُونَ : لَوْلاَ مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ فَخَتَمْتُ الأَنْبِيَاءَ. (بخاری ٣٥٣٤۔ مسلم ١٧٩١)

(٣٢٤٣٠) حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میری اور انبیاء کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے گھر بنایا ہواور اس کو مکمل کر دیا ہو سوائے ایک اینٹ کی جگہ کے، چنانچہ لوگ اس میں داخل ہوں اور اس پر تعجب کریں اور کہیں کہ اگر یہ اینٹ کی جگہ خالی نہ ہوتی تو اچھا ہوتا، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں اس اینٹ کی جگہ ہوں، میں آیا اور میں نے انبیاء کو ختم کر دیا۔

(٣٢٤٣١) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، جِئْتُ مِنْ عِنْدِ حَيٍّ مَا يَتَرَوَّحُ لَهُمْ رَاعٍ ، وَلاَ يَخْطِرُ لَهُمْ فَحْلٌ فَادْعُ اللَّهَ لَنَا ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ اسْقِ بِلاَدَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ ، قَالَ : ثُمَّ دَعَا فَقَالَ : اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا ، مَرِيئًا مَرِيعًا ، طَيِّبًا غَدَقًا ، عَاجِلاً غَيْرَ رَائِثٍ ، نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ ، قَالَ : فَمَا نَزَلَ حَتَّى مَا جَاءَ أَحَدٌ مِنْ وَجْهٍ مِنَ الْوُجُوهِ إِلاَّ قَالَ : مُطِرْنَا وَأُحْيِينَا. (ابو داؤد ١٢٠٠۔ ابن ماجه ١٢٧٠)

(٣٢٤٣١) حبیب بن ابی ثابت فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ! میں ایسے قبیلے سے آیا ہوں جن کا چرواہا آرام نہیں پاتا اور ان کے نر جانور اپنی دم نہیں ہلاتے، آپ ہمارے لیے دعا کریں، آپ نے فرمایا اے اللہ! اپنے شہروں اور جانوروں کو پانی سے سیراب کیجیے اور اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجئے، پھر آپ نے دعا کی ''اے اللہ! ہمیں خوب برسنے والی، سبزے والی، پاکیزگی والی اور موٹے قطروں والی جلدی آنے والی، نفع پہنچانے والی نہ کہ نقصان پہنچانے والی بارش عطا فرما۔'' چنانچہ اتنی بارش برسی کہ جس طرف سے بھی کوئی آدمی آتا وہ کہتا کہ ہمارے علاقے میں بارش ہوئی اور زمین زندہ ہوگئی۔

(٣٢٤٣٢) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى ، يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي بُعِثْتُ خَاتِمًا وَفَاتِحًا ، وَاخْتُصِرَ لِي الْحَدِيثُ اخْتِصَارًا ، فَلاَ يُهْلِكُكُم المشركون.

(عبدالرزاق ٢٠٠٦٢)

(٣٢٤٣٢) حضرت ایوب بن موسیٰ نبی ﷺ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ مجھے ختم کرنے والا اور شروع کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہے، اور میرے لیے بات کو مختصر کر دیا گیا ہے، اس لئے تمہیں مشرکین ہلاک نہ کر دیں۔

(٣٢٤٣٣) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّمَا بُعِثْتُ لأُتَمِّمَ صَلاَحَ الأَخْلاَقِ. (احمد ٣٨١۔ حاكم ٦١٣)

(۳۲۴۳۳) حضرت زید بن اسلم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے بہترین اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا۔

(۳۲٤۳٤) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ :حدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، قَالَ :قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَوْ مَنْ شَاءَ اللَّهُ مِنْهُمْ - :يَا رَسُولَ اللهِ مَا نَوْلُنَا أَنْ نُفَارِقَكَ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّكَ لَوْ مُتَّ رُفِعْتَ فَوْقَنَا فَلَمْ نَرَكَ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ :﴿وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا﴾. (طبرانی ۱۲۵۵۹)

(۳۲۴۳۴) حضرت مسلم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے یا ان میں سے بعض نے کہا یا رسول اللہ! ہمارا آپ سے دنیا میں جدا ہونے کے بعد کیا ہوگا، کہ اگر آپ فوت ہوئے تو آپ بلند درجات پر پہنچ جائیں گے اور ہم آپ کو دیکھ نہ سکیں گے، چنانچہ اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ﴿وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا﴾.

(۳۲٤۳٥) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ :حدَّثَنَا زَائِدَةُ ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ :لَمَّا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الآيَةُ ﴿آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ﴾ ، قَالَ جِبْرِيلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَحْسَنَ الثَّنَاءَ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمَّتِكَ ، سَلْ تُعْطَهُ ، قَالَ :فَقَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الآيَةَ حَتَّى خَتَمَهَا :﴿لاَ يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلاَّ وُسْعَهَا﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ. (طبری ۱۵۳)

(۳۲۴۳۵) حضرت حکیم بن جابر فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ﴿آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ﴾ تو جبرئیل نے نبی ﷺ سے فرمایا کہ بے شک اللہ نے آپ کی اور آپ کی امت کی بہترین تعریف فرمائی ہے، آپ مانگئے آپ کو عطا کیا جائے گا، چنانچہ نبی ﷺ نے یہ آیت آخر تک پڑھی، ﴿لاَ يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلاَّ وُسْعَهَا﴾ ...... الخ

(۳۲٤۳٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ:حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْعَلاَّفُ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ:فِي قَوْلِهِ:﴿وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ﴾، قَالَ :هُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدٌ مِنَ اللهِ. (ابن جریر ۱۴)

(۳۲۴۳۶) حضرت حسین بن علی اللہ کے فرمان ﴿وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد محمد ﷺ ہیں جو اللہ کی طرف سے گواہ ہیں۔

(۳۲٤۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ :لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ إِلَى الْمَدِينَةِ ، تَبِعَهُمَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ ، فَلَمَّا رَآهُمَا قَالَ :هَذَانِ فَرُّ قُرَيْشٍ لَوْ رَدَدْتُ عَلَى قُرَيْشٍ فَرَّهَا ، قَالَ :فَطَفَقَ فَرَسُهُ عَلَيْهِمَا ، قَالَ :فَسَاخَتِ الْفَرَسُ ، قَالَ :فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يُخْرِجَهَا ، وَلاَ أَقْرَبُكُمَا ، قَالَ :فَخَرَجَتْ فَعَادَتْ حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثًا ، قَالَ :تَبًّا وتَعْسًا ، ثُمَّ قَالَ :هَلْ لَكَ إِلاَّ الزَّادُ وَالْحُمْلاَنِ ؟ قَالاَ :لاَ نُرِيدُ ، وَلاَ حَاجَةَ لَنَا فِي ذَلِكَ ، أَغْنِ عَنَّا نَفْسَكَ ، قَالَ :كُفِيتُكُمَا. (ابن سعد ۲۳۲)

(۳۲۴۳۷) حضرت عمیر بن اسحاق فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ اور حضرت ابوبکر مدینہ کی طرف نکلے تو سراقہ بن مالک نے ان کا تعاقب کیا، جب اس نے ان دونوں کو دیکھا تو کہا کہ یہ قریش کے مفرور ہیں، میں قریش کو ان کے مفرورین پہنچاتا ہوں، چنانچہ اس نے اپنے گھوڑے کو ان پر کودوایا تو اس کے گھوڑے کے پاؤں دھنس گئے، وہ کہنے لگا کہ اللہ سے دعا کیجیے کہ ان کو نکال دے، میں آپ کے قریب نہیں آؤں گا، چنانچہ وہ نکل گئے، پھر اس نے ایسا ہی کیا، اور دو یا تین مرتبہ ایسا ہی ہوا، کہنے لگا ھلاک و برباد ہو، پھر کہنے لگا کیا آپ کو توشہ اور سواری کی ضرورت ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہم نہیں چاہتے، اور ہمیں اس کی ضرورت نہیں، ہمیں اپنے آپ سے کافی ہو جائیں، اس نے کہا کہ میں تمہیں کافی ہوں۔

(۳۲٤۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : سَأَلَ مُوسَى رَبَّهُ مَسْأَلَةً : ﴿وَاخْتَارَ مُوسَى قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلاً﴾ حَتَّى بَلَغَ ﴿مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيلِ﴾ فَأُعْطِيَهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (بزار ۲۲۱۳)

(۳۲۴۳۸) سعید بن جبیر روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ نے اپنے آپ سے سوال کیا ﴿وَاخْتَارَ مُوسَى قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلاً ...... مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيلِ﴾ وہ سوال محمد ﷺ کے لیے قبول کر لیا گیا۔

(۳۲٤۳۹) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : كَانَ فِي تُرْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبْشٌ مُصَوَّرٌ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ ، فَأَصْبَحَ وَقَدْ ذَهَبَ اللَّهُ بِهِ.

(۳۲۴۳۹) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کی ڈھال میں ایک مینڈھے کی تصویر بنی ہوئی تھی، آپ پر وہ شاق ہوئی، چنانچہ صبح کو وہ ختم ہوگئی۔

(۳۲٤٤۰) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمَّارٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، قَالَ : ذُكِرَتِ الأَنْبِيَاءُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا ذُكِرَ هُوَ قَالَ : ذَاكَ خَلِيلُ اللهِ. (مسلم ۱۸۵۵۔ احمد ۳۷۷)

(۳۲۴۴۰) حضرت سالم بن ابی الجعد فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے سامنے انبیاء کا ذکر کیا گیا، جب آپ کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا یہ اللہ کا دوست ہے۔

(۳۲٤٤۱) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنَا أَكْثَرُ الأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ.

(مسلم ۱۸۸۔ ابویعلی ۳۹۴۶)

(۳۲۴۴۱) حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں قیامت کے دن سب سے زیادہ متبعین والا ہوں گا، اور میں ہی سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔

(۳۲٤٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أيها النَّاسُ

إِنَّمَا أَنَا رَحْمَةٌ مُهْدَاةٌ. (ابن سعد ۱۹۲۔ دارمی ۱۵)

(۳۲۴۴۲) حضرت ابوصالح فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے لوگو! میں تحفہ کی ہوئی رحمت ہوں۔

(۳۲٤٤۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ طُفَيْلِ بْنِ أُبَيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَرَأَيْت إِنْ جَعَلْتُ صَلاَتِي كُلَّهَا صَلاَةً عَلَيْك ، قَالَ : إِذَنْ يَكْفِيك اللَّهُ مَا أَهَمَّكَ مِنْ أَمْرِ دُنْيَاك وَآخِرَتِك.

(۳۲۴۴۳) حضرت اُبی فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں اپنے تمام ذکر میں آپ پر درود بھیجتا رہوں تو کیسا ہے؟ فرمایا کہ تب اللہ تمہاری دنیا و آخرت کے تمام اہم کاموں کے لئے کافی ہو جائیں گے۔

(۳۲٤٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ كَعْبٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلاَةً عَلَيَّ زَكَاةٌ لَكُمْ ، وَسَلُوا اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ ، قَالُوا : وَمَا الْوَسِيلَةُ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ : أَعْلَى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ ، لاَ يَنَالُهَا إِلاَّ رَجُلٌ وَاحِدٌ ، أَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ.

(۳۲۴۴۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر درود بھیجو کیونکہ مجھ پر درود بھیجنا تمہاری پاکیزگی ہے، اور میرے لیے اللہ سے وسیلے کا سوال کرو، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! وسیلہ کیا ہے؟ فرمایا کہ جنت میں اعلیٰ درجہ ہے جس کو ایک ہی آدمی پا سکتا ہے، مجھے امید ہے کہ وہ آدمی میں ہوں۔

(۳۲٤٤٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلاَةً وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ.

(۳۲۴۴۵) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجیں گے۔

(۳۲٤٤٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلاَةً وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ ، وَحَطَّ عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ.

(۳۲۴۴۶) حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجیں گے، اور اس کے دس گناہ معاف فرمائیں گے۔

(۳۲٤٤۷) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ كَيْسَانَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلاَةً. (ترمذی ۴۸۴۔ ابن حبان ۹۱۱)

(۳۲۴۴۷) حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجتا ہوگا۔

(٣٢٤٤٨) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ أَبِيهِ :أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالسُّرُورُ فِي وَجْهِهِ، فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا لَنَرَى السُّرُورَ فِي وَجْهِكَ ؟ فَقَالَ :إِنَّهُ أَتَانِي الْمَلَكُ ، فَقَالَ :يَا مُحَمَّدُ أَمَا يُرْضِيكَ أَنَّهُ لاَ يُصَلِّي عَلَيْكَ مِنْ أُمَّتِكَ أَحَدٌ إِلاَّ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا ، وَلاَ يُسَلِّمُ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلاَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا ؟ قَالَ :بَلَى.

(۳۲۴۴۸) حضرت ابوطلحہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن تشریف لائے جبکہ آپ کے چہرے پر خوشی کے آثار دکھائی دیتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ میرے پاس ایک فرشتہ آیا، اور اس نے کہا اے محمد! کیا آپ اس پر راضی نہیں ہیں کہ آپ کی امت میں سے جو بھی ایک مرتبہ آپ پر درود بھیجے میں اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجوں، اور جو آپ پر ایک مرتبہ سلام بھیجے میں اس پر دس مرتبہ سلام بھیجوں، آپ نے فرمایا، کیوں نہیں!

(٣٢٤٤٩) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، قَالَ: حدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ:أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَجَدْتُ شُكْرًا فِيمَا أَبْلاَنِي مِنْ أُمَّتِي :مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلاَةً كُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ ، وَحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ.

(۳۲۴۴۹) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں نے شکر کا سجدہ کیا اس نعمت پر جو اللہ نے مجھے میری امت کی جانب سے عطا فرمائی، کہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے دس گناہ معاف کیے جائیں گے۔

(٣٢٤٥٠) حَدَّثَنَا هشيم ، عن الْعَوَّامِ ، قَالَ :حدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، إِنَّهُ قَالَ :مَنْ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ.

(۳۲۴۵۰) حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ جس نے نبی ﷺ پر درود بھیجا اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے دس گناہ معاف کیے جائیں گے، اور اس کے دس درجات بلند کیے جائیں گے۔

(٣٢٤٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ صَلَّى عَلَيَّ لَمْ تَزَلِ الْمَلاَئِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ مَا دَامَ يُصَلِّي عَلَيَّ ، فَلْيُقِلَّ الْعَبْدُ مِنْ ذَلِكَ ، أَوْ يُكْثِرْ.

(۳۲۴۵۱) حضرت عامر بن ربیعہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر درود بھیجا ملائکہ اس کے لئے اس وقت

تک دعائیں کرتے رہتے ہیں جب تک وہ مجھ پر درود بھیجتا رہتا ہے، لہٰذا بندہ چاہے تو کم درود بھیجے یا زیادہ بھیجے۔

(٣٢٤٥٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ ، قَالَ :إِنَّ مَلَكًا مُوَكَّلٌ بِمَنْ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَلِّغَ عَنْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّ فُلاَنًا مِنْ أُمَّتِكَ صَلَّى عَلَيْكَ.

(۳۲۴۵۲) حصین روایت کرتے ہیں کہ یزید رقاشی نے فرمایا کہ ایک فرشتہ اس آدمی پر مقرر ہوتا ہے جو نبی ﷺ پر درود بھیجتا ہے، کہ اس کا درود نبی ﷺ تک پہنچائے کہ آپ کے فلاں امتی نے آپ پر درود بھیجا ہے۔

(٣٢٤٥٣) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَنَسِيَ الصَّلاَةَ عَلَيَّ خَطِءَ طَرِيقَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (ابن ماجه ٩٠٨)

(۳۲۴۵۳) حضرت جعفر کے والد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور وہ مجھ پر درود بھیجنا بھول گیا وہ قیامت کے دن جنت کے راستے سے بھٹک جائے گا۔

(٣٢٤٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ بَدْرِ بْنِ عُثْمَانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :الْكَوْثَرُ مَا أُعْطِيَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَيْرِ وَالنُّبُوَّةِ وَالإِسْلاَمِ.

(۳۲۴۵۴) بدر بن عثمان فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ نے فرمایا کہ کوثر وہ بھلائی، نبوت اور اسلام ہے جو رسول اللہ ﷺ کو عطا کی گئی۔

(٣٢٤٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ﴾ ، قَالَ :حَوْضٌ فِي الْجَنَّةِ أُعْطِيَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۲۴۵۵) حضرت عطاء اللہ کے فرمان ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ کوثر جنت میں ایک حوض ہے جو رسول اللہ ﷺ کو عطا کیا گیا۔

(٣٢٤٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ بَدْرِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :لَمَّا أُوحِيَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتْ قُرَيْشٌ :بُتِرَ مُحَمَّدٌ مِنَّا ، فَنَزَلَتْ :﴿إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الأَبْتَرُ﴾ :الَّذِي رَمَاكَ بِهِ هُوَ الأَبْتَرُ. (طبری ٣٣٠)

(۳۲۴۵۶) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ جب نبی ﷺ پر وحی کی گئی تو قریش نے کہا کہ محمد ہم سے کاٹ دیے گئے، چنانچہ آیت ﴿إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الأَبْتَرُ﴾ نازل ہوئی، کہ جس نے آپ کو یہ بات کہی وہی مقطوع النسل ہے۔

(٣٢٤٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي يَعْلَى ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، قَالَ :لاَ نُفَضِّلُ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا ، وَلاَ نُفَضِّلُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللهِ أَحَدًا.

(۳۲۴۵۷) حضرت ابو یعلی حضرت ربیع بن خُثیم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا کہ ہم اپنے نبی محمد ﷺ پر کسی کو فضیلت نہیں دیتے، اور نہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام پر کسی کو فضیلت دیتے ہیں۔

(٣٢٤٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ. (بخاری ۶۹۱۶۔ مسلم ۱۸۴۵)

(۳۲۴۵۸) حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انبیاء کو ایک دوسرے سے افضل قرار نہ دو۔

(۳۲٤٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ :جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْرَأَهُ آخِرَ الْبَقَرَةِ حَتَّى إِذَا حَفِظَهَا ، قَالَ :اقْرَأْهَا عَلَيَّ ، فَقَرَأَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ جِبْرِيل يَقُولُ :ذَلِكَ لَكَ ، ذَلِكَ لَكَ ﴿لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا﴾. (ابن جریر ۱۶۰)

(۳۲۴۵۹) ضحاک فرماتے ہیں کہ جبرائیل نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو سورۃ بقرہ کی آخری آیات پڑھائیں، یہاں تک کہ جب آپ کو یاد ہوگئیں تو فرمایا کہ مجھے پڑھ کر سنایئے، چنانچہ نبی ﷺ پڑھتے رہے اور جبرئیل کہتے رہے" یہ آپ کے لیے ہے آپ کے لئے ہے، کہ ہمارا مواخذہ نہ فرمایئے اگر ہمیں بھول ہو جائے یا غلطی ہو جائے۔"

(۳۲٤٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ :قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنْ شِئْتَ أَعْطَيْنَاكَ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَخَزَائِنَهَا ، لَا يَنْقُصُكَ ذَلِكَ عِنْدَنَا شَيْئًا فِي الْآخِرَةِ ، وَإِنْ شِئْتَ جَمَعْتُهَا لَكَ فِي الْآخِرَةِ ، قَالَ :لَا ، بَلَ اجْمَعْهَا لِي فِي الْآخِرَةِ ، فَنَزَلَتْ :﴿تَبَارَكَ الَّذِي إِنْ شَاءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِنْ ذَلِكَ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَيَجْعَلْ لَكَ قُصُورًا﴾.

(۳۲۴۶۰) حضرت خیثمہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ سے عرض کیا گیا کہ اگر آپ چاہیں تو ہم آپ کو زمین کی کنجیاں اور اس کے خزانے عطا کر دیں اور آخرت میں اس سے ہمارے ہاں کوئی کمی نہ ہوگی، اور اگر آپ چاہیں تو اپنے لیے آخرت میں جمع کر لیں، آپ نے فرمایا بلکہ میں اس کو اپنے لیے آخرت میں جمع کروں گا، چنانچہ آیت نازل ہوئی ﴿تَبَارَكَ الَّذِي إِنْ شَاءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِنْ ذَلِكَ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَيَجْعَلْ لَكَ قُصُورًا﴾.

(۳۲٤٦١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ إِنَّهُ قَالَ : كُنْتُ غُلَامًا يَافِعًا أَرْعَى غَنَمًا لِعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَقَدْ فَرَّا مِنَ الْمُشْرِكِينَ - فَقَالَا :يَا غُلَامُ ، هَلْ لَكَ مِنْ لَبَنٍ تَسْقِينَا ؟ قُلْتُ :إِنِّي مُؤْتَمَنٌ وَلَسْتُ سَاقِيَكُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :هَلْ عِنْدَكَ مِنْ جَذَعَةٍ لَمْ يَنْزُ عَلَيْهَا الْفَحْلُ ؟ قُلْتُ :نَعَمْ ، فَأَتَيْتُهُمَا بِهَا فَاعْتَقَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَمَسَحَ الضَّرْعَ وَدَعَا فَحَفَلَ الضَّرْعُ ، ثُمَّ أَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ بِصَخْرَةٍ مُنْقَعِرَةٍ - أَوْ مُنْقَرَةٍ - فَاحْتَلَبَ فِيهَا ، فَشَرِبَ وَشَرِبَ أَبُو بَكْرٍ ، ثُمَّ شَرِبْتُ ، ثُمَّ قَالَ لِلضَّرْعِ :اقْلِصْ فَقَلَصَ ، قَالَ :فَأَتَيْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقُلْتُ :عَلِّمْنِي مِنْ هَذَا الْقَوْلِ ، قَالَ :إِنَّكَ غُلَامٌ مُعَلَّمٌ.

(۳۲۴۶۱) حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نو جوان لڑکا تھا اور عقبہ بن ابی معیط کی بکریاں چراتا تھا، نبی ﷺ اور حضرت ابوبکر آئے جبکہ وہ دونوں مشرکین سے فرار ہوئے تھے، اور فرمایا اے لڑکے! کیا تمہارے پاس ہمیں پلانے کے لیے کچھ

دودھ ہے؟ میں نے کہا کہ میں امین ہوں، اور آپ کو پلا نہیں سکتا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس کوئی چھ ماہ کی بکری ہے جس پر کوئی نر نہ کودا ہو؟ میں نے کہا جی ہاں! میں ان کے پاس لایا، نبی ﷺ نے اس کی ٹانگیں کھولیں اور تھنوں کو ہاتھ لگایا اور دعا فرمائی، پھر حضرت ابوبکر آپ کے پاس ایک کھدا ہوا پتھر لائے، آپ نے اس میں دودھ دوہا، آپ نے دودھ پیا اور حضرت ابوبکر نے بھی پیا، پھر میں نے پیا، پھر آپ نے تھن سے فرمایا سکڑ جا، چنانچہ وہ سکڑ گیا، اس کے بعد میں آپ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ ان باتوں میں سے مجھے بھی سکھا دیجئے، فرمایا کہ تم تعلیم یافتہ لڑکے ہو۔

(۳۲٤٦٢) حَدَّثَنَا يعلى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو سنان ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : كَانَ لِعُمَرَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ حَقٌّ ، فَأَتَاهُ يَطْلُبُهُ فَلَقِيَهُ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ :لاَ وَالَّذِى اصْطَفَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْبَشَرِ ، لاَ أُفَارِقُك وَأَنَا أَطْلُبُك بِشَيْءٍ ، فَقَالَ الْيَهُودِيُّ :مَا اصْطَفَى اللَّهُ مُحَمَّدًا عَلَى الْبَشَرِ ، فَلَطَمَهُ عُمَرُ ، فَقَالَ :بَيْنِي وَبَيْنَكَ أَبُو الْقَاسِمِ ، فَقَالَ :إنَّ عُمَرَ قَالَ :لاَ وَالَّذِى اصْطَفَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْبَشَرِ قُلْتُ لَهُ :مَا اصْطَفَى اللَّهُ مُحَمَّدًا عَلَى الْبَشَرِ ، فَلَطَمَنِي ، فَقَالَ :أَمَّا أَنْتَ يَا عُمَرُ ، فَأَرْضِهِ مِنْ لَطْمَتِهِ ، بَلَى يَا يَهُودِى ، آدم صفي الله ، وإبراهيم خليل الله ، وموسى نجي الله ، وعيسى روح الله ، وأنا حبيب الله ، بَلَى يَا يَهُودِى تَسَمَّى اللَّهُ بِاسْمَيْنِ سَمَّى بِهِمَا أُمَّتِي هُوَ السَّلاَمُ ، وَسَمَّى أُمَّتِي الْمُسْلِمِينَ ، وَهُوَ الْمُؤْمِنُ وَسَمَّى أُمَّتِي الْمُؤْمِنِينَ ، بَلَى يَا يَهُودِى ، طَلَبْتُمْ يَوْمًا ذُخِرَ لَنَا ، الْيَوْمَ لَنَا وَغَدًا لَكُمْ ، وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارَى ، بَلَى يَا يَهُودِى ، أَنْتُمَ الأَوَّلُونَ وَنَحْنُ الآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، بَلَى إنَّ الْجَنَّةَ مُحَرَّمَةٌ عَلَى الأَنْبِيَاءِ حَتَّى أَدْخُلَهَا ، وَهِيَ مُحَرَّمَةٌ عَلَى الأُمَمِ حَتَّى تَدْخُلَهَا أُمَّتِي.

(۳۲۴۶۲) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ حضرت عمر کا ایک یہودی پر حق تھا، آپ اس سے مطالبہ کرنے آئے اور اس سے ملے اور فرمایا اس ذات کی قسم جس نے محمد ﷺ کو چنا ہے میں تجھ سے اس وقت تک جدا نہ ہوں گا جب تک تھوڑی سی چیز باقی نہ رہ جائے، یہودی نے کہا اللہ نے محمد ﷺ کو انسانوں پر نہیں چنا، حضرت عمر نے اس کو طمانچہ مارا، اور فرمایا کہ میرے اور تمہارے درمیان ابوالقاسم ﷺ فیصلہ کریں گے، اس نے کہا عمر نے مجھ سے کہا تھا کہ "اس ذات کی قسم جس نے محمد کو انسانوں پر فضیلت بخشی ہے،" میں نے کہا کہ اللہ نے محمد کو انسانوں پر فضیلت نہیں بخشی، اس پر انہوں نے مجھے طمانچہ مارا، آپ نے فرمایا اے عمر! تم اس کو تھپڑ مارنے کی وجہ سے اس کو راضی کرو، اور اے یہودی! ہاں آدم صفی اللہ، ابراہیم خلیل اللہ، موسیٰ نجی اللہ، عیسیٰ روح اللہ، اور میں حبیب اللہ ہوں، اے یہودی! ہاں اللہ نے اپنے دو نام اختیار فرمائے اور میری امت کو بھی عطا کیے، وہ "السلام" ہے، اور اس نے میری امت کا نام مسلمین رکھا ہے اور وہ "مومن" ہے اور اس نے میری امت کا نام "مومنین" رکھا ہے، ہاں! اے یہودی تم نے اس دن کو تلاش کیا جو ہمارے لیے ذخیرہ کیا گیا تھا، آج کا دن ہمارا، کل کا تمہارا اور پرسوں کا نصاریٰ کا ہے، ہاں اے یہودی! تم پہلے ہو اور ہم آخری ہیں اور جنت میں قیامت کے دن سب سے پہلے پہنچنے والے ہیں، ہاں بے شک جنت انبیاء پر حرام ہے یہاں تک کہ میں اس میں داخل

ہو جاؤں، اور وہ تمام امتوں پر حرام ہے یہاں تک کہ میری امت اس میں داخل ہو جائے۔

(٣٢٤٦٣) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : ﴿وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى﴾ ، قَالَ :رَأَى رَبَّهُ. (ترمذی ۳۲۸۰)

(۳۲۴۶۳) حضرت ابن عباس ﴿وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ آپ نے اپنے رب کو دیکھا تھا۔

(٣٢٤٦٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلاَمَانَ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أُمِّهِ :أَنَّ خَالَهَا حَبِيبَ بْنَ فويكٍ حَدَّثَهَا :أَنَّ أَبَاهُ خَرَجَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَيْنَاهُ مُبْيَضَّتَانِ لاَ يُبْصِرُ بِهِمَا شَيْئًا ، فَسَأَلَهُ :مَا أَصَابَهُ ؟ قَالَ : كُنْتُ أَمْرُنُ جَمَلاً لِي ، فَوَقَعَتْ رِجْلِي عَلَى بَيْضِ حَيَّةٍ فَأُصِيبَ بَصَرِي ، فَنَفَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ فَأَبْصَرَ ، قَالَ :فَرَأَيْتُهُ يُدْخِلُ الْخَيْطَ فِي الإِبْرَةِ وَإِنَّهُ لاَبْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً ، وَإِنَّ عَيْنَيْهِ لَمُبْيَضَّتَانِ.

(۳۲۴۶۴) حبیب بن فویک فرماتے ہیں کہ ان کے والد ان کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے جب کہ ان کی آنکھیں سفید تھیں اور وہ ان سے کوئی چیز نہیں دیکھ سکتے تھے، آپ نے ان سے پوچھا کہ تمہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں اپنے گھوڑے کو سدھار رہا تھا تو میرا پاؤں ایک سانپ کے انڈے پر پڑ گیا، جس سے میری آنکھ متاثر ہوئی، رسول اللہ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں پھونکا تو وہ دیکھنے لگے، کہتے ہیں کہ میں نے ان کو دیکھا کہ اسّی سال کی عمر میں سوئی میں دھاگہ ڈال رہے تھے اور ان کی آنکھیں سفید تھیں۔

(٣٢٤٦٥) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عُمَرَ مَوْلَى غُفْرَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ مِنْ وَلَدِ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ إِذَا نَعَتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَمْ يَكُنْ بِالطَّوِيلِ الْمُمَغَّطِ ، وَلاَ بِالْقَصِيرِ الْمُتَرَدِّدِ ، كَانَ رَبْعَةً مِنَ الرِّجَالِ ، كَانَ جَعْدَ الشَّعْرِ ، وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطِطِ ، وَلاَ بِالسَّبْطِ ، كَانَ جَعْدًا رَجِلا ، وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ ، وَلاَ الْمُكَلْثَمِ ، كَانَ فِي الْوَجْهِ تَدْوِيرٌ ، أَبْيَضَ مُشْرَبًا حُمْرَةً ، أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ ، أَهْدَبَ الأَشْفَارِ ، جَلِيلَ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ ، أَجْرَدَ ، ذَا مَسْرُبَةٍ ، شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ ، إِذَا مَشَى تَقَلَّعَ كَأَنَّمَا يَمْشِي فِي صَبَبٍ ، إِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا ، بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ، أَجْوَدَ النَّاسِ كَفًّا ، وَأَجْرَأَ النَّاسِ صَدْرًا ، وَأَصْدَقَ النَّاسِ لَهْجَةً ، وَأَوْفَى النَّاسِ بِذِمَّةٍ ، وَأَلْيَنَهُمْ عَرِيكَةً ، وَأَكْرَمَهُمْ عِشْرَةً ، مَنْ رَآهُ بَدِيهَةً هَابَهُ ، وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ ، يَقُولُ نَاعِتُهُ :لَمْ أَرَ مِثْلَهُ قَبْلَهُ وَلاَ بَعْدَهُ.

(احمد ۸۹۔ ابن سعد ۴۱۰)

(۳۲۴۶۵) حضرت ابراہیم بن محمد جو حضرت علی کی اولاد میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت علی جب رسول اللہ ﷺ کی صفت بیان فرماتے تو فرماتے کہ آپ نہ لمبے تھے اور نہ بہت چھوٹے قد والے، آپ متوسط قد کے مالک تھے، اور آپ ہلکے گھنگریالے بالوں

والے تھے اور بہت گھنگریالے بالوں والے تھے نہ بالکل سیدھے بالوں والے تھے، بلکہ آپ ہلکے خمدار بالوں والے تھے، آپ بہت گوشت والے تھے نہ گول چہرے والے، بلکہ آپ کے چہرے میں ہلکی گولائی تھی، آپ گوری رنگت والے تھے جس میں سرخی ملی ہوئی تھی، آپ کی آنکھ کی سیاہی شدید سیاہ تھی اور پلکیں لمبی تھیں۔ کندھوں کا بالائی اور درمیانی حصہ مضبوط تھا، بغیر بالوں کے تھے اور آپ کے سینے پر ناف تک بالوں کی لڑی تھی، موٹی ہتھیلی اور قدموں والے تھے جب چلتے تو مضبوطی سے چلتے گویا ڈھلوان کی طرف جا رہے ہوں، جب کسی طرف مڑتے تو پورے مڑتے، آپ کے کندھوں کے درمیان نبوت کی مہر تھی، اور آپ خاتم النبیین تھے، سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ جری تھے، اور سب سے زیادہ سچے اور سب سے زیادہ وعدہ پورا کرنے والے تھے، اور سب سے زیادہ عمدہ معاشرت والے تھے، جو آپ کو اچانک دیکھتا تو ہیبت زدہ ہو جاتا، اور جو مل جل کر معرفت کے ساتھ رہتا آپ سے محبت کرنے لگتا، آپ کی صفت بیان کرنے والا کہتا ہے کہ میں نے آپ جیسا آپ سے پہلے دیکھا نہ آپ کے بعد۔

(٣٢٤٦٦) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ : كَانَتْ فِي سَاقَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوشَةٌ ، وَكَانَ لاَ يَضْحَكُ إِلاَّ تَبَسُّمًا ، وَكُنْت إِذَا نَظَرْت قُلْتُ : أَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِأَكْحَلَ. (ابویعلی ۷۴۲۴)

(۳۲۴۶۶) حضرت جابر بن سمرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی پنڈلیاں قدرے پتلی تھیں، آپ ہنستے تو صرف مسکراتے، اور جب آپ ان کی طرف دیکھیں گے تو کہیں گے کہ آپ نے سرمہ لگایا ہوا ہے حالانکہ آپ نے سرمہ نہیں لگایا ہوتا تھا۔

(٣٢٤٦٧) حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ : إِنَّهُ وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَانَ عَظِيمَ الْهَامَةِ ، أَبْيَضَ مُشْرَبًا حُمْرَةً ، عَظِيمَ اللِّحْيَةِ ضَخْمَ الْكَرَادِيسِ ، شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ ، طَوِيلَ الْمَسْرُبَةِ ، كَثِيرَ شَعْرِ الرَّأْسِ ، رَجِلَه يَتَكَفَّأُ فِي مِشْيَتِهِ كَأَنَّمَا يَنْحَدِرُ فِي صَبَبٍ ، لاَ طَوِيلٌ ، وَلاَ قَصِيرٌ ، لَمْ أَرَ مِثْلَهُ قَبْلَهُ وَلاَ بَعْدَهُ. (ابن حبان ۶۳۱۱۔ احمد ۱۳۴)

(۳۲۴۶۷) حضرت نافع بن جبیر حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کی صفت بیان کی اور فرمایا کہ آپ بڑے سر والے، سرخی مائل گورے، بڑی داڑھی والے، موٹی ہڈیوں والے، موٹی ہتھیلیوں اور قدموں والے، سینے سے ناف تک لمبی بالوں کی لکیر والے، اور گھنے اور ہلکے خمدار بالوں والے تھے، اپنی چال میں مضبوطی اختیار کرتے گویا کہ ڈھلوان میں اتر رہے ہوں، کہ بہت لمبے اور نہ بہت چھوٹے قد والے تھے، میں نے آپ جیسا آپ سے پہلے دیکھا نہ آپ کے بعد۔

(٣٢٤٦٨) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سِمَاكٍ : إِنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ ، فَكَانَ إِذَا ادَّهَنَ ، ثُمَّ مَشَطَهُ لَمْ يَبِنْ ، وَكَانَ كَثِيرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ ، فَقَالَ رَجُلٌ : وَجْهُهُ مِثْلُ السَّيْفِ ؟ فَقَالَ : لاَ ، بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ ، مُسْتَدِيرٌ ، وَرَأَيْت الْخَاتَمَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ تُشْبِهُ جَسَدَهُ. (مسلم ۱۸۲۳۔ احمد ۱۰۴)

(۳۲۴۶۸) حضرت جابر بن سمرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سر اور داڑھی کے اگلے حصے کے بال سفید ہو گئے تھے، جب آپ تیل لگاتے اور پھر کنگھی کرتے تو وہ نظر نہ آتے اور آپ کی داڑھی کے بال بہت زیادہ تھے، ایک آدمی کہنے لگا کہ آپ کا چہرہ تلوار کی طرح تھا؟ فرمایا نہیں، بلکہ سورج اور چاند کی طرح گول تھا، اور میں نے آپ کے کندھوں کے درمیان کبوتری کے انڈے کے برابر نبوت کی مہر دیکھی، جو آپ کے جسم کے مشابہ تھی۔

(٣٢٤٦٩) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ يَزِيدَ الْفَارِسِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ زَمَنَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى الْبَصْرَةِ، قَالَ: فَقُلْتُ لابْنِ عَبَّاسٍ: إِنِّي قَد رَأَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ ، قَالَ : فَهَلْ تَسْتَطِيعُ تَنْعَتُ هَذَا الرَّجُلَ الَّذِي رَأَيْت ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، أَنْعَتُ لَك رَجُلاً بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ جِسْمُهُ وَلَحْمُهُ أَسْمَرُ فِي الْبَيَاضِ، حَسَنَ الْمَضْحَكِ، أَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ جَمِيلَ دَوَائِرِ الْوَجْهِ، قَدْ مَلأَتْ لِحْيَتَهُ مِنْ لَدُنْ هَذِهِ إِلَى هَذِهِ - وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى صُدْغَيْهِ - حَتَّى كَادَتْ تَمْلأ نَحْرَهُ - قَالَ عَوْفٌ : وَلاَ أَدْرِي مَا كَانَ مَعَ هَذَا مِنَ النَّعْتِ - ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : لَوْ رَأَيْته فِي الْيَقِظَةِ مَا اسْتَطَعْت أَنْ تَنْعَتَهُ فَوْقَ هَذَا. (احمد ۳۶۱)

(۳۲۴۶۹) حضرت یزید فارسی فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت ابن عباس کی بصرہ پر حکومت کے زمانے میں خواب میں دیکھا، چنانچہ میں نے حضرت ابن عباس سے عرض کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے، انہوں نے فرمایا کہ کیا تم حضور کی صفت بیان کر سکتے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں! آپ کی جسامت درمیانی، آپ گندمی رنگ کے بہترین مسکراہٹ والے، سرمگیں آنکھوں والے، خوبصورت چہرے والے ہیں، آپ کی داڑھی نے آپ کے چہرے کو یہاں سے یہاں تک بھرا ہوا ہے، اور انہوں نے کنپٹیوں کی طرف اشارہ کیا، یہاں تک کہ قریب ہے کہ آپ کے سینے کو بھر دے، عوف کہتے ہیں کہ اس کے علاوہ صفات مجھے یاد نہیں رہیں، چنانچہ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اگر تم بیداری میں حضور کو دیکھتے تو اس سے زیادہ بہتر صفت بیان نہ کر سکتے۔

(٣٢٤٧٠) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ : مَا سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ : لاَ. (بخاری ۶۰۳۴۔ مسلم ۱۸۰۵)

(۳۲۴۷۰) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی ایسی چیز کا سوال نہیں کیا گیا کہ جس کے جواب میں آپ نے ''نہیں'' کہا ہو۔

(٣٢٤٧١) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُ الْكِتَابَ عَلَى جِبْرِيلَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ ، فَإِذَا أَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلَةِ الَّتِي يَعْرِضُ فِيهَا مَا يَعْرِضُ أَصْبَحَ وَهُوَ أَجْوَدُ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ لاَ يُسْأَلُ شَيْئًا إِلاَّ أَعْطَاهُ.

(۳۲۴۷۱) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جبرائیل کے ساتھ ہر رمضان میں قرآن کا دور کرتے تھے، جب اس

رات کی صبح ہوتی جس میں آپ نے دور کیا ہوتا تو آپ تیز ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے، اور آپ سے جس چیز کا بھی سوال کیا جاتا وہی عطا فرما دیتے۔

(٣٢٤٧٢) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَخْتَلِفُ إِلَى الشَّامِ ، قَالَ : وَكَانَ يُعْرَفُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يُعْرَفُ ، فَكَانُوا يَقُولُونَ : يَا أَبَا بَكْرٍ ، مَنْ هَذَا الْغُلاَمُ بَيْنَ يَدَيْكَ ، قَالَ : هَذَا هَادٍ يَهْدِي السَّبِيلَ ، قَالَ ، فَلَمَّا دَنَوْا مِنَ الْمَدِينَةِ نَزَلاَ الْحَرَّةَ ، وَبَعَثَا إِلَى الأَنْصَارِ فَجَاؤُوا ، قَالَ : فَشَهِدْتُهُ يَوْمَ دَخَلَ الْمَدِينَةَ فَمَا رَأَيْتُ يَوْمًا كَانَ أَحْسَنَ ، وَلاَ أَضْوَأَ مِنْ يَوْمٍ دَخَلَ عَلَيْنَا فِيهِ ، وَشَهِدْتُهُ يَوْمَ مَاتَ فَمَا رَأَيْتُ يَوْمًا كَانَ أَقْبَحَ ، وَلاَ أَظْلَمَ مِنْ يَوْمٍ مَاتَ فِيهِ ، صَلَوَاتُ اللهِ وَرَحْمَتُهُ وَرِضْوَانُهُ عَلَيْهِ.

(احمد ۱۲۲۔ ترمذی ٣٦١٨)

(۳۲۴۷۲) حضرت انس فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر نبی ﷺ کے ساتھ مکہ سے مدینہ تک ردیف تھے، اور حضرت ابوبکر شام میں آتے جاتے تھے، اور معروف تھے، اور نبی ﷺ اس قدر معروف نہ تھے، چنانچہ لوگ کہتے اے ابوبکر! تمہارے ساتھ یہ لڑکا کون ہے؟ آپ فرماتے کہ یہ رہنما ہے جو مجھے راستہ بتلا رہا ہے، جب وہ مدینہ کے قریب ہوئے تو حرہ کے مقام پر ٹھہرے اور انہوں نے انصار کے پاس پیغام بھیجا تو وہ آ گئے، کہتے ہیں کہ میں نے آپ کو اس دن دیکھا جب آپ مدینہ میں داخل ہوئے، میں نے کوئی دن اس دن سے اچھا اور روشن نہیں پایا جس دن آپ ہمارے پاس آئے تھے، اور میں نے آپ کو اس دن دیکھا جس دن آپ فوت ہوئے، تو میں نے کوئی دن اس دن سے زیادہ برا اور تاریک نہیں پایا جس دن آپ فوت ہوئے، آپ پر اللہ کی رحمت اور رضا ہو۔

(٢) ما ذكر مِمّا أعطى الله إبراهيم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وفضّله بِهِ

وہ فضیلتیں جو اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو عطا فرمائیں اور ان کو ان کے ذریعے فضیلت بخشی

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمنِ ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ :

(٣٢٤٧٣) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أَوَّلُ الْخَلاَئِقِ يُلْقَى بِثَوْبٍ إِبْرَاهِيمُ.

(مسلم ۲۱۹۴۔ ترمذی ٣١٦٧)

(۳۲۴۷۳) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ تمام مخلوقات میں سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا۔

(٣٢٤٧٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : ﴿وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّى﴾

قَالَ : بَلَّغَ مَا أُمِرَ بِهِ.

(۳۲۴۷۴) حضرت سعید بن جبیر اللہ کے فرمان ﴿وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّى﴾ کا معنی بیان فرماتے ہیں کہ ان کو جس چیز کا حکم دیا گیا تھا اس کو پہنچا دیا۔

(۳۲٤۷٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَاصِمٌ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : الأَوَّاهُ الدَّعَّاءُ. يُرِيدُ ﴿إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ﴾.

(۳۲۴۷۵) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ الأَوَّاهُ کا معنی ہے بہت دعا کرنے والا، مراد آیت ﴿إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ﴾ ہے۔

(۳۲٤۷٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ ، فَقَالَ : ذَاكَ إِبْرَاهِيمُ. (مسلم ۱۸۳۹۔ ابو داؤد ۴۶۳۹)

(۳۲۴۷۶) حضرت انس فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا اے مخلوق میں سب سے بہترین شخص! آپ نے فرمایا کہ وہ تو ابراہیم ہیں۔

(۳۲٤۷۷) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : يُحْشَرُ النَّاسُ عُرَاةً حُفَاةً ، فَأَوَّلُ مَنْ يُلْقَى بِثَوْبٍ إِبْرَاهِيمُ.

(۳۲۴۷۷) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ لوگوں کو برہنہ اٹھایا جائے گا، اور سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑا پہنایا جائے گا۔

(۳۲٤۷۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَمَّا فَرَغَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ مِنْ بِنَاءِ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ قِيلَ لَهُ : ﴿أَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ﴾ قَالَ : رَبِّ وَمَا يَبْلُغُ صَوْتِي ؟ قَالَ : أَذِّنْ وَعَلَيَّ الْبَلاَغُ ، فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُتِبَ عَلَيْكُمَ الْحَجُّ إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ ، قَالَ : فَسَمِعَهُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الأَرْضِ ، أَلاَ تَرَى أَنَّ النَّاسَ يَجِيئُونَ مِنْ أَقَاصِي الأَرْضِ يُلَبُّونَ.

(۳۲۴۷۸) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ جب ابراہیم علیہ السلام بیت اللہ کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو آپ سے کہا گیا کہ لوگوں میں حج کا اعلان کر دو، انہوں نے کہا کہ اے میرے رب! میری آواز کیسے پہنچے گی، اللہ نے فرمایا تم اعلان کر دو، پہنچانا میری ذمہ داری ہے، چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اے لوگو! تم پر بیت اللہ کا حج فرض کیا گیا ہے، چنانچہ اس آواز کو آسمان اور زمین کے درمیان ہر چیز نے سنا، کیا تم دیکھتے نہیں کہ لوگ اس کی طرف زمین کے دور دراز حصوں سے لبیک کی صدا لگاتے ہوئے آتے ہیں۔

(۳۲٤۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مَعْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : انْطَلَقَ إِبْرَاهِيمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْتَارُ فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَى الطَّعَامِ ، فَمَرَّ بِسِهْلَةٍ حَمْرَاءَ ، فَأَخَذَ مِنْهَا ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ ، فَقَالُوا : مَا هَذَا ؟ قَالَ : حِنْطَةٌ حَمْرَاءُ ، قَالَ : فَفَتَحُوهَا فَوَجَدُوهَا حِنْطَةً حَمْرَاءَ ، قَالَ : فَكَانَ إِذَا

زَرَعَ مِنْهَا شَيْئًا خَرَجَ سُنْبُلَةً مِنْ أَصْلِهَا إِلَى فَرْعِهَا حَبًّا مُتَرَاكِبًا.

(۳۲۴۷۹) حضرت ابو صالح فرماتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام خوراک کی تلاش میں نکلے لیکن کھانا لانے پر قادر نہ ہوئے، چنانچہ آپ سرخ ریتلی زمین پر سے گزرے تو اس سے کچھ ریت لے لی، اور اپنے گھر واپس گئے، انہوں نے کہا یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ سرخ گندم ہے، انہوں نے اس کو کھولا تو اس میں سرخ گندم تھی، چنانچہ وہ جب بھی کچھ بوتے اس کی بالیوں سے کئی دانے نکلتے۔

(۳۲۴۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : لَمَّا أُرِيَ إِبْرَاهِيمُ مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ رَأَى عَبْدًا عَلَى فَاحِشَةٍ فَدَعَا عَلَيْهِ فَهَلَكَ ، ثُمَّ رَأَى آخَرَ فَدَعَا عَلَيْهِ فَهَلَكَ ، فَقَالَ اللَّهُ:أَنْزِلُوا عَبْدِي ، لاَ يُهْلِكُ عِبَادِي.

(۳۲۴۸۰) حضرت سلمان فرماتے ہیں کہ جب ابراہیم علیہ السلام کو آسمانوں اور زمین کا ملک دکھایا گیا تو انہوں نے ایک بندے کو فحش کام کرتے ہوئے دیکھا، چنانچہ آپ نے اس کو بددعا دی تو وہ ہلاک ہو گیا، پھر دوسرے کو دیکھا اور اس کو بددعا دی تو وہ بھی ہلاک ہو گیا، چنانچہ اللہ نے فرمایا کہ میرے بندے کو اتارو، کہیں یہ میرے بندوں کو ہلاک نہ کر دے۔

(۳۲۴۸۱) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ :أُرْسِلَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَسَدَانِ مُجَوَّعَانِ ، قَالَ :فَلَحَسَاهُ وَسَجَدَا لَهُ.

(۳۲۴۸۱) حضرت سلمان فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر دو بھوکے شیر چھوڑے گئے، چنانچہ وہ آپ کو چاٹنے لگے اور آپ کو سجدہ کرنے لگے۔

(۳۲۴۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُلَيلٍ ، عَنْ عَلِيٍّ :فِي قَوْلِهِ : ﴿يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلاَمًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ﴾ قَالَ :لَوْلا أَنَّهُ قَالَ ﴿وَسَلاَمًا﴾ لَقَتَلَهُ بَرْدُهَا.

(۳۲۴۸۲) عبداللہ بن مُلیل حضرت علی سے اللہ کے فرمان ﴿يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلاَمًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ﴾ کے تحت نقل کرتے ہیں، فرمایا کہ اگر اللہ ﴿وَسَلاَمًا﴾ نہ فرماتے تو وہ اتنی ٹھنڈی ہو جاتی کہ اس سے ان کی جان چلی جاتی۔

(۳۲۴۸۳) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مُوسَى مَوْلَى أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ ، قَالَ :لَمَّا أُرِيَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي الْمَنَامِ ذَبْحَ إِسْحَاقَ سَارَ بِهِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ فِي غَدَاةٍ وَاحِدَةٍ حَتَّى أَتَى الْمَنْحَرَ بِمِنًى ، فَلَمَّا صَرَفَ اللَّهُ عَنْهُ الذَّبْحَ قَامَ بِكَبْشٍ فَذَبَحَهُ ، ثُمَّ رَجَعَ بِهِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ فِي رَوْحَةٍ وَاحِدَةٍ ، طُوِيَتْ لَهُ الأَوْدِيَةُ وَالْجِبَالُ.

(۳۲۴۸۳) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ جب ابراہیم علیہ السلام کو خواب میں حضرت اسحاق علیہ السلام کا ذبح ہونا دکھلایا گیا تو وہ ان کو ایک دن میں ایک مہینے دور کی مسافت پر لے گئے یہاں تک کہ منیٰ میں نحر کرنے کی جگہ آ گئے، جب اللہ نے ذبح کو ان سے دور فرما دیا تو انہوں نے مینڈھے کو ذبح کر دیا، پھر ایک شام میں ایک مہینے کی مسافت سے واپس آ گئے، ان کے لئے وادیوں اور

پہاڑوں کو لپیٹ دیا گیا۔

(٣٢٤٨٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : مَا أَحْرَقَتِ النَّارُ مِنْ إبْرَاهِيمَ إلاَّ وِثَاقَهُ.

(۳۲۴۸۴) حضرت کعب فرماتے ہیں کہ آگ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی رسّی کے علاوہ کسی چیز کو نہیں جلایا۔

(٣٢٤٨٥) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ مُوسَى : يَا رَبِّ : ذَكَرْت إبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ، بِمَ أَعْطَيْتَهُمْ ذَاكَ ؟ قَالَ : إنَّ إبْرَاهِيمَ لَمْ يُعْدَلْ بِي شَيْءٍ إلاَّ اخْتَارَنِي ، وَإِنَّ إِسْحَاقَ جَادَ لِي بِنَفْسِهِ فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا أَجْوَدُ ، وَإِنَّ يَعْقُوبَ لَمْ أَبْتَلِهِ بِبَلاَءٍ إلاَّ زَادَ بِي حُسْنَ ظَنٍّ.

(۳۲۴۸۵) حضرت عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ نے فرمایا اے میرے رب! آپ نے حضرت ابراہیم، اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کا ذکر فرمایا ہے، آپ نے ان کو یہ فضیلت کیسے عطا فرمائی ہے؟ اللہ نے فرمایا کہ ابراہیم کو جس چیز کے ذریعے بھی مجھ سے پھیرنے کی کوشش کی گئی انہوں نے مجھے اختیار کیا، اور اسحاق نے اپنے نفس کو میرے لئے قربان کیا، تو وہ دوسری چیزوں کو زیادہ قربان کرنے والے ہیں، اور یعقوب کو میں نے جس طرح بھی آزمایا میرے ساتھ ان کا حسن ظن پہلے سے بڑھ گیا۔

(٣٢٤٨٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ﴾ قَالَ : لَمَّا أُمِرَ إبْرَاهِيمُ أَنْ يُؤَذِّنَ بِالْحَجِّ فَقَامَ ، فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، أَجِيبُوا رَبَّكُمْ ، فَأَجَابُوهُ : لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ.

(۳۲۴۸۶) حضرت مجاہد ﴿وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ﴾ کے تحت فرماتے ہیں ل کہ جب ابراہیم علیہ السلام کو حج کا اعلان کرنے کا حکم دیا گیا تو وہ کھڑے ہوئے اور کہا اے لوگو! اپنے رب کے حکم پر لبیک کہو، چنانچہ انہوں نے جواب دیا لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ.

(٣٢٤٨٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿وَإِذَ ابْتَلَى إبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ﴾ قَالَ : ابْتُلِيَ بِالآيَاتِ الَّتِي بَعْدَهَا.

(۳۲۴۸۷) مجاہد ایک دوسری سند سے ﴿وَإِذَ ابْتَلَى إبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یعنی جب ان کو ان آیات کے ذریعے مبتلا کیا گیا جو اس آیت کے بعد ہیں۔

(٣٢٤٨٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : ﴿وَإِذَ ابْتَلَى إبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ﴾ قَالَ : مِنْهُنَّ الْخِتَانُ.

(۳۲۴۸۸) حضرت شعبی نے ﴿وَإِذَ ابْتَلَى إبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ﴾ کے تحت فرمایا کہ ان کلمات میں ایک ختنہ بھی ہے۔

(٣٢٤٨٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : ﴿وَإِذَ ابْتَلَى إبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ﴾ قَالَ : لَمْ يُبْتَلَ أَحَدٌ بِهَذَا الدِّينِ فَأَقَامَهُ إلاَّ إبْرَاهِيمُ عليه السلام.

(۳۲۴۸۹) عکرمہ حضرت ابن عباس سے ﴿وَإِذَ ابْتَلَى إبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ﴾ کے تحت نقل کرتے ہیں، فرمایا کہ کوئی شخص ایسا

نہیں جس کو اس دین میں آزمائش میں ڈالا گیا ہو اور وہ اس آزمائش میں پورا اترا ہو سوائے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے۔

(٣٢٤٩٠) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : أَوَّلُ كَلِمَةٍ قَالَهَا إبْرَاهِيمُ حِينَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ : حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ.

(۳۲۴۹۰) شعبی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو نے فرمایا کہ سب سے پہلا کلمہ جو ابراہیم علیہ السلام نے آگ میں گرنے کے بعد کہا وہ حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ہے۔

(٣٢٤٩١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ : أَنَّ إبْرَاهِيمَ أَوَّلُ النَّاسِ أَضَافَ الضَّيْفَ ، وَأَوَّلُ النَّاسِ اخْتَتَنَ ، وَأَوَّلُ النَّاسِ قَلَّمَ أَظْفَارَهُ ، وَجَزَّ شَارِبَهُ ، وَاسْتَحَدَّ.

(۳۲۴۹۱) حضرت سعید سے روایت ہے کہ سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مہمان کی مہمان نوازی کی، اور سب سے پہلے ختنہ کیا، اور سب سے پہلے ناخن تراشے، اور مونچھیں کتروائیں اور زیر ناف بال صاف کیے۔

(٣٢٤٩٢) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ : أَنَّ إبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَوَّلُ مَنْ رَأَى الشَّيْبَ ، فَقَالَ : يَا رَبِّ ، مَا هَذَا ؟ قَالَ : الْوَقَارُ ، قَالَ : يَا رَبِّ ، زِدْنِي وَقَارًا.

(۳۲۴۹۲) یحییٰ بن سعید حضرت سعید سے ہی روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے سفید بالوں کو دیکھا، عرض کیا اے میرے رب! یہ کیا ہے؟ اللہ نے فرمایا یہ وقار ہے آپ نے عرض کیا اے میرے رب! میرے وقار میں اضافہ فرما۔

(٣٢٤٩٣) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّهُ قَالَ : أَوَّلُ مَنْ خَطَبَ عَلَى الْمَنَابِرِ إبْرَاهِيمُ خَلِيلُ اللهِ عليه السلام.

(۳۲۴۹۳) سعد بن ابراہیم کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ سب سے پہلے منبر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خطبہ دیا۔

(٣) ما ذكر في لوطٍ عليه السلام

ان فضیلتوں کا ذکر جو حضرت لوط علیہ السلام کے بارے میں آئی ہیں

(٣٢٤٩٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ﴾ قَالَ : لُوطٌ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَابْنَتَيْهِ.

(۳۲۴۹۴) حضرت مجاہد اللہ کے فرمان ﴿فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد لوط علیہ السلام اور ان کی دو بیٹیاں ہیں۔

(٣٢٤٩٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ : قَالَ جُنْدُبٌ ، قَالَ حُذَيْفَةُ : لَمَّا أُرْسِلَتِ الرُّسُلُ إلَى قَوْمِ لُوطٍ لِيُهْلِكُوهُمْ قِيلَ لَهُمْ : لاَ تُهْلِكُوهُمْ حَتَّى يَشْهَدَ عَلَيْهِمْ لُوطٌ ثَلاَثَ مِرَارٍ ،

قَالَ: وَكَانَ طَرِيقُهُمْ عَلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: فَأَتَوْا إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: فَلَمَّا بَشَّرُوهُ بِمَا بَشَّرُوهُ، قَالَ: ﴿فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الرَّوْعُ وَجَائَتْهُ الْبُشْرَى يُجَادِلُنَا فِي قَوْمِ لُوطٍ﴾ قَالَ: وَكَانَ مُجَادَلَتُهُ إِيَّاهُمْ إِنَّهُ قَالَ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ فِيهَا خَمْسُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَتُهْلِكُونَهُمْ؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ فِيهَا أَرْبَعُونَ؟ قَالَ: قَالُوا: لَا، حَتَّى انْتَهَى إِلَى عَشْرَةٍ، أَوْ خَمْسَةٍ - حُمَيْدٌ شَكَّ فِي ذَلِكَ -، قَالَ: قَالُوا: فَأَتَوْا لُوطًا وَهُوَ يَعْمَلُ فِي أَرْضٍ لَهُ، قَالَ: فَحَسِبَهُمْ بَشَرًا، قَالَ: فَأَقْبَلَ بِهِمْ خَفِيًّا حَتَّى أَمْسَى إِلَى أَهْلِهِ.

قَالَ: فَمَشَوْا مَعَهُ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِمْ، قَالَ: وَمَا تَدْرُونَ مَا يَصْنَعُ هَؤُلَاءِ؟ قَالُوا: وَمَا يَصْنَعُونَ؟ فَقَالَ: مَا مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ هُوَ شَرٌّ مِنْهُمْ، قَالَ: فَلَبِسُوا آدَاتَهُمْ عَلَى مَا قَالَ، وَمَشَوْا مَعَهُ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ مِثْلَ هَذَا، فَأَعَادَ عَلَيْهِمْ مِثْلَ هَذَا ثَلَاثَ مِرَارٍ، قَالَ: فَانْتَهَى بِهِمْ إِلَى أَهْلِهِ، قَالَ: فَانْطَلَقَتِ امْرَأَتُهُ الْعَجُوزُ - عَجُوزُ السُّوءِ - إِلَى قَوْمِهِ، فَقَالَتْ: لَقَدْ تَضَيَّفَ لُوطٌ اللَّيْلَةَ رِجَالًا مَا رَأَيْت رِجَالًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُمْ وُجُوهًا، وَلَا أَطْيَبَ رِيحًا مِنْهُمْ.

قَالَ: فَأَقْبَلُوا يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ حَتَّى دَافَعُوهُ الْبَابَ حَتَّى كَادُوا يَغْلِبُونَهُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَأَهْوَى مَلَكٌ مِنْهُمْ بِجَنَاحِهِ، فَصَفَقَهُ دُونَهُمْ، قَالَ: وَعَلَا لُوطٌ الْبَابَ وَعَلَوْهُ مَعَهُ، قَالَ: فَجَعَلَ يُخَاطِبُهُمْ: ﴿هَؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِي فِي ضَيْفِي أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ﴾ قَالَ: فَقَالُوا: ﴿لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ وَإِنَّك لَتَعْلَمُ مَا نُرِيدُ﴾ قَالَ: فَقَالَ: ﴿لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً، أَوْ آوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ﴾ قَالَ: قَالُوا: ﴿يَا لُوطُ إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَصِلُوا إِلَيْكَ﴾ قَالَ: فَذَاكَ حِينَ عَلِمَ أَنَّهُمْ رُسُلُ اللهِ، ثُمَّ قَرَأَ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿أَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ﴾.

قَالَ: وَقَالَ مَلَكٌ: فَأَهْوَى بِجَنَاحِهِ هَكَذَا - يَعْنِي: شِبْهَ الضَّرْبِ -، فَمَا غَشِيَهُ أَحَدٌ مِنْهُمْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ إِلَّا عَمِيَ، قَالَ: فَبَاتُوا بِشَرِّ لَيْلَةٍ عُمْيَانًا يَنْتَظِرُونَ الْعَذَابَ، قَالَ: وَسَارَ بِأَهْلِهِ، قَالَ: اسْتَأْذَنَ جِبْرِيلُ فِي هَلَكَتِهِمْ، فَأُذِنَ لَهُ، فَاحْتَمَلَ الْأَرْضَ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا، قَالَ: فَأَلْوَى بِهَا حَتَّى سَمِعَ أَهْلُ سَمَاءِ الدُّنْيَا ضُغَاءَ كِلَابِهِمْ، قَالَ، ثُمَّ قَلَبَهَا بِهِمْ، قَالَ: فَسَمِعَتِ امْرَأَتُهُ - يَعْنِي: لُوطًا عَلَيْهِ السَّلَامُ - الْوَجْبَةَ وَهِيَ مَعَهُ فَالْتَفَتَتْ فَأَصَابَهَا الْعَذَابُ، قَالَ: وَتَتَبَّعَتْ سُفَّارَهُمْ بِالْحِجَارَةِ.

(۳۲۴۹۵) جندب روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ جب قوم لوط علیہ السلام کو ہلاک کرنے کے لئے دو فرشتے بھیجے گئے تو ان سے کہا گیا کہ ان کو اس وقت تک ہلاک نہ کرنا جب تک لوط علیہ السلام ان پر تین مرتبہ گواہی نہ دے دیں، کہتے ہیں کہ ان کا راستہ ابراہیم علیہ السلام سے ہو کر گزرتا تھا، چنانچہ وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے اور ان کو خوشخبری سنائی، اللہ فرماتے ہیں ﴿فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الرَّوْعُ وَجَائَتْهُ الْبُشْرَى يُجَادِلُنَا فِي قَوْمِ لُوطٍ﴾ کہتے ہیں کہ ان کا ان سے جھگڑا اس طرح ہوا کہ انہوں نے فرمایا کہ اگر اس بستی میں پچاس مسلمان ہوں تو کیا تم ان کو ہلاک کر ڈالو گے؟ انہوں نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا تو پھر اگر اس میں

چالیس مسلمان ہوں تو کیا تم ان کو ہلاک کر ڈالو گے؟ انہوں نے کہا نہیں، یہاں تک کہ آپ دس یا پانچ تک پہنچ گئے، حمید راوی کو اس میں شک ہے۔ چنانچہ وہ اس کے بعد لوط علایِّلام کے پاس پہنچے جبکہ وہ اپنی زمین پر کام کر رہے تھے، انہوں نے ان کو انسان سمجھا، چنانچہ وہ ان کو خفیہ طور پر اپنے گھر لے چلے۔

(۲) اس کے بعد وہ ان کے ساتھ چلے، تو آپ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ لوگ کیا کرتے ہیں؟ وہ کہنے لگے کیا کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ لوگوں میں ان سے بدترین کوئی نہیں، چنانچہ انہوں نے اس پر کوئی بات نہ کی، اور ان کے ساتھ چلنے لگے، پھر انہوں نے دوبارہ ایسے ہی کہا، تو انہوں نے بھی وہی جواب دیا، تین مرتبہ انہوں نے ایسا ہی کیا، اس کے بعد وہ ان کو گھر لے کر پہنچ گئے، چنانچہ ان کی بڑھیا بیوی ان کی قوم کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ لوط کے پاس آج رات ایسے آدمی مہمان ہوئے ہیں جن سے زیادہ خوبصورت اور خوشبودار لوگ نہیں دیکھے۔

(۳) چنانچہ وہ دوڑتے ہوئے ان کے پاس آئے یہاں تک کہ دروازہ دھکیلنے لگے قریب تھا کہ اس کو گرا دیتے، چنانچہ ایک فرشتے نے اپنا پر ان کو مارا اور ان کو ہٹا دیا، اور لوط علایِّلام دروازے پر چڑھ گئے اور وہ بھی چڑھ گئے، اور آپ نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا ''یہ میری بیٹیاں ہیں یہ تمہارے لیے زیادہ پاکیزہ ہیں۔ مجھے میرے مہمانوں کے بارے میں رسوا نہ کرو۔ کیا تم میں کوئی سمجھ دار آدمی نہیں ہے۔'' وہ کہنے لگے ''تم جانتے ہو کہ ہمارا تمہاری بیٹیوں میں کوئی حق نہیں اور جو ہمارا ارادہ ہے وہ بھی تمہیں پتہ ہے۔'' آپ نے فرمایا: ''کاش مجھے کوئی قوت حاصل ہوتی اور کاش میں بھی کسی مضبوط مددگار سے مدد لے سکتا۔'' وہ کہنے لگے ''اے لوط! ہمارے تمہارے رب کے بھیجے ہوئے ہیں اور یہ ہم تک نہیں پہنچ سکتے۔'' اس وقت ان کو علم ہوا کہ وہ اللہ کے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں۔ پھر آپ نے (أَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ) تک تلاوت فرمائی۔

(۴) کہتے ہیں کہ ایک فرشتے نے اپنے پر کو اس طرح حرکت دی جس طرح مارتے ہیں چنانچہ جہاں تک وہ پر پہنچے سب لوگ اندھے ہو گئے، چنانچہ انہوں نے اندھے ہونے کی حالت میں بدترین رات گزاری اور وہ عذاب کا انتظار کر رہے تھے، اور لوط علایِّلام اپنے گھر والوں کو لے کر چلے اور جبرائیل نے ان کو ہلاک کرنے کی اجازت مانگی اور ان کو اجازت دے دی گئی، انہوں نے اس زمین کو اٹھایا جس پر وہ تھے اور اس کو بلند کر دیا یہاں تک کہ آسمان دنیا کے فرشتوں نے ان کے کتوں کی آوازیں سنیں، پھر انہوں نے اس کو پلٹ دیا، آپ کی بیوی نے جو آپ کے ساتھ تھی آواز سنی اور اس نے مڑ کر دیکھا تو اس کو بھی عذاب نے آلیا، اور ان کے سفیروں پر بھی پتھر برسے۔

(۴) مَا ذُكِرَ فِي مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْفَضْلِ

وہ فضائل جو موسیٰ علایِّلام کے بارے میں نقل کیے گئے ہیں

(۳۲۴۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : خَرَجَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يُنَادِي :

لَبَّیْکَ ، قَالَ :وَجِبَالُ الرَّوْحَاءِ تُجِیبُہُ.

(۳۲۴۹۶) حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پکارتے تھے "لبیک" اور روحاء کے پہاڑ ان کا جواب دیتے تھے۔

(۳۲٤۹۷) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ یَحْیَی ، عَنْ أَبِیہِ ، عَنْ أَبِی سَعِیدٍ :أَنَّ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ سَمِعَ رَجُلاً مِنَ الْیَہُودِ وَہُوَ فِی السُّوقِ وَہُوَ یَقُولُ :وَالَّذِی اصْطَفَی مُوسَی عَلَی الْبَشَرِ فَضَرَبَ وَجْہَہُ ، وَقَالَ :أَیْ خَبِیثُ ، أَعَلَی أَبِی الْقَاسِمِ ؟ فَانْطَلَقَ الْیَہُودِیُّ إِلَی رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :یَا أَبَا الْقَاسِمِ ، ضَرَبَ وَجْہِی فُلاَنٌ ، فَأَرْسَلَ إِلَیْہِ فَدَعَاہُ ، فَقَالَ :لِمَ ضَرَبْت وَجْہَہُ ، فَقَالَ إِنِّی مَرَرْت بِہِ فِی السُّوقِ فَسَمِعْتُہُ یَقُولُ :وَالَّذِی اصْطَفَی مُوسَی عَلَی الْبَشَرِ ، فَأَخَذَتْنِی غَضْبَۃٌ فَضَرَبْتُ وَجْہَہُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :لاَ تُخَیِّرُوا بَیْنَ الأَنْبِیَاءِ ، فَإِنَّ النَّاسَ یُصْعَقُونَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَأَرْفَعُ رَأْسِی فَإِذَا أَنَا بِمُوسَی آخِذٌ بِقَائِمَۃٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلاَ أَدْرِی أَصَعِقَ فِیمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِی ، أَوْ حُوسِبَ بِصَعْقَتِہِ الأُولَی ، أَوْ قَالَ :کَفَتْہُ صَعْقَتُہُ الأُولَی.

(۳۲۴۹۷) حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ انصار کے ایک آدمی نے ایک یہودی کو بازار میں یہ کہتے سنا کہ "اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ کو انسانوں پر فضیلت دی، اس نے اس کے منہ پر تھپڑ مار دیا، اور کہا اے خبیث! کیا ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی؟ چنانچہ وہ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور کہا کہ اے ابوالقاسم! فلاں شخص نے میرے چہرے پر مارا ہے، آپ نے ایک آدمی بھیج کر اس کو بلوایا اور فرمایا کہ تم نے اس کے چہرے پر کیوں مارا؟ اس نے کہا کہ میں اس کے پاس سے بازار میں گزر رہا تھا کہ میں نے اس کو کہتے ہوئے سنا کہ "اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ کو انسانوں پر فضیلت دی" چنانچہ مجھے غصہ آیا اور میں نے اس کے چہرے پر مار دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء کو ایک دوسرے پر ترجیح نہ دو کیونکہ لوگوں کو قیامت کے دن ایک جھٹکا دیا جائے گا، چنانچہ میں اپنا سر اٹھاؤں گا تو موسیٰ علیہ السلام عرش کے پائے پکڑے ہوں گے، مجھے علم نہیں کہ ان کو لوگوں کے ساتھ جھٹکا دیا جائے گا اور پھر ان کو مجھ سے پہلے افاقہ ہو جائے گا یا پہلا جھٹکا ان کو کافی ہو جائے گا۔

(۳۲٤۹۸) حَدَّثَنَا یَعْلَی بْنُ عُبَیْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْمَاعِیلُ بْنُ أَبِی خَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ کَعْبٍ، قَالَ :إِنَّ اللَّہَ قَسَمَ کَلاَمَہُ وَرُؤْیَتَہُ بَیْنَ مُوسَی وَمُحَمَّدٍ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، فَکَلَّمَہُ مُوسَی مَرَّتَیْنِ، وَرَآہُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَیْنِ. (حاکم ۵۷۵)

(۳۲۴۹۸) عبد اللہ بن حارث روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام اور دیدار کو موسیٰ علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان تقسیم فرما دیا ہے، چنانچہ دو مرتبہ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے ہمکلامی کی اور دو مرتبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا۔

(۳۲۴۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي السَّلِيلِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ - وَكَانَ مِنْ أَكْثَرِ النَّاسِ ، أَوْ مِنْ أَحْدَثِ النَّاسِ ، عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ - قَالَ : فَحَدَّثَنَا أَنَّ الشِّرْذِمَةَ الَّذِينَ سَمَّاهُمْ فِرْعَوْنُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانُوا سِتَّمِئَةِ أَلْفٍ ، وَكَانَ مُقَدِّمَةُ فِرْعَوْنَ سَبْعَمِئَةِ أَلْفٍ ، كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ عَلَى حِصَانٍ ، عَلَى رَأْسِهِ بَيْضَةٌ وَبِيَدِهِ حَرْبَةٌ وَهُوَ خَلْفَهُمْ فِي الدُّهْمِ ، فَلَمَّا انْتَهَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ بِبَنِي إِسْرَائِيلَ إِلَى الْبَحْرِ ، قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ : أَيْنَ مَا وَعَدْتَنَا هَذَا الْبَحْرُ بَيْنَ أَيْدِينَا ، وَهَذَا فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ قَدْ دَهَمَنَا أَوْ مِنْ خَلْفِنَا ، فَقَالَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ لِلْبَحْرِ : انْفَلِقْ أَبَا خَالِدٍ ، فَقَالَ : لاَ أَنْفَلِقُ لَكَ يَا مُوسَى ، أَنَا أَقْدَمُ مِنْكَ خَلْقًا ، أَوْ أَشَدُّ ، قَالَ : فَنُودِيَ : ﴿أَنَ اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْبَحْرَ﴾ فَضَرَبَ ﴿فَانْفَلَقَ﴾.

قَالَ الْجُرَيْرِيُّ : وَكَانُوا اثْنَيْ عَشَرَ سِبْطًا ، وَكَانَ لِكُلِّ سِبْطٍ مِنْهُمْ طَرِيقٌ ، فَلَمَّا انْتَهَى أَوَّلُ جُنُودِ فِرْعَوْنَ إِلَى الْبَحْرِ هَابَتِ الْخَيْلُ اللهب ، وَمُثِّلَ لِحِصَانٍ مِنْهَا فَرَسٌ وَدِيقٌ ، فَوَجَدَ رِيحَهَا ، فَأبسلَ تَتْبَعُهُ الْخَيْلُ ، فَلَمَّا تَتَامَّ آخِرُ جُنُودِ فِرْعَوْنَ فِي الْبَحْرِ خَرَجَ آخِرُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنَ الْبَحْرِ فَانْصَفَقَ عَلَيْهِمْ ، فَقَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ : مَا مَاتَ فِرْعَوْنُ ، وَمَا كَانَ لِيَمُوتَ أَبَدًا ، قَالَ : فَلَمْ يَعْدُ أَنْ سَمَّعَ اللَّهُ تَكْذِيبَهُمْ نَبِيَّهُ ، فَرَمَى بِهِ عَلَى السَّاحِلِ كَأَنَّهُ ثَوْرٌ أَحْمَرُ يَتَرَاءَاهُ بَنُو إِسْرَائِيلَ. (ابن جرير ۱۹)

(۳۲۴۹۹) ابوالسلیل حضرت قیس بن عباد سے روایت کرتے ہیں جو بنی اسرائیل کے بارے میں سب سے زیادہ روایت کرنے والے تھے، کہتے ہیں کہ انہوں نے ہمیں بیان کیا کہ وہ جماعت جن کے نام فرعون نے لکھے ہوئے تھے چھ لاکھ لوگ تھے اور فرعون کا مقدمۃ الجیش سات لاکھ افراد پر مشتمل تھا، اور ہر شخص گھوڑے پر سوار ہوتا اور اس کے سر پر خود ہوتا، اور اس کے ہاتھ میں نیزہ ہوتا، اور وہ ان لوگوں کے پیچھے پیچھے ہوتا، جب موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو سمندر تک لے گئے تو بنی اسرائیل کہنے لگے کہاں ہے جس کا تم نے ہم سے وعدہ کیا ہے، سمندر ہمارے سامنے ہے اور فرعون اور اس کا لشکر ہم پر چڑھا آ رہا ہے، یا کہا کہ ہمارے پیچھے، موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اے سمندر! پھٹ جا، اس نے کہا اے موسیٰ میں آپ کے لیے نہیں پھٹتا، میں پیدائش میں آپ سے مقدم ہوں، یا کہا مضبوط ہوں، چنانچہ آواز دی گئی کہ سمندر پر اپنا عصا مارو، آپ نے عصا مارا تو وہ پھٹ گیا۔

جُریری کہتے ہیں کہ وہ بارہ قبیلے تھے اور ہر قبیلے کا ایک راستہ جدا تھا، جب فرعون کے لشکر کا پہلا حصہ سمندر تک پہنچا تو گھوڑے مشعلوں سے ڈر گئے، اور ہر گھوڑے کے سامنے ایک مادہ گھوڑی کی شکل آ گئی چنانچہ گھوڑے تیزی سے ان کے پیچھے دوڑنے لگے، جب لشکر کا آخری حصہ سمندر میں پہنچ گیا تو بنی اسرائیل سمندر سے باہر نکل گئے، چنانچہ سمندر ان پر مل گیا، بنی اسرائیل کہنے لگے کہ فرعون نہیں مرا، اور وہ تو کبھی نہیں مرے گا، چنانچہ ابھی اللہ نے ان کی تکذیب ان کے نبی تک بھی نہ پہنچائی تھی کہ سمندر نے اس کو ساحل پر ڈال دیا گویا کہ وہ سرخ رنگ کا بیل تھا، اس کو بنی اسرائیل دیکھنے لگے۔

(۳۲۵۰۰) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُودٍ:

أَنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ أَسْرَى بِبَنِي إِسْرَائِيلَ بَلَغَ فِرْعَوْنَ، فَأَمَرَ بِشَاةٍ فَذُبِحَتْ، ثُمَّ قَالَ: لَا وَاللهِ لَا يُفْرَغُ مِنْ سَلْخِهَا حَتَّى يَجْتَمِعَ إِلَيَّ سِتُّمِئَةِ أَلْفٍ مِنَ الْقِبْطِ، قَالَ: فَانْطَلَقَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْبَحْرِ، فَقَالَ لَهُ: افْرُقْ، فَقَالَ: الْبَحْرُ: لَقَدَ اسْتَكْبَرْتَ يَا مُوسَى، وَهَلْ فَرَقْتُ لِأَحَدٍ مِنْ وَلَدِ آدَمَ فَأَفْرُقَ لَكَ؟ قَالَ: وَمَعَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ رَجُلٌ عَلَى حِصَانٍ لَهُ، فَقَالَ لَهُ ذَاكَ الرَّجُلُ: أَيْنَ أُمِرْتَ يَا نَبِيَّ اللهِ؟ قَالَ: مَا أُمِرْتُ إِلَّا بِهَذَا الْوَجْهِ، قَالَ: فَأَقْحَمَ فَرَسَهُ فَسَبَحَ بِهِ فَخَرَجَ، فَقَالَ: أَيْنَ أُمِرْتَ يَا نَبِيَّ اللهِ؟ قَالَ: مَا أُمِرْتُ إِلَّا بِهَذَا الْوَجْهِ، قَالَ: وَاللهِ مَا كَذَبْتَ، وَلَا كُذِّبْتَ، قَالَ: ثُمَّ اقْتَحَمَ الثَّانِيَةَ فَسَبَحَ بِهِ، ثُمَّ خَرَجَ، فَقَالَ: أَيْنَ أُمِرْتَ يَا نَبِيَّ اللهِ؟ قَالَ: مَا أُمِرْتُ إِلَّا بِهَذَا الْوَجْهِ، قَالَ: وَاللهِ مَا كَذَبْتَ، وَلَا كُذِّبْتَ، قَالَ: فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ: ﴿أَنِ اضْرِبْ بِعَصَاكَ﴾ فَضَرَبَ مُوسَى بِعَصَاهُ ﴿فَانْفَلَقَ، فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيمِ﴾ كَالْجَبَلِ الْعَظِيمِ، فَكَانَ فِيهِ اثْنَا عَشَرَ طَرِيقًا لِاثْنَيْ عَشَرَ سِبْطًا، لِكُلِّ سِبْطٍ طَرِيقٌ يَتَرَاءَوْنَ، فَلَمَّا خَرَجَ أَصْحَابُ مُوسَى وَتَتَامَّ أَصْحَابُ فِرْعَوْنَ الْتَقَى الْبَحْرُ عَلَيْهِمْ فَأَغْرَقَهُمْ.

(۳۲۵۰۰) عمرو بن میمون حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ جب موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو رات کے وقت لے کر چلے تو فرعون کا لشکر پہنچ گیا، آپ نے ایک بکری کو ذبح کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اس کی کھال اترنے سے پہلے چھ لاکھ قبطی میرے پاس جمع ہو جائیں، چنانچہ موسیٰ علیہ السلام ان کو لے کر چلے یہاں تک کہ سمندر تک پہنچ گئے تو اس سے فرمایا پھٹ جا، سمندر نے کہا اے موسیٰ! تم تکبر کرتے پھرتے ہو، کیا میں اولادِ آدم میں کسی کے لیے پھٹا ہوں کہ تمہارے لیے پھٹ جاؤں؟

کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ایک آدمی گھوڑے پر سوار تھا، اس نے کہا اے اللہ کے نبی! آپ کو کس طرف آنے کا حکم ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے تو اس طرف ہی آنے کا حکم ہوا ہے، چنانچہ اس نے اپنے گھوڑے کو سمندر میں ڈالا اور اس پر تیرنے لگا پھر نکلا اور کہا اے اللہ کے نبی! آپ کو کہاں جانے کا حکم ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے تو اس طرف ہی آنے کا حکم ہوا ہے، اس نے کہا بخدا نہ آپ نے جھوٹ بولا اور نہ آپ کی تکذیب کی گئی، اس کے بعد اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ اپنی لاٹھی سمندر پر مارو، آپ نے اس پر لاٹھی ماری تو وہ پھٹ گیا اور ہر راستہ بڑے ٹیلے کی طرح ہو گیا، چنانچہ اس میں بارہ قبیلوں کے لئے بارہ راستے بن گئے، اور ہر قبیلے کا راستہ جدا تھا اور وہ ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے، جب موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی نکل گئے اور فرعون کے ساتھی سب کے سب سمندر میں پہنچ گئے تو سمندر ان پر مل گیا اور وہ سب ڈوب گئے۔

(۳۲۵۰۱) عن أبي نضرة، عن جابر: ﴿فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ﴾ قَالَ: موسى ممن استثنى الله.

(۳۲۵۰۱) حضرت جابر نے اللہ کے فرمان ﴿فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ﴾ کے تحت فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام ان لوگوں میں سے ہیں جن کو اللہ نے مستثنیٰ فرمایا ہے۔

(۳۲۵۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَبْدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :انْطَلَقَ مُوسَى وَهَارُونُ عليهما السلام وَانْطَلَقَ شَبَّرٌ وَشَبِير ، فَانْتَهَوْا إِلَى جَبَلٍ فِيهِ سَرِيرٌ فَنَامَ عَلَيْهِ هَارُونُ فَقُبِضَ رُوحُهُ ، فَرَجَعَ مُوسَى إِلَى قَوْمِهِ ، فَقَالُوا :أَنْتَ قَتَلْته ، حَسَدْتَنَا عَلَى خُلُقِهِ ، أَوْ عَلَى لِينِهِ ، أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا - الشَّكُّ مِنْ سُفْيَانَ - ، قَالَ : كَيْفَ أَقْتُلُهُ وَمَعِي ابْنَاهُ ؟ قَالَ :فَاخْتَارُوا من شئتم ، قَالَ :فَاخْتَارُوا مِنْ كُلِّ سِبْطٍ عَشْرَةً ، قَالَ :وَذَلِكَ قَوْلُهُ :﴿وَاخْتَارَ مُوسَى قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلاً﴾ فَانْتَهَوْا إِلَيْهِ فَقَالُوا :مَنْ قَتَلَك يَا هَارُونُ ، قَالَ :مَا قَتَلَنِي أَحَد ، وَلَكِنْ تَوَفَّانِي اللَّهُ ، قَالُوا :يَا مُوسَى مَا تُعْصَى بَعْدُ، قَالَ:فَأَخَذَتْهُمَ الرَّجْفَةُ، فَجَعَلَ يَتَرَدَّدُ يَمِينًا وَشِمَالاً وَيَقُولُ :﴿لَوْ شِئْت أَهْلَكْتَهُمْ مِنْ قَبْلُ وَإِيَّايَ أَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا إِنْ هِيَ إِلاَّ فِتْنَتُك﴾ قَالَ :فَدَعَا اللَّهَ فَأَحْيَاهُمْ وَجَعَلَهُمْ أَنْبِيَاءَ كُلَّهُمْ. (ابن جرير ۷۳)

(۳۲۵۰۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ موسیٰ اور ہارون علیہما السلام اور شبر اور شبیر چلے اور ایک پہاڑ تک پہنچے جس میں ایک بستر تھا چنانچہ ہارون علیہ السلام اس پر سو گئے، اوران کی روح قبض ہوگئی، چنانچہ موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کے پاس واپس آئے، توان کی قوم کہنے لگی کہ ان کو آپ نے قتل کیا ہے، اوران کے اخلاق کی وجہ سے آپ کو ہم پر حسد ہوا ہے، یا کہا کہ ان کی نرمی پر، یا اس جیسا کوئی کلمہ کہا، شک سفیان راوی کی طرف سے ہے، آپ نے فرمایا کہ میں ان کو کیسے قتل کرسکتا ہوں جب کہ میرے ساتھ ان کے بیٹے ہیں پھر آپ نے فرمایا کہ جن کو چاہو چن لو، چنانچہ انہوں نے ہر قبیلے سے دس افراد چنے، یہی معنی ہے اللہ کے فرمان ﴿وَاخْتَارَ مُوسَى قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلاً﴾ کا، جب وہ ان کے پاس پہنچے توان سے پوچھا اے ہارون! آپ کو کس نے قتل کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے کسی نے قتل نہیں کیا بلکہ مجھے اللہ نے وفات دی، وہ کہنے لگے اے موسیٰ! آج کے بعد ہم آپ کی نافرمانی نہیں کریں گے، چنانچہ ایک زلزلہ آیا اور وہ ہلاک ہوگئے، اور دائیں بائیں پریشان پھرنے لگے اور عرض کی ﴿لَوْ شِئْت أَهْلَكْتَهُمْ مِنْ قَبْلُ وَإِيَّايَ أَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا إِنْ هِيَ إِلاَّ فِتْنَتُك﴾ اس کے بعد انہوں نے دعا کی تو اللہ نے ان کو زندہ کردیا اور ان سب کو انبیاء بنا دیا۔

(۳۲۵۰۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الأَوْدِيِّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، أَنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ لَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِنَ النَّاسِ يَسْقُونَ ، فَلَمَّا فَرَغُوا أَعَادُوا الصَّخْرَةَ عَلَى الْبِئْرِ ، وَلاَ يُطِيقُ رَفْعَهَا إلاَّ عَشْرَةُ رِجَالٍ ، فَإِذَا هُوَ بِامْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ ،

قَالَ :مَا خَطْبُكُمَا فَحَدَّثَتَاهُ فَأَتَى الْحَجَرَ فَرَفَعَهُ ، ثُمَّ لَمْ يَسْتَقِ إلاَّ ذَنُوبًا وَاحِدًا حَتَّى رُوِيَتِ الْغَنَمُ وَرَجَعَتِ الْمَرْأَتَانِ إلَى أَبِيهِمَا فَحَدَّثَتَاهُ ، وَتَوَلَّى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ إلَى الظِّلِّ ، فَقَالَ :﴿رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ﴾.

قَالَ : ﴿فَجَاءَتْهُ إِحْدَاهُمَا تَمْشِي عَلَى اسْتِحْيَاءٍ﴾ وَاضِعَةً ثَوْبَهَا عَلَى وَجْهِهَا ، ﴿قَالَتْ إِنَّ أَبِي يَدْعُوك لِيَجْزِيَك أَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا﴾ قَالَ لَهَا :امْشِي خَلْفِي وَصِفِي لِي الطَّرِيقَ ، فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ تُصِيبَ الرِّيحُ

ثَوْبَكَ فَيَصِفَ لِي جَسَدَكَ ، فَلَمَّا انْتَهَى إلَى أَبِيهَا قَصَّ عَلَيْهِ ، قَالَتْ إحْدَاهُمَا :﴿يَا أَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ إنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الأَمِينُ﴾ قَالَ :يَا بُنَيَّةُ ، مَا عِلْمُكِ بِأَمَانَتِهِ وَقُوَّتِهِ ، قَالَتْ :أَمَّا قُوَّتُهُ فَرَفْعُهُ الْحَجَرَ ، وَلاَ يُطِيقُهُ إلاَّ عَشَرَةٌ ، وَأَمَّا أَمَانَتُهُ ، فَقَالَ :لِي امْشِي خَلْفِي وَصِفِي لِي الطَّرِيقَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ تُصِيبَ الرِّيحُ ثَوْبَكِ فَيَصِفَ جَسَدَكِ.

فَقَالَ :عُمَرُ فَأَقْبَلَتْ إلَيْهِ لَيْسَتْ بِسَلْفَعٍ مِنَ النِّسَاءِ لاَ خَرَّاجَةٍ وَلاَ وَلاَجَةٍ ، وَاضِعَةً ثَوْبَهَا عَلَى وَجْهِهَا.

(۳۲۵۰۳) عمرو بن میمون اَودی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب فرماتے ہیں کہ جب موسیٰ علیہ السلام مدین کے پانی پر پہنچے، تو اس پر بعض لوگوں کو پانی بھرتے ہوئے دیکھا، جب وہ فارغ ہوئے تو انہوں نے دوبارہ کنویں پر چٹان رکھ دی، اور اس کو دس سے کم آدمی نہیں اٹھا سکتے تھے، آپ نے وہاں دو عورتوں کو دیکھا جو اپنی بکریاں بٹا رہی تھیں، آپ نے ان سے پوچھا کہ تمہاری کیا حالت ہے؟ انہوں نے آپ کو بتائی، تو آپ پتھر کے پاس آئے اور اس کو اٹھایا پھر ایک ہی ڈول کھینچا تھا کہ بکریاں سیراب ہو گئیں، اور وہ دونوں عورتیں اپنے والد کے پاس چلی گئیں، اور ان سے قصہ بیان کیا، اور موسیٰ علیہ السلام سائے میں تشریف لے گئے اور فرمایا ﴿رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ﴾ کہتے ہیں کہ ان میں سے ایک عورت حیاء کے ساتھ اپنے چہرے پر کپڑا رکھے ہوئے آپ کے پاس آئی، اور کہنے لگی کہ میرے والد آپ کو بلاتے ہیں تاکہ تمہیں ہماری بکریوں کو پانی پلانے کی اجرت دیں، آپ نے فرمایا کہ میرے پیچھے چلو اور مجھے راستہ بتاتی رہو، کیونکہ مجھے یہ بات بری لگتی ہے کہ ہوا آپ کے کپڑوں پر لگے تو آپ کا جسم مجھے نظر آئے، جب وہ اپنے والد کے پاس پہنچی تو اس نے قصہ بیان کیا اور کہا ابا جان اس کو اجرت پر رکھ لیں، بے شک بہترین مزدور وہ ہے جو مضبوط اور امانت دار ہو، انہوں نے فرمایا اے بیٹی! تمہیں اس کی امانت اور طاقت کا کیسے علم ہوا؟ اس نے کہا قوت کا علم اس طرح ہوا کہ انہوں نے پتھر کو اکیلے اٹھایا جبکہ اس کو دس آدمی اٹھاتے ہیں، اور اس کی امانت کا علم اس طرح ہوا کہ اس نے مجھے کہا کہ میرے پیچھے چلو اور مجھے راستہ بتاؤ۔ کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ تمہارے کپڑوں پر ہوا لگے اور مجھے تمہارا جسم نظر آئے۔

حضرت عمر فرماتے ہیں کہ وہ ان کے پاس آئی اس طرح کہ جری عورتوں کی طرح نہیں تھی اور نہ بہت گھر سے نکلنے اور داخل ہونے والی تھی اور اپنے چہرے پر کپڑا رکھے ہوئے تھی۔

(۳۲۵۰٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لَمَّا أَتَى مُوسَى قَوْمَهُ فَأَمَرَهُمْ بِالزَّكَاةِ ، فَجَمَعَهُمْ قَارُونُ ، فَقَالَ :هَذَا قَدْ جَائَكُمْ بِالصَّوْمِ وَالصَّلاَةِ وَبِأَشْيَاءَ تُطِيقُونَهَا ، فَتَحْتَمِلُونَ أَنْ تُعْطُوهُ أَمْوَالَكُمْ ؟ قَالُوا :مَا نَحْتَمِلُ أَنْ نُعْطِيَهُ أَمْوَالَنَا فَمَا تَرَى. قَالَ :أَرَى أَنْ نُرْسِلَ إلَى بَغِيِّ بَنِي إسْرَائِيلَ فَنَأْمُرَهَا أَنْ تَرْمِيَهُ عَلَى رُؤُوسِ الأَحْبَارِ وَالنَّاسِ بِأَنَّهُ أَرَادَهَا عَلَى نَفْسِهَا ، فَفَعَلُوا ، فَرَمَتْ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَلَى رُؤُوسِ النَّاسِ ، فَدَعَا اللَّهَ عَلَيْهِمْ ، فَأَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إلَى الأَرْضِ أَنْ أَطِيعِيهِ، فَقَالَ لَهَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ:خُذِيهِمْ، فَأَخَذَتْهُمْ إلَى أَعْقَابِهِمِ فَجَعَلُوا يَقُولُونَ:يَامُوسَى

يَا مُوسَى فَقَالَ: خُذِيهِمْ ، فَأَخَذَتْهُمْ إِلَى رُكَبِهِمْ، قَالَ: فَجَعَلُوا يَقُولُونَ: يَا مُوسَى يَا مُوسَى، قَالَ: خُذِيهِمْ، فَأَخَذَتْهُمْ إِلَى حُجَزِهِمْ ، فَجَعَلُوا يَقُولُونَ يَا مُوسَى يَا مُوسَى، قَالَ: خُذِيهِمْ، فَأَخَذَتْهُمْ إِلَى أَعْنَاقِهِمْ، فَجَعَلُوا يَقُولُونَ :يَا مُوسَى يَا مُوسَى، قَالَ: فَأَخَذَتْهُمْ فَغَيَّبَتْهُمْ ، فَأَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا مُوسَى، سَأَلَكَ عِبَادِي وَتَضَرَّعُوا إِلَيْكَ فَأَبَيْتَ أَنْ تُجِيبَهُمْ، أَمَا وَعِزَّتِي لَوْ إِيَّايَ دَعَوْنِي لَأَجَبْتُهُمْ. (حاکم ۴۰۸)

(۳۲۵۰۴) عبداللہ بن حارث حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ جب موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کے پاس آئے اور ان کو زکوۃ کا حکم فرمایا تو قارون نے ان کو جمع کیا اور کہا کہ یہ تمہارے پاس ایسے حکم لائے یعنی نماز، روزہ وغیرہ کا جس کی تم طاقت رکھتے ہو، تو کیا تم اس کی طاقت رکھتے ہو کہ ان کو اپنے اموال دو؟ وہ کہنے لگے ہمیں اس کی طاقت نہیں، تمہارا کیا خیال ہے؟ اس نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ ہم بنواسرائیل کی زانیہ کو پیغام بھیجیں اور اس کو حکم دیں کہ لوگوں کے سامنے ان پر تہمت لگائے کہ انہوں نے اس کی عزت پر حملہ کیا ہے، چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا، اور اس عورت نے موسیٰ علیہ السلام کو لوگوں کے سامنے تہمت لگائی آپ نے ان کے خلاف بددعا کی، اللہ تعالیٰ نے زمین کی طرف وحی فرمائی کہ ان کی اطاعت کرو، چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے اس سے کہا کہ ان کو پکڑ لے، اس نے ان کو گھٹنوں تک پکڑ لیا، چنانچہ وہ کہنے لگے اے موسیٰ! اے موسیٰ! آپ نے پھر فرمایا کہ ان کو پکڑ لے، چنانچہ اس نے ان کو گھٹنوں تک پکڑ لیا، وہ کہنے لگے اے موسیٰ! اے موسیٰ! آپ نے پھر فرمایا کہ ان کو پکڑ لے، چنانچہ اس نے ان کو کمر تک پکڑ لیا، پھر وہ کہنے لگے اے موسیٰ! اے موسیٰ! آپ نے فرمایا ان کو پکڑ لے، چنانچہ اس نے ان کو گردن تک پکڑ لیا، وہ کہنے لگے اے موسیٰ! اے موسیٰ! پھر زمین نے ان کو غائب کر دیا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ اے موسیٰ! تم سے میرے بندوں نے سوال کیا اور تمہارے سامنے گریہ زاری کی، لیکن تم نے ان کی بات ماننے سے انکار کر دیا، میری عزت کی قسم! اگر وہ مجھے پکارتے تو میں ان کی دعا قبول کر لیتا۔

(۳۲۵۰۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُوسَى بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ : ﴿وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِنِّي﴾ قَالَ: حَبَّبْتُكَ إِلَى عِبَادِي.

(۳۲۵۰۵) حضرت سلمہ بن کہیل اللہ کے فرمان ﴿وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِنِّي﴾ کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں، یعنی "میں نے آپ کو اپنے بندوں کا محبوب بنا دیا۔

(۳۲۵۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : ﴿وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا﴾ حَتَّى سَمِعَ صَرِيفَ الْقَلَمِ.

(۳۲۵۰۶) حضرت ابن عباس سے ﴿وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا﴾ کے تحت منقول ہے کہ اتنا قریب ہو گئے کہ انہوں نے قلموں کے چلنے کی آواز سنی۔

(۳۲۵۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ :سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّ

الْأَجَلَيْنِ قَضَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ؟ قَالَ :أَوْفَاهُمَا وَأَتَمَّهُمَا.

(۳۲۵۰۷) حضرت محمد بن کعب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ موسیٰ علیہ السلام نے دو، مدتوں میں سے کس مدت کو پورا کیا؟ فرمایا کہ ان میں سے بڑی اور کامل مدت کو۔

(۳۲۵۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :سُئِلَ أَيُّ الْأَجَلَيْنِ قَضَى مُوسَى ؟ قَالَ :أَتَمَّهُمَا وَآخِرَهُمَا. (حمیدی ۵۳۵۔ بزار ۲۲۴۶)

(۳۲۵۰۸) حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ آپ سے سوال کیا گیا کہ موسیٰ علیہ السلام نے دو، مدتوں میں سے کس مدت کو پورا کیا؟ فرمایا کہ ان میں سے بڑی اور کامل مدت کو۔

(۳۲۵۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ:حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:فِي قَوْلِهِ: ﴿لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللهِ وَجِيهًا﴾ قَالَ :قَالَ لَهُ قَوْمُهُ :إِنَّهُ آدَرُ ، قَالَ :فَخَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ يَغْتَسِلُ ، فَوَضَعَ ثِيَابَهُ عَلَى صَخْرَةٍ ، فَخَرَجَتِ الصَّخْرَةُ تَشْتَدُّ بِثِيَابِهِ ، وَخَرَجَ يَتْبَعُهَا عُرْيَانًا حَتَّى انْتَهَتْ بِهِ إِلَى مَجَالِسِ بَنِي إِسْرَائِيلَ ، قَالَ :فَرَأَوْهُ لَيْسَ بِآدَرَ ، قَالَ :فَذَاكَ قَوْلُهُ ﴿فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللهِ وَجِيهًا﴾.

(۳۲۵۰۹) سعید بن جبیر حضرت ابن عباس سے اللہ کے فرمان ﴿لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللهِ وَجِيهًا﴾ کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں کہ آپ کی قوم نے آپ سے کہا کہ آپ کو ''اُدرہ'' بیماری ہے، چنانچہ ایک دن آپ غسل کے لئے نکلے تو آپ نے اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ دیے چنانچہ وہ پتھر ان کے کپڑوں کو لے کر بھاگنے لگا، اور آپ برہنہ اس کا پیچھا کرنے لگے، یہاں تک کہ وہ پتھر آپ کو بنی اسرائیل کی مجلس میں لے گیا، چنانچہ انہوں نے دیکھا کہ ان کو ''اُدرہ'' بیماری نہیں، کہتے ہیں کہ یہی اللہ کے فرمان ﴿فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللهِ وَجِيهًا﴾ کا معنی ہے۔

(۳۲۵۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنِ الْحَسَنِ وَخِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو وَمُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ :فِي قَوْلِهِ : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللهِ وَجِيهًا﴾ قَالَ: كَانَ مِنْ أَذَاهُمْ إِيَّاهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ ، قَالُوا :مَا يَسْتَتِرُ مِنَّا مُوسَى هَذَا السَّتر إِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهِ :إِمَّا بَرَصٌ ، وَإِمَّا آفَةٌ ، وَإِمَّا أُدْرَةٌ ، وَإِنَّ اللَّهَ أَرَادَ أَنْ يُبَرِّئَهُ مِمَّا قَالُوا :قَالَ :وَإِنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ خَلَا ذَاتَ يَوْمٍ وَحْدَهُ ، فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ ، ثُمَّ دَخَلَ يَغْتَسِلُ ، فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى ثَوْبِهِ لِيَأْخُذَهُ عَدَا الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ ، فَأَخَذَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَصَاهُ فِي أَثَرِهِ فَجَعَلَ يَقُولُ :ثَوْبِي يَا حَجَرُ ! ثَوْبِي يَا حَجَرُ! حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَلأٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَرَأَوْهُ عُرْيَانًا ، فَإِذَا كَأَحْسَنِ الرِّجَالِ خَلْقًا ، فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا يَقُولُونَ ، قَالَ : وَقَامَ الْحَجَرُ فَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَلَبِسَهُ ، وَطَفِقَ مُوسَى يَضْرِبُ الْحَجَرَ بِعَصَاهُ ، فَوَاللهِ إِنَّ بِالْحَجَرِ الآنَ مِنْ أَثَرِ

ضَرْبِ مُوسَى نَدَبًا ، ذَكَرَ ثَلَاثَ ، أَوْ أَرْبَعَ ، أَوْ خَمْسَ. (احمد ۵۱۴۔ طبری ۵۱)

(۳۲۵۱۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اللہ کے فرمان ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللهِ وَجِيهًا﴾ کی تفسیر میں روایت ہے فرمایا کہ انہوں نے آپ کو اذیت اس طرح تھی کہ بنو اسرائیل کی ایک جماعت نے ان سے کہا کہ موسیٰ ہم سے اس لیے چھپتے ہیں کہ ان کی جلد میں کوئی عیب ہے یا برص ہے یا کوئی اور بیماری یا اُدرہ بیماری ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کی اس بات سے بری کرنے کا ارادہ فرمایا تو ایک دن موسیٰ علیہ السلام خلوت میں گئے اور اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھے پھر داخل ہو کر غسل کرنے لگے، جب فارغ ہوئے تو اپنے کپڑوں کی طرف آئے تا کہ کپڑے لے لیں، چنانچہ پتھر دوڑنے لگا، موسیٰ علیہ السلام نے اپنی لاٹھی پکڑی اور اس کے پیچھے پیچھے یہ کہتے ہوئے دوڑنے لگے اے پتھر! میرے کپڑے، اے پتھر! میرے کپڑے، یہاں تک کہ جب وہ بنو اسرائیل کی مجلس میں پہنچا اور انہوں نے آپ کو برہنہ دیکھا تو آپ بہترین جسامت والے تھے، اس طرح اللہ نے آپ کو ان کی باتوں سے بری فرما دیا، اور پتھر ٹھہر گیا اور آپ نے اپنے کپڑے لے کر پہنے اور موسیٰ علیہ السلام اپنی لاٹھی سے پتھر کو مارنے لگے، بخدا پتھر پر اب بھی موسیٰ علیہ السلام کی ضرب کے نشانات ہیں، تین ہیں یا چار یا پانچ۔

(٥) ما أعطى الله سليمان بن داود صَلَّى الله عليهما

وہ فضیلتیں جو اللہ نے سلیمان علیہ السلام کو عطا فرمائیں

(٣٢٥١١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لَمَّا سُخِّرَتَ الرِّيحُ لِسُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَغْدُو مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقِيلُ بِقَزِيرَا ، ثُمَّ يَرُوحُ فَيَبِيتُ فِي كَابُلَ.

(۳۲۵۱۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے لیے ہوا کو مسخر کیا گیا تو وہ صبح بیت المقدس سے نکلتے اور دوپہر کو قزیرا میں قیلولہ فرماتے تھے، اور پھر شام کو چلتے تو کابل میں رات گزارتے تھے۔

(٣٢٥١٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : كَانَ سُلَيْمَانُ يُوضَعُ لَهُ سِتُّمِئَةِ أَلْفِ كُرْسِيٍّ.

(۳۲۵۱۲) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے چھ لاکھ کرسیاں لگائی جاتی تھیں۔

(٣٢٥١٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ سُلَيمَان بن دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَامُ يُوضَعُ لَهُ سِتُّمِئَةِ أَلْفِ كُرْسِيٍّ ، ثُمَّ يَجِيءُ أَشْرَافُ الإِنْسِ حَتَّى يَجْلِسُوا مِمَّا يَلِي الأَيْمَنَ ، ثُمَّ يَجِيءُ أَشْرَافُ الْجِنِّ حَتَّى يَجْلِسُوا مِمَّا يَلِي الأَيْسَرَ ، ثُمَّ يَدْعُو الطَّيْرَ فَتُظِلُّهُمْ ، ثُمَّ يَدْعُو الرِّيحَ فَتَحْمِلُهُمْ ، فَيَسِيرُ فِي الْغَدَاةِ الْوَاحِدَةِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ ، فَبَيْنَمَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ يَسِيرُ فِي فَلَاةٍ مِنَ الأَرْضِ فَاحْتَاجَ إِلَى الْمَاءِ ، فَدَعَا الْهُدْهُدَ فَجَاءَ فَنَقَرَ الأَرْضَ فَأَصَابَ مَوْضِعَ الْمَاءِ ثُمَّ تَجِيءُ الشَّيَاطِينُ

ذَلِكَ الْمَاءِ فَتَسْلَخُهُ كَمَا يُسْلَخُ الإِهَابُ فَيَسْتَخْرِجُوا الْمَاءَ مِنْهُ.

قَالَ : فَقَالَ لَهُ نَافِعُ بْنُ الأَزْرَقِ : قِفْ يَا وَقَّافُ ، أَرَأَيْت قَوْلَك الْهُدْهُدُ يَجِيءُ فَيَنْقُرُ الأَرْضَ فَيُصِيبُ مَوْضِعَ الْمَاءِ كَيْفَ يُبْصِرُ هَذَا ، وَلاَ يُبْصِرُ الْفَخَّ يَجِيءُ إِلَيْهِ حَتَّى يَقَعَ فِي عُنُقِهِ ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ : وَيْحَك ، إِنَّ الْقَدَرَ حَالَ دُونَ الْبَصَرِ.

(۳۲۵۱۳) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن داؤد علایَّلام کے لیے چھ لاکھ کرسیاں لگائی جاتی تھیں، پھر انسانوں میں سے شرفاء آتے اور دائیں جانب بیٹھ جاتے، اور پھر جنوں کے شرفاء آتے اور بائیں جانب بیٹھ جاتے، پھر آپ پرندوں کو بلاتے اور وہ ان پر سایہ کرتے، پھر ہوا کو بلاتے اور وہ ان کو اٹھاتی، اور آپ ایک صبح میں ایک مہینے کی مسافت قطع کرتے، ایک دن آپ اسی طرح ایک میدان میں جا رہے تھے کہ آپ کو پانی کی ضرورت ہوئی، آپ نے ہدہد کو بلایا، وہ آیا اور اس نے زمین میں چونچ ماری اور پانی کی جگہ بتلائی، پھر اس جگہ شیاطین آئے اور انہوں نے اس جگہ کو اس طرح کھودا جس طرح بکری کی کھال اتاری جاتی ہے اور انہوں نے اس جگہ سے پانی نکالا۔

کہتے ہیں کہ اس پر نافع بن ازرق نے کہا اے ٹھہرنے والے ٹھہر جائیے، آپ کہتے ہیں کہ ہدہد نے آ کر زمین میں پانی کی جگہ چونچ ماری، اس کو یہ کیسے نظر آتا ہے جبکہ اس کو جال بھی نظر نہیں آتا جو آ کر اس کی گردن میں پڑ جاتا ہے، حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ تمہارا ناس ہو، تقدیر آنکھوں کے سامنے حائل ہو جاتی ہے۔

(۳۲۵۱۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، قَالَ : كَانَ كُرْسِيُّ سُلَيْمَانَ يُوضَعُ عَلَى الرِّيحِ وَكَرَاسِيُّ مَنْ أَرَادَ مِنَ الْجِنِّ وَالإِنْسِ ، فَاحْتَاجَ إِلَى الْمَاءِ فَلَمْ يَعْلَمُوا بِمَكَانِهِ وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَمْ يَجِدَ الْهُدْهُدَ فَتَوَعَّدَهُ ، وَكَانَ عَذَابُهُ نَتْفَهُ وَتَشْمِيسَهُ ، قَالَ : فَلَمَّا جَاءَ اسْتَقْبَلَهُ الطَّيْرُ فَقَالُوا : قَدْ تَوَعَّدَكَ سُلَيْمَانُ ، فَقَالَ : الْهُدْهُدُ : اسْتَثْنَى ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، إِلاَّ أَنْ تَجِيءَ بِعُذْرٍ ، وَكَانَ عُذْرُهُ أَنْ جَاءَ بِخَبَرِ صَاحِبَةِ سَبَأٍ ، قَالَ : فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ سُلَيْمَان : ﴿إِنَّهُ مِن سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، أَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ﴾.

قَالَ : فَأَقْبَلَتْ بِلْقِيسُ ، فَلَمَّا كَانَتْ عَلَى قَدْرِ فَرْسَخٍ ، قَالَ سُلَيْمَانُ : ﴿أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَن يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ، قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن تَقُومَ مِن مَّقَامِكَ وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ﴾ قَالَ : فَقَالَ سُلَيْمَانُ : أُرِيدُ أَعْجَلَ مِنْ ذَلِكَ ، ﴿قَالَ الَّذِي عِندَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ﴾.

قَالَ : فَأَخْبَرَنِي مَنْصُورٌ ، عَنْ مُجَاهِدٍ إِنَّهُ دَخَلَ فِي نَفَقٍ تَحْتَ الأَرْضِ فَجَائَهُ بِهِ ، قَالَ سُلَيْمَانُ : غَيِّرُوهُ ، ﴿فَلَمَّا جَاءَتْ قِيلَ أَهَكَذَا عَرْشُكِ﴾ ، قَالَ : فَجَعَلَتْ تَعْرِفُ وَتُنْكِرُ ، وَعَجِبَتْ مِنْ سُرْعَتِهِ ، وَ﴿قَالَتْ كَأَنَّهُ هُوَ﴾ ﴿قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ فَلَمَّا رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَكَشَفَتْ عَن سَاقَيْهَا﴾ فَإِذَا امْرَأَةٌ شَعْرَاءُ ، قَالَ :

فَقَالَ سُلَيْمَانُ :مَا يُذْهِبُ هَذَا ؟ قَالُوا :النُّورَةُ ، قَالَ فَجُعِلَتِ النُّورَةُ يَوْمَئِذٍ.

(۳۲۵۱۴) حضرت عبداللہ بن شداد فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی کرسی ہوا پر رکھی جاتی اور اس کے ساتھ جن جنات اور انسانوں کو آپ چاہتے ان کی کرسیاں رکھی جاتیں، آپ کو پانی کی ضرورت ہوئی لیکن لوگوں کو اس کا علم نہ تھا، چنانچہ آپ نے اس وقت پرندوں کو تلاش کیا تو ہدہد کو نہ پایا، آپ نے اس کو دھمکی دی، اور اس کی سزا یہ تھی کہ اس کے پر اکھیڑ کر اس کو دھوپ میں رکھا جائے، جب وہ آیا تو پرندوں نے اس سے ملاقات کی اور کہا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے تمہارے لیے سزا کا اعلان کیا ہے، ہدہد نے کہا کیا انہوں نے کوئی استثناء کیا ہے؟ وہ کہنے لگے جی ہاں! یہ کہ آپ کوئی عذر بیان کریں، اور اس کا عذر یہ تھا کہ وہ ملکۂ سبا کا قصہ دیکھ کر آیا تھا، چنانچہ سلیمان علیہ السلام نے ان کو لکھا ﴿إِنَّهُ مِن سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، أَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ﴾ کہتے ہیں کہ بلقیس چلی، جب وہ ایک فرسخ کی مسافت پر تھی تو سلیمان علیہ السلام نے فرمایا ﴿أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَن يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ، قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن تَقُومَ مِن مَّقَامِكَ وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ﴾ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا میں اس سے زیادہ جلدی چاہتا ہوں، ﴿قَالَ الَّذِي عِندَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ﴾، کہتے ہیں کہ مجھے منصور نے مجاہد کے حوالے سے بیان کیا کہ وہ زمین کے نیچے ایک سرنگ میں داخل ہوئے اور اس کو لے آئے، حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا اس کو تبدیل کر دو۔ ﴿قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ فَلَمَّا رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا﴾ چنانچہ دیکھا وہ بہت بال والی عورت تھیں، حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ اس کو کیا چیز ختم کرے گی؟ لوگوں نے کہا چونا چنانچہ اس وقت چونے کا استعمال ہوا۔

(۳۲۵۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، قَالَ :سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ :لَمَا قَالَ : ﴿أَنَا آتِيك بِهِ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ مَقَامِك﴾ هَذَا ، قَالَ :أَنَا أُرِيدُ أَعْجَلَ مِنْ هَذَا ، ﴿قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيك بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْك طَرْفُك﴾ ، قَالَ :فَخَرَجَ الْعَرْشُ مِنْ نَفَقٍ مِنَ الأَرْضِ.

(۳۲۵۱۵) مجاہد فرماتے ہیں کہ جب جن نے کہا ﴿أَنَا آتِيك بِهِ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ مَقَامِك﴾ تو انہوں نے کہا کہ میں اس سے زیادہ جلدی چاہتا ہوں، چنانچہ ﴿قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيك بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْك طَرْفُك﴾ کہتے ہیں کہ اس کا تخت زمین کی سرنگ سے نکل آیا۔

(۳۲۵۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : ﴿قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ مَقَامِك﴾ قَالَ: مَجْلِسُ الرَّجُلِ الَّذِي يَجْلِسُ فِيهِ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ عِنْدِهِ.

(۳۲۵۱۶) مجاہد حضرت ابن عباس سے اللہ کے فرمان ﴿قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ مَقَامِك﴾ کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں کہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ آدمی کی وہ مجلس جس میں وہ بیٹھے یہاں تک کہ حاضرین اٹھ جائیں۔

(۳۲۵۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ، قَالَ:لَمْ تَنْزِلْ ﴿بسم الله الرَّحْمَن

الرحیم﴾ فِی شَیْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ إلاَّ فِی سُورَةِ النَّمْلِ ﴿إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾.

(۳۲۵۱۷) عبداللہ بن معبد زمانی فرماتے ہیں کہ ﴿بسم الله الرَّحْمَن الرحيم﴾ سورۃ النمل کے علاوہ قرآن پاک میں کسی جگہ نازل نہیں ہوئی، ارشاد فرمایا ﴿إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾.

(۳۲۵۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : ﴿قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ﴾ قَالَ: رَفَعَ طَرْفَهُ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيْهِ طَرْفُهُ حَتَّى نَظَرَ إِلَى الْعَرْشِ بَيْنَ يَدَيْهِ.

(۳۲۵۱۸) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ ﴿قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ﴾ کی تفسیر یہ ہے کہ انہوں نے اپنی نظر اوپر اٹھائی، ابھی نیچے ان کی نظر نہیں پہنچی تھی کہ انہوں نے تخت کو اپنے سامنے دیکھا۔

(۳۲۵۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ : ﴿وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ﴾ قَالَ : كَانَتْ هَدِيَّتُهَا لَبِنَةً مِنْ ذَهَبٍ.

(۳۲۵۱۹) حضرت ابو صالح فرماتے ہیں کہ ﴿وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ﴾ کی تفسیر یہ ہے کہ انہوں نے سونے کی اینٹیں ہدیہ کی تھیں۔

(۳۲۵۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أُسْمُهَا بِلْقِيسُ بِنْتُ ذِي شَره ، وَكَانَتْ هَلْبَاءَ شَعْرَاءَ.

(۳۲۵۲۰) سعید بن جبیر حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ ان کا نام بلقیس بنت ذی شرہ تھا اور وہ بہت زیادہ بالوں والی تھی۔

(۳۲۵۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : أَنَّ صَاحِبَةَ سَبَأٍ كَانَتْ جِنِّيَّةً شَعْرَاءَ.

(۳۲۵۲۱) حکم حضرت مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ قوم سبا کی ملکہ جنیہ اور بہت زیادہ بالوں والی تھی۔

(۳۲۵۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : ﴿وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ﴾ ، قَالَ : أَرْسَلَتْ بِذَهَبٍ ، أَوْ لَبِنَةٍ مِنْ ذَهَبٍ ، فَلَمَّا قَدِمُوا إِذَا حِيطَانُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذَهَبٍ، فَذَلِكَ قَوْلُهُ : ﴿أَتُمِدُّونَنِي بِمَالٍ فَمَا آتَانِي اللَّهُ خَيْرٌ مِمَّا آتَاكُمْ﴾ الآيَةَ.

(۳۲۵۲۲) سعید بن جبیر حضرت ابن عباس سے ﴿وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ﴾ کے تحت روایت کرتے ہیں فرمایا کہ انہوں نے سونا یا سونے کی اینٹیں بھیجیں، جب وہ لے کر پہنچے تو دیکھا کہ شہر کی دیواریں سونے کی ہیں، یہ معنی ہے اللہ کے فرمان ﴿أَتُمِدُّونَنِي بِمَالٍ فَمَا آتَانِي اللَّهُ خَيْرٌ مِمَّا آتَاكُمْ﴾ الخ.

(٦) ما ذکر فیما فضّل بِهِ یُونُسَ بْنِ مَتَّی صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ان فضیلتوں کا ذکر جو یونس بن متّی علیہ السلام کو حاصل ہوئیں

(٣٢٥٢٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِیمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ حُمَیْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ یُحَدِّثُ ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : قَالَ - یَعْنِی اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ - : لاَ یَنْبَغِی لِعَبْدٍ لِی أَنْ یَقُولَ : أَنَا خَیْرٌ مِنْ یُونُسَ بْنِ مَتَّی. (بخاری ۳۴۱۶۔ مسلم ۱۶۶)

(۳۲۵۲۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے فرمایا کہ میرے کسی بندے کے لئے جائز نہیں کہ وہ یہ کہے کہ میں یونس بن متّی سے بہتر ہوں۔

(٣٢٥٢٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، عَنْ عَلِیٍّ ، قَالَ : قَالَ - یَعْنِی اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ - : لَیْسَ لِعَبْدٍ لِی أَنْ یَقُولَ : أَنَا خَیْرٌ مِنْ یُونُسَ بْنِ مَتَّی ، سَبَّحَ اللَّهَ فِی الظُّلُمَاتِ. (طحاوی ۱۰۱۳)

(۳۲۵۲۴) عبداللہ بن سلمہ حضرت علی سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا کہ میرے کسی بندے کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ یہ کہے کہ میں یونس بن متّی سے بہتر ہوں ، انہوں نے اندھیروں میں اللہ کی پاکی بیان کی۔

(٣٢٥٢٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِی وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : لَیْسَ لأَحَدٍ أَنْ یَقُولَ أَنَا خَیْرٌ مِنْ یُونُسَ بْنِ مَتَّی. (بخاری ۳۴۱۲۔ احمد ۳۹۰)

(۳۲۵۲۵) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ یہ کہے کہ میں یونس بن متّی سے بہتر ہوں۔

(٣٢٥٢٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِی الْعَالِیَةِ ، قَالَ : حَدَّثَنِی ابْنُ عَمِّ نَبِیِّکُمْ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : لَیْسَ لِعَبْدٍ أَنْ یَقُولَ : أَنَا خَیْرٌ مِنْ یُونُسَ بْنِ مَتَّی. (بخاری ۷۵۳۹۔ ابو داؤد ۴۶۳۶)

(۳۲۵۲۶) حضرت ابو العالیہ فرماتے ہیں کہ مجھے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد حضرت ابن عباس نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی بندے کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ یہ کہے کہ میں یونس بن متّی سے بہتر ہوں۔

(٣٢٥٢٧) حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِیلُ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُونٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ فِی بَیْتِ الْمَالِ ، عَنْ یُونُسَ قَالَ : إِنَّ یُونُسَ کَانَ قَدْ وَعَدَ قَوْمَهُ الْعَذَابَ وَأَخْبَرَهُمْ إِنَّهُ یَأْتِیهِمْ إِلَی ثَلاَثَةِ أَیَّامٍ ، فَفَرَّقُوا بَیْنَ کُلِّ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا ، ثُمَّ خَرَجُوا فَجَأَرُوا إِلَی اللهِ وَاسْتَغْفَرُوا ، فَکَفَّ اللَّهُ عَنْهُمَ الْعَذَابَ ، وَغَدَا یُونُسُ یَنْتَظِرُ الْعَذَابَ فَلَمْ یَرَ شَیْئًا ، وَکَانَ مَنْ کَذَبَ وَلَمْ تَکُنْ لَهُ بَیِّنَةٌ قُتِلَ ، فَانْطَلَقَ مُغَاضِبًا

حَتَّى أَتَى قَوْمًا فِي سَفِينَةٍ فَحَمَلُوهُ وَعَرَفُوهُ ، فَلَمَّا دَخَلَ السَّفِينَةَ رَكَدَتْ ، وَالسُّفُنُ تَسِيرُ يَمِينًا وَشِمَالاً ، فَقَالُوا : مَا لِسَفِينَتِكُمْ ؟ قَالُوا : مَا نَدْرِي ، قَالَ يُونُسُ : إِنَّ فِيهَا عَبْدًا أَبَقَ مِنْ رَبِّهِ ، وَإِنَّهَا لاَ تَسِيرُ حَتَّى تُلْقُوهُ ، فَقَالُوا : أَمَّا أَنْتَ يَا نَبِيَّ اللهِ فَلا وَاللهِ لاَ نُلْقِيكَ.

فَقَالَ لَهُمْ يُونُسُ : فَاقْتَرِعُوا فَمَنْ قُرِعَ فَلْيَقَعْ ، فَقَرَعَهُمْ يُونُسُ فَأَبَوْا أَنْ يَدَعُوهُ ، فَقَالُوا : مَنْ قَرَعَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ فَلْيَقَعْ ، فَقَرَعَهُمْ يُونُسُ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ فَوَقَعَ ، وَقَدْ كَانَ وُكِّلَ بِهِ الْحُوتُ ، فَلَمَّا وَقَعَ ابْتَلَعَهُ فَأَهْوَى بِهِ إِلَى قَرَارِ الأَرْضِ ، فَسَمِعَ يُونُسُ عَلَيْهِ السَّلام تَسْبِيحَ الْحَصَى ﴿فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْت مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ ظُلُمَاتٌ ثَلاَثٌ ، ظُلْمَةُ بَطْنِ الْحُوتِ ، وَظُلْمَةُ الْبَحْرِ ، وَظُلْمَةُ اللَّيْلِ ، قَالَ : ﴿فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ سَقِيمٌ﴾ قَالَ : كَهَيْئَةِ الْفَرْخِ الْمَمْعُوطِ ، لَيْسَ عَلَيْهِ رِيشٌ ، وَأَنْبَتَ اللَّهُ عَلَيْهِ شَجَرَةً مِنْ يَقْطِينٍ كَانَ يَسْتَظِلُّ بِهَا وَيُصِيبُ مِنْهَا ، فَيَبِسَتْ فَبَكَى عَلَيْهَا حِينَ يَبِسَتْ ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ : تَبْكِي عَلَى شَجَرَةٍ يَبِسَتْ ، وَلاَ تَبْكِي عَلَى مِئَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ أَرَدْت أَنْ تُهْلِكَهُمْ.

فَخَرَجَ فَإِذَا هُوَ بِغُلاَمٍ يَرْعَى غَنَمًا ، فَقَالَ : مِمَّنْ أَنْتَ يَا غُلاَمُ ، فَقَالَ : مِنْ قَوْمِ يُونُسَ ، قَالَ : فَإِذَا رَجَعْت إِلَيْهِمْ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّك قَدْ لَقِيت يُونُسَ ، قَالَ : فَقَالَ الْغُلاَمُ : إِنْ تَكُنْ يُونُسَ فَقَدْ تَعْلَمُ أَنَّه مَنْ كَذَبَ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ بَيِّنَةٌ أَنْ يُقْتَلَ ، فَمَنْ يَشْهَدُ لِي ، فَقَالَ لَهُ يُونُسُ : تَشْهَدُ لَك هَذِهِ الشَّجَرَةُ ، وَهَذِهِ الْبُقْعَةُ ، فَقَالَ الْغُلاَمُ : مُرْهُمَا ، فَقَالَ لَهُمَا يُونُسُ : إِنْ جَاءَكُمَا هَذَا الْغُلاَمُ فَاشْهَدَا لَهُ ، قَالَتَا : نَعَمْ ، فَرَجَعَ الْغُلاَمُ إِلَى قَوْمِهِ وَكَانَ لَهُ إِخْوَةٌ وَكَانَ فِي مَنَعَتِهِ ، فَأَتَى الْمَلِكَ ، فَقَالَ : إِنِّي لَقِيت يُونُسَ وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكُمَ السَّلاَمَ ، فَأَمَرَ بِهِ الْمَلِكُ أَنْ يُقْتَلَ ، فَقَالُوا لَهُ : إِنَّ لَهُ بَيِّنَةً ، فَأَرْسَلْ مَعَهُ فَانْتَهَوْا إِلَى الشَّجَرَةِ وَالْبُقْعَةِ ، فَقَالَ لَهُمَا الْغُلاَمُ : أَنْشُدُكُمَا بِاللهِ هَلْ أَشْهَدَكُمَا يُونُسُ ؟ قَالَتَا : نَعَمْ ، فَرَجَعَ الْقَوْمُ مَذْعُورِينَ يَقُولُونَ : تَشْهَدُ لَهُ الشَّجَرُ وَالأَرْضُ ، فَأَتَوُا الْمَلِكَ فَحَدَّثُوهُ بِمَا رَأَوْهُ.

فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : فَتَنَاوَلَهُ الْمَلِكُ فَأَخَذَ بِيَدِ الْغُلاَمِ فَأَجْلَسَهُ فِي مَجْلِسِهِ ، وَقَالَ : أَنْتَ أَحَقُّ بِهَذَا الْمَكَانِ مِنِّي. قَالَ عَبْدُ اللهِ ، فَأَقَامَ لَهُمْ ذَلِكَ الْغُلاَمُ أَمْرَهُمْ أَرْبَعِينَ سَنَةً.

(۳۲۵۲۷) عمرو بن میمون فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے ہمیں بیت المال میں بیان فرمایا کہ حضرت یونس علایتلام نے اپنی قوم سے عذاب کے آنے کا وعدہ کیا اوران کو بتایا کہ ان پر تین دن کے اندر عذاب آئے گا، چنانچہ انہوں نے ہر ماں کو اس کے بچے سے جدا کیا پھر نکلے اور اللہ سے گریہ زاری اور استغفار کرنے لگے، چنانچہ اللہ نے ان سے عذاب کو روک لیا، اور حضرت یونس علایتلام اگلے دن عذاب کا انتظار کرنے لگے لیکن ان کو کچھ نظر نہ آیا، اور اس زمانے میں جو شخص جھوٹ بولتا اس کو قتل کر دیا جاتا، چنانچہ وہ غصے میں نکلے، یہاں تک کہ ایک کشتی میں آئے اور انہوں نے ان کو پہچان کر سوار کر لیا، جب آپ کشتی پر سوار ہوئے تو کشتی رک گئی،

کشتیاں دائیں اور بائیں چلا کرتی تھیں، وہ کہنے لگے کہ کشتی کو کیا ہو گیا، دوسرے جواب میں کہنے لگے کہ ہمیں کچھ معلوم نہیں، حضرت یونس علیہ السلام نے فرمایا کہ اس میں ایک بندہ ہے جو اپنے مالک سے بھاگ کر آیا ہے، اور کشتی اس وقت تک نہیں چلے گی جب تک تم اس کو پانی میں نہیں ڈال دو گے، انہوں نے کہا اے اللہ کے نبی! بخدا آپ کو تو ہم نہیں ڈال سکتے۔

(۲) چنانچہ یونس علیہ السلام نے فرمایا کہ قرعہ ڈال لو، جس کے نام قرعہ آئے اس کو گرا دیا جائے، چنانچہ یونس علیہ السلام کے نام قرعہ نکلا، لیکن انہوں نے آپ کو گرانے سے انکار کر دیا، پھر وہ کہنے لگے کہ جس کے نام تین مرتبہ قرعہ نکل آئے اس کو گرا دو، چنانچہ تین مرتبہ یونس علیہ السلام کے نام قرعہ نکلا، آپ پر ایک مچھلی مقرر کی گئی تھی، جب آپ گرے تو اس نے آپ کو نگل لیا اور ان کو لے کر زمین کی تہہ تک چلی گئی چنانچہ یونس علیہ السلام نے کنکریوں کی تسبیح سنی ﴿فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ انہوں نے تین تاریکیوں میں تسبیح کی، مچھلی کے پیٹ کا اندھیرا، سمندر کی تاریکی اور رات کا اندھیرا، اللہ فرماتے ہیں کہ پھر ہم نے ان کو میدان میں ڈال دیا جبکہ وہ بیمار تھے، اور اس پرندے کی طرح ہو گئے تھے جس کے پر نہیں ہوتے، اور اللہ نے ان پر ایک کدو کا پودا اگایا، جس سے آپ سایہ لیتے اور کھاتے، چنانچہ وہ خشک ہو گیا تو آپ رونے لگے، چنانچہ اللہ نے وحی فرمائی کہ آپ پودے کے خشک ہونے پر تو روتے ہیں اور ایک لاکھ سے زیادہ لوگوں پر نہیں روتے جن کو ہلاک کرنے کا آپ نے ارادہ کیا تھا۔

(۳) چنانچہ آپ نکلے اور ایک لڑکے کے پاس پہنچے جو بکریاں چرا رہا تھا اور اس سے فرمایا اے لڑکے! تمہارا کس قوم سے تعلق ہے! اس نے کہا قوم یونس سے، آپ نے فرمایا: جب تم ان کے پاس جاؤ تو بتانا کہ تمہاری حضرت یونس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی ہے لڑکے نے کہا کہ اگر آپ یونس ہیں تو آپ جانتے ہیں کہ جو شخص جھوٹ بولتا ہے اور اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہو تو اس کو قتل کر دیا جاتا ہے، تو میرے لئے کون گواہی دے گا؟ حضرت یونس نے اس سے فرمایا کہ تمہارے لیے یہ درخت گواہی دے گا اور یہ جگہ، لڑکے نے کہا کہ ان کو حکم دے دیجئے، چنانچہ حضرت یونس علیہ السلام نے ان سے فرمایا کہ جب یہ لڑکا تمہارے پاس آئے تو اس کے لئے گواہی دے دینا، انہوں نے کہا ٹھیک ہے، چنانچہ وہ لڑکا اپنی قوم کے پاس واپس چلا گیا اور اس کے بھائی بھی تھے، اور وہ اثر و رسوخ کا مالک تھا چنانچہ وہ بادشاہ کے پاس گیا اور کہا کہ میں حضرت یونس علیہ السلام سے ملا ہوں اور وہ آپ کو سلام کہتے ہیں، بادشاہ نے اس کو قتل کرنے کا حکم دیا تو لوگوں نے کہا کہ اس کے پاس گواہی ہے، چنانچہ بادشاہ نے اس کے ساتھ کچھ لوگوں کو بھیج دیا وہ درخت اور جگہ کے پاس پہنچے اور لڑکے نے ان سے کہا کہ میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا حضرت یونس علیہ السلام نے تمہیں گواہ بنایا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں! چنانچہ لوگ خوفزدہ ہو کر واپس لوٹے اور کہنے لگے یہ درخت اور زمین بھی اس لڑکے کے لئے گواہی دیتے ہیں، اور بادشاہ کے پاس پہنچے اور جو کچھ دیکھا تھا اس کے سامنے بیان کر دیا۔

(۴) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ بادشاہ نے اس لڑکے کا ہاتھ پکڑا اور اس کو اپنی جگہ بٹھایا اور کہا کہ تم اس جگہ کے مجھ سے زیادہ حق دار ہو، حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد وہ لڑکا چالیس سال تک ان کا حاکم رہا۔

(۳۲۵۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ، قَالَ: مَكَثَ يُونُسُ فِي بَطْنِ الْحُوتِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا.

(۳۲۵۲۸) حضرت ابو مالک فرماتے ہیں کہ حضرت یونس علیہ السلام چالیس سال تک مچھلی کے پیٹ میں رہے۔

(۳۲۵۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمٍ : ﴿فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ﴾ قَالَ : حوتٌ فِي حُوتٍ وَظُلْمَةِ الْبَحْرِ.

(۳۲۵۲۹) منصور حضرت سالم سے ﴿فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ﴾ کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں فرمایا کہ اس سے مراد مچھلی کے پیٹ کی تاریکی اور سمندر کی تاریکی ہے۔

(۳۲۵۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : سَمِعْته يَقُولُ : ﴿فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ﴾ قَالَ : ظُلْمَةُ اللَّيْلِ ، وَظُلْمَةُ الْبَحْرِ ، وَظُلْمَةُ الْحُوتِ.

(۳۲۵۳۰) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ ﴿فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ﴾ سے مراد رات کا اندھیرا، سمندر کا اندھیرا، اور مچھلی کا اندھیرا ہے۔

(۳۲۵۳۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : لَمَّا الْتَقَمَهُ الْحُوتُ فَنَبَذَ بِهِ إِلَى الأَرْضِ ، فَسَمِعَهَا تُسَبِّحُ ، فَهَيَّجَتْهُ عَلَى التَّسْبِيحِ.

(۳۲۵۳۱) عمرو بن مرّہ حضرت عبداللہ بن حارث سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب مچھلی نے آپ کا لقمہ بنایا اور آپ کو زمین پر ڈال دیا اور آپ نے اس کو تسبیح پڑھتے ہوئے سنا تو اس سے آپ کو تسبیح پڑھنے کی ترغیب ہوئی۔

(۷) ما ذكر مِمَّا فضّل الله بِهِ عِيسى صَلَّى الله عليه وسلم

وہ فضیلتیں جو اللہ نے عیسیٰ علیہ السلام کو عطا فرمائی ہیں

(۳۲۵۳۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا شِبْلُ بْنُ عَبَّادٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَالَتْ مَرْيَمُ : كُنْت إذَا خَلَوْت أَنَا وَعِيسَى حَدَّثَنِي وَحَدَّثْتُهُ ، وَإِذَا شَغَلَنِي عَنْهُ إِنْسَانٌ سَبَّحَ فِي بَطْنِي وَأَنَا أَسْمَعُ.

(۳۲۵۳۲) مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت مریم نے فرمایا کہ جب میں خلوت میں ہوتی تو عیسیٰ مجھ سے باتیں کرتے اور میں ان سے باتیں کرتی، اور جب کوئی آدمی سامنے آتا تو وہ میرے پیٹ میں تسبیح کرتے اور میں سنا کرتی تھی۔

(۳۲۵۳۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا شِبْلٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَا تَكَلَّمَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ إلاَّ بِالآيَاتِ الَّتِي تَكَلَّمَ بِهَا حَتَّى بَلَغَ مَبْلَغَ الصِّبْيَانِ.

(۳۲۵۳۳) مجاہد ایک دوسری سند سے حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام نے بچپن میں ان آیات کے علاوہ کوئی بات نہیں کی جو اللہ نے ارشاد فرمائی تھی۔

(٣٢٥٣٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، قَالَ : لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إلاَّ ثَلاَثَةٌ : عِيسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ ، وَصَاحِبُ يُوسُفَ ، وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ.

(۳۲۵۳۴) حضرت ہلال بن یساف فرماتے ہیں کہ گود میں تین بچوں کے علاوہ کسی نے بات نہیں کی، حضرت عیسیٰ علایِّلام، حضرت یوسف علایِّلام کی گواہی دینے والا بچہ، اور جریج کے لئے گواہی دینے والا بچہ۔

(٣٢٥٣٥) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : ﴿وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ﴾ قَالَ : خُرُوجُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عليه السلام.

(۳۲۵۳۵) مجاہد حضرت ابن عباس سے ﴿وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ﴾ کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں فرمایا کہ اس سے مراد حضرت عیسیٰ علایِّلام کا نزول ہے۔

(٣٢٥٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ هُرْمُزَ ، عَنْ شَيْخٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : ﴿لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ﴾ قَالَ : خُرُوجُ عِيسَى عليه السلام.

(۳۲۵۳۶) ثابت بن ہرمز ایک شیخ کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ﴿لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ﴾ سے مراد حضرت عیسیٰ علایِّلام کا نزول ہے۔

(٣٢٥٣٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَمَّا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَرْفَعَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِلَى السَّمَاءِ خَرَجَ عَلَى أَصْحَابِهِ - وَهُمَ اثْنَا عَشَرَ رَجُلاً - مِنْ عين فِي الْبَيْتِ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ مَاءً ، فَقَالَ لَهُمْ : أَمَا إِنَّ مِنكُمْ مَنْ سَيَكْفُرُ بِي اثْنَتَيْ عَشْرَةَ مَرَّةً بَعْدَ أَنْ آمَنَ بِي ، ثُمَّ قَالَ : أَيُّكُمْ سَيُلْقَى عَلَيْهِ شَبَهِي فَيُقْتَلَ مَكَانِي وَيَكُونُ مَعِي فِي دَرَجَتِي ؟ فَقَامَ شَابٌّ مِنْ أَحْدَثِهِمْ ، فَقَالَ : أَنَا، فَقَالَ عِيسَى : اجْلِسْ ، ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِمْ فَقَامَ الشَّابُّ ، فَقَالَ عِيسَى : اجْلِسْ ، ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِمْ فَقَامَ الشَّابُّ، فَقَالَ : أَنَا ، فَقَالَ : نَعَمْ أَنْتَ ذَاكَ ، قَالَ : فَأُلْقِيَ عَلَيْهِ شَبَهُ عِيسَى.

قَالَ : وَرُفِعَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ مِنْ رَوْزَنَةٍ كَانَتْ فِي الْبَيْتِ إِلَى السَّمَاءِ ، قَالَ : وَجَاءَ الطَّلَبُ مِنَ الْيَهُودِ فَأَخَذُوا الشَّبِيهَ فَقَتَلُوهُ ، ثُمَّ صَلَبُوهُ ، وَكَفَرَ بِهِ بَعْضُهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ مَرَّةً بَعْدَ أَنْ آمَنَ بِهِ ، فَتَفَرَّقُوا ثَلاَثَ فِرَقٍ ، قَالَ : فَقَالَت فِرْقَةٌ : كَانَ فِينَا اللَّهُ مَا شَاءَ ، ثُمَّ صَعِدَ إِلَى السَّمَاءِ ، وَهَؤُلاَءِ الْيَعْقُوبِيَّةُ ، وَقَالَتْ فِرْقَةٌ : كَانَ فِينَا ابْنُ اللهِ ، ثُمَّ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ ، وَهَؤُلاَءِ النَّسْطُورِيَّةُ ، وَقَالَتْ فِرْقَةٌ : كَانَ فِينَا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ مَا شَاءَ اللَّهُ ، ثُمَّ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ ، وَهَؤُلاَءِ الْمُسْلِمُونَ.

فَتَظَاهَرَتِ الْكَافِرَتَانِ عَلَى الْمُسْلِمَةِ فَقَاتَلُوهَا فَقَتَلُوهَا ، فَلَمْ يَزَلَ الإِسْلاَمُ طَامِسًا حَتَّى بَعَثَ اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ : ﴿فَآمَنَتْ طَائِفَةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ﴾ يَعْنِي : الطَّائِفَةَ الَّتِي آمَنَتْ فِي

زَمَنِ عِيسَى ﴿وَكَفَرَتْ طَائِفَةٌ﴾ يَعْنِي : الطَّائِفَةَ الَّتِي كَفَرَتْ فِي زَمَنِ عِيسَى ﴿فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا﴾ فِي زَمَانِ عِيسَى ﴿عَلَى عَدُوِّهِمْ﴾ بِإِظْهَارِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَهُمْ عَلَى دِينِ الْكُفَّارِ ﴿فَأَصْبَحُوا ظَاهِرِينَ﴾. (نسائی ۱۱۵۹۱)

(۳۲۵۳۷) سعید بن جبیر روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کی طرف اٹھانے کا ارادہ فرمایا تو وہ اپنے حواریوں کے پاس تشریف لائے، جو اس وقت بارہ تھے، اور آپ کے سر سے اس وقت پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے اور آپ نے فرمایا کہ تم میں سے بعض لوگ مجھ پر ایمان لانے کے بعد میرے ساتھ بارہ مرتبہ کفر کریں گے، پھر آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کون اس کے لئے تیار ہے کہ اس پر میری شبیہ ڈالی جائے اور وہ میری جگہ قتل ہو جائے، اور وہ میرے ساتھ میرے درجے میں ہوگا، چنانچہ ایک نوجوان کھڑا ہوا، اور کہنے لگا میں تیار ہوں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا بیٹھ جاؤ، پھر دوبارہ آپ نے سوال کیا تو وہ جوان پھر کھڑا ہوا، آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ، آپ نے تیسری مرتبہ سوال کیا تو وہ جوان کھڑا ہوا اور کہنے لگا میں تیار ہوں، آپ نے فرمایا ٹھیک ہے تم ہی ہو، چنانچہ اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شبیہ ڈال دی گئی۔

کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام گھر کے ایک روشن دان سے آسمان کی طرف اٹھا لیے گئے، اور یہودیوں کی فوج آئی اور اس نے آپ کے ہم شکل کو گرفتار کر کے قتل کر دیا، پھر اس کو سولی چڑھا دیا، اور ان میں سے ایک نے آپ کے ساتھ بارہ مرتبہ کفر کیا، اس کے بعد ان کی تین جماعتیں ہو گئیں، چنانچہ ایک جماعت کہنے لگی کہ اللہ تعالیٰ ایک عرصے تک ہمارے درمیان رہے پھر آسمان کی طرف چلے گئے، یہ یعقوبیہ ہیں، اور ایک جماعت کہنے لگی کہ اللہ کے بیٹے ہمارے درمیان تھے پھر اللہ نے ان کو اٹھا لیا، یہ نسطوریہ ہیں، اور ایک جماعت نے کہا کہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ایک عرصہ ہمارے ساتھ رہے، پھر اللہ نے ان کو اٹھا لیا، یہ مسلمان ہیں، چنانچہ کافر جماعتیں مسلمانوں پر غالب آ گئیں، اور انہوں نے ان سے قتال کر کے ان کو قتل کر دیا، اور اسلام مٹا رہا یہاں تک کہ اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور اللہ نے آیت نازل فرمائی ﴿فَآمَنَتْ طَائِفَةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ﴾ یعنی وہ جماعت ایمان لائی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں تھی، اور ایک جماعت نے کفر کیا، جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں تھی" چنانچہ ہم نے ایمان لانے والی جماعت کی مدد کی "یعنی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ایمان لائے تھے۔" ان کے دشمنوں پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو کفار کے دین پر غالب کر کے" اور وہ غالب ہو گئے۔"

(۳۲۵۳۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : كَانَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ لاَ يَرْفَعُ عَشَاءً لِغَدَاءٍ ، وَلاَ غَدَاءً لِعَشَاءٍ ، وَكَانَ يَقُولُ :إِنَّ مَعَ كُلِّ يوم رِزْقَهُ ، وَكَانَ يَلْبَسُ الشَّعرَ ، وَيَأْكُلُ الشَّجَرَ ، وَيَنَام حَيْثُ أَمْسَى.

(۳۲۵۳۸) حضرت عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام شام کے کھانے کو صبح کے لیے اور صبح کے کھانے کو شام کے لیے نہیں بچاتے تھے، اور آپ فرماتے تھے کہ ہر دن کے ساتھ اس کا رزق ہے، اور آپ بالوں کا بنا ہوا لباس پہنتے، اور درختوں

کے پتے کھا لیتے، اور جہاں شام ہوتی سو جاتے۔

(۳۲۵۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: مَرَّتِ امْرَأَةٌ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، فَقَالَتْ: طُوبَى لِبَطْنٍ حَمَلَكَ، وَلِثَدْيٍ أَرْضَعَكَ، فَقَالَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ: طُوبَى لِمَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَاتَّبَعَ مَا فِيهِ.

(۳۲۵۳۹) حضرت خیثمہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے پاس سے گزری، اور اس نے کہا کہ خوشخبری ہو اس پیٹ کے لیے جس نے آپ کو اٹھایا، اور اس چھاتی کے لیے جس نے آپ کو دودھ پلایا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ خوشخبری ہو اس شخص کے لئے جس نے قرآن پڑھا اور جو کچھ اس میں ہے اس پر عمل کیا۔

(۳۲۵٤۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ، قَالَ: قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ: لاَ تُكْثِرُوا الْكَلاَمَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللهِ فَتَقْسُوَ قُلُوبُكُمْ، فَإِنَّ الْقَلْبَ الْقَاسِيَ بَعِيدٌ مِنَ اللهِ وَلَكِنْ لاَ تَعْلَمُونَ، لاَ تَنْظُرُوا فِي ذُنُوبِ الْعِبَادِ كَأَنَّكُمْ أَرْبَابٌ، وَانْظُرُوا فِي ذُنُوبِكُمْ كَأَنَّكُمْ عَبِيد، فَإِنَّمَا النَّاسُ رَجُلاَنِ: مُبْتَلًى وَمُعَافًى، فَارْحَمُوا أَهْلَ الْبَلاَءِ، وَاحْمَدُوا اللَّهَ عَلَى الْعَافِيَةِ.

(۳۲۵۴۰) حضرت محمد بن یعقوب فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم نے فرمایا کہ اللہ کے ذکر کے علاوہ کوئی بات نہ کرو کیونکہ اس سے تمہارے دل سخت ہو جائیں گے اور سخت دل اللہ سے دور ہیں لیکن تم نہیں جانتے بندوں کے گناہوں کو اس طرح مت دیکھو گویا کہ تم ان کے رب ہو بلکہ اپنے گناہوں کو اس طرح دیکھو کہ تم بندے ہو کیونکہ لوگ دو طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ جو آزمائش میں مبتلا ہیں دوسرے وہ جو عافیت میں ہیں لہٰذا تم آزمائش میں مبتلا لوگوں پر رحم کرو اور عافیت پر اللہ کی تعریف کرو۔

(۳۲۵٤۱) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ رَفَعَهُ إِلَى عِيسَى، قَالَ: قَالَ: لأَصْحَابِهِ اتَّخِذُوا الْمَسَاجِدَ مَسَاكِنَ، وَاتَّخِذُوا الْبُيُوتَ مَنَازِلَ، وَانْجُوا مِنَ الدُّنْيَا بِسَلاَمٍ، وَكُلُوا مِنْ بَقْلِ الْبَرِيَّةِ، وَزَادَ فِيهِ الأَعْمَشُ: وَاشْرَبُوا مِنَ مَاءِ الْقَرَاحِ.

(۳۲۵۴۱) حضرت ابو صالح مرفوعاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ مسجدوں کو ٹھکانہ بناؤ اور گھروں کو راستے کی منزل سمجھو اور دنیا سے سلامتی کے ساتھ نجات پا جاؤ اور دیہات کی سبزیاں کھایا کرو، اعمش اس میں یہ اضافہ کرتے ہیں کہ سادہ پانی پیو۔

(۳۲۵٤۲) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ مُسَيَّبٍ، عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ، قَالَ: قَالَ الْحَوَارِيُّونَ لِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عليه السلام: مَا تَأْكُلُ؟ قَالَ: خُبْزَ الشَّعِيرِ، قَالُوا: وَمَا تَلْبَسُ؟ قَالَ: الصُّوفَ، قَالُوا: وَمَا تَفْتَرِشُ؟ قَالَ: الأَرْضَ، قَالُوا: كُلُّ هَذَا شَدِيدٌ، قَالَ: لَنْ تَنَالُوا مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ حَتَّى تُصِيبُوا هَذَا عَلَى لَذَّةٍ. أَوْ قَالَ: عَلَى شَهْوَةٍ.

(۳۲۵۴۲) علاء بن مسیب ایک آدمی کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا کہ حواریوں نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے

عرض کی کہ آپ کیا کھاتے ہیں انہوں نے فرمایا جو کی روٹی، وہ کہنے لگے آپ کیا پہنتے ہیں آپ نے فرمایا اون، کہنے لگے کہ آپ کا بستر کیا ہے آپ نے فرمایا، زمین، کہنے لگے یہ سب تو بہت مشکل ہے آپ نے فرمایا کہ تم آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اس وقت تک نہیں پا سکتے جب تک یہ چیزیں لذت کے باوجود یا فرمایا کہ شہوت کے باوجود استعمال نہ کرو۔

(۳۲۵٤۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، قَالَ سَمِعْته يَذْكُرُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : فِي قَوْلِهِ : ﴿إِنَّكُمْ ، وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ أَنْتُمْ لَهَا وَارِدُونَ﴾ قَالَ : فَذَكَرُوا عِيسَى وَعُزَيْرًا أَنَّهُمَا كَانَا يُعْبَدَانِ ، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ مِنْ بَعْدِهَا : ﴿إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَى أُولَئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ﴾ قَالَ :عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليه السلام.

(۳۲۵۴۳) حضرت ابو حصین حضرت سعید بن جبیر سے ''اللہ کے فرمان ﴿إِنَّكُمْ ، وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ أَنْتُمْ لَهَا وَارِدُونَ﴾ کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں فرمایا کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت عزیر کا ذکر کیا کہ ان کی بھی عبادت کی جاتی تھی چنانچہ اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی، (إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَى أُولَئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ) فرمایا کہ اس سے مراد عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہیں۔

(۸) ما ذكر من فضل إدريس صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وہ فضیلتیں جو حضرت ادریس علیہ السلام کی ذکر کی گئیں

(۳۲۵٤٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَيْسَرَةَ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ كَعْبًا عَنْ رَفْعِ إِدْرِيسَ مَكَانًا عَلِيًّا ؟ فَقَالَ :أَمَّا رَفْعُ إِدْرِيسَ مَكَانًا عَلِيًّا ، فَكَانَ عَبْدًا تَقِيًّا ، يُرْفَعُ لَهُ مِنَ الْعَمَلِ الصَّالِحِ مَا يُرْفَعُ لأَهْلِ الأَرْضِ فِي أَهْلِ زَمَانِهِ ، قَالَ :فَعَجِبَ الْمَلَكُ الَّذِي كَانَ يَصْعَدُ عَلَيْهِ عَمَلُهُ ، فَاسْتَأْذَنَ رَبَّهُ إِلَيْهِ ، قَالَ :رَبِّ ائْذَنْ لِي إِلَى عَبْدِكَ هَذَا فَأَزُورَهُ ، فَأَذِنَ لَهُ ، فَنَزَلَ ، قَالَ :يَا إِدْرِيسُ ، أَبْشِرْ فَإِنَّهُ يُرْفَعُ لَك مِنَ الْعَمَلِ الصَّالِحِ مَا لاَ يُرْفَعُ لأَهْلِ الأَرْضِ ، قَالَ :وَمَا عِلْمُك ؟ قَالَ :إِنِّي مَلَكٌ ، قَالَ :وَإِنْ كُنْت مَلَكًا ، قَالَ :فَإِنِّي عَلَى الْبَابِ الَّذِي يَصْعَدُ عَلَيْهِ عَمَلُك.

قَالَ :أَفَلاَ تَشْفَعُ لِي إِلَى مَلَكِ الْمَوْتِ فَيُؤَخِّرَ مِنْ أَجَلِي لأَزْدَادَ شُكْرًا وَعِبَادَةً ؟ قَالَ لَهُ الْمَلَكُ :لاَ يُؤَخِّرُ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا ، قَالَ :قَدْ عَلِمْت وَلَكِنَّهُ أَطْيَبُ لِنَفْسِي ، فَحَمَلَهُ الْمَلَكُ عَلَى جَنَاحِهِ فَصَعِدَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ :يَا مَلَكَ الْمَوْتِ ، هَذَا عَبْدٌ تَقِيٌّ نَبِي ، يُرْفَعُ لَهُ مِنَ الْعَمَلِ الصَّالِحِ مَا لاَ يُرْفَعُ لأَهْلِ الأَرْضِ ، وَإِنَّهُ أَعْجَبَنِي ذَلِكَ ، فَاسْتَأْذَنْت إِلَيْهِ رَبِّي ، فَلَمَّا بَشَّرْته بِذَلِكَ سَأَلَنِي لأَشْفَعَ لَهُ إِلَيْك لِيُؤَخِّرَ مِنْ أَجَلِهِ فَيَزْدَادَ شُكْرًا وَعِبَادَةً لِلَّهِ ، قَالَ :وَمَنْ هَذَا ؟ قَالَ :إِدْرِيسُ ، فَنَظَرَ فِي كِتَابٍ مَعَهُ حَتَّى مَرَّ بِاسْمِهِ ، فَقَالَ :

وَاللهِ مَا بَقِيَ مِنْ أَجَلِ إِدْرِيسَ شَيْءٌ ، فَمَحَاهُ فَمَاتَ مَكَانَهُ.

(۳۲۵۴۴) عکرمہ حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے حضرت کعب سے سوال کیا حضرت ادریس علیہ السلام کیسے اٹھائے گئے؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ادریس علیہ السلام کے بلند جگہ پر پہنچنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ پرہیز گار بندے تھے ان کے اتنے نیک اعمال آسمان پر پہنچتے تھے جتنے اس زمانے کے تمام لوگوں کے اعمال تھے چنانچہ اس فرشتے کو تعجب ہوا جس کے پاس اعمال پہنچتے تھے اس نے اللہ تعالیٰ سے اجازت مانگی کہ اے اللہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کے اس بندے کی زیارت کروں اللہ نے ان کو اجازت دے دی فرشتہ آیا اور اُن کو کہا کہ اے ادریس آپ کو بشارت ہو کہ آپ کے اتنے نیک اعمال آسمان پر پہنچتے ہیں کہ جو تمام اہل زمین کے اعمال سے بڑھ کر ہوتے ہیں آپ نے فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ اس نے کہا میں فرشتہ ہوں، آپ نے فرمایا کہ اگر تم فرشتے ہو تب بھی آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ اس نے کہا کہ میں اس دروازے پر مقرر ہوں جس سے آپ کے اعمال جاتے ہیں۔

آپ نے فرمایا کیا تم ملک الموت سے میری سفارش کر سکتے ہو کہ وہ میری موت مؤخر کر دے تا کہ میں زیادہ شکر اور عبادت کر سکوں فرشتے نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کسی آدمی کی موت کو مؤخر نہیں کرتے جب موت کا وقت آ جاتا ہے آپ نے فرمایا کہ مجھے اس کا علم ہے لیکن یہ میرے لئے زیادہ خوشی کا باعث ہے چنانچہ فرشتے نے آپ کو اپنے پر پر اٹھایا اور آسمان پر لے گیا اور کہا اے ملک الموت یہ پرہیز گار بندے اور نبی ہیں اور ان کے اتنے نیک اعمال آسمان پر جاتے ہیں جو تمام اہل زمین کے نہیں جاتے اور مجھے یہ بات بہت اچھی لگی اور میں اللہ سے اجازت لے کر اس کے پاس گیا جب میں نے ان کو اس کی بشارت دی تو انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ میں ان کے لئے سفارش کروں تا کہ ان کی موت کا وقت مؤخر ہو جائے اور یہ اللہ کا شکر اور عبادت کر سکیں، انہوں نے کہا یہ کون ہیں؟ فرشتے نے کہا ادریس علیہ السلام چنانچہ ملک الموت نے اپنے رجسٹر میں دیکھا جب ان کے نام پر پہنچا تو کہنے لگے خدا کی قسم ادریس علیہ السلام کی موت میں کوئی وقت باقی نہیں اور ان کے نام کو مٹا دیا چنانچہ وہ وہیں فوت ہو گئے۔

(۳۲٥٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: ﴿وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا﴾ فَقَالَ: فِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ.

(۳۲۵۴۵) منصور حضرت مجاہد سے ﴿وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا﴾ کے تحت روایت کرتے ہیں کہ اللہ نے آپ کو چوتھے آسمان پر پہنچا دیا۔

(۳۲٥٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي هَارُونَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: فِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ.

(۳۲۵۴۶) حضرت ابو سعید سے روایت ہے فرمایا کہ اللہ نے آپ کو چوتھے آسمان پر پہنچایا۔

(۹) ما ذكر في أمر هودٍ عليه السلام

حضرت ہود علیہ السلام کے معاملے کا ذکر

(۳۲٥٤٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، قَالَ: كَانَ هُودٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَلْدًا فِي قَوْمِهِ، وَإِنَّهُ كَانَ قَاعِدًا فِي قَوْمِهِ، فَجَاءَ سَحَابٌ مُكْفَهِرٌّ فَقَالُوا: ﴿هَذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا﴾ فَقَالَ: هُودٌ عَلَيْهِ

السَّلَامُ: ﴿بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ فَجَعَلَتْ تُلْقِي الْفُسْطَاطَ وَتَجِيءُ بِالرَّجُلِ الْغَائِبِ.

(۳۲۵۴۷) حضرت عمرو بن میمون فرماتے ہیں کہ حضرت ہود علیہ السلام کو اپنی قوم میں بہت عمر دی گئی تھی، اور آپ اپنی قوم میں بیٹھے تھے کہ ایک گہرا بادل آیا، لوگوں نے کہا کہ یہ بادل ہم پر بارش برسائے گا، حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا بلکہ یہ وہی ہے جس کا تم نے مطالبہ کیا تھا، اس میں ہوا ہے جس میں دردناک عذاب ہے، چنانچہ وہ ہوا خیمے اڑانے لگی، اور سفر پر گئے ہوئے لوگوں کو لانے لگی۔

(۱۰) ما ذكر من أمر داود عَلَيْهِ السَّلَامُ وتواضعِهِ

حضرت داوٗد علیہ السلام اور ان کی تواضع کا ذکر

(۳۲۵٤۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : إِنْ كَانَ دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيَخْطُبُ النَّاسَ وَفِي يَدِهِ الْقُفَّةُ مِنَ الْخُوصِ فَإِذَا فَرَغَ نَاوَلَهَا بَعْضَ مَنْ إِلَى جَنْبِهِ يَبِيعُهَا.

(۳۲۵۴۸) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ حضرت داوٗد علیہ السلام لوگوں کو خطبہ دیتے تھے جبکہ ان کے ہاتھ میں پتوں کی بنی ہوئی ٹوکری ہوتی تھی، جب آپ فارغ ہوتے تو کسی قریب بیٹھنے والے کو دے دیتے تاکہ اس کو بیچ لے۔

(۳۲۵٤۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لَمَّا أَصَابَ دَاوُد الْخَطِيئَةُ ، وَإِنَّمَا كَانَتْ خَطِيئَتُهُ أَنَّهُ لَمَّا أَبْصَرَهَا أَمَرَ بِهَا فَعَزَلَهَا ، فَلَمْ يَقْرَبْهَا ، فَأَتَاهُ الْخَصْمَانِ فَتَسَوَّرُوا فِي الْمِحْرَابِ ، فَلَمَّا أَبْصَرَهُمَا قَامَ إِلَيْهِمَا ، فَقَالَ : اُخْرُجَا عَنِّي ، مَا جَاءَ بِكُمَا إِلَيَّ؟ فَقَالاَ : إِنَّمَا نُكَلِّمُكَ بِكَلاَمٍ يَسِيرٍ ، ﴿إِنَّ هَذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِي نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ﴾ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَأْخُذَهَا مِنِّي ، قَالَ : فَقَالَ دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَامُ : وَاللهِ إِنَّهُ أَحَقُّ أَنْ يكسر مِنْهُ مِنْ لَدُنْ هَذِهِ إِلَى هَذِهِ - يَعْنِي مِنْ أَنْفِهِ إِلَى صَدْرِهِ - فَقَالَ الرَّجُلُ : هَذَا دَاوُد قَدْ فَعَلَهُ. فَعَرَفَ دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّه إِنَّمَا ، يُعْنَى بِذَلِكَ ، وَعَرَفَ ذَنْبَهُ ، فَخَرَّ سَاجِدًا أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَأَرْبَعِينَ لَيْلَةً ، وَكَانَتْ خَطِيئَتُهُ مَكْتُوبَةً فِي يَدِهِ ، يَنْظُرُ إِلَيْهَا لِكَيْ لاَ يَغْفُلَ حَتَّى نَبَتَ الْبَقْلُ حَوْلَهُ مِنْ دُمُوعِهِ مَا غَطَّى رَأْسَهُ ، فَنَادَى بَعْدَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا : قَرِحَ الْجَبِينُ وَجَمَدَتِ الْعَيْنُ ، وَدَاوُد لَمْ يُرْجَعْ إِلَيْهِ فِي خَطِيئَةٍ بِشَيْءٍ فَنُودِيَ : أَجَائِعٌ فَتُطْعَمَ ؟ أَمْ عُرْيَانٌ فَتُكْسَى ؟ أَمْ مَظْلُومٌ فَتُنْصَرُ ؟ قَالَ : فَنَحَبَ نَحْبَةً هَاجَ مَا يَلِيهِ مِنَ الْبَقْلِ حِينَ لَمْ يَذْكُرْ ذَنْبَهُ فَعِنْدَ ذَلِكَ غُفِرَ لَهُ ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ قَالَ لَهُ رَبُّهُ : كُنْ أَمَامِي ، فَيَقُولُ : أَيْ رَبِّ ذَنْبِي ذَنْبِي ، فَيَقُولُ لَهُ : كُنْ مِنْ خَلْفِي ، فَيَقُولُ : أَيْ رَبِّ ذَنْبِي ذَنْبِي ، فَيَقُولُ لَهُ : خُذْ بِقَدَمِي فَيَأْخُذُ بِقَدَمِهِ.

(۳۲۵۴۹) مجاہد سے روایت ہے فرمایا کہ جب حضرت داوٗد علیہ السلام سے غلطی ہوئی، اور ان کی غلطی یہ تھی کہ جب انہوں نے اس عورت کو دیکھا تو اس کو دور کر دیا، اور اس کے قریب نہیں گئے چنانچہ دو جھگڑنے والے آپ کے پاس آئے اور انہوں نے دیوار کو پھاندا، جب آپ نے ان کو دیکھا تو کھڑے ہو کر ان کے پاس گئے اور فرمایا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ، تم یہاں کس غرض سے

آئے ہو؟ وہ کہنے لگے کہ ہم آپ سے تھوڑی سی بات کرنا چاہتے ہیں، میرے اس بھائی کی ننانوے مینڈھیاں ہیں اور میری ایک مینڈھی ہے اور یہ مجھ سے وہ ایک بھی لینا چاہتا ہے، حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا کہ واللہ! یہ اس کا مستحق ہے کہ اس کا یہاں سے یہاں تک کا جسم توڑ دیا جائے، یعنی ناک سے سینے تک، وہ آدمی کہنے لگا کہ داؤد نے یہ کام کر دیا۔

چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام کو معلوم ہو گیا کہ وہ اس سے کیا مراد لے رہا ہے، اور ان کو اپنے گناہ کا علم ہو گیا، چنانچہ وہ چالیس دن رات سجدے میں رہے اور ان کا گناہ ان کے ہاتھ میں لکھا رہتا تا کہ کسی وقت بھول نہ جائیں، یہاں تک کہ ان کے آنسوؤں کی وجہ سے ان کے گرد خودرو سبزیاں اگ گئیں، چنانچہ انہوں نے چالیس دن کے بعد پکارا کہ پیشانی زخمی ہوگئی، اور آنکھ خشک ہوگئی اور داؤد کی غلطی کے بارے میں کوئی ذکر نہیں ہوا، چنانچہ پکارا گیا کیا کوئی بھوکا ہے کہ اس کو کھانا کھلایا جائے؟ یا کوئی برہنہ ہے کہ اس کو پہنایا جائے؟ یا کوئی مظلوم ہے کہ اس کی مدد کی جائے؟ چنانچہ آپ اتنا روئے کہ جس سے آپ کے قریب کی گھاس زرد ہوگئی، اس وقت اللہ نے آپ کو معاف فرما دیا، جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میرے سامنے آؤ، وہ عرض کریں گے کہ میرا گناہ! اللہ فرمائیں گے کہ میرے پیچھے آؤ وہ کہیں گے کہ اے رب! میرا گناہ، اللہ ان سے فرمائیں گے کہ میرے قدم پکڑلو، چنانچہ وہ اللہ کے قدموں کو پکڑ لیں گے۔

(۳۲۵۵۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ، قَالَ : بَلَغَنَا أَنَّ دَاوُد نَبِيَّ اللهِ جَزَّأَ الصَّلاَةَ عَلَى بُيُوتِهِ عَلَى نِسَائِهِ وَوَلَدِهِ ، فَلَمْ تَكُنْ تَأْتِي سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إلاَّ وَإِنْسَانٌ قَائِمٌ مِنْ آلِ دَاوُد يُصَلِّي ، فَعَمَّتْهُمْ هَذِهِ الآيَةُ : ﴿اعْمَلُوا آلَ دَاوُد شُكْرًا وَقَلِيلٌ مِنْ عِبَادِي الشَّكُورُ﴾.

(۳۲۵۵۰) حضرت ثابت بُنانی فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام نے اپنے گھر کی عورتوں اور اپنی اولاد پر نماز کو تقسیم فرما دیا تھا، چنانچہ رات دن کی کوئی گھڑی ایسی نہ تھی کہ آل داؤد میں سے کوئی نہ کوئی شخص نماز نہ پڑھ رہا ہوتا، چنانچہ ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ﴿اعْمَلُوا آلَ دَاوُد شُكْرًا وَقَلِيلٌ مِنْ عِبَادِي الشَّكُورُ﴾۔

(۳۲۵۵۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ : أَنَّ دَاوُد النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ : إِلَهِي ، وَلَوْ أَنَّ لِكُلِّ شَعَرَةٍ مِنِّي لِسَانَيْنِ يُسَبِّحَانِكَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ مَا قَضَيْت حَقَّ نِعْمَةٍ مِنْ نِعَمِك عَلَيَّ.

(۳۲۵۵۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر میرے ہر بال کو دو زبانیں بھی عطا کر دی جائیں اور وہ دن رات آپ کی تسبیح بیان کرتی رہیں تب بھی میں آپ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت کا حق بھی ادا نہیں کر سکتا۔

(۳۲۵۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ : دَخَلَ الْخَصْمَانِ عَلَى دَاوُد عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَخَذَ بِرَأْسِ صَاحِبِهِ.

(۳۲۵۵۲) حضرت ابو الاحوص فرماتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس دو جھگڑا کرنے والے آئے، اور ہر ایک نے دوسرے کا سر پکڑ رکھا تھا۔

(۳۲۵۵۳) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : إِنَّمَا كَانَتْ فِتْنَةُ دَاوُد النَّظَرَ.

(۳۲۵۵۳) حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی آزمائش ان کی نظر کا پڑنا تھی۔

(۳۲۵۵٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيِّ ، قَالَ : مَا رَفَعَ دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَامُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى مَاتَ.

(۳۲۵۵۴) عطاء بن سائب حضرت عبد اللہ بجلی سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے موت تک آسمان کی طرف چہرہ نہیں اٹھایا۔

(۳۲۵۵٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنَّ دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ : أَيْ رَبِّ ، إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ يَسْأَلُونَكَ بِإِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ فَاجْعَلْنِي يَا رَبِّ لَهُمْ رَابِعًا ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ : أَنْ يَا دَاوُد إِنَّ إِبْرَاهِيمَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ فِي سَبَبِي فَصَبَرَ ، وَتِلْكَ بَلِيَّةٌ لَمْ تَنَلْكَ ، وَإِنَّ إِسْحَاقَ بَذَلَ مهجة نَفْسَهُ فِي سَبَبِي فَصَبَرَ فَتِلْكَ بَلِيَّةٌ لَمْ تَنَلْكَ ، وَإِنَّ يَعْقُوبَ أَخَذْتَ حَبِيبَهُ حَتَّى ابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ فَصَبَرَ وَتِلْكَ بَلِيَّةٌ لَمْ تَنَلْكَ. (بزار ۲۳۰۷۔ طبری ۲۳)

(۳۲۵۵۵) حضرت احنف بن قیس نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا کہ اے رب! بنی اسرائیل آپ سے حضرت ابراہیم، اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کے واسطے سے دعائیں کرتے ہیں، اے اللہ! مجھے ان میں سے چوتھا بنا دیجئے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ ''ابراہیم کو میری وجہ سے آگ میں ڈالا گیا اور انہوں نے صبر کیا اور تمہیں ایسی آزمائش نہیں آئی، اور اسحاق نے میرے لیے اپنی جان قربان کی، اور صبر کیا، اور یہ آزمائش بھی تم پر نہیں آئی، اور میں نے یعقوب کے محبوب کو لے لیا یہاں تک کہ ان کی آنکھیں سفید ہو گئیں، انہوں نے بھی صبر کیا، اور یہ آزمائش بھی تم پر نہیں آئی۔

(۳۲۵۵٦) قَالَ عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ : وَحَدَّثَنِي خَلِيفَةُ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ دَاوُد حَدَّثَ نَفْسَهُ إِنِ ابْتُلِيَ أَنْ يَعْتَصِمَ ، فَقِيلَ لَهُ : إِنَّكَ سَتُبْتَلَى وَتَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِي تُبْتَلَى فِيهِ فَخُذْ حِذْرَكَ ، فَقِيلَ لَهُ : هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي تُبْتَلَى فِيهِ ، فَأَخَذَ الزَّبُورَ فَوَضَعَهُ فِي حِجْرِهِ وَأَغْلَقَ بَابَ الْمِحْرَابِ وَأَقْعَدَ مَنْصَفًا عَلَى الْبَابِ ، وَقَالَ : لَا تَأْذَنْ لأَحَدٍ عَلَيَّ الْيَوْمَ.

فَبَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ الزَّبُورَ إِذْ جَاءَ طَائِرٌ مُذْهَبٌ كَأَحْسَنِ مَا يَكُونُ الطَّيْرُ ، فِيهِ مِنْ كُلِّ لَوْنٍ ، فَجَعَلَ يَدْرُجُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَدَنَا مِنْهُ ، فَأَمْكَنَ أَنْ يَأْخُذَهُ ، فَتَنَاوَلَهُ بِيَدِهِ لِيَأْخُذَهُ ، فَاسْتَوْفَزَهُ مِنْ خَلْفِهِ ، فَأَطْبَقَ الزَّبُورَ وَقَامَ إِلَيْهِ لِيَأْخُذَهُ ، فَطَارَ فَوَقَعَ عَلَى كُوَّةِ الْمِحْرَابِ ، فَدَنَا مِنْهُ أَيْضًا لِيَأْخُذَهُ فَوَقَعَ عَلَى خُصٍّ ، فَأَشْرَفَ عَلَيْهِ لِيَنْظُرَ أَيْنَ وَقَعَ فَإِذَا هُوَ بِالْمَرْأَةِ عِنْدَ بِرْكَتِهَا تَغْتَسِلُ مِنَ الْمَحِيضِ ، فَلَمَّا رَأَتْ ظِلَّهُ حَرَّكَتْ رَأْسَهَا فَغَطَّتْ جَسَدَهَا بِشَعْرِهَا ، فَقَالَ دَاوُد لِلْمَنْصَفِ : اذْهَبْ فَقُلْ لِفُلاَنَةَ تَجِيءُ ، فَأَتَاهَا فَقَالَ لَهَا : إِنَّ نَبِيَّ اللهِ يَدْعُوكِ ، فَقَالَتْ : مَا لِي وَلِنَبِيِّ اللهِ ؟ إِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ فَلْيَأْتِنِي ، أَمَّا أَنَا فَلاَ آتِيهِ ، فَأَتَاهُ الْمَنْصَفُ فَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِهَا ،

فَأَتَاهَا: وَأَغْلَقَتِ الْبَابَ دُونَهُ، فَقَالَتْ: مَا لَك يَا دَاوُد، أَمَا تَعْلَمُ إِنَّهُ مَنْ فَعَلَ هَذَا رَجَمْتُمُوهَا وَوَعَظَتْهُ فَرَجَعَ.
وَكَانَ زَوْجُهَا غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللهِ، فَكَتَبَ دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى أَمِيرِ الْمَغْزَى: انْظُرْ أُورِيَّا فَاجْعَلْهُ فِي حَمَلَةِ التَّابُوتِ - وَكان حَمَلَةِ التَّابُوتِ: إِمَّا أن يفتح عليهم، وَإِمَّا أن يقتلو - فقدمه فى حَمَلَةِ التَّابُوتِ فَقُتِلَ، فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا خَطَبَهَا فَاشْتَرَطَتْ عَلَيْهِ: إِنْ وَلَدَتْ غُلَامًا أَنْ يَجْعَلَهُ الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِهِ، وَأَشْهَدَتْ عَلَيْهِ خَمْسِينَ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَكَتَبَتْ عَلَيْهِ بِذَلِكَ كِتَابًا، فَمَا شَعَرَ لِفِتْنَتِهِ أَنَّهُ فُتِنَ، حَتَّى وَلَدَتْ سُلَيْمَانَ وَشَبَّ، فَتَسَوَّرَ الْمَلَكَانُ عَلَيْهِ الْمِحْرَابَ، فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللَّهُ وَخَرَّ دَاوُد سَاجِدًا فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ وَتَابَ، وَتَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ.
فَطَلَّقَهَا وَجَفَا سُلَيْمَانَ وَأَبْعَدَهُ، فَبَيْنَمَا هُوَ مَعَهُ فِي مَسِيرٍ لَهُ - وَهُوَ فِي نَاحِيَةِ الْقَوْمِ - إِذْ أَتَى عَلَى غِلْمَان لَهُ يَلْعَبُونَ فَجَعَلُوا يَقُولُونَ: يَا لَا دِّينُ، يَا لَا دِّينُ، فَوَقَفَ دَاوُد، فَقَالَ: مَا شَأْنُ هَذَا يُسَمَّى لَا دِّين، فَقَالَ: سُلَيْمَانُ وَهُوَ فِي نَاحِيَةِ الْقَوْمِ: أَمَا إِنَّهُ لَوْ سَأَلَنِي عَنْ هَذِهِ لَأَخْبَرْته بِأَمْرِهِ، فَقِيلَ لِدَاوُدَ: إِنَّ سُلَيْمَانَ قَالَ كَذَا وَكَذَا، فَدَعَاهُ فَقَالَ: مَا شَأْنُ هَذَا الْغُلَامِ سُمِّيَ لَا دِّينَ؟ فَقَالَ: سَأَعْلَمُ لَك عِلْمَ ذَلِك، فَسَأَلَ سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِيهِ كَيْفَ كَانَ أَمْرُهُ؟ فَقِيلَ لَه: إِنَّ أَبَاهُ كَانَ فِي سَفَرٍ لَهُ مَعَ أَصْحَاب لَهُ وَكَانَ كَثِيرَ الْمَالِ فَأَرَادُوا قَتْلَهُ، فَأَوْصَاهُمْ، فَقَالَ: إِنِّي تَرَكْت امْرَأَتِي حُبْلَى، فَإِنْ وَلَدَتْ غُلَامًا فَقُولُوا لَهَا تُسَمِّيهِ لَا دِّينَ، فَبَعَثَ سُلَيْمَانُ إِلَى أَصْحَابِهِ، فَجَاؤُوا فَخَلَا بِأَحَدِهِمْ فَلَمْ يَزَلْ حَتَّى أَقَرَّ، وَخَلَا بِالآخَرِينَ، فَلَمْ يَزَلْ بِهِمْ حَتَّى أَقَرُّوا كُلُّهُمْ، فَرَفَعَهُمْ إِلَى دَاوُد فَقَتَلَهُمْ فَعَطَفَ عَلَيْهِ بَعْضَ الْعَطْفِ.
وَكَانَتِ امْرَأَةٌ عَابِدَةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَكَانَتْ تَبَتَّلَتْ، وَكَانَتْ لَهَا جَارِيَتَان جَمِيلَتَان، وَقَدْ تَبَتَّلَتِ الْمَرْأَةُ لَا تُرِيدُ الرِّجَالَ، فَقَالَتْ إِحْدَى الْجَارِيَتَيْنِ لِلأُخْرَى: قَدْ طَالَ عَلَيْنَا هَذَا الْبَلَاءُ، أَمَّا هَذِهِ فَلَا تُرِيدُ الرِّجَالَ، وَلَا نَزَالُ بِشَرٍّ مَا كُنَّا لَهَا، فَلَوْ أَنَّا فَضَحْنَاهَا فَرُجِمَتْ، فَصِرْنَا إِلَى الرِّجَالِ، فَأَخَذَتَا مَاءَ الْبَيْضِ فَأَتَتَاهَا وَهِيَ سَاجِدَةٌ فَكَشَفَتَا عنها ثَوْبَهَا وَنَضَحَتَا فِي دُبُرِهَا مَاءَ الْبَيْضِ وَصَرَخَتَا: أَنَّهَا قَدْ بَغَتْ، وَكَانَ مَنْ زَنَى مِنْهُمْ حَدُّهُ الرَّجْمُ فَرُفِعَتْ إِلَى دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَاءُ الْبَيْضِ فِي ثِيَابِهَا فَأَرَادَ رَجْمَهَا، فَقَالَ سُلَيْمَانُ: أَمَا إِنَّهُ لَوْ سَأَلَنِي لَأَنْبَأْته، فَقِيلَ لِدَاوُدَ: إِنَّ سُلَيْمَانَ قَالَ كَذَا وَكَذَا، فَدَعَاهُ، فَقَالَ: مَا شَأْنُ هَذِهِ؟ مَا أَمْرُهَا؟ فَقَالَ: ائْتُونِي بِنَارٍ فَإِنَّهُ إِنْ كَانَ مَاءَ الرِّجَالِ تَفَرَّقَ، وَإِنْ كَانَ مَاءَ الْبَيْضِ اجْتَمَعَ، فَأُتِيَ بِنَارٍ فَوَضَعَهَا عَلَيْهِ فَاجْتَمَعَ فَدَرَأَ عَنْهَا الرَّجْمَ، وَعَطَفَ عَلَيْهِ بَعْضَ الْعَطْفِ وَأَحَبَّهُ.
ثُمَّ كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَصْحَابُ الْحَرْثِ وَأَصْحَابُ الشَّاءِ، فَقَضَى دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَامُ لأَصْحَابِ الْحَرْثِ بِالْغَنَمِ، فَخَرَجُوا وَخَرَجَتِ الرُّعَاءُ مَعَهُمَ الْكِلَابُ، فَقَالَ سُلَيْمَانُ: كَيْفَ قَضَى بَيْنَكُمْ؟ فَأَخْبَرُوهُ، فَقَالَ:

لَوْ وُلِّيت أَمْرَهُمْ لَقَضَيْت بَيْنَهُمْ بِغَيْرِ هَذَا الْقَضَاءِ ، فَقِيلَ لِدَاوُدَ :إنَّ سُلَيْمَانَ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا ، فَدَعَاهُ فَقَالَ: كَيْفَ تَقْضِي ؟ فَقَالَ : أَدْفَعُ الْغَنَمَ إلَى أَصْحَابِ الْحَرْثِ هَذَا الْعَامَ فَيَكُونُ لَهُمْ أَوْلاَدُهَا وَسَلاَهَا وَأَلْبَانُهَا وَمَنَافِعُهَا لهم العام ، وَيَبْذُرُ هَؤُلاَءِ مِثْلَ حَرْثِهِمْ ، فَإِذَا بَلَغَ الْحَرْثُ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ أَخَذَ هَؤُلاَءِ الْحَرْثَ وَدَفَعَ هَؤُلاَءِ إلَى هَؤُلاَءِ الْغَنَمَ ، قَالَ :فَعَطَفَ عَلَيْهِ.

قَالَ حَمَّادٌ :وَسَمِعْت ثَابِتًا يَقُولُ :هُوَ أُورِيَّا.

(۳۲۵۵۶) خلیفہ حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ حضرت داوٗد علیہ السلام کے دل میں یہ بات آئی کہ اگر وہ آزمائش میں ڈالے جائیں گے تو محفوظ رہیں گے، ان سے کہا گیا کہ تم عنقریب آزمائش میں ڈالے جاؤ گے، اور تمہیں اس دن کا علم ہو جائے گا جس میں تمہیں آزمائش میں ڈالا جائے گا، اس لیے احتیاط رکھو، چنانچہ ان سے کہا گیا کہ آج تمہیں آزمایا جائے گا، چنانچہ آپ نے زبور پکڑی اور اپنی بغل میں لی اور محراب کا دروازہ بند کر دیا اور دروازے پر خادم کو بٹھایا اور فرمایا کہ آج کسی کو مت آنے دینا۔

(۲) چنانچہ آپ زبور پڑھ رہے تھے کہ ایک خوبصورت پرندہ آیا جس میں مختلف رنگ تھے، اور وہ آپ کے پاس آنے لگا، اور قریب ہو گیا، اور آپ کو اسے اٹھانے کی قدرت ہو گئی، آپ نے اس کو ہاتھ میں لینے کا ارادہ کیا تو وہ کود کر آپ کے پیچھے چلا گیا، چنانچہ آپ نے زبور بند کی اور اس کو پکڑنے کے لیے اٹھے، لیکن وہ اڑ کر محراب کے روشن دان پر بیٹھ گیا، آپ اس کے قریب ہوئے تو وہ ایک گھونسلے میں داخل ہو گیا، آپ نے اس کو جھانکا تا کہ اس کو دیکھیں کہ کہاں گیا ہے اچانک آپ کی نظر ایک عورت پر پڑی جو اپنے حوض کے پاس حیض کا غسل کر رہی تھی، جب اس نے آپ کا سایہ دیکھا تو اپنے سر کو حرکت دی اور اپنے جسم کو اپنے بالوں سے چھپا لیا حضرت داوٗد علیہ السلام نے خادم سے کہا کہ جاؤ اور فلاں عورت سے کہو کہ میرے پاس آئے، اس نے جا کر اس عورت سے کہا کہ اللہ کے نبی تمہیں بلا رہے ہیں، وہ کہنے لگی کہ اللہ کے نبی سے مجھ کو کیا کام؟ اگر انہیں کوئی ضرورت ہے تو میرے پاس آ جائیں، میں تو ان کے پاس نہیں جاتی، خادم آپ کے پاس آیا اور آپ کو اس کی بات بتائی، آپ اس کے پاس گئے تو اس نے دروازہ بند کر لیا اور کہنے لگی داوٗد علیہ السلام تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ کیا تم نہیں جانتے کہ جو ایسا کرتا ہے تم اس کو سنگسار کرتے ہو؟ اور اس نے آپ کو نصیحت کی تو آپ واپس لوٹ گئے۔

(۳) اور اس عورت کا شوہر اللہ کے راستے میں مجاہد تھا، چنانچہ حضرت داوٗد علیہ السلام نے جہاد کے امیر کو حکم دیا کہ اوریا کو ''حملۃ التابوت'' میں شامل کر دو، اور ''حملۃ التابوت'' وہ فوج تھی جن کو یا فتح حاصل ہوتی یا وہ قتل ہو جاتے تھے، چنانچہ اس نے اس کو ''حملۃ التابوت'' میں شامل کر کے آگے بھیج دیا، اور وہ قتل ہو گیا، جب اس عورت کی عدت ختم ہوئی تو آپ نے اس کو پیغام دیا، اس نے شرط لگائی کہ اگر اس کا لڑکا ہوا تو اس کو اپنے بعد خلیفہ بنائیں گے، اور اس پر بنی اسرائیل کے پچاس لوگوں کو گواہ بنایا، اور اس پر ایک تحریر لکھی، چنانچہ آپ کو اپنی آزمائش کا احساس ہی نہ ہوا، یہاں تک کہ اس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو جنا اور وہ جوان ہو گئے، پھر دو فرشتے ان کے پاس محراب پھلانگ کر آئے اور ان کا قصہ اللہ نے قرآن میں بیان فرمایا ہے، اور داوٗد علیہ السلام سجدے میں گر گئے

،چنانچہ اللہ نے ان کی مغفرت فرمادی اوران کی توبہ قبول فرمالی۔

(۴) چنانچہ انہوں نے اس کو طلاق دے دی اور سلیمان علیہ السلام کو دور کر دیا، چنانچہ اس دوران ایک مرتبہ آپ ایک میدان سے گزر رہے تھے کہ اپنے لڑکوں کے پاس پہنچے جو کہہ رہے تھے،اے لادین!اے لادین! حضرت داؤد علیہ السلام ٹھہر گئے اور پوچھا کہ اس کا نام ''لادین'' کیوں رکھا گیا ہے؟ سلیمان علیہ السلام جوایک کونے میں تھے کہنے لگے کہ اگر مجھ سے پوچھیں تو میں ان کو بتا دوں گا، داؤد علیہ السلام سے کہا گیا کہ سلیمان اس طرح کہہ رہے ہیں، آپ نے ان کو بلایا اور کہا کہ اس لڑکے کا نام ''لادین'' کیوں رکھا گیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں آپ کو اس کے بارے میں بتاتا ہوں، حضرت سلیمان نے اس سے اس کے والد کے قصّے کے بارے میں پوچھا، تو ان کو بتایا گیا کہ اس کے والد اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک سفر پر گئے تھے، اور وہ بہت مالدار تھے، لوگوں نے ان کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے ان کو وصیت کی کہ میں نے اپنی بیوی کو حاملہ چھوڑا ہے، اگر وہ لڑکا جنے گا تو اس سے کہنا کہ اس کا نام ''لادین'' رکھے، چنانچہ حضرت سلیمان نے اس کے ساتھیوں کو بلایا، وہ آئے تو انہوں نے ان میں سے ایک کے ساتھ خلوت کی، اور اس سے بات کرتے رہے یہاں تک کہ اس نے اقرار کرلیا، اور دوسروں کے ساتھ خلوت کی تو ان سے باتیں کرتے رہے یہاں تک کہ سب نے اقرار کرلیا، چنانچہ انہوں نے ان کو حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس بھیج دیا اور انہوں نے ان کو قتل کر دیا، چنانچہ آپ اس کے بعد ان پر کچھ مہربان ہو گئے۔

(۵) اور بنی اسرائیل میں ایک عابدہ عورت تھی اور وہ رہبانیت اختیار کیے ہوئے تھی، اس کی دو خوبصورت باندیاں تھیں، اور وہ عورت مردوں سے کوئی تعلق نہ رکھتی تھی، چنانچہ ان میں سے ایک باندی نے دوسری سے کہا کہ ہم پر یہ مصیبت لمبی ہوگئی ہے، یہ تو مردوں کو چاہتی نہیں، اور ہم جب تک اس کے پاس رہیں گی بری حالت میں رہیں گی، کیا اچھا ہو اگر ہم اس کو رسوا کر دیں اور اس کو سنگسار کر دیا جائے اور ہم مردوں کے پاس پہنچ جائیں، چنانچہ انہوں نے انڈے کا پانی لیا اور اس کے پاس آئیں جبکہ وہ سجدے میں تھی اور اس کے کپڑے کو ہٹایا اور اس کی دبر میں انڈے کا پانی ڈال دیا، اور شور کر دیا کہ اس نے زنا کیا ہے، اور ان میں زانی کی سزا سنگسار تھی، چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس معاملہ آیا، جبکہ اس کے کپڑوں پر انڈے کا پانی لگا ہوا تھا، آپ نے اس کو سنگسار کرنے کا ارادہ کیا، تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر یہ مجھ سے سوال کریں تو میں ان کو بتاؤں، حضرت داؤد علیہ السلام سے کہا گیا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام ایسا ایسا کہتے ہیں۔ آپ نے ان کو بلایا اور کہا کہ اس کا کیا قصہ ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میرے پاس آگ لاؤ، اگر یہ مردوں کا پانی ہوگا تو جدا جدا ہوا جائے گا، اور اگر انڈے کا پانی ہوا تو اکٹھا ہو جائے گا، چنانچہ آگ لائی گئی، آپ نے اس پر آگ کو رکھا تو وہ جمع ہو گیا، چنانچہ آپ نے اس سے رجم کو ساقط کر دیا، اور اس کے بعد آپ حضرت سلیمان پر اور مہربان ہو گئے اور ان سے محبت کرنے لگے۔

(۶) اس کے بعد کھیت والوں اور بکریوں والوں کا قصہ پیش آیا، حضرت داؤد علیہ السلام نے کھیت والوں کے لیے بکریوں کا فیصلہ فرما دیا، وہ نکلے اور چرواہے بھی نکلے جن کے ساتھ کتے تھے، چنانچہ حضرت سلیمان نے ان سے کہا کہ انہوں نے تمہارے

درمیان کیا فیصلہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا تو آپ نے کہا کہ اگر ان کا معاملہ میرے سپرد ہوتا تو میں ان کے درمیان کوئی اور فیصلہ کرتا، حضرت داوُد علیہ السلام کو یہ بات بتائی گئی تو انہوں نے ان کو بلایا اور پوچھا کہ آپ کیسے فیصلہ کریں گے؟ انہوں نے کہا کہ میں اس سال کے لئے کھیت والوں کو بکریاں دوں گا اور ان کے بچے اور دودھ اور منافع اس سال ان کو ملیں گے، اور یہ لوگ ان کے لئے ان کے کھیت میں بیج ڈالیں گے، جب پہلے کی طرح کھیت ہو جائے تو یہ لوگ کھیت لے لیں، اور ان کی بکریاں دے دیں، کہتے ہیں کہ اس کے بعد آپ ان پر مہربان ہو گئے۔

حماد کہتے ہیں کہ میں نے ثابت کو فرماتے سنا کہ وہ شخص اوریا تھا۔

(٣٢٥٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْفَزَارِيِّ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَوْحَى اللَّهُ إِلَى دَاوُد عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنْ : قُلْ لِلظَّلَمَةِ : لاَ يَذْكُرُونِي ، فَإِنَّهُ حَقٌّ عَلَيَّ أَنْ أَذْكُرَ مَنْ ذَكَرَنِي ، وَإِنَّ ذِكْرِي إِيَّاهُمْ أَنْ أَلْعَنَهُمْ.

(٣٢٥٥٧) عبداللہ بن حارث حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داوُد علیہ السلام کو وحی کی کہ ظالموں سے کہو کہ میرا ذکر نہ کیا کریں، کیونکہ ذکر کرنے والے کا مجھ پر حق یہ ہے کہ میں اس کا ذکر کرتا ہوں، اور ظالموں کے لئے میرا ذکر یہ ہے کہ میں ان پر لعنت کرتا ہوں۔

(٣٢٥٥٨) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَاتَ دَاوُد عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَوْمَ السَّبْتِ فُجَاءَةً وَكَانَ يَسْبِتُ ، فَعَكَفَتِ الطَّيْرُ عَلَيْهِ تُظِلُّهُ.

(٣٢٥٥٨) سعید بن جبیر حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت داوُد علیہ السلام اچانک ہفتے کے دن فوت ہو گئے، اور آپ ہفتے کو عبادت کیا کرتے تھے، چنانچہ پرندوں نے آپ پر سایہ کیا۔

(٣٢٥٥٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ أَبُو كُدَيْنَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : ﴿يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ﴾ قَالَ : سَبِّحِي.

(٣٢٥٥٩) سعید بن جبیر بھی حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ ﴿يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ﴾ کا مطلب ہے اے پہاڑو! تسبیح کرو۔

(٣٢٥٦٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَوَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ : ﴿يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ﴾ قَالَ : سَبِّحِي.

(٣٢٥٦٠) ابوحصین حضرت ابوعبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں کہ ﴿يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ﴾ کا مطلب ہے اے پہاڑو! تسبیح کرو۔

(٣٢٥٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : بَكَى مِنْ خَطِيئَتِهِ حَتَّى هَاجَ مَا حَوْلَهُ مِنْ دُمُوعِهِ.

(٣٢٥٦١) مجاہد فرماتے ہیں کہ آپ اپنی غلطی پر اتنا روئے کہ آنسوؤں سے آپ کے اردگرد کی گھاس زرد ہو گئی۔

(٣٢٥٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ : ﴿أَوِّبِي﴾ قَالَ : سَبِّحِي.

(۳۲۵۶۲) ابومیسرہ فرماتے ہیں کہ ﴿أَوِّبِي﴾ کا معنی ہے تسبیح کرو۔

(١١) ما ذكر فِي يحيى بنِ زكريّا عليه السلام

یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کا ذکر

(٣٢٥٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا﴾ قَالَ : لَمْ يُسَمَّ أَحَدٌ قَبْلَهُ يَحْيَى.

(۳۲۵۶۳) عکرمہ حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں فرمایا ﴿لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا﴾ کی تفسیر یہ ہے کہ آپ سے پہلے کسی کا نام یحییٰ نہیں رکھا۔

(٣٢٥٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : مِثْلَهُ.

(۳۲۵۶۴) مجاہد سے بھی اس جیسی روایت منقول ہے۔

(٣٢٥٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ : مَهْدِيٌّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ : ﴿وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا﴾ قَالَ : اللُّبُّ.

(۳۲۵۶۵) مہدی عکرمہ سے ﴿وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا﴾ کا معنی نقل کرتے ہیں کہ اس سے مراد عقل ہے۔

(٣٢٥٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا﴾ قَالَ : الْقُرْآنَ.

(۳۲۵۶۶) مجاہد ﴿وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا﴾ کا معنی نقل کرتے ہیں کہ اس سے مراد قرآن ہے۔

(٣٢٥٦٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ ، عَنْ أُمِّهِ ، قَالَ : دَخَلَ ابْنُ عُمَرَ الْمَسْجِدَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ مَصْلُوبٌ ، فَقَالُوا : هذه أَسْمَاءُ ، قَالَ : فَأَتَاهَا فَذَكَّرَهَا وَوَعَظَهَا ، وَقَالَ لَهَا : إِنَّ الْجِيفَةَ لَيْسَتْ بِشَيْءٍ ، وَإِنَّمَا الأَرْوَاحُ عِنْدَ اللهِ فَاصْبِرِي وَاحْتَسِبِي ، قَالَتْ : وَمَا يَمْنَعنِي مِنَ الصَّبْرِ وَقَدْ أُهْدِيَ رَأْسُ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا إِلَى بَغِيٍّ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ.

(۳۲۵۶۷) منصور بن صفیہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت ابن عمر مسجد میں داخل ہوئے جب کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو سولی پر لٹکایا ہوا تھا، لوگ کہنے لگے کہ یہ حضرت اسماء تشریف فرما ہیں، آپ ان کے پاس گئے، ان کو وعظ ونصیحت کی اور فرمایا کہ جسم کوئی چیز نہیں بلکہ اللہ کے پاس تو روحیں پہنچتی ہیں، اس لیے تم صبر کرو اور ثواب کی امید رکھو، انہوں نے فرمایا کہ مجھے صبر سے کیا چیز روکے گی جبکہ یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کا سر بنی اسرائیل کی زانیہ کو دیا گیا تھا؟

(٣٢٥٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : مَا قُتِلَ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا إِلاَّ فِي امْرَأَةٍ بَغِيٍّ ، قَالَتْ

لِصَاحِبِهَا : لاَ أَرْضَى عَنْكَ حَتَّى تَأْتِيَنِي بِرَأْسِهِ ، قَالَ : فَذَبَحَهُ فَأَتَاهَا بِرَأْسِهِ فِي طَسْتٍ.

(۳۲۵۶۸) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو ایک زانیہ عورت کی خاطر قتل کیا گیا تھا جس نے اپنے ساتھی سے کہا تھا کہ میں تجھ سے اس وقت تک راضی نہ ہوں گی جب تک تو میرے پاس ان کا سر نہ لائے، کہتے ہیں کہ اس نے ان کو ذبح کیا اور ایک طشت میں اس کے پاس ان کا سر لے آیا۔

(۳۲۵۶۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : فِي قَوْلِهِ : ﴿لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا﴾ قَالَ : مِثْلَهُ فِي الْفَضْلِ.

(۳۲۵۶۹) مجاہد سے ﴿لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا﴾ کی تفسیر میں منقول ہے کہ اس سے مراد ان جیسی فضیلت ہے۔

(۳۲۵۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : مَا مِنْ أَحَدٍ إلاَّ وَقَدْ أَخْطَأَ ، أَوْ هَمَّ بِخَطِيئَةٍ ، لَيْسَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا ، ثُمَّ قَرَأَ : ﴿وَسَيِّدًا وَحَصُورًا﴾ ، ثُمَّ رَفَعَ مِنَ الأَرْضِ شَيْئًا ، ثُمَّ قَالَ : مَا كَانَ مَعَهُ إلاَّ مِثْلُ هَذَا.

(۳۲۵۷۰) سعید بن مسیّب حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ہر شخص نے یا تو غلطی کی یا غلطی کا ارادہ کیا سوائے یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے، پھر آپ نے پڑھا ﴿وَسَيِّدًا وَحَصُورًا﴾ پھر زمین سے ایک چیز اٹھائی اور فرمایا کہ ان کے پاس اس سے بڑھ کر کچھ نہیں تھا۔

(۳۲۵۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدٍ : ﴿وَسَيِّدًا وَحَصُورًا﴾ قَالَ : الْحَلِيمُ.

(۳۲۵۷۱) حضرت سعید سے ﴿وَسَيِّدًا وَحَصُورًا﴾ کا معنیٰ منقول ہے "بردبار"۔

(۳۲۵۷۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَا مِنْ أَحَدٍ إلاَّ وَقَدْ أَخْطَأَ ، أَوْ هَمَّ بِخَطِيئَةٍ إلاَّ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا.

(احمد ۲۹۵۔ ابویعلی ۲۵۳۸)

(۳۲۵۷۲) حضرت ابن عباس نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ہر شخص نے یا تو غلطی کی یا غلطی کا ارادہ کیا، سوائے یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے۔

(۳۲۵۷۳) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا﴾ قَالَ : شِبْهًا.

(۳۲۵۷۳) مجاہد سے ﴿لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا﴾ کے تحت منقول ہے کہ اس کا معنیٰ یہ ہے کہ ان جیسا کوئی نہیں بنایا گیا۔

(۱۳) ما ذكر فِي ذِي القرنينِ

ذوالقرنین کے بارے میں روایات کا ذکر

(۳۲۵۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : ذُو الْقَرْنَيْنِ نَبِيٌّ.

(۳۲۵۷۴) مجاہد حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ذوالقرنین نبی تھے۔

(۳۲۵۷۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ مَلِكَ الأَرْضِ.

(۳۲۵۷۵) مجاہد ایک اور سند سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ وہ پوری زمین کے بادشاہ تھے۔

(۳۲۵۷۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ بَسَّامٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: كَانَ رَجُلاً صَالِحًا، نَاصَحَ اللَّهَ فَنَصَحَهُ فَضُرِبَ عَلَى قَرْنِهِ الأَيْمَنِ فَمَاتَ فَأَحْيَاهُ اللَّهُ ، ثُمَّ ضُرِبَ عَلَى قَرْنِهِ الأَيْسَرِ فَمَاتَ فَأَحْيَاهُ اللَّهُ ، وَفِيكُمْ مِثْلُهُ.

(۳۲۵۷۶) ابوطفیل حضرت علی سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ آپ نیک آدمی تھے، آپ نے اللہ سے خیر خواہی کا اظہار کیا تو اللہ نے آپ کی دستگیری فرمائی، چنانچہ ان کے سر کی دائیں جانب مارا گیا اور وہ فوت ہو گئے تو اللہ نے ان کو زندگی دے دی، پھر ان کے سر کی بائیں جانب مارا گیا اور وہ فوت ہوئے تو اللہ نے پھر ان کو زندگی دے دی، اور تم میں ان جیسے موجود ہیں۔

(۳۲۵۷۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، قَالَ : سُئِلَ عَلِيٌّ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ؟ فَقَالَ : لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا ، وَلاَ مَلِكًا ، وَلَكِنَّهُ كَانَ عَابِدًا نَاصَحَ اللَّهَ فَنَصَحَهُ ، فَدَعَا قَوْمَهُ إِلَى اللهِ فَضُرِبَ عَلَى قَرْنِهِ الأَيْمَنِ فَمَاتَ فَأَحْيَاهُ اللَّهُ ، ثُمَّ دَعَا قَوْمَهُ إِلَى اللهِ فَضُرِبَ عَلَى قَرْنِهِ الأَيْسَرِ فَمَاتَ فَأَحْيَاهُ اللَّهُ فَسُمِّيَ ذَا الْقَرْنَيْنِ.

(۳۲۵۷۷) ابوطفیل ایک دوسری سند سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی سے ذوالقرنین کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ نبی تھے نہ بادشاہ، بلکہ وہ ایک نیک بندے تھے جنہوں نے اللہ سے خیر خواہی کی تو اللہ نے ان کے ساتھ خیر خواہی کی، چنانچہ آپ نے اپنی قوم کو اللہ کی طرف دعوت دی، اور آپ کے سر کے دائیں جانب مارا گیا اور وہ مر گئے تو اللہ نے ان کو پھر زندہ کر دیا، اور پھر انہوں نے اپنی قوم کو اللہ کی طرف بلایا، اور دوبارہ ان کے سر کی بائیں جانب مارا گیا تو وہ دوبارہ مر گئے، چنانچہ اللہ نے ان کو دوبارہ زندہ کر دیا، اس لیے ان کا نام ''ذوالقرنین'' مشہور ہو گیا۔

(۳۲۵۷۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ حِمَازٍ ، قَالَ : قِيلَ لِعَلِيٍّ : كَيْفَ بَلَغَ ذُو الْقَرْنَيْنِ الْمَشْرِقَ وَالْمَغْرِبَ ؟ قَالَ : سُخِّرَ لَهُ السَّحَابُ ، وَبُسِطَ لَهُ النُّورُ ، وَمُدَّ لَهُ الأَسْبَابُ ، ثُمَّ قَالَ : أَزِيدُكَ ؟ قَالَ : حَسْبِي.

(۳۲۵۷۸) حبیب بن حماز کہتے ہیں کہ حضرت علی سے پوچھا گیا کہ ذوالقرنین مشرق اور مغرب تک کیسے پہنچے؟ آپ نے فرمایا کہ آپ کے لئے بادل کو مسخر کر دیا گیا، اور آپ کے لیے نور کو بچھا دیا گیا اور اسباب وسیع کر دیے گئے، پھر آپ نے فرمایا کہ اور بتاؤں؟ اس نے کہا بس کافی ہے۔

(۳۲۵۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لَمْ يَمْلِكَ الأَرْضَ كُلَّهَا إلاَّ أَرْبَعَةٌ : مُسْلِمَانِ وَكَافِرَانِ ، فَأَمَّا الْمُسْلِمَانِ : فَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُد ، وَذُو الْقَرْنَيْنِ ، وَأَمَّا الْكَافِرَانِ فَبُخْتَ نُصَّرَ ، وَالَّذِي حَاجَّ

إِبْرَاهِيمَ فِي رَبِّهِ.

(۳۲۵۷۹) مجاہد فرماتے ہیں کہ پوری سرزمین کے بادشاہ صرف چار ہوئے ہیں، دو مسلمان اور دو کافر، مسلمان تو حضرت سلیمان بن داؤد اور ذوالقرنین ہیں، اور کافر ایک تو بخت نصر اور دوسرا وہ ہے جس نے ابراہیم علیہ السلام سے ان کے رب کے بارے میں جھگڑا کیا۔

(۱۳) ما ذکر فی یوسف علیہ السلام

حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں روایات

(۳۲۵۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: أُلْقِيَ يُوسُفُ فِي الْجُبِّ وَهُوَ ابْنُ سَبْعَ عَشْرَةَ سَنَةً، وَكَانَ فِي الْعُبُودِيَّةِ وَفِي السِّجْنِ وَفِي الْمُلْكِ ثَمَانِينَ سَنَةً، ثُمَّ جُمِعَ شَمْلُهُ فَعَاشَ بَعْدَ ذَلِكَ ثَلَاثًا وَعِشْرِينَ سَنَةً.

(۳۲۵۸۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام سترہ برس کی عمر میں کنویں میں ڈالے گئے، اور آپ نے غلامی اور قید اور بادشاہت میں اسّی سال کا عرصہ گزارا، پھر آپ کا خاندان مجتمع ہوا تو اس کے بعد آپ اسّی سال زندہ رہے۔

(۳۲۵۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ، قَالَ: قُسِمَ الْحُسْنُ نِصْفَيْنِ، فَأُعْطِيَ يُوسُفُ وَأُمُّهُ نِصْفَ حُسْنِ الْخَلْقِ، وَسَائِرُ الْخَلْقِ نِصْفًا.

(۳۲۵۸۱) ربیعہ جرشی سے روایت ہے کہ حُسن کے دو حصے کیے گئے، چنانچہ حضرت یوسف اور ان کی والدہ کو آدھا حسن عطا کیا گیا، اور باقی تمام مخلوق کو آدھا عطا کیا گیا۔

(۳۲۵۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: أَتْقَاهُمْ لِلَّهِ، قَالُوا: لَيْسَ، عَنْ هَذَا نَسْأَلُك، قَالَ فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللهِ، بْنُ نَبِيِّ اللهِ، بْنِ نَبِيِّ اللهِ، بْنِ خَلِيلِ اللهِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ.

(بخاری ۳۳۷۴۔ مسلم ۱۸۴۶)

(۳۲۵۸۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ سب سے زیادہ کریم کون ہے؟ فرمایا جو سب سے زیادہ متقی ہو، اس نے کہا کہ ہم آپ سے یہ نہیں پوچھ رہے تو آپ نے فرمایا کہ پھر سب سے کریم اللہ کے نبی یوسف علیہ السلام ہیں جو اللہ کے نبی کے بیٹے اور ان کے والد اللہ کے نبی کے بیٹے اور ان کے والد اللہ کے خلیل کے بیٹے ہیں۔ علیهم السلام.

(۳۲۵۸۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أُعْطِيَ يُوسُفُ شَطْرَ الْحُسْنِ.

(۳۲۵۸۳) حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یوسف علیہ السلام کو آدھا حسن عطا کیا گیا۔

(٣٢٥٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : أُعْطِيَ يُوسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأُمُّهُ ثُلُثَ حُسْنِ الْخَلْقِ.

(۳۲۵۸۴) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ یوسف علیہ السلام اوران کی والدہ کومخلوق کے حسن کے ایک تہائی حصہ عطا کیا گیا۔

(١٤) ما جَاءَ فِي ذِكرِ تبعٍ اليمانِيِّ

تُبَّع یمنی کے بارے میں روایت

(٣٢٥٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : جَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ إِلَى ابْنِ سَلَامٍ ، فَقَالَ : إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ ثَلَاثٍ ، قَالَ : تَسْأَلُنِي وَأَنْتَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَسَلْ ، قَالَ أَخْبِرْنِي عَنْ تُبَّعٍ مَا كَانَ ؟ وَعَنْ عُزَيْرٍ مَا كَانَ ؟ وَعَنْ سُلَيْمَانَ لِمَ تَفَقَّدَ الْهُدْهُدَ ؟.

فَقَالَ : أَمَّا تُبَّعٌ : فَكَانَ رَجُلاً مِنَ الْعَرَبِ ، فَظَهَرَ عَلَى النَّاسِ وسبى فِتْيَةً مِنَ الأَحْبَارِ فَاسْتَدْخَلَهُمْ ، وَكَانَ يُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُونَهُ ، فَقَالَ قَوْمُهُ : إِنَّ تُبَّعًا قَدْ تَرَكَ دِينَكُمْ وتَابَعَ الْفِتْيَةَ ، فَقَالَ تُبَّعٌ لِلْفِتْيَةِ : قَدْ تَسْمَعُونَ مَا قَالَ هَؤُلَاءِ ، قَالُوا : بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمَ النَّارُ الَّتِي تُحْرِقُ الْكَاذِبَ وَيَنْجُو مِنْهَا الصَّادِقُ ، قَالُوا : نَعَمْ ، قَالَ تُبَّعٌ لِلْفِتْيَةِ : ادْخُلُوهَا ، قَالَ : فَتَقَلَّدُوا مَصَاحِفَهُمْ فَدَخَلُوهَا ، فَانْفَرَجَتْ لَهُمْ حَتَّى قَطَعُوهَا ، ثُمَّ قَالَ لِقَوْمِهِ : ادْخُلُوهَا ، فَلَمَّا دَخَلُوهَا سَفَعَتِ النَّارُ وُجُوهَهُمْ فَنَكَصُوا ! فَقَالَ : لَتَدْخُلُنَّهَا ، قَالَ : فَدَخَلُوهَا فَانْفَرَجَتْ لَهُمْ ، حَتَّى إِذَا تَوَسَّطُوهَا أَحَاطَتْ بِهِمْ فَأَحْرَقَتْهُمْ. قَالَ : فَأَسْلَمَ تُبَّعٌ وَكَانَ رَجُلاً صَالِحًا.

وَأَمَّا عُزَيْرٌ : فَإِنَّ بَيْتَ الْمَقْدِسِ لَمَّا خَرِبَ وَدَرَسَ الْعِلْمُ وَمُزِّقَت التَّوْرَاةُ ، كَانَ يَتَوَحَّشُ فِي الْجِبَالِ ، فَكَانَ يَرِدُ عَيْنًا يَشْرَبُ مِنْهَا ، قَالَ : فَوَرَدَهَا يَوْمًا فَإِذَا امْرَأَةٌ قَدْ تَمَثَّلَتْ لَهُ ، فَلَمَّا رَآهَا نَكَصَ ، فَلَمَّا أَجْهَدَهُ الْعَطَشُ أَتَاهَا فَإِذَا هِيَ تَبْكِي ، قَالَ : مَا يُبْكِيك ؟ قَالَتْ : أَبْكِي عَلَى ابْنِي ، قَالَ : كَانَ ابْنُك يَرْزُقُ ؟ قَالَتْ : لاَ ، قَالَ : كَانَ يَخْلُقُ ؟ قَالَتْ : لاَ ، قَالَ : فَلاَ تَبْكِينَ عَلَيْهِ ، قَالَتْ : فَمَنْ أَنْتَ ؟ أَتُرِيدُ قَوْمَك ؟ ادْخُلْ هَذِهِ الْعَيْنَ فَإِنَّك سَتَجِدُهُمْ ، قَالَ : فَدَخَلَهَا ، قَالَ : فَكَانَ كُلَّمَا دَخَلَهَا زِيدَ فِي عِلْمِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى قَوْمِهِ ، وَقَدْ رَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ عِلْمَهُ ، فَأَحْيَا لَهُمَ التَّوْرَاةَ وَأَحْيَا لَهُمَ الْعِلْمَ ، قَالَ : فَهَذَا عُزَيْرٌ.

وَأَمَّا سُلَيْمَانُ : فَإِنَّهُ نَزَلَ مَنْزِلاً فِي سَفَرٍ فَلَمْ يَدْرِ مَا بُعْدُ الْمَاءِ مِنْهُ ، فَسَأَلَ مَنْ يَعْلَمُ عِلْمَهُ ؟ فَقَالُوا : الْهُدْهُدُ ، فَهُنَاكَ تَفَقَّدَهُ.

(۳۲۵۸۵) ابومجلز فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس حضرت عبداللہ بن سلام کے پاس آئے اور فرمایا کہ میں آپ سے تین باتیں پوچھنا چاہتا ہوں، انہوں نے کہا کہ آپ مجھ سے سوال کر رہے ہیں حالانکہ آپ خود قرآن پڑھتے ہیں، انہوں نے فرمایا جی

ہاں! حضرت نے فرمایا پوچھیے، فرمایا کہ ایک تُبّع کے بارے میں کہ کون تھے؟ اور عزیر کے بارے میں کہ کون تھے؟ اور سلیمان علیہ السلام کے بارے میں کو انہوں نے ہدہد کو کیوں تلاش کیا؟

انہوں نے فرمایا کہ تُبّع عرب کے ایک آدمی تھے، لوگوں پر غالب آ گئے اور بہت سے عیسائی علماء کو پکڑ لیا اور ان سے بات چیت کرتے، ان کی قوم کہنے لگی کہ تُبّع نے تمہارا دین چھوڑ دیا اور غلاموں کی اتباع کر لی، چنانچہ تُبّع نے ان غلاموں سے کہا کہ تم سن رہے ہو کہ لوگ کیا کہہ رہے ہیں؟ وہ کہنے لگے کہ ہمارے اور آپ کے درمیان آگ فیصلہ کرے گی اور وہ جھوٹے کو جلا دے گی اور سچا نجات پا جائے گا، وہ کہنے لگے ٹھیک ہے، چنانچہ تُبّع نے ان غلاموں سے کہا کہ اس آگ میں داخل ہو جاؤ، چنانچہ وہ اس میں داخل ہوئے تو آگ نے ان کے چہروں کو جھلسا دیا، اور وہ واپس پلٹ گئے، وہ کہنے لگا کہ تمہیں داخل ہونا پڑے گا، چنانچہ وہ اس میں داخل ہوئے، جب اس کے درمیان پہنچ گئے تو آگ نے ان کو گھیر کر جلا دیا، اس پر تُبّع اسلام لے آئے اور وہ نیک آدمی تھے۔

اور عزیر تو ان کا قصہ یہ ہے کہ جب بیت المقدس ویران ہو گیا اور علم مٹ گیا اور تو راۃ کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا، تو وہ پہاڑوں میں اکیلے رہتے تھے، اور ایک چشمے پر جا کر اس سے پانی پیا کرتے تھے، ایک دن اس پر آئے تو ایک عورت ان کو دکھائی دی، جب آپ نے اس کو دیکھا تو واپس پلٹ گئے، جب آپ کو پیاس نے تکلیف میں ڈالا تو آپ دوبارہ آئے، دیکھا کہ عورت رو رہی ہے، آپ نے فرمایا کہ تم کس پر رو رہی ہو؟ کہنے لگی میں اپنے بیٹے پر رو رہی ہوں، آپ نے فرمایا کیا وہ تمہیں رزق دیتا تھا؟ کہنے لگی نہیں، آپ نے فرمایا کیا اس نے کچھ پیدا کیا تھا؟ کہنے لگی نہیں، آپ نے فرمایا کہ پھر تم اس پر مت رو، وہ کہنے لگی آپ کون ہیں؟ کیا آپ اپنی قوم کے پاس جانا چاہتے ہیں؟ اس چشمے میں داخل ہو جایئے آپ ان کے پاس پہنچ جائیں گے، چنانچہ آپ اس میں داخل ہو گئے، آپ جتنا داخل ہوتے جاتے آپ کے علم میں اضافہ ہوتا رہتا، یہاں تک کہ آپ اپنی قوم کے پاس پہنچ گئے، اور اللہ نے آپ کا علم آپ پر لوٹا دیا پھر آپ نے تو راۃ کا احیاء کیا، اور علم کو زندہ کیا، اس کے بعد عبداللہ بن سلام نے فرمایا یہ حضرت عزیر کا قصہ ہے۔

رہے حضرت سلیمان علیہ السلام، تو وہ ایک جگہ سفر میں ٹھہرے اور ان کو پانی کی دوری کا علم نہ تھا، آپ نے پوچھا کہ اس کا کس کو علم ہے؟ لوگوں نے بتا دیا کہ ہدہد کو، اس وقت آپ نے اس کو تلاش کیا۔

(۱۵) مَا ذُكِرَ فِي أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رضي الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کے بارے میں ذکر کی گئی ہیں

(۳۲۵۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ خَلِيلٍ مِنْ خُلَّتِهِ غَيْرَ أَنَّ اللَّهَ اتَّخَذَ صَاحِبَكُمْ خَلِيلاً ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلاً لاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلاً ، إِلاَّ أَنَّ وَكِيعًا قَالَ : مِنْ خِلِّهِ.

(۳۲۵۸۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً میں ہر دوست کی دوستی

سے بیزار ہوں مگر یہ کہ بلاشبہ اللہ نے تمہارے ساتھی کو دوست بنایا ہے۔ اور اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ کو دوست بنایا۔ اور حضرت وکیع رضی اللہ عنہ نے من خلہ کے الفاظ نقل فرمائے ہیں۔

(۳۲۵۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي الجد : أَمَّا الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ خَلِيلاً لاتَّخَذْتُهُ ، فَقَضَاهُ أَبًا.

(بخاری ۳۶۵۶۔ دارمی ۲۹۱۰)

(۳۲۵۸۷) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جَدّ کے بارے میں ارشاد فرمایا: کہ وہ شخص جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں اس امت میں سے کسی کو دوست بناتا تو ابو بکر کو بناتا۔ پس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے باپ کے حق میں فیصلہ فرمایا۔

(۳۲۵۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَوْنَ مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الطَّالِعَ فِي الأُفُقِ مِنْ آفَاقِ السَّمَاءِ ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَأَنْعَمَا. (ترمذی ۳۶۵۸۔ احمد ۲۷)

(۳۲۵۸۸) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک جنت میں بلند درجے والے لوگوں کو اُن سے نچلے طبقہ والے لوگ ایسے ہی دیکھیں گے جیسے تم لوگ آسمان کے کنارے میں طلوع ہونے والے ستارے کو دیکھتے ہو۔ اور بلاشبہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ہوں گے اور اچھی زندگی میں ہوں گے۔

(۳۲۵۸۹) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ وَبُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : خَطَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ ، فَقَالَ : إِنَّ أَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنَ النَّاسِ خَلِيلاً لاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ ، وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الإِسْلاَمِ وَمَوَدَّتُهُ ، لاَ يَبْقَى فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلاَّ سُدَّ إِلاَّ بَابَ أَبِي بَكْرٍ.

(بخاری ۳۹۰۴۔ مسلم ۱۸۵۵)

(۳۲۵۸۹) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے خطاب فرمایا: اور کہا: یقیناً لوگوں میں سے مجھ پر سب سے زیادہ احسان کرنے والے اپنی محبت اور مال کے اعتبار سے ابو بکر ہیں۔ اگر میں لوگوں میں سے کسی کو دوست بناتا تو ابو بکر کو دوست بناتا لیکن ان سے اسلامی اخوت اور محبت ہے۔ اور مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے بند کر دیے جائیں سوائے ابو بکر کے دروازے کے۔

(۳۲۵۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا نَفَعَنِي مَالٌ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ ، فَقَالَ : هَلْ أَنَا وَمَالِي إِلاَّ لَكَ يَا

رَسُولَ اللهِ. (ترمذی ۳۶۶۱۔ احمد ۲۵۳)

(۳۲۵۹۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے کسی کے مال نے اتنا نفع نہیں پہنچایا جتنا ابو بکر کے مال نے نفع پہنچایا۔ راوی فرماتے ہیں: یہ بات سن کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ رو پڑے۔ پھر فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں اور میرا مال تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہی ہے!

(٣٢٥٩١) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَشْعَثَ بن أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ هِلاَلٍ ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا لَهُمْ قَالَ : شَهِدْتُ صَلاَةَ الصُّبْحِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ ، فَقَالَ : رَأَيْت أُنَاسًا مِنْ أُمَّتِي الْبَارِحَةَ وُزِنُوا ، فَوُزِنَ أَبُو بَكْرٍ فَوَزَنَ ، ثُمَّ وُزِنَ عُمَرُ فَوَزَنَ. (احمد ۶۳)

(۳۲۵۹۱) حضرت اسود بن ہلال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے ان کو بیان کیا! کہ میں نے ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چہرہ کے ساتھ لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں نے گزشتہ رات دیکھا کہ لوگوں کے اعمال کا وزن کیا گیا۔ پس ابو بکر رضی اللہ عنہ کے اعمال کا وزن کیا گیا تو وہ وزن دار ہو گیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اعمال کا وزن کیا گیا تو وہ بھی وزن دار ہو گیا۔

(٣٢٥٩٢) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهُ ، قَالَ : قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ : لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَنْظُرُ إِلَى قَدَمَيْهِ لأَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ ، فَقَالَ : يَا أَبَا بَكْرٍ ، مَا ظَنُّك بِاثْنَيْنِ اللَّهُ ثَالِثُهُمَا. (ترمذی ۳۰۹۶۔ احمد ۴)

(۳۲۵۹۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اس حال میں کہ ہم غار میں تھے۔ اگر ان لوگوں میں سے کوئی ایک اپنے قدموں کی طرف دیکھ لے تو وہ ہمیں اپنے پیروں کے نیچے دیکھ لے گا! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابو بکر! تمہارا کیا گمان ہے ان دو کے بارے میں جن کا تیسرا اللہ ہو؟!

(٣٢٥٩٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : قُلْت لاِبْنِ الْحَنَفِيَّةِ : أَبُو بَكْرٍ كَانَ أَوَّلَ الْقَوْمِ إِسْلاَمًا ، قَالَ : لاَ ، قُلْتُ : مِمَّ عَلاَ أَبُو بَكْرٍ ، وَبَسَقَ حَتَّى لاَ يُذْكَرَ غَيْرُ أَبِي بَكْرٍ ، فَقَالَ : كَانَ أَفْضَلَهُمْ إِسْلاَمًا حِينَ أَسْلَمَ حَتَّى لَحِقَ بِاللهِ.

(۳۲۵۹۳) حضرت سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن حنفیہ رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ لوگوں میں سب سے پہلے شخص تھے جنہوں نے اسلام قبول کیا تھا؟ انہوں نے کہا: نہیں! میں نے عرض کیا! کیوں پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بلند درجہ والے اور شہرت یافتہ ہو گئے یہاں تک کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور ذکر ہی نہیں ہوتا؟ تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: جب آپ رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو آپ رضی اللہ عنہ لوگوں میں سب سے افضل تھے اسلام کے اعتبار سے یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ اللہ سے جا ملے۔

(٣٢٥٩٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَرْحَمُ أُمَّتِي

أَبُو بَكْرٍ.

(۳۲۵۹۴) حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سے سب سے زیادہ رحم کرنے والے ابوبکر ہیں۔

۳۲۵۹۵) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَتَ يَوْمًا الْجَنَّةَ ، وَمَا فِيهَا مِنَ الْكَرَامَةِ ، فَقَالَ فِيمَا يَقُولُ :إنَّ فِيهَا لَطَيْرًا أَمْثَالَ الْبُخْتِ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إنَّ تِلْكَ الطَّيْرَ نَاعِمَةٌ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَا أَبَا بَكْرٍ ، مَنْ يَأْكُلُ مِنْهَا أَنْعَمُ مِنْهَا ، وَاللهِ يَا أَبَا بَكْرٍ ، إنِّي لأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَأْكُلُ مِنْهَا. (احمد ۲۲۱)

(۳۲۵۹۵) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن جنت میں اور اس میں پائی جانے والی نعمتوں کا ذکر فرمایا: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں ارشاد فرمایا: بلاشبہ اس میں پائے جانے والے پرندے خراسانی اونٹ کے مانند ہوں گے۔ اس ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا وہ پرندے موٹے بھی ہوں گے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! جو ان کو کھائے گا تو وہ اس سے خوش ہوگا۔ اللہ کی قسم! اے ابوبکر! میں امید کرتا ہوں کہ تم ان پرندوں کے کھانے والوں میں سے ہوگے۔

۳۲۵۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ :مَا رَأَيْت مِثْلَك ، قَالَ :رَأَيْتَ أَبَا بَكْرٍ ؟ قَالَ :لاَ ، قَالَ :لَوْ قُلْتَ نَعَمْ إنِّي رَأَيْته ، لأَوْجَعْتُكَ.

(۳۲۵۹۶) حضرت میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: میں نے آپ رضی اللہ عنہ جیسا کوئی نہیں دیکھا! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے؟ اس نے کہا: نہیں! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو کہتا: جی ہاں! میں نے ان کو دیکھا ہے تو میں تجھے سزا دیتا۔

۳۲۵۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :لأَنْ أُقَدَّمَ فَتُضْرَبَ عُنُقِي أَحَبُّ إلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَقَدَّمَ قَوْمًا فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ.

(۳۲۵۹۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر میرے آگے چلنے کی وجہ سے تم میری گردن اڑا دو تو مجھے پسند ہے کہ میں ایسے لوگوں میں آگے نکلوں جن میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی ہوں۔

۳۲۵۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَسِيدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كنا نَقُولُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :خَيْرُ النَّاسِ أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ. (احمد ۲۶)

(۳۲۵۹۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کہا کرتے تھے: لوگوں میں سب سے بہترین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۳۲۵۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كُنَّا نَعُدُّ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ :أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ ، ثُمَّ نَسْكُتُ. (ابوداؤد ۴۶۰۳۔۔ احمد ۱۴)

(۳۲۵۹۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بہترین لوگوں میں شمار کرتے تھے۔ پھر ہم خاموش ہو جاتے۔

(۳۲۶۰۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عن مسروق ، قَالَ : حبُّ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَمَعْرِفَةُ فَضْلِهِمَا مِنَ السُّنَّةِ.

(۳۲۶۰۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے محبت کرنا اور ان دونوں کے افضل ہونے کو پہچاننا سنت میں سے ہے۔

(۳۲۶۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ سِيَاهٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ فِي قَوْلِهِ :﴿فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ﴾ قَالَ :عَلَى أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ :فَأَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ كَانَتِ السَّكِينَةُ عَلَيْهِ قَبْلَ ذَلِكَ.

(۳۲۶۰۱) حضرت عبدالعزیز بن سیاہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حبیب بن ابی ثابت رحمہ اللہ نے اللہ رب العزت کے اس قول ﴿فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ﴾ ترجمہ: پس اللہ نے اس پر اپنی سکینہ نازل فرمائی۔ کے بارے میں فرمایا: کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مراد ہیں۔ فرمایا: باقی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر تو سکینہ ورحمت اس سے قبل تھی ہی۔

(۳۲۶۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أَعْتَقَ أَبُو بَكْرٍ مِمَّا كَانَ يُعَذَّبُ فِي اللهِ سَبْعَةً : عَامِرَ بْنَ فُهَيْرَةَ وَبِلاَلاً وَزِنِّيرَةَ وَأُمَّ عُبَيْسٍ وَالنَّهْدِيَّةَ وابنتها ، وَجَارِيَةِ بنى عَمْرِو بْنِ مُؤَمَّلٍ.

(۳۲۶۰۲) حضرت ھشام بن عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ رحمہ اللہ نے فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سات لوگوں کو آزاد فرمایا: جن کو اللہ کے راستہ میں عذاب دیا جاتا تھا۔ وہ سات لوگ یہ ہیں: حضرت عامر بن فُہیرہ رضی اللہ عنہ، حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حضرت زنیرہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام عُبیس رضی اللہ عنہا، حضرت نھدیہ، اور ان کی بیٹی اور بنو عمرو بن مؤمل کی ایک باندی۔

(۳۲۶۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، أَنَّ عُمَرَ ، قَالَ :لاَ أَسْمَعُ بِأَحَدٍ فَضَّلَنِي عَلَى أَبِي بَكْرٍ إلاَّ جَلَدْته أَرْبَعِينَ.

(۳۲۶۰۳) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں کسی کو بھی یوں نہ سنوں کہ اس نے مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر فضیلت دی ہے ورنہ میں اسے چالیس (40) کوڑے ماروں گا۔

(۳۲۶۰۴) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي أَبُو مُعَاذٍ ، عَنْ خَطَّابٍ ، أَوْ أَبِي الْخَطَّابِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ ، فَقَالَ :يَا عَلِي ، هَذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلاَّ مَا كَانَ مِنَ الأَنْبِيَاءِ فَلاَ تُخْبِرْهُمَا. (ترمذی ۳۶۶۶۔ ابن ماجہ ۹۵)

(۳۲۶۰۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس درمیان کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی! یہ دونوں اہل جنت میں سے بوڑھوں کے سردار ہیں، سوائے انبیاء کے۔ پس تم ان دونوں کو خبر مت دینا۔

(۳۲۶۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ مَوْلًى لِرِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنِّي لاَ أَدْرِي مَا قَدْرُ بَقَائِي فِيكُمْ ، اقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ. (ترمذی ۳۷۹۹۔ احمد ۳۹۸۵)

(۳۲۶۰۵) حضرت ربعی بن حراش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً میں نہیں جانتا کہ میں تمہارے درمیان کب تک رہوں گا۔ تم لوگ میرے بعد ان دونوں کی اقتدا کرنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرمایا۔

(۳۲۶۰۶) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، قَالَ : مَكْتُوبٌ فِي الْكِتَابِ الأَوَّلِ : مَثَلُ أَبِي بَكْرٍ مَثَلُ الْقَطْرِ حَيْثُمَا وَقَعَ نَفَعَ.

(۳۲۶۰۶) حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ربیع رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: پہلی کتاب میں یوں لکھا ہوا تھا: ابو بکر کی مثال بارش کے قطرے کی سی ہے۔ جہاں بھی گرتا ہے فائدہ دیتا ہے۔

(۳۲۶۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو بَكْرٍ ، نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ ، نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ ، وَنِعْمَ الرَّجُلُ عَمْرُو بْنِ الْجَمُوحِ ، وَنِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ. (ترمذی ۳۷۹۵۔ احمد ۴۱۹)

(۳۲۶۰۷) حضرت سہیل رحمہ اللہ کے والد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابو بکر! اچھے آدمی ہیں۔ عمر اچھے آدمی ہیں، عمرو بن جموح اچھے آدمی ہیں، اور ابو عبیدہ بن جراح اچھے آدمی ہیں۔

(۳۲۶۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَامِعٍ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : قُلْت لأَبِي : مَنْ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ : قُلْتُ : ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عُمَرُ ، قَالَ : قُلْتُ : فَأَنْتَ ، قَالَ : أَبُوكَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ. (بخاری ۳۶۷۱۔ ابوداؤد ۴۶۰۵)

(۳۲۶۰۸) حضرت ابن حنفیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سب سے بہترین شخص کون تھا؟ انہوں نے فرمایا: ابو بکر تھے۔ میں نے پوچھا: پھر کون تھا؟ انہوں نے فرمایا: عمر تھے۔ میں نے پوچھا: اور آپ؟ انہوں نے فرمایا: تمہارا والد مسلمانوں میں سے ایک عام آدمی تھا۔

(۳۲۶۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْمُثَنَّى ، قَالَ : سَمِعْتُ جَدِّي رِيَاحَ بْنَ الْحَارِثِ يَذْكُرُ ؛

أَنَّهُ شَهِدَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ ، وَكَانَ بِالْكُوفَةِ فِي الْمَسْجِدِ الأَكْبَرِ ، وَكَانُوا أَجْمَعَ مَا كَانُوا يَمِينًا وَشِمَالاً ، حَتَّى جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، يُدْعَى سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عمرو بن نُفَيْلٍ ، فَرَحَّبَ بِهِ الْمُغِيرَةُ ، وَأَجْلَسَهُ عِنْدَ رِجْلَيْهِ عَلَى السَّرِيرِ ، فَبَيْنَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ ، إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ ، يُدْعَى قَيْسَ بْنَ عَلْقَمَةَ ، فَاسْتَقْبَلَ الْمُغِيرَةُ فَسَبَّ وَسَبَّ ، فَقَالَ لَهُ الْمَدَنِيُّ : يَا مُغِيرَ بْنَ شُعْبَ ، مَنْ يَسُبُّ هَذَا السَّابُّ ؟ قَالَ : يَسُبُّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ لَهُ مَرَّتَيْنِ : يَا مُغِيرَ بْنَ شُعْبَ ، يَا مُغِيرَ بْنَ شُعْبَ ، أَلاَ أَسْمَعُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبُّونَ عِنْدَكَ لاَ تُنْكِرُ ، وَلاَ تُغَيِّرُ ، فَإِنِّي أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا سَمِعَتْ أُذُنَايَ ، وَبِمَا وَعَى قَلْبِي ، فَإِنِّي لَنْ أَرْوِيَ عَنْهُ مِنْ بَعْدِهِ كَذِبًا ، فَيَسْأَلُنِي عَنْهُ إِذَا لَقِيتُهُ ، أَنَّهُ قَالَ : أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ ، وَعُثْمَان فِي الْجَنَّةِ ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ ، وَسَعْدٌ فِي الْجَنَّةِ ، وَآخَرُ تَاسِعٌ ، لَوْ أَشَاءُ أَنْ أُسَمِّيَهُ لَسَمَّيْتُهُ ، قَالَ : فَخَرَجَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ يُنَاشِدُونَهُ بِاللهِ : يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَنِ التَّاسِعُ ؟ قَالَ : نَشَدْتُمُونِي بِاللهِ ، وَاللَّهُ عَظِيمٌ ، أَنَا تَاسِعُ الْمُؤْمِنِينَ ، وَنَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَاشِرُ ، ثُمَّ أَتْبَعَهَا ، وَاللهِ لَمَشْهَدٌ شَهِدَهُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ يَوْمًا وَاحِدًا فِي سَبِيلِ اللهِ ، مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اغْبَرَّ فيه وَجْهِهِ أَفْضَلُ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ ، وَلَوْ عُمِّرَ عُمْرَ نُوحٍ.

(ابو داؤد ۴۶۱۸۔ ابن ماجہ ۱۳۳)

(۳۲۶۰۹) حضرت صدقہ بن مثنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دادا حضرت ریاح بن حارث رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھا۔ اس حال میں کہ آپ رضی اللہ عنہ کوفہ کی ایک بڑی مسجد میں تھے۔ اور سب لوگ آپ رضی اللہ عنہ کے دائیں بائیں جمع تھے۔ یہاں تک کہ اہل مدینہ میں سے ایک شخص تشریف لائے جن کو سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کے نام سے پکارا جارہا تھا۔ پس حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ان کو خوش آمدید کہا۔ اور انہوں نے ان کو تخت پر اپنی ٹانگوں کے پاس بٹھا لیا۔ پس وہ اسی حالت میں تھے کہ اہل کوفہ میں سے ایک شخص جس کو قیس بن علقمہ کے نام سے پکارا جارہا تھا داخل ہوا۔ تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اس کا استقبال کیا پس انہوں نے بھی سب وشتم کیا اور اس شخص نے بھی سب وشتم کیا۔ تو اس مدنی شخص نے ان سے کہا: اے مغیرہ بن شعبہ! یہ گالی دینے والا کس کو گالی دے رہا تھا؟ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ کو گالیاں دے رہا تھا! اس مدنی نے ان کو دو مرتبہ کہا: اے مغیرہ بن شعبہ! اے مغیرہ بن شعبہ! خبردار کہ میں سن رہا ہوں کہ تیرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو برا بھلا کہا جا رہا ہے نہ تو تعجب کر رہا ہے اور نہ ہی تو غیرت کھا رہا ہے! میں گواہی دیتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس بات کی کہ میرے دونوں کانوں نے سنا: اور میرے دل نے اس کو محفوظ کیا: یقیناً ہرگز میں روایت نہیں کرتا ان کے چلے جانے کے بعد جھوٹ کے ڈر سے۔ پس وہ مجھ سے پوچھیں گے جب وہ مجھے ملیں گے۔ اس لیے کہ انہوں نے فرمایا: ابوبکر جنت میں ہیں، اور عمر جنت میں ہیں، عثمان جنت میں

ہیں، علی جنت میں ہیں۔ طلحہ جنت میں ہیں، زبیر جنت میں ہیں، عبد الرحمٰن بن عوف جنت میں ہیں، اور سعد جنت میں ہیں۔ اور آخری نواں اگر میں اس کا نام لینا چاہوں تو میں اس کا نام لے سکتا ہوں۔

راوی کہتے ہیں: پھر مسجد والے نکلے ان کو قسمیں دے کر پوچھ رہے تھے: اے رسول اللہ ﷺ کے ساتھی! نواں کون تھا؟ انہوں نے فرمایا: تم لوگوں نے مجھے قسم دی اور اللہ بہت عظیم ہے۔ میں مومنوں میں سے نواں شخص ہوں۔ اور اللہ کے نبی ﷺ دسویں ہیں۔ پھر اس کے بعد بیان کیا: اللہ کی قسم وہ مقام جس میں صحابہ میں سے ایک آدمی اللہ کے راستہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر ہوا جہاں اس کا چہرہ خاک آلود ہوا ہو تو وہ تم میں سے ہر ایک کے عمل سے افضل ہوگا اگرچہ اس کو حضرت نوح علیہ السلام جتنی عمر دے دی گئی ہو۔

(۳۲۶۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ فِي الْجَنَّةِ طَيْرًا أَمْثَالَ الْبُخْتِ يَأْتِي الرَّجُلُ فَيُصِيبُ مِنْهَا ، ثُمَّ يَذْهَبُ كَأَنْ لَمْ يُنْقِصْ مِنْهَا شَيْئًا ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ تِلْكَ الطَّيْرَ نَاعِمَةٌ ، قَالَ : وَمَنْ يَأْكُلُه أَنْعَمُ مِنْهُ ، أَمَا إِنَّكَ مِمَّنْ يَأْكُلُهَا .

(۳۲۶۱۰) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً جنت میں خراسانی اونٹ کی مانند ایک پرندہ ہو گا۔ ایک آدمی آئے گا اور اس کو کھائے گا۔ پھر وہ پرندہ چلا جائے گا۔ گویا کہ اس میں سے کوئی چیز بھی کم نہ ہوئی ہو، تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے رسول ﷺ! بلاشبہ وہ پرندہ تو بہت موٹا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اور جو شخص اس سے کھائے گا وہ زیادہ خوشحال ہوگا۔ تم اس کے کھانے والوں میں سے ہو گے۔

(۳۲۶۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ظَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : أَشْهَدُ عَلَى تِسْعَةٍ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ ، وَلَوْ شَهِدْت عَلَى الْعَاشِرِ لَصَدَقْت ، قَالَ : قُلْتُ : وَمَا ذَاكَ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِرَاءٍ ، وَأَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ وَعُثْمَان وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اثْبُتْ حِرَاءُ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إلاَّ نَبِيٌّ ، أَوْ صِدِّيقٌ ، أَوْ شَهِيدٌ ، قَالَ : قُلْتُ : مَنِ الْعَاشِرُ ، قَالَ : أَنَا. (ابوداؤد ۴۶۱۶۔ ابن حبان ۶۹۹۶)

(۳۲۶۱۱) حضرت عبد اللہ بن ظالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نو لوگوں کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً وہ جنت میں ہوں گے اور اگر میں دسویں کے بارے میں بھی گواہی دوں تو یقیناً میں سچا ہوں گا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے پوچھا! وہ کون ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ حراء پہاڑی پر تھے اور ابو بکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد بن مالک، اور عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی ساتھ تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے حراء! ٹھہر جاؤ، نہیں تم پر مگر ایک نبی یا صدیق یا شہید۔ راوی کہتے ہیں میں نے پوچھا: دسواں شخص کون تھا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ میں ہوں۔

(۳۲۶۱۲) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، أَنَّ عَائِشَةَ نَظَرَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ يَا سَيِّدَ الْعَرَبِ ، قَالَ :أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ ، وَلَا فَخْرَ ، وَأَبُوك سَيِّدُ كُهُولِ الْعَرَبِ.

(۳۲۶۱۲) حضرت اسماعیل بن ابی خالد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ ؓ نے حضرت رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھ کر فرمایا: اے عرب کے سردار! اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں پوری اولا دآدم کا سردار ہوں اور اس پر مجھے کوئی فخر نہیں ہے۔ اور تیرے والد جنت کے بوڑھوں کے سردار ہوں گے۔

(۳۲۶۱۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ ، وَبَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ ، وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُحَدِّثَكُمْ بِالثَّالِثِ فَعَلْتُ. (احمد ۱۰۶)

(۳۲۶۱۳) حضرت ابوجحیفہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت کے بہترین شخص حضرت ابوبکر ؓ ہیں اور حضرت ابوبکر ؓ کے بعد حضرت عمر ؓ ہیں، اور اگر میں چاہوں کہ تیسرے شخص کے بارے میں بتاؤں تو میں ایسا کرسکتا ہوں۔

(۳۲۶۱٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ. (ابن ابی عاصم ۱۲۰۲)

(۳۲۶۱۴) حضرت ابوجحیفہ ؒ سے حضرت علی ؓ کا ماقبل والا فرمان اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۳۲۶۱٥) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مَشَيْت مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى امْرَأَةِ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ ، قَالَ : فَرَشَّتْ لَهُ أُصُولَ نَخْلٍ ، وَذَبَحَتْ لَنَا شَاةً ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيَدْخُلَنَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ ، ثُمَّ قَالَ :لَيَدْخُلَنَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، فَدَخَلَ عُمَرُ ، ثُمَّ قَالَ :لَيَدْخُلَنَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ جَعَلْتَهُ عَلِيًّا ، فَدَخَلَ عَلِيٌّ. *

(۳۲۶۱۵) حضرت جابر بن عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک انصاری آدمی کی بیوی کے پاس گیا تو اس نے آپ ﷺ کے لیے کھجور کی چھال سے بنی ہوئی دری بچھائی اور ہمارے لیے ایک بکری ذبح کی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ضرور بالضرور ایک آدمی داخل ہوگا جو اہل جنت میں سے ہوگا پس حضرت ابوبکر ؓ داخل ہوئے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ضرور بالضرور ایک آدمی داخل ہوگا جو اہل جنت میں سے ہوگا پس حضرت عمر ؓ داخل ہوئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ضرور بالضرور ایک آدمی داخل ہوگا جو اہل جنت میں سے ہوگا۔ پھر فرمایا: اے اللہ! اگر تو چاہے تو یہ آدمی علی کو بنادے۔ پس حضرت علی ؓ داخل ہوئے۔

(۳۲۶۱٦) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُرُّ بْنُ صَيَّاحٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الأَخْنَسِ النَّخَعِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ وَعُثْمَان فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ ، وَعَبْدُ الرَّحْمَن

بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ ، وَلَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُ التَّاسِعَ. (نسائی ۸۲۱۰۔ احمد ۱۸۸)

(۳۲۶۱۶) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ ابوبکر جنت میں ہے، عمر جنت میں ہے، علی جنت میں ہے، عثمان جنت میں ہے، طلحہ جنت میں ہے، زبیر جنت میں ہے، اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ جنت میں ہے اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جنت میں ہے، اور اگر میں چاہوں تو نویں آدمی کا نام بھی لے سکتا ہوں۔

(۳۲۶۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْحَنَفِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ :قِيلَ لِي ، وَلأَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ يَوْمَ بَدْرٍ :مَعَ أَحَدِكُمَا جِبْرِيلُ ، وَمَعَ الآخَرِ مِيكَائِيلُ ، وَإِسْرَافِيلُ مَلَكٌ عَظِيمٌ يَشْهَدُ الْقِتَالَ ، أَوْ يَقِفُ فِي الصَّفِّ. (احمد ۱۴۷۔ ابن سعد ۱۷۵)

(۳۲۶۱۷) حضرت ابو صالح حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے غزوہ بدر کے دن کہا گیا: تم دونوں میں سے ایک کے ساتھ حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں اور دوسرے کے ساتھ حضرت میکائیل ہیں۔ اور حضرت اسرافیل عظیم فرشتہ ہیں جو قتال کے لیے حاضر ہیں یا فرمایا: کہ وہ صف میں کھڑے ہوئے ہیں۔

(۳۲۶۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ السَّرِيِّ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ بِسْطَامِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ :بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ عَلَى سَرِيَّةٍ ، فِيهَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ ، فَلَمَّا قَدِمُوا ، اشْتَكَى أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ عَمْرًا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَتَأَمَّرُ عَلَيْكُمَا أَحَدٌ بَعْدِي.

(۳۲۶۱۸) حضرت بسطام بن مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کا امیر بنا کر بھیجا جس میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ پس جب وہ لوگ واپس آئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کی شکایت کی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم دونوں پر میرے بعد کسی کو بھی امیر نہیں بنایا جائے گا۔

(۳۲۶۱۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :وَدِدْتُ أَنِّي مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ أَرَى أَبَا بَكْرٍ.

(۳۲۶۱۹) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں پسند کرتا ہوں کہ میں جنت کے ایسے حصہ میں ہوں جہاں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھ سکوں۔

(۳۲۶۲۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ لِعُمَرَ :يَا خَيْرَ النَّاسِ ، فَقَالَ : إِنِّي لَسْتُ بِخَيْرِ النَّاسِ ، فَقَالَ :وَاللَّهِ مَا رَأَيْت قَطُّ رَجُلاً خَيْرًا مِنْك ، قَالَ :مَا رَأَيْتَ أَبَا بَكْرٍ ؟ قَالَ :لاَ ، قَالَ :لَوْ قُلْتَ :نَعَمْ ، لَعَاقَبْتُكَ ، قَالَ ، وَقَالَ عُمَرُ :(يلهم) بَيْنِي وَبَيْنَ أَبِي بَكْرٍ ، يَوْمٌ مِنْ أَبِي بَكْرٍ خَيْرٌ مِنْ آلِ عُمَرَ.

(۳۲۶۲۰) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یوں پکارا: اے لوگوں میں سے بہترین شخص! تو

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً میں لوگوں میں سے سب سے بہتر نہیں ہوں۔ پھر اس آدمی نے کہا: اللہ کی قسم میں نے تو کبھی بھی آپ رضی اللہ عنہ سے بہتر شخص نہیں دیکھا! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تو نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھا؟ اس نے کہا: نہیں! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو کہتا: جی ہاں! تو میں تجھے ضرور سزا دیتا۔ راوی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابوبکر کی زندگی کا ایک دن عمر کی ساری آل کے اعمال سے بہتر ہے۔

(٣٢٦٢١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :قَالَ عَمْرٌو :أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْك يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ :وَلِمَا ؟ قَالَ :لِنُحِبَّ مَنْ تُحِبُّ ، قَالَ :أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ عَائِشَةُ ، قَالَ :لَسْتُ أَسْأَلُك عَنِ النِّسَاءِ ، إنَّمَا أَسْأَلُك عَنِ الرِّجَالِ ، فَقَالَ مَرَّةً :أَبُوهَا ، وَقَالَ مَرَّةً :أَبُو بَكْرٍ. (بخاری ٣٦٦٢۔ حاکم ١٢)

(٣٢٦٢١) حضرت قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! لوگوں میں سب سے زیادہ پسندیدہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: تاکہ ہم بھی اس سے محبت رکھیں جس سے آپ محبت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے لوگوں میں سے سب سے زیادہ پسند ”عائشہ“ ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عورتوں سے متعلق نہیں پوچھ رہا بلکہ میں مردوں میں سے پوچھ رہا ہوں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا: ان کے والد اور ایک مرتبہ فرمایا: ”ابوبکر رضی اللہ عنہ“

(٣٢٦٢٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ ، عَنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا مِنْ أَحَدٍ أَمَنَّ عَلَيْنَا فِي ذَاتِ يَدِهِ مِنْ أَبِي بَكْرٍ ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلاً لاتَّخَذْت أَبَا بَكْرٍ ، وَلَكِنْ أَخِي وَصَاحِبِي وَعَلَى دِينِي ، وَصَاحِبُكُمْ قَدِ اتُّخِذَ خَلِيلاً ، يَعْنِي نَفْسَهُ.

(٣٢٦٢٢) حضرت ابو الھذیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی ایک بھی مجھ پر ابوبکر سے زیادہ احسان کرنے والا نہیں ہے اپنی ذات سے بھی زیادہ، اور اگر میں کسی کو دوست بناتا تو میں ابوبکر کو بناتا۔ لیکن وہ میرے دینی بھائی اور ساتھی ہیں، اور تمہارے ساتھی کو یقیناً دوست بنا لیا گیا ہے۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو۔

(٣٢٦٢٣) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ بَدْرِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي عَائِشَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ ، فَقَالَ :رَأَيْت آنِفًا كَأَنِّي أُعْطِيتُ الْمَقَالِيدَ وَالْمَوَازِينَ ، فَأَمَّا الْمَقَالِيدُ فَهَذِهِ الْمَفَاتِيحُ ، فَوُضِعْتُ فِي كِفَّةٍ وَوُضِعَتْ أُمَّتِي فِي كِفَّةٍ فَرَجَحْتُ بِهِمْ ، ثُمَّ جِيءَ بِأَبِي بَكْرٍ فَرَجَحَ ، ثُمَّ جِيءَ بِعُمَرَ فَرَجَحَ ، ثُمَّ جِيءَ بِعُثْمَانَ فَرَجَحَ ، ثُمَّ رُفِعَتْ ، قَالَ :فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ :فَأَيْنَ نَحْنُ ؟ قَالَ :حَيْثُ جَعَلْتُمْ أَنْفُسَكُمْ.

(٣٢٦٢٣) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح ہمارے پاس تشریف لائے، اور فرمایا: میں نے ابھی ابھی خواب میں دیکھا کہ مجھے چابیاں اور ترازو دیا گیا، بہر حال چابیاں وہ تو یہ ہیں۔ پھر مجھے ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا گیا اور میری

امت کو ایک پلڑے میں رکھ دیا گیا پس میرا پلڑا جھک گیا۔ پھر ابو بکر کو لایا گیا پس اس کا پلڑا بھی بھاری ہو گیا۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ کو لایا گیا تو اس کا پلڑا بھی بھاری ہو گیا۔ پھر عثمان کو لایا گیا پس اس کا پلڑا بھی بھاری ہو گیا۔ پھر اس ترازو کو اٹھا لیا گیا۔ راوی فرماتے ہیں پس ایک آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: ہم کہاں ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاں تم اپنے آپ کو رکھو گے۔

(٣٢٦٢٤) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :وَفَدْنَا إِلَى مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :فَمَا أُعْجِبَ بِوَفْدٍ مَا أُعْجِبَ بِنَا ، فَقَالَ :يَا أَبَا بَكْرَةَ ، حَدِّثْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْته مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ الرُّؤْيَا يُسْأَلُ عنها فَسَمِعْته يَقُولُ :رَأَيْت مِيزَانًا أُنْزِلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتُ فِيهِ أَنَا ، وَأَبُو بَكْرٍ فَرَجَحْتُ بِأَبِي بَكْرٍ ، ثُمَّ وُزِنَ أَبُو بَكْرٍ بِعُمَرَ فَرَجَحَ أَبُو بَكْرٍ ، ثُمَّ وُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَان فَرَجَحَ عُمَرُ بِعُثْمَانَ ، ثُمَّ رُفِعَ الْمِيزَانُ إِلَى السَّمَاءِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلاَفَةٌ وَنُبُوَّةٌ ، ثُمَّ يُؤْتِي اللَّهُ الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءُ ، قَالَ : فَزُخَّ فِي أَقْفِيَتِنَا فَأُخْرِجْنَا.

(۳۲۶۲۴) حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ وفد کی صورت میں حاضر ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے کوئی وفد اتنا پسند نہیں آیا جتنا ہمارا وفد پسند آیا۔ پھر فرمایا: اے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ! مجھے کوئی ایسی بات بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پسند فرماتے تھے کہ جب ان سے خوابوں کے بارے میں پوچھا جاتا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے ایک ترازو دیکھا جو آسمان سے اترا، پس اس میں میرا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو میرا پلڑا ابو بکر سے بھاری ہو گیا۔ پھر ابو بکر کا عمر کے ساتھ وزن کیا گیا تو ابو بکر کا پلڑا بھاری ہو گیا۔ پھر عمر اور عثمان کا وزن کیا گیا تو عمر کا پلڑا عثمان پر بھاری ہو گیا۔ پھر ترازو کو آسمان کی طرف اٹھا لیا گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خلافت اور نبوت ہو گی پھر اللہ جس کو چاہیں گے ملک عطا فرما دیں گے۔ راوی کہتے ہیں: پس ہمیں گدی سے پکڑ کر نکال دیا گیا۔

(٣٢٦٢٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :ذَكَرَ رَجُلاَنِ عُثْمَانَ ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا :قُتِلَ شَهِيدًا ، فَتَعَلَّقَ بِهِ الآخَرُ فَأَتَى بِهِ عَلِيًّا ، فَقَالَ :إِنَّ هَذَا يَزْعُمُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قُتِلَ شَهِيدًا ، قَالَ :قُلْتُ ذَاكَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَعِنْدَهُ أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ وَعُثْمَان ، فَسَأَلْت النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ، وَسَأَلْت أَبَا بَكْرٍ فَأَعْطَانِي ، وَسَأَلْت عُمَرَ فَأَعْطَانِي ، وَسَأَلْت عُثْمَانَ فَأَعْطَانِي ، فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُبَارِكَ لِي ، قَالَ :وَمَا لَكَ لاَ يُبَارَكُ لَكَ وَقَدْ أَعْطَاك نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ ، فَقَالَ عَلِيٌّ :دَعْهُ ، دَعْهُ ، دَعْهُ. (ابویعلی ۱۵۹۸)

(۳۲۶۲۵) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا پس ان میں سے ایک کہنے لگا۔ ان کو شہید کر دیا گیا، تو دوسرا اس کو پکڑ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا اور کہنے لگا: بلاشبہ یہ شخص کہتا ہے کہ یقیناً حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا

گیا تھا! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے یہ کہا ہے؟ اس شخص نے کہا: جی ہاں! کہا آپ رضی اللہ عنہ کو یاد نہیں وہ دن جب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عطا فرمایا: اور میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے بھی مجھے عطا فرمایا: اور میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے بھی مجھے عطا فرمایا: اور میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے بھی مجھے عطا کیا۔ پس میں نے عرض کی۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرے لیے برکت کی دعا فرما دیجئے اللہ مجھے برکت عطا کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھے برکت کیوں نہیں دی جائے گی حالانکہ تجھے ایک نبی، اور ایک صدیق اور دو شہیدوں نے عطا کیا ہے؟! پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو، اس کو چھوڑ دو، اس کو چھوڑ دو۔

(۳۲۶۲۶) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ : أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الأُمَّةِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.

(۳۲۶۲۶) حضرت عبد اللہ بن سلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کے بہترین شخص کے متعلق خبر نہ دوں؟ پس وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۳۲۶۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ ، قَالَ : كَانَ أَبُو بَكْرٍ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ عَلَى الْعَرِيشِ. (طبری ۱۹۰)

(۳۲۶۲۷) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن یثیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے دن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جھونپڑی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

(۳۲۶۲۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لِكُلِّ أَهْلِ عَمَلٍ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يُدْعَوْنَ مِنْهُ بِذَاكَ الْعَمَلِ ، فَلأَهْلِ الصِّيَامِ بَابٌ يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : يَا رَسُولَ اللهِ ، فَهَلْ مِنْ أَحَدٍ يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الأَبْوَابِ كُلِّهَا ، قَالَ : نَعَمْ ، وَإِنِّي أَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ يَا أَبَا بَكْرٍ.

(۳۲۶۲۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر عمل والے کے لیے جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ اور وہ اس عمل کی وجہ سے اس دروازے سے پکارے جائیں گے۔ پس روزہ دار کے لیے بھی ایک دروازہ ہے جسے ریان کہتے ہیں۔ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا کوئی شخص ایسا ہوگا جو ان سب دروازوں سے پکارا جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اور یقیناً مجھے امید ہے کہ اے ابو بکر تم ان میں سے ہو گے۔

(۳۲۶۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمَاجِشُونِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَأَعْتَقَ سَيِّدَنَا ، يَعْنِي بِلاَلاً. (بخاری ۳۷۵۴)

(۳۲۶۲۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ابو بکر ہمارے سردار ہیں اور انہوں نے ہمارے سردار یعنی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو آزاد کروایا۔

(۳۲۶۳۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :تَمَثَّلْتُ بِهَذَا الْبَيْتِ ، وَأَبُو بَكْرٍ يَقْضِي

وَأَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ ثُمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلأَرَامِلِ

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :ذَلِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۲۶۳۰) حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: میں اس شعر کو بطور نمونے کے پڑھ رہی تھی اس حال میں کہ ابو بکر فیصلہ فرما رہے تھے۔

اور سفید چہرے والے جن کے چہرے کے وسیلہ سے بادلوں سے پانی طلب کیا جاتا ہے۔

یتیموں کے فریادرس اور بیواؤں کی عصمت ہیں۔

تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(۱۶) ما ذكر فِي فضلِ عمر بنِ الخطّابِ رضى الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی فضیلت کے بارے میں نقل کی گئی ہیں

(۳۲۶۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ رَجُلٍ مِنْ أَيْلَةَ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ.

(ابو داؤد ۲۹۵۵۔ احمد ۱۶۵)

(۳۲۶۳۱) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان پر حق کو جاری فرما دیا ہے۔

(۳۲۶۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ سَالِمٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:أُرِيتُ فِي النَّوْمِ كَأَنِّي أَنْزِعُ بِدَلْوِ بَكْرَةٍ عَلَى قَلِيبٍ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوبًا، أَوْ ذَنُوبَيْنِ فَنَزَعَ نَزْعًا ضَعِيفًا وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاسْتَسْقَى فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتَّى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوا بِالْعَطَنِ.

(۳۲۶۳۲) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے خواب میں دکھلایا گیا: گویا کہ میں کنویں پر چرخی سے ڈول کھینچ رہا ہوں پس ابو بکر آئے پھر انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے اور انہوں نے بہت کمزوری سے ڈول

کھینچا۔ اللہ ان کی مغفرت کرے، پھر عمر بن خطاب آیا پس اس نے پانی نکالا یہاں تک کہ چمڑے کا ڈول ٹیڑھا ہوگیا۔ پس میں نے ایسا کوئی زور آور شخص نہیں دیکھا جو عمر رضی اللہ عنہ جیسا حیرت انگیز کام کرتا ہو۔ اور وہ سب لوگ پانی کے پاس بیٹھ گئے۔

(٣٢٦٣٣) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بَيْنَا أَنَا أَسْقِي عَلَى بِئْرٍ إِذْ جَاءَ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ ذَنُوبًا ، أَوْ ذَنُوبَيْنِ فِيهِمَا ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَنَزَعَ حَتَّى اسْتَحَالَتْ فِي يَدِهِ غَرْبًا ، وَضَرَبَ النَّاسُ بِالْعَطَنِ فَمَا رَأَيْت عَبْقَرِيًّا يَفْرِي فَرِيَّهُ. (بخاری ٣٦٦٤۔ مسلم ١٨٦٠)

(٣٢٦٣٣) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس درمیان کہ میں کنویں پر پانی پی رہا تھا کہ ابن ابی قحافہ آئے پس انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے بڑی کمزوری سے، اور اللہ ان کی مغفرت فرمائے۔ پھر عمر بن خطاب نے آکر ڈول کھینچا یہاں تک کہ ان کے ہاتھ میں چمڑے کے ڈول کے نشان پڑ گئے اور لوگ پانی کے قریب بیٹھ گئے۔ پس میں نے ایسا کوئی زور آور شخص نہیں دیکھا جو ان جیسا حیرت انگیز کام کرتا ہو۔

(٣٢٦٣٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الأَشْعَثِ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ هِلالٍ ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا لَهُمْ ، قَالَ : شَهِدْت صَلاَةَ الصُّبْحِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ، فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ ، فَقَالَ : رَأَيْت نَاسًا مِنْ أُمَّتِي الْبَارِحَةَ ، وُزِنُوا فَوُزِنَ أَبُو بَكْرٍ فَوَزَنَ ، ثُمَّ وُزِنَ عُمَرُ فَوَزَنَ.

(٣٢٦٣٤) حضرت اسود بن ہلال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے ان سے بیان کیا کہ میں ایک دن صبح کی نماز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر تھا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چہرے کے ساتھ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں نے گزشتہ رات اپنی امت کے لوگوں کو دیکھا کہ ان کا وزن کیا جارہا ہے۔ پس ابو بکر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو ان کا پلڑا بھاری ہوگیا۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو ان کا پلڑا بھاری ہوگیا۔

(٣٢٦٣٥) حَدَّثَنَا عبد اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهُ كَانَ فِيمَنْ مَضَى رِجَالٌ مُحَدَّثُون فِي غَيْرِ نُبُوَّةٍ ، فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ مِنْهُمْ فَعُمَرُ. (مسلم ١٨٦٤۔ ترمذی ٣٦٩٣)

(٣٢٦٣٥) حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً گزرے ہوئے لوگوں میں کچھ آدمی ایسے ہوتے تھے جن کا گمان صحیح ہوتا تھا وہ نبی نہیں ہوتے تھے۔ پس اگر میری امت میں کوئی ان میں سے ہیں تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

(٣٢٦٣٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَوَكِيعٌ وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ. (بخاری ٣٦٨٤۔ حاکم ٨٤)

(٣٢٦٣٦) حضرت قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو ہم

ہمیشہ کے لیے معزز ہو گئے۔

(٣٢٦٣٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَإِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :مَا كُنَّا نُبْعِدُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ بِلِسَانِ عُمَرَ.

(۳۲۶۳۷) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم اس بات کو بعید نہیں سمجھتے تھے کہ بلاشبہ سکینہ و رحمت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان سے بولتی ہے۔

(٣٢٦٣٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ عَبْدُ اللهِ :إذَا ذُكِرَ الصَّالِحُونَ فَحَيَّ هَلاً بِعُمَرَ.

(۳۲۶۳۸) حضرت اسود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کے سامنے جب صلحاء کا ذکر کیا جاتا تو وہ فوراً حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نعرہ لگاتے۔

(٣٢٦٣٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ : إذَا ذُكِرَ الصَّالِحُونَ فَحَيَّ هَلاً بِعُمَرَ.

(۳۲۶۳۹) حضرت طارق بن شہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ کے سامنے صلحاء اور نیکوکاروں کا ذکر کیا جاتا تو آپ رضی اللہ عنہ فوراً سے حضرت عمر کا نعرہ لگاتے۔

(٣٢٦٤٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ وَاصِلٍ الأَحْدَبِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :إنَّ عُمَرَ كَانَ لِلإِسْلامِ حِصْنًا حَصِينًا ، يَدْخُلُ فِيهِ الإِسْلامُ ، وَلا يَخْرُجُ مِنْهُ ، فَلَمَّا قُتِلَ عُمَرُ انْثَلَمَ الْحِصْنُ فَالإِسْلامُ يَخْرُجُ مِنْهُ وَلا يَدْخُلُ فِيهِ.

(۳۲۶۴۰) حضرت زید بن وھب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ حضرت عمر اسلام کے لیے مضبوط قلعہ کی حیثیت رکھتے تھے۔ جن میں اسلام داخل ہوا اور اس سے اسلام نکلا نہیں۔ پس جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا تو اس قلعہ میں شگاف پڑ گیا۔ پھر اسلام اس سے نکل گیا اور اس میں دوبارہ داخل نہیں ہوا۔

(٣٢٦٤١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :قَالَتْ أُمُّ أَيْمَنَ لَمَّا قُتِلَ عُمَرُ الْيَوْمَ وَهَى الإِسْلامُ.

(۳۲۶۴۱) حضرت طارق بن شھاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو قتل کیا گیا تو حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آج اسلام میں شگاف پیدا ہو گیا۔

(٣٢٦٤٢) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :لَقِيَ رَجُلٌ شَيْطَانًا فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَاتخذا فَصُرِعَ الشَّيْطَانُ ، فَسئلَ عَبْدُ اللهِ ، فَقَالَ :مَنْ تظنونه إلاَّ عُمَرَ. (بيهقى ۱۲۳)

(۳۲۶۴۲) حضرت زر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی کو مدینہ کی ایک گلی میں شیطان ملا۔ پس ان دونوں نے ایک دوسرے کو پکڑ لیا پھر شیطان کو پچھاڑ دیا گیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ وہ شخص کون تھا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے گمان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے علاوہ کون ہوسکتا ہے؟!

(٣٢٦٤٣) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، وعَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ إِذَا رَأَى الرَّأْيَ نَزَلَ بِهِ الْقُرْآنُ.

(۳۲۶۴۳) حضرت ابراہیم بن مہاجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جو رائے ہوتی قرآن ویسے ہی نازل ہو جاتا۔

(٣٢٦٤٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَا كُنَّا نَتَعَاجَمُ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّ مَلَكًا يَنْطِقُ بِلِسَانِ عُمَرَ.

(۳۲۶۴۴) حضرت مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اس بات کو کنایۃً نہیں کرتے تھے کہ یقیناً فرشتہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان کے مطابق بات کرتا ہے۔

(٣٢٦٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كُنَّا نُحَدَّثُ ، أَوْ كُنَّا نَتَحَدَّثُ ، أَنَّ الشَّيَاطِينَ كَانَتْ مُصَفَّدَةً فِي زَمَانِ عُمَرَ ، فَلَمَّا أُصِيبَ بُثَّتْ.

(۳۲۶۴۵) حضرت واصل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ہم تو آپس میں یوں بات کرتے تھے کہ یقیناً شیطان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ہتھکڑیوں میں جکڑ بند تھا۔ پس جب آپ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی تو وہ آزاد ہوگیا۔

(٣٢٦٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَا رَأَيْت عُمَرَ إِلاَّ وَكَأَنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَلَكًا يُسَدِّدُهُ.

(۳۲۶۴۶) حضرت ابووائل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں رائے نہیں رکھتا تھا مگر یہ کہ گویا فرشتہ ان کی دو آنکھوں کے درمیان ہے اور ان کی راہنمائی کر کے سیدھے راستہ پر چلا رہا ہے۔

(٣٢٦٤٧) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إنَّ أَهْلَ الْبَيْتِ مِنَ الْعَرَبِ لَمْ تَدْخُلْ عَلَيْهِمْ مُصِيبَةُ عُمَرَ لأَهْلُ بَيْتِ سُوءٍ.

(۳۲۶۴۷) حضرت زید بن وھب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً عرب میں سے وہ گھرانہ جن پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کی آفت داخل نہیں ہوئی یقیناً وہ برا گھرانہ ہے۔

(٣٢٦٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ وَالثَّقَفِيُّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَوْمَ مَاتَ عُمَرُ : مَا أَهْلُ بَيْتٍ حَاضِرٍ ، وَلا بَادٍ إِلاَّ وَقَدْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ نَقْصٌ.

(۳۲۶۴۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے دن حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کوئی شہری یا دیہاتی گھرانہ ایسا نہیں ہے مگر یہ کہ ان کا نقصان ہوا۔

(٣٢٦٤٩) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ جَهْمِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ.

(ابن حبان ٦٨٨٩)

(۳۲۶۴۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر کی زبان اور دل میں رکھ دیا ہے۔

(٣٢٦٥٠) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ :حَدَّثَنِي قَبِيصَةُ بْنُ جَابِرٍ ، قَالَ :مَا رَأَيْت رَجُلاً أَعْلَمَ بِاللهِ ، وَلا أَقْرَأَ لِكِتَابِ اللهِ ، وَلا أَفْقَهَ فِي دِينِ اللهِ مِنْ عُمَرَ.

(۳۲۶۵۰) حضرت عبد الملک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت قبیصہ بن جابر رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: میں نے کوئی شخص نہیں دیکھا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ اللہ کو جاننے والا، اور کتاب اللہ کو سب سے زیادہ پڑھنے والا اور اللہ کے دین میں زیادہ سمجھ رکھنے والا ہو۔

(٣٢٦٥١) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :مَا أَظُنُّ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ حُزْنُ عُمَرَ يَوْمَ أُصِيبَ عُمَرُ إلاَّ أَهْلَ بَيْتِ سُوءٍ ، إنَّ عُمَرَ كَانَ أَعْلَمَنَا بِاللهِ وَأَقْرَأَنَا لِكِتَابِ اللهِ وَأَفْقَهَنَا فِي دِينِ اللهِ.

(۳۲۶۵۱) حضرت زید بن وھب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میرا گمان نہیں ہے کہ مسلمانوں کا کوئی گھرانہ ایسا ہو جہاں حضرت عمر کی وفات کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غم داخل نہ ہوا ہو، مگر یہ کہ کوئی برا گھرانہ ہوگا۔ یقیناً حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہم میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھنے والے، اور اللہ کی کتاب کو ہم سب میں زیادہ پڑھنے والے، اور اللہ کے دین کے بارے میں ہم سب سے زیادہ سمجھ رکھنے والے تھے۔

(٣٢٦٥٢) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :إذَا ذُكِرَ الصَّالِحُونَ فَحَيَّ هَلاً بِعُمَرَ ، إنَّ إسْلامَهُ كَانَ نَصْرًا ، وَإِنَّ إمَارَتَهُ كَانَتْ فَتْحًا ، وَايْمُ اللهِ ، مَا أَعْلَمُ عَلَى الأَرْضِ شَيْئًا إلاَّ وَقَدْ وَجَدَ فَقْدَ عُمَرَ حَتَّى الْعِضَاهُ ، وَايْمُ اللهِ إنِّي لأَحْسَبُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَلَكًا يُسَدِّدُهُ وَيُرْشِدُهُ ، وَايْمُ اللهِ إنِّي لأَحْسَبُ الشَّيْطَانَ يَفْرَقُ أَنْ يُحْدِثَ فِي الإِسْلاَمِ فَيَرُدَّ عَلَيْهِ عُمَرُ ، وَايْمُ اللهِ لَوْ أَعْلَمُ أَنَّ كَلْبًا يُحِبُّ عُمَرَ لأَحْبَبْته.

(۳۲۶۵۲) حضرت زر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے نیکوکاروں کا ذکر کیا جاتا تو وہ فوراً حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نعرہ لگاتے۔ اور فرماتے! یقیناً ان کا اسلام مسلمانوں کی مدد تھی اور ان کی خلافت مسلمانوں کی فتح تھی۔ اللہ کی قسم! میں نہیں

جاسکتا زمین پر کسی چیز کو مگر یہ کہ ہر چیز نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کمی محسوس کی یہاں تک کہ کانٹے دار درختوں نے بھی۔ اللہ کی قسم! بلاشبہ میں گمان کرتا تھا کہ ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک فرشتہ ہے جو ان کو سیدھی راہ دکھاتا ہے اور ان کی راہنمائی کرتا ہے۔ اور اللہ کی قسم! بلاشبہ شیطان خوف کھاتا تھا اس بات سے کہ وہ اسلام میں کوئی رخنہ ڈالے اس لیے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو اس پر واپس لوٹا دیں گے۔ اللہ کی قسم! اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کوئی کتا بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے محبت کرتا ہے تو میں اس سے بھی محبت کرنے لگوں۔

(٣٢٦٥٣) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ : إِنَّ عُمَرَ فِي الْجَنَّةِ ، وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَى فِي نَوْمِهِ وَفِي يَقْظَتِهِ فَهُوَ حَقٌّ ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : بَيْنَمَا أَنَا فِي الْجَنَّةِ إِذ رَأَيْت فِيهَا دَارًا ، فَقُلْتُ : لِمَنْ هَذِهِ ؟ فَقِيلَ : لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. (احمد ۲۴۵۔ ابن حبان ۶۸۸۴)

(۳۲۶۵۳) حضرت مصعب بن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً عمر رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ نیند اور بیداری میں دیکھا وہ سب حق ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جنت میں تھا کہ میں نے اس میں ایک گھر دیکھا پس میں نے پوچھا: یہ کس کے لیے ہے؟ تو کہا گیا: عمر بن خطاب کے لیے۔

(٣٢٦٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : دَخَلْت الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِقَصْرٍ مِنْ ذَهَبٍ ، فَقُلْتُ : لِمَنْ هَذَا ؟ قَالُوا : لِشَابٍّ مِنْ قُرَيْشٍ ، فَظَنَنْت أَنِّي أَنَا هُوَ ، فَقُلْتُ : لِمَنْ هُوَ؟ قَالُوا : لِعُمَرَ. (احمد ۱۷۹۔ ابن حبان ۶۸۸۷)

(۳۲۶۵۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یقیناً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے ایک خوبصورت سونے سے بنا ہوا محل دیکھا تو میں نے پوچھا: یہ کس کا گھر ہے؟ فرشتوں نے کہا: قریش کے ایک نوجوان کا۔ پس میں نے گمان کیا کہ یقیناً وہ میں ہی ہوں گا، تو میں نے پوچھا: وہ کون سا نوجوان ہے؟ انہوں نے کہا: عمر بن خطاب۔

(٣٢٦٥٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : دَخَلْت الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا قَصْرٌ مِنْ ذَهَبٍ فَأَعْجَبَنِي حُسْنُهُ ، فَسَأَلْت : لِمَنْ هَذَا ؟ فَقِيلَ لِي : لِعُمَرَ ، فَمَا مَنَعَنِي أَنْ أَدْخُلَهُ إِلاَّ لِمَا أَعْلَمُ مِنْ غَيْرَتِكَ يَا أَبَا حَفْصٍ ، فَبَكَى عُمَرُ ، وَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، عَلَيْكَ أَغَارُ ؟!. (بخاری ۳۲۴۲۔ احمد ۳۳۹)

(۳۲۶۵۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو اس میں میں نے ایک سونے کا محل دیکھا جس کی خوبصورتی مجھے بہت اچھی لگی۔ پس میں نے پوچھا: یہ کس کے لیے ہے؟ تو مجھے بتایا گیا: عمر بن خطاب کے لیے۔ پس مجھے کسی بات نے بھی نہیں روکا اس میں داخل ہونے سے مگر یہ کہ مجھے اے ابو حفص تیری غیرت کا خیال آیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غیرت کھاؤں گا؟!

(۳۲۶۵٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ فِيهَا دَارًا ، أَوْ قَصْرًا ، فَسَمِعْتُ صَوْتًا ، فَقُلْتُ :لِمَنْ هَذَا قِيلَ :لِعُمَرَ ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهَا فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ ، فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَعَلَيْكَ أُغَارُ ؟!. (مسلم ۱۸۶۲۔ احمد ۳۰۹)

(۳۲۶۵٦) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اس میں ایک گھریا محل دیکھا پس میں نے آواز سنی تو میں نے پوچھا: یہ کس کا ہے؟ جواب دیا گیا: عمر بن خطاب کا۔ پھر میں نے اس میں داخل ہونا چاہا تو مجھے تمہاری غیرت یاد آ گئی۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غیرت کھاؤں گا؟!۔

(۳۲۶۵۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :مَرَرْتُ بِقَصْرٍ مِنْ ذَهَبٍ مُشْرِفٍ مُرَبعٍ ، فَقُلْتُ :لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ فَقِيلَ :لِرَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ ، فَقُلْتُ :أَنَا عَرَبِي ، لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ ، قَالُوا :لِرَجُلٍ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ :أَنَا مُحَمَّد ، لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ ، قَالُوا :لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. (ترمذی ۳۶۸۹۔ احمد ۳۵۴)

(۳۲۶۵۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا گزر ایک مربع محل پر سے ہوا جس میں بالا خانہ تھے۔ تو میں نے پوچھا: یہ محل کس کا ہے؟ جواب دیا گیا: اہل عرب میں سے ایک آدمی کا۔ اس پر میں نے کہا: میں بھی عربی ہوں۔ یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے ایک فرد کا۔ میں نے کہا: میں ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا: عمر بن خطاب کا۔

(۳۲۶۵۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إِنِّي لأَحْسَبُ الشَّيْطَانَ يَفْرَقُ مِنْكَ يَا عُمَرُ !. (ترمذی ۳۶۹۰۔ احمد ۳۵۳)

(۳۲۶۵۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا خیال ہے کہ اے عمر! شیطان تجھ سے ڈرتا ہے۔

(۳۲۶۵۹) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ﴿وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ﴾ ، قَالَ :عُمَرُ.

(۳۲۶۵۹) حضرت ابو ہاشم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے قرآن کی اس آیت ﴿وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ﴾ کے بارے میں فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مراد ہیں۔

(۳۲۶٦۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ خَلَفِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ ، قَالَ :رُئِيَ عَلَى عَلِيٍّ بُرْدٌ كَانَ يُكْثِرُ لُبْسَهُ ، قَالَ :فَقِيلَ لَهُ :إِنَّكَ لَتُكْثِرُ لُبْسَ هَذَا الْبُرْدِ ، فَقَالَ :إِنَّهُ كَسَانِيهِ خَلِيلِي وَصَفِيِّي وَصَدِيقِي وَخَاصَّتِي عُمَرُ ، إِنَّ عُمَرَ نَاصَحَ اللَّهَ فَنَصَحَهُ اللَّهُ ، ثُمَّ بَكَى.

(۳۲۶٦۰) حضرت ابو السفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اکثر ایک چادر پہنے دیکھا گیا تو ان سے پوچھا گیا؟ بلاشبہ

آپ رضی اللہ عنہ اکثر یہ چادر پہنتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ میرے بہت قریبی مخلص اور خاص دوست عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے پہنائی تھی۔ یقیناً عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ سے خالص توبہ کی تو اللہ نے ان کی توبہ کو بھی قبول فرمالیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ رونے لگے۔

(٣٢٦٦١) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : مَا زَالَ عُمَرُ جَادًّا جَوَّادًا مِنْ حِينِ قُبِضَ حَتَّى انْتَهَى.

(۳۲۶۶۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلسل سخاوت فرماتے تھے جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تھی یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ کا بھی انتقال ہوگیا۔

(٣٢٦٦٢) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَن عبد الحميد بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، مَا سَلَكْتَ فَجًّا إِلاَّ سَلَكَ الشَّيْطَانُ فَجًّا سِوَاهُ ، يَقُولُهُ لِعُمَرَ.

(بخاری ۳۲۹۴۔ مسلم ۲۲)

(۳۲۶۶۲) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تو (عمر) نہیں کسی راستہ پر چلتا مگر یہ کہ شیطان اس راستہ سے ہٹ کر کسی اور راستہ پر چلا جاتا ہے۔

(٣٢٦٦٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي كَهْمَسٌ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ شَقِيقٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي الأَقْرَعُ شَكَّ كَهْمَسٌ : لاَ أَدْرِي الأَقْرَعُ الْمُؤَذِّنُ هُوَ ، أَوْ غَيْرُهُ ، قَالَ أَرْسَلَ عُمَرُ إِلَى الأُسْقُفِ قَالَ : فَهُوَ يَسْأَلُهُ وَأَنَا قَائِمٌ عَلَيْهِمَا أُظِلُّهُمَا مِنَ الشَّمْسِ ، فَقَالَ لَهُ: هَلْ تَجِدُنَا فِي كِتَابِكُمْ، فَقَالَ: صِفَتَكُمْ وَأَعْمَالَكُمْ، قَالَ: فما تَجِدُنِي، قَالَ : أَجِدُكَ قَرْنًا مِنْ حَدِيدٍ ، قَالَ : فَنَفَطَ عُمَرُ فِي وَجْهِهِ وَقَالَ: قَرْنٌ حَدِيدٌ ؟ قَالَ : أَمِينٌ شَدِيدٌ ، فَكَأَنَّهُ فَرِحَ بِذَلِكَ ، قَالَ : فَمَا تَجِدُ بَعْدِي ؟ قَالَ : خَلِيفَةٌ صِدق يُؤْثِرُ أَقْرَبِيهِ ، قَالَ : يقول عُمَرُ : يَرْحَمُ الله ابن عَفَّان ، قَالَ : فَمَا تَجِدُ بَعْدَهُ ؟ قَالَ : صَدَع من حَدِيد ، قَالَ : وَفِي يَدِ عُمَرَ شَيْءٌ يُقَلِّبُهُ ، قَالَ : فَنَبَذَهُ فَقَالَ: يَا دَفْرَاهُ - مَرَّتَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثًا ، قَالَ: فَلاَ تَقُلْ ذَلِكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَإِنَّهُ خَلِيفَةٌ مُسْلِمٌ وَرَجُلٌ صَالِحٌ، وَلَكِنَّهُ يُسْتَخْلَفُ، وَالسَّيْفُ مَسْلُولٌ ، وَالدَّمُ مُهْرَاقٌ ، قَالَ : ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ ثُمَّ قَالَ : الصَّلاَةَ. (ابو داؤد ۴۶۱۵)

(۳۲۶۶۳) حضرت عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت اقرع رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: حضرت کھمس رحمہ اللہ کو شک تھا فرمایا: میں نہیں جانتا کہ اقرع سے مراد مؤذن ہیں یا کوئی اور...... بہر حال حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قاصد بھیج کر بڑے پادری کو بلا کر پوچھا اس حال میں کہ میں ان دونوں کے پاس کھڑا ہو کر ان دونوں پر سورج کی دھوپ سے سایہ کر رہا تھا، کیا تمہاری کتابوں میں ہمارا ذکر موجود ہے؟ تو اس پادری نے کہا: تمہارے اوصاف اور تمہارے اعمال کا ذکر ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: میرے بارے میں تمہیں کیا کچھ پتہ ہے؟ اس نے کہا: آپ رضی اللہ عنہ کے بارے میں لوہے کے سینگ کا ذکر پاتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے چہرے

میں غصہ کے آثار نمودار ہوئے اور فرمایا: لوہے کا سینگ؟ اس نے کہا: مراد ہے کہ بہت زیادہ امانت دار ہو، تو آپ رضی اللہ عنہ کو اس سے بہت خوشی ہوئی۔ فرمایا: میرے بعد کا کیسے ذکر ہے؟ اس نے کہا: سچا خلیفہ ہوگا جو اپنے قریبی رشتہ داروں کو ترجیح دے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ ابن عفان پر رحم کرے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ان کے بعد کا کیسے ذکر ہے؟ بہت شدید شگاف ہو گا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی جسے آپ رضی اللہ عنہ الٹ پلٹ رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو پھینک دیا اور دو یا تین مرتبہ فرمایا: افسوس ذلیل شخص پر! اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ ایسے مت کہیے۔ یقیناً وہ مسلمان خلیفہ ہوں گے اور نیک آدمی ہوں گے۔ لیکن انہیں خلیفہ بنایا جائے گا اس حال میں کہ تلوار لٹکی ہوئی ہوگی اور خون بہایا جا چکا ہوگا۔ راوی کہتے ہیں پھر آپ رضی اللہ عنہ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: نماز کا وقت ہے۔

(٣٢٦٦٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا الأَشْعَثُ بْنُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْجَرْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ أَنَّ رَجُلاً قَالَ : يَا رَسُولَ الله ! رَأَيْتُ كَأَنَّ دَلْوًا دُلِّيَ مِنَ السَّمَاءِ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ شَرَابًا وَفِيهِ ضَعْفٌ ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ ، ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ.

(۳۲۶۶۴) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بلاشبہ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک ڈول آسمان سے نیچے اترا۔ پس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے! انہوں نے اس کو دونوں کناروں سے پکڑا اور پانی پیا اس حال میں کہ ان میں کمزوری تھی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے اس کو دونوں کناروں سے پکڑ کر پانی پیا یہاں تک کہ وہ سیراب ہو گئے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ انہوں نے بھی اس کے دونوں کناروں کو پکڑ کر پانی پیا یہاں تک کہ وہ سیراب ہو گئے۔

(٣٢٦٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ مَالِكِ الدَّارِ ، قَالَ : وَكَانَ خَازِنَ عُمَرَ عَلَى الطَّعَامِ ، قَالَ : أَصَابَ النَّاسَ قَحْطٌ فِي زَمَنِ عُمَرَ ، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، اسْتَسْقِ لأُمَّتِكَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا ، فَأَتَى الرَّجُلَ فِي الْمَنَامِ فَقِيلَ لَهُ : ائْتِ عُمَرَ فَأَقْرِئْهُ السَّلاَمَ ، وَأَخْبِرْهُ أَنَّكُمْ مُسْتَقِيمُونَ وَقُلْ لَهُ : عَلَيْكَ الْكَيْسُ ، عَلَيْكَ الْكَيْسُ ، فَأَتَى عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ فَبَكَى عُمَرُ ، ثُمَّ قَالَ : يَا رَبِّ لاَ آلُو إِلاَّ مَا عَجَزْتُ عَنْهُ.

(۳۲۶۶۵) حضرت مالک الدار رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے شعبہ طعام میں خزانچی تھے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں لوگ قحط سالی میں مبتلا ہو گئے پس ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر حاضر ہو کر یوں کہنے لگا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اپنی امت کے لیے پانی طلب کیجئے وہ ہلاک ہو گئی ہے! تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس آدمی کو خواب میں نظر آئے اور اس سے کہا: عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر اسے میرا اسلام کہو اور اسے بتاؤ کہ لوگ سیراب ہونے کی جگہ میں ہیں، اور اس سے کہو: تم پر دانشمندی لازم ہے۔ تم پر دانشمندی لازم ہے۔ پس وہ آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس خواب کی خبر دی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے

پھر فرمایا: اے میرے پروردگار! کوئی کوتاہی نہیں مگر میں اس سے عاجز آ گیا۔

(٣٢٦٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لَوْ وُضِعَ عِلْمُ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فِي كِفَّةٍ وَوُضِعَ عِلْمُ عُمَرَ فِي كِفَّةٍ لَرَجَحَ بِهِمْ عِلْمُ عُمَرَ.

(۳۲۶۶۶) حضرت شقیق ویلیٹیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: اگر عرب کے زندہ لوگوں کا علم ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور حضرت عمر رضی اللہ کا علم دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو حضرت عمر رضی اللہ کا علم ان سب پر بھاری ہوگا۔

(٣٢٦٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالُوا : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ كِتَابُك بِيَدِكَ وَشَفَاعَتُك بِلِسَانِكَ ، أَخْرَجَنَا عُمَرُ مِنْ أَرْضِنَا فَارْدُدْنَا إِلَيْهَا ، فَقَالَ لَهُمْ عَلِيٌّ وَيْحَكُمْ ، إِنَّ عُمَرَ كَانَ رَشِيدَ الأَمْرِ ، وَلا أُغَيِّرُ شَيْئًا صَنَعَهُ عُمَرُ ، قَالَ الأَعْمَشُ ، فَكَانُوا يَقُولُونَ : لَوْ كَانَ فِي نَفْسِهِ عَلَى عُمَرَ شَيْءٌ لاغْتَنَمَ هَذَا عَلِيٌّ.

(۳۲۶۶۷) حضرت سالم ویلیٹیڈ فرماتے ہیں کہ اہل نجران نے حضرت علی رضی اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر درخواست کی: اے امیر المؤمنین! آپ رضی اللہ کا اپنا ہاتھ سے حکم لکھنا اور اپنی زبان سے شفاعت کرنا احسان ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ نے ہمیں ہماری زمین سے نکال دیا تھا۔ آپ رضی اللہ ہمیں واپس وہاں بھیج دیں۔ تو حضرت علی رضی اللہ نے ان سے فرمایا: تمہارے لیے ہلاکت ہو یقیناً حضرت عمر رضی اللہ صحیح معاملہ پر قائم تھے۔ اور میں ہرگز اس چیز کو نہیں بدلوں گا جو حضرت عمر رضی اللہ نے فیصلہ کیا تھا۔ حضرت اعمش ویلیٹیڈ نے فرمایا: پس وہ لوگ کہتے تھے۔ اگر ان کے دل میں حضرت عمر رضی اللہ کے بارے میں تھوڑی سی بھی ناراضگی ہوتی تو وہ اس موقع سے ضرور فائدہ اٹھاتے۔

(٣٢٦٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ عَمَّنْ أَخْبَرَهُ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ حِينَ قَدِمَ الْكُوفَةَ : مَا قَدِمْتُ لأُحُلَّ عُقْدَةً شَدَّهَا عُمَرُ.

(۳۲۶۶۸) امام شعبی ویلیٹیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ جب کوفہ آئے تو فرمایا: میں اس لیے آیا کہ حضرت عمر رضی اللہ نے جو گرہ لگائی ہے۔ اس کو کھولوں۔

(٣٢٦٦٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنِ الصَّقْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ الْجِنَّ بَكَتْ عَلَى عُمَرَ قَبْلَ أَنْ يُقْتَلَ بِثَلاثٍ ، فَقَالَتْ :

أَبَعْدَ قَتِيلٍ بِالْمَدِينَةِ أَصْبَحَتْ لَهُ الأَرْضُ تَهْتَزُّ الْعِضَاهُ بِأَسْوُقِ.

جَزَى اللَّهُ خَيْرًا مِنْ أَمِيرٍ وَبَارَكَتْ يَدُ اللهِ فِي ذَاكَ الأَدِيمِ الْمُمَزَّقِ.

فَمَنْ يَسْعَ ، أَوْ يَرْكَبْ جَنَاحَيْ نَعَامَةٍ لِيُدْرِكَ مَا اسديت بِالأَمْسِ يُسْبَقِ.

قَضَيْتَ أُمُورًا ثُمَّ غَادَرْتَ بَعْدَهَا بَوَائِقَ فِي أَكْمَامِهَا لَمْ تُفَتَّقِ.

وَمَا كُنْتُ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ وَفَاتُهُ بِكَفَّيْ سَبَنْتَى أَخْضَرِ الْعَيْنِ مُطْرِقِ

(۳۲۶۶۹) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ جن بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے سے تین دن قبل رو پڑے اور یہ اشعار کہے: (ترجمہ) مدینہ منورہ میں شہید ہونے والے کی جدائی پر زمین اپنے عضاء نامی درخت کے ساتھ کانپ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کے جسم میں برکت عطا فرمائے۔ اگر کوئی سواری پر سوار ہو کر آپ کے کارناموں کو دہرانا چاہے تو ایسا نہیں کر سکتا۔ آپ کے فیصلے خوشوں کے پھل کی طرح عمدہ ہیں۔ مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ ان کی وفات نیلی آنکھوں والے مکار درندے (ابولؤلؤ) کے ہاتھوں ہوگی۔

(۳۲۶۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلانِ إِلَى عَبْدِ اللهِ ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، كَيْفَ تَقْرَأُ هَذِهِ الآيَةَ ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ مَنْ أَقْرَأَكَ ؟ قَالَ : أَبُو حَكِيمٍ الْمُزَنِيّ ، وَقَالَ لِلآخَرِ : مَنْ أَقْرَأَكَ ؟ قَالَ : أَقْرَأَنِي عُمَرُ ، قَالَ : اقْرَأْ كَمَا أَقْرَأَكَ عُمَرُ ، ثُمَّ بَكَى حَتَّى سَقَطَتْ دُمُوعُهُ فِي الْحَصَا ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ عُمَرَ كَانَ حِصْنًا حَصِينًا عَلَى الإِسْلامِ ، يَدْخُلُ فِيهِ ، وَلا يَخْرُجُ مِنْهُ ، فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ انْثَلَمَ الْحِصْنُ فَهُوَ يَخْرُجُ مِنْهُ وَلا يَدْخُلُ فِيهِ.

(۳۲۶۷۰) حضرت زید بن وھب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دو آدمی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر ان دونوں میں سے ایک کہنے لگا: آپ اس آیت کو کیسے پڑھتے ہیں؟ تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: تمہیں یہ آیت کس نے پڑھائی؟ اس نے کہا: حضرت ابو حکیم المزنی نے۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے دوسرے سے پوچھا: تمہیں یہ آیت کس نے پڑھائی؟ اس نے کہا: مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم پڑھو جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمہیں پڑھایا، پھر رونے لگے یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ کے آنسو کنکریوں پر گرنے لگے۔ پھر فرمایا: بلاشبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام کے مضبوط و مستحکم قلعہ تھے جس میں اسلام داخل ہوا اور ان سے نکلا نہیں۔ پس جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو اس قلعہ میں شگاف پڑ گیا پس وہ اس سے نکل گیا اور اس میں داخل نہیں ہوا۔

(۳۲۶۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، أَنَّهُ كَانَتْ فِي يَدِهِ قَنَاةٌ يَمْشِي عَلَيْهَا ، وَكَانَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ : وَاللهِ لَوْ أَشَاءُ أَنْ تَنْطِقَ قَنَاتِي هَذِهِ لَنَطَقَتْ ، لَوْ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِيزَانًا مَا كَانَ فِيهِ مِيطُ شَعْرَةٍ.

(۳۲۶۷۱) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عثمان رحمہ اللہ کے ہاتھ میں ایک لکڑی ہوتی تھی۔ جس کی مدد سے وہ چلتے تھے اور اکثر یوں فرماتے تھے: اگر اللہ چاہے کہ میری لاٹھی بولے تو یہ ضرور بولتی۔ آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ترازو ہوتے تو پھر بال برابر بھی ناانصافی نہ ہوتی۔

(۳۲۶۷۲) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ : خَطَبَ عُمَرُ وَالْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ امْرَأَةً ، فَأَنْكَحُوا الْمُغِيرَةَ وَتَرَكُوا عُمَرَ ، أو قَالَ : رَدُّوا عُمَرَ ، قَالَ : فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

لَقَدْ تَرَکُوا ، أَوْ رَدُّوا خَیْرَ ہَذِہِ الأُمَّۃِ.

(۳۲۶۷۲) حضرت سلیمان ریلیٹیز فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن ریلیٹیز کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کی طرف پیغام نکاح بھیجا تو اس کے اہل خانہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے اس عورت کا نکاح کر دیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا یا راوی نے یوں کہا: کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیغام کو رد کر دیا۔ تو اس پر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: البتہ تحقیق انہوں نے اس امت کے بہترین شخص کو چھوڑا یا فرمایا: رد کیا۔

(۳۲۶۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ ، عَنْ یُونُسَ ، قَالَ : کَانَ الْحَسَنُ رُبَّمَا ذُکِرَ عُمَرَ ، فَقَالَ : وَاللهِ مَا کَانَ بِأَوَّلِہِمْ إِسْلاَمًا ، وَلاَ أَفْضَلِہِمْ نَفَقَۃً فِی سَبِیلِ اللهِ ، وَلَکِنَّہُ غَلَبَ النَّاسَ بِالزُّہْدِ فِی الدُّنْیَا وَالصَّرَامَۃِ فِی أَمْرِ اللهِ ، وَلاَ یَخَافُ فِی اللهِ لَوْمَۃَ لاَئِمٍ.

(۳۲۶۷۳) حضرت یونس ریلیٹیز فرماتے ہیں کہ حضرت حسین ریلیٹیز کبھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے تو فرماتے: اللہ کی قسم اگر چہ وہ پہلے اسلام لانے والوں میں سے نہیں تھے اور نہ ہی اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے والوں میں زیادہ افضل تھے لیکن وہ دنیا سے بے رغبتی میں لوگوں پر غالب تھے۔ اور اللہ کے دین کے معاملہ میں سخت مزاج تھے۔ اور اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے تھے۔

(۳۲۶۷۴) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ أَبِی بُکَیْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَۃُ ، عَنْ قَیْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِہَابٍ ، قَالَ : کُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ السَّکِینَۃَ تَنْزِلُ عَلَی لِسَانِ عُمَرَ. (طبرانی ۸۲۰۲)

(۳۲۶۷۴) حضرت قیس بن مسلم ریلیٹیز فرماتے ہیں کہ حضرت طارق بن شہاب ریلیٹیز نے ارشاد فرمایا: ہم لوگ آپس میں یوں بات کرتے تھے کہ بلا شبہ سکینہ ورحمت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر نازل ہوتی ہے۔

(۳۲۶۷۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَۃَ، قَالَ: قَالَ سَعْدٌ: أَمَا وَاللهِ، مَا کَانَ بِأَقْدَمِنَا إِسْلاَمًا وَلَکِنْ قَدْ عَرَفْت بِأَیِّ شَیْءٍ فَضَلَنَا، کَانَ أَزْہَدَنَا فِی الدُّنْیَا، یَعْنِی عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ.

(۳۲۶۷۵) حضرت ابو سلمہ ریلیٹیز فرماتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بہر حال اللہ کی قسم! اگر چہ وہ ہم میں اسلام کے اعتبار سے زیادہ قدیم نہیں تھے لیکن میں نے ان کو ہر چیز میں افضل پایا وہ ہم لوگوں میں سب سے زیادہ دنیا سے بے رغبت تھے۔ یعنی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ۔

(۳۲۶۷۶) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِیسَ ، عَنْ إِسْمَاعِیلَ ، عَنْ زُبَیْدٍ ، قَالَ : لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا بَکْرٍ الْوَفَاۃُ أَرْسَلَ إِلَی عُمَرَ لِیَسْتَخْلِفَہُ ، قَالَ : فَقَالَ النَّاسُ : اسْتَخْلَفْت عَلَیْنَا فَظًّا غَلِیظًا ، فَلَوْ مَلَکَنَا کَانَ أَفَظَّ وَأَغْلَظَ ، مَاذَا تَقُولُ لِرَبِّکَ إِذَا أَتَیْتہ وَقَدِ اسْتَخْلَفْت عَلَیْنَا ، قَالَ : أَتُخَوِّفُونِی بِرَبِّی ، أَقُولُ : اللَّہُمَّ أَمَّرْت عَلَیْہِمْ خَیْرَ أَہْلِکَ.

(۳۲۶۷۶) حضرت اسماعیل ریلیٹیز فرماتے ہیں کہ حضرت زبید ریلیٹیز نے ارشاد فرمایا: جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت

قریب ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے قاصد بھیج کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا تا کہ ان کو خلیفہ بنا دیں۔ تو لوگ کہنے لگے! آپ رضی اللہ عنہ ہم پر سخت مزاج کو خلیفہ بنا دیں گے۔ پس اگر وہ ہمارے مالک ہو گئے تو وہ مزید سخت شدید مزاج والے ہو جائیں گے۔ آپ رضی اللہ عنہ اپنے رب کو کیا جواب دیں گے جب آپ ان کے پاس جائیں گے کہ آپ نے ان کو ہم پر خلیفہ بنا دیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم لوگ مجھے میرے رب سے خوف دلاتے ہو؟! میں جواب دوں گا: اے اللہ! میں نے ان لوگوں پر تیرے سب سے بہترین بندے کو امیر بنا دیا۔

(۳۲۶۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ أَبِي مَعْرُوفٍ الْمَوْصِلِيِّ ، قَالَ : لَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ سَمِعْنَا صَوْتًا :

لِيَبْكِ عَلَى الإِسْلاَمِ مَنْ كَانَ بَاكِيًا ۔۔۔ فَقَدْ أَوْشَكُوا هَلْكَى ، وَمَا قَدُمَ الْعَهْدُ
وَأَدْبَرَتِ الدُّنْيَا وَأَدْبَرَ خَيْرُهَا ۔۔۔ وَقَدْ مَلَّهَا مَنْ كَانَ يُوقِنُ بِالْوَعْدِ

(۳۲۶۷۷) حضرت معروف بن ابی معروف الموصلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی تو ہم لوگوں نے ایک آواز سنی جو یہ اشعار پڑھ رہی تھی: (ترجمہ) اسلام پر ہر رونے والے کو رونا چاہیے۔ وہ ہلاکت کے قریب پہنچ گئے۔ وہ ابھی بہت زمانہ نہیں گزرا۔ دنیا ختم ہوگئی اور دنیا کا بہترین شخص چلا گیا۔ جو اس کے وعدوں کا یقین رکھتا تھا آج پریشان ہے۔

(۳۲۶۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : دَخَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى عُمَرَ حِينَ طُعِنَ ، فَقَالَ لَهُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنْ كَانَ إِسْلاَمُك لَنَصْرًا ، وَإِنْ كَانَتْ إِمَارَتُك لَفَتْحًا ، وَاللهِ لَقَدْ مَلأْتِ الأَرْضَ عَدْلاً حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَيْنِ لَيَتَنَازَعَانِ فَيَنْتَهِيَانِ إِلَى أَمْرِكَ ، قَالَ عُمَرُ : أَجْلِسُونِي ، فَأَجْلَسُوهُ ، قَالَ : رُدَّ عَلَيَّ كَلاَمُك ، قَالَ : فَرَدَّهُ عَلَيْهِ ، قَالَ : فَتَشْهَدُ لِي بِهَذَا الْكَلاَمِ يَوْمَ تَلْقَاهُ ، قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَسَرَّ ذَلِكَ عُمَرَ وَفَرِحَ.

(۳۲۶۷۸) حضرت عبد اللہ بن عبید بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ مارا گیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور آپ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے امیر المؤمنین: یقیناً آپ کا اسلام مسلمانوں کی مدد ثابت ہوا، اور آپ کی خلافت مسلمانوں کی فتح۔ اللہ کی قسم! آپ رضی اللہ عنہ نے زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیا۔ یہاں تک کہ اگر دو آدمیوں کے درمیان جھگڑا ہوتا تو وہ دونوں آپ کی طرف اپنا معاملہ سونپ دیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگو مجھے بٹھا دو۔ پس لوگوں نے ان کو بٹھایا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ پر دوبارہ اپنی بات دہراؤ۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے دوبارہ اپنی بات دہرائی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم اس بات کی اس دن گواہی دو گے جب تم اپنے رب سے ملو گے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں۔ اس بات سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسرور ہوئے اور بہت خوش ہوئے۔

(۳۲۶۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَرْدَانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأَصْحَابِهِ :مَنْ شَهِدَ مِنْكُمْ جِنَازَةً ، قَالَ عُمَرُ أَنَا :قَالَ :مَنْ عَادَ مِنْكُمْ مَرِيضًا ، قَالَ عُمَرُ :أَنَا ، قَالَ :مَنْ تَصَدَّقَ ، قَالَ عُمَرُ :أَنَا ، قَالَ :مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ صَائِمًا ، قَالَ عُمَرُ :أَنَا ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :وَجَبَتْ وَجَبَتْ.

(۳۲۶۷۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا: تم میں سے کون جنازہ میں حاضر ہوا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کس نے مریض کی عیادت کی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کس نے صدقہ دیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کس نے روزے کی حالت میں صبح کی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت واجب ہو گئی، جنت واجب ہوگئی۔

(۳۲۶۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :مَرَّ عُمَرُ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَعَائِشَةُ وَهُمَا يَأْكُلاَنِ حَيْسًا ، فَدَعَاهُ فَوَضَعَ يَدَهُ مَعَ أَيْدِيهِمَا ، فَأَصَابَتْ يَدُهُ يَدَ عَائِشَةَ ، فَقَالَ :أَوَّهْ ، لَوْ أُطَاعُ فِي هَذِهِ وَصَوَاحِبِهَا مَا رَأَتْهُنَّ أَعْيُنٌ ، وَذَلِكَ قَبْلَ آيَةِ الْحِجَابِ ، قَالَ : فَنَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ. (بخاری ۱۰۵۳۔ نسائی ۱۱۴۱۹)

(۳۲۶۸۰) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گزر ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ہوا اس حال میں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں۔ اور آپ دونوں حلوہ کھا رہے تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی بلا لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کے ہاتھوں کے ساتھ ہی اپنا ہاتھ ڈالا تو آپ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ سے ٹکرا گیا اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اوہ! اگر اس کے اور اس کے ساتھیوں کے معاملہ میں میری بات مانی جاتی تو اس کو اور اس کے ساتھیوں کو کوئی آنکھ بھی نہ دیکھ سکتی۔ یہ حجاب کا حکم اترنے سے پہلے کا واقعہ تھا۔ پس اس پر آیت نازل ہوگئی۔

(۳۲۶۸۱) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :جَاءَ عَلِيٌّ إِلَى عُمَرَ وَهُوَ مُسَجًّى ، فَقَالَ :مَا عَلَى وَجْهِ الأَرْضِ أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ بِصَحِيفَتِهِ مِنْ هَذَا الْمُسَجَّى.

(۳۲۶۸۱) حضرت جعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد نے ارشاد فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ وہ چادر سے ڈھکے ہوئے تھے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کرہ زمین پر کوئی شخص نہیں جو میرے نزدیک پسندیدہ ہو اس ڈھکے ہوئے شخص سے کہ میں چاہتا ہوں کہ اللہ سے اس کے نامہ اعمال کے ساتھ ملوں۔

(۳۲۶۸۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ يَعْقُوبَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّ جِبْرِيلَ ، قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَقْرِءْ عُمَرَ السَّلاَمَ وَأَخْبِرْهُ ، أَنَّ رِضَاهُ حُكْمٌ وَغَضَبَهُ عِزٌّ. (ابن عدی ۲۶۱)

(۳۲۶۸۲) حضرت سعید بن جبیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سلام کہیے: اور انہیں خبر دیجئے کہ یقیناً ان کی رضا ہی فیصلہ ہے اور ان کا غصہ معزز ہے۔

(۳۲٦۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الصَّلْتُ بْنُ بَهْرَامُ ، عَنْ سَيَّارٍ أَبِي الْحَكَمِ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمَّا ثَقُلَ أَطْلَعَ رَأْسَهُ إِلَى النَّاسِ مِنْ كُوَّةٍ ، فَقَالَ :يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ عَهِدْت عَهْدًا ، أَفَتَرْضَوْنَ بِهِ فَقَامَ النَّاسُ فَقَالُوا :قَدْ رَضِينَا ، فَقَامَ عَلِيٌّ ، فَقَالَ :لاَ نَرْضَى إِلاَّ أَنْ يَكُونَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، فَكَانَ عُمَرَ.

(۳۲۶۸۳) حضرت صلت بن بھرام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سیار ابوالحکم ؒ نے ارشاد فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیماری جب بڑھ گئی تو وہ روشن دان سے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے: اے لوگو! میں نے ایک فیصلہ کیا ہے کیا تم لوگ اس سے خوش ہوے؟ پس لوگ کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ ہم راضی نہیں ہوں گے مگر یہ کہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہوں۔ تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی تھے۔

(۳۲٦۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، قَالَ :سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ :مَا كَانَ الإِسْلاَمُ فِي زَمَانِ عُمَرَ إِلاَّ كَالرَّجُلِ الْمُقْبِلِ مَا يَزْدَادُ إِلاَّ قُرْبًا ، فَلَمَّا قُتِلَ عُمَرُ كَانَ كَالرَّجُلِ الْمُدْبِرِ مَا يَزْدَادُ إِلاَّ بُعْدًا.

(۳۲۶۸۴) حضرت ربعی ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ نہیں تھا اسلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مگر پذیرائی حاصل کرنے والے آدمی کی طرح روز بروز جس کی پذیرائی میں اضافہ ہو رہا ہو۔ پس جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو وہ ہو گیا پیچھے جانے والی آدمی کی طرح جو روز بروز دور ہوتا جا رہا ہو۔

(۳۲٦۸٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ شِمْرٍ ، قَالَ :لَكَأَنَّ عِلْمَ النَّاسِ كَانَ مَدْسُوسًا فِي جُحْرٍ مَعَ عِلْمِ عُمَرَ.

(۳۲۶۸۵) حضرت اعمش ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شمر نے ارشاد فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے علم کے سامنے لوگوں کا علم ایک سوراخ میں چھپا ہوا تھا۔

(۱۷) ما ذکر فِي فضلِ عثمان بنِ عفّان رضی الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان کی فضیلت میں ذکر کی گئی ہیں

(۳۲٦۸٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ جَاوَانَ ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ :قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَجَاءَ عُثْمَان فَقِيلَ :هَذَا عُثْمَان ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ مُلَيَّةٌ لَهُ صَفْرَاءُ قَدْ قَنَّعَ بِهَا رَأْسَهُ ، قَالَ :هَاهُنَا عَلِيٌّ ، قَالُوا :نَعَمْ ، قَالَ :هَاهُنَا طَلْحَةُ ، قَالُوا :نَعَمْ ، قَالَ هَاهُنَا الزُّبَيْرُ ، قَالُوا :نَعَمْ ، قَالَ :هَاهُنَا سَعْدٌ ، قَالُوا :نَعَمْ ،

قَالَ : أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِى لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ، أَتَعْلَمُونَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ يَبْتَاعُ مِرْبَدَ بَنِى فُلَانٍ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ، فَابْتَعْته بِعِشْرِينَ أَلْفًا ، أَوْ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ أَلْفًا ، فَأَتَيْت النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ : قَدِ ابْتَعْته ، فَقَالَ : اجْعَلْهُ فِي مَسْجِدِنَا وَأَجْرُهُ لَكَ ، قَالَ : فَقَالُوا : اللَّهُمَّ نَعَمْ ، قَالَ : أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِى لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ، أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ يَبْتَاعُ رُومَةَ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ، فَابْتَعْتها بِكَذَا وَكَذَا ، ثُمَّ أَتَيْته ، فَقُلْتُ : قَدِ ابْتَعْتهَا ، فَقَالَ : اجْعَلْهَا سِقَايَةً لِلْمُسْلِمِينَ وَأَجْرُهَا لَكَ ، قَالَ : قَالُوا : اللَّهُمَّ نَعَمْ ، قَالَ : أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِى لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ، أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ فِي وُجُوهِ الْقَوْمِ ، فَقَالَ : مَنْ جَهَّزَ هَؤُلَاءِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ، يَعْنِى جَيْشَ الْعُسْرَةِ ، فَجَهَّزْتُهُمْ حَتَّى لَمْ يَفْقِدُوا عِقَالاً ، وَلَا خِطَامًا ، قَالُوا : اللَّهُمَّ نَعَمْ ، قَالَ : قَالَ : اللَّهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثًا. (احمد ۷۰۔ ابن حبان ۶۹۲۰)

(۳۲۶۸۶) حضرت عمر بن جاوان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت احنف بن قیس رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ہم لوگ مدینہ میں تھے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ کہا گیا کہ یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ داخل ہوئے اس حال میں کہ آپ رضی اللہ عنہ پر زرد رنگ کی چادر تھی جس سے آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا سر ڈھانپا ہوا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہاں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہاں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہاں حضرت سعد رضی اللہ عنہ ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو قسم دے کر پوچھتا ہوں اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں کہ کیا تم لوگ جانتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو جو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص فلاں قبیلہ کے اونٹ کا باڑا خریدے گا تو اللہ اس کی مغفرت فرمادیں گے تو میں نے وہ باڑا بیس ہزار یا پچیس ہزار میں خریدا۔ پھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: تحقیق میں نے وہ باڑا خرید لیا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس جگہ کو ہماری مسجد کے لیے وقف کر دو اور اس کا اجر و ثواب تمہیں ملے گا؟ راوی کہتے ہیں: ان سب حضرات نے یک زبان ہو کر کہا: اللہ کی قسم! ایسی ہی بات ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو قسم دیتا ہوں اس اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں: کیا تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے متعلق جانتے ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص رومہ میٹھے پانی کا کنواں خریدے گا تو اللہ اس کی مغفرت فرمادیں گے۔ تو میں نے اس کنویں کو اتنے اور اتنے روپوں میں خریدا، پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا: تحقیق میں نے اس کو خرید لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے مسلمانوں کے پینے کے لیے وقف کر دو اور اس کا اجر تمہیں ملے گا؟

راوی کہتے ہیں: ان سب حضرات نے یک زبان ہو کر فرمایا: اللہ کی قسم! ایسی ہی بات ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو قسم دے کر پوچھتا ہوں اس اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کیا تم لوگ رسول

اللہ ﷺ کے اس فرمان کو جانتے ہو جو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس حال میں کہ آپ ﷺ لوگوں کے چہرے کی طرف دیکھ رہے تھے۔ کہ کون شخص ہے جو ان لوگوں کے سفر کا سامان مہیا کرے گا۔ اللہ اس شخص کی مغفرت فرما دیں گے۔ یعنی غزوہ تبوک میں۔ تو میں نے ان سب کے لیے سامان مہیا کیا یہاں تک کہ ان لوگوں کو اونٹ کی نکیل اور اونٹ کے پیر کی رسی کی بھی کمی نہیں ہوئی؟۔ ان سب حضرات نے یک زبان ہو کر فرمایا: اللہ کی قسم! ایسی ہی بات ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ فرمایا: اے اللہ! تو گواہ رہ۔

(۳۲۶۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي هَرَم بْنُ الْحَارِثِ وَأُسَامَةُ بْنُ خُرَيم وَكَانَا يُغَازِيَانِ فَحَدَّثَانِي حَدِيثًا ، وَلَا يَشْعُرُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَّ صَاحِبَهُ حَدَّثَنِيهِ عَنْ مُرَّةَ الْبُهْزِيِّ ، قَالَ : بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ : كَيْفَ تَصْنَعُونَ فِي فِتْنَةٍ تَثُورُ فِي أَقْطَارِ الأَرْضِ كَأَنَّهَا صَيَاصِي بقر ، قَالُوا : فَنَصْنَعُ مَاذَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ : عَلَيْكُمْ بِهَذَا وَأَصْحَابِهِ ، قَالَ : فَأَسْرَعْت حَتَّى عَطَفْت عَلَى الرَّجُلِ ، فَقُلْتُ : هَذَا يَا نَبِيَّ اللهِ ، قَالَ : هَذَا فَإِذَا هُوَ عُثْمَان. (احمد ۳۳۔ ابن حبان ۶۹۱۴)

(۳۲۶۸۷) حضرت مرۃ البھزی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس درمیان کہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک دن مدینہ کی گلیوں میں سے ایک گلی میں تھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کا کیا حال ہوگا اس فتنہ میں جو اطراف زمین میں پھوٹ پڑے گا گویا کہ وہ گائے کے دو سینگوں کی طرح ہوگا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم لوگ اس صورت میں کیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں پر لازم ہے اس شخص کی اور اس کی جماعت کی پیروی کرنا۔ راوی کہتے ہیں: پس میں نے جلدی کی یہاں تک کہ میں اس آدمی کے پاس پہنچ گیا پھر میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی ﷺ! یہ شخص؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہی شخص ہے۔ تو وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

(۳۲۶۸۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا ، فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ ، فَقَالَ : هَذَا وَأَصْحَابُهُ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدَى فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ فَأَخَذَ بِمَنْكِبَيْهِ وَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : هَذَا ، قَالَ : نَعَمْ ، فَإِذَا هُوَ عُثْمَان. (ابن ماجه ۱۱۱۔ احمد ۲۴۳)

(۳۲۶۸۸) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فتنہ کا ذکر فرمایا: اور اس کو بہت قریب بتلایا۔ پھر ایک شخص گزرا جس کا سر چادر میں چھپا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس دن یہ شخص اور اس کی جماعت ہدایت پر ہوگی۔ پس ایک آدمی اس کے پیچھے گیا اور اس کو کندھے سے پکڑ کر اس کا چہرہ رسول اللہ ﷺ کی طرف پھیرا اور پوچھا: یہ شخص؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! پس وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

(۳۲۶۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، قَالَ : لَمَّا قُتِلَ عُثْمَان قَامَ خُطَبَاءُ بِإِيلِيَاءَ فَقَامَ مِنْ آخِرِهِمْ

رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ ، فَقَالَ : لَوْلَا حَدِيثٌ سَمِعْته مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُمْت ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ فِتْنَةً أَحْسَبُهُ ، قَالَ : فَقَرَّبَهَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هَذَا وَأَصْحَابُهُ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْحَقِّ ، فَانْطَلَقْت فَأَخَذْت بِمَنْكِبَيْهِ ، فَأَقْبَلْت بِوَجْهِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ : هَذَا ، فَقَالَ : نَعَمْ ، فَإِذَا هُوَ عُثْمَان. (احمد ۲۳۵)

(۳۲۶۸۹) حضرت ابو قلابہ ؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عثمان ؓ کو شہید کر دیا گیا تو ایلیاء مقام پر بہت سے خطیبوں نے خطاب کیا پس ان کے آخر میں نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی جن کا نام کعب بن مرہ ؓ تھا وہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: اگر یہ حدیث میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے نہ سنی ہوتی تو میں کبھی کھڑا نہ ہوتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فتنہ کا ذکر کیا۔ میرا گمان ہے کہ اس کو بہت قریب بتلایا تو ایک آدمی جس کا سر چادر سے چھپا ہوا تھا وہ گزرا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس دن یہ شخص اور اس کی جماعت حق پر ہوگی۔ پس میں اس شخص کے پیچھے گیا پھر میں نے اس کو کندھوں سے پکڑ کر رسول اللہ ﷺ کی طرف اس کے چہرے کو پھیرا اور پوچھا: یہ شخص؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ پس وہ حضرت عثمان ؓ تھے۔

(۳۲۶۹۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْمُثَنَّى ، قَالَ : سَمِعْتُ جَدِّي رِيَاحَ بْنَ الْحَارِثِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول : عُثْمَان فِي الْجَنَّةِ.

(۳۲۶۹۰) حضرت سعید بن زید ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ عثمان جنت میں ہیں۔

(۳۲۶۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَصْدَقُ أُمَّتِي حَيَاءً عُثْمَان.

(۳۲۶۹۱) حضرت ابو قلابہ ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سب سے زیادہ حیادار عثمان ؓ ہیں۔

(۳۲۶۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ أَنَّ رَجُلاً مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ كَانَ عَلَى صَنْعَاءَ ، فَلَمَّا جَائَهُ قَتْلُ عُثْمَانَ بَكَى فَأَطَالَ الْبُكَاءَ ، فَلَمَّا أَفَاقَ ، قَالَ : الْيَوْمَ انْتُزِعَتِ النُّبُوَّةُ ، أَوْ قَالَ : خِلاَفَةُ النُّبُوَّةِ وَصَارَتْ مُلْكًا وَجَبْرِيَّةً ، مَنْ غَلَبَ عَلَى شَيْءٍ أَكَلَهُ.

(۳۲۶۹۲) حضرت ابو قلابہ ؒ فرماتے ہیں کہ قریش کا ایک آدمی جس کو ثمامہ کہتے تھے؛ وہ صنعاء میں تھا جب اس کو حضرت عثمان ؓ کے قتل کی خبر پہنچی پس وہ رونے لگا اور کافی دیر تک روتا رہا۔ جب وہ خاموش ہوا تو کہنے لگا۔ آج نبوت یا نبوت کی خلافت چھین لی گئی۔ اور بادشاہت اور ظلم ہوگا۔ جو جس چیز پر غالب آئے گا اس کو کھا جائے گا۔

(۳۲۶۹۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ ، قَالَ :

قَالَتْ عَائِشَةُ : كَانَ عُثْمَانُ أَحْصَنَهُمْ فَرْجًا وَأَوْصَلَهُمْ لِلرَّحِمِ.

(۳۲۶۹۳) حضرت موسیٰ بن طلحہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ ؓ نے ارشاد فرمایا: حضرت عثمان ؓ سب سے زیادہ شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے اور سب سے زیادہ صلہ رحمی فرمانے والے تھے۔

(٣٢٦٩٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ عُثْمَانَ حَمَلَ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ عَلَى أَلْفِ بَعِيرٍ إِلاَّ سَبْعِينَ كَمَّلَهَا خَيْلاً.

(۳۲۶۹۴) حضرت سعید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ بلاشبہ حضرت عثمان ؓ نے غزوہ تبوک میں مجاہدین کو ستر کم ایک ہزار اونٹوں پر سوار کیا۔ اور ہزار کے عدد کو ستر گھوڑوں سے مکمل کیا۔

(٣٢٦٩٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ حِينَ اسْتُخْلِفَ عُثْمَان : مَا أَلَوْنَا عَنْ أَعْلاَهَا ، ذَا فُوْقٍ.

(۳۲۶۹۵) حضرت عبداللہ بن سنان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان ؓ کو جب خلیفہ بنا دیا گیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: ہم نے اپنے میں سے سب سے بلند مرتبہ کو منتخب کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

(٣٢٦٩٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ يَقُولُ حِينَ بُويِعَ عُثْمَان : مَا أَلَوْنَا عَنْ أَعْلَى ذَا فُوْقٍ.

(۳۲۶۹۶) حضرت عثمان ؓ سے بیعت کر لی گئی تو حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کو میں نے یوں فرماتے ہوئے سنا کہ ہم لوگوں نے اپنے میں سب سے بلند مرتبہ کو منتخب کرنے میں کچھ کمی نہیں کی۔

(٣٢٦٩٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي الْمَلِيحِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : لَوْ أَنَّ النَّاسَ اجْتَمَعُوا عَلَى قَتْلِ عُثْمَانَ لَرُجِمُوا بِالْحِجَارَةِ كَمَا رُجِمَ قَوْمُ لُوطٍ.

(۳۲۶۹۷) حضرت ابو الملیح ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے ارشاد فرمایا: اگر سب لوگ حضرت عثمان ؓ کے قتل پر یکجا ہو جاتے تو ان پر ایسے ہی پتھر برسائے جاتے جیسا کہ قوم لوط پر برسائے گئے تھے۔

(٣٢٦٩٨) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجُلاً يُقَالُ لَهُ جَهْجَاهٌ تَنَاوَلَ عَصًى كَانَتْ فِي يَدِ عُثْمَانَ فَكَسَرَهَا بِرُكْبَتِهِ ، فَرَمَى مِن ذَلِكَ الْمَوْضِعِ بِآكِلَةٍ.

(۳۲۶۹۸) حضرت عبید اللہ بن عمر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت نافع ؒ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ ایک آدمی جس کو جھجاہ کہا جاتا تھا۔ اس نے حضرت عثمان ؓ کے ہاتھ سے لکڑی چھین کر اس کو اپنے گھٹنے کی مدد سے توڑ دیا تو اس کے اس جگہ میں عضو کو کھانے والی بیماری ہو گئی۔

(٣٢٦٩٩) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، قَالَ : قَالَ كَعْبٌ : كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى هَذَا

وَفِي يَدِهِ شِهَابَانِ مِنْ نَارٍ ، يَعْنِي قَاتِلَ عُثْمَانَ فَقَتَلَهُ.

(۳۲۶۹۹) حضرت زیاد بن ابی حبیب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں اس کی طرف کہ اس کے دونوں ہاتھوں میں آگ کے انگارے ہیں یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتل کو جس نے ان کو قتل کیا۔

(۳۲۷۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ: حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: أَخْبَرَنَا قَيْسٌ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سَهْلَةَ مَوْلَى عُثْمَانَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ: وَدِدْتُ أَنَّ عِنْدِي بَعْضَ أَصْحَابِي ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَدْعُو لَكَ أَبَا بَكْرٍ؟ قَالَتْ: فَسَكَتَ ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لاَ يُرِيدُهُ ، فَقُلْتُ: أَدْعُو لَكَ عُمَرَ؟ فَسَكَتَ ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لاَ يُرِيدُهُ ، قُلْتُ: فَأَدْعُو لَكَ عَلِيًّا؟ فَسَكَتَ ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لاَ يُرِيدُهُ ، قُلْتُ: فَأَدْعُو لَكَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ؟ قَالَ: نَعَمْ ، فَدَعَوْتُهُ ، فَلَمَّا جَاءَ أَشَارَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَبَاعَدِي ، فَجَاءَ فَجَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُ وَلَوْنُ عُثْمَانَ يَتَغَيَّرُ ، قَالَ قَيْسٌ: فَأَخْبَرَنِي أَبُو سَهْلَةَ ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الدَّارِ قِيلَ لِعُثْمَانَ: أَلاَ تُقَاتِلُ ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا وَإِنِّي صَابِرٌ عَلَيْهِ ، قَالَ أَبُو سَهْلَةَ: فَيَرَوْنَ أَنَّهُ ذَلِكَ الْمَجْلِسُ. (ابن سعد ٦٦۔ احمد ٥٢)

(۳۲۷۰۰) حضرت ابوسھلہ رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض الوفات میں ارشاد فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ میرے پاس میرا ایک ساتھی ہو۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: کیا میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلا دوں؟ آپ فرماتی ہیں۔ کہ آپ ﷺ خاموش رہے۔ میں سمجھ گئی کہ آپ ﷺ ان کو بلانا نہیں چاہتے۔ تو میں نے عرض کیا: کہ میں عمر رضی اللہ عنہ کو بلا دوں؟ آپ ﷺ خاموش رہے۔ میں سمجھ گئی کہ آپ ﷺ ان کو بھی بلانا نہیں چاہتے۔ میں نے عرض کیا: کہ میں علی رضی اللہ عنہ کو بلا دوں؟ آپ ﷺ خاموش رہے۔ میں سمجھ گئی کہ آپ ﷺ ان کو بھی بلانا نہیں چاہتے۔ میں نے عرض کیا: میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو بلا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! پس میں نے ان کو بلوا دیا۔ جب وہ حاضر ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے مجھے دور ہونے کے لیے اشارہ کیا۔ پس وہ آئے اور نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھ گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ ان سے کچھ فرماتے رہے اور حضرت عثمان کا رنگ تبدیل ہو رہا تھا۔

حضرت قیس فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسھلہ ؒ نے مجھے بتلایا: کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ گھر میں محصور تھے۔ تو ان کو کہا گیا: آپ رضی اللہ عنہ قتال کیوں نہیں کرتے؟! تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک وعدہ لیا تھا اور میں اس پر صبر کرنے والا ہوں۔

حضرت ابوسھلہ ؒ فرماتے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کا گمان تھا کہ وہ اسی مجلس میں وعدہ ہوا تھا۔

(۳۲۷۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَقُولُ: إِنَّ أَعْظَمَكُمْ عِنْدِي غَنَاءً مَنْ كَفَّ سِلاَحَهُ وَيَدَهُ.

(۳۲۷۰۱) حضرت عبداللہ بن عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے میرے نزدیک مجھے سب سے زیادہ نفع پہنچانے والا وہ شخص ہوگا جو اپنے ہتھیار اور ہاتھ کو جنگ کرنے سے روک دے۔

(۳۲۷۰۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ: حدَّثَنَا وُهَيْبٌ وَحَمَّادٌ ، قَالاَ: حَدَّثَنَا عبد اللهِ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿هَلْ يَسْتَوِي هُوَ وَمَنْ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَهُوَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ﴾ قَالَ :هُوَ عُثْمَان بْنُ عَفَّانَ.

(۳۲۷۰۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿هَلْ يَسْتَوِي هُوَ وَمَنْ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَهُوَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۳۲۷۰۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو وَائِلٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: كَانَ عُثْمَان يَكْتُبُ وَصِيَّةَ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَتْ: فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ فَعَجَّلَ وَكَتَبَ :عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَلَمَّا أَفَاقَ ، قَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ :مَنْ كَتَبْت ، قَالَ :عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، قَالَ :كَتَبْتَ الَّذِي أَرَدْتُ ، الَّذِي آمُرُك بِهِ ، وَلَوْ كَتَبْتَ نَفْسَك كُنْتَ لَهَا أَهْلاً.

(۳۲۷۰۳) حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وصیت لکھ رہے تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی طاری ہوگئی۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جلدی سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا نام لکھ دیا۔ پس جب آپ رضی اللہ عنہ کو افاقہ ہوا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: تم نے کس کا نام لکھا؟ انہوں نے فرمایا: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے وہی بات لکھی کہ میں نے یہی چاہا تھا کہ اس کے لکھنے کا تمہیں حکم دوں۔ اور اگر تم اپنا نام بھی لکھ دیتے تو تم بھی اس منصب کے اہل تھے۔

(۳۲۷۰٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ :سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ ، عَنْ عُثْمَانَ ، فَقَالَ :شَهِدَ بَدْرًا ، فَقَالَ :لاَ فَقَالَ :هَلْ شَهِدَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ ، فَقَالَ :لاَ قَالَ :فَهَلْ تَوَلَّى يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ ، قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :ثُمَّ ذَهَبَ الرَّجُلُ فَقِيلَ لاِبْنِ عُمَرَ :إنَّ هَذَا يَزْعُمُ أَنَّك عِبْت عُثْمَانَ ، قَالَ :رُدُّوهُ علي ، قَالَ :فَرَدُّوهُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ لَهُ :هَلْ عَقَلْت مَا قُلْتُ لَكَ ، قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :سَأَلْتنِي هَلْ شَهِدَ عُثْمَان بَدْرًا ، فَقُلْتُ لَكَ :لاَ فَقَالَ :إنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :اللَّهُمَّ إنَّ عُثْمَانَ فِي حَاجَتِكَ وَحَاجَةِ رَسُولِكَ ، فَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمِهِ ، وَسَأَلْتنِي هَلْ شَهِدَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ ، قَالَ :فَقُلْتُ لَكَ : لاَ وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ إِلَى الأَحْزَابِ لِيُوَادِعُونَا وَيُسَالِمُونَا فَأَبَوْا ، وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعَ لَهُ وَقَالَ :اللَّهُمَّ إنَّ عُثْمَانَ فِي حَاجَتِكَ وَحَاجَةِ رَسُولِكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ مَسَحَ بِإِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الأُخْرَى فَبَايَعَ لَهُ ، وَسَأَلْتنِي هَلْ كَانَ عُثْمَان تَوَلَّى يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ ، قَالَ :

فَقُلْتُ :نَعَمْ ، وَإِنَّ اللَّهَ ، قَالَ : ﴿إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمَ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ﴾ فَاذْهَبْ فَاجْهَدْ عَلَى جَهْدِكَ. (ابو داؤد ۲۷۰۴۔ طبرانی ۱۲۵)

(۳۲۷۰۴) حضرت حبیب بن ابی ملیکہ ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق پوچھا: کہ کیا وہ غزوہ بدر میں حاضر ہوئے تھے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں۔ پھر اس نے پوچھا: کیا وہ بیعت الرضوان میں حاضر ہوئے تھے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! اس نے پوچھا: کہ کیا وہ اس دن پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے تھے جس دن دو لشکر آمنے سامنے ہوئے تھے (غزوہ احد)؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: پھر وہ آدمی چلا گیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: بلاشبہ یہ آدمی سمجھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا عیب بیان کیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو میرے پاس واپس بلاؤ۔ پس اس شخص کو واپس لے آئے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو میں نے تمہیں کہا ہے کیا تم اسے سمجھے بھی ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں!

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے مجھ سے سوال کیا کہ کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے؟ تو میں نے تمہیں جواب دیا کہ نہیں ہوئے۔ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! بلاشبہ عثمان تیری اور تیرے رسول کی حاجت میں ہے۔ اور آپ ﷺ نے مال غنیمت میں ان کا حصہ بھی مقرر فرمایا: اور تم نے مجھ سے سوال کیا کہ کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیعت الرضوان میں حاضر تھے؟ تو میں نے تمہیں جواب دیا کہ نہیں تھے۔ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو مشرکوں کی طرف بھیجا کہ وہ لوگ ہم سے مصالحت کرلیں مگر ان لوگوں نے انکار کردیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے بیعت لی۔ اور فرمایا: اے اللہ! بلاشبہ عثمان تیری اور تیرے رسول کی حاجت میں ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ میں دے کر ان کی طرف سے بھی بیعت کی اور تم نے مجھ سے سوال کیا کہ کیا حضرت عثمان اس دن پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے تھے جس دن دو لشکروں کا آمنا سامنا ہوا؟ تو میں نے تمہیں جواب دیا: جی ہاں! اور یقیناً اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: (ترجمہ: بے شک وہ لوگ جو پیٹھ پھیر گئے تم میں سے جس دن باہم ٹکرائیں دو فوجیں۔ اس کا سبب صرف یہ تھا کہ قدم ڈگمگا دیے تھے ان کے شیطان نے بوجہ بعض ان حرکتوں کے جو وہ کر بیٹھے تھے۔ بہر حال معاف کردیا اللہ نے انہیں) پس تم جاؤ اور جو میرے خلاف کرنا ہے کرو۔

(۳۲۷۰۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ سعد بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ :سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ ، عَنْ عُثْمَانَ فَذَكَرَ أَحْسَنَ أَعْمَالِهِ ، ثُمَّ قَالَ :لَعَلَّ ذَلِكَ يَسُوئُك ، فَقَالَ :أَجَلْ ، فَقَالَ :أَرْغَمَ اللَّهُ بِأَنْفِكَ.

(۳۲۷۰۵) حضرت سعد بن عبیدہ ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق پوچھا: تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے اچھے اعمال کا ذکر فرمایا: پھر ارشاد فرمایا: شاید کہ تم ان کے بارے میں برا گمان رکھتے ہو؟ اس شخص نے کہا: جی ہاں! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تیری ناک خاک آلود کرے۔

(۳۲۷۰۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُكَيْمٍ :لاَ أُعِينُ عَلَى قَتْلِ خَلِيفَةٍ بَعْدَ عُثْمَانَ أَبَدًا ، قَالَ :فَقِيلَ لَهُ :وَأَعَنْت عَلَى دَمِهِ ، قَالَ :إنِّي أَعُدُّ

ذِكْرَ مَسَاوِئِهِ عَوْنًا عَلَى دَمِهِ.

(۳۲۷۰۶) حضرت ھلال بن ابی حمید ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عکیم ولیٹیلا نے ارشاد فرمایا: میں حضرت عثمان کے شہید ہو جانے کے بعد کبھی بھی خلیفہ کے قتل پر مدد نہیں کروں گا۔ راوی فرماتے ہیں کہ ان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ نے ان کے قتل پر مدد کی تھی؟ انہوں نے کہا: یقیناً میں نے ان کے خون پر اتنی مدد کی کہ میں ان کی برائیاں شمار کرتا تھا۔

(۳۲۷۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى ، قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ :لَمَّا تشعب النَّاسُ فِي الطَّعْنِ عَلَى عُثْمَانَ قَامَ أَبِي فَصَلَّى مِنَ اللَّيْلِ ثم نام ، قَالَ :فَقِيلَ لَهُ :قُمْ فَاسْأَلَ اللَّهَ أَنْ يُعِيذَكَ مِنَ الْفِتْنَةِ الَّتِي أَعَاذَ مِنْهَا عِبَادَهُ الصَّالِحِينَ ، قَالَ :فَقَامَ فَمَرِضَ ، قَالَ :فَمَا رُئِيَ خَارِجًا حَتَّى مَاتَ.

(۳۲۷۰۷) حضرت یحییٰ ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عامر ولیٹیلا کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر طعن و تشنیع کے بارے میں لوگوں میں آراء مختلف ہونے لگیں تو میرے والد کھڑے ہوئے اور رات کی نماز پڑھی پھر وہ سو گئے۔ راوی کہتے ہیں: کہ پس ان کو کہا گیا: کھڑے ہو کر اللہ سے سوال کرو کہ وہ تمہیں بھی اس فتنہ سے محفوظ رکھے جیسے اس نے اپنے نیک بندوں کو اس سے محفوظ رکھا۔ راوی فرماتے ہیں کہ انہوں نے قیام کیا پھر وہ بیمار ہو گئے۔ پھر ان کو باہر نہیں دیکھا گیا یہاں تک کہ ان کی وفات ہو گئی۔

(۳۲۷۰۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ قَيْسٍ أَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ أَنَّهُ أَرْسَلَهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ بِكِتَابٍ إِلَى عَائِشَةَ فَدَفَعَهُ إِلَيْهَا ، فَقَالَتْ لِي :أما أُحَدِّثُك بِحَدِيثٍ سَمِعْته مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَتْ :إِنِّي عِنْدَهُ ذَاتَ يَوْمٍ أَنَا وَحَفْصَةُ ، فَقَالَ :لَوْ كَانَ عِنْدَنَا رَجُلٌ يُحَدِّثُنَا فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَبْعَثُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَيَجِيءُ فَيُحَدِّثُنَا ، قَالَ :فَسَكَتَ ، فَقَالَتْ حَفْصَةُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَبْعَثُ إِلَى عُمَرَ فَيُحَدِّثُنَا ، فَسَكَتَ ، قَالَتْ :فَدَعَا رَجُلاً فأسر إِلَيْهِ دُونَنَا فَذَهَبَ ، ثُمَّ جَاءَ عُثْمَان فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ :يَا عُثْمَان ، إِنَّ اللَّهَ لَعَلَّهُ أَنْ يُقَمِّصَكَ قَمِيصًا ، فَإِنْ أَرَادُوك عَلَى خَلْعِهِ فَلاَ تَخْلَعْهُ ثَلاَثًا ، قُلْتُ :يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، أَيْنَ كُنْتِ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ ، قَالَتْ :أُنْسِيتُهُ كَأَنِّي لَمْ أَسْمَعْهُ قَطُّ.

(ابن ماجه ۱۱۲۔ احمد ۱۴۹)

(۳۲۷۰۸) حضرت عبد اللہ بن قیس ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے ان کو ایک خط دے کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تو انہوں نے وہ خط ان کو دے دیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ حدیث بیان نہ کروں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی؟ میں نے کہا: کیوں نہیں! ضرور سنائیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ایک دن میں اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے۔ کاش کہ

ہمارے پاس کوئی آدمی ہوتا تو وہ ہم سے بات کرتا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغام نہ بھیج دوں کہ وہ آئیں اور ہم سے بات چیت کریں؟ پس آپ ﷺ خاموش رہے۔ پھر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام نہ بھیج دوں کہ وہ ہم سے بات چیت کریں۔ پس آپ ﷺ خاموش رہے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کہ آپ ﷺ نے ایک آدمی کو بلا کر ہم سے ہٹ کر اس سے سرگوشی کی پھر وہ چلا گیا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے اپنا چہرہ ان کی طرف متوجہ کیا۔ پھر میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اے عثمان: شاید اللہ تعالیٰ تمہیں ایک قمیص پہنائیں گے پس اگر کچھ لوگ اس کو تم سے اتروانا چاہیں تو تم ہرگز اس کو مت اتارنا۔ آپ ﷺ نے یہ تین بار ارشاد فرمایا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی۔ اے ام المؤمنین! آپ رضی اللہ عنہا نے پہلے یہ حدیث کیوں بیان نہیں کی؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مجھے یہ بھلا دی گئی تھی گویا کہ میں نے اس کو کبھی سنا ہی نہ ہو۔

(۳۲۷۰۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعَ لِعُثْمَانَ إِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الأُخْرَى، فَقَالَ النَّاسُ: هَنِيئًا لأَبِي عَبْدِاللهِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ آمِنًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ مَكَثَ كَذَا وَكَذَا سَنَةً مَا طَافَ حَتَّى أَطُوفَ. (طبرانی ۱۴۴)

(۳۲۷۰۹) حضرت ایاس بن سلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت سلمہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے اپنا داہنا ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھ کر بیعت لی، تو لوگوں نے کہا: ابوعبداللہ کے لیے تو خوش نصیبی ہے کہ وہ امن سے بیت اللہ کا طواف کر رہا ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ اتنے اور اتنے سال بھی ٹھہرتا تو طواف نہ کرتا یہاں تک کہ میں طواف کر لیتا۔

(۳۲۷۱۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: لَقَدْ عِبْتُمْ عَلَى عُثْمَانَ أَشْيَاءَ لَوْ أَنَّ عُمَرَ فَعَلَهَا مَا عِبْتُمُوهَا.

(۳۲۷۱۰) حضرت سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: البتہ تحقیق تم لوگ حضرت عثمان پر چند چیزوں کا عیب لگاتے ہو۔ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کاموں کو کیا ہوتا تو تم کبھی بھی ان پر عیب نہ لگاتے۔

(۳۲۷۱۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا دَاوُد ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أُمِّ هِلاَلٍ ابْنَةِ وَكِيعٍ ، عَنِ امْرَأَةِ عُثْمَانَ ، قَالَتْ :أَغْفَى عُثْمَان ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ ، قَالَ :إِنَّ الْقَوْمَ يَقْتُلُونِي ، فَقُلْتُ :كَلاَّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَ :إِنِّي رَأَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ ، قَالَ :فَقَالُوا :أَفْطِرْ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ ، أَوْ قَالُوا :إِنك تُفْطِرُ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ.

(۳۲۷۱۱) حضرت ام ہلال بنت وکیع فرماتی ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی زوجہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اونگھ رہے تھے جب بیدار ہوئے تو فرمانے لگے: یقیناً میری قوم مجھے قتل کر دے گی۔ تو میں نے کہا: ہرگز نہیں اے امیر المؤمنین! تو آپ رضی اللہ عنہ نے

فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا۔ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے یوں فرمایا: آج رات تم ہمارے ساتھ افطار کرو یا یوں فرمایا: تم آج رات ہمارے ساتھ افطار کرو گے۔

(۳۲۷۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي حبيبة ، قَالَ :دَخَلْتُ الدَّارَ عَلَى عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُورٌ ، فَسَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي فِتْنَةً وَاخْتِلاَفًا ، قَالَ :فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ :فَمَا تَأْمُرُنِي ، فَقَالَ : عَلَيْكُمْ بِالأَمِيرِ وَأَصْحَابِهِ ، وَضَرَبَ عَلَى مَنْكِبِ عُثْمَانَ. (حاکم ۹۹)

(۳۲۷۱۲) حضرت ابوحبیبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر میں داخل ہوا جب بلوائیوں نے ان کے گھر کا گھیراؤ کیا ہوا تھا۔ پس میں نے وہاں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب میرے بعد تم فتنہ اور اختلاف پاؤ گے۔ راوی کہتے ہیں: کہ ایک پوچھنے والے نے پوچھا: آپ ﷺ ہمیں کس بات کا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم پر امیر اور اس کے ساتھیوں کی اطاعت لازم ہے۔ اور آپ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے کندھے پر ہاتھ مارا۔

(۳۲۷۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ :كَانَ أبو هريرة إِذَا ذَكَرَ قَتْلَ عُثْمَانَ بَكَى فَكَأَنِّي أَسْمَعُهُ يَقُولُ :هَاهْ هَاهْ ينتحب. (ابن سعد ۸۱)

(۳۲۷۱۳) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو صالح رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کا ذکر فرماتے تو رونے لگتے۔ گویا کہ میں اب بھی ان کے سسکنے کی آواز سن رہا ہوں۔

(۳۲۷۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَة ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَ : قَالَتْ حِينَ قُتِلَ عُثْمَان تَرَكْتُمُوهُ كَالثَّوْبِ النَّقِيِّ مِنَ الدَّنَسِ ، ثُمَّ قَرَّبْتُمُوهُ فَذَبَحْتُمُوهُ كَمَا يُذْبَحُ الْكَبْشُ ، هلا كَانَ هَذَا قَبْلَ هَذَا ، قَالَ : فَقَالَ لَهَا مَسْرُوقٌ :هَذا عَمَلك أَنْتِ كَتَبْتِ إِلَى أُنَاسٍ تَأْمُرِينَهُمْ بِالْخُرُوجِ ، قَالَ : فَقَالَتْ عَائِشَةُ:لاَ وَالَّذِي آمَنَ بِهِ الْمُؤْمِنُونَ وَكَفَرَ بِهِ الْكَافِرُونَ ، مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِمْ سَوْدَاءَ فِي بَيْضَاءَ حَتَّى جَلَسْتُ مَجْلِسِي هَذَا ، قَالَ الأَعْمَشُ :فَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ كُتِبَ عَلَى لِسَانِهَا.

(۳۲۷۱۴) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا تو اس وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے اس کو چھوڑ دیا ہے جیسا کہ گندگی صاف کپڑے کو چھوڑ دیتی ہے۔ پھر تم نے ان کو قریب کر کے ذبح کر دیا جیسا کہ کسی مینڈھے کو ذبح کیا جاتا ہے۔ یہ بات اس سے پہلے کیوں نہیں ہوئی؟ تو حضرت مسروق رحمہ اللہ نے ان سے عرض کیا: یہ تو آپ رضی اللہ عنہا کے عمل کی وجہ سے ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہا ہی نے لوگوں کو خط لکھ کر ان کو خروج کا حکم دیا! راوی کہتے ہیں: کہ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نہیں! قسم ہے اس ذات کی جس پر تمام مومن ایمان لائے اور کافروں نے جس کے ساتھ کفر کیا۔ میں نے کسی

سفیدی پر سیاہی سے نہیں لکھا یہاں تک کہ میں اپنی اس جگہ پر بیٹھ گئی۔

امام اعمش ﷫ فرماتے ہیں: پس ان لوگوں کی رائے یہی تھی کہ یہ سب ان کی زبان پر لکھ دیا گیا تھا۔

(۳۲۷۱۵) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ: حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَخْطُبُ يَقُولُ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَى أُولَئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ﴾ قَالَ عُثْمَان مِنْهُمْ.

(۳۲۷۱۵) حضرت محمد بن حاطب ﷫ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی ﷜ کو یہ خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ آپ ﷜ نے یہ آیت پڑھی (بے شک وہ لوگ کہ (فیصلہ) ہو چکا ہے پہلے ہی جن کے لیے ہماری طرف سے اچھے انجام کا یہ اس سے دور رکھے جائیں گے) آپ ﷜ نے فرمایا: حضرت عثمان ﷜ ان ہی لوگوں میں سے تھے۔

(۳۲۷۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ: حدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ السَّدُوسِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ: يَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً: أَبُو بَكْرٍ أَصَبْتُمَ اسْمَهُ ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَرْنٌ مِنْ حَدِيدٍ أَصَبْتُمَ اسْمَهُ ، وَعُثْمَان بْنُ عَفَّانَ ذُو النُّورَيْنِ أُوتِيَ كِفْلَيْنِ مِنَ الرَّحْمَةِ ، قُتِلَ مَظْلُومًا ، أَصَبْتُمَ اسْمَهُ.

(۳۲۷۱۶) حضرت عقبہ بن اوس السدوسی ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر ﷜ نے ارشاد فرمایا: کہ اس امت میں بارہ (12) خلیفہ ہوں گے۔ ابو بکر ﷜، تم لوگوں کو ان کے نام کی تصدیق ہو چکی۔ اور عمر بن خطاب ﷜ جو بہت امانت دار ہوں گے۔ تم لوگوں کو ان کے نام کی تصدیق بھی حاصل ہو چکی اور عثمان بن عفان ﷜ ذوالنورین جنہیں رحمت کی دو ذمہ داریاں سونپی گئیں۔ اور ظلماً قتل کیا گیا۔ تم لوگوں کو ان کے نام کی بھی تصدیق حاصل ہو چکی۔

(۳۲۷۱۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُجَمِّعٍ ، قَالَ: دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ أَبِي لَيْلَى عَلَى الْحَجَّاجِ ، فَقَالَ لِجُلَسَائِهِ: إِذَا أَرَدْتُمْ أَنْ تَنْظُرُوا إِلَى رَجُلٍ يَسُبُّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانَ فَهَذَا عِنْدَكُمْ ، يَعْنِي عَبْدَ الرَّحْمَن ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَن: مَعَاذَ اللهِ أَيُّهَا الْأَمِيرُ أَنْ أَكُونَ أَسُبُّ عُثْمَانَ إِنَّهُ لَيَحْجِزُنِي ، عَنْ ذَلِكَ آيَةٌ فِي كِتَابِ اللهِ ، قَالَ اللَّهُ: ﴿لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلاً مِنَ اللهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ هُمَ الصَّادِقُونَ﴾ ، فَكَانَ عُثْمَان مِنْهُمْ.

(۳۲۷۱۷) حضرت مجمع ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ ﷫ حجاج بن یوسف کے پاس تشریف لے گئے تو وہ اپنے ہم نشینوں سے کہنے لگا: اگر تم ایسے شخص کو دیکھنا چاہو جو امیر المؤمنین حضرت عثمان ﷜ کو سب وشتم کرتا ہو تو یہ شخص یعنی عبد الرحمٰن تمہارے پاس ہیں ان کو دیکھ لو۔ اس پر حضرت عبد الرحمٰن ﷫ نے فرمایا: اے امیر! اللہ کی پناہ، اس بات سے کہ میں حضرت عثمان ﷜ کو سب وشتم کروں۔ یقیناً کتاب اللہ میں پائی جانے والی اس آیت مبارکہ نے مجھے اس کام سے روک دیا اور محفوظ رکھا۔ اللہ نے ارشاد فرمایا: (ترجمہ: نیز وہ مال) ان مفلس مہاجروں کے لیے ہے جو نکال باہر کیے گئے ہیں اپنے گھروں سے اور اپنی

جائدادوں سے۔ جو تلاش کرتے ہیں فضل اللہ کا اور اس کی خوشنودی، اور مدد کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی، یہی سچے لوگ ہیں)
حضرت عثمان ان لوگوں میں سے تھے۔

(۳۲۷۱۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حدَّثَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْمَعَافِرِيُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا ثَوْرٍ الْفَهْمِيَّ يَقُولُ : قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ عُدَيْسٍ الْبَلَوِيُّ وَكَانَ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَصَعِدَ الْمِنبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ ذَكَرَ عُثْمَانَ ، فَقَالَ أَبُو ثَوْرٍ : فَدَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُورٌ ، فَقُلْتُ : إنَّ فُلاَنًا ذَكَرَ كَذَا وَكَذَا ، فَقَالَ عُثْمَان : وَمِنْ أَيْنَ وَقَدِ اخْتَبَأْتُ عِنْدَ اللهِ عَشْرًا : إنِّي لَرَابِعُ الإِسْلاَمِ ، وَقَدْ زَوَّجَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهُ ، ثُمَّ ابْنَتَهُ ، وَقَدْ بَايَعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِى هَذِهِ الْيُمْنَى فَمَا مَسِسْتُ بِهَا ذَكَرِى ، وَلاَ تَغَنَّيْتُ ، وَلاَ تَمَنَّيْت ، وَلاَ شَرِبْت خَمْرًا فِي جَاهِلِيَّةٍ ، وَلاَ إسْلاَمٍ ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ يَشْتَرِى هَذِهِ الزَّنقَةَ ، وَيَزِيدُهَا فِي الْمَسْجِدِ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ ، فَاشْتَرَيْتهَا وَزِدْتهَا فِي الْمَسْجِدِ. (ابن ابی عاصم ۱۳۰۸)

(۳۲۷۱۸) حضرت یزید بن عمرو المعاصری ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوثور الفہمی ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ عبدالرحمن بن عدیس جو کہ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی وہ بلوائیوں کے پاس آیا اور منبر پر چڑھا: حمد وثنا کے بعد اس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا۔ تو حضرت ابوثور ؒ فرماتے ہیں کہ میں محاصرے کے دوران حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ فلاں شخص آپ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ایسے اور ایسے کہہ رہا ہے۔ پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسی بات کیسے ہو سکتی ہے؟ حالانکہ میں نے اللہ کے پاس دس خصوصیات ذخیرہ کی ہوئی ہیں۔ وہ یہ کہ میں اسلام لانے والا چوتھا شخص ہوں۔ اور تحقیق رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے اپنی ایک بیٹی کا نکاح کیا، پھر دوسری بیٹی کا نکاح کیا اور تحقیق میں نے اپنے اس دائیں ہاتھ سے رسول اللہ سے بیعت کی تو پھر کبھی بھی میں نے اس سے اپنی شرمگاہ کو نہیں چھوا۔ اور نہ ہی میں نے کبھی عشق و معشوقی کی۔ اور نہ ہی کبھی اس چیز کی میں نے کبھی تمنا و آرزو کی۔ اور میں نے نہ تو زمانہ جاہلیت میں اور نہ ہی زمانہ اسلام میں کبھی شراب پی۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ کون شخص اس راستہ کے حصہ کو خرید کر اس سے مسجد کی توسیع کرے گا تو اس کے لیے اس کے بدلہ جنت میں گھر ہوگا؟ پس میں نے اس جگہ کو خرید کر مسجد کی توسیع کی تھی۔

(۳۲۷۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ مِلْحَانَ ، قَالَ : ذُكِرَ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ عُثْمَان ، وَعُمَرُ ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ بَعِيرَانِ أَحَدُهُمَا قَوِيٌّ ، وَالآخَرُ ضَعِيفٌ أَكُنْتَ تَقْتُلُ الضَّعِيفَ.

(۳۲۷۱۹) حضرت مسعر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن ملحان ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تیری کیا رائے ہے کہ اگر تیرے پاس دو اونٹ ہوں

جن میں سے ایک قوی ہو اور دوسرا کمزور ہو تو کیا تم کمزور اونٹ کو قتل کر دو گے؟

(۳۲۷۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي سَلْمَانَ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ ، عَنْ عُثْمَانَ ، فَقَالَ مِسْعَرٌ : إِمَّا قَالَ : تَحْسَبُهُ ، أَوْ قَالَ : نَحْسَبُهُ مِنْ خِيَارِنَا.

(۳۲۷۲۰) حضرت مسعر ریٹیلیے فرماتے ہیں کہ حضرت ابو سلیمان ریٹیلیے نے فرمایا: کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت عثمان ریٹیلیے کے متعلق سوال کیا۔ راوی فرماتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے یوں فرمایا: کہ تم ان کو ہم میں سب سے بہتر سمجھو یا یوں فرمایا: ہم لوگ ان کو اپنے میں سب سے بہترین اور افضل سمجھتے تھے۔

(۳۲۷۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ كُلْثُومٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ : مَا أُحِبُّ أَنِّي رَمَيْتُ عُثْمَانَ بِسَهْمٍ ، قَالَ مسعر : أُرَاهُ أَرَادَ قَتْلَهُ ، وَلاَ أَنَّ لِي مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا.

(۳۲۷۲۱) حضرت کلثوم رحمہ اللہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ یوں فرماتے تھے: کہ میں پسند نہیں کرتا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کے ارادے سے ایک تیر بھی ماروں جس کے بدلہ اگر چہ مجھے احد پہاڑ کے برابر بھی سونا ملے۔

(۳۲۷۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الأَسَدِيُّ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُثْمَانَ : غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا قَدَّمْت ، وَمَا أَخَّرْت ، وَمَا أَسْرَرْت ، وَمَا أَعْلَنْت ، وَمَا أَخْفَيْت ، وَمَا أَبْدَيْت ، وَمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ :

(۳۲۷۲۲) حضرت حسان بن عطیہ ریٹیلیے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا تھا۔ اللہ تمہارے ان گناہوں کو بخش دے جو تم نے پہلے کیے اور جو تم بعد میں کرو گے اور جو تم نے پوشیدگی میں کیے اور جو تم نے اعلانیہ طور پر کیے۔ اور جو تم نے چھپائے اور جو تم نے ظاہر کیے اور جو کچھ قیامت کے دن تک کرو گے۔

(۳۲۷۲۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ ، قَالَ : ذُكِرَ عُثْمَان ، فَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ : هَذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ يَأْتِيكُمَ الآنَ فَيُخْبِرُكُمْ ، قَالَ : فَجَاءَ عَلِيٌّ ، فَقَالَ : كَانَ عُثْمَان مِنَ الَّذِينَ ﴿آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَآمَنُوا ثُمَّ اتَّقَوْا وَأَحْسَنُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾ حَتَّى أَتَمَّ الآيَةَ.

(۳۲۷۲۳) حضرت محمد بن حاطب ریٹیلیے فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان ریٹیلیے کا ذکر کیا گیا تو حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ امیر المؤمنین ابھی تمہارے پاس آئیں گے تو وہ ہی تم لوگوں کو ان کے بارے میں بتائیں گے۔ راوی کہتے ہیں: پس حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ اور فرمایا: کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے پھر یہ آیت مکمل تلاوت فرمائی۔ ترجمہ: وہ لوگ ایمان پر قائم رہے اور اچھے کام کیے پھر حرام چیزوں سے بچے اور احکام الٰہی کو مانا پھر تقویٰ اختیار کیا اور اچھے کام کیے۔ اور اللہ دوست

رکھتا ہے اچھے کام کرنے والوں کو۔

(٣٢٧٢٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ :قَالَ نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الْحَارِثِ :دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَائِطًا مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ ، وَقَالَ لِي :أَمْسِكْ عَلَى الْبَابِ ، فَجَاءَ حَتَّى جَلَسَ عَلَى الْقُفِّ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ فَضُرِبَ الْبَابُ ، فَقُلْتُ :مَنْ هَذَا ؟ قَالَ :أَبُو بَكْرٍ ، قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا أَبُو بَكْرٍ ، فَقَالَ :ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ ، قَالَ :فَأَذِنت لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ ، فَجَاءَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْقُفِّ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ ، ثُمَّ ضُرِبَ الْبَابُ ، فَقُلْتُ :مَنْ هَذَا ، قَالَ :عُمَرُ ، قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا عُمَرُ ، فَقَالَ :ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ ، قَالَ :فَأَذِنت لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ فَجَاءَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْقُفِّ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ ، ثُمَّ ضُرِبَ الْبَابُ فَقُلْتُ :مَنْ هَذَا ، قَالَ :عُثْمَان ، قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا عُثْمَان ، قَالَ :ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ مَعَ بَلَاءٍ ، قَالَ :فَأَذِنْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْقُفِّ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ. (ابوداؤد ۵۱۴۶۔ احمد ۵۱۴۶)

(۳۲۷۲۴) حضرت نافع بن حارث ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ کے باغات میں سے ایک باغ میں داخل ہوئے اور مجھے فرمایا: کہ مجھ پر دروازہ بند کر دو۔ پھر آپ ﷺ تشریف لائے یہاں تک کہ کنویں کے گرد بنی ہوئی منڈیر پر بیٹھ گئے اور اپنی دونوں ٹانگیں کنویں میں لٹکا لیں۔ پس دروازہ بجایا گیا تو میں نے پوچھا: کون شخص ہے؟ اس نے کہا: ابوبکر ہوں۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ ابوبکر ؓ ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو اجازت دے دو اور ان کو جنت کی خوشخبری بھی سنا دو۔ پس وہ آئے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کنویں کے منڈیر پر بیٹھ گئے اور آپ ؓ نے بھی اپنی دونوں ٹانگیں کنویں میں لٹکا لیں۔ پھر دروازہ بجا۔ میں نے پوچھا: کون شخص ہے؟ اس نے کہا: عمر ؓ ہوں۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ عمر ؓ ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو بھی اجازت دے دو اور جنت کی خوشخبری بھی سنا دو۔ راوی کہتے ہیں میں نے ان کو آنے کی اجازت دی اور جنت کی خوش خبری بھی سنا دی۔ پس وہ تشریف لائے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کنویں کے منڈیر پر بیٹھ گئے اور آپ ؓ نے بھی اپنی دونوں ٹانگیں کنویں میں لٹکا لیں۔ پھر دروازہ بجا۔ میں نے پوچھا: کون شخص؟ وہ کہنے لگا! عثمان ؓ ہوں۔ میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ عثمان ؓ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو بھی اجازت دے دو۔ اور جنت کی خوشخبری بھی سنا دو۔ آزمائش کے ساتھ۔ راوی کہتے ہیں میں نے ان کو بھی اجازت دی اور جنت کی خوشخبری بھی سنا دی۔ پس وہ داخل ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کنویں کے منڈیر پر بیٹھ گئے اور اپنی دونوں ٹانگیں کنویں میں لٹکا لیں۔

(٣٢٧٢٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لَمَّا عَرَضَ عُمَرُ ابْنَتَهُ عَلَى عُثْمَانَ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَلَا أَدُلُّ عُثْمَانَ عَلَى مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهَا ، وَأَدُلُّهَا عَلَى

مَنْ هُوَ خَيْرٌ لَهَا مِنْ عُثْمَانَ ، قَالَ : فَتَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللهِ وَزَوَّجَ عُثْمَانَ ابْنَتَهُ. (حاکم ۱۰۶)

(۳۲۷۲۵) حضرت سفیان بن حسین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی کا رشتہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر پیش کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں راہنمائی نہ کروں اس شخص پر جو عثمان سے زیادہ بہتر ہے۔ اور میں اس کی راہنمائی نہ کروں عثمان کے لئے اس عورت پر جو اس عورت سے بہتر ہو۔ راوی کہتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے خود نکاح کر لیا۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نکاح اپنی بیٹی سے کروا دیا۔

(۳۲۷۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهُ عُثْمَان ، فَقَالَ رَجُلٌ : إِنَّهُمْ يَسُبُّونَهُ ، فَقَالَ : وَيْحَهُمْ يَسُبُّونَ رَجُلاً دَخَلَ عَلَى النَّجَاشِيِّ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ محمد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلُّهُمْ أَعْطَى الْفِتْنَةَ غَيْرَهُ ، قَالُوا : وَمَا الْفِتْنَةُ الَّتِي أَعْطَوْهَا ، قَالَ : كَانَ لَا يَدْخُلُ عَلَيْهِ أَحَدٌ إِلاَّ أَوْمَأَ إليه بِرَأْسِهِ فَأَبَى عُثْمَان ، فَقَالَ : مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ كَمَا سَجَدَ أَصْحَابُك ، فَقَالَ : مَا كُنْتُ لأَسْجُدَ لأَحَدٍ دُونَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

(۳۲۷۲۶) حضرت عاصم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا گیا تو ایک آدمی کہنے لگا۔ یقیناً لوگ تو ان کو گالیاں دیتے ہیں! اس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہلاکت ہے ان لوگوں کے لیے جو ایسے شخص کو گالیاں دیتے ہیں جو نجاشی بادشاہ پر داخل ہوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے ایسے گروہ میں سے کہ سب ان کے علاوہ فتنہ میں پڑ گئے تھے! لوگوں نے پوچھا: کہ وہ لوگ کس فتنہ میں پڑے تھے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جو شخص بھی اس بادشاہ پر داخل ہوتا تو وہ سر جھکا کر اس کو سلام کرتا۔ پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا، تو اس بادشاہ نے پوچھا: تمہیں کس چیز نے سجدہ کرنے سے روکا جیسا کہ تمہارے ساتھیوں نے سجدہ کیا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں اللہ عزوجل کے علاوہ کسی کو بھی سجدہ نہیں کرتا۔

(۱۸) فضائِل عَلِيِّ بنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے فضائل کا بیان

(۳۲۷۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ : وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ إِلَيَّ أَنَّهُ لاَ يُحِبُّنِي إِلاَّ مُؤْمِنٌ ، وَلاَ يُبْغِضُنِي إِلاَّ مُنَافِقٌ. (احمد ۹۵۔ ابن حبان ۶۹۲۴)

(۳۲۷۲۷) حضرت زر بن حبیش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ کو پھاڑ کر پیدا کیا اور انسان کو وجود بخشا یقیناً نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ عہد کیا تھا کہ صرف مخلص مومن ہی مجھ سے محبت کرے گا۔ اور منافق ہی مجھ سے بغض رکھے گا۔

(۳۲۷۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ. (احمد ۳۵۰۔ بزار ۲۵۳۵)

(۳۲۷۲۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جس کا دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے۔

(۳۲۷۲۹) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أُمِّ مُوسَى ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ :وَالَّذِي أَحْلِفُ بِهِ إِنْ كَانَ عَلِيٌّ لأَقْرَبَ النَّاسِ عَهْدًا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتْ :عُدْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُبِضَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً بَعْدَ غَدَاةٍ يَقُولُ : جَاءَ عَلِيٌّ؟ مِرَارًا ، قَالَتْ :وَأَظُنُّهُ كَانَ بَعَثَهُ فِي حَاجَةٍ ، قَالَتْ :فَجَاءَ بَعْدُ فَظَنَنَّا أَنَّ لَهُ إِلَيْهِ حَاجَةً ، فَخَرَجْنَا مِنَ الْبَيْتِ فَقَعَدْنَا بِالْبَابِ ، فَكُنْت مِنْ أَدْنَاهُمْ مِنَ الْبَابِ ، فَأَكَبَّ عَلَيْهِ عَلِيٌّ فَجَعَلَ يُسَارُّهُ وَيُنَاجِيهِ ، ثُمَّ قُبِضَ مِنْ يَوْمِهِ ذَلِكَ ، فَكَانَ أَقْرَبَ النَّاسِ بِهِ عَهْدًا. نسائی ۸۱۰۷۔ طبرانی ۸۸۷)

(۳۲۷۲۹) حضرت ام موسیٰ رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: میں قسم اٹھاتی ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں میں سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تھے عہد کے اعتبار سے۔ آپ فرماتی ہیں۔ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کررہے تھے جس دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح میں ہر تھوڑی دیر بعد بار بار فرماتے کہ علی رضی اللہ عنہ آ گئے؟ آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ مجھے یہ گمان تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کسی کام بھیجا ہے۔ پس وہ تھوڑی دیر میں آ گئے تو ہم نے محسوس کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے کوئی کام ہے اس لیے ہم گھر سے نکل کر دروازے کے پاس بیٹھ گئے۔ پس ان سب میں دروازے کے سب سے زیادہ قریب میں تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی طرف متوجہ کیا اور ان سے سرگوشی فرماتے رہے۔ پھر اسی دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ ہی سب سے زیادہ عہد کے اعتبار سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تھے۔

(۳۲۷۳۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ:سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ ، فَقَالَ:أَخْبِرْنِي ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :إِذَا أَرَدْت أَنْ تَسْأَلَ عَنْ عَلِيٍّ فَانْظُرْ إِلَى مَنْزِلِهِ مِنْ مَنْزِلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا مَنْزِلُهُ وَهَذَا مَنْزِلُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :فَإِنِّي أُبْغِضُهُ ، قَالَ :فَأَبْغَضَك اللَّهُ.

(۳۲۷۳۰) حضرت سعد بن عبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کہ آپ رضی اللہ عنہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق بتلائیے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق کچھ پوچھنا چاہے تو پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے قریب ہی ان کا گھر دیکھ لیا کر۔ یہ ان کا گھر ہے اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر ہے۔ اس آدمی نے کہا: میں تو ان سے بغض رکھتا ہوں! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس پھر اللہ بھی تجھ سے بغض رکھتے ہیں۔

(۳۲۷۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : بَعَثَنِي

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ لأَقْضِيَ بَيْنَهُمْ ، فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي لاَ عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ ، قَالَ :فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى صَدْرِي ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ اهْدِ قَلْبَهُ وَسَدِّدْ لِسَانَهُ ، فَمَا شَكَكْتُ فِي قَضَاءٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ حَتَّى جَلَسْتُ مَجْلِسِي هَذَا.

(۳۲۷۳۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن والوں کے پاس بھیجنا چاہا تا کہ میں ان کے درمیان فیصلے کروں۔ پس میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے تو قضاء سے متعلق کچھ بھی معلوم نہیں، آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینہ پر اپنا ہاتھ مار کر یہ دعا فرمائی۔ اے اللہ! اس کے دل کو ہدایت عطا فرما۔ اور اس کی زبان کو سیدھا کر دے۔ پس مجھے کبھی بھی دو بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں شک نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ آج میں اس جگہ پر بیٹھا ہوا ہوں۔

(۳۲۷۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالُوا :لَهُ :أَخْبِرْنَا عَنْ نَفْسِكَ ، قَالَ :كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ أُعْطِيت وَإِذَا سَكَتّ ابْتُدِئْت. (نسائی ۸۵۰۵)

(۳۲۷۳۲) حضرت عمرو بن مرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالبختری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: کہ آپ رضی اللہ عنہ ہمیں اپنے بارے میں بتلائیے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں کچھ سوال کرتا تھا تو مجھے عطاء کر دیا جاتا تھا۔ اور جب میں خاموش ہوتا تھا تو مجھ ہی سے شروعات کی جاتی تھی۔

(۳۲۷۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ هِنْدٍ الْجَمَلِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :كُنْتُ إِذَا سَأَلْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي ، وَإِذَا سَكَتّ ابْتَدَأَنِي. (ترمذی ۳۷۲۲۔ حاکم ۱۲۵)

(۳۲۷۳۳) حضرت عبد اللہ بن عمرو بن ھند الجملی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں جب کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگتا تھا تو آپ رضی اللہ عنہ مجھے عطا فرما دیتے۔ اور جب میں خاموش ہوتا تھا تو مجھ ہی سے شروعات فرماتے۔

(۳۲۷۳٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ ، قَالَ :قُلْت لَهُ :يَا أَبَا أُسْحَاقَ ، أَيْنَ رَأَيْته ، قَالَ :وَقَفَ عَلَيْنَا فِي مَجْلِسِنَا ، فَقَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، وَلاَ يُؤَدِّي عَنِّي إِلاَّ عَلِيٌّ. (ترمذی ۳۷۱۹۔ ابن ماجہ ۱۱۹)

(۳۲۷۳۴) حضرت ابواسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت حبشی بن جنادہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس پر حضرت شریک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا: اے ابواسحق! آپ رحمہ اللہ نے ان کو یہاں دیکھا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: حضرت حبشی رحمہ اللہ ہماری مجلس میں ٹھہرے تھے اور فرمایا: کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے سنا: علی مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں اور میری طرف سے علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی بھی ادائیگی نہیں کرے گا۔

(۳۲۷۳٥) حَدَّثَنَا مُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ، قَالَ: كُنَّا بِالْجُحْفَةِ بِغَدِيرِ خُمٍّ إذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ ، فَقَالَ :مَنْ كُنْتُ مَوْلاَهُ فَعَلِيٌّ مَوْلاَهُ.

(۳۲۷۳۵) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم غدیر خم کے موقع پر جحفہ مقام میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: میں جس کا دوست ہوں پس علی بھی اس کا دوست ہے۔

(۳۲۷۳۶) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ حَنَشِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ رِيَاحِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : بَيْنَا عَلِيٌّ جَالِسًا فِي الرَّحْبَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ ، فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ ، فَقَالَ : مَنْ هَذَا ، فَقَالُوا : هَذَا أَبُو أَيُّوبَ الأَنْصَارِيُّ ، فَقَالَ : إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

(طبرانی ۴۰۵۲)

(۳۲۷۳۶) حضرت ریاح بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس درمیان کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کشادہ جگہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک آدمی آیا جس پر سفر کے نشانات واضح تھے۔ اس نے کہا: اے میرے دوست تجھ پر سلامتی ہو۔ آپ نے پوچھا: یہ کون شخص ہے؟ تو لوگوں نے کہا: یہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہیں، پھر انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: میں جس کا دوست ہوں پس علی بھی اس کا دوست ہے۔

(۳۲۷۳۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، قَالَ : خَلَّفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ تُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ ، فَقَالَ : أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي.

(بخاری ۴۴۱۶۔ مسلم ۳۱)

(۳۲۷۳۷) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جانشین بنایا تو آپ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تم میرے نزدیک ایسے ہی ہو جیسے حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھے؟

(۳۲۷۳۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ : أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى.

(بخاری ۳۷۰۶۔ مسلم ۱۸۷۱)

(۳۲۷۳۸) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تم میرے نزدیک ایسے ہی ہو جیسے حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھے۔

(۳۲۷۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ ابْنَةُ عَلِيٍّ ، قَالَتْ : حَدَّثَتْنِي أَسْمَاءُ ابْنَةُ عُمَيْسٍ ، قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِيٍّ : أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى ، إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي. (نسائی ۸۱۴۳۔ احمد ۴۳۸)

(۳۲۷۳۹) حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یوں ارشاد فرمایا: تم میرے نزدیک ایسے ہی ہو جیسے حضرت ہارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھے۔ مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(٣٢٧٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ :أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى ، إلاَّ أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي.

(۳۲۷۴۰) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: تم میرے نزدیک ایسے ہی ہو جیسے حضرت ہارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھے۔ مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(٣٢٧٤١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ، عَنْ سَعْدٍ، قَالَ:قَدِمَ مُعَاوِيَةُ فِي بَعْضِ حَجَّاتِهِ، فَأَتَاهُ سَعْدٌ، فَذَكَرُوا عَلِيًّا، فَنَالَ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ، فَغَضِبَ سَعْدٌ، فَقَالَ:تَقُولُ هَذَا لِرَجُلٍ، سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُ ثَلاَثُ خِصَالٍ ، لأَنْ تَكُونَ لِي خَصْلَةٌ مِنْهَا أَحَبُّ إلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا ، وَمَا فِيهَا :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ كُنْتُ مَوْلاَهُ فَعَلِيٌّ مَوْلاَه ، وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى ، إلاَّ أَنَّهُ لاَ نَبِيَّ بَعْدِي ، وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :لأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلاً يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ.(مسلم ۱۸۷۱۔ ترمذی ۲۹۹۹)

(۳۲۷۴۱) حضرت عبدالرحمٰن بن سابط رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ایک حج کے موقع پر تشریف لائے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے تو لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا اس پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کچھ الفاظ کہے پس حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو غصہ آ گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم یہ بات ایسے آدمی کے بارے میں کر رہے ہو کہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو اس کے بارے میں یہ تین خصوصیات ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ اور مجھے ان خصوصیات میں سے کسی ایک کا مل جانا میرے نزدیک دنیا اور جو کچھ اس میں موجود ہے۔ اس سے بھی پسند ہے۔ میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جس کا دوست ہوں۔ علی بھی اس کا دوست ہے۔ میں نے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میرے نزدیک ایسے ہی ہو جیسا کہ حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھے۔ مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ میں ضرور بالضرور ایسے آدمی کو جھنڈا دوں گا جس سے اللہ اور اس کا رسول محبت کرتے ہیں۔

(٣٢٧٤٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو سُلَيْمَانَ الْجُهَنِيُّ ، يَعْنِي زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَلِيًّا عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ :أَنَا عَبْدُ اللهِ ، وَأَخُو رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَمْ يَقُلْهَا أَحَدٌ قَبْلِي ، وَلاَ يَقُولُهَا أَحَدٌ بَعْدِي إلاَّ كَذَّابٌ مُفْتَرٍ.

(۳۲۷۴۲) حضرت ابو سلیمان الجھنی رحمہ اللہ یعنی زید بن وھب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر یوں فرماتے ہوئے سنا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کے رسول ﷺ کا بھائی ہوں۔ کسی ایک نے بھی مجھ سے پہلے یہ نہیں کہا اور نہ ہی کوئی

میرے بعد یہ کہے گا مگر جھوٹا شخص۔

(۳۲۷۴۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَالْمِنْهَالِ ، وَعِيسَى ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ يَخْرُجُ فِي الشِّتَاءِ فِي إِزَارٍ وَرِدَاءٍ ثَوْبَيْنِ خَفِيفَيْنِ ، وَفِي الصَّيْفِ فِي الْقَبَاءِ الْمَحْشُوِّ وَالثَّوْبِ الثَّقِيلِ ، فَقَالَ : النَّاسُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ : لَوْ قُلْتُ لأَبِيك فَإِنَّهُ يَسْمُرُ مَعَهُ ، فَسَأَلْت أَبِي ، فَقُلْتُ : إِنَّ النَّاسَ قَدْ رَأَوْا مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ شَيْئًا اسْتَنْكَرُوهُ ، قَالَ : وَمَا ذَاكَ ، قَالَ : يَخْرُجُ فِي الْحَرِّ الشَّدِيدِ فِي الْقَبَاءِ الْمَحْشُوِّ وَالثَّوْبِ الثَّقِيلِ ، وَلاَ يُبَالِي ذَلِكَ ، وَيَخْرُجُ فِي الْبَرْدِ الشَّدِيدِ فِي الثَّوْبَيْنِ الْخَفِيفَيْنِ وَالْمُلاَئَتَيْنِ لاَ يُبَالِي ذَلِكَ وَلاَ يَتَّقِي بَرْدًا ، فَهَلْ سَمِعْت فِي ذَلِكَ شَيْئًا فَقَدْ أَمَرُونِي أَنْ أَسْأَلَك أَنْ تَسْأَلَهُ إِذَا سَمَرْت عِنْدَهُ ، فَسَمَرَ عِنْدَهُ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّ النَّاسَ قَدْ تَفَقَّدُوا مِنْك شَيْئًا ، قَالَ : وَمَا هُوَ ، قَالَ : تَخْرُجُ فِي الْحَرِّ الشَّدِيدِ فِي الْقَبَاءِ الْمَحْشُوِّ أَوِ الثَّوْبِ الثَّقِيلِ وَتَخْرُجُ فِي الْبَرْدِ الشَّدِيدِ فِي الثَّوْبَيْنِ الْخَفِيفَيْنِ وَفِي الْمُلاَئَتَيْنِ لاَ تُبَالِي ذَلِكَ ، وَلاَ تَتَّقِي بَرْدًا ، قَالَ : وَمَا كُنْتَ مَعَنَا يَا أَبَا لَيْلَى بِخَيْبَرَ ، قَالَ : قُلْتُ بَلَى ، وَاللهِ قَدْ كُنْت مَعَكُمْ ، قَالَ : فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا بَكْرٍ فَسَارَ بِالنَّاسِ فَانْهَزَمَ حَتَّى رَجَعَ إِلَيْهِ ، وَبَعَثَ عُمَرَ فَانْهَزَمَ بِالنَّاسِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلاً يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، يَفْتَحُ اللَّهُ لَهُ ، لَيْسَ بِفَرَّارٍ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ فَدَعَانِي ، فَأَتَيْته وَأَنَا أَرْمَدُ لاَ أُبْصِرُ شَيْئًا ، فَتَفَلَ فِي عَيْنِي ، وَقَالَ : اللَّهُمَّ اكْفِهِ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ ، قَالَ فَمَا آذَانِي بَعْدُ حَرٌّ ، وَلاَ بَرْدٌ. (احمد ۹۹)

(۳۲۷۴۳) حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت منہال رحمہ اللہ اور حضرت عیسیٰ رحمہ اللہ ، یہ سب حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سردیوں میں تہہ بند اور چادر دو باریک کپڑوں میں نکلتے تھے۔ اور گرمیوں میں گرم چوغہ اور بھاری کپڑوں میں نکلتے! تو لوگ حضرت عبدالرحمٰن سے کہنے لگے: اگر آپ رحمہ اللہ اپنے والد سے پوچھ لیں تو وہ آپ کو بتلا دیں گے اس لیے کہ وہ رات کو ان سے بات چیت کرتے ہیں۔ پس میں نے اپنے والد سے پوچھا: کہ لوگ امیر المؤمنین میں ایسی چیز دیکھتے ہیں جس کو وہ عجیب سمجھتے ہیں؟ انہوں نے پوچھا: وہ کیا چیز ہے؟ میں نے کہا: آپ رضی اللہ عنہ سخت گرمی میں گرم چوغہ اور بھاری کپڑوں میں نکلتے ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ کو اس کی پرواہ بھی نہیں ہوتی۔ اور سخت سردی میں آپ رضی اللہ عنہ دو باریک کپڑوں اور چھوٹی چادروں میں نکلتے ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ کو اس چیز کی بالکل پرواہ بھی نہیں ہوتی اور نہ ہی آپ رضی اللہ عنہ سردی سے بچتے ہیں۔ کیا آپ رحمہ اللہ نے ان سے اس بارے میں کچھ سنا ہے؟ اس لیے کہ لوگوں نے مجھے کہا ہے کہ میں آپ سے کہوں کے آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جب رات کو بات کریں تو اس بارے میں دریافت کریں۔

پس جب رات کو انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بات چیت کی تو ان سے کہا: اے امیر المؤمنین: لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ

کی ایک چیز کا جائزہ لیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: آپ رضی اللہ عنہ سخت گرمی میں گرم چوغہ یا بھاری کپڑوں میں نکلتے ہیں۔ اور شدید سردی کی حالت میں آپ رضی اللہ عنہ دو باریک کپڑوں اور چادروں میں نکلتے ہیں۔ اور آپ رضی اللہ عنہ کو اس بات کی پروا بھی نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی آپ رضی اللہ عنہ سردی سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابولیلیٰ کیا تم غزوہ خیبر کے موقع پر ہمارے ساتھ نہیں تھے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں! اللہ کی قسم میں تمہارے ساتھ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھیجا وہ لوگوں کو لے کر گئے پس وہ شکست کھا کر واپس لوٹ آئے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجا مگر وہ بھی شکست کھا کر واپس آئے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ضرور۔ بالضرور ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص سے محبت کرتے ہیں۔ اللہ اس کو فتح عطا فرمائیں گے۔ وہ شخص پیٹھ پھیر کر بھاگنے والا نہیں ہے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قاصد بھیجا مجھے بلانے کے لیے۔ میں حاضر خدمت ہو گیا، اور میں آشوب چشم میں مبتلا تھا میں کچھ بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آنکھ میں لعاب ڈالا، پھر دعا فرمائی۔ اے اللہ! تو سردی اور گرمی سے اس کی کفایت فرما۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے بعد سے مجھے کبھی سردی اور گرمی نے تکلیف نہیں پہنچائی۔

(٣٢٧٤٤) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ ، لَيَبْعَثَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ رَجُلاً مِنكُمْ قَدِ امْتَحَنَ اللَّهُ قَلْبَهُ لِلإِيمَانِ فَيَضْرِبُكُمْ ، أَوْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : أَنَا هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : لاَ فَقَالَ عُمَرُ : أَنَا هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : لاَ ، وَلَكِنَّهُ خَاصِفُ النَّعْلِ ، وَكَانَ أَعْطَى عَلِيًّا نَعْلَهُ يَخْصِفُهَا. (ترمذی ۳۷۱۵۔ احمد ۱۵۵)

(۳۲۷۴۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے گروہ قریش! اللہ تعالیٰ ضرور بالضرور ایک آدمی بھیجیں گے جو تم ہی میں سے ہوگا۔ تحقیق اللہ نے اس کے دل کو ایمان کے لیے چن لیا ہے۔ پس وہ تمہیں قتل کرے گا یا یوں فرمایا: کہ وہ تمہاری گردنیں مارے گا۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا وہ شخص میں ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا وہ شخص میں ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ جوتوں میں پیوند لگانے والا ہے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جوتا مرحمت فرمایا تھا جس میں انہوں نے پیوند لگایا تھا۔

(٣٢٧٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غنية ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا فِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ إِلَيْنَا وَلَكَأَنَّ عَلَى رُؤُوسِنَا الطَّيْرَ ، لاَ يَتَكَلَّمُ أَحَدٌ مِنَّا ، فَقَالَ : إِنَّ مِنكُمْ رَجُلاً يُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى تَأْوِيلِ الْقُرْآنِ كَمَا قُوتِلْتُمْ عَلَى تَنْزِيلِهِ ، فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ ، فَقَالَ : أَنَا هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : لاَ ، فَقَامَ عُمَرُ ، فَقَالَ : أَنَا هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : لاَ ، وَلَكِنَّهُ خَاصِفُ النَّعْلِ فِي الْحُجْرَةِ ، قَالَ : فَخَرَجَ عَلَيْنَا عَلِيٌّ وَمَعَهُ نَعْلُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ مِنْهَا.

(احمد ۳۱۔ حاکم ۱۲۲)

(۳۲۷۴۵) حضرت رجاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ ہم لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہمارے پاس بیٹھ گئے: ہم میں سے کوئی بھی بات نہیں کر رہا تھا گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ایک آدمی ہوگا جو لوگوں سے قتال کرے گا قرآنی تاویل پر جیسا کہ اس کے اترنے پر تم سے قتال کیا گیا تھا۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا وہ شخص میں ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا وہ شخص میں ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ شخص حجرے میں جوتے کو پیوند لگا رہا ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے اس حال میں کہ ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جوتا تھا جس کو انہوں نے ٹھیک کیا تھا۔

(۳۲۷٤٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَن سَلَمَةَ بْنِ أَبِي الطُّفَيْلِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ :يَا عَلِي ، إنَّ لَكَ كَنْزًا فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّك ذُو قَرْنَيْهَا فَلاَ تُتْبِعَ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّمَا لَكَ الأُولَى وَلَيْسَتْ لَكَ الآخِرَةُ.

(۳۲۷۴۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تمہارے لیے جنت میں ایک خزانہ ہے اور تم اس کے مالک ہو۔ جب کسی پر ایک نظر پڑ جائے تو دوسری نظر مت ڈالو۔ کیونکہ ایک نظر تو معاف ہے لیکن دوسری معاف نہیں ہے۔

(۳۲۷٤٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الصَّالِحِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ :أَنَا عَبْدُ اللهِ ، وَأَخُو رَسُولِهِ ، وَأَنَا الصِّدِّيقُ الأَكْبَرُ ، لاَ يَقُولُهَا بَعْدِي إلاَّ كَذَّابٌ مُفْتَرٍ ، وَلَقَدْ صَلَّيْت قَبْلَ النَّاسِ بِسَبْعِ سِنِينَ.

(۳۲۷۴۷) حضرت عباد بن عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی ہوں۔ اور میں صدیق اکبر ہوں۔ نہیں کہے گا اس بات کو میرے بعد مگر جھوٹا کذاب شخص۔ اور تحقیق میں نے لوگوں سے سات سال پہلے نماز پڑھی۔

(۳۲۷٤٨) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ حَبَّةَ الْعُرَنِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :أَنَا أَوَّلُ رَجُلٍ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (احمد ۱۴۱۔ ابن سعد ۲۱)

(۳۲۷۴۸) حضرت حبۃ العرنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں پہلا آدمی ہوں جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔

(۳۲۷٤٩) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ جَبْرٍ ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ، فَقَالَ :لَمَّا افْتَتَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ انْصَرَفَ إِلَى الطَّائِفِ

فَحَاصَرَهَا تسع عَشْرَةَ ، أَوْ ثَمَان عَشْرَةَ ، فَلَمْ يَفْتَتِحْهَا ، ثُمَّ ارْتَحَلَ رَوْحَةً ، أَوْ غَدْوَةً فَنَزَلَ ، ثُمَّ هَجَّرَ ، ثُمَّ قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأُوصِيكُمْ بِعِتْرَتِي خَيْرًا ، وَإِنَّ مَوْعِدَكُمَ الْحَوْضُ ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَتُقِيمُنَّ الصَّلاَةَ وَلَتُؤْتُنَّ الزَّكَاةَ ، أَوْ لأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلاً مِنِّي ، أَوْ كَنَفْسِي فَلَيَضْرِبَنَّ أَعْنَاقَ مُقَاتِلَتِهِمْ وَلَيَسْبِيَنَّ ذَرَارِيَّهُمْ ، قَالَ : فَرَأَى النَّاسُ أَنَّهُ أَبُو بَكْرٍ ، أَوْ عُمَرُ ، فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ ، فَقَالَ : هَذَا.

(بزار ۱۰۵۰۔ حاکم ۱۲۰)

(۳۲۷۴۹) حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کر لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم طائف کی طرف لوٹے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھارہ یا انیس دن تک طائف کا محاصرہ کیا۔ لیکن اس کو فتح نہ کر سکے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح یا شام کے وقت کوچ فرمایا: پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو پہر کو چلنے لگے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! بے شک میں تم سے پہلے پہنچنے والا ہوں گا، اور میں تمہیں اپنی اولاد کے بارے میں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں۔ اور تم سے وعدے کی جگہ حوض کوثر کا مقام ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے چاہیے کہ تم ضرور بالضرور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو یا پھر میں تمہاری طرف اپنے ایک آدمی کو بھیجوں گا۔ یا اپنے جیسے ایک آدمی کو بھیجوں گا۔ پس وہ ضرور بالضرور ان میں سے قتال کرنے والوں کی گردنوں کو مارے گا۔ اور ان کی اولادوں کو قیدی بنالے گا۔ راوی کہتے ہیں: لوگوں کا خیال تھا کہ وہ شخص حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہوں گے۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: وہ شخص یہ ہے۔

(۳۲۷۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي فَاخِتَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي هُبَيْرَةُ بْنُ يَرِيمَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : أُهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةٌ مُسَيَّرَةٌ بِحَرِيرٍ ؛ إِمَّا سَدَاهَا حَرِيرٌ ، أَوْ لُحْمَتُهَا، فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيَّ، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ : مَا أَصْنَعُ بِهَا، أَلْبَسُهَا، فَقَالَ: لاَ، إِنِّي لَمَا أَرْضَى لَكَ مَا أَكْرَهُ لِنَفْسِي.

(۳۲۷۵۰) حضرت ہبیرہ بن یریم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جوڑا ہدیہ دیا گیا جو ریشم سے مزین تھا۔ یا تو اس کا تانا ریشم کا تھا یا اس کا بانا ریشم کا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ جوڑا مجھے بھیج دیا۔ میں وہ جوڑا لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ اور میں نے دریافت کیا کہ میں اس کا کیا کروں؟ کیا میں اس کو پہن لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! بے شک میں تیرے لیے وہ چیز پسند نہیں کرتا جو چیز میں اپنے لیے ناپسند کروں۔

(۳۲۷۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي فَاخِتَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي جَعْدَةُ بْنُ هُبَيْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوٍ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحِيمِ.

(۳۲۷۵۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ماقبل والا ارشاد اس سے بھی منقول ہے۔

(۳۲۷۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ لَمَّا مَاتَ أَبُو طَالِبٍ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ عَمَّكَ الشَّيْخَ الضَّالَّ قَدْ مَاتَ ، قَالَ : فَقَالَ :

انْطَلِقْ فَوَارِهِ ، ثُمَّ لاَ تُحْدِثَنَّ شَيْئًا حَتَّى تَأْتِيَنِي ، قَالَ : فَوَارَيْته ، ثُمَّ أَتَيْته فَأَمَرَنِي فَاغْتَسَلْت ، ثُمَّ دَعَا لِي بِدَعَوَاتٍ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهِنَّ مَا عَلَى الأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ.

(۳۲۷۵۲) حضرت ناجیہ بن کعب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ جب ابو طالب کی وفات ہوگئی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بوڑھا گمراہ چچا وفات پا گیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان کو لے جا کر دفن کر دو۔ پھر تم ہرگز کچھ مت کرنا۔ یہاں تک کہ میرے پاس آ جانا۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پس میں نے ان کو دفن کر دیا۔ پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے غسل کا حکم دیا۔ پس میں نے غسل کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے چند دعائیں کی۔ میں پسند نہیں کرتا اس بات کو کہ میرے لیے ان دعاؤں کے عوض زمین پر یہ چیزیں ہوں۔

(٣٢٧٥٣) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هَانِءِ بْنِ هَانِءٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْك. (ابو داؤد ۲۲۷۴۔ احمد ۹۸)

(۳۲۷۵۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔

(٣٢٧٥٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ ، قَالَ : بَلَغَ عَلِيًّا أَنَّ أُنَاسًا يَقُولُونَ فِيهِ ، قَالَ : فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ ، فَقَالَ : أَنْشُدُ اللَّهَ رَجُلاً ، وَلا أَنْشُدُهُ إِلاَّ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا إِلاَّ قَامَ ، فَقَامَ مِمَّا يَلِيهِ سِتَّةٌ ، وَمِمَّا يَلِي سعيد بْنَ وَهْبٍ سِتَّةٌ فَقَالُوا : نَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ كُنْتُ مَوْلاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلاهُ ، اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ.

(احمد ۱۰۲۲۔ بزار ۲۵۴۱)

(۳۲۷۵۴) حضرت زید بن یثیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خبر ملی کہ چند لوگ ان کے بارے میں کچھ بات کر رہے ہیں۔ تو آپ رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھ کر فرمانے لگے۔ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے اس شخص کو قسم دیتا ہوں۔ جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے بارے میں کچھ سنا ہے۔ تو وہ کھڑا ہو جائے۔ پس چھ کے قریب لوگ کھڑے ہو گئے اور ان میں حضرت سعید بن وھب رضی اللہ عنہ چھٹے مل گئے۔ پھر ان سب لوگوں نے فرمایا: ہم گواہی دیتے ہیں اس بات کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جس کا دوست ہوں پس علی بھی اس کا دوست ہے۔ اے اللہ! تو بھی دوست رکھ! اس شخص کو جو اس سے دوستی رکھے۔ اور تو دشمنی کر اس شخص سے جو اس سے دشمنی رکھے۔

(٣٢٧٥٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي يَزِيدَ الأَوْدِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : دَخَلَ أَبُو هُرَيْرَةَ الْمَسْجِدَ فَاجْتَمَعْنَا إِلَيْهِ ، فَقَامَ إِلَيْهِ شَابٌّ ، فَقَالَ : أَنْشُدُك بِاللهِ ، أَسَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كُنْتُ مَوْلاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلاهُ ، اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ ، فَقَالَ : نَعَمْ ، فَقَالَ الشَّابُّ : أَنَا مِنْك بَرِيءٌ ، أَشْهَدُ أَنَّك قَدْ

عَادَيْت مَنْ وَالاهُ وَوَالَيْت مَنْ عَادَاهُ ، قَالَ فَحَصَبَهُ النَّاسُ بِالْحَصَا. (بزار ۲۵۳۱۔ ابویعلی ۶۳۹۲)

(۳۲۷۵۵) حضرت ابویزید الاودی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف لائے تو ہم لوگ ان کے پاس جمع ہو گئے پھر ایک نو جوان نے کھڑے ہو کر ان سے کہا: میں آپ رضی اللہ عنہ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں۔ کیا آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ میں جس کا دوست ہوں پس علی رضی اللہ عنہ بھی اس کا دوست ہے۔ اے اللہ! تو بھی اس کو دوست بنا جو علی رضی اللہ عنہ کو دوست رکھتا ہو۔ اور تو اس سے دشمنی کر جو شخص اس سے دشمنی رکھتا ہو؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! پھر وہ نو جوان کہنے لگا: میں آپ رضی اللہ عنہ سے بری ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً آپ رضی اللہ عنہ نے دشمنی کی اس شخص سے جوان کو دوست رکھتا ہے اور آپ رضی اللہ عنہ نے دوستی کی اس شخص سے جوان سے دشمنی رکھتا ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ پس لوگوں نے اس نو جوان کو کنکریاں ماریں۔

(۳۲۷۵۶) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَيَّاشٍ الْعَامِرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، قَالَ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدُ آل سَرْحٍ مِنَ الْيَمَنِ ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُقِيمُنَّ الصَّلاةَ وَلَتُؤْتُنَّ الزَّكَاةَ وَلَتَسْمَعُنَّ وَلَتُطِيعُنَّ ، أَوْ لأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلاً كَنَفْسِي يُقَاتِلُ مُقَاتِلَتَكُمْ وَيَسْبِي ذَرَارِيَّكُمْ ، اللَّهُمَّ أَنَا ، أَوْ كَنَفْسِي ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ. (احمد ۱۰۲۴)

(۳۲۷۵۶) حضرت عبد اللہ بن شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یمن کے سرح قبیلہ کا ایک وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: چاہیے کہ تم ضرور بالضرور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو۔ اور بات سنو اور اطاعت کرو۔ یا پھر میں تمہاری طرف ایک ایسا آدمی بھیجوں گا جو میرے جیسا ہے وہ تمہارے لڑنے والوں سے قتال کرے گا اور تمہاری اولادوں کو قیدی بنا لے گا۔ اللہ کی قسم! وہ میں یا میرے جیسا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا۔

(۳۲۷۵۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، قَالَ : خَطَبَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حِينَ قُتِلَ عَلِيٌّ، فَقَالَ : يَا أَهْلَ الْكُوفَةِ ، أَوْ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ لَقَدْ كَانَ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ رَجُلٌ قُتِلَ اللَّيْلَةَ ، أَوْ أُصِيبَ الْيَوْمَ لَمْ يَسْبِقْهُ الأَوَّلُونَ بِعِلْمٍ ، وَلا يُدْرِكُهُ الآخِرُونَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَهُ فِي سَرِيَّةٍ كَانَ جِبْرِيلُ عَنْ يَمِينِهِ وَمِيكَائِيلُ ، عَنْ يَسَارِهِ ، فَلا يَرْجِعُ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ.

(۳۲۷۵۷) حضرت عاصم بن ضمرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا جس میں ارشاد فرمایا: اے کوفہ والو یا یوں فرمایا: اے عراق والو! تحقیق تمہارے سامنے ایک آدمی تھا جس کو رات کو شہید کر دیا گیا یا یوں فرمایا: کہ جو آج فوت ہو گیا۔ پہلے لوگ اس سے علم میں نہیں بڑھے اور نہ ہی بعد والے لوگ اس کے علم کو پا سکیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اس کو کسی لشکر میں بھیجتے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام اس کی دائیں طرف ہوتے تھے اور حضرت میکائیل اس کی بائیں طرف ہوتے۔ پس وہ شخص واپس نہیں لوٹتا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو فتح عطا فرما دیتے۔

(۳۲۷۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : ذُكِرَ عِنْدَهُ قَوْلُ النَّاسِ فِي عَلِيٍّ ، فَقَالَ : قَدْ جَالَسْنَاهُ وَوَاكَلْنَاهُ وَشَارَبْنَاهُ وَقُمْنَا لَهُ عَلَى الأَعْمَالِ ، فَمَا سَمِعْته يَقُولُ شَيْئًا مِمَّا يَقُولُونَ ، إِنَّمَا يَكْفِيكُمْ أَنْ تَقُولُوا : ابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَتَنُهُ، وَشَهِدَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ ، وَشَهِدَ بَدْرًا.

(۳۲۷۵۸) حضرت عمرو بن مرہ ریشیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ ریشیلہ کے سامنے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق لوگوں کی باتیں ذکر کی گئیں تو انہوں نے فرمایا: ہم لوگ آپس میں بیٹھے ہیں ہم نے اکٹھے کھایا پیا ہے۔ اور ہم ان کے اعمال پر رضامند ہیں پس میں نے تو کبھی بھی نہیں سنی وہ بات جو لوگ کہتے ہیں۔ بے شک تمہارے لیے اتنا کافی ہے کہ تم یوں کہہ دیا کرو۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی ہیں۔ اور ان کے داماد ہیں وہ بیعت الرضوان کے موقع پر حاضر تھے اور غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔

(۳۲۷۵۹) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِي مَنِينٍ وَهُوَ يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لأَدْفَعَنَّ الرَّايَةَ إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ، قَالَ : فَتَطَاوَلَ الْقَوْمُ ، فَقَالَ : أَيْنَ عَلِيٌّ فَقَالُوا : يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ ، فَدَعَاهُ فَبَزَقَ فِي كَفَّيْهِ ، وَمَسَحَ بِهِمَا عَيْنَيْ عَلِيٍّ ، ثُمَّ دَفَعَ إِلَيْهِ الرَّايَةَ، فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَوْمَئِذٍ. (مسلم ۱۸۷۱۔ احمد ۳۸۴)

(۳۲۷۵۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ضرور بالضرور آج ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ پس لوگ قدم اونچے کر کے اپنے آپ کو ظاہر کرنے لگے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی کہاں ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: ان کی دونوں آنکھوں میں تکلیف ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلایا اور اپنی ہتھیلی میں لعاب مبارک ڈالا اور اس کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دونوں آنکھوں کو مسلا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جھنڈا دیا۔ پس اسی دن اللہ نے ان کو فتح عطا فرما دی۔

(۳۲۷٦۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ ، فَأَرْسَلَ إِلَى نِسَائِهِ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ شَيْئًا ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ هُمْ بِعَلِيٍّ قَدْ أَقْبَلَ شعثًا مُغْبَرًّا ، عَلَى عَاتِقِهِ قَرِيبٌ مِنْ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ قَدْ عَمِلَ بِيَدِهِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَرْحَبًا بِالْحَامِلِ وَالْمَحْمُولِ ، ثُمَّ أَجْلَسَهُ فَنَفَضَ ، عَنْ رَأْسِهِ التُّرَابَ ، ثُمَّ قَالَ : مَرْحَبًا بِأَبِي تُرَابٍ ، فَقَرَّبَهُ ، فَأَكَلُوا حَتَّى صَدَرُوا ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى نِسَائِهِ إِلَى كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ طَائِفَةً.

(۳۲۷٦۰) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ ریشیلہ فرماتے ہیں کہ اس درمیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ان کے اصحاب کی ایک جماعت تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کے پاس کھانے کا پیغام بھیجا لیکن کسی بھی بیوی کے پاس کھانے کی کوئی چیز بھی نہ ملی۔ تو اچانک حضرت علی رضی اللہ عنہ سامنے سے آتے ہوئے نظر آئے جو غبار آلود اور پراگندہ حال میں تھے اور ان کے کندھے پر ایک صاع کے

قریب کھجوریں تھیں۔ جوانہوں نے مزدوری کر کے حاصل کی تھیں۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خوش آمدید بوجھ اٹھانے والے کو اور اٹھائے ہوئے بوجھ کو، پھر آپ ﷺ نے ان کو اپنے پاس بٹھایا اور ان کے سر سے مٹی جھاڑی پھر ارشاد فرمایا: خوش آمدید ابوتراب! پھر انہوں نے کھجوروں کو قریب کیا۔ یہاں تک کہ سب نے سیر ہو کر کھائیں۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی تمام ازواج مطہرات کو بھی اس میں سے حصہ بھیجا۔

(۳۲۷۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ الرَّايَةَ إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ : لأَدْفَعَنَّهَا إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، قَالَ : فَتَفَلَ فِي عَيْنَيْهِ وَكَانَ أَرْمَدَ ، قَالَ : وَدَعَا لَهُ فَفُتِحَتْ عَلَيْهِ خَيْبَرُ. (عبدالرزاق ۱۰۳۹۵)

(۳۲۷۶۱) حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن میسب ؒ نے ارشاد فرمایا: نبی کریم ﷺ نے حضرت علی ؓ کو جھنڈا دیا اور فرمایا: میں ایسے شخص کو جھنڈا دے رہا ہوں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے ان کی دونوں آنکھوں میں لعاب ڈالا کیونکہ وہ آشوب چشم میں مبتلا تھے۔ اور ان کے لیے دعا فرمائی پس اللہ نے ان کو خیبر میں فتح دے دی۔

(۳۲۷۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَسِيْدَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لَقَدْ أُوتِيَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ثَلاَثَ خِصَالٍ لأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ : زَوَّجَهُ ابْنَتَهُ فَوَلَدَتْ لَهُ ، وَسَدَّ الأَبْوَابَ إِلاَّ بَابَهُ ، وَأَعْطَاهُ الْحَرْبَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ.

(۳۲۷۶۲) حضرت عمر بن اسید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: حضرت علی ؓ بن ابی طالب کو تین خصوصیات عطا کی گئیں۔ مجھے ان میں سے ایک کا مل جانا میرے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی بیٹی ان کے نکاح میں دی جس سے ان کی اولاد بھی ہوئی اور آپ ﷺ نے تمام دروازے بند کروا دیے سوائے ان کے دروازے کے۔ اور آپ ﷺ نے غزوہ خیبر کے دن ان کو جھنڈا عطا فرمایا۔

(۳۲۷۶۳) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ : حدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَهُ إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ : لأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلاً يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، قَالَ : فَجِئْتُ بِهِ أَقُودُهُ أَرْمَدَ ، قَالَ : فَبَصَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ، ثُمَّ أَعْطَاهُ الرَّايَةَ ، وَكَانَ الْفَتْحُ عَلَى يَدَيْهِ. (مسلم ۱۴۳۳۔ احمد ۵۱)

(۳۲۷۶۳) حضرت ایاس بن سلمہ ؒ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے خبر دی کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ان کو حضرت علی ؓ کو بلانے کے لیے بھیجا۔ اور ارشاد فرمایا: میں ضرور بالضرور ایسے آدمی کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ! اس سے محبت کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں پس میں ان کو لایا اس حال میں کہ میں ان کو

راستہ دکھانے کے لیے آگے چل رہا تھا کیونکہ وہ آشوب چشم میں مبتلا تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب مبارک ڈالا پھر ان کو جھنڈا مرحمت فرمایا۔ اور اسی دن اللہ نے ان کے ہاتھ پر فتح دے دی۔

(۳۲۷٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ أَنَا وَأُمِّي وَخَالَتِي، فَسَأَلْنَاهَا: كَيْفَ كَانَ عَلِيٌّ عِنْدَهُ، فَقَالَتْ: تَسْأَلُونِي عَنْ رَجُلٍ وَضَعَ يَدَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعًا لَمْ يَضَعْهَا أَحد ، وَسَالَتْ نَفْسُهُ فِي يَدِهِ ، وَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ وَمَاتَ ، فَقِيلَ : أَيْنَ تَدْفِنُونَهُ، فَقَالَ عَلِيٌّ :مَا فِي الأَرْضِ بُقْعَةٌ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ بُقْعَةٍ قُبِضَ فِيهَا نَبِيُّهُ ، فَدَفَنَّاهُ. (ابویعلی ۴۸۴۵)

(۳۲۷٦۴) حضرت جمیع بن عمیر ؒ فرماتے ہیں کہ میں میری والدہ اور میری خالہ حضرت عائشہ ؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے پس ہم نے ان سے پوچھا: کہ حضرت علی ؓ کا رسول اللہ ﷺ کے نزدیک کیا مقام تھا؟ آپ ؓ نے ارشاد فرمایا: تم نے مجھ سے ایک ایسے آدمی کے بارے میں سوال کیا جس نے نبی ﷺ کے بدن پر ایسی جگہ ہاتھ رکھا جہاں کسی نے بھی نہیں رکھا۔ اور آپ ﷺ کی جان ان ہاتھ میں نکلی کہ انہوں آپ ﷺ کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔ پوچھا گیا: تم لوگ نبی ﷺ کو کہاں دفن کرو گے؟ تو حضرت علی ؓ نے فرمایا: اللہ کے نزدیک زمین کا کوئی ٹکڑا اس حصہ سے زیادہ محبوب نہیں جس میں اس نبی ﷺ کی وفات ہوئی۔ لہٰذا ہم نے اسی جگہ آپ ﷺ کی تدفین کر دی۔

(۳۲۷٦۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ ، قَالَتْ : قَالَتْ عَائِشَةُ :خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ ، فَجَاءَ الْحَسَنُ فَأَدْخَلَهُ مَعَهُ ، ثُمَّ جَاءَ حُسَيْنٌ فَأَدْخَلَهُ مَعَهُ ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا ، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ ، ثُمَّ قَالَ : ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمَ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾. (مسلم ۱۸۸۳۔ ابو داؤد ۴۰۲۸)

(۳۲۷٦۵) حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ صبح کے وقت نکلے اس حال میں کہ آپ ﷺ پر ایسی کالی چادر تھی جس پر اونٹوں کے کجاوے کی تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ پس حضرت حسن ؓ آئے تو آپ ﷺ نے ان کو اس میں داخل کیا۔ پھر حضرت حسین ؓ آئے آپ ﷺ نے ان کو بھی چادر میں داخل کر لیا۔ پھر حضرت فاطمہ ؓ آئیں آپ ﷺ نے ان کو بھی چادر میں داخل کر لیا پھر حضرت علی ؓ آئے آپ ﷺ نے ان کو بھی چادر میں داخل کر لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ترجمہ: اللہ تو بس یہ چاہتا ہے کہ دور کر دے تم سے گندگی، اے نبی ﷺ کے گھر والو اور پاک کر دے تمہیں پوری طرح۔

(۳۲۷٦٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ شَدَّادٍ أَبِي عَمَّارٍ ، قَالَ :دَخَلْتُ عَلَى وَاثِلَةَ ، وَعِنْدَهُ قَوْمٌ فَذَكَرُوا عليا فَشَتَمُوهُ فَشَتَمَهُ مَعَهُمْ ، فَقَالَ :أَلا أُخْبِرُكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ :بَلَى ، قَالَ :أَتَيْتُ فَاطِمَةَ أَسْأَلُهَا عَنْ عَلِيٍّ ، فَقَالَتْ :تَوَجَّهَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا آخِذٌ

بِيَدِهِ حتى دخل ، فَأَدْنَى عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ فَأَجْلَسَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَجْلَسَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى فَخِذِهِ ، ثُمَّ لَفَّ عَلَيْهِمْ ثَوْبَهُ ، أَوْ قَالَ : كِسَاء ، ثُمَّ تَلا هَذِهِ الآيَةَ : ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ﴾ ، ثُمَّ قَالَ :اللَّهُمَّ هَؤُلاءِ أَهْلُ بَيْتِي ، وَأَهْلُ بَيْتِي أَحَقُّ. (احمد ۱۰۷۔ طبرانی ۱۶۰)

(۳۲۷۶۶) حضرت شداد ابو عمارہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس حال میں کہ ان کے پاس چند لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ پس ان لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا پھر ان کو سب وشتم کرنے لگے تو میں نے بھی ان کے ساتھ ان کو برا بھلا کہا۔ تو حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس حدیث کے بارے میں نہ بتلاؤں جو میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی؟ میں نے کہا: کیوں نہیں ضرور سنائیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا میں نے ان سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق پوچھا: تو وہ فرمانے لگیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے ہیں پس میں بیٹھ کر انتظار کرنے لگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں درانحالیکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ان سب نے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا یہاں تک کہ وہ گھر میں داخل ہوگئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے قریب کیا اور ان دونوں کو اپنے سامنے بٹھا لیا۔ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بھی بٹھایا یہ دونوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران پر تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب پر اپنا کپڑا یا چادر ڈال دی۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والو! اللہ تو بس یہ چاہتا ہے کہ تم سے گندگی کو دور کر دے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! یہ لوگ میرے گھر والے ہیں۔ اور میرے گھر والے سب سے زیادہ حقدار ہیں۔

(۳۲۷۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ أَبِي الْمُعَذَّلِ الطُّفَاوِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أَخْبَرَتْنِي أُمُّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا فِي بَيْتِهَا ذَاتَ يَوْمٍ ، فَجَائَتِ الْخَادِمُ ، فَقَالَتْ :عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ بِالسُّدَّةِ ، فَقَالَ :تَنَحَّي لِي ، عَنْ أَهْلِ بَيْتِي ، فَتَنَحَّيت فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ ، فَدَخَلَ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ ، فَوَضَعَهُمَا فِي حِجْرِهِ ، وَأَخَذَ عَلِيًّا بِإِحْدَى يَدَيْهِ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ ، وَأَخَذَ فَاطِمَةَ بِالْيَدِ الأُخْرَى فَضَمَّهَا إِلَيْهِ وَقَبَّلَهَا ، وَأَغْدَفَ عَلَيْهِمْ خَمِيصَةً سَوْدَاءَ ، ثُمَّ قَالَ :اللَّهُمَّ إِلَيْك لاَ إِلَى النَّارِ ، أَنَا وَأَهْلُ بَيْتِي ، قَالَتْ : فَنَادَيْته ، فَقُلْتُ :وَأَنَا يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ :وَأَنْتِ. (احمد ۲۹۶۔ طبرانی ۹۳۹)

(۳۲۷۶۷) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں میرے پاس تھے۔ کہ خادمہ نے آ کر عرض کیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا دروازے پر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے گھر والوں کے لیے جگہ بناؤ۔ پس میں گھر کے ایک کونے میں ہوگئی۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ پھر دونوں بچوں کو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گود میں بٹھا لیا۔ اور اپنے ایک ہاتھ سے علی رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر اپنے سے چمٹا لیا اور دوسرے ہاتھ سے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پکڑ کر اپنے سے چمٹا لیا اور ان کا بوسہ بھی لیا۔ اور ان سب پر اپنی کالی چادر ڈال دی۔ پھر ارشاد

فرمایا: اے اللہ! تیری طرف پناہ پکڑتے ہیں نہ کہ جہنم کی طرف میں اور میرے گھر والے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے پکار کر کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو بھی۔

(٣٢٧٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ قَامَ خَطِيبًا فَخَطَبَ النَّاسَ ، فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، لَقَدْ فَارَقَكُمْ أَمْسِ رَجُلٌ مَا سَبَقَهُ الأَوَّلُونَ ، وَلا يُدْرِكُهُ الآخِرُونَ وَلَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُهُ الْمَبْعَثَ فَيُعْطِيهِ الرَّايَةَ فَمَا يَرْجِعُ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ ، جِبْرِيلُ عَنْ يَمِينِهِ وَمِيكَائِيلُ ، عَنْ شِمَالِهِ ، مَا تَرَكَ بَيْضَاءَ ، وَلا صَفْرَاءَ إِلاَّ سَبْعَمِئَةِ دِرْهَمٍ فَضَلَتْ مِنْ عَطَائِهِ ، أَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَ بِهَا خَادِمًا. (احمد ۱۹۹۔ بزار ۲۵۷۴)

(۳۲۷۶۸) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ھبیرہ بن یریم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے پھر لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! کل تم سے ایک ایسا شخص جدا ہو گیا کہ نہیں سبقت لے جا سکے اس سے پہلے لوگ اور نہ ہی بعد والے لوگ اس کا مقام پا سکتے ہیں۔ تحقیق رسول اللہ ﷺ ان کو کسی لشکر میں بھیجتے تو ان کو جھنڈا عطا فرماتے پس وہ واپس نہیں لوٹتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو فتح عطا فرما دیتے۔ جبرائیل علیہ السلام ان کے دائیں جانب ہوتے اور میکائیل علیہ السلام ان کے بائیں جانب ہوتے۔ انہوں نے کوئی سونا، چاندی نہیں چھوڑا سوائے سات درہموں کے جو میں نے ان کی بخشش میں سے بچائے تھے۔ اس لیے کہ ان سے ایک خادم خریدنے کا ارادہ تھا۔

(٣٢٧٦٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ مَوْلَى الأَنْصَارِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ ، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ : فَأَتَيْت إِبْرَاهِيمَ فَذَكَرْت ذَلِكَ لَهُ فَأَنْكَرَهُ وقال : أَبُو بَكْرٍ. (احمد ۳۶۸۔ طیالسی ۶۷۸)

(۳۲۷۶۹) حضرت ابو حمزہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سب سے پہلے اسلام لانے والے شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

عمرو بن مرہ کہتے ہیں: میں حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کے پاس حاضر ہوا اور میں نے ان سے یہ بات ذکر کی تو انہوں نے اس کا انکار کیا اور فرمایا: سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

(٣٢٧٧٠) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ جَبَلَةَ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يَغْزُ أَعْطَى سِلاحَهُ عَلِيًّا أَوْ أُسَامَةَ.

(۳۲۷۷۰) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبلہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نبی کریم ﷺ جب کسی غزوہ میں شریک نہ ہوتے تو اپنے ہتھیار حضرت علی رضی اللہ عنہ یا حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو مرحمت فرما دیتے۔

(٣٢٧٧١) حَدَّثَنَا مالك بن إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَسْعُود بْنُ سَعْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنِ الْفَضْلِ

بْنِ مَعْقِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نِيَارٍ الأَسْلَمِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَاسٍ ، قَالَ :قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :قَدْ آذَيْتَنِي :قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا أُحِبُّ أَنْ أُوذِيَكَ ، قَالَ :مَنْ آذَى عَلِيًّا فَقَدْ آذَانِي.

(بزار ۲۵۶۱۔ احمد ۴۸۳)

(۳۲۷۷۱) حضرت عمرو بن شاس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تحقیق تو نے مجھے ایذاء پہنچائی۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس بات کو کبھی پسند نہیں کرتا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذاء پہنچاؤں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے علی رضی اللہ عنہ کو ایذاء پہنچائی۔ تحقیق اس نے مجھے ایذاء پہنچائی۔

(۳۲۷۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، قَالَ :قُلت لِعَطَاءٍ : كَانَ فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ أَعْلَمَ مِنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :لاَ ، وَاللَّهِ مَا أَعْلَمُهُ !.

(۳۲۷۷۲) حضرت عبد الملک بن ابی سلیمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں کوئی شخص ایسا بھی تھا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ علم والا ہو؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: نہیں اللہ کی قسم! میں کسی کو نہیں جانتا۔

(۳۲۷۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُبْشِيٍّ ، قَالَ :خَطَبَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بَعْدَ وَفَاةِ عَلِيٍّ ، فَقَالَ :لَقَدْ فَارَقَكُمْ رَجُلٌ بِالأَمْسِ لَمْ يَسْبِقْهُ الأَوَّلُونَ بِعِلْمٍ ، وَلا يُدْرِكُهُ الآخِرُونَ ، كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيهِ الرَّايَةَ فَلا يَنْصَرِفُ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ. (احمد ۱۹۹)

(۳۲۷۷۳) حضرت عمرو بن حبشی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ہم سے خطاب فرمایا: تحقیق کل تم سے وہ شخص جدا ہوگیا کہ پہلے لوگ اس کے علم کو نہیں پا سکے اور نہ بعد والے پا سکے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو جھنڈا عطا کرتے تھے پھر وہ واپس نہیں لوٹتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو فتح عطا فرما دیتا۔

(۳۲۷۷٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ خَبَّابٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :خَرَجْت أَنَا وَعَلِيٌّ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِي حوائط الْمَدِينَةِ ، فَمَرَرْنَا بِحَدِيقَةٍ ، فَقَالَ عَلِيٌّ :مَا أَحْسَنَ هَذِهِ الْحَدِيقَةَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ :فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :حَدِيقَتُك فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْهَا يَا عَلِي ، حَتَّى مَرَّ بِسَبْعِ حَدَائِقَ ، كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ عَلِيٌّ :مَا أَحْسَنَ هَذِهِ الْحَدِيقَةَ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَيَقُولُ :حَدِيقَتُك فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هَذِهِ. (طبرانی ۱۱۰۸۴)

(۳۲۷۷۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے باغات میں تشریف لے گئے۔ پس ہم لوگ ایک باغ کے پاس سے گزرے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کتنا خوبصورت باغ ہے؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی رضی اللہ عنہ! تیرا جو باغ جنت میں ہے وہ اس سے کئی درجہ زیادہ خوبصورت ہے۔

یہاں تک کہ سات باغوں کے پاس سے گزرے ہر جگہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ باغ کتنا خوبصورت ہے؟ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے جاتے: تیرا جو باغ جنت میں ہے وہ اس سے کئی درجہ خوبصورت ہے۔

(۳۲۷۷۵) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا قَيْسٌ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي صَادِقٍ ، عَنْ عُلَيْمٍ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ :إنَّ أَوَّلَ هَذِهِ الأُمَّةِ وُرُودًا عَلَى نَبِيِّهَا أَوَّلُهَا إسْلامًا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

(۳۲۷۷۵) حضرت عُلیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اس امت میں سب سے پہلا شخص جو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وارد ہوگا۔ وہ سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۳۲۷۷٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيِّ ، قَالَ : قَالَتْ لِي أُمُّ سَلَمَةَ :يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، أَيُسَبُّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيكُمْ ، ثُمَّ لاَ تُغَيِّرُونَ ، قَالَ :قُلْتُ :وَمَنْ يَسُبُّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتْ :يُسَبُّ عَلِيٌّ وَمَنْ يُحِبُّهُ ، وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّهُ. (احمد ۳۲۳۔ ابو یعلی ۶۹۷۷)

(۳۲۷۷٦) حضرت ابو عبد اللہ جدلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے ابو عبد اللہ! تمہارے درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب وشتم کیا جاتا ہے پھر بھی تم لوگ غیرت نہیں کھاتے؟ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: کون شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب وشتم کر سکتا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان سے محبت کرنے والوں کو سب وشتم کیا جاتا ہے۔ اور تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے محبت فرماتے تھے۔

(۳۲۷۷۷) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ مُسَاوِرٍ الْحِمْيَرِيِّ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ :سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :لاَ يُبْغِضُ عَلِيًّا مُؤْمِنٌ ، وَلا يُحِبُّهُ مُنَافِقٌ.

(احمد ۲۹۲۔ طبرانی ۸۸۵)

(۳۲۷۷۷) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کوئی مومن علی رضی اللہ عنہ سے بغض نہیں رکھے گا اور کوئی منافق علی رضی اللہ عنہ سے محبت نہیں کرے گا۔

(۳۲۷۷۸) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَمَّارٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :إنَّمَا مَثَلُنَا فِي هَذِهِ الأُمَّةِ كَسَفِينَةِ نُوحٍ وَكَبَابِ حِطَّةٍ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ.

(۳۲۷۷۸) حضرت عبد اللہ بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک ہماری مثال اس امت میں حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی سی ہے۔ اور بنی اسرائیل میں پائے جانے والے مغفرت کے دروازے کی سی ہے۔

(۳۲۷۷۹) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ قَرْمٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ : لاَ يُحِبُّنَا مُنَافِقٌ ، وَلا يُبْغِضُنَا مُؤْمِنٌ.

(۳۲۷۷۹) حضرت زرّ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی منافق ہم سے محبت نہیں کرے گا اور کوئی بھی مومن ہم سے بغض نہیں رکھے گا۔

(۳۲۷۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْحَكَمِ الأَزْدِيِّ يَرْفَعُ حَدِيثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ :إنك سَتَلْقَى بَعْدِي جَهْدًا، قَالَ:يَا رَسُولَ اللهِ ، فِي سَلامَةٍ من دِينِي ، قَالَ :نَعَمْ ، فِي سَلامَةٍ مِنْ دِينِك. (حاكم ۱۴۰)

(۳۲۷۸۰) حضرت ابوعبیدہ بن حکم الازدی رحمہ اللہ مرفوع حدیث بیان فرماتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: عنقریب تو میرے بعد ایک جدو جہد کرے گا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ جدو جہد میرے دین کی سلامتی کے بارے میں ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! تیرے دین کی حفاظت کے بارے میں ہوگی۔

(۳۲۷۸۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ ، قَالَ :فَنَزَلْنَا بِغَدِيرِ خُمٍّ ، قَالَ :فَنُودِيَ : الصَّلاةُ جَامِعَةٌ ، وَكُسِحَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَصَلَّى الظُّهْرَ فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ ، فَقَالَ :أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ، قَالُوا :بَلَى ، قَالَ :أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ ، قَالُوا :بَلَى ، قَالَ :فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلاهُ ، اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ ، قَالَ : فَلَقِيَهُ عُمَرُ بَعْدَ ذَلِكَ ، فَقَالَ :هَنِيئًا لَكَ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ ، أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ. (نسائی ۸۴۷۳۔ احمد ۲۸۱)

(۳۲۷۸۱) حضرت عدی بن ثابت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم لوگ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ہم لوگوں نے غدیر خم کے مقام پر پڑاؤ ڈالا۔ پس ندا لگائی گئی کہ نماز کے لیے جمع ہو جاؤ۔ اور ایک درخت کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جگہ صاف کی گئی پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی۔ اور پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا: کیا تم لوگوں کو علم نہیں کہ میں سب مومنین پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ مقدم ہوں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیوں نہیں! راوی فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے اللہ! میں جس کا دوست ہوں پس علی بھی اس کا دوست ہے۔ اے اللہ! جو شخص اس کو دوست رکھے پس تو بھی اُس کو دوست رکھ۔ اور جو اس سے دشمنی کرے تو بھی اُس سے دشمنی فرما۔ راوی فرماتے ہیں: اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے ملے اور فرمایا: اے ابو طالب کے بیٹے! تمہیں مبارک ہو۔ تم نے ہر مومن مرد اور مومن عورت کا دوست ہونے کی حالت میں صبح و شام کی۔

(۳۲۷۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَّابِ ، قَالَ :حدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عن الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ :بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَيْنِ عَلَى أَحَدِهِمَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، وَعَلَى الآخَرِ

خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ ، فَقَالَ :إِنْ كَانَ قِتَالٌ فَعَلِيٌّ عَلَى النَّاسِ ، فَافْتَتَحَ عَلِيٌّ حِصْنًا فَاتَّخَذَ جَارِيَةً لِنَفْسِهِ ، فَكَتَبَ خَالِدٌ بِسَوْأته ، فَلَمَّا قَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ ، قَالَ :مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ. (ترمذی ۱۷۰۴۔ احمد ۳۵۶)

(۳۲۷۸۲) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لشکر بھیجے جن میں سے ایک پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو امیر بنایا اور دوسرے لشکر پر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو، پھر ارشاد فرمایا: اگر لڑائی ہو تو اس صورت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں پر امیر ہوں گے۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قلعہ کو فتح کر لیا۔ اور ایک باندی کو اپنے لیے خاص کر لیا اس پر حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے خط لکھ کر اس بات کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خط پڑھا تو ارشاد فرمایا: تم کیا کہتے ہو ایسے شخص کے بارے میں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب رکھتا ہے۔ اور اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کو محبوب رکھتے ہیں۔

(۳۲۷۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ :دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ وَقَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلَى عَيْنَيْهِ ، قَالَ :فَقُلْتُ :أَخْبِرْنَا عَنْ هَذَا الرَّجُلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ : فَرَفَعَ حَاجِبَيْهِ بِيَدَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ :ذَاكَ مِنْ خَيْرِ الْبَشَرِ.

(۳۲۷۸۳) حضرت عطیہ بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت جابر بن عبد اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس حال میں کہ وہ بہت بوڑھے تھے اور ان کی پلکیں ان کی آنکھوں پر گری ہوئی تھیں۔ راوی کہتے ہیں۔ میں نے ان سے عرض کیا: آپ رضی اللہ عنہ ہمیں اس شخص یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے متعلق بتلایئے۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے دونوں پلکوں کو اٹھایا پھر ارشاد فرمایا:: یہ تو خیر البشر ہیں۔

(۳۲۷۸٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي يَزِيدُ الرِّشْكُ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ :بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَلِيًّا ، فَصَنَعَ عَلِيٌّ شَيْئًا أَنْكَرُوهُ ، فَتَعَاقَدَ أَرْبَعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يذكروا أمرهم لرسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوا إِذَا قَدِمُوا مِنْ سَفَرٍ بَدَؤُوا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ وَنَظَرُوا إِلَيْهِ ، ثُمَّ يَنْصَرِفُونَ إِلَى رِحَالِهِمْ ، قَالَ :فَلَمَّا قَدِمَتِ السَّرِيَّةُ سَلَّمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ أَحَدُ الأَرْبَعَةِ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَلَمْ تَرَ أَنَّ عَلِيًّا صَنَعَ كَذَا وَكَذَا ، فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ ، فَقَالَ :مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ ، مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ ، عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْ عَلِي ، وَعَلِيٌّ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي. (ابوداؤد ۸۲۹۔ احمد ۴۳۷)

(۳۲۷۸۴) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان پر امیر مقرر کر دیا۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کچھ ایسا کام کیا جس کو لوگوں نے ناپسند کیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے چار لوگوں نے

اس بات کا عہد کیا کہ وہ اس بات کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے ذکر کریں گے۔ اور یہ لوگ جب سفر سے واپس آ گئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو بتلانے کا ارادہ کیا۔ پس انہوں نے آپ ﷺ کو سلام کیا اور ان کی طرف دیکھا پھر لوگ اپنے کجاووں کی طرف پلٹ گئے۔ راوی کہتے ہیں: کہ جب سارے لشکر والے آ گئے۔ اور انہوں نے آپ ﷺ سے سلام کر لیا تو ان چاروں میں سے ایک شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کی کیا رائے ہے علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہ انہوں نے یہ کام کیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے اس حال میں کہ آپ ﷺ کے چہرے پر غصہ کے آثار نمایاں تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ علی رضی اللہ عنہ سے کیا چاہتے ہو؟ تم لوگ علی رضی اللہ عنہ سے کیا چاہتے ہو؟ علی مجھ سے ہیں اور میں علی رضی اللہ عنہ سے ہوں اور علی میرے بعد ہر مومن کے دوست ہیں۔

(۳۲۷۸۵) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ ، قَالَ : أَتَيْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ بِالْمَدِينَةِ ، فَقَالَ : ذُكِرَ لِي أَنَّكُمْ تَسُبُّونَ عَلِيًّا ، قَالَ : قَدْ فَعَلْنَا ، قَالَ : فَلَعَلَّك قَدْ سَبَبْته ، قَالَ : قُلْتُ : مَعَاذَ اللهِ ، قَالَ : فَلا تَسُبَّهُ ، فَلَوْ وُضِعَ الْمِنْشَارُ عَلَى مَفْرِقِي ، عَلَى أَنْ أَسُبَّ عَلِيًّا ، مَا سَبَبْته أَبَدًا ، بَعْدَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَمِعْتُ. (ابویعلی ۷۷۳)

(۳۲۷۸۵) حضرت ابو بکر بن خالد بن عُرفطہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ میں آیا، تو انہوں نے کہا: مجھ سے ذکر کیا گیا ہے کہ تم لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیتے ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں! آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: شاید کہ تم بھی ان کو گالیاں دیتے ہو؟ میں نے عرض کیا: اللہ کی پناہ! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کبھی ان کو گالی مت دینا۔ پس اگر میرے سر کے درمیان میں آرا رکھ دیا جائے کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گالی دوں! میں کبھی بھی ان کو گالی نہیں دوں گا اس حدیث کے سننے کے بعد جو میں رسول اللہ ﷺ سے سن چکا ہوں۔

(۳۲۷۸۶) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَمَّنْ حدثه عن مَيْمُونَةَ ، قَالَت : لَمَّا كَانَتِ الْفُرْقَةُ قِيلَ لِمَيْمُونَةَ ابْنَةِ الْحَارِثِ : يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَتْ : عَلَيْكُمْ بِابْنِ أَبِي طَالِبٍ فَوَاللهِ مَا ضَلَّ ، وَلا ضُلَّ بِهِ. (طبرانی ۱۲۔ حاکم ۱۴۱)

(۳۲۷۸۶) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب جدائی کا وقت تھا تو میمونہ بنت حارث سے کہا گیا: اے ام المؤمنین! آپ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو لازم پکڑ لو۔ اللہ کی قسم نہ وہ گمراہ ہیں اور نہ ان کی وجہ سے کوئی گمراہ ہوا۔

(۳۲۷۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : ﴿أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ قَالَ : نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ وَالْعَبَّاسِ. (عبدالرزاق ۲۶۹)

(۳۲۷۸۷) حضرت اسماعیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: قرآن کی یہ آیت ﴿أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی۔

(۳۲۷۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : إِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ بِهَا أَحَدٌ قَبْلِي ، وَلاَ يَعْمَلُ بِهَا أَحَدٌ بَعْدِي ، كَانَ لِي دِينَارٌ فَبِعْته بِعَشْرَةِ دَرَاهِمَ ، فَكُنْت إِذَا نَاجَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْت بِدِرْهَمٍ حَتَّى نَفِدَتْ ، ثُمَّ تَلاَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً﴾. (ابن جریر ۲۰)

(۳۲۷۸۸) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ایک آیت ایسی ہے کہ نہ مجھ سے پہلے اس پر کسی نے عمل کیا اور نہ ہی میرے بعد کوئی اس پر عمل کرے گا۔ میرے پاس ایک دینار تھا میں نے اس کو دس دراہم کے عوض بیچ دیا پس جب بھی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی سرگوشی کرتا تو میں ایک درہم صدقہ کر دیتا یہاں تک کہ وہ دراہم ختم ہو گئے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اے ایمان والو! جب تم لوگ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے علیحدگی میں بات کرنا چاہو تو تم علیحدگی میں بات کرنے سے پہلے کچھ صدقہ پیش کرو۔

(۳۲۷۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ الأَشْجَعِيُّ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سعيد ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلْقَمَةَ الأَنْمَارِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً﴾ ، قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَرَى دِينَار ، قُلْتُ : لاَ يُطِيقُونَهُ ، قَالَ : فَكَمْ قُلْت : شَعِيرَةٌ ، قَالَ: إِنَّك لَزَهِيدٌ، قَالَ: فَنَزَلَتْ : ﴿أَأَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ﴾ الآيَةَ ، قَالَ : فَبِي خَفَّفَ اللَّهُ عَنْ هَذِهِ الأُمَّةِ.

(ترمذی ۳۳۰۰۔ ابن حبان ۶۹۴۲)

(۳۲۷۸۹) حضرت علی بن علقمہ انماری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب یہ آیت اتری! اے ایمان والو! جب تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے علیحدگی میں بات کرنا چاہو تو تم علیحدگی میں بات کرنے سے پہلے کچھ صدقہ پیش کرو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تمہاری کیا رائے ہے؟ کیا ایک دینار میں کافی ہے؟ میں نے عرض کیا: لوگ اتنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تو کتنا ہونا چاہیئے؟ میں نے عرض کیا تھوڑے سے جَو مقرر کر دیے جائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً یہ تو بہت ہی کم ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اتنے میں دوسری آیت اتری گئی: ترجمہ: کیا تم لوگ ڈر گئے اس بات سے کہ پیش کرو اپنی علیحدگی کی گفتگو سے پہلے صدقات؟ الآیۃ۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس میری وجہ سے اللہ نے اس امت پر آسانی فرمادی۔

(۳۲۷۹۰) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ أَبِي هَارُونَ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ جَالِسًا إِذْ جَائَهُ نَافِعُ بْنُ الأَزْرَقِ فَقَامَ عَلَى رَأْسِهِ ، فَقَالَ : وَاللهِ إِنِّي لأُبْغِضُ عَلِيًّا ، قَالَ : فَرَفَعَ إِلَيْهِ ابْنُ عُمَرَ رَأْسَهُ ، فَقَالَ : أَبْغَضَك اللَّهُ ، تُبْغِضُ رَجُلاً سَابِقَةٌ مِنْ سَوَابِقِهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

(۳۲۷۹۰) حضرت ابو ہارون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک نافع بن ازرق آیا، اور

آپ رضی اللہ عنہ کے سر پر کھڑا ہو کر کہنے لگا۔ اللہ کی قسم! میں علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں۔ کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا سر اٹھا کر ارشاد فرمایا: اللہ بھی تجھ سے بغض رکھے اس لیے کہ تو ایسے شخص سے بغض رکھتا ہے جو سبقت لے جانے والا ہے۔ اور دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے بہتر ہے۔

(۳۲۷۹۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :لَقَدْ جَاءَ فِي عَلِيٍّ مِنَ الْمَنَاقِبِ مَا لَوْ أَنَّ مَنْقَبًا مِنْهَا قُسِمَ بَيْنَ النَّاسِ لأَوْسَعَهُمْ خَيْرًا.

(۳۲۷۹۱) حضرت ابو الطفیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے ایک نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ میں اتنے بہترین اوصاف جمع ہیں کہ ان میں سے اگر ایک وصف کو بھی لوگوں کے درمیان تقسیم کر دیا جائے تو وہ خیر کے اعتبار سے بہت زیادہ وسیع ہو۔

(۳۲۷۹۲) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ : كُنْتُ أَنَا وَالْحَسَنُ جَالِسَيْنِ نَتَحَدَّثُ ، إِذْ ذَكَرَ الْحَسَنُ عَلِيًّا ، فَقَالَ :أَرَاهُمَ السَّبِيلَ ، وَأَقَامَ لَهُمَ الدِّينَ إِذْ اعْوَجَّ.

(۳۲۷۹۲) حضرت معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت حسن رحمہ اللہ بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے کہ حضرت حسن رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر فرمایا: اور فرمایا: آپ رضی اللہ عنہ لوگوں میں سب سے زیادہ سیدھے راستے والے اور لوگوں کے دین کو سیدھا فرمانے والے تھے جب اس میں ٹیڑھ پن پیدا ہو جاتا۔

(۳۲۷۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحُرِّ بْنِ صَيَّاحٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَخْنَسِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :عَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ. (ابوداؤد ۴۶۱۷۔ احمد ۱۸۸)

(۳۲۷۹۳) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: علی رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں۔

(۳۲۷۹٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :قَالَتْ فَاطِمَةُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، زَوَّجْتَنِي حَمْشَ السَّاقَيْنِ عَظِيمَ الْبَطْنِ أَعْمَشَ الْعَيْنِ، قَالَ:زَوَّجْتُكَ أَقْدَمَ أُمَّتِي سِلْمًا، وَأَعْظَمَهُمْ حِلْمًا، وَأَكْثَرَهُمْ عِلْمًا.
(عبدالرزاق ۹۷۸۳)

(۳۲۷۹۴) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نکاح ایسے شخص سے کر دیا جو کمزور پنڈلیوں والا، بڑے پیٹ والا اور کمزور نگاہ کا حامل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہارا نکاح ایسے شخص سے کیا ہے جو میری امت میں سب سے زیادہ صلح کو مقدم رکھنے والا اور سب سے عظیم بردبار اور سب سے زیادہ علم والا ہے۔

(۳۲۷۹٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي غَنِيَّةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ بُرَيْدَةَ،

قَالَ :غزوت مَعَ عَلِیٍّ إِلَی الْیَمَنِ فَرَأَیْتُ مِنْہُ جَفْوَۃً ، فَلَمَّا قَدِمْت عَلَی رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : ذَکَرْت عَلِیًّا فَتنَقَّصتہُ ، فَجَعَلَ وَجْہُ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَغَیَّرُ ، فَقَالَ :أَلَسْت أَوْلَی بِالْمُؤْمِنِینَ مِنْ أَنْفُسِہِمْ ، قُلْتُ :بَلَی یَا رَسُولَ اللہِ ، قَالَ :مَنْ کُنْتُ مَوْلاَہُ فَعَلِیٌّ مَوْلاَہُ. (احمد ۷ ۳۴۔ حاکم ۱۱۰)

(۳۲۷۹۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن لڑنے کے لیے گیا۔ تو میں نے ان میں کچھ زیادتی دیکھی۔ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا اور ان کا نقص بیان کیا: اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں مومنین پر ان کی جانوں سے زیادہ مقدم نہیں ہوں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ضرور۔ آپ نے فرمایا: میں جس کا دوست ہوں پس علی رضی اللہ عنہ بھی اس کا دوست ہے۔

(۳۲۷۹۶) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ شُعْبَۃَ ، عَنْ أَبِی التَّیَّاحِ ، عَنْ أَبِی السَّوَّارِ الْعَدَوِیِّ ، قَالَ :قَالَ عَلِیٌّ لَیُحِبُّنِی قَوْمٌ حَتَّی یَدْخُلُوا النَّارَ فِی حُبِّی وَلَیُبْغِضُنِی قَوْمٌ حَتَّی یَدْخُلُوا النَّارَ فِی بُغْضِی.

(۳۲۷۹۶) حضرت ابو السوار العدوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ضرور بالضرور مجھ سے کچھ لوگ اتنی محبت کریں گے یہاں تک کہ وہ لوگ میری محبت کی وجہ سے جہنم میں جائیں گے اور ضرور بالضرور کچھ لوگ مجھ سے بغض رکھیں گے یہاں تک کہ وہ لوگ مجھ سے بغض کی وجہ سے جہنم میں جائیں گے۔

(۳۲۷۹۷) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِی نَجِیحٍ ، عَنْ أبی التیاح عن أَبِی حبرۃ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَلِیًّا یَقُولُ :یَہْلِکُ فِی رَجُلاَنِ :مُفْرِطٌ فِی حُبِّی وَمُفْرِطٌ فِی بُغْضِی.

(۳۲۷۹۷) حضرت ابو حبیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: دو شخص میرے بارے میں ہلاکت میں پڑیں گے۔ ایک میری محبت میں حد سے بڑھنے والا، اور دوسرا مجھ سے بغض کرنے میں حد سے بڑھنے والا۔

(۳۲۷۹۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ ، عَنْ سِمَاکٍ ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِبَرَائَۃٍ مَعَ أَبِی بَکْرٍ إِلَی مَکَّۃَ ، فَدَعَاہُ فَبَعَثَ عَلِیًّا ، فَقَالَ :لاَ یُبَلِّغُہَا إِلاَّ رَجُلٌ مِنْ أَہْلِ بَیْتِی.

(ترمذی ۳۰۹۰۔ احمد ۲۱۲)

(۳۲۷۹۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ توبہ کی آیات دے کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو مکہ بھیجا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلا کر ان کو بھیجا۔ اور فرمایا: یہ آیات صرف میرے گھر کا ہی آدمی پہنچائے گا۔

(۳۲۷۹۹) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ نُعَیْمِ بْنِ حَکِیمٍ ، عَنْ أَبِی مَرْیَمَ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَلِیًّا یَقُولُ :یَہْلِکُ فِیَّ رَجُلاَنِ : مُفْرِطٌ فِی حُبِّی وَمُفْرِطٌ فِی بُغْضِی.

(۳۲۷۹۹) حضرت ابو مریم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے بارے میں دو

شخص ہلاکت میں پڑیں گے۔ ایک وہ شخص جو میری محبت میں حد سے بڑھے گا۔ اور دوسرا وہ شخص جو مجھ سے بغض کرنے میں حد سے بڑھے گا۔

(٣٢٨٠٠) حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَّابِ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيَنْتَهِيَنَّ بنو وليعة ، أَوْ لأَبْعَثَنَّ إِلَيْهِمْ رَجُلاً كَنَفْسِي فَيُمْضِي فِيهِمْ أَمْرِي ، فَيَقْتُلُ الْمُقَاتِلَةَ وَيَسْبِي الذُّرِّيَّةَ. (نسائی ۸۴۵۷۔ احمد ۹۶۶)

(۳۲۸۰۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ضرور بالضرور بنو ولیعہ قبیلہ رو کے گا یا یوں ارشاد فرمایا: کہ میں ضرور بالضرور ان کی طرف ایک ایسا آدمی بھیجوں گا جو ان میں میرا حکم جاری کرے گا۔ اور قتال کرنے والوں سے قتال کرے گا اور ان کی ذریت کو قیدی بنائے گا۔

(٣٢٨٠١) حَدَّثَنَا مُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، قَالَ :صَعِدَ عَلِيٌّ الْمِنبَرَ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ الْعَنْ كُلَّ مُبْغِضٍ لَنَا ، قَالَ : وَكُلَّ مُحِبٍّ لَنَا غَالٍ.

(۳۲۸۰۱) حضرت سدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھے اور ارشاد فرمایا: اے اللہ! تو لعنت کر ہر اس شخص پر جو ہم سے بغض رکھنے والا ہے۔ اور ہر اس شخص پر جو ہم سے محبت کرنے میں غلو کرنے والا ہے۔

(٣٢٨٠٢) حَدَّثَنَا مُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، قَالَ :دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ فَذَكَرَ ذُنُوبَهُ ، وَمَا يَخَافُ ، قَالَ : فَبَكَى ، ثُمَّ قَالَ :حَدَّثَنِي جَابِرٌ أَنَّ عَلِيًّا حَمَلَ الْبَابَ يَوْمَ خَيْبَرَ حَتَّى صَعِدَ الْمُسْلِمُونَ فَفَتَحُوهَا وَإِنَّهُ جُرِّبَ فَلَمْ يَحْمِلْهُ إِلاَّ أَرْبَعُونَ رَجُلاً. (بیہقی ۲۱۲)

(۳۲۸۰۲) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ کے پاس آیا پس انہوں نے گناہوں کا ذکر کیا اور خوف سے رونے لگے۔ پھر ارشاد فرمایا: کہ مجھے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: بلاشبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خیبر کے دن دروازے کو اٹھا لیا یہاں تک کہ مسلمان قلعہ پر چڑھ گئے اور انہوں نے قلعہ کو فتح کر لیا، اور بے شک آزمایا گیا پس نہیں اٹھا سکے اس دروازے کو مگر چالیس آدمی۔

(٣٢٨٠٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ :يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، ارْقُبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ. (بخاری ۳۷۵۱)

(۳۲۸۰۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کی حفاظت کرو۔

(٣٢٨٠٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ :أَنْتَ أَخِي وَصَاحِبِي.

(۳۲۸۰۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: بے شک تو میرا بھائی اور میرا ساتھی ہے۔

(٣٢٨٠٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ: سمعت أبا مكين، عَنْ خَالِهِ أبى أُمَيَّةَ أَنَّ عَلِيًّا مَرَّ عَلَى دَارٍ فِي مرادٍ تُبْنى، فَسَقَطَتْ عَلَيْهِ كَسْرَةُ لَبِنَةٍ، أَوْ قِطْعَةُ لَبِنَةٍ، فَدَعَا اللَّهَ أَنْ لاَ يُتِمَّ بِنَائَهَا، قَالَ: فَمَا وُضِعَ فِيهَا لَبِنَةٌ عَلَى لَبِنَةٍ.

(۳۲۸۰۵) حضرت ابو مکین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے ماموں حضرت ابو امیہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مقام مراد میں ایک گھر کے پاس سے گزرے جس کی تعمیر جاری تھی کہ آپ رضی اللہ عنہ پر ایک اینٹ کا ٹکڑا گر پڑا، آپ رضی اللہ عنہ نے اللہ سے دعا کی کہ اس کی تعمیر مکمل نہ ہو، راوی فرماتے ہیں، پھر اس گھر میں ایک اینٹ پر دوسری اینٹ نہیں رکھی گئی۔

(٣٢٨٠٦) حَدَّثَنَا مُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ أَبِي جَعْفَرٍ فِي الْمَسْجِدِ وَغُلاَمٌ يَنْظُرُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ وَيَبْكِي، فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ: مَا يُبْكِيك؟ قَالَ: مِنْ حُبِّكُمْ، قَالَ: نَظَرْت حَيْثُ نَظَرَ اللَّهُ وَاخْتَرْت مَنْ خَيَّرَهُ اللَّهُ.

(۳۲۸۰۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں تھے اس حال میں کہ ایک لڑکا حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ کو دیکھے جا رہا تھا اور رو رہا تھا۔ پس ابو جعفر رحمہ اللہ نے اس سے فرمایا: تجھے کس چیز نے رُلا دیا۔ اس نے عرض کیا۔ آپ رحمہ اللہ لوگوں کی محبت نے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: تو نے دیکھا جہاں اللہ نے دیکھا۔ اور تو نے چنا اس شخص کو جس کو اللہ نے چنا۔

(١٩) ما جاء فِي سعدِ بنِ أبِي وقّاصٍ رضى الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں منقول ہیں

(٣٢٨٠٧) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُهَا تَقُولُ: أَبِي وَاللهِ الَّذِي جَمَعَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ. (احمد ۱۳۰۱)

(۳۲۸۰۷) حضرت ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ بنت سعد رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے والد، اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن ان کے لیے اپنے والدین کو جمع فرمایا۔

(٣٢٨٠٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: مَا سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْدِي بِأَبَوَيْهِ أَحَدًا إلاَّ سَعْدًا فَإِنِّي سَمِعْته يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ: ارْمِ سَعْدُ، فِدَاك أَبِي وَأُمِّي. (بخاری ۲۹۰۵۔ مسلم ۱۸۷۶)

(۳۲۸۰۸) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نہیں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ایک کے لیے اپنے والدین کو فدا کیا ہو سوائے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: غزوہ احد کے دن۔ اے سعد! تم پر میرے ماں، باپ قربان ہوں۔ تم تیر چلاؤ۔

(۳۲۸۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ لَهُ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ.

(بخاری ۳۷۲۵۔ ترمذی ۲۸۳۰)

(۳۲۸۰۹) حضرت سعید بن المسیب ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے غزوہ احد کے دن ان کے لیے اپنے والدین کو جمع فرمایا۔

(۳۲۸۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ :إِنِّي لأَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فِي الْغَزْوِ عِنْدَ الْقِتَالِ. (بخاری ۳۷۲۸۔ مسلم ۲۲۷۸)

(۳۲۸۱۰) حضرت قیس ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد ؓ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ اہل عرب میں سے میں پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کے راستہ میں قتال کے وقت پہلا تیر چلایا۔

(۳۲۸۱۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي بَلْجٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ أَنَّ سَعْدًا كَاتَبَ غُلامًا لَهُ فَأَرَادَ مِنْهُ شَيْئًا ، فَقَالَ :مَا عِنْدِي مَا أُعْطِيك ، وَعَمَدَ إِلَى دَنَانِيرَ فَخَصَفَهَا فِي نَعْلَيْهِ ، فَدَعَا سَعْدٌ عَلَيْهِ فَسُرِقَتْ نَعْلاهُ.

(۳۲۸۱۱) حضرت ابو بلج ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مصعب بن سعد ؒ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت سعد ؓ نے اپنے ایک غلام سے مکاتبت کا معاملہ کیا، تو انہوں نے اس غلام سے کچھ رقم کا مطالبہ کیا تو وہ کہنے لگا میرے پاس کچھ نہیں ہے جو میں آپ کو دوں۔ اور آپ ؓ نے کچھ دیناروں کا مطالبہ کیا تھا جو اس نے اپنی جوتیوں میں چھپا لیے تھے۔ پس حضرت سعد ؓ نے اس کے لیے بددعا کی تو اس کے دونوں جوتے چوری ہو گئے۔

(۳۲۸۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلاً يَتَنَاوَلُ عَلِيًّا فَدَعَا عَلَيْهِ فَتَخَبَّطَتْهُ بُخْتِيَّةٌ فَقَتَلَتْهُ.

(۳۲۸۱۲) حضرت مصعب بن سعد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد ؓ نے ایک آدمی کو سنا جو حضرت علی ؓ کے بارے میں غلط بات کر رہا تھا پس آپ ؓ نے اس کے لیے بددعا کی۔ تو ایک خراسانی اونٹنی نے اس کو روندا اور مار دیا۔

(۳۲۸۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:اتَّقُوا دَعَوَاتِ سَعْدٍ.

(ابن سعد ۱۴۲)

(۳۲۸۱۳) حضرت قیس ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت سعد ؓ کی بددعاؤں سے بچو۔

(۳۲۸۱۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَخْنَسِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :سَعْدٌ فِي الْجَنَّةِ.

(۳۲۸۱۴) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں۔

(۳۲۸۱۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَتَحَدَّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهِرَ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ إِلَى جَنْبِي ، قَالَتْ :فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا شَأْنُك ، فَقَالَ : لَيْتَ رَجُلاً صَالِحًا مِنْ أُمَّتِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ ، قَالَ :فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ سَمِعْت صَوْتَ السِّلاحِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ هَذَا ، فَقَالَ :أَنَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ ، قَالَ :مَا جَاءَ بِكَ قُلْتُ :جِئْت أَحْرُسُك يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ :فَسَمِعْت غَطِيطَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَوْمِهِ.

(بخاری ۲۸۸۵۔ مسلم ۴۰)

(۳۲۸۱۵) حضرت عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرمایا کرتی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات جاگتے رہے اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پہلو میں تھے۔ میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو کیا ہوا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کاش میری امت کا کوئی نیک آدمی رات کو میری چوکیداری کرے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ ہم ابھی اسی درمیان ہی تھے کہ میں نے ہتھیار کی آواز سنی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کون شخص ہے؟ آواز آئی۔ میں سعد بن مالک ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تم کیوں آئے ہو؟ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کی حفاظت کرنے کے لیے آیا ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ پھر میں نے نیند میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خراٹوں کی آواز سنی۔

(۳۲۸۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَن أَبِيهِ ، عَنْ سَعْدٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَعَنْ شِمَالِهِ ، يَوْمَ أُحُدٍ ، رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ ، مَا رَأَيْتهمَا قَبْلُ ، وَلا بَعْدُ ، يَعْنِي جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ. (مسلم ۱۸۰۲۔ ابن حبان ۶۹۸۷)

(۳۲۸۱۶) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے غزوہ احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں اور بائیں جانب دو آدمی دیکھے جو سفید کپڑوں میں تھے۔ میں نے ان کو نہ اس سے پہلے کبھی دیکھا نہ بعد میں کبھی دیکھا۔ یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام۔

(۳۲۸۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هَاشِمِ بْنِ هاشم ، قَالَ :سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ : كَانَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ أَشَدَّ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ أُحُدٍ.

(۳۲۸۱۷) حضرت ھاشم بن ھاشم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رحمہ اللہ غزوہ احد کے دن مسلمانوں میں سب سے زیادہ سخت حملہ کرنے والے شخص تھے۔

(۳۲۸۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رضى اللَّهُ عَنْهُ.

(۳۲۸۱۸) حضرت عبد الرحمٰن بن عتبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم بن عبد الرحمٰن نے ارشاد فرمایا: اللہ کے راستہ میں سب سے پہلے تیر چلانے والے شخص حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۳۰) ما حفِظت فِي طلحة بنِ عبيدِ اللهِ رضي الله عنه

ان روایات کا بیان جو مجھے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں یاد ہیں

(۳۲۸۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ شَلاءَ ، وَقَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ. (بخاری ۴۰۶۳۔ ابن ماجہ ۱۲۸)

(۳۲۸۱۹) حضرت قیس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ دیکھا جو مفلوج تھا۔ اس کے ذریعہ انہوں نے غزوہ احد کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بچاؤ کیا تھا۔

(۳۲۸۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ ، قَالَ :لَقَدْ رَأَيْت بِطَلْحَةِ أَرْبَعَةً وَعِشْرِينَ جُرْحًا جُرِحَهَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۲۸۲۰) حضرت موسیٰ بن طلحہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تحقیق میں نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر چوبیس زخم دیکھے جو ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لگے تھے۔

(۳۲۸۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحُرِّ بْنِ صَيَّاحٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَخْنَسِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :طَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ.

(۳۲۸۲۱) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہ رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں۔

(۳۲۸۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ عَمِّهِ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الَّذِينَ قَضَوْا نَحْبَهُمْ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ، قَالَ وَدَخَلَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ ، فَقَالَ :هَذَا مِنَ الَّذِينَ قَضَوْا نَحْبَهُمْ.

(ترمذی ۳۲۰۳۔ ابن سعد ۲۱۸)

(۳۲۸۲۲) حضرت عیسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے ان لوگوں کے متعلق دریافت کیا جنہوں نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی؟ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اعراض فرمایا: اس نے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اس سے اعراض فرمایا: راوی کہتے ہیں۔ اتنے میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ مسجد کے دروازے سے داخل ہوئے اس حال میں کہ ان پر دو سبز چادریں تھیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اپنی ذمہ

داری پوری کی۔

(۳۲۸۲۳) حَدَّثَنَا يعمر بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابن إِسْحَاقَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَئِذٍ ، يَعْنِي يَوْمَ أُحُدٍ :أَوْجَبَ طَلْحَةُ ، يَعْنِي يَوْمَ أُحُدٍ. (ترمذی ۱۶۹۲۔ حاکم ۲۵)

(۳۲۸۲۳) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دن یعنی غزوہ احد کے دن یوں فرماتے ہوئے سنا کہ: طلحہ رضی اللہ عنہ نے واجب کر لی۔ (جنت)

(۳۲۸۲٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ أَنَّ طَلْحَةَ وَقَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَضُرِبَتْ فَشَلَّتْ إِصْبَعُهُ.

(۳۲۸۲۴) حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بچاؤ کیا تو ان کو اتنے زخم آئے کہ ان کی انگلی مفلوج ہوگئی۔

(۲۱) ما حفِظت فِي الزّبيرِ بنِ العوّامِ رضي الله عنه

ان روایات کا بیان جو مجھے حضرت زبیر بن العوّام کی فضیلت میں حفظ ہیں

(۳۲۸۲٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :جَمَعَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ قُرَيْظَةَ ، فَقَالَ :بِأَبِي وَأُمِّي. (نسائی ۱۰۰۳۰۔ ابن حبان ۶۹۸۴)

(۳۲۸۲۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے غزوہ بنو قریظہ کے دن اپنے والدین کو جمع کیا اور ارشاد فرمایا: میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔

(۳۲۸۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الزُّبَيْرُ ابْنُ عَمَّتِي وَحَوَارِيٌّ مِنْ أُمَّتِي. (نسائی ۸۲۱۲۔ احمد ۳۱۳)

(۳۲۸۲۶) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زبیر میری پھوپھی کے بیٹے ہیں۔ اور میری امت میں سے میرے حواری ہیں۔

(۳۲۸۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحُرِّ بْنِ صَيَّاحٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَخْنَسِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :الزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ.

(۳۲۸۲۷) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ زبیر رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں۔

(۳۲۸۲۸) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ رَأَى الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَصَدْرُهُ كَأَنَّهُ الْعُيُونُ مِنَ الطَّعْنِ وَالرَّمْيِ.

(۳۲۸۲۸) حضرت علی بن زید بن جدعان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے بیان کیا جس نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی زیارت کی کہ ان کا سینہ گویا کہ وہ تیروں اور نیزوں کا چشمہ ہو!۔

(۳۲۸۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عُرْوَةَ ، قَالَ : إِنَّ أَوَّلَ رَجُلٍ سَلَّ سَيْفًا فِي اللهِ الزُّبَيْرُ ، نُفِخَتْ نَفْخَةٌ : أُخِذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ الزُّبَيْرُ يَشُقُّ النَّاسَ بِسَيْفِهِ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى مَكَّةَ ، فَقَالَ : مَا لَكَ يَا زُبَيْرُ ، قَالَ : أُخْبِرْتُ أَنَّكَ أُخِذْتَ ، قَالَ : فَصَلَّى عَلَيْهِ وَدَعَا لَهُ وَلِسَيْفِهِ.

(۳۲۸۲۹) حضرت ھشام بن عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بے شک سب سے پہلا آدمی جس نے اللہ کے راستہ میں تلوار سونتی وہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ خبر اُڑا دی گئی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑ لیا گیا ہے۔! پس حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نکلے کہ وہ لوگوں کو اپنی تلوار سے چیرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے اونچے مقام پر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اے زبیر رضی اللہ عنہ! تجھے کیا ہوا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے خبر ملی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑ لیا گیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں دعائے خیر کی اور ان کی تلوار کے لیے بھی دعا فرمائی۔

(۳۲۸۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ : مَنْ رَجُلٌ يَذْهَبُ فَيَأْتِينِي بِخَبَرِ بَنِي قُرَيْظَةَ ، فَرَكِبَ الزُّبَيْرُ فَجَائَهُ بِخَبَرِهِمْ ، ثُمَّ عَادَ ، فَقَالَ : ثَلاثَ مَرَّاتٍ : مَنْ يَأْتِينِي بِخَبَرِهِمْ ، فَقَالَ : الزُّبَيْرُ : نَعَمْ ، قَالَ : وَجَمَعَ لِلزُّبَيْرِ أَبَوَيْهِ ، فَقَالَ : فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي ، وَقَالَ لِلزُّبَيْرِ : لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ ، وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ ، وَابْنُ عَمَّتِي. (ترمذی ۳۷۴۵۔ احمد ۳۰۷)

(۳۲۸۳۰) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خندق کے دن ارشاد فرمایا: کون شخص جائے گا اور میرے پاس بنو قریظہ والوں کی خبر لائے گا؟ پس حضرت زبیر رحمہ اللہ سوار ہوئے اور ان کی خبر لائے۔ پھر لوٹے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا: کون شخص میرے پاس ان کی خبر لے کر آئے گا۔ ہر مرتبہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں! میں لاؤں گا۔

حضرت عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے لیے اپنے والدین کو جمع کیا اور ارشاد فرمایا: تجھ پر میرے ماں، باپ قربان ہوں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرے حواری زبیر رضی اللہ عنہ ہیں اور وہ میری پھوپھی کے بیٹے ہیں۔

(۳۲۸۳۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ ، وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ. (ترمذی ۳۷۴۴۔ احمد ۸۹)

(۳۲۸۳۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے۔ میرے حواری زبیر ہیں۔

(۳۲۸۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْبَهِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَ : قَالَتْ لِي : كَانَ أبواك مِنَ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمَ الْقَرْحُ. (مسلم ۱۸۸۱)

(۳۲۸۳۲) حضرت عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تمہارے والدان لوگوں میں سے ہیں۔ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پکار پر لبیک کہا باوجود یکہ وہ زخم کھا چکے تھے۔

(۳۲۸۳۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ رَجُلاً يَقُولُ : أَنَا ابْنُ حَوَارِيِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : إِنْ كُنْتَ مِنْ آلِ الزُّبَيْرِ وَإِلاَّ فَلاَ. (طبرانی ۲۲۵)

(۳۲۸۳۳) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو یوں کہتے ہوئے سنا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری کا بیٹا ہوں اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو آل زبیر رضی اللہ عنہ میں سے ہے تو ٹھیک ہے ورنہ ایسا نہیں ہے۔

(۳۲۸۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : لَمْ يَكُنْ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ غَيْرُ فَرَسَيْنِ أَحَدُهُمَا عَلَيْهِ الزُّبَيْرُ. (ابن سعد ۱۰۳)

(۳۲۸۳۴) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف دو گھوڑے تھے جن میں سے ایک پر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سوار تھے۔

(۲۲) ما حفظت فِي عبدِ الرّحمانِ بنِ عوفٍ رضى الله عنه

ان روایات کا بیان جو مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں حفظ ہیں

(۳۲۸۳۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحُرِّ بْنِ صياح ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَخْنَسِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ.

(۳۲۸۳۵) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن عوف رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں۔

(۳۲۸۳٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إبْرَاهِيمَ أَنَّ عَلِيًّا وَعَمْرَو بْنَ الْعَاصِ أَتَيَا قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَذَكَرَ أَنَّ أَحَدَهُمَا قَالَ : اذْهَبَ ابْنَ عَوْفٍ فَقَدْ أَدْرَكْت صَفْوَهَا وَسَبَقْت رَنْقَهَا ، وَقَالَ الآخَرُ : اذْهَبَ ابْنَ عَوْفٍ فَقَدْ ذَهَبْت بِبِطِنَتِكَ لَمْ تَتَغَضْغَضْ مِنْهَا شَيْئًا. (احمد ۱۲۵۵۔ حاکم ۳۰۸)

(۳۲۸۳۶) حضرت سعد بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ دونوں حضرات حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی قبر پر تشریف لائے، ان دونوں میں سے ایک نے ایسے ان کا ذکر فرمایا: ابن عوف چلے گئے۔ پس تحقیق تم نے اپنی سچائی کو پالیا۔ اور تم جھوٹ اور گدلے پن پر غالب آ گئے۔ اور دوسرے نے یوں فرمایا: ابن عوف رضی اللہ عنہ چلے گئے۔ تحقیق تم اپنے نامۂ اعمال کو ایسے لے گئے کہ تم نے اس کے اجر میں سے کچھ بھی کمی نہیں کی۔

(۳۲۸۳۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ :لَمَّا مَاتَ عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ عَوْفٍ قَالَ :اذْهَبْ ابْنُ عَوْفٍ ببطْنَتك لَمْ تَتَغَضْغَضْ مِنْهَا شَيْئًا.

(۳۲۸۳۷) حضرت سعد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''ابن عوف چلے گئے اور انہوں نے اپنے اجر کو حکومت یا امارت سے کم نہیں کیا۔''

(۲۳) ما جاء فِي الحسنِ والحسينِ رضي الله عنهما

ان روایات کا بیان جو حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں منقول ہیں

(۳۲۸۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَثِبَانِ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي ، فَجَعَلَ النَّاسُ يُنَحُّونَهُمَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : دَعُوهُمَا بِأَبِي هُمَا وَأُمِّي ، مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّ هَذَيْنِ. (ابن حبان ۶۹۷۰۔ طبرانی ۲۶۴۴)

(۳۲۸۳۸) حضرت زر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرات حسنین رضی اللہ عنہما رسول اللہ کی کمر مبارک پر کھیل رہے ہوتے اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے ہوتے۔ پس لوگ ان دونوں کو ہٹانے لگتے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ان کو چھوڑ دو۔ ان دونوں پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے اس کو چاہیے کہ وہ ان دونوں سے بھی محبت کرے۔

(۳۲۸۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:قَالَ، يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا ، يَعْنِي حَسَنًا وَحُسَيْنًا. (احمد ۵۳۱۔ ابویعلی ۶۱۸۷)

(۳۲۸۳۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی ان دونوں سے محبت فرما۔ یعنی حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ سے۔

(۳۲۸٤۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ ، يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ. (ترمذی ۳۷۶۸۔ احمد ۶۴)

(۳۲۸۴۰) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔

(۳۲۸٤۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ مَيْسَرَةَ النَّهْدِيِّ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ ، ثُمَّ خَرَجَ فَاتَّبَعْتُهُ ، فَقَالَ : مَلَكٌ عَرَضَ لِي اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِي أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

(۳۲۸۴۱) حضرت زرّ بن حبیش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پس میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ عشاء کی نماز پڑھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک فرشتہ میرے سامنے پیش ہوا اس نے اپنے رب سے اجازت مانگی تھی کہ وہ مجھ پر درود وسلام بھیجے اور اس نے مجھے خوشخبری سنائی کہ حسن اور حسین دونوں جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔

(۳۲۸٤۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ مَعَهُ عَلَى الْمِنْبَرِ ، فَقَالَ : إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ ، وَلَعَلَّ اللَّهَ سَيُصْلِحُ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

(بخاری ۲۷۰۴)

(۳۲۸۴۲) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ منبر پر حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو بلند کر کے فرمایا: بے شک میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ اور عنقریب اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان صلح کروائیں گے۔

(۳۲۸٤۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ. (طبرانی ۲۵۹۹)

(۳۲۸۴۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ دونوں جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔

(۳۲۸٤٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ ، عَنْ يَعْلَى الْعَامِرِيِّ ؛ أَنَّهُ جَاءَ حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ يَسْعَيَانِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهُمَا إِلَيْهِ ، وَقَالَ : إِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ. (ابن ماجه ۳۶۶۶۔ احمد ۱۷۲)

(۳۲۸۴۴) حضرت یعلی العامری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ دونوں دوڑتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو اپنے سینہ سے لگالیا اور فرمایا: اولاد بخل اور بزدلی کا باعث ہے۔

(۳۲۸٤٥) حَدَّثَنَا مالك بن إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَسْبَاطِ بْنِ نَصْرٍ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ صُبَيْحٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِفَاطِمَةَ ، وَعَلِيٍّ ، وَحَسَنٍ ، وَحُسَيْنٍ : أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ ،

وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ. (ابن ماجه ۱۴۵۔ ابن حبان ۶۹۷۷)

(۳۲۸۴۵) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: تمہاری جس کے ساتھ لڑائی اور جنگ میری بھی اس سے جنگ ہے، اور تمہاری جس کے ساتھ صلح تو میری بھی اس سے صلح ہے۔

(٣٢٨٤٦) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مُسْلِمُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ النَّبَّالُ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبِي أُسَامَةُ ، قَالَ : طَرَقْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ لِبَعْضِ الْحَاجَةِ ، قَالَ : فَخَرَجَ إِلَيَّ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلَى شَيْءٍ لاَ أَدْرِي مَا هُوَ ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِي قُلْتُ : مَا هَذَا الَّذِي أَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ ، فَكَشَفَ فَإِذَا حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ عَلَى وَرِكَيْهِ ، فَقَالَ : هَذَانِ ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِي ، اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا.

(ترمذی ۳۷۶۹۔ ابن حبان ۶۹۶۷)

(۳۲۸۴۶) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں کسی حاجت کے لیے نکلا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف تشریف لائے اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اٹھایا ہوا تھا مجھے نہیں معلوم تھا کہ وہ کیا ہے؟ جب میں اپنی ضرورت سے فارغ ہوا! تو میں نے پوچھا کہ یہ کیا چیز ہے جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھایا ہوا ہے؟ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر ہٹائی تو وہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران پر تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میرے نواسے ہیں۔ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں۔ پس تو بھی ان دونوں سے محبت فرما۔

(٣٢٨٤٧) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِي وَالْحَسَنَ فَيَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا. (بخاری ۳۷۳۵۔ طبرانی ۲۶۴۲)

(۳۲۸۴۷) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر یوں دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی ان دونوں سے محبت فرما۔

(٣٢٨٤٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُلاَعِنَ أَهْلَ نَجْرَانَ أَخَذَ بِيَدِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي خَلْفَهُ. (حاکم ۵۹۳)

(۳۲۸۴۸) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل نجران سے مباھلہ کرنے کا ارادہ فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چل رہی تھیں۔

(٣٢٨٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي سَمَّيْتُ

ابْنَيَّ هَذَيْنِ بِاسْمِ ابْنَيْ هَارُونَ :شَبَّرٌ ، وَشَبِّيرًا. (حاکم ۱۶۸۔ طبرانی ۲۷۷۸)

(۳۲۸۴۹) حضرت سالم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے ان دو بیٹوں کا نام شَبّر اور شبیر حضرت ہارون علیہ السلام کے دو بیٹوں کے ناموں پر رکھا ہے۔

(۳۲۸۵۰) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ بُكَاءَ الْحَسَنِ ، أَوِ الْحُسَيْنِ فَقَامَ فَزِعًا ، فَقَالَ :إِنَّ الْوَلَدَ لَفِتْنَةٌ ، لَقَدْ قُمْتُ إِلَيْهِ ، وَمَا أَعْقِلُ.

(۳۲۸۵۰) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ یا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے رونے کی آواز سنی، تو آپ ﷺ گھبرا کر کھڑے ہو گئے۔ پھر ارشاد فرمایا: بے شک اولاد بھی فتنہ ہے تحقیق میں ان کے لیے کھڑا ہوا اور مجھے سمجھ بھی نہیں آئی۔

(۳۲۸۵۱) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أُسَامَةَ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِي وَالْحَسَنَ فَيَقُولُ :اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا.

(۳۲۸۵۱) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مجھے اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر یوں دعا فرمایا کرتے تھے۔اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی ان دونوں سے محبت فرما۔

(۳۲۸۵۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ الْأَقْمَرِ ، قَالَ : بَيْنَمَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَخْطُبُ إِذْ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَسْدِ آدَم طِوَالٌ ، فَقَالَ :لقد رَأَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعَهُ فِي حبوته يَقُولُ :مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّهُ ، فَلْيُبَلِّغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ. (بخاری ۳۱۲۔ احمد ۳۶۶)

(۳۲۸۵۲) حضرت زہیر بن اقمر فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ قبیلہ ازد کا ایک شخص بہت لمبے قد والا تھا کھڑا ہو کر کہنے لگا: تحقیق میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ وہ اپنا ہاتھ اس شخص کی کوکھ میں رکھ کر ارشاد فرما رہے تھے: جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے پس چاہیے کہ وہ اس سے محبت کرے اور چاہیے کہ حاضر شخص اس بات کو غائب شخص تک پہنچا دے۔

(۳۲۸۵۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :حدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا فَأَقْبَلَ حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ وَيَقُومَانِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَهُمَا فَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ :(إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلاَدُكُمْ فِتْنَةٌ) رَأَيْت هَذَيْنِ فَلَمْ أَصْبِرْ ، ثُمَّ أَخَذَ فِي خُطْبَتِهِ.

(۳۲۸۵۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اتنے میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ سامنے سے تشریف لائے اس حال میں کہ ان دونوں نے سرخ قمیصیں پہنی ہوئی تھیں۔ وہ دونوں چلتے پھر ٹھوکر کھا کر گر جاتے پھر کھڑے ہوتے۔ تو رسول اللہ ﷺ منبر سے اترے اور ان دونوں کو پکڑ کر اپنے سامنے بٹھالیا پھر ارشاد فرمایا: اللہ اور

اس کے رسول ﷺ نے سچ ارشاد فرمایا: یقیناً تمہارے اموال اور تمہاری اولادیں فتنہ ہیں۔ میں نے ان دونوں کو دیکھا پس مجھ سے صبر نہیں ہوا۔ پھر آپ ﷺ نے خطبہ شروع فرما دیا۔

(٣٢٨٥٤) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُون ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ ، قَالَ :كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ ؟ فقال له ابن عمر :ممن أنت ؟ فقال :رجل مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :هَا انْظُرُوا هَذَا يَسْأَلُنِي عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ وَهُمْ قَتَلُوا ابْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :هُمَا رَيْحَانَتِي مِنَ الدُّنْيَا. (بخاری ۳۷۵۳، ۵۹۹۴۔ احمد ۹۳)

(۳۲۸۵۴) حضرت ابن ابی نعیم ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر ؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک آدمی آیا اور اس نے مچھر کے خون سے متعلق سوال کیا۔ تو حضرت ابن عمر ؓ نے اس سے ارشاد فرمایا: تم کہاں کے ہو؟ اس نے کہا: کہ میں اہل عراق میں سے ہوں۔ اس پر حضرت ابن عمر ؓ نے فرمایا: اوہ! لوگو اس کی طرف دیکھو یہ ایک مچھر کے خون کے متعلق مجھ سے سوال کر رہا ہے حالانکہ ان لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے بیٹے کو قتل کر دیا! اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا تھا کہ: وہ دونوں میری دنیا کی بہاریں ہیں۔

(٣٢٨٥٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :دُعِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلاةٍ ، فَخَرَجَ وَهُوَ حَامِلٌ حَسَنًا ، أَوْ حُسَيْنًا فَوَضَعَهُ إِلَى جَنْبِهِ فَسَجَدَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ صَلاتِهِ سَجْدَةً أَطَالَ فِيهَا ، قَالَ أَبِي :فَرَفَعْت رَأْسِي مِنْ بَيْنِ النَّاسِ فَإِذَا الْغُلامُ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعَدْت رَأْسِي فَسَجَدْت ، فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ الْقَوْمُ :يَا رَسُولَ اللهِ لَقَدْ سَجَدْت فِي صَلاتِكَ هَذِهِ سَجْدَةً مَا كُنْت تَسْجُدُهَا ، أَفَكَانَ يُوحَى إِلَيْك ؟ قَالَ :لاَ وَلَكِنَّ ابْنِي ارْتَحَلَنِي فَكَرِهْت أَنْ أُعَجِّلَهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ. (احمد ۴۹۳۔ حاکم ۶۲۶)

(۳۲۸۵۵) حضرت عبد اللہ بن شداد ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت شداد ؓ نے ارشاد فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کو نماز کے لیے بلایا گیا۔ تو آپ ﷺ اس حال میں تشریف لائے کہ آپ ﷺ نے حضرت حسن ؓ اور حضرت حسین ؓ کو اٹھایا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے ان کو اپنے پہلو میں بٹھایا ہوا تھا۔ تو آپ ﷺ نے ان دونوں کی پیٹھوں کے درمیان اپنی نماز کا سجدہ ادا کیا اور بہت لمبا سجدہ کیا۔ میرے والد نے کہا: کہ میں نے تمام لوگوں کے درمیان سے سر اٹھایا۔ تو دیکھا ایک بچہ رسول اللہ ﷺ کی پیٹھ پر بیٹھا ہوا ہے۔ تو میں نے دوبارہ اپنا سر سجدہ میں رکھ دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا تو لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آج آپ ﷺ نے اپنی نماز میں ایسا سجدہ کیا جو آپ ﷺ نے کبھی زندگی بھر نہیں کیا۔ کیا آپ ﷺ پر کوئی

وحی کی جارہی تھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! بلکہ میرا بیٹا مجھ پر سوار ہو گیا تھا۔ تو میں نے ناپسند کیا کہ میں جلدی سے اٹھ جاؤں یہاں تک کہ وہ اپنی خواہش پوری کر لے۔

(۳۲۸۵۶) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَلَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ ، وَقَالَ : اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ ، قَالَ شُعْبَةُ : فَقُلْتُ لِعَدِيٍّ : حَسَنٌ ، قَالَ : نَعَمْ. (بخاری ۳۷۴۹۔ احمد ۲۸۳)

(۳۲۸۵۶) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا۔ آپ ﷺ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا۔ اور فرمایا: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ پس تو بھی اس سے محبت فرما۔ شعبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں۔ میں نے حضرت عدی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: حضرت حسن رحمہ اللہ سے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: جی ہاں!

(۳۲۸۵۷) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ الْمَدِينِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : بَصُرَ عَيْنَايَ هَاتَانِ وَسَمِعَ أُذُنَايَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ حَسَنٍ ، أَوْ حُسَيْنٍ وَهُوَ يَقُولُ : تَرَقَّ عَيْنَ بَقَّةٍ ، قَالَ : فَيَضَعُ الْغُلاَمُ قَدَمَهُ عَلَى قَدَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ يَرْفَعُهُ فَيَضَعُهُ عَلَى صَدْرِهِ ، ثُمَّ يَقُولُ : افْتَحْ فَاكَ ، قَالَ : ثُمَّ يُقَبِّلُهُ ، ثُمَّ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ. (بخاری ۲۴۹۔ طبرانی ۲۶۵۲)

(۳۲۸۵۷) حضرت ابو مزرّد مدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا اور میرے دونوں کانوں نے نبی ﷺ کو سنا۔ اس حال میں کہ آپ ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ یا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ آپ ﷺ فرما رہے تھے۔ آنکھ کی طرح پتلا ہو جا۔ راوی کہتے ہیں۔ کہ پس بچے نے اپنا پاؤں نبی کریم ﷺ کے پاؤں پر رکھا پھر آپ ﷺ نے اس کو اٹھا کر اپنے سینہ پر بٹھا لیا۔ اور پھر ارشاد فرمایا: اپنا منہ کھولو۔ پھر آپ ﷺ نے اس کا بوسہ لیا اور ارشاد فرمایا: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی اس سے محبت فرما۔'

(۳۲۸۵۸) حَدَّثَنَا مُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : اصْطَرَعَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِي حُسَيْنٌ ، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ : كَأَنَّهُ أَحَبُّ إِلَيْكَ ؟ قَالَ : لاَ وَلَكِنَّ جِبْرِيلَ يَقُولُ : هِي حُسَيْنٌ. (ابن عدی ۱۶۷۸)

(۳۲۸۵۸) حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے ایک دوسرے کو پچھاڑا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسین رضی اللہ عنہ جلدی کرو۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: کہ وہ آپ ﷺ کو زیادہ پسند ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ جبرائیل علیہ السلام کہہ رہے تھے۔ حسین رضی اللہ عنہ جلدی کرو۔

(۳۲۸۵۹) حَدَّثَنَا مُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَهُوَ حَامِلُهُمَا عَلَى مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الأَنْصَارِ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ نِعْمَتِ الْمَطِيَّةُ ،

قَالَ :وَنِعْمَ الرَّاكِبَانِ. (طبرانی ۲۹۹۹)

(۳۲۸۵۹) حضرت ابو جعفر رضی اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت حسن رضی اللہ اور حضرت حسین رضی اللہ کو اٹھائے ہوئے انصار کی مجلسوں میں سے ایک مجلس پر گزرے۔تو وہ لوگ کہنے لگے۔ کتنی اچھی سواری ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: دونوں سوار بھی بہت اچھے ہیں۔

(۳۲۸۶۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ ، عَنْ يَعْلَى الْعَامِرِيِّ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِلَى طَعَامٍ دُعُوا لَهُ ، فَإِذَا حُسَيْنٌ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فِي الطَّرِيقِ فاستمثل أَمَامَ الْقَوْمِ ، ثُمَّ بَسَطَ يَدَهُ وَطَفِقَ الصَّبِيُّ يَفِرُّ هَاهُنَا مَرَّةً وَهَاهُنَا ، وَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَاحِكُهُ حَتَّى أَخَذَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ إحْدَى يَدَيْهِ تَحْتَ ذَقْنِهِ وَالأُخْرَى تَحْتَ قَفَاهُ ، ثُمَّ أَقْنَعَ رَأْسَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ فَاهُ عَلَى فِيهِ فَقَبَّلَهُ ، فَقَالَ :حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ ، أَحَبَّ اللَّهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا ، حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الأَسْبَاطِ.

(ترمذی ۳۷۷۵۔ ابن حبان ۸۰۷)

(۳۲۸۶۰) حضرت یعلی عمری رضی اللہ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانے کی دعوت میں جانے کے لیے نکلے،تو راستہ میں حضرت حسین رضی اللہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔تو وہ لوگوں کے سامنے کھڑے ہو گئے پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو بچہ نے ادھر اُدھر بھاگنا شروع کر دیا۔اور رسول اللہ ﷺ ہنستے رہے۔پھر یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اس کو پکڑا اور اپنا ایک ہاتھ ان کی تھوڑی کے نیچے رکھا اور اپنا دوسرا ہاتھ ان کی گدی کے پیچھے رکھا پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر نیچے جھکا کر اپنے منہ کو ان کے منہ پر رکھ کر ان کا بوسہ لیا اور ارشاد فرمایا: حسین مجھ سے ہے اور میں حسین رضی اللہ سے ہوں۔اور حسین رضی اللہ تمام نواسوں میں سب سے بہتر نواسے ہیں۔

(۲٤) ما ذكر فِي جعفرِ بنِ أَبِي طَالِبٍ رضى الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت جعفر رضی اللہ بن ابی طالب کی فضیلت میں منقول ہیں

(۳۲۸٦۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :أُخْبِرْت أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ إِلَى امْرَأَةِ جَعْفَرٍ أَنِ ابْعَثِي إِلَيَّ بَنِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :فَأُتِيَ بِهِمْ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ إِنَّ جَعْفَرًا قَدْ قَدِمَ إِلَيْكَ إِلَى أَحْسَنِ الثَّوَابِ فَاخْلُفْهُ فِي ذُرِّيَّتِهِ بِخَيْرِ مَا خَلَفْت عَبْدًا مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ.(احمد ۱۷۵۰)

(۳۲۸٦۱) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت جعفر رضی اللہ کی بیوی کی طرف قاصد بھیجا کہ وہ حضرت جعفر رضی اللہ کے بیٹوں کو نبی کریم ﷺ کے پاس بھیج دیں۔پس ان بچوں کو آپ ﷺ کے پاس لایا گیا۔تو آپ ﷺ نے یوں دعا

فرمائی۔اے اللہ! یقیناً جعفر تیرے پاس آ گیا اچھے ثواب کی طرف۔ پس تو اس کی اولاد میں سب سے بہتر شخص کو جانشین بنا۔ جیسے تو نے اپنے نیک بندوں میں سے ایک بندے کو جانشین بنایا۔

(۳۲۸۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ جَعْفَرٌ مِنْ أَرْضِ الْحَبَشِ لَقِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ ، فَقَالَ لَهَا : سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ وَنَحْنُ أَفْضَلُ مِنْكُمْ ، فَقَالَتْ : لاَ أَرْجِعُ حَتَّى آتِيَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، لَقِيت عُمَرَ فَزَعَمَ أَنَّهُ أَفْضَلُ مِنَّا وَأَنَّهُمْ سَبَقُونَا بِالْهِجْرَةِ ، فَقَالَ : نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بَلْ أَنْتُمْ هَاجَرْتُمْ مَرَّتَيْنِ قَالَ إِسْمَاعِيلُ : فَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ : قَالَتْ يَوْمَئِذٍ لِعُمَرَ : مَا هُوَ كَذَلِكَ ، كُنَّا مُطَرَّدِينَ بِأَرْضِ الْبُغَضَاءِ وَالْبُعَدَاءِ وَأَنْتُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعِظُ جَاهِلَكُمْ وَيُطْعِمُ جَائِعَكُمْ.

(۳۲۸۶۲) حضرت عامر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ حبشہ سے آئے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے ملے اور ان سے فرمایا: ہم لوگ ہجرت میں تم سے سبقت لے گئے اور ہم تم سے افضل ہیں۔ تو وہ کہنے لگیں۔ میں واپس نہیں لوٹوں گی یہاں تک کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آؤں۔ پھر وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر داخل ہوئیں اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں عمر رضی اللہ عنہ سے ملی تو انہوں نے کہا: کہ یقیناً وہ ہم سے افضل ہیں۔ اور بے شک وہ ہم سے ہجرت میں سبقت لے گئے ہیں! اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ تم لوگوں نے دو مرتبہ ہجرت کی۔

حضرت اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سعید بن ابی بردہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: اس دن حضرت اسماء رضی اللہ عنہ نے حضرت سے یوں فرمایا: ایسی بات نہیں۔ ہم لوگ تو دشمنوں اور نسب سے دور لوگوں کی زمین میں تھے۔ اور تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ جو تمہارے جاہلوں کو نصیحت فرما دیتے اور تم میں سے بھوکوں کو کھانا کھلا دیتے۔

(۳۲۸۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو مَيْسَرَةَ أَنَّهُ لَمَّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ جَعْفَرٍ وَزَيْدٍ ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ ذَكَرَ أَمْرَهُمْ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِزَيْدٍ ثَلاَثًا ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِجَعْفَرٍ وَلِعَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ.

(۳۲۸۶۳) حضرت ابو میسرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ، حضرت زید اور حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے کی خبر ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ذکر فرمایا: پھر یوں دعا فرمائی۔ اے اللہ! زید کی مغفرت فرما۔ تین مرتبہ فرمایا: اے اللہ! جعفر کی مغفرت فرما اور عبد اللہ بن رواحہ کی بھی۔

(۳۲۸۶٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا قُطْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، قَالَ : أُرِيَهُمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ فَرَأَى جَعْفَرًا مَلَكًا ذَا جَنَاحَيْنِ مُضَرَّجًا بِالدِّمَاءِ ، وَزَيْدًا مُقَابِلَهُ عَلَى السَّرِيرِ ، وَابْنَ رَوَاحَةَ جَالِسًا مَعَهُمْ كَأَنَّهُمْ مُعْرِضُونَ عَنْهُ.

(۳۲۸۶۴) حضرت سالم بن ابی الجعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ تینوں خواب میں دکھلائے گئے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر کو دو پروں والے فرشتہ کی صورت میں دیکھا جو خون میں لت پت تھے۔ اور زید ان کے سامنے تخت پر تھے اور ابن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ گویا کہ وہ ان سے اعراض کرنے والے تھے۔

(٣٢٨٦٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ ، وهَانِءٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَعْفَرٍ : أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي.

(۳۲۸۶۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: تم تخلیق اور اخلاق میں میرے مشابہ ہو۔

(٣٢٨٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بن نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَعْفَرٍ : أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي.

(۳۲۸۶۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: تم تخلیق اور اخلاق میں میرے مشابہ ہو۔

(٣٢٨٦٧) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَعْفَرٍ : أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي. (بخاری ۲۶۹۹۔ ترمذی ۳۷۶۵)

(۳۲۸۶۷) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: تم تخلیق اور اخلاق میں میرے مشابہ ہو۔

(٣٢٨٦٨) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أَمَّا أَنْتَ يا جَعْفَر فَأَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي.

(۳۲۸۶۸) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اے جعفر! تخلیق اور اخلاق میں میرے مشابہ ہو۔

(٣٢٨٦٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ أَنَّ جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِب قُتِلَ يَوْمَ مُؤْتَةَ بِالْبَلْقَاءِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اللَّهُمَّ اخْلُفْ جَعْفَرًا فِي أَهْلِهِ بِأَفْضَلِ مَا خَلَفْتَ عَبْدًا مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ.

(۳۲۸۶۹) حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ موتہ کے دن بلقاء مقام پر حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! تو جعفر کے اہل خانہ میں اس شخص کو جانشین بنا جس کو تو نے اپنے نیک بندوں میں سے جانشین بنایا ہو۔

(٣٢٨٧٠) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَقِيلَ لَهُ : قَدِمَ جَعْفَرٌ مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ ، فَقَالَ : مَا أَدْرِي بِأَيِّهِمَا أَنَا أَفْرَحُ بِقُدُومِ جَعْفَرٍ ، أَوْ

بِفَتْحِ خَيْبَرَ ، ثُمَّ تَلَقَّاهُ وَالْتَزَمَهُ وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ.

(۳۲۸۷۰) امام شعبی ولیٹیلی فرماتے ہیں کہ جب خیبر کا قلعہ فتح ہوا تو کسی نے آ کر رسول اللہ صَلَّاَللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے نجاشی کے پاس سے آنے کی خبر سنائی اس پر آپ صَلَّاَللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ مجھے ان دونوں میں سے کس بات کی زیادہ خوشی ہے۔ جعفر رضی اللہ عنہ کے آنے کی یا خیبر کے فتح ہونے کی۔ پھر آپ صَلَّاَللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ان سے ملے اور ان کو اپنے سے چمٹا لیا پھر دونوں آنکھوں کے درمیان والی جگہ پر ان کا بوسہ لیا۔

(۳۲۸۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ أَنَّ عَلِيًّا تَزَوَّجَ أَسْمَاءَ ابْنَةَ عُمَيْسٍ فَتَفَاخَرَ ابْنَاهَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ، فَقَالَ : كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا : أَنَا أَكْرَمُ مِنْكَ ، وَأَبِي خَيْرٌ مِنْ أَبِيكَ ، فَقَالَ لَهَا عَلِيٌّ : اقْضِي بَيْنَهُمَا ، فَقَالَتْ : مَا رَأَيْت شَابًّا مِنَ الْعَرَبِ خَيْرًا مِنْ جَعْفَرٍ ، وَمَا رَأَيْت كَهْلاً كَانَ خَيْرًا مِنْ أَبِي بَكْرٍ ، فَقَالَ لَهَا عَلِيٌّ : مَا تَرَكْت لَنَا شَيْئًا وَلَوْ قُلْت غَيْرَ هَذَا لَمَقَتُّك ، فَقَالَتْ : وَاللهِ إِنَّ ثَلاثَةً أَنْتَ أَخَسُّهُمْ لَخِيَارٌ. (ابن سعد ۲۸۵)

(۳۲۸۷۱) حضرت عامر ولیٹیلی فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے شادی کر لی، تو حضرت اسماء کے بیٹے محمد بن جعفر اور محمد بن ابی بکر آپس میں ایک دوسرے پر فخر کرنے لگے۔ ان دونوں میں سے ایک نے کہا: میں تجھ سے زیادہ معزز ہوں اور میرا باپ تیرے باپ سے افضل ہے اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ان دونوں کے درمیان فیصلہ کروں گا۔ اتنے میں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے عرب کا کوئی جوان جعفر رضی اللہ عنہ سے بہتر نہیں دیکھا۔ اور میں نے کوئی بوڑھا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بہتر نہیں دیکھا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تو نے ہمارے لیے کوئی بات ہی نہیں چھوڑی۔ اگر تم اس کے علاوہ کچھ اور جواب دیتی تو میں تم سے بہت سخت ناراض ہوتا۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اور تم ان تینوں میں سب سے کم بہتر ہو۔

(۲۵) فضل حمزة بنِ عبدِ المطّلِبِ أسدِ اللهِ رضى الله عنه

حضرت حمزہ بن عبد المطلب اسد اللہ کے فضائل کا بیان

(۳۲۸۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ أَنَّ حَمْزَةَ كَانَ يُقَاتِلُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَيْفَيْنِ وَيَقُولُ : أَنَا أَسَدُ اللهِ وَأَسَدُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (حاکم ۱۹۲)

(۳۲۸۷۲) حضرت ابن عون ولیٹیلی فرماتے ہیں کہ حضرت عمیر بن اسحاق ولیٹیلی نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صَلَّاَللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے آگے دو تلواروں سے لڑا کرتے تھے اور فرماتے جاتے! میں اللہ کا شیر ہوں اور رسول اللہ صَلَّاَللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا شیر ہوں۔

(۳۲۸۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : قُتِلَ حَمْزَةُ يَوْمَ أُحُدٍ وَقُتِلَ حَنْظَلَةُ بْنُ الرَّاهِبِ الَّذِي طَهَّرَتْهُ الْمَلائِكَةُ يَوْمَ أُحُدٍ. (بیہقی ۱۵)

(۳۲۸۷۳) حضرت زکریا رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: غزوہ احد کے دن حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا۔ اور حضرت حنظلہ بن راہب رضی اللہ عنہ کو بھی شہید کر دیا گیا جن کو فرشتوں نے غسل دے کر پاک کیا۔

(۳۲۸۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : لَمَّا أُصِيبَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ يَوْمَ أُحُدٍ وَرَأَوْا مِنَ الْخَيْرِ مَا رَأَوْا ، قَالُوا : يَا لَيْتَ إِخْوَانَنَا يَعْلَمُونَ مَا أَصَبْنَا مِنَ الْخَيْرِ كَيْ يَزْدَادُوا رَغْبَةً ، فَقَالَ اللَّهُ : أَنَا أُبَلِّغُ عَنْكُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿وَلا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿وَأَنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ﴾.

(۳۲۸۷۴) حضرت سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب حضرت حمزہ بن عبد المطلب اور حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ غزوہ احد کے دن شہید ہو گئے اور انہوں نے جو ثواب و انعام دیکھنا تھا دیکھ لیا تو کہنے لگے۔ کاش ہمارے بھائی بھی اس کے بارے میں جان لیتے جو ہمیں ثواب و انعام ملا ہے تاکہ ان کے شوق میں مزید اضافہ ہوتا۔ تو اللہ رب العزت نے فرمایا: میں تمہاری طرف سے یہ پیغام ان کو پہنچاؤں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں! ترجمہ: اور تم ہرگز گمان مت کرو ان لوگوں کو مردہ جو اللہ کے راستہ میں قتل کر دیے گئے بلکہ وہ اپنے رب کے ہاں زندہ ہیں اور رزق دیے جاتے ہیں۔ اللہ کے اس قول تک...... اور یقیناً اللہ مومنین کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

(٣٦) ما ذكر فِي العبّاسِ رضى الله عنه عمّ النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان روایات کا بیان جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہیں

(۳۲۸۷٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بْنُ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّ الْعَبَّاسَ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وانا عنده ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَغْضَبَك ، قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ : مَا لَنَا وَلِقُرَيْشٍ إِذَا تَلاقَوْا تَلاقَوْا بِوُجُوهٍ مُبْشَرَةٍ ، وَإِذَا لَقُونَا لَقُونَا بِغَيْرِ ذَلِكَ ، قَالَ : فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ وَحَتَّى اسْتَدَرَّ عِرْقٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ، وَكَانَ إِذَا غَضِبَ اسْتَدَرَّ ، فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ ، قَالَ : وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الإِيمَانُ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ ، ثُمَّ قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، مَنْ آذَى الْعَبَّاسَ فَقَدْ آذَانِي ، إِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ. (ترمذی ۳۷۸۵۔ احمد ۲۰۷)

(۳۲۸۷۵) حضرت عبد المطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اس حال میں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کس نے آپ رضی اللہ عنہ کو غصہ دلایا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! قریش کے لوگوں کو ہم سے کیا ہوا؟ جب وہ آپس میں ملتے ہیں تو بڑے خوشگو

چہرے سے ملتے ہیں اور جب ہم سے ملتے ہیں تو وہ اس طرح نہیں ہوتے؟ راوی کہتے ہیں: یہ بات سن کر رسول اللہ ﷺ کو غصہ آ گیا یہاں تک کہ آپ ﷺ کا چہرہ غصہ سے سرخ ہو گیا اور دونوں آنکھوں کے درمیان موجود رگ پھڑکنے لگی۔ اور جب آپ ﷺ غصہ ہوتے تو یہ رگ پھڑکتی تھی۔ پس جب آپ رضی اللہ عنہ چلے گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ ایمان ہرگز داخل نہیں ہوگا کسی آدمی کے دل میں یہاں تک کہ وہ تم لوگوں سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی وجہ سے محبت کرے، پھر ارشاد فرمایا: اے لوگو! جس نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اذیت پہنچائی، تحقیق اس نے مجھے ایذا پہنچائی۔ بے شک آدمی کا چچا اس کے باپ کی مانند ہوتا ہے۔

(۳۲۸۷۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : احْفَظُونِي فِي الْعَبَّاسِ فَإِنَّهُ بَقِيَّةُ آبَائِي ، وَإِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ.

(۳۲۸۷۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ میری حفاظت کیا کرو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں۔ پس بے شک میرے آباؤ اجداد میں سے بس وہ ہی باقی ہیں۔ اور بے شک آدمی کا چچا باپ کی مانند ہوتا ہے۔

(۳۲۸۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ ، قَالَ : قَالَ الْعَبَّاسُ : يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا لَنَرَى وُجُوهَ قَوْمٍ وَقَائِعَ أَوْقَعْتَهَا فِيهِمْ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَنْ يُصِيبُوا خَيْرًا حَتَّى يُحِبُّوكُمْ لِلَّهِ وَلِقَرَابَتِي ، أَتَرْجُو سَلْهَبٌ شَفَاعَتِي ، وَلا يَرْجُوهَا بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ. (طبرانی ۱۲۲۲۸)

(۳۲۸۷۷) حضرت ابوالضحی مسلم بن صبیح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم لوگوں کے چہروں میں ناگواریاں دیکھتے ہیں، تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ لوگ ہرگز بھلائی نہیں پا سکتے یہاں تک کہ یہ تم سے محبت کریں میری قرابت کی وجہ سے، اے بنو سلہب والو کیا تم میری شفاعت کی امید کرتے ہو اور بنو عبد المطلب والے نہیں کرتے۔

(۳۲۸۷۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ : هَلُمَّ هَاهُنَا فَإِنَّكَ صِنْوِي . (ابن سعد ۲۶)

(۳۲۸۷۸) حضرت ابوعثمان النھدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بے شک رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: یہاں آؤ، بے شک آپ رضی اللہ عنہ تو میرے والد کی طرح ہو۔

(۳۲۸۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ الْعَبَّاسُ وَكَانَ الْعَبَّاسُ ذَا رَأْيٍ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيْ عَمِّ إِذَا رَأَيْتَ لِي خَطَأً فَمُرْنِي بِهِ.

(ابن ابی عاصم ۳۴۹)

(۳۲۸۷۹) حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ تشریف لے جا رہے تھے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کوئی بات دیکھی۔ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے چچا جان! جب آپ رضی اللہ عنہ مجھ میں کوئی

غلطی دیکھیں تو مجھے اس بارے میں بتلا دیں۔

(۲۷) ما ذكر فِي ابنِ عبّاسٍ رضي الله عنهما

ان روایات کا بیان جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں منقول ہیں

(۳۲۸۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَجْلَسَهُ فِي حِجْرِهِ ، وَمَسَحَ عَلَى رَأْسِهِ وَدَعَا لَهُ بِالْعِلْمِ. (ابن ابی عاصم ۲۷۹)

(۳۲۸۸۰) حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ پس ان کو اپنی گود میں بٹھایا اور ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور علم کی دعا فرمائی۔

(۳۲۸۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : جَاءَ طَيْرٌ أَبْيَضُ فَدَخَلَ فِي كَفَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حِينَ أُدْرِجَ ، ثُمَّ مَا رُئِيَ بَعْدُ. (طبرانی ۱۰۵۸۱۔ حاکم ۵۴۴)

(۳۲۸۸۱) حضرت اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعیب بن یسار رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو کفن میں رکھا گیا تو ایک سفید پرندہ آیا اور ان کے کفن میں داخل ہو گیا پھر اس کے بعد کبھی اس پرندے کو نہیں دیکھا گیا۔

(۳۲۸۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ أَبُو كُلْثُومٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ يَقُولُ فِي جِنَازَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ : الْيَوْمَ مَاتَ رَبَّانِيُّ الْعِلْمِ.

(۳۲۸۸۲) حضرت ابوکلثوم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں یوں فرماتے سنا: آج کامل علم والا فوت ہو گیا۔

(۳۲۸۸۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لَوْ أَدْرَكَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَسْنَانَنَا مَا عَاشَرَهُ مِنَّا رَجُلٌ.

(۳۲۸۸۳) حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر ابن عباس رضی اللہ عنہ ہمارا زمانہ پاتے تو ہم میں سے کوئی آدمی ان کے علم کے دسویں حصہ تک نہ پہنچتا۔

(۳۲۸۸٤) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : نِعْمَ تُرْجُمَانُ الْقُرْآنِ ابْنُ عَبَّاسٍ.

(۳۲۸۸۴) حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ابن عباس رضی اللہ عنہ بہترین ترجمان القرآن ہیں۔

(۳۲۸۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ ، عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَنَّ كُرَيْبًا أَخْبَرَهُ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : دَعَا لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَزِيدَنِي الله عِلْمًا وَفَهْمًا. (احمد ۳۳۰)

(۳۲۸۸۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے دعا فرمائی کہ اللہ میرے علم اور سمجھ میں مزید ترقی فرمائے۔

(۳۲۸۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عن زكريا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : دَخَلَ الْعَبَّاسُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرَ عِنْدَهُ أَحَدًا ، فَقَالَ لَهُ ابْنُهُ : لَقَدْ رَأَيْت عِنْدَهُ رَجُلاً ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ : يَا رَسُولَ اللهِ زَعَمَ ابْنُ عَمِّكَ أَنَّهُ رَأَى عِنْدَكَ رَجُلاً ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : نَعَمْ وَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ ، قَالَ : ذَاكَ جِبْرِيلُ.

(طیالسی ۲۷۰۸۔ احمد ۲۹۴)

(۳۲۸۸۶) حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی بھی شخص کو نہیں دیکھا حالانکہ ان کے بیٹے نے ان سے کہا تھا کہ تحقیق میں نے آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی کو دیکھا۔ اس پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا چچا زاد بھائی کہتا ہے کہ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی آدمی کو دیکھا ہے۔ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمانے لگے۔ جی ہاں! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب اُتاری۔ وہ جبرائیل تھے۔

(۳۲۸۸۷) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كُنْتُ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ ابْنَةِ الْحَارِثِ فَوَضَعْت لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَهُورَهُ ، فَقَالَ : مَنْ وَضَعَ هَذَا ، فَقَالَتْ مَيْمُونَةُ : عَبْدُ اللهِ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَعَلِّمْهُ التَّأْوِيلَ. (احمد ۳۲۸)

(۳۲۸۸۷) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں ام المؤمنین حضرت میمونہ بنت الحارث کے گھر میں تھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وضو کا پانی رکھ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ پانی کس نے رکھا ہے؟ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا عبداللہ نے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ اے اللہ! اس کو دین کی سمجھ عطا فرما اور اس کو تفسیر سکھا۔

(۳۲۸۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ شَيْءٍ ، قَالَ : فَسَأَلَنِي فَأَخْبَرْته ، فَقَالَ : أَعْيَيْتُمُونِي أَنْ تَأْتُوا بِمِثْلِ مَا أَتَى بِهِ هَذَا الْغُلاَمُ الَّذِي لَمْ تَجْتَمِعْ شؤن رَأْسِهِ.

(۳۲۸۸۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے کسی شے کے بارے میں

سوال کیا۔ پھر انہوں نے وہ بات مجھ سے پوچھی تو میں نے ان کو بتلا دی پھر وہ کہنے لگے۔ تم لوگ مجھ پر عیب پر عیب لگاتے ہو کہ تم لاتے ہو اس جیسے بچہ کو جس کی ابھی تک سر کی ہڈیاں بھی مجتمع نہیں ہوئیں۔

(۲۸) ما ذُکِر فِي عبدِ اللهِ بنِ مسعودٍ رضي الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں نقل کی گئی ہیں

(۳۲۸۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْد ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذْنُكَ عَلَى أَنْ تَرْفَعَ الْحِجَابَ ، وَأَنْ تَسْمَعَ سِوَادِي حَتَّى أَنْهَاكَ. (مسلم ۱۷۰۸۔ ابن ماجہ ۱۳۹)

(۳۲۸۸۹) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تمہاری اجازت گھر میں آنے کے لیے اتنی ہے کہ پردہ اٹھایا جائے، اور میری آواز سنو اور چلے آؤ جب تک کہ میں تمہیں منع نہ کروں۔

(۳۲۸۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ الْهُذَلِيِّ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يَسْتُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ ، وَيُوقِظُهُ إِذَا نَامَ ، وَيَمْشِي مَعَهُ فِي الأَرْضِ وَحْشًا. (ابن سعد ۱۵۳)

(۳۲۸۹۰) حضرت ابو الملیح الھذلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پردہ کیا کرتے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم غسل فرماتے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیدار کرتے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو جاتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زمین میں اکیلے چلتے تھے۔

(۳۲۸۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنْ عَيَّاشٍ الْعَامِرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ الْكِنَانِيِّ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ صَاحِبُ الْوِسَادِ وَالسِّوَاكِ. (ابن سعد ۱۵۳)

(۳۲۸۹۱) حضرت عبداللہ بن شداد کنانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تکیہ اٹھانے والے راز دار تھے۔

(۳۲۸۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ القاسم ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يُلْبِسُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْلَيْهِ وَيَمْشِي أَمَامَهُ. (ابن سعد ۱۵۳)

(۳۲۸۹۲) حضرت قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جوتے پہناتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے چلتے تھے۔

(۳۲۸۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ كُنْتُ مُسْتَخْلِفًا عَنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ لاَسْتَخْلَفْتُ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ. (ترمذی ۳۸۰۹۔ احمد ۷۶)

(۳۲۸۹۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں کسی کو بغیر مشورے کے خلیفہ بناتا تو ابن ام عبد رضی اللہ عنہ کو بناتا۔

(۳۲۸۹٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنِي زَائِدَةُ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ ، عَنْ زِرٍّ ، قَالَ : جَعَلَ الْقَوْمُ يَضْحَكُونَ مِمَّا تَصْنَعُ الرِّيحُ بِعَبْدِ اللهِ تكفته ، قَالَ :فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَهُوَ أَثْقَلُ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِيزَانًا مِنْ أُحُدٍ. (ابوداؤد ۳۵۵۔ احمد ۳۲۰)

(۳۲۸۹٤) حضرت عاصم بن ابی النجود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زر بن حبیش رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ لوگ ہنسا کرتے تھے اس بات سے کہ جب ہوا تیز چلتی تو حضرت عبداللہ کو اُلٹ پلٹ کرتی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک یہ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک ترازو میں احد پہاڑ سے بھی زیادہ بھاری ہوں گے۔

(۳۲۸۹۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبِي ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ بَدْرٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ حَذْلَمٍ ، قَالَ :قَدْ جَالَسْتُ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَمَا رَأَيْتُ أحدا أَزْهَدَ فِي الدُّنْيَا، وَلا أَرْغَبَ فِي الآخِرَةِ، وَلا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَكُونَ فِي مِسْلاَخِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْكَ يَا عَبْدَاللهِ بْنَ مَسْعُودٍ.

(۳۲۸۹۵) حضرت تمیم بن حذلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے بہت سے اصحاب محمد رضی اللہ عنہم کی مجلسیں اختیار کی ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی، پس میں نے کسی ایک کو بھی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے زیادہ دنیا سے اعراض کرنے والا اور آخرت میں رغبت رکھنے والا نہیں دیکھا۔ اے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نہ ہی مجھے پسند ہے کہ میں قیامت کے دن آپ رضی اللہ عنہ کو چھوڑ کر ان کے ساتھ ہوں۔

(۳۲۸۹٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :رَضِيتُ لأُمَّتِي مَا رَضِيَ لَهَا ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ. (حاکم ۳۱۸۔ طبرانی ۸۴۵۸)

(۳۲۸۹٦) حضرت قاسم بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنی امت کے لیے وہی بات پسند کی جس کو ابن ام عبد نے پسند کیا ہو۔

(۳۲۸۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أُمِّ مُوسَى ، قَالَتْ :سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ :أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ مَسْعُودٍ أَنْ يَصْعَدَ شَجَرَةً فَيَأْتِيَهُ بِشَيْءٍ مِنْهَا ، فَنَظَرَ أَصْحَابُهُ إِلَى حُمُوشَةِ سَاقَيْهِ فَضَحِكُوا مِنْهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا يُضْحِكُكُمْ لَرِجْلُ عَبْدِاللهِ فِي الْمِيزَانِ أَثْقَلُ مِنْ أُحُدٍ.

(احمد ۱۱۴۔ ابویعلی ۵۹۱)

(۳۲۸۹۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ درخت پر چڑھیں اور کچھ پھل لے کر آئیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم ان کی پتلی پنڈلیوں کو دیکھ کر ہنسنے لگے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم کیوں ہنستے ہو؟ عبداللہ بن مسعود کی ایک ٹانگ ترازو میں احد پہاڑ سے بھی زیادہ بھاری ہوگی۔

(۳۲۸۹۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ ، لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَادِسَ سِتَّةٍ مَا عَلَى ظَهْرِ الأَرْضِ مُسْلِمٌ غَيْرُنَا.

(ابن حبان ۶۲۔ حاکم ۳۱۳)

(۳۲۸۹۸) حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے آپ کو چھ میں سے چھٹا دیکھا ہے۔ زمین کی پشت پر ہمارے علاوہ کوئی بھی مسلمان نہیں تھا۔

(۳۲۸۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَطْبًا كَمَا أُنْزِلَ ، فَلْيَقْرَأْهُ عَلَى قِرَائَةِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ.

(۳۲۸۹۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص چاہتا ہے کہ قرآن پاک کو تر و تازہ پڑھے جیسا کہ وہ نازل کیا گیا ہے پس اس کو چا۔ ہیے کہ وہ ابن ام عبد کی قراءت پر اس کو پڑھے۔

(۳۲۹۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : لَقَدْ عَلِمَ الْمَحْفُوظُونَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ أَقْرَبُهُمْ عِنْدَ اللهِ وَسِيلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (احمد ۳۹۵)

(۳۲۹۰۰) حضرت شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تحقیق محمد ﷺ کے خوش قسمت اصحاب جانتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قیامت کے دن مرتبہ میں اللہ کے سب سے زیادہ نزدیک ہوں گے۔

(۳۲۹۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : وَفَدْتُ إِلَى عُمَرَ فَفَضَّلَ أَهْلَ الشَّامِ عَلَيْنَا فِي الْجَائِزَةِ ، فَقُلْنَا لَهُ ، فَقَالَ : يَا أَهْلَ الْكُوفَةِ أَجَزِعْتُمْ أَنْ فَضَّلْتُ أَهْلَ الشَّامِ عَلَيْكُمْ فِي الْجَائِزَةِ لِبُعْدِ شُقَّتِهِمْ ، فَقَدْ آثَرْتُكُمْ بِابْنِ أُمِّ عَبْدٍ.

(۳۲۹۰۱) حضرت مالک بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو خالد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں وفد لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے شام والوں کو انعام دینے میں ہم پر فضیلت دی، اس بارے میں ہم نے ان سے پوچھا: تو انہوں نے فرمایا: اے کوفہ والو! کیا تم گھبراتے ہو اس بات سے کہ میں نے انعام دینے میں شام والوں کو تم پر فضیلت دی تمہاری روزی کی وجہ سے۔ تحقیق میں نے ام عبد کے مقابلہ میں خود پر تم کو ترجیح دی ہے۔

(۳۲۹۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : أَقْبَلَ عَبْدُ اللهِ ذَاتَ يَوْمٍ ، وَعُمَرُ جَالِسٌ ، فَقَالَ : كَنِيفٌ مُلِىءَ فِقْهًا.

(۳۲۹۰۲) حضرت زید بن وھب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو سامنے سے آتا ہوا دیکھ کر فرمایا: ''داڑھی والا فقہ سے بھرا ہوا ہے۔''

(۳۲۹۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ ، قَالَ : قُرِءَ عَلَيْنَا كِتَابُ عُمَرَ : أَمَّا

بَعْدُ فَإِنِّي قَدْ بَعَثْتُ إِلَيْكُمْ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ أَمِيرًا ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ مُؤَدِّبًا وَوَزِيرًا وَهُمَا مِنَ النُّجَبَاءِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآثَرْتُكُمْ بِابْنِ أُمِّ عَبْدٍ عَلَى نَفْسِي.

(۳۲۹۰۳) حضرت ابو اسحاق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حارثہ بن مضرب ؒ نے ارشاد فرمایا: ہم لوگوں کو حضرت عمر ؓ کا خط پڑھ کر سنایا گیا۔ جس میں لکھا تھا: حمد وصلوۃ کے بعد، پس تحقیق میں نے حضرت عمار بن یاسر ؓ کو تمہاری طرف امیر بنا کر بھیجا اور حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کو استاذ اور وزیر بنا کر۔ یہ دونوں نبی کریم ﷺ کے شریف ساتھیوں میں سے ہیں۔ اور میں نے حضرت ابن ام عبد ؓ کے معاملہ میں خود پر دوسروں کو ترجیح دے دی۔

(۳۲۹.٤) حَدَّثَنَا أَبُو معاوية ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالُوا : أَخْبِرْنَا عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : عَلِمَ الْقُرْآنَ وَالسُّنَّةَ ، وَكَفَى بِذَلِكَ عِلْمًا.

(۳۲۹۰۴) حضرت ابو البختری ؒ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت علی ؓ سے عرض کیا: آپ ؓ ہمیں حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کے بارے میں بتلائیے۔ آپ ؒ نے فرمایا: انہوں نے قرآن و حدیث کو سیکھا۔ اور ان کو یہ چیز علم کے اعتبار سے کافی تھی۔

(۳۲۹.٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ (قَالُوا لِلَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ آنِفًا) هُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ.

(۳۲۹۰۵) حضرت صالح بن حیان ؒ فرماتے ہیں حضرت ابن بریدہ ؓ نے ارشاد فرمایا: قرآن کی اس آیت (قَالُوا لِلَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ آنِفًا) وہ لوگ پوچھتے ہیں ان لوگوں سے جن کو علم دیا گیا کہ کیا کہا رسول اللہ ﷺ نے ابھی ابھی؟ اس سے حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ مراد ہیں۔

(۳۲۹.٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يُشَبَّهُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَدْيِهِ وَدَلِّهِ وَسَمْتِهِ.

(۳۲۹۰۶) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ چلنے میں، ہدایت اور طریقہ میں نبی کریم ﷺ کے مشابہ تھے۔

(۳۲۹.۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ حَبَّةَ بْنِ جُوَيْنٍ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عَلِيٍّ فَذَكَرْنَا بَعْضَ قَوْلِ عَبْدِ اللهِ وَأَثْنَى الْقَوْمُ عَلَيْهِ فَقَالُوا : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا رَأَيْنَا رَجُلاً أَحْسَنَ خُلُقًا ، وَلا أَرْفَقَ تَعْلِيمًا ، وَلا أَشَدَّ وَرَعًا ، وَلا أَحْسَنَ مُجَالَسَةً مِنَ ابْنِ مَسْعُودٍ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : نَشَدْتُكُمَ اللَّهَ إِنَّهُ لَلصِّدْقُ مِنْ قُلُوبِكُمْ ، قَالُوا : نَعَمْ ، قَالَ : اللَّهُمَّ إِنِّي أُشْهِدُكَ أَنِّي أَقُولُ مِثْلَ مَا قَالُوا ، وَأَفْضَلُ.

(۳۲۹۰۷) حضرت اعمش ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حبہ بن جوین ؒ نے ارشاد فرمایا: ہم لوگ حضرت علی ؓ کے پاس بیٹھے

ہوئے تھے اتنے میں ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی کچھ باتوں کا ذکر کیا اور لوگ ان کی تعریف کرنے لگے اور کہا: اے امیر المؤمنین! ہم نے کسی شخص کو بھی نہیں دیکھا جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے زیادہ اچھے اخلاق والا، تعلیم میں نرمی کرنے والا، اور سب سے زیادہ تقوے والا، اور اچھی مجلسوں والا ہو، اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم یہ بات صدق دل سے کہہ رہے ہو؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! بے شک میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ بلاشبہ میں بھی وہی بات کہتا ہوں جو ان لوگوں نے کہی۔ کہ وہ افضل ہیں۔

(٣٢٩.٨) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، قَالَ: حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى يَقُولُ: لَمَجْلِسٌ كُنْتُ أُجَالِسُهُ عَبْدَ اللهِ أَوْثَقُ مِنْ عَمَلِ سَنَةٍ.

(٣٢٩٠٨) حضرت ابوعبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ وہ مجلسیں جن میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ میں بیٹھا کرتا تھا۔ وہ سنت پر عمل کرنے کے اعتبار سے بہت مضبوط تھیں۔

(٣٩) ما ذكر فِي عمّارِ بنِ ياسِرٍ رضى الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں

(٣٢٩.٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هَانِءِ بْنِ هَانِءٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ عَمَّارٌ يَسْتَأْذِنُ ، فَقَالَ: ائْذَنُوا لَهُ مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ.

(ابن حبان ٧٠٧٥- احمد ١٣٠)

(٣٢٩٠٩) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے آنے کے لیے اجازت طلب کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو اجازت دو، خوش آمدید پاکیزہ فطرت شخص کے لیے۔

(٣٢٩١.) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أبي عمار ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَمَّارٌ مُلِءَ إِيمَانًا إِلَى مُشَاشِهِ.

(٣٢٩١٠) حضرت عمرو بن شرحبیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمار رضی اللہ عنہ پورے کے پورے ایمان سے بھرے ہوئے ہیں۔

(٣٢٩١١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ أَبِي لَيْلَى الْكِنْدِيِّ ، قَالَ: جَاءَ خَبَّابٌ إِلَى عُمَرَ ، فَقَالَ: ادْنُهْ فَمَا أَحَدٌ أَحَقُّ بِهَذَا الْمَجْلِسِ مِنْك إلاَّ عَمَّارٌ فَجَعَلَ خَبَّابٌ يُرِيهِ آثَارًا بِظَهْرِهِ مِمَّا عَذَّبَهُ الْمُشْرِكُونَ.

(٣٢٩١١) حضرت ابو لیلیٰ کندی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے

فرمایا: قریب ہو جاؤ پس کوئی شخص بھی اس مجلس کا زیادہ حقدار نہیں ہے سوائے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے۔ پھر حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے اپنی کمر پر مشرکین کی تکلیفوں کے نشان دکھلائے۔

(۳۲۹۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمَّارٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ابْنُ سُمَيَّةَ مَا خُيِّرَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلاَّ اخْتَارَ أَرْشَدَهُمَا. (احمد ۳۸۹۔ حاکم ۳۸۸)

(۳۲۹۱۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سمیہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے یعنی حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو جب بھی دو امروں میں اختیار دیا گیا تو انہوں نے زیادہ درست امر کو اختیار فرمایا۔

(۳۲۹۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا لَهُمْ وَلِعَمَّارٍ يَدْعُوهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ وَيَدْعُونَهُ إِلَى النَّارِ ، وَكَذَلِكَ دَأْبُ الأَشْقِيَاءِ الْفُجَّارِ.

(احمد ۱۵۹۸)

(۳۲۹۱۳) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں کو عمار رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا ہوا؟ عمار رضی اللہ عنہ ان کو جنت کی طرف بلاتا ہے اور وہ لوگ اس جہنم کی طرف بلاتے ہیں؟ اور یہی عادت وطریقہ ہے بدبخت اور فاجروں کا۔

(۳۲۹۱٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، قَالَ : سُئِلَ عَلِيٌّ ، عَنْ عَمَّارٍ ، قَالَ : مُؤْمِنٌ نَسِيٌّ ، وَإِنْ ذَكَّرْته ذَكَرَ ، وَقَدْ دَخَلَ الإِيمَانُ فِي سَمْعِهِ وَبَصَرِهِ ، وَذَكَرَ مَا شَاءَ اللَّهُ مِنْ جَسَدِهِ.

(۳۲۹۱۴) حضرت ابوالبختری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے متعلق پوچھا گیا: آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھولنے والے مومن تھے۔ جب تم ان کو یاد کراتے تو ان کو یاد آجاتا۔ اور تحقیق ایمان ان کے کان اور ان کی آنکھ میں داخل ہوا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے جسم کے اس حصہ کو ذکر کیا جو اللہ نے چاہا۔

(۳۲۹۱٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالُوا لَهُ : أَخْبِرْنَا عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالُوا : أَخْبِرْنَا عَنْ عَمَّارٍ ، قَالَ : مُؤْمِنٌ نَسِيٌّ وَإِنْ ذَكَّرْته ذَكَرَ.

(۳۲۹۱۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے کہا کہ ہمیں حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتائیں۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ ایک ایسے مومن تھے جنھیں بھلا دیا گیا۔ اگر یاد کرو تو یاد آجائیں۔

(۳۲۹۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ هُذَيْلٍ ، قَالَ : أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ : إِنَّ عَمَّارًا وَقَعَ عَلَيْهِ جَبَلٌ فَمَاتَ ، قَالَ : مَا مَاتَ عَمَّارٌ. (ابن سعد ۲۵۴۔ احمد ۱۵۹۷)

(۳۲۹۱۶) حضرت ھذیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی شخص آیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلایا گیا کہ حضرت

عمار رضی اللہ عنہ پر دیوار گر گئی جس سے ان کی موت واقع ہو گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمار رضی اللہ عنہ نہیں مرے۔

(۳۲۹۱۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ وَرْدَانَ الْمُؤَذِّنِ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَيْمِرَةَ يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مُلِءَ عَمَّارٌ إِيمَانًا إِلَى الْمُشَاشِ وَهُوَ مِمَّنْ حُرِّمَ عَلَى النَّارِ. (ابن عساکر ۴۳)

(۳۲۹۱۷) حضرت قاسم بن مخیمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمار رضی اللہ عنہ پورے پورے ایمان سے بھرے ہوئے ہیں۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جن پر جہنم کو حرام کر دیا گیا ہے۔

(۳۲۹۱۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ ، قَالَ :كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَمَّارٍ كَلاَمٌ فَانْطَلَقَ عَمَّارٌ يَشْكُونِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَشْكُونِي ، فَجَعَلَ عَمَّارٌ لاَ يَزِيدُهُ إِلاَّ غِلْظَةً ، وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاكِتٌ فَبَكَى عَمَّارٌ ، وَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ أَلاَ تَسْمَعُهُ قَالَ :فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ رَأْسَهُ ، فَقَالَ :مَنْ عَادَى عَمَّارًا عَادَاهُ اللَّهُ وَمَنْ أَبْغَضَ عَمَّارًا أَبْغَضَهُ اللَّهُ ، قَالَ : فَخَرَجْت فَمَا كَانَ شَيْءٌ أَبْغَضُ إِلَيَّ مِنْ غَضَبِ عَمَّارٍ ، فَلَقِيته فَرَضِيَ. (احمد ۸۹۔ حاکم ۳۹۰)

(۳۲۹۱۸) حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ میرے اور عمار رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ تلخ کلامی ہو گئی۔ پس عمار رضی اللہ عنہ گئے اور جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میری شکایت کرنے لگے۔ تو میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اس حال میں کہ وہ میری شکایت کر رہے تھے۔ گفتگو کے دوران حضرت عمار رضی اللہ عنہ کا غصہ بڑھتا ہی چلا جا رہا تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش تھے۔ پھر عمار رضی اللہ عنہ رونے لگے اور کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ رضی اللہ عنہ نہیں سن رہے؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف اپنا سر اٹھایا اور ارشاد فرمایا: جو عمار سے دشمنی کرے گا اللہ تعالیٰ اس شخص سے دشمنی کریں گے، اور جو عمار رضی اللہ عنہ سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اس شخص سے بغض رکھیں گے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں گھر سے نکلا تھا اس حال میں کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی چیز مجھے مبغوض نہیں تھی۔ پھر میں ان سے ملا پس وہ راضی ہو گئے۔

(۳۲۹۱۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بن عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا يُصَلَّى فِيهِ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ. (ابن ابی عاصم ۱۱۷)

(۳۲۹۱۹) حضرت مسعودی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم بن عبد الرحمن رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: پہلی مسجد جس میں نماز پڑھی گئی اس کے بنانے والے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ تھے۔

(۳۲۹۲۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ :﴿إِلاَّ مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالإِيمَانِ﴾ قَالَ :نَزَلَتْ فِي عَمَّارٍ. (ابن جریر ۱۸۲)

(۳۲۹۲۰) حضرت حصین ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابو مالک ریشید نے ارشاد فرمایا: قرآن کی آیت ﴿إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ﴾ (مگر وہ شخص جس کو مجبور کیا گیا اس حال میں کہ اس کا دل ایمان پر مطمئن تھا) یہ آیت حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی۔

(۳۲۹۲۱) حَدَّثَنَا عَثَّامُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هَانِءِ بْنِ هَانِءٍ ، قَالَ : اسْتَأْذَنَ عَمَّارٌ عَلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ : مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مُلِءَ عَمَّارٌ إيمَانًا إِلَى مُشَاشِهِ.

(۳۲۹۲۱) حضرت ھانی بن ھانی ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آنے کے لیے اجازت مانگی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خوش آمدید پاکیزہ فطرت شخص کے لیے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا: عمار رضی اللہ عنہ پورے کے پورے ایمان سے بھرے ہوئے ہیں۔

(۳۲۹۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْحَكَمِ : (إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ) قَالَ : نَزَلَتْ فِي عَمَّارٍ.

(۳۲۹۲۲) حضرت جابر ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت حکم ریشید نے قرآن کی اس آیت: ترجمہ: مگر وہ شخص جس کو مجبور کیا گیا اور اس کا دل ایمان پر مطمئن تھا۔ کے بارے میں ارشاد فرمایا: کہ یہ آیت حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی۔

(۳۰) ما ذكر في أبي موسى رضي الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہیں

(۳۲۹۲۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ قَوْمٌ هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً ، قَالَ : فَقَدِمَ الْأَشْعَرِيُّونَ وَفِيهِمْ أَبُو مُوسَى ، قَالَ : فَجَعَلُوا يَرْتَجِزُونَ وَيَقُولُونَ : غَدًا نَلْقَى الْأَحِبَّهْ مُحَمَّدًا وَحِزْبَهْ. (احمد ۱۰۵)

(۳۲۹۲۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کچھ لوگ تمہارے پاس آئیں گے جو دل کے بہت زیادہ نرم ہوں گے۔ راوی کہتے ہیں۔ پس قبیلہ اشعر کے لوگ آئے جن میں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ وہ لوگ رجزیہ اشعار پڑھ رہے تھے: ترجمہ: کل ہم محبوب لوگوں سے ملیں گے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان کے گروہ سے۔

(۳۲۹۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَقَدْ أُوتِيَ الْأَشْعَرِيُّ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُد.

(۳۲۹۲۴) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبیلہ اشعر والوں کو آل داؤد علیہ السلام کے لہجوں میں

سے ایک لہجہ دیا گیا۔

(۳۲۹۲۵) حُدِّثْت عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لقد أُوتِيَ الأَشْعَرِيُّ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُد.

(۳۲۹۲۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تحقیق قبیلہ اشعر والوں کو آل داؤد علیہ السلام کے لہجوں میں سے ایک لہجہ دیا گیا۔

(۳۲۹۲٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ محمد بن عمرو ، عَنْ أبي سلمة ، عن أبي هريرة قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَقَدْ أُوتِيَ أَبُو مُوسَى مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُد.

(۳۲۹۲۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تحقیق ابوموسیٰ اشعری کو حضرت داؤد علیہ السلام کے گھرانے کے لہجوں میں سے ایک لہجہ دیا گیا۔

(۳۲۹۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِيَاضٍ الأَشْعَرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لأَبِي مُوسَى :هُمْ قَوْمُ هَذَا ، يَعْنِي فِي قَوْلِهِ :﴿فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ﴾ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ قَوْمُ هَذَا. (ابن سعد ۱۰۷۔ حاکم ۳۱۳)

(۳۲۹۲۷) حضرت عیاض اشعری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: یہ لوگ وہی قوم ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے ارشاد "پس عنقریب اللہ ایسی قوم کو لائیں گے جن سے وہ محبت کرتے ہیں اور وہ لوگ اللہ سے محبت کرتے ہیں۔" کے بارے میں فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہی قوم ہیں۔

(۳۱) ما ذكر فِي خالِدِ بنِ الولِيدِ رضي الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے بارے میں مذکور ہیں

(۳۲۹۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بيان ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : كَانَ بَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَاوَرَةٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا لَكُمْ وَلِسَيْفٍ مِنْ سُيُوفِ اللهِ سَلَّهُ اللَّهُ عَلَى الْكُفَّارِ. (ابن سعد ۳۹۵۔ احمد ۱۴۷۹)

(۳۲۹۲۸) حضرت قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں کسی ایک کے درمیان کچھ تلخ کلامی ہوگئی، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کو کیا ہوا اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار کے بارے میں جس کو اللہ نے کفار پر سونتا ہے؟

(۳۲۹۲۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْشَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ،

قَالَ : هَبَطْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثَنِيَّةِ هَرْشَى فَانْقَطَعَ شِسْعُهُ فَنَاوَلْتُهُ نَعْلِي فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهَا وَجَلَسَ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ لِيُصْلِحَ نَعْلَهُ فَقَالَ لِي : انْظُرْ مَنْ تَرَى قُلْتُ : هَذَا فُلاَنُ بْنُ فُلاَنٍ ، قَالَ : بِئْسَ عَبْدُ اللهِ فُلاَنٌ ، ثُمَّ قَالَ لِي : انْظُرْ إِلَى مَنْ تَرَى قُلْتُ ، هَذَا فُلاَنٌ ، قَالَ : نِعْمَ عَبْدُ اللهِ فُلاَنٌ ، وَالَّذِي قَالَ لَهُ : نِعْمَ عَبْدُ اللهِ فُلاَنٌ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ. (ترمذی ۳۸۴۶)

(۳۲۹۲۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سخت گھاٹی میں اتر رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتا کا تسمہ ٹوٹ گیا۔ میں نے اپنا جوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اور درخت کے سائے میں بیٹھ گئے تا کہ اپنا جوتا صحیح کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کہا: تم کس کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا: فلاں بن فلاں کو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فلاں اللہ کا بندہ بُرا ہے۔ پھر مجھ سے فرمایا: تم کس کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا: یہ فلاں شخص ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فلاں اللہ کا بندہ بہت اچھا ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: کہ فلاں اللہ کا بندہ بہت اچھا ہے۔ یعنی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ۔

(۳۲۹۳۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : بَعَثَ عُمَرُ أَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الشَّامِ وَعَزَلَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ ، فَقَالَ : خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ : بُعِثَ عَلَيْكُمْ أَمِينُ هَذِهِ الأُمَّةِ ، قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ ، سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : خَالِد سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللهِ وَنِعْمَ فَتَى الْعَشِيرَةِ. (احمد ۹۰)

(۳۲۹۳۰) حضرت عبد الملک بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو شام والوں پر امیر بنا کر بھیجی اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو معزول کر دیا۔ اس پر حضرت خالد بن ولید رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں پر اس امت کے امین شخص کو امیر بنا کر بھیجا گیا۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ خالد اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہیں۔ اور قبیلہ کے سب سے اچھے جوان ہیں۔

(۳۲) ما جاء فِي أَبِي ذرٍّ الغِفارِيِّ رضي الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے بارے میں آئی ہیں

(۳۲۹۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُثْمَانَ أَبِي الْيَقْظَانِ ، عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يقول . سَمِعْت رَسُولَ اللهِ يَقُولُ : مَا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ ، وَلا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ مِنْ رَجُلٍ أَصْدَقَ مِنْ أَبِي ذَرٍّ. (ترمذی ۳۸۰۱۔ احمد ۱۶۳)

(۳۲۹۳۱) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ نہ زمین پناہ دیتی ہے اور نہ ہی آسمان سایہ کرتا ہے ابوذر سے زیادہ کسی سچے انسان پر۔

(۳۲۹۳۲) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ ، عَنْ بِلالِ بْنِ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ ، وَلاَ أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ مِنْ ذِي لَهْجَةٍ أَصْدَقَ مِنْ أَبِي ذَرٍّ. (احمد ۴۴۲۔ ابن سعد ۲۲۸)

(۳۲۹۳۲) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ آسمان سایہ کرتا ہے اور نہ ہی زمین پناہ دیتی ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے زیادہ لہجہ کے اعتبار سے کسی سچے انسان کو۔

(۳۲۹۳۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ يَعْلَى الثَّقَفِيِّ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ ، وَلا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ مِنْ ذِي لَهْجَةٍ أَصْدَقَ مِنْ أَبِي ذَرٍّ ، وَمَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى تَوَاضُعِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فَلْيَنْظُرْ إِلَى أَبِي ذَرٍّ. (ابن سعد ۲۲۸)

(۳۲۹۳۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ آسمان سایہ کرتا ہے اور نہ زمین پناہ دیتی ہے ابوذر سے زیادہ لہجہ کے اعتبار سے سچے انسان کو۔ اور جو شخص چاہتا ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی عاجزی وانکساری کو دیکھے تو اس کو چاہیے کہ وہ ابوذر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ لے۔

(۳۲۹۳٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو ذَرٍّ : إِنِّي لأَقْرَبُكُمْ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ خَرَجَ مِنَ الدُّنْيَا كَهَيْئَةِ مَا تَرَكْتُهُ فِيهَا ، وَإِنَّهُ وَاللهِ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلاَّ قَدْ تَشَبَّثَ مِنْهَا بِشَيْءٍ غَيْرِي.

(احمد ۱۶۵۔ ابن سعد ۲۲۸)

(۳۲۹۳۴) حضرت عراک بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً میں تم سب میں قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ قریب ہوں گا مجلس کے اعتبار سے۔ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک تم میں سے سب سے زیادہ میرے قریب قیامت کے دن وہ شخص ہوگا جو دنیا سے ایسے نکلے جیسا کہ میں نے اس کو اس دنیا میں چھوڑا تھا۔ اور یقیناً اللہ کی قسم! تم میں سے کوئی شخص بھی نہیں ہے میرے سوا مگر یہ کہ وہ کچھ نہ کچھ دنیا سے چمٹ گیا۔

(۳۳) مَا ذُكِرَ فِي فَضْلِ فَاطِمَةَ رضى الله عنها ابْنَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان روایات کا بیان جو حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مذکور ہیں

(۳۲۹۳٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي ، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي.

(۳۲۹۳۵) حضرت محمد بن علی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔ پس جس نے اس

کو غصہ دلایا اس نے مجھے غصہ دلایا۔

(۳۲۹۳٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قُلْت لِفَاطِمَةَ ابْنَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : رَأَيْتُك حِينَ أَكْبَبْت عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ فَبَكَيْتِ ، ثُمَّ أَكْبَبْتِ عَلَيْهِ ثَانِيَةً فَضَحِكْتِ ، قَالَتْ : أَكْبَبْتُ عَلَيْهِ فَأَخْبَرَنِي إِنَّهُ مَيِّتٌ فَبَكَيْتُ ، ثُمَّ أَكْبَبْتُ عَلَيْهِ الثَّانِيَةَ فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِهِ لُحُوقًا بِهِ ، وَأَنِّي سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إلاَّ مَرْيَمَ ابْنَةَ عِمْرَانَ ، فَضَحِكْتُ.

(بخاری ۳۶۲۳۔ مسلم ۹۹)

(۳۲۹۳٦) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: میں نے تجھے دیکھا تھا جب تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھکیں ان کے مرض وفات میں پھر رونے لگیں۔ پھر تم دوبارہ ان پر جھکیں پس دوسری مرتبہ تم ہنس پڑیں؟! آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں جب پہلے جھکی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتلایا کہ وہ فوت ہونے والے ہیں۔ تو میں رو پڑی۔ پھر میں دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھکی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتلایا کہ میں اپنے گھر والوں میں سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملوں گی۔ اور بے شک میں جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہوں۔ سوائے مریم بن عمران کے۔ تو اس بات پر میں ہنس پڑی۔

(۳۲۹۳۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ مَيْسَرَةَ النَّهْدِيِّ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَاتَّبَعْته ، فَقَالَ : مَلَكٌ عَرَضَ لِي اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُخْبِرَنِي أَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

(۳۲۹۳۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکل گئے پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک فرشتہ آیا تھا اس نے اپنے رب سے اجازت مانگی تھی مجھ پر درود وسلام پڑھنے کی، اور اس نے مجھے بتلایا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔

(۳۲۹۳۸) حَدَّثَنَا شَاذَانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمُرُّ بِبَيْتِ فَاطِمَةَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ إذَا خَرَجَ إلَى الْفَجْرِ فَيَقُولُ : الصَّلاَةَ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾. (ترمذی ۳۲۰٦۔ ابویعلی ۳۹٦٦)

(۳۲۹۳۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح فجر کی نماز کے لیے نکلتے تو چھ مہینے تک حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ کے گھر سے گزرتے رہے اور فرماتے! اے گھر والو! نماز کا وقت ہے۔ پس اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کے گھر والو! تم سے گندگی کو دور کردے۔ اور تمہیں پوری طرح پاک کردے۔

(۳۲۹۳۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ بَعْدَ مَرْيَمَ ابْنَةِ عِمْرَانَ وَآسِيَةَ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ وَخَدِيجَةَ ابْنَةِ خُوَيْلِدٍ.

(ترمذی ۳۸۷۸۔ نسائی ۸۳۵۵)

(۳۲۹۳۹) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا تمام جہان کی عورتوں کی سردار ہیں۔ مریم بنت عمران، فرعون کی بیوی آسیہ، اور خدیجہ بنت خویلد کے بعد۔

(۳۲۹٤٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : خَطَبَ عَلِيٌّ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ إِلَى عَمِّهَا الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ، فَاسْتَأْمَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا ، فَقَالَ : عَنْ حَسَبِهَا تَسْأَلُنِي ، قَالَ عَلِيٌّ : قَدْ أَعْلَمُ مَا حَسَبُهَا وَلَكِنْ تَأْمُرُنِي بِهَا ؟ قَالَ : لاَ فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِنِّي ، وَلاَ أُحِبُّ أَنْ تَجْزَعَ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : لاَ آتِي شَيْئًا تَكْرَهُهُ. (حاكم ١٥٨)

(۳۲۹۴۰) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی کے لیے اس کے چچا حارث بن ھشام کو پیام نکاح بھیجا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس بارے میں مشورہ مانگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تم اس کے حسب ونسب کے بارے میں مجھ سے پوچھ رہے ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں جانتا ہوں اس کا حسب ونسب کیا ہے۔ لیکن کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اس کی اجازت دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔ اور میں پسند نہیں کرتا کہ وہ پریشان ہو۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کوئی ایسا کام نہیں کروں گا جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ناپسند کرتے ہوں۔

(٣٤) ما ذكر في عائشة رضي الله عنها

ان روایات کا بیان جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں مذکور ہیں

(٣٢٩٤١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبُطِينِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عَائِشَةُ زَوْجِي فِي الْجَنَّةِ. (ابن سعد ٦٦)

(۳۲۹۴۱) حضرت مسلم بطین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا جنت میں بھی میری بیوی ہیں۔

(٣٢٩٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلاَّ آسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَمَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ ، وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى الطَّعَامِ. (مسلم ١٨٨٦۔ ترمذی ۱۸۳۴)

(۳۲۹۴۲) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہت سے آدمی کامل ہوئے اور عورتوں میں کامل نہیں ہوئیں مگر آسیہ فرعون کی بیوی، اور مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت سب کھانوں پر۔

(٣٢٩٤٣) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عَائِشَةُ تَفْضُلُ النِّسَاءَ كَمَا يُفَضَّلُ الثَّرِيدُ سَائِرَ الطَّعَامِ.

(۳۲۹۴۳) حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عائشہ عورتوں پر ایسی ہی فضیلت رکھتی ہیں جیسا کہ ثرید کھانوں پر فضیلت رکھتا ہے۔

(٣٢٩٤٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الضَّحَّاكِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ ، قَالَ : حُدِّثْنَا أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ صَفْوَانَ وَآخَرَ مَعَهُ أَتَيَا عَائِشَةَ ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ : يَا فُلانُ هَلْ سَمِعْت حَدِيثَ حَفْصَةَ ، فَقَالَ : نَعَمْ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَفْوَانَ : وَمَا ذَاكَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَتْ : خِلالٌ فِي تِسْعٌ لَمْ تَكُنْ فِي أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ إلاَّ مَا آتَى اللَّهُ مَرْيَمَ ابْنَةَ عِمْرَانَ ، وَاللهِ مَا أَقُولُ هَذَا أَنِّي أَفْتَخِرُ عَلَى صَوَاحِبِي ، قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَفْوَانَ : وَمَا هِيَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَتْ : نَزَلَ الْمَلَكُ بِصُورَتِي ، وَتَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَبْعِ سِنِينَ ، وَأُهْدِيت إلَيْهِ لِتِسْعِ سِنِينَ ، وَتَزَوَّجَنِي بِكْرًا لَمْ يُشْرِكْهُ فِيَّ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ ، وَأَتَاهُ الْوَحْيُ وَأَنَا وَإِيَّاهُ فِي لِحَافٍ وَاحِدٍ ، وَكُنْت مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إلَيْهِ ، وَنَزَلَ فِي آيَاتٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَادَتِ الأُمَّةُ تَهْلِكُ فِيهِنَّ ، وَرَأَيْت جِبْرِيلَ وَلَمْ يَرَهُ أَحَدٌ مِنْ نِسَائِهِ غَيْرِي ، وَقُبِضَ فِي بَيْتِي لَمْ يكن أَحَدٌ غَيْرُ الْمَلَكِ وَأَنَا.

(بخاری ۱۰۹۶۔ حاکم ۱۰)

(۳۲۹۴۴) حضرت عبدالرحمٰن بن محمد بن زید فرماتے ہیں کہ ہمیں بیان کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن صفوان اور ان کے ساتھ ایک دوسرا آدمی یہ دونوں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے فلاں! کیا تو نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سنی؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں! ام المؤمنین، اس پر حضرت عبداللہ بن صفوان رحمہ اللہ نے ان سے پوچھا: اے ام المؤمنین! وہ حدیث کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مجھ میں نو خصلتیں ایسی ہیں جو لوگوں میں سے کسی میں بھی نہیں ہیں۔ سوائے ان کے جو اللہ نے حضرت مریم بنت عمران کو عطا فرمائیں۔ اللہ کی قسم! میں یہ نہیں کہتی کہ میں اپنی ساتھیوں پر فخر کرتی ہوں عبداللہ بن صفوان نے پوچھا: اے ام المؤمنین! وہ خصلتیں کیا ہیں؟

آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: فرشتہ میری تصویر لے کر اترا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے شادی کی جب کہ میں سات سال کی تھی اور مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا نو سال کی عمر میں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف مجھ باکرہ سے شادی کی۔ اور اس میں میرا کوئی بھی شریک نہیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی آتی اس حال میں کہ میں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی بستر میں ہوتے۔ اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب تھی۔ اور میرے بارے میں قرآن کی چند آیات اتریں۔ اور قریب تھا کہ امت ان کے بارے میں ہلاک کر دی جاتی۔ اور میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا اور میرے علاوہ کسی عورت نے بھی ان کو نہیں دیکھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال میرے گھر میں ہوا جہاں میرے اور فرشتہ کے سوا کوئی نہیں تھا۔

(٣٢٩٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مجالد ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ ، قَالَتْ : بَيْنَا

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي الْبَيْتِ إِذْ دَخَلَ الْحُجْرَةَ عَلَيْنَا رَجُلٌ عَلَى فَرَسٍ فَقَامَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى مَعْرَفَةِ الْفَرَسِ فَجَعَلَ يُكَلِّمُهُ ، قَالَتْ: ثُمَّ رَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ هَذَا الَّذِي كُنْتَ تُنَاجِي ، قَالَ: وَهَلْ رَأَيْتِ أَحَدًا ، قَالَتْ: قُلْتُ: نَعَمْ ، رَأَيْتُ رَجُلاً عَلَى فَرَسٍ ، قَالَ: بِمَنْ شَبَّهْته ، قَالَتْ: بِدِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ ، قَالَ: ذَاكَ جِبْرِيلُ ، قَالَ: قَدْ رَأَيْتِ خَيْرًا: قَالَتْ: ثُمَّ لَبِثَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَلْبَثَ فَدَخَلَ جِبْرِيلُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحُجْرَةِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَائِشَةُ ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ: هَذَا جِبْرِيلُ ، قَدْ أَمَرَنِي أَنْ أُقْرِئَكِ مِنْهُ السَّلاَمَ ، قَالَتْ: قُلْتُ: أَرْجِعْ إِلَيْهِ مِنِّي السَّلاَمَ وَرَحْمَةَ اللهِ وَبَرَكَاتِهِ ، جَزَاكَ اللَّهُ مِنْ دَخِيلٍ خَيْرَ مَا يَجْزِي الدُّخَلاَءَ ، قَالَتْ: وَكَانَ يَنْزِلُ الْوَحْيُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا وَهُوَ فِي لِحَافٍ وَاحِدٍ. (طبرانی ۹۵۔ حمیدی ۲۷۷)

(۳۲۹۴۵) حضرت مسروق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ ؓ نے مجھے خبر دی کہ اس درمیان کہ رسول اللہ ﷺ گھر میں بیٹھے ہوئے تھے ایک گھوڑے پر سوار آدمی حجرے میں ہم پر داخل ہوا۔ رسول اللہ ﷺ اٹھ کر اس کی طرف گئے اور اپنا ہاتھ گھوڑے کی گردن پر رکھا۔ پھر آپ ﷺ نے اس شخص سے بات کرنا شروع کر دی۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں پھر رسول اللہ ﷺ واپس لوٹے۔ تو میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ کون شخص تھا جس سے آپ ﷺ سرگوشی فرما رہے تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے کسی کو دیکھا؟ حضرت عائشہ ؓ کہتی ہیں: میں نے عرض کیا: جی ہاں! میں نے ایک آدمی کو گھوڑے پر سوار دیکھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تو نے اس شخص کو کس کے مشابہ پایا؟ آپ ؓ نے جواب دیا: حضرت دحیہ کلبی ؓ کے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جبرائیل علیہ السلام تھے تحقیق تو نے خیر کی بات دیکھی۔

حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں۔ پھر وہ ٹھہرے جب تک اللہ نے چاہا کہ وہ ٹھہریں۔ پس حضرت جبرائیل علیہ السلام داخل ہوئے اس حال میں کہ رسول اللہ ﷺ حجرے میں تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ ؓ! میں نے کہا: میں حاضر ہوں: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں، تحقیق انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں ان کی طرف سے سلام کہوں۔ میں نے کہا: آپ بھی میری طرف سے ان کو کہہ دیں، اللہ کی سلامتی، رحمت ہو اور برکتیں ہوں۔ اللہ مہمان کو جو تمام داخل ہونے والے مہمانوں میں سب سے بہتر مہمان ہے بہترین بدلہ عطا فرمائے۔ آپ ؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ پر وحی اترتی تھی۔ اس حال میں کہ میں اور آپ ﷺ ایک ہی بستر میں ہوتے۔

(۳۲۹۴۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ طَلْحَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَدْ أُرِيتُ عَائِشَةَ فِي الْجَنَّةِ لِيَهُونَ عَلَيَّ بِذَلِكَ مَوْتِي كَأَنِّي أَرَى كَفَّهَا. (ابن سعد ۶۵)

(۳۲۹۴۶) حضرت مصعب بن اسحاق بن طلحہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تحقیق جنت میں مجھے عائشہ

دکھلائی گئی، تاکہ اس کی وجہ سے مجھ پر میری موت آسان ہو جائے۔ گویا کہ میں نے اس کا ہاتھ دیکھا۔

(۳۲۹٤۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ.

(بخاری ۵٤۱۹۔ ترمذی ۳۸۸۷)

(۳۲۹٤۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہی ہے جیسا کہ ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر۔

(۳۲۹٤۸) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَرِيكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي. (بخاری ۳۱۰۰۔ احمد ٤۸)

(۳۲۹٤۸) حضرت ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں میرے سینہ اور پیٹ کے درمیان وفات پائی۔

(۳۲۹٤۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ أَنَّ عَلِيًّا بَعَثَ عَمَّارًا وَالْحَسَنَ يَسْتَنْفِرَانِ النَّاسَ ، قَالَ : فَقَامَ رَجُلٌ فَوَقَعَ فِي عَائِشَةَ ، فَقَالَ عَمَّارٌ : إِنَّهَا لَزَوْجَةُ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ ، وَلَكِنَّ اللَّهَ ابْتَلاَنَا بِهَا لِيَعْلَمَ إِيَّاهُ نُطِيعُ ، أَوْ إِيَّاهَا. (بخاری ۳۷۷۲۔ احمد ۲٦۵)

(۳۲۹٤۹) حضرت ابو وائل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بھیجا کہ یہ دونوں لوگوں سے مدد طلب کریں۔ ایک آدمی کھڑا ہوا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا میں عیب نکالنے لگا، تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا ہیں دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ لیکن اللہ نے ہمیں ان کے ذریعہ آزمائش میں ڈالا ہے کہ ہم اس کی (حضرت علی رضی اللہ عنہ) فرمانبرداری کرتے ہیں یا ان کی۔

(۳۲۹۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عَمَّارٍ ، قَالَ : إِنَّ عَائِشَةَ زَوْجَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ.

(۳۲۹۵۰) حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ یقیناً عائشہ رضی اللہ عنہا جنت میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہیں۔

(۳۲۹۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُوسَى الْجُهَنِيُّ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ ، قَالَ : جَائَتْ أُمُّ رُومَانَ وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ ، وَأَبُو بَكْرٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالاَ : يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللَّهَ لِعَائِشَةَ دَعْوَةً نَسْمَعُهَا ، فَقَالَ عِنْدَ ذَلِكَ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَائِشَةَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ مَغْفِرَةً وَاجِبَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً. (حاکم ۱۲)

(۳۲۹۵۱) حضرت ابو بکر بن حفص فرماتے ہیں کہ حضرت ام رومان جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ ہیں یہ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، ان دونوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے عائشہ کے لیے دعا

فرمائیں جس کو ہم بھی سن لیں۔ اس وقت آپ ﷺ نے دعا فرمائی۔ اے اللہ! تو عائشہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ کی مغفرت فرما ضروری، ظاہری طور پر بھی اور باطنی طور پر بھی۔

(۳۲۹۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا : إِنَّ جِبْرِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلاَمَ ، قَالَتْ عَائِشَةُ : وَعَلَيْهِ السَّلاَمُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ.

(۳۲۹۵۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: بے شک جبرائیل علیہ السلام تم کو سلام کہہ رہے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ان پر بھی سلامتی ہو۔ اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں۔

(۳۵) ما جاء فِي فضلِ خدِيجة رضي الله عنها

ان روایات کا بیان جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں آئی ہیں

(۳۲۹۵۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : سَمِعْته يَقُولُ: أَتَى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : هَذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْك ، مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ ، أَوْ طَعَامٌ، أَوْ شَرَابٌ ، فَإِذَا هِيَ أَتَتْك فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلاَمَ مِنْ رَبِّهَا وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لاَ صَخَبَ فِيهِ ، وَلاَ نَصَبَ. (بخاری ۳۸۲۰۔ مسلم ۱۸۸۷)

(۳۲۹۵۳) حضرت ابو زرعہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آ کر عرض کیا۔ یہ خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے پاس آئیں ہیں، اس حال میں کہ ان کے ساتھ ایک برتن ہے جس میں سالن یا کھانا یا پانی ہے۔ پس جب یہ آپ ﷺ کے پاس آ جائیں تو آپ ﷺ ان کو ان کے رب کی طرف سے سلام کہہ دیں۔ اور ان کو جنت میں موتیوں سے بنے ہوئے گھر کی بشارت بھی سنا دیں۔ جس میں نہ تو شور وغل ہوگا اور نہ تھکاوٹ۔

(۳۲۹۵٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَيَعْلَى ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ : سَمِعْته يَقُولُ : بَشَّرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لاَ صَخَبَ فِيهِ ، وَلاَ نَصَبَ.

(مسلم ۱۸۸۸۔ بخاری ۱۷۹۲)

(۳۲۹۵۴) حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں موتیوں سے بنے ہوئے گھر کی بشارت سنائی جس میں نہ تو شور وغل ہوگا اور نہ ہی تھکاوٹ ہوگی۔

(۳۲۹۵٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ

عَلِیٌّ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ ابْنَةَ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ. (بخاری ۳۴۳۲۔ مسلم ۶۹)

(۳۲۹۵۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ عورتوں میں سب سے بہتر مریم بنت عمران علیہا السلام ہیں۔ اور عورتوں میں سب سے بہتر خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

(۳۲۹۵۶) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :أَتَى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :بَشِّرْ خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لاَ صَخَبَ فِيهِ ، وَلاَ نَصَبَ.

(۳۲۹۵۶) حضرت ابو صالح رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے کسی ایک سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور فرمایا: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں موتیوں سے بنے ہوئے گھر کی خوشخبری سنا دیں جس میں نہ تو شور وغل ہوگا اور نہ ہی کسی قسم کی تھکاوٹ ہوگی۔

(۳۲۹۵۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ بِأَرْبَعٍ :خَدِيجَةَ ابْنَةِ خُوَيْلِدٍ وَفَاطِمَةَ ابْنَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآسِيَةَ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ وَمَرْيَمَ ابْنَةِ عِمْرَانَ. (ترمذی ۳۸۷۸۔ احمد ۱۳۳۸)

(۳۲۹۵۷) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تجھے تمام جہان کی عورتوں میں سے چار ہی کافی ہیں۔ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا، فاطمہ بنت محمد رضی اللہ عنہا، آسیہ علیہا السلام فرعون کی بیوی، اور مریم بنت عمران علیہا السلام۔

(۳۲۹۵۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ :بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ مَعَهُ جِبْرِيلُ إِذْ أَقْبَلَتْ خَدِيجَةُ ، فَقَالَ جِبْرِيلُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، هَذِهِ خَدِيجَةُ فَأَقْرِئْهَا مِنَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى السَّلاَمَ وَمِنِّي.

(۳۲۹۵۸) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس درمیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اور حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آئیں۔ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ پس آپ ان کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے اور میری طرف سے سلام کہہ دیں۔

(۳۸) فضل معاذٍ رضی الله عنه

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان

(۳۲۹۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مُعَاذٌ بَيْنَ يَدَى الْعُلَمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَتْوَةٌ. (طبرانی ۴۱)

(۳۲۹۵۹) حضرت محمد بن عبید اللہ الثقفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: معاذ رضی اللہ عنہ قیامت کے دن علماء کے سامنے بڑے مرتبہ والے ہوں گے۔

(۳۲۹۶۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مُعَاذٌ بَيْنَ يَدَيِ الْعُلَمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نُبْذَةٌ.

(۳۲۹۶۰) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: معاذ رضی اللہ عنہ قیامت کے دن علماء کے سامنے بڑے مرتبہ والے ہوں گے۔

(٣٧) فضل أبي عبيدة رضى الله عنه

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان

(۳۲۹۶۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا ، وَإِنَّ أَمِينَنَا أَيَّتُهَا الأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ. (مسلم ۱۸۸۱۔ ابویعلی ۲۸۰۰)

(۳۲۹۶۱) حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے۔ اور بے شک ہماری امت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں۔

(۳۲۹۶۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا مِنْ أَصْحَابِي أَحَدٌ إِلاَّ لَوْ شِئْتُ اتَّخَذْتُ عَلَيْهِ بَعْضَ خُلُقِهِ غَيْرَ أَبِي عُبَيْدَةَ.

(۳۲۹۶۲) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی ایک بھی نہیں ہے مگر یہ کہ میں چاہتا ہوں اس کے اخلاق کو تبدیل کردوں سوائے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے۔

(۳۲۹۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ :أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسْقُفُ نَجْرَانَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ فَقَالاَ :ابْعَثْ مَعَنَا رَجُلاً أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ ، فَاسْتَشْرَفَ لَهَا أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :قُمْ يَا أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ.

(بخاری ۳۷۴۵۔ مسلم ۱۸۸۲)

(۳۲۹۶۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس نجران کے دو پادری آئے عاقب اور سید۔ ان دونوں نے کہا: آپ ﷺ ہمارے ساتھ ایسے شخص کو بھیجیں جو پوری طرح امانت دار ہو۔ تو نبی کریم ﷺ کے صحابہ خواہش کرنے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوعبیدہ! تم کھڑے ہو جاؤ۔

(٣٢٩٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ صِلَةَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ. (مسلم ١٨٨٢۔ ترمذی ٣٧٩٦)

(٣٢٩٦٤) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ماقبل والا ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(٣٢٩٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : مَنْ أَسْتَخْلِفُ لَوْ كَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ.

(٣٢٩٦٥) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے۔ میں کس کو خلیفہ بناؤں؟! کاش کہ ابو عبیدہ بن جراح ہوتے۔

(٣٢٩٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ.

(٣٢٩٦٦) حضرت ابو صالح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اچھے شخص ہیں۔

(٣٨) عبادة بن الصّامِتِ رضي الله عنه

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان

(٣٢٩٦٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِي مَوَالِيَ مِنَ الْيَهُودِ كَثِيرٌ عَدَدُهُمْ حاضر نصرهم ، وَأَنَا أَبْرَأُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ مِنْ وِلاَيَةِ يَهُودٍ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِي عُبَادَةَ : ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا﴾ الآيَةَ إِلَى قَوْلِهِ : ﴿بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لاَيَعْقِلُونَ﴾.

(٣٢٩٦٧) حضرت عطیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ آئے اور فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرے یہود میں بہت سے موالی ہیں۔ جن کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اور ان کی مدد موجود ہے۔ اور میں یہود کی ولایت سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بری ہوں۔ پس اللہ رب العزت نے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ آیت اُتاری: ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا﴾ سے لے کر ﴿بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لاَيَعْقِلُونَ﴾ تک۔

(٣٩) أبو مسعودٍ الأنصاريّ رضي الله عنه

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان

(٣٢٩٦٨) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، قَالَ : لَمَّا سَارَ عَلِيٌّ إِلَى صِفِّينَ اسْتَخْلَفَ أَبَا

مَسْعُودٍ عَلَى النَّاسِ ، قَالَ : فَلَمَّا قَدِمَ عَلِيٌّ ، قَالَ لَهُ : أَنْتَ الْقَائِلُ مَا بَلَغَنِي عَنْكَ يَا فَرُّوخُ ، إِنَّكَ شَيْخٌ قَدْ ذَهَبَ عَقْلُكَ ، قَالَ : أَذَهَبَ عَقْلِي وَقَدْ وَجَبَتْ لِي الْجَنَّةُ فِي اللهِ وَرَسُولِهِ ، أَنْتَ تَعْلَمُهُ.

(۳۲۹۶۸) حضرت عبد العزیز بن رفیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ جنگ صفین میں جانے لگے تو حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کو لوگوں پر خلیفہ بنا دیا۔ پس جب حضرت علی رضی اللہ عنہ واپس لوٹے تو ان سے فرمایا: کیا تو نے وہ بات کی ہے جو مجھے تمہاری طرف سے پہنچی ہے اے فروخ؟! یقیناً تم بوڑھے ہو تحقیق تمہاری عقل چلی گئی۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: کیا میری عقل چلی گئی۔ پھر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق میرے لیے جنت واجب ہوگئی تم اس کو بہتر جانتے ہو۔

(۴۰) ما جاء فِي أسامة وأبيه رضى الله عنهما

ان روایات کا بیان جو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ اور ان کے والد کے بارے میں آئی ہیں

(۳۲۹۶۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : مَا يَنْبَغِي لأَحَدٍ أَنْ يُبْغِضَ أُسَامَةَ بَعْدَ مَا سَمِعْت مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ كَانَ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَلْيُحِبَّ أُسَامَةَ. (احمد ۱۵۶)

(۳۲۹۶۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ کسی ایک کے لیے بھی مناسب نہیں ہے کہ وہ اسامہ رضی اللہ عنہ سے بغض رکھے۔ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات کو سن لینے کے بعد۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے پس اس کو چاہیئے کہ وہ اسامہ سے بھی محبت کرے۔

(۳۲۹۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسٍ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ لَمَّا قُتِلَ أَبُوهُ قَامَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَمَعَتْ عَيْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ جَاءَ مِنَ الْغَدِ فَقَامَ مَقَامَهُ بِالأَمْسِ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أُلاَقِي مِنْك الْيَوْمَ مَا لاَقَيْت مِنْك أَمْسِ. (احمد ۱۵۳۰)

(۳۲۹۷۰) حضرت قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے والد کو جب قتل کر دیا گیا تو یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے تھے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو بہہ رہے تھے۔ پھر اگلا دن آیا اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ پر کھڑے تھے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: آج میں تم سے اس جگہ مل رہا ہوں جہاں میں تم سے کل ملا تھا؟

(۳۲۹۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَطَعَ بَعْثًا قِبَلَ مُؤْتَةَ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ ، وَفِي ذَلِكَ الْبَعْثِ أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ ، قَالَ : فَكَأَنَّ نَاسًا مِنَ النَّاسِ طَعَنُوا فِي ذَلِكَ لِتَأْمِيرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ عَلَيْهِمْ ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ ، فَقَالَ : إِنَّ أُنَاسًا مِنْكُمْ قَدْ طَعَنُوا عَلَيَّ فِي تَأْمِيرِ أُسَامَةَ ، وَإِنَّمَا طَعَنُوا فِي

تَأْمِيرِ أُسَامَةَ كَمَا طَعَنُوا فِي تَأْمِيرِ أَبِيهِ ، وَايْمُ اللهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلإِمَارَةِ ، وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ ، وَإِنَّ ابْنَهُ لأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ مِنْ بَعْدِهِ ، وَإِنِّي لأَرْجُو أَنْ يَكُونَ مِنْ صَالِحِيكُمْ ، فَاسْتَوْصُوا بِهِ خَيْرًا.

(بخاری ۳۷۳۰۔ مسلم ۱۸۸۴)

(۳۲۹۷۱) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے موتہ کی جانب بھیجنے کے لیے لشکر تیار کیا اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو ان پر امیر بنا دیا حالانکہ اس لشکر میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ راوی کہتے ہیں۔ پس گویا لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے اُسامہ کو لشکر پر امیر بنانے پر ناگواری کا اظہار کیا۔ رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: بے شک تم میں سے کچھ لوگوں نے مجھ سے ناگواری کا اظہار کیا ہے اسامہ کو امیر بنانے پر۔ اور بے شک انہوں نے اسامہ کو امیر بنانے سے پہلے اس کے باپ کو امیر بنائے جانے پر بھی ناگواری کا اظہار کیا تھا۔ اور اللہ کی قسم! وہ امارت کے زیادہ قابل تھے۔ اور بے شک وہ بھی لوگوں میں سب سے زیادہ مجھے محبوب تھے۔ اور اس کے بعد اس کا بیٹا بھی مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اور بے شک میں امید کرتا ہوں۔ کہ یہ تمہارے نیکوکاروں میں سے ہوگا۔ پس تم لوگ اس کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرو۔

(۳۲۹۷۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذُرَيْحٍ، عَنِ الْبَهِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: عَثَرَ أُسَامَةُ بِعَتَبَةِ الْبَابِ فَشُجَّ فِي وَجْهِهِ ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمِيطِي عَنْهُ الأَذَى ، فَقَذَرْتُهُ فَجَعَلَ يَمُصُّ الدَّمَ وَيَمُجُّهُ، عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ: لَوْ كَانَ أُسَامَةُ جَارِيَةً لَكَسَوْتُهُ وَحَلَّيْتُهُ حَتَّى أُنَفِّقَهُ. (ابن ماجہ ۱۹۷۶۔ ابن سعد ۶۱)

(۳۲۹۷۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ دروازے کی چوکھٹ سے ٹھوکر کھا کر گر پڑے اور ان کے چہرے میں چوٹ لگ گئی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم اس سے اذیت کی چیز کو ہٹا دو تو میں نے اس کو اکھاڑ دیا۔ پس رسول اللہ ﷺ خون کو چوستے جاتے اور کلیاں کرتے جاتے۔ اور فرماتے: اگر اسامہ لڑکی ہوتی تو میں اس کو کپڑے پہناتا اور زیور پہناتا یہاں تک کہ میں اس کو فروخت کر دیتا۔

(۳۲۹۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُد ، قَالَ : سَمِعْتُ الْبَهِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُولُ : مَا بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ فِي جَيْشٍ قَطُّ إِلاَّ أَمَّرَهُ عَلَيْهِمْ وَلَوْ كَانَ حَيًّا بَعْدَهُ اسْتَخْلَفَهُ. (احمد ۲۲۷)

(۳۲۹۷۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو کبھی کسی لشکر میں نہیں بھیجا مگر یہ کہ ان کو اس پر امیر بنایا۔ اور اگر وہ آپ ﷺ کے بعد زندہ ہوتے تو آپ ﷺ ان کو خلیفہ بنا دیتے۔

(۳۲۹۷٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ ، قَالَ : مَا كُنَّا نَدْعُوهُ إِلاَّ زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ : ﴿ادْعُوهُمْ لآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللهِ﴾. (بخاری ۴۷۸۲۔ مسلم ۱۸۸۴)

(۳۲۹۷۴) حضرت سالم بن عبداللہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: ہم لوگ ان کو نہیں پکارتے تھے مگر زید بن محمد ﷺ کے نام سے یہاں تک کہ قرآن کی آیت اتری (ترجمہ) تم پکارو انہیں ان کو باپوں کے نام سے۔ یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے۔

(۳۲۹۷۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْدٍ : أَمَّا أَنْتَ يَا زَيْدُ فَأَخُونَا وَمَوْلاَنَا.

(۳۲۹۷۵) حضرت براء بن عازب ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زید ؓ سے ارشاد فرمایا: تم اے زید ہمارے بھائی اور ہمارے دوست ہو۔

(۳۲۹۷۶) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هَانِءِ بْنِ هَانِءٍ ، عن علي ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

(۳۲۹۷۶) حضرت علی ؓ سے بھی نبی کریم ﷺ کی ماقبل حدیث منقول ہے۔

(٤١) ما جاء فِي أبي بنِ كعبٍ رضي الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت اُبی بن کعب ؓ کے بارے میں آئی ہیں

(۳۲۹۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ أَبِي كَرِيمَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ان يَسَارًا السَّدُوسِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ : إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أُقْرِئَكَ الْقُرْآنَ ، قَالَ : وَذَكَرَنِي رَبِّي ، قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فما أَقْرَأَنِي آيَةً فَأَعَدْتُهَا عَلَيْهِ ثَانِيَةً. (بخاری ۳۸۰۹۔ مسلم ۵۵۰)

(۳۲۹۷۷) حضرت عکرمہ ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابی بن کعب ؓ سے ارشاد فرمایا: بے شک مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہیں قرآن پڑھاؤں۔ آپ ؓ نے پوچھا: میرے رب نے میرا ذکر کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! آپ ؓ فرماتے ہیں، آپ ﷺ مجھے جو بھی آیت پڑھاتے تو میں دوبارہ اس کو آپ ﷺ کے سامنے دہراتا۔

(۳۲۹۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أُبَيٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أُمِرْتُ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ : وَذُكِرْتُ ثَمَّ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ أُبَيٌّ : فَبِفَضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا فِي قِرَائَةِ أُبَيٍّ : فَلْتَفْرَحُوا.

(۳۲۹۷۸) حضرت ابی ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تم کو قرآن پڑھاؤں۔ میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میرا ذکر کیا گیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! حضرت اُبی ؓ نے فرمایا: پس اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کے ساتھ، پس اس وجہ سے چاہیئے کہ وہ خوش ہوں۔ اور حضرت اُبیؓ کی قراءت میں ہے کہ پس تم خوش ہو۔ فليفر

حوا کی بجائے فلتفر حوا ہے۔

(٤٢) ما ذكر فِي سعدِ بنِ معاذٍ رضي الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں ذکر کی گئی ہیں

(٣٢٩٧٩) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَقَدِ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ. (بخاری ۳۸۰۳۔ مسلم ۱۹۱۵)

(۳۲۹۷۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت کی وجہ سے عرش بھی حرکت میں آ گیا۔

(٣٢٩٨٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَقَدِ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ.

(طبرانی ۵۵۳۔ ابن ابی عاصم ۱۹۲۷)

(۳۲۹۸۰) حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت سے عرش بھی حرکت میں آ گیا۔

(٣٢٩٨١) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَقَدِ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ. (احمد ۲۳۔ ابویعلی ۱۲۵۵)

(۳۲۹۸۱) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تحقیق سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت سے عرش بھی حرکت میں آ گیا۔

(٣٢٩٨٢) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِحُبِّ لِقَاءِ سَعْدًا ، قَالَ : إِنَّمَا ، يَعْنِي السَّرِيرَ ، قَالَ : تَفَسَّخَتْ أَعْوَادُهُ ، قَالَ : دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَهُ فَاحْتَبَسَ ، فَلَمَّا خَرَجَ ، قِيلَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا حَبَسَك ، قَالَ : ضُمَّ سَعْدٌ فِي الْقَبْرِ ضَمَّةً فَدَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يَكْشِفَ عَنْهُ.

(نسائی ۲۱۸۲۔ حاکم ۲۰۶)

(۳۲۹۸۲) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی محبت میں عرش بھی جھوم اٹھا۔ اور اس کی لکڑیاں ٹکڑے ٹکڑے ہو گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی قبر میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کافی دیر رُکے رہے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے تو پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کس چیز نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو روکا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سعد کو قبر میں بالکل جوڑ دیا گیا پھر میں نے اللہ سے دعا کی تو قبر کشادہ ہو گئی۔

(۳۲۹۸۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : لَمَّا مَاتَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِرُوحِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ. (ابن سعد ۴۳۴)

(۳۲۹۸۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی روح کی وجہ سے عرش بھی حرکت میں آ گیا۔

(۳۲۹۸٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنَ الأَنْصَارِ يُقَالُ لَهَا أَسْمَاءُ ابْنَةُ يَزِيدَ ، قَالَتْ : لَمَّا أُخْرِجَ بِجِنَازَةِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ صَاحَتْ أُمُّهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأُمِّ سَعْدٍ : أَلاَ يَرْقَأُ دَمْعُك وَيَذْهَبُ حُزْنُك فَإِنَّ ابْنَك أَوَّلُ مَنْ ضَحِكَ لَهُ اللَّهُ وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ. (احمد ۴۵۶۔ طبرانی ۴۶۷)

(۳۲۹۸۴) حضرت اسحاق بن راشد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری عورت جس کا نام اسماء بنت یزید ہے انہوں نے فرمایا: جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ نکالا گیا تو ان کی والدہ چیخیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی والدہ سے ارشاد فرمایا: تمہارے آنسو کیوں خشک نہیں ہو رہے اور تمہارا غم کیوں ختم نہیں ہو رہا؟! یقیناً تمہارا بیٹا وہ پہلا شخص ہے جس کے لیے اللہ مسکرائے اور عرش بھی اس کی وجہ سے حرکت میں آ گیا۔

(۳۲۹۸٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، وَقَالَ : حَدَّثَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مَعَ ابْنِ أَخِي فَسَلَّمْت عَلَيْهِ ، فَقَالَ : مَنْ أَنْتَ ؟ فَقُلْتُ : أَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ ، قَالَ : فَبَكَى فَأَكْثَرَ الْبُكَاءَ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّك شَبِيهٌ بِسَعْدٍ ، إِنَّ سَعْدًا كَانَ مِنْ أَعْظَمِ النَّاسِ وَأَطْوَلِهِمْ ، وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا إِلَى أُكَيْدِرِ دُومَةَ فَأَرْسَلَ بِحُلَّةٍ مِنْ دِيبَاجٍ مَنْسُوجٍ فِيهَا الذَّهَبُ ، فَلَبِسَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْمِسُونَهَا بِأَيْدِيهِمْ فَقَالَ : أَتَعْجَبُونَ مِنْ هَذِهِ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا رَأَيْنَاك أَحْسَنَ مِنْك الْيَوْمَ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَمَنَادِيلُ سَعْدٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِمَّا تَرَوْنَ. (احمد ۱۲۱۔ ترمذی ۱۷۲۳)

(۳۲۹۸۵) حضرت واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں اپنے بھائی کے ساتھ مدینہ آیا تو میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوا۔ اور میں نے ان کو سلام کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: میں واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ رونے لگے اور بہت روئے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً تم حضرت کے مشابہہ ہو۔ بے شک وہ لوگوں میں سب سے عظیم اور بڑے آدمی تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیدر دومہ کی طرف ایک لشکر بھیجا تو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جوڑا بھیجا جو ریشم کا تھا اور اس میں سونے کا کام ہوا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ملبوس فرمایا: تو لوگ اس کپڑے کو خوبصورتی کی وجہ سے ہاتھ لگا رہے تھے اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم کو یہ اچھا لگا؟ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے آج تک اس

سے اچھا اور خوبصورت کوئی کپڑا نہیں دیکھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سعد رضی اللہ عنہ کے رومال جنت میں اس سے بھی خوبصورت ہیں جو کپڑا تم دیکھ رہے ہو۔

(۳۲۹۸۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ : أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبٌ مِنْ حَرِيرٍ فَجَعَلُوا يَعْجَبُونَ مِنْ لِينِهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَمَنَادِيلُ سَعْدٍ فِي الْجَنَّةِ أَلْيَنُ مِنْ هَذَا. (بخاری ۳۶۴۰۔ ابن ماجه ۱۵۷)

(۳۲۹۸۶) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو ایک ریشم کا جوڑا ہدیہ دیا گیا۔ تو لوگ اس کی ملائمت سے تعجب کرنے لگے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں سعد کے رومال اس سے کہیں زیادہ نرم ہیں۔

(۳۲۹۸۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِسَعْدٍ وَهُوَ يَكِيدُ بِنَفْسِهِ : جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا مِنْ سَيِّدِ قَوْمٍ فَقَدْ صَدَقْتَ اللَّهَ مَا وَعَدْته وَهُوَ صَادِقٌ مَا وَعَدَكَ.

(۳۲۹۸۷) حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جبکہ وہ جان کنی کی حالت میں تھے۔ اللہ تمہیں قوم کے سردار کو بہترین بدلہ عطا فرمائے۔ پس تم نے جو اللہ سے وعدہ کیا تھا تو نے وہ سچ کر دکھایا اور وہ بھی اپنے وعدہ کو پورا کرنے میں سچا ہے جو اس نے تم سے وعدہ کیا۔

(۳۲۹۸۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ : لَمَّا أُصِيبَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ بِالرَّمْيَةِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ جَعَلَ دَمُهُ يَسِيلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَجَعَلَ يَقُولُ : وَانْقِطَاعَ ظَهْرَاهُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا أَبَا بَكْرٍ ، فَجَاءَ عُمَرُ ، فَقَالَ : إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ. (احمد ۱۵۰۲)

(۳۲۹۸۸) حضرت عمرو بن شرحبیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب غزوہ خندق کے دن حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو تیر لگا تو ان کا خون نبی کریم ﷺ پر گر رہا تھا: پس ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور کہنے لگے: اس کی کمر ٹوٹے! اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھی۔

(۴۳) ما ذكر في أبي الدّرداءِ رضي الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں ذکر کی گئی ہیں

(۳۲۹۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ: كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ.

(۳۲۹۸۹) حضرت مسعر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم بن عبدالرحمن رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کو علم عطا کیا گیا تھا۔

(۳۲۹۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ الأَعْمَشُ : أُرَاهُ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَدِمَتْ عَلَى عُمَرَ حُلَلٌ ، فَجَعَلَ يُقَسِّمُهَا بَيْنَ النَّاسِ فَمَرَّتْ بِهِ حُلَّةٌ نَجْرَانِيَّةٌ جَيِّدَةٌ ، فَوَضَعَهَا تَحْتَ فَخِذِهِ حَتَّى مَرَّ عَلَى اسْمِي ، فَقُلْتُ : اكْسُنِيهَا ، فَقَالَ : أَكْسُوهَا وَاللهِ رَجُلاً خَيْرًا مِنْك وَأَبُوهُ خَيْرٌ مِنْ أَبِيك ، فَدَعَا عَبْدَ اللهِ بن حنظلة بْنَ الرَّاهِبِ ، فَكَسَاهُ إِيَّاهَا.

(۳۲۹۹۰) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس چند جوڑے آئے۔ تو وہ ان جوڑوں کو لوگوں کے درمیان تقسیم فرما رہے تھے۔ اتنے میں ایک نجرانی جوڑا آیا جو قیمتی تھا وہ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی ران کے نیچے رکھ لیا: یہاں تک کہ میرا نام آ گیا۔ میں نے کہا: مجھے یہ جوڑا پہنا دیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ جوڑا میں ایسے آدمی کو پہناؤں گا جو تجھ سے بہتر ہے اور اس کا باپ تیرے باپ سے بہتر ہے۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن حنظلہ بن راھب رحمہ اللہ کو بلایا۔ اور یہ جوڑا اس کو پہنا دیا۔

(٤٤) ما ذكر من شبّه النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجِبرِيل وعِيسى صلى الله عليهما وسلم

ان لوگوں کا بیان جن کو نبی کریم ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن مریم علیہ السلام سے تشبیہ دی

(۳۲۹۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، قَالَ : سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ : شَبَّهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثَةَ نَفَرٍ مِنْ أُمَّتِهِ ، قَالَ : دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ يُشْبِهُ جِبْرِيلَ ، وَعُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيُّ يُشْبِهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ ، وَعَبْدُ الْعُزَّى يُشْبِهُ الدَّجَّالَ. (ابن سعد ۲۵۰)

(۳۲۹۹۱) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کے تین افراد کو تشبیہ دی۔ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ مشابہ ہیں جبرائیل علیہ السلام کے۔ اور حضرت عروہ بن مسعود الثقفی مشابہ ہیں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے، اور عبد العزیٰ مشابہ ہے دجال کے۔

(٤٥) ما ذكر فِي ابنِ رواحة رضى الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں مذکور ہیں

(۳۲۹۹۲) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لِعَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ : اللَّهُمَّ زِدْهُ طَاعَةً إِلَى طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ

رَسُولِكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (بیهقی ۲۵۷)

(۳۲۹۹۲) حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ ویشید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا فرمائی! اے اللہ! تو اس کی فرمانبرداری میں مزید اضافہ فرما اپنی فرمانبرداری کی طرف اور اپنے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کی طرف۔

(۳۲۹۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ :أَلَا تُحَرِّكُ بِنَا الرِّكَابَ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ قَوْلِي ، قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ :اسْمَعْ وَأَطِعْ فَنَزَلَ يَسُوقُ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ :

اللَّهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَغَوْا عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ ، فَقَالَ عُمَرُ :وَجَبَتْ.

(۳۲۹۹۳) حضرت قیس ویشید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: تم کیوں ہماری رکاب کو نہیں حرکت دیتے؟ تو عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تحقیق میں نے اپنا شعر چھوڑ دیا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سنو اور اطاعت کرو۔ پس آپ رضی اللہ عنہ اترے اور اللہ کے نبی ﷺ کی سواری کو ہانک رہے تھے اور یہ اشعار پڑھ رہے تھے۔

اے اللہ! اگر آپ نہ ہوتے ہمیں ہدایت نہ ملتی،

اور نہ ہم صدقہ دیتے اور نہ ہم نماز پڑھتے،

پس تو ہم پر سکینہ ورحمت نازل فرما،

اور ہمارے قدموں کو ثبات عطا فرما اگر ہماری دشمن سے ملاقات ہو جائے۔

بے شک کافروں نے ہم پر سرکشی کی۔

اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! تو اس پر رحم فرما۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جنت واجب ہوگئی۔

(٤٦) ما ذكر في سلمان من الفضل رضي الله عنه

ان روایات کا بیان جن میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی فضیلت ذکر کی گئی ہے

(۳۲۹۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ :لَمَّا بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُ سَلْمَانَ لِأَبِي الدَّرْدَاءِ إِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِبَصَرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا ، قَالَ :فَقَالَ :ثَكِلَتْ سَلْمَانَ أُمُّهُ ، لَقَدِ اتَّسَعَ من

الْعِلْمِ. (ابن سعد ۸۴)

(۳۲۹۹۴) حضرت ابو صالح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ بات پہنچی جو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے کہی تھی۔ کہ یقیناً تیرے گھر والوں کا بھی تجھ پر حق ہے۔ اور تیری آنکھ کا بھی تجھ پر حق ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سلمان کو اس کی ماں گم پائے۔ تحقیق اس کا علم بہت وسیع ہے۔

(۳۲۹۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَلْمَانُ سَابِقُ فَارِسَ.

(۳۲۹۹۵) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سلمان رضی اللہ عنہ ایران والوں میں سبقت لے جانے والے ہیں۔

(۳۲۹۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، قَالَ : قالُوا لِعَلِيٍّ : أَخْبِرْنَا عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : أَدْرَكَ الْعِلْمَ الأَوَّلَ وَالْعِلْمَ الآخِرَ ، بَحْرٌ لاَ ينزع قَعْرُهُ ، هُوَ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ. (حاکم ۵۹۸)

(۳۲۹۹۶) حضرت ابو البختری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ رضی اللہ عنہ ہمیں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتلائیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہوں نے پہلے لوگوں اور بعد کے لوگوں کا علم پایا۔ ایسے سمندر تھے کہ جس کی گہرائی کو نہیں خالی کیا جا سکتا۔ وہ ہمارے گھر والوں میں سے تھے۔

(٤٧) ما ذكر فِي ابنِ عمر رضى الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ذکر کی گئی ہیں

(۳۲۹۹۷) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لَقَدْ رَأَيْتنَا وَإِنَّا لَمُتَوَافِرُونَ ، وَمَا فِينَا أَحَدٌ أَمْلَكُ لِنَفْسِهِ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ.

(۳۲۹۹۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تحقیق میں نے ہمارے لوگوں کو دیکھا۔ بے شک ہم سب وافر مال والے تھے۔ اور ہم میں کوئی شخص ایسا نہیں تھا۔ جو اپنے نفس پر حضرت عبد اللہ بن عمر سے زیادہ مالک ہو۔

(۳۲۹۹۸) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : مَا مِنَّا أَحَدٌ أَدْرَكَ الدُّنْيَا إِلاَّ وَقَدْ مَالَ بِهَا ، أَوْ مَالَتْ بِهِ إِلاَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ.

(۳۲۹۹۸) حضرت سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم میں سے کوئی شخص بھی نہیں جس نے دنیا کو پایا مگر یہ کہ وہ اس کی طرف مائل ہو گیا سوائے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے۔

(٤٨) فِي بِلاَلٍ رضي الله عنه وفضلِهِ

حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور ان کی فضیلت کا بیان

(۳۲۹۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَائِدَةُ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانَ أَوَّلَ مَنْ أَظْهَرَ إِسْلاَمَهُ سَبْعَةٌ : رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبُو بَكْرٍ ، وَعَمَّارٌ وَأُمُّهُ سُمَيَّةُ وَصُهَيْبٌ وَبِلاَلٌ وَالْمِقْدَادُ ، فَأَمَّا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَهُ اللَّهُ بِعَمِّهِ أَبِي طَالِبٍ ، وَأَمَّا أَبُو بَكْرٍ فَمَنَعَهُ اللَّهُ بِقَوْمِهِ ، وَأَمَّا سَائِرُهُمْ فَأَخَذَهُمُ الْمُشْرِكُونَ فَأَلْبَسُوهُمْ أَدْرَاعَ الْحَدِيدِ وَصَهَرُوهُمْ فِي الشَّمْسِ ، فَمَا مِنْهُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلاَّ وَأَتَاهُمْ عَلَى مَا أَرَادُوا إِلاَّ بِلاَلاً فَإِنَّهُ هَانَتْ عَلَيْهِ نَفْسُهُ فِي اللهِ وَهَانَ عَلَى قَوْمِهِ فَأَخَذُوهُ فَأَعْطَوْهُ الْوِلْدَانَ فَجَعَلُوا يَطُوفُونَ بِهِ فِي شِعَابِ مَكَّةَ وَهُوَ يَقُولُ : أَحَدٌ أَحَدٌ. (حاکم ۲۸۴۔ ابن حبان ۷۰۸۳)

(۳۲۹۹۹) حضرت زر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے اسلام کو ظاہر کرنے والے سات اشخاص تھے حضرت رسول اللہ، حضرت ابو بکر، حضرت عمار رضی اللہ عنہ ، اور ان کی والدہ حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا ، حضرت صہیب ، حضرت بلال اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہ ، بہر حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اللہ نے ان کے چچا ابو طالب کے ذریعہ حفاظت فرمائی۔ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کی اللہ نے ان کی قوم کے ذریعہ حفاظت فرمائی۔ اور باقی سب کو قریش نے پکڑ لیا۔ اور لوہے کی زرہیں پہنا کر سورج کی تپش میں ڈال دیا۔ ان سب میں سے کوئی نہیں تھا مگر یہ کہ وہ ان کے ارادوں کے سامنے پست پڑ گئے۔ سوائے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے۔ پس انہوں نے اللہ کے بارے میں اپنے نفس کو بے وقعت کر لیا۔ اور قوم کے لیے آسان ہو گئے۔ پس اُن لوگوں نے ان کو پکڑ کر بچوں کے حوالہ کر دیا۔ اور بچے ان کو مکہ کی گلیوں میں چکر لگواتے تھے اس حال میں کہ یہ اَحد اَحد پکار رہے ہوتے کہ اللہ ایک ہے۔

(۳۳۰۰۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ أَظْهَرَ الإِسْلاَمَ سَبْعَةٌ : رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبُو بَكْرٍ وَبِلاَلٌ وَخَبَّابٌ وَصُهَيْبٌ وَعَمَّارٌ وَسُمَيَّةُ أُمُّ عَمَّارٍ ، قَالَ : فَأَمَّا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَهُ عَمُّهُ ، وَأَمَّا أَبُو بَكْرٍ فَمَنَعَهُ قَوْمُهُ وَأُخِذَ الآخَرُونَ فَأَلْبَسُوهُمْ أَدْرَاعَ الْحَدِيدِ ، ثُمَّ صَهَرُوهُمْ فِي الشَّمْسِ حَتَّى بَلَغَ الْجُهْدُ مِنْهُمْ كُلَّ مَبْلَغٍ ، فَأَعْطَوْهُمْ كُلَّ مَا سَأَلُوا ، فَجَاءَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ قَوْمُهُ بِأَنْطَاعِ الأَدَمِ فِيهَا الْمَاءُ فَأَلْقَوْهُمْ فِيهِ ، ثُمَّ حُمِلُوا بِجَوَانِبِهِ إِلاَّ بِلاَلا ، فَجَعَلُوا فِي عُنُقِهِ حَبْلاً ، ثُمَّ أَمَرُوا صِبْيَانَهُمْ يَشْتَدُّونَ بِهِ بَيْنَ أَخْشَبَيْ مَكَّةَ وَجَعَلَ يَقُولُ : أَحَدٌ أَحَدٌ. (احمد ۲۸۲)

(۳۳۰۰۰) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے اسلام ظاہر کرنے والے سات لوگ تھے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ، حضرت بلال رضی اللہ عنہ ، حضرت خباب رضی اللہ عنہ ، حضرت صہیب رضی اللہ عنہ ، حضرت عمار رضی اللہ عنہ ، حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا جو حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں۔ بہر حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت ان کے چچا نے کی ، اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کی

حفاظت ان کی قوم نے کی، باقی سب لوگوں کو پکڑ لیا گیا اور پھر کافروں نے انہیں لوہے کی زرہیں پہنائیں پھر ان کو سورج کی تپش میں ڈال دیا۔ یہاں تک کہ ان میں سے ایک کو انتہاء کی مشقتیں برداشت کرنا پڑیں پس ان لوگوں نے ان کو ہر چیز دی جو انہوں نے مانگی۔ ان میں سے ہر ایک آدمی کی طرف قوم کے افراد چمڑے کے بڑے مشکیزے میں پانی لاتے اور ان کو اس میں ڈال دیتے۔ پھر ان کو پہلوؤں سے اٹھا لیتے، سوائے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے۔ کفار نے ان کی گردن میں رسی ڈالی پھر بچوں کو حکم دیا کہ وہ ان کو مکہ کے دو پہاڑوں کے درمیان گھسیٹیں۔ اس حال میں بھی آپ رضی اللہ عنہ کہہ رہے ہوتے۔ اَحَد اَحَد، اللہ ایک ہے۔

(۳۲۰۰۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ خَشْخَشَةً أَمَامِي فَقُلْتُ ، مَنْ هَذَا ، قَالُوا : بِلاَلٌ ، فَأَخْبَرَهُ ، قَالَ : بِمَا سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ ، قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَحْدَثْتُ إِلاَّ تَوَضَّأْتُ ، وَلاَ تَوَضَّأْتُ ، إِلاَّ رَأَيْتُ أَنَّ لِلَّهِ عَلَيَّ رَكْعَتَيْنِ أُصَلِّيهِمَا قَالَ : بِهَا. (ابن حبان ۷۰۸۷۔ ابن خزیمۃ ۱۲۰۹)

(۳۲۰۰۱) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے آگے آہٹ کی آواز سنی تو میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ فرشتوں نے کہا: بلال رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی خبر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دی اور پوچھا: کس عمل کی وجہ سے تم مجھ پر سبقت لے گئے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کبھی حدث لاحق نہیں ہوا مگر میں نے وضو کر لیا۔ اور میں نے کبھی وضو نہیں کیا مگر یہ کہ میں نے سوچا کہ بے شک اللہ کا مجھ پر حق ہے دو رکعتوں کا، میں نے ان کو پڑھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی وجہ سے۔

(۳۲۰۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : اشْتَرَى أَبُو بَكْرٍ بِلاَلاً بِخَمْسِ أَوَاقٍ ، ثُمَّ أَعْتَقَهُ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ بِلاَلٌ : يَا أَبَا بَكْرٍ إِنْ كُنْتَ إِنَّمَا أَعْتَقْتَنِي لِتَتَّخِذَنِي خَازِنًا ، فَاتَّخِذْنِي خَازِنًا وَإِنْ كُنْتَ إِنَّمَا أَعْتَقْتَنِي لِلَّهِ فَدَعْنِي فَأَعْمَلُ لِلَّهِ ، قَالَ : فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ ، ثُمَّ قَالَ : بَلْ أَعْتَقْتُكَ لِلَّهِ. (بخاری ۳۷۵۵)

(۳۲۰۰۲) حضرت قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال کو پانچ اوقیہ چاندی کے عوض خریدا پھر آزاد کر دیا۔ اس پر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اگر تم نے مجھے اس لیے آزاد کیا کہ تم مجھے اپنا خزانچی بنالو، پس تم مجھے چاہو تو خزانچی بنالو، اور اگر تم نے مجھے آزاد کیا ہے اللہ کے لیے تو مجھے فارغ چھوڑ دو تا کہ میں اللہ کے لیے عمل کروں۔ راوی کہتے ہیں پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ سن کر رو پڑے پھر فرمایا: بلکہ میں نے تمہیں اللہ کے لیے آزاد کر دیا۔

(۳۲۰۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمَاجِشُونِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَأَعْتَقَ سَيِّدَنَا ، يَعْنِي بِلاَلاً.

(۳۲۰۰۳) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے آقا ہیں۔ اور انہوں نے ہمارے آقا کو آزاد کیا یعنی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو۔

(٣٢٠٠٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا .. كَانَ بِلاَلٌ خَازِنَ أَبِي بَكْرٍ وَمُؤَذِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۲۰۰۴) حضرت ھشام ویلیز فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ ویلیز نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر کے خزانچی تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن تھے۔

(٣٢٠٠٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ هِشَامًا ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بِلاَلٌ سَابِقُ الْحَبَشِ.

(۳۲۰۰۵) حضرت حسن ویلیز فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت بلال رضی اللہ عنہ حبشہ والوں سے سبقت لے گئے۔

(٤٩) ما ذكر فِي جرِيرِ بنِ عبدِ اللهِ رضى الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ذکر کی گئیں

(٣٢٠٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْت ، وَلاَ رَآنِي قَطُّ إِلاَّ تَبَسَّمَ.

(مسلم ۱۹۲۵۔ طبرانی ۲۲۲۱)

(۳۲۰۰۶) حضرت قیس بن ابی حازم ویلیز فرماتے ہیں کہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب سے میں اسلام لایا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کبھی محروم نہیں رکھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی میری طرف نہیں دیکھا مگر یہ کہ تبسم فرماتے۔

(٣٢٠٠٧) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شِبْلِ بْنِ عَوْفٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ : لَمَّا دَنَوْت مِنَ الْمَدِينَةِ أَنَخْت رَاحِلَتِي ، ثُمَّ حَلَلْت عَيْبَتِي وَلَبِسْت حُلَّتِي ، قَالَ : فَدَخَلْت وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَسَلَّمْت عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَانِي النَّاسُ بِالْحَدَقِ ، فَقُلْتُ لِجَلِيسِي : يَا عَبْدَ اللهِ أَذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَمْرِي شَيْئًا ، قَالَ : نَعَمْ ذَكَرَك بِأَحْسَنِ الذِّكْرِ ، فقَالَ : بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذْ عَرَضَ لَهُ فِي خُطْبَتِهِ ، فَقَالَ : إِنَّهُ سَيَدْخُلُ عَلَيْكُمْ مِنْ هَذَا الْفَجِّ ، أَوْ مِنْ هَذَا الْبَابِ مِنْ خَيْرِ ذِي يَمَنٍ عَلَى وَجْهِهِ مَسْحَةُ مَلَكٍ ، قَالَ جَرِيرٌ : فَحَمِدْت اللَّهَ عَلَى مَا أَبْلاَنِي. (نسائی ۸۳۰۴۔ احمد ۳۵۹)

(۳۲۰۰۷) حضرت مغیرہ بن شبل بن عوف ویلیز فرماتے ہیں کہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب میں مدینہ منورہ کے قریب ہوا تو میں نے اپنی سواری کو بٹھایا پھر میں نے اپنا گندا جوڑا اتارا۔ اور صاف جوڑا پہنا۔ پھر میں مدینہ میں داخل ہوا اس

حال میں کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ میں نے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا تو لوگوں نے بڑی عزت کی نگاہ سے مجھے دیکھا اس پر میں نے اپنے ساتھ بیٹھے شخص سے پوچھا: اے اللہ کے بندے! کیا رسول اللہ ﷺ میرے معاملہ کے بارے میں کچھ ذکر فرمایا تھا؟ اس شخص نے کہا: جی ہاں! آپ ﷺ نے تمہارا بہت اچھا تذکرہ فرمایا تھا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ اس درمیان کے آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک عنقریب تمہارے پاس اس کشادہ راستہ سے یا اس دروازے سے ایک شخص آئے گا جو بہت خیر و برکت والا ہوگا اور اس کے چہرے پر فرشتہ کی سی چھاپ ہوگی۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ پس میں نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ اس نے مجھے اس انعام سے نوازا۔

(۳۲..۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ بَيْتٍ كَانَ لِخَثْعَمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يُسَمَّى الْكَعْبَةَ الْيَمَانِيَّةَ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي رَجُلٌ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ ، قَالَ : فَمَسَحَ فِي صَدْرِي ، وَقَالَ : اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا. (مسلم ۱۹۲۶۔ احمد ۳۶۰)

(۳۲۰۰۸) حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: کیا تم مجھے ذی الخلصہ سے راحت دلا سکتے ہو؟ ذی الخلصہ زمانہ جاہلیت میں خثعم کا گھر تھا جسے کعبہ یمانیہ کہا جاتا تھا۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! بے شک میں ایسا شخص ہوں جو گھوڑے پر مضبوط نہیں بیٹھ سکتا۔ تو آپ ﷺ نے میرے سینہ پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرا اور دعا فرمائی، اے اللہ! اس کو ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والا بنا دے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے اس کی ٹھنڈک محسوس کی۔

(۵۰) أويس القرنيّ رحمه الله

حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کا بیان

(۳۲..۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي مِثْلُ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي حَوْشَبٌ : قَالَ : فَقُلْنَا لِلْحَسَنِ : هَلْ سَمَّى لَكُمْ ، قَالَ : نَعَمْ أُوَيْسٌ الْقَرَنِيُّ. (ترمذی ۲۴۳۸۔ احمد ۴۶۹)

(۳۲۰۰۹) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سے ایک آدمی کی شفاعت کی وجہ سے قبیلہ ربیعہ اور قبیلہ مضر کے جتنے افراد جنت میں داخل ہوں گے۔ حضرت حوشب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا تمہیں اس شخص کا نام بتلایا گیا تھا: آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ۔

(۳۲.۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : سَيَقْدَمُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ كَانَ بِهِ

بَیَاضٌ ، فَدَعَا اللَّهَ لَهُ فَأَذْهَبَهُ اللَّهُ ، فَمَنْ لَقِیَهُ مِنکُمْ فَمُرُوهُ فَلْیَسْتَغْفِرْ لَهُ ، قَالَ : فَلَقِیَهُ عُمَرُ ، فَقَالَ : اسْتَغْفِرْ لِی ، فَاسْتَغْفَرَ لَهُ. (مسلم ۱۹۶۸۔ احمد ۳۸)

(۳۳۰۱۰) حضرت عمر فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب تمہارے پاس ایک شخص آئے گا جس کا نام اویس ہوگا۔ اس کے چہرے پر ایک سفید نشان ہوگا۔ پس وہ اللہ سے دعا کرے گا تو اللہ اس کو ختم فرما دیں گے۔ تم میں سے جو شخص بھی اس سے ملے تو وہ اس کو اپنے لیے استغفار کرنے کا حکم دے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے ملے اور فرمایا: میرے لیے استغفار کرو۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے استغفار فرمایا۔

(۵۱) ما جاء فِی أهلِ بدرٍ مِن الفضلِ

ان روایات کا بیان جو اہل بدر کی فضیلت کے بارے میں آئی ہیں

(۳۳۰۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِیمِ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ یَحْیَى بْنِ سَعِیدٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الأَنْصَارِیِّ ، أَنَّ مَلَکًا أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : کَیْفَ أَصْحَابُ بَدْرٍ فِیکُمْ ، فَقَالَ : أَفْضَلُ النَّاسِ ، فَقَالَ الْمَلَکُ : وَکَذَلِکَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلاَئِکَةِ. (بخاری ۳۹۹۲)

(۳۳۰۱۱) حضرت یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن رفاعہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک ایک فرشتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا: تمہارے میں اصحاب بدر کی کیا شان ہے؟ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سب سے افضل ہیں۔ تو فرشتہ نے عرض کیا: اسی طریقہ سے ہم میں بھی وہ فرشتے سب سے افضل ہیں جو غزوہ بدر میں حاضر ہوئے تھے۔

(۳۳۰۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُبَیْدِ اللهِ بْنِ أَبِی رَافِعٍ أَخْبَرَهُ ، عَنْ عَلِیٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : مَا یُدْرِیك لَعَلَّ اللَّهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ ، فَقَالَ : اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ. (بخاری ۳۰۰۷۔ مسلم ۱۹۴۱)

(۳۳۰۱۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں کیا معلوم یقیناً اللہ تعالیٰ بدر میں شرکت کرنے والوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم جو چاہے عمل کرو تحقیق میں نے تمہاری مغفرت فرما دی ہے۔

(۳۳۰۱۳) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِی النَّجُودِ ، عَنْ أَبِی صَالِحٍ ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَکَ وَتَعَالَى اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ ، فَقَالَ : اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ. (ابوداؤد ۴۶۲۲۔ احمد ۲۹۶)

(۳۳۰۱۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تبارک وتعالیٰ بدر والوں کی طرف متوجہ ہوا اور ارشاد فرمایا: تم جو چاہے عمل کرو۔ تحقیق میں نے تمہاری مغفرت کر دی۔

(۳۳۰۱۴) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ عَبْدَ حَاطِبِ بْنَ أَبِي بَلْتَعَةَ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَشْتَكِيَ حَاطِبًا ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَذَبْتَ لاَ يَدْخُلُهَا إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ.

(۳۳۰۱۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کا غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تا کہ وہ حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کی شکایت کرے اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! حاطب ضرور بالضرور جہنم میں داخل ہوں گے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو نے جھوٹ کہا وہ جہنم میں نہیں داخل ہوں گے، اس لیے کہ وہ غزوہ بدر اور حدیبیہ میں حاضر ہوئے تھے۔

(۵۲) فِي الْمُهَاجِرِينَ رضی الله عنهم

مہاجرین رضی اللہ عنہم کی فضیلت کا بیان

(۳۳۰۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : ﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ قَالَ : الَّذِينَ هَاجَرُوا مَعَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ.

(۳۳۰۱۵) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے قرآن کی اس آیت (تم بہترین امت ہو لوگوں کی نفع رسانی کے لیے نکالے گئے) کے بارے میں ارشاد فرمایا: وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت کی۔

(۵۳) فِي فَضْلِ الأَنْصَارِ

انصار کی فضیلت کا بیان

(۳۳۰۱۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نِسَاءً وَصِبْيَانًا مِنَ الأَنْصَارِ مُقْبِلِينَ مِنْ عُرْسٍ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ.

(بخاری ۳۷۸۵۔ مسلم ۱۹۴۸)

(۳۳۰۱۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی عورتوں کو کسی شادی کی تقریب سے آتا دیکھ کر ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! تم لوگ مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب ہو۔

(۳۳۰۱۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ ابْنِ شُرَحْبِيلَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى الأَنْصَارِ وَعَلَى ذُرِّيَّةِ الأَنْصَارِ

وَعَلَى ذُرِّيَّةِ ذُرِّيَّةِ الأَنْصَارِ. (طبرانی ۸۹۰)

(۳۳۰۱۷) حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! تو انصار پر رحمت فرما، اور انصار کے بچوں پر بھی اور انصار کے بچوں کے بچوں پر بھی۔

(۳۳۰۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَشِعْبًا وَسَلَكْتُمْ وَادِيًا وَشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَكُمْ وَشِعْبَكُمْ أَنْتُمْ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ ، وَلَوْلاَ الْهِجْرَةُ كُنْتُ امْرَءًا مِنَ الأَنْصَارِ ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى إِنِّي لأَرَى بَيَاضَ إِبِطَيْهِ مَا تَحْتَ مَنْكِبَيْهِ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلأَنْصَارِ وَلأَبْنَاءِ الأَنْصَارِ وَلأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الأَنْصَارِ. (ابویعلی ۱۰۸۷)

(۳۳۰۱۸) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر لوگ ایک وادی اور گھاٹی میں چلیں اور اے انصار! تم دوسری وادی اور گھاٹی میں چلو تو ضرور میں تمہاری وادی اور گھاٹی میں چلوں گا۔ تم لوگ میرے لیے ایسے ہی ہو جیسے کپڑے کا اندرونی حصہ اور باقی لوگ جیسے کپڑے کا بیرونی حصہ، اور اگر ہجرت اہم معاملہ نہ ہوتا تو میں انصار کا ایک آدمی ہوتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے۔ یہاں تک کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں کے نیچے بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! تو انصار کی مغفرت فرما۔ اور ان کی اولاد کی مغفرت فرما۔

(۳۳۰۱۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الأَنْصَارُ لاَ يُحِبُّهُمْ إِلاَّ مُؤْمِنٌ ، وَلاَ يُبْغِضُهُمْ إِلاَّ مُنَافِقٌ ، وَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللَّهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ. (بخاری ۳۷۸۳۔ مسلم ۸۵)

(۳۳۰۱۹) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انصار سے محبت نہیں کرے گا سوائے مومن کے، اور ان سے بغض نہیں رکھے گا سوائے منافق کے۔ اور جو شخص ان سے محبت رکھتا ہے اللہ بھی اس سے محبت کرتا ہے۔ اور جو شخص ان سے بغض رکھتا ہے، اللہ بھی ان سے بغض رکھتا ہے۔

(۳۳۰۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ أَنَّ النَّاسَ سَلَكُوا وَادِيًا ، أَوْ شِعْبًا وَسَلَكَ الأَنْصَارُ وَادِيًا ، أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الأَنْصَارِ ، أَوْ شِعْبَهُمْ ، وَلَوْلاَ الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَءًا مِنَ الأَنْصَارِ. (دارمی ۲۵۱۴)

(۳۳۰۲۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر لوگ کسی ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں اور انصار دوسری وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں ضرور انصاری کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔ اور اگر ہجرت اہم معاملہ نہ ہوتا تو میں بھی انصار کا ایک آدمی ہوتا۔

(۳۳۰۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَحَبَّ الأَنْصَارَ ؛ أَحَبَّهُ اللَّهُ ، وَمَنْ أَبْغَضَ الأَنْصَارَ ؛ أَبْغَضَهُ اللَّهُ.

(احمد ۵۰۱۔ ابو یعلی ۷۳۲۹)

(۳۳۰۲۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص انصار سے محبت کرے گا تو اللہ بھی اس سے محبت کرے گا اور جو شخص انصار سے بغض رکھے گا تو اللہ بھی اس سے بغض رکھے گا۔

(۳۳۰۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ: حدَّثَنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ الْمُنْذِرِ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدَ الأَنْصَارِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ زِيَادٍ مِنْ أَصْحَابِ بَدْرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَحَبَّ الأَنْصَارَ أَحَبَّهُ اللَّهُ حتى يَلْقَاهُ ، وَمَنْ أَبْغَضَ الأَنْصَارَ أَبْغَضَهُ اللَّهُ حِينَ يَلْقَاهُ. (احمد ۲۲۱۔ طبرانی ۳۳۵۷)

(۳۳۰۲۲) حضرت حارث بن زیاد رضی اللہ عنہ جو کہ بدری صحابی ہیں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص انصار سے محبت کرے گا تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت کریں گے یہاں تک کہ وہ اللہ سے ملاقات کرے اور جو شخص انصار سے بغض رکھے گا تو اللہ بھی اس سے بغض رکھیں گے یہاں تک کہ وہ اللہ سے ملاقات کرے۔

(۳۳۰۲۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَهُ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِينَاء ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ جَارِيَةَ ، أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي نَفَرٍ مِنَ الأَنْصَارِ فَمَرَّ عَلَيْهِمْ مُعَاوِيَةُ فَسَأَلَهُمْ عَنْ حَدِيثِهِمْ ، فَقَالُوا : كُنَّا فِي حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِ الأَنْصَارِ ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ : أَفَلاَ أَزِيدُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْته مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالُوا : بَلَى يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ أَحَبَّ الأَنْصَارَ أَحَبَّهُ اللَّهُ ، وَمَنْ أَبْغَضَ الأَنْصَارَ أَبْغَضَهُ اللَّهُ. (احمد ۹۶۔ ابو یعلی ۷۳۳۰)

(۳۳۰۲۳) حضرت حکم بن میناء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت یزید بن جاریہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں انصار کے ایک گروہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ ہم پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا گزر ہوا تو انہوں نے لوگوں سے ان کی گفتگو کے متعلق پوچھا؟ لوگوں نے عرض کیا: کہ ہم لوگ انصار کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے۔ اس پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کیا میں بھی تمہیں ایسی حدیث نہ سناؤں جو میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا؟ لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین: کیوں نہیں! ضرور! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص انصار سے محبت کرے گا تو اللہ بھی اس سے محبت کریں گے۔ اور جو شخص انصار سے بغض رکھے گا تو اللہ بھی اس سے بغض رکھے گا۔

(۳۳۰۲٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلاَ إِنَّ عَيْبَتِي الَّتِي آوِي إِلَيْهَا أَهْلُ بَيْتِي، وَإِنَّ كَرِشِي الأَنْصَارُ ، فَاعْفُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ وَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ.

(ترمذی ۳۹۰۴۔ احمد ۸۹)

(۳۳۰۲۴) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار میرے خاص لوگ جن کی طرف میں نے پناہ پکڑی وہ میرے گھر کے لوگ ہیں۔ اور یقیناً میرے راز دار انصار ہیں۔ پس تم لوگ ان کی برائیوں سے درگزر کرو اور ان کی نیکیوں کو پسند کرو۔

(٣٣.٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَدِيٍّ ، عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :اقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ ، وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ ، يَعْنِي الأَنْصَارَ.

(۳۳۰۲۵) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کی نیکیوں کو پسند کرو اور ان کی برائیوں سے درگزر کرو۔ یعنی انصار کے لوگوں کی۔

(٣٣.٢٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي شُمَيْلَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي رَجُلٌ ، عَنْ سَعِيدٍ الصَّرَّافِ - أَوْ هُوَ عَنْ سَعِيدٍ الصَّرَّافِ - عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ هَذَا الْحَيَّ مِنَ الأَنْصَارِ مِحْنَةٌ ، حُبُّهُمْ إِيمَانٌ ، وَبُغْضُهُمْ نِفَاقٌ. (احمد ۷)

(۳۳۰۲۶) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً یہ انصار کا قبیلہ آزمائش ہیں۔ ان سے محبت ایمان کی علامت ہے اور ان سے بغض نفاق کی علامت ہے۔

(٣٣.٢٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :لَوْلاَ الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَئًا مِنَ الأَنْصَارِ ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا ، أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ مَعَ الأَنْصَارِ. (ترمذی ۳۸۹۹۔ احمد ۱۳۷)

(۳۳۰۲۷) حضرت اُبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر ہجرت اہم معاملہ نہ ہوتا تو میں بھی انصار ہی میں سے ایک آدمی ہوتا، اور اگر انصار کسی ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں بھی انصار کے ساتھ چلوں گا۔

(٣٣.٢٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : النَّاسُ دِثَارٌ وَالأَنْصَارُ شِعَارٌ ، الأَنْصَارُ كَرِشِي وَعَيْبَتِي ، وَلَوْلاَ الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَئًا مِنَ الأَنْصَارِ.

(نسائی ۸۳۲۶۔ احمد ۲۰۱)

(۳۳۰۲۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ میرے لیے کپڑے کے بیرونی حصہ کی طرح ہیں۔ اور انصار میرے لیے کپڑے کے اندرونی حصہ کی طرح ہیں۔ اور انصار میرے خاص راز دار لوگ ہیں۔ اگر ہجرت اہم معاملہ نہ ہوتا تو میں بھی انصار کا ایک آدمی ہوتا۔

(٣٣.٢٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ ، قَالَ : كَتَبَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ إِلَى أَنَسٍ يُعَزِّيهِ بِوَلَدِهِ وَأَهْلِهِ الَّذِينَ أُصِيبُوا يَوْمَ الْحَرَّةِ ، فَكَتَبَ فِي كِتَابِهِ :وَإِنِّي مُبَشِّرُكَ بِبُشْرَى مِنَ

اللهِ ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلأَنْصَارِ وَلأَبْنَاءِ الأَنْصَارِ وَلأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الأَنْصَارِ، وَلِنِسَاءِ الأنصار وَلِنِسَاءِ أَبْنَاءِ الأَنْصَارِ وَلِنِسَاءِ أَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الأَنْصَارِ. (ابن حبان ۷۲۸۱۔ احمد ۳۷۴)

(۳۳۰۲۹) حضرت ثابت ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر بن انس ویشید نے فرمایا: کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر ان سے ان کے بچہ اور بیوی کی تعزیت کی جو حرہ کے دن شہید ہو گئے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے خط میں لکھا: اور میں تمہیں اللہ کی طرف سے ایک خوشخبری سناتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! تو انصار کی مغفرت فرما، اور انصار کی اولاد کی، اور انصار کی اولاد کی اولاد کی، اور انصار کی عورتوں کی، اور انصار کی اولاد کی عورتوں کی۔ اور انصار کی اولاد کی اولاد کی عورتوں کی بھی۔

(۳۳۰۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَكَرَ الأَنْصَارَ ، قَالَ :أَعِفَّةٌ صُبُرٌ. (ترمذی ۳۹۰۳۔ احمد ۱۵۰)

(۳۳۰۳۰) حضرت عاصم بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی انصار کا ذکر کرتے تو فرماتے کہ پاک دامنی اور صبر سے لبریز ہیں۔

(۳۳۰۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ أَنَّ قَتَادَةَ بْنَ النُّعْمَانِ سَقَطَتْ عَيْنُهُ عَلَى وَجْنَتِهِ يَوْمَ أُحُدٍ فَرَدَّهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ أَحْسَنَ عَيْنَيْهِ وَأَحَدَّهُمَا.

(ابن سعد ۴۵۳۔ ابو یعلی ۱۵۴۶)

(۳۳۰۳۱) حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کی آنکھ غزوہ احد کے دن ان کے رخسار سے گر گئی تھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ اس کو اس کی جگہ پر لوٹا دیا تو آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھ پہلے سے زیادہ خوبصورت اور تیز ہو گئی تھی۔

(۳۳۰۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ يَدَ خُبَيْبِ بْنِ يَسَافٍ ، ضُرِبَ يَوْمَ بَدْرٍ عَلَى حَبْلِ الْعَاتِقِ ، فَرَدَّهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُرَ مِنْهَا إِلاَّ مِثْلُ خَطٍّ. (بیہقی ۱۷۸۔ احمد ۴۵۴)

(۳۳۰۳۲) حضرت محمد بن اسحاق ویشید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خبیب بن اساف رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ان کی جگہ پر لوٹا دیا، جو غزوہ بدر کے دن گردن اور مونڈھے کے درمیان سے کٹ گیا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لوٹا دیا۔ وہ جگہ یوں معلوم ہوتی تھی جیسے کوئی ہلکا سا نشان ہو۔

(۳۳۰۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَذْكُرُ قُرَيْشًا ، وَمَا جَمَعَتْ وَجَعَلَ يَتَوَعَّدُهُ بِهِمْ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَأْبَى ذَلِكَ عَلَيْكَ بَنُو قَيْلَةَ ، إِنَّهُمْ قَوْمٌ فِي حَدِّهِمْ فَرْطٌ.

(۳۳۰۳۳) حضرت عاصم بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور قریش اور ان کی جمعیت کا ذکر کر کے ان کی طرف سے دھمکیاں دینے لگا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ارشاد فرمایا: قبیلہ اوس اور خزرج والے تیرے خلاف بغاوت کرتے ہیں اور بے شک یہ ایسی قوم ہیں کہ جن کے غصہ کے سامنے کوئی ٹھہر نہیں سکتا۔

(٣٣.٣٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ سَمِعْت أَبَا حَمْزَةَ، قَالَ: قَالَتِ الأَنْصَارُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ أَتْبَاعًا ، وَإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ ، فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِنَّا ، فَدَعَا لَهُمْ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَهُمْ مِنْهُمْ.

قَالَ فَنَمَّيْتُ ذَلِكَ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، فَقَالَ :قَدْ زَعَمَ ذَلِكَ زَيْدٌ. (بخاری ۳۷۸۸۔ حاکم ۸۵)

(۳۳۰۳۴) حضرت عمرو بن مرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو حمزہ رحمہ اللہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ انصار نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! بے شک ہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار ہوتے ہیں اور تحقیق ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار بنا دیں اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں دعا فرمائی کہ اللہ ان کو پیروکاروں میں سے بنا دے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اس کی سند حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ کے سامنے بیان کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

(٣٣.٣٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلأَنْصَارِ :إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً ، قَالُوا :فَمَا تَأْمُرُنَا ، قَالَ :تَصْبِرُونَ حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ.

(۳۳۰۳۵) حضرت اُسید بن حضیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا: عنقریب میرے بعد تم پاؤ گے کہ دوسروں کو تم پر ترجیح دی جائے گی۔ انہوں نے عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کس بات کا حکم دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم صبر کو اختیار کرنا یہاں تک کہ مجھے حوض کوثر پر آملو۔

(٣٣.٣٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَوْلاَ الْهِجْرَةُ لَكُنْت امْرَئًا مِنَ الأَنْصَارِ ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا ، أَوْ شِعْبًا ، لَسَلَكْتُ وَادِيَ الأَنْصَارِ وَشِعْبَهُمْ ، الأَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ ، وَإِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً ، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ.

(۳۳۰۳۶) حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر ہجرت اہم معاملہ نہ ہوتا تو میں بھی انصار ہی میں سے ایک شخص ہوتا۔ اگر لوگ کسی ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں، تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔ انصار میرے

لیے کپڑے کے اندرونی حصہ کی طرح ہیں۔ اور باقی لوگ میرے لیے کپڑے کے بیرونی حصہ کی طرح ہیں۔ اور بے شک عنقریب تم لوگ دیکھو گے کہ دوسروں کو تم پر ترجیح دی جائے گی۔ پس تم صبر کرنا یہاں تک کہ تم مجھ سے حوض کوثر پر ملاقات کرو۔

(٣٢.٣٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : قُرَيْشٌ ، وَالأَنْصَارُ ، وَجُهَيْنَةُ ، وَمُزَيْنَةُ ، وَأَسْلَمُ ، وَغِفَارٌ ، مَوَالِي اللهِ وَرَسُولِهِ ، لاَ مَوْلَى لَهُمْ غَيْرُهُ. (بخاری ۳۵۰۴۔ مسلم ۱۹۵۴)

(۳۲۰۳۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش، انصار، قبیلہ جھینہ، قبیلہ مزینہ اور قبیلہ اسلم اور غفار والے، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست ہیں۔ ان کے سوا ان کا کوئی دوست نہیں۔

(٣٢.٣٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً بَارِدَةً وَالْمُهَاجِرُونَ وَالأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ الْخَنْدَقَ ، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِمْ ، قَالَ :

أَلاَ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الآخِرَةْ فَاغْفِرْ لِلأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةْ.

فَأَجَابُوهُ : نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا ! مُحَمَّدَا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدَا. (نسائی ۸۳۳۳)

(۳۲۰۳۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح سویرے نکلے اس حال میں کہ مہاجرین اور انصار خندق کھود رہے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف دیکھا تو یہ شعر پڑھا: ترجمہ:

خبردار! اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔

اے اللہ! تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔

پس صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواباً یہ شعر پڑھا:

ہم تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی،

جہاد پر جب تک ہم لوگ باقی ہیں۔

(٣٢.٣٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَدِيٍّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يُبْغِضُ الأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ.

(۳۲۰۳۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انصار سے بغض نہیں رکھے گا ایسا شخص جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔

(٣٢.٤٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يُبْغِضُ الأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ. (مسلم ۸۶۔ احمد ۳۴)

(۳۲۰۴۰) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انصار سے بغض نہیں رکھے گا ایسا شخص جو

اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔

(٣٣٠٤١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ ، قَالَ : وَفَدْنَا وُفُودًا لِمُعَاوِيَةَ وَفِينَا أَبُو هُرَيْرَةَ ، وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ ، فَقَالَ : أَلَا أُعَلِّمُكُمْ بِحَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِكُمْ يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ ، قَالُوا : لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : قُلْتُمْ : أَمَّا الرَّجُلُ فَأَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ وَرَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ قَالَ : قَدْ قُلْنَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : فَمَا اسمي إذًا ، قَالَ كَلَّا إِنِّي عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ ، هَاجَرْتُ إِلَيْكُمْ ، الْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ ، قَالَ : فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ يَبْكُونَ يَقُولُونَ : وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا قُلْنَا الَّذِي قُلْنَا إِلاَّ الضَّنَّ بِاللهِ وَرَسُولِهِ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ. (مسلم ١٤٠٥۔ ابن حبان ٤٧٦٠)

(۳۳۰۴۱) حضرت عبداللہ بن رباح ؒ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ وفد کی صورت میں آئے، اس حال میں کہ ہم میں حضرت ابو ہریرہ ؓ بھی موجود تھے۔ اور یہ رمضان کا مہینہ تھا۔ آپ ؓ نے فرمایا: اے گروہِ انصار! کیا میں تمہیں تمہارے متعلق ایک حدیث نہ سناؤں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے گروہِ انصار! لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم حاضر ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ کہتے ہو: ایک آدمی کو اپنے علاقہ میں رغبت ہوگئی اور اس کو اپنے قبیلہ سے محبت ہے! ہم نے یہ کہا ہے! اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: تب تو یہ میرا نام نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہرگز نہیں۔ بے شک میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ میں نے تمہاری طرف ہجرت کی۔ جینا تمہارے ساتھ ہے اور مرنا بھی تمہارے ساتھ۔ راوی کہتے ہیں سب صحابہ رونے لگے اور کہنے لگے: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم نے یہ بات جو کہی صرف اس مقصد سے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا قرب مقصود تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ اور اس کا رسول ﷺ دونوں تمہاری تصدیق کرتے ہیں اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں۔

(٣٣٠٤٢) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ ، قَالَ : أُخْبِرْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَوْلاَ الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الأَنْصَارِ.

(۳۳۰۴۲) حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر ہجرت اہم معاملہ نہ ہوتا تو میں بھی انصار میں سے ایک شخص ہوتا۔

(٣٣٠٤٣) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حباب ، عَنْ هِشَامِ بْنِ هَارُونَ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ : حدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلأَنْصَارِ وَلِذَرَارِيِّ الأَنْصَارِ وَلِذَرَارِيِّ ذَرَارِيِّهِمْ وَلِمَوَالِيهِمْ وَجِيرَانِهِمْ. (مسند ٤١٣٧۔ ابن حبان ٧٢٨٣)

(۳۳۰۴۳) حضرت رفاعہ بن رافع ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! تو انصار کی مغفرت فرما، اور

انصار کی اولاد کی بھی، اوران کی اولاد کی اولاد کی بھی، اوران کے غلاموں کی بھی اوران کے پڑوسیوں کی بھی۔

(٣٣٠٤٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : جَلَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلَى الْمِنْبَرِ عَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُتَوَشِّحًا بِهَا عَاصِبٌ رَأْسَهُ بِعِصَابَةٍ دَسْمَاءَ ، قَالَ : فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَكْثُرُونَ وَيَقِلُّ الأَنْصَارُ حَتَّى يَكُونُوا كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ ، فَمَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِهِمْ شَيْئًا فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَلْيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ.

(بخاری ۹۲۷ـ احمد ۲۸۹)

(۳۳۰۴۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ منبر پر بیٹھے۔ آپ ﷺ نے چادر کو احرام کی سی حالت میں لیا ہوا تھا اور آپ ﷺ نے اپنے سر پر کالی پٹی باندھی ہوئی تھی، آپ ﷺ نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی پھر ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم لوگ زیادہ ہوا اور انصار تھوڑے ہیں۔ یہاں تک کہ یہ کھانے میں نمک کی مقدار کے برابر ہو جائیں گے۔ پس جس شخص کو ان سے کوئی واسطہ پڑے تو اس کو چاہیئے کہ وہ ان کی نیکیوں کو قبول کرے اوران کی برائیوں سے درگزر کرے۔

(٣٣٠٤٥) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ : بُغْضُ الأَنْصَارِ نِفَاقٌ.

(بخاری ۳۷۸۴ـ مسلم ۱۲۹)

(۳۳۰۴۵) حضرت طلحہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یوں کہا جاتا تھا کہ انصار سے بغض رکھنا نفاق ہے۔

(٣٣٠٤٦) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اللَّهُمَّ أَصْلِحِ الأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ. (احمد ۱۷۲)

(۳۳۰۴۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! تو انصار اور مہاجرین کی اصلاح فرما۔

(٣٣٠٤٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً وَصِبْيَانًا مِنَ الأَنْصَارِ مُقْبِلِينَ مِنْ عُرْسٍ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ.

(مسلم ۱۹۴۹ـ ابن حبان ۷۲۷۰)

(۳۳۰۴۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی عورتوں اور بچوں کو شادی کی ایک تقریب سے آتے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا: اے اللہ! لوگوں میں میرے سب سے عزیز ترین لوگ یہ ہیں۔

(٥٤) مَا ذُكِرَ فِي فَضْلِ قُرَيْشٍ

ان روایات کا بیان جو قریش کی فضیلت میں ذکر کی گئیں

(٣٣٠٤٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : لاَ تَقَدَّمُوا قُرَیْشًا فَتَضِلُّوا ، وَلاَ تَأَخَّرُوا عنھا فَتَضِلُّوا ، خِیَارُ قُرَیْشٍ خِیَارُ النَّاسِ ، وَشِرَارُ قُرَیْشٍ شِرَارُ النَّاسِ ، وَالَّذِی نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہِ ، لَوْلاَ أَنْ تَبْطَرَ قُرَیْشٌ لأَخْبَرْتُھَا مَا لِخِیَارِھَا عِنْدَ اللہِ ، أَوْ مَا لَھَا عِنْدَ اللہِ۔

(۳۳۰۴۸) حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم قریش سے آگے مت بڑھو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے اور قریش سے پیچھے مت رہو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔ قریش کے بہترین لوگ تمام لوگوں میں بہترین ہیں، اور قریش کے بدترین لوگ تمام لوگوں میں بدترین لوگ ہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اگر قریش آپے سے باہر نہ ہو جاتے تو میں ان کو بتلاتا کہ وہ اللہ کے نزدیک سب سے بہترین ہیں۔

(۳۳۰۴۹) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِی سفیان ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَیْشٍ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ۔ (مسلم ۱۴۵۱۔ احمد ۳۷۹)

(۳۳۰۴۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ بھلائی اور برائی میں قریش کے تابع ہیں۔

(۳۳۰۵۰) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنِ ابْنِ خُثَیْمٍ عَنْ إِسْمَاعِیلَ بْنِ عُبَیْدِ اللہ بْنِ رِفَاعَۃَ ، عَنْ أَبِیہِ ، عَنْ جَدِّہِ ، قَالَ : جَمَعَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُرَیْشًا ، فَقَالَ : ھَلْ فِیکُمْ مِنْ غَیْرِکُمْ ، فقَالُوا : لاَ إلاَّ ابْنَ أُخْتِنَا وَمَوْلاَنَا وَحَلِیفَنَا ، فَقَالَ ابْنُ أُخْتِکُمْ مِنْکُمْ ، وَحَلِیفُکُمْ مِنْکُمْ ، وَمَوْلاَکُمْ مِنْکُمْ ، إنَّ قُرَیْشًا أَھْلُ صِدْقٍ وَأَمَانَۃٍ ، فَمَنْ بَغَی لَھُمَ الْعَوَاثِرَ کَبَّہُ اللَّہُ عَلَی وَجْھِہِ۔

(۳۳۰۵۰) حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو جمع کیا اور فرمایا: کیا تم میں کوئی غیر تو نہیں؟ لوگوں نے کہا: نہیں سوائے ہمارے بھانجوں کے اور ہمارے غلاموں اور حلیفوں کے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے بھانجے تم میں سے ہیں اور تمہارے حلیف بھی تم میں سے ہیں اور تمہارے غلام بھی تم میں سے ہیں۔ بے شک قریش سچے اور دیانت دار ہیں۔ جو شخص ان کی غلطیاں اور لغزشیں تلاش کرے گا تو اللہ اس کو اوندھے منہ گرائیں گے۔

(۳۳۰۵۱) حَدَّثَنَا یَعْلَی بْنُ عُبَیْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِی سَلَمَۃَ ، عَنْ أَبِی ھُرَیْرَۃَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَیْشٍ فِی ھَذَا الأَمْرِ ، خِیَارُھُمْ تَبَعٌ لِخِیَارِھِمْ وَشِرَارُھُمْ تَبَعٌ لِشِرَارِھِمْ۔
(بخاری ۳۴۹۵۔ مسلم ۱۴۵۱)

(۳۳۰۵۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ اس معاملہ میں قریش کے تابع ہیں۔ لوگوں میں سے بہترین لوگ قریش کے بہترین لوگوں کے تابع ہیں۔ اور لوگوں میں بدترین لوگ قریش کے بدترین لوگوں کے تابع ہیں۔

(۳۳۰۵۲) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ ھَارُونَ ، عَنِ ابْنِ أَبِی ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّھْرِیِّ ، عَنْ طَلْحَۃَ بْنِ عَبْدِ اللہِ بْنِ عَوْفٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَزْھَرِ ، عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : إنَّ لِلْقُرَشِیِّ مِثْلَ قُوَّۃِ

رَجُلَيْنِ مِنْ غَيْرِ قُرَيْشٍ ، قِيلَ لِلزُّهْرِيِّ : مَا عَنَى بِذَلِكَ ، قَالَ فِي نُبْلِ الرَّأْيِ. (احمد ۸۱۔ ابن حبان ۶۲۶۵)

(۳۳۰۵۲) حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک ایک قریشی کو غیر قریشی آدمیوں کی قوت حاصل ہوتی ہے۔ امام زہری رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: اس سے کیا مراد ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رائے کی پختگی مراد ہے۔

(۳۳۰۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : تَعَلَّمُوا مِنْ قُرَيْشٍ ، وَلاَ تُعَلِّمُوهَا ، وَقَدِّمُوا قُرَيْشًا ، وَلاَ تُؤَخِّرُوهَا ، فَإِنَّ لِلْقُرَشِيِّ قُوَّةَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ غَيْرِ قُرَيْشٍ. (عبدالرزاق ۱۹۸۹۳۔ بیہقی ۱۲۱)

(۳۳۰۵۳) حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ قریش سے سیکھو۔ ان کو سکھاؤ مت، اور قریش کو آگے کرو اور تم ان کو پیچھے مت کرو۔ یقیناً ایک قریشی کو دو غیر قریشی آدمیوں جتنی طاقت حاصل ہوتی ہے۔

(۳۳۰۵٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُبَشِّرٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَتَّابٍ ، قَالَ قَامَ مُعَاوِيَةُ عَلَى الْمِنْبَرِ ، فَقَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الأَمْرِ ، خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الإِسْلاَمِ إِذَا فَقِهُوا ، وَاللهِ لَوْلاَ أَنْ تَبْطَرَ قُرَيْشٌ لأَخْبَرْتُهَا بِمَا لِخِيَارِهَا عِنْدَ اللهِ. (طبرانی ۷۹۲)

(۳۳۰۵۴) حضرت زید بن ابی عتاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ قریش کے تابع ہیں اس معاملہ خلافت میں۔ قریش کے جو لوگ جاہلیت میں بہترین تھے وہ اسلام میں بھی بہترین ہیں جبکہ ان کو سمجھ دی گئی ہو۔ اللہ کی قسم اگر قریش آپے سے باہر نہ ہو جاتے تو میں ان کو بتلاتا کہ وہ اللہ کے نزدیک کتنے بہترین آدمی ہیں!

(۳۳۰۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سهل أبو الأسود ، عَنْ بُكَيْرٍ الْجَزَرِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : أَتَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي بَيْتِ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ فَأَخَذَ بِعِضَادَتَيَ الْبَابِ ، ثُمَّ قَالَ : الأَئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ. (بخاری ۱۸۷۵۔ احمد ۱۸۳)

(۳۳۰۵۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ ہم لوگ ایک انصاری آدمی کے گھر میں تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے کی چوکھٹ کے دونوں بازو پکڑے پھر ارشاد فرمایا: ائمہ قریش میں سے ہوں گے۔

(۳۳۰۵٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ ، عَنْ أَبِي كِنَانَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَابٍ فِيهِ نَفَرٌ مِنْ قُرَيْشٍ ، فَقَالَ : إِنَّ هَذَا الأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ.

(۳۳۰۵۶) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دروازے پر کھڑے ہوئے جہاں قریش کا گروہ تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک یہ خلافت کا معاملہ قریش میں ہی ہوگا۔

(۳۳۰۵۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَبْدِ

اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقُرَيْشٍ :إِنَّ هَذَا الأَمْرَ فِيكُمْ وَأَنْتُمْ وُلاَتُهُ. (طبرانی ۷۲۰)

(۳۳۰۵۷) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش سے فرمایا: بے شک یہ خلافت کا معاملہ تمہارے درمیان ہی ہوگا اور تم ہی نگران ہو گے۔

(۳۳۰۵۸) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ سَمِعْت أَبِي يَقُولُ سَمِعْت ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَزَالُ هَذَا الأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ اثْنَانِ.

قَالَ عَاصِمٌ فِي حَدِيثِهِ :وَحَرَّكَ إِصْبَعَيْهِ. (بخاری ۳۵۰۱۔ احمد ۲۹)

(۳۳۰۵۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خلافت کا معاملہ قریش میں رہے گا جب تک دو ولوگ بھی باقی ہوں۔ حضرت عاصم رحمہ اللہ نے اپنی حدیث میں بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیوں کو حرکت بھی دی۔

(۳۳۰۵۹) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ أَبِي عَقِيلٍ ، عَنْ سَعْدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ يُرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ يُهِنْهُ اللَّهُ. (ترمذی ۳۹۰۵۔ احمد ۱۷۱)

(۳۳۰۵۹) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قریش کی اہانت کا ارادہ کرتا ہے تو اللہ اسے ذلیل کر دیتے ہیں۔

(۳۳۰۶۰) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ ، عَنْ أَبِي صَادِقٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :قُرَيْشٌ أَئِمَّةُ الْعَرَبِ ، أَبْرَارُهَا أَئِمَّةُ أَبْرَارِهَا ، وَفُجَّارُهَا أَئِمَّةُ فُجَّارِهَا.

(۳۳۰۶۰) حضرت ابو صادق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قریش عرب کے سردار ہیں۔ ان کے نیک لوگ نیکوکاروں کے سردار ہیں، اور ان کے فاسق و فاجر لوگ فساق و فجار کے سردار ہیں۔

(۳۳۰۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ أَبِي صَادِقٍ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :إِنَّ قُرَيْشًا هُمْ أَئِمَّةُ الْعَرَبِ أَبْرَارُهَا أَئِمَّةُ أَبْرَارِهَا ، وَفُجَّارُهَا أَئِمَّةُ فُجَّارِهَا ، وَلِكُلٍّ حَقٌّ فَأَدُّوا إِلَى كُلِّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ. (بزار ۷۵۹۔ حاکم ۷۵)

(۳۳۰۶۱) حضرت ربیعہ بن ناجد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک قریش عرب کے سردار ہیں۔ اور ان کے نیک لوگ نیکوکاروں کے سردار ہیں۔ اور ان کے بدلوگ بدکاروں کے سردار ہیں۔ اور ہر ایک کا حق ہوتا ہے۔ پس تم ہر حق دار کو اس کا حق ادا کرو۔

(۳۳۰۶۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو مَرْيَمَ ، قَالَ سَمِعْت أَبَا

هُرَيْرَةَ يَقُولُ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الْمُلْكُ فِي قُرَيْشٍ ، وَالْقَضَاءُ فِي الأَنْصَارِ ، وَالأَذَانُ فِي الْحَبَشَةِ وَالسُّرْعَةُ فِي الْيَمَنِ. (احمد ۳۶۴۔ ترمذی ۳۹۳۶)

(۳۳۰۶۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خلافت قریش میں ہوگی۔ اور قضاء انصار میں ہو گی۔ اور اذان کا شعبہ حبشہ میں ہوگا اور جلدی یمن میں ہوگی۔

(٣٣٠٦٣) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ : دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقُرَيْشٍ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ كَمَا أَذَقْتَ أَوَّلَهُمْ عَذَابًا فَأَذِقْ آخِرَهُمْ نَوَالاً.

(احمد ۲۴۲۔ ترمذی ۳۹۰۸)

(۳۳۰۶۳) حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے لیے یوں دعا فرمائی۔ اے اللہ! جیسے تو نے پہلے لوگوں کو عذاب چکھایا ایسے ہی تو ان کے آخری لوگوں کو اپنی نعمت اور عطاء چکھادے۔

(٣٣٠٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يزيد ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَمِّي أَبُو صَادِقٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :الأَئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ.

(۳۳۰۶۴) حضرت ابو صادق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ائمہ قریش میں سے ہوں گے۔

(٣٣٠٦٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُطِيعِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ يَقُولُ :لاَ يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (احمد ۴۱۲۔ ابن حبان ۳۷۱۸)

(۳۳۰۶۵) حضرت مطیع بن اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ آج کے دن کے بعد قیامت کے دن تک کسی قریشی کو نشانہ لے کر قتل نہیں کیا جائے گا۔

(٣٣٠٦٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، أَنَّ رَجُلاً قُتِلَ ، فَقِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :أَبْعَدَهُ اللَّهُ ، إِنَّهُ كَانَ يُبْغِضُ قُرَيْشًا. (بزار ۱۱۸۳۔ طبرانی ۸۹۵)

(۳۳۰۶۶) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی قتل ہوگیا پس اس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلایا گیا: اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اس کو اپنی رحمت سے دور کرے۔ بے شک وہ قریش سے بغض رکھتا تھا۔

(٣٣٠٦٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ ، بَرُّهُمْ لِبَرِّهِمْ وَفَاجِرُهُمْ لِفَاجِرِهِمْ.

(۳۳۰۶۷) حضرت سعید بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کو خبر پہنچی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ قریش کے تابع

ہیں، نیکوکار نیکوکاروں کے تابع ہیں، اور بدکردار بدکاروں کے تابع ہیں۔

(۵۵) ما ذُكِر فِي نِساءِ قريشٍ

ان روایات کا بیان جو قریش کی عورتوں کے بارے میں ذکر کی گئیں

(٣٢٠٦٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الإِبِلَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ ، أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلَى بَعْلٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ. (احمد ۵۰۲)

(۳۲۰۶۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اونٹوں پر سوار ہونے والی عورتوں میں سب سے بہتر قریش کی عورتیں ہیں۔ جو اپنے بچہ پر اس کی کم سنی میں بہت شفقت والی ہوتی ہیں۔ اور اپنے خاوند کے بارے میں بہت اچھی نگران ہوتی ہیں۔

(٣٢٠٦٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الإِبِلَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ ، أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ ، وَأَرْعَاهُ عَلَى بَعْلٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ ، وَلَوْ عَلِمْتُ أَنَّ مَرْيَمَ ابْنَةَ عِمْرَانَ رَكِبَتْ بَعِيرًا مَا فَضَّلْتُ عَلَيْهَا أَحَدًا. (ابن سعد ۱۵۳)

(۳۲۰۶۹) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اونٹوں پر سوار ہونے والی عورتوں میں سب سے بہتر قریش کی عورتیں ہیں۔ جو اپنے بچہ پر اس کی کم سنی میں بہت شفقت کرتی ہیں۔ اور اپنے خاوند کے بارے میں بہت اچھی نگران ہوتی ہیں۔ اور اگر مجھے معلوم ہوتا کہ حضرت مریم بنت عمران اونٹ پر سوار ہوئیں تو میں ان پر کسی کو بھی فضیلت نہ بخشتا۔

(٣٢٠٧٠) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الإِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ أَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ ، وَأَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ.

(۳۲۰۷۰) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اونٹوں پر سوار ہونے والی عورتوں میں سب سے بہترین اور نیک قریش کی عورتیں ہیں۔ جو اپنے خاوند کے بارے میں بہت اچھی نگران ہوتی ہیں۔ اور اپنے بچہ پر اس کی کم سنی کی حالت میں بہت شفقت کرتی ہیں۔

(۵۶) ما ذُكِر فِي الكفِّ عن أصحابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان روایات کا بیان جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم کے متعلق باز رہنے سے متعلق ذکر کی گئیں

(٣٢٠٧١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ ، وَلَا نَصِيفَهُ. (مسلم ۱۹۶۷۔ ابن حبان ۶۹۹۴)

(۳۳۰۷۱) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میرے اصحاب کو گالی مت دو۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر تم میں سے کوئی شخص اُحد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کرے تو ان کے خرچ کیے ہوئے ایک مدّ اور نہ ہی اس کے نصف کو پہنچ سکتا ہے۔

(۳۳.۷۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأَصْحَابِهِ : أَنْتُمْ فِي النَّاسِ كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ الْحَسَنُ : وَلَا يَطِيبُ الطَّعَامُ إِلَّا بِالْمِلْحِ ، ثُمَّ يَقُولُ الْحَسَنُ : كَيْفَ بِقَوْمٍ ذَهَبَ مِلْحُهُمْ. (ابویعلی ۲۷۵۴۔ عبدالرزاق ۲۰۳۷۷)

(۳۳۰۷۲) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے ارشاد فرمایا: تم لوگوں میں ایسے ہی ہو جیسے کھانے میں نمک: راوی کہتے ہیں: پھر حضرت حسن رحمہ اللہ نے فرمایا: کھانا بغیر نمک کے اچھا نہیں ہوتا، پھر اس کے بعد حضرت حسن رحمہ اللہ نے فرمایا: اس قوم کا کیا ہوگا جس کا نمک جا تا رہے؟

(۳۳.۷۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَصْحَابِي أَمَنَةٌ لأُمَّتِي ، فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ.

(مسلم ۱۹۶۱۔ احمد ۳۹۹)

(۳۳۰۷۳) حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ کے والد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے صحابہ میری امت کے بھروسے کے لوگ ہیں۔ پس جب میرے صحابہ چلے جائیں گے تو میری امت کو جن چیزوں سے ڈرایا گیا ہے وہ واقع ہو جائیں گی۔

(۳۳.۷٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِينَ يَلُونِي ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ. (بخاری ۲۶۵۲۔ مسلم ۱۹۶۲)

(۳۳۰۷۴) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا بہترین زمانہ وہ ہے جو میرے ساتھ ملا ہوا ہے۔ پھر وہ زمانہ ہے جو ان صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ پھر وہ لوگ جو ان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ پھر ایک قوم آئے گی جس میں ایک شخص کی گواہی اس کی قسم سے سبقت لے جائے گی اور اس کی قسم اس کی گواہی سے سبقت لے جائے گی۔

(۳۳.۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ جَعْدَةَ بْنِ هُبَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الآخَرُ أَرْدَى.

(طبرانی ۲۱۸۸۔ حاکم ۱۹۱)

(۳۳۰۷۵) حضرت جعد. بن ھبیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں سب سے بہترین میرے زمانے کے لوگ ہیں۔ پھر وہ لوگ جو ان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں، پھر وہ لوگ جن کا زمانہ ان کے ساتھ ملا ہوا ہو، پھر دوسرے لوگ ردی ہیں۔

(۳۳.۷۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ الْبَهِيِّ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ، قَالَ:الْقَرْنُ الَّذِي أَنَا فِيهِ، ثُمَّ الثَّانِي، ثُمَّ الثَّالِثُ.(مسلم ۱۹۶۵)

(۳۳۰۷۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: بہترین لوگ کون سے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس زمانے کے لوگ جس زمانہ میں خود میں موجود ہوں۔ پھر دوسرے زمانہ کے پھر تیسرے زمانہ کے۔

(۳۳.۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هِلاَلُ بْنُ يَسَافٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ. (ترمذی ۲۲۲۱۔ ابن حبان ۷۲۲۹)

(۳۳۰۷۷) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین لوگ میرے زمانہ کے ہیں پھر وہ لوگ جو ان کے ساتھ ملے ہوئے ہوں گے پھر وہ لوگ جو ان کے ساتھ ملے ہوئے ہوں گے، پھر وہ لوگ جو ان کے ساتھ ملے ہوئے ہوں گے۔

(۳۳.۷۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ ، قَالَ :حدَّثَنِي زَهْدَمُ بْنُ مُضَرِّبٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ :إِنَّ خَيْرَكُمْ قَرْنِي ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، قَالَ :فَلاَ أَدْرِي ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ قَرْنِهِ مَرَّتَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثًا.

(مسلم ۱۹۶۴۔ طبرانی ۵۸۲)

(۳۳۰۷۸) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ بے شک تم میں بہترین لوگ میرے زمانہ کے لوگ ہیں۔ پھر وہ لوگ جو ان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں پھر وہ لوگ جو اُن کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ راوی فرماتے ہیں: کہ میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانہ کے بعد دو مرتبہ یہ جملہ ارشاد فرمایا یا تین مرتبہ؟

(۳۳.۷۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى التَّيْمِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ :خَطَبَنَا عُمَرُ بِبَابِ الْجَابِيَةِ ، فَقَالَ :إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِينَا كَمَقَامِي فِيكُمْ ، ثُمَّ قَالَ :أَيُّهَا النَّاسُ : اتَّقُوا اللَّهَ فِي أَصْحَابِي ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ وَشَهَادَةُ الزُّورِ.

(ابن ماجہ ۲۳۶۳۔ طبرانی ۲۴۵)

(۳۳۰۷۹) حضرت قبیصہ بن جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں جابیہ کے دروازے پر کھڑے ہو کر خطاب کیا اور

ارشاد فرمایا: بے شک رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان ایسے کھڑے ہوئے جیسا کہ آج میں تمہارے درمیان کھڑا ہوا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! میرے صحابہ ؓ کے بارے میں اللہ سے ڈرو، پھران لوگوں کے بارے میں جوان سے ملے ہوئے ہیں، اور پھران لوگوں کے بارے میں بھی جواُن سے ملے ہوئے ہوں۔ پھر جھوٹ اور جھوٹی شہادت پھیل جائے گی۔

(٣٣.٨٠) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ يَأْتِي قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَتُهُمْ أَيْمَانَهُمْ وَأَيْمَانُهُمْ شَهَادَتَهُمْ. (احمد ۲۷۶۔ بزار ۲۷۶۷)

(۳۳۰۸۰) حضرت نعمان بن بشیر ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہترین لوگ میرے زمانے کے لوگ ہیں پھر وہ لوگ جوان کے ساتھ ملے ہوئے ہوں گے پھر وہ لوگ جوان کے ساتھ ملے ہوں گے۔ پھر ایک قوم آئے گی جس کی گواہی ان کی قسموں پر سبقت لے جائے گی۔ اور ان کی قسمیں ان کی گواہیوں پر سبقت لے جائیں گی۔

(٣٣.٨١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوَلَةَ ، قَالَ : كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ بُرَيْدَةَ الأَسْلَمِيِّ ، فَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : خَيْرُ هَذِهِ الأُمَّةِ الْقَرْنُ الَّذِي بُعِثْتُ فِيهِمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ يَكُونُ فِيهِمْ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَتُهُمْ أَيْمَانَهُمْ وَأَيْمَانُهُمْ شَهَادَتَهُمْ. (احمد ۳۵۰)

(۳۳۰۸۱) حضرت عبداللہ بن مولہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بریدہ اسلمی ؓ کے ساتھ چل رہا تھا کہ آپ ؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اس امت کے بہترین افراد اس زمانے کے لوگ ہیں جس میں مجھے مبعوث کیا گیا پھر وہ لوگ ہیں جوان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں پھر وہ لوگ جوان کے ساتھ ملے ہوئے ہوں گے پھر وہ لوگ جو ان کے ساتھ ملے ہوئے ہوں۔ پھر ایک ایسی قوم ہوگی جن کی گواہیاں ان کی قسموں پر سبقت لے جائیں گی اور ان کی قسمیں ان کی گواہیوں پر سبقت لے جائیں گی۔

(٣٣.٨٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذُعْلُوقٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ : لاَ تَسُبُّوا أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَقَامُ أَحَدِهِمْ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ عُمْرَهُ.

(۳۳۰۸۲) حضرت نسیر بن ذعلوق ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر ؓ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: کہ تم لوگ محمد ﷺ کے اصحاب کو گالیاں مت دو۔ کیونکہ ان میں سے کسی ایک کا اللہ کی راہ میں ایک گھڑی کھڑا ہونا تمہارے میں سے ایک کی عمر بھر کی عبادت سے کہیں بہتر ہے۔

(٣٣.٨٣) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ يَجِيءُ أَقْوَامٌ يُعْطُونَ

الشَّهَادَةَ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلُوهَا.

(۳۳۰۸۳) حضرت عمرو بن شرحبیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین لوگ میرے زمانے کے لوگ ہیں، پھر وہ لوگ جوان کے ساتھ ملے ہوئے ہوں گے، پھر وہ لوگ جوان کے ساتھ ملے ہوئے ہوں گے، پھر ایسے لوگ آئیں گے جوسوال کرنے سے پہلے ہی گواہیاں دے دیا کریں گے۔

(۳۳۰۸٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو الزَّبْرِ الدِّمَشْقِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرٍ ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الأَسْقَعِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَزَالُونَ بِخَيْرٍ مَا دَامَ فِيكُمْ مَنْ رَآنِي وَصَاحَبَنِي ، وَاللهِ لاَ تَزَالُونَ بِخَيْرٍ ، مَا دَامَ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ رَآنِي ، وَصَاحَبَ مَنْ صَاحَبَنِي ، وَاللهِ لاَ تَزَالُونَ بِخَيْرٍ ، مَا دَامَ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ رَأَى مَنْ رَآنِي ، وَصَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَنِي .

(طبرانی ۲۰۷)

(۳۳۰۸٤) حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ہمیشہ خیر میں رہو گے جب تک تم میں مجھے دیکھنے والا اور میری صحبت اختیار کرنے والا موجود ہو۔ اللہ کی قسم! تم لوگ ہمیشہ خیر میں رہو گے جب تک تم میں وہ شخص ہو جس نے میری زیارت کرنے والے کو دیکھا اور میری صحبت اختیار کرنے والے کی صحبت اختیار کی، اور اللہ کی قسم! تم لوگ ہمیشہ خیر میں رہو گے جب تک تمہارے میں وہ شخص موجود ہو جس نے زیارت کی میرے صحابی کو دیکھنے والے کی اور میرے صحابی کی صحبت اختیار کرنے والے کی صحبت اختیار کی۔

(۳۳۰۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ ، أُمِرُوا بِالاِسْتِغْفَارِ لأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبُّوهُمْ.

(۳۳۰۸۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ لوگوں کو اصحاب رضی اللہ عنہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے استغفار کا حکم دیا گیا تھا اور تم لوگ ان کو گالیاں دیتے ہو!!!

(۳۳۰۸٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ. (احمد ۱۷۳۳)

(۳۳۰۸٦) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے میرے صحابی کو گالی دی پس اس پر اللہ کی لعنت ہے۔

(۳۳۰۸۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ ، قَالَ : إِنِّي لَقَائِمٌ مَعَ الشَّعْبِيِّ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : مَا تَقُولُ فِي عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ ، فَقَالَ : إِنِّي لَغَنِيٌّ أَنْ يَطْلُبَنِي عَلِيٌّ وَعُثْمَان يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمَظْلِمَةٍ.

(۳۳۰۸۷) حضرت عمر بن ذر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن امام شعبی رحمہ اللہ کے ساتھ کھڑا تھا کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور

اس نے پوچھا: آپ ؒ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں اس بات سے لاپرواہوں کہ قیامت کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مجھ سے شکوۂ ظلم کریں۔

(۵۷) ما ذكر في المدينة وفضلها

ان روایات کا بیان جو مدینہ اور اس کی فضیلت کے بارے میں ذکر کی گئیں

(۳۲۰۸۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عن أيوب ، قَالَ نُبِّئْتُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ حَدَّثَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ :مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا ، فَإِنِّي أَشْفَعُ لِمَنْ مَاتَ بِهَا.

(ترمذی ۳۹۱۷۔ ابن حبان ۳۷۴۱)

(۳۲۰۸۸) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس بات کی استطاعت رکھتا ہے کہ وہ مدینہ میں مرجائے تو اس کو چاہیئے کہ وہ مدینہ میں مرے۔ پس بے شک میں اس شخص کے لیے شفاعت کروں گا جو اس میں مرے گا۔

(۳۲۰۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إنَّ اللَّهَ سَمَّى الْمَدِينَةَ طَابَةَ. (مسلم ۱۰۰۷۔ احمد ۱۰۱)

(۳۲۰۸۹) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ یقیناً اللہ نے مدینہ کا نام طابہ (پاکیزہ) رکھا ہے۔

(۳۲۰۹۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أبي يَحْيَى ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ. (احمد ۳۸۵)

(۳۲۰۹۰) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مدینہ لوہار کی دھونکنی کی طرح ہے یہ برائی کو ایسے ہی دور کرتا ہے جیسا کہ دھونکنی لوہے کا میل دور کردیتی ہے۔

(۳۲۰۹۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :هَذِهِ طِيبَةُ ، يَعْنِي الْمَدِينَةَ ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ، مَا فِيهَا طَرِيقٌ وَاسِعٌ ، وَلاَ ضَيِّقٌ إِلاَّ عَلَيْهِ مَلَكٌ شَاهِرٌ بِالسَّيْفِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (ابوداؤد ۴۳۲۷۔ احمد ۳۷۳)

(۳۲۰۹۱) حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ طیبہ (پاکیزہ) ہے یعنی مدینہ منورہ۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے اس میں کوئی کشادہ اور تنگ راستہ نہیں ہے مگر یہ کہ اس میں قیامت تک کے لیے ایک فرشتہ مقرر ہے جو تلوار سونتے ہوئے کھڑا ہے۔

(۳۲.۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَنْ يَدْخُلَ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ، لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ ، لِكُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ. (بخاری ۱۸۷۹۔ احمد ۴۷)

(۳۲۰۹۲) حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرگز مدینہ میں کانے دجال کا خوف داخل نہ ہو سکے گا۔ اس دن مدینہ کے سات دروازے ہوں گے، اور ہر دروازے پر دو فرشتے مقرر ہوں گے۔

(۳۲.۹۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، قَالَ : سَمِعْتُ جَابِر بن عبد الله يحدث عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَتَنْصِعُ طَيِّبَهَا.

(احمد ۳۹۲۔ بخاری ۱۸۸۳)

(۳۲۰۹۳) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدینہ لوہار کی دھونکنی کی طرح ہے جو گندگی کو ختم کرتا ہے۔ اور اس کی پاکیزگی میں نکھار پیدا کرتا ہے۔

(۳۲.۹٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هَاشِمُ بْنِ هَاشِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نسطاس عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَخَافَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ، لاَ يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا ، وَلاَ عَدْلاً ، مَنْ أَخَافَهَا فَقَدْ أَخَافَ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ : مَا بَيْنَ جَنْبَيْهِ.

(ابو داؤد ۲۰۶۰۔ احمد ۳۵۷)

(۳۲۰۹۴) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے مدینہ والوں کو ڈرایا پس اس پر اللہ کی، اس کے فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو، اس سے نہ کوئی نیکی قبول کی جائے گی اور نہ ہی کوئی فدیہ، جس نے ان کو ڈرایا اس نے ان کے دونوں گوشوں والوں کو ڈرایا۔ یعنی دونوں کناروں کے لوگوں کو۔

(۳۲.۹٥) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بن أبي طلحة ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الدَّجَّالُ يَطْوِي الأَرْضَ كُلَّهَا إِلاَّ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ ، قَالَ : فَيَأْتِي الْمَدِينَةَ فَيَجِدُ بِكُلِّ نَقْبٍ مِنْ أَنْقَابِهَا صُفُوفًا مِنَ الْمَلاَئِكَةِ ، فَيَأْتِي سَبْخَةَ الْجُرُفِ فَيَضْرِبُ رِوَاقَهُ ، ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ ثَلاَثَ رَجَفَاتٍ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ مُنَافِقٍ وَمُنَافِقَةٍ. (بخاری ۱۸۸۱۔ مسلم ۲۲۶۶)

(۳۲۰۹۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دجال ساری زمین کو طے کرے گا سوائے مکہ اور مدینہ کے۔ پس جب وہ مدینہ کے پاس آئے گا تو وہ اس کی دیواروں میں سے ہر دیوار پر فرشتوں کی صفیں پائے گا پھر وہ پانی کی کھوکھلی جگہ پر آ کر اس کی بنیاد کو پکڑے گا اور تین مرتبہ ہلائے گا، پس ہر منافق مرد اور منافقہ عورت اس کی طرف نکل کر آ جائے گی۔

(۳۲.۹٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ الإِيمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا. (بخاری ۱۸۷۶۔ مسلم ۲۳۳)

(۳۳۰۹۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک ایمان مدینہ کی طرف ایسے ہی سمٹ جائے گا جیسا کہ سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ آتا ہے۔

(۳۲.۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّهَا طَابَةُ وَإِنَّهَا تَنْفِي الْخَبَثَ ، يَعْنِي الْمَدِينَةَ.

(بخاری ۱۸۸۴۔ مسلم ۱۰۰۶)

(۳۳۰۹۷) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک یہ طابہ (پاکیزہ) ہے، اور ہر برائی کو دور کر دیتا ہے یعنی مدینہ منورہ۔

(۳۲.۹۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ، قَالَ :أَهْوَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ ، فَقَالَ :إِنَّهَا حَرَمٌ آمِنٌ. (مسلم ۱۰۰۳۔ احمد ۴۸۶)

(۳۳۰۹۸) حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے مدینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: بے شک یہ امن والا حرم ہے۔

(۵۸) ما جاء فِي اليمنِ وفضلِها

ان روایات کا بیان جو یمن اور اس کی فضیلت کے بارے میں منقول ہیں

(۳۲.۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ ، هُمْ أَلْيَنُ قُلُوبًا وَأَرَقُّ أَفْئِدَةً ، الإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ ، وَرَأْسُ الْكُفْرِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ. (مسلم ۷۳۔ احمد ۲۵۲)

(۳۳۰۹۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس یمن والے آئیں گے۔ وہ دل کے اعتبار سے بہت نرم ہیں۔ ایمان یمنی ہے اور حکمت بھی یمنی ہے اور کفر کی بنیاد مشرق کی جانب سے ہے۔

(۳۳۱۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ، قَالَ :أَشَارَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْيَمَنِ ، فَقَالَ :إِنَّ الإيمان هَاهُنَا ، وَإِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الإِبِلِ فِي رَبِيعَةَ وَمُضَرَ. (بخاری ۳۳۰۲۔ مسلم ۷۱)

(۳۳۱۰۰) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے یمن کی جانب اشارہ کر کے ارشاد فرمایا: یقیناً

ایمان یہاں موجود ہے۔ بے شک دلوں کی سختی قبیلہ ربیعہ اور قبیلہ مضر کے اونٹوں کے متکبر مالکوں میں ہے۔

(۳۲۱۰۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الإِيمَانُ فِي أَهْلِ الْحِجَازِ ، وَالْقَسْوَةُ وَغِلَظُ الْقُلُوبِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ فِي رَبِيعَةَ وَمُضَرَ. (مسلم ۷۳۔ احمد ۳۳۵)

(۳۲۱۰۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان تو حجاز والوں میں ہے اور دلوں کی سختی مشرق کی جانب قبیلہ ربیعہ اور قبیلہ مضر والوں میں ہے۔

(۳۲۱۰۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ وَهُمْ قَوْمٌ فِيهِمْ حَيَاءٌ وَضَعْفٌ وربما قَالَ : عِي. (بخاری ۳۴۹۹۔ مسلم ۸۲)

(۳۲۱۰۲) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان تو یمنی ہے اور حکمت بھی یمنی ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن میں حیا اور کمزوری ہے۔ اور کبھی ارشاد فرمایا: جن میں عاجزی ہے۔

(۳۲۱۰۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ لَهُ ، فَقَالَ : يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ كَأَنَّهُمَ السَّحَابُ ، هُمْ خَيْرُ مَنْ فِي الأَرْضِ ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ : إِلاَّ نَحْنُ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَقَالَ كَلِمَةً ضَعِيفَةً : إِلاَّ أَنْتُمْ. (ابو داؤد ۹۴۵۔ احمد ۸۲)

(۳۲۱۰۳) حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس یمن والے آئیں گے گویا کہ وہ بادلوں کی مانند ہوں گے، وہ زمین میں سب سے بہترین لوگ ہیں اس پر ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مگر ہم لوگ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کمزور کلام: مگر تم لوگ۔

(۳۲۱۰۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَوْفٍ الدِّمَشْقِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الإِيمَانُ يَمَانٍ فِي خندف وَجُذَامَ. (طبرانی ۸۵۷)

(۳۲۱۰۴) حضرت عبد اللہ بن عوف دمشقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان تو یمنی ہے، خندف اور جذام کے لوگوں میں۔

(۳۲۱۰۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ إِمَامِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ ، فَقَالَ : أَهْلُ الْيَمَنِ. (احمد ۱۶۵۱)

(۳۲۱۰۵) حضرت خیثمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: بہترین لوگ کون سے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یمن کے لوگ۔

(۳۳۱۰۶) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : الإِيمَانُ يَمَانٌ.

(۳۳۱۰۶) حضرت قیس بن ابی حازم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: ایمان تو یمنی ہے۔

(۳۳۱۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِ عَائِشَةَ ، فَقَالَ : رَأْسُ الْكُفْرِ من هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ ، يَعْنِي الْمَشْرِقَ.

(مسلم ۲۲۲۹۔ احمد ۲۳)

(۳۳۱۰۷) حضرت عبداللہ بن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ ؓ ام المؤمنین کے گھر سے نکلے اور ارشاد فرمایا: کفر کی بنیاد تو یہاں سے ہے جہاں شیطان کے سینگ طلوع ہوتے ہیں، یعنی مشرق میں سے۔

(۵۹) ما ذكر في فضل الكوفة

ان روایات کا بیان جو کوفہ والوں کی فضیلت میں ذکر کی گئیں

(۳۳۱۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَرِيكٍ ، عَنْ جُنْدُبٍ الأَزْدِيِّ ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ سَلْمَانَ إِلَى الْحِيرَةِ فَالْتَفَتَ إِلَى الْكُوفَةِ ، فَقَالَ : قُبَّةُ الإِسْلاَمِ ، مَا مِنْ أَخْصَاصٍ يُدْفَعُ عنها مَا يُدْفَعُ ، عَنْ هَذِهِ الأخصاص إِلاَّ أَخْصَاص كَانَ بِهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلاَ تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَجْتَمِعَ كُلُّ مُؤْمِنٍ فِيهَا ، أَوْ رَجُلٌ هَوَاهُ إِلَيْهَا.

(۳۳۱۰۸) حضرت جندب ازدی ؒ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت سلمان ؓ کے ساتھ حیرہ مقام کی طرف نکلے۔ پھر آپ ؓ کوفہ کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: اسلام کا خیمہ ہے۔ اس کے گھروں میں سے کوئی گھر بھی افضل نہیں ہے سوائے محمد ﷺ کے گھروں کے، اور دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مؤمن اس میں جمع ہوگا یا اس میں آنے کی خواہش کرے گا۔

(۳۳۱۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَرِيكٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي جُنْدُبٌ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ سَلْمَانَ وَنَحْنُ جَاؤُونَ مِنَ الْحِيرَةِ ، فَقَالَ : الْكُوفَةُ قُبَّةُ الإِسْلاَمِ مَرَّتَيْنِ.

(۳۳۱۰۹) حضرت جندب ؒ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت سلمان ؓ کے ساتھ تھے، اور ہم حیرہ مقام سے آئے تھے، آپ ؓ نے دو مرتبہ فرمایا: کوفہ اسلام کا خیمہ ہے۔

(۳۳۱۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : مَا يُدْفَعُ عَنْ أَخْبِيَةٍ مَا يُدْفَعُ عَنْ أَخْبِيَةٍ كَانَتْ بِالْكُوفَةِ لَيْسَ أَخْبِيَةٌ كَانَتْ مَعَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۳۱۱۰) حضرت سالم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ ؓ نے ارشاد فرمایا: کوئی گھر بھی اہل کوفہ کے گھروں سے افضل نہیں ہے

سوائے محمد ﷺ کے گھروں کے۔

(۳۳۱۱۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ عُمَيْلَةَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : اخْتَلَفَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَرَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ فَتَفَاخَرَا ، فَقَالَ الْكُوفِيُّ : نَحْنُ أَصْحَابُ يَوْمِ الْقَادِسِيَّةِ، وَيَوْمِ كَذَا وَيَوْمِ كَذَا وَيَوْمِ كَذَا ، وَقَالَ الشَّامِيُّ :نَحْنُ أَصْحَابُ الْيَرْمُوكِ وَيَوْمِ كَذَا وَيَوْمِ كَذَا ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ :كِلاَهُمَا لَمْ يَشْهَدْهُ اللَّهُ ، هُلْكَ عَادٌ وَثَمُودُ لَمْ يُؤَامِرْهُ اللَّهُ فِيهِمَا لَمَّا أَهْلَكَهُمَا ، وَمَا مِنْ قَرْيَةٍ أَحْرَى أَنْ تدفع عنها عَظِيمَةً ، يَعْنِي الْكُوفَةَ.

(۳۳۱۱۱) حضرت ربیع بن عُمیلہ ؒ فرماتے ہیں کہ کوفہ کے ایک آدمی اور شام کے ایک آدمی کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔ یہ دونوں آپس میں فخر کرنے لگے۔ کوفی نے کہا: ہم تو جنگ قادسیہ کے دن والے لوگ ہیں۔ اور شامی کہنے لگا: ہم تو جنگ یرموک والے ہیں اور فلاں فلاں دن والے لوگ ہیں۔ اس پر حضرت حذیفہ ؓ نے ارشاد فرمایا: اللہ نے عاد اور ثمود کی ہلاکت میں ان دونوں کو گواہ نہیں بنایا تھا اور نہ ہی ان دونوں سے اس بارے میں مشورہ کیا تھا اور کوئی بستی بھی اس لائق نہیں کہ اس شہر جتنی اس کی فضیلت بیان کی جائے، یعنی کوفہ جتنی۔

(۳۳۱۱۲) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ حَبَّةَ الْعُرَنِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، قَالَ :يَا أَهْلَ الْكُوفَةِ ، أَنْتُمْ رَأْسُ الْعَرَبِ وَجُمْجُمَتُهَا وَسَهْمِي الَّذِي أَرْمِي بِهِ إِنْ أَتَانِي شَيْءٌ مِنْ هَاهُنَا وَهَاهُنَا ، وَإِنِّي بَعَثْتُ إِلَيْكُمْ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَاخْتَرْته لَكُمْ وَآثَرْتُكُمْ بِهِ عَلَى نَفْسِي إِثْرَةً.

(۳۳۱۱۲) حضرت حبہ العُر نی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے ارشاد فرمایا: اے کوفہ والو! تم عرب کی بنیاد ہو، اور میرا شہر ہو جس کے ذریعہ میں مقابلہ کرتا ہوں اگر کوئی چیز میرے پاس ادھر اُدھر سے آ جائے، اور بے شک میں نے تمہاری طرف حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کو بھیجا ہے اور میں نے ان کو تمہارے لیے چنا۔ اور ان کے معاملہ میں تم لوگوں کو اپنے آپ پر ترجیح دی۔

(۳۳۱۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى أَهْلِ الْكُوفَةِ إِلَى وُجُوهِ النَّاسِ.

(۳۳۱۱۳) حضرت نافع بن جبیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے کوفہ والوں کی طرف خط لکھا: تو ان کو اس لقب سے نوازا۔ معزز لوگوں کی طرف۔

(۳۳۱۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْكُوفَةِ :إِلَى رَأْسِ الْعَرَبِ.

(۳۳۱۱۴) امام شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے کوفہ والوں کی طرف خط لکھا: تو انہیں اس لقب سے نوازا۔ عرب کی بنیاد کی طرف۔

(۳۳۱۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَيْهِمْ : إِلَى رَأْسِ أَهْلِ الإِسْلاَمِ.

(۳۳۱۱۵) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے کوفہ والوں کی طرف خط لکھا تو ان کو اس لقب سے نوازا۔ اسلام کی بنیاد کی طرف۔

(۳۳۱۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ : يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُخَيِّمُ كُلُّ مُؤْمِنٍ بِالْكُوفَةِ.

(۳۳۱۱۶) حضرت اجلح ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ ابو الھذیل ؒ نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ ہر مومن کوفہ میں پڑاؤ ڈالے گا۔

(۳۳۱۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : الْكُوفَةُ رُمْحُ اللهِ وَكَنْزُ الإِيمَانِ وَجُمْجُمَةُ الْعَرَبِ يجزون ثُغُورَهُمْ وَيَمُدُّونَ الأَمْصَارَ.

(۳۳۱۱۷) حضرت شمر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: کوفہ اللہ کا نیزہ ہے۔ اسلام کا خزانہ ہے۔ اور عرب کا معزز قبیلہ ہے۔ یہ لوگ اپنی سرحدوں کی حفاظت کرتے ہیں اور شہروں کو بڑھاتے ہیں۔

(۳۳۱۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ : مَا أَخْبِيَةٍ بَعْدَ أَخْبِيَةٍ كَانَتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدْرٍ يُدْفَعُ عنها مَا يُدْفَعُ عَنْ هَذِهِ ، يَعْنِي الْكُوفَةَ.

(۳۳۱۱۸) حضرت ربیع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ ؓ نے ارشاد فرمایا: نبی کریم ﷺ اور اصحاب بدر کے گھروں کے بعد کوئی گھر ایسا نہیں جس کی فضیلت اس سے زیادہ ہو یعنی کوفہ سے۔

(۳۳۱۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَرِيكٍ ، عَنْ جُنْدُبٍ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : الْكُوفَةُ قُبَّةُ الإِسْلاَمِ ، يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لاَ يَبْقَى فِيهَا مُؤْمِنٌ إِلاَّ بِهَا ، أَوْ قَلْبُهُ يَهْوِي إِلَيْهَا.

(۳۳۱۱۹) حضرت جندب ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان ؓ نے ارشاد فرمایا: کوفہ اسلام کا خیمہ ہے۔ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں کوئی مومن باقی نہیں رہے گا مگر وہ اس میں جمع ہوگا یا اس کا دل اس میں جمع ہونے کی خواہش کرے گا۔

(۳۳۱۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ : أَهْلُ الْكُوفَةِ أَشْرَفُ ، أَوْ أَهْلُ الْبَصْرَةِ ، قَالَ : كَانَ يُبْدَأُ بِأَهْلِ الْكُوفَةِ.

(۳۳۱۲۰) حضرت ابو رجاء ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن ؒ سے پوچھا: اہل کوفہ زیادہ شریف ہیں یا اہل بصرہ؟ آپ ؒ نے فرمایا: ابتداء تو کوفہ سے کی جاتی تھی۔

(۳۳۱۲۱) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ عَمَّارٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : يَا أَهْلَ الْكُوفَةِ ، أَنْتُمْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِالْمَهْدِيِّ.

(۳۳۱۲۱) حضرت سالم بن ابی الجعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے کوفہ والو! تم سب لوگوں میں ہدایت یافتہ ہونے کے اعتبار سے زیادہ خوش بخت ہو۔

(۳۳۱۲۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :قَالَ لِي :مِمَّنْ أَنْتَ ، فَقُلْتُ :مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ ، فَقَالَ :وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَيُسَافِرُ مِنْهَا إِلَى أَرْضِ الْعَرَبِ لاَ تَمْلِكُونَ قَفِيزًا ، وَلاَ دِرْهَمًا ، ثُمَّ لاَ يُنْجِيكُمْ.

(۳۳۱۲۲) حضرت ابن سائب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا: تم کہاں سے تعلق رکھتے ہو؟ میں نے کہا: کوفہ والوں میں سے ہوں۔ اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ انہوں نے سفر کیا عرب کی ایسی زمین کی طرف جہاں نہ تم ایک قفیز کے مالک ہو گے نہ ہی ایک درہم کے۔ اور تمہیں نجات بھی نہیں ملے گی۔

(٦٠) ما جاء فِي البصرة

ان روایات کا بیان جو بصرہ کے بارے میں منقول ہیں

(۳۳۱۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ :الْبَصْرَةُ خَيْرٌ مِنَ الْكُوفَةِ.

(۳۳۱۲۳) حضرت عبدربہ بن ابو راشد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بصرہ کوفہ سے بہتر ہے۔

(۳۳۱۲٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : طُفْتُ الأَمْصَارَ فَمَا رَأَيْتُ مِصْرًا أَكْثَرَ مُتَهَجِّدًا مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ.

(۳۳۱۲۴) حضرت ثابت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں بہت سے شہروں میں پھرا ہوں پس میں نے کوئی شہر ایسا نہیں دیکھا جو بصرہ سے زیادہ تہجد گزار لوگوں والا ہو۔

(۳۳۱۲٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ :إِنَّ أَهْلَ الْبَصْرَةِ لاَ يَفْتَحُونَ بَابَ هُدَى ، وَلاَ يتركون بَابَ ضَلاَلَةٍ ، وَإِنَّ الطُّوفَانَ قَدْ رُفِعَ عَنِ الأَرْضِ كُلِّهَا إِلاَّ الْبَصْرَةَ.

(۳۳۱۲۵) حضرت محمد بن منتشر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً بصرہ والے نہ ہدایت کا دروازہ کھولتے ہیں نہ ضلالت و گمراہی کا دروازہ چھوڑتے ہیں، اور یقیناً طوفان ساری زمین والوں سے دور ہو گیا سوائے بصرہ کے۔

(۳۳۱۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى حُذَيْفَةَ ، فَقَالَ : إِنِّي أُرِيدُ الْخُرُوجَ إِلَى الْبَصْرَةِ ، فَقَالَ : لاَ تَخْرُجْ إِلَيْهَا ، قَالَ : إِنَّ لِي بِهَا قَرَابَةً ؟ قَالَ : لاَ تَخْرُجْ ، قَالَ : لاَ بُدَّ مِنَ

الْخُرُوجِ قَالَ :فَانْزِلْ عَدْوَتَهَا ، وَلاَ تَنْزِلْ سُرَّتَهَا.

(۳۳۱۲۶) حضرت ابوعثمان ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا: میرا بصرہ جانے کا ارادہ ہے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مت جاؤ۔ اس شخص نے کہا: بے شک وہاں میرے قریبی رشتہ دار ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مت جاؤ۔ اس شخص نے کہا: جانا ضروری ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے کناروں پر ہی اترنا، اس کے درمیان میں مت اُترنا۔

(۶۱) ما جاء فِي أهلِ الشّامِ

ان روایات کا بیان جو شام والوں کے بارے میں آئی ہیں

(۳۲۱۲۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إذَا فَسَدَ أَهْلُ الشَّامِ فَلاَ خَيْرَ فِيكُمْ. (ابن حبان ۷۳۰۲۔ احمد ۴۳۶)

(۳۳۱۲۷) حضرت قرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب شام والے بگڑ جائیں تو تمہارے لیے کوئی بھلائی نہیں ہوگی۔

(۳۲۱۲۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي زيد عن أبي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ : لَيُهَاجِرَنَّ الرَّعْدُ وَالْبَرْقُ والبركات إلَى الشَّامِ.

(۳۳۱۲۸) حضرت ابوزید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ضرور بالضرور گرج، بجلی اور بارش شام کی طرف آئے گی۔

(۳۲۱۲۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :مَدَّ الفُرات عَلَى عَهْدِ عَبْدِ اللهِ فَكَرِهَ النَّاسُ ذَلِكَ ، فقَالَ :أَيُّهَا النَّاسُ ، لاَ تَكْرَهُوا مَدَّهُ فَإِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ يُلْتَمَسَ فِيهِ طَسْتٌ مِنْ مَاءٍ فَلاَ يُوجَدُ ، وَذَاكَ حِينَ يَرْجِعُ كُلُّ مَاءٍ إلَى عُنْصُرِهِ ، فَيَكُونُ الْمَاءُ وَبَقِيَّةُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَئِذٍ بِالشَّامِ.

(۳۳۱۲۹) حضرت مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم بن عبدالرحمن ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں فرات دریا بہت زیادہ بھر گیا، تو لوگوں نے اسے برا سمجھا۔ اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! اس کے بڑھنے کو بُرا مت سمجھو۔ بے شک وہ وقت قریب ہے کہ اس میں پانی کی پتیلی تلاش کی جائے گی تو وہ بھی نہیں ملے گی۔ اور یہ اس وقت ہوگا جب سارا پانی اپنی اصل کی طرف لوٹ جائے گا۔ اور اس دن پانی اور بقیہ مومنین صرف شام میں ہوں گے۔

(۳۲۱۳۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ :﴿وَآوَيْنَاهُمَا إِلَى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ﴾ قَالَ :دِمَشْقُ.

(۳۳۱۳۰) حضرت یحییٰ بن سعید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب ؒ نے اس آیت کی تفسیر یوں بیان کی:

آیت ﴿وَآوَيْنَاهُمَا إِلَى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ﴾ اس میں دمشق شہر مراد ہے۔

(۳۲۱۳۱) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْغَسَّانِيِّ ، عَنْ حَبِيبٍ ، قَالَ : قَالَ كَعْبٌ : أَحَبُّ الْبِلاَدِ إِلَى اللهِ الشَّامُ وَأَحَبُّ الشَّامِ إِلَيْهِ الْقُدْسُ ، وَأَحَبُّ الْقُدْسِ إِلَيْهِ جَبَلٌ بِنَابُلُسَ ، لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَتَمَاسَحُونَهُ ، أَوْ يَتَمَاسَحُونَهُ بِالْحِبَالِ بَيْنَهُمْ.

(۳۲۱۳۱) حضرت ابوبکر غسانی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حبیب ؒ نے ارشاد فرمایا: شہروں میں محبوب ترین شہر اللہ کے نزدیک شام ہے۔ اور شام میں محبوب ترین جگہ مقام قدس ہے، اور مقام قدس میں محبوب ترین جگہ اللہ کے نزدیک نابلس کا پہاڑ ہے۔ ضرور بالضرور لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ وہ اس کے درمیان رسی ڈال کر اس کو چھوئیں گے۔

(۳۲۱۳۲) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَعْقِلُ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْمَلاَحِمِ دِمَشْقُ ، وَمَعْقِلُهُمْ مِنَ الدَّجَّالِ بَيْتُ الْمَقْدِسِ ، وَمَعْقِلُهُمْ مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ بَيْتُ الطُّورِ.

(۳۲۱۳۲) حضرت ابوالزاھریہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنگوں کے دوران دمشق مسلمانوں کی پناہ گاہ ہوگا۔ اور دجال سے جنگ کی صورت میں بیت المقدس مسلمانوں کی پناہ گاہ ہوگا اور یاجوج ماجوج سے جنگ کے وقت بیت الطور مسلمانوں کی پناہ گاہ ہوگا۔

(۳۲۱۳۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَن بْنَ شِمَاسَةَ الْمُهْرِيَّ أَخْبَرَهُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : بَيْنَمَا نَحْنُ حَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُؤَلِّفُ الْقُرْآنَ مِنَ الرِّقَاعِ إِذْ قَالَ : طُوبَى لِلشَّامِ ، قِيلَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، وبم ذَاكَ وَلِمَ ذَاكَ ، قَالَ : إِنَّ مَلاَئِكَةَ الرَّحْمَن بَاسِطَةٌ أَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا.

(۳۲۱۳۳) حضرت زید بن ثابت ؓ فرماتے ہیں کہ اس درمیان کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے اردگرد جمع تھے اور قرآن کو جمع کر رہے تھے چمڑوں سے۔ اچانک آپ ﷺ نے فرمایا: شام کے لیے خوشخبری ہے۔ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کس وجہ سے اور کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً رحمت کے فرشتوں نے ان پر اپنے پَر پھیلائے ہوئے ہیں۔

(۳۲۱۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ ﴿الأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا﴾ قَالَ : الشَّامُ.

(۳۲۱۳۴) حضرت حصین ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو مالک ؒ نے قرآن کی اس آیت ﴿الأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا﴾ ترجمہ: وہ زمین جس کو ہم نے بابرکت بنادیا'' کے بارے میں فرمایا: کہ اس میں شام مراد ہے

(٦٢) فِی فضلِ العربِ

عرب کی فضیلت کے بیان میں

(٣٣١٣٥) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی عَدِیٍّ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ خُلَیْدٍ الْعَصَرِیِّ ، قَالَ :لَمَّا وَرَدَ عَلَیْنَا سَلْمَانُ أَتَیْنَاهُ لِنَسْتَقْرِئَهُ ، فَقَالَ :إِنَّ الْقُرْآنَ عَرَبِیٌّ فَاسْتَقْرِئُوهُ عَرَبِیًّا ، فَکَانَ زَیْدُ بْنُ صُوحَانَ یُقْرِئُنَا ، فَإِذَا أَخْطَأَ أَخَذَ عَلَیْہِ سَلْمَانُ ، وَإِذَا أَصَابَ ، قَالَ :أَیْمُ اللهِ.

(٣٣١٣٥) حضرت خلید العصری ؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سلمان ؓ ہمارے ہاں تشریف لائے تو ہم لوگ ان کی خدمت میں آئے تاکہ ہم ان سے قرآن مجید پڑھیں۔ آپ ؓ نے فرمایا: یقیناً قرآن عربی ہے۔ پس تم لوگ اس کو کسی عربی سے پڑھو۔ تو حضرت زید بن صوحان ؒ ہمیں پڑھایا کرتے تھے۔ جب وہ کوئی غلطی کرتے تو حضرت سلمان ؓ ان کو غلطی پر پکڑ لیتے۔ اور جب وہ درست کر لیتے تو آپ ؓ فرماتے: اللہ کی قسم! ایسے ہی ہے۔

(٣٣١٣٦) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَنْ مُغِیرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ، قَالَ : جَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِدَاءَ الْعَرَبِیِّ یَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعِینَ أُوقِیَّةً ، وَجَعَلَ فِدَاءَ الْمَوْلَی عِشْرِینَ أُوقِیَّةً ، وَالأُوقِیَّةُ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا.

(٣٣١٣٦) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ بدر کے دن ایک عربی کا فدیہ چالیس اوقیہ مقرر فرمایا: اور ایک غلام کا فدیہ بیس اوقیہ مقرر فرمایا۔ اور ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔

(٣٣١٣٧) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ وَبَرَةَ، عَنْ خَرَشَةَ، قَالَ:قَالَ عُمَرُ :هَلاَکُ الْعَرَبِ إِذَا بَلَغَ أَبْنَاءُ بَنَاتِ فَارِسَ.

(٣٣١٣٧) حضرت خرشہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: عرب کی ہلاکت ہوگی جب فارس کی لڑکیوں کی اولاد بالغ ہو جائے گی۔

(٣٣١٣٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حُصَیْنِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ مُخَارِقٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِہَابٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ یَدْخُلْ فِی شَفَاعَتِی وَلَمْ تَنَلْہُ مَوَدَّتِی. (ترمذی ٣٩٢٨)

(٣٣١٣٨) حضرت عثمان بن عفان ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اہل عرب کو دھوکہ دے گا وہ میری شفاعت میں داخل نہیں ہوگا۔ اور نہ ہی میری محبت پائے گا۔

(٣٣١٣٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ شَبِیبِ بْنِ غَرْقَدَةَ، عَنِ الْمُسْتَظِلِّ بْنِ حُصَیْنٍ، قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ :قَدْ عَلِمْتُ وَرَبِّ الْکَعْبَةِ مَتَی تَہْلِکُ الْعَرَبُ ، فَقَامَ إِلَیْہِ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِینَ ، فَقَالَ :مَتَی یَہْلِکُونَ یَا أَمِیرَ الْمُؤْمِنِینَ، قَالَ:حِینَ یَسُوسُ أَمْرَهُمْ مَنْ لَمْ یُعَالِجِ الْجَاهِلِیَّةَ وَلَمْ یَصْحَبِ الرَّسُولَ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ.

(۳۳۱۳۹) حضرت مستظل بن حصین ریٹیئیز فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رٹنٹو ہم سے خطاب فرما رہے تھے آپ رٹنٹو نے فرمایا: رب کعبہ کی قسم! تحقیق مجھے معلوم ہے کہ اہل عرب کب ہلاک ہوں گے؟ مسلمانوں میں سے ایک آدمی نے کھڑے ہو کر پوچھا: اے امیر المؤمنین: یہ لوگ کب ہلاک ہوں گے؟ آپ رٹنٹو نے فرمایا: جب اس کا معاملہ وہ شخص سنبھالے گا جس نے نہ جاہلیت میں کبھی کوئی تدبیر وغیرہ کی اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ کی صحبت اختیار کی ہو۔

(۳۳۱٤۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ الْمُزَنِيِّ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ :إِنَّمَا مَثَلُ الْعَرَبِ مِثْلُ جَمَلٍ أَنِفٍ اتَّبَعَ قَائِدَهُ فَلْيَنْظُرْ قَائِدُهُ حَيْثُ يَقُودُ ، فَأَمَّا أَنَا فَوَرَبِّ الْكَعْبَةِ لأَحْمِلَنَّهُمْ عَلَى الطَّرِيقِ.

(۳۳۱۴۰) حضرت حصین مزنی ریٹیئیز فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رٹنٹو نے ارشاد فرمایا: بے شک اہل عرب کی مثال اس اونٹ کی سی ہے جو شریف ہو اور اپنے چلانے والے کا تابع ہو۔ پس ان کے قائد کو چاہیے کہ وہ دیکھے کہ وہ ان کی کس طرف راہنمائی کر رہا ہے۔ باقی رہا میں تو رب کعبہ کی قسم! میں ضرور بالضرور ان کو سیدھے راستہ پر ڈالوں گا۔

(۳۳۱٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : كَانَ عَمْرُو بْنُ مَعْدِى كَرِبَ يَمُرُّ عَلَيْنَا أَيَّامَ الْقَادِسِيَّةِ وَنَحْنُ صُفُوفٌ فَيَقُولُ :يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ كُونُوا أسودا أشداء ، فإنما الأسد من أَغْنَى شَأْنَهُ ، إِنَّمَا الْفَارِسِيُّ تَيْسٌ بَعْدَ أَنْ يَلْقَى نَيْزَكَهُ.

(۳۳۱۴۱) حضرت قیس ریٹیئیز فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن معدیکرب ریٹیئیز قادسیہ کے دن ہمارے پاس سے گزرے اس حال میں کہ ہم صفوں میں تھے، آپ رٹنٹو نے فرمایا: اے گروہِ عرب! تم لوگ سخت حملہ کرنے والے شیر بن جاؤ۔ بے شک شیر تو اپنی حالت سے بے پرواہ ہوتا ہے۔ بے شک ایرانی تو اس ہرن کی طرح ہیں جس کو نیزہ لگ چکا ہو۔

(۳۳۱٤۲) حَدَّثَنَا سُوَيْد الْكَلْبِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بن كَثِيرَ بْنِ الصَّلْتِ ، قَالَ :نكح مَوْلًى لَنَا عَرَبِيَّةً ، فَأَتَى عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَاسْتَعْدَى عَلَيْهِ ، فَقَالَ :وَاللهِ قَدْ عَدَا مَوْلَى آلِ كَثِيرٍ طَوْرَهُ.

(۳۳۱۴۲) حضرت محمد بن عبداللہ بن کثیر بن الصلت ریٹیئیز فرماتے ہیں کہ ہمارے ایک آزاد کردہ غلام نے ایک عربی عورت سے نکاح کر لیا۔ تو اس کو حضرت عمر بن عبدالعزیز ریٹیئیز کے پاس لایا گیا اور اس کے خلاف مدد مانگی گئی تو آپ ریٹیئیز نے فرمایا: اللہ کی قسم! تحقیق آل کثیر کے غلام نے اپنے رتبہ اور اپنی حد سے بڑھ کر کام کیا۔

(۳۳۱٤۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ الأَسَدِيُّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَتَزَوَّجَ الْعَرَبِيُّ الأَمَةَ ، وَأَنَّهُ قَضَى فِي الْعَرَبِ يَتَزَوَّجُونَ الإِمَاءَ وَأَوْلاَدُهُمْ بِالْفِدَاءِ :سِتُّ قَلاَئِصَ ، الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ سَوَاءٌ ، وَالْمَوَالِي مِثْلُ ذَلِكَ إِذَا لَمْ يَعْلَمْ ، قَالَ الزُّهْرِيُّ :الْعَرَبِيُّ وَالْمَوْلَى لاَ يَسْتَوِيَانِ فِي النَّسَبِ.

(۳۳۱۴۳) حضرت سعید بن میتب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عربی کو باندی کے ساتھ شادی کرنے سے منع فرمایا۔ آپ نے باندیوں کے ساتھ شادی کرنے والے عربوں کے بارے میں چھ قلائص کا فیصلہ فرمایا مرد وعورت اس میں برابر ہیں اور موالی کا بھی یہی حکم ہے جبکہ معلوم نہ ہو۔ حضرت زہری فرماتے ہیں کہ عربی اور موالی نسب میں برابر نہیں۔

(۳۳۱٤٤) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي رَزِينٍ ، قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمِّي ، قَالَتْ : كَانَتْ أُمُّ الْحُرَيْرِ إذَا مَاتَ رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ اشْتَدَّ عَلَيْهَا ذَلِكَ ، فَقِيلَ لَهَا : يَا أُمَّ الْحُرَيْرِ ، إنَّا نَرَاك إذَا مَاتَ رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ اشْتَدَّ عَلَيْك ، قَالَتْ : سَمِعْت مَوْلاَيَ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إنَّ مِنَ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ هَلاَكُ الْعَرَبِ.

وَكَانَ مَوْلاَهَا طَلْحَةُ بْنُ مَالِكٍ. (ترمذی ۳۹۲۹)

(۳۳۱۴۴) حضرت محمد بن ابی رزین رحمہ اللہ اپنی والدہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ام جریر رحمہا اللہ پر بہت ہی سخت ہوتی یہ بات کہ جب عرب کا کوئی آدمی مرجاتا، تو ان سے اس بارے میں پوچھا گیا: اے ام جریر رحمہا اللہ! یقیناً ہم نے آپ رحمہا اللہ کو دیکھا کہ جب عرب کا کوئی آدمی مرجاتا ہے تو آپ رحمہا اللہ پر یہ بات بہت ہی سخت گزرتی ہے۔ آپ رحمہا اللہ نے فرمایا: میں نے اپنے آقا کو یوں فرماتے ہوئے سنا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک عرب کا ہلاک ہونا قیامت کے قریب ہونے کی نشانی ہے۔ اور ان کے آقا حضرت طلحہ بن مالک رضی اللہ عنہ تھے۔

(٦٣) من فضّل النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّاسِ بعضهم على بعضٍ

ان لوگوں کا بیان جن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگوں پر فضیلت دی

(۳۳۱٤٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ ، قَالَ سَمِعْت عَبْدَ الرَّحْمَن بْنَ أَبِي بَكْرَةَ يُحَدِّثُ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ جَاءَ إلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إنَّمَا بَايَعَك سُرَّاقُ الْحَاجِّ مِنْ أَسْلَمَ وَغِفَارٍ وَمُزَيْنَةَ وَأَحْسِبُ جُهَيْنَةَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَرَأَيْت إنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَأَحْسِبُ جُهَيْنَةَ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَمِنْ بَنِي عَامِرٍ وَأَسَدٍ وَغَطَفَانَ أَخَابُوا وَخَسِرُوا ، قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إنَّهُمْ لأَخْيَرُ مِنْهُمْ. (بخاری ۳۵۱۶۔ مسلم ۱۹۵۵)

(۳۳۱۴۵) حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ رحمہ اللہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا: بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قبیلہ اسلم، غفار، مزینہ..... راوی کہتے ہیں ..... میرا گمان ہے کہ قبیلہ جھینہ بھی کہا..... کے چوروں نے بیعت کی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیری کیا رائے ہے اگر قبیلہ اسلم، اور غفار، اور جھینہ والے قبیلہ بنو تمیم اور بنو عامر، اسد اور غطفان والوں سے بہتر ہوں تو کیا وہ لوگ

خسارے اور نقصان میں نہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یقیناً یہ ان سے بہتر ہیں۔

(٣٣١٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَتْ جُهَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارٌ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَمِنْ بَنِي عَبْدِ اللهِ بْنِ غَطَفَانَ وَعَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهُ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، فَقَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا ، قَالَ : فَإِنَّهُمْ خَيْرٌ. (بخاری ۳۵۱۵۔ مسلم ۱۹۵۶)

(۳۳۱۴۶) حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری کیا رائے ہے اگر قبیلہ جھینہ، اسلم، اور قبیلہ غفار والے قبیلہ بنو تمیم اور عبداللہ بن غطفان، اور عامر بن صعصعہ وغیرہ سے بہتر ہوں؟ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہتے ہوئے اپنی آواز کو لمبا کیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! پھر تو وہ لوگ خسارے اور نقصان میں ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً یہی بہتر لوگ ہیں۔

(٣٣١٤٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يُحَدِّثُ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ ، أَوْ جُهَيْنَةُ ، خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَمِنْ بَنِي عَامِرٍ وَالْحَلِيفَيْنِ : أَسَدٍ وَغَطَفَانَ. (مسلم ۱۹۵۵۔ احمد ۴۶۸)

(۳۳۱۴۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبیلہ اسلم، قبیلہ غفار، قبیلہ مزینہ اور جو لوگ قبیلہ جھینہ میں سے ہیں یا یوں فرمایا کہ قبیلہ جھینہ والے قبیلہ بنو تمیم اور قبیلہ بنو عامر اور ان دونوں کے حلیف قبیلہ اسد اور قبیلہ غطفان سے بہتر ہیں۔

(٣٣١٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : قُرَيْشٌ وَالأَنْصَارُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارٌ مَوَالٍ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ ، وَلاَ مَوْلَى لَهُمْ غَيْرُهُ.

(۳۳۱۴۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبیلہ قریش، انصار، قبیلہ اسلم، اور قبیلہ غفار والے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست ہیں۔ ان لوگوں کا ان کے سوا کوئی دوست نہیں۔

(٣٣١٤٩) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللَّهُ وَغِفَارٌ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا. (احمد ۴۸)

(۳۳۱۴۹) حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبیلہ اسلم والے اللہ ان کی حفاظت فرمائے اور قبیلہ غفار والے اللہ ان کی مغفرت فرمائے۔

(٣٣١٥٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ

الأَسْلَمِيِّ ، عَنْ خُفَافِ بْنِ إِيمَاءِ بْنِ رَحَضَةَ الْغِفَارِيِّ ، قَالَ :صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الآخِرَةِ ، قَالَ :أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللَّهُ وَغِفَارٌ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا ، ثُمَّ أَقْبَلَ ، فَقَالَ :إِنِّي لَسْتُ أَنَا قُلْتُ هَذَا ، وَلَكِنَّ اللَّهَ قَالَهُ.

(۳۳۱۵۰) حضرت خفاف بن ایماء بن رحضہ غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت سے اپنا سر اٹھایا تو ارشاد فرمایا: قبیلہ اسلم والے اللہ ان کو سلامت رکھے۔ اور قبیلہ غفار والے اللہ ان کی مغفرت فرمائے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: یقیناً میں نے یہ بات نہیں کہی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

(٦٤) ما جاء فِي قيسٍ

ان روایات کا بیان جو قبیلہ قیس والوں کے بارے میں منقول ہیں

(۳۳۱۵۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ :حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ كَانَ يَحْلِفُ بِاللهِ :لاَ تَبْقَى قَبِيلَةٌ إِلاَّ ضَارَعَتِ النَّصْرَانِيَّةَ غَيْرَ قَيْسٍ ، يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ فَأَحِبُّوا قَيْسًا ، يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ فَأَحِبُّوا قَيْسًا.

(۳۳۱۵۱) حضرت سالم بن ابی الجعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ اللہ کی قسم اٹھا کر فرماتے تھے کہ کوئی قبیلہ بھی باقی نہیں رہے گا مگر یہ کہ سب نصرانیوں کے مشابہ ہو جائیں گے۔ سوائے قبیلہ قیس والوں کے۔ اے گروہِ مسلمین! قیس والوں سے محبت کرو، اے گروہِ مسلمین! قیس والوں سے محبت کرو۔

(۳۳۱۵۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو الْحرِيشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :كُنْتُ فِي غَزَاةٍ مَعَ مَسْلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بِالتُّرْك فَهَدَّدَهُ رَسُولُ خَاقَانَ وَكَتَبَ إِلَيْهِ :لأَلْقَيَنَّكَ بِحَزَاوِرَةِ التُّرْك ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ مَسْلَمَةُ :إِنَّك تَلْقَانِي بِحَزَاوِرَةِ التُّرْكِ وَأَنَا أَلْقَاك بِحَزَاوِرَةِ الْعَرَبِ ، يَعْنِي قَيْسًا.

(۳۳۱۵۲) حضرت زید بن محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت مسلمہ بن عبد الملک رحمہ اللہ کے ساتھ ترک کے کسی غزوہ میں تھا۔ تو خاقان بادشاہ کے قاصد نے ان کو بہت دھمکیاں دیں اور ان کو خط لکھا۔ میں تمہارے ساتھ ملوں گا ترک کے طاقتور نوجوانوں کے ساتھ۔ تو اس کے جواب میں حضرت مسلمہ رحمہ اللہ نے اس کو خط لکھا: بے شک تم ہم سے ملو گے ترک کے طاقتوروں کے ساتھ، میں تم سے ملوں گا عرب کے طاقتوروں کے ساتھ یعنی قبیلہ قیس والوں کے ساتھ۔

(۳۳۱۵۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ :ادْنُوا يَا مَعْشَرَ مُضَرَ إِنَّ مِنْكُمْ سَيِّدَ وَلَدِ آدَمَ ، وَمِنْكُمْ سَوَابِقُ كَسَوَابِقِ الْخَيْلِ.

(۳۳۱۵۳) حضرت ربعی بن حراش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے گروہِ مضر! قریب ہو جاؤ، بے شک

اولادِ آدم کے سردار تم میں سے ہیں، اور تم لوگوں میں ہی سبقت لے جانے والے ہوں گے جیسا کہ گھوڑوں کی دوڑ میں سبقت لے جانے والے ہوتے ہیں۔

(۳۲۱۵٤) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا اخْتَلَفَ النَّاسُ فَالْحَقُّ فِي مُضَرَ. (ابو يعلى ۲۵۱۳- طبرانی ۱۱۴۱۸)

(۳۲۱۵۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب لوگ اختلاف کرنے لگیں گے تو حق قبیلہ مضر میں ہوگا۔

(۳۲۱۵۵) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :قَيْسٌ مَلاَحِمُ الْعَرَبِ.

(۳۲۱۵۵) حضرت سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قبیلہ قیس عرب کے جنگجو ہیں۔

(٦٥) ما جاء فِي بنِي عامِرٍ

ان روایات کا بیان جو قبیلہ بنو عامر کے بارے میں منقول ہیں

(۳۲۱٥٦) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالأَبْطَحِ فِي قُبَّةٍ لَهُ حَمْرَاءَ ، فَقَالَ :مَنْ أَنْتُمْ قُلْنَا :بَنُو عَامِرٍ ، قَالَ :مَرْحَبًا أَنْتُمْ مِنِّي.

(طبرانی ۲۶۳- بزار ۲۸۳۱)

(۳۲۱۵۶) حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابطح مقام پر ہمارے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سرخ چوغہ میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تم کون لوگ ہو؟ ہم نے عرض کیا: قبیلہ بنو عامر کے لوگ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خوش آمدید۔ تم لوگ مجھ میں سے ہو۔

(۳۲۱٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنِ النَّزَّالِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّا كُنَّا وَأَنْتُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ فَنَحْنُ الْيَوْمَ بَنُو عَبْدِ اللهِ وأنتم بنو عبد الله.

(بخاری ۱۳)

(۳۲۱۵۷) حضرت نزال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً ہم لوگ اور تم لوگ زمانہ جاہلیت میں بنو عبد مناف کہلاتے تھے۔ پس آج کے دن ہم بھی بنو عبد اللہ ہیں اور تم بھی بنو عبد اللہ ہو۔

(۳۲۱٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اللَّهُمَّ اكْفِنِي عَامِرًا وَاهْدِ بَنِي عَامِرٍ. (عبدالرزاق ۱۹۸۸۴)

(۳۲۱۵۸) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! تو میری کفایت فرما: عامر بن طفیل سے اور

تو ہدایت عطا فرما قبیلہ بنو عامر بن صعصعہ کو۔

(۳۳۱۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ خَشْرَمٍ الْجَعْفَرِيِّ أَنَّ مُلاَعِبَ الأَسِنَّةِ عَامِرَ بْنَ مَالِكٍ بَعَثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ الدَّوَاءَ أَو الشِّفَاءَ مِنْ دَاءٍ نَزَلَ بِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَسَلٍ ، أَوْ بِعُكَّةٍ مِنْ عَسَلٍ.

(۳۳۱۵۹) حضرت خشرم جعفری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر بن مالک رحمہ اللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایک قاصد دوا مانگنے کے لیے یا کسی بیماری سے شفاء کے لیے بھیجا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف شہد یا شہد کا مشکیزہ بھیج دیا۔

(٦٦) ما جاء فِي بنِي عبسٍ

ان روایات کا بیان جو قبیلہ بنو عبس کے بارے میں منقول ہیں

(۳۳۱۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : جَائَتِ ابْنَةُ خَالِدِ بْنِ سِنَانٍ الْعَبْسِيِّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : مَرْحَبًا بِابْنَةِ أَخِي مَرْحَبًا بِابْنَةِ نَبِيٍّ ضَيَّعَهُ قَوْمُهُ.

(بزار ۲۳۶۱۔ طبرانی ۱۲۲۵۰)

(۳۳۱۶۰) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن سنان العبسی کی بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا: خوش آمدید میرے بھائی کی بیٹی کو خوش آمدید، نبی کی بیٹی کو جس کو اس کی قوم نے ضائع کر دیا تھا۔

(۳۳۱۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا بَنِي عَبْسٍ ، مَا شِعَارُكُمْ ، قَالُوا : حَرَامٌ ، قَالَ : بَلْ شِعَارُكُمْ حَلاَلٌ.

(۳۳۱۶۱) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بنو عبس والو! تمہاری نشانی کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: حرام۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ تمہاری نشانی تو ''حلال'' ہے۔

(۳۳۱۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو الضَّرِيسِ عُقْبَةُ بْنُ عَمَّارٍ الْعَبْسِيُّ ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ حِرَاشٍ أَخٍ لِرِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ الْعَبْسِيِّينَ : أَيُّ الْخَيْلِ وَجَدْتُمُوهُ أَصْبَرُ فِي حَرْبِكُمْ ، قَالُوا : الْكُمَيْتُ.

(۳۳۱۶۲) حضرت مسعود بن حراش رحمہ اللہ جو حضرت ربعی بن حراش رحمہ اللہ کے بھائی ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قبیلہ بنو عبس والوں سے پوچھا: تم لوگ جنگوں میں کون سا گھوڑا زیادہ صابر پاتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: سیاہ و سرخ رنگ کے گھوڑے کو۔

(٦٧) ما جاء فِي ثقِيفٍ

ان روایات کا بیان جو قبیلہ ثقیف والوں کے بارے میں منقول ہیں

(٣٣١٦٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاصَرَ أَهْلَ الطَّائِفِ فَجَائَهُ أَصْحَابُهُ فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَحْرَقَتْنَا نِبَالُ ثَقِيفٍ ، فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ اهْدِ ثَقِيفًا. (احمد ٣٤٣)

(٣٣١٦٣) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف والوں کا محاصرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہنے لگے: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ثقیف کے تیروں نے ہمیں جلادیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے ان کے خلاف بددعا کریں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ اے اللہ! قبیلہ ثقیف کو ہدایت عطا فرما۔

(٣٣١٦٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لاَ أَقْبَلَ إلاَّ مِنْ قُرَشِيٍّ ، أَوْ أَنْصَارِيٍّ ، أَوْ ثَقَفِيٍّ.

(عبدالرزاق ١٦٥٢١۔ ابن حبان ٦٣٨٣)

(٣٣١٦٤) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تحقیق میں نے پختہ ارادہ کرلیا کہ میں کسی سے ہدیہ قبول نہیں کروں گا سوائے قریشی سے یا انصاری سے یا ثقفی سے۔

(٣٣١٦٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لاَ أَقْبَلَ هَدِيَّةً إلاَّ مِنْ قُرَشِيٍّ ، أَوْ أَنْصَارِيٍّ ، أَوْ ثَقَفِيٍّ ، أَوْ دَوْسِيٍّ. (ترمذی ٣٩٤٦)

(٣٣١٦٥) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تحقیق میں نے پختہ ارادہ کرلیا ہے کہ میں کسی سے بھی ہدیہ قبول نہیں کروں گا مگر قریشی سے یا انصاری سے یا ثقفی سے یا دوسی سے۔

(٦٨) فِي عبدِ القيسِ

وفد عبدالقیس کا بیان

(٣٣١٦٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ أَتَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنِ الْوَفْدُ ، أَوْ مَنِ الْقَوْمُ ، قَالَ :قَالُوا :رَبِيعَةُ ، قَالَ :مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ ، أَوْ بِالْقَوْمِ غَيْرَ خَزَايَا ، وَلاَ النَّدَامَى.

(۳۳۱۶۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ عبد القیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کون سا وفد ہے؟ یا یوں کہا: کون لوگ ہیں؟ ان لوگوں نے عرض کیا: قبیلہ ربیعہ کے لوگ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وفد کو یا یوں فرمایا: لوگوں کو خوش آمدید جو نہ دنیا میں رسوا ہوں نہ آخرت میں شرمندہ۔

(٣٣١٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ الْعَصَرِيُّ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَقَفَ عَلَيْهِمْ بِعَرَفَاتٍ ، فَقَالَ :لِمَنْ هَذِهِ الأَخْبِيَةُ ؟ فَقَالُوا :لِعَبْدِ الْقَيْسِ ، فَدَعَا لَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ.

(۳۳۱۶۷) حضرت عباد العصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عرفات کے میدان میں ایک جگہ ٹھہرے اور پوچھا: یہ کن لوگوں کے خیمے ہیں؟ لوگوں نے کہا: قبیلہ عبد القیس کے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے دعا فرمائی اور ان کے لیے استغفار کیا۔

(٣٣١٦٨) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، قَالَ ذَكَرَ عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ :قَالَ أَشَجُّ بَنِي عَصَرَ :قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إنَّ فِيك لِخُلُقَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ ، فَقُلْتُ :مَا هُمَا قَالَ : الْحِلْمُ وَالْحَيَاءُ ، قَالَ :قُلْتُ :قَدِيمًا ، كَانَ فِيَّ أَوْ حَدِيثًا ؟ قَالَ :بَلْ قَدِيمًا ، قَالَ :قُلْتُ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَبَلَنِي عَلَى خُلُقَيْنِ يُحِبُّهُمَا.

(۳۳۱۶۸) حضرت عبد الرحمن بن ابی بکرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت اشج بنو عصر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: یقیناً تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں کہ اللہ ان کو پسند کرتے ہیں۔ میں نے پوچھا: وہ دونوں کون سی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بردباری اور حیاء۔ میں نے پوچھا: یہ مجھ میں پرانی ہیں یا جدید؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں بلکہ پرانی ہیں۔ میں نے کہا: اللہ کا شکر ہے جس نے میری جبلت میں دو خصلتیں پیدا کیں جن کو وہ پسند کرتا ہے۔

(٦٩) فِي بَنِي تَمِيمٍ

قبیلہ بنو تمیم کا بیان

(٣٣١٦٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيِّ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ :جَائَتْ بَنُو تَمِيمٍ إلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :أَبْشِرُوا يَا بَنِي تَمِيمٍ ، فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا. (بخاری ۳۱۹۰۔ احمد ۴۳۳)

(۳۳۱۶۹) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ بنو تمیم والے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بنو تمیم! خوشی مناؤ۔ تو ان لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے ہمیں خوشخبری سنائی۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کچھ عطا کریں۔

(٣٣١٧٠) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْد ، عَنِ ابْنِ فَاتِكٍ ، قَالَ :قَالَ

لِی کَعْبٌ :إنَّ أَشَدَّ أَحْیَاءِ الْعَرَبِ عَلَی الدَّجَّالِ لَقَوْمُكَ ، یَعْنِی بَنِی تَمِیمٍ.

(۳۲۱۷۰) حضرت ابن فاتک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: بے شک عرب کے زندہ لوگوں میں سے دجال پر سب سے زیادہ سخت تمہاری قوم ہوگی یعنی قبیلہ بنو تمیم۔

(۳۲۱۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَیْمٍ ، عَنْ مُسَافِرٍ الْجَصَّاصِ ، عَنْ فُضَیْلِ بْنِ عَمْرٍو ، وَقَالَ :ذَکَرُوا بَنِی تَمِیمٍ عِنْدَ حُذَیْفَةَ ، فَقَالَ إِنَّهُمْ أَشَدُّ النَّاسِ عَلَی الدَّجَّالِ.

(۳۲۱۷۱) حضرت فضیل بن عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس قبیلہ بنو تمیم کا ذکر فرمایا: تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک بنو تمیم والے لوگوں میں سب سے زیادہ سخت ہوں گے دجال کے مقابلہ میں۔

(۳۲۱۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَیْمٍ ، عَنْ مِنْدَلٍ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، قَالَ :خَطَبَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ امْرَأَةً ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :مَا یَضُرُّكَ إذَا کَانَتْ ذَاتَ دِینٍ وَجَمَالٍ أَنْ لاَ تَکُونَ مِنْ آلِ حَاجِبِ بْنِ زُرَارَةَ.

(۳۲۱۷۲) حضرت ثور رحمہ اللہ ایک آدمی سے نقل فرماتے ہیں کہ انصار کے ایک شخص نے کسی عورت کو نکاح کا پیغام بھیجا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: یہ بات تیرے لیے نقصان دہ نہیں ہے کہ وہ عورت دیندار اور خوبصورت ہو اور نہ یہ بات کہ وہ حاجب بن زرارہ تمیمی کے خاندان میں سے ہو۔

(۳۲۱۷۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُکَیْنٍ ، عَنْ أَبِی خَلْدَةَ ، عَنْ أَبِی الْعَالِیَةِ ، قَالَ :قَرَأَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ کُلِّ خَمْسٍ رَجُلٌ ، فَاخْتَلَفُوا فِی اللُّغَةِ فَرَضِیَ قِرَائَتَهُمْ کُلَّهُمْ ، فَکَانَ بَنُو تَمِیمٍ أَعْرَبَ الْقَوْمِ.(ابن جریر ۱۹)

(۳۲۱۷۳) حضرت ابوالعالیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہر پانچ میں سے ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قرآن مجید کی قراء ت کی۔ پس ان لوگوں نے زبان میں اختلاف کیا پھر بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان سب کی قراء ت سے راضی ہوئے اور قبیلہ بنو تمیم لوگوں میں سے زیادہ عربی زبان میں فصیح تھے۔

(۳۲۱۷٤) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنِ ابْنِ سِیرِینَ أَنَّ أَبَا مُوسَی کَتَبَ إلَی عُمَرَ فِی ثَمَانِیَةَ عَشَرَ تِجْفَافًا فَأَصَابَهَا ، فَکَتَبَ إلَیْهِ عُمَرُ أَنْ ضَعْهَا فِی أَشْجَعِ حَیٍّ مِنَ الْعَرَبِ ، قَالَ : فَوَضَعَهَا فِی بَنِی رِیَاحٍ حَیٍّ مِنْ بَنِی تَمِیمٍ.

(۳۲۱۷۴) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ رحمہ اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے خط لکھ کر دریافت کیا اُن اٹھارہ زرہوں کے بارے میں جوان کو ملی تھیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو جواب میں لکھا: کہ ان زرہوں کو عرب کے سب سے بہادر قبیلہ والوں کے دے دو۔ راوی فرماتے ہیں: کہ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ زرہیں بنو ریاح جو بنو تمیم کی ایک شاخ ہے ان کو مرحمت فرما دیں۔

(۷۰) ما جاء فِي بَنِي أَسدٍ

ان روایات کا بیان جو بنو اسد کے بارے میں منقول ہیں

(۳۳۱۷۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ بَايَعَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَبُو سِنَانٍ الْأَسَدِيُّ. (ابن سعد ۱۰۰)

(۳۳۱۷۵) حضرت اسماعیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: غزوۂ حدیبیہ والے دن سب سے پہلے بیعت کرنے والے شخص حضرت ابو سنان اسدی رضی اللہ عنہ تھے۔

(۳۳۱۷۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ أَنَّ وَفْدَ بَنِي أَسَدٍ أَتَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَنْ أَنْتُمْ فَقَالُوا: نَحْنُ بَنُو زِنْيَةَ، فَقَالَ: أَنْتُم بَنُو رِشْدَةَ.

(۳۳۱۷۶) حضرت ابو وائل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ بنو اسد کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ہمارا تعلق قبیلہ بنو زِنْیَۃ سے ہے۔ اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم تو بنو رشدہ ہو۔ (زنیہ سے زنا کی طرف ذہن منتقل ہونے کی وجہ سے بنو رشدہ لقب عطا فرمایا)۔

(۳۳۱۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْوَلِيدُ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، قَالَ أَدْرَكْتُ أَلْفَيْنِ مِنْ بَنِي أَسَدٍ قَدْ شَهِدُوا الْقَادِسِيَّةَ فِي أَلْفَيْنِ ، وَكَانَتْ رَايَاتُهَا فِي يَدِ سِمَاكٍ صَاحِبِ الْمَسْجِدِ.

(۳۳۱۷۷) حضرت ولید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سماک بن حرب رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں نے بنی اسد کے دو ہزار آدمیوں کو پایا جو قادسیہ کی جنگ میں شریک ہوئے تھے اور ان کے جھنڈے سماک صاحب مسجد کے ہاتھ میں تھے۔

(۳۳۱۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : جَاءَ عَلِيٌّ بِسَيْفِهِ ، فَقَالَ : خُذِيهِ حَمِيدًا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنْ كُنْتَ أَحْسَنْتَ الْقِتَالَ الْيَوْمَ فَقَدْ أَحْسَنَهُ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَعَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ وَالْحَارِثُ بْنُ صِمَّةَ ، وَأَبُو دُجَانَةَ ، وعن عكرمة قَالَ قال رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يوم أحد : مَنْ يَأْخُذُ هَذَا السَّيْفَ بِحَقِّهِ ، فَقَالَ أَبُو دُجَانَةَ أَنَا وَأَخَذَ السَّيْفَ فَضَرَبَ بِهِ حَتَّى جَاءَ بِهِ قَدْ حَنَاهُ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَعْطَيْتُهُ حَقَّهُ ، قَالَ نَعَمْ. (طبرانی ۶۵۰۷۔ حاکم ۲۴)

(۳۳۱۷۸) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی تلوار لائے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اس تعریف شدہ کو پکڑو۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج کے دن تم نے شاندار قتال نہیں کیا تحقیق شاندار لڑائی تو سہل بن حنیف، عاصم بن ثابت، حارث بن الصمہ اور ابو دجانہ رضی اللہ عنہم نے لڑی۔

اور حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احد کے دن ارشاد فرمایا: کون شخص اس تلوار کو اس کے

حق کے ساتھ پکڑے گا؟ حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں پکڑوں گا۔ اور تلوار پکڑی پھر اس کے ساتھ لڑے یہاں تک کہ تلوار کو واپس لائے اس حال میں کہ وہ ٹیڑھی ہو چکی تھی۔ اور فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں نے اس کا حق ادا کر دیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں!۔

(۷۱) فِي بجيلة

قبیلہ بجیلہ کا بیان

(۳۳۱۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلاَلٍ : مَا صَنَعْتَ فِي رَكْبِ الْبَجَلِيِّينَ ابْدَأْ بِالأَحْمَسِيِّينَ قَبْلَ الْقَسْرِيِّينَ. (احمد ۱۶۶۸)

(۳۳۱۷۹) حضرت قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: تم نے بجلیوں کی سواریوں کا کیا کیا؟ تم قسریوں سے پہلے احمسیوں سے شروع کرو۔

(۳۳۱۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُخَارِقٍ ، عَنْ طَارِقٍ ، قَالَ : جَائَتْ وُفُودُ قَسْرٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (احمد ۳۱۵۔ ۸۲۱۱)

(۳۳۱۸۰) حضرت مخارق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طارق رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ قسر کے وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے۔

(۷۲) ما جاء فِي العجمِ

ان روایات کا بیان جو عجمیوں کے بارے میں منقول ہیں

(۳۳۱۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: شَهِدَ بَدْرًا سِتَّةٌ مِنَ الأَعَاجِمِ مِنْهُمْ بِلاَلٌ وَتَمِيمٌ.

(۳۳۱۸۱) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: غزوہ بدر میں چھ عجمیوں نے بھی شرکت کی۔ ان میں سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت تمیم بھی تھے۔

(۳۳۱۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عن أبيه ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ رِوَايَةً ، قَالَ : لَوْ كَانَ الدِّينُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ نَاسٌ مِنْ أَبْنَاءِ فَارِسَ. (ابویعلی ۱۴۳۴۔ طبرانی ۹۰۱)

(۳۳۱۸۲) حضرت ابو نجیح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قیس بن سعد رحمہ اللہ سے مروی ہے آپ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اگر دین ثریا ستارے پر بھی معلق ہوتا تو اہل فارس میں سے کچھ لوگ ضرور وہاں سے اس کو حاصل کرتے۔

(۳۳۱۸۳) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ شَهْرٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَوْ كَانَ الدِّينُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ نَاسٌ مِنْ أَبْنَاءِ فَارِسَ. (بخاری ۴۸۹۷۔ مسلم ۲۳۱)

(۳۳۱۸۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر دین ثریا ستارے پر بھی معلق ہوتا تو اہل فارس کے کچھ لوگ ضرور وہاں سے اس کو حاصل کرتے۔

(٣٣١٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَرَضَ لأَهْلِ بَدْرٍ لعربيهم وَمَوْلاَهُمْ فِي خَمْسَةِ آلاَفٍ خَمْسَةَ آلاَفٍ ، وَقَالَ :لأُفَضِّلَنَّهُمْ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ.

(۳۳۱۸۴) حضرت قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بدر میں شریک عربی اور اس کے غلام کے لیے پانچ پانچ ہزار کا حصہ مقرر فرمایا اور فرمایا: میں ضرور بالضرور اہل عرب کو ان کے سوا پر فضیلت دوں گا۔

(٧٣) ما جاء فِي بِلاَلٍ وصهيبٍ وخبّابٍ

ان روایات کا بیان جو حضرت بلال، حضرت صہیب اور حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہیں

(٣٣١٨٥) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الأَزْدِيِّ ، عَنْ أَبِي الْكَنُودِ ، عَنْ خَبَّابِ بْنِ الأَرَتِّ :(وَلاَ تَطْرُدَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ) قَالَ : جَاءَ الأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ وَعُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ الْفَزَارِيّ فَوَجَدُوا النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا مَعَ بِلاَلٍ وَعَمَّارٍ وَصُهَيْبٍ وَخَبَّابِ بْنِ الأَرَتِّ فِي نَاسٍ مِنَ الضُّعَفَاءِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَلَمَّا رَأَوْهُمْ حَقَّرُوهُمْ فَأَتَوْهُ فَخَلَوْا بِهِ فَقَالُوا :إنا نُحِبُّ أَنْ تَجْعَلَ لَنَا مِنْك مَجْلِسًا تَعْرِفُ لَنَا بِهِ الْعَرَبُ فَضْلَنَا ، فَإِنَّ وُفُودَ الْعَرَبِ تَأْتِيك فَنَسْتَحِي أَنْ تَرَانَا مَعَ هَذِهِ الأَعْبُد ، فَإِذَا نَحْنُ جِئْنَاك فَأَقِمْهُمْ عَنَّا ، وَإِذَا نَحْنُ فَرَغْنَا فَاقْعُدْ مَعَهُمْ إِنْ شِئْتَ ، قَالَ :نَعَمْ ، قَالُوا :فَاكْتُبْ لَنَا كِتَابًا ، فَدَعَا بِالصَّحِيفَةِ لِتُكْتَبَ وَدَعَا عَلِيًّا لِيَكْتُبَ ، فَلَمَّا أَرَادَ ذَلِكَ وَنَحْنُ قُعُودٌ فِي نَاحِيَةٍ إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرِيلُ ، فَقَالَ : ﴿وَلاَ تَطْرُدَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾. (ابن ماجہ ۴۱۲۷۔ طبرانی ۳۶۹۳)

(۳۳۱۸۵) حضرت ابو الکنود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ نے اس آیت کے شانِ نزول کے بارے میں فرمایا: آیت ﴿وَلاَ تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ﴾ کہ اقرع بن حابس تمیمی اور عیینہ بن حصن فزاری آئے اور ان لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حضرت عمار رضی اللہ عنہ، حضرت صہیب رضی اللہ عنہ اور حضرت خباب بن الأرت رضی اللہ عنہ جو مسلمانوں میں سب سے کمزور لوگ تھے ان کے پاس بیٹھا ہوا پایا۔ ان لوگوں نے ہمیں حقیر نظروں سے

دیکھا۔ پھر یہ لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ کو خلوت میں لے گئے اور کہنے لگے: کہ ہم یہ بات پسند کرتے ہیں کہ آپ ﷺ ہمارے لیے ایک الگ مجلس مقرر کریں تاکہ اہل عرب اس وجہ سے ہماری فضیلت کو جان لیں۔ بے شک اہل عرب کے وفود آپ ﷺ کے پاس آتے ہیں اور ہم شرم کھاتے ہیں کہ وہ ہمیں ان غلاموں کے ساتھ بیٹھا ہوا دیکھیں۔ لہٰذا جب ہم آپ ﷺ کے پاس آیا کریں تو آپ ﷺ ان لوگوں کو ہمارے پاس سے اٹھا دیا کریں، اور جب ہم فارغ ہو جائیں تو پھر اگر آپ ﷺ چاہیں تو ان کے ساتھ بیٹھ جایا کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! ٹھیک ہے یہ لوگ کہنے لگے۔ آپ ﷺ ہمیں ایک تحریر لکھ دیں۔ آپ ﷺ نے دستہ منگوایا تاکہ یہ بات لکھ دی جائے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا تاکہ وہ یہ لکھیں۔ جب آپ ﷺ نے یہ لکھنے کا ارادہ کیا تو ہم لوگ ایک کونے میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام یہ آیات لے کر نازل ہوئے: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ﴾ سے لے کر ﴿فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ تک۔

(٧٤) فِي مسجِدِ الكوفةِ وفضلِهِ

کوفہ کی مسجد اور اس کی فضیلت کا بیان

(٣٣١٨٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الْمِقْدَامِ ، عَنْ حَبَّةَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، فَقَالَ : إِنِّي اشْتَرَيْتُ بَعِيرًا وَتَجَهَّزْتُ وَأُرِيدُ الْمَقْدِسَ ، فَقَالَ : بِعْ بَعِيرَكَ وَصَلِّ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ : يَعْنِي مَسْجِدَ الْكُوفَةِ فَمَا مِنْ مَسْجِدٍ بَعْدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ ، لَقَدْ نَقَصَ مِمَّا أُسِّسَ خَمْسُ مِئَةِ ذِرَاعٍ.

(۳۳۱۸۶) حضرت حبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: بے شک میں نے ایک اونٹ خریدا ہے اور میں نے سامان سفر تیار کر لیا ہے اور میرا بیت المقدس جانے کا ارادہ ہے۔ اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے اونٹ کو بیچ دو اور اس مسجد میں نماز پڑھا کرو۔ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یعنی کوفہ کی مسجد میں...... اس لیے کہ مسجد حرام کے بعد کوئی بھی مسجد مجھے اس سے زیادہ محبوب نہیں ہے۔

(٣٣١٨٧) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ : لَقِيَنِي كَعْبٌ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ ، فَقَالَ : مِنْ أَيْنَ جِئْتَ ؟ قُلْتُ : مِنْ مَسْجِدِ الْكُوفَةِ ، فَقَالَ : لَأَنْ أَكُونَ جِئْتُ مِنْ حَيْثُ جِئْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِأَلْفَيْ دِينَارٍ ، أَضَعُ كُلَّ دِينَارٍ مِنْهَا فِي يَدِ كُلِّ مِسْكِينٍ ، ثُمَّ حَلَفَ : إِنَّهُ لَوَسَطُ الْأَرْضِ كَقَعْرِ الطَّسْتِ.

(۳۳۱۸۷) حضرت اسود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ مجھے بیت المقدس میں ملے اور پوچھا: تم کہاں سے آئے ہو؟ میں

نے کہا: کوفہ کی جامع مسجد سے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی وہاں سے آیا ہوں۔ جہاں سے تم آئے ہو۔ اور وہ جگہ مجھے اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں دو ہزار دینار صدقہ کروں اور ان میں سے ہر ایک دینار کو ہر مسکین کے ہاتھ میں دوں۔ پھر قسم اٹھا کر ارشاد فرمایا: بے شک وہ مسجد زمین کے بالکل درمیان میں ہے جیسا کہ تھال کا پیندا ہوتا ہے۔

(۷۵) فِي مسجدِ المدِينةِ

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان

(۳۲۱۸۸) حَدَّثَنَا حَاتِمٌ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ صَخْرٍ ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ جَاءَ مَسْجِدِي هَذَا ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ :يَعْنِي مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ ، لَمْ يَأْتِهِ إِلاَّ لِخَيْرٍ يُعَلِّمُهُ ، أَوْ يَتَعَلَّمُهُ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَمَنْ جَاءَ لِغَيْرِ ذَلِكَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يَنْظُرُ إِلَى مَتَاعِ غَيْرِهِ.

(۳۲۱۸۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری اس مسجد میں آیا ..... امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں یعنی مدینہ منورہ کی مسجد میں..... اور وہ نہیں آیا مگر کوئی خیر کی بات سکھانے کے لیے یا سیکھنے کے لیے۔ تو وہ شخص اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کے درجہ میں ہے۔ اور جو شخص اس کے علاوہ کسی اور مقصد کے لیے آیا تو وہ اس شخص کے درجہ میں ہوگا جو کسی دوسرے کا سامان دیکھتا ہے۔

(۳۲۱۸۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :حدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عن بْنِ مَعْبَدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ :سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :صَلاَةٌ فِيهِ ، يَعْنِي مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلاَةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلاَّ مَسْجِدَ مَكَّةَ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :وَرُوَاةُ أَهْلِ مِصْرَ لاَ يُدْخِلُونَ فِيهِ ابْنَ عَبَّاسٍ.

(۳۲۱۸۹) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا ام المؤمنین فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میری اس مسجد میں ..... یعنی مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ..... ایک نماز کا پڑھنا اس کے علاوہ کسی اور مسجد میں ہزار نمازوں سے افضل ہے۔ سوائے مکہ کی مسجد کے۔

امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ اہل مصر والوں نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے مگر ان لوگوں کی سند میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

(۳۲۱۹۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :الْمَسْجِدُ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى هُوَ مَسْجِدِي.

(۳۳۱۹۰) حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ مسجد جس کی بنیاد تقوے پر رکھی گئی ہے وہ میری مسجد ہے۔

(٧٦) فِي مسجدِ قباء

مسجد قباء کا بیان

(٣٣١٩١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو الأَبْرَدِ مَوْلَى بَنِي خَطْمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أُسَيْدَ بْنَ ظَهِيرٍ الأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :صَلاَةٌ فِي مَسْجِدِ قُبَاءَ كَعُمْرَةٍ.

(۳۳۱۹۱) حضرت اُسید بن ظہیر انصاری رضی اللہ عنہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد قباء میں نماز پڑھنا عمرہ کے ثواب کے برابر ہے۔

(٣٣١٩٢) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ طَهْمَانَ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ، عَنْ أَبِيهِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ، فَقَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوئَهُ ، ثُمَّ جَاءَ مَسْجِدَ قُبَاءَ فَرَكَعَ فِيهِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ كَانَ ذَلِكَ كَعَدْلِ عُمْرَةٍ.

(۳۳۱۹۲) حضرت سھل بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے۔ پھر مسجد قباء میں آئے اور اس میں چار رکعات نماز ادا کرے تو اس کا ثواب عمرہ کے برابر ہوگا۔

(٣٣١٩٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَاشِيًا.

(۳۳۱۹۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قباء پیدل بھی آتے تھے اور سوار ہو کر بھی۔

(٧٧) فِي مسجدِ الحرامِ

مسجد حرام کا بیان

(٣٣١٩٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ رُكَانَةَ الْمُطَّلِبِيِّ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ صَلاَةً فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلاَةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلاَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ.

(۳۳۱۹۴) حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنا

اس کے علاوہ دیگر مسجد میں ہزار نمازیں پڑھنے سے افضل ہے سوائے مسجد حرام کے۔

(٣٣١٩٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ مُدْرِكٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :صَلاَةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلاَةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إلاَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ.

(۳۳۱۹۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اس مسجد میں ایک نماز کا پڑھنا اس کے علاوہ دوسری مساجد میں ہزار نمازیں پڑھنے سے افضل ہے سوائے مسجد حرام کے۔

آخر كتاب الفضائل

والحمد لله رب العالمين.

كِتَابُ السِّيَرِ

(۱) ما جاء فِي طاعةِ الإمامِ والخِلافِ عنه

وہ روایات جوامام کی اطاعت اوراس کی نافرمانی کے بارے میں منقول ہیں

حدثنا أبو عبد الرحمن قَالَ حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة قال:

(۳۳۱۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ أَطَاعَ الإِمَامَ فَقَدْ أَطَاعَنِي ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمَنْ عَصَى الإِمَامَ فَقَدْ عَصَانِي. (ابن ماجه ۲۸۵۹۔ احمد ۲۵۲)

(۳۳۱۹۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے میری اطاعت کی تحقیق اس نے اللہ کی اطاعت کی۔اور جس نے امیر کی اطاعت کی تحقیق اس نے میری اطاعت کی ،اور جس نے میری نافرمانی کی تحقیق اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔اور جس نے امیر کی نافرمانی کی تحقیق اس نے میری نافرمانی کی۔

(۳۳۱۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ ، وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي. (بخاری ۲۹۵۷۔مسلم ۳۲)

(۳۳۱۹۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے میری اطاعت کی تحقیق اس نے اللہ کی اطاعت کی۔اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی تحقیق اس نے میری اطاعت کی۔

(۳۳۱۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :﴿أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الأَمْرِ مِنْكُمْ﴾ قَالَ :الأُمَرَاءُ.

(۳۳۱۹۸) حضرت ابو صالح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر یوں بیان فرمائی: آیت:

ترجمہ: اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی، اور صاحبان اقتدار و اختیار کی۔ فرمایا: اس سے مراد امراء ہیں۔

(۳۳۱۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ : قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ : كَلِمَاتٌ أَصَابَ فِيهِنَّ : حَقٌّ عَلَى الإِمَامِ أَنْ يَحْكُمَ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَأَنْ يُؤَدِّيَ الأَمَانَةَ ، فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ كَانَ حَقًّا عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَنْ يَسْمَعُوا وَيُطِيعُوا وَيُجِيبُوا إذَا دُعُوا.

(۳۳۱۹۹) حضرت مصعب بن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب نے چند کلمات ارشاد فرمائے اور بالکل درست فرمایا: وہ یہ کہ امام پر لازم ہے کہ وہ اللہ کے نازل کردہ قرآن کے مطابق فیصلہ کرے۔ اور امانت کو ادا کرے۔ اور اس نے ایسا کر دیا تو پھر مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ اس کی بات سنیں اور اطاعت کریں۔ اور جب ان کو پکارا جائے تو وہ پکار کا جواب دیں۔

(۳۳۲۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ : ﴿وَأُولِي الأَمْرِ مِنكُمْ﴾ قَالَ : أُولُوا الْفِقْهِ أُولُو الْخَيْرِ.

(۳۳۲۰۰) حضرت عبد اللہ بن محمد بن عقیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آیت میں: ﴿وَأُولِي الأَمْرِ مِنكُمْ﴾ سے مراد فقہاء اور اصحاب خیر مراد ہیں۔

(۳۳۲۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الأَمْرِ مِنكُمْ﴾ قَالَ : كَانَ مُجَاهِدٌ يَقُولُ : أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُبَّمَا قَالَ : أُولُو الْعَقْلِ وَالْفِقْهِ فِي دِينِ اللهِ.

(۳۳۲۰۱) حضرت ابن ابی نجیح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے اس آیت کی تفسیر یوں بیان فرمائی: آیت ﴿أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الأَمْرِ مِنكُمْ﴾ حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم اکثر فرماتے تھے کہ ارباب عقل و دانش اور اللہ کے دین میں سمجھ بوجھ رکھنے والے لوگ مراد ہیں۔

(۳۳۲۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ : الْعُلَمَاءُ.

(۳۳۲۰۲) حضرت الربیع بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اولوا الامر سے مراد علماء کرام ہیں۔

(۳۳۲۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ بَايَعَ إمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ فَلْيُطِعْهُ مَا اسْتَطَاعَ. (مسلم ۱۴۷۳۔ احمد ۱۶۱)

(۳۳۲۰۳) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے امام سے بیعت کی تو اس نے اپنے ہاتھ کا قبضہ اور دل کی محبت اس کو عطا کر دی۔ پس اس کو چاہیئے کہ وہ اپنی طاقت کے بقدر اس کی اطاعت کرے۔

(۳۳۲۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ ، عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ الْحُصَيْنِ ، قَالَتْ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ بِعَرَفَةَ وَهُوَ يَقُولُ :إِنْ أُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا مَا قَادَكُمْ بِكِتَابِ اللهِ. (مسلم ۱۴۶۸۔ احمد ۷۰)

(۳۳۲۰۴) حضرت ام حصین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میدان عرفات میں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اگر تم پر کسی حبشی غلام کو بھی امیر بنا دیا جائے تو اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو جب تک وہ کتاب اللہ شریف کی روشنی میں تمہاری قیادت کرے۔

(۳۳۲۰٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ أُمِّ الْحُصَيْنِ الأَحْمَسِيَّةِ ، قَالَتْ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ بِعَرَفَةَ وَعَلَيه بُرْدٍ مُتَلَفِّعًا بِهِ وَهُوَ يَقُولُ :إِنْ أُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجَدَّعٌ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا مَا قَادَكُمْ بِكِتَابِ اللهِ. (احمد ۴۰۳)

(۳۳۲۰۵) حضرت ام حصین احمسیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے میدان عرفات میں خطبہ دیا اس حال میں کہ آپ ﷺ نے چادر کو لپیٹا ہوا تھا اور ارشاد فرمایا: اگر تم پر ناک کٹے حبشی غلام کو بھی امیر بنا دیا جائے تو اس کی بات کو سنو اور اس کی اطاعت کرو جب تک کہ وہ قرآن مجید کی روشنی میں تمہاری قیادت کرے۔

(۳۳۲۰٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﴿أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الأَمْرِ مِنكُمْ﴾ ، قَالَ :أُمَرَاءُ السَّرَايَا.

(۳۳۲۰۶) حضرت ابو صالح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر یوں بیان فرمائی: آیت ﴿أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الأَمْرِ مِنكُمْ﴾ کہ اس سے لشکروں کے امیر مراد ہیں۔

(۲) فِي الإِمارةِ

امارت کا بیان

(۳۳۲۰۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ يَزِيدَ الْحَضْرَمِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الإِمَارَةَ ، وَأَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إِنَّكَ ضَعِيفٌ وَإِنَّهَا أَمَانَةٌ ، وَإِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ ، إِلاَّ مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَأَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ فِيهَا.

(مسلم ۱۴۵۷۔ طیالسی ۴۸۵)

(۳۳۲۰۷) حضرت حارث بن یزید الحضرمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے منصب حکومت کا سوال کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً تو کمزور ہے۔ اور بے شک یہ بہت بڑی امانت ہے۔ اور بے شک یہ قیامت کے دن

ذلت اور شرمندگی کا سبب ہوگی۔ سوائے اس شخص کے لیے جس نے اس کو حق کے ساتھ پکڑا اور اس بارے میں جو اس پر لازم تھا وہ حق ادا کیا۔

(۳۳۲۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَرَجُلاَنِ مِنْ بَنِي عَمِّي ، فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَمِّرْنَا عَلَى بَعْضِ مَا وَلاَّكَ اللَّهُ ، وَقَالَ الآخَرُ مِثْلَ ذَلِكَ ، قَالَ : فَقَالَ : إِنَّا وَاللهِ لاَ نُوَلِّي هَذَا الْعَمَلَ أَحَدًا سَأَلَهُ وَلاَ أَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ. (بخاری ۷۱۴۹۔ ابو داؤد ۲۹۲۳)

(۳۳۲۰۸) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور میرے دو چچا زاد بھائی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان دونوں آدمیوں میں سے ایک نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ نے جو آپ ﷺ کو سلطنت عطا فرمائی ہے اس میں سے کسی حصہ پر ہمیں بھی امیر بنا دیں۔ اور دوسرے شخص نے بھی یہی بات کہی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ کی قسم! ہم یہ عہدہ اس شخص کو سپرد نہیں کرتے جو اس کا سوال کرے اور نہ اس شخص کو جو اس پر لالچی ہو۔

(۳۳۲۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الإِمَارَةِ ، وَسَتَصِيرُ حَسْرَةً وَنَدَامَةً ، فَنِعْمَتِ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ. (بخاری ۷۱۴۸۔ احمد ۴۴۸)

(۳۳۲۰۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب تم لوگ امارت پر حرص کرنے لگو گے۔

(۳۳۲۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ ، قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَسْأَلَ الإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُوتِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا ، وَإِنْ أُوتِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا.

(بخاری ۶۶۲۲۔ ابو داؤد ۲۹۲۲)

(۳۳۲۱۰) حضرت عبد الرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تم کبھی بھی منصب حکومت کا سوال مت کرنا۔ بے شک اگر تمہیں یہ مانگنے سے دی گئی تو تمہیں اس کی طرف سپرد کر دیا جائے گا۔ اور اگر تمہیں بغیر مانگے دے دی گئی تو پھر اس پر تمہاری مدد کی جائے گی۔

(۳۳۲۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، قَالَ : قَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللهِ ، أَلاَ تَسْتَعْمِلُنِي ، فَقَالَ : يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّ رَسُولِ اللهِ نَفْسٌ تُنَجِّيهَا خَيْرٌ مِنْ إِمَارَةٍ لاَ تُحْصِيهَا.

(ابن سعد ۲۷۔ بیہقی ۹۶)

(۳۳۲۱۱) حضرت محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ مجھے امیر کیوں

نہیں بناتے؟ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: اے عباس! اے رسول اللہ ﷺ کے چچا! جس نفس کو امارت سے نجات دی جائے وہ امارت سے بہت بہتر ہے آپ رضی اللہ عنہ اس کی طاقت نہیں رکھتے۔

(۳۳۲۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عامر ، عن مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ: مَا مِنْ حَكَمٍ يَحْكُمُ بَيْنَ النَّاسِ إِلاَّ حُشِرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَلَكٌ آخِذٌ بِقَفَاهُ حَتَّى يَقِفَ بِهِ عَلَى جَهَنَّمَ ، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى الرَّحْمَان ، فَإِنْ قَالَ لَهُ :اطْرَحْهُ ، طَرَحَهُ فِي مَهْوَى أَرْبَعِينَ خَرِيفًا ، قَالَ :وَقَالَ مَسْرُوقٌ :لأَنْ أَقْضِيَ يَوْمًا وَاحِدًا بِعَدْلٍ وَحَقٍّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ سَنَةٍ أَغْزُوهَا فِي سَبِيلِ اللهِ.

(۳۳۲۱۲) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کوئی فیصلہ کرنے والا لوگوں کے درمیان فیصلہ نہیں کرتا مگر یہ کہ قیامت کے دن اس کا ایسا حشر کیا جائے گا کہ ایک فرشتہ اس کو گردن سے پکڑے گا یہاں تک کہ اس کو جہنم کے کنارے لا کر کھڑا کر دے گا۔ پھر اپنا سر رحمٰن کی طرف اٹھائے گا۔ اگر رحمٰن اس کو کہہ دے اس کو جہنم میں ڈال دو۔ تو وہ اس کو چالیس سال کی مسافت کے برابر جہنم کی گہرائی میں ڈال دے گا۔

راوی کہتے ہیں کہ حضرت مسروق رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میرے نزدیک ایک دن عدل و انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنا اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں اللہ کے راستہ میں ایک سال جہاد کروں۔

(۳۳۲۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ الرَّاسِبِيِّ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَهْدَهُ ، فَقَالَ :لاَ حَاجَةَ لِي فِيهِ ، إِنِّي سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إِنَّ الْوُلاَةَ يُجَاءُ بِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقِفُونَ عَلَى شَفِيرِ جَهَنَّمَ ، فَمَنْ كَانَ مِطْوَاعًا لِلَّهِ تَنَاوَلَهُ اللَّهُ بِيَمِينِهِ حَتَّى يُنَجِّيَهُ ، وَمَنْ عَصَى اللَّهَ انْخَرَقَ بِهِ الْجِسْرُ إِلَى وَادٍ مِنْ نَارٍ يَلْتَهِبُ الْتِهَابًا قَالَ :فَأَرْسَلَ عُمَرُ إِلَى أَبِي ذَرٍّ وَإِلَى سَلْمَانَ ، فَقَالَ لأَبِي ذَرٍّ :أَنْتَ سَمِعْت هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : نَعَمْ وَاللهِ ، وَبَعْدَ الْوَادِي وَادٍ آخَرُ مِنْ نَارٍ ، قَالَ :وَسَأَلَ سَلْمَانَ فَكَرِهَ أَنْ يُخْبِرَ بِشَيْءٍ ، فَقَالَ عُمَرُ :مَنْ يَأْخُذُهَا بِمَا فِيهَا ، فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ :مَنْ سَلَتَ اللَّهُ أَنْفَهُ وَعَيْنَيْهِ ، وَأَضْرَعَ خَدَّهُ إِلَى الأَرْضِ. (مسند ۵۸۷)

(۳۳۲۱۳) حضرت بشر بن عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف ایک عہدہ سپرد کرنا چاہا۔ تو انہوں نے فرمایا: مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ عہدیداران سلطنت کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور ان کو جہنم کے کنارے پر کھڑا کر دیا جائے گا۔ پس ان میں سے جو اللہ کا فرمانبردار ہوگا تو اللہ اس کو اپنے داہنے ہاتھ سے پکڑ لیں گے یہاں تک کہ اس کہ جہنم سے نجات دیں گے، اور جس نے اللہ کی نافرمانی کی ہوگی تو جہنم کا پل اس کو وادی میں پھینکے گا جہاں آگ اس کو لپیٹ لے گی۔ راوی کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی طرف قاصد بھیجا۔ اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا:

جی ہاں۔ اللہ کی قسم! اور فرمایا: اس وادی کے بعد جہنم کی ایک اور وادی ہوگی۔ اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تو انہوں نے اس بارے میں کچھ بھی بتانا ناپسند کیا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب اُس بارے میں ایسی بات ہے تو اس کو کون شخص لے گا؟ تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص کے اللہ ناک اور آنکھ کاٹے اور جس کو ذلیل کرنا چاہے۔

(٣٣٢١٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الإِمَارَةُ بَابُ ، عَنَتٍ إِلاَّ مَنْ رَحِمَ اللَّهُ. (طبرانی ۳۶۰۳)

(۳۳۲۱۴) حضرت خیثمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امارت مشقت کا دروازہ ہے مگر جس پر اللہ رحم فرمادیں۔

(٣٣٢١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : مَا حَرَصَ رَجُلٌ كُلَّ الْحِرْصِ عَلَى الإِمَارَةِ فَعَدَلَ فِيهَا.

(۳۳۲۱۵) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کسی آدمی نے امارت پر بالکل بھی حرص نہیں کی تو اس نے اس معاملہ میں انصاف کیا۔

(٣٣٢١٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ هَارُونَ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اسْتَعْمَلَ رَجُلاً ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، أَشِرْ عَلَيَّ ، قَالَ : اجْلِسْ وَاكْتُمْ عَلَيَّ.

(۳۳۲۱۶) حضرت ابوبکر بن حفص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حاکم بنایا، تو وہ کہنے لگا: اے امیر المؤمنین! مجھے مشورہ دیجئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ اور مجھ پر یہ بات چھپاؤ۔

(٣٣٢١٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الأَشْهَبِ جَعْفَرُ بْنُ حَيَّانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلاً ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، خِرْ لِي ، قَالَ : اجْلِسْ. (طبرانی ۴۹۳)

(۳۳۲۱۷) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو امیر بنایا تو وہ کہنے لگا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی بھلائی والا مشورہ دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔

(٣٣٢١٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ الْيَامِيِّ ، قَالَ : قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ : لاَ تَرْزَأَنَّ مُعَاهِدًا إبرة ، وَلاَ تَمْشِ ثَلاَثَ خُطًى تَتَأَمَّرُ عَلَى رَجُلَيْنِ ، وَلاَ تَبْغِ لإِمَامِ الْمُسْلِمِينَ غَائِلَةً.

(۳۳۲۱۸) حضرت طلحہ بن مصرف الیامی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم کبھی بھی کیے ہوئے معاہدے میں سے ایک سوئی بھی کم مت کرو۔ اور تم تین قدم بھی نہ چلو کہ تم دو آدمیوں پر امیر ہو، اور مسلمانوں کے امیر کو دھوکہ مت دو۔

(٣٣٢١٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي مَرْزُوقٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَلْمَانَ عَلَى حِمَارٍ فِي سَرِيَّةٍ هُوَ أَمِيرُهَا وَخَدَمَتَاهُ تُذَبْذِبَانِ وَالْجُنْدُ يَقُولُونَ : جَاءَ

الْأَمِيرُ جَاءَ الْأَمِيرُ ، قَالَ : فَقَالَ سَلْمَانُ : إِنَّمَا الْخَيْرُ وَالشَّرُّ فِيمَا بَعْدَ الْيَوْمِ ، فَإِنَ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَأْكُلَ مِنَ التُّرَابِ ، وَلَا تُؤَمَّرَ عَلَى رَجُلَيْنِ فَافْعَلْ ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَا تُحْجَبُ.

(۳۳۲۱۹) ایک آدمی جن کا تعلق قبیلہ عبد القیس سے ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو گدھے پر دیکھا ایک لشکر میں جس کے وہ امیر تھے۔ اور ان کی دونوں پنڈلیاں کانپ رہی تھیں اور لشکر والے کہہ رہے تھے۔ امیر آ گئے! امیر آ گئے! اس پر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک اس بارے میں برائی اور بھلائی کا فیصلہ تو آج کے دن کے بعد ہوگا۔ اور فرمایا: اگر تم طاقت رکھتے ہو کہ مٹی کھالو اور دو آدمیوں پر امیر نہ بنو تو ایسا کرلو۔ اور مظلوم کی بد دعا سے بچو کیونکہ اس کے لیے کوئی چیز رکاوٹ نہیں ہوتی۔

(۳۳۲۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ فَائِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي فُلاَنٌ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَا مِنْ أَمِيرِ عَشَرَةٍ إِلاَّ يُؤْتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْلُولاً لاَ يَفُكُّهُ مِنْ غُلِّهِ ذَلِكَ إِلاَّ الْعَدْلُ. (احمد ۲۸۴۔ طبرانی ۵۳۸۸)

(۳۳۲۲۰) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں ہے کوئی دس لوگوں کا امیر مگر یہ کہ قیامت کے دن اس شخص کو لایا جائے گا اس حال میں کہ اس کے گلے میں طوق ہوگا۔ اس کو نجات نہیں مل سکتی اس طوق سے سوائے عدل کرنے کی صورت میں۔

(۳۳۲۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنْ أَمِيرِ ثَلاَثَةٍ إِلاَّ يُؤْتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْلُولَةً يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ أَطْلَقَهُ الْحَقُّ ، أَوْ أَوْثَقَهُ. (احمد ۴۳۱۔ دارمی ۲۵۱۵)

(۳۳۲۲۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں ہے کوئی تین آدمیوں کا امیر مگر یہ کہ اس کو قیامت کے دن لایا جائے گا اس حال میں کہ اس کے ہاتھ اس کی گردن سے بندھے ہوئے ہوں گے۔ انصاف کرنا اس سے آزاد کرا دے گا۔ یا انصاف نہ کرنا اس کو مضبوط باندھے گا۔

(۳۳۲۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الأَوْدِيِّ ، قَالَ أَخْبَرَتْنِي بِنْتُ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ أَبَاهَا ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : لَيْسَ مِنْ وَالٍ يَلِي أُمَّةً قَلَّتْ ، أَوْ كَثُرَتْ لاَ يَعْدِلُ فِيهَا إِلاَّ كَبَّهُ اللَّهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي النَّارِ. (بخاری ۱۰۷۲۔ احمد ۲۵)

(۳۳۲۲۲) حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں ہے کسی بھی رعایا کا حاکم چاہے رعایا تھوڑی ہو یا زیادہ اور وہ ان میں عدل و انصاف نہ کرتا ہو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال دیتے ہیں۔

(۳۳۲۲۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : مَا مِنْ أَمِيرِ عَشَرَةٍ إِلاَّ يُؤْتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَطْلَقَهُ الْحَقُّ ، أَوْ أَوْثَقَهُ.

(۳۳۲۲۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نہیں ہے کوئی بھی تین آدمیوں کا امیر مگر یہ کہ اس کو قیامت کے دن لایا جائے گا۔ انصاف کرنا اس کو آزاد کرا دے گا یا انصاف نہ کرنا اس کو باندھ دے گا۔

(۳۳۲۲٤) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حدَّثَنا إِسْحَاقُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُثْمَان بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الأَخْنَسِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : قَالَ سَعْدٌ : كفيتم إِنَّ الإِمْرَةَ لَا تَزِيدُ الإِنْسَانَ فِي دِينِهِ خَيْرًا.

(۳۳۲۲۴) حضرت اسماعیل بن محمد بن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تمہیں یہ بات کافی ہے کہ منصب حکومت انسان کے دین میں کسی بھلائی کا اضافہ نہیں کرتی۔

(۳) ما جاء فِي الإِمامِ العَدْلِ

ان روایات کا بیان جو امام عادل کے بارے میں منقول ہیں

(۳۳۲۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنا سَعْدَانُ الْجُهَنِيُّ ، عَنْ سَعْدٍ أَبِي مُجَاهِدٍ الطَّائِيِّ ، عَنْ أَبِي مُدِلَّةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الإِمَامُ الْعَادِلُ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُ.

(۳۳۲۲۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منصف حکمران کی دعا رد نہیں کی جاتی۔

(۳۳۲۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ : لَعَمَلُ إِمَامٍ عَادِلٍ يَوْمًا خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ بِسِتِّينَ سَنَةً.

(۳۳۲۲۶) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قیس بن عباد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: منصف حکمران کا ایک دن کا عمل تم میں سے کسی ایک کے ساٹھ سال کے عمل سے بہتر ہے۔

(۳۳۲۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عمرو ، قَالَ فِي الْجَنَّةِ قَصْرٌ يُدْعَى عَدَنًا حَوْلَهُ الْمُرُوجُ الْبُرُوجُ لَهُ خَمْسَةُ آلَافِ بَابٍ لَا يَسْكُنُهُ ، أَوْ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا نَبِيٌّ ، أَوْ صِدِّيقٌ ، أَوْ شَهِيدٌ ، أَوْ إِمَامٌ عَادِلٌ.

(۳۳۲۲۷) حضرت ابن سابط رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک محل ہے جس کا نام عدن ہے۔ اس کے ارد گرد اس کے پانچ ہزار دروازے ہیں۔ اس میں سکونت اختیار نہیں کرے گا یا اس میں داخل نہیں ہو سکے گا سوائے نبی کے یا صدیق کے یا شہید کے یا منصف حکمران کے۔

(۳۳۲۲۸) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ ، عَنْ أَبِي كِنَانَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللهِ إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيهِ ، وَلَا الْجَافِي عَنْهُ وَإِكْرَامَ ذِي السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ.

(۳۳۲۲۸) حضرت ابو کنانہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ رہی تھی نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ کے احترام میں سے ہے کسی بوڑھے مسلمان کا اکرام کرنا اور حامل قرآن جو نہ اس میں غلو کرتا ہو اور نہ اس سے غفلت برتتا ہو اس کا اکرام کرنا، عدل و انصاف کرنے والے بادشاہ کا اکرام کرنا۔

(۳۳۲۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :قَالَ عَمَّارٌ :ثَلاَثٌ لاَ يَسْتَخِفُّ بِحَقِّهِنَّ إِلاَّ مُنَافِقٌ بَيِّنٌ نِفَاقُهُ :الإِمَامُ الْمُقْسِطُ وَمُعَلِّمُ الْخَيْرِ وَذُو الشَّيْبَةِ فِي الإِسْلاَمِ.

(۳۳۲۲۹) حضرت مجاہد ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمار رہی تھی نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ کوئی ان کے حق سے استخفاف نہیں برت سکتا سوائے اس منافق کے جس کا نفاق بالکل ظاہر ہو۔ پہلا منصف حکمران، دوسرا بھلائی کی بات سکھلانے والا، اور اسلام میں بڑھاپے کو پہنچنے والا۔

(۳۳۲۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو مَكِينٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ يَقُولُ ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ﴾ ، قَالَ :أُنْزِلَتْ فِي وُلاَةِ الأَمْرِ.

(۳۳۲۳۰) حضرت ابو مکین ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن اسلم ریشید نے اس آیت کا شان نزول یوں فرمایا: آیت: ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ﴾ آپ ریشید نے فرمایا: یہ آیت امیروں کے معاملات کے بارے میں نازل ہوئی۔

(۳۳۲۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا﴾ ، قَالَ :هَذِهِ مُبْهَمَةٌ لِلْبَرِّ وَالْفَاجِرِ.

(۳۳۲۳۱) حضرت ابن ابی لیلیٰ ریشید ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رہی تھی نے قرآن کی اس آیت کے بارے میں ارشاد فرمایا: آیت ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا﴾ یہ آیت مبہم ہے۔ نیکوکار اور بدکار دونوں کے لیے ہے۔

(٤) ما يكره أن ينتفع بِهِ مِن المغنمِ

ان روایات کا بیان جو اس بارے میں ہیں کہ مال غنیمت سے نفع اُٹھانا اپنی ذات کے لیے مکروہ ہے

(۳۳۲۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ مَوْلَى تُجِيبَ ، قَالَ :غَزَوْنَا مَعَ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الأَنْصَارِيِّ نَحْوَ الْمَغْرِبِ فَفَتَحْنَا قَرْيَةً ، يُقَالَ لَهَا جَرْبَةُ ، قَالَ :فَقَامَ فِينَا خَطِيبًا ، فَقَالَ :إِنِّي لاَ أَقُولُ فِيكُمْ إِلاَّ مَا سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِينَا يَوْمَ خَيْبَرَ :مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلاَ يَرْكَبَنَّ دَابَّةً مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَعْجَفَهَا رَدَّهَا

فِيهِ، وَلَا يَلْبَسْ ثَوْبًا مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَخْلَقَهُ رَدَّهُ فِيهِ.

(۳۳۲۳۲) حضرت ابومرزوق رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو حضرت نجیب رحمہ اللہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ کہ ہم لوگ حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ مغرب کی جانب جہاد کے لیے گئے۔ پس ہم نے ایک بستی فتح کی جس کا نام جربہ تھا تو آپ رضی اللہ عنہ ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: بے شک میں نہیں کہوں گا تمہارے حق میں کوئی بات مگر جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے دن ہمارے بارے میں فرمائی۔ فرمایا: جو شخص ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور آخرت کے دن پر تو اس کو چاہیئے کہ وہ مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے کسی جانور پر سوار مت ہو یہاں تک کہ جب اسے لاغر کر دیا تو پھر مال غنیمت میں لوٹا دیا۔ اور نہ ہی مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے کوئی کپڑا پہنے۔ یہاں تک کہ جب اس کو پرانا کر دیا تو اس کو مال غنیمت میں لوٹا دیا۔

(۳۳۲۳۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ قَابُوسَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ سَلْمَانُ عَلَى قَبْضٍ مِنْ قَبْضِ الْمُهَاجِرِينَ، فَجَاءَ إِلَيْهِ رَجُلٌ بِقَبْضٍ كَانَ مَعَهُ فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ، ثُمَّ أَدْبَرَ فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ: يَا سَلْمَانُ، إِنَّهُ كَانَ فِي ثَوْبِي خَرْقٌ فَأَخَذْتُ خَيْطًا مِنْ هَذَا الْقَبْضِ فَخِطْتُ بِهِ، قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ وَقَدْرُهُ، قَالَ: فَجَاءَ الرَّجُلُ فَنَشَرَ الْخَيْطَ مِنْ ثَوْبِهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنِّي غَنِيٌّ عَنْ هَذَا.

(۳۳۲۳۳) حضرت قابوس رحمہ اللہ کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ مہاجرین کے مالِ مقبوض میں سے جو کہ غنیمت سے حاصل ہوا تھا اس کے کچھ حصہ پر نگران تھے۔ تو ان کے پاس ایک آدمی آیا جس کے پاس کچھ مال غنیمت کا مال تھا اس نے وہ مال آپ رضی اللہ عنہ کو دیا پھر واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد پھر واپس لوٹا اور کہنے لگا: اے سلمان! یقیناً میرے کپڑے میں تھوڑی سی پھٹن تھی تو میں نے اس غنیمت کے مال میں سے سوئی لے کر اس سے اس کپڑے کو سی لیا۔ انہوں نے کہا: ہر چیز کی کچھ قدر و قیمت ہے پس وہ آدمی آیا اور اس نے اپنے کپڑوں سے ایک سوئی نکالی پھر کہا: میں اس سے بھی بے نیاز ہوں۔

(۳۳۲۳٤) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِيَّايَ وَرِبَا الْغُلُولِ أَنْ يَرْكَبَ الرَّجُلُ الدَّابَّةَ حَتَّى تَحْسَرَ قَبْلَ أَنْ تُؤَدَّى إِلَى الْمَغْنَمِ، أَوْ يَلْبَسَ الثَّوْبَ حَتَّى يَخْلَقَ قَبْلَ أَنْ يُؤَدَّى إِلَى الْمَغْنَمِ.

(۳۳۲۳۴) امام اوزاعی رحمہ اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مال غنیمت میں خیانت سے بچو، وہ یہ کہ کوئی آدمی سواری پر سوار ہو اور پھر مال غنیمت میں دینے سے پہلے ہی اس کو کمزور اور لاغر کر دے۔ یا کوئی کپڑا پہن لے یہاں تک کہ اسے مال غنیمت میں دینے سے پہلے ہی پرانا کر دے۔

(۳۳۲۳٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ بَلَنْجَرَ فَحَرَّجَ عَلَيْنَا أَنْ نَحْمِلَ عَلَى دَوَابِّ الْغَنِيمَةِ، وَرَخَّصَ لَنَا فِي الْغِرْبَالِ وَالْمُنْخُلِ وَالْحَبْلِ.

(۳۳۲۳۵) حضرت ابو وائل ؒ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت سلمان بن ربیعہ ؒ کے ساتھ لنجر مقام پر جہاد کرنے گئے تو آپ ؒ نے ہم پر حرام وممنوع قرار دیا کہ ہم مال غنیمت کے جانوروں پر سوار ہوں۔ اور ہمیں رخصت دی چھلنی، چھاننی اور رسی استعمال کرنے کی۔

(۵) ما یستحبّ مِن الخیلِ وما یکرہ مِنھا

پسندیدہ اور ناپسندیدہ گھوڑوں کا بیان

(۳۳۲۳۶) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْیَانُ ، عَنْ سَلْمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّخَعِیِّ ، عَنْ أَبِی زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بن جَرِیرٍ ، عَنْ أَبِی ھُرَیْرَةَ ، قَالَ : کَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَکْرَهُ الشِّکَالَ مِنَ الْخَیْلِ.

(مسلم ۱۴۹۴۔ ابو داؤد ۲۵۴۰)

(۳۳۲۳۶) حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس گھوڑے کو ناپسند کرتے تھے جس کے تین پاؤں تو سفید ہوں اور ایک پاؤں نہ ہو یا اس کے برعکس ہو۔

(۳۳۲۳۷) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو الضُّرَیْسِ عُقْبَةُ بْنُ عَمَّارٍ الْعَبْسِیُّ ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ حِرَاشٍ أَخِی رِبْعِیٍّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ الْعَبْسِیِّینَ : أَیُّ الْخَیْلِ وَجَدْتُمُوهُ أَصْبَرَ فِی حَرْبِکُمْ ، قَالُوا : الْکُمَیْتُ.

(۳۳۲۳۷) حضرت مسعود بن حراش ؒ جو کہ حضرت ربعی بن حراش ؒ کے بھائی ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے قبیلہ عبس کے لوگوں سے پوچھا: تم اپنی جنگوں میں کون سے گھوڑے کو زیادہ باہمت پاتے ہو؟ ان لوگوں نے جواب دیا: جو گھوڑا سرخ اور کالے رنگ کا ہو یا کمیتی رنگ کا گھوڑا۔

(۳۳۲۳۸) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا طَلْحَةُ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : خَیْرُ الْخَیْلِ الْحُوُّ.

(۳۳۲۳۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہترین گھوڑا کمیتی رنگ کا ہے جس میں سرخ رنگ حاوی ہو۔

(۳۳۲۳۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُکَیْنٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُوسَی بْنُ عُلَیٍّ ، قَالَ سَمِعْت أَبِی یُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلاً أَتَی رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنِّی أُرِیدُ أَنْ أُقَیِّدَ فَرَسًا ، أَوْ أَبْتَاعَ فَرَسًا ، قَالَ : فَقَالَ : فَعَلَیْك بِهِ أَقْرَحَ أَرْثَمَ کُمَیْتًا ، أَوْ أَدْهَمَ مُحَجَّلاً طَلْقَ الْیُمْنَی. (ترمذی ۱۶۹۷۔ ابن حبان ۴۶۷۶)

(۳۳۲۳۹) حضرت موسیٰ بن علی ؒ کے والد فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا: میں چاہتا ہوں کہ میں گھوڑے کے پاؤں میں بیڑی ڈالوں یا کہا کہ میں گھوڑا خریدنا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس بارے میں تم پر

لازم ہے وہ گھوڑا جس کے چہرے میں سفیدی ہو اور اس کی ناک اور اوپر والا ہونٹ بھی سفید ہو اور کتھئی رنگ کا ہو یا ایسا گھوڑا جو سیاہ و سفید رنگ کا ہو اور اس کا دایاں بالکل صاف ہو۔

(٦) ما ذكر في حذفِ أذنابِ الخيلِ

ان روایات کا بیان جو گھوڑے کی دم تراشنے کے بارے میں منقول ہیں

(٣٣٢٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ثَوْرٌ الشَّامِيُّ ، عَنِ الْوَضِينِ بْنِ عَطَاءٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَحْذِفُوا أَذْنَابَ الْخَيْلِ فَإِنَّهَا مَذَابُّهَا ، وَلاَ تَقُصُّوا أَعْرَافَهَا فَإِنَّهَا دِفَاؤُهَا.

(۳۳۲۴۰) حضرت وضین بن عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ گھوڑوں کی دُمیں نہ تراشا کرو۔ پس بے شک یہ مکھیاں اڑانے کا آلہ ہیں اور نہ ہی ان کے گردن کے بال کاٹا کرو یہ ان کے لیے گرمائش کا سبب بنتے ہیں۔

(٣٣٢٤١) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عُمَرَ نَهَى عَنْ خِصَاءِ الْخَيْلِ ، قَالَ : وَأُرَاهُ قَالَ : وَعَنْ حَذْفِ أَذْنَابِهَا.

(۳۳۲۴۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گھوڑے کو خصی کرنے سے منع فرمایا: آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: میری رائے ہے کہ ان کی دم کو تراشنے سے بھی منع فرمایا۔

(٣٣٢٤٢) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ تُهْلَبَ الْخَيْلُ.

(۳۳۲۴۲) حضرت بُرد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول رحمہ اللہ مکروہ قرار دیتے تھے گھوڑے کے بالوں کو اکھیڑے جانے کو۔

(٣٣٢٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَوْ غَيْرِهِ ، عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ : لاَ تَحْذِفُوا أَذْنَابَ الْخَيْلِ.

(۳۳۲۴۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ گھوڑے کی دم کو مت تراشو۔

(٧) ما قالوا في خِصاءِ الخيلِ والدّوابّ من كرِهه ؟

گھوڑے اور جانوروں کو خصی کرنے کے بارے میں جن حضرات نے اس کو مکروہ قرار دیا ہے

(٣٣٢٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ خِصَاءِ الْخَيْلِ وَالْبَهَائِمِ ، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِيهِ نَمَاءُ الْخَلْقِ. (احمد ٢٤)

(۳۳۲۴۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑے اور دوسرے جانوروں کو خصی کرنے سے منع فرمایا۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان میں مخلوق کی بڑھوتری ہے۔

(۳۳۲٤٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ يَنْهَى عَنْ خِصَاءِ الْخَيْلِ.

(۳۳۲۴۵) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے خط لکھ کر گھوڑے کو خصی کرنے سے منع کیا۔

(۳۳۲٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ الْبَجَلِيِّ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ أَنْ لاَ يُخْصَى فَرَسٌ ، وَلاَ يَجْرِى من أَكْثَرَ مِنْ مِئَتَيْنِ.

(۳۳۲۴۶) حضرت ابراہیم بن مہاجر البجلی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے خط لکھا: کہ گھوڑوں کو خصی مت کیا جائے اور ان کو دوسو سے زیادہ نہ دوڑایا جائے۔

(۳۳۲٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، قَالَ :كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إلَى أَهْلِ مِصْرَ يَنْهَاهُمْ عَنْ خِصَاءِ الْخَيْلِ ، وَأَنْ يُجْرِى الصِّبْيَانُ الْخَيْلَ.

(۳۳۲۴۷) حضرت یزید بن ابی حبیب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ نے خط لکھ کر مصر والوں کو منع کیا کہ وہ گھوڑے کو خصی نہ کریں۔ اور بچوں کو گھوڑوں پر نہ دوڑائیں۔

(۳۳۲٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيّ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ : ﴿وَلآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللهِ﴾ قَالَ :الْخِصَاءُ.

(۳۳۲۴۸) حضرت ربیع بن انس ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس ؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس آیت: ﴿وَلآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللهِ﴾ میں خصی کرنا مراد ہے۔

(۳۳۲٤٩) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ :الْخِصَاءُ.

(۳۳۲۴۹) حضرت اسماعیل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو صالح ؒ نے بھی یہی ارشاد فرمایا: کہ خصی کرنا مراد ہے۔

(۳۳۲٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو مَكِين ، عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّهُ كَرِهَ خِصَاءَ الدَّوَابِّ.

(۳۳۲۵۰) حضرت ابو مکین ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ ؒ جانوروں کے خصی کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۳۳۲٥١) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَطَاوُسٍ ، وَمُجَاهِدٍ ، وَالْحَسَنِ ، وَشَهْرٍ أَنَّهُمْ كَرِهُوا الْخِصَاءَ.

(۳۳۲۵۱) حضرت لیث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء، حضرت طاؤس، حضرت مجاہد ؒ، حضرت حسن اور حضرت شہر ؒ یہ سب حضرات خصی کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۳۳۲٥٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ نَهَى عَنِ الْخِصَاءِ ، وَقَالَ : النَّمَاءُ مَعَ الذَّكَرِ.

(۳۳۲۵۲) حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے جانوروں کو خصی کرنے سے منع فرمایا: اور ارشاد فرمایا: کہ نسل میں اضافہ تو آلہ تناسل کے ساتھ ہوتا ہے۔

(۳۳۲۵۳) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : خِصَاءُ الْبَهَائِمِ مُثْلَةٌ ، ثُمَّ تَلاَ : ﴿وَلآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللهِ﴾.

(۳۳۲۵۳) حضرت مطرف رحمہ اللہ ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جانوروں کو خصی کرنا تو مثلہ ہے۔ اور پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَلآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللهِ﴾

(۸) مَنْ رَخَّصَ فِي خِصَاءِ الدَّوَابِّ

جن لوگوں نے جانوروں کو خصی کرنے میں رخصت دی

(۳۳۲۵٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّ أَبَاهُ خَصَى بَغْلاً لَهُ.

(۳۳۲۵۴) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ رحمہ اللہ نے اپنے ایک خچر کو خصی کروایا۔

(۳۳۲۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً ، عَنْ خِصَاءِ الْخَيْلِ ، قَالَ : مَا خِيفَ عَضَاضُهُ وَسُوءُ خُلُقِهِ فَلاَ بَأْسَ بِهِ.

(۳۳۲۵۵) حضرت مالک بن مغول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے گھوڑے کو خصی کرنے کے متعلق پوچھا: آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کے کاٹنے اور مارنے کا خوف نہ ہو تو کوئی حرج کی بات نہیں۔

(۳۳۲۵٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَشِيرٍ الْمَدَائِنِيِّ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِخِصَاءِ الدَّوَابِّ.

(۳۳۲۵۶) حضرت عبدالملک بن ابی بشیر المدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جانوروں کو خصی کرنے میں کوئی حرج کی بات نہیں۔

(۳۳۲۵۷) حَدَّثَنَا بَعْضُ الْبَصْرِيِّينَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِخِصَاءِ الْخَيْلِ ، لَوْ تَرَكْتَ الْفُحُولَ لأَكَلَ بَعْضُهَا بَعْضًا.

(۳۳۲۵۷) حضرت ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: گھوڑے کو خصی کرنے میں کوئی حرج نہیں اگر طاقتور نر کو چھوڑ دیا جائے تو ان میں سے بعض بعض کو کھا جائیں۔

(۹) ما قالوا فِي الأجراسِ لِلدَّوابِّ

جن لوگوں نے جانوروں کے لیے گھنٹی بجانے کے بارے میں یوں کہا

(۳۳۲۵۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي الْجَرَّاحِ ، عَنْ

أُمِّ حَبِيبَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :لاَ تَصْحَبُ الْمَلاَئِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا جَرَسٌ.

(احمد ۳۲۶- دارمی ۲۶۷۵)

(۳۳۲۵۸) حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ملائکہ اس جماعت کی صحبت اختیار نہیں کرتے جن کے پاس گھنٹی ہو۔

(۳۳۲۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَصْحَبُ الْمَلاَئِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا جَرَسٌ ، وَلاَ كَلْبٌ.

(احمد ۲۶۲- مسلم ۱۶۷۲)

(۳۳۲۵۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ملائکہ اس شخص کی صحبت اختیار نہیں کرتے جس کے پاس گھنٹی ہو اور نہ اس شخص کی جس کے پاس کتا ہو۔

(۳۳۲۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : الْمَلاَئِكَةُ لاَ تَصْحَبُ رُفْقَةً فِيهَا جُلْجُلٌ. (طبرانی ۲۳)

(۳۳۲۶۰) حضرت ثابت حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام فرماتے ہیں کہ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: ملائکہ اس کی صحبت اختیار نہیں کرتے جس کے پاس گھنگرو ہوں۔

(۳۳۲۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الأَصَمِّ ، قَالَ :كَانَتْ عَائِشَةُ تَكْرَهُ صَوْتَ الْجَرَسِ.

(۳۳۲۶۱) حضرت یزید بن الاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا گھنٹی کی آواز کو ناپسند کرتی تھیں۔

(۳۳۲۶۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :أَتَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمَن بْنَ أَبِي لَيْلَى بِتِبْرٍ ، فَقَالَ :هَلْ عَسَيْتَ أَنْ تَجْعَلَهَا أَجْرَاسًا فَإِنَّهَا تُكْرَهُ.

(۳۳۲۶۲) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ کے پاس سونے کا بغیر ڈھلا ہوا ڈلا لے کر آیا تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: شاید کہ تو اس کی گھنٹیاں بنائے گا بے شک یہ تو مکروہ ہے۔

(۳۳۲۶۳) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : لِكُلِّ جَرَسٍ تَبَعٌ مِنَ الْجِنِّ.

(۳۳۲۶۳) حضرت عاصم بن ابی النجود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ہر گھنٹی شیطان کے چیلوں میں سے ہے۔

(۳۳۲۶٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :

الْمَلاَئِكَةُ لاَ تَصْحَبُ رُفْقَةً فِيهَا جَرَسٌ.

(۳۳۲۶۴) حضرت زرارۃ بن اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ملائکہ اس شخص کی صحبت اختیار نہیں کرتے جس کے پاس گھنٹی ہو۔

(۳۳۲٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرٍ الأَسْلَمِيُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ مَكْحُولاً يَقُولُ : إنَّ الْمَلاَئِكَةَ تَمْسَحُ دَوَابَّ الْغُزَاةِ إلاَّ دَابَّةً عَلَيْهَا جَرَسٌ.

(۳۳۲۶۵) حضرت عبد اللہ بن عامر الاسلمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بے شک ملائکہ مجاہدین کے جانوروں کو صاف کرتے ہیں سوائے اس کے گھوڑے کو جس پر گھنٹی ہو۔

(۳۳۲٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ثَوْرٌ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ، قَالَ : مَرُّوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَاقَةٍ فِي عُنُقِهَا جَرَسٌ ، قَالَ : هَذِهِ مَطِيَّةُ شَيْطَان.

(۳۳۲۶۶) حضرت خالد بن معدان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ ایک اونٹنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے لے کر گزرے جس کی گردن میں گھنٹی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ شیطان کی سواری ہے۔

(۱۰) ما رخّص فِيهِ مِن لِباسِ الحرِير

جن جگہوں میں ریشم کے لباس کی رخصت دی گئی

(۳۳۲٦٧) حَدَّثَنَا رَيْحَانُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مَرْزُوقِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قَالَ أَبُو فَرْقَدٍ : رَأَيْت عَلَى تَجَافِيفِ أَبِي مُوسَى الديباج والْحَرِيرَ.

(۳۳۲۶۷) حضرت مرزوق بن عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو فرقد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں نے حضرت ابو موسیٰ کی زرہوں پر دیباج اور ریشم دیکھا۔

(۳۳۲٦٨) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : كَانَ أَبِي لَهُ يَلْمَقُ مِنْ دِيبَاجٍ يَلْبَسُهُ فِي الْحَرْبِ.

(۳۳۲۶۸) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت میرے والد حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ کے پاس ریشم کا ایک بھراؤ دار چوغہ تھا جسے وہ جنگ میں پہنتے تھے۔

(۳۳۲٦٩) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ إذَا كَانَ جُبَّةً ، أَوْ سِلاَحًا.

(۳۳۲۶۹) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کوئی حرج کی بات نہیں جبکہ وہ جبہ یا ہتھیار ہو۔

(۳۳۲٧٠) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِلُبْسِ الْحَرِيرِ فِي الْحَرْبِ.

(۳۳۲۷۰) حضرت حجاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا: جنگ میں ریشم پہننے میں کوئی حرج نہیں۔

(۳۳۲۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ ثَعْلَبَةَ الْعَبْدِيُّ ، عَنْ عِلْبَاءَ بْنِ أَحْمَرَ الْيَشْكُرِيِّ ، أَوِ ابْنِ بُرَيْدَةَ شَكَّ الْمُنْذِرُ ، قَالَ : قَالَ نَاسٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لِعُمَرَ : إِذَا رَأَيْنَا الْعَدُوَّ وَرَأَيْنَاهُمْ قَدْ كَفَّرُوا سِلاَحَهُمْ بِالْحَرِيرِ فَرَأَيْنَا لِذَلِكَ هَيْبَةً ، فَقَالَ عُمَرُ : أَنْتُمْ إِنْ شِئْتُمْ فَكَفِّرُوا عَلَى سِلاَحِكُمْ بِالْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ.

(۳۳۲۷۱) حضرت منذر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علیاء بن احمر الیشکری یا حضرت ابن بریدہ رحمہ اللہ ان دونوں میں سے کسی ایک نے ارشادفرمایا: کہ مہاجرین میں سے چندلوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: جب ہم نے دشمن کو دیکھا تو ہم نے ان کو اس حال میں دیکھا کہ انہوں نے اپنے ہتھیار ریشم میں چھپائے ہوئے تھے۔ تو ہم یہ دیکھ کر گھبرا گئے؟ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: اگر تم لوگ چاہو تو تم بھی اپنے ہتھیاروں کو ریشم اور دیباج سے چھپالو۔

(۳۳۲۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُحَمَّدًا ، عَنْ لُبْسِ الدِّيبَاجِ فِي الْحَرْبِ ، فَقَالَ : مِنْ أَيْنَ كَانُوا يَجِدُونَ الدِّيبَاجَ.

(۳۳۲۷۲) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد رحمہ اللہ سے جنگ میں ریشم پہننے کے بارے میں سوال کیا؟ تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ لوگ کہاں ریشم پاتے تھے؟

(۱۱) من کرهه في الحرب

جنہوں نے جنگ میں بھی ریشم کو مکروہ قرار دیا

(۳۳۲۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو مَكِينِ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ لُبْسَ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ فِي الْحَرْبِ ، وَقَالَ : أَرْجَى مَا يَكُونُ لِلشَّهَادَةِ يَلْبَسُهُ.

(۳۳۲۷۳) حضرت ابومکین بن ابان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رحمہ اللہ جنگ میں ریشم اور دیباج پہننے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ اور فرماتے تھے: جو شخص شہادت کی امید رکھتا ہو کیا وہ یہ پہنے گا؟!۔

(۳۳۲۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَرِهَ لُبْسَ الْحَرِيرِ فِي الْحَرْبِ.

(۳۳۲۷۴) حضرت یونس بن عبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ جنگ میں ریشم پہننے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۳۳۲۷٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ ، قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى ابْنِ مُحَيْرِيزٍ أَسْأَلُهُ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالْيَلاَمِقِ فِي دَارِ الْحَرْبِ ؟ قَالَ : فَكَتَبَ : أَنْ كُنْ أَشَدَّ مَا كُنْتَ كَرَاهَةً لِمَا يُكْرَهُ عِنْدَ الْقِتَالِ حِينَ تَعْرِضُ نَفْسَكَ لِلشَّهَادَةِ.

(۳۳۲۷۵) حضرت ولید بن ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن محیریز رحمہ اللہ کو خط لکھ کر پوچھا: کیا دار الحرب میں ریشم اور لمبے کوٹ پہن سکتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے اس خط کا جواب لکھا: جب تم نے خود کو شہادت کے لیے پیش کر دیا تو تم اس چیز کو زیادہ

ناپسند کرو جو قتال کے وقت بھی مکروہ ہے۔

(۳۳۲۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ أَنَّهُ كَرِهَ لُبْسَهُ فِي الْحَرْبِ.

(۳۳۲۷٦) حضرت ولید بن ھشام ولیٹھیا فرماتے ہیں کہ حضرت ابن محیریز ولیٹھیا جنگ میں بھی ریشم پہننے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۳۳۲۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ : شَهِدْنَا الْيَرْمُوكَ ، قَالَ : فَاسْتَقْبَلَنَا عُمَرُ وَعَلَيْنَا الدِّيبَاجُ والحرير ، فَأَمَرَ فَرُمِينَا بِالْحِجَارَةِ.

(۳۳۲۷۷) حضرت سوید بن غفلہ ولیٹھیا فرماتے ہیں کہ ہم لوگ جنگ یرموک میں حاضر ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمارا استقبال کیا اس حال میں کہ ہم نے دیباج اور ریشم پہنا ہوا تھا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ کے حکم سے ہمیں پتھر مارے گئے۔

(۱۲) ما قالوا فِيمن استعان بِالسِّلاحِ مِن الغنِيمةِ

اس شخص کے بارے میں جو غنیمت کے اسلحہ سے مدد لیں بعض لوگوں نے یوں کہا

(۳۳۲۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنِ أبى الأَشْهَبِ ، قَالَ : قلْت لِلْحَسَنِ : يَا أَبَا سَعِيدٍ : الرَّجُلُ يَكُونُ عَارِيًّا يَلْبَسُ الثَّوْبَ ، أَوْ يَكُونُ أَعْزَلَ يَلْبَسُ مِنَ السِّلاَحِ ، قَالَ : يَفْعَلُ ، فَإِذَا حَضَرَ الْقَسْمُ فَلْيُحْضِرْهُ.

(۳۳۲۷۸) حضرت ابوالاشھب ولیٹھیا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن ولیٹھیا سے پوچھا: اے ابوسعید! جو آدمی کپڑوں سے ننگا ہو کیا وہ غنیمت کے کپڑے پہن سکتا ہے؟ یا وہ نہتا ہو تو اسلحہ لے سکتا ہے؟ آپ ولیٹھیا نے فرمایا: وہ ایسا کر لے اور پھر جب مال غنیمت تقسیم ہونے لگے۔ تو وہ چیز حاضر کر دے۔

(۳۳۲۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ سَمِعْت سُفْيَانَ يَقُولُ : إِذَا أَصَابَ الْمُسْلِمُونَ السِّلاَحَ وَالدَّوَابَّ فَأَرَادُوا أَنْ يَسْتَعِينُوا بِهِ وَاحْتَاجُوا فَلاَ بَأْسَ بِهِ وَلو لَمْ يَسْتَأْذِنُوا الإِمَامَ.

(۳۳۲۷۹) حضرت وکیع ولیٹھیا فرماتے ہیں کہ حضرت سفیان ولیٹھیا کو یوں فرماتے ہوئے سنا: جب مسلمان اسلحہ اور جانور پائیں غنیمت کے مال سے۔ اور وہ ان سے مدد حاصل کرنا چاہیں اور وہ اس کے محتاج بھی ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں اگرچہ انہوں نے امیر سے اجازت نہ لی ہو۔

(۳۳۲۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا أُبَيٌّ وَإِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : انْتَهَيْت إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَوْمَ بَدْرٍ وَقَدْ ضُرِبَتْ رِجْلُهُ وَهُوَ صَرِيعٌ وَهُوَ يَذُبُّ النَّاسَ عَنْهُ بِسَيْفِهِ ، فَقُلْتُ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِى أَخْزَاكَ يَا عَدُوَّ اللهِ ، فَقَالَ : هَلْ هُوَ إِلاَّ رَجُلٌ قَتَلَهُ قَوْمُهُ ، فَجَعَلْتُ أَتَنَاوَلُهُ بِسَيْفٍ لِي غَيْرِ طَائِلٍ ، فَأصبت يَدَهُ فَنَدَرَ سَيْفُهُ فَأَخَذْته فَضَرَبْته بِهِ حَتَّى بَرَدَ.

(۳۳۲۸۰) حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں غزوہ بدر کے دن ابوجہل ملعون کے پاس پہنچا اس حال میں کہ اس کی ٹانگ کٹی ہوئی تھی اور وہ نیم مردہ تھا۔ اور وہ خود کو لوگوں سے بچار ہا تھا اپنی تلوار کے ذریعے۔ پس میں نے کہا: سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے تجھے ذلیل ورسوا کیا اے اللہ کے دشمن۔ وہ کہنے لگا: کوئی آدمی نہیں ہے مگر یہ کہ اس کی قوم نے اس کو مار ڈالا۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اپنی چھوٹی سی تلوار کے ذریعہ اس کو ٹٹولنا شروع کیا تو میں نے اس کے ہاتھ کو ہلایا اور اس کی تلوار گر گئی۔ میں نے اس کی تلوار کو پکڑ لیا۔ اور اس کو مار دیا۔ یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا۔

(۱۳) ما قالوا فِي الجبنِ والشّجاعةِ

بعض لوگوں نے بزدلی اورشجاعت کے بارے میں یوں کہا

(۳۳۲۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّب ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :لَقَدْ رَأَيْتُنَا يَوْمَ بَدْرٍ وَنَحْنُ نَلُوذُ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَقْرَبُنَا إِلَى الْعَدُوِّ ، وَكَانَ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ بَأْسًا. (احمد ۱۲۶۔ ابو یعلی ۲۹۷)

(۳۳۲۸۱) حضرت حارثہ بن مضرب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ جنگ بدر کے دن میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے حفاظت حاصل کر رہے ہیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں میں سب سے زیادہ دشمن کے قریب ہیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دن سب سے زیادہ سخت جنگجو تھے۔

(۳۳۲۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ :كُنَّا إِذَا احْمَرَّ الْبَأْسُ نَتَّقِي بِهِ ، وَإِنَّ الشُّجَاعَ لَلَّذِي يُحَاذِي بِهِ. (مسلم ۱۴۰۱)

(۳۳۲۸۲) حضرت ابواسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب جنگ بہت زیادہ سخت ہو جاتی تو ہم لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے حفاظت حاصل کرتے تھے۔ اور یقیناً بہادر تو وہ ہی شخص ہوتا ہے جو مدمقابل ہوتا ہے۔

(۳۳۲۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حَسَّانِ بْنِ فَائِدٍ الْعَبْسِيِّ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ : الشَّجَاعَةُ وَالْجُبْنُ غَرَائِزُ فِي الرِّجَالِ ، فَيُقَاتِلُ الشُّجَاعُ عَمَّنْ يَعْرِفُ وَمَنْ لاَ يَعْرِفُ ، وَيَفِرُّ الْجَبَانُ ، عَنْ أَبِيهِ وَأُمِّهِ.

(۳۳۲۸۳) حضرت حسان بن فائد العبسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بہادری اور بزدلی مردوں میں پائی جانے والی خصلتیں ہیں۔ بہادر شخص تو اس شخص سے لڑتا ہے چاہے وہ اس کو جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔ اور بزدل تو اپنے ماں، باپ سے بھاگتا ہے۔

(۳۳۲۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ وَمِسْعَرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ :

قَالَ عُمَرُ : الشَّجَاعَةُ وَالْجُبْنُ شِيمَةٌ ، أَوْ خُلُقٌ فِي الرِّجَالِ فَيُقَاتِلُ الشُّجَاعُ عَمَّنْ لاَ يُبَالِي أَنْ لاَ يَؤُوبَ إِلَى أَهْلِهِ وَيَفِرُّ الْجَبَانُ ، عَنِ ابن أَبِيهِ وَأُمِّهِ.

(۳۳۲۸۴) حضرت قبیصہ بن جابر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بہادری اور بزدلی مردوں میں پائی جانے والی عادت یا خصلت ہے۔ بہادر تو اس بات سے بے پروا ہو کر لڑتا ہے کہ وہ اپنے گھر والوں کی طرف لوٹے گا، اور بزدل شخص تو اپنے ماں، باپ کے بیٹے سے بھاگتا ہے۔

(۳۳۲۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَشْعَثُ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْجَعَ النَّاسِ وَأَسْخَى النَّاسِ. (بخاری ۲۸۲۰۔ مسلم ۴۸)

(۳۳۲۸۵) حضرت عبد العزیز بن صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں میں سب سے زیادہ بہادر اور سب سے زیادہ سخی تھے۔

(۳۳۲۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَدِيدَ الْبَطْشِ. (ابن سعد ۴۱۹)

(۳۳۲۸٦) حضرت ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ طاقتور شخص تھے۔

(۳۳۲۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ : لَقَدِ انْقَطَعَ فِي يَدِي يَوْمَ مُؤْتَةَ تِسْعَةُ أَسْيَافٍ وَصَبَرَتْ صَفِيحَةٌ يَمَانِيَّةٌ.

(۳۳۲۸۷) حضرت قیس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ غزوہ موتہ کے دن میرے ہاتھ سے نو تلواریں ٹوٹیں آخر کار میں نے ایک یمنی چوڑی تلوار پر صبر کیا۔

(۳۳۲۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هَاشِمِ بن هَاشِمٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ : كَانَ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ أَشَدَّ الْمُسْلِمِينَ بَأْسًا يَوْمَ أُحُدٍ.

(۳۳۲۸۸) حضرت ھاشم بن ھاشم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ: حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ غزوہ احد کے دن مسلمانوں میں سب سے زیادہ سخت جنگجو تھے۔

(١٤) ما قالوا فِي الخيلِ ترسل فيجلب عليها

بعض لوگوں نے یوں کہا اس گھوڑے کے بارے میں جس کو چھوڑ دیا جائے اور اس کو دوڑانے کے لیے آوازیں لگائی جائیں

(۳۳۲۸۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ :

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَا جَلَبَ ، وَلَا جَنَبَ.

(۳۳۲۸۹) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑے کو دوڑانے کے لیے شور مچانا درست نہیں اور گھوڑ دوڑ کے دوران اپنے پہلو میں گھوڑا رکھنا کہ جب یہ سست پڑ جائے تو دوسرے پر سوار ہو جائے یہ بھی درست نہیں ہے۔

(۳۳۲۹۰) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

(۳۳۲۹۰) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے ماقبل حدیث موقوفاً اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۳۳۲۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْعَبْسِيُّ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَا جَلَبَ ، وَلَا جَنَبَ فِي الإِسْلَامِ.

(۳۳۲۹۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام میں نہ تو گھوڑے کو دوڑانے کے لے شور مچانا درست ہے۔ اور گھوڑ دوڑ کے دوران اپنے پہلو میں دوسرا گھوڑا رکھنا تا کہ پہلے گھوڑے کے سست ہونے کی صورت میں دوسرے پر سوار ہو جائے یہ بھی درست نہیں ہے۔

(۳۳۲۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَا جَلَبَ ، وَلَا جَنَبَ. (ابو داؤد ۱۵۸۷۔ احمد ۱۸۰)

(۳۳۲۹۲) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑے کو دوڑانے کے لیے شور مچانا درست نہیں ہے اور گھوڑ دوڑ کے دوران اپنے پہلو میں دوسرا گھوڑا رکھنا تا کہ پہلے گھوڑے کے سست ہونے کی صورت میں دوسرے پر سوار ہو جائے یہ بھی درست نہیں ہے۔

(۱۵) ما قالوا فِي الجبنِ وما يذكر فِيهِ

بزدلی کے بارے میں لوگوں کی آراء اور اس کے بارے میں چند روایات کا بیان

(۳۳۲۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا همام ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لِلْجَبَانِ أَجْرَانِ.

(۳۳۲۹۳) حضرت ابو عمران الجونی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بزدل کے لیے دو اجر ہیں۔

(۳۳۲۹٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ قَالَ :قَالَتْ عَائِشَةَ :إِذَا أَحَسَّ أَحَدُكُمْ مِنْ نَفْسِهِ جُبْنًا ؛ فَلَا يَغْزُوَنَّ.

(۳۳۲۹۴) حضرت عبد الکریم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک اپنے دل میں

بزدلی محسوس کرے تو اس کو چاہیئے کہ وہ جہاد میں شریک مت ہو۔

(۳۳۲۹۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ فَضَالَةَ ، قَالَ : قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : لاَ نَامَتْ عُيُونُ الْجُبَنَاءِ.

(۳۳۲۹۵) حضرت فضیل بن فضالہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بزدلوں کی آنکھیں نہیں سوتیں۔

(۱۶) ما قالوا فِي سبيِ الجاهِلِيّةِ والقرابةِ

بعض لوگوں نے زمانہ جاہلیت کے قید اور قریبی رشتہ داروں کے بارے میں یوں کہا

(۳۳۲۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبْيِ الْجَاهِلِيَّةِ فِي الْغُلاَمِ ثَمَانِيًا مِنَ الإِبِلِ ، وَفِي الْمَرْأَةِ عَشْرًا مِنَ الإِبِلِ ، أَوْ غُرَّةَ عَبْدٍ ، أَوْ أَمَةٍ.

(۳۳۲۹۶) حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانہ جاہلیت کے قیدیوں کے بارے میں فیصلہ فرمایا: بچہ کے بارے میں آٹھ اونٹوں کا اور عورت کے بارے میں دس اونٹوں کا یا ایک غرہ کا، غرہ سے مراد غلام یا باندی ہے۔

(۳۳۲۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لَيْسَ عَلَى عَرَبِيٍّ مِلْكٌ ، وَلَسْنَا بِنَازِعِي مِنْ أَحَدٍ شيئا أَسْلَمَ عَلَيْهِ ، وَلَكِنَّا نُقَوِّمُهُمْ للملة : خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ.

(۳۳۲۹۷) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: عربی پر کسی کو بھی ملکیت حاصل نہیں۔ اور ہم اس کو مجبور نہیں کریں گے ذرا سا بھی کہ وہ اسلام قبول کرے۔ لیکن ہم اس کو مسلمان کے حق میں حصہ مقرر کردیں گے۔ کہ پانچ پانچ اونٹ دیے جائیں۔

(۳۳۲۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ صَدَقَةَ ، عَنْ رَبَاحِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ يَقْضِي فِيمَا سَبَتِ الْعَرَبُ بَعْضُهَا على بَعْضٍ قَبْلَ الإِسْلاَمِ وَقَبْلَ أَنْ يُبْعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَنْ عَرَفَ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ مَمْلُوكًا مِنْ حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَفِدَاءُ الْعَبْدِ بِالْعَبْدَيْنِ وَالأَمَةِ بِالأَمَتَيْنِ.

(۳۳۲۹۸) حضرت رباح بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرب کے ان قیدیوں کے بارے میں فیصلہ فرمایا جنہوں نے اسلام سے پہلے یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے ایک دوسرے کو قیدی بنالیا تھا۔ کہ جو شخص بھی اپنے اہل خانہ میں سے کسی کو جانتا ہو کہ وہ عرب کے قبیلوں میں سے فلاں قبیلہ میں غلام ہے۔ تو اس کا فدیہ ایک غلام کے بدلے دو غلام ہوگا۔ اور ایک باندی کے بدلے دو باندیاں ہوں گی۔

(۱۷) ما قالوا فِي وضعِ الجزيةِ والقِتالِ عليها

جن لوگوں نے کہا کہ جزیہ نہ دینے کی صورت میں ان کے خلاف قتال ہوگا

(۳۳۲۹۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، قَالَ : لَمَّا غَزَا سَلْمَانُ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ فَارِسَ ، قَالَ : كُفُّوا حَتَّى أَدْعُوَهُمْ كَمَا كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُمْ ، فَأَتَاهُمْ ، فَقَالَ : إِنِّي رَجُلٌ مِنكُمْ وقَدْ تَدْرُونَ مَنْزِلِي مِنْ هَؤُلاَءِ الْقَوْمِ ، وَإِنَّا نَدْعُوكُمْ إِلَى الإِسْلاَمِ، فَإِنْ أَسْلَمْتُمْ فَلَكُمْ مِثْلُ مَا لَنَا ، وَعَلَيْكُمْ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْنَا ، وَإِنْ أَبَيْتُمْ فَأَعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَأَنْتُمْ صَاغِرُونَ ، وَإِنْ أَبَيْتُمْ قَاتَلْنَاكُمْ فَأَبَوْا عَلَيْهِ ، فَقَالَ لِلنَّاسِ :انْهَدُوا إِلَيْهِمْ. (احمد ۴۴۰)

(۳۳۲۹۹) حضرت ابوالبختری ؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سلمان ؓ اہل فارس سے جنگ میں شریک ہوئے تو فرمایا: رکو یہاں تک کہ میں ان کو دعوت دوں جیسا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا کہ آپ ﷺ نے کفار کو دعوت دی۔ پس آپ ؓ ان کے پاس آئے اور فرمایا: یقیناً میں تمہارے میں سے ہی ایک آدمی ہوں۔ اور تحقیق تم نے ان لوگوں میں میرے مرتبہ کو جان لیا ہے۔ اور میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ اگر تم نے اسلام قبول کر لیا تو تمہیں بھی وہی ملے گا جو ہمارے لیے ہیں۔ اور تم پر بھی وہی کام لازم ہوں گے جو ہم پر لازم ہیں۔ اور اگر تم انکار کرتے ہو تو تم جزیہ ادا کرو ہاتھ سے اور چھوٹے بن کر رہو اور اگر تم اس کا بھی انکار کرو گے تو ہم تم سے قتال کریں گے۔ پس ان لوگوں نے سب باتوں کا انکار کر دیا۔ تو آپ ؓ نے لوگوں سے کہا: دشمن کے سامنے ڈٹ جاؤ اور لڑائی شروع کر دو۔

(۳۳۳۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى سَرِيَّةٍ ، أَوْ جَيْشٍ أَوْصَاهُ فَقَالَ :إذَا لَقِيتَ عَدُوَّك مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلاَثِ خِصَالٍ ، أَوْ خِلاَلٍ ، فَأَيَّتُهُنَّ مَا أَجَابُوك إِلَيْهَا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ: ادْعُهُمْ إِلَى الإِسْلاَمِ فَإِنْ أَجَابُوك فَكُفَّ عَنْهُمْ وَاقْبَلْ مِنْهُمْ ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ ، وَأَعْلِمْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ أَنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ ، وَأَنَّ عَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ ، وَإِنْ أَبَوْا وَاخْتَارُوا دَارَهُمْ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ، وَلاَ يَكُونُ لَهُمْ فِي الْفَيْءِ وَالْغَنِيمَةِ نَصِيبٌ إلاَّ أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ ، فَإِنْ أَبَوْا فَادْعُهُمْ إِلَى إعْطَاءِ الْجِزْيَةِ ، فَإِنْ أَجَابُوا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ، وَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللهِ وَقَاتِلْهُمْ.

(۳۳۳۰۰) حضرت بریدہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی شخص کو کسی سریہ یا لشکر پر امیر بنا کر بھیجتے تھے تو آپ ﷺ اس کو وصیت فرماتے کہ جب تم اپنے دشمن مشرکین سے ملو۔ تو تم ان کو تین باتوں یا عادتوں میں سے ایک کی طرف دعوت دو۔ پس وہ

لوگ ان میں سے جس بات کو بھی مان لیں تم اس کو قبول کرو اور ان سے لڑائی کرنے سے رک جاؤ۔ سب سے پہلے ان کو اسلام کی طرف بلاؤ۔ اگر وہ قبول کرلیں تو ان سے لڑائی کرنے سے رک جاؤ اور ان کا اسلام قبول کرو۔ پھر ان کو اس بات کی طرف دعوت دو کہ وہ اپنے علاقہ کو چھوڑ کر مہاجرین کے علاقہ میں آجائیں اور ان کو بتلا دو بے شک اگر وہ ایسا کریں گے تو ان کے لیے وہی اجر و ثواب ہوگا جو مہاجرین کے لیے ہے اور ان پر وہی اعمال لازم ہوں گے جو مہاجرین پر لازم ہیں اگر وہ اس بات سے انکار کردیں۔ اور اپنے شہر ہی کا انتخاب کریں تو پھر بھی ان کو بتلا دو کہ وہ لوگ مسلمان دیہاتیوں کی طرح ہوں گے۔ ان پر اللہ کا وہی حکم جاری ہوگا جو مومنین پر جاری ہوتا ہے۔ اور ان کا مال فئی اور مال غنیمت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا مگر یہ کہ وہ لوگ مسلمانوں کے ساتھ مل کر جہاد کریں۔ پس اگر وہ اس بات کا بھی انکار کردیں تو ان کو جزیہ دینے کی طرف بلاؤ۔ اگر وہ مان جائیں تو ان کی طرف سے یہ قبول کرو اور ان سے لڑائی کرنے سے رک جاؤ۔ اور اگر وہ انکار کردیں تو اللہ سے مدد مانگو اور ان سے قتال کرو۔

(۳۳۳۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَاتَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ هَذِهِ الْجَزِيرَةِ مِنَ الْعَرَبِ عَلَى الإِسْلاَمِ وَلَمْ يَقْبَلْ مِنْهُمْ غَيْرَهُ ، وَكَانَ أَفْضَلَ الْجِهَاد ، وَكَانَ بَعْدَهُ جِهَادٌ آخَرُ عَلَى هَذِهِ الطُّغْمَةِ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ : ﴿قَاتِلُوا الَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَلاَ بِالْيَوْمِ الآخِرِ﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ ، قَالَ الْحَسَنُ : مَا سِوَاهُمَا بِدْعَةٌ وَضَلاَلَةٌ.

(۳۳۳۰۱) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جزیرہ عرب کے لوگوں سے اسلام پر جہاد کیا اور اسلام کے علاوہ ان سے کوئی دوسری بات قبول نہیں کی۔ اور یہ افضل ترین جہاد تھا اور اس کے بعد دوسرا جہاد اہل کتاب کے ذلیل ترین لوگوں سے کیا جس کا آیت میں ذکر ہے: ﴿قَاتِلُوا الَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَلاَ بِالْيَوْمِ الآخِرِ﴾ سے آیت کے آخر تک۔ ترجمہ: جنگ کرو ان لوگوں سے جو ایمان نہیں رکھتے اللہ پر اور آخرت کے دن پر، حضرت حسن رحمہ اللہ نے فرمایا: ان دونوں کے سوا جو بھی صورت ہوگی وہ بدعت اور گمراہی ہوگی۔

(۳۳۳۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ : مَنْ صَلَّى صَلاَتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَأَكَلَ ذَبِيحَتَنَا فَذَلِكُمَ الْمُسْلِمُ ، لَهُ ذِمَّةُ اللهِ وَذِمَّةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَمَنْ أَبَى فَعَلَيْهِ الْجِزْيَةُ. (بخاری ۳۹۱)

(۳۳۳۰۲) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن والوں کی طرف خط لکھا: کہ جو شخص ہماری نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کی طرف استقبال کرے، اور ہمارا ذبیحہ کھائے، پس وہ مسلمان ہے۔ اس کے لیے اللہ کا ذمہ ہے اور اس کے لیے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذمہ ہے۔ اور جو ان باتوں کا انکار کرے تو اس پر جزیہ لازم ہے۔

(۳۳۳۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ وَإِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ : بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ وَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ الْجِزْيَةَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا ، أَوْ عِدْلَهُ مَعَافِرَ.

(۳۳۳۰۳) حضرت ابو وائل رحمہ اللہ اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا اور ان کو حکم دیا کہ وہ ہر بالغ سے ایک دینار یا اس کے برابر معافر لیں۔

(۳۳۳۰٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أُمَرَاءِ الْجِزْيَةِ : لاَ تَضَعُوا الْجِزْيَةَ إِلاَّ عَلَى مَنْ جَرَتْ عَلَيْهِ الْمُوسَى ، وَلاَ تَضَعُوا الْجِزْيَةَ عَلَى النِّسَاءِ ، وَلاَ عَلَى الصِّبْيَانِ ، قَالَ : وَكَانَ عُمَرُ يَخْتِمُ أَهْلَ الْجِزْيَةِ فِي أَعْنَاقِهِمْ.

(۳۳۳۰۴) حضرت اسلم رحمہ اللہ جو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جزیہ وصول کرنے والے امیروں کی طرف خط لکھا: تم جزیہ مقرر نہ کرو مگر اس شخص پر جو بالغ ہو اور تم بچوں اور عورتوں پر بھی جزیہ مقرر مت کرو۔ راوی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جزیہ دینے والوں کی گردنوں میں مہر لگاتے تھے۔

(۳۳۳۰٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : يُقَاتَلُ أَهْلُ الأَدْيَانِ عَلَى الإِسْلاَمِ وَيُقَاتَلُ أَهْلُ الْكِتَابِ عَلَى الْجِزْيَةِ.

(۳۳۳۰۵) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بتوں کے پجاریوں سے اسلام کی بنیاد پر قتال کیا جاتا تھا، اور اہل کتاب سے جزیہ کی بنیاد پر قتال کیا جاتا تھا۔

(۳۳۳۰٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن مَسْرُوقٍ ، قَالَ : لَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا ، أَوْ عَدْلَهُ مَعَافِرَ. (ابوداؤد ۳۰۳۳)

(۳۳۳۰۶) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو ان کو حکم دیا کہ وہ ہر بالغ سے ایک دینار یا اس کے برابر معافر لیں۔

(۳۳۳۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ أَنَّ عُمَرَ جَعَلَ عَلَى كُلِّ رَأْسٍ فِي السَّنَةِ أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ ، وَعَطَّلَ النِّسَاءَ وَالصِّبْيَانَ.

(۳۳۳۰۷) حضرت ابو مجلز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہر شخص پر سال میں چوبیس درہم مقرر فرمائے۔ اور عورتوں اور بچوں سے ہٹا دیا۔

(۳۳۳۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى عُمَّالِهِ : لاَ تَضْرِبُوا الْجِزْيَةَ عَلَى النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ ، وَلاَ تَضْرِبُوهَا إِلاَّ عَلَى مَنْ جَرَتْ عَلَيْهِ الْمُوسَى ، وَيَخْتِمُ فِي أَعْنَاقِهِمْ ، وَجَعَلَ جِزْيَتَهُمْ عَلَى رُؤُوسِهِمْ : عَلَى أَهْلِ الْوَرِقِ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا ، وَمَعَ ذَلِكَ أَرْزَاقُ الْمُسْلِمِينَ ، وَعَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَرْبَعَةُ دَنَانِيرَ ، وَعَلَى أَهْلِ الشَّامِ مِنْهُمْ مُدَّيْ حِنْطَةٍ وَثَلاَثَةُ أَقْسَاطِ زَيْتٍ وَعَلَى أَهْلِ مِصْرَ إِرْدَبُّ حِنْطَةٍ وَكِسْوَةٌ وَعَسَلٌ لاَ يَحْفَظُ نَافِعٌ كَمْ ذَلِكَ وَعَلَى أَهْلِ الْعِرَاقِ

خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا حِنْطَةً ، قَالَ :قَالَ عُبَيْدُ اللهِ :وَذَكَرَ كِسْوَةً لاَ أَحْفَظُهَا. (بیهقی ۱۹۵)

(۳۳۳۰۸) حضرت اسلم رحمہ اللہ جو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے تمام گورنروں کو خط لکھا: کہ عورتوں اور بچوں سے جزیہ وصول نہ کرو، اور نہ وصول کرو مگر بالغ شخص سے، اوران کی گردنوں پر مہر لگا دو۔ اور جزیہ ان لوگوں کے پیشہ کے اعتبار سے مقرر کرو۔ چاندی والوں پر چالیس درہم لازم ہیں۔ اوراس کے ساتھ مسلمانوں کی تنخواہیں بھی۔ اور سونے والوں پر چار دینار لازم ہیں۔ اور شام والوں پر دو مد گندم، اور تین قسط دو من زیتون، اور مصر والوں پر چوبیس صاع گندم، کپڑوں کے جوڑے، اور شہد...... حضرت نافع رحمہ اللہ ان کی مقدار محفوظ نہ رکھ سکے کہ مقدار کتنی مقرر فرمائی۔ اور عراق والوں پر پندرہ صاع گندم: راوی کہتے ہیں: حضرت عبید اللہ نے جوڑے بھی ذکر فرمائے اور میں اس کو یاد نہ رکھ سکا۔

(۳۳۳۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ إبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ :مَا يُؤْخَذُ مِنْ أَمْوَالِ أَهْلِ الذِّمَّةِ ، قَالَ :الْعَفْوُ.

(۳۳۳۰۹) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم بن سعد رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ذمیوں سے لیے جانے والے اموال کے متعلق پوچھا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ضرورت سے زائد۔

(۳۳۳۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سِنَانٍ أَبُو سِنَانٍ ، عَنْ عَنْتَرَةَ أَبِي وَكِيعٍ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَأْخُذُ الْعُرُوضَ فِي الْجِزْيَةِ ، مِنْ أَهْلِ الإِبَرِ الإِبَرَ ، وَمِنْ أَهْلِ الْمَسَالِّ الْمَسَالَّ وَمِنْ أَهْلِ الْحِبَالِ الْحِبَالَ.

(۳۳۳۱۰) حضرت عنترہ ابو وکیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جزیہ میں سامان وصول کرتے تھے، کھیتی والوں سے کھیتی، کھجور والوں سے کھجور، اور رسی ساز سے رسی وصول کرتے تھے۔

(۳۳۳۱۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ ، قَالَ :وَضَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يعني فِي الْجِزْيَةِ عَلَى رُؤُوسِ الرِّجَالِ :عَلَى الْغَنِيِّ ثَمَانِيَةً وَأَرْبَعِينَ ، دِرْهَمًا وَعَلَى الْوَسَطِ أَرْبَعَةً وَعِشْرِينَ ، وَعَلَى الْفَقِيرِ اثْنَيْ عَشَرَ دِرْهَمًا.

(۳۳۳۱۱) حضرت ابو عون محمد بن عبید اللہ الثقفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے آدمیوں کی حالت کے اعتبار سے ان پر جزیہ مقرر فرمایا: مالدار پر اڑتالیس درہم، متوسط آدمی پر چوبیس درہم اور فقیر پر بارہ درہم۔

(۳۳۳۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ مَعْقِلٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ :لاَ يُؤْخَذُ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلاَّ صلب الْجِزْيَةِ ، وَلاَ يُؤْخَذُ مِنْ فَارٍّ ، وَلاَ مِنْ مَيِّتٍ ، وَلاَ يُؤْخَذُ أَهْلُ الأَرْضِ بِالْفَارِّ.

(۳۳۳۱۲) حضرت معقل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے اپنے عمال کی طرف خط لکھا۔ اہل کتاب سے صرف اصل جزیہ وصول کیا جائے گا۔ اور راہِ فرار اختیار کرنے والے کی طرف سے اور مردے کی طرف سے کچھ وصول نہیں کیا جائے گا۔ اور زمین والوں کے بھاگنے کی صورت میں کچھ وصول نہیں کیا جائے گا۔

(۱۸) ما قالوا فِي المجوسِ تكون عليهِم جِزيةٌ ؟

جن لوگوں نے کہا: کہ مجوسیوں پر بھی جزیہ لاگو ہے

(۳۳۳۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ :كَتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَجُوسِ هَجَرَ يَعْرِضُ عَلَيْهِمَ الإِسْلاَمَ فَمَنْ أَسْلَمَ قَبِلَ مِنْهُ وَمَنْ أَبَى ضُرِبَتْ عَلَيْهِ الْجِزْيَةُ عَلَى أَنْ لاَ تُؤْكَلَ لَهُمْ ذَبِيحَةٌ ، وَلاَ تُنْكَحَ لَهُمُ امْرَأَةٌ.

(۳۳۳۱۳) حضرت حسن بن محمد بن علی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر کے مجوسیوں کو خط لکھا اور ان پر اسلام پیش کیا جو تو اسلام لے آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اسلام کو قبول کر لیا۔ اور جس نے انکار کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر جزیہ مقرر فرما دیا ان شرائط کے ساتھ کہ ان کا ذبیحہ نہیں کھایا جائے گا اور نہ ہی ان کی عورتوں سے نکاح کیا جائے گا۔

(۳۳۳۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوسِ الْبَحْرَيْنِ. (ابن زنجویه ۱۲۵)

(۳۳۳۱۴) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین کے مجوسیوں سے جزیہ لیا۔

(۳۳۳۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوسِ الْبَحْرَيْنِ ، وَأَخَذَهَا عُمَرُ مِنْ مَجُوسِ أَهْلِ فَارِسَ ، وَأَخَذَهَا عُثْمَان مِنْ مَجُوسِ بَرْبَرَ.

(مالك ۲۷۸۔ بیهقی ۱۹۵)

(۳۳۳۱۵) امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین کے مجوسیوں سے جزیہ لیا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایران کے مجوسیوں سے جزیہ لیا۔ اور حضرت عثمان نے بربر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا۔

(۳۳۳۱٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ بَجَالَةَ ، قَالَ :لَمْ يَكُنْ عُمَرُ يَأْخُذُ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ.

(بخاری ۳۱۵۷۔ ابو داؤد ۳۰۳۸)

(۳۳۳۱۶) حضرت بجالہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیتے تھے یہاں تک کہ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس بات کی گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا۔

(۳۳۳۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :أَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوسِ أَهْلِ هَجَرَ وَمِنْ يَهُودِ الْيَمَنِ وَنَصَارَاهُمْ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا ، وَأَخَذَ عُمَرُ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوسِ السَّوَادِ ، وَأَخَذَ عُثْمَان مِنْ مَجُوسِ مِصْرَ الْبَرْبَرِ الْجِزْيَةَ.

(۳۳۳۱۷) امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا۔ اور یمن کے یہودیوں اور عیسائیوں میں سے ہر بالغ سے ایک دینار جزیہ لیا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سواد کے مجوسیوں سے جزیہ لیا۔ اور حضرت عثمان نے مصر میں بربری مجوسیوں سے جزیہ لیا۔

(۳۳۳۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ عَنْ جِزْيَةِ الْمَجُوسِ ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ عَوْفٍ :سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :سُنُّوا بِهِمْ سُنَّةَ أَهْلِ الْكِتَابِ.

(۳۳۳۱۸) حضرت جعفر کے والد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجوسیوں سے جزیہ لینے کے متعلق سوال کیا: تو حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ان کے ساتھ اہل کتاب والا طریقہ جاری کرو۔

(۳۳۳۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اسْتَشَارَ النَّاسَ فِي الْمَجُوسِ فِي الْجِزْيَةِ ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ عَوْفٍ :سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :سُنُّوا بِهِمْ سُنَّةَ أَهْلِ الْكِتَابِ.

(۳۳۳۱۹) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجوسیوں سے جزیہ لینے کے بارے میں لوگوں سے مشورہ طلب کیا۔ تو حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ ان کے ساتھ اہل کتاب والا طریقہ جاری کرو۔

(۱۹) ما قالوا فِي المجوسِ أيفرّق بينهم وبين المحرّمِ مِنهم

جن لوگوں نے مجوس کے بارے میں یوں کہا کہ ان کے اور ان کے محرم کے درمیان تفریق کردی جائے گی؟

(۳۳۳۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ بَجَالَةَ يُحَدِّثُ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ وَأَبَا الشَّعْثَاءِ ، قَالَ : كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ :فَأَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ أَنِ اقْتُلُوا كُلَّ سَاحِرٍ وَسَاحِرَةٍ ، وَفَرِّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوسِ ، وَانْهَوْهُمْ ، عَنِ الزَّمْزَمَةِ فَقَتَلْنَا ثَلاَثَ سَوَاحِرَ ، وَجَعَلْنَا نُفَرِّقُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَبَيْنَ حَرِيمِهِ فِي كِتَابِ اللهِ.

(۳۳۳۲۰) حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں کہ حضرت بجالہ رحمہ اللہ عمرو بن اوس اور ابو الشعثاء کو بیان فرمارہے تھے کہ میں حضرت جزء بن معاویہ رحمہ اللہ کا کاتب تھا۔ تو ہمارے پاس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا خط آیا کہ تم ہر جادوگر اور جادوگرنی کو قتل کردو۔ اور مجوسیوں میں ہر ذی محرم کے درمیان تفریق کردو، اور ان کو کھانے کے دوران بات کرنے سے روک دو۔ حضرت بجالہ رحمہ اللہ فرماتے

ہیں کہ ہم نے تین جادوگروں کو قتل کیا، اور ہم نے ایک شخص اور اس کی بیوی کے درمیان کتاب اللہ کے مطابق تفریق کر دی۔

(٣٣٣٢١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ قُشَيْرِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ بَجَالَةَ بْنِ عَبْدَةَ الْعَنْبَرِي ، وَكَانَ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَكَانَ عَلَى طَائِفَةِ الأَهْوَازِ فَحَدَّثَ أَنَّ أَبَا مُوسَى وَهُوَ أَمِيرُ الْبَصْرَةِ كَتَبَ إِلَيْنَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ إِلَيْهِ يَأْمُرُهُ بِقَتْلِ الزَّمَازِمَةِ حَتَّى يَتَكَلَّمُوا ، وَأَنْ تُنْزَعَ كُلُّ امْرَأَةٍ مِنْ حَرِيمِهَا ، وَأَنْ يُقْتَلَ كُلُّ سَاحِرٍ ، فَكَتَبَ بِهَذَا أَبُو مُوسَى إِلَى جَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، فَدَعَا الزَّمَازِمَةَ فَتَكَلَّمُوا ، قَالَ : وَكُنَّا إِذَا كَانَتِ الْمَرْأَةُ شَابَّةً نَزَعْنَاهَا مِنْ حَرِيمِهَا وَأَنْكَحْنَاهَا آخَرَ ، وَإِذَا كَانَتْ عَجُوزًا نَهَيْنَا عنها وَزَجَرْنَا عنها.

(۳۳۳۲۱) حضرت بجالہ بن عبدۃ العنبری ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت جزء بن معاویہ ؒ کا کاتب تھا اور آپ ؒ اھواز کے لوگوں پر امیر مقرر تھے۔ اس دوران حضرت ابو موسیٰ ؓ جو کہ بصرہ کے امیر تھے انہوں نے ہماری طرف خط لکھا کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے انہیں خط لکھ کر حکم دیا ہے کہ وہ کھانے کے درمیان منہ بند کر کے آواز نکالنے والے مجوسیوں کو قتل کر دیں یہاں تک کہ وہ کلام کریں۔ اور ہر عورت کو اس کے محرم سے چھین لیا جائے اور ہر جادوگر کو قتل کر دیا جائے۔ تو حضرت ابو موسیٰ ؓ نے یہ خط حضرت جزء بن معاویہ کو بھی لکھ بھیجا۔ تو آپ ؒ نے زمازمہ کو بلایا، پس انہوں نے اس بارے میں بات چیت کی۔ اور راوی کہتے ہیں جب کوئی عورت جوان ہو جاتی تو ہم اس کے محرم سے اس کو چھین لیتے اور کسی دوسرے سے اس کا نکاح کروا دیتے۔ اور اگر عورت بوڑھی ہوتی تو ہم اس کو روک دیتے اور اس پر ڈانٹ ڈپٹ کرتے۔

(٣٣٣٢٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَوْفٍ قَالَ : حَدَّثَنِي عَبَّادٌ ، عَنْ بَجَالَةَ بْنِ عَبْدَةَ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أَبِي مُوسَى أَنَ اعْرِضُوا عَلَى مَنْ قِبَلَكُمْ مِنَ الْمَجُوسِ أَنْ يَدَعُوا نِكَاحَ أُمَّهَاتِهِمْ وَبَنَاتِهِمْ وَأَخَوَاتِهِمْ وَيَأْكُلُوا جَمِيعًا كَيما يَلْحَقُوا بِأَهْلِ الْكِتَابِ وَاقْتُلُوا كُلَّ سَاحِرٍ وَكَاهِنٍ.

(۳۳۳۲۲) حضرت بجالہ ابن عبدہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے حضرت ابو موسیٰ ؓ کو خط لکھا: جو تمہاری طرف مجوسی ہیں ان پر یہ بات پیش کرو کہ وہ اپنی ماؤں، بیٹیوں اور بہنوں سے نکاح چھوڑ دیں۔ اور وہ سب خاموش ہو کر کھائیں اور یہ کہ انہیں اہل کتاب سے ملا دیا جائے۔ اور ہر جادوگر اور جادوگرنی کو قتل کر دو۔

(٢٠) ما قالوا فِي المجوسِيّةِ تسبى وتوطأ

جن لوگوں نے قیدی مجوسیہ عورت سے وطی کرنے کے بارے میں یوں کہا

(٣٣٣٢٣) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُرَّةَ عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي ، أَوْ يَسْبِي الْمَجُوسِيَّةَ ، ثُمَّ يَقَعُ عَلَيْهَا قَبْلَ أَنْ تَعَلَّمَ الإِسْلاَمَ ؟ قَالَ : لاَ يَصْلُحُ ، قَالَ : وَسَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ ،

فَقَالَ :مَا هُوَ بِخَيْرٍ مِنْهَا إِذَا فَعَلَ ذَلِكَ.

(۳۳۳۲۳) حضرت موسیٰ بن ابی عائشہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مرہ ؒ سے ایسے آدمی کے متعلق سوال کیا جس نے کسی مجوسی عورت کو خریدا یا قیدی بنایا ہو پھر وہ اس سے وطی کر لے اسلام کی تعلیم دینے سے پہلے تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا: یہ درست کام نہیں ہے۔ اور راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت سعید بن جبیر ؒ سے پوچھا: تو آپ ؒ نے فرمایا: جب اس نے ایسا کام کیا تو اس نے اس کے ساتھ بھلائی نہیں کی۔

(٣٣٣٢٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُرَّةَ بْنِ شَرَاحِيلَ الْهَمْدَانِيَّ وَسَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ ، عَنِ الأَمَةِ الْمَجُوسِيَّةِ يُصِيبُهَا الرَّجُلُ ، أَيَطَؤُهَا ؟ قَالَ :لاَ يُجَامِعُهَا حَتَّى تُسْلِمَ ، وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ ، إِنْ عَادَ إِلَيْهَا فَهُوَ شَرٌّ مِنْهَا.

(۳۳۳۲۴) حضرت موسیٰ بن ابی عائشہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مرہ بن شراحیل الھمدانی اور حضرت سعید بن جبیر ؒ سے مجوسی باندی کے متعلق سوال کیا کہ آدمی جب اسے پالے تو کیا اس سے وطی کر سکتا ہے؟ حضرت مرہ نے فرمایا: وہ اس سے جماع نہ کرے یہاں تک کہ وہ اسلام لے آئے۔ اور حضرت سعید بن جبیر ؒ نے فرمایا: اگر وہ اس کی طرف دوبارہ لوٹے گا تو یہ اس کے حق میں برائی کی بات ہے۔

(٣٣٣٢٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ بُرْدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، قَالَ:إذَا كَانَتْ وَلِيدَةٌ مَجُوسِيَّةٌ فَإِنَّهُ لاَ يَنْكِحُهَا حَتَّى تُسْلِمَ.

(۳۳۳۲۵) حضرت مکحول ؒ فرماتے ہیں کہ جب لڑکی مجوسیہ ہو تو وہ اس سے نکاح نہ کرے یہاں تک کہ وہ اسلام قبول کر لے۔

(٣٣٣٢٦) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عن الأوزاعي عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَهُ يَقُولُ :لاَ تَقْرَبُ الْمَجُوسِيَّةَ حَتَّى تَقُولَ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، فَإِذَا قَالَتْ ذَلِكَ فَهُوَ مِنْهَا إِسْلاَمٌ.

(۳۳۳۲۶) امام اوزاعی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ؒ نے ارشاد فرمایا: تم مجوسی کے قریب مت جاؤ یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہہ لے۔ پس جب وہ یہ پڑھے تو اس کی جانب سے اسلام سمجھا جائے گا۔

(٣٣٣٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : لاَ يَطَؤُهَا حَتَّى تُسْلِمَ.

(۳۳۳۲۷) حضرت سماک ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن ؒ نے ارشاد فرمایا: اس سے وطی مت کرو یہاں تک کہ وہ اسلام قبول کر لے۔

(٣٣٣٢٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَجُوسِ هَجَرَ يَعْرِضُ عَلَيْهِمَ الإِسْلاَمَ فَمَنْ أَسْلَمَ منهم قَبِلَ مِنْهُ ، وَمَنْ أَبَى ضُرِبَتْ عَلَيْهِ الْجِزْيَةُ غَيْرَ أَنْ لاَ يُؤْكَلَ لَهُمْ ذَبِيحَةٌ ، وَلاَ تُنْكَحَ لهم امْرَأَةٌ.

(۳۳۳۲۸) حضرت حسن بن محمد ویٹیلیز فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ھجر کے مجوسیوں کی طرف خط لکھ کر ان پر اسلام پیش کیا۔ پس ان لوگوں میں سے جو اسلام لے آیا تو اس کے اسلام کو قبول کر لیا گیا۔ اور جس نے انکار کر دیا تو اس پر جزیہ مقرر کر دیا گیا۔ سوائے یہ کہ ان کا ذبیحہ نہیں کھایا جائے گا اور ان کی عورتوں سے نکاح نہیں کیا جائے گا۔

(۳۳۳۲۹) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْمَجُوسِيَّةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ ؟ قَالَ : لاَ يَتَطِيهَا.

(۳۳۳۲۹) حضرت یونس ویٹیلیز فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ویٹیلیز نے اس آدمی کے بارے میں یوں فرمایا: جس کے پاس مجوسیہ باندی ہو۔ اس کو چاہیے کہ وہ اس سے وطی مت کرے۔

(۳۳۳۳۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إذَا سُبِيَتِ الْمَجُوسِيَّاتُ وَعَبَدَةُ الأَوْثَانِ عُرِضَ عَلَيْهِنَّ الإِسْلاَمُ وَجُبِرْنَ عَلَيْهِ ، فَإِنْ أَسْلَمْنَ وُطِئْنَ وَاسْتُخْدِمْنَ ، وَإِنْ أَبَيْنَ أَنْ يُسْلِمْنَ اسْتُخْدِمْنَ وَلَمْ يُوطَأْنَ.

(۳۳۳۳۰) حضرت حماد ویٹیلیز فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ویٹیلیز نے ارشاد فرمایا: جب مجوسیہ عورتوں یا بت پرست عورتوں کو قید کر لیا جائے تو ان پر اسلام پیش کیا جائے گا اور ان کو اسلام قبول کرنے پر مجبور کیا جائے گا پس اگر وہ اسلام لے آئیں تو ان سے وطی کی جائے گی اور ان سے خدمت کروائی جائے گی۔ اور اگر وہ اسلام لانے سے انکار کر دیں تو ان سے خدمت تو لی جائے گی لیکن ان سے وطی نہیں کی جائے گی۔

(۳۳۳۳۱) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ مُثَنًّى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ الْجَارِيَةَ الْمَجُوسِيَّةَ فَيَتَسَرَّاهَا.

(۳۳۳۳۱) حضرت عمرو بن شعیب ویٹیلیز فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیب ویٹیلیز نے ارشاد فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی مجوسیہ باندی خریدے اور اس سے جماع کرے۔

(۲۱) ما قالوا فِي اليهودِيّاتِ والنّصرانِيّات إذا سُبِين

جن لوگوں نے یوں کہا: یہودی اور نصرانی عورتوں کو جب قیدی بنا لیا جائے

(۳۳۳۳۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إذَا سُبِيَتِ الْيَهُودِيَّاتُ وَالنَّصْرَانِيَّات عُرِضَ عَلَيْهِنَّ الإِسْلاَمُ وَأُجْبِرْنَ عَلَيْهِ ، فَإِنْ أَسْلَمْنَ ، أَوْ لَمْ يُسْلِمْنَ وُطِئْنَ وَاسْتُخْدِمْنَ.

(۳۳۳۳۲) حضرت حماد ویٹیلیز فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ویٹیلیز نے ارشاد فرمایا: جب یہودی اور نصرانی عورتوں کو قیدی بنا لیا جائے تو ان پر اسلام کو پیش کیا جائے گا۔ پھر اگر وہ اسلام قبول کریں یا نہ کریں۔ ان سے وطی بھی کی جا سکتی ہے اور خدمت بھی لی

جا سکتی ہے۔

(۳۳۳۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إذَا أَصَابَ الرَّجُلُ الْجَارِيَةَ الْمُشْرِكَةَ فَلْيُقْرِرْهَا بِشَهَادَةِ أَنْ لاَ إلَهَ إلاَّ اللَّهُ ، فَإِنْ أَبَتْ أَنْ تُقِرَّ لَمْ يَمْنَعْهُ ذَلِكَ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهَا.

(۳۳۳۳۳) حضرت لیث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مشرکہ باندی پالے۔ اس کو چاہیئے کہ وہ اس سے لا الہ الا اللہ کا اقرار کروائے۔ پس اگر وہ اقرار کرنے سے انکار کردے، تو یہ بات اس کے لیے وطی کرنے سے مانع نہیں ہے۔

(۳۳۳۳٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ فِي الرَّجُلِ إذَا كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ يَهُودِيَّةٌ ، أَوْ نَصْرَانِيَّةٌ فَإِنَّهُ يَتَطِيهَا.

(۳۳۳۳۴) حضرت برد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول ؒ نے اس آدمی کے بارے میں ارشاد فرمایا: کہ جب اس کے پاس یہودی یا نصرانی باندی ہو تو وہ اس سے وطی کرسکتا ہے۔

(۳۳۳۳٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : إذَا كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَلَهُ أَنْ يَغْشَاهَا إنْ شَاءَ وَيُكْرِهَهَا عَلَى الْغُسْلِ.

(۳۳۳۳۵) حضرت معمر ؒ فرماتے ہیں کہ امام زہری ؒ نے ارشاد فرمایا: جب کسی شخص کی باندی کتابیہ ہو تو اسے اختیار ہے کہ وہ اس سے جماع کرے اور وہ اس کو نہانے پر مجبور کرسکتا ہے۔

(۳۳۳۳٦) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : الْيَهُودِيَّةُ وَالنَّصْرَانِيَّةُ يَتَطِيهُمَا.

(۳۳۳۳۶) حضرت یونس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ؒ نے ارشاد فرمایا: یہودی اور نصرانی باندی سے وطی کی جاسکتی ہے۔

(۲۲) من كره وطيء المشركة حتّى تسلم

جس شخص نے مشرکہ باندی سے وطی کرنے کو مکروہ سمجھا یہاں تک کہ وہ اسلام قبول کرلے

(۳۳۳۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يَكْرَهُ أَمَته مُشْرِكَةً.

(۳۳۳۳۷) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ بن قرہ ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ اپنی مشرکہ باندی کو ناپسند کرتے تھے۔

(۳۳۳۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو هِلاَلٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : أَكْرَهُ أَنْ أَطَأَ أمة مُشْرِكَةً حَتَّى تُسْلِمَ.

(۳۳۳۳۸) حضرت معاویہ بن قرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: میں ناپسند کرتا ہوں کہ میں مشرکہ باندی سے وطی کروں یہاں تک کہ وہ اسلام قبول کرلے۔

(۳۳۳۳۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، قَالَ : سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ الرَّجُلِ

يَشْتَرِي الجَارِيَةَ مِنَ السَّبْيِ فَيَقَعُ عَلَيْهَا ؟ قَالَ :لاَ ، حَتَّى يُعَلِّمَهَا الصَّلاَةَ وَالْغُسْلَ مِنَ الْجَنَابَةِ وَحَلْقَ الْعَانَةِ.

(۳۳۳۳۹) حضرت عمرو بن ھرم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید ؓ سے ایسے آدمی کے متعلق پوچھا گیا: جو قیدیوں میں پہلے کوئی باندی خریدے کیا وہ اس سے وطی کر سکتا ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا: نہیں! یہاں تک کہ اس کو نماز سکھائے، اور ناپاکی کا غسل اور زیر ناف بال کاٹنا سکھائے۔

(۳۳۳٤۰) حَدَّثَنَا شَاذَانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مَاعِزٍ ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ قَالَ :إذَا أَصَبْتَ الأَمَةَ الْمُشْرِكَةَ فَلاَ تَأْتِهَا حَتَّى تُسْلِمَ وَتَغْتَسِلَ.

(۳۳۳۴۰) حضرت بکر بن ماعز ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ربیع بن خثیم ؒ نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی مشرکہ باندی کو حاصل کرو۔ تو تم اس کے قریب مت جاؤ یہاں تک کہ وہ اسلام قبول کرلے اور غسل کرلے۔

(۳۳) ما قالوا فِي طعامِ المجوسِ وفواكِههم

جن لوگوں نے مجوسیوں کے کھانے اور پھلوں کے بارے میں یوں کہا

(۳۳۳٤۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ ، فَقَالَتْ :إنَّ لَنَا أظارًا مِنَ الْمَجُوسِ وَإِنَّهُمْ يَكُونُ لَهُمَ الْعِيدُ فَيُهْدُونَ لَنَا ، فَقَالَتْ :أَمَّا مَا ذُبِحَ لِذَلِكَ الْيَوْمِ فَلاَ تَأْكُلُوا ، وَلَكِنْ كُلُوا مِنْ أَشْجَارِهِمْ.

(۳۳۳۴۱) حضرت قابوس کے والد ؒ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ ؓ سے سوال کیا: کہ ہمارے پاس مجوسیوں کی عورتیں ہیں ان کی عید ہوتی ہے تو وہ ہمیں کھانے کی اشیاء ہدیہ کرتی ہیں۔

آپ ؓ نے فرمایا: بہرحال وہ اشیاء جو اس دن ذبح کی جاتی ہیں تم ان کو نہ کھاؤ لیکن تم ان کے درختوں سے کھالیا کرو۔

(۳۳۳٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَكِيمٍ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الأَسْلَمِيِّ ، أَنَّهُ كَانَ لَهُ سُكَّانٌ مَجُوسٌ فَكَانُوا يُهْدُونَ لَهُ فِي النَّيْرُوزِ وَالْمِهْرَجَانِ ، فَيَقُولُ لأَهْلِهِ :مَا كَانَ مِنْ فَاكِهَةٍ فَاقْبَلُوهُ ، وَمَا كَانَ سِوَى ذَلِكَ فَرُدُّوهُ.

(۳۳۳۴۲) حضرت ابو برزہ اسلمی ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے پاس کچھ مجوسی آباد تھے۔ تو یہ لوگ نیروز اور مہرجان والے دن ہمیں ہدیہ بھیجا کرتے تھے۔ تو آپ ؒ اپنے گھر والوں سے فرماتے: جو پھل وغیرہ میں سے ہو اس کو تو قبول کرلیا کرو اور جو چیز اس کے علاوہ ہو اس کو لوٹا دیا کرو۔

(۳۳۳٤۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ ، قَالَ : كُنَّا فِي غَزَاةٍ لَنَا فَلَقِينَا أُنَاسًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَجْهَضْنَاهُمْ عَنْ مَلَّةٍ لَهُمْ ، فَوَقَعْنَا فِيهَا فَجَعَلْنَا نَأْكُلُ مِنْهَا وَكُنَّا نَسْمَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنَّهُ مَنْ أَكَلَ الْخُبْزَ سَمِنَ ، قَالَ :فَلَمَّا أَكَلْنَا تِلْكَ الْخُبْزَةَ جَعَلَ أَحَدُنَا يَنْظُرُ فِي عِطْفَيْهِ هَلْ سَمِنَ.

(۳۳۳۴۳) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو برزہ ؓ نے ارشاد فرمایا: ہم لوگ کسی غزوہ میں شریک تھے۔ ہماری ملاقات مشرکین کے چند لوگوں سے ہوئی۔ تو ہم نے ان کو گرم راکھ پر بنی ہوئی روٹی کھانے سے روک دیا پھر ہم بھی اس میں پڑ گئے اور ہم نے بھی اس کو کھانا شروع کر دیا۔ اور ہم زمانہ جاہلیت میں سنتے تھے۔ جو شخص روٹی کھاتا ہے وہ فربہ ہو جاتا ہے۔ پس جب ہم نے یہ روٹی کھائی تو ہم میں سے ہر ایک اپنے کو یوں دیکھتا تھا کہ کیا وہ فربہ ہو گیا؟

(٣٣٣٤٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ وَإِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ : لَمَّا قَدِمَ الْمُسْلِمُونَ أَصَابُوا مِنْ أَطْعِمَةِ الْمَجُوسِ مِنْ جُبْنِهِمْ وَخُبْزِهِمْ فَأَكَلُوا وَلَمْ يَسْأَلُوا عَنْ شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ.

(۳۳۳۴۴) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو وائل ؒ اور حضرت ابراہیم ؒ دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان آئے اور انہوں نے مجوسیوں کا کھانا پایا، ان کا پنیر اور ان کی روٹیاں وغیرہ پس انہوں نے یہ چیزیں کھالیں اور انہوں نے ان کے بارے میں سوال نہیں کیا۔

(٣٣٣٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِمَّا طَبَخَ الْمَجُوسُ فِي قُدُورِهِمْ، وَلَمْ يَكُنْ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُؤْكَلَ مِنْ طَعَامِهِمْ مِمَّا سِوَى ذَلِكَ سَمْنٌ ، أَوْ جبن ، أَوْ كَامَخٌ ، أَوْ شيراز، أَوْ لَبَنٌ.

(۳۳۳۴۵) حضرت ھشام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ؒ اس کھانے کو ناپسند کرتے تھے جو مجوسیوں کے برتن میں پکایا گیا ہو۔ اور وہ ان کے کھانوں کو تناول فرمانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے سوائے ان چیزوں کے۔ گھی، پنیر، یا شوربہ یا مکھن یا دودھ وغیرہ کو۔

(٣٣٣٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: لاَ بَأْسَ بِخَلِّهِمْ وَكَامَخِهِمْ وَأَلْبَانِهِمْ.

(۳۳۳۴۶) حضرت ھشام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ؒ نے ارشاد فرمایا: کوئی حرج نہیں مجوسیوں کے سرکہ میں اور ان کے شوربے میں اور ان کے دودھ وغیرہ میں۔

(٣٣٣٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: لاَ تَأْكُلْ مِنْ طَعَامِ الْمَجُوسِيِّ إِلاَّ الْفَاكِهَةَ.

(۳۳۳۴۷) حضرت لیث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے ارشاد فرمایا: تم مجوسی کے کھانوں میں سے پھل کے سوا کچھ بھی مت کھاؤ۔

(٣٣٣٤٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ ، قَالاَ : كَانَ الْمُشْرِكُونَ يَجِيئُونَ بِالسَّمْنِ فِي ظُرُوفِهِمْ فَيَشْتَرِيه أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ فَيَأْكُلُونَهُ وَنَحْنُ نَأْكُلُهُ.

(۳۳۳۴۸) حضرت ھشام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ؒ اور حضرت محمد ؒ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: مشرکین اپنے برتنوں میں گھی لایا کرتے تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ اور مسلمان ان کو خرید لیتے تھے۔ پھر وہ بھی کھاتے تھے اور ہم بھی

اس کو کھا لیتے۔

(۳۳۳٤۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : كُنَّا نَأْكُلُ السَّمْنَ ، وَلاَ نَأْكُلُ الْوَدَكَ ، وَلاَ نَسْأَلُ عَنِ الظُّرُوفِ.

(۳۳۳۴۹) حضرت عاصم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعثمان ؒ نے ارشاد فرمایا: ہم لوگ گھی کھاتے تھے اور چربی و چکناہٹ نہیں کھاتے تھے۔ اور نہ ہی ہم برتنوں سے متعلق پوچھتے تھے۔

(۳۳۳۵۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ إبْرَاهِيمَ عَنِ السَّمْنِ الْجَبَلِيِّ ، فَقَالَ : الْعَرَبِيُّ أَحَبُّ إلَيَّ مِنْهُ ، وَإِنِّي لآكُلُ مِنَ الْجَبَلِيِّ.

(۳۳۳۵۰) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم ؒ سے پہاڑی گھی کے متعلق سوال کیا؟ تو آپ ؒ نے فرمایا: عربی مجھے زیادہ پسند ہے البتہ میں کھاتا پہاڑی گھی ہوں۔

(٢٤) ما قالوا فِي آنِيةِ الْمجوسِيِّ والمشرِكِ

جن لوگوں نے مجوسی اور مشرکوں کے برتنوں کے بارے میں یوں کہا

(۳۳۳٥۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ ، قَالَ : قلْت : يَا رَسُولَ اللهِ ، إنَّا نَغْزُو أَرْضَ الْعَدُوِّ فَنَحْتَاجُ إلَى آنِيَتِهِمْ ، فَقَالَ : اسْتَغْنُوا عنها مَا اسْتَطَعْتُمْ ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا وَاشْرَبُوا.

(۳۳۳۵۱) حضرت ابوثعلبہ الخشنی ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم لوگ دشمن کی سرزمین میں جہاد کرتے ہیں۔ پس ہمیں ان کے برتنوں کی ضرورت پڑتی ہے تو ہم کیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی طاقت کے بقدر ان سے بچو۔ اور اگر ان کے علاوہ کوئی اور چیز نہ پاؤ تو ان کو دھولو۔ پھر ان میں کھا پی لیا کرو۔

(۳۳۳٥۲) حَدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : كُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضَ الْمُشْرِكِينَ ، فَلاَ نَمْتَنِعُ أَنْ نَأْكُلَ فِي آنِيَتِهِمْ وَنَشْرَبَ فِي أَسْقِيَتِهِمْ.

(۳۳۳۵۲) حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ مشرکوں کی زمین میں جہاد کرتے تھے اور ہم نہیں رکے ان کے برتنوں میں کھانے سے اور نہ ہی ان کے برتنوں میں پینے سے۔

(۳۳۳٥۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُجَيٍّ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقَى فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِبَاطِيَةٍ فِيهَا خَمْرٌ فَغَسَلَهَا حُذَيْفَةُ ، ثُمَّ شَرِبَ فِيهَا.

(۳۳۳۵۳) حضرت عبداللہ بن نجی الحضرمی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ ؓ نے پانی مانگا۔ تو جاگیردار ایک بڑا شیشہ کا برتن

جس میں شراب تھی لے آیا۔ پس حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس کو دھولیا پھر اس میں پانی پیا۔

(٣٣٣٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُشَيْرٍ أَبِي الْمُهَلِّ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَظْهَرُونَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ فَيَأْكُلُونَ مِنْ أَوْعِيَتِهِمْ وَيَشْرَبُونَ فِي أَسْقِيَتِهِمْ.

(۳۳۳۵۴) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم مشرکین پر غالب آجاتے تھے۔ پھر ان کے برتنوں میں کھاتے تھے۔ اور ان کے برتنوں میں ہی پیتے تھے۔

(٣٣٣٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : كُنَّا نَأْكُلُ مِنْ أَوْعِيَتِهِمْ وَنَشْرَبُ فِي أَسْقِيَتِهِمْ.

(۳۳۳۵۵) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم لوگ ان کے برتنوں میں کھاتے تھے اور ان کے پینے کے برتنوں سے ہی پیتے تھے۔

(٣٣٣٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ آنِيَةَ الْكُفَّارِ ، فَإِنْ لَمْ يَجِدُوا مِنْهَا بُدًّا غَسَلُوهَا وَطَبَخُوا فِيهَا.

(۳۳۳۵۶) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: صحابہ رضی اللہ عنہم کفار کے برتنوں کو استعمال کرنا مکروہ سمجھتے تھے۔ پس اگر وہ ان کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں پاتے تو وہ ان کو دھوتے اور پھر ان میں پکاتے تھے۔

(٣٣٣٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا احْتَجْتُمْ إِلَى قُدُورِ الْمُشْرِكِينَ وَآنِيَتِهِمْ فَاغْسِلُوهَا وَاطْبُخُوا فِيهَا.

(۳۳۳۵۷) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب تم لوگ مشرکین کی ہانڈیوں اور ان کے برتنوں کے محتاج ہو تو ان کو دھولیا کرو پھر ان میں پکایا کرو۔

(٣٣٣٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْوَلِيدِ الشَّنِّيُّ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ ، عَنْ قُدُورِ الْمَجُوسِ ، فَقَالَ : اغْسِلْهَا وَاطْبُخْ فِيهَا.

(۳۳۳۵۸) حضرت عمر بن ولید الشنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے مجوسی کے برتن کے متعلق پوچھا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: تم ان کو دھولو اور ان میں پکالو۔

(٣٣٣٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ قَالَ فِي بُرَمِهِم وصحافهم : اغْسِلْهَا ، وَاطْبُخْ فِيهَا ، وَائْتَدِمْ.

(۳۳۳۵۹) حضرت ربیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ نے ان کی پتھر کی ہانڈیوں اور پلیٹوں کے بارے میں فرمایا: ان کو دھو

لو۔ اوران میں پکالیا کرو اور شوربہ بنالیا کرو۔

(۳۵) ما قالوا فِي طعامِ اليهودِيِّ والنّصرانِيِّ

جن لوگوں نے یہودی اور نصرانی کے کھانے کے بارے میں یوں کہا

(۳۳۳۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ طَعَامِ النَّصَارَى ، فَقَالَ : لاَ يَخْتَلِجَنَّ فِي صَدْرِكَ طَعَامٌ ضَارَعَتْ فِيهِ نَصْرَانِيَّةٌ. (ابن ماجه ۲۸۳۰۔ مسند ۸۵۹)

(۳۳۳۶۰) حضرت هُلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نصاریٰ کے کھانوں کے متعلق سوال کیا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہرگز شک مت ڈالے تیرے دل میں وہ کھانا جس کو تم عیسائیوں کے مشابہ پاؤ۔

(۳۳۳۶۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ لَمْ يَرَ بِطَعَامِهِمْ بَأْسًا.

(۳۳۳۶۱) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ یہود ونصاریٰ کے کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۳۳۳۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَكَنٍ الأَسَدِيِّ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنَّكُمْ نَزَلْتُمْ بَيْنَ فَارِسَ وَالنَّبَطِ ، فَإِذَا اشْتَرَيْتُمْ لَحْمًا ، فَإِنْ كَانَ ذَبِيحَةَ يَهُودِيٍّ ، أَوْ نَصْرَانِيٍّ فَكُلُوهُ ، وَإِنْ ذَبَحَهُ مَجُوسِيٌّ فَلاَ تَأْكُلُوهُ.

(۳۳۳۶۲) حضرت قیس بن سکن الاسدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک تم لوگ ایرانی اور نبطی لوگوں کے درمیان اترتے ہو۔ پس جب تم ان سے گوشت خریدو تو اگر وہ یہودی یا نصرانی کا ذبح شدہ ہو تو اس کو کھالیا کرو۔ اور اگر اس کو کسی مجوسی نے ذبح کیا ہو تو اس کو مت کھایا کرو۔

(۳۳۳۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : ﴿وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ﴾ قَالاَ : الذَّبَائِحُ.

(۳۳۳۶۳) حضرت مجاہد رحمہ اللہ اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: قرآن کی آیت: ترجمہ: اور اہل کتاب کا کھانا تمہارے لیے حلال ہے۔ اس میں اہل کتاب کے ذبح شدہ جانور مراد ہیں۔

(۳۳۳۶٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الضُّرَيْسِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ : سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ ، قُلْتُ : إِنَّا نَغْزُو أَرْضَ أَرْمِينِيَةَ أَرْضَ نَصْرَانِيَّةٍ ، فَمَا تَرَى فِي ذَبَائِحِهِمْ وَطَعَامِهِمْ ؟ قَالَ : كُنَّا إِذَا غَزَوْنَا أَرْضًا سَأَلْنَا عَنْ أَهْلِهَا ، فَإِذَا قَالُوا : يَهُودٌ ، أَوْ نَصَارَى ، أَكَلْنَا مِنْ ذَبَائِحِهِمْ وطعامهم وَطَبَخْنَا فِي آنِيَتِهِمْ.

(۳۳۳۶۴) حضرت عمرو بن ضریس اسدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ سے پوچھا: کہ ہم لوگ آرمینیہ میں جہاد

کرنے جا رہے ہیں جو کہ عیسائیوں کا علاقہ ہے۔ آپ ؒ کی ان کے ذبیحوں اور کھانے کے بارے میں کیا رائے ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا: جب ہم کسی جگہ میں جہاد کرتے تھے تو ہم وہاں کے لوگوں کے متعلق پوچھ لیا کرتے تھے۔ اگر وہ کہتے: ہم یہود ہیں یا عیسائی ہیں۔ تو ہم ان کا ذبیحہ اور کھانا کھا لیتے تھے، اور ہم ان کے برتنوں میں پکا لیتے تھے۔

(٣٦) ما قالوا فِي الكنزِ يوجد فِي أرضِ العدوّ

جن لوگوں نے یوں کہا: اس خزانہ کے بارے میں جو دشمن کی زمین میں پایا گیا ہو

(٣٣٣٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا وُجِدَ الْكَنْزُ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ فَفِيهِ الْخُمُسُ ، وَإِذَا وُجِدَ فِي أَرْضِ الْعَرَبِ فَفِيهِ الزَّكَاةُ.

(۳۳۳۶۵) حضرت عاصم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ؒ نے ارشاد فرمایا: جو خزانہ دشمن کی زمین میں پایا گیا ہو تو اس میں خمس واجب ہوگا۔ اور جو خزانہ ارضِ عرب میں پایا گیا ہو تو اس میں زکوۃ واجب ہوگی۔

(٣٣٣٦٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ عَمَّنْ شَهِدَ الْقَادِسِيَّةَ ، قَالَ : بَيْنَا رَجُلٌ يَغْتَسِلُ إِذَا فَحَصَ لَهُ الْمَاءُ التُّرَابَ عَنْ لَبِنَةٍ مِنْ ذَهَبٍ ، فَأَتَى سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ فَأَخْبَرَهُ ، فَقَالَ : اجْعَلْهَا فِي غَنَائِمِ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۳۳۶۶) حضرت حصین ؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص جو جنگ قادسیہ میں شریک تھے وہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمارے درمیان ایک آدمی تھا اس نے غسل کیا تو اچانک مٹی پر پانی پڑنے کی وجہ سے اسے سونے کی اینٹ ملی تو وہ حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کے پاس آیا اور انہیں اس بارے میں بتلایا۔ آپ ؓ نے ارشاد فرمایا: اس کو مسلمانوں کے مال غنیمت میں ڈال دو۔

(٣٣٣٦٧) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَرْوَانَ ، عَنْ هُزَيْلٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللهِ ، فَقَالَ : إِنِّي وَجَدْت مِئَتَيْ دِرْهَمٍ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنِّي لاَ أَرَى الْمُسْلِمِينَ بلغت أَمْوَالُهُمْ هَذَا ، أُرَاهُ زَكَاةَ مَالٍ عاديٍّ ، فَأَدِّ خُمُسَه فِي بَيْتِ الْمَالِ وَلَكَ مَا بَقِيَ.

(۳۳۳۶۷) حضرت ھُزیل ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: بے شک مجھے دو سو درہم ملے ہیں۔ آپ ؓ نے فرمایا: میرا خیال نہیں ہے کہ مسلمانوں کا مال اس مقدار تک پہنچا ہے۔ میرے خیال میں عام مدفون مال ہے۔ پس تم اس میں سے خمس بیت المال کو ادا کرو۔ اور جو باقی بچے گا وہ تمہارا ہوگا۔

(٣٣٣٦٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ.

(۳۳۳۶۸) حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مدفون خزانہ میں خمس واجب ہے۔

(٣٣٣٦٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ وَزَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ.

(۳۳۳۶۹) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مدفون خزانہ میں خمس واجب ہے۔

(۳۳۳۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيمِ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

(۳۳۳۷۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی نبی کریم ﷺ کا مذکورہ ارشاد منقول ہے۔

(۳۳۳۷۱) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ وَوَكِيعٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ كِلاَهُمَا، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

(۳۳۳۷۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مذکورہ ارشاد اس سند کے ساتھ بھی منقول ہے۔

(۳۳۳۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ غُلاَمًا مِنَ الْعَرَبِ وَجَدَ سَتُّوقَةً فِيهَا عَشَرَةُ آلاَفِ دِرْهَمٍ، فَأَتَى بِهَا عُمَرَ فَأَخَذَ مِنْهَا خُمُسَهَا أَلْفَيْنِ وَأَعْطَاهُ ثَمَانِيَةَ آلاَفٍ.

(۳۳۳۷۲) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عرب کے ایک غلام کو پوستین کا ایک تھیلا ملا جس میں دس ہزار درہم تھے۔ تو وہ اس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں سے خمس یعنی دو ہزار لے لیے اور آٹھ ہزار اس کو عطا کر دیے۔

(۳۳۳۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ رَجُلاً وَجَدَ فِي خَرِبَةٍ أَلْفًا وَخَمْسَمِئَةِ دِرْهَمٍ ، فَأَتَى عَلِيًّا، فَقَالَ :أَدِّ خُمُسَهَا وَلَكَ ثَلاَثَةُ أَخْمَاسِهَا وَسَنُطَيِّبُ لَكَ الْخُمُسَ الْبَاقِيَ.

(۳۳۳۷۳) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کو ویران جگہ میں پندرہ سو درہم ملے۔ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس کا خمس ادا کرو۔ اور اس کے خمس کا تیسرا حصہ تیرے لیے ہوگا۔ اور باقی خمس کو عنقریب ہم تیرے لیے پاکیزہ کر دیں گے۔

(۳۳۳۷٤) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :الرِّكَازُ الْكَنْزُ الْعَادِي ، وَفِيهِ الْخُمُسُ.

(۳۳۳۷۴) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: رکاز یعنی مدفون خزانے میں خمس واجب ہے۔

(۳۳۳۷٥) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بن سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُمَرَ الضَّبِّيِّ ، قَالَ :بَيْنَمَا رِجَالٌ بسابور يلينون ، أَوْ يُثِيرُونَ الأَرْضَ إِذْ أَصَابُوا كَنْزًا وَعَلَيْهَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ الرَّاسِبِي ، فَكَتَبَ فِيهِ إِلَى عَدِيٍّ فَكَتَبَ عَدِيٌّ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَكَتَبَ عُمَرُ أَنْ خُذُوا مِنْهُ الْخُمُسَ.

(۳۳۳۷۵) حضرت عمر الضبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس درمیان کہ سابور کے آدمی زمین کو نرم کر رہے تھے یا یوں فرمایا: کہ زمین میں ہل چلا رہے تھے۔ کہ ان کو خزانہ مل گیا۔ اور ان پر حضرت محمد بن جابر الراسبی امیر تھے۔ تو انہوں نے اس بارے میں حضرت عدی رحمہ اللہ کو خط لکھا۔ اور حضرت عدی رحمہ اللہ نے حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کو خط لکھ کر اس بارے میں دریافت کیا۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے جواب میں لکھا: کہ ان سے خمس لے لو۔

(۳۳۳۷٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي

الرِّكَازِ الْخُمُسُ.

(۳۳۳۷۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدفون خزانہ میں خمس واجب ہے۔

(۳۳۳۷۷) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ.

(۳۳۳۷۷) حضرت عبداللہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدفون خزانہ میں خمس واجب ہے۔

(۳۳۳۷۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسَ.

(۳۳۳۷۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدفون خزانہ کے بارے میں خمس کا فیصلہ فرمایا۔

(۳۳۳۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ. (بخاری ۱۴۹۹۔ مسلم ۱۳۳۲)

(۳۳۳۷۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدفون خزانہ میں خمس واجب ہے۔

(۲۷) ما قالوا فِي الخمسِ والخراجِ كيف يوضع

خمس اور خراج کیسے مقرر کیا جائے گا؟

(۳۳۳۸۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ أَنَّ عُمَرَ جَعَلَ عَلَى أَهْلِ السَّوَادِ عَلَى كُلِّ جَرِيبٍ قَفِيزًا وَدِرْهَمًا.

(۳۳۳۸۰) حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھیتی والوں پر ہر کھیتی میں ایک قفیز اور ایک درہم مقرر فرمایا۔

(۳۳۳۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ ، قَالَ : وَضَعَ عُمَرُ عَلَى أَهْلِ السَّوَادِ عَلَى كُلِّ جَرِيبٍ عَامِرٍ ، أَوْ غَامِرٍ قَفِيزًا وَدِرْهَمًا ، وَعَلَى جَرِيبِ الرُّطَبَةِ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ وَخَمْسَةَ أَقْفِزَةٍ ، وَعَلَى جَرِيبِ الشَّجَرِ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَعَشَرَةَ أَقْفِزَةٍ ، وَعَلَى جَرِيبِ الْكَرْمِ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَعَشَرَةَ أَقْفِزَةٍ ، وَلَمْ يَذْكُرِ النَّخْلَ.

(۳۳۳۸۱) حضرت ابو عون محمد بن عبید اللہ الثقفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل سواد پر ہر آباد یا غیر آباد زمین میں ایک قفیز اور ایک درہم مقرر فرمایا: اور سبزی کی کھیتی پر پانچ درہم اور پانچ قفیز مقرر فرمائے۔ اور درختوں کی کھیتی پر دس درہم اور دس قفیز مقرر فرمائے اور انگور کی کھیتی پر بھی دس درہم اور دس قفیز مقرر فرمائے۔ اور کھجور کا ذکر نہیں فرمایا۔

(۳۳۳۸۲) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّیْبَانِیِّ ، عَنْ أَبِی عَوْنٍ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَیْدِ اللهِ الثَّقَفِیِّ ، قَالَ : وَضَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَی السَّوَادِ عَلَی کُلِّ جَرِیبِ أَرْضٍ یَبْلُغُهُ الْمَاءُ عَامِرٍ ، أَوْ غَامِرٍ دِرْهَمًا وَقَفِیزًا مِنْ طَعَامٍ وَعَلَی الْبَسَاتِینِ عَلَی کُلِّ جَرِیبٍ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَعَشَرَةَ أَقْفِزَةٍ مِنْ طَعَامٍ ، وَعَلَی الرِّطَابِ عَلَی کُلِّ جَرِیبِ أَرْضٍ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ وَخَمْسَةَ أَقْفِزَةٍ مِنْ طَعَامٍ وَعَلَی الْکُرُومِ عَلَی کُلِّ جَرِیبِ أَرْضٍ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَعَشَرَةَ أَقْفِزَةٍ ، وَلَمْ یَضَعْ عَلَی النَّخْلِ شَیْئًا جَعَلَهُ تَبَعًا لِلأَرْضِ.

(۳۳۳۸۲) حضرت ابوعون محمد بن عبد اللہ الثقفی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب سواد والوں پر ہر کھیتی میں جس کی زمین پانی سے سیراب ہوتی ہو چاہے آباد ہو یا غیر آباد ایک درہم اور کھانے کا ایک قفیز مقرر فرمایا: اور باغات کی تمام کھیتیوں پر دس درہم اور کھانے کے دس قفیز مقرر فرمائے۔ اور سبزیوں کی تمام کھیتیوں پر پانچ درہم اور کھانے کے پانچ قفیز مقرر فرمائے۔ اور انگور کی مکمل کھیتی پر دس درہم اور کھانے کے دس قفیز مقرر فرمائے اور کھجور کی کھیتی پر کچھ مقرر نہیں فرمایا۔ اسے زمین کے تابع قرار دیا۔

(۳۳۳۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِیدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِی مِجْلَزٍ ، قَالَ : بَعَثَ عُمَرُ عُثْمَانَ بْنَ حُنَیْفٍ عَلَی مِسَاحَةِ الأَرْضِ ، قَالَ : فَوَضَعَ عُثْمَان عَلَی الْجَرِیبِ مِنَ الْکَرْمِ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ ، وَعَلَی جَرِیبِ النَّخْلِ ، ثَمَانِیَةَ دَرَاهِمَ ، وَعَلَی جَرِیبِ الْقَصَبِ سِتَّةَ دَرَاهِمَ ، یَعْنِی الرَّطْبَةَ ، وَعَلَی جَرِیبِ الْبُرِّ أَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ ، وَعَلَی جَرِیبِ الشَّعِیرِ دِرْهَمَیْنِ.

(۳۳۳۸۳) حضرت ابو مجلز ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے عثمان بن حُنیف کو زمین کی پیمائش ناپنے کے لیے بھیجا۔ تو حضرت عثمان بن حنیف ؒ نے انگور کی کھیتی پر دس درہم مقرر فرمائے اور کھجور کی کھیتی پر آٹھ درہم مقرر فرمائے۔ اور سبزی کی کھیتی پر چھ درہم مقرر فرمائے اور گیہوں کی کھیتی پر چار درہم مقرر فرمائے اور جو کی کھیتی پر دو درہم مقرر فرمائے۔

(۳۳۳۸٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِی عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِی مِجْلَزٍ أَنَّ عُمَرَ جَعَلَ عَلَی جَرِیبِ النَّخْلِ ثَمَانِیَةَ دَرَاهِمَ.

(۳۳۳۸۴) حضرت ابو مجلز ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے کھجور کی کھیتی پر آٹھ درہم مقرر فرمائے۔

(۳۳۳۸٥) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ أَبِی لَیْلَی ، عَنِ الْحَکَمِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَعَثَ عُثْمَانَ بْنَ حُنَیْفٍ عَلَی السَّوَادِ ، فَوَضَعَ عَلَی کُلِّ جَرِیبٍ عَامِرٍ ، أَوْ غَامِرٍ یَنَالُهُ الْمَاءُ دِرْهَمًا وَقَفِیزًا ، یَعْنِی الْحِنْطَةَ وَالشَّعِیرَ ، وَعَلَی کل جَرِیبِ الْکَرْمِ عَشْرَةً وَعَلَی جَرِیبِ الرِّطَابِ خَمْسَةً.

(۳۳۳۸۵) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے عثمان بن حنیف ؒ کو مالدار لوگوں کے پاس بھیجا۔ تو انہوں نے ہر آباد اور غیر آباد زمین کی کھیتی پر جو پانی سے سیراب ہوتی ہو ایک درہم اور گندم یا جو کا ایک قفیز مقرر فرمایا۔ اور ہر انگور کی کھیتی پر دس دس مقرر فرمائے۔ اور سبزی کی کھیتی پر پانچ مقرر فرمائے۔

(۳۳۳۸۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ وَضَعَ عَلَى النَّخْلِ عَلَى الرَّقْلَتَيْنِ دِرْهَمًا ، وَعَلَى الْفَارِسِيَّةِ دِرْهَمًا.

(۳۳۳۸۶) حضرت ابان بن تغلب ریشید ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ نے کھجور کے دو لمبے درختوں پر ایک درہم مقرر فرمایا: اور ہر فارسی پر بھی ایک درہم مقرر فرمایا۔

(۳۳۳۸۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : جِئْت وَإِذَا عُمَرُ وَاقِفٌ عَلَى حُذَيْفَةَ وَعُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ ، فَقَالَ : تَخَافَانِ أَنْ تَكُونَا حَمَّلْتُمَا الأَرْضَ مَا لاَ تُطِيقُ ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ : لَوْ شِئْت لأَضْعَفْت أَرْضِي ، قَالَ : وَقَالَ عُثْمَان بْنُ حُنَيْفٍ : لَقَدْ حَمَّلْت أَرْضِي أَمْرًا هِيَ لَهُ مُطِيقَةٌ ، وَمَا فِيهَا كَثِيرُ فَضْلٍ ، فَقَالَ : انْظُرا مَا لَدَيْكُمَا أَنْ تَكُونَا حَمَّلْتُمَا الأَرْضَ مَا لاَ تُطِيقُ. (بخاری ۳۷۰۰)

(۳۳۳۸۷) حضرت عمرو بن میمون فرماتے ہیں کہ میں حاضر ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ حضرت حذیفہ اور حضرت عثمان بن حنیف کے پاس کھڑے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ فرما رہے تھے کہ تم دونوں کو اس بات کا خوف ہے کہ تم زمین والوں کو اس چیز کا مکلّف بناؤ گے جس کی وہ طاقت نہیں رکھتے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ نے کہا کہ اگر میں چاہوں تو اپنی زمین پر دگنا کر دوں۔ حضرت عثمان بن حنیف نے فرمایا کہ میں نے اپنی زمین کو ایسی چیز کا مکلّف بنایا ہے جس کی وہ طاقت رکھتی ہے اور اس میں بہت فضل ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ نے فرمایا کہ تم دونوں سوچ لو کہیں ایسا نہ ہو کہ زمین کو اس چیز کا مکلّف بناؤ جس کی اس میں طاقت نہیں ہے۔

(۳۳۳۸۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ سَمِعْت عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ ، قَالَ : دَخَلَ عُثْمَان بْنُ حُنَيْفٍ عَلَى عُمَرَ فَسَمِعْته يَقُولُ : لأَنْ زِدْت عَلَى كُلِّ رَأْسٍ دِرْهَمَيْنِ وَعَلَى كُلِّ جَرِيبِ أَرْضٍ دِرْهَمًا وَقَفِيزًا مِنْ طَعَامٍ لاَ يَضُرُّهُمْ ذَلِكَ ، وَلاَ يُجْهِدُهُمْ ، أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا ، قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَكَانَ عَلَى كُلِّ رَأْسٍ ثَمَانِيَةٌ وَأَرْبَعُونَ ، فَجَعَلَهَا خَمْسِينَ.

(۳۳۳۸۸) حضرت عمرو بن میمون فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان بن حنیف حضرت عمر رضی اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضرت عمر نے ان سے فرمایا کہ اگر تم ہر ایک پر دو درہم کا اضافہ کر دو اور ہر جریب زمین پر ایک درہم اور ایک قفیز غلے کا اضافہ کر دو تو انہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ حضرت عثمان بن حنیف نے اس کی تائید کی۔ پہلے ایک شخص کے ذمے اڑتالیس تھا اب پچاس کر دیا گیا۔

(۳۳۳۸۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إلَى عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ : آمُرُك أَنْ تُطَرِّزَ أَرْضَهُمْ ، يَعْنِي أَهْلَ الْكُوفَةِ ، وَلاَ تَحْمِلْ خَرَابًا عَلَى عَامِرٍ ، وَلاَ عَامِرًا عَلَى خَرَابٍ ، وَانْظُرَ الْخَرَابَ فَخُذْ مِنْهُ مَا أَطَاقَ وَأَصْلِحْهُ حَتَّى يَعْمُرَ ، وَلاَ تَأْخُذْ مِنَ الْعَامِرِ إلاَّ وَظِيفَةَ الْخَرَاجِ فِي رِفْقٍ وَتَسْكِينٍ لأَهْلِ الأَرْضِ ، وَآمُرُك أَنْ لاَ تَأْخُذَ فِي الْخَرَاجِ إلاَّ وَزْنَ سَبْعَةٍ لَيْسَ لَهَا آس ، وَلاَ أُجُورَ الضَّرَّابِينَ ، وَلاَ إذابة الْفِضَّةَ ، وَلاَ هَدِيَّةَ النَّيْرُوزِ وَالْمِهْرَجَانِ ، وَلا

ثَمَنَ الْمُصْحَفِ ، وَلاَ أُجُورَ الْفُسُوحِ ، وَلاَ أُجُورَ الْبُيُوتِ ، وَلاَ دِرْهَمَ النِّكَاحِ ، وَلاَ خَرَاجَ عَلَى مَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ.

(۳۳۳۸۹) حضرت داؤد بن سلیمان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے عبدالحمید بن عبدالرحمن کو خط لکھا کہ میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اہل کوفہ کی زمین پر غور کر۔ کسی بنجر زمین پر آباد زمین کا حکم نہ لگاؤ اور کسی آباد زمین پر بنجر زمین کا حکم نہ لگاؤ۔ بنجر زمین کو آباد کرنے کی پوری کوشش کرو۔ زمین کو آباد کرنے والے سے صرف خراج لو تاکہ ان کے ساتھ نرمی ہو اور انہیں سہولت ملے۔ میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ خراج میں صرف سات کا وزن لو، ضرابین کی اجرت نہ لو۔ چاندی پگھلی ہوئی نہ لو۔ نیروز اور مرجان کا ہدیہ نہ لو۔ مصحف کی قیمت نہ لو۔ فسوح کی اجرت نہ لو، کمروں کا کرایہ نہ لو، نکاح کا درہم نہ لو اور جو مسلمان ہو جائے اس سے خراج نہ لو۔

(۲۸) ما قالوا فِي التَّسوِيمِ فِي الحربِ والتعلِيمِ لِيعرف

جنگ میں نشانی اور علامت لگانے کا بیان تاکہ وہ پہچانے جا سکیں

(۳۳۳۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شِبْلٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَوْلَهُ ﴿مُسَوِّمِينَ﴾ مُعَلِّمِينَ مجزوزة أَذْنَابُ خُيُولِهِمْ عَلَيْهَا الْعِهْنُ وَالصُّوفُ.

(۳۳۳۹۰) حضرت ابن ابی نجیح فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد نے اللہ رب العزت کے اس قول ﴿مُسَوِّمِينَ﴾ کے بارے میں فرمایا: کہ نشان لگے ہوئے تھے۔ یعنی ان کے گھوڑوں کی دُمیں کٹی ہوئی تھیں اور ان پر اون تھی۔

(۳۳۳۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : قِيلَ لَهُمْ يَوْمَ بَدْرٍ تَسَوَّمُوا فَإِنَّ الْمَلاَئِكَةَ قَدْ تَسَوَّمَتْ ، قَالُوا : فَأَوَّلُ مَا جُعِلَ الصُّوفُ لَيَوْمَئِذٍ.

(۳۳۳۹۱) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت عمیر بن اسحاق نے ارشاد فرمایا: غزوہ بدر کے دن صحابہ رضی اللہ عنہم سے کہا گیا: تم کوئی نشانی اور علامت بنالو۔ پس بے شک ملائکہ نے بھی نشانی لگائی ہوئی ہے۔ انہوں نے فرمایا: سب سے پہلے اسی دن اون کو نشانی بنایا گیا۔

(۳۳۳۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَانَ سِيمَا أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ الصُّوفُ الأَبْيَضُ.

(۳۳۳۹۲) حضرت حارثہ بن مضرب العبدی فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے ارشاد فرمایا: غزوہ بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی نشانی سفید اون تھی۔

(۳۳۳۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ وَلَدِ الزُّبَيْرِ ، يُقَالُ لَهُ : يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ ، قَالَ : كَانَ عَلَى الزُّبَيْرِ يَوْمَ بَدْرٍ عِمَامَةٌ صَفْرَاءُ مُعْتَجِرًا بِهَا فَنَزَلَتِ الْمَلاَئِكَةُ عَلَيْهِمْ عَمَائِمُ صُفْرٌ.

(۳۳۳۹۳) حضرت ھشام بن عروہ رضی اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن عباد رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: غزوہ بدر کے دن حضرت زبیر رضی اللہ کے سر پر زرد رنگ کا عمامہ تھا جس کے پلہ کو آپ رضی اللہ نے اپنے منہ سے لپیٹا ہوا تھا۔ پس ملائکہ اترے اس حال میں کہ ان کے سروں پر بھی زرد عمامے تھے۔

(۳۳۳۹٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ حَمْزَةَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بِنَحْوٍ مِنْهُ.

(۳۳۳۹۴) حضرت زبیر رضی اللہ کے بارے میں مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(٢٩) مَا قالوا فِي الرّجلِ يسلِم ، ثمّ يرتدّ ما يصنع بِهِ

اس آدمی کا بیان جو اسلام لے آئے پھر مرتد ہو جائے اس کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا

(۳۳۳۹٥) حَدَّثَنَا هُشَيم ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْب ، قَالَ : حدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ، قَالَ قَدِمَ نَاسٌ مِنْ عُرَيْنَةَ الْمَدِينَةَ فَاجْتَوَوْهَا ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنْ شِئْتُمْ أَنْ تَخْرُجُوا إِلَى إِبِلِ الصَّدَقَةِ فَتَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَفَعَلُوا وَاسْتَصَحُّوا ، قَالَ :فَمَالُوا عَلَى الرُّعَاءِ فَقَتَلُوهُمْ وَاسْتَاقُوا ذَوْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلاَمِهِمْ ، فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَطَّعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ وَتُرِكُوا بِالْحَرَّةِ حَتَّى مَاتُوا. (مسلم ۱۲۹٦۔ ابویعلی ۳۹۸۲)

(۳۳۳۹۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ منورہ آئے تو ان کو مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اگر تم چاہو تو صدقے کے اونٹوں کی طرف نکل جاؤ۔ اور ان کے دودھ اور پیشاب میں سے کچھ پیو پس انہوں نے ایسا کیا تو وہ صحت یاب ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں: پھر وہ لوگ چرواہوں کی طرف مائل ہوئے اور انہوں نے ان کو قتل کر دیا اور رسول اللہ ﷺ کے چند مویشی ہانک کر لے گئے اور اسلام لانے کے بعد انہوں نے کفر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے پیچھے ایک جماعت کو بھیجا پس ان کو پکڑ کر لایا گیا اور ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیے گئے اور ان کی آنکھوں کو داغا گیا اور انہیں حرہ کے مقام پر چھوڑ دیا گیا یہاں تک کہ یہ لوگ مر گئے۔

(۳۳۳۹٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ.

(مسلم ۱۲۹٦۔ ترمذی ۷۲)

(۳۳۳۹۶) حضرت انس رضی اللہ سے نبی کریم ﷺ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۳۳۳۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ.

(۳۳۳۹۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اپنے دین کو تبدیل کرے تو تم اس کو

قتل کردو۔

(۳۳۳۹۸) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَتَى أَبَا مُوسَى ، وَعِنْدَهُ رَجُلٌ يَهُودِيٌّ ، فَقَالَ : مَا هَذَا ، قَالَ : هَذَا يَهُودِيٌّ أَسْلَمَ ، ثُمَّ ارْتَدَّ ، وَقَدِ اسْتَتَابَهُ أَبُو مُوسَى شَهْرَيْنِ ، فَقَالَ مُعَاذٌ : لاَ أَجْلِسُ حَتَّى أَضْرِبَ عُنُقَهُ قَضَاءُ اللهِ وَقَضَاءُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۳۳۹۸) حضرت حمید بن ھلال ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل ویشید حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک یہودی آدمی تھا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ یہودی اسلام لایا تھا پھر مرتد ہوگیا اور تحقیق حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے دو مہینہ اس کو توبہ کے لیے مہلت دی۔ اس پر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ہرگز نہیں بیٹھوں گا یہاں تک کہ میں اس کی گردن نہ اڑا دوں۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فیصلہ ہے۔

(۳۳۳۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، قَالَ : ارْتَدَّ عَلْقَمَةُ بْنُ عُلاَثَةَ ، عَنْ دِينِهِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَاتَلَهُ الْمُسْلِمُونَ ، قَالَ : فَأَبَى أَنْ يَجْنَحَ لِلسَّلْمِ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : لاَ يُقْبَلُ مِنْك إِلاَّ سَلْمٌ مُخْزِيَةٌ ، أَوْ حَرْبٌ مُجْلِيَةٌ ، قَالَ ، فَقَالَ : وَمَا سَلْمٌ مُخْزِيَةٌ ، قَالَ : تَشْهَدُونَ عَلَى قَتْلاَنَا أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ ، وَأَنَّ قَتْلاَكُمْ فِي النَّارِ ، وَتَدُونَ قَتْلاَنَا ، وَلاَ نَدِي قَتْلاَكُمْ ، فَاخْتَارُوا سِلْمًا مُخْزِيَةً.

(۳۳۳۹۹) حضرت عاصم بن قرہ ویشید فرماتے ہیں کہ علقمہ بن علاثہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد، اپنے دین سے مرتد ہوگیا۔ تو مسلمانوں نے اس سے قتال کیا۔ راوی کہتے ہیں: اس نے صلح کے لیے جھکنے سے انکار کردیا۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: تم سے کچھ قبول نہیں کیا جائے گا سوائے رسوا کردینے والی صلح کے یا سخت جنگ کے۔ اس نے پوچھا: رسوا کردینے والی صلح سے کیا مراد ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کہ تم ہمارے مردوں کے بارے میں اس بات کی گواہی دو کہ بےشک وہ جنت میں ہیں۔ اور یقیناً تمہارے مردے جہنم میں ہیں۔ اور تم ہمارے مقتولین کی دیت ادا کرو گے اور ہم تمہارے مقتولین کی دیت ادا نہیں کریں گے۔ تو ان لوگوں نے رسوائی والی صلح کا انتخاب کرلیا۔

(۳۳٤۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : جَاءَ وَفْدُ بُزَاخَةَ أَسَدٍ وَغَطَفَانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ يَسْأَلُونَهُ الصُّلْحَ ، فَخَيَّرَهُمْ أَبُو بَكْرٍ بَيْنَ الْحَرْبِ الْمُجْلِيَةِ ، وَالسَّلْمِ الْمُخْزِيَةِ ، قَالَ : فَقَالُوا : هَذَا الْحَرْبُ الْمُجْلِيَةُ قَدْ عَرَفْنَاهَا ، فَمَا السَّلْمُ الْمُخْزِيَةُ ، قَالَ : قَالَ أَبُو بَكْرٍ : تُؤَدُّونَ الْحَلْقَةَ وَالْكُرَاعَ ، وَتَتْرُكُونَ أَقْوَامًا يَتْبَعُونَ أَذْنَابَ الإِبِلِ حَتَّى يُرِيَ اللَّهُ خَلِيفَةَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمِينَ أَمْرًا يَعْذِرُونَكُمْ بِهِ ، وَتَدُونَ قَتْلاَنَا ، وَلاَ نَدِي قَتْلاَكُمْ ، وَقَتْلاَنَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلاَكُمْ فِي النَّارِ ، وَتَرُدُّونَ مَا أَصَبْتُمْ مِنَّا وَنَغْنَمُ مَا أَصَبْنَا مِنْكُمْ ، فَقَالَ عُمَرُ ، فَقَالَ : قَدْ رَأَيْتَ رَأْيًا ، وَسَنُشِيرُ عَلَيْكَ ، أَمَّا أَنْ

يُؤَدُّوا الْحَلْقَةَ وَالْكُرَاعَ فَنِعْمَ مَا رَأَيْت ، وَأَمَّا أَنْ يَتْرُكُوا أَقْوَامًا يَتَّبِعُونَ أَذْنَابَ الإِبِلِ حَتَّى يَرَى اللَّهُ خَلِيفَةَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمِينَ أَمْرًا يَعْذِرُونَهُمْ بِهِ فَنِعْمَ مَا رَأَيْت وَأَمَّا أَنْ نَغْنَمَ مَا أَصَبْنَا مِنْهُمْ وَيَرُدُّونَ مَا أَصَابُوا مِنَّا فَنِعْمَ مَا رَأَيْت ، وَأَمَّا أَنَّ قَتْلاَهُمْ فِي النَّارِ وَقَتْلاَنَا فِي الْجَنَّةِ فَنِعْمَ مَا رَأَيْت ، وَأَمَّا أَنْ لاَ نَدِيَ قَتْلاَهُمْ فَنِعْمَ مَا رَأَيْت ، وَأَمَّا أَنْ يَدُوا قَتْلاَنَا فَلا ، قَتْلاَنَا قُتِلُوا عَنْ أَمْرِ اللهِ فَلاَ دِيَاتٍ لَهُمْ ، فَتَتَابَعَ النَّاسُ عَلَى ذَلِكَ.

(۳۳۴۰۰) حضرت طارق بن شہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ اسد اور غطفان کے بڑے لوگوں کا وفد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے صلح کا سوال کیا۔ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان سے رسوا کر دینے والی صلح یا سخت جنگ کے درمیان اختیار دیا۔ تو وہ لوگ کہنے لگے۔ اس سخت اور صفایا کر دینے والی جنگ کو تو ہم نے پہچان لیا۔ یہ رسوا کر دینے والی صلح کیا ہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم تمام اسلحہ اور گھوڑے دو گے، اور تم لوگوں کو چھوڑ دو گے کہ وہ اونٹ کی دم کی پیروی کریں۔ یعنی جس کی مرضی پیروی کریں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اور مسلمانوں کو ایسی بات دکھادیں جس کی وجہ سے وہ تم لوگوں کو معذور سمجھیں اور تم ہمارے مقتولین کی دیت ادا کرو گے۔ اور ہم تمہارے مقتولین کی دیت ادا نہیں کریں گے اور ہمارے مقتولین جنت میں ہیں اور تمہارے مقتولین جہنم میں ہیں۔ اور جو چیز تم نے ہماری لی ہے وہ تم واپس لوٹاؤ گے اور ہم نے جو تمہارا مال لیا ہے وہ مال غنیمت ہوگا۔

اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: تحقیق یہ آپ کی رائے ہے۔ اور عنقریب ہم آپ کو ایک مشورہ دیں گے۔ بہرحال وہ اسلحہ اور گھوڑے دیں گے تو یہ بہت اچھی رائے ہے۔ اور یہ کہ وہ لوگوں کو چھوڑ دیں گے کہ وہ اونٹ کی دم کی پیروی کریں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اور مسلمانوں کو کوئی ایسی بات دکھلا دے جس کی وجہ سے وہ ان کو معذور سمجھیں یہ بھی بہت اچھی رائے ہے۔ اور ہم نے جو ان کا مال لیا ہے وہ مال غنیمت ہوگا۔ اور انہوں نے جو ہمارا مال لیا وہ ہمیں واپس لوٹائیں گے۔ تو یہ بھی بہت اچھی رائے ہے۔ اور یہ کہ ان کے مقتولین جہنم میں ہیں اور ہمارے مقتولین جنت میں ہیں تو یہ بھی بہت اچھی رائے ہے۔ اور یہ کہ ہم ان کے مقتولین کی دیت ادا نہیں کریں گے تو یہ بھی بہت اچھی رائے ہے۔ اور یہ کہ وہ ہمارے مقتولین کی دیت ادا کریں گے تو یہ درست نہیں۔ کیونکہ ہمارے مقتولین اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں قتل کیے گئے تو ان کے لیے کوئی دیتیں نہیں ہوں گی۔ تو لوگوں نے اس بات پر ان کی موافقت کی۔

(٣٣٤٠١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : ارْتَدَّ عَلْقَمَةُ بْنُ عُلاَثَةَ فَبَعَثَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى امْرَأَتِهِ وَوَلَدِهِ ، فَقَالَتْ : إِنْ كَانَ عَلْقَمَةُ كَفَرَ فَإِنِّي لَمْ أَكْفُرْ أَنَا ، وَلاَ وَلَدِي ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلشَّعْبِيِّ ، فَقَالَ : هَكَذَا فَعَلَ بِهِمْ ، يَعْنِي بِأَهْلِ الرِّدَّةِ.

(۳۳۴۰۱) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علقمہ بن عُلاثہ مرتد ہو گیا۔ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کی بیوی اور بیٹے کی

کھڑے ہوگئے اور اس کو مارنے لگے یہاں تک کہ اس کو قتل کر دیا۔

(٣٣٤١٠) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ قَابُوسَ بْنِ الْمُخَارِقِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : بَعَثَ عَلِيٌّ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَمِيرًا عَلَى مِصْرَ فَكَتَبَ إِلَى عَلِيٍّ يَسْأَلُهُ عَنْ زَنَادِقَةٍ ، مِنْهُمْ مَنْ يَعْبُدُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَعْبُدُ غَيْرَ ذَلِكَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَدَّعِي الإِسْلاَمَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ وَأَمَرَهُ فِي الزَّنَادِقَةِ أَنْ يَقْتُلَ مَنْ كَانَ يَدَّعِي الإِسْلاَمَ ، وَيَتْرُكَ سَائِرَهُمْ يَعْبُدُونَ مَا شَاؤُوا.

(۳۳۴۱۰) حضرت مخارق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ بن ابی طالب نے محمد بن ابی بکر کو مصر والوں پر امیر بنا کر بھیجا۔ تو انہوں نے حضرت علی ؓ سے خط لکھ کر زنادقہ کے بارے میں سوال کیا۔ جن میں سے کچھ سورج اور چاند کی پرستش کرتے تھے۔ اور ان میں سے کچھ اس کے علاوہ چیزوں کی پرستش کرتے تھے اور کچھ اسلام کا دعویٰ کرتے تھے؟ حضرت علی ؓ نے ان کو خط لکھا ارز نادقہ کے بارے میں ان کو حکم دیا کہ جو تو اسلام کا دعویٰ کرے اس کو قتل کر دو، اور باقی سب کو چھوڑ دو وہ جس کی چاہیں عبادت کریں۔

(٣٣٤١١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ ، قَالَ : خَرَجَ رَجُلٌ يَطْرُقُ فَرَسًا لَهُ فَمَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي حَنِيفَةَ فَصَلَّى فِيهِ فَقَرَأَ لَهُمْ إِمَامُهُمْ بِكَلاَمِ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ ، فَأَتَى ابْنَ مَسْعُودٍ فَأَخْبَرَهُ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ فَجَاءَ بِهِمْ ، فَاسْتَتَابَهُمْ فَتَابُوا إِلاَّ عَبْدَ اللهِ ابْنَ النَّوَّاحَةِ فَإِنَّهُ قَالَ لَهُ : يَا عَبْدَ اللهِ لولا أَنِّي سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : لَوْلاَ أَنَّكَ رَسُولٌ لَضَرَبْت عُنُقَك ، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَسْت بِرَسُولٍ ، يَا خَرَشَةُ قُمْ فَاضْرِبْ عُنُقَهُ فَقَامَ فَضَرَبَ عُنُقَهُ. (ابوداؤد ۲۷۵۶۔ احمد ۳۸۴)

(۳۳۴۱۱) حضرت حارثہ بن مضرب ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نکلا اور اپنے گھوڑے پر سوار ہوا پھر وہ بنو حنیفہ قبیلہ کی مسجد کے پاس سے گزرا۔ اور اس میں نماز ادا کی۔ تو ان لوگوں کے امام نے مسیلمہ کذاب کے کلام کی تلاوت کی! یہ شخص حضرت ابن مسعود ؓ کی خدمت میں آیا اور آپ ؓ کو اس بات کی خبر دی۔ آپ ؓ نے قاصد بھیج کر ان لوگوں کو بلایا۔ ان سب لوگوں کو لایا گیا۔ پھر آپ ؓ نے ان سب سے توبہ کروائی۔ ان سب نے توبہ کر لی سوائے عبداللہ بن نواحہ کے۔ آپ ؓ نے اس سے فرمایا: اے عبد اللہ! اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ ''اگر تو قاصد نہ ہوتا تو میں تیری گردن مار دیتا۔'' لیکن آج تو قاصد نہیں ہے۔ اے خرشہ! اٹھو اور اس کی گردن مار دو۔ پس خرشہ اٹھے اور انہوں نے اس کی گردن مار دی۔

(٣٣٤١٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ ، فَقَالَ : إِنِّي مَرَرْت بِمَسْجِدِ بَنِي حَنِيفَةَ فَسَمِعْت إِمَامَهُمْ يَقْرَأُ بِقِرَاءَةٍ مَا أَنْزَلَهَا اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْته يَقُولُ : الطَّاحِنَاتُ طَحْنًا فَالْعَاجِنَاتُ عَجْنًا فَالْخَابِزَاتُ خَبْزًا فَالثَّارِدَاتُ ثَرْدًا فَاللاَّقِمَاتُ لَقْمًا قَالَ : فَأَرْسَلَ عَبْدُ اللهِ فَأَتَى بِهِمْ سَبْعِينَ وَمِئَةَ رَجُلٍ عَلَى دِينِ مُسَيْلِمَةَ إِمَامُهُمْ عَبْدُ اللهِ ابْنِ

امیر نے ان کے ایک گروہ سے پوچھا: تمہارا معاملہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: ہم عیسائی تھے اور ہم نے اسلام قبول کیا اور خود کو اسلام پر ثابت قدم رکھا۔ امیر نے کہا: تم الگ ہو جاؤ۔ پھر امیر نے دوسرے گروہ سے پوچھا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ ان لوگوں نے کہا: ہم عیسائی لوگ تھے۔ ہم نے اپنے دین سے افضل کسی دین کو نہیں سمجھا لہٰذا ہم نے خود کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھا تو امیر نے کہا: تم بھی الگ ہو جاؤ۔

پھر امیر نے آخری گروہ سے پوچھا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے کہا: ہم لوگ عیسائی تھی پس ہم نے اسلام قبول کیا پھر ہم اسلام سے پھر گئے کیونکہ ہم نے اپنے دین سے افضل کوئی دین نہیں سمجھا اور ہم عیسائی ہو گئے۔ امیر نے ان سے کہا: تم اسلام لے آؤ۔ انہوں نے انکار کر دیا۔ تو امیر نے اپنے ساتھیوں سے کہا: جب میں تین مرتبہ اپنے سر پر ہاتھ پھیروں تو تم ان پر حملہ کر دینا پس لوگوں نے ایسا ہی کیا اور ان کے لڑنے والوں کو قتل کر دیا اور ان کی اولاد کو قیدی بنا لیا۔ پھر میں قیدی لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آ گیا۔ اور معقلہ بن ھبیرہ آیا اور اس نے ان قیدیوں کو دو لاکھ میں خرید لیا پھر وہ ایک لاکھ لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ معقلہ اپنے دراہم لے کر واپس چلا گیا اور ان غلاموں کے پاس آیا اور ان سب کو آزاد کر دیا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے جا ملا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے وہ اولاد کیوں نہ لے لی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے کوئی تعرض نہیں فرمایا۔

(٣٣٤٠٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي عُلَاقَةَ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَعَثَ سَرِيَّةً فَوَجَدُوا رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ تَنَصَّرَ بَعْدَ إِسْلاَمِهِ فَقَتَلُوهُ ، فَأُخْبِرَ عُمَرُ بِذَلِكَ ، فَقَالَ : هَلْ دَعَوْتُمُوهُ إِلَى الإِسْلاَمِ ، فَقَالُوا : لاَ قَالَ : فَإِنِّي أَبْرَأُ إِلَى اللهِ مِنْ دَمِهِ.

(۳۳۴۰۸) حضرت ابو علاقہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر بھیجا پس ان لوگوں نے مسلمانوں میں سے ایک آدمی پایا جو اسلام لانے کے بعد عیسائی ہو گیا۔ تو انہوں نے اس شخص کو قتل کر دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر دی گئی آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تم لوگوں نے اِس کو اسلام کی دعوت دی تھی؟ انہوں نے کہا: نہیں! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً پھر تو میں اللہ کی طرف اس کے خون سے بری ہوں۔

(٣٣٤٠٩) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ ابن عَبِيدِ بْنِ الأَبْرَصِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ أُتِيَ بِرَجُلٍ كَانَ نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمَ ، ثُمَّ تَنَصَّرَ ، فَسَأَلَهُ عُمَرُ عَنْ كَلِمَةٍ ، فَقَالَ لَهُ ، فَقَامَ إِلَيْهِ عَلِيٌّ فَرَفَسَهُ بِرِجْلِهِ ، قَالَ : فَقَامَ النَّاسُ إِلَيْهِ فَضَرَبُوهُ حَتَّى قَتَلُوهُ.

(۳۳۴۰۹) حضرت ابن عبید بن ابرص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب نے ارشاد فرمایا: بے شک ایک آدمی کو لایا گیا جو نصرانی تھا پس اس نے اسلام قبول کر لیا پھر وہ دوبارہ نصرانی ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے اس بات کے متعلق پوچھا: تو اس نے آپ رضی اللہ عنہ کو بتا دیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کی طرف کھڑے ہوئے اور اس کے سینہ پر اپنی لات ماری۔ پھر لوگ بھی

عَنْ ذِكْرِهِمْ ، قَالَ : مَا فَعَلَ النَّفَرُ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ، قَالَ: قُلْتُ: قُتِلُوا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: لَوْ كُنْتُ أَخَذْتهم سِلْمًا كَانَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ مِنْ صَفْرَاءَ وَبَيْضَاءَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، وَمَا كَانَ سَبِيلُهُمْ لَوْ أَخَذْتهمْ إِلاَّ الْقَتْلَ، قَوْمٌ ارْتَدُّوا عَنِ الإِسْلاَمِ وَلَحِقُوا بِالشِّرْكِ، قَالَ: كُنْتُ أَعْرِضُ أَنْ يَدْخُلُوا فِي الْبَابِ الَّذِي خَرَجُوا مِنْهُ، فَإِنْ فَعَلُوا قَبِلْت ذَلِكَ مِنْهُمْ، وَإِنْ أَبَوْا اسْتَوْدَعْتهمَ السِّجْنَ.

(۳۳۴۰۶) حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قبیلہ بکر بن وائل کے کچھ افراد اسلام سے مرتد ہوگئے اور مشرکین سے جا ملے۔ پھر ان کو جنگ میں قتل کر دیا گیا۔ پھر جب میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس تستر کی فتح کی خبر لے کر آیا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قبیلہ بکر بن وائل کے لوگوں کا کیا معاملہ ہوا؟ راوی کہتے ہیں کہ میں نے آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے دوسری بات شروع کر دی تا کہ میں آپ رضی اللہ عنہ کو ان کے ذکر سے ہٹا دوں، لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے پھر پوچھا: قبیلہ بکر بن وائل کے گروہ کا کیا معاملہ ہوا؟ میں نے عرض کیا۔ اے امیر المؤمنین! ان کو قتل کر دیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں ان سے صلح کا معاملہ کرتا تو یہ بات میرے نزدیک اس سونا، چاندی سے زیادہ محبوب ہوتی جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! اگر آپ رضی اللہ عنہ ان لوگوں کو پکڑ لیتے جو اسلام سے مرتد ہوئے اور مشرکین سے جا ملے تو ان کے قتل کے سوا کیا راستہ ہو سکتا تھا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ان کے سامنے یہ بات پیش کرتا کہ وہ اسی دروازے میں داخل ہو جائیں جس سے وہ نکلے ہیں پس اگر وہ ایسا کرتے تو میں ان کی طرف سے یہ چیزیں قبول کر لیتا اور اگر وہ ایسا کرنے سے انکار کر دیتے تو میں ان کو جیلوں میں قید کر دیتا۔

(٣٣٤٠٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ ، قَالَ : حدَّثَنِي أَبُو الطُّفَيْلِ ، قَالَ : كُنْتُ فِي الْجَيْشِ الَّذِينَ بَعَثَهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِلَى بَنِي نَاجِيَةَ ، فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ فَوَجَدْنَاهُمْ عَلَى ثَلاَثِ فِرَقٍ ، قَالَ : فَقَالَ : أَمِيرُنَا لِفِرْقَةٍ مِنْهُمْ : مَا أَنْتُمْ ؟ قَالُوا : نَحْنُ قَوْمٌ نَصَارَى وَأَسْلَمْنَا ، فثبتنا على إسلامنا ، قَالَ اعتزلوا ، ثم قَالَ للثانية : ما أنتم ؟ قالوا نحن قوم من النصارى لم نر دينا أَفْضَلَ مِنْ دِينِنَا فثبتنا عليه فقال اعتزلو ، ثم قَالَ لفرقة أخرى : ما أنتم ؟ قالوا نحن قوم من النصارى فَأَبَوْا ، فَقَالَ لأَصْحَابِهِ : إذَا مَسَحت رَأْسِي ثَلاَثَ مَرَّاتٍ فَشُدُّوا عَلَيْهِمْ فَفَعَلُوا فَقَتَلُوا الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَوْا الذَّرَارِي ، فَجِئْت بِالذَّرَارِيِّ إِلَى عَلِيٍّ وَجَاءَ مِصْقَلَةُ بْنُ هُبَيْرَةَ فَاشْتَرَاهُمْ بِمِائَتَيْ أَلْفٍ فَجَاءَ بِمِئَةِ أَلْفٍ إِلَى عَلِيٍّ ، فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ ، فَانْطَلَقَ مِصْقَلَةُ بِدَرَاهِمِهِ وَعَمَدَ إِلَيْهِمْ مِصْقَلَةُ فَأَعْتَقَهُمْ وَلَحِقَ بِمُعَاوِيَةَ فَقِيلَ لِعَلِيٍّ : إِلاَّ تَأْخُذُ الذُّرِّيَّةَ ، فَقَالَ : لاَ ، فَلَمْ يَعْرِضْ لَهُمْ.

(۳۳۴۰۷) حضرت عمار الدھنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الطفیل رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں اس لشکر میں موجود تھا جس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بنو ناجیہ کی طرف بھیجا تھا۔ جب ہم ان کے پاس پہنچے تو ہم نے ان لوگوں کو تین گروہوں میں تقسیم پایا۔ پس ہمارے

طرف قاصد بھیجا۔ اس کی بیوی نے کہا: اگر چہ علقمہ نے کفر کیا ہے لیکن میں نے کفر نہیں کیا اور نہ ہی میرے بیٹے نے۔ آپ رحمہ اللہ نے یہ بات امام شعبی رحمہ اللہ کے سامنے ذکر فرمائی۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسی طرح مرتدین کے ساتھ معاملہ ہوگا۔

(٣٣٤٠٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ : ثُمَّ إِنَّهُ جَنَحَ لِلسَّلْمِ فِي زَمَانِ عُمَرَ فَأَسْلَمَ فَرَجَعَ إِلَى امْرَأَتِهِ كَمَا كَانَ.

(۳۳۴۰۲) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔ اس میں اتنا اضافہ ہے۔ پھر علقمہ بن علاثہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں صلح کے لیے جھک گیا اور اسلام لے آیا۔ پھر اس نے اپنی بیوی کی طرف رجوع کر لیا جیسا کہ وہ تھا۔

(٣٣٤٠٣) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ، قَالَ : لَوْ مَنَعُونِي عَقَالاً مِمَّا أَعْطَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَجَاهَدْتُهُمْ ، ثُمَّ تَلاَ : (وَمَا مُحَمَّدٌ إِلاَّ رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ) إِلَى آخِرِ الآيَةِ.

(۳۳۴۰۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر یہ لوگ مجھے اونٹ کی رسی دینے سے بھی رکیں گے جو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں ضرور ان سے جہاد کروں گا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ترجمہ: اور نہیں ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سوائے رسول کے۔ اور تحقیق ان سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے۔ آیت کے آخر تک آپ رضی اللہ عنہ نے تلاوت فرمائی۔

(٣٣٤٠٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَطَاعَنَا أَبُو بَكْرٍ لَكَفَرْنَا فِي صَبِيحَةٍ وَاحِدَةٍ إِذْ سَأَلُوا التَّخْفِيفَ من الزَّكَاةِ ، فَأَبَى عَلَيْهِمْ ، وقَالَ : لَوْ مَنَعُونِي عَقَالاً لَجَاهَدْتُهُمْ.

(۳۳۴۰۴) حضرت ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر ابو بکر رضی اللہ عنہ ہماری اطاعت کرتے تو ہم ایک صبح میں کفر کر لیتے۔ کیونکہ جب لوگوں نے ان سے زکوۃ میں کمی کرنے کا سوال کیا تو انہوں نے ان کی باتؓ ماننے سے انکار کر دیا اور فرمایا: اگر وہ مجھے ایک اونٹ کی رسی دینے سے بھی رکے تو میں ضرور ان سے جہاد کروں گا۔

(٣٣٤٠٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ يُسَاكِنُكُمَ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فِي أَمْصَارِكُمْ ، فَمَنْ أَسْلَمَ مِنْهُمْ ، ثُمَّ ارْتَدَّ فَلاَ تَضْرِبُوا إِلاَّ عُنُقَهُ.

(۳۳۴۰۵) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہود و نصاریٰ تم لوگوں کو اپنے شہروں میں نہیں بسائیں گے۔ پس ان میں سے جو اسلام لایا پھر وہ مرتد ہو گیا تو تم اس کی گردن مار دو۔

(٣٣٤٠٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَامِرٌ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ ارْتَدُّوا عَنِ الإِسْلاَمِ وَلَحِقُوا بِالْمُشْرِكِينَ فَقُتِلُوا فِي الْقِتَالِ ، فَلَمَّا أَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بِفَتْحِ تُسْتَرَ ، قَالَ : مَا فَعَلَ النَّفَرُ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ ، قَالَ : قُلْتُ عَرَضْتُ فِي حَدِيثٍ آخَرَ لأَشْغَلَهُ

النَّوَّاحَةِ ، فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ ، ثُمَّ نَظَرَ إِلَى بَقِيَّتِهِمْ ، فَقَالَ : مَا نَحْنُ بِمُجْزِرِي الشَّيْطَانِ هَؤُلاَءِ ، سَائِرُ الْقَوْمِ رَحِّلُوهُمْ إِلَى الشَّامِ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يفنيهم بِالطَّاعُونِ. (عبدالرزاق ۱۸۷۰۸)

(۳۳۴۱۲) حضرت قیس ریلتے فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ بے شک میں بنو حنیفہ قبیلہ والوں کی مسجد کے قریب سے گزرا۔ تو میں نے ان کے امام کو سنا کہ اس نے اس قرآن میں تلاوت کی جو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا۔ پھر میں نے اس کو سنا کہ وہ یہ کلمات پڑھ رہا ہے: الطَّاحِنَاتُ طَحْنًا فَالْعَاجِنَاتُ عَجْنًا فَالْخَابِزَاتُ خَبْزًا فَالثَّارِدَاتُ ثَرْدًا فَاللاَّقِمَاتُ لَقْمًا!!! راوی کہتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف قاصد بھیجا۔ پھر ان لوگوں کو لایا گیا۔ ایک سو ستر آدمی مسیلمہ کے دین پر تھے۔ اور ان کا امام عبد اللہ بن النواحہ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق حکم دیا اور اسے قتل کر دیا گیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے باقی لوگوں کی طرف دیکھا اور فرمایا: ہم ان کو قتل کر کے شیطان کو خوش نہیں کریں گے۔ ان سب لوگوں کو شام کی طرف لے جاؤ۔ شاید اللہ تعالیٰ ان کو طاعون کے ذریعے ختم فرما دیں۔

(۳۳٤۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : كَتَبَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَجُلاً تَبَدَّلَ بِالْكُفْرِ بَعْدَ الإِيمَانِ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ : اسْتَتِبْهُ ، فَإِنْ تَابَ فَاقْبَلْ مِنْهُ ، وَإِلاَّ فَاضْرِبْ عُنُقَهُ.

(۳۳۴۱۳) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ یقیناً ایک آدمی نے ایمان لانے کے بعد کفر کو اختیار کر لیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں خط لکھ کر فرمایا: اس سے توبہ طلب کرو پس اگر وہ اس سے توبہ کر لے تو اس کی طرف سے توبہ قبول کر لو، ورنہ اس کی گردن مار دو۔

(۳۳٤۱٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُبَيْدٍ الْعَامِرِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ أُنَاسٌ يَأْخُذُونَ الْعَطَاءَ وَالرِّزْقَ وَيُصَلُّونَ مَعَ النَّاسِ ، وَكَانُوا يَعْبُدُونَ الأَصْنَامَ فِي السِّرِّ ، فَأَتَى بِهِمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَوَضَعَهُمْ فِي الْمَسْجِدِ ، أَوْ قَالَ فِي السِّجْنِ ، ثُمَّ قَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، مَا تَرَوْنَ فِي قَوْمٍ كَانُوا يَأْخُذُونَ مَعَكُمَ الْعَطَاءَ وَالرِّزْقَ وَيَعْبُدُونَ هَذِهِ الأَصْنَامَ ؟ قَالَ النَّاسُ : اقْتُلْهُمْ ، قَالَ : لاَ ، وَلَكِنْ أَصْنَعُ بِهِمْ كَمَا صَنَعُوا بِأَبِينَا إِبْرَاهِيمَ ، فَحَرَّقَهُمْ بِالنَّارِ.

(۳۳۴۱۴) حضرت عبید العامری ریلتے فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ تھے جو روزینہ اور عطیات لیتے تھے۔ اور لوگوں کے ساتھ تو نماز پڑھتے اور پوشیدگی میں بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ ان لوگوں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے مسجد میں یا قید خانہ میں ڈال دیا۔ پھر فرمایا: اے لوگو! تمہاری کیا رائے ہے اس قوم کے بارے میں جو تمہارے ساتھ روزینہ اور عطیات لیتے ہیں اور ان بتوں کی پوجا کرتے ہیں؟ لوگوں نے کہا: ان کو قتل کر دیا جائے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! لیکن میں ان کے ساتھ وہ معاملہ کروں گا جو انہوں نے ہمارے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ کیا تھا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو آگ میں جلا ڈالا۔

(۳۳٤۱۵) حَدَّثَنَا الْبَكْرَاوِيُّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي قَوْمٍ نَصَارَى ارْتَدُّوا فَكَتَبَ أَنَ اسْتَتِيبُوهُمْ ، فَإِنْ تَابُوا وَإِلاَّ فَاقْتُلُوهُمْ.

(۳۳۴۱۵) حضرت عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے ان لوگوں کے بارے میں خط لکھا جو عیسائی تھے پھر وہ مرتد ہو گئے تو آپ رحمہ اللہ نے لکھا: ان سے توبہ طلب کرو۔ پس اگر توبہ کریں تو ٹھیک ورنہ ان کو قتل کر دو۔

(۳۳٤۱٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْمُرْتَدِّ يُسْتَتَابُ ، فَإِنْ تَابَ تُرِكَ وَإِنْ أَبَى قُتِلَ.

(۳۳۴۱۶) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے مرتد کے بارے میں ارشاد فرمایا: اس سے توبہ طلب کی جائے گی۔ پس اگر وہ توبہ کر لے تو اسے چھوڑ دیا جائے گا۔ اور اگر وہ انکار کر دے تو اس کو قتل کر دیا جائے گا۔

(۳۳٤۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَكْفُرُ بَعْدَ إِيمَانِهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ : يُقْتَلُ.

(۳۳۴۱۷) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن دینار نے میرے سامنے اس شخص کے بارے میں جو ایمان کے بعد کفر اختیار کر لے حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ کا قول نقل فرمایا: کہ اس شخص کو قتل کر دیا جائے گا۔

(۳۳٤۱۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَالَ عَطَاءٌ فِي الإِنْسَانِ يَكْفُرُ بَعْدَ إِيمَانِهِ : يُدْعَى إِلَى الإِسْلاَمِ ، فَإِنْ أَبَى قُتِلَ.

(۳۳۴۱۸) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے اس شخص کے بارے میں جو ایمان کے بعد کفر اختیار کرے یوں ارشاد فرمایا: اسے اسلام کی دعوت دی جائے گی پس اگر وہ انکار کر دے تو اس شخص کو قتل کر دیا جائے گا۔

(۳۳٤۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ : بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَمُعَاذٌ إِلَى الْيَمَنِ ، قَالَ : فَأَتَانِي ذَاتَ يَوْمٍ ، وَعِنْدِي يَهُودِيٌّ قَدْ كَانَ مُسْلِمًا فَرَجَعَ عَنِ الإِسْلاَمِ إِلَى الْيَهُودِيَّةِ ، فَقَالَ : لاَ أَنْزِلُ حَتَّى تَضْرِبَ عُنُقَهُ قَالَ حَجَّاجٌ : وَحَدَّثَنِي قَتَادَةُ أَنَّ أَبَا مُوسَى قَدْ كَانَ دَعَاهُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا.

(۳۳۴۱۹) حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت معاذ رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اس حال میں کہ میرے پاس ایک یہودی تھا جو مسلمان ہوا تھا پھر اسلام سے یہودیت کی طرف واپس لوٹ گیا۔ اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ہرگز تمہارے ہاں نہیں اتروں گا یہاں تک کہ تم اس کی گردن مارو۔

حجاج فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بیان کیا کہ حضرت ابو موسیٰ نے اس یہودی کو چالیس دن تک دعوت دی تھی۔

(۳۳٤۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ شَيْبَانَ النَّحْوِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي آخِرِ خُطْبَةٍ خَطَبَهَا : إِنَّ هَذِهِ الْقَرْيَةَ ، يَعْنِي الْمَدِينَةَ لاَ يَصْلُحُ فِيهَا مِلَّتَانِ ، فَأَيُّمَا نَصْرَانِيٌّ أَسْلَمَ ، ثُمَّ تَنَصَّرَ فَاضْرِبُوا عُنُقَهُ.

(۳۳۴۲۰) حضرت محمد بن عبد الرحمٰن بن ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آخری خطبہ دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں ارشاد فرمایا: بے شک اس بستی میں یعنی مدینہ منورہ میں دو ملتیں نہیں رہ سکتیں۔ پس جو کوئی نصرانی اسلام قبول کرلے پھر وہ دوبارہ نصرانی بن جائے تو تم اس کی گردن ماردو۔

(٣٣٤٢١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَمَّنْ سَمِعَ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ : يُسْتَتَابُ الْمُرْتَدُّ كُلَّمَا ارْتَدَّ.

(۳۳۴۲۱) حضرت عمرو بن قیس رحمہ اللہ اس شخص سے نقل فرماتے ہیں جس نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: مرتد سے توبہ طلب کی جائے گی جب بھی وہ ارتداد کرے۔

(٣٣٤٢٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الحكم قَالَ: يُسْتَتَابُ الْمُرْتَدُّ كُلَّمَا ارْتَدَّ.

(۳۳۴۲۲) حضرت مطرف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مرتد سے توبہ طلب کی جائے گی جب بھی وہ ارتداد کرے۔

(٣٣٤٢٣) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ : كَانَ نَاسٌ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ مِمَّنْ كَانَ مَعَ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ يُفْشُونَ أَحَادِيثَهُ وَيَتْلُونَهُ فَأَخَذَهُمَ ابْنُ مَسْعُودٍ فكتب ابن مسعود إِلَى عُثْمَانَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُثْمَان أَنَ ادْعُهُمْ إِلَى الإِسْلاَمِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْهُمْ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاخْتَارَ الإِيمَانَ عَلَى الْكُفْرِ فَاقْبَلْ ذَلِكَ مِنْهُمْ وَخَلِّ سَبِيلَهُمْ ، فَإِنْ أَبَوْا فَاضْرِبْ أَعْنَاقَهُمْ، فَاسْتَتَابَهُمْ، فَتَابَ بَعْضُهُمْ وَأَبَى بَعْضُهُمْ، فَضَرَبَ أَعْنَاقَ الَّذِينَ أَبَوْا. (عبدالرزاق ١٨٧٠٧)

(۳۳۴۲۳) حضرت عبید اللہ ابن عتبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بنو حنیفہ قبیلہ کے کچھ لوگ جو مسیلمہ کذاب کے ساتھ تھے وہ اس کی باتوں کو ظاہر کرتے تھے اور ان کی تلاوت کرتے تھے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کو پکڑ لیا پھر ان کے بارے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر اطلاع دی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خط لکھ کر جواب دیا کہ ان لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دو، پس ان میں سے جو تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور یقیناً محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اور کفر کو چھوڑ کر ایمان کو اختیار کرلے تو تم ان سے ایمان کو قبول کرلو اور ان کا راستہ چھوڑ دو۔ اور اگر وہ انکار کردیں تو تم ان کی گردنیں ماردو، پس حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان سے توبہ طلب کی۔ ان میں سے بعض نے توبہ کرلی اور بعض نے انکار کردیا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے انکار کرنے والوں کی گردنیں اڑا دیں۔

(۳۰) ما قالوا فِي المرتدّ كم يستتاب ؟

جن لوگوں نے مرتد کے بارے میں کہا: کہ کتنی مرتبہ توبہ طلب کی جائے گی

(۳۳٤۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَلَى عُمَرَ فَتْحُ تُسْتَرَ وَتُسْتَرُ مِنْ أَرْضِ الْبَصْرَةِ سَأَلَهُمْ :هَلْ مِنْ مُغَرِّبَةٍ ، قَالُوا :رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَحِقَ بِالْمُشْرِكِينَ فَأَخَذْنَاهُ ، قَالَ :مَا صَنَعْتُمْ بِهِ ، قَالُوا :قَتَلْنَاهُ ، قَالَ :أَفَلاَ أَدْخَلْتُمُوهُ بَيْتًا وَأَغْلَقْتُمْ عَلَيْهِ بَابًا وَأَطْعَمْتُمُوهُ كُلَّ يَوْمٍ رَغِيفًا ، ثُمَّ اسْتَتَبْتُمُوهُ ثَلاَثًا فَإِنْ تَابَ وَإِلاَّ قَتَلْتُمُوهُ ، ثُمَّ قَالَ :اللَّهُمَّ لَمْ أَشْهَدْ وَلَمْ آمُرْ وَلَمْ أَرْضَ إِذَا بَلَغَنِي ، أَوْ قَالَ : حِينَ بَلَغَنِي.

(۳۳۴۲۴) حضرت عبد الرحمٰن ویشید فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تستر کی فتح کی خبر لائی گئی..... تستر یہ بصرہ کا ایک علاقہ ہے..... آپ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے پوچھا: دور دراز کی کیا خبر ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: مسلمانوں کا ایک آدمی تھا۔ جو مشرکین سے جا ملا۔ ہم نے اس کو پکڑ لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کہ تم نے اس کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ ان لوگوں نے کہا: ہم نے اس کو قتل کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اسے کسی گھر میں داخل کیوں نہ کیا اور پھر تم اس پر دروازہ بند کر دیتے یعنی اس کو قید کر دیتے اور تم اسے روزانہ تھوڑا سا کھانا دیتے پھر تین مرتبہ اس سے توبہ طلب کرتے پھر اگر وہ توبہ کر لیتا تو ٹھیک ورنہ تم اسے قتل کر دیتے؟! پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! میں نہ ان پر گواہ ہوں اور نہ میں نے ان کو حکم دیا اور جب مجھے اس بات کی خبر ملی تو میں اس پر خوش نہ ہوا۔

(۳۳٤۲٥) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ عُثْمَانَ ، قَالَ :يُسْتَتَابُ الْمُرْتَدُّ ثَلاَثًا.

(۳۳۴۲۵) حضرت سلیمان بن موسیٰ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان ویشید نے ارشاد فرمایا: مرتد سے تین مرتبہ توبہ طلب کی جائے گی۔

(۳۳٤۲٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ حَيَّانَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :يُدْعَى إِلَى الإِسْلاَمِ ثَلاَثَ مِرَارٍ ، فَإِنْ أَبَى ضُرِبَتْ ، عُنقُهُ.

(۳۳۴۲۶) حضرت حیان ویشید فرماتے ہیں کہ امام زہری ویشید نے ارشاد فرمایا: مرتد کو تین بار اسلام کی طرف بلایا جائے گا پس اگر وہ انکار کر دے تو اس کی گردن ماردی جائے گی۔

(۳۳٤۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :يُسْتَتَابُ الْمُرْتَدُّ ثَلاَثًا.

(۳۳۴۲۷) حضرت عامر ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مرتد سے تین مرتبہ توبہ طلب کی جائے گی۔

(۳۳٤۲۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :يُسْتَتَابُ الْمُرْتَدُّ ثَلاَثًا ، فَإِنْ عَادَ قُتِلَ.

(۳۳۴۲۸) امام شعبی ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مرتد سے تین مرتبہ توبہ طلب کی جائے گی۔ پس اگر وہ دوبارہ ایسا کرے گا تو اس کو قتل کر دیا جائے گا۔

(۳۳٤۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عن سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَمَّنْ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ : يُسْتَتَابُ الْمُرْتَدُّ ثَلَاثًا.

(۳۳۴۲۹) حضرت عبدالکریم ریشید اس شخص سے نقل فرماتے ہیں جس نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ مرتد سے تین مرتبہ توبہ طلب کی جائے گی۔

(۳۳٤۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ ، قَالَ : كَتَبَ عَامِلٌ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِنَ الْيَمَنِ أَنَّ رَجُلاً كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ ، ثُمَّ تَهَوَّدَ ، وَرَجَعَ عَنِ الإِسْلاَمِ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ أَنَ ادْعُهُ إِلَى الإِسْلاَمِ ، فَإِنْ أَسْلَمَ فَخَلِّ سَبِيلَهُ ، وَإِنْ أَبَى فَادْعُ بالخشبة ، ثُمَّ ادْعُهُ فَإِنْ أَبَى فَأَضْجِعْهُ عَلَيْهَا ، ثُمَّ ادْعُهُ فَإِنْ أَبَى فَأَوْثِقْهُ ، ثُمَّ ضَعَ الحربة عَلَى قَلْبِهِ ، ثُمَّ ادْعُهُ ، فَإِنْ رَجَعَ فَخَلِّ سَبِيلَهُ ، وَإِنْ أَبَى فَاقْتُلْهُ ، فَلَمَّا جَاءَ الْكِتَابُ فَعَلَ بِهِ ذَلِكَ حَتَّى وَضَعَ الْحَرْبَةَ عَلَى قَلْبِهِ ، ثُمَّ دَعَاهُ فَأَسْلَمَ فَخَلَّى سَبِيلَهُ.

(۳۳۴۳۰) حضرت ولید ابن جمیع ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے ایک گورنر نے یمن سے آپ ریشید کو خط لکھا کہ ایک آدمی یہودی تھا اس نے اسلام قبول کر لیا پھر اس نے دوبارہ یہودیت کو اختیار کر لیا، اور اسلام سے پھر گیا۔ حضرت عمر ریشید نے اس کا جواب لکھا کہ اس کو اسلام کی دعوت دو۔ اگر وہ اسلام لے آئے۔ تو اس کو چھوڑ دو اگر وہ انکار کر دے تو اس کو لکڑی کے ذریعہ مارو اگر وہ انکار کر دے تو اس کو لکڑی پر لٹا دو پھر اس کو اسلام کی طرف دعوت دو، اگر پھر بھی انکار کر دے تو تم اس کو باندھو اور اس کے دل میں نیزہ کی نوک رکھ دو پھر دوبارہ اس کو اسلام کی طرف دعوت دو۔ پس اگر وہ لوٹ آئے تو اس کو چھوڑ دو، اور اگر انکار کر دے تو اس کو قتل کر دو۔ جب خط آیا تو اس کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کیا گیا یہاں تک کہ اس کے دل پر نیزہ کی نوک رکھ دی گئی پھر اس کو اسلام کی طرف دعوت دی وہ اسلام لے آیا تو انہوں نے اس کو چھوڑ دیا۔

(۳۳٤۳۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : يُسْتَتَابُ الْمُرْتَدُّ ثَلاَثًا فَإِنْ رَجَعَ وَإِلاَّ قُتِلَ.

(۳۳۴۳۱) حضرت ابن جریج ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ریشید نے ارشاد فرمایا: مرتد سے تین مرتبہ توبہ طلب کی جائے گی۔ پس اگر وہ لوٹ آئے تو ٹھیک ورنہ اس کو قتل کر دیا جائے گا۔

(۳۱) ما قالوا فِي المرتدِّ إذا لحِق بِأرضِ العدوِّ وله امرأةٌ ما حالهما ؟

اس مرتد کا بیان جو دشمن کے ملک میں چلا جائے اور اس کی بیوی بھی ہو تو ان دونوں کا کیا حکم ہوگا؟

(۳۳٤۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَامِرٍ وَالْحَكَمِ ، قَالاَ ؛ فِي الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ يَرْتَدُّ عَنِ

الإِسْلاَمِ وَيَلْحَقُ بِأَرْضِ الْعَدُوِّ قالا : تَعْتَدُّ امْرَأَتُهُ ثَلاَثَةَ قُرُوءٍ إِنْ كَانَتْ تَحِيضُ ، وَإِنْ كَانَتْ لاَ تَحِيضُ فَثَلاَثَةَ أَشْهُرٍ ، وَإِنْ كَانَتْ حَامِلاً أَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا ، وَيُقَسَّمُ مِيرَاثُهُ بَيْنَ امْرَأَتِهِ وَوَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، ثُمَّ تَزَوَّجُ إِنْ شَائَتْ ، وَإِنْ هُوَ رَجَعَ فَتَابَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا ثَبَتَا عَلَى نِكَاحِهِمَا.

(۳۳۴۳۲) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ اور حضرت حکم رحمہ اللہ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان اسلام سے مرتد ہو جائے اور دشمن کے ملک میں چلا جائے۔ ان دونوں نے فرمایا: اگر اس کی بیوی کو حیض آتا ہوگا تو وہ تین حیض عدت گزارے گی۔ اور اگر اس کو حیض نہیں آتا ہوگا تو وہ تین مہینے عدت گزارے گی، اور اگر وہ حاملہ ہوگی تو وضع حمل اس کی عدت ہوگی۔ اور پھر اس مرتد کی وراثت اس کی بیوی اور مسلمان ورثاء کے درمیان تقسیم کر دی جائے گی۔ پھر اگر وہ عورت چاہے تو نکاح کر سکتی ہے۔ اور اگر مرتد لوٹ آئے اور اپنی بیوی کی عدت مکمل ہونے سے پہلے توبہ کر لے تو ان دونوں کو سابقہ نکاح پر برقرار رکھا جائے گا۔

(۳۳٤۳۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي رَجُلٍ أَشْرَكَ وَلَحِقَ بِأَرْضِ الشرك ، قَالَ : لاَ تَزَوَّجُ امْرَأَتُهُ وَقَالَ حَمَّادٌ : تُزَوَّجُ امْرَأَتُهُ.

(۳۳۴۳۳) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم رحمہ اللہ نے اس آدمی کے بارے میں ارشاد فرمایا: جو مشرک ہو جائے اور دشمن کے ملک میں چلا جائے تو اس کی بیوی دوسرا نکاح نہیں کر سکتی۔ اور حضرت حماد رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کی بیوی نکاح کر سکتی ہے۔

(۳۲) ما قالوا فِي مِيراثِ المرتدِّ

جن لوگوں نے مرتد کی وراثت کے بارے میں یوں کہا

(۳۳٤۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ أَتَى بِمُسْتَوْرِدٍ الْعِجْلِيِّ وَقَدِ ارْتَدَّ فَعَرَضَ عَلَيْهِ الإِسْلاَمَ فَأَبَى ، قَالَ : فَقَتَلَهُ وَجَعَلَ مِيرَاثَهُ بَيْنَ وَرَثَتِهِ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۳۴۳۴) حضرت ابو عمرو الشیبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس مستورد العجلی کو لایا گیا جو مرتد ہو چکا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس پر اسلام پیش کیا۔ اس نے انکار کر دیا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل کر دیا۔ اور اس کی وراثت کو اس کے مسلمان ورثاء کے درمیان تقسیم کر دیا۔

(۳۳٤۳۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنِ الْحَكَمِ أَنَّ عَلِيًّا قَسَمَ مِيرَاثَ الْمُرْتَدِّ بَيْنَ وَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۳۴۳۵) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مرتد کی میراث کو اس کے مسلمان ورثہ کے درمیان تقسیم فرمایا۔

(۳۳٤۳٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُمَيْعٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : إذَا ارتد الْمُرْتَدُّ وَرِثَهُ وَلَدُهُ.

(۳۴۴۳۶) حضرت قاسم بن عبد الرحمن ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص مرتد ہو جائے تو اس کا بیٹا اس کا وارث بنے گا۔

(٣٣٤٣٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي مِيرَاثِ الْمُرْتَدِّ لِوَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَلَيْسَ لأَهْلِ دِينِهِ شَيْءٌ.

(۳۳۴۳۷) حضرت جریر بن حازم ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ویشید نے مرتد کی وراثت کے بارے میں یوں خط لکھا۔ میں ضرور مسلمانوں کو اس کا وارث بناؤں گا۔ اور اس کے دین والوں کو کچھ بھی نہیں ملے گا۔

(٣٣٤٣٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ ، قَالَ : سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ : الْمُرْتَدُّ نَرِثُهُمْ ، وَلاَ يَرِثُونَا.

(۳۳۴۳۸) حضرت ابو الصباح ویشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب ویشید کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کہ مرتد کے ہم وارث بنیں گے وہ ہمارے وارث نہیں بنیں گے۔

(٣٣٤٣٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ مِيرَاثِ الْمُرْتَدِّ هَلْ يُوَصَّلُ إِذَا قُتِلَ ، قَالَ : وَمَا يُوَصَّلُ ، قَالَ : يَرِثُهُ وَرَثَتُهُ ، قَالَ : نَرِثُهُمْ ، وَلاَ يَرِثُونَا.

(۳۳۴۳۹) حضرت موسیٰ بن ابی کثیر ویشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب ویشید سے مرتد کی وراثت کے بارے میں سوال کیا کہ کیا وہ پہنچائی جائے گی؟ آپ ویشید نے فرمایا: پہنچائے جانے کا کیا مطلب؟ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا کہ اس کے ورثہ وارث بنیں گے؟ آپ ویشید نے فرمایا: ہم مسلمان تو اس کے وارث بنیں گے وہ ہم مسلمانوں کے وارث نہیں بن سکتے۔

(٣٣٤٤٠) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يُقْتَلُ وَمِيرَاثُهُ بَيْنَ وَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۳۴۴۰) حضرت قتادہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ویشید نے ارشاد فرمایا: مرتد کو قتل کر دیا جائے گا۔ اور اس کی میراث مسلمان ورثہ کے درمیان تقسیم ہوگی۔

(٣٣٤٤١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ وَالْحَكَمِ ، قَالاَ : يُقَسَّمُ مِيرَاثُهُ بَيْنَ امْرَأَتِهِ وَوَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۳۴۴۱) حضرت اشعث ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت امام شعبی ویشید اور حضرت حکم ویشید ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: مرتد کی میراث اس کی بیوی اور اس کے مسلمان ورثاء کے درمیان تقسیم کی جائے گی۔

(۳۳) ما قالوا فِي المرتدّةِ عنِ الإسلامِ

جن لوگوں نے اسلام سے مرتد ہونے والی عورت کے بارے میں یوں کہا

(۳۳٤٤٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ فِي الْمُرْتَدَّةِ : تستامى ، وَقَالَ حَمَّادٌ :تُقْتَلُ.

(۳۳۴۴۲) حضرت خِلاس ولیٹیڈ فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ نے مرتدہ عورت کے بارے میں ارشاد فرمایا: اس کی قیمت لگائی جائے گی۔ اور حضرت حماد ولیٹیڈ نے فرمایا: اس کو قتل کردیا جائے گا۔

(۳۳٤٤٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَوَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لاَ تُقْتَلُ النِّسَاءُ إِذَا ارْتَدَدْنَ عَنِ الإِسْلاَمِ ، وَلَكِنْ يُحْبَسْنَ وَيُدْعَيْنَ إِلَى الإِسْلاَمِ وَيُجْبَرْنَ عَلَيْهِ.

(۳۳۴۴۳) حضرت ابورزین ولیٹیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: جب عورتیں اسلام سے مرتد ہوجائیں تو ان کو قتل نہیں کیا جائے گا بلکہ ان کو قید کردیا جائے گا اور اسلام کی طرف بلایا جائے گا اور اسلام پر ان کو مجبور کیا جائے گا۔

(۳۳٤٤٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمُرْتَدَّةِ ، قَالَ :لاَ تُقْتَلُ.

(۳۳۴۴۴) حضرت لیث ولیٹیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ولیٹیڈ نے مرتدہ عورت کے بارے میں ارشاد فرمایا: کہ اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۳۳٤٤٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لاَ تُقْتَلُ.

(۳۳۴۴۵) حضرت عمرو ولیٹیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ولیٹیڈ نے ارشاد فرمایا: مرتدہ عورت کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۳۳٤٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لاَ تُقْتَلُ النِّسَاءُ إِذَا هُنَّ ارْتَدَدْنَ عَنِ الإِسْلاَمِ ، وَلَكِنْ يُدْعَيْنَ إِلَى الإِسْلاَمِ ، فَإِنْ هُنَّ أَبَيْنَ سُبِينَ وَجُعِلْنَ إِمَاءً لِلْمُسْلِمِينَ ، وَلاَ يُقْتَلْنَ.

(۳۳۴۴۶) حضرت اشعث ولیٹیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ولیٹیڈ نے ارشاد فرمایا: عورتیں جب اسلام سے مرتد ہوجائیں تو ان کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ ان کو اسلام کی دعوت دی جائے گی۔ اگر وہ انکار کردیں تو ان کو قید کردیا جائے گا۔ اور مسلمانوں کی باندیاں بنا دیا جائے گا اور ان کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۳۳٤٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي حَرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْمَرْأَةِ تَرْتَدُّ عَنِ الإِسْلاَمِ ؟ قَالَ :لاَ تُقْتَلُ ، تُحْبَسُ.

(۳۳۴۴۷) حضرت ابوحرہ ولیٹیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ولیٹیڈ نے اس عورت کے بارے میں جو اسلام سے مرتد ہوجائے یوں ارشاد فرمایا: اس کو قتل نہیں کیا جائے گا اس کو قید کردیا جائے گا۔

(۳۳٤٤٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ تُقْتَلُ.

(۳۳۴۴۸) حضرت عبیدہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: مرتدہ عورت کو بھی قتل کیا جائے گا۔

(۳۳٤٤۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْمُرْتَدَّةِ :تُسْتَتَابُ ، فَإِنْ تَابَتْ وَإِلاَّ قُتِلَتْ.

(۳۳۴۴۹) حضرت ھشام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ؒ نے مرتدہ عورت کے بارے میں ارشاد فرمایا: کہ اس سے توبہ طلب کی جائے گی۔ اگر وہ توبہ کر لے تو ٹھیک ورنہ اس کو قتل کر دیا جائے گا۔

(۳۳٤٥۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّ أُمَّ وَلَدِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ارْتَدَّتْ ، فَبَاعَهَا بِدَوْمَةِ الْجَنْدَلِ مِنْ غَيْرِ أَهْلِ دِينِهَا.

(۳۳۴۵۰) حضرت یحییٰ بن سعید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں میں سے ایک شخص کی ام ولد مرتد ہوگئی۔ تو اس شخص نے اس کو دومۃ الجندل کے مقام پر اس کے دین کے مخالف شخص کو فروخت کر دیا۔

(۳۳٤٥۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْمَرْأَةِ تَرْتَدُّ عَنِ الإِسْلاَمِ ، قَالَ : تُسْتَتَابُ ، فَإِنْ تَابَتْ وَإِلاَّ قُتِلَتْ.

(۳۳۴۵۱) حضرت ابو معشر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے اس عورت کے بارے میں جو اسلام سے مرتد ہو جائے یوں ارشاد فرمایا: کہ اس سے توبہ طلب کی جائے گی۔ پس اگر وہ توبہ قبول کر لے تو ٹھیک ورنہ اس کو قتل کر دیا جائے گا۔

(۳۳٤٥۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بِنَحْوٍ مِنْهُ.

(۳۳۴۵۲) حضرت ابو معشر ؒ سے حضرت ابراہیم ؒ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی مروی ہے۔

(٣٤) ما قالوا فِي المحارِبِ أو غيرِهِ يؤمّن أيؤخذ بما أصاب فِي حال حربِهِ ؟

جن لوگوں نے یوں کہا: لڑنے والا یا اس کے علاوہ شخص جس کو امان دے دی گئی ہو، کیا حالت جنگ میں ملنے والا مال اس سے لیا جائے گا؟

(۳۳٤٥۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : كَانَ أَهْلُ الْعِلْمِ يَقُولُونَ :إِذَا أُمِّنَ الْمُحَارِبُ لَمْ يُؤْخَذْ بِشَيْءٍ كَانَ أَصَابَهُ فِي حَالِ حَرْبِهِ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ شَيْئًا أَصَابَهُ قَبْلَ ذَلِكَ.

(۳۳۴۵۳) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ علماء فرمایا کرتے تھے: کہ جب لڑنے والے کو امان دے دی جائے تو اس سے وہ مال نہیں لیا جائے گا جو اس کو حالت جنگ میں ملا ہو۔ مگر اس سے وہ مال لے لیا جائے گا جو اس کو جنگ سے قبل ملا ہو۔

(۳۳٤٥٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُصِيبُ الْحُدُودَ ، ثُمَّ يَجِيءُ تَائِبًا ، قَالَ : تُقَامُ عَلَيْهِ الْحُدُودُ.

(۳۳۴۵۴) حضرت ھشام ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ ؒ نے اس شخص کے بارے میں ارشاد فرمایا؛ جو حدود کو

پہنچ جائے پھر وہ توبہ کر کے آجائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس شخص پر حدود قائم کی جائیں گی۔

(٣٣٤٥٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَجْنِي الْجِنَايَةَ فَيَلْحَقُ بِالْعَدُوِّ فَيُصِيبُهُمْ أَمَانٌ ، قَالَ : يُؤَمَّنُونَ إِلاَّ أَنْ يُعْرَفَ شَيْءٌ بِعَيْنِهِ فَيُؤْخَذُ مِنْهُمْ ، فَيُرَدُّ عَلَى أَصْحَابِهِ ، وَأَمَّا هُوَ فَيُؤْخَذُ بِمَا كَانَ جَنَى قَبْلَ أَنْ يَلْحَقَ بِهِمْ.

(۳۳۴۵۵) حضرت عبیدہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص جرم کرے اور دشمنوں سے جا ملے پھر ان لوگوں کو امان ملی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ان کو امان دے دی جائے گی مگر یہ کہ ان کے پاس موجود کسی چیز کو پہچان لیا گیا تو وہ اُن سے لے لی جائے گی اور مالکوں پر لوٹا دی جائے گی۔ اور وہ چیز لی جائے گی جو اس نے دشمنوں سے ملنے سے پہلے جنایت کے ذریعہ حاصل کی تھی۔

(٣٣٤٥٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ أَصَابَ حَدًّا ، ثُمَّ خَرَجَ مُحَارِبًا ، ثُمَّ طَلَبَ أَمَانًا فَأُمِّنَ ، قَالَ : يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ الَّذِي كَانَ أَصَابَهُ.

(۳۳۴۵۶) حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا: جس کو حد پہنچے پھر وہ لڑائی کر کے بھاگ جائے اور پھر امان طلب کرے اور اس کو امان بھی دے دی جائے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس نے جو کام کیا تھا اس کی وجہ سے اس پر حد قائم کی جائے گی۔

(٣٣٤٥٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ إِذَا قَطَعَ الطَّرِيقَ وَأَغَارَ ، ثُمَّ رَجَعَ تَائِبًا أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ ، وَتَوْبَتُهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ.

(۳۳۴۵۷) حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص کے بارے میں جو ڈاکہ مارے اور غارت گری کرے پھر توبہ کر کے لوٹ آئے، یوں ارشاد فرمایا: اس پر حد قائم کی جائے گی اور اس کی توبہ اس کے اور رب کے درمیان ہوگی۔

(٣٣٤٥٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ عَطَاءً كَانَ يَقُولُ : لَوْ أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَتَلَ رَجُلاً ، ثُمَّ كَفَرَ فَلَحِقَ بِالْمُشْرِكِينَ ، فَكَانَ فِيهِمْ ، ثُمَّ رَجَعَ تَائِبًا قُبِلَتْ تَوْبَتُهُ مِنْ شِرْكِهِ ، وَأُقِيمَ عَلَيْهِ الْقِصَاصُ ، وَلَوْ أَنَّهُ لَحِقَ بِالْمُشْرِكِينَ وَلَمْ يَقْتُلْ فَكَفَرَ ، ثُمَّ قَاتَلَ الْمُسْلِمِينَ فَقَتَلَ مِنْهُمْ ، ثُمَّ جَاءَ تَائِبًا قُبِلَ مِنْهُ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

(۳۳۴۵۸) حضرت قیس بن سعد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ یوں فرمایا کرتے تھے: اگر مسلمانوں میں سے کوئی آدمی کسی آدمی کو قتل کر دے پھر کفر اختیار کر لے اور مشرکین سے جا ملے اور ان میں رہے۔ پھر وہ توبہ کر کے واپس لوٹ آئے۔ شرک سے تو اس کی توبہ قبول کی جائے گی۔ اور اس پر حدِ قصاص قائم کی جائے گی۔ اور اگر کوئی مشرکین سے جا ملے اس حال میں کہ اس نے قتل تو نہیں کیا صرف کفر اختیار کیا پھر مسلمانوں سے قتال کیا اور کچھ مسلمانوں کو شہید بھی کیا پھر وہ توبہ کر کے واپس لوٹ آیا تو اس کی توبہ قبول کی

جائے گی اور اس پر کوئی چیز واجب نہیں ہوگی۔

(۳۵) ما قالوا فِیمن یحارِب ویسعی فِی الأرضِ فسادًا ثمّ یستأمن مِن قبلِ أن یقدر علیهِ فِی حربهِ

جن لوگوں نے یوں کہا اس شخص کے بارے میں جو لڑائی کرے اور زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کرے پھر امان طلب کرے اس بات سے پہلے کہ اس پر قابو پا لیا گیا ہو

(۳۳۴۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : كَانَ حَارِثَةُ بْنُ بَدْرٍ التَّمِيمِيُّ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ قَدْ أَفْسَدَ فِي الأَرْضِ وَحَارَبَ ، فَكَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ ، وَابْنَ جَعْفَرٍ ، وَابْنَ عَبَّاسٍ وَغَيْرَهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ ، فَكَلَّمُوا عَلِيًّا فَلَمْ يُؤْمِنْهُ ، فَأَتَى سَعِيدَ بْنَ قَيْسٍ الْهَمْدَانِيَّ فَكَلَّمَهُ ، فَانْطَلَقَ سَعِيدٌ إِلَى عَلِيٍّ وَخَلَفَهُ فِي مَنْزِلِهِ ، فَقَالَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، كَيْفَ تَقُولُ فِيمَنْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَسَعَى فِي الأَرْضِ فَسَادًا فَقَرَأَ (إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ) حَتَّى قَرَأَ الآيَةَ كُلَّهَا ، فَقَالَ سَعِيد ، أَفَرَأَيْت مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ نَقْدِرَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ عَلِيٌّ :أَقُولُ كَمَا قَالَ وَيُقْبَلُ مِنْهُ ، قَالَ :فَإِنَّ حَارِثَةَ بْنَ بَدْرٍ قَدْ تَابَ قَبْلَ أَنْ يُقْدِرَ عَلَيْهِ ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ فَأَدْخَلَهُ عَلَيْهِ فَأَمَّنَهُ وَكَتَبَ لَهُ كِتَابًا ، فَقَالَ حَارِثَةُ :

أَلَا أَبْلِغَنْ هَمْدَانَ إِمَّا لَقِيتهَا ... سَلَامًا فَلَا يَسْلَمْ عَدُوٌّ يَعِيبُهَا
لَعَمْرُ أَبِيك إِنَّ هَمْدَانَ تَتَّقِي ... الإِلَهَ وَيَقْضِي بِالْكِتَابِ خَطِيبُهَا
شيب رَأْسِي وَاسْتَخَفَّ حُلُومَنَا ... رُعُودُ الْمَنَايَا حَوْلَنَا وَبُرُوقُهَا
وَإِنَّا لَتَسْتَحْلِي الْمَنَايَا نُفُوسَنَا ... وَنَتْرُكُ أُخْرَى مُرَّةً مَا نَذُوقُهَا

قَالَ ابْنُ عَامِرٍ :فَحَدَّثْت بِهَذَا الْحَدِيثِ ابْنُ جَعْفَرٍ ، فَقَالَ :نَحْنُ كُنَّا أَحَقَّ بِهَذِهِ الأَبْيَاتِ مِنْ هَمْدَانَ.

(۳۳۴۵۹) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حارثہ بن بدر التمیمی اہل بصرہ میں سے تھا اس نے زمین میں فساد پھیلایا اور جنگ کی۔ پھر اس نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن جعفر رحمہ اللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور قریش کے چند افراد سے امان کے بارے میں بات چیت کی۔ ان لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بات کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو امان نہیں دی۔ پس حارثہ بن بدر حضرت سعید بن قیس الھمدانی رحمہ اللہ کے پاس آیا اور ان سے اس بارے میں بات کی۔ تو حضرت سعید رحمہ اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور اس کو پیچھے اپنے گھر میں چھوڑ دیا۔ اور فرمایا: اے امیر المؤمنین! آپ رضی اللہ عنہ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے بارے میں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرے اور زمین میں فساد پھیلانے کے لیے بھاگ دوڑ کرے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب میں یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ترجمہ: صرف یہی سزا ہے اُن لوگوں کی جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد مچانے میں

بھاگ دوڑ کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ نے مکمل آیت تلاوت فرمائی۔ اس پر حضرت سعید نے فرمایا: آپ رضی اللہ عنہ کی کیا رائے ہے اُس شخص کے بارے میں جو خود پر قابو دینے سے پہلے ہی توبہ کرلے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں وہی کہوں گا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے توبہ قبول کی جائے گی۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: بے شک حارثہ بن بدر نے خود پر قابو دینے سے پہلے توبہ کی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو بلانے کے لیے قاصد بھیجا۔ پس اس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے لایا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو امان دی اور اس کے لیے ایک تحریر لکھ دی۔ اس پر حارثہ نے یہ اشعار کہے: میری طرف سے ہمدان کو سلام پہنچاؤ جب تم وہاں پہنچو، اس کا دشمن سالم نہ رہے۔ یقینی طور پر ہمدان کے لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں اور ان کا خطیب کتاب اللہ سے فیصلہ کرتا ہے۔ میرا سر سفید ہوگیا اور ہماری عقلیں ماند پڑ گئیں۔ ہمارے اردگرد کی کڑک اور چمک سے۔ ہمارے نفوس موت کو شیریں سمجھتے ہیں۔ جبکہ زندگی کو ہم کڑوا سمجھتے ہیں۔

حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ بات حضرت ابن جعفر رحمہ اللہ کے سامنے ذکر کی تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم ھمدان والوں سے ان اشعار کے زیادہ حقدار تھے۔

(٣٤٤٦٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ: بنحوه منه، ولم يذكر فيه الشعر.

(۳۴۴۶۰) امام شعبی رحمہ اللہ سے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے مروی ہے۔ لیکن انہوں نے اس میں شعر کا ذکر نہیں فرمایا:

(٣٤٤٦١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ زَعَمَ أَنَّ رَجُلاً مِنْ مُرَادٍ صَلَّى ، فَلَمَّا سَلَّمَ أَبُو مُوسَى قَامَ ، فَقَالَ :هَذَا مَقَامُ التَّائِبِ الْعَائِذِ ، فَقَالَ :وَيْلَكَ مَا لَكَ ، قَالَ :أَنَا فُلاَنُ بْنُ فُلاَنٍ الْمُرَادِي ، وَإِنِّي كُنْتُ حَارَبْتُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَسَعَيْتُ فِي الأَرْضِ فَسَادًا ، فَهَذَا حِينَ جِئْتُ وَقَدْ تُبْتُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُقْدَرَ عَلَيَّ ، قَالَ :فَقَامَ أَبُو مُوسَى الْمَقَامَ الَّذِي قَامَ فِيهِ ، ثُمَّ قَالَ :إِنَّ هَذَا فُلاَنُ بْنُ فُلاَنٍ الْمُرَادِيُّ :وَإِنَّهُ كَانَ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَسَعَى فِي الأَرْضِ فَسَادًا ، وَإِنَّهُ قَدْ تَابَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُقْدَرَ عَلَيْهِ ، فَإِنْ يَكُ صَادِقًا فَسَبِيلُ مَنْ صَدَقَ ، وَإِنْ كَانَ كَاذِبًا يَأْخُذُهُ اللَّهُ بِذَنْبِهِ ، قَالَ :فَخَرَجَ فِي النَّاسِ فَذَهَبَ ونجا ، ثُمَّ عَادَ فَقُتِلَ.

(۳۴۴۶۱) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ مراد کے ایک آدمی نے نماز پڑھی۔ راوی کہتے ہیں: جب حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا تو وہ شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا: یہ توبہ کرنے والے اور پناہ مانگنے والے کی جگہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہلاکت ہو تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا: میں فلاں بن فلاں مرادی ہوں۔ اور تحقیق میں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کی اور میں نے زمین میں فساد پھیلانے کی بھاگ دوڑ کی۔ اور تحقیق میں اب آیا ہوں اس حال میں کہ میں نے خود پر قدرت ہو جانے سے پہلے توبہ کی۔ راوی کہتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اس جگہ میں کھڑے ہوئے جہاں وہ کھڑا تھا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک یہ فلاں بن فلاں مرادی ہے اور اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کی اور زمین میں فساد مچانے کی بھاگ دوڑ کی اور بے شک اس نے خود پر قدرت ہو جانے سے پہلے ہی توبہ کرلی۔ پس اگر یہ شخص سچا ہے تو اس کے ساتھ سچوں والا معاملہ ہے۔ اور اگر یہ جھوٹا ہے تو اللہ رب العزت اس کے گناہ کی وجہ سے اس کو پکڑے گا۔ راوی کہتے ہیں: پس وہ شخص لوگوں میں نکلا اور چلا گیا اور نجات پائی۔ پھر

اس نے دوبارہ وہی کام کیا تو اس کو قتل کر دیا گیا۔

(٣٦) ما قالوا فِي المحارب إذا قتل وأخذ المال

اس لڑنے والے کا بیان جو قتل کر دے اور مال لے لے

(٣٣٤٦٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ :﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلاَفٍ﴾ حَتَّى خَتَمَ الآيَةَ ، فَقَالَ : إِذَا حَارَبَ الرَّجُلُ وَقَتَلَ وَأَخَذَ الْمَالَ قُطِعَتْ يَدُهُ وَرِجْلُهُ مِنْ خِلاَفٍ وَصُلِبَ وَإِذَا قَتَلَ وَلَمْ يَأْخُذَ الْمَالَ قُتِلَ ، وَإِذَا أَخَذَ الْمَالَ وَلَمْ يَقْتُلْ قُطِعَتْ يَدُهُ وَرِجْلُهُ مِنْ خِلاَفٍ وَإِذَا لَمْ يَقْتُلْ وَلَمْ يَأْخُذَ الْمَالَ نُفِيَ.

(۳۳۴۶۲) حضرت عطیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ رب العزت کے اس قول کی تلاوت فرمائی: آیت: ترجمہ: صرف یہی سزا ہے ان لوگوں کی جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد مچانے کی بھاگ دوڑ کرتے ہیں کہ قتل کیے جائیں یا سولی پر چڑھائے جائیں یا کاٹے جائیں ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں مخالف سمتوں سے۔ یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ نے مکمل آیت پڑھی۔ اور ارشاد فرمایا: جب آدمی لڑائی کرے اور قتل کر دے اور مال بھی لے لے تو اس کا ایک ہاتھ اور اس کا ایک پاؤں مخالف سمت سے کاٹ دیا جائے گا اور سولی دی جائے گی۔ اور جب کوئی قتل کر دے اور مال نہ لے تو اس کو قتل کیا جائے گا اور جب مال لے لے اور قتل نہ کرے تو اس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں مخالف سمت سے کاٹ دیا جائے گا۔ اور جب نہ قتل کرے اور نہ ہی مال لے تو اس کو ملک سے نکال دیا جائے گا۔

(٣٣٤٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ فِي هَذِهِ الآيَةِ :﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ قَالَ : إِذَا قَتَلَ وَأَخَذَ الْمَالَ قُتِلَ ، وَإِذَا أَخَذَ الْمَالَ وَأَخَافَ السَّبِيلَ صُلِبَ ، وَإِذَا قَتَلَ وَلَمْ يَعُدْ ذَلِكَ قُتِلَ ، وَإِذَا أَخَذَ الْمَالَ لَمْ يَعُدْ ذَلِكَ قُطِعَ وَإِذَا أَفْسَدَ نُفِيَ.

(۳۳۴۶۳) حضرت عمران بن حدیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو مجلز رحمہ اللہ نے اس آیت کے بارے میں: ترجمہ: صرف یہی جزاء ہے ان لوگوں کی جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرتے ہیں...... آپ رحمہ اللہ نے یوں ارشاد فرمایا: جب یہ آدمی قتل کرے اور مال بھی لے لے۔ تو اس کو قتل کر دیا جائے گا اور جب مال چھین لے اور راستہ کو پر خطر بنا دے تو اس کو سولی دی جائے گی۔ اور جب قتل کرے اور اس کام کو دوبارہ نہ لوٹائے تو اس کو قتل کر دیا جائے گا۔ اور جب مال چھین لے اور یہ قتل نہ کرے تو اس کے ہاتھ پاؤں کاٹے جائیں گے۔ اور جب فساد پھیلائے تو اس کو ملک سے نکال دیا جائے گا۔

(٣٣٤٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ

وَرَسُولَهُ﴾ قَالَ : إِذَا خَرَجَ وَأَخَافَ السَّبِيلَ وَأَخَذَ الْمَالَ قُطِعَتْ يَدُهُ وَرِجْلُهُ مِنْ خِلاَفٍ ، وَإِذَا أَخَافَ السَّبِيلَ وَلَمْ يَأْخُذَ الْمَالَ نُفِيَ ، وَإِذَا قَتَلَ قُتِلَ ، وَإِذَا أَخَافَ السَّبِيلَ وَأَخَذَ الْمَالَ وَقَتَلَ صُلِبَ.

(۳۳۴۶۴) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے اس آیت : ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ کے بارے میں یوں ارشاد فرمایا: جب وہ نکل جائے اور راستہ کو پُر خطر بنا دے اور مال چھین لے۔ تو اس کا ایک ہاتھ اور ایک ٹانگ مخالف سمت سے کاٹ دی جائے گی۔ اور جب وہ راستہ کو پُر خطر بنا دے اور مال نہ چھینے تو اس کو ملک سے نکال دیا جائے گا۔ اور جب وہ قتل بھی کر دے تو اس کو بھی قتل کیا جائے گا اور جب وہ راستہ کو پُر خطر بنا دے اور مال چھین لے، اور قتل کر دے تو اس کو سولی دی جائے گی۔

(٣٣٤٦٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ حُدِّثْتُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :مَنْ حَارَبَ فَهُوَ مُحَارِبٌ ، فقَالَ سَعِيدٌ :وَإِنْ أَصَابَ دَمًا قُتِلَ ، وَإِنْ أَصَابَ دَمًا وَمَالاً صُلِبَ ، فَإِنَّ الصَّلْبَ هُوَ أَشَدُّ ، وَإِذَا أَصَابَ مَالاً وَلَمْ يُصِبْ دَمًا قُطِعَتْ يَدُهُ وَرِجْلُهُ لِقَوْلِهِ ﴿أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلاَفٍ﴾ فَإِنْ تاب فَتَوْبَتُهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ ، وَيُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ.

(۳۳۴۶۵) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ آپ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جو لڑائی کرے وہ محارب ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ خون کر دے تو اس کو قتل کیا جائے گا اور اگر وہ خون کر دے اور مال بھی چھین لے تو اس کو سولی دی جائے گی پس بے شک سولی دینا زیادہ سخت ہے، اور جب وہ مال چھین لے اور خون نہ کرے تو اس کا ایک ہاتھ اور ایک ٹانگ کاٹ دی جائے گی اللہ رب العزت کے اس قول کی وجہ سے: ترجمہ: یا ان کے ہاتھ اور ان کی ٹانگیں مخالف سمت سے کاٹ دی جائیں گی۔ پس اگر وہ توبہ کر لے تو اس کی توبہ اس کے اور اللہ کے درمیان ہوگی اور اس پر حد قائم کی جائے گی۔

(٣٣٤٦٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ ، قَالَ :إِذَا أَخَذَ الْمُحَارِبُ فَرُفِعَ إِلَى الإِمَامِ ، فَإِنْ كَانَ أَخَذَ الْمَالَ وَلَمْ يَقْتُلْ قُطِعَ وَلَمْ يُقْتَلْ ، وَإِنْ كان أَخَذَ الْمَالَ وَقَتَلَ قُتِلَ وَصُلِبَ ، وَإِنْ كَانَ لَمْ يَأْخُذَ الْمَالَ وَلَمْ يَقْتُلْ لَمْ يُقْطَعْ ، وَإِنْ كَانَ لَمْ يَأْخُذَ الْمَالَ وَلَمْ يَقْتُلْ وَشَاقَّ الْمُسْلِمِينَ نُفِيَ.

(۳۳۴۶۶) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مورِّق عجلی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب لڑائی کرنے والے کو پکڑ لیا جائے تو اس کو امیر کے پاس لے جایا جائے گا، پس اگر اس نے مال چھینا ہو اور قتل نہ کیا ہو تو اس کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیے جائیں گے اور اس کو قتل نہیں کیا جائے گا اور اگر اس نے مال چھینا تھا اور قتل بھی کر دیا تھا تو اس کو قتل کیا جائے گا اور سولی دی جائے گی، اور اگر اس نے مال نہیں چھینا اور قتل نہیں کیا تو اس کے ہاتھ اور پاؤں بھی نہیں کاٹے جائیں گے اور اگر اس نے مال نہیں چھینا اور نہ قتل کیا صرف مسلمانوں کو تنگ کیا ہو تو اس کو ملک سے نکال دیا جائے گا۔

(۳۷) المحاربة ما هِي ؟

محاربہ کیا ہے؟

(۳۳٤٦٧) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : الْمُحَارَبَةُ الشِّرْكُ.

(۳۳۴۶۷) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ نے ارشاد فرمایا: محاربہ یعنی اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ، شرک کرنا ہے۔

(۳۸) مَنْ قَالَ الإِمام مخيرٌ فِي المحارِبِ يصنع فِيهِ ما شاء

جن حضرات کے نزدیک امام کو محارب کے بارے میں اختیار ہے کہ اس کے بارے میں جو چاہے کرے

(۳۳٤٦٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، وَعَنْ أَبِي حُرَّةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَجُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالُوا: الإِمَامُ مُخَيَّرٌ فِي الْمُحَارِبِ.

(۳۳۴۶۸) حضرت مجاہد ؒ، حضرت عطاء ؒ، حضرت حسن ؒ اور حضرت ضحاک ؒ یہ سب حضرات فرماتے ہیں کہ امام کو محارب کے بارے میں اختیار دیا گیا ہے۔

(۳۳٤٦٩) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : تَلاَ هَذِهِ الآيَةَ ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ ، قَالَ : ذَلِكَ إِلَى الإِمَامِ.

(۳۳۴۶۹) حضرت عاصم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ؒ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ صرف یہی سزا ہے ان لوگوں کی جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے لڑائی کرتے ہیں۔ اور فرمایا: یہ اختیار امام کو ہے۔

(۳۳٤٧٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : السُّلْطَانُ وَلِيُّ قَتْلِ مَنْ حَارَبَ الدِّينَ وَإِنْ قَتَلَ أَخَا امْرِءٍ وَأَبَاهُ ، فَلَيْسَ إِلَى مَنْ يُحَارِبُ الدِّينَ وَيَسْعَى فِي الأَرْضِ فَسَادًا سَبِيلٌ ، يَعْنِي دُونَ السُّلْطَانِ ، وَلاَ يُقَصَّرُ عَنِ الْحُدُودِ بَعْدَ أَنْ تَبْلُغَ إِلَى الإِمَامِ ، فَإِنَّ إِقَامَتَهَا مِنَ السُّنَّةِ.

(۳۳۴۷۰) حضرت عمر بن عبد العزیز فرماتے ہیں کہ سلطان اس شخص کے قتل کا نگران ہے جو دین میں بگاڑ کا سبب بنے۔ سلطان کے علاوہ کسی کو اس کا اختیار نہیں۔ جب حدود امام کے پاس پہنچ جائیں تو ان کی معافی کی کوئی صورت نہیں اور ان کا قائم کرنا سنت ہے۔

(۳۳۴۷۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ أَبِي هِلَالٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي الْمُحَارِبِ : إِذَا رُفِعَ إِلَى الإِمَامِ يَصْنَعُ بِهِ مَا شَاءَ.

(۳۳۴۷۱) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیب ؒ نے محارب کے بارے میں ارشاد فرمایا: کہ جب اس کو امام کے پاس لے گئے تو اس کو اختیار ہے کہ جو چاہے اس کے ساتھ معاملہ کرے۔

(۳۹) ما قالوا فِي المقامِ فِي الغزوِ أفضل أم الذّهابِ

لڑائی میں ٹھہرنا افضل ہے یا جانا؟

حدثنا أبو عبد الرحمن بقي بن مخلد قَالَ حدثنا أبو بكر عبد الله بن محمد بن أبي شيبة قَالَ :

(۳۳۴۷۲) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حَرَّةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لأَنْ يَذْهَبَ وَيَرْجِعَ أَحَبُّ إِلَيْهِ ، وَسَأَلَهُ وأراد أَخٌ لَهُ يَغْزُو.

(۳۳۴۷۲) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ سے سوال کیا گیا کہ ان کا ایک بھائی جہاد کے لیے جانا چاہتا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ وہ جائے اور واپس آ جائے یہ مجھے زیادہ پسند ہے۔

(۴۰) ما يكره أن يدفن مع القتيل

ان چیزوں کا بیان جو مقتول کے ساتھ دفن کرنا مکروہ ہے

(۳۳۴۷۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ يُدْفَنُ مَعَ الْقَتِيلِ خُفٌّ ، وَلاَ نَعْلٌ.

(۳۳۴۷۳) حضرت لیث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے ارشاد فرمایا: مقتول کے ساتھ موزے اور چپل دفن نہیں کیے جائیں گے۔

(۳۳۴۷۴) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُنْزَعُ ، عَنِ الْقَتِيلِ الْفَرْوُ وَالْجَوْرَبَانِ وَالْمَوْزَجَانُ والأفراهيجان إِلاَّ أَنْ يَكُونَ الْجَوْرَبَانِ يُكَمِّلاَنِ فَيُتْرَكَانِ عَلَيْهِ.

(۳۳۴۷۴) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: مقتول سے پوستین لگا کپڑا، جرابیں، اور بڑے موزے اور چھوٹے موزے سب چیزیں اتار لی جائیں گی مگر یہ کہ دونوں جرابیں کفن کو پورا کریں تو ان دونوں کو چھوڑ دیا جائے گا۔

(۳۳۴۷۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُخَوَّلٍ ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ العبدى ، قَالَ : قَالَ زَيْدُ بْنُ صُوحَانَ : لاَ تَنْزِعُوا عَنِّي ثَوْبًا إِلاَّ الْخُفَّيْنِ.

(۳۳۴۷۵) حضرت عیزار بن حُریث العبدی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن صوحان ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ میرے کپڑے

مت اتارنا مگر موزے اتار لینا۔

(۴۱) ما قالوا فِي الرّجلِ يستشهد يغسّل أم لاَ ؟

جن لوگوں نے شہید ہونے والے آدمی کے بارے میں یوں کہا: کیا اس کو غسل دیا جائے گا یا نہیں؟

(۳۳٤٧٦) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا سُئِلَ عَنِ الشَّهِيدِ يُغَسَّلُ حَدَّثَ عَنْ حُجْرِ بْنِ عَدِيٍّ إِذْ قَتَلَهُ مُعَاوِيَةُ ، قَالَ : قَالَ حُجْرٌ : لاَ تَطْلِقُوا عَنِّي حَدِيدًا وَلاَ تَغْسِلُوا عَنِّي دَمًا ، ادْفِنُونِي فِي وِثَاقِي وَدَمِي ، فَإِنِّي أَلْقَى مُعَاوِيَةَ على الْجَادَّةِ غَدًا.

(۳۳۴۷۶) حضرت ہشام بن حسان ؒ فرماتے ہیں کہ امام محمد ؒ سے جب شہید کو غسل دینے کے بارے میں پوچھا جاتا؟ تو آپ ؒ حضرت حجر بن عدی ؒ کے حوالہ سے نقل فرماتے کہ جب معاویہ نے ان کو قتل کیا تو حضرت حجر ؒ نے فرمایا: تم لوگ میرا اسلحہ مت اتارنا۔ اور نہ ہی میرے خون کو دھونا اور مجھے میرے کپڑوں اور میرے خون لگے رہنے کی حالت میں ہی دفن کرنا۔ پس میں کل اسی جھگڑے پر معاویہ سے ملوں گا۔

(۳۳٤٧٧) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ عَابِسٍ يُخْبِرُ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّهُ قَالَ : ادْفِنُونِي فِي ثِيَابِي فَإِنِّي مُخَاصِمٌ.

(۳۳۴۷۷) حضرت قیس بن ابی حازم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر ؓ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ مجھے میرے کپڑوں ہی میں دفن کرنا پس میں جھگڑالو ہوں گا۔

(۳۳٤٧٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَابِسٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ نَحْوَهُ.

(۳۳۴۷۸) حضرت یحییٰ بن عابس ؒ سے بھی حضرت عمار بن یاسر ؓ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے منقول ہے۔

(۳۳٤٧٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُخَوَّلِ بْنِ رَاشِدٍ النَّهْدِيِّ ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ الْعَبْدِيِّ ، قَالَ : قَالَ زَيْدُ بْنُ صُوحَانَ يَوْمَ الْجَمَلِ : أَرْمِسُونِي فِي الأَرْضِ رَمْسًا ، وَلاَ تَغْسِلُوا عَنِّي دَمًا ، وَلاَ تَنْزِعُوا عَنِّي ثَوْبًا إِلاَّ الْخُفَّيْنِ ، فَإِنِّي مُحَاجٌّ أُحَاجُّ.

(۳۳۴۷۹) حضرت عیزار بن حریث العبدی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن صوحان ؒ نے جنگ جمل والے دن ارشاد فرمایا: تم لوگ مجھے قبر میں دفنا کر قبر کو برابر کر دینا اور میرے خون کو دھونا مت اور نہ ہی میرے کپڑے اتارنا مگر موزوں کو۔ پس بے شک میں جھگڑالو ہوں گا جھگڑا کروں گا۔

(۳۳٤٨٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَسُفْيَانُ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ الْمُثَنَّى الْعَبْدِيِّ ، قَالَ سُفْيَانُ : عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ ، وَقَالَ مِسْعَرٌ ، عَنْ مُصْعَبٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْجَمَلِ : ادْفِنُونَا ، وَمَا

أَصَابَ الثَّرَى مِنْ دِمَائِنَا.

(۳۳۴۸۰) حضرت مسعر فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن صوحان نے جنگ جمل والے دن ارشاد فرمایا: ہمیں اور جو ہمیں خون لگا ہوا ہو اس کو دفنا دینا۔

(۳۳٤۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْقَارِءُ يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ : إِنَّا لاَقُوا الْعَدُوِّ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَإِنَّا مُسْتَشْهِدُونَ فَلاَ تَغْسِلُوا عَنَّا دَمًا ، وَلاَ نُكَفَّنُ إِلاَّ فِي ثَوْبٍ كَانَ عَلَيْنَا.

(۳۳۴۸۱) حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبید القاری نے جنگ قادسیہ کے دن ارشاد فرمایا: بے شک ہم کل دشمن سے ملاقات کریں گے۔ ان شاء اللہ۔ اور ہم شہید ہوں گے تو تم ہمارے خون کو مت دھونا۔ اور ہمیں کفن مت دینا۔ مگر ان ہی کپڑوں میں جو ہم نے پہنے ہوئے ہوں۔

(۳۳٤۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ عُمَارَةَ ، قَالَ سَمِعْت غُنَيْمَ بْنَ قَيْسٍ يَقُولُ : يقال : الشَّهِيدُ يُدْفَنُ فِي ثِيَابِهِ وَلاَ يُغَسَّلُ.

(۳۳۴۸۲) حضرت ثابت بن عمارہ فرماتے ہیں کہ حضرت غُنیم بن قیس نے ارشاد فرمایا: شہید کو اس کے کپڑوں میں دفن کیا جائے گا اور اسے غسل نہیں دیا جائے گا۔

(۳۳٤۸۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ قَتَلَهُ الْعَدُوُّ فَدَفَنَّاهُ فِي ثِيَابِهِ.

(۳۳۴۸۳) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کے اصحاب میں سے ایک آدمی کو اس کے دشمن نے قتل کر دیا تو ہم لوگوں نے اسے اس کے کپڑوں میں دفن کر دیا۔

(۳۳٤۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا رُفِعَ الْقَتِيلُ دُفِنَ فِي ثِيَابِهِ ، وَإِذَا رُفِعَ وَبِهِ رَمَقٌ صُنِعَ بِهِ مَا يُصْنَعُ بِغَيْرِهِ.

(۳۳۴۸۴) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے ارشاد فرمایا: جب مقتول کو اٹھا لیا جائے تو اسے اس کے کپڑوں میں ہی دفن کر دیا جائے گا اور جب اسے اٹھایا گیا اس حال میں کہ اس کی سانس باقی ہو تو اس کے ساتھ وہی معاملہ کیا جائے گا جو اس کے علاوہ دیگر میت سے کیا جاتا ہے۔

(۳۳٤۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ قَتَلَتْهُ اللُّصُوصُ ، قَالَ : يُدْفَنُ فِي ثِيَابِهِ ، وَلاَ يُغَسَّلُ.

(۳۳۴۸۵) حضرت عیسیٰ بن ابی عزہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی نے اس شخص کے بارے میں ارشاد فرمایا: جس کو چوروں نے قتل کر دیا تھا کہ اس کے کپڑوں میں ہی اس کو دفن کیا جائے گا اور اس کو غسل نہیں دیا جائے گا۔

(۳۳٤۸٦) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :أَخْبَرَنا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَاب ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَلِّ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ وَلَمْ يُغَسِّلُوا.

(۳۳۴۸۶) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احد کے شہیدوں پر نماز جنازہ نہیں پڑھائی اور نہ ہی ان کو غسل دیا گیا۔

(۳۳٤۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الشَّهِيدُ إِذَا كَانَ فِي الْمَعْرَكَةِ دُفِنَ فِي ثِيَابِهِ وَلَمْ يُغَسَّلْ.

(۳۳۴۸۷) حضرت ابو معشر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی معرکہ میں شہید ہو جائے تو اسے اس کے کپڑوں میں ہی دفن کر دیا جائے گا اور اسے غسل نہیں دیا جائے گا۔

ضروری یادداشت

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ

اقرأ سنٹر، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور
فون: 042-7224228-7355743
فیکس: 042-7221395

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ○

مُصنّف ابن ابی شیبہ مترجم

مؤلف

الامام ابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبۃ العبسی الکوفی

المتوفی ۲۳۵ھ

جلد نمبر ۱۰

حدیث نمبر ۳۳۳۸۸ تا حدیث نمبر ۳۶۸۸۳

مترجم

مولانا محمد اویس سرور حفظہ اللہ

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ○ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ○ سورہ نجم 4,3:27

مُصنّف ابنِ ابی شیبہ مترجم

جلد نمبر ١١

حدیث نمبر ٣٣٤٨٨ تا حدیث نمبر ٣٦٨٨٢

مؤلف

الامام ابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبۃ العبسی الکوفی

المتوفی ٢٣٥ھ

مترجم

مولانا محمد اویس سرور مدظلہ

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اقرأ سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

نام کتاب: مصنف ابن ابی شیبہ
(جلد نمبر ۱)

مترجم: مولانا محمد اویس سرور حفظہ اللہ

ناشر: مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

مطبع: خضر جاوید پرنٹرز لاہور

اِقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اُردو بازار، لاہور
فون: 042-37224228-37355743

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرما دیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

تنبیہ

ہمارے ادارے کا نام بغیر ہماری تحریری اجازت بطور ملنے کا پتہ، ڈسٹری بیوٹر، ناشر یا تقسیم کنندگان وغیرہ میں نہ لکھا جائے۔ بصورت دیگر اس کی تمام تر ذمہ داری کتاب طبع کروانے والے پر ہوگی۔ ادارہ ہذا اس کا جواب دہ نہ ہوگا اور ایسا کرنے والے کے خلاف ادارہ قانونی کارروائی کا حق رکھتا ہے۔

اجمالی فہرست

جلد نمبر ۷

حدیث نمبر ۲۳۸۸۰ کِتَابُ الطِّبِّ

تا

حدیث نمبر ۲۷۲۶۰ کِتَابُ الأَدَبِ باب: مَنْ رَخَّصَ فِي الْعِرَافَةِ

جلد نمبر ۸

حدیث نمبر ۲۷۲۶۱ کِتَابُ الدِّيَاتِ

تا

حدیث نمبر ۳۰۹۴۴ کِتَابُ الْفَضَائِلِ وَالْقُرْآنِ باب: فِي نَقْطِ الْمَصَاحِفِ

جلد نمبر ۹

حدیث نمبر ۳۰۹۴۵ کِتَابُ الْاِيْمَانِ وَالرُّؤْيَا

تا

حدیث نمبر ۳۳۴۸۷ كتَابُ السِّيَرِ باب: مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَسْتَشْهِد يغسّل أم لا؟

جلد نمبر ۱۰

حدیث نمبر ۳۳۴۸۸ باب: مَنْ قَالَ يُغسّل الشَّهِيد

تا

حدیث نمبر ۳۶۸۸۲ کِتَابُ الزُّهد باب: مَا قَالُوا فِي الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ

جلد نمبر ۱۱

حدیث نمبر ۳۶۸۸۳ کِتَابُ الأَوَائِل تا حدیث نمبر ۳۹۰۹۸ کِتَابُ الْجَمَلِ

فہرست مضامین

كِتَابُ الْبُعُوثِ وَالسَّرَايَا

كِتَابُ التاريخ

كِتَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

كِتَابُ ذِكْرِ رَحْمَةِ اللهِ تَعَالَى

کِتَابُ الزُّهْدِ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم زہد

(۴۲) مَنْ قَالَ يغسّل الشّهيد

جن حضرات کے نزدیک شہید کو غسل دیا جائے گا

(۳۳٤۸۸) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِحَمْزَةَ حِينَ اسْتُشْهِدَ فَغُسِّلَ.

(۳۳۴۸۸) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت حمزہ ؓ کے بارے میں حکم دیا تھا جب انہیں شہید کر دیا گیا تھا پس ان کو غسل دیا گیا۔

(۳۳٤۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ أَنَّ حَنْظَلَةَ بْنَ الرَّاهِبِ طَهَّرَتْهُ الْمَلاَئِكَةُ.

(۳۳۴۸۹) حضرت زکریا ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت حنظلہ بن الراھب ؓ کو فرشتوں نے پاک کیا تھا۔

(۳۳٤۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْقَتِيلِ إذَا كَانَ عَلَيْهِ مَهَلٌ غُسِّلَ.

(۳۳۴۹۰) حضرت یونس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ؒ نے اس مقتول کے بارے میں کہ جس پر تھوڑا وقت گزر گیا ہو یوں ارشاد فرمایا: کہ اس کو غسل دیا جائے گا۔

(۳۳٤۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ ، قَالاَ : الشَّهِيدُ يُغَسَّلُ ، مَا مَاتَ مَيِّتٌ إِلاَّ أَجْنَبَ.

(۳۳۴۹۱) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیب ؒ اور حضرت حسن ؒ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: شہید کو غسل دیا جائے گا۔ اس لیے کہ کوئی بھی مرتا نہیں ہے مگر یہ کہ وہ ناپاک ہو جاتا ہے۔

(۳۳٤۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : غُسِّلَ عُمَرُ وَكُفِّنَ وَحُنِّطَ.

(۳۳۴۹۲) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت عمر ؓ کو غسل دیا گیا، کفن پہنایا گیا اور خوشبو بھی لگائی گئی۔

(۴۳) ما قالوا فِي الصّلاةِ على الشّهيدِ

شہید کی نماز جنازہ کا بیان

(۳۳٤۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عن حصين ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ ، قَالَ : صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَمْزَةَ. (ابوداؤد ۳۲۷۔ دارقطنی ۷۸)

(۳۳۴۹۳) حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر نماز جنازہ پڑھائی۔

(۳۳٤۹٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَمْزَةَ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ تِسْعًا. (بزار ۱۷۹۶۔ حاکم ۱۹۷)

(۳۳۴۹۴) حضرت عبد اللہ بن الحارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر نماز جنازہ پڑھائی اور نو تکبیریں پڑھیں۔

(۳۳٤۹٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى قَتْلَى بَدْرٍ.

(۳۳۴۹۵) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بدر کے شہیدوں پر نماز جنازہ پڑھی۔

(۳۳٤۹٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : سُئِلَ عَامِرٌ : أَيُصَلَّى عَلَى الشَّهِيدِ ؟ قَالَ : أَحَقُّ مَنْ صُلِّيَ عَلَيْهِ الشَّهِيدُ.

(۳۳۴۹۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: کیا شہید پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: شہید زیادہ حق دار ہے کہ اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے۔

(٤٤) ما قالوا فِي الرَّجلِ يأخذ المال لِلجهادِ ولا يخرج

جن لوگوں نے اس آدمی کے بارے میں یوں کہا: جو جہاد کے لیے مال تو لے لے اور جہاد کے لیے نہ نکلے

(۳۳٤۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي قُرَّةَ ، قَالَ : جَائَنَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ أُنَاسًا يَأْخُذُونَ مِنْ هَذَا الْمَالِ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ ، ثُمَّ يُخَالِفُونَ ، وَلَا يُجَاهِدُونَ ، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ مِنْهُمْ فَنَحْنُ أَحَقُّ بِمَالِهِ حَتَّى نَأْخُذَ مِنْهُ مَا أَخَذَ ، قَالَ أبو إِسْحَاقُ: فَقُمْتُ إِلَى يسير بْنِ عَمْرٍو ، فَقُلْتُ : أَلَا تَرَى إِلَى مَا حَدَّثَنِي بِهِ عَمْرُو بْنُ أَبِي قُرَّةَ وَحَدَّثْتُ بِهِ ، فَقَالَ : صَدَقَ ، جَاءَ بِهِ كِتَابُ عُمَرَ.

(۳۳۴۹۷) حضرت عمرو بن ابی قرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا خط آیا: آپ رحمہ اللہ نے لکھا تھا: بے شک کچھ لوگ ایسے ہیں جو اس مال میں سے حصہ لیتے ہیں کہ وہ اللہ کے راستہ میں جہاد کریں گے پھر وہ اس کے خلاف کرتے ہیں اور جہاد نہیں کرتے۔ پس ان میں جو شخص بھی ایسا کرے تو ہم اس مال کے زیادہ حقدار ہیں یہاں تک کہ ہم اس سے وہ مال وصول کریں گے جو اس نے لیا تھا۔ ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت یسیر بن عمرو کے پاس اُٹھ کر گیا اور میں نے عرض کیا:

آپ رحمہ اللہ کی کیا رائے ہے اس حدیث کے بارے میں جو عمرو بن ابی قرہ نے مجھے بیان کی ہے؟ اور میں نے وہ حدیث حضرت یسیر سے بیان کی۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس نے سچ کہا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط لایا تھا۔

(٤٥) ما قالوا فِي الرّجلِ يؤسر ؟

جن لوگوں نے اس آدمی کے بارے میں جس کو قیدی بنالیا گیا ہو یوں کہا

(٣٣٤٩٨) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : يُوقَفُ مَالُ الأَسِيرِ وَامْرَأَتُهُ حَتَّى يُسْلِمَا ، أَوْ يَمُوتَا.

(۳۳۴۹۸) حضرت ابن ابی ذئب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام زہری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: قیدی کے مال کو اور اس کی بیوی کو روک لیا جائے گا یہاں تک کہ ان دونوں کو سپرد کر دیا جائے گا یا وہ دونوں مر جائیں۔

(٣٣٤٩٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، قَالَ : حدَّثَنِي الأَوْزَاعِيُّ ، قَالَ : سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ ، عَنِ الأَسِيرِ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ مَتَى تُزَوَّجُ امْرَأَتُهُ ، فَقَالَ : لاَ تَزَوَّجُ مَا عَلِمَتْ أَنَّهُ حَيٌّ.

(۳۳۴۹۹) امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زہری رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس کو دشمن کی زمین میں قیدی بنالیا گیا ہو کہ اس کی بیوی کب نکاح کرے گی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ نکاح نہیں کر سکتی جب تک اسے اس کا زندہ ہونا معلوم ہو۔

(٤٦) ما قالوا فِي الأسِيرِ فِي أيدِي العدوِّ وما يجوز له مِن مالِهِ ؟

دشمن کے قبضہ میں موجود قیدی اور اس کا اپنے مال میں وصیت کرنے کا بیان

(٣٣٥٠٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الأَسِيرِ فِي أَيْدِي الْعَدُوِّ إِنْ أَعْطَى عَطِيَّةً ، أَوْ نَحَلَ نُحْلاً وَأَوْصَى بِثُلُثِهِ فَهُوَ جَائِزٌ.

(۳۳۵۰۰) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ نے دشمن کے قبضہ میں موجود قیدی کے بارے میں ارشاد فرمایا: اگر وہ کسی کو کوئی عطیہ دے یا کسی کو اپنی مرضی سے کوئی چیز دے اور اپنے ثلث مال کی وصیت کر دے تو جائز ہے۔

(٣٣٥٠١) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لاَ يَجُوزُ لِلأَسِيرِ فِي مَالِهِ إِلاَّ الثُّلُثُ.

(۳۳۵۰۱) حضرت ابن ابی ذئب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ قیدی کے لیے اپنے مال میں صرف ثلث کی وصیت کرنا جائز ہے۔

(٤٧) ما قالوا فِي الأسِيرِ يموت له القرابة فمن يرثه

جن لوگوں نے اس قیدی کے بارے میں یوں کہا: جس کا کوئی رشتہ دار فوت ہو جائے تو کون وارث بنے گا؟

(٣٣٥٠٢) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ، قَالَ: أَحْوَجُ مَا يَكُونُ إِلَى مِيرَاثِهِ وَهُوَ أَسِيرٌ.

(۳۳۵۰۲) حضرت شعبی ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ریشید نے ارشاد فرمایا: اس کی میراث کا سب سے زیادہ محتاج تو وہ قیدی ہے۔

(٣٣٥٠٣) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي مِيرَاثِ الأَسِيرِ، قَالَ: إِنَّهُ مُحْتَاجٌ إِلَى مِيرَاثِهِ.

(۳۳۵۰۳) حضرت قتادہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ریشید نے قیدی کے وارث بننے کے بارے میں ارشاد فرمایا: بے شک وہ اس وراثت کا محتاج ہے۔

(٣٣٥٠٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :يَرِثُ الأَسِيرُ.

(۳۳۵۰۴) حضرت ابن ابی ذئب ریشید فرماتے ہیں کہ امام زہری ریشید نے ارشاد فرمایا: قیدی وارث بنے گا۔

(٣٣٥٠٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :يَرِثُ.

(۳۳۵۰۵) حضرت قتادہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیب ریشید نے ارشاد فرمایا: قیدی وارث بنے گا۔

(٤٨) مَنْ قَالَ لاَ يرِث الأسِير

جن لوگوں نے یوں کہا کہ قیدی وارث نہیں ہوگا

(٣٣٥٠٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ عَمَّنْ سَمِعَ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ :لاَ يَرِثُ الأَسِيرُ.

(۳۳۵۰۶) حضرت سفیان ریشید اس شخص سے نقل کرتے ہیں جس نے حضرت ابراہیم ریشید کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ قیدی وارث نہیں بنے گا۔

(٣٣٥٠٧) حَدَّثَنَا ابْنُ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : لاَ يَرِثُ الأَسِيرُ فِي أَيْدِي الْعَدُوِّ.

(۳۳۵۰۷) حضرت قتادہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیب ریشید نے ارشاد فرمایا: جو قیدی دشمن کے قبضہ میں ہو وہ وارث نہیں بنے گا۔

(٣٣٥٠٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يُوَرِّثُ الأَسِيرُ.

(۳۳۵۰۸) حضرت داؤد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیب ؒ قیدی کو وارث نہیں بناتے تھے۔

(۴۹) ما قالوا فِي الأسِيرِ يؤسر فيحدِث هنالِكَ ثمّ يجيء فيؤخذ به

جن لوگوں نے یوں کہا: اس قیدی کے بارے میں جس کو قید کرلیا گیا تو اس نے وہاں بات بیان کردی پھر وہ آیا تو اس کو پکڑا جائے گا؟

(۳۳۵۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لَا يُؤْخَذُ بِمَا أَحْدَثَ هُنَاكَ ، يَعْنِي الْأَسِيرَ يُؤْسَرُ فَيُحْدِثُ.

(۳۳۵۰۹) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ نے ارشاد فرمایا: اس کی پکڑ نہیں کی جائے گی وہاں راز بیان کرنے کی وجہ سے یعنی کسی کو قیدی بنالیا تو اس نے دشمن کے سامنے راز بیان کردیا۔

(۵۰) ما قالوا فِي الفتحِ يأتِي فيبشّر بِهِ الوالِي فيسجد سجدة الشّكرِ

جن لوگوں نے یوں کہا کہ جب حاکم کے پاس فتح کی خوشخبری آئے تو وہ سجدۂ شکر ادا کرے گا

(۳۳۵۱۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: بُشِّرَ عُمَرُ بِفَتْحٍ فَسَجَدَ.

(۳۳۵۱۰) حضرت زید بن اسلم ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت اسلم ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت عمر ؓ کو فتح کی خوشخبری سنائی گئی تو آپ ؓ نے سجدۂ شکر ادا کیا۔

(۳۳۵۱۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَتَاهُ فَتْحٌ فَسَجَدَ.

(۳۳۵۱۱) حضرت مسعر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن عبید اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت ابوبکر ؓ کے پاس فتح کی خبر آئی تو آپ ؓ نے سجدۂ شکر ادا کیا۔

(۳۳۵۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ : أَنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمَّا أَتَاهُ فَتْحُ الْيَمَامَةِ سَجَدَ.

(۳۳۵۱۲) حضرت ابوعون محمد بن عبید اللہ الثقفی ؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص ...... جس کا انہوں نے نام نہیں بیان کیا...... نے فرمایا: جب حضرت ابوبکر ؓ کے پاس یمامہ کی فتح کی خبر آئی تو آپ ؓ نے سجدۂ شکر ادا کیا۔

(۳۳۵۱۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا حِينَ أُتِيَ بِالْمُخَدَّجِ سَجَدَ سَجْدَةَ شُكْرٍ.

(۳۳۵۱۳) حضرت ابوموسیٰ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی ؓ کو دیکھا کہ جب ان کے پاس مخدج کی خبر لائی گئی تو

آپ رضی اللہ عنہ نے سجدۂ شکر ادا کیا۔

(٣٣٥١٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ الْهَمْدَانِيِّ ، عَنْ شَيْخٍ لَهُمْ يُكْنَى أَبَا مُوسَى ، قَالَ : شَهِدْت عَلِيًّا لَمَّا أُتِيَ بِالْمُخَدَّجِ سَجَدَ.

(۳۳۵۱۴) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھا جب ان کے پاس مخدج کی خبر لائی گئی تھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے سجدۂ شکر ادا کیا۔

(٣٣٥١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ عُبَيْدٍ الْعِجْلِيِّ ، عَنْ أَبِي مؤمن الواثلي ، قَالَ : شَهِدْت عَلِيًّا أُتِيَ بِالْمُخَدَّجِ فَسَجَدَ.

(۳۳۵۱۵) حضرت ابومومن الواثلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھا جب مخدج کی خبر لائی گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے سجدۂ شکر ادا کیا۔

(٣٣٥١٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ رَجُلٌ وَبِهِ زَمَانَةٌ فَسَجَدَ ، وَأَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ.

(۳۳۵۱۶) حضرت یحییٰ بن جزار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے جس کو دائمی بیماری لاحق تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدۂ شکر ادا کیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی سجدۂ شکر ادا کیا۔

(٣٣٥١٧) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : مَرَّ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ قَصِيرٌ ، قَالَ : فَسَجَدَ سَجْدَةَ الشُّكْرِ ، وَقَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْنِي مَثَلَ زُنَيم.

(۳۳۵۱۷) حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک چھوٹا سا آدمی گزرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدۂ شکر ادا کیا اور فرمایا: سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے چھوٹے سے کان کی طرح نہیں بنایا۔

(٣٣٥١٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِنُغَاشٍ فَسَجَدَ ، وَقَالَ : سَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ.

(۳۳۵۱۸) حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک پست قد آدمی کے پاس سے گزرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ سے عافیت طلب کرو۔

(٣٣٥١٩) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثْت أَنَّ أَبَا بَكْرٍ سَجَدَ سَجْدَةَ الشُّكْرِ ، وَكَانَ إبْرَاهِيمُ يَكْرَهُهَا.

(۳۳۵۱۹) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے بیان کیا گیا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سجدۂ شکر ادا کیا اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اس کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(٣٣٥٢٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سَجْدَةُ الشُّكْرِ بِدْعَةٌ.

(۳۳۵۲۰) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: سجدۂ شکر ادا کرنا بدعت ہے۔

(٣٣٥٢١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَمَّا نَزَلَ نِكَاحُ زَيْنَبَ انْطَلَقَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتَّى اسْتَأْذَنَ عَلَى زَيْنَبَ ، قَالَ : فَقَالَتْ زَيْنَبُ : مَا لِي وَلِزَيْدٍ ، قَالَ : فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا إِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَأَذِنَتْ لَهُ فَبَشَّرَهَا أَنَّ اللَّهَ زَوَّجَهَا مِنْ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : فَخَرَّتْ سَاجِدَةً شُكْرًا لِلَّهِ.

(۳۳۵۲۱) حضرت ابو صالح ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے ارشاد فرمایا: جب حضرت زینب ؓ کا نکاح ختم ہو گیا اور حضرت زید بن ثابت ؓ چلے گئے یہاں تک کہ انہوں نے حضرت زینب ؓ سے اجازت طلب کی تو حضرت زینب ؓ نے فرمایا: اب زید کو مجھ سے کیا کام؟ راوی فرماتے ہیں: کہ حضرت زید ؒ نے ان کے پاس پیغام بھیجا کہ میں رسول اللہ ﷺ کا قاصد بن کر آیا ہوں تو حضرت زینب ؓ نے ان کو اجازت مرحمت فرما دی۔ پھر آپ ؓ نے ان کو خوشخبری سنائی کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا نکاح اپنے نبی ﷺ سے کر دیا یہ سن کر حضرت زینب ؓ شکر ادا کرنے کے لیے سجدہ میں گر پڑیں۔

(٣٣٥٢٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ سَجْدَةَ الْفَرَحِ وَيَقُولُ : لَيْسَ فِيهَا رُكُوعٌ ، وَلاَ سُجُودٌ.

(۳۳۵۲۲) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ فرحت وخوشی کے سجدے کو مکروہ سمجھتے تھے اور فرماتے تھے نہ تو اس میں رکوع ہے اور نہ سجدہ۔

(٣٣٥٢٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَرْبِيٍّ ، قَالَ : حَدَّثَنا الرَّيَّانُ بْنُ صَبِرَةَ الْحَنَفِيُّ أَنَّهُ شَهِدَ يَوْمَ النَّهْرَوَانِ ، قَالَ : وَكُنْت فِيمَنَ اسْتَخْرَجَ ذَا الثُّدَيَّةِ فَبُشِّرَ بِهِ عَلِيٌّ قَبْلَ أَنْ يَنْتَهِيَ إِلَيْهِ ، قَالَ : فَانْتَهَينا إِلَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَرَحًا به.

(۳۳۵۲۳) حضرت اسماعیل بن زربی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ریان بن صبرہ حنفی ؒ جنگ نہروان میں موجود تھے۔ آپ ؒ فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں تھا جنہوں نے ذو ثدیہ کو نکالا تھا۔ اس کے حضرت علی ؓ کے پاس پہنچنے سے پہلے حضرت علی ؓ کو اس کے آنے کی خبر ہو گئی تھی۔ جب ہم ان کے پاس پہنچے تو وہ خوشی کی وجہ سے سجدہ میں تھے۔

تو حضرت علی ؓ کو ان کے جانے سے پہلے اس بات کی خوشخبری سنائی تھی۔ آپ ؒ فرماتے ہیں کہ جب ہم حضرت علی ؓ کے پاس آئے تو آپ ؓ فرط خوشی میں سجدہ ادا کر رہے تھے۔

(٣٣٥٢٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أبي صَعْصَعَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلِيٍّ ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ، قَالَ : انْتَهَيْت إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَاجِدٌ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ : أَطَلْتَ السُّجُودَ ، قَالَ : إِنِّي سَجَدْتُ شُكْرًا لِلَّهِ

فِيمَا أَبْلَانِي فِي أُمَّتِي.

(۳۳۵۲۴) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کر رہے تھے۔ پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لمبا سجدہ کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اللہ کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدہ کیا کہ اس نے میری امت کے بارے میں عذر قبول فرمایا۔

(۵۱) ما قالوا فِي العهدِ يوفّى بِهِ لِلمشرِكين

جن حضرات کے نزدیک مشرکین سے کیا ہوا عہد پورا کیا جائے گا

(۳۳۵۲۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ، قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ عَطَاءً ، عَنْ رَجُلٍ أَسَرَتْهُ الدَّيْلَمُ فَأَخَذُوا مِنْهُ عَهْدَ اللهِ وَمِيثَاقَهُ عَلَى أَنْ يُرْسِلُوهُ ، فَإِنْ بُعِثَ إِلَيْهِمْ بفداء قد سموه فَهُوَ بَرِيءٌ ، وَإِنْ لَمْ يُبْعَثْ إِلَيْهِمْ كَانَ عَلَيْهِ الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَجد ، وَكَانَ مُعْسِرًا ، قَالَ يفي بِالْعَهْدِ ، فَقَالَ : إِنَّهُمْ أَهْلُ شِرْك ، فَأَبَى عَطَاءٌ إِلاَّ أَنْ يَفِيَ بِالْعَهْدِ.

(۳۳۵۲۵) حضرت محمد بن سوقہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے اس آدمی کے متعلق سوال کیا جس کو دیلمی لوگوں نے قیدی بنالیا تھا۔ اور اس سے اللہ کا عہد و پیمان لے کر چھوڑ دیا کہ اگر وہ ان کی طرف فدیہ بھیج دے گا تو وہ بری ہوگا۔ اور ان لوگوں نے فدیہ مقرر کر دیا تھا۔ اور اگر اس نے فدیہ نہ بھیجا تو وہ عہد و پیمان کے مطابق ان کی طرف واپس لوٹ جائے گا۔ پس اس شخص کو فدیہ کی رقم نہ مل سکی اس لیے کہ وہ تنگدست تھا۔ اب وہ کیا کرے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ وعدہ پورا کرے گا۔ اس آدمی نے کہا: حضرت وہ مشرکین ہیں! حضرت عطاء رحمہ اللہ نے انکار کیا اور فرمایا: کہ ہر صورت میں وعدہ کی وفاء ضروری ہوگی۔

(۳۳۵۲۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، قَالَ : ثَلاَثٌ يُؤَدَّيْنَ إِلَى الْبَرِّ وَالْفَاجِرِ : الرَّحِمُ يُوصَلُ بَرَّةً كَانَتْ ، أَوْ فَاجِرَةً ، وَالأَمَانَةُ تُؤَدِّيهَا إِلَى الْبَرِّ وَالْفَاجِرِ ، وَالْعَهْدُ يُوَفَّى بِهِ لِلْبَرِّ وَالْفَاجِرِ.

(۳۳۵۲٦) حضرت جامع بن ابی راشد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت میمون بن مہران رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں نیکو کاروں اور بدکار دونوں کو ادا کی جائیں گی۔ صلہ رحمی کی جائے گی چاہے نیکوکار ہو یا بدکار۔ اور امانت نیکوکار اور بدکار دونوں کو ادا کی جائے گی۔ اور نیکوکار اور بدکار دونوں سے وعدہ کی وفاء کی جائے گی۔

(۳۳۵۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ ، قَالَ : مَا مَنَعَنِي أَنْ أَشْهَدَ بَدْرًا إِلاَّ أَنِّي خَرَجْتُ أَنَا ، وَأَبِي حُسَيْلٍ ، قَالَ : فَأَخَذَنَا كُفَّارُ قُرَيْشٍ فَقَالُوا : إِنَّكُمْ تُرِيدُونَ مُحَمَّدًا فَقُلْنَا : مَا نُرِيدُهُ ، مَا نُرِيدُ إِلاَّ الْمَدِينَةَ ، فَأَخَذُوا مِنَّا عَهْدَ اللهِ وَمِيثَاقَهُ لَنَنْصَرِفَنَّ إِلَى

الْمَدِينَةِ، وَلاَ نُقَاتِلُ مَعَهُ ، فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْنَاهُ الْخَبَرَ ، فَقَالَ : انْصَرِفَا ، نَفِي لَهُمْ وَنَسْتَعِينُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ. (مسلم ۱۴۱۴۔ احمد ۳۹۵)

(۳۳۵۲۷) حضرت ابوالطفیل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان ؓ نے ارشاد فرمایا: مجھے غزوہ بدر میں شرکت سے نہیں روکا تھا مگر اس بات نے کہ میں اور میرے والد حسیل ؒ نکلے ہوئے تھے کہ ہمیں کفار قریش نے پکڑ لیا اور کہنے لگے۔ تم لوگ محمد کے پاس جا رہے ہو۔ تو ہم نے کہا: ہم ان کے پاس نہیں جا رہے، ہمارا تو صرف مدینہ جانے کا ارادہ ہے۔ تو انہوں نے ہم سے عہد و پیمان لیا کہ ہم مدینہ لوٹ جائیں گے اور محمد ﷺ کی معیت میں قتال نہیں کریں گے۔ تو ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور ہم نے آپ ﷺ کو اس واقعہ کی خبر دی آپ ﷺ نے فرمایا: تم دونوں واپس لوٹ جاؤ ہم ان سے بھی عہد کی وفا کریں گے۔ اور ان کے خلاف اللہ سے مدد مانگیں گے۔

(۵۲) ما قالوا فِي العبيدِ يأبقون إلى أرضِ العدوِّ

جن لوگوں نے یوں کہا: ان غلاموں کے بارے میں جو دشمن کے ملک میں بھاگ جائیں

(۳۳۵۲۸) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْعَبْدِ إِذَا أَبَقَ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ : لاَ يقبل حَتَّى يَأْوِيَ إِلَى حِرْزٍ ، وَيُرَدُّ إِلَى مَوْلاَهُ.

(۳۳۵۲۸) امام اوزاعی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدہ بن ابی لبابہ ؒ نے اس غلام کے بارے میں جو دشمن کے ملک کی طرف بھاگ جائے یوں ارشاد فرمایا: کہ اس کا کوئی عمل قبول نہیں ہوگا یہاں تک کہ وہ کسی محفوظ مقام پر پناہ لے اور اپنے آقا کی طرف لوٹ آئے۔

(۳۳۵۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شِبْلٍ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ إِلَى أرض الْعَدُوِّ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ.

(احمد ۳۵۷۔ حمیدی ۸۰۶)

(۳۳۵۲۹) حضرت جریر بن عبد اللہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی غلام دشمن کے ملک کی طرف بھاگ جائے تو اس کا ذمہ بری ہو جائے گا۔

(۳۳۵۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ: مَعَ كُلِّ أَبْقَةٍ كَفْرَةٌ.

(۳۳۵۳۰) امام شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت جریر بن عبد اللہ ؓ نے ارشاد فرمایا: ہر بھاگنے والا کافر ہے۔

(۳۳۵۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ : إِذَا أَبَقَ إِلَى الْعَدُوِّ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ ، يَعْنِي إِلَى دَارِ الْحَرْبِ.

(۳۳۵۳۱) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص دشمن کی طرف بھاگ جائے یعنی دارالحرب کی طرف بھاگ جائے تو تحقیق اس کا خون حلال ہوگیا۔

(۳۳۵۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ. (طبرانی ۲۳۶۰۔ احمد ۳۶۵)

(۳۳۵۳۲) حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی غلام دشمن کی زمین کی طرف بھاگ جائے تو تحقیق اس کا ذمہ بری ہوگیا۔

(۵۳) ما قالوا فِي رجلٍ أسره العدوّ ثمّ اشتراه رجلٌ مِن المسلِمِين

اس آدمی کا بیان جس کو دشمن نے قید کرلیا پھر مسلمانوں میں سے ایک آدمی نے اس کو خرید لیا

(۳۳۵۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : سُئِلَ عَلِيٌّ ، عَنْ مُكَاتَبٍ سَبَاهُ الْعَدُوُّ ، ثُمَّ اشْتَرَاهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، قَالَ : فَقَالَ : إِنْ أَحَبَّ مَوْلاَهُ أَنْ يَفْتَكَّهُ فَيَكُونَ عِنْدَهُ عَلَى مَا بَقِيَ مِنْ مُكَاتَبَتِهِ وَيَكُونُ لَهُ الْوَلاَءُ ، وَإِنْ كَرِهَ ذَلِكَ كَانَ عِنْدَ الَّذِي اشْتَرَاهُ عَلَى هَذِهِ الْحَالِ.

(۳۳۵۳۳) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس مکاتب غلام کے متعلق پوچھا گیا: جس کو دشمن نے قید کرلیا تھا پھر مسلمانوں میں سے ایک آدمی نے اس کو خرید لیا اب اس کا کیا حکم ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اس کا آقا چاہتا ہے تو وہ اس کو رہن دے کر چھڑالے پھر یہ غلام اپنے آقا کے پاس اس طور پر رہے گا کہ یہ اپنی باقی بچی ہوئی بدل کتابت ادا کرے گا۔ اور آقا کو اس غلام کی ولاء ملے گی۔ اور اگر وہ اس بات کو پسند نہیں کرتا تو یہ غلام خریدنے والے کے پاس اسی حالت میں رہے گا۔

(۳۳۵۳٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبَّادٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مَكْحُولٌ ، قَالَ فِي مُكَاتَبٍ أَسَرَهُ الْعَدُوُّ فَاشْتَرَاهُ رَجُلٌ مِنَ التُّجَّارِ فكَاتَبَهُ ، قَالَ : يُؤَدِّي مُكَاتَبَةَ الأَوَّلِ ، ثُمَّ يُؤَدِّي مُكَاتَبَةَ الآخِرِ.

(۳۳۵۳۴) حضرت عباد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول ؒ نے ارشاد فرمایا: اس مکاتب غلام کے بارے میں جس کو دشمن نے قید کرلیا، کسی تاجر نے اس کو خرید کر پھر مکاتب بنادیا تو اس کا کیا حکم ہوگا؟ آپ ؒ نے فرمایا: وہ غلام سب سے پہلے والے آقا کا مال کتابت ادا کرے گا اور پھر دوسرے تاجر کا مال کتابت ادا کرے گا۔

(٥٤) ما قالوا فِي الفروضِ وتدوِينِ الدّواوِينِ

جن لوگوں نے سرکاری عطیہ اور دیوان عدل مدوّن کرنے کے بارے میں یوں کہا

(۳۳۵۳٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى

عُمَرَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ ، قَالَ :فَقَدِمْت عَلَيْهِ فَصَلَّيْت مَعَهُ الْعِشَاءَ ، فَلَمَّا رَآنِي سَلَّمْت عَلَيْهِ ، فَقَالَ :مَا قَدِمْت بِهِ قُلْتُ :قَدِمْت بِخَمْسِمِئَةِ أَلْفٍ ، قَالَ :تَدْرِي مَا تَقُولُ ، قَالَ :قَدِمْت بِخَمْسِمِئَةِ أَلْفٍ ، قَالَ :قُلْتُ :مِئَةَ أَلْفٍ وَمِئَةَ أَلْفٍ وَمِئَةَ أَلْفٍ وَمِئَةَ أَلْفٍ وَمِئَةَ أَلْفٍ حَتَّى عَدَّ خَمْسًا ، قَالَ :إِنَّك نَاعِسٌ ، ارْجِعْ إِلَى بَيْتِكَ فَنَمْ ، ثُمَّ اغْدُ عَلَيَّ ، قَالَ :فَغَدَوْت عَلَيْهِ ، فَقَالَ :مَا جِئْت بِهِ قُلْتُ :بِخَمْسِمِئَةِ أَلْفٍ ، قَالَ :طَيِّبٌ ، قُلْتُ :طَيِّبٌ ، لاَ أَعْلَمُ إِلاَّ ذَاكَ ، قَالَ :فَقَالَ لِلنَّاسِ :إِنَّهُ قَدِمَ عَلَيَّ مَالٌ كَثِيرٌ فَإِنْ شِئْتُمْ أَنْ نَعُدَّهُ لَكُمْ عَدًّا ، وَإِنْ شِئْتُمْ أَنْ نَكِيلَهُ لَكُمْ كَيْلاً ، فَقَالَ رَجُلٌ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي رَأَيْت هَؤُلاَءِ الأَعَاجِمَ يُدَوِّنُونَ دِيوَانًا وَيُعْطُونَ النَّاسَ عَلَيْهِ ، قَالَ :فَدَوَّنَ الدِّيوان وَفَرَضَ لِلْمُهَاجِرِينَ فِي خَمْسَةِ آلاَفٍ وَلِلأَنْصَارِ فِي أَرْبَعَةِ آلاَفٍ أَرْبَعَةَ آلاَفٍ ، وَفَرَضَ لأَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا.

(۳۳۵۳۵) حضرت ابوسلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ وہ بحرین سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں آیا اور میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی جب انہوں نے مجھے دیکھا تو میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے فرمایا: تم کیا چیز ساتھ لائے ہو؟ میں نے کہا: میں پانچ لاکھ ساتھ لایا ہوں۔ انہوں نے فرمایا: تم جانتے ہو کہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ میں نے کہا: میں پانچ لاکھ ساتھ لایا ہوں۔ انہوں نے فرمایا: تم کہہ رہے ہو کہ ایک لاکھ اور ایک لاکھ اور ایک لاکھ اور ایک لاکھ اور ایک لاکھ۔ یہاں تک کہ انہوں نے پانچ مرتبہ شمار کیا۔ اور فرمایا: بے شک تمہیں اونگھ آ رہی ہے۔ تم اپنے گھر جاؤ اور سو جاؤ۔ پھر کل میرے پاس آنا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اگلے دن ان کے پاس آیا۔ انہوں نے پوچھا: تم کیا لائے ہو؟ میں نے کہا: پانچ لاکھ۔ انہوں نے پوچھا: واقعی؟ میں نے کہا: واقعی: اور میں تو صرف یہی جانتا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کہا: میرے پاس بہت زیادہ مال آیا۔ اگر تم چاہو تو میں مال تمہارے لیے شمار کروں اور اگر چاہو تو میں اس مال کو تمہارے لیے کیل کروں۔ اس پر ایک آدمی نے کہا: اے امیر المؤمنین! بے شک میں نے ان عجمیوں کو دیکھا ہے کہ وہ دیوان عدل مدون کرتے ہیں اور اس کی بنیاد پر لوگوں کو عطا کرتے ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیوان عدل مدون کروایا اور مہاجرین کے لیے پانچ پانچ ہزار مقرر فرمائے۔ اور انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے چار چار ہزار مقرر فرمائے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے لیے بارہ بارہ ہزار مقرر فرمائے۔

(۳۳۵۳۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ :فَرَضَ عُمَرُ لأَهْلِ بَدْرٍ عَرِبِيهِمْ وَمَوْلاَهُمْ فِي خَمْسَةِ آلاَفٍ خَمْسَةِ آلاَفٍ ، وَقَالَ :لأُفَضِّلَنَّهُمْ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ.

(۳۳۵۳۶) حضرت قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بدری صحابہ رضی اللہ عنہم اور ان کے غلاموں میں جو عربی النسل تھے ان کے لیے پانچ پانچ ہزار مقرر کیے اور فرمایا: کہ میں ضرور بالضرور ان کو غیروں پر فضیلت دوں گا۔

(۳۳۵۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

فَرَضَ لأهل بدر فِي سِتَّةِ آلاَفٍ سِتَّةَ آلاَفٍ ، وَفَرَضَ لأُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ فِي عَشْرَةِ آلاَفٍ عَشْرَةَ آلاَفٍ ، فَفَضَّلَ عَائِشَةَ بِأَلْفَيْنِ لِحُبِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا إِلاَّ السَّبِيَّتَيْنِ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ وَجُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ فَرَضَ لَهما سِتَّةَ آلاَفٍ ، وَفَرَضَ لِنِسَاءٍ مِنْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ فِي أَلْفٍ أَلْفٍ مِنْهُمْ أُمُّ عَبْدٍ.

(۳۳۵۳۷) حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بدری صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے چھ چھ ہزار مقرر فرمائے۔ اور امہات المومنین کے لیے دس دس ہزار ہزار مقرر فرمائے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص محبت ہونے کی وجہ سے ان کے لیے دو ہزار کا اضافہ فرما دیا۔ سوائے دو بیویوں حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا اور حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے کہ ان دونوں کے لیے چھ چھ ہزار مقرر فرمائے۔ اور مسلمانوں کی عورتوں میں سے چند عورتوں کے لیے ہزار ہزار مقرر فرمائے۔ ان عورتوں میں حضرت ام عبد بھی شامل تھیں۔

(۳۳۵۳۸) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَتَيْتُ عَلِيًّا بِابْنِ عَمٍّ لِي ، فَقُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، افْرِضْ لِهَذَا ، قَالَ : أَرْبَعٌ ، يَعْنِي أَرْبَعَمِئَةٍ ، قَالَ : قُلْتُ : إِنَّ أَرْبَعَمِئَةٍ لاَ تُغْنِي شَيْئًا ، زِدْهُ الْمِائَتَيْنِ الَّتِي زِدْتَ النَّاسَ ، قَالَ : فَذَاكَ لَهُ ، قَالَ : وَقَدْ كَانَ زَادَ النَّاسَ مِئَتَيْنِ.

(۳۳۵۳۸) حضرت قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے چچا کے بیٹے کو لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور میں نے عرض کیا: اے امیر المومنین: اس کے لیے بھی عطیہ مقرر فرما دیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چار سو درہم۔ میں نے عرض کیا: بے شک چار سو درہم اس کو کچھ فائدہ نہیں دیں گے۔ آپ رضی اللہ عنہ اس کے لیے دو سو درہم مزید بڑھا دیں۔ جیسا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے بڑھائے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے لیے بھی بڑھا دیے۔ راوی کہتے ہیں: کہ آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے لیے دو سو درہم بڑھا دیے تھے۔

(۳۳۵۳۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو مَعْشَرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُمَرُ مَوْلَى غُفْرَةَ وَغَيْرُهُ ، قَالَ : لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَائَهُ مَالٌ مِنَ الْبَحْرَيْنِ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ ، أَوْ عِدَةٌ فَلْيَقُمْ فَلْيَأْخُذْ ، فَقَامَ جَابِرٌ ، فَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنْ جَائَنِي مَالٌ مِنَ الْبَحْرَيْنِ لأُعْطِيَنَّكَ هَكَذَا وَهَكَذَا ثَلاَثَ مِرَارٍ وَحَثَى بِيَدِهِ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ : قُمْ فَخُذْ بِيَدِكَ فَأَخَذَ فَإِذَا هِيَ خَمْسُمِئَةِ دِرْهَمٍ فَقَالَ : عُدُّوا لَهُ أَلْفًا ، وَقَسَمَ بَيْنَ النَّاسِ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ ، وَقَالَ : إِنَّمَا هَذِهِ مَوَاعِيدُ وَعَدَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ

۲۔ حَتَّى إِذَا كَانَ عَامٌ مُقْبِلٌ ، جَائَهُ مَالٌ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ الْمَالِ ، فَقَسَمَ بَيْنَ النَّاسِ عِشْرِينَ دِرْهَمًا عِشْرِينَ دِرْهَمًا، وَفَضَلَتْ مِنْهُ فَضْلَةٌ، فَقَسَمَ لِلْخَدَمِ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ، وَقَالَ: إِنَّ لَكُمْ خُدَّامًا يَخْدُمُونَكُمْ وَيُعَالِجُونَ لَكُمْ، فَرَضَخْنَا لَهُمْ، فَقَالُوا: لَوْ فَضَّلْتَ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارَ لِسَابِقَتِهِمْ، وَلِمَكَانِهِمْ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَجْرُ أُولَئِكَ عَلَى اللهِ ، إِنَّ هَذَا الْمَعَاشَ لِلأُسْوَةِ فِيهِ خَيْرٌ مِنَ الأَثَرَةِ ، قَالَ: فَعَمِلَ

بِهَذَا وِلَايَتَهُ حَتَّى إِذَا كَانَتْ سَنَةُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ فِي جُمَادَى الآخِرَةِ فِي لَيَالٍ بَقِينَ مِنْهُ مَاتَ رضى اللَّهُ عَنْهُ.

٣- فَعَمِلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَفَتَحَ الْفُتُوحَ وَجَائَتْهُ الأَمْوَالُ ، فَقَالَ : إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَأَى فِي هَذَا الأَمْرِ رَأْيًا ، وَلِي فِيهِ رَأْيٌ آخَرُ لَا أَجْعَلُ مَنْ قَاتَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَنْ قَاتَلَ مَعَهُ ، فَفَرَضَ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا خَمْسَةَ آلَافٍ خَمْسَةَ آلَافٍ ، وَفَرَضَ لِمَنْ كَانَ لَهُ الإِسْلَامُ كَإِسْلَامِ أَهْلِ بَدْرٍ وَلَمْ يَشْهَدْ بَدْرًا أَرْبَعَةَ آلَافٍ أَرْبَعَةَ آلَافٍ.

٤- وَفَرَضَ لأَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا إِلاَّ صَفِيَّةَ وَجُوَيْرِيَةَ ، فَرَضَ لَهُمَا سِتَّةَ آلَافٍ سِتَّةَ آلَافٍ ، فَأَبَتَا أَنْ تَقْبَلا فَقَالَ

لَهُمَا : إِنَّمَا فَرَضْت لَهُنَّ لِلْهِجْرَةِ ، فَقَالَتَا : إِنَّمَا فَرَضْت لَهُنَّ لِمَكَانِهِنَّ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَنَا مِثْلُهُ ، فَعَرَفَ ذَلِكَ عُمَرُ فَفَرَضَ لَهُمَا اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا.

٥- وَفَرَضَ لِلْعَبَّاسِ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا ، وَفَرَضَ لأسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَرْبَعَةَ آلَافٍ ، وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ثَلَاثَةَ آلَافٍ ، فَقَالَ : يَا أَبَتِ ، لِمَ زِدْته عَلَيَّ أَلْفًا مَا كَانَ لأَبِيهِ مِنَ الْفَضْلِ مَا لَمْ يَكُنْ لأَبِي ، وَمَا كَانَ لَهُ لَمْ يَكُنْ لِي، فَقَالَ : إِنَّ أَبَا أُسَامَةَ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبِيك وَكَانَ أُسَامَةُ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْك وَفَرَضَ لِحَسَنٍ وَحُسَيْنٍ خَمْسَةَ آلَافٍ ، أَلْحَقَهُمَا بِأَبِيهِمَا لِمَكَانِهِمَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٦- وَفَرَضَ لأَبْنَاءِ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ أَلْفَيْنِ أَلْفَيْنِ ، فَمَرَّ بِهِ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ ، فَقَالَ : زِيدُوهُ أَلْفًا ، فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَحْشٍ : مَا كَانَ لأَبِيهِ مَا لَمْ يَكُنْ لأبينا ، وَمَا كَانَ لَهُ مَا لَمْ يَكُنْ لَنَا ، فَقَالَ : إِنِّي فَرَضْت لَهُ بِأَبِيهِ أَبِي سَلَمَةَ أَلْفَيْنِ ، وَزِدْته بِأُمِّهِ أُمِّ سَلَمَةَ أَلْفًا ، فَإِنْ كَانَتْ لَكَ أُمٌّ مِثْلُ أُمِّهِ زِدْتُك أَلْفًا .

٧- وَفَرَضَ لأَهْلِ مَكَّةَ وَلِلنَّاسِ ثَمَانِمِئَةٍ ثَمَانِمِئَةٍ ، فَجَائَهُ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بِأَخِيهِ عُثْمَانَ ، فَفَرَضَ لَهُ ثَمَانِمِئَةٍ ، فَمَرَّ بِهِ النَّضْرُ بْنُ أَنَسٍ ، فَقَالَ عُمَرُ : افْرِضُوا لَهُ فِي أَلْفَيْنِ ، فَقَالَ طَلْحَةُ : جِئْتُك بِمِثْلِهِ فَفَرَضْت لَهُ ، ثَمَانِمِئَةِ دِرْهَمٍ وَفَرَضْت لِهَذَا أَلْفَيْنِ ، فَقَالَ : إِنَّ أَبَا هَذَا لَقِيَنِي يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ لِي : مَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ : مَا أُرَاهُ إِلاَّ قَدْ قُتِلَ ، فَسَلَّ سَيْفَهُ فَكَسَرَ غِمْدَهُ وَقَالَ : إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قُتِلَ فَإِنَّ اللَّهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ ، فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ ، وَهَذَا يَرْعَى الشَّاءَ فِي مَكَان كَذَا وَكَذَا.

٨- فَعَمِلَ عُمَرُ بَدَءَ خِلَافَتِهِ حَتَّى كَانَتْ سَنَةُ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ حَجَّ تِلْكَ السَّنَةَ فَبَلَغَهُ أَنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ : لَوْ مَاتَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قُمْنَا إِلَى فُلَانٍ فَبَايَعْنَاهُ ، وَإِنْ كَانَتْ بَيْعَةُ أَبِي بَكْرٍ فَلْتَةً ، فَأَرَادَ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِي أَوْسَطِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ عَوْفٍ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّ هَذَا مَكَانٌ يَغْلِبُ عَلَيْهِ غَوْغَاءُ النَّاسِ

وَدَهْمُهُمْ وَمَنْ لَا يَحْمِلُ كَلَامُكَ مَحْمَلَهُ ، فَارْجِعْ إِلَى دَارِ الْهِجْرَةِ وَالإِيمَانِ ، فَتَكَلَّمْ فَيُسْتَمَعُ كَلَامُكَ ، فَأَسْرَعَ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ فَخَطَبَ النَّاسَ ، وَقَالَ :

۹۔ أَيُّهَا النَّاسُ ، أَمَّا بَعْدُ فَقَدْ بَلَغَنِي قَالَةُ قَائِلِكُمْ :لَوْ مَاتَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قُمْنَا إِلَى فُلَانٍ فَبَايَعْنَاهُ وَإِنْ كَانَتْ بَيْعَةُ أَبِي بَكْرٍ فَلْتَةً ، وَايْمُ اللهِ إِنْ كَانَتْ لَفَلْتَةً وَقَانَا اللَّهُ شَرَّهَا فَمِنْ أَيْنَ لَنَا مِثْلُ أَبِي بَكْرٍ نَمُدُّ أَعْنَاقَنَا إِلَيْهِ كَمَدِّنَا إِلَى أَبِي بَكْرٍ ، إِنَّمَا ذَاكَ تَغِرَّةٌ لِيُقْتَلَ ، مَنْ انتزع أُمُورِ الْمُسْلِمِينَ مِنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ فَلَا بَيْعَةَ لَهُ.

۱۰۔ أَلَا وَإِنِّي رَأَيْت رُؤْيَا ، وَلَا أَظُنُّ ذَاكَ إِلَّا عِنْدَ اقْتِرَابِ أَجَلِي ، رَأَيْت دِيكًا تراء ى لِي فَنَقَرَنِي ثَلَاثَ نَقَرَاتٍ ، فَتَأَوَّلَتْ لِي أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ ، قَالَتْ :يَقْتُلُك رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ هَذِهِ الْحَمْرَاءِ ، فَإِنْ أَمُتْ فَأَمْرُكُمْ إِلَى هَؤُلَاءِ السِّتَّةِ الَّذِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ :إِلَى عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، فَإِنَ اخْتَلَفُوا فَأَمْرُهُمْ إِلَى عَلِي ، وَإِنْ أَعِشْ فَسَأُوصِي.

۱۱۔ وَنَظَرْت فِي الْعَمَّةِ وَبِنْتِ الأَخِ مَا لَهُمَا ، تُورِثَانِ ، وَلَا تَرِثَانِ ، وَإِنْ أَعِشْ فَسَأَفْتَحُ لَكُمْ أَمْرًا تَأْخُذُونَ بِهِ ، وَإِنْ أَمُتْ فَسَتَرَوْنَ رَأْيَكُمْ ، وَاللَّهُ خَلِيفَتِي فِيكُمْ ، وَقَدْ دَوَّنْت لَكُمُ الدَّوَاوِينَ ، وَمَصَّرْت لَكُمُ الأَمْصَارَ ، وَأَجْرَيْت لَكُمُ الطَّعَامَ إِلَى الْخَانِ وَتَرَكْتُكُمْ عَلَى وَاضِحَةٍ ، وَإِنَّمَا أَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ رَجُلَيْنِ رَجُلاً قَاتَلَ عَلَى تَأْوِيلِ هَذَا الْقُرْآنِ يُقْتَلُ ، وَرَجُلاً رَأَى أَنَّهُ أَحَقُّ بِهَذَا الْمَالِ مِنْ أَخِيهِ فَقَاتَلَ عَلَيْهِ حَتَّى قُتِلَ.

۱۲۔ فَخَطَبَ نَهَارَ الْجُمُعَةِ وَطُعِنَ يَوْمَ الأَرْبِعَاءِ. (بیہقی ۳۵۰۔ بزار ۱۷۳۶)

(۳۳۵۳۹) حضرت عمر جو کہ حضرت غفرہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی تو بحرین سے بہت سا مال آیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ قرض ہو یا مال ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ کھڑا ہو اور اس مال میں سے لے لے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: اگر میرے پاس بحرین سے مال آیا تو میں ضرور تمہیں اتنا اور اتنا مال عطا کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا: اور ہاتھ سے چلو بھرا تھا۔ لہٰذا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اور اپنے ہاتھ سے لے لو۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے لے لیا تو وہ پانچ سو درہم تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو ہزار گن کر دے دو۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے درمیان دس دس دراہم تقسیم فرما دیے۔ اور فرمایا: یہ وہ وعدے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے کیے تھے۔

۲۔ یہاں تک کہ جب اگلا سال ہوا تو اس سے کہیں زیادہ مال آیا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے درمیان بیس بیس دراہم تقسیم فرما دیے اور پھر بھی مال باقی بچ گیا۔ لہٰذا آپ رضی اللہ عنہ نے غلاموں میں بھی پانچ پانچ دراہم تقسیم فرمائے اور فرمایا: بے شک تمہارے خادمین تمہاری خدمت کرتے ہیں اور تمہارے معاملات نمٹاتے ہیں اس لیے ہم نے ان کو بھی کچھ مال عطا کر دیا لوگوں نے کہا: اگر آپ رضی اللہ عنہ مہاجرین اور انصار کو سبقت لے جانے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بہتر مرتبہ کی وجہ سے فضیلت دیتے تو اچھا ہوتا!

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان لوگوں کا اجر تو اللہ کے ذمہ ہے۔ بے شک اس مال میں برابری بہتر ہے کسی کو ترجیح دینے سے۔ راوی کہتے ہیں: آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں اسی طرح عمل کیا یہاں تک کہ ہجرت کے تیرہویں سال جمادی الاخری کی آخری راتوں میں آپ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی۔

۳۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خلافت سنبھالی اور بہت سی فتوحات ہوئیں۔ اور بہت سارا مال آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس معاملہ میں ایک رائے اختیار کی اور میری اس معاملہ میں دوسری رائے ہے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قتال کرنے والے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قتال کرنے والے کے برابر نہیں کروں گا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے مہاجرین اور انصار میں سے جن صحابہ رضی اللہ عنہم نے غزوہ بدر میں شرکت کی تھی ان کے لیے پانچ پانچ ہزار مقرر فرمائے۔ اور وہ مسلمان جو اسلام لانے میں بدریین ہی کی طرح تھے مگر غزوہ بدر میں نہ حاضر ہو سکے ان کے لیے آپ رضی اللہ عنہ نے چار چار ہزار مقرر فرمائے۔

۴۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے لیے بارہ بارہ ہزار مقرر فرمائے سوائے حضرت صفیہ اور حضرت جویریہ رضی اللہ عنہما کے۔ ان دونوں کے لیے چھ چھ ہزار مقرر فرمائے۔ ان دونوں نے یہ قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں سے فرمایا: بے شک میں نے ان سب کے لیے ہجرت کی وجہ سے اتنا مال مقرر فرمایا: اس پر ان دونوں نے فرمایا: کہ تم نے ان سب کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ہونے کی وجہ سے مقرر فرمایا ہے اور ہمارے لیے بھی ان ہی کی طرح ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سمجھ لیا اور پھر ان دونوں کے لیے بھی بارہ بارہ ہزار مقرر فرما دیے۔

۵۔ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے لیے بھی بارہ ہزار مقرر فرمائے۔ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے لیے چار ہزار مقرر فرمائے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے لیے تین ہزار مقرر فرمائے۔ اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے ابا جان! آپ نے اس کے لیے مجھ سے زیادہ ایک ہزار کیوں بڑھائے؟ حالانکہ اس کے والد کو وہ فضیلت نہیں ہے جو میرے والد کو ہے اور اس کو وہ فضیلت حاصل نہیں ہے جو مجھے ہے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک اسامہ کا باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تیرے باپ سے زیادہ محبوب تھا، اور خود اسامہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تیرے سے زیادہ محبوب تھا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے لیے پانچ پانچ ہزار مقرر فرمائے۔ اور ان دونوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی وجہ سے ان کو ان کے والد سے ملا دیا۔

۶۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے مہاجرین اور انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کے بیٹوں کے لیے دو دو ہزار مقرر فرمائے، پس حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے لیے ایک ہزار بڑھا دو۔ اس پر حضرت محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: جو اس کے باپ کو مرتبہ حاصل ہے وہ ہمارے باپ کو نہیں اور جو اس کو مرتبہ حاصل ہے وہ ہمارے لیے نہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک میں نے اس کے والد حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی وجہ سے اس کے لیے دو ہزار مقرر فرمائے۔ اور اس کی والدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے اس کے لیے اضافہ کر دیا پس اگر تیری والدہ بھی اس کی والدہ کی طرح ہوتی تو میں تیرے لیے بھی ایک ہزار کا اضافہ کر دیتا۔

۷۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے مکہ والوں کے لیے اور دیگر لوگوں کے لیے آٹھ آٹھ سو مقرر فرمائے۔ پس حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ اپنے بھائی عثمان کو لے کر آئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے آٹھ سو مقرر کیے۔ اور حضرت نضر بن انس رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے لیے دو ہزار مقرر کر دو۔ اس پر حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ رضی اللہ عنہ کے پاس اس جیسا شخص لایا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے آٹھ سو مقرر فرمائے اور اس کے لیے آپ رضی اللہ عنہ نے دو ہزار مقرر فرما دیے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک اس کے والد مجھے غزوہ احد کے دن ملے اور مجھ سے پوچھا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا ہوا؟ میں نے کہا: میرے خیال میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کر دیا گیا ہے تو انہوں نے اپنی تلوار سونت لی اور تلوار کی میان توڑ ڈالی اور فرمایا: اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کر دیا گیا تو بے شک اللہ زندہ ہے وہ نہیں مرے گا۔ پھر انہوں نے قتال کیا یہاں تک کہ ان کو قتل کر دیا گیا اور یہ اس وقت فلاں فلاں جگہ میں بکریاں چراتا تھا۔

۸۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کی ابتداء میں یہ کام کیا یہاں تک کہ ہجرت کا تیئسواں سال (23) آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس سال حج کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو وہاں یہ بات پہنچی کہ لوگ یوں کہہ رہے ہیں: اگر امیر المؤمنین فوت ہو گئے تو ہم فلاں آدمی کے پاس جا کر اس کی بیعت کر لیں گے۔ اس لیے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت تو ہم نے بغیر سوچے سمجھے عجلت میں کی تھی! پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایام تشریق کے درمیان میں ہی بات کرنے کا ارادہ فرمایا۔ تو حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اے امیر المؤمنین! بے شک یہ ایسی جگہ ہے کہ یہاں عام لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہے یہ لوگ آپ رضی اللہ عنہ کی بات کو صحیح معنی پر محمول نہیں کریں گے۔ پس آپ رضی اللہ عنہ دار الھجرت اور دار الایمان کی طرف لوٹ جائیں اور وہاں بات کریں پس آپ رضی اللہ عنہ کی بات سنی جائے گی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جلدی کی اور مدینہ آئے اور لوگوں کو خطاب کیا اور فرمایا:

۹۔ اے لوگو! حمد و صلوۃ کے بعد، تحقیق مجھے تمہارے میں سے کہنے والوں کی بات پہنچی ہے کہ اگر امیر المؤمنین فوت ہو گئے تو ہم فلاں آدمی کے پاس جا کر اس کی بیعت کر لیں گے۔ اس لیے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت تو بے سوچے سمجھے عجلت میں ہوئی تھی۔ اللہ کی قسم! اگر یہ بے سوچے سمجھے عجلت میں ہوئی تھی تو اللہ نے ہمیں اس کے شر سے محفوظ رکھا۔ پس کون شخص ہو سکتا ہے ہمارے میں سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرح کہ ہم اس کی طرف اپنی گردنوں کو بڑھا دیں گے جیسا کہ ہم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف بڑھاتے تھے۔ بے شک یہ تو دھوکہ دہی ہے تاکہ قتل و قتال کیا جائے۔ جو شخص مسلمانوں کے معاملات بغیر مشورے کے چھین لے تو اس کے لیے بیعت درست نہیں۔

۱۰۔ خبردار! بے شک میں نے ایک خواب دیکھا ہے اور میں اس کی تعبیر گمان نہیں کرتا مگر یہ کہ میری موت کا وقت قریب ہے۔ میں نے ایک مرغے کو دیکھا کہ اس نے مجھ پر نظر ڈالی اور مجھے تین مرتبہ ٹھونگ ماری۔ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ تاویل بیان کی ہے: کہ آپ رضی اللہ عنہ کو اہل حمراء میں سے ایک آدمی قتل کرے گا۔ پس اگر میں مر جاؤں تو تمہارا معاملہ ان چھ لوگوں کے سپرد ہوگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اس حال میں ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے راضی تھے۔ اور وہ یہ ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ،

حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ۔ اگر یہ آپس میں اختلاف کریں تو ان کا معاملہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد ہوگا۔ اور اگر میں زندہ رہا تو عنقریب وصیت کروں گا۔

۱۱۔ اور میں نے پھوپھی اور بھتیجی میں غور کیا نہ ان دونوں کو وارث بنایا جائے گا اور نہ یہ دونوں وارث بنیں گی۔ اور اگر میں زندہ رہا تو میں عنقریب تمہارے لیے ایک معاملہ کھولوں گا کہ تم اس کو پکڑو گے۔ اور اگر میں مرگیا، تو تم لوگ اپنی رائے اختیار کر لینا۔ اللہ کی قسم! تم پر میری خلافت کے دوران تحقیق میں نے دیوان مدوّن کروائے۔ اور میں نے تمہارے لیے شہروں کو بسایا۔ اور میں نے تمہارے لیے مسافر خانوں میں کھانا جاری کیا۔ اور میں نے تمہیں بالکل واضح صورت حال میں چھوڑا، اور بے شک میں تم پر دو آدمیوں سے خوف کھاتا ہوں۔ ایک وہ شخص جو اس قرآن کے معنی پر قتال کرے اس کو قتل کر دیا جائے۔ اور دوسرا وہ شخص جس کی یہ رائے ہو کہ وہ اپنے بھائی سے زیادہ اس مال کا حقدار ہے۔ پس وہ اس مال پر قتال کرے یہاں تک کہ اسے قتل کر دیا جائے۔

۱۲۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن یہ خطبہ ارشاد فرمایا: اور بدھ کے دن آپ رضی اللہ عنہ کو نیزے سے مارا گیا۔

(۳۳۵٤۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، قَالَ: كَانَ عَطَاءُ عَبْدِاللهِ سِتَّةَ آلاَفٍ.

(۳۳۵۴۰) حضرت قاسم بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی سالانہ تنخواہ چھ ہزار تھی۔

(۳۳۵٤۱) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : فَرَضَ عُمَرُ لأَهْلِ بَدْرٍ فِي سِتَّةِ آلاَفٍ سِتَّةَ آلاَفٍ ، وَفَرَضَ لأَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۳۳۵۴۱) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بدری صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے چھ چھ ہزار مقرر فرمائے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے لیے بھی اتنا اتنا حصہ مقرر فرمایا۔

(۳۳۵٤۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ أَنَّ عُمَرَ جَعَلَ عَطَاءَ سَلْمَانَ سِتَّةَ آلاَفٍ.

(۳۳۵۴۲) حضرت سالم بن ابی الجعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا سالانہ عطیہ چھ ہزار مقرر فرمایا۔

(۳۳۵٤۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ الْهَمْدَانِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبِيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ ، قَالَ :قَالَ لِي عُمَرُ :كَمْ تَرَى الرَّجُلَ يَكْفِيهِ مِنْ عَطَائِهِ ، قَالَ :قُلْتُ :كَذَا وَكَذَا ، قَالَ :لَئِنْ بَقِيتُ لأَجْعَلَنَّ عَطَاءَ الرَّجُلِ أَرْبَعَةَ آلاَفٍ :أَلْفًا لِسِلاَحِهِ ، وَأَلْفًا لِنَفَقَتِهِ ، وَأَلْفًا يَجْعَلُهَا فِي بَيْتِهِ وَأَلْفًا لِكَذَا وَكَذَا أَحْسِبُهُ قَالَ لِفَرَسِهِ.

(۳۳۵۴۳) حضرت عبیدہ سلمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا: تمہاری کیا رائے ہے کہ ایک آدمی کے لیے کتنی تنخواہ کافی ہوگی؟ میں نے کہا: اتنی اور اتنی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں باقی رہا تو میں ضرور بالضرور ایک آدمی کی چار ہزار تنخواہ مقرر کروں گا۔ ایک ہزار اس کے ہتھیار کے لیے۔ ایک ہزار اس کے خرچہ کے لیے۔ اور ایک ہزار کو وہ گھر میں استعمال کرے۔ اور

ایک ہزار اس اس چیز کے لیے۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے گھوڑے کا ذکر فرمایا۔

(٣٣٥٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ شَيْخٍ لَهُمْ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ : لَئِنْ بَقِيت إلَى قَابِلٍ لأُلْحِقَنَّ سِفْلَةَ الْمُهَاجِرِينَ فِي أَلْفَيْنِ أَلْفَيْنِ.

(۳۳۵۴۴) حضرت اسود بن قیس رحمہ اللہ اپنے ایک شیخ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو میں مہاجرین کے کم درجہ کے لوگوں کے لیے ضرور بالضرور دو ہزار دوں گا۔

(٣٣٥٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ سَمِعْت عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ : لَئِنْ بَقِيت إلَى قَابِلٍ لأُلْحِقَنَّ أُخْرَى النَّاسِ بِأُولاَهُمْ وَلأَجْعَلَنَّهُمْ بَيَانًا وَاحِدًا.

(۳۳۵۴۵) حضرت اسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: کہ اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو میں آخر والے لوگوں کو ضرور بالضرور پہلے والے لوگوں کے تابع کروں گا، اور میں ان سب کو برابر کر دوں گا۔

(٣٣٥٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ ، قَالَ حَدَّثَتْنِي وَالِدَتِي أُمُّ الْحَكَمِ أَنَّ عَلِيًّا أَلْحَقَهَا فِي مِئَةٍ مِنَ الْعَطَاءِ.

(۳۳۵۴۶) حضرت محمد بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میری والدہ حضرت ام حکم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے عطیہ میں سو درہم ملا دیے۔

(٣٣٥٤٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ أَنَّ عُمَرَ فَرَضَ لِلْعَبَّاسِ سَبْعَةَ آلاَفٍ ، وَلِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ عَشْرَةَ آلاَفٍ ، وَلأُمِّ سَلَمَةَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ وَمَيْمُونَةَ وَسَوْدَةَ ، ثَمَانِيَةَ آلاَفٍ ، ثَمَانِيَةَ آلاَفٍ ، وَفَرَضَ لِجُوَيْرِيَةَ وَصَفِيَّةَ سِتَّةَ آلاَفٍ سِتَّةَ آلاَفٍ ، وَفَرَضَ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ نِصْفَ مَا فَرَضَ لَهُنَّ ، فَأَرْسَلَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَصَوَاحِبُهَا إلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَقُلْنَ لَهُ : كَلِّمْ عُمَرَ فِينَا فَإِنَّهُ قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ فَجَاءَ عُثْمَان إلَى عُمَرَ ، فَقَالَ : إنَّ أُمَّهَاتِكَ يَقُلْنَ لَكَ : سَوِّ بَيْنَنَا ، لاَ تُفَضِّلْ بَعْضَنَا عَلَى بَعْضٍ ، فَقَالَ : إنْ عِشْت إلَى الْعَامِ الْقَابِلِ زِدْتهنَّ لِقَابِلٍ أَلْفَيْنِ أَلْفَيْنِ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْقَابِلُ جَعَلَ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ فِي اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا ، وَجَعَلَ أُمَّ سَلَمَةَ وَأُمَّ حَبِيبَةَ فِي عَشْرَةِ آلاَفٍ ، عَشْرَةِ آلاَفٍ ، وَجَعَلَ صَفِيَّةَ وَجُوَيْرِيَةَ فِي ثَمَانِيَةِ آلاَفٍ ، ثَمَانِيَةِ آلاَفٍ ، فَلَمَّا رَأَيْنَ ذَلِكَ سَكَتْنَ عَنْهُ.

(۳۳۵۴۷) حضرت ابو الحویرث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے لیے سات ہزار مقرر فرمائے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے لیے دس دس ہزار مقرر فرمائے۔ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے لیے آٹھ آٹھ ہزار مقرر فرمائے۔ اور حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا اور حضرت

صفیہ رضی اللہ عنہا کے لیے چھ چھ ہزار مقرر فرمائے۔ اور حضرت صفیہ بنت عبد الملک رضی اللہ عنہا کے لیے ان کے مقرر کردہ حصوں کا آدھا مقرر فرمایا۔ اس پر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور ان کی ساتھیوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس قاصد بھیجا اور ان سے کہا کہ آپ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہمارے بارے میں بات کریں۔ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا اور حفصہ رضی اللہ عنہا کو ہم پر فضیلت دی ہے۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور فرمایا: یقیناً تیری مائیں تجھ سے کہہ رہی ہیں کہ ہمارے درمیان برابری کرو، اور ہم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت مت دو۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو آئندہ ان کے لیے مزید دو دو ہزار کا اضافہ کروں گا۔ پس جب اگلا سال آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے بارہ بارہ ہزار مقرر فرما دیے اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے دس دس ہزار مقرر فرما دیے۔ اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے آٹھ آٹھ ہزار مقرر فرما دیے۔ جب انہوں نے یہ معاملہ دیکھا تو سب خاموش ہوگئیں۔

(۳۳۵۴۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَرَضَ لِجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَضُرَبَائِهِ أَرْبَعَةَ آلاَفٍ أَرْبَعَةَ آلاَفٍ.

(۳۳۵۴۸) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے فرمایا: کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اور ان کے ہم عمروں کے لیے چار چار ہزار مقرر فرمائے۔

(۳۳۵۴۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عن ابْنَ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو بَكْرٍ : أُرَاهُ قَدْ ذَكَرَ لَهُ إِسْنَادًا : أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَرَضَ لأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ثَلاَثَةَ آلاَفٍ وَخَمْسَمِئَةٍ وَلِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ثَلاَثَةَ آلاَفٍ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ لِعُمَرَ : فَرَضْتَ لأُسَامَةَ ثَلاَثَةَ آلاَفٍ وَخَمْسَمِئَةٍ ، وَمَا هُوَ بِأَقْدَمَ مِنِّي إِسْلاَمًا ، وَلاَ شَهِدَ مَا لَمْ أَشْهَدْ ، قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ : لأَنَّ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبِيك وَكَانَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْك فَلِذَلِكَ زِدْته عَلَيْك خَمْسَمِئَةٍ. (بزار ۱۵۰۔ ابویعلی ۱۵۷)

(۳۳۵۴۹) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے لیے ساڑھے تین ہزار مقرر فرمائے۔ اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے لیے تین ہزار مقرر فرمائے۔ اس پر حضرت عبد اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ رضی اللہ عنہ نے اسامہ بن زید کے لیے ساڑھے تین ہزار مقرر فرما دیے حالانکہ وہ اسلام میں مجھ سے مقدم نہیں اور نہ وہ حاضر ہوئے ان غزوات میں جن میں میں حاضر ہوا؟! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس لیے کہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہارے باپ سے زیادہ محبوب تھے۔ اور اسامہ بن زید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہارے سے زیادہ محبوب تھے۔ اس وجہ سے میں نے ان کے لیے تمہارے سے پانچ سو زیادہ مقرر کیے۔

(۳۳۵۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، قَالَ : أَعْطَانَا عُمَرُ دِرْهَمًا دِرْهَمًا ، ثُمَّ أَعْطَانَا دِرْهَمَيْنِ دِرْهَمَيْنِ ، يَعْنِي قَسَمَ بَيْنَهُم.

(۳۳۵۵۰) حضرت ابوالزناد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں ایک ایک درہم عطا کیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ہمیں دودو درہم عطا کیے۔ یعنی آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے درمیان تقسیم فرمائے۔

(۳۳۵۵۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ: حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ الْمُهَاجِرِينَ عَلَى خَمْسَةِ آلاَفٍ وَالأَنْصَارَ عَلَى أَرْبَعَةِ آلاَفٍ ، وَمَنْ لَمْ يَشْهَدْ بَدْرًا مِنْ أَوْلاَدِ الْمُهَاجِرِينَ عَلَى أَرْبَعَةِ آلاَفٍ ، وَكَانَ مِنْهُمْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَحْشٍ ، وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ :إنَّ عَبْدَ اللهِ لَيْسَ مِثْلَ هَؤُلاَءِ ، إنَّ عَبْدَ اللهِ مَنْ أَمْرِهِ مَنْ أَمْرِهِ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ لِعُمَرَ :إنْ كَانَ حَقًّا لِي فَأَعْطِنِيهِ ، وَإِلاَّ فَلاَ تُعْطِنِيهِ فَقَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ :فَاكْتُبْنِي عَلَى أَرْبَعَةِ آلاَفٍ ، وَعَبْدَ اللهِ عَلَى خَمْسَةِ آلاَفٍ ، وَاللهِ لاَ يَجْتَمِعُ أَنَا وَأَنْتَ عَلَى خَمْسَةِ آلاَفٍ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ :إنْ كَانَ حَقًّا فَأَعْطِنِيهِ وَإِلاَّ فَلاَ تُعْطِنِيهِ.

(۳۳۵۵۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ دونوں فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مہاجرین کے لیے پانچ ہزار مقرر فرمائے اور انصار کے لیے چار ہزار مقرر فرمائے۔ اور مہاجرین کی اولاد میں سے جو غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے ان کے لیے چار ہزار مقرر فرمائے۔ ان میں اسامہ بن زید، محمد بن عبداللہ بن جحش، عمر بن ابی سلمہ اور عبداللہ بن عمر شامل تھے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ان کی طرح نہیں ہیں۔ بے شک عبداللہ تو ان کے امیر ہیں۔ اس پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اگر یہ میرا حق ہے تو آپ رضی اللہ عنہ مجھے ضرور دیں ورنہ آپ رضی اللہ عنہ مجھے ہرگز مت دیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم میرے چار ہزار مقرر کردو۔ اور عبداللہ کے پانچ ہزار مقرر کردو۔ اللہ کی قسم میں اور تو پانچ ہزار پر جمع نہیں ہو سکتے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میرا حق ہے تو مجھے دے دیجئے ورنہ آپ رضی اللہ عنہ مجھے ہرگز مت دیجئے۔

(۳۳۵۵۲) حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ مُضَرَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :لَمَّا وَلِيَ عُمَرُ الْخِلاَفَةَ فَرَضَ الْفَرَائِضَ وَدَوَّنَ الدَّوَاوِينَ وَعَرَّفَ الْعُرَفَاءَ ، قَالَ جَابِرٌ :فَعَرَّفَنِي عَلَى أَصْحَابِي.

(۳۳۵۵۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلافت ملی تو آپ رضی اللہ عنہ نے حصے مقرر فرمائے۔ اور دیوان مدوّن کروائے۔ اور نگران مقرر کیے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے میرے ساتھیوں پر نگران بنایا۔

(۵۵) فِي الْعَبِيدِ يُفْرَضُ لَهُمْ أَوْ يُرْزَقُونَ

ان غلاموں کا بیان جن کو حصہ دیا گیا یا ان کو تنخواہ دی گئی

(۳۳۵۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مَخْلَدٍ الْغِفَارِيِّ أَنَّ ثَلاَثَةً مَمْلُوكِينَ شَهِدُوا

بَدْرًا ، فَكَانَ عُمَرُ يُعْطِي كُلَّ رَجُلٍ مِنْهُمْ كُلَّ سَنَةٍ ثَلَاثَةَ آلَافٍ ثَلَاثَةَ آلَافٍ.

(۳۳۵۵۳) حضرت مخلد الغفاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تین غلام غزوہ بدر میں شریک ہوئے پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان میں سے ہر ایک کو ہر سال تین تین ہزار عطا کرتے تھے۔

(٣٣٥٥٤) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: شَهِدْتُ عُثْمَانَ وَعَلِيًّا يَرْزُقَانِ أَرِقَّاءَ النَّاسِ.

(۳۳۵۵۴) حضرت عنترہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اس حال میں کہ یہ دونوں حضرات لوگوں کے غلاموں کو ماہانہ تنخواہ دے رہے تھے۔

(٣٣٥٥٥) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ وُهَيْبٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ فِي إِمَارَةِ عُثْمَانَ عَلَى بَيْتِ الْمَالِ ، قَالَ : فَدَخَلَ عُثْمَانُ وَأَبْصَرَ وُهَيْبًا يُعِينُهُمْ ، قَالَ : مَنْ هَذَا ؟ فَقَالَ : مَمْلُوكٌ لِي ، فَقَالَ : أَرَاهُ يُعِينُهُمْ ، افْرِضْ لَهُ أَلْفَيْنِ ، قَالَ : فَفَرَضَ لَهُ أَلْفًا.

(۳۳۵۵۵) حضرت وھیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں بیت المال کے نگران مقرر تھے۔ ایک دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے، انہوں نے دیکھا کہ وھیب ان کی مدد کررہے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا غلام ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ یہ ان لوگوں کی مدد کررہا تھا تم اس کے لیے دو ہزار مقرر کردو۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے ایک ہزار مقرر کردیا۔

(٣٣٥٥٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِيَاضٍ الأَشْعَرِيِّ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَرْزُقُ الْعَبِيدَ وَالإِمَاءَ وَالْخَيْلَ.

(۳۳۵۵٦) حضرت عیاض اشعری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ غلاموں، باندیوں اور گھوڑوں کی ماہانہ تنخواہ دیا کرتے تھے۔

(٥٦) من فرض لِمن قرأ القرآن

جو شخص قرآن پڑھنے والے کے لیے عطیہ مقرر کرے

(٣٣٥٥٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لاَ يَفْرِضُ إِلاَّ لِمَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ ، قَالَ : فَكَانَ أَبِي مِمَّنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَفَرَضَ لَهُ.

(۳۳۵۵۷) حضرت فضیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ عطیہ مقرر نہیں فرماتے تھے مگر قرآن پڑھنے والے شخص کے لیے۔ راوی کہتے ہیں: کہ میرے والد بھی ان لوگوں میں سے تھے جو قرآن پڑھتے تھے۔ تو آپ رحمہ اللہ نے ان کے لیے عطیہ مقرر فرمایا۔

(٣٣٥٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ فَرَضَ لِمَنْ

قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَلْفَيْنِ أَلْفَيْنِ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عُمَرَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ لَا يُعْطِيَ عَلَى الْقُرْآنِ أَجْرًا.

(۳۳۵۵۸) حضرت یُسیر بن عمرو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن مالک رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن پڑھنے والوں کے لیے دو دو ہزار کا عطیہ مقرر فرمایا۔ یہ خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہونچی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف خط لکھا: کہ وہ قرآن پڑھنے پر اجرت مت عطا کریں۔

(۵۷) فِي الصِّبيانِ هل يفرض لهم ومتى يفرض لهم ؟

بچوں کا بیان، کیا ان کے لیے عطیہ مقرر کیا جائے گا؟ اور کب ان کے لیے عطیہ مقرر ہوگا؟

(۳۳۵۵۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَفْرِضُ لِلصَّبِيِّ إِذَا اسْتَهَلَّ.

(۳۳۵۵۹) حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب بچہ رونے لگتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کا عطیہ مقرر فرما دیتے۔

(۳۳۵۶۰) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :شَهِدْتُ عُثْمَانَ يَتَأَنَّى بِأَعْطِيَاتِ النَّاسِ ، إِنْ قِيلَ لَهُ :إِنَّ فُلاَنَةَ تَلِدُ اللَّيْلَةَ فَيَقُولُ :كَمْ أَنْتُمَ انْظُرُوا فَإِنْ وَلَدَتْ غُلاَمًا ، أَوْ جَارِيَةً أَخْرِجُهَا مَعَ النَّاسِ.

(۳۳۵۶۰) حضرت عنترہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان کے پاس حاضر تھا آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کے عطیات میں توقف کرتے تھے۔ اگر آپ رضی اللہ عنہ سے کہا جاتا: کہ فلاں عورت نے رات کو بچہ پیدا کیا تو آپ رضی اللہ عنہ فرماتے: ذرا ٹھہرو، اس نے بچے کو جنم دیا ہے یا بچی کو، اس کا پتہ جلد چل جائے گا اور خبر معروف ہو جائے گی۔

(۳۳۵۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ لَمَّا وُلِدَ أَلْحَقَهُ عُمَرُ فِي مِئَةٍ مِنَ الْعَطَاءِ.

(۳۳۵۶۱) حضرت محمد بن زید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت زید رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ جب کسی کے بچہ پیدا ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے عطیہ میں سو درہم کا اضافہ فرما دیتے۔

(۳۳۵۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ دَاوُد بْنِ أَبِي عَوْفٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ خَثْعَمَ ، قَالَ: وُلِدَ لِي مِنَ اللَّيْلِ مَوْلُود ، فَأَتَيْت عَلِيًّا حِينَ أَصْبَحَ فَأَلْحَقَهُ فِي مِئَةٍ.

(۳۳۵۶۲) حضرت ابو الحجاف داؤد بن ابی عوف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ خثعم کے ایک آدمی نے بیان کیا: کہ رات کو میرے گھر بچہ پیدا ہوا۔ پس جب صبح ہوئی تو میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے سو درہم کا اضافہ فرما دیا۔

(۳۳۵۶۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَرِيكٍ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ غَالِبٍ ، قَالَ :سَأَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ ، عَنِ الْمَوْلُودِ ، فَقَالَ :إِذَا اسْتَهَلَّ وَجَبَ عَطَاؤُهُ وَرِزْقُهُ.

(۳۳۵۶۳) حضرت بشر بن غالب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے بچہ کے متعلق سوال کیا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب بچہ رونے یا چلانے لگے تو اس کا ماہانہ عطیہ واجب ہو جائے گا۔

(۳۳۵٦٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا فِطْرٌ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا مَعَ زَيْدِ بْنِ عَلِي ، قُلْتُ : كَيْفَ صَنِيعُ هَذَا الرَّجُلُ إِلَيْكُمْ ، عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَمَرَّ ابْنٌ لَهُ صَغِيرٌ ، فَقَالَ : جَزَاهُ اللَّهُ خَيْرًا ، فَقَدْ أَلْحَقَ هَذَا فِي أَلْفَيْنِ.

(۳۳۵٦٤) حضرت فطر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت زید بن علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا میں نے پوچھا: اس بندے عمر بن عبدالعزیز کا تمہارے ساتھ برتاؤ کیسا ہے؟ تو ان کا ایک چھوٹا بیٹا گزرا۔ انہوں نے فرمایا: اللہ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ تحقیق انہوں نے اس کے لیے میرے عطیہ میں دو ہزار کا اضافہ فرمادیا۔

(۳۳۵٦٥) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ شُعَيْبٍ السَّمَّانُ ، عَنْ أُمِّ الْعَلاَءِ أَنَّ أَبَاهَا انْطَلَقَ بِهَا إِلَى عَلِيٍّ فَفَرَضَ لَهَا فِي الْعَطَاءِ وَهِيَ صَغِيرَةٌ ، قَالَ : وَقَالَ عَلِيٌّ : مَا الصَّبِيُّ الَّذِي أَكَلَ الطَّعَامَ وَعَضَّ عَلَى الْكِسْرَةِ بِأَحَقَّ بِهَذَا الْعَطَاءِ مِنَ الْمَوْلُودِ الَّذِي يَمُصُّ الثَّدْيَ.

(۳۳۵٦٥) حضرت اسماعیل بن شعیب سمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ام العلاء رحمہا اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ میرے والد مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر گئے، تو آپ رضی اللہ عنہ نے میرے لیے عطیہ میں حصہ مقرر فرمادیا حالانکہ میں چھوٹی بچی تھی۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ بچہ جو کھانا کھاتا ہو اور روٹی کے ٹکڑے کو چباتا ہو وہ اس عطیہ کا زیادہ حقدار ہے اس نومولود سے جو پستان چوستا ہے۔

(٥٨) ما قالوا فِيمن يبدأ بِهِ فِي الأعطِيةِ

اس شخص کا بیان جس کو عطیہ سب سے پہلے دیا جائے گا

(۳۳۵٦٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَعْنٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ أَرَادَ أَنْ يَفْرِضَ لِلنَّاسِ ، وَكَانَ رَأْيُهُ خَيْرًا مِنْ رَأْيِهِمْ ، فَقَالُوا : ابْدَأْ بِنَفْسِكَ ، فَقَالَ : لاَ ، فَبَدَأَ بِالأَقْرَبِ فَالأَقْرَبِ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ لِلْعَبَّاسِ ، ثُمَّ عَلِيٌّ حَتَّى وَالَى بَيْنَ خَمْسِ قَبَائِلَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ.

(۳۳۵٦٦) حضرت جعفر کے والد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے لیے عطیہ مقرر کرنے کا ارادہ فرمایا: اور آپ رضی اللہ عنہ کی رائے ان سب لوگوں کی رائے سے بہتر تھی۔ لوگوں نے کہا: آپ رضی اللہ عنہ اپنے آپ سے ابتدا کریں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ابتدا کی ان لوگوں سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ میں قریب تھے اور پھر جو ان کے بعد قریب تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا حصہ مقرر فرمایا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ نے پانچ قبیلوں کے درمیان لگاتار حصہ مقرر فرمایا۔ یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ قبیلہ بنو عدی تک پہنچے۔

(۳۳۵٦۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُلَيِّ بْنِ رَبَاحٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ النَّاسَ فِي الْجَابِيَةِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنِ الْقُرْآنِ فَلْيَأْتِ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ ، وَمَنْ أَحَبَّ

أَنْ يَسْأَلَ ، عَنِ الْفَرَائِضِ فَلْيَأْتِ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ ، عَنِ الْفِقْهِ فَلْيَأْتِ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ ، عَنِ الْمَالِ فَلْيَأْتِنِي فَإِنَّ اللَّهَ جَعَلَنِي خَازِنًا وَقَاسِمًا أَلَا وَإِنِّي بَادِءٌ بِالْمُهَاجِرِينَ الأَوَّلِينَ أَنَا وَأَصْحَابِي فَنُعْطِيهِمْ ، ثُمَّ بَادِءٌ بِالأَنْصَارِ الَّذِينَ تَبَوَّؤُوا الدَّارَ وَالإِيمَانَ فَنُعْطِيهِمْ ، ثُمَّ بَادِءٌ بِأَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُعْطِيهِنَّ ، فَمَنْ أَسْرَعَتْ بِهِ الْهِجْرَةُ أَسْرَعَ بِهِ الْعَطَاءُ ، وَمَنْ أَبْطَأَ عَنِ الْهِجْرَةِ أَبْطَأَ بِهِ الْعَطَاءُ ، فَلاَ يَلُومَن أَحَدُكُمْ إِلاَّ مُنَاخَ رَاحِلَتِهِ.

(٣٣٥٦٧) حضرت علی بن رباح ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے جابیہ کے مقام پر لوگوں سے خطاب فرمایا: پس آپ ؓ نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی پھر ارشاد فرمایا: جو شخص چاہتا ہے کہ وہ قرآن کے متعلق پوچھے تو اس کو چاہیے کہ وہ حضرت ابی بن کعب ؓ کی خدمت میں آئے۔ اور جو چاہتا ہے کہ وہ وراثت کے حصوں کے متعلق پوچھے تو اس کو چاہیے کہ وہ حضرت زید بن ثابت ؓ کی خدمت میں آئے۔ اور جو شخص چاہتا ہے کہ وہ فقہ سے متعلق پوچھے تو اس کو چاہیے کہ وہ حضرت معاذ بن جبل ؓ کی خدمت میں آئے اور جو شخص چاہتا ہے وہ مال سے متعلق پوچھے تو اس کو چاہیے کہ وہ میرے پاس آئے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھ خزانچی اور تقسیم کرنے والا بنایا ہے۔ خبردار میں سب سے پہلے مہاجرین اولین سے ابتدا کروں گا۔ میں اور میرے اصحاب ان کو عطایا دیں گے۔ پھر میں انصار سے ابتدا کروں گا جنھوں نے ایمان کو جگہ فراہم کی اور ایمان پر قائم رہے۔ پس میں اور میرے اصحاب ان کو عطایا دیں گے۔ پھر میں نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات سے ابتدا کروں گا اور ان کو عطایا دوں گا۔ اور جس نے ہجرت میں جلدی کی تو عطیہ بھی اس کی طرف جلدی کرے گا۔ اور جو ہجرت میں سست ہوا تو عطیہ میں بھی سستی ہوگی۔ تم میں کوئی ہرگز ملامت نہیں کرے گا مگر اپنی سواری کے بیٹھنے کی جگہ پر۔

(٣٣٥٦٨) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِي ، وَكَانَ جَدُّهُ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ وَفَدَ إِلَى صَاحِبِ الْبَحْرَيْنِ ، قَالَ :فَبَعَثَ مَعِي بِثَمَانِمِئَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ :مَا جِئْتَنَا بِهِ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ، فَقُلْتُ : بِثَمَانِمِئَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ ، فَقَالَ :أَتَدْرِي مَا تَقُولُ إِنَّكَ أَعْرَابِيٌّ ، قَالَ :فَعَدَدْتُهَا عَلَيْهِ بِيَدِي حَتَّى وَفَيْتُ قَالَ : فَدَعَا الْمُهَاجِرِينَ فَاسْتَشَارَهُمْ فِي الْمَالِ فَاخْتَلَفُوا عَلَيْهِ ، فَقَالَ :ارْتَفِعُوا عَنِّي حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ الظَّهِيرَةِ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ ، فَقَالَ :إِنِّي لَقِيتُ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِي فَاسْتَشَرْتُه ، فَلَمْ يَنْتَشِرْ عَلَيْهِ رَأْيُهُ ، فَقَالَ :(مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ) فَقَسَمَهُ عُمَرُ عَلَى كِتَابِ اللهِ.

(٣٣٥٦٨) حضرت محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی ؒ جن کے دادا مہاجرین میں سے تھے یہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے ارشاد فرمایا: کہ میں بحرین کے حاکم کی خدمت میں وفد لے کر گیا تو اس نے میرے ساتھ آٹھ لاکھ درہم حضرت عمر ؓ بن

خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجے۔ میں ان کو لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے ابو ہریرہ: تم کیا چیز لائے ہو؟ میں نے عرض کیا: آٹھ لاکھ درہم لایا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جانتے ہو کہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ یقیناً تم تو دیہاتی ہو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ہاتھ سے اس مال کو شمار کیا، یہاں تک کہ میں نے اس کو پورا کیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مہاجرین کو بلایا اوران سے مال کے بارے میں مشورہ طلب کیا۔ ان سب نے مختلف آراء دیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ میرے پاس سے اُٹھ جاؤ۔ یہاں تک کہ جب ظہر کا وقت آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو قاصد بھیج کر بلایا۔ اور فرمایا: کہ میں اپنے ساتھیوں میں سے ایک آدمی سے ملا تو اس کی رائے میں کوئی انتشار نہیں تھا۔ اس نے یہ آیت پڑھی: ترجمہ: جو کچھ پلٹا دے اللہ اپنے رسول کی طرف بستیوں کے لوگوں سے وہ مال اللہ اور اس کے رسول کا ہے۔ اور رسول کے رشتہ داروں کا اور یتیموں کا اور مسکینوں اور مسافروں کا ہے۔ لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قرآن مجید کے مطابق اس مال کو تقسیم فرما دیا۔

(۳۳۵۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَمَّا وَضَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الدَّوَاوِينَ ، اسْتَشَارَ النَّاسَ ، فَقَالَ : بِمَنْ أَبْدَأُ ؟ قَالَ : ابْدَأْ بِنَفْسِكَ ، قَالَ : لاَ ، وَلَكِنِّي أَبْدَأُ بِالأَقْرَبِ فَالأَقْرَبِ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَأَ بِهِمْ.

(۳۳۵۶۹) حضرت جعفر رحمہ اللہ کے والد فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دیوان بنانے کا فیصلہ فرمایا: تو آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے مشورہ طلب کیا اور پوچھا: کہ میں کس سے ابتدا کروں؟ کسی نے کہا: آپ خود سے ابتدا کریں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! لیکن میں ابتدا کروں گا ان لوگوں سے جو رشتہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ قریب تھے اور پھر جو ان کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تھے۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے ابتدا فرمائی۔

(۳۳۵۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَيَّانُ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ عُمَرَ أُتِيَ مِنْ جَلُولاَءَ بِسِتَّةِ آلاَفِ أَلْفٍ فَفَرَضَ الْعَطَاءَ فَاسْتَشَارَ فِي ذَلِكَ ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ عَوْفٍ : ابْدَأْ بِنَفْسِكَ ، فَأَنْتَ أَحَقُّ بِذَلِكَ قَالَ : لاَ ، بَلْ أَبْدَأُ بِالأَقْرَبِ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا حَتَّى يَنْتَهِيَ ذَلِكَ إِلَيَّ ، قَالَ : فَبَدَأَ فَفَرَضَ لِعَلِيٍّ فِي خَمْسَةِ آلاَفٍ ، ثُمَّ لِبَنِي هَاشِمٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا ، ثُمَّ لِمَوَالِيهِمْ ، ثُمَّ لِحُلَفَائِهِمْ ، ثُمَّ الأَقْرَبِ فَالأَقْرَبِ حَتَّى يَنْتَهِيَ ذَلِكَ إِلَيْهِ.

(۳۳۵۷۰) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حلولاء مقام سے چھ لاکھ آئے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے عطیات مقرر کرنا چاہے۔ تو اس بارے میں مشورہ مانگا۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ رضی اللہ عنہ خود سے ابتدا کریں۔ آپ رضی اللہ عنہ اس کے زیادہ حقدار ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! بلکہ میں ابتدا کروں گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان قریبی رشتہ داروں سے جو غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ یہ سلسلہ مجھ تک پہنچ جائے۔ راوی کہتے ہیں: آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ابتدا فرمائی اوران کے لیے پانچ ہزار مقرر فرمائے۔ پھر بنو ہاشم میں سے جو غزوہ بدر میں حاضر ہوئے تھے ان کے لیے حصہ مقرر

فرمایا۔ پھر ان کے غلاموں کے لیے پھر ان کے حلیفوں کے لیے۔ پھر اقرب فالاقرب کے اعتبار سے۔ یہاں تک کہ یہ معاملہ آپ رضی اللہ عنہ تک پہنچ گیا۔

(۵۹) ما قالوا فِی عدلِ الوَالِی وقسمِهِ قلِيلًا كان أو كثِيرًا

حاکم کا انصاف کرنا اور مال کو تقسیم کرنا، مال تھوڑا ہو یا زیادہ

(۳۳۵۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ أَبِي صِدِّيقًا لِقَنْبَرٍ ، قَالَ : انْطَلَقْتُ مَعَ قَنْبَرٍ إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قُمْ مَعِي ، قَدْ خَبَّأْتُ لَكَ خَبِيئَةً ، فَانْطَلَقَ مَعَهُ إِلَى بَيْتِهِ ، فَإِذَا أَنَا بِسَلَّةٍ مَمْلُوءَةٍ جَامَاتٍ مِنْ ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّك لاَ تَتْرُكُ شَيْئًا إِلاَّ قَسَمْته ، أَوْ أَنْفَقْته ، فَسَلَّ سَيْفَهُ ، فَقَالَ : وَيْلَكَ ، لَقَدْ أَحْبَبْتَ أَنْ تُدْخِلَ بَيْتِي نَارًا كَبِيرَةً ، ثُمَّ اسْتَعْرَضَهَا بِسَيْفِهِ فَضَرَبَهَا فَانْتَثَرَتْ بَيْنَ إنَاءٍ مَقْطُوعٍ نِصْفُهُ وَثُلُثُهُ ، قَالَ : عَلَيَّ بِالْعُرَفَاءِ فَجَاؤُوا ، فَقَالَ : اقْسِمُوا هَذِهِ بِالْحِصَصِ ، قَالَ فَفَعَلُوا وَهُوَ يَقُولُ : يَا صَفْرَاءُ يَا بَيْضَاءُ غُرِّي غَيْرِي ، قَالَ : وَجَعَلَ يَقُولُ :

هَذَا جَنَايَ وَخِيَارُهُ فِيهِ إذْ كُلُّ جَانٍ يَدُهُ إِلَى فِيهِ.

قَالَ : فِي بَيْتِ الْمَالِ مَسَالٌ وَإِبَرٌ ، وَكَانَ يَأْخُذُ مِنْ كُلِّ قَوْمٍ خَرَاجَهُمْ مِنْ عَمَلِ أَيْدِيهِمْ ، قَالَ : وَقَالَ لِلْعُرَفَاءِ : اقْسِمُوا هَذَا ، قَالُوا : لاَ حَاجَةَ لَنَا فِيهِ ، قَالَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَنَقْسِمَنَّهُ خَيْرَهُ مَعَ شَرِّهِ.

(۳۳۵۷۱) حضرت عنترہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد قنبر کے دوست تھے۔ وہ فرماتے ہیں میں قنبر کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ اس نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! اٹھیئے! میرے ساتھ چلیے۔ تحقیق میں نے آپ رضی اللہ عنہ کے لیے کچھ مال پوشیدہ رکھا ہوا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ اس کے ساتھ اس کے گھر چلے گئے۔ تو وہاں ایک ٹوکری سونے اور چاندی سے بھری ہوئی تھی۔ اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! بے شک آپ رضی اللہ عنہ کوئی چیز نہیں چھوڑتے مگر یہ کہ اس کو تقسیم کر دیتے ہیں یا اس کو خرچ کر دیتے ہیں۔ اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار سونت لی۔ اور فرمایا: ہلاکت ہو۔ تو چاہتا ہے کہ تو میرے گھر میں اتنی بڑی آگ داخل کر دے! پھر آپ رضی اللہ عنہ نے بے دھیانی میں اپنی تلوار سیدھی کی اور اس ٹوکری پر ماری تو اس کا آدھا اور ایک تہائی کٹے ہوئے برتن کے درمیان بکھر گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نگرانوں کو میرے پاس بلاؤ۔ پس وہ لوگ آ گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس مال کو حصوں میں تقسیم کرو۔ انہوں نے ایسا کر دیا اور آپ رضی اللہ عنہ یوں کہہ رہے تھے: اے سونا چاندی! میرے علاوہ کسی اور کو دھوکہ میں ڈالنا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ یہ شعر بھی پڑھ رہے تھے۔

هَذَا جَنَايَ وَخِيَارُهُ فِيهِ إذْ كُلُّ جَانٍ يَدُهُ إِلَى فِيهِ.

راوی کہتے ہیں: بیت المال میں چھوٹی اور بڑی سوئیاں تھیں۔ جو آپ رضی اللہ عنہ لوگوں سے بطور خراج کے وصول کرتے تھے ان کے ہاتھوں کی محنت کے بقدر، آپ رضی اللہ عنہ نے نگرانوں سے کہا: ان کو تقسیم کر لو۔ انہوں نے کہا: ہمیں اس کو تقسیم کرنے کی ضرورت

نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ ہم ضرور تقسیم کریں گے اس مال کو اس کی برائی کے ساتھ ہی۔

(٣٣٥٧٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ النَّخَعِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَتْنِي أُمِّي ، عَنْ أُمِّ عَفَّانَ أُمِّ وَلَدٍ لِعَلِيٍّ ، قَالَتْ : جِئْت عَلِيًّا وَبَيْنَ يَدَيْهِ قُرُنْفُلٌ مَكْبُوبٌ فِي الرَّحْبَةِ ، فَقُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، هَبْ لابْنَتِي مِنْ هَذَا الْقُرُنْفُلِ قِلادَةً ، فَقَالَ هَكَذَا ، وَنَقَرَ بِيَدِهِ ارْمِي دِرْهَمًا ، فَإِنَّمَا هَذَا مَالُ الْمُسْلِمِينَ ، وَإِلاَّ فَاصْبِرِي حَتَّى يَأْتِيَ حَظُّنَا مِنْهُ لِنَهَبَ لابْنَتِكَ قِلادَةً.

(۳۳۵۷۲) حضرت ام عفان رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ام ولد ہیں۔ کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اس حال میں کہ ان کے سامنے صحن میں لونگ کے رنگ کا ہار پڑا ہوا تھا۔ میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! یہ لونگ کے رنگ کا ہار میری بیٹی کو ہبہ کردیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا: یہ والا۔ میں درہم کے قریب ہوگئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ مسلمانوں کا مال ہے مگر تو صبر کر یہاں تک کہ اس میں سے ہمارا حصہ بھی آجائے تو ہم یہ ہار تیری بیٹی کو ہبہ کردیں گے۔

(٣٣٥٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الَّذِي كَانَ يَخْدُمُ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَتْ : يَا أَبَا صَالِحٍ ، كَيْفَ لَوْ رَأَيْت أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَأُتِيَ بِأُتْرُجٍّ ، فَذَهَبَ حَسَنٌ أَوْ حُسَيْنٌ يَتَنَاوَلُ مِنْهُ أُتْرُجَّةً ، فَانْتَزَعَهَا مِنْ يَدِهِ ، وَأَمَرَ بِهِ فَقَسَمَ بَيْنَ النَّاسِ.

(۳۳۵۷۳) حضرت ابو صالح رحمہ اللہ جو حضرت ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا کی خدمت کیا کرتے تھے فرماتے ہیں کہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: اے ابو صالح! تیرا کیا حال ہوتا اگر تو امیر المؤمنین کو دیکھ لیتا اس حال میں کہ ان کے پاس مالٹے لائے گئے اتنے میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ یا حضرت حسین رضی اللہ عنہ گئے اور ان میں سے ایک مالٹا لے لیا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے ہاتھ سے وہ مالٹا چھین لیا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا اور ان مالٹوں کو فوراً لوگوں میں تقسیم کردیا گیا؟!

(٣٣٥٧٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ العمى ، عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زِمَامَ شَعْرٍ مِنَ الْفَيْءِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَسْأَلُنِي زِمَامًا مِنَ النَّارِ ، مَا كَانَ يَنْبَغِي لَكَ أَنْ تَسْأَلَنِيهِ ، وَمَا يَنْبَغِي لِي أَنْ أُعْطِيَكَهُ. (ابو اسحاق ٤٧٦)

(۳۳۵۷۴) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مال غنیمت میں موجود بالوں سے بنی ہوئی لگام مانگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مجھ سے آگ کی لگام مانگ رہا ہے۔ اور تیرے لیے مناسب نہیں ہے کہ تو اس کا مجھ سے سوال کرے۔ اور نہ میرے لیے مناسب ہے کہ یہ میں تجھے عطا کردوں۔

(٣٣٥٧٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ الأَحْمَسِيِّ ، قَالَ : أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ بِكُبَّةٍ مِنْ شَعْرٍ مِنَ الْغَنِيمَةِ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، هَبْهَا

لِی فَإِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ يُعَالِجُ الشَّعَرَ ، قَالَ نَصِيبِي مِنْهَا لَكَ. (سعيد بن منصور ۲۷۲۶)

(۳۳۵۷۵) حضرت قیس بن ابی حازم احمسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس مالِ غنیمت میں سے ایک بالوں کا بنا ہوا کپڑا لایا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ مجھے یہ ہدیہ کر دیں پس میں گھر بار والا ہوں اس کے ذریعہ بالوں کا علاج کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں سے جو میرا حصہ ہوگا وہ تیرا ہوگا۔

(۳۳۵۷٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي رَافِعٍ ، قَالَ : كُنْتُ خَازِنًا لِعَلِيٍّ ، قَالَ : زَيَّنْتُ ابْنَتَهُ بِلُؤْلُؤَةٍ مِنَ الْمَالِ قَدْ عَرَفَهَا ، فَرَآهَا عَلَيْهَا ، فَقَالَ : مِنْ أَيْنَ لَهَا هَذِهِ ؟ إِنَّ لِلَّهِ عَلَيَّ أَنْ أَقْطَعَ يَدَهَا ، قَالَ : فَلَمَّا رَأَيْت ذَلِكَ قُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، زَيَّنْت بِهَا بِنْتَ أَخِي ، وَمِنْ أَيْنَ كَانَتْ تَقْدِرُ عَلَيْهَا ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ سَكَتَ.

(۳۳۵۷٦) حضرت عبید اللہ بن ابی رافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان کے دادا حضرت رافع رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خزانچی تھا۔ میں نے مال میں سے ایک موتی کا ہار آپ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو پہنا دیا جسے آپ رضی اللہ عنہ نے پہچان لیا۔ جب آپ رضی اللہ عنہ نے یہ ہار اس پر دیکھا تو فرمایا: اس کے پاس یہ کہاں سے آیا؟ یقیناً اللہ رب العزت نے مجھ پر یہ بات لازم کر دی ہے کہ میں اس کا ہاتھ کاٹ دوں۔ راوی فرماتے ہیں: کہ میں نے جب یہ معاملہ دیکھا تو میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! یہ ہار میں نے اپنی بھتیجی کو پہنایا تھا ورنہ یہ کہاں اس پر قدرت رکھ سکتی ہے؟ جب آپ رضی اللہ عنہ نے یہ معاملہ دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے۔

(۳۳۵۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَجْلاَنَ الْبُرْجُمِيُّ ، عَنْ جَدَّتِهِ ، قَالَتْ : كَانَ عَلِيٌّ يَقْسِمُ فِينَا الإِبْزَارَ بِصُرَرِهِ : صُرَرَ الْكَمُّونِ وَالْحُرْفِ وَكَذَا وَكَذَا.

(۳۳۵۷۷) حضرت عبد الرحمن بن عجلان البرجمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان کی دادی نے فرمایا: کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے درمیان مصالحہ خوشوں سمیت تقسیم فرماتے تھے۔ زیرہ کے خوشے اور رائی کے دانوں کے خوشے اتنی اور اتنی مقدار میں۔

(۳۳۵۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ حَسَّانَ ، عَنْ أُمِّهِ ، قَالَتْ : كَانَ عَلِيٌّ يَقْسِمُ فِينَا الْوَرْسَ وَالزَّعْفَرَانَ ، قَالَ : فَدَخَلَ عَلِيٌّ الْحُجْرَةَ مَرَّةً فَرَأَى حَبًّا مَنْثُورًا ، فَجَعَلَ يَلْتَقِطُ وَيَقُولُ : شَبِعْتُمْ يَا آلَ عَلِيٍّ.

(۳۳۵۷۸) حضرت ربیع بن حسان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میری والدہ نے فرمایا: کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے درمیان ہلدی اور زعفران تقسیم فرماتے تھے۔ اور ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حجرہ میں داخل ہوئے تو انہوں نے بکھرے ہوئے دانوں کو دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو جمع کرنا شروع کر دیا اور یوں فرما رہے تھے۔ اے آل علی! تم سیر ہو گئے!

(۳۳۵۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بن سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ شَيْخٍ لَهُمْ أَنَّ عَلِيًّا أُتِيَ بِرُمَّانٍ فَقَسَمَهُ بَيْنَ النَّاسِ ، فَأَصَابَ مَسْجِدَنَا سَبْعُ رُمَّانَاتٍ ، أَوْ ثَمَانُ رُمَّانَاتٍ.

(۳۳۵۷۹) حضرت سفیان بن سعید بن عبید رحمۃ اللہ علیہ اپنے ایک شیخ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس انار لائے گئے۔ تو

آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو لوگوں کے درمیان تقسیم فرمادیا تو ہماری مسجد والوں کو سات یا آٹھ انار ملے۔

(۳۳۵۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أُتِيَ عَلِيٌّ بِدِنَانِ طِلاَءٍ مِنْ غَابَاتٍ فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۳۵۸۰) حضرت اسماعیل بن ابی خالد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس دو مشکیزے جنگل میں سے دودھ کے بھر کر لائے گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو لوگوں کے درمیان تقسیم فرمادیا۔

(۳۳۵۸۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَوْشَنٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ :مَا رَزَأَ عَلِيٌّ مِنْ بَيْتِ مَالِنَا حَتَّى فَارَقَنَا إِلاَّ جُبَّةً مَحْشُوَّةً وَخَمِيصَةً دَرَابْجِرْدِيَّةً.

(۳۳۵۸۱) حضرت عبد الرحمن بن ابی بکرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمارے بیت المال میں کسی چیز کی کمی نہیں کی سوائے اونی جبہ اور دلا وردی کرتے کے یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ ہم سے جدا ہوگئے۔

(۳۳۵۸۲) حَدَّثَنَا وكيع قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :لَمَّا مَرِضَ أَبُو بَكْرٍ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ ، قَالَ :انْظُرُوا مَا زَادَ فِي مَالِي مُنْذُ دَخَلْتُ الإِمَارَةَ فَابْعَثُوا بِهِ إِلَى الْخَلِيفَةِ مِنْ بَعْدِي ، فَإِنِّي قَدْ كُنْتُ أَسْتَحِلُّهُ ، وَقَدْ كُنْتُ أُصِيبُ مِنَ الْوَدَكِ نَحْوًا مِمَّا كُنْتُ أُصِيبُ فِي التِّجَارَةِ ، قَالَتْ : فَلَمَّا مَاتَ نَظَرْنَا فَإِذَا عَبْدٌ نُوبِيٌّ كَانَ يَحْمِلُ الصِّبْيَانَ ، وَإِذَا نَاضِحٌ كَانَ يستقى عَلَيْهِ ، فَبُعِثَ بِهِمَا إِلَى عُمَرَ، قَالَتْ :فَأَخْبَرَنِي جَرِيتِي تَعْنِي :وَكِيلِي أَنَّ عُمَرَ بَكَى ، وَقَالَ :رَحْمَةُ اللهِ عَلَى أَبِي بَكْرٍ ، لَقَدْ أَتْعَبَ مَنْ بَعْدَهُ تَعَبًا شَدِيدًا.

(۳۳۵۸۲) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے جس بیماری میں آپ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ دیکھنا کہ میرے خلیفہ بننے کے بعد جو میرے مال میں اضافہ ہوا ہے تم اس مال کو میرے بعد بننے والے خلیفہ کے پاس بھیج دینا۔ تحقیق میں نے اس مال کو اپنے لیے جائز اور حلال سمجھا تھا۔ اور تحقیق مال ودک سے مجھے اتنا ہی نفع ہوا تھا جتنا مجھے تجارت میں ہوتا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم نے دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہ کے مال میں ایک مصری غلام کا اضافہ تھا جو بچوں کو سنبھالتا تھا اور ایک پانی لانے والا جو کنویں سے آپ رضی اللہ عنہ کے لیے پانی لاتا تھا۔ ان دونوں کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے میرے وکیل نے خبر دی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ پر اللہ کی رحمت ہو۔ تحقیق انہوں نے اپنے بعد والوں کو بہت زیادہ مشقت میں ڈال دیا۔

(۳۳۵۸۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا بِبَابِ عُمَرَ فَخَرَجَتْ جَارِيَةٌ فَقُلْنَا :سُرِّيَّةُ عُمَرَ ، فَقَالَتْ :إِنَّهَا لَيْسَتْ سُرِّيَّةً لِعُمَرَ ، إِنِّي لاَ أَحِلُّ لِعُمَرَ، إِنِّي مِنْ مَالِ اللهِ فَتَذَاكَرْنَا بَيْنَنَا مَا يَحِلُّ لَهُ مِنْ مَالِ اللهِ ، قَالَ :فَرَقَى ذَلِكَ إِلَيْهِ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا ، فَقَالَ :

مَا كُنْتُمْ تَذَاكَرُونَ فَقُلْنَا : خَرَجَتْ عَلَيْنَا جَارِيَةٌ ، فَقُلْنَا : سُرِّيَّةُ عُمَرَ ، فَقَالَتْ : إِنَّهَا لَيْسَتْ سُرِّيَّةَ عُمَرَ ، إِنَّهَا لاَ تَحِلُّ لِعُمَرَ ، إِنَّهَا مِنْ مَالِ اللهِ ، فَتَذَاكَرْنَا مَا بَيْنَنَا مَا يَحِلُّ لَكَ مِنْ مَالِ اللهِ ؟ فَقَالَ : أَنَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا أَسْتَحِلُّ مِنْ مَالِ اللهِ : حُلَّةُ الشِّتَاءِ وَالْقَيْظِ ، وَمَا أَحُجُّ عَلَيْهِ ، وَمَا أَعْتَمِرُ مِنَ الظَّهْرِ ، وَقُوتُ أَهْلِي كَرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ ، لَيْسَ بِأَغْنَاهُمْ ، وَلاَ بِأَفْقَرِهِمْ ، أَنَا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُصِيبُنِي مَا أَصَابَهُمْ.

(۳۳۵۸۳) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت احنف بن قیس رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک باندی نکلی ہم نے اسے کہا: عمر کی باندی، تو وہ کہنے لگی کہ میں عمر کی باندی نہیں ہوں اور نہ میں عمر کے لیے حلال ہوں۔ میں تو اللہ کا مال ہوں۔ راوی فرماتے ہیں: پھر ہم لوگ آپس میں اس بات کا تذکرہ کرنے لگے کہ اللہ کے مال میں سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے کیا حلال ہے؟ اس کی آواز حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک پہنچ گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ہمیں قاصد بھیج کر بلایا اور پوچھا: تم لوگ کیا باتیں کر رہے ہو؟ ہم نے عرض کیا: ہمارے پاس ایک باندی آئی تو ہم نے اسے کہا: عمر کی باندی، اس پر وہ کہنے لگی کہ وہ عمر کی باندی نہیں ہے، نہ ہی وہ عمر رضی اللہ عنہ کے لئے حلال ہے، بے شک وہ تو اللہ کا مال ہے۔ ادھر ہم نے اس بات کا تذکرہ شروع کر دیا کہ اللہ کے مال میں سے کتنی مقدار آپ رضی اللہ عنہ کے لیے حلال ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں بتلاتا ہوں کہ میں نے اللہ کے مال میں کتنی مقدار کو حلال سمجھا ہے۔ گرمی اور سردی کا ایک جوڑا اور جس سواری پر میں حج کرتا ہوں اور جس پر میں عمرہ کرتا ہوں۔ اور میرے گھر والوں کا راشن جو قریش کے عام آدمی کے برابر ہے۔ نہ قریش کے مالداروں کی طرح ہے نہ ان کے فقراء کی طرح۔ اور میں بھی مسلمانوں میں سے ایک آدمی ہوں جو ضروریات ان کی ہیں وہی ضروریات مجھے بھی لاحق ہیں۔

(۳۳۵۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّهُمْ كَانُوا جُلُوسًا بِبَابِ عُمَرَ ، فَخَرَجَتْ عَلَيْهِمْ جَارِيَةٌ ، فَقَالَ لَهَا بَعْضُ الْقَوْمِ : أَيطَأُكِ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَتْ : إِنِّي لاَ أَحِلُّ لَهُ ، يَعْنِي أَنَّهَا مِنَ الْخُمُسِ ، فَخَرَجَ عُمَرُ ، فَقَالَ : تَدْرُونَ مَا أَسْتَحِلُّ مِنْ هَذَا الْفَيْءِ ظَهْرًا أَحُجُّ عَلَيْهِ وَأَعْتَمِرُ ، وَحُلَّتَيْنِ : حُلَّةُ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ ، وَقُوتُ آلِ عُمَرَ قُوتُ أَهْلِ بَيْتِ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ لَيْسُوا بِأَرْفَعِهِمْ ، وَلاَ بِأَخَسِّهِمْ.

(۳۳۵۸۴) حضرت محارب بن دثار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت احنف بن قیس رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ہمارے پاس ایک باندی نکل کر آئی۔ لوگوں میں سے ایک آدمی نے اس سے پوچھا: کیا امیر المؤمنین نے تجھ سے وطی کی ہے؟ وہ کہنے لگی: بلاشبہ میں ان کے لیے حلال نہیں ہوں۔ اس باندی کا مطلب یہ تھا کہ وہ مال خمس میں سے ہے اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی نکل آئے اور فرمانے لگے۔ کیا تم جانتے ہو کہ میں نے اس مال فئی میں سے اپنے لیے کتنی مقدار حلال سمجھی ہے؟ ایک سواری جس پر میں حج کرتا ہوں اور عمرہ کرتا ہوں۔ اور دو کپڑوں کے جوڑے، سردیوں کا جوڑا اور گرمیوں کا جوڑا اور عمر کے اہل خانہ کا راشن جو قریش میں سے ایک آدمی کے اہل خانہ کے راشن کے برابر ہے جو نہ زیادہ مالدار ہو اور نہ ہی

زیادہ غریب ہو۔

(۳۳۵۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبِ الْعَبْدِيِّ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: إِنِّي أَنْزَلْتُ نَفْسِي مِنْ مَالِ اللهِ مَنْزِلَةَ مَالِ الْيَتِيمِ، إِنِ اسْتَغْنَيْتُ عنه اسْتَعْفَفْتُ، وَإِنِ افْتَقَرْتُ أَكَلْتُ بِالْمَعْرُوفِ.

(۳۳۵۸۵) حضرت حارثہ بن مضرب العبدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً میں نے اپنے نفس کو اللہ کے مال میں ایک یتیم کے مال کے درجہ میں اتارا ہے۔ اگر میں اس سے بے نیاز ہوتا ہوں تو میں برائی سے بچتا ہوں۔ اور اگر میں اس کا محتاج ہوا تو میں نے عطیہ کو کھایا۔

(۳۳۵۸٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيُّ ، قَالَ : حدَّثَنِي عَمْرو بْنُ أَخِي عِلْبَاءُ عن عِلْبَاءَ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : مَرَرْت عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِبِلٍ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ ، فَأَخَذَ وَبَرَةً مِنْ ظَهْرِ بَعِيرٍ ، فَقَالَ : مَا يَحِلُّ لِي مِنْ غَنَائِمِكُمْ مَا يَزِنُ هَذِهِ ، إِلاَّ الْخُمُسُ ، وَهُوَ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ. (احمد ٨٨)

(۳۳۵۸٦) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے صدقہ کے اونٹوں میں سے چند اونٹ لے کر گزرا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ کی پشت سے تھوڑی سی اون لی اور فرمایا: میرے لیے تمہارے مال غنیمت سے اتنے وزن کے برابر بھی حلال نہیں ہے سوائے خمس کے۔ اور وہ بھی تم پر لوٹا دیا جاتا ہے۔

(۳۳۵۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ نُبَيْحٍ ، قَالَ : اشْتَرَى ابْنُ عُمَرَ بَعِيرَيْنِ فَأَلْقَاهُمَا فِي إِبِلِ الصَّدَقَةِ فَسَمِنَا وَعَظُمَا ، وَحَسُنَتْ هَيْئَتُهُمَا قَالَ : فَرَآهُمَا عُمَرُ فَأَنْكَرَ هَيْئَتَهُمَا ، فَقَالَ : لِمَنْ هَذَانِ ، قَالُوا : لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، فَقَالَ : بِعْهُمَا وَخُذْ رَأْسَ مَالِكَ ، وَرُدَّ الْفَضْلَ فِي بَيْتِ الْمَالِ.

(۳۳۵۸۷) حضرت نبیح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے دو اونٹ خریدے اور ان کو صدقہ کے اونٹوں میں چھوڑ دیا پس وہ دونوں خوب صحت منداور بڑے ہو گئے۔ اور ان دونوں کی حالت بہت اچھی ہو گئی۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان اونٹوں کو دیکھا تو ان کی حالت کو عجیب سمجھا اور پوچھا: یہ دونوں کس کے اونٹ ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان دونوں کو فروخت کر دو اور تم اپنی اصل رقم لے لو۔ اور جو زائد رقم ہے وہ بیت المال میں لوٹا دو۔

(۳۳۵۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ عُتْبَةُ أَذْرَبِيجَانَ بِالْخَبِيصِ فَذَاقَهُ فَوَجَدَهُ حُلْوًا ، فَقَالَ : لَوْ صَنَعْتُمْ لأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ هَذَا ، قَالَ : فَجَعَلَ لَهُ سَفَطَيْنِ عَظِيمَيْنِ ، ثُمَّ حَمَلَهُمَا عَلَى بَعِيرٍ مَعَ رَجُلَيْنِ فَبَعَثَ بِهِمَا إِلَيْهِ ، فَلَمَّا قَدِمَا عَلَى عُمَرَ ، قَالَ : أَيَّ شَيْءٍ هَذَا ، قَالَ : هَذَا خَبِيصٌ ، فَذَاقَهُ فَإِذَا هُوَ حُلْوٌ ، فَقَالَ : أَكُلَّ الْمُسْلِمِينَ يُشْبِعُ مَنْ هَذَا فِي رَحْلِهِ ؟ قَالُوا : لاَ قَالَ : فَرُدَّهُمَا ، ثُمَّ كَتَبَ إِلَيْهِ : أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ كَدِّكَ ، وَلاَ مِنْ كَدِّ أَبِيك ، وَلاَ مِنْ كَدِّ أُمِّكَ أَشْبِعِ الْمُسْلِمِينَ مِمَّا تَشْبَعُ مِنْهُ فِي رَحْلِك.

(۳۳۵۸۸) حضرت ابوعثمان ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عتبہ ویشید جب آذر بائیجان آئے تو ان کے پاس حلوہ لایا گیا انہوں نے اس کو چکھا تو اس کو میٹھا پایا۔ آپ ویشید نے فرمایا: اگر تم لوگ اس میں سے کچھ امیر المؤمنین کے لیے بناؤ تو بہت اچھا ہوگا پس انہوں نے دو بڑی ٹوکریاں آپ رضی اللہ عنہ کے لیے تیار کر دیں پھر ان دونوں کو ایک اونٹ پر لاد کر دو آدمیوں کے ساتھ ان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا پس جب وہ دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کیا چیز ہے؟ انہوں نے کہا: یہ حلوہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو چکھا: تو آپ رضی اللہ عنہ نے بھی اس کو میٹھا اور مزیدار پایا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا ان کے قافلہ میں تمام مسلمان اس سے سیر ہوئے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں! آپ رضی اللہ عنہ نے یہ دونوں ٹوکریاں واپس لوٹا دیں پھر ان کی طرف خط لکھا: حمد وصلوۃ کے بعد، بلاشبہ نہ یہ تمہارے باپ کی کوشش سے ہے اور نہ تمہاری ماں کی کوشش سے ہے۔ جس چیز سے تم سیر ہوتے ہو اسی چیز سے اپنے قافلے میں موجود مسلمانوں کو سیر کرو۔

(۳۳۵۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ فَرْقَدٍ السُّلَمِيُّ ، قَالَ : قَدِمْت عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِسِلاَلِ خَبِيصٍ عِظَامٍ مَمْلُوئَةٍ ، لَمْ أَرَ أَحْسَنَ مِنْهُ وَأَجْيَد ، فَقَالَ : مَا هَذِهِ فَقُلْت : طَعَامٌ أَتَيْتُك بِهِ ، إنَّك تَقْضِي مِنْ حَاجَاتِ النَّاسِ أَوَّلَ النَّهَارِ ، فَإِذَا رَجَعْت أَصَبْت مِنْهُ قَالَ : اكْشِفْ عَنْ سَلَّةٍ مِنْهَا ، قَالَ : فَكَشَفْت ، قَالَ : عَزَمْت عَلَيْك إذَا رَجَعْت إلاَّ رَزَقْت كُلَّ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا سَلَّةً ، قَالَ : قُلْتُ : وَالَّذِي يَصْلُحُك يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، لَوْ أَنْفَقْت مَالَ قَيْسٍ كُلَّهُ مَا بَلَغَ ذَلِكَ ، قَالَ : فَلاَ حَاجَةَ لِي فِيهِ ، ثُمَّ دَعَا بِقَصْعَةٍ فِيهَا ثَرِيدٌ مِنْ خُبْزٍ خَشِنٍ وَلَحْمٍ غَلِيظٍ وَهُوَ يَأْكُلُ مَعِي أَكْلاً شَهِيًّا ، فَجَعَلْتُ أَهْوِي إلَى الْبَضْعَةِ الْبَيْضَاءِ أَحْسِبُهَا سَنَامًا فَأَلُوكُهَا فَإِذَا هِيَ عَصَبَةٌ ، وَآخُذُ الْبَضْعَةَ مِنَ اللَّحْمِ فَأَمْضُغُهَا فَلاَ أَكَادُ أُسِيغُهَا ، فَإِذَا غَفَلَ عَنِّي جَعَلْتهَا بَيْنَ الْخِوَانِ وَالْقَصْعَةِ ، ثُمَّ قَالَ : يَا عُتْبَةُ ، إنَّا نَنْحَرُ كُلَّ يَوْمٍ جَزُورًا ، فَأَمَّا وَدَكُهَا وَأَطْيَابُهَا فَلِمَنْ حَضَرَ مِنْ آفَاقِ الْمُسْلِمِينَ ، وَأَمَّا عُنُقُهَا فَلِآلِ عُمَرَ.

(۳۳۵۸۹) حضرت قیس بن ابی حازم ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عتبہ بن فرقد السلمی ویشید نے ارشاد فرمایا: کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بڑی ٹوکریاں حلوے سے بھری ہوئی لایا۔ میں نے اس سے زیادہ اور مزیدار حلوہ نہیں دیکھا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ کھانا میں آپ رضی اللہ عنہ کے لیے لایا ہوں۔ اس لیے کہ آپ رضی اللہ عنہ ایسے آدمی ہیں جو دن کا ابتدائی حصہ لوگوں کی ضروریات پوری کرنے میں گزارتے ہیں اور جب آپ رضی اللہ عنہ لوٹتے ہیں تو آپ اس وجہ سے تھک جاتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ٹوکری سے کپڑا اٹھاؤ۔ راوی کہتے ہیں: میں نے ہٹا دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم جب واپس جاؤ تو مسلمانوں کے تمام آدمیوں کو اس ٹوکری میں سے حصہ دینا۔ میں نے عرض کیا: قسم ہے اس ذات کی جس نے اے امیر المؤمنین آپ رضی اللہ عنہ کو درست رکھا! اگر میں بنو قیس کا سارا مال بھی خرچ کر دوں تو وہ اتنی مقدار کو نہیں پہنچے گا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں ہے۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ایک پیالہ منگوایا جس میں بن چھنے آٹے اور سخت گوشت کی ثرید تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ میرے ساتھ اسے بہت پسند سے کھا رہے تھے۔ میں نے ایک سفید ٹکڑے کی طرف ہاتھ بڑھایا میں اس کو کوہان کا حصہ سمجھ رہا تھا۔ میں نے اس کو چبایا تو وہ پٹھے کا حلوہ نکلا۔ میں نے ایک گوشت کا ٹکڑا لیا میں نے اس کو چبایا پس وہ میرے حلق سے نیچے نہیں اتر رہا تھا۔ جب آپ رضی اللہ عنہ مجھ سے تھوڑے سے غافل ہوئے تو میں نے اس ٹکڑے کو پیالہ اور دستر خوان کے درمیان رکھ دیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عتبہ! یقیناً ہم ہر روز ایک اونٹ نحر کرتے ہیں۔ اس کی چربی اور اچھا حصہ ان لوگوں کے لیے ہوتا ہے جو مسلمان دور دراز سے آئے ہوئے ہوتے ہیں اور اس کی گردن عمر کے لیے ہوتی ہے!!!

(٣٣٥٩٠) حَدَّثَنَا حُسَين بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : مَرَرْت وَالنَّاسُ يَأْكُلُونَ ثَرِيدًا وَلَحْمًا ، فَدَعَانِي عُمَرُ إلَى طَعَامِهِ ، فَإِذَا هُوَ يَأْكُلُ خُبْزًا غَلِيظًا وَزَيْتًا ، فَقُلْتُ : مَنَعْتنِي أَنْ آكُلَ مَعَ النَّاسِ الثَّرِيدَ ، وَدَعَوْتنِي إلَى هَذَا قَالَ : إنَّمَا دَعَوْتُك لِطَعَامِي ، وَذَاكَ لِلْمُسْلِمِينَ.

(۳۳۵۹۰) حضرت زید بن وھب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں گزرا اس حال میں کہ لوگ ثرید اور گوشت کھا رہے تھے۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنے کھانے کی دعوت دی۔ آپ رضی اللہ عنہ موٹی روٹی اور تیل کھا رہے تھے۔ میں نے کہا: آپ رضی اللہ عنہ ہی نے مجھے لوگوں کے ساتھ ثرید کھانے سے منع کیا تھا اور آپ رضی اللہ عنہ ہی مجھے اس کی دعوت دے رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں نے تو تمہیں اپنے کھانے کی دعوت دی ہے۔ اور مسلمانوں کا کھانا تو وہ ہے۔

(٦٠) ما يوصِي بِهِ الإِمام الولاة إذا بعثهم

امام جب گورنروں کو بھیجے تو اس بات کی وصیت کرے

(٣٣٥٩١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ ، عَنِ ابْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ إذَا اسْتَعْمَلَ رَجُلاً أَشْهَدَ عَلَيْهِ رَهْطًا مِنَ الأَنْصَارِ وَغَيْرِهِمْ ، قَالَ : يَقُولُ : إنِّي لَمْ أَسْتَعْمِلْك عَلَى دِمَاءِ الْمُسْلِمِينَ، وَلاَ عَلَى أَعْرَاضِهِمْ، وَلَكِنِّي اسْتَعْمَلْتُك عَلَيْهِمْ لِتَقْسِمَ بَيْنَهُمْ بِالْعَدْلِ وَتُقِيمَ فِيهِمَ الصَّلاَةَ، وَاشْتَرَطَ عَلَيْهِ أَنْ لاَ يَأْكُلَ نَقِيًّا ، وَلاَ يَلْبَسَ رَقِيقًا ، وَلاَ يَرْكَبَ بِرْذَوْنًا ، وَلاَ يَغْلِقَ بَابَهُ دُونَ حَوَائِجِ النَّاسِ.

(۳۳۵۹۱) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بیٹے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی کو گورنر بناتے تو انصار اور دوسرے مسلمانوں کی ایک جماعت کو اس پر گواہ بناتے اور فرماتے: میں نے تجھے مسلمانوں کی جانوں اور عزتوں پر امیر نہیں بنایا لیکن میں نے تجھے ان پر امیر بنایا ہے تاکہ تو ان کے درمیان انصاف سے تقسیم کرے، اور ان میں نماز کو قائم کروائے۔ اور آپ رضی اللہ عنہ اس پر شرط لگاتے کہ وہ چھنے ہوئے آٹے کی روٹی نہیں کھائے گا اور نہ ہی باریک کپڑا پہنے گا اور نہ ہی اچھی نسل کے گھوڑے پر سوار ہوگا۔ اور لوگوں کی ضروریات کے وقت اپنے دروازے کو بند نہیں کرے گا۔

(۳۳۵۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي فِرَاسٍ، قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: أَلَا إِنِّي وَاللهِ مَا أَبْعَثُ إِلَيْكُمْ عُمَّالاً لِيَضْرِبُوا أَبْشَارَكُمْ، وَلَا لِيَأْخُذُوا أَمْوَالَكُمْ، وَلَكِنْ أَبْعَثُهُمْ إِلَيْكُمْ لِيُعَلِّمُوكُمْ دِينَكُمْ وَسُنَّتَكُمْ ، فَمَنْ فُعِلَ بِهِ سِوَى ذَلِكَ فَلْيَرْفَعْهُ إِلَيَّ ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأُقِصَّنَّهُ مِنْهُ ، فَوَثَبَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ فَقَالَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، أَرَأَيْتَكَ إِنْ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى رَعِيَّةٍ فَأَدَّبَ بَعْضَ رَعِيَّتِهِ إِنَّكَ لَمُقِصُّهُ مِنْهُ ؟ قَالَ :إِيْ وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ لَأُقِصَّنَّهُ مِنْهُ ، أَنَّى لَا أُقِصُّهُ مِنْهُ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِصُّ مِنْ نَفْسِهِ أَلَا لَا تَضْرِبُوا الْمُسْلِمِينَ فَتُذِلُّوهُمْ ، وَلَا تَمْنَعُوهُمْ مِنْ حُقُوقِهِمْ فَتُكَفِّرُوهُمْ ، وَلَا تُجَمِّرُوهُمْ فَتَفْتِنُوهُمْ ، وَلَا تُنْزِلُوهُمَ الْغِيَاضَ فَتُضَيِّعُوهُمْ. (ابوداؤد ۴۵۲۵۔ طیالسی ۵۴)

(۳۳۵۹۲) حضرت ابوفراس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: خبردار! اللہ کی قسم! میں نے تمہاری طرف گورنروں کو اس لیے نہیں بھیجا کہ وہ تمہیں مارنے لگیں اور تمہارے مال چھین لیں۔ بلکہ میں نے ان کو تمہاری طرف اس لیے بھیجا ہے۔ کہ وہ تمہیں تمہارا دین اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سکھلائیں جس شخص کے ساتھ اس کے علاوہ کوئی دوسرا معاملہ کیا جائے تو وہ اس مسئلہ کو میرے سامنے پیش کرے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں ضرور بالضرور اس کی طرف سے بدلہ لوں گا۔ اس پر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے امیر المؤمنین! آپ رضی اللہ عنہ کی کیا رائے ہے کہ اگر مسلمانوں میں سے کوئی آدمی کسی جماعت پر امیر ہو اور وہ اپنی رعایا کے کسی شخص کو ادب سکھلائے تو کیا آپ رضی اللہ عنہ اس کی طرف سے بھی بدلہ لیں گے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں عمر کی جان ہے۔ ضرور بالضرور اس کی طرف سے بھی بدلہ لیا جائے گا۔ اور میں نے کہا اس کی طرف سے بدلہ لے سکتا ہوں حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ اپنی طرف سے بدلہ لیتے تھے؟ خبردار! تم مسلمانوں کو مت مارو اس طرح کہ تم ان کو ذلیل کرنے لگو۔ اور تم ان کو ان کے حقوق سے مت روکو کہ تم ان کو اپنے سامنے جھکانے لگو۔ اور تم ان کو سرحدوں پر بھیج کر گھر واپسی سے مت روکو کہ کہیں تم ان کو فتنہ میں ڈال دو۔ اور تم ان کو گھنے باغات والی جگہ میں مت اتارو کہ وہ منتشر ہو جائیں اور اس طرح تم ان کو ضائع کر دو۔

(۳۳۵۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَ اقْطَعُوا الرُّكُبَ، وَانْزُوا عَلَى الْخَيْلِ نَزْوًا وَأَلْقُوا الْخِفَافَ، واحتزوا النِّعَالَ، وَأَلْقُوا السَّرَاوِيلَاتِ، وَاتَّزِرُوا وَارْمُوا الْأَغْرَاضَ، وَعَلَيْكُمْ بِلِبْسِ الْمُعَدِّيَةِ ، وَإِيَّاكُمْ وَهَدْيِ الْعَجَمِ ، فَإِنَّ شَرَّ الْهَدْيِ هَدْيُ الْعَجَمِ.

(۳۳۵۹۳) حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اور فرمایا: تم لوگ اونٹوں سے خود کو جدا کر لو اور گھوڑوں پر سوار ہو۔ اور تم موزے اتار دو اور چپل پہنو۔ شلوار چھوڑ دو اور ازار باندھو۔ اور سلوٹوں کو چھوڑ دو، تم قبیلہ معد کا لباس لازم پکڑ لو۔ اور خود کو عجمیوں کے طور طریقوں سے بچاؤ اس لیے کہ بدترین طور طریقے عجمیوں کے ہیں۔

(۳۳۵۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى سَرِيَّةٍ ، أَوْ جَيْشٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللهِ وَبِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا، قَالَ :اغْزُوا فِي سَبِيلِ اللهِ ، قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللهِ ، اغْزُوا ، وَلَا تَغُلُّوا ، وَلَا تَغْدِرُوا ، وَلَا تُمَثِّلُوا ، وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا.

(۳۳۵۹۴) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو کسی جماعت یا لشکر پر امیر بنا کر بھیجتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو خاص طور پر اللہ کے تقوے کی وصیت فرماتے۔ اور اس کے ساتھ جو مسلمان ہیں ان سے بھلائی کرنے کی وصیت فرماتے۔ اور فرماتے: اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا، ان لوگوں کے ساتھ قتال کرنا جنہوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا، جاؤ اور خیانت مت کرنا نہ ہی غداری کرنا۔ اور لوگوں کے ہاتھ، پاؤں کاٹ کر مُثلہ مت بنانا۔ اور نہ ہی بچوں کو قتل کرنا۔

(۳۳۵۹۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ يَذْكُرُ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اسْتَعْمَلَ مَوْلَاهُ هُنَيًّا عَلَى الْحِمَى ، قَالَ :فَرَأَيْته يَقُولُ هَكَذَا :وَيْحَك يَا هُنَيُّ ، ضُمَّ جَنَاحَك عَنِ النَّاسِ ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ ، فَإِنَّ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ مُجَابَةٌ أَدْخِلْ رَبَّ الصَّرِيمَةِ وَالْغُنَيمَةِ، وَدَعْنِي مِنْ نَعَمِ ابْنِ عَفَّانَ ، وَابْنِ عَوْفٍ ، فَإِنَّ ابْنَ عَوْفٍ ، وَابْنَ عَفَّانَ إِنْ هَلَكَتْ مَاشِيَتُهُمَا رَجَعَا إِلَى الْمَدِينَةِ إِلَى نَخْلٍ وَزَرْعٍ ، وَإِنَّ هَذَا الْمِسْكِينَ إِنْ هَلَكَتْ مَاشِيَتُهُ جَائَنِي يَصِيحُ ، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَالْمَاءُ وَالْكَلَأُ أَهْوَنُ عَلَيَّ مِنْ أَنْ أَغْرَمَ ذَهَبًا وَوَرِقًا ، وَاللهِ وَاللهِ وَاللهِ إِنَّهَا لَبِلَادُهُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ قَاتَلُوا عَلَيْهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَأَسْلَمُوا عَلَيْهَا فِي الإِسْلَامِ ، وَلَوْلَا هَذَا النَّعَمُ الَّذِي يُحْمَلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللهِ مَا حَمَيْتُ عَلَى النَّاسِ مِنْ بِلَادِهِمْ شَيْئًا.

(۳۳۵۹۵) حضرت اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے آزاد کردہ غلام ھُنَیّ کو چراگاہ پر امیر بنایا۔ راوی کہتے ہیں: کہ میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو اسے یوں فرماتے ہوئے سنا: ہلاکت ہوا ے ھُنَیّ! لوگوں کے ساتھ نرمی برتو، اور مظلوم کی بددعا سے بچو۔ اس لیے کہ مظلوم کی بددعا قبول کی جاتی ہے۔ تم درختوں اور مالِ غنیمت کے منتظم بن کر داخل ہو۔ اور تم مجھے چھوڑ دو ابن عفان اور ابن عوف کے جانوروں کے بارے میں کہ اگر ابن عوف اور ابن عفان ان دونوں کے مویشی ہلاک بھی ہو گئے تو یہ دونوں مدینہ میں اپنے کھجور کے درختوں اور کھیتی کی طرف لوٹ جائیں گے۔ اور اگر ان مسکینوں کے مویشی ہلاک ہو گئے تو یہ میرے پاس آئیں گے چیختے ہوئے۔ اے امیر المؤمنین! اے امیر المؤمنین! اور پانی اور چارہ مجھ پر آسان ہے اس بات سے کہ میں اُن کو سونا اور چاندی بدلہ میں دوں، اللہ کی قسم! اللہ کی قسم! اللہ کی قسم!۔

(٦١) مَنْ كَانَ يستحِبّ الإِفطار إذا لقِي العدو

جو دشمن سے لڑائی کے وقت روزہ کشائی کو مستحب سمجھتا ہے

(۳۳۵۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ ، عَنِ

الْبَرَاءِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ :أَرْسَلَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ آمُرُهُ أَنْ يُفْطِرَ وَهُوَ مُحَاصَرٌ.

(۳۳۵۹۶) حضرت براء بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے حضرت سلمان بن ربیعہ رحمہ اللہ کے پاس بھیجا کہ میں ان کو حکم دوں کہ وہ افطار کریں اس حال میں کہ انہوں نے محاصرہ کیا ہوا تھا۔

(۳۳۵۹۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ ، عَنْ قَزَعَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ ، عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ ، فَقَالَ :سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَصُومُ وَنَصُومُ حَتَّى نَزَلْنَا مَنْزِلاً ، فَقَالَ :إِنَّكُمْ قَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ.

(مسلم ۱۰۲۔ ابو داؤد ۲۳۹۸)

(۳۳۵۹۷) حضرت قزعہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق پوچھا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا پس ہم نے بھی روزہ رکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی روزہ رکھا یہاں تک کہ ہم ایک جگہ اترے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ تم اب اپنے دشمن کے قریب آ گئے ہو تو تمہارے لیے روزہ کشائی زیادہ فائدہ مند ہے۔

(۶۲) ما قالوا فِي العطاءِ مَنْ كَانَ يورِّثه

سالانہ تنخواہ کا بیان اور کون اس کا وارث بنے گا؟

(۳۳۵۹۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ :دَخَلَ الزُّبَيْرُ عَلَى عَمَّارٍ ، أَوْ عُثْمَانَ بَعْدَ وَفَاةِ عَبْدِ اللهِ ، فَقَالَ :أَعْطِنِي عَطَاءَ عَبْدِ اللهِ فَعِيَالُ عَبْدِ اللهِ أَحَقُّ بِهِ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ ، قَالَ :فَأَعْطَاهُ خَمْسَةَ عَشَرَ أَلْفًا.

(۳۳۵۹۸) حضرت قیس بن ابی حازم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد حضرت زبیر رضی اللہ عنہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ یا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور فرمایا: حضرت عبد اللہ کی سالانہ تنخواہ مجھے دو۔ اس لیے کہ حضرت عبد اللہ کے اہل خانہ بیت المال سے زیادہ اس کے حقدار ہیں۔ راوی کہتے ہیں۔ پس انہوں نے ان کو پندرہ ہزار درہم عطا کر دیے۔

(۳۳۵۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنْ أَشْيَاخِ الْحَيِّ ، قَالُوا :مَاتَ رَجُلٌ وَقَدْ مَضَى لَهُ ثُلُثَا السَّنَةِ فَأَمَرَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِثُلُثَيْ عَطَائِهِ.

(۳۳۵۹۹) حضرت سماک بن حرب حضرت الحی رحمہ اللہ کے شیوخ سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا: ایک آدمی مر گیا اس حال میں کہ سال کا تہائی حصہ گزر چکا تھا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے سالانہ تنخواہ کے دو تہائی حصہ کی ادائیگی کا حکم دیا۔

(۳۳۶۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَبَّاسٌ أَنَّ الْمُطَّلِبَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ

مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً شكت إلى عَائِشَةَ الْحَاجَةَ ، قَالَتْ :وَمَا لَكَ ؟ قَالَتْ : كُنَّا نَأْخُذُ عَطَاءَ إِنْسَانٍ مَيِّتٍ فَرَفَعْنَاهُ ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ :لِمَ فَعَلْتُمْ ، أخرجتم سهمًا مِنْ فَيْءِ اللهِ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ أَخْرَجْتُمُوهُ مِنْ بَيْنِكُمْ، وذَلِكَ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ.

(۳۳۶۰۰) حضرت مطلب بن عبد اللہ بن قیس بن مخرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اپنی ضرورت کی شکایت کی تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تجھے کیا ہوا؟ وہ کہنے لگی: ہم لوگ ایک مردہ انسان کی سالانہ تنخواہ لیتے تھے پس اب ہم نے اس کو ختم کر دیا۔ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ تم نے اللہ کے مال سے وہ حصہ نکال دیا جو تم پر داخل ہوتا تھا اور تم نے اس کو اپنے گھر سے نکال دیا! اور یہ واقعہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت کا ہے۔

(٣٣٦٠١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا أَبُو الْمِقْدَامِ هِشَامُ بْنُ زِيَادٍ مَوْلَى لِعُثْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُثْمَانَ كَانَ يُوَرِّثُ الْعَطَاءَ.

(۳۳۶۰۱) حضرت ابو المقدام ہشام بن زیاد جو حضرت عثمان کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سالانہ تنخواہ کا وارث بناتے تھے۔

(٣٣٦٠٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ: لاَ بَأْسَ أَنْ يُؤْخَذَ لِلْمَيِّتِ عَطَاؤُهُ.

(۳۳۶۰۲) حضرت ابو حیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ میت کے سالانہ عطیہ کے لینے میں کوئی حرج نہیں۔

(٣٣٦٠٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا قَيْسٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ مَوْلَى لِعَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، قَالَ : لَا بَأْسَ أَنْ يُؤْخَذَ لِلْمَيِّتِ عَطَاؤُهُ.

(۳۳۶۰۳) حضرت علی بن حسین رحمہ اللہ کے آزاد کردہ غلام سے مروی ہے کہ حضرت علی بن حسین رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میت کے سالانہ عطیہ لینے میں کوئی حرج نہیں۔

(٣٣٦٠٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ مَعْقِلٍ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ وَقَدِ اسْتَكْمَلَ السَّنَةَ أَعْطَى وَرَثَتَهُ عَطَائَهُ كُلَّهُ.

(۳۳۶۰۴) حضرت معقل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی مر جاتا اس حال میں کہ سال مکمل ہو چکا ہوتا تو حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ اس کے ورثہ کو اس کا سالانہ عطیہ عطا فرما دیتے تھے۔

(٦٣) ما قالوا فِي الرفق في السّيرِ وتركِ السّرعةِ ومن كان يحبّ السّاقة

سفر میں چلتے ہوئے آہستگی اور تیزی چھوڑنے کا بیان اور جو شخص فوج کے پچھلے حصہ میں رہنے کو محبوب رکھتا ہو

(٣٣٦٠٥) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَوْصَى عَامِلَهُ فِي الْغَزْوِ أَنْ لاَ يَرْكَبَ

دَابَّةً إِلَّا دَابَّةً يكون سَيْرُهَا أَضْعَفَ دَابَّةٍ فِي الْجَيْشِ.

(۳۳۶۰۵) امام اوزاعی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ نے لشکر پر مقرر امیر کو وصیت فرمائی کہ وہ کسی جانور پر سوار نہیں ہوگا۔ مگر ایسے جانور پر کہ جس کی چال لشکر میں موجود تمام جانوروں سے سست ہو۔

(۳۳٦۰٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ، عَنْ أُمَيَّةَ الشَّامِيِّ، قَالَ: كَانَ مَكْحُولٌ وَرَجَاءُ بْنُ حَيْوَةَ يَخْتَارَانِ السَّاقَةَ لَا يُفَارِقَانِهَا.

(۳۳۶۰۶) حضرت امیۃ الشامی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول اور حضرت رجاء بن حیوہ ؒ لشکر کے پچھلے حصہ کو پسند کرتے تھے اور یہ دونوں اس حصہ سے جدا نہیں ہوتے تھے۔

(۳۳٦۰۷) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُقْرِى أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ نَهَى الْبُرِيدَ أَنْ يَجْعَلَ فِي طَرَفِ السَّوْطِ حَدِيدَةً أَنْ يَنْخُسَ بِهَا الدَّابَّةَ، قَالَ: وَنَهَى عَنِ اللُّجُمِ.

(۳۳۶۰۷) حضرت جمیع بن عبد اللہ المقری ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ نے اس بات سے منع فرمایا: کہ قاصد کوڑے کے آخر میں لوہا لگائے تا کہ اس کے ذریعہ سے وہ جانور کو تیز دوڑائے۔ اور آپ ؓ نے لگاموں سے بھی منع فرمایا۔

(٦٤) ما قالوا فِي أولادِ الزّنا يفرض لهم ؟

جن لوگوں نے اولادِ زنا کے بارے میں یوں کہا کہ ان کے لیے بھی عطیہ مقرر کیا جائے گا

(۳۳٦۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ ذُهْلِ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ مُسَيْحٍ، قَالَ: خَرَجْت مِنَ الدَّارِ وَلَيْسَ لِي وَلَدٌ فَأَصَبْت لَقِيطًا فَأَخْبَرْت بِهِ عُمَرَ، فَأَلْحَقَهُ فِي مِئَةٍ.

(۳۳۶۰۸) حضرت ذہل بن اوس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت تمیم بن مسیح ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ میں گھر سے نکلا اس حال میں کہ میرا کوئی بچہ نہیں تھا پس مجھے راستہ میں ایک نومولود بچہ ملا جس کا باپ معلوم نہیں تھا۔ میں نے حضرت عمر ؓ کو اس کی خبر دی تو آپ ؓ نے اس کے لیے میرے عطیہ میں سو درہم کا اضافہ فرما دیا۔

(۳۳٦۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ زُهَيْرٍ الْعَبْسِيِّ أَنَّ رَجُلاً الْتَقَطَ لَقِيطًا فَأَتَى بِهِ عَلِيًّا، فَأَعْتَقَهُ وَأَلْحَقَهُ فِي مِئَةٍ.

(۳۳۶۰۹) حضرت اعمش ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زہیر عبسی ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ ایک آدمی کو نومولود بچہ پڑا ہوا ملا جس کا باپ معلوم نہیں تھا پس وہ اس بچہ کو حضرت علی ؓ کے پاس لے آیا۔ آپ ؓ نے اس کو آزاد قرار دیا۔ اور اس کے لیے سو درہم مقرر کر دیے۔

(۳۳٦۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ وَلَدَ زِنًا أَلْحَقَهُ عَلِيٌّ فِي مِئَةٍ.

(۳۳۶۱۰) حضرت موسیٰ جہنی ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک ولد الزنا کو دیکھا کہ حضرت علی ؓ نے اس کے لیے سو درہم

مقرر کردیے۔

(٦٥) ما قالوا فِي الرّجلِ مِن أهلِ الذِّمّةِ يسلِم مَنْ قَالَ ترفع عنه الجزية

اس ذمی شخص کا بیان جو اسلام لے آئے، جس نے یوں کہا: اس سے جزیہ ہٹالیا جائے گا

(٣٣٦١١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ أُلَّيْسِ أَسْلَمَا فِي عَهْدِ عُمَرَ ، قَالَ : فَأَتَيَا عُمَرَ فَأَخْبَرَاهُ بِإِسْلَامِهِمَا فَكَتَبَ لَهُمَا إِلَى عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ أَنْ يَرْفَعَ الْجِزْيَةَ عَنْ رُؤُوسِهِمَا، وَيَأْخُذَ الطَّسْقَ مِنْ أَرْضَيْهِمَا.

(۳۳۶۱۱) حضرت حصین ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ اہل اُلیس میں سے دو آدمیوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اسلام قبول کیا۔ پس وہ دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو اپنے اسلام کے بارے میں بتلایا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کے بارے میں حضرت عثمان بن حنیف ولیٹیلا کو خط لکھا کہ وہ ان سے جزیہ ختم کردیں۔ اور اس کی زمین کا خراج لیں۔

(٣٣٦١٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ سَيَّارٍ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ الْيَامِيِّ أَنْ دِهْقَانًا أَسْلَمَ عَلَى عَهْدِ عَلِيٍّ ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ : إِنْ أَقَمْتَ فِي أَرْضِكَ رَفَعْنَا الْجِزْيَةَ عَنْ رَأْسِكَ وَأَخَذْنَاهَا مِنْ أَرْضِكَ ، وَإِنْ تَحَوَّلْتَ عنها فَنَحْنُ أَحَقُّ بِهَا.

(۳۳۶۱۲) حضرت زبیر بن عدی الیامی ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ ایک جاگیردار حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اسلام لایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: اگر تم اپنی زمین میں ہی قائم رہو گے تو ہم تمہارے سر سے جزیہ ختم کردیں گے۔ اور تمہاری زمین سے عشر لیں گے۔ اور اگر تم وہاں سے منتقل ہو جاؤ گے تو ہم اس زمین کے زیادہ حقدار ہیں۔

(٣٣٦١٣) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ ، قَالَا : إِذَا أَسْلَمَ وَلَهُ أَرْضٌ وَضَعْنَا عَنْهُ الْجِزْيَةَ وَأَخَذْنَا خَرَاجَهَا.

(۳۳۶۱۳) حضرت ابو عون محمد بن عبید اللہ ثقفی ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: جب کوئی ذمی اسلام لے آئے اور اس کی کوئی زمین بھی ہو تو ہم اس سے جزیہ ختم کردیں گے اور اس کی زمین کا خراج وصول کریں گے۔

(٣٣٦١٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ دِهْقَانَةً مِنْ أَهْلِ نَهْرِ الْمَلِكِ أَسْلَمَتْ ، فَقَالَ عُمَرُ : ادْفَعُوا إِلَيْهَا أَرْضَهَا تُؤَدِّي عنها الْخَرَاجَ.

(۳۳۶۱۴) حضرت طارق بن شہاب ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ نھر الملک والوں میں سے ایک جاگیردار عورت اسلام لے آئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی زمین اس کو لوٹا دو، وہ اس کا خراج ادا کرے گی۔

(٣٣٦١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ دِهْقَانَةً أَسْلَمَتْ فَكَتَبَ عُمَرُ أَنْ خَيِّرُوهَا.

(۳۳۶۱۵) حضرت قیس بن مسلم ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت طارق بن شہاب ریشید نے ارشاد فرمایا: کہ ایک جاگیردار عورت اسلام لے آئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط لکھا: کہ اس عورت کو انتخاب کرنے کا موقع دو۔

(۳۳۶۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ أَنَّ الرُّفَيْلَ دِهْقَانُ النَّهْرَيْنِ أَسْلَمَ ، فَعَرَضَ لَهُ عُمَرُ فِي أَلْفَيْنِ ، وَرَفَعَ عَنْ رَأْسِهِ الْجِزْيَةَ ، وَدَفَعَ إِلَيْهِ أَرْضَهُ يُؤَدِّي عنها الْخَرَاجَ.

(۳۳۶۱۶) حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رُفیل جو نھرین کا جاگیردار تھا وہ اسلام لے آیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے دو ہزار عطیہ مقرر کر دیا۔ اور اس کے سر سے جزیہ ہٹا دیا، وراس کی زمین اس کو واپس کر دی کہ وہ اس کا خراج ادا کرے گا۔

(۳۳۶۱۷) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا أَسْلَمَ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ السَّوَادِ ، ثُمَّ أَقَامَ بِأَرْضِهِ أُخِذَ مِنْهُ الْخَرَاجُ ، فَإِنْ خَرَجَ مِنْهَا لَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُ الْخَرَاجُ.

(۳۳۶۱۷) حضرت منصور ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریشید نے ارشاد فرمایا: جب شہر والوں میں سے کوئی آدمی اسلام لے آتا پھر وہ اپنی زمین میں ہی مقیم رہتا تو اس سے خراج وصول کیا جاتا تھا۔ اگر وہ اس جگہ سے نکل جاتا تو اس سے خراج وصول نہیں کیا جاتا تھا۔

(۳۳۶۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لَمْ يَكُنْ لأَهْلِ السَّوَادِ عَهْدٌ ، فَلَمَّا رَضُوا مِنْهُمْ بِالْجِزْيَةِ صَارَ لَهُمْ عَهْدٌ.

(۳۳۶۱۸) حضرت محمد بن قیس ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ریشید نے ارشاد فرمایا: شہر والوں کے لیے کوئی عہد نہیں تھا، پس وہ لوگ ان کی جانب سے جزیہ پر راضی ہو جاتے تو یہ ہی ان کا معاہدہ ہوتا تھا۔

(۳۳۶۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لَيْسَ لأَهْلِ السَّوَادِ عَهْد ، إِنَّمَا نَزَلُوا عَلَى الْحُكْمِ.

(۳۳۶۱۹) حضرت جابر ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ریشید نے ارشاد فرمایا: شہر والوں کے لیے کوئی عہد نہیں ہے۔ یہ تو وہ لوگ ہی فیصلہ کریں گے۔

(۳۳۶۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : السَّوَادُ بَعْضُهُ صُلْحٌ وَبَعْضُهُ عُنْوَةٌ.

(۳۳۶۲۰) حضرت اشعث ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین ریشید نے ارشاد فرمایا: شہر میں بعضوں سے صلح ہوتی ہے اور بعض کو قیدی بناتے ہیں۔

(۳۳۶۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : لَمَّا أَسْلَمَ الْهُرْمُزَانُ والفيرزان ، قَالَ لَهُمَا عُمَرُ : إِنَّمَا بِكُمَا الْجِزْيَةُ ، إِنَّ الإِسْلاَمَ لَحَقِيقٌ أَنْ يُعِيذَ مِنَ الْجِزْيَةِ.

(۳۳۶۲۱) حضرت ابومجلز ریشید فرماتے ہیں کہ جب ہرمزان اور فیرزان اسلام لے آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں سے

فرمایا: بے شک تم دونوں پر جزیہ ہوگا۔ اگر چہ اسلام کا حق تو یہ ہے کہ وہ جزیہ سے بچالے۔

(٦٦) ما قالوا فِي البداوةِ

صحرائی زندگی کا بیان

(٣٣٦٢٢) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدُو إِلَى هَذِهِ التِّلَاعِ.

(۳۳۶۲۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ٹیلوں کی طرف جایا کرتے تھے۔

(٣٣٦٢٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : خَرَجَ عَلْقَمَةُ ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى إِلَى بَدْوٍ لَهُمْ.

(۳۳۶۲۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ رحمہ اللہ اور حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ اپنے خانہ بدوش قبیلہ کی طرف نکلے۔

(٣٣٦٢٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عَلْقَمَةُ يَتَبَدَّى إِلَى النَّجَفِ.

(۳۳۶۲۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ رحمہ اللہ جنگل کے ٹیلہ میں مقیم ہوتے تھے۔

(٣٣٦٢٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، قَالَ : خَرَجَ مَسْرُوقٌ وَعُرْوَةُ بْنُ الْمُغِيرَةِ إِلَى بَدْوٍ لَهُمْ.

(۳۳۶۲۵) حضرت علی بن اقمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق رحمہ اللہ اور حضرت عروہ بن مغیرہ رحمہ اللہ اپنے خانہ بدوش قبیلے کی طرف نکلے۔

(٣٣٦٢٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ السَّائِبِ الطَّائِفِيُّ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : خَرَجْت مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى السُّوَيْدَاءِ مُتَبَدِّيًا.

(۳۳۶۲۶) حضرت صالح بن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن عبد العزیز کے ساتھ سویدا مقام کی طرف میں خانہ بدوش بن کر نکلا۔

(٣٣٦٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ : الْبَدَاوَةُ شَهْرَانِ ، فَمَنْ زَادَ فَهُوَ تَعَرُّبٌ.

(۳۳۶۲۷) حضرت خالد فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: یوں کہا جاتا تھا کہ خانہ بدوشی تو دو مہینہ تک ہوتی ہے اور جو اس سے زیادہ دیر تک رہے وہ دیہاتی بن جاتا ہے۔

(۳۳۶۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، عَنِ ابْنِ مُنَبِّهٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ بَدَا جَفَا ، وَمَنْ تَبِعَ الصَّيْدَ غَفَلَ. (ابوداؤد ۲۸۵۳۔ ترمذی ۲۲۵۶)

(۳۳۶۲۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو جنگل میں مقیم ہوتا ہے۔ وہ جفاکش بن جاتا ہے۔ اور جو شکار کا پیچھا کرتا ہے۔ وہ غافل ہو جاتا ہے۔

(۳۳۶۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : بَدَوْنَا مَعَ عَلْقَمَةَ وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى قَرِيبًا مِنَّا.

(۳۳۶۲۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت علقمہ کے ساتھ صحرا میں مقیم ہوئے اور حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ بھی ان کے قریب ہی تھے۔

(۶۷) ما قالوا فِي الرّجلِ يشترِي الجارِية مِن المغنمِ

اس آدمی کا بیان جو مالِ غنیمت میں سے باندی خریدے

(۳۳۶۳۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلاً اشْتَرَى أَمَةً يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ مِنَ الْفَيْءِ ، فَأَتَتْهُ بِحَلْيٍ كَانَ مَعَهَا ، فَأَتَى سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ فَأَخْبَرَهُ ، فَقَالَ : اجْعَلْهُ فِي غَنَائِمِ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۳۶۳۰) حضرت حصین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے جنگ قادسیہ کے دن مالِ غنیمت میں سے باندی خریدی جو اپنے ساتھ زیورات بھی لائی جو اس کے پاس تھے۔ پس وہ شخص حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور آپ رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں بتلایا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ان زیورات کو مسلمانوں کے مالِ غنیمت میں ڈال دو۔

(۳۳۶۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : اشْتَرَيْتُ جَارِيَةً فِي خُمُسٍ فَوَجَدْتُ مَعَهَا خَمْسَةَ عَشَرَ دِينَارًا ، فَأَتَيْتُ بِهَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ ، فَقَالَ : هِيَ لَكَ.

(۳۳۶۳۱) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن زید رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں نے مالِ خمس میں سے ایک باندی خریدی تو میں نے اس کے ساتھ پندرہ دینار بھی پائے۔ میں حضرت عبد الرحمن بن خالد بن ولید رحمہ اللہ کی خدمت میں وہ دینار لایا۔ تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ دینار تمہارے ہیں۔

(۳۳۶۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الرَّجُلِ اشْتَرَى سَبِيَّةً مِنَ الْمَغْنَمِ ، فَوَجَدَ مَعَهَا فِضَّةً ، قَالَ : يَرُدُّهُ.

(۳۳۶۳۲) حضرت شیبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ نے اس شخص کے بارے میں جو مالِ غنیمت میں کسی قیدی باندی کو خریدے اور اس کے ساتھ چاندی بھی پائے یوں ارشاد فرمایا: کہ وہ اس چاندی کو واپس لوٹا دے گا۔

(٦٨) ما قالوا فِي بيعِ المغنمِ ممن يزِيد

مال غنیمت میں زیادتی والی بیع کا بیان

(٣٣٦٣٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِبَيْعِ مَنْ يَزِيدُ كَذَلِكَ كَانَتْ تُبَاعُ الأَخْمَاسُ.

(٣٣٦٣٣) حضرت ابن ابی نجیح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ زیادتی کی بیع میں کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح خمس کے اموال فروخت کیے جاتے تھے۔

(٣٣٦٣٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ بَعَثَ عَمِيرَةَ بْنَ زَيْدٍ الْفِلَسْطِينِيَّ يَبِيعُ السَّبْيَ فِيمَنْ يَزِيدُ.

(٣٣٦٣٤) حضرت عمرو بن مہاجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے عمیرہ بن یزید فلسطینی کو بھیجا کہ وہ قیدی فروخت کریں اس شخص کو جو زیادہ قیمت ادا کرے۔

(٣٣٦٣٥) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُمَا كَرِهَا بَيْعَ مَنْ يَزِيدُ إِلاَّ بَيْعَ الْمَوَارِيثِ وَالْغَنَائِمِ.

(٣٣٦٣٥) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ یہ دونوں حضرات زیادتی کرنے والی بیع کو مکروہ سمجھتے تھے۔ سوائے وراثت اور مال غنیمت کی بیع کے۔

(٣٣٦٣٦) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الأَخْضَرِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَنَفِيِّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ حِلْسًا وَقَدَحًا فِيمَنْ يَزِيدُ ، إِلاَّ أَنَّ مُعْتَمِرًا ، قَالَ : عَنْ أَنَسٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(٣٣٦٣٦) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دری اور پیالہ فروخت فرمایا اس شخص کو جس نے زیادہ قیمت لگائی۔ حضرت معتمر فرماتے ہیں کہ یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کسی انصاری صحابی کے واسطہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرمائی ہے۔

(٣٣٦٣٧) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ بَاعَ الْمَغَانِمَ فِيمَنْ يَزِيدُ.

(٣٣٦٣٧) حضرت ابو جعفر خطمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے غنیمت کا مال بیع من یزید کی صورت میں فروخت کیا۔

(٣٣٦٣٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حِزَامُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : شَهِدْت عُمَرَ بَاعَ إِبِلاً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ فِيمَنْ يَزِيدُ.

(۳۳۶۳۸) حضرت ھشام ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے صدقہ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ زیادتی کی بیع کے ساتھ فروخت کیا۔

(٣٣٦٣٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِبَيْعِ الْمُزَايَدَةِ.

(۳۳۶۳۹) حضرت یونس ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین ولیٹھیز نے ارشاد فرمایا: زیادتی کی بیع میں کوئی حرج نہیں۔

(٣٣٦٤٠) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ بَيْعَ مَنْ يَزِيدُ إِلاَّ الشُّرَكَاءَ بَيْنَهُمْ.

(۳۳۶۴۰) حضرت برد ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول ولیٹھیز زیادتی کرنے والے کی بیع کو مکروہ سمجھتے تھے مگر یہ کہ بیع شرکاء کی آپس میں رضامندی کے ساتھ ہو۔

(٣٣٦٤١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِبَيْعِ مَنْ يَزِيدُ : أَنْ تَزِيدَ فِي السَّوْمِ إِذَا أَرَدْت أَنْ تَشْتَرِيَ.

(۳۳۶۴۱) حضرت مغیرہ ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت حماد ولیٹھیز نے ارشاد فرمایا: زیادتی والی بیع میں کوئی حرج نہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ جب تمہارا خریدنے کا ارادہ ہو تو تم بھاؤ میں اضافہ کرتے ہو۔

(٣٣٦٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ عَمَّنْ سَمِعَ مُجَاهِدًا وَعَطَاءٌ يَقُولاَنِ : لاَ بَأْسَ بِبَيْعِ مَنْ يَزِيدُ.

(۳۳۶۴۲) حضرت سفیان ولیٹھیز اس شخص سے نقل کرتے ہیں جس نے حضرت مجاہد ولیٹھیز اور حضرت عطاء ولیٹھیز ان دونوں حضرات کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ زیادتی کرنے والی بیع میں کوئی حرج نہیں۔

(٦٩) ما قالوا فِي قِسمةِ ما يفتح مِن الأرضِ و كيف كان

زمین کا جو حصہ فتح ہو جائے اس کو تقسیم کرنے کا بیان اور یہ تقسیم کیسے ہوگی

(٣٣٦٤٣) حَدَّثَنَا عَثَّامُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ ابْنِ مُضَرِّبٍ ، قَالَ : قَسَمَ عُمَرُ السَّوَادَ بَيْنَ أَهْلِ الْكُوفَةِ فَأَصَابَ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ ثَلاَثَةَ فَلاَّحِينَ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : فَمَنْ يَكُونُ لَهُمْ بَعْدَهُمْ ، فَتَرَكَهُمْ.

(۳۳۶۴۳) حضرت ابن مضرب ولیٹھیز فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زرعی زمین اہل کوفہ کے درمیان تقسیم فرما دی اس طرح ہر شخص کے حصہ میں تین کسان آئے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اس تقسیم کے بعد ان لوگوں کو کیا ملے گا؟ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ان سب کو چھوڑ دیا۔

(٣٣٦٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : كَانَ لِبُجَيْلَةَ رُبُعُ السَّوَادِ ، فَقَالَ عُمَرُ : لَوْلاَ أَنِّي قَاسِمٌ مَسْئُولٌ مَا زِلْتُمْ عَلَى الَّذِي قُسِمَ لَكُمْ.

(۳۳۶۴۴) حضرت قیس ؒ فرماتے ہیں کہ بجیلہ کے پاس بہت سی زمین تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں تقسیم کرنے والا اور نگران ہوتا تو تمہارے پاس وہی ہوتا جو تم میں تقسیم ہوا تھا۔

(٣٣٦٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ ظَهَرَ عَلَى خَيْبَرَ ، وَصَارَتْ خَيْبَرُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمِينَ ، ضَعُفُوا عن عَمَلِهَا فَدَفَعُوهَا إِلَى الْيَهُودِ يَعْمَلُونَها وَينفقون عَلَيْهَا عَلَى أَنَّ لَهُمْ نِصْفَ مَا خَرَجَ مِنْهَا فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سِتَّةٍ وَثَلاثِينَ سَهْمًا ، لِكُلِّ سَهْمٍ مِئَةُ سَهْمٍ ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِصْفَ ذَلِكَ كُلِّهِ للمسلمين ، فَكَانَ فِي ذَلِكَ النِّصْفِ سِهَامُ الْمُسْلِمِينَ وَسَهْمُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَجَعَلَ النِّصْفَ الآخَرَ لِمَنْ يَنْزِلُ بِهِ الْوُفُودُ وَالأُمُورُ وَنَوَائِبُ النَّاسِ. (ابوداؤد ۳۰۰۴)

(۳۳۶۴۵) حضرت بُشیر بن یسار ؒ کسی صحابی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے خیبر پر فتح پائی اور خیبر سارے کا سارا رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کا ہوگیا تو یہ لوگ اس میں کام کرنے سے تھک گئے تو انہوں نے یہ زمینیں یہود کو دے دیں کہ وہ ان میں کام کریں اور اس پر خرچ کریں اس شرط پر کہ پیدا ہونے والی کھیتی کا آدھا حصہ ان کو ملے گا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے اس کو چھتیس حصوں میں تقسیم کر دیا اس طرح کہ ہر حصہ میں سو حصے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس تمام کا نصف حصہ مسلمانوں کے لیے خاص کر دیا اس طرح کہ اس آدھے میں مسلمانوں کے بھی حصہ تھے اور ان کے ساتھ ہی رسول اللہ ﷺ کا بھی حصہ تھا۔ اور دوسرے نصف کو رسول اللہ ﷺ نے آنے والے وفود کے لیے دوسرے معاملات اور لوگوں کے مصائب کے لیے خاص کر دیا۔

(٣٣٦٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لَئِنْ بَقِيتُ لآخُذَنَّ فَضْلَ مَالِ الأَغْنِيَاءِ ، وَلأَقْسِمَنَّهُ فِي فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ.

(۳۳۶۴۶) حضرت ابو وائل فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر میں زندہ رہا تو میں ضرور بالضرور مالداروں کا زائد مال لے لوں گا اور میں اسے فقراء مہاجرین کے درمیان تقسیم کر دوں گا۔

(٣٣٦٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ وَاصِلٍ الأَحْدَبِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : جَلَسْتُ إِلَى شَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ ، فَقَالَ لِي ، جَلَسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَجْلِسَكَ هَذَا ، فَقَالَ : لِي : لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لاَ أَدَعَ فِي الْكَعْبَةِ صَفْرَاءَ ، وَلاَ بَيْضَاءَ إِلاَّ قَسَمْتُهَا بَيْنَ النَّاسِ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : لَيْسَ ذَلِكَ إِلَيْكَ ، قَدْ سَبَقَكَ صَاحِبَاكَ فَلَمْ يَفْعَلاَ ذَلِكَ ، قَالَ : هُمَا الْمَرْآنِ يُقْتَدَى بِهِمَا. (بخاری ۱۵۹۴۔ احمد ۴۱۰)

(۳۳۶۴۷) حضرت ابو وائل ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت شیبہ بن عثمان ؒ کے پاس بیٹھا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: کہ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تمہاری اس جگہ پر بیٹھے تھے اور مجھ سے فرمایا: کہ تحقیق میرا ارادہ ہے کہ میں کعبہ میں کوئی سونا چاندی نہیں چھوڑوں گا مگر میں اس کو لوگوں کے درمیان تقسیم کر دوں گا۔ میں نے ان سے کہا: اس کا آپ رضی اللہ عنہ کو اختیار نہیں ہے۔ تحقیق آپ رضی اللہ عنہ کے دو ساتھی گزر چکے اور ان دونوں نے یہ کام نہیں کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں وہ دونوں ایسی شخصیات ہیں کہ ان کی اقتداء کی جانی چاہیے۔

(۳۳۶۴۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَسْلَمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ : وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ ، لَوْلاَ أَنْ يُتْرَكَ آخِرُ النَّاسِ لاَ شَيْءَ لَهُمْ مَا افْتُتِحَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ قَرْيَةٌ مِنْ قُرَى الْكُفَّارِ إِلاَّ قَسَمْتُهَا سُهْمَانًا كَمَا قَسَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ سُهْمَانًا ، وَلَكِنْ أَرَدْتُ أَنْ يَكُونَ جِرْيَةٌ تَجْرِي عَلَيْهِمْ وَكَرِهْتُ أَنْ يُتْرَكَ آخِرُ النَّاسِ لاَ شَيْءَ لَهُمْ. (بخاری ۲۳۳۴۔ احمد ۴۰)

(۳۳۶۴۸) حضرت اسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں عمر کی جان ہے! اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ بعد والے لوگ رہ جائیں گے اور ان کو کچھ حصہ نہیں ملے گا۔ تو میں جتنی بھی کافروں کی بستیاں مسلمانوں نے فتح کی ہیں ان سب کو ایسے ہی حصوں میں تقسیم کر دیتا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو حصوں میں تقسیم فرمایا تھا۔ لیکن میں نے ارادہ کیا ہے کہ ان کے لیے وظیفہ جاری کر دیا جائے۔ اس لیے کہ میں ناپسند کرتا ہوں کہ بعد والے لوگ ایسے رہ جائیں کہ ان کے لیے کچھ بھی نہ ہو۔

(۳۳۶۴۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الشُّعَيْثِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ : مَا مِنْ أَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلاَّ لَهُ فِي هَذَا الْفَيْءِ نَصِيبٌ إِلاَّ عَبْدٌ مَمْلُوكٌ ، وَلَئِنْ بَقِيتُ لَيَبْلُغَنَّ الرَّاعِيَ نَصِيبُهُ مِنْ هَذَا الْفَيْءِ فِي جِبَالِ صَنْعَاءَ.

(۳۳۶۴۹) حضرت مالک بن اوس الحدثان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: کہ مسلمانوں میں سے ہر شخص کا اس مال غنیمت میں حصہ ہے سوائے غلام کے، اور اگر میں زندہ رہا تو صنعاء کی پہاڑیوں میں رہنے والے چرواہے کو بھی اس مال غنیمت سے ضرور حصہ پہنچے گا۔

(۳۳۶۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ بِخَيْلٍ ، وَلاَ رِكَابٍ ، فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً ، فَكَانَ يَحْبِسُ مِنْهَا نَفَقَةَ سَنَةٍ ، وَمَا بَقِيَ جَعَلَهُ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلاَحِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللهِ. (بخاری ۲۹۰۴۔ مسلم ۱۳۷۶)

(۳۳۶۵۰) حضرت مالک بن اوس الحدثان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بنو نضیر کا مال جو اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا تھا۔ وہ مسلمانوں کو بغیر قتال کے حاصل ہوا اس میں قتال کی ضرورت نہیں پڑی۔ اور یہ مال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کے ساتھ خاص تھا۔ آپ ﷺ اس میں اپنے سال کا خرچہ روک لیتے تھے۔ اور جو باقی بچتا تھا آپ ﷺ اس کو گھوڑے اور اسلحہ کے لیے خاص فرما دیتے ان کو اللہ کے راستہ میں استعمال کرنے کی تیاری کے سلسلہ میں۔

(٣٣٦٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أُتِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِغَنَائِمَ مِنْ غَنَائِمِ جَلُولاَءَ فِيهَا ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ ، فَجَعَلَ يَقْسِمُهُمَا بَيْنَ النَّاسِ ، فَجَاءَ ابْنٌ لَهُ ، يُقَالَ لَهُ : عَبْدُ الرَّحْمَنِ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، اكْسُنِي خَاتَمًا ، قَالَ : اذْهَبْ إلَى أُمِّكَ تَسْقِيكَ شَرْبَةً مِنْ سَوِيقٍ ، قَالَ : فَوَاللهِ مَا أَعْطَاهُ شَيْئًا.

(۳۳۶۵۱) حضرت اسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس مقام جلولاء کے غنائم میں سے مال غنیمت لایا گیا جس میں سونا چاندی بھی موجود تھا۔ پس آپ رضی اللہ عنہ اس کو لوگوں کے درمیان تقسیم فرما رہے تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا آیا جس کا نام عبد الرحمن تھا۔ اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! مجھے بھی ایک انگوٹھی پہنا دیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو اپنی ماں کے پاس جا وہ تجھے ستو کا شربت پلائے گی! اور فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس کو کچھ بھی نہیں دوں گا۔

(٣٣٦٥٢) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو حَنْظَلَةَ بْنُ نُعَيْمٍ أَنَّ سَعْدًا كَتَبَ إلَى عُمَرَ أَنَّا أَخَذْنَا أَرْضًا لَمْ يُقَاتِلْنَا أَهْلُهَا ، قَالَ : فَكَتَبَ إلَيْهِ عُمَرُ : إنْ شِئْتُمْ أَنْ تَقْسِمُوهَا بَيْنَكُمْ فَاقْسِمُوهَا ، وَإِنْ شِئْتُمْ أَنْ تَدَعُوهَا فَيَعْمُرُهَا أَهْلُهَا وَمَنْ دَخَلَ فِيكُمْ بَعْدُ كَانَ لَهُ فِيهَا نَصِيبٌ ، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ تَشَاحُّوا فيها وَفِي شُرْبِهَا فَيَقْتُلُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ، فَكَتَبَ إلَيْهِ سَعْدٌ : إنَّ الْمُسْلِمِينَ قَدْ أَجْمَعُوا عَلَى أَنَّ رَأْيَهُمْ لِرَأْيِكَ تَبَعٌ ، فَكَتَبَ إلَيْهِ أَنْ يَرُدُّوا الرَّقِيقَ إلَى امْرَأَةٍ حَمَلَتْ مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۳۶۵۲) حضرت ابو حنظلہ بن نعیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد رحمہ اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا کہ ہم نے ایک علاقہ پر بغیر قتال کے قبضہ کر لیا ہے۔ اب ہم کیا کریں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو خط کا جواب لکھا: اگر تم لوگ اس علاقہ کو اپنے درمیان تقسیم کرنا چاہو تو اس کو تقسیم کر لو اور اگر تم چاہو تو اس علاقہ کو چھوڑ دو اس کے مکین ہی اس کو آباد کر لیں گے۔ اور جو شخص تمہارے میں داخل ہو گا اس علاقہ میں اس کو حصہ مل جانے کے بعد تو مجھے خوف ہے کہ تم لوگ اس معاملہ میں اور پانی کی باری میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرو گے۔ پھر تم میں سے بعض بعض کو قتل کر دیں گے۔ حضرت سعد رحمہ اللہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اور فرمایا: بلاشبہ تمام مسلمانوں نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ ان کی رائے آپ رضی اللہ عنہ کی رائے کے تابع ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو پھر خط لکھا اور فرمایا: کہ یہ لوگ غلاموں کو ان کی عورتوں کی طرف واپس لوٹا دیں چاہے وہ مسلمانوں میں کسی آدمی سے حاملہ ہو چکی ہو۔

(۷۰) ما قالوا فِي هدمِ البيعِ والكنائسِ وبيوتِ النّار

(۳۳٦٥۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَنَشٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : قِيلَ لاِبْنِ عَبَّاسٍ : أَلِلْعَجَمِ أَنْ يُحْدِثُوا فِي أَمْصَارِ الْمُسْلِمِينَ بِنَاءً ، أَوْ بِيعَةً ، فَقَالَ : أَمَّا مِصْرٍ مَصَّرَتْهُ الْعَرَبُ فَلَيْسَ لِلْعَجَمِ أَنْ يَبْنُوا فِيهِ بِنَاءً ، أَوْ قَالَ : بِيعَةً ، وَلاَ يَضْرِبُوا فِيهِ نَاقُوسًا ، وَلاَ يَشْرَبُوا فِيهِ خَمْرًا ، وَلاَ يَتَّخِذُوا فِيهِ خِنْزِيرًا ، أَوْ يُدْخِلُوا فِيهِ ، وَأَمَّا مِصْرٍ مَصَّرَتْهُ الْعَجَمُ يَفْتَحُهُ اللَّهُ عَلَى الْعَرَبِ وَنَزَلُوا ، يَعْنِي عَلَى حُكْمِهِمْ فَلِلْعَجَمِ مَا فِي عَهْدِهِمْ ، وَلِلْعَجَمِ عَلَى الْعَرَبِ أَنْ يُوَفُّوا بِعَهْدِهِمْ ، وَلاَ يُكَلِّفُوهُمْ فَوْقَ طَاقَتِهِمْ.

(۳۳۶۵۳) حضرت عکرمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ سے پوچھا: کیا عجمیوں کو اختیار ہے کہ وہ مسلمانوں کے لیے شہروں میں کوئی عمارت یا کلیسا بنالیں؟ آپ ؓ نے فرمایا: رہے وہ شہر جن کو عربوں نے آباد کیا تو عجمیوں کو اختیار نہیں کہ وہ اس شہر میں کوئی عمارت بنائیں یا یوں فرمایا: کہ ان میں کلیسا بنائیں۔ اور نہ ہی وہ اس میں ناقوس بجا سکتے ہیں۔ اور وہ اس میں شراب پئیں گے اور نہ ہی وہ اس میں خنزیر رکھ سکتے ہیں یا یوں فرمایا کہ نہ ہی وہ اس میں خنزیر داخل کر سکتے ہیں۔ اور رہا وہ شہر جس کو عجمیوں نے آباد کیا پس اللہ نے اہل عرب کو اس پر غلبہ دے دیا اور وہ شہر میں اترے تو عجمی کو اختیار ہوگا جو ان سے معاہدہ ہوا ہے اس کے مطابق کریں۔ اور عجمیوں کا اہل عرب پر حق ہے کہ وہ ان سے اپنے وعدوں کو پورا کریں۔ اور ان کی طاقت سے زیادہ کا ان کو مکلف مت بنائیں۔

(۳۳٦٥٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : جَائَنَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ لاَ تَهْدِمْ بِيعَةً ، وَلاَ كَنِيسَةً ، وَلاَ بَيْتَ نَارٍ صُولِحُوا عَلَيْهِ.

(۳۳۶۵۴) حضرت اُبی بن عبد اللہ ؓ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ کا خط آیا کہ کلیساؤں یہودی گرجا گھروں اور آتش کدوں کو منہدم نہیں کیا جائے گا اور ان پر مصالحت کی جائے گی۔

(۳۳٦٥٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْكَنَائِسِ ، تُهْدَمُ ، قَالَ : لاَ إِلاَّ مَا كَانَ مِنْهَا فِي الْحَرَمِ.

(۳۳۶۵۵) حضرت عبد الملک ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ سے یہودی گرجا گھروں سے متعلق سوال کیا گیا کہ کیا ان کو گرا دیا جائے گا؟ آپ ؒ نے فرمایا: نہیں سوائے ان کو جو حرم میں واقع ہیں ان کو گرا دیا جائے گا۔

(۳۳٦٥٦) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ تُتْرَكَ الْبِيَعُ فِي أَمْصَارِ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۳۶۵۶) حضرت عمرو ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ مسلمانوں کے شہروں میں کلیساؤں کے باقی رکھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۳۳۶۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَدْ صُولِحُوا عَلَى أَنْ يُخْلَى بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ النِّيرَانِ وَالأَوْثَانِ فِي غَيْرِ الأَمْصَارِ.

(۳۳۶۵۷) حضرت عوف ویلیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ویلیٹیلیہ نے ارشاد فرمایا: غیر مسلموں سے اس بات پر صلح کی جائے گی کہ شہروں کے علاوہ دیگر مقامات میں ان کے درمیان اوران کی آتش اور بتوں کے درمیان راستہ خالی چھوڑ دیا جائے گا۔

(۳۳۶۵۸) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ سُرَاقَةَ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ كَتَبَ لأَهْلِ دَيْرِ طَيَايَا إِنِّي أَمَّنْتُكُمْ عَلَى دِمَائِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَكَنَائِسِكُمْ أَنْ تُهْدَمَ.

(۳۳۶۵۸) حضرت ابن سراقہ ویلیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح ویلیٹیلیہ نے اہل دیر کے پادریوں کو خط لکھا کہ بلاشبہ میں نے تمہیں امن دیا تمہاری جانوں کا تمہارے مالوں کا اور تمہارے گرجا گھروں کو گرائے جانے سے۔

(۳۳۶۵۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شَهِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَتْرُكُ لأَهْلِ فَارِسَ صَنَمًا إِلاَّ كُسِرَ ، وَلاَ نَارًا إِلاَّ أُطْفِئَتْ.

(۳۳۶۵۹) حضرت حبیب بن شہید ویلیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن سیرین ویلیٹیلیہ نے ارشاد فرمایا: اہل فارس کے کسی بھی بت کو نہیں چھوڑا جائے گا مگر یہ کہ اس کو توڑ دیا جائے گا۔ اور نہ ہی کسی آگ کو چھوڑا جائے گا مگر یہ کہ اس کو بجھا دیا جائے گا۔

(۳۳۶۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ عَوْفٍ قَالَ : شَهِدْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ مَعْمَرٍ أُتِيَ بِمَجُوسِيٍّ بَنَى بَيْتَ نَارٍ بِالْبَصْرَةِ فَضَرَبَ عُنُقَهُ.

(۳۳۶۶۰) حضرت عوف ویلیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عبید بن معمر ویلیٹیلیہ کے پاس حاضر تھا کہ ایک آتش پرست کو لایا گیا جس نے بصرہ میں آتش کدہ بنایا تھا۔ آپ ویلیٹیلیہ نے اس کی گردن اڑادی۔

(۷۱) مَنْ قَالَ لاَ يجتمِع اليهود والنّصارى مع المسلِمين فِي مِصرٍ

جو یوں کہے: یہود ونصاریٰ مسلمانوں کے ساتھ ایک شہر میں اکٹھے نہیں رہ سکتے

(۳۳۶۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الأَحْوَلِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ ، قَالَ : أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ. (بخاری ۳۰۵۳۔ مسلم ۱۲۵۷)

(۳۳۶۶۱) حضرت سعید بن جبیر ویلیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مرفوعاً حدیث بیان فرمائی کہ مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دو۔

(۳۳۶۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْمُونَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ : إِنَّ آخِرَ كَلاَمٍ تَكَلَّمَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ ، قَالَ : أَخْرِجُوا الْيَهُودَ

مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ وَأَهْلَ نَجْرَانَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ. (احمد ۱۹۵۔ دارمی ۲۴۹۸)

(۳۳۶۶۲) حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے آخری کلام جو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ یہ تھا کہ یہودیوں کو حجاز کے علاقہ سے اور نجران کے عیسائیوں کو جزیرہ عرب سے نکال دو۔

(۳۳۶۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لَا تَتْرُكُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى بِالْمَدِينَةِ فَوْقَ ثَلَاثٍ قَدْرَ مَا يَبِيعُونَ سِلْعَتَهُمْ ، وَقَالَ : لَا يَجْتَمِعُ دِينَانِ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ.

(۳۳۶۶۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہود و نصاریٰ کو مدینہ میں تین دن سے زیادہ مت چھوڑو بس اتنی دیر کہ وہ اپنا سامان فروخت کر دیں اور فرمایا: کہ جزیرہ عرب میں دو دین اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

(۳۳۶۶۴) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَا تُسَاكِنُوا الْيَهُودَ وَلَا النَّصَارَى إِلَّا أَنْ يُسْلِمُوا.

(۳۳۶۶۴) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ یہود و نصاریٰ کے ساتھ اکٹھے مت رہو مگر یہ کہ وہ اسلام لے آئیں۔

(۳۳۶۶۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ أَنَّهُ شَهِدَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي خِلَافَتِهِ أَخْرَجَ أَهْلَ الذِّمَّةِ مِنَ الْمَدِينَةِ ، وَبَاعَ أَرِقَّائَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۳۶۶۵) حضرت ابن ابی ذئب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے زمانہ خلافت میں ان کے پاس حاضر تھے تو آپ رحمہ اللہ نے ذمیوں کو مدینہ منورہ سے نکال دیا۔ اور ان کے غلاموں کو مسلمانوں کے ہاتھ فروخت کر دیا۔

(۳۳۶۶۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَئِنْ بَقِيتُ لَأُخْرِجَنَّ الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ ، فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ أَخْرَجَهُمْ.

(مسلم ۱۳۸۸۔ ابوداؤد ۳۰۲۴)

(۳۳۶۶۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میں زندہ رہا تو میں ضرور مشرکین کو جزیرۂ عرب سے نکال دوں گا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلافت ملی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو جزیرۂ عرب سے نکال دیا۔

(۳۳۶۶۷) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، قَالَ : قُلْنَا لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ : أَيَدْخُلُ الْمَجُوسُ الْحَرَمَ ، قَالَ : أَمَّا أَهْلُ ذِمَّتِنَا فَنَعَمْ.

(۳۳۶۶۷) حضرت ابو الزبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے جابر بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا آتش پرست حرم کی حدود میں داخل ہو سکتا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں جو ہمارے اہل ذمہ ہیں وہ ہو سکتے ہیں۔

(۳۳۶۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا ، ثُمَّ قَالَ : أَلَا

إِنِّي بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ مُقِيمٍ مَعَ مُشْرِكٍ ، لَا تَتَرَاءَ ى نَارَاهُمَا. (ابوداؤد ۲۶۳۸۔ترمذی ۱۶۰۴)

(۳۳۶۶۸) حضرت قیس ؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک لشکر بھیجا پھر ارشاد فرمایا: خبردار میں ہر اس مسلمان سے بری ہوں جو مشرک کے ساتھ ہے۔ یہ دونوں اکٹھے نہیں رہ سکتے۔

(۷۲) ما قالوا فِي ختمِ رِقابِ أهلِ الذِّمّةِ

جن لوگوں نے اہل ذمہ کی گردن میں مہر لگانے کے بارے میں یوں کہا

(۳۳۶۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَخْتِمُ فِي أَعْنَاقِهِمْ ، يَعْنِي أَهْلَ الذِّمَّةِ.

(۳۳۶۶۹) حضرت اسلم ؒ جو کہ حضرت عمر ؓ کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ ذمیوں کی گردن میں مہر لگاتے تھے۔

(۳۳۶۷۰) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ ، قَالَ : بَعَثَ عُمَرُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ ، وَابْنَ حُنَيْفٍ فَفَلَجَا الْجِزْيَةَ عَلَى أَهْلِ السَّوَادِ فَقَالاَ : مَنْ لَمْ يَجِءْ مِنْ أَهْلِ السَّوَادِ فَيُخْتِمُ فِي عُنُقِهِ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ.

(۳۳۶۷۰) حضرت میمون بن مہران ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے حضرت حذیفہ بن یمان ؓ اور حضرت ابن حُنیف ان دونوں کو لشکر دے کر بھیجا۔ پس ان دونوں نے بستی والوں کو جزیہ پر رضامند کرلیا۔ اور دونوں نے فرمایا: بستی والوں میں سے جس شخص نے آکر اپنی گردن میں مہر نہ لگوائی تو اس سے اللہ کا ذمہ بری ہے۔

(۷۳) ما قالوا فِي الرّجلِ يحمل على الفرسِ فيحتاج إليهِ أيبيعه ؟

اس آدمی کا بیان جس نے گھوڑے پر کسی کو سوار کرنا تھا پس اسے اس کی ضرورت پڑ گئی کیا وہ گھوڑے کو فروخت کردے؟

(۳۳۶۷۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي الْمَنِيَّةِ ، قَالَ : أَوْصَى رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَامَةِ بِفَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَقَدِمَ ابْنُ عَمٍّ لِي ، فَقُلْتُ : أَحْمِلُ عَلَيْهِ أَخِي ، فَإِنَّ أَخِي رَجُلٌ صَالِحٌ ، قَالَ : حَتَّى أَسْأَلَ الْحَسَنَ ، فَسَأَلَ الْحَسَنَ ، فَقَالَ : احْمِلْ عَلَيْهِ رَجُلاً ، وَلاَ تَحَابِي فِيهِ أَحَدًا ، قَالَ : قُلْتُ لِلْحَسَنِ : فَإِنْ أَحْتَاجُ إِلَيْهِ ، قَالَ : فَلْيَبِعْهُ مِنَ الْجُنْدِ ، وَلاَ تُعْطِهِ هَذِهِ الْمَوَالِيَ فَيَتْرُكُهُ أَحَدُهُمْ نَفَقَةً لأَهْلِهِ.

(۳۳۶۷۱) حضرت ابو المنیہ ؒ فرماتے ہیں کہ اہل یمامہ میں سے ایک آدمی نے اللہ کے راستہ میں گھوڑے کی وصیت کی۔ پس

میرا چچازاد آ گیا تو میں نے اس شخص سے کہا اس پر میرے بھائی کو سوار کر دو۔ اس لیے کہ میرا بھائی نیک آدمی ہے۔ اس نے کہا: میں حضرت حسن بصری ریشید سے پوچھ لوں۔ اس نے حضرت حسن بصری ریشید سے پوچھا؟ انہوں نے فرمایا: اس پر اس آدمی کو سوار کر دو اور اس بارے میں تم بالکل پچھتاوامت کرنا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت حسن بصری ریشید سے پوچھا: اگر وہ اس کا ضرورت مند ہو؟ آپ ریشید نے فرمایا: کہ اس کو لشکر میں سے کسی کے ہاتھ فروخت کر دو۔ اور اس کو ان غلاموں میں سے کسی کو مت دو۔ ان میں سے کوئی اسے اپنے گھر والوں کے خرچ کے لیے چھوڑ دے گا۔

(۷۴) الرّجل یجیء مِن دارِ الحربِ ما یصنع بِهِ ؟

اس آدمی کا بیان جو دار الحرب سے آئے اس کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا؟

(۳۳۶۷۲) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ ، قَالَ : إِمَّا أَنْ يُقِرَّهُ ، وَإِمَّا أَنْ يُبَلِّغَهُ مَأْمَنَهُ.

(۳۳۶۷۲) حضرت ابن جریج ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ریشید نے اس شخص کے بارے میں جو دار الحرب سے آیا ہو یوں ارشاد فرمایا: یا تو اسے برقرار رکھا جائے یا پھر اسے محفوظ جگہ پہنچا دیا جائے۔

(۷۵) الرّجل یتزوّج فِی دارِ الحربِ

اس آدمی کا بیان جو دار الحرب میں شادی کر لے

(۳۳۶۷۳) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ الرَّجُلُ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ وَيَدَعُ وَلَدَهُ فِيهِمْ.

(۳۳۶۷۳) حضرت اشعث ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ریشید مکروہ سمجھتے تھے اس بات کو کہ کوئی آدمی دار الحرب میں شادی کر لے اور اپنے بچہ کو ان میں چھوڑ دے۔

(۷۶) ما قالوا فِي الَّذِي يؤخذ فِي دارِ الحرب ما الحكم فِيهِ ؟

جن لوگوں نے یوں کہا اس شخص کے بارے میں جس کو دار الحرب میں قید کر لیا گیا ہو کہ اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

(۳۳۶۷۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : سُئِلَ عَطَاءٌ ، عَنِ الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ يُؤْخَذُ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ ، فَيَقُولُ : لَمْ أُرِدْ عَوْنَهُمْ عَلَيْكُمْ وَقَدِ اشْتَرَطُوا عَلَيْهِ أَنْ لاَ يَأْتِيَهُمْ فَكَرِهَ قَتْلَهُ إِلاَّ بِبَيِّنَةٍ ، قَالَ : وَقَالَ

حِينَئِذٍ لِعَطَاءٍ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ :إذَا نَقَضَ شَيْئًا وَاحِدًا مِمَّا عَلَيْهِ فَقَدْ نَقَضَ الصُّلْحَ.

(۳۳۶۷۴) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء سے پوچھا گیا اس ذمی شخص کے بارے میں جس کو مشرکین کی زمین میں پکڑ لیا گیا اس نے کہا: کہ میرا تمہارے خلاف ان کی مدد کرنے کا ارادہ نہیں تھا...... اور تحقیق ان لوگوں نے اس پر یہ شرط لگا دی کہ وہ مسلمانوں کے پاس نہیں آئے گا؟ تو آپ رحمہ اللہ نے اس کے قتل کو مکروہ سمجھا مگر گواہی کے ساتھ۔ راوی کہتے ہیں: کہ اس وقت بعض اہل علم نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے فرمایا: جو چیز اس پر لازم تھی جب اس میں سے ایک چیز ختم کر دی تو تحقیق صلح ختم ہو جائے گی۔

(۳۳۶۷۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي أَهْلِ الذِّمَّةِ إذَا نَقَضُوا الْعَهْدَ فَلَيْسَ عَلَى الذُّرِّيَّةِ شَيْءٌ.

(۳۳۶۷۵) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ذمیوں کے بارے میں ارشاد فرمایا: جب وہ معاہدہ توڑ دیں تو ان کی اولاد پر کوئی بوجھ نہیں ہوگا۔

(۷۷) ما قالوا فِي الفيءِ يفضّل فِيهِ الآهل على الأعزب

جن لوگوں نے مال غنیمت کے بارے میں یوں کہا کہ اس میں کنبہ دار کو کنوارے پر فضیلت دی جائے گی

(۳۳۶۷۶) حَدَّثَنَا يَعْمَرُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ :كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إذَا جَاءَ الْفَيْءُ قَسَمَهُ مِنْ يَوْمِهِ فَأَعْطَى الآهِلَ حَظَّيْنِ وَأَعْطَى الأَعْزَبَ حَظًّا. (ابوداؤد ۲۹۴۶۔ احمد ۲۹)

(۳۳۶۷۶) حضرت عوف بن مالک فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس جب مال فئی آتا تو آپ ﷺ اسی دن ہی اس کو تقسیم فرما دیتے۔ پس آپ ﷺ کنبہ دار کو دو حصہ عطا فرماتے اور کنوارے کو ایک حصہ عطا فرماتے۔

(۷۸) ما قالوا فِي الولاةِ تتخذ البرد فتبرد

جن لوگوں نے حکمرانوں کے بارے میں یوں کہا کہ وہ قاصد رکھیں پھر اس کے ذریعہ پیغام بھیجیں

(۳۳۶۷۷) حَدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ صَدَقَةِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْرِدُ.

(۳۳۶۷۷) حضرت قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ قاصد کے ذریعے پیغام بھیجا کرتے تھے۔

(۳۳۶۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَ يُبْرِدُ قَالَ :فَحَمَلَ مَوْلًى لَهُ رَجُلاً عَلَى

الْبُرِيدِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ ، قَالَ : فَدَعَاهُ ، فَقَالَ : لَا تبرح حَتَّى نُقَوِّمَهُ ، ثُمَّ تَجْعَلَهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ.

(۳۳۶۷۸) حضرت طلحہ بن یحییٰ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ قاصد کے ذریعہ پیغام بھیجا کرتے تھے۔ آپ ؒ کے ایک غلام نے ڈاک کی سواری پر ایک شخص کو آپ کی اجازت کے بغیر سوار کر دیا۔ آپ ؒ نے اس کو بلایا اور فرمایا: تو اس سے جدا مت ہو یہاں تک کہ اس کی قیمت ادا کر، پھر اس کی قیمت بیت المال میں ڈال دے۔

(۳۳٦٧٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لأُمَرَائِهِ : إِذَا أَبْرَدْتُمْ إِلَيَّ بَرِيدًا فَأَبْرِدُوهُ حَسَنَ الْوَجْهِ حَسَنَ الاِسْمِ. (بزار ۱۹۸۵)

(۳۳۶۷۹) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر ؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے مقرر کردہ امیروں سے ارشاد فرمایا: جب تم میری طرف کسی قاصد کے ذریعہ ڈاک بھیجو تو تم لوگ خوبصورت چہرے والے اور خوبصورت نام والے کو بھیجو۔

(۳۳٦٨٠) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدٍ أَنِ احْمِلْ إِلَيَّ جَرِيرًا عَلَى الْبُرِيدِ فَحَمَلَهُ.

(۳۳۶۸۰) حضرت ابو اسحاق ؒ کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ ؓ نے حضرت عبد الرحمٰن بن خالد ؒ کو خط لکھا کہ تم جریر کو پیغام دے کر میری طرف بھیجو۔ تو آپ ؓ نے ان کو بھیج دیا۔

(۷۹) ما قالوا فِيما ذكِر مِن الرِّماحِ واتِّخاذِها

ان روایات کا بیان جن میں نیزہ ساز اور اس کے بنانے کا ذکر ہے

(۳۳٦٨١) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ بَعَثَنِي بِالسَّيْفِ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ ، وَجَعَلَ رِزْقِي تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِي ، وَجَعَلَ الذُّلَّ وَالصَّغَارَ عَلَى مَنْ خَالَفَنِي ، وَمَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ.

(۳۳۶۸۱) حضرت طاؤس ؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے مجھے تلوار دے کر بھیجا ہے قیامت سے پہلے اور اللہ تعالیٰ نے میرا رزق میرے نیزے کے سائے کے نیچے مقرر کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ذلت اور رسوائی مقدر کی ہے اس شخص کے نصیب میں جو میری مخالفت کرے گا۔ اور جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے تو وہ ان ہی میں سے ہوگا۔

(۳۳٦٨٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

(۳۳۶۸۲) حضرت طاؤس ؒ سے رسول اللہ ﷺ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۳۳٦٨٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَانَ الْمُغِيرَةُ

بْنُ شُعْبَةَ إِذَا غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَلَ مَعَهُ رُمْحًا ، فَإِذَا رَجَعَ طَرَحَهُ كَيْ يُحْمَلَ لَهُ ، فَقَالَ عَلِيٌّ :لَأَذْكُرَنَّ هَذَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :لاَ تَفْعَلْ فَإِنَّكَ إِنْ فَعَلْتَ لَمْ تُرْفَعْ ضَالَّةٌ.

(ابن ماجه ۲۸۰۹۔ نسائی ۵۸۰۷)

(۳۳۶۸۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ میں جاتے تو اپنے ساتھ ایک نیزہ رکھتے۔ جب واپس لوٹتے تو اس کو پھینک دیتے تاکہ کوئی اسے ان کا سمجھ کر اٹھا لے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ضرور بالضرور یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کروں گا اس پر انہوں نے فرمایا: تم ایسا مت کرنا۔ اس لیے کہ اگر تم ایسا کرو گے تو گمشدہ چیز نہیں اٹھائی جائے گی۔

(۳۳۶۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سُلَيْمٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ :إِنَّ أَبَا مُوسَى أَرَادَ أَنْ يَسْتَعْمِلَ الْبَرَاءَ بْنَ مَالِكٍ فَأَبَى ، فَقَالَ لَهُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ :أَعْطِنِي سَيْفِي وَتِرْسِي وَرُمْحِي.

(۳۳۶۸۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ کو امیر بنانے کا ارادہ کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا اور حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: مجھے میری تلوار، میری ڈھال اور میرا نیزہ دے دو۔

(۳۳۶۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :إِنَّمَا كَانَتِ الْحَرْبَةُ تُحْمَلُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ إِلَيْهَا.

(۳۳۶۸۵) حضرت اسماعیل بن امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نیزہ بھی لے جایا جاتا تھا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو سامنے رکھ کر نماز پڑھیں۔

(۳۳۶۸٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سُلَيْمٍ الزُّهْرِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ، قَالَ :لَمَّا بُعِثَ أَبُو مُوسَى عَلَى الْبَصْرَةِ كَانَ مِمَّنْ بُعِثَ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ وَكَانَ مِنْ وَزَرَائِهِ ، فَكَانَ يَقُولُ لَهُ :اخْتَرْ عَمَلاً ، فَقَالَ :الْبَرَاءُ وَمُعْطِيَّ أَنْتَ مَا سَأَلْتُك ، قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :أَمَا إِنِّي لاَ أَسْأَلُك إِمَارَةَ مِصْرٍ ، وَلاَ جِبَايَةَ خَرَاجٍ ، وَلَكِنْ أَعْطِنِي قَوْسِي وَفَرَسِي وَرُمْحِي وَسَيْفِي وَذَرْنِي إِلَى الْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَبَعَثَهُ عَلَى جَيْشٍ ، فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ قُتِلَ.

(۳۳۶۸۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو بصرہ کا امیر بنا کر بھیجا گیا تو ان کے ساتھ حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ کو بھی بھیجا گیا۔ اور یہ ان کے وزیروں میں سے تھے۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ ان سے فرمایا کرتے تھے۔ تم بھی کوئی کام اختیار کر لو۔ اس پر حضرت براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا جو عہدہ میں تم سے مانگوں گا وہ تم مجھے دو گے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! انہوں نے فرمایا: بلاشبہ میں تم سے شہر کی نگرانی اور خراج کی وصول یابی کا عہدہ نہیں مانگتا لیکن تم مجھے میری کمان، میرا

گھوڑا، میرا نیزہ اور میری تلوار دے دو، اور مجھے اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے کے لیے چھوڑ دو پس آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو لشکر پر امیر بنا کر بھیج دیا تو یہ شہید ہونے والے سب سے پہلے شخص تھے۔

(٣٣٦٨٧) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي مُنِيبِ الْجُرَشِيِّ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إنَّ اللَّهَ جَعَلَ رِزْقِي تَحْتَ ظل رُمْحِي وَجَعَلَ الذِّلَّةَ وَالصَّغَارَ عَلَى مَنْ خَالَفَ أَمْرِي ، مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ.

(٣٣٦٨٧) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ رب العزت نے میرا رزق نیزے کے سائے کے نیچے مقرر کیا ہے۔ اور اللہ رب العزت نے ذلت اور رسوائی اس شخص کے مقدر کی ہے۔ جو میرے حکم کی مخالفت کرے گا، اور جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے تو وہ ان میں سے ہوگا۔

(٨٠) ما قالوا فِي الفيءِ لِمن هو مِن النّاسِ ؟

جن لوگوں نے مال غنیمت کے بارے میں یوں کہا: کہ وہ لوگوں میں سے کس کے لیے ہوگا؟

(٣٣٦٨٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :اجْتَمِعُوا لِهَذَا الْفَيْءِ حَتَّى نَنْظُرَ فِيهِ ، فَإِنِّي قَرَأْت آيَاتٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ اسْتَغْنَيْت بِهَا ، قَالَ اللَّهُ :﴿مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ﴾ إلَى قَوْلِهِ :﴿إنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾ وَاللهِ مَا هُوَ لِهَؤُلاَءِ وَحْدَهُمْ ، ثُمَّ قَرَأَ :﴿لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ﴾ إلَى قَوْلِهِ ﴿هُمُ الصَّادِقُونَ﴾ وَاللهِ مَا هُوَ لِهَؤُلاَءِ وَحْدَهُمْ ، ثُمَّ قَرَأَ :﴿وَالَّذِينَ جَاؤُوا مِنْ بَعْدِهِمْ﴾ إلَى آخِرِ الآيَةِ.

(٣٣٦٨٨) حضرت اسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس مال فیٔ کے لیے لوگوں کو جمع کرو یہاں تک کہ میں اس بارے میں غور وفکر کروں بے شک میں نے کتاب اللہ کی چند آیات پڑھی ہیں جنہوں نے مجھے اس معاملہ میں مستغنی کر دیا ہے۔ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے کہ: ترجمہ: جو کچھ پلٹا دے اللہ اپنے رسول کی طرف بستیوں کے لوگوں سے سو وہ ہے اللہ کا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کا اور یتیموں کا اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے۔ یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ نے آیت کے آخر تک تلاوت فرمائی۔ بلاشبہ اللہ بہت سخت ہے سزا دینے میں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ مال صرف ان اکیلوں کا نہیں ہے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ترجمہ: (نیز وہ مال) ان مفلس مہاجروں کے لیے ہے جو نکال باہر کیے گئے ہیں اپنے گھروں سے اور اپنی جائیدادوں سے جو فضل تلاش کرتے ہیں اللہ کا اور اس کی خوشنودی ......اور مدد کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ یہی لوگ سچے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! یہ مال صرف ان لوگوں کے لیے بھی نہیں پھر

آپ رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی بھی تلاوت فرمائی: ترجمہ: اور یہ (مال) ان کے لیے بھی ہے جو آئیں گے ان کے بعد۔ آخر آیت تک آپ رضی اللہ عنہ نے تلاوت فرمائی۔

(۳۳۶۸۹) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : وَجَدْتُ الْمَالَ قُسِمَ بَيْنَ هَذِهِ الثَّلاَثَةِ الأَصْنَافِ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ وَالَّذِينَ جَاؤُوا مِنْ بَعْدِهِمْ.

(۳۳۶۸۹) حضرت سدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں نے مال پایا تو ان تین قسم کے لوگوں کے درمیان وہ تقسیم کر دیا جائے گا، مہاجرین، انصار، اور جو لوگ ان کے بعد آئیں گے۔

(۳۳۶۹۰) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۳۳۶۹۰) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے بھی مذکورہ ارشاد اس سند سے منقول ہے۔

(۸۱) مَنْ كَانَ يحِبّ إذا افتتح الحصن أن يقيم عليهِ

جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ جب کوئی قلعہ فتح ہو جائے تو وہ اس میں اقامت اختیار کرے

(۳۳۶۹۱) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا غَلَبَ قَوْمًا أَحَبَّ أَنْ يُقِيمَ بِعَرْصَتِهِمْ ثَلاَثًا.(احمد ۲۹۔ دارمی ۲۴۵۹)

(۳۳۶۹۱) حضرت ابوطلحہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی قوم پر فتح حاصل کر لیتے تو آپ ﷺ ان کی کشادہ جگہ میں تین دن ٹھہرنے کو پسند کرتے تھے۔

(۳۳۶۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ. (مسلم ۲۲۰۴۔ ابن ابی عاصم ۱۸۹۱)

(۳۳۶۹۲) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۸۲) ما قالوا فِي الرّجلِ يعمل الشّيء فِي أرضِ العدوّ

جن لوگوں نے یوں کہا: اس آدمی کے بارے میں جو دشمن کے علاقہ میں کوئی کام کرتا ہو

(۳۳۶۹۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعُم ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ ، قَالَ : قُلْتُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ : إِنَّ لَنَا غُلاَمًا يَعْمَلُ الْفَخَّارَ بِأَرْضِ الْعَدُوِّ ، ثُمَّ يَبِيعُ فَتَجْتَمِعُ له النَّفَقَةُ وَيُنْفِقُ عَلَيْنَا ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِذَلِكَ.

(۳۳۶۹۳) حضرت خالد بن اَبی عمران رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ اور حضرت سالم بن عبد اللہ ان دونوں

حضرات سے پوچھا: کہ ہمارا ایک غلام ہے جو دشمن کے علاقہ میں کمہار کا کام کرتا ہے۔ پھر ان برتنوں کو فروخت کرتا ہے اور اس کے پاس کافی مال جمع ہو جاتا ہے تو وہ ہم پر بھی اس میں سے خرچ کرتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۳۳٦۹٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ ، قَالَ : قُلْت لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ : الرَّجُلُ يَكُونُ مِنَّا فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ فَيَصِيدُ الْحِيتَانَ وَيَبِيعُ فَتَجْتَمِعُ لَهُ الدَّرَاهِمُ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِذَلِكَ.

(۳۳٦۹۴) حضرت خالد بن ابی عمران ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم بن محمد ؒ اور حضرت سالم بن عبد اللہ ؓ ان دونوں حضرات سے پوچھا: ہم میں سے ایک آدمی جو دشمن کے علاقہ میں ہوتا ہے پس وہ مچھلیاں شکار کرتا ہے اور ان کو فروخت کرتا ہے۔ پھر اس کے پاس بہت درہم جمع ہو جاتے ہیں۔ ان کا کیا حکم ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج کی بات نہیں۔

(۸۳) ما قالوا فِي الوالِي أله أن يقطِع شيئًا مِن الأرضِ

جن لوگوں نے حکمران کے بارے میں یوں کہا: کہ کیا اسے اختیار ہے زمین کے کچھ حصہ کے مالک بنا دینے کا؟

(۳۳٦۹٥) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَقْطَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضًا مِنْ أَرْضِ بَنِي النَّضِيرِ فِيهَا نَخْلٌ وَشَجَرٌ ، وَأَقْطَعَ أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ.

(۳۳٦۹۵) حضرت عروہ بن زبیر ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو نضیر سے حاصل ہونے والی زمینوں میں سے ایک ٹکڑا جس میں کھجور کے درخت اور دوسرے درخت تھے بانٹ دی اور حضرت ابوبکر ؓ اور حضرت عمر ؓ نے بھی بانٹ دی۔

(۳۳٦۹٦) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ الزُّبَيْرَ أَرْضًا مِنْ أَرْضِ بَنِي النَّضِيرِ فِيهَا نَخْلٌ ، وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَقْطَعَ الزُّبَيْرَ الْجَرْفَ ، وَأَنَّ عُمَرَ أَقْطَعَهُ الْعَقِيقَ أَجْمَعَ.

(۳۳٦۹٦) حضرت عروہ بن زبیر ؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بنو نضیر کی زمینوں میں سے ایک زمین کا حضرت زبیر ؓ کو مالک بنا دیا۔ اس زمین میں کھجور کے درخت بھی تھے۔ اور حضرت ابوبکر ؓ نے حضرت زبیر ؓ کو دریا کے کنارے زمین کا مالک بنایا۔ اور حضرت عمر ؓ نے ان کو ایک پوری وادی کا مالک بنایا۔

(۳۳٦۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ الزُّبَيْرَ أَرْضًا فِيهَا نَخْلٌ.

(۳۳٦۹۷) حضرت عروہ ؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت زبیر ؓ کو کھجور کے درختوں والی زمین کا مالک بنایا۔

(۳۳٦۹۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ فَحَدَّثَنِي أَنَّ عُثْمَانَ أَقْطَعَ

خَبَّابًا أَرْضًا وَعَبد الله أَرْضًا وَسَعْدًا أَرْضًا وَصُهَيْبًا أَرْضًا.

(۳۳۶۹۸) حضرت ابراہیم بن مہاجر ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ میں نے اس بارے میں حضرت موسیٰ بن طلحہ ولیٹھیز سے پوچھا تو آپ ولیٹھیز نے مجھے بیان فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو اور حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کو الگ الگ زمینوں کا مالک بنایا۔

(۳۳۶۹۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ أَنَّ عُثْمَانَ أَقْطَعَ خَمْسَةً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :ابْنَ مَسْعُودٍ وَسَعْدًا وَالزُّبَيْرَ وَخَبَّابًا وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ.

(۳۳۶۹۹) حضرت موسیٰ بن طلحہ ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہ میں سے پانچ اشخاص کو زمین دی ان میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ، حضرت سعد رضی اللہ عنہ ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ، حضرت خباب رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔

(۳۳۷۰۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ أَقْطَعَ عَلِيًّا يَنْبُعَ وَأَضَافَ إِلَيْهَا غَيْرَهَا.

(۳۳۷۰۰) حضرت جعفر ولیٹھیز کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک چشمہ کا مالک بنایا اور اس کے علاوہ مزید اضافہ بھی فرمادیا۔

(۳۳۷۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ، قَالَ: أَتَى عُمَرَ رَجُلٌ مِنْ ثَقِيفٍ، يُقَالَ لَهُ :نَافِعٌ أَبُو عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ افْتَلَى الْفَلاَ بِالْبَصْرَةِ ، قَالَ ، فَقَالَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنْ قِبَلَنَا أَرْضًا بِالْبَصْرَةِ لَيْسَتْ مِنْ أَرْضِ الْخَرَاجِ ، وَلاَ تَضُرُّ بِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ رَأَيْت أَنْ تُقْطِعَنِيهَا أَتَّخِذُهَا قَضْبًا لِخَيْلِي فَافْعَلْ ، قَالَ :فَكَتَبَ عُمَرُ إِلَى أَبِي مُوسَى :إِنْ كَانَ كَمَا قَالَ فَأَقْطِعْهَا إِيَّاهُ. (ابو عبید ۶۸۷)

(۳۳۷۰۱) حضرت محمد بن عبید اللہ الثقفی ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس قبیلہ ثقیف کا ایک شخص آیا جس کا نام نافع ابو عبداللہ تھا۔ یہ پہلا شخص تھا جس نے بصرہ کی بے آب و گیاہ وادی کو چراگاہ بنایا۔ اس نے عرض کیا: اے امیر المومنین! ہماری طرف بصرہ میں ایک زمین ہے جو خراج کی زمین نہیں ہے اور نہ وہ مسلمانوں میں کسی کو نقصان پہنچائے گی اگر آپ مناسب سمجھیں تو وہ میرے نام کردیں میں اس میں اپنے گھوڑوں کے لیے گھاس اُگاؤں گا۔ آپ رضی اللہ عنہ ایسا کردیں۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا۔ اگر بات ایسے ہی ہے جیسا کہ اس نے کہا ہے۔ تو تم وہ زمین اس کے نام کردو۔

(۳۳۷۰۲) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ ، قَالَ :أَقْطَعَ أَبُو بَكْرٍ طَلْحَةَ أَرْضًا وَكَتَبَ لَهُ بِهَا كِتَابًا وَأَشْهَدَ بِهِ شُهُودًا فِيهِم عُمَرُ ، فَأَتَى طَلْحَةَ عُمَرُ بِالْكِتَابِ ، فَقَالَ :اخْتِمْ عَلَى هَذَا ، قَالَ :لاَ أَخْتِمُ عَلَيْهِ ، هَذَا لَكَ دُونَ النَّاسِ قَالَ :فَانْطَلَقَ طَلْحَةُ وَهُوَ مُغْضَبٌ ، فَأَتَى أَبَا بَكْرٍ ، فَقَالَ :وَاللهِ مَا أَدْرِي أَنْتَ الْخَلِيفَةُ ، أَوْ عُمَرُ ، قَالَ :لاَ بَلْ عُمَرُ لَكِنَّهُ أَبَى.

(۳۳۷۰۲) حضرت ابن عون ویشیلیہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ بنو زریق کے ایک شخص نے بیان کیا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ نے حضرت طلحہ رضی اللہ کے نام ایک زمین کر دی اور ان کے لیے اس بارے میں ایک تحریر بھی لکھ دی اور اس پر گواہ بھی بنا دیے جن میں حضرت عمر بھی شامل تھے۔ حضرت طلحہ رضی اللہ تحریر لے کر حضرت عمر رضی اللہ کے پاس آئے اور کہا: اس پر مہر لگا دو۔ آپ رضی اللہ نے فرمایا: میں اس پر مہر نہیں لگاؤں گا۔ کیا یہ لوگوں کو چھوڑ کر صرف تیرے لیے ہے؟ راوی کہتے ہیں: حضرت طلحہ رضی اللہ چلے گئے اس حال میں کہ وہ بہت غصہ میں تھے۔ پس وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ کے پاس آئے اور فرمایا: اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ تم خلیفہ ہو یا عمر؟ آپ رضی اللہ نے فرمایا: نہیں! بلکہ عمر رضی اللہ نے تو صرف انکار کیا ہے!

(۳۳۷۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ عَلِيًّا الفقيرين ، وبئر قَيْسٌ ، وَالشَّجَرَةُ.

(۳۳۷۰۳) حضرت جعفر ویشیلیہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ کو فقیرین مقام پر زمین اور قیس کا کنواں اور درخت کا مالک بنایا۔

(۳۳۷۰٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ قَيْسٍ الْمَأْرِبِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ أَنَّهُ اسْتَقْطَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِلْحَ الَّذِي بِمَأْرِبَ ، فَأَرَادَ أَنْ يُقْطِعَهُ ، فَقَالَ رَجُلٌ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ كَالْمَاءِ الْعِدِّ فَأَبَى أَنْ يُقْطِعَهُ. (بخاری ۱۶۸۲۔ ابوداؤد ۳۰۵۹)

(۳۳۷۰۴) حضرت یحییٰ بن قیس ویشیلیہ ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ ابیض بن حمال نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مارب کے مقام میں ایک کھارا کنواں مانگا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کنواں ان کو دینے کا ارادہ فرما لیا۔ اتنے میں ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ وہ تو جاری پانی کی طرح ہے جو مسلسل چلتا ہے۔ تو آپ رضی اللہ نے وہ جگہ دینے سے انکار فرما دیا۔

(۳۳۷۰٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لَمْ يُقْطِعْ أَبُو بَكْرٍ ، وَلاَ عُمَرُ ، وَلاَ عَلِي ، وَأَوَّلُ مَنْ أَقْطَعَ الْقَطَائِعَ عُثْمَان ، وَبِيعَتْ أَرَضُونَ فِي إِمَارَةِ عُثْمَانَ.

(۳۳۷۰۵) حضرت جابر ویشیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ویشیلیہ نے ارشاد فرمایا: نہ ابو بکر رضی اللہ نے زمینیں دیں نہ حضرت عمر رضی اللہ نے اور نہ ہی حضرت علی رضی اللہ نے، سب سے پہلے جس نے زمینوں کا مالک بنایا وہ حضرت عثمان تھے۔ حضرت عثمان ویشیلیہ کے زمانہ خلافت میں زمینیں فروخت کی گئیں۔

(۳۳۷۰٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَقْطَعَ الأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ وَعُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ أرضا ، وَكَتَبَ لهما عَلَيْهَا كِتَابًا.

(۳۳۷۰۶) حضرت عبیدہ ویشیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ نے حضرت اقرع بن حابس اور عیینہ بن حصن ان دونوں کو زمین دی۔ اور ان دونوں کے لیے ایک تحریر بھی لکھ دی۔

(۸٤) ما ذكر فِي اصطِفاءِ الأرضِ ومن فعله

ان روایات کا بیان جو زمین کو منتخب کرنے کے بارے میں ذکر کی گئیں اور جس شخص نے یہ کام کیا

(٣٣٧٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْمُزَنِيّ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي رَجُلٌ كَانَ أَبُوهُ أَخْبَرَ النَّاسَ بِهَذَا السَّوَادِ ، يُقَالَ لَهُ :عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي حَرَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اصْطَفَى عَشْرَ أَرَضِينَ مِنْ أَرْضِ السَّوَادِ ، قَالَ :أَحْصَيْتُ سَبْعًا وَنَسِيتُ ثَلاَثًا :الآجَامُ ، ومَغِيضُ الْمَاءِ ، وَأَرْضُ آل كِسْرَى ، وَدَيْرُ الْبَرِيد ، وَأَرْضُ مَنْ قُتِلَ فِي الْمَعْرَكَةِ ، وَأَرْضُ مَنْ هَرَبَ ، قَالَ :فَلَمْ تَزَلْ فِي الدِّيوَانِ كَذَلِكَ صافية حَتَّى أَحْرَقَ الدِّيوَانَ الْحَجَّاجُ ، فَأَخَذَ كُلُّ قَوْمٍ مَا يَلِيهِمْ.

(۳۳۷۰۷) حضرت ابو حرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے سواد کی زمینوں میں سے دس زمینیں چن لیں اور فرمایا: میں نے سات کو تو شمار کرلیا اور تین کو میں بھول گیا: قلعیں ، وہ زمینیں جہاں پانی کی کمی ہے۔ کسریٰ کی زمین، آلِ کسریٰ کی زمین، ڈاک کی عمارت، ان لوگوں کی زمین، جو معرکہ میں شہید ہوگئے، اور جنگ میں بھاگنے والوں کی زمین......

راوی کہتے ہیں: اسی طرح مرنے کے بعد یہ دیوان مسلسل چلتا رہا یہاں تک کہ حجاج نے دیوان کو جلا دیا۔ اور ہر شخص نے اپنے قریب کی جگہ لے لی۔

(۸٥) ما قالوا فِي المشرِكين يدعون المسلِمين إلى غيرِ ما يتبغِي أيجيبونهم أم لاَ ويكرهون عليهِ ؟

ان مشرکین کا بیان جو مسلمانوں کو ناجائز بات کی طرف بلاتے ہیں۔ کیا وہ اس کا جواب دیں اس حال میں کہ ان کو مجبور کیا جا رہا ہو؟

(٣٣٧٠٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُيُونًا لِمُسَيْلِمَةَ أَخَذُوا رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَأَتَوْهُ بِهِمَا ، فَقَالَ لأَحَدِهِمَا :أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، فَقَالَ :أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ ؟ قَالَ :فَأَهْوَى إِلَى أُذُنَيْهِ ، فَقَالَ :إِنِّي أَصَمُّ ، قَالَ :مَا لَكَ إِذَا قُلْتُ لَكَ :تَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ ، قُلْتُ إِنِّي أَصَمُّ ، فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ ، وَقَالَ لِلآخَرِ :أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ، قَالَ :نَعَمْ ، فَقَالَ :أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ ، قَالَ :نَعَمْ ، فَأَرْسَلَهُ ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ :هَلَكْتُ ، قَالَ :وَمَا شَأْنُكَ فَأَخْبَرَهُ بِقِصَّتِهِ وَقِصَّةِ صَاحِبِهِ ، فَقَالَ :أَمَّا صَاحِبُكَ فَمَضَى عَلَى إِيمَانِهِ ، وَأَمَّا أَنْتَ فَأَخَذْتَ بِالرُّخْصَةِ.

(۳۳۷۰۸) حضرت حسن بصری ؒ فرماتے ہیں کہ مسیلمہ کذاب کے جاسوسوں نے مسلمانوں کے دو آدمیوں کو پکڑ لیا اور وہ ان دونوں کو مسیلمہ کذاب کے پاس لے گئے۔ اس نے ان دونوں میں سے ایک کو کہا: کیا تو گواہی دیتا ہے کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں! اس نے پھر پوچھا: کیا تو گواہی دیتا ہے کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں! اس نے پوچھا: کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ ان صحابی نے اپنے کانوں کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ میں تو بہرا ہوں۔ مسیلمہ کذاب نے کہا: تجھے کیا مصیبت ہے جب میں تجھ سے پوچھتا ہوں کہ تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو تو کہتا ہے کہ میں بہرا ہوں؟ پس اس نے حکم دیا اور ان صحابی کو قتل کر دیا گیا۔ مسیلمہ کذاب نے دوسرے شخص سے کہا: کیا تو گواہی دیتا ہے کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں! اس نے پھر پوچھا: کہ کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے کہا: جی ہاں! پس اس نے اس ان کو چھوڑ دیا: یہ شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور فرمایا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں ہلاک ہو گیا! آپ ﷺ نے پوچھا: کیا ہوا؟ انہوں نے اپنا اور اپنے ساتھی کا واقعہ بیان کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: بہرحال تیرا ساتھی تو ایمان کی حالت میں مرا، اور رہے تم تو تم نے رخصت پر عمل کیا۔

(۳۳۷۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُخَارِقِ بْنِ خَلِيفَةَ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : دَخَلَ رَجُلٌ الْجَنَّةَ فِي ذُبَابٍ وَدَخَلَ رَجُلٌ النَّارَ فِي ذُبَابٍ ، مَرَّ رَجُلاَنِ عَلَى قَوْمٍ قَدْ عَكَفُوا عَلَى صَنَمٍ لَهُمْ وَقَالُوا : لاَ يَمُرُّ عَلَيْنَا الْيَوْمَ أَحَدٌ إِلاَّ قَدَّمَ شَيْئًا ، فَقَالُوا لأَحَدِهِمَا : قَدِّمْ شَيْئًا ، فَأَبَى فَقُتِلَ ، وَقَالُوا : لِلآخَرِ : قَدِّمْ شَيْئًا ، فَقَالُوا : قَدِّمْ وَلَوْ ذُبَابًا ، فَقَالَ : وَأَيْشٍ ذُبَابٌ ، فَقَدَّمَ ذُبَابًا فَدَخَلَ النَّارَ ، فَقَالَ سَلْمَانُ : فَهَذَا دَخَلَ الْجَنَّةَ فِي ذُبَابٍ ، وَدَخَلَ هَذَا النَّارَ فِي ذُبَابٍ. (بیهقی ۷۳۴۳۔ ابو نعیم ۲۰۳)

(۳۳۷۰۹) حضرت طارق بن شھاب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان ؓ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی مکھی کی وجہ سے جنت میں داخل ہو گیا اور ایک آدمی مکھی ہی کی وجہ سے جہنم میں داخل ہو گیا۔ اس طرح کہ دو آدمی ایک قوم کے پاس سے گزرے جو اپنے بتوں کی عبادت میں مشغول تھی انہوں نے کہا آج ہم پر کوئی نہیں گزرے گا مگر یہ کہ وہ کچھ نہ کچھ پیش کرے گا، تو انہوں نے ان دونوں میں سے ایک سے کہا: کوئی چیز پیش کرو۔ اس نے انکار کر دیا تو اسے قتل کر دیا گیا۔ انہوں نے دوسرے سے کہا: کوئی چیز پیش کرو، وہ کہنے لگا، میرے پاس تو کوئی بھی چیز نہیں ہے۔ انہوں نے کہا پیش کرو اگرچہ مکھی ہی ہو۔ اس آدمی نے دل میں کہا: کہ صرف مکھی پیش کروں؟ اور اس نے مکھی پیش کر دی پس یہ شخص جہنم میں داخل ہو گیا۔ اس پر حضرت سلمان ؓ نے فرمایا: یہ شخص مکھی کی وجہ سے جنت میں داخل ہو گیا اور یہ شخص مکھی کی وجہ سے جہنم میں داخل ہو گیا۔

(۳۳۷۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ أَخَذَهُ الْعَدُوُّ فَأَكْرَهُوهُ عَلَى شُرْبِ الْخَمْرِ وَأَكْلِ الْخِنْزِيرِ ، قَالَ : إِنْ أَكَلَ وَشَرِبَ فَرُخْصَةٌ ، وَإِنْ قُتِلَ أَصَابَ خَيْرًا.

(۳۳۷۱۰) حضرت قیس بن سعد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ نے ارشاد فرمایا اس شخص کے بارے میں جس کو دشمن نے پکڑ

لیا اور اس کو شراب پینے اور خنزیر کھانے پر مجبور کیا۔ آپ ؒ نے فرمایا: اگر وہ خنزیر کھاتا ہے اور شراب پی لیتا ہے۔ تو یہ رخصت ہے۔ اور اگر اسے قتل کر دیا جاتا ہے تو اس نے بھلائی کو پالیا۔

(۳۳۷۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ بُرْدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، قَالَ: لَيْسَ فِي الْخَمْرِ رُخْصَةٌ لأَنَّهَا لاَ تَرْوِي.

(۳۳۷۱۱) حضرت برد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول ؒ نے ارشاد فرمایا: شراب پینے میں رخصت نہیں ہے اس لیے کہ یہ کبھی سیراب نہیں کرتی۔

(۳۳۷۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ يَقُولُ : التَّقِيَّةُ لاَ تَحِلُّ إِلاَّ كَمَا تَحِلُّ الْمَيْتَةُ لِلْمُضْطَرِّ.

(۳۳۷۱۲) حضرت عمر بن عطیہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جعفر ؒ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ تقیہ حلال نہیں ہے مگر اس طرح جیسا کہ مردار مجبور کے لیے حلال ہے۔

(۳۳۷۱۳) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : التَّقِيَّةُ جَائِزَةٌ لِلْمُؤْمِنِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلاَّ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَجْعَلُ فِي الْقَتْلِ تَقِيَّةً.

(۳۳۷۱۳) حضرت عوف ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: تقیہ کرنا مومن کے لیے قیامت کے دن تک جائز ہے مگر یہ کہ وہ کسی کو قتل کرنے میں تقیہ نہیں کر سکتا۔

(۳۳۷۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : التَّقِيَّةُ إِنَّمَا هِيَ بِاللِّسَانِ لَيْسَتْ بِالْيَدِ.

(۳۳۷۱۴) حضرت ابن جریج ؒ ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے ارشاد فرمایا: تقیہ کرنا زبان سے ہوتا ہے ہاتھ سے نہیں۔

(۳۳۷۱٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ (إِلاَّ أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً) ، قَالَ : التَّقِيَّةُ بِاللِّسَانِ وَلَيْسَ بِالْعَمَلِ.

(۳۳۷۱۵) حضرت ربیع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو العالیہ ؒ نے اس آیت کی تفسیر میں ارشاد فرمایا: ترجمہ: مگر یہ کہ تم بچنا چاہو ان کے شر سے کسی قسم کا بچنا۔ کہ تقیہ کرنا زبان سے ہوتا ہے عمل سے نہیں۔

(۳۳۷۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : سَمِعْته يَقُولُ : لاَ إِيمَانَ لِمَنْ لاَ تَقِيَّةَ لَهُ.

(۳۳۷۱۶) حضرت عبد الاعلیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن حنفیہ ؒ نے ارشاد فرمایا: جو تقیہ نہیں کرتا اس کا ایمان کامل نہیں۔

(۳۳۷۱۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْد ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مَا مِنْ

كَلاَمٍ أَتَكَلَّمُ بِهِ بَيْنَ يَدَىْ سُلْطَانٍ يَدْرَأُ عَنِّى بِهِ مَا بَيْنَ سَوْطٍ إِلَى سَوْطَيْنِ إِلاَّ كُنْتُ مُتَكَلِّمًا بِهِ.

(۳۳۷۱۷) حضرت حارث بن سوید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کوئی کلام ایسا نہیں ہے جو میں کسی بادشاہ کے سامنے کروں اور وہ مجھے اس کے ایک دوکوڑوں سے بچا سکتا تو میں ضرور وہ کلام کروں گا۔

(۳۳۷۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :التَّقِيَّةُ أَوْسَعُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الأَرْضِ.

(۳۳۷۱۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تقیہ تو آسمان اور زمین کے مابین خلا جتنی وسعت رکھتا ہے۔

(۳۳۷۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ ، قَالَ : إِنَّمَا التَّقِيَّةُ رُخْصَةٌ ، وَالْفَضْلُ الْقِيَامُ بِأَمْرِ اللهِ.

(۳۳۷۱۹) حضرت فضیل بن مرزوق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت الحسن بن الحسن رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً تقیہ کرنا تو رخصت ہے۔ افضل تو اللہ کے حکم پر قائم رہنا ہے۔

(۳۳۷۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :قَالَ حُذَيْفَةُ :إِنِّي أَشْتَرِى دِينِي بَعْضَهُ بِبَعْضٍ مَخَافَةَ أَنْ يَذْهَبَ كُلُّهُ.

(۳۳۷۲۰) حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ یقیناً میں نے اپنے دین کے بعض حصہ کو بعض حصہ کے عوض خرید لیا اس خوف سے کہ دین سارا ہی نہ چلا جائے۔

(۳۳۷۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ ، قَالَ : دَخَلَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَحُذَيْفَةُ عَلَى عُثْمَانَ ، فَقَالَ عُثْمَان لِحُذَيْفَةَ :بَلَغَنِي أَنَّك قُلْتَ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ : لاَ وَاللهِ مَا قُلْته ، فَلَمَّا خَرَجَ ، قَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ :سألك فَلَمْ تقر له ما سَمِعْتُكَ تَقُولُ ، فَقَالَ :إِنِّي أَشْتَرِى دِينِي بَعْضَهُ بِبَعْضٍ مَخَافَةَ أَنْ يَذْهَبَ كُلُّهُ.

(۳۳۷۲۱) حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ دونوں حضرات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تم نے اس طرح اور اس طرح کہا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں اللہ کی قسم! میں نے ایسا نہیں کہا: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ چلے گئے تو حضرت عبداللہ نے ان سے کہا: انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا اور میں نے جو آپ کو بات کرتے ہوئے سنا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا اقرار ہی نہیں کیا؟ انہوں نے فرمایا: یقیناً میں نے اپنے دین کے بعض حصہ کو بعض حصے کے ساتھ خرید لیا اس خوف سے کہ دین سارا ہی نہ چلا جائے۔

(۸۶) ما قالوا فِي العزبِ يغزى ويترك المتزّوج

جن لوگوں نے کنوارے کے بارے میں یوں کہا کہ اسے جہاد کے لیے بھیجا جائے گا اور شادی شدہ کو چھوڑ دیا جائے گا

(۳۳۷۲۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ يُغْزِي الْعَزَبَ وَيَأْخُذُ فَرَسَ الْمُقِيمِ فَيُعْطِيه الْمُسَافِرَ.

(۳۳۷۲۲) حضرت ابومجلز ریٹیمیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ کنوارے کو جہاد پر بھیجتے تھے اور مقیم سے گھوڑا لے کر مسافر کو دے دیا کرتے تھے۔

(۸۷) ما قالوا فِي سِمةِ دوابِّ الغزوِ

جہاد کے جانوروں پر نشان لگانے کا بیان

(۳۳۷۲۳) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ أَبِي سَعد ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ ، قَالَ : كَانَ لِعُمَرَ أَرْبَعَةُ آلاَفِ فَرَسٍ عَلَى آرِيٍّ بِالْكُوفَةِ مَوْسُومَةٌ عَلَى أَفْخَاذِهَا فِي سَبِيلِ اللهِ فَإِنْ كَانَ فِي عَطَاءِ الرَّجُلِ حَقُّهُ ، أَوْ كَانَ مُحْتَاجًا أَعْطَاهُ الْفَرَسَ ، ثُمَّ قَالَ : إِنْ أَجْرَيْته فَأَعْيَيْته ، أَوْ ضَيَّعْته مِنْ عَلَفٍ فَأَنْتَ ضَامِنٌ ، وَإِنْ قَاتَلْت عَلَيْهِ فَأُصِيبَ ، أَوْ أُصِبْت فَلَيْسَ عَلَيْك شَيْءٌ.

(۳۳۷۲۳) حضرت محمد بن عبید اللہ ثقفی ریٹیمیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ کے پاس کوفہ میں مویشی باندھنے کی جگہ میں چار ہزار گھوڑے تھے۔ سب کی رانوں پر اللہ کے راستہ میں وقف ہونے کا نشان لگا ہوا تھا۔ اگر کسی آدمی کی سالانہ تنخواہ کا کوئی حق ہوتا یا کوئی ضرورت مند ہوتا تو آپ رضی اللہ اس کو گھوڑا دے دیتے۔ پھر فرماتے: اگر تو نے اس کو بھگا بھگا کر عاجز کر دیا یا تو نے اس کے چارہ کی وجہ سے ضائع کر دیا تو تم اس کے ضامن ہو گے۔ اور اگر تم نے اس پر قتال کیا پس یہ مر گیا یا تم مر گئے۔ تو تم پر کوئی چیز لازم نہیں ہو گی۔

(۸۸) فِي دعاءِ المشرِكين قبل أن يقاتَلوا

قتال کرنے سے قبل مشرکین کو دعوت دینے کا بیان

حدثنا أبو عبد الرحمن بقي بن مخلد قَالَ حدثنا عبد الله بن محمد بن أبي شيبة قَالَ :

(۳۳۷۲٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، قَالَ : لَمَّا غَزَا سَلْمَانُ

الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ فَارِسَ ، قَالَ : كُفُّوا حَتَّى أَدْعُوَهُمْ كَمَا كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُمْ فَأَتَاهُمْ ، فَقَالَ : إِنِّي رَجُلٌ مِنْكُمْ وَقَدْ تَرَوْنَ مَنْزِلَتِي مِنْ هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ وَإِنَّا نَدْعُوكُمْ إِلَى الإِسْلَامِ ، فَإِنْ أَسْلَمْتُمْ فَلَكُمْ مِثْلُ مَا لَنَا وَعَلَيْكُمْ مِثْلُ مَا عَلَيْنَا ، وَإِنْ أَبَيْتُمْ فَأَعْطُوا الْجِزْيَةَ ، عَنْ يَدٍ وَأَنْتُمْ صَاغِرُونَ ، وَإِنْ أَبَيْتُمْ قَاتَلْنَاكُمْ ، قَالُوا : أَمَّا الإِسْلَامُ فَلَا نُسْلِمُ ، وَأَمَّا الْجِزْيَةُ فَلَا نُعْطِيهَا ، وَأَمَّا الْقِتَالُ فَإِنَّا نُقَاتِلُكُمْ ، قَالَ : فَدَعَاهُمْ كَذَلِكَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَأَبَوْا عَلَيْهِ ، فَقَالَ لِلنَّاسِ : انْهَدُوا إِلَيْهِمْ.

(۳۳۷۲۴) حضرت ابوالبختری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فارسی اہل فارس کے مشرکین سے جنگ کرنے کے لیے نکلے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم رک جاؤ یہاں تک کہ میں ان کو دعوت دوں جیسا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دیتے ہوئے سنا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور فرمایا: بلاشبہ میں تم ہی میں سے ایک آدمی ہوں اور تحقیق تم لوگوں نے اس قوم میں میرے رتبہ کو دیکھ لیا ہے۔ یقیناً ہم تمہیں اسلام کی طرف بلاتے ہیں اگر تم نے اسلام قبول کر لیا تو تمہارے لیے بھی وہی حقوق ہوں گے جو ہمیں حاصل ہیں اور تم پر وہی کچھ لازم ہوگا جو ہم پر لازم ہے۔ اور اگر تم اسلام قبول کرنے سے انکار کرتے ہو تو پھر تم ذلیل اور سرنگوں ہو کر جزیہ ادا کرو۔ اور اگر تم نے جزیہ ادا کرنے سے بھی انکار کر دیا تو ہم تم سے قتال کریں گے۔ ان لوگوں نے جواب دیا۔ بہرحال اسلام تو ہم قبول نہیں کریں گے۔ اور جزیہ بھی ہم ادا نہیں کریں گے۔ رہا قتال تو ہم یقیناً تمہارے ساتھ قتال ولڑائی کریں گے۔ راوی کہتے ہیں: آپ رضی اللہ عنہ نے اسی طرح تین دن تک انہیں دعوت دی۔ اور انہوں نے قبول کرنے سے انکار کیا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کہا: ان پر حملہ کر دو۔

(۳۳۷۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى سَرِيَّةٍ ، أَوْ جَيْشٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا ، وَقَالَ : اغْزُوا بِاسْمِ اللهِ فِي سَبِيلِ اللهِ تُقَاتِلُونَ مَنْ كَفَرَ بِاللهِ ، اغْزُوا فَلَا تَغُلُّوا ، وَلَا تَغْدِرُوا ، وَلَا تُمَثِّلُوا ، وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا ، وَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلَاثِ خِصَالٍ ، أَوْ خِلَالٍ ، فَأَيَّتُهُنَّ مَا أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الإِسْلَامِ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَأَعْلِمْهُمْ أَنَّهُمْ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ أَنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ ، وَأَنَّ عَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ ، فَإِنْ أَبَوْا وَاخْتَارُوا دِيَارَهُمْ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ ، يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ، وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْفَيْءِ وَالْغَنِيمَةِ نَصِيبٌ إِلَّا أَنْ يَغْزُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ ، فَإِنْ أَبَوْا فَادْعُهُمْ إِلَى إِعْطَاءِ الْجِزْيَةِ فَإِنْ أَجَابُوا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ، وَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللهِ ، ثُمَّ قَاتِلْهُمْ.

(۳۳۷۲۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو جماعت یا لشکر پر امیر مقرر فرماتے تو اس شخص کو

آپ ﷺ خاص طور پر اللہ کے تقویٰ کی وصیت فرماتے۔ اور اس کے ساتھ جو مسلمان ہوتے ان سے بھلائی کا معاملہ کرنے کی وصیت کرتے۔ اور فرماتے: اللہ کے راستہ میں اللہ کا نام لے کر جہاد کرنا۔ جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا تم ان کے ساتھ قتال کرنا۔ تم جہاد کرنا پس نہ تو خیانت کرنا اور نہ غداری کا معاملہ کرنا۔ نہ ہی ہاتھ پاؤں کاٹ کر مثلہ بنانا اور نہ ہی بچوں کو قتل کرنا۔ اور جب تم اپنے دشمن مشرکین سے ملو تو ان کو تین باتوں میں سے کسی ایک کی طرف یا یوں فرمایا کہ ان کو تین باتوں کی طرف دعوت دینا۔ ان میں سے جو بھی وہ مان لیں اس کو ان کی جانب سے قبول کر لینا، اور ان سے قتال کرنے سے رک جانا۔ پھر ان کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دینا۔ اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو اس کو ان کی طرف سے قبول کر لینا اور ان سے قتال کرنے سے رک جانا۔ پھر ان کو اپنا علاقہ چھوڑ کر مہاجرین کے علاقہ میں منتقل ہونے کی دعوت دینا اور ان کو بتلا دینا کہ بے شک جب وہ ایسا کر لیں گے تو ان کو بھی وہی حقوق ملیں گے جو مہاجرین کو حاصل ہیں، اور ان پر وہی چیزیں لازم ہیں جو مہاجرین پر لازم ہیں۔ پس اگر وہ انکار کریں اور اپنے ہی شہر کا انتخاب کریں تو ان کو بتلا دینا کہ وہ لوگ مسلمان دیہاتیوں کی طرح ہوں گے۔ ان پر اللہ کے وہی احکام جاری ہوں گے جو مومنین پر جاری ہوتے ہیں اور ان کا مال فئی اور مال غنیمت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ مگر یہ کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ جہاد کریں اگر وہ اس بات کو قبول کرنے سے انکار کر دیں تو ان کو جزیہ ادا کرنے کی طرف بلانا۔ اگر وہ اس بات کو مان لیں تو تم اس کو ان کی طرف سے قبول کر لینا اور ان کے ساتھ قتال کرنے سے رک جانا۔ اور اگر وہ اس کا بھی انکار کر دیں تو تم اللہ رب العزت سے مدد طلب کرنا پھر ان سے قتال کرنا۔

(۳۳۷۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحَكَمِ النَّخَعِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو سَبْرَةَ النَّخَعِيُّ ، عَنْ فَرْوَةَ بْنِ مُسَيْكٍ الْمُرَادِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا أَتَيْتَ الْقَوْمَ فَادْعُهُمْ ، فَمَنْ أَجَابَكَ فَاقْبَلْ ، وَمَنْ أَبَى فَلَا تعجل حَتَّى تحدث إِلَيَّ بِهِ. (ابو داؤد ۳۹۸۴۔ طبرانی ۸۳۶)

(۳۳۷۲۶) حضرت فروہ بن مُسَیک المرادی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی قوم کے پاس آؤ تو ان کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دو۔ جو تمہاری بات مان لے تو قبول کر لو۔ اور جو قبول کرنے سے انکار کر دے تو تم جلدی مت کرو۔ یہاں تک کہ اس کے بارے میں مجھے اطلاع کر دو۔

(۳۳۷۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ : حدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ فِي سَرِيَّةٍ، فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ : الْحَقْهُ وَلَا تَدْعُهُ مِنْ خَلْفِهِ فَقُلْ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَنْتَظِرَهُ، قَالَ : فَانْتَظَرَهُ حَتَّى جَاءَ، فَقَالَ : لَا تُقَاتِلِ الْقَوْمَ حَتَّى تَدْعُوَهُمْ. (طبرانی ۸۲۶۱)

(۳۳۷۲۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں ایک لشکر میں بھیجا اور آپ ﷺ نے اپنے پاس موجود ایک آدمی سے کہا: اس سے مل جاؤ اور تم اس کو پیچھے سے مت پکارنا۔ اور یوں کہنا۔ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے تمہیں انتظار کرنے کا حکم دیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے انتظار کیا یہاں تک کہ وہ شخص آ گیا اور کہا: تم اس قوم سے قتال مت کرنا یہاں تک کہ تم ان کو دعوت دو۔

(۳۳۷۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ غَالِبِ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي نُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَوْ جَدِّ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ له : لاَ تُقَاتِلَ الْقَوْمَ حَتَّى تَدْعُوَهُمْ.

(۳۳۷۲۸) قبیلہ بنو نمیر کے ایک شخص اپنے والد کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: تم کسی بھی قوم سے قتال مت کرنا یہاں تک کہ ان کو دعوت دینا۔

(۳۳۷۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو هِلاَلٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِذَا لَقِيتُمَ الْعَدُوَّ فَادْعُوهُمْ.

(۳۳۷۲۹) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے ارشاد فرمایا: جب تم دشمن سے ملو تو ان کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دو۔

(۳۳۷۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ ، أَنَّهُ كَانَ يُحِبُّ أَنْ يَدْعُوَهُمْ.

(۳۳۷۳۰) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ مشرکین کو دعوت دینا پسند کرتے تھے۔

(۳۳۷۳۱) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي صَخْرٍ ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَهْلِ دَيْلَمٍ يَدْعُوهُمْ.

(۳۳۷۳۱) حضرت ابو صخر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ نے دیلم والوں کو خط لکھ کر انہیں اسلام کی دعوت دی۔

(۳۳۷۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا قَاتَلْتُمَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُوهُمْ.

(۳۳۷۳۲) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: جب تم مشرکین سے قتال کرنے لگو تو پہلے ان کو اسلام کی دعوت دو۔

(۳۳۷۳۳) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، قَالَ : بَعَثَ عَلِيٌّ مَعْقِلاً التَّيْمِيَّ إِلَى بَنِي نَاجِيَةَ ، فَقَالَ : إِذَا أَتَيْتَ الْقَوْمَ فَادْعُوهُمْ ثَلاَثًا.

(۳۳۷۳۳) حضرت ابو الطفیل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے حضرت معقل تیمی ؒ کو لشکر دے کر بنو ناجیہ قبیلہ کی طرف بھیجا اور فرمایا: جب تم لوگ اس قوم کے پاس پہنچ جاؤ تو تم ان کو تین بار اسلام کی دعوت دینا۔

(۳۳۷۳٤) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ أَبِي الْجَهْمِ أَنَّ عَلِيًّا بَعَثَ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ إِلَى الْحَرُورِيَّةِ فَدَعَاهُمْ ثَلاَثًا.

(۳۳۷۳۴) حضرت ابو الجہم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے حضرت براء بن عازب ؓ کو خارجیوں کی طرف لشکر دے کر بھیجا تو آپ ؓ نے ان کو تین بار دعوت دی۔

(۳۳۷۳۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ أَنَّهُ قَالَ فِي دُعَاءِ الْمُشْرِكِينَ قَبْلَ الْقِتَالِ : كُنَّا نَدْعُوا وَنَدَعُ.

(۳۳۷۳۵) حضرت سلیمان تیمی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عثمان نھدی ؒ نے قتال سے قبل مشرکین کو دعوت دینے کے بارے

میں ارشاد فرمایا: کہ ہم ان کو دعوت دیتے تھے اور ہم چھوڑ دیتے تھے۔

(۳۳۷۳۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : كُنَّا نَدْعُوا وَنَدَعُ.

(۳۳۷۳۶) حضرت سلیمان تیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ہم دعوت دیتے تھے اور چھوڑ دیتے تھے۔

(۳۳۷۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَدْعُوَهُمْ.

(۳۳۷۳۷) حضرت سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میرے نزدیک پسندیدہ یہی ہے کہ ان کو اسلام کی طرف دعوت دوں۔

(۳۳۷۳۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَا قَاتَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا قط حَتَّى يَدْعُوَهُمْ. (احمد ۲۳۱۔ دارمی ۲۴۴۴)

(۳۳۷۳۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی قوم سے قتال نہیں کیا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اسلام کی دعوت دیتے تھے۔

(۸۹) مَنْ كَانَ يرى أن لاَ يدعوهم

جو شخص مشرکین کو دعوت نہ دینے کی رائے رکھتا ہے

(۳۳۷۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفيَان ، عَنْ مَنْصُورٌ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ،قَالَ : سَأَلْته عَنِ الدَّيْلَمِ فَقَالَ : قَدْ عَلِمُوا مَا يَدْعُونَ إِلَيْهِ.

(۳۳۷۳۹) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے دیلم والوں کو دعوت دینے سے متعلق پوچھا: ؟ تو آپ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: تحقیق وہ جان چکے ہیں جس بات کی ان کو دعوت دی گئی ہے۔

(۳۳۷٤۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ لاَ يَدْعُوَ الْمُشْرِكِينَ إِذَا لَقِيَهُمْ ، وَقَالَ : إِنَّهُمْ قَدْ عَرَفُوا دِينَكُمْ ، وَمَا تَدْعُونَهُمْ إِلَيْهِ.

(۳۳۷۴۰) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں کہ جب مسلمان مشرکین سے ملیں اور ان کو اسلام قبول کرنے کی دعوت نہ دیں۔ اس لیے کہ وہ تمہارے دین کو اور جن باتوں کی طرف تم نے ان کو دعوت دی ہے وہ اس کو جان چکے ہیں۔

(۳۳۷٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو هِلاَلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْعَدُوِّ : هَلْ يُدْعَوْنَ قَبْلَ الْقِتَالِ ، قَالَ : قَدْ بَلَغَهُمَ الإِسْلاَمُ مُنْذُ بَعَثَ اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۳۷۴۱) حضرت ابوھلال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے دشمن کے متعلق پوچھا گیا: کہ کیا ان کو قتال سے قبل

دعوت دی جائے گی؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: جب سے اللہ رب العزت نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا ہے تحقیق ان تک اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہے۔

(۹۰) فِي الإِغَارَةِ عَلَيْهِمْ وَتَبْيِيتِهِمْ بِاللَّيْلِ

ان پر حملہ کرنے اور رات کو اچانک حملہ کرنے کا بیان

(۳۳۷٤۲) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ عَنْ دُعَاءِ الْمُشْرِكِينَ ، قَالَ : فَكَتَبَ إِلَيَّ : أَخْبَرَنِي ابْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغَارَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّونَ وَنَعَمُهُمْ تُسْقَى عَلَى الْمَاءِ ، وَكَانَتْ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِمَّا أَصَابَ ، قَالَ : وَكُنْتُ فِي الْخَيْلِ.

(بخاری ۲۵۴۱۔ مسلم ۱۳۵۶)

(۳۳۷۴۲) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع رحمہ اللہ کو خط لکھ کر مشرکین کو دعوت دینے سے متعلق پوچھا: تو آپ رحمہ اللہ نے میری طرف جواب لکھا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو مصطلق پر حملہ کیا اس حال میں کہ وہ لوگ غافل تھے، اور ان کے مویشی پانی سے سیراب ہو رہے تھے۔ اور حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا وہاں سے ملنے والے مالِ غنیمت میں سے تھیں۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور میں گھوڑوں میں تھا۔

(۳۳۷٤۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ الْيَمَامِيِّ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : غَزَوْنَا مَعَ أَبِي بَكْرٍ هَوَازِنَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْنَا مَاءً لِبَنِي فَزَارَةَ فَعَرَّسْنَا حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ الصُّبْحِ شَنَنَّاهَا عَلَيْهِمْ غَارَةً. (مسلم ۱۳۷۵۔ ابو داؤد ۲۵۸۹)

(۳۳۷۴۳) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ قبیلہ ہوازن پر لشکر کشی کی ہم لوگ بنو فزارہ کی پانی کی جگہ پر آئے اور ہم نے وہاں رات گزاری۔ یہاں تک کہ جب صبح کا وقت آ گیا تو ہم نے اچانک ان پر حملہ کر دیا۔

(۳۳۷٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ أَبِي الأَخْضَرِ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَرْيَةٍ ، يُقَالَ لَهَا يُبْنَى ، فَقَالَ : ائْتِهَا صَبَاحًا ، ثُمَّ حَرِّقْ.

(ابو داؤد ۲۶۰۹۔ احمد ۲۰۵)

(۳۳۷۴۴) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک بستی کی طرف بھیجا جس کا نام یبنی تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم صبح کے وقت وہاں پہنچنا پھر اس کو جلا دینا۔

(۳۳۷٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : غَزَوْنَا مَعَ أَبِي بَكْرٍ

هَوَازِنَ فَأَتَيْنَا أَهْلَ مَاءٍ فَبَيَّتْنَاهُمْ فَقَتَلْنَا مِنْهُمْ تِسْعَةً ، أَوْ سَبْعَةً أَهْلَ أَبْيَاتٍ.

(۳۳۷۴۵) حضرت ایاس بن سلمہ ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت سلمہ ؓ نے ارشاد فرمایا: ہم نے حضرت ابوبکر ؓ کے ساتھ قبیلہ ہوازن پر لشکر کشی کی، ہم لوگ ان کی پانی کی جگہوں پر آئے ہم نے وہاں رات گزاری ہم نے وہاں مقیم نو یا سات افراد کو قتل کر دیا۔

(٣٣٧٤٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَارَ إِلَى خَيْبَرَ فَانْتَهَى إِلَيْهَا لَيْلاً ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَرَقَ قَوْمًا لَمْ يُغِرْ عَلَيْهِمْ حَتَّى يُصْبِحَ. (بخاری ۳۷۱۔ مسلم ۱۰۴۴)

(۳۳۷۴۶) حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ خیبر کی طرف چلے آپ ﷺ وہاں رات کے وقت پہنچے۔ اور نبی کریم ﷺ جب کسی قوم کے پاس رات کے وقت پہنچتے تھے۔ تو آپ ﷺ ان پر حملہ نہیں فرماتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ صبح کر لیتے۔

(٣٣٧٤٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، قَالَ : كُنَّا نُغِيرُ عَلَيْهِمْ فَنُصِيبُ مِنْهُمْ ، وَأَبُو مُوسَى يَسْمَعُ أَصْوَاتَنَا.

(۳۳۷۴۷) حضرت ابوعمران ؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے فرمایا: کہ ہم لوگ مشرکین پر حملہ کرتے تھے اور ہم ان سے مال حاصل کر لیتے تھے۔ اس حال میں کہ حضرت ابوموسیٰ ؓ ہماری آواز سن رہے ہوتے تھے۔

(٣٣٧٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَكْتُبُ إِلَى أُمَرَاءِ الأَجْنَادِ يَنْهَاهُمْ عَنْ إِغَارَةِ الشِّتَاءِ.

(۳۳۷۴۸) حضرت نضر بن عربی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ اجناد کے امراء کو خط لکھ کر ان کو سردیوں میں حملہ کرنے سے روکتے تھے۔

(٩١) مَنْ قَالَ إذا سمعت الأذان فأمسِكْ عنِ القِتالِ

جو یوں کہے: جب تم اذان کی آواز سنو تو قتال سے رک جاؤ

(٣٣٧٤٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ مُسَاحِقٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً ، قَالَ لَهُمْ : إِذَا رَأَيْتُمْ مَسْجِدًا ، أَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلاَ تَقْتُلُوا أَحَدًا. (ابوداؤد ۲۶۲۸۔ ترمذی ۱۵۴۹)

(۳۳۷۴۹) قبیلہ مزینہ کے ایک شخص اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کسی لشکر کو بھیجتے تھے تو آپ ﷺ ان

سے فرماتے تھے: جب تم مسجد دیکھو یا تم مؤذن کی آواز سنو تو تم کسی کو قتل مت کرو۔

(۳۳۷۵۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَرَقَ قَوْمًا فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ. (بخاری ۶۱۰۔ احمد ۲۳۶)

(۳۳۷۵۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت کسی قوم کے پاس آتے اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اذان سنتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم قتال سے رک جاتے۔

(۳۳۷۵۱) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنِ الرَّبِيعِ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ إِذَا بَعَثَ جَيْشًا إِلَى أَهْلِ الرِّدَّةِ ، قَالَ : اجْلِسُوا قَرِيبًا ، فَإِنْ سَمِعْتُمَ النِّدَاءَ إِلَى أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَإِلاَّ فَأَغِيرُوا عَلَيْهِمْ.

(۳۳۷۵۱) حضرت ابوالعالیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب کوئی لشکر مرتدین کی طرف بھیجتے تو فرماتے: تم لوگ بستی کے قریب ہو کر بیٹھ جانا، پس اگر سورج طلوع ہونے تک اذان کی آواز سن لو تو ٹھیک ورنہ تم ان پر حملہ کر دینا۔

(۹۲) فِي قِتَالِ العدوِّ أيّ ساعةٍ يستحبّ ؟

دشمن سے لڑائی کرنے کا بیان کہ کس وقت قتال کرنا مستحب ہے

(۳۳۷۵۲) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، قَالَ : كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ كَاتِبِ عُبَيْدِ اللهِ صَدَاقَةٌ وَمَعْرِفَةٌ ، فَكَتَبْتُ إِلَيْهِ أَنْ يَنْسَخَ لِي رِسَالَةَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى ، فَقَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَسْأَلُوا لِقَاءَ الْعَدُوِّ ، وَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلاَلِ السُّيُوفِ ، وَكَانَ يَنْتَظِرُ ، فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ نَهَدَ إِلَى عَدُوِّهِ.

(۳۳۷۵۲) حضرت ابوحیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ کے ایک شیخ نے فرمایا: کہ میرے اور حضرت عبید اللہ کے کاتب کے درمیان دوستی اور جان پہچان تھی۔ میں نے اس کی طرف خط لکھا کہ وہ مجھے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کا وہ خط لکھ دے جس میں انہوں نے فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم دشمن سے ملاقات کا سوال مت کرو۔ اور جب تمہاری دشمن سے ملاقات ہو جائے تو صبر کرو، اور جان لو کہ بے شک جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم انتظار فرماتے تھے۔ جب سورج ڈھل جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دشمن پر حملہ فرما دیتے۔

(۳۳۷۵۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ وَزَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالاَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ ، قَالَ : شهدت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا كَانَ عِنْدَ الْقِتَالِ لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ وَآخِرَهُ إِلَى أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ وَيَتَنَزَّلَ النَّصْرُ. (ابوداؤد ۲۶۴۸۔ ترمذی ۱۶۱۳)

(۳۳۷۵۳) حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دن کے ابتدائی حصہ میں قتال نہیں فرمایا۔ اور قتال کو سورج کے ڈھل جانے، ہوا کے چلنے اور مدد کے نازل ہونے تک مؤخر فرمایا۔

(۹۳) من جعل السّلب لِلقاتِلِ

جو شخص مقتول کا چھینا ہوا مال قاتل کا حق قرار دے

(۳۳۷۵٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنِ ابْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ قَتَلَ فَلَهُ السَّلَبُ. (ابن ماجه ۲۸۳۸۔ احمد ۱۲)

(۳۳۷۵۴) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قتل کرے تو مقتول کا مال قتل کرنے والے کے لیے ہی ہوگا۔

(۳۳۷۵٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ قَتَلَ فَلَهُ السَّلَبُ. (بخاری ۳۰۵۱۔ ابو داؤد ۲۶۴۶)

(۳۳۷۵۵) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قتل کرے تو مقتول کا مال قاتل کا ہی ہوگا۔

(۳۳۷٥٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ حُنَيْنٍ :مَنْ قَتَلَ قَتِيلاً فَلَهُ سَلَبُهُ ، فَقَتَلَ أَبُو طَلْحَةَ يَوْمَئِذٍ عِشْرِينَ رَجُلاً فَأَخَذَ أَسْلاَبَهُمْ. (ابو داؤد ۲۷۱۲۔ احمد ۱۱۴)

(۳۳۷۵۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ حنین والے دن ارشاد فرمایا: جو شخص کسی آدمی کو قتل کرے گا تو مقتول کا مال اسی کو ملے گا، پس حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اس دن بیس آدمیوں کو قتل کیا اور ان کا مال لے لیا۔

(۳۳۷٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، قَالَ :لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ قَتَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ وَأَخَذْتُ سَيْفَهُ ، وَكَانَ سَيْفُهُ يُسَمَّى ذَا الْكُتَيْفَةِ ، قَالَ :وَقُتِلَ أَخِي عُمَيْرٌ ، فَجِئْتُ بِالسَّيْفِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :اذْهَبْ فَاطْرَحْهُ فِي الْقَبَضِ :فَرَجَعْتُ وَبِي مَا لاَ يَعْلَمُهُ إِلاَّ اللَّهُ مِنْ قَتْلِ أَخِي وَأَخْذِ سَلَبِي ، فَمَا لَبِثْتُ إِلاَّ قَلِيلاً حَتَّى نَزَلَتْ سُورَةُ الأَنْفَالِ ، فَدَعَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :فَقَالَ :اذْهَبْ فَخُذْ سَيْفَكَ. (احمد ۱۸۰)

(۳۳۷۵۷) حضرت محمد بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب غزوہ بدر کا دن تھا تو میں نے حضرت سعید بن عاصی کو قتل کیا اور میں نے اس کی تلوار لے لی اور اس کی تلوار کا نام ذوالکتیفہ تھا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کہ میرے بھائی عمیر کو بھی قتل کر دیا گیا تھا۔ پس میں تلوار لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور اس تلوار کو مقبوضہ مال غنیمت میں ڈال دو۔ پس میں لوٹا اس حال میں کہ میرے دل میں میرے بھائی کے قتل اور مقتول کا مال لینے سے متعلق جو بات تھی وہ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا تھا۔ میں تھوڑی دیر ہی ٹھہرا تھا کہ اتنے میں سورۃ الانفال نازل ہوگئی۔ اور رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا اور فرمایا: جاؤ اپنی تلوار لے لو۔

(٣٣٧٥٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : غَزَا ابْنُ عُمَرَ الْعِرَاقَ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : بَلَغَنِي أَنَّكَ بَارَزْتَ دِهْقَانًا ، قَالَ : نَعَمْ ، فَأَعْجَبَهُ ذَلِكَ فَنَفَّلَهُ سَلَبَهُ.

(٣٣٧٥٨) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ عراق میں جنگ کے لیے تشریف لے گئے۔ اس پر حضرت عمر ؓ نے انہیں فرمایا: مجھے خبر ملی ہے کہ تم نے ایک جاگیردار سے مقابلہ کیا۔ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! حضرت عمر ؓ کو اس پر تعجب ہوا اور آپ ؓ نے ان کو اس مقتول کا مال بطور زائد دیا۔

(٣٣٧٥٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ شَبْرِ بْنِ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : بَارَزْتُ رَجُلاً يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ مِنَ الأَعَاجِمِ فَقَتَلْته وَأَخَذْتُ سَلَبَهُ ، فَأَتَيْتُ سَعْدًا ، فَخَطَبَ سَعْدٌ أَصْحَابَهُ ، ثُمَّ قَالَ : هَذَا سَلَبُ شَبْرٍ ، لَهُوَ خَيْرٌ مِنَ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفَ دِرْهَمٍ ، وَإِنَّا قَدْ نَفَّلْنَاهُ إِيَّاهُ.

(٣٣٧٥٩) حضرت اسود بن قیس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شبر بن علقمہ ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ میں نے جنگ قادسیہ کے دن اہل عجم میں سے ایک آدمی کے ساتھ مقابلہ کیا اور میں نے اس کو قتل کر دیا اور اس کا مال لے لیا پھر میں حضرت سعد ؓ کے پاس آیا تو حضرت سعد ؓ نے اپنے اصحاب سے خطاب کیا اور فرمایا: یہ شبر کا مال ہے۔ اور یہ بارہ ہزار درہم سے بہتر ہے۔ اور یقیناً ہم نے یہ مال ان کو بطور زائد دے دیا۔

(٣٣٧٦٠) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ وَهِشَامٌ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ ابْنُ عَوْنٍ : بَارَزَ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ ، وَقَالَ هِشَامٌ : حَمَلَ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ عَلَى مَرْزُبَانِ الزَّارَةِ يَوْمَ الزَّارَةِ ، وَطَعَنَهُ طَعْنَةً دَقَّ قَرَبُوسَ سَرْجِهِ فَقَتَلَهُ وَسَلَبَهُ سِوَارَيْهِ وَمِنْطَقَتَهُ ، فَلَمَّا قَدِمْنَا صَلَّى عُمَرُ الصُّبْحَ ، ثُمَّ أَتَانَا ، فَقَالَ : أَثَمَّ أَبُو طَلْحَةَ ؟ فَخَرَجَ إِلَيْهِ ، فَقَالَ : إِنَّا كُنَّا لاَ نُخَمِّسُ السَّلَبَ ، وَإِنَّ سَلَبَ الْبَرَاءِ مَالٌ فَخُمُسُهُ فَبَلَغَ سِتَّةَ آلاَفٍ ، بَلَغَ ثَلاَثِينَ أَلْفًا ، قَالَ مُحَمَّدٌ : فَحَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ أَوَّلُ سَلَبٍ خُمِّسَ فِي الإِسْلاَمِ.

(٣٣٧٦٠) حضرت عیسیٰ بن یونس ؒ حضرت ابن عون اور حضرت ھشام ان دونوں سے اور حضرت ابن سیرین ؒ حضرت انس بن مالک ؒ سے نقل کرتے ہیں۔ حضرت ابن عون نے یوں فرمایا کہ حضرت براء بن مالک ؒ نے مقابلہ کیا اور حضرت ھشام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت براء بن مالک ؒ نے جنگ زارہ کے دن مرزبان زارہ پر حملہ کر دیا اور آپ ؓ نے اس کو نیزہ مارا جو اس کی زین کے ابھرے ہوئے کنارے میں گھس گیا اور وہ مر گیا اور آپ ؓ نے اس کے کنگن اور کمربند لے لیے۔ آپ ؓ

فرماتے ہیں کہ جب ہم واپس لوٹے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز پڑھائی پھر آپ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے۔ اور پوچھا کہ کیا ابوطلحہ یہاں ہیں؟ اتنے میں حضرت ابوطلحہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس نکل آئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً ہم مقتول کے مال میں سے خمس نہیں لیتے۔ لیکن براء کے مقتول کا سامان بہت زیادہ مال ہے پس آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں سے خمس وصول کیا جو چھ ہزار بنا اس لیے کہ اس کی کل قیمت تیس ہزار تھی۔ امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا: کہ اسلام میں یہ پہلا مقتول سے چھینا ہوا سامان تھا جس میں سے خمس وصول کیا گیا۔

(٣٣٧٦١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : كَانَ السَّلَبُ لاَ يُخَمَّسُ ، فَكَانَ أَوَّلُ سَلَبٍ خُمِّسَ فِي الإِسْلاَمِ سَلَبُ الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ ، وَكَانَ حَمَلَ عَلَى مَرْزُبَانِ الزَّارَةِ فَطَعَنَهُ بِالرُّمْحِ حَتَّى دَقَّ قَرَبُوسَ السَّرْجِ ، ثُمَّ نَزَلَ إِلَيْهِ فَقَطَعَ مِنْطَقَتَهُ وَسِوَارَيْهِ ، قَالَ : فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ صَلَّى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ صَلاَةَ الْغَدَاةِ ، ثُمَّ أَتَانَا ، فَقَالَ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ أَثَمَّ أَبُو طَلْحَةَ ، فَقَالَ : نَعَمْ ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ ، فَقَالَ عُمَرُ : إِنَّا كُنَّا لاَ نُخَمِّسُ السَّلَبَ ، وَإِنَّ سَلَبَ الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ مَالٌ وَإِنِّي خَامِسُهُ ، فَدَعَا الْمُقَوِّمِينَ فَقَوَّمُوا ثَلاَثِينَ أَلْفًا فَأَخَذَ مِنْهَا سِتَّةَ آلاَفٍ.

(٣٣٧٦١) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ مقتول سے چھینے ہوئے مال میں سے خمس وصول نہیں کیا جاتا تھا۔ اسلام میں سب سے پہلا خمس جو مقتول کے مال سے لیا گیا وہ حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ کے مقتول کے سامان سے لیا گیا۔ اس طرح کہ آپ رضی اللہ عنہ نے مرزبان زارہ پر حملہ کیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو نیزہ مارا جو اس کی زین کے ایک سرے میں گھس گیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ اس کے پاس آئے اور اس کی کمر بند اور اس کے کنگنوں کو کاٹ کر اتار لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم لوگ مدینہ منورہ واپس آئے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز پڑھائی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور سلام کرنے کے بعد پوچھا: کہ کیا ابوطلحہ یہاں ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! میں ہوں۔ اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس نکل آئے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم مقتول سے چھینے ہوئے مال میں سے خمس نہیں لیتے۔ اور یقیناً براء کے مقتول کا سامان بہت بڑا مال ہے۔ یقیناً میں اس کا خمس لوں گا۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے قیمت لگانے والوں کو بلایا تو انہوں نے اس کی تیس ہزار قیمت لگائی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں سے چھ ہزار وصول کر لیے۔

(٣٣٧٦٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : حدَّثْتُ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ قَتَلَ قَتِيلاً فَلَهُ سَلَبُهُ قَالَ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، قَدْ قَتَلْت قَتِيلاً ذا سلب ، ثُمَّ أَجْهَضَنِي عَنْهُ الْقِتَالُ فَمَا أَدْرِي مَنْ سَلَبَهُ ، قَالَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ : صَدَقَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَدْ قَتَلَ قَتِيلاً فَسَلَبْتُهُ فَأَرْضِهِ عَنِّي ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ : لاَ وَاللهِ لاَ تَفْعَلْ ، تَنْطَلِقُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أُسْدِ اللهِ يُقَاتِلُ عَنْهُ تُقَاسِمُهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : صَدَقَ ادْفَعْ إِلَيْهِ سَلَبَهُ.

(بخاری ۲۱۰۰۔ مسلم ۴۱ ۱۳)

(۳۳۷۶۲) حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کو قتل کرے گا تو اس مقتول کا مال قاتل کا ہوگا۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے ایک بہت سامان والے شخص کو قتل کیا تھا پھر لڑائی نے مجھے اس سے مشغول کر دیا۔ میں نہیں جانتا کہ کس نے اس کا سامان اتار لیا؟ مکہ کا ایک شخص کہنے لگا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے سچ کہا: تحقیق اس نے ایک شخص کو قتل کیا تھا پس میں نے اس کا سامان اتار لیا اب آپ رضی اللہ عنہ اس کو میری طرف سے خوش کر دیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں اللہ کی قسم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہیں کریں گے۔ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے شیروں میں سے ایک کا مال دوسروں میں تقسیم فرما دیں گے؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوبکر نے سچ کہا: تم اس کا سامان اسے دے دو۔

(۳۳۷۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : بَارَزْت رَجُلاً فَقَتَلْته ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ قَتَلَ هَذَا ؟ قَالُوا ابْنُ الأَكْوَعِ ، قَالَ : لَهُ سَلَبُهُ. (مسلم ۱۳۷۴۔ ابوداؤد ۲۶۴۷)

(۳۳۷۶۳) حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں نے ایک آدمی سے مقابلہ کیا اور میں نے اسے قتل کر دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اس شخص کو کس نے قتل کیا؟ لوگوں نے کہا: ابن اکوع نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس مقتول کا مال ابن اکوع کے لیے ہوگا۔

(۳۳۷۶٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ الزُّبَيْرَ بَارَزَ رَجُلاً فَقَتَلَهُ ، قَالَ : فَنَفَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَبَهُ. (عبدالرزاق ۹۴۷۷۔ طحاوی ۲۲۶)

(۳۳۷۶۴) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی سے مقابلہ کیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل کر دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقتول کا مال انہیں بطور زائد کے دیا۔

(۳۳۷٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أبيه ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : نَفَّلَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْفَهُ ، يَعْنِي أَبَا جَهْلٍ. (ابوداؤد ۲۷۱۶۔ ابویعلی ۵۲۰۹)

(۳۳۷۶۵) حضرت ابوعبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ابو جہل کی تلوار زائد مال کے طور پر دے دی۔

(۳۳۷٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ شَبْرِ بْنِ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْقَادِسِيَّةِ قَامَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ فَارِسَ فَدَعَا إِلَى المبارزة فذكر من عظمه فقام إليه رجل قصير يقال له شبر بن علقمة قَالَ : فقال به الفارسي هَكَذَا ، يَعْنِي احْتَمَلَهُ ، ثُمَّ ضَرَبَ بِهِ الأَرْضَ فَصَرَعَهُ ، قَالَ : فَأَخَذَ شَبْرٌ خِنْجَرًا كَانَ مَعَ الْفَارِسِيِّ ، فَقَالَ به فِي بَطْنِهِ هكذا ، يَعْنِي فَخَضْخَضَهُ ، ثُمَّ انْقَلَبَ عَلَيْهِ فَقَتَلَهُ ، ثُمَّ جَاءَ

بِسَلَبِهِ إِلَى سَعْدٍ فَقُوِّمَ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا فَنَفَّلَهُ إِيَّاهُ.

(۳۳۷۶۶) حضرت اسود بن قیس العبدی فرماتے ہیں کہ حضرت شبر بن علقمہ نے ارشاد فرمایا: کہ جب جنگ قادسیہ کا دن تھا تو اہل فارس میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے مقابلہ کے لیے للکارا اور اپنی بڑائی بیان کی۔ تو ایک چھوٹا سا آدمی جس کو شبر بن علقمہ کہتے ہیں۔ وہ کھڑا ہوا۔ اس پر اس ایرانی نے کہا: یہ آدمی یعنی اس نے غصہ کا اظہار کیا پھر اس نے اس شخص کو زمین پر گرایا اور پچھاڑ دیا۔ اتنے میں شبر نے خنجر پکڑا جو اس ایرانی کے پاس تھا۔ اور اس کے پیٹ میں اس کو گاڑ دیا اس طرح کر کے اس دوران حضرت شبر نے اپنے ہاتھ کو حرکت دے کر دکھلایا۔ پھر آپ اس کے اوپر آگئے اور اس کو قتل کر دیا۔ پھر آپ اس سے چھینا ہوا مال لے کر حضرت سعد کے پاس آئے انہوں نے اس کی بارہ ہزار قیمت لگائی اور یہ مال آپ کو بطور زائد کے عطا کر دیا۔

(۳۳۷۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُولُ: لَمْ نَزَلْ نَسْمَعُ مُنْذُ قَطُّ إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمُونَ وَالْكُفَّارُ فَقَتَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَجُلاً مِنَ الْكُفَّارِ فَإِنَّ سَلَبَهُ لَهُ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ فِي مَعْمَعَةِ الْقِتَالِ فَإِنَّهُ لاَ يُدْرَى مَنْ قَتَلَ قَتِيلاً.

(۳۳۷۶۷) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے نافع کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ ہم لوگ بچپن سے ہمیشہ یوں ہی سنتے آئے ہیں کہ جب مسلمان اور کفار کا آمنا سامنا ہو پھر مسلمانوں کا ایک آدمی کفار کے ایک آدمی کو قتل کر دے تو اس مقتول کا سامان قتل کرنے والے کا ہوگا۔ مگر یہ کہ وہ جنگ کی شدت میں ہو اور وہ نہ جانتا ہو کہ اس نے کس کو قتل کیا ہے۔

(۳۳۷۶۸) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ، عَنِ السَّلَبِ، قَالَ: لاَ سَلَبَ إِلاَّ مِنَ النَّفْلِ، وَفِي النَّفْلِ الْخُمُسُ.

(۳۳۷۶۸) حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس سے مال سلب کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو آپ نے جواب دیا: سلب کا مال تو زائد عطیہ ہے، اور زائد عطیہ میں خمس ہوتا ہے۔

(۹٤) فِيمَا يمتنع بِهِ مِن القتلِ وما هو وما يحقِن الدّم ؟

ان چیزوں کا بیان جو قتل سے روکتی ہیں۔ اور وہ چیزیں کیا ہیں؟ اور جو چیزیں جان کو محفوظ کرتی ہیں

(۳۳۷۶۹) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، وَعَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُمِرْت أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ، فَإِذَا قَالُوها: عَصَمُوا بِهَا أَمْوَالَهُمْ وَدِمَائَهُمْ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ.

(۳۳۷۶۹) حضرت جابر اور حضرت ابو ہریرہ یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں۔ پس جب ان لوگوں نے یہ کلمہ پڑھ لیا۔ تو

انہوں نے ایسا کرنے سے اپنے مال اور اپنی جانوں کو محفوظ کرلیا اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہوگا۔

(۳۳۷۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ وَحَّدَ اللَّهَ وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُونِهِ حَرُمَ مَالُهُ وَدَمُهُ ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ.

(۳۳۷۷۰) حضرت طارق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے اللہ کی وحدانیت بیان کی اور اللہ کے سوا جن کی عبادت کی جاتی ہے ان کو نہ مانا تو اس کا مال اور اس کی جان حرام ہوگئی اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہوگا۔

(۳۳۷۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إلَى الْحُرَقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ ، قَالَ :فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ وَقَدْ نَذِروا بِنَا ، قَالَ :فَخَرَجْنَا فِي آثَارِهِمْ فَأَدْرَكْت رَجُلاً مِنْهُمْ فَجَعَلْتُ إذَا لَحِقْته قَالَ : لاَ إلَهَ إلاَّ اللَّهُ ، قَالَ :فَظَنَنْت أنه إنَّمَا يَقُولُهَا فَرَقًا ، قَالَ : فَحَمَلْت عَلَيْهِ فَقَتَلْته فَعَرَضَ فِي نَفْسِي مِنْ أَمْرِهِ ، فَذَكَرْت ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :قَالَ :لاَ إلَهَ إلاَّ اللَّهُ ، ثُمَّ قَتَلْتَهُ قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، لَمْ يَقُلْهَا مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ ، إنَّمَا قَالَهَا فَرَقًا مِنَ السِّلاَحِ ، قَالَ :فَقَالَ :قَالَ :لاَ إلَهَ إلاَّ اللَّهُ ، ثُمَّ قَتَلْتَهُ فَهَلاَّ شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ حَتَّى تَعْلَمَ أَنَّهُ إنَّمَا قَالَهَا فَرَقًا مِنَ السِّلاَحِ ، قَالَ أُسَامَةُ :فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا عَلَيَّ :قَالَ :لاَ إلَه إلاَّ اللَّهُ ، ثُمَّ قَتَلْته حَتَّى وَدِدْت أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْت إلاَّ يَوْمَئِذٍ.

(۳۳۷۷۱) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قبیلہ جھینہ کی طرف بھیجا۔ پس ہم نے اس قوم کے پاس صبح کی، اور وہ لوگ ہم سے چوکنا ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے ان لوگوں کا پیچھا کیا تو ان میں سے ایک آدمی کو میں نے پکڑ لیا جیسے ہی میں اس سے ملا اس نے کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھا میں نے گمان کیا کہ اس نے یہ کلمہ خوف سے پڑھا ہے۔ پس میں نے اس پر حملہ کیا اور اس کو قتل کر دیا۔ پھر میرے دل میں اس کا خیال آیا تو میں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اس نے لا الہ الا اللہ پڑھا پھر بھی تم نے اس کو قتل کر دیا؟! میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے یہ کلمہ دل سے نہیں پڑھا تھا بلکہ اس نے یہ کلمہ اسلحہ کے خوف سے پڑھا تھا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھا۔ پھر تم نے اس کو قتل کر دیا۔ تم نے اس کا دل کیوں نہیں پھاڑ ڈالا۔ یہاں تک کہ تمہیں معلوم ہو جاتا کہ اس نے یہ کلمہ اسلحہ کے خوف سے پڑھا ہے؟! حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل مجھے یہ کہتے رہے کہ اس نے کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھا پھر بھی تم نے اس کو قتل کر دیا! یہاں تک کہ میری خواہش ہوئی کہ میں اسلام نہ لایا ہوتا مگر آج ہی کے دن!۔

(۳۳۷۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ أُسَامَةَ ، قَالَ :بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ.

(۳۳۷۷۲) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں لشکر کے ساتھ بھیجا۔ پھر راوی نے مذکورہ حدیث نقل فرمائی۔

(٣٣٧٧٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ ، أن أباه أوسًا أَخْبَرَهُ قَالَ : إِنَّا لَقُعُودٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُصُّ عَلَيْنَا وَيُذَكِّرُنَا إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اذْهَبُوا فَاقْتُلُوهُ ، فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ دَعَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَقَالَ : هَلْ تَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : اذْهَبُوا فَخَلُّوا سَبِيلَهُ ، وَإِنَّمَا أُمِرْت أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ حَرُمَ عَلَيَّ دِمَائُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ.

(۳۳۷۷۳) حضرت اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اس حال میں کہ آپ ﷺ ہمیں وعظ ونصیحت فرما رہے تھے۔ کہ اچانک آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے آپ ﷺ سے کچھ پوچھا: اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور اس کو قتل کر دو۔ جب وہ آدمی واپس جانے کے لیے پلٹا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے بلایا اور پوچھا: کیا تم گواہی دیتے ہو اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اس کا راستہ خالی چھوڑ دو اس لیے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں۔ اور جب انہوں نے ایسا کرلیا تو مجھ پر ان کی جانیں اور ان کا مال حرام ہوگیا۔

(٣٣٧٧٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أُمِرْت أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، فَإِذَا قَالُوا : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، عَصَمُوا مِنِّي دِمَائَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلاَّ بِحَقِّهَا ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ ، ثُمَّ قَرَأَ : (إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُسَيْطِرٍ).

(۳۳۷۷۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں: جب انہوں نے کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیا تو انہوں نے مجھ سے اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو محفوظ کرلیا مگر اللہ کے حق کی وجہ سے۔ اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہوگا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ بس آپ ﷺ نصیحت کرنے والے ہیں، اور آپ نہیں ہیں ان پر جبر کرنے والے۔

(٣٣٧٧٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أُمِرْت أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، فَإِذَا قَالُوا : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، حَرُمَتْ عَلَيَّ دِمَائُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلاَّ بِحَقِّهَا ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ.

(۳۳۷۷۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں۔ جب انہوں نے کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیا تو مجھ پر ان کی جانیں اوران کا مال حرام ہو گیا مگر اللہ کے کسی حق کی وجہ سے، اوران کا حساب اللہ کے ذمہ ہوگا۔

(۳۳۷۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : خَرَجَ الْمِقْدَادُ بْنُ الأَسْوَدِ فِي سَرِيَّةٍ ، قَالَ : فَمَرُّوا بِرَجُلٍ فِي غُنَيْمَةٍ لَهُ فَأَرَادُوا قَتْلَهُ ، فَقَالَ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، فَقَتَلَهُ مِقْدَادٌ ، فَقِيلَ لَهُ : قَتَلْتَهُ وَهُوَ يَقُولُ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، فَقَالَ : الْمِقْدَادُ : وَدَّ لَوْ فَرَّ بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ ، قَالَ : فَلَمَّا قَدِمُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمَ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ قَالَ : الْغُنَيْمَةُ ﴿فَعِنْدَ اللهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ كَذَلِكَ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلُ﴾ ، قَالَ : تَكْتُمُونَ إِيمَانَكُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ﴾ فَأَظْهَرُوا الإِسْلاَمَ ﴿فَتَبَيَّنُوا﴾ وَعِيدَ اللهِ ﴿إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا﴾.

(۳۳۷۷٦) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کسی لشکر میں نکلے۔ یہ لوگ کسی آدمی کے پاس سے گزرے جو اپنی چند بھیڑ بکریوں کے پاس تھا ان لوگوں نے اس کو قتل کرنا چاہا تو اس شخص نے کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیا۔ پھر بھی حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل کر دیا حالانکہ وہ کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ رہا تھا؟ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ وہ چاہتا تھا کہ اپنے گھر والوں اور مال کو لے کر بھاگ جائے۔ جب یہ لوگ واپس آئے تو انہوں نے یہ بات نبی کریم ﷺ کے سامنے ذکر کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی، ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم نکلو اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے تو خوب تحقیق کر لیا کرو اور نہ کہو اس شخص کو جو تمہیں سلام کرے کہ تو مومن نہیں ہو۔ کیا تم حاصل کرنا چاہتے ہو ساز و سامان دنیاوی زندگی کا؟ (حیاۃ دنیا سے مراد بھیڑ بکریوں کا ریوڑ ہے) تو اللہ کے ہاں بہت غنیمتیں ہیں۔ ایسے تو تم اسلام سے پہلے تھے (یعنی تم مشرکین سے اپنا ایمان چھپاتے تھے) پھر اللہ نے تم پر احسان کیا (یعنی اسلام کو ظاہر کیا) لہٰذا خوب تحقیق کر لیا کرو۔ (اللہ کی وعید کی) بے شک اللہ ہر اس بات سے پوری طرح باخبر ہے جو تم کرتے ہو۔

(۳۳۷۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ غَنَمٌ لَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا : مَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ إِلاَّ لِيَتَعَوَّذَ مِنْكُمْ فَعَمَدُوا إِلَيْهِ فَقَتَلُوهُ وَأَخَذُوا غَنَمَهُ فَأَتَوْا بِهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمَ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ.

(۳۳۷۷۷) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ قبیلہ بنو سلیم کا ایک آدمی رسول اللہ ﷺ

کے صحابہ کے ایک گروہ کے پاس سے گزرا اس حال میں کہ اس کے پاس بکریوں کا ریوڑ تھا۔ اس نے ان لوگوں پر سلام کہا: تو کچھ لوگوں نے کہا: کہ اس شخص نے تمہیں سلام نہیں کیا مگر اس وجہ سے کہ وہ خود کو تم سے محفوظ رکھے۔ پس یہ لوگ اس کے پیچھے گئے اور اس شخص کو قتل کر دیا اور اس کی بکریاں لے لیں پھر وہ اس مال کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم نکلو اللہ کے راستہ میں جہاد کے لیے تو خوب تحقیق کر لیا کرو اور نہ کہو اس شخص کو جو تمہیں سلام کرے کہ تم مومن نہیں ہے۔ کیا تم حاصل کرنا چاہتا ہو ساز و سامان دنیاوی زندگی کا؟ تو اللہ کے ہاں بہت غنیمتیں ہیں۔ آیت کے آخر تک۔

(٣٣٧٧٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إسْرَائِيلُ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فَأَتَوْا بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۳۷۷۸) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔ مگر راوی نے یہ الفاظ ذکر نہیں کیے۔ فأتوا بھا النبی ﷺ۔

(٣٣٧٧٩) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ ، عَنِ الْمِقْدَادِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْت إِنْ لَقِيت رَجُلاً مِنَ الْكُفَّارِ فَقَاتَلَنِي فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ، ثُمَّ لاَذَ مِنِّي بِشَجَرَةٍ ، فَقَالَ : أَسْلَمْت لِلَّهِ ، أَقْتُلُهُ يَا رَسُولَ اللهِ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا ، فَقَالَ : صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَقْتُلْهُ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ قَطَعَ يَدِي ، ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ أَنْ قَطَعَهَا أَفَأَقْتُلُهُ ، قَالَ : لاَ تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْته فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَأَنْتَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ الْكَلِمَةَ الَّتِي قَالَ.

(۳۳۷۷۹) حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ کی کیا رائے ہے اس بارے میں کہ اگر میں کفار کے ایک آدمی سے ملا پھر اس نے مجھ سے لڑائی کی۔ اور میرے ایک ہاتھ پر تلوار سے وار کیا اور اس کو کاٹ دیا پھر وہ درخت کی آڑ میں مجھ سے پناہ مانگتا ہے اور کہتا ہے۔ میں اللہ کے لیے اسلام لایا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا میں ایسا کہنے کے بعد اس کو قتل کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کو قتل مت کرو۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اس نے میرا ہاتھ کاٹ دیا پھر وہ کاٹنے کے بعد کلمہ پڑھتا ہے کیا میں اس کو قتل نہ کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کو قتل مت کرنا۔ اگر تم نے اس کو قتل کر دیا تو وہ شخص تمہارے مرتبہ پر ہوگا۔ جس مرتبہ پر تم اس کو قتل کرنے سے پہلے تھے۔ اور تم اس کے مرتبہ پر ہو گے جس مرتبہ پر وہ یہ کلمہ جو اس نے پڑھا ہے اس کے پڑھنے سے پہلے تھا۔

(٣٣٧٨٠) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ قَالَ : جَاءَ أَبُو الْعَالِيَةِ إِلَيَّ وَإِلَى صَاحِبٍ لِي ، فَقَالَ : هَلُمَّا فَإِنَّكُمَا أَشَبُّ مِنِّي وَأَوْعَى لِلْحَدِيثِ مِنِّي ، قَالَ : فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا بِشْرَ

بْنَ عَاصِمِ اللَّيْثِيَّ ، فَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ : حَدِّثْ هَذَيْنِ حَدِيثَك ، فقَالَ: حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ مَالِكٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَأَغَارَتْ عَلَى الْقَوْمِ فَشَذَّ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِنَ السَّرِيَّةِ مَعَهُ سَيْفٌ شَاهِره، فَقَالَ: الشَّاذُّ مِنَ الْقَوْمِ، إِنِّي مُسْلِمٌ فَلَمْ يَنْظُرْ فِيمَا قَالَ، قَالَ: فَضَرَبَهُ فَقَتَلَهُ، فَنُمِيَ الْحَدِيثُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلاً شَدِيدًا فَبَلَغَ الْقَاتِلَ فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذْ ، قَالَ الْقَاتِلُ : وَاللهِ يَا نَبِيَّ اللهِ مَا قَالَ الَّذِي ، قَالَ إِلاَّ تَعَوُّذًا مِنَ الْقَتْلِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّنْ يَلِيهِ مِنَ النَّاسِ ، فَعَلَ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ كُلَّ ذَلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَصْبِرْ أَنْ قَالَ الثَّالِثَةَ مِثْلَ ذَلِكَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ تُعْرَفُ الْمَسَائَةُ فِي وَجْهِهِ ، فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ أَبَى عَلَيَّ فِيمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ يَقُولُ ذَلِكَ.

(۳۳۷۸۰) حضرت حمید بن ھلال ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالعالیہ ریشید میرے پاس اور میرے ایک ساتھی کے پاس تشریف لائے ، اور فرمایا: تم دونوں آؤ اس لیے کہ تم دونوں مجھ سے زیادہ جوان ہو اور مجھ سے زیادہ حدیث کو محفوظ کرنے والے ہو راوی کہتے ہیں: ہم دونوں چلے یہاں تک کہ ہم لوگ حضرت بشر بن عاصم لیثی ریشید کے پاس آئے ۔ حضرت ابوالعالیہ ریشید نے فرمایا: اپنی بات ان دونوں کو بیان کرو۔ انہوں نے فرمایا؛ کہ حضرت عقبہ بن مالک لیثی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا تو اس لشکر نے ایک قوم پر حملہ کر دیا پس ایک آدمی قوم سے الگ ہو گیا اور لشکر والوں میں سے ایک آدمی نے اس کا پیچھا کیا اس حال میں کہ اس کے پاس سونتی ہوئی تلوار تھی ۔ پس قوم سے الگ ہونے والا شخص کہنے لگا: بلاشبہ میں مسلمان ہوں ۔ پس اس نے اس کی بات پر غور نہیں کیا اور اس پر حملہ کر دیا اور قتل کر دیا پھر یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلائی گئی ۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں سخت بات کہی ۔ جب قاتل کو یہ خبر پہنچی تو اس درمیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو قاتل نے کہا: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! خدا کی قسم اس نے ایسا نہیں کہا تھا مگر صرف قتل سے بچنے کے لیے ۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اور اس کے ساتھ جو لوگ ملے ہوئے تھے ان سے اعراض کیا ۔ اس شخص نے دو مرتبہ ایسا کہا: ہر مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے اعراض کیا ۔ اس نے بھی صبر نہیں کیا تیسری مرتبہ یہ بات کہنے سے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چہرے کے ساتھ اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر غصہ کے آثار نمایاں تھے ۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے مجھ پر انکار فرمایا مومن کو قتل کرنے والے کے بارے میں ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین بار دہرائی ۔

(۳۳۷۸۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَرِيرٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ : إِنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي إِلَى الْيَمَنِ أُقَاتِلُهُمْ وَأَدْعُوهُمْ ، فَإِذَا قَالُوا : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ حَرُمَتْ عَلَيْكُمْ أَمْوَالُهُمْ وَدِمَاؤُهُمْ.

(۳۳۷۸۱) حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تا کہ میں ان سے قتال کروں اور میں ان کو

اسلام کی طرف بلاؤں۔ اور جب انہوں نے کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیا۔ تو تم پر ان کے اموال اور ان کی جانیں حرام ہوگئیں۔

(۳۳۷۸۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ :لَمَّا ارْتَدَّ مَنِ ارْتَدَّ عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ أَرَادَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يُجَاهِدَهُمْ ، فَقَالَ عُمَرُ :أَتُقَاتِلُهُمْ وَقَدْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ حَرُمَ مَالُهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :لَأُقَاتِلُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ ، وَاللهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا حَتَّى أَجْمَعَهُمَا قَالَ عُمَرُ :فَقَاتَلْنَا مَعَهُ ، فَكَانَ رُشْدًا ، فَلَمَّا ظَفِرَ بِمَنْ ظَفِرَ بِهِ مِنْهُمْ ، قَالَ : اخْتَارُوا مِنِّي خَصْلَتَيْنِ :إِمَّا حَرْبًا مُجْلِيَةً وَإِمَّا الْخِطَّةَ الْمُخْزِيَةَ ، فَقَالُوا :هَذِهِ الْحَرْبُ الْمُجْلِيَةُ قَدْ عَرَفْنَاهَا فَمَا الْخِطَّةُ الْمُخْزِيَةُ ؟ قَالَ :تَشْهَدُونَ عَلَى قَتْلَانَا أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَعَلَى قَتْلَاكُمْ أَنَّهُمْ فِي النَّارِ فَفَعَلُوا.

(۳۳۷۸۲) حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب مرتد ہوئے وہ لوگ جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ صدیق کے زمانے میں مرتد ہوئے تھے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان سے جہاد کرنے کا ارادہ کیا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ رضی اللہ عنہ ان لوگوں سے قتال کریں گے حالانکہ تحقیق آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور یقیناً محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں تو اس کا مال حرام ہوگیا مگر اللہ رب العزت کے ذمہ اس کا حساب ہوگا؟! حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں قتال نہ کروں اس شخص سے جو نماز اور زکوۃ میں فرق کرے؟ اللہ کی قسم! میں ضرور اس شخص سے قتال کروں گا جو ان دونوں کے درمیان فرق کرے گا۔ یہاں تک کہ میں ان دونوں کو جمع کر دوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پس ہم نے ان کے ساتھ قتال کیا اس حال میں کہ وہ واقعی ہدایت پر تھے۔ پھر جب آپ رضی اللہ عنہ ان میں سے جتنے بھی لوگوں پر فتح یاب ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ میری طرف سے دو باتیں اختیار کر لو۔ یا تو جلا وطن کرنے والی جنگ یا پھر رسوا کر دینے والی زمین۔ ان لوگوں نے کہا: کہ جلا وطن کر دینے والی جنگ تو ہم سمجھ گئے۔ یہ رسوا کر دینے والی زمین سے کیا مراد ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ تم ہمارے مقتولین کے بارے میں گواہی دو کہ وہ یقیناً جنت میں ہیں اپنے مقتولین کے بارے میں گواہی دو کہ وہ یقیناً جہنم میں ہیں پس ان لوگوں نے ایسا کیا۔

(۳۳۷۸۳) حَدَّثَنَا يَعْمَرُ ، عَنِ ابْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا :لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. (بخاری ۳۹۲۔ ابوداؤد ۲۶۳۴)

(۳۳۷۸۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں۔

(۹۵) من يُنهى عن قتلِهِ فِي دارِ الحربِ

جن لوگوں کو دارالحرب میں قتل کرنے سے منع کیا گیا

(۳۳۷۸٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، قَالاَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : وُجِدَتِ امْرَأَةٌ مَقْتُولَةً فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ. (بخاری ۳۰۱۴۔ مسلم ۳)

(۳۳۷۸۴) حضرت نافع ولیٹیلیز فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض غزوات میں ایک عورت مردہ حالت میں پائی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرما دیا۔

(۳۳۷۸٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، وَعَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ. (احمد ۲۵۶۔ طبرانی ۱۲۰۸۲)

(۳۳۷۸۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

(۳۳۷۸٦) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ سَمِعْتُ رَجُلاً يُحَدِّثُ بِمِنًى ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً كُنْتُ فِيهَا ، قَالَ : فَنَهَانَا أَنْ نَقْتُلَ الْعُسَفَاءَ وَالْوُصَفَاءَ.

(احمد ۱۳۔ سعید ۲۶۲۸)

(۳۳۷۸۶) حضرت ایوب ولیٹیلیز فرماتے ہیں کہ وادی منی میں ایک شخص اپنے والد کے حوالہ سے نقل کر رہا تھا کہ اس کے والد نے فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ فرمایا: میں بھی اس لشکر میں موجود تھا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خدمت گاروں اور غلاموں کے قتل کرنے سے منع فرمایا۔

(۳۳۷۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ ، عَنْ عَمِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ إِلَى ابْنِ أَبِي الْحُقَيْقِ نَهَاهُ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ. (عبدالرزاق ۹۳۸۵۔ مالک ۴۴۷)

(۳۳۷۸۷) حضرت عبدالرحمٰن بن کعب اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ابن ابی الحقیق کی طرف لشکر روانہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

(۳۳۷۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً ، أَوْ جَيْشًا ، قَالَ : لاَ تَقْتُلُوا وَلِيدًا.

(۳۳۷۸۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی سریہ یا لشکر روانہ کرتے تو ارشاد فرماتے: بچوں کو قتل مت کرنا۔

(۳۳۷۸۹)حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْمُرَقَّعِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ حَنْظَلَةَ الْكَاتِبِ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَرْنَا بِامْرَأَةٍ مَقْتُولَةٍ ، وَقَدِ اجْتَمَعَ عَلَيْهَا النَّاسُ، قَالَ فَأَفْرَجُوا لَهُ ، فَقَالَ :مَا كَانَتْ هَذِهِ تُقَاتِلُ فِيمَنْ يُقَاتِلُ ، ثُمَّ قَالَ لِرَجُلٍ :انْطَلِقْ إِلَى خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فَقُلْ لَهُ :إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ يَقُولُ :لاَ تَقْتُلَنَّ ذُرِّيَّةً ، وَلاَ عَسِيفًا. (ابوداؤد ۲۶۶۲۔ احمد ۴۸۸)

(۳۳۷۸۹) حضرت حنظلہ کاتب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ہمارا گزر ایک مقتولہ عورت پر ہوا اس حال میں کہ لوگ اس کے گرد جمع تھے۔ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جگہ کشادہ کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تو لڑائی کرنے والوں میں لڑائی نہیں کر رہی تھی! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کہا: کہ خالد بن ولید کے پاس جاؤ اور ان سے کہو: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تم بچوں اور خدمت گاروں کو ہرگز قتل مت کرو۔

(۳۳۷۹۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْفِزْرِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ، قَالَ :كُنْتُ أَحْمِلُ سُفْرَةَ أَصْحَابِي ، وَكُنَّا إِذَا اسْتُنْفِرْنَا نَزَلْنَا بِظَهْرِ الْمَدِينَةِ ، حَتَّى يَخْرُجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولَ :انْطَلِقُوا بِسْمِ اللهِ ، وَفِي سَبِيلِ اللهِ تُقَاتِلُونَ أَعْدَاءَ اللهِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، لاَ تَقْتُلُوا شَيْخًا فَانِيًا ، وَلاَ طِفْلاً صَغِيرًا ، وَلاَ امْرَأَةً ، وَلاَ تَغُلُّوا. (ابوداؤد ۲۶۰۷)

(۳۳۷۹۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے ساتھیوں کا توشہ دان اٹھاتا تھا اور جب ہمیں اللہ کے راستہ میں بھیجا جاتا تھا تو ہم لوگ مدینہ کے قریب قیام کرتے تھے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لاتے۔ اور فرماتے: اللہ کے نام کے ساتھ، اللہ کے راستہ میں چلو...... اللہ کے راستہ میں اللہ کے دشمنوں سے قتال کرنا۔ بہت زیادہ بوڑھے کو قتل مت کرنا۔ نہ ہی چھوٹے بچوں کو، اور نہ ہی عورت کو، اور نہ ہی خیانت کرنا۔

(۳۳۷۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أُمَرَاءِ الأَجْنَادِ أَنْ لاَ تَقْتُلُوا امْرَأَةً ، وَلاَ صَبِيًّا ، وَأَنْ تَقْتُلُوا مَنْ جَرَتْ عَلَيْهِ الْمَوَاسِي.

(۳۳۷۹۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجناد کے امیروں کی طرف خط لکھا کہ وہ عورت اور بچہ کو قتل مت کریں۔ اور جس پر استرا چلتا ہو یعنی بالغ کو قتل کردیں۔

(۳۳۷۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ :أَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ :لاَ تَغُلُّوا، وَلاَ تَغْدِرُوا ، وَلاَ تَقْتُلُوا وَلِيدًا وَاتَّقُوا اللَّهَ فِي الْفَلاَّحِينَ.

(۳۳۷۹۲) حضرت زید بن وھب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا: کہ تم خیانت مت کرنا، اور نہ ہی غداری کرنا، اور بچوں کو قتل مت کرنا، اور کسانوں کے بارے میں اللہ سے ڈرنا۔

(۳۳۷۹۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ :حدِّثْتُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بَعَثَ جُيُوشًا إِلَى الشَّامِ

فَخَرَجَ يَتْبَعُ يَزِيدَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ ، فَقَالَ :إِنِّي أُوصِيك بِعَشْرٍ :لاَ تَقْتُلَنَّ صَبِيًّا ، وَلاَ امْرَأَةً ، وَلاَ كَبِيرًا هَرِمًا ، وَلاَ تَقْطَعَنَّ شَجَرًا مُثْمِرًا ، وَلاَ تُخَرِّبَنَّ عَامِرًا ، وَلاَ تَعْقِرَنَّ شَاةً ، وَلاَ بقرة إِلاَّ لِمَأْكَلَةٍ ، وَلاَ تُغْرِقَنَّ نَخْلاً ، وَلاَ تَحْرِقَنَّهُ وَلاَ تَغْلُلْ ، وَلاَ تَجْبُنْ.

(۳۳۷۹۳) حضرت یحییٰ بن سعید ؒ فرماتے ہیں کہ مجھے بیان کیا گیا کہ حضرت ابوبکر ؓ نے شام کی طرف لشکر بھیجے۔ آپ ؓ نکلے اور یزید بن ابوسفیان کے پیچھے چل رہے تھے۔ آپ ؓ نے فرمایا: یقیناً میں تمہیں دس باتوں کی وصیت کرتا ہوں: تم بچوں کو ہرگز قتل مت کرنا، بچوں کو نہ ہی عورتوں کو اور نہ بہت ہی بوڑھیوں کو، اور تم پھلدار درخت مت کاٹنا۔ اور ہرگز آباد زمین کو برباد مت کرنا۔ اور ہرگز بکری اور گائے کو ذبح مت کرنا مگر صرف کھانے کے لیے۔ اور ہرگز کھجور کے درخت کو اوپر سری سے مت کاٹنا اور نہ ہی اس کو جلانا، اور نہ ہی خیانت کرنا، اور نہ ہی بزدلی دکھانا۔

(٣٣٧٩٤) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :لاَ يُقْتَلُ فِي الْحَرْبِ الصَّبِيُّ ، وَلاَ الْمَرْأَةُ ، وَلاَ الشَّيْخُ الْفَانِي ، وَلاَ يُحْرَقُ الطَّعَامُ ، وَلاَ النَّخْلُ ، وَلاَ تُخَرَّبُ الْبُيُوتُ ، وَلاَ يُقْطَعُ الشَّجَرُ الْمُثْمِرُ.

(۳۳۷۹۴) حضرت لیث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ نہیں قتل کیا جائے گا جنگ میں: بچوں کو نہ ہی عورتوں کو اور نہ ہی بہت بوڑھے کو۔ نہ ہی کھانا جلایا جائے گا اور نہ ہی کھجور کے درخت کو، اور گھروں کو برباد بھی نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی پھلدار درخت کو کاٹا جائے گا۔

(٣٣٧٩٥) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُقْتَلَ فِي دَارِ الْحَرْبِ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالصَّغِيرُ وَالْمَرْأَةُ وَكَانَ يَكْرَهُ لِلرَّجُلِ إِنْ حَمَلَ مِنْ هَؤُلاَءِ شَيْئًا مَعَهُ فَثَقُلَ عَلَيْهِ أَنْ يُلْقِيَهُ فِي الطَّرِيقِ.

(۳۳۷۹۵) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ دارالحرب میں بہت بوڑھے کو، اور بچوں کو اور عورت کے قتل کیے جانے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ اور آپ ؒ اس بات کو بھی مکروہ سمجھتے تھے کہ کوئی آدمی اپنے ساتھ ان میں سے کسی کو اٹھائے پس پھر ان کا اُٹھانا اس پر بھاری ہو جائے تو ان کو راستہ میں پھینک دے۔

(٣٣٧٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيَّ يَقُولُ : عُرِضْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ ، فَكَانَ مَنْ أَنْبَتَ قُتِلَ ، وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ خَلَّى سَبِيلَهُ.

(ابن ماجہ ۲۵۴۱)

(۳۳۷۹۶) حضرت عبدالملک بن عمیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطیہ قرظی ؒ نے فرمایا کہ غزوہ بنو قریظہ کے دن ہم لوگوں کو نبی کریم ﷺ پر پیش کیا گیا پس جس کے زیر ناف بال اگے ہوئے تھے اس کو قتل کر دیا گیا اور جس کے زیر ناف بال نہیں اُگے تھے اس کا راستہ خالی چھوڑ دیا گیا۔

(٣٣٧٩٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي فَزَارَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ الأَنْصَارِيِّ أَنَّ

النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَی امْرَأَةٍ مَقْتُولَةٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ قَتَلَ هَذِهِ ، فَقَالَ رَجُلٌ :أَنَا یَا رَسُولَ اللهِ ، أَرْدَفْتُهَا خَلْفِی فَأَرَادَتْ قَتْلِی فَقَتَلْتُهَا ، فَأَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ. (ابو داؤد ۳۳۴)

(۳۳۷۹۷) حضرت عبد الرحمٰن بن ابو عمرہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مقتولہ عورت پر گزر ہوا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو کس نے قتل کیا؟ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے۔ اس کو میں نے اپنی سواری پر پیچھے بٹھایا تو اس نے مجھے مارنا چاہا پس میں نے اس کو مار دیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو دفنانے کا حکم دیا۔

(۳۳۷۹۸) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا صَدَقَةُ الدِّمَشْقِیُّ ، عَنْ یَحْیَی بْنِ یَحْیَی الْغَسَّانِیِّ ، قَالَ : کَتَبْتُ إِلَی عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیزِ أَسْأَلُهُ عَنْ هَذِهِ الآیَةِ :﴿وَقَاتِلُوا فِی سَبِیلِ اللهِ الَّذِینَ یُقَاتِلُونَکُمْ وَلاَ تَعْتَدُوا إنَّ اللَّهَ لاَ یُحِبُّ الْمُعْتَدِینَ﴾ قَالَ :فَکَتَبَ إِلَیَّ إِنَّ ذَلِکَ فِی النِّسَاءِ وَالذُّرِّیَّةِ وَمَنْ لَمْ یَنْصِبِ الْحَرْبَ مِنْهُمْ.

(۳۳۷۹۸) حضرت یحییٰ بن یحییٰ غسانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کو خط لکھ کر اس آیت کے بارے میں سوال کیا: ترجمہ: اور لڑو اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے جو تم سے لڑتے ہیں، اور تم زیادتی نہ کرو، بے شک اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے میری طرف خط لکھ کر جواب دیا اور فرمایا: بے شک یہ آیت عورتوں اور بچوں اور ان لوگوں کے بارے میں ہے جو اُن میں سے جنگ نہیں چھیڑتے۔

(۳۳۷۹۹) حَدَّثَنَا کَثِیرُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْکِلاَبِیُّ ، قَالَ : قَامَ أَبُو بَکْرٍ فِی النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَی عَلَیْهِ ، ثُمَّ قَالَ :أَلاَ لاَ یُقْتَلُ الرَّاهِبُ فِی الصَّوْمَعَةِ.

(۳۳۷۹۹) حضرت ثابت بن حجاج کلابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں میں کھڑے ہوئے آپ رضی اللہ عنہ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر ارشاد فرمایا: خبردار! وہ راہب جو اپنے عبادت خانے میں ہو اس کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۳۳۸۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِیمِ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ ، عَنْ یَزِیدَ بْنِ هُرْمُزَ ، قَالَ : کَتَبَ نَجْدَةُ إِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ یَسْأَلُهُ عَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ وَیَقُولُ فِی کِتَابِهِ :إِنَّ الْعَالِمَ صَاحِبَ مُوسَی قَدْ قَتَلَ الْوَلِیدَ ، قَالَ :فَقَالَ یَزِیدُ :أَنَا کَتَبْتُ کِتَابَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِیَدِی إِلَی نَجْدَةَ :إِنَّکَ کَتَبْتَ تَسْأَلُ عَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ وَتَقُولُ فِی کِتَابِکَ :إِنَّ الْعَالِمَ صَاحِبَ مُوسَی قَدْ قَتَلَ الْوَلِیدَ ، وَلَوْ کُنْتَ تَعْلَمُ مِنَ الْوِلْدَانِ مَا عَلِمَ ذَلِکَ الْعَالِمُ مِنْ ذَلِکَ الْوَلِیدِ قَتَلْتَهُ ، وَلَکِنَّکَ لاَ تَعْلَمُ ، قَدْ نَهَی رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِهِمْ فَاعْتَزِلْهُمْ. (ترمذی ۱۵۵۶۔ مسلم ۱۴۴۴)

(۳۳۸۰۰) حضرت یزید بن ھرمز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نجدہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر بچوں کو قتل کرنے کے متعلق سوال کیا اور اس نے اپنے خط میں لکھا کہ بلاشبہ ایک جاننے والے نے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی تھے۔ انہوں نے بچہ کو قتل کیا تھا؟! یزید کہتے ہیں کہ میں نے اپنے ہاتھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا خط نجدہ کی طرف لکھا: کہ تو نے خط لکھ کر بچوں کو قتل کرنے کے متعلق

پوچھا اور اپنے خط میں تو نے کہا کہ بلاشبہ ایک جاننے والے نے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی تھے تحقیق انہوں نے بچے کو قتل کیا تھا؟! اگر تم بھی بچوں کے بارے میں وہ بات جانتے ہوتے تو تم بھی اس کو قتل کر دیتے۔ لیکن تم نہیں جانتے۔ تحقیق رسول اللہ ﷺ نے بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔ پس تم ان سے الگ تھلگ رہو۔

(٣٣٨٠١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى عُمَّالِهِ يَنْهَاهُمْ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ وَأَمَرَهُمْ بِقَتْلِ مَنْ جَرَتْ عَلَيْهِ الْمَوَاسِي.

(۳۳۸۰۱) حضرت اسلم رحمہ اللہ جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنروں کو خط لکھ کر انہیں عورتوں اور بچوں کے قتل کرنے سے منع کیا۔ اور ان کو حکم دیا کہ وہ بالغوں کو قتل کر دیں۔

(٣٣٨٠٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانُوا لاَ يَقْتُلُونَ تُجَّارَ الْمُشْرِكِينَ.

(۳۳۸۰۲) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ صحابہ رضی اللہ عنہم مشرکین کے تاجروں کو قتل نہیں کرتے تھے۔

(٣٣٨٠٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ سَرِيعٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا بَالُ أَقْوَامٍ بَلَغُوا فِي الْقَتْلِ ، حَتَّى قَتَلُوا الْوِلْدَانَ ؟ ! قَالَ : فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ : إِنَّمَا هُمْ أَوْلاَدُ الْمُشْرِكِينَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَوَلَيْسَ أَخْيَارُكُمْ إِنَّمَا هُمْ أَوْلاَدُ الْمُشْرِكِينَ ؟! إِنَّهُ لَيْسَ مَوْلُودٌ يُولَدُ ، إِلاَّ عَلَى الْفِطْرَةِ ، حَتَّى يَبْلُغَ فَيُعَبِّرَ عَنْ نَفْسِهِ ، أَوْ يُهَوِّدَهُ أَبَوَاهُ ، أَوْ يُنَصِّرَانِهِ. (احمد ۴۳۵۔ دارمی ۲۴۶۳)

(۳۳۸۰۳) حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو کیا ہوا کہ انہوں نے قتل میں مبالغہ کیا یہاں تک کہ انہوں نے بچوں کو بھی قتل کر دیا؟! اس پر قوم میں سے ایک شخص بولا: وہ تو مشرکین کے بچے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے میں جو بہترین لوگ ہیں کیا وہ مشرکین کی اولاد میں سے نہیں ہیں؟! بے شک کوئی بھی بچہ پیدا نہیں ہوتا مگر فطرت اسلام پر یہاں تک کہ جب وہ بالغ ہوتا ہے تو اظہار مافی الضمیر کرتا ہے، یا اس کے والدین اس کو یہودی یا نصرانی بنا دیتے ہیں۔

(٣٣٨٠٤) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَوْلَى لِبَنِي عَبْدِ الأَشْهَلِ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا بَعَثَ جُيُوشَهُ ، قَالَ : لاَ تَقْتُلُوا أَصْحَابَ الصَّوَامِعِ. (احمد ۳۰۰۔ بزار ۱۶۷۷)

(۳۳۸۰۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب لشکروں کو بھیجتے تو فرماتے کہ عبادت گاہوں میں موجود

لوگوں کو قتل مت کرنا۔

(۳۳۸۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : كَانَ يُنْهَى عَنْ قَتْلِ الْمَرْأَةِ وَالشَّيْخِ الْكَبِيرِ.

(۳۳۸۰۵) حضرت جو یبر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ عورت اور بہت بوڑھے کو قتل کرنے سے روکا جاتا تھا۔

(۳۳۸۰٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي مُطِيعٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ بَعَثَ جَيْشًا ، فَقَالَ : اغْزُوا بِسْمِ اللهِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ وَفَاتَهُمْ شَهَادَةً فِي سَبِيلِكَ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّكُمْ تَأْتُونَ قَوْمًا فِي صَوَامِعَ لَهُمْ فَدَعُوهُمْ ، وَمَا أَعْمَلُوا أَنْفُسَهُمْ لَهُ ، وَتَأْتُونَ إِلَى قَوْمٍ قَدْ فَحَصُوا عَنْ أَوْسَاطِ رُؤُوسِهِمْ أَمْثَالَ الْعُصْبِ فَاضْرِبُوا مَا فَحَصُوا عَنْهُ مِنْ أَوْسَاطِ رُؤُوسِهِمْ.

(۳۳۸۰٦) حضرت ابوبکر ؓ نے ایک لشکر روانہ کیا اور اسے فرمایا کہ اللہ کے نام کے ساتھ جہاد کرو۔ اے اللہ! ان کی موت کو اپنے راستے کی شہادت بنادے پھر فرمایا تم جن لوگوں کو عبادت گاہوں میں عبادت کرتا پاؤ، انہیں کچھ نہ کہو اور جو لوگ تمہارے خلاف جنگ کریں ان کے سر کے درمیان میں مارو۔

(۳۳۸۰۷) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَحْوَصِ ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالذُّرِّيَّةِ وَالشَّيْخِ الْكَبِيرِ الَّذِي لاَ حَرَاكَ بِهِ.

(۳۳۸۰۷) حضرت راشد بن سعد ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں، بچوں اور اس بڑے بوڑھے کو جس میں بالکل دم نہ ہو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

(۳۳۸۰۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو رَوْقٍ عَطِيَّةُ بْنُ الْحَارِثِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الغَرِيفِ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً ، قَالَ : لاَ تَقْتُلُوا وَلِيدًا. (ابن ماجه ۲۸۵۷۔ احمد ۲۴۰)

(۳۳۸۰۸) حضرت صفوان بن عسال ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب لشکر روانہ کرتے تو فرماتے کسی بچہ کو قتل مت کرنا۔

(٩٦) مَنْ رَخَّصَ فِي قَتْلِ الوِلْدَانِ وَالشُّيوخِ

جس نے بچوں اور بوڑھوں کو قتل کرنے میں رخصت دی

(۳۳۸۰۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الدَّارِ مِنْ دُورِ الْمُشْرِكِينَ يُبَيَّتُونَ وَفِيهِمُ النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ ، فَقَالَ : هُمْ مِنْهُمْ. (بخاری ۳۰۱۲۔ مسلم ۱۳۶۴)

(۳۳۸۰۹) حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: مشرکین کے گھروں سے اس گھر کے بارے میں جن میں سازشیں کی جاتی ہیں اس حال میں کہ ان میں عورتیں اور بچے بھی ہوتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ان ہی میں سے ہیں۔

(٣٣٨١٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اقْتُلُوا الشُّيُوخَ الْمُشْرِكِينَ وَاسْتَحْيُوا شَرْخَهُمْ.

(ابوداؤد ۲۶۶۳۔ احمد ۱۲)

(۳۳۸۱۰) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرکین کے بوڑھوں کو قتل کرو۔ اور جو بچے آغاز جوانی کو پہنچ چکے ہیں ان کو زندہ چھوڑ دو۔

(٣٣٨١١) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُونَ مِنَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانُ مَا أَعَانَ عَلَيْهِمْ.

(۳۳۸۱۱) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم ان عورتوں اور بچوں کو بھی قتل کرتے تھے جو ان کے خلاف مدد فراہم کرتے تھے۔

(٣٣٨١٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ ، عَنِ الْعَدُوِّ إِذَا ظُهِرَ عَلَيْهِمْ أَيُقْتَلُ عُلُوجُهُمْ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ يَقْتُلُ الْعُلُوجَ إِذَا ظُهِرَ عَلَيْهِمْ وَيُسْبَوْنَ مَعَ ذَلِكَ.

(۳۳۸۱۲) حضرت اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام زہری رحمہ اللہ سے دشمن کے بارے میں سوال کیا کہ جب ان پر غلبہ ہو جائے تو کیا ان کے پیامبر کو بھی قتل کر دیا جائے گا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پیامبر کو قتل کر دیتے تھے جب ان پر فتح حاصل ہو جاتی۔ اور ان کو قیدی بنا لیتے تھے اس کے ساتھ۔

(٣٣٨١٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا خَرَجَتِ الْمَرْأَةُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ تُقَاتِلُ فَلْتُقْتَلْ.

(۳۳۸۱۳) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب مشرکین میں سے کوئی عورت نکل کر قتال کرے تو تم اس کو قتل کر دو۔

(۹۷) من نهى عن التّحريق بالنّار

جو آگ کے ساتھ جلانے سے روکے

(٣٣٨١٤) حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْسِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ ، قَالَ :بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ ، وَقَالَ :إِنْ ظَفِرْتُمْ بِفُلاَن وَفُلاَن فَأَحْرِقُوهُمَا بِالنَّارِ ، حَتَّى إِذَا كَانَ الْغَدُ بَعَثَ إِلَيْنَا ، إِنِّي كُنْتُ أَمَرْتُكُمْ بِتَحْرِيقِ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ وَرَأَيْت أَنَّهُ لاَ يَنْبَغِي أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلاَّ اللَّهُ فَإِنْ ظَفِرْتُمْ بِهِمَا فَاقْتُلُوهُمَا. (بخاری ۳۰۱۶۔ دارمی ۲۴۶۱)

(۳۳۸۱۴) حضرت ابو ہریرہ دوسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا اور فرمایا: اگر تمہیں فلاں اور فلاں شخص پر فتحیابی ملے تو ان دونوں آدمیوں کو جلا دینا۔ یہاں تک کہ جب اگلا دن آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف قاصد بھیجا کہ میں نے تمہیں ان دو آدمیوں کے جلانے کا حکم دیا تھا۔ اور میری رائے یہ ہوئی کہ آگ کا عذاب دینا اللہ کے سوا کسی کے لیے مناسب نہیں۔ پس اگر تمہیں ان دونوں پر فتحیابی نصیب ہو تو تم ان دونوں کو قتل کر دینا۔

(۳۳۸۱۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ ذَكَرَ نَاسًا أَحْرَقَهُمْ عَلِيٌّ ، فَقَالَ : لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحْرِقْهُمْ بِالنَّارِ لِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللهِ ، وَلَوْ كُنْتُ أَنَا لَقَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ.

(۳۳۸۱۵) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کا ذکر فرمایا جنہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جلا دیا تھا پر فرمایا: اگر میں ہوتا تو میں کبھی ان لوگوں کو آگ میں نہ جلاتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی وجہ سے کہ تم اللہ کے عذاب کے طریقہ پر عذاب مت دو۔ اور اگر میں ہوتا تو میں ان کو قتل کر دیتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کی وجہ سے کہ جو شخص اپنا دین تبدیل کر لے تو تم اس کو قتل کر دو۔

(۳۳۸۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تُعَذِّبُوا بِالنَّارِ فَإِنَّهُ لاَ يُعَذِّبُ بِالنَّارِ إِلاَّ رَبُّهَا. (ابوداؤد ۲۶۶۸۔ حاکم ۲۳۹)

(۳۳۸۱۶) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ آگ کا عذاب مت دو۔ اس لیے کہ بندے کے پروردگار کے سوا کوئی آگ کا عذاب نہیں دے سکتا۔

(۳۳۸۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَطَلَبُوا رَجُلاً فَصَعِدَ شَجَرَةً فَأَحْرَقُوهَا بِالنَّارِ ، فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرُوهُ بِذَلِكَ ، فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَالَ : إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لأُعَذِّبَ بِعَذَابِ اللهِ ، إِنَّمَا بُعِثْتُ بِضَرْبِ الرِّقَابِ وَشَدِّ الْوَثَاقِ.

(۳۳۸۱۷) حضرت قاسم بن عبد الرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ فرمایا: پس انہوں نے کسی آدمی کو تلاش کیا تو وہ درخت پر چڑھ گیا پس انہوں نے اس درخت کو آگ سے جلا ڈالا جب یہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آئے، اور

آپ ﷺ کو اس بات کی خبر دی تو رسول اللہ ﷺ کا چہرہ متغیر ہو گیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک مجھے اس لیے نہیں بھیجا گیا کہ میں اللہ کے عذاب کے طریقے پر عذاب دوں۔ بے شک مجھے بھیجا گیا ہے گردنیں مارنے کے لیے اور مضبوطی سے باندھنے کے لیے۔

(٣٣٨١٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ، عَنْ سَعِيدٍ الْبَزَّازِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ أَنَّهَا أَبْصَرَتْ إِنْسَانًا أَخَذَ قملة، أَوْ بُرْغُوثًا فَأَلْقَاهُ فِي النَّارِ، فَقَالَتْ: إِنَّهُ لاَ يَنْبَغِي لأَحَدٍ أَنْ يُعَذِّبَ بِعَذَابِ اللهِ.

(٣٣٨١٨) حضرت عثمان بن حیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا نے کسی شخص کو دیکھا کہ اس نے جوں یا پسّو کو پکڑا اور اس کو آگ میں ڈال دیا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: بے شک کسی کے لیے بھی مناسب نہیں ہے کہ وہ اللہ کے عذاب کے ساتھ کسی کو عذاب دے۔

(٣٣٨١٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ تُحْرَقَ الْعَقْرَبُ بِالنَّارِ ، وَيَقُولُونَ :مُثْلَةٌ.

(٣٣٨١٩) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ صحابہ رضی اللہ عنہم بچھو کے آگ میں جلانے کو مکروہ سمجھتے تھے اور فرماتے تھے کہ عبرتناک سزا ہے۔

(٣٣٨٢٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا حُرَيث ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ أَبِي هُبَيْرَةَ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ تُحْرَقَ الْعَقْرَبُ بِالنَّارِ.

(٣٣٨٢٠) حضرت حریث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن عباد ابو ھبیرہ نے بچھو کے آگ میں جلا ڈالنے کو مکروہ سمجھا۔

(٩٨) مَنْ رَخَّصَ فِي التَّحرِيقِ فِي أرضِ العدوِّ وغيرِها

جس نے دشمن کی زمین یا اس کے علاوہ کسی جگہ میں جلانے میں رخصت دی

(٣٣٨٢١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَحَرَّقَ. (احمد ٨۔ بخاری ٣٠٢١)

(٣٣٨٢١) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بنو نضیر کے کھجوروں کے درختوں کو کاٹا اور جلا ڈالا۔

(٣٣٨٢٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ أَبِي الأَخْضَرِ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ أُسَامَةَ ، قَالَ : بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إلَى أَرْضٍ يُقَالَ لَهَا أُبْنَى ، فَقَالَ :ائْتِهَا صَبَاحًا ، ثُمَّ حَرِّقْ.

(٣٣٨٢٢) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کسی علاقہ میں بھیجا جس کا نام اُبنی تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم وہاں صبح پہنچنا پھر اس کو جلا دینا۔

(٣٣٨٢٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانَ قَالَ :بَلَغَنِي عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّهُ أَمَرَ بِالتَّحْرِيقِ ، أَوْ حَرَّقَ.

(۳۳۸۲۳) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے جلانے کا حکم دیا یا یوں فرمایا: کہ انہیں جلا دیا۔

(۳۳۸۲٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ أَنَّ عَلِيًّا حَرَّقَ زَنَادِقَةً بِالسُّوقِ ، فَلَمَّا رَمَى عَلَيْهِمْ بِالنَّارِ ، قَالَ : صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَاتَّبَعْته ، فَالْتَفَتَ إلَيَّ ، قَالَ سُوَيْد قُلْتُ : نَعَمْ ، فَقُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ سَمِعْتُك تَقُولُ شَيْئًا ، فَقَالَ : يَا سُوَيْد ، إنِّي مع قَوْمٍ جُهَّالٍ ، فَإِذَا سَمِعْتَنِي أَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ حَقٌّ.

(۳۳۸۲۴) حضرت سوید بن غفلہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے زنادقہ کو بازار میں جلا ڈالا جب ان پر آگ پھینکی گئی تو آپ ؓ نے فرمایا: کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا۔ پھر آپ ؓ واپس لوٹ گئے میں بھی آپ ؓ کے پیچھے ہولیے۔ آپ ؓ میری طرف متوجہ ہوئے۔ اور پوچھا: کہ سوید ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں! میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! میں نے سنا کہ آپ ؓ کچھ فرما رہے تھے؟ آپ ؓ نے فرمایا: اے سوید! بے شک میں جاہل لوگوں کے ساتھ ہوں۔ جب تم سنو کہ میں کچھ کہہ رہا ہوں تو وہ بات رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمائی ہے اور وہ بالکل حق ہے۔

(۳۳۸۲٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ أُنَاسٌ يَأْخُذُونَ الْعَطَاءَ وَالرِّزْقَ وَيُصَلُّونَ مَعَ النَّاسِ ، وَكَانُوا يَعْبُدُونَ الأَصْنَامَ فِي السِّرِ ، فَأَتَى بِهِمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَوَضَعَهُمْ فِي الْمَسْجِدِ ، أَوْ قَالَ فِي السِّجْنِ ، ثُمَّ قَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، مَا تَرَوْنَ فِي قَوْمٍ كَانُوا يَأْخُذُونَ مَعَكُمَ الْعَطَاءَ وَالرِّزْقَ وَيَعْبُدُونَ هَذِهِ الأَصْنَامَ ، قَالَ النَّاسُ : اقْتُلْهُمْ ، قَالَ : لاَ ، وَلَكِنْ أَصْنَعُ بِهِمْ كَمَا صَنَعُوا بِأَبِينَا إبْرَاهِيمَ ، فَحَرَّقَهُمْ بِالنَّارِ.

(۳۳۸۲۵) حضرت عبد الرحمٰن بن عبید ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عبید ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ کچھ لوگ تھے جو عطیات اور تنخواہیں لیتے تھے اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور پوشیدگی میں بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ ان لوگوں کو حضرت علی ؓ بن ابی طالب کے پاس لایا گیا تو آپ ؓ نے ان کو مسجد میں یا جیل خانہ میں قید کر دیا۔ پھر فرمایا: اے لوگو! تمہاری کیا رائے ہے۔ ان لوگوں کے بارے میں جو تمہارے ساتھ عطیات اور تنخواہیں لیتے ہیں اور ان بتوں کی پوجا کرتے ہیں؟ لوگوں نے کہا: آپ ؓ ان کو قتل کر دیں۔ آپ ؓ نے فرمایا: نہیں! بلکہ میں ان کے ساتھ وہی معاملہ کروں گا جو انہوں نے ہمارے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ کیا تھا۔ پس آپ ؓ نے ان کو آگ میں جلا دیا۔

(۳۳۸۲٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلاَ تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ بَيْتٍ كَانَ لِخَثْعَمَ كَانَتْ تَعْبُدُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، يُسَمَّى الْكَعْبَةَ الْيَمَانِيَّةَ ، قَالَ : فَخَرَجْت فِي خَمْسِينَ وَمِئَةِ رَاكِبٍ ، قَالَ : فَحَرَقْنَاهَا حَتَّى

جَعَلْنَاهَا مِثْلَ الْجَمَلِ الأَجْرَبِ ، قَالَ : بَعَثَ جَرِيرٌ رَجُلاً إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُه ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ ، قَالَ : وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ ، مَا أَتَيْتُكَ حَتَّى تَرَكْنَاهَا مِثْلَ الْجَمَلِ الأَجْرَبِ ، قَالَ : فَبَرَّكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَحْمَسَ خَيْلِهَا وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ.

(۳۳۸۲۶) حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم مجھے ذی الخلصہ سے راحت نہیں پہنچاؤ گے۔ یہ خثعم کا گھر تھا جس کی زمانہ جاہلیت میں عبادت کی جاتی تھی اور اس کا نام کعبہ یمانیہ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ڈیڑھ سو سواروں کو لے کر نکلا اور ہم نے اس کو جلا دیا یہاں تک کہ ہم نے اسے خارش زدہ اونٹ کی مانند بنا دیا پھر حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اس بات کی خوشخبری سنانے کے لیے، جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو اس نے عرض کیا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق دے کر بھیجا، میں نے آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہاں تک کہ ہم نے اس جگہ کو خارش زدہ اونٹ کی مانند چھوڑا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ مرتبہ احمس کو، اس کے گھوڑے کو اور اس کے آدمیوں کو برکت کی دعا دی۔

(۳۳۸۲۷) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ ابن عَبْدِ اللهِ بن الحسن ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِالتَّحْرِيقِ وَقَطْعِ الشَّجَرِ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ بَأْسًا.

(۳۳۸۲۷) حضرت ابن عبداللہ بن حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عبداللہ بن حسن رحمہ اللہ جلا دینے اور دشمن کی زمین میں درخت کاٹ دینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۳۳۸۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ﴾ قَالَ : هِيَ النَّخْلُ دُونَ الْعَجْوَةِ.

(۳۳۸۲۸) حضرت داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رحمہ اللہ نے اس آیت مبارکہ ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ﴾ ترجمہ: کاٹ ڈالے تم نے جو درخت۔ اس کے بارے میں آپ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ کھجور کا درخت مراد ہے۔

(۳۳۸۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ ابيه ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ﴾ ، قَالَ هِيَ النَّخْلَةُ.

(۳۳۸۲۹) حضرت حبیب بن ابوعمرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ اس آیت ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ﴾ میں لینۃ سے مراد کھجور کا درخت ہے۔

(۳۳۸۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ﴾ ، قَالَ هِيَ النَّخْلَةُ.

(۳۳۸۳۰) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آیت ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ﴾ میں لینۃ سے

کھجور کا درخت ہے۔

(۹۹) فِي الاِسْتِعَانَةِ بِالْمُشْرِكِينَ مَن كَرِهَهَا ؟

مشرکین سے مدد مانگنے کا بیان کون اس کو مکروہ سمجھتا ہے

(۳۳۸۳۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُسْتَلِمُ بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خُبَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ وَجْهًا فَأَتَيْته أنَا وَرَجُلٌ مِنْ قَوْمِي فَقُلْنَا : إنَّا نستحي أن يَشْهَدَ قَوْمُنَا مَشْهَدًا لاَ نَشْهَدُهُ مَعَهُمْ ، قَالَ : أَسْلَمْتُمَا ؟ قُلْنَا : لاَ قَالَ : فَإِنَّا لاَ نَسْتَعِينُ بِالْمُشْرِكِينَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ ، قَالَ : فَأَسْلَمْنَا وَشَهِدْنَا مَعَهُ. (احمد ۴۵۴۔ حاکم ۱۲۱)

(۳۳۸۳۱) حضرت خبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جنگ کے ارادے سے، تو میں اور میری قوم کا ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے۔ ہم نے عرض کیا: ہمیں شرم آتی ہے کہ ہماری قوم تو میدان جنگ میں حاضر ہو اور ہم ان کے ساتھ شریک نہ ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تم دونوں نے اسلام قبول کرلیا ہے؟ ہم نے کہا: نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک ہم مشرکین کے خلاف مشرکین سے مدد طلب نہیں کرتے۔ راوی فرماتے ہیں: کہ ہم دونوں اسلام لے آئے اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شرکت کی۔

(۳۳۸۳۲) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُنْذِرِ ، قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إلَى أُحُدٍ ، فَلَمَّا خَلَّفَ ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ نَظَرَ خَلْفَهُ ، فَإِذَا كَتِيبَةٌ خَشْنَاءُ ، فَقَالَ : مَنْ هَؤُلاَءِ ، قَالُوا : عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ وَمَوَالِيهِ مِنَ الْيَهُودِ ، فَقَالَ : وَقَدْ أَسْلَمُوا ، قَالُوا : لاَ قَالَ : فَإِنَّا لاَ نَسْتَعِينُ بِالْكُفَّارِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ.

(۳۳۸۳۲) حضرت سعد بن منذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ کی طرف نکلے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وداع کی گھاٹیوں کو پیچھے چھوڑا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے دیکھا تو وہاں بہت اسلحہ والی جماعت تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: عبداللہ بن أُبی بن سلول اور اس کے یہودی دوست۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا انہوں نے اسلام قبول کرلیا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک ہم مشرکین کے خلاف کفار سے مدد طلب نہیں کرتے۔

(۳۳۸۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ الْقَاسِمَ يَذْكُرُ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ الْبَاهِلِيِّ أَنَّهُ غَزَا بَلَنْجَرَ وَكَانَ غَزَا فَاسْتَعَانَ بِنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ ، وَقَالَ : لِيَحْمِلْ أَعْدَاءُ اللهِ عَلَى أَعْدَاءِ اللهِ.

(۳۳۸۳۳) حضرت قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان بن ربیعہ باھلی رحمہ اللہ بلنجر مقام پر جہاد کے لیے تشریف لے گئے اس

حال میں کہ آپ رضی اللہ عنہ بہت زیادہ جہاد میں شریک ہوتے تھے۔ آپ رحمہ اللہ نے مشرکین کے کچھ لوگوں سے مشرکین کے خلاف مد
طلب کی اور فرمایا: چاہیے کہ اللہ کے دشمنوں ہی کو اللہ کے دشمنوں کے خلاف اکسایا جائے۔

(۳۳۸۳۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ ابن نِيَارٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّا لَا نَسْتَعِينُ بِمُشْرِكٍ. (مسلم ۱۴۴۹۔ ابوداؤد ۲۷۲۶)

(۳۳۸۳۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک ہم کسی مشرک سے مدد نہیں لیتے۔

(۱۰۰) من غزا بالمشركين وأسهم لهم

جو شخص مشرکین کو جہاد میں لے جائے اور ان کے لیے حصہ مقرر کرنا

(۳۳۸۳۵) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَ بِنَاسٍ مِنَ الْيَهُودِ فَأَسْهَمَ لَهُمْ. (بیہقی ۵۳)

(۳۳۸۳۵) امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہود کے چند لوگوں کو جہاد میں شرکت کے لیے لے گئے اد
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک حصہ بھی عطا فرمایا۔

(۳۳۸۳۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّ كَانَ يَغْزُو بِالْيَهُودِ فَيُسْهِمُ لَهُمْ كَسِهَامِ الْمُسْلِمِينَ. (ابوداؤد ۲۸۲)

(۳۳۸۳۶) امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہودیوں کو جہاد کے لیے لے جایا کرتے تھے اور ان کے لے
مسلمانوں کے حصوں کی طرح حصہ مقرر فرماتے تھے۔

(۳۳۸۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :كَانَ النَّبِيُّ صَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالْيَهُودِ فَيُسْهِمُ لَهُمْ. (ابوداؤد ۲۸۱۔ ترمذی ۱۵۵۸)

(۳۳۸۳۷) امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہودیوں کو جہاد کے لیے لے جایا کرتے تھے پھر ان کو مال غنیمت
سے حصہ بھی عطا فرماتے۔

(۳۳۸۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ أَنَّ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ غَزَا بِقَوْمٍ مِنَ الْيَهُ فَرَضَخَ لَهُمْ.

(۳۳۸۳۸) حضرت شیبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ یہود کے چند لوگوں کو جہاد کے لیے لے گئے پھر آپ
ان کو تھوڑا سا مال بھی عطا کیا۔

(۳۳۸۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَامِرًا، عَنِ الْمُسْلِمِينَ يَغْزُونَ بِأَهْلِ الْكِتَا

فقال عامر :أدركت الأئمة الفقيه منهم وغير الفقيه يغزون بأهل الذِّمَّةِ فَيَقْسِمُونَ لَهُمْ وَيَضَعُونَ عَنْهُمْ من جِزْيَتِهِمْ ، فَذَلِكَ لَهُمْ نَفَلٌ حَسَنٌ.

(۳۳۸۳۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا ان مسلمانوں کے بارے میں جو اہل کتاب کو جہاد پر لے جاتے ہیں؟ حضرت عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے فقیہ اور غیر فقیہ ائمہ حضرات کو پایا کہ وہ لوگ بھی ذمیوں کو جہاد پر لے جاتے تھے۔ پھر ان میں بھی مال غنیمت تقسیم فرماتے۔ اور ان سے جزیہ کو ختم فرما دیتے اور یہ ان کے لیے بطور زائد احسان کے تھا۔

(٣٣٨٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا إسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :أَدْرَكْت الأَئِمَّةَ .... ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

(۳۳۸۴۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں نے ائمہ کو پایا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

(١٠١) فِي الفارِسِ كم يقسم له ؟ مَنْ قَالَ ثلاثة أسهمٍ

گھوڑ اسوار کو کتنا حصہ ملے گا؟

(٣٣٨٤١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالاَ :حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّجُلِ سَهْمًا. (بخاری ۲۸۶۳۔ مسلم ۱۳۸۳)

(۳۳۸۴۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑ سوار کے لیے دو اور پیادہ کے لیے ایک حصہ مقرر فرمایا۔

(٣٣٨٤٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْفَارِسِ ثَلاَثَةَ أَسْهُمٍ ؛ سَهْمًا لَهُ ، وَاثْنَيْنِ لِفَرَسِهِ. (ابو یعلی ۲۵۲۲)

(۳۳۸۴۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑ سوار کو تین حصے عطا فرمائے، ایک حصہ اس کے لیے اور دو اس کے گھوڑے کے لیے۔

(٣٣٨٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الْعُمَرِيُّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَسَمَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ ، وَلِلرَّجُلِ سَهْمًا ، فَكَانَ لِلرَّجُلِ وَلِفَرَسِهِ ثَلاَثَةُ أَسْهُمٍ. (دارقطنی ۱۰۶)

(۳۳۸۴۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب گھوڑے کے لیے دو اور اس کے سوار کے لیے ایک حصہ مقرر فرماتے تو گھوڑ سوار کے لیے تین حصے ہو جاتے تھے۔

(٣٣٨٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْهَمَ يَوْمَ خَيْبَرَ لِمِئَتَيْ فَرَسٍ ، لِكُلِّ فَرَسٍ سَهْمَيْنِ. (سعید بن منصور ۲۷۶۳۔ عبدالرزاق ۹۳۲۳)

(۳۳۸۴۴) حضرت صالح بن کیسان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے دن دو سو گھوڑوں کے لیے حصہ

مقرر فرمایا، اور ہر گھوڑے کو دو حصے دیے۔

(۳۳۸٤٥) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَصْحَابُنَا ، عَنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُمْ قَالُوا :لِلْفَرَسِ سَهْمَانِ ، وَلِلرَّجُلِ سَهْمٌ.

(۳۳۸۴۵) حضرت سلمہ اصحاب محمد ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ گھوڑے کو دو اور پیادہ کو ایک حصہ ملے گا۔

(۳۳۸٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :أَسْهَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ ، وَلِلرَّجُلِ سَهْمًا. (سعيد بن منصور ۲۷۶۹۔ عبدالرزاق ۹۳۱۹)

(۳۳۸۴۶) حضرت مکحول رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے گھوڑ سوار کے لیے دو اور پیادہ کے لیے ایک حصہ مقرر فرمایا۔

(۳۳۸٤٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :جَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ ، وَلِلْفَارِسِ سَهْمًا.

(۳۳۸۴۷) حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے گھوڑے کیلئے دو حصے اور گھوڑ سوار کیلئے ایک حصہ مقرر فرمایا۔

(۳۳۸٤٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ جَعَلَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ عُمَرُ ، أَشَارَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ. (سعيد بن منصور ۲۷۷۰)

(۳۳۸۴۸) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے گھوڑے کے لیے دو حصے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مقرر فرمائے، بنو تمیم کے ایک شخص نے اس کی طرف اشارہ فرمایا۔

(۳۳۸٤٩) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ ، قَالَ :أَسْهَمَ لِلزُّبَيْرِ أَرْبَعَةَ أَسْهُمٍ ؛ سَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ وَسَهْمًا لَهُ ، وَسَهْمًا لأُمِّهِ وَلِذِي الْقُرْبَى. (نسائی ۴۴۳۴۔ طحاوی ۲۸۳)

(۳۳۸۴۹) حضرت یحییٰ بن عباد سے مروی ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو چار حصے ملے، دو حصے اس کے گھوڑے کے لیے، ایک حصہ ان کے لیے اور ایک حصہ ان کی والدہ اور رشتہ داروں کے لیے۔

(۳۳۸٥٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، قَالَ: كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَنَحْنُ بِخُرَاسَانَ :بَلَغَنَا الثِّقَةُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ أَسْهَمَ لِلْفَارِسِ ثَلاَثَةَ أَسْهُمٍ ؛ سَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ ، وَسَهْمًا لَهُ ، وَأَسْهَمَ لِلرَّاجِلِ سَهْمًا ، وَقَالَ فِي الْخَيْلِ :الْعِرَابُ وَالْمُقَارِفُ وَالْبَرَاذِينُ سَوَاءٌ. (سعيد بن منصور ۲۷۷۳)

(۳۳۸۵۰) حضرت جویبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم خراسان کے علاقہ میں تھے حضرت عمر بن عبد العزیز نے ہمیں لکھا کہ ثقہ راویوں کے ذریعہ ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے گھوڑ سوار کو تین حصے عطاء فرمائے، دو حصے اس کے گھوڑے کے اور ایک حصہ اس کیلئے، اور پیادہ کو ایک حصہ عطا فرمایا، اور گھوڑوں کے متعلق فرمایا: عراب، مقارف اور براذین (مختلف نسل کے گھوڑے) اس حکم میں برابر ہیں۔

(۳۳۸۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ، قَالاَ : كَانُوا إِذَا غَزَوْا فَأَصَابُوا الْغَنَائِمَ ، قَسَمُوا لِلْفَارِسِ مِنَ الْغَنِيمَةِ حِينَ تُقَسَّمُ ثَلاَثَةَ أَسْهُمٍ ؛ سَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ ، وَسَهْمًا لَهُ ، وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا.

(۳۳۸۵۱) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین ریشید سے مروی ہے کہ صحابہ کرام ثمالہ تئم جب جہاد میں فتح یاب ہوتے اور مال غنیمت ہاتھ آتا تو تقسیم غنیمت کے وقت گھوڑ سوار کو تین حصے ملتے ، دو اس کے گھوڑے کے اور ایک حصہ اس کا ، اور پیادہ کو ایک حصہ ملتا۔

(۳۳۸۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : أَسْهَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْفَارِسِ سَهْمَيْنِ ، وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا.

(۳۳۸۵۲) حضرت حکم سے مروی ہے کہ آنحضرت مَلِفَظَةُ نے گھوڑ سوار دو اور پیادہ کیلئے ایک حصہ مقرر فرمایا۔

(۳۳۸۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الشُّعَيْثِيُّ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ، قَالَ : أَسْهَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ ، وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا. (بیهقی ۵۳)

(۳۳۸۵۳) حضرت خالد بن معدان رہائٹو سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۳۳۸۵٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَهْلِ الْجَزِيرَةِ : أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَّ السِّهَامَ كَانَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَيْنِ لِلْفَرَسِ وَسَهْمًا لِلرَّجُلِ ، فَلَمْ أَظُنَّ أَنَّ أَحَدًا هَمَّ بِانْتِقَاصِ فَرِيضَةٍ مِنْهَا ، حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ رِجَالٌ مِمَّنْ يُقَاتِلُ هَذِهِ الْحُصُونَ ، فَأَعِيدُوا سُهْمَانَهَا عَلَى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ سَهْمَيْنِ لِلْفَرَسِ وَسَهْمًا لِلرَّجُلِ ، وَكَيْفَ تُوضَعُ سُهْمَانُ الْخَيْلِ وَهِيَ بِإِذْنِ اللهِ لِمَسْرَحِهِمْ بِاللَّيْلِ ، وَلِمَسَالِحِهِمْ بِالنَّهَارِ وَلِطَلَبِ مَا يَطْلُبُونَ. (سعيد بن منصور ۲۷۶۱)

(۳۳۸۵۴) حضرت عمرو بن میمون ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے جزیرہ والوں کو لکھا: اما بعد! آنحضرت مَلِفَظَةُ کے دور مبارکہ میں گھوڑے کیلئے دو اور سوار کیلئے ایک حصہ مقرر تھا، پھر کیوں کوئی شخص ان کے حصہ کو کم کرنے کے ارادہ سے شک اور تردد میں ڈالتا ہے، یہاں تک کہ لوگوں نے اس کو بنا دیا ان میں سے جو لوگ ان قلعوں میں قتال کرتے ہیں جو حصے ان کے رسول اکرم مَلِفَظَةُ کے دور میں تھے وہ ان کو لوٹا دو، وہ حصے یہ تھے کہ گھوڑے کیلئے دو اور اس کے سوار کیلئے ایک حصہ مقرر تھا، گھوڑے کے حصہ کو کیسے کم کرتے ہو حالانکہ وہ اللہ کے حکم سے رات میں چراگاہ میں پھرتے ہیں، اور دن میں سرحدوں کی حفاظت پر مامور ہوتے ہیں، اور اس وجہ سے بھی کہ گھوڑے وہی طلب کرتے ہیں جو مجاہدین طلب کرتے ہیں۔

(۳۳۸۵۵) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ ؛ أَسْهَمَ لِلزُّبَيْرِ أَرْبَعَةَ أَسْهُمٍ :

سَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ ، وَسَهْمًا لأُمِّهِ ، وَسَهْمًا لِذِى الْقُرْبَى.

(۳۳۸۵۵) حضرت یحییٰ بن عباد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے چار حصے تھے، دو حصے گھوڑے کے، ایک حصہ ان کی والدہ کا اور ایک حصہ داروں کا۔

(٣٣٨٥٦) حَدَّثَنَا مُحَاضِرٌ ، قَالَ :حدَّثنا مُجَالِدٌ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :لَمَّا فَتَحَ سَعْدُ بْنُ أَبِى وَقَّاصٍ جَلُولاَءَ أَصَابَ الْمُسْلِمُونَ ثَلاَثِينَ أَلْفَ أَلْفٍ ، فَقَسَمَ لِلْفَارِسِ ثَلاَثَةَ آلاَفِ مِثْقَالَ ، وَلِلرَّجلِ أَلْفَ مِثْقَالٍ.

(۳۳۸۵۶) حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے مقام جلولاء کو فتح فرمایا تو غنیمت میں مسلمانوں کو تیس ہزار ہاتھ آئے، انہوں نے گھوڑسوار کیلئے تین ہزار مثقال اور پیادہ کیلئے ایک ہزار مثقال تقسیم فرمایا۔

(١٠٢) مَنْ قَالَ لِلفارِسِ سَهْمَانِ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ گھوڑسوار کو دو حصے ملیں گے

(٣٣٨٥٧) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَبِيبُ بْنُ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِى مُوسَى ؛ أَنَّهُ أَسْهَمَ لِلْفَارِسِ سَهْمَيْنِ ، وَأَسْهَمَ لِلرَّاجِلِ سَهْمًا.

(۳۳۸۵۷) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے گھوڑسوار کیلئے دو اور پیادہ کیلئے ایک حصہ مقرر فرمایا۔

(٣٣٨٥٨) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَعْقُوبَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِى أَبِى ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ ، قَالَ :شَهِدْنَا الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُسِمَتْ عَلَى ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا ، وَكَانَ الْجَيْشُ أَلْفًا وَخَمْس مِئَةٍ :ثَلاَثُ مِئَةَ فَارِسٍ ، فَكَانَ لِلْفَارِسِ سَهْمَانِ.

(ابو داؤد ۲۷۳۰۔ احمد ۴۲۰)

(۳۳۸۵۸) حضرت مجمع بن جاریہ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صلح حدیبیہ میں شریک تھے، اٹھارہ حصے تقسیم کیے گئے، اسلامی لشکر کی تعداد پندرہ سو تھی، تین سو گھوڑسواروں کو ملے، ہر گھوڑسوار کیلئے دو حصے تھے۔

(٣٣٨٥٩) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِى إِسْحَاقَ ، عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :لِلْفَارِسِ سَهْمَانِ. قَالَ شُعْبَةُ :وَجَدْتُهُ مَكْتُوبًا عِنْدَ.

(۳۳۸۵۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ گھوڑسوار کو دو حصے ملیں گے، حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کو لکھا ہوا پایا۔

(١٠٣) فِي الْبَرَاذِينِ ، مَا لَهَا ، وَكَيْفَ يُقْسَم لَهَا ؟

ترکی النسل گھوڑے کیلئے کتنا حصہ مقرر ہے؟

(٣٣٨٦٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ ، قَالَ : كَتَبَ جَعْوَنَةُ بْنُ الْحَارِثِ ، وَكَانَ يَلِى

ثَغْرَ مَلَطْيَةَ ، إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ : إِنَّ رِجَالاً يَغْزُونَ بِخَيْلٍ ضِعَافٍ جَذَعٍ ، أَوْ ثَنِي ، لَيْسَ فِيهَا رَدٌّ عَنِ الْمُسْلِمِينَ ، وَيَغْزُو الرَّجُلُ بِالْبِرْذَوْنِ الْقَوِيِّ الَّذِي لَيْسَ دُونَ الْفَرَسِ ، إِلاَّ أَنَّهُ يُقَالَ : بِرْذَوْنٌ ، فَمَا يَرَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِيهَا ؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ : أَنَ انْظُرْ مَا كَانَ مِنْ تِلْكَ الْخَيْلِ الضِّعَافِ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا رَدٌّ عَنِ الْمُسْلِمِينَ ، فَأَعْلِمْ أَصْحَابَهَا أَنَّك غَيْرُ مُسْهِمَهَا ، انْطَلَقُوا بِهَا أَمْ تَرَكُوا ، وَمَا كَانَ مِنْ تِلْكَ الْبَرَاذِينِ رَائِعَ الْجَرْيِ وَالْمَنْظَرِ ، فَأَسْهِمْهُ إِسْهَامَكَ لِلْخَيْلِ الْعِرَابِ.

(۳۳۸۶۰) حضرت عمرو بن میمون سے مروی ہے کہ حضرت جعونہ بن حارث رضی اللہ عنہ جب ملطیہ کے سرحد کے پاس تھے تو انہوں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو خط لکھا کہ لوگ مختلف گھوڑوں پر جہاد کرتے ہیں، کوئی جذع پر کوئی ثنی پر ہوتا ہے، اس میں مسلمانوں سے رد کرنا نہیں ہے، اور کوئی برذون گھوڑے پر جہاد کرتا ہے جو دوسرے گھوڑوں سے کم نہیں ہے یہاں تک کہ اس کو برذون کہا جاتا ہے، اے امیر المومنین آپ کی اس میں کیا رائے ہے؟ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے جواب تحریر فرمایا: مختلف النسل جو گھوڑے ہیں جن کو مسلمانوں سے رد نہیں کیا جاتا ان کے سواروں کو بتادو کہ ان کے لیے (الگ کوئی) حصہ نہیں ہے۔ ان کو لے کر جاؤ چھوڑ دو، اور ترکی النسل جو گھوڑے ہیں جو دیکھنے میں خوشنما ہیں ان کو وہی حصہ دو جو عربی النسل گھوڑوں کے لیے ہے۔

(۳۳۸٦۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : الْبِرْذَوْنُ بِمَنْزِلَةِ الْفَرَسِ.

(۳۳۸٦۲) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ترکی النسل گھوڑا بھی حکم میں عام گھوڑوں کی طرح ہے۔

(۳۳۸٦۲) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لِصَاحِبِ الْبِرْذَوْنِ فِي الْغَنِيمَةِ سَهْمٌ.

(۳۳۸٦۲) حضرت حسن صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ترکی النسل گھوڑے کے مالک کے لیے بھی غنیمت میں حصہ ہے۔

(۳۳۸٦۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الشُّعَيْثِيُّ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ، قَالَ : أَسْهَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعِرَابِ سَهْمَيْنِ ، وَلِلْهَجِينِ سَهْمًا. (ابو داؤد ۲۸٦)

(۳۳۸٦۳) حضرت خالد بن معدان سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عربی النسل گھوڑے کے لیے دو حصے اور غیر عربی گھوڑے کو ایک حصہ دیا۔

(۳۳۸٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، قَالَ : كَتَبَ أَبُو مُوسَى إِلَى عُمَرَ : إِنَّا لَمَّا فَتَحْنَا تُسْتَرَ أَصَبْنَا خَيْلاً عِرَاضًا ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ : أَنَّ تِلْكَ الْبَرَاذِينُ ، مَا قَرَف مِنْهَا الْعِتَاقَ فَأَسْهِمْ ، وَأَلْغِ مَا سِوَى ذَلِكَ.

(۳۳۸٦۴) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ جب ہم نے مقام تستر فتح کیا تو ہمیں غنیمت میں کچھ براذین گھوڑے ملے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا براذین گھوڑوں میں جو عمدہ ہیں تو ان کو حصہ دو، اور جو ان کے علاوہ ہیں وہ بے کار ہیں، ان کے لیے حصہ نہیں

(٣٣٨٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنِ ابْنِ الأَقْمَرِ ، قَالَ : أَغَارَتِ الْخَيْلُ بِالشَّامِ ، فَأَدْرَكَتِ الْعِرَابُ مِنْ يَوْمِهَا ، وَأَدْرَكَتِ الْكَوَادِنُ ضُحَى الْغَدِ ، فَقَالَ ابْنُ أَبِي خَمِيصَةٍ : لاَ أَجْعَلُ مَنْ أَدْرَكَ كَمَنْ لَمْ يُدْرِكَ ، فَكَتَبَ إِلَى عُمَرَ ، فَقَالَ عُمَرُ : هَبِلَتِ الْوَادِعِيَّ أُمُّهُ ، لَقَدْ أَذْكَرَتْ بِهِ ، أَمْضُوهَا عَلَى مَا قَالَ. (فزاری ۲۴۴)

(۳۳۸۶۵) حضرت ابن الاقمر سے مروی ہے کہ گھڑ سواروں نے شام پر دھاوا بولا، اس دن عربی گھوڑے پائے گئے، اگلے دن دوپہر کو ترکی النسل گھوڑے پائے گئے، حضرت ابن ابی خمیصہ نے فرمایا: جس نے پایا ہے میں اس کو اس کے برابر نہ بتاؤں گا جس نے نہیں پایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا گیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا وادعی کی ماں اس کو گم پائے، اس کے متعلق ذکر کیا گیا ہے، جو کچھ کہا گیا ہے اس پر چلو۔

(٣٣٨٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الصَّبَّاحُ بْنُ ثَابِتٍ الْبُجَلِيُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ ، يَقُولُ : إِنَّ الْمُنْذِرَ بْنَ الدَّهْرِ بْنَ خَمِيصَةَ خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعَدُوِّ ، فَلَحِقَتِ الْخَيْلُ الْعِتَاقُ ، وَتَقَطَّعَتِ الْبَرَاذِينُ ، فَأَسْهَمَ لِلْعِرَابِ سَهْمَيْنِ ، وَلِلْبَرَاذِينِ سَهْمًا ، ثُمَّ كَتَبَ بِذَلِكَ إِلَى عُمَرَ ، فَأَعْجَبَهُ ذَلِكَ ، فَجَرَتْ سُنَّةً لِلْخَيْلِ بَعْدُ.

(۳۳۸۶۶) حضرت شعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت منذر بن دھر بن خمیصہ دشمن کے مقابلہ پر نکلے، عمدہ عربی النسل گھوڑے پائے گئے، اور ترکی النسل گھوڑے علیحدہ کر دیئے گئے، پس عربی گھوڑوں کے لیے دو حصے اور ترکی النسل کے لیے ایک حصہ مقرر کیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کے متعلق لکھا، آپ نے یہ پسند کیا اور اس کے بعد گھوڑوں کے لیے یہ طریقہ جاری ہو گیا۔

(٣٣٨٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ (ح) وَشَرِيكٌ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ كُلْثُومِ بْنِ الأَقْمَرِ ؛ أَنَّ الْمُنْذِرَ بْنَ الدَّهْرِ بْنِ خَمِيصَةَ خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعَدُوِّ ، فَلَحِقَتِ الْخَيْلُ الْعِتَاقُ ، وَتَقَطَّعَتِ الْبَرَاذِينُ ، فَأَسْهَمَ لِلْخَيْلِ ، وَلَمْ يُسْهِمْ لِلْبَرَاذِينِ ، فَكَتَبَ بِذَلِكَ إِلَى عُمَرَ ، فَأَعْجَبَ عُمَرَ ذَلِكَ ، فَقَالَ عُمَرُ فِي حَدِيثِ أَحَدِهِمَا : ثَكِلَتِ الْوَدَاعِيَّ أُمُّهُ ، لَقَدْ أَذْكَرَتْ بِهِ.

(۳۳۸۶۷) حضرت کلثوم بن الاقمر سے بھی اسی طرح مروی ہے صرف اس میں اتنا اضافہ ہے کہ ترکی النسل گھوڑوں کے لیے حصہ مقرر نہ فرمایا۔

(٣٣٨٦٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لِلْمُقْرِفِ سَهْمٌ ، وَهُوَ الْهَجِينُ ، وَلِصَاحِبِهِ سَهْمٌ.

(۳۳۸۶۸) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مقرف گھوڑے کے لیے ایک حصہ ہے (ایسا گھوڑا جو دونسلی ہو) اور اس کے سوار کے لیے ایک حصہ ہے۔

(٣٣٨٦٩) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْيَاخِ هَمْدَانَ ، عَنْ عُمَرَ ؛ بِنَحْوِ حَدِيثِ وَكِيعٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ.

(۳۳۸۶۹) حضرت زبیر بن عدی سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۳۳۸۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : لِلْهَجِينِ سَهْمٌ.

(۳۳۸۷۰) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ ھجین گھوڑے کے لیے بھی غنیمت میں ایک حصہ ہے۔

(۳۳۸۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ : الْفَرَسُ وَالْبِرْذَوْنُ سَوَاءٌ.

(۳۳۸۷۱) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ عربی اور غیر عربی (ترکی النسل) گھوڑے برابر ہیں۔

(۳۳۸۷۲) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ : لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ عُلَمَائِنَا يُسْهِمُ لِلْبِرْذَوْنِ.

(۳۳۸۷۲) حضرت اوزاعی ریشید فرماتے ہیں کہ ہمارے علماء میں سے کوئی بھی نہیں ہے جو ترکی النسل کو حصہ دینے کا قائل ہو۔

(۱۰۴) فِي الْبِغَالِ ، أَيُّ شَيْءٍ هُوَ ؟

خچر کو کتنا حصہ ملے گا؟

(۳۳۸۷۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : جَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْبَغْلِ سَهْمًا ، وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا.

(۳۳۸۷۳) حضرت مجاہد ریشید سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے خچر کے لیے ایک حصہ اور اس کے سوار کے لیے ایک حصہ مقرر فرمایا۔

(۳۳۸۷٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : الْبِغَالُ رَاجِلٌ.

(۳۳۸۷۴) حضرت حسن ریشید فرماتے ہیں خچر سوار پیادہ کے مثل ہے۔

(۳۳۸۷٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : كَانُوا لاَ يُسْهِمُونَ لِبَغْلٍ ، وَلاَ لِبِرْذَوْنٍ ، وَلاَ لِحِمَارٍ.

(۳۳۸۷۵) حضرت مکحول ریشید فرماتے ہیں کہ فقہاء کرام خچر اور ترکی النسل اور گدھے کیلئے حصہ مقرر نہ فرماتے تھے۔

(۱۰۵) فِي الرَّجُلِ يَشْهَدُ بِالأَفْرَاسِ لِكَمْ يُقْسَمُ مِنْهَا ؟

کوئی شخص کئی گھوڑے لے کر جہاد میں حاضر ہو تو کتنے گھوڑوں کو حصہ دیا جائے گا؟

(۳۳۸۷٦) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَكُونُ فِي الْغَزْوِ ، فَيَكُونُ مَعَهُ الأَفْرَاسُ : لاَ يُقْسَمُ لَهُ عِنْدَ الْمَغْنَمِ ، إِلاَّ لِفَرَسَيْنِ.

(۳۳۸۷۶) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کئی گھوڑوں کے ساتھ جہاد میں حاضر ہو تو تقسیم غنیمت کے وقت صرف دو گھوڑوں کو حصہ دیا جائے گا۔

(۳۳۸۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بن جَابِرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : لاَ يُسْهَمُ لأَكْثَرَ مِنْ فَرَسَيْنِ إِذَا كَانَا لِرَجُلٍ وَاحِدٍ ، وَمَا كَانَ سِوَى ذَلِكَ فَهُوَ جَنَائِبُ.

(۳۳۸۷۷) حضرت مکحول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک شخص کے پاس کئی گھوڑے ہوں تو دو گھوڑوں سے زیادہ کو حصہ نہیں دیا جائے گا، ان دو کے علاوہ جو ہیں وہ تو صرف تھکاوٹ کے بعد اس پر سوار ہونے کے لیے احتیاطا رکھے گئے ہیں۔

(۳۳۸۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، وَإِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : شَهِدْنَا غَزَاةً مَعَ سَعِيدِ بْنِ عُثْمَانَ ، وَمَعِي هَانِءُ بْنُ هَانِءٍ ، وَمَعِي فَرَسَانِ ، وَمَعَ هَانِءٍ فَرَسَانِ ، فَأَسْهَمَ لِي وَلِلْفَرَسَيْنِ خَمْسَةَ أَسْهُمٍ ، وَأَسْهَمَ لِهَانِءٍ وَلِفَرَسَيْهِ خَمْسَةَ أَسْهُمٍ.

(۳۳۸۷۸) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت سعید بن عثمان کے ساتھ جہاد میں شریک ہوئے، ہمارے ساتھ ھانی بن ھانی تھے، میرے پاس دو گھوڑے اور حضرت ھانی کے پاس بھی دو گھوڑے تھے، میرے اور میرے گھوڑوں کے لیے پانچ حصے دیئے گئے، اور حضرت ھانی کو گھوڑے اور ان کے لیے پانچ حصے دیئے گئے۔

(۳۳۸۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ سَهْمَ لأَكْثَرَ مِنْ فَرَسَيْنِ ، فَإِنْ كَانَ مَعَ الرَّجُلِ فَرَسَانِ أُسْهِمَ لَهُ خَمْسَةُ أَسْهُمٍ ؛ أَرْبَعَةٌ لِفَرَسَيْهِ ، وَسَهْمًا لَهُ.

(۳۳۸۷۹) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو گھوڑوں سے زیادہ کے لیے حصہ نہیں ہے، اگر کسی کے پاس دو سے زائد گھوڑے ہوں تو اس کو پانچ حصے دیئے جائیں گے، چار حصے اس کے گھوڑوں کے لیے اور ایک حصہ اس کے لیے۔

(۳۳۸۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، قَالَ : إِنْ أَدْرَبَ رَجُلٌ بِأَفْرَاسٍ ، كَانَ لِكُلِّ فَرَسٍ سَهْمٌ.

(۳۳۸۸۰) حضرت سلیمان بن موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اگر کوئی شخص کئی گھوڑے لے کر میدان جنگ میں اترے تو اس کے ہر ہر گھوڑے کے لیے حصہ ہے۔

(۱۰۶) العَبْدُ ، أَيُسْهَمُ لَهُ شَيْءٌ إِذَا شَهِدَ الْفَتْحَ ؟

غلام اگر جہاد میں شریک ہو تو کیا اس کو بھی حصہ ملے گا؟

(۳۳۸۸۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ ، قَالَ : شَهِدْتُ خَيْبَرَ وَأَنَا عَبْدٌ مَمْلُوكٌ ، فَلَمَّا فَتَحُوهَا ، أَعْطَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْفًا ، فَقَالَ : تَقَلَّدْ هَذَا ، وَأَعْطَانِي مِنْ

خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ ، وَلَمْ يَضْرِبْ لِي بِسَهْمٍ. (ابوداؤد ۲۷۲۴ـ احمد ۲۲۳)

(۳۳۸۸۱) حضرت عمر فرماتے ہیں کہ جب میں جنگ خیبر میں شریک ہوا تو میں غلام تھا، جب خیبر فتح ہوا تو آنحضرت ﷺ نے مجھے ایک تلوار عطا فرمائی اور فرمایا اس کو لٹکا لو، اور مجھے کچھ گھر کے لیے سامان مرحمت فرمایا اور میرے لئے غنیمت میں حصہ مقرر نہ فرمایا۔

(۳۳۸۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ ، قَالَ : شَهِدْتُ مَعَ مَوْلَايَ خَيْبَرَ وَأَنَا مَمْلُوكٌ ، فَلَمْ يَقْسِمْ لِي مِنَ الْغَنِيمَةِ شَيْئًا ، وَأَعْطَانِي مِنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ سَيْفًا كُنْتُ أَجُرُّهُ إِذَا تَقَلَّدْتُه. (ابن ماجه ۲۸۵۵)

(۳۳۸۸۲) حضرت عمیر فرماتے ہیں کہ میں اور میرے آقا جنگ خیبر میں شریک ہوئے میرے لئے غنیمت میں حصہ مقرر نہ کیا گیا، اور گھر کے سامان سے ایک تلوار دی گئی، میں اس کو گلے میں لٹکا لیتا۔

(۳۳۸۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (ح) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : لَيْسَ لِلْعَبْدِ مِنَ الْغَنِيمَةِ شَيْءٌ.

(۳۳۸۸۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں غلام کے لیے غنیمت میں حصہ نہیں ہے۔

(۳۳۸۸٤) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَيْسَ لَهُ فِي الْمَغْنَمِ نَصِيبٌ.

(۳۳۸۸۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں غنیمت میں غلام کیلئے حصہ نہیں ہے۔

(۱۰۷) مَنْ قَالَ لِلْعَبْدِ وَالأَجِيرِ سَهْمٌ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ غلام اور مزدور کیلئے بھی غنیمت میں حصہ ہے

(۳۳۸۸۵) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَالْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ، قَالُوا : مَنْ شَهِدَ الْبَأْسَ مِنْ حُرٍّ ، أَوْ عَبْدٍ ، أَوْ أَجِيرٍ فَلَهُ سَهْمٌ.

(۳۳۸۸۵) حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ جو بھی جہاد میں شریک ہو، آزاد، غلام یا مزدور میں سے اس کیلئے غنیمت میں سے حصہ ہے۔

(۳۳۸۸٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ، وَالْحَكَمِ ، قَالُوا : الْعَبْدُ وَالأَجِيرُ إِذَا شَهِدُوا الْقِتَالَ أُعْطُوا مِنَ الْغَنِيمَةِ.

(۳۳۸۸۶) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین اور حضرت حکم فرماتے ہیں غلام اور مزدور اگر جہاد میں شریک ہوں تو ان کو غنیمت میں سے حصہ دیا جائے گا۔

(۳۳۸۸۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا شَهِدَ التَّاجِرُ وَالْعَبْدُ ، قُسِمَ لَهُ ، وَقُسِمَ لِلْعَبْدِ.

(۳۳۸۸۷) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تاجر اور غلام جہاد میں شریک ہوتو ان کیلئے غنیمت میں حصہ نکالا جائے گا۔

(۳۳۸۸۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ :يُسْهَمُ لِلْعَبْدِ.

(۳۳۸۸۸) حضرت عمرو بن شعیب فرماتے ہیں کہ غلام کو حصہ دیا جائے گا۔

(۳۳۸۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ خَالِهِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي قُرَّةَ ، قَالَ : قَسَمَ لِي أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ كَمَا قَسَمَ لِسَيِّدِي.

(۳۳۸۸۹) حضرت ابوقرہ فرماتے ہیں کہ جس طرح میرے آقا کیلئے حصہ مقرر کیا اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے میرے لیے حصہ مقرر فرمایا۔

(۳۳۸۹۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْغَنَائِمِ يُصِيبُهَا الْجَيْشُ ، قَالَ :إِنْ أَعَانَهُمَ التَّاجِرُ وَالْعَبْدُ ، ضُرِبَ لَهُمَا بِسِهَامِهِمَا مَعَ الْجَيْشِ.

(۳۳۸۹۰) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر لشکر اسلام کو غنیمت ملے اور ان کی مدد کیلئے تاجر اور غلام بھی ہوں تو غنیمت میں لشکر کے ساتھ ان کو بھی حصہ دیا جائے گا۔

(۱۰۸) فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ ، هَلْ لَهُمْ مِنَ الْغَنِيمَةِ شَيْءٌ ؟

کیا خواتین اور بچوں کے لیے غنیمت میں حصہ ہے؟

(۳۳۸۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :أَسْهَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ وَالْخَيْلِ. (ابو داؤد ۲۸۹۔ بیهقی ۵۳)

(۳۳۸۹۱) حضرت مکحول رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین بچوں اور گھوڑوں کو غنیمت میں سے حصہ دیا۔

(۳۳۸۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ ، قَالَ : كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنِ النِّسَاءِ ، هَلْ كُنَّ يَحْضُرْنَ الْحَرْبَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ وَهَلْ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ ؟ قَالَ :فَقَالَ يَزِيدُ :أَنَا كَتَبْتُ كِتَابَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِيَدِي إِلَى نَجْدَةَ ، كَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ النِّسَاءِ ، هَلْ كُنَّ يَحْضُرْنَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبَ ؟ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ ؟ وَقَدْ كُنَّ يَحْضُرْنَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَمَّا أَنْ يَضْرِبَ لَهُنَّ بِسَهْمٍ فَلاَ ، وَقَدْ كَانَ يَرْضَخُ لَهُنَّ.

(۳۳۸۹۲) حضرت یزید بن ہرمز سے مروی ہے کہ نجدہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو خط لکھا اور عورتوں کے متعلق دریافت کیا کہ کیا خواتین حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شریک ہوتی تھیں، کیا ان کو غنیمت میں سے حصہ ملتا تھا؟ حضرت یزید فرماتے ہیں کہ میں نے نجدہ کی طرف حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف سے خط لکھا کہ آپ نے مجھ سے یہ دریافت کیا ہے کہ: کیا خواتین حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شریک ہوتی تھیں؟ اور کیا ان کیلئے غنیمت میں حصہ تھا؟ بہر حال وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شریک ہوتی تھیں، اور ان کو الگ حصہ نہ دیا جاتا، اور ان کو کچھ اسی میں سے دیا جاتا تھا۔

(٣٣٨٩٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ مُزَاحِمٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَيْحَانَ ، قَالَ : شُهِدْتُ مَعَ أَبِي مُوسَى أَرْبَعُ نِسْوَةٍ ، أَوْ خَمْسٌ ، مِنْهُنَّ أُمُّ مَجْزَأَةَ بْنِ ثَوْرٍ ، فَكُنَّ يَسْقِينَ الْمَاءَ ، وَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى ، فَأَسْهَمَ لَهُنَّ.

(۳۳۸۹۳) حضرت خالد بن سیحان سے مروی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ چار یا پانچ خواتین جہاد میں شریک ہوئیں جن میں ام مجزاۃ بن ثور بھی تھیں، وہ پیاسوں کو پانی اور زخمیوں کو پٹی کرتی تھیں، ان کو غنیمت میں سے حصہ دیا جاتا۔

(٣٣٨٩٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ وَهْبٍ الْخَوْلاَنِيِّ ، قَالَ : قَسَمَ عُمَرُ بَيْنَ النَّاسِ غَنَائِمَهُمْ ، فَأَعْطَى كُلَّ إِنْسَانٍ دِينَارًا ، وَجَعَلَ سَهْمَ الْمَرْأَةِ وَالرَّجُلِ سَوَاءً ، فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ مَعَ امْرَأَتِهِ أَعْطَاهُ دِينَارًا ، وَإِذَا كَانَ وَحْدَهُ أَعْطَاهُ نِصْفَ دِينَارٍ.

(۳۳۸۹۴) حضرت سفیان بن وھب سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں مال غنیمت تقسیم فرمایا، آپ نے ہر ایک کو ایک دینار عطا فرمایا، اور خاتون اور مرد کا حصہ برابر مقرر فرمایا، اگر مرد کے ساتھ خاتون بھی ہو تو ایک دینار عطاء فرماتے، اور اگر اکیلا ہوتا تو نصف عطا فرماتے۔

(٣٣٨٩٥) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نِيَارٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِظَبْيَةِ خَرَزٍ ، فَقَسَمَهَا لِلْحُرَّةِ وَالأَمَةِ ، وَقَالَتْ عَائِشَةُ : كَانَ أَبِي يَقْسِمُ لِلْحُرِّ وَالْعَبْدِ. (ابو داؤد ۲۹۴۵۔ احمد ۱۵۶)

(۳۳۸۹۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک تھیلی لائی گئی، آپ نے ان کو آزاد خواتین اور باندیوں میں تقسیم فرمایا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میرے والد محترم بھی آزاد اور غلام پر تقسیم فرماتے تھے۔

(۱۰۹) فِي الْقَوْمِ يَجِيئُونَ بَعْدَ الْوَقْعَةِ ، هَلْ لَهُمْ شَيْءٌ ؟

اگر کچھ لوگ فتح کے بعد لشکر میں آئیں تو کیا ان کو حصہ ملے گا

(٣٣٨٩٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ فَتْحِ خَيْبَرَ بِثَلاَثٍ ، فَقَسَمَ لَنَا ، وَلَمْ يَقْسِمْ لأَحَدٍ لَمْ يَشْهَدِ الْفَتْحَ

غَيْرَنَا. (بخاری ۳۱۳۶۔ مسلم ۱۹۴۶)

(۳۳۸۹۶) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم لوگ فتح خیبر کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر میں حاضر ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت میں سے ہمیں بھی حصہ عطا فرمایا، اور ہمارے علاوہ کسی ایسے شخص کو حصہ عطا نہ فرمایا جو جنگ میں شریک نہ ہو۔

(۳۳۸۹۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ إِلَى سَعْدٍ يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ: إِنِّي قَدْ بَعَثْتُ إِلَيْكَ أَهْلَ الْحِجَازِ، وَأَهْلَ الشَّامِ، فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْهُمَ الْقِتَالَ قَبْلَ أَنْ يَتَفَقَّؤُوا فَأَسْهِمْ لَهُمْ.

(۳۳۸۹۷) حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے قادسیہ کے دن حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو تحریر فرمایا: میں تمہارے پاس حجاز اور شام والوں کو بھیج رہا ہوں، ان میں سے جو بھی لاشوں کے خراب ہونے سے قبل جنگ میں شریک ہو جائے اس کو غنیمت میں حصہ دینا۔

(۳۳۸۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ، يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَبِيبٍ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بَعَثَ عِكْرِمَةَ بْنَ أَبِي جَهْلٍ مُمِدًّا لِلْمُهَاجِرِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ، وَزِيَادِ بْنِ لَبِيدٍ الْبَيَاضِيِّ، فَانْتَهَوْا إِلَى الْقَوْمِ وَقَدْ فُتِحَ عَلَيْهِمْ، وَالْقَوْمُ فِي دِمَائِهِمْ، قَالَ: فَأَشْرَكُوهُمْ فِي غَنِيمَتِهِمْ.

(۳۳۸۹۸) حضرت ابن ابی حبیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عکرمہ بن ابی جہل کو مہاجر بن ابی امیہ اور زیاد بن لبید کی مدد کیلئے بھیجا، جب یہ ان کے پاس پہنچے تو وہ اس وقت فتح حاصل کر چکے تھے، اور ان کی لاشیں خون آلود موجود تھیں ان کو بھی غنیمت میں شریک کیا۔

(۳۳۸۹۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ، عَنِ الْحَكَمِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ لِجَعْفَرٍ وَأَصْحَابِهِ يَوْمَ خَيْبَرَ، وَلَمْ يَشْهَدُوا الْوَقْعَةَ. (ابوداؤد ۲۷۷)

(۳۳۸۹۹) حضرت حکم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر اور ان کے ساتھیوں کو خیبر کے دن غنیمت میں سے حصہ دیا باوجودیکہ وہ جنگ خیبر میں شریک نہ تھے۔

(۱۱۰) مَنْ قَالَ لَيْسَ لَهُ شَيْءٌ إِذَا قَدِمَ بَعْدَ الْوَقْعَةِ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ: جو جنگ کے ختم ہونے کے بعد آئے اس کو غنیمت میں حصہ نہ ملے گا

(۳۳۹۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ الْأَحْمَسِيِّ، قَالَ: غَزَتْ بَنُو عُطَارِدٍ مِئَةً مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ، وَأَمَدُّوا عَمَّارًا مِنَ الْكُوفَةِ، فَخَرَجَ عَمَّارٌ قَبْلَ الْوَقْعَةِ، فَقَالَ: نَحْنُ شُرَكَاؤُكُمْ فِي الْغَنِيمَةِ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عُطَارِدٍ، فَقَالَ: أَيُّهَا الْعَبْدُ الْمَجْدُوعُ، وَكَانَتْ أُذُنُهُ قَدْ أُصِيبَ

فِي سَبِيلِ اللهِ ، أَتُرِيدُ أَنْ نَقْسِمَ لَكَ غَنِيمَتَنَا ؟ فَقَالَ عَمَّارٌ : عَيَّرْتُمُونِي بِأَحَبِّ ، أَوْ بِخَيْرِ أُذُنَي ، قَالَ : وَكَتَبَ فِي ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ ، فَكَتَبَ عُمَرُ : إِنَّ الْغَنِيمَةَ لِمَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ.

(۳۳۹۰۰) حضرت طارق بن شھاب الاحمسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اھل بصرہ میں سے بنو عطارد نے جنگ میں شرکت کی، اور انہوں نے کوفہ سے حضرت عمامہ کی مدد کی، حضرت عمار لڑائی سے پہلے ہی نکل گئے، پھر بعد میں فرمایا کہ ہم لوگ بھی غنیمت میں تمہارے ساتھ شریک ہیں، بنو عطارد میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا! اے وہ شخص جس کا کان کٹا ہوا ہے، حضرت عمار کا کان جہاد میں شہید ہوا تھا، یا تو یہ چاہتا ہے کہ ہم اپنی غنیمت میں سے تمہیں حصہ دیں؟ حضرت عمار نے فرمایا، تو نے مجھے میرے بہترین اور پسندیدہ کان سے عار دیا ہے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کے متعلق لکھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواباً تحریر کیا غنیمت میں اس کو حصہ ملے گا جو لڑائی اور فتح میں شریک ہو۔

(۳۳۹۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : إِنَّمَا الْغَنِيمَةُ لِمَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ. (بیہقی ۵۰۔ عبدالرزاق ۹۶۸۹)

(۳۳۹۰۱) حضرت طارق بن شھاب سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، غنیمت میں اس کا حصہ ہے جو لڑائی میں شرکت کرے۔

(۳۳۹۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ قَوْمًا قَدِمُوا عَلَى عَلِيٍّ يَوْمَ الْجَمَلِ بَعْدَ الْوَقْعَةِ ، فَقَالَ : هَؤُلاَءِ الْمَحْرُومُونَ فَاقْسِمْ لَهُمْ.

(۳۳۹۰۲) حضرت ابراہیم سے مروی ہے کہ جنگ جمل کے دن کچھ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لڑائی کے بعد حاضر ہوئے، حضرت علی نے فرمایا یہ محرومین ہیں، (آپ نے قرآن پاک کی آیت للسائل والمحروم کی طرف اشارہ فرمایا) پھر ان کو غنیمت میں سے حصہ عطا فرمایا۔

(۳۳۹۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً ، فَأَصَابُوا غَنِيمَةً فَجَاءَ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ ، فَنَزَلَتْ : ﴿فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ﴾. (طبری ۸۲)

(۳۳۹۰۳) حضرت حسن بن محمد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس نے ایک سریہ بھیجا، ان کو مال غنیمت ہاتھ آیا، پھر ان کے بعد کچھ لوگ اور آ گئے، تو یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی ﴿فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ﴾.

(۳۳۹۰۴) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ كُرْكُمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ ﴿لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ﴾ ، قَالَ : الْمُحَارَفُ. (طبری ۲۹)

(۳۳۹۰۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن پاک کی آیت ﴿لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے محروم

مراد ہے۔

(۳۳۹.۵) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْیَانُ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنْ قَیْسِ بْنِ کُرْکُمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ ﴿لِلسَّائِ وَالْمَحْرُومِ﴾ ، قَالَ :الْمَحْرُومُ الْمُحَارَفُ الَّذِی لَیْسَ لَہُ فِی الإِسْلاَمِ سَہْمٌ.

(۳۳۹۰۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ قرآن کی آیت ﴿لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ﴾ میں محروم کی تفسیر کے متعلق فرماتے ہیں کہ مح وہ شخص ہے جس کے لیے اسلام میں غنیمت کا کوئی حصہ مقرر نہیں ہے۔

(۳۳۹.۶) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَلَمَۃُ بْنُ نُبَیْطٍ ، عَنِ الضَّحَّاکِ ، قَالَ :بَعَثَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَ وَسَلَّمَ طَلاَئِعَ ، فَغَنِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَنِیمَۃً ، فَقَسَمَ بَیْنَ النَّاسِ ، وَلَمْ یَقْسِمْ لِلطَّلاَئِعِ شَیْئًا فَلَمَّا قَدِمَتِ الطَّلاَئِعُ ، قَالُوا :قَسَمَ الْفَیْئَ وَلَمْ یَقْسِمْ لَنَا ، فَنَزَلَتْ :﴿وَمَا کَانَ لِنَبِیٍّ أَنْ یَغُلَّ﴾. (طبری ۱۵۶)

(۳۳۹۰۶) حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ ابتدائی دستے روانہ فرمائے، پھر ان کے جانے کے بع حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ مال غنیمت ہاتھ آیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے درمیان غنیمت کا مال تقسیم فرمایا اور ان کو کچھ نہ د جب وہ دستے واپس آئے تو کہنے لگے کہ اللہ کے نبی نے غنیمت کو تقسیم فرما دیا ہے مگر ہمیں حصہ نہ دیا، تو ان کے متعلق یہ آیت ناز ہوئی ﴿وَمَا کَانَ لِنَبِیٍّ أَنْ یَغُلَّ﴾

(۳۳۹.۷) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْیَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاہِیمَ ، قَالَ :الْمَحْرُومُ الَّذِی لَیْسَ لَہُ فِ الْغَنِیمَۃِ شَیْئٌ.

(۳۳۹۰۷) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ المحروم کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ شخص ہے جس کیلئے غنیمت میں حصہ نہیں ہے۔

(۳۳۹.۸) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْیَانُ ، عَنِ ابْنِ أَبِی نَجِیحٍ ، عَنْ مُجَاہِدٍ ، قَالَ :الْمَحْرُومُ الَّذِی لَیْسَ فِی الْغَنِیمَۃِ شَیْئٌ.

(۳۳۹۰۸) حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے بھی یہی مروی ہے۔

(۱۱۱) فِی السَّرِیَّۃِ تَخْرُجُ بِغَیْرِ إِذْنِ الإِمَامِ

جو سریہ امام کی اجازت کے بغیر نکلے

(۳۳۹.۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّۃَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : کَتَبْتُ إِلَی نَافِعٍ أَسْأَلُہُ عَنِ الرَّجُلِ یَکُونُ فِی السَّرِیَّۃِ ، یَخْ بِغَیْرِ إِذْنِ أَمِیرِہِ ؟ فَکَتَبَ :إِنَّہُ لاَ یُغَیِّرُہُ إِذْنُ أَمِیرِہِ.

(۳۳۹۰۹) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع کو لکھ کر ان سے دریافت کیا کہ: کوئی شخص امیر کی اجازت کے بغ سریہ سے نکل جائے؟ آپ نے جواب تحریر فرمایا: اس کو امیر کے حکم نے تبدیل نہیں کیا۔

(۳۳۹۱۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ ، قَالَ :إِذَا الْتَقَى الزَّحْفَانِ ، فَلَيْسَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَحْمِلَ بِغَيْرِ إِذْنِ إِمَامِهِ.

(۳۳۹۱۰) حضرت ہشام بن حسان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب دولشکر آمنے سامنے (پیش قدمی کریں) ہو جائیں تو کسی شخص کو اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ وہ امیر کے اذن کے بغیر سوار ہو جائے (سوار ہو کر نکل جائے)۔

(۳۳۹۱۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَشْعَثِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لاَ يُسْرَى فِي سَرِيَّةٍ ، إِلاَّ بِإِذْنِ أَمِيرِهَا ، وَلَهُمْ مَا نَفَّلَهُمْ مِنْ شَيْءٍ.

(۳۳۸۹۱۱) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امیر کی اجازت کے بغیر سریہ سے نہیں نکلا جائے گا، اور جو غنیمت حاصل ہو اس میں ان کے لیے حصہ ہے۔

(۱۱۲) فِي السَّرِيَّةِ تَخْرُجُ بِغَيْرِ إِذْنِ الإِمَامِ ، فَتَغْنَمُ

جو سریہ امیر کی اجازت کے بغیر جائے اور اس کو غنیمت حاصل ہو جائے

(۳۳۹۱۲) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا تَسَرَّتِ السَّرِيَّةُ مَا أَصَابُوا ، أَوْ غَنِمُوا ، إِنْ شَاءَ الإِمَامُ نَفَّلَهُمْ ، وَإِنْ شَاءَ خَمَّسَهُ.

(۳۳۹۱۲) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سریہ اگر جہاد کیلئے نکلے اور اس کے ہاتھ جو بھی (غنیمت) آئے، امام اگر چاہے تو ان کو زائد حصہ دے دے اور اگر چاہے تو پانچواں حصہ۔

(۳۳۹۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا خَرَجَتْ سَرِيَّةٌ بِإِذْنِ الإِمَامِ فَغَنِمُوا ، أَخَذَ الإِمَامُ الْخُمُسَ ، وَسَائِرُهُ لَهُمْ.

(۳۳۹۱۳) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سریہ اگر امام کی اجازت کے بغیر ہی جہاد کیلئے نکل پڑے اور ان کے ہاتھ غنیمت آئے تو امام اس میں سے پانچواں حصہ وصول کرے اور باقی سب ان کے لیے ہوگا۔

(۳۳۹۱٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ :ذَكَرْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : غَزَوْتُ الدَّرْبَ ، فَلَمَّا وَجَّهْنَا قَافِلِينَ بِهِ ، بَعَثُوا السَّرَايَا بَعْدَ أَنْ وَجَّهْنَا قَافِلِينَ ، فَقِيلَ :لَكُمْ مَا غَنِمْتُمْ إِلاَّ الْخُمُسَ ، فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ :مَا كَانَ النَّاسُ يُنَفَّلُونَ إِلاَّ مِنَ الْخُمُسِ.

(۳۳۹۱۴) حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ: میں نے درب کے علاقے میں جہاد کیا۔ جب ہم وہاں روانہ ہو گئے تو ہمارے بعد کچھ سرایا بھیجے گئے۔ ان سے کہا گیا کہ تمہیں خمس کے علاوہ مال غنیمت ملے گا۔ اس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں۔ حضرت سعید بن میسب نے فرمایا کہ لوگ خمس سے ہی نفل دیا کرتے تھے۔

(٣٣٩١٥) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيُّمَا سَرِيَّةٍ أَغَارَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ أَمِيرِهَا فَهُوَ غُلُولٌ.

(۳۳۹۱۵) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لشکر بھی امیر کی اجازت کے بغیر حملہ کرے تو وہ خیانت اور دھوکا دینے والے ہیں۔

(٣٣٩١٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الإِمَامِ يَبْعَثُ السَّرِيَّةَ فَتَغْنَمُ؟ قَالَ : إِنْ شَاءَ نَفَّلَهُمْ إِيَّاهُ كُلَّهُ ، وَإِنْ شَاءَ خَمَّسَهُ.

(۳۳۹۱۶) حضرت منصور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ امام سریہ روانہ کرے اور اس کو غنیمت حاصل ہو؟ فرمایا اگر امام چاہے تو پھر زائد حصہ ان کو دے دے اور اگر چاہے خمس نکالے۔

(٣٣٩١٧) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا رَحَلُوا بِإِذْنِ الإِمَامِ أَخَذَ الْخُمُسَ ، وَكَانَ لَهُمْ مَا بَقِيَ ، وَإِذَا رَحَلُوا بِغَيْرِ إِذْنِ الإِمَامِ فَهُوَ أُسْوَةُ الْجَيْشِ.

(۳۳۹۱۷) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر لشکر امام کی اجازت کے ساتھ کوچ کرے تو ان کے غنیمت میں سے خمس نکالا جائے گا اور باقی ان کو ملے گا، اور اگر امام کی اجازت کے بغیر کوچ کریں تو وہ جیش کے مثل ہیں۔

(١١٣) فِي الإِمَامِ يُنَفِّلُ الْقَوْمَ مَا أَصَابُوا

امام جو ملے وہ لشکر میں تقسیم کردے

(٣٣٩١٨) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ مَكْحُولاً ، وَعَطَاءً عَنِ الإِمَامِ يُنَفِّلُ الْقَوْمَ مَا أَصَابُوا ؟ قَالَ : ذَلِكَ لَهُمْ.

(۳۳۹۱۸) حضرت علی بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مکحول اور حضرت عطا سے دریافت کیا کہ امام اگر وہ سارا مال تقسیم کردے جو ان کو غنیمت میں ملا ہے تو کیا حکم ہے؟ فرمایا (کوئی نہیں) وہ انہی کے لیے ہے۔

(٣٣٩١٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ النُّهْبَةِ فِي الْغَنِيمَةِ إِذَا أَذِنَ لَهُمْ أَمِيرُهُمْ ؟ فَكَرِهَ ذَلِكَ.

(۳۳۹۱۹) حضرت زھری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ امیر اگر لشکر کو اجازت دے دے اور وہ اپنی مرضی کی چیزیں اٹھالیں تو کیا حکم ہے؟ آپ نے اس کو ناپسند فرمایا۔

(۱۱۴) فِي الفِدَاءِ، مَنْ رَآهُ وَفَعَلَهُ

فدیہ کا بیان

(۳۳۹۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَى رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِرَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ.

(ترمذی ۱۵۶۸۔ مسلم ۱۲۶۲)

(۳۳۹۲۰) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوعقیل کے ایک مشرک کے بدلے دو مسلمانوں کا فدیہ قرار دیا۔

(۳۳۹۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : غَزَوْنَا مَعَ أَبِي بَكْرٍ هَوَازِنَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَنَفَّلَنِي جَارِيَةً مِنْ بَنِي فَزَارَةَ ، مِنْ أَجْمَلِ الْعَرَبِ ، عَلَيْهَا قِشْعٌ لَهَا ، فَمَا كَشَفْتُ لَهَا عَنْ ثَوْبٍ حَتَّى قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ ، فَلَقِيَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالسُّوقِ ، فَقَالَ : لِلَّهِ أَبُوكَ ، هَبْهَا لِي ، فَوَهَبْتُهَا لَهُ ، قَالَ : فَبَعَثَ بِهَا ، فَفَادَى بِهَا أُسَارَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا بِمَكَّةَ.

(۳۳۹۲۱) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ھوازن کے علاقہ میں جہاد کیلئے گئے، مجھے بنی فزارہ کی لونڈی حصہ میں ملی، جو کہ حسین عرب خاتون تھیں، اس پر موٹا زائد لباس تھا، جب اس کے زائد کپڑے کھلے تو میں اس کو لے کر مدینہ آیا، بازار میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ہم سے ملاقات ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے والد کی خوبی اللہ کیلئے ہی ہے، اس کو مجھے ھبہ کر دو، حضرت سلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کو ھبہ کر دی، راوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ باندی مکہ میں جو مسلمان تھے ان کے فدیہ کے واسطے بھیج دی۔

(۳۳۹۲۲) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَطَاءٍ ، قَالاَ فِي الأَسِيرِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ : يُمَنُّ عَلَيْهِ . أَوْ يُفَادَى.

(۳۳۹۲۲) حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مشرکین کے قیدیوں پر احسان کر کے آزاد کر دیا جائے یا پھر فدیہ وصول لیا جائے۔

(۳۳۹۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ ، وَعَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَدَى رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ جَرْمٍ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ بِمِئَةِ أَلْفٍ.

(۳۳۹۲۳) حضرت عاصم بن کلیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مسلمانوں میں سے ایک شخص کا فدیہ دیا،

اھل حرب میں سے (شدۃ اور قوت والے) ایک لاکھ دراھم کے ساتھ۔

(۳۳۹۲٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ :إِذَا سُبِيَتِ الْجَارِيَةُ ، أَوِ الْغُلاَمُ مِنَ الْعَدُوِّ ، فَلاَ بَأْسَ أَنْ يُفَادُوهُمْ.

(۳۳۹۲۴) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اگر باندی یا غلام دشمن کی قید میں چلے جائیں تو کوئی حرج نہیں کہ ان کو فدیہ دے کر آزاد کروایا جائے۔

(۳۳۹۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الأَسِيرِ :يُمَنُّ عَلَيْهِ ، أَوْ يُفَادَى بِهِ.

(۳۳۹۲۵) حضرت شعبی رضی اللہ عنہ قیدیوں کے متعلق فرماتے ہیں کہ ان پر احسان کر کے یا فدیہ لے کر آزاد کر دیا جائے۔

(۳۳۹۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا تَقُولُونَ فِي هَؤُلاَءِ الأُسَارَى ؟ قَالَ :ثُمَّ قَالَ :لاَ يُفْلِتَنَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلاَّ بِفِدَاءٍ ، أَوْ ضَرْبَةِ عُنُقٍ. (ترمذی ۱۷۱۴۔ احمد ۳۸۳)

(۳۳۹۲۶) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بدر والے دن حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا ان قیدیوں کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ پھر فرمایا: ان میں سے کسی کو بھی آزاد نہ کیا جائے گا مگر فدیہ لے کر یا پھر اس کو قتل کر دیا جائے۔

(۳۳۹۲۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :كَتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ :أَنْ يَعْقِلُوا مَعَاقِلَهُمْ ، وَأَنْ يُفْدُوا عَانِيَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَالإِصْلاَحِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۳۹۲۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مہاجرین اور انصار کو لکھا کہ ان کے قتل کے معاملہ میں دیت دیں، اور ان کے قیدیوں کے لیے اچھے طریقہ سے فدیہ وصول کیا جائے گا اور مسلمانوں کے درمیان (معاملات کی) اصلاح کی جائے گی۔

(۳۳۹۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :لأَنْ أَسْتَنْقِذَ رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ أَيْدِي الْكُفَّارِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ جزيَةِ الْعَرَبِ.

(۳۳۹۲۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کفار کے ہاتھوں سے ایک مسلمان قیدی کو چھڑاؤ یہ مجھے پورے عرب کے جزیہ یا جزیرۃ العرب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

(۱۱٥) مَنْ كَرِهَ الفِداءَ بِالدَّراهِمِ وَغَيْرِهَا

جو حضرات دراھم کے ساتھ فدیہ لینے کو ناپسند کرتے ہیں

(۳۳۹۲۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَمُجَاهِدٍ ، قَالاَ :قَالَ أَبُو بَكْرٍ :إِنْ أَخَذْتُمْ أَحَدًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ،

فَأَعْطِيتُمْ بِهِ مُدَّىْ دَنَانِيرَ ، فَلاَ تُفَادُوهُ.

(۳۳۹۲۹) حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اگر مشرکین میں سے تم کسی کا فدیہ لو، اور تمہیں دو مد دینار دیئے جائیں تو فدیہ کو مت وصول کرو۔

(۳۳۹۳۰) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي يَحْيَى ؛ أَنَّ خَالِدَ بْنَ زَيْدٍ ،وَكَانَتْ عَيْنُهُ أُصِيبَتْ بِالسُّوسِ ، قَالَ :حَاصَرْنَا مَدِينَتَهَا ، فَلَقِينَا جَهْدًا ، وَأَمِيرُ الْمُسْلِمِينَ أَبُو مُوسَى ، وَأَخَذَ الدِّهْقَانُ عَهْدَهُ وَعَهْدَ مَنْ مَعَهُ ، فَقَالَ أَبُو مُوسَى :اعْزِلْهُمْ ، فَجَعَلَ يَعْزِلُهُمْ ، وَجَعَلَ أَبُو مُوسَى يَقُولُ لأَصْحَابِهِ :إِنِّي أَرْجُو أَنْ يَخْدَعَهُ اللَّهُ عَنْ نَفْسِهِ ، فَعَزَلَهُمْ وَبَقِيَ عَدُوُّ اللهِ ، فَأَمَرَ بِهِ أَبُو مُوسَى ، فَفَادَى وَبَذَلَ مَالاً كَثِيرًا ، فَأَبَى وَضَرَبَ عُنُقَهُ.

(۳۳۹۳۰) حضرت خالد بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جن کی آنکھ سوس کے علاقہ میں جہاد میں شہید ہو چکی تھی، فرماتے ہیں کہ ہم نے کفار کے علاقہ کا محاصرہ کیا، ہمیں بڑی مشقت پیش آئی، اس وقت ہمارے امیر حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ تھے، ایک دھقان نے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی امان طلب کی اور چھٹکارا چاہا۔ حضرت ابوموسیٰ نے ارشاد فرمایا، ان کو علیحدہ کرو، دھقان نے ان کو علیحدہ کرنا، شروع کر دیا، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا: مجھے لگتا ہے کہ یہ دھوکہ دے گا۔ پھر جب اس دھقان نے اپنے خاندان والوں کو نکال لیا تو پھر جنگ کے لیے تیار ہو گیا۔ پھر جب وہ گرفتار کر کے لایا گیا تو اس نے بہت سے فدیے کی پیش کش کی۔ لیکن حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اس کے قتل کا حکم دیا۔

(۳۳۹۳۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قُتِلَ قَتِيلٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ ، فَغَلَبَ الْمُسْلِمُونَ الْمُشْرِكِينَ عَلَى جِيفَتِهِ ، فَقَالُوا :ادْفَعُوا إِلَيْنَا جِيفَتَهُ وَنُعْطِيكُمْ عَشَرَةَ آلاَفِ دِرْهَم ، فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :لاَ حَاجَةَ لَنَا فِي جِيفَتِهِ ، وَلاَ دِيَتِهِ ، إِنَّهُ خَبِيثُ الدِّيَةِ خَبِيثُ الْجِيفَةِ. (احمد ۲۴۸۔ بیہقی ۱۳۳)

(۳۳۹۳۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: خندق والے دن کچھ کفار مارے گئے، مسلمان کفار کے لاشوں پر غالب آ گئے، مشرکین نے مسلمانوں سے کہا کہ ہماری لاشیں ہمارے حوالے کر دو، ہم اس کے بدلہ دس ہزار دراہم دیں گے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمیں تمہاری لاشوں (مردار لاشوں) اور دیت کی کوئی ضرورت نہیں ہے، یہ خبیث دیت اور خبیث لاشیں ہیں۔

(۳۳۹۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْمُشْرِكِينَ أُصِيبَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ ، فَأَعْطَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجِيفَتِهِ حَتَّى بَلَغُوا الدِّيَةَ ، فَأَبَى. (احمد ۲۴۸)

(۳۳۹۳۲) حضرت حکم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ کچھ مشرکین غزوہ خندق میں مارے گئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان مردہ لاشوں کے

بدلے مال دینے کو کہا گیا یہاں تک کہ وہ دیت کی رقم تک پہنچ گئے لیکن آپ ﷺ نے لینے سے انکار کر دیا۔

(۳۳۹۳۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ بِنَحْوِهِ. (ترمذی ۱۷۱۵۔ احمد ۳۲۶)

(۳۳۹۳۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یہی مروی ہے۔

(۳۳۹۳٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : نَسَخَتْ : ﴿وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ﴾ مَا كَانَ قَبْلَ ذَلِكَ مِنْ فِدَاءٍ ، أَوْ مَنٍّ.

(۳۳۹۳۴) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ﴿وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ﴾ منسوخ ہوگئی جو ان سے پہلے فدیہ اور احسان کر کے چھوڑنے کا حکم تھا۔

(۳۳۹۳٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً﴾ قَالَ : لاَ مَنٌّ ، وَلاَ فِدَاءٌ.

(۳۳۹۳۵) حضرت مجاہد فرماتے ہیں قرآن کی آیت ﴿فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اب کوئی احسان اور فدیہ نہیں ہے۔

(۳۳۹۳٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : اسْتَشَارَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الأُسَارَى يَوْمَ بَدْرٍ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : يَا رَسُولَ اللهِ ، قَوْمُكَ وَعَشِيرَتُكَ بَنُو عَمِّكَ ، فَخُذْ مِنْهُمَ الْفِدْيَةَ ، وَقَالَ عُمَرُ : اقْتُلْهُمْ ، فَنَزَلَتْ : ﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الأَرْضِ﴾ قَالَ مُجَاهِدٌ : وَالإِثْخَانُ : هُوَ الْقَتْلُ. (ابن جریر ۴۳)

(۳۳۹۳۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے غزوہ بدر کے قیدیوں کے بارے میں مشورہ طلب کیا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ کے رسول ﷺ یہ آپ کی قوم اور آپ کے رشتہ دار ہیں، ان سے فدیہ لے کر آزاد کر دیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا، ان سب کو قتل کر دیں، پھر اس کے بارے میں قرآن کریم کی آیت ﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الأَرْضِ﴾ حضرت مجاہد فرماتے ہیں الاثخان سے مراد قتل ہے۔

(۱۱۶) فِي فِكَاكِ الأُسَارَى ، عَلَى مَنْ هُوَ ؟

قیدیوں کا فدیہ کون ادا کرے گا؟

(۳۳۹۳۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : كُلُّ أَسِيرٍ كَانَ فِي أَيْدِي الْمُشْرِكِينَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، فَفِكَاكُهُ مِنْ بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۳۹۳۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کا جو بھی قیدی کافروں کے قبضہ میں ہو پھر اس کا فدیہ مسلمانوں کا بیت المال ادا کرے گا۔

(٣٣٩٣٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَرِيكٍ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ غَالِبٍ ، قَالَ : سَأَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ عَنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ ، فَيُؤْسَرُ ؟ قَالَ : فَفِكَاكُهُ مِنْ خَرَاجِ أُولَئِكَ الْقَوْمِ الَّذِينَ قَاتَلَ عَنْهُمْ.

(۳۳۹۳۸) حضرت بشر بن غالب سے مروی ہے کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ ایک مجاہد ذمی جہاد کے دوران اگر گرفتار ہو جائے؟ فرمایا جن سے وہ لڑا ہے انہی کے خراج میں سے اس کا فدیہ ادا کیا جائے گا۔

(٣٣٩٣٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي أَهْلِ الْعَهْدِ إِذَا سَبَاهُمَ الْمُشْرِكُونَ ، ثُمَّ ظَهَرَ عَلَيْهِمَ الْمُسْلِمُونَ ، قَالَ : لاَ يُسْتَرَقُّونَ.

(۳۳۹۳۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اھل العہد (ذمی) کو مشرکین قید کر لیں پھر مسلمان ان پر غالب آ جائیں تو وہ غلام نہیں بنائے جائیں گے۔

(١١٧) مَنْ يُكْرِهُ أَنْ يُفَادَى بِهِ

جو حضرات ان کا فدیہ دینے کو ناپسند کرتے ہیں

(٣٣٩٤٠) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : لاَ يُفَادَى الْعَبْدُ ، وَلاَ الْمُعَاهَدُ.

(۳۳۹۴۰) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں غلام اور معاھد کا فدیہ نہ دیا جائے گا۔

(١١٨) مَنْ كَانَ لاَ يَقْتُلُ الأَسِيرَ ، وَكَرِهَ ذَلِكَ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ قیدیوں کو قتل نہیں کیا جائے گا

(٣٣٩٤١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ قَتْلَ الأَسْرَى.

(۳۳۹۴۱) حضرت عطاء قیدیوں کے قتل کرنے کو ناپسند فرماتے تھے۔

(٣٣٩٤٢) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : لاَ يُقْتَلُ الأَسِيرُ.

(۳۳۹۴۲) حضرت عطاء فرماتے تھے کہ قیدی کو قتل مت کرو۔

(٣٣٩٤٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ قَتْلَ الأَسِيرِ.

(۳۳۹۴۳) حضرت حسن رضی اللہ عنہ قیدی کے قتل کرنے کو ناپسند فرماتے تھے۔

(٣٣٩٤٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ إِذَا أُتِيَ بِأَسِيرٍ يَوْمَ صِفِّينَ ،

أَخَذَ دَابَّتَهُ ، وَأَخَذَ سِلاَحَهُ ، وَأَخَذَ عَلَيْهِ أَنْ لاَ يَعُودَ ، وَخَلَّى سَبِيلَهُ.

(۳۳۹۴۴) حضرت ابوجعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنگ صفین کے دن جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں قیدی لایا جاتا تو آپ اس کا سامان اور سواری ضبط فرما لیتے اور اس سے دوبارہ نہ لڑنے کا عہد لے کر اس کو رہا فرما دیتے۔

(٣٣٩٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي فَاخِتَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي جَارٌ لِي ، قَالَ :أَتَيْتُ عَلِيًّا بِأَسِيرٍ يَوْمَ صِفِّينَ ، فَقَالَ :لَنْ أَقْتُلَكَ صَبْرًا ، إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ.

(۳۳۹۴۵) حضرت ابی فاختہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے پڑوسی نے بتایا کہ جنگ صفین کے دن میں قید ہو کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش ہوا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تجھے قتل نہ کروں گا میں اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔

(٣٣٩٤٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ الْحَجَّاجَ أُتِيَ بِأَسِيرٍ ، فَقَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ :قُمْ فَاقْتُلْهُ ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :مَا بِهَذَا أُمِرْنَا ، يَقُولُ اللَّهُ :﴿حَتَّى إِذَا أَثْخَنْتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً﴾.

(۳۳۹۴۶) حضرت حسن سے مروی ہے کہ حجاج کے پاس قیدی لایا گیا حجاج نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کھڑے ہو جاؤ اور اس کو قتل کر دو، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: ہمیں کس چیز کا حکم دیا گیا؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: ﴿حَتَّى إِذَا أَثْخَنْتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً﴾.

(٣٣٩٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :بَعَثَ ابْنُ عَامِرٍ إِلَى ابْنِ عُمَرَ بِأَسِيرٍ وَهُوَ بِفَارِسَ ، أَوْ بِإِصْطَخْرَ لِيَقْتُلَهُ ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :أَمَّا وَهُوَ مَصْرُورٌ فَلاَ.

قَالَ وَكِيعٌ :يَعْنِي مَوْثُوقًا.

(۳۳۹۴۷) حضرت حسن سے مروی ہے کہ ابن عامر نے فارس کے قیدی کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا تا کہ وہ اس کو قتل کر دیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: بہر حال وہ بندھا ہوا قیدی ہے تو پھر قتل نہیں ہوگا۔

(٣٣٩٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أُتِيَ بِسَبْيٍ فَأَعْتَقَهُمْ.

(۳۳۹۴۸) حضرت سفیان سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کی خدمت میں قیدی لائے گئے تو آپ نے ان سب کو آزاد کر دیا۔

(٣٣٩٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَصْحَابُنَا ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الإِمَامُ فِي الأُسَارَى بِالْخِيَارِ ، إِنْ شَاءَ فَادَى ، وَإِنْ شَاءَ مَنَّ ، وَإِنْ شَاءَ قَتَلَ.

(۳۳۹۴۹) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام کو قیدیوں کے متعلق مکمل اختیار ہے، اگر چاہے تو فدیہ لے کر آزاد کر دے، یا احسان کرتے ہوئے آزاد کر دے یا پھر قتل کر دے۔

(۳۳۹۵۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَمَرَ عَلِيٌّ مُنَادِيَهُ، فَنَادَى يَوْمَ الْبَصْرَةِ: لاَ يُقْتَلُ أَسِيرٌ.

(۳۳۹۵۰) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بصرہ کے دن منادی کو اعلان کرنے کا حکم فرمایا کہ: قیدی قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۱۱۹) فِي الإِجَازَةِ عَلَى الْجَرْحَى ، أَوِ اتِّبَاعِ الْمُدْبِرِ

زخمی کو قتل نہیں کیا جائے گا اور بھاگنے والے کا پیچھا نہیں کیا جائے گا

(۳۳۹۵۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ : أَلاَ لاَ يُقْتَلُ مُدْبِرٌ ، وَلاَ يُجْهَزُ عَلَى جَرِيحٍ ، وَمَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ. (ابو عبید ۱۵۹)

(۳۳۹۵۱) حضرت حصین سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن اعلان فرمایا: خبردار پیٹھ پھیر کر بھاگنے والے کو قتل نہیں کیا جائے گا، اور زخمی کو قتل نہیں کیا جائے گا، اور جس نے اپنے گھر کا دروازہ بند کر دیا وہ مامون ہے۔

(۳۳۹۵۲) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا أَمَرَ مُنَادِيَهُ فَنَادَى يَوْمَ الْبَصْرَةِ : أَلاَ لاَ يُتْبَعُ مُدْبِرٌ ، وَلاَ يُذَفَّفُ عَلَى جَرِيحٍ ، وَلاَ يُقْتَلُ أَسِيرٌ ، وَمَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ ، وَمَنْ أَلْقَى السِّلاَحَ فَهُوَ آمِنٌ ، وَلاَ يُؤْخَذُ مِنْ مَتَاعِهِمْ شَيْءٌ.

(۳۳۹۵۲) حضرت جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بصرہ کے دن منادی کو یہ اعلان کرنے کو فرمایا کہ خبردار! بھاگنے والے کا پیچھا نہ کیا جائے، زخمی کو قتل نہ کیا جائے گا، قیدی کو قتل نہیں کیا جائے گا، اور جس نے اپنے گھر کا دروازہ بند کر دیا وہ مامون ہے اور جس نے اپنا ہتھیار ڈال دیا وہ بھی مامون ہے اور ان کے سامان کو نہیں لوٹا جائے گا۔

(۳۳۹۵۳) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَيْمُونٌ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ : شَهِدْتُ صِفِّينَ ، فَكَانُوا لاَ يُجْهِزُونَ عَلَى جَرِيحٍ ، وَلاَ يَطْلُبُونَ مُوَلِّيًا ، وَلاَ يَسْلُبُونَ قَتِيلاً.

(۳۳۹۵۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جنگ صفین میں حاضر تھا، زخمیوں قتل نہیں کیا جارہا تھا، اور بھاگنے والوں کا پیچھا بھی نہیں کیا جارہا تھا اور مقتولوں کا سامان بھی نہیں چھینا جارہا تھا۔

(۳۳۹۵٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ الزُّبَيْرُ يَتَتَبَّعُ الْقَتْلَى يَوْمَ الْيَمَامَةِ ، فَإِذَا رَأَى رَجُلاً بِهِ رَمَقٌ أَجْهَزَ عَلَيْهِ.

(۳۳۹۵۴) حضرت ابن سیرین سے مروی ہے کہ یمامہ والے دن حضرت زبیر رضی اللہ عنہ زخمیوں کو تلاش کر رہے تھے، جب کسی شخص کو دیکھتے کہ اس کا خون بہہ رہا ہے تو زبیر حملہ آور ہو جاتے۔

(۳۳۹۵۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ

اللهِ ، قَالَ : كُنَّ النِّسَاءُ يُجْهِزْنَ عَلَى الْجَرْحَى يَوْمَ أُحُدٍ.

(۳۳۹۵۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ احد کے دن عورتیں زخمیوں پر حملہ آور ہو رہی تھیں۔

(۱۲۰) فِي النَّفْلِ مَتَى يَكُون ، قَبْلَ الزَّحفِ أَوْ بَعْدَهُ

مال غنیمت (بخشش) جنگ سے قبل ہوگا یا جنگ کے بعد؟

(۳۳۹۵٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :النَّفَلُ مَا لَمْ يَلْتَقِ الصَّفَّانِ ، أَوِ الزَّحْفَانِ ، فَإِذَا الْتَقَى الزَّحْفَانِ ، أَوِ الصَّفَّانِ ، فَالْمَغْنَمُ.

(۳۳۹۵٦) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ عطیہ اور بخشش اس وقت تک ہے جب تک کہ لشکر آمنے سامنے نہ آئے ہوں۔ اگر آمنے سامنے آ جائیں تو پھر مال غنیمت ہے۔

(۳۳۹۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :إِذَا الْتَقَى الزَّحْفَانِ ، أَوِ الصَّفَّانِ فَلاَ نَفْلَ ، إِنَّمَا هِيَ الْغَنِيمَةُ ، إِنَّمَا النَّفَلُ قَبْلُ وَبَعْدُ.

(۳۳۹۵۷) حضرت مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب دونوں لشکر آمنے سامنے آ جائیں تو پھر بخشش اور عطیہ نہیں ہے، وہ تو غنیمت ہے، بخشش اور عطیہ تو اس سے پہلے یا اس کے بعد ہے۔

(۳۳۹۵۸) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :لاَ نَفْلَ فِي أَوَّلِ غَنِيمَةٍ ، وَلاَ نَفْلَ بَعْدَ الْغَنِيمَةِ.

(۳۳۹۵۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ غنیمت سے پہلے اور غنیمت کے بعد بخشش اور عطیہ نہیں ہے۔

(۱۲۱) قَوْلِهِ (يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنْفَالِ)، مَا ذُكِرَ فِيهَا

ارشاد خداوندی (يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنْفَالِ) کے متعلق جو وارد ہوا ہے

(۳۳۹۵۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ فَرِيضَةُ الْخُمُسِ فِي الْمَغْنَمِ ، فَلَمَّا نَزَلَتْ : ﴿مَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ﴾ تَرَكَ النَّفَلَ الَّذِي كَانَ يُنَفِّلُ ، وَصَارَ فِي ذَلِكَ خُمُسُ الْخُمُسِ ، وَهُوَ سَهْمُ اللهِ ، وَسَهْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (بیهقی ۳۱۴۔ ابن زنجویه ۱۱۳۵)

(۳۳۹۵۹) حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے والد سے روایت کرتے ہیں کہ غنیمت میں خمس کا حکم نازل ہونے سے قبل حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عطیہ (کچھ حصہ) الگ فرما لیتے پھر جب قرآن کریم کی آیت ﴿مَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ﴾

نازل ہوئی زائد دیا جانے والا حصہ ختم کر دیا گیا اور وہ خمس کے خمس میں ہو گیا۔ وہ اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ ہے۔

(۳۳۹۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدَةَ ؛ الآيَةَ : ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنْفَالِ﴾ قَالَ : مَا شَذَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنَ الْعَدُوِّ إِلَى الْمُسْلِمِينَ مِنْ عَبْدٍ ، أَوْ مَتَاعٍ ، أَوْ دَابَّةٍ فَهِيَ الأَنْفَالُ الَّتِي يَقْضِي فِيهَا مَا أَحَبَّ.

(۳۳۹۶۰) حضرت عبدہ قرآن کریم کی آیت ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنْفَالِ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ مشرکین میں سے مسلمانوں کے دشمن میدان جنگ میں جو غلام، سامان اور سواری چھوڑ کر بھاگ جائیں وہ انفال میں سے ہے اس کے متعلق امیر جو پسند کرے فیصلہ کرے گا۔

(۳۳۹۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، وَعِكْرِمَةَ ؛ ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنْفَالِ قُلَ الأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ﴾ قَالاَ : كَانَتِ الأَنْفَالُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ حَتَّى نَسَخَتْهَا : ﴿وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ﴾. (طبری ۱۷۵۔ ابن جریر ۱۷۶)

(۳۳۹۶۱) حضرت مکحول اور حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کی آیت ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنْفَالِ قُلَ الأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ﴾ نازل ہوئی تو مال غنیمت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہوتا تھا یہاں تک قرآن کریم کی دوسری آیت ﴿وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ﴾ نے اس کو منسوخ کر دیا۔

(۳۳۹۶۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ قَوْلِهِ : ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنْفَالِ﴾ ؟ قَالَ : السَّلَبُ وَالْفَرَسُ.

(۳۳۹۶۲) حضرت قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قرآن کریم کی آیت ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنْفَالِ﴾ کے متعلق دریافت کیا؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: الانفال سے مراد گھوڑے اور وہ سامان ہے جس کو کفار سے چھین لیں۔

(۳۳۹۶۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنْفَالِ﴾ قَالَ : مَا أَصَابَتِ السَّرَايَا.

(۳۳۹۶۳) حضرت شعبی رحمہ اللہ قرآن کریم کی آیت ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنْفَالِ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ جو کچھ سرایا کو ملے وہ سب اس میں داخل ہے۔

(۱۳۲) فِي الإِمَامِ يُنَفِّلُ قَبْلَ الْغَنِيمَةِ ، وَقَبْلَ أَنْ تُقْسَمَ

امام کا تقسیم غنیمت سے قبل کچھ عطیہ اور بخشش دینا

(۳۳۹۶٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ أَوْقَدَ فِي بَابِ

تُسْتَرَ ، قَالَ : وَصُرِعَ الأَشْعَرِيُّ عَنْ فَرَسِهِ ، فَلَمَّا فَتَحْنَاهَا أَمَّرَنِي عَلَى عَشَرَةٍ مِنْ قَوْمِي ، وَنَفَّلَنِي سَهْمًا سِوَى سَهْمِي ، وَسَهْمِ فَرَسِي قَبْلَ الْغَنِيمَةِ.

(۳۳۹۶۴) حضرت شہاب فرماتے ہیں کہ تستر کے دروازہ پر میں پہلا شخص تھا جس نے آگ جلائی تھی، حضرت اشعری اپنے گھوڑے سے گر پڑے، پھر جب ہم نے اس کو فتح کیا تو میرے قوم کے دس آدمیوں پر مجھے حکم بنایا، اور تقسیم غنیمت سے قبل میرے اور میرے گھوڑے کے حصہ کے علاوہ مجھے ایک حصہ بطور عطیہ دیا۔

(۳۳۹۶۵) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ ابْنِ أَخِي خَالِدِ بنِ الْوَلِيدِ ؛ أَنَّ الْحَارِثَ ، قَالَ لَهُ : أَعْطِنِي ، فَأَعْطَاهُ مِنَ الْخُمُسِ قَبْلَ أَنْ يَقْسِمَ ، فَكَرِهَ ذَلِكَ ، وَقَالَ : إِذَا خَمَّسْتَ فَأَعْطِنِي.

(۳۳۹۶۵) حضرت خالد بن ولید کے بھتیجے سے مروی ہے کہ حضرت حارث نے ان سے فرمایا کہ مجھے کچھ دو، انہوں نے غنیمت تقسیم ہونے سے قبل ان کو خمس دے دیا انہوں نے اس کو ناپسند کیا۔ اور فرمایا جب خمس نکال لو تو پھر مجھے دینا۔

(۳۳۹۶۶) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : لاَ يُعْطَى مِنَ الْمَغْنَمِ شَيْءٌ حَتَّى يُقْسَمَ ، إِلاَّ لِرَاعٍ ، أَوْ حَارِسٍ ، أَوْ سَائِقٍ غَيْرِ مُوَلَّه.

(۳۳۹۶۶) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ غنیمت تقسیم ہونے سے قبل کسی کو کچھ نہیں دیا جائے گا، سوائے چرواہے، چوکیدار اور جانوروں کے ہانکنے والے کے۔

(۳۳۹۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : بُعِثَ إِلَى أَنَسٍ بِشَيْءٍ قَبْلَ أَنْ تُقْسَمَ الْغَنَائِمُ ، فَقَالَ : لاَ ، وَأَبَى حَتَّى تُقْسَمَ.

(۳۳۹۶۷) حضرت محمد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ غنیمت تقسیم ہونے سے پہلے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے لیے کچھ بھیجا گیا تو انہوں نے انکار کر دیا فرمایا کہ جب تک غنیمت تقسیم نہ ہو جائے میں نہ لوں گا۔

(۳۳۹۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ يُنَفَّلُ حَتَّى يُخَمَّسَ.

(۳۳۹۶۸) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خمس نکالنے سے پہلے کسی کو عطیہ نہ دیا جائے گا۔

(۳۳۹۶۹) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : النَّفَلُ بَعْدَ الْخُمُسِ.

(۳۳۹۶۹) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ عطیہ خمس کے بعد دیا جائے گا۔

(۳۳۹۷۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : مَا كَانُوا يُنَفِّلُونَ إِلاَّ مِنَ الْخُمُسِ.

(۳۳۹۷۰) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خمس کے بعد عطیہ وغیرہ نکالا کرتے تھے۔

(۳۳۹۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ كَهْمَسٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : غَزَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ مَعَ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ ، قَالَ : فَأَعْطَاهُ ثَلاَثِينَ رَأْسًا مِنْ سَبْيِ الْجَاهِلِيَّةِ ، قَالَ : فَسَأَلَهُ أَنَسٌ أَنْ يَجْعَلَهَا مِنَ الْخُمُسِ ، فَأَبَى أَنَسٌ

أَنْ يَقْبَلَهَا.

(۳۳۹۷۱) حضرت ابن سیرین ؒ سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک ؓ حضرت عبیداللہ بن زیاد کے ساتھ جہاد میں شریک ہوئے، راوی فرماتے ہیں کہ حضرت انس ؓ کو تیس قیدی عطا کیے گئے حضرت انس ؓ نے دریافت کیا کہ ان کو خمس میں سے بناؤ۔ حضرت انس ؓ نے اس کو قبول کرنے سے انکار فرمادیا۔

(۱۲۳) فِي الأَمِيرِ يَأْذَنُ لَهُمْ فِي السَّلْبِ، أَمْ لاَ ؟

امیران کو سامان (لوٹنے کا) اجازت دے گا کہ نہیں؟

(۳۳۹۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ النُّهْبَةِ فِي الْغَنِيمَةِ، إِذَا أَذِنَ لَهُمْ أَمِيرُهُمْ ؟ فَكَرِهَ ذَلِكَ.

(۳۳۹۷۲) حضرت زہری ؒ سے دریافت کیا گیا کہ غنیمت میں لوٹی ہوئی چیز کے متعلق جب کہ ان کا امیر ان کو اجازت دے دے؟ حضرت زہری نے اس کو ناپسند فرمایا۔

(۱۲٤) فِي الْغَنِيمَةِ، كَيْفَ تُقْسَمُ ؟

غنیمت کیسے تقسیم کی جائے گی؟

(۳۳۹۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ، عَنِ الرَّبِيعِ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالْغَنِيمَةِ فَيَقْسِمُهَا عَلَى خَمْسَةٍ، فَيَكُونُ أَرْبَعَةٌ لِمَنْ شَهِدَهَا، وَيَأْخُذُ الْخُمُسَ، فَيَضْرِبُ بِيَدِهِ فِيهِ، فَمَا أَخَذَ مِنْ شَيْءٍ جَعَلَهُ لِلْكَعْبَةِ، وَهُوَ سَهْمُ اللهِ الَّذِي سَمَّى، ثُمَّ يَقْسِمُ مَا بَقِيَ عَلَى خَمْسَةٍ، فَيَكُونُ سَهْمٌ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَهْمٌ لِذَوِي الْقُرْبَى، وَسَهْمٌ لِلْيَتَامَى، وَسَهْمٌ لِلْمَسَاكِينِ، وَسَهْمٌ لابْنِ السَّبِيلِ. (ابوداؤد ۳۷۲۔ طبری ۱۰)

(۳۳۹۷۳) حضرت ابوالعالیہ ؒ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے پاس جب مال غنیمت آتا تو اس کے پانچ حصے فرماتے، چار حصے ان میں تقسیم فرماتے جو جہاد میں شریک تھے، اور خمس نکالتے، اور پھر اپنا ہاتھ اس پر رکھتے، اس میں جو بھی آجاتا اس کو کعبہ کے لیے وقف کردیتے جو کہ اللہ تعالیٰ کا حق ہوتا۔ پھر باقی کے پانچ حصے فرماتے، ایک حصہ حضور اقدس ﷺ کا، ایک حصہ قریبی رشتہ داروں کا، ایک حصہ یتیموں کا، ایک حصہ مسکینوں کا اور ایک حصہ مسافروں کا۔

(۳۳۹۷٤) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الأَخْضَرِ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْخَثْعَمِيِّ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عُثْمَانَ، فَقَالَ: مَنْ هَاهُنَا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ ؟ فَقُمْتُ، فَقَالَ: أَبْلِغْ مُعَاوِيَةَ،

إِذَا غَنِمَ غَنِيمَةً أَنْ يَأْخُذَ خَمْسَةَ أَسْهُمٍ، فَيَكْتُبُ عَلَى سَهْمٍ مِنْهَا: لِلَّهِ، ثُمَّ لِيُقْرِعْ، فَحَيْثُمَا خَرَجَ مِنْهَا فَلْيَأْخُذْ.

(۳۳۹۷۴) حضرت مالک بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ حضرت عثمان نے فرمایا: اہل شام میں سے یہاں کون ہے؟ پس میں کھڑا ہو گیا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو بتا دو کہ: جب مال غنیمت حاصل ہو تو اس کے پانچ حصے کرو، ان میں ایک حصہ پر یوں لکھو اللہ کے لیے ہے، پھر قرعہ ڈالو، جو نکلتا رہے وہ وصول کرتے رہو۔

(۳۳۹۷۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ الْجَزَّارِ عَنْ سَهْمِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ : خُمُسُ الْخُمُسِ. (نسائی ۴۴۴۶۔ عبدالرزاق ۹۴۸۶)

(۳۳۹۷۵) حضرت یحییٰ بن جزار سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حصہ کے متعلق دریافت کیا گیا، آپ نے فرمایا وہ خمس کا خمس ہے۔

(۳۳۹۷۶) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ ؛ بِنَحْوٍ مِنْهُ. (ابو عبید ۳۴)

(۳۳۹۷۶) حضرت یحییٰ بن جزار سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۳۳۹۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ ، قَالَ : قَامَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَخْبِرْنِي عَنِ الْغَنِيمَةِ ؟ فَقَالَ : لِلَّهِ سَهْمٌ ، وَلِهَؤُلَاءِ أَرْبَعَةٌ ، قَالَ : قُلْتُ: فَهَلْ أَحَدٌ أَحَقُّ بِهَا مِنْ أَحَدٍ ؟ قَالَ : فَقَالَ : إِنْ رُمِيتَ بِسَهْمٍ فِي جَنْبِكَ فَلَسْتَ بِأَحَقَّ بِهِ مِنْ أَخِيكَ.

(طحاوی ۳۰۱۔ بیہقی ۳۳۶)

(۳۳۹۷۷) حضرت عبداللہ بن شقیق العقیلی سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھڑا ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے غنیمت کے متعلق بتایئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک حصہ اللہ کے لیے اور چار حصے ان کیلئے۔ میں نے عرض کیا: کیا کوئی شخص کسی سے زیادہ حقدار بھی ہے؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تیرے پہلو میں تیر بھی مارا گیا پھر بھی تو اپنے بھائی سے زیادہ حقدار نہیں ہے۔

(۳۳۹۷۸) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ﴾ ، قَالَ : لِلَّهِ كُلُّ شَيْءٍ.

(۳۳۹۷۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ قرآن کریم کی آیت ﴿فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ہر چیز اللہ کے لیے ہی ہے۔

(۳۳۹۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : خُمُسُ اللهِ ، وَخُمُسُ الرَّسُولِ وَاحِدٌ ، كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ ذَلِكَ الْخُمُسَ حَيْثُ أَحَبَّ ، وَيَصْنَعُ فِيهِ مَا شَاءَ ، وَيَحْمِلُ فِيهِ مَنْ شَاءَ. (ابو عبید ۸۳۷)

(۳۳۹۷۹) حضرت عطاء سے مروی ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ خمس میں ایک ہی ہے، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس خمس کو جہاں پسند فرماتے رکھتے، جو چاہتے اس میں سے رکھ دیتے اور جو چاہتے اٹھا لیتے۔

(۳۳۹۸۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : ﴿وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ﴾ ، قَالَ : سَهْمُ اللهِ ، وَسَهْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدٌ.

(۳۳۹۸۰) حضرت شعبی قرآن کریم کی آیت ﴿وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حصہ خمس میں ایک ہی ہے۔

(۳۳۹۸۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِهِ : ﴿وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ﴾ ، قَالَ : هَذَا مِفْتَاحُ كَلَامٍ ، لَيْسَ لِلَّهِ نَصِيبٌ ، لِلَّهِ الدُّنْيَا وَالآخِرَةُ.

(۳۳۹۸۱) حضرت حسن بن محمد بن علی ؓ قرآن کریم کی آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ کلام کا آغاز ہے، اللہ کے لیے غنیمت میں کوئی حصہ نہیں ہے، دنیا اور آخرت ساری ہی اللہ کی ملکیت ہے۔

(۳۳۹۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : فِي الْمَغْنَمِ ؛ خُمُسٌ لِلَّهِ ، وَسَهْمٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفِيُّ.

وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ : يُؤْخَذُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ رَأْسٍ فِي السَّبْيِ ، ثُمَّ يُخْرَجُ الْخُمُسُ ، ثُمَّ يُضْرَبُ لَهُ بِسَهْمِهِ مَعَ النَّاسِ غَابَ ، أَوْ شَهِدَ.

وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ : كَانَ الصَّفِيُّ يَوْمَ خَيْبَرَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ.

وَقَالَ الشَّعْبِيُّ : كَانَ الصَّفِيُّ يَوْمَ خَيْبَرَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ ، اسْتَنْكَحَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(ابو داؤد ۲۹۸۵ـ سعيد بن منصور ۲۶۷۹)

(۳۳۹۸۲) حضرت محمد غنیمت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ غنیمت میں خمس اللہ کے لیے ہے، اور اللہ کے نبی کا حصہ ہے اور غنیمت میں اللہ کے نبی ﷺ کے لیے صفی ہے۔ (صفی وہ خاص حصہ جس کو اللہ کے نبی ﷺ تقسیم غنیمت سے قبل ہی اپنے لیے الگ فرما لیں) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی کے لیے غنیمت میں بہترین قیدی کو الگ کیا گیا، پھر خمس نکالا گیا، پھر لوگوں کے حصہ میں سے خواہ وہ حاضر ہو یا غائب حصہ نکالا گیا۔

حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ خیبر کے دن اللہ کے نبی ﷺ نے حضرت صفیہ بنت حیی کو بطور صفی الگ فرما لیا تھا۔

اور حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ خیبر والے دن آنحضرت ﷺ نے حضرت صفیہ بنت حیی کو الگ فرما لیا تھا پھر ان سے نکاح فرما لیا۔

(۳۳۹۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : خُمُسُ اللهِ ، وَسَهْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفِيُّ ، كَانَ يُصْطَفَى لَهُ مِنَ الْمَغْنَمِ خَيْرُ رَأْسٍ مِنَ السَّبْيِ ، إِنْ كَانَ سَبْيٌ ، وَإِلاَّ غَيْرُهُ بَعْدَ الْخُمُسِ ، ثُمَّ يُضْرَبُ لَهُ بِسَهْمِهِ شَهِدَ ، أَوْ غَابَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ بَعْدَ الصَّفِيِّ ، قَالَ : وَاصْطَفَى صَفِيَّةَ بِنْتَ

حُيَيٍّ يَوْمَ خَيْبَرَ.
قَالَ أَشْعَثُ :وَقَالَ أَبُو الزِّنَادِ، وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ، وَالزُّهْرِيُّ :اصْطَفَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْفَهُ ذَا الْفِقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ. (ترمذی ۱۵۶۱۔ حاکم ۱۲۸)

(۳۳۹۸۳) حضرت محمد ﷺ سے تقریباً اسی طرح مروی ہے اس میں حضرت اشعث کی روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ حضور اقدس نے غزوہ بدر کے دن بطور صفی ذوالفقار تلوار کو الگ فرمایا۔

(۳۳۹۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، قَالَ :كَانَ الصَّفِيُّ يَوْمَ بَدْرٍ سَيْفَ الْعَاصِ بْنِ مُنَبِّهِ بْنِ الْحَجَّاجِ.

(۳۳۹۸۴) حضرت ابوالزناد سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے غزوہ بدر کے دن بطور صفی کے عاص بن منبہ بن الحجاج کی تلوار کو چنا۔

(۳۳۹۸٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَجَّاجٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ سَهْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفِيِّ ؟ فَقَالَ :إِنَّمَا سَهْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ سَهْمِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، وَأَمَّا الصَّفِيُّ فَكَانَتْ لَهُ غُرَّةٌ يَخْتَارُهَا مِنْ غَنِيمَةِ الْمُسْلِمِينَ ، إِنْ شَاءَ جَارِيَةً ، وَإِنْ شَاءَ فَرَسًا ، أَيَّ ذَلِكَ شَاءَ.

(ابو داؤد ۲۹۸۴۔ نسائی ۴۴۴۷)

(۳۳۹۸۵) حضرت شعبی سے حضور اقدس ﷺ کے حصہ غنیمت اور صفی کے متعلق دریافت کیا گیا؟ حضرت شعبی ﷺ نے فرمایا: جس طرح ایک عام مسلمان کا غنیمت میں حصہ تھا اسی طرح حضور اقدس ﷺ کا حصہ تھا اور بہر حال صفی سے مراد وہ حصہ ہے جس کو اللہ کے نبی مسلمانوں کے غنیمت میں سے الگ فرما لیتے خواہ وہ باندی ہو، گھوڑا ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور چیز ہو۔

(۳۳۹۸٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَطَاءَ بْنَ السَّائِبِ عَنْ قَوْلِ اللهِ: ﴿وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ﴾ ، وَعَنْ هَذِهِ الآيَةِ :﴿مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ﴾ ؟ قَالَ :قُلْتُ :مَا الْفَيْءُ ؟ وَمَا الْغَنِيمَةُ ؟ قَالَ :إِذَا ظَهَرَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ وَعَلَى أَرْضِهِمْ ، فَأَخَذُوهُمْ عَنْوَةً ، فَمَا أُخِذَ مِنْ مَالٍ ظَهَرُوا عَلَيْهِ فَهُوَ غَنِيمَةٌ ، وَأَمَّا الأَرْضُ فَهِيَ فَيْءٌ ، وَسَوَادُنَا هَذَا فَيْءٌ.

(۳۳۹۸۶) حضرت حسن بن صالح فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء بن السائب سے اللہ کے ارشاد ﴿وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ﴾ اور دوسری آیت ﴿مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ﴾ کے متعلق دریافت کیا کہ فی اور غنیمت سے کیا مراد ہے؟ حضرت عطاء نے فرمایا: جب مسلمان مشرکین اور ان کی زمینوں پر بزور جنگ غالب ہو جائیں اور اس وقت جو مال ہاتھ آئے وہ غنیمت ہے، اور ان کی زمین فی ہے اور یہ ہمارا مال و دولت فی ہے۔

(۳۳۹۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ :الْغَنِيمَةُ مَا أَصَابَ الْمُسْلِمُونَ عَنْوَةً ، فَهُوَ لِمَنْ سَمَّى اللَّهُ ،

وَأَرْبَعَةُ أَخْمَاسٍ لِمَنْ شَهِدَهَا.

(۳۳۹۸۷) حضرت سفیان غنیمت کے متعلق فرماتے ہیں کہ جو مال مسلمان بزور جہاد لیں وہ ان کے لیے ہے جس کو اللہ نے نام لے کر متعین کیا ہے، اور چار خمس مجاہدین کے لیے ہیں۔

(۳۳۹۸۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : قَرَأْتُ كِتَابَ ذِكْرِ الصَّفِيِّ ، فَقُلْتُ لِمُحَمَّدٍ : مَا الصَّفِيُّ ؟ قَالَ : رَأْسٌ كَانَ يُصْطَفَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ ، ثُمَّ يُضْرَبُ لَهُ بَعْدُ بِسَهْمِهِ مَعَ النَّاسِ. (ابو داؤد ۲۹۸۵)

(۳۳۹۸۸) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ میں نے الصفی سے متعلق ایک کتاب میں پڑھا پھر میں نے حضرت محمد ؒ سے الصفی کے متعلق دریافت کیا؟ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: ہر چیز سے قبل جو مال حضور اقدس ﷺ کے لیے الگ کیا جاتا وہ مراد ہے، پھر بعد میں لوگوں کے ساتھ بھی ایک حصہ نکالا جاتا۔

(۳۳۹۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ ﴿وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ﴾ ، قَالَ : الْمِخْيَطُ مِنَ الشَّيْءِ.

(۳۳۹۸۹) حضرت مجاہد قرآن کریم کی آیت ﴿وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ایک معمولی سی سوئی بھی من شئی میں داخل ہے۔

(۱۳۵) مَنْ يُعْطَى مِنَ الْخُمُسِ ، وَفِيمَنْ يُوضَعُ ؟

خمس میں سے کس کو دیا جائے گا؟ اور کن جگہوں میں استعمال کیا جائے گا؟

(۳۳۹۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : الْخُمُسُ بِمَنْزِلَةِ الْفَيْءِ ، يُعْطِي مِنْهُ الإِمَامُ الْغَنِيَّ وَالْفَقِيرَ.

قَالَ : وَأَخْبَرَنِي لَيْثُ بْنُ أَبِي رُقَيَّةَ : أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ : إِنَّ سَبِيلَ الْخُمُسِ سَبِيلُ عَامَّةِ الْفَيْءِ.

(۳۳۹۹۰) حضرت مکحول ؒ فرماتے ہیں کہ خمس بھی فئی کی طرح ہے، اس میں سے امام مالدار اور فقیر دونوں کو دے گا۔

حضرت عمر بن عبد العزیز نے تحریر فرمایا: جو عام فئی کا راستہ ہے وہ خمس کا بھی راستہ ہے۔

(۳۳۹۹۱) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : حدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ الْحَجَّاجِ ، قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلاَنَهُ مِنَ الصَّدَقَةِ ، فَقَالَ : لاَ ، وَلَكِنْ إِذَا رَأَيْتُمَا عِنْدِي شَيْئًا مِنَ الْخُمُسِ فَأْتِيَانِي.

(۳۳۹۹۱) حضرت حجاج بن ثابت فرماتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ بنو عبد المطلب کے دو شخص حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں

حاضر ہوئے اور صدقہ کا مال مانگا۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابھی نہیں لیکن جب تم دیکھو میرے پاس خمس کا مال موجود ہے تو پھر تم میرے پاس آنا (میں عطا کر دوں گا)۔

(۳۳۹۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ تَحِلُّ لَهُمَ الصَّدَقَةُ ، فَجُعِلَ لَهُمْ خُمُسَ الْخُمُسِ. (نسائی ۴۴۴۹۔ طبری ۱۰)

(۳۳۹۹۲) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ آل محمد ﷺ کے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔ ان کو خمس کا خمس ملے گا۔

(۳۳۹۹۳) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ عُمَرَ أَعْطَى الرَّجُلَ مِنَ الْفَيْءِ عَشْرَةَ آلاَفٍ ، وَتِسْعَةً ، وَثَمَانِيَةً ، وَسَبْعَةً.

(۳۳۹۹۳) حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مال فیٔ میں سے ایک شخص کو دس ہزار، نو ہزار، آٹھ ہزار اور سات ہزار عطا فرمائے۔

(۳۳۹۹٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : سُئِلَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ بِالْخُمُسِ ؟ قَالَ : كَانَ يَحْمِلُ مِنْهُ فِي سَبِيلِ اللهِ الرَّجُلَ ، ثُمَّ الرَّجُلَ ، ثُمَّ الرَّجُلَ. (احمد ۳۶۵)

(۳۳۹۹۴) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ حضور اقدس ﷺ خمس کو کس طرح تقسیم فرماتے تھے؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نبی ﷺ اس میں سے ایک مجاہد کو دیتے پھر دوسرے کو پھر تیسرے کو عطا فرماتے۔

(۱۳٦) مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّ الْمَغَانِمَ أُحِلَّتْ لَهُ

حضور اقدس ﷺ کیلئے غنیمت کو حلال کر دیا گیا تھا

(۳۳۹۹٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْفَقِيرُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أُحِلَّتْ لِي الْغَنَائِمِ ، وَلَمْ تَحِلَّ لأَحَدٍ قَبْلِي.

(۳۳۹۹۵) حضرت جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے لیے غنیمت کا مال حلال کر دیا گیا جب کہ مجھ سے قبل کسی نبی کے لیے حلال نہیں کیا گیا تھا۔

(۳۳۹۹٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَمْ تَحِلَّ الْمَغَانِمُ لِقَوْمٍ سُودِ الرُّؤُوسِ قَبْلَكُمْ ، كَانَتْ تَنْزِلُ نَارٌ مِنَ السَّمَاءِ فَتَأْكُلُهَا ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ، أَسْرَعَ النَّاسُ فِي الْمَغَانِمِ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿لَوْلاَ كِتَابٌ مِنَ اللهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلاَلاً طَيِّبًا﴾. (ترمذی ۳۰۸۵۔ احمد ۲۵۲)

(۳۳۹۹۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے کسی قوم کیلئے غنیمت کا مال حلال نہ تھا۔ آسمان سے آگ آ کر اسے جلا کر راکھ کر دیتی تھی۔ پھر غزوہ بدر کے دن لوگوں نے مال غنیمت میں جلد بازی کی تو قرآن کریم کی آیت ﴿لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالاً طَيِّبًا﴾ نازل ہوئی۔

(٣٣٩٩٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَمِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أُحِلَّ لِي الْمَغْنَمُ ، وَلَمْ يَحِلَّ لأَحَدٍ قَبْلِي.

(۳۳۹۹۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے لیے غنیمت کو حلال کیا گیا جب کہ مجھ سے قبل کسی کے لیے حلال نہ تھی۔

(٣٣٩٩٨) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ ، وَلَمْ تَحِلَّ لِنَبِيٍّ كَانَ قَبْلِي.

(۳۳۹۹۸) حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کے والد سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(٣٣٩٩٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ مُجَاهِدٍ - زَادَ فِيهِ غَيْرُ وَكِيعٍ - عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ ، وَلَمْ تَحِلَّ لِنَبِيٍّ كَانَ قَبْلِي.

(۳۳۹۹۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(٣٤٠٠٠) حَدَّثَنَا مُحمد بِنِ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبِي ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ ، وَلَمْ تَحِلَّ لِنَبِيٍّ كَانَ قَبْلِي.

(۳۴۰۰۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح ہی مروی ہے۔

(١٣٧) فِي الْغَنَائِمِ وَشِرَائِهَا قَبْلَ أَنْ تُقْسَمَ

غنیمت کو تقسیم کرنے سے قبل بیع کرنا

(٣٤٠٠١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ ، وَمَكْحُولٌ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ أَنْ تُبَاعَ السِّهَامُ حَتَّى تُقْسَمَ. (طبرانی ۷۷۴۳)

(۳۴۰۰۱) حضرت ابوامامہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے دن تقسیم غنیمت سے قبل بیع کرنے سے منع فرمایا۔

(٣٤٠٠٢) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ نَصِيبَهُ مِنَ الْمَغْنَمِ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ.

(۳۴۰۰۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص تقسیم غنیمت سے قبل اپنے حصہ کی بیع کرے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(٣٤٠٠٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ مَوْلَى تُجِيبَ ، قَالَ : غَزَوْنَا مَعَ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الأَنْصَارِيِّ نَحْوَ الْمَغْرِبِ ، فَفَتَحْنَا قَرْيَةً يُقَالُ لَهَا : جَرْبَةُ فَقَامَ فِينَا خَطِيبًا ، فَقَالَ : إِنِّي لاَ أَقُولُ لَكُمْ إِلاَّ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِينَا يَوْمَ خَيْبَرَ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ ، فَلاَ يَبِيعَنَّ مَغْنَمًا حَتَّى يُقْسَمَ.

(۳۴۰۰۲) حضرت ابو مرزوق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ مغرب کی طرف جہاد میں شریک ہوئے، پھر ہم نے ایک جگہ فتح کی جس کا نام جربہ تھا۔ حضرت رویفع رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: میں تمہارے سامنے وہی بات کروں گا جو میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن ہم سے فرمایا تھا کہ: جو اللہ پر اور آخرت پر یقین رکھتا ہو، اس کو چاہیے کہ تقسیم غنیمت سے قبل اس کو فروخت نہ کرے۔

(٣٤٠٠٣) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَهْضَمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شِرَاءِ الْمَغَانِمِ حَتَّى تُقْسَمَ. (ابو یعلی ۱۰۸۸)

(۳۴۰۰۳) حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم غنیمت سے قبل اس کی بیع کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(٣٤٠٠٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتَّى تُقْسَمَ. (عبدالرزاق ۹۴۸۹)

(۳۴۰۰۴) حضرت ابو قلابہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(٣٤٠٠٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عروبة ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَشْتَرِيَ مِنَ الْمَغْنَمِ شَيْئًا ، وَيَقُولُ : فِيهِ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ ، يَعْنِي قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ.

(۳۴۰۰۵) حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ تقسیم غنیمت سے قبل اس کی بیع کو ناپسند فرماتے ہیں تھے اور فرماتے کہ اس میں سونا اور چاندی ہوتا ہے۔

(٣٤٠٠٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُمَا كَرِهَا بَيْعَ الْمَغَانِمِ حَتَّى تُقْسَمَ.

(۳۴۰۰۶) حضرت حسن اور حضرت محمد رحمہما اللہ بھی غنیمت کو تقسیم کرنے سے قبل اس کی بیع کو ناپسند کرتے تھے۔

(٣٤٠٠٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ ...

(۳۴۰۰۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صَلَّاَلِلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے خیبر والے دن اس سے منع فرمایا۔

(٣٤٠٠٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ،رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمَغْنَمِ حَتَّى يُقْسَمَ. (نسائی ۶۲۴۱۔ ابو یعلی ۲۴۱۰)

(۳۴۰۰۹) حضرت ابن عباس رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا سے بھی یہی مروی ہے۔

(٣٤٠١٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ ، عَنْ مَوْلًى لِقُرَيْشٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتَّى تُقْسَمَ . قَالَ شُعْبَةُ مَرَّةً أُخْرَى : وَتُعْلَمَ مَا هِيَ. (ابو داؤد ۳۳۶۲۔ احمد ۳۸۷)

(۳۴۰۱۰) حضرت ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے بھی یہ مروی ہے کہ حضور اقدس صَلَّاَلِلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

(١٢٨) فِي الطَّعَامِ وَالْعَلَفِ ، يُؤْخَذ مِنْهُ الشَّيْءُ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ

دشمن کی سرزمین پر موجود کھانے اور چارے کو استعمال کرنا

(٣٤٠١١) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أُسَيد بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخَثْعَمِيِّ ، عَنْ مُقْبِلِ بْنِ عبدِ اللهِ ، عَنْ هَانِءِ بْنِ كُلْثُومٍ الْكِنَانِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ صَاحِبَ الْجَيْشِ الَّذِي فَتَحَ الشَّامَ ، فَكَتَبْتُ إِلَى عُمَرَ : إِنَّا فَتَحْنَا أَرْضًا كَثِيرَةَ الطَّعَامِ وَالْعَلَفِ ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَقَدَّمَ إِلَى شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ إِلاَّ بِأَمْرِكَ وَإِذْنِكَ ، فَاكْتُبْ إِلَيَّ بِأَمْرِكَ فِي ذَلِكَ ، فَكَتَبَ إِلَيَّ عُمَرُ : أَنْ دَعَ النَّاسَ يَأْكُلُونَ وَيَعْلِفُونَ ، فَمَنْ بَاعَ شَيْئًا بِذَهَبٍ ، أَوْ فِضَّةٍ فَقَدْ وَجَبَ فِيهِ خُمُسُ اللهِ وَسِهَامُ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۴۰۱۱) حضرت ھانی بن کلثوم الکنانی فرماتے ہیں کہ جس لشکر نے ملک شام فتح کیا میں اس لشکر کا امیر تھا، میں نے حضرت عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کو لکھ کر بھیجا کہ ہم نے ایک ملک فتح کیا ہے اس میں کھانے پینے اور چارہ کی کثرت ہے، میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ آپ کی اجازت اور حکم کے بغیر کسی چیز کی طرف پہل کروں، تو آپ اپنی رائے لکھ کر ہمیں آگاہ کردیں، حضرت عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے مجھے لکھ کر ارسال کیا کہ لوگوں کو اجازت دے دو کہ وہ کھائیں اور جانوروں کو چارہ کھلائیں، اور جو شخص سونے یا چاندی کے بدلے کچھ فروخت کرے تو اس پر خمس اور مسلمانوں کا حصہ بھی ہے۔

(٣٤٠١٢) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دُرَيْكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ ، قَالَ : سُئِلَ فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ وَالْعَلَفِ فِي أَرْضِ الرُّومِ ؟ فَقَالَ فَضَالَةُ : إِنَّ أَقْوَامًا يُرِيدُونَ أَنْ يَسْتَزِلُّونِي عَنْ دِينِي ، وَاللهِ إِنِّي لأَرْجُو أَنْ لاَ يَكُونَ ذَلِكَ حَتَّى أَلْقَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ بَاعَ طَعَامًا بِذَهَبٍ ، أَوْ فِضَّةٍ فَقَدْ وَجَبَ فِيهِ خُمُسُ اللهِ

وَسِهَامُ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۴۰۱۲) حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ جو کہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ان سے روم کی زمین پر موجود دشمن کے کھانے اور چارہ کے متعلق دریافت کیا گیا؟ حضرت فضالہ نے فرمایا: بیشک یہ لوگ ہمیں ہمارے دین سے ہٹانا چاہتے تھے، اور خدا کی قسم میں امید کرتا ہوں اس طرح نہیں ہوگا یہاں تک کہ ہم شہید ہو کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرلیں، جو شخص کھانے کو سونے یا چاندی کے بدلے فروخت کرے تو اس میں خمس واجب ہے اور مسلمانوں کا حصہ بھی ضروری ہے۔

(٣٤٠١٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الدَّرِيكِ ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ : إِنَّ قَوْمًا يُرِيدُونَ أَنْ يَسْتَنْزِلُونِي عَنْ دِينِي ، أَمَا وَاللهِ إِنِّي لأَرْجُو أَنْ أَمُوتَ وَأَنَا عَلَيْهِ ، مَا كَانَ مِنْ شَيْءٍ بِيعَ بِذَهَبٍ ، أَوْ فِضَّةٍ فَفِيهِ خُمُسُ اللهِ وَسِهَامُ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۴۰۱۳) حضرت فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بیشک یہ قوم ہمیں ہمارے دین سے ہٹانا چاہتی ہے خدا کی قسم میری خواہش ہے کہ میری موت اس حال میں آئے کہ میں اسی دین پر قائم رہوں جو بھی اس میں سے سونے یا چاندی کے بدلے فروخت کرے اس پر خمس اور مسلمانوں کا حصہ لازم ہے۔

(٣٤٠١٤) حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُونَ مِنَ الْغَنَائِمِ إِذَا أَصَابُوهَا مِنَ الْجَزَائِرِ وَالْبَقَرِ ، وَيَعْلِفُونَ دَوَابَّهُمْ ، وَلاَ يَبِيعُونَ ، فَإِنْ بِيعَ رَدُّوهُ إِلَى الْمَقَاسِمِ.

(۳۴۰۱۴) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب مال غنیمت میں اونٹ اور گائیں پاتے تو اس میں سے کھاتے، اور ان کے جانور چارہ کھاتے، اور اس کی بیع نہ کرتے، اگر بیع کر چکے ہوتے تو اس کو تقسیم کی جگہ کی طرف لوٹا دیتے۔

(٣٤٠١٥) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : دُلِّيَ لِي جِرَابٌ مِنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ ، قَالَ : فَالْتَزَمْتُهُ ، وَقُلْتُ : هَذَا لِي ، لاَ أُعْطِي أَحَدًا مِنْهُ شَيْئًا ، فَالْتَفَتُّ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَسَّمُ ، فَاسْتَحْيَيْتُ. (بخاری ۳۱۵۳۔ مسلم ۱۳۹۳)

(۳۴۰۱۵) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خیبر کے دن مجھے ایک تھیلہ دیا گیا جس میں چربی تھی، میں نے یہ کہتے ہوئے اس کو پکڑ لیا کہ میں اس میں سے کسی کو کچھ نہ دوں گا، میں جب پیچھے کی طرف مڑا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے میری بات سن کر مسکرا رہے تھے، مجھے یہ منظر دیکھ کر بہت حیا آئی۔

(٣٤٠١٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كُنَّا نَغْزُو فَنُصِيبُ الطَّعَامَ ، وَالثِّمَارَ ، وَالْعَسَلَ ، وَالْعَلَفَ ، فَنُصِيبُ مِنْهُ مِنْ غَيْرِ قِسْمَةٍ.

(۳۴۰۱۶) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ ہم لوگ جہاد میں شریک ہوئے، کھانے، پھلوں، چارے اور شہد میں بغیر تقسیم کے ہی حصہ تھا۔

(۳٤۰۱۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَأْكُلُونَ مِنَ الطَّعَامِ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ ، وَيَعْتَلِفُونَ قَبْلَ أَنْ يُخَمِّسُوا.

(۳۴۰۱۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام ؓ جنگی زمین سے کھانا وغیرہ کھاتے اور خمس نکالنے سے قبل ہی جانوروں کو چارہ کھلاتے۔

(۳٤۰۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحُوا الْمَدِينَةَ ، أَوِ الْقَصْرَ أَكَلُوا مِنَ السَّوِيقِ ، وَالدَّقِيقِ ، وَالسَّمْنِ ، وَالْعَسَلِ.

(۳۴۰۱۸) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اصحاب محمد ﷺ جب کوئی شہر یا قلعہ فتح فرماتے تو وہاں سے آٹا، ستو، گھی اور شہد تناول فرماتے۔

(۳٤۰۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الْقَوْمِ يَكُونُونَ غُزَاةً، فَيَكُونُونَ فِي السَّرِيَّةِ، فَيُصِيبُونَ أَنْحَاءَ السَّمْنِ، وَالْعَسَلِ، وَالطَّعَامِ؟ قَالَ: يَأْكُلُونَ، وَمَا بَقِيَ رَدُّوهُ إِلَى إِمَامِهِمْ.

(۳۴۰۱۹) حضرت عطاء ؒ سے دریافت کیا گیا کہ ایک قوم جنگ میں شریک ہوئی، اور وہ ایک سریہ میں شریک ہوئی ہے اور وہاں گھی، شہد اور کھانے کے برتن (تھیلے) ان کو ملتے ہیں تو کیا حکم ہے؟ فرمایا: وہ اس میں سے کھائیں گے اور جو باقی بچ جائے وہ اپنے امام کے سپرد کر دیں گے۔

(۳٤۰۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يُرَخِّصُونَ فِي الطَّعَامِ وَالْعَلَفِ ، مَا لَمْ يَعْتَقِدُوا مَالاً.

(۳۴۰۲۰) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام ؓ مال غنیمت کو جمع کرنے سے قبل کھانے اور چارے کو استعمال کرنے کی اجازت دیتے تھے۔ جب تک کہ لوگ مال کے طور پر جمع نہ کرتے۔

(۳٤۰۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيّ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، عَنْ غُلاَمٍ لِسَلْمَانَ ، يُقَالَ لَهُ : سُوَيْد ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ خَيْرًا ، قَالَ : لَمَّا افْتَتَحَ النَّاسُ الْمَدَائِنَ ، وَخَرَجُوا فِي طَلَبِ الْعَدُوِّ ، أَصَبْتُ سَلَّةً ، فَقَالَ لِي سَلْمَانُ : هَلْ عِنْدَكَ مِنْ طَعَامٍ ؟ قَالَ : قُلْتُ : سَلَّةً أَصَبْتهَا ، قَالَ : هَاتِهَا ، فَإِنْ كَانَ مَالاً دَفَعْنَاهُ إِلَى هَؤُلاَءِ ، وَإِنْ كَانَ طَعَامًا أَكَلْنَاهُ.

(۳۴۰۲۱) حضرت ابو العالیہ حضرت سوید سے روایت کرتے ہیں جو کہ حضرت سلمان کے غلام ہیں اور ان کا اچھے الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے، فرماتے ہیں کہ جب مجاہدین نے مدائن کو فتح کیا، اور دشمن کی تلاش میں نکلے تو مجھے ایک ٹوکری ملی، مجھ سے حضرت سلمان نے کہا: کیا آپ کے پاس کھانے کو کچھ ہے؟ میں نے عرض کیا کہ مجھے ایک ٹوکری ملی ہے، فرمایا لے آؤ، اگر اس میں مال ہوا تو واپس کر دیں گے اور اگر کھانے کی چیز ہوئی تو کھا لیں گے۔

(٣٤٠٢٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا عُقْبَةُ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ بُرَيْدَةَ ؛ سُئِلَ عَنِ الطَّعَامِ يُصَابُ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ ؟ فَقَالَ :إِنْ كَانَ بَاعَ مِنْهُ بِدِرْهَمٍ رَدَّهُ ، وَإِلاَّ كَانَ غُلُولاً.

(۳۴۰۲۲) حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ دشمن کی سرزمین سے جو کھانا وغیرہ ملے اس کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: اگر اسے درہم کے بدلے فروخت کیا ہے تو واپس کر دیا جائے وگرنہ وہ خیانت شمار ہوگا۔

(٣٤٠٢٣) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ ، وَخَالِدِ بْنِ الدَّرَيْكِ ، وَغَيْرِهِمْ ؛ أَنَّهُمْ كَانُوا يَقُولُونَ فِي الرَّجُلِ يُصِيبُ الطَّعَامَ وَالْعَلَفَ فِي أَرْضِ الرُّومِ ، فَقَالُوا :يَأْكُلُ وَيُطْعِمُ وَيَعْلِفُ ، فَإِنْ بَاعَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ بِذَهَبٍ وَفِضَّةٍ رَدَّهُ إِلَى غَنَائِمِ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۴۰۲۳) حضرت عبداللہ بن محیریز رضی اللہ عنہ اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ وغیرہ نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس کو روم کی زمین سے کھانا اور چارہ ملا۔ فرمایا: وہ کھانا کھائے اور چارہ استعمال کرے، اور اگر اس میں سے کچھ سونا یا چاندی کے بدلے فروخت کیا تو اس کو مسلمانوں کی غنیمت میں شامل کردے۔

(٣٤٠٢٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِالطَّعَامِ وَالْعَلَفِ يُوجَدُ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ ، أَنْ يَأْكُلُوا مِنْهُ ، وَأَنْ يَعْلِفُوا دَوَابَّهُمْ ، فَمَا بِيعَ مِنْهُ فَهُوَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۴۰۲۴) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دشمن کی زمین سے جو کھانا اور چارہ ملے اس کو کھانے اور چارہ جانوروں کو کھلانے میں کوئی حرج نہیں ہے، اور جو اس میں سے فروخت کیا وہ مسلمانوں کے درمیان مشترک ہوگا۔

(٣٤٠٢٥) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ :إِذَا خَرَجَتِ السَّرِيَّةُ ،فَأَصَابُوا غَنِيمَةً مِنْ بَقَرٍ ، أَوْ غَنَمٍ فَلَهُمْ أَنْ يَأْكُلُوا بِقَدْرٍ ، وَلاَ يُسْرِفُوا ، فَإِذَا انْتُهِيَ بِهِ إِلَى الْعَسْكَرِ كَانَ بَيْنَهُمْ.

(۳۴۰۲۵) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب سریہ جہاد کیلئے نکلے، اور ان کو گائے یا بکری وغیرہ غنیمت میں ملے، تو وہ ضرورت کی بقدر کھالیں لیکن ضائع مت کریں اور اگر وہ لشکر کی طرف بھیج دیے جائیں تو پھر وہ سب کے درمیان مشترک ہوگا۔

(٣٤٠٢٦) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :كُنَّا نُصِيبُ فِي مَغَازِينَا الْفَاكِهَةَ وَالْعَسَلَ ، فَنَأْكُلُهُ وَلاَ نَرْفَعُهُ. (بخاری ۳۱۵۴۔ بیہقی ۵۹)

(۳۴۰۲۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہمیں جہاد کے دوران پھل اور شہد ملتے تو ہم اس کو کھالیا کرتے اس کو تقسیم غنیمت کی جگہ پر لے کر نہ جاتے۔

(۱۳۹) فِي الطَّعَامِ ، يَكُونُ فِيهِ خُمُسٌ ؟

کیا کھانے میں بھی خمس نکالا جائے گا؟

(۳۴۰۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: لَيْسَ فِي الطَّعَامِ خُمُسٌ، إِنَّمَا الْخُمُسُ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ.

(۳۴۰۲۷) حضرت عامر ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ طعام میں خمس نہیں ہے، خمس تو صرف سونے اور چاندی پر ہے۔

(۳۴۰۲۸) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِلْحَسَنِ : إِنَّا نُصِيبُ فِي بِلاَدِ الْعَدُوِّ الْعَسَلَ وَالسَّمْنَ وَالْجُبْنَ ، أَفَنُخَمِّسُ ؟ قَالَ : قَدْ كُنَّا نُصِيبُهُ فَنَأْكُلُهُ.

(۳۴۰۲۸) حضرت ابن عون ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن ولیٹیلا سے عرض کیا کہ ہمیں دشمن کی زمین سے شہد، گھی اور پنیر وغیرہ ملتا ہے تو کیا ہم اس میں بھی خمس نکالیں؟ حضرت حسن ولیٹیلا نے فرمایا: ہمیں بھی یہ سب ملتا تھا ہم تو اس کو کھا لیتے تھے۔

(۱۴۰) مَنْ قَالَ يَأْكُلُونَ مِنَ الطَّعَامِ وَلاَ يَحْمِلُونَ وَمَنْ رَخَّصَ فِيهِ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ کھانے کو کھا لے، اور اس کو اٹھائے مت اور جنہوں نے اس کو اٹھانے میں رخصت دی ہے

(۳۴۰۲۹) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ ، شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ وَاسِطَ ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ لَمْ يَرَ بَأْسًا أَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ الطَّعَامَ فِي أَرْضِ الشِّرْكِ ، حَتَّى يَدْخُلَ أَهْلَهُ.

(۳۴۰۲۹) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ کوئی شخص مشرکین کی سرزمین میں موجود کھانے میں سے کھا لے، یہاں تک کہ وہ اپنے گھر والوں کے پاس چلا جائے۔

(۳۴۰۳۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ ، وَأَبِي إِسْحَاقَ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ فِي الْقَوْمِ يُصِيبُونَ الْغَنِيمَةَ : يَأْكُلُونَ ، وَلاَ يَحْمِلُونَ.

(۳۴۰۳۰) حضرت حسن ولیٹیلا بن ابی الحسن اور حضرت ابو اسحاق ولیٹیلا ان لوگوں کے متعلق فرماتے ہیں جن کو مال غنیمت حاصل ہو وہ اسے کھالیں اور اٹھائیں مت۔

(۳۴۰۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الإِفْرِيقِيِّ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْقَاسِمَ ، وَسَالِمًا عَنِ الرَّجُلِ يُصِيبُ الطَّعَامَ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ ، فَيُصِيبُ مِنْهُ ، وَيَكْسِبُ مِنْهُ الدَّرَاهِمَ ؟ فَقَالاَ : يَجْعَلُهُ فِي طَعَامٍ يَأْكُلُهُ ، وَلاَ يَكْسِبُ مِنْهُ عُقْدَةَ مَالٍ.

(۳۴۰۳۱) حضرت خالد بن ابو عمران فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم رضی اللہ عنہ اور حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ ایک شخص کو

دشمن کی زمین سے کھانا ملے وہ اس کو استعمال کرسکتا ہے اور اس کو دراہم کے بدلے فروخت کرسکتا ہے؟ فرمایا: کھانا تو کھالے، لیکن اس کو مال کے بدلے فروخت نہ کرے۔

(۱۳۱) فِي الْعَبْدِ يَأْسِرهُ الْعَدُوُّ ، ثُمَّ يَظْهَرُ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ

اس غلام کا بیان جس کو دشمن نے قید کرلیا پھر دوبارہ مسلمان اس پر غالب آجائیں

(٣٤٠٣٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ؛ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي عَبْدٍ أَسَرَهُ الْمُشْرِكُونَ، ثُمَّ ظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ بَعْدَ ذَلِكَ؟ قَالَ: صَاحِبُهُ أَحَقُّ بِهِ مَا لَمْ يُقْسَمْ ، فَإِذَا قُسِمَ حَقُّهُ مَضَى.

(۳۴۰۳۲) حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھ کر بھیجا کہ، غلام کو مشرکین نے قیدی بنالیا ہو پھر دوبارہ مسلمان اس پر غلبہ حاصل کرلیں تو کیا حکم ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تقسیم غنیمت سے پہلے اس کا مالک زیادہ حقدار ہے، اور اگر تقسیم ہو جائے تو پھر اس کا حق ختم ہوگیا۔

(٣٤٠٣٣) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ :مَا أَحْرَزَ الْمُشْرِكُونَ مِنْ أَمْوَالِ الْمُسْلِمِينَ فَغَزَوْهُمْ بَعْدُ وَظَهَرُوا عَلَيْهِمْ ، فَوَجَدَ رَجُلٌ مَالَهُ بِعَيْنِهِ قَبْلَ أَنْ تُقْسَمَ السِّهَامُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ ، وَإِنْ كَانَ قُسِمَ فَلاَ شَيْءَ لَهُ.

(۳۴۰۳۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا مشرکین مسلمان کے مال پر قبضہ کرلیں پھر مسلمان جہاد کرکے ان پر غلبہ حاصل کرلیں اور وہ شخص اپنا مال جوں کا توں تقسیم سے پہلے پالے تو وہ اس مال کا زیادہ حق دار ہے، اور اگر غنیمت تقسیم ہوگئی تو پھر اس کے لیے کچھ نہیں ہے۔

(٣٤٠٣٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: هُوَ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً، لأَنَّهُ كَانَ لَهُمْ مَالاً.

(۳۴۰۳۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: وہ تمام مسلمانوں کیلئے ہے، کیوں کہ وہ ان ہی کا مال تھا۔

(٣٤٠٣٥) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقُولُ فِيمَا أَحْرَزَ الْعَدُوُّ مِنْ أَمْوَالِ الْمُسْلِمِينَ ، إِنَّهُ بِمَنْزِلَةِ أَمْوَالِهِمْ ، قَالَ :وَكَانَ الْحَسَنُ يَقْضِي بِذَلِكَ.

(۳۴۰۳۵) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ جو مسلمان کا مال کفار کے قبضہ میں چلا جائے، تو وہ ان کے مال کے مرتبہ میں ہے۔ اور حضرت حسن رحمہ اللہ بھی یہی فیصلہ کرتے تھے۔

(٣٤٠٣٦) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، عَنْ زُهْرَةَ بْنِ يَزِيدَ الْمُرَادِيِّ ؛ أَنَّ أَمَةً لِرَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَبَقَتْ ، وَلَحِقَتْ بِالْعَدُوِّ ، فَغَنِمَهَا الْمُسْلِمُونَ ، فَعَرَفَهَا أَهْلُهَا ، فَكَتَبَ فِيهَا أَبُو عُبَيْدَةَ إِلَى عُمَرَ ، فَكَتَبَ عُمَرُ :إِنْ كَانَتِ الأَمَةُ لَمْ تُخَمَّسْ وَلَمْ تُقْسَمْ فَهِيَ رَدٌّ عَلَى أَهْلِهَا ، وَإِنْ كَانَتْ قَدْ خُمِّسَتْ وَقُسِمَتْ

فَأَمْضِهَا لِسَبِيلِهَا.

(۳۴۰۳۶) حضرت زہرہ ابن یزید المرادی سے مروی ہے کہ مسلمانوں میں سے ایک شخص کی لونڈی تھی، وہ بھاگ کر دشمن کے ساتھ مل گئی (پھر کچھ عرصہ بعد) مسلمانوں کے ہاتھ مالِ غنیمت آیا تو باندی کے مالک نے اس کو پہچان لیا۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر دریافت فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا: اگر باندی کا خمس نہیں نکالا گیا اور اس کو تقسیم نہیں کیا گیا، تو وہ مالک کو واپس کر دی جائے گی، اور اگر خمس نکال لیا گیا ہے اور غنیمت تقسیم ہو چکی ہے تو پھر اس کو اسی راستہ پر برقرار رکھو۔ (جس کو مل گئی ہے اس کے پاس رہے گی)۔

(۳۴۰۳۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ عَبْدًا لَهُ أَبَقَ ، وَذَهَبَ لَهُ بِفَرَسٍ ، فَدَخَلَ أَرْضَ الْعَدُوِّ ، فَظَهَرَ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَرَدَّ أَحَدُهُمَا عَلَيْهِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَرُدَّ الآخَرُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (بخاری ۳۰۶۹)

(۳۴۰۳۷) حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک غلام ان سے بھاگ گیا اور گھوڑا لے کر فرار ہو گیا، اور دشمن کی سرزمین میں چلا گیا، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ان پر فتح حاصل کر لی۔ ان میں سے ایک چیز حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں ہی واپس کر دی گئی اور دوسری چیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد واپس کر دی گئی۔

(۳۴۰۳۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ ؛ فِيمَا أَحْرَزَ الْعَدُوُّ ، قَالَ : صَاحِبُهُ أَحَقُّ بِهِ مَا لَمْ يُقْسَمْ ، فَإِذَا قُسِمَ فَلاَ شَيْءَ.

(۳۴۰۳۸) حضرت سلمان بن ربیعہ رضی اللہ عنہ اس چیز کے متعلق فرماتے ہیں جس کو دشمن اٹھا لے، فرمایا غنیمت کی تقسیم سے قبل اس کا مالک ہی زیادہ حقدار ہے، اور اگر غنیمت میں تقسیم ہو جائے تو پھر اس کے مالک کیلئے کچھ نہیں ہے۔

(۳۴۰۳۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَوْ عَنْ عَمِّهِ ، قَالَ : حَسَرَ لِي فَرَسٌ فَأَخَذَهُ الْعَدُوُّ ، قَالَ : فَظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ ، قَالَ : فَوَجَدْتُهُ فِي مَرْبِطِ سَعْدٍ ، قَالَ : فَقُلْتُ : فَرَسِي ، قَالَ : فَقَالَ : بَيِّنَتُك ، قُلْتُ : أَنَا أَدْعُوهُ فَيُحَمْحِمُ ، قَالَ : إِنْ أَجَابَك فَلاَ أُرِيدُ مِنْك بَيِّنَةً.

(۳۴۰۳۹) حضرت رکین اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میرا گھوڑا کہیں چلا گیا۔ پس دشمنوں نے اسے پکڑ لیا۔ پھر مسلمان ان پر غالب آ گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اس گھوڑے کو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے باڑے میں پایا۔ میں نے کہا: یہ تو میرا گھوڑا ہے۔ انہوں نے فرمایا: تمہارے گواہ کہاں ہیں؟ میں نے کہا: میں اس کو پکاروں گا تو یہ ہنہنائے گا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ تمہاری پکار کا جواب دے دے میں تم سے گواہ کا مطالبہ نہیں کروں گا۔

(۳۴۰۴۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ أَمَةً أَحْرَزَهَا الْعَدُوُّ ، فَاشْتَرَاهَا رَجُلٌ ، فَخَاصَمَهُ سَيِّدُهَا إِلَى شُرَيْحٍ ، فَقَالَ : الْمُسْلِمُ أَحَقُّ مَنْ رَدَّ عَلَى أَخِيهِ بِالثَّمَنِ ، فَقَالَ : إِنَّهَا وَلَدَتْ مِنْ سَيِّدِهَا،

قَالَ :أَعْتِقْهَا ، قَضَاءُ الأَمِيرِ ، فَإِنْ كَانَتْ كَذَا وَكَذَا ، وَإِنْ كَانَتْ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ :يَقُولُ رَجُلٌ :لَهُو أَعْلَ
بِالْقَضَاءِ مِنْ زَيْدِ بْنِ خَلْدَةَ.

(۳۴۰۴۰) حضرت ابن سیرین سے مروی ہے کہ ایک شخص کی باندی کو دشمن پکڑ کر لے گئے، اس کو ایک شخص نے خرید لیا۔ اس کا آ جھگڑا لے کر حضرت شریح کے پاس آ گیا، حضرت شریح نے فرمایا: مسلمان اس کا زیادہ حقدار ہے جو اس کے بھائی کو دشمن کے سا واپس کیا جائے، کہا گیا کہ اس نے اپنے آقا سے بچہ جنا ہے۔ حضرت شریح نے فرمایا: اس کو آزاد کر دو یہ امیر کا فیصلہ ہے، اگر وہ تم اتنے اتنے کی، اگر وہ تھی اتنے اتنے کی اس شخص نے کیا یہ زید بن خلدہ سے زیادہ قضاء کو جانتے ہیں۔

(۳٤٠٤١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالاَ :مَا أَحْرَزَ الْعَدُوُّ مِنْ مَا
الْمُسْلِمِينَ فَعَرَفَهُ صَاحِبُهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ ، وَإِنْ قُسِمَ فَقَدْ مَضَى.

(۳۴۰۴۱) حضرت ابراہیم اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ دشمن مسلمانوں کے مال پر قبضہ کرے پھر مسلمان اس کو غنیمت میں حاصل کر لیں اور اس مال کا مالک مال کو پہچان لے تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے، اور اگر غنیمت تقسیم کر دی گئی تو پھر فیصلہ گزر چکا ہے۔ (اب اس کو نہیں ملے گا)۔

(۳٤٠٤٢) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :مَا أَصَابَ الْمُسْلِمُونَ مِمَّا أَصَابَهُ الْعَدُوُّ قَبْلَ ذَلِكَ
فَإِنْ أَصَابَهُ صَاحِبُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ ، وَإِنْ قُسِمَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ بِالثَّمَنِ.

(۳۴۰۴۲) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جس کو کفار نے قبضہ میں لے لیا تھا اگر اس پر دوبارہ مسلمان قبضہ کر لیں اور واپس حاصل لیں تو تقسیم غنیمت سے قبل اس چیز کا مالک اس کا زیادہ حقدار ہے، اور اگر تقسیم ہو گئی تو ثمن کے ساتھ زیادہ حقدار ہے۔

(۳٤٠٤٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :مَا أَحْرَزَ الْعَدُ
فَهُوَ جَائِزٌ.

(۳۴۰۴۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جس پر دشمن قبضہ کر لیں (اور اس کو مسلمان واپس چھڑا لیں تو) وہ مالک کے لئے جائز ہے۔

(۳٤٠٤٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :مَا ظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُشْرِكُونَ
مَتَاعِ الْمُسْلِمِينَ ، ثُمَّ ظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ ، إِنْ قُسِمَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ بِالثَّمَنِ ، وَإِنْ كَانَ لَمْ يُقْسَمْ رُدَّ عَلَيْهِ.

(۳۴۰۴۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے مال پر اگر کفار غلبہ کر کے قبضہ کر لیں پھر مسلمان دوبارہ ان پر غالب جائیں۔ تو اگر غنیمت تقسیم ہو گئی تو اس چیز کا مالک ثمن دے کر لینے کا زیادہ حقدار ہو گا اور اگر تقسیم نہ ہوا ہو تو پھر اس کو واپس مالک طرف لٹا دیا جائے گا۔

(۳٤٠٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ ، قَالَ :أَصَابَ الْمُسْلِمُونَ نَ

لِرَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، فَاشْتَرَاهَا رَجُلٌ مِنَ الْعَدُوِّ ، فَخَاصَمَهُ صَاحِبُهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَقَامَ الْبَيِّنَةَ ، فَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنْ يَدْفَعَ إِلَيْهِ الثَّمَنَ الَّذِي اشْتَرَى بِهِ مِنَ الْعَدُوِّ ، وَإِلاَّ خُلِّيَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا. (ابو داؤد ۳۳۹۔ بیہقی ۱۱۱)

(۳۴۰۴۵) حضرت تمیم بن طرفہ سے مروی ہے کہ مسلمانوں میں سے ایک شخص کی اونٹنی کو کفار لے گئے ایک شخص نے وہ اونٹنی کفار سے خرید لی اس اونٹنی کا مالک جھگڑا لے کر حضور اقدس صَلَّالِلْفَقِيَّةِ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس بات پر گواہ پیش کر دیئے کہ اونٹنی اس کی ہے، حضور اقدس صَلَّالِلْفَقِيَّةِ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ: جتنے کی اس نے دشمن سے خریدی ہے اتنے پیسے دے کر لے لو وگرنہ ان کے راستہ سے ہٹ جاؤ۔

(۱۳۲) مَا يُكْرَهُ أَنْ يُحْمَلَ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ ، يَتَقَوَّى بِهِ

دشمن کی سرزمین کی طرف کوئی چیز فروخت کرنا جس سے وہ مسلمانوں کے خلاف قوت حاصل کریں

(٣٤٠٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَحْمِلَ إِلَى عَدُوِّ الْمُسْلِمِينَ طَعَامًا ، وَلاَ سِلاَحًا يُقَوِّيهِمْ بِهِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ ، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَهُوَ فَاسِقٌ.

(۳۴۰۴۶) حضرت حسن ویشید فرماتے ہیں کہ: مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ وہ دشمنوں کو کھانا یا اسلحہ بھیجے (فروخت کرے) جس کی وجہ سے وہ مسلمانوں کے خلاف قوت حاصل کریں: جو ایسا کرے وہ فاسق ہے۔

(٣٤٠٤٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ حَمْلَ السِّلاَحِ إِلَى الْعَدُوِّ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : تُحْمَلُ الْخَيْلُ إِلَيْهِمْ ؟ قَالَ : فَأَبَى ذَلِكَ ، وَقَالَ : أَمَّا مَا يُقَوِّيهِمْ لِلْقِتَالِ فَلاَ ، وَأَمَّا غَيْرُهُ فَلاَ بَأْسَ.
وَقَالَهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ.

(۳۴۰۴۷) حضرت عطاء ویشید دشمن کو اسلحہ فروخت کرنے کو ناپسند کرتے تھے راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: گھوڑے فروخت کرنا کیسا ہے؟ انہوں نے اس کا بھی انکار کیا، اور فرمایا: جس چیز سے وہ جنگ میں قوت حاصل کریں وہ نہ فروخت کرے، اس کے علاوہ چیزوں میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٣٤٠٤٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: نَهَى عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ أَنْ تُحْمَلَ الْخَيْلُ إِلَى أَرْضِ الْهِنْدِ.

(۳۴۰۴۸) حضرت عمر بن عبد العزیز ویشید نے ارض ھند کی طرف گھوڑوں کی فروخت سے منع فرمایا۔

(٣٤٠٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُحْمَلَ السِّلاَحُ ، أَوِ الْكُرَاعُ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ لِلتِّجَارَةِ.

(۳۴۰۴۹) حضرت حسن ویشید اسلحہ یا گھوڑا دشمن کی سرزمین میں تجارت کیلئے لے جانے کو ناپسند کرتے تھے۔

(٣٤٠٥٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُكْرَهُ أَنْ يُحْمَلَ إِلَى عَدُوِّ الْمُسْلِمِينَ سِلاَحٌ ، أَوْ مَنْفَعَةٌ.

(۳۴۰۵۰) حضرت ابراہیم بھی اسلحہ اور کوئی منافع بخش چیز لے جانے کو ناپسند کرتے تھے۔

(٣٤٠٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُمَا كَرِهَا بَيْعَ السِّلاَحِ فِي الْفِتْنَةِ.

(۳۴۰۵۱) حضرت حسن ؒ اور حضرت ابن سیرین ؒ جنگ کے دنوں میں اسلحہ کی بیع کو ناپسند کرتے تھے۔

(٣٤٠٥٢) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُمَا كَرِهَا بَيْعَ السِّلاَحِ فِي الْفِتْنَةِ.

(۳۴۰۵۲) حضرت حسن ؒ اور حضرت ابن سیرین ؒ سے اسی طرح مروی ہے۔

(٣٤٠٥٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ يُبْعَثُ إِلَى أَهْلِ الْحَرْبِ شَيْءٌ مِنَ السِّلاَحِ وَالْكُرَاعِ ، وَلاَ مَا يُسْتَعَانُ بِهِ عَلَى السِّلاَحِ وَالْكُرَاعِ.

(۳۴۰۵۳) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اہل حرب کی طرف اسلحہ یا گھوڑا نہیں بھیجیں گے، اور نہ ہی اسلحہ اور گھوڑے پر مدد حاصل کریں گے۔

(٣٤٠٥٤) حَدَّثَنَا شَاذَانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : كَانَ يُكْرَهُ بَيْعُ السِّلاَحِ فِي الْقِتَالِ.

(۳۴۰۵) حضرت قتادہ ؒ جنگ کے ایام میں اسلحہ کی بیع کو ناپسند کرتے تھے۔

(١٣٣) فِي الْغَزْوِ مَعَ أَئِمَّةِ الْجَوْرِ

ظالم بادشاہوں کے ساتھ مل کر جہاد میں شریک ہونا

(٣٤٠٥٥) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ يَغْزُونَ زَمَانَ الْحَجَّاجِ : عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ ، وَأَبُو سِنَانٍ ، وَأَبُو جُحَيْفَةَ.

(۳۴۰۵۵) حضرت اعمش ؒ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ کے اصحاب نے حجاج بن یوسف کے دور میں اس کے ساتھ ملکر جہاد کیا جن میں عبدالرحمٰن بن یزید، ابو سنان اور ابو جحیفہ کا نام قائل ذکر ہے۔

(٣٤٠٥٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : سَمِعْتُهُمْ يَذْكُرُونَ : أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ كَانَ يَغْزُو الْخَوَارِجَ فِي زَمَانِ الْحَجَّاجِ ، يُقَاتِلُهُمْ.

(۳۴۰۵۶) حضرت اعمش ؒ سے مروی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن یزید ؒ نے حجاج کے دور میں خوارج کے ساتھ قتال کیا۔

(٣٤٠٥٧) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ غَزَا الرَّيَّ فِي زَمَانِ الْحَجَّاجِ.

(۳۴۰۵۷) حضرت اعمش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم نے حجاج کے زمانے میں جہاد کیا۔

(٣٤٠٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْغَزْوِ مَعَ الأُمَرَاءِ وَقَدْ أَحْدَثُوا ؟ فَقَالَ : تُقَاتِلُ عَلَى نَصِيبِكَ مِنَ الآخِرَةِ ، وَيُقَاتِلُونَ عَلَى نَصِيبِهِمْ مِنَ الدُّنْيَا.

(۳۴۰۵۸) حضرت ابو جمرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا ان امراء کے ساتھ مل کر لڑنا کیسا ہے جنہوں نے دین میں نئے کام ایجاد کیے اور ظلم کیا؟ فرمایا آپ اپنے آخرت کے حصہ (ثواب) کیلئے لڑو، وہ اپنے دنیا کے حصہ کیلئے لڑتے ہیں۔

(٣٤٠٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : أَغْزُو أَهْلَ الضَّلاَلَةِ مَعَ السُّلْطَانِ ؟ قَالَ : اُغْزُوا ، فَإِنَّمَا عَلَيْكَ مَا حُمِّلْتَ ، وَعَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا.

(۳۴۰۵۹) حضرت سلیمان الیشکری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ ظالم اور گمراہ کے ساتھ مل کر لڑنا کیسا ہے؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تجھے اس کا ثواب ملے گا جو تیری نیت ہوگی اور ان کو وہی ملے گا جو ان کی نیت ہوگی۔

(٣٤٠٦٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنِ الْفَزَارِيِّ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ؛ سُئِلاَ عَنِ الْغَزْوِ مَعَ أَئِمَّةِ السُّوءِ ؟ فَقَالاَ : لَكَ شَرَفُهُ ، وَأَجْرُهُ ، وَفَضْلُهُ ، وَعَلَيْهِمْ إِثْمُهُمْ.

(۳۴۰۶۰) حضرت حسن رحمہ اللہ اور ابن سیرین رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ ظالم حکمرانوں کے ساتھ مل کر لڑنا کیسا ہے؟ آپ دونوں نے فرمایا: آپ کیلئے اس جہاد کا اجر اور شرف ہے اور ان پر ان کا گناہ ہے۔

(٣٤٠٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ النَّخَعِيِّ ، قَالَ : قُلْتُ لأَبِي : يَا أَبَةِ ، فِي إِمَارَةِ الْحَجَّاجِ ، أَتَغْزُو ؟ قَالَ : يَا بُنَيَّ ، لَقَدْ أَدْرَكْتُ أَقْوَامًا أَشَدَّ بُغْضًا مِنْكُمْ لِلْحَجَّاجِ ، وَكَانُوا لاَ يَدَعُونَ الْجِهَادَ عَلَى حَالٍ ، وَلَوْ كَانَ رَأْيُ النَّاسِ فِي الْجِهَادِ مِثْلَ رَأْيِكَ مَا أُدِّيَ الإِتَاوَةَ ، يَعْنِي الْخَرَاجَ.

(۳۴۰۶۱) حضرت محمد بن عبد الرحمٰن بن یزید النخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے عرض کیا کہ اے ابا! حجاج کے دور امارت میں آپ جہاد میں شریک ہوئے تھے؟ انہوں نے فرمایا اے بیٹے! میں نے تو ان لوگوں کو بھی پایا ہے جو حجاج کے معاملہ میں تم سے زیادہ سخت تھے، لیکن انہوں نے پھر بھی جہاد کو نہ چھوڑا۔ اور اگر لوگوں کی بھی وہی رائے بن جاتی جو آپ کی رائے ہے تو پھر خراج نہ ادا کیا جاتا۔

(٣٤٠٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : ذُكِرَ لَهُ أَنَّ قَوْمًا يَقُولُونَ : لاَ جِهَادَ ، فَقَالَ : هَذَا شَيْءٌ عَرَضَ بِهِ الشَّيْطَانُ.

(۳۴۰۶۲) حضرت ابراہیم ؒ سے ذکر کیا گیا کہ کچھ لوگ یوں کہتے ہیں کہ جہاد نہیں ہے حضرت ابراہیم نے فرمایا یہ چیز شیطان ان کے پاس لے کر آیا ہے۔

(٣٤٠٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ صَبِيحٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْغَزْوِ مَعَ أَئِمَّةِ الْجَوْرِ ، وَقَدْ أَحْدَثُوا ؟ فَقَالَ : اُغْزُوا.

(۳۴۰۶۳) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ ظالم و جابر حکمرانوں کے ساتھ مل کر جہاد کرنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا: جہاد کرو۔

(٣٤٠٦٤) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، قَالَ : كَانَ مُجَاهِدٌ يَغْزُو مَعَ بَنِي مَرْوَانَ ، وَكَانَ عَطَاءٌ لاَ يَرَى بِهِ بَأْسًا.

(۳۴۰۶۴) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے بنو مروان کے ساتھ مل کر جہاد کیا اور حضرت عطاء نے اس میں کوئی حرج نہ سمجھا۔

(٣٤٠٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : خَرَجَ عَلَى النَّاسِ بَعْثٌ زَمَنَ الْحَجَّاجِ ، فَخَرَجَ فِيهِ عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ يَزِيدَ.

(۳۴۰۶۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حجاج کے دور میں لوگ جب جہاد کیلئے نکلے تو حضرت عبدالرحمن بن یزید بھی اس میں نکلے۔

(١٣٤) مَنْ كَرِهَ ذَلِكَ

جو حضرات اس کو ناپسند کرتے ہیں

(٣٤٠٦٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَن ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : كَانَ يُكْرَهُ الْجِهَادُ مَعَ هَؤُلاَءِ ، يَعْنِي السُّلْطَانَ الْجَائِرَ.

(۳۴۰۶۶) حضرت طاؤس ؒ ظالم و جابر حکمرانوں کے ساتھ مل کر جہاد کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(٣٤٠٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ : خَرَجَ عَلَى النَّاسِ بَعْثٌ زَمَنَ الْحَجَّاجِ ، فَخَرَجَ فِيهِ إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ ، وَإِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ ، فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ : إِلَى مَنْ تَدْعُوهُمْ ؟ إِلَى الْحَجَّاجِ ؟.

(۳۴۰۶۷) حضرت الشیبانی ؓ سے مروی ہے کہ حجاج بن یوسف کے دور حکومت میں لوگ لڑائی کیلئے نکلے تو اس میں حضرت ابراہیم تیمی اور حضرت ابراہیم نخعی بھی نکلے، حضرت ابراہیم نخعی نے فرمایا: کس کی طرف تم ان کو بلاتے ہو؟ حجاج کی طرف بلاتے ہو؟!

(۱۳۵) فِي أَمَانِ الْمَرْأَةِ وَالْمَمْلُوكِ

خاتون اور غلام کا امان دینا

(۳٤۰٦۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَسْلَمَةَ؛ أَنَّ رَجُلاً أَمَّنَ قَوْمًا وَهُوَ مَعَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ ، وَأَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ ، فَقَالَ عَمْرٌو . وَخَالِدٌ :لاَ نُجِيرُ مَنْ أَجَارَ ، فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :يُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ بَعْضُهُمْ.

(۳۴۰۶۸) حضرت عبدالرحمٰن بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کچھ لوگوں کو امن (پناہ) دیا، اور وہ حضرت عمرو بن عاص، حضرت خالد بن ولید اور حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، حضرت عمرو اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم تو اس کو پناہ نہیں دیں گے جس کو وہ پناہ دے، حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں میں سے جو شخص کسی کو پناہ دے دے اس کو پناہ دی جائے گی۔

(۳٤۰٦۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَسْلَمَةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :يُجِيرُ عَلَى النَّاسِ بَعْضُهُمْ.

(ابو یعلی ۸۷۳۔ بزار ۱۲۸۸)

(۳۴۰۶۹) حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: مسلمانوں میں سے جو کسی کو پناہ دے اس کو پناہ حاصل ہوگی۔

(۳٤۰۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :يُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الرَّجُلُ مِنْهُمْ.

(احمد ۱۹۵۔ طبرانی ۷۹۰۸)

(۳۴۰۷۰) حضرت ابوامامہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۳٤۰۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدَ ، عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، عَنْ أُمِّ هَانِءٍ ابْنَةِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَتْ :لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ ، فَرَّ إِلَيَّ رَجُلاَنِ مِنْ أَحْمَائِي فَأَجَرْتُهُمَا ، أَوْ كَلِمَةً تُشْبِهُهَا ، فَدَخَلَ عَلَيَّ أَخِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، فَقَالَ : لأَقْتُلَنَّهُمَا ، قَالَتْ :فَأَغْلَقْتُ الْبَابَ عَلَيْهِمَا ، ثُمَّ جِئْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى مَكَّةَ ، فَقَالَ : مَرْحَبًا ، وَأَهْلاً بِأُمِّ هَانِءٍ ، مَا جَاءَ بِكِ ؟ قَالَتْ :قُلْتُ :يَا نَبِيَّ اللهِ ، فَرَّ إِلَيَّ رَجُلاَنِ مِنْ أَحْمَائِي ، فَدَخَلَ عَلَيَّ

أَخِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَزَعَمَ أَنَّهُ قَاتِلُهُمَا ، فَقَالَ : لاَ ، قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ ، وَأَمَّنَّا مَنْ أَمَّنْتِ.

(۳۴۰۷۱) حضرت ابومرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ فتح فرمایا: تو حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے خاوند کے دو رشتہ دار بھاگ کر میرے پاس آئے تو میں نے ان کو پناہ دے دی، میرے بھائی حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور فرمایا: میں ان کو ضرور قتل کروں گا، حضرت ام ھانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ان دونوں کو کمرے میں بند کر دیا اور میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھ کر فرمایا: خوش آمدید ام ھانی رضی اللہ عنہا! خیریت سے تشریف لائی ہو؟ میں نے عرض کیا کہ: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! میرے خاوند کے خاندان کے دو شخص بھاگ کر میرے پاس آئے تو میں نے ان کو پناہ دے دی، میرے بھائی حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور ان کو قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا: نہیں (ان کو قتل نہیں کیا جائے گا) جس کو تو نے پناہ دی اس کو ہم نے بھی پناہ دی اور جس کو تو نے امن دیا اس کو ہم نے بھی امن دیا۔

(۳٤۰۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدَ ، عَنْ أَبِي مُرَّةَ ، عَنْ أُمِّ هَانِئٍ ، قَالَ حَدَّثَتْنِي ، قَالَتْ : فَرَّ إِلَيَّ رَجُلاَنِ مِنْ أَحْمَائِي يَوْمَ الْفَتْحِ ، فَأَجَرْتُهُمَا ، فَدَخَلَ عَلَيَّ أَخِي ، فَقَالَ : لأَقْتُلَنَّهُمَا فَأَغْلَقْتُ عَلَيْهِمَا ، ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَرْحَبًا ، وَأَهْلاً بِأُمِّ هَانِئٍ ، مَا جَاءَ بِكِ فَأَخْبَرْتُهُ ، فَقَالَ : قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ ، وَأَمَّنَّا مَنْ أَمَّنْتِ ، قَالَتْ : فَجِئْتُ فَمَنَعْتُهُمَا.

(۳٤۰۷۲) حضرت ام ھانی رضی اللہ عنہا سے اسی طرح مروی ہے اس کے آخر میں اضافہ ہے کہ پھر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور ان کو قتل کرنے سے منع کر دیا۔

(۳٤۰۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : إِنْ كَانَتِ الْمَرْأَةُ لَتَأْخُذُ عَلَى الْقَوْمِ.

(۳٤۰۷۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں، کہ اگر خاتون کسی قوم کو پناہ دے تو ان کو پناہ حاصل ہوگی۔

(۳٤۰۷٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : إِنْ كَانَتِ الْمَرْأَةُ لَتَأْخُذُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ.

(۳٤۰۷٤) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح مروی ہے۔

(۳٤۰۷٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنُ سُلَيْمَان ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ زَيْدٍ الرَّقَاشِيِّ ، وَقَدْ كَانَ غَزَا عَلَى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ سَبْعَ غَزَوَاتٍ ، قَالَ : بَعَثَ عُمَرُ جَيْشًا فَكُنْتُ فِي ذَلِكَ الْجَيْشِ ، فَحَاصَرْنَا أَهْلَ سِهْرِيَاجٍ ، فَلَمَّا رَأَيْنَا أَنَّا سَنَفْتَحُهَا مِنْ يَوْمِنَا ذَلِكَ ، قُلْنَا : نَرْجِعُ فَنَقِيلُ ، ثُمَّ نَرُوحُ فَنَفْتَحُهَا ، فَلَمَّا رَجَعْنَا تَخَلَّفَ عَبْدٌ مِنْ عَبِيدِ الْمُسْلِمِينَ ، فَرَاطَنَهُمْ فَرَاطَنُوهُ ، فَكَتَبَ لَهُمْ أَمَانًا فِي صَحِيفَةٍ ، ثُمَّ شَدَّهُ فِي سَهْمٍ فَرَمَى بِهِ إِلَيْهِمْ فَخَرَجُوا.

فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنَ الْعَشِيِّ وَجَدْنَاهُمْ قَدْ خَرَجُوا ، قُلْنَا لَهُمْ :مَا لَكُمْ ؟ قَالُوا :أَمَّنْتُمُونَا ، قُلْنَا :مَا فَعَلْنَا ، إِنَّمَا الَّذِي أَمَّنَكُمْ عَبْدٌ لاَ يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ ، فَارْجِعُوا حَتَّى نَكْتُبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَقَالُوا :مَا نَعْرِفُ عَبْدَكُمْ مِنْ حُرِّكُمْ ، مَا نَحْنُ بِرَاجِعِينَ ، إِنْ شِئْتُمْ فَاقْتُلُونَا ، وَإِنْ شِئْتُمْ فَفُوا لَنَا ، قَالَ :فَكَتَبْنَا إِلَى عُمَرَ ، فَكَتَبَ عُمَرُ :إِنَّ عَبْدَ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، ذِمَّتُهُ ذِمَّتُهُمْ ، قَالَ :فَأَجَازَ عُمَرُ أَمَانَهُ.

(۳۴۰۷۵) حضرت فضیل بن زید الرقاشی رضی اللہ عنہ جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں سات غزوات میں شریک ہوئے، فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر بھیجا تو میں بھی اس لشکر میں شریک تھا ہم نے اھل سھر یاج کا محاصرہ کرلیا، جب ہم نے دیکھا کہ آج ان کو فتح کرلیں گے، ہم نے کہا: واپس لوٹتے ہیں اور کچھ آرام کر کے تازہ دم ہو کر آ کر اس کو فتح کرلیں گے، جب ہم لوگ وہاں سے واپس لوٹے تو مسلمانوں میں ایک غلام ان کے پیچھے آیا اور اس نے ان کے ساتھ عجمی میں گفتگو کی، اور ان کو ایک صحیفہ میں امان (پناہ) لکھ کر اس کو تیر کے ساتھ باندھ کر ان کی طرف پھینک دیا۔

ہم لوگ جب واپس آئے تو ہم نے دیکھا کہ وہ لوگ قلعہ سے باہر نکلے ہوئے ہیں، ہم نے ان سے پوچھا آپ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے کہا: آپ لوگوں نے ہمیں امن دے دیا ہے، ہم نے کہا کہ ہم نے تو ہرگز ایسا نہیں کیا ہے، بیشک تم لوگوں کو ایک غلام نے امن دیا ہے جو خود کسی چیز پر قادر نہیں ہے، تم لوگ واپس ہو جاؤ یہاں تک کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھ کر ان کی رائے دریافت کرلیں، انہوں نے کہا کہ ہم تمہارے آزاد میں تمہارے غلاموں کو نہیں جانتے ہم واپس جانے والے نہیں ہیں، اب اگر تم چاہو تو ہمیں قتل کرو اور اگر چاہو تو درگزر کردو، فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو صورت حال لکھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا: مسلمانوں کا غلام بھی مسلمانوں ہی میں سے ہے، اس کا ذمہ ان کا ذمہ ہے، فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے امان کو نافذ فرمادیا۔

(٣٤٠٧٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :أَمَانُ الْمَرْأَةِ وَالْمَمْلُوكِ جَائِزٌ.

(۳۴۰۷۶) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت اور غلام کا امان دینا ٹھیک اور جائز ہے۔

(٣٤٠٧٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : إِنْ كَانَتِ الْمَرْأَةُ لَتَأْخُذُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ ، فَيَجُوزُ أَمَانُهَا.

(۳۴۰۷۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر مسلمانوں میں سے کوئی خاتون امان دے دے تو اس کا امان دینا درست ہے۔

(٣٤٠٧٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ ، يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ. (بخاری ۳۱۷۲۔ مسلم ۹۹۹)

(۳۴۰۷۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں مسلمانوں کا ذمہ ایک ہی ہے، ان کا ادنیٰ شخص بھی پناہ دے سکتا ہے۔

(٣٤٠٧٩) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :يُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ بَعْضُهُمْ ، أَوْ قَالَ :رَجُلٌ مِنْهُمْ. (طیالسی ۱۰۶۳۔ احمد ۱۹۷)

(۳۴۰۷۹) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں سے جو کسی کو پناہ دے اس کو پناہ دی جائے گی۔

(۳٤٠٨٠) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ ، يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ. (ابوداؤد ۵۰۷۳۔ احمد ۳۹۸)

(۳۴۰۸۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کا ذمہ ایک ہی ہے، ان کا ادنیٰ شخص بھی پناہ دے سکتا ہے۔

(۳٤٠٨١) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :يُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَدْنَاهُمْ. (ابوداؤد ۲۷۴۵۔ احمد ۲۱۶)

(۳۴۰۸۱) حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں میں سے ادنیٰ بھی پناہ دے تو پناہ اس کو حاصل ہوگی۔

(١٣٦) فِي الأَمَانِ مَا هُوَ ، وَكَيْفَ هُوَ ؟

امان کیا ہے؟ اور کیسے ہوگی؟

(۳٤٠٨٢) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حصين ، عن أَبِي عَطِيَّةَ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أَهْلِ الْكُوفَةِ :إِنَّهُ ذُكِرَ لِي أَنَّ (مطرس) بِلِسَانِ الْفَارِسِيَّةِ :الأَمَنَةُ ، فَإِنْ قُلْتُمُوهَا لِمَنْ لاَ يَفْقَهُ لِسَانَكُمْ فَهُوَ آمِنٌ.

(۳۴۰۸۲) حضرت ابو عطیہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کوفہ والوں کو لکھا: بیشک مجھے بتایا گیا ہے کہ لفظ مطرس فارسی میں امان کو کہتے ہیں، اگر تم ایسے شخص کو جو تمہاری زبان نہیں سمجھتا مطرس کہہ دو تو امن شمار ہوگا۔

(۳٤٠٨٣) حَدَّثَنَا رَيْحَانُ بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي مَرْزُوقُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو فَرْقَدٍ ، قَالَ :كُنَّا مَعَ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ يَوْمَ فَتَحْنَا سُوقَ الأَهْوَازِ ، فَسَعَى رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ، وَسَعَى رَجُلاَنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَلْفَهُ ، فَبَيْنَمَا هُوَ يَسْعَى وَيَسْعَيَانِ إِذْ قَالَ لَهُ أَحَدُهُمَا :مَتَّرَس ، فَقَامَ الرَّجُل :فَأَخَذَاهُ فَجَائَا بِهِ ، وَأَبُو مُوسَى يَضْرِبُ أَعْنَاقَ الأُسَارَى ، حَتَّى انْتَهَى الأَمْرُ إِلَى الرَّجُلِ ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا :إِنَّ هَذَا قَدْ جُعِلَ لَهُ الأَمَانُ ، فَقَالَ أَبُو مُوسَى :وَكَيْفَ جُعِلَ لَهُ الأَمَانُ ؟ قَالَ :إِنَّهُ كَانَ يَسْعَى ذَاهِبًا فِي الأَرْضِ ، فَقُلْتُ لَهُ :مَتَّرَس ، فَقَامَ ، فَقَالَ أَبُو مُوسَى :وَمَا مَتَّرَس ؟ قَالَ :لاَ تَخَفْ ، قَالَ :هَذَا أَمَانٌ ، خَلِّيَا سَبِيلَهُ ، فَخَلَّيْنَا سَبِيلَ الرَّجُلِ.

(۳۴۰۸۳) حضرت ابو فرقد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب ہم نے سوق الاہواز کو فتح کیا تو میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا،

مشرکین میں سے ایک شخص بھاگا، مسلمانوں میں سے بھی دواس کے پیچھے بھاگے، اس دوران کہ جب وہ بھاگ رہے تھے، ان میں سے ایک نے اس مشرک کو کہہ دیا، مترس (امان) وہ شخص یہ سن کر کھڑا ہو گیا، انہوں نے اس کو پکڑا حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس اس حالت میں لے کر حاضر ہوئے کہ آپ قیدیوں کو قتل فرما رہے تھے، جب اس شخص کی باری آئی ان دو میں سے ایک نے کہا اس کیلئے امان ہے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: اس کو امان کیسے ملی؟ اس نے کہا کہ یہ بھاگ رہا تھا میں نے اس کو مترس کہا تو یہ کھڑا ہو گیا، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ مترس کا کیا مطلب ہے؟ اس نے کہا: اس کا مطلب ہے مت ڈرو آپ نے فرمایا یہ امان ہے، اس کا راستہ چھوڑ دو، پھر ہم نے اس کو چھوڑ دیا۔

(٣٤٠٨٤) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : حاصَرْنَا تُسْتَرَ ، فَنَزَلَ الْهُرْمُزَانُ عَلَى حُكْمِ عُمَرَ ، فَبَعَثَ بِهِ أَبُو مُوسَى مَعِيَ ، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى عُمَرَ سَكَتَ الْهُرْمُزَانُ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ ، فَقَالَ عُمَرُ : تَكَلَّمْ ، فَقَالَ : كَلاَمُ حَيٍّ ، أَوْ كَلاَمُ مَيِّتٍ ؟ قَالَ : فَتَكَلَّمْ فَلاَ بَأْسَ ، فَقَالَ : إِنَّا وَإِيَّاكُمْ مَعْشَرَ الْعَرَبِ مَا خَلَّى اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ، كُنَّا نَقْتُلُكُمْ وَنُقْصِيكُمْ ، فَأَمَّا إِذْ كَانَ اللَّهُ مَعَكُمْ لَمْ يَكُنْ لَنَا بِكُمْ يَدَانِ.

قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ : مَا تَقُولُ يَا أَنَسُ ؟ قَالَ : قُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، تَرَكْتُ خَلْفِي شَوْكَةً شَدِيدَةً ، وَعَدَدًا كَثِيرًا ، إِنْ قَتَلْتَهُ أَيِسَ الْقَوْمُ مِنَ الْحَيَاةِ ، وَكَانَ أَشَدَّ لِشَوْكَتِهِمْ ، وَإِنِ اسْتَحْيَيْتَه طَمِعَ الْقَوْمُ.

فَقَالَ : يَا أَنَسُ ، أَسْتَحْيِي قَاتِلَ الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ ، وَمَجْزَأَةَ بْنِ ثَوْرٍ ؟ فَلَمَّا خَشِيتُ أَنْ يَبْسُطَ عَلَيْهِ ، قُلْتُ لَهُ : لَيْسَ لَكَ إِلَى قَتْلِهِ سَبِيلٌ ، فَقَالَ عُمَرُ : لِمَ ؟ أَعْطَاك ؟ أَصَبْتَ مِنْهُ ؟ قُلْتُ : مَا فَعَلْتُ ، وَلَكِنَّك قُلْتَ لَهُ : تَكَلَّمْ فَلاَ بَأْسَ ، فَقَالَ : لَتَجِيئَنَّ بِمَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ ، أَوْ لأَبْدَأَنْ بِعُقُوبَتِكَ ، قَالَ : فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ ، فَإِذَا بِالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَدْ حَفِظَ مَا حَفِظْتُ ، فَشَهِدَ عِنْدَهُ فَتَرَكَهُ ، وَأَسْلَمَ الْهُرْمُزَانُ ، وَفُرِضَ لَهُ.

(۳۴۰۸۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم نے تستر کا محاصرہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم پر ہرمزان اتر کر آیا اور گرفتاری دے دی حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اس کو میرے ساتھ بھیجا، جب ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو ہرمزان خاموش ہو گیا اور کچھ نہ بولا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بولو، اس نے کہا زندوں والا یا مردوں والا کلام؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بولو کوئی حرج نہیں ہے ھرمزان نے کہا: اے قوم عرب، ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ نے کچھ نہیں چھوڑا جیسا کہ ہم تم سے لڑتے ہیں اور تم کو قتل کرتے ہیں، بہرحال اگر اللہ پاک تمہارے ساتھ ہوتے تو ہمیں تم سے لڑنے پر قدرت نہ ہوتی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے انس رضی اللہ عنہ آپ کی کیا رائے ہے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ میں نے اپنے پیچھے بہت شوکت اور کثیر تعداد چھوڑی ہے، اگر آپ نے اس کو قتل کر دیا تو قوم زندگی سے مایوس ہو جائے گی اور وہ ان کی شوکت کیلئے زیادہ سخت تھا، اور اگر اس کو زندہ رکھا تو قوم کو لالچ ہو گی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے انس رضی اللہ عنہ! تجھے حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت مجزاۃ بن ثور کے قاتل کو مارنے سے

حیاء آ رہی ہے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب مجھے اندیشہ ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو قتل کر دیں گے، میں نے ان سے عرض کیا: آپ کیلئے اس کے قتل پر شرعی راستہ نہیں ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیوں؟ کیا آپ نے اس کو امان دی ہے؟ کیا آپ نے اس سے کچھ لیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے کچھ نہیں لیا، لیکن آپ نے خود اس سے فرمایا تھا بول تجھ پر کوئی حرج نہیں ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا، تم ضرور کسی شخص کو لے کر آؤ جو تمہارے ساتھ گواہی دے، وگرنہ تمہیں سزا ملے گی، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں ان کے پاس سے نکلا تو اچانک حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بن العوام ملے انہوں نے بھی وہی یاد کر لیا تھا جو میں نے یاد کیا تھا انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے گواہی دی، تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو چھوڑ دیا، ہرمزان مسلمان ہو گیا، اور اس کیلئے حصہ مقرر کر دیا گیا۔

(٣٤٠٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : أَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِخَانِقِينَ : إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ : لاَ تَدْهل ، فَقَدْ أَمَّنَهُ ، وَإِذَا قَالَ : لاَ تَخَفْ فَقَدْ أَمَّنَهُ ، وَإِذَا قَالَ : مَطَّرَس فَقَدْ أَمَّنَهُ ، فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ الأَلْسِنَةَ.

(۳۴۰۸۵) حضرت ابو وائل فرماتے ہیں جب ہم خانقین میں تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط ہمارے پاس آیا، اس میں تھا جب کوئی شخص کسی سے کہے لا تدھل (مت ڈر) تو اس نے اس کو امان دے دی، اور اگر کہا لا تخف تو بھی اس کو امان دے دی، اور اگر کہا مطرس تو اس کو امان دے دی، بیشک اللہ تعالیٰ سب زبانوں کو جانتا ہے۔

(٣٤٠٨٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَيْدٍ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: أَيُّمَا رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَشَارَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْعَدُوِّ ، لَئِنْ نَزَلْتَ لأَقْتُلَنَّكَ ، فَنَزَلَ وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ أَمَانٌ فَقَدْ أَمَّنَهُ.

(۳۴۰۸۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں میں سے جو شخص دشمن کی طرف اشارہ کرے، اگر تو نے گرفتاری دی تو میں تجھے قتل کر دوں گا، اس نے اتر کر گرفتاری دے دی یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ امان ہے تو اس کو امان حاصل ہوگی۔

(٣٤٠٨٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ كَرِيزٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أُمَرَاءِ الأَجْنَادِ : أَيُّمَا رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَشَارَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْعَدُوِّ : لَئِنْ نَزَلْتَ لأَقْتُلَنَّكَ ، فَنَزَلَ وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ أَمَانٌ ، فَقَدْ أَمَّنَهُ.

حَدَّثَنَا بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ :

(۳۴۰۸۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجناد کے امراء کی طرف لکھا: مسلمانوں میں سے جو شخص دشمن کے کسی آدمی کی طرف اشارہ کرے، کہ اگر تو نے گرفتاری دی تو میں تجھے قتل کر دوں گا، اس نے اتر کر گرفتاری دے دی یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ امان ہے تو اس کو امان حاصل ہوگی۔

(۱۳۷) مَنْ كَرِهَ أَنْ يُعْطِي فِي الْأَمَانِ ذِمَّةَ اللهِ

جو حضرات اس بات کو ناپسند کرتے ہیں کہ امان میں اللہ کا ذمہ دیا جائے

(۳٤۰۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ ، أَوْ سَرِيَّةٍ أَوْصَاهُ ، فَقَالَ : إِذَا حَاصَرْتُمْ أَهْلَ حِصْنٍ ، فَأَرَادُوكُمْ عَلَى أَنْ تَجْعَلُوا لَهُمْ ذِمَّةَ اللهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَا تَجْعَلُوا لَهُمْ ذِمَّةَ اللهِ ، وَلَا ذِمَّةَ رَسُولِهِ ، وَلَكِنِ اجْعَلُوا لَهُمْ ذِمَّتَكُمْ وَذِمَّةَ آبَائِكُمْ ، فَإِنَّكُمْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ آبَائِكُمْ ، أَهْوَنُ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

قَالَ سُفْيَانُ : قَالَ عَلْقَمَةُ : فَحَدَّثْتُ بِحَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ مُقَاتِلَ بْنَ حَيَّانَ ، فَقَالَ مُقَاتِلُ بْنُ حَيَّانَ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ هَيْصَمٍ الْعَبْدِيُّ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ الْمُزَنِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِمِثْلِهِ.

(مسلم ۴)

(۳۴۰۸۸) حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی لشکر روانہ فرماتے تو اس کے امیر کو یہ وصیت فرماتے کہ: جب تم کسی قلعہ کا محاصرہ کرو، پھر تم ان کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ دینے کا ارادہ کرو تو ان کے لیے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذمہ مت بناؤ، بلکہ اس لیے کہ تم اپنے اور اپنے آباؤ اجداد کے ذمہ توڑ دو یہ زیادہ آسان ہے اس بات سے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کے ذمہ کو توڑو۔

حضرت سفیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت نعمان بن مقرن المزنی بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

(۳٤۰۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : أَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِخَانِقِينَ : إِذَا حَاصَرْتُمْ قَصْرًا ، فَأَرَادُوكُمْ عَلَى أَنْ يَنْزِلُوا عَلَى حُكْمِ اللهِ ، فَلَا تُنْزِلُوهُمْ ، فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ تُصِيبُونَ فِيهِمْ حُكْمِ اللهِ ، أَمْ لَا ، وَلَكِنْ أَنْزِلُوهُمْ عَلَى حُكْمِكُمْ ، ثُمَّ اقْضُوا فِيهِمْ بَعْدُ مَا شِئْتُمْ.

(۳۴۰۸۹) حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ خانقین میں تھے ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مکتوب گرامی آیا، جس میں تحریر تھا کہ: جب تم لوگ کسی قلعہ کا محاصرہ کرو اور پھر ان کو اللہ کے حکم پر (امان دے کر) اتارنا چاہو تو ایسا مت کرو، کیوں کہ تم لوگ نہیں جانتے کہ تم اس میں اللہ کا حکم پاتے بھی ہو کہ نہیں، بلکہ ان کو اپنے حکم اور امان میں اتارو، پھر اس کے بعد جو چاہو ان کے ساتھ معاملہ کرو۔

(۱۳۸) الْغَدْرُ فِي الأَمَانِ

امان (معاہدہ) میں دھوکا کرنا

(۳٤٠٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي الْفَيْضِ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَبَيْنَ قَوْمٍ مِنَ الرُّومِ عَهْدٌ ، فَخَرَجَ مُعَاوِيَةُ يَسِيرُ فِي أَرْضِهِمْ كَيْ يَنْقَضُوا فَيُغِيرَ عَلَيْهِمْ ، فَإِذَا رَجُلٌ يُنَادِي فِي نَاحِيَةِ الْعَسْكَرِ :وَفَاءٌ لاَ غَدْرٌ ، وَفَاءٌ لاَ غَدْرٌ ، فَإِذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ :مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلاَ يَشُدَّ عَقْدَةً وَلاَ يَحُلَّهَا ، حَتَّى يَمْضِيَ أَمَدُهَا ، أَوْ يَنْبِذَ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ. (ابوداؤد ۲۷۵۳۔ ترمذی ۱۵۸۰)

(۳۴۰۹۰) حضرت سلیم سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ اور رومیوں کے درمیان جنگ بندی کا معاہدہ تھا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کے علاقہ کی طرف پیش قدمی کی تاکہ جب معاہدہ کی مدت ختم ہو تو ان پر اچانک حملہ کردیں، اچانک لشکر کے ایک طرف سے ایک شخص یہ کہتا ہوا آیا کہ وفاء لا غدر، عہد کو پورا کرو دھوکا مت دو، وہ حضرت عمرو بن عبسہ تھے، انہوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ: جس کا کسی قوم کے ساتھ معاہدہ ہو تو وہ اس کی گرہ کو نہ باندھے اور نہ ہی کھولے، یہاں تک کہ مدت مقررہ پوری ہو کر گزر جائے یا ان کا عہد برابری کے طور پر ان کی طرف پھینک کر ختم کردو۔

(۳٤٠٩١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، قَالاَ :حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا جَمَعَ اللَّهُ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، رُفِعَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ ، فَقِيلَ :هَذِهِ غَدْرَةُ فُلاَنِ بْنِ فُلاَنٍ. (بخاری ۶۱۷۷۔ مسلم ۱۳۵۹)

(۳۴۰۹۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جب قیامت کے دن اولین و آخرین کو جمع فرمائے گا، تو ہر دھوکا دینے والے کیلئے ایک جھنڈا بلند کیا جائے گا، اور کہا جائے گا یہ فلاں بن فلاں کا دھوکا ہے۔

(۳٤٠٩٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ. (بخاری ۶۱۷۸۔ مسلم ۱۳۶۰)

(۳۴۰۹۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر دھوکا دینے والے کیلئے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا جس کے ذریعہ پہچانا جائے گا۔

(۳٤٠٩٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ ، يُقَالُ :هَذِهِ غَدْرَةُ فُلاَنٍ. (مسلم ۱۳۶۱)

(۳۴۰۹۳) حضرت عبد اللہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر دھوکا دینے والے کیلئے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا جس سے وہ پہچانا جائے گا، اور کہا جائے گا یہ فلاں بن فلاں کا دھوکا ہے۔

(٣٤.٩٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ بِمِثْلِهِ. (بخاری ٣١٨٦۔ مسلم ١٣٦٠)

(۳۴۰۹۴) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(٣٤.٩٥) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ قَالَ : لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَغَدْرَتُهُ عِنْدَ اسْتِهِ. (ابن ماجه ٢٨٧٣)

(۳۴۰۹۵) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر دھوکے باز (معاہدہ توڑنے والے) کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا، اور اس کا دھوکا اس کی سرین کے تحت ہوگا۔

(٣٤.٩٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (مسلم ١٣٦١۔ احمد ٣٥)

(۳۴۰۹٦) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر دھوکا دینے والے کیلئے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا۔

(٣٤.٩٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُبَيْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۴۰۹۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(٣٤.٩٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ : سَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُولُ فِي قَوْلِهِ : ﴿إِلاَّ كُلَّ خَتَّارٍ كَفُورٍ﴾ ، قَالَ : الَّذِي يَغْدِرُ بِعَهْدِهِ.

(۳۴۰۹۸) حضرت قتادہ رحمہ اللہ قرآن کریم کی آیت ﴿إِلاَّ كُلَّ خَتَّارٍ كَفُورٍ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ ہے جو عہد کو توڑے۔

(٣٤.٩٩) حَدَّثَنَا عَفَان ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يُعْرَفُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (احمد ٢٥٠۔ ابويعلى ٣٣٦٩)

(۳۴۰۹۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر دھوکا دینے والے کیلئے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا جس سے وہ پہچانا جائے گا۔

(۱۳۹) مَا قَالُوا فِي أَمَانِ الصِّبْيَانِ

بچوں کا کسی کو امن دینا

(٣٤١٠٠) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَاوَدَ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ عَلَى الأَمَانِ وَهُمَا صَغِيرَانِ.

قَالَ :وَقَالَ سُفْيَانُ :وَأَمَانُ الصَّغِيرِ لاَ يَجُوزُ. (دارمی ۲۴۴۰)

(۳۴۱۰۰) حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے امان پر حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کو دھوکا دیا وہ دونوں چھوٹے تھے، حضرت سفیان نے فرمایا: بچوں کا امان دینا جائز نہیں۔

(۱٤۰) رَفْعُ الصَّوْتِ فِي الْحَرْبِ

جنگ میں آواز بلند کرنا

(٣٤١٠١) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الإِفْرِيقِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ ، وَسَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ ، فَإِنْ لَقِيتُمُوهُمْ فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ ، فَإِنْ أَجْلَبُوا ، أَوْ صَيَّحُوا فَعَلَيْكُمْ بِالصَّمْتِ.

(۳۴۱۰۱) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دشمن سے ملاقات کی تمنا مت کرو، اللہ سے عافیت مانگو، اور اگر دشمن سے مقابلہ ہو جائے تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو یاد کرو، اور اگر بھیڑ ہو جائے یا وہ چیخیں تو تم پر خاموشی لازم ہے۔

(٣٤١٠٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ، قَالَ:كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّونَ خَفْضَ الصَّوْتِ عِنْدَ ثَلاَثٍ ؛ عِنْدَ الْقِتَالِ ، وَعِنْدَ الْقُرْآنِ، وَعِنْدَ الْجَنَائِزِ.

(۳۴۱۰۲) حضرت قیس بن عباد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم تین مقامات میں آواز کے پست کرنے کو پسند کرتے تھے، جنگ کے وقت، قرآن کی تلاوت کے وقت اور جنازے کے وقت۔

(٣٤١٠٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :وَجَبَ الإِنْصَاتُ وَالذِّكْرُ عِنْدَ الزَّحْفِ ، قَالَ :ثُمَّ تَلاَ :﴿فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا﴾ ، قَالَ :قُلْتُ :وَيُجْهَرُ بِالذِّكْرِ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۳۴۱۰۳) حضرت عطاء فرماتے ہیں جنگ کے وقت خاموشی لازم ہے اور اللہ کا ذکر لازم ہے، پھر قرآن کریم کی آیت ﴿فَاثْبُتُوا

اذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا﴾ تلاوت فرمائی، حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا ذکر بلند آواز سے کرے؟ فرمایا ہاں۔

۳٤١٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُونَ رَفْعَ الصَّوْتِ عِنْدَ ثَلَاثٍ: عِنْدَ الْقِتَالِ، وَعِنْدَ الْجَنَائِزِ، وَعِنْدَ الذِّكْرِ.

(۳۴۱۰۴) حضرت قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم تین اوقات میں آواز کے پست کرنے کو پسند کرتے تھے، جنگ کے وقت، جنازے کے وقت اور ذکر کے وقت۔

۳٤١٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي الْمُعَلَّى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ رَفْعَ الصَّوْتِ عِنْدَ الْقِتَالِ ، وَعِنْدَ قِرَائَةِ الْقُرْآنِ ، وَعِنْدَ الْجَنَائِزِ.

(۳۴۱۰۵) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں جنگ کے وقت، قرآن کریم کی تلاوت کے وقت اور جنازے کے وقت آواز بلند کرنے کو ناپسند کیا گیا ہے۔

۳٤١٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، عَنْ كَاتِبِ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ : كَتَبَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ ، وَسَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ ، وَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ ، فَإِنْ أَجْلَبُوا وَصَيَّحُوا فَعَلَيْكُمْ بِالصَّمْتِ. (احمد ۳۵۳۔ عبدالرزاق ۹۵۱۵)

(۳۴۱۰۶) حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دشمن سے ملاقات کی تمنا مت کرو، اللہ سے عافیت مانگو، اور اگر دشمن سے مقابلہ ہو جائے تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو یاد کرو، اور اگر بھیڑ ہو جائے یا وہ چیخیں تو تم پر خاموشی لازم ہے۔

۳٤١٠٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَصَوْتُ أَبِي طَلْحَةَ فِي الْجَيْشِ خَيْرٌ مِنْ فِئَةٍ. (احمد ۲۴۹۔ حاکم ۳۵۲)

(۳۴۱۰۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: لشکر میں ابوطلحہ کی آواز ایک جماعت سے بہتر ہے۔

(۱٤١) مَا يُدْعَى بِهِ عِنْدَ لِقَاءِ الْعَدُوِّ

دشمن سے مقابلہ کے وقت کیا دعا پڑھے

۳٤١٠٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ ، قَالَ : اللَّهُمَّ أَنْتَ عَضُدِي وَنَصِيرِي ، بِكَ أَحُولُ ، وَبِكَ أَصُولُ ، وَبِكَ أُقَاتِلُ.

(۳۴۱۰۸) حضرت ابومجلز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب دشمن سے مقابلہ کیلئے آمنے سامنے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللَّهُمَّ أَنْتَ عَضُدِی وَنَصِيرِی، بِكَ أَحُولُ، وَبِكَ أَصُولُ، وَبِكَ أُقَاتِلُ. اے اللہ! تو ہی میری قوت اور تو ہی میرا مددگار ہے۔ میں تیری قوت سے حملہ کرتا ہوں اور جھپٹتا ہوں اور تیری قوت سے ہی قتال کرتا ہوں۔

(٣٤١٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى ، يَقُولُ :دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الأَحْزَابِ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، سَرِيعَ الْحِسَابِ، هَازِمَ الأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ.

(۳۴۱۰۹) حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ میں یہ دعا پڑھتے: اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ ، سَرِيعَ الْحِسَابِ ، هَازِمَ الأَحْزَابِ ، اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ. اے اللہ! کتاب کو نازل کرنے والے، جلدی حساب لینے والے، گروہوں کو شکست دینے والے، انہیں شکست دے اور انہیں جھنجوڑ کر رکھ دے۔

(١٤٢) الرَّجُل يَدْخُل بِأَمَانٍ فَيُقْتَل

کوئی شخص امان لے کر آئے اور اس کو قتل کر دیا جائے

(٣٤١١٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مُسْلِمٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الْهِنْدِ قَدِمَ بِأَمَانٍ عَدَنَ ، فَقَتَلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِأَخِيهِ ، فَكُتِبَ فِي ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَكَتَبَ :أَنْ لاَ تَقْتُلَهُ ، وَخُذْ مِنْهُ الدِّيَةَ ، فَابْعَثْ بِهَا إِلَى وَرَثَتِهِ ، وَأَمَرَ بِهِ فَسُجِنَ.

(۳۴۱۱۰) حضرت زیاد بن مسلم سے مروی ہے کہ اہل ہند میں سے ایک شخص امان لے کر عدن میں آیا، اس کو ایک مسلمان نے قتل کر دیا، اس کے متعلق حضرت عمر بن عبدالعزیز کو لکھا گیا، آپ نے تحریر فرمایا: اس کو قتل مت کرو، اس سے دیت وصول کرو اور وہ دیت مقتول کے ورثاء کو بھیج دو، اور اس قاتل کو قید کرنے کا حکم فرمایا۔

(٣٤١١١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ حَبِيبِ الْمُعَلِّمِ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْمُشْرِكِينَ حَجَّ ، فَلَمَّا رَجَعَ صَادِرًا ، لَقِيَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَتَلَهُ ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤَدِّيَ دِيَتَهُ إِلَى أَهْلِهِ.

(۳۴۱۱۱) حضرت حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ مشرکین میں سے ایک شخص حج پر گیا، جب وہ واپس لوٹا تو اس کو ایک مسلمان نے قتل کر دیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو (قاتل کو) حکم فرمایا کہ اس کے گھر والوں کو دیت ادا کرو۔

(٣٤١١٢) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ يَعْقُوبَ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَتَلَ رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، ثُمَّ دَخَلَ بِأَمَانٍ فَقَتَلَهُ أَخُوهُ ، فَقَضَى عَلَيْهِ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِالدِّيَةِ ،وَجَعَلَهَا عَلَيْهِ فِي مَالِهِ ، وَحَبَسَهُ فِي السِّجْنِ ، وَبَعَثَ بِدِيَتِهِ إِلَى وَرَثَتِهِ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ.

(۳۴۱۱۲) حضرت یوسف بن یعقوب سے مروی ہے کہ ایک مشرک نے مسلمان کو قتل کر دیا، پھر وہ امان لے کر آیا تو اس کو اس مقتول

کے بھائی نے قتل کر دیا، حضرت عمر بن عبد العزیز نے اس پر دیت کا فیصلہ فرمایا، اس کے مال پر دیت کو واجب کیا اور اس کو جیل میں قید کروا دیا اور دیت کا مال دار الحرب مقتول کے ورثاء کو بھیج دیا۔

(١٤٣) الرَّجُلُ يُسْلِمُ وَهُوَ فِي دَارِ الْحَرْبِ ، فَيَقْتُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ ثَمَّ

کوئی شخص دار الحرب میں اسلام قبول کرے اور اس کو وہیں پر کوئی شخص قتل کر دے

(٣٤١١٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ (ح) وَعَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ ﴿وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ﴾ ، قَالاَ : الرَّجُلُ يُسْلِمُ فِي دَارِ الْحَرْبِ فَيَقْتُلُهُ الرَّجُلُ ، لَيْسَ عَلَيْهِ الدِّيَةُ ، وَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ.

(٣٤١١٣) حضرت ابراہیم قرآن کریم کی آیت ﴿وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ: کوئی شخص دار الحرب میں مسلمان ہو اس کو کوئی قتل کر دے تو اس پر دیت نہیں ہے صرف کفارہ ہے۔

(٣٤١١٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عِيسَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ ﴿وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ﴾ ، قَالَ : مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ ، وَلَيْسَ بِمُؤْمِنٍ.

(٣٤١١٤) حضرت شعبی قرآن کریم کی آیت ﴿وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اہل ذمہ میں سے ہو۔ ایمان لے کر آنے والا نہ ہو۔

(٣٤١١٥) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ ﴿وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ﴾ ، هُوَ الرَّجُلُ يَكُونُ مُعَاهَدًا ، وَيَكُونُ قَوْمُهُ أَهْلَ عَهْدٍ ، فَيُسْلِمُ إِلَيْهِمْ دِيَتَهُ ، وَيَعْتِقُ الَّذِي أَصَابَهُ رَقَبَةً.

(٣٤١١٥) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن کریم کی آیت ﴿وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس سے وہ شخص مراد ہے جو عہد میں داخل ہو اور اس کی قوم بھی عہد میں شامل ہو، اس کی دیت اس کے ورثاء کو دے دیں گے، اور اس کے غلام آزاد ہو جائیں گے۔

(٣٤١١٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : ﴿فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ﴾ ، الرَّجُلُ يُقْتَلُ وَقَوْمُهُ مُشْرِكُونَ ، لَيْسَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ ﴿فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ﴾ ، فَإِنْ قَتَلَ مُسْلِمٌ مِنْ قَوْمٍ مُشْرِكِينَ ، وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَعَلَيْهِ رَقَبَةٌ مُؤْمِنَةٌ ، وَيُؤَدِّي دِيَتَهُ إِلَى قَوْمِهِ الَّذِينَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ ، فَيَكُونُ مِيرَاثُهُ لِلْمُسْلِمِينَ ، وَيَكُونُ عَقْلُهُ عَلَيْهِمْ لِقَوْمِهِ الْمُشْرِكِينَ ، الَّذِينَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَهْدٌ ، فَيَرِثُ الْمُسْلِمُونَ مِيرَاثَهُ ، وَيَكُونُ عَقْلُهُ لِقَوْمِهِ لأَنَّهُمْ يَعْقِلُونَ عَنْهُ.

(۳۴۱۱۶) حضرت ابراہیم قرآن کریم کی آیت ﴿فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ آدمی مارا جائے اور اس کی قوم مشرک ہو، اس کے اور اللہ کے رسول صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے درمیان کوئی معاہدہ بھی نہ ہو، تو مومن غلام کو آزاد کریں گے اور اگر مسلمان کسی ایسے مشرک کو قتل کر دے جس کے اور رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے درمیان معاہدہ ہو، اس پر مومن غلام آزاد کرنا ہے، اور دیت اس کی قوم کو دے دی جائے گی جس کے اور رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے درمیان معاہدہ تھا، اس کی وراثت مسلمانوں کی ہوگی، ان کی دیت مسلمانوں پر ہوگی اس کی مشرک قوم کیلئے جن کے اور اللہ کے رسول صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے درمیان معاہدہ ہے، مسلمان اس کی وراثت کے وارث ہوں گے۔ اس کی دیت اس کی قوم پر ہوگی کیوں کہ وہ اس کی طرف سے دیت ادا کرتے ہیں۔

(١٤٤) بَاب مَنْ أَسْلَمَ عَلَى شَيْءٍ فَهُوَ لَهُ

کوئی شخص کسی شرط پر مسلمان ہو اس کو وہ (مطلوبہ چیز) ملے گی

(٣٤١١٧) حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ ، عَنْ مُنِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ ، قَالَ : قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمْتُ ، وَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، اجْعَلْ لِقَوْمِي مَا أَسْلَمُوا عَلَيْهِ ، قَالَ : فَفَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (ابو عبید ۱۴۸۷)

(۳۴۱۱۷) حضرت سعد بن ابی ذباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور اقدس صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مسلمان ہو گیا اور میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! میری قوم کیلئے کچھ مقرر فرما دیں جس پر وہ اسلام لانے کے لیے تیار ہو جائیں، آنحضرت صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ان کیلئے مقرر کر دیا۔

(٣٤١١٨) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُثْمَان بْنُ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ صَخْرِ بْنِ الْعَيْلَةِ ، قَالَ : أَخَذْتُ عَمَّةَ الْمُغِيرَةِ فَقَدِمْتُ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَجَاءَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَسَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّتَهُ وَأَخْبَرَهُ أَنَّهَا عِنْدِي ، فَدَعَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَقَالَ : يَا صَخْرُ ، إِنَّ الْقَوْمَ إِذَا أَسْلَمُوا أَحْرَزُوا أَمْوَالَهُمْ ، قَالَ : فَدَفَعْنَاهَا إِلَيْهِ ، وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي مَاءً لِبَنِي سُلَيْمٍ فَأَسْلَمُوا ، فَأَتَوْا نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَسَأَلُوهُ الْمَاءَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا صَخْرُ ، إِنَّ الْقَوْمَ إِذَا أَسْلَمُوا أَحْرَزُوا أَمْوَالَهُمْ وَدِمَائَهُمْ ، فَادْفَعْهُ إِلَيْهِمْ ، فَدَفَعْتُهُ. (ابن سعد ۳۱۔ دارمی ۱۶۷۳)

(۳۴۱۱۸) حضرت صخر بن عیلہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مغیرہ کے چچا کو پکڑ لیا اور اس کو لے کر حضور اقدس صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوا، اتنے میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور اپنے چچا کا پوچھا، ان کو خبر دی کہ وہ میرے پاس ہے، مجھے

رسول اکرم ﷺ نے بلایا اور فرمایا: اے صخر! جب قوم مسلمان ہو جائے، تو وہ اپنے اموال کو محفوظ کر لیتے ہیں، فرماتے ہیں کہ ہم نے اس کو دے دیا، آنحضرت ﷺ نے مجھے بنو سلیم کیلئے پانی عطا فرمایا، پس وہ مسلمان ہو گئے اور آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پانی کا سوال کیا آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے صخر! جب قوم مسلمان ہو جائے تو وہ اپنی جان اور مال کو بچا لیتے ہیں، پس اس کو واپس کر دے، پس پھر میں نے اس کو واپس کر دیا۔

(٣٤١١٩) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ عَمَّنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ السَّوَادِ ؟ فَقَالَ :مَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ السَّوَادِ مِمَّنْ لَهُ ذِمَّةٌ ، فَلَهُ أَرْضُهُ وَمَالُهُ ، وَمَنْ أَسْلَمَ مِمَّنْ لاَ ذِمَّةَ لَهُ ، وَإِنَّمَا أُخِذَ عَنْوَةً ، فَأَرْضُهُ لِلْمُسْلِمِينَ. قَالَ عُبَيْدُ اللهِ :هَذَا فِي كِتَابِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ.

(۳۴۱۱۹) حضرت حسن بن صالح ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبید اللہ بن عمر ؓ سے جنگل، دیہات والوں کے اسلام کے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا: اھل السواد میں سے جو مسلمان ہوا اگر وہ ذمی تھا (جس کا عہد تھا) زمین اور مال اسی کا ہے اور جو اسلام لایا جس کا کوئی ذمہ نہ تھا، (عہد و معاہدہ نہ تھا) اور وہ بزور بازو فتح ہوا تو اس کی زمین مسلمانوں کیلئے ہے، حضرت عبید اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حضرت عمر بن عبد العزیز کے مکتوب میں لکھا ہوا تھا۔

(٣٤١٢٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :أَيُّمَا مَدِينَةٌ فُتِحَتْ عَنْوَةً ، فَأَسْلَمَ أَهْلُهَا فَهُمْ أَحْرَارٌ ، وَأَمْوَالُهُمْ لِلْمُسْلِمِينَ.

(۳۴۱۲۰) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ جو بھی شہر بزور بازو فتح ہوا۔ پھر اس کے باشندے اسلام لے آئے تو وہ لوگ آزاد ہوں گے اور ان کا مال مسلمانوں کو ملے گا۔

(٣٤١٢١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ هَانِءِ بْنِ يَزِيدَ ؛ ذَكَرَ أَنَّهُ وَفَدَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْمِهِ ، وَأَنَّهُ لَمَّا حَضَرَ خُرُوجُ الْقَوْمِ إِلَى بِلاَدِهِمْ ، أَعْطَى كُلَّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أَرْضًا فِي بِلاَدِهِ حَيْثُ أَحَبَّ.

(۳۴۱۲۱) حضرت ہانی بن یزید ذکر کرتے ہیں کہ میں اپنی قوم کے وفد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب وفد نے اپنے علاقہ کی طرف روانگی کا ارادہ کیا تو آپ ؓ نے ان میں سے ہر ایک شخص کو اس کے علاقہ میں اس کی پسندیدہ زمین بطور جاگیر کے عطا فرمائی۔

(٣٤١٢٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :مَنْ أَسْلَمَ أَحْرَزَ لَهُ إِسْلاَمُهُ نَفْسَهُ وَمَالَهُ ، إِلاَّ الأَرْضَ ، لأَنَّهُ أَسْلَمَ وَهُوَ فِي غَيْرِ مَنَعَةٍ.

(۳۴۱۲۲) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ جو شخص مسلمان ہو گا وہ اپنے نفس اور مال کو محفوظ کرے گا سوائے زمین کے، سوائے اس کے اس لیے کہ وہ بغیر کارروائی اور لڑائی کے مسلمان ہوا۔

(۳٤۱۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ غَالِبِ الْعَبْدِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي نُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَوْ جَدِّ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ قَوْمِي أَسْلَمُوا عَلَى أَنْ جَعَلْتُ لَهُمْ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ : إِنْ شِئْتَ رَجَعْتَ فِيهِ ، وَتَرْكُهُ أَفْضَلُ.

(۳۴۱۲۳) حضرت غالب العبدی بنو نمیر کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! میری قوم اس بات پر ایمان لائی ہے کہ میں ان کو یہ یہ دوں گا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر آپ چاہو تو رجوع کر لو اس میں اور اس کا چھوڑنا افضل ہے۔

(۳٤۱۲٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ دِينَارٍ الْبُهْرَانِيِّ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيزِ ، قَالَ : أَمَّا مَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ فَلَهُ مَا أَسْلَمَ عَلَيْهِ مِنْ أَهْلٍ ، أَوْ مَالٍ ، وَأَمَّا أَرْضُهُ فَهِيَ كَائِنَةٌ فِيمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ.

(۳۴۱۲۴) حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: زمین والوں میں سے جو مسلمان ہو تو اس کا مال اور اھل وعیال اس کیلئے ہوگا، اور جو اس کی زمین ہے وہ اللہ کی طرف سے غنیمت ہے مسلمانوں کیلئے۔

(۳٤۱۲٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَالزُّهْرِيِّ ، قَالاَ : مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يَكُونَ لِلرَّجُلِ مَا أَسْلَمَ عَلَيْهِ.

(۳۴۱۲۵) حضرت عطا اور حضرت زھری رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ یہ بات سنت میں سے ہے کہ آدمی جس پر مسلمان ہو وہ اس کو ملے۔

(١٤٥) قُبُول هَدَايَا الْمُشْرِكِينَ

مشرکین کا ہدیہ قبول کرنا

(۳٤۱۲٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : أَهْدَى الأُكَيْدِرُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَرَّةً مِنْ مَنٍّ ، فَجَعَلَ يَقْسِمُهَا بَيْنَنَا. (احمد ۱۳۲)

(۳۴۱۲۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اکیدر نے حضور اقدس ﷺ کیلئے ایک حلوے سے بھرا ہوا مٹکا ہدیہ بھیجا، آنحضرت ﷺ نے وہ ہمارے درمیان تقسیم کر دیا۔

(۳٤۱۲۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ أُكَيْدِرَ دُومَةَ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً وهو مُشْرِكٌ ، فَقَبِلَهَا مِنْهُ.

(۳۴۱۲۷) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اُکَیْدِرَ نے آنحضرت ﷺ کیلئے ہدیہ ارسال کیا، آپ ﷺ نے اس کا ہدیہ قبول فرمایا حالانکہ وہ مشرک تھا۔

(۳٤۱۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنِ أَبِي عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْحَنَفِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّ أُكَيْدِرَ دُومَةَ

أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَ حَرِيرٍ ، فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا ، فَقَالَ: شَقِّقْهُ خُمُرًا بَيْنَ النِّسْوَةِ.

(۳۴۱۲۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اکیدر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ریشمی کپڑا ہدیہ بھیجا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کپڑا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دے کر فرمایا: عورتوں کیلئے اوڑھنی بنالو۔

۳۴۱۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ هَدِيَّةً مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ، قَالَ الزُّهْرِي: ثُمَّ إِنَّ الأُمَرَاءَ بَعْدُ قَبِلُوا هَدَايَاهُمْ.

(۳۴۱۲۹) حضرت زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین میں سے ایک شخص کا ہدیہ قبول نہیں فرمایا، حضرت زہری فرماتے ہیں کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امراء ان کے ہدایا قبول فرمالیتے تھے۔

۳۴۱۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ عِيَاضَ بْنَ حِمَارٍ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عِيَاضُ ، هَلْ كُنْتَ أَسْلَمْتَ ؟ فَقَالَ: لاَ ، فَرَدَّهَا عَلَيْهِ ، وَقَالَ: إِنَّا لاَ نَقْبَلُ زَبْدَ الْمُشْرِكِينَ.

قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ: مَا الزَّبْدُ ؟ قَالَ: الرِّفْدُ. (ابو داؤد ۳۰۵۲۔ ترمذی ۱۵۷۷)

(۳۴۱۳۰) حضرت حسن سے مروی ہے کہ عیاض بن حمار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ہدیہ بھیجا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اے عیاض! کیا تو مسلمان ہو چکا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہدیہ اس کو واپس کر دیا اور فرمایا ہم مشرکین کا عطیہ (ہدیہ) قبول نہیں کرتے۔

۳۴۱۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ أَنَّ دِحْيَةَ الْكَلْبِيَّ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةً وَخُفَّيْنِ ، فَقَبِلَهُمَا ، وَلَبِسَهُمَا حَتَّى خَرَقَهُمَا ، وَيُقْسِمُ الشَّعْبِيُّ: مَا يَدْرِي ذَكِيٌّ هُمَا ، أَمْ لاَ؟. (طبرانی ۴۲۰۰)

(۳۴۱۳۱) حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دحیہ الکلبی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جبہ اور دو موزے ہدیہ بھیجا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قبول فرمایا اور ان کو پہنتے رہے یہاں تک کہ وہ پھٹ گئے۔ حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ وہ اس کھال کے بنے ہوئے تھے جس سے موزے بنتے ہیں یا نہیں۔

۳۴۱۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ الْمُقَوْقِسَ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً فَقَبِلَهَا.

(۳۴۱۳۲) حضرت سعد بن ابراہیم سے مروی ہے کہ مقوقس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ ارسال کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قبول فرمایا۔

(۱٤٦) سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبَى، لِمَنْ هُوَ؟

ذوی القربیٰ کا حصہ کس کیلئے ہے؟

(۳٤۱۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبَى عَلَى بَنِي هَاشِمٍ، وَبَنِي الْمُطَّلِبِ.

(ابو داؤد ۲۹۷۳۔ احمد ۱۸)

(۳٤۱۳۳) حضرت جبیر بن مطعم سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ذوی القربیٰ کا حصہ بنو ہاشم اور بنو مطلب میں تقسیم فرمایا۔

(۳٤۱۳٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ بَرِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا، يَقُولُ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنْ رَأَيْتَ أَنْ تُوَلِّيَنِي حَقَّنَا مِنَ الْخُمُسِ فِي كِتَابِ اللهِ فَاقْسِمْهُ حَيَاتَكَ، كَيْ لَا يُنَازِعَنِيهِ أَحَدٌ بَعْدَكَ، قَالَ: فَفَعَلَ ذَلِكَ، قَالَ: فَوَلَّانِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَسَمْتُهُ حَيَاةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ وَلَّانِيهِ أَبُو بَكْرٍ فَقَسَمْتُهُ حَيَاةَ أَبِي بَكْرٍ، ثُمَّ وَلَّانِيهِ عُمَرُ فَقَسَمْتُهُ حَيَاةَ عُمَرَ.

حَتَّى كَانَتْ آخِرُ سَنَةٍ مِنْ سِنِي عُمَرَ، فَإِنَّهُ أَتَاهُ مَالٌ كَثِيرٌ فَعَزَلَ حَقَّنَا، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيَّ، فَقَالَ: هَذَا حَقُّكُمْ فَخُذْهُ فَاقْسِمْهُ حَيْثُ كُنْتَ تَقْسِمُهُ، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، بِنَا عَنْهُ الْعَامَ غِنًى، وَبِالْمُسْلِمِينَ إِلَيْهِ حَاجَةٌ، فَرُدَّهُ عَلَيْهِ تِلْكَ السَّنَةَ، ثُمَّ لَمْ يَدْعُنَا إِلَيْهِ أَحَدٌ بَعْدَ عُمَرَ، حَتَّى قُمْتُ مَقَامِي هَذَا، فَلَقِيتُ الْعَبَّاسَ بَعْدَ مَا خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ، فَقَالَ: يَا عَلِيُّ، لَقَدْ حَرَمْتَنَا الْغَدَاةَ شَيْئًا لَا يُرَدُّ عَلَيْنَا أَبَدًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَكَانَ رَجُلًا دَاهِيًا. (ابو داؤد ۲۹۷٦۔ ابو یعلی ۳۵۹)

(۳٤۱۳٤) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اگر آپ مناسب سمجھیں تو کتاب اللہ کے خمس میں سے جو ہمارا حصہ ہے اس کا مجھے ولی بنا دیں تاکہ میں آپ کی زندگی میں ہی اس کو تقسیم کر دوں، تاکہ آپ کے بعد کوئی مجھ سے جھگڑا نہ کرے، فرماتے ہیں کہ انہوں نے اس طرح کیا آنحضرت ﷺ نے مجھے اس کا ولی بنا دیا۔ میں نے آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہی اس کو تقسیم کر دیا، پھر حضرت ابو بکر صدیق نے مجھے ولی بنایا تو میں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ہی اس کو تقسیم کر دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے ولی بنایا تو میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زندگی میں اس کو تقسیم کر دیا۔ یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کا آخری سال آ گیا، ان کے پاس بہت زیادہ مال آیا انہوں نے ہمارا حق الگ کر کے میری طرف ارسال کر دیا اور فرمایا یہ تمہارا حق ہے یہ لے لو اور جہاں تقسیم کرنا چاہو تقسیم کر لو میں نے عرض کیا اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ ہم اس سے مستغنی ہیں جب کہ مسلمانوں کو اس کی زیادہ ضرورت ہے، پس اس سال ان کو وہ واپس کر دیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد کسی نے ہمیں اس کی

طرف نہیں بلایا یہاں تک کہ میں اس مقام پر کھڑا ہوں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے نکلنے کے بعد میری حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی انہوں نے فرمایا: اے علی رضی اللہ عنہ آپ نے صبح ہمیں ایک چیز سے (حق سے) محروم کر دیا اب قیامت تک ہمیں نہیں دیا جائے گا۔ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ عمدہ رائے والے شخص تھے۔

(٣٤١٣٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ ؛ أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَى ، لِمَنْ هُوَ ؟ فَكَتَبَ : كَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَى ، لِمَنْ هُوَ ؟ فَهُوَ لَنَا ، قَالَ : إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ دَعَانَا إِلَى أَنْ نُنْكِحَ مِنْهُ أَيِّمَنَا ، وَنُخْدِمَ مِنْهُ عَائِلَنَا ، وَنَقْضِيَ مِنْهُ عَنْ غَارِمِنَا ، فَأَبَيْنَا ذَلِكَ إِلاَّ أَنْ يُسَلِّمَهُ لَنَا جَمِيعًا ، فَأَبَى أَنْ يَفْعَلَ ، فَتَرَكْنَاهُ عَلَيْهِ.

(۳۴۱۳۵) حضرت یزید بن ہرمز سے مروی ہے کہ نجدہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو لکھا اور ان سے دریافت کیا کہ ذوی القربیٰ کا حصہ کس کیلئے ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے تحریر فرمایا آپ نے مجھے لکھ کر دریافت کیا کہ ذوی القربیٰ کا حصہ کس کیلئے ہے؟ وہ حصہ ہمارے لیے ہے، پھر فرمایا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں اس بات کی دعوت دی کہ ہم اس کے ساتھ اپنی بے نکاحی عورتوں کا نکاح کریں اور اس سے ہمارے خاندان کی خدمت کی جائے اور ہمارے قرض خواہوں کو ادائیگی کی جائے ہم نے اس سے انکار کر دیا مگر یہ کہ وہ سب کا سب ہمیں ہی دیا جائے انہوں نے اس طرح کرنے سے انکار کر دیا پس ہم نے ان کیلئے اس کو چھوڑ دیا۔

(٣٤١٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : اخْتَلَفَ النَّاسُ بَعْدَ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَيْنِ السَّهْمَيْنِ ؛ سَهْمِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَسَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَى ، فَقَالَتْ طَائِفَةٌ : سَهْمُ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْخَلِيفَةِ مِنْ بَعْدِهِ ، وَقَالَتْ طَائِفَةٌ : سَهْمُ ذَوِي الْقُرْبَى لِقَرَابَةِ الْخَلِيفَةِ ، فَأَجْمَعُوا عَلَى أَنْ يَجْعَلُوا هَذَيْنِ السَّهْمَيْنِ فِي الْكُرَاعِ ، وَفِي الْعُدَّةِ فِي سَبِيلِ اللهِ.

(۳۴۱۳۶) حضرت حسن بن محمد ابن الحنفیہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد دو حصوں سے متعلق لوگوں میں اختلاف ہو گیا، ایک اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ اور ایک ذوی القربیٰ کے حصہ کے بارے میں ایک جماعت نے کہا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ آپ کے بعد آپ کے خلیفہ کیلئے ہے اور دوسری جماعت نے کہا کہ ذوی القربیٰ کا حصہ خلیفہ کے رشتہ داروں کیلئے ہے، پھر سب حضرات نے اس پر اتفاق کر لیا کہ وہ ان دونوں حصوں کو گھوڑوں میں اور جہاد کی تیاری کیلئے خرچ کریں گے۔

(٣٤١٣٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَمَّا قَامَ بَعَثَ بِهَذَيْنِ السَّهْمَيْنِ : سَهْمِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَسَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَى ، يَعْنِي لِبَنِي هَاشِمٍ.

(۳۴۱۳۷) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز جب خلیفہ بنے تو ان دونوں حصوں کو (اللہ کے رسول کا حصہ اور

ذوی القربیٰ کا حصہ) بنوھاشم کیلئے بھیج دیا۔

(٣٤١٣٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنِ السُّدِّيِّ ؛ ﴿وَلِذِي الْقُرْبَى﴾ ، قَالَ : هُمْ بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ.

(۳۴۱۳۸) حضرت السدی فرماتے ہیں کہ ارشاد خداوندی ﴿وَلِذِي الْقُرْبَى﴾ سے مراد بنوعبدالمطلب ہیں۔

(٣٤١٣٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، قَالَ : كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَى ؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ : إِنَّا كُنَّا نَزْعُمُ أَنَّا نَحْنُ هُمْ ، فَأَبَى ذَلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا.

(۳۴۱۳۹) حضرت سعید المقبری ؒ سے مروی ہے کہ نجدہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو لکھ کر ذوی القربیٰ کے حصہ کے متعلق دریافت کیا؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب تحریر فرمایا: ہم لوگوں کا خیال ہے کہ ہم ہی وہ ہیں لیکن ہماری قوم نے ہم پر انکار کیا۔

(٣٤١٤٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي هَذِهِ الآيَةِ : ﴿لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ﴾ ، قَالَ : لَمْ يُعْطِ أَهْلَ الْبَيْتِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخُمُسَ أَبُو بَكْرٍ ، وَلاَ عُمَرُ ، وَلاَ غَيْرُهُمَا ، وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ ذَلِكَ إِلَى الإِمَامِ ، يَضَعُهُ فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَفِي الْفُقَرَاءِ حَيْثُ أَرَاهُ اللَّهُ.

(۳۴۱۴۰) حضرت حسن ؒ قرآن کریم کی آیت ﴿لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل بیت کو حصہ نہیں دیا ان حضرات کا خیال تھا کہ یہ حصہ امام کے لیے ہے جس کو وہ اللہ کے راستہ میں خرچ کرے گا، اور فقراء میں خرچ کرے گا جہاں اللہ ان کی رہنمائی کرے۔

(١٤٧) الرَّجُلُ يَغْزُو وَوَالِدَاهُ حَيَّانِ ، أَلَهُ ذَلِكَ ؟

کوئی شخص جہاد پر جائے جب کہ اس کے والدین حیات ہوں، اس کو اس کی اجازت ہے؟

(٣٤١٤١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أُبَايِعُك عَلَى الْجِهَادِ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هَلْ لَكَ وَالِدٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : انْطَلِقْ فَجَاهِدْهُ ، فَإِنَّ فِيهِ مُجَاهَدًا حَسَنًا. (ابن حبان ٣١٩)

(۳۴۱۴۱) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں جہاد پر آپ کی بیعت کرتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: کیا آپ کے والد حیات ہیں؟ اس نے عرض کیا جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: واپس چلے جاؤ اور ان کی خدمت کر کے جہاد کرو بیشک ان میں آپ کیلئے خدمت کر کے نیکی کمانے کا موقع ہے۔

(۳٤۱٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، وَسُفْيَانُ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الْمَكِّيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجِهَادِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَحَيٌّ وَالِدَاكَ ، قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ. (بخاری ۳۰۰۴۔ مسلم ۱۹۷۵)

(۳۴۱۴۲) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جہاد کی اجازت لینے کیلئے حاضر ہوا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا آپ کے والدین حیات ہیں؟ اس نے عرض کیا کہ جی ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان کی خدمت کر کے جہاد کرو۔

(۳٤۱٤۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ كُرَيْبٍ ، قَالَ :جَائَتِ امْرَأَةٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَابْنُهَا يُرِيدُ الْغَزْوَ وَأُمُّهُ تَكْرَهُ لَهُ ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ :أَطِعْ وَالِدَتَكَ ، وَاجْلِسْ عِنْدَهَا.

(۳۴۱۴۳) حضرت کریب سے مروی ہے کہ ایک خاتون اپنے بیٹے کو لے کر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئی اس کا بیٹا جہاد پر جانا چاہتا تھا اور اس کی والدہ ناپسند کر رہی تھی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا: اپنی والدہ کی اطاعت کر اور ان کے پاس رہ۔

(۳٤۱٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ:حدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، قَالَ:جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: إِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَغْزُوَ، وَإِنَّ أَبَوَيَّ يَمْنَعَانِي؟ قَالَ:أَطِعْ أَبَوَيْكَ وَاجْلِسْ، فَإِنَّ الرُّومَ سَتَجِدُ مَنْ يَغْزُوهَا غَيْرُكَ.

(۳۴۱۴۴) حضرت زراہ بن اوفیٰ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں جہاد پر جانا چاہتا ہوں جب کہ میرے والدین مجھے منع کر رہے ہیں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا، اپنے والدین کی اطاعت کر اور ان کے پاس رہ بیشک تو روم میں اپنے علاوہ بھی بہت سوں کو لڑتے ہوئے عنقریب پائے گا۔

(۳٤۱٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ أَبِيهِ طَلْحَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ السُّلَمِيِّ ، قَالَ :جِئْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ ، يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي أُرِيدُ الْجِهَادَ مَعَكَ فِي سَبِيلِ اللهِ ، أَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللهِ ، قَالَ :حَيَّةٌ أُمُّكَ ؟ قُلْتُ :نَعَمْ ، قَالَ :الْزَمْهَا ، قُلْتُ :مَا أَرَى فَهِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِّي ، فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ مِرَارًا ، فَقَالَ :الْزَمْ رِجْلَيْهَا فَثَمَّ الْجَنَّةُ.

(۳۴۱۴۵) حضرت طلحہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد پر جانا چاہتا ہوں اور اس کے ذریعہ اللہ کی خوشنودی کا طالب ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہاری والدہ زندہ ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں: فرمایا ان کی خدمت کو لازم پکڑ و میں نے عرض کیا میرا نہیں خیال نہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری بات سمجھے ہوں، میں نے بار بار اپنی بات دھرائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی والدہ کے پاؤں پکڑ لو (خدمت کرو) جنت وہاں ہی ہے۔

(٣٤١٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَجُلَيْنِ تَرَكَا أَبَاهُمَا شَيْخًا كَبِيرًا وَغَزَوَا ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عُمَرَ فَرَدَّهُمَا إِلَى أَبِيهِمَا ، وَقَالَ : لاَ تُفَارِقَاهُ حَتَّى يَمُوتَ.

(۳۴۱۴۶) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو آدمیوں نے اپنے ضعیف والد کو تنہا چھوڑا اور جہاد پر چلے گئے ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب اس کی خبر ملی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو واپس کر دیا اور فرمایا ان کی وفات تک ان سے جدا مت ہونا، (ان کے ساتھ رہنا)۔

(٣٤١٤٧) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ؛ سَأَلَ رَجُلٌ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ : أَيَغْزُو الرَّجُلُ وَأَبَوَاهُ كَارِهَانِ ، أَوْ أَحَدُهُمَا ؟ قَالَ : لاَ.

(۳۴۱۴۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبید اللہ بن عمیر سے دریافت کیا کہ کیا کوئی شخص اس حالت میں جہاد پر جا سکتا ہے جب کہ اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک اس کے جانے کو ناپسند کر رہا ہو؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں۔

(٣٤١٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ سَالِمٍ ، أَوْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ؛ أَرَادَ مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ الْغَزْوَ فَأَتَتْ أُمُّهُ عُمَرَ ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُقِيمَ ، فَلَمَّا وُلِّيَ عُثْمَانُ أَرَادَ الْغَزْوَ ، فَأَتَتْ أُمُّهُ عُثْمَانَ ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُقِيمَ ، فَقَالَ إِنَّ عُمَرَ لَمْ يُجْبِرْنِي ، أَوَ يَعْزِمِ عَلَيَّ ، فَقَالَ : لَكِنِّي أُجْبِرُكَ.

(۳۴۱۴۸) حضرت عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت محمد بن طلحہ نے جہاد پر جانے کا ارادہ فرمایا تو ان کی والدہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور شکایت کی تو انہوں نے ان کو رکنے کا حکم فرما دیا پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو انہوں نے پھر جہاد پر جانے کا ارادہ فرمایا تو ان کی والدہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور شکایت کی تو انہوں نے ان کو رکنے کا حکم فرما دیا اور فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ پر جبر نہیں فرمایا تھا لیکن میں آپ پر جبر کروں گا۔

(٣٤١٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : غَزَا رَجُلٌ نَحْوَ الشَّامِ ، يُقَالَ لَهُ شَيْبَانُ ، وَلَهُ أَبٌ شَيْخٌ كَبِيرٌ ، فَقَالَ أَبُوهُ فِي ذَلِكَ شِعْرًا :

أَشَيْبَانُ مَا يُدْرِيكَ أَنْ رُبَّ لَيْلَةٍ غَبَقْتُكَ فِيهَا ، وَالْغَبُوقُ حَبِيبُ
أَأَمْهَلْتَنِي حَتَّى إِذَا مَا تَرَكْتَنِي أَرَى الشَّخْصَ كَالشَّخْصَيْنِ وَهُوَ قَرِيبُ
أَشَيْبَانُ إِنْ بَاتَ الْجُيُوشُ تَجِدْهُمْ يُقَاسُونَ أَيَّامًا بِهِنَّ خُطُوبُ

قَالَ : فَبَلَغَ ذَلِكَ عُمَرَ فَرَدَّهُ.

(۳۴۱۴۹) حضرت معن بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ ایک شخص جس کو شیبان کہا جاتا تھا ملک شام کی طرف جہاد میں چلا گیا، اس کا والد بوڑھا تھا، اس کے والد نے اس کی یاد میں اشعار پڑھے!

''اے شیبان! تجھے نہیں معلوم کہ تیرے بعد مجھ پر کتنی راتیں ایسی گزری ہیں جن میں میں نے تجھے یاد کیا اور تیری یاد میرے لیے محبوب ہے۔ جب سے تو مجھے چھوڑ کر گیا ہے مجھے قریب کھڑا ایک شخص دو شخصوں کی طرح لگتا ہے۔ اے شیبان تو ان

ٹکروں کے ساتھ ہے جو رات اور دن اس حال میں کرتے ہیں کہ وہ مشقت کا شکار ہوتے ہیں۔''

جب اس کے یہ اشعار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچے تو انہوں نے اس کے بیٹے کو واپس بلا لیا۔

(٣٤١٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا أَذِنَتْ لَكَ أُمُّكَ فِي الْجِهَادِ ، وَأَنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَوَاهَا عِنْدَكَ فِي الْجُلُوسِ ، فَاجْلِسْ.

(٣٤١٥٠) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تمہاری والدہ تمہیں جہاد پر جانے کی اجازت دے دیں اور آپ کو یہ بات معلوم ہو کہ ان کی خواہش ہے کہ آپ نہ جاؤ تو آپ مت جاؤ اس کے پاس ٹھہر جاؤ۔

(٣٤١٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ ، فَقَالَ : لَكَ حَوْبَةٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : اجْلِسْ عِنْدَهَا.

(عبدالرزاق ٩٢٨٦)

(٣٤١٥١) حضرت حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جہاد کی اجازت لینے کے لیے حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دریافت فرمایا کیا تمہاری والدہ حیات ہے؟ اس نے عرض کیا کہ جی ہاں، آپ نے ارشاد فرمایا ان کے پاس رہ کر ان کی خدمت کرو۔

(١٤٨) الْعَبْدُ يُقَاتِلُ عَلَى فَرَسِ مَوْلاَهُ

غلام آقا کے گھوڑے پر سوار ہو کر جہاد کرے

(٣٤١٥٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا قَاتَلَ الْعَبْدُ عَلَى فَرَسِ مَوْلاَهُ ، فَقُسِمَ لِلْمُسْلِمِينَ ، قُسِمَ لِفَرَسِ مَوْلاَهُ كَمَا يُقْسَمُ لِخَيْلِ الْمُسْلِمِينَ ، فَكَانَ لِمَوْلاَهُ ، وَيُقْسَمُ لِلْعَبْدِ كَمَا يُقْسَمُ لِرَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

(٣٤١٥٢) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر غلام آقا کے گھوڑے پر سوار ہو کر قتال کرے تو جب مسلمانوں کیلئے مالِ غنیمت تقسیم کیا جائے گا، تو اس کے آقا کے گھوڑے کیلئے بھی تقسیم کیا جائے گا جیسے مسلمانوں کے گھوڑوں کیلئے کیا جاتا ہے، اور غلام کو بھی حصہ دیا جائے گا، جیسے مسلمانوں میں سے کسی ایک کو ملتا ہے۔

(١٤٩) فِي أَهْلِ الذِّمَّةِ وَالنُّزُولِ عَلَيْهِمْ

ذمیوں پر مہمان نوازی کو لازم کرنا

(٣٤١٥٣) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ؛ أَنَّ عُمَرَ جَعَلَ عَلَى أَهْلِ السَّوَادِ ضِيَافَةً ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ لاِبْنِ السَّبِيلِ.

(۳۴۱۵۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عراق والوں پر لازم کیا کہ مسافر کی تین دن مہمان نوازی کریں۔

(٣٤١٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اشْتَرَطَ عَلَى أَهْلِ السَّوَادِ ضِيَافَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ، فَكَانَ أَحَدُهُمْ يَقُولُ : شَبَاهْ شَبَاهْ ، يَعْنِي لَيْلَةً.

(۳۴۱۵۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عراق والوں پر ایک دن اور رات کی مہمان نوازی کی شرط لگائی ان میں سے ایک کہتا تھا، رات، رات۔

(٣٤١٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ؛ أَنَّ عُمَرَ اشْتَرَطَ ضِيَافَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ، وَأَنْ يُصْلِحُوا الْقَنَاطِرَ ، وَإِنْ قُتِلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِأَرْضِهِمْ فَعَلَيْهِمْ دِيَتُهُ.

(۳۴۱۵۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دن اور ایک رات کی مہمان نوازی کی شرط لگائی، اگر چہ وہ عمارتوں پر صلح کریں، اور اگر ان کی زمین پر مسلمانوں میں سے کسی کو قتل کیا گیا تو ان پر دیت ہے۔

(٣٤١٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ اشْتَرَطَ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ ضِيَافَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ، فَإِنْ حَبَسَهُمْ مَطَرٌ ، أَوْ مَرَضٌ فَيَوْمَيْنِ ، فَإِنْ أَقَامُوا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ ، وَلَمْ يُكَلَّفُوا إِلاَّ مَا يُطِيقُونَهُ.

(۳۴۱۵۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ذمیوں پر ایک دن اور رات کی مہمان نوازی کی شرط لگائی، اور اگر ان کو بارش روک دے یا مرض لاحق ہو جائے تو پھر دو دن اور اگر اس سے زیادہ قیام کریں تو ان کے اپنے اموال میں سے ان پر خرچ کیا جائے، اور ان کو مکلف نہیں بنائیں گے مگر جس کی وہ طاقت رکھیں۔

(٣٤١٥٧) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الضِّيَافَةُ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ ، فَمَا بَعْدَهَا فَهُوَ صَدَقَةٌ. (ابو داؤد ۳۷۴۳۔ احمد ۲۸۸)

(۳۴۱۵۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہمان نوازی تین دن ہے پھر اس کے بعد صدقہ ہے۔

(٣٤١٥٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ ، جَائِزَتُهُ يَوْمًا وَلَيْلَةً ، وَلا يَحِلُّ لِضَيْفٍ أَنْ يَثْوِيَ عِنْدَ صَاحِبِهِ حَتَّى يُحْرِجَهُ ، الضِّيَافَةُ ثَلاَثٌ ، وَمَا أَنْفَقَ عَلَيْهِ بَعْدَ ثَلاَثٍ فَهُوَ صَدَقَةٌ.

(بخاری ۶۰۱۹۔ مسلم ۱۳۵۲)

(۳۴۱۵۸) حضرت ابو شریح الخزاعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو تو اس کو چاہیے ایک دن اور ایک رات اپنے مہمان کا اکرام کرے، اور مہمان کیلئے جائز نہیں کہ وہ میزبان کے پاس اتنا قیام کرے کہ اس کو حرج میں ڈال دے، مہمان نوازی تین دن ہے تین دن کے بعد جو خرچ کیا جائے گا وہ صدقہ ہے۔

(۳٤۱٥۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ ؛ أَنَّ مِمَّا أَخَذَ عُمَرُ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ ضِيَافَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ.

(۳۴۱۵۹) حضرت سعید بن وھب ایک انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ذمیوں سے ایک دن اور رات کی مہمان نوازی وصول فرماتے۔

(۳٤۱٦۰) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ : حدَّثَنِي ابْنُ سُرَاقَةَ ؛ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ كَتَبَ لأَهْلِ دَيْرِ طَيَايَا : عَلَيْكُمْ إِنْزَالُ الضَّيْفِ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ ، وَإِنَّ ذِمَّتَنَا بَرِيئَةٌ مِنْ مَعَرَّةِ الْجَيْشِ.

(۳۴۱۶۰) حضرت ابو عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے دیر والوں کو تحریر فرمایا: تم پر تین دن تک مہمان کا اکرام لازم ہے اور بیشک ہمارا ذمہ لشکر کے ظلم سے بری ہے، لشکر کے ظلم سے مراد ذمیوں کی فصلوں کو بلا اجازت استعمال کرنا۔

(۳٤۱٦۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : الضِّيَافَةُ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ ، وَمَا وَرَاءَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ. (احمد ۷۔ عبدالرزاق ۲۰۵۲۸)

(۳۴۱۶۱) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مہمان نوازی تین دن ہے اس کے بعد وہ صدقہ ہے۔

(۳٤۱٦۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : نَزَلَ ابْنُ عُمَرَ بِقَوْمٍ ، فَلَمَّا مَضَى ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ ، قَالَ : يَا نَافِعُ ، أَنْفِقْ عَلَيْنَا ، فَإِنَّهُ لاَ حَاجَةَ لَنَا أَنْ يُتَصَدَّقَ عَلَيْنَا.

(۳۴۱۶۲) حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک قوم نے مہمان نوازی کی جب تین دن گزر گئے تو فرمایا اے نافع! ہم پر خرچ کر، ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے کہ ہم پر صدقہ کیا جائے۔

(۳٤۱٦۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ يَنْزِلُ عَلَيْنَا ، فَإِذَا أَنْفَقْنَا عَلَيْهِ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ أَبَى أَنْ يَقْبَلَ مِنَّا.

(۳۴۱۶۳) حضرت عبد الواحد بن ایمن فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن محمد بن علی ہمارے پاس تشریف لاتے، جب ہم تین دن تک ان کی خوب مہمان نوازی کرتے تو اس کے بعد ہم سے کچھ قبول کرنے سے انکار کرتے۔

(۳٤۱٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لِلْمُسَافِرِ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ عَلَى مَنْ مَرَّ بِهِ ، فَمَا جَازَ فَهُوَ صَدَقَةٌ ، وَكُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ.

(۳۴۱۶۴) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسافر کیلئے تین کی اجازت ہے جس پر وہ گزرے، جب تین دن سے تجاوز کرے تو وہ صدقہ ہے، اور ہر نیکی صدقہ ہے۔

(۳٤۱٦٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : حقُّ الضَّيْفِ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ ، فَمَا جَازَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ.

(۳۴۱۶۵) حضرت ابومجلز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مہمان کا حق تین دن ہے، جو اس سے تجاوز کرے وہ صدقہ ہے۔

(۳٤۱٦٦) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَۃُ ، عَنْ أَبِی عِمْرَانَ الْجَوْنِیِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ جُنْدُبًا الْبَجَلِیَّ ، یَقُولُ :کُنَّا نُصِیبُ مِنْ طَعَامِہِمْ مِنْ غَیْرِ أَنْ نُشَارِکَہُمْ فِی بُیُوتِہِمْ ، وَنَأْخُذُ الْعِلْجَ فَیَدُلُّنَا مِنَ الْقَرْیَۃِ إِلَی الْقَرْیَۃِ.

(۳۴۱۶۶) حضرت جندب البجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے کھانے میں ہمارا حصہ ہے ان کے گھروں میں شریک ہوئے بغیر ہم عجمی کافر کو پکڑیں گے پھر وہ ہمیں پھرائے گا ایک بستی سے دوسری بستی کی طرف۔

(۳٤۱٦۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ ، عَنْ وَقَاءَ الأَسَدِیِّ ، عَنْ أَبِی ظَبْیَانَ ، قَالَ : کُنَّا مَعَ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ فِی غَزَاۃٍ ، إِمَّا فِی جَلُولاَءَ ، وَإِمَّا فِی نَہَاوَنْدَ ، قَالَ :فَمَرَّ رَجُلٌ وَقَدْ جَنَی فَاکِہَۃً ، قَالَ :فَجَعَلَ یَقْسِمُہَا بَیْنَ أَصْحَابِہِ ، فَمَرَّ سَلْمَانُ فَسَبَّہُ ، فَرَدَّ عَلَی سَلْمَانَ وَہُوَ لاَ یَعْرِفُہُ ، قَالَ :فَقِیلَ لَہُ :ہَذَا سَلْمَانُ ، فَرَجَعَ إِلَی سَلْمَانَ یَعْتَذِرُ إِلَیْہِ، فَقَالَ لَہُ الرَّجُلُ :مَا یَحِلُّ لأَہْلِ الذِّمَّۃِ ، یَا أَبَا عَبْدِ اللہِ ؟ فَقَالَ :ثَلاَثٌ :مِنْ عَمَاکَ إِلَی ہُدَاکَ ، وَمِنْ فَقْرِکَ إِلَی غِنَاکَ ، وَإِذَا صَحِبْتِ الصَّاحِبَ مِنْہُمْ تَأْکُلُ مِنْ طَعَامِہِ ، وَیَأْکُلُ مِنْ طَعَامِکَ ، وَتَرْکَبُ دَابَّتَہُ ، وَلاَ تَصْرِفُہُ عَنْ وَجْہٍ یُرِیدُہُ.

(۳۴۱۶۷) حضرت ابوظبیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے یا تو جنگ جلولاء تھی یا پھر جنگ نھاوند۔

فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس سے ایک شخص گزرا جس نے پھل توڑے ہوئے تھے، اس نے ساتھیوں کے درمیان ان کو تقسیم کرنا شروع کر دیا، حضرت سلمان وہاں سے گزرے تو آپ نے اس کو برا بھلا کہا، اس نے بھی حضرت سلمان کو برا کہا نہ پہچاننے کی وجہ سے، اس کو بتایا گیا کہ یہ حضرت سلمان ہیں تو وہ حضرت سلمان کے پاس معذرت کے لیے گیا، پھر ان سے ایک شخص نے پوچھا کہ! اے ابوعبداللہ! ذمیوں کیلئے کیا چیز حلال ہے؟ حضرت سلمان نے فرمایا تین چیزیں۔

تمہاری گمراہی سے ہدایت یافتہ ہونے تک تمہارے فقر سے مالداری تک، جب ان میں سے کوئی تمہارے ساتھ ہو تو تم اس کے کھانے میں سے استعمال کرلو اور وہ تمہارے کھانے میں سے، اور تم اس کی سواری پر سوار ہو جاؤ، (اور وہ تمہاری سواری پر) اور وہ جاہتا ہو تو اس سے چہرہ کو مت پھیرو۔

(۱۵۰) الْخَیْلُ وَمَا ذُکِرَ فِیہَا مِنَ الْخَیْرِ

گھوڑے کی فضیلت کا بیان

(۳٤۱٦۸) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْہِرٍ ، عَنْ عُبَیْدِ اللہِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :الْخَیْلُ مَعْقُودٌ فِی نَوَاصِیہَا الْخَیْرُ إِلَی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ. (مسلم ۱۴۹۳۔ احمد ۱۱۲)

(۳۴۱۶۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑے کی پیشانی پر قیامت تک خیر باندھ دی گئی، (رکھ دی گئی ہے)

(٣٤١٦٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ ، رَفَعَهُ ، قَالَ : الْخَيْرُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ : الأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ . وَزَادَ ابْنُ إِدْرِيسَ فِي حَدِيثِهِ : وَالإِبِلُ عِزٌّ أَهْلِهَا ، وَالْغَنَمُ بَرَكَةٌ. (مسلم ۱۴۹۳۔ طبرانی ۳۹۹)

(۳۴۱۶۹) حضرت عروہ البارقی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑے کی پیشانی پر قیامت تک خیر رکھ دی گئی ہے اجر اور غنیمت بھی اور حضرت ابن ادریس اس حدیث میں اضافہ فرماتے ہیں کہ: اور اونٹ میں اس کے مالک کیلئے عزت ہے، اور بکری بھی باعث برکت ہے۔

(٣٤١٧٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي السَّفَرِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ : الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، الأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ.

(نسائی ۴۴۱۸۔ احمد ۳۷۶)

(۳۴۱۷۰) حضرت عروہ البارقی سے اسی طرح مروی ہے۔

(٣٤١٧١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْوِي نَاصِيَةَ فَرَسِهِ بِإِصْبَعِهِ ، وَيَقُولُ : الْخَيْرُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، الأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ. (مسلم ۱۴۹۳۔ احمد ۳۶۱)

(۳۴۱۷۱) حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی مبارک سے گھوڑے کی پیشانی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: گھوڑے کی پیشانی میں اجر اور غنیمت کی صورت میں قیامت تک خیر رکھ دی گئی ہے۔

(٣٤١٧٢) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ بَهْرَامَ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ الْخَيْلَ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (احمد ۴۵۵)

(۳۴۱۷۲) حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑے کی پیشانی میں قیامت تک خیر رکھ دی گئی ہے۔

(٣٤١٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْبَرَكَةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ. (بخاری ۲۸۵۱۔ مسلم ۱۴۹۴)

(۳۴۱۷۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: برکت گھوڑے کی پیشانی میں ہے۔

(٣٤١٧٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ سَعِيدٍ الْبَزَّارِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَأَهْلُهَا مُعَانُونَ عَلَيْهَا.

(سعید بن منصور ۲۴۲۹)

(۳۴۱۷۴) حضرت مکحول رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑے کی پیشانی میں قیامت تک خیر رکھ دی گئی ہے۔ اور ان کے مالک ان پر نگہبان و محافظ ہیں۔

(٣٤١٧٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ ، عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْخَيْرُ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِي الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (بخاری ۳۶۴۳۔ مسلم ۱۴۹۴)

(۳۴۱۷۵) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑے کی پیشانی میں قیامت تک خیر رکھ دی گئی ہے۔

(٣٤١٧٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :مَنِ ارْتَبَطَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللهِ كَانَ رَوْثُهُ ، وَبَوْلُهُ ، وَعَلَفُهُ ، وَكَذَا ، وَكَذَا فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (ابو عوانة ۷۳۸۶)

(۳۴۱۷۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا جو شخص جہاد کیلئے گھوڑا پالے تو اس کا پیشاب و گوبر اور اس کا چارہ بھی قیامت کے دن نامہ اعمال میں تولا جائے گا۔

(٣٤١٧٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامَ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنِ ارْتَبَطَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَأَنْفَقَ عَلَيْهِ احْتِسَابًا كَانَ شِبَعُهُ وَجُوعُهُ ، وَظَمَؤُهُ ، وَرِيُّهُ ، وَرَوْثُهُ ، وَبَوْلُهُ فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَمَنِ ارْتَبَطَ فَرَسًا رِيَاءً وَسُمْعَةً كَانَ ذَلِكَ خُسْرَانًا فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۴۱۷۷) حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جہاد کیلئے گھوڑا پالے پھر ثواب کی نیت سے اس پر خرچ کرے تو اس کا پیٹ بھرنا، اس کا بھوکا پیاسا رہنا، اس کا گوبر اور پیشاب قیامت کے دن نامہ اعمال میں تولا جائے گا، (نیکیوں کے نامہ اعمال میں) اور جو شخص ریاء اور نمائش کیلئے گھوڑا پالے تو قیامت کے دن اس کے نامہ اعمال میں ناکامی کا سبب ہوگا۔

(٣٤١٧٨) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :الْخَيْلُ ثَلاَثَةٌ :فَرَسٌ يَرْتَبِطُهُ الرَّجُلُ فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَثَمَنُهُ أَجْرٌ ، وَرُكُوبُهُ أَجْرٌ ، وَعَارِيَتُهُ أَجْرٌ ، وَعَلَفُهُ أَجْرٌ ، وَفَرَسٌ يُغَالِقُ عَلَيْهِ الرَّجُلُ وَيُرَاهِنُ عَلَيْهِ ، فَثَمَنُهُ وِزْرٌ ، وَعَلَفُهُ وِزْرٌ ، وَرُكُوبُهُ وِزْرٌ ، وَفَرَسٌ لِلْبِطْنَةِ فَعَسَى أَنْ يَكُونَ سَدَادًا مِنَ الْفَقْرِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ. (احمد ۳۹۵)

(۳۴۱۷۸) حضرت ابو عمر الشیبانی رضی اللہ عنہ ایک انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑا تین قسم کا

ہے، ایک وہ گھوڑا جس کو جہاد کیلئے پالا ہے اس کی قیمت اجر ہے، اس پر سواری کرنا ثواب ہے، اس کا کرایہ ثواب ہے، اس کا چارہ ثواب ہے، دوسرا وہ گھوڑا جو بازی لگانے کیلئے ہے اس کی قیمت بھی بوجھ ہے، اس کا چارہ بھی بوجھ ہے اور اس پر سواری بھی بوجھ ہے، اور تیسرا وہ گھوڑا جو شکم سیری کیلئے ہے، پس قریب ہے کہ وہ اس کو فقر سے محفوظ رکھے گا، اگر اللہ نے چاہا تو۔

(٣٤١٧٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنْ مُزَاحِمِ بْنِ زُفَرَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ خَبَّابٍ ، قَالَ : الْخَيْلُ ثَلاَثَةٌ : فَرَسٌ لِلَّهِ ، وَفَرَسٌ لَكَ ، وَفَرَسٌ لِلشَّيْطَانِ ؛ فَأَمَّا الْفَرَسُ الَّذِي لِلَّهِ : فَالْفَرَسُ الَّذِي يُغْزَى عَلَيْهِ ، وَأَمَّا الْفَرَسُ الَّذِي لَكَ : فَالْفَرَسُ الَّذِي يَسْتَبْطِنُهُ الرَّجُلُ ، وَأَمَّا الْفَرَسُ الَّذِي لِلشَّيْطَانِ : فَمَا قُومِرَ عَلَيْهِ وَرُوهِنَ.

(طبرانی ٣٧٠٧)

(٣٤١٧٩) حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ گھوڑا تین طرح کا ہے، ایک وہ جو اللہ کیلئے ہے، دوسرا وہ جو آپ کیلئے (مالک) ہے اور تیسرا وہ جو شیطان کیلئے ہے۔ بہر حال اللہ کیلیے وہ گھوڑا ہے جس پر سوار ہو کر جہاد کیا جائے، اور وہ گھوڑا جو آپ کے لیے ہے وہ گھوڑا ہے جسے آدمی اپنا پیٹ بھرنے کیلئے پالے، اور شیطان کیلئے وہ گھوڑا ہے جس پر جوا اور شرط لگائی جائے۔

(٣٤١٨٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ شُعْبَةَ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ ﴿وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾ قَالَ : الْحُصُونُ ، قَالَ : ﴿وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ﴾ قَالَ : الإِنَاثُ.

(٣٤١٨٠) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ قرآن کریم کی آیت ﴿وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں اس سے مراد قلعوں کی تعمیر کرنا ہے، اور ﴿مِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ﴾ سے مراد مؤنث گھوڑے ہیں۔

(٣٤١٨١) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

(بخاری ١٧٢٣۔ مسلم ٢٨٢)

(٣٤١٨١) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑے کی پیشانی میں قیامت تک خیر رکھ دی گئی ہے۔

(١٥١) فِي النَّهْيِ عَنْ تَقْلِيدِ الإِبِلِ الأَوْتَارَ

اونٹ (یا گھوڑے) کو کمان کی تانت سے قلادہ باندھنے کی ممانعت کا بیان

(٣٤١٨٢) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ ، عَنْ أَبِي بَشِيرٍ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ ، فَأَرْسَلَ رَسُولاً : لاَ تَبْقَى فِي عُنُقِ بَعِيرٍ قِلاَدَةٌ مِنْ وَتَرٍ إِلاَّ قُطِعَتْ. (بخاری ٣٠٠٥۔ مسلم ١٦٧٢)

(۳۴۱۸۲) حضرت ابو انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قاصد بھیج کر اعلان کروایا کہ: اونٹ کی گردن میں کمان کی تانت کو کاٹے بغیر قلادہ مت باندھو۔

(٣٤١٨٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ سَعِيدٍ الْبَزَّارِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَلِّدُوهَا ، وَلاَ تُقَلِّدُوهَا الأَوْتَارَ ، يَعْنِي الْخَيْلَ. (سعيد بن منصور ٢٤٣٩)

(۳۴۱۸۳) حضرت مکحول رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑوں کو قلادہ باندھو، لیکن گھوڑوں کو کمان کی تانت کے ساتھ مت باندھو۔

(٣٤١٨٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ : قَلِّدُوهَا ، وَلاَ تُقَلِّدُوهَا الأَوْتَارَ ، يَعْنِي الْخَيْلَ.

(۳۴۱۸۴) حضرت ابو اسامہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(٣٤١٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَلِّدُوا الْخَيْلَ ، وَلا تُقَلِّدُوهَا الأَوْتَارَ.

(۳۴۱۸۵) حضرت مکحول رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑوں کو قلادہ باندھو، لیکن کمان کی تانت سے مت باندھو۔

(١٥٢) الرَّجُل يَحْمِل عَلَى الشَّيْءِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، مَتَى يَطِيبُ لِصَاحِبِهِ ؟

کوئی شخص اللہ کے راستہ میں کسی چیز پر سوار ہو تو وہ جانور کب اس کیلئے حلال ہوگا

(٣٤١٨٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْهُدَيْرِ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ إِذَا حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ ، أَوْ بَعِيرٍ فِي سَبِيلِ اللهِ ، قَالَ : إِذَا جَاوَزْتَ وَادِيَ الْقُرَى ، أَوْ مِثْلَهَا مِنْ طَرِيقِ مِصْرَ ، فَاصْنَعْ بِهَا مَا بَدَا لَكَ.

(۳۴۱۸۶) حضرت ربیعہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی کو گھوڑے یا اونٹ پر سوار کرتے جہاد کیلئے تو اس کو فرماتے کہ جب تم وادی قری یا اس کے مثل سے گزر جاؤ شہر کے راستوں سے تو پھر اس کے ساتھ جو چاہو کرو۔

(٣٤١٨٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَمَلَ عَلَى بَعِيرٍ فِي سَبِيلِ اللهِ ، اشْتَرَطَ عَلَى صَاحِبِهِ أَنْ لاَ يُهْلِكَهُ حَتَّى يَبْلُغَ وَادِيَ الْقُرَى ، أَوْ حَذَائَهُ مِنْ طَرِيقِ مِصْرَ ، فَإِذَا خَلَّفَ ذَلِكَ فَهُوَ كَهَيْئَةِ مَالِهِ يَصْنَعُ مَا شَاءَ.

(۳۴۱۸۷) حضرت نافع رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی کو جہاد کیلئے گھوڑے پر سوار کرتے تو اس پر یہ شرط لگاتے کہ

وادی قریٰ یا شہر کے راستے میں اس کے برابر پہنچنے سے قبل اس کو ہلاک نہ کرے، جب اس جگہ کو پیچھے چھوڑ دے تو وہ اس کے اپنے مال کی طرح ہے جو چاہے اس کے ساتھ کرے۔

(٣٤١٨٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ وَسُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُعْطَى الشَّيْءَ فِي سَبِيلِ اللهِ ، كَيْفَ يَصْنَعُ بِمَا بَقِيَ عِنْدَهُ ؟ قَالَ : إِذَا بَلَغَ رَأْسَ مَغْزَاه فَهُوَ كَهَيْئَةِ مَالِهِ ، يَصْنَعُ فِيهِ مَا كَانَ يَصْنَعُ بِمَالِهِ.

(۳۴۱۸۸) حضرت سعید بن المسیب سے دریافت کیا گیا کہ کسی شخص کو جہاد کیلئے کچھ دیا جائے تو جو اس کے پاس باقی بچ جائے اس کے ساتھ کیا کرے؟ فرمایا جب وہ جہاد کی جگہ پر پہنچ جائے تو وہ اس کے مال کی طرح ہے اس کے ساتھ وہی کرے جو اپنے مال کے ساتھ کرتا ہے۔

(٣٤١٨٩) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عُمَر مَوْلَى غُفْرَةَ ، قَالَ : أَرَدْتُ الْغَزْوَ فَتَجَهَّزْتُ بِمَا فِي يَدِي ، وَبَعَثَ إِلَيَّ رَجُلٌ مَعُونَةً بِسِتِّينَ دِينَارًا فِي سَبِيلِ اللهِ ، قَالَ : فَأَتَيْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَذَكَرْت ذَلِكَ لَهُ ، وَقُلْتُ : أَدَعُ لأَهْلِي بِقَدْرِ مَا أَنْفَقْتُ ؟ قَالَ : لاَ ، وَلَكِنْ إِذَا بَلَغْتَ رَأْسَ الْمَغْزَى فَهُوَ كَهَيْئَةِ مَالِكِ ، ثُمَّ أَتَيْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ فَذَكَرْت ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ لِي مِثْلَ قَوْلِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ.

(۳۴۱۸۹) حضرت عمر جو غفرہ کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں جہاد پر جانے لگا تو جو کچھ میرے پاس تھا اس کے ساتھ سامان تیار کرلیا، ایک شخص نے جہاد کیلئے مجھے ساٹھ دینار ارسال کئے، فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن المسیب کے پاس آیا اور ان سے عرض کیا کہ جتنا میں گھر والوں پر خرچہ کرتا تھا اس کی بقدر اس میں سے گھر والوں کیلئے چھوڑ جاؤں؟ آپ نے فرمایا نہیں لیکن جب میدان جہاد پر پہنچ جاؤ تو پھر یہ تمہارے اپنے مال کی طرح ہے، پھر میں قاسم بن محمد کے پاس آیا اور ان سے یہ معاملہ ذکر کیا اور اس کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے بھی حضرت سعید بن المسیب کی طرح ہی مجھ سے فرمایا۔

(٣٤١٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُعْطَى الشَّيْءَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَيَفْضُلُ مَعَهُ الشَّيْءُ ، قَالَ : مَا فَضَلَ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ لَهُ.

(۳۴۱۹۰) حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ کسی شخص کو جہاد کیلئے کچھ دیا جائے پھر اس میں سے کچھ اس کے پاس بچ جائے، تو فرمایا جو بھی بچ جائے وہ اسی کیلئے ہوگا۔

(٣٤١٩١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يُعْطَى الشَّيْءَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَيَفْضُلُ مِنْهُ الشَّيْءُ ، فَقَالاَ : هُوَ لَهُ.

(۳۴۱۹۱) حضرت مجاہد ؒ اور حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ کسی شخص کو جہاد کیلئے کچھ دیا جائے پھر اس میں سے کچھ زائد ہو جائے تو وہ اسی کیلئے ہوگا۔

(۱۵۳) مَنْ قَالَ يَجْعَلُهُ فِي مِثْلِهِ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ زائد سامان کو (یا مال کو) اسی کے مثل کام میں (جہاد میں) لگائے گا

(٣٤١٩٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : يَجْعَلُهُ فِي مِثْلِهِ.

(۳۴۱۹۲) حضرت جابر بن زید ولیٹھیز سے مروی ہے کہ اس کو اسی کے مثل میں لگائے گا۔

(٣٤١٩٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ شَيْخًا بِالْمُصَلَّى ، يَقُولُ : قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : إِذَا أَرَدْتَ الْجِهَادَ فَلاَ تَسْأَلَ النَّاسَ ، فَإِنْ أُعْطِيتَ شَيْئًا فَاجْعَلْهُ فِي مِثْلِهِ.

(۳۴۱۹۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب جہاد پر جانے لگو تو پھر لوگوں سے سوال مت کرو، اگر آپ کو کچھ دے دیں تو اس کو اسی کے مثل میں لگاؤ

(٣٤١٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يُعْطَى الشَّيْءَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَيَفْضُلُ مِنْهُ الشَّيْءُ ، قَالَ : يَجْعَلُهُ فِي مِثْلِهِ.

(۳۴۱۹۴) حضرت عطاء ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ اگر کسی کو جہاد کے لیے کچھ دیا جائے اس میں سے کچھ زائد ہو جائے تو اس کو اسی کام میں لگائے۔

(٣٤١٩٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُعْطَى الشَّيْءَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَيَفْضُلُ مَعَهُ الشَّيْءُ ، قَالَ : يَجْعَلُهُ فِي مِثْلِهِ.

(۳۴۱۹۵) حضرت ابراہیم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(٣٤١٩٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : يُمْضِيهِ فِي تِلْكَ السُّبُلِ.

(۳۴۱۹۶) حضرت عطاء ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ جہاد کے راستوں پر ہی لگایا جائے گا۔

(١٥٤) الدَّابَّةِ تَكُونُ حُبُسًا فَتَعْتَلُ هَلْ تُبَاعُ ؟

(٣٤١٩٧) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ وَاصِلِ بْنِ أَبِي جُمَيْلٍ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : فِي الدَّابَّةِ الْحَبِيسِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَتَعْتَلُ ، فَيَبِيعُهَا وَتَزِيدُ عَلَى ثَمَنِهَا ؟ فَقَالَ : مَا زَادَ فَهُوَ حَبِيسٌ مَعَهَا.

(۳۴۱۹۷) حضرت مجاہد ولیٹھیز سے دریافت کیا گیا کہ جانور جو جہاد کیلئے وقف ہے کسی شخص کے پاس ہے اور وہ شخص اس کو فروخت کر دے اور اس کی قیمت پر اضافہ کرے؟ فرمایا: جو اضافہ کرے (زائد ہو) وہ بھی اس کے ساتھ جہاد کیلئے وقف ہوگا۔

(۱۵۵) الْحَبِيسُ تُنْتِجُ مَا سَبِيلُ نِتَاجِهِ ؟

وقف شدہ جانور اگر بچہ جن دے تو اس کے بچے کا کیا حکم ہے؟

(۳٤۱۹۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِنْ حبَسَتْ نَاقَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ فَوَلَدُهَا بِمَنْزِلَتِهَا.

(۳۴۱۹۸) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ اگر وہ اونٹنی جو وقف ہے بچہ جن دے تو اس کا بچہ بھی اس کے مقام میں ہے (بچہ بھی وقف شمار ہوگا)۔

(۱۵۶) الْفَارِسُ مَتَى يُكْتَبُ فَارِسًا

گھوڑ سوار کو کب گھوڑ سوار لکھا جائے گا

(۳٤۱۹۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ؛ فِي الإِمَامِ إِذَا أَدْرَبَ ؟ قَالَ : يَكْتُبُ الْفَارِسَ فَارِسًا ، وَالرَّاجِلَ رَاجِلاً.

(۳۴۱۹۹) حضرت سلیمان بن موسیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ جب امام دشمن کے علاقہ میں داخل ہو جائے تو گھوڑ سوار کو گھوڑ سوار اور پیدل کو پیادہ لکھا جائے گا۔

(۱۵۷) تَسْخِيرُ الْعِلْجِ

گدھے کو مسخر کرنا (تابع کرنا)

(۳٤۲۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ ، قَالَ : سُئِلَ الْحَسَنُ عَنِ الْقَوْمِ يَكُونُونَ فِي الْغَزْوِ ، فَيَأْخُذُونَ الْعِلْجَ فَيُسَخِّرُونَهُ يَدُلُّهُمْ عَلَى عَوْرَةِ الْعَدُوِّ ؟ فَقَالَ الْحَسَنُ : قَدْ كَانَ يُفْعَلُ ذَلِكَ.

(۳۴۲۰۰) حضرت حسن ؒ سے دریافت کیا گیا کہ کچھ لوگ جو جنگ میں ہیں، وہ گدھا پکڑ کر اس کو تابع کر لیتے ہیں جو ان کو دشمن کے مقابل لے جاتا ہے؟ فرمایا کہ تحقیق اس طرح کر لیا جاتا تھا۔

(۳٤۲۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ جُنْدُبًا الْبَجَلِيَّ ، يَقُولُ : كُنَّا نَأْخُذُ الْعِلْجَ فَيَدُلُّنَا مِنَ الْقَرْيَةِ إِلَى الْقَرْيَةِ.

(۳۴۲۰۱) حضرت جندب البجلی ؓ فرماتے ہیں کہ ہم گدھے کو پکڑ لیتے پھر وہ ہمیں ایک بستی سے دوسری بستی لے جاتا۔

(۱۵۸) الْحَرَائِرُ تُسْبَيْنَ ثُمَّ يُشْتَرَيْنَ

آزاد خواتین قید ہو جائیں پھر ان کو کوئی خرید لے

(۳٤۲۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ سُبِيَتِ امْرَأَتُهُ ، فَافْتَدَاهَا زَوْجُهَا مِنَ

الْعَدُوُّ ، تَكُونُ أَمَتَهُ ؟ قَالَ :لاَ .

(۳۴۲۰۲) حضرت حسن رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک آدمی کی بیوی کو قید کرلیا گیا تو اس کے خاوند نے فدیہ دے کر دشمن سے آزاد کروالیا تو کیا وہ اس کی باندی شمار ہوگی؟ فرمایا کہ نہیں۔

(۳٤۲۰۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :نِسَاءٌ حَرَائِرُ أَصَابَهُنَّ الْعَدُوُّ ، فَابْتَاعَهُنَّ رَجُلٌ ، أَيُصِيبُهُنَّ ؟ قَالَ :لاَ ، وَلاَ يَسْتَرِقُّهُنَّ ، وَلَكِنْ يُعْطِيهِنَّ أَنْفُسَهُنَّ بِالَّذِي أَخَذَهُنَّ بِهِ ، وَلاَ يَزِدْ عَلَيْهِنَّ.

(۳۴۲۰۳) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ کچھ آزاد عورتوں کو اگر دشمن قید کرے پھر ان کو کوئی شخص ان سے خرید لے، تو کیا وہ ان کے ساتھ جماع کرسکتا ہے؟ فرمایا کہ نہیں اور وہ باندی بھی نہیں بنیں گی بلکہ جتنا مال دے کر ان کو خریدا گیا ہے وہ وصول کرے گا ان سے اور اس رقم پر زیادتی نہیں کرے گا۔

(۱۵۹) أَهْلُ الذِّمَّةِ يُسْبَوْن ، ثُمَّ يَظْهَر عَلَيْهِم الْمُسْلِمُونَ

کچھ ذمی قید ہو جائیں پھر مسلمان ان پر غالب آ جائیں

(۳٤۲۰٤) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ مُسَاوِرٍ الْوَرَّاقِ ، قَالَ :سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ سَبَاهَا الْعَدُوُّ ، ثُمَّ ظَهَرَ عَلَيْهَا الْمُسْلِمُونَ ، فَوَقَعَتْ فِي سَهْمِ رَجُلٍ مِنْهُمْ ؟ قَالَ :تُرَدَّ إِلَى أَهْلِ عَهْدَهَا.

(۳۴۲۰۴) حضرت مساور الوراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ ذمیوں کی ایک خاتون کو دشمنوں نے قید کرلیا پھر ان پر مسلمان غالب آ گئے اور وہ ایک خاتون مسلمان کے حصہ میں آئی تو اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت شعبی نے فرمایا جن سے عہد ہے ان کو واپس کردی جائے گی۔

(۳٤۲۰٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي أَهْلِ الذِّمَّةِ يَسْبِيهِمَ الْعَدُوُّ ، ثُمَّ يَظْهَرُ عَلَيْهِمَ الْمُسْلِمُونَ ، قَالَ :لاَ يُسْتَرَقُّوا.

(۳۴۲۰۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ذمیوں کو اگر دشمن قید کرلیں پھر مسلمان ان پر غالب آ جائیں تو وہ قیدی غلام شمار نہ ہوں گے۔

(۳٤۲۰٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْرائيل ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :أَهْلُ الذِّمَّةِ لاَ يُبَاعُونَ.

(۳۴۲۰۶) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ذمیوں کو نہیں فروخت کیا جائے گا۔

(۳٤۲۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :الأَحْرَارُ لاَ يُبَاعُونَ.

(۳۴۲۰۷) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آزاد اشخاص جو قید ہو گئے ہوں ان کو فروخت نہیں کیا جائے گا۔

(۳٤۲۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ غَاضِرَةَ الْعَنْبَرِيِّ ، قَالَ :أَتَيْنَا عُمَرَ ، وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ :إِمَّا قَالَ

فِي نِسَاءٍ ، وَإِمَا قَالَ :فِي إِمَاءٍ كُنَّ يُسَاعِينَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، فَأَمَرَ بِأَوْلَادِهِمْ أَنْ يُقَوَّمُوا عَلَى آبَائِهِمْ ، وَأَنْ لَا يُسْتَرَقُّوا.

(۳۴۲۰۸) حضرت غاضرۃ العنبری ؒ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت عمر ؓ کے پاس تشریف لائے، حضرت ابن عون ؒ نے ارشاد فرمایا: بہر حال خواتین کے متعلق فرمایا، یا لونڈیوں کے متعلق جن کے ساتھ زمانہ جاہلیت میں زنا کیا جاتا، حضرت عمر ؓ نے ان کی اولاد سے فرمایا کہ وہ اپنے والدین پر قیمت لگائیں گے، اور ان کو (باندی) نہ بنایا جائے گا۔

(١٦٠) الْحُرُّ ، يَشْتَرِيهِ الرَّجُلُ

آزاد شخص جو قیدی تھا اس کو کوئی تاجر شخص خرید لے

(٣٤٢٠٩) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا أَسَرَ الْعَدُوُّ رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، فَاشْتَرَاهُ تَاجِرٌ ، سَعَى لِلتَّاجِرِ حَتَّى يُؤَدِّىَ إِلَيْهِ مَا اشْتَرَاهُ بِهِ ، وَإِذَا أَسَرُوا مَمْلُوكًا لِلْمُسْلِمِينَ فَاشْتَرَاهُ تَاجِرٌ ، ثُمَّ وَجَدَهُ مَوْلَاهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ بِثَمَنِهِ ، وَإِذَا اشْتَرَوْا رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ سَعَى لِلتَّاجِرِ حَتَّى يُؤَدِّىَ إِلَيْهِ ثَمَنَهُ.

(۳۴۲۰۹) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں میں سے کسی شخص کو اگر دشمن قید کر لے پھر اس کو کوئی تاجر خرید لے تو وہ شخص تاجر کو وہ قیمت ادا کرنے کی کوشش کرے گا جو ادا کر کے اس نے اس کو خریدا ہے، اور اگر وہ مسلمانوں کے غلاموں کو قید کر لیں پھر ان کو کوئی تاجر خرید لے، پھر ان کو ان کا آقا پالے تو وہ قیمت دے کر لینے میں زیادہ حقدار ہے، اور اگر وہ کسی ذمی سے خرید لیں پھر وہ تاجر کو قیمت دے کر آزاد ہونے کی کوشش کرے گا۔

(٣٤٢١٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قَالَ عَطَاءٌ :فِي الْحُرِّ يَسْبِيهِ الْعَدُوُّ ، ثُمَّ يَشْتَرِيهِ الْمُسْلِمُ مِثْلَ قَوْلِهِ فِي النِّسَاءِ ، وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ مِثْلَ ذَلِكَ ، يَعْنِي يُعْطِيهِمْ أَنْفُسَهُمْ بِالثَّمَنِ الَّذِي أَخَذَهُمْ بِهِ.

(۳۴۲۱۰) حضرت عطاء ؒ اس آزاد شخص کے متعلق جس کو دشمن قید کر لے پھر اس کو کوئی مسلمان خرید لے تو جو عورتوں کے متعلق ارشاد فرمایا تھا اسی کے مثل فرماتے ہیں اور حضرت عمرو بن دینار بھی اسی طرح فرماتے ہیں یعنی کہ جو قیمت دے کر خریدا گیا ہے وہ قیمت ان کو ادا کرے گا۔

(٣٤٢١١) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَبِي مُعَاذٍ ، عَنْ أَبِي حَرِيزٍ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ ، يَقُولُ :مَا كَانَ مِنْ أُسَارَى فِي أَيْدِي التُّجَّارِ ، فَإِنَّ الْحُرَّ لَا يُبَاعُ ، فَارْدُدْ إِلَى التَّاجِرِ رَأْسَ مَالِه.

(۳۴۲۱۱) حضرت شعبی ؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ قیدیوں میں جو تاجروں کے پاس ہیں جن کو وہ خرید کر لائیں ہیں تو جو آزاد ہیں ان کو فروخت نہیں کیا جائے گا، تاجر کو اصل قیمت لوٹا دی جائے گی۔

(۱۶۱) مَا ذُكِرَ فِي الْغُلُولِ

خیانت کے متعلق جو وارد ہوا ہے

(٣٤٢١٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ ، يُقَالُ لَهُ : كِرْكِرَةُ فَمَاتَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هُوَ فِي النَّارِ ، فَذَهَبُوا يَنْظُرُونَ فَوَجَدُوا عَلَيْهِ عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا. (بخاری ۳۰۷۴۔ ابن ماجه ۲۸۴۹)

(۳۴۲۱۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص تھا جس کا نام کرکرہ تھا وہ فوت ہو گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ جہنمی ہے لوگ اس کا سامان دیکھنے گئے تو انہوں نے ایک عبا پائی جس کو اس نے بطور خیانت لیا تھا۔

(٣٤٢١٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، عَنْ أَبِي عَمْرَةَ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ يُحَدِّثُ : أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ تُوُفِّيَ بِخَيْبَرَ ، وَأَنَّهُ ذُكِرَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرُهُ ، فَقَالَ : صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ ، فَتَغَيَّرَتْ وُجُوهُ الْقَوْمِ لِذَلِكَ ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ ، قَالَ : إِنَّهُ غَلَّ فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَفَتَّشْنَا مَتَاعَهُ ، فَوَجَدْنَا خَرَزًا مِنْ خَرَزِ الْيَهُودِ مَا يُسَاوِي دِرْهَمَيْنِ.

(ابو داؤد ۲۷۰۳۔ ملاك ۴۵۸)

(۳۴۲۱۳) حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسلمانوں میں سے ایک شخص خیبر میں فوت ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی وفات کی اطلاع دی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے ساتھی کی نماز جنازہ خود پڑھ لو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات سن کر لوگوں کے چہروں کا رنگ بدل گیا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے چہروں کو دیکھا تو فرمایا: اس نے اللہ کے راستہ میں خیانت کی تھی، جب ہم نے اس کے سامان کی تلاشی لی تو یہودیوں کے موتیوں میں سے ایک موتی پایا جس کی دو درھم قیمت تھی۔

(٣٤٢١٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، عَنْ أَبِي عَمْرَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ مِثْلَهُ.

(۳۴۲۱۴) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مروی ہے۔

(٣٤٢١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي الْمُخَيَّسِ الْيَشْكُرِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ، يَقُولُ : قِيلَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، اُسْتُشْهِدَ فُلاَنٌ مَوْلاَكَ ، قَالَ : كَلاَّ ، إِنِّي رَأَيْتُ عَلَيْهِ عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا.

(احمد ۱۸۰)

(۳۴۲۱۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ فلاں آپ کا غلام شہید ہو گیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرگز نہیں میں نے اس پر ایک چادر دیکھی تھی جو اس نے بطور خیانت لی تھی۔

(٣٤٢١٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا ، فَذَكَرَ الْغُلُولَ ، فَعَظَّمَهُ وَعَظَّمَ أَمْرَهُ ، ثُمَّ قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، لاَ أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ ، يَقُولُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَغِثْنِي ، فَأَقُولُ : لاَ أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا ، قَدْ بَلَّغْتُك ، وَلاَ أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ بَقَرَةٌ لَهَا خُوَار ، يَقُولُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَغِثْنِي ، فَأَقُولُ : لاَ أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا ، قَدْ بَلَّغْتُك ، وَلاَ أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ ، يَقُولُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَغِثْنِي ، فَأَقُولُ : لاَ أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا ، قَدْ بَلَّغْتُك ، وَلاَ أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَى رَقَبَتِهِ صَامِتٌ ، يَقُولُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَغِثْنِي ، فَأَقُولُ : لاَ أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا ، قَدْ بَلَّغْتُك ، وَلاَ أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ ، فَيَقُولُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَغِثْنِي ، فَأَقُولُ : لاَ أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا ، قَدْ بَلَّغْتُك. (بخاری ٣٠٧٣۔ مسلم ١٤٦٢)

(٣٤٢١٦) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیانت کا ذکر فرمایا اور اس گناہ کی بڑائی بیان کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! تم میں سے کوئی شخص قیامت کے دن میرے پاس اس حال میں نہ آئے کہ اس کی گردن پر ایک اونٹ ہو اور وہ اونٹ آواز نکال رہا ہو اور وہ کہے کہ اے اللہ کے رسول! میری مدد کیجئے تو میں اس کو کہوں میں تیرے بارے میں کسی چیز کا مالک نہیں ہوں میں نے تجھے اپنا پیغام پہنچا دیا تھا، اور تم میں سے کوئی شخص قیامت کے دن میرے پاس اس حال میں نہ آئے کہ اس کی گردن میں گائے ہو اور اس کیلئے گائے کی آواز ہو اور وہ کہے اللہ کے رسول! میری مدد کیجئے، میں اس کو کہوں میں تیرے بارے میں کسی چیز کا مالک نہیں ہوں میں تجھے پیغام پہنچا چکا تھا، اور تم میں سے کوئی شخص قیامت کے دن میرے پاس اس حال میں نہ آئے کہ اس کی گردن پر گھوڑے کی خیانت کا بوجھ ہو اور اس کی آواز اور وہ مجھ سے کہے کہ اے اللہ کے رسول! میری مدد کیجئے میں کہوں کہ میں تیرے متعلق کسی چیز کا مالک نہیں ہوں میں تجھے اپنا پیغام پہنچا چکا تھا اور تم میں سے کوئی شخص میرے پاس قیامت کے دن اس حال میں نہ آئے کہ اس کی گردن پر سونے یا چاندی کی خیانت کا بوجھ ہو اور وہ کہے اے اللہ کے رسول! میری مدد کیجئے میں کہوں گا میں تیرے بارے میں کسی چیز کا مالک نہیں ہوں، میں تجھے پیغام پہنچا چکا ہوں، اور تم میں سے کوئی شخص قیامت کے دن میرے پاس اس حال میں نہ آئے کہ اس کی گردن پر کسی انسان کی خیانت کا بوجھ ہو اور اس کیلئے اس کی آواز ہو وہ مجھ سے کہے اے اللہ کے رسول! میری مدد کیجئے میں کہوں گا میں تیرے بارے میں کسی چیز کا مالک نہیں ہوں میں اپنا پیغام پہنچا چکا ہوں۔

(٣٤٢١٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى سَرِيَّةٍ ، أَوْ جَيْشٍ ، قَالَ : لاَ تَغُلُّوا.

(٣٤٢١٧) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سریہ یا لشکر کا امیر بنا کر بھیجتے تو اس سے فرماتے خیانت مت کرنا۔

(٣٤٢١٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَا بَنِي سَاعِدَةَ حَدَّثَهُ :أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ ابْنَ اللُّتْبِيَّةِ ، فَقَالَ :وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لاَ يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ ، إِلاَّ جَاءَ اللَّهَ يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَلاَ أَعْرِفَنَّ أَحَدًا جَاءَ اللَّهَ يَحْمِلُ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ ، أَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ ، أَوْ شَاةً تَيْعَرُ ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى إِنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ إِبْطَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ :اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ، قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ :بَصُرَ عَيْنِي ، وَسَمِعَ أُذُنِي. (مسلم ۱۴۶۳)

(۳۴۲۱۸) حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن اللتبیہ کو امیر بنایا تو ان سے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم میں سے کوئی شخص کوئی چیز ناحق وصول نہیں کرے گا مگر قیامت کے دن اس کے دربار میں لے کر حاضر ہوگا میں اس شخص کو ضرور جانتا ہوں جو اللہ کے دربار میں حاضر ہوگا، اور اونٹ کا بوجھ اٹھایا ہوگا اس کیلئے اونٹ کی آواز ہوگی یا گائے کو اٹھایا ہوگا اور اس کیلئے گائے کی آواز ہوگی یا بکری کا بوجھ لادے ہوگا اور اس کی آواز ہوگی، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک مہمان کی طرف اٹھائے آپ نے اپنے ہاتھوں کو اتنا بلند کیا کہ میں آپ کے بغلوں کی سفیدی دیکھنے لگا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے اللہ! کیا میں نے پیغام پہنچا دیا ہے حضرت ابوحمید فرماتے ہیں کہ میری آنکھوں نے یہ منظر دیکھا اور میری کانوں نے یہ پیغام سنا۔

(٣٤٢١٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ بِنَحْوٍ مِنْهُ ، إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ :عُفْرَةَ إِبْطَيْهِ. (بخاری ۲۵۹۷۔ مسلم ۱۴۶۳)

(۳۴۲۱۹) حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(٣٤٢٢٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيِّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَيُّهَا النَّاسُ ، مَنْ عَمِلَ لَنَا مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ فَهُوَ غُلٌّ يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، قَالَ :فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ أَسْوَدُ كَأَنِّي أَرَاهُ ، فَقَالَ :اقْبَلْ عَنِّي عَمَلَكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ :مَا ذَاكَ ؟ ، قَالَ :سَمِعْتُكَ تَقُولُ الَّذِي قُلْتَ :قَالَ :وَأَنَا أَقُولُهُ الآنَ :مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلَى عَمَلٍ فَلْيَجِئْنَا بِقَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ ، فَمَا أُوتِيَ مِنْهُ أَخَذَ ، وَمَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهَى.

(۳۴۲۲۰) حضرت عدی بن عمیرہ الکندی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! جو تم میں سے ہمارے لیے کسی معاملہ میں حاکم یا عامل بنے، پھر وہ ہم سے کوئی سوئی یا اس سے بڑی چیز چھپا لے تو یہ خیانت ہے وہ قیامت کے دن اس کو لے کر حاضر ہوگا ایک سیاہ انصاری شخص کھڑا ہوا گویا کہ میں اس کو دیکھ رہا ہوں اور کہا اے اللہ کے رسول! مجھے اپنا عامل بنانا واپس لے لیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کس وجہ سے؟ اس نے عرض کیا میں نے آپ سے وہ سنا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی فرمایا، اس وجہ سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تو اب بھی کہتا ہوں کہ جو تم میں سے کسی معاملہ پر عامل بنایا گیا تو اس کو چاہیے کہ

تھوڑا یا زیادہ ہے وہ ہمارے پاس لے آئے، جو اس کو دیا جائے وہ وصول کرے جس سے روکا جائے اس سے منع ہو جائے۔

(٣٤٢٢١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِى خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ عَدِىِّ بْنِ عَمِيرَةَ الْكِنْدِىِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ ، إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ : فَإِنَّهُ غُلُولٌ يَأْتِى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۴۲۲۱) حضرت عدی بن عمیرہ الکندی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ خیانت اور دھوکا ہے قیامت کے دن اس کے ساتھ حاضر ہوگا۔

(٣٤٢٢٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي قَوْلِهِ ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ ، وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ ، قَالَ : كَانَ يُؤْتِيهِمُ الْغَنَائِمَ ، وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْغُلُولِ. (طبری ۲۸)

(۳۴۲۲۲) حضرت حسن رحمہ اللہ قرآن کریم کی آیت ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ ، وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ ان کو غنیمت عطا کرتے تھے اور خیانت سے روکتے تھے۔

(٣٤٢٢٣) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ ، عَنْ سَالِمٍ مَوْلَى مُطِيعٍ ، عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ ، قَالَ : أَهْدَى رِفَاعَةُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلاَمًا ، فَخَرَجَ بِهِ مَعَه إِلَى خَيْبَرَ ، فَنَزَلَ بَيْنَ الْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ ، فَأَتَى الْغُلاَمَ سَهْمٌ عَائِرٌ فَقَتَلَهُ ، فَقُلْنَا : هَنِيئًا لَكَ الْجَنَّةُ ، فَقَالَ : وَالَّذِى نَفْسِى بِيَدِهِ ، إِنَّ شَمْلَتَهُ لَتَحْتَرِقُ عَلَيْهِ الآنَ فِى النَّارِ ، غَلَّهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَصَبْتُ يَوْمَئِذٍ شِرَاكَيْنِ ، قَالَ : يُقَدُّ مِنْك مِثْلُهُمَا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ. (ابن حبان ۴۸۵۲۔ حاکم ۴۰)

(۳۴۲۲۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رفاعہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک غلام ہدیہ دیا، وہ غلام جنگ خیبر میں ساتھ گیا وہ عصر اور مغرب کے درمیان جنگ میں اترا، غلام کو ایک تیر لگا جس کے مارنے والے کا پتہ نہیں تھا، لیکن وہ شہید ہو گیا ہم نے کہا تمہارے لیے جنت کی خوشخبری ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اس کی چادر اس کو آگ میں جلا رہی ہوگی جو اس نے مسلمانوں کے مال میں سے خیانت کی تھی، ایک انصاری شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں نے اس دن دو تسمے پائے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دونوں کی مثل تجھے جہنم کی آگ سے کاٹا جائے گا۔

(١٦٢) الرَّجُلِ يَغُلُّ ، وَيَتفرَّقُ الْجَيْشُ

کوئی شخص خیانت کرے اور لشکر سے الگ ہو جائے

(٣٤٢٢٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنِ الأَوْزَاعِىِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِى كَثِيرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِى الرَّجُلِ يَغُلُّ وَيَتَفَرَّقُ الْجَيْشَ ، قَالَ : يَتَصَدَّقُ بِهِ عَنْ ذَلِكَ الْجَيْشِ.

(۳۴۲۲۴) حضرت حسن ویشید فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص خیانت کرے اور لشکر سے الگ ہو جائے، اس کے ساتھ لشکر پر صدقہ کر دیا جائے گا۔

(١٦٣) الرَّجُلُ يُوجَدُ عِنْدَهُ الْغُلُولُ

کسی شخص کے پاس اگر خیانت کی چیز پائی جائے تو اس کا حکم

(٣٤٢٢٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنِ الْمُثَنَّى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ : إِذَا وُجِدَ الْغُلُولُ عِنْدَ الرَّجُلِ أُخِذَ ، وَجُلِدَ مِئَةً ، وَحُلِقَ رَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ ، وَأُخِذَ مَا كَانَ فِي رَحْلِهِ مِنْ شَيْءٍ إِلاَّ الْحَيَوَانَ ، وَأُحْرِقَ رَحْلُهُ ، وَلَمْ يَأْخُذْ سَهْمًا فِي الْمُسْلِمِينَ أَبَدًا ، قَالَ : وَبَلَغَنِي أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانَ يَفْعَلاَنِهِ.

(۳۴۲۲۵) حضرت عمرو بن شعیب ویشید سے مروی ہے کہ اگر کسی شخص کے پاس خیانت کا مال ملتا تو اس سے لے لیا جاتا اور اس کو سو کوڑے مارے جاتے اور اس کا سر اور داڑھی مونڈھ دی جاتی اور اس کی سواری کے علاوہ سارا سامان ضبط کر لیا جاتا اور اس کے سامان کو آگ لگا دی جاتی اور وہ ہمیشہ کیلئے مسلمانوں کی غنیمت میں سے حصہ وصول نہیں کرے گا، فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرات شیخین رضی اللہ عنہما اسی طرح کرتے تھے۔

(٣٤٢٢٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْغُلُولِ يُوجَدُ عِنْدَ الرَّجُلِ ، قَالَ : يُحْرَقُ رَحْلُهُ.

(۳۴۲۲۶) حضرت حسن ویشید فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص کے پاس خیانت کا مال وصول ہو تو اس کے سامان کو آگ لگا دی جائے گی۔

(٣٤٢٢٧) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا هُرَيْمٌ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَالِمٍ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُنَا يَقُولُونَ : عُقُوبَةُ صَاحِبِ الْغُلُولِ أَنْ يُحْرَقَ فُسْطَاطُهُ وَمَتَاعُهُ.

(۳۴۲۲۷) حضرت عمرو بن سالم ویشید فرماتے ہیں کہ ہمارے اصحاب فرماتے تھے کہ خیانت کرنے والے کی سزا یہ ہے کہ اس کے خیمہ اور سامان کو جلا دیا جائے گا۔

(٣٤٢٢٨) حَدَّثَنَا دَاوُد بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدِ بن زَائِدَةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ وَجَدْتُمُوهُ قَدْ غَلَّ فَحَرِّقُوا مَتَاعَهُ.

(۳۴۲۲۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جس کو خیانت کرتے ہوئے پاؤ تو اس کے سامان کو آگ لگا دو۔

(١٦٤) الرَّجُل يَكْتُبُ إلَى أَهْلِ الكِتَابِ كَيْفَ يَكْتُبُ ؟

اھل کتاب کو خط کس طرح لکھا جائے گا؟

(٣٤٢٢٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ كُرَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَتَبَ إلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ :السَّلاَمُ عَلَيْك.

(۳۴۲۲۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اھل کتاب میں سے ایک شخص کو خط لکھا تو السلام علیک لکھا۔

(٣٤٢٣٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ إبْرَاهِيمَ ، وَمُجَاهِدًا كَيْفَ يُكْتَبُ إلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ؟ قَالَ مُجَاهِدٌ :يُكْتَبُ :السَّلاَمُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى ، وَقَالَ :قَالَ إبْرَاهِيمُ :سَلاَمٌ عَلَيْك.

(۳۴۲۳۰) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اور حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ ذمیوں کو خط کیسے لکھا جائے گا؟ حضرت مجاہد نے فرمایا: ان کو السَّلاَمُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى لکھا جائے گا (سلامتی ہو اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے) اور حضرت ابراہیم نے فرمایا سلام علیک لکھے۔

(٣٤٢٣١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ : كَتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ؛ أَسْلِم أَنْتَ ، فَلَمْ يَفْرُغِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كِتَابِهِ ، حَتَّى أَتَاهُ كِتَابٌ مِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ يَقْرَأُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلاَمُ فِيهِ ، فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلاَمَ فِي أَسْفَلِ كِتَابِهِ.

(۳۴۲۳۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اھل کتاب میں سے ایک شخص کو خط لکھا تو أَسْلِم أَنْتَ لکھا ابھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خط لکھ کر فارغ نہ ہوئے تھے کہ اسی شخص کا خط آ گیا وہ پڑھ کر سنایا گیا تو اس میں سلام لکھا ہوا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کے خط کے آخر میں سلام کا جواب دے دیا۔

(٣٤٢٣٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : كَتَبَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مِنَ الْحِيرَةِ إلَى مَرَازِبَةِ فَارِسَ :بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَن الرَّحِيمِ ، مِنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ إلَى مَرَازِبَةِ فَارِسَ ، سَلاَمٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى.

(۳۴۲۳۲) حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مقام حیرہ سے فارس کے مرازبہ کو خط یوں لکھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم خالد بن ولید کی طرف سے مرازبہ فارس کی طرف سلامتی ہو اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔

(۱۶۵) بَاب السِّبَاقِ وَالرِّهَانِ

گھڑ دوڑ اور سبقت لے جانے کی بازی لگانا

(۳٤۲۳۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عِيَاضًا الأَشْعَرِيَّ ، قَالَ :شَهِدْتُ الْيَرْمُوكَ ، قَالَ فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ :مَنْ يُرَاهِنِّي ؟ قَالَ :فَقَالَ شَابٌّ :أَنَا ، إِنْ لَمْ تَغْضَبْ ، قَالَ :فَسَبَقَهُ ، قَالَ فَرَأَيْتُ عَقِيصَتَيْ أَبِي عُبَيْدَةَ تَنْقُزَانِ ، وَهُوَ خَلْفَهُ عَلَى فَرَسٍ عَرَبِي. (بیهقی ۲۱)

(۳۴۲۳۳) حضرت عیاض، اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جنگ یرموک میں حاضر تھا، حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے فرمایا کون مجھ سے گھوڑے کی ریس لگائے گا؟ ایک نوجوان نے کہا کہ میں لگانے کو تیار ہوں اگر آپ غصہ نہ کریں تو، راوی فرماتے ہیں کہ پس وہ ان سے آگے نکل گیا، میں حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی زلفوں کو دیکھ رہا تھا کہ وہ بکھری ہوئی تھیں اور وہ ان کو ہٹا رہے تھے اور وہ اس نوجوان کے پیچھے عربی گھوڑے پر سوار تھے۔

(۳٤۲۳٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :كَانُوا يَتَرَاهَنُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ الزُّهْرِيُّ :وَأَوَّلُ مَنْ أَعْطَى فِيهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. (عبدالرزاق ۹٦۹۳)

(۳۴۲۳۴) حضرت زھری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے زمانے میں صحابہ ریس لگایا کرتے تھے۔ حضرت زھری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس پر انعام عطا فرمایا۔

(۳٤۲۳۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانَ لِعَلْقَمَةَ بِرْذَوْنٌ يُرَاهِنُ عَلَيْهِ.

(۳۴۲۳۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ رحمہ اللہ کے پاس ایک غیر عربی گھوڑا تھا جس پر وہ ریس لگایا کرتے تھے۔

(۳٤۲۳٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ عَلْقَمَةَ سَابَقَ رَجُلاً فَسَبَقَهُ ، فَامْتَلَخَ لِجَامَهُ.

(۳۴۲۳۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ نے ایک آدمی سے ریس لگائی تو وہ شخص ان سے آگے نکل گیا تو انہوں نے اس کی لگام پکڑ کر اس کو گھوڑے سے نیچے گرا دیا۔

(۳٤۲۳۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِرِهَانِ الْخَيْلِ إِذَا كَانَ فِيهَا فَرَسٌ مُحَلِّلٌ ،إِنْ سَبَقَ كَانَ لَهُ السَّبْقُ ، وَإِنْ لَمْ يَسْبِقْ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ شَيْءٌ. (مالك ٤٦٨)

(۳۴۲۳۷) حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو گھوڑوں سے ریس لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے اگر ان میں ایک تیسرا گھوڑا بھی شامل کر دیا جائے اگر وہ سبقت لے جائے تو اس کیلئے جیتنے کا انعام ہوگا اور اگر وہ سبقت نہ لے کر گیا تو اس پر کچھ نہ ہوگا

(۳٤۲۳۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَ هُرَيْرَةَ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَقَدْ أَمِنَ أَنْ يَسْبِقَ فَ

قِمَارٌ، وَمَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَهُوَ لَا يَأْمَنُ أَنْ يُسْبَقَ فَلَيْسَ بِقِمَارٍ. (ابوداؤد ۲۵۷۲۔ ابن ماجه ۲۸۷۶)

(۳۴۲۳۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا: جو شخص دو گھوڑوں کے درمیان اپنا گھوڑا داخل کرے اور اس کو یقین ہے کہ وہ جیتے گا تو یہ جوا ہے، اور جو دو گھوڑوں کے درمیان اپنا گھوڑا داخل کرے اور اس کو جیتنے کا یقین نہ ہو تو پھر یہ جوا نہیں ہے۔

(۳٤۲۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُصَيْنٍ الْعِجْلِيِّ؛ أَنَّ حُذَيْفَةَ سَبَقَ النَّاسَ عَلَى فَرَسٍ لَهُ أَشْهَبَ، قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى قَدَمَيْهِ، مَا تَمَسُّ أَلْيَتَاهُ الأَرْضَ فَرَحًا بِهِ، يَقْطُرُ عَرَقًا، وَفَرَسُهُ عَلَى مَعْلَفِهِ، وَهُوَ جَالِسٌ يَنْظُرُ إِلَيْهِ، وَالنَّاسُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِ يُهَنِّئُونَهُ.

(۳۴۲۳۹) حضرت عبداللہ بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا اشہب نامی گھوڑا تھا جس پر سوار ہو کر وہ لوگوں سے گھوڑ دوڑ میں سبقت لے گئے تھے، راوی کہتے ہیں کہ میں ان کے پاس حاضر ہوا تو وہ اپنے قدموں پر بیٹھے تھے ان کی پشت زمین پر نہیں لگ رہی تھی خوشی کی وجہ سے پسینے میں شرابور تھے اور پسینہ ٹپک رہا تھا اور ان کا گھوڑا چراگاہ میں بندھا ہوا تھا اور وہ اس کی طرف دیکھ رہے تھے اور لوگ ان کے پاس آ کر ان کو مبارک باد دے رہے تھے۔

(۳٤۲٤۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ أَبِي سَلاَمَةَ؛ أَنَّ حُذَيْفَةَ سَبَقَ النَّاسَ عَلَى بِرْذَوْنٍ لَهُ.

(۳۴۲۴۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ غیر عربی گھوڑے پر سوار ہو کر لوگوں سے گھڑ دوڑ میں سبقت لے جاتے۔

(۳٤۲٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَجْرَى الْخَيْلَ وَسَبَقَ.

(۳۴۲۴۱) حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے گھوڑے کو دوڑایا اور ریس میں سبقت لے گئے۔

(۳٤۲٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ بُرْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كَانُوا يَسْتَبِقُونَ عَلَى الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ، وَعَلَى أَقْدَامِهِمْ.

(۳۴۲۴۲) حضرت زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم گھوڑ سواری اور پیدل چلنے میں مسابقہ کیا کرتے تھے۔

(۳٤۲٤۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: ضَمَّرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلَ، فَكَانَ يُرْسِلُ الَّتِي أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ، وَالَّتِي لَمْ تُضْمَرْ، مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ. (مسلم ۱۴۹۲۔ ابوداؤد ۲۵۶۸)

(۳۴۲۴۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھوڑے کو مسابقہ کیلئے بھوکا رکھا، پھر جن گھوڑوں کو بھوکا رکھا تھا ان کو مقام حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک مسابقہ کروایا اور جن گھوڑوں کو بھوکا نہیں رکھا ان کو ثنیۃ الوداع سے مسجد بنو زریق تک مسابقہ کروایا۔

(۳٤۲٤٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خِرِّيتٍ، عَنْ أَبِي لَبِيدٍ، قَالَ:

أُرْسِلَتِ الْخَيْلُ ، وَالْحَكَمُ بْنُ أَيُّوبَ عَلَى الْبَصْرَةِ ، قَالَ : فَخَرَجْنَا نَنْظُرُ إِلَيْهَا ، فَقُلْنَا : لَوْ مِلْنَا إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، فَمِلْنَا إِلَيْهِ وَهُوَ فِي قَصْرِهِ بِالزَّاوِيَةِ ، فَقُلْنَا لَهُ : يَا أَبَا حَمْزَةَ ، أَكَانُوا يَتَرَاهَنُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، وَاللهِ لَرَاهَنَ ، يَعْنِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَرَسٍ لَهُ ، يُقَالُ لَهُ : سَبْحَةُ ، فَجَائَتْ سَابِقَةً ، فَهَشَّ لِذَلِكَ. (احمد ۱۶۰۔ دارمی ۲۴۳۰)

(۳۴۲۴۴) حضرت ابولبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس گھوڑا بھیجا گیا درانحالیکہ حضرت حکم بن ایوب بصرہ پر حاکم تھے، ہم باہر نکلے تا کہ اس کو دیکھ سکیں، ہم نے کہا کہ اگر ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک کے پاس جاتے تو اچھا ہوتا پھر آپ کی طرف گئے وہ محل کے کونے میں تھے، ہم نے ان سے عرض کیا کہ اے ابوحمزہ رضی اللہ عنہ! کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں گھوڑوں کی دوڑ میں مسابقہ کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا جی ہاں خدا کی قسم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھوڑے پر ریس لگایا کرتے تھے جس کا نام سبحہ تھا پس ایک مرتبہ وہ سبقت لے گیا پھر اس کیلئے پتے توڑے گئے۔

(٣٤٢٤٥) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ : رَأَى رَجُلاَنِ ظَبْيًا وَهُمَا مُحْرِمَانِ ، فَتَوَاجَبَا فِيهِ وَتَرَاهَنَا ، فَرَمَاهُ بِعَصًا فَكَسَرَهُ ، فَأَتَيَا عُمَرَ وَإِلَى جَنْبِهِ ابْنُ عَوْفٍ ، فَقَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ : مَا تَقُولُ ؟ قَالَ : هَذَا قِمَارٌ ، وَلَوْ كَانَ سَبَقًا.

(۳۴۲۴۵) حضرت بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو شخصوں نے ہرن دیکھا اس حال میں کہ وہ دونوں محرم تھے، ان دونوں نے اس میں مقابلہ کیا دونوں نے عصا کے ساتھ مارا اور اس کو توڑ دیا، پھر وہ دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عوف رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ کی کیا رائے ہے؟ حضرت ابن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ جوا ہے اگر چہ یہ مسابقہ تھا۔

(٣٤٢٤٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْرَى الْخَيْلَ ، وَجَعَلَ بَيْنَهَا سَبَقًا : أَوَاقِيَّ مِنْ وَرِقٍ ، وَأَجْرَى الإِبِلَ ، وَلَمْ يَذْكُرِ السَّبَقَ.

(۳۴۲۴۶) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑ دوڑ میں مسابقہ جاری فرمایا اور اس میں چند اوقیہ چاندی کا انعام مقرر فرمایا، اور اونٹ کی ریس جاری فرمائی اور اس میں انعام مقرر نہ فرمایا۔

(١٦٦) فِي النِّصَالِ

تلوار بازی، اور تیراندازی کا بیان

(٣٤٢٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ بِالْمَدَائِنِ يَشْتَدُّ بَيْنَ الْهَدَفَيْنِ فِي قَمِيصٍ.

(۳۴۲۴۷) حضرت ابراہیم التیمی رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا مدائن میں دونشانوں کے درمیان باندھ رہے ہیں، ایک قمیص میں۔

(۳٤۲٤۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا سَبَقَ إِلَّا فِي خُفٍّ، أَوْ حَافِرٍ، أَوْ نَصْلٍ. (ترمذی ۱۷۰۰۔ احمد ۴۷۴)

(۳۴۲۴۸) حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسابقہ نہیں ہے مگر موزے (جوتے) پہن کر یا ننگے پاؤں چلنے میں یا تلوار و تیر اندازی میں۔

(۳٤۲٤۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِي الْفَوَارِسِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :لَا سَبَقَ إِلَّا فِي خُفٍّ ، أَوْ حَافِرٍ.

(۳۴۲۴۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(۳٤۲٥۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَشْتَدُّ بَيْنَ الْهَدَفَيْنِ فِي قَمِيصٍ ، وَيَقُولُ :أَنَا بِهَا ، أَنَا بِهَا ، يَعْنِي إِذَا أَصَابَ ، ثُمَّ يَرْجِعُ مُتَنَكِّبًا قَوْسَهُ حَتَّى يَمُرَّ فِي السُّوقِ.

(۳۴۲۵۰) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ قمیض دونشانوں کے درمیان باندھ رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ میں اس کے بدلے میں ہوں، میں اس کے بدلے میں ہوں۔ اگر یہ نشانے پر لگے پھر کمان کندھے پر لٹکا کر بازار سے گزرے۔

(۳٤۲٥۱) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :سَأَلْتُهُ عَنِ السَّبَقِ فِي النِّصَالِ ؟ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا.

(۳۴۲۵۱) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد سے تلوار بازی و تیز اندازی میں مسابقہ کے متعلق دریافت کیا؟ انہوں نے اس میں کوئی حرج نہ سمجھا۔

(۳٤۲٥۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: سَأَلْتُ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ عَنِ السَّبَقِ؟ فَقَالَ: كُلْ وَأَطْعِمْنِي.

(۳۴۲۵۲) حضرت نافع بن عمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ سے مسابقہ کے انعام کے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا (کوئی حرج نہیں) خود بھی کھاؤ مجھے بھی کھلاؤ۔

(۳٤۲٥۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَا تَحْضُرُ الْمَلَائِكَةُ شَيْئًا مِنْ لَهْوِكُمْ ، إِلَّا الرِّهَانَ وَالنِّصَالَ. (سعید بن منصور ۲۴۵۳)

(۳۴۲۵۳) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرشتے تمہارے کسی بھی کھیل میں حاضر نہیں ہوتے سوائے گھڑ سواری اور تلواری بازی اور تیز اندازی کے۔

(١٦٧) بَابُ الشِّعَارِ

جنگ کے نعرہ کا بیان

(٣٤٢٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ ، أَوْ جُهَيْنَةَ ، قَالَ : سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا يَقُولُونَ فِي شِعَارِهِمْ : يَا حَرَامُ ، فَقَالَ : يَا حَلَالُ. (احمد ۴۷۱۔ حاکم ۱۰۸)

(۳۴۲۵۴) حضرت ابو اسحاق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قوم کا نعرہ (یا حرام) سنا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا حلال۔

(٣٤٢٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بن عَمَّارٍ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : غَزَوْنَا مَعَ أَبِي بَكْرٍ هَوَازِنَ ، فَكَانَ شِعَارُنَا : أَمِتْ ، أَمِتْ.

(۳۴۲۵۵) حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ھوازن کی جنگ میں شریک ہوئے اور ہمارا نعرہ امت امت تھا۔

(٣٤٢٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ شِعَارُنَا مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ : أَمِتْ ، أَمِتْ. (ابو عوانة ۷۵۴۶)

(۳۴۲۵۶) حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہمارا نعرہ امت امت تھا۔

(٣٤٢٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ شِعَارُ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ مُسَيْلِمَةَ : يَا أَصْحَابَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ.

(۳۴۲۵۷) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسیلمہ کے خلاف جنگ میں مسلمانوں کا نعرہ تھا، اے سورۃ البقرہ والو۔

(٣٤٢٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَالِكٌ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ الْيَامِيِّ ، قَالَ : لَمَّا انْهَزَمَ الْمُسْلِمُونَ يَوْمَ حُنَيْنٍ نُودُوا : يَا أَصْحَابَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ، فَرَجَعُوا وَلَهُمْ حَنِينٌ ، يَعْنِي بُكَاءً. (مسلم ۷۶۔ عبدالرزاق ۹۴۶۵)

(۳۴۲۵۸) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ حنین میں جب مسلمان پسپا ہوئے تو انہیں اے سورۃ البقرہ والو کہہ کر پکارا گیا جب وہ واپس پلٹے تو وہ رور ہے تھے۔

(٣٤٢٥٩) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا غَالِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَبُو صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ صُرَاخٍ قَالَ : قَالَ لَنَا مُصْعَبُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَنَحْنُ مُصَافُّو الْمُخْتَارِ : لِيَكُنْ شِعَارُكُمْ : حم لاَ يُنْصَرُونَ ، فَإِنَّهُ كَانَ شِعَارَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۴۲۵۹) حضرت زبیر بن صراخ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا تمہارا نعرہ حم لا ینصرو

ہونا چاہیے کیوں کہ نبی کریم ﷺ کا بھی یہی شعار تھا۔

(٣٤٢٦٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : كَانَ شِعَارُ الأَنْصَارِ : عَبْدَ اللهِ ، وَشِعَارُ الْمُهَاجِرِينَ : عَبْدَ الرَّحْمَن.

(۳۴۲۶۰) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمرو فرماتے ہیں انصار کا نعرہ عبداللہ اور مہاجرین کا نعرہ عبدالرحمٰن تھا۔

(٣٤٢٦١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّكُمْ تَلْقَوْنَ الْعَدُوَّ غَدًا ، وَإِنَّ شِعَارَكُمْ : حم لاَ يُنْصَرُونَ. (نسائی ۱۰۴۵۱۔ احمد ۶۵)

(۳۴۲۶۱) حضرت البراء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: کل تمہاری دشمن سے ملاقات ہوگی اور تمہارا نعرہ حم لا ينصرون ہوگا۔

(٣٤٢٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ طَلْحَةَ سَرِيَّةً هِيَ عَشَرَةٌ ، فَقَالَ : شِعَارُكُمْ : يَا عَشْرُ. (ابن سعد ۲۱۹)

(۳۴۲۶۲) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو ایک سریہ میں بھیجا جس میں دس افراد تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا تمہارا نعرہ یا عشر ہے۔

(٣٤٢٦٣) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ ، يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : شِعَارُ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الصِّرَاطِ : اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ. (ترمذی ۲۴۳۲۔ ابن عدن ۱۶۳۱)

(۳۴۲۶۳) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن پل صراط پر مسلمانوں کا نعرہ اللهم سلم، سلم ہوگا۔

(٣٤٢٦٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، قَالَ : كَانَ شِعَارُ الْمُهَاجِرِينَ : عَبْدَ اللهِ ، وَشِعَارُ الأَنْصَارِ : عَبْدَ الرَّحْمَن. (ابو داؤد ۲۵۸۸)

(۳۴۲۶۴) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مہاجرین کا نعرہ عبداللہ اور حضرات انصار کا نعرہ عبدالرحمٰن تھا۔

(١٦٨) الاِكْتِنَاءِ فِي الْحَرْبِ

جنگ میں اپنی کنیت بیان کرنا

(٣٤٢٦٥) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُقْبَةَ ، عَنْ أَبِي عُقْبَةَ ، وَكَانَ مَوْلًى مِنْ أَهْلِ فَارِسَ ، قَالَ : شَهِدْتُ مَعَ

رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ ، فَضَرَبْتُ رَجُلاً مِنَ الْمُشْرِكِينَ ، فَقُلْتُ : خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْغُلاَمُ الْفَارِسِي ، فَبَلَغَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : هَلاَّ قُلْتَ : خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْغُلاَمُ الأَنْصَارِيُّ.

(ابو داؤد ۵۰۸۲۔ احمد ۲۹۵)

(۳۴۲۶۵) حضرت ابوعقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ احد میں شریک تھا میں نے ایک مشرک کو یہ کہہ کر تلوار ماری کہ یہ لو میں فارسی غلام ہوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ نے یوں کیوں نہ کہا کہ میری طرف سے یہ وار سہو میں انصاری غلام ہوں۔

(٣٤٢٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ بَشِيرٍ التَّغْلِبِيُّ ، قَالَ : كَانَ أَبِي جَلِيسَ أَبِي الدَّرْدَاءِ بِدِمَشْقَ ، وَكَانَ بِدِمَشْقَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يُقَالَ لَهُ : ابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ ، مِنَ الأَنْصَارِ ، فَمَرَّ بِنَا ذَاتَ يَوْمٍ وَنَحْنُ عِنْدَ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : كَلِمَةٌ تَنْفَعُنَا وَلاَ تَضُرُّكَ ، قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَقَدِمَتْ ، فَأَتَى رَجُلٌ مِنْهُمْ فَجَلَسَ فِي الْمَجْلِسِ الَّذِي فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ لِرَجُلٍ إِلَى جَنْبِهِ : لَوْ رَأَيْتَنَا حِينَ لَقِينَا الْعَدُوَّ ، حَمَلَ فُلاَنٌ فَطَعَنَ ، فَقَالَ : خُذْهَا وَأَنَا الْغُلاَمُ الْغِفَارِيُّ ، فَقَالَ : مَا أُرَاهُ إِلاَّ قَدْ أَبْطَلَ أَجْرَهُ ، فَقَالَ : مَا أَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا ، قَالَ : فَتَنَازَعُوا فِي ذَلِكَ وَاخْتَلَفُوا حَتَّى سَمِعَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : سُبْحَانَ اللهِ ، لاَ بَأْسَ أَنْ يُؤْجَرَ وَيُحْمَدَ ، فَرَأَيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ سُرَّ بِذَلِكَ حَتَّى يَرْتَفِعَ ، حَتَّى أَرَى أَنَّهُ سَيَبْرُكُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ، وَيَقُولُ : أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَيَقُولُ : نَعَمْ.

(ابو داؤد ۴۰۸۶۔ احمد ۱۷۹)

(۳۴۲۶۶) حضرت قیس بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد دمشق میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھا کرتے تھے، دمشق میں ایک ابن الحنظلیہ نامی انصاری صحابی تھے، ایک دن جب میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس تھا تو وہ ہمارے پاس سے گزرے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی بات سنایئے جو ہمیں تو فائدہ دے لیکن آپ کو نقصان نہ دے انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ جہاد کیلئے بھیجا جب وہ واپس آیا تو ان میں سے ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آ کر بیٹھ گیا اور کچھ دیر بعد اپنے ساتھ والے شخص سے کہا: اگر آپ وہ منظر دیکھ لیتے جب ہماری دشمن سے ملاقات ہوئی فلاں شخص نے یہ کہہ کر دشمن کو نیزہ مارا کہ یہ لو میں غفاری غلام ہوں، دوسرے شخص نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ اس نے اپنا اجر ضائع کر دیا ہے، اور پہلے والے شخص نے کہا کہ میرے خیال میں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، ان کا اس معاملہ میں تنازعہ ہو گیا اور اختلاف ہو گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک بھی بات پہنچ گئی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سبحان اللہ (بطور تعجب) کوئی حرج نہیں ہے کہ ان کو اجر دیا جائے گا اور اس کی تعریف کی جائے گی راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ اس کو سن کر بہت خوش

ہوئے یہاں تک کہ آپ اوپر اٹھے اور قریب تھا کہ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے اور دریافت کیا کہ کیا آپ رضی اللہ عنہ نے خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں میں نے خود سنا ہے۔

(٣٤٢٦٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، أَوْ غَيْرِهِ ، قَالَ : كُنْتَ لاَ تَشَاءُ أَنْ تَسْمَعَ يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ :أَنَا الْغُلاَمُ النَّخَعِيُّ ، إِلاَّ سَمِعْتَهُ.

(۳۴۲۶۷) حضرت مالک بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم قادسیہ کے دن سننا نہیں چاہتے تھے کہ میں نخعی غلام (جوان) ہوں مگر تم نے یہ سن لیا۔

(٣٤٢٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ :كَانَ عَمْرُو بْنُ مَعْدِي كَرِبَ يَمُرُّ عَلَيْنَا يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ وَنَحْنُ صُفُوفٌ ، فَيَقُولُ :يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ ، كُونُوا أُسْدًا أَشِدَّاءَ ، فَإِنَّمَا الأَسَدُ مَنْ أَغْنَى شَأْنَهُ ، إِنَّمَا الْفَارِسِيُّ تَيْسٌ بَعْدَ أَنْ يُلْقِي نَيْزَكَهُ.

(۳۴۲۶۸) حضرت قیس بن ابو حازم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ قادسیہ کے دن ہم لوگ صفوں میں تھے ہمارے پاس سے حضرت عمرو بن معدی کرب رضی اللہ عنہ گزرے اور فرمایا: اے عرب کے جوانو! سخت جان شیر بن جاؤ، بیشک شیر تو وہ ہوتا ہے جو غنی کردے، اور فارسی لوگ بکری کی طرح ہیں بعد اس کے کہ ان کو چھوٹا نیزہ مارا جائے۔

(٣٤٢٦٩) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ حُنَيْنٍ : أَنَا النَّبِيُّ لاَ كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ.

(۳۴۲۶۹) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حنین کے دن فرمایا: میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

(١٦٩) السِّبَاقُ عَلَى الإِبِلِ

اونٹ پر مسابقہ کرنا

(٣٤٢٧٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَتْ نَاقَةٌ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ ، فَكَانَتْ لاَ تُسْبَقُ ، فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ لَهُ فَسَبَقَهَا ، فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ ، فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي وُجُوهِهِمْ ، قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، سُبِقَتِ الْعَضْبَاءُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :حَقٌّ عَلَى اللهِ أَنْ لاَ يَرْتفعَ فِي الدُّنْيَا شَيْئًا إِلاَّ وَضَعَهُ.

(بخاری ۲۸۷۱۔ ابوداؤد ۴۷۶۹)

(۳۴۲۷۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی عضباء نامی ایک اونٹنی تھی، جو کبھی ریس نہیں ہاری تھی ایک

اعرابی آیا اور اس سے سبقت لے گیا، مسلمانوں پر یہ بہت گراں گزرا جب آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کے چہروں پر ناگواری کے اثرات دیکھے تو لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! عضباء ہار گئی، آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کیلئے یہ بات ثابت ہے کہ دنیا میں کسی چیز کو بلند نہیں کرتے مگر پھر اس کو پست فرما دیتے ہیں۔

(٣٤٢٧١) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ بِنَحْوٍ مِنْهُ.

(بخاری ٦٥٠١۔ ابن حبان ٧٠٣)

(٣٤٢٧١) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(٣٤٢٧٢) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْرَى الإِبِلَ ، وَلَمْ يَذْكُرِ السَّبَقَ.

(٣٤٢٧٢) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے یہی روایت مختلف الفاظ کے ساتھ مروی ہے۔

(٣٤٢٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ، يَقُولُ: بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، فَقَالَتِ الأَنْصَارُ: السِّبَاقُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: السِّبَاقَ إِنْ شِئْتُمْ.

(٣٤٢٧٣) حضرت علی بن حسین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ غزوہ تبوک میں تھے، انصار نے کہا مقابلہ ومسابقہ ہو جائے، آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تم چاہو تو مقابلہ کرلو۔

(١٧٠) السِّبَاقُ عَلَى الأَقْدَامِ

دوڑنے کا مقابلہ کرنا

(٣٤٢٧٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَنَزَلْنَا مَنْزِلاً ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَعَالَ حَتَّى أُسَابِقَكِ ، قَالَتْ : فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ ، وَخَرَجْتُ مَعَهُ بَعْدَ ذَلِكَ فِي سَفَرٍ آخَرَ ، فَنَزَلْنَا مَنْزِلاً ، فَقَالَ تَعَالَى حَتَّى أُسَابِقَكِ، قَالَتْ: فَسَبَقَنِي ، فَضَرَبَ بَيْنَ كَتِفَيَّ ، وَقَالَ : هَذِهِ بِتِلْكَ. (نسائی ٨٩٤٣۔ طبرانی ٣٤٠)

(٣٤٢٧٤) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم لوگ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے ہم نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا حضور اقدس ﷺ نے مجھ سے فرمایا آؤ دوڑ لگاتے ہیں، ہم نے مسابقہ کیا اور میں سبقت لے گئی، پھر آپ کے ساتھ ایک اور سفر میں تھے اور ہم نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا تو آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا: آؤ دوڑ لگاتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آنحضرت ﷺ مجھ سے سبقت لے گئے اور پھر میرے کندھے کے درمیان ہاتھ مار کر فرمایا یہ اس مقابلہ کا بدلہ ہے۔

(٣٤٢٧٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ أَبِي إِلَى الْجَبَّانِ ، فَقَالَ لِي

تَعَالَ یَا بُنَیَّ حَتَّی أُسَابِقَكَ ، قَالَ :فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقَنِی.

(۳۴۲۷۵) حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ مقام جبان کی طرف گیا تو والد صاحب نے مجھ سے فرمایا اے بیٹے آ دوڑنے کا مقابلہ کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ پھر ہم نے مقابلہ کیا اور وہ مجھ سے سبقت لے گئے۔

(٣٤٢٧٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ زَیْدٍ ، عَنْ أَبِی سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :سَابَقَنِی رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَقْتُهُ. قَالَ حَمَّادٌ :الْحِضَار.

(۳۴۲۷۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دوڑنے کا مقابلہ کیا تو میں آپ سے آگے بڑھ گئی۔

(٣٤٢٧٧) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ، قَالَ :کَانُوا یَسْتَبِقُونَ عَلَی أَقْدَامِهِمْ.

(۳۴۲۷۷) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پیدل چلنے اور دوڑنے کا مقابلہ کیا کرتے تھے۔

(۱۷۱) السَّبْقِ بِالدَّحْوِ بِالْحِجَارَةِ

پتھر بازی میں مقابلہ کرنا

(٣٤٢٧٨) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ أَبِی ذِئْبٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ یَزِیدَ الْهُذَلِیِّ ، قَالَ :قُلْتُ لِسَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ :مَا تَقُولُ فِی السَّبْقِ بِالدَّحْوِ بِالْحِجَارَةِ ؟ قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۳۴۲۷۸) حضرت اسحاق بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید المسیب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ پتھر بازی کا مقابلہ کرنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۷۲) مَنْ کَرِهَ أَنْ یَقُولَ أُسَابِقُكَ عَلَی أَنْ تَسْبِقَنِی

جو حضرات اس بات کو ناپسند کرتے ہیں کہ کوئی شخص یوں کہے: میں اس شرط پر مقابلہ کروں گا کہ آپ مجھے آگے بڑھائیں گے

(٣٤٢٧٩) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ؛ فِی الرَّجُلِ یَقُولُ : أُسَابِقُكَ عَلَی أَنْ تردَّ عَلَیَّ :فَکَرِهَهُ.

(۳۴۲۷۹) حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کوئی شخص کسی کو یوں کہے کہ: میں اس شرط پر مقابلہ کروں گا کہ آپ میری طرف لٹائیں گے۔ (انعام وغیرہ)

(٣٤٢٨٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ کَرِهَ أَنْ یَقُولَ :أُسَابِقُكَ عَلَی أَنْ تَسْبِقَنِی.

(۳۴۲۸۰) حضرت حسن رحمہ اللہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ یوں کہا جائے کہ میں اس شرط پر مسابقہ کروں گا کہ آپ مجھے آگے بڑھائیں۔

(۳٤۲۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَقُولَ أَحَدُهُمْ لِصَاحِبِهِ :أَسْبِقُكَ عَلَى أَنْ تَسْبِقَنِي ، فَإِنْ سَبَقْتُكَ فَهُوَ لِي ، وَإِلاَّ كَانَ عَلَيْكَ ، وَهُوَ الْقِمَارُ.

(۳۴۲۸۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کوئی شخص دوسرے سے یوں کہے کہ: میں اس شرط پر مسابقہ کروں گا کہ آپ مجھے آگے بڑھائیں گے، پھر اگر میں آپ سے آگے نکل گیا تو وہ انعام میرے لیے ہوگا وگرنہ آپ پر ہوگا فرماتے ہیں یہ جوا ہے۔

(۱۷۳) الْعَبْدُ يَخْرُجُ قَبْلَ سَيِّدِهِ مِن دَارِ الْحَرْبِ

غلام دارالحرب سے آقا سے پہلے دارالسلام آجائے

(۳٤۲۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الأَعْسَمِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْعَبْدِ إِذَا خَرَجَ مِنْ دَارِ الْحَرْبِ قَبْلَ سَيِّدِهِ فَهُوَ حُرٌّ ، فَإِنْ خَرَجَ سَيِّدُهُ بَعْدَهُ لَمْ يَرُدَّهُ عَلَيْهِ ، وَإِنْ خَرَجَ السَّيِّدُ قَبْلَ الْعَبْدِ مِنْ دَارِ الْحَرْبِ ، ثُمَّ خَرَجَ الْعَبْدُ بَعْدَهُ رَدَّهُ عَلَى سَيِّدِهِ.

(۳۴۲۸۲) حضرت ابوسعید الاعسم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام کے متعلق فیصلہ فرمایا تھا کہ اگر وہ اپنے آقا سے قبل دارالحرب سے نکل آئے تو وہ آزاد ہے اور پھر بعد میں اس کا مالک آجائے تو واپس نہیں لوٹایا جائے گا اور اگر مالک غلام سے پہلے دارالحرب سے آجائے پھر غلام اس کے بعد آئے تو وہ غلام آقا کو دے دیا جائے گا۔

(۳٤۲۸۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْتِقُ مَنْ أَتَاهُ مِنَ الْعَبِيدِ قَبْلَ مَوَالِيهِمْ إِذَا أَسْلَمُوا ، وَقَدْ أَعْتَقَ يَوْمَ الطَّائِفِ رَجُلَيْنِ.

(احمد ۲۲۳۔ دارمی ۲۵۰۸)

(۳۴۲۸۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس غلام کو آزاد فرما دیتے تھے جو مسلمان ہو کر اپنے مالک سے پہلے دارالحرب سے آجائے، آپ نے طائف والے دن دو غلاموں کو آزاد فرمایا۔

(۳٤۲۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : كَانَ الرَّجُلُ إِذَا جَاءَ مِنَ الْعَدُوِّ مُسْلِمًا قَبْلَ مَالِهِ ، ثُمَّ جَاءَ مَالُهُ بَعْدَهُ كَانَ أَحَقَّ بِهِ ، وَإِنْ جَاءَ مَالُهُ قَبْلَهُ كَانَ حُرًّا.

(۳۴۲۸۴) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص دشمن کے ملک سے مسلمان ہو کر اپنے مال (غلام) سے قبل مسلمانوں کے پاس آجائے پھر بعد میں اس کا مال آئے تو وہ اپنے مال کا زیادہ حقدار ہے اور اگر اس کا غلام پہلے آجائے تو وہ آزاد شمار ہوگا۔

(۱۷۴) الرَّجُلُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الْعَدُوِّ ، وَلَيْسَ لَهُ ثَمَّ ثَمَنٌ

کوئی شخص دشمن کی سرزمین میں ایسی چیز پائے جس کی وہاں کوئی قیمت نہ ہو

(۳٤۲۸۵) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : كَانَ الْمُسْلِمُونَ لاَ يَرَوْنَ بَأْسًا بِمَا خُرِجَ بِهِ مِنْ أَرْضِ الْعَدُوِّ مِمَّا لاَ ثَمَنَ لَهُ هُنَاكَ.

(۳۴۲۸۵) حضرت مکحول ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ مسلمان اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ ایسی چیز دشمن کی زمین سے اٹھالائیں جس کی وہاں کوئی قیمت نہ ہو۔

(۳٤۲۸٦) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْقَاسِمَ وَسَالِمًا ، يَقُولاَنِ :مَا قَطَعْتَ مِنْ شَجَرِ أَرْضِ الْعَدُوِّ فَعَمِلْتَ وَتَدًا ، أَوْ هِرَاوَةً ، أَوْ مِرْزَبَّةً ، أَوْ لَوْحًا ، أَوْ قَدَحًا ، أَوْ بَابًا فَلاَ بَأْسَ بِهِ ، وَمَا وُجِدَ لَهُ مِنْ ذَلِكَ مَعْمُولاً فَأَدِّهِ إِلَى الْمَغْنَمِ.

(۳۴۲۸۶) حضرت قاسم اور حضرت سالم رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ دشمن کی زمین کے درخت کاٹ کر اگر اس سے آپ نے کھونٹی، لاٹھی، ہتھوڑا، تختی، پیالہ یا دروازہ بنالیا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور جس چیز کی وہاں قیمت ہو (استعمال ہوتی ہو) اس کو مال غنیمت میں دے دو۔

(۳٤۲۸۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الشُّعَيْثِيِّ، عَنْ مَكْحُولٍ، قَالَ:مَا قَطَعْتَ مِنْ أَرْضِ الْعَدُوِّ فَعَمِلْتَ مِنْهُ قَدَحًا، أَوْ وَتَدًا، أَوْ هِرَاوَةً ، أَوْ مِرْزَبَّةً فَلاَ بَأْسَ بِهِ، وَمَا وَجَدْتَهُ مِنْ ذَلِكَ مَعْمُولاً فَأَدِّهِ إِلَى الْمَغَانِمِ.

(۳۴۲۸۷) حضرت مکحول ریٹیلیہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۱۷۵) فِي الرَّايَاتِ السُّودِ

کالے جھنڈوں کے بیان میں

(۳٤۲۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَسَّانَ ، قَالَ :قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ ، فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، وَبِلاَلٌ قَائِمٌ بَيْنَ يَدَيْهِ ، مُتَقَلِّدًا سَيْفًا ، وَإِذَا رَايَاتٌ سُودٌ ، فَقُلْتُ :مَنْ هَذَا ؟ قَالُوا :عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ قَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ. (ترمذی ۳۲۷۴۔ ابن ماجه ۲۸۱۶)

(۳۴۲۸۸) حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن حسان فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ تلوار لٹکائے آپ کے سامنے کھڑے ہوئے تھے اچانک کالے جھنڈے آئے میں نے دریافت کیا کہ یہ کون

ہیں؟ لوگوں نے بتایا حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ غزوہ سے واپس آئے ہیں۔

(٣٤٢٨٩) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ، قَالَتْ: كَانَتْ رَايَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَاءَ مِنْ مِرْطٍ لِعَائِشَةَ مُرَحَّلٍ. (ترمذی ۱۶۸۱۔ ابن ماجہ ۲۸۱۸)

(۳۴۲۸۹) حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا سیاہ تھا جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اونی چادر کا تھا جس پر کجاوے کے نقش تھے۔

(٣٤٢٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الْفَضْلِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :كَانَتْ رَايَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَاءَ تُسَمَّى الْعُقَابَ. (ابن سعد ٤٥٥)

(۳۴۲۹۰) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا علم سیاہ تھا جس کا نام عقاب تھا۔

(٣٤٢٩١) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ حُرَيْثِ بْنِ مُخَشِّيٍّ ، قَالَ :كَانَتْ رَايَةُ عَلِيٍّ سَوْدَاءَ ، وَرَايَةُ أُولَئِكَ الْجَمَلُ.

(۳۴۲۹۱) حضرت حریث فرماتے ہیں کہ جنگ جمل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا جھنڈا سیاہ تھا، اور ان لوگوں کا جھنڈا اونٹ تھا۔

(٣٤٢٩٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ حُرَيْثِ بْنِ مُخَشِّيٍّ ؛ أَنَّ رَايَةَ عَلِيٍّ كَانَتْ يَوْمَ الْجَمَلِ سَوْدَاءَ ، وَكَانَتْ رَايَةُ الزُّبَيْرِ وَطَلْحَةَ الْجَمَلُ.

(۳۴۲۹۲) حضرت حریث فرماتے ہیں کہ جنگ جمل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا جھنڈا سیاہ تھا، اور حضرت زبیر اور طلحہ کا جھنڈا اونٹ تھا۔

(٣٤٢٩٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَشْيَاخُنَا ؛ أَنَّ رَايَةَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ كَانَتْ يَوْمَ دِمَشْقَ سَوْدَاءَ.

(۳۴۲۹۳) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت خالد بن ولید کا جھنڈا دمشق والے دن سیاہ تھا۔

(٣٤٢٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ :لَقِيتُ خَالِي وَمَعَهُ الرَّايَةُ ، فَقُلْتُ لَهُ :أَيْنَ تُرِيدُ ؟ قَالَ :بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ مِنْ بَعْدِهِ ، أَنْ أَقْتُلَهُ ، أَوْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ.

(۳۴۲۹۴) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری ملاقات میرے ماموں سے ہوئی ان کے پاس جھنڈا تھا، میں نے عرض کیا کدھر کا ارادہ ہے؟ فرمایا: مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو قتل کرنے کیلئے بھیجا ہے جس نے اپنے والد کی وفات کے بعد اس کی بیوی سے نکاح کرلیا ہے۔

(۱۷۶) فِي عَقْدِ اللِّوَاءِ وَاتِّخَاذِهِ

جھنڈا باندھنا

(۳٤۲۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَدَ لِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ. (عبدالرزاق ۹۶۴۱)

(۳۴۲۹۵) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کیلئے جھنڈا باندھا۔

(۳٤۲۹٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَالَ لِخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ :ائْتِنِي بِرُمْحِكَ ، فَعَقَدَ لَهُ لِوَاءً ، ثُمَّ قَالَ لَهُ :سِرْ ، فَإِنَّ اللَّهَ مَعَكَ.

(۳۴۲۹۶) حضرت حبیب بن ابی ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید سے فرمایا اپنا نیزہ مجھے دو، پھر ان کے لیے اس پر جھنڈا باندھ دیا اور پھر ان سے فرمایا جاؤ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔

(۳٤۲۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَدَ لِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ لِوَاءً فِي غَزْوَةِ ذَاتِ السَّلاَسِلِ. (بخاری ۳۶۶۲۔ مسلم ۱۸۵۶)

(۳۴۲۹۷) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ ذات السلاسل میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو جھنڈا باندھ کر دیا۔

(۳٤۲۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ، قَالَتْ : كَانَ لِوَاءُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْيَضَ.

(۳۴۲۹۸) حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا سفید تھا۔

(۱۷۷) فِي حَمْلِ الرُّؤُوسِ

دشمن کے سر کاٹ کر لے کر آنا

(۳٤۲۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي عُقَيْلٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ ، قَالَ :لَقِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَدُوَّ ذَاتَ يَوْمٍ ، فَقَالَ لأَصْحَابِهِ :مَنْ جَاءَ مِنْكُمْ بِرَأْسٍ فَلَهُ عَلَى اللهِ مَا تَمَنَّى. (ابوداؤد ۲۹۶۔ بیہقی ۱۳۳)

(۳۴۲۹۹) حضرت ابونضرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن سے آمنا سامنا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: جو تم میں سے دشمن کا سر کاٹ کر لائے اس کو اللہ وہ چیز عطا کرے گا جس کی وہ تمنا کرے۔

(۳٤۳۰۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ :بَعَثَ رَسُولُ

اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ بِرَأْسِهِ.

(۳۴۳۰۰) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی طرف سپاہی بھیجے جس نے اپنے والد کی بیوی کے ساتھ نکاح کرلیا تھا اور حکم دیا اس کا سر کاٹ کر لاؤ۔

(۳۴۳۰۱) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : اشْتَرَكْنَا يَوْمَ بَدْرٍ أَنَا وَسَعْدٌ وَعَمَّارٌ ، فَجَاءَ سَعْدٌ بِرَأْسَيْنِ.

(۳۴۳۰۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر میں میں، حضرت سعد اور حضرت عمار شریک تھے، حضرت سعد دو دشمنوں کا سر کاٹ کر لائے۔

(۳۴۳۰۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُنَيْدَةَ بْنِ خَالِدٍ الْخُزَاعِيِّ ، قَالَ : إِنَّ أَوَّلَ رَأْسٍ أُهْدِيَ فِي الإِسْلاَمِ رَأْسُ ابْنِ الْحَمِقِ ، أُهْدِيَ إِلَى مُعَاوِيَةَ.

(۳۴۳۰۲) حضرت ھنیدہ بن خالد الخزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلام میں پہلا سر جو کاٹ کر کسی طرف بھیجا گیا وہ ابن الحمق کا سر تھا جو حضرت معاویہ کی طرف بھیجا گیا۔

(۳۴۳۰۳) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ الْمِصْرِيِّ، قَالَ : بَعَثَ أَبُو بَكْرٍ ، أَوْ عُمَرُ ، شَكَّ الأَوْزَاعِيُّ ، عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ ، وَمَسْلَمَةَ بْنَ مَخْلَدٍ الأَنْصَارِيَّ إِلَى مِصْرَ ، قَالَ : فَفُتِحَ لَهُمْ ، قَالَ : فَبَعَثُوا بِرَأْسِ يَنَّاقَ الْبِطْرِيقِ ، فَلَمَّا رَآهُ أَنْكَرَ ذَلِكَ ، فَقَالَ : إِنَّهُمْ يَصْنَعُونَ بِنَا مِثْلَ هَذَا ، فَقَالَ : اسْتِنَانٌ بِفَارِسَ وَالرُّومِ ؟ لاَ يُحْمَلُ إِلَيْنَا رَأْسٌ ، إِنَّمَا يَكْفِينَا مِنْ ذَلِكَ الْكِتَابُ وَالْخَبَرُ.

(۳۴۳۰۳) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عقبہ بن عامر اور مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہما کو مصر کی طرف جہاد کیلئے بھیجا، انہوں نے مصر فتح کرلیا اور یناق البطریق کا سر ان کو بھیج دیا، جب انہوں نے سر کو دیکھا تو ناپسند کیا، ان حضرات نے فرمایا یہ لوگ بھی ہمارے ساتھ اسی طرح کرتے ہیں، حضرت ابوبکر یا حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کٹے ہوئے سر ہماری طرف نہ بھیجے جائیں۔ ہمارے لیے یہی کافی ہے کہ جیتنے کی خبر یا خط بھیج دیا کریں۔

(۱۷۸) أَيَّ يَوْمٍ يُسْتَحَبُّ أَنْ يُسَافِرَ فِيهِ ، وَأَيَّ سَاعَةٍ

کس دن اور کن اوقات میں سفر کرنا مستحب ہے

(۳۴۳۰۴) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَلَّ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَافِرُ إِلاَّ يَوْمَ خَمِيسٍ. (بخاری ۲۹۴۹۔ ابو داؤد ۲۵۹۸)

(۳۴۳۰۴) حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے علاوہ بہت کم ہی سفر فرمایا کرتے تھے۔

(٣٤٣٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ وَاصِلٍ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَافِرُ يَوْمَ الْخَمِيسِ.

(۳۴۳۰۵) حضرت واصل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے دن سفر فرمایا کرتے تھے۔

(٣٤٣٠٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَدِيدٍ ، عَنْ صَخْرٍ الْغَامِدِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اللَّهُمَّ بَارِكْ لأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا ، قَالَ : وَكَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً ، أَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ ، قَالَ : وَكَانَ صَخْرٌ رَجُلاً تَاجِرًا ، فَكَانَ يَبْعَثُ بِتِجَارَتِهِ أَوَّلَ النَّهَارِ فَكَثُرَ مَالُهُ.

(ابوداؤد ۲۵۹۹۔ ترمذی ۱۲۱۲)

(۳۴۳۰۶) حضرت صخر الغامدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ: اے اللہ! میری امت کے صبح کے اوقات میں برکت عطا فرما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی لشکر یا سریہ بھیجتے تو صبح کے وقت بھیجتے صخر نامی ایک تاجر تھا جو تجارت کیلئے صبح کے وقت قافلہ (مال) بھیجا کرتا تھا اس کے مال میں (منافع) میں بہت اضافہ ہوگیا تھا۔

(٣٤٣٠٧) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اللَّهُمَّ بَارِكْ لأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا.

(۳۴۳۰۷) حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں دعا فرمائی کہ اے اللہ! میری امت کے صبح کے اوقات میں برکت عطا فرما۔

(٣٤٣٠٨) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : اللَّهُمَّ بَارِكْ لأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا. (ترمذی ۴۷۸۔ ابویعلی ۴۲۱)

(۳۴۳۰۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(١٧٩) مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا خَرَجَ مُسَافِرًا

جب کوئی شخص سفر پر جانے لگے تو کون سی دعائیں پڑھے

(٣٤٣٠٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ فِي سَفَرٍ ، قَالَ : اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الأَهْلِ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الضُّبْنَةِ فِي السَّفَرِ ، وَالْكَآبَةِ فِي الْمُنْقَلَبِ ، اللَّهُمَّ اقْبِضْ لَنَا الأَرْضَ ، وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ.

(۳۴۳۰۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر روانہ ہونے لگتے تو یہ دعا پڑھتے۔ ''اے اللہ! تو ہی سفر کا ساتھی ہے اور اہل وعیال کا محافظ ہے۔ اے اللہ! میں سفر کی مشقت سے اور واپسی کے برے منظر سے تیری پناہ چاہتا

ہوں۔ اے اللہ! زمین کو ہمارے لیے سکیڑ دے اور سفر کو ہمارے لیے آسان فرمادے۔''

(٣٤٣١٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : أَرَادَ رَجُلٌ سَفَرًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَوْصِنِي ، قَالَ : أُوصِيك بِتَقْوَى اللهِ ، وَالتَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ.

(۳۴۳۱۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک صاحب سفر پر روانہ ہونے لگے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کچھ وصیت (نصیحت) فرمادیجئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپ کو اللہ سے ڈرنے کی (تقویٰ اختیار کرنے کی) وصیت کرتا ہوں، اور ہر بلندی پر چڑھتے وقت تکبیر پڑھنے کی۔

(٣٤٣١١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مُسَافِرًا يَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ ، وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ ، وَمِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ ، وَمِنْ سُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الأَهْلِ وَالْمَالِ.

(۳۴۳۱۱) حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر روانہ ہونے کا ارادہ فرماتے تو پناہ مانگتے سفر کی تھکان سے، پلٹنے والے کے حزن وملال سے، رزق کی زیادتی کے بعد اس کی کمی سے، مظلوم کی بددعا سے اور اہل و مال میں برے منظر سے۔

(٣٤٣١٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ رَجُلاً أَتَى ابْنَ مَسْعُودٍ ، فَقَالَ : إِنِّي أُرِيدُ سَفَرًا فَأَوْصِنِي ، قَالَ : إِذَا تَوَجَّهْتَ فَقُلْ : بِسْمِ اللهِ ، حَسْبِيَ اللَّهُ ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ ، فَإِنَّك إِذَا قُلْتَ : بِسْمِ اللهِ ، قَالَ الْمَلَكُ : هُدِيتَ ، وَإِذَا قُلْتَ حَسْبِيَ اللَّهُ ، قَالَ الْمَلَكُ : حُفِظْتَ ، وَإِذَا قُلْتَ : تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ ، قَالَ الْمَلَكُ : كُفِيتَ.

(۳۴۳۱۲) حضرت عون بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں سفر پر جانا چاہ رہا ہوں مجھے کچھ وصیت فرمادیجئے، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب نکلنے لگو تو یوں کہہ لو، بِسْمِ اللهِ ، حَسْبِيَ اللَّهُ ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ جب آپ نے بسم اللہ کہا تو فرشتہ کہتا ہے تجھے ہدایت دی گئی، اور جب آپ نے حَسْبِيَ اللَّهُ کہا تو فرشتہ نے ندا دی تیری حفاظت کی گئی اور جب آپ نے توکلت علی اللہ کہا تو فرشتہ نے ندا دی تیرے لیے وہ کافی ہوگیا ہے۔

(٣٤٣١٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَقُولُونَ فِي السَّفَرِ : اللَّهُمَّ بَلاَغًا يُبَلِّغُ خَيْرُ ، مَغْفِرَةٍ مِنْك وَرِضْوَانًا ، بِيَدِكَ الْخَيْرُ ، إِنَّك عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ ، وَالْخَلِيفَةُ عَلَى الأَهْلِ ، اللَّهُمَّ اطْوِ لَنَا الأَرْضَ ، وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ ، وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ ، وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الأَهْلِ وَالْمَالِ.

(۳۴۳۱۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سفر پر جاتے وقت یہ دعا پڑھتے: اللَّهُمَّ بَلاَغًا يُبَلِّغُ خَيْرًا، مَغْفِرَةٍ مِنْكَ وَرِضْوَانًا، بِيَدِكَ الْخَيْرُ، إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيفَةُ عَلَى الأَهْلِ، اللَّهُمَّ اطْوِ لَنَا الأَرْضَ، وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ، وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الأَهْلِ وَالْمَالِ. اے اللہ! بہترین مغفرت اور رضامندی تیری طرف سے حاصل ہوتی ہے۔ ساری خیریں تیرے ہاتھ میں ہیں۔ تو ہر چیز پر قادر ہے۔ تو سفر کا ساتھی اور اہل وعیال کا محافظ ہے۔ اے اللہ! زمین کو ہمارے لیے سکیڑ دے اور سفر کو ہمارے لیے آسان فرما۔ اے اللہ! ہم سفر کی مشقت، برے منظر اور اہل وعیال کی بری حالت سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

(۱۸۰) الرَّاجِعُ مِنْ سَفَرِهِ، مَا يَقُولُ

سفر سے واپس آنے والا کون سی دعائیں پڑھے

(٣٤٣١٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ الرُّجُوعَ، قَالَ: آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، فَإِذَا دَخَلَ عَلَى أَهْلِهِ، قَالَ: تَوْبًا تَوْبًا، لِرَبِّنَا أَوْبًا، لاَ يُغَادِرُ عَلَيْنَا حُوبًا.

(۳۴۳۱۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپسی کا ارادہ فرماتے تو یوں فرماتے آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ ''ہم واپس آنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں'' پھر جب اپنے گھر والوں کے پاس داخل ہوتے تو فرماتے: تَوْبًا تَوْبًا، لِرَبِّنَا أَوْبًا، لاَ يُغَادِرُ عَلَيْنَا حُوبًا.
''ہم توبہ کرتے ہیں، ہم توبہ کرتے ہیں، اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہیں، وہ ہمارے لیے کوئی گناہ نہیں چھوڑتا۔''

(٣٤٣١٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَفَلَ مِنْ سَفَرٍ، قَالَ: آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ.

(۳۴۳۱۵) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس آتے تو یہ دعا پڑھتے: آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ. ''ہم واپس آنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں''

(٣٤٣١٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ كَانَ يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنَ الْجَيْشِ، أَوِ السَّرَايَا، أَوِ الْحَجِّ، أَوِ الْعُمْرَةِ كُلَّمَا أَوْفَى عَلَى ثَنِيَّةٍ، أَوْ فَدْفَدٍ كَبَّرَ ثَلاَثًا، ثُمَّ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ، صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ، آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ.

(۳۴۳۱۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ لشکر، سریہ، حج یا عمرہ سے واپسی کے وقت جب کسی گھاٹی یا ہموار زمین پر آتے تو تین بار تکبیر پڑھ کر یہ دعا پڑھتے۔ لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ ، صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ، آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ. ''اللہ وحدہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ نے اپنا وعدہ پورا کیا، ہم واپس آنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔''

(٣٤٣١٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْجُيُوشِ ، أَوِ السَّرَايَا ، أَوِ الْحَجِّ ، أَوِ الْعُمْرَةِ ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

(۳۴۳۱۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح مروی ہے۔

(٣٤٣١٨) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا أَنْ كَانَ بِظَهْرِ الْمَدِينَةِ ، أَوْ بِالْحَرَّةِ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ.

(۳۴۳۱۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ ایک سفر میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھے، جب مدینہ واپس پہنچے تو آنحضرت ﷺ نے یہ دعا پڑھی آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ ، لِرَبِّنَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ. ''ہم واپس آنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں''

(٣٤٣١٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : كَانُوا إِذَا قَفَلُوا ، قَالُوا : آيِبُونَ تَائِبُونَ ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ.

(۳۴۳۱۹) حضرت ابراہیم تیمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب سفر سے لوٹتے تو یہ دعا پڑھتے آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ. ''ہم واپس آنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں''

(٣٤٣٢٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ الْبَرَاءِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرٍ ، قَالَ : آيِبُونَ تَائِبُونَ ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ.

(۳۴۳۲۰) حضرت البراء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ جب سفر سے واپس آتے تو یہ دعا پڑھتے آيِبُونَ تَائِبُونَ ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ. ''ہم واپس آنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں''

(١٨١) مَنْ كَرِهَ لِلرَّجُلِ أَنْ يُسَافِرَ وَحْدَهُ

جو حضرات تنہا سفر کرنے کو ناپسند کرتے ہیں

(٣٤٣٢١) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ

أَنْ يُسَافِرَ الرَّجُلُ وَحْدَهُ.

(۳۴۳۲۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے تنہا سفر کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(٣٤٣٢٢) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ نَهَى أَنْ يُسَافِرَ الرَّجُلاَنِ.

(۳۴۳۲۲) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دو آدمیوں کے سفر پر جانے سے منع فرمایا۔

(٣٤٣٢٣) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُسَافِرَ الرَّجُلُ وَالرَّجُلاَنِ ، إِلاَّ الثَّلاَثَةَ فَمَا زَادَ.

(۳۴۳۲۳) حضرت حسن رحمہ اللہ اکیلے آدمی اور دو آدمیوں کے سفر کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔ ہاں مگر جب تین یا زائد ہوں تو پھر اجازت ہے۔

(٣٤٣٢٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُسَافِرُ وَحْدَهُ ؟ قَالَ : شَيْطَانٌ ، قِيلَ : فَالاِثْنَانِ ؟ قَالَ : شَيْطَانَانِ ، قِيلَ : فَالثَّلاَثَةُ ؟ قَالَ : صَحَابَةٌ. (ابوداؤد ٢٦٠٠۔ ترمذی ١٦٧٤)

(۳۴۳۲۴) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا تنہا آدمی کا سفر کرنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا شیطان ہے، یعنی گنہگار ہے، پوچھا گیا کہ اگر دو ہوں؟ فرمایا گنہگار ہیں، پوچھا گیا اگر تین ہوں؟ فرمایا بہترین ساتھی ہیں۔

(٣٤٣٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ ، وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ ، وَالثَّلاَثَةُ صَحَابَةٌ.

(۳۴۳۲۵) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تنہا سوار ہو کر سفر کرنے والا شیطان ہے اور دو سوار دو شیطان ہیں اور تین بہترین ساتھی ہیں۔

(٣٤٣٢٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْلُكَ الرَّجُلُ الْقَفْرَ وَحْدَهُ.

(۳۴۳۲۶) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ویران جگہ میں تنہا سفر کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(٣٤٣٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ ، مَا سَارَ رَاكِبٌ وَحْدَهُ بِلَيْلٍ أَبَدًا.

(۳۴۳۲۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ تنہا سفر کرنے میں کتنا نقصان ہے تو کوئی سوار کبھی بھی رات کو تنہا سفر نہ کرتا۔

(٣٤٣٢٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَنْ يُسَافِرَ الرَّجُلُ وَحْدَهُ ، وَأَنْ يَبِيتَ فِي بَيْتٍ وَحْدَهُ.

(۳۴۳۲۸) حضرت عطاء ﷫ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے تنہا آدمی کو سفر کرنے سے اور تنہا گھر میں رات گزارنے سے منع فرمایا ہے۔

(٣٤٣٢٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :لاَ تَبِيتَنَّ وَحْدَك ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ أَشَدَّ مَا يَكُونُ بِكَ وَلُوعًا.

(۳۴۳۲۹) حضرت ابوجعفر ﷜ فرماتے ہیں کہ تنہا رات مت گزارو، بیشک شیطان زیادہ شوقین ہے جو کچھ تیرے پاس ہے۔

(١٨٢) مَنْ رَخَّصَ فِي ذَلِكَ

جن حضرات نے تنہا سفر کرنے کی اجازت دی ہے

(٣٤٣٣٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ خَوَّاتَ بْنَ جُبَيْرٍ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ ، عَلَى فَرَسٍ لَهُ ، يُقَالُ لَهُ :جَنَاحٌ. (حاكم ٤١٣)

(۳۴۳۳۰) حضرت عکرمہ ﷜ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے خوات بن جبیر ﷜ کو بنو قریظہ کی طرف جناح نامی گھوڑے پر سوار کر کے بھیجا۔

(٣٤٣٣١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ مُجَاهِدٍ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْوَاحِدُ شَيْطَانٌ ، وَالاِثْنَانِ شَيْطَانَانِ ، فَقَالَ :مُجَاهِدٌ :قَدْ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِحْيَةَ وَحْدَهُ ، وَبَعَثَ عَبْدَ اللهِ وَخَبَّابًا سَرِيَّةً ، وَلَكِنْ ، قَالَ عُمَرُ : كُونُوا فِي أَسْفَارِكُمْ ثَلاَثَةً ، فَإِنْ مَاتَ وَاحِدٌ وَلِيَهُ اثْنَانِ ، الْوَاحِدُ شَيْطَانٌ ، وَالاِثْنَانِ شَيْطَانَانِ.

(۳۴۳۳۱) حضرت ابونجیح ﷫ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت مجاہد ﷫ کے پاس کہا کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے اکیلا سفر کرنے والا ایک شیطان اور دو مل کر سفر کرنے والے دو شیطان ہیں، حضرت مجاہد ﷫ نے فرمایا آنحضرت ﷺ نے حضرت دحیہ کو اکیلے سفر پر روانہ فرمایا تھا، اور حضرت عبد اللہ اور حضرت خباب (دو بندوں کو بھی) لیکن حضرت عمر ﷜ نے ارشاد فرمایا کہ تم سفر میں تین آدمی جایا کرو تا کہ اگر کوئی ایک فوت بھی ہو جائے تو دو بندے اس کے پیچھے ولی ہوں، اکیلا سفر کرنے والا ایک شیطان اور دو سفر کرنے والے دو شیطانوں کی طرح ہیں۔

(١٨٣) فِي الْمُسَافِرِ يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلاً

رات کے وقت سفر سے واپس گھر لوٹنا

(٣٤٣٣٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ

کے لئے بھیجا وہ بھی شکست کھا کر واپس آ گئی، حضرت خالد نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور پھر زمین کی طرف دیر تک دیکھتے رہے۔ حضرت خالد جب کسی کام کا ارادہ کرتے تو یونہی کیا کرتے تھے۔ پھر انہوں نے فرمایا کہ اے براء! تم حملہ کرو۔ حضرت براء نے پوچھا ابھی؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں ابھی۔ چنانچہ حضرت براء اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور اسے کوڑے مارنے لگے۔ وہ منظر گویا میری آنکھوں کے سامنے ہے جب وہ گھوڑا اپنی دم کو ہلا رہا تھا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا کہ اے شہر والو! تمہارا کوئی شہر نہیں ہے۔ وہ اللہ یکتا ہے اور اس کے پاس تمہارے لئے جنت ہے۔ پھر حضرت براء نے حملہ کیا اور ان کے ساتھ لوگوں نے بھی حملہ کیا اور اہل یمامہ کو شکست ہوگئی۔ پھر حضرت براء یمامہ والوں کے قلعے میں گئے اور یمامہ کے محکم سے سامنا ہوا۔ اس نے حضرت براء پر حملہ کیا۔ حضرت براء نے اس کے حملے کو ناکام بنا کر اس پر حملہ کیا اور اسے مار گرایا۔ پھر آپ نے یمامہ کے محکم کی تلوار پکڑی اور اس کا سر قلم کر دیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تجھ میں سے جو باقی رہا اللہ اسے نامراد کرے۔ پھر آپ نے اس کی تلوار کو پھینک دیا اور اپنی تلوار کو اٹھا لیا۔

(٣٤٤١١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَ الزُّبَيْرُ يَتْبَعُ الْقَتْلَى يَوْمَ الْيَمَامَةِ ، فَإِذَا رَأَى رَجُلاً بِهِ رَمَقٌ أَجْهَزَ عَلَيْهِ ، قَالَ : فَانْتَهَى إِلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ مَعَ الْقَتْلَى ، فَأَهْوَى إِلَيْهِ بِالسَّيْفِ ، فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ السَّيْفِ وَثَبَ يَسْعَى ، وَسَعَى الزُّبَيْرُ خَلْفَهُ وَهُوَ يَقُولُ : أَنَا ابْنُ صَفِيَّةَ الْمُهَاجِرِ ، قَالَ : فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الرجل ، فَقَالَ : كَيْفَ تَرَى شَدَّ أَخِيكَ الْكَافِرِ ؟ قَالَ : فَحَاصَرَهُ حَتَّى نَجَا.

(۳۴۴۱۱) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ جنگ یمامہ کے دن مقتولین کو تلاش کر رہے تھے۔ جب وہ کسی آدمی کے پاس سے گزرتے، اس کا معائنہ کرتے، اگر اس میں زندگی کی کچھ رمق باقی ہوتی تو اسے بھجوا دیتے۔ آپ ایک آدمی کے پاس پہنچے، جو مقتولین میں لیٹا ہوا تھا۔ آپ نے اسے تلوار لگائی تو وہ اٹھ کر بھاگ کھڑا ہوا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اس کے پیچھے بھاگے اور کہتے جاتے تھے کہ میں صفیہ کا مہاجر بیٹا ہوں۔ آدمی ان کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا کہ آپ اپنے کافر بھائی کے پکڑنے کو کیسا سمجھتے ہیں۔ پھر انہوں نے اس کو گھیرا لیکن وہ آدمی بھاگ گیا۔

(٣٤٤١٢) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ ، قَالَ : أُصِيبَ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ.

(۳۴۴۱۲) حضرت عبداللہ بن شداد بن ہاد کہتے ہیں کہ حضرت سالم مولی ابی حذیفہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

(٣٤٤١٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ شِعَارُ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ مُسَيْلِمَةَ، يَا أَصْحَابَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ.

(۳۴۴۱۳) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ مسیلمہ کے خلاف جنگ میں مسلمانوں کا شعار یہ جملہ تھا ''اے سورۃ البقرۃ والو!''

(٣٤٤١٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَتْ فِي بَنِي سُلَيْمٍ رِدَّةٌ ، فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ ، فَجَمَعَ مِنْهُمْ أُنَاسًا فِي حَظِيرَةٍ ، حَرَّقَهَا عَلَيْهِمْ بِالنَّارِ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عُمَرُ ، فَأَتَى أَبَا بَكْرٍ ، فَقَالَ :

(۳۴۴۰۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جنگ یمامہ کے دن حضرت ثابت بن قیس سے ملا درانحالیکہ وہ شدید غصے کے عالم میں تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ اے چچا جان! آپ نہیں دیکھتے کہ آج لوگوں میں کیسی لڑائی ہوئی؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں بھتیجے میں نے اب دیکھا ہے۔

(٣٤٤٠٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْوَلِيدِ الْمُزَنِيِّ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُتْبَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :أَتَيْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ مَخْرَمَةَ صَرِيعًا يَوْمَ الْيَمَامَةِ ، فَوَقَفْتُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ :يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ ، هَلْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ ؟ قُلْتُ :نَعَمْ ، قَالَ :فَاجْعَلْ لِي فِي هَذَا الْمِجَنِّ مَاءً ، لَعَلِّي أُفْطِرُ عَلَيْهِ ، قَالَ :فَأَتَيْتُ الْحَوْضَ وَهُوَ مَمْلُوءٌ دَمًا ، فَضَرَبْتُهُ بِحَجَفَةٍ مَعِي ، ثُمَّ اغْتَرَفْتُ مِنْهُ فَأَتَيْتُهُ ، فَوَجَدْتُهُ قَدْ قَضَى.

(۳۴۴۰۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جنگ یمامہ میں حضرت عبداللہ بن مخرمہ کے پاس آیا، وہ شدید زخمی حالت میں میدانِ جنگ میں پڑے تھے۔ میں ان کے پاس کھڑا ہو گیا۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ اے عبداللہ بن عمر! کیا روزہ دار نے روزہ افطار کرلیا (یعنی کیا روزہ کھولنے کا وقت ہوگیا) میں نے کہا جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے لئے اس پیالے میں پانی لے آؤ تا کہ میں بھی روزہ افطار کرلوں۔ میں حوض کی طرف آیا تو وہ خون سے بھرا ہوا تھا۔ میں نے خون کو ہٹا کر پیالے کو پانی سے بھرا اور ان کے پاس لایا تو وہ وفات پا چکے تھے۔

(٣٤٤١٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :كُنْتُ بَيْنَ يَدَيْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَبَيْنِ الْبَرَاءِ يَوْمَ الْيَمَامَةِ ، قَالَ :فَبَعَثَ خَالِدٌ الْخَيْلَ ، فَجَاؤُوا مُنْهَزِمِينَ ، قَالَ :وَجَعَلَ الْبَرَاءُ يُرْعَدُ ، فَجَعَلْتُ أَطِدُهُ إِلَى الأَرْضِ وَهُوَ يَقُولُ ، إِنِّي أَجِدُنِي أَفْطُرُ ، قَالَ :ثُمَّ بَعَثَ خَالِدٌ الْخَيْلَ فَجَاؤُوا مُنْهَزِمِينَ ، قَالَ :فَنَظَرَ خَالِدٌ إِلَى السَّمَاءِ ، ثُمَّ بَلَدَ إِلَى الأَرْضِ ، وَكَانَ يَصْنَعُ ذَلِكَ إِذَا أَرَادَ الأَمْرَ ، ثُمَّ قَالَ :يَا بَرَاءُ ، أوحدْ فِي نَفْسِهِ ، قَالَ :فَقَالَ :الآنَ ؟ قَالَ :فَقَالَ :نَعَمَ الآنَ ، قَالَ :فَرَكِبَ الْبَرَاءُ فَرَسَهُ ، فَجَعَلَ يَضْرِبُهَا بِالسَّوْطِ ، وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهَا وَهِيَ تَمْصَعُ بِذَنَبِهَا ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، وَقَالَ :يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ ، إِنَّهُ لاَ مَدِينَةَ لَكُمْ ، وَإِنَّمَا هُوَ اللَّهُ وَحْدَهُ وَالْجَنَّةُ ، ثُمَّ حَمَلَ وَحَمَلَ النَّاسُ مَعَهُ ، فَانْهَزَمَ أَهْلُ الْيَمَامَةِ ، حَتَّى أَتَى حِصْنَهُمْ ، فَلَقِيَهُ مُحَكِّمُ الْيَمَامَةِ ، فقال :يَا بَرَاءُ ، فَضَرَبَهُ بِالسَّيْفِ ، فَاتَّقَاهُ الْبَرَاءُ بِالْحَجَفَةِ ، فَأَصَابَ الْحَجَفَةَ ، ثُمَّ ضَرَبَهُ الْبَرَاءُ فَصَرَعَهُ ، فَأَخَذَ سَيْفَ مُحَكِّمِ الْيَمَامَةِ فَضَرَبَهُ بِهِ حَتَّى انْقَطَعَ، فَقَالَ :قَبَّحَ اللَّهُ مَا بَقِيَ مِنْك ، وَرَمَى بِهِ وَعَادَ إِلَى سَيْفِهِ.

(۳۴۴۱۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جنگ یمامہ میں حضرت خالد بن ولید اور حضرت براء کے درمیان تھا۔ حضرت خالد نے ایک لشکر کو لڑائی کے لئے روانہ فرمایا تو وہ شکست کھا کر واپس آ گیا۔ اس کے بعد حضرت براء پر لرزہ طاری ہو گیا اور میں نے انہیں سکون دینے کے لئے زمین کے ساتھ ملا دیا۔ وہ کہہ رہے تھے کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا۔ پھر حضرت خالد نے ایک اور جماعت کو لڑائی

كِتَابُ الْبُعُوثِ وَالسَّرَايَا

یہ کتاب ہے جنگی مہمات کے تذکرے کے بیان میں

(۱) حَدِيثُ الْيَمَامَةِ وَمَنْ شَهِدَهَا

جنگ یمامہ کا تذکرہ

(۳٤٤٠٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّ حَبِيبَ بْنَ زَيْدٍ قَتَلَهُ مُسَيْلِمَةُ ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْيَمَامَةِ ، خَرَجَ أَخُوهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ وَأُمُّهُ ، وَكَانَتْ أُمُّهُ نَذَرَتْ أَنْ لَا يُصِيبَهَا غُسْلٌ حَتَّى يُقْتَلَ مُسَيْلِمَةُ ، فَخَرَجَا فِي النَّاسِ ، قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ : جَعَلْتُهُ مِنْ شَأْنِي ، فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَطَعَنْتُهُ بِالرُّمْحِ ، فَمَشَى إِلَيَّ فِي الرُّمْحِ ، قَالَ : وَنَادَانِي رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ : أَنْ آجِرْهُ الرُّمْحَ ، قَالَ : فَلَمْ يَفْهَمْ قَالَ فَنَادَاهُ : أَنْ أَلْقِ الرُّمْحَ مِنْ يَدِكَ ، قَالَ : فَأَلْقَى الرُّمْحَ مِنْ يَدِهِ ، وَغُلِبَ مُسَيْلِمَةُ.

(۳۴۴۰۷) حضرت ابوبکر بن محمد فرماتے ہیں کہ حبیب بن زید کو مسیلمہ نے قتل کیا تھا۔ جنگ یمامہ میں ان کے بھائی عبداللہ بن زید اور ان کی والدہ لڑائی کے لئے نکلے۔ ان کی والدہ نے قسم کھائی تھی کہ وہ اس وقت تک پانی کو ہاتھ نہیں لگائیں گی جب تک مسیلمہ کو قتل نہیں کر دیا جاتا۔ چنانچہ وہ ماں بیٹا لشکر کے ساتھ روانہ ہوئے۔ عبداللہ بن زید کہتے ہیں کہ میں نے مسیلمہ کو اپنی نظر میں رکھا اور پھر اس پر حملہ کیا اور اسے نیزہ مارا۔ وہ نیزہ لے کر میری طرف بڑھا اور لوگوں میں سے ایک آدمی نے مجھے پکارا کہ اس کے منہ میں نیزہ مارو۔ وہ اس بات کو سمجھ نہ پایا۔ پھر اس نے اسے آواز دی کہ اپنے ہاتھ سے نیزہ پھینک دو۔ اس نے اپنے ہاتھ سے نیزہ پھینک دیا اور مسیلمہ مغلوب ہو گیا۔

(۳٤٤٠٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : أَتَيْتُ عَلَى ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ يَوْمَ الْيَمَامَةِ ، وَهُوَ يَتَحَنَّطُ ، فَقُلْتُ : أَيْ عَمِّ ، أَلَا تَرَى مَا لَقِيَ النَّاسُ ؟ فَقَالَ : الآنَ يَا ابْنَ أَخِي.

ان کو سلام کیا اور ان کے سامنے عہد نامہ پڑھ کر سنایا لوگوں نے عرض کی سوال کیجئے انہوں نے فرمایا کہ میں تم سے اپنے کھانے کیلئے کھانا اور اس گدھے کیلئے چارہ مانگتا ہوں، پھر وہ انہیں میں رہے جتنا اللہ نے چاہا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو تحریر فرمایا آگے بڑھیں پس حضرت حذیفہ نکل پڑے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب ان کے آنے کی خبر ملی تو اس جگہ پہنچے جہاں سے انہیں آتا ہوا دیکھ سکیں پھر جب ان کو اسی حال میں دیکھا جس حال میں وہ ان کے پاس سے نکلے تھے ایسے ہی واپس لوٹے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو گلے لگایا اور فرمایا آپ میرے بھائی ہیں اور میں آپ کا بھائی ہوں۔

(٣٤٤٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُبَارَكٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ.

(۳۴۴۰۶) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔

گردن اڑانے کے درمیان اختیار دیا جائے تو اپنی گردن آگے کردو، اس کی ماں اس کو گم کرے، کیوں کہ اسلام کے بعد اس کی دنیا اور آخرت نہیں ہے۔

(٣٤٤٠٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عُمَارَةَ ، قَالَ : قَالَ عِتْرِيسُ بْنُ عُرْقُوبٍ ، أَوْ مِعْضَدٌ ، شَكَّ الأَعْمَشُ ، قَالَ : مَا أُبَالِي أَطَعْتُ رَجُلاً فِي مَعْصِيَةِ اللهِ ، أَوْ سَجَدْتُ لِهَذِهِ الشَّجَرَةِ.

(٣٤٤٠٢) حضرت عتریس بن عرقوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے نہیں پروا کہ میں اللہ کی نافرمانی میں کسی شخص کی اطاعت کروں یا اس درخت کو سجدہ کروں۔

(٣٤٤٠٣) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عُمَارَةَ ، قَالَ : نَزَلَ مِعْضَدٌ إِلَى جَنْبِ شَجَرَةٍ فَقَالَ : مَا أُبَالِي أَطَعْتُ رَجُلاً فِي مَعْصِيَةِ اللهِ ، أَوْ سَجَدْتُ لِهَذِهِ الشَّجَرَةِ مِنْ دُونِ اللهِ.

(٣٤٤٠٣) حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معضد ایک درخت کے قریب اترے اور فرمایا: مجھے نہیں پروا کہ میں اللہ کی معصیت میں کسی شخص کی اطاعت کروں یا اس درخت کو اللہ کے علاوہ سجدہ کروں۔

(٣٤٤٠٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي مُرَايَةَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ : لاَ طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ. (احمد ٦٦۔ طیالسی ٨٥٦)

(٣٤٤٠٤) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔

(٣٤٤٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَلاَّمُ بْنُ مِسْكِينٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ إِذَا اسْتَعْمَلَ رَجُلاً كَتَبَ فِي عَهْدِهِ : اسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا مَا عَدَلَ فِيكُمْ ، قَالَ ، فَلَمَّا اسْتَعْمَلَ حُذَيْفَةَ كَتَبَ فِي عَهْدِهِ : أَنَ اسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا ، وَأَعْطُوهُ مَا سَأَلَكُمْ . قَالَ : فَقَدِمَ حُذَيْفَةُ الْمَدَائِنَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى إِكَافٍ بِيَدِهِ رَغِيفٌ وَعَرْقَةٌ قَالَ وَكِيعٌ : قَالَ مَالِكٌ ، عَنْ طَلْحَةَ : سَادِلٌ رِجْلَيْهِ مِنْ جَانِبٍ.

قَالَ سَلاَّمٌ : فَلَمَّا قَرَأَ عَلَيْهِمْ عَهْدَهُ ، قَالُوا : سَلْنَا ، قَالَ : أَسْأَلُكُمْ طَعَامًا آكُلُهُ ، وَعَلَفًا لِحِمَارِي هَذَا ، قَالَ : فَأَقَامَ فِيهِمْ مَا شَاءَ اللَّهُ ، ثُمَّ كَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ أَنْ اقْدُمْ ، فَخَرَجَ ، فَلَمَّا بَلَغَ عُمَرَ قُدُومُهُ كَمَنَ لَهُ فِي مَكَانٍ حَيْثُ يَرَاهُ ، فَلَمَّا رَآهُ عَلَى الْحَالِ الَّتِي خَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ عَلَيْهَا ، أَتَاهُ عُمَرُ فَالْتَزَمَهُ وَقَالَ : أَنْتَ أَخِي وَأَنَا أَخُوكَ.

(٣٤٤٠٥) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جس کسی کو عامل مقرر فرماتے تو اس کے متعلق لکھتے کہ جب تک تمہارے درمیان انصاف سے کام لے ان کی اطاعت کرو، جب حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو عامل مقرر فرمایا تو ان کے متعلق لکھا کہ: ان کی اطاعت کرو، جس کا تم سے سوال کریں ان کو دے دو حضرت حذیفہ گدھے پر تشریف فرما ہو کر مدائن اس حال میں تشریف لائے کہ آپ کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا اور گوشت تھا۔

گا تو تم اس کو بجالاؤ گے؟ لوگوں نے عرض کیا جی ہاں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے تمہارے متعلق ارادہ کیا ہے کہ تم اس آگ میں کود جاؤ سارے لوگ کھڑے ہو گئے اور کودنے کیلئے تیار ہو گئے، جب ان کو یقین ہو گیا کہ وہ اس میں کود پڑیں گے تو فرمایا: اپنے آپ کو روک لو، میں تمہارے ساتھ مزاح کر رہا تھا، پھر جب ہم لوگ واپس آئے اور آنحضرت ﷺ کے سامنے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو تمہیں گناہ کے کام کا حکم کریں اس کی اطاعت مت کرو۔

٣٤٣٩٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَا طَاعَةَ لِبَشَرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ. (بخاری ۷۲۵۷۔ مسلم ۱۴۶۹)

(۳۴۳۹۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی نافرمانی میں مخلوق کی (انسان) اطاعت جائز نہیں۔

٣٤٣٩٩) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :لَا طَاعَةَ لِبَشَرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ.

(۳۴۳۹۹) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

٣٤٤٠٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ :قَالَ لِي عُمَرُ :يَا أَبَا أُمَيَّةَ ، إِنِّي لاَ أَدْرِي لَعَلِّي لاَ أَلْقَاكَ بَعْدَ عَامِي هَذَا ، فَاسْمَعْ وَأَطِعْ وَإِنْ أُمِّرَ عَلَيْكَ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجْدَعٌ ، إِنْ ضَرَبَكَ فَاصْبِرْ ، وَإِنْ حَرَمَكَ فَاصْبِرْ ، وَإِنْ أَرَادَ أَمْرًا يَنْتَقِصُ دِينَكَ فَقُلْ :سَمْعٌ وَطَاعَةٌ ، دَمِي دُونَ دِينِي ، فَلاَ تُفَارِقِ الْجَمَاعَةَ.

(۳۴۴۰۰) حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے ابوامیہ رضی اللہ عنہ مجھے نہیں معلوم کہ اس سال کے بعد تمہارے ساتھ ملاقات بھی ہو کہ نہ ہو، اپنے امیر کی اطاعت کرو اگرچہ ایک کان کٹا حبشی غلام تمہارا امیر ہو، اگر وہ تمہیں مارے تو صبر کرو، اور تمہیں کسی چیز سے محروم کرے تو صبر کرو، اور اگر وہ کسی ایسے کام کا ارادہ کرے جس سے تمہارے دین میں نقص آ رہا ہو تو اس کو کہہ دو، سننا اور اطاعت کرنا ہے، میرا خون قربان ہے میرے دین پر اور جماعت سے علیحدہ مت ہونا۔

٣٤٤٠١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ أَبِي صَادِقٍ الأَزْدِيِّ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :إِنَّ قُرَيْشًا هُمْ أَئِمَّةُ الْعَرَبِ ، أَبْرَارُهَا أَئِمَّةُ أَبْرَارِهَا ، وَفُجَّارُهَا أَئِمَّةُ فُجَّارِهَا ، وَلِكُلٍّ حَقٌّ ، فَأَعْطُوا كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ ، مَا لَمْ يُخَيَّرْ أَحَدُكُمْ بَيْنَ إِسْلاَمِهِ وَضَرْبِ عُنُقِهِ ، فَإِذَا خُيِّرَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ إِسْلاَمِهِ وَضَرْبِ عُنُقِهِ ، فَلْيَمُدَّ عُنُقَهُ ، ثَكِلَتْهُ أُمُّهُ فَإِنَّهُ لاَ دُنْيَا لَهُ وَلاَ آخِرَةَ بَعْدَ إِسْلاَمِهِ.

(۳۴۴۰۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قریش عرب کے سردار ہیں، ہر شخص کا ایک حق ہے، پس ہر شخص کو اس وقت تک اس کا حق ادا کرتے رہو جب تک کہ تم میں سے کسی کو اسلام اور مرنے کے درمیان اختیار نہ دے دیا جائے، اور اگر تم میں سے کسی کو اسلام اور

اکٹھی کرو، انہوں نے اس کیلئے لکڑیاں جمع کیں اس نے حکم دیا کہ آگ جلادو انہوں نے آگ لگادی، اس نے ان سے پوچھا کہ کیا تمہیں حکم نہ دیا گیا تھا کہ تم میری بات سنو گے اور اطاعت کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں؟ امیر نے حکم دیا کہ پھر آگ میں داخل ہو جاؤ، راوی کہتے ہیں کہ ان میں سے بعض نے بعض کی طرف دیکھا اور کہا: بیشک ہمیں آگ سے رسول اکرم ﷺ کی طرف بھاگنا چاہیے راوی کہتے ہیں کہ اس حالت میں تھے کہ اس کا غصہ ٹھنڈا ہوا اور آگ بجھ گئی فرماتے ہیں کہ پھر جب ہم رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں واپس آئے تو اس واقعہ کا آپ ﷺ سے ذکر فرمایا: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم اس آگ میں داخل ہو جاتے تو اس میں سے نکل نہ پاتے، امیر کی اطاعت صرف نیکی میں ہے۔

(٣٤٣٩٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ حَدَّثَهُ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ ، فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ ، مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ ، فَمَنْ أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلاَ سَمْعَ لَهُ وَلاَ طَاعَةَ. (بخاری ۲۹۵۵۔ مسلم ۱۴۶۹)

(۳۴۳۹۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کی اطاعت اس میں ہے جس کو وہ پسند کرے، اور ناپسند کرے جب تک گناہ کا حکم نہ کرے، اور جو گناہ کا حکم کرے اس کی اطاعت نہیں ہے۔

(٣٤٣٩٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَلْقَمَةَ بْنَ مُجزز عَلَى بَعْثٍ أَنَا فِيهِمْ ، فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى رَأْسِ غَزَاتِهِ ، أَوْ كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ اسْتَأْذَنَتْهُ طَائِفَةٌ مِنَ الْجَيْشِ ، فَأَذِنَ لَهُمْ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللهِ بْنَ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسٍ السَّهْمِي ، فَكُنْتُ فِيمَنْ غَزَا مَعَهُ.

فَلَمَّا كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ أَوْقَدَ الْقَوْمُ نَارًا لِيَصْطَلُوا ، أَوْ لِيَصْنَعُوا عَلَيْهَا صَنِيعًا ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ ، وَكَانَتْ فِيهِ دُعَابَةٌ : أَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ ؟ قَالُوا : بَلَى ، قَالَ : فَمَا أَنَا بِآمُرُكُمْ بِشَيْءٍ إِلاَّ صَنَعْتُمُوهُ ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، قَالَ : فَإِنِّي أَعْزِمُ عَلَيْكُمْ إِلاَّ تَوَاثَبْتُمْ فِي هَذِهِ النَّارِ ، فَقَامَ نَاسٌ فَتَحَجَّزُوا ، فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّهُمْ وَاثِبُونَ ، قَالَ : أَمْسِكُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ ، فَإِنَّمَا أَمْزَحُ مَعَكُمْ ، فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : مَنْ أَمَرَكُمْ مِنْهُمْ بِمَعْصِيَةٍ فَلاَ تُطِيعُوهُ. (ابن ماجہ ۲۸۶۳۔ حاکم ۶۳۰)

(۳۴۳۹۷) حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کو ایک سریہ کا امیر بنا کر بھیجا اس لشکر میں میں بھی شریک تھا جب راستہ میں پہنچے تو لشکر میں سے ایک جماعت نے ان سے اجازت لی، انہوں نے اجازت دے دی اور ان پر حضرت عبداللہ بن حذافہ السہمی رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر فرمادیا میں بھی اسی میں ان کے ساتھ لڑنے والوں میں شامل تھا۔

جب راستہ میں تھے تو لوگوں نے کچھ بنانے کیلئے آگ جلائی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ میں مزاح کرنے کی عادت تھی آپ نے فرمایا: کیا تم پر لازم نہیں ہے کہ تم میری اطاعت کرو؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں کسی کام کا حکم کروں

عَشْرَةَ دَنَانِيرَ.

(۳۴۳۹۱) حضرت یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ہماری طرف لکھا، ان کا خط ہمیں پڑھ کر سنایا گیا اس میں تو یہ تھا کہ جو شخص گدھے کو عربی گھوڑے کے ساتھ جفتی کروائے اس کی بخشش (عطیہ اور وظیفہ) میں سے دس دینار کم کر دو۔

(۳۴۳۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي جَهْضَمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْزَى حِمَارٌ عَلَى فَرَسٍ. (ترمذی ۱۷۰۱۔ احمد ۲۲۵)

(۳۴۳۹۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھے کو گھوڑے پر جفتی کروانے سے منع فرمایا۔

(۳۴۳۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْزَى حِمَارٌ عَلَى فَرَسٍ. (احمد ۹۵)

(۳۴۳۹۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۳۴۳۹۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حُسَيْلٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ ، يَقُولُ : قَالَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَلَا نُنْزِى حِمَارًا عَلَى فَرَسٍ ، فَتُنْتِجُ مُهْرَةً نَرْكَبُهَا ؟ قَالَ : إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ.

(۳۴۳۹۴) حضرت دحیہ الکلبی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم گدھے کی گھوڑے کے ساتھ جفتی نہ کروائیں جس سے بچھڑا پیدا ہوتا ہے جس پر ہم سوار ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کام وہ کرتا ہے جو جاہل ہوتا ہے۔

(۱۹۳) فِي إِمَامِ السَّرِيَّةِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْصِيَةِ ؛ مَنْ قَالَ لَا طَاعَةَ لَهُ

سریہ کا امیر اگر گناہ کے کام کا حکم دے تو اس کی اطاعت نہیں ہوگی

(۳۴۳۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً ، وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ ، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْمَعُوا لَهُ وَيُطِيعُوا ، قَالَ : فَأَغْضَبُوهُ فِي شَيْءٍ ، فَقَالَ : اجْمَعُوا لِي حَطَبًا ، فَجَمَعُوا لَهُ حَطَبًا ، قَالَ : أَوْقِدُوا نَارًا ، فَأَوْقَدُوا نَارًا ، قَالَ : أَلَمْ يَأْمُرْكُمْ أَنْ تَسْمَعُوا لِي وَتُطِيعُوا ؟ قَالُوا : بَلَى ، قَالَ : فَادْخُلُوهَا ، قَالَ : فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ ، وَقَالُوا : إِنَّمَا فَرَرْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ.

قَالَ : فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ سَكَنَ غَضَبُهُ ، وَطُفِئَتِ النَّارُ ، قَالَ : فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ : لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا ، إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ. (بخاری ۴۳۴۰۔ مسلم ۱۴۷۰)

(۳۴۳۹۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ روانہ فرمایا اور ایک انصاری کو ان کا امیر مقرر فرمایا، اور لوگوں کو حکم دیا کہ اس کی بات مانیں اور اس کی اطاعت کریں امیر کو کسی معاملہ میں لشکر والوں پر غصہ آیا، اس نے حکم دیا کہ لکڑیاں

(۳۴۳۸۷) حضرت عطیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ قریظہ کے دن ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا، جس کے بال آ چکے تھے اس کو قتل کر دیا گیا اور جس کے بال نہ آئے اس کو قتل نہ کیا گیا، میرے بھی چونکہ بال نہ آئے تھے اس لیے مجھے بھی قتل نہ کیا گیا۔

(۳٤۳۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ :عُرِضْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ فَاسْتَصْغَرَنَا ، وَشَهِدْنَا أُحُدًا. (بخاری ۳۹۵۵۔ طحاوی ۲۱۹)

(۳۴۳۸۸) حضرت براء رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو غزوہ بدر کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا، ہمیں چھوٹا سمجھا گیا، پھر ہم غزوہ احد میں شریک ہوئے۔

(۱۹۳) فِي إِنْزَاءِ الْحُمُرِ عَلَى الْخَيْلِ

گدھوں کو گھوڑوں پر چڑھانا (جفتی کروانا)

(۳٤۳۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي الصَّعْبَةِ ، عَنْ أَبِي أَفْلَحَ الْهَمْدَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زُرَيْرٍ الْغَافِقِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةٌ بَيْضَاءُ ، فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، لَوْ شِئْنَا أَنْ نَتَّخِذَ مِنْ هَذِهِ فَعَلْنَا ، قَالَ : وَكَيْفَ ؟ قُلْنَا :نَحْمِلُ الْحُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ الْعِرَابِ فَتَأْتِي بِهَا ، قَالَ :إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ الَّذِينَ لاَ يَعْلَمُونَ.

(بیہقی ۲۳)

(۳۴۳۸۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید رنگ کا خچر ہدیہ کیا گیا میں نے عرض کیا کہ اگر ہم چاہتے تو اس طرح کر سکتے تھے، (یعنی سفید خچر پیدا کروانا) آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیسے؟ ہم نے عرض کیا گدھے کو عربی گھوڑے پر چڑھا (جفتی) کر اس سے ایسی اولاد ہوتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایسا کام وہ کرتا ہے جو جاہل ہوتا ہے۔

(۳٤۳۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْلٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةٌ بَيْضَاءُ ، فَقَالَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ :لَوْ شِئْنَا يَا رَسُولَ اللهِ أَنْ نَتَّخِذَ مِثْلَهَا ، قَالَ :وَكَيْفَ ؟ قَالَ نَحْمِلُ الْحُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ الْعِرَابِ فَتَأْتِي بِهَا ، قَالَ :إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ الَّذِينَ لاَ يَعْلَمُونَ.

(طبرانی ۴۹۹۳۔ احمد ۱۱)

(۳۴۳۹۰) حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۳٤۳۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، قَالَ : كَتَبَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَقُرِءَ عَلَيْنَا كِتَابُهُ :أَيُّمَا رَجُلٍ حَمَلَ حِمَارًا عَلَى عَرَبِيَةٍ مِنَ الْخَيْلِ ، فَامْحُوا مِنْ عَطَائِ

(۳۴۳۸۴) حضرت ابوعبد الرحمٰن بن ابی لیلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو آدمی کوفہ کے میدان سے مسکن کے دن فرار ہو گئے، وہ دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو برا بھلا کہا اور سخت باز پرس فرمائی اور فرمایا: دونوں بھاگ کر آ گئے؟ اور پھر ان کو بصرہ کے میدان جنگ کی طرف روانہ فرمانے کا ارادہ کیا تو ان دونوں نے عرض کیا اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ! نہیں بلکہ آپ ہمیں دوبارہ اسی میدان کی طرف روانہ فرمادیں جہاں سے ہم بھاگے تھے تاکہ ہماری توبہ بھی وہیں سے ہو جائے۔

(۱۹۱) فِي الْغَزْوِ بِالْغِلْمَانِ، وَمَنْ لَمْ يُجِزْهُمْ، وَالْحُكْمِ فِيهِمْ

بچوں کو جہاد میں ساتھ لے جانے کا بیان

(۳۴۳۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رُدِدْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَوْمِ الْجَمَلِ، اسْتَصْغَرُونَا.

(۳۴۳۸۵) حضرت ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جنگ جمل والے دن مجھے اور حضرت ابوبکر بن عبد الرحمٰن کو واپس لوٹا دیا گیا ہمیں چھوٹا قرار دیا گیا۔

(۳۴۳۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: عَرَضَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِتَالِ يوم أُحُدٍ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً، فَاسْتَصْغَرَنِي فَرَدَّنِي، ثُمَّ عَرَضَنِي يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَأَجَازَنِي، قَالَ نَافِعٌ: حَدَّثْتُ ذَلِكَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ خَلِيفَةٌ، فَقَالَ: إِنَّ هَذَا لَحَدٌّ بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ، فَكَتَبَ إِلَى عُمَّالِهِ: أَنَّ مَنْ بَلَغَ خَمْسَ عَشْرَةَ فَافْرِضُوا لَهُ فِي الْمُقَاتِلَةِ، وَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَافْرِضُوا لَهُ فِي الْعِيَالِ. (بخاری ۲۶۶۴۔ مسلم ۱۴۹۰)

(۳۴۳۸۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ جنگ احد کے دن مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جہاد میں شریک ہونے کیلئے پیش کیا گیا اس وقت میری چودہ سال عمر تھی مجھے چھوٹا سمجھا گیا اور واپس کر دیا گیا پھر غزوہ خندق والے دن مجھے پیش کیا گیا اس وقت میری عمر پندرہ سال تھی تو مجھے اجازت دے دی گئی۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز جب خلیفہ تھے تو میں نے یہ روایت ان سے بیان کی، انہوں نے فرمایا: یہ چھوٹے اور بڑے کے درمیان بیشک ایک حد ہے، پھر انہوں نے اپنے گورنروں کو لکھا کہ: جس کی عمر پندرہ سال ہو اس کو جہاد کیلئے اور جس کی عمر اس سے کم ہو اس کو اھل وعیال کیلئے مقرر کر دو۔

(۳۴۳۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ سَمِعْتُ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيَّ يَقُولُ: عُرِضْنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ، فَكَانَ مَنْ أَنْبَتَ قُتِلَ، وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ لَمْ يُقْتَلْ، فَكُنْتُ مِمَّنْ لَمْ يُنْبِتْ، فَلَمْ يَقْتُلْنِي.

(۳۴۳۷۷) حضرت ابراہیم ؒ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ ایک لشکر آذربائیجان میں پھنس گیا اور اس نے صبر سے کام لیا اور سب شہید ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ میری طرف واپس لوٹ آتے تو میں ان کا مددگار ہوتا۔

(٣٤٣٧٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَنْ فَرَّ مِنْ ثَلاَثَةٍ فَلَمْ يَفِرَّ ، وَمَنْ فَرَّ مِنَ اثْنَيْنِ فَقَدْ فَرَّ ، يَعْنِي مِنَ الزَّحْفِ.

(۳۴۳۷۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ جنگ میں جو تین سے فرار ہوا وہ گویا کہ نہیں فرار ہوا جو دو میں سے فرار ہو گیا وہ فرار شمار ہوگا۔

(٣٤٣٧٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ جَرِيرٍ ، عَنِ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ : الْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ مِنَ الْكَبَائِرِ.

(۳۴۳۷۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جنگ سے فرار ہونا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

(٣٤٣٨٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، عَنْ طَيْسَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ الْبَهْدَلِيِّ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : الْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ مِنَ الْكَبَائِرِ.

(۳۴۳۸۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(٣٤٣٨١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ؛ أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً قَدْ وَلَّى ، فَقَالَ لَهُ: حَرُّ النَّارِ أَشَدُّ مِنْ حَرِّ السَّيْفِ.

(۳۴۳۸۱) حضرت ابو البختری نے ایک شخص کو جنگ سے بھاگتے ہوئے دیکھا تو فرمایا جہنم کی گرمی تلوار کی گرمی سے زیادہ سخت ہے۔

(٣٤٣٨٢) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : لَمَّا قُتِلَ أَبُو عُبَيْدَ وَهُزِمَ أَصْحَابُهُ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : أَنَا فِئَتُكُمْ.

(۳۴۳۸۲) حضرت ابو عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو عبید شہید ہوئے اور ان کے ساتھیوں کو شکست ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہارا مددگار ہوں۔

(٣٤٣٨٣) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنِ الْحَسَنِ؛ ﴿وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ﴾، قَالَ: نَزَلَتْ فِي أَهْلِ بَدْرٍ.

(۳۴۳۸۳) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کی آیت ﴿وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ﴾ بدر والوں کے حق میں نازل ہوئی۔

(٣٤٣٨٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى ؛ أَنَّ رَجُلَيْنِ فَرَّا يَوْمَ مَسْكَنٍ مِنْ مَغْزَى الْكُوفَةِ ، فَأَتَيَا عُمَرَ ، فَعَيَّرَهُمَا وَأَخَذَهُمَا بِلِسَانِهِ أَخْذًا شَدِيدًا ، وَقَالَ : فَرَرْتُمَا ؟ وَأَرَادَ أَنْ يَصْرِفَهُمَا إِلَى مَغْزَى الْبَصْرَةِ ، فَقَالاَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، لاَ ، بَلْ رُدَّنَا إِلَى الْمَغْزَى الَّذِي فَرَرْنَا مِنْهُ ، حَتَّى تَكُونَ تَوْبَتُنَا مِنْ قِبَلِهِ.

عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ مِنْ سَرَايَا رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً ، فَكُنْتُ فِيمَنْ حَاصَ ، قَالَ :فَقُلْنَا حِينَ فَرَرْنَا :كَيْفَ نَصْنَعُ وَقَدْ فَرَرْنَا مِنَ الزَّحْفِ ، وَبُؤْنَا بِالْغَضَبِ ؟ فَقُلْنَا: نَدْخُلُ الْمَدِينَةَ فَنَبِيتُ بِهَا ، فَلاَ يَرَانَا أَحَدٌ.

قَالَ :فَلَمَّا دَخَلْنَا قُلْنَا :لَوْ عَرَضْنَا أَنْفُسَنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَإِنْ كَانَتْ لَنَا تَوْبَةٌ أَقَمْنَا، وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ ذَهَبْنَا ، قَالَ :فَجَلَسْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ صَلاَةِ الْغَدَاةِ ، فَلَمَّا خَرَجَ قُمْنَا إِلَيْهِ ، فَقُلْنَا :يَا رَسُولَ اللهِ ، نَحْنُ الْفَرَّارُونَ ، قَالَ :فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا ، فَقَالَ :بَلْ أَنْتُمَ الْعَكَّارُونَ ، قَالَ: فَدَنَوْنَا فَقَبَّلْنَا يَدَهُ ، وَقُلْنَا :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَرَدْنَا أَنْ نَفْعَلَ ، وَأَنْ نَفْعَلَ ، قَالَ :أَنَا فِئَةُ الْمُسْلِمِينَ.

(ابو داؤد ۲۶۴۰۔ ترمذی ۱۷۱۶)

(۳۴۳۷۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ ایک سریہ میں شریک تھے، لوگوں نے بھاگنے کیلئے چکر لگانا شروع کر دیئے فرماتے ہیں کہ میں بھی بھاگنے والوں میں سے تھا، جنگ سے فرار ہوتے وقت ہم نے کہا ہم کیا کریں کہ ہم جنگ سے فرار ہو رہے ہیں اور اللہ کے غضب کے مستحق ہو کر لوٹ رہے ہیں؟ ہم نے کہا کہ مدینہ چلتے ہیں اور وہاں رات گزارتے ہیں کہ کوئی ہمیں نہ دیکھے، راوی کہتے ہیں کہ پھر جب ہم مدینہ آئے تو ہم نے کہا کہ اگر ہم اپنے آپ کو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کر دیں تو بہتر ہے اگر تو ہمارے لیے توبہ کی گنجائش ہے تو ہم اسی پر رہیں اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور معاملہ ہے تو ہم واپس چلتے ہیں، ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صبح کی نماز سے قبل بیٹھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے تو ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم جنگ سے فرار ہونے والوں میں سے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: بلکہ تم بھاگ کر دوبارہ لوٹنے والے ہو، راوی فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے قریب ہوئے تو ہم نے آپ کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہم بھی اسی طرح کرنے کا ارادہ کر رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں مسلمانوں کا مددگار رہوں۔

(٣٤٣٧٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :لَمَّا بَلَغَ عُمَرَ قَتْلُ أَبِي عُبَيْدَةَ الثَّقَفِيِّ ، قَالَ :إِنْ كُنْتُ لَهُ لَفِئَةً ، لَوِ انْحَازَ إِلَيَّ.

(۳۴۳۷۵) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ابو عبید الثقفی رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے کی اطلاع ملی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر وہ ہماری طرف لوٹ آتا تو میں اس کا مددگار رہوتا۔

(٣٤٣٧٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ:حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ:قَالَ عُمَرُ:أَنَا فِئَةُ كُلِّ مُسْلِمٍ.

(۳۴۳۷۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں ہر مسلمان کا مددگار رہوں۔

(٣٤٣٧٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :بَلَغَ عُمَرَ أَنَّ قَوْمًا صَبَرُوا بِأَذْرَبِيجَانَ حَتَّى قُتِلُوا ، فَقَالَ عُمَرُ :لَوِ انْحَازُوا إِلَيَّ لَكُنْتُ لَهُمْ فِئَةً.

نے کہا: ہم نے ان کو روانہ کیا ہے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نے ان کو تیار کیا اور ان کو روانہ کیا اور ان کیلئے دعا کی۔

(٣٤٣٦٩) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غُنْيَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، أَوْ غَيْرِهِ ، قَالَ : بَعَثَ أَبُو بَكْرٍ جَيْشًا إِلَى الشَّامِ فَخَرَجَ يُشَيِّعُهُمْ عَلَى رَاحِلَتِهِ.

(۳۴۳۶۹) حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ملک شام کی طرف لشکر روانہ فرمایا پھر ان کو روانہ کرنے کیلئے سواری پر سوار ہو کر ان کے ساتھ نکلے۔

(٣٤٣٧٠) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقِيلَ لَهُ : قَدْ قَدِمَ جَعْفَرٌ ، فَقَالَ : مَا أَدْرِي بِأَيِّهِمَا أَنَا أَفْرَحُ ؛ بِقُدُومِ جَعْفَرٍ ، أَوْ بِفَتْحِ خَيْبَرَ ؟ ثُمَّ تَلَقَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْتَزَمَهُ ، وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ.

(۳۴۳۷۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر آپ کو خبر دی کہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ تشریف لائے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معلوم نہیں کس بات سے مجھے زیادہ خوشی حاصل ہوئی ہے: حضرت جعفر کے آنے پر یا پھر خیبر فتح ہونے پر؟! پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا استقبال کیا اور بغل گیر ہو کر ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

(٣٤٣٧١) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، قَالَ: حدَّثَنَا حَنَشُ بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَمَّا وَجَّهَنَا عُمَرُ إِلَى الْكُوفَةِ، مَشَى مَعَنَا سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ ، فَوَدَّعَنَا وَدَعَا لَنَا ، ثُمَّ قَعَدَ يَنْفُضُ رِجْلَيْهِ مِنَ الْغُبَارِ ، ثُمَّ رَجَعَ.

(۳۴۳۷۱) حضرت حنش بن حارث رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب ہمیں کوفہ کی طرف بھیجا تو دن کا کچھ حصہ ہمارے ساتھ چلے پھر ہمیں الوداع فرمایا اور ہمارے لئے دعا فرمائی پھر بیٹھ کر اپنے قدموں سے مٹی اور غبار جھاڑا اور واپس لوٹ گئے۔

(٣٤٣٧٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ حُدِّثْتُ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : شَيَّعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَلَمْ يَتَلَقَّهُ.

(۳۴۳۷۲) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا اور ان کا استقبال نہ کیا۔

(٣٤٣٧٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ قَرَظَةَ ، قَالَ : شَيَّعَنَا عُمَرُ إِلَى صِرَارٍ.

(۳۴۳۷۳) حضرت قرظہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں مقام صرار کی طرف روانہ فرمایا۔

(١٩٠) مَا جَاءَ فِي الْفِرَارِ مِنَ الزَّحْفِ

جنگ سے فرار ہونے پر وعید کا بیان

(٣٤٣٧٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : حَدَّثَنِي

(۱۸۸) فِي الرَّجُلِ يخلّي عَنْ دَابَّتِهِ فَيَأْخُذُهَا الرَّجُلُ

کوئی شخص اپنا جانور چھوڑ دے اور دوسرا شخص اس کو پکڑ کر پال لے

(۳٤۳٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ وَجَدَ دَابَّةً بِمَهْلَكٍ فَهِيَ لِمَنْ أَحْيَاهَا.

(۳۴۳۶۵) حضرت شعبی ؒ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے جانور کو ہلاکت والی جگہ پر چھوڑ دے تو جو اس کو پکڑ کر زندہ کر دے (اس کو پال لے) وہ اسی کا ہے۔

(۳٤۳٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَتْرُكُ الدَّابَّةَ فِي أَرْضِ الْقَفْرِ ، قَالَ : هِيَ لِمَنْ أَحْيَاهَا.

(۳۴۳۶۶) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص اپنا جانور بے آب و گیاہ زمین میں چھوڑ دے تو جو اس کو پال لے اور چارہ وغیرہ کھلائے وہ اس کا ہے۔

(۳٤۳٦۷) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي رَجُلٍ سَيَّبَ دَابَّتَهُ ، فَأَخَذَهَا رَجُلٌ ، قَالَ : فَجَاءَ صَاحِبُهَا فَخَاصَمَهُ إِلَى عَامِرٍ ، فَقَالَ : هَذَا أَمْرٌ قَدْ قُضِيَ فِيهِ قَبْلَ الْيَوْمِ ، إِنْ كَانَ سَيَّبَهَا فِي خَوْفٍ ومَفَازَةٍ فَهُوَ أَحَقُّ بِدَابَّتِهِ ، وَإِنْ كَانَ سَيَّبَهَا فِي كَلأٍ وَأَمْنٍ فَلاَ حَقَّ لَهُ فِيهَا.

(۳۴۳۶۷) حضرت عامر ؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنا جانور آزاد چھوڑ دیا تو اس کو دوسرے آدمی نے پکڑ لیا، پھر اس کا مالک آیا اور حضرت عامر کے پاس جھگڑا لے کر حاضر ہوا۔ حضرت عامر نے فرمایا یہ ایسا معاملہ ہے جس کے متعلق آج کے دن سے قبل فیصلہ ہو چکا ہے اگر تو اس نے خوف وغیرہ کی وجہ سے اپنا جانور چھوڑا تھا تو پھر یہ اپنے جانور کا زیادہ حقدار ہے، اور اگر چارے کی وجہ سے چھوڑا ہے تو پھر اس میں اس کا کوئی حق نہیں ہے۔

(۱۸۹) فِي تَشْيِيعِ الْغُزَاةِ وَتَلَقِّيهِمْ

غزوہ کیلئے لشکر روانہ کرنا اور ان کے ساتھ ملاقات کرنا اور ان کا استقبال کرنا

(۳٤۳٦۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي الْفَيْضِ ، قَالَ : سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ الرُّعَيْنِيَّ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَحْسِبُ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ شَيَّعَ جَيْشًا فَمَشَى مَعَهُمْ ، فَقَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي اغْبَرَّتْ أَقْدَامُنَا فِي سَبِيلِ اللهِ ، قَالَ ، فَقَالَ رَجُلٌ : إِنَّمَا شَيَّعْنَاهُمْ ، فَقَالَ : جَهَّزْنَاهُمْ وَشَيَّعْنَاهُمْ وَدَعَوْنَا لَهُمْ.

(۳۴۳۶۸) حضرت سعید بن جبیر ؒ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق ؓ نے لشکر روانہ فرمایا پھر ان کے ساتھ چلتے رہے ان کو رخصت کرنے کیلئے اور فرمایا: تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے اپنے راستہ میں ہمارے قدموں کو غبار آلود کیا، ایک شخص

(۱۸۷) مَا قَالُوا فِي عَقْرِ الْخَيْلِ

گھوڑے کے پاؤں پرضرب کے نشان کا بیان

(٣٤٣٦٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبِي الَّذِي أَرْضَعَنِي مِنْ بَنِي مُرَّةَ ، قَالَ : كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى جَعْفَرٍ يَوْمَ مُؤْتَةَ ، نَزَلَ عَنْ فَرَسٍ لَهُ شَقْرَاءَ فَعَرْقَبَهَا ، ثُمَّ مَضَى فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ.

(۳۴۳۶۰) حضرت یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنے والد اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بتایا جنہوں نے مجھے بنو مرہ میں دودھ پلایا فرمایا گویا کہ میں جنگ موتہ کے دن حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو دیکھ رہا ہوں اپنے گھوڑے سے اترے جو سرخی مائل تھا، پھر اس کے پاؤں پرضرب کا نشان لگایا اور جنگ میں شریک ہو گئے اور لڑتے رہے یہاں تک کہ آپ شہید ہو گئے۔

(٣٤٣٦١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي غُنْيَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، أَوْ غَيْرِهِ ، قَالَ : بَعَثَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى الشَّامِ ، فَقَالَ : لاَ تَعْقِرُوا دَابَّةً حَسَرْتُمُوهَا.

(۳۴۳۶۱) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت قیس رضی اللہ عنہ کو ملک شام کی طرف بھیجا اور فرمایا: گھوڑے کے پاؤں پرضرب کا نشان مت لگاؤ، تم اس کو تھکا دیتے ہو۔

(٣٤٣٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْعَبْسِيُّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ ، قَالَ : الْحَسِيرُ لاَ يُعْقَرُ.

(۳۴۳۶۲) حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ گھوڑے جو تھک جائیں ان کے پاؤں پرضرب کا نشان نہیں لگایا جائے گا۔

(٣٤٣٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْهُذَلِيُّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : كَانَتِ السَّرَايَا إِذَا بُعِثَتْ قِيلَ لَهَا : لاَ تَعْقِرُوا حَسِيرًا.

(۳۴۳۶۳) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب سرایا بھیجے جاتے تو ان کو کہا جاتا کہ تھک جانے والے جانور کے پاؤں پر ضرب کا نشان مت لگانا۔

(٣٤٣٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ ، قَالَ : قَالَ أَبُو بَكْرٍ : لاَ تَعْقِرُوا دَابَّةً ، وَإِنْ حُسِرَتْ.

(۳۴۳۶۴) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ گھوڑے کے پاؤں پرضرب کا نشان مت لگاؤ اگرچہ وہ تھک جائے۔

سے لڑائی ہوئی، پھر جب لشکر واپس آیا تو انہوں نے حضور ﷺ سے اس بارے میں شکایت کی، حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میرا لشکر تھوڑا تھا مجھے ڈر تھا کہ اگر آگ روشن کی تو دشمن ہماری قلت کو دیکھ لے گا اور میں نے ان کو دشمن کا پیچھا بھی اسی وجہ سے کرنے سے منع کر دیا تھا کہ کوئی دشمن پہاڑ پر کمین نہ لگائے بیٹھا ہو، راوی فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کو یہ طریقہ اور چال بہت پسند آئی۔

(٣٤٣٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ لأَبِي بَكْرٍ ، نَمَا لَمْ يَدَعْ عَمْرٌو النَّاسَ أَنْ يُوقِدُوا نَارًا ، أَلاَ تَرَى إِلَى هَذَا الَّذِي مَنَعَ النَّاسَ مَنَافِعَهُمْ ، قَالَ :فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : دَعْهُ ، فَإِنَّمَا وَلاَّهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا لِعِلْمِهِ بِالْحَرْبِ.

(۳۴۳۵۶) حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا جب حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو آگ جلانے سے منع فرمایا کہ کیا آپ اس شخص کو دیکھتے ہیں جس نے لوگوں کو ان کے فائدے سے روکا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا چھوڑ دو، ان کی جنگی چالوں میں مہارت کی وجہ سے رسول اکرم ﷺ نے انہیں ہمارا امیر بنایا۔

(٣٤٣٥٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :مَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ بِالْمُشْرِكِينَ ، وَكَانَ أَوَّلَ يَوْمٍ مَكَرَ بِهِمْ فِيهِ.

(۳۴۳۵۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے جنگ احد کے دن مشرکین کے ساتھ خفیہ چال چلی، یہ پہلا موقع اور دن تھا جس میں ان کے ساتھ چال چلی گئی تھی۔

(٣٤٣٥٨) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ ، يُقَالَ لَهُ :صُبَيْحٌ :كُنَّا مَعَاشِرَ الْفُطْحِ مَعَ عَلِيٍّ ، قَالَ :وَكَانَ عَلِيٌّ رَجُلاً مُجَرِّبًا ، قَالَ :وَكَانَ يَقُولُ :الْحَرْبُ خَدْعَةٌ ، قَالَ :فَيَنْتَهِي إِلَى الصَّخْرَةِ ، قَالَ :فَيَقُولُ :اللَّهُ أَكْبَرُ ، صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، صَخْرَةٌ ، قَالَ :فَنَرَى نَحْنُ أَنَّهُ شَيْءٌ قِيلَ لَهُ ، قَالَ :فَيَنْتَهِي إِلَى دِجْلَةَ ، فَيَقُولُ :دِجْلَةَ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، فَنَرَى نَحْنُ أَنَّهُ شَيْءٌ قِيلَ لَهُ.

(۳۴۳۵۹) حضرت عبدالملک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صبیح نامی ایک شخص نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ تجربہ کار انسان تھے، فرماتے تھے کہ جنگ خفیہ چال چلنے کا نام ہے، فرماتے ہیں کہ وہ چٹان کی طرف پہنچے اور فرمایا اللہ اکبر اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا چٹان ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ ہم نے دیکھا کہ وہاں میرے جیسے کو کہا گیا ہے، پھر دجلہ کی طرف پہنچے اور فرمایا، دجلہ اللہ اکبر اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا، ہم نے دیکھا کہ وہاں چیز ہے جس کو کہا گیا ہے۔

(٣٤٣٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :الْحَرْبُ خَدْعَةٌ.

(۳۴۳۵۹) حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ خفیہ چال چلنے کا نام ہے۔

(٣٤٣٥١) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ غَزْوَةً ، وَرَّى بِغَيْرِهَا. (بخاری ۲۹۴۷۔ ابوداؤد ۲۶۳۰)

(۳۴۳۵۱) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد کے سفر پر روانہ ہونے کا ارادہ فرماتے تو کسی دوسرے سفر کے ساتھ توریہ فرمادیتے، (یعنی جہاد کے سفر کو مخفی رکھتے)۔

(٣٤٣٥٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، سَمِعَ جَابِرًا ، يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ يُخْرِجُ نَاسًا مِنَ النَّارِ بَعْدَ أَنْ صَارُوا حُمَمًا ، قَالَ : وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خَدْعَةٌ.

(بخاری ۳۰۳۰۔ مسلم ۱۳۶۱)

(۳۴۳۵۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جہنم سے لوگوں کو کوئلہ ہونے کے بعد نکالیں گے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنگ تو خفیہ چال چلنے کا نام ہے۔

(٣٤٣٥٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : إِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ، فَإِنَّ الْحَرْبَ خَدْعَةٌ ، وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ. (بخاری ۳۶۱۱۔ مسلم ۱۵۴)

(۳۴۳۵۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں تم سے بیان کرتا ہو جو میرے اور تمہارے درمیان ہے کہ جنگ خفیہ چال چلنے کا نام ہے، اور اگر میں تم سے بیان کروں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر آسمان سے میں الٹے منہ گر جاؤں یہ مجھے زیادہ محبوب ہے اس بات سے کہ میں جھوٹ بولوں۔

(٣٤٣٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خَدْعَةٌ. (ابن ماجہ ۲۸۳۳)

(۳۴۳۵۴) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنگ تو خفیہ چال چلنے کا نام ہے۔

(٣٤٣٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ فِي غَزْوَةِ ذَاتِ السَّلاَسِلِ ، فَأَصَابَهُمْ بَرْدٌ شَدِيدٌ ، فَقَالَ : لاَ يُوقِدَنَّ رَجُلٌ نَارًا ، ثُمَّ قَاتَلَ الْقَوْمَ ، فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْا ذَلِكَ إِلَيْهِ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، كَانَ فِي أَصْحَابِي قِلَّةٌ ، وَخَشِيتُ أَنْ يَرَى الْقَوْمُ قِلَّتَهُمْ ، وَنَهَيْتُهُمْ أَنْ يَتَّبِعُوا الْعَدُوَّ مَخَافَةَ أَنْ يَكُونَ لَهُمْ كَمِينٌ مِنْ وَرَاءِ الْجَبَلِ ، قَالَ : فَأَعْجَبَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (حاکم ۴۳)

(۳۴۳۵۵) حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو غزوہ ذات السلاسل میں امیر بنا کر روانہ فرمایا۔ ان کے لشکر کو سخت سردی لگی، حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے حکم فرمایا کہ کوئی شخص آگ مت جلائے پھر ان کی دشمن

بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : نَدْخُلُ أَرْضَ الشِّرْكِ ، فَنُحَاصِرُ الْحِصْنَ ، فَيُقَاتِلُونَنَا قِتَالاً شَدِيدًا ، فَيَسْأَلُونَنَا الأَمَانَ ، وَيَأْبَى ذَلِكَ الأَمِيرُ ، فَمَا تَرَى فِي قِتَالِهِمْ ؟ فَقَالَ : لَيْسَ إِلَيْكُمْ ، ذَاكَ إِلَى الأَمِيرِ.

(۳۴۳۴۷) حضرت ابن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ ہم لوگ کافروں کے ملک میں جا کر ان کے قلعہ کا محاصرہ کریں پھر وہ لوگ ہمارے ساتھ سخت مزاحمت کریں اور بعد میں ہم سے امن طلب کریں اور ان کا امیر انکار کر دے تو ان کے ساتھ لڑنے کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ فرمایا یہ تم پر نہیں ہے یہ ان کے امیر کا معاملہ ہے۔

(٣٤٣٤٨) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ أَبِي قَيْسٍ ، يَذْكُرُ عَنْ مُطَرِّفٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، قُلْتُ : الْمَلِكُ مِنْ مُلُوكِ خُرَاسَانَ يُصَالِحُ مِنَ السَّبْيِ عَلَى رُؤُوسٍ مَعْلُومَةٍ ؟ قَالَ : مَا كَانَ مِنْ صُلْحٍ فَلاَ بَأْسَ.

(۳۴۳۴۸) حضرت مطرف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم سے دریافت کیا کہ خراسان کے بادشاہوں میں ایک بادشاہ قیدی سے معلومات کی بنیاد پر صلح کرتا ہے؟ فرمایا: صلح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(١٨٦) فِي الْمَكْرِ وَالْخَدِيعَةِ فِي الْحَرْبِ

جنگ میں مکر اور دھوکا دینا

(٣٤٣٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ ذِي حُدَّانٍ ، عَمَّنْ سَمِعَ عَلِيًّا ، يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ سَمَّى الْحَرْبَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدْعَةً. (بخاری ۳۰۲۹۔ مسلم ۱۳۶۲)

(۳۴۳۴۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زبان مبارک پر جنگ کا نام دھوکا رکھا۔ (ایک چال چلنے کا نام ہے)۔

(٣٤٣٥٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ ذِي حُدَّانٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ قَضَى عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّ الْحَرْبَ خَدْعَةٌ ، وَإِنِّي مُحَارِبٌ أَتَكَلَّمُ فِي الْحَرْبِ ، قَالَ : وَلَكِنْ إِذَا قُلْتُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَوَاللهِ لأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُولَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ. (احمد ۹۰۔ ابن سعد ۳۲۴)

(۳۴۳۵۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارکہ پر فیصلہ فرمایا کہ جنگ...... چال چلنے کا نام ہے، بیشک میں تو جنگ جو ہوں، جنگ کے متعلق بات کرتا ہوں، فرمایا کہ لیکن جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، تو خدا کی قسم مجھے یہ بات زیادہ پسندیدہ تھی کہ میں آسمان سے الٹے منہ گر جاتا اس بات سے کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں وہ بات کہوں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ فرمائی ہو۔

(٣٤٣٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ مُزَاحِمٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَيْحَانَ ، قَالَ : شَهِدَتْ تُسْتَرَ مَعَ أَبِي مُوسَى أَرْبَعُ نِسْوَةٍ ، أَوْ خَمْسٌ ، مِنْهُنَّ أُمُّ مَجْزَأَةَ بْنِ ثَوْرٍ.

(۳۴۳۴۳) حضرت خالد بن سیحان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ چار یا پانچ خواتین تستر میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک ہوئیں جن میں ام مجزاۃ بن ثور رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔

(٣٤٣٤٤) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَرْمَلَةَ الْعَبْدِيُّ ، عَنِ الْمُؤْثَرَةِ بِنْتِ زَيْدٍ ، أُخْتِ أَبِي نَضْرَةَ ؛ أَنَّ أَبَا نَضْرَةَ غَزَا بِامْرَأَتِهِ زَيْنَبَ إِلَى خُرَاسَانَ. (ابن سعد ٢٠٨)

(۳۴۳۴۴) حضرت موثرہ بنت زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابونضرہ اپنی اہلیہ زینب کے ساتھ خراسان کی طرف جہاد میں شریک ہوئے۔

(٣٤٣٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُمَيْعٍ ، قَالَ حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَلاَّدٍ الأَنْصَارِيُّ ، عَنْ أُمِّ وَرَقَةَ بِنْتِ نَوْفَلٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا غَزَا بَدْرًا ، قَالَتْ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، ائْذَنْ لِي فِي أَنْ أَغْزُوَ مَعَك ، أُدَاوِي جَرْحَاكُمْ ، وَأُمَرِّضُ مَرْضَاكُمْ ، لَعَلَّ اللَّهَ يَرْزُقُنِي شَهَادَةً قَالَ : قَرِّي فِي بَيْتِكَ ، فَإِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُك الشَّهَادَةَ ، قَالَ : فَكَانَتْ تُسَمَّى الشَّهِيدَةَ. (ابوداؤد ٥٩٢ـ دارقطنی ١١١)

(۳۴۳۴۵) حضرت ام ورقہ بنت نوفل رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر کیلئے روانہ ہونے لگے تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! مجھے بھی اپنے ساتھ جہاد پر جانے کی اجازت عنایت فرمادیں، میں آپ کے زخمیوں کی مرہم پٹی اور مریضوں کی تیمارداری کروں گی شاید کہ اللہ مجھے بھی شہادت کی موت نصیب فرمادے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اپنے گھر میں رہ بیشک اللہ تعالیٰ نے تجھے شہادت (کا ثواب) دے دیا ہے، فرماتی ہیں کہ اس کے بعد میرا نام شہیدہ پڑ گیا۔

(٣٤٣٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ تَخْرُجَ النِّسَاءُ إِلَى شَيْءٍ مِنْ هَذِهِ الْفُرُوجِ ، يَعْنِي الثُّغُورَ.

(۳۴۳۴۶) حضرت حسن رضی اللہ عنہ ناپسند فرماتے تھے کہ خواتین سرحدات وغیرہ کی طرف بڑھنے کیلئے جائیں۔

(١٨٥) فِي الْقَوْمِ يُحَاصِرُونَ الْقَوْمَ فَيَطْلُبُونَ الأَمَانَ ، فَيَقُولُ الْقَوْمُ نَعَمْ وَيَأْبَى عَلَيْهِمْ بَعْضُهُمْ

لشکر کسی قوم کا محاصرہ کرلے پھر وہ لوگ امن طلب کریں اور وہ لشکر امن دینے پر رضامند بھی ہو جائیں لیکن کچھ لوگ امن لینے سے انکار کر دیں

(٣٤٣٤٧) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجَاءُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُغِيرَةُ بْنُ حَبِيبٍ ، خَتَنُ مَالِكِ

م نے آپ کے چہرہ پر غصہ کے آثار دیکھے ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم جنگ میں شریک ہوئیں ہیں ہمارے پاس دوائی ہے جس سے زخمیوں کو دواء دیں گے اور تیر پکڑائیں گے اور ستو ملا پانی پلائیں گے اور بالو کی رسی بنائیں گے جس سے اللہ کے راستہ میں مدد حاصل کی جائے گی حضور صَلَّیٰ اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: ٹھہری رہو پھر جب خیبر فتح ہوا تو آنحضرت صَلَّیٰ اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بھی اسی طرح حصہ دیا جس طرح مردوں کو دیا۔

۳٤٣٤٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ، قَالَ: كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنِ النِّسَاءِ: هَلْ كُنَّ يَحْضُرْنَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبَ؟ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ؟ قَالَ يَزِيدُ: كَتَبْتُ كِتَابَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى نَجْدَةَ: قَدْ كُنَّ يَحْضُرْنَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَّا أَنْ يَضْرِبَ لَهُنَّ بِسَهْمٍ فَلا، وَقَدْ كَانَ يَرْضَخُ لَهُنَّ.

(۳۳۳۴۰) حضرت یزید بن ہرمز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نجدہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو خط لکھ کر دریافت کیا کہ کیا خواتین حضور اقدس صَلَّیٰ اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شریک ہوتی تھیں اور غنیمت میں ان کو حصہ ملتا تھا؟ حضرت یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف سے نجدہ کو لکھا کہ خواتین رسول اکرم صَلَّیٰ اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شریک ہوتی تھیں، باقی ان کو الگ حصہ نہ ملتا تھا، ان کو تھوڑا سا عطیہ دیا جاتا تھا۔

۳٤٣٤١) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَسَنٍ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْقُرَشِيُّ؛ أَنَّ أُمَّ كَبْشَةَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي عُذْرَةَ، عُذْرَةَ قُضَاعَةَ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، ائْذَنْ لِي أَنْ أَخْرُجَ فِي جَيْشِ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: لاَ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي لَسْتُ أُرِيدُ أَنْ أُقَاتِلَ، إِنَّمَا أُرِيدُ أَنْ أُدَاوِيَ الْجَرِيحَ وَالْمَرِيضَ، وأَسْقِيَ الْمَرِيضَ، فَقَالَ: لَوْلاَ أَنْ يَكُونَ سُنَّةً، وَيُقَالُ: فُلاَنَةُ خَرَجَتْ، لأَذِنْتُ لَكِ، وَلَكِنِ اجْلِسِي. (طبرانی ۴۳۱)

(۳۳۳۴۱) حضرت سعید بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنو عذرہ کی خاتون ام کبشہ نے حضور صَلَّیٰ اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! مجھے اجازت دے دیں کہ میں فلاں فلاں لشکر میں ساتھ جاؤں، آپ صَلَّیٰ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں، انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صَلَّیٰ اللہ علیہ وسلم میں لڑنے کے ارادے سے نہیں جا رہی میں مریضوں اور زخمیوں کی مرہم پٹی اور مریض کو پانی پلانے کے ارادہ سے جانا چاہتی ہوں، آپ صَلَّیٰ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ عادت نہ بن جاتی اور کہا جاتا کہ فلاں خاتون جہاد میں گئی تھی تو میں تجھے اجازت دے دیتا لیکن بیٹھی رہ، (ساتھ مت جا)۔

۳٤٣٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عِكْرِمَةَ؛ أَنَّ صَفِيَّةَ كَانَتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ.

(۳۳۳۴۲) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ خندق والے دن حضرت صفیہ حضور صَلَّیٰ اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں۔

الْخَطَّابِ مِنْ غَزْوَةِ سَرْغٍ ، حَتَّى إِذَا بَلَغَ الْجُرُفَ ، قَالَ :أَيُّهَا النَّاسُ ، لَا تَطْرُقُوا النِّسَاءَ ، وَلَا تَغْتَرُّوهُنَّ ، ثُمَّ بَعَثَ رَاكِبًا إِلَى الْمَدِينَةِ بِأَنَّ النَّاسَ دَاخِلُونَ بِالْغَدَاةِ.

(۳۴۳۳۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ غزوہ سرغ سے واپس آ رہے تھے، جب آپ مقام جرف پر پہنچے تو آپ نے اعلان فرمایا اے لوگو! رات کے وقت اوران کی بے خبری میں ان کے پاس مت داخل ہو جاؤ پھر آپ نے ایک سوار مدینہ کی طرف بھیجا کہ بتادو لوگ صبح داخل ہوں گے۔

(٣٤٣٣٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا طَالَتْ غَيْبَةُ أَحَدِكُمْ عَنْ أَهْلِهِ ، فَلَا يَطْرُقَنَّ أَهْلَهُ لَيْلاً.

(بخاری ۵۲۴۴۔ مسلم ۱۸۲)

(۳۴۳۳۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں کوئی شخص سفر کی وجہ سے زیادہ دن گھر والوں سے دور رہے تو وہ رات کے وقت گھر والوں کے پاس واپس مت آئے۔

(١٨٤) فِي الْغَزْوِ بِالنِّسَاءِ

خواتین کو جنگ میں لے کر جانا (خواتین کا جنگ میں شریک ہونا)

(٣٤٣٣٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الأَنْصَارِيَّةِ ، قَالَتْ :غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ ، أَخْلُفُهُمْ فِي رِحَالِهِمْ فَأَصْنَعُ لَهُمَ الطَّعَامَ ، وَأُدَاوِي لَهُمَ الْجَرْحَى ، وَأَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى. (مسلم ۱۴۴۷۔ احمد ۸۴)

(۳۴۳۳۸) حضرت ام عطیہ الانصاریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات غزوات میں شریک ہوئی میں ان کے کجاووں کے پیچھے ہوتی اوران کے لیے کھانا تیار کرتی اور زخمیوں کو مرہم پٹی کرتی اور مریضوں کا خیال رکھتی۔

(٣٤٣٣٩) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا رَافِعُ بْنُ سَلَمَةَ الأَشْجَعِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنِي حَشْرَجُ بْنُ زِيَادٍ الأَشْجَعِيُّ ، عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ أَبِيهِ ؛ أَنَّهَا غَزَتْ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ سَادِسَةَ سِتِّ نِسْوَةٍ فَبَلَغَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَبَعَثَ إِلَيْنَا ، فَقَالَ :بِأَمْرِ مَنْ خَرَجْتُنَّ ؟ وَرَأَيْنَا فِيهِ الْغَضَبَ ، فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ ، خَرَجْنَا وَمَعَنَا دَوَاءٌ نُدَاوِي بِهِ ، وَنُنَاوِلُ السِّهَامَ ، وَنَسْقِي السَّوِيقَ ، وَنَغْزِلُ الشَّعْرَ ، نُعِينُ فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَقَالَ لَنَا :أَقِمْنَ ، فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ خَيْبَرَ ، قَسَمَ لَنَا كَمَا قَسَمَ لِلرِّجَالِ.

(ابو داؤد ۲۷۲۳۔ احمد ۲۷۱)

(۳۴۳۳۹) حضرت حشرج بن زیاد رحمہ اللہ اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ چھ خواتین حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ خیبر میں شریک ہوئیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی تو آپ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کس کام کی وجہ سے تم جنگ میں نکلی ہو؟

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ لَيْلاً ، يَتَخَوَّنُهُمْ ، أَوْ يَطْلُبَ عَثَرَاتِهِمْ. (مسلم ۱۵۲۸۔ دارمی ۲۶۳۱)

(۳۴۳۳۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ آدمی سفر سے رات کو گھر لوٹے، وہ ان کے ساتھ خیانت کرے گا یا وہ ٹھوکر اور غلطی طلب کرے گا۔

(۳۴۳۳۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لاَ يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلاً ، وَكَانَ يَأْتِيهِمْ غُدْوَةً ، أَوْ عَشِيَّةً.

(بخاری ۱۸۰۰۔ مسلم ۱۵۲۷)

(۳۴۳۳۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم رات میں سفر سے واپس گھر والوں کے پاس نہ لوٹا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت یا شام کے وقت آتے تھے۔

(۳۴۳۳۴) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ نُبَيْحًا الْعَنَزِيَّ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا دَخَلْتُمْ لَيْلاً ، فَلاَ يَأْتِ أَحَدٌ أَهْلَهُ طُرُوقًا ، قَالَ جَابِرٌ : فَوَاللهِ لَقَدْ طَرَقْنَاهُنَّ بَعْدُ. (احمد ۲۹۹۔ ابن حبان ۲۷۱۳)

(۳۴۳۳۴) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص جب سفر سے واپس لوٹے تو وہ رات کو گھر والوں کے پاس نہ آئے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم ہم ان کے پاس رات گزرنے کے بعد آتے تھے۔

(۳۴۳۳۵) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حُمَيْدٍ الأَعْرَجِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ ، قَالَ : كُنْتُ فِي غَزَاةٍ ، فَاسْتَأْذَنْتُ فَتَعَجَّلْتُ ، فَانْتَهَيْتُ إِلَى الْبَابِ ، فَإِذَا الْمِصْبَاحُ يَتَأَجَّجُ ، وَإِذَا أَنَا بِشَيْءٍ أَبْيَضَ نَائِمٍ ، فَاخْتَرَطْتُ سَيْفِي ، ثُمَّ حَرَّكْتُهَا ، فَقَالَتْ : إِلَيْكَ إِلَيْكَ ، فُلاَنَةُ كَانَتْ عِنْدِي مَشَّطَتْنِي ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ ، فَنَهَى أَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ لَيْلاً.

(احمد ۴۵۱۔ حاکم ۲۹۳)

(۳۴۳۳۵) حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک غزدہ میں شریک تھا میں نے واپسی کی اجازت طلب کی اور جلدی کی اور جلدی واپس آ کر گھر کے دروازے پر پہنچ گیا، گھر میں چراغ جل رہا تھا اور میں نے ایک سفید چیز سوئی ہوئی دیکھی میں نے تلوار نکال لی پھر اس کو حرکت دی تو میری اہلیہ نے کہا: تو دور ہو جا تو دور ہو جا فلاں میرے پاس ہے اور میرے بالوں میں کنگھی کر رہی ہے، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس واقعہ کی اطلاع دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرما دیا کہ آدمی رات کو سفر سے واپس گھر آئے۔

(۳۴۳۳۶) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : أَقْبَلَ عُمَرُ بْنُ

اِنْزِعْ رَجُلاً يُعَذِّبُ بِعَذَابِ اللهِ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :وَاللهِ لاَ أَشِيمُ سَيْفًا سَلَّهُ اللَّهُ عَلَى عَدُوِّهِ ، حَتَّى يَكُونَ اللَّهُ هُوَ يَشِيمُهُ ، وَأَمَرَهُ فَمَضَى مِنْ وَجْهِهِ ذَلِكَ إِلَى مُسَيْلِمَةَ.

(۳۴۴۱۴) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ جب بنو سلیم کے لوگ مرتد ہونے لگے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر دے کر ان کی طرف روانہ فرمایا۔ وہاں انہوں نے لوگوں کو ایک جگہ جمع کر کے انہیں آگ لگا دی۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہوئی تو وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ آپ کو چاہئے کہ ایسے شخص کو قیادت سے معزول کر دیں جو وہ عذاب دیتا ہے جو عذاب اللہ کا حق ہے! حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں ایسے اللہ کی تلوار کو نیام میں نہیں رکھ سکتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ خود اپنی تلوار کو نیام میں نہ رکھ دے۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو مسیلمہ کی طرف جانے کا حکم دے دیا۔

(٣٤٤١٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَجَّهَ النَّاسَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ ، فَأَتَوا عَلَى نَهَرٍ ، فَجَعَلُوا أَسَافِلَ أَقْبِيَتِهِمْ فِي حُجَزِهِمْ ، ثُمَّ قَطَعُوا إِلَيْهِمْ ، فَتَرَامَوْا ، فَوَلَّى الْمُسْلِمُونَ مُدْبِرِينَ ، فَنَكَّسَ خَالِدٌ سَاعَةً ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ، وَأَنَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَرَاءِ ، وَكَانَ خَالِدٌ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ نَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ سَاعَةً ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ ، ثُمَّ يُفَرَى لَهُ رَأْيُهُ ، فَأَخَذَ الْبَرَاءَ أَفكَلٌ ، فَجَعَلْتُ أَطِدُهُ إِلَى الأَرْضِ ، فَقَالَ :يَا ابْنَ أَخِي ، إِنِّي لأَفْطُرُ ، ثُمَّ قَالَ :يَا بَرَاءُ ، قُمْ ، فَقَالَ الْبَرَاءُ : الآنَ ؟ قَالَ :نَعَمَ ، الآنَ.

فَرَكِبَ الْبَرَاءُ فَرَسًا لَهُ أُنْثَى ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ :أَمَّا بَعْدُ ، يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّهُ مَا إِلَى الْمَدِينَةِ سَبِيلٌ ، إِنَّمَا هِيَ الْجَنَّةُ ، فَحَضَّهُمْ سَاعَةً ، ثُمَّ مَصَعَ فَرَسَهُ مَصَعَاتٍ ، فَكَأَنِّي أَرَاهَا تَمْصَعُ بِذَنَبِهَا ، ثُمَّ كَبَسَ وَكَبَسَ النَّاسُ.

قَالَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ :فَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ فِي مَدِينَتِهِمْ ثُلْمَةٌ ، فَوَضَعَ مُحَكَّمُ الْيَمَامَةِ رِجْلَيْهِ عَلَيْهَا ، وَكَانَ عَظِيمًا جَسِيمًا فَجَعَلَ يَرْتَجِزُ ، أَنَا مُحَكَّمُ الْيَمَامَةِ ، أَنَا مدارُ الْحلَّةِ ، وَأَنَا وَأَنَا.

قَالَ :وَكَانَ رَجُلاً هَمِرًا ، فَلَمَّا أَمْكَنَهُ مِنَ الضَّرْبِ ضَرَبَهُ ، وَاتَّقَاهُ الْبَرَاءُ بِحَجَفَتِهِ ، ثُمَّ ضَرَبَ الْبَرَاءُ سَاقَهُ فَقَتَلَهُ ، وَمَعَ مُحَكَّمِ الْيَمَامَةِ صَفِيحَةٌ عَرِيضَةٌ ، فَأَلْقَى سَيْفَهُ ، وَأَخَذَ صَفِيحَةَ مُحَكَّمٍ ، فَحَمَلَ فَضَرَبَ بِهَا حَتَّى انْكَسَرَتْ ، فَقَالَ :قَبَحَ اللَّهُ مَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ ، وَأَخَذَ سَيْفَهُ.

(۳۴۴۱۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ یمامہ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو دشمنوں کی طرف روانہ فرمایا۔ وہ دریا کے کنارے پر پہنچے، دشمن نے ایک چال کے ذریعے مسلمانوں پر حملہ کیا تو مسلمان تتر بتر ہو گئے اور الٹے پاؤں واپس لوٹ

آئے۔ پھر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کچھ دیر سر جھکایا اور پھر سر اٹھایا۔ میں اس وقت ان کے اور حضرت براء کے درمیان کھڑا تھا۔ حضرت خالد کا معمول تھا کہ جب انہیں کوئی اہم کام پیش آتا تھا تو وہ کچھ دیر آسمان کی طرف نظر اٹھاتے تھے اور پھر آسمان کی طرف سر اٹھاتے تھے۔ پھر وہ اپنی رائے کا اظہار فرماتے تھے۔ اتنے میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ پر کپکپی طاری ہوئی تو میں نے انہیں زمین کے ساتھ ملا دیا وہ کہنے لگے اے میرے بھائی! میں روزہ توڑنا چاہتا ہوں۔ پھر حضرت خالد نے فرمایا کہ اے براء! اٹھو۔ انہوں نے کہا اس وقت؟ حضرت خالد نے فرمایا کہ ہاں اسی وقت۔

(۲) پھر حضرت براء اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی۔ پھر فرمایا اے لوگو! مدینہ جانے کا کوئی راستہ نہیں ہے، راستہ ہے تو جنت کا ہے۔ پھر آپ نے کچھ دیر انہیں ترغیب دی۔ پھر اپنے گھوڑے کو تھپکیاں دیں اور چل پڑے اور لوگ بھی ان کے پیچھے چل پڑے۔

(۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یمامہ والوں کے شہر میں ایک ٹیلہ تھا۔ یمامہ کے سربراہ نے اس پر اپنے پاؤں رکھے اور وہ ایک موٹا اور لمبا آدمی تھا۔ وہ رجز پڑھنے لگا اور کہنے لگا کہ میں یمامہ کا سربراہ ہوں، میں یہاں کے لوگوں کا ٹھکانہ ہوں اور میں، میں ہوں۔

(۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ ایک پہلوان آدمی تھا۔ اس نے حضرت براء رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا تو حضرت براء نے زرہ کے ذریعے اپنا بچاؤ کیا پھر حضرت براء نے اس کی پنڈلی پر وار کیا اور اسے مار ڈالا۔ یمامہ کے حاکم کے پاس ایک چوڑی زرہ تھی، حضرت براء نے اپنی تلوار رکھی اور اس کی زرہ لے کر اس سے مارا اور وہ ٹوٹ گیا پھر آپ نے فرمایا کہ اللہ اس چیز کو رسوا کرے جو تیرے اور میرے درمیان ہے۔ پھر آپ نے اس کی تلوار لے لی۔

(٣٤٤١٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمَّا أَتَاهُ فَتْحُ الْيَمَامَةِ سَجَدَ.

(۳۴۴۱۶) حضرت ابوعون ثقفی روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یمامہ کی فتح کی خبر ملی تو آپ نے سجدہ کیا۔

(٢) قُدُومُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ الْحِيرَةَ ، وَصَنِيعُهُ

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا حیرہ کو فتح کرنا

(٣٤٤١٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُجَالِدٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَامِرٌ ، قَالَ :كَتَبَ خَالِدٌ إِلَى مَرَازِبَةِ فَارِسَ وَهُوَ بِالْحِيرَةِ وَدَفَعَهُ إِلَى بَنِي بُقَيلَةَ ، قَالَ عَامِرٌ :وَأَنَا قَرَأْتُهُ عِنْدَ بَنِي بُقَيلَةَ :

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مِنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ إِلَى مَرَازِبَةِ فَارِسَ ، سَلاَمٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى ، فَإِنِّي أَحْمَدُ إِلَيْكُمَ اللَّهَ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ ، أَمَّا بَعْدَ حَمْدِ اللهِ الَّذِي فَضَّ خَدَمَتَكُمْ ، وَفَرَّقَ كَلِمَتَكُمْ ، وَوَهَنَ بَأْسَكُمْ ، وَسَلَبَ مُلْكَكُمْ ، فَإِذَا

جَاءَكُمْ كِتَابِي هَذَا فَابْعَثُوا إِلَيَّ بِالرَّهْنِ ، وَاعْتَقِدُوا مِنِّي الذِّمَّةَ ، وَأَجِيبُوا إِلَيَّ الْجِزْيَةَ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا، فَوَاللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ، لَأَسِيرَنَّ إِلَيْكُمْ بِقَوْمٍ يُحِبُّونَ الْمَوْتَ كَحُبِّكُمُ الْحَيَاةَ ، وَالسَّلَامُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى.

(ابو عبید ۸۶)

(۳۴۴۱۷) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید حیرہ میں تھے۔ انہوں نے وہاں سے فارس کے سرداروں کے نام خط لکھا، وہ خط انہوں نے بنو بقیلہ کو دیا اور میں نے ان کے پاس پڑھا تھا۔ اس خط میں تحریر تھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: خالد بن ولید کی طرف سے فارس کے سرداروں کے نام۔ ہدایت کا اتباع کرنے والوں پر سلامتی نازل ہو۔ میں اس اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے تمہاری قوتوں کو منتشر کر دیا اور تمہارے دلوں کو جدا کر دیا اور تمہاری قوت کو کمزور کر دیا اور تمہارے مالوں کو چھین لیا۔ جب میرا یہ خط تمہارے پاس آئے تو تم میرے پاس جزیہ بھیجو، ہمارے پاس ذمی بن کر رہنا قبول کرلو۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں تمہاری طرف ایک ایسی قوم کو بھیجوں گا جو موت کو ایسے پسند کرتے ہیں جیسے تم زندگی کو پسند کرتے ہو۔ اور ہدایت کی پیروی کرنے والوں پر سلامتی ہو۔

(٣٤٤١٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ الْقُرَشِيِّ ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَتَبَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ زَمَنَ الْحِيرَةِ إِلَى مَرَازِبَةِ فَارِسَ :

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مِنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ إِلَى مَرَازِبَةِ فَارِسَ ، سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى ، أَمَّا بَعْدُ : فَإِنِّي أَحْمَدُ إِلَيْكُمَ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي فَضَّ خَدَمَتَكُمْ ، وَفَرَّقَ جَمْعَكُمْ، وَخَالَفَ بَيْنَ كَلِمَتِكُمْ، فَإِذَا جَائَكُمْ كِتَابِي هَذَا فَاعْتَقِدُوا مِنِّي الذِّمَّةَ ، وَأَجِيبُوا إِلَى الْجِزْيَةَ ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا أَتَيْتُكُمْ بِقَوْمٍ يُحِبُّونَ الْمَوْتَ حُبَّكُمْ لِلْحَيَاةِ.

(۳۴۴۱۸) حضرت عامر شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فارس کے سرداروں کے نام حیرہ سے ایک خط لکھا جس میں تحریر تھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: خالد بن ولید کی طرف سے فارس کے سرداروں کے نام۔ ہدایت کا اتباع کرنے والوں پر سلامتی نازل ہو۔ میں اس اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے تمہاری قوتوں کو منتشر کر دیا اور تمہارے دلوں کو جدا کر دیا اور تمہاری قوت کو کمزور کر دیا اور تمہارے مالوں کو چھین لیا۔ جب میرا یہ خط تمہارے پاس آئے تو تم میرے پاس جزیہ بھیجو، ہمارے پاس ذمی بن کر رہنا قبول کرلو۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں تمہاری طرف ایک ایسی قوم کو بھیجوں گا جو موت کو ایسے پسند کرتے ہیں جیسے تم زندگی کو پسند کرتے ہو۔

(٣٤٤١٩) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ إِلَى الْحِيرَةِ، نَزَلَ عَلَى بَنِي الْمَرَازِبَةِ ، قَالَ : فَأُتِيَ بِالسَّمِّ ، فَأَخَذَهُ فَجَعَلَهُ فِي رَاحَتِهِ ، وَقَالَ : بِسْمِ اللهِ ، فَاقْتَحَمَهُ ، فَلَمْ يَضُرَّهُ بِإِذْنِ اللهِ شَيْئًا. (ابو یعلی ۷۱۵۰)

(۳۴۴۱۹) حضرت ابوسفر فرماتے ہیں کہ جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ حیرہ آئے اور بنو مرازبہ کے پاس ٹھہرے تو وہاں ان کے پاس زہر لایا گیا اور اسے اپنی ہتھیلی پر رکھا اور پھر اللہ کا نام لے کر اسے پی لیا۔ لیکن وہ زہر اللہ کے حکم سے انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچا سکا۔

(٣٤٤٢٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :صَالَحَنَا أَهْلُ الْحِيرَةِ عَلَى أَلْفِ دِرْهَمٍ وَرَحْلٍ ، قَالَ :قُلْتُ :يَا أَبَةِ ، مَا كُنْتُم تَصْنَعُونَ بِالرَّحْلِ ؟ قَالَ : لَمْ يَكُنْ لِصَاحِبٍ لَنَا رَحْلٌ.

(۳۴۴۲۰) حضرت اسود بن قیس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے حیرہ والوں سے ایک ہزار درہم اور ایک کجاوے کے بدلے صلح کی۔ میں نے ان سے پوچھا کہ اے ابا جان! آپ لوگ کجاووں کا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہمارے کسی ساتھی کے پاس کجاوہ نہیں تھا۔

(٣٤٤٢١) حَدَّثَنَا هُشَيم ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ :لَمَّا قَدِمَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ هَاهُنَا ، إِذَا هُوَ بِمَسْلَحَةٍ لأَهْلِ فَارِسَ ، عَلَيْهِمْ رَجُلٌ يُقَالَ لَهُ :هزارَ مَرد ، قَالَ :فَذَكَرُوا مِنْ عِظَمِ خَلقِهِ وَشَجَاعَتِهِ ، قَالَ :فَقَتَلَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ ، ثُمَّ دَعَا بِغَدَائِهِ فَتَغَدَّى وَهُوَ مُتَّكِءٌ عَلَى جِيفَتِهِ ، يَعْنِي جَسَدَهُ.

(۳۴۴۲۱) حضرت حصین فرماتے ہیں کہ جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فارس کو فتح کرنے کے لئے آئے تو معلوم ہوا کہ یہاں ایک آدمی ہے جس کا نام ہزار مرد ہے۔ اس کے بارے میں لوگوں نے بتایا کہ وہ بہت بہادر اور توانا ہے۔ حضرت خالد نے اسے قتل کیا اور پھر اس کا کھانا منگوا کر اس کی لاش کے پاس بیٹھ کر کھایا۔

(٣٤٤٢٢) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ؛ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ كَتَبَ :

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مِنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ إِلَى رُسْتُمَ وَمِهْرَانَ وَمَلأ فَارِسَ، سَلاَمٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى، فَإِنِّي أَحْمَدُ إِلَيْكُمَ اللَّهَ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ، أَمَّا بَعْدُ :فَإِنِّي أَعْرِضُ عَلَيْكُمَ الإِسْلاَمَ، فَإِنْ أَقْرَرْتُم بِهِ فَلَكُمْ مَا لأَهْلِ الإِسْلاَمِ، وَعَلَيْكُمْ مَا عَلَى أَهْلِ الإِسْلاَمِ ، وَإِنْ أَبَيْتُم، فَإِنِّي أَعْرِضُ عَلَيْكُمَ الْجِزْيَةَ ، فَإِنْ أَقْرَرْتُم بِالْجِزْيَةِ ، فَلَكُمْ مَا لأَهْلِ الْجِزْيَةِ، وَعَلَيْكُمْ مَا عَلَى أَهْلِ الْجِزْيَةِ ، وَإِنْ أَبَيْتُمْ ، فَإِنَّ عِنْدِي رِجَالاً تُحِبُّ الْقِتَالَ كَمَا تُحِبُّ فَارِسُ الْخَمْرَ.

(۳۴۴۲۲) حضرت ابو وائل فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے خط میں لکھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم: خالد بن ولید کی طرف سے رستم، مہران اور فارس کے سرداروں کے نام۔ ہدایت کی اتباع کرنے والوں پر سلامتی ہو۔ میں تمہارے سامنے اس اللہ کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ حمد وصلوۃ کے بعد! میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ اگر تم اسلام قبول کر لو تو تمہیں وہ سب کچھ ملے گا جو اہل اسلام کے لئے ہے اور تم پر وہ سب باتیں لازم ہوں گی جو مسلمانوں پر لازم ہیں۔ اگر تم اسلام قبول کرنے سے انکار کرو تو میں تمہیں دعوت دیتا ہوں کہ تم جزیہ ادا کرو، اگر تم جزیہ ادا کرنے لگو تمہیں ہر وہ چیز ملے گی جو جزیہ ادا کرنے والوں کو ملتی

ہے اور تم پر ہر وہ چیز لازم ہوگی جو جزیہ ادا کرنے والوں پر لازم ہوتی ہے۔ اور اگر تم انکار کر دو تو میرے پاس ایسے مرد ہیں جو قتال کو ایسے پسند کرتے ہیں جیسے فارس والے شراب کو پسند کرتے ہیں۔

(٣٤٤٢٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ يُحَدِّثُ بِالْحِيرَةِ ، عَنْ يَوْمِ مُؤْتَةِ.

(۳۴۴۲۳) حضرت قیس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو حیرہ میں غزوہ موتہ کے بارے میں بات کرتے ہوئے سنا ہے۔

(٢) فِي قِتَالِ أَبِي عُبَيْدٍ مِهرانَ ، وَكَيْفَ كَانَ أَمْرُهُ ؟

حضرت ابوعبید (ابن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ) کی مہران میں جنگ اور اس کی تفصیلات کا بیان

(٣٤٤٢٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُولُ :كَانَ مِهْرَانُ أَوَّلَ السَّنَةِ ، وَكَانَتِ الْقَادِسِيَّةُ فِي آخِرِ السَّنَةِ ، فَجَاءَ رُسْتُمُ ، فَقَالَ :إِنَّمَا كَانَ مِهْرَانُ يَعْمَلُ عَمَلَ الصِّبْيَانِ.

(۳۴۴۲۴) حضرت ابوعمرو شیبانی فرماتے ہیں کہ مہران سے جنگ سال کے شروع میں اور جنگ قادسیہ سال کے آخر میں ہوئی۔ رستم نے کہا تھا کہ مہران بچوں والا کام کیا کرتا تھا۔

(٣٤٤٢٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :كَانَ أَبُو عُبَيْدِ بْنِ مَسْعُودٍ عَبَرَ الْفُرَاتَ إِلَى مِهْرَانَ ، فَقَطَعُوا الْجِسْرَ خَلْفَهُ ، فَقَتَلُوهُ هُوَ وَأَصْحَابَهُ ، قَالَ :فَأَوْصَى إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، قَالَ :فَرَثَاهُ أَبُو مِحْجَنٍ الثَّقَفِيُّ ، فَقَالَ :

أَمْسَى أَبُو جَبْرٍ خَلَاءَ بُيُوتُهُ بِمَا كَانَ يَغْشَاهُ الْجِيَاعُ الْأَرَامِلُ
أَمْسَى أَبُو عَمْرٍو لَدَى الْجِسْرِ مِنْهُمْ إِلَى جَانِبِ الْأَبْيَاتِ حزمٌ وَنَائِلُ
وَمَا زِلْتَ حَتَّى كُنْتَ آخِرَ رَائِحٍ وَقُتِّلَ حَوْلِي الصَّالِحُونَ الْأَمَاثِلُ
وَحَتَّى رَأَيْتُ مُهْرَتِي مُزْئِرَةً لَدَى الْفِيلِ يَدْمَى نَحْرُهَا الشَّوَاكِلُ

(۳۴۴۲۵) حضرت قیس فرماتے ہیں کہ ابوعبید بن مسعود نے مہران کی طرف جانے کے لئے دریائے فرات کو عبور کیا، دشمنوں نے ان کے گذرنے کے بعد پل کو توڑ دیا اور انہیں اور ان کے ساتھیوں کو شہید کر دیا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس موقع پر ابو محجن کو ان کی یاد میں اشعار کہنے کا حکم دیا اور انہوں نے اشعار کہے جن کا ترجمہ یہ ہے: ''ابو جبر کا گھر ویران ہوگیا اور وہاں بھوکی بیوائیں ہیں۔ پل کے پاس بنوعمرو کناروں پر بے سروسامان پڑے ہیں۔ میں زندہ بچ جانے والوں میں سے آخری ہوں اور میرے پاس نیک لوگوں کو شہید کیا گیا۔ میرے گھوڑے کا خون بہا اور ایسا بہا کہ ہر خاص و عام راستے پر اس کا خون تھا''

(٣٤٤٢٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : عَبَرَ أَبُو عُبَيْدِ بْنُ مَسْعُودٍ يَوْمَ مِهْرَانَ فِي أُنَاسٍ ، فَقُطِعَ بِهِمَ الْجِسْرَ ، فَأُصِيبُوا ، قَالَ : قَالَ قَيْسٌ : فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ مِهْرَانَ ، قَالَ أُنَاسٌ فِيهِمْ خَالِدُ بْنُ عُرْفُطَةَ لِجَرِيرٍ : يَا جَرِيرُ ، لاَ وَاللهِ ، لاَ نَرِيمُ عَرْصَتِنَا هَذِهِ ، فَقَالَ : أُعْبُرُ يَا جَرِيرُ بِنَا إِلَيْهِمْ ، فَقُلْتُ : أَتُرِيدُونَ أَنْ تَفْعَلُوا بِنَا مَا فَعَلُوا بِأَبِي عُبَيْدٍ ؟ إِنَّا قَوْمٌ لَسْنَا بِسُبَّاحٍ ، أَنْ نَبْرَحَ ، أَوْ أَنْ نَرِيمَ الْعَرْصَةَ حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ ، فَعَبَرَهُ الْمُشْرِكُونَ فَأُصِيبَ يَوْمَئِذٍ مِهْرَانُ وَهُوَ عِنْدَ النُّخَيْلَةِ.

(۳۴۴۲۶) حضرت قیس فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعبید بن مسعود مہران کی جنگ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ تھے۔ ان کے گزرنے کے بعد پل کو کاٹ دیا گیا اور وہ شہید کردیئے گئے۔ حضرت قیس فرماتے ہیں کہ مہران کی جنگ میں کچھ لوگوں نے جن میں حضرت خالد بن عرفطہ بھی شامل تھے۔ حضرت جریر سے کہا کہ اے جریر! ہم تو اپنی جگہ ہرگز نہیں چھوڑیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اے جریر! ہمیں یہ دریا عبور کرنا چاہیے۔ میں نے کہا کہ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ وہ ہمارے ساتھ بھی وہی کچھ کریں جو انہوں نے ابوعبید کے ساتھ کیا ہے۔ ہم ایک ایسی قوم ہیں جو تیراکی نہیں جانتی۔ ہم اپنا علاقہ اس وقت تک نہیں چھوڑیں گے جب تک اللہ تعالیٰ ہمارے اور ان کے درمیان کوئی فیصلہ نہ فرمادے۔ پس مشرکین نے اسے عبور کیا اور اس دن مہران مارا گیا اس وقت وہ نخیلہ نامی مقام میں تھا۔

(٣٤٤٢٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : قَالَ لِي جَرِيرٌ : انْطَلِقْ بِنَا إِلَى مِهْرَانَ ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ حَيْثُ اقْتَتَلُوا ، فَقَالَ لِي : لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِيمَا هَاهُنَا فِيَّ مِثْلُ حَرِيقِ النَّارِ ، يَطْعَنُونِي مِنْ كُلِّ جَانِبٍ بِنَيَازِكِهِمْ ، فَلَمَّا رَأَيْتُ الْهَلَكَةَ جَعَلْتُ أَقُولُ : يَا فَرَسِي ، أَلاَ يَا جَرِيرُ ، فَسَمِعُوا صَوْتِي فَجَائَتْ قَيْسٌ ، مَا يَرُدُّهُمْ شَيْءٌ حَتَّى تَخَلَّصُونِي ، قُلْتُ : فَلَقَدْ عَبَرْتُ شَهْرًا ، مَا أَرْفَعُ لِي جَنْبًا مِنْ أَثَرِ النَّيَازِكِ . قَالَ : قَالَ قَيْسٌ : لَقَدْ رَأَيْتُنَا نَخُوضُ دِجْلَةَ ، وَإِنَّ أَبْوَابَ الْمَدَائِنِ لَمُغْلَقَةٌ.

(۳۴۴۲۷)............................ ❶

(٣٤٤٢٨) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : لَمَّا قُتِلَ أَبُو عُبَيْدٍ ، وَهُزِمَ أَصْحَابُهُ ، قَالَ عُمَرُ : أَنَا فِئَتُكُمْ.

(۳۴۴۲۸) حضرت ابوعثمان فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوعبید شہید کردیئے گئے اور ان کے ساتھی شکست کھا گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ میں تمہاری طرف سے بدلہ لوں گا۔

(٣٤٤٢٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : لَمَّا بَلَغَ عُمَرُ قَتْلَ أَبِي عُبَيْدٍ الثَّقَفِيِّ ، قَالَ : إِنْ كُنْتُ لَهُ فِئَةً ، لَوِ انْحَازَ إِلَيَّ.

---

❶ اس اثر کا مضمون واضح نہیں ہوا۔ محقق مصنف ابن ابی شیبہ محمد عوامہ اس حدیث کے حاشیہ میں لکھتے ہیں: وفي الخبر كلمات لم اتبينها۔

(۳۴۴۲۹) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ابوعبید ثقفی کی شہادت کی خبر ملی تو انہوں نے فرمایا کہ اگر مجھے موقع ملا تو میں ان کا بدلہ لوں گا۔

۳٤٤٣٠) حَدَّثَنَا مَحْبُوبٌ الْقَوَارِيرِيُّ ، عَنْ حَنَشِ بْنِ الْحَارِثِ النَّخَعِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَشْيَاخُ النَّخَعِ ؛ أَنَّ جَرِيرًا لَمَّا قَتَلَ مِهْرَانَ نَصَبَ ، أَوْ رَفَعَ رَأْسَهُ عَلَى رُمْحٍ.

(۳۴۴۳۰) حضرت حنش بن حارث نخعی قبیلہ کے بزرگوں سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت جریر نے جب مہران کو قتل کیا تو اس کے سر کو ایک نیزے پر نصب کر دیا تھا۔

۳٤٤٣١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ مَرَّ بِرَجُلٍ يَوْمَ أَبِي عُبَيْدٍ ، وَقَدْ قُطِعَتْ يَدَاهُ وَرِجْلاَهُ ، وَهُوَ يَقُولُ : ﴿مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا﴾ ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَنْ مَرَّ عَلَيْهِ : مَنْ أَنْتَ ؟ قَالَ : امْرُؤٌ مِنَ الأَنْصَارِ.

(۳۴۴۳۱) حضرت سعد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ وہ حضرت ابوعبید کی شہادت کے دن ایک آدمی کے پاس سے گزرے اس کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے تھے۔ وہ قرآن مجید کی اس آیت کی تلاوت فرما رہے تھے: ﴿مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا﴾ ان کے پاس سے گزرنے والے ایک شخص نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں ایک انصاری ہوں۔

(٤) فِي أَمْرِ الْقَادِسِيَّةِ وَجَلُولاَءَ

جنگ قادسیہ اور جنگ جلولاء کا بیان

۳٤٤٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : شَهِدْتُ الْقَادِسِيَّةَ ، وَكَانَ سَعْدٌ عَلَى النَّاسِ ، وَجَاءَ رُسْتُمُ ، فَجَعَلَ عَمْرُو بْنُ مَعْدِي كَرِبَ الزُّبَيْدِيُّ يَمُرُّ عَلَى الصُّفُوفِ ، وَيَقُولُ : يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ ، كُونُوا أُسُودًا أَشِدَّاءَ ، فَإِنَّمَا الأَسَدُ مَنْ أَغْنَى شَأْنَهُ ، إِنَّمَا الْفَارِسِيُّ تَيْسٌ بَعْدَ أَنْ يُلْقِيَ نَيْزَكَهُ ، قَالَ : وَكَانَ مَعَهُمْ أَسْوَارٌ لاَ تَسْقُطُ لَهُ نُشَّابَةٌ ، فَقُلْنَا لَهُ : يَا أَبَا ثَوْرٍ ، اتَّقِ ذَاكَ ، قَالَ : فَإِنَّا لَنَقُولُ ذَاكَ إِذْ رَمَانَا فَأَصَابَ فَرَسَهُ ، فَحَمَلَ عَمْرٌو عَلَيْهِ فَاعْتَنَقَهُ ، ثُمَّ ذَبَحَهُ ، فَأَخَذَ سَلَبَهُ ، سِوَارَيْ ذَهَبٍ كَانَا عَلَيْهِ ، وَمِنْطَقَةً وَقَبَاءَ دِيبَاجٍ.

وَفَرَّ رَجُلٌ مِنْ ثَقِيفٍ ، فَخَلاَ بِالْمُشْرِكِينَ ، فَأَخْبَرَهُمْ ، فَقَالَ : إِنَّ النَّاسَ فِي هَذَا الْجَانِبِ ، وَأَشَارَ إِلَى بَجِيلَةَ ، قَالَ : فَرَمَوْا إِلَيْنَا سِتَّةَ عَشَرَ فِيلاً ، عَلَيْهَا الْمُقَاتِلَةُ ، وَإِلَى سَائِرِ النَّاسِ فِيلَيْنِ ، قَالَ : فَكَانَ سَعْدٌ يَقُولُ يَوْمَئِذٍ : ذَبُّوا عَنْ بَجِيلَةَ . قَالَ قَيْسٌ : وَكُنَّا رُبْعَ النَّاسِ يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ ، فَأَعْطَانَا عُمَرُ رُبْعَ السَّوَادِ ، فَأَخَذْنَاهُ ثَلاَثَ سِنِينَ.

فَوَفَدَ بَعْدَ ذَلِكَ جَرِيرٌ إِلَى عُمَرَ ، وَمَعَهُ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ، فَقَالَ عُمَرُ :أَلاَ تُخْبِرَانِي عَنْ مَنْزِلَيْكُمْ هَذَيْنِ ؟ وَمَعَ ذَلِكَ إِنِّي لَأَسْأَلُكُمَا ، وَإِنِّي لأَتَبَيَّنُ فِي وُجُوهِكُمَا أَيَّ الْمَنْزِلَيْنِ خَيْرٌ ؟ قَالَ :فَقَالَ جَرِيرٌ :أَنَا أُخْبِرُكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، أَمَّا أَحَدُ الْمَنْزِلَيْنِ فَأَدْنَى نَخْلَةً مِنَ السَّوَادِ إِلَى أَرْضِ الْعَرَبِ ، وَأَمَّا الْمَنْزِلُ الآخَرُ فَأَرْضُ فَارِسَ، وَعَكُّهَا وَحَرُّهَا وَبَقُّهَا ، يَعْنِي الْمَدَائِنَ ، قَالَ :فَكَذَّبَنِي عَمَّارٌ ، فَقَالَ : كَذَبْتَ ، قَالَ :فَقَالَ عُمَرُ أَنْتَ أَكْذَبُ . قَالَ :ثُمَّ قَالَ :أَلاَ تُخْبِرُونِي عَنْ أَمِيرِكُمْ هَذَا ، أَمُجْزِءٌ هُوَ ؟ قَالُوا :لاَ وَاللهِ ، مَا هُوَ بِمُجْزِءٍ ، وَلاَ كَافٍ ، وَلاَ عَالِمٍ بِالسِّيَاسَةِ ، فَعَزَلَهُ وَبَعَثَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ.

(۳۴۴۴۲) حضرت قیس فرماتے ہیں کہ میں جنگ قادسیہ میں مسلمانوں کی طرف سے شریک تھا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص اس جنگ میں مسلمانوں کے امیر تھے۔ رستم اپنی فوج کو لے کر آیا تو حضرت عمرو بن معدی کرب زبیدی مسلمانوں کی صفوں میں سے گزرے اور ان سے کہا کہ اے مہاجرین کی جماعت! بہادر شیر بن جاؤ، اصل شیر وہ ہے جو اپنی جان کی پروا نہ کرے۔ فارسیوں کا مزاج ہے کہ جب وہ اپنا نیزہ ڈال دیں تو بکرے کی طرح ہیں۔ ان کے علاقے کے گرد بڑی بڑی دیواریں ہیں جن سے تیر تجاوز نہیں کرتے۔ ہم نے ان سے کہا کہ اے ابوثور! ان سے بچ کر رہنا۔ پھر ہم نے تیر چلائے، ایک تیر فارسیوں کے بادشاہ کے گھوڑے کو لگا، پھر حضرت عمرو نے اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور اس کا سامان حاصل کر لیا جس میں سونے کے دو کنگن تھے، ایک چادر تھی اور ایک ریشم کا چوغہ تھا۔

(۲) ثقیف کا ایک آدمی بھاگا اور اس نے جا کر مشرکین کو خبر دے دی اور اس نے بجیلہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ لوگ اس طرف سے آرہے ہیں، پھر انہوں نے ہماری طرف سولہ ہاتھی بھیجے جن پر جنگجو سوار تھے۔ اور تمام لوگوں کی طرف دو ہاتھی بھیجے۔ حضرت سعد اس دن فرما رہے تھے کہ بجیلہ سے پیچھے ہٹ جاؤ۔ حضرت قیس فرماتے ہیں کہ ہم جنگ قادسیہ میں لوگوں کا ایک چوتھائی تھے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں آلاتِ جنگ کا چوتھائی حصہ دیا اور ہم نے تین سال اسے استعمال کیا۔

(۳) اس کے بعد حضرت جریر حضرت عمار بن یاسر کی معیت میں ایک وفد کے ساتھ حضرت عمر کے پاس آئے۔ حضرت عمر نے ان سے فرمایا کہ تم دونوں نے مجھے اپنے ان دو گھروں کے بارے میں نہیں بتایا۔ اس کے باوجود میں تم سے سوال کرتا ہوں اور میں تمہارے چہروں سے اندازہ کر سکتا ہوں کہ دونوں میں سے کون سا گھر بہتر ہے؟ حضرت جریر نے کہا کہ اے امیر المومنین! میں آپ کو خبر دیتا ہوں۔ ایک گھر تو وہ ہے جو سرزمین عرب سے کم کھجوریں دینے والا ہے اور دوسرا گھر سرزمین فارس ہے، اس کی گرمی، اس کی تپش اور اس کی وسیع وادی یعنی مدائن ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمار نے میری تکذیب کی اور کہا کہ آپ نے جھوٹ بولا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ تم جھوٹ بولتے ہو۔ پھر انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں تمہارے امیر کے بارے میں بتاؤں کہ کیا وہ تمہارے لئے کافی ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ نہ تو وہ کافی ہیں اور نہ ہی سیاست کے رموز کو جانتے ہیں۔ پھر حضرت عمر نے انہیں معزول کر کے حضرت مغیرہ بن شعبہ کو امیر بنا کر بھیج دیا۔

٣٤٤٣٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : كَانَ سَعْدٌ قَدِ اشْتَكَى قُرْحَةً فِي رِجْلِهِ يَوْمَئِذٍ ، فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَى الْقِتَالِ ، قَالَ : فَكَانَتْ مِنَ النَّاسِ انْكِشَافَةٌ ، قَالَ : فَقَالَتِ امْرَأَةُ سَعْدٍ ، وَكَانَتْ قَبْلَهُ تَحْتَ الْمُثَنَّى بْنِ حَارِثَةَ الشَّيْبَانِيِّ : لاَ مُثَنَّى لِلْخَيْلِ ، فَلَطَمَهَا سَعْدٌ ، فَقَالَتْ : جُبْنًا وَغَيْرَةً ، قَالَ : ثُمَّ هَزَمْنَاهُمْ.

(٣٤٤٣٣) حضرت قیس فرماتے ہیں کہ جنگ قادسیہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص کے پاؤں پر ایک پھوڑا نکل آیا اور وہ قتال کے لئے نہ جا سکے۔ لوگوں میں ایک بے چینی تھی۔ حضرت سعد کی زوجہ جو کہ پہلے مثنی بن حارثہ شیبانی کے نکاح میں تھیں۔ انہوں نے کہا کہ گھڑ سواروں کے لئے کوئی مثنی نہیں ہے! اس پر حضرت سعد نے انہیں تھپڑ مارا۔ اس نے کہا کہ بزدلی اور غیرت کی وجہ سے!!! راوی کہتے ہیں کہ پھر ہم نے دشمنوں کو شکست دے دی۔

٣٤٤٣٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ؛ أَنَّ امْرَأَةَ سَعْدٍ كَانَتْ يُقَالُ لَهَا : سَلْمَى بِنْتَ خَصَفَةَ ، امْرَأَةُ رَجُلٍ مِنْ بَنِي شَيْبَانَ ، يُقَالَ لَهُ : الْمُثَنَّى بْنُ الْحَارِثَةِ ، وَأَنَّهَا ذَكَرَتْ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ مُثَنَّى فَلَطَمَهَا سَعْدٌ ، فَقَالَتْ : جُبْنٌ وَغَيْرَةٌ.

(٣٤٤٣٤) حضرت قیس فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص کی ایک بیوی جن کا نام سلمی بنت خصفہ تھا، وہ بنو شیبان کے ایک شخص مثنی بن حارثہ کے نکاح میں رہ چکی تھیں۔ انہوں نے ایک مرتبہ حضرت سعد کے سامنے مثنی کا ذکر کیا تو حضرت سعد نے انہیں تھپڑ مارا۔ انہوں نے کہا بزدلی اور غیرت کی وجہ سے مارتے ہو!!!

٣٤٤٣٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أُتِيَ سَعْدٌ بِأَبِي مِحْجَنٍ يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ وَقَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ ، فَأَمَرَ بِهِ إِلَى الْقَيْدِ ، قَالَ : وَكَانَ بِسَعْدٍ جِرَاحَةٌ ، فَلَمْ يَخْرُجْ يَوْمَئِذٍ إِلَى النَّاسِ ، قَالَ : وَصَعِدُوا بِهِ فَوْقَ الْعُذَيْبِ لِيَنْظُرَ إِلَى النَّاسِ ، قَالَ : وَاسْتَعْمَلَ عَلَى الْخَيْلِ خَالِدَ بْنَ عُرْفُطَةَ ، فَلَمَّا الْتَقَى النَّاسُ ، قَالَ أَبُو مِحْجَنٍ :

كَفَى حُزْنًا أَنْ تُرْدَى الْخَيْلُ بِالْقَنَا ... وَأُتْرَكُ مَشْدُودًا عَلَيَّ وَثَاقِيَا

فَقَالَ لابْنَةِ خَصَفَةَ ، امْرَأَةِ سَعْدٍ : أَطْلِقِينِي وَلَكِ عَلَيَّ إِنْ سَلَّمَنِيَ اللَّهُ أَنْ أَرْجِعَ حَتَّى أَضَعَ رِجْلِي فِي الْقَيْدِ ، وَإِنْ قُتِلْتُ اسْتَرَحْتُمْ ، قَالَ : فَحَلَّتْهُ حِينَ الْتَقَى النَّاسُ.

قَالَ : فَوَثَبَ عَلَى فَرَسٍ لِسَعْدٍ يُقَالُ لَهَا : الْبَلْقَاءُ ، قَالَ ، ثُمَّ أَخَذَ رُمْحًا ، ثُمَّ خَرَجَ ، فَجَعَلَ لاَ يَحْمِلُ عَلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْعَدُوِّ إِلاَّ هَزَمَهُمْ ، قَالَ : وَجَعَلَ النَّاسُ يَقُولُونَ : هَذَا مَلَكٌ ، لِمَا يَرَوْنَهُ يَصْنَعُ ، قَالَ : وَجَعَلَ سَعْدٌ يَقُولُ : الصَّبْرُ صَبْرُ الْبَلْقَاءِ ، وَالطَّعْنُ طَعْنُ أَبِي مِحْجَنٍ ، وَأَبُو مِحْجَنٍ فِي الْقَيْدِ.

قَالَ ، فَلَمَّا هُزِمَ الْعَدُوُّ ، رَجَعَ أَبُو مِحْجَنٍ حَتَّى وَضَعَ رِجْلَيْهِ فِي الْقَيْدِ ، فَأَخْبَرَتْ بِنْتُ خَصَفَةَ سَعْدًا بِالَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِهِ ، قَالَ : فَقَالَ سَعْدٌ : وَاللهِ لاَ أَضْرِبُ الْيَوْمَ رَجُلاً أَبْلَى اللَّهُ الْمُسْلِمِينَ عَلَى يَدَيْهِ مَا أَبْلاَهُمْ ،

قَالَ : فَخَلَّى سَبِيلَهُ ، قَالَ : فَقَالَ أَبُو مِحْجَنٍ : قَدْ كُنْتُ أَشْرَبُهَا حَيْثُ كَانَ يُقَامُ عَلَيَّ الْحَدُّ ، فَأَطْهُرُ مِنْهَا
فَأَمَّا إِذْ بَهْرَجْتَنِي فَلاَ وَاللهِ لاَ أَشْرَبُهَا أَبَدًا.

(۳۴۴۳۵) حضرت محمد بن سعد فرماتے ہیں کہ قادسیہ کی جنگ کے دوران ایک دن ابو محجن شاعر کو شراب پینے کے جرم میں حضرت سعد بن ابی وقاص کے پاس لایا گیا۔ حضرت سعد نے اسے بیڑیوں میں باندھنے کا حکم دے دیا۔ اس وقت حضرت سعد زخمی تھے اس لئے لوگوں کے پاس نہ جاسکتے تھے۔ لہٰذا انہوں نے اپنے مجاہدین کی نگرانی کے لئے عذیب نامی چشمے کے علاقے کو منتخب کیا اور معائنہ کرنے لگے۔ آپ نے خالد بن عرفطہ کو گھڑ سواروں کا قائد بنایا تھا۔ جب جنگ شروع ہوئی تو ابو محجن نے ایک شعر کہا جس کا ترجمہ ہے کہ یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ تم گھڑ سواروں کو ہلاک کر رہے ہو اور مجھے بیڑیوں میں جکڑ رکھا ہے۔

(۲) پھر اس نے حضرت سعد کی بیوی بنت خصفہ سے کہا کہ تم مجھے آزاد کر دو میں قسم کھاتا ہوں کہ اگر زندہ رہا تو واپس آ کر خود اس بیڑی میں خود کو جکڑ لوں گا اور اگر مار دیا گیا تو رحمت کی دعا کی درخواست کروں گا۔ پھر بنت خصفہ نے اس کھول دیا اور ادھر میدان کارزار گرم ہو چکا تھا۔

(۳) اس نے ایک چھلانگ لگائی تو حضرت سعد کے بلقاء نامی گھوڑے پر سوار ہوا، ایک نیزہ پکڑا اور دشمنوں پر حملہ کر دیا وہ جہاں حملہ کرتا تھا دشمنوں کو شکست دے دیتا ہے۔ یہاں تک کہ لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ یہ بادشاہ ہے! اور حضرت سعد فرما رہے تھے کہ چھلانگ تو میرے گھوڑے بلقاء کی ہے اور نیزہ چلانا ابو محجن کا ہے جب کہ ابو محجن تو قید میں ہے!!

(۴) جب دشمن کو شکست ہوگئی تو ابو محجن واپس آیا اور خود کو بیڑی میں جکڑ لیا۔ بنت خصفہ نے سارا واقعہ حضرت سعد کو بتایا تو انہوں نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں ایسے آدمی پر حد جاری نہیں کر سکتا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کامیابی عطا فرمائی۔ پھر حضرت سعد نے ابو محجن کو آزاد کر دیا۔ اس پر ابو محجن نے کہا کہ جب مجھ پر حد قائم کی جاتی تھی تو میں شراب پیتا تھا اور حد کے ذریعہ پاک ہو جاتا تھا اور اب جبکہ آپ نے مجھ سے حد معاف کر دی ہے تو خدا کی قسم میں شراب نہیں پیوں گا۔

(۳٤٤۳٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : جَاءَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ حَتَّى نَزَلَ الْقَادِسِيَّةَ وَمَعَهُ النَّاسُ ، قَالَ : فَمَا أَدْرِي لَعَلَّنَا أَنْ لاَ نَزِيدَ عَلَى سَبْعَةِ آلاَفٍ ، أَوْ ثَمَانِيَةِ آلاَفٍ ، بَيْنَ ذَلِكَ ، وَالْمُشْرِكُونَ سِتُّونَ أَلْفًا ، أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ ، مَعَهُمَ الْفُيُولُ ، قَالَ : فَلَمَّا نَزَلُوا ، قَالُوا لَنَا : ارْجِعُوا فَإِنَّا لاَ نَرَى لَكُمْ عَدَدًا ، وَلاَ نَرَى لَكُمْ قُوَّةً ، وَلاَ سِلاَحًا ، فَارْجِعُوا ، قَالَ : قُلْنَا : مَا نَحْنُ بِرَاجِعِينَ ، قَالَ : وَجَعَلُوا يَضْحَكُونَ بِنَبْلِنَا ، وَيَقُولُونَ : دُوك ، يُشَبِّهُونَهَا بِالْمُغَازِلِ ، قَالَ : فَلَمَّا أَبَيْنَا عَلَيْهِمْ ، قَالُوا : ابْعَثُوا إِلَيْنَا رَجُلاً عَاقِلاً يُخْبِرُنَا بِالَّذِي جَاءَ بِكُمْ مِنْ بِلاَدِكُمْ ، فَإِنَّا لاَ نَرَى لَكُمْ عَدَدًا ، وَلاَ عُدَّةً.
قَالَ : فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ : أَنَا ، قَالَ : فَعَبَرَ إِلَيْهِمْ ، قَالَ : فَجَلَسَ مَعَ رُسْتُمَ عَلَى السَّرِيرِ ، قَالَ : فَنَخَرُوا وَنَخَرُوا حِينَ جَلَسَ مَعَهُ عَلَى السَّرِيرِ ، قَالَ : قَالَ الْمُغِيرَةُ : وَاللَّهِ مَا زَادَنِي فِي مَجْلِسِي هَذَا ، وَلاَ نَقَصَ

صَاحِبُكُمْ ، قَالَ : فَقَالَ : أَخْبِرُونِي مَا جَاءَ بِكُمْ مِنْ بِلاَدِكُمْ ، فَإِنِّي لاَ أَرَى لَكُمْ عَدَدًا ، وَلاَ عُدَّةً ؟ قَالَ : فَقَالَ : كُنَّا قَوْمًا فِي شَقَاءٍ وَضَلاَلَةٍ ، فَبَعَثَ اللَّهُ فِينَا نَبِيَّنَا ، فَهَدَانَا اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ ، وَرَزَقَنَا عَلَى يَدَيْهِ ، فَكَانَ فِيمَا رَزَقَنَا حَبَّةٌ ، زَعَمُوا أَنَّهَا تَنْبُتُ بِهَذِهِ الأَرْضِ ، فَلَمَّا أَكَلْنَا مِنْهَا ، وَأَطْعَمْنَا مِنْهَا أَهْلِينَا ، قَالُوا : لاَ خَيْرَ لَنَا حَتَّى تَنْزِلُوا هَذِهِ الْبِلاَدَ فَنَأْكُلَ هَذِهِ الْحَبَّةَ.

قَالَ : فَقَالَ رُسْتُمُ : إِذًا نَقْتُلُكُمْ ، قَالَ : فَقَالَ : فَإِنْ قَتَلْتُمُونَا دَخَلْنَا الْجَنَّةَ ، وَإِنْ قَتَلْنَاكُمْ دَخَلْتُمَ النَّارَ ، وَإِلاَّ أَعْطَيْتُمَ الْجِزْيَةَ ، قَالَ : فَلَمَّا قَالَ أَعْطَيْتُمَ الْجِزْيَةَ ، قَالَ : صَاحُوا وَنَخَرُوا ، وَقَالُوا : لاَ صُلْحَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ، فَقَالَ الْمُغِيرَةُ : أَتَعْبُرُونَ إِلَيْنَا ، أَوْ نَعْبُرُ إِلَيْكُمْ ؟ قَالَ : فَقَالَ رُسْتُمُ : بَلْ نَعْبُرُ إِلَيْكُمْ ، قَالَ : فَاسْتَأْخَرَ عَنْهُ الْمُسْلِمُونَ حَتَّى عَبَرَ مِنْهُمْ مَنْ عَبَرَ ، قَالَ : فَحَمَلَ عَلَيْهِمَ الْمُسْلِمُونَ فَقَتَلُوهُمْ وَهَزَمُوهُمْ.

قَالَ حُصَيْنٌ : كَانَ مَلِكُهُمْ رُسْتُمُ مِنْ أَهْلِ آذَرْبِيجَانَ.

قَالَ حُصَيْنٌ : وَسَمِعْتُ شَيْخًا مِنَّا ، يُقَالَ لَهُ : عُبَيْدُ بْنُ جَحْشٍ : قَالَ : لَقَدْ رَأَيْتُنَا نَمْشِي عَلَى ظُهُورِ الرِّجَالِ ، نَعْبُرُ الْخَنْدَقَ عَلَى ظُهُورِ الرِّجَالِ ، مَا مَسَّهُمْ سِلاَحٌ ،

قَدْ قَتَلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ، قَالَ : وَوَجَدْنَا جِرَابًا فِيهِ كَافُورٌ ، قَالَ : فَحَسِبْنَاهُ مِلْحًا ، لاَ نَشُكُّ فِيهِ أَنَّهُ مِلْحٌ ، قَالَ : فَطَبَخْنَا لَحْمًا ، فَطَرَحْنَا مِنْهُ فِيهِ ، فَلَمَّا لَمْ نَجِدْ لَهُ طَعْمًا ، فَمَرَّ بِنَا عِبَادِيٌّ مَعَهُ قَمِيصٌ ، قَالَ : فَقَالَ : يَا مَعْشَرَ الْمُعْبِرِينَ ، لاَ تُفْسِدُوا طَعَامَكُمْ ، فَإِنَّ مِلْحَ هَذِهِ الأَرْضِ لاَ خَيْرَ فِيهِ ، هَلْ لَكُمْ أَنْ أُعْطِيَكُمْ فِيهِ هَذَا الْقَمِيصَ ، قَالَ : فَأَعْطَانَا بِهِ قَمِيصًا ، فَأَعْطَيْنَاهُ صَاحِبًا لَنَا فَلَبِسَهُ ، قَالَ : فَجَعَلْنَا نُطِيفُ بِهِ وَنُعْجَبُ ، قَالَ : فَإِذَا ثَمَنُ الْقَمِيصِ حِينَ عَرَفْنَا الثِّيَابَ دِرْهَمَانِ. قَالَ : وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي أَشَرْتُ إِلَى رَجُلٍ ، وَإِنَّ عَلَيْهِ لَسِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ ، وَإِنَّ سِلاَحَهُ تَحْتَ فِي قَبْرٍ مِنْ تِلْكَ الْقُبُورِ ، وَأَشَرْتُ إِلَيْهِ فَخَرَجَ إِلَيْنَا ، قَالَ : فَمَا كَلَّمَنَا وَلاَ كَلَّمْنَاهُ حَتَّى ضَرَبْنَا عُنُقَهُ ، فَهَزَمْنَاهُمْ حَتَّى بَلَغُوا الْفُرَاتَ ، قَالَ : فَرَكِبْنَا فَطَلَبْنَاهُمْ فَانْهَزَمُوا حَتَّى انْتَهَوْا إِلَى سُورَاءَ ، قَالَ : فَطَلَبْنَاهُمْ فَانْهَزَمُوا حَتَّى أَتَوْا الصَّرَاةَ ، قَالَ : فَطَلَبْنَاهُمْ فَانْهَزَمُوا حَتَّى انْتَهَوْا إِلَى الْمَدَائِنِ ، قَالَ : فَنَزَلْنَا كُوثَى ، قَالَ : وَمَسْلَحَةٌ لِلْمُشْرِكِينَ بِدَيْرِى مِنَ الْمَسَالِحِ تَأْتِيهِمْ خَيْلُ الْمُسْلِمِينَ فَتُقَاتِلُهُمْ ، فَانْهَزَمَتْ مَسْلَحَةُ الْمُشْرِكِينَ ، حَتَّى لَحِقُوا بِالْمَدَائِنِ.

وَسَارَ الْمُسْلِمُونَ حَتَّى نَزَلُوا عَلَى شَاطِءِ دِجْلَةَ ، وَعَبَرَ طَائِفَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ كَلْوَاذَى ، أَوْ مِنْ أَسْفَلَ مِنَ الْمَدَائِنِ ، فَحَصَرُوهُمْ حَتَّى مَا يَجِدُونَ طَعَامًا ، إِلاَّ كِلاَبَهُمْ وَسَنَانِيرَهُمْ ، قَالَ : فَتَحَمَّلُوا فِي لَيْلَةٍ حَتَّى أَتَوْا جَلُولاَءَ ، قَالَ : فَسَارَ إِلَيْهِمْ سَعْدٌ بِالنَّاسِ ، وَعَلَى مُقَدِّمَتِهِ هَاشِمُ بْنُ عُتْبَةَ ، قَالَ : وَهِيَ الْوَقْعَةُ الَّتِي كَانَتْ ، قَالَ : فَأَهْلَكَهُمَ اللَّهُ ، وَانْطَلَقَ فَلُّهُمْ إِلَى نَهَاوَنْدَ . قَالَ : وَقَالَ أَبُو وَائِلٍ : إِنَّ الْمُشْرِكِينَ لَمَّا انْهَزَمُوا

مِنْ جَلُولاَءَ أَتَوْا نَهَاوَنْد ، قَالَ : فَاسْتَعْمَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى أَهْلِ الْكُوفَةِ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ ، وَعَلَى أَهْلِ الْبَصْرَةِ مُجَاشِعَ بْنَ مَسْعُودٍ السُّلَمِيَّ ، قَالَ : فَأَتَاهُ عَمْرُو بْنُ مَعْدِي كَرِبَ ، فَقَالَ لَهُ : أَعْطِنِي فَرَسَ مِثْلِي ، وَسِلاَحَ مِثْلِي ، قَالَ : نَعَمْ ، أُعْطِيكَ مِنْ مَالِي ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ مَعْدِي كَرِبَ : وَاللهِ لَقَدْ هَاجَيْنَاكُمْ فَمَا أَفْحَمْنَاكُمْ ، وَقَاتَلْنَاكُمْ فَمَا أَجْبَنَّاكُمْ ، وَسَأَلْنَاكُمْ فَمَا أَبْخَلْنَاكُمْ. قَالَ حُصَيْنٌ : وَكَانَ النُّعْمَانُ بْنُ مُقَرِّنٍ عَلَى كَسْكَرَ ، قَالَ : فَكَتَبَ إِلَى عُمَرَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ كَسْكَرَ مَثَلُ رَجُلٍ شَابٍّ عِنْدَ مُومِسَةٍ ، تَلَوَّنُ لَهُ وَتَعَطَّرُ ، وَإِنِّي أَنْشُدُكَ بِاللهِ لَمَا عَزَلْتَنِي عَنْ كَسْكَرَ ، وَبَعَثْتَنِي فِي جَيْشٍ مِنْ جُيُوشِ الْمُسْلِمِينَ ، قَالَ : فَكَتَبَ إِلَيْهِ : سِرْ إِلَى النَّاسِ بِنَهَاوَنْد ، فَأَنْتَ عَلَيْهِمْ.

قَالَ : فَسَارَ إِلَيْهِمْ ، قَالَ : فَالْتَقَوْا ، فَكَانَ أَوَّلَ قَتِيلٍ ، قَالَ : وَأَخَذَ سُوَيْد بْنُ مُقَرِّنٍ الرَّايَةَ ، فَفَتَحَ اللَّهُ لَهُمْ ، وَأَهْلَكَ اللَّهُ الْمُشْرِكِينَ ، فَلَمْ تَقُمْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ بَعْدَ يَوْمَئِذٍ.

قَالَ : وَكَانَ أَهْلُ كُلِّ مِصْرٍ يَسِيرُونَ إِلَى عَدُوِّهِمْ وَبِلاَدِهِمْ.

قَالَ حُصَيْنٌ : لَمَّا هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ مِنَ الْمَدَائِنِ ، لَحِقَهُمْ بِجَلُولاَءَ ، ثُمَّ رَجَعَ وَبَعَثَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ، فَسَارَ حَتَّى نَزَلَ الْمَدَائِنَ ، قَالَ : وَأَرَادَ أَنْ يُنْزِلَهَا بِالنَّاسِ ، فَاجْتَوَاهَا النَّاسُ وَكَرِهُوهَا ، فَبَلَغَ عُمَرُ أَنَّ النَّاسَ كَرِهُوهَا ، فَسَأَلَ : هَلْ تَصْلُحُ بِهَا الإِبِلُ ؟ قَالُوا : لاَ ، لأَنَّ بِهَا الْبَعُوضَ ، قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ : فَإِنَّ الْعَرَبَ لاَ تَصْلُحُ بِأَرْضٍ لاَ تَصْلُحُ بِهَا الإِبِلُ ، قَالَ : فَرَجَعُوا ، قَالَ : فَلَقِيَ سَعْدٌ عِبَادِيًّا ، قَالَ : فَقَالَ : أَنَا أَدُلُّكُمْ عَلَى أَرْضٍ ارْتَفَعَتْ مِنَ الْبَقَّةِ ، وَتَطَأْطَأَتْ مِنَ السَّبْخَةِ ، وَتَوَسَّطَتِ الرِّيفَ ، وَطَعَنَتْ فِي أَنْفِ الْبَرِّيةِ ، قَالَ أَرْضٌ بَيْنَ الْحِيرَةِ وَالْفُرَاتِ.

(۳۴۴۳۶) حضرت ابو وائل فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص اپنا لشکر لے کر قادسیہ پہنچے۔ میرے خیال میں ہم لوگ سات یا آٹھ ہزار سے زائد نہیں تھے۔ جبکہ مشرک دشمن ساٹھ ہزار سے زائد تھے۔ ان کے پاس ہاتھی بھی تھے۔ جب وہ میدان میں اترے تو انہوں نے ہم سے کہا کہ واپس چلے جاؤ، نہ تمہارے پاس تعداد ہے، نہ قوت ہے اور نہ ہی اسلحہ۔ واپس چلے جاؤ۔ ہم نے کہا کہ ہم واپس نہیں جائیں گے۔ وہ ہمارے تیروں کو دیکھ کر بھی ہنستے تھے اور انہیں چرخے سے تشبیہ دیتے تھے۔ جب ہم نے ان کی بات ماننے اور واپس جانے سے انکار کر دیا تو انہوں نے کہا کہ کسی سمجھدار آدمی کو ہمارے پاس بھیجو جو تمہاری آمد کے مقصد کو ہمارے لئے واضح کر دے کیونکہ ہم تو نہ تم میں کوئی تعداد دیکھتے ہیں اور نہ ہی کوئی قوت!

(۲) اس پر حضرت مغیرہ بن شعبہ نے کہا کہ میں ان کے پاس جاتا ہوں۔ حضرت مغیرہ ان کے پاس گئے اور جا کر رستم کے ساتھ اس کے تخت پر بیٹھ گئے۔ یہ بات رستم کو اور اس کے ساتھیوں کو بہت ناگوار محسوس ہوئی۔ حضرت مغیرہ نے کہا کہ میرے یہاں بیٹھنے سے نہ تو میری عزت میں اضافہ ہوا ہے اور نہ تمہارے بادشاہ کی شان میں کوئی کمی ہوئی ہے۔ رستم نے کہا کہ مجھے بتاؤ کہ تم اپنے

شہر سے یہاں کیوں آئے ہو کیونکہ میں تم میں نہ کوئی تعداد دیکھتا ہوں اور نہ ہی قوت؟ اس پر حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم ایک ایسی قوم تھے جو بد بختی اور گمراہی کا شکار تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ہم میں ایک نبی کو بھیجا جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی وجہ سے ہمیں روزی بھی عطا کی۔ جو روزی ان کی وجہ سے ہمیں ملی اس میں ایک ایسا غلہ تھا جس کے بارے میں لوگوں کو خیال ہے کہ وہ اس سرزمین میں پیدا ہوتا ہے۔ جب ہم نے اسے کھایا اور اپنے گھر والوں کو کھلایا تو لوگوں نے کہا کہ ہمارے لئے اس وقت تک کوئی بھلائی نہیں جب تک ہم اس سرزمین میں جا کر اس غلے کو نہ کھالیں۔

(۳) رستم نے کہا کہ پھر ہم تمہیں قتل کریں گے۔ حضرت مغیرہ نے کہا کہ اگر تم ہمیں قتل کرو گے تو ہم جنت میں داخل ہوں گے اور اگر ہم نے تمہیں قتل کیا تو تم جہنم میں جاؤ گے۔ لڑائی نہ ہونے کی صورت میں تمہیں جزیہ دینا ہوگا۔ جب حضرت مغیرہ نے کہا کہ تمہیں جزیہ دینا ہوگا تو وہ لوگ چیخنے لگے اور شدید غصے کا اظہار کرنے لگے۔ اور کہا کہ تمہاری اور ہماری صلح نہیں ہوگی۔ پھر حضرت مغیرہ نے فرمایا کہ تم ہماری طرف پیش قدمی کرتے ہو یا ہم تمہاری طرف بڑھیں؟ رستم نے کہا کہ ہم تمہاری طرف آتے ہیں۔ پس مسلمان پیچھے ہوئے اور ان میں سے جس نے آگے بڑھنا تھا آگے بڑھا اور مسلمانوں نے ان پر حملہ کیا، انہیں قتل کیا اور انہیں شکست دے دی۔ راوی حضرت حصین فرماتے ہیں کہ ان کے بادشاہ رستم کا تعلق آذر بائیجان سے تھا۔

(۴) حضرت حصین فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ایک بزرگ عبید بن جحش کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہم آدمیوں کی پشتوں پر چل رہے تھے اور آدمیوں کی پشتوں پر خندق عبور کر رہے تھے۔ انہیں کسی ہتھیار نے چھوا تک نہیں تھا، انہوں نے ایک دوسرے کو قتل کیا تھا۔ ہمیں ایک شیشی میں کچھ کافور ملی، ہم نے سمجھا کہ یہ نمک ہے۔ چنانچہ ہم نے گوشت پکایا اور اس پر اسے چھڑکا لیکن ہمیں کچھ ذائقہ محسوس نہ ہوا۔ ہمارے پاس سے ایک قمیص میں ملبوس ایک عیسائی راہب گزرا اور اس نے کہا کہ اے عرب کے لوگو! اپنا کھانا خراب نہ کرو۔ اس سرزمین کے نمک میں کوئی خیر نہیں۔ کیا میں تمہیں اسکے بدلے یہ قمیص دے دوں۔ چنانچہ ہم نے وہ شیشی ایک قمیص کے بدلے اسے دے دی اور وہ قمیص اپنے ایک ساتھی کو دی اور وہ اس نے پہن لی۔ ہم اسے گھمانے لگے اور خوش ہونے لگے۔ بعد میں ہمیں معلوم ہوا کہ اس قمیص کی قیمت دو درہم ہے۔

(۵) عبید بن جحش نامی بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک ایسے آدمی کو دیکھا جس نے دو کنگن پہن رکھے تھے، اس کا ہتھیار ایک قبر میں تھا۔ میں نے اسے باہر نکلنے کو کہا وہ باہر نکلا، نہ اس نے ہم سے بات کی اور نہ ہم نے اس سے بات کی اور ہم نے اسے قتل کر دیا۔ پھر ہم نے انہیں شکست دے دی اور وہ فرات چلے گئے۔ ہم نے انہیں تلاش کیا اور شکست خوردہ ہو کر سورا تک چلے گئے۔ پھر ہم نے انہیں تلاش کیا، انہیں شکست دی تو وہ صراۃ چلے گئے، پھر ہم نے انہیں تلاش کیا، انہیں شکست دی تو وہ مدائن چلے گئے۔ پھر ہم کوثی نامی جگہ ٹھہرے، وہاں مشرکین کے مسلح جنگجو تھے۔ مسلمانوں کے گھڑ سواروں نے ان سے جنگ کی تو وہ شکست کھا کر مدائن چلے گئے۔

(۶) پھر مسلمان چلے اور دریائے دجلہ کے کنارے جا کر پڑاؤ ڈالا۔ پھر مسلمانوں کی ایک جماعت نے کلواذی یا اس کی نچلی

جانب سے مدائن کو عبور کیا اور کافروں کا محاصرہ کرلیا۔ یہاں تک کہ ان کے پاس کھانے کے لئے ان کے کتوں اور بلیوں کے سوا کچھ نہ بچا۔ پھر ایک رات کے بعد وہ جلولاء آئے اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ لوگوں کو لے کر چلے اور حضرت ہاشم بن عتبہ لوگوں کے آگے تھے۔ اس کے بعد اللہ نے دشمنوں کو ہلاک کردیا اور ان میں سے کچھ لوگ نہاوند چلے گئے۔ حضرت ابووائل فرماتے ہیں کہ جب مشرکین کو جلولاء میں شکست ہوگئی تو وہ نہاوند چلے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کوفہ والوں پر حضرت حذیفہ بن یمان کو اور بصرہ والوں پر مجاشع بن مسعود سلمی کو حاکم بنادیا۔ پھر حضرت عمرو بن معدی کرب ان کے پاس آئے اور کہا کہ مجھے میرے گھوڑے جیسا گھوڑا اور میرے ہتھیار جیسا ہتھیار دو۔ انہوں نے کہا کہ ہاں میں تمہیں اپنے مال میں سے دیتا ہوں۔ پھر عمرو بن معدیکرب نے ان سے کہا کہ ہم نے تمہاری ہجو کی لیکن ہم نے تمہیں خاموش نہ کرایا۔ ہم نے تم سے قتال کیا لیکن ہم نے تمہیں بزدل نہ کیا اور ہم نے تم سے سوال کیا لیکن ہم نے تمہیں بخیل نہ بنایا۔

(٧) حضرت حصین فرماتے ہیں کہ حضرت نعمان بن مقرن کسکر کے حاکم تھے۔ انہوں نے حضرت عمر کو خط لکھا جس میں انہوں نے تحریر کیا کہ اے امیر المؤمنین! میری اور کسکر کی مثال اس نوجوان کی سی ہے جو کسی فاحشہ عورت کے پاس ہو اور وہ عورت اس کے لیے زیب وزینت اختیار کرے اور خوشبو لگائے۔ میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ مجھے کسکر سے معزول کر کے کسی لشکر میں بھیج دیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں جواب میں فرمایا کہ تم نہاوند چلے جاؤ اور تم وہاں کے لشکر کے امیر ہو۔

(٨) حضرت نعمان بن مقرن وہاں فوج سے جا ملے اور مشرکین سے لڑائی کی اور وہ پہلے شہید ثابت ہوئے۔ پھر سوید بن مقرن نے جھنڈا اٹھا ما اور اللہ پاک نے ان کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائی۔ اور مشرکین کو ہلاک فرمادیا اور اس کے بعد سے ان کی کوئی جماعت نہ اٹھ سکی۔ ہر شہر والے اپنے دشمنوں اور ان کے شہروں کی طرف جایا کرتے تھے۔

(٩) حضرت حصین فرماتے ہیں کہ جب مشرکین کو مدائن میں شکست ہوگئی تو وہ جلولاء میں مسلمانوں کے ساتھ مل گئے تھے۔ پھر وہ واپس آگئے اور حضرت عمار بن یاسر کو بھیج دیا۔ وہ چلے اور مدائن پہنچے۔ اور ارادہ کیا کہ لوگوں کو وہاں اتاریں۔ وہاں لوگوں کی صحت خراب ہوگئی اور انہوں نے اس کو ناپسند کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہوئی کہ لوگوں نے اس جگہ کو پسند نہیں کیا۔ تو آپ نے سوال کیا کہ کیا اونٹ وہاں ٹھیک رہتے ہیں؟ آپ کو بتایا گیا کہ نہیں کیونکہ وہاں مچھر بہت ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عرب اس جگہ ٹھیک نہیں رہتے جہاں اونٹ ٹھیک نہ رہتے ہوں۔ پھر لوگ وہاں سے واپس آگئے۔ پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ ایک عیسائی راہب کو ملے۔ اس نے کہا کہ میں تمہیں ایک ایسی سرزمین کے بارے میں بتاتا ہوں جو نشیب سے بلند ہے، ٹیلے سے کم تر ہے۔ اس کی آب وہوا معتدل ہے اور وہ تمام مخلوق کے لئے عمدہ ہے۔ اور وہ حیرہ اور فرات کے درمیان کی سرزمین ہے۔

(٣٤٤٣٧) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى سَعْدٍ يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ : إِنِّي قَدْ بَعَثْتُ إِلَيْكَ أَهْلَ الْحِجَازِ وَأَهْلَ الْيَمَنِ ، فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْهُمَ الْقِتَالَ قَبْلَ أَنْ يَتَفَقَّؤُوا ، فَأَسْهِمْ لَهُمْ.

(٣٤٤٣٧) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جنگ قادسیہ کے موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد کے نام ایک خط لکھا جس میں لکھا

کہ میں آپ کی طرف حجاز والوں کو اور یمن والوں کو بھیج رہا ہوں، ان میں سے جو قتال کے قابل ہوا سے مال غنیمت میں سے حصہ دیجئے۔

(۳۴٤۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ : اللَّهُمَّ إِنَّ حُدَيَةَ سَوْدَاءُ بَدِيَةٌ ؟ فَزَوِّجْنِي الْيَوْمَ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ ، ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقُتِلَ ، قَالَ : فَمَرُّوا عَلَيْهِ وَهُوَ مُعَانِقٌ رَجُلٍ عَظِيمٍ.

(۳۴۴۳۸) حضرت نعیم بن ابی ہند فرماتے ہیں کہ جنگ قادسیہ میں ایک آدمی نے دعا کی کہ اے اللہ! میری بیوی حدیہ کالی اور دیہاتن ہے آج میری شادی موٹی آنکھوں والی حور سے کر دے۔ پھر وہ میدان جنگ میں آگے بڑھا اور شہید ہو گیا۔ جب لوگوں کا اس کی نعش کے پاس سے گزر ہوا تو وہ ایک بہت بڑے پہلوان سے لپٹا ہوا تھا۔

(۳۴٤۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مَرُّوا عَلَى رَجُلٍ يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ وَقَدْ قُطِعَتْ يَدَاهُ وَرِجْلاَهُ ، وَهُوَ يُفْحَصُ وَهُوَ يَقُولُ : ﴿مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا﴾، قَالَ: فَقَالَ: مَا أَنْتَ يَا عَبْدَ اللهِ؟ قَالَ: أَنَا امْرُؤٌ مِنَ الأَنْصَارِ.

(۳۴۴۳۹) حضرت سعد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ وہ قادسیہ کی جنگ میں ایک آدمی کے پاس سے گزرے اس کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے تھے۔ وہ قرآن مجید کی اس آیت کی تلاوت فرما رہے تھے: ﴿مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا﴾ ان کے پاس سے گزرنے والے ایک شخص نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں ایک انصاری ہوں۔

(۳۴٤٤٠) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : أَمَرَنِي عُمَرُ أَنْ أُنَادِيَ بِالْقَادِسِيَّةِ : لاَ يُنْبَذُ فِي دُبَّاءٍ ، وَلاَ حَنْتَمٍ ، وَلاَ مُزَفَّتٍ.

(۳۴۴۴۰) حضرت براء فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے مجھے حکم دیا کہ میں قادسیہ میں یہ اعلان کروں کہ کدو کے بنے ہوئے برتن، لکڑی کے برتن اور تارکول چڑھے برتن میں نبیذ نہیں بنائی جائے گی۔

(۳۴٤٤۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، قَالَ : جَائَنَا كِتَابُ أَبِي بَكْرٍ بِالْقَادِسِيَّةِ ، وَكَتَبَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الأَرْقَمِ.

(۳۴۴۴۱) حضرت شقیق فرماتے ہیں کہ قادسیہ میں ہمارے پاس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا خط آیا اور وہ حضرت عبداللہ بن ارقم نے لکھا تھا۔

(۳۴٤٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ شِبْرِ بْنِ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْقَادِسِيَّةِ قَامَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ فَارِسَ فَدَعَا إِلَى الْمُبَارَزَةِ ، فَذَكَرَ مِنْ عِظَمِهِ ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ قَصِيرٌ ، يُقَالَ

لَهُ :شِبْرُ بْنُ عَلْقَمَةَ ، قَالَ :فَقَالَ لَهُ الْفَارِسِيُّ هَكَذَا ، يَعْنِي احْتَمَلَهُ ، ثُمَّ ضَرَبَ بِهِ الأَرْضَ فَصَرَعَهُ ، قَالَ فَأَخَذَ شِبْرٌ خِنْجَرًا كَانَ مَعَ الْفَارِسِيِّ ، فَقَالَ بِهِ فِي بَطْنِهِ هَكَذَا ، يَعْنِي فَخَضْخَضَهُ ، قَالَ :ثُمَّ انْقَلَبَ عَلَيْهِ فَقَتَلَهُ ، ثُمَّ جَاءَ بِسَلَبِهِ إِلَى سَعْدٍ ، فَقُوِّمَ بِاثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا ، فَنَفَلَهُ سَعْدٌ إِيَّاهُ.

(۳۴۴۴۲) حضرت شبر بن علقمہ فرماتے ہیں کہ جنگ قادسیہ میں اہل فارس کا ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے مقابلے کی دعوت دی۔ اس نے اپنی بہادری کا ذکر کیا۔ پھر ایک چھوٹے قد کے آدمی جن کا نام شبر بن علقمہ تھا۔ وہ اس کی طرف آگے بڑھے، اس فارسی پہلوان نے شبر کو اٹھا کر زمین پر دے مارا۔ شبر نے اس فارسی پہلوان کا خنجر پکڑا، اور اس کے پیٹ میں گھونپ دیا۔ پھر اسے مار ڈالا پھر اس کا سامان لے کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے بارہ ہزار درہم کی قیمت لگائی اور اسے مال غنیمت کے طور پر دے دیا۔

(۳۴۴۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ شِبْرِ بْنِ عَلْقَمَةَ ، قَالَ :بَارَزْتُ رَجُلاً يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ مِنَ الأَعَاجِمِ فَقَتَلْتُهُ ، وَأَخَذْتُ سَلَبَهُ ، فَأَتَيْتُ بِهِ سَعْدًا ، فَخَطَبَ سَعْدٌ أَصْحَابَهُ ، ثُمَّ قَالَ :هَذَا سَلَبُ شِبْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِنَ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفَ دِرْهَمٍ ، وَإِنَّا قَدْ نَفَلْنَاهُ إِيَّاهُ.

(۳۴۴۴۳) حضرت شبر بن علقمہ فرماتے ہیں کہ میں نے جنگ قادسیہ میں ایک عجمی سے لڑائی کی اور اسے قتل کر دیا۔ پھر میں اس کا سامان لے کر حضرت سعد بن ابی وقاص کے پاس آیا۔ حضرت سعد نے اپنے ساتھیوں میں اعلان کرتے ہوئے کہا کہ یہ شبر کا لایا ہوا سامان ہے اور بارہ ہزار درہم سے بہتر ہے۔ اور ہم نے اسے مال غنیمت کے طور پر دے دیا۔

(۳۴۴۴۴) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَمَّنْ شَهِدَ الْقَادِسِيَّةَ ، قَالَ :بَيْنَا رَجُلٌ يَغْتَسِلُ إِذْ فَحَصَ لَهُ الْمَاءُ التُّرَابَ عَنْ لَبِنَةٍ مِنْ ذَهَبٍ ، فَأَتَى سَعْدًا فَأَخْبَرَهُ ، فَقَالَ :اجْعَلْهَا فِي غَنَائِمِ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۴۴۴۴) حضرت حصین جنگ قادسیہ میں شریک ہونے والے ایک مجاہد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی غسل کر رہا تھا کہ اسے پانی میں سونے کی ایک اینٹ ملی، وہ اس نے لا کر حضرت سعد کو دے دی۔ حضرت سعد نے فرمایا کہ اسے مال غنیمت میں رکھ دو۔

(۳۴۴۴۵) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَمَّنْ أَدْرَكَ ذَاكَ ؛ أَنَّ رَجُلاً اشْتَرَى جَارِيَةً مِنَ الْمَغْنَمِ ، قَالَ :فَلَمَّا رَأَتْ أَنَّهُ قَدْ خَلُصَتْ لَهُ ، أَخْرَجَتْ حُلِيًّا كَثِيرًا كَانَ مَعَهَا ، قَالَ :فَقَالَ الرَّجُلُ :مَا أَدْرِي مَا هَذَا ، حَتَّى آتِيَ سَعْدًا فَأَسْأَلَهُ ، فَقَالَ :اجْعَلْهُ فِي غَنَائِمِ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۴۴۴۵) حضرت حصین جنگ قادسیہ میں شریک ہونے والے ایک مجاہد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے مال غنیمت سے ایک باندی خریدی۔ جب باندی نے دیکھا کہ وہ اس کی ہو چکی ہے تو اس نے بہت سا زیور نکال کر اسے دے دیا۔ اس آدمی نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ اس زیور کا کیا حکم ہے۔ پھر وہ حضرت سعد کے پاس لے کر آیا اور اس کے بارے میں سوال کیا تو حضرت سعد نے فرمایا کہ اسے مسلمانوں کے مال غنیمت میں رکھ دو۔

(۳٤٤٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ مَخْرَمَةَ ، قَالَ : بَاعَ سَعْدٌ طَسْتًا بِأَلْفِ دِرْهَمٍ مِنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْحِيرَةِ ، فَقِيلَ لَهُ : إِنَّ عُمَرَ بَلَغَهُ هَذَا عَنْكَ فَوَجَدَ عَلَيْكَ ، قَالَ : فَلَمْ يَزَلْ يَطْلُبُ إِلَى النَّصْرَانِيِّ ، حَتَّى رَدَّ عَلَيْهِ الطَّسْتَ وَأَخَذَ الأَلْفَ.

(۳۴۴۴۶) حضرت اسود بن مخرمہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد نے اہل حیرہ کے ایک آدمی سے ایک طشت ایک ہزار درہم کا خریدا۔ انہیں بتایا گیا کہ حضرت عمر کو اس بات کی اطلاع ہوئی ہے اور وہ آپ پر سخت ناراض ہیں۔ اس کے بعد حضرت سعد اس نصرانی کو تلاش کرتے رہے اور اسے ڈھونڈ کر طشت اسے واپس دیا اور ایک ہزار درہم حاصل کئے۔

(۳٤٤٤٧) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الصَّبَّاحُ بْنُ ثَابِتٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَشْيَاخُ الْحَيِّ ، قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِاللهِ : لَقَدْ أَتَى عَلَى نَهْرِ الْقَادِسِيَّةِ ثَلاَثُ سَاعَاتٍ مِنَ النَّهَارِ ، مَا يَجْرِي إِلاَّ بِالدَّمِ ، مِمَّا قَتَلْنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ.

(۳۴۴۴۷) حضرت جریر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ جنگ قادسیہ میں ایک دن قادسیہ کے دریا میں تین گھنٹے تک پانی کی جگہ خون بہتا رہا اور یہ ان مشرکوں کا خون تھا جنہیں ہم نے قتل کیا تھا۔

(۳٤٤٤٨) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَنَشُ بْنُ الْحَارِثِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمْنَا مِنَ الْيَمَنِ نَزَلْنَا الْمَدِينَةَ ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا عُمَرُ ، فَطَافَ فِي النَّخْعِ وَنَظَرَ إِلَيْهِمْ ، فَقَالَ : يَا مَعْشَرَ النَّخْعِ ، إِنِّي أَرَى السَّرْوَ فِيكُمْ مُتَرَبِّعًا ، فَعَلَيْكُمْ بِالْعِرَاقِ وَجُمُوعِ فَارِسَ ، فَقُلْنَا : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، لاَ ، بَلَ الشَّامُ نُرِيدُ الْهِجْرَةَ إِلَيْهَا ، قَالَ : لاَ ، بَلَ الْعِرَاقُ ، فَإِنِّي قَدْ رَضِيتُهَا لَكُمْ ، قَالَ : حَتَّى قَالَ بَعْضُنَا : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، لاَ إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ ، قَالَ : فَلاَ إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ ، عَلَيْكُمْ بِالْعِرَاقِ ، قَالَ : فِيهَا جُمُوعُ الْعَجَمِ ، وَنَحْنُ أَلْفَانِ وَخَمْسُ مِئَةٍ ، قَالَ : فَأَتَيْنَا الْقَادِسِيَّةَ ، فَقُتِلَ مِنَ النَّخْعِ وَاحِدٌ ، وَكَذَا وَكَذَا رَجُلاً مِنْ سَائِرِ النَّاسِ ثَمَانُونَ ، فَقَالَ عُمَرُ : مَا شَأْنُ النَّخْعِ ، أُصِيبُوا مِنْ بَيْنِ سَائِرِ النَّاسِ ؟ أَفَرَّ النَّاسُ عَنْهُمْ ؟ قَالُوا : لاَ ، بَلْ وَلُّوا عُظْمَ الأَمْرِ وَحْدَهُمْ.

(۳۴۴۴۸) حضرت حارث فرماتے ہیں کہ جب ہم یمن سے واپس آئے اور مدینہ منورہ ٹھہرے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ نے قبیلہ نخع والوں میں ایک چکر لگایا اور ان سے فرمایا کہ اے نخع والو! میں تم میں عزت کو اترتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ تم عراق یا فارس چلے جاؤ۔ انہوں نے کہا کہ اے امیر المومنین! ہم تو شام کی طرف ہجرت کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ نہیں عراق ٹھیک ہے۔ میں تمہارے لئے عراق سے راضی ہوں۔ ہم میں سے بعض نے کہا کہ اے امیر المومنین! دین میں سختی نہیں ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ دین میں سختی نہیں ہے تمہارے لئے عراق ٹھیک ہے۔ اس میں عجم کی جماعتیں ہیں اور ہم صرف اڑھائی ہزار ہیں۔ پھر ہم قادسیہ آئے اور نخعی لوگوں میں سے صرف ایک آدمی شہید ہوا جبکہ باقی لوگوں میں سے اسی افراد مارے گئے۔ حضرت عمر کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا نخعی لوگوں نے کیا کیا کہ باقی لوگوں میں سے وہی شہید ہوئے، کیا لوگ انہیں چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔ لوگوں نے بتایا نہیں بلکہ وہ مشکل کاموں میں اپنی مرضی سے کودے تھے۔

(٣٤٤٤٩) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حَنَشِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : مَرَّتِ النَّخْعُ بِعُمَرَ ، فَأَتَاهُمْ فَتَصَفَّحَهُمْ ، وَهُمْ أَلْفَانِ وَخَمْسُ مِئَةٍ ، وَعَلَيْهِمْ رَجُلٌ ، يُقَالَ لَهُ : أَرْطَاةُ ، فَقَالَ : إِنِّي لأَرَى السَّرْوَ فِيكُمْ مُتَرَبِّعًا ، سِيرُوا إِلَى إِخْوَانِكُمْ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ ، فَقَالُوا : لاَ ، بَلْ نَسِيرُ إِلَى الشَّامِ ، قَالَ : سِيرُوا إِلَى الْعِرَاقِ ، فَقَالُوا : لاَ إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ ، فَقَالَ : سِيرُوا إِلَى الْعِرَاقِ ، فَلَمَّا قَدِمُوا الْعِرَاقَ جَعَلُوا يَحْبِسُونَ الْمُهْرَ فَيَذْبَحُونَهُ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ : أَصْلِحُوا ، فَإِنَّ فِي الأَمْرِ مَعْقِلاً ، أَوْ نَفَسًا.

(۳۴۴۴۹) حضرت حارث فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نخعی لوگوں کے پاس سے گزرے اور انہیں گنا تو وہ اڑھائی ہزار تھے۔ ان کے سربراہ کا نام ارطاۃ تھا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں تم میں عزت کو اترتے ہوئے دیکھتا ہوں تم عراق میں اپنے بھائیوں کے پاس چلے جاؤ۔ انہوں نے کہا کہ نہیں ہم تو شام کی طرف جائیں گے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ تم عراق کی طرف جاؤ۔ انہوں نے کہا کہ دین میں زبردستی نہیں ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ تم عراق کی طرف جاؤ۔ پس وہ عراق کی طرف گئے تو انہوں نے وہاں گھوڑے کے بچے کو پکڑ کر ذبح کرنا شروع کر دیا۔ حضرت عمر نے انہیں خط لکھا: تم درست ہو جاؤ۔ اس لیے کہ ایسے معاملہ میں جان اہم ہے۔

(٣٤٤٥٠) وَسَمِعْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَيَّاشٍ ، يَقُولُ : كَانَتْ بَنُو أَسَدٍ يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ أَرْبَعَ مِئَةٍ ، وَكَانَتْ بَجِيلَةُ ثَلاَثَةَ آلاَفٍ ، وَكَانَتِ النَّخْعُ أَلْفَيْنِ وَثَلاَثَ مِئَةٍ ، وَكَانَتْ كِنْدَةُ نَحْوَ النَّخْعِ ، وَكَانُوا كُلُّهُمْ عَشَرَةَ آلاَفٍ ، وَلَمْ يَكُنْ فِي الْقَوْمِ أَحَدٌ أَقَلَّ مِنْ مُضَرَ.

(۳۴۴۵۰) حضرت ابوبکر بن عیاش فرماتے ہیں کہ جنگ قادسیہ میں بنو اسد چار سو، بجیلہ تین ہزار، نخعی دو ہزار تین سو، اور کندہ والے بھی اتنے ہی تھے۔ یہ سب لوگ کل دس ہزار تھے اور لوگوں میں قبیلہ مضر سے کم کوئی نہ تھا۔

(٣٤٤٥١) سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ فَضَّلَهُمْ ، فَأَعْطَى بَعْضَهُمْ أَلْفَيْنِ ، وَبَعْضَهُمْ سِتَّ مِئَةٍ.

(۳۴۴۵۱) حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے انہیں زیادہ دیا بعض کو دو ہزار اور بعض کو چھ سو۔

(٣٤٤٥٢) وَذَكَرَ أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ﴾ ، قَالَ : أَهْلُ الْقَادِسِيَّةِ.

(۳۴۴۵۲) حضرت ابوبکر بن عیاش قرآن مجید کی آیت ﴿فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد قادسیہ والے ہیں۔

(٣٤٤٥٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى سَعْدٍ وَغَيْرِهِ مِنْ أُمَرَاءِ الْكُوفَةِ : أَمَّا بَعْدُ ، فَقَدْ جَائَنِي مَا بَيْنَ الْعُذَيْبِ وَحُلْوَانَ ، وَفِي ذَلِكُمْ مَا يَكْفِيكُمْ إِنَ اتَّقَيْتُمْ وَأَصْلَحْتُمْ ، قَالَ : وَكَتَبَ : اجْعَلُوا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ مَفَازَةً.

(۳۴۴۵۳) حضرت ابوبکر بن عمرو بن عتبہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے حضرت سعد اور کوفہ کے دوسرے امراء کو خط لکھا کہ میرے پاس عذیب اور حلوان کے درمیان کا علاقہ آیا ہے۔ یہ تمہارے لئے کافی ہے اگر تم تقویٰ اختیار کرو اور درستی سے چلو۔ اور اپنے

اور اپنے دشمنوں کے درمیان خلا رکھو۔

(۳٤٤٥٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَوْنِ بن عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :مُرَّ عَلَى رَجُلٍ يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ وَقَدِ انْتَثَرَ بَطْنُهُ ، أَوْ قَصَبُهُ ، قَالَ لِبَعْضِ مَنْ مَرَّ عَلَيْهِ :ضُمَّ إِلَيَّ مِنْهُ ، أَدْنُو قِيدَ رُمْحٍ ، أَوْ رُمْحَيْنِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، قَالَ :فَمَرَّ عَلَيْهِ وَقَدْ فَعَلَ.

(۳۴۴۵۴) حضرت عون بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ جنگ قادسیہ میں ایک مسلمان مجاہد کا پیٹ پھٹ گیا تھا اور اس کی انتڑیاں باہر نکل آئی تھیں۔ اس نے اپنے پاس سے گزرنے والے ایک شخص سے کہا کہ میری انتڑیوں کو اندر کردو اور مجھے چلاؤ تاکہ میں اللہ کے راستے میں تھوڑا اور آگے بڑھ سکوں۔ چنانچہ اس آدمی نے ایسا ہی کیا۔

(۳٤٤٥٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَصْحَابَ عُبَيْدٍ يَشْرَبُونَ نَبِيذَ الْقَادِسِيَّةِ ، وَفِيهِمْ عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ.

(۳۴۴۵۵) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے عبید کے ساتھیوں کو دیکھا کہ وہ قادسیہ کی نبیذ پی رہے تھے اور ان میں عمرو بن میمون بھی تھے۔

(۳٤٤٥٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، قَالَ :اشْتَرَى طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ أَرْضًا مِنْ نَشَاسْتَجَ ، نَشَاسْتَجُ بَنِي طَلْحَةَ ، هَذَا الَّذِي عِنْدَ السَّيْلَحِينِ ، فَأَتَى عُمَرُ ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ :إِنِّي اشْتَرَيْتُ أَرْضًا مُعْجِبَةً ، فَقَالَ عُمَرُ :مِمَّنِ اشْتَرَيْتَهَا ؟ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ ؟ اشْتَرَيْتَهَا مِنْ أَهْلِ الْقَادِسِيَّةِ ؟ قَالَ طَلْحَةُ :وَكَيْفَ اشْتَرَيْتُهَا مِنْ أَهْلِ الْقَادِسِيَّةِ كُلِّهِمْ ، قَالَ :إِنَّكَ لَمْ تَصْنَعْ شَيْئًا ، إِنَّمَا هِيَ فَيْءٌ.

(۳۴۴۵۶) حضرت مطرف نقل کرتے ہیں کہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ نے کوفہ میں سیلحین سے زمین کا ایک ٹکڑا خریدا۔ پھر وہ حضرت عمر کے پاس آئے اور ان سے اس کا تذکرہ کیا اور فرمایا کہ میں نے ایک عمدہ اور خوبصورت زمین خریدی ہے۔ حضرت عمر نے پوچھا کہ تم نے کس سے خریدی ہے؟ کوفہ والوں سے؟ کیا تم نے قادسیہ والوں سے خریدی ہے؟ حضرت طلحہ نے کہا کہ میں نے تمام قادسیہ والوں سے خریدی ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ تم نے کچھ نہیں کیا یہ تو مال غنیمت ہے۔

(۳٤٤٥٧) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَمَّنْ يَذْكُرُ ؛ أَنَّ أَهْلَ الْقَادِسِيَّةِ رَغَمُوا الأَعَاجِمَ حَتَّى قَاتَلُوا ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ.

(۳۴۴۵۷) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ قادسیہ کے مجاہدین نے عجمیوں کو مقابلے کی دعوت دی اور ان سے تین دن تک لڑائی کی۔

(۳٤٤٥٨) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ عُمَيْلَةَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : اخْتَلَفَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَرَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ فَتَفَاخَرَا ، فَقَالَ الْكُوفِيُّ :نَحْنُ أَصْحَابُ يَوْمِ الْقَادِسِيَّةِ، وَيَوْمِ كَذَا وَكَذَا ، وَقَالَ الشَّامِيُّ :نَحْنُ أَصْحَابُ يَوْمِ الْيَرْمُوكِ ، وَيَوْمِ كَذَا وَيَوْمِ كَذَا ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ:

كِلاَكُمَا لَمْ يَشْهَدْهُ اللَّهُ هُلْكَ عَادٍ ، وَثَمُودَ ، وَلَمْ يُؤَامِرْهُ اللَّهُ فِيهِمَا إِذْ أَهْلَكَهُمَا ، وَمَا مِنْ قَرْيَةٍ أَحْرَى أَنْ تَدْفَعَ عَظِيمَةً مِنْهَا ، يَعْنِي الْكُوفَةَ.

(۳۴۴۵۸) حضرت ربیع بن عمیلہ فرماتے ہیں کہ کوفہ اور شام کے دو آدمیوں کا باہم مناظرہ ہوا، کوفی نے کہا کہ ہم قادسیہ کی جنگ میں شریک ہونے والے ہیں اور فلاں فلاں لڑائی لڑنے والے ہیں۔ شامی نے کہا کہ ہم نے یرموک کی لڑائی لڑی ہے اور فلاں فلاں لڑائی میں شریک ہوئے ہیں۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی نے وہ وقت نہیں دیکھا جب اللہ تعالیٰ نے قوم عاد اور قوم ثمود کو ہلاک کیا تھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کیا تو ان کی ایک دوسرے پر افضلیت کو نہیں دیکھا تھا۔ کوفہ کی بستی سے بڑھ کر کوئی بستی ایسی نہیں جسے کوئی بڑی ذمہ داری سونپی جائے۔

(۳۴۴۵۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ رِيَاحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُمْ أَصَابُوا قَبْرًا بِالْمَدَائِنِ ، فَوَجَدُوا فِيهِ رَجُلاً عَلَيْهِ ثِيَابٌ مَنْسُوجَةٌ بِالذَّهَبِ ، وَوَجَدُوا مَعَهُ مَالاً ، فَأَتَوْا بِهِ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ، فَكَتَبَ فِيهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ : أَنْ أَعْطِهِمْ ، وَلاَ تَنْتَزِعْهُ.

(۳۴۴۵۹) حضرت ریاح فرماتے ہیں کہ مسلمان مجاہدین کو مدائن میں ایک قبر ملی، جس میں ایک آدمی تھا جس کے بدن پر سونے کی تاروں والے کپڑے اور بہت سا مال تھا۔ مجاہدین اسے حضرت عمار بن یاسر کے پاس لائے۔ حضرت عمار نے اس بارے میں حضرت عمر بن خطاب کو خط لکھا۔ حضرت عمر نے انہیں حکم دیا کہ یہ سارا مال مجاہدین کو دے دو۔

(۳۴۴۶۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ؛ أَنَّ عُمَرَ اسْتَعْمَلَ السَّائِبَ بْنَ الأَقْرَعِ عَلَى الْمَدَائِنِ ، فَبَيْنَمَا هُوَ فِي مَجْلِسِهِ ، إِذْ أُتِيَ بِتِمْثَالٍ مِنْ صُفْرٍ كَأَنَّهُ رَجُلٌ قَائِلَ بِيَدَيْهِ هَكَذَا ، وَبَسَطَ يَدَيْهِ وَقَبَضَ بَعْضَ أَصَابِعِهِ ، فَقَالَ : هَذَا لِي ، هَذَا مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيَّ ، فَكَتَبَ فِيهِ إِلَى عُمَرَ ، فَقَالَ عُمَرُ : أَنْتَ عَامِلٌ مِنْ عُمَّالِ الْمُسْلِمِينَ ، فَاجْعَلْهُ فِي بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۴۴۶۰) حضرت محمد بن عبید اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے سائب بن اقرع کو مدائن کا حاکم بنایا۔ ایک دن وہ اپنی مجلس میں بیٹھے تھے کہ ان کے پاس تانبے کا ایک تھال لایا گیا جو آدمی کے ہاتھ کی شکل کا بنا ہوا تھا۔ سائب بن اقرع نے اس تھال میں ہاتھ ڈالا اور ایک مٹھی بھر کر کہا کہ یہ میرا ہے یہ اللہ نے مجھے عطا کیا ہے۔ پھر انہوں نے اس بارے میں حضرت عمر کو خط لکھا تو حضرت عمر نے فرمایا کہ تم تو محض مسلمانوں کے ایک گورنر ہو، یہ سب کچھ مسلمانوں کے بیت المال میں جمع کرا دو۔

(۳۴۴۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ حُمَيْدٍ ؛ أَنَّ عَمَّارًا أَصَابَ مَغْنَمًا ، فَقَسَّمَ بَعْضَهُ وَكَتَبَ يَعْتَذِرُ إِلَى عُمَرَ يُشَاوِرُهُ ، قَالَ : يَبَايِعُ النَّاسَ إِلَى قُدُومِ الرَّاكِبِ.

(۳۴۴۶۱) حضرت نعمان بن حمید فرماتے ہیں کہ حضرت عمار کو کچھ مال غنیمت ملا اور اس کا کچھ حصہ آپ نے تقسیم کر دیا۔ پھر انہوں نے حضرت عمر سے معذرت کرنے اور مشورہ لینے کے لئے حضرت عمر کو خط لکھا۔ آپ نے فرمایا کہ سوار کے آنے تک لوگوں

کورو کے رکھو۔

(٣٤٤٦٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ شِبْلِ بْنِ عَوْفٍ : كَانَ مِنْ أَهْلِ الْقَادِسِيَّةِ ، وَكَانَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ.

(۳۴۴۶۲) حضرت اسماعیل فرماتے ہیں کہ شبل بن عوف اہل قادسیہ میں سے ہیں اور داڑھی کو زرد کرتے تھے۔

(٣٤٤٦٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ مِلْحَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ ثَرْوَانَ ، قَالَ : كَانَ سَلْمَانُ أَمِيرَ الْمَدَائِنِ ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ ، قَالَ : يَا زَيْدُ ، قُمْ فَذَكِّرْ قَوْمَك.

(۳۴۴۶۳) حضرت سلمان مدائن کے امیر تھے۔ جمعے کے دن وہ فرماتے کہ اے زید اٹھو اور اپنی قوم کو نصیحت کرو۔

(٣٤٤٦٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو هِلاَلٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ عَلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ دِرْعٌ سَابِغٌ.

(۳۴۴۶۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ قادسیہ میں ابن ام مکتوم پر ایک لمبی چادر تھی۔

(٣٤٤٦٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : اخْتَلَفْتُ أَنَا وَسَعْدٌ بِالْقَادِسِيَّةِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

(۳۴۴۶۵) حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ جنگ قادسیہ میں میرے اور حضرت سعد کے درمیان موزوں پر مسح کے بارے میں اختلاف ہوا تھا۔

(٣٤٤٦٦) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : فَرَّ رَجُلٌ مِنَ الْقَادِسِيَّةِ ، أَوْ مِهْرَانَ ، أَوْ بَعْضِ تِلْكَ الْمُشَاهَدِ فَأَتَى عُمَرَ ، فَقَالَ : إِنِّي قَدْ هَلَكْتُ ، فَرَرْتُ ، فَقَالَ عُمَرُ : كَلاَّ ، أَنَا فِئَتُك.

(۳۴۴۶۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ایک آدمی قادسیہ یا مہران کی جنگ سے فرار ہوا اور حضرت عمر کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا کہ میں ہلاک ہوگیا، میں میدانِ جنگ سے فرار ہوگیا۔ حضرت عمر نے اس سے فرمایا ہرگز نہیں میں تمہاری مدد کروں گا۔

(٣٤٤٦٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، قَالَ : أَدْرَكْتُ أَلْفَيْنِ مِنْ بَنِي أَسَدٍ قَدْ شَهِدُوا الْقَادِسِيَّةَ فِي أَلْفَيْنِ أَلْفَيْنِ ، وَكَانَتْ رَايَاتُهِمْ فِي يَدِ سِمَاكٍ صَاحِبِ الْمَسْجِدِ.

(۳۴۴۶۷) حضرت سماک بن حرب فرماتے ہیں کہ بنو اسد کے دو ہزار لوگ قادسیہ کی لڑائی میں شریک تھے اور ان کے جھنڈے مسجد والے سماک کے ہاتھ میں تھے۔

(٣٤٤٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ ، قَالَ : سَأَلَ صُبَيْحٌ أَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ وَأَنَا أَسْمَعُ ، فَقَالَ لَهُ : هَلْ أَدْرَكْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، أَسْلَمْتُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَدَّيْتُ إِلَيْهِ ثَلاَثَ صَدَقَاتٍ ، وَلَمْ أَلْقَهُ ، وَغَزَوْتُ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ غَزَوَاتٍ ، شَهِدْتُ فَتْحَ

الْقَادِسِيَّةِ، وَجَلُولاَءَ، وَتُسْتَرَ، وَنَهَاوَنْد، وَالْيَرْمُوكَ، وَآذَرْبَيْجَانَ، وَمِهْرَانَ، وَرُسْتُمَ، فَكُنَّا نَأْكُلُ السَّمْنَ وَنَتْرُكُ الْوَدَكَ، فَسَأَلْتُهُ عَنِ الظُّرُوفِ؟ فَقَالاَ: لَمْ نَكُنْ نَسْأَلُ عَنْهَا، يَعْنِي طَعَامَ الْمُشْرِكِينَ.

(ابن سعد ۹۷۔ مسند ۶۲۸)

(۳۴۴۶۸) حضرت عاصم احول فرماتے ہیں کہ صبیح نے ابو عثمان نہدی سے سوال کیا کہ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کا زمانہ دیکھا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں میں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اسلام لایا تھا اور تین مرتبہ آپ کی طرف زکوٰۃ بھی بھجوائی تھی، لیکن میری حضور سے ملاقات نہیں ہوئی۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مختلف لڑائیوں میں حصہ لیا، میں قادسیہ، جلولاء، تستر، نہاوند، یرموک، آذر بائیجان، مہران اور رستم کی لڑائی میں شریک رہا۔ ہم چربی کھایا کرتے تھے اور تیل چھوڑ دیا کرتے تھے۔ میں نے ان سے مشرکین کے برتنوں میں کھانے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم ان کے بارے میں سوال نہیں کیا کرتے تھے۔

(٣٤٤٦٩) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: ضُرِبَ يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ لِلْعَبِيدِ بِسِهَامِهِمْ كَمَا ضُرِبَ لِلأَحْرَارِ.

(۳۴۴۶۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں قادسیہ میں آزاد لوگوں کی طرح غلاموں کو بھی حصہ دیا گیا تھا۔

(٣٤٤٧٠) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ مَيْمُونٍ، قَالَ: لَمَّا جَاءَ وَفْدُ الْقَادِسِيَّةِ حَبَسَهُمْ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ لَمْ يَأْذَنْ لَهُمْ، ثُمَّ أَذِنَ لَهُمْ، قَالَ: تَقُولُونَ: الْتَقَيْنَا فَهَزَمْنَا، بَلِ اللَّهُ الَّذِي هَزَمَ وَفَتَحَ.

(۳۴۴۷۰) حضرت میمون فرماتے ہیں کہ جب قادسیہ کا وفد آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تین دن تک انہیں ملاقات کی اجازت نہ دی، پھر انہیں اجازت دی تو فرمایا کہ تم کہتے ہو کہ ہم لڑے اور ہم نے دشمن کو شکست دی حالانکہ فتح اور شکست دینے والا تو اللہ ہے۔

(٣٤٤٧١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الصَّلْتُ بْنُ بَهْرَامَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جميعُ بْنُ عُمَيْرٍ التَّيْمِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: شَهِدْتُ جَلُولاَءَ فَابْتَعْتُ مِنَ الْغَنَائِمِ بِأَرْبَعِينَ أَلْفًا، فَقَدِمْتُ بِهَا عَلَى عُمَرَ، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ قُلْتُ: ابْتَعْتُ مِنَ الْغَنَائِمِ بِأَرْبَعِينَ أَلْفًا، فَقَالَ: يَا صَفِيَّةُ، احْتَفِظِي بِمَا قَدِمَ بِهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَزَمْتُ عَلَيْكِ أَنْ تُخْرِجِي مِنْهُ شَيْئًا، قَالَتْ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، وَإِنْ كَانَ غَيْرَ طَيِّبٍ؟ قَالَ: ذَاكَ لَكِ.

قَالَ: فَقَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَرَأَيْتَ لَوِ انْطُلِقَ بِي إِلَى النَّارِ، أَكُنْتَ مُفْتَدِيَّ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، وَلَوْ بِكُلِّ شَيْءٍ أَقْدِرُ عَلَيْهِ،

قَالَ: فَإِنِّي كَأَنِّي شَاهِدُكَ يَوْمَ جَلُولاَءَ وَأَنْتَ تُبَايِعُ، وَيَقُولُونَ: هَذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَابْنُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، وَأَكْرَمُ أَهْلِهِ عَلَيْهِ، وَأَنْتَ كَذَلِكَ، قَالَ: فَإِنْ يُرَخِّصُوا عَلَيْكَ بِمِئَةٍ، أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ أَنْ يُغْلُوا عَلَيْكَ بِدِرْهَمٍ، وَإِنِّي قَاسِمٌ، وَسَأُعْطِيكَ مِنَ الرِّبْحِ أَفْضَلَ مَا يَرْبَحُ رَجُلٌ

مِنْ قُرَيْشٍ ، أُعْطِيك رِبْحَ الدِّرْهَمِ دِرْهَمًا ، قَالَ : فَخَلَّى عَلَيَّ سَبْعَةَ أَيَّامٍ ، ثُمَّ دَعَا التُّجَّارَ فَبَاعَهُ بِأَرْبَعِ مِئَةِ أَلْفٍ ، فَأَعْطَانِي ثَمَانِينَ أَلْفًا ، وَبَعَثَ بِثَلاَثِ مِئَةِ أَلْفٍ وَعِشْرِينَ أَلْفًا إِلَى سَعْدٍ ، فَقَالَ : اقْسِمْ هَذَا الْمَالَ بَيْنَ الَّذِينَ شَهِدُوا الْوَقْعَةَ ، فَإِنْ كَانَ مَاتَ مِنْهُمْ أَحَدٌ ، فَابْعَثْ بِنَصِيبِهِ إِلَى وَرَثَتِهِ. (ابو عبید ۶۳۶)

(۳۴۴۷۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جلولاء کی جنگ میں شریک ہوا اور میں نے مال غنیمت سے چالیس ہزار حاصل کئے۔ پھر میں نے وہ حضرت عمر کی خدمت میں پیش کئے، انہوں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ میں نے کہا کہ میں نے مال غنیمت سے حاصل کئے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ اے صفیہ! جو چیز عبداللہ بن عمر لائے ہیں اس کی حفاظت کرو۔ میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم نے اس میں سے کچھ نہیں نکالنا۔ انہوں نے کہا اے امیر المومنین! اگر کوئی چیز غیر طیب ہو تو؟ حضرت عمر نے فرمایا کہ وہ تمہارے لئے ہے۔

(۲) پھر حضرت عمر نے حضرت عبداللہ بن عمر سے فرمایا کہ اگر مجھے آگ کی طرف لے جایا جارہا ہو تو کیا تم یہ چیز فدیہ دے کر مجھے چھڑاؤ گے؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں ضرور ایسا کروں گا بلکہ ہر وہ چیز جو میرے پاس ہو میں فدیے میں دے دوں گا۔ پھر حضرت عمر نے فرمایا کہ جلولاء کی جنگ میں لوگوں نے تمہارا خیال رکھا، تمہارے ہاتھ پر بیعت کی اور کہا کہ یہ عبداللہ بن عمر ہیں، رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے صحابی ہیں۔ امیر المومنین کے بیٹے ہیں، ان کے معزز ترین فرد ہیں اور آپ واقعی ایسے ہیں۔ وہ آپ کو سودرہم کی رعایت کریں یہ انہیں زیادہ پسند ہے اس بات سے کہ وہ آپ سے ایک درہم زیادہ وصول کریں۔ میں تقسیم کرتا ہوں میں تمہیں قریش کے ہر آدمی سے زیادہ نفع دوں گا۔ پھر آپ نے تاجروں کو بلایا اور ان کی چیزیں چار لاکھ کی بیچ دیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ انہوں نے مجھے اسی ہزار دیئے اور تین لاکھ بیس ہزار حضرت سعد کو بھجوا دیئے اور فرمایا کہ یہ مال ان مجاہدین میں تقسیم کردو جو جنگ میں شریک تھے۔ اگر ان میں سے کوئی مر چکا ہو تو اس کے ورثہ کو دے دو۔

(۳۴۴۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُوَرِّعِ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لَمَّا فَتَحَ سَعْدٌ جَلُولاَءَ أَصَابَ الْمُسْلِمُونَ أَلْفَ أَلْفٍ ، قَسَمَ لِلْفَارِسِ ثَلاَثَةَ آلاَفِ مِثْقَالٍ ، وَلِلرَّاجِلِ أَلْفَ مِثْقَالٍ.

(۳۴۴۷۲) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جب حضرت سعد نے جلولاء کو فتح کیا تو مسلمانوں کو لاکھوں کے حساب سے مال غنیمت حاصل ہوا۔ آپ نے گھڑ سوار کو تین ہزار اور پیدل کو ایک ہزار مثقال عطا فرمائے۔

(۳۴۴۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أُتِيَ عُمَرُ بِغَنَائِمَ مِنْ غَنَائِمِ جَلُولاَءَ ، فِيهَا ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ ، فَجَعَلَ يَقْسِمُهَا بَيْنَ النَّاسِ ، فَجَاءَ ابْنٌ لَهُ ، يُقَالُ لَهُ : عَبْدُ الرَّحْمَنِ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، اُكْسُنِي خَاتَمًا ، فَقَالَ : اذْهَبْ إِلَى أُمِّكَ تَسْقِيكَ شَرْبَةً مِنْ سَوِيقٍ ، قَالَ : فَوَاللهِ مَا أَعْطَانِي شَيْئًا.

(۳۴۴۷۳) حضرت اسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر کے پاس جلولاء کا مال غنیمت لایا گیا اس میں سونا اور چاندی بھی موجود تھے۔

آپ وہ مال غنیمت لوگوں میں تقسیم کر رہے تھے کہ ان کے ایک بیٹے جن کا نام عبد الرحمن تھا، وہ آئے اور عرض کیا اے امیر المؤمنین! مجھے ایک انگوٹھی دے دیجئے۔ حضرت عمر نے ان سے فرمایا کہ اپنی ماں کے پاس چلے جاؤ وہ تمہیں ستو کا شربت پلائے گی۔ آپ نے انہیں کچھ نہ دیا۔

(٣٤٤٧٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الأَرْقَمِ صَاحِبَ بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِينَ ، يَقُولُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، عِنْدَنَا حِلْيَةٌ مِنْ حِلْيَةِ جَلُولاَءَ ، وَآنِيَةُ ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ ، فَرَ فِيهَا رَأْيَكَ ، فَقَالَ : إِذَا رَأَيْتَنِي فَارِغًا فَآذِنِّي ، فَجَاءَ يَوْمًا ، فَقَالَ : إِنِّي أَرَاكَ الْيَوْمَ فَارِغًا ، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ : ابْسُطْ لِي نِطْعًا فِي الْجِسْرِ ، فَبَسَطَ لَهُ نِطْعًا ، ثُمَّ أَتَى بِذَلِكَ الْمَالِ ، فَصُبَّ عَلَيْهِ ، فَجَاءَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ إِنَّكَ ذَكَرْتَ هَذَا الْمَالَ ، فَقُلْتَ : ﴿زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ﴾ وَقُلْتَ : ﴿لِكَيْلاَ تَأْسَوْا عَلَى مَا فَاتَكُمْ ، وَلاَ تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ﴾ اللَّهُمَّ إِنَّا لاَ نَسْتَطِيعُ إِلاَّ أَنْ نَفْرَحَ بِمَا زَيَّنْتَ لَنَا ، اللَّهُمَّ أَنْفِقْهُ فِي حَقٍّ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ.

(۳۴۴۷۴) حضرت اسلم فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن ارقم مسلمانوں کے بیت المال کے امیر تھے۔ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین! ہمارے پاس جلولاء کا زیور اور وہاں کے سونے وچاندی کے برتن ہیں۔ ان کے بارے میں اپنی رائے فرمادیجئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تم مجھے فارغ دیکھو تو اس بارے میں بتانا۔ ایک دن وہ حاضر ہوئے اور کہا کہ اے امیر المؤمنین! آج آپ فارغ ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ ایک چٹائی بچھاؤ۔ ایک چٹائی بچھائی گئی اور اس پر وہ سارا مال ڈالا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اے اللہ تو نے اس مال کا ذکر کیا ہے اور تو نے فرمایا ہے ﴿زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ﴾ اور تو نے فرمایا ہے ﴿لِكَيْلاَ تَأْسَوْا عَلَى مَا فَاتَكُمْ ، وَلاَ تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ﴾ اے اللہ ہمارے بس میں یہ نہیں ہے کہ ہم اس چیز پر خوش نہ ہوں جو تو نے ہمارے لیے مزین فرمائی ہے۔ اے اللہ اسے حق کے راستے میں خرچ فرما اور میں اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(٣٤٤٧٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جَعْوَنَةَ الْعَامِرِيِّ ، قَالَ : أَصَبْتُ قَبَاءً مَنْسُوجًا بِالذَّهَبِ مِنْ دِيبَاجٍ يَوْمَ جَلُولاَءَ ، فَأَرَدْتُ بَيْعَهُ فَأَلْقَيْتُهُ عَلَى مَنْكِبِي ، فَمَرَرْتُ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، فَقَالَ : تَبِيعُ الْقَبَاءَ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : بِكَمْ ؟ قُلْتُ : بِثَلاَثِ مِئَةِ دِرْهَمٍ ، قَالَ : إِنَّ ثَوْبَكَ لاَ يَسْوَى ذَلِكَ ، وَإِنْ شِئْتَ أَخَذْتُهُ ، قُلْتُ : قَدْ شِئْتُ ، قَالَ : فَأَخَذَهُ.

(۳۴۴۷۵) حضرت سمرہ بن جعونہ عامری فرماتے ہیں کہ مجھے جلولاء کی لڑائی میں ریشم کی بنی ہوئی اور سونے کی کڑھائی شدہ ایک قباء ملی۔ میں نے اسے بیچنے کا ارادہ کیا اور اسے اپنے کندھے پر رکھا۔ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا تو انہوں نے مجھ

سے پوچھا کہ کیا تم اس قباء کو بیچنا چاہتے ہو؟ میں نے ہاں میں جواب دیا تو انہوں نے پوچھا کہ کتنے میں بیچو گے۔ میں نے کہا کہ تین سو درہم میں۔ انہوں نے فرمایا کہ تمہارا یہ کپڑا اتنے کا نہیں ہے۔ اگر تم چاہو تو میں لے لوں۔ میں نے کہا میں چاہتا ہوں پھر انہوں نے وہ قباء لے لی۔

(۳٤٤٧٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَيَّانُ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أُتِيَ عُمَرُ مِنْ جَلُولاَءَ بِسِتَّةِ آلْفِ آلْفٍ ، فَفَرَضَ الْعَطَاءَ.

(۳۴۴۷۶) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر کے پاس جلولاء سے ساٹھ لاکھ آئے۔ آپ نے اس میں سے سالانہ وظیفہ مقرر کیا۔

(۳٤٤٧٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ الأَعْرَجِ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ؟ فَقَالَ : اخْتَلَفْتُ أَنَا وَسَعْدٌ فِي ذَلِكَ وَنَحْنُ بِجَلُولاَءَ.

(۳۴۴۷۷) حضرت حکم بن اعرج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جلولاء میں میرے اور حضرت سعد کے درمیان اس بارے میں اختلاف ہوا تھا۔

(۳٤٤٧٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ وِقَاءِ بْنِ إِيَاسٍ الأَسَدِيِّ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ سَلْمَانَ فِي غَزَاةٍ ، إِمَّا فِي جَلُولاَءَ ، وَإِمَّا فِي نَهَاوَنْد ، قَالَ : فَمَرَّ رَجُلٌ وَقَدْ جَنَى فَاكِهَةً ، فَجَعَلَ يَقْسِمُهَا بَيْنَ أَصْحَابِهِ ، فَمَرَّ سَلْمَانُ فَسَبَّهُ ، فَرَدَّ عَلَى سَلْمَانَ وَهُوَ لاَ يَعْرِفُهُ ، قَالَ : فَقِيلَ : هَذَا سَلْمَانُ ، قَالَ : فَرَجَعَ إِلَى سَلْمَانَ يَعْتَذِرُ إِلَيْهِ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ : مَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ ، يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ؟ قَالَ : ثَلاَثٌ ؛ مِنْ عَمَاكَ إِلَى هُدَاكَ ، وَمِنْ فَقْرِكَ إِلَى غِنَاكَ ، وَإِذَا صَحِبْتَ الصَّاحِبَ مِنْهُمْ تَأْكُلُ مِنْ طَعَامِهِ ، وَيَأْكُلُ مِنْ طَعَامِكَ ، وَيَرْكَبُ دَابَّتَكَ فِي أَنْ لاَ تَصْرِفَهُ عَنْ وَجْهٍ يُرِيدُهُ.

(۳۴۴۷۸) حضرت ابوظبیان فرماتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ وہ جلولاء کا غزوہ تھا یا نہاوند کا۔ ایک آدمی نے وہاں کسی باغ سے کچھ پھل توڑے تھے، اور اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر رہا تھا۔ وہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا تو حضرت سلمان نے اسے برا بھلا کہا۔ وہ حضرت سلمان کو جانتا نہ تھا لہٰذا اس نے جواباً انہیں برا بھلا کہا۔ اسے کسی نے بتایا کہ حضرت سلمان ہیں۔ پھر وہ حضرت سلمان کے پاس گیا اور ان سے معذرت کی۔ پھر اس نے سوال کیا کہ اے ابوعبداللہ! ہمارے لئے اہل ذمہ کی املاک میں سے کتنا جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ تین چیزیں: تمہارے نابینا پن سے تمہاری ہدایت تک، تمہارے فقر سے تمہارے غنا تک اور جب تم ان میں کسی کا ساتھ اختیار کرو تو ان کے کھانے میں سے کھاؤ اور وہ تمہارے کھانے میں سے کھائے۔ اور وہ تمہاری سواری پر سوار ہو اور تم اس کو اس جگہ سے نہ روکو جہاں وہ جانا چاہتا ہے۔

(۵) فِي تَوجِيهِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ إِلَى نَهَاوَنْدَ

حضرت نعمان بن مقرن کی نہاوند کی جانب روانگی کا بیان

(۳٤٤٧٩) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَائِدَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ؛ أَنَّهُ أَبْطَأَ عَلَى عُمَرَ خَبَرَ نَهَاوَنْد وَابْنَ مُقَرِّن ، وَأَنَّهُ كَانَ يَسْتَنْصِرُ ، وَأَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَرَوْنَ مِنَ اسْتِنْصَارِهِ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لَهُ ذِكْرٌ إِلاَّ نَهَاوَنْد وَابْنِ مُقَرِّنٍ ، قَالَ : فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ أَعْرَابِيٌّ ، فَقَالَ : مَا بَلَغَكُمْ عَنْ نَهَاوَنْد وَابْنِ مُقَرِّن ، قَالُوا : وَمَا ذَاكَ ؟ قَالَ : لاَ شَيْءَ ، قَالَ : فَنُمِيَتْ إِلَى عُمَرَ ، قَالَ : فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ ، فَقَالَ : مَا ذِكْرُكَ نَهَاوَنْدَ وَابْنَ مُقَرِّن ؟ فَإِنْ جِئْتَ بِخَبَرٍ فَأَخْبِرْنَا. قَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، أَنَا فُلاَنُ بْنُ فُلاَنٍ الْفُلاَنِي ، خَرَجْتُ بِأَهْلِي وَمَالِي ، مُهَاجِرًا إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ ، حَتَّى نَزَلْنَا مَوْضِعَ كَذَا وَكَذَا ، فَلَمَّا ارْتَحَلْنَا إِذَا رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ لَمْ أَرَ مِثْلَهُ ، فَقُلْنَا : مِنْ أَيْنَ أَقْبَلْتَ ؟ قَالَ : مِنَ الْعِرَاقِ ، قُلْنَا : فَمَا خَبَرُ النَّاسِ ، قَالَ : الْتَقَوْا ، فَهَزَمَ اللَّهُ الْعَدُوَّ ، وَقُتِلَ ابْنُ مُقَرِّن ، وَلاَ وَاللهِ ما أَدْرِي مَا نَهَاوَنْدُ وَلاَ ابْنُ مُقَرِّن ، قَالَ : أَتَدْرِي أَيَّ يَوْمٍ ذَاكَ مِنَ الْجُمُعَةِ ؟ قَالَ : لاَ وَاللهِ ، مَا أَدْرِي ، قَالَ : لَكِنِّي أَدْرِي ؛ فَعَدَّ مَنَازِلَك ، قَالَ : ارْتَحَلْنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا ، فَنَزَلْنَا مَوْضِعَ كَذَا وَكَذَا ، فَعَدَّ مَنَازِلَهُ ، قَالَ : ذَاكَ يَوْمُ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجُمُعَةِ ، وَلَعَلَّك أَنْ تَكُونَ لَقِيتَ بَرِيدًا مِنْ بُرُدِ الْجِنِ ، فَإِنَّ لَهُمْ بُرُدًا ، قَالَ : فَمَضَى مَا شَاءَ اللَّهُ ، ثُمَّ جَاءَ الْخَبَرُ بِأَنَّهُمَ الْتَقَوْا فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ.

(۳۴۴۷۹) حضرت عاصم بن کلیب جرمی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس نہاوند اور حضرت نعمان بن مقرن کی خبر آنے میں دیر ہوگئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بارے میں لوگوں سے پوچھا کرتے تھے، لیکن نہاوند اور ابن مقرن کی کوئی خبر انہیں حاصل نہ ہوئی۔ اتنے میں ایک دیہاتی آیا اور اس نے کہا کہ تمہیں نہاوند اور ابن مقرن کے بارے میں کیا خبر پہنچی ہے؟ لوگوں نے کہا کہ کیا خبر ہے؟ اس نے کہا کچھ نہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات کی اطلاع ہوئی تو آپ نے اس دیہاتی کو بلایا اور اس سے پوچھا کہ تم نے نہاوند اور ابن مقرن کا ذکر کیوں کیا تھا؟ اگر تمہارے پاس کوئی خبر ہے تو ہمیں بتا دو۔ اس دیہاتی نے کہا کہ اے امیر المومنین! میں فلاں بن فلاں ہوں اور میں فلاں قبیلے سے ہوں۔ میں اپنے اہل وعیال اور مال کو لے کر اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کی غرض سے نکلا ہوں۔ ہم نے فلاں فلاں جگہ قیام کیا ہے۔ جب ہم روانہ ہوئے تو ہم نے سرخ اونٹ پر ایک ایسا آدمی دیکھا جو ہم نے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ ہم نے اس سے کہا کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ اس نے کہا کہ میں عراق سے آیا ہوں۔ ہم نے کہا کہ وہاں لوگوں کی کیا خبر ہے؟ اس نے کہا کہ وہاں جنگ ہوئی ہے، اللہ نے دشمن کو شکست دے دی اور ابن مقرن شہید ہو گئے۔ خدا کی قسم میں نہاوند اور ابن مقرن کو نہیں جانتا۔ حضرت عمر نے اس سے پوچھا کہ کیا تم بتا سکتے ہو کہ وہ کون سا دن تھا؟ اس نے کہا کہ میں نہیں جانتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے کس کس جگہ قیام کیا ہے۔ مجھے اپنے قیام کی جگہیں بتاؤ۔ اس نے کہا کہ ہم فلاں دن نکلے تھے اور ہم

نے فلاں فلاں جگہ قیام کیا تھا۔ اس طرح دن کو معلوم کرلیا گیا۔ حضرت عمر نے اس سے فرمایا کہ شاید تم جنوں کے کسی قاصد سے ملے تھے۔ پھر کچھ عرصہ گزرا تو نہاوند کی خبر آگئی اور وہ جنگ اسی دن ہوئی تھی۔

(٣٤٤٨٠) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَبْطَأَ عَلَى عُمَرَ خَبَرَ نَهَاوَنْد وَخَبَرَ النُّعْمَانِ ، فَجَعَلَ يَسْتَنْصِرُ.

(۳۴۴۸۰) حضرت کلیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر کے پاس نہاوند اور حضرت نعمان بن مقرن کی خبر آنے میں دیر ہوگئی تو آپ لوگوں سے اس بارے میں مدد طلب کرتے تھے۔

(٣٤٤٨١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ مُدْرِكِ بْنِ عَوْفٍ الأَحْمَسِيِّ ، قَالَ : بَيْنَا أَنَا عِنْدَ عُمَرَ إِذْ آتَاهُ رَسُولُ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّن ، فَسَأَلَهُ عُمَرُ عَنِ النَّاسِ ؟ قَالَ : فَذَكَرُوا عِنْدَ عُمَرَ مَنْ أُصِيبَ يَوْمَ نَهَاوَنْدَ ، فَقَالُوا : قُتِلَ فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ ، وَآخَرُونَ لاَ نَعْرِفُهُمْ ، فَقَالَ عُمَرُ : لَكِنَّ اللَّهَ يَعْرِفُهُمْ ، قَالُوا : وَرَجُلٌ شَرَى نَفْسَهُ ، يَعْنُونَ عَوْفَ بْنَ أَبِي حَيَّةَ أَبَا شُبَيْلٍ الأَحْمَسِيَّ ، فَقَالَ مُدْرِكُ بْنُ عَوْفٍ : ذَاكَ وَاللهِ خَالِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، يَزْعُمُ النَّاسُ أَنَّهُ أَلْقَى بِيَدَيْهِ إِلَى التَّهْلُكَةِ ، فَقَالَ عُمَرُ : كَذَبَ أُولَئِكَ ، وَلَكِنَّهُ مِنَ الَّذِينَ اشْتَرَوْا الآخِرَةَ بِالدُّنْيَا ، قَالَ إِسْمَاعِيلُ : وَكَانَ أُصِيبَ وَهُوَ صَائِمٌ ، فَاحْتُمِلَ وَبِهِ رَمَقٌ ، فَأَبَى أَنْ يَشْرَبَ حَتَّى مَاتَ.

(۳۴۴۸۱) حضرت مدرک بن عوف احمسی کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر کے پاس تھا کہ ان کے پاس حضرت نعمان بن مقرن کا قاصد آیا۔ حضرت عمر نے اس سے لوگوں کے بارے میں سوال کیا۔ اس نے نہاوند کی جنگ میں شہید ہونے والے مجاہدین کا تذکرہ کیا۔ اور بتایا کہ فلاں بن فلاں شہید ہوگئے اور کچھ اور لوگ بھی ہیں جنہیں ہم نہیں جانتے۔ حضرت عمر نے فرمایا لیکن اللہ انہیں جانتا ہے۔ اس جنگ کے بعض عینی شاہدین نے بتایا کہ ایک آدمی بہت بہادری سے لڑا جس کا نام عوف بن ابی حیہ ابو شبیل احمسی ہے۔ یہ سن کر مدرک بن عوف نے کہا کہ خدا کی قسم! اے امیر المومنین وہ میرے ماموں ہیں۔ لوگوں کا خیال ہے کہ انہوں نے خود اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ یہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں۔ انہوں نے دنیا کے بدلے آخرت کو خرید لیا۔ حضرت اسماعیل فرماتے ہیں کہ جب وہ زخمی ہوئے تو روزہ کی حالت میں تھے۔ ان میں زندگی کی رمق باقی تھی۔ انہیں پانی پیش کیا گیا لیکن انہوں نے پینے سے انکار کردیا اور اسی حال میں انتقال کرگئے۔

(٣٤٤٨٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : أَتَيْتُ عُمَرَ بِنَعْيِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّن ، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ ، وَجَعَلَ يَبْكِي.

(۳۴۴۸۲) حضرت ابو عثمان فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس نعمان بن مقرن کی شہادت کی خبر لایا تو آپ نے سر پر ہاتھ رکھا اور رونا شروع کردیا۔

(٣٤٤٨٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : جَلَسْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، فَقَالَ : إِنِّي لأَذْكُرُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِينَ نَعَى النُّعْمَانَ بْنَ مُقَرِّنٍ.

(۳۴۴۸۳) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت نعمان بن مقرن کی شہادت کی خبر آئی۔

(٣٤٤٨٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ بِشْرِ بْنِ شَغَافٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلاَمٍ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ حَيْثُ فُتِحَتْ نَهَاوَنْد ، أَصَابَ الْمُسْلِمُونَ سَبَايَا مِنْ سَبَايَا الْيَهُودِ ، قَالَ : وَأَقْبَلَ رَأْسُ الْجَالُوتِ يُفَادِي سَبَايَا الْيَهُودِ ، قَالَ : وَأَصَابَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ جَارِيَةً بُسْرة صَبِيحَة ، قَالَ : فَأَتَانِي ، فَقَالَ : هَلْ لَكَ أَنْ تَمْشِيَ مَعِي إِلَى هَذَا الإِنْسَانِ عَسَى أَنْ يُثَمِّنَ لِي بِهَذِهِ الْجَارِيَةِ ؟ قَالَ : فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ ، فَدَخَلَ عَلَى شَيْخٍ مُسْتَكْبِرٍ لَهُ تُرْجُمَانٌ ، فَقَالَ لِتُرْجُمَانِهِ سَلْ هَذِهِ الْجَارِيَةَ ، هَلْ وَقَعَ عَلَيْهَا هَذَا الْعَرَبِيُّ ؟ قَالَ : وَرَأَيْتُهُ غَارَ حِينَ رَأَى حُسْنَهَا ، قَالَ : فَرَاطَنَهَا بِلِسَانٍ فَفَهِمْتِ الَّذِي قَالَ ، فَقُلْتُ لَهُ : أَثِمْتَ بِمَا فِي كِتَابِكَ بِسُؤَالِكَ هَذِهِ الْجَارِيَةَ عَلَى مَا وَرَاءَ ثِيَابِهَا ، فَقَالَ لِي كَذَبْتَ ، مَا يُدْرِيكَ مَا فِي كِتَابِي ؟ قُلْتُ : أَنَا أَعْلَمُ بِكِتَابِكَ مِنْكَ ، قَالَ : أَنْتَ أَعْلَمُ بِكِتَابِي مِنِّي ؟ قُلْتُ : أَنَا أَعْلَمُ بِكِتَابِكَ مِنْكَ ، قَالَ : مَنْ هَذَا ؟ قَالُوا : عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلاَمٍ ، قَالَ : فَانْصَرَفْتُ ذَلِكَ الْيَوْمَ.

قَالَ : فَبَعَثَ إِلَيَّ رَسُولاً بِعَزْمَةٍ لَيَأْتِيَنِي ، قَالَ : وَبَعَثَ إِلَيَّ بِدَابَّةٍ ، قَالَ : فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهِ لَعَمْرُ اللهِ احْتِسَابًا رَجَاءَ أَنْ يُسْلِمَ ، فَحَبَسَنِي عِنْدَهُ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ ، أَقْرَأُ عَلَيْهِ التَّوْرَاةَ وَيَبْكِي ، قَالَ : وَقُلْتُ لَهُ : إِنَّهُ وَاللهِ لَهُوَ النَّبِيُّ الَّذِي تَجِدُونَهُ فِي كِتَابِكُمْ ، قَالَ : فَقَالَ لِي : كَيْفَ أَصْنَعُ بِالْيَهُودِ ؟ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنَّ الْيَهُودَ لَنْ يُغْنُوا عَنْكَ مِنَ اللهِ شَيْئًا ، قَالَ : فَغَلَبَ عَلَيْهِ الشَّقَاءُ وَأَبَى أَنْ يُسْلِمَ. (بخاری ۳۱۵۹)

(۳۴۴۸۴) حضرت عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں کہ جب نہاوند فتح ہوا تو بہت سے جنگی قیدی مسلمانوں کے ہاتھ لگے۔ ایک مالدار شخص ان قیدیوں کا فدیہ دے کر انہیں چھڑا رہا تھا۔ ایک مسلمان کو ایک بہت خوبصورت اور جوان باندی ملی تھی۔ وہ میرے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میرے ساتھ اس مالدار کی طرف چلو شاید وہ مجھے اس باندی کی قیمت دے دے۔

(۲) چنانچہ میں اس کے ساتھ چلا، ہم ایک مغرور بوڑھے کے پاس پہنچے جس کا ایک ترجمان تھا۔ اس نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس باندی سے سوال کرو کہ کیا اس عربی نے اس سے جماع کیا ہے؟ وہ اس باندی کے حسن کو دیکھ کر غیرت میں آ گیا تھا۔ اس نے باندی سے اپنی زبان میں کچھ مجہول بات کی جسے میں سمجھ گیا تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ تو نے اس باندی سے اس کی خفیہ بات کے بارے میں سوال کر کے اپنی کتاب کی روشنی میں گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔ اس نے مجھ سے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو، تمہیں کیا معلوم کہ میری کتاب میں کیا ہے؟ میں نے کہا کہ میں تمہاری کتاب کو تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ اس نے کہا کہ کیا تم میری کتاب کو مجھ سے

زیادہ جانتے ہو؟ میں نے کہا کہ ہاں میں تمہاری کتاب کو تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ اس نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ عبداللہ بن سلام ہیں۔ پھر اس دن میں واپس آ گیا۔

(۳) پھر اس نے میری طرف ایک قاصد کو بھیجا اور مجھے تاکید کے ساتھ اپنے پاس بلایا۔ میں اس کے پاس اس نیت سے گیا کہ شاید وہ اسلام قبول کر لے اور میرے نامہ اعمال میں نیکیوں کا اضافہ ہو جائے۔ اس نے مجھے اپنے پاس تین دن تک روکے رکھا۔ میں اسے تورات پڑھ کر سناتا تھا اور وہ روتا تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ واللہ یہ وہی نبی ہیں جن کا ذکر تم تورات میں پاتے ہو۔ اس نے کہا کہ پھر میں یہود کا کیا کروں؟ میں نے کہا کہ اللہ کے مقابلے میں وہ تمہارے کسی کام نہیں آ سکتے۔ بہرحال اس پر بدبختی غالب آ گئی اور اس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

(٣٤٤٨٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ شَاوَرَ الْهُرْمُزَانَ فِي فَارِسَ وَأَصْبَهَانَ وَآذَرْبَيْجَانَ ، فَقَالَ :أَصْبَهَانُ الرَّأْسِ ، وَفَارِسُ وَآذَرْبَيْجَانُ الْجَنَاحَانِ ، فَإِنْ قَطَعْت أَحَدَ الْجَنَاحَيْنِ مَالَ الرَّأْسُ بِالْجَنَاحِ الآخَرِ ، وَإِنْ قَطَعْتِ الرَّأْسَ وَقَعَ الْجَنَاحَانِ ، فَابْدَأْ بِالرَّأْسِ ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ ، فَإِذَا هُوَ بِالنُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ يُصَلِّي ، فَقَعَدَ إِلَى جَنْبِهِ ، فَلَمَّا قَضَى صَلاَتَهُ ، قَالَ :مَا أُرَانِي إِلاَّ مُسْتَعْمِلُك ، قَالَ :أَمَّا جَابِيًا فَلا ، وَلَكِنْ غَازِيًا ، قَالَ :فَإِنَّك غَازٍ ، فَوَجَّهَهُ وَكَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْكُوفَةِ أَنْ يُمِدُّوهُ. قَالَ :وَمَعَهُ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ ، وَعَمْرُو بْنُ مَعْدِي كَرِبَ ، وَحُذَيْفَةُ ، وَالْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ ، وَابْنُ عُمَرَ ، وَالأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ.

قَالَ :فَأَرْسَلَ النُّعْمَانُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ إِلَى مَلِكِهِمْ ، وَهُوَ يُقَالَ لَهُ :ذُو الْحَاجِبَيْنِ ، فَقَطَعَ إِلَيْهِمْ نَهَرَهُمْ ، فَقِيلَ لِذِي الْحَاجِبَيْنِ :إِنَّ رَسُولَ الْعَرَبِ هَاهُنَا ، فَشَاوَرَ أَصْحَابَهُ ، فَقَالَ :مَا تَرَوْنَ ؟ أَقْعُدُ لَهُ فِي بَهْجَةِ الْمُلْكِ وَهَيْئَةِ الْمُلْكِ ، أَوْ أَقْعُدُ لَهُ فِي هَيْئَةِ الْحَرْبِ ؟ قَالُوا :لاَ ، بَلَ اُقْعُدْ لَهُ فِي بَهْجَةِ الْمُلْك ، فَقَعَدَ عَلَى سَرِيرِهِ ، وَوَضَعَ التَّاجَ عَلَى رَأْسِهِ ، وَقَعَدَ أَبْنَاءُ الْمُلُوكِ سِمَاطَيْنِ ، عَلَيْهِمَ الْقِرَطَةُ وَأَسَاوِرُهُ الذَّهَبِ وَالدِّيبَاجِ ، قَالَ :فَأَذِنَ لِلْمُغِيرَةِ ، فَأَخَذَ بِضَبْعِهِ رَجُلاَنِ ، وَمَعَهُ رُمْحُهُ وَسَيْفُهُ ، قَالَ :فَجَعَلَ يَطْعُنُ بِرُمْحِهِ فِي بُسُطِهِمْ يُخرِقُهَا لِيَتَطَيَّرُوا ، حَتَّى قَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ ، قَالَ :فَجَعَلَ يُكَلِّمُهُ ، وَالتُّرْجُمَانُ يُتَرْجِمُ بَيْنَهُمَا :إِنَّكُمْ مَعْشَرَ الْعَرَبِ أَصَابَكُمْ جُوعٌ وَجُهْدٌ ، فَجِئْتُمْ ، فَإِنْ شِئْتُمْ مِرْنَاكُمْ وَرَجَعْتُمْ.

قَالَ :فَتَكَلَّمَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ :إِنَّا مَعْشَرَ الْعَرَبِ كُنَّا أَذِلَّةً يَطَؤُنَا النَّاسُ وَلاَ نَطَؤُهُمْ ، وَنَأْكُلُ الْكِلاَبَ وَالْجِيفَةَ ، وَإِنَّ اللَّهَ ابْتَعَثَ مِنَّا نَبِيًّا ، فِي شَرَفٍ مِنَّا ، أَوْسَطَنَا حَسَبًا ، وَأَصْدَقَنَا حَدِيثًا ، قَالَ :فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا بَعَثَهُ بِهِ ، فَأَخْبَرَنَا بِأَشْيَاءَ وَجَدْنَاهَا كَمَا قَالَ ، وَإِنَّهُ وَعَدَنَا فِيمَا وَعَدَنَا أَنَا سَنَمْلِكُ مَا هَاهُنَا وَنَغْلِبُ عَلَيْهِ ، وَإِنِّي أَرَى هَاهُنَا بَزَّةً وَهَيْئَةً ، مَا أَرَى مَنْ خَلْفِي

بِتَارِكِيهَا حَتَّى يُصِيبُوهَا . قَالَ : ثُمَّ قَالَتْ لِي نَفْسِي : لَوْ جَمَعْتَ جَرَامِيزَكَ فَوَثَبْتَ فَقَعَدْتَ مَعَ الْعِلْجِ عَلَى سَرِيرِهِ حَتَّى يَتَطَيَّرَ ، قَالَ : فَوَثَبْتُ وَثْبَةً ، فَإِذَا أَنَا مَعَهُ عَلَى سَرِيرِهِ ، فَجَعَلُوا يَطَؤُونِي بِأَرْجُلِهِمْ وَيَجُرُّونِي بِأَيْدِيهِمْ ، فَقُلْتُ : إِنَّا لَا نَفْعَلُ هَذَا بِرُسُلِكُمْ ، فَإِنْ كُنْتُ عَجَزْتُ ، أَوِ اسْتَحْمَقْتُ فَلَا تُؤَاخِذُونِي ، فَإِنَّ الرُّسُلَ لَا يُفْعَلُ بِهِمْ هَذَا.

فَقَالَ الْمَلِكُ : إِنْ شِئْتُمْ قَطَعْنَا إِلَيْكُمْ ، وَإِنْ شِئْتُمْ قَطَعْتُمْ إِلَيْنَا ، فَقُلْتُ : لَا ، بَلْ نَحْنُ نَقْطَعُ إِلَيْكُمْ ، قَالَ : فَقَطَعْنَا إِلَيْهِمْ فَتَسَلْسَلُوا كُلَّ خَمْسَةٍ ، وَسَبْعَةٍ ، وَسِتَّةٍ ، وَعَشَرَةٍ فِي سِلْسِلَةٍ ، حَتَّى لَا يَفِرُّوا ، فَعَبَرْنَا إِلَيْهِمْ فَصَافَفْنَاهُمْ ، فَرَشَقُونَا ، حَتَّى أَسْرَعُوا فِينَا ، فَقَالَ الْمُغِيرَةُ لِلنُّعْمَانِ : إِنَّهُ قَدْ أَسْرَعَ فِي النَّاسِ ، قَدْ خَرَجُوا ، قَدْ أَسْرَعَ فِيهِمْ ، فَلَوْ حَمَلْتَ ؟ قَالَ النُّعْمَانُ : إِنَّكَ لَذُو مَنَاقِبَ ، وَقَدْ شَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلَكِنْ شَهِدْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ ، انْتَظَرَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ ، وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ ، وَيَنْزِلَ النَّصْرُ.

ثُمَّ قَالَ : إِنِّي هَازٌّ لِوَائِي ثَلَاثَ هَزَّاتٍ ، فَأَمَّا أَوَّلُ هَزَّةٍ فَلْيَقْضِ الرَّجُلُ حَاجَتَهُ وَلْيَتَوَضَّأْ ، وَأَمَّا الثَّانِيَةُ نَظَرَ رَجُلٌ إِلَى شِسْعِهِ وَرَمَّ مِنْ سِلَاحِهِ ، فَإِذَا هَزَزْتُ الثَّالِثَةَ فَاحْمِلُوا ، وَلَا يَلْوِيَنَّ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ ، وَإِنْ قُتِلَ النُّعْمَانُ فَلَا يَلْوِيَنَّ عَلَيْهِ أَحَد ، وَإِنِّي دَاعِيَ اللَّهَ بِدَعْوَةٍ ، فَأَقْسَمْتُ عَلَى كُلِّ امْرِءٍ مِنْكُمْ لَمَّا أَمَّنَ عَلَيْهَا ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ ارْزُقِ النُّعْمَانَ الْيَوْمَ الشَّهَادَةَ فِي نَصْرٍ وَفَتْحٍ عَلَيْهِمْ ، قَالَ : فَأَمَّنَ الْقَوْمُ ، قَالَ : وَهَزَّ ثَلَاثَ هَزَّاتٍ ، قَالَ : ثُمَّ نَثَلَ دِرْعَهُ ، ثُمَّ حَمَلَ وَحَمَلَ النَّاسُ ، قَالَ : وَكَانَ أَوَّلَ صَرِيعٍ ، قَالَ مَعْقِلٌ : فَأَتَيْتُ عَلَيْهِ ، فَذَكَرْتُ عَزْمَتَهُ ، فَلَمْ أَلْوِ عَلَيْهِ ، وَأَعْلَمْتُ عَلَمًا حَتَّى أَعْرِفَ مَكَانَهُ ، قَالَ : فَجَعَلْنَا إِذَا قَتَلْنَا الرَّجُلَ شُغِلَ عَنَّا أَصْحَابُهُ بِهِ.

قَالَ : وَوَقَعَ ذُو الْحَاجِبَيْنِ عَنْ بَغْلَةٍ لَهُ شَهْبَاءَ ، فَانْشَقَّ بَطْنُهُ ، فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ ، فَأَتَيْتُ مَكَانَ النُّعْمَانِ وَبِهِ رَمَقٌ ، فَأَتَيْتُهُ بِإِدَاوَةٍ فَغَسَلْتُ عَنْ وَجْهِهِ ، فَقَالَ : مَنْ هَذَا ؟ فَقُلْتُ : مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ ، قَالَ : مَا فَعَلَ النَّاسُ ؟ قُلْتُ : فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ، قَالَ : لِلَّهِ الْحَمْدُ ، اكْتُبُوا بِذَلِكَ إِلَى عُمَرَ ، وَفَاضَتْ نَفْسُهُ ، وَاجْتَمَعَ النَّاسُ إِلَى الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : فَأَرْسَلُوا إِلَى ابْنِ أُمِّ وَلَدِهِ : هَلْ عَهِدَ إِلَيْكَ النُّعْمَانُ عَهْدًا ، أَمْ عِنْدَكَ كِتَابٌ ؟ قَالَ : سَفَطٌ فِيهِ كِتَابٌ ، فَأَخْرَجُوهُ ، فَإِذَا فِيهِ : إِنْ قُتِلَ النُّعْمَانُ فَفُلَانٌ ، وَإِنْ قُتِلَ فُلَانٌ فَفُلَانٌ.

قَالَ حَمَّادٌ ، قَالَ عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ : فَحَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ ، قَالَ : ذَهَبْتُ بِالْبِشَارَةِ إِلَى عُمَرَ ، فَقَالَ : مَا فَعَلَ النُّعْمَانُ ؟ قُلْتُ : قُتِلَ ، قَالَ : وَمَا فَعَلَ فُلَانٌ ؟ قُلْتُ : قُتِلَ ، قَالَ : مَا فَعَلَ فُلَانٌ ؟ قُلْتُ : قُتِلَ ، وَفِي ذَلِكَ يَسْتَرْجِعُ ، قُلْتُ : وَآخَرُونَ لَا أَعْلَمُهُمْ ، قَالَ : لَا تَعْلَمُهُمْ ، لَكِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُمْ.

(۳۴۴۸۵) حضرت معقل بن یسار فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہرمزان سے فارس، اصبہان اور آذربائیجان کے بارے میں مشورہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ اصبہان کی مثال سر کی سی ہے اور فارس اور آذربائیجان کی مثال بازوؤں کی سی ہے۔ اگر آپ ایک بازو کو کاٹ دیں گے تو سر دوسرے بازو کے سہارے باقی رہے گا اور اگر آپ سر کو کاٹ دیں گے تو بازو خود ہی گر جائیں گے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں گئے تو دیکھا کہ حضرت نعمان بن مقرن نماز پڑھ رہے ہیں۔ آپ ان کے قریب بیٹھ گئے، جب انہوں نے نماز پوری کر لی تو حضرت عمر نے ان سے فرمایا کہ میں تمہیں امیر بنانا چاہتا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا کہ اگر کسی علاقے کا بنانا ہے تو میں راضی نہیں اور اگر جہاد پر بھیجنے کا بنانا ہے تو مجھے قبول ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ جہاد کے لئے امیر بن کر جاؤ گے۔ آپ نے انہیں روانہ فرمایا اور اہل کوفہ سے فرمایا کہ ان کی مدد کرو۔ ان کے ساتھ زبیر بن عوام، عمرو بن معدی کرب، حضرت حذیفہ، مغیرہ بن شعبہ، بن عمر اور اشعث بن قیس بھی تھے۔

(۲) حضرت نعمان بن مقرن نے حضرت مغیرہ بن شعبہ کو ان کے بادشاہ کے پاس بھیجا جس کا نام ''ذوالحاجبین'' تھا۔ اسے بتایا گیا کہ عربوں کا قاصد آرہا ہے۔ اس نے اپنے ساتھیوں سے مشورہ کیا کہ میں اس کے ساتھ بادشاہوں کے انداز میں بیٹھوں یا جنگجو کے انداز میں؟ انہوں نے مشورہ دیا کہ بادشاہوں کے انداز میں بیٹھو۔ پس وہ اپنے تخت پر بیٹھا اور اپنے سر پر تاج رکھا۔ اس کے شہزادے بھی اس کے آس پاس بیٹھ گئے جن کے کانوں میں بالیاں اور ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے اور ان کے جسموں پر ریشم کا لباس تھا۔ حضرت مغیرہ کو ملاقات کی اجازت ملی، آپ کو دو آدمیوں کے پہرے میں لایا گیا، آپ کی تلوار اور آپ کا نیزہ آپ کے ہاتھ میں تھے۔ حضرت مغیرہ نے اپنے نیزے سے ان کے قالین میں سوراخ کر دیئے تاکہ وہ اس سے بدفالی لیں۔ وہ بادشاہ کے سامنے کھڑے ہوئے۔ دونوں کے درمیان ایک شخص ترجمان تھا۔ بادشاہ نے کہا کہ اے اہل عرب تمہیں بھوک اور تکلیف نے ستایا ہے اور تم ہماری طرف آ لپکے ہو، اگر تم چاہو تو ہم تمہیں مال دے کر واپس بھیج دیتے ہیں۔

(۳) حضرت مغیرہ بن شعبہ نے گفتگو شروع کی، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور پھر فرمایا کہ ہم عرب ذلیل لوگ تھے۔ لوگ ہم پر ظلم ڈھاتے تھے لیکن ہم کسی پر ظلم نہیں کرتے تھے۔ ہم کتے اور مردار کھاتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہم میں ایک ایسے نبی کو مبعوث فرمایا جن کی بعثت سے ہمیں عزت بخشی، وہ خاندان کے اعتبار سے سب سے بہتر اور گفتگو کے اعتبار سے سب سے زیادہ سچے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو دین عطا فرمایا اور جو باتیں آپ نے فرمائیں وہ سب سچ ثابت ہوئیں۔ انہوں نے ہم سے ایک وعدہ یہ بھی کیا تھا کہ فلاں فلاں علاقے کے مالک بنیں گے اور لوگوں پر غالب آئیں گے۔ میں تمہارے اس علاقے میں بہت زیب و زینت اور آرائش دیکھ رہا ہوں اور جو لوگ میرے پیچھے ہیں وہ کبھی ان چیزوں سے دستبردار نہیں ہوں گے۔ پھر میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر میں چھلانگ لگا کر اس کے تخت پر بیٹھ جاؤں تو یہ اس سے بدفالی لیں گے۔ پس میں نے چھلانگ لگائی اور بادشاہ کے ساتھ اس کے تخت پر جا بیٹھا۔ وہ مجھے اپنی ٹانگوں سے مارنے لگے اور اپنے ہاتھوں سے کھینچنے لگے۔ میں نے کہا کہ ہم تمہارے قاصدوں کے ساتھ ایسا نہیں کریں گے۔ اگر میں نے نادانی کی ہے تو تم مجھے سزا نہ دو کیونکہ قاصدوں کے ساتھ ایسا نہیں کیا جاتا۔

(۴) بادشاہ نے کہا کہ اگر تم چاہو تو ہم تم پر حملہ کریں اور اگر تم چاہو تو تم ہم پر حملہ کردو۔ میں نے کہا کہ ہم تم پر حملہ کریں گے۔ پس لوگ پانچ، سات، چھ اور دس کی ٹولیوں میں تقسیم ہو گئے تاکہ بھاگ نہ سکیں۔ ہم ان کی طرف بڑھے اور ان کے سامنے صف بنا کر کھڑے ہو گئے۔ وہ تیزی سے ہماری طرف دوڑے۔ حضرت مغیرہ نے حضرت نعمان سے کہا کہ وہ جلدی سے آگئے ہیں، وہ نکل پڑے ہیں اگر آپ حملہ کردیں تو بہتر ہے۔ حضرت نعمان نے کہا کہ آپ بہت سے فضائل اور مناقب والے ہیں۔ آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بہت سے غزوات میں شریک رہے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دیکھا ہے کہ آپ دن کے شروع حصے میں قتال نہیں فرماتے تھے، جب سورج زائل ہو جاتا، ہوا چلنے لگتی اور مدد نازل ہوتی تو پھر آپ قتال کرتے تھے۔

(۵) پھر حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اپنا جھنڈا تین مرتبہ ہلاؤں گا۔ جب میں پہلی مرتبہ جھنڈے کو حرکت دوں ہر شخص اپنی حاجت کو پورا کر کے وضو کر لے۔ جب میں دوسری مرتبہ جھنڈا ہلاؤں تو ہر شخص اپنا ہتھیار اٹھا لے اور جب میں تیسری مرتبہ جھنڈا ہلاؤں تو حملہ کر دینا۔ کوئی شخص کسی کی طرف متوجہ نہ ہو، اگر نعمان بھی مار دیا جائے تو کوئی اسکی طرف بھی متوجہ نہ ہو۔ میں اللہ کی طرف بلانے والا ہوں۔ میں ہر شخص کو قسم دیتا ہوں کہ وہ اس چیز کی حفاظت کرے جو اس کے سپرد کی گئی ہے۔ پھر انہوں نے فرمایا کہ اے اللہ نعمان کو آج مدد اور کامیابی والی شہادت عطا فرما۔ اس پر لوگوں نے آمین کہا۔ پھر انہوں نے جھنڈے کو تین مرتبہ ہلایا۔ پھر آپ نے زرہ پہنی اور حملہ کر دیا اور لوگوں نے بھی حملہ کر دیا۔ اس جنگ میں سب سے پہلے حضرت نعمان شہید ہوئے۔ حضرت معقل فرماتے ہیں کہ میں ان کے پاس آیا اور میں نے ان سے ان کی قسم کا ذکر کیا۔ میں ان کے پاس نہ ٹھہرا اور ان کی جگہ پر نشان لگا دیا تاکہ میں ان کی جگہ پہچان لوں۔ پس جب ہم کسی آدمی کو قتل کرتے تو اس کی وجہ سے اس کے ساتھی ہم سے غافل ہو جاتے تھے۔

(۶) ان کا بادشاہ ذوالحاجبین اپنی ایک مادہ خچر پر سوار تھا، وہ اس سے گرا اور اس کا پیٹ پھٹ گیا اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح یاب فرما دیا۔ پھر میں حضرت معقل کے پاس آیا اور میں نے دیکھا کہ ان میں زندگی کی ایک رمق تھی۔ میں ان کے پاس پانی کا ایک برتن لایا اور میں نے ان کا چہرہ دھویا۔ انہوں نے پوچھا کہ کون ہے؟ میں نے کہا کہ معقل بن یسار ہوں۔ انہوں نے پوچھا کہ لڑائی کا کیا بنا؟ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح یاب فرما دیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجو۔ پھر ان کی روح پرواز کر گئی۔ پھر لوگ اشعث بن قیس کے پاس جمع ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت نعمان کی ام ولد کے بیٹے کو پیغام بھیج کر پوچھو کہ کیا حضرت نعمان نے آپ کو کوئی عہد دیا ہے یا کوئی خط دیا ہے۔ انہوں نے ایک خط نکالا اس میں لکھا تھا کہ اگر نعمان شہید ہو جائیں تو فلاں کو امیر بنا دیا جائے اور اگر فلاں بھی شہید ہو جائے تو فلاں کو امیر بنا دیا جائے۔

(۷) حضرت ابو عثمان فرماتے ہیں کہ میں اس جنگ کی فتح کی خوشخبری دینے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ انہوں نے فرمایا کہ نعمان کا کیا بنا؟ میں نے کہا کہ وہ شہید ہو گئے۔ انہوں نے فرمایا کہ فلاں کا کیا بنا؟ میں نے کہا کہ وہ بھی شہید ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ فلاں کا کیا بنا؟ میں نے کہا کہ وہ بھی شہید ہو گئے۔ حضرت عمر نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ میں نے کہا کہ کچھ لوگ اور بھی شہید ہوئے ہیں جنہیں میں نہیں جانتا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ تم نہیں جانتے لیکن اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔

(٣٤٤٨٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : لَمَّا حَمَلَ النُّعْمَانُ ، قَالَ : وَاللهِ مَا وَطِئْنَا كَتِفَيْهِ حَتَّى ضُرِبَ فِي الْقَوْمِ.

(۳۴۴۸۶) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ جب حضرت نعمان نے حملہ کیا تو خدا کی قسم ابھی ہم نے پوری طرح حملہ بھی نہیں کیا تھا کہ لوگوں کے درمیان وہ نشانہ بن گئے۔

(٣٤٤٨٧) حَدَّثَنَا شَاذَانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : شَاوَرَ عُمَرُ الْهُرْمُزَانَ ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوًا مِنْ حَدِيثِ عَفَّانَ ، إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ : فَأَتَاهُمَ النُّعْمَانُ بِنَهَاوَنْد ، وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ نَهَرٌ ، فَسَرَّحَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ ، فَعَبَرَ إِلَيْهِمَ النَّهَرَ ، وَمَلِكُهُمْ يَوْمَئِذٍ ذُو الْحَاجِبَيْنِ.

(۳۴۴۸۷) حضرت معقل بن یسار فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے ہرمزان سے مشورہ کیا۔ (پھر انہوں نے عفان جیسی حدیث نقل کی) اس میں یہ اضافہ ہے: حضرت نعمان انہیں لے کر نہاوند گئے اور ان کے اور لوگوں کے درمیان دریا تھا۔ حضرت مغیرہ نے لوگوں کو دریا عبور کرایا اور اس وقت ان کا بادشاہ ذوالحاجبین تھا۔

(٣٤٤٨٨) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلاَمٍ ؛ وَقَعَ لَهُ فِي سَهْمِهِ عَجُوزٌ يَهُودِيَّةٌ ، فَمَرَّ بِرَأْسِ الْجَالُوتِ ، فَقَالَ : يَا رَأْسَ الْجَالُوتِ ، تَشْتَرِي مِنِّي هَذِهِ الْجَارِيَةَ ؟ فَكَلَّمَهَا فَإِذَا هِيَ عَلَى دِينِهِ ، قَالَ : بِكَمْ ؟ قَالَ : بِأَرْبَعَةِ آلاَفٍ ، قَالَ : لاَ حَاجَةَ لِي فِيهَا ، فَحَلَفَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلاَمٍ : لاَ يَنْقُصُهُ ، فَسَارَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلاَمٍ بِشَيْءٍ ، فَقَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿وَإِنْ يَأْتُوكُمْ أُسَارَى تُفَادُوهُمْ﴾ الآيَةَ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلاَمٍ : أَنْتَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : لَتَشْتَرِيَنَّهَا ، أَوْ لَتَخْرُجَنَّ مِنْ دِينِكَ ، قَالَ : قَدْ أَخَذْتُهَا ، قَالَ : فَهَبْ لِي مَا شِئْتَ ، قَالَ : فَأَخَذَ مِنْهُ أَلْفَيْنِ ، وَرَدَّ عَلَيْهِ أَلْفَيْنِ.

(۳۴۴۸۸) حضرت ربیع بن خثیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن سلام کو نہاوند کے مال غنیمت کے حصے میں ایک بوڑھی یہودن ملی۔ وہ اسے لے کر یہودیوں کے ایک مالدار سردار کے پاس سے گزرے اور اس سے کہا کہ کیا اس کو خریدو گے۔ اس نے بڑھیا سے بات کی تو اسے معلوم ہوا کہ وہ اس کے دین پر ہے۔ اس نے پوچھا کہ کتنے میں بیچو گے؟ حضرت عبداللہ بن سلام نے فرمایا کہ چار ہزار میں۔ اس نے کہا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے قسم کھائی کہ وہ اس سے کم نہیں کریں گے۔ پھر حضرت عبداللہ بن سلام سے اس نے سرگوشی کی اور قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی ﴿وَإِنْ يَأْتُوكُمْ أُسَارَى تُفَادُوهُمْ﴾ پھر اس نے کہا کہ تم عبداللہ بن سلام ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔ پھر اس سے کہا کہ یا تو یہ باندی مجھے بیچو یا اپنے دین سے نکل جاؤ۔ اس نے کہا کہ میں نے اس باندی کو لے لیا تم جو چاہو اس کی قیمت میں سے مجھے ہدیہ کردو۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے دو ہزار لے لئے اور دو ہزار اسے واپس کردیئے۔

(٣٤٤٨٩) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي دَاوُد بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَوْدِيُّ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيِّ ؛ أَنَّ رَجُلاً كَانَ يُقَالُ لَهُ : حُمَمَةُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، خَرَجَ إِلَى أَصْبَهَانَ غَازِيًا فِي خِلاَفَةِ عُمَرَ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ إِنَّ حُمَمَةَ يَزْعُمُ أَنَّهُ يُحِبُّ لِقَائَكَ ، فَإِنْ كَانَ حُمَمَةُ صَادِقًا فَاعْزِمْ لَهُ بِصِدْقِهِ ، وَإِنْ كَانَ كَاذِبًا فَاعْزِمْ لَهُ عَلَيْهِ ، وَإِنْ كَرِهَ ، اللَّهُمَّ لاَ تَرُدَّ حُمَمَةَ مِنْ سَفَرِهِ هَذَا ، قَالَ : فَأَخَذَهُ الْمَوْتُ ، فَمَاتَ بِأَصْبَهَانَ ، قَالَ : فَقَامَ أَبُو مُوسَى ، فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، أَلاَ إِنَّا وَاللهِ مَا سَمِعْنَا فِيمَا سَمِعْنَا مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَمَا بَلَغَ عِلْمُنَا إِلاَّ أَنَّ حُمَمَةَ شَهِيدٌ.

(۳۴۴۸۹) حضرت حمید بن عبد الرحمٰن حمیری فرماتے ہیں کہ ایک صحابی جن کا نام ''حممہ'' تھا۔ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اصبہان کی طرف جہاد کی نیت سے نکلے۔ انہوں نے اس غزوہ میں دعا کی کہ اے اللہ! حممہ سمجھتا ہے کہ وہ تجھ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے۔ اگر حممہ سچا ہے تو اس کے سچ کو صادر فرمادے اور اگر وہ جھوٹا ہے تو بھی اس کا فیصلہ فرمادے خواہ وہ اس کو ناپسند ہی کیوں نہ کرے۔ اے اللہ! حممہ کو اس سفر سے واپس نہ بھیج۔ راوی کہتے ہیں کہ بعد ازاں اصبہان میں ان کا انتقال ہوگیا۔ ان کے انتقال کے بعد حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور اس میں کہا کہ اے لوگو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور ہمارے علم کے مطابق حممہ شہید ہیں۔

(٣٤٤٩٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، قَالَ : حاصَرْنَا مَدِينَةَ نَهَاوَنْد ، فَأَعْطَيْت مُعَضِّدًا ثَوْبًا لِي فَاعْتَجَرَ بِهِ ، فَأَصَابَهُ حَجَرٌ فِي رَأْسِهِ ، فَجَعَلَ يَمْسَحُهُ وَيَنْظُرُ إِلَيَّ وَيَقُولُ : إِنَّهَا لِصَغِيرَةٍ ، وَإِنَّ اللَّهَ لَيُبَارِكُ فِي الصَّغِيرَةِ.

(۳۴۴۹۰) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ ہم نے شہر نہاوند کا محاصرہ کیا اور میں نے حضرت معضد کو اپنا ایک کپڑا دیا اور انہوں نے اس کی پگڑی باندھی۔ ان کے سر میں ایک پتھر آن لگا۔ وہ اپنے سر کو ملنے لگے اور میری طرف دیکھ کر کہنے لگے۔ یہ بہت چھوٹا ہے اور اللہ تعالیٰ چھوٹے میں برکت عطا فرمائے گا۔

(٣٤٤٩١) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الصَّلْتِ ، وَأَبِي مُسَافِعٍ ، قَالَ : كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَنَحْنُ مَعَ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ : إِذَا لَقِيتُمَ الْعَدُوَّ فَلاَ تَفِرُّوا ، وَإِذَا غَنِمْتُمْ فَلاَ تَغُلُّوا ، فَلَمَّا لَقِينَا الْعَدُوَّ ، قَالَ النُّعْمَانُ لِلنَّاسِ : لاَ تُوَاقِعُوهُمْ ، وَذَلِكَ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ ، حَتَّى يَصْعَدَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ الْمِنْبَرَ يَسْتَنْصِرُ ، قَالَ : ثُمَّ وَاقَعْنَاهُمْ ، فَأُقْعِصَ النُّعْمَانُ ، وَقَالَ : سَجُّونِي ثَوْبًا ، وَأَقْبِلُوا عَلَى عَدُوِّكُمْ ، وَلاَ أُهَوِّلَنَّكُمْ ، قَالَ : فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْنَا ، قَالَ : وَأَتَى عُمَرَ الْخَبَرُ ؛ أَنَّهُ أُصِيبَ النُّعْمَانُ وَفُلاَنٌ وَفُلاَنٌ ، وَرِجَالٌ لاَ نَعْرِفُهُمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ : لَكِنَّ اللَّهَ يَعْرِفُهُمْ.

(۳۴۴۹۱) حضرت صلت اور حضرت ابومسافع کہتے ہیں کہ ہم نعمان بن مقرن کے پاس تھے کہ ہمارے پاس حضرت عمر بن خطاب کا خط آیا، جس میں انہوں نے لکھا تھا کہ جب تم دشمن کا سامنا کرو تو مت بھاگنا، جب تمہیں مال ملے تو خیانت نہ کرنا۔ پس جب ہمارا

دشمن سے سامنا ہوا تو حضرت نعمان نے لوگوں سے کہا کہ ان پر ابھی حملہ نہ کرنا۔ (وہ جمعہ کا دن تھا) جب تک امیر المومنین منبر پر اللہ سے مدد کی دعا نہ کرلیں۔ پھر ہم نے دشمن پر چڑھائی کی اور حضرت نعمان فوراً ہی موت کی زد میں آ گئے۔ انہوں نے شدید زخمی ہونے کے بعد کہا کہ مجھ پر ایک کپڑا ڈال دو اور دشمن پر ٹوٹ پڑو اور میری وجہ سے کمزور نہ ہونا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح عطا فرما دی۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ہوئی کہ حضرت نعمان اور فلاں فلاں لوگ شہید ہو گئے ہیں اور کچھ ایسے لوگ بھی جنہیں ہم نہیں جانتے تو حضرت عمر نے فرمایا کہ لیکن اللہ انہیں جانتا ہے۔

(٣٤٤٩٢) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ ، يَقُولُ :سَمِعْت أَبَا مَالِكٍ وَأَبَا مُسَافِعٍ مِنْ مُزَيْنَةَ يُحَدِّثَانِ ؛ أَنَّ كِتَابَ عُمَرَ أَتَاهُمْ مَعَ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ بِنَهَاوَنْد :أَمَّا بَعْدُ ، فَصَلُّوا الصَّلاَةَ لِوَقْتِهَا ، وَإِذَا لَقِيتُمَ الْعَدُوَّ فَلاَ تَفِرُّوا ، وَإِذَا ظَفِرْتُمْ فَلاَ تَغُلُّوا.

(۳۴۴۹۲) حضرت ابو مالک اور ابو مسافع کہتے ہیں کہ ہم نہاوند میں حضرت نعمان بن مقرن کے ساتھ تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا جس میں لکھا تھا کہ نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا، جب دشمن سے سامنا ہو تو پیٹھ مت پھیرنا اور جب کامیاب ہو جاؤ تو خیانت نہ کرنا۔

(٣٤٤٩٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عن عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ : اسْتَشِرْ وَاسْتَعِنْ فِي حَرْبِكَ بِطُلَيْحَةَ ، وَعَمْرِو بْنِ مَعْدِى كَرِبَ ، وَلاَ تُوَلِّهِمَا مِنَ الأَمْرِ شَيْئًا ، فَإِنَّ كُلَّ صَانِعٍ هُوَ أَعْلَمُ بِصِنَاعَتِهِ.

(۳۴۴۹۳) حضرت عبد الملک بن عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے حضرت نعمان بن مقرن کو خط میں لکھا کہ لڑائی میں حضرت طلیحہ اور حضرت عمرو بن معدی کرب سے مشورہ اور مدد لیتے رہنا۔ لیکن انہیں کوئی ذمہ داری نہ سونپنا۔ کیونکہ ہر بنانے والا اپنی بنائی ہوئی چیز کو خوب جانتا ہے۔

(٣٤٤٩٤) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ النُّعْمَانُ بْنُ مُقَرِّنٍ عَلَى جُنْدِ أَهْلِ الْكُوفَةِ ، وَأَبُو مُوسَى الأَشْعَرِيُّ عَلَى جُنْدِ أَهْلِ الْبَصْرَةِ.

(۳۴۴۹۴) حضرت انس فرماتے ہیں کہ حضرت نعمان بن مقرن کوفہ کے لشکر کے اور حضرت ابو موسیٰ اشعری بصرہ کے لشکر کے امیر تھے۔

(٦) فِي بَلَنْجَرَ

بلنجر کی لڑائی کا بیان

(٣٤٤٩٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ :غَزَوْنَا مَعَ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ بَلَنْجَرَ ،

فَحَرَّجَ عَلَيْنَا أَنْ نَحْمِلَ عَلَى دَوَابِّ الْغَنِيمَةِ ، وَرَخَّصَ لَنَا فِي الْغِرْبَالِ وَالْحَبْلِ وَالْمُنْخُلِ.

(۳۴۴۹۵) حضرت ابو وائل کہتے ہیں کہ ہم بلنجر کی لڑائی میں سلمان بن ربیعہ کے ساتھ تھے۔ انہوں نے ہمیں مال غنیمت کے جانوروں پر سوار ہونے سے منع کیا اور ہمیں مال غنیمت کے ڈھول، رسی اور چھانی استعمال کرنے کی اجازت دی۔

(٣٤٤٩٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ ابْنِ الأَصْبَهَانِيِّ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ صَحَارٍ ، قَالَ : غَزَوْنَا بَلَنْجَرَ فَجُرِحَ أَخِي ، قَالَ : فَحَمَلْتُهُ خَلْفِي ، فَرَآنِي حُذَيْفَةُ ، فَقَالَ : مَنْ هَذَا ؟ فَقُلْتُ : أَخِي جُرِحَ ، نَرْجِعُ قَابِلاً نَفْتَحُهَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ : لاَ وَاللهِ ، لاَ يَفْتَحُهَا عَلَيَّ أَبَدًا ، وَلاَ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ ، وَلاَ الدَّيْلَمَ.

(۳۴۴۹۶) حضرت مالک بن صحار فرماتے ہیں کہ ہم نے بلنجر کی لڑائی میں حصہ لیا۔ اس میں میرا بھائی زخمی ہوگیا۔ میں نے اسے اپنی کمر پر سوار کیا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا تو پوچھا کہ یہ کون ہے؟ میں نے کہا کہ میرا بھائی ہے، زخمی ہوگیا ہے۔ ہم اگلے سال اسے فتح کرنے کے لئے آئیں گے۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اسے میرے ہاتھ پر فتح نہیں فرمائے گا نہ قسطنطنیہ کو اور نہ دیلم کو۔

(٣٤٤٩٧) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ صَحَارٍ ، قَالَ : غَزَوْنَا بَلَنْجَرَ فَلَمْ يَفْتَحُوهَا ، فَقَالُوا : نَرْجِعُ قَابِلاً فَنَفْتَحُهَا ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ : لاَ تُفْتَحُ هَذِهِ ، وَلاَ مَدِينَةُ الْكُفْرِ ، وَلاَ الدَّيْلَمُ ، إِلاَّ عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۴۴۹۷) حضرت مالک بن صحار فرماتے ہیں کہ ہم نے بلنجر کے جہاد میں حصہ لیا۔ لیکن ہمیں فتح حاصل نہ ہوئی۔ لوگوں نے کہا کہ ہم اگلے سال اسے فتح کرنے کے لئے آئیں گے۔ اس پر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ علاقہ، کفر کا شہر اور دیلم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے ایک آدمی کے ہاتھ پر فتح ہوں گے۔

(٣٤٤٩٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لَمَّا غَزَا سَلْمَانُ بَلَنْجَرَ أَصَابَ فِي قِسْمَتِهِ صُرَّةً مِنْ مِسْكٍ ، فَلَمَّا رَجَعَ اسْتَوْدَعَهَا امْرَأَتَهُ ، فَلَمَّا مَرِضَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ ، قَالَ لاِمْرَأَتِهِ وَهُوَ يَمُوتُ : أَرِينِي الصُّرَّةَ الَّتِي اسْتَوْدَعْتُكِ ، فَأَتَتْهُ بِهَا ، فَقَالَ : ائْتِينِي بِإِنَاءٍ نَظِيفٍ ، فَجَائَتْ بِهِ ، فَقَالَ : أَدِيفِيهِ ، ثُمَّ انْضَحِي بِهِ حَوْلِي ، فَإِنَّهُ يَحْضُرُنِي خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ ، لاَ يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ ، وَيَجِدُونَ الرِّيحَ ، ثُمَّ قَالَ : اُخْرُجِي عَنِّي وَتَعَاهَدِينِي ، فَخَرَجَتْ ، ثُمَّ رَجَعَتْ وَقَدْ قَضَى.

(۳۴۴۹۸) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان نے جب بلنجر کے علاقے میں جہاد میں حصہ لیا تو ان کے حصے میں مشک کی ایک تھیلی آئی جو انہوں نے اپنی بیوی کے پاس امانت کے طور پر رکھوا دی۔ پھر اپنے مرض الوفات میں انہوں نے اپنی بیوی سے کہا کہ وہ تھیلی مجھے لا دو۔ پھر آپ نے ایک صاف برتن منگوایا اور اپنی بیوی سے فرمایا کہ اس خوشبو میں پانی ملا کر اسے میرے اردگرد چھڑک دو، کیونکہ میرے پاس اللہ کی ایسی مخلوق (فرشتے) آرہی ہے جو کھانا نہیں کھاتے لیکن خوشبو محسوس کرتے ہیں۔ پھر تم باہر چلی

جاؤ۔ ان کی بیوی یہ عمل کر کے باہر چلی گئیں جب واپس آئیں تو ان کا انتقال ہو چکا تھا۔

(٣٤٤٩٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ بِبَلَنْجَرَ ، فَرَأَيْتُ هِلاَلَ شَوَّالٍ يَوْمَ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ ، لَيْلَةَ ثَلاَثِينَ ضُحًى ، قَالَ : فَقَالَ : أَرِنِيهِ ، فَأَرَيْتُهُ ، فَأَمَرَ النَّاسَ فَأَفْطَرُوا.

(۳۴۴۹۹) حضرت رکین کے والد فرماتے ہیں کہ ہم سلمان بن ربیعہ کے ساتھ بلنجر میں تھے۔ میں نے رمضان کے انتیس روزے رکھنے کے بعد تیسویں دن چاشت کے وقت چاند دیکھا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے دکھاؤ، میں نے انہیں چاند دکھایا تو انہوں نے لوگوں کو روزہ توڑنے کا حکم دے دیا۔

(٣٤٥٠٠) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، قَالَ سَمِعَ أَبَاهُ وَعَمَّهُ يَذْكُرَانِ ، قَالَ : قَالَ سَلْمَانُ : قَتَلْتُ بِسَيْفِي هَذَا مِئَةَ مُسْتَلْئِمٍ ، كُلُّهُمْ يَعْبُدُ غَيْرَ اللهِ ، مَا قَتَلْتُ مِنْهُمْ رَجُلاً صَبْرًا.

(۳۴۵۰۰) حضرت سلمان فرماتے تھے کہ میں نے اپنی اس تلوار سے سو آدمیوں کو قتل کیا ہے وہ سب اللہ کے غیر کی عبادت کرتے تھے۔ میں نے اس سے کسی صبر کرنے والے آدمی کو قتل نہیں کیا۔

(٣٤٥٠١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : لاَ يَفْتَحُ الْقُسْطُنْطِينِيَّةَ ، وَلاَ الدَّيْلَمَ ، وَلاَ الطَّبَرِسْتَانَ إِلاَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ.

(۳۴۵۰۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ قسطنطنیہ، دیلم اور طبرستان بنو ہاشم کے ایک آدمی کے ہاتھ پر فتح ہوں گے۔

(٧) فِي الْجَبَلِ صلحٌ هُوَ ، أَوْ أُخِذَ عَنْوَةً

جبل کا بیان، آیا وہ صلح سے حاصل ہوا تھا یا زبردستی لیا گیا تھا

(٣٤٥٠٢) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، قَالَ : صَالَحَ أَهْلَ الْجَبَلِ كُلَّهُمْ ، لَمْ يُؤْخَذْ شَيْءٌ مِنَ الْجَبَلِ عَنْوَةً.

(۳۴۵۰۲) حضرت مجالد فرماتے ہیں کہ تمام اہل جبل نے صلح کی تھی اور جبل کا کوئی حصہ زبردستی نہیں لیا گیا تھا۔

(٣٤٥٠٣) حَدَّثَنَا حُمَيْدٍ ، عَنْ حسن ، عَنْ مُطَرِّف ، قَالَ : مَا فَوْقَ حُلْوَانَ فَهُوَ ذِمَّةٌ ، وَمَا دُونَ حُلْوَانَ مِنَ السَّوَادِ فَهُوَ فَيْءٌ ، قَالَ : سَوَادُنَا هَذَا فَيْءٌ.

(۳۴۵۰۳) حضرت مطرف فرماتے ہیں کہ حلوان سے اوپر کا حصہ ذمہ میں ہے اور حلوان کے علاوہ فئی ہے اور ہمارا یہ علاقہ فئی ہے۔

(٣٤٥٠٤) حَدَّثَنَا شَاذَانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، قَالَ : كُنْتُ فِيمَنَ افْتَتَحَ تَكْرِيتَ فَصَالَحْنَاهُمْ عَلَى أَنْ يَبْرُزُوا لَنَا سُوقًا ، وَجَعَلْنَا لَهُمَ الأَمَانَ ، قَالَ : فَأَبْرَزُوا لَنَا سُوقًا ، قَالَ : فَقُتِلَ قَيْنٌ مِنْهُمْ ، فَجَاءَ قَسُّهُمْ ، فَقَالَ : أَجَعَلْتُمْ لَنَا ذِمَّةَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَذِمَّةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ،

وَذِمَّتَكُمْ ، ثُمَّ أَخْفَرْتُمُوهَا ؟ فَقَالَ أَمِيرُنَا : إِنْ أَقَمْتُمْ شَاهِدَيْنِ ذَوَىْ عَدْلٍ عَلَى قَاتِلِهِ أَقَدْنَاكُمْ بِهِ وَإِنْ شِئْتُمْ حَلَفْتُمْ وَأَعْطَيْنَاكُمَ الدِّيَةَ وَإِنْ شِئْتُمْ حَلَفْنَا لَكُمْ وَلَمْ نُعْطِكُمْ شَيْئًا. قَالَ : فَتَوَاعَدُوا لِلْغَدِ ، فَحَضَرُوا ، فَجَاءَ قَسُّهُمْ ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ ذَكَرَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ ، وَمَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَذْكُرَ حَتَّى ذَكَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، ثُمَّ قَالَ : أَوَّلُ مَا يُبْدَأُ بِهِ مِنَ الْخُصُومَاتِ الدِّمَاءُ ، قَالَ : فَيَخْتَصِمُ ابْنَا آدَمَ ، فَيَقْضِي لَهُ عَلَى صَاحِبِهِ ، ثُمَّ يُؤْخَذُ الأَوَّلُ فَالأَوَّلُ ، حَتَّى يَنْتَهِيَ الأَمْرُ إِلَى صَاحِبِنَا وَصَاحِبِكُمْ ، قَالَ : فَيُقَالَ لَهُ : فِيمَ قَتَلْتَنِي ؟ قَالَ : فَلاَ نُحِبَّ أَنْ يَكُونَ لِصَاحِبِكُمْ عَلَى صَاحِبِنَا حُجَّةٌ ، أَنْ يَقُولَ : قَدْ أَخَذَ أَهْلُكَ مِنْ بَعْدِكَ دِيَتَكَ.

(۳۴۵۰۴) حضرت ابو علاء فرماتے ہیں کہ میں بھی تکریت کی فتح میں شامل تھا۔ ہم نے ان سے اس بات پر صلح کی کہ وہ ہمیں مال کی ایک مقررہ مقدار دیں اور ہم ان کو امان دیں گے۔ چنانچہ انہوں نے ہمیں مال دے دیا۔ پھر ان میں سے ایک شخص کو کسی نے قتل کر دیا تو ان کا راہب ہمارے پاس آیا اور اس نے کہا کہ کیا تم نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے امیر المومنین اور اپنا عہد نہیں دیا تھا، پھر تم نے اس عہد کی پاسداری نہیں کی؟! ہمارے امیر نے کہا کہ تم اس کے قاتل پر دو عادل گواہ پیش کر دو تو ہم قاتل تمہارے حوالے کر دیں گے اور اگر تم چاہو تو قسم کھالو ہم تمہیں فدیہ دے دیں گے اور اگر تم چاہو تو ہم قسم کھالیں اس صورت میں تمہیں کچھ نہیں ملے گا۔

پس اگلے دن کی ملاقات طے ہوئی، ان کا پادری آیا اور اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی، زمین وآسمان کا تذکرہ کیا، قیامت کے دن کا ذکر کیا پھر اس نے کہا کہ خصومات میں سب سے پہلے خون کا حساب ہوگا۔ آدم علیہ السلام کے دو بیٹے فریق ہوں گے اور ایک کے خلاف فیصلہ کر دیا جائے گا۔ پھر ایک ایک کر کے خون کا حساب ہوگا معاملہ ہمارے اور تمہارے ساتھی تک آپہنچے گا۔ پس مقتول قاتل سے کہے گا کہ تو نے مجھے کیوں قتل کیا تھا؟ ہمیں یہ بات پسند نہیں ہے کہ تمہارا ساتھی ہمارے ساتھی کو یہ جواب دے کر خاموش کرا دے کہ تیرے بعد والوں نے تیری دیت وصول کر لی تھی۔

(۸) ما ذُكِرَ فِي تُسْتَرَ

تستر کا بیان

(۳٤٥٠٥) حَدَّثَنَا قُرَادٌ أَبُو نُوحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْقُرَشِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ : لَمَّا نَزَلَ أَبُو مُوسَى بِالنَّاسِ عَلَى الْهُرْمُزَانِ وَمَنْ مَعَهُ بِتُسْتَرَ ، قَالَ : أَقَامُوا سَنَةً ، أَوْ نَحْوَهَا لاَ يَخْلُصُونَ إِلَيْهِ ، قَالَ : وَقَدْ كَانَ الْهُرْمُزَانُ قَتَلَ رَجُلاً مِنْ دَهَاقِنَتِهِمْ وَعُظَمَائِهِمْ فَانْطَلَقَ أَخُوهُ حَتَّى أَتَى أَبَا مُوسَى ، فَقَالَ : مَا تَجْعَلُ لِي إِنْ دَلَلْتُكَ عَلَى الْمَدْخَلِ ؟ قَالَ : سَلْنِي مَا شِئْتَ ، قَالَ : أَسْأَلُكَ أَنْ تَحْقِنَ دَمِي وَدِمَاءَ أَهْلِ بَيْتِي ، وَتُخَلِّي بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَا فِي أَيْدِينَا مِنْ أَمْوَالِنَا وَمَسَاكِنِنَا ، قَالَ : فَذَاكَ لَكَ ، قَالَ : ابْغِنِي إِنْسَانًا سَابِحًا ذَا عَقْلٍ وَلُبٍّ يَأْتِيكَ بِأَمْرٍ بَيِّنٍ.

قَالَ :فَأَرْسَلَ أَبُو مُوسَى إِلَى مَجْزَأَةَ بْنِ ثَوْرٍ السَّدُوسِيِّ ، فَقَالَ لَهُ :ابْغِنِي رَجُلاً مِنْ قَوْمِكَ سَابِحًا ذَا عَقْلٍ وَلُبٍ وَلَيْسَ بِذَاكَ فِي خَطَرِهِ فَإِنْ أُصِيبَ كَانَ مُصَابُهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ يَسِيرًا وَإِنْ سَلَّمَ جَانَنَا بِثَبْتٍ فَإِنِّي لاَ أَدْرِي مَا جَاءَ بِهِ هَذَا الدِّهْقَانُ ، وَلاَ آمَنَ لَهُ وَلاَ أَثِقُ بِهِ.

قَالَ :فَقَالَ :مَجْزَأَةُ :قَدْ وَجَدْتُ ، قَالَ :مَنْ هُوَ ؟ فَأْتِ بِهِ ، قَالَ :أَنَا هُوَ ، قَالَ أَبُو مُوسَى :يَرْحَمُكَ اللَّهُ مَا هَذَا أَرَدْتُ ، فَابْغِنِي رَجُلاً ، قَالَ :فَقَالَ :مَجْزَأَةُ بْنُ ثَوْرٍ :وَاللهِ لاَ أَعْمِدُ إِلَى عَجُوزٍ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ أَفْدِي ابْنَ أُمِّ مَجْزَأَةَ بِابْنِهَا ، قَالَ :أَمَا إِذْ أَبَيْتَ فَتَيَسَّر.

فَلَبِسَ ثِيَابَ بِيَاضٍ ، وَأَخَذَ مِنْدِيلاً ، وَأَخَذَ مَعَهُ خِنْجَرًا ، ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى الدِّهْقَانِ حَتَّى سَبَحَ فَأَجَازَ إِلَى الْمَدِينَةِ ، فَأَدْخَلَهُ مِنْ مَدْخَلِ الْمَاءِ ، حَيْثُ يُدْخَلُ عَلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، قَالَ :فَأَدْخَلَهُ فِي مَدْخَلٍ شَدِيدٍ ، يَضِيقُ بِهِ أَحْيَانًا حَتَّى يَنْبَطِحَ عَلَى بَطْنِهِ وَيَتَّسِعَ أَحْيَانًا فَيَمْشِي قَائِمًا وَيَحْبُو فِي بَعْضِ ذَلِكَ حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ وَقَدْ أَمَرَهُ أَبُو مُوسَى أَنْ يَحْفَظَ طَرِيقَ بَابِ الْمَدِينَةِ ، وَطَرِيقَ السُّورِ ، وَمَنْزِلَ الْهُرْمُزَانِ فَانْطَلَقَ بِهِ الدِّهْقَانُ حَتَّى أَرَاهُ طَرِيقَ السُّورِ وَطَرِيقَ الْبَابِ ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِ إِلَى مَنْزِلِ الْهُرْمُزَانِ وَقَدْ كَانَ أَبُو مُوسَى أَوْصَاهُ أَنْ لاَ تَسْبِقَنِي بِأَمْرٍ.

فَلَمَّا رَأَى الْهُرْمُزَانَ قَاعِدًا وَحَوْلَهُ دَهَاقِنَتُهُ ، وَهُوَ يَشْرَبُ ، فَقَالَ لِلدِّهْقَانِ :هَذَا الْهُرْمُزَانُ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ: هَذَا الَّذِي لَقِيَ الْمُسْلِمُونَ مِنْهُ مَا لَقُوا أَمَا وَاللهِ لأُرِيحَنَّهُمْ مِنْهُ ، قَالَ :فَقَالَ لَهُ الدِّهْقَانُ :لاَ تَفْعَلْ ، فَإِنَّهُمْ يَتَحَرَّزُونَ وَيَحُولُونَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ دُخُولِ هَذَا الْمَدْخَلِ فَأَبَى مَجْزَأَةُ إِلاَّ أَنْ يَمْضِيَ عَلَى رَأْيِهِ عَلَى قَتْلِ الْعِلْجِ فَأَدَارَهُ الدِّهْقَانُ وَأَلاصَهُ أَنْ يَكُفَّ عَنْ قَتْلِهِ فَأَبَى فَذَكَرَ الدِّهْقَانُ قَوْلَ أَبِي مُوسَى لَهُ :اتَّقِ أَنْ لاَ تَسْبِقَنِي بِأَمْرٍ ، فَقَالَ :أَلَيْسَ قَدْ أَمَرَكَ صَاحِبُكَ أَنْ لاَ تَسْبِقَهُ بِأَمْرٍ ؟ فَقَالَ :هَاه ، أَمَا وَاللهِ ، لَوْلاَ هَذَا لأُرِيحَنَّهُمْ مِنْهُ فَرَجَعَ مَعَ الدِّهْقَانِ إِلَى مَنْزِلِهِ ، فَأَقَامَ يَوْمَهُ حَتَّى أَمْسَى ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَبِي مُوسَى ، فَنَدَبَ أَبُو مُوسَى النَّاسَ مَعَهُ فَانْتَدَبَ ثَلاَثُ مِئَةٍ وَنَيِّفٌ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَلْبَسَ الرَّجُلَ ثَوْبَيْنِ لاَ يَزِيدَ عَلَيْهِ وَسَيْفَهُ فَفَعَلَ الْقَوْمُ ، قَالَ : فَقَعَدُوا عَلَى شَاطِئِ النَّهَرِ يَنْتَظِرُونَ مَجْزَأَةَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ ، وَهُوَعِنْدَ أَبِي مُوسَى يُوصِيهِ وَيَأْمُرُهُ ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ :وَلَيْسَ لَهُمْ هَمٌ غَيْرُهُ ، يُشِيرُ إِلَى الْمَوْتِ لأَنْظُرَنَّ مَا يَصْنَعُ ، وَالْمَائِدَةُ مَوْضُوعَةٌ بَيْنَ يَدَيْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ :فَكَأَنَّهُ اسْتَحَى أَنْ لاَ يَتَنَاوَلَ مِنَ الْمَائِدَةِ شَيْئًا ، قَالَ :فَتَنَاوَلَ حَبَّةً مِنْ عِنَبٍ فَلاَكَهَا فَمَا قَدَرَ عَلَى أَنْ يُسِيغَهَا ، فَأَخَذَهَا رُوَيْدًا ، فَنَبَذَهَا تَحْتَ الْخِوَانِ وَوَدَّعَهُ أَبُو مُوسَى وَأَوْصَاهُ ، فَقَالَ مَجْزَأَةُ لأَبِي مُوسَى :إِنِّي أَسْأَلُك شَيْئًا فَأَعْطِنِيهِ ، قَالَ :لاَ تَسْأَلَنِي شَيْئًا إِلاَّ أَعْطَيْتُكَهُ ، قَالَ :فَأَعْطِنِي سَيْفَكَ أَتَقَلَّدُهُ إِلَى سَيْفِي فَدَعَا لَهُ بِسَيْفِهِ ، فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ.

فَذَهَبَ إِلَى الْقَوْمِ وَهُمْ يَنْتَظِرُونَهُ حَتَّى كَانَ فِي وَسَطٍ مِنْهُمْ ، فَكَبَّرَ وَوَقَعَ فِي الْمَاءِ ، وَوَقَعَ الْقَوْمُ جَمِيعًا ، قَالَ :يَقُولُ عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ أَبِي بَكْرَةَ :كَأَنَّهُمَ الْبُطُّ فَسَبَحُوا حَتَّى جَازُوا ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِمَا إِلَى النَّقْبِ الَّذِي يَدْخُلُ الْمَاءُ مِنْهُ فَكَبَّرَ ، ثُمَّ دَخَلَ ، فَلَمَّا أَفْضَى إِلَى الْمَدِينَةِ ، فَنَظَرَ لَمْ يَتِمّ مَعَهُ ، إِلاَّ خَمْسَةٌ وَثَلاَثُونَ ، أَوْ سِتَّةٌ وَثَلاَثُونَ رَجُلاً ، فَقَالَ لأَصْحَابِهِ :أَلاَ أَعُودُ إِلَيْهِمْ فَأُدْخِلَهُمْ ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ ، يُقَالَ لَهُ الْجَبَانُ لِشَجَاعَتِهِ :غَيْرُك فَلْيَقُلْ هَذَا يَا مَجْزَأَةُ إِنَّمَا عَلَيْك نَفْسُك ، فَامْضِ لِمَا أُمِرْتَ بِهِ ، فَقَالَ لَهُ :أَصَبْتَ فَمَضَى بِطَائِفَةٍ مِنْهُمْ إِلَى الْبَابِ فَوَضَعَهُمْ عَلَيْهِ ، وَمَضَى بِطَائِفَةٍ إِلَى السُّورِ وَمَضَى بِمَنْ بَقِيَ حَتَّى صَعِدَ إِلَى السُّورِ فَانْحَدَرَ عَلَيْهِ عِلْجٌ مِنَ الأَسَاوِرَةِ وَمَعَهُ نَيزك ، فَطَعَنَ مَجْزَأَةَ فَأَثْبَتَهُ ، فَقَالَ لهم مَجْزَأَةُ : امْضُوا لأَمْرِكُمْ لاَ يَشْغَلَنَّكُمْ عَنِّي شَيْءٌ فَأَلْقَوْا عَلَيْهِ بَرْدُعَةً ، لِيَعْرِفُوا مَكَانَهُ وَمَضَوْا وَكَبَّرَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى السُّورِ وَعِنْدَ بَابِ الْمَدِينَةِ ، وَفَتَحُوا الْبَابَ وَأَقْبَلَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى عَادَتِهِمْ حَتَّى دَخَلُوا الْمَدِينَةَ ، قَالَ :قِيلَ لِلْهُرْمُزَانِ :هَذِهِ الْعَرَبُ قَدْ دَخَلُوا ، قَالَ :لاَ شَكَّ أَنَّهُمَا قَدْ دَحَسُوهَا عَلَيْهِمْ ، قَالَ :مِنْ أَيْنَ دَخَلُوا ؟ أَمِنَ السَّمَاءِ ، قَالَ :وَتَحَصَّنَ فِي قَصَبَةٍ لَهُ. وَأَقْبَلَ أَبُو مُوسَى يَرْكُضُ عَلَى فَرَسٍ لَهُ عَرَبِيٍّ ، حَتَّى دَخَلَ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ عَلَى النَّاسِ ، فَقَالَ :لَكِنْ نَحْنُ يَا أَبَا حَمْزَةَ لَمْ نَصْنَعِ الْيَوْمَ شَيْئًا وَقَدْ فَرَغُوا مِنَ الْقَوْمِ ، قَتَلُوا مَنْ قَتَلُوا وَأَسَرُوا مَنْ أَسَرُوا وَأَطَافُوا بِالْهُرْمُزَانِ بِقَصَبَتِهِ ، فَلَمْ يَخْلُصُوا إِلَيْهِ حَتَّى أَمَّنُوهُ ، وَنَزَلَ عَلَى حُكْمِ عُمرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ : فَبَعَثَ بِهِمْ أَبُو مُوسَى مَعَ أَنَسٍ بِالْهُرْمُزَانِ وَأَصْحَابِهِ فَانْطَلَقُوا بِهِمْ حَتَّى قَدِمُوا عَلَى عُمَرَ ، قَالَ :فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ أَنَسٌ :مَا تَرَى فِي هَؤُلاَءِ ؟ أُدْخِلُهُمْ عُرَاةً مُكَتَّفِينَ ، أَوْ آمُرُهُمْ فَيَأْخُذُونَ حُلِيَّهُمْ وَبِزَّتِهِمْ ، قَالَ :فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ عُمَرُ لَوْ أَدْخَلْتَهُمْ كَمَا تَقُولُ عُرَاةً مُكَتَّفِينَ ، لَمْ يَزِيدُوا عَلَى أَنْ يَكُونُوا أَعْلاَجًا وَلَكِنْ أَدْخِلْهُمْ عَلَيْهِمْ حُلِيُّهُمْ وَبِزَّتِهِمْ حَتَّى يَعْلَمَ الْمُسْلِمُونَ مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَأَمَرَهُمْ فَأَخَذُوا بِزَّتِهِمْ وَحُلِيَّهُمْ حَتَّى دَخَلُوا عَلَى عُمَرَ ، فَقَالَ الْهُرْمُزَانُ لِعُمَرَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَيَّ كَلاَمٍ أُكَلِّمَكَ ؟ أَكَلاَمُ رَجُلٍ حَيٍّ لَهُ بَقَاءٌ أَوْ كَلاَمُ رَجُلٍ مَقْتُولٍ ؟ قَالَ :فَخَرَجَتْ مِنْ عُمَرَ كَلِمَةٌ لَمْ يُرِدْها ، تَكَلَّمَ فَلاَ بَأْسَ عَلَيْكَ ، فَقَالَ لَهُ الْهُرْمُزَانُ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَدْ عَلِمْتَ كَيْفَ كُنَّا وَكُنْتُمْ ، إِذْ كُنَّا عَلَى ضَلاَلَةٍ جَمِيعًا كَانَتِ الْقَبِيلَةُ مِنْ قَبَائِلِ الْعَرَبِ تَرَى نُشَابَةَ بَعْضِ أَسَاوِرَتِنَا فَيَهْرُبُونَ الأَرْضِ الْبَعِيدَةِ ، فَلَمَّا هَدَاكُمَ اللَّهُ ، فَكَانَ مَعَكُمْ لَمْ نَسْتَطِعْ نُقَاتِلَهُ فَرَجَعَ بِهِمْ أَنَسٌ.

فَلَمَّا أَمْسَى عُمَرُ أَرْسَلَ إِلَى أَنَسٍ :أَنَ اغْدُ عَلَيَّ بِأَسْرَاك أَضْرِبُ أَعْنَاقَهُمْ فَأَتَاهُ أَنَسٌ ، فَقَالَ :وَاللهِ يَا عُمَرُ مَا ذَاكَ لَكَ ، قَالَ :وَلِمَ ؟ قَالَ :إِنَّكَ قَدْ قُلْتَ لِلرَّجُلِ :تَكَلَّمَ فَلاَ بَأْسَ عَلَيْك ، قَالَ :لَتَأْتِينِي عَلَى هَذَا بِبُرْهَانٍ ، أَوْ لأَسُوؤُنَّكَ ، قَالَ :فَسَأَلَ أَنَسٌ الْقَوْمَ جُلَسَاءَ عُمَرَ ، فَقَالَ :أَمَا قَالَ عُمَرُ لِلرَّجُلِ تَكَلَّمَ فَلاَ بَأْسَ عَلَيْكَ ؟

قَالُوا :بَلَى ، قَالَ :فَكَبَّرَ ذَلِكَ عَلَى عُمَرَ ، قَالَ :إِمَا لاَ فَأَخْرِجْهُمْ عَنِّى فَسَيَّرَهُمْ إِلَى قَرْيَةٍ ، يُقَالَ لَهَا :دَهْلَكَ فِي الْبَحْرِ ، فَلَمَّا تَوَجَّهُوا بِهِمْ رَفَعَ عُمَرُ يَدَيْهِ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ اكْسِرْهَا بِهِمْ ثَلاَثًا فَرَكِبُوا السَّفِينَةَ ، فَانْدَقَّتْ بِهِمْ وَانْكَسَرَتْ وَكَانَتْ قَرِيبَةً مِنَ الأَرْضِ فَخَرَجُوا ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ :لَوْ دَعَا أَنْ يُغْرِقَهُمْ لَغَرِقُوا وَلَكِنْ إِنَّمَا قَالَ :اكْسِرْهَا بِهِمْ ، قَالَ :فَأَقَرَّهُمْ.

(۳۴۵۰۵) حضرت عبد الرحمن بن ابی بکرہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ مجاہدین کو لے کر ہرمزان کی سرکوبی کے لئے تستر پر حملہ آور ہوئے تو انہوں نے یہاں ایک سال تک قیام کیا لیکن فتح یاب نہ ہو سکے۔ ہرمزان نے اس دوران تستر کے ایک معزز اور سرکردہ آدمی کو قتل کرا دیا۔ مقتول کا بھائی ایک دن حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ اگر میں آپ کو ہرمزان کے قلعے میں داخل ہونے کا راستہ بتا دوں تو کیا انعام پاؤں گا؟ حضرت ابوموسیٰ نے کہا تو کیا چاہتا ہے؟ اس نے کہا کہ آپ میرا اور میرے گھر والوں کا خون معاف کر دیں، مجھے اور میرے گھر والوں کو مال واسباب لے کر نکلنے دیں۔ حضرت ابوموسیٰ نے اس کی حامی بھر لی۔ اس نے کہا کہ اب مجھے کوئی ایسا آدمی دیجئے جو تیرا کی جانتا ہو اور عقل مند ہو۔ وہ آپ کے پاس واضح خبر لائے گا۔

(۲) حضرت ابوموسیٰ نے مجزأۃ بن ثور سدوسی کو بلایا اور ان سے کہا کہ اپنی قوم میں سے کوئی ایسا آدمی دیجئے جو تیرا کی جانتا ہو اور خوب عقل مند ہو، لیکن وہ ایسا اہم آدمی نہ ہو جس کی شہادت مسلمانوں کے لیے مایوسی کا سبب ہو۔ اگر وہ سلامت رہا تو ہمارے پاس خبر لے آئے گا۔ میں نہیں جانتا کہ یہ آدمی کیا چاہتا ہے، نہ مجھے اس پر اعتماد ہے۔

(۳) حضرت مجزأۃ نے کہا کہ وہ شخص مل گیا۔ حضرت ابوموسیٰ نے پوچھا کہ وہ کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں ہوں۔ حضرت ابو موسیٰ نے کہا کہ اللہ آپ پر رحم فرمائے، میں یہ نہیں چاہتا، مجھے کوئی اور آدمی دیجئے۔ حضرت مجزأۃ بن ثور نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں بکر بن وائل کی اس بڑھیا پر بھی اعتماد نہیں کرتا جس نے ام مجزأۃ کے بیٹے پر اپنے بیٹے کو فدا کر دیا۔ بہر حال اگر آپ مناسب سمجھیں تو موقع عنایت فرمائیں۔

(۴) حضرت مجزأۃ نے سفید کپڑے پہنے اور ایک رومال اور ایک خنجر ہمراہ لے لیا۔ پھر اس آدمی کے ساتھ چلے، راستے میں ایک ندی کو تیر کر عبور کیا۔ پھر ندی کے راستے سے ان کے قلعے میں داخل ہوئے۔ بعض اوقات راستہ اتنا تنگ ہو جاتا کہ پیٹ کے بل چلنا پڑتا اور بعض اوقات راستہ کھل جاتا تو قدموں پر چلتے۔ بعض اوقات گھٹنوں کے بل چلتے۔ یہاں تک کہ شہر میں داخل ہو گئے۔ حضرت ابوموسیٰ نے انہیں حکم دیا تھا کہ شہر کے دروازے کا راستہ اور اس کی فصیل کا راستہ اور ہرمزان کے گھر کو یاد رکھیں۔ وہ آدمی انہیں لے گیا اور انہیں فصیل کا راستہ، دروازے کا راستے اور ہرمزان کا گھر دکھا دیا۔ حضرت ابوموسیٰ نے حضرت مجزأۃ کو وصیت کی تھی کہ خود سے کوئی کارروائی نہ کرنا جب تک مجھے علم نہ ہو جائے۔

(۵) جب حضرت مجزأۃ نے دیکھا کہ ہرمزان اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھا شراب پی رہا ہے تو انہوں نے اس آدمی سے کہا کہ یہ ہرمزان ہے؟ اس نے کہا ہاں یہی ہے۔ حضرت مجزأۃ نے کہا کہ یہی وہ شخص ہے جس نے مسلمانوں کو تکلیف پہنچائی ہے۔ میں

اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ اس آدمی نے کہا کہ ایسا نہ کرو۔ اس کی حفاظت پر مامور لوگ تمہیں اس تک پہنچنے بھی نہیں دیں گے، مسلمان بھی قلعہ میں داخل نہ ہوسکیں گے۔ حضرت مجزأۃ اپنی بات پر اڑے رہے۔ اس آدمی نے بہت سمجھایا بالآخر حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ کی نصیحت یاد دلائی تو حضرت مجزأۃ رک گئے اور پھر اس آدمی کے گھر آگئے اور شام تک وہیں رہے۔

(۶) اگلے دن حضرت ابو موسیٰ کے پاس گئے، انہوں نے حضرت مجزأۃ کے ہمراہ تین سو سے زائد مجاہدین کا دستہ روانہ فرمایا، انہیں حکم دیا کہ ہر شخص صرف دو کپڑے پہنے اور تلوار ہمراہ رکھے۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر سب مجاہدین نہر کے کنارے بیٹھ حضرت مجزأۃ کا انتظار کرنے لگے، حضرت مجزأۃ حضرت ابو موسیٰ کے پاس تھے اور احکام وہدایات لے رہے تھے۔ حضرت عبد الرحمٰن بن ابی بکرہ فرماتے ہیں کہ ان لوگوں کو موت کے سوا کسی چیز کی چاہت نہ تھی۔ وہ منظر میری نظروں کے سامنے ہے کہ دستر خو حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے سامنے بچھا ہوا تھا، لیکن حضرت مجزأۃ اس بات میں شرم محسوس کررہے تھے کہ دستر خوان سے کوئی چیز لیں انہوں نے انگور کا ایک دانہ اٹھایا لیکن اسے بھی نگلنے کی ہمت نہ ہوئی اور اسے آہستگی سے نکال کر نیچے رکھ دیا۔ حضرت ابو موسیٰ انہیں نصیحتیں کیں اور انہیں رخصت کردیا۔ رخصت ہوتے ہوئے حضرت مجزأۃ نے حضرت ابو موسیٰ سے کہا کہ میں آپ سے ایک ح مانگوں تو کیا آپ مجھے عطا فرمائیں گے۔ حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا کہ آپ نے جب بھی مجھ سے کوئی چیز مانگی ہے میں نے آپ پیش کی ہے۔ حضرت مجزأۃ نے کہا کہ مجھے اپنی تلوار دے دیجئے۔ چنانچہ حضرت ابو موسیٰ نے اپنی تلوار ان کو دے دی۔

(۷) پھر حضرت مجزأۃ مجاہدین کے ساتھ آملے اور اللہ اکبر کہہ کر پانی میں کود گئے۔ پیچھے سب لوگ بھی پانی میں کود گئے۔ حضر عبد الرحمٰن بن ابی بکرہ فرماتے ہیں کہ وہ بطخوں کی طرح پانی میں تیر رہے تھے۔ انہوں نے ندی کو عبور کیا، پھر اس سوراخ کی طرف بڑھے جس سے پانی اندر جارہا تھا۔ جب وہ شہر کے قریب پہنچے تو ان کے ساتھ صرف پینتیس یا چھتیس آدمی تھے۔ انہوں نے ا ساتھیوں سے کہا کہ میں واپس جا کر انہیں بھی لے آتا ہوں۔ اس پر ایک کوفی آدمی جنہیں جبان کہا جاتا تھا انہوں نے کہا کہ آپ کو بات نہیں کرنی چاہئے، آپ اپنی ذمہ داری کو ادا کیجئے جو حکم آپ کو ملا ہے اس کو کر گزریئے۔ حضرت مجزأۃ نے کہا کہ تم ٹھیک کہتے ہو۔

(۸) پھر آپ نے ایک دستے کو دروازے کی طرف اور ایک کو فصیل کی طرف مقرر فرمایا اور باقیوں کو لے کر فصیل پر چڑھ گئے اتنے میں اساورہ قوم کا ایک جنگجو ہاتھ میں نیزہ لئے حملہ آور ہوا اور اس نے وہ نیزہ حضرت مجزأۃ کو مار دیا۔ حضرت مجزأۃ نے لوگوں سے کہا کہ میری فکر مت کرو۔ مجاہدین نے ان پر ایک علامت لگادی تا کہ ان کی جگہ کو جان سکیں۔ پھر مسلمانوں نے فصیل اور شہر دروازے پر کھڑے ہوکر اللہ اکبر کہا اور دروازہ کھول دیا اور مسلمان شہر میں داخل ہوگئے۔ ہرمزان کو بتایا گیا کہ عرب لوگ داخل ہوگئے ہیں۔ اس نے کہا کہ یہ لوگ کہاں سے داخل ہوئے ہیں؟ کیا آسمان سے آگئے ہیں؟ پھر وہ اپنے ایک خفیہ تہہ خانے میں پنا گزین ہوگیا۔

(۹) حضرت ابو موسیٰ اپنے ایک عربی گھوڑے پر سوار تشریف لائے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی، وہ لوگوں کے امیر تھے۔ انہوں نے کہا کہ اے ابو حمزہ آج تو ہم نے کچھ نہیں کیا۔ وہ قوم سے فارغ ہوگئے، قتل ہونے والے قتل ہوگئے اور

نے والے قید ہو گئے۔ پھر انہوں نے ہرمزان کے خفیہ مکان کا محاصرہ کیا اور جب تک اسے امان نہ مل گئی اس تک رسائی حاصل نہ ہو سکی۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ہرمزان اور اس کے ساتھیوں کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت عمر کی طرف بھیج دیا۔ حضرت انس نے ملاقات سے پہلے حضرت عمر کے پاس آدمی کو بھیج کر ان سے پوچھا کہ انہیں بس ضروری لباس کے ساتھ حاضر خدمت کیا جائے یا ان کے شاہانہ لباس کے ساتھ انہیں لایا جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پیغام بھجوایا کہ اگر تم انہیں صرف ضروری لباس کے ساتھ لاؤ گے تو لوگوں کے نزدیک وہ عجمی پہلوانوں سے زیادہ کچھ نہ ہوں گے۔ تم انہیں ان کی شان وشوکت کے حلیہ میں لاؤ تاکہ مسلمانوں کو معلوم ہو سکے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کتنا فائدہ عطا کیا ہے۔ پس وہ لوگ شاہانہ ٹھاٹھ باٹھ کے ساتھ حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

(۱) ہرمزان نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے امیر المومنین! میں آپ سے کون سا کلام کروں؟ ایک زندہ آدمی کا سا کلام جس کی زندگی بخشی جائے گی یا ایک مردہ کا سا کلام؟ اس موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان سے یہ جملہ نکل گیا کہ تم بات کرو، تمہارا کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ اس پر ہرمزان نے کہا کہ اے امیر المومنین! آپ جانتے ہیں کہ ہم کیا تھے اور آپ کیا تھے؟ ہم سب گمراہی میں تھے۔ عرب کے قبائل جب ہمارے پہلوانوں کو دیکھتے تھے تو دور بھاگ جاتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں ہدایت عطا کی تو تمہیں یہ اعزاز نصیب ہوا کہ ہم تم سے مقابلہ نہیں کر سکتے۔

(۲) شام کو حضرت عمر نے حضرت انس کو بلایا اور ان سے فرمایا کہ صبح اپنے قیدیوں کو میرے پاس لانا میں ان کی گردنیں مار دوں گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آپ ایسا نہیں کر سکتے؟ حضرت عمر نے فرمایا کہ وہ کیوں؟ حضرت انس نے کہا کہ آپ نے اس آدمی سے کہا تھا کہ تم بات کرو، تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اس پر گواہ لاؤ ورنہ میں تمہیں سزا دوں گا۔ حضرت انس نے حضرت عمر کے ہم نشینوں سے پوچھا کہ کیا انہوں نے یہ نہیں کہا تھا؟ سب نے جواب دیا کہ کہا تھا۔ اس پر حضرت عمر کو بہت افسوس ہوا اور آپ نے فرمایا کہ اگر انہیں قتل نہیں کرنا تو پھر انہیں یہاں سے لے جاؤ اور دہلک نامی بستی میں چھوڑ دو۔ جس کے لئے سمندر کے راستے سے گزر کر جانا پڑتا ہے۔ جب وہ لوگ اس بستی کی طرف روانہ ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور تین مرتبہ یہ دعا کی کہ اے اللہ اس کشتی کو توڑ دے۔ جب وہ کشتی میں سوار ہوئے تو کشتی ٹوٹ گئی، لیکن وہ کنارے کے قریب تھے لہٰذا سب بچ گئے۔ اس پر ایک مسلمان نے کہا کہ اگر حضرت عمر ان کے غرق ہونے کی دعا کرتے تو وہ سب غرق ہو جاتے لیکن چونکہ انہوں نے کشتی کے ٹوٹنے کی دعا کی تھی اس لئے کشتی ٹوٹ گئی۔

(۲۴۵) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ :قَالَ :حَاصَرْنَا تُسْتَرَ فَنَزَلَ الْهُرْمُزَانُ عَلَى حُكْمِ عُمَرَ فَبَعَثَ بِهِ أَبُو مُوسَى مَعِي ، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى عُمَرَ سَكَتَ الْهُرْمُزَانُ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ :تَكَلَّمْ ، فَقَالَ : أَكَلاَمُ حَيٍّ أَمْ كَلاَمُ مَيِّتٍ ؟ قَالَ :تَكَلَّمْ فَلاَ بَأْسَ ، قَالَ :إِنَّا وَإِيَّاكُمْ مَعْشَرَ الْعَرَبِ مَا خَلَّى اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّا كُنَّا نَقْتُلُكُمْ وَنُقْصِيكُمْ وَأَمَّا إِذْ كَانَ اللَّهُ مَعَكُمْ لَمْ يَكُنْ لَنَا بِكُمْ يَدَانِ ، فَقَالَ عُمَرُ :مَا تَقُولُ يَا أَنَسُ ؟

قُلْتُ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ تَرَكْتُ خَلْفِي شَوْكَةً شَدِيدَةً وَعَدَدًا كَثِيرًا إِنْ قَتَلْتَهُ أَيِسَ الْقَوْمُ مِنَ الْحَيَاةِ ، وَكَانَ أَشَدَّ لِشَوْكَتِهِمْ وَإِنِ اسْتَحْيَيْتَهُ طَمِعَ الْقَوْمُ.

فَقَالَ :يَا أَنَسُ اسْتَحْيِي قَاتِلَ الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ وَمَجْزَأَةَ بْنِ ثَوْرٍ ، فَلَمَّا خَشِيتُ أَنْ يَبْسُطَ عَلَيْهِ قُلْتُ :لَيْسَ إِلَى قَتْلِهِ سَبِيلٌ ، فَقَالَ عُمَرُ :لِمَ ؟ أَعْطَاكَ ؟ أَصَبْتَ مِنْهُ ؟ قُلْتُ :مَا فَعَلْتُ ، وَلَكِنَّكَ قُلْتَ لَهُ :تَكَلَّمْ فَلاَ بَأْسَ ، قَالَ :لَتَجِيئَنِّي بِمَنْ يَشْهَدُ ، أَوْ لأَبْدَأَنَّ بِعُقُوبَتِكَ ، فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ ، فَإِذَا أَنَا بِالزُّبَيْرِ قَدْ حَفِظَ مَا حَفِظْتُ فَشَهِدَ عِنْدَهُ فَتَرَكَهُ ، وَأَسْلَمَ الْهُرْمُزَانُ وَفَرَضَ لَهُ.

(۳۴۵۰۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے تستر کا محاصرہ کیا تو ہرمزان نے حضرت عمر کی خلافت کے سامنے سر تسلیم خم کرلیا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے ہرمزان کے ساتھ مجھے حضرت عمر کی طرف بھیجا۔ جب ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہرمزان نے کوئی بات نہ کی اور خاموش رہا۔ حضرت عمر نے اس سے فرمایا کہ بات کرو۔ اس نے کہا کہ زندہ شخص کی بات کروں یا مردہ کی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم بات کرو تم پر کوئی حرج نہیں۔ اس نے کہا کہ اے اہل عرب اللہ تعالیٰ نے ہمارے اور تمہارے درمیان بہت فرق کردیا ہے، ایک وقت وہ تھا جب ہم تمہیں قتل کرتے تھے اور تم پر غالب آتے تھے۔ اور جب اللہ تمہارے ساتھ ہوگیا تو اب ہمارا تم پر زور نہیں چلتا۔ پھر حضرت عمر نے فرمایا کہ اے انس تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا کہ اے امیر المومنین! میں نے اپنے پیچھے زبردست طاقت اور بڑی تعداد چھوڑی ہے۔ اگر آپ اس کو قتل کردیں گے تو لوگ زندگی سے مایوس ہوجائیں گے اور یہ ان کی قوت کے لئے سخت ہوگا اور اگر آپ اسے زندہ چھوڑیں گے تو لوگ لالچ کریں گے۔

حضرت عمر نے فرمایا کہ کیا میں براء بن مالک اور مجزأۃ بن ثور کے قاتل کو زندہ چھوڑ دوں! حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب میں نے دیکھا کہ وہ اسے قتل کردیں گے تو میں نے کہا کہ آپ اسے قتل نہیں کرسکتے؟ انہوں نے فرمایا کیوں؟ کیا تم نے اس سے کوئی مالی مدد لے لی ہے؟ میں نے کہا میں نے ایسا نہیں کیا۔ آپ نے اس سے کہا کہ تم بات کرو تمہارا کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ تم اس بات پر گواہ پیش کرو ورنہ میں تمہیں سزا دوں گا۔ پس میں گواہ کی تلاش میں نکلا تو مجھے حضرت زبیر ملے، انہیں بھی وہ بات یاد تھی جو مجھے یاد تھی۔ انہوں نے اس بات کی گواہی دی تو حضرت عمر نے ہرمزان کو چھوڑ دیا اور بعد میں اس نے اسلام قبول کرلیا اور حضرت عمر نے اس کا وظیفہ مقرر کردیا۔

(٣٤٥٠٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ غَزَا مَعَ أَبِي مُوسَى حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ قَدِمُوا تُسْتَرَ ، رُمِيَ الأَشْعَرِيُّ فَصُرِعَ فَقُمْتُ مِنْ وَرَائِهِ بِالتُّرْسِ حَتَّى أَفَاقَ ، قَالَ :فَكُنْتُ أَوَّلَ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ أَوْقَدَ فِي بَابِ تُسْتَرَ نَارًا ، قَالَ :فَلَمَّا فَتَحْنَاهَا وَأَخَذْنَا السَّبْيَ ، قَالَ أَبُو مُوسَى :اخْتَرْ مِنَ الْجُنْدِ عَشَرَةَ رَهْطٍ لِيَكُونُوا مَعَكَ عَلَى هَذَا السَّبْيِ ، حَتَّى نَأْتِيَكَ ، ثُمَّ مَضَى وَرَاءَ ذَلِكَ فِي الأَرْضِ ، حَتَّى فَتَحُوا مَا فَتَحُوا مِنَ الأَرَضِينَ ، ثُمَّ رَجَعُوا عَلَيْهِ فَقَسَّمَ أَبُو مُوسَى بَيْنَهُمَ الْغَنَائِمَ ، فَكَانَ يَجْعَلُ لِلْفَارِسِ سَهْمَيْنِ

وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا وَكَانَ لَا يُفَرِّقُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَبَيْنَ وَلَدِهَا عِنْدَ الْبَيْعِ.

(۳۴۵۰۷) حضرت شہاب فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوموسیٰ کے ساتھ جہاد کیا۔ جس دن ہم تستر پہنچے، حضرت اشعریؒ کو تیر لگا اور وہ زمین پر گر گئے۔ میں ان کے پیچھے کمان لے کر کھڑا ہو گیا۔ جب انہیں افاقہ ہوا تو انہوں نے کہا کہ میں عرب میں سے پہلا شخص ہوں جس نے تستر کے دروازے پر آگ جلائی ہے۔ جب ہم نے تستر کو فتح کر لیا اور قیدی پکڑ لئے تو حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا کہ فوج میں سے دس آدمیوں کا انتخاب کر لو کہ وہ ہماری واپسی تک ان قیدیوں کی نگرانی کے لئے تمہارے ساتھ رہیں۔ پھر وہ آگے بڑھے اور بہت سے علاقے فتح کر کے واپس آ گئے۔ حضرت ابوموسیٰ نے مجاہدین کے درمیان مال غنیمت کو تقسیم کیا، وہ گھڑ سوار کو دو حصے اور پیادہ کو ایک حصہ دیتے تھے اور جب کسی قیدی عورت کو فروخت کرتے تو اس کو اس کے بچے سے جدا نہ کرتے تھے۔

(۳۴۵۰۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ : كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ أَوْقَدَ فِي بَابِ تُسْتَرَ وَرُمِيَ الأَشْعَرِيُّ فَصُرِعَ ، فَلَمَّا فَتَحُوهَا وَأَخَذُوا السَّبْيَ ، أَمَّرَنِي عَلَى عَشَرَةٍ مِنْ قَوْمِي ، وَنَفَّلَنِي بِرَجُلٍ سِوَى سَهْمِي وَسَهْمِ فَرَسِي قَبْلَ الْغَنِيمَةِ.

(۳۴۵۰۸) حضرت شہاب فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے میں نے تستر کے دروازے پر آگ جلائی۔ حضرت اشعری کو تیر لگا اور وہ زمین پر گر گئے۔ جب تستر کا دروازہ کھولا گیا اور دشمنوں کو قیدی بنایا گیا تو حضرت ابوموسیٰ نے مجھے دس لوگوں پر امیر بنا دیا، اور انہوں نے مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے مجھے میرے اور میرے گھوڑے کے حصے کے علاوہ ایک آدمی کا حصہ دیا۔

(۳۴۵۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ مُزَاحِمٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَيْحَانَ ، قَالَ : شَهِدَتْ تُسْتَرَ مَعَ أَبِي مُوسَى أَرْبَعُ نِسْوَةٍ ، أَوْ خَمْسٌ فَكُنَّ يَسْقِينَ الْمَاءَ وَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى فَأَسْهَمَ لَهُنَّ أَبُو مُوسَى.

(۳۴۵۰۹) حضرت خالد بن سیحان فرماتے ہیں کہ تستر میں حضرت ابوموسیٰ کے ساتھ جہاد میں چار یا پانچ عورتیں بھی شریک تھیں جو پانی پلاتی تھیں اور زخمیوں کی دیکھ بھال کرتی تھیں، حضرت ابوموسیٰ نے انہیں بھی مال غنیمت میں سے حصہ دیا۔

(۳۴۵۱۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّهُ قَالَ : شَهِدْتُ فَتْحَ تُسْتَرَ مَعَ الأَشْعَرِيِّ ، قَالَ : فَأَصَبْنَا دَانِيَالَ بِالسُّوسِ ، قَالَ : فَكَانَ أَهْلُ السُّوسِ إِذَا أَسْنَتُوا أَخْرَجُوهُ فَاسْتَسْقَوْا بِهِ وَأَصَبْنَا مَعَهُ سِتِّينَ جَرَّةً مُخَتَّمَةً ، قَالَ : فَفَتَحْنَا جَرَّةً مِنْ أَدْنَاهَا ، وَجَرَّةً مِنْ أَوْسَطِهَا ، وَجَرَّةً مِنْ أَقْصَاهَا فَوَجَدْنَا فِي كُلِّ جَرَّةٍ عَشَرَةَ آلاَفٍ ، قَالَ هَمَّامٌ : مَا أَرَاهُ قَالَ إِلاَّ عَشَرَةَ آلاَفٍ ، وَأَصَبْنَا مَعَهُ رَيْطَتَيْنِ مِنْ كَتَّانٍ وَأَصَبْنَا مَعَهُ رَبْعَةً فِيهَا كِتَابٌ وَكَانَ أَوَّلَ رَجُلٍ وَقَعَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ بَلْعَنْبَرَ ، يُقَالَ لَهُ : حُرْقُوصٌ ، قَالَ : فَأَعْطَاهُ الأَشْعَرِيُّ الرَّيْطَتَيْنِ ، وَأَعْطَاهُ مِئَتَيْ دِرْهَمٍ ، قَالَ : ثُمَّ إِنَّهُ طَلَبَ إِلَيْهِ الرَّيْطَتَيْنِ بَعْدَ ذَلِكَ ، فَأَبَى أَنْ يَرُدَّهُمَا عَلَيْهِ ، وَشَقَّهُمَا عَمَائِمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ.

قَالَ : وَكَانَ مَعَنَا أَجِيرٌ نَصْرَانِيٌّ يُسَمَّى نُعَيْمًا ، فَقَالَ : بِيعُونِي هَذِهِ الرَّبْعَةَ بِمَا فِيهَا ، قَالُوا : إِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا

ذَهَبٌ ، أَوْ فِضَّةٌ ، أَوْ كِتَابُ اللهِ ، قَالَ : فَإِنَّ الَّذِي فِيهَا كِتَابُ اللهِ فَكَرِهُوا أَنْ يَبِيعُوهُ الْكِتَابَ فَبِعْنَاهُ الرُّبْعَةَ بِدِرْهَمَيْنِ وَوَهَبْنَا لَهُ الْكِتَابَ ، قَالَ قَتَادَةُ : فَمِنْ ثَمَّ كُرِهَ بَيْعُ الْمَصَاحِفِ ، لأَنَّ الأَشْعَرِيَّ وَأَصْحَابَهُ كَرِهُوا بَيْعَ ذَلِكَ الْكِتَابِ.

قَالَ هَمَّامٌ : فَزَعَمَ فَرْقَدُ السَّبَخِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو تَمِيمَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى الأَشْعَرِيِّ : أَنْ يُغَسِّلُوا دَانْيَالَ بِالسِّدْرِ وَمَاءِ الرَّيْحَانِ ، وَأَنْ يُصَلِّي عَلَيْهِ ، فَإِنَّهُ نَبِيٌّ دَعَا رَبَّهُ أَنْ لاَ يَلِيهِ إِلاَّ الْمُسْلِمُونَ.

(۳۴۵۱۰) حضرت مطرف بن مالک فرماتے ہیں کہ میں تستر کی فتح میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ مقام سوس میں ہمیں حضرت دانیال علیہ السلام کی قبر ملی۔ اہل سوس کا معمول تھا کہ جب ان کے یہاں قحط آتا تو وہ ان کے ذریعے بارش طلب کیا کرتے تھے۔ ہمیں ان کے ساتھ ساٹھ گھڑے ملے جن کے منہ مہر سے بند کئے گئے تھے۔ ہم نے ایک گھڑے کو نیچے سے، ایک کو درمیان سے اور ایک کو اوپر سے کھولا تو ہر گھڑے میں دس ہزار درہم تھے۔ ساتھ ہمیں روئی کے کپڑے کے دو بنڈل ملے اور کتابوں کی ایک الماری ملی۔ سب سے پہلے بلعنبر کے ایک آدمی نے حملہ کیا تھا جس کا نام حرقوس تھا۔ حضرت ابوموسیٰ نے اسے دو بنڈل اور دو سو درہم دیئے۔ بعد میں اس سے یہ دو بنڈل واپس مانگے گئے تو اس نے دینے سے انکار کردیا اور اسے کاٹ کر اپنے ساتھیوں کو عمامے بنادیئے۔

راوی کہتے ہیں کہ اس جنگ میں ہمارے ساتھ ایک نصرانی مزدور تھا جس کا نام ''نُعیم'' تھا۔ اس نے کہا کہ مجھے یہ الماری بیچ دو۔ اس سے کہا گیا کہ اگر اس میں سونا یا چاندی یا اللہ کی کتاب نہ ہو تو لے لو۔ دیکھا گیا تو اس میں اللہ کی کتاب تھی۔ لہٰذا لوگوں نے کتاب کے بیچنے کو ناپسند خیال کیا اور الماری اسے دو درہم میں بیچ دی اور کتاب اسے ہدیہ کردی۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد سے مصاحف کی بیع کو مکروہ خیال کیا جانے لگا کیونکہ حضرت اشعری اور ان کے ساتھیوں نے اسے مکروہ خیال کیا تھا۔

حضرت ابوتمیمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے حضرت ابوموسیٰ کو خط لکھا کہ حضرت دانیال کی قبر کو بیری اور ریحان کے پانی سے غسل دو اور ان کی نماز جنازہ پڑھو، کیونکہ انہوں نے دعا کی تھی کہ صرف مسلمان ہی ان کے وارث بنیں۔

(۳۴۵۱۱) حَدَّثَنَا شَاذَانُ قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّهُمْ لَمَّا فَتَحُوا تُسْتَرَ ، قَالَ : وَجَدْنَا رَجُلاً أَنْفُهُ ذِرَاعٌ فِي التَّابُوتِ كَانُوا يَسْتَظْهِرُونَ ، أَوْ يَسْتَمْطِرُونَ بِهِ فَكَتَبَ أَبُو مُوسَى إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِذَلِكَ ، فَكَتَبَ عُمَرُ : إِنَّ هَذَا نَبِيٌّ مِنَ الأَنْبِيَاءِ ، وَالنَّارُ لاَ تَأْكُلُ الأَنْبِيَاءَ أَوَ الأَرْضُ لاَ تَأْكُلُ الأَنْبِيَاءَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ : أَنْ انْظُرْ أَنْتَ وَرَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِكَ ، يَعْنِي أَصْحَابَ أَبِي مُوسَى ، فَادْفِنُوهُ فِي مَكَانٍ لاَ يَعْلَمُهُ أَحَدٌ غَيْرُكُمَا ، قَالَ : فَذَهَبْتُ أَنَا ، وَأَبُو مُوسَى فَدَفَنَّاهُ.

(۳۴۵۱۱) حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب ہم نے تستر کو فتح کیا تو ہم نے دیکھا کہ وہاں ایک آدمی کی قبر ہے جس کا جسم سلامت ہے۔ وہ لوگ اس کے ذریعے بارش طلب کیا کرتے تھے۔ حضرت ابوموسیٰ نے اس بارے میں حضرت عمر کو خط لکھا تو حضرت عمر نے

جواب میں فرمایا کہ یہ کسی نبی کی قبر ہے کیونکہ زمین انبیاء کے جسم کو نہیں کھاتی۔ اور انہیں کسی ایسی جگہ دفن کردو جہاں تمہارے اور تمہارے ایک ساتھی کے سوا کوئی نہ جانتا ہو۔ چنانچہ میں اور حضرت ابوموسیٰ ان کی میت کو لے کر گئے اور اسے دفن کر دیا۔

(۳۴۵۱۲) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ حَبِيبٍ أَبِي يَحْيَى ؛ أَنَّ خَالِدَ بْنَ زَيْدٍ ، وَكَانَتْ عَيْنُهُ أُصِيبَتْ بِالسُّوسِ ، قَالَ : حَاصَرْنَا مَدِينَتَهَا ، فَلَقِينَا جَهْدًا ، وَأَمِيرُ الْجَيْشِ أَبُو مُوسَى وَأَخَذَ الدِّهْقَانُ عَهْدَهُ وَعَهْدَ مَنْ مَعَهُ ، فَقَالَ أَبُو مُوسَى : اعْزِلْهُمْ فَجَعَلَ يَعْزِلُهُمْ ، وَجَعَلَ أَبُو مُوسَى يَقُولُ لأَصْحَابِهِ : إِنِّي لأَرْجُو أَنْ يَخْدَعَهُ اللَّهُ عَنْ نَفْسِهِ فَعَزَلَهُمْ وَبَقِيَ عَدُوُّ اللهِ فَأَمَرَ بِهِ أَبُو مُوسَى فَنَادَى وَبَذَلَ لَهُ مَالاً كَثِيرًا فَأَبَى وَضَرَبَ عُنُقَهُ.

(۳۴۵۱۲) حضرت حبیب بن ابی یحییٰ فرماتے ہیں کہ سوس کی لڑائی میں حضرت خالد بن زید کی آنکھ شہید ہوگئی تھی۔ ہم نے سوس کا محاصرہ کیا، اس دوران ہمیں بہت مشقت اٹھانا پڑی۔ لشکر کے امیر حضرت ابوموسیٰ تھے۔ وہاں کے ایک آدمی نے اپنا اور اپنے اہل وعیال کا امان حاصل کیا تو حضرت ابوموسیٰ نے اس سے فرمایا کہ دشمنوں سے الگ ہو جا۔ اس نے اپنے اہل وعیال کو محفوظ مقام پر پہنچانا شروع کر دیا۔ حضرت ابوموسیٰ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ ہوسکتا ہے کہ یہ دھوکہ دے۔ چنانچہ وہ اپنے اہل کو محفوظ کر کے پھر لڑائی کے لئے دشمنوں کے ساتھ ہولیا۔ حضرت ابوموسیٰ نے حکم دیا کہ اسے گرفتار کر کے لایا جائے، وہ لایا گیا اور اس نے اپنی جان کے بدلے بہت سا مال دینے کی فرمائش کی، لیکن حضرت ابوموسیٰ نے انکار کر دیا اور اس کی گردن اڑا دی۔

(۳۴۵۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ حَبِيبٍ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ خَالِدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، بِنَحْوِهِ.

(۳۴۵۱۳) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۳۴۵۱۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّهُ قَالَ : شَهِدْتُ فَتْحَ تُسْتَرَ مَعَ الأَشْعَرِيِّ ، قَالَ : فَلَمْ أُصَلِّ صَلاَةَ الصُّبْحِ حَتَّى انْتَصَفَ النَّهَارُ ، وَمَا يَسُرُّنِي بِتِلْكَ الصَّلاَةِ الدُّنْيَا جَمِيعًا.

(۳۴۵۱۴) حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں تستر کی لڑائی میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک تھا۔ ایک دن میری صبح کی نماز قضا ہوگئی اور میں آدھا دن گزرنے تک نماز نہ پڑھ سکا۔ مجھے اس نماز کے بدلے ساری دنیا بھی مل جائے تو مجھے خوشی نہ ہوگی۔

(۳۴۵۱۵) حَدَّثَنَا رَيْحَانُ بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ : حدَّثَنِي مَرْزُوقُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو فَرْقَدٍ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ أَبِي مُوسَى يَوْمَ فَتَحْنَا سُوقَ الأَهْوَازِ فَسَعَى رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَسَعَى رَجُلاَنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَلْفَهُ ، قَالَ : فَبَيْنَا هُوَ يَسْعَى وَيَسْعَيَانِ إِذْ قَالَ أَحَدُهُمَا لَهُ : مَتَّرَسْ فَقَامَ الرَّجُلُ فَأَخَذَاهُ فَجَائَا بِهِ أَبَا مُوسَى ، وَأَبُو مُوسَى يَضْرِبُ أَعْنَاقَ الأُسَارَى ، حَتَّى انْتَهَى الأَمْرُ إِلَى الرَّجُلِ ، فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ : إِنَّ هَذَا جُعِلَ لَهُ الأَمَانُ ، قَالَ أَبُو مُوسَى : وَكَيْفَ جُعِلَ لَهُ الأَمَانُ ؟ قَالَ : إِنَّهُ كَانَ يَسْعَى ذَاهِبًا فِي الأَرْضِ ، فَقُلْتُ لَهُ مَتَّرَسْ ، فَقَامَ ، فَقَالَ أَبُو مُوسَى : وَمَا مَتَّرَسْ ؟ قَالَ : لاَ تَخَفْ ، قَالَ : هَذَا أَمَانٌ خَلِّيَا سَبِيلَهُ ، قَالَ : فَخَلَّيْنَا سَبِيلَ الرَّجُلِ.

(۳۴۵۱۵) حضرت ابوفرقد فرماتے ہیں کہ جب ہم نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی قیادت میں اہواز کے بازار کو فتح کیا تو مشرکین کا

ایک آدمی بھاگا۔ دو مسلمان بھی اس کے پیچھے بھاگے، دوڑتے ہوئے ایک مسلمان نے اس سے کہا ''مترس'' یہ سن کر وہ رک گیا، انہوں نے اسے پکڑ لیا اور حضرت ابوموسیٰ کے پاس لے آئے۔ حضرت ابوموسیٰ قیدیوں کے سر قلم کر رہے تھے، جب اس آدمی کی باری آئی تو اسے پکڑنے والے مسلمانوں نے کہا کہ اسے امان دی گئی ہے۔ حضرت ابوموسیٰ نے پوچھا کہ اسے کیسے امان دی گئی؟ اس آدمی نے کہا کہ یہ بھاگ رہا تھا میں نے اسے کہا ''مترس'' تو یہ کھڑا ہو گیا۔ حضرت ابوموسیٰ نے پوچھا کہ مترس کا کیا مطلب ہے؟ اس نے کہا کہ اس کا مطلب ہے مت ڈرو۔ حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا کہ یہ امان ہے۔ اس آدمی کو جانے دو۔ لہٰذا اس آدمی کو آزاد کر دیا گیا۔

(٣٤٥١٦) حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سديس الْعَدَوِيِّ ، قَالَ : غَزَوْنَا مَعَ الأَمِيرِ الأُبُلَّةَ فَظَفِرْنَا بِهَا ، ثُمَّ انْتَهَيْنَا إِلَى الأَهْوَازِ وَبِهَا نَاسٌ مِنَ الزُّطِّ وَالأَسَاوِرَةِ فَقَاتَلْنَاهُمْ قِتَالاً شَدِيدًا فَظَفِرْنَا بِهِمْ وَأَصَبْنَا سَبْيًا كَثِيرًا ، فَاقْتَسَمْنَاهُمْ فَأَصَابَ الرَّجُلُ الرَّأْسَ وَالاِثْنَيْنِ فَوَقَعْنَا عَلَى النِّسَاءِ فَكَتَبَ أَمِيرُنَا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِالَّذِي كَانَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ : إِنَّهُ لاَ طَاقَةَ لَكُمْ بِعِمَارَةِ الأَرْضِ خَلُّوْا مَا فِي أَيْدِيكُمْ مِنَ السَّبْيِ وَلاَ تَمَلَّكُوا أَحَدًا مِنْهُمْ أَحَدًا وَاجْعَلُوا عَلَيْهِمْ مِنَ الْخَرَاجِ قَدْرَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ مِنَ الأَرْضِ ، فَتَرَكْنَا مَا فِي أَيْدِينَا مِنَ السَّبْيِ ، فَكَمْ مِنْ وَلَدٍ لَنَا غَلَبَهُ الْهِمَاسُ وَكَانَ فِيمَنْ أَصَبْنَا أُنَاسٌ مِنَ الزُّطِّ يَتَشَبَّهُونَ بِالْعَرَبِ ، يُوفِرُونَ لِحَاهُمْ ، وَيَأْتَزِرُونَ وَيَحْتَبُونَ فِي مَجَالِسِهِمْ فَكَتَبَ فِيهِمْ إِلَى عُمَرَ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ : أَنْ أَدْنِهِمْ مِنْك فَمَنْ أَسْلَمَ مِنْهُمْ فَأَلْحِقْهُ بِالْمُسْلِمِينَ ، فَلَمَّا بُلُوْا بِالنَّاسِ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُمْ بَأْسٌ وَكَانَتِ الأَسَاوِرَةُ أَشَدَّ مِنْهُمْ بَأْسًا فَكَتَبَ فِيهِمْ إِلَى عُمَرَ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ : أَنْ أَدْنِهِمْ مِنْك ، فَمَنْ أَسْلَمَ مِنْهُمْ فَأَلْحِقْهُ بِالْمُسْلِمِينَ.

(۳۴۵۱۶) حضرت سدیس عدوی فرماتے ہیں کہ ہم نے اپنے امیر کے ساتھ ابلہ کی لڑائی میں حصہ لیا۔ وہاں ہم کامیاب ہوئے، پھر ہم اہواز گئے، وہاں سوڈان اور اساورہ کے لوگ تھے۔ ہم نے ان سے زبردست لڑائی کی اور ہم کامیاب ہو گئے۔ اس میں بہت سے قیدی ہمارے ہاتھ لگے اور ہم نے انہیں آپس میں تقسیم کر لیا۔ بعض لوگوں کو ایک اور بعض کو دو قیدی ملے۔ ہم نے اپنی مملوکہ عورتوں سے جماع بھی کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے ہمیں خط لکھا جس میں تحریر تھا کہ تمہیں ان قیدیوں پر قبضہ جمانے کا کوئی حق نہیں، سب قیدیوں کو آزاد کر دو اور تم ان میں سے کسی کے مالک نہیں ہو۔ ان کے پاس جتنی زمین ہے اس کے بقدر ان سے خراج لو۔ چنانچہ اس حکم کے آنے کے بعد ہم نے سب قیدیوں کو آزاد کر دیا۔ جن سوڈانی لوگوں پر ہم غالب آئے تھے ان میں سے بہت سے عربوں کے مشابہ تھے۔ لمبی داڑھی رکھتے تھے، ازار باندھتے تھے اور ٹانگوں کے گرد حلقہ بنا کر بیٹھتے تھے۔ ان کے بارے میں حضرت عمر کو خط لکھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ ان لوگوں کو اپنے قریب کرو، ان میں سے جو اسلام قبول کر لے اسے مسلمانوں کے ساتھ شامل کر دو۔ جب وہ لوگوں کے ساتھ گھل مل جائیں گے تو ان میں سختی نہیں رہے گی۔ اساورہ ان سے زیادہ زور آور تھے۔ ان کے بارے میں بھی حضرت عمر کو لکھا گیا تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ ان کو قریب کرو جو اسلام قبول کر لے اسے مسلمانوں کے ساتھ ملا دو۔

٣٤٥١٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ ، عَنِ الْمُهَلَّبِ ، قَالَ :أَغَرْنَا عَلَى مَنَاذِرَ وَأَصَبْنَا مِنْهُمْ وَكَأَنَّهُ كَانَ لَهُمْ عَهْدٌ فَكَتَبَ عُمَرُ :رُدُّوا مَا أَصَبْتُمْ مِنْهُمْ ، قَالَ :فَرَدُّوا ، حَتَّى رَدُّوا النِّسَاءَ الْحَبَالَى.

(۳۴۵۱۷) حضرت مہلب فرماتے ہیں کہ ہم نے اہل مناذر پر چڑھائی کی اور ان پر غلبہ پالیا۔ ان کا مسلمانوں کے ساتھ عہد تھا۔ جس کی وجہ سے حضرت عمر نے ہمیں خط میں لکھا کہ تم نے ان کا جو کچھ حاصل کیا ہے واپس کر دو حتی کہ ان کی وہ عورتیں بھی واپس کر دو جو حاملہ ہو چکی ہیں۔

٣٤٥١٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً كَانَ ذَا صَوْتٍ وَنِكَايَةٍ عَلَى الْعَدُوِّ مَعَ أَبِي مُوسَى فَغَنِمُوا مَغْنَمًا ، فَأَعْطَاهُ أَبُو مُوسَى نَصِيبَهُ وَلَمْ يُوفِهِ فَأَبَى أَنْ يَأْخُذَهُ إِلاَّ جَمِيعًا فَضَرَبَهُ عِشْرِينَ سَوْطًا وَحَلَقَهُ فَجَمَعَ شَعَرَهُ ، وَذَهَبَ إِلَى عُمَرَ ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ جَرِيرٌ :وَأَنَا أَقْرَبُ النَّاسِ مِنْهُ فَأَخْرَجَ شَعَرَهُ مِنْ ضِبْنِهِ فَضَرَبَ بِهِ صَدْرَ عُمَرَ ، فَقَالَ :أَمَا وَاللهِ لَوْلاَ ، فَقَالَ عُمَرُ :صَدَقَ لَوْلاَ النَّارُ ، فَقَالَ :مَالَكَ ؟ فَقَالَ :كُنْتُ رَجُلاً ذَا صَوْتٍ وَنِكَايَةٍ عَلَى الْعَدُوِّ فَغَنِمْنَا مَغْنَمًا وَأَخْبَرَهُ بِالأَمْرِ ، وَقَالَ :حَلَقَ رَأْسِي وَجَلَدَنِي عِشْرِينَ سَوْطًا ، يَرَى أَنَّهُ لاَ يُقْتَصُّ مِنْهُ ، فَقَالَ عُمَرُ :لأَنْ يَكُونَ النَّاسُ كُلُّهُمْ عَلَى مِثْلِ صَرَامَةِ هَذَا ، أَحَبَّ مِنْ جَمِيعِ مَا أُفِيءَ عَلَيْنَا ، قَالَ :فَكَتَبَ عُمَرُ إِلَى أَبِي مُوسَى :سَلاَمٌ عَلَيْكُمْ ، أَمَّا بَعْدُ ؛ فَإِنَّ فُلاَنَ بْنَ فُلاَنٍ أَخْبَرَنِي بِكَذَا وَكَذَا وَإِنِّي أُقْسِمُ عَلَيْكَ إِنْ كُنْتَ فَعَلْتَ بِهِ مَا فَعَلْتَ فِي مَلأٍ مِنَ النَّاسِ ، لَمَا جَلَسْتَ فِي مَلأٍ مِنْهُمْ ، فَاقتصّ مِنْك وَإِنْ كُنْتَ فَعَلْتَ بِهِ مَا فَعَلْتَ فِي خَلاَءٍ ، فَاقْعُدْ لَهُ فِي خَلاَءٍ ، فَيُقْتَصَّ مِنْك ، فَقَالَ لَهُ النَّاسُ :اُعْفُ عَنْهُ ، فَقَالَ :لاَ وَاللهِ ، لاَ أَدَعُهُ لأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ ، فَلَمَّا دَفَعَ إِلَيْهِ الْكِتَابُ ، قَعَدَ لِلْقِصَاصِ ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ ، وَقَالَ :قَدْ عَفَوْتُ عَنْه. وَقَدْ قَالَ حَمَّادٌ أَيْضًا :فَأَعْطَاهُ أَبُو مُوسَى بَعْضَ سَهْمِهِ وَقَدْ قَالَ أَيْضًا جَرِيرٌ :وَأَنَا أَقْرَبُ الْقَوْمِ مِنْهُ ، قَالَ : وَقَالَ أَيْضًا :قَدْ عَفَوْتُ عَنْهُ لِلَّهِ.

(۳۴۵۱۸) حضرت ابوزرعہ بن عمرو بن جریر فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ کے ساتھیوں میں ایک آدمی بہت بہادر اور دلیر تھا۔ جب مسلمانوں کو مال غنیمت حاصل ہوا تو حضرت ابوموسیٰ نے اسے اس کا حصہ پورا نہ دیا۔ اس نے کم حصہ لینے سے انکار کر دیا۔ حضرت موسیٰ نے اسے بیس کوڑے لگوائے اور اس کا سر مونڈ دیا۔ اس نے اپنے بال جمع کئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پنے بال ان کے سینے پر مارے اور کہا کہ خدا کی قسم! اگر وہ نہ ہوتی! حضرت عمر نے فرمایا کہ یہ سچ کہتا ہے کہ اگر جہنم نہ ہوتی۔ پھر حضرت عمر نے اس سے اس کی وجہ پوچھی تو اس نے ساری بات بتائی اور کہا کہ حضرت ابوموسیٰ کا خیال ہے کہ ان سے اس کا بدلہ نہیں لیا جائے گا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ لوگوں کے درمیان برابری کرنا میرے نزدیک مال غنیمت کے حصول سے بہتر ہے۔

پھر حضرت عمر نے حضرت ابوموسیٰ کو خط لکھا جس میں سلام کے بعد فرمایا کہ فلاں بن فلاں نے مجھے یہ خبر دی ہے اور میں

تمہیں قسم دے کر کہتا ہوں کہ اگر تم نے اس کے ساتھ یہ زیادتی لوگوں کے سامنے کی ہے تو لوگوں کے سامنے بیٹھ کر اسے بدلہ دو اور اگر تنہائی میں کی ہے تو تنہائی میں اسے بدلہ دو۔ لوگوں نے حضرت عمر سے درخواست کی کہ انہیں معاف فرما دیجئے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں انصاف کو کسی کے لئے پس پشت نہیں ڈال سکتا۔ جب خط انہیں ملا تو وہ بدلے کے لئے بیٹھے اور اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا لیکن اس آدمی نے کہا کہ میں نے آپ کو معاف کر دیا۔

(۳۴۵۱۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ سَلَمَةَ ؛ أَنَّ الْمُسْلِمِينَ لَمَّا فَتَحُوا تُسْتَرَ وَضَعُوا بِهَا وَضَائِعَ الْمُسْلِمِينَ وَتَقَدَّمُوا لِقِتَالِ عَدُوِّهِمْ ، قَالَ : فَغَدَرَ بِهِمْ دِهْقَانُ تُسْتَرَ ، فَأَحْمَى لَهُمْ تَنُّورًا وَعَرَضَ عَلَيْهِمْ لَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَالْخَمرِ ، أَوِ التَّنُّورِ ، قَالَ : فَمِنْهُمْ مِنْ أَكَلَ فَتُرِكَ ، قَالَ فَعَرَضَ عَلَى نُهَيْبِ بْنِ الْحَارِثِ الضَّبِّيِّ ، فَأَبَى فَوُضِعَ فِي التَّنُّورِ ، قَالَ : ثُمَّ إِنَّ الْمُسْلِمِينَ رَجَعُوا فَحَاصَرُوا أَهْلَ الْمَدِينَةِ حَتَّى صَالَحُوا الدِّهْقَانَ ، فَقَالَ ابْنُ أَخٍ لِنُهَيْبٍ لِعَمِّهِ : يَا عَمَّاهُ هَذَا قَاتِلُ نُهَيْبٍ ، قَالَ يَا ابْنَ أَخِي إِنَّ لَهُ ذِمَّةً ، قَالَ سِمَاكٌ : بَلَغَنِي أَنَّ عُمَرَ بَلَغَهُ ذَلِكَ ، فَقَالَ : يَرْحَمُهُ اللَّهُ ، وَمَا عَلَيْهِ لَوْ كَانَ أَكَلَ.

(۳۴۵۱۹) حضرت سماک بن سلمہ فرماتے ہیں کہ جب مسلمانوں نے تستر کو فتح کیا اور دشمن سے قتال کے لئے آگے بڑھ گئے تو وہاں کے ایک مالدار آدمی نے مسلمان مجاہدین سے غداری کی اور انہیں گرفتار کر لیا۔ پھر اس نے ایک تنور جلایا اور ان کے ساتھ خنزیر کا گوشت اور شراب رکھی اور ان سے کہا کہ یا تو یہ کھا لو یا تنور میں ڈال دیئے جاؤ گے۔ چنانچہ جس نے شراب پی لی اور خنزیر کا گوشت کھا لیا اسے چھوڑ دیا گیا۔ حضرت نہیب بن حارث کے سامنے یہ چیزیں پیش کی گئیں لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ اور اس پر انہیں تنور میں ڈال دیا گیا مسلمان جب جنگی مہمات سے واپس آئے اور شہر کا محاصرہ کیا اور تستر والوں سے صلح ہوئی تو اس مالدار آدمی سے بھی صلح ہوگئی۔ ایک دن حضرت نہیب کے بھتیجے نے اپنے چچا سے کہا کہ اے چچا جان یہ آدمی نہیب کا قاتل ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ اب یہ لوگ مسلمانوں کے عہد میں آ چکے ہیں اس لئے اب ہم انہیں کچھ نہیں کہہ سکتے۔ جب اس سارے واقعہ کی اطلاع حضرت عمر کو ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نہیب پر رحم فرمائے اگر وہ مجبوری میں جان بچانے کے لئے وہ چیزیں کھا لیتے تو کوئی گناہ نہ ہوتا۔

(۳۴۵۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْعَلاَءُ بْنُ الْمِنْهَالِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيُّ ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ : حَاصَرْنَا تَوجَ وَعَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ ، يُقَالُ لَهُ : مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُودٍ ، قَالَ : فَلَمَّا فَتَحْنَاهَا ، قَالَ : وَعَلَيَّ قَمِيصٌ خَلَقٌ ، قَالَ : فَانْطَلَقْتُ إِلَى قَتِيلٍ مِنَ الْقَتْلَى الَّذِينَ قَتَلْنَا مِنَ الْعَجَمِ ، قَالَ فَأَخَذْتُ قَمِيصَ بَعْضِ أُولَئِكَ الْقَتْلَى ، قَالَ : وَعَلَيْهِ الدِّمَاءُ ، قَالَ : فَغَسَلْتُهُ بَيْنَ أَحْجَارٍ وَدَلَكْتُهُ حَتَّى أَنْقَيْتُهُ وَلَبِسْتُهُ وَدَخَلْتُ الْقَرْيَةَ ، فَأَخَذْتُ إِبْرَةً وَخُيُوطًا ، فَخِطْتُ قَمِيصِي فَقَامَ مُجَاشِعٌ ، فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ لا تَغُلُّوا شَيْئًا مَنْ غَلَّ شَيْئًا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَلَوْ كَانَ مِخْيَطًا.

قَالَ : فَانْطَلَقْتُ إِلَى ذَلِكَ الْقَمِيصِ فَنَزَعْتُهُ ، وَانْطَلَقْتُ إِلَى قَمِيصِي ، فَجَعَلْتُ أَفْتُقُهُ ، حَتَّى وَاللهِ يَا بُنَيَّ جَعَلْتُ أَخْرِقُ قَمِيصِي تَوَقِّيًا عَلَى الْخَيْطِ أَنْ يَنْقَطِعَ فَانْطَلَقْتُ بِالْقَمِيصِ وَالإِبْرَةِ وَالْخيوطِ الَّذِي كُنْتُ أَخَذْتُهُ مِنَ الْمُقَاسِمِ ، فَأَلْقَيْتُهُ فِيهَا ، ثُمَّ مَا ذَهَبْتُ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى رَأَيْتُهُمْ يَغُلُّونَ الأَوسَاق فَإِذَا قُلْتُ : أَيّ شَيْءٍ هَذَا ؟ قَالُوا : نَصِيبُنَا مِنَ الْفَيْءِ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا.

(۳۴۵۲۰) حضرت کلیب جرمی بیان کرتے ہیں کہ جب ہم نے توج نامی علاقے کا محاصرہ کیا تو ہماری قیادت بنوسلیم کے مجاشع بن مسعود کے ہاتھ تھی۔ جب ہم نے توج کو فتح کیا تو اس وقت میرے بدن پر ایک پرانی قمیص تھی۔ میں ایک عجمی مقتول کے پاس گیا اور میں نے اس کی قمیص اتاری، اسے دھویا اور صاف کر کے پہن کے بستی میں داخل ہوا۔ بستی میں سے میں نے ایک سوئی اور دھاگا لیا اور اپنی قمیص کو سی لیا۔ اس کے بعد حضرت مجاشع نے مجاہدین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اے لوگو! کسی قسم کی خیانت نہ کرو، جس نے خیانت کی اسے قیامت کے دن خیانت کا حساب چکانا ہوگا خواہ وہ ایک سوئی ہی کیوں نہ ہو۔

پھر میں نے اس قمیص کو اتارا اور اپنی قمیص کے اس حصہ کو دوبارہ پھاڑ دیا جو اس دھاگے سے سیا تھا۔ پھر میں نے وہ سوئی اور دھاگا وہیں رکھ دیئے جہاں سے اٹھائے تھے۔ پھر میں نے اپنی زندگی میں وہ زمانہ دیکھا جب لوگ وسق کے وسق میں خیانت کرتے تھے، اگر ان سے کہا جائے کہ یہ کیا کر رہے ہو تو کہتے ہیں کہ غنیمت میں ہمارا حصہ اس سے زیادہ ہے۔

(۳٤٥۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ عَلَى عُمَرَ فَتَحَ تُسْتَرَ وَتُسْتَرُ مِنْ أَرْضِ الْبَصْرَةِ سَأَلَهُمْ : هَلْ مِنْ مُغْرِبَةٍ ، قَالُوا : رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَحِقَ بِالْمُشْرِكِينَ فَأَخَذْنَاهُ ، قَالَ : مَا صَنَعْتُمْ بِهِ؟ قَالُوا : قَتَلْنَاهُ ، قَالَ : أَفَلاَ أَدْخَلْتُمُوهُ بَيْتًا ، وَأَغْلَقْتُمْ عَلَيْهِ بَابًا ، وَأَطْعَمْتُمُوهُ كُلَّ يَوْمٍ رَغِيفًا ، ثُمَّ اسْتَتَبْتُمُوهُ ثَلاَثًا فَإِنْ تَابَ وَإِلاَّ قَتَلْتُمُوهُ؟ ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ لَمْ أَشْهَدْ ، وَلَمْ آمُرْ ، وَلَمْ أَرْضَ إِذْ بَلَغَنِي ، أَوْ حِينَ بَلَغَنِي.

(۳۴۵۲۱) حضرت محمد بن عبد الرحمن کے والد فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تستر کی فتح کی خبر ملی تو آپ نے پوچھا کہ کیا وہاں کوئی عجیب بات پیش آئی؟ آپ کو بتایا گیا کہ ایک مسلمان مرتد ہو کر مشرکین سے جا ملا، ہم نے اس پکڑ لیا۔ حضرت عمر نے پوچھا کہ تم نے پھر اس کا کیا کیا؟ لوگوں نے بتایا کہ ہم نے اسے قتل کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے اسے قید میں کیوں نہ رکھا، تمہیں چاہئے تھا کہ اسے تین دن قید میں رکھتے، اسے روزانہ ایک روٹی دیتے اور اسلام میں واپس آنے کا کہتے۔ اگر وہ توبہ کر لیتا تو ٹھیک ورنہ تم اسے قتل کر دیتے۔ پھر حضرت عمر نے دعا کی کہ اے اللہ! تو گواہ رہنا میں نے اس کا حکم بھی نہیں دیا اور میں اس پر راضی بھی نہیں ہوں۔

(۳٤٥۲۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ أَبِي صُفْرَةَ ، قَالَ : حَاصَرْنَا مَدِينَةَ بِالأَهْوَازِ فَافْتَتَحْنَاهَا وَقَدْ كَانَ ذكر صُلْحٍ فَأَصَبْنَا نِسَاءً فَوَقَعْنَا عَلَيْهِنَّ فَبَلَغَ ذَلِكَ عُمَرَ ، فَكَتَبَ إِلَيْنَا : خُذُوا أَوْلاَدَهُمْ وَرُدُّوا إِلَيْهِمْ نِسَائَهُمْ ، وَقَدْ كَانَ صَالَحَ بَعْضَهُمْ.

(۳۴۵۲۲) حضرت مہلب بن ابی صفرہ کہتے ہیں کہ ہم نے اہواز کا محاصرہ کیا اور پھر اسے فتح کر لیا۔ وہاں صلح کا ذکر چلا اور ہم نے کچھ عورتوں کو قیدی بنا کر ان سے جماع کیا تھا۔ پھر یہ خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ اپنی اولاد حاصل کر لو اور ان کی عورتیں انہیں واپس کر دو۔

(٣٤٥٢٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ جَدِّيَ مُحَمَّدَ بْنَ حَاطِبٍ ، قَالَ : ضُرِبَ عَلَيْنَا بَعْثٌ إِلَى إِصْطَخْرَ فَجَعَلَ الْفَارِسَ لِلْقَاعِدِ.

(۳۴۵۲۳) حضرت محمد بن حاطب فرماتے ہیں کہ ہمیں اصطخر کی طرف بھیجا گیا اور فارس کو قاعد کے لئے بنایا گیا۔

(٣٤٥٢٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ كَيْسَانَ ، قَالَ سَمِعْتُ شُوَيْسًا الْعَدَوِيَّ يَقُولُ : غَزَوْتُ مَيْسَانَ فَسَبَيْتُ جَارِيَةً ، فَنَكَحْتُهَا حَتَّى جَاءَ كِتَابٌ مِنْ عُمَرَ : رُدُّوا مَا فِي أَيْدِيكُمْ مِنْ سَبْيِ مِيسَانَ فَرَدَدْتُ فَلَا أَدْرِي عَلَى أَيِّ حَالٍ رُدَّتْ ، حَامِلٌ ، أَوْ غَيْرُ حَامِلٍ ؟ حَتَّى يَكُونَ أَعْمَرَ لِقُرَاهُمْ ، وَأَوْفَرَ لِخَرَاجِهِمْ.

(ابو عبید ۳۷۸)

(۳۴۵۲۴) حضرت شویس عدوی کہتے ہیں کہ میں نے میسان کی جنگ میں حصہ لیا، میں نے ایک باندی کو قیدی بنایا اور اس سے نکاح کیا۔ پھر ہمارے پاس حضرت عمر کا خط آیا جس میں لکھا تھا کہ میسان کے قیدیوں کو واپس کر دو، میں نے اس باندی کو واپس کر دیا اور میں نہیں جانتا کہ وہ حاملہ تھی یا نہیں تھی۔ یہ ان کی بستی کے لئے زیادہ آبادی اور زیادہ خراج کی وصولی کا سبب تھا۔

(٩) مَا حَفِظْتُ فِي الْيَرْمُوكِ

جنگ یرموک کی کچھ باتیں

(٣٤٥٢٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عِيَاضًا الأَشْعَرِيَّ ، قَالَ : شَهِدْتُ الْيَرْمُوكَ ، وَعَلَيْنَا خَمْسَةُ أُمَرَاءَ : أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ وَابْنُ حَسَنَةَ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَعِيَاضٌ ، وَلَيْسَ عِيَاضٌ هَذَا بِالَّذِي حَدَّثَ عَنْهُ سِمَاكٌ ، قَالَ : وَقَالَ عُمَرُ : إِذَا كَانَ قِتَالٌ فَعَلَيْكُمْ أَبُو عُبَيْدَةَ ، قَالَ : فَكَتَبْنَا إِلَيْهِ : إِنَّهُ قَدْ جَاشَ إِلَيْنَا الْمَوْتُ وَاسْتَمْدَدْنَاهُ ، قَالَ : فَكَتَبَ إِلَيْنَا : إِنَّهُ قَدْ جَائَنِي كِتَابُكُمْ تَسْتَمِدُّونَنِي وَإِنِّي أَدُلُّكُمْ عَلَى مَنْ هُوَ أَعَزُّ نَصْرًا وَأَحْضَرُ جُنْدًا ، فَاسْتَنْصِرُوهُ ، وَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ نُصِرَ يَوْمَ بَدْرٍ فِي أَقَلَّ مِنْ عِدَّتِكُمْ ، فَإِذَا أَتَاكُمْ كِتَابِي هَذَا فَقَاتِلُوهُمْ ، وَلَا تُرَاجِعُونِي ، قَالَ : فَقَاتَلْنَاهُمْ ، فَهَزَمْنَاهُمْ ، وَقَتَلْنَاهُمْ فِي أَرْبَعَةِ فَرَاسِخَ ، قَالَ : وَأَصَبْنَا أَمْوَالاً ، قَالَ : فَتَشَاوَرْنَا فَأَشَارَ عَلَيْنَا عِيَاضٌ أَنْ نُعْطِيَ كُلَّ رَأْسٍ عَشَرَةً.

قَالَ : وَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ : مَنْ يُرَاهِنُنِي ؟ قَالَ : فَقَالَ شَابٌّ : أَنَا ، إِنْ لَمْ تَغْضَبْ ، قَالَ : فَسَبَقَهُ ، قَالَ : فَرَأَيْتُ

عَقِيصَتَيْ أَبِي عُبَيْدَةَ تَنْقُزَانِ ، وَهُوَ خَلْفَهُ عَلَى فَرَسٍ عَرَبِيٍّ.

(۳۴۵۲۵) حضرت عیاض اشعری کہتے ہیں کہ میں جنگ یرموک میں شریک تھا، اس میں ہمارے پانچ امیر تھے: حضرت ابوعبیدہ بن جراح، حضرت یزید بن ابی سفیان، حضرت ابن حسنہ، حضرت خالد بن ولید اور حضرت عیاض۔ اور حضرت عمر نے فرمایا تھا کہ جب لڑائی ہو تو حضرت ابوعبیدہ کی اطاعت کو لازم پکڑنا۔ پھر اس لڑائی میں ہم شدید خطرات میں گھر گئے تو ہم نے حضرت عمر سے مدد طلب کی۔ انہوں نے جواب میں لکھا کہ تمہارا خط مجھے ملا ہے جس میں تم نے مجھ سے مدد مانگی ہے۔ میں تمہیں اس اللہ سے مدد مانگنے کو کہتا ہوں جس کی مدد زیادہ غالب ہے اور جس کا لشکر زیادہ مضبوط ہے اور حضور ﷺ نے غزوہ بدر میں تم سے کم تعداد کے ساتھ دشمن کو شکست دی تھی، جب میرا یہ خط تمہارے پاس پہنچ جائے تو میری طرف رجوع نہ کرنا۔ اس خط کے ملنے کے بعد ہم نے خوب لڑائی کی اور دشمن کو شکست دے دی۔ ہم نے چار فرسخ تک ان سے لڑائی کی اور بہت سا مال حاصل کیا۔ پھر ہم نے آپس میں مال کی تقسیم کے بارے میں مشورہ کیا تو حضرت عیاض نے مشورہ دیا کہ ہر ایک کو دس دیئے جائیں۔

پھر حضرت ابوعبیدہ نے فرمایا کہ مجھ سے کون دوڑ لگائے گا۔ ایک نوجوان نے کہا کہ اگر آپ ناراض نہ ہوں تو میں آپ کے ساتھ دوڑ لگاتا ہوں۔ پھر وہ نوجوان آگے نکل گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت ابوعبیدہ اپنے عربی گھوڑے پر اس نوجوان کے پیچھے تھے اور ان کے بالوں کی مینڈھیاں اڑ رہی تھیں۔

(۳٤٥۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ رَجُلاً يُرِيدُ أَنْ يَشْتَرِيَ نَفْسَهُ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ ، وَامْرَأَةٌ تُنَاشِدُهُ ، فَقَالَ : رُدُّوا عَنِّي هَذِهِ فَلَوْ أَعْلَمُ أَنَّهُ يُصِيبُهَا الَّذِي أُرِيدُ مَا نَفِسْتُ عَلَيْهَا إِنِّي وَاللهِ لَئِنَ اسْتَطَعْتُ لاَ يَمْضِي يَوْمٌ يَزُولُ هَذَا مِنْ مَكَانِهِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى جَبَلٍ ، فَإِنْ غَلَبْتُمْ عَلَى جَسَدِي فَخُذُوهُ ، قَالَ قَيْسٌ : فَمَرَرْنَا عَلَيْهِ ، فَرَأَيْنَاهُ بَعْدَ ذَلِكَ قَتِيلاً فِي تِلْكَ الْمَعْرَكَةِ.

(۳۴۵۲۶) حضرت قیس فرماتے ہیں کہ جنگ یرموک میں میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنی جان فدا کرنے کو تیار تھا اور اس کی بیوی اسے واسطے دے کر روک رہی تھی۔ وہ کہہ رہا تھا کہ اسے مجھ سے دور کرو، میں اس کے لئے ہرگز نہیں رک سکتا۔ حضرت قیس فرماتے ہیں کہ بعد میں ہم نے اس کو دیکھا کہ وہ اس معرکہ میں شہید ہو گیا تھا۔

(۳٤٥۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ؛ أَنَّهُ لَمْ يُسْمَعْ صَوْتٌ أَشَدَّ مِنْ صَوْتِهِ ، وَهُوَ تَحْتَ رَايَةِ ابْنِهِ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ ، وَهُوَ يَقُولُ : هَذَا يَوْمٌ مِنْ أَيَّامِ اللهِ اللَّهُمَّ نَزِّلْ نَصْرَكَ ، يَعْنِي أَبَا سُفْيَانَ.

(۳۴۵۲۷) حضرت سعید بن مسیب نقل کرتے ہیں کہ جنگ یرموک میں ابوسفیان کی آواز سے بلند آواز کسی کی نہ تھی، وہ اپنے بیٹے کے جھنڈے کے نیچے کھڑے تھے اور کہہ رہے تھے کہ یہ اللہ کے دنوں میں سے ایک دن ہے۔ اے اللہ! اپنی مدد کو نازل فرما۔

(۳٤٥۲۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ عُمَيْلَةَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :

اخْتَلَفَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَرَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ ، فَتَفَاخَرَا ، فَقَالَ الْكُوفِيُّ : نَحْنُ أَصْحَابُ يَوْمِ الْقَادِسِيَّةِ وَيَوْمِ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ الشَّامِيُّ :نَحْنُ أَصْحَابُ الْيَرْمُوكِ وَيَوْمِ كَذَا وَيَوْمِ كَذَا.

(۳۴۵۲۸) حضرت حذیفہ سے منقول ہے کہ ایک کوفی اور ایک شامی شخص کا باہم تفاخر ہوا، کوفی نے کہا کہ ہم قادسیہ والے اور فلاں فلاں لڑائی والے ہیں، شامی نے کہا کہ ہم یرموک والے اور فلاں فلاں لڑائی والے ہیں۔

(۳٤٥۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ :شَهِدْنَا الْيَرْمُوكَ ، فَاسْتَقْبَلَنَا عُمَرَ ، وَعَلَيْنَا الدِّيبَاجُ وَالْحَرِيرُ فَأَمَرَ فَرُمِينَا بِالْحِجَارَةِ ، قَالَ :فَقُلْنَا :مَا بَلَغَهُ عَنَّا ؟ قَالَ :فَنَزَعْنَاهُ ، وَقُلْنَا كَرِهَ زِيَّنَا ، فَلَمَّا اسْتَقْبَلْنَا رَحَّبَ بِنَا ، ثُمَّ قَالَ :إِنَّكُمْ جِئْتُمُونِي فِي زِيِّ أَهْلِ الشِّرْكِ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَرْضَ لِمَنْ قَبْلَكُمَ الدِّيبَاجَ وَالْحَرِيرَ.

(۳۴۵۲۹) حضرت سوید بن غفلہ فرماتے ہیں کہ ہم یرموک کی لڑائی سے واپس آئے تو حضرت عمر ہمارے استقبال کے لئے آئے۔ اس وقت ہمارے جسم پر ریشم کا لباس تھا۔ حضرت عمر نے لوگوں کو حکم دیا کہ انہیں پتھر مارے جائیں۔ ہم نے کہا کہ انہیں ہمارے بارے میں نہ جانے کیا خبر ملی ہے؟ پھر ہم نے ریشم کے کپڑے اتار دیئے اور کہا کہ انہیں ہمارا یہ حلیہ ناپسند آیا ہے۔ پھر جب ہم گئے تو انہوں نے ہمارا استقبال کیا اور فرمایا کہ پہلے تم مشرکین کے حلیے میں آئے تھے اور اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے لوگوں کے لئے بھی ریشم کو پسند نہیں کیا ہے۔

(۳٤٥۳۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :شَهِدْتُ الْيَرْمُوكَ ، فَأَصَابَ النَّاسُ أَعْنَابًا وَأَطْعِمَةً ، فَأَكَلُوا وَلَمْ يَرَوْا بِهَا بَأْسًا.

(۳۴۵۳۰) حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں یرموک کی لڑائی میں شریک تھا، وہاں لوگوں کو کھجوریں اور غلے ملے، وہ انہوں نے کھائے اور اس میں کچھ حرج نہیں سمجھا۔

(۳٤٥۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ:لَمَّا أَسْلَمَ عِكْرِمَةُ بْنُ أَبِي جَهْلٍ، أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ وَاللهِ ، لاَ أَتْرُكُ مَقَامًا قُمْتُهُ لأَصُدَّ بِهِ عَنْ سَبِيلِ اللهِ ، إِلاَّ قُمْتُ مِثْلَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَلاَ أَتْرُكُ نَفَقَةً أَصُدَّ بِهَا عَنْ سَبِيلِ اللهِ، إِلاَّ أَنْفَقْتُ مِثْلَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْيَرْمُوكِ نَزَلَ فَتَرَجَّلَ ، فَقَاتَلَ قِتَالاً شَدِيدًا ، فَقُتِلَ فَوُجِدَ بِهِ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ ، مِنْ بَيْنِ طَعْنَةٍ ، وَضَرْبَةٍ ، وَرَمْيَةٍ.

(۳۴۵۳۱) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ جب عکرمہ بن ابو جہل نے اسلام قبول کیا اور حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میں نے اللہ کے راستے سے روکنے کے لئے جو طریقہ کار اختیار کیا تھا میں وہ ہر طریقہ اللہ کے راستے میں اختیار کروں گا اور جتنا مال میں نے اللہ کے راستے سے روکنے کے لئے خرچ کیا تھا اتنا ہی مال میں اللہ کے راستے میں خرچ کروں گا۔ جنگ یرموک میں حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سواری سے اتر کر پیدل لڑے اور زبردست لڑائی کی، پھر وہ شہید ہو گئے اور ان کے جسم پر نیزوں، تلواروں اور تیروں کے ستر سے زیادہ نشانات تھے۔

(۱۰) فِی تَوْجِیهِ عُمَرَ إِلَی الشَّامِ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں شام کی طرف لشکر کی روانگی

(۳۴۵۳۲) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ زَیْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِیهِ ، قَالَ : لَمَّا أَتَی أَبُو عُبَیْدَةَ الشَّامَ حُصِرَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ ، وَأَصَابَهُمْ جَهْدٌ شَدِیدٌ فَکَتَبَ إِلَیْهِ عُمَرُ : سَلاَمٌ عَلَیْکُمْ ، أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَّهُ لَمْ تَکُنْ شِدَّةٌ إِلاَّ جَعَلَ اللَّهُ بَعْدَهَا فَرَجًا وَلَنْ یَغْلِبَ عُسْرٌ یُسْرَیْنِ وَکَتَبَ إِلَیْهِ : ﴿یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُونَ﴾ ، قَالَ : فَکَتَبَ إِلَیْهِ أَبُو عُبَیْدَةَ : سَلاَمٌ ، أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَّ اللَّهَ ، قَالَ : ﴿إِنَّمَا الْحَیَاةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِینَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَیْنَکُمْ وَتَکَاثُرٌ فِی الأَمْوَالِ وَالأَوْلاَدِ﴾ إِلَی آخِرِ الآیَةِ ، قَالَ : فَخَرَجَ عُمَرُ بِکِتَابِ أَبِی عُبَیْدَةَ ، فَقَرَأَهُ عَلَی النَّاسِ ، فَقَالَ : یَا أَهْلَ الْمَدِینَةِ إِنَّمَا کَتَبَ أَبُو عُبَیْدَةَ یُعَرِّضُ بِکُمْ ، وَیَحُثُّکُمْ عَلَی الْجِهَادِ.

قَالَ زَیْدٌ : قَالَ أَبِی : فَإِنِّی لَقَائِمٌ فِی السُّوقِ ، إِذْ أَقْبَلَ قَوْمٌ مُبَیَّضِینَ ، قَدْ هَبَطُوا مِنَ الثَّنِیَّةِ ، فِیهِمْ حُذَیْفَةُ بْنُ الْیَمَانِ یُبَشِّرُونَ ، قَالَ : فَخَرَجْتُ أَشْتَدُّ حَتَّی دَخَلْتَ عَلَی عُمَرَ ، فَقُلْتُ : یَا أَمِیرَ الْمُؤْمِنِینَ ، أَبْشِرْ بِنَصْرِ اللهِ وَالْفَتْحِ ، فَقَالَ عُمَرُ : اللَّهُ أَکْبَرُ ، رُبَّ قَائِلٍ لَوْ کَانَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیدِ.

(۳۴۵۳۲) حضرت اسلم فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوعبیدہ شام آئے تو وہ اور ان کے ساتھی گھیر لئے گئے اور انہیں شدید تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔ حضرت عمر نے ان کی طرف خط لکھا جس میں سلام کے بعد تحریر کیا کہ اللہ نے ہر پریشانی کے بعد آسانی رکھی ہے۔ کوئی ایک پریشانی دو آسانیوں پر غالب نہیں آسکتی۔ آپ نے قرآن مجید کی یہ آیت بھی ان کی طرف لکھ بھیجی ﴿یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُونَ﴾ راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت ابوعبیدہ نے انہیں جواب میں تحریر کیا ﴿إِنَّمَا الْحَیَاةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِینَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَیْنَکُمْ وَتَکَاثُرٌ فِی الأَمْوَالِ وَالأَوْلاَدِ﴾ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ کا خط لوگوں کو سنایا اور ان سے فرمایا کہ اے مدینہ والو! حضرت ابوعبیدہ تمہیں جہاد کی ترغیب دے رہے ہیں۔

حضرت زید فرماتے ہیں کہ میرے والد نے فرمایا کہ میں بازار میں کھڑا تھا کہ کچھ لوگ وادی سے اترتے ہوئے آئے ، ان میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بھی تھے اور وہ فتح کی خوشخبری دے رہے تھے۔ میں بھی خوشی میں باہر آیا اور حضرت عمر کے پاس حاضر ہوا اور میں نے ان سے کہا کہ اے امیر المومنین اللہ کی مدد اور فتح کی خوشخبری ہو۔ حضرت عمر نے اللہ اکبر کہا۔ کسی کہنے والے نے کہا کہ کاش خالد بن ولید ہوتے۔

(۳۴۵۳۳) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِی وَائِلٍ ، عَنْ عَزْرَةَ بْنِ قَیْسٍ الْبَجَلِیِّ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ لَمَّا عَزَلَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیدِ وَاسْتَعْمَلَ أَبَا عُبَیْدَةَ عَلَی الشَّامِ ، قَامَ خَالِدٌ ، فَخَطَبَ النَّاسَ ، فَحَمِدَ اللَّهَ

وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ :إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اسْتَعْمَلَنِي عَلَى الشَّامِ ، حَتَّى إِذَا كَانَتْ بَثْنِيَّةً وَعَسَلاً عَزَلَنِي وَآثَرَ بِهَا غَيْرِي ، قَالَ :فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ مِنْ تَحْتِهِ ، فَقَالَ :اصْبِرْ أَيُّهَا الأَمِيرُ فَإِنَّهَا الْفِتْنَةُ ، قَالَ :فَقَالَ خَالِدٌ : أَمَا وَابْنُ الْخَطَّابِ حَيٌّ فَلاَ وَلَكِنْ إِذَا كَانَ النَّاسُ بِذِي بَلَى وَبِذِي بَلَى وَحَتَّى يَأْتِيَ الرَّجُلُ الأَرْضَ يَلْتَمِسُ فِيهَا مَا لَيْسَ فِي أَرْضِهِ ، فَلاَ يَجِدُهُ.

(۳۴۵۳۳) حضرت عزرہ بن قیس بجلی فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر نے حضرت خالد بن ولید کو معزول کر دیا اور شام میں حضرت ابوعبیدہ کو حاکم مقرر کر دیا تو حضرت خالد نے خطبہ دیا، اس میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا کہ بے شک امیر المومنین نے مجھے شام پر عامل مقرر کیا، پھر جب مکھن اور شہد رہ گیا تو مجھے معزول کر کے مجھ پر کسی دوسرے کو ترجیح دے دی۔ اس پر ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا کہ اے امیر صبر کیجئے، یہ ایک فتنہ ہے۔ حضرت خالد نے فرمایا کہ جب تک حضرت عمر حیات ہیں تب تک تو کوئی فتنہ نہیں، پھر جب لوگ بغیر امیر کے ہو جائیں گے۔ یہاں تک کہ ایک آدمی ایک سرزمین میں آئے گا اور اس میں وہ چیز تلاش کرے گا جو اس کی سرزمین میں نہیں ہے لیکن وہ اسے نہیں پائے گا۔

(٣٤٥٣٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُبَارَكٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ ، لَمَّا بَلَغَهُ قَوْلُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ : لأَنْزِعَنَّ خَالِدًا ، وَلأَنْزِعَنَّ الْمُثَنَّى حَتَّى يَعْلَمَا أَنَّ اللَّهَ يَنْصُرُ دِينَهُ لَيْسَ إِيَّاهُمَا.

(۳۴۵۳۴) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر کو حضرت خالد بن ولید کی بات معلوم ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ میں خالد اور مثنی کو معزول کر دوں گا تاکہ ان دونوں کو معلوم ہو جائے کہ اللہ اپنے دین کی مدد کرتا ہے ان دونوں کی نہیں کرتا۔

(٣٤٥٣٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ ، قَالَ :لَمَّا قَدِمْنَا مَعَ عُمَرَ الشَّامَ ، أَنَاخَ بَعِيرَهُ ، وَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ ، فَأَلْقَيْتُ فَرْوَتِي بَيْنَ شُعْبَتَيِ الرَّحْلِ ، فَلَمَّا جَاءَ رَكِبَ عَلَى الْفَرْوَةِ فَلَقِينَا أَهْلَ الشَّامِ يَتَلَقَّوْنَ عُمَرَ ، فَجَعَلُوا يَنْظُرُونَ فَجَعَلْتُ أُشِيرُ لَهُمْ إِلَيْهِ ، قَالَ :يَقُولُ عُمَرُ :تَطْمَحُ أَعْيُنُهُمْ إِلَى مَرَاكِبِ مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ ، يُرِيدُ مَرَاكِبَ الْعَجَمِ.

(۳۴۵۳۵) حضرت عمر کے خادم حضرت اسلم فرماتے ہیں کہ جب ہم حضرت عمر کے ساتھ شام آئے تو انہوں نے اپنے اونٹ کو بٹھایا اور حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ میں نے کجاوے میں پوستین بچھا دی، جب وہ واپس آئے تو پوستین پر سوار ہوئے۔ پھر ہم اہل شام کو ملے وہ مجھ سے حضرت عمر کا پوچھتے تھے تو میں ان کی طرف اشارہ کرتا تھا۔ ان کی صورتحال دیکھ کر حضرت عمر فرماتے تھے کہ ان کی آنکھیں ان سواریوں کی طرف زیادہ مائل ہوتی ہیں جو درستی سے خالی ہیں۔ یعنی عجمیوں کی سواریوں کی طرف۔

(٣٤٥٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :لَمَّا قَدِمَ عُمَرُ الشَّامَ اسْتَقْبَلَهُ النَّاسُ وَهُوَ عَلَى بَعِيرِهِ ، فَقَالُوا :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، لَوْ رَكِبْتَ بِرْذَوْنًا ، يَلْقَاكَ عُظَمَاءُ النَّاسِ وَوُجُوهُهُمْ ، فَقَالَ عُمَرُ :لاَ أَرَاكُمْ هَاهُنَا إِنَّمَا الأَمْرُ مِنْ هَاهُنَا ، وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى السَّمَاءِ.

(٣٤٥٣٦) حضرت قیس فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر شام آئے تو لوگوں نے ان کا استقبال کیا، وہ اپنے اونٹ پر سوار تھے، لوگوں نے کہا کہ امیر المومنین! اگر آپ اعلیٰ نسل کے گھوڑے پر سوار ہوتے تو اچھا ہوتا، کیونکہ آپ سے یہاں کے بڑے اور سرکردہ لوگ ملیں گے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ معاملات یہاں نہیں بلکہ وہاں طے ہوتے ہیں اور آپ نے آسمان کی طرف اشارہ فرمایا۔

(٣٤٥٣٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : جَاءَ بِلَالٌ إِلَى عُمَرَ وَهُوَ بِالشَّامِ ، وَحَوْلَهُ أُمَرَاءُ الأَجْنَادِ جُلُوسًا ، فَقَالَ : يَا عُمَرُ ، فَقَالَ : هَا أَنَا ذَا عُمَرُ ، فَقَالَ لَهُ بِلَالٌ : إِنَّك بَيْنَ هَؤُلَاءِ وَبَيْنَ اللهِ ، وَلَيْسَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ اللهِ أَحَدٌ ، فَانْظُرْ عَنْ يَمِينِكَ ، وَانْظُرْ عَنْ شِمَالِكَ ، وَانْظُرْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْك وَمِنْ خَلْفِكَ إِنَّ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ حَوْلَك ، وَاللهِ إِنْ يَأْكُلُونَ إِلاَّ لُحُومَ الطَّيْرِ ، فَقَالَ عُمَرُ : صَدَقْتَ ، وَاللهِ لَا أَقُومُ مِنْ مَجْلِسِي هَذَا ، حَتَّى يَتَكَفَّلُوا لِكُلِّ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مُدَّىْ طَعَامٍ ، وَحَظَّهُمْ مِنَ الْخَلِّ وَالزَّيْتِ فَقَالُوا : ذَاكَ إِلَيْنَا ، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ أَوْسَعَ اللَّهُ الرِّزْقَ ، وَأَكْثَرَ الْخَيْرَ ، قَالَ : فَنِعْمَ.

(٣٤٥٣٧) حضرت قیس فرماتے ہیں کہ حضرت عمر شام میں تھے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے، اس وقت حضرت عمر کے آس پاس لشکروں کے قائدین بیٹھے تھے۔ حضرت بلال نے آواز دی اے عمر! حضرت عمر نے فرمایا کہ عمر یہاں ہے۔ حضرت بلال نے ان سے کہا کہ آپ ان لوگوں کے اور اللہ کے درمیان ہیں اور آپ کے اور اللہ کے درمیان کوئی نہیں، آپ اپنے آگے، پیچھے، دائیں اور بائیں دیکھئے، جو لوگ آپ کے اردگرد بیٹھے ہیں یہ صرف پرندوں کا گوشت کھاتے ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ آپ نے سچ کہا۔ میں اپنی اس نشست سے اس وقت تک نہیں اٹھوں گا جب تک ہر مسلمان کو اس بات کا پابند نہ کردوں کہ وہ دو مد غلہ اور سرکہ اور زیتون استعمال کرے۔ لوگوں نے کہا کہ اے امیر المومنین! کیا ہمارے لئے یہ ہوگا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے رزق کو وسیع اور خیر کو زیادہ کردیا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا ہاں۔

(٣٤٥٣٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ عُمَرُ الشَّامَ أَتَاهُ رَجُلٌ مِنَ الدَّهَاقِينَ ، فَقَالَ : إِنِّي قَدْ صَنَعْتُ طَعَامًا ، فَأُحِبُّ أَنْ تَجِيءَ فَيَرَى أَهْلُ أَرْضِي كَرَامَتِي عَلَيْك ، وَمَنْزِلَتِي عِنْدَكَ ، أَوْ كَمَا قَالَ ، فَقَالَ : إِنَّا لَا نَدْخُلُ هَذِهِ الْكَنَائِسَ ، أَوْ هَذِهِ الْبِيَعَ الَّتِي فِيهَا الصُّوَرُ.

(٣٤٥٣٨) حضرت عمر کے غلام حضرت اسلم فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر شام آئے تو ان کے پاس وہاں کے دہاقین میں سے ایک آدمی آیا، اس نے کہا کہ میں نے کھانا تیار کیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے گھر آئیں تاکہ میرے علاقے کے لوگوں کو آپ کے نزدیک میرے مقام اور مرتبے کا اندازہ ہو جائے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ ہم ایسے عبادت خانوں میں داخل نہیں ہوتے جن میں تصاویر ہیں۔

(٣٤٥٣٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ عُمَرُ الشَّامَ أَتَتْهُ الْجُنُودُ وَعَلَيْهِ إِزَارٌ وَخُفَّانِ وَعِمَامَةٌ ، وَهُوَ آخِذٌ بِرَأْسِ بَعِيرِهِ يَخُوضُ الْمَاءَ ، فَقَالُوا لَهُ : يَا أَمِيرَ

الْمُؤْمِنِينَ تَلْقَاكَ الْجُنُودُ وَبِطَارِقَةِ الشَّامِ ، وَأَنْتَ عَلَى هَذَا الْحَالِ ، قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ : إِنَّا قَوْمٌ أَعَزَّنَا اللَّهُ بِالإِسْلَامِ فَلَنْ نَلْتَمِسُ الْعِزَّ بِغَيْرِهِ.

(۳۴۵۳۹) حضرت طارق بن شہاب فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر شام آئے تو آپ کے پاس بہت سے لشکر آئے، حضرت عمر کے جسم پر ازار، موزے اور عمامہ تھا، آپ نے اپنے اونٹ کو پکڑ رکھا تھا اور اسے پانی پلا رہے تھے۔ لوگوں نے کہا کہ اے امیر المومنین! آپ کے پاس بہت سے لوگ اور شام کے حکمران آرہے ہیں اور آپ اس حال میں ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ ہم وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعے عزت عطا فرمائی ہے، ہم اسلام کے علاوہ کسی چیز میں عزت تلاش نہیں کریں گے۔

(٣٤٥٤٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ :حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ رُوَيْمٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: جِئْتُ عُمَرَ حِينَ قَدِمَ الشَّامَ، فَوَجَدْتُه قَائِلاً فِي خِبَائِهِ، فَانْتَظَرْته فِي فَيْءِ الْخِبَاءِ، فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَضَوَّرَ مِنْ نَوْمِهِ ، وَهُوَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي رُجُوعِي مِنْ غَزْوَةِ سَرْغَ ، يَعْنِي حِينَ رَجَعَ مِنْ أَجْلِ الْوَبَاءِ.

(۳۴۵۴۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام آئے تو میں نے انہیں دیکھا کہ وہ اپنے خیمے میں دن کے وقت آرام فرما رہے تھے، میں نے خیمے کے سائے میں ان کا انتظار کیا۔ جب وہ بیدار ہوئے تو میں نے ان کی آواز سنی وہ کہہ رہے تھے کہ اے اللہ! سرغ کے غزوہ سے میری واپسی کو معاف فرما۔ یعنی جب وہ وباء کی وجہ سے وہاں سے واپس آئے تھے۔

(٣٤٥٤١) حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أُسَيرِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :لَمَّا أَتَى عُمَرُ الشَّامَ ، أُتِيَ بِبِرْذَوْنٍ ، فَرَكِبَ عَلَيْهِ ، فَلَمَّا هَزَّهُ نَزَلَ عَنْهُ ، ثُمَّ قَالَ :قَبَّحَك اللَّهُ ، وَقَبَّحَ مَنْ عَلَّمَك.

(۳۴۵۴۱) حضرت اسیر بن عمرو کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام آئے تو آپ کے پاس سواری کے لئے ایک عجمی نسل کا گھوڑا لایا گیا، آپ اس پر سوار ہوئے تو وہ کانپنے لگا، آپ اس سے نیچے اتر گئے اور فرمایا کہ اللہ تیرا برا کرے اور اس کا بھی برا کرے جس نے تجھے سدھایا ہے۔

(٣٤٥٤٢) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ لَمَّا قَدِمَ عُمَرُ الشَّامَ خَطَبَ النَّاسَ ، فَقَالَ :لاَ أَعْرِفَنَّ رَجُلاً طَوَّلَ لِفَرَسِهِ فِي جَمَاعَةٍ مِنَ النَّاسِ ، قَالَ :فَأَتَى بِغُلاَمٍ يُحْمَلُ ، قَدْ ضَرَبَتْهُ رِجْلُ فَرَسٍ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ :مَا سَمِعْت مَقَالَتِي بِالأَمْسِ ، قَالَ :بَلَى ، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ :فَمَا حَمَلَك عَلَى مَا صَنَعْتَ ؟ قَالَ :رَأَيْتُ مِنَ الطَّرِيقِ خَلْوَةً ، قَالَ :مَا أَرَاك تَعْتَذِرُ بِعُذْرٍ ، مَنْ رَجُلاَنِ يَحْتسبانِ عَلَى هَذَا ، فَيُخْرِجَانِهِ مِنَ الْمَسْجِدِ ، فَيُوسِعَانِهِ ضَرْبًا ؟ وَالْقَوْمُ سُكُوتٌ ، لاَ يُجِيبُهُ مِنْهُمْ أَحَدٌ ، قَالَ :ثُمَّ أَعَادَ مَقَالَتَهُ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو عُبَيْدَةَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَمَا تَرَى فِي وُجُوهِ الْقَوْمِ كَرَاهَةً أَنْ تَفْضَحَ صَاحِبَهُمْ ، قَالَ :فَقَالَ لأَهْلِ الْغُلاَمِ :انْطَلِقُوا بِهِ فَعَالِجُوهُ فَوَاللهِ لَئِنْ حَدَثَ بِهِ حَدَثٌ لأَجْعَلَنَّكَ نَكَالاً ، قَالَ :فَبَرِءَ الْغُلاَمُ وَعَافَاهُ اللَّهُ.

(۳۴۵۴۲) حضرت طارق بن شہاب فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام آئے تو آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا جس میں ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص لوگوں کے درمیان اپنے گھوڑے کی لگام کو ڈھیلا نہ کرے۔ پھر اگلے دن آپ کے پاس ایک غلام لایا گیا جس کو اس کے گھوڑے نے لات ماری تھی۔ حضرت عمر نے اس سے فرمایا کہ کیا کل تم نے میری بات نہیں سنی تھی؟ اس نے کہا اے امیر المومنین! میں نے آپ کی بات سنی تھی۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ پھر تم نے ایسی حرکت کیوں کی؟ اس نے کہا کہ میں نے راستہ خالی دیکھا تو جانور کی رسی ڈھیلی کر دی۔ پھر حضرت عمر نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ کون دو آدمی اسے مسجد سے باہر لے جا کر اسے سزا دیں گے۔ یہ بات سن کر کسی نے جواب نہ دیا۔ حضرت عمر نے پھر اپنی بات دہرائی تو حضرت ابو عبیدہ نے عرض کیا کہ اے امیر المومنین! لوگوں کو یہ بات پسند نہیں ہے کہ ان کا ساتھی یوں رسوا ہو۔ پھر حضرت عمر نے غلام کے رشتہ داروں سے کہا کہ اسے لے جاؤ اور اس کا علاج کراؤ۔ اگر آئندہ کسی نے یہ حرکت کی تو میں اسے سزا دوں گا۔ پھر وہ لڑکا درست ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے عافیت عطا فرمائی۔

(٣٤٥٤٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : ذُكِرَ لَهُ ؛ أَنَّ عُمَرَ رَجَعَ مِنَ الشَّامِ حِينَ سَمِعَ أَنَّ الْوَبَاءَ بِهَا فَلَمْ يَعْرِفْهُ ، وَقَالَ : إِنَّمَا أُخْبِرَ أَنَّ الصَّائِفَةَ لاَ تَخْرِجُ الْعَامَ فَرَجَعَ.

(۳۴۵۴۳) حضرت محمد سے کسی نے بیان کیا کہ جب حضرت عمر نے سنا کہ شام میں وباء ہے تو وہاں سے واپس آ گئے۔ اس پر انہوں نے اس بارے میں لاعلمی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ وہ اس لئے واپس آئے تھے کیونکہ ان سے کہا گیا کہ گرمی میں جنگ والے اس سال نہیں نکلیں گے، اس پر وہ واپس آ گئے۔

(٣٤٥٤٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الرَّحَبِيِّ ، وَمُحَمَّدٍ الْخَوْلاَنِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أَبِي عُبَيْدَةَ كِتَابًا فَقَرَأَهُ عَلَى النَّاسِ بِالْجَابِيَةِ : مِنْ عَبْدِ اللهِ عُمَرَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى أَبِي عُبَيْدَةَ : سَلاَمٌ عَلَيْكَ ، أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَّهُ لَمْ يُقِمْ أَمْرَ اللهِ فِي النَّاسِ ، إِلاَّ حَصِيفُ الْعَقْلِ بَعِيدُ الْقُوَّةِ لاَ يَطَّلِعُ النَّاسُ مِنْهُ عَلَى عَوْرَةٍ ، وَلاَ يَحْنِقُ فِي الْحَقِّ عَلَى جِرَّتِهِ وَلاَ يَخَافُ فِي اللهِ لَوْمَةَ لاَئِمٍ ، وَالسَّلاَمُ عَلَيْكَ.

(۳۴۵۴۴) حضرت عروہ بن رویم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح کو خط لکھا، جو حضرت ابو عبیدہ نے جابیہ میں لوگوں کو پڑھ کر سنایا، اس میں تحریر تھا: اللہ کے بندے عمر امیر المومنین کی طرف سے ابو عبیدہ کے نام، تم پر سلامتی ہو، لوگوں میں اللہ کے حکم کو وہی شخص نافذ کر سکتا ہے جس کی عقل روشن ہو اور قوت خوب ہو، لوگ اس کے رازوں پر واقف نہ ہو سکیں اور وہ حق کے نفاذ میں گھبراتا نہ ہو اور اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروانہ کرے۔ تم پر سلامتی ہو۔

(٣٤٥٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ عُمَرُ الشَّامَ كَانَ قَمِيصُهُ قَدْ تَجَوَّبَ عَنْ مُقْعَدَتِهِ ؛ قَمِيصٌ سُنْبُلاَنِيٌّ غَلِيظٌ فَأَرْسَلَ بِهِ إِلَى صَاحِبِ أَذْرِعَاتٍ ، أَوْ أَيْلَةٍ ، قَالَ : فَغَسَلَهُ وَرَقَعَهُ وَخَيَّطَ لَهُ قَمِيصَ قُبْطِرِي فَجَائَهُ بِهِمَا ، فَأَلْقَى إِلَيْهِ الْقُبْطِرِي فَأَخَذَهُ عُمَرُ فَمَسَّهُ ، فَقَالَ : هَذَا لَيِّنٌ فَرَمَى بِهِ إِلَيْهِ ، وَقَالَ أَلْقِ إِلَيَّ قَمِيصِي ، فَإِنَّهُ أَنْشَفُهُمَا لِلْعَرَقِ.

(۳۴۵۴۵) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر شام آئے تو ان کی قمیص پیچھے کی جانب سے پھٹی ہوئی تھی، وہ ایک موٹی سنبلانی قمیص تھی۔ آپ نے وہ قمیص درزی کے پاس بھیجی وہ اس نے دھو کر رفو کی اور ان کے لئے ایک قبطری قمیص سی دی اور ان کی طرف دونوں قمیصوں کو لایا۔ اور قبطری قمیص آپ کی خدمت میں پیش کی۔ حضرت عمر نے اسے چھوا اور فرمایا کہ یہ نرم ہے۔ پھر آپ نے وہ قمیص اس کی طرف پھینک دی اور اس سے کہا میری قمیص مجھے دے دو وہ پسینے کو زیادہ جذب کرنے والی ہے۔

(٣٤٥٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي سَوْدَةَ ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ عُمَرُ الشَّامَ ، أَتَى مِحْرَابَ دَاوُدَ ، فَصَلَّى فِيهِ ، فَقَرَأَ سُورَةَ ص ، فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى السَّجْدَةِ سَجَدَ.

(۳۴۵۴۶) حضرت ابو مریم فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر شام آئے تو حضرت داود علیہ السلام کی جائے نماز میں نماز ادا کی اور سورۃ ص کی تلاوت کی، جب آیت سجدہ پر پہنچے تو سجدہ کیا۔

(٣٤٥٤٧) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ الْجَرْمِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ فِيمَنْ سَارَ إِلَى الشَّامِ يَوْمَ الْخَازِرِ فَالْتَقَيْنَا وَهَبَّ الرِّيحُ عَلَيْهِمْ فَأَدْبَرُوا فَقَتَلْنَاهُمْ عَشِيَّتَنَا وَلَيْلَتَنَا حَتَّى أَصْبَحْنَا ، قَالَ : فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ ، يَعْنِي ابْنَ الأَشْتَرِ : إِنِّي قَتَلْتُ الْبَارِحَةَ رَجُلاً ، وَإِنِّي وَجَدْتُ مِنْهُ رِيحَ طِيبٍ ، وَمَا أُرَاهُ إِلاَّ ابْنَ مَرْجَانَةَ شَرَّقَتْ رِجْلاَهُ وَغَرَّبَ رَأْسُهُ ، أَوْ شَرَّقَ رَأْسُهُ وَغَرَّبَتْ رِجْلاَهُ ، قَالَ : فَانْطَلَقْتُ فَنَظَرْتُ ، فَإِذَا هُوَ وَاللهِ ، يَعْنِي عُبَيْدَ اللهِ بْنَ زِيَادٍ.

(۳۴۵۴۷) حضرت ابو جویریہ جرمی کہتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں سے تھا جو یوم خازر کو شام کی طرف گئے تھے۔ جب ہمارا دشمن سے سامنا ہوا تو ٹھنڈی ہوا چلی اور وہ سب ٹھنڈ سے گھبرا گئے، ہم نے شام سے لے کر صبح تک ان سے قتال کیا۔ ابراہیم بن اشتر نے بتایا کہ میں نے گزشتہ رات ایک آدمی کو قتل کیا اور مجھے اس سے اچھی خوشبو آئی۔ میرے خیال میں وہ ابن مرجانہ تھا۔ وہ دو ٹکڑوں میں تقسیم ہوا اس کے پاؤں مشرق کی طرف اور سر مغرب کی طرف یا سر مشرق کی طرف اور پاؤں مغرب کی طرف ہو گئے تھے۔ پس میں گیا اور میں نے دیکھا تو وہ وہی یعنی عبید اللہ بن زیاد تھا۔

(٣٤٥٤٨) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ وَائِلٍ ، أَوْ وَائِلِ بْنِ عَلْقَمَةَ ؛ أَنَّهُ شَهِدَ الْحُسَيْنَ بِكَرْبَلاَءَ ، قَالَ : فَجَاءَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : أَفِيكُمْ حُسَيْنٌ ؟ فَقَالَ : مَنْ أَنْتَ ؟ فَقَالَ : أَبْشِرْ بِالنَّارِ ، فَقَالَ : بَلْ رَبٌّ غَفُورٌ ، وَشَفِيعٌ مُطَاعٌ ، قَالَ : مَنْ أَنْتَ ؟ قَالَ : ابْنُ حُوَيْزَةَ ، قَالَ : اللَّهُمَّ حُزَّهُ إِلَى النَّارِ ، قَالَ : فَذَهَبَ ، فَنَفَرَ بِهِ فَرَسُهُ عَلَى سَاقَيْهِ . فَتَقَطَّعَ ، فَمَا بَقِيَ مِنْهُ غَيْرُ رِجْلِهِ فِي الرِّكَابِ.

(۳۴۵۴۸) حضرت ابن وائل یا وائل بن علقمہ فرماتے ہیں کہ میں کربلا میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ اتنے میں ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کیا تم میں حسین ہے؟ انہوں نے پوچھا کہ تم کون ہو۔ اس نے کہا تمہیں جہنم کی خبر دیتا ہوں۔ انہوں نے کہا رب معاف کرنے والا ہے اور سفارشی کی بات مانی جاتی ہے۔ تم کون ہو؟ اس نے کہا کہ میں ابن حویزہ ہوں۔ حضرت حسین نے اسے بد دعا دی اور کہا کہ اے اللہ اسے جہنم کی طرف کھینچ کر لے جا۔ اس کے بعد جب وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوا تو اس کا گھوڑا بدک گیا اور دھا دھند بھاگنے لگا، گھوڑے نے اسے ایسا گھسیٹا کہ گھوڑے کی زین میں اس کے پاؤں کے سوا کچھ باقی نہ رہا۔

کِتَابُ التاریخ

(۳۴۵۴۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ وَهُوَ ابْنُ ثَلاثٍ وَأَرْبَعِينَ سَنَةً ، وَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ ، وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً. (ابن سعد ۱۹۱)

(۳۴۵۴۹) حضرت سعید بن المسیب ؒ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ پر تینتالیس سال کی عمر میں قرآن نازل ہونا شروع ہوا آپ مکہ مکرمہ میں دس سال رہے اور مدینہ منورہ میں دس سال رہے جب آپ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر مبارک تریسٹھ سال تھی۔

(۳۴۵۵۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَخْطُبُ ، قَالَ : مَاتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً ، وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ. (مسلم ۱۸۲۷۔ احمد ۹۶)

(۳۴۵۵۰) حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے کہ حضور اکرم ﷺ کی عمر مبارک وفات کے وقت تریسٹھ سال حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کی تریسٹھ سال تھی اور میں بھی تریسٹھ سال کا ہو چکا ہوں۔

(۳۴۵۵۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أُنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً ، ثُمَّ مَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً ، وَكَانَ بِالْمَدِينَةِ عَشْراً ، فَقُبِضَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ. (بخاری ۳۸۵۱۔ ترمذی ۳۶۲۱)

(۳۴۵۵۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ پر وحی چالیس سال کی عمر میں نازل ہوئی پھر آپ تیرہ

سال مدینہ منورہ میں رہے اور دس سال مکہ مکرمہ میں اور وفات کے وقت آپ کی عمر تریسٹھ سال تھی۔

(٣٤٥٥٢) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ. (مسلم ١٨٢٧۔ ترمذی ٣٦٥٠)

(۳۴۵۵۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ وفات کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک پینسٹھ سال تھی۔

(٣٤٥٥٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثَ وَهو ابْنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً ، وَأَقَامَا بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا ، فَقُبِضَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ.

(۳۴۵۵۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چالیس سال کی عمر میں بعثت ہوئی آپ پندرہ سال مکہ میں رہے اور دس سال مدینہ منورہ میں رہے اور وفات کے وقت آپ کی عمر پینسٹھ سال تھی۔

(٣٤٥٥٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : أُنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ ، فَمَكَثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ.

(۳۴۵۵۴) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ پر چالیس سال کی عمر میں وحی نازل ہوئی آپ دس سال مکہ میں اور دس سال مدینہ میں رہے۔

(٣٤٥٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : أَسْلَمَ الزُّبَيْرُ ، وَهُوَ ابْنُ سِتَّةَ عَشْرَ سَنَةً ، وَلَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقُتِلَ وَهُوَ ابْنُ بِضْعٍ وَسِتِّينَ.

(۳۴۵۵۵) حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سولہ سال کی عمر میں اسلام لائے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی بھی غزوہ میں پیچھے نہ رہے اور جب شہید ہوئے تو ان کی عمر ساٹھ سال سے اوپر تھی۔

(٣٤٥٥٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : مَاتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلي أَبْنَاءَ ثَلاَثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً ، وَعُثْمَانُ وَهُوَ ابْنُ نَيِّفٍ وَسَبْعِينَ.

(ابن ابی عاصم ٦٢)

(۳۴۵۵۶) حضرت ابو اسحاق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرات شیخین اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک وفات کے وقت تریسٹھ سال تھی اور حضرت عثمان کی عمر ستر سے کچھ زائد تھی۔

(٣٤٥٥٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : جَمَعْتُ الْمُحْكَمَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : وَمَا الْمُحْكَمُ ؟ قَالَ : الْمُفَصَّلَ. وزاد غَيْرُ هُشَيْمٍ : وَقُبِضَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرٍ.

(۳۴۵۵۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صَلَّالِلْفَلَیْبِکَلِمَ کے دور میں تفصیلات کو جمع فرمایا، راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ المحکم سے کیا مراد ہے؟ فرمایا تفصیلات اور آنحضرت صَلَّالِلْفَلَیْبِکَلِمَ کی وفات کے وقت میں دس سال کا تھا۔

(۳۴۵۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرٍ ، وَتُوُفِّيَ وَأَنَا ابْنُ عِشْرِينَ. (بخاری ۵۱۶۶۔ مسلم ۱۶۰۳)

(۳۴۵۵۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صَلَّالِلْفَلَیْبِکَلِمَ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں دس سال کا تھا، اور جب آپ کی وفات ہوئی تو میں بیس سال کا تھا۔

(۳۴۵۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ مَسْلَمَةَ بْنَ مُخَلَّدٍ ، قَالَ : وُلِدْتُ حِينَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ ، وَقُبِضَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرٍ. (طبرانی ۱۰۶۰)

(۳۴۵۵۹) حضرت مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آپ صَلَّالِلْفَلَیْبِکَلِمَ مدینہ تشریف لائے تو اس وقت میری ولادت ہوئی اور جب آپ کی وفات ہوئی تو میری عمر دس سال تھی۔

(۳۴۵۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سِنَانُ بْنُ سَلَمَةَ الْهُذَلِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ جَدَّهُ سِنَانَ بْنَ سَلَمَةَ وُلِدَ يَوْمَ حُنَيْنٍ ، قَالَ : فَدَعَا بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَتَفَلَ فِي فِيهِ ، وَمَسَحَ عَلَى وَجْهِهِ ، وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ.

(۳۴۵۶۰) حضرت سنان بن سلمہ الھذلی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے دادا حضرت سنان بن سلمہ جنگ حنین کے دن پیدا ہوئے رسول اکرم صَلَّالِلْفَلَیْبِکَلِمَ نے ان کو منگوایا اور ان کے منہ میں اپنا لعاب مبارک ڈالا اور ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔

(۳۴۵۶۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هُشَيْمٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَالِمٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ.

(۳۴۵۶۱) حضرت سالم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جب انتقال ہوا تو اس وقت ان کی عمر پچپن برس تھی۔

(۳۴۵۶۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ ، قَالَ : أُصِيبَ عُمَرُ رَحِمَهُ اللَّهُ يَوْمَ الأَرْبِعَاءِ ، لأَرْبَعٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ.

(۳۴۵۶۲) حضرت معدان بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بدھ کے روز زخمی کیا گیا ذی الحجہ کا مہینہ ختم ہونے میں چار دن باقی تھے۔

(۳۴۵۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبِي ، قَالَ : أَسْلَمَ أَبُو بَكْرٍ يَوْمَ أَسْلَمَ وَلَهُ أَرْبَعُونَ أَلْفَ دِرْهَمٍ.

(۳۴۵۶۳) حضرت ہشام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جس دن مسلمان ہوئے ان کی ملکیت میں چالیس ہزار دراہم تھے۔

(٣٤٥٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ ، وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانَ عَشْرَةَ.

(۳۴۵۶۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی جب ان کے ساتھ ہوئی تو ان کی عمر چھ سال تھی اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر اٹھارہ سال تھی۔

(٣٤٥٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ يَقُولُ : كُنْتُ فِي بَطْنِ الْمَرْأَةِ يَوْمَ بَدْرٍ.

(۳۴۵۶۵) حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر کے دن میں ماں کے پیٹ میں تھا۔

(٣٤٥٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : عُرِضْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَاسْتَصْغَرَنِي ، وَعُرِضْتُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَأَجَازَنِي.

(۳۴۵۶۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ غزوہ احد کے دن مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا میں اس وقت چودہ سال کا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چھوٹا سمجھ کر واپس کر دیا، اور غزوہ خندق کے دن مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا اس وقت میری عمر پندرہ برس تھی آپ نے مجھے جہاد کی اجازت عنایت فرما دی۔

(٣٤٥٦٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، قَالَ : أَسْلَمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بَعْدَ أَرْبَعِينَ رَجُلاً وَإِحْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً.

(۳۴۵۶۷) حضرت ہلال بن یساف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ چالیس مردوں اور گیارہ عورتوں کے بعد اسلام لائے۔

(٣٤٥٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الأَنْصَارِيِّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ ، قَالَ : فَذُكِرَ ذَلِكَ لإِبْرَاهِيمَ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ ، وَقَالَ : أَبُو بَكْرٍ.

(۳۴۵۶۸) حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ اسلام لائے راوی فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کے سامنے اس کا ذکر ہوا تو آپ نے اس کا انکار کیا اور فرمایا ابوبکر پہلے اسلام لانے والے ہیں۔

(٣٤٥٦٩) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : قُلْتُ لاِبْنِ الْحَنَفِيَّةِ : أَبُو بَكْرٍ كَانَ أَوَّلَ الْقَوْمِ إِسْلاَمًا ؟ قَالَ : لاَ.

(۳۴۵۶۹) حضرت سالم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن الحنفیہ سے عرض کیا لوگوں میں حضرت ابوبکر پہلے اسلام لانے والے ہیں؟ فرمایا کہ نہیں۔

(۳۴۵۷۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ أَظْهَرَ الإِسْلاَمَ سَبْعَةٌ :رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبُو بَكْرٍ ، وَبِلاَلٌ ، وَخَبَّابٌ ، وَصُهَيْبٌ ، وَعَمَّارٌ ، وَسُمَيَّةُ أُمُّ عَمَّارٍ ، فَأَمَّا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَهُ عَمُّهُ ، وَأَمَّا أَبُو بَكْرٍ فَمَنَعَهُ قَوْمُهُ ، وَأُخِذَ الآخَرُونَ فَأُلْبِسُوا أَدْرَاعَ الْحَدِيدِ ، وَصَهَرُوهُمْ فِي الشَّمْسِ حَتَّى بَلَغَ الْجَهْدُ مِنْهُمْ كُلَّ مَبْلَغٍ ، فَأَعْطَوْهُمْ مَا سَأَلُوا ، فَجَاءَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ قَوْمُهُ بِأَنْطَاعِ الأَدَمِ فِيهَا الْمَاءُ ، فَأَلْقَوْهُمْ فِيهَا ، ثُمَّ حَمَلُوهُ بِجَوَانِبِهِ ، إِلاَّ بِلاَلاً ، فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ جَاءَ أَبُو جَهْلٍ ، فَجَعَلَ يَشْتُمُ سُمَيَّةَ وَيَرْفُثُ ، ثُمَّ طَعَنَهَا فِي قُبُلِهَا ، فَهِيَ أَوَّلُ شَهِيدٍ اُسْتُشْهِدَ فِي الإِسْلاَمِ ، إِلاَّ بِلاَلا ، فَإِنَّهُ هَانَتْ عَلَيْهِ نَفْسُهُ فِي اللهِ حَتَّى مَلُّوا فَجَعَلُوا فِي عُنُقِهِ حَبْلاً ، ثُمَّ أَمَرُوا صِبْيَانَهُمْ ، فَاشْتَدُّوا بِهِ بَيْنَ أَخْشَبَيْ مَكَّةَ ، وَجَعَلَ يَقُولُ :أَحَدٌ أَحَدٌ.

(۳۴۵۷۰) حضرت مجاہد ریشیئہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے اسلام لانے والے سات خوش نصیب ہیں، رسول اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت بلال، حضرت خباب، حضرت صہیب، حضرت عمار اور حضرت عمار کی والدہ حضرت سمیہ رضی اللہ عنہم حضور اکرم ﷺ کو تکلیف دینے سے ان کے چچا نے روکا ہوا تھا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو تکلیف دینے سے ان کی قوم والوں نے باقی تمام مسلمانوں کو کفار پکڑ لیتے اور لوہے کے طوق ان کے گلوں میں ڈال کر ان کو سورج کی تپش میں جھلسنے کے لئے ڈال دیتے یہاں تک کہ ان لوگوں نے اپنی پوری کوشش کر لی۔ پھر جو انہوں نے مانگا وہ ان کو دیا گیا پھر ان میں سے ہر ایک کے پاس ان کی قوم کے لوگ آئے چمڑے کا تھیلا لے کر جس میں پانی تھا، انہوں نے اس میں ڈال دیا اور پھر ان کے پہلوں سے پکڑ کر اٹھایا سوائے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے جب شام ہوئی تو ابوجہل آیا اور اس نے حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کو گالیاں دینا اور برا بھلا کہنا شروع کر دیا اور ان کی شرم گاہ میں نیزہ مار کر شہید کر دیا، یہ پہلی شہیدہ تھیں جو اسلام میں شہید ہوئیں سوائے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ان کو اللہ کی راہ میں خوب تکلیف (تذلیل) دی گئی یہاں تک کہ کفار بھی تنگ آ کر اکتا گئے، انہوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی گردن میں رسی ڈال دی اور پھر بچوں کو حکم دیا تو وہ ان کو لے کر مکہ کی گلیوں میں گھماتے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ احد احد فرماتے جاتے۔

(۳۴۵۷۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :أَعْطَوْهُمْ مَا سَأَلُوا ، إِلاَّ خَبَّابًا ، فَجَعَلُوا يُلْزِقُونَ ظَهْرَهُ بِالرَّضْفِ حَتَّى ذَهَبَ مَاءُ مَتْنَيْهِ.

(۳۴۵۷۱) حضرت شعبی ریشیئہ فرماتے ہیں کہ جو انہوں نے مانگا ان کو دیا سوائے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے وہ ان کی پشت کو گرم پتھر کے ساتھ لگاتے اور آپ کو اذیت دیتے یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ کے خصیوں کا پانی ختم ہو گیا۔

(۳۴۵۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : كَانَ خَبَّابٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ ، وَكَانَ مِمَّنْ يُعَذَّبُ فِي اللهِ.

(۳۴۵۷۲) حضرت طارق بن شہاب ریشیئہ فرماتے ہیں کہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ مہاجرین میں سے تھے اور ان کو اللہ کی راہ میں بہت

تکالیف دی گئیں۔

(۳٤۵۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ كُرْدُوسًا يَقُولُ ، أَلَا إِنَّ خَبَّابَ بْنَ الأَرَتِّ أَسْلَمَ سَادِسَ سِتَّةٍ ، كَانَ لَهُ سُدُسُ الإِسْلاَمِ.

(۳۴۵۷۳) حضرت کردوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت خباب بن الارت چھٹے نمبر پر اسلام لانے والوں میں سے تھے آپ کیلئے اسلام کا چھٹا حصہ تھا۔

(۳٤۵۷٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ :عُرِضْتُ أَنَا ، وَابْنُ عُمَرَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ فَاسْتَصْغَرَنَا ، وَشَهِدْنَا يَوْمَ أُحُدٍ.

(۳۴۵۷۴) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے دن مجھے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا آپ نے ہمیں چھوٹا سمجھا، پھر ہم دونوں غزوہ احد میں شریک ہوئے۔

(۳٤۵۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ :سَأَلَ صُبَيْحٌ أَبَا عُثْمَانَ :رَأَيْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ:أَسْلَمْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَدَّيْتُ إِلَيْهِ ثَلاَثَ صَدَقَاتٍ، وَلَمْ أَلْقَهُ. (ابن سعد ۹۷)

(۳۴۵۷۵) حضرت عاصم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت صُبیح نے ابوعثمان سے دریافت کیا کہ آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تھی؟ انہوں نے فرمایا: میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسلمان ہوگیا تھا اور تین دفعہ ان کو زکوٰۃ بھی ادا کی لیکن ان سے ملاقات نہ ہوسکی۔

(۳٤۵۷٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ خَبَّابٍ ، عَنْ مَيْسَرَةَ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ :أَتَانَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۴۵۷۶) حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ وصول کرنے والا آیا۔

(۳٤۵۷۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَغَزَوْتُ فِي خِلاَفَةِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ ، أَوْ ثَلاَثًا وَأَرْبَعِينَ ، مَا بَيْنَ غَزْوَةٍ إِلَى سَرِيَّةٍ. (احمد ۳۱۴۔ طبرانی ۸۲۰۵)

(۳۴۵۷۷) حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کے دور میں تینتیس اور تینتالیس غزوات اور سرایا میں شریک ہوا۔

(۳٤۵۷۸) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ حَبَّةَ الْعُرَنِيِّ ، قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا ، يَقُولُ :أَنَا أَوَّلُ مَنْ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۴۵۷۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں پہلا شخص ہوں جس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے پہلے نماز ادا کی۔

(٣٤٥٧٩) أَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّمِيمِيُّ ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :قَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعَلِيٍّ :أَكَرِهْتَ إِمَارَتِي ؟ قَالَ :لاَ ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ :إِنِّي كُنْتُ فِي هَذَا الأَمْرِ قَبْلَكَ.

(۳۴۵۷۹) حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا آپ کو میری خلافت نا پسند ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس معاملہ میں میں آپ سے پہلے ہوں۔

(٣٤٥٨٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ:سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ.

(۳۴۵۸۰) حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا جو کہ بیعت رضوان والوں میں سے تھے۔

(٣٤٥٨١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ ، حَدَّثَنَا أَبِي ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ :لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَادِسَ سِتَّةٍ ، مَا عَلَى الأَرْضِ مُسْلِمٌ غَيْرُنَا.

(۳۴۵۸۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خود کو چھ میں سے چھٹا دیکھا، زمین پر ہمارے علاوہ کوئی اور مسلمان نہ تھا۔

(٣٤٥٨٢) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْمَعَافِرِيُّ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا ثَوْرٍ الْفَهْمِيَّ ، يَقُولُ :قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُدَيْسٍ الْبَلَوِيُّ ، وَكَانَ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ، فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ ذَكَرَ عُثْمَانَ . قَالَ أَبُو ثَوْرٍ :فَدَخَلْنَا عَلَى عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُورٌ ، فَقَالَ : إِنِّي لَرَابِعُ الإِسْلاَمِ.

(۳۴۵۸۲) حضرت ابوثور الفھمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن ابن عدیس رضی اللہ عنہ جو بیعت رضوان میں شریک تھے ہمارے پاس تشریف لائے، اور منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ کی حمد و ثنا کی، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر فرمایا: حضرت ابوثور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر ہم لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تو وہ اس وقت محصور تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں چوتھے نمبر پر اسلام لانے والا ہوں۔

(٣٤٥٨٣) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذِهِ مِنْهُ بَيْضَاءُ ، وَوَضَعَ زُهَيْرٌ يَدَهُ عَلَى عُنْفُقَتِهِ ، قِيلَ لأَبِي جُحَيْفَةَ :مِثْلُ مَنْ أَنْتَ يَوْمَئِذٍ ؟ قَالَ :أَبْرِي النَّبْلَ وَأَرِيشُهَا.

(۳۴۵۸۳) حضرت ابوجحیفہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو آپ کے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیان بال سفید تھے۔ حضرت ابوجحیفہ سے پوچھا گیا کہ اس وقت آپ کی عمر کتنی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ میں تیروں کے پھل بناتا تھا۔

(٣٤٥٨٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :تَمَارَى عَبْدُ اللهِ بْنُ عُتْبَةَ وَرَجُلٌ مِنْ

هَمْدَانَ ، فَقَالَ الْهَمْدَانِيُّ : أَبُو بَكْرٍ أَكْبَرُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَالَ عَبْدُ اللهِ : لَا ، بَلْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْبَرُ مِنْ أَبِي بَكْرٍ ، تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ ، وَتُوُفِّيَ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ ، فَقَالَ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ الْبَجَلِيُّ : أَنَا أَقْضِي بَيْنَكُمَا ، حَدَّثَنِي جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ ، فَقَالَ : تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ ، وَتُوُفِّيَ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ ، وَقُتِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ ، وَأَنَا ابْنُ سَبْعٍ وَخَمْسِينَ. (مسلم ۱۸۲۷)

(۳۴۵۸۴) حضرت ابو اسحاق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ اور ایک ہمدانی شخص کا ایک بات پر اختلاف ہو گیا کہ ہمدانی نے کہا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑے تھے، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر سے بڑے تھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تریسٹھ سال کی عمر میں ہوئی۔ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات تریسٹھ سال کی عمر میں ہوئی۔ حضرت عامر بن سعد البجلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں، مجھ سے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تریسٹھ سال کی عمر میں ہوئی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات تریسٹھ سال کی عمر میں ہوئی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ تریسٹھ سال کی عمر میں شہید ہوئے اور میری عمر آج ستاون سال ہے۔

(٣٤٥٨٥) حَدَّثَنَا شَيْخٌ لَنَا ، قَالَ : سَمِعْتُ جَعْفَرًا ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَسْلَمَ عَلِيٌّ وَهُوَ ابْنُ سَبْعٍ ، وَقُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ ، وَقُتِلَ عَلِيٌّ وَهُوَ ابْنُ سَبْعٍ وَخَمْسِينَ.

(۳۴۵۸۵) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سات سال کی عمر میں اسلام لائے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ان کی عمر ستائیس سال تھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ستاون سال کی عمر میں شہید ہوئے۔

(٣٤٥٨٦) حَدَّثَنَا شَيْخٌ لَنَا ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ، أَوْ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ : أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَوَّلَ إِسْلَامًا ؟ فَقَالَ : أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ حَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ :

إِذَا تَذَكَّرْتَ شَجْوًا مِنْ أَخِي ثِقَةٍ ... فَاذْكُرْ أَخَاكَ أَبَا بَكْرٍ بِمَا فَعَلَا
خَيْرَ الْبَرِيَّةِ أَتْقَاهَا وَأَعْدَلَهَا ... إِلا النَّبِيَّ وَأَوْفَاهَا بِمَا حَمَلَا
وَالثَّانِيَ التَّالِيَ الْمَحْمُودَ مَشْهَدُهُ ... وَأَوَّلَ النَّاسِ مِنْهُمْ صَدَّقَ الرُّسُلَا

(حاکم ٦٤۔ ابن عساکر ۳۹)

(۳۴۵۸۶) حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ سب سے پہلے کون مسلمان ہوا تھا؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا آپ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے اشعار نہیں سنے۔ (ترجمہ) جب تم کسی

اعتماد بھائی کا ذکر کرنا چاہو تو حضرت ابوبکر اور ان کے کارناموں کا ذکر کرو۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے بعد تمام مخلوق میں بہتر، متقی، ۔ل کرنے والے وعدہ پورا کرنے والے ہیں۔ مقام ومرتبہ کے اعتبار سے دوسرے اور رسولوں کی تصدیق میں پہلے ہیں۔

۳٤٥٨٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُكَيْمٍ ، قَالَ : قُرِءَ عَلَيْنَا كِتَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا غُلَامٌ شَابٌّ : لاَ تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ ، وَلاَ عَصَبٍ.

۳۴۵۸۷) حضرت عبداللہ بن حکیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے سامنے رسول اکرم ﷺ کا مکتوب گرامی پڑھا گیا میں اس وقت ۔جوان تھا، اس میں تحریر تھا کہ: مردار کی کھال اور گوشت سے نفع مت اٹھاؤ۔

۳٤٥٨٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا مُصَدِّقًا ، فَأَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَائِنَا ، فَرَدَّهَا فِي فُقَرَائِنَا ، فَكُنْتُ غُلَامًا يَتِيمًا لاَ مَالَ لِي ، فَأَعْطَانِي قَلُوصًا.

۳۴۵۸۸) حضرت عون بن ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ہمارے پاس زکوٰۃ وصول کرنے والا بھیجا، انہوں نے ہمارے مالداروں سے صدقہ وصول کر کے ہمارے فقراء میں تقسیم کر دیا، میں اس وقت یتیم لڑکا تھا اور ۔رے پاس مال نہیں تھا، انہوں نے مجھے بھی ایک جوان اونٹنی دی۔

۳٤٥٨٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْزِلَ عَلَيْهِ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً ، فَأَقَامَ بِمَكَّةَ ثَلاَثَ عَشْرَةَ سَنَةً ، وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ ، تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلاَثٍ وَسِتِّينَ.

۳۴۵۸۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ پر چالیس سال کی عمر میں وحی نازل ہوئی، آپ ﷺ تیرہ سال مکہ مکرمہ میں رہے دس سال مدینہ میں رہے، اور تریسٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا۔

۳٤٥٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي نَعَامَةَ ، سَمِعَهُ مِنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ ، فَقَالَ : لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (مسلم ۲۲۷۸۔ ابن ماجہ ۴۱۵۶)

۳۴۵۹۰) حضرت خالد بن عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عتبہ بن غزوان نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا مجھے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ ساتواں اسلام قبول کرنے والا دیکھا گیا۔

۳٤٥٩١) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ، يَقُولُ : بُعِثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ ، فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرًا ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا ، وَتُوُفِّيَ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً. (مسلم ۱۸۲۵۔ احمد ۲۴۰)

(۳۴۵۹۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس سال کی عمر میں نبوت عطا کی گئی، آپ دس سال مکہ میں رہے، اور دس سال مدینہ میں رہے، اور ساٹھ سال کی عمر میں آپ کا انتقال ہوا۔

(٣٤٥٩٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ وَقَدْ أَتَى عَلَيْهِ عِشْرُونَ وَمِئَةُ سَنَةٍ ، وَإِنَّ لِحْيَيْهِ لَيَضْطَرِبَانِ مِنَ الْكِبَرِ ، وَرَأَيْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ ، وَقَدْ أَتَى عَلَيْهِ تِسْعَ عَشْرَةَ وَمِئَةُ سَنَةٍ.

(۳۴۵۹۲) حضرت اسماعیل بن خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ کو دیکھا اس وقت ان کی عمر ایک سو بیس سال تھی، اور ان کی داڑھی بڑھاپے کی وجہ سے گر رہی تھی، اور میں نے ابو عمرو الشیبانی کو دیکھا اس وقت ان کی عمر ایک سو ستر سال تھی۔

(٣٤٥٩٣) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : رَأَيْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ فِي الْمَسْجِدِ ، تَخْتَلِجُ لَحْيَاهُ مِنَ الْكِبَرِ وَهُوَ يَقُولُ : أَنَا ابْنُ عِشْرِينَ وَمِئَةِ سَنَةٍ.

(۳۴۵۹۳) حضرت اسماعیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ کو مسجد میں دیکھا ان کی داڑھی بڑھاپے کی وجہ سے تھرتھرا رہی تھی، فرمایا کہ میری عمر ایک سو بیس سال ہے۔

(٣٤٥٩٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : قَالَ لِي شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ : يَا سُلَيْمَانُ ، لَوْ رَأَيْتَنِي وَنَحْنُ هُرَّابٌ مِنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ يَوْمَ بُزَاخَةَ ، فَوَقَعْتُ عَنِ الْبَعِيرِ ، فَكَادَتْ تَنْدَقُّ عُنُقِي ، فَلَوْ مِتُّ يَوْمَئِذٍ كَانَتِ النَّارُ.

(۳۴۵۹۴) حضرت اعمش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت شقیق بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا اے سلیمان! اگر تو مجھے دیکھ لیتا جنگ بزاخہ کے دن میں حضرت خالد بن ولید سے بھاگنے والوں میں شامل تھا، میں ایک کنویں میں گر پڑا، قریب تھا کہ میں مر جاتا اگر میں مرتا تو میں جہنم میں ہوتا۔

(٣٤٥٩٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : سَمِعْتُ شَقِيقًا يَقُولُ : كُنْتُ يَوْمَئِذٍ ابْنَ إِحْدَى عَشْرَةَ سَنَةً.

(۳۴۵۹۵) حضرت اعمش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت شقیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس دن میں گیارہ سال کا تھا۔

(٣٤٥٩٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، سَمِعَ عُمَرَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ عَافِنَا وَاعْفُ عَنَّا.

(۳۴۵۹۶) حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اللھم عافنا واعف عنا فرماتے ہوئے سنا۔

(٣٤٥٩٧) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ إِلاَّ طُهْرٌ.

(۳۴۵۹۷) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کے درمیان فاصلہ نہ تھا سوائے ایک طہر کے۔

(٣٤٥٩٨) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الأَشْيَبُ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : آخِرُهُمْ مَوْتًا بِالْمَدِينَةِ جَابِرُ بْنُ

عَبْدِ اللهِ ، وَآخِرُهُمْ مَوْتًا بِالْبَصْرَةِ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ، وَآخِرُهُمْ مَوْتًا بِالْكُوفَةِ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى.

(۳۴۵۹۸) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینہ میں سب سے آخر میں حضرت جابر بن عبداللہ کا انتقال ہوا، بصرہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور کوفہ میں حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کا۔

(٣٤٥٩٩) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ سَنَةً ، وَأَنَّ عُمَرَ قُتِلَ وَهُوَ ابْنُ إِحْدَى وَخَمْسِينَ ، وَأَنَّ عُثْمَانَ قُتِلَ وَهُوَ ابْنُ تِسْعٍ ، أَوْ ثَمَانٍ وَثَمَانِينَ.

(۳۴۵۹۹) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر کا پینسٹھ سال کی عمر میں انتقال ہوا، حضرت عمر اکسٹھ سال کی عمر میں شہید ہوئے، حضرت عثمان ستر یا اسی سال کی عمر میں شہید ہوئے۔

(٣٤٦٠٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ حُرَيْثِ بْنِ ظُهَيْرٍ ، قَالَ :لَمَّا نُعِيَ عَبْدُ اللهِ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ :مَا خَلَّفَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ.

(۳۴۶۰۰) حضرت حریث بن ظہیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو جب حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے انتقال کی خبر دی گئی تو فرمایا: ان کے بعد ان جیسا نہیں آ سکتا۔

(٣٤٦٠١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، قَالَ :تُوُفِّيَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَوَلِيَهُ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ.

(۳۴۶۰۱) حضرت ابوحمزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی وفات کے بعد حضرت ابن الحنفیہ رضی اللہ عنہ ان کے ولی بنے۔

(٣٤٦٠٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالَ لَهُ :أَبُو كُلْثُومٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ يَقُولُ فِي جِنَازَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ :الْيَوْمَ مَاتَ رَبَّانِيُّ الْعِلْمِ.

(۳۴۶۰۲) حضرت ابن الحنفیہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے جنازے کے وقت ارشاد فرمایا: آج علم کا ماہر اور عالم فوت ہو گیا۔

(٣٤٦٠٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ ، قَالَ :جَلَسْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي ظِلِّ الْقَصْرِ ، فِي جِنَازَةِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ :لَقَدْ دُفِنَ الْيَوْمَ عِلْمٌ كَثِيرٌ.

(۳۴۶۰۳) حضرت عمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے جنازے کے موقع پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک عمارت (محل) کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آج کے دن بہت بڑا علم (عالم) دفن کر دیا گیا۔

(٣٤٦٠٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، قَالَ :مَرُّوا بِجِنَازَةِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَلَى أَبِي جُحَيْفَةَ ، فَقَالَ :اسْتَرَاحَ وَاسْتُرِيحَ مِنْهُ.

(۳۴۶۰۴) حضرت یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعبدالرحمٰن کا جنازہ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے لے کے گزرے تو آپ نے فرمایا: انہوں نے سکون پایا اور ان سے لوگوں نے سکون حاصل کیا۔

(٣٤٦٠٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ أَبْجَرَ ، قَالَ : أَخْبَرْتُ الشَّعْبِيَّ بِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ ، فَقَالَ : رَحِمَهُ اللَّهُ ، أَمَا إِنَّهُ لَمْ يُخَلِّفْ خَلْفَهُ مِثْلَهُ ، أَمَا إِنَّهُ مَيِّتًا أَفْقَهُ مِنْهُ حَيًّا.

(۳۴۶۰۵) حضرت ابن ابجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کی اطلاع دی تو فرمایا، اللہ ان پر رحم فرمائے، ان کے مثل دوبارہ نہیں آ سکتا، بیشک وہ مرتے وقت زندہ حالت سے زیادہ فقیہ تھے۔

(٣٤٦٠٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ : أَخْبَرْتُ الْحَسَنَ بِمَوْتِ الشَّعْبِيِّ ، فَقَالَ : رَحِمَهُ اللَّهُ ، وَاللهِ إِنْ كَانَ مِنَ الإِسْلاَمِ لَبِمَكَانٍ.

(۳۴۶۰۶) حضرت عاصم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حسن کو حضرت شعبی رضی اللہ عنہ کی وفات کی اطلاع دی تو فرمایا: اللہ ان پر رحم فرمائے، خدا کی قسم اسلام میں ان کا بڑا مقام ومرتبہ تھا۔

(٣٤٦٠٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ فِي السُّوقِ ، فَنُعِيَ إِلَيْهِ حُجْر ، فَأَطْلَقَ حُبْوَتَهُ وَقَامَ ، وَغَلَبَهُ النَّحِيبُ.

(۳۴۶۰۷) حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بازار میں تھے ان کو حجر کی وفات کی اطلاع دی گئی تو اپنی چادر اتاری اور کھڑے ہو گئے اور ان پر آہ وزاری (رونے) کا غلبہ ہو گیا۔

(٣٤٦٠٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : أَتَيْتُ عُمَرَ بِنَعْيِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ ، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ ، وَجَعَلَ يَبْكِي.

(۳۴۶۰۸) حضرت ابو عثمان فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا ان کو نعمان بن مقرن کی وفات کی اطلاع دی، آپ نے اپنے سر پر ہاتھ رکھا اور رونا شروع کر دیا۔

(٣٤٦٠٩) حَدَّثَنَا شَيْخٌ لَنَا ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ : هَلَكَ إِبْرَاهِيمُ وَهُوَ ابْنُ ، ثَمَانٍ وَأَرْبَعِينَ ، قَالَ الأَعْمَشُ : وَهَلَكَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَهُوَ ابْنُ سِتٍّ وَأَرْبَعِينَ.

(۳۴۶۰۹) حضرت اعمش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا اڑتالیس سال کی عمر میں انتقال ہوا حضرت اعمش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کا چھیالیس سال کی عمر میں انتقال ہوا۔

(٣٤٦١٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : جَلَسْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، فَقَالَ لِي : مِمَّنْ أَنْتَ ؟ قُلْتُ : مِنْ مُزَيْنَةَ ، قَالَ : إِنِّي لأَذْكُرُ يَوْمَ نَعْيِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ النُّعْمَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ.

(۳۴۶۱۰) حضرت ایاس بن معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا انہوں نے مجھ سے پوچھا آپ کون ہو؟ میں نے کہا مزینہ سے ہوں، فرمایا میں آپ کو وہ منظر یاد دلاتا ہوں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو منبر پر حضرت نعمان کے انتقال کی اطلاع دی گئی۔

٣٤٦١١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ ، قَالَ :لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدٌ ، أَمَرَتْ عَائِشَةُ أَنْ يَمُرَّ بِهِ عَلَيْهَا ، فَتَسْتَغْفِرُ لَهُ.

(۳۴۶۱۱) حضرت سالم فرماتے ہیں کہ جب حضرت سعد کا انتقال ہوا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حکم فرمایا کہ ان کا جنازہ ان کے پاس سے لے کر جایا جائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کیلئے دعائے مغفرت فرمائی۔

٣٤٦١٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ :قَرَأْتُ الْقُرْآنَ بَعْدَ وَفَاةِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِشْرِينَ سَنَةً.

(۳۴۶۱۲) حضرت ابوالعالیہ نے فرمایا: میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بیس سال میں قرآن پڑھا ہے۔

٣٤٦١٣) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :لَقَدْ بَلَغْتُ ثَمَانِينَ سَنَةً وَأَنَا أَخْوَفُ مَا أَخَافُ عَلَيَّ النِّسَاءُ.

(۳۴۶۱۳) حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری عمر اسی سال کی ہوئی تو میں ڈرتا تھا جس چیز سے عورتیں مجھ سے ڈرتی تھیں۔

٣٤٦١٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، قَالَ:قَالَ أَبُو عُثْمَانَ:أَتَتْ عَلَيَّ نَحْوٌ مِنْ ثَلاَثِينَ وَمِئَةِ سَنَةٍ.

(۳۴۶۱۴) حضرت ابوعثمان نے فرمایا: میری عمر ایک سو تیس سال جتنی ہوگئی ہے۔

٣٤٦١٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي زَيْنَبَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ ، يَقُولُ :كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ نَعْبُدُ حَجَرًا ، فَسَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي :يَا أَهْلَ الرِّحَالِ ، إِنَّ رَبَّكُمْ قَدْ هَلَكَ فَالْتَمِسُوا رَبًّا ، قَالَ :فَخَرَجْنَا عَلَى كُلِّ صَعْبٍ وَذَلُولٍ ، فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ نَطْلُبُ إِذَا نَحْنُ بِمُنَادٍ يُنَادِي :إِنَّا قَدْ وَجَدْنَا رَبَّكُمْ ، أَوْ شَبَهَهُ ، قَالَ :فَجِئْنَا ، فَإِذَا حَجَرٌ ، فَنَحَرْنَا عَلَيْهِ الْجُمُرَ.

(۳۴۶۱۵) حضرت ابوعثمان النھدی فرماتے ہیں کہ ہم لوگ زمانہ جاہلیت میں پتھروں کی پوجا کرتے تھے، ہم نے ایک منادی کی آواز سنی کہ اے قافلہ والو! تمہارا رب ہلاک ہوگیا، اپنے رب کو لازم پکڑو، ہم لوگ سواری پر سوار ہو کر نکلے، ہم اسی طرح تلاش کر رہے تھے کہ اچانک منادی کی آواز آئی ہم نے تمہارے رب کو پالیا ہے، راوی کہتے ہیں کہ ہم اس جگہ آئے تو وہ ایک پتھر تھا تو ہم نے اس پر گدھے کو قربان کیا۔

٣٤٦١٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ شُبَيْلِ بْنِ عَوْفٍ ، وَكَانَ أَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ.

(۳۴۶۱۶) حضرت شبیل بن عوف رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت کا دور پایا تھا

٣٤٦١٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِلْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ :مَتَى عَهْدُكَ بِالْمَدِينَةِ ؟ قَالَ :مَالِي بِهَا عَهْدٌ بَعْدَ صِفِّينَ ، قَالَ :قُلْتُ :فَمَتَى احْتَلَمْتَ ؟ قَالَ :بَعْدَ صِفِّينَ بِعَامٍ.

(۳۴۶۱۷) حضرت ابورجاء فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے پوچھا: آپ مدینہ میں کتنے عرصہ تک رہے؟ انہوں نے فرمایا: جنگ صفین کے بعد سے میرا رابطہ مدینہ سے ٹوٹ گیا۔ راوی کہتے ہیں میں نے پوچھا: آپ بالغ کب ہوئے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا جنگ صفین سے ایک سال بعد۔

(٣٤٦١٨) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : كَانَ عُمُرُ آدَمَ أَلْفَ سَنَةٍ ، وَكَانَ عُمُرُ دَاوُد سِتِّينَ سَنَةً ، فَقَالَ آدَم : أَيْ رَبِّ ، زِدْهُ مِنْ عُمُرِي أَرْبَعِينَ سَنَةً ، فَأَكْمَلَ لآدَمَ أَلْفَ سَنَةٍ ، وَأَكْمَلَ لِدَاوُدَ مِئَةَ سَنَةٍ.

(احمد ۲۵۱۔ ابن سعد ۲۸)

(۳۴۶۱۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت آدم کی عمر ایک ہزار سال تھی، حضرت داؤد علیہ السلام کی عمر ساٹھ سال تھی، حضرت آدم نے فرمایا اے اللہ میری عمر میں سے چالیس سال داؤد کو عطا کر دے، حضرت آدم علیہ السلام کی عمر مکمل ایک ہزار سال کر دی گئی اور حضرت داؤد علیہ السلام کی عمر سو سال مکمل کر دی گئی۔

(٣٤٦١٩) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : بُعِثَ نُوحٌ لأَرْبَعِينَ سَنَةً ، وَلَبِثَ فِي قَوْمِهِ أَلْفَ سَنَةٍ إِلاَّ خَمْسِينَ عَامًا يَدْعُوهُمْ ، وَعَاشَ بَعْد الطُّوفَانِ سِتِّينَ سَنَةً ، حَتَّى كَثُرَ النَّاسُ وَفَشَوْا. (حاکم ۵۴۵)

(۳۴۶۱۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام چالیس سال کی عمر میں مبعوث ہوئے، اور نو سو پچاس سال اپنی قوم کو دعوت دی، اور طوفان کے بعد ساٹھ سال زندہ رہے یہاں تک کہ لوگ بہت زیادہ ہو گئے اور پھیل گئے پورے عالم میں۔

(٣٤٦٢٠) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ اخْتَتَنَ بِالْقَدُّومِ ، وَهُوَ ابْنُ عِشْرِينَ وَمِئَةِ سَنَةٍ ، وَعَاشَ بَعْدَ ذَلِكَ ثَمَانِينَ سَنَةٍ.

(۳۴۶۲۰) حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ختنے قدوم میں ایک سو بیس سال کی عمر میں ہوئے اور اس کے بعد اسی برس زندہ رہے۔

(٣٤٦٢١) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : أُلْقِيَ يُوسُفُ فِي الْجُبِّ وَهُوَ ابْنُ سَبْعَ عَشْرَةَ سَنَةً ، وَكَانَ فِي الْعُبُودِيَّةِ وَالْمِلْكِ وَالسِّجْنِ ، ثَمَانِينَ سَنَةً ، ثُمَّ جُمِعَ لَهُ شَمْلُهُ ، فَعَاشَ بَعْدَ ذَلِكَ ثَلاَثًا وَعِشْرِينَ سَنَةً.

(۳۴۶۲۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو سترہ سال کی عمر میں کنویں میں پھینکا گیا، حضرت یوسف غلامی، بادشاہت اور جیل میں اسی برس رہے پھر ان کے لیے بادشاہت وحشمت کو جمع کر دیا گیا، اس کے بعد تیئس سال زندہ رہے۔

(٣٤٦٢٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، قَالَ : قِيلَ لِلْعَبَّاسِ : أَنْتَ أَكْبَرُ ، أَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ :هُوَ أَكْبَرُ مِنِّي ، وَأَنَا وُلِدْتُ قَبْلَهُ.

(۳۴۶۲۲) حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بڑے تھے یا آپ رضی اللہ عنہ؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ مجھ سے بڑے تھے لیکن میں ان سے پہلے پیدا ہوا تھا۔

(٣٤٦٢٣) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قِيلَ لأَبِي وَائِلٍ :أَنْتَ أَكْبَرُ ، أَوْ رَبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ ؟ قَالَ : أَنَا أَكْبَرُ مِنْهُ سِنًّا ، وَهُوَ أَكْبَرُ مِنِّي عَقْلاً.

(۳۴۶۲۳) حضرت وائل رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ آپ بڑے ہیں یا ربیع بن خثیم؟ تو فرمایا میں ان سے عمر میں بڑا ہوں اور وہ مجھ سے عقل میں بڑے ہیں۔

(٣٤٦٢٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :اسْتَكْمَلَ أَبُو بَكْرٍ بِخِلاَفَتِهِ سِنَّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلاَثٍ وَسِتِّينَ.

(۳۴۶۲۴) حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک پر مکمل کیا اور تریسٹھ برس کی عمر میں انتقال ہوا۔

(٣٤٦٢٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ :هَلْ تَذْكُرُ مِنْ عَبْدِ اللهِ شَيْئًا؟ قَالَ :لاَ أَذْكُرُ مِنْهُ شَيْئًا.

(۳۴۶۲۵) حضرت عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ کو حضرت عبداللہ سے سنی ہوئی کوئی بات یاد ہے؟ فرمایا کچھ نہیں یاد۔

(٣٤٦٢٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :رَأَيْتُ عُثْمَانَ يُصَبُّ عَلَيْهِ مِنْ إِبْرِيقٍ.

(۳۴۶۲۶) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا ان پر جگ سے پانی لیا یا جارہا تھا۔

(٣٤٦٢٧) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَمَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : كَانَ أَوَّلُ مَنْ قَضَى بِالْكُوفَةِ هَاهُنَا سَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ الْبَاهِلِي ، جَلَسَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا لاَ يَأْتِيه خَصْمٌ.

(۳۴۶۲۷) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے حضرت سلیمان بن ربیعہ کوفہ میں قاضی بن کر تشریف لائے، چالیس دن تک بیٹھے رہے ان کے پاس کوئی جھگڑا لے کر نہیں آیا۔

(٣٤٦٢٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ ، وَبَنَى بِي وَأَنَا بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ. (بخاری ۳۸۹۴۔ مسلم ۱۰۳۹)

(۳۴۶۲۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ چھ سال کی عمر میں میرا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکاح ہوا، اور نو سال کی عمر میں رخصتی ہوئی۔

(٣٤٦٢٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : كَانَ بَيْنَ آدَمَ وَنُوحٍ عَشَرَةُ أَقْرُنٍ ، كُلُّهَا عَلَى الإِسْلاَمِ.

(۳۴۶۲۹) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے درمیان دس زمانے گزرے سب اسلام پر تھے۔

(٣٤٦٣٠) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْهُذَلِيَّ يَسْأَلُ جَعْفَرًا : كَمْ كَانَ لِعَلِيٍّ حِينَ هَلَكَ . قَالَ : قُتِلَ وَهُوَ ابْنُ ، ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ ، وَمَاتَ لَهَا الْحَسَنُ ، وَقُتِلَ لَهَا الْحُسَيْنُ.

(۳۴۶۳۰) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عمر شہادت کے وقت کتنی تھی؟ فرمایا اٹھاون سال کی عمر میں شہید ہوئے ، اتنی ہی عمر میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ فوت ہوئے اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔

(٣٤٦٣١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ قُتِلَ فِي أَوْسَطِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ.

(۳۴۶۳۱) حضرت ابوعثمان فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یوم التشریق کے درمیانی ایام میں شہید ہوئے۔

(٣٤٦٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ ، قَالَ : تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ شَهْرًا ، وَقَالَ إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ.

(۳۴۶۳۲) حضرت محمود بن لبید فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم اٹھارہ ماہ کی عمر میں فوت ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: اس کیلئے جنت میں ایک دودھ پلانے والی ہے۔

(٣٤٦٣٣) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : كُنْتُ أَنَا وَالأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ فِي الشُّرْطَةِ مَعَ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ ، لَيَالِي مُصْعَبٍ.

(۳۴۶۳۳) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں میں اور اسود بن یزید عمرو بن یزید کے ساتھ پولیس میں تھے۔ حضرت مصعب کے زمانہ میں۔

(٣٤٦٣٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ حَلَبَ وَصَرَّ. (ابوداؤد ۱۰۷۷۔ احمد ۱۹)

(۳۴۶۳۴) حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس حال میں آیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ نوش فرمایا اور جانور کا تھن باندھ دیا۔

(٣٤٦٣٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، حَدَّثَنَا حَنَشُ بْنُ الْحَارِثِ ، قَالَ : رَأَيْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ يَمُرُّ إِلَى امْرَأَةٍ لَهُ مِن

بَنِی أَسَدٍ ، وَهُوَ ابْنُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَمِئَةِ سَنَةٍ.

(٣٤٦٣٥) حضرت حنش بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سوید بن غفلہ کو دیکھا جب بنی اسد کی اپنی اہلیہ کے پاس سے گزرے اس وقت ان کی عمر ایک سو ستائیس برس تھی۔

(٣٤٦٣٦) وذَكَرُوا أَنَّ أَبَا مُوسَى الأَشْعَرِی تُوفِّی وَهُو ابْن ثَلاث وستين ، وَمَاتَ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَأَرْبَعِينَ ، فِي إِمْرَةِ مُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللهُ.

(٣٤٦٣٦) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ تریسٹھ سال کی عمر میں سن چوالیس ہجری میں حضرت معاویہ کے دور خلافت میں فوت ہوئے۔

(٣٤٦٣٨) وَمَاتَ الْعَبَّاسُ فِي إِمْرَةِ عُثْمَانَ.

(٣٤٦٣٧) حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں فوت ہوئے۔

(٣٤٦٣٨) وَمَاتَ ابْنُ مَسْعُودٍ فِي آخِرِ إِمْرَةِ عُثْمَانَ.

(٣٤٦٣٨) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت عثمان کے دور خلافت کے آخر میں ہوا۔

(٣٤٦٣٩) وَمَاتَ حُذَيْفَةُ حِينَ جَاءَ قَتْلُ عُثْمَانَ.

(٣٤٦٣٩) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی وفات اس وقت ہوئی جب حضرت عثمان شہید کیے گئے۔

(٣٤٦٤٠) وَمَاتَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ ،

(٣٤٦٤٠) اور حضرت جابر بن زید۔

(٣٤٦٤١) وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فِي جُمُعَةٍ ، سَنَةِ ثَلاَثٍ وَتِسْعِينَ.

(٣٤٦٤١) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک کا انتقال ترانوے ہجری میں جمعہ کے دن ہوا۔

(٣٤٦٤٢) وَمَاتَ ابْنُ عُمَرَ سَنَةَ ثَلاَثٍ وَسَبْعِينَ.

(٣٤٦٤٢) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا انتقال تہتر ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٤٣) وَمَاتَتْ عَائِشَةُ ،

(٣٤٦٤٣) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا۔

(٣٤٦٤٤) وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ، سَنَةَ ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ.

(٣٤٦٤٤) اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا انتقال اٹھاون ہجری میں انتقال ہوا۔

(٣٤٦٤٥) وَمَاتَ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ فِي سَنَةِ خَمْسٍ وَثَمَانِينَ.

(٣٤٦٤٥) حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ کا انتقال پچاسی ہجری میں ہوا۔

(۳٤٦٤٦) وَقُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ سَنَةَ إِحْدَى وَسِتِّينَ ، فِي يَوْمِ عَاشُورَاءَ ، قَتَلَهُ سِنَانُ بْنُ أَنَسٍ النَّخَعِيُّ الْوَهْبِيلِيُّ، لَعَنَهُ اللَّهُ ، وَجَاءَ بِرَأْسِهِ خَوَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ الأَصْبُحِيُّ إِلَى عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ.

(۳۴۶۴۶) حضرت حسین رضی اللہ عنہ بن علی دس محرم کو اکسٹھ ہجری میں شہید ہوئے سنان بن انس ملعون نے ان کو شہید کیا اور خولی بن یزید الاصبحی آپ کا سر مبارک عبید اللہ بن زیاد کے پاس لے کر آیا۔

(۳٤٦٤٧) وَقُتِلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ سَنَةَ ثَلاَثٍ وَسَبْعِينَ.

(۳۴۶۴۷) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ تہتر ہجری میں شہید ہوئے۔

(۳٤٦٤٨) وَمَاتَ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ فِي سَنَةِ ، ثَمَانِينَ.

(۳۴۶۴۸) حضرت ابن الحنفیہ رضی اللہ عنہ کا اسی ہجری میں انتقال ہوا۔

(۳٤٦٤٩) وَتُوُفِّيَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي سَنَةِ ثَمَانٍ وَسِتِّينَ.

(۳۴۶۴۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا انتقال اڑسٹھ ہجری میں ہوا۔

(۳٤٦٥٠) وَمَاتَ شُرَيْحٌ فِي سَنَةِ ثَلاَثٍ وَسَبْعِينَ.

(۳۴۶۵۰) حضرت شریح کا انتقال تہتر ہجری میں ہوا۔

(۳٤٦٥١) وَمَاتَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ فِي سَنَةِ ثِنْتَيْنِ وَتِسْعِينَ.

(۳۴۶۵۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ بن حسین کا انتقال بانوے ہجری میں ہوا۔

(۳٤٦٥٢) وَمَاتَ أَبُو جَعْفَرٍ فِي سَنَةِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۵۲) حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ کا انتقال ایک سو چودہ ہجری میں ہوا۔

(۳٤٦٥٣) وَمَاتَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فِي سَنَةِ ثَلاَثٍ وَتِسْعِينَ.

(۳۴۶۵۳) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کا انتقال ترانوے ہجری میں ہوا۔

(۳٤٦٥٤) وَمَاتَ مُوسَى بْنُ طَلْحَةَ فِي سَنَةِ سِتٍّ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۵۴) حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ایک سو چھ ہجری میں ہوا۔

(۳٤٦٥٥) وَمَاتَ أَبُو بُرْدَةَ ،

(۳۴۶۵۵) حضرت ابو بردہ۔

(۳٤٦٥٦) وَالشَّعْبِيُّ فِي سَنَةِ أَرْبَعٍ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۵۶) اور حضرت شعبی رضی اللہ عنہ کا انتقال ایک سو چار ہجری میں ہوا۔

(۳٤٦٥٧) وَمَاتَ أَبُو بُرْدَةَ وَهُوَ ابْنُ نَيِّفٍ وَثَمَانِينَ سَنَة.

(۳۴۶۵۷) حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کا انتقال اسّی سال سے کچھ زائد عمر میں ہوا۔

(۳٤٦٥٨) وَقُتِلَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ فِي سَنَةِ خَمْسٍ وَتِسْعِينَ.

(۳۴۶۵۸) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ پچانوے ہجری میں شہید ہوئے۔

(۳٤٦٥٩) وَمَاتَ إِبْرَاهِيمُ فِي سَنَةِ سِتٍّ وَتِسْعِينَ.

(۳۴۶۵۹) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا چھیانوے ہجری میں انتقال ہوا۔

(٣٤٦٦٠) وَمَاتَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي سَنَةِ إِحْدَى وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۶۰) حضرت عمر بن عبد العزیز کا انتقال ایک سو ایک ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٦١) وَمَاتَ الْحَسَنُ ،

(۳۴۶۶۱) اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ۔

(٣٤٦٦٢) وَابْنُ سِيرِينَ فِي سَنَةِ عَشْرٍ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۶۲) اور حضرت ابن سیرین کا انتقال ایک سو دس ہجری میں۔

(٣٤٦٦٣) وَمَاتَ سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ فِي زَمَنِ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ.

(۳۴۶۶۳) حضرت سالم بن ابی الجعد رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت سلیمان بن عبد الملک کے دور میں ہوا۔

(٣٤٦٦٤) وَمَاتَ مُجَاهِدٌ فِي سَنَةِ ثِنْتَيْنِ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۶۴) حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ کا انتقال ایک سو دو ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٦٥) وَمَاتَ الضَّحَّاكُ فِي سَنَةِ خَمْسٍ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۶۵) حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ کا انتقال ایک سو پانچ ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٦٦) وَمَاتَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيّ سَنَةَ ثَمَانٍ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۶۶) حضرت محمد بن کعب القرظی کا انتقال ایک سو آٹھ ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٦٧) وَمَاتَ طَلْحَةُ الْيَامِيُّ فِي سَنَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۶۷) حضرت طلحہ الیامی رضی اللہ عنہ کا انتقال ایک سو بارہ ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٦٨) وَمَاتَ زُبَيْدٌ فِي سَنَةِ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِينَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۶۸) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا انتقال ایک سو بائیس ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٦٩) وَمَاتَ سَلَمَةُ فِي سَنَةِ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۶۹) حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ایک سو اکیس ہجری میں ہوا۔

(۳٤٦٧٠) وَمَاتَ مَنْصُورٌ فِي سَنَةِ ثِنْتَيْنِ وَثَلاَثِينَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۷۰) حضرت منصور رضی اللہ عنہ کا انتقال ایک سو بتیس ہجری میں ہوا۔

(۳٤٦٧١) وَمَاتَ قَتَادَةُ ،

(۳۴۶۷۱) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ

(۳٤٦٧٢) وَنَافِعٌ ، فِي سَنَةِ سَبْعَ عَشْرَةَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۷۲) اور حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا انتقال ایک سو سترہ ہجری میں ہوا۔

(۳٤٦٧٣) وَمَاتَ الْحَكَمُ فِي سَنَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۷۳) حضرت حکم کا انتقال ایک سو پندرہ ہجری میں ہوا۔

(۳٤٦٧٤) وَمَاتَ أَبُو قَيْسٍ ،

(۳۴۶۷۴) حضرت ابو قیس رضی اللہ عنہ

(۳٤٦٧٥) وَوَاصِلٌ ،

(۳۴۶۷۵) حضرت واصل رضی اللہ عنہ

(۳٤٦٧٦) وَحَمَّادٌ ، فِي سَنَةِ عِشْرِينَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۷۶) اور حضرت حماد کا انتقال ایک سو بیس ہجری میں ہوا۔

(۳٤٦٧٧) وَمَاتَ أَبُو صَخْرَةَ فِي سَنَةِ ، ثَمَانَ عَشْرَةَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۷۷) ابو صخرہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ایک سو اٹھارہ ہجری میں ہوا۔

(۳٤٦٧٨) وَمَاتَ حَبِيبٌ فِي سَنَةِ تِسْعَ عَشْرَةَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۷۸) حضرت حبیب رحمہ اللہ کا انتقال ایک سو انیس ہجری میں ہوا۔

(۳٤٦٧٩) وَمَاتَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ فِي سَنَةِ سَبْعَ عَشْرَةَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۷۹) حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ایک سو سترہ ہجری میں ہوا۔

(۳٤٦٨٠) وَتُوُفِّيَ عَطَاءٌ فِي سَنَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۸۰) حضرت عطاء رضی اللہ عنہ کا انتقال ایک سو پندرہ ہجری میں ہوا۔

(۳٤٦٨١) وَمَاتَ مُغِيرَةُ فِي سَنَةِ سِتٍّ وَثَلاَثِينَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۸۱) حضرت مُغیرہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ایک سو چھتیس ہجری میں ہوا۔

(۳٤٦٨٢) وَمَاتَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ ،

(۳۴۶۸۲) حضرت عبدالملک بن ابوسلیمان رضی اللہ عنہ۔

(٣٤٦٨٣) وَهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، فِي سَنَةِ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۸۳) اور ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ایک سو پینتالیس ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٨٤) وَمَاتَ أَبُو إِسْحَاقَ ،

(۳۴۶۸۴) حضرت ابواسحاق رضی اللہ عنہ

(٣٤٦٨٥) وَجَابِرٌ الْجُعْفِيُّ فِي سَنَةِ ثَمَانَ وَعِشْرِينَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۸۵) اور حضرت جابر الجعفی کا انتقال ایک سو اٹھائیس ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٨٦) وَمَاتَ مِسْعَرٌ فِي سَنَةِ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۸۶) حضرت مسعر ایک سو پچپن ہجری میں فوت ہوئے۔

(٣٤٦٨٧) وَمَاتَ عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ فِي سَنَةِ أَرْبَعٍ وَخَمْسِينَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۸۷) حضرت علی بن صالح رضی اللہ عنہ ایک سو چون ہجری میں فوت ہوئے۔

(٣٤٦٨٨) وَمَاتَ الثَّوْرِيُّ فِي سَنَةِ إِحْدَى وَسِتِّينَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۸۸) حضرت ثوری کا انتقال ایک سو اکسٹھ ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٨٩) وَمَاتَ شُعْبَةُ فِي سَنَةِ سِتِّينَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۸۹) حضرت شعبہ کا انتقال ایک سو ساٹھ ہجری میں ہوا۔

(١) باب

باب

(٣٤٦٩٠) وَوَلِيَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ سَنَتَيْنِ وَنِصْفاً ، وَتُوُفِّيَ مِنْ مُهَاجِرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَنَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ.

(۳۴۶۹۰) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اڑھائی سال خلیفہ رہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے بارہویں سال ان کا انتقال ہوا۔

(٣٤٦٩١) وَوَلِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَشْرَ سِنِينَ وَنِصْفاً ، وَقُتِلَ سَنَةَ ثَلاَثٍ وَعِشْرِينَ مِنْ مُهَاجِرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِي ذِي الْحِجَّةِ .

(۳۴۶۹۱) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دس سال چھ ماہ خلیفہ رہے اور ماہ ذی الحجہ تیئس ہجری کو شہید ہوئے۔

(٣٤٦٩٢) وَوَلِيَ عُثْمَان بْنُ عَفَّانَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةٍ ، وَقُتِلَ سَنَةَ خَمْسٍ وَثَلاَثِينَ فِي ذِي الْحِجَّةِ.

(۳۴۶۹۲) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بارہ برس خلیفہ رہے، اور پینتیس ہجری کو ماہ ذی الحجہ میں شہید ہوئے۔

(٣٤٦٩٣) وَوَلِيَ عَلِيٌّ خَمْسَ سِنِينَ ، وَقُتِلَ فِي سَنَةِ أَرْبَعِينَ مِنْ مُهَاجِرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ ، فِي لَيْلَةِ إِحْدَى وَعِشْرِينَ يَوْمَ جُمُعَةٍ ، وَمَاتَ لَيْلَةَ الأَحَدِ.

(۳۴۶۹۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ پانچ برس خلیفہ رہے، اور چالیس ہجری کو شہید ہوئے اکیس رمضان المبارک جمعہ کا دن تھا۔

(٣٤٦٩٤) وَوَلِيَ مُعَاوِيَةُ عِشْرِينَ إِلاَّ شَيْئًا ، وَمَاتَ سَنَةَ سِتِّينَ مِنَ الْمُهَاجِرِ.

(۳۴۶۹۴) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیس سال سے کچھ کم عرصہ خلیفہ رہے اور ساٹھ ہجری میں آپ کا انتقال ہوا۔

(٣٤٦٩٥) وَوَلِيَ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ثَلاَثَ سِنِينَ وَنِصْفًا.

(۳۴۶۹۵) یزید بن معاویہ تین سال چھ ماہ حاکم رہا۔

(٣٤٦٩٦) وَكَانَتْ فِتْنَةُ ابْنِ الزُّبَيْرِ تِسْعَ سِنِينَ.

(۳۴۶۹۶) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی آزمائش نو برس رہی۔

(٣٤٦٩٧) وَوَلِيَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ نَحْوًا مِنْ تِسْعَةِ أَشْهُرٍ ، أَوْ عَشْرَةٍ.

(۳۴۶۹۷) مروان بن حکم نو یا دس ماہ حاکم رہا۔

(٣٤٦٩٨) وَوَلِيَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً.

(۳۴۶۹۸) عبدالملک بن مروان چودہ برس خلیفہ رہا۔

(٣٤٦٩٩) وَوَلِيَ الْوَلِيدُ تِسْعَ سِنِينَ.

(۳۴۶۹۹) ولید نو برس خلیفہ رہا۔

(٣٤٧٠٠) وَوَلِيَ سُلَيْمَانُ ،

(۳۴۷۰۰) سلیمان خلیفہ رہا۔

(٣٤٧٠١) وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا سَنَتَيْنِ وَنِصْفاً.

(۳۴۷۰۱) اور حضرت عمر بن عبدالعزیز دونوں دو سال اور چھ ماہ خلیفہ رہے۔

(٣٤٧٠٢) وَوَلِيَ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عِشْرِينَ سَنَةً إِلاَّ أَشْهُرًا.

(۳۴۷۰۲) ہشام بن عبدالملک ایک ماہ کم بیس سال خلیفہ رہا۔

(٣٤٧٠٣) وَوَلِيَ الْوَلِيدُ بْنُ يَزِيدَ نَحْوًا مِنْ سَنَتَيْنِ.

(۳۴۷۰۳) ولید بن یزید دو سال خلیفہ رہا۔

(٣٤٧٠٤) وَوَلِيَ يَزِيدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ سِتَّةَ أَشْهُرٍ.

(۳۴۷۰۴) یزید بن ولید بن عبد الملک چھ ماہ خلیفہ رہا۔

(٣٤٧٠٥) وَوَلِيَ إِبْرَاهِيمُ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً.

(۳۴۷۰۵) ابراہیم بن ولید چالیس راتیں خلیفہ رہا۔

(٣٤٧٠٦) وَوَلِيَ مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ خَمْسَ سِنِينَ ، وَهُوَ الَّذِي أُخِذَتِ الْخِلاَفَةُ مِنْهُ.

(۳۴۷۰۶) مروان بن محمد بن مروان پانچ سال خلیفہ رہا، پھر اس سے خلافت چھین لی گئی۔

(٢) الْوُلاَةُ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ

بنو ہاشم کے حکمرانوں کا ذکر

(٣٤٧٠٧) وَوَلِيَ أَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَرْبَعَ سِنِينَ وَنِصْفًا.

(۳۴۷۰۷) ابوعباس عبداللہ بن محمد چار سال چھ ماہ خلیفہ رہے۔

(٣٤٧٠٨) وَوَلِيَ أَبُو جَعْفَرٍ ، وَاسْمُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِينَ سَنَةً.

(۳۴۷۰۸) ابوجعفر عبداللہ بن محمد بائیس سال خلیفہ رہا۔

(٣٤٧٠٩) وَوَلِيَ الْمَهْدِيُّ عَشْرَ سِنِينَ.

(۳۴۷۰۹) مہدی دس برس خلیفہ رہا۔

(٣٤٧١٠) وَوَلِيَ مُوسَى بْنُ الْمَهْدِيِّ سَنَةً وَشَهْراً.

(۳۴۷۱۰) موسیٰ بن مہدی ایک سال ایک ماہ خلیفہ رہا۔

(٣٤٧١١) وَوَلِيَ هَارُونُ ثَلاَثًا وَعِشْرِينَ سَنَةً.

(۳۴۷۱۱) ہارون تیئس برس خلیفہ رہا۔

(٣٤٧١٢) وَوَلِيَ الْمَأْمُونُ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِينَ سَنَةً إِلاَّ شَهْرًا.

(۳۴۷۱۲) مامون ایک ماہ کم بائیس برس خلیفہ رہا۔

(٣) باب

باب

(٣٤٧١٣) وَذَكَرَ ابْنُ إِدْرِيسَ :قَالَ سَأَلْتُ إِسْرَائِيلَ :أَبُو إِسْحَاقَ ابْنُ كَمْ مَاتَ ؟ قَالَ :مَاتَ ابْنُ سِتٍّ وَتِسْعِينَ.

(۳۴۷۱۳) حضرت ابو ادریس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت اسرائیل سے دریافت کیا کہ ابو اسحاق کتنے برس کی عمر میں فوت

ہوئے؟ فرمایا چھیانوے برس کی عمر میں انتقال ہوا۔

(۳٤۷۱٤) وَكَانَ الشَّعْبِيُّ أَكْبَرَ مِنْهُ بِسَنَتَيْنِ.

(۳۴۷۱۴) حضرت شعبی ان سے دو سال بڑے تھے۔

(۳٤۷۱٥) وَقُتِلَ طَلْحَةُ

(۳۴۷۱۵) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ

(۳٤۷۱٦) وَالزُّبَيْرُ فِي رَجَب سَنَةَ سِتٍّ وَثَلاَثِينَ.

(۳۴۷۱۶) اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ چھتیس ہجری میں شہید ہوئے۔

(۳٤۷۱۷) وَمَاتَ مَسْرُوقٌ فِي سَنَةِ ثَلاَثٍ وَسِتِّينَ.

(۳۴۷۱۷) حضرت مسروق تریسٹھ ہجری میں فوت ہوئے۔

(۳٤۷۱۸) وَمَاتَ الأَسْوَدُ فِي سَنَةِ أَرْبَعٍ وَسَبْعِينَ.

(۳۴۷۱۸) حضرت اسود چھتر ہجری میں فوت ہوئے۔

(۳٤۷۱۹) وَمَاتَ عَبِيدَةُ فِي سَنَةِ أَرْبَعٍ وَسِتِّينَ.

(۳۴۷۱۹) حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ چونسٹھ ہجری میں فوت ہوئے۔

(۳٤۷۲۰) وَمَاتَ عَلْقَمَةُ بْنُ قَيْسٍ فِي سَنَةِ ثِنْتَيْنِ وَسِتِّينَ.

(۳۴۷۲۰) علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ باسٹھ ہجری میں فوت ہوئے۔

(۳٤۷۲۱) وَمَاتَ عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ فِي سَنَةِ خَمْسٍ وَسَبْعِينَ.

(۳۴۷۲۱) عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ پچھتر ہجری میں فوت ہوئے۔

(۳٤۷۲۲) وَمَاتَ أَبُو عَوْنٍ الثَّقَفِيُّ فِي سَنَةِ إِحْدَى وَخَمْسِينَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۷۲۲) ابو عون الثقفی رضی اللہ عنہ ایک سو اکیاون ہجری میں فوت ہوئے۔

(۳٤۷۲۳) وَمَاتَ مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ فِي سَنَةِ إِحْدَى وَخَمْسِينَ وَمِئَةٍ ، أَوَّلَهَا.

(۳۴۷۲۳) مالک بن مغول کا بھی اسی ہجری میں انتقال ہوا۔

(۳٤۷۲٤) وَمَاتَ إِسْرَائِيلُ فِي سَنَةِ سِتِّينَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۷۲۴) اسرائیل ایک سو ساٹھ ہجری میں فوت ہوئے۔

(۳٤۷۲٥) وَمَاتَ قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ

(۳۴۷۲۵) قیس بن ربیع اور

(٣٤٧٢٦) وَجَعْفَرُ الأَحْمَرُ ، فِي سَنَةِ سَبْعٍ وَسِتِّينَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۷۲۶) جعفر الاحمر ایک سوسڑسٹھ ہجری میں فوت ہوئے۔

(٣٤٧٢٧) وَمَاتَ شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ فِي سَنَةِ سَبْعٍ وَسَبْعِينَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۷۲۷) شریک بن عبداللہ ایک سوستتر ہجری میں فوت ہوئے۔

(٣٤٧٢٨) وَمَاتَ مُجَاهِدُ بْنُ جَبْرٍ فِي سَنَةِ ثِنْتَيْنِ وَمِئَةٍ.

(۳۴۷۲۸) مجاہد بن جبر ایک سودو ہجری میں فوت ہوئے۔

(٣٤٧٢٩) وَمَاتَ رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ.

(۳۴۷۲۹) ربعی بن حراش حضرت عمر بن عبدالعزیز کے دور خلافت میں فوت ہوئے۔

(٤) باب الكنى

کنیتوں کا بیان

(٣٤٧٣٠) - بَلَغَنَا : أَنَّ اسْمَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ : عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ.

(۳۴۷۳۰) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ بن عثمان تھا۔

(٣٤٧٣١) وَاسْمَ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ : عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْجَرَّاحِ.

(۳۴۷۳۱) ابوعبیدۃ بن الجراح کا نام عامر بن عبداللہ بن جراح تھا۔

(٣٤٧٣٢) وَاسْمَ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ : جُنْدُبُ بْنُ جُنَادَةَ.

(۳۴۷۳۲) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا نام جندب بن جنادہ تھا۔

(٣٤٧٣٣) وَاسْمَ أَبِي الدَّرْدَاءِ : عُوَيْمِرٌ.

(۳۴۷۳۳) ابوالدرداء کا نام عویمر تھا۔

(٣٤٧٣٤) وَاسْمَ أَبِي قَتَادَةَ : الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ.

(۳۴۷۳۴) ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا نام حارث بن ربعی تھا۔

(٣٤٧٣٥) وَاسْمَ أَبِي مَحْذُورَةَ : سَمُرَةُ بْنُ مِعْيَرٍ.

(۳۴۷۳۵) ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کا نام سمرہ بن معیر تھا۔

(٣٤٧٣٦) وَاسْمَ أَبِي الْيَسَرِ : كَعْبُ بْنُ عَمْرٍو.

(۳۴۷۳۶) ابوالیسر کا نام کعب بن عمرو تھا۔

(٣٤٧٣٧) وَاسْمَ أَبِی أُسَیْدَ :مَالِكُ بْنُ رَبِیعَةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ رَبِیعَةَ.

(۳۴۷۳۷) ابواسید کا نام مالک بن ربیعہ بن سعد بن ربیعہ تھا۔

(٣٤٧٣٨) وَاسْمَ أَبِی بُرْزَةَ :نَضْلَةُ بْنُ عُبَیْدٍ.

(۳۴۷۳۸) ابو برزہ کا نام نضلہ بن عبید تھا۔

(٣٤٧٣٩) وَاسْمَ أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ :سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ.

(۳۴۷۳۹) ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ کا نام سعد بن مالک تھا۔

(٣٤٧٤٠) وَاسْمَ أَبِی الْهَیْثَمِ بْنِ التَّیِّهَانِ :مَالِكُ بْنُ التَّیِّهَانِ.

(۳۴۷۴۰) ابوالہیثم بن التیہان کا نام مالک بن التیہان تھا۔

(٣٤٧٤١) وَاسْمَ أَبِی أَیُّوبَ :خَالِدُ بْنُ زَیْدٍ.

(۳۴۷۴۱) ابوایوب کا نام خالد بن زید تھا۔

(٣٤٧٤٢) وَاسْمَ أَبِی مَسْعُودٍ :عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو.

(۳۴۷۴۲) ابومسعود کا نام عقبہ بن عمرو تھا۔

(٣٤٧٤٣) وَأَبُو الْمَلِیحِ :عَامِرُ بْنُ أُسَامَةَ.

(۳۴۷۴۳) ابوالملیح کا نام عامر بن اسامہ تھا۔

(٣٤٧٤٤) وَأَبُو مُوسَى الأَشْعَرِیُّ :عَبْدُ اللهِ بْنُ قَیْسٍ.

(۳۴۷۴۴) ابوموسیٰ اشعری کا نام عبداللہ بن قیس تھا۔

(٣٤٧٤٥) وَاسْمَ أَبِی أُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ :الصُّدَیُّ بْنُ عَجْلاَنَ.

(۳۴۷۴۵) ابوامامہ الباہلی کا نام الصدی بن عجلان تھا۔

(٣٤٧٤٦) وَاسْمَ أَبِی أُمَامَةَ الأَنْصَارِیِّ :أَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ.

(۳۴۷۴۶) ابوامامہ انصاری رضی اللہ عنہ کا نام اسعد بن زرارہ تھا۔

(٣٤٧٤٧) وَاسْمَ أَبِی دُجَانَةَ :سِمَاكُ بْنُ خَرَشَةَ.

(۳۴۷۴۷) ابودجانہ کا نام سماک بن خرشہ تھا۔

(٣٤٧٤٨) وَاسْمَ أَبِی بَكْرَةَ :نُفَیْعُ بْنُ الْحَارِثِ.

(۳۴۷۴۸) ابوبکرہ کا نام نفیع بن حارث تھا۔

(٣٤٧٤٩) وَاسْمَ أَبِی هُرَیْرَةَ :عَبْدُ شَمْسٍ.

(۳۴۷۴۹) ابو ہریرہ کا نام عبد شمس تھا۔

(۳٤۷٥۰) وَأَبُو طَلْحَةَ الأَنْصَارِيُّ :زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ.

(۳۴۷۵۰) ابوطلحہ انصاری کا نام زید بن سہل تھا۔

(۳٤۷٥۱) وَأَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ :هَانِءُ بْنُ نِيَارٍ.

(۳۴۷۵۱) ابو بردہ ابن نیار کا نام ھانی بن نیار تھا۔

(۳٤۷٥۲) وَأَبُو أُحَيْحَةَ :سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ.

(۳۴۷۵۲) ابواحیحہ کا نام سعید بن العاص تھا۔

(۳٤۷٥۳) عَبْدُ الْمُطَّلِبِ اسْمُهُ :شَيْبَةُ.

(۳۴۷۵۳) عبدالمطلب کا نام شیبہ تھا۔

(۳٤۷٥٤) وَهَاشِمٌ اسْمُهُ :عَمْرٌو.

(۳۴۷۵۴) ہاشم کا نام عمرو تھا۔

(۳٤۷٥٥) وَعَبْدُ مَنَافٍ الْكَبِيرُ :الْمُغِيرَةُ.

(۳۴۷۵۵) عبد مناف الکبیر کا نام مغیرہ تھا۔

(۳٤۷٥٦) وَاسْمُ أَبِي لَهَبٍ :عَبْدُ الْعُزَّى بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ.

(۳۴۷۵۶) ابولہب کا نام عبدالعزی بن عبدالمطلب تھا۔

(۳٤۷٥۷) أَبُو جُحَيْفَةَ :وَهْبٌ السُّوَائِيُّ.

(۳۴۷۵۷) ابوجحیفہ کا نام وھب السوائی تھا۔

(۳٤۷٥۸) أَبُو حُذَيْفَةَ بْنُ الْيَمَانِ :حُسَيْلُ بْنُ جَابِرٍ.

(۳۴۷۵۸) ابوحذیفہ بن الیمان کا نام حسیل بن جابر تھا۔

(۳٤۷٥۹) وَاسْمُ أَبِي وَائِلٍ :شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ.

(۳۴۷۵۹) ابووائل کا نام شقیق بن سلمہ تھا۔

(۳٤۷٦۰) وَأَبُو الأَحْوَصِ :عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْجُشَمِيُّ.

(۳۴۷۶۰) ابوالاحوص کا نام عوف بن مالک الجشمی تھا۔

(۳٤۷٦۱) وَأَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ :عَبْدُ اللهِ بْنُ حَبِيبٍ.

(۳۴۷۶۱) ابوعبدالرحمٰن السلمی کا نام عبداللہ بن حبیب تھا۔

(۳٤۷٦۲) أَبُو الْبُخْتَرِيُّ الطَّائِيُّ :سَعِيدُ بْنُ فَيْرُوز.

(۳۴۷۶۲) ابوالبختری کا نام سعید بن فیروز تھا۔

(۳٤۷٦۳) وَاسْمَ أَبِي رَزِينٍ :مَسْعُودٌ.

(۳۴۷۶۳) ابورزین کا نام مسعود تھا۔

(۳٤۷٦٤) وَأَبُو ظَبْيَانِ :حُصَيْنُ بْنُ جُنْدُب.

(۳۴۷۶۴) ابوظبیان کا نام حصین بن جندب تھا۔

(۳٤۷٦٥) وَأَبُو الزَّعْرَاءِ :عَبْدُ اللهِ بْنُ هَانِئٍ.

(۳۴۷۶۵) ابوالزعراء کا نام عبداللہ بن ھانی تھا۔

(۳٤۷٦٦) وَأَبُو الزَّعْرَاءِ الْجُشَمِيُّ :عَمْرُو بْنُ عَمْرٍو.

(۳۴۷۶۶) ابوالزعراء الجشمی کا نام عمرو بن عمرو تھا۔

(۳٤۷٦۷) أَبُو سُفْيَانَ :طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ.

(۳۴۷۶۷) ابوسفیان کا نام طلحہ بن نافع تھا۔

(۳٤۷٦۸) وَأَبُو صَالِحٍ صَاحِبُ الأَعْمَشِ :ذَكْوَانُ.

(۳۴۷۶۸) ابوصالح صاحب الاعمش کا نام ذکوان تھا۔

(۳٤۷٦۹) وَأَبُو صَالِحٍ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ صَاحِبُ الْكَلْبِيِّ :بَاذَانُ.

(۳۴۷۶۹) ابوصالح صاحب الکلبی کا نام باذان تھا۔

(۳٤۷۷۰) أَبُو صَالِحٍ الْحَنَفِيُّ :مَاهَانُ.

(۳۴۷۷۰) ابوصالح الحنفی کا نام ماھان تھا۔

(۳٤۷۷۱) أَبُو عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ :سَعْدُ بْنُ إِيَاسٍ.

(۳۴۷۷۱) ابوعمرو الشیبانی کا نام سعد بن ایاس تھا۔

(۳٤۷۷۲) أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِي :عَبْدُ الرَّحْمَنِ بن مُلّ.

(۳۴۷۷۲) ابوعثمان النھدی کا نام عبداللہ بن مل تھا۔

(۳٤۷۷۳) أَبُو قِلاَبَةَ :عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ.

(۳۴۷۷۳) ابوقلابہ کا نام عبداللہ بن زید تھا۔

(۳٤۷۷٤) أَبو الْوَدَّاك :جَبْرُ بْنُ نَوْف.

(۳۴۷۷۴) ابوالوداک کا نام جبر بن نوف تھا۔

٣٤٧٧٥) أَبُو كَاهِلٍ :قَيْسُ بْنُ عَائِذٍ ، وَقَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۴۷۷۵) ابوکاھل کا نام قیس بن عائذ تھا اور انہوں نے رسول اکرم ﷺ کی زیارت بھی کی تھی۔

٣٤٧٧٦) أَبُو السَّفَرِ :سَعِيدُ بْنُ يُحْمِدَ.

(۳۴۷۷۶) ابوالسفر کا نام سعید بن یحمد تھا۔

٣٤٧٧٧) أَبُو الأَسْوَدِ الدُّؤَلِيُّ :ظَالِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُفْيَانَ.

(۳۴۷۷۷) ابوالاسود الدولی کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان تھا۔

٣٤٧٧٨) أَبُو حَكِيمٍ الْمُزَنِيُّ :عَقِيلُ بْنُ مُقَرِّنٍ.

(۳۴۷۷۸) ابوحکیم المزنی کا نام عقیل بن مقرن تھا۔

٣٤٧٧٩) أَبُو سَرِيْحَةَ :حُذَيْفَةُ بْنُ أَسِيدٍ الْغِفَارِيُّ.

(۳۴۷۷۹) ابوسریحہ کا نام حذیفہ بن اسید الغفاری تھا۔

٣٤٧٨٠) أَبُو عَمْرَةَ :مَعْقِلٌ.

(۳۴۷۸۰) ابوعمرہ کا نام معقل تھا۔

٣٤٧٨١) أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِي :عَلِيُّ بْنُ دَاوُد.

(۳۴۷۸۱) ابوالمتوکل کا نام علی بن داؤد تھا۔

٣٤٧٨٢) أَبُو الْكَنُودِ الأَزْدِيُّ :عَبْدُ اللهِ بْنُ عُوَيْمِرٍ.

(۳۴۷۸۲) ابوالکنود الازدی کا نام عبداللہ بن عویمر تھا۔

٣٤٧٨٣) أَبُو عَطِيَّةَ الْهَمْدَانِيُّ :مَالِكُ بْنُ عَامِرٍ.

(۳۴۷۸۳) ابوعطیہ الھمدانی کا نام مالک بن عامر تھا۔

٣٤٧٨٤) أَبُو بُرْدَةَ الأَشْعَرِيُّ :عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ.

(۳۴۷۸۴) ابوبردہ الاشعری کا نام عامر بن عبداللہ تھا۔

٣٤٧٨٥) أَبُو خَالِدٍ الْوَالِبِيُّ :هُرْمُزُ.

(۳۴۷۸۵) ابوخالد کا نام ہرمز تھا۔

٣٤٧٨٦) أَبُو مَعْمَرٍ :عَبْدُ اللهِ بْنُ سَخْبَرَةَ.

(۳۴۷۸۶) ابومعمر کا نام عبداللہ بن سخبرہ تھا۔

(٣٤٧٨٧) أَبُو صُفْرَةَ :سَارِقُ بْنُ ظَالِمٍ.

(٣٤٧٨٧) ابوصفرہ کا نام سارق بن ظالم تھا۔

(٣٤٧٨٨) أَبُو الطُّفَيْلِ :عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ.

(٣٤٧٨٨) ابوطفیل کا نام عامر بن واثلہ تھا۔

(٣٤٧٨٩) أَبُو الْقَعْقَاعِ الْجَرْمِيُّ :عَبْدُ اللهِ بْنُ خَالِدٍ.

(٣٤٧٨٩) ابوالقعقاع الجرمی کا نام عبداللہ بن خالد تھا۔

(٣٤٧٩٠) أَبُو الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيُّ :رُفَيْعٌ.

(٣٤٧٩٠) ابوالعالیہ الریاحی کا نام رفیع تھا۔

(٣٤٧٩١) وَأَبُو الْعَالِيَةِ :زِيَادُ بْنُ فَيْرُوز.

(٣٤٧٩١) ابوالعالیہ کا نام زیاد بن فیروز تھا۔

(٣٤٧٩٢) وَأَبُو الضُّحَى :مُسْلِمُ بْنُ صُبَيْحٍ.

(٣٤٧٩٢) ابوالضحی کا نام مسلم بن صبیح تھا۔

(٣٤٧٩٣) أَبُو عِيسَى :يَحْيَى بْنُ رَافِعٍ.

(٣٤٧٩٣) ابوعیسی کا نام یحییٰ بن رافع تھا۔

(٣٤٧٩٤) أَبُو الْحَلاَلُ الْعَتَكِيُّ :رَبِيعَةُ بْنُ زُرَارَةَ.

(٣٤٧٩٤) ابوالحلال العتکی کا نام ربیعہ بن زرارہ تھا۔

(٣٤٧٩٥) أَبُو الْجَلْدِ :جَيْلاَنُ بْنُ فَرْوَةَ.

(٣٤٧٩٥) ابوالجلد کا نام جیلان بن فروہ تھا۔

(٣٤٧٩٦) أَبُو جَمْرَةَ :نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ.

(٣٤٧٩٦) ابوجمرہ کا نام نصر بن عمران تھا۔

(٣٤٧٩٧) أَبُو حَمْزَةَ الأَسَدِيُّ :عَمَّارُ بْنُ أَبِي عَطَاءٍ.

(٣٤٧٩٧) ابوحمزہ الاسدی کا نام عمار بن ابی عطاء تھا۔

(٣٤٧٩٨) وَأَبُو حَمْزَةَ الأَعْوَرُ :مَيْمُونٌ.

(٣٤٧٩٨) ابوحمزہ کا نام میمون تھا۔

(٣٤٧٩٩) وَأَبُو حَمْزَةَ الثُّمَالِيُّ :ثَابِتٌ.

(۳۴۷۹۹) ابوحمزہ الثمالی کا نام ثابت تھا۔

(٣٤٨٠٠) وَأَبُو التَّيَّاحِ الضُّبَعِيُّ: يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ.

(۳۴۸۰۰) ابوالتیاح الضبعی کا نام یزید بن حمید تھا۔

(٣٤٨٠١) أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ: عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حَبِيبٍ.

(۳۴۸۰۱) ابوعمران الجونی کا نام عبدالملک بن حبیب تھا۔

(٣٤٨٠٢) أَبُو تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيُّ: طَرِيفُ بْنُ مُجَالِدٍ.

(۳۴۸۰۲) ابوتمیمہ الہجیمی کا نام طریف بن مجالد تھا۔

(٣٤٨٠٣) أَبُو لَبِيدٍ: لِمَازَةُ بْنُ زَبَّارٍ.

(۳۴۸۰۳) ابولبید کا نام لمازہ بن زبار تھا۔

(٣٤٨٠٤) أَبُو الْعَجْفَاءِ السُّلَمِيُّ: هَرِمٌ.

(۳۴۸۰۴) ابوالعجفاء کا نام ہرم تھا۔

(٣٤٨٠٥) أَبُو الزَّاهِرِيَّةِ: حُدَيْرُ بْنُ كُرَيْبٍ.

(۳۴۸۰۵) ابوالزاہریہ کا نام حدیر بن کریب تھا۔

(٣٤٨٠٦) أَبُو مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ: عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ.

(۳۴۸۰۶) ابومسلم الخولانی کا نام عبداللہ بن عبداللہ تھا۔

(٣٤٨٠٧) أَبُو حَازِمٍ الْمَدِينِيُّ: سَلَمَةُ بْنُ دِينَارٍ.

(۳۴۸۰۷) ابوحازم المدینی کا نام سلمہ بن دینار تھا۔

(٣٤٨٠٨) أَبُو الزِّنَادُ: عَبْدُ اللهِ بْنُ ذَكْوَانَ.

(۳۴۸۰۸) ابوالزناد کا نام عبداللہ بن ذکوان تھا۔

(٣٤٨٠٩) أَبُو جَعْفَرٍ الْقَارِئ: يَزِيدُ بْنُ الْقَعْقَاعِ.

(۳۴۸۰۹) ابوجعفر القاری کا نام یزید بن القعقاع تھا۔

(٣٤٨١٠) أَبُو الْحُوَيْرِثِ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُعَاوِيَةَ.

(۳۴۸۱۰) ابوالحویرث کا نام عبدالرحمٰن بن معاویہ تھا۔

(٣٤٨١١) أَبُو الْخَلِيلِ: صَالِحُ بْنُ مَرْيَمَ.

(۳۴۸۱۱) ابوالخلیل کا نام صالح بن ابومریم تھا۔

(٣٤٨١٢) أَبُو نَعَامَةَ الْعَدَوِيُّ : عَمْرٌو.

(۳۴۸۱۲) ابونعامۃ کا نام عمرو تھا۔

(٣٤٨١٣) أَبُو السَّلِيلِ : ضُرَيْبُ بْنُ نُفَيْرٍ.

(۳۴۸۱۳) ابوالسلیل کا نام ضریب بن نفیر تھا۔

(٣٤٨١٤) أَبُو مُرَايَةَ الْعِجْلِيُّ : عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو.

(۳۴۸۱۴) ابومرایہ العجلی کا نام عبداللہ بن عمرو تھا۔

(٣٤٨١٥) أَبُو السَّوَارِ الْعَدَوِيُّ : حَسَّانُ بْنُ حُرَيْثٍ.

(۳۴۸۱۵) ابوالسوار العدوی کا نام حسان بن حریث تھا۔

(٣٤٨١٦) وَيُقَالَ : أَبُو قَتَادَةَ الْعَدَوِيُّ : تَمِيمُ بْنُ نُذَيْرٍ.

(۳۴۸۱۶) ابوقتادہ العدوی کا نام تمیم بن نذیر تھا۔

(٣٤٨١٧) أَبُو عَاصِمٍ الْغَطَفَانِيُّ : عَلِيُّ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ.

(۳۴۸۱۷) ابوعاصم الغطفانی کا نام علی بن عبیداللہ تھا۔

(٣٤٨١٨) وَأَبُو رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ : عِمْرَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ : عِمْرَانُ بْنُ مِلْحَانَ.

(۳۴۸۱۸) ابورجاء العطاردی کا نام عمران بن عبداللہ اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ عمران بن ملحان نام تھا۔

(٣٤٨١٩) أَبُو نَضْرَةَ : مُنْذِرُ بْنُ مَالِكٍ.

(۳۴۸۱۹) ابونضرہ کا نام منذر بن مالک تھا۔

(٣٤٨٢٠) أَبُو الصِّدِّيقِ النَّاجِي : بَكْرٌ.

(۳۴۸۲۰) ابوالصدیق الناجی کا نام بکر تھا۔

(٣٤٨٢١) أَبُو هُنَيْدَةَ : حُرَيْثُ بْنُ مَالِكٍ.

(۳۴۸۲۱) ابوھنیدہ کا نام حریث بن مالک تھا۔

(٣٤٨٢٢) أَبُو أَيُّوبَ الأَزْدِيُّ : يَحْيَى بْنُ مَالِكٍ.

(۳۴۸۲۲) ابوایوب الازدی کا نام یحیٰ بن مالک تھا۔

(٣٤٨٢٣) أَبُو حَسَّانَ الأَعْرَجُ : مُسْلِمٌ.

(۳۴۸۲۳) ابوحسان الاعرج کا نام مسلم تھا۔

(٣٤٨٢٤) أَبُو مِجْلَزٍ : لاَحِقُ بْنُ حُمَيْدٍ.

(۳۴۸۲۴) ابومجلز کا نام لاحق بن حمید تھا۔

(۳٤٨٢٥) أَبُو الزُّبَيْرِ :مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ.

(۳۴۸۲۵) ابوزبیر کا نام محمد بن مسلم تھا۔

(۳٤٨٢٦) والزُّهْرِی :مُحَمَّد بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ شِهَاب.

(۳۴۸۲۶) زہری کا نام محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن شہاب تھا۔

(۳٤٨٢٧) أَبُو مَعْشَرٍ :زِيَادُ بْنُ كُلَيْب.

(۳۴۸۲۷) ابومعشر کا نام زیاد بن کلیب تھا۔

(۳٤٨٢٨) وَأَبُو عَبْدِ اللهِ الشَّقَرِيُّ :سَلَمَةُ بْنُ تَمَّامٍ.

(۳۴۸۲۸) ابوعبداللہ الشقر ی کا نام سلمہ بن تمام تھا۔

(۳٤٨٢٩) أَبُو الْجَحَّافِ :دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَوْفٍ.

(۳۴۸۲۹) ابوالجحاف کا نام داؤد بن ابی عوف تھا۔

(۳٤٨٣٠) وَأَبُو حُصَيْنٍ :عُثْمَانُ بْنُ عَاصِمٍ.

(۳۴۸۳۰) ابوحصین کا نام عثمان بن عاصم تھا۔

(۳٤٨٣١) أَبُو إِسْحَاقَ السَّبِيعِيُّ :عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللهِ.

(۳۴۸۳۱) ابواسحاق کا نام عمرو بن عبداللہ تھا۔

(۳٤٨٣٢) وَأَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ :سُلَيْمَانُ بْنُ فَيْرُوزٍ.

(۳۴۸۳۲) ابواسحاق الشیبانی کا نام سلیمان بن فیروز تھا۔

(۳٤٨٣٣) أَبُو جَبْرَةَ :شِيْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ.

(۳۴۸۳۳) ابوجبرہ کا نام شیحہ بن عبداللہ تھا۔

(۳٤٨٣٤) أَبُو الْوَازِعِ الرَّاسِبِيُّ :جَابِرُ بْنُ عَمْرٍو.

(۳۴۸۳۴) ابوالوازع الراسبی کا نام جابر بن عمرو تھا۔

(۳٤٨٣٥) أَبُو الْعَلَاءِ بْنِ الشِّخِّيرِ :يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ.

(۳۴۸۳۵) ابوالعلاء بن الشخیر کا نام یزید بن عبداللہ بن الشخیر تھا۔

(۳٤٨٣٦) أَبُو فَرْوَةَ الْهَمْدَانِيُّ :عُرْوَةُ بْنُ الْحَارِثِ.

(۳۴۸۳۶) ابوفروہ الہمدانی کا نام عروہ بن حارث تھا۔

(٣٤٨٣٧) أَبُو فَرْوَةَ الْجُهَنِيُّ :مُسْلِمُ بْنُ سَالِمٍ.

(۳۴۸۳۷) ابوفروہ الجہنی کا نام مسلم بن سالم تھا۔

(٣٤٨٣٨) أَبُو الْجُوَيْرِيَةِ الْجَرْمِيُّ :حِطَّانُ بْنُ خُفَافٍ.

(۳۴۸۳۸) ابوالجویریہ الجرمی کا نام حطان بن خفاف تھا۔

(٣٤٨٣٩) أَبُو رَيْحَانَةَ :عَبْدُ اللهِ بْنُ مَطَرٍ.

(۳۴۸۳۹) ابوریحانہ کا نام عبداللہ بن مطر تھا۔

(٣٤٨٤٠) أَبُو حَازِمٍ الأَشْجَعِيُّ :سَلْمَانُ.

(۳۴۸۴۰) ابوحازم الاشجعی کا نام سلمان تھا۔

(٣٤٨٤١) أَبُو رَزِينٍ الْعُقَيْلِيُّ :لَقِيطُ بْنُ عَامِرٍ.

(۳۴۸۴۱) ابورزین العقیلی کا نام لقیط بن عامر تھا۔

(٣٤٨٤٢) أَبُو الْغَرِيفِ :عُبَيْدُ اللهِ بْنُ خَلِيفَةَ.

(۳۴۸۴۲) ابوالغریف کا نام عبیداللہ بن خلیفہ تھا۔

(٣٤٨٤٣) أَبُو رَوْقٍ :عَطِيَّةُ بْنُ الْحَارِثِ.

(۳۴۸۴۳) ابوروق کا نام عطیہ بن حارث تھا۔

(٣٤٨٤٤) أَبُو الْيَقْظَانِ :عُثْمَانُ بْنُ عُمَيْرٍ.

(۳۴۸۴۴) ابوالیقظان کا نام عثمان بن عمیر تھا۔

(٣٤٨٤٥) أَبُو عَمْرٍو الشَّعْبِيُّ :عَامِرُ بْنُ شَرَاحِيلَ.

(۳۴۸۴۵) ابوعمرو الشعبی کا نام عامر بن شراحیل تھا۔

(٣٤٨٤٦) أَبُو مَالِكٍ الأَشْجَعِيُّ :سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ.

(۳۴۸۴۶) ابومالک الاشجعی کا نام سعد بن طارق تھا۔

(٣٤٨٤٧) أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ :يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ.

(۳۴۸۴۷) ابوحیان التیمی کا نام یحیٰ بن سعید تھا۔

(٣٤٨٤٨) أَبُو قَيْسٍ الأَوْدِيُّ :عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَرْوَانَ.

(۳۴۸۴۸) ابوقیس الاودی کا نام عبدالرحمٰن بن ثروان تھا۔

(٣٤٨٤٩) أَبُو مَيْسَرَةَ :عَمْرُو بْنُ شُرَحْبِيلَ.

(۳۴۸) ابو میسرہ کا نام عمرو بن شرحبیل تھا۔

(٣٤) أَبُو جَعْفَرٍ الْفَرَّاءُ : كَيْسَانُ.

(۳۴۸) ابو جعفر الفراء کا نام کیسان تھا۔

(٣٤) الْأَوْزَاعِيُّ :عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو ، وَيُكَنَّى أَبَا عَمْرٍو.

(۳۴۸) الاوزاعی کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو اور کنیت ابوعمرو تھی۔

(٣٤) الإِفْرِيقِيُّ :عَبْدُ الرَّحْمَان بْنُ زِيَادٍ.

(۳۴۸) الافریقی کا نام عبدالرحمٰن بن زیاد تھا۔

(٣٤) أَبُو جَعْفَرٍ :مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، الَّذِي رَوَى عَنْهُ الزُّهْرِيُّ.

(۳۴۸) ابو جعفر کا نام محمد بن علی بن حسین ہے جن سے امام زہری روایت کرتے ہیں۔

(٣٤) أَبُو جَمِيلَةَ :سُنَيْنٌ السُّلَمِيُّ.

(۳۴۸) ابو جمیلہ کا نام سنین السلمی تھا۔

(٣٤) أَبُو بِشْرٍ :جَعْفَرُ بْنُ إِيَاسٍ.

(۳۴۸) ابو بشر کا نام جعفر بن ایاس تھا۔

(٣٤) أَبُو عَوْنٍ الثَّقَفِيُّ :مُحَمَّدُ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ.

(۳۴۸) ابو عون الثقفی کا نام محمد بن عبید اللہ تھا۔

(٣٤) أَبُو عَاصِمٍ الثَّقَفِيُّ :مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ.

(۳۴۸۵) ابو عاصم الثقفی کا نام محمد بن ابو ایوب تھا۔

(٣٤) أَبُو الْعَنْبَسِ :سَعِيدُ بْنُ كَثِيرٍ.

(۳۴۸) ابوالعنبس کا نام سعید بن کثیر تھا۔

(٣٤) أَبُو سِنَانٍ :ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ.

(۳۴۸) ابو سنان کا نام ضرار بن مرہ تھا۔

(٣٤) أَبُو سِيْدَان الْغَطَفَانِيُّ :عُبَيْدُ بْنُ طُفَيْلٍ.

(۳۴۸) ابو سیدان...... کا نام عبید بن طفیل تھا۔

(٣٤) أَبُو كِبْرَانَ الْجَرْمِيُّ :الْحَسَنُ بْنُ عُقْبَةَ.

(۳۴) ابو کبران الجرمی کا نام الحسن بن عقبہ تھا۔

(٣٤٨٦٢) أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ :عِيسَى بْنُ مَاهَانَ.

(۳۴۸۶۲) ابوجعفر الرازی کا نام عیسیٰ بن ماھان تھا۔

(٣٤٨٦٣) أَبُو يَعْلَى الثَّوْرِيُّ :مُنْذِرٌ.

(۳۴۸۶۳) ابویعلی الثوری کا نام منذر تھا۔

(٣٤٨٦٤) أَبُو نُوحٍ ، الَّذِي رَوَى عَنْهُ فِطْرٌ :الْقَاسِمُ الأَنْصَارِيُّ.

(۳۴۸۶۴) ابونوح جن سے فطر روایت کرتے ہیں ان کا نام القاسم الانصاری تھا۔

(٣٤٨٦٥) أَبُو الْمُغِيرَةِ ، الَّذِي رَوَى عَنْهُ أَبُو إِسْحَاقَ :عُبَيْدٌ.

(۳۴۸۶۵) ابومغیرہ جن سے ابواسحاق روایت کرتے ہیں ان کا نام عبید تھا۔

(٣٤٨٦٦) السُّدِّيُّ :إِسْمَاعِيلُ.

(۳۴۸۶۶) السدی کا نام اسماعیل ہے۔

(٣٤٨٦٧) أَبُو الْمِقْدَامِ :ثَابِتُ بْنُ الْمِقْدَامِ.

(۳۴۸۶۷) ابوالمقدام کا نام ثابت بن المقدام تھا۔

(٣٤٨٦٨) الْجُرَيْرِيُّ :سَعِيدُ بْنُ إِيَاسٍ.

(۳۴۸۶۸) الجریری کا نام سعید بن ایاس تھا۔

(٣٤٨٦٩) وَأَبُو مَسْلَمَةَ :سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ.

(۳۴۸۶۹) ابومسلمہ کا نام سعید بن یزید تھا۔

(٣٤٨٧٠) أَبُو الْمِنْهَالِ :سَيَّارُ بْنُ سَلاَمَةَ.

(۳۴۸۷۰) ابوالمنہال کا نام سیار بن سلامہ تھا۔

(٣٤٨٧١) أَبُو نَصْرٍ :حُمَيْدُ بْنُ هِلاَلٍ.

(۳۴۸۷۱) ابونصر کا نام حمید بن ہلال تھا۔

(٣٤٨٧٢) أَبُو الْعَلاَءِ :هِلاَلُ بْنُ خَبَّابٍ.

(۳۴۸۷۲) ابوالعلاء کا نام ہلال بن خباب تھا۔

(٣٤٨٧٣) أَبُو الْمُخَارِقِ الْعَبْدِيُّ اسْمُهُ :مَغْرَاءُ.

(۳۴۸۷۳) ابوالمخارق کا نام مغراء تھا۔

(٣٤٨٧٤) أَبُو إِيَاسٍ :مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ.

(۳۴۸۷۴) ابوایاس کا نام معاویہ بن قرہ تھا۔

(٣٤٨٧٥) أَبُو خِفَافٍ صَاحِبُ أَبِى إِسْحَاقَ :نَاجِيَةُ الْعَدَوِيُّ.

(۳۴۸۷۵) ابوخفاف کا نام ناجیہ العدوی تھا۔

(٣٤٨٧٦) ابْنُ أَبِى مُلَيْكَةَ :عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِى مُلَيْكَةَ.

(۳۴۸۷۶) ابن ابی ملیکہ کا نام عبداللہ ابن ابی ملیکہ تھا۔

(٣٤٨٧٧) أَبُو أُسَامَةَ اسْمُهُ :زَيْدٌ.

(۳۴۸۷۷) ابواسامہ کا نام زید تھا۔

(٣٤٨٧٨) ابْنُ بُحَيْنَةَ ، اسْمُهُ :عَبْدُ اللهِ.

(۳۴۸۷۸) ابن بحینہ کا نام عبداللہ تھا۔

(٣٤٨٧٩) أَبُو الشَّعْثَاءِ الْمُحَارِبِيُّ :سُلَيْمُ بْنُ أَسْوَدَ.

(۳۴۸۷۹) ابوالشعثاء کا نام سلیم بن اسود تھا۔

(٣٤٨٨٠) أَبُو الْحَسَنِ ، الَّذِى رَوَى عَنْهُ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ ، هُوَ :هِلاَلُ بْنُ يَسَافٍ.

(۳۴۸۸۰) ابوالحسن جن سے عمرو بن مرہ روایت کرتے ان کا نام ہلال بن یساف ہے۔

(٣٤٨٨١) أَبُو يَعْفُورٍ الْعَبْدِيُّ :وَقْدَانُ الأَكْبَرُ.

(۳۴۸۸۱) ابویعفور العبدی کا نام وقدان الاکبر تھا۔

(٣٤٨٨٢) أَبُو يَعْفُورٍ الْعَامِرِيُّ :عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُبَيْدٍ.

(۳۴۸۸۲) ابویعفور العامری کا نام عبدالرحمٰن بن عبید تھا۔

(٣٤٨٨٣) أَبُو ثَابِتٍ ، الَّذِى رَوَى عَنْهُ أَبُو يَعْفُورٍ :أَيْمَنُ.

(۳۴۸۸۳) ابوثابت جن سے ابویعفور روایت کرتے ہیں ان کا نام ایمن تھا۔

(٣٤٨٨٤) أَبُو الشَّعْثَاءِ :جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ.

(۳۴۸۸۴) ابوالشعثاء کا نام جابر بن زید تھا۔

(٣٤٨٨٥) أَبُو حَازِمٍ ، الَّذِى رَوَى عَنْهُ إِسْمَاعِيلُ :نَبْتل.

(۳۴۸۸۵) ابوحازم جن سے اسماعیل روایت کرتے ہیں ان کا نام نبتل تھا۔

(٣٤٨٨٦) وَقَالَ بَعْضُهُمْ :أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ :عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

(۳۴۸۸۶) بعض حضرات فرماتے ہیں کہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کا نام عبداللہ بن عبدالرحمٰن تھا۔

(٣٤٨٨٧) أَبُو الْمُهَلَّبِ ، صَاحِبُ عَوْفٍ :عُمَر بْنُ مُعَاوِيَةَ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ :عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُعَاوِيَةَ.

(۳۴۸۸۷) ابوالمہلب کا نام عمر بن معاویہ تھا، بعض حضرات فرماتے ہیں کہ ان کا نام عبدالرحمٰن بن معاویہ ہے۔

(٣٤٨٨٨) أَبُو مُحَارِبٍ :مُسْلِمُ بْنُ عَمْرٍو.

(۳۴۸۸۸) ابومحارب کا نام مسلم بن عمرو ہے۔

(٣٤٨٨٩) أَبُو الْخَلِيلِ :صَالِحٌ.

(۳۴۸۸۹) ابوالخلیل کا نام صالح تھا۔

(٣٤٨٩٠) أَبُو الْعَالِيَةِ الْكُوفِيُّ ، الَّذِي رَوَى عَنْهُ أَبُو إِسْحَاقَ :عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَمَةَ الْهَمْدَانِيُّ.

(۳۴۸۹۰) ابوالعالیہ کوفی جن سے ابواسحاق روایت کرتے ہیں ان کا نام عبداللہ بن سلمہ الہمدانی تھا۔

(٣٤٨٩١) أَبُو الأَشْهَبِ :جَعْفَرُ بْنُ حَيَّانَ.

(۳۴۸۹۱) ابوالاشہب کا نام جعفر بن حیان تھا۔

(٣٤٨٩٢) أَبُو هِلَالٍ الرَّاسِبِيُّ :مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٍ.

(۳۴۸۹۲) ابوہلال کا نام محمد بن سلیم تھا۔

(٣٤٨٩٣) أَبُو الْمُعْتَمِرِ :يَزِيدُ بْنُ طَهْمَانَ.

(۳۴۸۹۳) ابومعتمر کا نام یزید بن طہمان تھا۔

(٣٤٨٩٤) وَالْمَسْعُودِيُّ :عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ.

(۳۴۸۹۴) المسعودی کا نام عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عتبہ تھا۔

(٣٤٨٩٥) وَأَبُو الْعُمَيْسِ :عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ.

(۳۴۸۹۵) ابوالعمیس کا نام عتبہ بن عبداللہ تھا۔

(٣٤٨٩٦) اسْمُ أَبِي سَهْلٍ :عَوْفُ بْنُ أَبِي جَمِيلَةَ.

(۳۴۸۹۶) ابوسہل کا نام عوف بن ابی جمیلہ تھا۔

(٣٤٨٩٧) أَبُو جَعْفَرٍ الْخَطْمِيُّ :عُمَيْرُ بْنُ يَزِيدَ.

(۳۴۸۹۷) ابوجعفر الخطمی کا نام عمیر بن یزید تھا۔

(٣٤٨٩٨) أَبُو تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيُّ :عَبْدُ اللهِ بْنُ مَالِكٍ.

(۳۴۸۹۸) ابوتمیم الجیشانی کا نام عبداللہ بن مالک تھا۔

(٣٤٨٩٩) أَبُو وَهْبٍ الْجَيْشَانِيُّ ، اسْمُهُ :دَيْلَمٌ.

(۳۴۸۹۹) ابو وھب الجیشانی کا نام دیلم تھا۔

(٣٤٩٠٠) أَبُو حَرِيزٍ ، اسْمُهُ : عَبْدُ اللهِ بْنُ حُسَيْنٍ.

(۳۴۹۰۰) ابو حریز کا نام عبداللہ بن حسین تھا۔

(٣٤٩٠١) أَبُو فَاخِتَةَ ، مَوْلَى ابْنِ هُبَيْرَةَ : سَعِيدُ بْنُ عِلاَقَةَ.

(۳۴۹۰۱) ابو فاختہ کا نام سعید بن علاقہ تھا۔

(٣٤٩٠٢) أَبُو رَجَاءٍ ، الَّذِي رَوَى عَنْهُ شُعْبَةُ ، وَابْنُ عُلَيَّةَ : مُحَمَّدُ بْنُ سَيْفٍ.

(۳۴۹۰۲) ابو رجاء جن سے شعبہ اور ابن علیہ روایت کرتے ہیں ان کا نام محمد بن سیف تھا۔

(٣٤٩٠٣) أَبُو الْمُعْتَمِرِ صَاحِبُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، اسْمُهُ : حَنَشٌ.

(۳۴۹۰۳) ابو معتمر کا نام حنش تھا۔

(٣٤٩٠٤) وَسَمِعْتُ مَنْ يَذْكُرُ : أَنَّ أَبَا حَمْزَةَ ، الَّذِي رَوَى عَنْهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ : سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ.

(۳۴۹۰۴) ابو حمزہ جن سے اسماعیل روایت کرتے ہیں ان کا نام سعد بن عبیدہ تھا۔

(٣٤٩٠٥) الْبَهِيُّ ، الَّذِي رَوَى عَنْهُ السُّدِّيُّ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، اسْمُهُ : عَبْدُ اللهِ.

(۳۴۹۰۵) البھی جن سے السدی اور اسماعیل روایت کرتے ہیں ان کا نام عبداللہ ہے۔

(٣٤٩٠٦) ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ ، اسْمُهُ : عَبْدُ اللهِ.

(۳۴۹۰۶) ابن ابی نجیح کا نام عبداللہ تھا۔

(٣٤٩٠٧) وَالَّذِي رَوَى عَنْهُ عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ أَبُو مُسْلِمٍ ، اسْمُهُ : الأَغَرُّ.

(۳۴۹۰۷) ابو مسلم جن سے عطا بن ثابت روایت کرتے ہیں ان کا نام الاغر تھا۔

(٣٤٩٠٨) أَبُو عَبْدِ اللهِ الْبَرَّادُ ، اسْمُهُ : سَالِمٌ.

(۳۴۹۰۸) ابو عبداللہ البراد کا نام سالم تھا۔

(٣٤٩٠٩) أَبُو مُوسَى الَّذِي رَوَى عَنْهُ رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ ، اسْمُهُ : يُحَنَّسُ.

(۳۴۹۰۹) ابو موسیٰ جن سے راشد بن سعد روایت کرتے ہیں ان کا نام یحنس تھا۔

(٣٤٩١٠) الأَعْمَشُ : سُلَيْمَانُ بْنُ مِهْرَانَ.

(۳۴۹۱۰) الاعمش کا نام سلیمان بن مہران تھا۔

(٣٤٩١١) أَبُو كَثِيرٍ الَّذِي رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، اسْمُهُ : يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أُذَيْنَةَ السُّحَيْمِيُّ.

(۳۴۹۱۱) ابو کثیر جو ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں ان کا نام یزید بن عبدالرحمن بن اذینہ السحیمی تھا۔

(۳٤۹۱۲) أَبُو زُمَيْلٍ :سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ.

(۳۴۹۱۲) ابوزمیل کا نام سماک الحنفی تھا۔

(۳٤۹۱۳) أَبُو النَّجَاشِيُّ ، مَوْلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، اسْمُهُ :عَطَاءٌ.

(۳۴۹۱۳) ابوالنجاشی کا نام عطاء تھا۔

(۳٤۹۱٤) أَبُو كُدَيْنَةَ :يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ.

(۳۴۹۱۴) ابوکدینہ کا نام یحییٰ بن المھلب تھا۔

(۳٤۹۱٥) اسْمُ أَبِي تِحْيَى :حُكَيْم بْنُ سَعْدٍ.

(۳۴۹۱۵) ابی تحیی کا نام حکیم بن سعد تھا۔

(۳٤۹۱٦) أَبُو يَزِيدَ الَّذِي رَوَى عَنْهُ سُفْيَانُ :وَقَاءُ بْنُ إِيَاسٍ.

(۳۴۹۱۶) ابویزید جن سے سفیان روایت کرتے ہیں ان کا نام وقاء بن ایاس تھا۔

(۳٤۹۱۷) أَبُو خَالِدٍ الدَّالاَنِيُّ :يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

(۳۴۹۱۷) ابوخالد الدالانی کا نام یزید بن عبدالرحمٰن تھا۔

(۳٤۹۱۸) أَبُو الْفُرَاتِ ، الَّذِي رَوَى عَنْهُ أَبُو حَيَّانَ :شَدَّادُ بْنُ أَبِي الْعَالِيَةِ.

(۳۴۹۱۸) ابوالفرات جن سے ابوحیان روایت کرتے ہیں ان کا نام شداد بن ابی العالیہ تھا۔

(۳٤۹۱۹) أَبُو طَلْقٍ :عَدِيُّ بْنُ حَنْظَلَةَ.

(۳۴۹۱۹) ابوطلق کا نام عدی بن حنظلہ تھا۔

(۳٤۹۲۰) أَبُو سَلْمَانَ صَاحِبُ مِسْعَرٍ ، اسْمُهُ :يَزِيدُ.

(۳۴۹۲۰) ابوسلمان کا نام یزید تھا۔

(۳٤۹۲۱) الْهِزْهَازِ الَّذِي رَوَى عَنْهُ عَبْدُ اللهِ ، اسْمُهُ :هَانِيءٌ.

(۳۴۹۲۱) الھزھاز کا نام ھانی تھا۔

(۳٤۹۲۲) وَاسْمُ أَبِي عُمَرَ ، صَاحِبِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ :دِينَارٌ ، مَوْلَى بِشْرِ بْنِ غَالِبٍ.

(۳۴۹۲۲) ابوعمر جوکہ ابن الحنفیہ کے صاحب تھے ان کا نام دینار تھا۔

(۳٤۹۲۳) اسْمُ أَبِي سِنَانٍ الأَسَدِيِّ :وَهْبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ.

(۳۴۹۲۳) ابوسنان الاسدی کا نام وھب بن عبداللہ تھا۔

(۳٤۹۲٤) أَبُو عَيَّاش الزُّرَقِيُّ ، اسْمُهُ :زَيْدٌ.

(۳۴۹۲۴) ابو عیاش الزرقی کا نام زید تھا۔

(۳٤۹۲٥) أُمُّ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الأَحْوَصِ ، اسْمُهَا :أُمُّ جُنْدُبٍ.

(۳۴۹۲۵) ام سلیمان بن عمرو بن الاحوص کا نام ام جندب تھا۔

(۳٤۹۲٦) أَبُو سَعِيدٍ الأَحْمُسِيُّ :الْمُخَارِقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ.

(۳۴۹۲۶) ابو سعید الاحمسی کا نام المخارق بن عبد اللہ تھا۔

(۳٤۹۲۷) أَبُو هَارُونَ الْعَبْدِيُّ :عُمَارَةُ بْنُ جُوَيْنٍ.

(۳۴۹۲۷) ابو ھارون العبدی کا نام عمارہ بن جوین تھا۔

(۳٤۹۲۸) أَبُو الْعُبَيْدِينُ :مُعَاوِيَةَ بْنِ سَبْرَةَ بْنِ حُصَيْنٍ.

(۳۴۹۲۸) ابو العبیدین کا نام معاویہ بن سبرہ بن حصین تھا۔

(۳٤۹۲۹) وَاسْمُ أَبِي عِيَاضٍ :عَمْرُو بْنُ الأَسْوَدِ الْعَنْسِيُّ.

(۳۴۹۲۹) ابو عیاض کا نام عمرو بن الاسود العنسی تھا۔

(۳٤۹۳۰) وَاسْمُ أَبِي إِدْرِيسَ الْمَرْهَبِيُّ سَوَّارٌ.

(۳۴۹۳۰) ابو ادریس المرھبی کا نام سوار تھا۔

(۳٤۹۳۱) أَبُو قَتَادَةَ الْعَدَوِيُّ :تَمِيمُ بْنُ نَذِيرٍ.

(۳۴۹۳۱) ابو قتادہ العدوی کا نام تمیم بن نذیر تھا۔

(۳٤۹۳۲) أَبُو هُبَيْرَةَ :حُرَيْثُ بْنُ مَالِكٍ.

(۳۴۹۳۲) ابو ھبیرہ کا نام حریث بن مالک تھا۔

(۳٤۹۳۳) أَبُو هُبَيْرَةَ :يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ الأَنْصَارِيُّ.

(۳۴۹۳۳) ابو ھبیرہ کا نام یحییٰ بن عباد الانصاری تھا۔

(۳٤۹۳٤) أَبُو الْجَوْزَاءِ ، اسْمُهُ :أَوْسُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرَّبَعِيُّ.

(۳۴۹۳۴) ابو الجوزاء کا نام اوس بن عبد اللہ الربعی تھا۔

(۳٤۹۳٥) أَبُو الدَّهْمَاءِ :قِرْفَةُ بْنُ بُهَيْسٍ.

(۳۴۹۳۵) ابو الدھماء کا نام قرفہ بن بھیس تھا۔

(۳٤۹۳٦) أَبُو هَمَّامٍ :الْوَلِيدُ بْنُ قَيْسٍ السَّكُونِيُّ.

(۳۴۹۳۶) ابو ہمام کا نام ولید بن قیس السکونی تھا۔

(٣٤٩٣٧) أَبُو إِبْرَاهِيمَ الأَنْصَارِيُّ ، يَقُولُونَ :هُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِى قَتَادَةَ.

(۳۴۹۳۷)ابوابراہیم الانصاری کا نام عبداللہ بن ابی قتادہ تھا۔

(٣٤٩٣٨) اسْمُ أَبِى هَارُونَ الْغَنَوِيُّ :إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَلاَءِ.

(۳۴۹۳۸)ابوھارون الغنوی کا نام ابراہیم بن العلاء تھا۔

(٣٤٩٣٩) اسْمُ أَبِى مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ : كَنَّازُ بْنُ حُصَيْنٍ.

(۳۴۹۳۹)ابومرثد الغنوی کا نام کناز بن حصین تھا۔

(٣٤٩٤٠) أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلاَنِيُّ :عَائِذُ اللهِ.

(۳۴۹۴۰)ابوادریس الخولانی کا نام عائذ اللہ تھا۔

(٣٤٩٤١) اسْمُ أَبِى غَلاَّب :يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ.

(۳۴۹۴۱)ابوغلاب کا نام یونس بن جبیر تھا۔

(٣٤٩٤٢) اسْمُ أَبِى الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءُ : كُلْثُومٌ مَوْلًى لِقُرَيْشٍ.

(۳۴۹۴۲)ابوالعالیہ البراء کا نام کلثوم تھا۔

(٣٤٩٤٣) وَاسْمُ أَبِى الْجَهْمِ :صُبَيْحٌ ، الَّذِى رَوَى عَنْهُ أَصْحَابُنَا.

(۳۴۹۴۳)ابوالجہم کا نام صبیح تھا،جن سے ہمارے اصحاب روایت کرتے ہیں۔

(٣٤٩٤٤) أَبُو قُدَامَةَ الَّذِى رَوَى عَنْهُ سِمَاكٌ ، اسْمُهُ :النُّعْمَانُ بْنُ حُمَيْدٍ.

(۳۴۹۴۴)ابوقدامہ جن سے سماک روایت کرتے ہیں ان کا نام نعمان بن حمید تھا۔

(٣٤٩٤٥) أَبُو إِسْرَائِيلَ الْعَبْسِيُّ ، اسْمُهُ :إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ.

(۳۴۹۴۵)ابواسرائیل العبسی کا نام اسماعیل بن اسحاق تھا۔

(٣٤٩٤٦) أَبُو مَالِكٍ الأَشْعَرِيُّ ، اسْمُهُ :عَمْرٌو.

(۳۴۹۴۶)ابو مالک کا نام عمرو تھا۔

(٣٤٩٤٧) ابْنُ حَوَالَةَ ، اسْمُهُ :عَبْدُ اللهِ.

(۳۴۹۴۷)ابن الحوالہ کا نام عبداللہ تھا۔

(٣٤٩٤٨) أُمُّ الرَّائِحِ بِنْتُ صُلَيْعٍ ، اسْمُهَا :الرَّبَابُ.

(۳۴۹۴۸)ام رائح بنت صلیع کا نام رباب تھا۔

(٣٤٩٤٩) أَبُو زَيْدٍ الأَنْصَارِيُّ ، اسْمُهُ :عَمْرُو بْنُ أَخْطَبَ.

(۳۴۹۴۹) ابوزیدالانصاری کا نام عمرو بن اخطب تھا۔

(٣٤٩٥٠) اسْمُ أَبِي عُمَرَ الْبُهْرَانِيِّ :يَحْيَى بْنُ عُبَيْدٍ.

(۳۴۹۵۰) ابوعمرالبھرانی کا نام یحییٰ بن عبید تھا۔

(٣٤٩٥١) اسْمُ أَبِي بَلْجٍ الْفَزَارِيِّ :يَحْيَى بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ.

(۳۴۹۵۱) ابوبلج کا نام یحییٰ بن ابوسلیم تھا۔

(٣٤٩٥٢) اسْمُ أَبِي الْجُلاَسِ :عُقْبَةُ بْنُ سَيَّارٍ.

(۳۴۹۵۲) ابوالجلاس کا نام عقبہ بن سیار تھا۔

(٣٤٩٥٣) اسْمُ أَبِي هَمَّامٍ ، الَّذِي رَوَى عَنْهُ يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ :عَبْدُ اللهِ بْنُ يَسَارٍ.

(۳۴۹۵۳) ابوہمام جن سے یعلی بن عطاء روایت کرتے ہیں ان کا نام عبداللہ بن یسار تھا۔

(٣٤٩٥٤) اسْمُ أَبِي قَزَعَةَ ، الَّذِي رَوَى عَنْهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ :سُوَيْدُ بْنُ حُجَيْرٍ الْبَاهِلِيُّ.

(۳۴۹۵۴) ابوقزعہ کا نام جن سے حماد بن سلمہ روایت کرتے ہیں سوید بن حجیر الباھلی تھا۔

(٣٤٩٥٥) اسْمُ ابْنِ مُنَبِّهٍ :وَهْبٌ.

(۳۴۹۵۵) ابن منبہ کا نام وھب تھا۔

(٣٤٩٥٦) اسْمُ أُمِّ الْفَضْلِ :لُبَابَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ.

(۳۴۹۵۶) ام فضل کا نام لبابہ بنت الحارث تھا۔

(٣٤٩٥٧) اسْمُ أَبِي نَعَامَةَ الْحَنَفِيِّ :قَيْسُ بْنُ عَبَايَةَ.

(۳۴۹۵۷) ابونعامہ الحنفی کا نام قیس بن عبایہ تھا۔

(٣٤٩٥٨) أَبُو نَعَامَةَ الشَّقَرِيُّ :عَبْدُ رَبِّهِ.

(۳۴۹۵۸) ابونعامہ الشقری کا نام عبدربہ تھا۔

(٣٤٩٥٩) أَبُو عَقِيلٍ :بَشِيرُ بْنُ عُقْبَةَ.

(۳۴۹۵۹) ابوعقیل کا نام بشیر بن عقبہ تھا۔

(٣٤٩٦٠) أَبُو طِوَالَةَ :عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ.

(۳۴۹۶۰) ابوطوالہ کا نام عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن معمر تھا۔

(٣٤٩٦١) أَبُو مَوْدُودٍ :عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ.

(۳۴۹۶۱) ابومودود کا نام عبدالعزیز بن ابی سلیمان تھا۔

(٣٤٩٦٢) اسْمُ أَبِي فِرَاسٍ ، مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ :يَزِيدُ بْنُ رَبَاحٍ.

(۳۴۹۶۲) ابوفراس کا نام یزید بن رباح تھا۔

(٣٤٩٦٣) أَبُو الزِّنْبَاعِ ، الَّذِي رَوَى عَنْهُ أَبُو حَيَّانَ :صَدَقَةُ بْنُ صَالِحٍ.

(۳۴۹۶۳) ابوالزنباع کا نام صدقہ بن صالح تھا۔

(٣٤٩٦٤) اسْمُ أَبِي مُعَاوِيَةَ :مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ.

(۳۴۹۶۴) ابومعاویہ کا نام محمد بن خازم تھا۔

(٣٤٩٦٥) اسْمُ أَبِي الأَحْوَصِ :سَلاَّمُ بْنُ سُلَيْمٍ.

(۳۴۹۶۵) ابوالاحوص کا نام سلام بن سلیم تھا۔

(٣٤٩٦٦) اسْمُ أَبِي الْمُهَزِّمِ :يَزِيدُ بْنُ سُفْيَانَ.

(۳۴۹۶۶) ابوالمھزم کا نام یزید بن سفیان تھا۔

(٣٤٩٦٧) اسْمُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيِّ :عَبْدُ بْنُ عَبْدٍ.

(۳۴۹۶۷) ابوعبداللہ الجدلی کا نام عبد بن عبد تھا۔

(٣٤٩٦٨) مَاتَ أَبُو خَالِدٍ الْوَالِبِيُّ فِي سَنَةِ مِئَةٍ ، وَاسْمُهُ :هُرْمُزُ.

(۳۴۹۶۸) ابوخالد کا انتقال سو ہجری میں ہوا ان کا نام ہرمز تھا۔

(٣٤٩٦٩) وَيَذْكُرُونَ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :وُلِدْتُ فِي سَنَتَيْنِ مَضَتَا مِنْ خِلاَفَةِ عُمَرَ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

(۳۴۹۶۹) حضرت سعید بن المسیب حضرت عمر کی خلافت کے دو سال کے بعد پیدا ہوئے۔

(٣٤٩٧٠) وَيَذْكُرُونَ :أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ الأَزْدِيَّ ، صَاحِبُ قَتَادَةَ :يَحْيَى بْنُ مَالِكٍ.

(۳۴۹۷۰) ابوایوب الازدی کا نام یحییٰ بن مالک تھا۔

(٣٤٩٧١) وَاسْمُ أُمِّ هَانِءٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ :هِنْدٌ.

(۳۴۹۷۱) ام ھانی بنت ابوطالب کا نام ہند تھا۔

(٣٤٩٧٢) وَأُمُّ حَكِيمٍ بِنْتِ الزُّبَيْرِ ، اسْمُهَا :ضُبَاعَةُ.

(۳۴۹۷۲) ام حکیم بنت زبیر کا نام ضباعہ تھا۔

(٣٤٩٧٣) وَأَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ :عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ الْمِقْدَامِ.

(۳۴۹۷۳) ابوحمید الساعدی کا نام عبدالرحمٰن بن سعد بن المقدام تھا۔

(٣٤٩٧٤) أُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ خَالِدٍ ، اسْمُهَا :أَمَةُ بِنْتُ خَالِدٍ.

(۳۴۹۷) ام خالد بنت خالد کا نام امہ بنت خالد ہے۔

(٣٤٩٧) وَيَذْكُرُونَ : أَنَّ اسْمَ أَبِي مَعْبَدٍ ، مَوْلَى ابْنَ عَبَّاسٍ : نَافِذٌ.

(۳۴۹۷) ابو معبد کا نام نافذ ذکر کیا جاتا ہے۔

(٣٤٩٧) وَيَذْكُرُونَ : أَنَّ اسْمَ أَبِي يَحْيَى الأَعْرَجِ : مِصْدَعٌ ، مَوْلَى مُعَاذِ ابْنِ عَفْرَاءَ.

(۳۴۹۷) ابو یحییٰ الاعرج کا نام مصدع ہے۔

(٣٤٩٧) وَيَذْكُرُونَ : أَنَّ اسْمَ أُمِّ عَطِيَّةَ الأَنْصَارِيَّةِ : نُسَيْبَةُ.

(۳۴۹۷) ام عطیہ الانصاریہ کا نام نسیبہ تھا۔

(٣٤٩٧) أَبُو عَمَّارٍ الْهَمْدَانِيُّ : عَرِيبُ بْنُ حُمَيْدٍ.

(۳۴۹۷) ابو عمار الھمدانی کا نام عریب بن حمید تھا۔

(٣٤٩٧) أَبُو نَوْفَلِ بْنُ أَبِي عَقْرَبٍ ، اسْمُهُ : مُعَاوِيَةُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي عَقْرَبٍ.

(۳۴۹۷) ابو نوفل بن ابو عقرب کا نام معاویہ بن مسلم بن ابو عقرب تھا۔

(٣٤٩٨) أَبُو صِرْمَةَ : مَالِكُ بْنُ قَيْسٍ الْقَارِئُ.

(۳۴۹۸) ابو صرمہ کا نام مالک بن قیس القاری تھا۔

(٣٤٩٨) أَبُو السَّوْدَاءِ : عَمْرُو بْنُ عِمْرَانَ.

(۳۴۹۸) ابو السوداء کا نام عمرو بن عمران تھا۔

(٣٤٩٨) وَبَلَغَنِي : أَنَّ اسْمَ أَبِي قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ : عَوْفُ بْنُ الْحَارِثِ.

(۳۴۹۸) ابو قیس بن ابو حازم کا نام عوف بن حارث تھا۔

(٣٤٩٨) وَبَلَغَنِي : أَنَّ اسْمَ ابْنِ مِرْبَعٍ : زَيْدُ بْنُ مِرْبَعٍ.

(۳۴۹۸۳) ابن مربع کا نام زید بن مربع تھا۔

(٣٤٩٨) وَاسْمُ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ : لَاشِرُ بْنُ حُمَيْدٍ.

(۳۴۹۸۴) ابو ثعلبہ الخشنی کا نام لاشر بن حمید تھا۔

(٣٤٩٨) وَاسْمُ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ : عَبْدُ اللهِ بْنُ ثُوَبٍ.

(۳۴۹۸) ابو مسلم الخولانی کا نام عبداللہ بن ثوب تھا۔

(٣٤٩٨) الْهَيْثَمُ بْنُ الأَسْوَدِ يُكَنَّى : أَبَا الْعُرْيَانِ.

(۳۴۹۸) الھیثم بن الاسود کی کنیت ابو عریان تھی۔

(٣٤٩٨٧) وَطَاوُوسٌ يُكَنَّى :أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

(۳۴۹۸۷) طاؤس کی کنیت ابوعبدالرحمن تھی۔

(٣٤٩٨٨) عَقِيلُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يُكَنَّى :أَبَا يَزِيدَ.

(۳۴۹۸۸) عقیل بن ابی طالب کی کنیت ابویزید تھی۔

(٣٤٩٨٩) سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ :أَبُو عَبْدِ اللهِ.

(۳۴۹۸۹) سلمان فارسی کا نام ابوعبداللہ تھا۔

(٣٤٩٩٠) صُهَيْبٌ :أَبُو يَحْيَى.

(۳۴۹۹۰) صہیب کا نام ابویحییٰ تھا۔

(٣٤٩٩١) عطَاءُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ يُكَنَّى :بِأَبِي مُعَاذٍ.

(۳۴۹۹۱) عطاء بن ابی میمونہ کی کنیت ابومعاذ تھی۔

(٣٤٩٩٢) نُعَيْمُ بْنُ زِيَادٍ ، الَّذِي رَوَى عَنْهُ عَامِرٌ ، يُكَنَّى :بِأَبِي يَحْيَى.

(۳۴۹۹۲) نعیم بن زیاد جن سے عامر روایت کرتے ہیں ان کی کنیت ابویحییٰ تھی۔

(٣٤٩٩٣) مُوسَى بْنُ يَزِيدَ بْنِ مُوهَبٍ يُكَنَّى :بِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

(۳۴۹۹۳) موسیٰ بن یزید بن موھب کی کنیت ابوعبدالرحمن تھی۔

(٣٤٩٩٤) مُوسَى بْنُ طَلْحَةَ :أَبُو عِيسَى.

(۳۴۹۹۴) موسیٰ بن طلحہ کی کنیت ابوعیسیٰ تھی۔

(٣٤٩٩٥) مُسْلِمُ بْنُ صُبَيْحٍ كُنْيَتُهُ :أَبُو الضُّحَى.

(۳۴۹۹۵) مسلم بن صبیح کی کنیت ابوالضحیٰ تھی۔

(٣٤٩٩٦) اسْمُ أَبِي عَطِيَّةَ ، صَاحِبِ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ :عَمْرُو بْنُ أَبِي جُنْدُبٍ.

(۳۴۹۹۶) ابوعطیہ کا نام عمرو بن ابی جندب تھا۔

(٣٤٩٩٧) يَزِيدُ ، الَّذِي رَوَى عَنْهُ عِمْرَانُ ، يُكَنَّى :بِأَبِي الْبَزَرِيِّ.

(۳۴۹۹۷) یزید جن سے عمران روایت کرتے ہیں ان کی کنیت ابوالبز ری ہے۔

(٣٤٩٩٨) زَيْدُ بْنُ صُوحَانَ :أَبُو عَائِشَةَ.

(۳۴۹۹۸) زید بن صوحان کی کنیت ابوعائشہ تھی۔

(٣٤٩٩٩) كُنْيَةُ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ :أَبُو الْمُعْتَمِرِ.

) مورق العجلی کی کنیت ابومعتمر تھی۔

عمْرُو بْنُ عَبَسَةَ :أَبُو نَجِيحٍ.

) عمرو بن عبسہ کی کنیت ابونجیح تھی۔

ذُكِرَ :أَنَّ أَبَا الْجَوْزَاءِ قُتِلَ فِي سَنَةَ ثَلَاثٍ وَثَمَانِينَ فِي الْجَمَاجِمِ ،

) ابوالجوزاء تیراسی ہجری میں مقام جماجم میں شہید ہوئے۔

وَعُقْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْغَافِرِ ،

۲) عقبہ بن عبدالغافر

وَعَبْدُ اللهِ بْنُ غَالِبٍ.

۳) اور عبداللہ بن غالب

وَذُكِرَ :أَنَّ مُطَرِّفًا أَكْبَرُ مِنَ الْحَسَنِ بِعِشْرِينَ سَنَةً

۳) مطرف حضرت حسن سے بیس سال بڑے تھے۔

وَكَانَ أَخُوهُ أَبُو الْعَلَاءِ أَكْبَرَ مِنَ الْحَسَنِ بِعَشْرِ سِنِينَ

۳) اوران کے بھائی ابوالعلاء حسن سے دس سال بڑے تھے۔

) وَمَاتَ مُطَرِّفٌ بَعْدَ طَاعُونِ الْجَارِفِ.

۳) مطرف طاعون میں فوت ہوئے، (تباہی مچانے والے طاعون میں فوت ہوئے)۔

) وَمَاتَ أَبُو نَضْرَةَ ، وَأَبُو مِجْلَزٍ ، وَبَكْرٌ قَبْلَ الْحَسَنِ بِقَلِيلٍ.

۳) ابونضرہ، ابومجلز اور بکر حضرت حسن سے کچھ عرصہ قبل فوت ہوئے۔

) وَذُكِرَ :أَنَّ الْحَسَنَ كَانَ أَكْبَرَ مِنْ مُحَمَّدٍ بِعَشْرِ سِنِينَ.

۳) حضرت حسن محمد سے دس سال بڑے تھے۔

(۵) حِكَايَاتٌ

حکایات

) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ إِذَا لَقِيتُ عُبَيْدَ اللهِ ، كَأَنَّمَا أُفَجِّرُ بِهِ بَحْرًا.

۳) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ جب میری حضرت عبداللہ سے ملاقات ہوئی تو گویا میں ان کے ذریعہ سمندر کو جاری کر
۔

(۳۵۰۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، قَالَ : لَمْ يَلْقَ الضَّحَّاكُ ابْنَ عَبَّاسٍ ، إِنَّمَا لَقِيَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ بِالرَّيِّ ، فَأَخَذَ عَنْهُ التَّفْسِيرَ.

(۳۵۰۱۰) حضرت عبدالملک بن میسرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملاقات نہیں ہوئی، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کی ان سے مقام ری میں ملاقات ہوئی اور ان سے تفسیر سیکھی۔

(۳۵۰۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّ فَاطِمَةَ دُفِنَتْ لَيْلاً.

(۳۵۰۱۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ کو رات کے وقت دفن کیا گیا۔

(۳۵۰۱۲) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ : مَرَّ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلاَمٍ فِي أَرْضٍ إِلَى جَنْبِهِ ، فَقَالَ : إِنَّ هَذِهِ رَأْسَ أَرْبَعِينَ سَنَةً ، يَكُونُ عِنْدَهَا صُلْحٌ قَالَ : فَكَانَتْ جَمَاعَةُ مُعَاوِيَةَ عِنْدَ رَأْسِ الأَرْبَعِينَ.

(۳۵۰۱۲) حضرت عبداللہ بن مغفل فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن سلام ایک زمین سے گزرے اور فرمایا: یہ چالیس ہجری کی ا بے اس میں صلح ہوئی ہے راوی فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی جماعت چالیس ہجری کے شروع میں تھی۔

(۳۵۰۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مُشَاشٌ ، قَالَ : سَأَلْتُ الضَّحَّاكَ : رَأَيْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ؟ فَقَالَ : لاَ

(۳۵۰۱۳) حضرت مشاش فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ضحاک سے دریافت کیا کہ آپ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملاقات کی ہے؟ فرمایا کہ نہیں۔

(۳۵۰۱٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : مَاتَ أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَلَمْ يَجْمَعُوا الْقُرْآنَ.

(۳۵۰۱۴) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر، حضرت عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا لیکن وہ قرآن جمع نہ کر سکے۔

(۳۵۰۱٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، قَالَ : لَمَّا تُوُفِّيَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ وَجَدَ عَلَيْهِ الْحَسَنُ وَجْدًا شَدِيدًا فَكُلِّمَ فِي ذَلِكَ ، فَقَالَ : مَا سَمِعْتُ اللَّهَ عَابَ عَلَى يَعْقُوبَ الْحُزْنَ ، وَقَالَ الْحَسَنُ : لَمَّا تُوُفِّيَ عُتْبَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَجَدَ عَلَيْهِ ابْنُ مَسْعُودٍ ، فَلَمَّا كُلِّمَ فِي ذَلِكَ ، قَالَ : أَمَا وَاللهِ إِذْ قَضَى اللَّهُ مَا قَضَى ، مَا أُحِبُّ أَنِّي دَعَوْتُهُ فَأَجَابَنِي.

(۳۵۰۱۵) حضرت یونس سے مروی ہے کہ حضرت سعید بن ابوالحسن کا جب انتقال ہوا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ بہت سخت غمگین اور پریشان ہوئے، ان سے اس کے بارے میں کہا گیا تو آپ نے فرمایا: میں نے نہیں سنا کہ اللہ نے حضرت یعقوب کی پریشانی اور غم کو حضرت یوسف کی جدائی پر لاحق ہوئی تھی اس کی عیب بیان فرمایا ہو، حضرت حسن نے فرمایا: جب حضرت عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا انتقال

ہوا، تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بہت غمگین ہوئے، جب ان سے اس بارے میں بات کی گئی تو فرمایا: خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے جب فیصلہ فرمادیا جو فیصلہ فرمایا تو میں اس بات کو نہیں پسند کرتا کہ میں اس کے بارے میں دعا کروں اور میری دعا قبول کی جائے۔

(۳۵۰۱۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : حُدِّثْتُ ؛ أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ خَدَمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَتَيْنِ.

(۳۵۰۱۶) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت قیس بن سعد بن عبادہ نے دو سال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت فرمائی۔

(۳۵۰۱۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ طَافَ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فِي خِرْقَةٍ ، وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الإِسْلاَمِ. (ابن ابی عاصم ۱۲۱)

(۳۵۰۱۷) حضرت ابو اسحاق سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو کپڑے میں لپیٹ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے، یہ پہلے بچے تھے جو اسلام پر پیدا ہوئے تھے، (مدینہ میں پیدا ہونے والے پہلے بچے تھے)۔

(۳۵۰۱۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ : دَخَلَ أَبُو دَاوُد الأَعْمَى عَلَى قَتَادَةَ ، فَلَمَّا خَرَجَ ، قَالُوا لَهُ : هَذَا يَرْوِي عَنْ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ بَدْرِيًّا ، قَالَ : هَذَا كَانَ سَائِلاً قَبْلَ الْجَارِفِ ، لاَ يَعْرِضُ لِشَيْءٍ مِنْ هَذَا ، فَوَاللهِ مَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ، وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ بَدْرِيٍّ مُشَافَهَةً ، إِلاَّ سَعِيدٌ ، عَنْ سَعْدٍ.

(۳۵۰۱۸) حضرت ہمام فرماتے ہیں کہ حضرت ابو داؤد جو نابینا تھے حضرت قتادۃ کے پاس گئے، جب وہ ان کے پاس سے نکلے تو لوگوں نے حضرت قتادہ سے فرمایا: یہ شخص اٹھارہ بدری صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتا ہے، حضرت قتادہ نے فرمایا: یہ تباہی پھیلا دینے والے طاعون سے پہلے سوال کرنے والا تھا۔ یہ اس بارے میں کچھ نہیں جانتا خدا کی قسم حضرت حسن اور حضرت سعید بن میتب نے بالمشافہہ کسی بدری صحابی سے روایت نہیں کی، سوائے حضرت سعید کے جو حضرت سعد سے روایت کرتے ہیں۔

(۳۵۰۱۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : قُلْتُ لأَبِي عُبَيْدَةَ : أَكَانَ عَبْدُ اللهِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ ؟ قَالَ : لاَ.

(۳۵۰۱۹) حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عبیدہ سے پوچھا: کیا لیلۃ الجن میں حضرت عبداللہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے؟ فرمایا نہیں۔

(۳۵۰۲۰) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : ذُكِرَ ذَلِكَ لِعَلْقَمَةَ ، فَقَالَ : وَدِدْتُ أَنَّ صَاحِبَنَا كَانَ مَعَهُ. (مسلم ۳۳۲)

(۳۵۰۲۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ سے اس کا ذکر کیا گیا تو فرمایا: میرا خیال ہے کہ ہمارے ساتھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

(۳۵۰۲۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : قُلْتُ : كَمْ أَدْرَكَ الْحَسَنُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : ثَلاَثِينَ وَمِئَةٍ ، قَالَ : قُلْتُ : كَمْ أَدْرَكَ ابْنُ سِيرِينَ ؟ قَالَ : ثَلاَثِينَ.

(۳۵۰۲۱) حضرت فضل سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ حضرت حسن رحمہ اللہ نے کتنے صحابہ سے ملاقات کی؟ فرمایا ایک سوتیس صحابہ سے، میں نے پوچھا کہ حضرت ابن سیرین نے کتنے صحابہ سے ملاقات کی ہے؟ فرمایا تیس سے۔

(۳۵۰۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبْزَى ، قَالَ :صَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ عَلَى زَيْنَبَ ، وَكَانَتْ أَوَّلَ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۵۰۲۲) حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا جنازہ پڑھا ازواج مطہرات میں سے یہ پہلی خاتون تھیں جن کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد انتقال ہوا تھا۔

(۳۵۰۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :تُوُفِّيَتْ خَدِيجَةُ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ بِسَنَتَيْنِ ، أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ ، ثُمَّ نَكَحَ عَائِشَةَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ ، وبَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ.

(۳۵۰۲۳) حضرت ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت مدینہ سے دوسال قبل حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا، پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ کا نکاح ہوا اس وقت وہ چھ برس کی تھیں اور نو برس کی عمر تک رخصت ہوئی۔

(۳۵۰۲٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ شَرِيكٍ ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ ، يَقُولُ :وُلِدْتُ لِسَنَتَيْنِ مِنْ إِمْرَةِ عُثْمَانَ ، قَالَ شَرِيكٌ :وَدَفَنَّاهُ أَيَّامَ الْخَوَارِجِ.

(۳۵۰۲۴) حضرت ابواسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان کی خلافت کے دوسرے سال میں میں پیدا ہوا، حضرت شریک نے فرمایا: ان کو خوارج کے دنوں میں دفن کیا گیا۔

(۳۵۰۲۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، حَدَّثَنَا حِبَّانُ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَتَبَ أَبُو مُوسَى إِلَى عُمَرَ : إِنَّهُ تَأْتِينَا كُتُبٌ مَا نَعْرِفُ تَأْرِيخَهَا ، فَأَرِّخْ ، فَاسْتَشَارَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ :أَرِّخْ لِمَبْعَثِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ :أَرِّخْ لِمَوْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ عُمَرُ :أُؤَرِّخُ لِمُهَاجِرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَإِنَّ مُهَاجَرَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرْقٌ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ ، فَأَرَّخَ.

(۳۵۰۲۵) حضرت شعبی سے مروی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ ہمارے پاس آپ کے مکتوب گرامی آئے ہیں ہمیں ان کی تاریخ کا علم نہیں ہوتا لہٰذا آپ ہمارے لیے تاریخ کا تعین کریں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ فرمایا، بعض صحابہ نے رائے دی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے تاریخ مقرر کی جائے، اور دیگر بعض صحابہ کی رائے تھی کہ حضور رضی اللہ عنہ کی وفات سے تاریخ مقرر کی جائے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے تاریخ مقرر کروں گا کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت حق اور باطل کے درمیان فرق کرنے والی ہے، پس انہوں نے ہجرت سے تاریخ مقرر فرمائی۔

(٦) بَابٌ

باب

(٣٥٠٢٦) أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ : عَبْدُ اللهِ.

(۳۵۰۲۶) ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ تھا۔

(٣٥٠٢٧) عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ : أَبُو بَكْرٍ.

(۳۵۰۲۷) عبداللہ بن زبیر کی کنیت ابوبکر تھی۔

(٣٥٠٢٨) عمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : أَبُو حَفْصٍ.

(۳۵۰۲۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوحفص تھی۔

(٣٥٠٢٩) عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ : أَبُو عَبْدِ اللهِ ، وَيُكَنَّى : بِأَبِي عَمْرٍو.

(۳۵۰۲۹) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوعبداللہ اور حضرت ابوعمرو تھی۔

(٣٥٠٣٠) حُذَيْفَةُ : أَبُو عَبْدِ اللهِ.

(۳۵۰۳۰) حضرت حذیفہ کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔

(٣٥٠٣١) الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ : أَبُو عَبْدِ اللهِ.

(۳۵۰۳۱) زبیر بن عوام کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔

(٣٥٠٣٢) جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ : أَبُو عَبْدِ اللهِ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ : أَبُو عَمْرٍو.

(۳۵۰۳۲) جریر بن عبداللہ کی کنیت ابوعبداللہ تھی، اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ ابوعمرو رضی اللہ عنہ تھی۔

(٣٥٠٣٣) عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ : أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

(۳۵۰۳۳) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوعبدالرحمن تھی۔

(٣٥٠٣٤) ابْنُ عُمَرَ : أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

(۳۵۰۳۴) ابن عمر رضی اللہ عنہما کی کنیت ابوعبدالرحمن تھی۔

(٣٥٠٣٥) عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ : أَبُو الْحَسَنِ.

(۳۵۰۳۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوالحسن تھی۔

(٣٥٠٣٦) سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ : أَبُو إِسْحَاقَ.

(۳۵۰۳۶) سعد بن ابی وقاص کی کنیت ابواسحاق تھی۔

(٣٥٠٣٧) عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ :أَبُو الْفَضْلِ.

(۳۵۰۳۷) عباس بن عبدالمطلب کی کنیت ابوالفضل تھی۔

(٣٥٠٣٨) عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ :أَبُو الْعَبَّاسِ.

(۳۵۰۳۸) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی کنیت ابوعباس تھی۔

(٣٥٠٣٩) أُبَيّ بْنُ كَعْبٍ :أَبُو الْمُنْذِرِ.

(۳۵۰۳۹) ابی بن کعب کی کنیت ابوالمنذر تھی۔

(٣٥٠٤٠) عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ :أَبُو نُجَيْدٍ.

(۳۵۰۴۰) عمران بن حصین کی کنیت ابونجید تھی۔

(٣٥٠٤١) خَالِدُ بْنُ زَيْدٍ :أَبُو أَيُّوبَ.

(۳۵۰۴۱) حضرت خالد بن زید کی کنیت ابوایوب تھی۔

(٣٥٠٤٢) عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو :أَبُو مَسْعُودٍ.

(۳۵۰۴۲) عقبہ بن عامر کی کنیت ابومسعود تھی۔

(٣٥٠٤٣) أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ :أَبُو حَمْزَةَ.

(۳۵۰۴۳) انس بن مالک کی کنیت ابوحمزہ تھی۔

(٣٥٠٤٤) الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ :أَبُو مُحَمَّدٍ.

(۳۵۰۴۴) حسن بن علی کی کنیت ابومحمد تھی۔

(٣٥٠٤٥) الأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ :أَبُو مُحَمَّدٍ.

(۳۵۰۴۵) اشعث بن قیس کی کنیت ابومحمد تھی۔

(٣٥٠٤٦) الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ :أَبُو عَبْدِ اللهِ.

(۳۵۰۴۶) حسین بن علی کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔

(٣٥٠٤٧) الْمِقْدَادُ بْنُ الأَسْوَدِ :أَبُو عَمْرٍو.

(۳۵۰۴۷) مقداد بن الاسود کی کنیت ابوعمرو تھی۔

(٣٥٠٤٨) حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ :أَبُو عُمَارَةَ.

(۳۵۰۴۸) حمزہ بن عبدالمطلب کی کنیت ابوعمارہ تھی۔

(٣٥٠٤٩) مُعَاوِيَةُ :أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

(۳۵۰۴۹) معاویہ کی کنیت ابو عبد الرحمٰن تھی۔

۳۵۰۵۰) عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ :أَبُو مُحَمَّدٍ.

(۳۵۰۵۰) عبد الرحمٰن بن عوف کی کنیت ابو محمد تھی۔

۳۵۰۵۱) خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ :أَبُو سُلَيْمَانَ.

(۳۵۰۵۱) حضرت خالد بن ولید کی کنیت ابو سلیمان تھی۔

۳۵۰۵۲) عَمَّارٌ :أَبُو الْيَقْظَانِ.

(۳۵۰۵۲) عمار کی کنیت ابو الیقظان تھی۔

۳۵۰۵۳) طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ :أَبُو مُحَمَّدٍ.

(۳۵۰۵۳) طلحہ بن عبید اللہ کی کنیت ابو محمد تھی۔

۳۵۰۵٤) الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ :أَبُو عَبْدِ اللهِ.

(۳۵۰۵۴) مغیرہ بن شعبہ کی کنیت ابو عبد اللہ تھی۔

۳۵۰۵۵) سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ ،

(۳۵۰۵۵) سعد بن مالک

۳۵۰۵٦) وَعَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ :أَبُو سَعِيدٍ.

(۳۵۰۵۶) اور عمرو بن حریث کی کنیت ابو سعید تھی۔

۳۵۰۵۷) عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ :أَبُو عَبْدِ اللهِ.

(۳۵۰۵۷) عمرو بن العاص کی کنیت ابو عبد اللہ تھی۔

۳۵۰۵۸) مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ :أَبُو عَبْدِ الْمَلِكِ.

(۳۵۰۵۸) مروان بن حکم کی کنیت ابو عبد الملک تھی۔

۳۵۰۵۹) شُرَيْحٌ :أَبُو أُمَيَّةَ.

(۳۵۰۵۹) شریح کی کنیت ابو امیہ تھی۔

۳۵۰٦٠) سُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ :أَبُو أُمَيَّةَ.

(۳۵۰۶۰) سوید بن غفلہ کی کنیت ابو امیہ تھی۔

۳۵۰٦١) الأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ :أَبُو عَمْرٍو.

(۳۵۰۶۱) الاسود بن یزید کی کنیت ابو عمرو تھی۔

(٣٥٠٦٢) عَلْقَمَةُ :أَبُو شِبْلٍ.

(۳۵۰۶۲) علقمہ کی کنیت ابوشبل تھی۔

(٣٥٠٦٣) مَسْرُوقٌ :أَبُو عَائِشَةَ.

(۳۵۰۶۳) مسروق کی کنیت ابو عائشہ تھی۔

(٣٥٠٦٤) ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ :أَبُو الْقَاسِمِ.

(۳۵۰۶۴) ابن الحنفیہ کی کنیت ابوالقاسم تھی۔

(٣٥٠٦٥) سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ :أَبُو مُحَمَّدٍ.

(۳۵۰۶۵) سعید بن مسیب کی کنیت ابومحمد تھی۔

(٣٥٠٦٦) عَبْدُ اللهِ بْنُ مَعْقِلٍ :أَبُو الْوَلِيدِ.

(۳۵۰۶۶) عبداللہ بن معقل کی کنیت ابوالولید تھی۔

(٣٥٠٦٧) سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ :أَبُو عَبْدِ اللهِ.

(۳۵۰۶۷) سعید بن جبیر کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔

(٣٥٠٦٨) مُجَاهِدٌ :أَبُو الْحَجَّاجِ.

(۳۵۰۶۸) مجاہد کی کنیت ابوالحجاج تھی۔

(٣٥٠٦٩) عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ :أَبُو مُحَمَّدٍ.

(۳۵۰۶۹) عطاء بن ابی رباح کی کنیت ابومحمد تھی۔

(٣٥٠٧٠) إِيَاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ :أَبُو وَاثِلَةَ.

(۳۵۰۷۰) ایاس بن معاویہ کی کنیت ابوواثلہ تھی۔

(٣٥٠٧١) ابْنُ سِيرِينَ :أَبُو بَكْرٍ.

(۳۵۰۷۱) ابن سیرین کی کنیت ابوبکر تھی۔

(٣٥٠٧٢) الْحَسَنُ :أَبُو سَعِيدٍ.

(۳۵۰۷۲) حسن کی کنیت ابوسعید تھی۔

(٣٥٠٧٣) الشَّعْبِيُّ :أَبُو عَمْرٍو.

(۳۵۰۷۳) شعبی کی کنیت ابوعمرو تھی۔

(٣٥٠٧٤) إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ :أَبُو عِمْرَانَ.

(۳۵۰۷۴) ابراہیم نخعی کی کنیت ابوعمران تھی۔

(۳۵.۷۵) عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِی لَیْلَی :أَبُو عِیسَی.

(۳۵۰۷۵) عبدالرحمن بن ابی لیلی کی کنیت ابوعیسیٰ تھی۔

(۳۵.۷٦) عَبْدُ اللهِ بْنُ عُکَیْمٍ :أَبُو مَعْبَدٍ.

(۳۵۰۷٦) عبداللہ بن حکیم کی کنیت ابومعبد تھی۔

(۳۵.۷۷) الْحَکَمُ بْنُ عُتَیْبَةَ :أَبُو عَبْدِ اللهِ.

(۳۵۰۷۷) حکم بن عتیبہ کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔

(۳۵.۷۸) حَمَّادُ بْنُ أَبِی سُلَیْمَانَ :أَبُو إِسْمَاعِیلَ.

(۳۵۰۷۸) حماد بن ابی سلیمان کی کنیت ابواسماعیل تھی۔

(۳۵.۷۹) الْمُهَلَّبُ بْنُ أَبِی صُفْرَةَ :أَبُو سَعِیدٍ.

(۳۵۰۷۹) مہلب بن ابی صفرہ کی کنیت ابوسعید تھی۔

(۳۵.۸۰) وَاقِعُ بْنُ سَحْبَانَ :أَبُو عَقِیلٍ.

(۳۵۰۸۰) واقع بن سحبان کی کنیت ابوعقیل تھی۔

(۳۵.۸۱) عَطَاءُ بْنُ أَبِی مَیْمُونَةَ :أَبُو مُعَاذٍ.

(۳۵۰۸۱) عطاء بن ابی میمونہ کی کنیت ابومعاذ تھی۔

(۳۵.۸۲) سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ :أَبُو عَمْرٍو.

(۳۵۰۸۲) سعد بن معاذ کی کنیت ابوعمرو تھی۔

(۳۵.۸۳) عَمْرُو بْنُ شُعَیْبٍ :أَبُو إِبْرَاهِیمَ.

(۳۵۰۸۳) عمرو بن شعیب کی کنیت ابوابراہیم تھی۔

(۳۵.۸٤) عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو :أَبُو مُحَمَّدٍ.

(۳۵۰۸۴) عبداللہ بن عمرو کی کنیت ابومحمد تھی۔

(۳۵.۸۵) عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ ، یُکْنَی :بِأَبِی الْوَلِیدِ.

(۳۵۰۸۵) عبداللہ بن حارث کی کنیت ابوالولید تھی۔

كِتَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

(۱) ما ذُكِرَ فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ ، وَمَا فِيهَا مِمَّا أُعِدَّ لأَهْلِهَا

جنت کی صفات اور جنتیوں کیلئے جن چیزوں کا وعدہ ہے ان کا بیان

(۳۵۰۸۶) عَنِ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : أَرْضُ الْجَنَّةِ مِنْ وَرِقٍ ، وَتُرَابُهَا مِسْكٌ ، وَأُصُولُ شَجَرِهَا ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ ، وَأَفْنَانُهَا لُؤْلُؤٌ وَزَبَرْجَدٌ وَيَاقُوتٌ ، وَالْوَرَقُ وَالثَّمَرُ تَحْتَ ذَلِكَ ، فَمَنْ أَكَلَ قَائِمًا لَمْ يُؤْذِهِ ، وَمَنْ أَكَلَ جَالِسًا لَمْ يُؤْذِهِ ، وَمَنْ أَكَلَ مُضْطَجِعًا لَمْ يُؤْذِهِ : ﴿وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلاً﴾.

(طبری ۲۹)

(۳۵۰۸۶) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جنت کی زمین چاندی کی، اس کی مٹی مشک کی، اس کے درختوں کی جڑیں سونے اور چاندی کی، اس کی شاخیں موتی، زبرجد اور یاقوت کی ہیں، اس کے پتہ اور پھل اس کے نیچے ہیں، جو کھڑے ہو کر کھائے اس کو بھی نقصان نہیں، جو بیٹھ کر کھائے اس کو بھی نقصان نہیں اور جو لیٹ کر کھائے اس کو بھی نقصان نہ دے گا، پھر ﴿وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلاً﴾ تلاوت فرمائی۔

(۳۵۰۸۷) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَنَّةِ : كَيْفَ هِيَ ؟ قَالَ : مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَحْيَى لاَ يَمُوتُ ، وَيَنْعَمُ لاَ يَبْأَسُ ، وَلاَ تَبْلَى ثِيَابُهُ ، وَلاَ يَبْلَى شَبَابُهُ ، قِيلَ : يَارَسُولَ اللهِ ، كَيْفَ بِنَاؤُهَا ؟ قَالَ : لَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ ، وَلَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ ، مِلاَطُهَا مِسْكٌ ، وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوتُ ، وَتُرَابُهَا الزَّعْفَرَانُ.

(مسلم ۲۱۸۱۔ احمد ۳۶۹)

(۳۵۰۸۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے جنت کے متعلق دریافت کیا گیا کہ وہ کیسی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جنت میں داخل ہوگا، وہ ہمیشہ زندہ رہے گا اس کو موت نہ آئے گی، اس کو جو نعمتیں ملیں گی وہ ختم نہ ہوں گی نہ کپڑے خراب ہوں گے نہ جوانی ختم (بوسیدہ) ہوگی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اس کی تعمیر کیسی ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کی اینٹیں سونے اور چاندی کی ہیں اس کا گارا مشک کا ہے، اس کی شاخیں موتی اور جواہرات اور اس کی مٹی زعفران کی ہے۔

(۳۵۰۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ؛ أَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ ؟ فَقَالَ : دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ خَالِصٌ.

(مسلم ۲۲۴۳۔ احمد ۴)

(۳۵۰۸۸) ابن صیاد نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنت کی مٹی کے متعلق دریافت کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفید آٹا اور خالص مشک کی ہے۔

(۳۵۰۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمْ يَمَسَّ بِيَدِهِ مِنْ خَلْقِهِ غَيْرَ ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ ؛ غَرَسَ الْجَنَّةَ بِيَدِهِ ، ثُمَّ جَعَلَ تُرَابَهَا الْوَرْسَ وَالزَّعْفَرَانَ ، وَجِبَالَهَا الْمِسْكَ ، وَخَلَقَ آدَمَ بِيَدِهِ ، وَكَتَبَ التَّوْرَاةَ لِمُوسَى.

(۳۵۰۸۹) حضرت حکیم بن جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے صرف تین چیزوں کو اپنے ہاتھ سے چھوا ہے جنت کے درخت اپنے ہاتھ سے لگائے اس کی مٹی ورس اور زعفران کی اور اس کے پہاڑ مشک کے بنائے حضرت آدم کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے توراۃ ہاتھ سے لکھی۔

(۳۵۰۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : أَنْهَارُ الْجَنَّةِ تَفَجَّرُ مِنْ جَبَلٍ مِنْ مِسْكٍ. (ابو نعیم ۳۰۶)

(۳۵۰۹۰) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ جنت کی نہریں مشک کے پہاڑ سے جاری ہوتی ہیں۔

(۳۵۰۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : أَنْهَارُ الْجَنَّةِ تَجْرِي فِي غَيْرِ أُخْدُودٍ ، وَثَمَرُهَا كَالْقِلَالِ ، كُلَّمَا نُزِعَتْ ثَمَرَةٌ عَادَتْ أُخْرَى ، وَالْعُنْقُودُ اثْنَا عَشَرَ ذِرَاعًا.

(۳۵۰۹۱) حضرت مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنت کی نہریں بغیر کنویں (گڑھے) کے جاری ہیں، اور اس کے پھل نوکریوں کی طرح ہیں جب بھی کوئی پھل توڑا جائے اس کی جگہ دوسرا پھل آ جاتا ہے اس کے انگور کا خوشہ بارہ زراع کا ہے۔

(۳۵۰۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو ، قَالَ : الْعُنْقُودُ أَبْعَدُ مِنْ صَنْعَاءَ. (ابن حبان ۷۴۱۶۔ طبرانی ۳۱۲)

(٣٥٠٩٢) حضرت عبداللہ بن عمرو ارشاد فرماتے ہیں کہ انگور صنعاء سے زیادہ دور نکلے ہوئے ہیں۔

(٣٥.٩٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :سَعَفُ الْجَنَّةِ مِنْهُ كِسْوَتُهُمْ وَمُقَطَّعَاتُهُمْ ، قَالَ :وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :وَثَمَرُهَا لَيْسَ لَهُ عَجَمٌ. (حاکم ٤٧٥)

(٣٥٠٩٣) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ جنت کی کھجور اس سے ان کے کپڑے اور چھوٹا لباس ہوگا، فرمایا جنت کے پھل کی گٹھلی نہ ہوگی۔

(٣٥.٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ؛ فِي قَوْلِهِ: ﴿سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى﴾، قَالَ:صَبْرُ الْجَنَّةِ، يَعْنِي وَسَطَهَا، عَلَيْهَا فُضُولُ السُّنْدُسِ وَالإِسْتَبْرَقِ.

(٣٥٠٩٤) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سدرۃ المنتہیٰ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ وہ جنت کا درمیان ہے اس پر باریک اور موٹی ریشم کا لباس ہے۔

(٣٥.٩٥) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْيَزَنِيِّ ، عَنْ تُبَيْعٍ ابْنِ امْرَأَةِ كَعْبٍ ، قَالَ :تُزْلَفُ الْجَنَّةُ ، ثُمَّ تُزَخْرَفُ ، ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَيْهَا مِنْ خَلْقِ اللهِ مِنْ مُسْلِمٍ ، أَوْ يَهُودِيٍّ ، أَوْ نَصْرَانِيٍّ إِلاَّ رَجُلاَنِ ؛ رَجُلٌ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا ، أَوْ رَجُلٌ قَتَلَ مُعَاهَدًا مُتَعَمِّدًا.

(٣٥٠٩٥) حضرت تبیع ابن امراۃ کعب سے مروی ہے کہ جنت کو قریب کیا جائے گا پھر اس کو سجایا جائے گا، اللہ کی تمام مخلوق خواہ وہ مسلمان ہو، یہودی ہو یا عیسائی جنت کو دیکھیں گے، سوائے دو بدنصیبوں کے ایک وہ شخص جو کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کردے، دوسرا وہ شخص جو کسی معاہد کو (جس سے معاہدہ ہے) جان بوجھ کر قتل کردے۔

(٣٥.٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ جَرِيرٍ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ :الشَّجَرُ وَالنَّخْلُ أُصُولُهَا وَسُوقُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالذَّهَبُ ، وَأَعْلاهَا الثَّمَرُ. (ترمذی ٢٥٢٥۔ ابو یعلی ٦١٦٧)

(٣٥٠٩٦) حضرت سلمان فرماتے ہیں کہ پھلوں اور کھجور کے درختوں کی جڑیں اور ان کے بازار موتی اور سونے کے ہوں گے، اور اس کے اوپر پھل ہوں گے۔

(٣٥.٩٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ جَرِيرٍ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ :الشَّجَرُ وَالنَّخْلُ أُصُولُهَا وَسُوقُهَا اللُّؤْلُؤُ.

(٣٥٠٩٧) حضرت سلمان فرماتے ہیں کہ درخت، کھجور، ان کی جڑیں اور بازار موتی کے ہوں گے۔

(٣٥.٩٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَمَّا انْتَهَيْتُ إِلَى السِّدْرَةِ إِذَا وَرَقُهَا أَمْثَالُ آذَانِ الْفِيَلَةِ ، وَإِذَا نَبْقُهَا أَمْثَالُ الْقِلاَلِ ، فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ أَمْرِ اللهِ مَا غَشِيَهَا تَحَوَّلَتْ ، فَذَكَرْتُ الْيَاقُوتَ. (احمد ١٤٨)

(۳۵۰۹۸) حضرت انس سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب میں سدرۃ المنتہٰی پر پہنچا، اس کے پتے ایک خاص پودے کی طرح ہیں، اور اس کے پھل ٹوکرے کی مانند ہیں، پھر اس کو ڈھانپ لیا جس کا اللہ نے حکم دیا ڈھانپنے کا، پھر وہاں سے منتقل ہو گیا پس مجھے یاقوت یاد ہے۔

(۳۵۰۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَسَّانَ ، عَنْ مُغِيثِ بْنِ سُمَيٍّ ؛ فِي قَوْلِهِ :(طُوبَى) ، قَالَ :هِيَ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ ، لَيْسَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ دَارٌ إِلاَّ يُظِلُّهُمْ غُصْنٌ مِنْ أَغْصَانِهَا ، فِيهَا مِنْ أَلْوَانِ الثَّمَرِ ، وَيَقَعُ عَلَيْهَا طَيْرٌ أَمْثَالُ الْبُخْتِ ، قَالَ :فَإِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ الطَّائِرَ دَعَاهُ ، فَيَجِيءُ حَتَّى يَقَعَ عَلَى خِوَانِهِ ، قَالَ : فَيَأْكُلُ مِنْ أَحَدِ جَانِبَيْهِ قَدِيدًا ، وَمِنَ الآخَرِ شِوَاءً ، ثُمَّ يَعُودُ كَمَا كَانَ ، فَيَطِيرُ. (ابو نعیم ۶۸۔ طبری ۱۴۷)

(۳۵۰۹۹) حضرت مغیث ابن سمی، اللہ کے ارشاد ''طوبیٰ'' کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ وہ جنت کا ایک درخت ہے جنت کا کوئی گھر ایسا نہیں ہے مگر اس کی ٹہنیوں نے اس پر سایہ کیا ہوا ہے اس میں طرح طرح کے پھل ہیں اس پر اونٹ کے مثل پرندے ہیں جب کوئی جنتی کسی پرندے کو کھانے کی خواہش کرے گا تو اس کو پکارے گا، وہ پرندہ خود بخود اس کے دسترخوان پر آ جائے گا، پھر وہ کھائے گا اس کی ایک جانب گوشت پکا ہوا اور دوسری جانب بھنا ہوگا، پھر وہ دوبارہ لوٹ جائے گا اور وہ پرندہ اسی طرح اڑنا شروع کر دے گا۔

(۳۵۱۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ سَابِطٍ ، يَقُولُ :إِنَّ الرَّسُولَ يَجِيءُ إِلَى الشَّجَرَةِ مِنْ شَجَرِ الْجَنَّةِ ، فَيَقُولُ :إِنَّ رَبِّي يَأْمُرُكِ تَفَتَّقِي لِهَذَا مَا شَاءَ ، فَإِنَّ الرَّسُولَ لَيَجِيء إِلَى الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ الْحُلَّةَ ، فَيَقُولُ :قَدْ رَأَيْتُ الْحُلَلَ فَمَا رَأَيْتُ مِثْلَ هَذِهِ.

(۳۵۱۰۰) ابن سابط سے مروی ہے کہ ایک رسول جنت کے درختوں میں سے ایک درخت کے پاس آئے گا، اور عرض کرے گا کہ میرے رب! کا حکم ہے کہ تو اس پر برسائے جو یہ چاہے پھر وہ رسول جنتیوں میں سے ایک شخص کو لے کر آئے گا وہ درخت اس پر عمدہ پوشاکیں برسائے گا وہ جنتی کہے گا کہ میں نے اس سے عمدہ پوشاکیں پہلے نہیں دیکھیں۔

(۳۵۱۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ :طُوبَى شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ ، لَوْ أَنَّ رَاكِبًا رَكِبَ جَذَعَةً ، أَوْ حِقَّةً فَأَطَافَ بِهَا ، مَا بَلَغَ الْمَوْضِعَ الَّذِي رَكِبَ مِنْهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ.

(۳۵۱۰۱) حضرت ابو صالح فرماتے ہیں کہ طوبیٰ جنت کا ایک درخت ہے اگر کوئی سوار اونٹ پر سوار ہو کر اس کے گرد چکر لگانا چاہے تو وہ چکر مکمل ہونے سے پہلے بوڑھا ہو جائے گا چکر مکمل نہ ہوگا۔

(۳۵۱۰۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ ، قَالَ :إِنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيَشْتَهِي الثَّمَرَةَ ، فَتَجِيءُ حَتَّى تَسِيلَ فِي فِيهِ ، وَإِنَّهَا فِي أَصْلِهَا فِي الشَّجَرَةِ.

(۳۵۱۰۲) حضرت عمرو بن قیس سے مروی ہے کہ جنتی شخص پھل کھانا چاہے گا اور وہ درخت کے پاس آئے گا پھل خود ٹوٹ کر اس

کے منہ میں آجائے گا۔ حالانکہ وہ درخت میں ہوگا۔

(۳۵۱۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : الْجَنَّةُ سَجْسَجٌ لاَ قَرَّ فِيهَا ، وَلاَ حَرَّ.

(۳۵۱۰۳) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ جنت کا موسم معتدل ہے، نہ سردی ہے نہ گرمی۔

(۳۵۱۰٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ فِي الْجَنَّةِ سُوقًا مَا فِيهَا بَيْعٌ ، وَلاَ شِرَاءٌ ، إِلاَّ الصُّوَرُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَإِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُورَةً دَخَلَ فِيهَا ، وَإِنَّ فِيهَا لَمُجْتَمَعًا لِلْحُورِ الْعِينِ ، يَرْفَعْنَ بِأَصْوَاتٍ لَمْ يَرَ الْخَلاَئِقُ مِثْلَهَا ، يَقُلْنَ : نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلاَ نَبِيدُ ، وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلاَ نَسْخَطُ ، وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلاَ نَبْؤُسُ فَطُوبَى لِمَنْ كَانَ لَنَا ، وَكُنَّا لَهُ. (ترمذی ۲۵۵۰)

(۳۵۱۰۴) حضرت علی سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک بازار ہے اس میں بیع وشراء نہ ہوگی اس میں مردوں اور عورتوں کی صورتیں ہوں گی جب کسی جنتی کو کوئی صورت اچھی معلوم ہوگی تو وہ اسی طرح ہو جائے گا۔ جنت میں اجتماع ہوگا حوروں کیلئے وہ بلند آواز سے بولیں گی، لوگوں نے ان کی طرح پہلے کسی کو نہ دیکھا ہوگا وہ کہیں گی کہ: ہم ہمیشہ کیلئے ہیں ہم ختم نہ ہوں گی ہم ہمیشہ خوش رہیں گی ناراض نہ ہوں گی، ہم ہمیشہ خواشگوار رہیں گی تنگ حال نہ ہوں گی پس خوشخبری ہے ان کیلئے جن کے ہم ہیں اور جو ہمارے لیے ہیں۔

(۳۵۱۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا تُرَى ظُهُورُهَا مِنْ بُطُونِهَا ، وَبُطُونُهَا مِنْ ظُهُورِهَا ، قَالَ : فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ ، فَقَالَ : لِمَنْ هِيَ ، يَا رَسُولَ اللهِ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هِيَ لِمَنْ طَيَّبَ الْكَلاَمَ وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ ، وَأَفْشَى السَّلاَمَ ، وَصَلَّى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ.

(۳۵۱۰۵) حضرت علی سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک ایسا کمرہ ہے جس کا اندر کا حصہ باہر سے نظر آتا ہے اور باہر کا حصہ اندر سے ایک اعرابی یہ سن کر کھڑا ہوگیا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کمرہ کس کیلئے ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا وہ کمرہ اس کیلئے ہے جو عمدہ کلام کرے (سچ بولے) بھوکوں کو کھلانا کھلائے، سلام کو عام کرے اور رات میں جس وقت لوگ آرام کر رہے ہوں وہ نماز پڑھے۔

(۳۵۱۰٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَذَكَرَ الْجَنَّةَ ، فَقَالَ : فِيهَا مَا لاَ عَيْنٌ رَأَتْ ، وَلاَ أُذُنٌ سَمِعَتْ ، وَلاَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ خَطَرَ.

وَفِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِئَةَ عَامٍ لاَ يَقْطَعُهُ ، اقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ : ﴿وَظِلٍّ مَمْدُودٍ﴾ وَلَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ، اقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ : ﴿فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ﴾ الآيَة. (مسلم ۲۱۷۵۔ احمد ۳۳۴)

(۳۵۱۰۶) حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں میں نے اپنے نیک بندوں کیلئے ایسی نعمتیں تیار کی ہیں جن کو کسی آنکھ نے دیکھا نہیں، کسی کان نے سنا نہیں اور کسی دل پر ان کا خیال تک نہیں گزرا اگر تم چاہو تو قرآن کی یہ آیت پڑھ کر دیکھ لو۔ ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ اور جنت میں ایک درخت ہے ایک (تیز) سوار سو سال تک اس کے سایہ میں دوڑتا رہے تو بھی اس کو ختم نہیں کر سکتا، اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو ﴿وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ﴾ اور جنت میں ایک کوڑے کی بقدر کی جگہ بھی دنیا و مافیھا سے بہتر ہے، اگر چاہو یہ آیت پڑھ لو، ﴿فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ﴾

(۳۵۱۰۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لاَ عَيْنٌ رَأَتْ ، وَلاَ أُذُنٌ سَمِعَتْ ، وَلاَ خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ، اقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ ، جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾. (ترمذی ۳۲۹۲۔ احمد ۴۳۸)

(۳۵۱۰۷) حضرت ابو ہریرہ سے ماقبل کا مضمون اس سند سے بھی مروی ہے۔

(۳۵۱۰۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَقُولُونَ : انْطَلِقُوا بِنَا إِلَى السُّوقِ ، فَيَأْتُونَ جِبَالاً مِنَ الْمِسْكِ ، أَوْ جِبَالاً مِنْ مِسْكٍ ، أَوْ كُثْبَانًا مِنْ مِسْكٍ ، فَيَبْعَثُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ رِيحًا ، فَتُدْخِلُهُمْ مَنَازِلَهُمْ ، فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُوهُمْ :لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا ، وَيَقُولُونَ لأَهْلِيهِمْ مِثْلَ ذَلِكَ. (بیهقی ۳۷۵)

(۳۵۱۰۸) حضرت انس سے مروی ہے کہ جنتی کہیں گے کہ ہمیں بازار لے چلو، پھر وہ مشک کے پہاڑوں پر آئیں گے، یا مشک کے ٹیلوں پر آئیں گے، اللہ تعالیٰ ان پر ایک ہوا بھیجے گا، پھر وہ اپنے گھروں میں داخل ہوں گے تو ان کے گھر والے ان سے کہیں گے ہمارے بعد تمہارے حسن میں اضافہ ہو گیا ہے اور وہ جنتی بھی اپنے گھر والوں سے اسی طرح کہیں گے۔

(۳۵۱۰۹) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ صَبَّاحِ بن عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْجَزَّارِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنَّ طَيْرَ الْجَنَّةِ أَمْثَالُ الْبُخَاتِيِّ.

(۳۵۱۰۹) حضرت یحییٰ بن جزار سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت کے پرندے بختی اونٹوں کی طرح ہیں۔

(۳۵۱۱۰) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَتَ يَوْمًا الْجَنَّةَ

وَمَا فِيهَا مِنَ الْكَرَامَةِ ، فَقَالَ فِيمَا يَقُولُ :إِنَّ فِيهَا لَطَيْرًا أَمْثَالَ الْبُخْتِ.

(۳۵۱۱۰) حضرت حسن سے مروی ہے کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے جنت کی نعمتوں کا ذکر فرمایا اور فرمایا: جنت میں بختی اونٹوں کی مثل پرندے ہیں۔

(۳۵۱۱۱) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :الْجَنَّةُ مَطْوِيَّةٌ مُعَلَّقَةٌ بِقُرُونِ الشَّمْسِ ، تُنْشَرُ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً ، وَأَرْوَاحُ الْمُؤْمِنِينَ فِي طَيْرٍ كَالزَّرَازِيرِ ، يَتَعَارَفُونَ ، يُرْزَقُونَ مِنْ ثَمَرِ الْجَنَّةِ.

(۳۵۱۱۱) حضرت عبداللہ بن عمرو ارشاد فرماتے ہیں کہ جنت لپٹی ہوئی سورج کے زمانوں کے ساتھ متعلق ہے، سال میں ایک مرتبہ پھیلتی ہے مومنوں کی ارواح زرازہ چڑیا کی طرح پرندوں میں ہیں، وہ ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں اور جنت کے پھلوں سے رزق حاصل کرتے ہیں۔

(۳۵۱۱۲) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ ، قَالَ :سُئِلَ مُجَاهِدٌ ، فَقِيلَ لَهُ:هَلْ فِي الْجَنَّةِ سَمَاعٌ قَالَ :إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرًا لَهَا سَمَاعٌ لَمْ يَسْتَمِعِ السَّامِعُونَ إِلَى مِثْلِهِ.

(۳۵۱۱۲) حضرت مجاہد سے دریافت کیا گیا کہ کیا جنت میں سماع (گانا وغیرہ) ہوگا آپ نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جو ایک مخصوص آواز میں گاتا ہے سننے والوں نے اس کی طرح نہ سنا ہوگا۔

(۳۵۱۱۳) حَدَّثَنَا رَوَّادُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ :﴿وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى﴾ ، قَالَ :أَلْفُ قَصْرٍ مِنْ لُؤْلُؤٍ أَبْيَضَ ، تُرَابُهُ الْمِسْكُ ، وَفِيهِنَّ مَا يُصْلِحُهُنَّ.

(۳۵۱۱۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن کریم کی آیت ﴿وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ سفید موتی کے ہزار محل ہیں۔

(۳۵۱۱٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً مَنْ لَهُ أَلْفُ قَصْرٍ ، فِيهِ سَبْعُونَ أَلْفَ خَادِمٍ ، لَيْسَ مِنْهُنَّ خَادِمٌ إِلاَّ فِي يَدِهَا صَحْفَةٌ سِوَى مَا فِي يَدِ صَاحِبَتِهَا ، لا يَفْتَحُ بَابَهُ بِشَيْءٍ يُرِيدُهُ ، لَوْ ضَافَهُ جَمِيعُ أَهْلِ الدُّنْيَا لأَوْسَعَهُمْ.

(۳۵۱۱۴) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ سب سے ادنیٰ جنتی کا مرتبہ بھی اتنا ہوگا کہ اس کے ہزار محل ہوں گے جن میں ستر ہزار خدام ہوں گے ہر خادم کے ہاتھ میں رکابی ہوگی اس رکابی کے علاوہ جو اس کے ساتھیوں کے پاس ہے، اس دروازہ کسی چیز کے ساتھ نہیں کھولے گا جس کا وہ ارادہ کرے گا اگر وہ سارے دنیا والوں کی مہمان نوازی بھی کرنا چاہے تو ان کیلئے اتنی کشادگی ہوگی۔

(۳۵۱۱۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَان ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : طُولُ الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ تِسْعُونَ مِيلاً ، وَطُولُ الْمَرْأَةِ ثَلاَثُونَ مِيلاً ، وَمَقْعَدُهَا جَرِيبٌ ، وَإِنَّ شَهْوَتَهُ لَتَجْرِي فِي جَسَدِهَا سَبْعِينَ عَامًا ، تَجِدُ اللَّذَّةَ. (احمد ۷۔ ۵۳)

(۳۵۱۱۵) حضرت ابن جبیر ارشاد فرماتے ہیں کہ جنتی مردوں کی لمبائی نوے میل ہوگی اور جنتی خواتین کی تیس میل ہوگی اوران کی مقعد چار قفیز کے برابر ہوگی ان کی شہوت ان کے جسم میں ستر سال تک جاری ہوگی جس کی لذت وہ محسوس کریں گے۔

(۳۵۱۱٦) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ زِيَادٍ مَوْلَى بَنِي مَخْزُومٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ ، يَقُولُ : إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِئَةَ عَامٍ ، وَاقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ : ﴿وَظِلٍّ مَمْدُودٍ﴾ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ كَعْبًا ، فَقَالَ : صَدَقَ ، وَالَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلَى لِسَانِ مُوسَى ، وَالْفُرْقَانَ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَوْ أَنَّ رَجُلاً رَكِبَ حِقَّةً ، أَوْ جَذَعَةً ، ثُمَّ أَدَارَ بِأَصْلِ تِلْكَ الشَّجَرَةِ ، مَا بَلَغَهَا حَتَّى يَسْقُطَ هَرِمًا ، إِنَّ اللَّهَ غَرَسَهَا بِيَدِهِ ، وَنَفَخَ فِيهَا مِنْ رُوحِهِ ، وَإِنَّ أَفْنَانَهَا مِنْ وَرَاءِ سُورِ الْجَنَّةِ ، وَمَا فِي الْجَنَّةِ نَهْرٌ إِلاَّ يَخْرُجُ مِنْ أَصْلِ تِلْكَ الشَّجَرَةِ.

(۳۵۱۱٦) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک درخت ہے سوار سو سال تک اس کے سایہ میں دوڑ کر اس کی لمبائی ختم نہیں کر سکتا، اگر چاہو تو قرآن کریم کی آیت ﴿وَظِلٍّ مَمْدُودٍ﴾ پڑھ لو۔ حضرت کعب تک یہ بات پہنچی تو حضرت کعب نے فرمایا قسم اس خدا کی جس نے حضرت موسیٰ پر تورات نازل فرمائی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر قرآن نازل فرمایا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے سچ کہا ہے اگر کوئی سوار اونٹ پر سوار ہو اور پھر اس درخت کی جڑوں تک پہنچنا چاہے تو نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ وہ بوڑھا ہو کر گر پڑے اللہ تعالیٰ نے اس درخت کو اپنے ہاتھوں سے بویا ہے اور اس میں اپنی روح پھونکی ہے اس درخت کے کنارے جنت کی فصیل کے پیچھے ہیں اور جنت کی تمام نہریں اس درخت کی جڑوں سے جاری ہوتی ہیں۔

(۳۵۱۱۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ الْخَيْمَةَ دُرَّةٌ ، طُولُهَا سِتُّونَ مِيلاً ، فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ لِلْمُؤْمِنِ ، لاَ يَرَاهُمْ غَيْرُهُمْ. (بخاری ۳۲۴۳۔ مسلم ۲۳)

(۳۵۱۱۷) حضرت ابو موسیٰ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں موتی کا ایک خیمہ ہے جو ساٹھ میل لمبا ہے اس کے ہر ایک زاویہ پر مومن کیلئے اس کی گھر والی ہے جن کو اس کے علاوہ کوئی نہیں دیکھے گا۔

(۳۵۱۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : لَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ بَدَا مِعْصَمُهَا ، لَذَهَبَ بِضَوْءِ الشَّمْسِ.

(۳۵۱۱۸) حضرت کعب نے فرمایا: ایک جنت کی حور اپنی مینڈھی کی چمک دنیا میں ظاہر کر دے تو سورج کی روشنی ختم (ماند پڑ جائے)

ہو جائے۔

(۳۵۱۱۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُکَیْنٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَیْطٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ :لَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَطْلَعَتْ کَفَّهَا ، لأَضَائَتْ مَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ. (بخاری ۶۵۶۸۔ ترمذی ۱۶۵۱)

(۳۵۱۱۹) حضرت ضحاک سے مروی ہے کہ اگر جنت کی حور اپنی ہتھیلی ظاہر کر دے تو آسمان وزمین کا درمیانی حصہ روشن ہو جائے۔

(۳۵۱۲۰) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ لَیْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :إِنَّهُ لَیُوجَدُ رِیحُ الْمَرْأَةِ مِنَ الْحُورِ الْعِینِ ، مِنْ مَسِیرَةِ خَمْسِینَ سَنَةً.

(۳۵۱۲۰) حضرت مجاہد ارشاد فرماتے ہیں کہ جنت کی حور کی خوشبو پچاس برس کی مسافت پر بھی محسوس ہوگی۔ (آئے گی)۔

(۳۵۱۲۱) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِی ذِئْبٍ ، عَمَّنْ سَمِعَ أَنَسًا ، یَقُولُ : إِنَّ الْحُورَ الْعِینَ فِی الْجَنَّةِ لَیَتَغَنَّیْنَ، یَقُلْنَ :نَحْنُ الْخَیْرَاتُ الْحِسَانُ حُبِسْنَا لأَزْوَاجٍ کِرَامٍ. (طبرانی ۶۴۹۳)

(۳۵۱۲۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جنت کی حوریں گائیں گی وہ کہیں گی ہم نیک سیرت اور خوبصورت ہیں ہمارے لیے ہمارے معزز خاوند کافی ہیں۔

(۳۵۱۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُونٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ ؛ أَنَّ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ تَلْبَسُ سَبْعِینَ حُلَّةً مِنْ حَرِیرٍ ، فَیُرَی بَیَاضُ سَاقِهَا ، وَحُسْنُ سَاقِهَا ، وَمُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ ذَلِكَ کُلِّهِ ، وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ یَقُولُ : ﴿کَأَنَّهُنَّ الْیَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ﴾ ، أَلاَ وَإِنَّمَا الْیَاقُوتُ حَجَرٌ، فَإِنْ أَخَذْتَ سِلْکًا وَجَعَلْتَهُ فِی ذَلِكَ الْحَجَرِ ، ثُمَّ اسْتَصْفَیْتَهُ ، رَأَیْتَ السِّلْكَ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ.

(ترمذی ۲۵۳۳)

(۳۵۱۲۲) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جنت کی حور ریشم کے ستر کپڑے پہنے گی، اس میں سے بھی اس کی پنڈلی کی سفیدی نظر آئے گی، اور اس کی پنڈلی کا گودا بھی اس میں مکمل نظر آئے گا، یہ اس وجہ سے ہے کہ اللہ پاک نے فرمایا: ﴿کَأَنَّهُنَّ الْیَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ﴾ یاقوت تو ایک پتھر ہے، اگر آپ ایک دھاگا لیں اور اس کو اس پتھر پر رکھیں، پھر اس کو چنیں تو آپ اس دھاگے کو اس پتھر کے پیچھے سے دیکھیں گے۔

(۳۵۱۲۳) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِی أَیُّوبَ الأَزْدِیِّ ، أَوْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، شَكَّ هَمَّامٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :فِی الْجَنَّةِ مِنْ عَتَاقِ الْخَیْلِ وَکِرَامِ النَّجَائِبِ یَرْکَبُهَا أَهْلُهَا ، وَقَالَ : الْحِنَّاءُ سَیِّدُ رَیْحَانِ الْجَنَّةِ.

(۳۵۱۲۳) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: جنت میں عمدہ گھوڑے اور بہترین اونٹ ہیں جن پر جنتی سواری کریں گے، اور فرمایا حناء جنت کی خوشبوؤں کی سردار ہے۔

(٣٥١٢٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَجُلاً ، قَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي رَجُلٌ أُحِبُّ الْخَيْلَ ، فَهَلْ فِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ ؟ فَقَالَ :يَا عَبْدَ اللهِ ، إِنْ يُدْخِلْكَ اللَّهُ الْجَنَّةَ ، فَلا تَشَاءُ أَنْ تَرْكَبَ فَرَساً مِنْ يَاقُوتٍ يَطِيرُ بِكَ فِي أَيِّ الْجَنَّةِ شِئْتَ ، إِلا فَعَلْتَ ، قَالَ الرَّجُلُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، هَلْ فِي الْجَنَّةِ إِبِلٌ ؟ فَقَالَ :يَا عَبْدَ اللهِ ، إِنْ يُدْخِلْكَ اللَّهُ الْجَنَّةَ ، فَلَكَ فِيهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ. (بیهقی ۳۹۵- احمد ۳۵۲)

(۳۵۱۲۴) حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے گھوڑے بہت پسند ہیں کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عبداللہ! اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو جنت میں داخل فرمادیا تو پھر آپ جس گھوڑے پر سوار ہونا چاہیں گے سوار ہو جائیں گے اور وہ گھوڑا یاقوت کا ہوگا جو آپ کو لے کر اڑے گا اور جس جنت میں چاہو گے وہ آپ کو لے جائے گا اس شخص نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا جنت میں اونٹ ہوں گے؟ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عبداللہ! اللہ اگر آپ کو جنت میں داخل فرمادے تو اس میں ہر وہ چیز ہے جس کی آپ کو خواہش ہو اور جس میں آپ کی آنکھوں کی لذت ہو۔

(٣٥١٢٥) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ لَقِيطِ بْنِ الْمُثَنَّى الْبَاهِلِيِّ ، قَالَ :قِيلَ :يَا أَبَا أُمَامَةَ ، يَتَزَاوَرُ أَهْلُ الْجَنَّةِ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، وَاللهِ عَلَى النَّجَائِبِ ، عَلَيْهَا الْمَيَاثِرِ. (عبدالرزاق ۲۰۸۸۰)

(۳۵۱۲۵) حضرت ابوامامہ سے دریافت کیا گیا کہ جنتی لوگ سیر کریں گے؟ حضرت ابوامامہ نے فرمایا: ہاں خدا کی قسم تیز اونٹوں پر جن پر ریشمی زین ہوگی۔

(٣٥١٢٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَكَنٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :إِنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيُؤْتَى بِالْكَأْسِ وَهُوَ جَالِسٌ مَعَ زَوْجَتِهِ ، فَيَشْرَبُهَا ، ثُمَّ يَلْتَفِتُ إِلَى زَوْجَتِهِ فَيَقُولُ :قَدَ ازْدَدْتِ فِي عَيْنِي سَبْعِينَ ضِعْفًا حُسْنًا.

(۳۵۱۲۶) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ ایک جنتی اپنی اہلیہ کے پاس بیٹھا ہوگا اس کے پاس پیالہ لایا جائے گا وہ اس میں سے مشروب پیئے گا پھر اپنی اہلیہ کی طرف متوجہ ہوگا پھر وہ کہے گا آپ کا حسن میری نظر میں ستر گنا زیادہ بڑھ گیا ہے۔

(٣٥١٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عُقْبَةَ الْمُحَلِّمِيِّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيُعْطَى قُوَّةَ مِئَةِ رَجُلٍ فِي الأَكْلِ ، وَالشُّرْبِ ، وَالْجِمَاعِ ، وَالشَّهْوَةِ ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ :فَإِنَّ الَّذِي يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ تَكُونُ لَهُ الْحَاجَةُ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :حَاجَةُ أَحَدِكُمْ عَرَقٌ يَفِيضُ مِنْ جِلْدِهِ ، فَإِذَا بَطْنُهُ قَدْ ضَمُرَ.

(احمد ۳۶۷- دارمی ۲۸۲۵)

(۳۵۱۲۷) حضرت زید بن ارقم سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک جنتی شخص کو کھانے پینے اور جماع اور شہوت کیلئے سو آدمیوں کی طاقت عطا کی جائے گی ایک یہودی شخص نے کہا جو شخص کھائے گا پیے گا اس کو قضائے حاجت کی تو ضرورت پیش آئے گی؟ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک کی حاجت اس طرح پوری ہوگی کہ اس کو پسینہ آئے گا اس پسینہ کی وجہ سے اس کا پیٹ خالی ہو جائے گا۔

(۳۵۱۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَمْ تَرَ عَيْنٌ ، وَلَمْ تَسْمَعْ أُذُنٌ ، وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بَلْهَ مَا قَدْ أَطْلَعَكُمُ اللَّهُ عَلَيْهِ ، اقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ : ﴿فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾ الآيَةَ ، وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْرَؤُهَا : قُرَّاتِ أَعْيُنٍ.

(مسلم ۲۱۷۵۔ ابن ماجه ۴۳۲۸)

(۳۵۱۲۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کیلئے وہ نعمتیں تیار کی ہیں جن کو کسی آنکھ نے دیکھا نہیں، کسی کان نے سنا نہیں، کسی کے دل پر خیال بھی نہیں گزرا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور اقدس ﷺ نے مزید فرمایا بلکہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس پر اطلاع دے چکا ہے اگر چاہو تو قرآن میں پڑھ لو ﴿فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس کو قُرَّاتِ أَعْيُنٍ پڑھتے تھے۔

(۳۵۱۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَوَّلُ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى أَشَدِّ نَجْمٍ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً ، ثُمَّ هُمْ بَعْدَ ذَلِكَ مَنَازِلَ ، لاَ يَتَغَوَّطُونَ ، وَلاَ يَبُولُونَ ، وَلاَ يَتَمَخَّطُون ، وَلاَ يَبْزُقُونَ ، أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ ، وَمَجَامِرُهُمُ الأَلُوَّةُ ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ : يَعْنِي الْعُودَ ، وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ ، أَخْلاَقُهُمْ عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ ، عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ آدَمَ سِتُّونَ ذِرَاعًا. (مسلم ۲۱۷۹۔ احمد ۲۵۳)

(۳۵۱۲۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کا پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا وہ چودھویں کے چاند کی طرح ہوں گے پھر ان کے بعد جو داخل ہوں گے وہ آسمان کے بہت زیادہ روشن ستاروں کی طرح ہوں گے، پھر ان کے بعد کچھ رتبے ہوں گے، نہ وہ قضائے حاجت کریں گے اور نہ پیشاب کریں گے نہ ناک صاف کریں گے اور نہ وہ تھوکیں گے ان کی کنگھی سونے کی ہوگی اور ان کی دھونی عود ہندی کی ہوگی ان کا پسینہ مشک کا، ان کے اخلاق ایک شخص کے اخلاق جیسے ہوں گے، حضرت آدم (ان کے والد) کی طرح ساٹھ زراع قد ہوگا۔

(۳۵۱۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَهْلُ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ ، وَلاَ يَتَغَوَّطُونَ ، وَلاَ يَبُولُونَ ، وَلاَ يَبْزُقُونَ ، وَلاَ يَتَمَخَّطُون ، طَعَامُهُمْ

جُشَاءٌ، وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ. (مسلم ۲۱۸۱۔ احمد ۳۱۶)

(۳۵۱۳۰) حضرت جابر سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنتی جنت میں کھائیں گے پئیں گے، نہ قضائے حاجت کریں گے نہ پیشاب کریں گے، نہ تھوکیں گے نہ ناک صاف کریں گے، ان کے کھانا کا ہضم ہونا ایک ڈکار ہوگی ان کا پسینہ مشک کے پسینہ کی مانند ہوگا۔

(۳۵۱۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً، لَرَجُلٌ لَهُ دَارٌ مِنْ لُؤْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ، مِنْهَا غُرَفُهَا وَأَبْوَابُهَا.

(ترمذی ۲۵۶۲۔ احمد ۷۶)

(۳۵۱۳۱) حضرت ابن عمیر سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک ادنیٰ جنتی کا جنت میں رتبہ یہ ہوگا کہ اس کیلئے ایک موتی کا گھر ہوگا جس کی کھڑکیاں اور دروازے ہوں گے۔

(۳۵۱۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَيُؤْتَى بِغَدَائِهِ فِي سَبْعِينَ أَلْفِ صَحْفَةٍ، فِي كُلِّ صَحْفَةٍ لَوْنٌ لَيْسَ كَالآخَرِ، فَيَجِدُ لِلآخَرِ لَذَّةَ أَوَّلِهِ، لَيْسَ فِيهِ رَذْلٌ.

(۳۵۱۳۲) حضرت کعب فرماتے ہیں کہ ادنیٰ جنتی کا مرتبہ قیامت کے دن اتنا ہوگا کہ اس کے پاس صبح کے وقت ستر ہزار پلیٹیں لائی جائیں گی ہر پلیٹ کا رنگ دوسرے سے مختلف ہوگا، وہ دوسرے میں بھی پہلے والی لذت پائے گا، اس میں رذالت نہ ہوگی۔

(۳۵۱۳۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً، مَنْ يَتَمَنَّى عَلَى اللهِ، فَيُقَالَ لَهُ: ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ، وَيُلَقَّنُ كَذَا وَكَذَا، فَيُقَالَ لَهُ: ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَلِكَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ. (احمد ۴۵۰۔ دارمی ۲۸۲۹)

(۳۵۱۳۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: ادنیٰ مرتبہ والے جنتی کا رتبہ یہ ہوگا کہ وہ جس چیز کی اللہ سے تمنا کرے گا اس کو کہا جائے گا یہ بھی تیرے لیے ہے اور اسی کے مثل اور بھی ہو، اس کو مزید تلقین کی جائے گی اس کی کہ تمہارے لیے یہ بھی ہے اور اسی کے مثل اور بھی ہے حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ حضور ﷺ نے فرمایا: یہ بھی تیرے لیے ہے اور اسی کے مثل دس گنا اور بھی۔

(۳۵۱۳۴) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنِ ابْنِ ابْجَر، عَنْ ثُوَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً، مَنْ يَنْظُرُ فِي مُلْكِهِ أَلْفَيْ عَامٍ، يَرَى أَقْصَاهُ كَمَا يَرَى أَدْنَاهُ، وَإِنَّ أَفْضَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً، مَنْ يَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ اللهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ. (ترمذی ۲۵۵۳۔ احمد ۶۴)

(۳۵۱۳۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ادنیٰ جنتی کا جنت میں یہ رتبہ ہوگا اپنی ملکیت کو دیکھے گا دو ہزار سال تک اس کی انتہاء کو دیکھے گا جیسے اس کے قریب کو دیکھ رہا ہو، اور افضل جنتی کا رتبہ یہ ہوگا کہ وہ روزانہ دو مرتبہ اللہ کا دیدار کرے گا۔

(۳۵۱۳۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُمَيْرٍ الأَلْهَانِيُّ ، قَالَ:حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيُّ ، قَالَ :إِنَّ الصَّحَابَةَ (......).

(۳۵۱۳۵) حضرت کثیر بن مرہ الحضرمی سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۳۵۱۳۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ :إِنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيَجِيء فَتُشْرِفُ عَلَيْهِ النِّسَاءُ ، فَيَقُلْنَ :يَا فُلاَنُ بْنُ فُلاَنٍ ، مَا أَنْتَ بِمَنْ خَرَجْتَ مِنْ عِنْدِهِ بِأَوْلَى بِكَ مِنَّا ، فَيَقُولُ :وَمَنْ أَنْتُنَّ ؟ فَيَقُلْنَ :نَحْنُ مِنَ اللاَّئِي قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :﴿فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ ، جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾.

(۳۵۱۳۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: ایک جنتی کو لایا جائے گا تو اس کو حوریں دیکھیں گی اور کہیں گی اے فلاں بن فلاں! وہ پوچھے گا تم کون ہو؟ وہ حوریں کہیں گی ہم ان نعمتوں میں سے ہیں جن کے متعلق اللہ نے فرمایا ہے: ﴿فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ ، جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾.

(۳۵۱۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :إِنَّهُ لَمَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ : لَقَدْ أَعَدَّ اللَّهُ لِلَّذِينَ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ مَا لَمْ تَرَ عَيْنٌ ، وَلَمْ تَسْمَعْ أُذُنٌ ، وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ، وَمَا لاَ يَعْلَمُهُ مَلَكٌ ، وَلاَ مُرْسَلٌ ، قَالَ :وَنَحْنُ نَقْرَؤُهَا :﴿فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ.

(۳۵۱۳۷) حضرت عبداللہ سے مروی ہے کہ توراۃ میں لکھا ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جن کے پہلو کثرت عبادت کی وجہ سے بستروں سے جدا رہے ہیں جن کو کسی آنکھ نے دیکھا نہیں کسی کان نے سنا نہیں اور کسی دل پر ان کا خیال تک نہیں گزرا، جن کی کسی فرشتہ یا رسول کو بھی خبر نہیں اور ہم پڑھتے ہیں: ﴿فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾ الخ الآيَةِ.

(۳۵۱۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: ﴿وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا﴾ حَتَّى إِذَا انْتَهَوْا إِلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَجَدُوا عِنْدَ بَابِهَا شَجَرَةً ، يَخْرُجُ مِنْ تَحْتِ سَاقِهَا عَيْنَانِ ، فَيَأْتُونَ إِحْدَاهُمَا كَأَنَّمَا أُمِرُوا بِهَا فَيَتَطَهَّرُونَ مِنْهَا ، فَتَجْرِي عَلَيْهِمْ بِنَضْرَةِ النَّعِيمِ ، قَالَ : فَلاَ تَتَغَيَّرُ أَبْشَارُهُمْ بَعْدَهَا أَبَدًا ، وَلاَ تُشْعَثُ شُعُورُهُمْ بَعْدَهَا أَبَدًا ، كَأَنَّمَا دُهِنُوا بِالدِّهَانِ، قَالَ:ثُمَّ يَعْمِدُونَ إِلَى الأُخْرَى، فَيَشْرَبُونَ مِنْهَا، فَتَذْهَبُ بِمَا فِي بُطُونِهِمْ مِنْ أَذًى أَوْ قَذًى.

وَتَتَلَقَّاهُمَ الْمَلاَئِكَةُ ، فَيَقُولُونَ : ﴿سَلاَمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ ، فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ﴾ ، قَالَ : وَيَتَلَقَّى كُلُّ غِلْمَانٍ صَاحِبَهُمْ ، يُطِيفُونَ بِهِ ، فِعْلَ الْوِلْدَانِ بِالْحَمِيمِ يَقْدَمُ مِنَ الْغَيْبَةِ : اَبْشِرْ ، قَدْ أَعَدَّ اللَّهُ لَكَ مِنَ الْكَرَامَةِ كَذَا ، قَالَ : وَيَسْبِقُ غِلْمَانٌ مِنْ غِلْمَانِهِ إِلَى أَزْوَاجِهِ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ ، فَيَقُولُونَ لَهُنَّ : هَذَا فُلاَنٌ ، بِاسْمِهِ فِي الدُّنْيَا ، قَدْ أَتَاكُنَّ ، قَالَ : فَيَقُلْنَ : أَنْتُمْ رَأَيْتُمُوهُ ؟ فَيَقُولُونَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَيَسْتَخِفُّهُنَّ الْفَرَحُ ، حَتَّى يَخْرُجْنَ إِلَى أُسْكُفَّةِ الْبَابِ.

قَالَ : وَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ ، فَإِذَا نَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ، وَأَكْوَابٌ مَوْضُوعَةٌ ، وَزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ ، فَيَتَّكِءُ عَلَى أَرِيكَةٍ مِنْ أَرَائِكِهِ ، قَالَ : فَيَنْظُرُ إِلَى تَأْسِيسِ بُنْيَانِهِ ، فَإِذَا هُوَ قَدْ أُسِّسَ عَلَى جَنْدَلِ اللُّؤْلُؤِ ، بَيْنَ أَصْفَرَ ، وَأَحْمَرَ ، وَأَخْضَرَ ، وَمِنْ كُلِّ لَوْنٍ ، قَالَ : ثُمَّ يَرْفَعُ طَرْفَهُ إِلَى سَقْفِهِ ، فَلَوْلا أَنَّ اللَّهَ قَدَّرَهُ لَهُ ، لأَلَمَّ بِبَصَرِهِ أَنْ يَذْهَبَ بِالْبَرْقِ ، ثُمَّ قَرَأَ : ﴿وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا ، وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلاَ أَنْ هَدَانَا اللَّهُ﴾. (ابو نعیم ۲۸۱)

(۳۵۱۳۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ قرآن کریم آیت ﴿وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہاں تک کہ جب جنتی جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر پہنچیں گے تو اس کے دروازے کے پاس ایک درخت پائیں گے اس کی جڑوں سے دو چشمے جاری ہوں گے وہ جنتی انہی میں سے ایک پر آئیں گے جیسا کہ ان کو حکم دیا گیا ہو اور پھر وہ اس سے طہارت حاصل کریں گے، پھر ان پر نضرۃ النعیم کا پانی چلایا جائے گا پھر اس کے بعد ان کے بدن میں تبدیلی نہ آئے گی پھر اس کے بعد پراگندہ نہ ہوں گے گویا کہ ان پر تیل یا روغن ملا ہو پھر وہ دوسرے چشمے پر آئیں گے اور اس میں سے پییں گے، اس کے پینے کی وجہ سے ان کے پیٹ کی ہر قسم کی بیماری اور تکلیف دور ہو جائے گی۔

۲۔ فرشتوں کی ان سے ملاقات ہوگی فرشتے ان سے کہیں گے ﴿سَلاَمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ ، فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ﴾ راوی فرماتے ہیں: خوشخبری ہے تمہارے لیے اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے کرامت تیار کر رکھی ہے، پھر ان کے غلاموں میں سے کچھ غلام ان کی حوروں کے پاس آئیں گے اور ان سے کہیں گے یہ فلاں ہے (ان کے دنیا کے نام کے ساتھ پکاریں گے) تمہارے پاس آئیں گے، وہ حوریں پوچھیں گی تم نے ان کو دیکھا ہے؟ وہ کہیں گے کہ جی ہاں، پس وہ حوریں خوشی کو ہلکا سمجھیں گی اور دروازے کی دہلیز سے نکل جائیں گی۔

۳۔ وہ جنتی جنت میں داخل ہوگا تکیے لگے ہوں گے پیالے رکھے ہوں گے، کپڑے بکھرے ہوں گے، وہ ان میں سے ایک تکیہ پر ٹیک لگائے گا، پھر وہ ان کی بنیادوں کی طرف دیکھے گا، ان کی بنیادیں زرد سرخ اور سبز رنگ کے بڑے موتیوں سے رکھی گئیں ہیں، پھر وہ چھت کی طرف دیکھے گا، اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو قدرت نہ دی ہوتی تو اس چمک کی وجہ سے اس کی بینائی زائل ہو جاتی پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ﴿وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا ، وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلاَ أَنْ هَدَانَا اللَّهُ﴾.

(۳۵۱۳۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : وَالَّذِي أَنْزَلَ

الْكِتَابَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَزْدَادُونَ جَمَالاً وَحُسْنًا ، كَمَا يَزْدَادُونَ فِي الدُّنْيَا قَبَاحَةً وَهَرَمًا.

(۳۵۱۳۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ قسم اس ذات کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل فرمایا جنتیوں کے حسن و جمال میں اضافہ ہوتا رہے گا جیسے دنیا میں بدصورتی اور بڑھاپے میں اضافہ ہوتا ہے۔

(۳۵۱٤۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا ، مُرْدًا ، بِيضًا ، جِعَادًا ، مُكَحَّلِينَ ، أَبْنَاءَ ثَلاَثٍ وَثَلاَثِينَ ، عَلَى خَلْقِ آدَمَ ، طُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا فِي عَرْضِ سَبْعِ أَذْرُعٍ.

(ترمذی ۲۵۳۹۔ احمد ۳۴۳)

(۳۵۱۴۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنتی جنت میں اس حال میں داخل ہوں گے کہ ان کے جسم پر بال نہ ہوں گے، سر کے بال گھنگریالے ہوں گے اور آنکھوں میں سرمہ لگا ہوا ہوگا، تینتیس سال کے جوان ہوں گے ان کے قد کی لمبائی ساٹھ گز اور چوڑائی سات گز ہوگی۔

(۳۵۱٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : يَقُولُ غِلْمَانُ أَهْلِ الْجَنَّةِ : مِنْ أَيْنَ نَقْطِفُ لَكَ ؟ مِنْ أَيْنَ نَسْقِيك ؟.

(۳۵۱۴۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنتیوں کے خدام لڑکے کہیں گے کہاں سے تمہارے لیے پھل توڑ کر لائیں اور کہاں سے آپ کو جام پلائیں؟

(۳۵۱٤۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ؛ أَنَّ مُوسَى ، أَوْ غَيْرَهُ مِنَ الأَنْبِيَاءِ ، قَالَ : يَا رَبِّ ، كَيْفَ يَكُونُ هَذَا مِنْك ؟ أَوْلِيَاؤُك فِي الأَرْضِ خَائِفُونَ يُقْتَلُونَ ، وَيُطْلَبُونَ وَيُقَطَّعُون ، وَأَعْدَاؤُك يَأْكُلُونَ مَا شَاؤُوا ، وَيَشْرَبُونَ مَا شَاؤُوا ، وَنَحْوَ هَذَا ، فَقَالَ : انْطَلِقُوا بِعَبْدِي إِلَى الْجَنَّةِ ، فَيَنْظُرُ مَا لَمْ يَرَ مِثْلَهُ قَطُّ ، إِلَى أَكْوَاب مَوْضُوعَةٍ ، وَنَمَارِقَ مَصْفُوفَةٍ وَزَرَابِيَّ مَبْثُوثَةٍ ، وَإِلَى الْحُورِ الْعِينِ ، وَإِلَى الثِّمَارِ ، وَإِلَى الْخَدَمِ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَكْنُونٌ ، فَقَالَ : مَا ضَرَّ أَوْلِيَائِي مَا أَصَابَهُمْ فِي الدُّنْيَا إِذَا كَانَ مَصِيرُهُمْ إِلَى هَذَا ؟ ثُمَّ قَالَ : انْطَلِقُوا بِعَبْدِي ، فَانْطَلِقْ بِهِ إِلَى النَّارِ ، فَيَخْرُجُ مِنْهَا عُنُقٌ فَصُعِقَ الْعَبْدُ ، ثُمَّ أَفَاقَ ، فَقَالَ : مَا نَفَعَ أَعْدَائِي مَا أَعْطَيْتُهُمْ فِي الدُّنْيَا إِذَا كَانَ مَصِيرُهُمْ إِلَى هَذَا ؟ قَالَ : لاَ شَيْءَ.

(۳۵۱۴۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن ابو الھذیل سے مروی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا اے اللہ! یہ معاملہ آپ کی طرف سے کیسا عجیب ہوتا ہے؟ آپ کے دوست (نیک لوگ) دنیا میں خوفزدہ رہتے ہیں ان کو قتل کیا جاتا ہے، ان کو پکڑا جاتا ہے پھر ان کے ٹکڑے کیے جاتے ہیں اور آپ کے دشمن جو چاہتے ہیں کھاتے ہیں اور جو چاہتے ہیں پیتے ہیں اللہ تعالیٰ نے

ارشاد فرمایا: میرے بندے کو جنت کی سیر کرواؤ، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وہاں وہ نعمتیں دیکھیں جو اس سے پہلے نہ دیکھی تھیں، رکھے ہوئے پیالے، سیدھے رکھے ہوئے تکیے اور بکھرے ہوئے کپڑے، اور حورعین اور مختلف پھل اور خدام جیسے کہ وہ چھپے ہوئے موتی ہوں ان سب کی سیر کروائی گئی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جب میرے دوستوں کا ٹھکانا یہ ہو تو دنیا میں جو بھی تکالیف انہیں پہنچے ان کو نقصان ہے؟ پھر ارشاد فرمایا: میرے بندے کو جہنم کی سیر کرواؤ، چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جہنم لے جایا گیا، اس میں ایک جماعت دیکھی، ان کو دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو گئے، پھر آپ کو کچھ افاقہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب میرے دشمنوں کا ٹھکانہ یہ ہو تو پھر دنیا میں ان کو جو بھی نعمتیں ملیں ان کو فائدہ ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کچھ بھی نہیں۔

(۳۵۱۴۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَاضِي الرَّيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الْمُغِيرَةِ، عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : إِنَّ لِلَّهِ مَلَكًا ، مِنْ يَوْمِ خُلِقَ يَصُوغُ حُلِيَّ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ، وَلَوْ أَنَّ قُلْبًا مِنْ حُلِيِّ أَهْلِ الْجَنَّةِ أُخْرِجَ لَذَهَبَ بِضَوْءِ شُعَاعِ الشَّمْسِ ، فَلاَ تَسْأَلُوا بَعْدَهَا عَنْ حُلِيِّ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

(احمد ۱۶۹)

(۳۵۱۴۳) حضرت کعب فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ پیدا فرمایا ہے، جس دن سے اس کو پیدا کیا گیا ہے وہ جنتیوں کیلئے زیور تیار کر رہا ہے اور قیامت تک تیار کرتا رہے گا، اگر ان زیورات میں سے ایک کنگن بھی دنیا پر ظاہر کر دیا جائے تو سورج کی روشنی ماند پڑ جائے، پس اس کے بعد جنت کے زیورات کے متعلق سوال نہ کرنا۔

(۳۵۱۴۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي بَلْجٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ : فِي الْجَنَّةِ جِمَاعٌ مَا شَاؤُوا، وَلاَ وَلَدٌ ، قَالَ : فَيَلْتَفِتُ فَيَنْظُرُ النَّظْرَةَ ، فَتَنْشَأُ لَهُ الشَّهْوَةُ ، ثُمَّ يَنْظُرُ النَّظْرَةَ فَتَنْشَأُ لَهُ شَهْوَةٌ أُخْرَى.

(۳۵۱۴۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جنتی جتنا مرضی چاہے ہمبستری کرے اولاد نہ ہوگی، وہ ایک لمحے کیلئے پلٹے گا تو اس کیلئے دوبارہ شہوت پیدا ہو جائے گی پھر ایک لمحے کیلئے توقف کے بعد اس کیلئے دوبارہ شہوت پیدا ہو جائے گی۔

(۳۵۱۴۵) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ : أَفِي الْجَنَّةِ وَلَدٌ ؟ قَالَ : إِنْ شَاؤُوا. (ترمذی ۲۵۶۳۔ احمد ۹)

(۳۵۱۴۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ کیا جنت میں اولاد ہوگی؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: اگر وہ چاہیں تو ہو جائے گی۔

(۳۵۱۴۶) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي لأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولاً الْجَنَّةَ ، رَجُلٌ كَانَ يَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يُزَحْزِحَهُ عَنِ النَّارِ ، حَتَّى إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ ، وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ كَانَ بَيْنَ ذَلِكَ ، فَقَالَ : يَا رَبِّ ، أَدْنِنِي مِنْ بَابِ الْجَنَّةِ ، فَقِيلَ : يَا ابْنَ آدَمَ ، أَلَمْ تَسْأَلْ أَنْ تُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ ؟ قَالَ : يَا رَبِّ ،

وَمَنْ مِثْلُكَ ، فَأَدْنِنِي مِنْ بَابِ الْجَنَّةِ ، فَقِيلَ :يَا ابْنَ آدَمَ ، أَلَمْ تَسْأَلْ أَنْ تُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ؟ قَالَ :وَمَنْ مِثْلُكَ، فَأَدْنِنِي مِنْ بَابِ الْجَنَّةِ.

فَنَظَرَ إِلَى شَجَرَةٍ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ ، فَقَالَ :أَدْنِنِي مِنْهَا لأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا ، وَآكُلَ مِنْ ثَمَرِهَا ، قَالَ :يَا ابْنَ آدَمَ ، أَلَمْ تَقُلْ ؟ فَقَالَ :يَا رَبِّ ، وَمَنْ مِثْلُكَ ، فَأَدْنِنِي مِنْهَا ، فَرَأَى أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ ، فَقَالَ :يَا رَبِّ ، أَدْنِنِي مِنْهَا ، فَقَالَ :يَا ابْنَ آدَمَ ، أَلَمْ تَقُلْ ؟ حَتَّى قَالَ :يَا رَبِّ ، وَمَنْ مِثْلُكَ ، فَأَدْنِنِي.

فَقِيلَ :أَعْدُ ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ :الْعَدْوُ :الشَّدُّ ، فَلَكَ مَا بَلَغَتْهُ قَدَمَاكَ وَرَأَتْهُ عَيْنَاكَ ، قَالَ :فَيَعْدُو حَتَّى إِذَا بَلَّحَ ، يَعْنِي أَعْيَا ، قَالَ :يَا رَبِّ ، هَذَا لِي ، وَهَذَا لِي ؟ فَيُقَالَ :لَكَ مِثْلُهُ وَأَضْعَافُهُ ، فَيَقُولُ :قَدْ رَضِيَ عَنِّي رَبِّي ، فَلَوْ أَذِنَ لِي فِي كِسْوَةِ أَهْلِ الدُّنْيَا وَطَعَامِهِمْ لأَوْسَعْتُهُمْ. (طبرانی ۱۴۳)

(۳۵۱۴۶) حضرت عوف بن مالک سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا میں اس آخری شخص کو بھی جانتا ہوں جس کو جنت میں داخل کیا جائے گا وہ شخص ہوگا جو اللہ سے سوال کرے گا کہ اس کو جہنم سے نکال دیا جائے یہاں تک کہ جب جنتیوں کو جنت میں داخل کر دیا جائے گا اور جہنمی لوگ جہنم میں داخل ہو جائیں یہ ان کے درمیان ہوگا وہ عرض کرے گا اے اللہ! مجھے جنت کے دروازے کے قریب کر دے اس کو کہا جائے گا اے ابن ادم! کیا تو نے سوال نہیں کیا تھا کہ تجھ کو جہنم سے نکال دیا جائے؟ وہ عرض کرے گا اے اللہ! آپ کی طرح کون ہوسکتا ہے مجھے جنت کے دروازے کے قریب کر دے، اس کو کہا جائے گا اے ابن ادم! کیا تو نے سوال نہیں کیا تھا کہ تجھ کو جہنم سے نکال دیا جائے؟ وہ عرض کرے گا آپ کی طرح کون ہے اے اللہ! مجھے جنت کے دروازے کے قریب کر دے۔

پھر وہ جنت کے دوواز ے کے پاس درخت دیکھے گا تو عرض کرے گا، مجھے اس درخت کے قریب کر دے تا کہ میں اس کا سایہ حاصل کر سکوں اور اس کا پھل کھا سکوں اللہ فرمائیں گے ابن آدم! کیا تو نے نہیں کہا تھا کہ پھر سوال نہ کروں گا؟ وہ عرض کرے گا اے اللہ! آپ کی طرح کون ہوسکتا ہے مجھے اس کے قریب کر دے، پھر وہ اس سے بھی اعلیٰ دیکھے گا تو عرض کرے گا اے میرے اللہ! مجھے اس کے قریب کر دے اللہ فرمائے گا اے ابن آدم! کیا تو نے نہیں کہا تھا کہ دوبارہ سوال نہ کروں گا؟ وہ عرض کرے گا اللہ جی! آپ کی طرح کون ہوسکتا ہے مجھے اس کے قریب کر دے، اس کو کہا جائے گا جنت کی طرف دوڑ جتنی جنت پر تیرے قدم پڑیں اور تیری آنکھیں جتنی جنت کو دیکھے وہ تیرے لیے ہے وہ دوڑے گا یہاں تک کہ تھک کر چکنا چور ہو جائے گا تو عرض کرے گا اے اللہ! کیا یہ اور وہ میرے لیے ہے؟ اللہ فرمائے گا اس کے مثل اور اس سے دوگنا بھی تیرے لیے ہے، وہ عرض کرے گا میرا رب مجھ سے راضی ہو گیا، اگر مجھے دنیا والوں کے لباس اور ان کی خوراک کی اجازت دی جائے تو میں اس پر قادر ہوسکتا ہوں۔

(۳۵۱۴۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً ،

رَجُلٌ صَرَفَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ قِبَلَ الْجَنَّةِ ، وَمُثِّلَ لَهُ شَجَرَةٌ ذَاتُ ظِلٍّ ، فَقَالَ :أَىْ رَبِ ، قَدِّمْنِي إِلَى هَذِهِ الشَّجَرَةِ أَكُونُ فِي ظِلِّهَا ، فَقَالَ اللَّهُ :هَلْ عَسَيْتَ إِنْ فَعَلْتُ أَنْ تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ ، فَقَالَ :لاَ ، وَعِزَّتِكَ، فَقَدَّمَهُ اللَّهُ إِلَيْهَا ، وَمُثِّلَ لَهُ شَجَرَةٌ أُخْرَى ذَاتُ ظِلٍّ وَثَمَرَةٍ ، فَقَالَ :أَىْ رَبِ ، قَدِّمْنِي إِلَى هَذِهِ الشَّجَرَةِ لأَكُونَ فِي ظِلِّهَا وَآكُلَ مِنْ ثَمَرِهَا ، فَقَالَ اللَّهُ :هَلْ عَسَيْتَ إِنْ أَعْطَيْتُكَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ ، فَقَالَ :لاَ ، وَعِزَّتِكَ ، فَيُقَدِّمُهُ اللَّهُ إِلَيْهَا ، فَتُمَثَّلُ لَهُ شَجَرَةٌ أُخْرَى ذَاتُ ظِلٍّ وَثَمَرٍ وَمَاءٍ ، فَيَقُولُ :أَىْ رَبِ ، قَدِّمْنِي إِلَى هَذِهِ الشَّجَرَةِ ، أَكُونُ فِي ظِلِّهَا ، وَآكُلُ مِنْ ثَمَرِهَا ، وَأَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ، فَيَقُولُ :هَلْ عَسَيْتَ إِنْ فَعَلْتُ أَنْ تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ ، فَيَقُولُ :لاَ ، وَعِزَّتِكَ لاَ أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ ، فَيُقَدِّمُهُ اللَّهُ إِلَيْهَا.

قَالَ :فَيَبْرُزُ لَهُ بَابُ الْجَنَّةِ ، فَيَقُولُ :أَىْ رَبِ ، قَدِّمْنِي إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ ، فَأَكُونُ تَحْتَ نِجَافِ الْجَنَّةِ وَأَنْظُرُ إِلَى أَهْلِهَا ، فَيُقَدِّمُهُ اللَّهُ إِلَيْهَا ، فَيَرَى أَهْلَ الْجَنَّةِ وَمَا فِيهَا ، فَيَقُولُ :أَىْ رَبِ ، أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ ، فَيُدْخِلُهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ ، فَإِذَا دَخَلَ الْجَنَّةَ ، قَالَ :هَذَا لِي وَهَذَا لِي ، فَيَقُولُ اللَّهُ :تَمَنَّ ، فَيَتَمَنَّى ، وَيُذَكِّرُهُ اللَّهُ :سَلْ مِنْ كَذَا وَكَذَا ، حَتَّى إِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الأَمَانِي ، قَالَ اللَّهُ :هُوَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ ، قَالَ :ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهُ ، فَيَدْخُلُ عَلَيْهِ زَوْجَتَاهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ ، فَتَقُولاَنِ لَهُ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي اخْتَارَكَ لَنَا ، وَاخْتَارَنَا لَكَ ، فَيَقُولُ :مَا أُعْطِيَ أَحَدٌ مِثْلَ مَا أُعْطِيتُ. (مسلم ۱۷۵۔ احمد ۲۷)

(۳۵۱۴۷) حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ادنیٰ جنتی کا رتبہ جنت میں یہ ہوگا کہ اللہ ایک شخص کا چہرہ جہنم سے جنت کی طرف پھیر دیں گے، اس کیلئے ایک سایہ دار درخت ظاہر کیا جائے گا وہ شخص عرض کرے گا اے میرے رب! مجھے اس درخت کے قریب فرما دے تا کہ میں اس کا سایہ حاصل کر سکوں اللہ تعالیٰ فرمائے گا اگر تجھے اس کے قریب کر دوں تو کیا تو اس کے علاوہ مجھ سے کچھ سوال کرے گا وہ عرض کرے گا نہیں تیری عزت کی قسم نہیں کروں گا اللہ تعالیٰ اس شخص کو درخت کے قریب فرما دے گا پھر اس کو ایک اور درخت دکھایا جائے گا جو سایہ دار اور پھل دار ہوگا وہ شخص عرض کرے گا اے اللہ! مجھے اس درخت کے قریب فرما دے تا کہ میں اس کا سایہ حاصل کر سکوں اور اس کا پھل کھا سکوں اللہ تعالیٰ فرمائے گا اگر میں تجھے یہ عطا کر دوں تو اس کے علاوہ مجھ سے دوبارہ کچھ سوال کرے گا وہ عرض کرے گا تیری عزت کی قسم نہیں اللہ تعالیٰ اس کو اس درخت کے قریب فرما دے گا پھر اس کیلئے ایک اور درخت ظاہر کیا جائے گا جو سایہ دار پھل دار اور پانی والا ہوگا وہ شخص عرض کرے گا اے اللہ! مجھے اس درخت کے قریب فرما دے تا کہ میں اس کا سایہ حاصل کر سکوں اور اس کا پھل کھا سکوں اور اس کا پانی پی سکوں اللہ تعالیٰ فرمائے گا اگر تجھے دے دوں تو کیا تو دوبارہ مجھ سے سوال کرے گا وہ شخص عرض کرے گا تیری عزت کی قسم اس کے علاوہ سوال نہ کروں گا، اللہ تعالیٰ اس کو اس درخت کے قریب فرما دے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ اس شخص کیلئے جنت کے دروازے کو ظاہر فرمائے گا تو وہ شخص عرض کرے گا اے اللہ! مجھے جنت کے

دروازے کے قریب فرمادے تاکہ میں اس کی چوکھٹ کے نیچے بیٹھ کر اس کے رہنے والوں کو دیکھ سکوں اللہ تعالیٰ اس کو قریب فرما دے گا پھر وہ شخص جنتی لوگوں کو اور جنت کی نعمتوں کو دیکھے گا تو وہ شخص عرض کرے گا اللہ جی مجھے جنت میں داخل فرمادے۔

اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمادے گا جب وہ جنت میں داخل ہوگا تو کہے گا یہ میرے لیے ہے اور یہ بھی میرے لیے ہے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو خواہش کر وہ خواہش کرے گا، اللہ پاک اس کو یاد دلائیں گے کہ یہ یہ سوال کر، یہاں تک کہ جب اس کی تمام خواہشات مکمل ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے یہ بھی تیرے لیے ہے اور اس کی مثل دس گنا اور بھی پھر وہ اپنے گھر میں داخل ہوگا تو اس کے پاس اس کی دو بیویاں جو حور عین میں سے ہوں گی آئیں گی اور کہیں گی تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے آپ کو ہمارے لیے اور ہمیں آپ کے لیے منتخب کیا وہ جنتی کہے گا جس طرح مجھے عطا کیا گیا ہے اس جیسا کسی کو عطا نہیں کیا گیا ہے۔

(۳۵۱۴۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ فِي هَذِهِ الآيَةِ : ﴿يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَنِ وَفْدًا﴾ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ : هَلْ تَدْرُونَ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ يُحْشَرُونَ ؟ أَمَا وَاللهِ مَا يُحْشَرُونَ عَلَى أَقْدَامِهِمْ ، وَلَكِنَّهُمْ يُؤْتَوْنَ بِنُوقٍ لَمْ تَرَ الْخَلاَئِقُ مِثْلَهَا ، عَلَيْهَا رِحَالُ الذَّهَبِ ، وَأَزِمَّتُهَا الزَّبَرْجَدُ ، فَيَجْلِسُونَ عَلَيْهَا ، ثُمَّ يَنْطَلِقُ بِهِمْ حَتَّى يَقْرَعُوا بَابَ الْجَنَّةِ. (طبری ۱۶)

(۳۵۱۴۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ قرآن کریم کی آیت ﴿يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ إِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ کیا تم لوگ جانتے ہو کس چیز پر ان کو جمع کیا جائے گا؟ خدا کی قسم ان کو قدموں کے بل (چل کر) نہیں جمع کیا جائے گا بلکہ وہ ایسے اونٹوں پر آئیں گے جن کے مثل لوگوں نے پہلے دیکھا نہ ہوگا ان پر سونے کے کجاوے ہوں گے، ان کی لگامیں زبرجد کی ہوں گی وہ متقین ان پر بیٹھیں ہوں گے پھر وہ جانوران کو لے کر چلیں گے یہاں تک کہ وہ جنت کے دروازوں کو کھٹکھٹائیں گے۔

(۳۵۱۴۹) حَدَّثَنَا قُرَادٌ أَبُو نُوحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَنِ وَفْدًا﴾ ، عَلَى الإِبِلِ. (طبری ۱۲۷)

(۳۵۱۴۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس آیت کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ اونٹوں پر جمع کئے جائیں گے۔

(۳۵۱۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي لأَعْرِفُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنَ النَّارِ ، رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنْهَا زَحْفًا ، فَيُقَالُ لَهُ : انْطَلِقْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ ، قَالَ : فَيَذْهَبُ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ ، فَيَجِدُ النَّاسَ قَدَ اتَّخَذُوا الْمَنَازِلَ ، قَالَ : فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ : يَا رَبِّ ، قَدْ أَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ ، قَالَ : فَيُقَالُ لَهُ : أَتَذْكُرُ الزَّمَانَ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ ؟ فَيَقُولُ : نَعَمْ ، قَالَ : فَيُقَالُ لَهُ : تَمَنَّ ، فَيَتَمَنَّى ، فَيُقَالُ : لَكَ ذَلِكَ الَّذِي تَمَنَّيْتَ وَعَشَرَةُ أَضْعَافِ الدُّنْيَا ، قَالَ : فَيَقُولُ لَهُ : أَتَسْخَرُ بِي وَأَنْتَ الْمَلِكُ ؟ قَالَ : فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ.

(بخاری ۶۵۷۱۔ مسلم ۱۷۴)

(۳۵۱۵۰) حضرت عبداللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے اشاد فرمایا: میں اس آخری شخص کو بھی جانتا ہوں جو جہنم سے نکلے گا یہ وہ شخص ہوگا جو جہنم سے گھسٹتا ہوا نکلے گا اس کو کہا جائے گا چلو اور جنت میں داخل ہو جاؤ وہ جائے گا اور جنت میں داخل ہو جائے گا وہ وہاں جائے گا تو لوگ پہلے ہی رتبہ حاصل کر چکے ہوں گے۔ وہ واپس لوٹے گا اور عرض کرے گا اے اللہ! لوگوں نے تو اپنے رتبے حاصل کر لیے ہیں اس سے کہا جائے گا کیا تجھے وہ زمانہ یاد ہے جس میں تو تھا؟ وہ عرض کرے گا جی اس سے کہا جائے گا تو تمنا اور خواہش کر وہ خواہش کرے گا اس سے کہا جائے گا جو تو نے خواہش کی ہے یہ بھی تیرے لیے ہے اور دنیا سے دس گنا زیادہ بھی تیرے لیے ہے وہ شخص عرض کرے گا اے اللہ! آپ بادشاہ ہو کر مجھ سے مزاق کر رہے ہیں؟ راوی فرماتے ہیں کہ یہ بات بیان کرتے آنحضرت ﷺ اتنا مسکرائے کہ آپ کی داڑھیں مبارک میں نے دیکھیں۔

(۳۵۱۵۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ، وَالثَّانِيَةُ عَلَى لَوْنِ أَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَائَةً ، لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا زَوْجَتَانِ ، عَلَى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُونَ حُلَّةً ، يَبْدُو مُخُّ سَاقَيْهَا مِنْ وَرَائِهَا. (ترمذی ۲۵۲۲)

(۳۵۱۵۱) حضرت ابوسعید سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا وہ چودھویں کے چاند جیسے ہوں گے اور دوسرا گروہ موتی کی طرح چمکتے ہوئے تاروں کی طرح ہوں گے ان میں سے ہر ایک کی دو بیویاں ہوں گی اور ہر بیوی کے ستر جوڑے ہوں گے اور ان کی پنڈلی کے اندر کا گودا ان ستر جوڑوں میں بھی نظر آ رہا ہوگا۔

(۳۵۱۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ :قَالَ مُوسَى :يَا رَبِّ ، مَا لأَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً ؟ قَالَ :رَجُلٌ يَبْقَى فِي الدِّمْنَةِ حَيْثُ يُحْبَسُ النَّاسُ ، قَالَ :فَيُقَالُ لَهُ :قُمْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ ، قَالَ :أَيْنَ أَدْخُلُ وَقَدْ سَبَقَنِي النَّاسُ ؟ قَالَ :فَيُقَالُ لَهُ :تَمَنَّ أَرْبَعَةَ مُلُوكٍ مِنْ مُلُوكِ الدُّنْيَا ، مِمَّنْ كُنْتَ تَتَمَنَّى مِثْلَ مُلْكِهِمْ وَسُلْطَانِهِمْ ، قَالَ :فَيَقُولُ :فُلاَنٌ ، قَالَ :فَيَعُدُّ أَرْبَعَةً ، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ :تَمَنَّ بِقَلْبِكَ مَا شِئْتَ ، قَالَ :فَيَتَمَنَّى ، قَالَ :ثُمَّ يُقَالُ لَهُ :اشْتَهِ مَا شِئْتَ ، قَالَ :فَيَشْتَهِي ، قَالَ .فَيُقَالُ :لَكَ هَذَا وَعَشْرَةُ أَضْعَافِهِ ، قَالَ ، فَقَالَ مُوسَى :يَا رَبِّ ، فَمَا لأَهْلِ صَفْوَتِكَ ؟ قَالَ :فَقِيلَ :هَذَا الَّذِي أَرَدْتُ ، قَالَ :خَلَقْتُ كَرَامَتَهُمْ وَغَمِلْتُهَا بِيَدِي ، وَخَتَمْتُ عَلَى خَزَائِنِهَا مَا لاَ عَيْنٌ رَأَتْ ، وَلاَ خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ، ثُمَّ تَلاَ :﴿فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ ، جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾. (مسلم ۱۷۷۔ ترمذی ۳۱۹۸)

(۳۵۱۵۲) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے اللہ! ادنیٰ جنتی کا رتبہ کیا ہوگا؟ فرمایا ایک شخص جانوروں کے باڑہ میں باقی رہے گا (کوڑے خانے میں) اس طور پر کہ لوگوں نے اس کو محبوس کیا ہوگا، اس کو حکم ہوگا جنت میں داخل ہو جاؤ وہ عرض کرے گا کہاں سے داخل ہو جاؤں لوگوں نے تو مجھ سے سبقت کر لی ہے؟ اس کو کہا جائے گا دنیا کے چار

بادشاہوں کی بادشاہت اور سلطنت کے بقدر تمنا اور خواہش کر وہ کہے گا فلاں بادشاہ پس وہ چار بادشاہوں کو گنے گا پھر اس کو کہا جائے گا اپنے دل میں جو جو چاہے خواہش کر وہ تمنا کرے گا پھر اس کو کہا جائے گا جو چاہو خواہش کر لے، وہ خواہش کرے گا پھر اس کو کہا جائے گا یہ سب بھی تیرے لیے ہے اور دس گنا اور بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے اللہ! آپ کے مخلص دوستوں کیلئے کیا نعمتیں ہیں؟ ان سے کہا گیا، یہ ہے جو میں نے ارادہ کیا ہے میں نے ان کے اکرام کیلئے بنایا ہے اور اپنے ہاتھ سے بنا کر ان پر مہر لگا دی ہے جن نعمتوں کو کسی آنکھ نے دیکھا نہیں کسی کان نے سنا نہیں اور کسی بشر کے دل پر ان کا خیال تک نہیں گزرا پھر یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ جَزَآءً بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ﴾

(۳۵۱۵۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ : إِنَّ لأَهْلِ عِلِّيِّينَ كُوًى يُشْرِفُونَ مِنْهَا ، فَإِذَا أَشْرَفَ أَحَدُهُمْ أَشْرَقَتِ الْجَنَّةُ ، قَالَ : فَيَقُولُ أَهْلُ الْجَنَّةِ قَدْ أَشْرَفَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ عِلِّيِّينَ.

(۳۵۱۵۳) حضرت عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ علیین والوں کیلئے کھڑکیاں ہوں گی جہاں سے وہ دیکھیں گے جب انہیں اور سے کوئی جنتی دیکھے گا تو اس کی وجہ سے جنت روشن ہو جائے گی جنتی لوگ کہیں گے علیین میں سے کسی نے دیکھا ہے۔

(۳۵۱۵٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ ، أَوْ سَوْطُهُ مِنَ الْجَنَّةِ ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا. (عبدالرزاق ۲۰۸۸۸)

(۳۵۱۵۴) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی کی کمان یا کوڑے کی مقدار جنت میں جگہ دنیا و مافیھا سے بہتر ہے۔

(۳۵۱۵۵) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُونَ﴾ قَالَ : الْحَبْرُ السَّمَاعُ فِي الْجَنَّةِ.

(۳۵۱۵۵) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر قرآن کریم کی آیت ﴿فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُونَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ الحبر سے مراد جنت میں سماع ہے گانا سننا ہے۔

(۳۵۱۵٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ كُلْثُومٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ ، يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ، لَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَشْرَفَتْ عَلَى أَهْلِ الأَرْضِ لَمَلأَتِ الأَرْضَ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ ، وَلَنَصِيفُ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ، هَلْ تَدْرُونَ مَا النَّصِيفُ ؟ هُوَ الْخِمَارُ. (بخاری ۲۷۹۶۔ ترمذی ۱۶۵۱)

(۳۵۱۵۶) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اگر جنتی حوروں میں سے کوئی حور زمین والوں پر جھانک لے تو ساری زمین مشک کی خوشبو سے بھر جائے، جنتی عورت کا نصیف دنیا و مافیھا سے بہتر ہے کیا تمہیں معلوم ہے نصیف سے کیا مراد ہے؟ وہ اوڑھنی ہے۔

۳۵۱۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَشِبْرٌ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا. (ابن ماجه ۴۳۲۹)

(۳۵۱۵۷) حضور اقدس صَلَّیٰٓاللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک بالشت جگہ دنیا و مافیھا سے بہتر ہے۔

۳۵۱۵۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ ثُوَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً ، رَجُلٌ لَهُ أَلْفُ قَصْرٍ ، مَا بَيْنَ كُلِّ قَصْرَيْنِ مَسِيرَةُ سَنَةٍ ، يُرَى أَقْصَاهَا كَمَا يُرَى أَدْنَاهَا ، فِي كُلِّ قَصْرٍ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ وَالرَّيَاحِينِ وَالْوِلْدَانِ مَا يَدْعُو بِشَيْءٍ إِلاَّ أُتِيَ بِهِ. (طبری ۲۹)

(۳۵۱۵۸) حضرت ابن عمر رَضِیَ اللَّہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ ایک ادنیٰ جنتی کا رتبہ یہ ہوگا کہ ایک شخص کے ہزار محل ہوں گے اور ہر دو محلوں کے درمیان ایک سال کا فاصلہ ہوگا وہ دیکھے اس کی انتہاء کو جیسے ان کے قریب کو دیکھے گا ہر محل میں حور عین، خوشبودار پودے اور غلمان ہوں گے جو بھی وہ طلب کریں گے وہ ان کو پیش کر دیا جائے گا۔

۳۵۱۵۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : قَالَ مُغِيثُ بْنُ سُمَيٍّ : إِنَّ فِي الْجَنَّةِ قُصُورًا مِنْ ذَهَبٍ ، وَقُصُورًا مِنْ فِضَّةٍ ، وَقُصُورًا مِنْ يَاقُوتٍ ، وَقُصُورًا مِنْ زَبَرْجَدٍ ، جِبَالُهَا الْمِسْكُ ، وَتُرَابُهَا الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ. (ابو نعیم ۶۸)

(۳۵۱۵۹) حضرت مغیث سے مروی ہے کہ جنت میں کچھ محل سونے کے، کچھ چاندی کے، کچھ یاقوت کے، کچھ زبرجد کے ہیں، اس کے پہاڑ مشک کے اور مٹی ورس اور زعفران کی ہے۔

۳۵۱۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : إِنَّ قَائِلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، لَيَقُولُ : انْطَلِقُوا بِنَا إِلَى السُّوقِ ، فَيَأْتُونَ جِبَالاً مِنْ مِسْكٍ ، فَيَجْلِسُونَ فَيَتَحَدَّثُونَ. (عبدالرزاق ۲۰۸۸۱)

(۳۵۱۶۰) حضرت انس رَضِیَ اللَّہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ جنتیوں میں ایک کہے گا، ہمیں بازار لے چلو، پھر وہ مشک کے پہاڑوں پر آئیں گے اور وہاں بیٹھ کر باہم گفتگو کریں گے۔

۳۵۱۶۱) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّهُ يُقَسَّمُ لِلرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ شَهْوَةُ مِئَةٍ ، وَأَكْلُهُمْ وَنَهْمَتُهُمْ ، فَإِذَا أَكَلَ سُقِيَ شَرَابًا طَهُورًا ، يَخْرُجُ مِنْ جِلْدِهِ رَشْحًا كَرَشْحِ الْمِسْكِ ، ثُمَّ تَعُودُ شَهْوَتُهُ. (ابن جریر ۲۹)

(۳۵۱۶۱) حضرت ابراہیم سے مروی ہے کہ ایک جنتی شخص کو سو بندوں کی شہوت عطا کی جائے گی ان کا کھانا اور ان کی ضرورت اور خواہش، جب وہ کھائے گا تو اس کو پاکیزہ شراب پلائی جائے گی جس کی وجہ سے اس کے بدن سے مشک کی طرح پسینہ نکلے گا اور اس کی شہوت اور خواہش دوبارہ از سر نو لوٹ آئے گی۔

۳۵۱۶۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ

بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ:يُجْمَعُونَ ، فَيُقَالُ :أَيْنَ فُقَرَاءُ هَذِهِ الأُمَّةِ وَمَسَاكِينُهَا ؟ قَالَ:فَيَبْرُزُونَ ، فَيُقَالُ :مَا عِنْدَكُمْ فَيَقُولُونَ :يَا رَبِّ ، ابْتَلَيْتَنَا فَصَبَرْنَا ، وَأَنْتَ أَعْلَمُ ، قَالَ :وَأُرَاهُ ، قَالَ :وَوَلَّيْتَ الأَمْوَالَ وَالسُّلْطَانَ غَيْرَنَا قَالَ :فَيُقَالُ :صَدَقْتُمْ ، فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ سَائِرِ النَّاسِ بِزَمَنٍ ، وَتَبْقَى شِدَّةُ الْحِسَابِ عَلَى ذَوِي الأَمْوَالِ وَالسُّلْطَانِ ، قَالَ :قُلْتُ :فَأَيْنَ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَئِذٍ ؟ قَالَ :تُوضَعُ لَهُمْ كَرَاسِيُّ مِنْ نُورٍ ، وَيُظَلَّلُ عَلَيْهِمَ الْغَمَامُ وَيَكُونُ ذَلِكَ الْيَوْمُ أَقْصَرَ عَلَيْهِمْ مِنْ سَاعَةٍ مِنْ نَهَارٍ. (ابن حبان ۷۴۱۹)

(۳۵۱۶۲) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت کے دن سب کو جمع کیا جائے گا پھر پکارا جائے گا اس امت کے فقراء اور مساکین کہاں ہیں؟ پھر ان کو لایا جائے گا اور ان سے پوچھا جائے گا تمہارے پاس کیا ہے کیا لے کر آئے ہو؟ وہ عرض کریں گے اے ہمارے رب! آپ نے ہمیں مختلف مصیبتوں میں آزمایا ہم ثابت قدم رہے آپ کو معلوم ہے راوی فرماتے ہیں کہ میں اس کو دیکھ رہا ہوں، آپ نے اموال اور بادشاہت کو ہم سے پھیرے رکھا ان کو کہا جائے گا تم نے سچ کہا، ان کو تمام لوگوں سے قبل جنت میں داخل کر دیا جائے گا اور حساب و کتاب کی شدت مالداروں اور بادشاہوں پر باقی رہے گی، راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اس دن مومنین کہاں ہوں گے؟ فرمایا ان کیلئے نور کی کرسی رکھی جائے گی، ان پر بادلوں کا سایہ ہوگا، اور وہ دن ان پر دن کی گھڑی سے بھی کم وقت میں گزر جائے گا۔

(٣٥١٦٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلاَمٍ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِينَةَ ، فَسَأَلَهُ :مَا أَوَّلُ مَا يَأْكُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ ؟ فَقَالَ :أَخْبَرَنِي جِبْرِيلُ آنِفًا :أَنَّ أَوَّلَ مَا يَأْكُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ ، زِيَادَةَ كَبِدِ حُوتٍ. (بخاری ۳۳۲۹)

(۳۵۱۶۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ مدینہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت فرمایا کہ جنتی لوگ پہلی چیز کیا کھائیں گے؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے بتایا ہے کہ جنتی لوگوں کی سب سے پہلے خوراک مچھلی کے جگر کا بڑھا ہوا حصہ ہوگا۔

(٣٥١٦٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ :رُئِي فِي الْجَنَّةِ كَهَيْئَةِ الْبُرَاقِ فَقِيلَ :مَا هَذَا ؟ قِيلَ :رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ عِلِّيِّينَ تَحَوَّلَ مِنْ غُرْفَةٍ إِلَى غُرْفَةٍ.

(۳۵۱۶۴) حضرت محمد بن کعب فرماتے ہیں کہ جنت میں براق کی طرح کی سواری دیکھی جائے گی پوچھا جائے گا یہ کیا ہے؟ کہا جائے گا علیین میں سے ایک شخص ایک کمرے سے دوسرے کمرے کی طرف جا رہا ہے۔

(٣٥١٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ ﴿أُولَئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ﴾ قَالَ :الغُرْفَةُ الْجَنَّةُ

(۳۵۱۶۵) حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ قرآن کریم کی آیت ﴿أُولَئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ غرفہ سے مراد جنت ہے۔

۳۵۱۶۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَرَأَ عَلَى الْمِنْبَرِ :﴿جَنَّاتُ عَدْنٍ﴾ ، فَقَالَ :وَهَلْ تَدْرُونَ مَا جَنَّاتُ عَدْنٍ ؟ قَالَ :قَصْرٌ فِي الْجَنَّةِ لَهُ خَمْسَةُ آلاَفِ بَابٍ ، عَلَى كُلِّ بَابٍ خَمْسَةٌ وَعِشْرُونَ أَلْفًا مِنَ الْحُورِ الْعِينِ ، لاَ يَدْخُلُهُ إِلاَّ نَبِيٌّ ، هَنِيئًا لِصَاحِبِ الْقَبْرِ ، وَأَشَارَ إِلَى قَبْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَصِدِّيقٌ هَنِيئًا لأَبِي بَكْرٍ ، وَشَهِيدٌ وَأَنَّى لِعُمَرَ بِالشَّهَادَةِ ، ثُمَّ قَالَ :وَالَّذِي أَخْرَجَنِي مِنْ مَنْزِلِي ، إِنَّهُ لَقَادِرٌ عَلَى أَنْ يَسُوقَهَا إِلَيَّ.

(۳۵۱۶۶) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منبر پر قرآن کریم کی آیت جنات عدن تلاوت فرمائی اور فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو جنات عدن کیا ہیں؟ فرمایا وہ جنت میں ایک محل ہے جس کے پانچ ہزار دروازے ہیں اور ہر دروازے پر پچیس ہزار حوریں ہیں اس میں صرف نبی داخل ہوں گے، مبارک خوشخبری ہے اس قبر والے کیلئے اور آپ رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی طرف اشارہ فرمایا اور اس میں صدیق داخل ہوں گے خوشخبری حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لیے اور اس میں شہید داخل ہوں گے اور بیشک میں شہادت کا منتظر ہوں وَأَنَّى لِعُمَرَ بِالشَّهَادَةِ پھر فرمایا، قسم اس ذات کی جس نے مجھے میرے گھر سے نکالا وہ اس بات پر قادر ہے کہ اس شہادت کو میری طرف لے آئے۔

۳۵۱۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ ﴿جَنَّاتُ عَدْنٍ﴾ ، قَالَ :بُطْنَانُ الْجَنَّةِ.

(۳۵۱۶۷) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنات عدن سے مراد جنت کا درمیان ہے۔

۳۵۱۶۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ :قَالَ كَعْبٌ :إِنَّ فِي الْجَنَّةِ يَاقُوتَةً لَيْسَ فِيهَا صَدْعٌ ، وَلاَ وَصْلٌ ، فِيهَا سَبْعُونَ أَلْفَ دَارٍ ، فِي كُلِّ دَارٍ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْحُورِ الْعِينِ ، لاَ يَدْخُلُهَا إِلاَّ نَبِيٌّ ، أَوْ صِدِّيقٌ ، أَوْ شَهِيدٌ ، أَوْ إِمَامٌ عَادِلٌ ، أَوْ مُحَكَّمٌ فِي نَفْسِهِ ، قَالَ :قُلْنَا :يَا كَعْبُ، وَمَا الْمُحَكَّمُ فِي نَفْسِهِ ؟ قَالَ :الرَّجُلُ يَأْخُذُهُ الْعَدُوُّ ، فَيُحَكِّمُونَهُ بَيْنَ أَنْ يَكْفُرَ ، أَوْ يَلْزَمَ الإِسْلاَمَ فَيُقْتَلُ ، فَيَخْتَارُ أَنْ يَلْزَمَ الإِسْلاَمَ.

(۳۵۱۶۸) حضرت کعب سے مروی ہے کہ جنت میں ایک یاقوت ہے جس میں نہ سوراخ ہے اور نہ ہی جوڑ ہے جنت میں ستر ہزار گھر ہیں اور ہر گھر میں ستر ہزار حوریں ہیں اس میں صرف نبی، صدیق، شہید، عادل بادشاہ یا وہ شخص داخل ہوگا جو اپنے نفس پر فیصلہ کرنے والا ہوگا راوی کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا اے کعب؟ محکم فی نفسہ کون شخص ہے؟ فرمایا وہ شخص جس کو دشمن پکڑ لیں پھر اس کو اختیار دیں کہ وہ کفر اختیار کر لے یا پھر اسلام کو لازم پکڑے تو اس کو شہید کر دیا جائے اور وہ اسلام پر ثابت قدم رہنے کو لازم پکڑ لے۔

۳۵۱۶۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، يُبْلِغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَ اللهِ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ ، عَنْ يَمِينِ الرَّحْمَنِ ، وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ ،

الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَا وَلُوا. (مسلم ۱۴۵۸۔ احمد ۲۰۳)

(۳۵۱۶۹) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: انصاف کرنے والے لوگ قیامت کے دن الرحمٰن کے دائیں جانب نور کے منبروں پر ہوں گے، رحمٰن کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں منصفین وہ لوگ ہیں جو اپنے فیصلوں میں، اهل وعیال کے ساتھ اور جس چیز میں ان کو ولایت دی جائے اس میں انصاف کریں۔

(۳۵۱۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْمُقْسِطِينَ فِي الدُّنْيَا عَلَى مَنَابِرَ مِنْ لُؤْلُؤٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمَنِ، بِمَا أَقْسَطُوا فِي الدُّنْيَا. (احمد ۲۰۳)

(۳۵۱۷۰) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا انصاف کرنے والے قیامت کے دن اپنے انصاف کی وجہ سے رحمٰن کے سامنے موتیوں کے منبروں پر ہوں گے۔

(۳۵۱۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ لَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ، أَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرَى.

(۳۵۱۷۱) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت کے دروازوں کے کواڑ کا درمیانی فاصلہ اتنا ہوگا جتنا مکہ اور ہجر کے درمیان ہے یا مکہ اور بصریٰ کے درمیان ہے، یہ بات آنحضرت ﷺ نے قسم کھا کر ارشاد فرمائی۔

(۳۵۱۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ قُرَّةَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ (ح) وَعَنْ أَبِي نَعَامَةَ، سَمِعَهُ مِنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ، فَقَالَ: إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ لَمَسِيرَةُ أَرْبَعِينَ عَامًا، وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَوْمٌ وَلَيْسَ مِنْهَا بَابٌ إِلَّا وَهُوَ كَظِيظٌ. (مسلم ۲۲۷۹۔ احمد ۶۱)

(۳۵۱۷۲) حضرت خالد بن عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت عتبہ بن غزوان نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: جنت کے دروازوں کے کواڑ کے درمیان چالیس سال کی مسافت کا فاصلہ ہوگا اور ضرور بضرور جنت کے دروازوں پر ایک دن آئے گا ہر دروازہ بھرا ہوا ہوگا۔

(۳۵۱۷۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيِ الْجَنَّةِ أَرْبَعُونَ خَرِيفًا لِلرَّاكِبِ الْمُجِدِّ، وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهِ يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيظُ الزِّحَامِ

(۳۵۱۷۳) حضرت کعب سے مروی ہے کہ جنت کے دو کواڑوں کے درمیان کا فاصلہ چالیس خریف ہے سرگرم اور تیز سوار کیلئے اور ان پر ایک دن ایسا آئے گا وہ ازدحام کی وجہ سے بھر جائیں گے۔

(۳۵۱۷۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: دَارُ الْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ مِنْ لُؤْلُؤَةٍ، فِيهَا أَرْبَعُونَ بَيْتًا، فِي وَسَطِهَا شَجَرَةٌ تُنْبِتُ الْحُلَلَ، فَيَأْتِيهَا فَيَأْخُذُ بِإِصْبَعِهِ

سَبْعِينَ حُلَّةً مُنْطَقَةً بِاللُّؤْلُؤِ وَالْمَرْجَانِ.

(۳۵۱۷۴) حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جنت میں مومن کا گھر موتیوں کا ہوگا، اس میں چالیس کمرے ہوں گے ان کے درمیان ایک درخت ہے جس پر کپڑے لگتے ہیں وہ جنتی اس درخت کے پاس آئے گا اور اپنی انگلی پر ستر جوڑے پکڑے گا، جن کی پٹی موتیوں اور مرجان کے ساتھ ہوگی۔

(۳۵۱۷۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : أَصْحَابُ الأَعْرَافِ يُنْتَهَى بِهِمْ إِلَى نَهَرٍ ، يُقَالُ لَهُ : الْحَيَاةُ ، حَافَاتُهُ قَصَبُ ذَهَبٍ ، قَالَ : أُرَاهُ قَالَ : مُكَلَّلٌ بِاللُّؤْلُؤِ ، فَيَغْتَسِلُونَ مِنْهُ اغْتِسَالَةً ، فَتَبْدُو فِي نُحُورِهِمْ شَامَةٌ بَيْضَاءُ ، ثُمَّ يَعُودُونَ فَيَغْتَسِلُونَ ، فَكُلَّمَا اغْتَسَلُوا ازْدَادَتْ بَيَاضًا ، فَيُقَالُ لَهُمْ : تَمَنَّوْا مَا شِئْتُمْ ، فَيَتَمَنَّوْنَ مَا شَاؤُوا ، فَيُقَالُ : لَكُمْ مَا تَمَنَّيْتُمْ وَسَبْعُونَ ضِعْفًا ، فَهُمْ مَسَاكِينُ أَهْلِ الْجَنَّةِ. (طبری ۱۹۱)

(۳۵۱۷۵) حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اصحاب الاعراف کو نہر حیات پر لایا جائے گا، ان کے کنارے سونے کے بانسوں کے ہوں گے۔ موتیوں کا تاج پہنے ہوئے، وہ اس نہر میں نہائیں گے جس کی وجہ سے ان کی گردن سفید ہو جائے گی اور پھر وہ دوبارہ لوٹیں گے اور نہائیں گے، جب بھی نہائیں گے ان کی سفیدی میں اضافہ ہوگا، ان سے کہا جائے گا جو چاہو تمنا کرو، وہ جو چاہیں گے تمنا کریں گے، ان سے کہا جائے گا تمہارے لیے وہ سب ہے جس کی تم نے تمنا کی اور ستر گنا اور بھی ہے، یہ لوگ مساکین اہل الجنۃ میں سے ہیں۔

(۳۵۱۷۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ ﴿فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ﴾ ، قَالَ : قَصِرَ طَرْفُهُنَّ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ ، فَلاَ يُرِدْنَ غَيْرَهُمْ.

(۳۵۱۷۶) حضرت مجاہد قرآن کریم کی آیت ﴿فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ ان کی آنکھیں ان کے خاوندوں پر لگی ہوں گی وہ ان کے علاوہ کسی کو دیکھنے کا ارادہ نہ کریں گی۔

(۳۵۱۷۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ ﴿كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ﴾ ، قَالَ : أَلْوَانُهُنَّ كَالْيَاقُوتِ وَاللُّؤْلُؤِ فِي صَفَائِهِ.

(۳۵۱۷۷) حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ قرآن کریم کی آیت ﴿كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ان کے رنگ یاقوت کی مانند اور نکھار میں موتیوں کی مانند ہوں گے۔

(۳۵۱۷۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنِ الْحُرِّ بْنِ جُرْمُوزٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ ، يَقُولُ : ﴿كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ﴾ قَالَ : كَأَنَّهُنَّ اللُّؤْلُؤُ فِي الْخَيْطِ.

(۳۵۱۷۸) حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ قرآن کریم کی آیت ﴿كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ

گویا کہ وہ پاکیزگی میں موتیوں کی طرح ہیں۔

(۳۵۱۷۹) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُد بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمًا أَبَا عُبَيْدِاللهِ، عَنْ مُجَاهِدٍ: ﴿كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ﴾ ، قَالَ: يُرَى مُخُّ سُوقِهِنَّ مِنْ وَرَاءِ الثِّيَابِ ، كَمَا يُرَى الْخَيْطُ فِي الْيَاقُوتَةِ.

(۳۵۱۷۹) حضرت مجاہد ﴿كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ان کی پنڈلیوں کی سفیدی کپڑوں کے اندر سے نظر آئے گی جیسے موتیوں کے اندر سے لڑی نظر آتی ہے۔

(۳۵۱۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ ﴿لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلاَ جَانٌّ﴾ ، قَالَ : يُجَامِعْهُنَّ.

(۳۵۱۸۰) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کی آیت ﴿لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلاَ جَانٌّ﴾ سے مراد ہے ہمبستری کرنا۔

(۳۵۱۸۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : يَطَأْهُنَّ.

(۳۵۱۸۱) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وطی کرنا مراد ہے۔

(۳۵۱۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ جَارِيَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ؛ ﴿مُدْهَامَّتَانِ﴾ ، قَالَ : خَضْرَاوَانِ مِنَ الرِّيِّ.

(۳۵۱۸۲) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ قرآن کریم کی آیت ﴿مُدْهَامَّتَانِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ گہرے سبز رنگ دیکھنے میں خوش منظر۔

(۳۵۱۸۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : خَضْرَوَانِ.

(۳۵۱۸۳) حضرت ابوصالح فرماتے ہیں کہ سبز رنگ کے ہوں گے۔

(۳۵۱۸٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ ﴿مُدْهَامَّتَانِ﴾: خَضْرَاوَانِ.

(۳۵۱۸۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یہی تفسیر منقول ہے۔

(۳۵۱۸٥) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿مُدْهَامَّتَانِ﴾ ، قَالَ : خَضْرَاوَانِ مِنْ رِيِّهِمَا.

(۳۵۱۸۵) حضرت مجاہد سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

(۳۵۱۸٦) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : سَوْدَاوَانِ مِنَ الرِّيِّ.

(۳۵۱۸۶) حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سیاہ ہوں گے۔

(۳۵۱۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، قَالَ : خَضْرَاوَانِ.

(۳۵۱۸۷) حضرت عطیہ فرماتے ہیں کہ سبز ہوں گے۔

(۳۵۱۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :خَضْرَاوَانِ مِنَ الرَّيِّ.

(۳۵۱۸۸) حضرت عطاء سے بھی حضرت ابو صالح کی مثل منقول ہے۔

(۳۵۱۸۹) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: ﴿نَضَّاخَتَانِ﴾ بِكُلِّ خَيْرٍ.

(۳۵۱۸۹) حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ قرآن کریم کی آیت نضا ختان کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ خیر کے ہوں گے۔

(۳۵۱۹۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: ﴿نَضَّاخَتَانِ﴾، بِالْمَاءِ وَالْفَاكِهَةِ.

(۳۵۱۹۰) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ چشمے پانی اور پھلوں کے ہوں گے۔

(۳۵۱۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ ﴿فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ﴾ ، قَالَ :فِي كُلِّ خَيْمَةٍ خَيْرٌ.

(۳۵۱۹۱) حضرت عبداللہ قرآن کریم کی آیت ﴿فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ہر خیر کے مکان میں ہوں گے۔

(۳۵۱۹۲) حُدِّثْتُ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ؛ ﴿فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ﴾، قَالَ:عَذَارَى الْجَنَّةِ.

(۳۵۱۹۲) حضرت ابو صالح قرآن کریم کی آیت ﴿فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جنت کی دوشیزائیں مراد ہیں۔

(۳۵۱۹۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :الْخَيْمَةُ لُؤْلُؤَةٌ مُجَوَّفَةٌ ، فَرْسَخٌ فِي فَرْسَخٍ ، لَهَا أَرْبَعَةُ آلاَفِ مِصْرَاعٍ مِنْ ذَهَبٍ.

(۳۵۱۹۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ موتیوں کا خیمہ ہوگا اور اندر سے خالی اور کشادہ ہوگا اتنا کشادہ کہ فرسخ میں ہو، اس کے چار ہزار سونے کے کواڑ ہوں گے۔

(۳۵۱۹٤) حَدَّثَنَا عَثَّامُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ؛ ﴿حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ ، قَالَ :عَذَارَى الْجَنَّةِ.

(۳۵۱۹۴) حضرت ابو صالح قرآن کریم کی آیت ﴿حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جنت کی دوشیزائیں مراد ہے۔

(۳۵۱۹٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛أَنَّهُ قَالَ فِي : ﴿حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ ، قَالَ :دُرٌّ مَجُوفٌ ، أَوْ مُجَوَّفٌ. (طبری ۲۷)

(۳۵۱۹۵) حضرت ابو مجلز سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ﴿حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ کے متعلق فرمایا اندر سے

خالی موتی کی طرح ہیں۔

(۳۵۱۹۶) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : دُرٌّ مُجَوَّفٌ.

(۳۵۱۹۶) حضرت عبداللہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۳۵۱۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ الْبَصْرِيُّ ، عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ ﴿حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : الْخَيْمَةُ دُرَّةٌ مُجَوَّفَةٌ ، فَرْسَخٌ فِي فَرْسَخٍ ، فِيهِ أَرْبَعَةُ آلاَفِ مِصْرَاعٍ.

(ابن جریر ۲۷)

(۳۵۱۹۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ موتیوں کا خیمہ ہوگا اور اندر سے خالی اور کشادہ ہوگا اتنا کشادہ کہ فرسخ میں ہو، اس کے چار ہزار سونے کے کواڑ ہوں گے۔

(۳۵۱۹۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ ﴿حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ ، قَالَ : دُرٌّ مُجَوَّفٌ.

(۳۵۱۹۸) حضرت عکرمہ سے مروی ہے کہ ﴿حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اندر سے خالی موتی کی طرح۔

(۳۵۱۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَزْنِ بْنِ بَشِيرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ ، يَقُولُ : الْخَيْمَةُ دُرَّةٌ مُجَوَّفَةٌ.

(۳۵۱۹۹) عمرو بن میمون فرماتے ہیں کہ خیمہ اندر سے خالی موتی کی طرح ہوگا۔

(۳۵۲۰۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ؛ ﴿حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ ، قَالَ : مَحْبُوسَاتٌ.

(۳۵۲۰۰) حضرت ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ ﴿حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ خیموں میں رہنے والی۔

(۳۵۲۰۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ ، قَالَ : فِي الْحِجَالِ.

(۳۵۲۰۱) حضرت محمد بن کعب سے مروی ہے کہ پازیب میں ہوں گی۔

(۳۵۲۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ ، قَالَ : دُرٌّ مُجَوَّفٌ.

(۳۵۲۰۲) حضرت ضحاک رحمہ اللہ ﴿حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اندر سے خالی موتی کی طرح ہوگا۔

(۳۵۲۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : الْخَيْمَةُ دُرَّةٌ مُجَوَّفَةٌ.

(۳۵۲۰۳) حضرت مجاہد سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۳۵۲۰۴) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿مُتَّكِئِينَ عَلَى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ﴾ ، قَالَ : الرَّفْرَفُ رِيَاضُ الْجَنَّةِ ، وَالْعَبْقَرِيُّ عِتَاقُ الزَّرَابِيِّ.

(۳۵۲۰۴) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ قرآن کریم کی آیت ﴿مُتَّكِئِينَ عَلَى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ الرفرف سے مراد ریاض الجنۃ (جنت کے باغات) اور عبقری سے مراد ہے نفیس مسندوں پر تکیہ لگائے ہوئے۔

(٣٥٢٠٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ :الرَّفْرَفُ الْمَحَابِسُ ، وَالْعَبْقَرِيُّ الزَّرَابِيُّ.

(۳۵۲۰۵) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ الرفرف سے مراد نیچے بچھاتے والا کپڑا اور عبقری سے مراد مسند ہے۔

(٣٥٢٠٦) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ ﴿مُتَّكِئِينَ عَلَى رَفْرَفٍ خُضْرٍ﴾ ، قَالَ :فُضُولُ الْمَحَابِسِ وَالْبُسُطِ وَالْفُرُشِ.

(۳۵۲۰۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن کریم کی آیت ﴿مُتَّكِئِينَ عَلَى رَفْرَفٍ خُضْرٍ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ زائد چادریں اور مسندیں ہوں گی۔

(٣٥٢٠٧) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ رَبَاحِ بْنِ أَبِي مَعْرُوفٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿وَعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ﴾ قَالَ:الدِّيبَاجُ.

(۳۵۲۰۷) حضرت مجاہد فرماتے ہیں عبقری حسان سے مراد ریشم ہے۔

(٣٥٢٠٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ ﴿مُتَّكِئِينَ عَلَى رَفْرَفٍ خُضْرٍ﴾ ، قَالَ :الْبُسُطُ ، كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ هِيَ الْبُسُطُ.

(۳۵۲۰۸) حضرت حسن قرآن کریم کی آیت ﴿مُتَّكِئِينَ عَلَى رَفْرَفٍ خُضْرٍ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ مسند مراد ہے زمانہ جاہلیت میں کہتے تھے مسندیں۔

(٣٥٢٠٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :الإِسْتَبْرَقُ الدِّيبَاجُ الْغَلِيظُ.

(۳۵۲۰۹) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ الاستبرق سے مراد ہے موٹا ریشم۔

(٣٥٢١٠) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ :الإِسْتَبْرَقُ الدِّيبَاجُ الْغَلِيظُ.

(۳۵۲۱۰) حضرت ضحاک رحمہ اللہ سے بھی یہی مروی ہے۔

(٣٥٢١١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :الْجَنَّةُ مِئَةُ دَرَجَةٍ ، بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الأَرْضِ ، وَالْفِرْدَوْسُ أَعْلاَهَا دَرَجَةً ، وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُونُ الْعَرْشُ ، وَمِنْهَا تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ الأَرْبَعَةِ ، فَإِذَا سَأَلْتُمَ اللَّهَ الْجَنَّةَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ. (احمد ۳۱۶۔ ترمذی ۲۵۳۰)

(۳۵۲۱۱) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت کے سو درجات ہیں ہر دو درجات کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان وزمین کے درمیان ہے، جنت کا سب سے اوپر والا درجہ جنت الفردوس ہے، اس کے اوپر عرش ہے اور اس سے چار نہریں بہتی ہیں جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو جنت الفردوس کا سوال کرو۔

(۳۵۲۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ ﴿عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ﴾ ، قَالَ : لاَ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ فِي قَفَا بَعْضٍ.

(۳۵۲۱۲) حضرت مجاہد رحمہ اللہ قرآن کریم کی آیت ﴿عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جنتی بعض بعض کی پشت کو نہ دیکھیں گے۔

(۳۵۲۱۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ ﴿لاَ يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلاَ يُنْزِفُونَ﴾ ، قَالَ : لاَ تُصَدَّعُ رُؤُوسُهُمْ ، وَلاَ تَنْزِفُ عُقُولُهُمْ.

(۳۵۲۱۳) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ قرآن کریم کی آیت ﴿لاَ يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلاَ يُنْزِفُونَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ نہ سروں میں درد ہوگا اور نہ ہی ان کی عقلیں زائل ہوں گی۔

(۳۵۲۱٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ ﴿وَكَأْسٍ مِنْ مَعِينٍ﴾ ، قَالَ : خَمْرٌ بَيْضَاءُ ، ﴿لاَ يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلاَ يُنْزِفُونَ﴾ ، قَالَ : لاَ تُصَدَّعُ رُؤُوسُهُمْ ، وَلاَ يَعْتَرِيها.

(۳۵۲۱۴) حضرت مجاہد قرآن کریم کی آیت (وَكَأْسٍ مِنْ مَعِينٍ) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ سفید شراب ہو گی اور ﴿لاَ يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلاَ يُنْزِفُونَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے ان کے سر میں درد نہ ہوگا اور نہ ہی نشہ چڑھے گا۔

(۳۵۲۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عُتْبَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ (ح) وَعَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿مَوْضُونَةٍ﴾ ، قَالَ أَحَدُهُمَا : الْمُرْمَلَة ، وَقَالَ الآخَر : الْمَرْمُولَةُ بِالذَّهَبِ.

(۳۵۲۱۵) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ قرآن کریم کی آیت ﴿مَوْضُونَةٍ﴾ کا مطلب ہے کہ ان کو بنایا ہوگا سونے کی تاروں کے ساتھ۔

(۳۵۲۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ أَبِي الأَشْرَسِ ، عَنْ مُغِيثِ بْنِ سُمَيٍّ : قَالَ : تَجِيءُ الطَّيْرُ فَتَقَعُ عَلَى الشَّجَرَةِ ، فَيَأْكُلُ مِنْ أَحَدِ جَنْبَيْهِ قَدِيدًا ، وَمِنَ الآخَرِ شِوَاءً.

(۳۵۲۱۶) حضرت مغیث سے مروی ہے کہ جنت میں پرندہ آئے گا اور درخت پر یا دسترخوان پر بیٹھے گا پس وہ جنتی اس کے ایک پہلو سے شوربے والا گوشت کھائے گا اور دوسرے پہلو سے بھنا ہوا۔

(۳۵۲۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ؛ (وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ) ، قَالَ : لَوْ خَرَّ مِنْ أَعْلاَهَا فِرَاشٌ ، لَهَوَى إِلَى قَرَارِهَا كَذَا وَكَذَا خَرِيفًا.

(۳۵۲۱۷) حضرت ابوامامہ قرآن کریم کی آیت (وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اگر اس کے اوپر سے ایک بچھونا اس کی تہہ کی طرف گرے تو وہ اتنے اتنے خریف (موسم/عرصہ) بعد تہہ تک پہنچے گا۔

(۳۵۲۱۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ؛ ﴿قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ﴾ ، قَالَ : يَتَنَاوَلُ الرَّجُلُ مِنْ

فَوَاكِهِهَا وَهُوَ قَائِمٌ.

(۳۵۲۱۸) حضرت براء ﴿قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ جنتی آدمی اپنی جگہ کھڑے کھڑے پھل تناول کرے گا۔

(۳۵۲۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ؛ ﴿دَانِيَةٌ﴾ ، قَالَ : أُدْنِيَتْ مِنْهُمْ.

(۳۵۲۱۹) حضرت براء ﴿دَانِيَةٌ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ پھل ان کے قریب کردیئے جائیں گے۔

(۳۵۲۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ؛ ﴿وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلاً﴾ ، قَالَ : ذُلِّلَتْ لَهُمْ ، يَأْخُذُونَ مِنْهَا حَيْثُ شَاؤُوا.

(۳۵۲۲۰) حضرت براء ﴿وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلاً﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ اس کے پھل جہاں سے چاہیں گے توڑ لیں گے۔

(۳۵۲۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : الْعَبْقَرِيُّ الدِّيبَاجُ الْغَلِيظُ.

(۳۵۲۲۱) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ العبقری سے مراد موٹا ریشم ہے۔

(۳۵۲۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ جَنَّةَ عَدْنٍ ، قَالَ لَهَا : تَكَلَّمِي ، فَقَالَتْ : قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ. (بزار ۳۵۰۷)

(۳۵۲۲۲) حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ رب العزت نے جنت عدن کو پیدا فرمایا تو اس سے فرمایا میرے ساتھ کلام کر جنت بولی مومنین کامیاب ہوگئے۔

(۳۵۲۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ ﴿عَلَى الأَرَائِكِ مُتَّكِئُونَ﴾ ، قَالَ : السُّرُرُ عَلَيْهَا الْحِجَالُ.

(۳۵۲۲۳) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کی آیت ﴿عَلَى الأَرَائِكِ مُتَّكِئُونَ﴾ سے مراد ہے کہ مسہریوں پر ہوں گے جن پر پازیب ہوں گے۔

(۳۵۲۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ ﴿يُسْقَوْنَ مِنْ رَحِيقٍ مَخْتُومٍ﴾ ، قَالَ : هِيَ الْخَمْرُ.

(۳۵۲۲۴) حضرت حسن قرآن کریم کی آیت ﴿يُسْقَوْنَ مِنْ رَحِيقٍ مَخْتُومٍ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس سے مراد شراب ہے۔

(۳۵۲۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: الرَّحِيقُ الْخَمْرُ.

(۳۵۲۲۵) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ الرحیق سے مراد شراب ہے۔

(۳۵۲۲٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ ﴿مَخْتُومٍ﴾ ، قَالَ : مَمْزُوجٍ ، ﴿خِتَامُهُ مِسْكٌ﴾ قَالَ : طَعْمُهُ وَرِيحُهُ ، ﴿تَسْنِيمٍ﴾ قَالَ : عَيْنٌ فِي الْجَنَّةِ يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ

صِرْفًا ، وَتُمزَجُ لأَصْحَابِ الْيَمِينِ.

(۳۵۲۲٦) حضرت عبداللہ، مختوم کا مطلب بیان کرتے ہیں کہ اس میں آمیزش ہوگی ختامہ مسک کے متعلق فرماتے ہیں اس کا ذائقہ اور خوشبو مراد ہے، تسنیم کا مطلب ہے کہ جنت میں ایک چشمہ ہے جس میں سے صرف مقربین پانی پئیں گے اور اس میں اصحاب الیمین کیلئے آمیزش کی جائے گی۔

(۳۵۲۲۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ﴿وَمِزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيمٍ ، عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ﴾ وَتُمْزَجُ لِسَائِرِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

(۳۵۲۲۷) حضرت مالک بن حارث رضی اللہ عنہ ﴿وَمِزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيمٍ ، عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ تمام جنت والوں کیلئے اس میں آمیزش کی جائے گی۔

(۳۵۲۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ ﴿وَمِزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيمٍ﴾ ، قَالَ : خَفَايَا أَخْفَاهَا اللَّهُ لأَهْلِ الْجَنَّةِ.

(۳۵۲۲۸) حضرت حسن قرآن کریم کی آیت ﴿وَمِزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيمٍ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس کو اللہ نے جنتیوں کے لیے پوشیدہ رکھا ہوا ہے۔

(۳۵۲۲۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدٍ (ح) وَعَنْ أَبِي رَوْقٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿خِتَامُهُ مِسْكٌ﴾ ، قَالاَ : آخِرُ طَعْمِهِ.

(۳۵۲۲۹) حضرت ضحاک قرآن کریم کی آیت ختامہ مسک کے متعلق فرماتے ہیں کہ جنتیوں کا آخری کھانا یہ ہوگا۔

(۳۵۲۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ شَرِيكٍ الْعِجْلِيِّ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، قَالَ : أُنْبِئْتُ أَنَّ عَنْ يَمِينِ الرَّحْمَنِ ، وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ ، قَوْمًا عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ ، وَوُجُوهُهُمْ نُورٌ ، عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ خُضْرٌ ، تَغْشَى أَبْصَارُ النَّاظِرِينَ دُونَهُم ، لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ ، وَلاَ شُهَدَاءَ ، قَوْمٌ تَحَابُّوا فِي جَلاَلِ اللهِ حِينَ عُصِيَ اللَّهُ فِي الأَرْضِ. (طبرانی ۱۳٦۸٦)

(۳۵۲۳۰) حضرت ابن سابط فرماتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی ہے رحمٰن کے داہنی جانب جب کہ ان کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں نور کے منبروں پر ایک قوم ہوگی جن کے چہرے بھی نورانی ہوں گے اور ان پر سبز کپڑے ہوں گے، دیکھنے والوں کی آنکھیں ان کے دیکھنے سے شب کور ہوں گی وہ نہ تو نبی ہوں گے اور نہ ہی شہداء وہ ایسے لوگ ہوں گے جنہوں نے اللہ کیلئے آپس میں محبت کی جب کہ زمین میں اللہ کی نافرمانی کی گئی۔

(۳۵۲۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي عَبْلَةَ الْعُقَيْلِيُّ ؛ أَنَّ الْعَلاَءَ بْنَ زِيَادٍ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : عِبَادٌ مِنْ عِبَادِ اللهِ لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ ،

وَلَا شُهَدَاءَ ، يَغْبِطُهُمَ الأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، لِقُرْبِهِمْ مِنَ اللهِ ، عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ ، يَقُولُ الأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ : مَنْ هَؤُلَاءِ ؟ فَيَقُولُونَ : هَؤُلَاءِ كَانُوا تَحَابُّوا فِي اللهِ عَلَى غَيْرِ أَمْوَالٍ تَعَاطَوْهَا ، وَلَا أَرْحَامٍ كَانَتْ بَيْنَهُمْ. (نسائی ۱۱۲۳۶)

(۳۵۲۳۱) حضرت علاء بن زیاد سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے کچھ بندے ایسے ہوں گے جو انبیاء یا شہداء تو نہ ہوں گے لیکن انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے قیامت کے دن اللہ کے قرب کی وجہ سے نور کے منبروں پر ہوں گے، انبیاء اور شہداء دریافت کریں گے یہ کون لوگ ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کیلئے آپس میں محبت کرتے تھے نہ کہ کسی مال کی وجہ سے جو آپس میں ایک دوسرے کو دیا ہو اور نہ ہی ان کے درمیان کوئی رشتہ داری تھی۔

(۳۵۲۳۲) حَدَّثَنَا عَلِي بْنِ مُسْهِرٍ ، عَنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْكَوْثَرُ نَهَرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي فِي الْجَنَّةِ ، عَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيرٌ ، هُوَ حَوْضٌ تَرِدُ عَلَيْهِ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، آنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ.

(۳۵۲۳۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوثر جنت کی ایک نہر ہے جس کا اللہ نے جنت میں مجھ سے وعدہ فرمایا ہے، اس پر خیر کثیر ہے، یہ وہ حوض ہے جس پر میری امت قیامت کے دن آئے گی اس کے برتن کی تعداد ستاروں کے بقدر ہے۔

(۳۵۲۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْكَوْثَرُ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ ، حَافَّتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ ، وَمَجْرَاهُ عَلَى الْيَاقُوتِ وَالدُّرِ ، تُرْبَتُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ ، وَمَاؤُهُ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ ، وَأَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ.

(۳۵۲۳۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کوثر جنت کی ایک نہر ہے جس کے کنارے سونے کے ہیں وہ یاقوت اور موتیوں پر جاری ہے اس کی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اور اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور اس کا پانی اولے سے زیادہ سفید ہے۔

(۳۵۲۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : الْكَوْثَرُ : نَهَرٌ بِفِنَاءِ الْجَنَّةِ ، شَاطِئَاهُ دُرٌّ مُجَوَّفٌ ، وَفِيهِ مِنَ الأَبَارِيقِ وَالآنِيَةِ عَدَدَ النُّجُومِ. (بخاری ۴۹۶۵۔ نسائی ۱۱۷۰۵)

(۳۵۲۳۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ کوثر جنت کے کنارے میں ایک نہر ہے اس کے کناروں پر موتی ہیں اور اس میں برتن ہیں اس کے برتنوں کی تعداد ستاروں کے برابر ہے۔

(۳۵۲۳۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي مَرْزُوقٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، قَالَا : سَمِعْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي عَنْ رَبِّهِ ، يَقُولُ : حَقَّتْ مَحَبَّتِي عَلَى الْمُتَحَابِّينَ فِيَّ ، وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي عَلَى الْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ ، وَحَقَّتْ

مَحَبَّتِي عَلَى الْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ ، وَالْمُتَحَابُّونَ فِي اللهِ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ ، يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ.
(ترمذی ۲۳۹۰۔ احمد ۲۳۶)

(۳۵۲۳۵) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری محبت ان پر لازم ہیں جو میرے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں میری محبت لازم ہے ان کیلئے جو میرے لیے آپس میں خرچ کرتے ہیں اور میری محبت لازم ہے ان کیلئے جو میرے لیے آپس میں ملاقات کرتے ہیں اللہ کیلئے محبت کرنے والے قیامت کے دن عرش کے سایہ تلے نور کے منبروں پر ہوں گے جس دن اس کے عرش کے سوا کوئی اور سایہ نہ ہوگا۔

(۳۵۲۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الْمُتَحَابُّونَ فِي اللهِ عَلَى عَمُودٍ مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ ، فِي رَأْسِ الْعَمُودِ سَبْعُونَ أَلْفَ غُرْفَةٍ ، مُشْرِفُونَ عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ ، إِذَا اطَّلَعَ أَحَدُهُمْ مَلأَ حُسْنُهُ بُيُوتَ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، كَمَا تَمْلأُ الشَّمْسُ بِضَوْئِهَا بُيُوتَ أَهْلِ الدُّنْيَا ، قَالَ : فَيَقُولُ أَهْلُ الْجَنَّةِ : اُخْرُجُوا بِنَا إِلَى الْمُتَحَابِّينَ فِي اللهِ ، قَالَ : فَيَخْرُجُونَ فَيَنْظُرُونَ فِي وُجُوهِهِمْ مِثْلَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ، عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ خُضْرٌ ، مَكْتُوبٌ فِي جِبَاهِهِمْ : هَؤُلَاءِ الْمُتَحَابُّونَ فِي اللهِ. (مسند ۴۱۶)

(۳۵۲۳۶) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کیلئے محبت کرنے والے قیامت کے دن سرخ یاقوت کے ستونوں پر ہوں گے ستون کے اوپر ستر ہزار کمرے ہوں گے جنتیوں پر جھانکیں گے جب ان میں سے کوئی جھانکے گا تو اس کے حسن سے جنتیوں کے گھر بھر جائیں گے جیسے سورج کی روشنی دنیا والوں کے گھروں کو بھر دیتی ہے پھر ایک جنتی کہے گا اللہ کیلئے آپس میں محبت کرنے والوں کو ہمارے سامنے لاؤ پھر ان کو نکالا جائے گا وہ ان کے چہروں کو دیکھیں گے جیسے چودھویں رات کا چاند ہو ان پر سبز رنگ کا لباس ہوگا، ان کی پیشانیوں پر لکھا ہوگا، یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کیلئے آپس میں محبت کرتے تھے۔

(۳۵۲۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا آنِيَةُ الْحَوْضِ ؟ قَالَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَآنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا ، فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ الْمُصْحِيَةِ ، مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَأْ ، عَرْضُهُ مَا بَيْنَ عَمَّانَ إِلَى أَيْلَةَ ، مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ.

(۳۵۲۳۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! حوض کوثر کے برتن کیا ہوں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس کے برتن آسمان کے ستاروں سے زیادہ ہیں اور اس کے ستارے سے اندھیری رات میں، جو اس میں سے پیے گا اس کو دوبارہ پیاس نہ لگے گی اس کی چوڑائی عمان

سے ایلہ تک ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔

(۳۵۲۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ ، عَنْ ثَوْبَانَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ سَعَةِ الْحَوْضِ ؟ فَقَالَ : مَا بَيْنَ مَقَامِي هَذَا إِلَى عَمَّان ، مَا بَيْنَهُمَا شَهْرٌ ، أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ ، فَسُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابِهِ ؟ فَقَالَ : أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ ، يَغُتُّ فِيهِ مِيزَابَانِ مِدَادُهُ ، أَوْ مِدَادُهُمَا مِنَ الْجَنَّةِ ، أَحَدُهُمَا وَرِقٌ ، وَالآخَرُ ذَهَبٌ.

(۳۵۲۳۸) حضرت ثوبان سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حوض کوثر کی چوڑائی کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اس کی چوڑائی یہاں سے لے کر عمان تک ہے اس کا درمیانی فاصلہ ایک مہینہ یا اس جتنا ہے آپ سے اس کے پانی کے متعلق دریافت کیا گیا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔

(۳۵۲۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ لِي حَوْضًا طُولُهُ مَا بَيْنَ الْكَعْبَةِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، أَبْيَضُ مِثْلُ اللَّبَنِ ، آنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ ، وَإِنِّي لأَكْثَرُ الأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۵۲۳۹) حضرت ابو سعید سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک جنت میں میرے لیے ایک حوض ہے جس کی لمبائی کعبہ سے لے کر بیت المقدس تک ہے، دودھ کی طرح سفید ہے اس کے برتن ستاروں کی بقدر ہیں اور بیشک قیامت کے دن میرے متبعین دیگر انبیاء سے زیادہ ہوں گے۔

(۳۵۲٤۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِنَهَرٍ يَجْرِي ، حَافَتَاهُ خِيَامُ اللُّؤْلُؤِ ، قَالَ : فَضَرَبْتُ بِيَدِيَ الطِّينِ فَإِذَا مِسْكٌ أَذْفَرُ ، فَقُلْتُ : يَا جِبْرِيلُ ، مَا هَذَا ؟ قَالَ : هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَ اللَّهُ.

(۳۵۲۴۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میں جنت میں داخل ہوا تو میں ایک بہتی ہوئی نہر پر آیا جس کے کنارے موتیوں کے تھے، میں نے اپنا ہاتھ مٹی پر مارا تو وہ تیز خوشبو والی مشک تھی، میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کیا ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا یہ حوض کوثر ہے جو اللہ آپ کو عطا فرمائے گا۔

(۳۵۲٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : أَنْهَارُ الْجَنَّةِ تُفَجَّرُ مِنْ جَبَلٍ مِنْ مِسْكٍ.

(۳۵۲۴۱) حضرت عبداللہ سے مروی ہے کہ جنت کی نہریں مشک کے پہاڑ سے جاری ہوتی ہیں۔

(۳۵۲٤۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ سَعْدٍ الطَّائِيِّ ، قَالَ : أُخْبِرْتُ أَنَّ اللَّهَ

لَمَّا خَلَقَ الْجَنَّةَ قَالَ لَهَا : تَزَيَّنِي ، فَتَزَيَّنَتْ ، ثُمَّ قَالَ لَهَا : تَزَيَّنِي ، فَتَزَيَّنَتْ ، ثُمَّ قَالَ لَهَا : تَكَلَّمِي ، فَقَالَتْ طُوبَى لِمَنْ رَضِيتَ عَنْهُ.

(۳۵۲۴۲) حضرت سعد الطائی سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب جنت کو پیدا فرمایا تو اس سے فرمایا: میرے لیے مزین ہو جا، وہ مزین ہوگئی پھر اس کو فرمایا میرے لیے مزین ہو جا وہ مزین ہوگی پھر اس سے فرمایا میرے سے کلام کر جنت نے کہا: خوشخبری ہے اس شخص کیلئے جس سے آپ راضی ہو گئے۔

(۳۵۲٤۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ نَبِيٌّ مِنَ الأَنْبِيَاءِ : اللَّهُمَّ ، الْعَبْدُ مِنْ عَبِيدِكَ يَعْبُدُك ، وَيُطِيعُك ، وَيَجْتَنِبُ سَخَطَك ، تَزْوِى عَنْهُ الدُّنْيَا ، وَتَعْرِضُ لَهُ الْبَلاَءَ ، وَالْعَبْدُ يَعْبُدُ غَيْرَك ، وَيَعْمَلُ بِمَعَاصِيك ، فَتَعْرِضُ لَهُ الدُّنْيَا ، وَتَزْوِى عَنْهُ الْبَلاَءَ ، قَالَ : فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ ، أَنَّ الْعِبَادَ وَالْبِلاَدَ لِي ، كُلٌّ يُسَبِّحُ بِحَمْدِى ، فَأَمَّا عَبْدِى الْمُؤْمِنُ ، فَتَكُونُ لَهُ سَيِّئَاتٌ ، فَإِنَّمَا أَعْرِضُ لَهُ الْبَلاَءَ ، وَأَزْوِى عَنْهُ الدُّنْيَا ، فَتَكُونُ كَفَّارَةً لِسَيِّئَاتِهِ ، وَأُجْزِيَهُ إِذَا لَقِيَنِى ، وَأَمَّا عَبْدِى الْكَافِرُ فَتَكُونُ لَهُ الْحَسَنَاتُ ، فَأَزْوِى عَنْهُ الْبَلاَءَ ، وَأَعْرِضُ لَهُ الدُّنْيَا ، فَتَكُونُ جَزَاءً لِحَسَنَاتِهِ ، وَأُجْزِيهِ بِسَيِّئَاتِهِ حِينَ يَلْقَانِى.

(۳۵۲۴۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبیوں میں سے ایک نبی نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا اے اللہ! تیرے بندوں میں سے ایک بندہ تیری عبادت کرتا ہے تیری اطاعت کرتا ہے اور آپ کی ناراضگی سے بچتا ہے، آپ دنیا کو اس سے دور کر کے مصائب اس کے قریب فرما دیتے ہیں اور وہ بندہ جو تیرے غیر کی پوجا کرتا ہے اور تیرے نافرمانی والے اعمال کرتا ہے آپ دنیا اس کے قریب اور مصائب کو اس سے دور کر دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ سب بندے اور شہر میرے ہیں سب میری تسبیح کرتے ہیں بہر حال مومن بندہ، اس کے کچھ گناہ بھی ہوتے ہیں میں مصائب کو اس کو قریب کر کے دنیا کو اس سے دور کر دیتا ہوں وہ اس کی خطاؤں کا کفارہ ہو جاتا ہے اور جب وہ میرے پاس آئے گا میں اس کو بدلہ دوں گا اور میرا کافر بندہ اس کی کچھ نیکیاں بھی ہوتی ہیں میں بلاؤں کو اس سے دور اور دنیا کو قریب کر دیتا ہوں وہ اس کی نیکیوں کا کفارہ ہو جاتے ہیں اور میں اس کے گناہوں کی سزا اس کو تب دوں گا جب وہ میرے پاس آئے گا۔

(۳۵۲٤٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ أَبِى قُدَامَةَ ، عَنْ أَبِى عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، عَنْ أَبِى بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ لِلْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ فِى الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ ، طُولُهَا ثَلاَثُونَ مِيلاً ، لِلْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ فِيهَا أَهْلُونَ لاَ يَرَى بَعْضُهُمْ بَعْضًا.

(۳۵۲۴۴) حضرت ابو بکر بن عبد اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں مومن کیلئے ایک موتی کا خیمہ ہوگا جس کی لمبائی تیس میل ہوگی، مومن کیلئے اس میں اس کے گھر والے ہوں گے، ان میں سے بعض بعض کو نہ

دیکھیں گے۔

۳۵۲٤٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ أَبِي قُدَامَةَ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ أَرْبَعٌ :ثِنْتَانِ مِنْ ذَهَبٍ ، حِلْيَتُهُمَا وَآنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا ، وَثِنْتَانِ مِنْ فِضَّةٍ ، حِلْيَتُهُمَا وَآنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا ، وَلَيْسَ بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلاَّ رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلَى وَجْهِهِ. (بخاری ٤٨٧٨۔ مسلم ١٦٣)

(۳۵۲۴۵) حضرت ابوبکر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت الفردوس چار ہیں دو سونے کی ہیں اس کے زیور، اس کے برتن اور جو کچھ بھی اس میں ہے وہ سونے کا ہے اور دو چاندی کے ہیں اس کے زیور، اس کے برتن اور جو کچھ بھی ہے وہ چاندی کا ہے اور نہیں ہوگا لوگوں کے درمیان اور ان کے اپنے رب کو دیکھنے کے درمیان مگر کبریائی کی چادر اس کے چہرہ پر ہوگی۔

۳۵۲٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ أَبِي فضَالَةَ ، عَنْ لُقْمَانَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ يَقُولُ : ﴿جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلاً﴾ ، قَالَ :سُرَّةُ الْجَنَّةِ ، قَالَ :وَسَطُ الْجَنَّةِ.

(۳۵۲۴۶) حضرت ابوامامہ قرآن کریم کی آیت ﴿جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ جنت کے درمیان میں مہمان نوازی ہوگی۔

۳۵۲٤٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ كَعْبٍ ؛ ﴿جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلاً﴾ ، قَالَ :جَنَّاتُ الأَعْنَابِ.

(۳۵۲۴۷) حضرت کعب قرآن کریم کی آیت ﴿جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا﴾ کے متعلق فرماتے ہیں جنت الاعناب مراد ہے۔ (انگوروں کے باغات)

۳۵۲٤٨) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ ، فِي مِثْلِ طُولِهِ ، سِتُّونَ ذِرَاعًا ، جُرْدٌ ، مُرْدٌ ، مُكَحَّلُونَ ، أَبْنَاءُ ثَلاَثٍ وَثَلاَثِينَ ، نِسَاؤُهُم أَبْكَار ، وَرِجَالُهُمْ مُرْدٌ.

(۳۵۲۴۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جنتی جنت میں حضرت آدم علیہ السلام کی صورت میں داخل ہوں گے، ساٹھ گز لمبا قد ہوگا، جسم پر بال نہ ہوں گے اور سرمہ لگا ہوگا ان کی عمریں تینتیس برس ہوں گی ان کی بیویاں باکرہ ہوں گی اور ان کے خاوندوں کے جسموں پر بال نہ ہوں گے۔

۳۵۲٤٩) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ:نَخْلُ الْجَنَّةِ جُذُوعُهَا ذَهَبٌ، وَكَرَبُهَا زُمُرُّدٌ وَيَاقُوتٌ ، وَسَعَفُهَا حُلَلٌ ، تُخْرِجُ الرُّطَبَ أَمْثَالَ الْقِلاَلِ ، أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ ، وَأَبْيَضَ مِنَ اللَّبَنِ.

(۳۵۲۴۹) حضرت حسن سے مروی ہے کہ جنت کے کھجور کے درختوں کے تنے سونے کے اور اس کی جڑ زمرد اور یاقوت اور اس کے

پتے زیور ہوں گے، کھجوران درختوں سے گنبد کے برابر کھجور حاصل ہوگی جو شہد سے زیادہ میٹھی اور دودھ سے زیادہ سفید ہوگی۔

(۳۵۲۵۰) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ ، يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :عَجِبَ اللَّهُ مِنْ قَوْمٍ ، جِيءَ بِهِمْ فِي السَّلَاسِلِ حَتَّى يُدْخِلَهُمَ الْجَنَّةَ.

(بخاری ۴۵۵۷۔ ابوداؤد ۲۶۷۰)

(۳۵۲۵۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس قوم پر تعجب فرمائے گا جن کو زنجیروں میں جکڑ کر لایا جائے گا یہاں تک کہ ان کو جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

(۳۵۲۵۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُغِيرَةَ ، قَالَ :قَالَ حُمَيْدُ بْنُ هلاَلٍ :ذُكِرَ لَنَا ؛ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا أُدْخِلَ الْجَنَّةَ ، فَصُوِّرَ صُورَةَ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، وَأُلْبِسَ لِبَاسَهُمْ ، وَحُلِّي حُلِيَّهُمْ ، وَرَأَى أَزْوَاجَهُ وَخَدَمَهُ وَمَسَاكِنَهُ فِي الْجَنَّةِ ، فَأَخَذَهُ سُوَارُ فَرَحٍ ، لَوْ كَانَ يَنْبَغِي أَنْ يَمُوتَ لَمَاتَ ، قَالَ :فَيُقَالُ :أَرَأَيْتَ سُوَارَ فَرْحَتِكَ هَذِهِ ، فَإِنَّهَا قَائِمَةٌ لَكَ أَبَدًا.

(۳۵۲۵۱) حضرت حمید بن ہلال سے مروی ہے کہ جنتی شخص جب جنت میں داخل ہوگا اس کو جنتیوں کی صورت دی جائے گی، اور اہل جنت کا لباس اس کو پہنایا جائے گا، اور جنتیوں والا زیور پہنایا جائے گا وہ اپنی بیویوں کو، خدمت گاروں کو اور رہائش گاہ کو جنت میں دیکھے گا، اس پر خوشی کا خمار سوار ہو جائے گا اگر اس کیلئے مرنا ممکن ہو، تو وہ اس خوشی کی وجہ سے مر جاتا، اس کو کہا جائے گا، کیا تو نے اپنی خوشی کی انتہا دیکھ لی، یہ خوشی ہمیشہ تیرے لیے رہے گی۔

(۳۵۲۵۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنَّ لأَهْلِ الْجَنَّةِ سُوقًا يَأْتُونَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ ، فِيهَا كُثْبَانُ الْمِسْكِ ، فَإِذَا خَرَجُوا إِلَيْهَا هَبَّتْ رِيحٌ ، قَالَ حَمَّادٌ :أَحْسِبُهُ ، قَالَ :شَمَالٌ ، فَتَمْلأُ وُجُوهَهُمْ وَثِيَابَهُم وَبُيُوتَهُمْ مِسْكًا ، فَيَزْدَادُونَ حُسْنًا وَجَمَالاً ، قَالَ :فَيَأْتُونَ أَهْلِيهُمْ ، فَيَقُولُونَ لَهُنَّ :لَقَدْ ازْدَدتُم بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالاً ، وَيَقُلْنَ لَهُم :وَأَنْتُمْ قَدِ ازْدَدتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالاً. (مسلم ۲۱۷۸۔ دارمی ۲۸۴۲)

(۳۵۲۵۲) حضرت انس سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں جنتیوں کا ایک بازار ہوگا وہ جمعہ کے دن وہاں آئیں گے، وہاں پر مشک کے ٹیلے ہوں گے جب وہ اس کی طرف آئیں گے تو ہوا چلے گی، حضرت حماد فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے وہ شمال ہوگی، ان کے چہرے ان کے کپڑے اور گھر مشک سے بھر جائیں گے، ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہو جائے گا پھر وہ اپنے گھر والوں کے پاس آئیں گے، اور گھر والوں سے کہیں گے کہ ہمارے بعد تمہارے حسن و جمال میں اضافہ ہوگیا ہے، ان کے گھر والے ان سے کہیں گے کہ تمہارے حسن و جمال میں بھی ہمارے بعد اضافہ ہوا ہے۔

(۳۵۲۵۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَيْسَرَةَ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ

سَأَلْتُ كَعْبًا : مَا سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى ؟ فَقَالَ : سِدْرَةٌ يَنْتَهِي إِلَيْهَا عِلْمُ الْمَلاَئِكَةِ ، وَعِنْدَهَا يَجِدُونَ أَمْرَ اللهِ لاَ يُجَاوِزُهَا عِلْمُهُمْ ، وَسَأَلْتُهُ عَنْ جَنَّةِ الْمَأْوَى ؟ فَقَالَ : جَنَّةٌ فِيهَا طَيْرٌ خُضْرٌ ، تَرْتَقِي فِيهَا أَرْوَاحُ الشُّهَدَاءِ.

(۳۵۲۵۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب سے دریافت کیا سدرۃ المنتہیٰ کیا ہے؟ حضرت کعب نے فرمایا: وہ ایک درخت ہے یہاں پر ملائکہ کا علم ختم ہو جاتا ہے وہاں وہ اللہ کا حکم پاتے ہیں وہاں سے ان کا علم تجاوز نہیں کرتا، میں نے ان سے جنت الماوی کے متعلق دریافت کیا؟ حضرت کعب فرمایا: وہ جنت ہے جس میں سبز پرندے ہیں جس میں شہداء کی روحیں جاتی ہیں۔

(۲) مَا ذُكِرَ فِيمَا أَعَدَّ اللَّهُ لأَهْلِ النَّارِ ، وَشِدَّتِهِ

جہنمیوں کیلئے اللہ نے جو عذاب تیار کیا ہے اس کی شدت کا بیان

(۳۵۲۵٤) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ خَالِدٍ الأَسَدِيِّ ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ؛ فِي قَوْلِهِ: ﴿وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ﴾ قَالَ : جِيءَ بِهَا تُقَادُ بِسَبْعِينَ أَلْفَ زِمَامٍ ، مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفِ مَلَكٍ يَجُرُّونَهَا. (مسلم ۲۱۸۴۔ ترمذی ۲۵۷۳)

(۳۵۲۵۴) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ قرآن کریم کی آیت ﴿وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ﴾ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ جہنم کو ستر ہزار لگاموں میں لایا جائے گا ہر لگام کو ستر ہزار فرشتے کھینچ رہے ہوں گے۔

(۳۵۲۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنِ الْمِنْهَالِ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: تَزْفِرُ جَهَنَّمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ زَفْرَةً، فَلاَ يَبْقَى مَلَكٌ مُقَرَّبٌ، وَلاَ نَبِيٌّ مُرْسَلٌ إِلاَّ وَقَعَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، يَقُول: يَا رَبِّ، نَفْسِي نَفْسِي.

(۳۵۲۵۵) حضرت کعب سے مروی ہے کہ قیامت کے دن جہنم ایک لمبا سانس لے گی تو ہر مقرب فرشتہ اور نبی گھٹنوں کے بل جھک کر کہے گا یا رب نفسی نفسی۔

(۳۵۲۵٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ مُغِيثِ بْنِ سُمَيٍّ ، قَالَ : إِنَّ لِجَهَنَّمَ كُلَّ يَوْمٍ زَفْرَتَيْنِ ، مَا يَبْقَى شَيْءٌ إِلاَّ سَمِعَهُمَا ، إِلاَّ الثَّقَلَيْنِ اللَّذَيْنِ عَلَيْهِمَا الْعَذَابُ وَالْحِسَابُ.

(۳۵۲۵٦) حضرت مغیث سے مروی ہے کہ جہنم ہر دن دو مرتبہ سانس لیتی ہے، جن وانس کے سوا ہر مخلوق اس کو سنتی ہے (جن پر حساب وعذاب ہے وہ نہیں سنتے)۔

(۳۵۲۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ، عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: النَّارُ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ، لاَ يُضِيءُ جَمْرُهَا، وَلاَ يَطْفَأُ لَهَبُهَا ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ ، أُعِيدُوا فِيهَا وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ﴾.

(۳۵۲۵۷) حضرت سلمان سے مروی ہے کہ جہنم کی آگ سیاہ ہے اس کی چنگاری روشن نہیں ہے اور اس کا شعلہ بجھتا نہیں ہے، پھر

آپ نے قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ ، أُعِيدُوا فِيهَا وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ﴾.

(۳۵۲۵۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ : لَفَحَتْهُمَ النَّارُ لَفْحَةً ، فَمَا أَبْقَتْ لَحْمًا عَلَى عَظْمٍ إِلاَّ أَلْقَتْهُ. (طبرانی ۹۳۶۱)

(۳۵۲۵۸) حضرت ابن ابی الھزیل سے مروی ہے کہ جہنم کی آگ ان کے چہروں کو جھلسا دے گی، کسی بھی ہڈی پر کوئی گوشت باقی نہ بچے گا وہ گوشت گر جائے گا۔

(۳۵۲۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: إِنَّ أَهْلَ النَّارِ نَادَوْا : ﴿يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ﴾ ، فَخَلَّى عَنْهُمْ أَرْبَعِينَ عَامًا ، ثُمَّ أَجَابَهُمْ : ﴿إِنَّكُمْ مَاكِثُونَ﴾ قَالَ: فَقَالُوا: ﴿أَخْرِجْنَا مِنْهَا ، فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ﴾، قَالَ: فَخَلَى عَنْهُمْ مِثْلَ الدُّنْيَا، ثُمَّ أَجَابَهُمْ: ﴿اخْسَؤُوا فِيهَا ، وَلاَ تُكَلِّمُونَ﴾ ، قَالَ : فَلَمْ يَنْبِس الْقَوْمُ بَعْدَ ذَلِكَ بِكَلِمَةٍ ، إِنْ كَانَ إِلاَّ الزَّفِيرُ وَالشَّهِيقُ.

(حاکم ۳۹۵)

(۳۵۲۵۹) حضرت عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ جہنمی لوگ پکاریں گے ﴿يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ﴾ چالیس سال تک ان کو جواب نہ دیا جائے گا پھر ان کو جواب دیا جائے گا کہ ﴿إِنَّكُمْ مَاكِثُونَ﴾ پھر جہنمی کہیں گے ﴿أَخْرِجْنَا مِنْهَا ، فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ﴾ پھر ان کو دنیا کی عمر کی بقدر جواب نہ دیا جائے گا اور پھر ان کو کہا جائے گا ﴿اخْسَؤُوا فِيهَا ، وَلاَ تُكَلِّمُونَ﴾ پھر اس کے بعد ان کے منہ سے سوائے چیخ و پکار کے کوئی اور کلمہ نہ نکلے گا۔

(۳۵۲٦۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ مُغِيثِ بْنِ سُمَيٍّ ، قَالَ : إِذَا جِيءَ بِالرَّجُلِ إِلَى النَّارِ ، قِيلَ : انْتَظِرْ حَتَّى نُتْحِفَكَ ، قَالَ : فَيُؤْتَى بِكَأْسٍ مِنْ سُمِّ الأَفَاعِي وَالأَسَاوِدِ ، إِذَا أَدْنَاهَا مِنْ فِيهِ نَثَرَتِ اللَّحْمَ عَلَى حِدَةٍ ، وَالْعَظْمَ عَلَى حِدَةٍ. (ابو نعیم ٦٨)

(۳۵۲۶۰) حضرت مغیث سے مروی ہے کہ جب جہنمی کو جہنم کی طرف لایا جائے گا تو اس کو کہا جائے گا ٹھہرو، تا کہ ہم تجھے تحفہ دیں پھر اس کے پاس سانپ کے زہر کا ایک پیالہ لایا جائے گا جب وہ اس کو منہ کے قریب کرے گا تو اس کا گوشت ایک طرف اور ہڈیاں ایک طرف بکھر جائیں گی۔

(۳۵۲٦۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ؛ ﴿لَوَّاحَةٌ لِلْبَشَرِ﴾ ، قَالَ : تَلُوحُ جِلْدَهُ ، حَتَّى تَدَعَهُ أَشَدَّ سَوَادًا مِنَ اللَّيْلِ.

(۳۵۲۶۱) حضرت ابو رزین قرآن کریم کی آیت ﴿لَوَّاحَةٌ لِلْبَشَرِ﴾ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ ان کا رنگ تبدیل ہو جائے گا یہاں تک کہ رات سے زیادہ سیاہ ہو جائے گا۔

(۳۵۲۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ ﴿إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ﴾ ، قَالَ :فِي تَوَابِيتَ مُبْهَمَةٍ عَلَيْهِمْ.

(۳۵۲۶۲) حضرت عبداللہ قرآن کریم کی آیت ﴿إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ﴾ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ: منافقین تابوتوں میں جکڑے جائیں گے۔

(۳۵۲۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُبَيْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :أَبْوَابُ النَّارِ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ، يُبْدَأُ بِالأَسْفَلِ فَيُمْلأُ ، فَهُوَ أَسْفَلُ السافِلِينَ ، ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ ، ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ ، حَتَّى تُمْلأَ النَّارَ.

(۳۵۲۶۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جہنم کے دروازے ایک دوسرے کے اوپر ہیں سب سے پہلے سب سے نچلے سے ابتدا کی جائے گی اس کو بھرا جائے گا، وہ اسفل السافلین ہے پھر اس کے بعد والے کو پھر اس کے بعد والے کو یہاں تک کہ جہنم کو بھر دیا جائے گا۔

(۳۵۲٦٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي هَارُونَ ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :أَتَدْرُونَ كَيْفَ أَبْوَابُ النَّارِ؟ قَالُوا:نَعَمْ ، نَحْوَ هَذِهِ الأَبْوَابِ ، قَالَ :لاَ ، وَلَكِنَّهَا هَكَذَا ، فَوَصَفَ أَطْبَاقًا بَعْضَهَا فَوْقَ بَعْضٍ.

(طبری ۱۴)

(۳۵۲۶۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کیا تم لوگ جانتے ہو جہنم کے دروازے کیسے ہیں؟ لوگوں نے کہا جی ہاں ان دروازوں کی طرح ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ وہ یوں ہیں اس کے بعض طبقات کو بعض کے اوپر رکھا گیا ہے۔

(۳۵۲٦٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : جَلَسْنَا إِلَى كَعْبِ الأَحْبَارِ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ يُحَدِّثُ ، فَجَاءَ عُمَرُ ، فَجَلَسَ فِي نَاحِيَةِ الْقَوْمِ، فَنَادَاهُ ، فَقَالَ :وَيْحُك يَا كَعْبُ ، خَوِّفْنَا ، فَقَالَ :وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، إِنَّ النَّارَ لَتُقَرَّبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، لَهَا زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ ، حَتَّى إِذَا أُدْنِيَتْ وَقُرِّبَتْ ، زَفَرَتْ زَفْرَةً مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ ، وَلاَ صِدِّيقٍ ، وَلاَ شَهِيدٍ ، إِلاَّ وَجَثَا لِرُكْبَتَيْهِ سَاقِطًا، حَتَّى يَقُولَ كُلُّ نَبِيٍّ، وَكُلُّ صِدِّيقٍ، وَكُلُّ شَهِيدٍ:اللَّهُمَّ لاَ أُكَلِّفُك الْيَوْمَ إِلاَّ نَفْسِي، وَلَوْ كَانَ لَكَ يَابْنَ الْخَطَّابِ عَمَلُ سَبْعِينَ نَبِيًّا، لَظَنَنْتَ أَنْ لاَ تَنْجُوَ، قَالَ عُمَرُ:وَاللهِ إِنَّ الأَمْرَ لَشَدِيدٌ.

(۳۵۲۶۵) حضرت یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت کعب بن احبار رحمہ اللہ کے پاس مسجد میں بیٹھے تھے وہ حدیث بیان کر رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور لوگوں کے کنارے پر تشریف فرما ہو گئے پھر ان کو پکارا اور کہا اے کعب تیرا ناس ہو، آج آپ نے ہمیں خوف زدہ کر دیا حضرت کعب نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، قیامت کے دن آگ قریب ہو جائے گی اس کیلئے چیخ و پکار ہوگی یہاں تک کہ جب وہ قریب ہو جائے گی تو وہ ایک مرتبہ سانس لے گی اس کی ہیبت کی وجہ سے تمام انبیاء صدیقین اور شہداء گھٹنوں کے بل جھک جائیں گے، اور پھر ہر نبی صدیق اور

شہید کہے گا: اے اللہ آج میں آپ سے صرف اپنا ہی سوال کرتا ہوں اور اے ابن خطاب! اگر تیرے لیے نبیوں کا عمل بھی ہو پھر بھی تجھے خوف ہوگا کہ تیری نجات نہ ہوگی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم معاملہ بہت زیادہ سخت ہے۔

(٣٥٢٦٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : يُلْقَى عَلَى أَهْلِ النَّارِ الْجُوعُ ، حَتَّى يَعْدِلَ عِنْدَهُمْ مَا هُمْ فِيهِ مِنَ الْعَذَابِ ، قَالَ فَيَسْتَغِيثُونَ فَيُغَاثُونَ بِالضَّرِيعِ ، لاَ يُسْمِنُ ، وَلاَ يُغْنِي مِنْ جُوعٍ ، فَيَسْتَغِيثُونَ فَيُغَاثُونَ بِطَعَامٍ ذِي غُصَّةٍ فَيَذْكُرُونَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُجِيزُونَ الْغُصَصَ بِالشَّرَابِ ، فَيَسْتَغِيثُونَ فَيُغَاثُونَ بِمَاءٍ مِنْ حَمِيمٍ فِي كَلاَلِيبَ مِنْ حَدِيدٍ ، فَإِذَا أَدْنَوْهُ إِلَى وُجُوهِهِمْ شَوَى وُجُوهَهُمْ ، فَإِذَا أَدْخَلُوهُ بُطُونَهُمْ قَطَّعَ مَا فِي بُطُونِهِمْ ، قَالَ فَيُنَادُونَ : ﴿ادْعُوَا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِنَ الْعَذَابِ﴾ ، قَالَ : فَيُجَابُونَ : ﴿أَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ ، قَالُوا بَلَى ، قَالُوا فَادْعُوَا ، وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلاَّ فِي ضَلاَلٍ﴾ ، قَالَ : فَيَقُولُونَ : نَادُوا مَالِكًا ، فَيُنَادُونَ : ﴿يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ﴾ ، قَالَ : فَأَجَابَهُمْ : ﴿إِنَّكُمْ مَاكِثُونَ﴾ قَالَ : فَيَقُولُونَ : ادْعُوَا رَبَّكُمْ ، فَلاَ شَيْءَ أَرْحَمُ بِكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ ، قَالَ : فَيَقُولُونَ : ﴿رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ﴾ ، قَالَ فَيُجِيبُهُمْ : ﴿اخْسَؤُوا فِيهَا وَلاَ تُكَلِّمُونَ﴾ ، قَالَ : فَعِنْدَ ذَلِكَ يَئِسُوا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ ، وَيَأْخُذُونَ فِي الْوَيْلِ ، وَالشَّهِيقِ ، وَالثُّبُورِ . (ترمذی ٢٥٨٦- دارقطنی ١٠٨٦)

(۳۵۲۶۶) حضرت ابو الدرداء سے مروی ہے کہ جہنمیوں کو بھوک ستائے گی، پھر وہ مدد طلب کریں گے، ان کی ضریع سے مدد کی جائے گی جو ان کا پیٹ نہیں بھرے گی اور نہ ہی ان کو صحت مند کرے گی وہ پھر مدد طلب کریں گے تو ان کی طعام ذی غصۃ سے مدد کی جائے گی (جو گلے میں اٹک جاتی ہے) پھر وہ یاد کریں گے کہ گلے میں اٹک جانے والی چیز کو پینے والی چیز سے دور کرتے تھے، پھر وہ طلب کریں گے پھر ان کو لوہے کے برتنوں میں گرم کھولتا پانی پیش کیا جائے گا، جب وہ اس کو قریب کریں گے تو وہ ان کے چہروں کو جلا دے گا، اور جب اس کو پئیں گے تو ان کے پیٹ کے تمام اعضاء کو کاٹ ڈالے گا، پھر وہ پکاریں گے ﴿ادْعُوَا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِنَ الْعَذَابِ﴾ ان کو جواب دیا جائے گا کہ ﴿أَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ ، قَالُوا بَلَى ، قَالُوا فَادْعُوَا ، وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلاَّ فِي ضَلاَلٍ﴾ پھر وہ کہیں گے مالک کو آواز دو تو وہ کہیں گے ﴿يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ﴾ مالک ان کو جواب دے گا ﴿إِنَّكُمْ مَاكِثُونَ﴾ پھر وہ کہیں گے اپنے رب کو پکارو، بیشک تمہارے رب سے زیادہ کوئی چیز رحم کرنے والی تم پر نہیں ہے، پھر وہ کہیں گے ﴿رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ﴾ ان کو جواب دیا جائے گا کہ ﴿اخْسَؤُوا فِيهَا وَلاَ تُكَلِّمُونِ﴾ پھر وہ ہلاکت و بربادی اور چیخ و پکار کو لازم پکڑیں گے۔

(٣٥٢٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الرَّقَاشِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يُلْقَى الْبُكَاءُ عَلَى أَهْلِ النَّارِ ، فَيَبْكُونَ حَتَّى تَنْفَدَ الدُّمُوعُ ، قَالَ : ثُمَّ يَبْكُونَ الدَّمَ ، حَتَّى إِنَّهُ لَيَصِيرَ

فِي وُجُوهِهِمْ أُخْدُود ، لَوْ أُرْسِلَتْ فِيهِ السُّفُنُ لَجَرَتْ. (ابن المبارك ۲۹۵)

(۳۵۲۶۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہنمیوں پر رونا، دھونا ڈال دیا جائے گا، وہ اتنا روئیں گے کہ ان کے آنسو خشک ہو جائیں گے پھر وہ خون کے آنسو روئیں گے ان کے چہروں پر گڑھے (کنویں کی مانند) پڑ جائیں گے اگر ان آنسوؤں پر کشتیوں کو چلایا جاتا تو البتہ وہ چل پڑتیں۔

(۳۵۲۶۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :عَنْ سَلَّامِ بْنِ مِسْكِينٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ: إِنَّ أَهْلَ النَّارِ لَيَبْكُونَ فِي النَّارِ ، حَتَّى لَوْ أُجْرِيَتِ السُّفُنُ فِي دُمُوعِهِمْ لَجَرَتْ ، ثُمَّ إِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ الدَّمَ بَعْدَ الدُّمُوعِ ، وَلِمِثْلِ مَا هُمْ فِيهِ يُبْكَى لَهُ. (حاكم ۶۰۵)

(۳۵۲۶۸) حضرت ابوموسیٰ سے مروی ہے کہ جہنمی لوگ جہنم میں روئیں گے یہاں تک کہ اگر ان کے آنسوؤں میں کشتیوں کو چلایا جاتا تو وہ بھی چل پڑتیں، پھر آنسوؤں کے بعد خون کے آنسو روئیں گے اور اسی کے مثل ان کو رلایا جائے گا۔

(۳۵۲۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهُ نَعْلاَنِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ ، يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ ، مَا يَرَى أَنَّ أَحَدًا أَشَدُّ عَذَابًا مِنْهُ ، وَإِنَّهُ لأَهْوَنُهُمْ عَذَابًا. (مسلم ۱۹۶۔ احمد ۲۷۴)

(۳۵۲۶۹) حضرت نعمان بن بشیر سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہنم میں سب سے ہلکا عذاب اس کو ہوگا جس کو آگ کے جوتے پہنائیں جائیں گے اور اس کی وجہ سے اس کا دماغ ابلے گا جیسے ہانڈی ابلتی ہے وہ شخص نہیں دیکھے گا کہ کسی کو اس سے زیادہ سخت عذاب ہو رہا ہو، بیشک وہ سب سے کم اور ہلکے عذاب والا ہوگا۔

(۳۵۲۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا ، لَرَجُلٌ عَلَيْهِ نَعْلاَنِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَأَنَّهُ مِرْجَلٌ ، مَسَامِعُهُ جَمْرٌ ، وَأَضْرَاسُهُ جَمْرٌ ، وَأَشْفَارُهُ لَهَبُ النَّارِ ، وَتَخْرُجُ أَحْشَاءُ جَنْبَيْهِ مِنْ قَدَمَيْهِ ، وَسَائِرُهُمْ كَالْحَبِّ الْقَلِيلِ فِي الْمَاءِ الْكَثِيرِ ، فَهُوَ يَفُورُ. (ابو نعيم ۲۷۴)

(۳۵۲۷۰) حضرت عبید اللہ بن عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہنم میں سب سے کم عذاب اس شخص کو ہوگا کہ جس کو آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے جس کی وجہ سے اس کا دماغ ابلے گا اس کے کان انگارے کے ہوں گے اس کی ڈاڑھیں انگارے کی ہوں گی اس کے ہونٹ آگ کے ہوں گے اس کی ایڑیاں پاؤں کی طرف سے نکل جائیں گی۔

(۳۵۲۷۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :أَدْنَى أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ مِنْ نَارٍ ، يَغْلِي دِمَاغُهُ مِنْ حَرَارَةِ نَعْلَيْهِ. (مسلم ۱۹۵۔ ابو عوانة ۲۸۳)

(۳۵۲۷۱) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنمیوں میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا جس کو آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے جس کی حرارت کی وجہ سے اس کا دماغ ابلے گا۔

(۳۵۲۷۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا أَبُو طَالِبٍ ، وَهُوَ مُنْتَعِلٌ نَعْلَيْنِ مِنْ نَارٍ. (مسلم ۱۲۶۔ احمد ۲۹۰)

(۳۵۲۷۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے ہلکا عذاب ابوطالب کو ہوگا اس کو آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے۔

(۳۵۲۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، يَقُولُ : أَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ ، حَتَّى سَقَطَ أَحَدُ عِطْفَيْ رِدَائِهِ عَنْ مَنْكِبَيْهِ ، وَهُوَ يَقُولُ أَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ ، حَتَّى لَوْ كَانَ مِنْ مَكَانِي هَذَا لأَسْمَعَ أَهْلَ السُّوقِ ، أَوْ مَنْ شَاءَ اللَّهُ مِنْهُمْ.

(طیالسی ۷۹۲۔ احمد ۲۶۸

(۳۵۲۷۳) حضرت نعمان بن بشیر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ: تم لوگوں کو آگ سے ڈراتا ہوں یہاں تک کہ آپ کی چادر مبارک آپ کے ایک کندھے سے گر گئی پھر فرمایا: تم لوگوں کو آگ سے ڈراتا ہوں، یہاں تک کہ اگر میری اس جگہ پر ہوتا تو میں بازار والوں کو سنوا دیتا، یا انہیں سے جس کو اللہ چاہتا۔

(۳۵۲۷٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا ، فَقَالَتْ : رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا ، فَجَعَلَ لَهَا نَفَسَيْنِ : نَفَسًا فِي الصَّيْفِ ، وَنَفَسًا فِي الشِّتَاءِ ، فَشِدَّةُ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْبَرْدِ مِنْ زَمْهَرِيرِهَا ، وَشِدَّةُ مَا تَجِدُونَ فِي الصَّيْفِ مِنَ الْحَرِّ مِنْ سَمُومِهَا. (بخاری ۳۲۶۰۔ مسلم ۱۸۵)

(۳۵۲۷۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم نے اللہ تعالیٰ سے شکایت کی اور کہا اللہ! میرے بعض حصہ نے بعض کھا لیا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے دو سانس متعین فرما دیئے، ایک سانس گرمی میں اور ایک سانس سردی میں پس سردی میں جو تم شدت پاتے ہو وہ اس کی سردی کی وجہ سے ہوتی ہے اور گرمیوں میں جو تم گرمی میں شدت پاتے ہو۔ اس کی گرمی کی وجہ سے ہے۔

(۳۵۲۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ فِي قَوْلِهِ ﴿زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ﴾ ، قَالَ : زِيدُوا عَقَارِبَ ، أَذْنَابُهَا كَالنَّخْلِ الطِّوَالِ. (ابویعلیٰ ۲۶۵۹)

(۳۵۲۷۵) حضرت عبداللہ قرآن کریم کی آیت ﴿زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ: زیادہ کر۔

پہلوؤں کو جن کی دُمیں کھجور کے درختوں کی طرح لمبی ہوں گی۔

(۳۵۲۷۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ ، قَالَ :حُدِّثْتُ عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ :إِنَّ فِي جَهَنَّمَ تَنَانِيرَ ، ضِيقُهَا كَضِيقِ زَجِّ رُمْحِ أَحَدِكُمْ فِي الأَرْضِ ، تُطْبَقُ عَلَى قَوْمٍ بِأَعْمَالِهِمْ.

(۳۵۲۷۶) حضرت کعب سے مروی ہے کہ بیشک جہنم میں کئی تنور ہیں ان کی تنگی ایسی ہے جیسے تم میں سے کسی ایک کے نیزے کا نچلا حصہ ہو لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق اس میں ڈالا جائے گا۔

(۳۵۲۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عتبَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْتَصَمَتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ، فَقَالَتِ النَّارُ: فِيَّ الْمُتَكَبِّرُونَ، وَأَصْحَابُ الأَمْوَالِ ، وَالأَشْرَافُ ، وَقَالَتِ الْجَنَّةُ :مَا لِي لاَ يَدْخُلُنِي إِلاَّ الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِينُ ؟ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِلْجَنَّةِ : أَنْتِ رَحْمَتِي أُدْخِلُكِ مَنْ شِئْتُ ، وَقَالَ لِلنَّارِ :أَنْتِ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ شِئْتُ ، وَكِلاَكُمَا سَأَمْلأُ.

(۳۵۲۷۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جنت وجہنم کا آپس میں مخاصمہ ہوا، جہنم نے کہا مجھ میں متکبرین مالدار اور عزت دار لوگ ہیں جنت نے کہا مجھ میں صرف ضعفاء اور مساکین داخل ہوں گے اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا: تو میری رحمت کی جگہ ہے جس کو چاہوں گا تجھ میں داخل کروں گے اور جہنم سے فرمایا: تو میرے عذاب کی جگہ ہے جس کو چاہوں گا تیرے ذریعہ عذاب دوں گا اور تم دونوں کو بھر دوں گا۔

(۳۵۲۷۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :يَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ لِسَانٌ يَنْطِقُ ، فَيَقُولُ :إِنِّي أُمِرْتُ بِثَلاَثَةٍ :أُمِرْتُ بِمَنْ جَعَلَ مَعَ اللهِ إِلَهًا آخَرَ ، وَبِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ، وَذَكَرَ حَرْفًا آخَرَ ، فَيَنْطوِي عَلَيْهِمْ ، فَيَقْذِفُهُمْ فِي غَمَرَاتِ جَهَنَّمَ.

(ابو یعلی ۱۱۴۱۔ احمد ۴۰)

(۳۵۲۷۸) حضرت ابو سعید سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن نکلے گی جس کی زبان ہوگی اور وہ بولے گی کہ مجھے تین کاموں کا حکم دیا گیا ہے، مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جو اللہ کے ساتھ غیر کو شریک ٹھہرائے، اور ہر سرکش متکبر (کو اپنے اندر داخل کروں) اور ایک اور کا ذکر کیا پھر وہ ان پر لپٹ جائے گی اور ان کو جہنم کی مصائب اور سختیوں میں پھینک دے گی۔

(۳۵۲۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :إِنَّ لِجَهَنَّمَ جِبَابًا ، فِيهَا حَيَّاتٌ أَمْثَالَ أَعْنَاقِ الْبُخْتِ ، وَعَقَارِبَ كَالْبِغَالِ الدُّلْمِ ، قَالَ :فَيَهْرُبُ أَهْلُ جَهَنَّمَ إِلَى تِلْكَ الْجِبَابِ :قَالَ :فَتَأْخُذُ تِلْكَ الْحَيَّاتُ وَالْعَقَارِبُ بِشِفَاهِهِمْ فَتَنْشِطُ مَا بَيْنَ الشَّفْرِ إِلَى الظُّفْرِ ، قَالَ :فَمَا يُنَجِّيهِم إِلاَّ هَرَبٌ إِلَى النَّارِ. (ابو نعیم ۲۹۰)

(۳۵۲۷۹) حضرت مجاہد سے مروی ہے کہ جہنم میں کچھ گڑھے ہیں جن میں بختی اونٹوں کے برابر سانپ ہیں اور سیاہ نچروں کی طرح

بچھو ہیں جہنمی بھاگ کر ان گڑھوں کی طرف جائیں گے تو وہ سانپ اور بچھوان کو ان کے منہ سے پکڑ لیں گے۔ پس ان کو اس سے نجات نہ ملے گی سوائے آگ کی طرف بھاگ کر جانے کے۔

(۳۵۲۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : يُلْقَى الْجَرَبُ عَلَى أَهْلِ النَّارِ ، قَالَ : فَيَحْتَكُّونَ حَتَّى تَبْدُوَ الْعِظَامُ ، قَالَ : فَيَقُولُونَ : رَبَّنَا بِمَ أَصَابَنَا هَذَا ؟ قَالَ : فَيُقَالُ : بِأَذَاكُمُ الْمُؤْمِنِينَ.

(۳۵۲۸۰) حضرت مجاہد سے مروی ہے کہ جہنمیوں کو خارش لگ جائے گی وہ خارش کریں گے یہاں تک کہ ان کی ہڈیاں ظاہر ہو جائیں گی وہ عرض کریں گے کہ اے ہمارے رب! ہمیں یہ تکلیف کیوں دی گئی؟ ان کو کہا جائے گا کہ مومنوں کو تکلیف دینے کی وجہ سے۔

(۳۵۲۸۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَوْ أَنَّ قَطْرَةً مِنْ زَقُّومِ جَهَنَّمَ أُنْزِلَتْ عَلَى أَهْلِ الأَرْضِ ، لأَفْسَدَتْ عَلَى النَّاسِ مَعَايِشَهُمْ. (بیهقی ۵۴۴۔ احمد ۳۰۱)

(۳۵۲۸۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اگر زقوم کا ایک قطرہ بھی دنیا میں ڈال دیا جائے تو لوگوں کا رہن سہن برباد ہو جائے۔

(۳۵۲۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لَوْ أَنَّ دَلْوًا مِنْ صَدِيدِ جَهَنَّمَ دُلِّيَ مِنَ السَّمَاءِ ، فَوَجَدَ أَهْلُ الأَرْضِ رِيحَهُ لأَفْسَدَ عَلَيْهِمَ الدُّنْيَا.

(۳۵۲۸۲) حضرت حسن سے مروی ہے کہ اگر جہنم کے کچ لہو کا ایک ڈول آسمان سے گرا دیا جائے اور زمین والے اس کی بدبو پالیں تو ان کیلئے دنیا میں رہنا مشکل ہو جائے۔ (دنیا فاسد ہو جائے۔)

(۳۵۲۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إِنَّ نَارَكُمْ هَذِهِ تَعَوَّذُ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ.

(۳۵۲۸۳) حضرت مجاہد سے مروی ہے کہ بیشک تمہاری یہ آگ جہنم کی آگ سے پناہ مانگتی ہے۔

(۳۵۲۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الرَّقَاشِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ أَنَّ حَجَرًا مِثْلَ سَبْعِ خَلِفَاتٍ أُلْقِيَ مِنْ شَفِيرِ جَهَنَّمَ أَهْوَى فِيهَا سَبْعِينَ عَامًا ، لاَ يَبْلُغُ قَعْرَهَا.

(ابو یعلی ۴۱۰۳)

(۳۵۲۸۴) حضرت انس سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر حاملہ اونٹنی کے برابر پتھر جہنم کے گڑھے میں پھینکا جائے تو ستر سال تک وہ اس کے آخر تک (گڑھے تک) نہیں پہنچے گا۔

(۳۵۲۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : سَمِعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا دَوِيًّا ، فَقَالَ : يَا جِبْرِيلُ ، مَنْ هَذَا ؟ فَقَالَ : حَجَرٌ أُلْقِيَ مِنْ شَفِيرِ جَهَنَّمَ مِنْ سَبْعِينَ خَرِيفًا ، الآنَ حِينَ اسْتَقَرَّ فِي قَعْرِهَا. (ابن ابی الدنیا ۱۶)

(۳۵۲۸۵) حضرت انس سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک دن آواز سنی تو دریافت فرمایا اے جبرائیل! یہ کیسی آواز ہے؟ حضرت جبرئیل نے ارشاد فرمایا: ستر سال پہلے ایک پتھر جہنم کے گڑھے میں پھینکا گیا تھا اب وہ اس کی گہرائی تک پہنچا ہے۔

(۳۵۲۸۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُولُ : إِنَّا يَوْمًا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْنَاهُ كَئِيبًا ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي ، مَا لِي أَرَاكَ هَكَذَا ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَمِعْتُ هَدَّةً لَمْ أَسْمَعْ مِثْلَهَا ، فَأَتَانِي جِبْرِيلُ ، فَسَأَلْتُهُ عَنْهَا ؟ فَقَالَ : هَذَا صَخْرٌ قُذِفَ بِهِ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِينَ خَرِيفًا ، فَالْيَوْمَ اسْتَقَرَّ قَرَارُهُ ، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ : وَالَّذِي ذَهَبَ بِنَفْسِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَا رَأَيْتُهُ ضَاحِكًا بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ حَتَّى وَارَاهُ التُّرَابُ.

(۳۵۲۸۶) حضرت ابو سعید خدری ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم نے رسول اکرم ﷺ کو غمگین پایا تو کچھ حضرات نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، میں آپ کو ایسا کیوں دیکھ رہا ہوں؟ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے ایک آواز سنی اس جیسی آواز پہلے نہ سنی تھی۔ میں نے حضرت جبرئیل سے دریافت کیا یہ کیا ہے؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: ستر سال پہلے جہنم کی گہرائی میں ایک پتھر پھینکا گیا تھا آج وہ اس کی گہرائی میں پہنچا ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد ﷺ کو وفات دی، میں نے اس دن کے بعد آپ ﷺ کو ہنستے ہوئے نہ دیکھا یہاں تک کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے۔

(۳۵۲۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ قَيْسٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أُقَيْشٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَعْظُمُ لِلنَّارِ ، حَتَّى يَكُونَ أَحَدَ زَوَايَاهَا ، وَإِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهِ أَكْثَرُ مِنْ مُضَرَ.

(۳۵۲۸۷) حضرت حارث سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے بہت سے لوگ آگ کی جہنم میں جلائے جائیں گے اور میری امت میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جن کی شفاعت سے قبیلہ مضر سے زیادہ لوگ جنت میں جائیں گے۔

(۳۵۲۸۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي قَوْلِهِ ﴿كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا﴾ ، قَالَ : بَلَغَنِي ، أَنَّهُ يُحْرَقُ أَحَدُهُمْ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَرَّةٍ. (ابن ابی الدنیا ۱۱۷)

(۳۵۲۸۸) حضرت حسن قرآن کریم کی آیت ﴿كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا﴾ کے متعلق فرماتے ہیں ایک جہنمی کو دن میں ستر ہزار مرتبہ آگ میں جلایا جائے گا۔

(۳۵۲۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي خُشَيْنَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : يُعَظَّمُونَ فِي النَّارِ حَتَّى تَصِيرَ شِفَاهُهُمْ إِلَى سُرَرِهِمْ ، مَقْبُوحُونَ ، يَتَهَافَتُونَ فِي النَّارِ.

(۳۵۲۸۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اہل جہنم کو آگ میں ڈالا جائے گا یہاں تک کہ ان کے ہونٹ ان کی ناف تک پہنچ جائے گا۔ وہ آگ میں لوٹ پوٹ ہوں گے۔

(۳۵۲۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الطَّوِيلِ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الْقَتَّاتِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنَّ أَهْلَ النَّارِ يُعَظَّمُونَ فِي النَّارِ ، حَتَّى يَصِيرَ أَحَدُهُمْ مَسِيرَةَ كَذَا وَكَذَا ، وَإِنَّ ضِرْسَ أَحَدِهِمْ لَمِثْلُ أُحُدٍ. (مسلم ۲۱۸۹۔ احمد ۲۶)

(۳۵۲۹۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اہل جہنم کو جب جہنم میں ڈالا جائے گا تو ان جسم بے تحاشا بڑا ہو جائے گا اور ان کی داڑھ احد پہاڑ کے برابر ہوگی۔

(۳۵۲۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُبَيْرَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :إِنَّ ضِرْسَ الْكَافِرِ فِي النَّارِ لَمِثْلُ أُحُدٍ.

(۳۵۲۹۱) حضرت عبداللہ سے مروی ہے کہ بے شک جہنم میں کافر کی ڈاڑھ احد پہاڑ کے برابر ہوگی۔

(۳۵۲۹۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ :إِنَّ ضِرْسَ الْكَافِرِ فِي النَّارِ مِثْلُ أُحُدٍ.

(۳۵۲۹۲) حضرت عبداللہ سے مروی ہے کہ بیشک جہنم میں ایک کافر کی داڑھ احد پہاڑ کے برابر ہوگی۔

(۳۵۲۹۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لأَبِي هُرَيْرَةَ :تَدْرِي كَمْ غِلَظَ جِلْدِ الْكَافِرِ ؟ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ :لاَ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :غِلَظُ جِلْدِ الْكَافِرِ اثْنَانِ وَأَرْبَعُونَ ذِرَاعًا. (ترمذی ۲۵۷۷۔ حاکم ۵۹۵)

(۳۵۲۹۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ کافر کی کھال کتنی موٹی ہوگی؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں حضرت عبداللہ نے ارشاد فرمایا: کافر کی کھال کی موٹائی بیالیس گز ہوگی۔

(۳۵۲۹٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ هِشَامٌ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، قَالَ:غِلَظُ جِلْدِ الْكَافِرِ أَرْبَعُونَ ذِرَاعًا.

(۳۵۲۹۴) حضرت ابو العالیہ فرماتے ہیں کہ کافر کی کھال کی موٹائی چالیس گز ہوگی۔

(۳۵۲۹۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ يَقُولُ :أَكْثِرُوا ذِكْرَ النَّارِ ، فَإِنَّ حَرَّهَا شَدِيدٌ ، وَإِنَّ قَعْرَهَا بَعِيدٌ ، وَإِنَّ مَقَامِعَهَا حَدِيدٌ.

(۳۵۲۹۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ اکثر جہنم کا ذکر فرماتے کہ اس کی گرمی بہت سخت ہے اس کی گہرائی بہت دور ہے اور اس کا گرز لوہے کا ہے۔

(۳۵۲۹٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ خَبَّابٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :إِنَّ فِي النَّارِ

لَجِبَابًا فِيهَا حَيَّاتٌ كَأَمْثَالِ الْبُخَاتِيِّ ، وَعَقَارِبُ كَأَمْثَالِ الْبِغَالِ الدُّلْمِ ، فَيَفِرُّ أَهْلُ النَّارِ مِنَ النَّارِ إِلَى تِلْكَ الْجِبَابِ ، فَتَسْتَقْبِلُهُمَ الْحَيَّاتُ وَالْعَقَارِبُ ، فَتَأْخُذُ شِفَاهَهُمْ وَأَعْيُنَهُمْ ، قَالَ : فَمَا يَسْتَغِيثُونَ إِلاَّ بِالرُّجُوعِ إِلَى النَّارِ ، وَإِنَّ أَهْوَنَهُمْ عَذَابًا لَمَنْ فِي أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ نَعْلاَنِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ ، وَأَشْفَارُهُ وَأَضْرَاسُهُ نَارٌ ، وَسَائِرُهُمْ يَمُوجُونَ فِيهَا كَالْحَبِّ الْقَلِيلِ فِي الْمَاءِ الْكَثِيرِ.

(۳۵۲۹۶) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جہنم میں کچھ گڑھے ہیں جس میں بختی اونٹ کی طرح سانپ اور سیاہ خچروں کی طرح بچھو ہیں، جہنمی آگ سے بھاگ کر ان گڑھوں کی طرف جائیں گے وہاں سانپ اور بچھو ان کا استقبال کریں گے، وہ ان کے منہ اور آنکھوں سے ان کو پکڑیں گے، لیکن ان کی مدد نہ ہوگی سوائے اس کے کہ دوبارہ آگ میں جائیں اور جہنم میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا جس کو آگ کے جوتے پہنائیں جائیں گے جس کی وجہ سے اس کا دماغ ابلے گا اس کے ہونٹ اور داڑھیں آگ کی ہوں گی وہ سارے جہنمی اس میں ایسے بہیں گے جیسے کہ زیادہ پانی میں تھوڑے سے دانے۔

(۳۵۲۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ؛ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عَمُّكَ أَبُو طَالِبٍ ، يَحُوطُكَ ، وَيَغْضَبُ لَكَ ؟ قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهُ لَفِي ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ ، وَلَوْلاَ أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الأَسْفَلِ.

(بخاری ۶۲۰۸۔ احمد ۲۰۶)

(۳۵۲۹۷) حضرت عباس بن عبد المطلب نے رسول اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ آپ کے چچا نے آپ کی حفاظت کی ہے اور آپ کیلئے کفار پر غصہ کیا ہے کیا ان کو بھی عذاب ہوگا؟ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ٹخنوں تک آگ میں ہیں اگر میں سفارش نہ کرتا تو وہ سب سے نچلے درجہ میں ہوتے۔

(۳۵۲۹۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الأَزْهَرُ بْنُ سِنَانٍ الْقُرَشِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى بِلاَلِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، فَقُلْتُ لَهُ : يَا بِلاَلُ ، إِنَّ أَبَاكَ حَدَّثَنِي ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ فِي جَهَنَّمَ وَادِيًا ، يُقَالُ لَهُ : هَبْهَبُ ، حَتْمٌ عَلَى اللهِ أَنْ يُسْكِنَهُ كُلَّ جَبَّارٍ ، فَإِيَّاكَ يَا بِلاَلُ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَسْكُنُهُ. (دارمی ۲۸۱۶۔ ابو یعلی ۷۲۱۳)

(۳۵۲۹۸) محمد بن واسع فرماتے ہیں کہ میں حضرت بلال بن ابی بردہ کے پاس گیا اور ان سے کہا اے بلال! تیرے والد نے مجھ سے رسول اکرم ﷺ کی حدیث بیان کی تھی کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام ہبہب ہے اللہ پر لازم ہے کہ سرکش متکبر کو اس میں داخل فرمائے پس اے بلال اس بات سے بچ کہ تو بھی انہیں رہنے والوں میں سے ہو جائے۔

(۳۵۲۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ هُزَيْلٍ ، قَالَ : أَرْوَاحُ آلِ فِرْعَوْنَ فِي جَوْفِ طَيْرٍ سُودٍ ، تَغْدُو وَتَرُوحُ عَلَى النَّارِ ، فَذَلِكَ عَرْضُهَا. (طبری ۲۴)

(۳۵۲۹۹) حضرت ہزیل سے مروی ہے کہ آل فرعون کی روحیں سیاہ پرندوں کے پیٹ میں ہیں وہ صبح وشام آگ پر آتے ہیں پ
یہ اس پر پیش ہونا ہے۔

(۳۵۳۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : بَلَغَنِي
أُنَاسًا مَعَهُمْ سِيَاطٌ طِوَالٌ ، لَا يَرْحَمُونَ النَّاسَ ، يُقَالُ لَهُمْ : ضَعُوا سِيَاطَكُمْ وَادْخُلُوا النَّارَ. (ابو يعلى ۱۴۷۹)

(۳۵۳۰۰) حضرت محمد بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ بہت سے لوگ جن کے پاس لمبے لمبے کوڑے ہیں اور
لوگوں پر رحم نہیں کرتے ان کو کہا جائے گا اپنے کوڑے پھینک دو اور جہنم میں داخل ہو جاؤ۔

(۳۵۳۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُمَرَ قَالَ لِكَعْبٍ : يَا كَعْبُ ، خَوِّفْنَا ، قَالَ
نَعَمْ ، يَجْمَعُ اللَّهُ الْخَلاَئِقَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ يَنْفُذُهُمَ الْبَصَرُ ، وَيُسْمِعُهُمَ الدَّاعِي ، وَيُجَاءُ بِجَهَنَّمَ ، فَا
يَوْمَئِذٍ ثَلاَثُ زَفَرَاتٍ ، فَأَوَّلُ زَفْرَةٍ : لاَ تَبْقَى دَمْعَةٌ فِي عَيْنٍ إِلاَّ سَالَتْ حَتَّى يَنْسَكِبَ الدَّمُ ، وَأَمَّا الثَّانِيَةُ : فَ
يَبْقَى أَحَدٌ إِلاَّ جَثَا لِرُكْبَتَيْهِ يُنَادِي : رَبِّ نَفْسِي نَفْسِي ، حَتَّى خَلِيلُهُ إِبْرَاهِيمَ ، وَأَمَّا الثَّالِثَةُ : فَلَوْ كَانَ لَكَ
عُمَرُ عَمَلُ سَبْعِينَ نَبِيًّا لأَشْفَقْتَ ، حَتَّى تَعْلَمَ مِنْ أَيِّ الْفَرِيقَيْنِ تَكُونُ.

(۳۵۳۰۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب سے فرمایا اے کعب آپ نے ہمیں خوف زدہ کر دیا حضرت کعب نے فرمایا جی ہاں، اللہ
تعالیٰ تمام مخلوق ایک زمین پر جمع فرمائے گا اس دن جہنم تین سانسیں لے گی پہلی سانس کے بعد کسی آنکھ میں آنسو باقی نہ بچے گا یہاں
تک کہ خون بہنے لگے گا دوسری مرتبہ میں تمام انسان گھٹنوں کے بل جھک کر عرض کریں گے یا رب نفسی نفسی یہاں تک کہ اللہ کے خلیل
حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی اور تیسری مرتبہ میں اے عمر! اگر تیرے پاس ستر انبیاء کا عمل بھی ہو تو پھر بھی تجھے خوف ہوگا یہاں تک کہ
جان لے کہ تو کس فریق میں سے ہے۔

(۳۵۳۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ ﴿وَلَهُمْ مَقَامِعُ مِنْ حَدِيدٍ﴾ ، قَالَ : مَطَارِقُ.

(۳۵۳۰۲) حضرت ضحاک قرآن کریم کی آیت ﴿وَلَهُمْ مَقَامِعُ مِنْ حَدِيدٍ﴾ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ مقامع سے مر
ہتھوڑے ہیں۔

(۳۵۳۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ يَقُولُ : الزَّبَانِيَ
رُؤُوسُهُمْ فِي السَّمَاءِ ، وَأَرْجُلُهُمْ فِي الأَرْضِ. (طبری ۲۵۷)

(۳۵۳۰۳) حضرت عبداللہ بن حارث فرماتے ہیں کہ الزبانیہ جو ہیں ان کے سر آسمان میں اور پاؤں زمین میں ہوں گے۔

(۳۵۳۰۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ
أُوقِدَتِ النَّارُ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى ابْيَضَّتْ ، ثُمَّ أُوقِدَتْ أَلْفَ سَنَةٍ فَاحْمَرَّتْ ، ثُمَّ أُوقِدَتْ أَلْفَ سَنَةٍ فَاسْوَدَّتْ
فَهِيَ كَاللَّيْلِ الْمُظْلِمِ. (ترمذی ۲۵۹۱ـ ابن ماجه ۴۳۲۰)

(۳۵۳۰۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جہنم کی آگ کو ہزار سال تک جلایا گیا تو وہ سفید ہوگئی پھر اس کو ہزار سال تک جلایا گیا تو وہ سرخ ہوگئی پھر اس کو ہزار سال تک جلایا گیا تو وہ سیاہ ہوگئی پس وہ آگ سیاہ رات کی طرح ہے۔

(۳۵۳۰۵) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، قَالَ عَبْدُ اللهِ : ﴿وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ﴾ ، قَالَ : جِيءَ بِهَا تُقَادُ بِسَبْعِينَ أَلْفَ زِمَامٍ ، مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ.

(۳۵۳۰۵) حضرت عبداللہ قرآن کریم کی آیت (وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ) کے متعلق فرماتے ہیں کہ جہنم کو اس حال میں لایا جائے گا کہ اس کو ستر ہزار لگامیں دی ہوں گی اور ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے۔

(۳۵۳۰۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنِ الْحَسَنِ؛ ﴿وَآخَرُ مِنْ شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ﴾ قَالَ: أَلْوَانٌ مِنَ الْعَذَابِ.

(۳۵۳۰۶) حضرت حسن قرآن کریم کی آیت ﴿وَآخَرُ مِنْ شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ مختلف قسم کے عذاب ہوں گے۔

(۳۵۳۰۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ يُكْسَى حُلَّةً مِنَ النَّارِ : إِبْلِيسُ ، يَضَعُهَا عَلَى حَاجِبِهِ ، وَيَسْحَبُهَا مِنْ خَلْفِهِ ، وَذُرِّيَّتُهُ مِنْ خَلْفِهِ ، وَهُوَ يُنَادِي : يَا ثُبُورَهُ ، وَيُنَادُونَ : يَا ثُبُورَهُمْ ، قَالَ : فَيُقَالَ لَهُمْ : ﴿لاَ تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَاحِدًا وَادْعُوا ثُبُورًا كَثِيرًا﴾. (احمد ۱۵۲۔ طبری ۱۸)

(۳۵۳۰۷) حضرت انس سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے جس کو آگ کا لباس پہنایا جائے گا وہ ابلیس ہے، اس کے ماتھے پر رکھا جائے گا اور اس کو پیچھے سے گھسیٹا جائے گا اور اس کی اولاد بھی اس کے پیچھے ہوگی وہ پکارے گا اے ہلاکت اس کی ذریت پکارے گی اے ان کی ہلاکت! ان کو کہا جائے گا کہ ﴿لاَ تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَاحِدًا وَادْعُوا ثُبُورًا كَثِيرًا﴾ ایک نہیں کئی ہلاکتوں کو پکارو۔

(۳۵۳۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ؛ ﴿نَزَّاعَةً لِلشَّوَى﴾ قَالَ : لَحْمُ السَّاقِينَ.

(۳۵۳۰۸) حضرت ابو صالح قرآن کریم کی آیت ﴿نَزَّاعَةً لِلشَّوَى﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ ان کی پنڈلیوں کا گوشت مراد ہے۔

(۳۵۳۰۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، وَالأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ ﴿نَزَّاعَةً لِلشَّوَى﴾ ، قَالَ : الشَّوَى الأَطْرَافُ.

(۳۵۳۰۹) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ ﴿نَزَّاعَةً لِلشَّوَى﴾ سے مراد اعضاء ہیں۔

(۳۵۳۱۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ؛ ﴿وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّى﴾ قَالَ : فِي النَّارِ.

(۳۵۳۱۰) حضرت ابوصالح قرآن کریم کی آیت ﴿وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّى﴾ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ جب آگ میں ڈال دیا جائے گا۔

(۳۵۳۱۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ ، عَنْ أَبِي السَّلِيلِ ، عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ، قَالَ: قَالَ كَعْبٌ :هَلْ تَدْرُونَ مَا قَوْلُهُ : ﴿وَإِنْ مِنكُمْ إِلاَّ وَارِدُهَا﴾ ؟ فَقَالُوا :مَا كُنَّا نَرَى أَن وُرُودَهَا إِلاَّ دُخُولُهَا ، قَالَ :فَقَالَ :لاَ ، وَلَكِنَّهُ يُجَاءُ بِجَهَنَّمَ فَتُمَدُّ لِلنَّاسِ كَأَنَّهَا مَتْنُ إِهَالَةٍ ، حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ عَلَيْهَا أَقْدَامُ الْخَلاَئِقِ ، بَرُّهُمْ وَفَاجِرُهُمْ ، نَادَاهَا مُنَادٍ :خُذِي أَصْحَابَكِ ، وَذَرِي أَصْحَابِي ، فَتَخْسِفُ بِكُلِّ وَلِيٍّ لَهَا ، لَهِيَ أَعْرَفُ مِنَ الْوَالِدِ بِوَلَدِهِ ، وَيَنْجُو الْمُؤْمِنُونَ بَرِيَّةً ثِيَابُهُمْ ، قَالَ :وَإِنَّ الْخَازِنَ مِنْ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ مَسِيرَةُ سَنَةٍ ، مَعَهُ عَمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ ، لَهُ شُعْبَتَانِ ، يَدْفَعُ بِهِ الدَّفْعَةَ ، فَيُكَبُّ فِي النَّارِ سَبْعُ مِئَةِ أَلْفٍ ، أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ. (طبری ۱۰۹)

(۳۵۳۱۱) حضرت کعب نے لوگوں سے ارشاد فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم ہے اس قول خداوندی کا کیا مطلب ہے ﴿وَإِنْ مِنكُمْ إِلاَّ وَارِدُهَا﴾؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ہمارے خیال میں اس سے مراد جہنم میں داخل ہونا ہے۔ فرمایا نہیں اس سے مراد یہ ہے کہ جہنم کو لایا جائے گا اور اسے لمبا کر دیا جائے گا۔ جب اس پر سب نیک اور برے لوگ کھڑے ہو جائیں گے تو ایک پکارنے والا اعلان کرے گا کہ اپنے لوگوں کو لے لے اور میرے لوگوں کو چھوڑ دے۔ جہنم جہنمیوں کو دبوچ لے۔ جہنم انہیں اتنا جانتی ہوگی جتنا ماں باپ بھی اولاد کو نہیں پہچانتے۔ مومن اس سے نجات پالیں گے۔ جہنم کے داروغہ کا جسم اتنا بڑا ہے کہ اس کے دونوں شانوں کے درمیان ایک سال کی مسافت ہے، اس کے پاس لوہے کے ستون ہیں۔ وہ جس کو ایک مرتبہ مارتا ہے وہ سات لاکھ سال جہنم میں گرتا چلا جاتا ہے۔

(۳۵۳۱۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ ؛ ﴿وَلَوْ تَرَى إِذْ فَزِعُوا فَلاَ فَوْتَ﴾ قَالَ :أَفْزَعَهُمْ فَلَمْ يَفُوتُوهُ.

(۳۵۳۱۲) حضرت ابن معقل قرآن کریم کی آیت ﴿وَلَوْ تَرَى إِذْ فَزِعُوا فَلاَ فَوْتَ﴾ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ ان کو ڈرایا جائے گا پس وہ اس سے نہ بچ سکیں گے۔

(۳۵۳۱۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْعَظِيمِ الطَّوِيلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَيُوضَعُ فِي الْمِيزَانِ ، فَلاَ يَزِنُ عِنْدَ اللهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ ، ثُمَّ تَلاَ : ﴿فَلاَ نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا﴾.

(۳۵۳۱۳) حضرت عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن ایک بڑا اور لمبا آدمی لایا جائے گا اس کو میزان میں تولا جائے گا تو اللہ کے نزدیک اس کا وزن مچھر کے پر کے برابر بھی نہ ہوگا پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ ﴿فَلاَ نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا﴾۔

(۳۵۳۱٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي نُعَيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ النَّحْوِيُّ ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ الْغُصْنِ ، قَالَ :قَالَ

الْحَسَنُ : إِنَّ الأَغْلاَلَ لَمْ تُجْعَلْ فِي أَعْنَاقِ أَهْلِ النَّارِ لأَنَّهُمْ أَعْجَزُوا الرَّبَّ ، وَلَكِنْ إِذَا طُفِيءَ بِهِمِ اللَّهَبُ أَرْسَبَتْهُمْ فِي النَّارِ ، قَالَ : ثُمَّ أَجْفَلَ الْحَسَنُ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ.

(۳۵۳۱۴) حضرت حسن سے مروی ہے کہ جہنمیوں کی گردنوں میں طوق نہ ہوں گے کیوں کہ انہوں نے رب کو عاجز پایا لیکن جب چنگاری بجھے گی تو ان کو آگ میں داخل کر دیا جائے گا پھر حضرت حسن زمین پر گر پڑے اور ان پر غشی طاری ہوگئی۔

(۳۵۳۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيِّ ، قَالَ: أَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ ، فَإِذَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو ، وَكَعْبُ الأَحْبَارِ يَتَحَدَّثُونَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، قَالَ ، فَقَالَ عُبَادَةُ : إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ ، جُمِعَ النَّاسُ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَيَنْفُذُهُمَ الْبَصَرُ ، وَيُسْمِعُهُمَ الدَّاعِي ، وَيَقُولُ اللَّهُ : ﴿هَذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنَاكُمْ وَالأَوَّلِينَ ، فَإِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيدُونِ﴾ الْيَوْمَ لاَ يَنْجُو مِنِّي جَبَّارٌ عَنِيدٌ ، وَلاَ شَيْطَانٌ مَرِيدٌ.

قَالَ : فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو : إِنَّا نَجِدُ فِي الْكِتَابِ : أَنَّهُ يَخْرُجُ يَوْمَئِذٍ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ ، فَيَنْطَلِقُ مُعْنِقًا ، حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ ، قَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنِّي بُعِثْتُ إِلَى ثَلاَثَةٍ ، أَنَا أَعْرَفُ بِهِمْ مِنَ الْوَالِدِ بِوَلَدِهِ ، وَمِنَ الأَخِ بِأَخِيهِ ، لاَ يُغْنِيهِمْ مِنِّي وَزَرٌ ، وَلاَ تُخْفِيهِمْ مِنِّي خَافِيَةٌ : الَّذِي جَعَلَ مَعَ اللهِ إِلَهًا آخَرَ ، وَكُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ، وَكُلُّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ ، قَالَ : فَيَنْطَوِي عَلَيْهِمْ ، فَيَقْذِفُهُمْ فِي النَّارِ قَبْلَ الْحِسَابِ بِأَرْبَعِينَ . قَالَ حُصَيْنٌ: إِمَّا أَرْبَعِينَ عَامًا ، أَوْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا.

قَالَ : وَيُهْرَعُ قَوْمٌ إِلَى الْجَنَّةِ ، فَتَقُولُ لَهُمَ الْمَلاَئِكَةُ : قِفُوا لِلْحِسَابِ ، قَالَ : فَيَقُولُونَ : وَاللهِ مَا كَانَتْ لَنَا أَمْوَالٌ ، وَمَا كُنَّا بِعُمَّالٍ ، قَالَ : فَيَقُولُ اللَّهُ : صَدَقَ عِبَادِي ، أَنَا أَحَقُّ مَنْ وَفَى بِعَهْدِهِ ، ادْخُلُوا الْجَنَّةَ ، قَالَ : فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْحِسَابِ بِأَرْبَعِينَ ، إِمَا قَالَ : عَامًا ، وَإِمَّا يَوْمًا.

(۳۵۳۱۵) حضرت ابو عبداللہ الجدلی فرماتے ہیں کہ جب میں بیت المقدس آیا تو وہاں پر میں نے حضرت عبادہ بن صامت، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اور حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ کو آپس میں گفتگو کرتے ہوئے پایا۔ حضرت عبادہ نے کہا کہ قیامت کے دن لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ یہ فیصلے کا دن ہے۔ ہم نے تمہیں اور پچھلے لوگوں کو جمع کیا ہے اگر تمہارے پاس کوئی تدبیر ہے تو کرو۔ آج مجھ سے کوئی سرکش ظالم اور شیطان نہیں بچ سکتا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں کتاب میں ملتا ہے کہ جہنم سے ایک گردن نکلے گی اور کہے گی کہ اے لوگو! مجھے تین قسم کے گناہ گاروں کی طرف بھیجا گیا ہے۔ میں انہیں خوب جانتی ہوں۔ انہیں مجھ سے کوئی چیز نہیں بچا سکتی۔ مجھے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے والے کی طرف بھیجا گیا ہے۔ ہر ظالم سرکش کی طرف بھیجا گیا ہے اور ہر باغی شیطان کی طرف بھیجا گیا ہے پھر وہ گردن ان لوگوں کو اچک لے گی اور حساب شروع ہونے سے چالیس دن یا چالیس سال پہلے انہیں آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ پھر ایک قوم تیزی سے جنت کی طرف جا رہی

ہوگی۔ فرشتے ان سے کہیں گے حساب کے لیے ٹھہرو۔ وہ کہیں گے کہ ہم نہ تو مال دار تھے اور نہ حکمران تھے۔ ہمارا حساب کیسا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندوں نے سچ کہا۔ میں وعدے کو پورا کرنے والا ہوں۔ جنت میں داخل ہو جاؤ پھر وہ حساب شروع ہونے سے چالیس دن پہلے یا چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

(٣٥٣١٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ ﴿لَا جَرَمَ أَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَأَنَّهُمْ مُفْرَطُونَ﴾ ، قَالَ : مَنْسِيُّونَ فِي النَّارِ.

(۳۵۳۱۶) حضرت ضحاک قرآن کریم کی آیت ﴿لَا جَرَمَ أَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَأَنَّهُمْ مُفْرَطُونَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ آگ میں داخل کیا جائے گا۔

(٣٥٣١٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الْحَوْضِيِّ ؛ ﴿وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ إِلَى جَهَنَّمَ وِرْدًا﴾ قَالَ : ظِمَاءً.

(۳۵۳۱۷) حضرت الحوضی رحمہ اللہ قرآن کریم کی آیت ﴿وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ إِلَى جَهَنَّمَ وِرْدًا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ پیاسے داخل ہوں گے۔

(٣٥٣١٨) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ؛ ﴿وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ إِلَى جَهَنَّمَ وِرْدًا﴾ قَالَ: عِطَاشًا.

(۳۵۳۱۸) حضرت ضحاک رحمہ اللہ بھی وردا کی تفسیر پیاس سے کرتے ہیں۔

(٣٥٣١٩) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَيْبَانُ ، قَالَ : قَالَ قَتَادَةُ : سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ : إِنَّ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى كَعْبَيْهِ ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى حُجْزَتِهِ ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى تَرْقُوَتِهِ.

(مسلم ۲۱۸۵۔ احمد ۱۰)

(۳۵۳۱۹) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بعض لوگوں کو آگ ٹخنوں تک پکڑے گی بعض کو گھٹنوں تک پکڑے گی بعض کو کمر تک اور بعض کو گردن تک آگ پکڑے گی۔

(٣٥٣٢٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ الرَّاسِبِيِّ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَهْدَ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ ، فَقَالَ : لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ : إِنَّ الْوُلَاةَ يُجَاءُ بِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَيَقِفُونَ عَلَى جِسْرِ جَهَنَّمَ ، فَمَنْ كَانَ مِطْوَاعًا لِلَّهِ تَنَاوَلَهُ اللَّهُ بِيَمِينِهِ حَتَّى يُنَجِّيَهُ ، وَمَنْ كَانَ عَاصِيًا لِلَّهِ انْخَرَقَ بِهِ الْجِسْرُ إِلَى وَادٍ مِنْ نَارٍ ، يَلْتَهِبُ الْتِهَابًا ، قَالَ : فَأَرْسَلَ عُمَرُ إِلَى سَلْمَانَ ، وَأَبِي ذَرٍّ ، فَقَالَ لأَبِي ذَرٍّ : أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ : نَعَمْ ، وَاللهِ ، وَبَعْدَ الْوَادِي وَادٍ آخَرَ مِنْ نَارٍ ، قَالَ : وَسَأَلَ سَلْمَانَ فَلَمْ يُخْبِرْهُ بِشَيْءٍ ،

فَقَالَ عُمَرُ :مَنْ يَأْخُذُهَا بِمَا فِيهَا ؟ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ :مَنْ سَلَتَ اللَّهُ أَنْفَهُ وَعَيْنَيْهِ ، وَأَضْرَعَ خَدَّهُ إِلَى الأَرْضِ.

(۳۵۳۲۰) حضرت محمد راسبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت بشر بن عاصم کو گورنری سونپی تو حضرت بشر نے لکھا کہ مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حکمرانوں کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور جہنم کے پل پر کھڑا کیا جائے گا۔ اللہ کے فرماں بردار حکمران کو اللہ تعالیٰ نجات عطا کرے گا اور نافرمان کو جہنم کی وادی میں جلنے کے لیے ڈال دیا جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو حضرت سلمان نے لاعلمی کا اظہار فرمایا اور حضرت ابوذر نے کہا کہ ہاں میں اس حدیث کو جانتا ہوں۔ اور جہنم کی ایک وادی ادر بھی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ اس میں کس کو ڈالا جائے گا۔ حضرت ابوذر نے فرمایا کہ جس کے ناک اور آنکھوں کو اللہ نے خاک آلود کیا اور اس کے رخسار کو زمین پر مل دیا۔

(۳۵۳۲۱) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيّ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمَ الرُّسُلُ ، فَيُدْخِلُ اللَّهُ الْجَنَّةَ مَنْ أَطَاعَهُ ، وَيُدْخِلُ النَّارَ مَنْ عَصَاهُ ، وَيَبْقَى قَوْمٌ مِنَ الْوِلْدَانِ ، وَالَّذِينَ هَلَكُوا فِي الْفَتْرَةِ ، وَمَنْ غُلِبَ عَلَى عَقْلِهِ ، فَيَقُولُ الله تَبَارَكَ وَتَعَالَى : إِنَّكُمْ قَدْ رَأَيْتُمْ أَنَّمَا أَدْخَلْتُ الْجَنَّةَ مَنْ أَطَاعَنِي ، وَأَدْخَلْتُ النَّارَ مَنْ عَصَانِي ، وَإِنِّي آمُرُكُمْ أَنْ تَدْخُلُوا هَذِهِ النَّارَ ، فَيَخْرُجُ لَهُمْ عُنُقٌ مِنْهَا ، فَمَنْ دَخَلَهَا كَانَتْ نَجَاتَهُ ، وَمَنْ نَكَصَ فَلَمْ يَدْخُلْهَا كَانَتْ هَلَكَتَهُ.

(۳۵۳۲۱) حضرت ابوصالح فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں کی طرف رسول بھیجے ہیں ان کا حساب فرمائیں گے، پھر اللہ ان لوگوں کو جنت میں داخل فرمائے گا جنہوں نے اس کی اطاعت کی ہے۔ اور جنہوں نے نافرمانی کی ہوگی ان کو جہنم میں داخل فرمائے گا پھر بچے باقی رہ جائیں گے اور وہ لوگ جو فترۃ الوحی کے زمانے میں فوت ہوئے ہوں گے اور وہ لوگ جو مجنوں تھے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے بیشک تم نے دیکھ لیا جس نے میری نافرمانی کی اس کو جہنم میں داخل کر دیا پس میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اس آگ میں داخل ہو جاؤ پھر ان کیلئے اس میں سے ایک گردن نمودار ہوگی پس جو اس میں داخل ہوگا اس کیلئے نجات ہوگی اور جو رک گا اور داخل نہ ہوگا اس کیلئے ہلاکت ہوگی۔

(۳۵۳۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : لَمَّا مَرِضَ أَبُو طَالِبٍ ، قَالُوا لَهُ :أَرْسِلْ إِلَى ابْنِ أَخِيكَ هَذَا ، فَيَأْتِيكَ بِعُنْقُودٍ مِنْ جَنَّتِهِ ، لَعَلَّهُ يَشْفِيكَ بِهِ ، قَالَ :فَجَاءَ الرَّسُولُ ، وَأَبُو بَكْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكَافِرِينَ. (ابن ابی حاتم ۸۵۳۶)

(۳۵۳۲۲) حضرت ابوصالح سے مروی ہے کہ جب ابوطالب بیمار ہوئے تو لوگوں نے ان سے کہا کہ اپنے بھتیجے کے پاس کسی کو بھیجو تا کہ وہ تمہارے پاس جنت سے انگور کا کوئی خوشہ لائے شاید کہ اس سے آپ کو شفا مل جائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے

مشرکین پر اس کو (جنت کی نعمتوں کو) حرام کر دیا ہے۔

(۳۵۳۲۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَزْرَقُ بْنُ قَيْسٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ أَبِي الْعَوَّامِ ، فَقَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ﴾ ، فَقَالَ :مَا تَقُولُونَ :تِسْعَةَ عَشَرَ أَلْفَ مَلَكٍ ، أَوْ تِسْعَةَ عَشَرَ مَلَكًا ؟ قَالَ :فَقُلْتُ :لاَ ، بَلْ تِسْعَةَ عَشَرَ مَلَكًا ، قَالَ : وَمِنْ أَيْنَ تَعْلَمُ ذَلِكَ ؟ فَقُلْتُ ، لأَنَّ اللَّهَ يَقُولُ : ﴿وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلاَّ فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا﴾ ، قَالَ : صَدَقْتَ، بِيَدِ كُلِّ مَلَكٍ مِرْزَبَّةٌ مِنْ حَدِيدٍ لَهَا شُعْبَتَانِ ، فَيَضْرِبُ الضَّرْبَةَ ، فَيَهْوِي بِهَا سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ ، مَا بَيْنَ مَنْكِبَيْ كُلِّ مَلَكٍ مِنْهُمْ مَسِيرَةُ كَذَا وَكَذَا.

(۳۵۳۲۳) بنوتمیم کے ایک شخص سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ ہم ابوعوام کے پاس تھے انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ﴾ اور فرمایا تم لوگ کیا کہتے ہو؟ انیس ہزار فرشتے ہیں یا صرف انیس؟ راوی کہتے ہیں کہ میں نے کہا انیس انہوں نے دریافت فرمایا تمہیں کہاں سے معلوم ہوا؟ میں نے عرض کیا کہ اس لیے کہ اللہ فرماتے ہیں ﴿وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلاَّ فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا﴾ انہوں نے فرمایا کہ تو نے ٹھیک کہا ہر فرشتہ کے ہاتھ میں ایک ہتھوڑا ہے جو لوہے کا ہے اور اس کے دو کونے ہیں وہ اس سے ایک مرتبہ مارتا ہے تو اس سے ستر ہزار فرشتے گرتے ہیں ہر فرشتے کے دو کندھوں کے درمیان اتنی اتنی مسافت ہوتی ہے۔

(۳۵۳۲٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ :بَلَغَنِي أَنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا : لَهُ نَعْلٌ مِنْ نَارٍ يَغْلِي مِنْهَا دِمَاغُهُ ، وَيَصِيحُ قَلْبُهُ ، وَيَقُولُ :مَا يُعَذَّبُ أَحَدٌ بِأَشَدَّ مِمَّا عُذِّبَ بِهِ.

(۳۵۳۲۴) حضرت حمید سے مروی ہے کہ سب سے ہلکا عذاب جس کو ہوگا اس کو آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے جس سے اس کا دماغ ابلے گا اور اس کا دل چیخے گا اور پھٹنے کے قریب ہوگا اور وہ کہے گا کہ کسی کو اتنا سخت عذاب نہیں دیا گیا جتنے سخت عذاب میں اس کو مبتلا کیا گیا ہے۔

(۳۵۳۲٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ ﴿فَسُحْقًا لأَصْحَابِ السَّعِيرِ﴾ قَالَ :وَادٍ فِي جَهَنَّمَ.

(۳۵۳۲۵) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ قرآن کریم کی آیت ﴿فَسُحْقًا لأَصْحَابِ السَّعِيرِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے جہنم کی وادی مراد ہے۔

(۳۵۳۲٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ ﴿وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ﴾ قَالَ : كَمَا يُشَيَّطُ الرَّأْسُ عِنْدَ الرَّآسِ. (ابن جرير ۱۸)

(۳۵۳۲۶) حضرت عبداللہ قرآن کریم کی آیت ﴿وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جیسے سری فروخت کرنے

والے کے پاس سری کو آگ پر گرم کیا جاتا ہے۔

(۳۵۳۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِءُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، قَالَ :سَمِعْتُ دَرَّاجًا أَبَا السَّمْحِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْهَيْثَمِ ، يَقُولُ :سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ ، يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يُسَلَّطُ عَلَى الْكَافِرِ فِي قَبْرِهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ تِنِّينًا ، تَنْهَشُهُ وَتَلْدَغُهُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ ، وَلَوْ أَنَّ تِنِّينًا مِنْهَا نَفَخَ فِي الأَرْضِ مَا أَنْبَتَتْ خَضْرَاءَ. (احمد ۳۸۔ ابویعلی ۱۳۲۴)

(۳۵۳۲۷) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کافر کے قبر میں اس پر ننانویں اژدھے مسلط کر دیے جائیں گے جو اس کو قیامت تک کاٹتے رہیں گے اگر ان میں سے ایک اژدھا بھی زمین پر پھونک مار دے تو زمین میں سبزا اگنا ختم ہو جائے۔

(۳۵۳۲۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :﴿إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا﴾ قَالَ : عَلِمُوا أَنَّ كُلَّ غَرِيمٍ مُفَارِقُ غَرِيمَهُ إِلاَّ غَرِيمَ جَهَنَّمَ.

(۳۵۳۲۸) حضرت حسن قرآن کریم کی آیت ﴿إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جان لو ہر قرض خواہ اپنے قرض دار سے جدا ہونے والا ہے سوائے جہنم کے قرض دار کے۔

(۳۵۳۲۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ ﴿فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُورٍ لَهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ﴾ قَالَ :الْجَنَّةُ ، ﴿وَظَاهِرُهُ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ﴾ قَالَ :النَّارُ.

(۳۵۳۲۹) حضرت حسن قرآن کریم کی آیت ﴿فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُورٍ لَهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ﴾ سے مراد ہے جنت اور ﴿وَظَاهِرُهُ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ﴾ سے مراد ہے جہنم۔

(۳۵۳۳۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :بَعَثَ مُوسَى ، وَهَارُونُ ابْنَيْ هَارُونَ بِقُرْبَانٍ يُقَرِّبَانِهِ ، فَقَالاَ :أَكَلَتْهُ النَّارُ ، وَكَذَبَا ، فَأَرْسَلَ اللَّهُ عَلَيْهِمَا نَارًا فَأَكَلَتْهُمَا ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِمَا :هَكَذَا أَفْعَلُ بِأَوْلِيَائِي ، فَكَيْفَ بِأَعْدَائِي ؟.

(۳۵۳۳۰) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام نے حضرت ہارون کے دو بیٹوں کو قربانی کیلئے بھیجا انہوں نے آ کر جھوٹ بولا کہ اس کو آگ کھا گئی ہے اللہ تعالیٰ نے ان دونوں پر آگ نازل فرمائی جس نے ان دونوں کو جلا دیا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی اور فرمایا میں اپنے اولیاء کے ساتھ ایسا کرتا ہوں. تو اپنے دشمنوں کے ساتھ کیسا معاملہ کروں گا؟!

(۳۵۳۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ هَرِمَ بْنَ حَيَّانَ كَانَ يَقُولُ :لَمْ أَرَ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا ، وَلاَ مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا.

(۳۵۳۳۱) حضرت ہرم بن حیان فرمایا کرتے تھے کہ میں نے اس آگ کے مثل نہیں دیکھا کہ جس سے بھاگنے والا سویا ہوا ہے اور میں نے جنت کے مثل نہیں دیکھا کہ اس کا طالب سویا ہوا ہے۔

(۳۵۳۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ الْعُتْوَارِيِّ ، أَحَدَ بَنِي لَيْثٍ ، وَكَانَ فِي حِجْرِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ : يُوضَعُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ ، عَلَيْهِ حَسَكٌ كَحَسَكِ السَّعْدَانِ ، ثُمَّ يَسْتَجِيزُ النَّاسُ ، فَنَاجٍ مُسْلِمٌ ، وَمَخْدُوجٌ بِهِ ثُمَّ نَاجٍ ، وَمُحْتَبَسٌ مَنْكُوسٌ فِيهِ.

فَإِذَا فَرَغَ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ ، تَفَقَّدَ الْمُؤْمِنُونَ رِجَالاً كَانُوا فِي الدُّنْيَا ، كَانُوا يُصَلُّونَ صَلاَتَهُمْ ، وَيُزَكُّونَ زَكَاتَهُمْ ، وَيَصُومُونَ صِيَامَهُمْ ، وَيَحُجُّونَ حَجَّهُمْ ، وَيَغْزُونَ غَزْوَهُمْ ، فَيَقُولُونَ : أَيْ رَبَّنَا ، عِبَادٌ مِنْ عِبَادِكَ ، كَانُوا مَعَنَا فِي الدُّنْيَا ، يُصَلُّونَ صَلاَتَنَا ، وَيُزَكُّونَ زَكَاتَنَا ، وَيَصُومُونَ صِيَامَنَا ، وَيَغْزُونَ غَزْوَنَا ، لاَ نَرَاهُمْ ؟ قَالَ : فَيَقُولُ : اذْهَبُوا إِلَى النَّارِ ، فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِيهَا فَأَخْرِجُوهُ مِنْهَا ، فَيَجِدُونَ قَدْ أَخَذَتْهُمَ النَّارُ عَلَى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ ، فَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ إِلَى قَدَمَيْهِ ، وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ إِلَى نِصْفِ سَاقَيْهِ ، وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ ، وَمِنْهُمْ مَنْ أَزَرَتْهُ ، وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ إِلَى ثَدْيَيْهِ ، وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ إِلَى عُنُقِهِ ، وَلَمْ تَغْشَ الْوَجْهَ ، فَيَطْرَحُونَهُمْ فِي مَاءِ الْحَيَاةِ.

قِيلَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، وَمَا مَاءُ الْحَيَاةِ ؟ قَالَ : غُسْلُ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الزَّرِيعَةُ فِي غُثَاءِ السَّيْلِ ، ثُمَّ يَشْفَعُ الأَنْبِيَاءُ فِيمَنْ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ مُخْلِصًا ، قَالَ : ثُمَّ يَتَحَنَّنُ اللَّهُ بِرَحْمَتِهِ عَلَى مَنْ فِيهَا ، فَمَا يَتْرُكُ فِيهَا عَبْدًا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنَ الإِيمَانِ إِلاَّ أَخْرَجَهُ مِنْهَا. (ابن ماجه ۴۲۸۰۔ احمد ۱۱)

(۳۵۳۳۲) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پل صراط کو جہنم کے اوپر رکھا جائے گا۔ اس میں سعدان نامی بوٹی جیسے کانٹے ہوں گے۔ پھر لوگ اسے عبور کرنا شروع کریں گے۔ بعض لوگ تو سلامتی کے ساتھ نجات پالیں گے۔ بعض ایسے ہوں گے جو اس سے مل کر نجات پالیں گے۔ بعض ایسے ہوں گے جو اس میں قید کر لیے جائیں گے اور اس میں پھینک دیے جائیں گے۔ جب اللہ تعالیٰ بندوں کے حساب سے فارغ ہو جائے گا تو اہل ایمان کو کچھ ایسے لوگ نظر نہ آئیں گے جو دنیا میں نماز پڑھا کرتے تھے۔ زکوٰۃ دیا کرتے تھے۔ روزے رکھا کرتے تھے، حج کرتے تھے اور جہاد کیا کرتے تھے۔ مومن کہیں گے: اے ہمارے رب! آپ کے بعض بندے ایسے ہیں جو دنیا میں نماز پڑھا کرتے تھے۔ زکوٰۃ دیا کرتے تھے۔ روزے رکھا کرتے تھے، حج کرتے تھے اور جہاد کیا کرتے تھے۔ لیکن اب وہ ہمیں نظر نہیں آرہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تم جہنم کی طرف جاؤ، تمہیں ان میں سے جو نظر آئے اسے نکال لو۔ وہ جہنم کی طرف جائیں گے تو آگ نے لوگوں کو ان کے اعمال کے بقدر پکڑ رکھا ہوگا۔ بعض لوگ ایسے

ہوں گے جن کے قدموں تک آگ ہوگی، بعض کی آدھی پنڈلیوں تک آگ ہوگی۔ بعض کے گھٹنوں تک، بعض کے پیٹ تک، بعض کے سینوں تک اور بعض کی گردن تک آگ میں لپٹا ہوگا۔ پھر انہیں آبِ حیات میں ڈالا جائے گا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! آبِ حیات کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ وہ پانی جس سے اہل جنت غسل کرتے ہوں گے۔ پھر وہ یوں اگ آئیں گے جیسے پانی میں کھیتی اگتی ہے۔ پھر انبیاء ان لوگوں کی شفاعت کریں گے جس نے اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہا ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت مزید اہل جہنم پر فرمائیں گے اور ہر اس شخص کو جہنم سے نکال لیں گے جس کے دل میں ایک دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا۔

(٣٥٣٣٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا سُلَيْمَانَ الْعَصَرِيَّ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ صُهْبَانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :يُحْمَلُ النَّاسُ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَتَقَادَعُ بِهِمْ جَنَبَتَا الصِّرَاطِ تَقَادُعَ الْفِرَاشِ فِي النَّارِ ، قَالَ :فَيَتَحَنَّنُ اللَّهُ بِرَحْمَتِهِ عَلَى مَنْ يَشَاءُ ، قَالَ :ثُمَّ يُؤْذَنُ لِلْمَلاَئِكَةِ وَالنَّبِيِّينَ وَالشُّهَدَاءِ أَنْ يَشْفَعُوا ، فَيَشْفَعُونَ وَيُخْرِجُونَ ، وَيَشْفَعُونَ وَيُخْرِجُونَ ، فَيَشْفَعُونَ وَيُخْرِجُونَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً مِنْ إِيمَان. (احمد ۴۳۔ بزار ۳۶۷۱)

(۳۵۳۳۳) حضرت ابوبکرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو قیامت کے دن پل صراط پر لایا جائے گا۔ لوگ اس پر سے یوں آگ میں گریں گے جیسے پروانے آگ میں گرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس پر چاہے گا اپنی رحمت فرمائے گا۔ پھر فرشتوں، نبیوں اور شہداء سے کہا جائے گا کہ سفارش کرو۔ وہ سفارش کریں گے اور جہنمیوں کو جہنم سے نکالیں گے۔ پھر سفارش کریں گے پھر نکالیں گے۔ پھر سفارش کریں گے پھر نکالیں گے۔ پھر ہر اس شخص کو نکال لیا جائے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا۔

(٣٥٣٣٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :الصِّرَاطُ عَلَى جِسْرِ جَهَنَّمَ يَرِدُونَ عَلَيْهِ.

(۳۵۳۳۴) عکرمہ فرماتے ہیں کہ صراط جہنم کا ایک پل ہے جس پر سے لوگ گزریں گے۔

(٣٥٣٣٥) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ ، عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ ، قَالَ :يُوضَعُ الصِّرَاطُ وَلَهُ حَدٌّ كَحَدِّ الْمُوسَى ، فَتَقُولُ الْمَلاَئِكَةُ :رَبَّنَا مَنْ تُجِيزُ عَلَى هَذَا ؟ فَيَقُولُ :أُجِيزُ عَلَيْهِ مَنْ شِئْتُ.

(۳۵۳۳۵) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صراط کو رکھا جائے گا اور اس کی دھار استرے کی دھار جیسی ہوگی۔ فرشتے کہیں گے کہ اے ہمارے رب! آپ اس پر سے کس کو گزاریں گے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں جس کو چاہوں گا اس پر سے گزاروں گا۔

(٣٥٣٣٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرٍ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :يُجَاءُ بِالنَّاسِ إِلَى الْمِيزَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَيَتَجَادَلُونَ عِنْدَهُ أَشَدَّ الْجِدَالِ.

(۳۵۳۳۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو قیامت کے دن میزان کی طرف لایا جائے گا اور وہ سخت جھگڑا کریں گے۔

(۳۵۳۳۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي تَمِيمُ بْنُ غَيْلَانَ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، أَنَّهُ قَالَ : أَيْنَ أَنْتَ مِنْ يَوْمٍ جِيءَ بِجَهَنَّمَ ، قَدْ سَدَّتْ مَا بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ ، وَقِيلَ : لَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ حَتَّى تَخُوضَ النَّارَ ؟ فَإِنْ كَانَ مَعَكَ نُورٌ اسْتَقَامَ بِكَ الصِّرَاطُ ، فَقَدْ وَاللهِ نَجَوْتَ وَهُدِيتَ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَكَ نُورٌ تَشَبَّثَ بِكَ بَعْضُ خَطَاطِيفِ جَهَنَّمَ ، أَوْ كَلَالِيبِهَا ، أَوْ شَبَابِيثِهَا ، فَقَدْ وَاللهِ رَدِيتَ وَهَوَيْتَ.

(۳۵۳۳۷) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہیں اس دن کی فکر کیوں نہیں جب جہنم کو لایا جائے گا اور وہ دونوں افقوں کو گھیر لے گا۔ اس دن کہا جائے گا کہ تم اس وقت تک جنت میں نہیں جا سکتے جب تک جہنم کا چکر نہ لگا لو۔ اگر تمہارے پاس نور ہوگا تو اس کے ذریعے صراط پر قائم رہو گے اور نجات پاؤ گے۔ اگر نور نہ ہوا تو جہنم کے کونڈے تمہیں پکڑ لیں گے اور تم ہلاک ہو جاؤ گے۔

(۳۵۳۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : الصِّرَاطُ دَحْضٌ مَزَلَّةٌ كَحَدِّ السَّيْفِ يَتَكَفَّأُ ، وَالْمَلَائِكَةُ مَعَهُمَ الْكَلَالِيبُ ، وَالْأَنْبِيَاءُ قِيَامٌ يَقُولُونَ حَوْلَهُ : رَبَّنَا سَلِّمْ سَلِّمْ ، فَبَيْنَ مَخْدُوشٍ ، وَمُكَرْدَسٍ فِي النَّارِ ، وَنَاجٍ مُسَلَّمٍ. (بخاری ۸۰۶۔ مسلم ۱۶۳)

(۳۵۳۳۸) حضرت عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ پل صراط کی دھار تلوار کی طرح ہے۔ اس کے پاس فرشتے ہوں گے جن کے ہاتھ میں کونڈے ہوں گے۔ انبیاء کھڑے ہوں گے اور اے ہمارے رب سلامتی عطا فرما سلامتی عطا فرما کہہ رہے ہوں گے۔ بعض لوگ زخمی ہوں گے، بعض جہنم میں گریں گے اور بعض نجات پا لیں گے۔

کِتَابُ ذِکْرِ رَحْمَةِ اللهِ تَعَالَى

(۱) مَا ذُكِرَ فِي سَعَةِ رَحْمَةِ اللهِ تَعَالَى

اللہ کی رحمت کی وسعت کا بیان

(٣٥٣٣٩) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ بِيَدِهِ عَلَى نَفْسِهِ :إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي.

(ترمذی ۳۵۴۳۔ احمد ۴۳۳)

(۳۵۳۳۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب ساری مخلوق کو پیدا فرمایا تو اپنے ہاتھ سے اپنے لیے لکھ دیا کہ میری رحمت میرے غصہ پر غالب ہے۔

(٣٥٣٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنِ الْهَيْثَم بن حَنَشٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَوْ كُنتُمْ لاَ تُذْنِبُونَ ، لَجَاءَ اللَّهُ بِخَلْقٍ يُذْنِبُونَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ.

(۳۵۳۴۰) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تم لوگ گناہ نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ دوسری مخلوق لے آئے گا جو گناہ کرے گی اللہ تعالیٰ انہیں معاف کر دے گا۔

(٣٥٣٤١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْد ، عَنْ حُذَيْفَةَ ؛ لَوْ أَنَّهُ لَمْ يُمْسِ للهِ عَزَّ وَجَلَّ خَلْقٌ يَعْصُون فِيمَا مَضَى ، لَخَلَقَ خَلقاً يَعْصُونَ ، فَيَغْفِرُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۵۳۴۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر اللہ عزوجل کیلئے ایسی مخلوق نہ ہو جو گناہ کرے تو اللہ تعالیٰ نئی مخلوق پیدا فرما دے گا جو گناہ کرے گی پھر قیامت کے دن ان کو معاف کر دیا جائے گا۔

(٣٥٢٤٢) حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي صِرْمَةَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَجَاءَ اللَّهُ بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَ ، فَيَغْفِرُ لَهُمْ.

(مسلم ۲۱۰۵۔ ترمذی ۳۵۳۹)

(۳۵۲۴۲) حضرت ابوایوب سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگ گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم لے آئے گا جو گناہ کرے گی پھر اللہ ان کو معاف فرمائے گا۔

(٣٥٢٤٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ :لَمَّا أُرِيَ إِبْرَاهِيمُ مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ ، رَأَى عَبْدًا عَلَى فَاحِشَةٍ ، فَدَعَا عَلَيْهِ ، فَهَلَكَ ، ثُمَّ رَأَى آخَرَ فَدَعَا عَلَيْهِ ، فَهَلَكَ ، ثُمَّ رَأَى آخَرَ فَدَعَا عَلَيْهِ ، فَهَلَكَ ، فَقَالَ اللَّهُ :أَنْزِلُوا عَبْدِي ، لاَ يُهْلِكُ عِبَادِي.

(۳۵۲۴۳) حضرت سلمان سے مروی ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو زمین وآسمان کے پوشیدہ (عجائبات) راز دکھلائے گئے، تو آپ نے دیکھا کہ ایک شخص خاتون سے زنا کر رہا ہے آپ نے اس کیلئے بددعا کی تو وہ ہلاک ہوگیا پھر ایک اور کو دیکھا اس کیلئے بددعا فرمائی وہ بھی ہلاک ہوگیا پھر ایک تیسرے کو دیکھا اس کیلئے بددعا فرمائی وہ بھی ہلاک ہوگیا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میرے بندے کو نیچے لے چلو میرے بندوں کو ہلاک نہ کیا جائے۔

(٣٥٢٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ خَيْثَمَةَ ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :الْمُؤْمِنُونَ مُسْتَغْنُونَ عَنِ الشَّفَاعَةِ ، إِنَّمَا هِيَ لِلْمُذْنِبِينَ.

(۳۵۲۴۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مومنین تو شفاعت سے مستغنی ہیں شفاعت تو گناہ گاروں کیلئے ہے۔

(٣٥٢٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَدَا اللهِ بُسْطَانِ لِمُسِيءِ اللَّيْلِ أَنْ يَتُوبَ بِالنَّهَارِ ، وَلِمُسِيءِ النَّهَارِ أَنْ يَتُوبَ بِاللَّيْلِ ، حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا. (مسلم ۲۱۱۳۔ نسائی ۱۱۱۸۰)

(۳۵۲۴۵) حضرت ابوموسیٰ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلا رکھے ہیں رات کے گناہ گار کیلئے کہ وہ دن میں توبہ کرے اور دن کے گناہ گار کیلئے کہ وہ رات میں توبہ کرے توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے۔

(٣٥٢٤٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ :إِنَّ اللَّهَ يَسْتُرُ الْعَبْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَيَسْتُرُهُ بِيَدِهِ ، فَيَقُولُ :تَعْرِفُ مَا هَاهُنَا ؟ فَيَقُولُ :نَعَمْ يَا رَبِّ ، فَيَقُولُ :أُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَكَ.

(۳۵۲۴۶) حضرت وائل سے مروی ہے کہ اللہ قیامت کے دن اپنے بندے کے گناہوں پر پردہ فرمائے گا پھر اس کو اپنی رحمت اور ستاری کے پردہ میں چھپا کر اس سے پوچھے گا تو جانتا ہے یہ کیا ہے؟ وہ عرض کرے گا جی ہاں اے اللہ! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو گواہ ہو جا کہ میں نے تجھے معاف کر دیا۔

(۳۵۳۴۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : خَلَقَ اللَّهُ مِئَةَ رَحْمَةٍ ، فَجَعَلَ مِنْهَا رَحْمَةً بَيْنَ الْخَلاَئِقِ ، كُلُّ رَحْمَةٍ أَعْظَمُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ ، فَبِهَا تَعْطِفُ الْوَالِدَةُ عَلَى وَلَدِهَا ، وَبِهَا يَشْرَبُ الطَّيْرُ وَالْوَحْشُ الْمَاءَ ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ ، قَبَضَهَا اللَّهُ مِنَ الْخَلاَئِقِ ، فَجَعَلَهَا وَالتِّسْعَ وَالتِّسْعِينَ لِلْمُتَّقِينَ ، فَذَلِكَ قَوْلُهُ : ﴿وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ، فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ﴾.

(مسلم ۲۰۔ احمد ۴۳۹)

(۳۵۳۴۷) حضرت سلمان سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا فرمائیں پھر ان میں سے ایک رحمت کو مخلوق کے درمیان تقسیم فرما دیا، ہر رحمت زیادہ عظیم ہے جو کچھ آسمان و زمین میں ہے اس سے اسی رحمت میں سے یہ کہ والدہ کا اپنے بچے سے محبت اور رحم کرنا اور اسی کی وجہ سے پرندے اور درندے پانی پیتے ہیں، جب قیامت کا دن آئے گا اللہ تعالیٰ مخلوق سے اس رحمت کو اٹھا لے گا اور اس رحمت کو اور دوسری ننانویں رحمتوں کو متقین کیلئے بنائے گا اس کے متعلق اللہ کا ارشاد ہے کہ ﴿وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ، فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ﴾

(۳۵۳۴۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ مِئَةَ رَحْمَةٍ ، فَجَعَلَ فِي الأَرْضِ مِنْهَا رَحْمَةً ، فَبِهَا تَعْطِفُ الْوَالِدَةُ عَلَى وَلَدِهَا ، وَالْبَهَائِمُ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ ، وَأَخَّرَ تِسْعًا وَتِسْعِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَكْمَلَهَا بِهَذِهِ الرَّحْمَةِ مِئَةَ رَحْمَةٍ. (ابن ماجه ۴۲۹۴۔ احمد ۵۵)

(۳۵۳۴۸) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس دن اللہ نے زمین و آسمان کو پیدا فرمایا اس دن سو رحمتیں پیدا فرمائیں ان میں سے ایک رحمت زمین میں رکھ دی اسی وجہ سے والدہ اپنی اولاد پر رحم کرتی ہے اور بعض جانور بعض پر رحم کرتے ہیں جب قیامت کا دن آئے گا اللہ تعالیٰ مکمل فرما دے گا اس رحمت کے ساتھ سو رحمتوں کو۔

(۳۵۳۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ مُغِيثِ بْنِ سُمَيٍّ ، قَالَ : كَانَ رَجُلٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَعْمَلُ بِالْمَعَاصِي ، فَادَّكَرَ يَوْمًا ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ غُفْرَانَكَ ، فَغَفَرَ لَهُ.

(۳۵۳۴۹) حضرت مغیث سے مروی ہے کہ پہلی امتوں میں ایک شخص تھا جو گناہ کرتا تھا پھر ایک دن اس نے یاد کیا اور کہا اے اللہ! مجھے معاف فرما دے تو معاف فرمانے والا ہے پس اس کو معاف فرما دیا۔

(۳۵۳۵۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ سَعْدٍ مَوْلَى طَلْحَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : بَيْنَا رَجُلٌ ، يُقَالَ لَهُ : الْكِفْلُ يَعْمَلُ بِالْمَعَاصِي ، فَأَعْجَبَتْهُ امْرَأَةٌ فَأَعْطَاهَا خَمْسِينَ دِينَارًا ، فَلَمَّا قَعَدَ مِنْهَا مَقْعَدَ الرَّجُلِ ارْتَعَدَتْ ، فَقَالَ لَهَا : مَا لَكِ ؟ قَالَتْ : هَذَا عَمَلٌ مَا عَمِلْتُهُ قَطُّ ، قَالَ : أَنْتِ تَجْزَعِينَ مِنْ هَذِهِ الْخَطِيئَةِ ، وَأَنَا أَعْمَلُهُ مُذْ كَذَا وَكَذَا؟ وَاللهِ لاَ أَعْصِي اللَّهَ أَبَدًا ، قَالَ : فَمَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ ، فَلَمَّا أَصْبَحَ

بَنُو إِسْرَائِيلَ ، قَالُوا :مَنْ يُصَلِّي عَلَى فُلاَنٍ ؟ قَالَ ابْنُ عُمَرَ :فَوُجِدَ مَكْتُوبًا عَلَى بَابِهِ ، قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لِلْكِفْلِ.
(ترمذی ۲۴۹۶۔ ابن حبان ۳۸۷)

(۳۵۳۵۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص تھا گنہگار جس کا نام الکفل تھا۔ اس کو ایک خاتون اچھی لگی تو اس نے اس کو پچاس دینار دیئے جب وہ اس سے غلط کام کا ارادہ کرنے لگا تو وہ خاتون کانپنے لگی الکفل نے پوچھا تجھے کیا ہوا ہے؟ خاتون نے کہا کہ یہ وہ عمل ہے جو میں نے پہلے کبھی نہیں کیا کفل نے کہا کہ تو اس گناہ کو کرنے سے عاجز ہے جب کہ میں اتنی اتنی مدت سے یہ کر رہا ہوں! خدا کی قسم میں آج کے بعد کبھی گناہ نہ کروں گا پھر اسی رات اس کا انتقال ہو گیا جب صبح ہوئی تو بنی اسرائیل کے لوگ کہنے لگے کہ فلاں کا جنازہ کون پڑھے گا؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس کے دروازے پر لکھا ہوا پایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے کفل کی مغفرت فرما دی ہے۔

(۳۵۳۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيثِ بْنِ سُمَيٍّ ، قَالَ :كَانَ رَجُلٌ يَتَعَبَّدُ فِي صَوْمَعَتِهِ نَحْوًا مِنْ سِتِّينَ سَنَةً ، قَالَ :فَمُطِرَ النَّاسُ ، فَاطَّلَعَ مِنْ صَوْمَعَتِهِ ، فَرَأَى الْغُدُرَ وَالْخُضْرَةَ ، فَقَالَ: لَوْ نَزَلْتُ فَمَشَيْتُ وَنَظَرْتُ ، فَفَعَلَ ، فَبَيْنَمَا هُوَ يَمْشِي إِذْ لَقِيَتْهُ امْرَأَةٌ فَكَلَّمَهَا ، فَلَمْ تَزَلْ تُكَلِّمُهُ حَتَّى وَاقَعَهَا، قَالَ :فَوَضَعَ كِيسًا كَانَ عَلَيْهِ ،فِيهِ رَغِيفٌ ، وَنَزَلَ الْمَاءَ يَغْتَسِلُ ، فَحَضَرَ أَجَلُهُ ، فَمَرَّ سَائِلٌ فَأَوْمَأَ إِلَى الرَّغِيفِ فَأَخَذَهُ ، وَمَاتَ الرَّجُلُ ، فَوُزِنَ عَمَلُهُ لِسِتِّينِ سَنَةً ، فَرَجَحَتْ خَطِيئَتُهُ بِعَمَلِهِ ، ثُمَّ وُضِعَ الرَّغِيفُ فَرَجَحَ ، فَغُفِرَ لَهُ. (ابن حبان ۳۷۸)

(۳۵۳۵۱) حضرت مغیث سے مروی ہے کہ ایک شخص تھا جو ساٹھ سال سے اپنے گرجا گھر میں عبادت کر رہا تھا ایک دن زوردار بارش ہوئی اس نے اپنے گرجا گھر سے جھانکا تو اس نے پانی تالاب اور سبزہ اور ترکاری وغیرہ دیکھیں اس نے کہا اگر میں نیچے اترا تو میں چلوں گا اور دیکھوں گا پھر اس نے اس طرح کیا اس دوران اس کی ملاقات ایک خاتون سے ہوئی اس نے اس کے ساتھ گفتگو شروع کر دی وہ خاتون اس کے ساتھ مسلسل گفتگو کر رہی تھی یہاں تک کہ وہ غلط کام کر بیٹھا پھر اس نے اپنا تھیلا رکھا جس میں روٹی تھی، بارش آئی جس سے اس نے غسل کیا پھر اس کا مقررہ وقت آن پہنچا وہاں سے ایک سائل گزرا جس کو اس کی روٹی کی سخت ضرورت پڑی تو اس نے وہاں سے روٹی اٹھالی، اور یہ شخص فوت ہو گیا اس کے ساٹھ سال کے اعمال کا وزن کیا گیا تو اس کے گناہوں والا پلڑا جھک گیا پھر وہ روٹی اس میں رکھی گئی تو وہ وزنی ہو گیا تو اس کی مغفرت فرما دی گئی۔

(۳۵۳۵۲) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ رَاهِبًا عَبَدَ اللَّهَ فِي صَوْمَعَتِهِ سِتِّينَ سَنَةً ، فَجَائَتِ امْرَأَةٌ فَنَزَلَتْ إِلَى جَنْبِهِ ، فَنَزَلَ إِلَيْهَا فَوَاقَعَهَا سِتَّ لَيَالٍ ، ثُمَّ سُقِطَ فِي يَدِهِ ، فَهَرَبَ ، فَأَتَى مَسْجِدًا ، فَأَوَى إِلَيْهِ ، فَمَكَثَ ثَلاَثًا لاَ يَطْعَمُ شَيْئًا ، فَأُتِيَ بِرَغِيفٍ ، فَكَسَرَ نِصْفَهُ ، فَأَعْطَى نِصْفَهُ رَجُلاً عَنْ يَمِينِهِ ، وَأَعْطَى آخَرَ عَنْ يَسَارِهِ ، فَبَعَثَ اللَّهُ إِلَيْهِ مَلَكَ الْمَوْتِ فَقَبَضَ رُوحَهُ ، فَوُضِعَ عَمَلُ

السِّتِّينَ سَنَةً فِي كِفَّةٍ ، وَوُضِعَتِ السَّيِّئَةُ فِي كِفَّةٍ ، فَرَجَحَتِ السَّيِّئَةُ ، ثُمَّ جِيءَ بِالرَّغِيفِ فَرَجَحَ بِالسَّيِّئَةِ.

(۳۵۳۵۲) حضرت عبداللہ سے مروی ہے کہ عبداللہ نامی ایک راہب تھا جو ساٹھ سال تک اپنے گرجے میں عبادت کرتا رہا، ایک خاتون اس کے پڑوس میں آئی اس راہب نے اس کے ساتھ چھ راتیں بدکاری کی پھر وہ بھاگ کر مسجد چلا گیا اور وہاں پر ٹھکانہ پکڑلیا تین دن گزر گئے اس نے کچھ نہ کھایا اس کے پاس ایک روٹی لائی گئی اس نے اس کو دو حصے کر کے آدھی روٹی اپنے دائیں شخص کو دے دی اور آدھی بائیں شخص کو دے دی اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو بھیجا جس نے اس کی روح قبض کر لی اس کا ساٹھ سالوں کا عمل ایک ترازو میں رکھا گیا اور اس کے گناہوں کو دوسرے پلڑے میں رکھا تو گناہوں والا پلڑا جھک گیا پھر وہ روٹی رکھی گئی تو وہ پلڑا گناہوں والے پلڑے سے بھاری ہو گیا۔

(۳۵۳۵۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ : لَمَّا حَضَرَ أَبَا مُوسَى الْوَفَاةُ ، قَالَ : يَا بَنِيَّ ، اُذْكُرُوا صَاحِبَ الرَّغِيفِ ، قَالَ : كَانَ رَجُلٌ يَتَعَبَّدُ فِي صَوْمَعَةٍ أُرَاهُ ، قَالَ : سَبْعِينَ سَنَةً ، لاَ يَنْزِلُ إلاَّ فِي يَوْمِ أَحَدٍ ، قَالَ : فَنَزَلَ فِي يَوْمِ أَحَدٍ ، قَالَ : فَشُبِّهَ ، أَوْ شَبَّ الشَّيْطَانُ فِي عَيْنِهِ امْرَأَةً ، فَكَانَ مَعَهَا سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَسَبْعَ لَيَالٍ ، قَالَ : ثُمَّ كُشِفَ عَنِ الرَّجُلِ غِطَاؤُهُ فَخَرَجَ تَائِبًا ، فَكَانَ كُلَّمَا خَطَا خُطْوَةً صَلَّى وَسَجَدَ ، قَالَ : فَآوَاهُ اللَّيْلُ إِلَى دُكَّانٍ عَلَيْهِ اثْنَا عَشَرَ مِسْكِينًا ، فَأَدْرَكَهُ الإِعْيَاءُ ، فَرَمَى بِنَفْسِهِ بَيْنَ رَجُلَيْنِ مِنْهُمْ.

وَكَانَ ثَمَّ رَاهِبٌ يَبْعَثُ إِلَيْهِمْ كُلَّ لَيْلَةٍ بِأَرْغِفَةٍ ، فَيُعْطِي كُلَّ إِنْسَانٍ رَغِيفًا ، فَجَاءَ صَاحِبُ الرَّغِيفِ فَأَعْطَى كُلَّ إِنْسَانٍ رَغِيفًا ، وَمَرَّ عَلَى ذَلِكَ الَّذِي خَرَجَ تَائِبًا ، فَظَنَّ أَنَّهُ مِسْكِينٌ فَأَعْطَاهُ رَغِيفًا ، فَقَالَ الْمَتْرُوكُ لِصَاحِبِ الرَّغِيفِ : مَا لَكَ لَمْ تُعْطِنِي رَغِيفِي ؟ مَا كَانَ إِلَيَّ عَنْهُ غِنًى ، قَالَ : تُرَانِي أُمْسِكُهُ عَنْك ؟ سَلْ : هَلْ أَعْطَيْتُ أَحَدًا مِنْكُمْ رَغِيفَيْنِ ؟ قَالُوا : لاَ ، قَالَ : إِنِّي أُمْسِكُ عَنْك ، وَاللهِ لاَ أُعْطِيك شَيْئًا اللَّيْلَةَ ، قَالَ : فَعَمَدَ التَّائِبُ إِلَى الرَّغِيفِ الَّذِي دَفَعَهُ إِلَيْهِ ، فَدَفَعَهُ إِلَى الرَّجُلِ الَّذِي تُرِكَ ، فَأَصْبَحَ التَّائِبُ مَيِّتًا ، قَالَ : فَوُزِنَتِ السَّبْعُونَ سَنَةً بِالسَّبْعِ اللَّيَالِي فَلَمْ تَزِنْ ، قَالَ : فَوُزِنَ الرَّغِيفُ بِالسَّبْعِ اللَّيَالِي ، قَالَ : فَرَجَحَ الرَّغِيفُ ، فَقَالَ أَبُو مُوسَى : يَا بَنِيَّ اُذْكُرُوا صَاحِبَ الرَّغِيفِ.

(۳۵۳۵۳) حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو موسیٰ کا وفات کا وقت قریب آیا تو فرمایا اے میرے بیٹو! روٹی والے شخص کو یاد کرو ایک شخص تھا جو اپنے گرجے میں ستر سال سے عبادت کرتا رہا پھر وہ ایک دن اترا تو شیطان اس کی آنکھوں میں عورت کے مشابہ بن کر آیا وہ اس کے ساتھ سات دن اور سات راتیں بدکاری کرتا رہا پھر اس پر اس کی غلطی ظاہر ہوئی تو وہ توبہ کرنے کیلئے نکل پڑا جب بھی قدم اٹھاتا تو نماز پڑھتا اور سجدہ کرتا اور رات کو ایک دکان میں ٹھکانہ پکڑا جس میں بارہ مسکین تھے وہ بہت زیادہ تھک گیا تھا اس نے اپنے آپ کو دو شخصوں کے درمیان ڈال دیا۔

وہاں ایک راہب تھا جو ہر روز ان کی طرف ایک روٹی بھیجتا تھا اور ہر شخص کو ایک روٹی دیتا تھا پھر وہ روٹی والا آیا اور اس نے ہر شخص کو ایک روٹی دی اور اس شخص کے پاس سے بھی گزرا جو توبہ کرنے کیلئے گرجا سے نکلا تھا اس نے خیال کیا کہ وہ بھی مسکین ہے اس کو بھی روٹی دے دی ان میں سے ایک شخص نے جس کو چھوڑ دیا گیا تھا روٹی والے سے کہا کیا ہوا کہ تم نے میری روٹی مجھے نہ دی؟ اس نے کہا کہ پوچھو کیا میں نے تم میں سے کسی کو دو روٹیاں دی ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ نہیں اس نے کہا کہ میں نے تجھ سے روک لیا ہے خدا کی قسم آج رات تجھے کچھ نہ دوں گا، توبہ کرنے والے شخص نے روٹی کی طرف ارادہ کیا جو اس کو دی گئی تھی وہ اس نے اس کو دے دی جس کو چھوڑ دیا گیا تھا، صبح کو وہ توبہ کرنے والا شخص مردہ پایا گیا، اس کے ستر سالوں کی نیکیوں کو ان سات راتوں کے گناہ کے ساتھ تولا گیا تو وہ نہ وزن ہوئیں، پھر اس روٹی کو ان سات راتوں کے ساتھ وزن کیا گیا تو روٹی والا پلڑا جھک گیا۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اس روٹی والے کو یاد کرو۔

(٣٥٣٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَيَعْلَى ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي الْكَنُودِ ، قَالَ : مَرَّ عَبْدُ اللهِ عَلَى قَاصٍّ وَهُوَ يَذْكُرُ النَّارَ ، فَقَالَ : يَا مُذَكِّرُ ، لاَ تُقَنِّطَ النَّاسَ : ﴿يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لاَ تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللهِ﴾.

(۳۵۳۵۴) حضرت عبداللہ ایک واعظ کے پاس سے گزرے جو جہنم کو یاد کر رہا تھا حضرت عبداللہ نے فرمایا اے یاد کرنے والے لوگوں کو نا امید مت کر اللہ کا ارشاد ہے ﴿يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لاَ تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللهِ﴾.

(٣٥٣٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : لَمَّا رَأَتِ الْمَلاَئِكَةُ بَنِي آدَمَ ، وَمَا يُذْنِبُونَ ، قَالُوا : يَا رَبِّ يُذْنِبُونَ ، قَالَ : لَوْ كُنْتُمْ مِثْلَهُمْ فَعَلْتُمْ كَمَا يَفْعَلُونَ ، فَاخْتَارُوا مِنْكُمْ مَلَكَيْنِ ، قَالَ : فَاخْتَارُوا هَارُوتَ وَمَارُوتَ ، فَقَالَ لَهُمَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى : إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَ النَّاسِ رَسُولاً ، وَلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمَا أَحَدٌ ، لاَ تُشْرِكَا بِي شَيْئًا ، وَلاَ تَسْرِقَا ، وَلاَ تَزْنِيَا ، قَالَ عَبْدُ اللهِ : قَالَ كَعْبٌ : فَمَا اسْتَكْمَلاَ ذَلِكَ الْيَوْمَ حَتَّى وَقَعَا فِيمَا حُرِّمَ عَلَيْهِمَا . (احمد ۱۳۴۔ ابن حبان ۶۱۸۶)

(۳۵۳۵۵) حضرت کعب سے مروی ہے کہ جب ملائکہ نے انسانوں کے گناہوں کو دیکھا تو عرض کیا اے اللہ! وہ گناہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر تم ان کی طرح ہوتے تو وہی کرتے جو وہ کر رہے ہیں پس تم اپنے درمیان میں سے دو فرشتوں کو منتخب کر لو، انہوں نے ہاروت اور ماروت کو منتخب کر لیا اللہ تعالیٰ نے ان دونوں فرشتوں سے فرمایا: تم میرے اور لوگوں کے درمیان پیغامبر ہو، میرے اور تمہارے درمیان کوئی نہیں ہے میرے ساتھ کسی کو شریک مت کرنا، چوری مت کرنا، زنا مت کرنا حضرت عبداللہ نے فرمایا: حضرت کعب نے ارشاد فرمایا پس انہوں نے اس عہد کو پورا نہیں کیا یہاں تک کہ جو ان پر حرام کیا گیا تھا اس میں پڑ گئے۔

(٣٥٣٥٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ سُفْيَانَ الْيَشْكُرِي ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : أَتَاهُ رَجُلٌ قَدْ أَلَمَّ بِذَنْبٍ ، فَسَأَلَهُ عَنْهُ ، فَلَهَى عَنْهُ ، وَأَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ يُحَدِّثُهُمْ ، فَحَانَتْ إِلَيْهِ

نَظْرَةٌ مِنْ عَبْدِ اللهِ ، فَإِذَا عَيْنُ الرَّجُلِ تُهْرَاقُ ، فَقَالَ :هَذَا أَوَانُ هَمِّكَ مَا جِئْتَ تَسْأَلُنِي عَنْهُ ، إِنَّ لِلْجَنَّةِ سَبْعَةَ أَبْوَابٍ كُلُّهَا تُفْتَحُ وَتُغْلَقُ غَيْرُ بَابِ التَّوْبَةِ ، مُوَكَّلٌ بِهِ مَلَكٌ ، فَاعْمَلْ وَلَا تَيْأَسْ.

(۳۵۳۵۶) حضرت ابن مسعود کے پاس ایک شخص اپنے گناہوں کی شکایت لے کر حاضر ہوا اور ان سے اس کے متعلق دریافت کیا حضرت ابن مسعود نے اس کی طرف توجہ نہ فرمائی اور لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر ان سے گفتگو فرمانے لگے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی نظر اس پر پڑی تو وہ رو رہا تھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ جس مقصد کے لیے تو آیا تھا اب اس کا وقت آ گیا ہے۔ جنت کے سات دروازے ہیں جن میں ہر ایک دروازہ بند ہوتا اور کھلتا ہے، سوائے توبہ کے دروازے کے۔ اس پر ایک فرشتہ مقرر ہے۔ تو عمل کرتا رہ اور مایوس نہ ہو۔

(۳۵۳۵۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَسْعَدَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ، وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ. (ترمذی ۲۴۹۹۔ احمد ۱۹۸)

(۳۵۳۵۷) حضرت انس سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب انسان گنہگار ہیں اور بہترین گنہگار توبہ کرنے والے ہیں۔

(۳۵۳۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمَّا لَعَنَ إِبْلِيسَ ، سَأَلَهُ النَّظْرَةَ ، فَأَنْظَرَهُ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ ، قَالَ :وَعِزَّتِكَ ، لاَ أَخْرُجُ مِنْ جَوْفِ ، أَوْ قَلْبِ ابْنِ آدَمَ مَا دَامَ فِيهِ الرُّوحُ ، قَالَ :وَعِزَّتِي لاَ أَحْجُبُ عَنْهُ التَّوْبَةَ مَا دَامَ فِيهِ الرُّوحُ.

(۳۵۳۵۸) حضرت ابوقلابہ سے مروی ہے کہ جب اللہ نے ابلیس کو مردود فرمایا اس نے اللہ سے مہلت مانگی تو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک اس کو مہلت عطا فرما دی، شیطان نے کہا اے اللہ مجھے تیری عزت کی قسم جب تک بنی آدم کے جسم میں روح ہے میں ان کو جہنم کی طرف نکالتا رہوں گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے میری عزت وجلال کی قسم میں توبہ کے ذریعہ ان کے گناہوں پر پردہ ڈالتا رہوں گا جب تک ان کے جسموں میں روح ہے۔

(۳۵۳۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، قَالَ : كَانَ فِي زَبُورِ دَاوُد مَكْتُوبًا :إِنِّي أَنَا اللَّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنَا ، مَلِكُ الْمُلُوكِ ، قُلُوبُ الْمُلُوكِ بِيَدِي ، فَأَيُّمَا قَوْمٍ كَانُوا عَلَى طَاعَةٍ ، جَعَلْتُ الْمُلُوكَ عَلَيْهِمْ رَحْمَةً ، وَأَيُّمَا قَوْمٍ كَانُوا عَلَى مَعْصِيَةٍ ، جَعَلْتُ الْمُلُوكَ عَلَيْهِمْ نِقْمَةً ، لاَ تَشْغَلُوا أَنْفُسَكُمْ بِسَبِّ الْمُلُوكِ ، وَلاَ تَتُوبُوا إِلَيْهِمْ ، تُوبُوا إِلَيَّ ، أَعْطِفْ قُلُوبَهُمْ عَلَيْكُمْ.

(۳۵۳۵۹) حضرت مالک سے مروی ہے کہ زبور میں لکھا تھا کہ: میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، تمام بادشاہوں کا بادشاہ ہوں تمام بادشاہوں کا دل میرے قبضہ میں ہے پس جو قوم نیک کام کرتی ہے میں ان پر مہربان بادشاہ مقرر کرتا ہوں اور جو قوم میری نافرمانی کرتی ہے میں بادشاہوں کو ان پر آزمائش بنا دیتا ہوں اپنے آپ کو بادشاہوں کو برا بھلا کہنے میں مشغول مت رکھو، ان کی طرف رجوع مت کرو میری طرف رجوع اور توبہ کرو میں ان کو تم پر مہربان کر دوں گا۔

(۳۵۳۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : بَيْنَمَا رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانَ فِي قَوْمٍ كُفَّارٍ ، وَكَانَ فِيمَا بَيْنَهُمْ قَوْمٌ صَالِحُونَ ، قَالَ : فَطَالَمَا كُنْتُ فِي كُفْرِي هَذَا ، لَآتِيَنَّ هَذِهِ الْقَرْيَةَ الصَّالِحَةَ ، فَأَكُونَنَّ رَجُلاً مِنْ أَهْلِهَا ، فَانْطَلَقَ ، فَأَدْرَكَهُ الْمَوْتُ ، فَاحْتَجَّ فِيهِ الْمَلَكُ وَالشَّيْطَانُ ، يَقُولُ هَذَا : أَنَا أَوْلَى بِهِ ، وَيَقُولُ هَذَا : أَنَا أَوْلَى بِهِ ، إِذْ قَيَّضَ اللَّهُ لَهُمَا بَعْضَ جُنُودِهِ ، فَقَالَ لَهُمَا : قِيسُوا مَا بَيْنَ الْقَرْيَتَيْنِ ، فَأَيَّتُهُمَا كَانَ أَقْرَبَ إِلَيْهَا فَهُوَ مِنْ أَهْلِهَا ، فَقَاسُوا مَا بَيْنَهُمَا ، فَوَجَدُوهُ أَقْرَبَ إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ ، فَكَانَ مِنْهُمْ.

(۳۵۳۶۰) حضرت عبداللہ سے مروی ہے کہ تم سے پہلی امت میں ایک شخص کفار کی قوم میں تھا، اور ان میں کچھ نیک لوگ بھی تھے اس شخص نے کہا: میں ضرور اس نیک بستی میں آ وٴں گا تا کہ میں بھی نیکوں کاروں میں سے ہو جاوٴں وہ اس بستی میں جانے کیلئے چلا تو اس کو موت آ گئی، اس کے متعلق فرشتہ اور شیطان کا جھگڑا ہو گیا ایک کہنے لگا میں اس کا زیادہ مستحق ہوں اور دوسرا کہنے لگا کہ میں زیادہ مستحق ہوں اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان اپنے بعض لشکر کے ذریعہ فیصلہ فرمایا اس نے ان سے کہا کہ دونوں بستیوں کا فاصلہ ماپ لو جس بستی کے قریب ہوگا اسی میں سے شمار ہوگا انہوں نے اس کا درمیانی فاصلہ ناپا تو اس کو نیکو کاروں کی بستی کے قریب پایا پس وہ انہی میں سے ہو گیا۔

(۳۵۳۶۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيَى ، قَالَ : حدَّثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِي ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : لاَ أُخبِرُكُمْ إِلاَّ مَا سَمِعْتُ مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ ، وَوَعَاهُ قَلْبِي ، إِنَّ عَبْدًا قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا ، ثُمَّ عُرِضَتْ لَهُ التَّوْبَةُ ، فَسَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الأَرْضِ ؟ فَدُلَّ عَلَى رَجُلٍ فَأَتَاهُ ، فَقَالَ : إِنِّي قَتَلْتُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا ، فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ ؟ قَالَ : بَعْدَ قَتْلِ تِسْعَةٍ وَتِسْعِينَ نَفْسًا ؟ قَالَ : فَانْتَضَى سَيْفَهُ فَقَتَلَهُ ، فَأَكْمَلَ بِهِ مِئَةً.

ثُمَّ عُرِضَتْ لَهُ التَّوْبَةُ ، فَسَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الأَرْضِ ؟ فَدُلَّ عَلَى رَجُلٍ فَأَتَاهُ ، فَقَالَ : إِنِّي قَتَلْتُ مِئَةَ نَفْسٍ ، فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ ؟ قَالَ : وَمَنْ يَحُولُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ ؟ اُخْرُجْ مِنَ الْقَرْيَةِ الْخَبِيثَةِ الَّتِي أَنْتَ فِيهَا إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ ، قَرْيَةِ كَذَا وَكَذَا ، فَاعْبُدْ رَبَّكَ فِيهَا ، قَالَ : فَخَرَجَ يُرِيدُ الْقَرْيَةَ الصَّالِحَةَ ، فَعُرِضَ لَهُ أَجَلُهُ فِي الطَّرِيقِ ، قَالَ : فَاخْتَصَمَ فِيهِ مَلاَئِكَةُ الرَّحْمَةِ ، وَمَلاَئِكَةُ الْعَذَابِ ، فَقَالَ إِبْلِيسُ : أَنَا أَوْلَى بِهِ ، إِنَّهُ لَمْ يَعْصِنِي سَاعَةً قَطُّ ، قَالَ : فَقَالَتْ مَلاَئِكَةُ الرَّحْمَةِ : إِنَّهُ خَرَجَ تَائِبًا.

قَالَ هَمَّامٌ فَحَدَّثَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ ، قَالَ : فَبَعَثَ اللَّهُ إِلَيْهِ مَلَكًا فَاخْتَصَمُوا إِلَيْهِ ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى حَدِيثِ قَتَادَةَ.

فَقَالَ : انْظُرُوا أَيَّ الْقَرْيَتَيْنِ كَانَتْ أَقْرَبَ إِلَيْهِ فَأَلْحِقُوهُ بِهَا.

قَالَ : فَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ ، قَالَ : فَلَمَّا عَرَفَ الْمَوْتَ احْتَفَزَ بِنَفْسِهِ ، فَقَرَّبَ اللَّهُ مِنْهُ الْقَرْيَةَ الصَّالِحَةَ ، وَبَاعَدَ مِنْهُ الْقَرْيَةَ الْخَبِيثَةَ ، فَأَلْحَقَهُ بِأَهْلِ الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ. (بخاری ۳۴۷۰۔ مسلم ۲۱۱۸)

(۳۵۳۶۱) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص نے ایک کم سو بندوں کو قتل کیا پھر اس کو توبہ کا خیال آیا اس نے عالم کے متعلق دریافت کیا تو اس کو ایک عالم کے بارے میں خبر دی گئی تو وہ اس عالم کے پاس آیا اور کہا میں نے ننانوے قتل کیے ہیں کیا میں توبہ کر سکتا ہوں؟ عالم نے کہا ننانوے قتلوں کے بعد بھی توبہ؟ اس شخص نے اپنی تلوار نکال کر اس کو بھی قتل کر کے سو کی تعداد مکمل کر دی۔ پھر اس کو توبہ کا خیال آیا اس نے کسی عالم کے متعلق دریافت کیا اس کو ایک عالم کا بتایا گیا تو وہ اس عالم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے سو قتل کیے ہیں کیا میں توبہ کر سکتا ہوں؟ عالم نے اس سے کہا کہ اس بستی سے نکل جا جس میں تو ہے اور کسی نیکو کاروں کی بستی میں چلا جا، فلاں بستی میں چلا جا اور اپنے رب کی عبادت کر وہاں جا کر وہ شخص اس بستی میں جانے کیلئے نکلا، راستے میں اس کی موت کا وقت آ گیا اس کے متعلق رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں کا مخاصمہ ہو گیا، ابلیس نے کہا کہ میں اس کا زیادہ حقدار ہوں کیوں کہ اس نے کبھی ایک لمحہ بھی میری نافرمانی نہیں کی، رحمت کے فرشتوں نے کہا: یہ توبہ کے ارادہ سے نکلا تھا، اللہ نے ایک فرشتہ اور بھیجا وہ اپنا جھگڑا اس کے پاس لے گئے، اس فرشتہ نے کہا کہ دونوں بستیوں کو دیکھ لو کونسی بستی اس کے زیادہ قریب ہے جو قریب ہو اس کے ساتھ اس کو ملا دو، جب اس شخص کو اپنی موت کا علم ہوا تو اس نے اپنے آپ کو گھسیٹا اس نیکو کاروں کی بستی کی طرف، اللہ تعالیٰ نے اس کو نیکو کاروں کی بستی کے قریب کر دیا اور اس نے بروں کی بستی کو دور کر دیا پس اس کو نیک لوگوں کی بستی کے ساتھ ملا دیا گیا۔

(۳۵۳۶۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيَى ، قَالَ : حدَّثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ ، قَالَ : كُنْتُ آخِذًا بِيَدِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي النَّجْوَى ؟ فَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَضَعَ عَلَيْهِ كَنَفَهُ ، يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ ، فَيَقُولُ : أَيْ عَبْدِي ، تَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا وَكَذَا ؟ فَيَقُولُ : نَعَمْ ، أَيْ رَبِّ ، ثُمَّ يَقُولُ: أَيْ عَبْدِي، تَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، أَيْ رَبِّ، حَتَّى إِذَا قَرَّرَهُ بِذُنُوبِهِ، وَرَأَى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ قَدْ هَلَكَ ، قَالَ: فَإِنِّي قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا ، وَقَدْ غَفَرْتُهَا لَكَ الْيَوْمَ ، ثُمَّ يُؤْتَى بِكِتَابِ حَسَنَاتِهِ، وَأَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُونَ، فَيَقُولُ الأَشْهَادُ: ﴿هَؤُلاَءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ، أَلاَ لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الظَّالِمِينَ﴾.

(بخاری ۲۴۴۱۔ مسلم ۲۱۲۰)

(۳۵۳۶۲) حضرت صفوان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا ان کے پاس ایک شخص آیا اور دریافت کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے النجویٰ کے متعلق کیا سنا ہے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مومن کو قریب کریں گے یہاں تک کہ اس پر اپنا دست رحمت رکھ دیں گے اس کو لوگوں سے چھپا دیں گے پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے بندے! تو فلاں فلاں گناہوں کو جانتا ہے؟ وہ عرض کرے گا جی ہاں میرے

رب پھر اللہ تعالیٰ وہی فرمائیں گے اور بندہ اقرار کرے گا یہاں تک کہ جب وہ گناہوں کا اقرار کرے گا اور اس کو یقین ہو جائے گا کہ اب وہ ہلاک ہو گیا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں نے تجھ پر دنیا میں ساری چادر ڈال رکھی اور آج ان کو معاف کر چکا ہوں پھر اس کے حسنات کا اعمال نامہ دیا جائے گا بہر حال کفار اور منافقین پس گواہ اس کے متعلق کہیں گے کہ ﴿هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الظَّالِمِينَ﴾.

(٣٥٣٦٣) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَوْنٍ ، قَالَ : يُخْبِرُهُ بِالْعَفْوِ قَبْلَ الذَّنْبِ : ﴿عَفَا اللَّهُ عَنْكَ لِمَ أَذِنْتَ لَهُمْ﴾.

(۳۵۳۶۳) حضرت عون فرماتے ہیں اس کو خبر دی جائے گی کہ گناہ سے پہلے ہی مغفرت کر دی گئی ہے۔

(٣٥٣٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ قَرْيَةٍ يَزُورُ أَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى ، قَالَ : فَأَرْصَدَ اللَّهُ لَهُ مَلَكًا ، فَجَلَسَ عَلَى طَرِيقِهِ ، فَقَالَ : أَيْنَ تُرِيدُ ؟ فَقَالَ : أُرِيدُ أَخًا لِي أَزُورُهُ فِي اللهِ فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ ، فَقَالَ : هَلْ لَهُ عَلَيْكَ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ : لَا ، وَلَكِنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللهِ ، قَالَ : فَإِنِّي رَسُولُ رَبِّكَ إِلَيْكَ ، إِنَّهُ قَدْ أَحَبَّكَ فِيمَا أَحْبَبْتَهُ فِيهِ.

(بخاری ۳۵۰۔ مسلم ۸)

(۳۵۳۶۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص اپنی بستی سے دوسری بستی میں اپنے بھائی کی زیارت کی نیت سے نکلا اللہ نے اس کیلئے ایک فرشتہ راستہ میں بٹھا دیا، فرشتہ نے اس سے پوچھا کہ کہاں کا ارادہ ہے؟ اس شخص نے کہا کہ میرا ایک بھائی ہے اللہ کیلئے اس سے ملنے کیلئے اس بستی میں جا رہا ہوں فرشتہ نے کہا کہ کیا اس کے پاس تیری کوئی نعمت ہے جس کی وہ حفاظت کر رہا ہو؟ اس شخص نے عرض کیا کہ نہیں بلکہ مجھے اس سے اللہ تعالیٰ کیلئے محبت ہے، فرشتہ نے کہا سن میں اللہ کا فرشتہ اور قاصد ہوں تیرے پاس آیا ہوں بیشک اللہ پاک آپ سے محبت فرماتے ہیں اس محبت کی وجہ سے جو تم اپنے بھائی سے اس کیلئے کرتے ہو۔

(٣٥٣٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : إِنَّ الرَّجُلَ لَتُعْرَضُ عَلَيْهِ ذُنُوبُهُ ، فَيَمُرُّ بِالذَّنْبِ ، فَيَقُولُ : قَدْ كُنْتُ مِنْكَ مُشْفِقًا ، فَيَغْفِرُ اللَّهُ لَهُ.

(۳۵۳۶۵) حضرت عروہ بن عامر سے مروی ہے کہ ایک شخص پر اس کے گناہوں کو پیش کیا جائے گا وہ اپنے گناہوں کے بوجھ کے ساتھ گزرے گا تو اس کو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں تجھ پر بہت مہربان تھا پھر اللہ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیں گے۔

(٣٥٣٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : إِنَّ لِلْمُقْنِطِينَ حَبْسًا يَطَأُ النَّاسُ أَعْنَاقَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۵۳۶۶) حضرت عطاء بن یسار فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن ناامید لوگوں کو روک لیا جائے گا، لوگ ان کی گردنوں کو روندتے ہوئے گزریں گے۔

كِتَابُ الزُّهْدِ

ما ذكر في زهدِ الأنبياءِ عليهم السلام و كلامهم.

(١) كَلاَمُ عِيسَى عليه السلام

حضرت عیسیٰ علایِّلا کی باتیں

حَدَّثَنا أبو بَكْر بن أبي شَيْبة :عبد الله بن مُحَمَّد بن إبراهيم العَبْسي الكُوفي رحمه الله.

(٣٥٣٦٧) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : كَانَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَرْفَعُ غَدَاءً لِعَشَاءٍ ، وَلاَ عَشَاءً لِغَدَاءٍ ، وَكَانَ يَقُولُ : إنَّ مَعَ كُلِّ يَوْمٍ رِزْقَهُ ، وَكَانَ يَلْبَسُ الشَّعْرَ وَيَأْكُلُ الشَّجَرَ وَيَنَامُ حَيْثُ أَمْسَى.

(٣٥٣٦٧) حضرت عبید بن عمیر فرماتے ہیں: حضرت عیسیٰ بن مریم علایِّلا صبح کے کھانے سے رات کے لئے اور رات کے کھانے سے صبح کے لئے نہیں بچایا کرتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے: ہر دن کا رزق اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ آپ بالوں سے بنایا ہوا لباس پہنتے، درختوں پر لگے ہوئے پھل وغیرہ کھا لیتے اور جہاں رات ہو جاتی وہیں سو لیتے۔

(٣٥٣٦٨) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ : قَالَ : عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : كُلُوا مِنَ بَقْلِ الْبَرِّيَّةِ ، وَاشْرَبُوا مِنَ الْمَاءِ الْقَرَاحِ ، وَانْجُوَا مِنَ الدُّنْيَا سَالِمِينَ.

(٣٥٣٦٨) حضرت شمر بن عطیہ کہتے ہیں: حضرت عیسیٰ بن مریم علایِّلا نے فرمایا: جنگلی سبزی کھاؤ، سادہ پانی پیو، اور سلامتی کے ساتھ دنیا سے رہائی پا جاؤ۔

(٣٥٣٦٩) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ يَرْفَعُهُ إِلَى عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ : قَالَ

لأَصْحَابِهِ : اتَّخِذُوا الْمَسَاجِدَ مَسَاكِنَ ، وَاتَّخِذُوا الْبُيُوتَ مَنَازِلَ ، وَانْجُوا مِنَ الدُّنْيَا بِسَلاَمٍ ، وَكُلُوا مِ بَقْلِ الْبَرِّيَّةِ ، قَالَ :زَادَ فِيهِ الأَعْمَشُ :وَاشْرَبُوا مِنَ الْمَاءِ الْقَرَاحِ.

(۳۵۳۶۹) حضرت ابو صالح کہتے ہیں: عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے فرمایا: مسجدوں کو اپنا گھر بنالو اور گھروں کو آر گاہ، اور سلامتی کے ساتھ دنیا سے نجات پا جاؤ اور جنگلی تر کاری کھاؤ۔ ابو صالح کہتے ہیں: اعمش نے یہ روایت ''سادہ پانی پیو'' کے اضافے کے ساتھ ذکر کی ہے۔

(۳۵۳۷۰) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ ، قَالَ :قَالَ الْحَوَارِيُّونَ لِعِيسَى ابْ مَرْيَمَ :مَا تَأْكُلُ؟ قَالَ :خُبْزَ الشَّعِيرِ ، قَالُوا :وَمَا تَلْبَسُ؟ قَالَ :الصُّوفَ ، قَالُوا :وَمَا تَفْتَرِشُ؟ قَالَ :الأَرْضَ ، قَالُو كُلُّ هَذَا شَدِيدٌ ، قَالَ :لَنْ تَنَالُوا مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ حَتَّى تُصِيبُوا هَذَا عَلَى لَذَّةٍ ، أَوْ قَالَ :عَلَى شَهْوَةٍ.

(۳۵۳۷۰) حضرت علاء بن مسیب کو کسی آدمی نے یہ روایت سنائی۔ اس نے کہا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے انصار نے ان سے عرض کی آپ کیا کھاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جو کی روٹی۔ انہوں نے عرض کیا: آپ پہنتے کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: اون۔ انہوں نے عرض کیا آپ بچھاتے کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: زمین۔ انہوں نے کہا: ان سب کو اختیار کرنا تو بہت مشکل ہے۔ آپ نے فرمایا: تم اس وقت تک آسمانوں میں عزت نہیں پا سکتے جب تک تم ان چیزوں کو لذت پر ترجیح نہ دو۔ یا پھر فرمایا: شہوتوں پر (ترجیح نہ دو)۔

(۳۵۳۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ ، قَالَ :قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَم لاَ تُكْثِرُوا الْكَلاَمَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللهِ فَتَقْسُوا قُلُوبُكُمْ ، فَإِنَّ الْقَلْبَ الْقَاسِي بَعِيدٌ مِنَ اللهِ ، وَلَكِنْ لاَ تَعْلَمُونَ ، تَنْظُرُوا فِي ذُنُوبِ الْعِبَادِ كَأَنَّكُمْ أَرْبَابٌ ، وَانْظُرُوا فِي ذُنُوبِكُمْ كَأَنَّكُمْ عَبِيدٌ ، فَإِنَّمَا النَّاسُ رَجُلاَنِ :مُبْتَلًى وَمُعَافًى ، فَارْحَمُوا أَهْلَ الْبَلاَءِ ، وَاحْمَدُوا اللَّهَ عَلَى الْعَافِيَةِ.

(۳۵۳۷۱) حضرت محمد بن یعقوب کہتے ہیں عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) نے فرمایا: خدا کے ذکر کے سوا اور کوئی کلام کثرت سے مت کرو، ورنہ تمہارے دل سخت ہو جائیں گے۔ اور سخت دل اللہ تعالیٰ سے دور ہوتے ہیں لیکن تمہیں معلوم نہیں ہوتا۔ لوگوں کے گناہوں کو یوں مت دیکھا کرو جیسے کہ تم ہی رب ہو۔ بلکہ اپنے گناہوں کو یوں دیکھا کرو جیسے تم کوئی غلام ہو۔ کیونکہ لوگوں کی دو ہی حالتیں ہیں۔ ایک وہ جو کسی آزمائش میں مبتلا ہیں اور دوسرے وہ جو عافیت میں ہیں۔ چنانچہ مبتلا لوگوں پر رحم کیا کرو اور عافیت پر اللہ تعالیٰ شکر کیا کرو۔

(۳۵۳۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ :مَرَّتْ بِعِيسَى امْرَأَةٌ ، فَقَالَتْ :طُوبَى لِبَطْ حَمَلَكَ ، وَلِثَدْيٍ أَرْضَعَكَ ، فَقَالَ :عِيسَى :بَلْ طُوبَى لِمَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَاتَّبَعَ مَا فِيهِ.

(۳۵۳۷۲) حضرت خیثمہ کہتے ہیں: حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے پاس سے ایک عورت گزری تو اس نے کہا: خوش بختی ہو اس بطن کے لئے جس نے تجھے اپنے اندر رکھا، اور ان چھاتیوں کے لئے جنہوں نے تجھے دودھ پلایا۔ تو عیسیٰ علیہ السلام نے جواب میں فرمایا: بلکہ خوش

بختی ہو اس شخص کے لئے جس نے قرآن پڑھا اور اس میں موجود احکامات کی پیروی کی۔

٣٥٣٧٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : اتَّقُوا اللَّهَ وَاعْمَلُوا لِلَّهِ ، وَلاَ تَعْمَلُوا لِبُطُونِكُمْ ، وَانْظُرُوا إِلَى هَذِهِ الطَّيْرِ لاَ تَحْصُدُ ، وَلاَ تَزْرَعُ يَرْزُقُهَا اللَّهُ ، فَإِنْ زَعَمْتُمْ ، أَنَّ بُطُونَكُمْ أَعْظَمُ مِنْ بُطُونِ الطَّيْرِ فَهَذِهِ الْبَقَرُ وَالْحَمِيرُ لاَ تَحْرُثُ ، وَلاَ تَزْرَعُ يَرْزُقُهَا اللَّهُ ، وَإِيَّاكُمْ وَفَضْلُ الدُّنْيَا فَإِنَّهَا عِنْدَ اللهِ رِجْسٌ.

(٣٥٣٧٣) حضرت سالم کہتے ہیں: عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اور اللہ تعالیٰ کے لئے عمل کرو، اور اپنے پیٹوں کے لئے عمل مت کرو۔ ان پرندوں کو دیکھو، یہ کھیتی باڑی نہیں کرتے مگر اللہ تعالیٰ انہیں رزق دیتا ہے۔ اگر تمہیں یہ شبہ ہو کہ تمہارے پیٹ تو ان پرندوں سے بڑے ہیں (اس لئے تمہیں تو کھیتی باڑی کرنی پڑے گی)، تو ان گائے بھینسوں اور گدھوں کو دیکھو یہ بھی زراعت نہیں کرتے مگر اللہ تعالیٰ انہیں رزق دیتا ہے۔ دنیا کو بڑی چیز مت سمجھو، بیشک یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک گندگی ہے۔

٣٥٣٧٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : طُوبَى لِوَلَدِ الْمُؤْمِنِ ، طُوبَى لَهُ يُحْفَظُونَ مِنْ بَعْدِهِ ، وَقَرَأَ خَيْثَمَةُ : ﴿وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا﴾.

(٣٥٣٧٤) حضرت خیثمہ کہتے ہیں: عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے فرمایا: خوش بختی ہے مومن کی اولاد کے لئے، خوش بختی ہے ان کے لئے، کہ اس (مومن کے انتقال کر جانے) کے بعد بھی (اس کی وجہ سے) ان کی حفاظت کی جاتی ہے۔ یہ کہہ کر خیثمہ نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا﴾ اور ان دونوں کا باپ نیک آدمی تھا (اس لئے ان کے خزانے کی حفاظت کی گئی)۔

٣٥٣٧٥) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ أَبِي ثُمَامَةَ ، قَالَ : قَالَ الْحَوَارِيُّونَ : يَا عِيسَى ، مَا الإِخْلاَصُ لِلَّهِ ؟ قَالَ : أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ الْعَمَلَ لاَ يُحِبُّ أَنْ يَحْمَدَهُ عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ ، وَالْمُنَاصِحُ لِلَّهِ الَّذِي يَبْدَأُ بِحَقِّ اللهِ قَبْلَ حَقِّ النَّاسِ ، يُؤْثِرُ حَقَّ اللهِ عَلَى حَقِّ النَّاسِ ، وَإِذَا عُرِضَ أَمْرَانِ : أَحَدُهُمَا لِلدُّنْيَا ، وَالآخَرُ لِلآخِرَةِ ، بَدَأَ بِأَمْرِ الآخِرَةِ قَبْلَ أَمْرِ الدُّنْيَا.

(٣٥٣٧٥) حضرت ابو ثمامہ کہتے ہیں: (عیسیٰ علیہ السلام کے) انصار نے عرض کیا: اے عیسیٰ (علیہ السلام) اللہ تعالیٰ کے لئے کسی چیز کو خالص کر دینے کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا: آدمی کا اس حالت میں عمل کرنا کہ وہ یہ بات پسند نہ کرتا ہو کہ اس کے اس عمل پر لوگوں میں سے کوئی اس کی تعریف کرے۔ اور اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہو جانے والا شخص وہ ہے جو لوگوں کے حقوق کی ادائیگی میں لگنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرے، اور اللہ تعالیٰ کے حق کو لوگوں کے حق پر ترجیح دے۔ اور جب اس کے پیش نظر دو کام آ جائیں، ان میں سے ایک دنیا (کے فائدے) کے لئے ہو اور دوسرا آخرت (کے فائدے) کے لئے ہو تو وہ آخرت (کے فائدے) کے کام کو دنیا (کے فائدے) کے کام سے پہلے سرانجام دے۔

٣٥٣٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ

السَّلَامُ :لَوِ اتَّخَذْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهُ لِحَاجَتِكَ ، قَالَ :أَنَا أَكْرَمُ عَلَى اللهِ مِنْ أَنْ يَجْعَلَ لِي شَيْئًا يَشْغَلُنِي بِهِ.

(۳۵۲۷۶) حضرت ثابت بنانی کہتے ہیں: ایک آدمی نے حضرت عیسیٰ بن مریم علایتلام سے عرض کیا: کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ آپ ایک گدھا لے لیں اور اپنی حاجات پوری کرنے کے لئے اس پر سفر کیا کریں۔ آپ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آتا ہوں اس بات سے کہ وہ مجھے کوئی ایسی چیز عطا فرمائے جو مجھے اس سے غافل کردے۔

(۳۵۲۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ قَبْلَ الْجَمَاجِمِ مِنْ أَهْلِ الْمَسَاجِدِ، قَالَ:أُخْبِرْتُ أَنَّ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَقُولُ:اللَّهُمَّ أَصْبَحْتُ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي مَا أَرْجُو ، وَلَا أَسْتَطِيعُ عنها دَفْعَ مَا أَكْرَهُ ، وَأَصْبَحَ الْخَيْرُ بِيَدِ غَيْرِي ، وَأَصْبَحْتُ مُرْتَهِنًا بِمَا كَسَبْتُ ، فَلَا فَقِيرَ أَفْقَرُ مِنِّي ، فَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتِي فِي دِينِي ، وَلَا تَجْعَلَ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّي ، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ مَنْ لَا يَرْحَمُنِي.

(۳۵۲۷۷) حضرت اسماعیل بن ابی خالد کہتے ہیں: اہلِ مساجد کے سرداروں سے پہلے مجھے ایک شخص نے یہ بات سنائی۔ اس نے کہا: مجھے خبر ملی ہے کہ حضرت عیسیٰ علایتلام فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! میرا یہ حال ہے کہ میں اپنے لئے جو چیز چاہتا ہوں اسے حاصل کرنے پر قادر نہیں ہوں، اور نہ ہی جو چیز مجھے بری لگتی ہے اسے خود سے دور کرنے کی استطاعت رکھتا ہوں۔ تمام مال ومتاع میرے غیروں کے پاس چلا گیا ہے، اور جو کچھ میں نے کمایا ہے وہ بھی میرے پاس بطورِ امانت ہے۔ خلاصہ یہ کہ کوئی فقیر مجھ سے زیادہ حاجت مند نہیں ہے۔ بس تو مجھے میرے دین کے معاملے میں مت آزما، اور دنیا کو میرا مقصدِ اصلی مت بنا، اور مجھ پر کوئی ایسا شخص مسلط مت فرما جو مجھ پر رحم نہ کرے۔

(۳۵۲۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ :قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَكَانَ غَنِيًّا :تَصَدَّقْ بِمَالِكَ ، فَكَرِهَ ذَلِكَ ، فَقَالَ عِيسَى بْنُ مَرْيَم عَلَيْهِ السَّلَامُ :لشدة مَا يَدْخُلُ الْغَنِيُّ الْجَنَّةَ.

(۳۵۲۷۸) حضرت خیثمہ کہتے ہیں: حضرت عیسیٰ علایتلام نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک امیر آدمی سے فرمایا: اپنا مال صدقہ کردے۔ اس آدمی نے اس بات کو ناپسند کیا۔ تو حضرت عیسیٰ علایتلام نے فرمایا: غنی لوگوں کا جنت میں داخلہ بہت مشکل سے ہوگا۔

(۳۵۲۷۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ:حَدَّثَنَا شِبْلُ بْنُ عَبَّادٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :قَالَتْ مَرْيَمُ عَلَيْهَا السَّلَامُ : كُنْتُ إِذَا خَلَوْتُ أَنَا وَعِيسَى حَدَّثَنِي وَحَدَّثْتُهُ ، فَإِذَا شَغَلَنِي عَنْهُ إِنْسَانٌ سَبَّحَ فِي بَطْنِي وَأَنَا أَسْمَعُ.

(۳۵۲۷۹) حضرت مجاهد کہتے ہیں: حضرت مریم علیہا السلام نے فرمایا: جب عیسیٰ اور میں تنہا ہوتے تو ہم باتیں کرتے۔ اور جب کوئی انسان میری توجہ اُن کی طرف سے ہٹا دیتا تو وہ میرے پیٹ میں تسبیح فرمانے لگتے اور میں اسے سن رہی ہوتی تھی۔

(۳۵۲۸۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شِبْلُ بْنُ عَبَّادٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ

عَبَّاسٍ ، قَالَ :مَا تَكَلَّمَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَّا بِالآيَاتِ الَّتِي تَكَلَّمَ بِهَا حَتَّى بَلَغَ مَبْلَغَ الصِّبْيَانِ.

(۳۵۳۸۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جو کلام آیات میں مذکور ہے اس کے سوا انہوں نے کوئی اور کلام نہیں کیا، حتی کہ وہ (بولنے والے) بچوں کی عمر کے ہو گئے۔

(۳۵۳۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ :قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ :إِنَّ مُوسَى نَهَاكُمْ عَنِ الزِّنَا ، وَأَنَا أَنْهَاكُمْ عَنْهُ ، وَأَنْهَاكُمْ أَنْ تُحَدِّثُوا أَنْفُسَكُمْ بِالْمَعْصِيَةِ ، فَإِنَّمَا مِثْلُ ذَلِكَ كَالْقَادِحِ فِي الْجِذْعِ إِنْ لَا يَكُونُ يَكْسِرُهُ فَإِنَّهُ يَنْخُرُهُ وَيُضْعِفُهُ ، أَوْ كَالدُّخَانِ فِي الْبَيْتِ إِنْ لَا يَكُونُ يُحْرِقُهُ ، فَإِنَّهُ يُغَيِّرُ لَوْنَهُ وَيُنْتِنُهُ.

(۳۵۳۸۱) حضرت سالم کہتے ہیں: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے فرمایا: بیشک موسیٰ نے تمہیں زنا سے روکا تھا اور میں بھی تمہیں اس سے روکتا ہوں۔ اور میں تمہیں اس سے بھی روکتا ہوں کہ تم آپس میں برائی کی باتیں کرو۔ کیونکہ برائی کی باتیں کرنے والا ایسا ہے جیسے شہتیر میں نیزے مارنے والا، جو اس کو توڑتا تو نہیں ہے لیکن کمزور اور بوسیدہ کر دیتا ہے۔ یا پھر وہ کمرے میں بھر جانے والے دھوئیں کی طرح ہے جو اسے جلاتا تو نہیں ہے لیکن اسے بدرنگ اور بدبودار بنا دیتا ہے۔

(۳۵۳۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ خَلَفِ بْنِ حَوْشَبٍ ، قَالَ :قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلْحَوَارِيِّينَ :يَا مِلْحَ الأَرْضِ ، لَا تُفْسِدُوه ، فَإِنَّ الشَّيْءَ إِذَا فَسَدَ لم يُصْلِحُهُ إِلَّا الْمِلْحُ ، وَاعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ خَصْلَتَيْنِ :الضَّحِكُ مِنْ غَيْرِ عَجَبٍ ، وَالتَّصَبُّحُ مِنْ غَيْرِ سَهَرٍ.

(۳۵۳۸۲) حضرت خلف بن حوشب کہتے ہیں: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے اپنے انصار سے فرمایا: اے زمین کے بہترین لوگو! اس (زمین) کو فاسد مت کرو۔ کیونکہ جب بھی کوئی چیز فاسد ہو جاتی ہے تو اس کی اصلاح بہترین چیز کے ذریعے کی جاتی ہے۔ اور جان لو کہ تمہارے اندر دو (نازیبا) خصلتیں ہیں: (ایک تو) بے وجہ ہنسنا، اور (دوسری) شب بیداری نہ کرنے کے باوجود صبح کے وقت سوئے رہنا۔

(۳۵۳۸۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو الأَشْهَبِ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أُسْتَاذ ، قَالَ :قَالَ عيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ :يَا مَعْشَرَ الْحَوَارِيِّينَ :اتَّخِذُوا الْمَسَاجِدَ مَسَاكِنَ ، وَاتَّخِذُوا بُيُوتَكُمْ كَمَنَازِلِ الأَضْيَافِ ، مَا لَكُمْ فِي الْعَالَمِ مِنْ مَنْزِلٍ ، إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا عَابِرُو سَبِيلٍ.

(۳۵۳۸۳) حضرت میمون بن اُستاذ کہتے ہیں: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے فرمایا: اے گروہِ انصار: مسجدوں کو اپنا گھر بنالو، اور گھروں کو محض مہمان خانوں کی طرح (استعمال کرو)۔ اس دنیا میں تمہارے لئے کوئی ٹھکانہ (مستقل) نہیں ہے، تم تو بس راہگیر ہو۔

(۳۵۳۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : كَانَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَصْنَعُ الطَّعَامَ لأَصْحَابِهِ ، قَالَ :ثُمَّ يَقُومُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يَقُولُ :هَكَذَا فَاصْنَعُوا بِالْقُرَّاءِ.

(۳۵۳۸۴) حضرت خیثمہ کہتے ہیں: حضرت عیسیٰ بن مریم علایِّلا اپنے ساتھیوں کے لئے کھانا تیار فرماتے، پھر (کھانے کے دوران اہتمام کی غرض سے) ان کی نگہبانی فرماتے، (ان کے کھانا کھا لینے کے) بعد میں فرماتے: عبادت گزار لوگوں سے اس طرح کا سلوک کیا کرو۔

(۳۵۳۸۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ إِذَا ذُكِرَتْ عِنْدَهُ السَّاعَةُ صَاحَ ، وَقَالَ :مَا يَنْبَغِي لابْنِ مَرْيَمَ أَنْ تُذْكَرَ عِنْدَهُ السَّاعَةُ إِلاَّ صَاحَ ، أَوْ قَالَ: سَكَتَ.

(۳۵۳۸۵) حضرت شعبی سے مروی ہے: حضرت عیسیٰ بن مریم علایِّلا کے پاس جب قیامت کا ذکر کیا جاتا تو آپ (بے اختیار) چیخ اُٹھتے ۔اور فرماتے: ابنِ مریم کے لئے یہی مناسب ہے کہ جب اس کے پاس قیامت کا ذکر کیا جائے تو وہ (اس گھڑی کی شدت کے خیال سے) چیخ اٹھے۔ یا انہوں نے یہ فرمایا: ابنِ مریم کے لئے یہی مناسب ہے کہ جب اس کے پاس قیامت کا ذکر کیا جائے تو وہ (اس گھڑی کی شدت کے خیال سے) خاموش ہو کر رہ جائے۔

(۳۵۳۸۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا خَالِدٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ أَبُو سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ :لَمَّا رَأَى يَحْيَى عِيسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ ، قَالَ لَهُ :أَوْصِنِي ، قَالَ :لاَ تَغْضَبْ ، قَالَ :لاَ أَسْتَطِيع ، قَالَ :لاَ تَقْتَنِ مَالاً ، قَالَ :عَسَى.

(۳۵۳۸۶) حضرت عبداللہ بن ابی الھذیل کہتے ہیں: جب یحییٰ علایِّلا کو حضرت عیسیٰ علایِّلا کی زیارت کا موقع ملا تو انہوں نے ان سے عرض کیا: مجھے نصیحت فرما دیجئے۔ آپ نے (نصیحتاً) فرمایا: غصہ مت کیا کر۔ انہوں نے کہا: میں غصہ نہ کرنے پر قدرت نہیں رکھتا۔ آپ نے فرمایا: مال جمع مت کر۔ انہوں نے کہا: یہ کرلوں گا۔

(۲) ما ذكر عن داود صلى الله عليه و سلم

حضرت داؤد صَلَّالِلْمُعَلِيْهِ وَسَلَّمْ کا تذکرہ

(۳۵۳۸۷) حَدَّثَنَا مروان بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ عَبَّاسٍ الْعَمِّيِّ ، قَالَ :بَلَغَنِي أَنَّ دَاوُد النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ :سُبْحَانَك اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي ، تَعَالَيْت فَوْقَ عَرْشِكَ ، وَجَعَلْت خَشْيَتَكَ عَلَى مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ ، فَأَقْرَبُ خَلْقِكَ مِنْك مَنْزِلَةً أَشَدُّهُمْ لَك خَشْيَةً ، وَمَا عِلْمُ مَنْ لَمْ يَخْشَك ، أَوْ مَا حِكْمَةُ مَنْ لَمْ يُطِعْ أَمْرَك.

(۳۵۳۸۷) حضرت عباس العمی کہتے ہیں: مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت داؤد علایِّلا دعا میں یوں فرمایا کرتے تھے: پاک ہے تو اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے، تو اپنے عرش پر (اپنی شان کے مناسب) جلوہ نما ہے، آسمان و زمین میں بسنے والوں پر تو نے اپنا رعب

طاری کر رکھا ہے، مخلوق میں جو تجھ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا ہے وہی سب سے زیادہ تجھ سے قریب ہے۔ جو تجھ سے نہ ڈرتا ہو اس کا علم بے کار ہے! یا (پھر فرمایا) جو تیری اطاعت نہ کرتا ہو وہ بے عقل ہے۔

(۳۵۳۸۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيِّ ، قَالَ : مَا رَفَعَ دَاوُد رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى مَاتَ.

(۳۵۳۸۸) حضرت ابوعبداللہ جدلی کہتے ہیں: حضرت داؤد علایِّلا نے تاحیات اپنا سر آسمان کی طرف نہ اُٹھایا۔

(۳۵۳۸۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :لَمَّا أَصَابَ دَاوُد الْخَطِيئَةَ ، وَإِنَّمَا كَانَتْ خَطِيئَتُهُ ، أَنَّهُ لَمَّا أَبْصَرَ أَمَرَ بِهَا فَعَزَلَهَا فَلَمْ يَقْرَبْهَا ، فَأَتَاهُ الْخَصْمَانِ فَتَسَوَّرَا الْمِحْرَابَ ، فَلَمَّا أَبْصَرَهُمَا قَامَ إِلَيْهِمَا ، فَقَالَ :اخْرُجَا عَنِّي ، مَا جَاءَ بِكُمَا إِلَيَّ ، قَالَ :فَقَالاَ :إِنَّمَا نُكَلِّمُكَ بِكَلاَمٍ يَسِيرٍ ، إِنَّ هَذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَأْخُذَهَا مِنِّي ، فَقَالَ دَاوُد :وَاللهِ ، إِنَّهُ أَحَقُّ أَنْ يُكْسَرَ مِنْهُ مِنْ لَدُنْ هَذَا إِلَى هَذَا، يَعْنِي مِنْ أَنْفِهِ إِلَى صَدْرِهِ ، قَالَ :فَقَالَ الرَّجُلُ :فَهَذَا دَاوُد قَدْ فَعَلَهُ ، فَعَرَفَ دَاوُد، أَنَّهُ إِنَّمَا يُعْنَى بِذَلِكَ ، وَعَرَفَ ذَنْبَهُ فَخَرَّ سَاجِدًا أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَأَرْبَعِينَ لَيْلَةً ، ، وَكَانَتْ خَطِيئَتُهُ مَكْتُوبَةً فِي يَدِهِ ، يَنْظُرُ إِلَيْهَا لِكَيْ لاَ يَغْفُلَ حَتَّى نَبَتَ الْبَقْلُ حَوْلَهُ مِنْ دُمُوعِهِ مَا غَطَّى رَأْسَهُ ، فَنَادَى بَعْدَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا : قَرِحَ الْجَبِينُ وَجَمَدَتِ الْعَيْنُ ، وَدَاوُد لَمْ يَرْجِعْ إِلَيْهِ فِي خَطِيئَتِهِ بِشَيْءٍ ، فَنُودِيَ :أَجَائِعٌ فَتُطْعَمُ ، أَوْ عُرْيَانُ فَتُكْسَى ، أَوْ مَظْلُومٌ فَتُنْصَرُ ، قَالَ :فَنَحَبَ نَحْبَةً هَاجَ مَا ثَمَّ مِنَ الْبَقْلِ حِينَ لَمْ يَذْكُرْ ذَنْبَهُ ، فَعِنْدَ ذَلِكَ غُفِرَ لَهُ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ ، قَالَ لَهُ رَبُّهُ: كُنْ أَمَامِي ، فَيَقُولُ:أَيْ رَبِّ ذَنْبِي ذَنْبِي ، فَيَقُولُ اللَّهُ: كُنْ مِنْ خَلْفِي، فَيَقُولُ:أَيْ رَبِّ ذَنْبِي ذَنْبِي ، قَالَ :فَيَقُولُ لَهُ :خُذْ بِقَدَمِي ، فَيَأْخُذُ بِقَدَمِهِ.

(۳۵۳۸۹) حضرت مجاہد کہتے ہیں: جب داؤد علایِّلا سے لغزش ہوئی، اوران کی لغزش کا بھی یہ عالم تھا کہ جونہی آپ کو اس کا احساس ہوا، آپ نے اسے ناپسند فرمایا اور ترک کر دیا، اور دوبارہ کبھی اس کے قریب بھی نہ گئے، تو اُن کے پاس دو جھگڑنے والے (اپنا جھگڑا لے کر) آئے، اور دیوار پھلانگ کر عبادت گاہ میں جا گھسے۔ جب آپ نے انہیں دیکھا تو ان کی طرف بڑھے اور فرمایا: چلے جاؤ میرے پاس سے، کس لئے یوں اندر چلے آئے؟ راوی کہتے ہیں: انہوں نے جواب دیا: ہم آپ سے چھوٹی سی بات کریں گے، یہ میرا بھائی ہے، اس کے پاس ننانوے بھیڑیں ہیں اور میرے پاس (صرف) ایک بھیڑ ہے اور یہ چاہتا ہے کہ وہ (ایک بھیڑ) بھی مجھ سے ہتھیا لے۔ اس پر داؤد علایِّلا نے فرمایا: بخدا یہ اس لائق ہے کہ اسے یہاں سے یہاں تک۔ یعنی ناک سے سینے تک۔ چیر دیا جائے۔ راوی کہتے ہیں: اس آدمی نے کہا: یہ ہیں داؤد جنہوں نے (اتنی آسانی سے فیصلہ) کر بھی دیا۔

داؤد علایِّلا سمجھ گئے کہ انہیں تنبیہ کی گئی ہے، اور اپنی خطا کو بھی پہچان گئے۔ چنانچہ آپ چالیس دن اور چالیس راتیں سجدے میں پڑے رہے، اور وہ لغزش آپ کے دستِ مبارک پر یوں تحریر تھی کہ آپ اسے دیکھتے رہتے، تاکہ غافل نہ ہو جائیں۔ (آہ

وزاری کا یہ سلسلہ چلتا رہا) یہاں تک کہ آپ کے اردگرد اتنا بلند سبزہ اگ آیا جس نے آپ کے سر کو بھی ڈھانپ لیا۔ چالیس دن کے بعد آپ پکار اٹھے: پیشانی زخم زدہ ہوگئی، آنکھیں خشک ہو کر رہ گئیں، لیکن داؤد کے قضیے کی شنوائی نہیں ہوئی۔ اس پر ندا سنائی دی: کیا بھوکا ہے کہ تجھے کھانا کھلایا جائے، کیا بے لباس ہے کہ تجھے لباس پہنایا جائے، کیا مظلوم ہے کہ تیری مدد کی جائے۔ راوی کہتے ہیں: جب آپ نے دیکھا کہ (اس ندا میں) آپ کی خطا کا ذکر بھی نہیں کیا گیا تو آپ ایسی شدت سے روئے کہ آس پاس اگا ہوا سبزہ بھی خشک ہوگیا۔ (جب داؤد علیہ السلام کی یہ حالت ہوگئی) تو اس وقت آپ کی لغزش معاف فرمادی گئی۔ بس جب قیامت کا دن آئے گا تو ان کے رب ذوالجلال ان سے فرمائیں گے: میرے سامنے کھڑے ہو جایئے۔ تو آپ عرض کریں گے: اے میرے پروردگار میرا گناہ (اس سے مانع ہے) میرا گناہ۔ اللہ جل شانہ فرمائیں گے: میرے پیچھے کھڑے ہو جایئے۔ تو آپ (پھر) عرض کریں گے: اے میرے پالنہار میرا گناہ (مجھے حیا دلاتا ہے) میرا گناہ۔ اس پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرمائیں گے: میرے قدموں میں آ جایئے۔ تو آپ علیہ السلام قدموں میں آ جائیں گے۔

(٣٥٣٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ : دَخَلَ الْخَصْمَانِ عَلَى دَاوُد أَحَدُهُمَا آخِذٌ بِرَأْسِ صَاحِبِهِ.

(۳۵۳۹۰) حضرت ابوالاحوص کہتے ہیں: حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس دو حریف اس حالت میں آئے تھے کہ ایک نے دوسرے کو بالوں سے پکڑا ہوا تھا۔

(٣٥٣٩١) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : إِنَّمَا كَانَتْ فِتْنَةُ دَاوُد النَّظَرَ.

(۳۵۳۹۱) حضرت سعید بن جبیر کہتے ہیں: حضرت داؤد علیہ السلام کی آزمائش دانائی کے ذریعے کی گئی تھی۔

(٣٥٣٩٢) حَدَّثَنَا عَفَّان ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ ، أَنَّ دَاوُد ، قَالَ : يَا جَبْرَئِيلُ ، أَيُّ اللَّيْلِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : مَا أَدْرِي غَيْرَ أَنِّي أَعْلَمُ ، أَنَّ الْعَرْشَ يَهْتَزُّ مِنَ السَّحَرِ.

(۳۵۳۹۲) حضرت سعید جریری سے مروی ہے کہ داؤد علیہ السلام نے فرمایا: اے جبرائیل! رات کا کون سا حصہ سب سے بہتر ہے۔ جبرئیل نے جواب دیا: یہ تو میں نہیں جانتا، البتہ مجھے یہ معلوم ہے کہ صبح سے کچھ پہلے کا وقت ایسا ہے کہ (اللہ تعالیٰ کی رحمت کے جوش سے) عرش بھی جھوم اٹھتا ہے۔

(٣٥٣٩٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ خَالِدٍ الرَّبَعِيِّ ، قَالَ : أُخْبِرْت أَنَّ فَاتِحَةَ الزَّبُورِ الَّذِي ، يُقَالَ لَهُ زَبُورُ دَاوُد : رَأْسُ الْحِكْمَةِ خَشْيَةُ الرَّبِّ.

(۳۵۳۹۳) حضرت خالد ربعی کہتے ہیں: مجھے بتایا گیا ہے کہ اس زبور کی ابتدا جسے زبور داؤد کہتے ہیں اس جملہ سے ہوتی ہے: ''دانائی کی بنیاد رب ذوالجلال کا ڈر ہے۔

(٣٥٣٩٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْفَزَارِيِّ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ

عَبَّاسٍ ، قَالَ :أَوْحَى اللَّهُ إِلَى دَاوُد عَلَيْهِ السَّلاَمُ :قُلْ لِلظَّلَمَةِ لاَ تَذْكُرُونِي ، فَإِنَّهُ حَقٌّ عَلَيَّ أَنْ أَذْكُرَ مَنْ ذَكَرَنِي ، وَأَنَّ ذِكْرِي إِيَّاهُمْ أَنْ أَلْعَنَهُمْ.

(۳۵۳۹۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ جل شانہ نے حضرت داؤد علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی: ظالموں سے کہہ دیجئے: میرا ذکر مت کیا کریں، کیونکہ میرا ذکر کرنے والوں کا مجھ پر یہ حق ہے کہ میں بھی ان کا ذکر کروں، اوران (ظالموں) کے لئے میرا ذکر یہی ہے کہ میں ان پر لعنت کروں۔

(۳۵۳۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنِ الْمِنْهَالِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ:أَوْحَى اللَّهُ إِلَى دَاوُد عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنْ أَحِبَّنِي وَأَحِبَّ أَحِبَّائِي ، وَحَبِّبْنِي إِلَى عِبَادِي ، قَالَ :يَا رَبِ ، أُحِبُّكَ وَأُحِبُّ أَحِبَّائَكَ فَكَيْفَ أُحَبِّبُكَ إِلَى عِبَادِكَ ؟ قَالَ :اذْكُرْنِي لَهُمْ فَإِنَّهُمْ لَنْ يَذْكُرُوا مِنِّي إِلاَّ خَيْرًا.

(۳۵۳۹۵) حضرت عبداللہ بن حارث کہتے ہیں: اللہ جل شانہ نے حضرت داؤد علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی کہ مجھ سے محبت کرو اور میرے چاہنے والوں سے بھی محبت کرو اور مجھے میرے بندوں کا محبوب بنا دو۔ داؤد علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! میں آپ سے محبت کرتا ہوں اور آپ کے چاہنے والوں سے بھی محبت کرتا ہوں، لیکن میں آپ کو آپ کے بندوں کا محبوب کیسے بناؤں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان کے سامنے میرا ذکر کیجئے، کیونکہ وہ یقیناً میرا ذکر بھلائی کی باتوں سے ہی کریں گے (تو خود بخود اُن کے دل میں میری محبت پیدا ہو جائے گی)۔

(۳۵۳۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ ابْنِ أَبْزَى ، قَالَ :قَالَ دَاوُد نَبِيُّ اللهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : كَانَ أَيُّوبُ أَحْلَمَ النَّاسِ وَأَصْبَرَ النَّاسِ وَأَكْظَمَهُ لِغَيْظٍ.

(۳۵۳۹۶) حضرت ابن ابزیٰ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا: ایوب (علیہ السلام) لوگوں میں سب سے زیادہ بردبار تھے، اور سب سے زیادہ صبر کرنے والے تھے، اور سب سے زیادہ اپنے غصہ کو دبانے والے تھے۔

(۳۵۳۹۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُبَارَكٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ دَاوُد النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ لاَ مَرَضَ يُضْنِينِي ، وَلاَ صِحَّةَ تُنْسِينِي ، وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ.

(۳۵۳۹۷) حضرت حسن کہتے ہیں: حضرت داؤد نبی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! نہ تو مجھے ایسا مرض لاحق کیجئے جو مجھے بالکل بے کار کر دے، اور نہ ہی ایسی صحت عطا کیجئے جو مجھے (حق سے) غافل کر دے، بلکہ اعتدال والی کیفیت عطا فرمائیے۔

(۳۵۳۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ ، قَالَ : كَانَ لِدَاوُدَ نَبِيِّ اللهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَوْمٌ يَتَأَوَّهُ فِيهِ فَيَقُولُ :أَوَّه مِنْ عَذَابِ اللهِ ، أَوَّه مِنْ عَذَابِ اللهِ أَوَّه مِنْ عَذَابِ اللهِ ، أَوَّه مِنْ عَذَابِ اللهِ ، ولاَ أَوَّه ، قَالَ :فَذَكَرَهَا ذَاتَ يَوْمٍ فِي مَجْلِسٍ فَغَلَبَهُ الْبُكَاءُ حَتَّى قَامَ.

(۳۵۳۹۸) حضرت صفوان بن محرز کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے نبی داؤد علیہ السلام کبھی بہت دردمند ہو جاتے تو فرمایا کرتے: میں عذاب

الٰہی (کے خیال) سے غمگین ہوا جاتا ہوں، میں عذابِ الٰہی (کے خیال) سے غمگین ہوا جاتا ہوں، میں عذابِ الٰہی (کے خیال) سے غمگین ہوا جاتا ہوں، میں عذابِ الٰہی (کے خیال) سے غمگین ہوا جاتا ہوں، اس کے سوا مجھے اور کوئی غم نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں: ایک دن کسی مجلس میں آپ علیہ السلام کو عذابِ الٰہی کا خیال آگیا تو آپ پر اس طرح آہ وزاری کا غلبہ ہوا کہ آپ کو وہاں سے اٹھنا پڑا۔

(۳۵۳۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ : كَانَ دَاوُد نَبِيُّ اللهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِذَا ذَكَرَ عِقَابَ اللهِ تَخَلَّعَتْ أَوْصَالُهُ لاَ يَشُدُّهَا إِلاَّ الأَسر ، فَإِذَا ذَكَرَ رَحْمَةَ اللهِ تَرَاجَعَتْ.

(۳۵۳۹۹) حضرت ثابت کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے نبی داؤد علیہ السلام کو جب اللہ تعالیٰ کی پکڑ کا خیال آجاتا تو آپ کا جوڑ جوڑ اپنی جگہ سے اس طرح کھسک جاتا کہ اسے باقاعدہ (فنِ جراحت کے ذریعے) واپس بٹھانا پڑتا۔

(۳۵٤۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ ، عَنْ بُرَيْدَةَ ، قَالَ : لَوْ عُدِلَ بُكَاءُ أَهْلِ الأَرْضِ بِبُكَاءِ دَاوُد مَا عَدَلَهُ.

(۳۵۴۰۰) حضرت بریدہ کہتے ہیں: اگر روئے زمین پر بسنے والے تمام لوگوں کی آہ وزاری کا مقابلہ اکیلے حضرت داؤد علیہ السلام کی آہ وزاری سے کیا جائے، تو (ان لوگوں کی آہ وزاری حضرت داؤد علیہ السلام کی آہ وزاری کے) برابر نہ ہوگی۔

(۳۵٤۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، قَالَ : كَانَ فِي زَبُورِ دَاوُد إِنِّي أَنَا اللَّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنَا ، مَلِكُ الْمُلُوكِ ، قُلُوبُ الْمُلُوكِ بِيَدِي ، فَأَيُّمَا قَوْمٍ كَانُوا عَلَى طَاعَةٍ جَعَلْتُ الْمُلُوكَ عَلَيْهِمْ رَحْمَةً ، وَأَيُّمَا قَوْمٍ كَانُوا عَلَى مَعْصِيَةٍ جَعَلْتُ الْمُلُوكَ عَلَيْهِمْ نِقْمَةً ، لاَ تَشْغَلُوا أَنْفُسَكُمْ بِسَبِّ الْمُلُوكِ ، وَلاَ تَتُوبُوا إِلَيْهِمْ ، تُوبُوا إِلَيَّ أُعَطِّفْ قُلُوبَ الْمُلُوكِ عَلَيْكُمْ.

(۳۵۴۰۱) حضرت مالک بن مغول کہتے ہیں: حضرت داؤد علیہ السلام (پر نازل) کی (گئی کتاب) زبور میں تھا: بے شک میں ہی سب کا معبود ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ (میں) بادشاہوں کا بادشاہ ہوں۔ بادشاہوں کے دل میرے قبضہ میں ہیں۔ پس جو قوم بھی (میری) طاعت گزاری پر (مداومت کرتی) ہوگی، میں بادشاہوں کو ان پر رحم کرنے والا بنا دوں گا۔ اور جو قوم بھی (میری) نافرمانی پر (ڈھٹائی کرتی) ہوگی، میں بادشاہوں کو ان سے انتقام لینے والا بنا دوں گا۔ (تو) بادشاہوں کو برا بھلا کہنے میں مت لگے رہو، نہ ہی (اپنی حاجتوں میں) ان کی طرف رجوع کرو، بلکہ میری طرف لوٹ آؤ، میں بادشاہوں کے دلوں کو بھی تمہارے لئے نرم کر دوں گا۔

(۳۵٤۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، قَالَ : قَالَ دَاوُدُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : خُطْبَةُ الأَحْمَقِ فِي نَادِي الْقَوْمِ كَمَثَلِ الَّذِي يَتَغَنَّى عِنْدَ رَأْسِ الْمَيِّتِ.

(۳۵۴۰۲) حضرت عبد الرحمن ابنِ ابزی فرماتے ہیں: نبی داؤد علیہ السلام نے فرمایا: لوگوں کی مجلس میں بے وقوف شخص کا تقریر کرنا ایسا ہے جیسے کوئی شخص میت کے سرہانے کھڑا ہو کر گیت گانے لگے۔

(٣٥٤٠٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عن الحسن ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إن داود عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ :يَا رَبِّ ، إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ يَسْأَلُونَكَ بِإِبْرَاهِيمَ ، وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ، فَاجْعَلْنِي يَا رَبِّ لَهُمْ رَابِعًا ، قَالَ :فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ :يَا دَاوُد ، إِنَّ إِبْرَاهِيمَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ فِي سببي فَصَبَرَ فِيَّ وَتِلْكَ بَلِيَّةٌ لَمْ تَنَلْك ، وَإِنَّ إِسْحَاقَ بَذَلَ مهجة دمه في سببي فَصَبَرَ ، وَتِلْكَ بَلِيَّةٌ لَمْ تَنَلْك ، وَإِنَّ يَعْقُوبَ أَخَذْتُ حَبِيبَهُ حَتَّى ابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ فَصَبَرَ ، وَتِلْكَ بَلِيَّةٌ لَمْ تَنَلْك.

(۳۵۴۰۳) حضرت احنف بن قیس نبی اکرم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک داؤد علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے رب! بیشک بنی اسرائیل آپ سے ابراہیم اور اسحق اور یعقوب علیہم السلام (تین نبیوں) کے وسیلہ سے سوال کرتے ہیں، تو آپ مجھے بھی ان کے ساتھ چوتھا بنا دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف (یہ) وحی نازل فرمائی: اے داؤد! ابراہیم کو میری (توحید بیان کرنے کی) وجہ سے آگ میں ڈالا گیا تو انہوں نے (اس پر) صبر کیا، اور آپ اس امتحان سے نہیں گزرے۔ اسحق ❶ کو میری (رضا کی) خاطر نذرانہ جان پیش کرنا پڑا، تو انہوں نے (بھی اس پر) صبر کیا، اور آپ پر یہ آزمائش نہیں آئی۔ اور یعقوب ان کے تو محبوب کو میں نے ان سے جدا کئے رکھا، یہاں تک کہ (رو رو کر) ان کی آنکھوں میں سفیدی اتر آئی، تو انہوں نے (بھی اس پر) صبر کیا، اور آپ سے یہ ابتلا (بھی) دور رہی۔

(٣٥٤٠٤) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الْمُصْعَبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ :كَانَ إِذَا أَفْطَرَ الصَّائِمُ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ خَلِّصْنِي مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ نَزَلَتِ الليلة مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الأَرْضِ ثَلاَثًا ، وَإِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ ، قَالَ :اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي سَهْمًا فِي كُلِّ حَسَنَةٍ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ ثَلاَثًا ، قَالَ :فَقِيلَ لَهُ ، فَقَالَ :دَعْوَةُ دَاوُد فَلَيِّنُوا بِهَا أَلْسِنَتَكُمْ وَأَشْعِرُوهَا قُلُوبَكُمْ.

(۳۵۴۰۴) حضرت کعب کہتے ہیں: جب افطار کا وقت آتا تو ایک روزہ دار قبلہ رو ہو کر کہتا: اے اللہ! مجھے ہر اس مصیبت سے خلاصی عطا فرما دیجئے جو آج کی رات میں آسمان سے زمین پر نازل ہونے والی ہے۔ (وہ ایسا) تین مرتبہ (کہتا)۔ اور جب سورج کی روشنی پھیلنے لگتی تو کہتا: اے اللہ! ہر اس بھلائی میں میرا حصہ بھی رکھئے جو آسمان سے نازل ہونے والی ہے۔ (وہ ایسا بھی) تین مرتبہ (کہتا) راوی کہتے ہیں: اس شخص سے (ان کلمات کے بارے میں) پوچھا گیا تو اس نے جواب دیا: یہ داؤد علیہ السلام کی دعا ہے، اس سے اپنی زبانوں کو آسودگی بخشو، اور اپنے دلوں پر اسے چسپاں کر لو۔

(٣٥٤٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبْزَى ، قَالَ :قَالَ دَاوُد :نِعْمَ الْعَوْنُ الْيَسَارُ عَلَى الدِّينِ ، أَوِ الْغِنَى.

❶ مصنف ابن ابی شیبہ کی جلد ۱۶، کے ص ۵۷۰ کی حدیث ۳۲۵۵۵ بھی یہی ہے۔ وہاں اس کتاب کے محقق عوامہ نے، اس حدیث مبارکہ کے حاشیہ میں دلائل سے ثابت کیا ہے کہ نذرانہ جان پیش کرنے والے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام تھے نہ کہ حضرت اسحق علیہ السلام، نیز اس حدیث کی سند پر بھی کلام کیا ہے۔ تفصیلات وہاں دیکھئے۔

(۳۵۴۰۵) حضرت ابنِ ابزی کہتے ہیں: حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا: بہترین امداد دین پر (چلنے میں) سہولت (ہو جانا) ہے۔ یا (پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا): (بہترین امداد) مالداری ہے۔

(٣٥٤٠٦) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَالَ دَاوُد : يَا رَبِّ ، طَالَ عُمْرِي وَكَبِرَتْ سِنِّي وَضَعُفَ رُكْنِي ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ : يَا دَاوُد ، طُوبَى لِمَنْ طَالَ عُمْرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ.

(۳۵۴۰۶) حضرت مجاہد کہتے ہیں: حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے پروردگار! میری حیات طویل ہوگئی ہے، اور میں عمر رسیدہ ہوگیا ہوں، اور میری قوت ماند پڑ گئی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی نازل فرمائی: اے داؤد! خوش بخت ہے وہ شخص جس کی عمر طویل ہو جائے اور اس کے اعمال اچھے ہوں۔

(٣) كلام سليمان بنِ داود صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سلیمان بن داؤد صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں

(٣٥٤٠٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُد : كُلُّ الْعَيْشِ جَرَّبْنَاهُ لَيِّنَهُ وَشَدِيدَهُ فَوَجَدْنَاهُ يَكْفِي مِنْهُ أَدْنَاهُ.

(۳۵۴۰۷) حضرت خیثمہ کہتے ہیں: حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے فرمایا: ہم نے ہر طرح کی زندگی آزما دیکھی ہے، راحت و آرام والی بھی، مصائب و آلام والی بھی، اور ہم نے یہی محسوس کیا کہ (ہم جس حالت میں بھی ہیں) اس سے پتلی حالت میں بھی گزر بسر ہو جاتی ہے۔

(٣٥٤٠٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : أَتَى مَلَكُ الْمَوْتِ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُد ، وَكَانَ لَهُ صَدِيقًا ، فَقَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ : مَا لَكَ تَأْتِي أَهْلَ الْبَيْتِ فَتَقْبِضُهُمْ جَمِيعًا وَتَدَعُ أَهْلَ الْبَيْتِ إِلَى جَنْبِهِمْ لاَ تَقْبِضُ مِنْهُمْ أَحَدًا ، قَالَ : مَا أَعْلَمُ بِمَا أَقْبِضُ مِنْهَا ، إِنَّمَا أَكُونُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتُلْقَى إِلَيَّ صِكَاكٌ فِيهَا أَسْمَاءٌ.

(۳۵۴۰۸) حضرت خیثمہ کہتے ہیں: حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے پاس موت کا فرشتہ حاضر ہوا، اور آپ علیہ السلام کا اس سے دوستی کا تعلق تھا۔ تو آپ نے اس سے فرمایا: تم عجیب ہو! ایک گھر میں آتے ہو اور تمام اہلِ خانہ کی ارواح قبض کر لیتے ہو، جبکہ ان کے پہلو (میں موجود گھر) کے اہلِ خانہ کو (زندہ سلامت) چھوڑ دیتے ہو، ان میں سے ایک کی بھی روح قبض نہیں کرتے (یہ کیا ماجرا ہے)؟ موت کے فرشتہ نے (جواب میں) عرض کیا: مجھے کچھ پتہ نہیں ہوتا کہ مجھے کس کی روح قبض کرنی ہے۔ میں تو عرش کے نیچے (دست بستہ) ہوتا ہوں، تو ایک پرچی میری جانب گرا دی جاتی ہے، اس میں (ان لوگوں کے) نام درج ہوتے ہیں (جن کی مجھے روح قبض کرنا ہوتی ہے)۔

(٣٥٤٠٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : دَخَلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى سُلَيْمَانَ فَجَعَلَ

يَنْظُرُ إِلَى رَجُلٍ مِنْ جُلَسَائِهِ يُدِيمُ النَّظَرَ إِلَيْهِ ، فَلَمَّا خَرَجَ ، قَالَ الرَّجُلُ :مَنْ هَذَا ، قَالَ :هَذَا مَلَكُ الْمَوْتِ ، قَالَ :رَأَيْته يَنْظُرُ إِلَيَّ كَأَنَّهُ يُرِيدُنِي ، قَالَ :فَمَا تُرِيدُ ، قَالَ :أُرِيدُ أَنْ تَحْمِلَنِي عَلَى الرِّيحِ حَتَّى تُلْقِيَنِي بِالْهِنْدِ ، قَالَ :فَدَعَا بِالرِّيحِ فَحَمَلَهُ عَلَيْهَا فَأَلْقَتْهُ فِي الْهِنْدِ ، ثُمَّ أَتَى مَلَكُ الْمَوْتِ سُلَيْمَانَ ، فَقَالَ :إِنَّك كُنْت تُدِيمُ النَّظَرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ جُلَسَائِي قَالَ :كُنْتُ أَعْجَبُ مِنْهُ ، أُمِرْت أَنْ أَقْبِضَهُ بِالْهِنْدِ وَهُوَ عِنْدَكَ.

(۳۵۴۰۹) حضرت خیثمہ کہتے ہیں: موت کا فرشتہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا اور آپ علیہ السلام کے ہم نشینوں میں سے ایک کی جانب ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے لگا۔ جب وہ (وہاں سے) چلا گیا تو اس آدمی نے عرض کیا: یہ کون تھا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ موت کا فرشتہ تھا۔ اس نے کہا: مجھے تو وہ یوں میری جانب گھورتا دکھائی دیا کہ بس مجھے ہی لے جانے کا ارادہ ہو۔ آپ علیہ السلام نے دریافت فرمایا: تو تم کیا چاہتے ہو؟ اس نے عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے دوشِ ہوا پر ملکِ ہندوستان پہنچا دیں۔ راوی کہتے ہیں: آپ علیہ السلام نے ہوا کو حکم کیا تو ہوا نے اس شخص کو اٹھا کر ملک ہندوستان میں لے جا ڈالا۔ پھر موت کا فرشتہ (دوبارہ) حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا تو آپ علیہ السلام نے دریافت فرمایا: تم (کیوں) میرے ہمنشینوں میں سے ایک آدمی کو گھورے جا رہے تھے۔ موت کے فرشتے نے کہا: مجھے اُس پر تعجب ہو رہا تھا، (کیونکہ) مجھے تو حکم ہوا تھا کہ اس کی روح ہندوستان میں قبض کرنی ہے اور وہ آپ کے پاس (بیٹھا) تھا۔

(۳۵٤۱۰) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ :قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُد عَلَيْهِ السَّلاَمُ لاِبْنِهِ :يَا بُنَيَّ ، كَمَا يَدْخُلُ الْوَتِدُ بَيْنَ الْحَجَرَيْنِ كَذَلِكَ تَدْخُلُ الْخَطِيئَةُ بَيْنَ الْبَائِعِ وَالْمُشْتَرِي.

(۳۵۴۱۰) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر کہتے ہیں: حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے اپنے بیٹے سے (معاملات میں احتیاط کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے) فرمایا: اے میرے پیارے بیٹے! جیسے کیل (بڑے غیر محسوس انداز میں) دو پتھروں میں گھس جاتا ہے، ایسے ہی خرید و فروخت کرنے والوں کے درمیان بھی (معاملات کی) خرابی (بڑے غیر محسوس انداز میں) داخل ہو جاتی ہے۔

(۳۵٤۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الإِفْرِيقِيِّ ، عَنْ سَلاَمَانَ بْنِ عَامِرٍ الشَّعْبَانِيِّ ، قَالَ :أَرَأَيْتُمْ سُلَيْمَانَ ، وَمَا أُوتِيَ فِي مُلْكِهِ فَإِنَّهُ لَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ تَخَشُّعًا لِلَّهِ.

(۳۵۴۱۱) حضرت سلامان بن عامر شیبانی کہتے ہیں: حضرت سلیمان علیہ السلام اور ان کی سلطنت (کی شان و شوکت) کو دیکھئے! اور ان کی (ایمانی) حالت یہ تھی کہ انہوں نے تاحیات اللہ تعالیٰ کے ڈر سے آسمان کی جانب سر نہ اٹھایا تھا۔

(۳۵٤۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُد النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يُكَلَّمُ إِعْظَامًا لَهُ ، قَالَ :فَلَقَدْ فَاتَتْهُ الْعَصْرُ فَمَا أَطَاقَ أَحَدٌ يُكَلِّمُهُ.

(۳۵۴۱۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے رعب و دبدبہ کی بنا پر (کسی سے) ان کے ساتھ بات تک نہ کی جاتی تھی۔ راوی کہتے ہیں: حتیٰ کہ (ایک شام) ان سے (بے خبری میں) نمازِ عصر بھی جاتی رہی، مگر کسی کی ہمت

نہ ہوئی کہ ان سے کلام (کر کے انہیں مطلع) کر سکتا۔

(۳۵٤۱۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : مَاتَ ابْنٌ لِسُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُد ، فَوَجَدَ عَلَيْهِ وَجْدًا شَدِيدًا حَتَّى عُرِفَ ذَلِكَ فِيهِ وَفِي قَضَائِهِ ، فجاء فَبَرَزَ ذَاتَ يَوْمٍ مَلَكَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ لِلْخُصُومِ ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا : إِنِّي بَذَرْت بَذْرًا حَتَّى إِذَا اشْتَدَّ وَاسْتَحْصَدَ مَرَّ هَذَا بِهِ فَأَفْسَدَهُ ، فَقَالَ لِلآخَرِ : مَا تَقُولُ ، فَقَالَ : صَدَقَ ، أَخَذْت الطَّرِيقَ فَأَتَيْت عَلَى ذَرْعٍ فَنَظَرْت يَمِينًا وَشِمَالا ، فَإِذَا الطَّرِيقُ عَلَيْهِ فَأَخَذْت عَلَيْهِ ، فَقَالَ سُلَيْمَانُ لِلآخَرِ : لِمَ بَذَرْت عَلَى الطَّرِيقِ أَمَا عَلِمْت أَنَّ مَأْخَذَ النَّاسِ عَلَى الطَّرِيقِ ؟ فَقَالَ : يَا سُلَيْمَانُ ، فَلِمَ تَحْزَنُ عَلَى ابْنِكَ وَأَنْتَ تَعْلَمُ أَنَّك مَيِّتٌ ، وَأَنَّ سَبِيلَ النَّاسِ إِلَى الآخِرَةِ.

(۳۵۴۱۳) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت سلیمان علیہ السلام کے ایک بیٹے فوت ہو گئے تو آپ علیہ السلام نے اس پر شدید رنج و غم محسوس کیا۔ حتیٰ کہ ان کی شخصیت اور فیصلوں میں بھی اس کا اثر محسوس کیا گیا۔ چنانچہ ایک دن جب آپ (مجلسِ قضا میں) تشریف لائے تو دو فرشتے (انسانوں کی شکل میں) آپ کی خدمت میں ایک جھگڑے کے تصفیہ کے لئے حاضر ہوئے۔ ان میں سے ایک بولا: میں نے بیج بویا، جب وہ پک کر کاٹنے کے قابل ہو گیا تو یہ (دوسرا شخص) وہاں سے گزرا اور اس کو برباد کر گیا۔ آپ علیہ السلام نے دوسرے سے دریافت فرمایا: تم کیا کہتے ہو؟ تو اس نے جواب دیا: یہ سچ کہتا ہے۔ میں راستے پر جا رہا تھا کہ اس کے کھیت پر جا پہنچا، میں نے دائیں بائیں دیکھا مگر راستہ وہی تھا (جس پر اس نے کھیت اگا رکھا تھا)، چنانچہ میں اس (کے کھیت) میں ہی چل پڑا (تو وہ خراب ہو گیا)۔ (یہ سنا) تو سلیمان علیہ السلام نے پہلے شخص سے دریافت فرمایا: تم نے راستے میں کیوں بیج بو دیا تھا؟ کیا تمہیں نہیں معلوم تھا کہ لوگوں نے تو راستے پر سے ہی گزرنا ہوتا ہے؟ اس پر اس شخص نے جواب دیا: اے سلیمان (علیہ السلام)! (اگر ایسا ہے) تو تم کیوں اپنے بیٹے پر (اتنا زیادہ) غمگین ہوتے ہو، حالانکہ تم جانتے ہو کہ ایک دن تم بھی مرنے والے ہو، اور یہ (بھی جانتے ہو) کہ تمام لوگ آخرت کی جانب ہی رواں دواں ہیں۔

(۳۵٤۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِي ، أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُد خَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي ، فَمَرَّ عَلَى نَمْلَةٍ مُسْتَلْقِيَةٍ عَلَى قَفَاهَا رَافِعَةٍ قَوَائِمَهَا إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ تَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنَّا خَلْقٌ مِنْ خَلْقِكَ لَيْسَ بِنَا غِنًى ، عَنْ رِزْقِكَ ، فَإِمَّا أَنْ تَسْقِيَنَا وَإِمَّا أَنْ تُهْلِكَنَا ، فَقَالَ سُلَيْمَانُ لِلنَّاسِ : ارْجِعُوا فَقَدْ سُقِيتُمْ بِدَعْوَةِ غَيْرِكُمْ.

(۳۵۴۱۴) حضرت ابو صدیق ناجی سے مروی ہے کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام لوگوں کو لے کر (اللہ تعالیٰ سے) بارش کی دعا کرنے نکلے تو آپ کا گزر ایک ایسی چیونٹی پر ہوا جو اپنی ٹانگیں آسمان کی طرف اُٹھائے چت لیٹی کہہ رہی تھی: اے اللہ! میں بھی تیری مخلوقات میں سے (ایک ادنیٰ سی) مخلوق ہوں، میں تیرے رزق سے بے نیاز نہیں ہوں، یا تو مجھے پانی پلا دے، یا پھر مجھے موت

دیدے۔ سلیمان علیہ السلام نے لوگوں سے فوراً کہا: لوٹ چلو، تمہیں کسی اور کی دعا نے ہی سیراب کروادیا ہے۔

(۳۵٤۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ :ذُكِرَ عَنْ بَعْضِ الأَنْبِيَاءِ أَنَّ ، قَالَ : اللَّهُمَّ لاَ تُكَلِّفَنِّي طَلَبَ مَا لَمْ تُقَدِّرْهُ لِي ، وَمَا قَدَّرْت لِي مِنْ رِزْقٍ فَائتني بِهِ فِي يُسْرٍ مِنْك وَعَافِيَةٍ . وَأَصْلِحْنِي بِمَا أَصْلَحْت بِهِ الصَّالِحِينَ ، فَإِنَّمَا أَصْلَحَ الصَّالِحِينَ أَنْتَ.

(۳۵۴۱۵) حضرت اسماعیل بن ابی خالد کہتے ہیں: کسی نبی کے بارے میں کہا گیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: اے اللہ! مجھے اس چیز کی تلاش کی تکلیف مت دیجئے جو آپ نے میرے مقدر میں لکھی ہی نہیں، اور جو رزق آپ نے میرے مقدر میں لکھ دیا ہے اسے بسہولت و عافیت مجھ تک پہنچادیجئے۔ اور جس طرح سے آپ نے صالح لوگوں کی اصلاح فرمائی میری بھی اسی طرح سے اصلاح فرما دیجئے۔ کیونکہ (میں جانتا ہوں کہ) صالحین کی اصلاح بھی آپ ہی نے فرمائی ہے۔

(۳۵٤۱٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، أَنَّ نَبِيًّا مِنْ أَنْبِيَاءِ اللهِ ، قَالَ :مَنْ أَهْلُكَ الَّذِينَ هُمْ أَهْلُكَ الَّذِينَ فِي ظِلِّ عَرْشِكَ ، قَالَ : هُمَ الْبَرِيئَةُ أَيْدِيهِمْ ، الطَّاهِرَةُ قُلُوبُهُمْ ، الَّذِينَ يَتَحَابُّونَ بِجَلاَلِي ، الَّذِينَ إذَا ذُكِرُوا ذُكِرْت بِهِمْ وَإِذَا ذُكِرْت ذُكِرُوا بِي ، االلذين يَسْبُغُونَ الْوُضُوءَ عَلَى الْمَكَارِهِ ، وَالَّذِينَ يَكْلَفُونَ بِحُبِّي كَمَا يَكْلَفُ الصَّبِيُّ بِالنَّاسِ ، وَالَّذِينَ يَأْوُونَ إِلَى ذِكْرِي كَمَا تَأْوِي الطَّيْرُ إِلَى وَكْرِهَا ، وَالَّذِينَ يَغْضَبُونَ لِمَحَارِمِي إذَا اسْتُحِلَّتْ كَمَا يَغْضَبُ النَّمِرُ إذَا حَرِمَ ، أَوَ قَالَ :حَرِبَ.

(۳۵۴۱۶) حضرت زید بن اسلم سے مروی ہے: اللہ تعالیٰ کے نبیوں (علیہم السلام) میں سے کسی نبی نے فرمایا: تیرے کون سے برگزیدہ بندے ایسے برگزیدہ ہیں جو (روزِ قیامت) تیرے عرش کے سائے تلے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جن کے ہاتھ (ظلم وستم) سے بری ہیں، جن کے دل پاکیزہ ہیں، جو میری بزرگی کی وجہ سے آپس میں محبت کرتے ہیں، یہ وہ لوگ ہوں گے کہ جب ان کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان (کے میرے ساتھ انتہائی تعلق) کی وجہ سے میرا ذکر بھی کیا جاتا ہے، اور جب میرا ذکر کیا جاتا ہے تو میری (ان پر انتہائی شفقت و مہربانی کی) وجہ سے اُن کا ذکر بھی کیا جاتا ہے، یہ وہ لوگ ہوں گے جو باوجود (سردی کی) تکالیف کے اپنا وضو مکمل طور پر کرتے ہیں، اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو میری محبت کے یوں دیوانے ہیں جیسا بچہ (اپنے شناسا) لوگوں کا دیوانہ ہوتا ہے، اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو (تپشِ معاصی سے ڈر کر) میرے ذکر (کی ٹھنڈی چھاؤں) میں یوں پناہ لیتے ہیں جیسے پرندہ اپنے گھونسلے میں پناہ لیتا ہے، اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو میری حرام کردہ چیزوں کو حلال سمجھے جانے (یا ان کا ارتکاب کئے جانے) پر یوں غضبناک ہوتے ہیں جیسے چیتا (شکار سے) محروم کئے جانے پر (غضبناک ہوتا ہے)، یا پھر فرمایا: (جیسے چیتا) لڑائی کے وقت (غضبناک ہوتا ہے)۔

(۳۵٤۱۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ :حدَّثَنَا الْمُبَارَكُ ، عَنِ الْحَسَنِ، أن دَاوُدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك مِنَ الإِخْوَانَ وَالأَصْحَابَ وَالْجِيرَانَ وَالْجُلَسَاءَ مَنْ إنْ نَسِيت ذَكَّرُونِي، وَإِنْ ذَكَرْت أَعَانُونِي ، وَأَعُوذُ

بِكَ مِنَ الْأَصْحَابِ وَالْإِخْوَانِ وَالْجِيرَانِ وَالْجُلَسَاءِ مَنْ إِنْ نَسِيتُ لَمْ يُذَكِّرُونِي ، وَإِنْ ذَكَرْتُ لَمْ يُعِينُونِي.

(۳۵۴۱۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ داؤد نبی ﷺ نے فرمایا: اے اللہ تعالیٰ! آپ مجھے ایسے بھائی، دوست، پڑوسی اور ہم نشین عطا فرما دیجئے کہ اگر مجھ سے (تقاضۂ بشری کے تحت معمولی سی) غفلت (بھی) سرزد ہو جائے تو وہ مجھے اس پر متنبہ کر دیں، اور متنبہ کے عالم میں (نیکی کے کاموں میں) میری معاونت کریں۔ اور مجھے ایسے بھائیوں، دوستوں، پڑوسیوں اور ہم نشینوں سے اپنی پناہ میں لے لیجئے جو نہ تو غفلت پر تنبیہ کریں، اور نہ ہی متنبہ کے وقت اعانت کریں۔

(۳۵٤۱۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُبَارَكٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ دَاوُد النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : اللَّهُمَّ لاَ مَرَضَ يُضْنِينِي ، وَلاَ صِحَّةَ تُنْسِينِي ، وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ.

(۳۵۴۱۸) حضرت حسن کہتے ہیں: حضرت داؤد نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! نہ تو مجھے ایسا مرض لاحق کیجئے جو مجھے بالکل بےکار کر دے، اور نہ ہی ایسی صحت عطا کیجئے جو مجھے (حق سے) غافل کر دے، بلکہ اعتدال والی کیفیت عطا فرمایئے۔

(۳۵٤۱۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُبَارَكٌ ، قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ : إِنَّ أَيُّوبَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ كَانَ كُلَّمَا أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ ، قَالَ : اللَّهُمَّ أَنْتَ أَخَذْتَ وَأَنْتَ أَعْطَيْتَ مَهْمَا تُبْقِي نَفْسِي أَحْمَدُكَ عَلَى حُسْنِ بَلاَئِكَ.

(۳۵۴۱۹) حضرت حسن کہتے ہیں: بیشک ایوب علیہ السلام کو جب کوئی آزمائش پیش آتی تو آپ علیہ السلام فرماتے: آپ ہی (اپنی نعمتیں روک لیتے ہیں یا واپس) لے لیتے ہیں، اور آپ ہی (نعمتیں) عطا فرماتے ہیں، آپ جب تک میری سانسوں کی ڈور باندھے رکھیں گے میں آپ کے عمدہ (انداز) امتحان پر آپ کا شکر گزار رہوں گا۔

(۳۵٤۲۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ، قَالَ : بَلَغَنَا ، أَنَّ دَاوُد النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ جَزَّأَ الصَّلاَةَ عَلَى بُيُوتِهِ : عَلَى نِسَائِهِ وَوَلَدِهِ ، فَلَمْ تَكُنْ تَأْتِي سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِلاَّ وَإِنْسَانٌ مِنْ آلِ دَاوُد قَائِمٌ يُصَلِّي ، فَعَمَّتْهُنَّ هَذِهِ الآيَةُ : ﴿اعْمَلُوا آلَ دَاوُد شُكْرًا وَقَلِيلٌ مِنْ عِبَادِي الشَّكُورُ﴾.

(۳۵۴۲۰) حضرت ثابت بنانی کہتے ہیں: ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ نبی حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے گھروں میں اپنی بیویوں اور بچوں کے لئے بطورِ مصلیٰ جگہیں مقرر کر رکھی تھیں۔ دن کی کوئی گھڑی ہوتی یا رات کا کوئی پہر، ہر وقت آپ کے اہلِ خانہ میں سے کوئی نہ کوئی شخص (ان مصلوں پر) نماز میں مشغول رہتا۔ چنانچہ یہ آیت (آپ علیہ السلام کے) ان تمام (اہلِ وعیال) کے بارے میں عام ہے (جو اس کارِ خیر میں شریک رہتے تھے): اے آلِ داؤد (اپنے رب کا) شکر بجا لاؤ، اور میرے بندوں میں سے بہت کم لوگ (صحیح معنوں میں) شکر گزار ہیں۔

(۳۵٤۲۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ دَاوُد النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِلَهِي ، لَوْ أَنَّ لِكُلِّ شَعَرَةٍ مِنِّي لِسَانَيْنِ يُسَبِّحَانِكَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ مَا قَضَيْنَا نِعْمَةً مِنْ نِعَمِكَ عَلَيَّ.

(۳۵۴۲۱) حضرت حسن سے مروی ہے کہ نبی حضرت داؤد ﷺ نے فرمایا: میرے معبود برحق! اگر میرے ہر ہر بال کی دو دو زبانیں ہوتیں اور دن رات آپ کی تسبیح میں مشغول ہوتیں، تو بھی آپ کی کسی ادنیٰ سی نعمت کا (شکر بجالانے کا) حق ادا نہ کر پاتیں۔

(۳۵٤۲۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْجَعْدُ أَبُو عُثْمَانَ ، قَالَ :بَلَغَنَا أَنَّ دَاوُد ، قَالَ :إِلَهِي ، مَا جَزَاءُ مِنْ فَاضَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَتِكَ ؟ قَالَ :جَزَاؤُهُ أَنْ أُؤَمِّنَهُ يَوْمَ الْفَزَعِ الأَكْبَرِ.

(۳۵۴۲۲) حضرت ابو عثمان کہتے ہیں: ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا: میرے معبودِ برحق! اس شخص کے لئے کیا انعام ہے جس کی آنکھیں آپ کے ڈر سے آنسو بہادیں؟ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا: اس کا انعام یہ ہے کہ میں اسے بہت بڑی گھبراہٹ (یعنی قیامت) کے دن امن میں رکھوں گا۔

(٤) کلام موسی النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی حضرت موسیٰ ﷺ کی باتیں

(۳۵٤۲۳) حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ أَبِي يُونُسَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ رِئَابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ عَمِّ حَنْظَلَةَ كَاتِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَى مُوسَى :أَنَّ قَوْمَكَ زَيَّنُوا مَسَاجِدَهُمْ وَأَخْرَبُوا قُلُوبَهُمْ ، وَتَسَمَّنُوا كَمَا تُسَمَّنُ الْخَنَازِيرُ لِيَوْمِ ذَبْحِهَا ، وَإِنِّي نَظَرْت إِلَيْهِمْ فَلَعَنْتُهُمْ ، فَلاَ أَسْتَجِيبُ دُعَائَهُمْ ، وَلاَ أُعْطِيهِمْ مَسَائِلَهُمْ.

(۳۵۴۲۳) حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ جو کہ نبی ﷺ کے کاتب ہیں ان کے چچازاد بھائی نے بیان فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی: بیشک آپ کی قوم نے مساجد کو (تو) سجا سنوار رکھا ہے، مگر اپنے دلوں کا حال خراب کر رکھا ہے۔ اور (کثرتِ اکل کی وجہ) سے یوں پھول چکے ہیں جیسے خنزیروں کو ذبح کرنے کے لیے موٹا کیا جاتا ہے۔ میں ان (کی اس بری حالت) کو دیکھ کر ان پر لعنت کرتا ہوں، نہ تو میں ان کی دعا قبول کرتا ہوں اور نہ ان کی مطلوبہ چیز انہیں عطا کرتا ہوں۔

(۳۵٤۲٤) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، أَنَّ دَاوُد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ حَتَّى نَبَتَ مَا حَوْلَهُ خَضْرَاءُ مِنْ دُمُوعِهِ ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ :يَا دَاوُد مَا تُرِيدُ ، تُرِيدُ أَنْ أَزِيدَكَ فِي مَالِكَ وَوَلَدِكَ وَعُمْرِكَ ، قَالَ :يَا رَبِ ، هَذَا ترد عَلَيَّ فَغُفِرَ لَهُ.

(۳۵۴۲۴) حضرت عبید بن عمیر سے مروی ہے کہ حضرت داؤد ﷺ نے (گریہ وزاری کے ساتھ) اتنا طویل سجدہ فرمایا کہ ان کے آنسوؤں (کی نمی سے) ان کے اردگرد سبزہ اگ آیا۔ چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی: اے داؤد (علیہ السلام) تم کیا چاہتے ہو؟ کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمہارے مال واولاد اور عمر میں اضافہ کردوں۔ تو حضرت داؤد علیہ السلام نے (عجز وانکسار کے ساتھ شکوہ کرتے ہوئے) عرض کیا: اے میرے پروردگار! کیا (آپ کے نزدیک میں دنیا سے محبت کرنے والا اور دنیا کو چاہنے والا ہوں

کہ میری طویل آہ وزاری کے نتیجہ میں) آپ نے مجھے یہ جواب دیا؟ بس اسی وقت اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کی مغفرت فرمادی۔

(۳۵۴۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ ، قَالَ : يَا رَبِّ أَخْبِرْنِي بِأَكْرَمِ خَلْقِكَ عَلَيْكَ ؟ قَالَ : الَّذِي يُسْرِعُ إِلَى هَوَايَ إِسْرَاعَ النَّسْرِ إِلَى هَوَاهُ ، وَالَّذِي يَكْلَفُ بِعِبَادِي الصَّالِحِينَ كَمَا يَكْلَفُ الصَّبِيُّ بِالنَّاسِ ، وَالَّذِي يَغْضَبُ إِذَا انْتُهِكَتْ مَحَارِمِي غَضَبَ النَّمِرِ لِنَفْسِهِ، فَإِنَّ النَّمِرَ إِذَا غَضِبَ لَمْ يُبَالِ أَكْثُرَ النَّاسُ أَمْ قَلُّوا.

(۳۵۴۲۵) حضرت ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے عرض کیا: اے میرے رب مجھے بتادیجئے کہ آپ کی مخلوق میں سے کون آپ کے نزدیک سب سے زیادہ قابلِ عزت ہے؟ اللہ جل جلالہ نے فرمایا: (میرے نزدیک) وہ شخص (سب سے زیادہ قابلِ احترام ہے) جو میرے احکامات (کو پورا کرنے کے لئے، ذوق وشوق سے ان) کی طرف یوں پیش قدمی کرے جیسے گدھ اپنی خوراک کی طرف (بڑی رغبت اور ذوق وشوق سے) لپکتا ہے۔ اور وہ شخص (بھی میرے نزدیک سب سے زیادہ قابلِ عزت ہے) جو میرے نیک بندوں پر یوں فریفتہ ہو جیسے چھوٹا بچہ لوگوں کا دلدادہ ہوتا ہے۔ اور وہ شخص بھی (بھی میرے نزدیک سب سے زیادہ قابلِ عزت ہے) جو میرے احکامات کی خلاف ورزی کئے جانے پر یوں غضب ناک ہو جیسا چیتا اپنے دفاع کے لئے غضبناک ہوتا ہے۔ اور چیتا جب غضبناک ہوتا ہے تو اس بات کی پروانہیں کرتا کہ مدمقابل زیادہ تعداد میں ہیں یا کم۔

(۳۵۴۲۶) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ : أَيْ رَبِّ ، ذَكَرْتَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ، بِمَ أَعْطَيْتَهُمْ ذَاكَ ، قَالَ : إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَعْدِلْ بِي شَيْئًا إِلاَّ اخْتَارَنِي ، وَإِنَّ إِسْحَاقَ جَادَ بِنَفْسِهِ وَهُوَ بِمَا سِوَاهَا أَجْوَدُ ، وَإِنَّ يَعْقُوبَ لَمْ أَبْتَلِهِ بِبَلاَءٍ إِلاَّ ازْدَادَ بِي حُسْنَ ظَنٍّ.

(۳۵۴۲۶) حضرت عبد اللہ بن عبید کے والدِ ماجد کہتے ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے (اللہ تبارک وتعالیٰ کی خدمت میں) عرض کیا: اے میرے رب! آپ نے حضرت ابراہیم، حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب علیہم السلام کا ذکر (اپنے محبوب بندوں میں) فرمایا ہے، یہ (مقام ومرتبہ) آپ نے انہیں (ان کے) کس (عمل کی برکت کی) وجہ سے عطا فرمایا؟ اللہ تبارک وتعالیٰ نے (جواب میں) ارشاد فرمایا: بیشک ابراہیم (علیہ السلام) نے جب بھی (کسی معبودِ باطل یا ناجائز کام کو میرے یا میرے حکم کے مقابلے میں آتے دیکھا اور مجبوراً انہوں نے اس سے) میرا موازنہ کیا تو (اس معبودِ باطل اور غیر شرعی کام کو چھوڑ کر میرے حکم کو اور) مجھے ہی اختیار کیا۔ اور اسحاق (علیہ السلام) نے میری رضا کی خاطر اپنی جان کا نذرانہ ❶ پیش کردیا تھا، اور جان کے علاوہ دیگر اشیاء (کو میری رضا کی خاطر صدقہ وخیرات کی مد میں خرچ کرنے کے سلسلے) میں تو ان کی فیاضی (اس سے بھی) بہت زیادہ تھی۔ اور یعقوب (علیہ السلام کے مجھ پر بھروسہ کا یہ عالم تھا کہ ان) کو میں نے جب بھی آزمایا، میرے ساتھ ان کا حسنِ ظن ہی بڑھا (بدگمانی پیدا نہیں ہوئی)۔

---

❶ حدیث ۳۵۴۰۳ کا حاشیہ دیکھئے

(۳۵٤۲۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ مُوسَى : أَیْ رَبِ ، أَیُّ عِبَادِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ ، قَالَ : أَكْثَرُهُمْ لِي ذِكْرًا ، قَالَ : ای رب أَیُّ عِبَادِكَ أَغْنَى ؟ قَالَ : الرَّاضِي بِمَا أَعْطَيْته ، قَالَ : ای رب أَیُّ رَبِّ عِبَادِكَ أَحْكَمُ ؟ قَالَ : الَّذِي يَحْكُمُ عَلَى نَفْسِهِ بِمَا يَحْكُمُ عَلَى النَّاسِ.

(۳۵۴۲۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے (اللہ رب العزت کی بارگاہ میں عرض کیا): اے میرے پروردگا! آپ کے بندوں میں سے کون آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: سب سے زیادہ میرا ذکر کرنے والا۔ انہوں نے پھر عرض کیا: اے میرے پالنہار! آپ کے بندوں میں سے کون سب سے زیادہ امیر ہے؟ اللہ جل شانہ نے فرمایا: میری عطا (کردہ نعمتوں) پر راضی ہو جانے والا۔ آپ نے پھر عرض کیا: اے میرے رب! آپ کے بندوں میں سے کون سب سے زیادہ عمدہ فیصلہ کرنے والا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو لوگوں کے لئے ویسا ہی (درست اور برحق) فیصلہ کرے جیسا (درست و برحق) فیصلہ وہ اپنے لئے کرتا ہے۔

(۳۵٤۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَرْوَانَ الأَسْلَمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : قَالَ مُوسَى : أَیْ رَبِّ أَقَرِيبٌ أَنْتَ فَأُنَاجِيك أَمْ بَعِيدٌ فَأُنَادِيك ؟ قَالَ : يَا مُوسَى ، أَنَا جَلِيسُ مَنْ ذَكَرَنِي ، قَالَ ، يَا رَبِ ، فَإِنَّا نَكُونُ مِنَ الْحَالِ عَلَى حَالٍ نُعَظِّمُك ، أَوْ نُجِلُّك أَنْ نَذْكُرَك عَلَيْهَا ، قَالَ : وَمَا هِيَ ، قَالَ : الْجَنَابَةُ وَالْغَائِطُ ، قَالَ : يَا مُوسَى ، اذْكُرْنِي عَلَى كُلِّ حَالٍ.

(۳۵۴۲۸) حضرت کعب کہتے ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے (بارگاہِ الٰہی میں) عرض کیا: اے میرے رب! (مجھے بتا دیجئے) کیا آپ (مجھ سے اتنا) قریب ہیں کہ (میں جب آپ کی جناب میں کچھ عرض کرنا چاہوں تو) آپ سے سرگوشی میں بات کروں، یا آپ (مجھ سے اتنا) دور ہیں کہ میں (عرضِ حاجات کے وقت) آپ کو (ذرا بلند آواز میں) پکار کے کلام کیا کروں؟ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! میں اپنے ہر یاد کرنے والے کے قریب (ہی) ہوتا ہوں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر عرض کیا: اے میرے پروردگار! ہم کبھی ایسی حالت میں بھی ہوتے ہیں جس میں ہم آپ کا ذکر کرنا آپ کے شایانِ شان نہیں سمجھتے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: وہ کون سی حالت ہے (جس میں تم میرا ذکر کرنا میرے شایانِ شان نہیں سمجھتے)؟ انہوں نے (جواب میں) عرض کیا: ناپاکی (کی حالت میں) اور قضاء حاجت (کے وقت)۔ اللہ جل جلالہ نے فرمایا: اے موسی ہر حال میں میرا ذکر کیا کرو (البتہ قضاء حاجت وردیگر ایسے مواقع پر جہاں زبان سے ذکر کرنا مناسب نہ ہو دل ہی دل میں ذکر کرلیا جائے)۔

(۳۵٤۲۹) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلاَمٍ ، قَالَ : قَالَ مُوسَى لِرَبِّهِ : يَا رَبِ ، مَا الشُّكْرُ الَّذِي يَنْبَغِي لَك ، قَالَ : لاَ يَزَالُ لِسَانُك رَطْبًا مِنْ ذِكْرِي ، قَالَ : يَا رَبِ ، إِنِّي أَكُونُ عَلَى حَالٍ أُجِلُّك أَنْ أَذْكُرَك مِنَ الْجَنَابَةِ وَالْغَائِطِ وَإِرَاقَةِ الْمَاءِ وَعَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ ، قَالَ : بَلَى ، قَالَ : كَيْفُ أَقُولُ ، قَالَ : قُلْ سُبْحَانَك وَبِحَمْدِكَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ فَاجْنُبْنِي الأَذَى سُبْحَانَك

وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ فَقِنِي الْأَذَى.

(۳۵۴۲۹) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ جل شانہ سے عرض کیا: اے میرے پروردگار! وہ کون سا شکر (ادا کرنے کا طریقہ) ہے جو (قدرے) آپ کے شایانِ شان ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا: (وہ طریقہ یہ ہے کہ) آپ کی زبان ہمیشہ میرے ذکر سے تر رہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب میں کبھی ایسی حالت میں ہوتا ہوں جس میں آپ کا ذکر کرنا آپ کے شایانِ شان نہیں سمجھتا، جیسے حالت جنابت، قضاء حاجت، غسل کا وقت اور بے وضو ہونے کی حالت میں (تو کیا ایسے حالتوں میں بھی میں آپ کا ذکر کیا کروں)۔ اللہ تبارک تعالیٰ نے فرمایا: کیوں نہیں ❶ (ایسی حالت میں بھی دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جا سکتا ہے)۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: (ایسے مواقع میں دل ہی دل میں حمد وثنا کے کلمات میں سے) کیسے (کلمات) کہا کروں؟ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا: (یوں) کہو: پاک ہیں آپ (اے اللہ تعالیٰ) اور تعریف آپ (ہی) کے لئے ہے۔ آپ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں ہے تو آپ ہی مجھے گندگی سے دور رکھئے۔ پاک ہیں آپ (اے اللہ تعالیٰ) اور تعریف آپ (ہی) کے لئے ہے۔ آپ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں ہے تو آپ ہی مجھے گندگی سے بچائیے۔

(۳۵٤۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ خَلَفِ بْنِ حَوْشَبٍ ، قَالَ : دَخَلَ جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، أَوْ قَالَ : الْمَلَكُ عَلَى يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ فِي السِّجْنِ ، فَقَالَ : أَيُّهَا الْمَلَكُ الطَّيِّبُ الرِّيحِ ، الطَّاهِرُ الثِّيَابِ ، أَخْبِرْنِي عَنْ يَعْقُوبَ ، أَوْ مَا فَعَلَ يَعْقُوبُ ؟ قَالَ : ذَهَبَ بَصَرُهُ ، قَالَ : مَا بَلَغَ مِنْ حُزْنِهِ ؟ قَالَ : حُزْنُ سَبْعِينَ ثَكْلَى ، قَالَ : مَا أَجْرُهُ ؟ قَالَ : أَجْرُ مِئَةِ شَهِيدٍ.

(۳۵۴۳۰) حضرت خلف بن حوشب کہتے ہیں: جبرائیل علیہ السلام۔ یا وہ کہتے ہیں: کوئی فرشتہ۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس قید خانہ میں حاضر ہوئے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا: اے خوش مہک و پاکیزہ فرشتے! مجھے یعقوب علیہ السلام کے بارے میں بتلائیے۔ یا انہوں نے فرمایا: یعقوب علیہ السلام کا کیا عمل تھا؟ فرشتے نے جواب دیا: ان کی بینائی چلی گئی تھی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے پھر دریافت فرمایا: انہیں کس قدر غم ہوا تھا؟ فرشتے نے جواب دیا: ستر ایسی ماؤں کے غم کے بقدر جن کے بچے گم ہو گئے ہوں۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے پھر دریافت فرمایا: ان کے لئے (اس پر) کیا اجر ہے؟ فرشتے نے جواب دیا: (ان کے لئے اس پر) سو شہیدوں کے برابر اجر ہے۔

(۳۵٤۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي الْأَحْوَصُ بْنُ حَكِيمٍ ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَكَانَ قَدْ قَرَأَ الْكُتُبَ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى فِيمَا أَوْحَى إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ، إِنَّ أَحَبَّ عِبَادِي

---

❶ اس مقام پر محقق عوامہ نے بعض دوسرے نسخوں کے حوالے سے "کیوں نہیں" (بلا) کی جگہ "ہرگز نہیں" (کلا) کا کلمہ نقل کیا ہے۔ اس صورت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اگلے جملے کا مفہوم یہ ہوگا کہ جن مواقع میں آپ کا ذکر جائز ہے ان مواقع میں کن کلمات کے ساتھ ذکر کروں۔ اور دعا کے کلمات میں "گندگی" (الاذی) کی جگہ (تکلیف) کا کلمہ آجائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

إِلَيَّ الَّذِينَ يَمْشُونَ فِي الأَرْضِ بِالنَّصِيحَةِ ، وَالَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى أَقْدَامِهِمْ إِلَى الْجُمُعَاتِ ، وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالأَسْحَارِ ، أُولَئِكَ الَّذِينَ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أُصِيبَ أَهْلَ الأَرْضِ بِعَذَابٍ ، ثُمَّ رَأَيْتُهُمْ كَفَفْتُ عَذَابِي ، وَإِنَّ أَبْغَضَ عِبَادِي إِلَيَّ الَّذِي يَقْتَدِي بِسَيِّئَةِ الْمُؤْمِنِ ، وَلَا يَقْتَدِي بِحَسَنَتِهِ.

(۳۵۴۳۱) حضرت یزید بن میسرہ (جو کہ کتاب اللہ کا علم رکھتے تھے) فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جو وحی فرمایا اس میں یہ بھی تھا: بیشک میرے بندوں میں سے وہ لوگ مجھے زیادہ پسندیدہ ہیں جو دنیا میں خیر خواہی کرنے والے ہیں، اور وہ لوگ جو جمعہ کی نمازوں کے لئے چل کر جاتے ہیں، اور سحر کے وقت میں مغفرت طلب کرنے والے۔ جب میرا ارادہ ہوتا ہے کہ میں اہل زمین کو عذاب دوں تو میں ان لوگوں کی وجہ سے ان پر سے عذاب کو ٹال دیتا ہوں۔ اور لوگوں میں سب سے زیادہ وہ لوگ مجھے ناپسند ہیں جو مومن کی برائی کی تلاش میں رہتے ہیں اور اس کی نیکی کو نہیں دیکھتے۔

(٥) كلام لقمان عليه السلام

حضرت لقمان علیہ السلام کا کلام

(٣٥٤٣٢) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ لُقْمَانُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَبْدًا أَسْوَدَ ، عَظِيمَ الشَّفَتَيْنِ ، مُشَقَّقَ الْقَدَمَيْنِ.

(۳۵۴۳۲) حضرت مجاہد فرماتے ہیں: حضرت لقمان علیہ السلام سیاہ رنگت والے غلام تھے، ان کے ہونٹ موٹے تھے اور پاؤں میں پھٹن (رہا کرتی) تھی۔

(٣٥٤٣٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَرِيكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : قَالَ لُقْمَانُ لاِبْنِهِ : يَا بُنَيِّ ، لاَ يُعْجِبُكَ رَجُلٌ رَحْبُ الذِّرَاعَيْنِ بِالدَّمِ ، فَإِنَّ لَهُ عِنْدَ اللهِ قَاتِلاً لاَ يَمُوتُ.

(۳۵۴۳۳) حضرت عبید بن عمیر کہتے ہیں: حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے میرے بیٹے! کوئی خون سے بھرا ہوا طاقتور آدمی تمہیں تعجب میں مبتلا نہ کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لئے ایک ایسا قاتل متعین ہے جو کبھی نہیں مرتا۔

(٣٥٤٣٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ ، أَنَّ لُقْمَانَ كَانَ يَقُولُ لاِبْنِهِ : يَا بُنَيَّ اتَّقِ اللَّهَ ، لاَ تَرَى النَّاسَ أَنَّكَ تَخْشَى وَقَلْبُكَ فَاجِرٌ.

(۳۵۴۳۴) حضرت محمد بن واسع فرماتے ہیں: حضرت لقمان علیہ السلام اپنے بیٹے سے فرمایا کرتے تھے: اے میرے بیٹے تو اللہ تعالیٰ سے ڈر (تاکہ) لوگ تجھے اس حالت میں نہ دیکھیں کہ تو (بظاہر تو اللہ تعالیٰ سے) ڈرتا ہو اور تیرا دل گناہوں سے بھرا ہوا ہو۔

(٣٥٤٣٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، قَالَ : حدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ ثَابِتٍ الرَّبَعِيُّ ، قَالَ جَعْفَرٌ : وَكَانَ يَقْرَأُ الْكُتُبَ ، إِنَّ لُقْمَانَ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا نَجَّارًا ، وَإِنَّ سَيِّدَهُ ، قَالَ لَهُ : اذْبَحْ لِي شَاةً ، قَالَ : فَذَبَحَ لَهُ شَاةً ، فَقَالَ :

ائْتِنِي بِأَطْيَبِهَا مُضْغَتَيْنِ ، فَأَتَاهُ بِاللِّسَانِ وَالْقَلْبِ ، قَالَ : فَقَالَ : مَا كَانَ فِيهَا شَيْءٌ أَطْيَبَ مِنْ هَذَيْنِ ؟ قَالَ : لاَ ، فَسَكَتَ عَنْهُ مَا سَكَتَ ، ثُمَّ قَالَ : اذْبَحْ لِي شَاةً ، فَذَبَحَ لَهُ شَاةً ، قَالَ : أَلْقِ أَخْبَثَهَا مُضْغَتَيْنِ ، فَأَلْقَى اللِّسَانَ وَالْقَلْبَ ، فَقَالَ لَهُ : قُلْتُ لَكَ ائْتِنِي بِأَطْيَبِهَا ، فَأَتَيْتِنِي بِاللِّسَانِ وَالْقَلْبِ ، ثُمَّ قُلْتُ لَكَ : أَلْقِ أَخْبَثَهَا مُضْغَتَيْنِ ، فَأَلْقَيْتَ اللِّسَانَ وَالْقَلْبَ ، فقَالَ : لَيْسَ شَيْءٌ أَطْيَبَ مِنْهُمَا إِذَا طَابَا ، وَلاَ أَخْبَثَ مِنْهُمَا إِذَا خَبُثَا.

(۳۵۴۳۵) حضرت جعفر جو کہ کتابوں کا مطالعہ کرنے والے تھے فرماتے ہیں: بیشک لقمان علیہ السلام حبشہ کے رہنے والے بڑھئی غلام تھے: (ایک مرتبہ) ان کے آقا نے ان سے کہا: میرے لئے بکری ذبح کرو۔ جعفر کہتے ہیں: انہوں نے ان کے لئے بکری ذبح کر دی۔ ان کے آقا نے کہا: اس کے دو بہترین اعضاء میرے لئے لے آؤ۔ تو وہ اس کے پاس دل اور زبان لے آئے۔ جعفر کہتے ہیں: ان کے آقا نے کہا: کیا اس کے اندر اس سے بہتر کوئی چیز نہ تھی؟ حضرت لقمان علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ تو ان کا آقا خاموش ہو گیا اور کچھ عرصہ ایسے ہی گزر گیا۔

پھر (ایک دن) ان کے آقا نے کہا: میرے لئے بکری ذبح کرو۔ تو انہوں نے بکری ذبح کر دی۔ ان کے آقا نے کہا: اس کے دو بدترین اعضاء نکال دو۔ تو انہوں نے اس کا دل اور زبان نکال دی۔ ان کے آقا نے کہا: میں نے تم سے کہا دو بہترین اعضاء لے آؤ تو تم دل اور زبان لے آئے پھر میں نے تم سے کہا کہ اس کے دو بدترین اعضاء لے آؤ تو تم پھر دل اور زبان لے آئے (اس کی کیا وجہ ہے؟)۔ حضرت لقمان علیہ السلام نے فرمایا: جب دل اور زبان پاکیزہ ہوں تو ان سے بہتر کوئی چیز (جسم میں) نہیں ہے۔ اور جب دل اور زبان برے ہوں تو ان سے بدتر کوئی چیز (جسم) میں نہیں ہے۔

(۳۵٤۳٦) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَيَّارٍ ، قَالَ : قِيلَ لِلُقْمَانَ : مَا حِكْمَتُكَ ؟ قَالَ : لاَ أَسْأَلُ عَمَّا كُفِيتُ ، وَلاَ أَتَكَلَّفُ مَا لاَ يَعْنِينِي.

(۳۵۴۳٦) حضرت سیار کہتے ہیں: حضرت لقمان علیہ السلام سے عرض کیا گیا: آپ کی حکمت (و دانائی کا حاصل) کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں اس چیز کا سوال نہیں کرتا جس کی مجھے حاجت نہ ہو۔ اور ایسا کام نہیں کرتا جس کا کوئی فائدہ نہ ہو۔

(۳۵٤۳۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ الْمَكِّيُّ وَمُبَارَكٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ لُقْمَانُ لابْنِهِ : يَا بُنَيَّ حَمَلْتُ الْجَنْدَلَ وَالْحَدِيدَ فَلَمْ أَرَ شَيْئًا أَثْقَلَ مِنْ جَارِ سُوءٍ ، وَذُقْتُ الْمِرَارَ كُلَّهُ فَلَمْ أَرَ شَيْئًا أَمَرَّ مِنَ التَّجَبُّرِ.

(۳۵۴۳۷) حضرت حسن کہتے ہیں: حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے میرے بیٹے! میں نے پتھر اور لوہا اٹھایا ہے، مگر برے پڑوسی سے زیادہ وزنی (یعنی تکلیف دہ) چیز کوئی نہیں دیکھی۔ اور میں نے ہر کڑوی چیز کا ذائقہ دیکھا ہے، مگر تکبر سے زیادہ کڑوی چیز کوئی نہیں دیکھی۔

(۳۵٤۳۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : سَأَلَ مُوسَى

جِمَاعًا مِنَ الْعَمَلِ فَقِيلَ لَهُ :انْظُرْ مَا تُرِيدُ أن يُصَاحِبك بِهِ النَّاسُ فَصَاحِب النَّاسَ بِهِ.

(۳۵۴۳۸) حضرت حسن کہتے ہیں: حضرت موسیٰ علایسلام نے ایسی بات کے بارے میں سوال کیا جو تمام اعمال کی جامع ہو (کہ اس کے مفہوم میں تمام بھلائیاں شامل ہو جائیں)۔ تو انہیں جواب ملا: غور کیجئے کہ آپ اپنے ساتھ لوگوں کا کیسا معاملہ پسند فرماتے ہیں، پھر لوگوں کے ساتھ بھی ویسا ہی معاملہ کیجئے۔

(۳۵٤۳۹) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ أَسْلَمَ الْمُنْقِرِيُّ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، قَالَ :كَانَ حَاجِبَا يَعْقُوبَ قَدْ وَقَعَا عَلَى عَيْنَيْهِ ، فَكَانَ يَرْفَعُهُمَا بِخِرْقَةٍ ، فَقِيلَ لَهُ :مَا بَلَغَ بِكَ هَذَا ، قَالَ :طُولُ الزَّمَانِ وَكَثْرَةُ الأَحْزَانِ ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ :يَا يَعْقُوبُ شَكَوْتَنِي ، قَالَ :يَا رَبِّ خَطِيئَةٌ أَخْطَأْتُهَا فَاغْفِرْهَا.

(۳۵۴۳۹) حضرت حبیب بن ابی ثابت کہتے ہیں: حضرت یعقوب علایسلام کے ابرو آپ کی آنکھوں پر جھک گئے تھے۔ آپ کپڑے کی ایک دھجی سے انہیں اٹھایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ان سے عرض کیا گیا: آپ کی یہ حالت کیسے ہوئی؟ انہوں نے فرمایا: لمبی عمر اور غموں کی کثرت (کی وجہ سے)۔ اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی: اے یعقوب علایسلام آپ نے میری شکایت کی ہے۔ حضرت یعقوب علایسلام نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! یہ بہت بڑی خطا ہے جو مجھ سے سرزد ہوگئی۔ بس آپ میری مغفرت فرما دیجئے۔

(۳۵٤٤٠) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عُقَيلٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :جَلَسْت يَوْمًا إِلَى أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلاَنِيِّ وَهُوَ يَقُصُّ ، فَقَالَ :أَلاَ أُخْبِرُكُمْ مَنْ كَانَ أَطْيَبَ النَّاسِ طَعَامًا ؟ فَلَمَّا رَأَى النَّاسَ قَدْ نَظَرُوا إِلَيْهِ ، قَالَ :إِنَّ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا كَانَ أَطْيَبَ النَّاسِ طَعَامًا ، إِنَّمَا كَانَ يَأْكُلُ مَعَ الْوَحْشِ كَرَاهَةَ أَنْ يُخَالِطَ النَّاسَ فِي مَعَايِشِهِمْ.

(۳۵۴۴۰) حضرت ابن شہاب کہتے ہیں: ایک دن میں ابو ادریس خولانی کے پاس بیٹھا تھا اور وہ گفتگو کر رہے تھے۔ چنانچہ فرمانے لگے: کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ عمدہ غذا استعمال کرنے والی ہستی کون سی تھی؟ اس پر انہوں نے لوگوں کو اپنی جانب متوجہ پایا تو فرمایا: یحییٰ بن زکریا علیہ السلام سب سے بہتر غذا استعمال فرماتے تھے، ان کا طرز عمل یہ تھا کہ وہ جانوروں کی معیت میں کھا پی لیا کرتے تھے، کیونکہ وہ یہ بات ناپسند فرماتے تھے لوگوں کی (ناجائز) کمائیوں میں شریک ہوں۔

(۳۵٤٤١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لَقَدْ قَالَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ :(رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ) وَهُوَ أَكْرَمُ خَلْقِهِ عَلَيْهِ ، وَلَقَدْ كَانَ افْتَقَرَ إِلَى شِقِّ تَمْرَةٍ ، وَلَقَدْ أَصَابَهُ الْجُوعُ حَتَّى لَزِقَ بَطْنُهُ بِظَهْرِهِ.

(۳۵۴۴۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تحقیق حضرت موسیٰ علایسلام نے فرمایا: ''اے میرے رب بیشک میں اس اچھی چیز کا محتاج ہوں جو آپ میری طرف اتاریں'' حالانکہ آپ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کی مخلوق میں سے سب سے زیادہ معزز تھے۔ اور یقینی

بات ہے کہ آپ کے پاس کھجور کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا بھی نہ تھا۔ اور بھوک کی وجہ سے آپ علیہ السلام کی یہ حالت ہوگئی تھی کہ آپ کا پیٹ کمر سے جا لگا تھا۔

(٣٥٤٤٢) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَوْسٍ ، قَالَ : كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الأَنْبِيَاءِ يَدْعُو : اللَّهُمَّ احْفَظْنِي بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصَّبِيَّ. (ابن المبارك ۱۵۱۵)

(۳۵۴۴۲) حضرت عبداللہ بن اوس فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے ایک نبی یوں دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ پاک آپ میری یوں حفاظت فرمایئے جیسے آپ بچے کی حفاظت فرماتے ہیں۔

(٦) ما ذكر عن نبينا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الزهد

زھد سے متعلق ہمارے نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمودات

(٣٥٤٤٣) حدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ بَعْضِ الْمَدَنِيِّينَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: تَعَرَّضَتِ الدُّنْيَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنِّي لَسْتُ أُرِيدُكِ، قَالَتْ: إِنْ لَمْ تُرِدْنِي فَسَيُرِيدُنِي غَيْرُكَ.

(۳۵۴۴۳) حضرت عطاء بن یسار کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دنیا (کی غیر ضروری مادی نعمتیں) پیش ہوئیں تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: یقیناً مجھے تمہاری کوئی خواہش نہیں ہے۔ تو اس نے کہا: اگر آپ کو میری خواہش نہیں ہے تو عنقریب آپ کے سوا دیگر لوگ میری خواہش کریں گے۔

(٣٥٤٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رَاكِبٍ ، قَالَ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ ، ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا. (احمد ۴۴۱۔ ابویعلی ۵۲۰۷)

(۳۵۴۴۴) حضرت عبداللہ کہتے ہیں: رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: میری اور دنیا کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی سوار سخت گرم دن میں کسی درخت کے نیچے رکے، پھر اسے چھوڑ کر (اپنی اصل منزل کی جانب) چل دے۔

(٣٥٤٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي ، أَوْ بِبَعْضِ جَسَدِي ، فَقَالَ لِي : يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ ، كُنْ غَرِيبًا ، أَوْ عَابِرَ سَبِيلٍ ، وَعُدَّ نَفْسَكَ فِي أَهْلِ الْقُبُورِ ، قَالَ مُجَاهِدٌ : وَقَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ : إِذَا أَصْبَحْتَ فَلاَ تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالْمَسَاءِ ، وَإِذَا أَمْسَيْتَ فَلاَ تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالصَّبَاحِ ، وَخُذْ مِنْ حَيَاتِكَ قَبْلَ مَوْتِكَ ، وَمِنْ صِحَّتِكَ قَبْلَ سَقَمِكَ ، فَإِنَّكَ لاَ تَدْرِي مَا اسْمُكَ غَدًا. (احمد ۴۱۔ ابن المبارک ۱۳)

(۳۵۴۴۵) حضرت مجاھد سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میرا ہاتھ۔ یا مجھے۔ پکڑا اور

مجھ سے فرمایا: اے عبداللہ بن عمر کسی پردیسی یا راہ رو کی مانند زندگی گزار، اور خود کو اہل قبور میں شمار کر۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں: (یہ روایت بیان کرنے کے بعد) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب صبح ہو جائے تو تم آئندہ شام کے بارے میں مت سوچو اور جب شام ہو جائے تو تم آئندہ صبح کے بارے میں مت سوچو۔ اور اپنی موت (کے آنے) سے پہلے اپنی زندگی سے فائدہ اٹھالو، اور اپنی بیماری (کے آنے) سے پہلے اپنی صحت سے نفع اُٹھالو، کیونکہ یقیناً تم نہیں جانتے کہ کل تمہارا کیا نام ہوگا (زندہ یا مردہ)۔

(۳۵٤٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : مَرَّ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُصْلِحُ خُصًّا لَنَا ، فَقَالَ : مَا هَذَا ؟ قُلْتُ : خُصٌّ لَنَا وَهِيَ نُصْلِحُهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا أَرَى الأَمْرَ إِلاَّ أَعْجَلَ مِنْ ذَلِكَ. (ابو داؤد ۵۱۹۴۔ ترمذی ۲۳۳۵)

(۳۵۴۴۶) حضرت عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کا ہمارے پاس سے گزر ہوا تو ہم اپنے جھونپڑے کو درست کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: ہمارا جھونپڑا ہے جسے ہم ٹھیک کر رہے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: امر (قیامت یا موت) تو اس (کے صحیح ہونے) سے بھی پہلے آجانے والا ہے (لہٰذا اس کی تیاری کے لئے اپنے اعمال کی اصلاح اور درستی کی بھی فکر کرنی چاہیے)۔

(۳۵٤٤۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُسْتَوْرِدًا أَخَا بَنِي فِهْرٍ يَقُولُ : سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : وَاللهِ مَا الدُّنْيَا فِي الآخِرَةِ إِلاَّ كَمَا يَضَعُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ. (مسلم ۲۱۹۳۔ ترمذی ۲۳۲۳)

(۳۵۴۴۷) حضرت مستورد جو کہ بنی فہر سے تعلق رکھتے ہیں کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کی قسم آخرت (کے مقابلے) میں (دنیا کی مثال) ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنی انگلی کو دریا میں ڈبو کر نکال لے، پھر دیکھے کہ (اس دریا کے پانی میں سے اس کی انگلی کے ساتھ لگ کر) کتنا نکلا ہے (بس جو حیثیت دریا کے پانی کے مقابلے میں انگلی پر لگے ہوئے پانی کی ہے وہی حیثیت آخرت کے مقابلے میں دنیا کی ہے)۔

(۳۵٤٤۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مِثْلَهُ إِلاَّ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا. (احمد ۲۲۸)

(۳۵۴۴۸) حضرت مستورد سے ایک اور روایت بھی اسی طرح کی منقول ہے لیکن اس میں ''نکال لے'' کے الفاظ نہیں ہیں۔

(۳۵٤٤۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ وُسَادُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَتَّكِئُ عَلَيْهِ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهُ لِيفٌ. (مسلم ۱۶۵۰۔ ابو داؤد ۴۱۴۳)

(۳۵۴۴۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جس تکیہ پر رسول اللہ ﷺ ٹیک لگایا کرتے تھے وہ چمڑے کا تھا جس میں کھجور کی

چھال بھری ہوئی تھی۔

(٣٥٤٥٠) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو عن يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ ، قَالَ : عَادَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَّابًا ، فَقَالُوا : أَبْشِرْ أَبَا عَبْدِ اللهِ تَرِدُ عَلَى مُحَمَّدٍ عليه الصلاة والسلام الْحَوْضَ ، فَقَالَ : كَيْفَ بِهَذَا وَهَذا أَسْفَلُ الْبَيْتِ وَأَعْلاَهُ ، وَقَدْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّمَا يَكْفِي أَحَدَكُمْ مِنَ الدُّنْيَا كَقَدْرِ زَادِ الرَّاكِبِ. (طبرانی ۳۶۹۵۔ ابو نعیم ۳۶۰)

(۳۵۴۵۰) حضرت یحییٰ بن جعدہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے چند صحابہ کرام حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے تو ان سے کہا: اے ابوعبداللہ خوشخبری لیجئے کہ آپ (روز قیامت) حضور ﷺ کے پاس حوض کوثر پر تشریف لے جائیں گے۔ (یہ سن کر) حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کیسے ہوسکتا ہے، جب کہ میرے گھر کی یہ شان وشوکت ہے، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں (آگاہ کرتے ہوئے) فرمایا تھا: تمہارے لئے دنیا میں سے اتنا حصہ کافی ہے جتنا ایک مسافر کا توشہ ہوتا ہے۔

(٣٥٤٥١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، قَالَ : دَخَلَ مُعَاوِيَةُ عَلَى خَالِهِ أَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ يَعُودُهُ فَبَكَى ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ : مَا يُبْكِيكَ يَا خَالِي ، أَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ أَمْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا ، فَقَالَ : فَكُلٌّ لاَ ، وَلَكِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إِلَيْنَا ، قَالَ : يَا أَبَا هَاشِمٍ ، إِنَّهَا لَعَلَّهَا تُدْرِكُكُمْ أَمْوَالٌ يُؤْتَاهَا أَقْوَامٌ ، فَإِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللهِ فَأُرَانِي قَدْ جَمَعْتُ. (ترمذی ۲۳۲۷۔ احمد ۴۴۳)

(۳۵۴۵۱) حضرت شقیق کہتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے ماموں ابو ہاشم بن عتبہ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے تو ان کے ماموں رونے لگے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: اے میرے ماموں آپ کیوں رو رہے ہیں، کیا (مرض کی) تکلیف نے آپ کو رنجیدہ کر رکھا ہے یا دنیا سے (طبعی) لگاؤ نے۔ انہوں نے جواب دیا: ایسی کوئی بات نہیں ہے، بلکہ (مجھے تو اس بات نے رنجیدہ کر رکھا ہے کہ) نبی اکرم ﷺ نے ہمیں وصیت کرتے ہوئے فرمایا تھا: اے ابو ہاشم! تمہیں بھی یقیناً وہ مال ودولت میسر آئے گا جو دیگر (فاتح) اقوام کو میسر آتا ہے، مگر تمہارے لئے تو صرف ایک خادم اور راہ خدا میں (جہاد کے لئے) ایک سواری ہی کافی ہو گی۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ میں (اس سے کہیں زیادہ) مال جمع کر چکا ہوں۔

(٣٥٤٥٢) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ سَهْمٍ ، قَالَ : دَخَلَ مُعَاوِيَةُ عَلَى خَالِهِ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : وَزَادَ فِيهِ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ بِإِسْنَادِهِ : يَا لَيْتَهُ كَانَ بَعْرًا حَوْلَنَا. (ابن ماجہ ۴۱۰۳۔ احمد ۲۹۰)

(۳۵۴۵۲) حضرت سمرہ بن سہم کہتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے ماموں کے ہاں تشریف لے گئے، اس کے بعد راوی نے گزشتہ واقعہ نقل فرمایا اور کہا کہ سفیان ثوری رحمہ اللہ نے اس روایت میں (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ماموں کا یہ قول بھی نقل فرمایا ہے: اے کاش ہمارے چاروں طرف کامل دائمی فقر ہوتا۔

(۳۵٤٥۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ أَشْيَاخِهِ ، قَالَ : دَخَلَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَلَى سَلْمَانَ يَعُودُهُ فَبَكَى . قَالَ : فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ : مَا يُبْكِيكَ أَبَا عَبْدِ اللهِ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ، وَتَلْقَاهُ وَتَرِدُ عَلَيْهِ الْحَوْضَ ، فَقَالَ سَلْمَانُ : أَمَا إِنِّي لاَ أَبْكِي جَزَعًا مِنَ الْمَوْتِ ، وَلاَ حِرْصًا عَلَى الدُّنْيَا ، وَلَكِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إِلَيْنَا ، فَقَالَ : لِيَكُنْ بُلْغَةُ أَحَدِكُمْ مِثْلَ زَادِ الرَّاكِبِ ، قَالَ : وَحَوْلِي هَذِهِ الأَسَاوِدَ ، قَالَ : وَإِنَّمَا حَوْلَهُ وِسَادَةٌ وَجَفْنَةٌ وَمَطْهَرَةٌ ، فَقَالَ سَعْدٌ : يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، اعْهَدْ إِلَيْنَا عَهْدًا نَأْخُذُ بِهِ مِنْ بَعْدِكَ ، فَقَالَ : يَا سَعْد ، اذْكُرَ اللَّهَ عِنْدَ هَمِّكَ إِذَا هَمَمْتَ ، وَعِنْدَ حُكْمِكَ إِذَا حَكَمْتَ ، وَعِنْدَ يَدِكَ إِذَا أَقْسَمْتَ . (ابن سعد ۹۰)

(۳۵۴۵۳) حضرت ابوسفیان اپنے مشائخ سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں : حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے وہ رونے لگے۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت فرمایا: آپ کو کس بات نے رلا دیا؟ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حال میں رحلت فرمائی کہ وہ آپ سے راضی تھے، آپ (روز قیامت) ان سے ملاقات کا شرف بھی حاصل کریں گے اور حوض کوثر پر بھی ان کے پاس تشریف لے جائیں گے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا: میں موت سے وحشت یا دنیا سے لگاؤ کی وجہ سے نہیں رو رہا بلکہ (مجھے تو یہ بات غمگین کئے ہوئے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (یہ) وصیت فرمائی تھی: تمہارے گزر بسر کا انحصار صرف اتنی مقدار پر ہونا چاہئے جتنا ایک سوار (مسافر) کا توشہ ہوتا ہے۔ جب کہ میرے اردگرد یہ تکئے رکھے ہوئے ہیں (جو کہ مسافر کے توشہ سے زائد چیز ہے)۔ راوی کہتے ہیں: حالانکہ ان کے پاس صرف ایک تکیہ، ایک بڑا پیالہ اور ایک لوٹا رکھا تھا۔ پھر سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوعبداللہ! آپ بھی ہمیں کوئی وصیت فرمائیں جسے ہم آپ کے بعد اپنائے رکھیں؟ تو انہوں نے فرمایا: اے سعد! (تین موقعوں پر) اللہ تعالیٰ کو (خصوصیت سے) یاد رکھو، (اول) اس وقت جب تمہیں کوئی غم لاحق ہو، (دوسرا) اس وقت جب تم کوئی فیصلہ کرنے لگو، اور (تیسرا) اس وقت جب تم (شرکاء کے درمیان کوئی ایسی) تقسیم کرنے لگو (جس میں شرعاً برابری لازم ہو)۔

(۳۵٤٥٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ النَّضْرِيُّ ، عَنْ نَهْشَلٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لَوْ أَنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوا عِلْمَهُمْ وَوَضَعُوهُ عِنْدَ أَهْلِهِ لَسَادُوا بِهِ أَهْلَ زَمَانِهِمْ ، وَلَكِنَّهُمْ بَذَلُوهُ لأَهْلِ الدُّنْيَا لِيَنَالُوا بِهِ مِنْ دُنْيَاهُمْ فَهَانُوا عَلَى أَهْلِهَا ، سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ هَمًّا وَاحِدًا كَفَاهُ اللَّهُ هَمَّ آخِرَتِهِ ، وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُومُ وَأَحْوَالُ الدُّنْيَا لَمْ يُبَالِ اللَّهُ فِي أَيِّ أَوْدِيَتِهَا وَقَعَ . (مسند ۳۴۵)

(۳۵۴۵۴) حضرت اسود کہتے ہیں: عبداللہ نے فرمایا: اگر اہل علم اپنے علم کی حفاظت کریں، اور اس (علم) کو ان ہی لوگوں میں پھیلائیں جو اس کے اہل ہیں، تو وہ اس کے باعث اہل زمانہ پر حکومت کریں۔ لیکن انہوں نے وہ علم اہل دنیا میں لٹاڈالا تاکہ اس

کے ذریعہ ان سے ان کی دنیا (کا مال ودولت اور فوائد) حاصل کریں۔ تو وہ اہل دنیا میں رسوا ہو (کر رہ) گئے۔ میں نے تمہارے نبی علیہ السلام کو (یہ) فرماتے سنا ہے: جس نے اپنی تمام فکروں میں سے ایک (دین کی فکر) کو اختیار کرلیا، اللہ تعالیٰ اس کی آخرت کے معاملہ میں اس کے لئے کافی ہو جائیں گے۔ اور جس شخص کو (دنیاوی) فکروں اور دنیا کے حالات نے (الجھا کر) متفرق (خواہشات اور آرزوؤں میں مبتلا) کرڈالا تو اللہ تعالیٰ کو اس بات کی کوئی پروا نہ ہوگی کہ وہ (مصائب وگمراہی کی) کس وادی میں جا پڑے۔

(۳۵۴۵۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ الإِيمَانَ إِذَا دَخَلَ الْقَلْبَ انْفَسَحَ لَهُ الْقَلْبُ وَانْشَرَحَ ، وَذَكَرَ هَذِهِ الآيَةَ ﴿فَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلإِسْلاَمِ﴾ قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، وَهَلْ لِذَلِكَ مِنْ آيَةٍ يُعْرَفُ بِهَا؟ قَالَ :نَعَمْ ، الإِنَابَةُ إِلَى دَارِ الْخُلُودِ ، وَالتَّجَافِي عَنْ دَارِ الْغُرُورِ ، وَالاِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ الْمَوْتِ. (ابن المبارك ۳۱۵)

(۳۵۴۵۵) حضرت ابو جعفر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب ایمان دل میں داخل ہوتا ہے تو دل کھل جاتا ہے اور اس میں انشراح پیدا ہو جاتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿فَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلإِسْلاَمِ﴾ لوگوں نے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول! اس کی کوئی علامت ہے جس کے ذریعے اسے پہچانا جائے؟ آپ نے فرمایا اس کی علامت آخرت کی طرف رجوع، دھوکے کے گھر سے بیزاری اور موت کے آنے سے پہلے موت کی تیاری ہے۔''

(۳۵۴۵۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مِسْوَرٍ ، قَالَ :تَلاَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :﴿فَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلإِسْلاَمِ﴾ فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ، وَمَا هَذَا الشَّرْحُ ، قَالَ :نُورٌ يُقْذَفُ بِهِ فِي الْقَلْبِ فَيَنْفَسِحُ لَهُ الْقَلْبُ ، قَالَ :فقيل :فَهَلْ لِذَلِكَ مِنْ أَمَارَةٍ يُعْرَفُ بِهَا، قَالَ: نَعَمْ ، قِيلَ :وَمَا هِيَ ، قَالَ: الإِنَابَةُ إِلَى دَارِ الْخُلُودِ، وَالتَّجَافِي عَنْ دَارِ الْغُرُورِ، وَالاِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ لِقَاءِ الْمَوْتِ. (ابن جرير ۲۷)

(۳۵۴۵۶) حضرت عبداللہ بن مسور فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی ﴿فَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلإِسْلاَمِ﴾ لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول! یہ شرح کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ ایک نور ہے جب یہ دل میں آتا ہے تو دل کھل جاتا ہے۔ آپ سے پوچھا گیا کہ کیا اس کی کوئی علامت ہے جس کے ذریعے اسے پہچانا جائے؟ آپ نے فرمایا اس کی علامت آخرت کی طرف توجہ، دھوکے کے گھر سے بیزاری اور مرنے سے پہلے مرنے کی تیاری ہے۔

(۳۵۴۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَيَعْلَى ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ :قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :انْظُرْ يَا أَبَا ذَرٍّ أَرْفَعَ رَجُلٍ تَرَاهُ فِي الْمَسْجِدِ ، قَالَ :فَنَظَرْت فَإِذَا بِرَجُلٍ عَلَيْهِ حُلَّةٌ ، فَقُلْتُ: هَذَا ، قَالَ: فَقَالَ:انْظُرْ أَوْضَعَ رَجُلٍ تَرَاهُ فِي الْمَسْجِدِ ، قَالَ :فَنَظَرْت فَإِذَا رَجُلٌ عَلَيْهِ أَخْلاَقٌ ، فَقُلْتُ:هَذَا،

فَقَالَ :هَذَا خَيْرٌ مِنْ مِلْءِ الْأَرْضِ مِنْ هَذَا. (احمد ۱۵۷)

(۳۵۴۵۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک مرتبہ فرمایا کہ دیکھ تمہیں مسجد میں سب سے زیادہ عالی شان شخص کون نظر آ رہا ہے؟ میں نے غور کیا تو مسجد میں ایک آدمی ایسا تھا جس کے بدن پر عمدہ لباس تھا۔ میں نے کہا یہ ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ مسجد میں سب سے زیادہ کم تر شخص کون سا ہے؟ میں نے غور کیا تو دیکھا کہ ایک آدمی ہے جس کے جسم پر بوسیدہ لباس ہے میں نے عرض کیا کہ یہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر پہلے جیسوں سے ساری زمین بھی بھر جائے تو یہ دوسرا ان سب سے بہتر ہے۔

(٣٥٤٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ ، عَنْ خَرَشَةَ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ. (احمد ۱۵۷۔ ابن حبان ۶۸۱)

(۳۵۴۵۸) ایک اور راوی سے یونہی منقول ہے۔

(٣٥٤٥٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ فَرُّوخَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ ، قَالَ :أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ، مَنْ أَزْهَدُ النَّاسِ فِي الدُّنْيَا، فَقَالَ:مَنْ لَمْ يَنْسَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلَى، وَتَرَكَ أَفْضَلَ زِينَةِ الدُّنْيَا ، وَآثَرَ مَا يَبْقَى عَلَى مَا يَفْنَى ، وَلَمْ يَعُدَّ غَدًا مِنْ أَيَّامِهِ ، وَعَدَّ نَفْسَهُ مِنَ الْمَوْتَى. (بیہقی ۱۰۵۱۵)

(۳۵۴۵۹) حضرت ضحاک بن مزاحم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! دنیا کے معاملہ میں لوگوں میں سب سے بڑا زاہد کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص قبروں اور بوسیدہ ہونے کو نہ بھولے۔ اور دنیا کی زینت میں سے افضل کو چھوڑ دے، اور باقی رہنے والی کو فنا ہونے والی پر ترجیح دے اور کل کے دن کو اپنے ایام (حیوۃ) میں سے شمار نہ کرے اور اپنے کو مردوں میں شمار کرے۔

(٣٥٤٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جَرَّاحٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لِرَجُلٍ :اغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ :حَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ ، وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ ، وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ ، وَشَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ ، وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ. (ابو نعیم ۱۴۸۔ ابن المبارک ۲)

(۳۵۴۶۰) حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا: ''تم پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے قبل غنیمت سمجھو: اپنی زندگی کو موت سے پہلے، اور اپنی فراغت کو اپنی مشغولیت سے پہلے، اپنی تونگری کو اپنے فقر سے پہلے، اپنی جوانی کو اپنے بڑھاپے سے پہلے اور اپنی صحت کو اپنی بیماری سے پہلے۔ (غنیمت جانو)

(٣٥٤٦١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ أَبَانَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَحْمَسِيِّ، عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اسْتَحْيُوا مِنَ اللهِ حَقَّ الْحَيَاءِ ، قَالَ : قُلْنَا :إِنَّا لَنَسْتَحْيِي يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :لَيْسَ ذَاكَ ، وَلَكِنَّ مَنِ اسْتَحْيَا مِنَ اللهِ حَقَّ

الْحَيَاءِ فَلْيَحْفَظِ الرَّأْسَ ، وَمَا حَوَى ، وَلْيَحْفَظِ الْبَطْنَ ، وَمَا وَعَى ، وَلْيَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلَى ، وَمَنْ أَرَادَ الآخِرَةَ تَرَكَ زِينَةَ الدُّنْيَا ، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيَا مِنَ اللهِ حَقَّ الْحَيَاءِ. (ترمذی ٢۴۵٨۔ احمد ٣٨٧)

(٣۵۴٦١) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ایسی حیا کرو جیسا کہ حیا کا حق ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم تو حیا کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یہ حیا نہیں بلکہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس طرح حیا کرے جیسا کہ حیا کا حق ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ سر اور اس میں موجود اعضاء کی حفاظت کرے، اور اس کو چاہیے کہ پیٹ اور اس میں موجود اعضاء کی حفاظت کرے، اور اس کو چاہیے کہ وہ موت اور بوسیدہ ہونے کو یاد کرے اور جو شخص آخرت کا ارادہ کرتا ہے تو وہ دنیا کی زینت چھوڑ دیتا ہے۔ پس جو شخص یہ کام کرلے تو پس تحقیق اس نے اللہ تعالیٰ سے حیا کرنے میں حق ادا کردیا۔

(٣۵٤٦٢) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ نَاقَةٌ ، يُقَالَ لَهَا الْعَضْبَاءُ لاَ تُسْبَقُ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ فَسَبَقَهَا فَشَقَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، سُبِقَتِ الْعَضْبَاءُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهُ حَقٌّ عَلَى اللهِ أَنْ لاَ يَرْتَفِعَ مِنْهَا شَيْءٌ إِلاَّ وَضَعَهُ ، يَعْنِي الدُّنْيَا.

(٣۵٤٦٢) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اونٹنی تھی جس کو عضباء کہا جاتا تھا۔ اس اونٹنی سے آگے نہیں گزرا جا سکتا تھا۔ پس ایک اعرابی ایک جوان اونٹ پر بیٹھ کر آیا اور اس اونٹنی سے آگے نکل گیا۔ تو یہ بات مسلمانوں کو بہت شاق گزری۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! عضباء پر سبقت کردی گئی ہے۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بیشک یہ بات اللہ تعالیٰ پر واجب ہے کہ اس دنیا سے جو چیز بھی بلندی حاصل کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو نیچا (بھی) کریں۔

(٣۵٤٦٣) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : أَلَسْتُمْ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ ، لَقَدْ رَأَيْت نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلأُ بِهِ بَطْنَهُ.

(مسلم ٣۵۔ احمد ٢٤)

(٣۵٤٦٣) حضرت سماک، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے ان کو یہ کہتے سنا: کیا تم اپنی چاہت والے کھانے اور مشروبات میں نہیں ہو؟ جبکہ میں نے تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دیکھا ہے کہ ان کے پاس گھٹیا اور خشک کھجوریں بھی اتنی مقدار میں موجود نہیں تھیں کہ جس کے ذریعہ سے وہ اپنا پیٹ بھر لیتے۔

(٣۵٤٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْرَجَتْ لِي إِزَارًا غَلِيظًا مِنَ الَّذِي يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءً مِنْ هَذِهِ الأَكْسِيَةِ الَّتِي تَدْعُونَهَا

الْمُلَبَّدَةَ فَأَقْسَمَتْ لِي :لَقُبِضَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمَا. (بخاری ۵۸۱۸۔ مسلم ۱۶۴۹)

(۳۵۴۶۱) حضرت ابو بردہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے ایک موٹا ازار نکال کر دکھایا۔ یہ ازاران کپڑوں سے بنا ہوا تھا جو یمن میں بنائے جاتے ہیں۔ اُن چادروں میں سے ایک چادر نکالی جس کو تم پیوند لگی چادر کہتے ہو۔ پھر مجھے قسم کھا کر کہا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک انہی دو کپڑوں میں قبض ہوئی۔

(۳۵۴۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَالِمٍ ، أَوْ فَهْمٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِهَدِيَّةٍ ، فَنَظَرَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا يَجْعَلُهَا فِيهِ، فَقَالَ :ضَعْهُ بِالْحَضِيضِ ، فَإِنَّمَا هُوَ عَبْدٌ يَأْكُلُ كَمَا يَأْكُلُ الْعَبْدُ ، وَيَشْرَبُ كَمَا يَشْرَبُ الْعَبْدُ ، وَلَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَزِنُ عِنْدَ اللهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقَى مِنْهَا كَافِرًا شَرْبَةَ مَاءٍ. (ابن ابی الدنیا ۳۶۵)

(۳۵۴۶) قبیلہ بنو سالم ..... یا فہم ..... کے ایک آدمی سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ہدیہ لایا گیا۔ پس آپ نے (اردگرد) دیکھا تو آپ کو کوئی ایسی چیز نہیں ملی جس میں آپ اس کو رکھتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اس کو زمین پر (بس) رکھ دو۔ سو یہ بھی ایک بندہ ہے جو اور بندوں کی طرح کھاتا ہے۔ اور اسی طرح پیتا ہے جس طرح اور بندے پیتے ہیں۔ اور اگر دنیا کا وزن اللہ تعالیٰ کے ہاں مچھر کے پر کے بقدر بھی ہوتا تو کوئی کافر دنیا سے ایک گھونٹ پانی بھی نہ پی سکتا۔

(۳۵۴۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ، قَالَ :قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ :أَيْ رَسُولَ اللهِ ، أَوْصِنِي ، قَالَ :اعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ وَاعْدُدْ نَفْسَكَ مِنَ الْمَوْتَى ، وَاذْكُرَ اللَّهَ عِنْدَ كُلِّ حَجَرٍ وَشَجَرٍ ، وَإِذَا عَمِلْتَ السَّيِّئَةَ فَاعْمَلْ بِجَنْبِهَا حَسَنَةً :السِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْعَلاَنِيَةُ بِالْعَلاَنِيَةِ. (ھناد ۱۰۹۲)

(۳۵۴۶) حضرت ابوسلمہ بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے کوئی وصیت فرما دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اللہ کی عبادت یوں کرو کہ گویا وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اور تم اپنے نفس کو مردوں میں شمار کرو۔ اور اللہ کا ذکر ہر درخت اور پتھر کے پاس کرو، اور جب تم کوئی گناہ کر بیٹھو تو اس کے پیچھے ہی کوئی نیکی کر لو۔ پوشیدہ کے بدلہ پوشیدہ اور اعلانیہ کے بدلہ اعلانیہ۔

(۳۵۴۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :أَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ ، يَعْنِي الْمَوْتَ.

(۳۵۴۶) حضرت ابوسلمہ بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ''تم لذتوں کو توڑنے والی چیز ..... یعنی موت ..... کا کثرت سے ذکر کیا کرو۔

(۳۵۴۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ ، يَعْنِي

الْمَوْتَ. (احمد ۲۹۳۔ حاکم ۳۲۱)

(۳۵۴۶۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم لذتوں کو توڑ... والی چیز یعنی موت...... کا کثرت سے ذکر کیا کرو۔

(۳۵۴۶۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، قَالَ : ذُكِرَ رَ... عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُحْسِنَ عَلَيْهِ الثَّنَاءُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَيْفَ ذِكْ... لِلْمَوْتِ فَلَمْ يُذْكَرْ ذَلِكَ منه ، فَقَالَ : مَا هُوَ كَمَا تَذْكُرُونَ. (ابو نعیم ۲۹۹)

(۳۵۴۶۹) حضرت ابن سابط سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک آدمی کا ذکر ہوا اور اس کی ا... تعریف کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''اس کا موت کو یاد کرنے کا رویہ کیسا ہے؟'' تو یہ بات ان کے حوالہ سے ذکر نہیں کی گئی۔ا... پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ شخص ایسا نہیں ہے جیسا تم نے ذکر کیا ہے۔

(۳۵۴۷۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيّ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَ... اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَفَى بِالْمَوْتِ مُزَهِّدًا فِي الدُّنْيَا وَمُرَغِّبًا فِي الآخِرَةِ.

(۳۵۴۷۰) حضرت ربیع سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا سے بے رغبتی دلانے آخرت کا شوق دلانے کے لیے موت ہی کافی ہے۔

(۳۵۴۷۱) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَوْ شَاءَ ... لَجَعَلَكُمْ أَغْنِيَاءَ كُلَّكُمْ ، لاَ فقير فيكم ، ولَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ فُقَرَاءَ كُلَّكُمْ لاَ غَنِيَّ فِيكُمْ وَلَكِنِ ا... بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ. (بیهقی ۱۰۰۷۲)

(۳۵۴۷۱) حضرت حسن، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو... سب لوگوں کو غنی بنا دیتا کہ تم میں کوئی فقیر نہ ہوتا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تم سب لوگوں کو فقیر بنا دیتا کہ تم میں کوئی غنی نہ ہوتا۔ لیکن ا... تعالیٰ نے تم میں سے بعض کو بعض کے ذریعہ آزمائش میں ڈال دیا ہے۔

(۳۵۴۷۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ ال... صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جِنَازَةٍ ، فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى الْقَبْرِ جَثَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْقَبْرِ ، قَا... فَاسْتَدَرْتُ فَاسْتَقْبَلْتُهُ ، قَالَ : فَبَكَى حَتَّى بَلَّ الثَّرَى ، ثُمَّ قَالَ: إِخْوَانِي، لِمِثْلِ هَذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُونَ فَأَعِدُّو...

(ابن ماجه ۴۱۹۵۔ احمد ...)

(۳۵۴۷۲) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازہ میں تھے۔ پس ج... آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے پاس پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر پر دوزانو بیٹھ گئے۔...... راوی کہتے ہیں ...... میں بھی مڑ گیا اور میں نے آپ ...

طرف رخ کرلیا۔ راوی کہتے ہیں پھر آپ ﷺ رونے لگے یہاں تک کہ زمین تر ہوگئی۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بھائیو! اس کے مثل عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے۔ پس تم تیاری کرو۔

(۳۵۴۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : أُخْبِرْت ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ شَيْءٍ يُقَرِّبُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبْعِدُكُمْ مِنَ النَّارِ إِلاَّ قَدْ أَمَرْتُكُمْ بِهِ ، وَلَيْسَ شَيْءٌ يُقَرِّبُكُمْ مِنَ النَّارِ وَيُبْعِدُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلاَّ قَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ وَإِنَّ الرُّوحَ الأَمِينَ نَفَثَ فِي رُوْعِي ، أَنَّهُ لَيْسَ مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ حَتَّى تَسْتَوْفِيَ رِزْقَهَا ، فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ ، وَلاَ يَحْمِلُكُمَ اسْتِبْطَاءُ الرِّزْقِ عَلَى أَنْ تَطْلُبُوهُ بِمَعَاصِي اللهِ فَإِنَّهُ لاَ يُنَالُ مَا عِنْدَ اللهِ إِلاَّ بِطَاعَتِهِ. (ابن ماجه ۲۱۴۴)

(۳۵۴۷۲) حضرت عبدالملک بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا کہ حضرت ابن مسعود نے فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ''اے لوگو! کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو تمہیں جنت سے قریب کرے اور جہنم سے تمہیں دور کرے مگر یہ کہ میں نے تمہیں اُس چیز کا حکم دے دیا ہے۔ اور کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو تمہیں جہنم سے قریب کرے اور جنت سے دور کرے مگر یہ کہ میں نے تمہیں اُس چیز سے منع کردیا ہے۔ اور روح الامین نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ کوئی جان ایسی نہیں ہے جو اپنا رزق پورا کرنے سے پہلے موت کا شکار ہوجائے۔ پس تم اللہ سے ڈرو اور طلب رزق میں اچھا طریقہ اختیار کرو۔ اور رزق کا سست روہو کر آنا تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم اس کو اللہ کی نافرمانیوں سے تلاش کرو۔ کیونکہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اس کو اللہ کی اطاعت کے ذریعہ ہی حاصل کیا جاسکتا ہے۔

(۳۵۴۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَكَرَ أَصْحَابَ الأُخْدُودِ تَعَوَّذَ بِاللهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلاَءِ.

(۳۵۴۷۱) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب اصحاب الاخدود کا ذکر ہوتا تو جناب نبی کریم ﷺ سخت ابتلاء سے خدا کی پناہ مانگتے تھے۔

(۳۵۴۷۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَخِي نُعْمَانُ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَتْ لأَبِيهَا : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، مَا عَلَيْكَ لَوْ لَبِسْتَ أَلْيَنَ مِنْ ثَوْبِكَ هَذَا وَأَكَلْتَ أَطْيَبَ مِنْ طَعَامِكَ هَذَا ، قَدْ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكَ الأَرْضَ ، وَأَوْسَعَ عَلَيْكَ الرِّزْقَ ؟ قَالَ : سَأُخَاصِمُكِ إِلَى نَفْسِكِ ، أَمَا تَعْلَمِينَ مَا كَانَ يَلْقَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شِدَّةِ الْعَيْشِ ، وَجَعَلَ يُذَكِّرُهَا شَيْئًا مِمَّا كَانَ يَلْقَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَبْكَاهَا ، قَالَ : قَدْ قُلْتُ لَكِ إِنَّهُ كَانَ لِي صَاحِبَانِ سَلَكَا طَرِيقًا فَإِنِّي إِنْ سَلَكْتُ غَيْرَ طَرِيقِهِمَا سُلِكَ بِي غَيْرَ طَرِيقِهِمَا ، فَإِنِّي وَاللهِ

لأُشَارِكَنَّهُمَ فِي مِثْلِ عَيْشِهِمَا الشَّدِيدِ ، لَعَلِّي أُدْرِكُ مَعَهُمَا عَيْشَهُمَا الرَّخِيَّ ، يَعْنِي بِصَاحِبَيْهِ النَّبِيُّ صَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ رضى اللَّهُ عَنْهُ. (عبد بن حميد ۲۵۔ ابن المبارك ۵۷۴)

(۳۵۴۷۵) حضرت مصعب بن سعد، حضرت حفصہ بنت عمر کے بارے میں روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ حضرت حفصہ ؓ نے اپنے والد سے کہا اے امیر المؤمنین! اگر آپ اپنے ان کپڑوں سے نرم کپڑے پہنیں اور اپنے اس کھانے سے اچھا کھانا کھا تو آپ کے لیے کوئی حرج نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر زمین کی فتوحات کو کھول دیا ہے اور آپ پر رزق کو وسعت د ہے؟ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: میں تمہارے ساتھ جھگڑے میں تمہیں ہی فیصل بناتا ہوں۔ کیا تم اس بات کو نہیں جانتی کہ جنا رسول اللہ ﷺ کو زندگی کی کتنی سختی کا سامنا کرنا پڑا تھا؟ حضرت عمر ؓ نے حضرت حفصہ ؓ کو جناب نبی کریم ﷺ پیش آنے والے واقعات یاد دلانے شروع کیے۔ یہاں تک کہ آپ نے حضرت حفصہ کو رلا دیا۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: تحق میں نے تمہیں کہا تھا کہ میرے جو دو ساتھی تھے وہ ایک راستہ چل گئے ہیں پس اگر میں ان کے راستے کے علاوہ راستہ پر چلوں میری وجہ سے ان کے راستہ کے علاوہ راستہ چلا جائے گا۔ پس میں...... خدا کی قسم...... البتہ ضرور بالضرور ان کی سخت زندگی کی طر ان کے ساتھ شریک ہوں گا۔ شاید کہ میں ان کے ساتھ ان کی آسودہ زندگی میں بھی پایا جاؤں۔ حضرت عمر ؓ کی اپنے دو ساتھیو سے مراد، جناب نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر ؓ تھے۔

(۳۵٤٧٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ يَزِ الْمَعَافِرِيُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ هَدِيَّةَ الصَّدَفِيَّ يَقُولُ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ : سَمِعْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : أَكْثَرُ مُنَافِقِي أُمَّتِي قُرَّاؤُهَا. (احمد ۱۷۵۔ ابن المبارك ۴۵۱)

(۳۵۴۷۶) حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ کہتے ہیں کہ میں نے جناب نبی کریم ﷺ کو کہتے سنا: میری امت کے منافقین میں اکثر امت کے قراء ہوں گے۔

(۳۵٤٧٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَان ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَفَعَهُ : ﴿أَلا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللهِ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ يُذْكَرُ اللَّهُ لِرُؤْيَتِهِمْ. (طبرانی ۱۲۳۲۵۔ ابن المبارك ۲۱۷)

(۳۵۴۷۷) حضرت سعید بن جبیر ؒ سے ﴿أَلا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ کی تفسیر میں یہ با مرفوعاً روایت ہے کہ ان کو دیکھ کر خدا کی یاد آتی ہو۔

(۳۵٤٧٨) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ بَانَكَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَوْفُ بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةُ إِيَّاكِ وَمُحَقَّرَاتِ الأَعْمَالِ فَإِنَّ لَهَا مِنَ اللهِ طَالِبًا. (ابن ماجه ۴۲۴۳۔ احمد ۷۰)

(۳۵۴۷۸) حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اے عائشہ ؓ

چھوٹے چھوٹے اعمال..... گناہوں سے بھی اپنے آپ کو بچاؤ۔ کیونکہ ان کے لیے بھی اللہ کی طرف سے طلب کرنے والا ہوتا ہے۔

(٣٥٤٧٩) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ زَادَ جَرِيرٌ :عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ . عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَوْثَقُ عُرَى الإِيمَانِ الْحُبُّ فِي اللهِ وَالْبُغْضُ فِي اللهِ.

(۳۵۴۷۹) حضرت براء بن عازب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ایمان کے کڑوں میں سے مضبوط ترین کڑا اللہ کے لیے محبت ہے اور اللہ کے لیے بغض ہے۔

(٣٥٤٨٠) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عن حميد ، عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيّ ، قَالَ :قَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :﴿أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ حَتَّى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ﴾ قَالَ :فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيْسَ لَكَ مِنْ مَالِكِ إِلاَّ مَا أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ ، أَوْ لَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ ، أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ. (مسلم ۲۲۷۳۔ ترمذی ۲۳۴۲)

(۳۵۴۸۰) حضرت مورق عجلی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ﴿أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ حَتَّى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ﴾ کی تلاوت کی۔ راوی کہتے ہیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے لیے تمہارے مال میں سے صرف وہی کچھ مال ہے جو تم نے کھالیا اور ختم کر دیا۔ یا تم نے پہن لیا اور پرانا کر دیا یا تم نے صدقہ کر دیا اور (آگے) چھوڑ دیا۔

(٣٥٤٨١) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَشَدُّ الأَعْمَالِ ثَلاَثَةٌ :ذِكْرُ اللهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ ، وَالإِنْصَافُ مِنْ نَفْسِكَ ، وَالْمُوَاسَاةُ فِي الْمَالِ.

(ابن المبارك ۷۴۴)

(۳۵۴۸۱) حضرت ابوجعفر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اعمال میں سے شدید اعمال تین ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ہر حال میں ذکر کرنا۔ اور اپنے نفس سے انصاف کرنا اور مال میں مواسات کرنا۔

(٣٥٤٨٢) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللَّهَ لاَ يَقْبَلُ عَمَلَ عَبْدٍ حَتَّى يَرْضَى عَنْهُ. (هناد ۱۱۲۴)

(۳۵۴۸۲) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کسی بندے کا عمل قبول نہیں کرتے یہاں تک کہ اس سے راضی ہو جائیں۔

(٣٥٤٨٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَرَأَ : ﴿وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ﴾ قَالَ :بُدِءَ بِي فِي الْخَيْرِ ، وَكُنْتُ آخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ.

(۳۵۴۸۳) حضرت قتادہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ جب ﴿وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ﴾ کی تلاوت کرتے تو فرماتے تھے: میرے ذریعہ سے خیر کا آغاز کیا گیا اور بعثت میں میں ان میں سے آخری ہوں۔

(٣٥٤٨٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اكْلَفُوا

مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لاَ يَدْرِى مَا مِقْدَارُ أَجَلِهِ.

(۳۵۴۸۴) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اعمال میں اتنی مشقت برداشت کرو جتنی طاقت تم میں ہو، اس لیے کہ تم میں سے کوئی یہ بات نہیں جانتا کہ اس کی اجل کا وقت کیا ہے۔

(۳۵٤۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : بَلَغَنِى ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَا أَخْلَصَ عَبْدٌ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا إِلاَّ ظَهَرَتْ يَنَابِيعُ الْحِكْمَةِ مِنْ قَلْبِهِ عَلَى لِسَانِهِ.

(۳۵۴۸۵) حضرت مکحول سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جو چالیس صبح خالص کردے مگر یہ کہ حکمت کے چشمے اس کے دل سے اس کی زبان پر ظاہر ہو جاتے ہیں۔

(۳۵٤۸٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ ، قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ السُّورَةُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ﴿أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ حَتَّى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ﴾ حَتَّى بَلَغَ ﴿ثم لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾ قَالُوا : أَىْ رَسُولَ اللهِ عَنْ أَىِّ نَعِيمٍ نُسْأَلُ ، إِنَّمَا هُمَا الأَسْوَدَانِ : الْمَاءُ وَالتَّمْرُ ، وَسُيُوفُنَا عَلَى رِقَابِنَا وَالْعَدُوُّ حَاضِرٌ ، فَعَنْ أَىِّ نَعِيمٍ نُسْأَلُ ، قَالَ : إِنَّ ذَلِكَ سَيَكُونُ.

(احمد ۴۲۹۔ هناد ۷٦۸)

(۳۵۴۸۶) حضرت محمود بن لبید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب جناب نبی کریم ﷺ پر یہ سورۃ ﴿أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ حَتَّى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ — تا — ثم لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾ نازل ہوئی تو لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم سے کون سی نعمتوں کے بارے میں سوال ہوگا؟ یہ صرف دو ہی ...... نعمتیں ...... ہیں۔ پانی اور کھجور۔ جبکہ ہماری تلواریں ہماری گردنوں پر ہیں اور دشمن حاضر ہے۔ تو پھر کون سی نعمتوں کے بارے میں ہم سے سوال کیا جائے گا؟ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ حالات عنقریب آ جائیں گے۔

(۳۵٤۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الإِفْرِيقِيِّ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا أَحْسَنَ الْعَبْدُ فَأَلْزَقَ اللَّهُ بِهِ الْبَلاَءَ فَإِنَّ اللَّهَ يُرِيدُ أَنْ يُصَافِيَهُ. (بيهقى ۹۷۹۰۔ هناد ۴۰۱)

(۳۵۴۸۷) حضرت مسلم قرشی، حضرت سعید بن میتب کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان کو کہتے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ اچھا بن جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ آزمائشوں کو لگا دیتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ وہ اس کو خوب صاف کر دیں۔

(۳۵٤۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ الإِفْرِيقِيِّ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلْفَقْرُ أَزْيَنُ لِلْمُؤْمِنِ مِنْ عِذَارٍ حَسَنٍ عَلَى خَدِّ الْفَرَسِ. (ابن المبارك ۵٦۸)

(۳۵۴۸۸) حضرت سعد بن مسعود سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: البتہ فقر مومن کو اس سے بڑھ کر زینت دیتا ہے جتنا کہ گھوڑے کی رخسار پر خوبصورت لگام۔

(۳۵٤۸۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْخُذُهُ الْعِبَادَةُ حَتَّى يَخْرُجَ عَلَى النَّاسِ كَأَنَّهُ الشَّنُّ الْبَالِي ، وَكَانَ أَصْبَحَ النَّاسِ ، فَقِيلَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَلَيْسَ قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ ، قَالَ :أَفَلاَ أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا. (بخاری ۴۸۳۷۔ مسلم ۲۱۷۲)

(۳۵۴۸۹) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کو (اللہ کی) عبادت اس طرح سے مصروف کرتی کہ جب آپ ﷺ لوگوں کے پاس تشریف لاتے تو گویا آپ ﷺ بہت پرانے مشکیزہ کی طرح ہوتے، آپ ﷺ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت تھے۔ چنانچہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا یہ بات نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو معاف کر دیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو کیا میں شکر کرنے والا بندہ نہ بنوں۔

(۳۵٤۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّمَا يُدْخِلُ اللَّهُ الْجَنَّةَ مَنْ يَرْجُوهَا ، وَإِنَّمَا يُجَنِّبُ النَّارَ مَنْ يَخْشَاهَا ، وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ يَرْحَمُ.

(احمد ۱۵۹)

(۳۵۴۹۰) حضرت زید بن اسلم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جنت میں صرف اس کو داخل کریں گے جو جنت کی امید رکھتا ہو اور اللہ تعالیٰ جہنم سے صرف اس کو بچائیں گے جو اس سے خوف کھاتا ہو اور اللہ تعالیٰ صرف اسی پر رحم کریں گے جو رحم کرتا ہو۔

(۳۵٤۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :وَرُبَّمَا قَالَ :قَالَ أَصْحَابُنَا ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ :أَوْصَانِي خَلِيلِي بِسَبْعٍ :حُبِّ الْمَسَاكِينِ ، وَأَنْ أَدْنُوَ مِنْهُمْ ، وَأَنْ أَنْظُرَ إِلَى مَنْ أَسْفَلَ مِنِّي ، وَلاَ أَنْظُرَ إِلَى مَنْ فَوْقِي ، وَأَنْ أَصِلَ رَحِمِي وَإِنْ جَفَانِي ، وَأَنْ أُكْثِرَ مِنْ لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ ، وَأَنْ أَتَكَلَّمَ بِمُرِّ الْحَقِّ وأن لاَ تَأْخُذُنِي فِي اللهِ لَوْمَةُ لاَئِمٍ ، وَأَن لاَ أَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا. (مسلم ۱۶۰۹۔ ابن ماجہ ۳۱۸۰)

(۳۵۴۹۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میرے دوست نے مجھے سات باتوں کی وصیت کی۔ مساکین سے محبت کرنے اور مجھے ان کے قریب ہونے کی وصیت کی۔ اور یہ بات کہ میں اپنے سے نیچے والے کو دیکھوں اور اپنے سے اوپر والے کو نہ دیکھوں اور یہ کہ میں رشتہ داروں سے صلہ رحمی کروں اگرچہ وہ میرے ساتھ جفا کریں اور یہ کہ میں لاحول ولاقوۃ الا باللہ کثرت سے پڑھوں اور یہ کہ میں کڑوا سچ بھی کہہ دوں اور یہ کہ اللہ کے معاملہ میں مجھے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروانہ ہو اور یہ کہ میں لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کروں۔

(۳۵٤۹۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، قَالَ :أَكَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ أَكْلَةً مِنْ خُبْزِ شَعِيرٍ لَمْ يُنْخَلْ بِلَحْمٍ ، وَشَرِبُوا مِنْ جَدْوَلٍ ، وَقَالَ : هَذِهِ أَكْلَةٌ مِنَ النَّعِيمِ ، تُسْأَلُونَ عنها يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۵۴۹۲) حضرت ابونضرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ میں سے کچھ لوگوں نے ان چھنے جو کی روٹی گوشت کے ساتھ کھائی اور نہر کا پانی پیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کھانا بھی نعمتوں میں سے ہے۔ قیامت کے دن تم سے اس کے بارے میں بھی سوال ہوگا۔

(۳۵٤۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيِّ بْنِ رِفَاعَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ لَهُ فَنَزَلَ مَنْزِلاً جرزا مُجْدِبًا ، وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ فَنَزَلُوا ، قَالَ : ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَجْمَعُوا ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالصَّغِيرِ إِلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ إِلَى الْكَبِيرِ وَالشَّيْءِ إِلَى الشَّيْءِ حَتَّى جَمَعُوا سَوَادًا عَظِيمًا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هَذِهِ مِثْلُ أَعْمَالِكُمْ يَا بَنِي آدَمَ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ.

(۳۵۴۹۳) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ اپنے ایک سفر میں تھے۔ پس آپ ﷺ نے پڑاؤ ڈالا ایک ایسی جگہ پر جو قحط زدہ اور بے آب وگیاہ تھی۔ اور آپ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی اترنے کا حکم دیا۔ پس وہ بھی اتر گئے۔ راوی کہتے ہیں پھر آپ ﷺ نے ان کو جمع ہونے کا حکم فرمایا۔ راوی کہتے ہیں پس آدمی نے چھوٹے کو چھوٹے کی طرف اور بڑے کو بڑے کی طرف اور ایک چیز کو دوسری چیز کی طرف لانا شروع کیا۔ یہاں تک کہ ایک بہت بڑا جم غفیر جمع ہوگیا۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بنی آدم! یہ شر اور خیر میں تمہارے اعمال کی مثال ہے۔

(۳۵٤۹٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ﴿يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ قَالَ : يُحْبَسُونَ حَتَّى يَبْلُغَ الرَّشْحُ آذَانَهُمْ.

(بخاری ۳۱۔ مسلم ۲۱۹۶)

(۳۵۴۹۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے اُس دن کا ذکر فرمایا جب سب لوگ رب العالمین کے پاس کھڑے ہوں گے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان سے حساب لیا جائے گا یہاں تک کہ ان کے کانوں تک پسینہ پہنچ جائے گا۔

(۳۵٤۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ ، قَالَ : قَالَ أَبِي : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ عِنْدَ لِسَانِ كُلِّ قَائِلٍ ، فَلْيَنْظُرْ عَبْدٌ مَاذَا يَقُولُ. (ابو نعیم ۱۶۰)

(۳۵۴۹۵) حضرت عمر بن ذر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے کہا جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ہر بولنے والے کی زبان کے پاس اللہ تعالیٰ ہے۔ پس بندہ کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کیا کہتا ہے۔

(۳۵٤۹٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ سَعْدٍ الطَّائِيِّ ، أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُطْعِمُ مُؤْمِنًا جَائِعًا إِلاَّ أَطْعَمَهُ اللَّهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ ، وَمَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَسْقِي مُؤْمِنًا عَلَى ظَمَأٍ إِلاَّ سَقَاهُ اللَّهُ مِنْ رَحِيقٍ مَخْتُومٍ ، وَمَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَكْسُو مُؤْمِنًا عَارِيًا إِلاَّ كَسَاهُ اللَّهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ. (ترمذی ۲۴۴۹۔ احمد ۱۳)

(۳۵۴۹۶) حضرت سعد طائی سے روایت ہے کہ انہیں یہ بات پہنچی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی بندۂ مومن کسی مومن کو کھانا نہیں کھلاتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے پھلوں میں سے کھلائے گا اور کوئی بھی بندہ مومن کسی مومن کو پیاس کی وجہ سے پانی نہیں پلاتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو خالص شراب پلائیں گے اور کوئی بھی مومن کسی مومن کو جو ننگا ہو کپڑا نہیں پہناتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا سبز لباس پہنائیں گے۔

(۳۵٤۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ ، عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ ، قَالَ :مَا رُئِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا ، أَوْ مُتَبَسِّمًا مُنْذُ نَزَلَتْ :﴿أَفَمِنْ هَذَا الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ وَتَضْحَكُونَ﴾. (وکیع ۳۶)

(۳۵۴۹۷) حضرت ابوالخلیل صالح سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جب سے یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) ''تو کیا تم اسی بات پہ حیرت کرتے ہو اور (اس کا مذاق بنا کر) ہنستے ہو'' اس کے بعد جناب نبی کریم ﷺ کو ہنستے ہوئے یا مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

(۳۵٤۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ :الْفَرَاغُ وَالصِّحَّةُ. (بخاری ۶۴۱۲۔ ترمذی ۲۳۰۴)

(۳۵۴۹۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں بہت سے لوگ دھوکے میں مبتلا ہیں: صحت اور فراغت۔

(۳۵٤۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :سَلُوا اللَّهَ عِلْمًا نَافِعًا ، وَتَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ عِلْمٍ لاَ يَنْفَعُ.

(۳۵۴۹۹) حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے علم نافع کا سوال کرو اور اللہ تعالیٰ سے اس علم سے پناہ مانگو جو نفع نہ دے۔

(۳۵٥۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ آمُرُكُمْ أَنْ تَكُونُوا قِسِّيسِينَ وَرُهْبَانًا.

(۳۵۵۰۰) حضرت ابوعبدالرحمن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں یہ حکم نہیں دیتا کہ تم علم دوست عالم (محض) اور تارک دنیا درویش بن جاؤ۔

(۳۵٥۰۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ

اللَّهَ لَا يَقْبَلُ عَمَلَ عَبْدٍ حَتَّى يَرْضَى عَنْهُ.

(۳۵۵۰۱) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ بندہ کا عمل قبول نہیں کرتے یہاں تک کہ اس سے راضی ہو جائیں۔

(۳۵۵۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْعِلْمُ عِلْمَانِ :عِلْمٌ فِي الْقَلْبِ فَذَاكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ ، وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ فَتِلْكَ حُجَّةُ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ.

(۳۵۵۰۲) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم، دو طرح کے علم ہیں: ایک علم دل میں ہوتا ہے، یہی علم نافع ہے۔ اور ایک علم زبان پر ہوتا ہے، سو یہ خدا کی اپنے بندوں پر حجت ہے۔

(۳۵۵۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ مُسْلِمٍ الطَّحَّانِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيِّ رَفَعَهُ ، قَالَ :يَا عَجَبًا كُلَّ الْعَجَبِ لِمُصَدِّقٍ بِدَارِ الْخُلُودِ وَهُوَ يَسْعَى لِدَارِ الْغُرُورِ ، يَا عَجَبًا كُلَّ الْعَجَبِ لِلْمُخْتَالِ الْفَخُورِ وَإِنَّمَا خُلِقَ مِنْ نُطْفَةٍ ، ثُمَّ يَعُودُ جِيفَةً وَهُوَ بَيْنَ ذَلِكَ لَا يَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِهِ.

(۳۵۵۰۳) حضرت ابو جعفر مدائنی سے روایت ہے وہ اس کو مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہائے تعجب! پورا تعجب ہے اس آدمی پر جو دار الخلود ...... جنت ...... کی تصدیق کرتا ہے لیکن محنت وہ دار الغرور ...... دنیا ...... کے لیے کرتا ہے۔ ہائے تعجب! پورا تعجب ہے اس شخص پر جو فخر و تکبر کرتا ہے جبکہ وہ محض نطفہ کی پیداوار ہے پھر وہ مردار ہو جائے گا۔ اور اس دوران بھی وہ نہیں جانتا کہ اس کے ساتھ کیا کیا جائے گا۔

(۳۵۵۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ عَلَى رَحْلٍ فَاجْتَنَحَ بِهِ ، فَقَالَ :لَبَّيْكَ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الآخِرَةِ.

(۳۵۵۰۴) حضرت عبد اللہ بن حارث سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حج کیا سواری پر تو آپ ﷺ نے اس پر دونوں ہاتھوں پر اوندھا ہو کر تکیہ کی طرح سہارا کیا اور ارشاد فرمایا: میں حاضر ہوں یقیناً زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔

(۳۵۵۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ جُهَيْنَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :خَيْرُ مَا أُعْطِيَ الْمُؤْمِنُ خُلُقٌ حَسَنٌ ، وَشَرُّ مَا أُعْطِيَ الرَّجُلُ قَلْبُ سُوءٍ فِي صُورَةٍ حَسَنَةٍ.

(۳۵۵۰۵) قبیلہ جہینہ کے ایک آدمی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن کو عطا ہونے والی چیزوں میں سے بہترین چیز اچھا اخلاق ہے۔ اور آدمی کو ملنے والی چیزوں میں سے بدترین چیز خوبصورت شکل میں برا دل ہے۔

(۳۵۵۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :لَمَّا قَدِمَ مُعَاذٌ إِلَى الْيَمَنِ خَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، وَقَالَ :أَنَا رَسُولُ رَسُولِ اللهِ إِلَيْكُمْ ، أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ لَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ، وَتُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَتُؤْتُوا الزَّكَاةَ ، وَإِنَّمَا هُوَ اللَّهُ وَحْدَهُ وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ ، إِقَامَةٌ فَلَا ظَعْنَ ، وَخُلُودٌ فَلَا مَوْتَ.

(ابن المبارك ۱۵٦٦۔ حاکم ۸۳)

(۳۵۵۰۶) حضرت شعبی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت معاذ یمن کی طرف تشریف لائے انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیا پس اللہ کی تعریف کی اور ثنا بیان کی اور آپ نے فرمایا: میں تمہاری طرف اللہ کے رسول ﷺ کا قاصد ہوں یہ کہ تم اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہ کرو اور تم نماز کو قائم کرو اور تم زکوۃ کو ادا کرو۔ اس لیے کہ وہ اللہ اکیلا ہی ہے اور جنت وجہنم ٹھہرنے کی جگہ ہیں پس (وہاں سے) کوچ نہیں کرنا اور ہمیشہ کی جگہ ہے۔ پس (وہاں) موت نہیں ہے۔

(۳۵۵۰۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الإِسْلاَمَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ ، فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ ، قِيلَ : وَمَنَ الْغُرَبَاءُ ، قَالَ : النُّزَّاعُ مِنَ الْقَبَائِلِ. (ترمذی ۲۶۲۹۔ احمد ۳۹۸)

(۳۵۵۰۷) حضرت عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اسلام نے غربت کی حالت میں ظہور وآغاز کیا تھا اور عنقریب یہ اپنے ظہور وآغاز کی حالت کی طرف عود کرے گا۔ پس غرباء کو خوشخبری ہو۔ عرض کیا گیا غرباء کون ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مختلف قبائل سے نکالے ہوئے لوگ۔

(۳۵۵۰۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْعَلاَءُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ الدِّينَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ كَمَا كَانَ ، فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ.

(مسلم ۱۳۰۔ ابن ماجہ ۳۹۸۶)

(۳۵۵۰۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک دین کا آغاز غربت کی حالت میں ہوا ہے اور عنقریب یہ پہلی حالت میں عود کر جائے گا۔ پس غرباء کے لیے خوشخبری ہے۔

(۳۵۵۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، أَوِ ابْنَ أَبِي الْمُغِيرَةِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : طُوبَى لِلْغُرَبَاءِ ، قِيلَ : وَمَنَ الْغُرَبَاءُ ، قَالَ : قَوْمٌ يُصْلِحُونَ حِينَ يُفْسِدُ النَّاسَ.

(۳۵۵۰۹) حضرت ابراہیم بن مغیرہ ...... یا ابن ابی مغیرہ ...... سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''خوشخبری ہو غرباء کے لیے'' پوچھا گیا غرباء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کے فساد کے وقت اصلاح کرتے ہیں۔

(۳۵۵۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ الإِسْلاَمَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ.

(۳۵۵۱۰) حضرت مجاہد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک اسلام کا آغاز غربت کی حالت میں ہوا تھا اور یہ عنقریب اپنے آغاز والی حالت کی طرف عود کرے گا۔ پس غرباء کے لیے خوش خبری ہے۔

(۳۵۵۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ ، إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ وَيُقَالُ لَهُ :هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(بخاری ۶۵۱۵۔ مسلم ۲۱۹۹)

(۳۵۵۱۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی مرجاتا ہے تو اس پر اس کا ٹھکانہ صبح وشام پیش کیا جاتا ہے۔ اگر یہ شخص اہل جنت میں سے ہے تو جنت سے ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے اور اگر وہ اہل جہنم میں سے ہے تو جہنم سے ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے اور اس کو کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانہ ہے۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن تجھے اللہ تعالیٰ اٹھائے۔

(۳۵۵۱۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ :مَا فَعَلْتِ الذَّهَبَ ، فَقُلْتُ :عِنْدِي يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : ائْتِينِي بِهَا ، فَأَتَيْتُهُ بِهَا ، وَهِيَ مَا بَيْنَ الْخَمْسَةِ إِلَى التِّسْعَةِ فَجَعَلَهَا فِي كَفِّهِ ، فَقَالَ بِهَا ، ثُمَّ قَالَ :مَا ظَنُّ مُحَمَّدٍ بِهَا أَنْ لَوْ لَقِيَ اللَّهَ وَهَذِهِ عِنْدَهُ ، أَنْفِقِيهَا يَا عَائِشَةُ. (احمد ۸۶۔ ابن حبان ۷۱۵)

(۳۵۵۱۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اُس مرض میں جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی، یہ ارشاد فرمایا: ''سونے کا کیا ہوا؟'' میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ میرے پاس ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اس کو میرے پاس لے آؤ۔ پس میں اس کو لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور یہ پانچ سے نو کے درمیان تھا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنی ہتھیلی میں رکھا اور اس کو پلٹا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر یہ سونا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتا اور وہ اللہ سے جاملتا تو ان کے بارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال کیا ہوتا؟ اے عائشہ! تم ان کو خرچ کردو۔

(۳۵۵۱۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ :دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَاهِمُ الْوَجْهِ ، فَظَنَنْتُ أَنَّ ذَاكَ مِنْ تَغَيُّرٍ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَرَاكَ سَاهِمَ الْوَجْهِ ، أَمِنْ عِلَّةٍ ؟ قَالَ :لاَ ، وَلَكِنِ السَّبْعَةُ الدَّنَانِيرُ الَّتِي أُتِينَا بِهَا أَمْسِ نَسِيتُهَا فِي خُصْمِ الْفِرَاشِ فَبِتُّ وَلَمْ أَقْسِمْهَا. (احمد ۲۹۳۔ ابن حبان ۵۱۶۰)

(۳۵۵۱۳) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک متغیر تھا۔ میں نے خیال کیا کہ یہ (شاید) کسی تبدیلی کی وجہ سے ہے تو میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا متغیر چہرہ دیکھ رہی ہوں۔ کیا یہ کسی بیماری کی وجہ سے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں۔ لیکن اس کی وجہ وہ سات دنانیر ہیں جو کل ہمارے پاس لائے گئے تھے۔ میں ان کو بستر کے کنارے میں (رکھ کر) بھول گیا تھا۔ پس میں نے

ان کو تقسیم کیے بغیر رات گزار دی ہے۔

(۳۵۵۱۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ الْمَكِّيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ سَرِيعًا ، فَتَعَجَّبَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهِ ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَعَرَفَ الَّذِي فِي وُجُوهِهِمْ ، فَقَالَ : ذَكَرْتُ تِبْرًا فِي الْبَيْتِ عِنْدَنَا فَخِفْتُ أَنْ يَبِيتَ عِنْدَنَا فَأَمَرْتُ بِقَسْمِهِ. (بخاری ۸۵۱۔ احمد ۸)

(۳۵۵۱۴) حضرت عقبہ بن حارث سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ (ایک مرتبہ) عصر کی نماز سے جلدی فارغ ہو کر مڑے تو لوگ آپ کی جلدی کی وجہ سے بہت متعجب ہوئے پھر آپ ﷺ لوگوں کے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ نے ان کے چہروں میں تعجب محسوس کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اپنے ہاں گھر میں رکھا ہوا ٹکڑا (سونے وغیرہ کا) یاد آ گیا تھا۔ تو مجھے اس بات کا خوف ہوا کہ وہ رات ہمارے ہاں نہ رہ جائے۔ چنانچہ میں نے اس کو بانٹنے کا حکم دے دیا۔

(۳۵۵۱۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى فَاطِمَةَ فَوَجَدَ عَلَى بَابِهَا سِتْرًا ، فَلَمْ يَدْخُلْ ، قَالَ : وَقَلَّمَا كَانَ يَدْخُلُ إِلاَّ بَدَأَ بِهَا ، فَجَاءَ عَلِيٌّ فَرَآهَا مُهْتَمَّةً ، فَقَالَ : مَا لَكِ ، قَالَتْ : جَاءَ إِلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيَّ ، فَأَتَاهُ عَلِيٌّ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ فَاطِمَةَ اشْتَدَّ عَلَيْهَا أَنَّكَ جِئْتَهَا فَلَمْ تَدْخُلْ عَلَيْهَا ، فَقَالَ : وَمَا أَنَا وَالدُّنْيَا ، أَوْ مَا أَنَا وَالرَّقْمُ ، قَالَ : فَذَهَبَ إِلَى فَاطِمَةَ فَأَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ : قُلْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا تَأْمُرُنِي ؟ قَالَ : قل لَهَا : فَلْتُرْسِلْ بِهِ إِلَى بَنِي فُلَانٍ. (بخاری ۲۶۱۳۔ ابوداؤد ۴۱۴۷)

(۳۵۵۱۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے ان کے دروازہ پر پردہ ڈلا ہوا دیکھا۔ تو آپ ﷺ اندر تشریف نہیں لائے۔ راوی کہتے ہیں آپ ﷺ تشریف لاتے تو بہت کم ایسا ہوا ہے کہ آپ ﷺ حضرت فاطمہ کے ہاں پہلے نہ آتے۔ چنانچہ حضرت علی (جب گھر) تشریف لائے تو انہوں نے حضرت فاطمہ کو فکرمند اور مغموم دیکھا تو پوچھا تمہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ جناب رسول اللہ ﷺ میری طرف تشریف لائے لیکن میرے پاس اندر تشریف نہیں لائے۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! حضرت فاطمہ پر آپ ﷺ کا یہ عمل بہت بھاری گزر رہا ہے کہ آپ ان کی طرف تشریف لائے اور آپ ان کے پاس اندر داخل نہیں ہوئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں اور دنیا کیسے؟'' یا فرمایا ''میں اور نقش و نگار کیسے؟'' راوی کہتے ہیں پس حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس چلے گئے اور انہیں جناب رسول اللہ ﷺ کی بات بتا دی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ رسول اللہ ﷺ سے پوچھیں کہ آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہو اس کو

چاہیے کہ وہ اس کو بنوفلاں کے پاس بھیج دے۔

(٣٥٥١٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَيْتِ ابْنَتِهِ فَاطِمَةَ فَرَأَى سِتْرًا مَنْشُورًا فَرَجَعَ ، قَالَ : فَأَتَاهُ عَلِيٌّ ، فَقَالَ : أَلَمْ أُخْبِرْكَ أَنَّكَ أَتَيْتَ ابْنَتَكَ فَلَمْ تَدْخُلْ ، قَالَ : فَقَالَ : أَفَلَمْ أَرَهَا سَتَرَتْ بَيْتَهَا بِنَفَقَةٍ فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَقِيلَ لِلْحَسَنِ : وَمَا كَانَ ذَلِكَ السِّتْرُ ، قَالَ : قِرَامٌ أَعْرَابِيٌّ ، ثَمَنُهُ أَرْبَعَةُ الدَّرَاهِمِ ، كَانَتْ تَنْشُرُهُ فِي مُؤَخَّرِ الْبَيْتِ.

(٣٥٥١٦) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی طرف تشریف لائے تو آپ نے پھیلا ہوا ایک پردہ دیکھا۔ پس آپ ﷺ واپس ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ مجھے یہ کیا خبر ملی ہے کہ آپ اپنی بیٹی کے ہاں تشریف لائے لیکن اندر نہیں آئے؟ راوی کہتے ہیں اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں نے ان کو نہیں دیکھا کہ انہوں نے راہِ خدا کے خرچہ سے اپنے گھر پر پردہ لٹکایا ہوا تھا؟'' حضرت حسن سے پوچھا گیا یہ پردہ کون سا تھا؟ انہوں نے فرمایا: دیہاتی پردہ تھا جس کی قیمت چار دراہم کی تھی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اس کو گھر کے پچھلے حصہ میں پھیلا دیتی تھیں۔

(٣٥٥١٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ ثَمَنُ مُرُوطِ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةً وَنَحْوَ ذَلِكَ.

(٣٥٥١٧) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کی بیویوں کے پردوں کی قیمت چھ (درہم) یا اس کے قریب تھی۔

(٣٥٥١٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَبِيبَةَ ، عَنْ سَعْدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خَيْرُ الرِّزْقِ مَا يَكْفِي وَخَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِيُّ.

(٣٥٥١٨) حضرت سعد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہترین رزق وہ ہے جو کفایت کر جائے اور بہترین ذکر، ذکر خفی ہے۔

(٣٥٥١٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ قَعْقَاعٍ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بن عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا.

(مسلم ٧٣٠- بخاری ٦٤٦٠)

(٣٥٥١٩) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! تو آلِ محمد ﷺ کے رزق کو قوت ...... بقدر ضرورت ...... بنا دے۔

(٣٥٥٢٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شمر ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ سَعْدِ الأَخْرَمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ،

قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ لِتَرْغَبُوا فِي الدُّنْيَا ، قَالَ عَبْدُ اللهِ :بِرَاذَانَ مَا بِرَاذَانُ وَبِالْمَدِينَةِ مَا بِالْمَدِينَةِ ؟. (ترمذی ۲۳۲۸۔ احمد ۳۷۷)

(۳۵۵۲۰) حضرت عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''زمینیں نہ بناؤ، کہ تم دنیا میں رغبت کرنے لگو۔ حضرت عبداللہ کہتے ہیں راذان، کیا ہے راذان، اور مدینہ، کیا ہے مدینہ۔

(۳۵۵۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَسْعَد بْنِ زُرَارَةَ ، أَنَّ ابْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلاَ فِي غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ. (ترمذی ۲۳۷۶۔ احمد ۴۵۶)

(۳۵۵۲۱) حضرت کعب بن مالک کے بیٹے، اپنے والد کے واسطہ سے جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: دو بھوکے بھیڑیے جن کو بکریوں میں چھوڑ اگیا وہ بکریوں میں اس قدر فساد نہیں کرتے جس قدر آدمی کا مال وجاہ پر حریص ہونا اس کے دین کو خراب کرتا ہے۔

(۳۵۵۲۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ . قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ :إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللَّهُ مِنْ نَبَاتِ الأَرْضِ، أَوْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، وَهَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِ ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ وَغَشِيَهُ بُهْرٌ وَعَرَقٌ ، ثُمَّ قَالَ :أَيْنَ السَّائِلُ وَلَمْ يُرِدْ إِلاَّ خَيْرًا ، فَقَالَ :إِنَّ الْخَيْرَ لَا يَأْتِي إِلاَّ بِالْخَيْرِ ، وَلَكِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ ، كُلَّمَا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ حَبَطًا ، أَوْ يُلِمُّ إِلاَّ آكِلَةَ الْخَضِرِ، تَأْكُلُ حَتَّى إِذَا امْتَلأَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ فَثَلَطَتْ، ثُمَّ بَالَتْ، ثُمَّ أَفَاضَتْ فَاجْتَرَّتْ، مَنْ أَخَذَ مَالاً بِحَقِّهِ بُورِكَ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ أَخَذَ مَالاً بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ، وَلاَ يَشْبَعُ. (بخاری ۱۴۶۵۔ مسلم ۷۲۷)

(۳۵۵۲۲) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جبکہ آپ منبر پر تھے..... ''مجھے تم پر سب سے زیادہ جس چیز کا خوف ہے وہ یہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ زمین کے نباتات میں یا زندگی کی رنگینی میں نکالیں گے۔ اس پر ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا خیر بھی شر لاتا ہے؟ پس آپ ﷺ خاموش ہوگئے۔ یہاں تک کہ ہمیں یہ گمان ہوا کہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہورہی ہے۔ اور آپ ﷺ پر پسینہ اور کپکپی ظاہر ہوگئی۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''سوال کرنے والا کہاں ہے؟ اس نے خیر کا ہی ارادہ کیا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً خیر تو خیر ہی لاتی ہے لیکن یہ دنیا سرسبز اور میٹھی ہے۔ وہ پودے جو بہار میں اگتے ہیں وہ پیٹ کو خوب بھر لینے والے جانوروں کو یا تو مار ڈالتے ہیں یا مارنے کے قریب کردیتے ہیں، سوائے سبزہ کھانے والے ان جانوروں کے جو پیٹ کے معمولی بھر جانے کے بعد دھوپ میں چلے جاتے ہیں. جگالی کرتے ہیں، غذا کو نرم و ہضم کرتے ہیں، پاخانہ کرتے ہیں اور پھر کھانے کے لیے دوبارہ آجاتے ہیں۔

جو شخص مال کو اس کے حق کے ساتھ لیتا ہے تو اس کے لیے اس مال میں برکت دی جاتی ہے اور جو شخص مال کو اس کے حق کے بغیر لیتا ہے تو اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا۔

(۳۵۵۲۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ عُبَيْدٍ سَنُوطَا ، عَنْ خَوْلَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ ، فَمَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا بُورِكَ لَهُ فِيهَا ، وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِي مَالِ اللهِ وَمَالِ رَسُولِهِ لَهُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (بخاری ۳۱۱۸۔ ترمذی ۲۳۷۴)

(۳۵۵۲۳) حضرت خولہ، جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک دنیا سرسبز اور میٹھی ہے۔ پس جو شخص اس کو اس کے حق کے ساتھ لیتا ہے تو اس کے لیے اس میں برکت دی جاتی ہے، اور اللہ اور اس کے رسول کے مال میں بہت سے غور وخوض کرنے والوں کے لیے بروز قیامت جہنم کی آگ ہے۔

(۳۵۵۲٤) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ وَسَعِيدٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ ، فَمَنْ أَخَذَهُ بِطِيبِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ ، وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ ، وَلاَ يَشْبَعُ ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى. (بخاری ۱۴۷۲۔ مسلم ۷۱۷)

(۳۵۵۲۴) حضرت حکیم بن حزام سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب نبی کریم ﷺ سے سوال کیا۔ آپ نے مجھے عطا کیا۔ میں نے پھر آپ سے سوال کیا۔ آپ ﷺ نے مجھے پھر عطا کیا۔ میں نے پھر آپ ﷺ سے سوال کیا۔ آپ ﷺ نے مجھے پھر عطا کیا۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے۔ پس جو شخص اس کو طیب نفس کے ساتھ لیتا ہے اس کے لیے اس میں برکت دی جاتی ہے۔ اور جو شخص اس مال کو اشراف نفس کی وجہ سے لیتا ہے تو اس کے لیے اس میں برکت نہیں دی جاتی۔ اور اس شخص کی مثال اس آدمی کی طرح ہوتی ہے جو کھانا کھاتا ہے لیکن شکم سیر نہیں ہوتا۔ اور اوپر والا ہاتھ، نچلے ہاتھ سے بہتر ہے۔

(۳۵۵۲٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ هَذَا الْمَالَ حُلْوٌ خَضِرٌ ، فَمَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ.

(۳۵۵۲۵) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو کہتے سنا: ''بے شک یہ مال میٹھا اور سرسبز ہے۔ پس جو شخص اس کو اس کے حق کے ساتھ لیتا ہے تو اس کے لیے اس میں برکت دی جاتی ہے۔

(۳۵۵۲٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : قَامَ رَجُلٌ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَكَلَتْنَا الضَّبُعُ ، قَالَ : فَدَفَعَهُ النَّاسُ حَتَّى وَقَعَ ، ثُمَّ قَامَ أَيْضًا فَنَادَى بِصَوْتِهِ ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أَخْوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِي مِنْ ذَلِكَ أَنْ

تُصَبَّ عَلَيْكُمَ الدُّنْيَا صَبًّا ، فَلَيْتَ أُمَّتِي لَا تَلْبَسُ الذَّهَبَ ، فَقُلْتُ لِزَيْدٍ :مَا الصَّبْعُ ، قَالَ :السَّنَةُ.

(احمد ۱۵۲۔ بزار ۳۹۹۴)

(۳۵۵۲۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرمارہے تھے کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قحط سالی نے ہمیں کھالیا ہے۔ راوی کہتے ہیں پس لوگوں نے اس کو بٹھایا اور وہ بیٹھ گیا۔ وہ پھر دوبارہ کھڑا ہوا اور اس نے اپنی آواز سے ندا لگائی پھر اس کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے التفات فرمایا اور ارشاد فرمایا: مجھے تم پر اس سے بھی زیادہ اس بات کا خوف ہے کہ تم پر دنیا خوب بہادی جائے، کاش کہ میری اُمت سونا نہ پہنے۔

(۳۵۵۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْد ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ ، فَلَمَّا رَآنِي ، قَالَ :هُمَ الأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ، فَجِئْت فَجَلَسْت فَلَمْ أَتَقَارَّ أَنْ قُمْت ، فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي ، مَنْ هُمْ ، قَالَ :هُمَ الأَكْثَرُونَ أَمْوَالاً إِلاَّ مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هَكَذَا وَهَكَذَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ ، وَعَنْ يَمِينِهِ ، وَعَنْ شِمَالِهِ. (مسلم ۲۸۶۔ بزار ۳۹۹۳)

(۳۵۵۲۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے سایہ میں تشریف فرما تھے۔ پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو ارشاد فرمایا: ''رب کعبہ کی قسم! یہ لوگ بہت گھاٹے والے ہیں۔ پس میں آیا اور میں بیٹھ گیا۔ پس ابھی میں جمنے بھی نہ پایا تھا کہ میں کھڑا ہو گیا۔ اور میں نے عرض کیا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ لوگ مال کے اعتبار سے کثرت والے ہیں۔ ہاں مگر جو اپنے مال کو اس طرح اس طرح دے۔ اپنے آگے، اپنے پیچھے، اپنے دائیں اور اپنے بائیں۔

(۳۵۵۲۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَلاَ أُبَشِّرُكُمْ يَا مَعْشَرَ الْفُقَرَاءِ إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُؤْمِنِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِنِصْفِ يَوْمٍ ، خَمْسِمِئَةِ عَامٍ. (ابن ماجه ۴۱۲۴)

(۳۵۵۲۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اے فقیروں کی جماعت! کیا میں تمہیں خوشخبری نہ سناؤں؟'' بیشک مومن فقراء، مالدار مومنین سے نصف یوم یعنی پانچ سو سال قبل جنت میں داخل ہوں گے۔

(۳۵۵۲۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْلَةَ عَنْ بُرَيْدَةَ الأَسْلَمِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :يَكْفِي أَحَدَكُمْ مِنَ الدُّنْيَا خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ.

(احمد ۲۳۶۰۔ دارمی ۲۷۰۸)

(۳۵۵۲۹) حضرت بریدہ اسلمی، جناب نبی کریم صَلَّالِلْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صَلَّالِلْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے کسی ایک کو دنیا میں سے ایک خادم اور ایک سواری کافی ہے۔

(۳۵۵۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ قَدْ أَلْقَاهَا أَهْلُهَا ، فَقَالَ : لَزَوَالُ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ هَذِهِ عَلَى أَهْلِهَا. (احمد ۳۲۹۔ ابو یعلی ۲۵۸۶)

(۳۵۵۳۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صَلَّالِلْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ایک مردار بکری کے پاس سے گزرے جس کو اس کے گھر والوں نے پھینک دیا تھا۔ تو آپ صَلَّالِلْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں دنیا کا زوال، اس سے بھی ہلکا ہے جس قدر کہ یہ بکری اپنے گھر والوں پر۔

(۳۵۵۳۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبِيعَةَ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَإِذَا هُوَ بِشَاةٍ مَنْبُوذَةٍ ، فَقَالَ : أَتَرَوْنَ هَذِهِ هَيِّنَةً عَلَى أَهْلِهَا ، قَالُوا : نَعَمْ ، قَالَ : الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ هَذِهِ عَلَى أَهْلِهَا. (نسائی ۱۶۲۹۔ احمد ۳۳۶)

(۳۵۵۳۱) حضرت عبداللہ بن ربیعہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صَلَّالِلْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ایک سفر میں تھے کہ اچانک آپ صَلَّالِلْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ایک پھینکی ہوئی بکری کے پاس سے گزرے تو آپ صَلَّالِلْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''کیا تم اس بکری کو اس کے گھر والوں پر ہلکا دیکھ رہے ہو؟'' لوگوں نے عرض کیا۔ جی ہاں۔ آپ صَلَّالِلْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ بکری اپنے گھر والوں کے ہاں جتنی ہلکی ہے، اس سے بھی زیادہ دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاں بے وقعت (اور ہلکی) ہے۔

(۳۵۵۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَاةٍ مَيِّتَةٍ ، فَقَالَ : لِمَ تَرَوْنَ أَلْقَى هَذِهِ أَهْلُهَا فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ وَهَلْ يَنْتَفِعُونَ بِهَا وَقَدْ مَاتَتْ ، فَقَالَ : لَزَوَالُ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ هَذِهِ عَلَى أَهْلِهَا. (بخاری ۹۶۲۔ مسلم ۲۲۷۳)

(۳۵۵۳۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صَلَّالِلْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا گزر ایک مردار بکری پر سے ہوا۔ آپ صَلَّالِلْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے پوچھا: ''اس بکری کو اس کے گھر والوں نے کیوں پھینک دیا ہے؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صَلَّالِلْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! کیا وہ لوگ اس سے منتفع ہوتے جبکہ یہ مر چکی ہے؟ اس پر آپ صَلَّالِلْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''جس قدر یہ بکری، اپنے گھر والوں پر ہلکی (بے قیمت) ہے، دنیا اس سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ہلکی (اور بے قیمت) ہے۔

(۳۵۵۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الأَغْنِيَاءِ بِنِصْفِ يَوْمٍ خَمْسِمِئَةِ عَامٍ.
(ترمذی ۲۳۵۳۔ احمد ۲۹۶)

(۳۵۵۳۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اہل ایمان فقراء، اغنیاء سے نصف یوم ... یعنی پانچ سو سال ... قبل جنت میں داخل ہوں گے۔

(۳۵۵۳٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ ، قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلاً وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا.

(مسلم ۱۸۳۲۔ ابن ماجہ ۴۱۹۱)

(۳۵۵۳۴) حضرت موسیٰ بن انس بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم وہ کچھ جان لو جو کچھ میں جانتا ہوں تو تم کم ہنسو اور زیادہ روؤ۔

(۳۵۵۳۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، كَيْفَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ؟ قَالَ : عُرَاةً حُفَاةً ، قُلْتُ : وَالنِّسَاءُ ، قَالَ : وَالنِّسَاءُ ، قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، فَمَا نَسْتَحْي ، قَالَ : الأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ.

(بخاری ۶۵۲۷۔ مسلم ۲۱۹۴)

(۳۵۵۳۵) حضرت قاسم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قیامت کے روز لوگوں کو کس طرح اکٹھا کیا جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ننگے جسم اور ننگے پاؤں۔ میں نے عرض کیا: اور عورتیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورتیں بھی۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں) میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں (ایک دوسرے سے) حیا نہیں آئے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''وہ معاملہ اس سے سخت ہوگا کہ بعض، بعض کی طرف دیکھے۔

(۳۵۵۳٦) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ : إِنَّكُمْ مُلاَقُوا اللهِ مُشَاةً حُفَاةً عُرَاةً غُرْلاً. (بخاری ۲۵۲۴۔ مسلم ۲۱۹۴)

(۳۵۵۳۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: ''یقیناً تم لوگ، اپنے پروردگار سے اس حالت میں ملو گے کہ ننگے جسم، ننگے پاؤں اور غیر مختون ہوگے۔

(۳۵۵۳۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو ذَرٍّ : أَيُّهَا النَّاسُ ، قُولُوا ، وَلاَ تَحْلِفُوا فَإِنَّ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ حَدَّثَنِي ، أَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى ثَلاَثَةِ أَفْوَاجٍ : فَوْجٌ طَاعِمُونَ كَاسُونَ رَاكِبُونَ ، وَفَوْجٌ يَمْشُونَ وَيَسْعَوْنَ ، وَفَوْجٌ تَسْحَبُهُمَ الْمَلاَئِكَةُ عَلَى وُجُوهِهِمْ ، قَالَ : قُلْنَا : أَمَّا هَذَانِ فَقَدْ عَرَفْنَاهُمَا ، فَمَا الَّذِينَ يَمْشُونَ وَيَسْعَوْنَ ، قَالَ : يُلْقِي اللَّهُ الآفَةَ عَلَى الظَّهْرِ حَتَّى لاَ يَبْقَى ظَهْرٌ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيُعْطَى الْحَدِيقَةَ الْمُعْجِبَةَ بِالشَّارِفِ ذَاتَ الْقَتَبِ فَمَا يَجِدُهَا. (احمد ۱۶۴۔ بزار ۳۸۹۱)

(۳۵۵۳۷) حضرت حذیفہ بن اُسید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! بات کہو اور پھر اس کے خلاف نہ کرو۔ کیونکہ مجھے الصادق المصدوق نے بیان کیا ہے کہ ''یقیناً لوگوں کو قیامت کے دن تین گروہوں میں میدانِ محشر میں لایا جائے گا۔ ایک گروہ آسودہ حال کپڑوں میں ملبوس، سواری پر سوار ہوگا اور ایک گروہ پیدل چلتا اور دوڑتا ہوگا اور ایک گروہ کو فرشتے ان کے منہ کے بل گھسیٹ کر لائیں گے۔ راوی کہتے ہیں ہم نے کہا: ان دو گروہوں کو تو ہم پہچانتے ہیں لیکن چلنے اور دوڑنے والے کون لوگ ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سواریوں پر موت کی آفت کو نازل کردے گا۔ یہاں تک کہ ایک گھنے باغ والا شخص اگر اس کو عبور کرنے کے لیے کسی زین والی اونٹنی پر سوار ہوگا تو وہ اونٹنی اسے پار نہ کر سکے گی۔ (محدثین کے بیان کے مطابق اس جملے کا تعلق آخرت کے احوال سے نہیں ہے)

(۳۵۵۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَوْعِظَةٍ ، فَقَالَ : إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللهِ حُفَاةً عراة غُرْلاً ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ﴾ فَأَوَّلُ الْخَلاَئِقِ يُلْقَى بِثَوْبٍ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : ثُمَّ يُؤْخَذُ بِقَوْمٍ مِنْكُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ : يَا رَبِّ أَصْحَابِي ، فَيُقَالَ : إِنَّكَ لاَ تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ ، إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ ، فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ : ﴿وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا﴾ إِلَى قَوْلِهِ : ﴿الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾. (مسلم ۲۱۹۴۔ ترمذی ۳۱۶۷)

(۳۵۵۳۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان وعظ کہنے کھڑے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً تم لوگ اللہ کی طرف ننگے سر، ننگے پاؤں اور غیر مختون حالت میں جمع کیے جاؤ گے۔ ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ﴾ مخلوق میں سے سب سے پہلے جس کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔ وہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم میں سے بائیں ہاتھ والے لوگوں کو پکڑا جائے گا تو میں کہوں گا۔ اے پروردگار! یہ میرے ساتھی ہیں۔ کہا جائے گا آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا ایجاد کیا۔ یہ لوگ مسلسل اپنی ایڑیوں پر واپس پلٹتے رہے۔ اس پر میں وہی بات کہوں گا جو عبد صالح حضرت عیسیٰ علیہ السلام ...... نے کہی تھی۔

(۳۵۵۳۹) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ وُهَيْبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلاَثِ طَرَائِقَ رَاغِبِينَ رَاهِبِينَ ، وَاثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ وَثَلاَثَةٌ عَلَى بَعِيرٍ. (بخاری ۶۵۲۲۔ مسلم ۲۱۹۵)

(۳۵۵۳۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو تین طریقوں سے جمع کیا جائے گا۔ رغبت کرنے والے، خوف کرنے والے اور ایک اونٹ پر دو، اور ایک اونٹ پر تین۔

(۳۵۵۴۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ : مَنْ حُوسِبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُذِّبَ ، قُلْتُ : أَلَيْسَ قَالَ اللَّهُ : ﴿فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا﴾ قَالَ : لَيْسَ ذَاكَ بِالْحِسَابِ ، إِنَّمَا ذَاكَ الْعَرْضُ ، مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُذِّبَ. (مسلم ۲۲۰۴۔ احمد ۲۷)

(۳۵۵۴۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی سے حساب لیا گیا قیامت کے دن، اس کو عذاب دیا جائے گا۔ میں نے پوچھا کیا یہ ارشاد خداوندی نہیں ہے: ﴿فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا﴾ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ حساب نہیں ہے یہ تو صرف پیشی ہے جس آدمی سے حساب میں مناقشہ ہوا قیامت کے دن تو اس کو عذاب ہوگا۔

(۳۵۵٤۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَالَ : يُؤْتَى بِأَشَدِّ النَّاسِ كَانَ بَلاَءً فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، فَيَقُولُ اللَّهُ : اصْبُغُوهُ صِبْغَةً فِي الْجَنَّةِ ، فَيُصْبَغُ فِيهَا صِبْغَةً فَيَقُولُ اللَّهُ : يَا ابْنَ آدَمَ ، هَلْ رَأَيْت بُؤْسًا قَطُّ ، أَوْ شَيْئًا تَكْرَهُهُ فَيَقُولُ : لاَ وَعِزَّتِكَ ، مَا رَأَيْت شَيْئًا أَكْرَهُهُ قَطُّ ، ثُمَّ يُؤْتَى بِأَنْعَمِ النَّاسِ فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَيَقُولُ : اصْبُغُوهُ صِبْغَةً فِي النَّارِ ، فَيُصْبَغُ فِيهَا فَيَقُولُ : يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْت قَطُّ قُرَّةَ عَيْنٍ فَيَقُولُ : لاَ وَعِزَّتِكَ مَا رَأَيْت خَيْرًا قَطُّ.

(مسلم ۲۱۶۲۔ ابن ماجه ۴۳۲۱)

(۳۵۵٤۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اہل جنت میں سے ایک ایسے آدمی کو لایا جائے گا جو دنیا میں بہت زیادہ مصیبتوں کا شکار ہوگا۔ تو ارشاد خداوندی ہوگا۔ اس آدمی کو جنت میں ایک غوطہ دو۔ چنانچہ اس آدمی کو جنت میں غوطہ دیا جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے آدم کے بیٹے؟ کیا تو نے کبھی کوئی تکلیف یا ناپسندیدہ چیز دیکھی ہے؟ وہ جواب دے گا۔ نہیں، آپ کی عزت کی قسم! میں نے کبھی کوئی ناپسندیدہ چیز نہیں دیکھی۔ پھر اس کے بعد اہل جہنم میں سے اس آدمی کو لایا جائے گا جو دنیا میں سب سے زیادہ نعمتوں میں رہا ہوگا۔ ارشاد خداوندی ہوگا۔ اس کو جہنم میں ایک غوطہ دو۔ چنانچہ اس کو جہنم میں غوطہ دیا جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھیں گے: اے آدم کے بیٹے! تم نے کبھی آنکھوں کی ٹھنڈک دیکھی ہے؟ وہ جواب دے گا۔ آپ کی عزت کی قسم! نہیں، میں نے تو کبھی کوئی خیر نہیں دیکھی۔

(۳۵۵٤۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كُنْتُ أَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ لِي يَوْمًا : هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ تُطْعِمُنَا قُلْتُ : نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَضْلٌ مِنَ الطَّعَامِ الَّذِي كَانَ أَمْسِ ، قَالَ : أَلَمْ أَنْهَكَ أَنْ تَدَعَ طَعَامَ يَوْمٍ لِغَدٍ. (احمد ۱۹۸)

(۳۵۵٤۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ ایک دن آپ ﷺ نے مجھے کہا: ''کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے جو تم ہمیں کھلاؤ؟'' میں نے عرض کیا جی ہاں۔ یا رسول اللہ ﷺ! گزشتہ کل کے کھانے میں سے بچا ہوا موجود ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں اس بات سے منع نہیں کیا کہ آنے والے کل

کے لیے آج کا کھانا بچا کر رکھو؟''

(۳۵۵۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :مَا شَبِعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ بُرٍّ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ. (بخاری ۵۴۱۶۔ مسلم ۲۲۸۱)

(۳۵۵۴۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات تک کبھی تین دن مسلسل پیٹ بھر کر گندم کے آٹے کی روٹی نہیں کھائی۔

(۳۵۵۴۴) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ :قَالَتْ عَائِشَةُ :إِنْ كُنَّا لَنَمْكُثُ الشَّهْرَ ، أَوْ نِصْفَ الشَّهْرِ مَا يَدْخُلُ بَيْتَنَا نَارٌ لِمِصْبَاحٍ ، وَلاَ لِغَيْرِهِ ، فَقُلْتُ :بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعِيشُونَ ، قَالَتْ :بِالأَسْوَدَيْنِ :الْمَاءِ وَالتَّمْرِ ، وَكَانَ لَنَا جِيرَانٌ مِنَ الأَنْصَارِ جَزَاهُمُ اللَّهُ خَيْرًا لَهُمْ مَنَائِحُ فَرُبَّمَا بَعَثُوا إلَيْنَا مِنْ أَلْبَانِهَا.

(۳۵۵۴۴) حضرت قاسم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: ہم لوگ پورا پورا مہینہ یا آدھا مہینہ اس حال میں ٹھہرے رہتے کہ ہمارے گھر میں کوئی آگ ...... چراغ کی ہو یا غیر چراغ کی ......داخل نہ ہوتی۔ میں نے (قاسم سے) کہا۔ پھر تم لوگ کس چیز کے ذریعہ زندگی گزارتے تھے؟ انہوں نے فرمایا دو چیزوں کے ذریعہ۔ یعنی پانی اور کھجور۔ اور کچھ انصار ہمارے پڑوس میں تھے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو جزائے خیر دے۔ ان کے پاس اونٹنیاں تھیں تو بسا اوقات وہ ان اونٹنیوں کا دودھ ہماری طرف بھیج دیتے تھے۔

(۳۵۵۴۵) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ بَعْضِ الْمَدَنِيِّينَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ :تَعَرَّضَتِ الدُّنْيَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :إِنِّي لَسْتُ أُرِيدُك ، قَالَتْ :إِنْ لَمْ تُرِدْنِي فَسَيُرِيدُنِي غَيْرُك.

(۳۵۵۴۵) حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دنیا پیش ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں تجھے نہیں چاہتا۔ دنیا نے کہا اگر آپ مجھے نہیں چاہتے تو عنقریب مجھے آپ کے علاوہ لوگ چاہیں گے۔

(۳۵۵۴۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فَضْلُ الْعِلْمِ خَيْرٌ مِنْ فَضْلِ الْعِبَادَةِ ، وَمَلاَكُ دِينِكُمَ الْوَرَعُ.

(۳۵۵۴۶) حضرت عمرو بن قیس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم کی فضیلت، عبادت کی فضیلت سے بہتر ہے اور تمہارے دین کا خلاصہ پرہیزگاری ہے۔

(۳۵۵۴۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَبِي الْفَضْلِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَتَذْكُرُونَ أَهَالِيَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَقَالَ :أَمَّا عِنْدَ ثَلاَثٍ فَلاَ :عِنْدَ الْكِتَابِ ، وَعِنْدَ الْمِيزَانِ ، وَعِنْدَ الصِّرَاطِ.

(ابو داؤد ۴۷۲۳۔ احمد ۱۰۱)

(۳۵۵۴۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ قیامت کے دن اپنے گھر والوں کو یاد کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تین مقامات پر تو نہیں یاد کروں گا۔ نامہ اعمال کے وقت، میزان کے وقت اور پل صراط پر۔

(۳۵۵٤۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَيْنَ تَأْمُرُنِي ، قَالَ : هَاهُنَا ، وَقَالَ بِيَدِهِ نَحْوَ الشَّامِ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ رِجَالاً وَرُكْبَانًا وَتُحْشَرُونَ عَلَى وُجُوهِكُمْ.

(ابن ماجه ۲۵۳۶۔ طبرانی ۹۶۹)

(۳۵۵۴۸) حضرت بہز بن حکیم اپنے والد سے اور اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے کہاں کا حکم دیتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے شام کی طرف اشارہ فرمایا: ''یقیناً تم لوگ سوار اور پا پیادہ جمع کیے جاؤ گے اور تم اپنے منہ کے بل جمع کیے جاؤ گے۔

(۳۵۵٤۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ أَبِي وَكِيعٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ﴾ قَالَ : يَوْمَ الْحَجِّ الأَكْبَرِ ، قَالَ : فَبَكَى عُمَرُ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا يُبْكِيكَ ، قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَبْكَانِي أَنَّا كُنَّا فِي زِيَادَةٍ مِنْ دِينِنَا ، فَأَمَّا إِذْ كَمُلَ فَإِنَّهُ لَمْ يَكْمُلْ قَطُّ شَيْءٌ إِلاَّ نَقَصَ ، قَالَ : صَدَقْتَ. (طبری ۸۰)

(۳۵۵۴۹) حضرت ہارون بن ابی وکیع، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ﴾ نازل ہوئی راوی کہتے ہیں یہ حج اکبر کا دن تھا۔ کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ''تمہیں کس بات پر رونا آ رہا ہے؟'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے اس بات نے رلا دیا ہے کہ ہم پہلے اپنے دین میں زیادتی میں (امیدوار) ہوتے تھے۔ پس جب یہ دین کامل ہو گیا تو بات یہ ہے کہ جب بھی کوئی چیز کامل ہوتی ہے تو پھر اس میں نقص آنے لگتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم سچ کہہ رہے ہو۔

(۳۵۵۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنْ قَطْرَتَيْنِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ قَطْرَةٍ فِي سَبِيلِهِ ، أَوْ مِنْ قَطْرَةِ دُمُوعٍ قَطَرَتْ مِنْ عَيْنِ رَجُلٍ قَائِمٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ ، وَمَا مِنْ جُرْعَتَيْنِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ جُرْعَةٍ مُحْزِنَةٍ مُوجِعَةٍ رَدَّهَا صَاحِبُهَا بِحُسْنِ صَبْرٍ وَعَزَاءٍ ، أَوْ جُرْعَةِ غَيْظٍ كَظَمَ عَلَيْهَا. (ابن المبارك ٦٧٢۔ عبدالرزاق ۲۰۲۸۹)

(۳۵۵۵۰) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ان دو قطروں سے بڑھ کر کوئی قطرہ اللہ تعالیٰ کو محبوب نہیں ہے۔ ایک خون کا وہ قطرہ جو راہِ خدا میں گرے اور ایک وہ قطرہ جو اس آدمی کی آنکھ سے خوف خدا کی وجہ سے ٹپک پڑے جو درمیان شب میں خدا کے حضور کھڑا ہو اور ان دو گھونٹوں سے بڑھ کر کوئی گھونٹ اللہ کو محبوب نہیں ہے۔ ایک تکلیف

وہ اور غمناک گھونٹ جس کو آدمی اچھے صبر اور برداشت کے ذریعہ قبول کرے اور دوسرا غصہ کا گھونٹ جس کو آدمی ضبط کر لے۔

(۳۵۵۵۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَتِ الْعِبَادَةُ تَأْخُذُ علی النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ عَلَى أَصْحَابِهِ كَأَنَّهُ شِنٌّ بَالٍ.

(۳۵۵۵۱) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ پر عبادت کا اس قدر غلبہ ہوتا تھا کہ آپ ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس تشریف لاتے تو آپ ﷺ مثل پرانے مشکیزہ کے محسوس ہوتے۔

(۳۵۵۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الزَّرْعِ لاَ تَزَالُ الرِّيحُ تُمِيلُهُ ، وَلاَ يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ بَلاَءٌ ، وَمَثَلُ الْكَافِرِ مَثَلُ شَجَرَةِ الأَرْزِ لاَ تَهْتَزُّ حَتَّى تَسْتَحْصِدَ.

(۳۵۵۵۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن کی مثال کھیتی کی طرح ہے۔ ہوا اس کو مسلسل ہلاتی رہتی ہے۔ مومن کو بھی مسلسل آزمائشیں پہنچتی رہتی ہیں۔ اور کافر کی مثال، صنوبر کے درخت کی طرح ہے کہ وہ حرکت ہی نہیں کرتا یہاں تک کہ بالکل کاٹ دیا جاتا ہے۔

(۳۵۵۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالاَ : حدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابن كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تَفِيئُهَا الرِّيحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا أُخْرَى حَتَّى تَهِيجَ وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الأَرْزَةِ الْمُجَذِّيَةِ عَلَى أَصْلِهَا ، لاَ يَفِيئُهَا شَيْءٌ حَتَّى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً.

(۳۵۵۵۳) حضرت کعب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن کی مثال، کچی کھیتی کی سی ہے کہ ہوائیں اس کو حرکت دیتی ہیں، کبھی اس کو ٹیڑھا کرتی ہیں اور کبھی اس کو سیدھا کرتی ہیں یہاں تک کہ وہ زرد ہو جاتی ہے اور کافر کی مثال، اس صنوبر کی سی ہے جو زمین میں موجود اپنی جڑ پر سیدھا کھڑا ہوتا ہے۔ کوئی شے اس کو حرکت نہیں دے سکتی یہاں تک کہ وہ ایک ہی مرتبہ جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔

(۳۵۵۵٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا.

(۳۵۵۵۴) حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مومن، مومن کے لیے عمارت کی طرح ہے کہ اس کا بعض، بعض کو مضبوط کرتا ہے۔

(۳۵۵۵۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ النَّحْلَةِ تَأْكُلُ طَيِّبًا وَتَضَعُ طَيِّبًا.

(۳۵۵۵۵) حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مومن کی مثال شہد کی مکھی کی سی ہے جو کھاتی بھی طیب ہے اور نکالتی بھی طیب ہے۔

(۳۵۵۵٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْمُؤْمِنُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِنِ اشْتَكَى رَأْسُهُ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالْحُمَّى وَالسَّهَرِ.

(بخاری ۶۰۱۱۔ مسلم ۲۰۰۰)

(۳۵۵۵۶) حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تمام اہل ایمان کی مثال ایک آدمی کی سی ہے۔ اگر آدمی کا سر شکایت کرتا ہے تو آدمی کا سارا بدن بخار اور شب بیداری میں اس کا ساتھ دیتا ہے۔

(۳۵۵۵۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنِ ابْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :الْمُؤْمِنُ مِنْ أَهْلِ الإِيمَانِ بِمَنْزِلَةِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ، يَأْلَمُ الْمُؤْمِنُ لأَهْلِ الإِيمَانِ كَمَا يَأْلَمُ الْجَسَدُ لِمَا فِي الرَّأْسِ. (احمد ۳۴۰۔ طبرانی ۵۷۴۳)

(۳۵۵۵۷) حضرت سہل بن سعد، جناب نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مومن (دیگر) اہل ایمان کے لیے جسم میں بمنزلہ سر کے ہے۔ مومن، اہل ایمان کا دکھ اسی طرح محسوس کرتا ہے جس طرح سر کا دکھ درد بقیہ جسم محسوس کرتا ہے۔

(۳۵۵۵۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا أَلِمَ بَعْضُهُ تَدَاعَى لِذَلِكَ كُلُّهُ.

(احمد ۲۷۴۔ طیالسی ۷۹۳)

(۳۵۵۵۸) حضرت نعمان بن بشیر جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مومن کی مثال، جسم کی طرح ہے کہ جب اس کا بعض حصہ تکلیف میں ہوتا ہے تو بقیہ جسم بھی اس تکلیف میں اس کے ساتھ ہوتا ہے۔

(۳۵۵۵۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَرْفَعُ عَبْدٌ نَفْسَهُ إِلاَّ وَضَعَهُ اللَّهُ وَلاَ يَضَعُ عَبْدٌ نَفْسَهُ إِلاَّ رَفَعَهُ اللَّهُ.

(مسلم ۲۰۰۱)

(۳۵۵۵۹) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی اپنے آپ کو اوپر نہیں اٹھاتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو نیچا کر دیتے ہیں اور کوئی آدمی اپنے آپ کو نیچا نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو بلند کر دیتا ہے۔

(۳۵۵٦۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ ، قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ ، قَالَ :

إِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي ، قَالَ :فَقَرَأْتُ النِّسَاءَ حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ : ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾ رَفَعْتُ رَأْسِي ، أَوْ غَمَزَنِي رَجُلٌ إِلَى جَنْبِي فَرَأَيْتُ دُمُوعَهُ تَسِيلُ.

(۳۵۵۶۰) حضرت عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے کہا: "تم مجھے قرآن سناؤ۔ حضرت عبداللہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں آپ ﷺ کو پڑھ کر سناؤں؟ حالانکہ آپ پر تو قرآن نازل ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "میں چاہتا ہوں کہ میں اپنے علاوہ کسی سے قرآن سنوں۔ راوی کہتے ہیں پس میں نے سورۂ نساء پڑھنی شروع کی۔ یہاں تک کہ جب میں ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾ پر پہنچا میں نے اپنا سر اٹھایا ... یا مجھے پہلو میں بیٹھے آدمی نے متوجہ کیا ... تو میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ کے آنسو بہہ رہے تھے۔

(۳۵۵۶۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا ، قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ ، قَالَ :مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ.

(۳۵۵۶۱) حضرت عبداللہ بن بسر سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے جناب نبی کریم ﷺ سے پوچھا لوگوں میں کون سب سے بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "جس کی عمر لمبی ہو اور عمل اچھا ہو۔

(۳۵۵۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سلمة بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إنَّ مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ أَنْ يَطُولَ عُمُرُهُ وَيَرْزُقَهُ اللَّهُ الإِنَابَةَ إلَيْهِ.

(احمد ۳۳۲۔ بزار ۳۲۴۰)

(۳۵۵۶۲) حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "یقیناً یہ بات آدمی کی خوش بختی کی علامت ہے کہ اس کی عمر لمبی ہو اور اللہ تعالیٰ اس کو اپنی طرف رجوع کی توفیق دے دیں۔

(۳۵۵۶۳) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إبْرَاهِيمَ عَن أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُكُمْ أَطْوَلُكُمْ أَعْمَارًا وَأَحْسَنُكُمْ أَعْمَالاً .(بزار ۱۹۷۱)

(۳۵۵۶۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جن کی عمریں لمبی ہوں اور ان کے اعمال اچھے ہوں۔

(۳۵۵۶٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، قَالَ :حَدَّثَنِي إبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، قَالَ :جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ مِنْ بَنِي عُذْرَةَ إلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمُوا ، قَالَ :فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ يَكْفِينِي هَؤُلَاءِ ، قَالَ :فَقَالَ :طَلْحَةُ :أَنَا ، قَالَ :فَكَانُوا عِنْدِي ، قَالَ :فَضُرِبَ عَلَى النَّاسِ بَعْثٌ ، قَالَ :فَخَرَجَ أَحَدُهُمْ فَاسْتُشْهِدَ ، ثُمَّ ضُرِبَ بَعْثٌ فَخَرَجَ الثَّانِي فِيهِ فَاسْتُشْهِدَ ، قَالَ :

وَبَقِيَ الثَّالِثُ حَتَّى مَاتَ مَرِيضًا عَلَى فِرَاشِهِ ، قَالَ طَلْحَةُ : فَرَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنِّي أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُهُمْ أَعْرِفُهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ وَسِيمَاهُمْ ، قَالَ : فَإِذَا الَّذِي مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ دَخَلَ أَوَّلَهُمْ ، وَإِذَا الثَّانِي مِنَ الْمُسْتَشْهِدِينَ عَلَى أَثَرِهِ ، وَإِذَا أَوَّلُهُمْ آخِرُهُمْ ، قَالَ فَدَخَلَنِي مِنْ ذَلِكَ ، قَالَ : فَأَتَيْت النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْت ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْسَ أَحَدٌ عِنْدَ اللهِ أَفْضَلَ مِنْ مُعَمَّرٍ يُعَمَّرُ فِي الإِسْلاَمِ لِتَهْلِيلِهِ وَتَكْبِيرِهِ وَتَسْبِيحِهِ وَتَحْمِيدِهِ. (نسائی ۱۰۶۷۴۔ احمد ۱۶۳)

(۳۵۵۶۴) حضرت عبداللہ بن شداد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ قبیلہ بنو عذرہ کے تین لوگ جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام لے آئے۔ راوی کہتے ہیں آپ نے پوچھا: ''ان لوگوں کو میری طرف سے کون کفایت کرے گا؟'' راوی کہتے ہیں حضرت طلحہ نے کہا میں۔ طلحہ کہتے ہیں پس وہ میرے پاس ہی تھے۔ کہتے ہیں کہ لوگوں کو ایک سفر میں جانا پڑا۔ راوی کہتے ہیں پس ان میں سے ایک باہر سفر میں گیا اور شہید ہوگیا۔ پھر ایک اور سفر درپیش ہوا تو دوسرا آدمی اس میں شامل ہوا اور وہ بھی شہید ہوگیا۔ راوی کہتے ہیں تیسرا آدمی رہ گیا یہاں تک کہ وہ اپنے بستر پر ہی بیمار ہو کر مرگیا۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پس میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہوگیا ہوں۔ میں ان لوگوں کو ان کے ناموں اور نشانوں سے پہچانتا تھا۔ کہتے ہیں کہ پس جو آدمی اُن میں سے اپنے بستر پر مرا تھا وہ ان دونوں سے پہلے جنت میں داخل ہوا۔ اور دوسرا شہید ہونے والا اس کے بعد آیا۔ اور ان میں سے پہلا شہید ہونے والا، سب سے آخر میں آیا۔ راوی کہتے ہیں یہ دیکھ کر میرے دل میں کچھ خیال سا آیا۔ کہتے ہیں میں جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ کے سامنے یہ بات ذکر کی۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ کے ہاں اس معمر آدمی سے زیادہ کسی کو فضیلت نہیں ہے جو اسلام میں عمر گزار کر گیا ہو۔ کیونکہ اس نے لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر، سبحان اللہ اور الحمد للہ پڑھا ہے۔

(۳۵۵۶۵) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ ، قَالَ : مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ ، قَالَ : أَيُّ النَّاسِ شَرٌّ ، قَالَ : مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ. (ترمذی ۲۳۳۰۔ احمد ۴۸)

(۳۵۵۶۵) حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: لوگوں میں سے کون سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا: ''جس کی عمر لمبی ہو اور اس کا عمل اچھا ہو۔ سائل نے پوچھا: لوگوں میں سے سب سے برا کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کی عمر لمبی ہو اور اس کے عمل برے ہوں۔

(۳۵۵۶۶) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رُبَيِّعَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِيِّ ، قَالَ : آخَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ ، فَقُتِلَ أَحَدُهُمَا وَالآخَرُ

بَعْدَهُ ، فَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا قُلْتُمْ ، قَالُوا :دَعَوْنَا اللَّهَ لَهُ اللَّهُمَّ أَلْحِقْهُ بِصَاحِبِهِ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فَأَيْنَ صَلاَتُهُ بَعْدَ صَلاَتِهِ وَصِيَامُهُ بَعْدَ صِيَامِهِ وَأَيْنَ عَمَلُهُ بَعْدَ عَمَلِهِ شَكَّ فِي الصَّوْمِ وَالْعَمَلُ الَّذِي بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ. (احمد ۲۱۹۔ ابو داؤد ۲۵۱۶)

(۳۵۵۶۶) حضرت عبید بن خالد سلمی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے دو آدمیوں کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔ پھر ان میں سے ایک (راہ خدا میں) قتل ہوا اور دوسرا اس کے بعد مرا۔ پھر ہم نے اس کا جنازہ پڑھا۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''تم نے کیا کہا ہے؟'' صحابہ ؓ نے کہا: ہم نے اس کے لیے دعا کی ہے کہ اے اللہ! اس کو اس کے ساتھی کے ساتھ ملا دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر اُس کے (پہلے کے) بعد اس کی نمازیں کہاں جائیں گی؟ اور اس کے روزوں کے بعد اس کے روزے کہاں جائیں گے۔ اور اس کے عمل کے بعد اس کا عمل کہاں جائے گا؟'' راوی کو روزے کے بارے میں شک ہے۔ ''ان دونوں کے درمیان جو عمل ہے وہ زمین و آسمان کے درمیان کی طرح ہے۔

(۳۵۵۶۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :قَالَ الْعَبَّاسُ لأَعْلَمَنَّ مَا بَقَاء رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا ، فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ لَوَ اتَّخَذْت عَرِيشًا فَكَلَّمْت النَّاسَ ، فَإِنَّهُمْ قَدْ آذَوْك ، قَالَ :لاَ أَزَالُ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ يَطَؤُونَ عَقِبِي وَيُنَازِعُونِي رِدَائِي وَيُصِيبُنِي غُبَارُهُمْ حَتَّى يَكُونَ اللَّهُ يُرِيحُنِي مِنْهُمْ.

(بزار ۲۴۲۶۔ دارمی ۷۵)

(۳۵۵۶۷) حضرت عکرمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عباس ؓ نے فرمایا میں ضرور بالضرور بتاؤں گا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا ہمارے درمیان رہنا کیسا تھا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر آپ شامیانہ بنالیں پھر لوگوں سے باتیں کریں۔ کیونکہ لوگ آپ کو تکلیف دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں مسلسل ان کے درمیان ہی رہوں گا۔ یہ لوگ میری ایڑیاں روندتے رہیں گے اور میری چادر کے اندر میرے ساتھ جھگڑتے رہیں گے۔ اور مجھے ان کی گرد لگتی رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان سے آرام دے دے۔

(۳۵۵۶۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْن بُكَيْر ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ سَعِيدٍ الْوَاسِطِيُّ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَاسِي النَّاسَ بِنَفْسِهِ حَتَّى جَعَلَ يُرَقِّعُ إِزَارَهُ بِالأَدَمِ ، وَمَا جَمَعَ بَيْنَ عَشَاءٍ وَغَدَاءٍ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ وِلاَءً حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ.

(۳۵۵۶۸) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ لوگوں کو اپنی ذات کے ذریعہ تسلی دیتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنے ازار کو چمڑے کے ذریعہ پیوند لگاتے اور آپ ﷺ نے وفات تک کبھی تین دن مسلسل صبح و شام کا کھانا اکٹھا نہیں فرمایا۔

(۳۵۵۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ :قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ، هَذَا

دِينُنَا ، قَالَ :هَذَا دِينُكُمْ ، وَأَيْنَمَا تُحْسِنْ يَكْفِيكَ.

(۳۵۵۶۹) حضرت بہز بن حکیم، اپنے والد، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! یہ ہمارا دین ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تمہارا دین ہے۔ جس طرح بھی اس کو خوب صورت کرو تمہیں کفایت کرے گا۔

(۳۵۵۷۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْر ، قَالَ :حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنْ قَالَ ، قَبَّحَ اللَّهُ الدُّنْيَا ، قَالَتِ الدُّنْيَا :قَبَّحَ اللَّهُ أَعْصَانَا لَهُ.

(حاکم ۳۱۳)

(۳۵۵۷۰) حضرت مطلب بن حطب سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو آدمی یہ کہے اللہ تعالیٰ دنیا کو برا کرے، تو دنیا کہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو برا کرے جو اللہ کا نافرمان ہے۔

(۳۵۵۷۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ نِسْطَاسٍ ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يُرْجَى خَيْرُهُ وَيُؤْمَنُ شَرُّهُ ، وَشَرُّ النَّاسِ مَنْ لاَ يُرْجَى خَيْرُهُ وَلاَ يُؤْمَنُ شَرُّهُ.

(ترمذی ۲۲۶۳۔ حاکم ۲۶۹)

(۳۵۵۷۱) حضرت سعید المقبری سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں میں سے بہترین آدمی وہ ہے جس کے خیر کی اُمید کی جائے اور اس کے شر سے امن ہو اور لوگوں میں سے بدترین آدمی وہ ہے جس کے خیر کی امید نہ ہو اور شر سے امن نہ ہو۔

زُهْدُ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم زہد

(۷) كلام أبي بكرٍ الصِّدِّيقِ رضي الله عنه

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا کلام

(۳۵۵۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ الْقُرَشِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُكَيْمٍ ، قَالَ :خَطَبَنَا أَبُو بَكْرٍ ، فَقَالَ :أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللهِ ، وَأَنْ تُثْنُوا عَلَيْهِ بِمَا هُوَ لَهُ أَهْلٌ ،

وَأَنْ تَخْلِطُوا الرَّغْبَةَ بِالرَّهْبَةِ وَتَجْمَعُوا الإِلْحَافَ بِالْمَسْأَلَةِ ، فَإِنَّ اللَّهَ أَثْنَى عَلَى زَكَرِيَّا وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ ، فَقَالَ : ﴿إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ﴾ ثُمَّ اعْلَمُوا عِبَادَ اللهِ، أَنَّ اللَّهَ قَدِ ارْتَهَنَ بِحَقِّهِ أَنْفُسَكُمْ ، وَأَخَذَ عَلَى ذَلِكَ مَوَاثِيقَكُمْ ، وَاشْتَرَى مِنْكُمَ الْقَلِيلَ الْفَانِيَ بِالْكَثِيرِ الْبَاقِي ، وَهَذَا كِتَابُ اللهِ فِيكُمْ لاَ تَفْنَى عَجَائِبُهُ وَلاَ يُطْفَأُ نُورُهُ فَصَدِّقُوا بِقَوْلِهِ ، وَانْتَصِحُوا كِتَابَهُ ، وَاسْتَبْصِرُوا فِيهِ لِيَوْمِ الظُّلْمَةِ ، فَإِنَّمَا خَلَقَكُمْ لِلْعِبَادَةِ ، وَوَكَّلَ بِكُمَ الْكِرَامَ الْكَاتِبِينَ ، يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ ، ثُمَّ اعْلَمُوا عِبَادَ اللهِ أَنَّكُمْ تَغْدُونَ وَتَرُوحُونَ فِي أَجَلٍ قَدْ غُيِّبَ عَنْكُمْ عِلْمُهُ ، فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْقَضِيَ الآجَالُ وَأَنْتُمْ فِي عَمَلِ اللهِ فَافْعَلُوا ، وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا ذَلِكَ إِلاَّ بِاللهِ ، فَسَابِقُوا فِي مَهَلِ آجَالِكُمْ قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ آجَالُكُمْ فَيَرُدَّكُمْ إِلَى أَسْوَأِ أَعْمَالِكُمْ ، فَإِنَّ أَقْوَامًا جَعَلُوا آجَالَهُمْ لِغَيْرِهِمْ وَنَسُوا أَنْفُسَهُمْ فَأَنْهَاكُمْ أَنْ تَكُونُوا أَمْثَالَهُمْ فَالْوَحَاءَ الْوَحَاءَ وَالنَّجَاءَ النَّجَاءَ ، فَإِنَّ وَرَائَكُمْ طَالِبًا حَثِيثًا مَرُّهُ سَرِيعٌ. (حاکم ۳۸۳)

(۳۵۵۷۲) حضرت عبداللہ بن عکیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا تو کہا: امابعد! بیشک میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اور اس بات کی تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ تم اللہ کی ثنا اس طرح کرو جیسے وہ ثنا کا اہل ہے اور یہ کہ تم خوف کو شوق کے ساتھ ملائے رکھو۔ اور یہ کہ تم خوب چمٹ کر مانگنے کو سوال کے ساتھ جمع کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا اور ان کے گھر والوں کی تعریف کی ہے۔ فرمایا: ﴿إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ﴾ اللہ کے بندو! پھر یہ بات جان لو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمہاری جانوں کو اپنے حق کے عوض رہن رکھا ہے اور اس پر تم سے پختہ عہد لیے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے تم سے فنا ہونے والی تھوڑی چیز کے بدلہ میں باقی رہنے والی کثیر چیز دے کر تم سے خریداری کی ہے۔ یہ تم میں اللہ کی کتاب ہے۔ اس کے عجائبات ختم نہیں ہوتے اور اس کا نور بند نہیں ہوتا۔ پس تم اس کے کلام کی تصدیق کرو۔ اور اس کی کتاب سے نصیحت حاصل کرو۔ اور اندھیرے کے دن میں اس سے بصیرت حاصل کرو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں صرف عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔ اور کراماً کاتبین کو تم پر مقرر فرمایا ہے۔ وہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو۔

اللہ کے بندو! پھر یہ بات جان لو۔ تم لوگ ایک مہلت میں صبح وشام گزار رہے ہو جس کا علم تم سے غائب ہے۔ اگر تم اس بات کی استطاعت رکھتے ہو کہ مہلتیں اس طرح سے ختم ہوں کہ تم اللہ کے کام میں ہو۔ تو پس تم یہ کام کرو۔ اور یہ کام تم اللہ کی توفیق کے بغیر نہیں کر سکتے ہو۔ پس تم اپنی مہلت کے موجود لمحوں میں جلدی کرو۔ قبل اس کے کہ تمہاری عمریں پوری ہو جائیں پھر تمہیں تمہارے برے اعمال کی طرف لوٹا دیا جائے۔ بیشک کچھ لوگوں نے اپنے اوقات کو دوسروں کے لیے کر دیا اور اپنی جانوں کو بھول گئے لیکن میں تمہیں ان جیسا بننے سے منع کرتا ہوں۔ پس جلدی کرو۔ پس جلدی کرو۔ النجاء النجاء کیونکہ تمہارے پیچھے ایک تیز طالب ہے جس کا گزرنا بہت تیز ہے۔

(۳۵۵۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : رَأَى أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ طَيْرًا وَاقِعًا عَلَى شَجَرَةٍ ،

فَقَالَ : طُوبَى لَكَ يَا طَيْرُ وَاللهِ لَوَدِدْت أَنِّي كُنْت مِثْلَك ، تَقَعُ عَلَى الشَّجَرَةِ وَتَأْكُلُ مِنَ الثَّمَرِ ، ثُمَّ تَطِيرُ وَلَيْسَ عَلَيْك حِسَابٌ ، وَلاَ عَذَابٌ ، وَاللهِ لَوَدِدْت أَنِّي كُنْت شَجَرَةً إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ مَرَّ عَلَيَّ جَمَلٌ فَأَخَذَنِي فَأَدْخَلَنِي فَاهُ فَلاَكَنِي ، ثُمَّ ازْدَرَدَنِي ، ثُمَّ أَخْرَجَنِي بَعْرًا وَلَمْ أَكُنْ بَشَرًا. (ابن المبارك ۲۴۰)

(۳۵۵۷۳) حضرت ضحاک سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک پرندے کو درخت پر بیٹھے دیکھا تو فرمایا: اے پرندے! تجھے مبارک ہو۔ خدا کی قسم! میں پسند کرتا ہوں کہ میں تیرے جیسا ہوتا۔ تو درختوں پر بیٹھتا ہے، پھلوں کو کھاتا ہے، پھر اُڑ جاتا ہے۔ تجھے نہ حساب ہے نہ عذاب۔ خدا کی قسم! میں پسند کرتا ہوں کہ میں راستہ کے ایک جانب لگا ہوا درخت ہوتا۔ میرے پاس سے کوئی اونٹ گزرتا۔ مجھے پکڑتا اور اپنے منہ میں ڈال لیتا پھر وہ مجھے چباتا مجھے توڑتا پھر مجھے مینگنی بنا کر نکال دیتا لیکن میں انسان نہ ہوتا۔

(۳۵۵۷۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، قَالَ : لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا بَكْرٍ الْوَفَاةُ أَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ ، فَقَالَ : إِنِّي مُوصِيك بِوَصِيَّةٍ إِنْ حَفِظْتَهَا : إِنَّ لِلَّهِ حَقًّا فِي اللَّيْلِ لاَ يَقْبَلُهُ فِي النَّهَارِ ، وَإِنَّ لِلَّهِ حَقًّا فِي النَّهَارِ لاَ يَقْبَلُهُ فِي اللَّيْلِ ، وَأَنَّهُ لاَ يُقْبَلُ نَافِلَةٌ حَتَّى تُؤَدَّى الْفَرِيضَةُ ، وَإِنَّمَا خَفَّتْ مَوَازِينُ مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاتِّبَاعِهِمَ الْبَاطِلَ فِي الدُّنْيَا وَخِفَّتِهِ عَلَيْهِمْ ، وَحُقَّ لِمِيزَانٍ لاَ يُوضَعُ فِيهِ إِلاَّ الْبَاطِلُ أَنْ يَكُونَ خَفِيفًا ، وَإِنَّمَا ثَقُلَتْ مَوَازِينُ مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاتِّبَاعِهِمَ الْحَقَّ فِي الدُّنْيَا وَثِقَلِهِ عَلَيْهِمْ ، وَحُقَّ لِمِيزَانٍ لاَ يُوضَعُ فِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلاَّ الْحَقُّ أَنْ يَكُونَ ثَقِيلاً ، أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ ذَكَرَ أَهْلَ الْجَنَّةِ بِصَالِحِ مَا عَمِلُوا ، وَتَجَاوَزَ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ ، فَيَقُولُ الْقَائِلُ : لاَ أبلغ هولاء ، وَذَكَرَ أَهْلَ النَّارِ بِسَيِّءِ مَا عَمِلُوا وَرَدَّ عَلَيْهِمْ صَالِحَ مَا عَمِلُوا : فَيَقُولُ الْقَائِلُ : أَنَا خَيْرٌ مِنْ هَؤُلاَءِ ، وَذَكَرَ آيَةَ الرَّحْمَةِ وَآيَةَ الْعَذَابِ ، لِيَكُونَ الْمُؤْمِنُ رَاغِبًا رَاهِبًا ، وَلاَ يَتَمَنَّى عَلَى اللهِ غَيْرَ الْحَقِ ، وَلاَ يُلْقِي بِيَدَيْهِ إِلَى التَّهْلُكَةِ ، فَإِنْ أَنْتَ حَفِظْت قَوْلِي هَذَا فَلاَ يَكُنْ غَائِبٌ أَحَبَّ إِلَيْك مِنَ الْمَوْتِ ، وَلاَ بُدَّ لَك مِنْهُ ، وَإِنْ أَنْتَ ضَيَّعْت قَوْلِي هَذَا فَلاَ يَكُنْ غَائِبٌ أَبْغَضَ إِلَيْك مِنْهُ وَلَنْ تُعْجِزَهُ.

(۳۵۵۷۴) حضرت زبید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت آیا تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف آدمی بھیجا اور فرمایا: میں تمہیں ایک وصیت کرتا ہوں اگر تم اُسے یاد رکھو تو بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک حق رات کے وقت ہے جس کو اللہ تعالیٰ دن میں قبول نہیں کرتے اور بے شک ایک حق اللہ تعالیٰ کا دن کے وقت ہے جس کو اللہ تعالیٰ رات کے وقت قبول نہیں کرتے۔ اور یہ کہ جب تک فرض ادا نہ ہوں، نفل قبول نہیں ہوتے۔ اور جن لوگوں کے اعمال قیامت کے دن ہلکے ہوں گے ان کے اعمال صرف اس وجہ سے ہلکے ہوں گے کہ انہوں نے دنیا میں باطل کی پیروی کی اور باطل ان کو ہلکا محسوس ہوا۔ اور میزان کے لیے یہ بات حق ہے کہ اس میں باطل ہی رکھا جائے تو وہ ہلکا ہو جائے۔ اور جن لوگوں کے اعمال قیامت کے دن وزنی ہوں گے

ان کے اعمال صرف اس وجہ سے وزنی ہوں گے کہ انہوں نے دنیا میں حق کی پیروی کی اور حق ان پر بھاری محسوس ہوا۔ اور ایسے میزان کے لیے جس میں بروز قیامت حق رکھا جائے یہی بات لائق ہے کہ وہ بھاری ہو جائے۔

تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کے اچھے اعمال کا ذکر کیا ہے اور ان کی غلطیوں سے درگزر کیا ہے۔ پس کہنے والا کہتا ہے میں ان لوگوں کو نہیں پہنچ سکتا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اہل جہنم کے برے اعمال کا ذکر کیا ہے اور ان کے اچھے اعمال کو ان پر رد فرما دیا ہے۔ پس کہنے والا کہتا ہے۔ میں ان لوگوں سے بہتر ہوں اور اللہ تعالیٰ نے رحمت کی آیت کو اور عذاب کی آیت کو ذکر فرمایا تا کہ صاحب ایمان خوف کھانے والا اور شوق رکھنے والا ہو اور خدا پر حق کے سوا کوئی تمنا نہ کرے اور اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں نہ پڑے۔ پس اگر تم نے میری یہ بات یاد رکھی تو پھر کوئی غائب چیز تمہیں موت سے زیادہ محبوب نہیں ہوگی اور یہ موت تو ضروری ہے۔ اور اگر تم نے میری یہ بات ضائع کی تو پھر کوئی غائب چیز تمہیں موت سے زیادہ مبغوض نہیں ہوگی اور تو موت کو عاجز نہیں کرسکتا۔

(۳۵۵۷۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ، قَالَ :رَافَقْتُ أَبَا بَكْرٍ وَكَانَ لَهُ كِسَاءٌ فَدَكِيٌّ يُخِلُّهُ عَلَيْهِ إذَا رَكِبَ ، وَنَلْبَسُهُ أَنَا وَهُوَ إذَا نَزَلْنَا وَهُوَ الْكِسَاءُ الَّذِي عَيَّرَتْهُ بِهِ هَوَازِنُ ، فَقَالُوا :أَذَا الْخِلاَلِ نُبَايِعُ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۵۵۷۵) حضرت رافع بن ابی رافع سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر کے ساتھ مرافقت کی اور ان کے پاس مقامِ فدک کی ایک چادر تھی جس کو آپ سوار ہو کر سمیٹ لیتے تھے اور جب ہم اترتے تو ہم اس کو پہن لیتے۔ یہ وہی چادر ہے جس کا طعنہ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو قبیلہ ہوازن نے دیا تھا۔ اور انہوں نے کہا کیا ہم اس چادر والے کی جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بیعت کریں؟''

(۳۵۵۷۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لَمَّا نَزَلَتْ ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَى﴾ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ :يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ أُكَلِّمُك إِلاَّ كَأَخِي السِّرَارِ حَتَّى أَلْقَى اللَّهَ.

(حارث ۹۵۷۔ حاکم ۴۶۲)

(۳۵۵۷۶) حضرت محمد بن ابراہیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَى﴾ نازل ہوئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مرتے دم تک آپ سے محض سرگوشی کرنے والے آدمی کی طرح ہی کلام کروں گا۔

(۳۵۵۷۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ:أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ، كَانَ أَبُو بَكْرٍ يَخْطُبُ فَيَذْكُرُ بَدْءَ خَلْقِ الإِنْسَانِ فَيَقُولُ :خُلِقَ مِنْ مَجْرَى الْبَوْلِ مِنْ نَتِنٍ ، فَيَذْكُرُ حَتَّى يَتَقَذَّرَ أَحَدُنَا نَفْسَهُ.

(۳۵۵۷۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمیں خطبہ دے رہے تھے۔ پس انہوں نے

مان کی تخلیق کا آغاز ذکر کیا تو فرمایا: انسان کو پیشاب کی نالی کی بدبو سے پیدا کیا گیا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کا ذکر کرتے رہے ان تک کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے کو گندا سمجھنے لگا۔

۳۵۵۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ أَبِي عَوْنٍ ، عَنْ عَرْفَجَةَ السُّلَمِيِّ ، قَالَ : قَالَ أَبُو بَكْرٍ : ابْكُوا فَإِنْ لَمْ تَبْكُوا فَتَبَاكَوْا.

(۳۵۵۷۸) حضرت عرفجہ سلمی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: روؤ۔ پس اگر تم رو نہ سکو تو رونے کی شکل بناؤ۔

۳۵۵۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ : وَاللهِ لَئِنْ كَانَ أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ تَرَكَا هَذَا الْمَالَ وَهُوَ يَحِلُّ لَهُمَا شَيْءٌ مِنْهُ ، لَقَدْ غُبِنَا وَنَقَصَ رَأْيُهُمَا ، وَايْمُ اللهِ مَا كَانَا بِمَغْبُونَيْنِ ، وَلاَ نَاقِصِي الرَّأْيِ ، وَلَئِنْ كَانَا امْرَأَيْنِ يَحْرُمُ عَلَيْهِمَا مِنْ هَذَا الْمَالِ الَّذِي أَصَبْنَا بَعْدَهُمَا لَقَدْ هَلَكْنَا ، وَايْمُ اللهِ مَا الْوَهْمُ إِلاَّ مِنْ قِبَلِنَا.

(۳۵۵۷۹) حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرو بن عاص نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم! اگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مال کو چھوڑا ہے جبکہ اس مال کا کچھ حصہ تو ان کے لیے حلال تھا۔ تو پھر ان دونوں کو دھوکہ ہوا ہے یا ان کی رائے میں نقص تھا۔ (پھر فرمایا) خدا کی قسم! وہ دونوں دھوکہ کھائے ہوئے نہیں تھے اور نہ ہی وہ ناقص الرائے تھے۔ اور اگر یہ دونوں حضرات ایسے تھے کہ ان پر ہمیں ان کے بعد ملنے والا احرام تھا تو پھر یقیناً ہم ہلاک ہو گئے اور خدا کی قسم! یہ وہم ہمارے حق میں ہی ہے۔

۳۵۵۸۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَامَ أَبُو بَكْرٍ خَطِيبًا ، فَقَالَ : أَبْشِرُوا فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُتِمَّ اللَّهُ هَذَا الأَمْرَ حَتَّى تَشْبَعُوا مِنَ الزَّيْتِ وَالْخُبْزِ.

(۳۵۵۸۰) حضرت مجاہد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: تمہیں بشارت ہو کیونکہ مجھے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس معاملہ کو پورا کرے گا یہاں تک کہ تم زیتون کے تیل اور روٹی سے سیراب ہو گے۔

۳۵۵۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ ، قَالَ : دَخَلَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ نَاسٌ مِنْ إِخْوَانِهِ يَعُودُونَهُ فِي مَرَضِهِ فَقَالُوا له : يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَلاَ نَدْعُو لَكَ طَبِيبًا يَنْظُرُ إِلَيْكَ ، قَالَ : قَدْ نَظَرَ إِلَيَّ ، قَالُوا : فَمَاذَا قَالَ لَكَ ، قَالَ : قَالَ : إِنِّي فَعَّالٌ لِمَا أُرِيد.

(۳۵۵۸۱) حضرت ابوالسفر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیماری کے دوران ان کے بھائیوں میں سے کچھ لوگ ان کی عیادت کے لیے آئے اور انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ! کیا ہم آپ کے لیے حکیم کو نہ بلائیں جو آپ کو دیکھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میری طرف طبیب نے دیکھ لیا ہے۔ لوگوں نے پوچھا پھر اس نے آپ

سے کیا کہا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حکیم نے کہا ہے میں نے جو ارادہ کرلیا ہے اس کو ضرور کروں گا۔

(٣٥٥٨٢) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، قَالَ : أُتِيَ أَبُو بَكْرٍ بِغُرَابٍ وَافِرِ الْجَنَاحَيْنِ فَقَالَ : مَا صِيدَ مِنْ صَيْدٍ ، وَلاَ عَضُدَ مِنْ شَجَرٍ إِلاَّ بِمَا ضَيَّعَتْ مِنَ التَّسْبِيحِ.

(۳۵۵۸۲) حضرت میمون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بڑے بڑے پروں والا کوا لایا گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی شکار، شکار نہیں ہوتا اور کوئی درخت کاٹا نہیں جاتا مگر یہ کہ وہ تسبیح کو ضائع کر دیتا ہے۔

(٨) كلام عمر بن الخطّاب رضي الله عنه

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا کلام

(٣٥٥٨٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمْنَا مَعَ عُمَرَ الشَّامَ أَنَاخَ بَعِيرَهُ ، وَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ فَأَلْقَيْتُ فَرْوَتِي بَيْنَ شُعْبَتَيِ الرَّحْلِ ، فَلَمَّا جَاءَ رَكِبَ عَلَى الْفَرْوِ ، فَلَقِينَا أَهْلَ الشَّامِ يَتَلَقَّوْنَ عُمَرَ فَجَعَلُوا يَنْظُرُونَ فَجَعَلْتُ أُشِيرُ لَهُمْ إِلَيْهِ ، قَالَ : يَقُولُ عُمَرُ : تَطْمَحُ أَعْيُنُهُمْ إِلَى مَرَاكِبِ مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ يُرِيدُ مَرَاكِبَ الْعَجَمِ.

(۳۵۵۸۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام اسلم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ شام گئے ۔ انہوں نے اپنے اونٹ کو بٹھایا اور اپنی حاجت کے لیے چلے گئے ۔ میں نے سواری کے دونوں حصوں کے درمیان چمڑے کا ملبوس ڈال دیا۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے تو آپ رضی اللہ عنہ اُسی چمڑے پر ہی سوار ہو گئے ۔ پس ہم اہل شام سے ملے ۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا استقبال کیا۔ وہ دیکھنے لگے تو میں ان کو حضرت عمر کی طرف اشارہ کر کے بتلانے لگا۔ راوی کہتے ہیں حضرت نے فرمایا: ان کی آنکھیں ایسے لوگوں کے مراکب کی طرف للچاتی ہیں جن کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مراد عجمی سواریاں تھیں۔

(٣٥٥٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ عُمَرُ الشَّامَ اسْتَقْبَلَهُ النَّاسُ وَهُوَ عَلَى بَعِيرِهِ فَقَالُوا : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، لَوْ رَكِبْتَ بِرْذَوْنًا يَلْقَاكَ عُظَمَاءُ النَّاسِ وَوُجُوهُهُمْ ، قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ أَلاَ أَرَاكُمْ هَاهُنَا ، إِنَّمَا الأَمْرُ مِنْ هَاهُنَا ، وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى السَّمَاءِ خَلُّوا سَبِيلَ جَمَلِي.

(۳۵۵۸۴) حضرت قیس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام تشریف لائے لوگوں نے ان کا استقبال کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے اونٹ پر تھے ۔ لوگوں نے کہا: اے امیر المومنین! اگر آپ غیر عربی گھوڑے پر سوار ہو جاتے کہ لوگوں کے سردار اور رئیس آپ سے ملاقات کریں گے راوی کہتے ہیں اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں یہاں دکھائی نہیں دوں گا۔ معاملہ تو وہاں ہوتا ہے اور آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ تم لوگ میرے اونٹ کا راستہ چھوڑ دو۔

(٣٥٥٨٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ عُمَرُ

الشَّامَ اَتَتْهُ الْجُنُودُ وَعَلَيْهِ إزَارٌ وَخُفَّانِ وَعِمَامَةٌ وَهُوَ آخِذٌ بِرَأْسِ بَعِيرِهِ يَخُوضُ الْمَاءَ ، فَقَالُوا : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، تَلْقَاكَ الْجُنُودُ وَبَطَارِقَةِ الشَّامِ وَأَنْتَ عَلَى هَذِهِ الْحَالِ ، قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ : إِنَّا قَوْمٌ أَعَزَّنَا اللَّهُ بِالإِسْلاَمِ فَلَنْ نَلْتَمِسَ الْعِزَّ بِغَيْرِهِ.

(۳۵۵۸۵) حضرت طارق بن شہاب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام تشریف لائے تو آپ رضی اللہ عنہ کے ل بہت سے گروہ حاضر ہوئے اور آپ رضی اللہ عنہ پر (اس وقت) ایک ازار، دوموزے اور ایک عمامہ تھا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ اپنے اونٹ کے سر کو پکڑ کر اس کو پانی میں ڈال رہے تھے۔ لوگوں نے کہا: اے امیر المومنین! لشکر آپ سے ملاقات کر رہے ہیں اور شامی یہودی علماء پ رضی اللہ عنہ سے مل رہے ہیں۔ اور آپ اس حالت میں ہیں۔ راوی کہتے ہیں اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً ہم وہ لوگ ہیں ن کو اللہ تعالیٰ نے اسلام سے عزت دی ہے۔ پس ہم اس کے علاوہ کسی چیز سے ہرگز عزت کے متلاشی نہیں ہوں گے۔

(۳۵۵۸۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ : إِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ ، فَمَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا كَانَ قَمِنًا أَنْ يُبَارَكَ لَهُ فِيهِ ، وَمَنْ أَخَذَهَا بِغَيْرِ ذَلِكَ كَانَ كَالآكِلِ الَّذِي لاَ يَشْبَعُ.

(۳۵۵۸۶) حضرت شقیق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط میں تحریر فرمایا: بیشک دنیا میٹھی اور سرسبز ہے۔ پس آدمی اس کو اس کے حق کے ساتھ لے گا تو وہ اس لائق ہے کہ اس کے لیے اس میں برکت دی جائے اور جو شخص اس کو اس کے بغیر لے گا تو اس کی مثال اس کھانے والے کی سی ہے جو سیر نہ ہوتا ہو۔

(۳۵۵۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ، قَالَ : لَمَّا أُتِيَ عُمَرُ بِكُنُوزِ آلِ كِسْرَى فَإِذَا مِنَ الصَّفْرَاءِ وَالْبَيْضَاءِ مَا يَكَادُ أَنْ يَحَارَ مِنْهُ الْبَصَرُ ، قَالَ : فَبَكَى عُمَرُ عِنْدَ ذَلِكَ ، قَالَ : فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ : مَا يُبْكِيكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّ هَذَا الْيَوْمَ يَوْمُ شُكْرٍ وَسُرُورٍ وَفَرَحٍ ، فَقَالَ عُمَرُ : مَا كَثُرَ هَذَا عِنْدَ قَوْمٍ إِلاَّ أَلْقَى اللَّهُ بَيْنَهُمَ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ.

(۳۵۵۸۷) حضرت ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آل کسریٰ کے خزانے لائے گئے تو اس میں اس قدر سونا، چاندی تھا کہ جس سے آنکھیں چندھیانے لگیں۔ راوی کہتے ہیں اس پر حضرت عمر رو پڑے۔ راوی کہتے ہیں حضرت عبدالرحمٰن نے عرض کیا: اے امیر المومنین! آپ کو کس چیز نے رلا دیا ہے؟ یقیناً آج کا دن تو شکر، خوشی اور فرحت کا دن ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ چیزیں جس قوم کے پاس بھی زیادہ ہوتی ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے درمیان عداوت اور بغض ڈال دیتے ہیں۔

(۳۵۵۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : رَأَيْت بَيْنَ كَتِفَيْ عُمَرَ أَرْبَعَ رِقَاعٍ فِي قَمِيصِهِ.

(۳۵۵۸۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دونوں کندھوں کے درمیان ان کی قمیص

میں چار پیوند دیکھے۔

(٣٥٥٨٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَ إِلَى أَبِي مُوسَى : أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَّ أَسْعَدَ الرُّعَاةِ مَنْ سَعِدَتْ بِهِ رَعِيَّتُهُ وَإِنَّ أَشْقَى الرُّعَاةِ عِنْدَ اللهِ مَنْ شَقِيَتْ بِ رَعِيَّتُهُ ، وَإِيَّاكَ أَنْ تَرْتَعَ فَيَرْتَعَ عُمَّالُك ، فَيَكُونَ مِثْلُك عِنْدَ اللهِ مِثْلَ الْبُهِيمَةِ ، نَظَرَتْ إِلَى خَضِرَةٍ مِ الأَرْضِ فَرَتَعَتْ فِيهَا تَبْتَغِي بِذَلِكَ السِّمَنَ ، وَإِنَّمَا حَتْفُهَا فِي سِمَنِهَا ، وَالسَّلاَمُ عَلَيْك.

(۳۵۵۸۹) حضرت سعید بن ابی بردہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ کی طرف خط لکھا: اما بعد پس بے شک خوش بخت ترین چرواہا (ذمہ دار) وہ ہے جس کی وجہ سے اس کی رعیت خوشحال ہو اور یقیناً اللہ کے ہاں بد بخت تری چرواہا (ذمہ دار) وہ ہے جس سے اس کی رعیت بدحال ہو۔ خبردار! تم اس بات سے بچو کہ تم (غلط جگہ) چرنے لگو پھر تمہارے عمال بھی چرنے لگیں۔ پس تمہاری مثال اللہ کے ہاں جانور کی سی ہوگی جو زمین کے سبزے کی طرف دیکھتا ہے تو اس میں چرنے لگتا ہے اور اس کا مقصد موٹاپا ہوتا ہے جبکہ اس کے موٹاپے میں ہی اس کی موت ہے۔ والسلام علیک

(٣٥٥٩٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : الرَّعِيَّةُ مُؤَدِّيَةٌ إِلَى الإِمَامِ مَ أَدَّى الإِمَامُ إِلَى اللهِ ، فَإِذَا رَتَعَ رَتَعُوا.

(۳۵۵۹۰) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: رعایا، امام کی طرف وہی چیز ادا کرے گ جو چیز امام اللہ کی طرف ادا کرے گا پس جب امام چرنے لگتا ہے تو رعایا بھی چرتی ہے۔

(٣٥٥٩١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لاَ تَعْتَرِضْ فِيمَا لاَ يَعْنِيكَ وَاعْتَزِلْ عَدُوَّك ، وَاحْتَفِظْ مِنْ خَلِيلِكَ إِلاَّ الأَمِينَ فَإِنَّ الأَمِينَ مِنَ الْقَوْمِ لَ يُعَادِلُهُ شَيْءٌ ، وَلاَ تَصْحَبَ الْفَاجِرَ فَيُعَلِّمْك مِنْ فُجُورِهِ ، وَلاَ تُفْشِ إِلَيْهِ سِرَّك وَاسْتَشِرْ فِي أَمْرِكَ الَّذِي يَخْشَوْنَ اللَّهَ.

(۳۵۵۹۱) حضرت محمد بن شہاب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے غیر متعلقہ کاموں میں تعرض نہ کرو۔ اور اپنے دشمن سے علیحدہ رہو۔ اور اپنے دوستوں میں سے صرف امانتدار کو خاص کرو۔ کیونکہ لوگوں میں سے امانتد آدمی کے مقابل کوئی چیز نہیں ہے۔ اور فاجر آدمی کی صحبت نہ پکڑو کہ وہ تمہیں بھی اپنے فجور کی تعلیم دے گا۔ اور تم اس کو اپنا راز نہ بتاؤ اور تم اپنے معاملات میں ان لوگوں سے مشورہ کرو جو اللہ تعالیٰ سے خوف رکھتے ہوں۔

(٣٥٥٩٢) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ، قَالَ : أَتَيْتُ نُعَيْمَ بْنَ أَبِي هِنْدٍ فَأَخْرَجَ إِلَيَّ صَحِيفَ فَإِذَا فِيهَا مِنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ : سَلاَمٌ عَلَيْك أَمَّا بَعْدُ ، فَ عَهِدْنَاكَ وَأَمْرُ نَفْسِكَ لَكَ مُهِمٌّ ، وَأَصْبَحْتَ وَقَدْ وُلِّيتَ أَمْرَ هَذِهِ الأُمَّةِ أَحْمَرِهَا وَأَسْوَدِهَا ، يَجْلِسُ بَ

يَدَيْكَ الشَّرِيفُ وَالْوَضِيعُ وَالْعَدُوُّ وَالصَّدِيقُ ، وَلِكُلٍّ حِصَّتُهُ مِنَ الْعَدْلِ فَانْظُرْ كَيْفَ أَنْتَ عِنْدَ ذَلِكَ يَا عُمَرُ ، فَإِنَّا نُحَذِّرُكَ يَوْمًا تَعْنُو فِيهِ الْوُجُوهُ ، وَتَجِفُّ فِيهِ الْقُلُوبُ ، وَتُقْطَعُ فِيهِ الْحُجَجُ مَلِكٌ قَهَرَهُمْ بِجَبَرُوتِهِ وَالْخَلْقُ دَاخِرُونَ لَهُ ، يَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عِقَابَهُ ، وَإِنَّا كُنَّا نُحَدَّثُ أَنَّ أَمْرَ هَذِهِ الأُمَّةِ سَيَرْجِعُ فِي آخِرِ زَمَانِهَا : أَنْ يَكُونَ إِخْوَانُ الْعَلاَنِيَةِ أَعْدَاءَ السَّرِيرَةِ ، وَإِنَّا نَعُوذُ بِاللهِ أَنْ يَنْزِلَ كِتَابُنَا إِلَيْكَ سِوَى الْمَنْزِلِ الَّذِي نَزَلَ مِنْ قُلُوبِنَا ، فَإِنَّا كَتَبْنَا بِهِ نَصِيحَةً لَكَ وَالسَّلاَمُ عَلَيْكَ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِمَا : مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ : إِلَى أَبِي عُبَيْدَةَ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ سَلاَمٌ عَلَيْكُمَا أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَّكُمَا كَتَبْتُمَا إِلَيَّ تَذْكُرَانِ أَنَّكُمَا عَهِدْتُمَانِي وَأَمْرُ نَفْسِي لِي مُهِمٌّ وَأَنِّي قَدْ أَصْبَحْتُ قَدْ وُلِّيتُ أَمْرَ هَذِهِ الأُمَّةِ أَحْمَرِهَا وَأَسْوَدِهَا ، يَجْلِسُ بَيْنَ يَدَيَّ الشَّرِيفُ وَالْوَضِيعُ وَالْعَدُوُّ وَالصَّدِيقُ ، وَلِكُلٍّ حِصَّةٌ مِنْ ذَلِكَ ، وَكَتَبْتُمَا فَانْظُرْ كَيْفَ أَنْتَ عِنْدَ ذَلِكَ يَا عُمَرُ ، وَإِنَّهُ لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ عِنْدَ ذَلِكَ لِعُمَرَ إِلاَّ بِاللهِ ، وَكَتَبْتُمَا تُحَذِّرَانِي مَا حُذِّرَتْ بِهِ الأُمَمُ قَبْلَنَا ، وَقَدِيمًا كَانَ اخْتِلاَفُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ بِآجَالِ النَّاسِ يُقَرِّبَانِ كُلَّ بَعِيدٍ وَيُبْلِيَانِ كُلَّ جَدِيدٍ وَيَأْتِيَانِ بِكُلِّ مَوْعُودٍ حَتَّى يَصِيرَ النَّاسُ إِلَى مَنَازِلِهِمْ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ، وكَتَبْتُمَا تَذْكُرَانِ أَنَّكُمَا كُنْتُمَا تُحَدَّثَانِ ، أَنَّ أَمْرَ هَذِهِ الأُمَّةِ سَيَرْجِعُ فِي آخِرِ زَمَانِهَا : أَنْ يَكُونَ إِخْوَانُ الْعَلاَنِيَةِ أَعْدَاءَ السَّرِيرَةِ ، وَلَسْتُمْ بِأُولَئِكَ ، لَيْسَ هَذَا بِزَمَانِ ذَلِكَ ، وَإِنَّ ذَلِكَ زَمَانٌ تَظْهَرُ فِيهِ الرَّغْبَةُ وَالرَّهْبَةُ ، تَكُونُ رَغْبَةُ بَعْضِ النَّاسِ إِلَى بَعْضٍ لِصَلاَحِ دُنْيَاهُمْ ، وَرَهْبَةُ بَعْضِ النَّاسِ مِنْ بَعْضٍ ، كَتَبْتُمَا بِهِ نَصِيحَةً تَعِظَانِي بِاللهِ أَنْ أُنْزِلَ كِتَابَكُمَا سِوَى الْمَنْزِلِ الَّذِي نَزَلَ مِنْ قُلُوبِكُمَا ، وَأَنَّكُمَا كَتَبْتُمَا بِهِ وَقَدْ صَدَقْتُمَا فَلاَ تَدَعَا الْكِتَابَ إِلَيَّ فَإِنَّهُ لاَ غِنَى لِي عَنْكُمَا وَالسَّلاَمُ عَلَيْكُمَا.

(۳۵۵۹۲) حضرت محمد بن سوقہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت نعیم بن ابی ہند کے پاس آیا تو انہوں نے مجھے ایک صحیفہ نکال کر دکھایا۔ اس میں یہ لکھا ہوا تھا۔ ابوعبیدہ بن جراح ؓ اور معاذ بن جبل ؓ کی طرف سے حضرت عمر بن خطاب ؓ کی طرف یہ خط ہے۔ آپ پر سلامتی ہو۔ امابعد! ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں۔ تمہارے لیے تمہاری ذات کا معاملہ بہت اہم ہے۔ آپ اس وقت ایسی حالت میں ہیں کہ آپ کو اس امت کے سرخ اور سفید پر اختیار حاصل ہوا ہے۔ آپ کے سامنے شریف اور گھٹیا آدمی بیٹھتا ہے اور دوست، دشمن بیٹھتا ہے۔ اور ہر ایک کو انصاف میں اس کا حصہ ملتا ہے۔ اے عمر ؓ! پس آپ دیکھیں کہ اس وقت آپ کیسے ہو؟ کیونکہ ہم آپ کو اس دن سے ڈراتے ہیں جس دن چہرے جھکے ہوں گے اور دل خشک ہو چکے ہوں گے اور اس دن دلیلیں کاٹ دی جائیں گی۔ ایک بادشاہ ہوگا جو لوگوں پر اپنی جبروت کی وجہ سے غالب ہوگا۔ اور مخلوق اس کے لیے ذلیل ہوگی۔ اپنے رب کی رحمت کی امید کرتے ہوں گے اور اس کے عذاب سے خوف کرتے ہوں گے۔ اور ہمیں یہ بات بیان کی جاتی تھی کہ اس امت کے آخر کا معاملہ اس طرح سے لوٹے گا کہ وہ علانیہ طور پر بھائی اور خلوت کے دشمن ہوں گے۔ اور ہم اس بات سے اللہ کی پناہ پکڑتے ہیں کہ ہمارا یہ آپ کو خط، اس جگہ کے علاوہ اترے جس جگہ ہمارے دلوں سے اترا ہے۔ کیونکہ ہم نے آپ کو صرف خیرخواہی

کے لیے لکھا ہے۔ والسلام علیک

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو تحریر فرمایا: عمر بن خطاب کی طرف سے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے نام۔ آپ دونوں کو سلام ہو۔ اما بعد! تم نے میری طرف خط لکھا ہے اور مجھے یہ بات یاد دلائی ہے کہ تم مجھے نصیحت کرتے ہو اور میرے لیے میری ذات کا معاملہ بہت اہم ہے اور یہ کہ میں ایسی حالت میں ہوں کہ مجھے اس امت کے سرخ و سیاہ پر اختیار حاصل ہے۔ میرے سامنے شریف اور ذلیل آدمی بیٹھتا ہے اور دوست، دشمن بیٹھتا ہے۔ اور ہر ایک کے لیے اس میں سے حصہ ہے۔ اور تم نے مجھے یہ بات بھی لکھی ہے کہ اے عمر! تم خیال رکھو کہ اس وقت تم کیسے رہتے ہو؟ ایسے وقت میں عمر کے پاس اللہ کی طاقت اور قوت کے علاوہ کسی شے کا سہارا نہیں ہے۔ اور تم نے میری طرف خط لکھ کر مجھے اس بات سے ڈرایا جس سے ہم سے پہلی امتوں کو ڈرایا گیا۔ اور زمانہ قدیم سے یہ دستور ہے کہ گردش لیل ونہار ہر دور کو قریب کر دیتی ہے اور ہر جدید کو بوسیدہ کر دیتی ہے۔ اور ہر موعود کو حاضر کر دیتی ہے۔ یہاں تک کہ لوگ جنت یا جہنم میں اپنی منازل کو لوٹ جاتے ہیں اور تم نے یہ بات لکھ کر بھی مجھے یاد دہانی کروائی کہ تمہیں یہ بات بیان کی جاتی تھی کہ اس امت کا معاملہ آخر زمانہ میں اس طرف لوٹے گا کہ یہ ظاہری طور پر بھائی ہوں گے اور خلوت کے دشمن ہوں گے لیکن تم لوگ ایسے نہیں ہو اور یہ زمانہ بھی وہ نہیں ہے۔ یہ وہ زمانہ ہوگا جس میں خوف اور شوق ظاہر ہوگا۔ بعض لوگوں کا شوق بعض لوگوں کی طرف اپنی دنیا کی بہتری کے لیے ہوگا اور بعض لوگوں سے بعض کا خوف ہوگا۔ تم نے مجھے یہ خط لکھ کر خدا کے نام پر وصیت کی کہ یہ خط اُسی جگہ اُترے جس جگہ تمہارے دلوں سے اُترا ہے۔ تم لوگوں نے یہ خط لکھا ہے اور تم نے سچ لکھا ہے۔ پس تم مجھے خط لکھنا نہ چھوڑنا کیونکہ میرے لیے تمہارے خط کے بغیر چارہ کار نہیں ہے۔ والسلام علیکما

(۳۵۵۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَنْظَلَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ تَأْخُذَنِي عَلَى غِرَّةٍ ، أَوْ تَذَرَنِي فِي غَفْلَةٍ ، أَوْ تَجْعَلَنِي مِنَ الْغَافِلِينَ.

(۳۵۵۹۳) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں آپ سے اس بات کی پناہ مانگتا ہوں کہ مجھے دھوکہ لگ جائے یا میں غفلت میں پڑا رہوں یا آپ مجھے غافلین میں ڈال دیں۔

(۳۵۵۹٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ ، قَالَ : وَاللهِ مَا نَخَلْت لِعُمَرَ الدَّقِيقَ قَطُّ إِلاَّ وَأَنَا لَهُ عَاصٍ.

(۳۵۵۹۴) حضرت یسار بن نمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے کبھی آٹا نہیں چھانا مگر یہ کہ میں نے ان کی (اس معاملہ میں) نافرمانی کی۔

(۳۵۵۹٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِي اللَّيْثِ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : امْلِكُوا الْعَجِينَ فَهُوَ أَحَدُ الطَّحْنَيْنِ.

(۳۵۵۹۵) حضرت ابو اللیث انصاری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: آٹے کو خوب اچھی طرح

گوندھو کیونکہ یہ بھی ایک طرح کا پینا ہے۔

(۳۵۵۹۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ رُبَّمَا ذُكِرَ عُمَرَ فَيَقُولُ : وَاللهِ مَا كَانَ بِأَوَّلِهِمْ إِسْلاَمًا ، وَلاَ بِأَفْضَلِهِمْ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَلَكِنَّهُ غَلَبَ النَّاسَ بِالزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَالصَّرَامَةِ فِي أَمْرِ اللهِ ، وَلاَ يَخَافُ فِي اللهِ لَوْمَةَ لاَئِمٍ.

(۳۵۵۹۶) حضرت یونس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن جب کبھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے تو کہتے خدا کی قسم! یہ صحابہ کرام میں سے اسلام لانے میں اول نہ تھے۔ اور بقیہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے راہِ خدا میں خرچ کے معاملہ میں بھی افضل نہ تھے لیکن پھر بھی یہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سب پر دنیا سے بے رغبتی، خدا کے حکم میں پختہ عزمی کی وجہ سے غالب تھے۔ اور اللہ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہیں کرتے تھے۔

(۳۵۵۹۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : مَا ادَّهَنَ عُمَرُ حَتَّى قُتِلَ إِلاَّ بِسَمْنٍ ، أَوْ إِهَالَةٍ ، أَوْ زَيْتٍ مُقَتَّتٍ.

(۳۵۵۹۷) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شہید ہونے تک سوائے گھی، چکناہٹ اور مخلوط زیتون کے تیل کے کسی تیل سے نہیں لگایا۔

(۳۵۵۹۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَمُرُّ بِالآيَةِ فِي وِرْدِهِ فَتَخْنُقُهُ الْعَبْرَةُ فَيَبْكِي حَتَّى يَسْقُطَ ، ثُمَّ يَلْزَمَ بَيْتَهُ حَتَّى يُعَادَ ، يَحْسِبُونَهُ مَرِيضًا.

(۳۵۵۹۸) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے ورد میں ایک آیت پر سے گزرتے تو آپ رضی اللہ عنہ کی ہچکی بندھ جاتی۔ آپ اس قدر روتے کہ گر جاتے۔ یہاں تک کہ آپ گھر کے ہو کے رہ جاتے آپ کی عیادت کی جاتی۔ لوگ آپ کو مریض خیال کرنے لگتے۔

(۳۵۵۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ يَمْشِي فِي طَرِيقٍ وَمَعَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ فَرَأَى جَارِيَةً مَهْزُولَةً تَطِيشُ مَرَّةً وَتَقُومُ أُخْرَى ، فَقَالَ : هَا بُؤْسَ لِهَذِهِ هَاهُ ، مَنْ يَعْرِفُ تَيَّاهُ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : هَذِهِ وَاللهِ إِحْدَى بَنَاتِكَ ، قَالَ : بَنَاتِي ، قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : مَنْ هِيَ ، قَالَ : بِنْتُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : وَيْلَكَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ ، أَهْلَكْتَهَا هَزْلاً ، قَالَ : مَا نَصْنَعُ ، مَنَعْتَنَا مَا عِنْدَكَ ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ ، فَقَالَ : مَا عِنْدِي عَزَّكَ أَنْ تَكْسِبَ لِبَنَاتِكَ كَمَا تَكْسِبُ الأَقْوَامُ لاَ وَاللهِ مَا لَكَ عِنْدِي إِلاَّ سَهْمُكَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۵۵۹۹) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ راستہ میں چل رہے تھے اور آپ کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک کمزور سی بچی کو دیکھا جو کبھی اٹھتی اور کبھی گرتی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہائے، اس کی بدحالی۔ ہائے! اس کو کون جانتا ہے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ خدا کی قسم! یہ آپ کی ہی ایک بچی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

کہا۔ میری بچیوں میں سے۔ حضرت عبداللہ نے کہا جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ کون ہے؟ حضرت عبداللہ نے کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی بچی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے عبداللہ بن عمر! تم اس کو کمزوری سے ہلاک کرو گے۔ عبداللہ نے کہا ہم کریں جو کچھ آپ کے پاس ہے اس کو آپ نے ہم سے روک رکھا ہے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور فرمایا: میرے پاس کیا ہے؟ تمہیں یہ بات شاق گزرتی ہے کہ جس طرح دیگر لوگ اپنی بیٹیوں کے لیے کماتے ہیں تم بھی اپنی بیٹیوں کے لیے کماؤ نہیں، خدا کی قسم! میرے پاس تمہارے لیے دیگر مسلمانوں کے ساتھ (برابر کا) حصہ ہی ہے۔

(٣٥٦٠٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ رَجُلٍ لَمْ يَكُنْ يُسَمِّيهِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، أَنَّهُ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ :حاسِبُوا أَنْفُسَكُمْ قَبْلَ أَنْ تُحَاسَبُوا وَزِنُوا أَنْفُسَكُمْ قَبْلَ أَنْ تُوزَنُوا ، وَتَزَيَّنُوا لِلْعَرْضِ الأَكْبَرِ ، يَوْمَ تُعْرَضُونَ لاَ تَخْفَى مِنكُمْ خَافِيَةٌ. (ابو نعیم ۵۲)

(۳۵۶۰۰) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے اپنے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے نفسوں کا خود ہی حساب لو قبل اس کے کہ ان کا حساب لیا جائے اور اپنے نفسوں کا وزن ہونے سے قبل ہی ان کا خود وزن کر لو۔ اور عرض اکبر کے لیے خوب صورت ہو جاؤ۔ جس دن تم پیش کیے جاؤ گے تم میں سے کوئی چیز مخفی نہ رہے گی۔

(٣٥٦٠١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ، قَالَ : قَالَ سَعْدٌ : أَمَا وَاللهِ مَا كَانَ بِأَقْدَمِنَا إِسْلاَمًا ، وَلاَ أَقْدَمِنَا هِجْرَةً وَلَكِنْ قَدْ عَرَفْت بِأَيِّ شَيْءٍ فَضَلَنَا كَانَ أَزْهَدَنَا فِي الدُّنْيَا يَعْنِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ.

(۳۵۶۰۱) حضرت ابوسلمہ بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ حضرت سعد نے فرمایا: خدا کی قسم! وہ ہم میں سے قدیم الاسلام نہیں تھے اور نہ ہی ہم میں قدیم الہجرت تھے۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ وہ کس چیز کی وجہ سے ہم پر فضیلت پا گئے۔ وہ دنیا کے معاملہ میں ہم سب سے زیادہ زاہد تھے۔ حضرت سعد کی مراد، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔

(٣٥٦٠٢) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، وَابْنُ إِدْرِيسَ ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الأَشَجِّ ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ أَبِي حُيَيَّةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا تَوَاضَعَ لِلَّهِ رَفَعَ اللَّهُ حِكْمَتَهُ ، وَقَالَ : انْتَعِشْ نَعَشَكَ اللَّهُ ، فَهُوَ فِي نَفْسِهِ صَغِيرٌ وَفِي أَنْفُسِ النَّاسِ كَبِيرٌ ، وَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا تَعَظَّمَ وَعَدَا طَوْرَهُ وَهَصَهُ اللَّهُ إِلَى الأَرْضِ ، وَقَالَ اخْسَأْ خَسَأَكَ اللَّهُ ، فَهُوَ فِي نَفْسِهِ كَبِيرٌ وَفِي أَنْفُسِ النَّاسِ صَغِيرٌ حَتَّى لَهُوَ أَحْقَرُ عِنْدَهُمْ مِنْ خِنْزِيرٍ.

(۳۵۶۰۲) حضرت عبید اللہ بن عدی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک بندہ جب اللہ کے لیے تواضع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی شان بلند کر دیتے ہیں اور فرماتے ہیں: اٹھ کھڑا ہو، اللہ تجھے بلند کرے۔ پس یہ آدمی اپنے آپ میں چھوٹا ہوتا ہے اور لوگوں کے ہاں بڑا ہوتا ہے۔ اور بیشک بندہ بڑائی اختیار کرتا ہے اور اپنی حد کو تجاوز کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو زمین

پٹخ دیتے ہیں اور فرماتے ہیں: ذلیل ہو جا۔ اللہ نے تجھے ذلیل کیا۔ پس یہ آدمی اپنے آپ میں بڑا ہوتا ہے اور لوگوں کے ہاں چھوٹا ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ یہ لوگوں کے ہاں خنزیر سے بھی حقیر ہو جاتا ہے۔

(٣٥٦٠٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : لَمَّا نَفَرَ عُمَرُ كَوَّمَ كَوْمَةً مِنْ تُرَابٍ ، ثُمَّ بَسَطَ عَلَيْهَا ثَوْبَهُ وَاسْتَلْقَى عَلَيْهَا.

(۳۵۶۰۳) حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب سفر کرتے تو مٹی کا ایک ڈھیر اکٹھا کر لیتے پھر اس پر اپنا کپڑا بچھا لیتے اور اس پر لیٹ جاتے۔

(٣٥٦٠٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ غِفَارٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَقْبَلْت بِطَعَامٍ أَحْمِلُهُ مِنَ الْجَارِ عَلَى إِبِلٍ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ فَتَصَفَّحَهَا عُمَرُ فَأَعْجَبَهُ بَكْرٌ فِيهَا ، قُلْتُ : خُذْهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى كَتِفِي ، وَقَالَ : وَاللهِ مَا أَنَا بِأَحَقَّ بِهِ مِنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي غِفَارٍ.

(۳۵۶۰۴) ''قبیلہ غفار کا ایک آدمی، اپنے والد سے روایت کرتا ہے اس کے والد کہتے ہیں کہ میں مقام جار سے صدقہ کے اونٹوں پر کھانا لاد کر لا رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان اونٹوں کو غور سے دیکھا تو ان اونٹوں میں ایک جوان اونٹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پسند آیا۔ میں نے عرض کیا: اے امیر المومنین! اس کو لے لیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ میرے کندھے پر مارا اور فرمایا: میں بنو غفار کے آدمی سے زیادہ اس کا حقدار نہیں ہوں۔

(٣٥٦٠٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، قَالَ : كَانَ بَيْنَ يَدَيْ عُمَرَ صَحْفَةٌ فِيهَا خُبْزٌ مَفْتُوتٌ فِيهِ ، فَجَاءَ رَجُلٌ كَالْبَدَوِيِّ ، قَالَ : فَقَالَ : كُلْ ، قَالَ : فَجَعَلَ يَتْبَعُ بِاللُّقْمَةِ الدَّسَمَ فِي جُنُوبِ الصَّحْفَةِ ، فَقَالَ عُمَرُ : كَأَنَّك مُقْفِرٌ ، فَقَالَ : وَاللهِ مَا ذُقْت سَمْنًا ، وَلاَ رَأَيْت لَهُ آكِلاً ، فَقَالَ عُمَرُ : وَاللهِ لاَ أَذُوقُ سَمْنًا حَتَّى يَحْيَا النَّاسُ مِنْ أَوَّلِ مَا يَحْيَوْنَ.

(۳۵۶۰۵) حضرت محمد بن یحییٰ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک پلیٹ تھی جس میں روٹی، گھی میں چورا کی ہوئی تھی کہ ایک دیہاتی قسم کا آدمی آ گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کھاؤ، راوی کہتے ہیں: پس اُس نے پلیٹ کے کنارے میں موجود چکناہٹ کے ساتھ لقمہ لگانا شروع کیا اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا لگتا ہے تم بھوکے ہو؟ اس نے کہا: خدا کی قسم! میں نے گھی کو چکھا ہے اور نہ ہی میں نے اس کو کھانے والا دیکھا ہے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! اس وقت تک میں گھی نہیں چکھوں گا جب تک يَحْيَا النَّاسُ مِنْ أَوَّلِ مَا يَحْيَوْنَ

(٣٥٦٠٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : جَالِسُوا التَّوَّابِينَ فَإِنَّهُمْ أَرَقُّ شَيْءٍ أَفْئِدَةً.

(۳۵۶۰۶) حضرت عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ، توبہ کرنے والے کی مجلس

میں بیٹھا کرو کیونکہ یہ دل کو سب سے زیادہ نرم کرنے والی چیز ہے۔

(٣٥٦٠٧) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :لَوْلاَ أَنْ أَسِيرَ فِي سَبِيلِ اللهِ ، أَوْ أَضَعَ جبيني لِلَّهِ فِي التُّرَابِ ، أَوْ أُجَالِسَ قَوْمًا يَلْتَقِطُونَ طَيِّبَ الْكَلاَمِ كَمَا يُلْتَقَطُ التَّمْرُ ، لأَحْبَبْتُ أَنْ أَكُونَ قَدْ لَحِقْتُ بِاللهِ.

(۳۵۶۰۷) حضرت یحییٰ بن جعدہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں راہِ خدا میں چلتا ہوں یا اپنی پیشانی کو اللہ کے لیے مٹی میں رکھتا ہوں یا میں ایسے لوگوں میں بیٹھتا ہوں جو عمدہ کلام کو اس طرح چن لیتے ہیں جیسے کھجور کو چنا جاتا ہے تو پھر مجھے خدا سے ملنا زیادہ محبوب ہوتا ہے۔

(٣٥٦٠٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ شَيْخٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :مَنْ أَرَادَ الْحَقَّ فَلْيَنْزِلْ بِالْبِرَازِ ، يَعْنِي يُظْهِرُ أَمْرَهُ.

(۳۵۶۰۸) ایک بوڑھے سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی حق کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو چاہیے کہ اپنے معاملہ کو ظاہر رکھے۔

(٣٥٦٠٩) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :الشِّتَاءُ غَنِيمَةُ الْعَابِدِ.

(۳۵۶۰۹) حضرت ابوعثمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: سردیاں، عبادت گزار کے لیے غنیمت ہیں۔

(٣٥٦١٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَشْرَسُ أَبُو شَيْبَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ ، قَالَ : قَالَ احْتَبَسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى جُلَسَائِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ مِنَ الْعَشِيِّ فَقَالُوا : مَا حَبَسَك ، فَقَالَ : غَسَلْت ثِيَابِي ، فَلَمَّا جَفَّتْ خَرَجْت إِلَيْكُمْ.

(۳۵۶۱۰) حضرت عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے اپنے ہم مجلسوں کو روکے رکھا پھر آپ رضی اللہ عنہ شام کو ان کے پاس آئے۔ لوگوں نے پوچھا: آپ کو کس چیز نے روکا تھا؟ انہوں نے فرمایا: میں نے اپنے کپڑوں کو دھویا تھا جب وہ خشک ہوئے تو میں تمہارے پاس آیا۔

(٣٥٦١١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أَبِي مُوسَى : إِنَّك لَنْ تَنَالَ الآخِرَةَ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنَ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا.

(۳۵۶۱۱) حضرت سفیان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا: بیشک تم آخرت کو اس سے بہتر کسی چیز سے حاصل نہیں کر سکتے کہ دنیا میں بے رغبتی اختیار کرو۔

(٣٥٦١٢) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ :قَدِمَ عَلَى عُمَرَ نَاسٌ مِنْ

الْعِرَاقِ فَرَأَى كَأَنَّهُمْ يَأْكُلُونَ تَعْذِيرًا ، فَقَالَ : مَا هَذَا يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ ؟ لَوْ شِئْتُ أَنْ يُدَهْمَقَ لِي كَمَا يُدَهْمَقُ لَكُمْ لَفَعَلْتُ ، وَلَكِنَّا نَسْتَبْقِي مِنْ دُنْيَانَا مَا نَجِدُهُ فِي آخِرَتِنَا ، أَمَا سَمِعْتُمُ اللَّهَ قَالَ : ﴿أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا﴾.

(۳۵۶۱۲) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس، عراق کے کچھ لوگ آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا کہ گویا وہ کھانا تھوڑا کھا رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اہل عراق! یہ کیا ہے؟ اگر میں چاہتا کہ جس طرح تمہارے لیے کھانا عمدہ بنایا گیا، میرے لیے بھی بنایا جائے تو میں بنوا سکتا ہوں۔ لیکن ہم اپنی دنیا میں سے بچاتے ہیں جس کو ہم آخرت میں پائیں گے۔ کیا تم نے حق تعالیٰ کا فرمان نہیں سنا: ﴿أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا﴾.

(۳۵۶۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ عُمَرُ الشَّامَ كَانَ قَمِيصُهُ قَدْ تَجَوَّبَ عَنْ مَقْعَدَتِهِ ، قَمِيصٌ سُنْبُلَانِيٌّ غَلِيظٌ ، فَأَرْسَلَ بِهِ إِلَى صَاحِبِ أَذْرِعَاتٍ ، أَوْ أَيْلَةٍ ، قَالَ : فَغَسَلَهُ وَرَقَّعَهُ وَخَيَّطَ لَهُ قَمِيصَ قُبْطِرِي ، فَجَاءَ بِهِمَا جَمِيعًا فَأَلْقَى إِلَيْهِ الْقُبْطِرِي ، فَأَخَذَهُ عُمَرُ فَمَسَّهُ . فَقَالَ : هَذَا أَلْيَنُ ، فَرَمَى بِهِ إِلَيْهِ ، وَقَالَ : أَلْقِ إِلَيَّ قَمِيصِي ، فَإِنَّهُ أَنْشَفُهُمَا لِلْعَرَقِ.

(۳۵۶۱۳) حضرت ہشام بن عروہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام تشریف لائے تو آپ رضی اللہ عنہ کی قمیص، بیٹھنے کی جگہ سے پھٹی ہوئی تھی۔ وہ ایک موٹی اور سنبلانی قمیص تھی۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے وہ قمیص صاحب اذرعات یا ایلہ کی طرف بھیجی۔ راوی کہتے ہیں پس اُس نے اس قمیص کو دھویا اور اس میں پیوند لگا دیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے قبطری قمیص سی دی۔ پھر ان دونوں قمیصوں کو لے کر آدمی آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آپ رضی اللہ عنہ کو قبطری قمیص دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس قمیص کو پکڑا اور اس کو چھوا پھر فرمایا: یہ نرم ہے۔ پھر آپ نے وہ قمیص اُسی آدمی کی طرف پھینک دی اور فرمایا: مجھے میری قمیص دے دو کیونکہ وہ ان دونوں قمیصوں میں سے پسینہ کو زیادہ چوسنے والی ہے۔

(۳۵۶۱٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ يَقُولُ : يَحْفَظُ اللَّهُ الْمُؤْمِنَ ، كَانَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ الأَفْلَحِ نَذَرَ أَنْ لاَ يَمَسَّ مُشْرِكًا ، وَلاَ يَمَسَّهُ مُشْرِكٌ ، فَمَنَعَهُ اللَّهُ بَعْدَ وَفَاتِهِ كَمَا امْتَنَعَ مِنْهُمْ فِي حَيَاتِهِ.

(۳۵۶۱۴) حضرت عاصم بن عمر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ایمان والے کی حفاظت کرتا ہے۔ حضرت عاصم بن ثابت بن افلح نے اس بات کی نذر مانی تھی کہ وہ کسی مشرک کو نہیں چھوئیں گے اور کوئی مشرک ان کو نہ چھوئے۔ چنانچہ جس طرح یہ اپنی زندگی میں اس سے بچتے رہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کی وفات کے بعد بھی بچایا۔

(۳۵۶۱٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ قُرَيْعٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

یُؤْتَی بِخُبْزِهِ وَلَحْمِهِ وَلَبَنِهِ وَزَيْتِهِ وَبَقْلِهِ وَخَلِّهِ فَيَأْكُلُ ، ثُمَّ يَمُصُّ أَصَابِعَهُ وَيَقُولُ هَكَذَا فَيَمْسَحُ يَدَيْهِ بِيَدَيْهِ وَيَقُولُ :هَذِهِ مَنَادِيلُ آلِ عُمَرَ.

(۳۵۶۱۵) حضرت ربیع بن قزیع سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس، روٹی، گوشت، دودھ، زیتون، سبزی اور سرکہ لایا جاتا تھا۔ وہ کھانا تناول کرتے پھر اپنی انگلیوں کو چاٹ لیتے۔ پھر یوں اشارہ کرتے۔ پھر اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے مل لیتے اور فرماتے۔ آلِ عمر رضی اللہ عنہ کے رومال یہی ہیں۔

(۳۵٦۱٦) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مَلِيحٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :مَا الدُّنْيَا فِي الآخِرَةِ إِلاَّ كَنُفْجَةِ أَرْنَبٍ.

(۳۵۶۱۶) حضرت ابو ملیح سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی حیثیت خرگوش کی ایک چھلانگ کی سی ہے۔

(۳۵٦۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا مِسْعَر ، قَالَ :حدَّثَنَا وَدِيعَةُ الأَنْصَارِيُّ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :لاَ تَعْتَرِضْ لِمَا لاَ يَعْنِيك وَاعْتَزِلْ عَدُوَّك وَاحْذَرْ صَدِيقَك إِلاَّ الأَمِينَ مِنَ الأَقْوَامِ ، وَلاَ أَمِينٌ إِلاَّ مَنْ خَشِيَ اللَّهَ ، وَلاَ تَصْحَبَ الْفَاجِرَ فَتَعَلَّمَ مِنْ فُجُورِهِ ، وَلاَ تُطْلِعْهُ عَلَى سِرِّكَ وَاسْتَشِرْ فِي أَمْرِكَ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ اللَّهَ.

(۳۵۶۱۷) حضرت ودیعہ انصاری بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو بات تمہارے مقصد کی نہ ہو اس سے تعرض نہ کرو۔ اور اپنے دشمن سے علیحدگی رکھو۔ لوگوں میں اپنے دوستوں میں سے امین کے ماسوا سے ڈرو اور امین شخص وہ ہوتا ہے جو خوفِ خدا رکھتا ہو۔ فاجر آدمی سے صحبت نہ رکھو پھر اس کے فجور کو سیکھ جاؤ گے۔ اور اس کو اپنے راز پر مطلع نہ کرو اور اپنے معاملہ میں ان لوگوں سے مشورہ کرو جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوں۔

(۳۵٦۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ فِي الْعُزْلَةِ رَاحَةٌ مِنْ خُلَطَاءِ السُّوءِ.

(۳۵۶۱۸) حضرت اسماعیل بن امیہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں خلوت میں برے دوستوں سے راحت ہوتی ہے۔

(۳۵٦۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ ، قَالَ :قَدِمَ أُنَاسٌ مِنَ الْعِرَاقِ عَلَى عُمَرَ وَفِيهِمْ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :فَأَتَاهُمْ بِجَفْنَةٍ قَدْ صُنِعَتْ بِخُبْزٍ وَزَيْتٍ ، قَالَ :فَقَالَ لَهُمْ خُذُوا قَالَ :فَأَخَذُوا أَخْذًا ضَعِيفًا قَالَ:فَقَالَ لَهُم:قَدْ أَرَى مَا تَقْرَمُونَ إِلَيْهِ، فَأَيَّ شَيْءٍ تُرِيدُونَ حُلْوًا وَحَامِضًا وَحَارًّا وَبَارِدًا وَقَذْفًا فِي الْبُطُونِ.

(۳۵۶۱۹) حضرت حبیب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس عراق سے کچھ لوگ آئے۔ ان میں حضرت جریر بن عبداللہ بھی تھے۔ راوی کہتے ہیں پھر کوئی ان کے پاس ایک بڑا برتن لے کر آیا جس میں روٹی اور زیتون بنایا گیا تھا۔ راوی کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے کہا۔ لے لو راوی کہتے ہیں انہوں نے آرام سے ہلکے سے لیا۔ راوی کہتے ہیں اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا۔ تحقیق میں تمہاری گوشت کے لیے شدت خواہش کو دیکھ رہا ہوں۔ تم کیا چاہتے ہو؟ کھٹا میٹھا، ٹھنڈا گرم، پیٹوں

میں ڈالنا؟''

(٣٥٦٢٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّهُ دُعِيَ إِلَى طَعَامٍ فَكَانُوا إِذَا جَاؤُوا بِلَوْنٍ خَلَطَهُ بِصَاحِبِهِ.

(۳۵۶۲۰) حضرت عمر کے بارے میں روایت ہے کہ انہیں ایک دعوت میں مدعو کیا گیا پس وہ لوگ جب کوئی مختلف شے لاتے تو اس کو اپنے ساتھی کے ساتھ ملا لیتے۔

(٣٥٦٢١) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَخَذَ تِبنَةً مِنَ الأَرْضِ ، فَقَالَ : لَيْتَنِي هَذِهِ التِّبنَةُ ، لَيْتَنِي لَمْ أَكُ شَيْئًا ، لَيْتَ أُمِّي لَمْ تَلِدْنِي ، لَيْتَنِي كُنْت نَسْيًا مَنْسِيًّا.

(۳۵۶۲۱) حضرت عبداللہ بن عامر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب کو دیکھا کہ انہوں نے زمین سے ایک تنکا اٹھایا (اور فرمایا: ہائے کاش! میں یہ تنکا ہوتا۔ کاش! میں کچھ نہ ہوتا۔ کاش میری ماں نے مجھے جنا نہ ہوتا۔ کاش! میں بھولا بسرا ہو چکا ہوتا۔

(٣٥٦٢٢) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ رَأْسُ عُمَرَ عَلَى حِجْرِي ، فَقَالَ : ضَعْهُ لاَ أُمَّ لَك ، فَقَالَ : وَيْلِي وَيْلُ أُمِّ عُمَرَ إِنْ لَمْ يَغْفِرْ لِي رَبِّي.

(۳۵۶۲۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سر مبارک میری گود میں تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیری ماں نہ رہے۔ اس کو (زمین پر) رکھ دو۔ پھر فرمایا: میری ہلاکت! اگر میرے رب نے مجھے معاف نہ کیا تو میری ماں کی ہلاکت۔

(٣٥٦٢٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي نَعَامَةَ ، عَنْ حُجَيْرِ بْنِ رَبِيعة ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : إِنَّ الْفُجُورَ هَكَذَا وَغَطَّى رَأْسَهُ إِلَى حَاجِبِيهِ ، أَلاَ إِنَّ الْبِرَّ هَكَذَا وَكَشَفَ رَأْسَهُ.

(۳۵۶۲۳) حضرت حجیر بن ربیعہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیشک گناہ ایسا ہے اور آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے سر کو اپنی ابروؤں کی طرف جھکا لیا۔ خبردار! بیشک نیکی اس طرح ہے اور آپ نے اپنے سر کو چھپا لیا۔

(٣٥٦٢٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ : قَالَ ثَابِتٌ : قَالَ أَنَسٌ : غَلاَ السعر غَلاَ الطَّعَامُ بِالْمَدِينَةِ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ ، فَجَعَلَ يَأْكُلُ الشَّعِيرَ فَاسْتَنْكَرَهُ بَطْنُهُ ، فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى بَطْنِهِ ، فَقَالَ : وَاللهِ مَا هُوَ إِلاَّ مَا تَرَى حَتَّى يُوَسِّعَ اللَّهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ.

(۳۵۶۲۴) حضرت انس کہتے ہیں کہ قیمتیں بڑھ گئیں، مدینہ منورہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں کھانا مہنگا ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو کھانا شروع کیا تو وہ ان کے پیٹ کو موافق نہ آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے اپنے پیٹ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا:

خدا کی قسم! جب تک اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر وسعت نہ کردیں تب تک یہی کھاؤ گے۔

(۳۵۶۲۵) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنْتُ أَمْشِي مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَرَأَى تَمْرَةً مَطْرُوحَةً ، فَقَالَ : خُذْهَا ، قُلْتُ : وَمَا أَصْنَعُ بِتَمْرَةٍ ، قَالَ : تَمْرَةٌ وَتَمْرَةٌ حَتَّى تَجْتَمِعَ ، فَأَخَذْتُهَا فَمَرَّ بِمِرْبَدِ تَمْرٍ ، فَقَالَ : أَلْقِهَا فِيهِ.

(۳۵۶۲۵) حضرت زید بن اسلم، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل رہا تھا۔ انہوں نے ایک گری ہوئی کھجور دیکھی تو فرمایا اس کو پکڑ لو۔ میں نے عرض کیا۔ میں اس کھجور کو کیا کروں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک ایک کھجور ہی جمع ہوتی ہے۔ پس میں نے وہ پکڑ لی پھر آپ رضی اللہ عنہ کھجوروں کے ڈھیر کے پاس سے گزرے تو فرمایا: اس کھجور کو یہاں پھینک دو۔

(۳۵۶۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : خَرَجْت مَعَ عُمَرَ فَمَا رَأَيْته مُضْطَرِبًا فُسْطَاطًا حَتَّى رَجَعَ ، قَالَ : قُلْتُ : فَبِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَسْتَظِلُّ ، قَالَ : يَطْرَحُ النَّطْعَ عَلَى الشَّجَرَةِ يَسْتَظِلُّ بِهِ.

(۳۵۶۲۶) حضرت عبداللہ بن عامر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ باہر نکلا تو میں نے ان کو واپس آنے تک خیمہ لگاتے نہیں دیکھا۔ راوی کہتے ہیں۔ میں نے پوچھا: پھر وہ کس چیز سے سایہ حاصل کرتے تھے؟ استاد نے جواب دیا: چمڑے کو درخت پر ڈال دیتے تھے اور اس سے سایہ حاصل کرتے تھے۔

(۳۵۶۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لَوْ هَلَكَ حَمْلٌ مِنْ وَلَدِ الضَّأْنِ ضَيَاعًا بِشَاطِئِ الْفُرَاتِ خَشِيت أَنْ يَسْأَلَنِي اللَّهُ عَنْهُ.

(۳۵۶۲۷) حضرت حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اگر دریائے فرات کے کنارہ پر کوئی بھیڑ کا بچہ ہلاک ہو جائے تو مجھے اس بات کا خوف ہوتا ہے کہ کہیں اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ مجھ سے سوال نہ کرے۔

(۳۵۶۲۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : لَمَّا أَتَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الشَّامَ أُتِيَ بِبِرْذَوْنٍ فَرَكِبَ عَلَيْهِ ، فَلَمَّا هَزَّهُ نَزَلَ عَنْهُ وَضَرَبَ وَجْهَهُ ، وَقَالَ : قَبَّحَك اللَّهُ وَقَبَّحَ مَنْ عَلَّمَك هَذَا.

(۳۵۶۲۸) حضرت یسیر بن عمرو سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام تشریف لائے تو ایک عجمی گھوڑا لایا گیا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ اس پر سوار ہوئے۔ پھر جب اس نے حرکت کرنا شروع کیا تو آپ اس سے نیچے اتر آئے اور اس کے چہرے کو مارا اور فرمایا اللہ تعالیٰ تیرا برا کرے اور جس نے تجھے یہ سکھایا ہے اس کا بھی برا ہو۔

(۳۵۶۲۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى جِذْعٍ فِي دَارِهِ وَهُوَ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فَدَنَوْت مِنْهُ ، فَقُلْتُ : مَا الَّذِي أَهَمَّك يَا أَمِيرَ

الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَ : هَكَذَا بِيَدِهِ وَأَشَارَ بِهَا ، قَالَ : قُلْتُ : ما الَّذِي يُهِمُّك وَاللهِ لَوْ رَأَيْنَا مِنْك أَمْرًا نُنكِرُهُ لَقَوَّمْنَاك ، قَالَ : آللهِ الَّذِي لاَ إلَهَ إلاَّ هُوَ ، لَوْ رَأَيْتُمْ مِنِّي أَمْرًا تُنْكِرُونَهُ لَقَوَّمْتُمُوهُ ، فَقُلْتُ : آللهِ الَّذِي لاَ إلَهَ إلاَّ هُوَ ، لَوْ رَأَيْنَا مِنْك أَمْرًا نُنكِرُهُ لَقَوَّمْنَاك ، قَالَ : فَفَرِحَ بِذَلِكَ فَرَحًا شَدِيدًا ، وَقَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِيكُمْ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ مَنِ الَّذِي إذَا رَأَى مِنِّي أَمْرًا يُنْكِرُهُ قَوَّمَنِي.

(۳۵۶۲۹) حضرت حذیفہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر کے پاس گیا جبکہ وہ اپنے گھر کی چوکھٹ پر تھے اور اپنے آپ سے باتیں کررہے تھے۔ میں آپ کے قریب ہوا اور میں نے پوچھا: اے امیر المومنین! کس چیز نے آپ کو فکر مند کررکھا ہے؟ آپ ؓ نے اپنے ہاتھوں سے اشارہ فرما کر کچھ کہا۔ راوی کہتے ہیں میں نے کہا: آپ کو کس چیز نے وہم میں ڈالا ہے؟ خدا کی قسم! اگر ہم آپ سے کسی امر منکر کو دیکھیں گے تو ہم آپ کو سیدھا کردیں گے۔ حضرت عمر ؓ نے کہا. بخدا! اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اگر تم نے مجھ سے کوئی امر منکر دیکھا تو تم مجھے سیدھا کردو گے؟ میں نے کہا: اس خدا کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ ہم نے اگر آپ سے کوئی امر منکر دیکھا تو البتہ ہم آپ کو سیدھا کردیں گے۔ راوی کہتے ہیں۔ اس پر حضرت عمر ؓ بہت زیادہ خوش ہوگئے اور فرمایا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے تمہارے اندر محمد ﷺ کے صحابہ ؓ پیدا فرمائے جو مجھ سے بھی کوئی امر منکر دیکھیں گے تو مجھے سیدھا کریں گے۔

(۳۵۶۳۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَأْكُلُ الصَّاعَ مِنَ التَّمْرِ بِحَشَفِهِ.

(۳۵۶۳۰) حضرت انس ؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب کو کھجور کے صاع میں سے گھٹیا کھجوریں کھاتے دیکھا۔

(۳۵۶۳۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنْتُ آتِي عُمَرَ بِالصَّاعِ مِنَ التَّمْرِ فَيَقُولُ : يَا أَسْلَمَ حُتَّ عَنِّي قِشْرَهُ فَأَحْشِفْهُ ، فَيَأْكُلُهُ.

(۳۵۶۳۱) حضرت زید بن اسلم، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عمر ؓ کے پاس کھجور کے صاع لاتا تو حضرت عمر ؓ فرماتے: اے اسلم! اس کے چھلکے مجھ سے ہٹا دو۔ پھر آپ ؓ گھٹیا کھجور کھا لیتے۔

(۳۵۶۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، قَالَ : سُئِلَ عُمَرُ عَنِ التَّوْبَةِ النَّصُوحِ ، فَقَالَ التَّوْبَةُ النَّصُوحُ أَنْ يَتُوبَ الْعَبْدُ مِنَ الْعَمَلِ السَّيِّءِ ، ثُمَّ لاَ يَعُودُ إلَيْهِ أَبَدًا.

(۳۵۶۳۲) حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ سے توبۂ نصوح کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ؓ نے فرمایا: توبۂ نصوح: یہ ہے کہ آدمی برے کام سے توبہ کرے اور پھر کبھی بھی اس کی طرف نہ لوٹے۔

(۳۵۶۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، قَالَ : سُئِلَ عُمَرُ ، عَنْ قَوْلِ اللهِ : ﴿وَإِذَا

النُّفُوسُ زُوِّجَتْ﴾ قَالَ :يُقْرَنُ بَيْنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ مَعَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ ، وَيُقْرَنُ بَيْنَ الرَّجُلِ السُّوءِ مَعَ الرَّجُلِ السُّوءِ فِي النَّارِ.

(۳۵۶۳۳) حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے قول ﴿وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ﴾ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جنت میں نیک آدمی کو نیک آدمی کے ساتھ ملایا جائے گا اور جہنم میں برے آدمی کے ساتھ برے آدمی کو ملایا جائے گا۔

(٣٥٦٣٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ :حَدَّثَنِي طُعْمَةُ بْنُ غَيْلاَنَ الْجُعْفِيُّ ، عَنْ رَجُلٍ ، يُقَالَ لَهُ :مِيكَائِيلُ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ ، قَالَ :قَدْ تَرَى مَقَامِي وَتَعْلَمُ حاجَتِي فَأَرْجِعْنِي مِنْ عِنْدِكَ يَا اللَّهُ بِحَاجَتِي مُفْلِحًا مُنْجِحًا مُسْتَجِيبًا مُسْتَجَابًا لِي ، قَدْ غَفَرْتَ لِي وَرَحِمْتَنِي ، فَإِذَا قَضَى صَلاَتَهُ، قَالَ :اللَّهُمَّ لاَ أَرَى شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا يَدُومُ ، وَلاَ أَرَى حَالاً فِيهَا يَسْتَقِيمُ ، اللهم اجْعَلْنِي أَنْطِقُ فِيهَا بِعِلْمٍ وَأَصْمُتُ فِيهَا بِحُكْمٍ ، اللَّهُمَّ لاَ تُكْثِرْ لِي مِنَ الدُّنْيَا فَأَطْغَى ، وَلاَ تُقِلَّ لِي مِنْهَا فَأَنْسَى ، فَإِنَّ مَا قَلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَأَلْهَى.

(۳۵۶۳۴) میکائیل نامی ایک آدمی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب رات کو قیام کرتے تو فرماتے۔ تحقیق تو میری جگہ کو دیکھ رہا ہے اور میری ضرورت کو جانتا ہے۔ پس اے اللہ! تو مجھے اپنے پاس سے کامیاب، اور دعا قبول کیا ہوا واپس فرما۔ تحقیق تو نے میری مغفرت فرمادی اور مجھ پر رحمت کی اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو کہتے۔ اے اللہ! میں دنیا کی کسی چیز میں دوام نہیں دیکھتا۔ اور میں دنیا کی کسی حالت کی استقامت نہیں دیکھ رہا۔ اے اللہ! تو دنیا میں مجھے علم کے ساتھ بولنے والا بنادے اور دنیا میں مجھے اپنے حکم کے ساتھ خاموش رہنے والا بنادے۔ اے اللہ! تو میرے لیے دنیا کو زیادہ نہ کرنا کہ پھر میں سرکش ہو جاؤں اور میرے لیے دنیا اتنی کم بھی نہ کرنا کہ میں بھول جاؤں۔ بے شک اتنی کم دنیا جو کافی ہو اس زیادہ سے بہتر ہے جو غافل کرے۔

(٣٥٦٣٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ حِينَ طُعِنَ ، فَقُلْتُ :أَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، أَسْلَمْتَ حِينَ كَفَرَ النَّاسُ وَجَاهَدْتَ مَعَ رَسُولِ اللهِ حِينَ خَذَلَهُ النَّاسُ ، وَقُبِضَ رَسُولُ اللهِ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ، وَلَمْ يَخْتَلِفْ فِي خِلاَفَتِكَ اثْنَانِ ، وَقُتِلْتَ شَهِيدًا ، فَقَالَ :أَعِدْ عَلَيَّ ، فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ :وَالَّذِي لاَ إِلَهَ غَيْرُهُ لَوْ أَنَّ لِي مَا عَلَى الأَرْضِ مِنْ صَفْرَاءَ وَبَيْضَاءَ لاَفْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ هَوْلِ الْمَطْلَعِ.

(۳۵۶۳۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ ہوا میں ان کے پاس گیا اور میں نے کہا: اے امیر المومنین! آپ کو جنت کی بشارت ہو۔ جب دیگر لوگوں نے کفر کیا تب آپ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔ جب دیگر لوگ

ب رسول اللہ ﷺ کو رسوا کر رہے تھے تب آپ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے ساتھ جہاد کیا۔ اور جناب رسول اللہ ﷺ کی
ت اس حال میں آئی کہ آپ تم سے راضی تھے۔ اور آپ کی خلافت میں کوئی دو آدمی اختلاف کرنے والے نہیں ہیں اور آپ شہید
ر مر رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ بات دوبارہ کہو۔ چنانچہ میں نے یہ بات آپ کو دوبارہ کہی تو آپ رضی اللہ عنہ نے
مایا: قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اگر میرے پاس زمین پر موجود چیزوں کے برابر سونا چاندی ہوتا تو میں اس
ے ذریعہ قیامت کی ہولناکی سے جان چھڑا لیتا۔

(۹) کلام علیّ بنِ أبی طالبٍ رضی الله عنه

حضرت علی بن طالب رضی اللہ عنہ کا کلام

۳۵٦۳٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ وَسُفْيَانَ ، عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :إنَّمَا أَخَافُ عَلَيْكُمَ اثْنَتَيْنِ :طُولَ الأَمَلِ ، وَاتِّبَاعَ الْهَوَى ، فَإِنَّ طُولَ الأَمَلِ يُنْسِي الآخِرَةَ ، وَإِنَّ اتِّبَاعَ الْهَوَى يَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ ، وَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ تَرَحَّلَتْ مُدْبِرَةً ، وَإِنَّ الآخِرَةَ مُقْبِلَةٌ وَلِكُلٍّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُونَ فَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الآخِرَةِ ، فَإِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ ، وَلاَ حِسَابَ ، وَغَدًا حِسَابٌ ، وَلاَ عَمَلَ.

(ابن المبارك ۲۵۵)

(۳۵٦۳٦) بنو عامر کے ایک صاحب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھے تم پر صرف دو چیزوں کا
ف ہے۔ لمبی اُمید، اور خواہشات کی پیروی۔ کیونکہ امید کا لمبا ہونا آخرت کو بھلا دیتا ہے۔ اور خواہشات کی اتباع، حق بات سے
کاوٹ بن جاتی ہے۔ یقیناً دنیا پیٹھ پھیر کر کوچ کر جاتی ہے اور آخرت آ رہی ہے۔ اور ان میں سے ہر ایک کے بیٹے ہیں۔ پس تم
ِ آخرت کے بیٹے بنو۔ پس آج عمل ہے، حساب نہیں ہے اور کل حساب ہوگا عمل نہیں ہوگا۔

۳۵٦۳۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنِ الْمُهَاجِرِ الْعَامِرِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ بِمِثْلِهِ.

(۳۵٦۳۷) حضرت مہاجر عامری بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایسی روایت کرتے ہیں۔

۳۵٦۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :طُوبَى لِكُلِّ عَبْدٍ نُومة عَرَفَ النَّاسَ ، وَلَمْ يَعْرِفْهُ النَّاسُ ، وَعَرَفَهُ اللَّهُ مِنْهُ بِرِضْوَانٍ ، أُولَئِكَ مَصَابِيحُ الْهُدَى، يُجْلِي عَنْهُمْ كُلَّ فِتْنَةٍ مُظْلِمَةٍ ، وَيُدْخِلُهُمَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ ، لَيْسَ أُولَئِكَ بِالْمَذَايِيعِ الْبُذُرِ ، وَلاَ بِالْجُفَاةِ الْمُرَائِينَ.

(۳۵٦۳۸) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا: ہر غیر معروف آدمی کے لیے بشارت ہے جو لوگوں کو تو
پہچانتا ہے لیکن لوگ اس کو نہیں پہچانتے۔ اور اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رضا کے ساتھ پہچانتے ہیں۔ یہی لوگ ہدایت کے چراغ ہیں۔ ان
سے ہر اندھیرا فتنہ دور کر دیا جاتا ہے اور ان کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں داخل کر لیتا ہے۔ یہ لوگ کے راز ظاہر کرنے والے نہیں ہوتے

اور نہ جفا کرنے اور ریا کاری کرنے والے۔

(۳۵۶۳۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : خَيْرُ النَّاسِ هَذَا النَّمَطُ الأَوْسَطُ يَلْحَقُ بِهِمَ التَّالِي ، وَيَرْجِعُ إِلَيْهِمَ الْعَالِي.

(۳۵۶۳۹) حضرت زبید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں سے بہترین یہ درمیانے لوگ ہیں۔ پیچھے والے ان سے مل جاتے ہیں اور آگے والے ان کی طرف لوٹ آتے ہیں۔

(۳۵٦٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِيَاسُ بْنُ أَبِي تَمِيمَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ ، قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً وَلَّى أَمْرَهَا رَجُلاً فَأَوْصَاهُ ، فَقَالَ : أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللهِ ، لاَ بُدَّ لَكَ مِنْ لِقَائِهِ ، وَلاَ مُنْتَهَى لَكَ دُونَهُ وَهُوَ يَمْلِكُ الدُّنْيَا فِي الآخِرَةِ ، وَعَلَيْكَ بِالَّذِي يُقَرِّبُكَ إِلَى اللهِ ، فَإِنَّ فِيمَا عِنْدَ اللهِ خَلَفًا مِنَ الدُّنْيَا.

(۳۵۶۴۰) حضرت عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب جب کوئی سریہ روانہ فرماتے تو اس پر کسی آدمی کو متولی بناتے اور اس کو وصیت کرتے۔ فرماتے: میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ تمہیں اللہ سے ضرور ملنا ہے اور اس سے پیچھے تمہارے لیے منتہی کوئی نہیں ہے۔ وہی دنیا، آخرت کا مالک ہے اور تم ضرور وہ کام کرو جو تمہیں اللہ کے قریب کرے کیونکہ جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ دنیا کے مال کا بھی خلیفہ ہے۔

(۳۵٦٤١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، أَنَّ نَعْجَةَ عَابَ عَلِيًّا فِي لِبَاسِهِ ، فَقَالَ : يَقْتَدِي الْمُؤْمِنُ وَيَخْشَعُ الْقَلْبُ.

(۳۵۶۴۱) حضرت زید بن وہب سے روایت ہے کہ نعجہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لباس کے بارے میں اعتراض کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مومن اقتداء کرتا ہے اور قلب خشوع کرتا ہے۔

(۳۵٦٤٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الَّذِي كَانَ يَخْدِمُ أُمَّ كُلْثُومٍ ابْنَةَ عَلِيٍّ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ كُلْثُومٍ وَهِيَ تَمْتَشِطُ وَسِتْرٌ بَيْنَهَا وَبَيْنِي ، فَجَلَسْتُ أَنْتَظِرُهَا حَتَّى تَأْذَنَ لِي ، فَجَاءَ حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ فَدَخَلاَ عَلَيْهَا وَهِيَ تَمْتَشِطُ ، فَقَالاَ : إِلاَّ تُطْعِمُونَ أَبَا صَالِحٍ شَيْئًا ، قَالَتْ : بَلَى . قَالَ : فَأَخْرَجُوا قَصْعَةً فِيهَا مَرَقٌ بِحُبُوبٍ ، فَقُلْتُ : أَتُطْعِمُونَنِي هَذَا وَأَنْتُمْ أُمَرَاءُ ، فَقَالَتْ أُمُّ كُلْثُومٍ : يَا أَبَا صَالِحٍ ، فَكَيْفَ لَوْ رَأَيْتَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَأُتِيَ بِأُتْرُنْجٍ فَذَهَبَ حَسَنٌ ، أَوْ حُسَيْنٌ يَتَنَاوَلُ مِنْهُ أُتْرُنْجَةً فَنَزَعَهَا مِنْ يَدِهِ ، ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَقُسِّمَ.

(۳۵۶۴۲) حضرت عمرو بن مرہ، حضرت ابو صالح ... جو حضرت علی کی بیٹی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی خدمت کرتے تھے ...... سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں حضرت ام کلثوم کے پاس حاضر ہوا وہ کنگھی کر رہی تھیں۔ چنانچہ میں بیٹھ کر ان کا انتظار

رنے لگا یہاں تک کہ انہوں نے مجھے اجازت دی۔ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما تشریف لائے۔ جبکہ وہ کنگھی کر رہی تھیں۔ انہوں نے پوچھا: کیا تم نے ابوصالح کو کھانا نہیں کھلایا؟ حضرت ام کلثوم نے فرمایا: کیوں نہیں۔ راوی کہتے ہیں پھر انہوں نے ایک پیالہ نکالا جس میں شوربہ میں دانے ڈالے ہوئے تھے۔ میں نے کہا: تم لوگ امراء ہو اور مجھے یہ کھانا کھلاتے ہو؟ اس پر حضرت ام کلثوم نے فرمایا: اے ابوصالح! اگر تم امیر المومنین کو دیکھ لو تو پھر تم کیسے ہو؟ مالٹے لائے گئے تو حضرت حسن یا حضرت حسین ن سے مالٹا لینے لگے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے ہاتھ سے مالٹا چھین لیا پھر تقسیم کرنے کا کہا چنانچہ وہ تقسیم کر دیا گیا۔

۳۵٦٤۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ لأُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَسَدٍ :اكْفِي فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخِدْمَةَ خَارِجًا : سِقَايَةَ الْمَاءِ وَالْحَاجَةَ ، وَتَكْفِيكِ الْعَمَلَ فِي الْبَيْتِ :الْعَجْنَ وَالْخَبْزَ وَالطَّحْنَ.

(۳۵٦٤۳) حضرت ابوالبختری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ فاطمہ بنت اسد سے کہا۔ آپ فاطمہ ت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو باہر کی خدمت پانی لانا وغیرہ سے کافی ہو جائیں۔ وہ آپ کو گھر کے کام سے آٹا گوندھنا، روٹی پکانا اور چکی چلانا غیرہ سے کفایت کر لیں گی۔

۳۵٦٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :أُهْدِيَتْ فَاطِمَةُ لَيْلَةَ أُهْدِيَتْ إِلَيَّ ، وَمَا تَحْتَنَا إِلاَّ جِلْدُ كَبْشٍ.

(۳۵٦٤٤) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جس رات حضرت فاطمہ مجھے ہدیہ کی گئیں اس رات ہمارے نیچے صرف ینڈھے کی کھال تھی۔

۳۵٦٤۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ:قَالَ عَلِيٌّ: كَلِمَاتٌ لَوْ رَحَلْتُمَ الْمَطِيَّ فِيهِنَّ لأَنْضَيْتُمُوهُنَّ قَبْلَ أَنْ تُدْرِكُوا مِثْلَهُنَّ :لاَ يَرْجُ عَبْدٌ إِلاَّ رَبَّهُ ، وَلاَ يَخَفْ إِلاَّ ذَنْبَهُ ، وَلاَ يَسْتَحْيِي مَنْ لاَ يَعْلَمُ أَنْ يَتَعَلَّمَ، وَلاَ يَسْتَحْيِي عَالِمٌ إِذَا سُئِلَ عَمَّا لاَ يَعْلَمُ أَنْ يَقُولَ:اللَّهُ أَعْلَمُ ، وَاعْلَمُوا أَنَّ مَنْزِلَةَ الصَّبْرِ مِنَ الإِيمَانِ كَمَنْزِلَةِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ ، فَإِذَا ذَهَبَ الرَّأْسُ ذَهَبَ الْجَسَدُ ، وَإِذَا ذَهَبَ الصَّبْرُ ذَهَبَ الإِيمَانُ.

(۳۵٦٤۵) حضرت ابواسحاق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: چند باتیں ایسی ہیں کہ اگر تم سواریوں کو چلاؤ تو تم ان باتوں کی مثل پانے سے قبل سواریوں کو ہلاک وفنا کر دو گے۔ بندہ اپنے پروردگار کے سوا کسی سے امید نہ رکھے۔ بندہ صرف اپنے گناہ سے ڈرے۔ جو آدمی نہ جانتا ہو وہ جاننے سے حیا نہ کرے اور جب آدمی سے غیر معلوم بات کا سوال ہو تو اس واللہ علم کہنے سے حیا نہیں آنی چاہیے۔ اور یہ بات جان لو کہ صبر کا ایمان میں وہی مقام ہے جو جسم میں سر کا ہے۔ پس جب سر چلا جاتا ہے جسم چلا جاتا ہے اور جب صبر چلا جاتا ہے تو ایمان چلا جاتا ہے۔

۳۵٦٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ :أُتِيَ عَلِيٌّ بِطِسْتٍ خِوَانٍ

فَالُوذَجٍ فَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ.

(٣٥٦٤٦) حضرت عدی بن ثابت سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس دسترخوان پر فالودہ کا طشت لایا گیا آپ نے اس میں سے کچھ بھی نہیں کھایا۔

(٣٥٦٤٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَان ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ كَثِيرٍ الْحَنَفِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : اكْظِمُوا الْغَيْ وَأَقِلُّوا الضَّحِكَ لاَ تَمُجُّهُ الْقُلُوبُ.

(٣٥٦٤٧) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں غصہ کو قابو کرو اور ہنسی کو کم کرو دل اس کو گوارا نہیں کرتے۔

(٣٥٦٤٨) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي هُذَيْلٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَلِيٍّ قَمِيصًا ، كُمُّهُ إ أَرْسَلَهُ بَلَغَ نِصْفَ سَاعِدِهِ ، وَإِذَا مَدَّهُ لَمْ يُجَاوِزْ ظُفُرَهُ.

(٣٥٦٤٨) حضرت ابن ابوالہذیل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ایک قمیص دیکھی جس کی آستین جب آپ چھوڑتے تو آپ کی نصف کلائی تک پہنچتی اور جب آپ اس کو کھینچتے تو آپ کے ناخن کو تجاوز نہ کرتی۔

(٣٥٦٤٩) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ ، قَالَ : قَضَى رَسُولُ ا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَتِهِ فَاطِمَةَ بِخِدْمَةِ الْبَيْتِ ، وَقَضَى عَلَى عَلِيٍّ بِمَا كَانَ خَارِجًا مِنَ الْبَيْتِ.

(٣٥٦٤٩) حضرت ضمرہ بن حبیب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی پر گھر کے کام کاج کا فیصلہ فرمایا تھا اور حضرت علی پر گھر سے باہر والا کام۔

(٣٥٦٥٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَخْبَرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : مَا أَصْبَ بِالْكُوفَةِ أَحَدٌ إِلاَّ نَاعِمًا ، وَإِنَّ أَدْنَاهُمْ مَنْزِلَةً مَنْ يَأْكُلُ الْبُرَّ وَيَجْلِسُ فِي الظِّلِّ وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءِ الْفُرَاتِ.

(٣٥٦٥٠) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جو بھی کوفہ میں ہے وہ ناز و نعم والا ہے۔ اور ان میں سے کم تر درجہ کا آد بھی گندم کھاتا ہے، سایہ میں بیٹھتا ہے اور فرات کا پانی پیتا ہے۔

(٣٥٦٥١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ ، عَنْ مُجَمِّعٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ : خَرَجَ عَلِيٌّ ذَاتَ يَوْمٍ بِسَيْفِهِ ، فَقَالَ : مَنْ يَبْتَاعُ مِنِّي سَيْفِي هَذَا ، فَلَوْ كَانَ عِنْدِي ثَمَنُ إِزَارٍ مَا بِعْتُهُ.

(٣٥٦٥١) حضرت یزید بن شریک سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن اپنی تلوار لے کر نکلے اور فرمایا: کون مجھ سے میری یہ تلوا خریدے گا؟! اگر میرے پاس ازار کے پیسے ہوتے میں یہ تلوار نہ بیچتا۔

(٣٥٦٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُثْمَانَ أَبِي الْيَقْظَانِ ، عَنْ زَاذَانَ ، عَنْ عَلِيٍّ ﴿إِلاَّ أَصْحَابَ الْيَمِينِ﴾ قَالَ : هُمْ أَطْفَالُ الْمُسْلِمِينَ.

(٣٥٦٥٢) حضرت زاذان، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ...... ﴿إِلاَّ أَصْحَابَ الْيَمِينِ﴾ ...... کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ

ہیں کہ یہ مسلمانوں کے بچے ہوں گے۔

(۳۵۶۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ النَّخَعِيِّ ، قَالَ : حدَّثَتْنِي أُمِّي ، عَنْ أُمِّ عُثْمَانَ أُمِّ وَلَدٍ لِعَلِيٍّ ، قَالَتْ : جِئْتُ عَلِيًّا وَبَيْنَ يَدَيْهِ قَرَنْفُلٌ مَكْبُوبٌ فِي الرَّحْبَةِ ، فَقُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، هَبْ لابْنَتِي مِنْ هَذَا الْقَرَنْفُلِ قِلاَدَةً ، فَقَالَ : هَكَذَا ، وَنَقَرَ بِيَدَيْهِ ، أدني دِرْهَمًا جَيِّدًا ، فَإِنَّمَا هَذَا مَالُ الْمُسْلِمِينَ وَإِلاَّ فَاصْبِرِي حَتَّى يَأْتِيَنَا حَظُّنَا مِنْهُ ، فَنَهَبُ لابْنَتِكَ مِنْهُ قِلاَدَةً.

(۳۵۶۵۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ام ولد، ام عثمان سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور ان کے سامنے صحن میں لونگ کا ڈھیر تھا۔ میں نے عرض کیا: اے امیر المومنین! اس لونگ میں سے ایک ہار میری بیٹی کو ہدیہ کر دیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یوں فرمایا اور اپنے دونوں ہاتھوں سے ٹھونکا۔ ایک عمدہ درہم قریب کرو کیونکہ یہ مسلمانوں کا مال ہے۔ بصورت دیگر صبر کر یہاں تک کہ اس میں سے ہمیں ہمارا حصہ مل جائے پھر ہم اس میں سے تمہاری بیٹی کو ہدیہ کر دیں گے۔

(۳۵۶۵٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : مَثَلُ الَّذِي جَمَعَ الإِيمَانَ وَالْقُرْآنَ مَثَلُ الأُتْرُنجَةِ الطَّيِّبَةِ الرِّيحِ الطَّيِّبَةِ الطَّعْمِ ، وَمَثَلُ الَّذِي لَمْ يَجْمَعَ الإِيمَانَ وَلَمْ يَجْمَعَ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْحَنْظَلَةِ خَبِيثَةِ الرِّيحِ وَخَبِيثَةِ الطَّعْمِ.

(۳۵۶۵۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص قرآن اور ایمان کو جمع کرتا ہے اس کی مثال مالٹے کی طرح ہے جس کا ذائقہ بھی عمدہ اور خوشبو بھی عمدہ۔ اور جو شخص ایمان کو اور قرآن کو جمع نہیں کرتا اس کی مثال حنظل کی طرح ہے۔ ذائقہ بھی برا، بو بھی بری۔

(۳۵۶۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ : قِيلَ لِعَلِيٍّ : مَا شَأْنُك يَا أَبَا حَسَنٍ جَاوَرْت الْمَقْبَرَةَ ، قَالَ : إِنِّي أَجِدُهُمْ جِيرَانَ صِدْقٍ ، يَكُفُّونَ السَّيِّئَةَ وَيُذَكِّرُونَ الآخِرَةَ.

(۳۵۶۵۵) حضرت علی سے پوچھا گیا اے ابوالحسن! کیا بات ہے کہ آپ قبرستان والوں کی مجاورت کرتے ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے انہیں سچا دوست پایا ہے۔ یہ برائی سے روکتے اور آخرت یاد دلاتے ہیں۔

(۳۵۶۵٦) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِنْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَتَعْجِنُ ، وَإِنَّ قُصَّتَهَا لَتَكَادُ تَضْرِبُ الْجَفْنَةَ.

(۳۵۶۵۶) حضرت عطاء سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آٹا گوندھا کرتی تھیں اور ان کی پیشانی کے بال آٹے کے برتن میں لگتے تھے۔

(۱۰) کلام ابنِ مسعودٍ رضی الله عنه

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا کلام

(۳۵۶۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :ذَهَبَ صَفْوُ الدُّنْيَا وَبَقِيَ كَدَرُهَا فَالْمَوْتُ تُحْفَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

(۳۵۶۵۷) حضرت ابو جحیفہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: دنیا کی صفائی چلی گئی اور اس کی کدورت رہ گئی پس موت ہر مسلمان کے لیے تحفہ ہے۔

(۳۵۶۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ :الدُّنْيَا كَالثَّغْبِ ذَهَبَ صَفْوُهُ وَبَقِيَ كَدَرُهُ.

(۳۵۶۵۸) حضرت عبداللہ سے روایت ہے دنیا دامن کوہ کی طرح ہے اس کی صفائی چلی گئی ہے اور اس کی کدورت باقی رہ گئی ہے۔

(۳۵۶۵۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ :بِحَسْبِ الْمَرْءِ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَخَافَ اللَّهَ ، وَبِحَسْبِهِ مِنَ الْجَهْلِ أَنْ يُعْجَبَ بِعَمَلِهِ.

(۳۵۶۵۹) حضرت ابن مسعود سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ آدمی کے علم کے لیے یہی بات کافی ہے کہ وہ اللہ سے ڈرے اور آدمی کی جہالت کے لیے یہی بات کافی ہے کہ وہ اپنے عمل پر خوش رہے۔

(۳۵۶۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ هُذَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :مَنْ أَرَادَ الآخِرَةَ أَضَرَّ بِالدُّنْيَا وَمَنْ أَرَادَ الدُّنْيَا أَضَرَّ بِالآخِرَةِ ، يَا قَوْمِ فَأَضِرُّوا بِالْفَانِي لِلْبَاقِي.

(۳۵۶۶۰) حضرت عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جو شخص آخرت کا ارادہ رکھتا ہے تو دنیا کا نقصان اٹھاتا ہے اور جو شخص دنیا کا ارادہ کرتا ہے وہ آخرت کا نقصان اٹھاتا ہے۔ اے لوگو! تم باقی کے لیے فانی کا نقصان اٹھا لو۔

(۳۵۶۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ أَبِي صُفْرَةَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :لَوَدِدْت أَنِّي طَيْرٌ فِي مَنْكِبِي رِيشٌ.

(۳۵۶۶۱) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں پرندہ ہوتا میرے مونڈھے میں پر ہوتے۔

(۳۵۶۶۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :لَيْتَنِي شَجَرَةٌ تُعْضَدُ.

(۳۵۶۶۲) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: کاش کہ میں کوئی درخت ہوتا جس کو کاٹ لیا جاتا۔

(۳۵۶۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْد ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :لَوَدِدْتُ أَنَّ رَوْثَةً انْفَلَقَتْ عَنِّي فَنُسِبْتُ إِلَيْهَا فَسُمِّيت عَبْدَ اللهِ بْنَ رَوْثَةَ ، وَأَنَّ اللَّهَ غَفَرَ لِي ذَنْبًا

وَاحِدًا ، إِلاَّ أَنَّ أَبَا مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :لَوَدِدْت أَنِّي عَلِمْت أَنَّ اللَّهَ غَفَرَ لِي ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

(۳۵۶۶۳) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ گوبر مجھ سے پھٹ جاتا اور میں اس کی طرف منسوب ہو جاتا۔ مجھے عبداللہ بن روثہ کا نام دیا جاتا اور اللہ تعالیٰ میرا ایک گناہ معاف کر دیتے۔ راوی ابو معاویہ کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تھا: مجھے یہ بات پسند ہے کہ مجھے معلوم ہو جائے کہ اللہ نے مجھے معاف کر دیا ہے۔ پھر آگے سابقہ حدیث کے مثل بیان کیا۔

(۳۵٦٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَخِيهِ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَجْعَلَ كَنْزَهُ فِي السَّمَاءِ حَيْثُ لاَ يَأْكُلُهُ السُّوسُ ، وَلاَ يَنَالُهُ السُّرُقُ فَلْيَفْعَلْ ، فَإِنَّ قَلْبَ الرَّجُلِ مَعَ كَنْزِهِ.

(ابو نعیم ۱۳۵)

(۳۵۶۶۴) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں تم میں سے جو شخص اس کی استطاعت رکھتا ہو کہ اس کا خزانہ آسمان میں ہو جہاں اس کو سرسری نہ کھائے اور چور نہ پائے تو اس کو ایسا کرنا چاہیے۔ کیونکہ آدمی کا دل اس کے خزانہ کے ساتھ ہوتا ہے۔

(۳۵٦٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ :سَمِعَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ صَيْحَةً فَاضْطَجَعَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ.

(۳۵۶۶۵) حضرت ابو بردہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے ایک چیخ سنی تو آپ قبلہ رخ ہو کر لیٹ گئے۔

(۳۵٦٦٦) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي آلُ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ أَوْصَى ابْنَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ، فَقَالَ : أُوصِيك بِتَقْوَى اللهِ وَلْيَسْعَك بَيْتُك ، وَامْلِكْ عَلَيْك لِسَانَك ، وَابْكِ عَلَى خَطِيئَتِك.

(۳۵۶۶۶) آل عبداللہ نے بتایا کہ حضرت عبداللہ نے اپنے بیٹے عبدالرحمٰن کو یہ وصیت کی تھی۔ فرمایا: میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اور تمہارے لیے تمہارا گھر وسیع ہونا چاہیے اور اپنی زبان کو اپنے قابو میں رکھو اور اپنی غلطیوں پر رویا کرو۔

(۳۵٦٦٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :لَوَدِدْت أَنِّي أَعْلَمُ ، أَنَّ اللَّهَ غَفَرَ لِي ذَنْبًا مِنْ ذُنُوبِي ، وَأَنِّي لاَ أُبَالِي أَيَّ وَلَدِ آدَمَ وَلَدَنِي.

(۳۵۶۶۷) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات محبوب ہے کہ مجھے معلوم ہو جائے اللہ تعالیٰ نے مجھے معاف کر دیا ہے تو مجھے اس کی کوئی پروا نہیں کہ مجھے بنو آدم کی کس اولاد نے جنم دیا ہے۔

(۳۵٦٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَبَّابٍ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عُقْبَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ : إن من أكثر الناس خطأ يوم القيامة أكثرهم خوضاً في الباطل.

(۳۵۶۶۸) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: بیشک جنت ناپسندیدہ چیزوں سے ڈھکی ہوئی ہے اور بے شک جہنم خواہشات سے ڈھکی ہوئی ہے۔ پس جو شخص پردہ سے (پرے) جھانک لیتا ہے تو وہ ماوراء میں چلا جاتا ہے۔

(٣٥٦٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَبَّابٍ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عُقْبَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنَّ الْجَنَّةَ حُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ ، وَإِنَّ النَّارَ حُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ ، فَمَنَ اطَّلَعَ الْحِجَابَ وَاقَعَ مَا وَرَائَهُ.

(٣٥٦٦٩) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: بے شک قیامت کے دن سب سے زیادہ خطاؤں والا وہ شخص ہوگا جو باطل میں زیادہ غور وخوض کرتا ہے۔

(٣٥٦٧٠) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : مَثَلُ الْمُحَقَّرَاتِ مِنَ الأَعْمَالِ مَثَلُ قَوْمٍ نَزَلُوا مَنْزِلاً لَيْسَ بِهِ حَطَبٌ وَمَعَهُمْ لَحْمٌ ، فَلَمْ يَزَالُوا يَلْقُطُونَ حَتَّى جَمَعُوا مَا أَنْضَجُوا بِهِ لَحْمَهُمْ.

(٣٥٦٧٠) حضرت عبدالرحمن بن عبداللہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: چھوٹے چھوٹے عملوں کی مثال ایسی ہے جیسے کچھ لوگ کسی جگہ پڑاؤ ڈالیں جہاں پر ایندھن نہ ہو اور ان لوگوں کے پاس گوشت ہو۔ پس یہ لوگ مسلسل چنتے رہیں یہاں تک کہ یہ اتنا ایندھن جمع کرلیں جس پر یہ اپنا گوشت پکالیں۔

(٣٥٦٧١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، قَالَ : مَرِضَ عَبْدُ اللهِ مَرَضًا فَجَزِعَ فِيهِ فَقُلْنَا : مَا رَأَيْنَاكَ جَزِعْتَ فِي مَرَضٍ مَا جَزِعتَ فِي مَرَضِكَ هَذَا ، قَالَ : إِنَّهُ أخذني وَقَرَّبَ بِي مِنَ الْغَفْلَةِ.

(٣٥٦٧١) حضرت علقمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کو ایک خاص مرض لاحق ہوا جس میں انہوں نے جزع کرنا شروع کیا۔ ہم نے عرض کیا ہم نے آپ کو کسی مرض میں ایسی جزع کرتے نہیں دیکھا جیسی آپ نے اس مرض میں جزع کی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ مرض مجھ پر غالب ہوگیا اور غفلت کو میرے قریب کردیا۔

(٣٥٦٧٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لاَ تَعْجَلُوا بِحَمْدِ النَّاسِ وَلا بِذَمِّهِمْ ، فَإِنَّ الرَّجُلَ يُعْجِبُك الْيَوْمَ وَيَسُوئُك غَدًا ، وَيَسُوئُك الْيَوْمَ وَيُعْجِبُك غَدًا ، وَإِنَّ الْعِبَادَ يُغَيِّرُونَ وَاللَّهُ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَاللَّهُ أَرْحَمُ بِعَبْدِهِ يَوْمَ يَأْتِيهِ مِنْ أُمٍّ وَاحِدٍ فَرَشَتْ لَهُ فِي أَرْضٍ قِيٍّ ، ثُمَّ قَامَتْ تَلْتَمِسُ فِرَاشَهُ بِيَدِهَا ، فَإِنْ كَانَتْ لَدْغَةٌ كَانَتْ بِهَا وَإِنْ كَانَتْ شَوْكَةٌ كَانَتْ بِهَا.

(٣٥٦٧٢) حضرت قاسم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں حضرت عبداللہ فرماتے ہیں لوگوں کی حمد اور لوگوں کی مذمت کی وجہ سے جلد بازی نہ کرو۔ کیونکہ آج کے دن ایک آدمی تمہیں پسند کرے گا اور کل کے دن یہی آدمی تمہیں برا سمجھے گا۔ اور آج (اگر) برا سمجھے گا تو کل تمہیں اچھا سمجھے گا۔ کیونکہ لوگ بدلتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز گناہوں کو معاف فرمائیں گے۔ جس دن بندہ اللہ کے پاس آئے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے بندہ پر اس ماں سے زیادہ رحم کرنے والے ہوں گے جو ماں بچے کے لیے خالی زمین میں فرش بچھائے پھر اس کے بچھونے کو اپنے ہاتھ سے ٹٹول کر تلاش کرتے لگے چنانچہ اگر کوئی ڈسنا ہوا تو اس کے ہاتھ پر ہوگا اور اگر کوئی کانٹا ہوا تو اس کے ہاتھ پر ہوگا۔

٣٥٦٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : وَدِدْتُ أَنِّي مِنَ الدُّنْيَا فَرْدٌ كَالْغَادِي الرَّاكِبِ الرَّائِحِ.

(۳۵۶۷۳) حضرت قاسم سے روایت ہے کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں دنیا میں ایک ایسے فرد کی طرح ہوں جو صبح کو آئے سوار ہو اور چلا جائے۔

٣٥٦٧٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : كَفَى بِخَشْيَةِ اللهِ عِلْمًا ، وَكَفَى بِالاِغْتِرَارِ بِهِ جَهْلاً.

(۳۵۶۷۴) حضرت قاسم بن عبدالرحمن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: خدا کے خوف کے لیے علم ہی کافی ہے اور خدا کے بارے میں دھوکہ کے لیے جہالت ہی کافی ہے۔

٣٥٦٧٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : وَالَّذِي لاَ إِلَهَ غَيْرُهُ ، مَا أَصْبَحَ عِنْدَ آلِ عَبْدِ اللهِ شَيْءٌ يَرْجُونَ أَنْ يُعْطِيَهُمَ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا ، أَوْ يَدْفَعَ عَنْهُمْ بِهِ سُوءًا إِلاَّ ، أَنَّ اللَّهَ قَدْ عَلِمَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ لاَ يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا.

(۳۵۶۷۵) حضرت حارث بن سوید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں؟ آل عبداللہ نے کبھی اس حال میں صبح نہیں کی کہ ان کے پاس کوئی چیز ہو جس کے ذریعہ سے یہ اُمید رکھتے ہوں کہ اللہ تعالیٰ اُن کو اس کے ذریعہ سے خیر دیں یا اس کے ذریعہ ان سے کوئی برائی دور کریں مگر یہ کہ خدا جانتا ہے کہ عبداللہ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا۔

٣٥٦٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ الأَخْرَمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : وَالَّذِي لاَ إِلَهَ غَيْرُهُ مَا يَضُرُّ عَبْدًا يُصْبِحُ عَلَى الإِسْلاَمِ وَيُمْسِي عَلَيْهِ مَاذَا أَصَابَهُ مِنَ الدُّنْيَا.

(۳۵۶۷۶) حضرت عبداللہ کہتے ہیں قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں! جو بندہ صبح اس حال میں کرے کہ وہ مسلمان ہو اور شام اس حال میں کرے کہ وہ مسلمان ہو تو اس کو دنیا کی جو حالت بھی ملے، اس کو کوئی نقصان نہیں ہے۔

٣٥٦٧٧) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَلْقَمَةَ الْمَازِنِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : قَرَصَ أَصْحَابَ ابْنِ مَسْعُودٍ الْبَرْدُ ، قَالَ : فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَسْتَحْيِي أَنْ يَجِيءَ فِي الثَّوْبِ الدُّونِ ، أَوِ الْكِسَاءِ الدُّونِ ، فَأَصْبَحَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي عَبَايَةٍ ، ثُمَّ أَصْبَحَ فِيهَا ، ثُمَّ أَصْبَحَ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فِيهَا.

(۳۵۶۷۷) حضرت ابومجلز سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کو سردی نے تکلیف پہنچائی۔ راوی کہتے ہیں چنانچہ آدمی اس بات سے حیا کرنے لگا کہ وہ گھٹیا کپڑے یا گھٹیا چادر میں آئے۔ اس پر حضرت ابوعبدالرحمن ایک (دن ایک) چغہ میں آئے پھر اگلی صبح بھی اسی میں آئے پھر تیسری صبح بھی اسی میں آئے۔

(۳۵۶۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنِّي لاَ أَخَافُ عَلَيْكُمْ فِي الْخَطَأ وَلَكِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ فِي الْعَمْدِ ، إِنِّي لاَ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَسْتَقِلُّوا أَعْمَالَكُمْ ، وَلَكِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَسْتَكْثِرُوهَا.

(۳۵۶۷۸) حضرت شعبی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: مجھے تم پر خطا کرنے میں کوئی خوف نہیں ہے۔ لیکن مجھے تمہارے بارے میں جان بوجھ کر غلطی کا خوف ہے۔ مجھے تم پر اس بات کا خوف نہیں ہے کہ تم اپنے عملوں کو کم سمجھنے لگو لیکن مجھے تم پر اس بات کا خوف ہے کہ تم اعمال کو زیادہ سمجھنے لگو۔

(۳۵۶۷۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : دَعُوا الْحَكَّاكَاتِ فَإِنَّهَا الإِثْمَ.

(۳۵۶۷۹) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: وسوسوں کو چھوڑ دو کیونکہ یہ گناہ ہیں۔

(۳۵۶۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : الْمُؤْمِنُ يَرَى ذَنْبَهُ كَأَنَّهُ صَخْرَةٌ يَخَافُ أَنْ تَقَعَ عَلَيْهِ ، وَالْمُنَافِقُ يَرَى ذَنْبَهُ كَذُبَابٍ وَقَعَ عَلَى أَنْفِهِ فَطَارَ فَذَهَبَ.

(۳۵۶۸۰) حضرت ابوالاحوص سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: مومن، اپنے گناہ کو یوں خیال کرتا ہے گویا کہ وہ ایک چٹان ہے جس کے بارے میں مومن خوف رکھتا ہے کہ کہیں اس پر گر نہ جائے۔ اور منافق اپنے گناہ کو مکھی کی طرح سمجھتا ہے جو اس کے ناک پر بیٹھی پھر اڑ گئی اور چلی گئی۔

(۳۵۶۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا مَعَ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، فَقَالَ رَجُلٌ وَأَشَارَ إِلَى الْقَاسِمِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : وَدِدْتُ أَنِّي إِذَا مِتُّ لَمْ أُبْعَثْ ، فَقَالَ الْقَاسِمُ بِرَأْسِهِ هَكَذَا ، أَيْ نَعَمْ.

(۳۵۶۸۱) حضرت مالک بن مغول سے روایت ہے وہ کہتے ہیں ہم حضرت قاسم بن عبدالرحمن کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ..... اس پر ایک آدمی نے کہا...... اور اس نے حضرت قاسم کی طرف اشارہ کیا..... فرمایا: حضرت عبداللہ نے کہا تھا..... مجھے یہ بات محبوب ہے کہ جب میں مر جاؤں تو پھر مجھے نہ اٹھایا جائے۔ اس پر حضرت قاسم نے اپنے سر سے یوں اشارہ کیا۔ یعنی ہاں۔

(۳۵۶۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : قُولُوا خَيْرًا تُعْرَفُوا بِهِ ، وَاعْمَلُوا بِهِ تَكُونُوا مِنْ أَهْلِهِ ، وَلاَ تَكُونُوا عُجُلاً مَذَايِيعَ بُذُرًا. (ابن المبارك ۱۴۳۸)

(۳۵۶۸۲) حضرت زبید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں حضرت عبداللہ نے فرمایا: خیر کی بات کہو تو تم خیر کے ذریعہ معروف ہو گے۔ خیر پر عمل کرو تو اہل خیر بن جاؤ گے۔ جلد باز، راز فاش کرنے والے نہ بنو۔

(۳۵۶۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ السَّرِيِّ بْنِ يَحْيَى ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لَوْ وَقَفْتُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَقِيلَ لِي : نُخَيِّرُكَ مَنْ أَيُّهُمَا تَكُونُ أَحَبَّ إِلَيْكَ ، أَوْ تَكُونُ رَمَادًا ، لاَخْتَرْتُ أَنْ أَكُونَ رَمَادًا.

(۳۵۶۸۳) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: اگر مجھے جنت اور جہنم کے درمیان کھڑا کیا جائے اور مجھے کہا جائے ......ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ تم ان دونوں میں سے کس میں ہو...... یہ بات تمہیں زیادہ محبوب ہے...... یا یہ کہ تم راکھ ہو جاؤ؟ تو میں راکھ ہونے کو پسند کروں گا۔

(۳۵۶۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ مَعْنٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :لاَ تَفْتَرِقُوا فَتَهْلَكُوا.

(۳۵۶۸۴) حضرت معن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: فرقوں میں نہ پڑو، ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔

(۳۵٦۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :وَدِدْتُ أَنِّي صُولِحْتُ عَلَى تِسْعِ سَيِّئَاتٍ وَحَسَنَةٍ.

(۳۵۶۸۵) حضرت عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ میرے ساتھ ایک نیکی اور نو برائیوں پر صلح کر لی جائے۔

(۳۵٦۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ عَوْنٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :الْمُؤْمِنُ يَأْلَف ، وَلاَ خَيْرَ فِيمَنْ لاَ يَأْلَفُ ، وَلاَ يُؤْلَفُ. (ابو نعيم ٢٥٤)

(۳۵۶۸۶) حضرت عون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: مومن محبت کرتا ہے اس آدمی میں کوئی خیر نہیں جو نہ محبت کرے اور نہ اُس سے محبت کی جائے۔

(۳۵٦۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنْ مُرَّةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :إِنَّ اللَّهَ يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَمَنْ لاَ يُحِبُّ ، وَلاَ يُعْطِي الإِيمَانَ إِلاَّ مَنْ يُحِبُّ ، فَإِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا أَعْطَاهُ الإِيمَانَ. (طبرانی ۸۹۹۰)

(۳۵۶۸۷) حضرت مرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ دنیا اس کو بھی دیتے ہیں جس سے محبت کرتے ہیں اور اس کو بھی دیتے ہیں جس سے محبت نہیں کرتے۔ لیکن جس سے محبت کرتے ہیں ایمان اسی کو دیتے ہیں۔ پس جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت کرتے ہیں تو اس کو ایمان دیتے ہیں۔

(۳۵٦۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ سَمِعَهُ مِنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ :يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى ثَلاَثَةِ دَوَاوِينَ :دِيوَانٌ فِيهِ الْحَسَنَاتُ ، وَدِيوَانٌ فِيهِ النَّعِيمُ ، وَدِيوَانٌ فِيهِ السَّيِّئَاتُ ، فَيُقَابَلُ بِدِيوَانِ الْحَسَنَاتِ دِيوَانُ النَّعِيمِ ، فَيَسْتَفْرِغُ النَّعِيمُ الْحَسَنَاتِ ، وَتَبْقَى السَّيِّئَاتُ مَشِيئَتُهَا إِلَى اللهِ تَعَالَى ، إِنْ شَاءَ عَذَّبَ ، وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ.

(۳۵۶۸۸) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن لوگوں کو تین دفتروں پر پیش کیا جائے گا۔ ایک دفتر جس میں نیکیاں ہوں گی اور ایک دفتر جس میں نعمتیں ہوں گی اور ایک دفتر جس میں گناہ ہوں گے۔ پس نعمتوں والے دفتر کو نیکیوں والے دفتر کے مقابل لایا جائے گا۔ چنانچہ نیکیاں تو نعمتوں کے بدلے میں فارغ ہو جائیں گی اور خطائیں باقی رہ جائیں گی

جواللہ کی مشیت کے متعلق ہوں گی۔ اگر اللہ چاہے تو عذاب دے اور اگر چاہے تو معاف کردے۔

(۳۵۶۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : تَعَلَّمُوا تَعْلَمُوا ، فَإِذَا عَلِمْتُمْ فَاعْمَلُوا.

(۳۵۶۸۹) حضرت عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں علم حاصل کرو علم حاصل کرو پھر جب علم حاصل کر چکو تو عمل کرو۔

(۳۵۶۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مَعْنٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لاَ يُشْبِهُ الزِّيُّ الزِّيَّ حَتَّى تَشْتَبِهَ الْقُلُوبُ الْقُلُوبُ.

(۳۵۶۹۰) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: ظاہری شکل وصورت، ظاہری شکل وصورت سے مشابہت تب کھاتی ہے جب دل، دل کے مشابہ ہوتے ہیں۔

(۳۵۶۹۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ أَبِي عِيسَى ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنَّ مِنْ رَأْسِ التَّوَاضُعِ أَنْ تَرْضَى بِالدُّونِ مِنْ شَرَفِ الْمَجْلِسِ ، وَأَنْ تَبْدَأَ بِالسَّلاَمِ مَنْ لَقِيتَ.

(۳۵۶۹۱) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: بیشک تواضع کا بڑا حصہ یہ ہے کہ تم مجلس میں عزت کی جگہ سے کم درجہ جگہ پر راضی ہو جاؤ اور جس سے ملو سلام میں پہل کرو۔

(۳۵۶۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : أَنْتُمْ أَكْثَرُ صِيَامًا وَأَكْثَرُ صَلاَةً وَأَكْثَرُ جِهَادًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ كَانُوا خَيْرًا مِنْكُمْ ، قَالُوا : لِمَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : كَانُوا أَزْهَدَ فِي الدُّنْيَا وَأَرْغَبَ فِي الآخِرَةِ.

(۳۵۶۹۲) حضرت عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ تم جناب رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے روزوں میں، نمازوں میں، جہاد میں زیادہ ہو لیکن وہ تم سے بہتر تھے۔ لوگوں نے پوچھا: اے ابوعبدالرحمٰن! کیوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ دنیا میں زیادہ بے رغبت تھے اور آخرت میں زیادہ رغبت کرنے والے تھے۔

(۳۵۶۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ : إِنَّمَا هَذِهِ الْقُلُوبُ أَوْعِيَةٌ ، فَاشْغَلُوهَا بِالْقُرْآنِ ، وَلاَ تَشْغَلُوهَا بِغَيْرِهِ.

(۳۵۶۹۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ دل تو صرف برتن ہیں۔ پس تم ان کو قرآن سے بھرو کسی اور چیز سے دلوں کو نہ بھرو۔

(۳۵۶۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَابِسٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو إِيَاسٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ : إِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيثِ كَلاَمُ اللهِ ، وَأَوْثَقَ الْعُرَى كَلِمَةُ التَّقْوَى ، وَخَيْرَ الْمِلَلِ مِلَّةُ إِبْرَاهِيمَ ، وَأَحْسَنَ الْقَصَصِ هَذَا الْقُرْآنُ ، وَأَحْسَنَ السُّنَنِ سُنَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَشْرَفَ الْحَدِيثِ ذِكْرُ اللهِ ، وَخَيْرَ الأُمُورِ عَزَائِمُهَا ، وَشَرَّ الأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا ، وَأَحْسَنَ

الْهَدْيِ هَدْيُ الأَنْبِيَاءِ ، وَأَشْرَفَ الْمَوْتِ قَتْلُ الشُّهَدَاءِ ، وَأَغَرَّ الضَّلاَلَةِ الضَّلاَلَةُ بَعْدَ الْهُدَى ، وَخَيْرَ الْعِلْمِ مَا نَفَعَ ، وَخَيْرَ الْهُدَى مَا اتُّبِعَ ، وَشَرَّ الْعَمَى عَمَى الْقَلْبِ.

۲- وَالْيَدَ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى ، وَمَا قَلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَأَلْهَى ، وَنَفْسٌ تُنْجِيهَا خَيْرٌ مِنْ أَمَارَةٍ لاَ تُحْصِيهَا ، وَشَرَّ الْعَذِلَةِ عِنْدَ حَضْرَةِ الْمَوْتِ ، وَشَرَّ النَّدَامَةِ نَدَامَةُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَمِنَ النَّاسِ مَنْ لاَ يَأْتِي الصَّلاَةَ إِلاَّ دبريًّا ، وَمِنَ النَّاسِ مَنْ لاَ يَذْكُرُ اللَّهَ إِلاَّ مُهَاجِرًا ، وَأَعْظَمَ الْخَطَايَا اللِّسَانُ الْكَذُوبُ ، وَخَيْرَ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ ، وَخَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى ، وَرَأْسَ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللهِ ، وَخَيْرَ مَا أُلْقِيَ فِي الْقَلْبِ الْيَقِينُ ، وَالرَّيْبَ مِنَ الْكُفْرِ ، وَالنَّوْحَ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ ، وَالْغُلُولَ مِنْ جَمْرِ جَهَنَّمَ ، وَالْكَنْزَ كَيٌّ مِنَ النَّارِ.

۳- وَالشِّعْرَ مَزَامِيرُ إِبْلِيسَ ، وَالْخَمْرَ جِمَاعُ الإِثْمِ ، وَالنِّسَاءَ حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ ، وَالشَّبَابَ شُعْبَةٌ مِنَ الْجُنُونِ ، وَشَرَّ الْمَكَاسِبِ كَسْبُ الرِّبَا ، وَشَرَّ الْمَآكِلِ أَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ ، وَالسَّعِيدَ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهِ ، وَالشَّقِيَّ مِنْ شُقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ ، وَإِنَّمَا يَكْفِي أَحَدَكُمْ مَا قَنِعَتْ بِهِ نَفْسُهُ ، وَإِنَّمَا يَصِيرُ إِلَى مَوْضِعِ أَرْبَعَة أَذْرُعٍ وَالأَمْرُ بِآخِرِهِ ، وَأَمْلَكَ الْعَمَلِ بِهِ خَوَاتِمُهُ ، وَشَرَّ الرَّوَايَا رِوَايَا الْكَذِبِ ، وَكُلَّ مَا هُوَ آتٍ قَرِيبٌ.

۴- وَسِبَابَ الْمُؤْمِنِ فُسُوقٌ وَقِتَالَهُ كُفْرٌ ، وَأَكْلَ لَحْمِهِ مِنْ مَعَاصِي اللهِ ، وَحُرْمَةُ مَالِهِ كَحُرْمَةِ دَمِهِ ، وَمَنْ يَتَأَلَّى عَلَى اللهِ يُكَذِّبْهُ ، وَمَنْ يَغْفِرْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُ ، وَمَنْ يَعْفُ يَعْفُ اللَّهُ عَنْهُ ، وَمَنْ يَكْظِمَ الْغَيْظَ يَأْجُرْهُ اللَّهُ ، وَمَنْ يَصْبِرْ عَلَى الرَّزَايَا يُعْقِبْهُ اللَّهُ ، وَمَنْ يَعْرِفَ الْبَلاَءَ يَصْبِرْ عَلَيْهِ ، وَمَنْ لاَ يَعْرِفْهُ يُنْكِرْهُ ، وَمَنْ يَسْتَكْبِرْ يَضَعْهُ اللَّهُ ، وَمَنْ يَبْتَغِ السُّمْعَةَ يُسَمِّعَ اللَّهُ بِهِ ، وَمَنْ يَنْوِ الدُّنْيَا تُعْجِزْهُ ، وَمَنْ يُطِعَ الشَّيْطَانَ يَعْصِ اللَّهَ ، وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ يُعَذِّبْهُ.

(۳۵۶۹۴) حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے خطبہ میں کہا کرتے تھے: سب سے سچی بات کلام اللہ ہے اور مضبوط ترین کڑا کلمۃ التقویٰ ہے اور بہترین ملت، ملت ابراہیمی ہے اور خوبصورت قصوں میں سے یہ قرآن ہے اور خوبصورت راستہ، سنت محمد ﷺ ہے۔ سب سے زیادہ شرافت والی بات ذکر اللہ ہے۔ بہترین امور میں سے پختہ امر ہے۔ امور میں سے بدترین امور بدعات ہیں اور اچھی ہدایت، انبیاء کی ہدایت ہے۔ سب سے عزت والی موت شہداء کا قتل ہوتا ہے۔ سب سے خطرناک گمراہی، ہدایت کے بعد کی ضلالت ہے۔ بہترین علم وہ ہے جو نفع مند ہو اور بہترین ہدایت وہ ہے جس کی اتباع کی جائے۔ بدترین اندھاپن، دل کا اندھاپن ہے۔

۲۔ اور اوپر کا ہاتھ، نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے جو چیز کم ہو اور کافی ہو اس چیز سے بہتر ہے جو زیادہ ہو اور غافل کر دے۔ وَنَفْسٌ تُنْجِيهَا خَيْرٌ مِنْ أَمَارَةٍ لاَ تُحْصِيهَا بدترین ملامت موت کے وقت کی ملامت ہے اور بدترین ندامت، قیامت کے دن کی ملامت ہے۔ اور بعض لوگ نماز کے لیے آخری وقت میں آتے ہیں۔ اور بعض اللہ کا ذکر غافل دل کے ساتھ کرتے ہیں۔

غلطیوں میں سے سب سے بڑی غلطی جھوٹی زبان ہے۔ بہترین تونگری، دل کی تونگری ہے۔ بہترین زادتقویٰ ہے۔ حکمت کا بڑا حصہ، خوفِ خدا ہے۔ دلوں میں جو کچھ ڈالا جاتا ہے اس میں سے بہترین چیز یقین ہے اور کفر کے بارے میں شک اور نوحہ، جاہلیت کا عمل ہے۔ خیانت (مالِ غنیمت میں) جہنم کا انگارہ ہے اور خزانہ جہنم کا داغنا ہے۔

۳۔ شعر، شیطان کے باجوں میں سے ہے۔ شراب، گناہوں کا مجموعہ ہے۔ عورتیں، شیطان کی رسیاں ہیں۔ جوانی، جنون کا شعبہ ہے۔ بدترین کمائی، سود کی کمائی ہے اور بدترین کھانا یتیم کا کھانا ہے۔ خوش بخت وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرے اور بد بخت وہ ہے جو بطن مادر میں بد بخت لکھا گیا ہے۔ تم میں سے کسی کو اتنی مقدار کافی ہے جس پر اس کا نفس قناعت کرلے۔ کیونکہ لوٹنا تو چار بالشت (زمین) کی طرف ہے۔ معاملہ، آخر کا معتبر ہوتا ہے۔ کسی شے پر عمل کا دارومدار خاتمہ پر ہوتا ہے۔ بدترین روایت کرنے والے، جھوٹ کے روایت کرنے والے ہیں اور جو چیز آنے والی ہے وہ قریب ہے۔

۴۔ مومن کو گالی دینا گناہ ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے اور اس کے گوشت کو کھانا خدا کی نافرمانیوں میں سے ہے۔ اس کے مال کی حرمت اس کے خون کی حرمت کی طرح ہے۔ جو اللہ پر جرأت کرتا ہے اللہ اسے جھوٹا ثابت کرتا ہے۔ اور جو معاف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کو معاف کردیتے ہیں اور جو درگزر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی درگزر کرتے ہیں اور جو اپنے غصہ کو قابو کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ اجر دیتے ہیں اور جو شخص رزایا پر صبر کرتا ہے اللہ اس کی اعانت کرتے ہیں اور جو آزمائش کو پہچانتا ہے وہ اس پر صبر کرتا ہے اور جو نہیں پہچانتا وہ اس کو ناپسند کرتا ہے اور جو بڑا بنتا ہے اللہ اس کو گرادیتے ہیں اور جو ناموری چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو رسوا کرتے ہیں اور جو دنیا کی چاہت کرتا ہے۔ دنیا اس کو تھکا دیتی ہے اور جو شیطان کی مانتا ہے خدا کی نافرمانی کرتا ہے اور جو خدا کی نافرمانی کرتا ہے خدا اس کو عذاب دیتا ہے۔

(٣٥٦٩٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ مُرَّةَ بْنِ شَرَاحِيلَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : ﴿اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ﴾ وَحَقُّ تُقَاتِهِ أَنْ يُطَاعَ فَلاَ يُعْصَى ، وَأَنْ يُذْكَرَ فَلاَ يُنْسَى ، وَأَنْ يُشْكَرَ فَلاَ يُكْفَرُ وَإِيتَاءُ الْمَالِ عَلَى حُبِّهِ أَنْ تُؤْتِيَهُ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَأْمُلُ الْعَيْشَ وَتَخَافُ الْفَقْرَ ، وَفَضْلُ صَلاَةِ اللَّيْلِ عَلَى صَلاَةِ النَّهَارِ كَفَضْلِ صَدَقَةِ السِّرِّ عَلَى صَدَقَةِ الْعَلاَنِيَةِ.

(۳۵۶۹۵) حضرت مرہ بن شراحیل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: ﴿اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ﴾ اور حق تقاتہ یہ ہے کہ فرماں برداری کی جائے۔ نافرمانی نہ کی جائے۔ یاد کیا جائے، بھلایا نہ جائے اور شکر کیا جائے، نافرمانی نہ کی جائے۔ اور مال کا محبت کے باوجود دینا یہ ہے کہ تم مال کو اس حالت میں خرچ کرو جبکہ تم صحت مند، تندرست ہو، تم عیش کرنا چاہتے ہو اور فقر سے ڈرتے ہو اور رات کی نماز کی فضیلت دن کی نماز پر ایسی ہے جیسے مخفی صدقہ کی اعلانیہ صدقہ پر فضیلت ہوتی ہے۔

(٣٥٦٩٦) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لاَ تَنْفَعُ الصَّلاَةُ إِلاَّ مَنْ أَطَاعَهَا ، ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللهِ : ﴿إِنَّ الصَّلاَةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللهِ أَكْبَرُ﴾ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :

ذِكْرُ اللهِ الْعَبْدَ أَكْبَرُ مِنْ ذِكْرِ الْعَبْدِ لِرَبِّهِ.

(۳۵۶۹۶) حضرت عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نماز اسی کو نفع دیتی ہے جو اس کی اطاعت کرتا ہے۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی: ﴿إِنَّ الصَّلاَةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللهِ أَكْبَرُ﴾ پھر حضرت عبداللہ نے کہا: اللہ کا بندے کو یاد کرنا، بندہ کا اپنے رب کو یاد کرنے سے بڑا ہے۔

(۳۵۶۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :كَفَى بِالْمَرْءِ مِنَ الشَّقَاءِ ، أَوْ مِنَ الْخَيْبَةِ أَنْ يَبِيتَ وَقَدْ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ فَيُصْبِحُ وَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ.

(۳۵۶۹۷) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: آدمی کی بدبختی کے لیے یہی بات کافی ہے کہ وہ رات اس حال میں گزارے کہ شیطان اس کے کان میں پیشاب کردے پس وہ صبح اس حال میں کرے کہ خدا کا ذکر نہ کرے۔

(۳۵۶۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، قَالَ سَمِعْت عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ :قَرَأَ رَجُلٌ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ:﴿هَلْ أَتَى عَلَى الإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَذْكُورًا﴾ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :أَلاَ لَيْتَ ذَلِكَ تَمَّ.

(۳۵۶۹۸) حضرت عون بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن مسعود کے پاس یہ آیت ﴿هَلْ أَتَى عَلَى الإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَذْكُورًا﴾ پڑھی۔ اس پر حضرت عبداللہ نے کہا: خبردار! کاش یہ بات پوری ہوتی۔

(۳۵۶۹۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ قُرَّةَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ :مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ إِلاَّ وَهُوَ ضَيْفٌ ، وَمَالُهُ عَارِيَّةٌ ، فَالضَّيْفُ مُرْتَحِلٌ وَالْعَارِيَّةُ مُؤَدَّاةٌ.

(۳۵۶۹۹) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں آج کے دن جس نے بھی صبح کی ہے تو وہ مہمان ہے اور اس کا مال عاریت ہے۔ پس مہمان جانے والا ہے اور عاریت قابل واپسی ہے۔

(۳۵۷۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَكَنٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ فِي قَوْلِهِ تعالى : ﴿يَسْعَى نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ﴾ قَالَ :يُؤْتَوْنَ نُورَهُمْ عَلَى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ ، مِنْهُمْ مَنْ نُورُهُ مِثْلُ الْجَبَلِ ، وَأَدْنَاهُمْ نُورًا مَنْ نُورُهُ عَلَى إِبْهَامِهِ يُطْفَأُ مَرَّةً وَيَتَّقِدُ أُخْرَى.

(۳۵۷۰۰) حضرت عبداللہ سے قول خداوندی ﴿يَسْعَى نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ فرمایا: ان لوگوں کو ان کے اعمال کے بقدر نور دیا جائے گا۔ بعض لوگوں کا نور پہاڑ کی طرح ہوگا اور ان میں سے کم ترین نور والا یوں ہوگا کہ اس کا نور اس کے انگوٹھے پر ہوگا۔ کبھی بجھے گا اور کبھی جلے گا۔

(۳۵۷۰۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : مُوَسَّعٌ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا مُوَسَّعٌ عَلَيْهِ فِي الآخِرَةِ ، مَقْتُورٌ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا مَقْتُورٌ عَلَيْهِ فِي الآخِرَةِ ، مُوَسَّعٌ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا مَقْتُورٌ عَلَيْهِ فِي الآخِرَةِ ، مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ. (ابن المبارك ۷۴)

(۳۵۷۰۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: دنیا میں خوش حال، آخرت میں خوشحال دنیا میں تنگ حال آخرت میں تنگ حال، دنیا میں خوشحال، آخرت میں تنگ حال آرام وسکون سے ہوگا۔

(۳۵۷۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ فِي قَوْلِهِ : ﴿تُوبُوا إِلَى اللهِ تَوْبَةً نَصُوحًا﴾ قَالَ :التَّوْبَةُ النَّصُوحُ أَنْ يَتُوبَ ، ثُمَّ لاَ يَعُودُ.

(۳۵۷۰۲) حضرت عبداللہ سے ارشاد خداوندی ﴿تُوبُوا إِلَى اللهِ تَوْبَةً نَصُوحًا﴾ کے بارے میں منقول ہے۔آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: توبۂ نصوح یہ ہے کہ آدمی توبہ کرے پھر اس گناہ کو دوبارہ نہ کرے۔

(۳۵۷۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :مَنْ أَرَادَ الدُّنْيَا أَضَرَّ بِالآخِرَةِ ، وَمَنْ أَرَادَ الآخِرَةَ أَضَرَّ بِالدُّنْيَا.

(۳۵۷۰۳) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں جو شخص دنیا کا ارادہ کرے تو اس کو آخرت کا نقصان ہوگا اور جو شخص آخرت کا ارادہ کرے تو اس کو دنیا کا نقصان ہوگا۔

(۳۵۷۰٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :إِنِّي لأَمْقُتُ الرَّجُلَ أَنْ أَرَاهُ فَارِغًا لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنْ عَمَلِ الدُّنْيَا ، وَلاَ عَمَلِ الآخِرَةِ.

(۳۵۷۰۴) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ مجھے اُس آدمی پر سخت غصہ آتا ہے جس کو میں اس طرح فارغ دیکھوں کہ وہ دنیا، آخرت کے کسی کام میں مشغول نہ ہو۔

(۳۵۷۰٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُنْصِفَ اللَّهَ مِنْ نَفْسِهِ فَلْيَأْتِ إِلَى النَّاسِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْهِ.

(۳۵۷۰۵) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے نفس سے اللہ کو پورا حق دلائے تو اس کو چاہیے کہ وہ ایسے لوگوں کے پاس آئے جو اپنے پاس آنے کو پسند کرتے ہوں۔

(۳۵۷۰٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :وَالَّذِي لاَ إِلَهَ غَيْرُهُ ، مَا أُعْطِيَ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ مِنْ شَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ يُحْسِنَ بِاللهِ ظَنَّهُ ، وَالَّذِي لاَ إِلَهَ غَيْرُهُ ، لاَ يُحْسِنُ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ بِاللهِ ظَنَّهُ إِلاَّ أَعْطَاهُ ذَلِكَ ، فَإِنَّ الْخَيْرَ كُلَّه بِيَدِهِ.

(۳۵۷۰۶) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے؟ کسی بندۂ مومن کو اس سے افضل چیز عطا نہیں کی گئی کہ وہ اللہ کے ساتھ حسن ظن کرے اور قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔کوئی بندۂ مومن خدا کے ساتھ حسن ظن نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو خیر دے دیتے ہیں۔ کیونکہ ساری خیر اُسی کے قبضہ میں ہے۔

(۳۵۷۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كَادَ الْجُعَلُ أَنْ

يُعَذَّبَ فِي جُحْرِهِ بِذَنْبِ ابْنِ آدَمَ ، ثُمَّ قَرَأَ : ﴿وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا﴾.

(۳۵۷۰۷) حضرت عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں قریب ہے کہ بھنورے کو بھی اپنی بل میں ابن آدم کے گناہ کی وجہ سے عذاب دیا جائے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا﴾.

(۳۵۷۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لاَ تُغَالِبُوا هَذَا اللَّيْلَ فَإِنَّكُمْ لاَ تُطِيقُونَهُ ، فَإِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَنَمْ عَلَى فِرَاشِهِ فَإِنَّهُ أَسْلَمُ.

(۳۵۷۰۸) حضرت ابوالاحوص سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: تم لوگ اس رات پر غلبہ حاصل نہ کرو کیونکہ تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ پس جب تم میں سے کسی کو اونگھ آئے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنے بستر پر سو جائے۔ کیونکہ یہ زیادہ بہتر بات ہے۔

(۳۵۷۰۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ أَبِي الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : مَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلاَّ يَتَمَنَّى أَنَّهُ كَانَ يَأْكُلُ فِي الدُّنْيَا قُوتًا ، وَمَا يَضُرُّ أَحَدُكُمْ عَلَى أَيِّ حَالٍ أَمْسَى وَأَصْبَحَ مِنَ الدُّنْيَا أَنْ لاَ تَكُونَ فِي النَّفْسِ حَزَازَةٌ ، وَلأَنْ يَعَضَّ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ حَتَّى تَطْفَأَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَقُولَ لأَمْرٍ قَضَاهُ اللَّهُ : لَيْتَ هَذَا لَمْ يَكُنْ (ابو نعيم ۱۳۷۔ احمد ۱۱۷)

(۳۵۷۰۹) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں لوگوں میں سے ہر ایک قیامت کے دن اس بات کی خواہش کرے گا کہ وہ دنیا میں جو کچھ کھاتا تھا وہ قوت ...... زندگی بچانے کی مقدار کھانا ...... ہوتا اور تم میں سے کسی کو دنیا کی صبح و شام ...... جس حالت کی بھی ہو ...... نقصان نہیں دے گی اگر اس کے دل میں درد نہ ہو۔ اور تم میں سے کوئی انگارے کو پکڑے یہاں تک کہ وہ بجھ جائے یہ کام اس بات سے بہتر ہے کہ آدمی خدا کے کسی فیصلہ شدہ کام کے بارے میں یہ کہے: کاش کہ یہ نہ ہوتا۔

(۳۵۷۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنَّهُ لَمَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ : لَقَدْ أَعَدَّ اللَّهُ لِلَّذِينَ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ مَا لَمْ تَرَ عَيْنٌ وَلَمْ تَسْمَعْ أُذُنٌ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ، وَمَا لاَ يَعْلَمُهُ مَلَكٌ ، وَلاَ مُرْسَلٌ ، قَالَ : وَنَحْنُ نَقْرَؤُهَا : ﴿فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾.

(۳۵۷۱۰) حضرت ابوعبیدہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: یقیناً یہ بات تورات میں لکھی ہوئی ہے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے جن کے پہلو خوابگاہوں سے جدا رہتے ہیں ایسی نعمتیں تیار کی ہیں جن کو کسی آنکھ نے دیکھا نہیں اور کسی کان نے سنا نہیں اور کسی بندہ کے دل پر ان کا خیال نہیں گزرا اور جن کو کوئی فرشتہ، رسول نہیں جانتا۔ پھر فرمایا: ہم اس بات کو (یہاں) پڑھتے ہیں: ﴿فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾

(۳۵۷۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ ، عَنْ عَدَسَةَ الطَّائِيِّ ، قَالَ : أُتِيَ عَبْدُ اللهِ بِطَيْرٍ صِيدَ بِشَرَافٍ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : لَوَدِدْتُ أَنِّي بِحَيْثُ صِيدَ هَذَا الطَّيْرُ ، لاَ يُكَلِّمُنِي بَشَرٌ ، وَلاَ أُكَلِّمُهُ حَتَّى

أَلْقَى اللَّهَ.

(۳۵۷۱۱) حضرت عدسہ طائی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کے پاس مقامِ شراف سے شکار کردہ ایک پرندہ لایا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ بات محبوب ہے کہ میں اس مقام پر رہوں جہاں اس پرندہ کو شکار کیا گیا ہے۔ نہ مجھ سے کوئی بشر کلام کرے اور نہ میں کسی بشر سے کلام کروں یہاں تک کہ میں اللہ سے مل جاؤں۔

(۳۵۷۱۲) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : انْظُرُوا النَّاسَ عِنْدَ مَضَاجِعِهِمْ ، فَإِذَا رَأَيْتُمَ الْعَبْدَ يَمُوتُ عَلَى خَيْرِ مَا تَرَوْنَهُ فَارْجُوا لَهُ الْخَيْرَ ، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ يَمُوتُ عَلَى شَرِّ مَا تَرَوْنَهُ فَخَافُوا عَلَيْهِ ، فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا كَانَ شَقِيًّا وَإِنْ أَعْجَبَ النَّاسَ بَعْضُ عَمَلِهِ قُيِّضَ لَهُ شَيْطَانٌ فَأَرْدَاهُ وَأَهْلَكَهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ الشَّقَاءُ الَّذِي كُتِبَ عَلَيْهِ ، وَإِذَا كَانَ سَعِيدًا وَإِنْ كَانَ النَّاسُ يَكْرَهُونَ بَعْضَ عَمَلِهِ قُيِّضَ لَهُ مَلَكٌ فَأَرْشَدَهُ وَسَدَّدَهُ حَتَّى تُدْرِكَهُ السَّعَادَةُ الَّتِي كُتِبَتْ لَهُ.

(۳۵۷۱۲) حضرت خیثمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: لوگوں کو ان کی خواب گاہوں کے پاس دیکھو۔ پس جب تم کسی بندے کو بہترین حالت پر مرتے دیکھو تو اس کے لیے خیر کی اُمید رکھو اور جب تم کسی بندے کو بدترین حالت میں مرتے دیکھو تو پھر تم اس پر خوف کرو۔ کیونکہ جب بد بخت ہوتا ہے..... تو اگرچہ اس کے بعض اعمال لوگوں کو متعجب کرتے ہیں..... تو اس کے لیے ایک شیطان مقرر کر دیا جاتا ہے وہ اس کو بہکاتا ہے اور ہلاکت میں ڈال دیتا ہے یہاں تک کہ وہ بدبختی اس کو پا لیتی ہے جو اس کا مقدر ہوتی ہے اور جب بندہ خوش بخت ہوتا ہے...... اگرچہ اس کے بعض اعمال لوگوں کو ناپسند ہوتے ہیں..... اس کے لیے ایک فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے جو اس کی راہنمائی کرتا ہے اور راہِ راست پر لگاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کو مقدر کی سعادت پا لیتی ہے۔

(۳۵۷۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : تَعَوَّدُوا الْخَيْرَ فَإِنَّمَا الْخَيْرُ فِي الْعَادَةِ.

(۳۵۷۱۳) حضرت ابوالاحوص سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: خیر کی عادت بناؤ۔ کیونکہ عادت میں بہتری ہے۔

(۳۵۷۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَا مِنْ نَفْسٍ بَرَّةٍ وَلَا فَاجِرَةٍ إِلَّا وَإِنَّ الْمَوْتَ خَيْرٌ لَهَا مِنَ الْحَيَاةِ ، لَئِنْ كَانَ بَرًّا لَقَدْ قَالَ اللَّهُ : ﴿وَمَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِلأَبْرَارِ﴾ وَلَئِنْ كَانَ فَاجِرًا لَقَدْ قَالَ اللَّهُ : ﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لأَنْفُسِهِمْ إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ﴾.

(۳۵۷۱۴) حضرت اسود سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: نفس اچھا ہو یا برا ہو۔ بہر حال موت اس کے لیے زندگی سے بہتر ہے۔ اگر نفس نیک ہو تو ارشاد خداوندی ہے: ﴿وَمَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِلأَبْرَارِ﴾ اور اگر نفس برا ہو تو ارشا

خداوندی ہے: ﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لِّأَنفُسِهِمْ إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ﴾.

(٣٥٧١٥) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي كَنَفٍ ، أَنَّ رَجُلاً رَأَى رُؤْيَا فَجَعَلَ يَقُصُّهَا عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ سَمِينٌ ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ :إِنِّي لأَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ الْقَارِءُ سَمِينًا ، قَالَ الأَعْمَشُ :فَذَكَرْت ذَلِكَ لإِبْرَاهِيمَ ، فَقَالَ :سَمِينٌ نَسِيٌّ لِلْقُرْآنِ.

(۳۵۷۱۵) حضرت ابوکنف سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے خواب دیکھا۔ چنانچہ اس نے وہ خواب حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو بیان کرنا شروع کیا...... وہ آدمی موٹا تھا...... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ قاری موٹا ہو ...... راوی اعمش کہتے ہیں...... میں نے یہ روایت حضرت ابراہیم سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا: موٹا آدمی قرآن کو بھلا دیتا ہے۔

(٣٥٧١٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: مَعَ كُلِّ فَرْحَةٍ تَرْحَةٌ.

(۳۵۷۱۶) حضرت ابوالاحوص سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: ہر خوشی کے ساتھ غم ہوتا ہے۔

(٣٥٧١٧) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :أُتِيَ عَبْدُ اللهِ بِشَرَابٍ ، فَقَالَ :أَعْطِهِ عَلْقَمَةَ ، قَالَ :إِنِّي صَائِمٌ ، ثُمَّ قَالَ :اعْطِهِ الأَسْوَدَ ، فَقَالَ :إِنِّي صَائِمٌ ، حَتَّى مَرَّ بِكُلِّهِمْ ، ثُمَّ أَخَذَهُ فَشَرِبَهُ ، ثُمَّ تَلاَ هَذِهِ الآيَةَ :﴿يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالأَبْصَارُ﴾.

(۳۵۷۱۷) حضرت مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کے پاس کوئی مشروب لایا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ مشروب علقمہ کو دے دو۔ علقمہ نے کہا: میں روزے سے ہوں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ مشروب اسود کو دے دو۔ اسود نے کہا میں روزے سے ہوں۔ یہاں تک کہ سب لوگوں کے پاس سے وہ مشروب ہو آیا پھر آپ نے خود وہ مشروب پکڑا اور اس کو نوش فرمایا پھر یہ آیت پڑھی: ﴿يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالأَبْصَارُ﴾

(٣٥٧١٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :مَا شَبَّهْت مَا غَبَرَ مِنَ الدُّنْيَا إِلاَّ الثَّغْب شُرِبَ صَفْوُهُ وَبَقِيَ كَدَرُهُ ، وَلاَ يَزَالُ أَحَدُكُمْ بِخَيْرٍ مَا اتَّقَى اللَّهَ ، وَإِذَا حَاكَ فِي صَدْرِهِ شَيْءٌ أَتَى رَجُلاً فَشَفَاهُ مِنْهُ ، وَايْمُ اللهِ لأَوْشَكَ أَنْ لاَ تَجِدُوهُ.

(۳۵۷۱۸) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: جس قدر دنیا گزر گئی ہے اس کی مثال اُس کوہِ دامن کی سی ہے جس کی صفائی ختم اور کدورت باقی ہو اور تم میں سے ایک جب تک اللہ سے ڈرے گا خیر پر ہوگا اور جب اس کے دل میں کوئی بات کھٹکے اور وہ آدمی کے پاس آئے اور اس سے شفا پالے۔ خدا کی قسم! ہوسکتا ہے کہ تم اس کو نہ پاؤ۔

(٣٥٧١٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ وَائِلِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :مَا حَالٌ أَحَبُّ إِلَى اللهِ يَرَى الْعَبْدَ عَلَيْهَا مِنْهُ وَهُوَ سَاجِدٌ.

(۳۵۷۱۹) حضرت عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو اس حالت سے زیادہ کوئی حالت پسند نہیں ہے کہ وہ بندہ کو سجدہ میں دیکھے۔

(۳۵۷۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنْ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَمَنْ لَا يُحِبُّ ، وَلَا يُعْطِي الإِيمَانَ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ ، فَإِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا أَعْطَاهُ الإِيمَانَ ، فَمَنْ جَبُنَ مِنْكُمْ عَنِ اللَّيْلِ أَنْ يُكَابِدَهُ ، وَالْعَدُوِّ أَنْ يُجَاهِدَهُ ، وَضَنَّ بِالْمَالِ أَنْ يُنْفِقَهُ ، فَلْيُكْثِرْ مِنْ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ.

(۳۵۷۲۰) حضرت عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: یقیناً اللہ تعالیٰ دنیا اس کو دیتے ہیں جس سے محبت کرتے ہیں اور جس سے محبت نہیں کرتے لیکن ایمان اُسی کو عطا کرتے ہیں جس سے محبت کرتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو اس کو ایمان عطا کرتے ہیں۔ پس جو شخص تم میں سے رات کے وقت مشقت برداشت کرنے سے ڈرتا ہو اور دشمن کے ساتھ جہاد کرنے سے بزدل ہو اور مال کو خرچ کرنے میں بخیل ہو تو وہ کثرت سے سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ پڑھے۔

(۳۵۷۲۱) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنَّ الْجَبَلَ لَيُنَادِي بِالْجَبَلِ : هَلْ مَرَّ بِكَ الْيَوْمَ مِنْ ذَاكِرٍ لِلَّهِ.

(۳۵۷۲۱) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: بیشک پہاڑ، پہاڑ کو آواز دے کر کہتا ہے۔ کیا آج کے دن تم پر سے کوئی خدا کا ذکر کرنے والا گزرا ہے؟''

(۱۱) كلام أبي الدّرداءِ رضي الله عنه

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کا کلام

(۳۵۷۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : اعْبُدُوا اللَّهَ كَأَنَّكُمْ تَرَوْنَهُ ، وَعُدُّوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ الْمَوْتَى ، وَاعْلَمُوا أَنَّ قَلِيلاً يُغْنِيكُمْ خَيْرٌ مِنْ كَثِيرٍ يُلْهِيكُمْ ، واعْلَمُوا أَنَّ الْبِرَّ لَا يَبْلَى ، وَأَنَّ الإِثْمَ لَا يُنْسَى.

(۳۵۷۲۲) حضرت عبداللہ بن مرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو۔ اور یہ بات جان لو کہ وہ تھوڑا جو تمہیں کفایت کر جائے اس کثیر سے بہتر ہے جو تمہیں غافل کرے اور جان لو کہ نیکی پرانی نہیں ہوتی اور گناہ بھلایا نہیں جاتا۔

(۳۵۷۲۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ ، قَالَ : جَمَعَ أَبُو

الدَّرْدَاءِ أَهْلَ دِمَشْقَ ، فَقَالَ : اسْمَعُوا مِنْ أَخٍ لَكُمْ نَاصِحٌ : أَتَجْمَعُونَ مَا لاَ تَأْكُلُونَ ، وَتُؤَمِّلُونَ مَا لاَ تُدْرِكُونَ، وَتَبْنُونَ مَا لاَ تَسْكُنُونَ، أَيْنَ الَّذِينَ كَانُوا مِنْ قَبْلِكُمْ ، فَجَمَعُوا كَثِيرًا وَأَمَّلُوا بَعِيدًا وَبَنَوْا شَدِيدًا، فَأَصْبَحَ جَمْعُهُمْ بُورًا ، وَأَصْبَحَ أَمَلُهُمْ غُرُورًا ، وَأَصْبَحَتْ دِيَارُهُمْ قُبُورًا.

(۳۵۷۲۳) حضرت رجاء بن حیوہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے اہل دمشق کو جمع فرمایا پھر ارشاد فرمایا: اپنے خیر خواہ بھائی سے سن لو کیا تم وہ جمع کرتے ہو جس کو تم کھاؤ گے نہیں۔ اور تم اس چیز کی اُمید کرتے ہو جس کو تم پاؤ گے نہیں۔ اور تم وہ کچھ بناتے ہو جس میں تم نے رہنا نہیں ہے۔ وہ لوگ کہاں ہیں جو تم سے پہلے تھے؟ انہوں نے بہت کچھ جمع کیا اور دور دور کی امیدیں باندھیں۔ اور سخت (عمارتیں) بنائیں۔ پھر ان کی جمع کردہ چیزیں بیکار ہو گئیں اور ان کی اُمیدیں، دھوکہ ہو گئیں اور ان کے گھر قبور بن گئے۔

(٣٥٧٢٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، قَالَ : كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لاَ يَمُرُّ عَلَى قَرْيَةٍ إِلاَّ قَالَ : أَيْنَ أَهْلُكِ ؟ ثُمَّ يَقُولُ : ذَهَبُوا وَبَقِيَتِ الأَعْمَالُ.

(۳۵۷۲۴) حضرت حبیب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء، جس بستی پر سے بھی گزرتے، فرماتے تیرے اہل کہاں ہیں؟ پھر آپ رضی اللہ عنہ فرماتے: وہ تو چلے گئے ہیں لیکن اعمال باقی رہ گئے ہیں۔

(٣٥٧٢٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : مَنْ أَكْثَرَ ذِكْرَ الْمَوْتِ قَلَّ حَسَدُهُ وَقَلَّ فَرَحُهُ.

(۳۵۷۲۵) حضرت عبدالملک بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء فرماتے ہیں جو موت کا کثرت سے ذکر کرے گا اس کا حسد کم ہوگا اور اس کی خوشی کم ہوگی۔

(٣٥٧٢٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : لاَ تَفْقَهُ كُلَّ الْفِقْهِ حَتَّى تَمْقُتَ النَّاسَ فِي جَنْبِ اللهِ ، ثُمَّ تَرْجِعَ إِلَى نَفْسِكَ فَتَكُونَ أَشَدَّ لَهَا مَقْتًا.

(۳۵۷۲۶) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں تم اس وقت تک مکمل فقیہ نہیں ہو سکتے جب تک تم خدا کے لیے لوگوں پر غصہ نہ کرو۔ پھر تم اپنے نفس کی طرف لوٹو تو تمہیں نفس پر اور زیادہ غصہ ہو۔

(٣٥٧٢٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ : قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : لَيْسَ الْخَيْرُ أَنْ يَكثر مَالُك وَوَلَدُك ، وَلَكِنَّ الْخَيْرَ أَنْ يَعْظُمَ حِلْمُك ، وَأَنْ يَكْثُرَ عَمَلُك ، وَأَنْ تُبَارِيَ النَّاسَ فِي عِبَادَةِ اللهِ ، فَإِنْ أَحْسَنْت حَمِدْت اللَّهَ ، وَإِنْ أَسَأْت اسْتَغْفَرْت اللَّهَ.

(۳۵۷۲۷) حضرت معاویہ بن قرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ بات خیر نہیں ہے کہ تمہاری اولاد اور مال کثیر ہو جائے بلکہ خیر یہ ہے کہ تیرا حلم بڑھ جائے اور تیرا عمل زیادہ ہو جائے اور خدا کی عبادت میں تو دیگر لوگوں پر سبقت

لے جائے۔ پھر اگر تو اچھا کام کرے تو خدا کی حمد کرے اور اگر تو برا کام کرے تو اللہ سے معافی مانگے۔

(۳۵۷۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : تَفَكُّرُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِنْ قِيَامِ لَيْلَةٍ.

(۳۵۷۲۸) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک گھڑی کا غور وفکر رات بھر کے قیام سے بہتر ہے۔

(۳۵۷۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : قِيلَ لَهَا : مَا كَانَ أَفْضَلَ عَمَلِ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَتْ : التَّفَكُّرُ.

(۳۵۷۲۹) حضرت سالم بن ابی الجعد، ام درداء رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ اُن (ام درداء رضی اللہ عنہا) سے پوچھا گیا کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا افضل ترین عمل کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: تفکر۔

(۳۵۷۳۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : إِنَّ الَّذِينَ لاَ تَزَالُ أَلْسِنَتُهُمْ رَطْبَةً مِنْ ذِكْرِ اللهِ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَهُمْ يَضْحَكُونَ.

(۳۵۷۳۰) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جن لوگوں کی زبانیں خدا کے ذکر سے مسلسل تر رہتی ہیں وہ جنت میں اس حال میں داخل ہوں گے کہ وہ ہنستے ہوں گے۔

(۳۵۷۳۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ أَبَا عَوْنٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ كَانَ يَقُولُ : مَا بِتُّ مِنْ لَيْلَةٍ فَأَصْبَحْتُ لَمْ يَرْمِنِي النَّاسُ فِيهَا بِدَاهِيَةٍ إِلاَّ رَأَيْت أَنَّ عَلَيَّ مِنَ اللهِ نِعْمَةً.

(۳۵۷۳۱) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے۔ میں نے جو رات بھی اس طرح گزاری ہے کہ صبح کو لوگ مجھے اس رات میں کسی مصیبت میں مبتلا کرتے ہیں تو میں یہی سمجھتا ہوں کہ یہ مجھ پر خدا کی نعمت ہے۔

(۳۵۷۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : قَالَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ لأَبي الدرداء : يَجِيءُ الشَّيْخُ فَيُصَلِّي ، وَيَجِيءُ الشَّابُّ فَلاَ يُصَلِّي ، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : كُلٌّ فِي ثَوَابٍ قَدْ أُعِدَّ لَهُ.

(۳۵۷۳۲) حضرت ابوحازم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے کہا: بوڑھا آتا ہے تو نماز پڑھتا ہے اور جوان آتا ہے تو نماز نہیں پڑھتا۔ اس پر حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر کوئی ثواب میں ہے اور اسی کے لیے تیار کیا گیا ہے۔

(۳۵۷۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، قَالَ : حدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ أَبِي عَرِيبٍ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ : أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ ، أَحَبِّهَا إِلَى مَلِيكِكُمْ ، وَأَنْمَاهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَغْزُوا عَدُوَّكُمْ فَيَضْرِبُوا رِقَابَكُمْ وَتَضْرِبُوا رِقَابَهُمْ ، خَيْرٌ مِنْ إِعْطَاءِ الدَّنَانِيرِ وَالدَّرَاهِمِ ، قَالُوا : وَمَا هُوَ يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : ذِكْرُ اللَّهِ ، وَلَذِكْرُ اللهِ أَكْبَرُ.

(۳۵۷۳۳) حضرت کثیر بن مرہ حضرمی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا۔ کیا میں تمہیں بہترین اعمال کا نہ بتاؤں جو تمہارے مالک کو زیادہ محبوب ہے اور تمہارے درجات کو زیادہ بڑھانے والا ہے۔ اس سے بھی بہتر ہے کہ تم اپنے دشمن سے لڑو، وہ تمہاری گردنیں مارے اور تم ان کی گردنیں مارو۔ دراہم و دنانیر دینے سے بہتر ہے؟ لوگوں نے پوچھا: اے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ! یہ کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ذکر خدا۔ اور اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے۔

(٣٥٧٣٤) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: إِنِّي لآمُرُكُمْ بِالأَمْرِ، وَمَا أَفْعَلُهُ وَلَكِنِّي أَرْجُو فِيهِ الأَجْرَ ، وَإِنَّ أَبْغَضَ النَّاسِ إِلَيَّ أَنْ أَظْلِمَهُ الَّذِي لاَ يَسْتَعِينُ عَلَيَّ إِلاَّ بِاللهِ.

(۳۵۷۳۴) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں تمہیں ایک کام کا حکم دیتا ہوں جبکہ میں اس کو خود نہیں کرتا۔ لیکن میں اس میں اجر کی اُمید رکھتا ہوں اور مجھے کسی پر ظلم کرتے ہوئے اُس بندے پر بہت بغض آتا ہے جو میرے بارے میں صرف خدا سے مدد مانگے۔

(٣٥٧٣٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي بِلاَلُ بْنُ سَعْدٍ الْكِنْدِيُّ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا ذَكَرَ الدُّنْيَا ، قَالَ : إِنَّهَا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا.

(۳۵۷۳۵) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ جب وہ دنیا کا ذکر کرتے تھے تو فرماتے دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب ملعون ہے۔

(٣٥٧٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ : مَرِضَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَعَادُوهُ فَقَالُوا : أَيَّ شَيْءٍ تَشْتَكِي ، قَالَ: ذُنُوبِي ، قِيلَ: أَيَّ شَيْءٍ تَشْتَهِي ، قَالَ: الْجَنَّةَ ، قِيلَ: نَدْعُو لَكَ الطَّبِيبَ ، قَالَ: هُوَ أَضْجَعَنِي.

(۳۵۷۳۶) حضرت معاویہ بن قرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو لوگوں نے ان کی عیادت کی۔ لوگوں نے پوچھا: آپ کو کس چیز کی شکایت ہے؟ فرمایا: اپنے گناہوں کی۔ پوچھا گیا کس چیز کی چاہت ہے؟ فرمایا: جنت کی۔ کہا گیا ہم آپ کے لیے کوئی طبیب بلائیں؟ فرمایا: اُسی نے تو مجھے بستر پر ڈالا ہے۔

(٣٥٧٣٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَيْخٌ مِنَّا ، يُقَالَ لَهُ : الْحَكَمُ بْنُ الْفُضَيْلِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ: قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : الْتَمِسُوا الْخَيْرَ دَهْرَكُمْ كُلَّهُ ، وَتَعَرَّضُوا لِنَفَحَاتِ رَحْمَةِ اللهِ ، فَإِنَّ لِلَّهِ فَحَاتٍ مِنْ رَحْمَتِهِ يُصِيبُ بِهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ، وَسَلُوا اللَّهَ أَنْ يَسْتُرَ عَوْرَاتِكُمْ وَيُؤَمِّنَ رَوْعَاتِكُمْ.

(۳۵۷۳۷) حضرت زید بن اسلم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنی پوری زندگی خیر ہی تلاش کرتے رہو اور خدا کی رحمت کے جھونکوں کے سامنے پیش ہوتے رہو کیونکہ اللہ کی رحمت کے کچھ جھونکے ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں پہنچاتے ہیں۔ اور اللہ سے سوال کرو کہ وہ تمہارے رازوں کو چھپائے اور تمہارے خوف کو امن دے۔

(۳۵۷۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ :نِعْمَ صَوْمَعَةُ الرَّجُلِ بَيْتُهُ ، يَحْفَظُ فِيهَا لِسَانَهُ وَبَصَرَهُ ، وَإِيَّاكَ وَالسُّوقَ فَإِنَّهَا تُلْغِي وَتُلْهِي.

(۳۵۷۳۸) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ آدمی کا بہترین عبادت خانہ اس کا گھر ہے جس میں وہ اپنی زبان اور اپنی نگاہ کی حفاظت کرتا ہے۔ اور خبردار، بازار سے بچو۔ کیونکہ یہ لغو میں مبتلا کرتا ہے اور غافل کر دیتا ہے۔

(۳۵۷۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ :مَنْ يَتَفَقَّدْ يُفْقَد ، وَمَنْ لاَ يُعِدَّ الصَّبْرَ لِفَوَاجِعِ الأُمُورِ يَعْجِزْ ، قَالَ :وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ :إِنْ قَارَضْتَ النَّاسَ قَارَضُوك ، وَإِنْ تَرَكْتَهُمْ لَمْ يَتْرُكُوك ، قَالَ :فَمَا تَأْمُرُنِي ، قَالَ :أَقْرِضْ مِنْ عَرَضِكَ لِيَوْمِ فَقْرِك.

(۳۵۷۳۹) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جو شخص جائزہ لیتا ہے وہ محروم ہو جاتا ہے اور جو شخص غمگین امور میں صبر نہیں کرتا وہ عاجز ہو جاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو لوگوں کو قرض دے گا تو لوگ بھی تجھے قرض دیں گے اور اگر تو ان کو چھوڑ دے گا تو وہ تجھے نہیں چھوڑیں گے۔ راوی نے کہا: پھر آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو اپنی عزت سے اپنے فقر کے دن کے لیے قرض لے لے۔

(۳۵۷۴۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، قَالَ :بَيْنَمَا أَبُو الدَّرْدَاءِ يُوقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ لَهُ وَسَلْمَانُ عِنْدَهُ إِذْ سَمِعَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فِي الْقِدْرِ صَوْتًا ، ثُمَّ ارْتَفَعَ الصَّوْتُ بنشيج كَهَيْئَةِ صَوْتِ الصَّبِيِّ ، قَالَ :ثُمَّ نَدَرَتِ الْقِدْرُ فَانْكَفَأَتْ ، ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَكَانِهَا لَمْ يَنْصَبَّ مِنْهَا شَيْءٌ ، فَجَعَلَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يُنَادِي :يَا سَلْمَانُ ، انْظُرْ إِلَى الْعَجَبِ ، انْظُرْ إِلَى مَا لَمْ تَنْظُرْ إِلَى مِثْلِهِ أَنْتَ ، وَلاَ أَبُوك ، فَقَالَ سَلْمَانُ :أَمَا إِنَّك لَوْ سَكَتَّ لَسَمِعْتَ مِنْ آيَاتِ اللهِ الْكُبْرَى.

(۳۵۷۴۰) حضرت ابوالبختری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی ہانڈی کے نیچے آگ جل رہی تھی اور حضرت سلمان ان کے پاس تھے کہ اچانک حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے ہانڈی میں سے ایک آواز سنی۔ پھر وہ آواز آنسو نکلنے کی آواز ہوگئی جیسے بچہ کی آواز ہوتی ہے۔ راوی کہتے ہیں پھر ہانڈی گرگئی اور اوندھی ہوگئی پھر وہ واپس اپنی جگہ آ گئی لیکن اس میں سے کچھ بھی نہیں گرا تھا۔ پس حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے آواز دینی شروع کی۔ اے سلمان! عجیب بات دیکھو! ایسی چیز دیکھو جس کی مثل نہ تم نے دیکھی نہ تمہارے باپ نے دیکھی۔ حضرت سلمان نے فرمایا: اگر آپ خاموش رہتے تو آپ اللہ تعالیٰ کی بڑی نشانیوں میں سے سنتے۔

(۳۵۷۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ :قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ :إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ إِذَا وَقَفْتُ عَلَى الْحِسَابِ أَنْ ، يُقَالَ لِي :قَدْ عَلِمْتَ فَمَا عَمِلْتَ فِيمَا عَلِمْتَ.

(۳۵۷۴۱) حضرت حمید بن ہلال سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں حساب کے لیے کھڑا

ہوں تو مجھے جس بات سے سب سے زیادہ خوف ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ مجھے کہا جائے تحقیق تجھے علم تھا۔ پس جو تجھے علم تھا تو نے اس میں کیا عمل کیا ہے؟''

(۳۵۷۴۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، أَوْ غَيْرِهِ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، قَالَ :مَرَّ ثَوْرَانِ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ وَهُمَا يَعْمَلاَنِ ، فَقَامَ أَحَدُهُمَا فَقَامَ الآخَرُ ، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ :إِنَّ فِي هَذَا لَمُعْتَبَرًا.

(۳۵۷۴۲) حضرت سالم بن ابی الجعد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: دو بیل حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے وہ دونوں کام میں جتے ہوئے تھے۔ پھر ان میں سے ایک کھڑا ہوا تو دوسرا بھی کھڑا ہو گیا اس پر حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً اس میں عبرت ہے۔

(۳۵۷۴۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ بِشْرٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ الْوَلِيدِ ، قَالَ :كُنْتُ أَمْشِي مَعَ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ :قُلْتُ :يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ ، مَا تُحِبُّ لِمَنْ تُحِبُّ ، قَالَ :الْمَوْتُ ، قَالَ :قُلْتُ لَهُ :فَإِنْ لَمْ يَمُتْ ، قَالَ :يَقِلُّ مَالُهُ وَوَلَدُهُ.

(۳۵۷۴۳) حضرت یعلی بن ولید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے ساتھ چلا جا رہا تھا کہتے ہیں میں نے کہا: اے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ! آپ کو جس سے محبت ہے اس کے لیے آپ کیا پسند کرتے ہیں؟ فرمایا: موت۔ راوی کہتے ہیں۔ میں نے آپ سے کہا: لیکن اگر وہ نہ مرے؟ فرمایا: اس کے بچے اور مال کم ہو۔

(۳۵۷۴۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ رَبِيعَةَ الدِّمَشْقِيُّ ، قَالَ :قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ :أَدْلَجْت ذَاتَ لَيْلَةٍ إِلَى الْمَسْجِدِ ، فَلَمَّا دَخَلْت مَرَرْت عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ سَاجِدٌ وَهُوَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ إِنِّي خَائِفٌ مُسْتَجِيرٌ فَأَجِرْنِي مِنْ عَذَابِكَ ، وَسَائِلٌ فَقِيرٌ فَارْزُقْنِي مِنْ فَضْلِكَ ، لاَ بَرِيءٌ مِنْ ذَنْبٍ فَأَعْتَذِرُ ، وَلاَ ذُو قُوَّةٍ فَأَنْتَصِرُ ، وَلَكِنِي مُذْنِبٌ مُسْتَغْفِرٌ ، قَالَ :فَأَصْبَحَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يُعَلِّمُهُنَّ أَصْحَابَهُ إِعْجَابًا بِهِنَّ.

(۳۵۷۴۴) حضرت عبداللہ بن یزید بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایک رات منہ اندھیرے مسجد کی طرف گیا۔ پس جب میں داخل ہوا تو میں ایک آدمی کے پاس سے گزرا۔ وہ سجدہ میں تھا اور کہہ رہا تھا۔ اے اللہ! میں خوفزدہ ہوں، پناہ کا طالب ہوں پس تو مجھے اپنے عذاب سے پناہ دے دے۔ اور میں مانگنے والا فقیر ہوں پس تو مجھے اپنے فضل میں سے رزق دے دے۔ میں گناہ سے بری نہیں ہوں لیکن تو (میرا) عذر قبول کر لے اور نہ میں طاقت ور ہوں لیکن تو میری مدد فرما۔ بلکہ میں گناہگار اور معافی کا طلب گار ہوں۔ راوی کہتے ہیں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے صبح کے وقت یہ کلمات اپنے شاگردوں کو سکھانے شروع کر دیئے ان کو اچھا سمجھتے ہوئے۔

(٣٥٧٤٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ خُمَيْرٍ الشَّامِيُّ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مَرْثَدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَةَ أَبِي الدَّرْدَاءِ تُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلاً وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَخَرَجْتُمْ تَبْكُونَ لاَ تَدْرُونَ تَنْجُونَ ، أَوْ لاَ تَنْجُونَ.

(۳۵۷۴۵) حضرت سلمان بن مرثد بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں اکہ انہوں نے فرمایا: اگر تم وہ کچھ جان لو جو میں جانتا ہوں تو البتہ تم لوگ کم ہنسو اور زیادہ روؤ۔ اور تم روتے ہوئے نکل پڑو۔ تمہیں معلوم نہ ہو کہ تم نجات پاؤ گے کہ نہیں۔

(٣٥٧٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ السَّكْسَكِيِّ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَصْحَابُنَا ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : إنْ شِئْتُمْ لأُقْسِمَنَّ لَكُمْ : إنَّ أَحَبَّ الْعِبَادِ إلَى اللهِ الَّذِينَ يُحِبُّونَ اللَّهَ وَيُحَبِّبُونَ اللَّهَ إلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ يُرَاعُونَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ وَالأَظِلَّةَ لِذِكْرِ اللهِ.

(۳۵۷۴۶) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر تم چاہو تو میں تمہیں قسم کھا کر کہہ دیتا ہوں۔ بیشک اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں میں سے محبوب ترین وہ بندے ہیں جو اللہ سے محبت کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کے بندوں کی محبت کرواتے ہیں۔ جو لوگ شمس و قمر اور ستاروں، سایوں کا خیال اللہ کے ذکر کی وجہ سے رکھتے ہیں۔

(٣٥٧٤٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : كَتَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إلَى مَسْلَمَةَ بْنِ مُخَلَّدٍ وَهُوَ أَمِيرٌ بِمِصْرَ : أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الْعَبْدَ إذَا عَمِلَ بِطَاعَةِ اللهِ أَحَبَّهُ اللَّهُ ، وَإِذَا أَحَبَّهُ اللَّهُ حَبَّبَهُ إلَى خَلْقِهِ، وَإِذَا أَبْغَضَهُ الله بَغَّضَهُ إلَى خَلْقِهِ.

(۳۵۷۴۷) حضرت ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے حضرت مسلمہ بن مخلد کو خط لکھا جبکہ وہ مصر کے امیر تھے۔ امابعد! پس بیشک بندہ جب اللہ کی اطاعت والا عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتے ہیں۔ اور جب اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتے ہیں تو اس کو اپنی مخلوق میں محبوبیت عطا کرتے ہیں۔ اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے بغض رکھتے ہیں تو اس کو اپنی مخلوق میں سے مبغوض بنا دیتے ہیں۔

(٣٥٧٤٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، أَنَّهُ قَالَ : مَالِي أَرَى عُلَمَائَكُمْ يَذْهَبُونَ ، وَأَرَى جُهَّالَكُمْ لاَ يَتَعَلَّمُونَ ، اعْلَمُوا قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ ، فَإِنَّ رَفْعَ الْعِلْمِ ذَهَابُ الْعُلَمَاءِ ، مَالِي أَرَاكُمْ تَحْرِصُونَ عَلَى مَا تُكُفِّلَ لَكُمْ بِهِ ، وَتُضَيِّعُونَ مَا وُكِّلْتُمْ بِهِ ، لأَنَا أَعْلَمُ بِشِرَارِكُمْ مِنَ الْبَيْطَارِ بِالْخَيْلِ ، هُمُ الَّذِينَ لاَ يَأْتُونَ الصَّلاَةَ إلاَّ دُبْرًا ، وَلاَ يَسْمَعُونَ الْقُرْآنَ إلاَّ هَجْرًا، وَلاَ يَعْتِقُ مُحَرَّرُهُمْ.

(۳۵۷۴۸) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں تمہارے علماء کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ جا رہے ہیں اور میں تمہارے جاہل لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ علم حاصل نہیں کرتے؟ علم کے اٹھائے جانے سے قبل علم

حاصل کرو کیونکہ علم کا اٹھنا علماء کا جانا ہے۔ مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں تمہیں ان چیزوں کے بارے میں حریص دیکھتا ہوں جو تمہارے سپرد کی گئی ہیں؟ میں تم میں شریر لوگوں کو اس سے زیادہ جانتا ہوں جتنا کہ جانوروں کا علاج کرنے والا گھوڑوں کو جانتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو نماز کو وقت نکل جانے کے بعد پڑھتے ہیں اور قرآن مجید کو بے رخی کے ساتھ سنتے ہیں اور اپنے غلاموں کو آزاد نہیں کرتے۔

(۳۵۷٤۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمٍ، قَالَ: صَعِدَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ وَهُوَ جَالِسٌ فَوْقَ بَيْتٍ يَلْتَقِطُ حَبًّا ، قَالَ :فَكَأَنَّ الرَّجُلَ اسْتَحْيَا مِنْهُ فَرَجَعَ ، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ :تَعَالَ فَإِنَّ مِنْ فِقْهِكَ رِفْقَك بِمَعِيشَتِك.

(۳۵۷۴۹) حضرت سالم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس اوپر گیا جبکہ وہ کمرے کے اوپر دانے چن رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں گویا کہ اس آدمی نے آپ سے حیا کرتے ہوئے واپسی کا راستہ لے لیا۔ اس پر حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آ جاؤ۔ کیونکہ تمہارا اپنی معیشت میں نرم برتاؤ تمہاری سمجھ داری ہے۔

(۳۵۷۵۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنِ ابن مُبَارَكٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ :حَدَّثَتْنِي أُمُّ الدَّرْدَاءِ ، أَنَّهُ أُغْمِيَ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَأَفَاقَ ، فَإِذَا بِلاَلٌ ابْنُهُ عِنْدَهُ ، فَقَالَ : قُمْ فَاخْرُجْ عَنِّي ، ثُمَّ قَالَ : مَنْ يَعْمَلُ لِمِثْلِ مَضْجَعِي هَذَا مَنْ يَعْمَلُ لِمِثْلِ سَاعَتِي هَذِهِ وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوا بِهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَنَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ، قَالَتْ ، ثُمَّ يُغْمَى عَلَيْهِ فَيَلْبَثُ لُبْثًا ، ثُمَّ يُفِيقُ فَيَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ ، فَلَمْ يَزَلْ يُرَدِّدُهَا حَتَّى قُبِضَ.

(۳۵۷۵۰) حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بے ہوش ہو گئے پھر انہیں ہوش آیا تو ان کے بیٹے حضرت بلال ان کے پاس تھے۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اٹھو اور میرے پاس سے باہر چلے جاؤ۔ پھر فرمایا: میرے اس خواب گاہ کی طرح کس نے کام کیا ہے؟ میری اس گھڑی کی طرح کس نے کام کیا ہے؟ وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوا بِهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَنَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں پھر آپ پر بیہوشی طاری ہوگئی۔ آپ کچھ دیر گزارتے پھر آپ کو افاقہ ہوتا اور آپ پھر یہی بات دہراتے۔ چنانچہ آپ یہ بات دہراتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ کی جان قبض ہوگئی۔

(۳۵۷۵۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي تَمِيمُ بْنُ غَيْلاَنَ بْنِ سَلَمَةَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ وَهُوَ مَرِيضٌ ، فَقَالَ :يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ ، إِنَّك قَدْ أَصْبَحْت عَلَى جَنَاحِ فِرَاقِ الدُّنْيَا ، فَمُرْنِي بِأَمْرٍ يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهِ ، وَأَذْكُرُك بِهِ ، فَقَالَ :إِنَّك مِنْ أُمَّةٍ مُعَافَاةٍ ، فَأَقِمَ الصَّلاَةَ وَأَدِّ الزَّكَاةَ إِنْ كَانَ لَك مَالٌ ، وَصُمْ رَمَضَانَ وَاجْتَنِبَ الْفَوَاحِشَ ، ثُمَّ أَبْشِرْ ، فَأَعَادَ الرَّجُلُ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ مِثْلَ ذَلِكَ ، فَنَفَضَ الرَّجُلُ رِدَائَهُ ، ثُمَّ قَالَ : ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ : ﴿وَيَلْعَنُهُمُ اللاَّعِنُونَ﴾ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : عَلَيَّ بِالرَّجُلِ ، فَجَاءَ ، فَقَالَ أَبُو

الدَّرْدَاءِ: مَا قُلْتَ؟ قَالَ: كُنْتُ رَجُلاً مُعَلَّمًا عِنْدَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَيْسَ عِنْدِي، فَأَرَدْتُ أَنْ تُحَدِّثَنِي بِمَا يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهِ، فَلَمْ تَرُدَّ عَلَيَّ إِلاَّ قَوْلاً وَاحِدًا، فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ: اجْلِسْ، ثُمَّ اعْقِلْ مَا أَقُولُ لَكَ: أَيْنَ أَنْتَ مِنْ يَوْمٍ لَيْسَ لَكَ مِنَ الأَرْضِ إِلاَّ عَرْضُ ذِرَاعَيْنِ فِي طُولِ أَرْبَعِ أَذْرُعٍ، أَقْبَلَ بِكَ أَهْلُكَ الَّذِينَ كَانُوا لاَ يُحِبُّونَ فِرَاقَكَ وَجُلَسَاؤُكَ وَإِخْوَانُكَ فَأَتْقَنُوا عَلَيْكَ الْبُنْيَانَ وَأَكْثَرُوا عَلَيْكَ التُّرَابَ، وَتَرَكُوكَ لِمَتَلِّكَ ذَلِكَ، وَجَائَكَ مَلَكَانِ أَسْوَدَانِ أَزْرَقَانِ جَعْدَانِ، أَسْمَاهُمَا مُنْكَرٌ وَنَكِيرٌ، فَأَجْلَسَاكَ، ثُمَّ سَأَلاَكَ: مَا أَنْتَ وَعَلَى مَاذَا كُنْتَ؟ وَمَا تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ فَإِنْ قُلْتَ: وَاللهِ مَا أَدْرِي، سَمِعْتُ النَّاسَ، قَالُوا: قَوْلاً، فَقُلْتُ قَوْلَ النَّاسِ، فَقَدْ وَاللهِ رَدِيتَ وَهَوَيْتَ، وَإِنْ قُلْتَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ كِتَابَهُ، فَآمَنْتُ بِهِ، وَبِمَا جَاءَ بِهِ فَقَدْ وَاللهِ نَجَوْتَ وَهُدِيتَ، وَلَنْ تَسْتَطِيعَ ذَلِكَ إِلاَّ بِتَثْبِيتٍ مِنَ اللهِ مَعَ مَا تَرَى مِنَ الشِّدَّةِ وَالتَّخْوِيفِ، ثُمَّ أَيْنَ أَنْتَ مِنْ يَوْمٍ لَيْسَ لَكَ مِنَ الأَرْضِ إِلاَّ مَوْضِعُ قَدَمَيْكَ، وَيَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفِ سَنَةٍ، النَّاسُ فِيهِ قِيَامٌ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ، وَلاَ ظِلَّ إِلاَّ ظِلُّ عَرْشِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَأُدْنِيَتِ الشَّمْسُ، فَإِنْ كُنْتَ مِنْ أَهْلِ الظِّلِّ فَقَدْ وَاللهِ نَجَوْتَ وَهُدِيتَ، وَإِنْ كُنْتَ مِنْ أَهْلِ الشَّمْسِ فَقَدْ وَاللهِ رَدِيتَ وَهَوَيْتَ، ثُمَّ أَيْنَ أَنْتَ مِنْ يَوْمٍ جِيءَ بِجَهَنَّمَ قَدْ سَدَّتْ مَا بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ وَقِيلَ: لَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ حَتَّى تَخُوضَ النَّارَ، فَإِنْ كَانَ مَعَكَ نُورٌ اسْتَقَامَ بِكَ الصِّرَاطُ فَقَدْ وَاللهِ نَجَوْتَ وَهُدِيتَ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَكَ نُورٌ تَشَبَّثَتْ بِكَ بَعْضُ خَطَاطِيفِ جَهَنَّمَ، أَوْ كَلاَلِيبِهَا، أَوْ شَبَابِيثِهَا فَقَدْ وَاللهِ رَدِيتَ وَهَوَيْتَ، فَوَرَبِّ أَبِي الدَّرْدَاءِ إِنَّ مَا أَقُولُ حَقٌّ فَاعْقِلْ مَا أَقُولُ.

(۳۵۷۵۱) حضرت تمیم بن غیلان بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابوالدرداء ؓ کی بیماری کے دوران ان کے پاس آیا اور اس نے کہا: اے ابوالدرداء ؓ! یقیناً آ پ اس دنیا سے ایک کنارے پر ہو رہے ہیں پس آپ مجھے کوئی ایسا حکم دیں جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے اور میں آپ کو اس کے ذریعہ یاد رکھوں۔ حضرت ابوالدرداء ؓ نے فرمایا: تم ایک درگزر کی ہوئی امت سے ہو۔ پس تم نماز قائم کرو۔ اگر تمہارے پاس مال ہے تو زکوٰۃ ادا کرو۔ اور رمضان کا روزہ رکھو۔ اور فواحش سے اجتناب کرو پھر تمہیں بشارت ہے۔ اس آدمی نے حضرت ابوالدرداء ؓ سے یہ بات دوبارہ کہی تو حضرت ابوالدرداء ؓ نے اس سے پھر ایسی بات کہی۔ اس پر اس آدمی نے اپنی چادر جھاڑی اور کہا: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَيَلْعَنُهُمُ اللاَّعِنُونَ﴾ چنانچہ حضرت ابوالدرداء ؓ نے فرمایا: اس کو میرے پاس لاؤ۔ پس وہ آدمی آیا تو حضرت ابوالدرداء ؓ نے پوچھا تم نے کیا کہا؟ اس آدمی نے کہا: آپ صاحب علم آدمی ہیں۔ آپ کے پاس وہ علم ہے جو میرے پاس نہیں ہے۔ میرا ارادہ یہ تھا کہ آپ مجھے کوئی ایسی بات بیان کریں گے جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے گا لیکن آپ نے تو مجھے ایک ہی جواب دیا۔ اس پر حضرت ابوالدرداء ؓ نے اس آدمی سے کہا: بیٹھو اور جو بات میں تمہیں کہنے لگا ہوں اس کو سمجھو۔ تم

اس دن کے بارے میں کہاں ہو جس دن تمہیں زمین سے صرف دو ہاتھ چوڑی اور چار ہاتھ لمبی زمین نصیب ہوگی۔ اور تمہیں تمہارے وہ اہل خانہ لے کر آئیں گے جو تمہاری جدائی پسند نہیں کرتے اور تمہارے وہ ہم مجلس اور بھائی لے کر آئیں گے جو تمہاری جدائی پسند نہیں کرتے۔ پس وہ تم پر اچھی عمارت بنا کر تم پر خوب مٹی ڈال دیں گے اور تمہیں ﴿ذلك بميتك﴾ چھوڑ جائیں گے۔ اور تمہارے پاس دو گھنگریالے بالوں والے کالے، نیلے فرشتے آئیں گے۔ ان کے نام منکر اور نکیر ہوں گے۔ یہ دونوں تمہیں بٹھائیں گے پھر یہ دونوں تم سے پوچھیں گے تم کیا ہو؟ اور تم کس دین پر تھے اور تم اس آدمی کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ پس اگر تو نے کہا: بخدا! مجھے معلوم نہیں ہے۔ میں تو لوگوں کو سنتا تھا کہ وہ ایک بات کہتے تھے تو میں بھی لوگوں کی طرح کی بات کہتا تھا۔ تو تحقیق تو ہلاک و برباد ہو گیا۔ اور اگر تم نے یہ کہا: یہ اللہ کے رسول محمد ﷺ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنی کتاب نازل فرمائی ہے۔ اور میں ان پر ایمان لایا ہوں اور جو کچھ یہ لے کر آئے ہیں اس پر بھی ایمان لایا ہوں تو تحقیق تو نجات پا گیا اور راہِ راست پا گیا۔ اور تم اس بات کی خدا کی طرف سے ثابت قدمی کے بغیر ہرگز طاقت نہیں رکھتے۔ اس کے ساتھ ساتھ تم شدت اور تخویف بھی دیکھ رہے ہو۔ پھر تم اس دن کے بارے میں کہاں ہو۔ جس دن تمہیں زمین میں سے صرف اپنے دو قدموں کے بقدر جگہ نصیب ہوگی اور یہ ایسا دن ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہوگی۔ اس دن تمام لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے اور رب العالمین کے عرش کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ اور سورج کو قریب کر دیا جائے گا۔ پس اگر تو سایہ والوں میں سے ہوا تو پھر بخدا تو یقیناً نجات پا گیا اور ہدایت پا گیا اور اگر تو دھوپ والوں میں سے ہوا تو پھر بخدا یقیناً تو ہلاک و برباد ہو گیا۔ پھر تو اس دن کے بارے میں کہاں ہے جس دن جہنم کو لایا جائے گا جس نے دونوں اطراف..... مشرق و مغرب ..... کو گھیر رکھا ہوگا اور کہا جائے گا کہ تو ہرگز جنت میں داخل نہیں ہوگا یہاں تک کہ تو جہنم کو عبور کرے پس اگر تیرے پاس نور ہوگا تو تو پل صراط پر سیدھا جائے گا۔ پھر تو تحقیق تو نجات پا گیا اور ہدایت حاصل کر گیا اور اگر تیرے پاس نور نہ ہوا تو تیرے ساتھ جہنم کی بعض ابالیس یا جہنم کے کتے یا وہاں کی کوئی چمٹنے والی چیزیں چمٹ جائیں گی۔ تو پھر تحقیق تو ہلاک و برباد ہو جائے گا۔ ابو الدرداء کے رب کی قسم! میں نے جو کچھ کہا ہے وہ برحق ہے۔ پس جو کچھ میں نے کہا ہے اس کو سمجھو۔

(٣٥٧٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : كُنْت تَاجِرًا قَبْلَ أَنْ يُبْعَثَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا بُعِثَ مُحَمَّدٌ زَاوَلْت التِّجَارَةَ وَالْعِبَادَةَ فَلَمْ تَجْتَمِعَا ، فَأَخَذْت الْعِبَادَةَ وَتَرَكْت التِّجَارَةَ.

(٣٥٧٥٢) حضرت خیثمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جناب نبی کریم ﷺ کے مبعوث ہونے سے پہلے تجارت کرتا تھا۔ جب آپ ﷺ کی بعثت ہوئی تو میں نے عبادت اور تجارت کو (اکٹھا کرنے کی) مسلسل مشق کی لیکن یہ دونوں جمع نہیں ہوئے۔ چنانچہ میں نے عبادت کو لے لیا اور تجارت کو چھوڑ دیا۔

(۱۲) ما جاء فِي لزومِ المساجدِ

مسجدوں کولازم پکڑنے کے بارے میں روایات

(۳۵۷۵۳) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لابْنِهِ : يَا بُنَي ، لِيَكُنِ الْمَسْجِدُ بَيْتَكَ ، فَإِنِّي سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : الْمَسَاجِدُ بُيُوتُ الْمُتَّقِينَ ، فَمَنْ يَكُنِ الْمَسْجِدُ بَيْتَهُ يَضْمَنُ الله لَهُ الرَّوْحَ وَالرَّحْمَةَ وَالْجَوَازَ عَلَى الصِّرَاطِ إِلَى الْجَنَّةِ. (بزار ۴۳۴)

(۳۵۷۵۳) حضرت محمد بن واسع سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے کہا اے میرے بیٹے! مسجد تیرا گھر ہونا چاہیے۔ کیونکہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا: ''مسجدیں متقی لوگوں کا گھر ہیں۔ پس جس کا گھر مسجد ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے رحمت وخوشی کا ضامن ہوتا ہے اور جنت کی طرف کے راستہ کے عبور کا ضامن ہوتا ہے۔

(۳۵۷۵٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ أَبُو غَسَّانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ ، أَوْ رَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نُزُلاً كُلَّمَا غَدَا ، أَوْ رَاحَ. (بخاری ۶۶۲۔ مسلم ۴۶۳)

(۳۵۷۵۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص صبح کو مسجد کی طرف جائے یا شام کو مسجد کی طرف جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں مہمانی تیاری کرتے ہیں جب بھی وہ صبح شام مسجد کی طرف جائے۔

(۳۵۷۵٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : إنَّ لِلْمَسَاجِدِ مِنْ عِبَادِ اللهِ أَوْتَادًا ، جُلَسَاؤُهُمُ الْمَلاَئِكَةُ ، فَإِذا فَقَدُوهُمْ سَأَلُوا عَنْهُمْ ، فَإِنْ كَانُوا مَرْضَى عَادُوهُمْ ، وَإِنْ كَانُوا فِي حَاجَةٍ أَعَانُوهُمْ. (احمد ۴۱۸)

(۳۵۷۵۵) حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بیشک اللہ کے بندوں میں سے کچھ لوگ مسجدوں کے کھونٹے ہوتے ہیں۔ فرشتے ان کے ہم نشین ہوتے ہیں۔ پس فرشتے جب ان کو گم پاتے ہیں تو ان کے بارے میں پوچھتے ہیں پھر اگر وہ بیمار ہوں تو فرشتے ان کی عیادت کرتے ہیں اور اگر وہ کسی ضرورت میں مصروف ہوتے ہیں تو فرشتے ان کی معاونت کرتے ہیں۔

(۳۵۷٥٦) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْقِلٍ ، قَالَ : كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ الْمَسْجِدَ حِصْنٌ حَصِينٌ مِنَ الشَّيْطَانِ.

(۳۵۷۵۶) حضرت عبدالرحمن بن معقل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم یہ بات باہم بیان کرتے تھے کہ مسجد، شیطان سے بچنے

کے لیے ایک مضبوط قلعہ ہے۔

(۳۵۷۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَمِّي مُوسَى بْنُ يَسَارٍ ، أَنَّ سَلْمَانَ كَتَبَ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ : إِنَّ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ رَجُلاً قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ مِنْ حُبِّهَا.

(۳۵۷۵۷) حضرت سلمان نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو خط میں تحریر فرمایا: بیشک عرش کے سایہ میں وہ آدمی (بھی) ہوگا جس کا دل مسجد کی محبت کی وجہ سے مسجد میں اٹکا ہوا ہوتا ہے۔

(۳۵۷۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : الْمَسَاجِدُ بُيُوتُ اللهِ فِي الأَرْضِ ، وَحَقٌّ عَلَى الْمَزُورِ أَنْ يُكْرِمَ زَائِرَهُ.

(۳۵۷۵۸) حضرت عمر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مسجدیں زمین میں اللہ کے گھر ہیں اور جس کی زیارت کی جائے اس پر یہ بات حق ہوتی ہے کہ وہ اپنی زیارت کرنے والے کا اکرام کرے۔

(۳۵۷۵۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَرِيزٌ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَسْعُودٍ الْفَزَارِيِّ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : مَا مِنْ رَجُلٍ يَغْدُو إِلَى الْمَسْجِدِ لِخَيْرٍ يَتَعَلَّمُهُ ، أَوْ يُعَلِّمُهُ إِلاَّ كَتَبَ اللهُ لَهُ أَجْرَ مُجَاهِدٍ ، لاَ يَنْقَلِبُ إِلاَّ غَانِمًا.

(۳۵۷۵۹) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جو کوئی آدمی بھی مسجد کی طرف کسی خیر کو سیکھنے یا سکھانے کے لیے جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایسے مجاہد کا ثواب لکھتے ہیں جو مالِ غنیمت لے کر ہی لوٹتا ہے۔

(۳۵۷۶۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ، ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لِيُصَلِّيَ فِيهِ كَانَ زَائِرًا لِلَّهِ ، وَحَقٌّ عَلَى الْمَزُورِ أَنْ يُكْرِمَ زَائِرَهُ. (طبرانی ۱۰۳۲۴)

(۳۵۷۶۰) حضرت سلمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص وضو کرتا ہے اور خوب اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر مسجد کو آتا ہے تاکہ مسجد میں نماز پڑھے تو یہ شخص اللہ تعالیٰ کا زائر ہوتا ہے اور جس کی زیارت کی جائے اس پر یہ حق ہے کہ وہ اپنے زائر کا اکرام کرے۔

(۳۵۷۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ كَعْبِ الأَحْبَارِ ، قَالَ : أَجِدُ فِي كِتَابِ اللهِ : مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يَغْدُو إِلَى الْمَسْجِدِ وَيَرُوحُ ، لاَ يَغْدُو ، وَيَرُوحُ إِلاَّ لِيَتَعَلَّمَ خَيْرًا ، أَوْ يُعَلِّمَهُ ، أَوْ يَذْكُرَ اللَّهَ ، أَوْ يُذَكِّرَ بِهِ إِلاَّ مَثَلُهُ فِي كِتَابِ اللهِ كَمَثَلِ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ.

(۳۵۷۶۱) حضرت کعب احبار سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے خدا کی کتاب میں پایا کہ جو کوئی بندہ مومن، صبح و شام مسجد کی طرف جاتا ہے اور اس کا صبح و شام مسجد کی طرف جانا صرف خیر کو سیکھنے یا سکھانے کے لیے ہوتا ہے یا خدا کے ذکر و فکر کے لیے ہوتا ہے تو اس کی مثال خدا کی کتاب میں مجاہد فی سبیل اللہ کی طرح ہے۔

(۱۳) كلام أبي عبيدة بنِ الجرّاحِ رضي الله عنه

حضرت ابوعبیدہ بن جراح کا کلام

(۳۵۷٦۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :دَخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى طِنْفِسَةِ رَحْلِهِ مُتَوَسِّدَ الْحَقِيبَةِ ، قَالَ :فَقَالَ لَهُ عُمَرُ :أَلاَ تُحَدِّثُ ما تحدث أَصْحَابِكَ ، فَقَالَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، هَذَا يُبَلِّغُنِي الْمَقِيلَ.

(۳۵۷٦۲) حضرت ہشام، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب، حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے تو حضرت ابوعبیدہ بن جراح اپنے کجاوہ پر لیٹے ہوئے تھیلے کو تکیہ بنائے ہوئے تھے۔ راوی کہتے ہیں انہیں حضرت عمر نے کہا آپ ان نئی چیزوں کو استعمال کیوں نہیں کرتے جنھیں آپ کے ساتھی استعمال کرتے ہیں۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا میرا یہ بستر بھی میری نیند پوری کر دیتا ہے۔

(۳۵۷٦۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ ، قَالَ :كَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ أَمِيرًا عَلَى الشَّامِ فَخَطَبَ النَّاسَ ، فَقَالَ :يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنِّي امْرُؤٌ مِنْ قُرَيْشٍ ، وَإِنِّي وَاللهِ مَا أَعْلَمُ أَحْمَرَ ، وَلاَ أَسْوَدَ يَفْضُلُنِي بِتَقْوَى اللهِ إِلاَّ وَدِدْتُ أَنِّي فِي مِسْلاَخِهِ.

(۳۵۷٦۳) حضرت ثابت بنانی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح ملک شام کے امیر تھے۔ آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں ایک قریشی مرد ہوں اور خدا کی قسم! میں اپنے سے افضل کسی سرخ یا سیاہ کو نہیں جانتا جو خوف خدا کی وجہ سے مجھ پر فضیلت رکھتا ہو مگر یہ کہ میں اس کی سی زندگی گزارنا پسند کرتا ہوں۔

(۳۵۷٦٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ نِمْرَانَ بْنِ مِخْمَرٍ الرَّحَبِيِّ ، قَالَ :كَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ يَسِيرُ فِي الْجَيْشِ وَهُوَ يَقُولُ :أَلاَ رُبَّ مُبَيِّضٍ لِثِيَابِهِ مُدَنِّسٌ لِدِينِهِ ، أَلاَ رُبَّ مُكْرِمٍ لِنَفْسِهِ وَهُوَ لَهَا مُهِينٌ ، إِلاَّ بَادِرُوا السَّيِّئَاتِ الْقَدِيمَاتِ بِالْحَسَنَاتِ الْحَدِيثَاتِ ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَوْ أَسَاءَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ ، ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً لَعَلَتْ سَيِّئَاتِهِ حَتَّى تَقْهَرَهُنَّ.

(۳۵۷٦٤) حضرت نمران بن مخمر رحبی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح لشکر میں چلے جا رہے تھے اور کہہ رہے تھے۔ خبردار! بہت سے اپنے کپڑوں کو سفید رکھنے والے اپنے دین کو میلا کرنے والے ہوتے ہیں۔ خبردار! بہت سے لوگ جو اپنے نفس کا اکرام کرنے والے ہوتے ہیں وہ اس کو ذلیل کرنے والے ہوتے ہیں۔ خبردار! پرانی برائیوں کے لیے نئی نیکیاں کرو کیونکہ اگر تم میں سے کوئی ایک زمین وآسمان کے درمیان کو برائی سے بھر دے پھر وہ ایک اچھا عمل کرلے تو یہ نیکی اس کی برائیوں پر غالب آجاتی ہے۔ یہاں تک کہ ان کو نیچا کر دیتی ہے۔

(۳۵۷۶۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :قَدِمْت عَلَى أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ فَأَنْزَلَنِي فِي نَاحِيَةِ بَيْتِهِ ، وَامْرَأَتُهُ فِي نَاحِيَةٍ وَبَيْنَنَا سِتْرٌ ، فَكَانَ يَحْلِبُ النَّاقَةَ فَيَجِيءُ بِالإِنَاءِ فيضعه فِي يَدَيَّ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الطُّلَقَاءِ :أَتُنْزِلُ هَذَا نَاحِيَةَ بَيْتِكَ مَعَ امْرَأَتِكَ ، فَقَالَ :أُرَاقِبُ بِهِ عير مَنْ لَوْ لَقِيته سَلِيبًا لاَسْتَأْنَى عَلَى كُلِّ مَرْكَبٍ.

(۳۵۷۶۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے اپنے گھر کے کنارے میں ٹھہرایا۔ جبکہ ان کی بیوی ایک دوسرے کنارے میں تھیں۔ اور ہمارے درمیان ایک پردہ تھا۔ پس آپ اونٹنی کا دودھ نکالتے اور برتن میں لے کر آتے پھر اس کو میرے ہاتھ میں رکھ دیتے۔ اس پر طلقاء میں سے ایک آدمی نے ان سے کہا۔ کیا آپ اس آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ اپنے گھر ٹھہراتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: میں اس آدمی کو مکمل طور پر پاکدامن سمجھتا ہوں۔

(۳۵۷۶۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ ، قَالَ :مَثَلُ قَلْبِ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الْعُصْفُورِ يَتَقَلَّبُ كَذَا مَرَّةً وَكَذَا مَرَّةً.

(۳۵۷۶۶) حضرت ابوعبیدہ بن جراح سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مومن کا دل چڑیا کی طرح ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ ادھر اور ایک مرتبہ اُدھر ہوتا ہے۔

(۱۴) كلام أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ رضى الله عنه

حضرت ابوواقد لیثی کا کلام

(۳۵۷۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ ، قَالَ :قَالَ أَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ :تَابَعْنَا الأَعْمَالَ أَيُّهَا أَفْضَلُ ، فَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا أَعْوَنَ عَلَى طَلَبِ الآخِرَةِ مِنَ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا.

(۳۵۷۶۷) حضرت یحییٰ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوواقد لیثی کہتے ہیں ہم نے سب اعمال پر متابعت کر کے دیکھا کہ ان میں سے افضل ترین کون سا ہے؟ تو ہم نے دنیا سے بے رغبتی کرنے سے بڑھ کر طلب آخرت پر معاون کوئی کام نہیں پایا۔

(۱۵) كلام الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رضى الله عنه

حضرت زبیر بن عوام کا کلام

(۳۵۷۶۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَوَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :قَالَ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ : مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ لَهُ خَبِيءٌ مِنْ عَمَلٍ صَالِحٍ فَلْيَفْعَلْ.

(۳۵۷۶۸) حضرت قیس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت زبیر بن عوام نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو آدمی عمل صالح کے بارے میں پوشیدگی کر سکے تو اس کو چاہیے کہ وہ یہ کرے۔

(۳۵۷۶۹) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ الزُّبَيْرَ بُعِثَ إِلَى مِصْرَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ بِهَا الطَّاعُونَ ، فَقَالَ : إِنَّمَا جِئْنَاهَا لِلطَّعْنِ وَالطَّاعُونِ.

(۳۵۷۶۹) حضرت ہشام، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت زبیر کو مصر کی طرف بھیجا گیا تو انہیں کہا گیا۔ مصر میں طاعون کی وبا ہے۔ تو انہوں نے جواب میں فرمایا: ہم تو وہاں جا ہی طاعون اور طعن کے لیے رہے ہیں۔

(١٦) كلام ابنِ عمر رضى الله عنه

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا کلام

(۳۵۷۷۰) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : مَا مِنَّا أَحَدٌ أَدْرَكَ الدُّنْيَا إِلاَّ مَالَ بِهَا وَمَالَتْ بِهِ غَيْرَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ.

(۳۵۷۷۰) حضرت جابر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں ہم میں سے کوئی آدمی نہیں تھا جس نے دنیا کو پایا مگر یہ کہ وہ اس کی طرف مائل ہو گیا اور دنیا اس کی طرف مائل ہو گئی سوائے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے۔

(۳۵۷۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ يُصِيبُ أَحَدٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلاَّ نَقَصَ مِنْ دَرَجَاتِهِ عِنْدَ اللهِ وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ كَرِيمًا.

(۳۵۷۷۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جس آدمی کو بھی دنیا ملے گی تو وہ اس کے خدا کے ہاں درجات میں کمی کر دے گی اگرچہ یہ بندہ اللہ کے ہاں معزز ہو۔

(۳۵۷۷۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ، عن ابن جريج، عن ابن طاوس، عن أبيه قَالَ: ما رأيت أحدا أتقى من ابن عمر.

(۳۵۷۷۲) حضرت ابن طاوس، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ متقی شخص نہیں دیکھا۔

(۳۵۷۷۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَان ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ يَكُونُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ حَتَّى لاَ يَحْسُدَ مَنْ فَوْقَهُ وَلاَ يُحَقِّرَ مَنْ دُونَهُ وَلاَ يَبْتَغِي بِعِلْمِهِ ثَمَنًا.

(۳۵۷۷۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ آدمی اہل علم میں سے تب ہوتا ہے جب وہ اپنے سے اوپر والوں پر حسد نہ کرے اور اپنے سے نیچے والوں کو حقیر نہ سمجھے اور اپنے علم کے ذریعہ، مال نہ تلاش کرے۔

(۳۵۷۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ يَبْلُغُ عَبْدٌ

حَقِيقَةَ الإِيمَانِ حَتَّى يُعِدَّ النَّاسَ حَمْقَى فِي دِينِهِ.

(۳۵۷۷۴) حضرت ابن عمر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ کوئی بندہ ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ لوگ اس کو اس کے دین کے بارے میں پاگل شمار نہ کرنے لگیں۔

۳۵۷۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ فَإِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ ذِرَاعَيْهِ ، مُتَوَسِّدٌ وِسَادَةً حَشْوُهَا لِيفٌ.

(۳۵۷۷۵) حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ وہ اپنی کہنیاں بچھائے ہوئے تھے اور ایسے تکیہ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے جس میں گھاس بھرا ہوا تھا۔

۳۵۷۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :يَسْتَقْبِلُ الْمُؤْمِنَ عِنْدَ خُرُوجِهِ مِنْ قَبْرِهِ أَحْسَنَ صُورَةٍ رَآهَا قَطُّ ، فَيَقُولُ لَهَا :مَنْ أَنْتِ فَتَقُولُ لَهُ :أَنَا الَّتِي كُنْت مَعَك فِي الدُّنْيَا ، لاَ أُفَارِقُ حَتَّى أُدْخِلَكَ الْجَنَّةَ.

(۳۵۷۷۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مومن کے قبر سے نکلنے کے وقت اس کی دیکھی ہوئی صورتوں میں سے بہترین صورت اس کا استقبال کرے گی۔ مومن اُس سے کہے گا۔ تم کون ہو؟ وہ مومن سے کہے گی میں وہی ہوں جو دنیا میں تیرے ساتھ تھی۔ میں تمہیں جنت میں داخل کروانے تک نہیں چھوڑوں گا۔

۳۵۷۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ:قَالَ قِيلَ لاِبْنِ عُمَرَ: كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ بَعْضُهُمْ إلَى بَعْضٍ ؟ قَالَ :نَعَمْ وَالإِيمَانُ أَثْبَتُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْجِبَالِ الرَّوَاسِي.

(۳۵۷۷۷) حضرت قتادہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر سے پوچھا گیا کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ایک دوسرے کے ساتھ ہنسی کیا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ لیکن ان کے دلوں میں ایمان پہاڑوں سے بھی زیادہ مضبوط ہوتا تھا۔

۳۵۷۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَاصِمٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ إذَا رَآهُ أَحَدٌ ظَنَّ أَنَّ بِهِ شَيْئًا مِنْ تَتَبُّعِهِ آثَارَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۵۷۷۸) ایک صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو جب کوئی آدمی جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کی پیروی کرتے دیکھتا تو وہ یہ گمان کرتا کہ ان پر کسی شے کا اثر ہے۔

۳۵۷۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ ، قَالَ :مَا وَضَعْت لَبِنَةً علی لبنة . وَلاَ غَرَسْت نَخْلَةً مُنْذُ قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۵۷۷۹) حضرت عمرو سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے۔ جب سے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک قبض ہوئی ہے میں نے ایک اینٹ، اینٹ پر نہیں رکھی اور نہ ہی کوئی درخت اگایا ہے۔

(۳۵۷۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ إِلَى أَمْيَالٍ صَنَعَهَا مَرْوَانُ مِنْ حِجَارَةٍ.

(۳۵۷۸۰) حضرت ابن عمر کے بارے میں روایت ہے کہ وہ ان نشانات کے پاس نماز پڑھنے کو ناپسند کرتے تھے جو مروان نے پتھ سے بنائے تھے۔

(۳۵۷۸۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ السُّلَيْكِ ، عَنْ أَبِي سَهْلٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ ، قَالَ فِي هَذِهِ الآيَةِ ﴿كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ إِلاَّ أَصْحَابَ الْيَمِينِ﴾ . قَالَ : أَطْفَالُ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۵۷۸۱) حضرت ابو سہل کہتے ہیں کہ میں نے اس آیت ﴿كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ﴾ کے بارے میں حضرت ابن عمر کو سنا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ مسلمانوں کے بچوں کا ذکر ہے۔

(۳۵۷۸۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ قَالَ لِحُمْرَانَ لاَ تَلْقِيَنَّ اللَّهَ بِذِمَّةٍ لاَ وَفَاءَ بِهَا ، فَإِنَّهُ لَيْسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دِينَارٌ ، وَلاَ دِرْهَمٌ ، إِنَّمَا يُجَازَى النَّاسُ بِأَعْمَالِهِمْ.

(۳۵۷۸۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے حمران سے فرمایا: تم ایسی ذمہ داری کے ساتھ خدا سے ملاقات نہ کرنا جس کے پورا کرنے کے لیے کچھ نہ ہو کیونکہ قیامت کے دن کوئی درہم و دینار نہیں ہوگا۔ اور لوگوں کو صرف ان کے اعمال کے ذریعہ جزا دی جائے گی۔

(۳۵۷۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : نُبِّئْتُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِنِّي أَلْفَيْتُ أَصْحَابِي عَلَى أَمْرٍ ، وَإِنِّي إِنْ خَالَفْتُهُمْ خَشِيتُ أَنْ لاَ أَلْحَقَ بِهِمْ.

(۳۵۷۸۳) حضرت ابن عمر کے بارے میں روایت ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے۔ میں نے اپنے ساتھیوں کو ایک امر پر پایا ہے۔ پس اگر میں ان کی مخالفت کروں تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں میں ان کو نہ مل سکوں۔

(۳۵۷۸٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﴿أَوْ خَلْقًا مِمَّا يَكْبُرُ فِي صُدُورِكُمْ﴾ قَالَ : الْمَوْتُ : لَوْ كُنْتُمُ الْمَوْتَ لأَحْيَيْتُكُمْ.

(۳۵۷۸۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ﴿أَوْ خَلْقًا مِمَّا يَكْبُرُ فِي صُدُورِكُمْ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: موت۔ اگر تم مردہ ہوتے تو میں تمہیں زندہ کر دیتا۔

(۳۵۷۸٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : ﴿فَلاَ اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ﴾ قَالَ : جَبَلٌ زُلاَلٌ فِي جَهَنَّمَ. (ابن جرير ٢٠١)

(۳۵۷۸۵) حضرت ابن عمر سے ﴿فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ جہنم میں زلال پہاڑ ہے۔

(٣٥٧٨٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : مَا تَلَا هَذِهِ الآيَةَ قَطُّ إِلَّا بَكَى : ﴿إِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ﴾.

(٣٥٧٨٦) حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ آپ جب بھی یہ آیت پڑھتے تو رو پڑتے: ﴿إِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ﴾.

(٣٥٧٨٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَلِيطُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ عُمَرَ : رَاْوُا بِالْخَيْرِ ، وَلَا تُرَاؤُوا بِالشَّرِّ.

(٣٥٧٨٧) حضرت ابن عمر نے فرمایا: تم خیر کا مظاہرہ کرو۔ شر کا مظاہرہ نہ کرو۔

(٣٥٧٨٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَبِالأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ، قَالَ : يُصَلُّونَ.

(٣٥٧٨٨) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وَبِالأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ کے بارے میں روایت ہے۔ فرمایا: وہ لوگ نماز پڑھتے ہیں۔

(٣٥٧٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَعْمَلُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِالشَّيْءِ لَا يَعْمَلُ بِهِ فِي النَّاسِ.

(٣٥٧٨٩) حضرت نافع سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنے آپ کو بتا کر ایک کام کرتے تھے جو آپ عام لوگوں میں نہیں کرتے تھے۔

(٣٥٧٩٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ كُلَّمَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ صَلَّى.

(٣٥٧٩٠) حضرت محمد سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کے وقت جب بھی بیدار ہوتے تو نماز پڑھتے۔

(٣٥٧٩١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قِيلَ لاِبْنِ عُمَرَ : تُوُفِّيَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَتَرَكَ مِئَةَ أَلْفِ درهم ، قَالَ : لَكِنْ لَا تَتْرُكُهُ.

(٣٥٧٩١) حضرت میمون سے روایت ہے کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر سے کہا گیا۔ حضرت زید بن ثابت فوت ہوئے اور انہوں نے ایک لاکھ درہم چھوڑے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لیکن تم ایک لاکھ درہم مت چھوڑنا۔

(٣٥٧٩٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ وَاقِدٍ ، عن نافع قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ هَذِهِ الآيَةَ ﴿أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللهِ﴾. (ابو نعيم ٣٠٥)

(٣٥٧٩٢) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی: ﴿أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللهِ﴾ تو رو پڑے۔

(۳۵۷۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي مَوْدُودٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ يَقُولُ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهِ يُثْنِيهَا وَيَقُولُ :لَعَلَّ خُفًّا يَقَعُ عَلَى خُفٍّ ، يَعْنِي خُفَّ رَاحِلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۵۷۹۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ مکہ کے راستہ پر چل رہے تھے کہ انہوں نے اپنی سواری کے سر کو جھکایا اور فرمایا: شاید کہ نشان پر نشان آ جائے یعنی جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کا نشان۔

(۳۵۷۹٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ :خَالِفُوا سُنَنَ الْمُشْرِكِينَ.

(۳۵۷۹۴) حضرت آدم بن علی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر کو کہتے سنا۔ مشرکوں کے طریقوں کی مخالفت کرو۔

(۳۵۷۹٥) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﴿فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ﴾ قَالَ :عَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ.

(۳۵۷۹۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ﴿فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ﴾ کے بارے میں روایت ہے کہ لا الہ الا اللہ کے بارے میں سوال ہوگا۔

(۳۵۷۹٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ :﴿وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِنَ الأَرْضِ تكلمهم﴾ قَالَ :حِينَ لاَ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ ، وَلاَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ. (حاكم ۴۸۵)

(۳۵۷۹۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ﴿وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِنَ الأَرْضِ تكلمهم﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ جب لوگ اچھی بات کا حکم نہیں کریں گے اور بری بات سے منع نہیں کریں گے۔

(۳۵۷۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ كَرِهَ أَنْ يَتَكَلَّمَ ، أَوْ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتَّى يَفْرُغَ مِمَّا يُرِيدُ ، أَوْ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتَّى يَفْرُغَ إِلاَّ يَوْمًا كُنْت قَدْ أَخَذْت عَلَيْهِ الْمُصْحَفَ وَهُوَ يَقْرَأُ فَأَتَى عَلَى آية ، فَقَالَ :أَتَدْرِي فِيمَا أُنْزِلَتْ ؟.

(۳۵۷۹۷) حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب قراءت کرتے تو کلام کرنے کو ناپسند کرتے تھے...... یا فرمایا فارغ ہونے تک اپنی مرادکی بات نہیں کرتے تھے۔ یا فرمایا...... فارغ ...... ہونے تک کلام نہیں کرتے تھے۔ مگر ایک دن جب میں ان کے پاس مصحف لے کر بیٹھا تھا اور وہ قراءت کر رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ ایک آیت پر پہنچے تو فرمایا: تمہیں معلوم ہے یہ آیت کس کے بارے میں نازل ہوئی؟''

(۳۵۷۹۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :دَخَلَ ابْنُ عُمَرَ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ وَهُوَ مَرِيضٌ يَرون أَنَّهُ يَمُوت ، فَقَالُوا لَهُ :أَبْشِرْ فَإِنَّك قَدْ حَفَرْت الْحِيَاضَ بِعَرَفَاتٍ يَشْرَعُ فِيهَا حَاجُّ بَيْتِ اللهِ ، وَحَفَرْت الآبَارَ بِالْفَلَوَاتِ ، قَالَ :وَذَكَرُوا خِصَالاً مِنْ خِصَالِ الْخَيْرِ

، قَالَ : فَقَالُوا : إِنَّا لَنَرْجُو لَكَ خَيْرًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، وَابْنُ عُمَرَ جَالِسٌ لاَ يَتَكَلَّمُ ، فَلَمَّا أَبْطَأَ عَلَيْهِ الْكَلاَمُ ، قَالَ : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، مَا تَقُولُ ، فَقَالَ : إِذَا طَابَتِ الْمَكْسَبَةُ زَكَتِ النَّفَقَةُ ، وَسَتَرِدُ فَتَعْلَمُ.

(۳۵۷۹۸) حضرت میمون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر، اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عامر کے ہاں تشریف لے گئے جبکہ وہ بیمار تھے اور لوگوں کا خیال یہ تھا وہ مرجائیں گے۔ چنانچہ لوگوں نے انہیں کہا تمہیں بشارت ہو کہ تم نے عرفات میں بہت سے حوض بنوائے ہیں جن سے بیت اللہ کے حاجی سیراب ہوں گے۔ اور آپ نے جنگلوں میں کنوے کھدوائے۔ راوی کہتے ہیں لوگوں نے بہت سی خیر کی باتیں ذکر کردیں۔ راوی کہتے ہیں پھر لوگ کہنے لگے۔ ان شاء اللہ ہمیں آپ کے لیے خیر کی امید ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ خاموش بیٹھے رہے۔ پھر بعد میں جب آپ نے کلام فرمایا: تو کہا اے ابوعبدالرحمٰن آپ کیا کہتے ہیں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کمائی پاکیزہ ہوتی ہے تو خرچ اچھا ہوتا ہے۔ ابوعنقریب تم وارد ہوگے تو پھر تم جان لوگے۔

(۳۵۷۹۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنِ ابْنِ أَبْجَرَ ، عَنْ ثُوَيْرٍ ، قَالَ : مَرَّ ابْنُ عُمَرَ فِي خَرِبَةٍ وَمَعَهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : اهْتِفْ ، فَهَتَفَ فَلَمْ يُجِبْهُ ابْنُ عُمَرَ ، ثُمَّ قَالَ لَهُ : اهْتِفْ ، فَأَجَابَهُ ابْنُ عُمَرَ : ذَهَبُوا وَبَقِيَتْ أَعْمَالُهُمْ.

(۳۵۷۹۹) حضرت ثویر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا ایک ویرانہ پر گزر ہوا آپ کے ہمراہ ایک آدمی تھا۔ آپ نے فرمایا: آواز دو۔ چنانچہ اس نے آواز دی۔ لیکن حضرت ابن عمر نے اس کو جواب نہیں دیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو کہا۔ آواز دو۔ پھر آپ نے اس کو جواب دیا۔ وہ لوگ چلے گئے اور ان کے اعمال باقی رہ گئے۔

(۱۷) کلام سلمان رضی اللہ عنہ

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا کلام

(۳۵۸۰۰) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ ، قَالَ : وَاحِدَةٌ لِي وَوَاحِدَةٌ لَكَ ، وَوَاحِدَةٌ بَيْنِي وَبَيْنَكَ ، فَأَمَّا الَّتِي لِي فَتَعْبُدُنِي لاَ تُشْرِكُ بِي شَيْئًا ، وَأَمَّا الَّتِي لَكَ فَمَا عَمِلْتَ مِنْ شَيْءٍ جَزَيْتُكَ بِهِ ، وَأَمَّا الَّتِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ فَمِنْكَ الْمَسْأَلَةُ والدعاء وَعَلَيَّ الإِجَابَةُ.

(۳۵۸۰۰) حضرت سلمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو پیدا کیا تو فرمایا: ایک چیز میری ہے اور ایک چیز تیری ہے اور ایک چیز میرے اور تیرے درمیان ہے جو چیز میری ہے وہ یہ کہ تم میری عبادت کرو۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور جو چیز تمہاری ہے وہ یہ کہ تم جو عمل کروگے میں تمہیں اس کا بدلہ دوں گا اور جو چیز میرے اور تمہارے درمیان ہے وہ یہ کہ تم سوال کرو اور دعا مانگو اور میں قبول کروں گا۔

(۳۵۸۰۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : كَانَتِ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ تُعَذَّبُ بِالشَّمْسِ ، فَإِذَا انْصَرَفُوا عنها أَظَلَّتْهَا الْمَلاَئِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا ، فَكَانَتْ تَرَى بَيْتَهَا مِنَ الْجَنَّةِ.

(۳۵۸۰۱) حضرت سلمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ فرعون کی بیوی کو دھوپ میں رکھ کر عذاب دیا جاتا تھا لیکن جب یہ لوگ اس سے واپس پلٹ جاتے تو فرشتے اس عورت پر اپنے پروں کا سایہ کر دیتے۔ پس وہ عورت اپنا جنت والا گھر دیکھ لیتی۔

(٣٥٨٠٢) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ سَلْمَانَ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ سَلاَمٍ الْتَقَيَا، فَقَالَ: أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: إنْ لَقِيت رَبَّك فَأَخْبِرْنِي مَاذَا لَقِيت مِنْهُ وَإِنْ لَقِيتك فَأَخْبَرْتُك، فَتُوُفِّيَ أَحَدُهُمَا فَلَقِيَهُ صَاحِبُهُ فِي الْمَنَامِ ، فَقَالَ :تَوَكَّلْ وَأَبْشِرْ ، فَإِنِّي لَمْ أَرَ مِثْلَ التَّوَكُّلِ قَطُّ ، قَالَهَا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ.

(۳۵۸۰۲) حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت سلمان اور حضرت عبداللہ بن سلام کی باہم ملاقات ہوئی تو ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا۔ اگر تم اپنے رب سے (مجھ سے پہلے) ملو تو تم مجھے بتا دینا کہ میں کیا لے کر خدا سے ملوں۔ اور اگر تم سے پہلے میں خدا سے ملا تو میں تمہیں ملوں گا اور تمہیں بتاؤں گا۔ پھر ان میں سے ایک فوت ہو گیا اور وہ اپنے ساتھی کو خواب میں ملا اور کہا۔ توکل کرو اور بشارت پا لو۔ کیونکہ میں نے توکل جیسی چیز بالکل نہیں دیکھی۔ یہ بات اس نے تین مرتبہ کہی۔

(٣٥٨٠٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، أَنَّهُ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ، قَالَ :فَقُلْتُ لَهُ ، فَقَالَ :احْفَظْ نَفْسَك يَقْظَانَ يَحْفَظْك نَائِمًا.

(۳۵۸۰۳) حضرت سلمان کے بارے میں حضرت زید بن صوحان روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فجر سے پہلے دو رکعات ادا کیں۔ راوی کہتے ہیں میں نے ان سے کہا تو انہوں نے فرمایا: تم بیداری میں اپنے نفس کی حفاظت کرو تو وہ نیند میں تمہاری حفاظت کرے گا۔

(٣٥٨٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَشْيَاخِهِ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ :أَكْثَرُ النَّاسِ ذُنُوبًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ كَلاَمًا فِي مَعْصِيَةِ اللهِ.

(۳۵۸۰۴) حضرت سلمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ گناہوں والا وہ شخص ہوگا جب سب سے زیادہ خدا کی نافرمانی میں کلام کرنے والا ہوگا۔

(٣٥٨٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ ، قَالَ : كَانَ لِسَلْمَانَ خِبَاءٌ مِنْ عَبَاءٍ.

(۳۵۸۰۵) حضرت عبادہ بن نسی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سلمان کا عباء کا ایک خیمہ تھا۔

(٣٥٨٠٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شَهِيدٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، أَنَّ سَلْمَانَ كَانَ يَصْنَعُ الطَّعَامَ مِنْ كَسْبِهِ فَيَدْعُو الْمَجْذُومِينَ فَيَأْكُلُ مَعَهُمْ.

(۳۵۸۰۶) حضرت ابن بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت سلمان، اپنی کمائی سے کھانا تیار کرتے تھے۔ پھر آپ مجذومین کو بلاتے اور ان کے ہمراہ کھانا کھاتے تھے۔

(٣٥٨٠٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ حُمَيْدٍ، قَالَ :دَخَلْت مَعَ خَالِي عَبَّادٍ عَلَى سَلْمَانَ،

فَلَمَّا رَآهُ صَافَحَهُ سَلْمَانُ ، وَإِذَا هُوَ مُقَصَّصٌ ، وَإِذَا هُوَ يَسُفُّ الْخُوصَ ، فَقَالَ : إنه اشترى لِي بِدِرْهَمٍ فَأَسِفُّهُ وَأَبِيعُهُ بِثَلاثَةٍ ، فَأَتَصَدَّقُ بِدِرْهَمٍ وَأَجْعَلُ دِرْهَمًا فِيهِ ، وَأُنْفِقُ دِرْهَمًا ، وَلَوْ أَنَّ عُمَرَ نَهَانِي مَا انْتَهَيْتُ.

(۳۵۸۰۷) حضرت نعمان بن حمید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں اپنے خالو عباد کے ہمراہ حضرت سلمان کے ہاں گیا۔ پس جب حضرت سلمان نے ان کو دیکھا تو انہیں مصافحہ کیا۔ اوران کے بال خوب لمبے تھے اور وہ چٹائی بن رہے تھے۔ حضرت سلمان نے فرمایا: یہ چیز میرے لیے ایک درہم میں خریدی جاتی ہے۔ میں اس کو بنتا ہوں اور اس کو تین درہموں میں بیچتا ہوں۔ پھر میں ایک درہم صدقہ کر دیتا ہوں اور ایک درہم اسی کام میں لگا دیتا ہوں اور ایک درہم خرچ کر دیتا ہوں۔ اور اگر حضرت عمر مجھے (اس سے) منع کریں تو بھی میں منع نہیں ہوں گا۔

(۳۵۸۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ : نَزَلْنَا الصِّفَاحَ فَإِذَا نَحْنُ بِرَجُلٍ نَائِمٍ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ قَدْ كَادَتِ الشَّمْسُ تَبْلُغُهُ ، قَالَ : فَقُلْتُ لِلْغُلاَمِ : انْطَلِقْ بِهَذَا النِّطْعِ فَأَظِلَّهُ ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ إِذَا هُوَ سَلْمَانُ ، قَالَ : فَأَتَيْته أُسَلِّمُ عَلَيْهِ ، قَالَ : فَقَالَ : يَا جَرِيرُ ، تَوَاضَعْ لِلَّهِ ، فَإِنَّ مَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ رَفَعَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، يَا جَرِيرُ ، هَلْ تَدْرِي مَا الظُّلُمَاتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، قَالَ : قُلْتُ : لاَ أَدْرِي ، قَالَ : ظُلْمُ النَّاسِ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا ، ثُمَّ أَخَذَ عُودًا لاَ أَكَادُ أَرَاهُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ ، فَقَالَ : يَا جَرِيرُ ، لَوْ طَلَبْت فِي الْجَنَّةِ مِثْلَ هَذَا الْعُودِ لَمْ تَجِدْهُ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ أَيْنَ النَّخْلُ وَالشَّجَرُ ، فَقَالَ : أُصُولُهُ اللُّؤْلُؤُ وَالذَّهَبُ وَأَعْلاَهُ الثَّمَرُ.

(۳۵۸۰۸) حضرت جریر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم مقام صفاح میں اترے تو ہم نے (وہاں) درخت کے سائے میں ایک آدمی کو سویا ہوا دیکھا۔ قریب تھا کہ اس کو سورج پہنچ جاتا کہتے ہیں کہ میں نے غلام سے کہا۔ یہ چمڑا لے جاؤ اور اس آدمی پر سایہ کر دو۔ راوی کہتے ہیں پس اُس نے اُس پر سایہ کر دیا۔ پھر وہ آدمی جب بیدار ہوا تو وہ حضرت سلمان تھے۔ راوی کہتے ہیں میں ان کے پاس آیا اور ان کو سلام کیا۔ راوی کہتے ہیں پھر حضرت سلمان نے کہا۔ اے جریر! اللہ کے لیے تواضع اختیار کرو۔ کیونکہ جو شخص اللہ کے لیے تواضع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن بلند کر دیتے ہیں۔ اے جریر! تم جانتے ہو کہ قیامت کے دن ظلمات کیا ہیں؟ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا: میں نہیں جانتا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں کا دنیا میں باہم ظلم کرنا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ایک لکڑی میرا خیال نہیں تھا کہ آپ اس کو اپنے ہاتھ میں رکھیں گے۔ فرمایا: اے جریر! اگر تم جنت میں اس کے مثل لکڑی تلاش کرو گے تو نہ پاؤ گے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے ابو عبداللہ! کھجور کے اور دوسرے درخت کہاں ہوں گے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کے اصول موتیوں اور سونے کے ہوں گے اور ان کے اوپر پھل ہوگا۔

(۳۵۸۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : إِذَا كَانَ الْعَبْدُ يَذْكُرُ اللَّهَ فِي السَّرَّاءِ وَيَحْمَدُهُ فِي الرَّخَاءِ فَأَصَابَهُ ضُرٌّ فَدَعَا اللَّهَ ، قَالَتِ الْمَلاَئِكَةُ : صَوْتٌ مَعْرُوفٌ مِنَ امْرِئٍ ضَعِيفٍ فَيَشْفَعُونَ لَهُ ، وَإِنْ كَانَ الْعَبْدُ لم يَذْكُرُ اللَّهَ فِي السَّرَّاءِ ، وَلاَ يَحْمَدُهُ فِي الرَّخَاءِ فَأَصَابَهُ ضُرٌّ فَدَعَا اللَّهَ

• قَالَتِ الْمَلاَئِكَةُ :صَوْتٌ مُنْكَرٌ فَلَمْ يَشْفَعُوا لَهُ.

(۳۵۸۰۹) حضرت سلمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بندہ جب خوشحالی میں خدا کا ذکر کرتا ہے اور تنگدستی میں اس کی حمد وثنا کرتا ہے پھر اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے اور وہ اللہ سے دعا کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں ایک کمزور بندے کی پہچانی ہوئی آواز ہے۔ چنانچہ وہ اس کی شفاعت کرتے ہیں اور اگر خوشحالی میں خدا کو یاد نہیں کرتا اور تنگدستی میں خدا کی حمد نہیں کرتا پھر اس کو تکلیف پہنچتی ہے اور وہ اللہ سے دعا کرتا ہے۔ تو فرشتے کہتے ہیں نامانوس آواز ہے چنانچہ وہ اس کی شفاعت نہیں کرتے۔

(۳۵۸۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَبَّابٍ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عُقْبَةَ ، قَالَ : قَالَ سَلْمَانُ :عِلْمٌ لاَ ، يُقَالُ بِهِ كَكَنْزٍ لاَ يُنْفَقُ مِنْهُ.

(۳۵۸۱۰) حضرت حصین بن عقبہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سلمان نے فرمایا: وہ علم جو بیان نہ کیا جائے اس خزانہ کے مثل ہے جس کو خرچ نہ کیا جائے۔

(۳۵۸۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَمِّي مُوسَى بْنُ يَسَارٍ ، أَنَّ سَلْمَانَ كَتَبَ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ ، إِنَّ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ إِمَامًا مُقْسِطًا ، وَذَا مَالٍ تَصَدَّقَ أَخْفَى يَمِينَهُ ، عَنْ شِمَالِهِ ، وَرَجُلاً دَعَتْهُ امْرَأَةٌ جميلة ذَاتُ حَسَبٍ وَمَنْصِبٍ إِلَى نَفْسِهَا ، فَقَالَ :أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ، وَرَجُلاً نَشَأَ فَكَانَتْ صُحْبَتُهُ وَشَبَابُهُ وَقُوَّتُهُ فِيمَا يُحِبُّ اللَّهُ وَيَرْضَاهُ مِنَ الْعَمَلِ ، وَرَجُلاً كَانَ قَلْبُهُ مُعَلَّقًا فِي الْمَسَاجِدِ مِنْ حُبِّهَا ، وَرَجُلاً ذَكَرَ اللَّهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مِنَ الدَّمْعِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ ، وَرَجُلَيْنِ الْتَقَيَا ، فَقَالَ : أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ ، إِنِّي لأُحِبُّكَ فِي اللهِ ، وَكَتَبَ إِلَيْهِ :إِنَّمَا الْعِلْمُ كَالْيَنَابِيعِ فَيَنْفَعُ بِهِ اللَّهُ مَنْ شَاءَ ، وَمَثَلُ حِكْمَةٍ لاَ يُتَكَلَّمُ بِهَا كَجَسَدٍ لاَ رُوحَ لَهُ ، وَمَثَلُ عِلْمٍ لاَ يُعْمَلُ بِهِ كَمَثَلِ كَنْزٍ لاَ يُنْفَقُ مِنْهُ ، وَمَثَلُ الْعَالِمِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَضَاءَ لَهُ مِصْبَاحٌ فِي طَرِيقٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَسْتَضِيئُونَ بِهِ ، وَكُلٌّ يَدْعُو إِلَيْهِ.

(۳۵۸۱۱) حضرت موسیٰ بن یسار بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلمان نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو خط لکھا: ''عرش کے سایہ میں عادل امام ہوگا اور وہ مالدار شخص ہوگا کہ جب صدقہ کرے تو اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے بائیں ہاتھ سے مخفی رکھے اور وہ آدمی ہوگا جس کو خوبصورت اور حسب ونسب والی عورت اپنی طرف دعوت دے اور وہ مرد کہہ دے میں رب العالمین سے خوف کرتا ہوں اور وہ آدمی ہوگا جو اس طرح نشو ونما پائے کہ اس کی صحت، اس کا شباب اور اس کی موت اللہ کی محبت اور اس کی رضا کے اعمال میں خرچ ہو اور وہ آدمی ہوگا جس کا دل مسجد کی محبت کی وجہ سے مسجدوں میں ہی اٹکا رہے اور وہ آدمی ہوگا جو اللہ کا ذکر کرے اور خدا کے خوف کی وجہ سے اس کی آنکھیں بہہ پڑیں۔ اور وہ دو آدمی ہوں گے جو باہم ملیں تو ان میں سے ایک دوسرے سے کہے: میں تم سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں۔

اور خط میں یہ بھی لکھا: علم، چشموں کی طرح ہے پس اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ جس کو چاہے اس سے نفع مند کرتے ہیں۔ اور

وہ حکمت جو بولی نہ جائے اس کی مثال بے روح جسم کی طرح ہے اور عمل نہ کیے جانے والے علم کی مثال اس خزانہ کی طرح ہے جس سے خرچ نہ کیا جائے اور عالم کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جس کے لیے راستہ میں چراغ روشن کیا جائے۔ پس لوگ اس سے روشنی حاصل کریں اور ہر ایک اس کے لیے دعا کرے۔

(۳۵۸۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ سَلْمَانَ كَانَ يَقُولُ : إنَّ مِنَ النَّاسِ حَامِلَ دَاءٍ وَحَامِلَ شِفَاءٍ ، وَمِفْتَاحَ خَيْرٍ وَمِفْتَاحَ شَرٍّ.

(۳۵۸۱۲) حضرت جعفر سے روایت ہے کہ حضرت سلمان فرمایا کرتے تھے۔ بعض لوگ بیماری کو اٹھانے والے ہوتے ہیں اور بعض لوگ شفا کے حامل ہوتے ہیں۔ بعض لوگ خیر کی کنجی ہوتے ہیں اور بعض لوگ شر کی کنجی ہوتے ہیں۔

(۳۵۸۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ شِمْرٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، قَالَ : جَاءَ سَلْمَانُ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَلَمْ يَجِدْهُ ، فَسَلَّمَ عَلَى أُمِّ الدَّرْدَاءِ ، وَقَالَ : أَيْنَ أَخِي ، قَالَتْ فِي الْمَسْجِد ، وَعَلَيْهِ عَبَائَةٌ لَهَا قُطْوَانِيَّةٌ ، فَأَلْقَتْ إلَيْهِ خَلَقَ وِسَادَةٍ ، فَأَبَى أَنْ يَجْلِسَ عَلَيْهَا وَلَوَّى عِمَامَتَهُ فطَرَحَهَا فَجَلَسَ عَلَيْهَا ، قَالَ : فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مُعَلِّقًا لَحْمًا بِدِرْهَمَيْنِ ، فَقَامَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ فَطَبَخَتْهُ وَخَبَزَتْ ، ثُمَّ جَائَتْ بِالطَّعَامِ ، وَأَبُو الدَّرْدَاءِ صَائِمٌ ، فَقَالَ : سَلْمَانُ : مَنْ يَأْكُلُ مَعِي ، فَقَالَ : تَأْكُلُ مَعَك أُمُّ الدَّرْدَاءِ ، فَلَمْ يَدَعْهُ حَتَّى أَفْطَرَ ، فَقَالَ : سَلْمَانُ لأُمِّ الدَّرْدَاءِ وَرَآهَا سَيِّئَةَ الْهَيْئَةِ : مَا لَك ، قَالَتْ : إنَّ أَخَاك لاَ يُرِيدُ النِّسَاءَ ، يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ ، فَبَاتَ عِنْدَهُ ، فَجَعَلَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يُرِيدُ أَنْ يَقُومَ فَيَحْبِسُهُ حَتَّى كَانَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَقَامَ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى رَكَعَاتٍ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ : حَبَسْتَنِي عَنْ صَلاَتِي ، فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ : صَلِّ وَنَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ فَإِنَّ لأَهْلِكَ عَلَيْك حَقًّا وَلِعَيْنَيْك عَلَيْك حَقًّا.

(۳۵۸۱۳) حضرت شہر بن حوشب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سلمان، حضرت ابوالدرداء کے ہاں تشریف لے گئے لیکن انہیں موجود نہ پایا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے ام درداء رضی اللہ عنہا کو سلام کیا اور کہا: میرا بھائی کہاں ہے؟ انہوں نے جواب دیا مسجد میں اور ان پر اہلیہ کا قطوانی چوغہ تھا۔ ام درداء رضی اللہ عنہا نے ان کی طرف پرانا تکیہ پھینکا۔ انہوں نے اس پر بیٹھنے سے انکار کر دیا اور اپنے عمامہ کو اتارا اور اس کو نیچے ڈال کر اس پر بیٹھ گئے۔ راوی کہتے ہیں پھر حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ دو درہموں کا گوشت اٹھائے ہوئے۔ چنانچہ حضرت ام درداء کھڑی ہوئیں انہوں نے اس کو پکایا اور روٹی پکائی۔ پھر کھانا لے کر آئی۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روزے سے تھے۔ حضرت سلمان نے کہا میرے ساتھ کون کھائے گا؟ انہوں نے کہا تمہارے ساتھ ام درداء کھائیں گی۔ حضرت سلمان نے ان کو روزہ افطار کروائے بغیر نہ چھوڑا۔ پھر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ام درداء سے کہا۔ آپ نے ان کی خستہ حالت دیکھی تھی۔ تمہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ آپ کا بھائی عورتوں کا ارادہ نہیں رکھتا۔ وہ دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے۔ چنانچہ آپ نے ان کے ہاں رات گزاری۔ اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ اٹھنے کا ارادہ کرتے تو حضرت سلمان ان کو روک دیتے یہاں تک کہ فجر

سے پہلے کا وقت ہو گیا تو آپ کھڑے ہوئے وضو کیا اور چند رکعات ادا کیں۔ راوی کہتے ہیں اس پر حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا۔ آپ نے مجھے میری نماز سے روکا ہے۔ حضرت سلمان نے ان سے کہا۔ نماز پڑھو اور سو جاؤ۔ روزہ رکھو اور افطار کرو کیونکہ تمہارے اہل خانہ کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے۔

(۳۵۸۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَان بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ سَلْمَانَ وَغَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالُوا :إِنَّ الرَّجُلَ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَدْ عَمِلَ عَمَلاً يَرْجُو أَنْ يَنْجُوَ بِهِ ، قَالَ : فَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَأْتِيه فَيَشْتَكِي مَظْلَمَةً فَيُؤْخَذُ مِنْ حَسَنَاتِهِ فَيُعْطَاهَا حَتَّى مَا تَبْقَى لَهُ من حَسَنَةٌ ، وَيَجِيءُ الْمُشْتَكِي يَشْتَكِي مَظْلَمَةً فَيُؤْخَذُ مِنْ سَيِّئَاتِهِ فَتُوضَعُ عَلَى سَيِّئَاتِهِ ، ثُمَّ يُكَبُّ فِي النَّارِ ، أَوْ يُلْقَى فِي النَّارِ.

(۳۵۸۱۴) حضرت سلمان اور جناب نبی کریم ﷺ کے دیگر صحابہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا جس نے ایسے اعمال کیے ہوں گے جن کے ذریعہ اس کو نجات کی امید ہوگی۔ راوی کہتے ہیں۔ لیکن کوئی نہ کوئی آدمی آ کر اس کے مظالم کی شکایت کرتا رہے گا۔ پس اس کی نیکیوں سے لے کر اس شکایت کرنے والے کو دیا جائے گا یہاں تک کہ اس کی کوئی نیکی باقی نہیں رہے گی اور پھر اس کے مظالم کی شکایت کرنے والا آئے گا تو اس شکایت کرنے والے کی غلطیوں میں لے کر اس آدمی کے گناہوں پر رکھ دی جائیں گی پھر اس کو اوندھے منہ جہنم میں گرا دیا جائے گا یا اس کو جہنم میں ڈالا جائے گا۔

(۳۵۸۱۵) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ :لَوْ بَاتَ الرَّجُلاَنِ أَحَدُهُمَا يُعْطِي الْقِيَانَ الْبِيضَ ، وَبَاتَ الآخَرُ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَذْكُرُ اللَّهَ لَرَأَيْت أَنَّ ذَاكِرَ اللهِ أَفْضَلُ.

(۳۵۸۱۵) حضرت سلمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر ایک آدمی سفید غلام دے کر رات گزارے اور دوسرا آدمی قرآن کی تلاوت اور ذکر خدا کرتے ہوئے گزارے تو میرے خیال میں خدا کا ذکر کرنے والا افضل ہے۔

(۳۵۸۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ ، قَالَ :سُبْحَانَ رَبِّ النَّبِيِّينَ وَإِلَهِ الْمُرْسَلِينَ.

(۳۵۸۱۶) حضرت سلمان کے بارے میں روایت ہے کہ وہ جب رات کو بے خواب ہوتے تو کہتے انبیاء کے پروردگار اور رسولوں کے الٰہ پاک ہیں۔

(۳۵۸۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، قَالَ :كَانَ سَلْمَانُ إِذَا أَصَابَ شَاةً مِنَ الْمَغْنَمِ ذَبَحَهَا ، فَقَدَّدَ لَحْمَهَا ، وَجَعَلَ جِلْدَهَا سِقَاءً ، وَجَعَلَ صُوفَهَا حَبْلا ، فَإِنْ رَأَى رَجُلاً قَدِ احْتَاجَ إِلَى حَبْلٍ لِفَرَسِهِ أَعْطَاهُ ، وَإِنْ رَأَى رَجُلاً احْتَاجَ إِلَى سِقَاءٍ أَعْطَاهُ.

(۳۵۸۱۷) حضرت عبداللہ بن سلمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سلمان کو جب غنیمت میں سے بکری ملتی تو آپ اس کو ذبح کرتے پھر اس کے گوشت کے ٹکڑے کرتے اور اس کے چمڑے کا مشکیزہ بنا لیتے اور اس کے بالوں کی رسی بنا لیتے پھر اگر وہ کسی کو

گھوڑے کی رسی کا محتاج دیکھتے تو آپ یہ رسی اس کو دے دیتے اور اگر کسی کو مشکیزہ کا محتاج دیکھتے تو اس کو مشکیزہ دے دیتے۔

(۳۵۸۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، قَالَ :صَحِبَ سَلْمَانَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْسٍ فَأَتَى دِجْلَةَ ، فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ :اشْرَبْ :فَشَرِبَ ، ثُمَّ قَالَ لَهُ :اشْرَبْ ، فَشَرِبَ ، ثُمَّ قَالَ لَهُ :اشْرَبْ ، فَشَرِبَ ، ثُمَّ قَالَ لَهُ :يَا أَخَا بَنِي عَبْسٍ ، أَتَرَى شَرْبَتَكَ هَذِهِ نَقَصَتْ مِنْ مَاءِ دِجْلَةَ شَيْئًا كَذَلِكَ الْعِلْمُ لَا يَنْفَدُ، فَابْتَغِ مِنَ الْعِلْمِ مَا يَنْفَعُكَ ، ثُمَّ مَرَّ بنهر دَنَّ فَإِذَا أَطْعِمَةٌ وَكُدُوسٌ تُذْرَى ، فَقَالَ :يَا أَخَا بَنِي عَبْسٍ، إِنَّ الَّذِي كَانَ يَمْلِكُ خَزَائِنَهُ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ ، وَكَانُوا يُمْسُونَ وَيُصْبِحُونَ ، وَمَا فِيهِمْ قَفِيزُ حِنْطَةٍ ، ثُمَّ ذَكَرَ جَلُولَاءَ ، وَمَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فِيهَا ، فَقَالَ :أَخَا بَنِي عَبْسٍ ، إِنَّ اللَّهَ أَعْطَاكُمْ هَذَا وَخَوَّلَكُمُوهُ قَدْ كَانَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ.

(۳۵۸۱۸) حضرت ابوالبختری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ قبیلہ بنو عبس کا ایک آدمی حضرت سلمان کے ساتھ تھا۔ وہ دریائے دجلہ پر آیا تو حضرت سلمان نے اس سے کہا۔ پانی پیو۔ اس نے پانی پیا۔ پھر آپ نے اس سے کہا۔ پانی پیو۔ اس نے پانی پیا۔ پھر آپ نے اس سے کہا۔ پانی پیو۔ اس نے پانی پیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا۔ اے بنو عبس کے بھائی! تو کیا دیکھتا ہے کہ تیرے اس گھونٹ نے اس دجلہ کے پانی میں کمی کی ہے؟ اسی طرح علم نہ ختم ہونے والی چیز ہے۔ پس تو اپنے لیے نفع مند علم تلاش کر۔ پھر آپ کا گزر نہروں پر ہوا تو وہاں کچھ کھانے تھے اور دانے ہوا میں اڑائے جا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: اے بنو عبس کے بھائی! وہ آدمی جو اس کے خزانوں کا مالک تھا جبکہ آپ زندہ تھے۔ وہ لوگ صبح و شام اس حال میں کرتے کہ ان میں ایک قفیز گندم نہ ہوتی۔ پھر آپ نے جلولاء اور اس کے بارے میں مسلمانوں کی فتوحات کا ذکر فرمایا اور کہا: اے بنو عبس کے بھائی! اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ عطا فرمادیا حالانکہ اللہ تعالیٰ اس پر اس وقت بھی قادر تھا جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم زندہ تھے''

(۳۵۸۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، أَنَّ حُذَيْفَةَ وَسَلْمَانَ ، قَالَا : لِامْرَأَةٍ أَعْجَمِيَّةٍ :أَهَاهُنَا مَكَانٌ طَاهِرٌ نُصَلِّي فِيهِ ، فَقَالَتْ :طَهِّرْ قَلْبَكَ وَصَلِّ حَيْثُ شِئْتَ ، فَقَالَ :أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ :فَقِهَتْ.

(۳۵۸۱۹) حضرت نافع بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ اور حضرت سلمان نے ایک عجمی عورت سے کہا کیا یہاں پر کوئی پاک جگہ ہے جہاں پر ہم نماز پڑھیں؟ اس عورت نے کہا تم اپنے دل کو پاک کرلو اور جہاں چاہو نماز پڑھو۔ تو ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: یہ عورت تو سمجھ دار ہے۔

(۳۵۸۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ :قَالَ لِي سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ :إِنَّ السُّوقَ مَبِيضُ الشَّيْطَانِ وَمَفْرَخُهُ ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا تَكُونَ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُهَا ، وَلَا آخِرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنْهَا فَافْعَلْ.

(۳۵۸۲۰) حضرت ابو عثمان سے روایت ہے کہتے ہیں کہ مجھے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً بازار شیطان کے انڈے

دینے اور بچہ نکلنے کی جگہ ہے۔ پس اگر تو یہ کر سکے کہ تو بازار میں پہلا داخل ہونے والا نہ ہو اور نکلنے والوں میں سے آخری نہ ہو تو یہ کام کر۔

(۳۵۸۲۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ ، قَالَ : قُلْنَا لِسَلْمَانَ : يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، أَلَا تُحَدِّثُنَا ، قَالَ : ذِكْرُ اللهِ أَكْبَرُ ، وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ ، وَإِفْشَاءُ السَّلَامِ ، وَالصَّلَاةُ وَالنَّاسُ نِيَامٌ.

(۳۵۸۲۱) حضرت اوس بن ضمعج سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت سلمان سے عرض کیا: اے ابوعبداللہ! آپ ہمیں حدیث کیوں نہیں بیان کرتے؟ انہوں نے کہا ذکر خدا بہت بڑا ہے۔ کھانا کھلانا، سلام کو پھیلانا اور لوگوں کے سوتے ہوئے نماز پڑھنا۔

(۳۵۸۲۲) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ يَسْتَحْيِي أَنْ يَبْسُطَ إِلَيْهِ عَبْدٌ يَدَيْهِ يَسْأَلُهُ بِهِمَا خَيْرًا فَيَرُدُّهُمَا خَائِبَتَيْنِ.

(۳۵۸۲۲) حضرت سلمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو اس بات سے حیا آتی ہے کہ بندہ اس کی طرف ہاتھ پھیلائے اور ان کے ذریعہ خیر کا سوال کرے اور اللہ تعالیٰ ان کو ناکام واپس کردے۔

(۳۵۸۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَالْمُغِيرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : كَانَ لِي أَخٌ أَكْبَرُ مِنِّي يُكَنَّى أَبَا عَزْرَةَ ، وَكَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَ سَلْمَانَ ، فَكُنْتُ أَشْتَهِي لِقَائَهُ لِكَثْرَةِ ذِكْرِ أَخِي إِيَّاهُ ، قَالَ : فَقَالَ لِي ذَاتَ يَوْمٍ : هَلْ لَكَ فِي أَبِي عَبْدِ اللهِ ؟ قَدْ نَزَلَ الْقَادِسِيَّةَ ، قَالَ : وَكَانَ سَلْمَانُ إِذَا قَدِمَ مِنَ الْغَزْوِ نَزَلَ الْقَادِسِيَّةَ ، وَإِذَا قَدِمَ مِنَ الْحَجِّ نَزَلَ الْمَدَائِنَ غَازِيًا ، قَالَ : قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : فَانْطَلَقْنَا حَتَّى دَخَلْنَا عَلَيْهِ فِي بَيْتٍ بِالْقَادِسِيَّةِ ، فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ ، بَيْنَ رِجْلَيْهِ خِرْقَةٌ وَهُوَ يَخِيطُ زِنْبِيلاً ، أَوْ يَدْبُغُ إِهَابًا ، قَالَ : فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ وَجَلَسْنَا ، قَالَ : فَقَالَ : يَا ابْنَ أَخِي ، عَلَيْكَ بِالْقَصْدِ فَإِنَّهُ أَبْلَغُ.

(۳۵۸۲۳) حضرت طارق بن شہاب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میرا ایک مجھ سے بڑا بھائی تھا جس کی کنیت ابوعزرہ تھی۔ وہ حضرت سلمان کا ذکر بڑی کثرت سے کرتا تھا۔ تو اپنے بھائی سے حضرت سلمان کا بہت زیادہ ذکر سن کر مجھے آپ سے ملاقات کا شوق تھا۔ راوی کہتے ہیں ایک دن میرے بھائی نے مجھے کہا کیا تمہیں ابوعبداللہ سے ملنے کا شوق ہے؟ وہ قادسیہ مقام میں فروکش ہیں۔ راوی کہتے ہیں: حضرت سلمان جب جہاد سے واپس آتے تو قادسیہ میں اترتے اور جب حج سے واپس آتے تو مدائن میں پڑاؤ ڈالتے۔ راوی کہتے ہیں میں نے کہا: ہاں (شوق ہے)۔ راوی کہتے ہیں پس ہم چل پڑے یہاں تک کہ ہم قادسیہ میں ان کے گھر میں اُترے۔ وہ بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے سامنے ایک کپڑے کا ٹکڑا تھا۔ وہ ٹوکری سی رہے تھے یا چمڑے کو دباغت دے رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں پس ہم نے انہیں سلام کیا اور ہم بیٹھ گئے۔ راوی کہتے ہیں انہوں نے کہا: اے بھتیجے! تم پر ارادہ لازم ہے کیونکہ

یہ موثر ہے۔

(۳۵۸۲٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قُرَّةَ الْكِنْدِيِّ ، قَالَ :عَرَضَ أَبِي عَلَى سَلْمَانَ أُخْتَهُ أَنْ يُزَوِّجَهُ ، فَأَبَى وَزَوَّجَهُ مَوْلَاةً لَهُ ، يُقَالَ لَهَا بُقَيْرَةُ ، قَالَ :فَبَلَغَ أَبَا قُرَّةَ ، أَنَّهُ كَانَ بَيْنَ حُذَيْفَةَ وَسَلْمَانَ شَيْءٌ ، فَأَتَاهُ يَطْلُبُهُ فَأُخْبِرَ أَنَّهُ فِي مَبْقَلَةٍ لَهُ ، فَتَوَجَّهَ إِلَيْهِ فَلَقِيَهُ مَعَهُ زِنْبِيلٌ فِيهِ بَقْلٌ قَدْ أَدْخَلَ عَصَاهُ فِي عُرْوَةِ الزِّنْبِيلِ وَهُوَ عَلَى عَاتِقِهِ.

(۳۵۸۲۴) حضرت عمرو بن ابی قرہ کندی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب نے حضرت سلمان کو یہ پیشکش کی کہ وہ ان کی بہن سے شادی کریں۔ آپ نے انکار کر دیا اور اپنی آزاد کردہ لونڈی جس کا نام بقیرہ تھا اس سے شادی کر لی۔ راوی کہتے ہیں ابوقرہ کو یہ بات پہنچی کہ حضرت حذیفہ اور حضرت سلمان کے درمیان کوئی معاملہ تھا۔ چنانچہ حضرت حذیفہ، سلمان کے پاس ان کو بلانے آئے تو انہیں بتایا گیا کہ وہ اپنی سبزیوں کے اگانے کی جگہ میں ہیں چنانچہ وہ اس طرف گئے تو وہ ان سے ملے۔ ان کے پاس ایک ٹوکری تھی جس میں سبزی تھی۔ اپنی لاٹھی کو انہوں نے ٹوکری کے کڑے میں ڈالا ہوا تھا اور وہ لاٹھی ان کی گردن پر تھی۔

(۳۵۸۲٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ :تُعْطِي الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَرَّ عَشْرِ سِنِينَ ، ثُمَّ تُدْنَا مِنْ جَمَاجِمِ النَّاسِ حَتَّى تَكُونَ قَابَ قَوْسَيْنِ ، قَالَ :فَيَعْرَقُونَ حَتَّى يَرْشَحَ الْعَرَقُ فِي الأَرْضِ قَامَةً ، ثُمَّ يَرْتَفِعُ حَتَّى يُغَرْغِرَ الرَّجُلُ ، قَالَ سَلْمَانُ :حَتَّى يَقُولَ الرَّجُلُ :غَرْ غَرْ.

(۳۵۸۲۵) حضرت سلمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن سورج کو دس سال کی حرارت دی جائے گی پھر اس کو لوگوں کی کھوپڑیوں کے قریب کیا جائے گا یہاں تک کہ یہ غلیل کے دو کناروں کے برابر ہو جائے گا۔ راوی کہتے ہیں پھر ان لوگوں کو پسینہ آئے گا یہاں تک کہ پسینہ زمین میں قد کے برابر ہو جائے گا پھر اوپر اٹھے گا یہاں تک کہ آدمی غرارہ کرنے لگے گا۔ حضرت سلمان نے فرمایا: یہاں تک کہ آدمی کہے گا: غرغر۔

(۳۵۸۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هُبَيْرَةَ ، قَالَ : كَتَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِلَى سَلْمَانَ : أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوك إِلَى الأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ وَأَرْضِ الْجِهَادِ ، قَالَ : فَكَتَبَ إِلَيْهِ سَلْمَانُ :أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّك قَدْ كَتَبْتَ إِلَيَّ تَدْعُونِي إِلَى الأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ وَأَرْضِ الْجِهَاد ، وَلَعَمْرِي مَا الأَرْضُ تُقَدِّسُ أَهْلَهَا ، وَلَكِنِ الْمَرْءُ يُقَدِّسُهُ عَمَلُهُ.

(۳۵۸۲۶) حضرت عبداللہ بن ہبیرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان کو خط لکھا۔ امابعد! پس بیشک میں تمہیں ارض مقدس اور ارض جہاد کی طرف دعوت دیتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں۔ اس پر حضرت سلمان نے ان کو تحریر فرمایا۔ امابعد! پس بیشک آپ نے یہ تحریر فرمایا کہ آپ مجھے ارض مقدس اور ارض جہاد کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ میری عمر کی قسم! کوئی زمین اپنے اہل کو پاک نہیں بناتی بلکہ آدمی کو اس کے عمل پاک کرتے ہیں۔

(۱۸) کلام أبی ذر رضی الله عنه

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا کلام

(۳۵۸۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ وَاللهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلاً ، وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ مَا انْبَسَطْتُمْ إِلَى نِسَائِكُمْ ، وَلاَ تَقَارَرْتُمْ عَلَى فُرُشِكُمْ وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْأَرُونَ وَتَبْكُونَ ، وَاللهِ لَوْ أَنَّ اللَّهَ خَلَقَنِي يَوْمَ خَلَقَنِي شَجَرَةً تُعْضَدُ وَتُؤْكَلُ ثَمَرَتِي.

(۳۵۸۲۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں خدا کی قسم جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم وہ کچھ جانتے تو البتہ تم بہت زیادہ روتے اور بہت کم ہنستے اور اگر تم لوگ وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم اپنی عورتوں کی طرف ہاتھ نہ پھیلاتے اور تم اپنے بستروں پر اطمینان نہ کرتے اور تم گھاٹیوں کی طرف آوازیں بلند کرتے اور روتے ہوئے نکل جاتے۔ خدا کی قسم! اگر میری تخلیق کے دن مجھے ایک کٹنے اور کھائے جانے والا درخت بنا دیا ہوتا۔

(۳۵۸۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الْمُحَجِّلِ ، عَنِ ابْنِ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ أَبُو ذَرٍّ : الصَّاحِبُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِنَ الْوَحْدَةِ ، وَالْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِنْ صَاحِبِ السُّوءِ ، وَمُمْلِي الْخَيْرِ خَيْرٌ مِنَ السَّاكِتِ ، وَالسَّاكِتُ خَيْرٌ مِنْ مُمْلِي الشَّرِ ، وَالأَمَانَةُ خَيْرٌ مِنَ الْخَاتَمِ ، وَالْخَاتَمُ خَيْرٌ مِنْ ظَنِّ السَّوْءِ.

(ابن حبان ۱۰۱۔ حاکم ۳۴۳)

(۳۵۸۲۸) حضرت حطان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اچھا ساتھی، تنہائی سے بہتر ہے اور تنہائی، برے ساتھی سے بہتر ہے اور خیر کا املاء کروانے والا ساکت سے بہتر ہے اور ساکت، شر کے املاء کروانے والے سے بہتر ہے۔ اور امانت، خاتم سے بہتر ہے اور خاتم برے گمان سے بہتر ہے۔

(۳۵۸۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : ذُو الدِّرْهَمَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَشَدُّ حِسَابًا مِنْ ذِي الدِّرْهَمِ.

(۳۵۸۲۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ دو درہموں والا شخص بروز قیامت ایک درہم والے سے شدید حساب میں ہوگا۔

(۳۵۸۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : قِيلَ لَهُ : أَلاَ تَتَّخِذُ أَرْضًا كَمَا اتَّخَذَ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ ، قَالَ : فَقَالَ : وَمَا أَصْنَعُ بِأَنْ أَكُونَ أَمِيرًا ، وَإِنَّمَا يَكْفِينِي كُلَّ يَوْمٍ شَرْبَةٌ مِنْ مَاءٍ ، أَوْ نَبِيذٍ ، أَوْ لَبَنٍ وَفِي الْجُمُعَةِ قَفِيزٌ مِنْ قَمْحٍ.

(۳۵۸۳۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ ان سے کہا گیا کہ جس طرح حضرت طلحہ اور حضرت زبیر نے زمین بنائی ہے آپ کیوں نہیں بنا لیتے؟ راوی کہتے ہیں انہوں نے جواب دیا: میں امیر ہو کر کیا کروں گا؟ مجھے تو روزانہ کے لیے ایک گھونٹ پانی یا نبیذ کا ایک گھونٹ یا دودھ کا گھونٹ کافی ہے اور ہر جمعہ کے لیے ایک قفیز گندم کافی ہے۔

(۳۵۸۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ ، يُقَالَ لَهُ : عَبْدُ اللهِ بْنُ سِيدَانَ ، قَالَ :صَحِبْتُ أَبَا ذَرٍّ ، فَقَالَ لِي :أَلَا أُخْبِرُكَ بِيَوْمِ حَاجَتِي ، إِنَّ يَوْمَ حَاجَتِي يَوْمَ أُوضَعُ فِي حُفْرَتِي ، فَذَلِكَ يَوْمُ حَاجَتِي.

(۳۵۸۳۱) حضرت عبداللہ بن سیدان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا تو انہوں نے مجھے کہا کیا میں تمہیں اپنی حاجت کا دن نہ بتاؤں؟ بیشک میری حاجت کا دن وہ ہے جب مجھے میری قبر میں رکھا جائے گا۔ پس یہ میری حاجت کا دن ہے۔

(۳۵۸۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خِرَاشٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ ، وَعِنْدَهُ امْرَأَةٌ لَهُ سَحْمَاءُ ، أَوْ شَحْبَاءُ ، قَالَ :وَهُوَ فِي مِظَلَّةٍ سَوْدَاءَ ، قَالَ :فَقِيلَ لَهُ :يَا أَبَا ذَرٍّ ، لَوِ اتَّخَذْتَ امْرَأَةً هِيَ أَرْفَعُ مِنْ هَذِهِ ، قَالَ :فَقَالَ :إِنِّي وَاللهِ لَأَنْ أَتَّخِذَ امْرَأَةً تَضَعُنِي ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَّخِذَ امْرَأَةً تَرْفَعُنِي ، قَالُوا :يَا أَبَا ذَرٍّ ، إِنَّكَ مُرْزَؤٌ مَا يَكَادُ يَبْقَى لَكَ وَلَدٌ ، قَالَ :فَقَالَ :إِنَّا نَحْمَدُ اللَّهَ الَّذِي يَأْخُذُهُمْ مِنَّا فِي دَارِ الْفَنَاءِ وَيَدَّخِرُهُم لَنَا فِي دَارِ الْبَقَاءِ ، قَالَ :وَكَانَ يَجْلِسُ عَلَى قِطْعَةِ الْمِسْحِ وَالْجَوَالِقِ ، قَالَ :فَقَالُوا: يَا أَبَا ذَرٍّ لَوِ اتَّخَذْتَ بِسَاطًا هُوَ أَلْيَنُ مِنْ بِسَاطِكَ هَذَا ، قَالَ :فَقَالَ :اللَّهُمَّ غُفْرًا ، خُذْ مَا أُوتِيتَ ، إِنَّمَا خُلِقْنَا لِدَارٍ لَهَا نَعْمَلُ وَإِلَيْهَا نَرْجِعُ.

(۳۵۸۳۲) حضرت عبداللہ بن خراش سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو مقام ربذہ میں دیکھا ان کے ساتھ ایک سحماء یا شحباء عورت تھی۔ راوی کہتے ہیں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ایک سیاہ سائبان میں تھے۔ راوی کہتے ہیں۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا۔ اگر آپ اس عورت سے بلند عورت رکھتے۔ راوی کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا: خدا کی قسم! میں کوئی ایسی عورت رکھوں جو مجھے نیچا رکھے یہ بات مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ایسی عورت رکھوں جو مجھے بلند کرے۔ لوگوں نے کہا: اے ابوذر رضی اللہ عنہ! آپ اولاد کی طرف سے غم زدہ ہیں۔ آپ کا کوئی بچہ باقی نہیں رہتا۔ راوی کہتے ہیں اس پر آپ نے فرمایا: ہم اس اللہ کی حمد وثنا بیان کرتے ہیں جو ہم سے دار الفناء میں بچے لیتا ہے اور ان کو ہمارے لیے دار البقاء میں ذخیرہ کر لیتا ہے۔ راوی کہتے ہیں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ٹاٹ اور بالوں سے بنے بچھونے پر بیٹھتے تھے۔ لوگوں نے ان سے کہا: اے ابوذر رضی اللہ عنہ! اگر آپ کوئی ایسا بچھونا بنا لیتے جو آپ کے اس بچھونے سے نرم ہوتا؟ اس پر انہوں نے فرمایا: اللَّهُمَّ غُفْرًا ''اے اللہ! مغفرت عطا فرما۔'' مجھے جو دیا جائے وہ آپ لے لیں۔ کیونکہ ہم تو اس گھر کے لیے عامل پیدا کیے گئے ہیں اور اسی کی طرف ہمیں لوٹنا ہے۔

(۳۵۸۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : بَعَثَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِلَى أَبِي ذَرٍّ رَسُولاً ، قَالَ : فَجَاءَ الرَّسُولُ ، فَقَالَ : لأَبِي ذَرٍّ : إِنَّ أَخَاكَ أَبَا الدَّرْدَاءِ يُقْرِئُكَ السَّلاَمَ ، وَيَقُولُ لَكَ : اتَّقِ اللَّهَ وخف النَّاسِ ، قَالَ : فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ : مَالِي وَلِلنَّاسِ ، وَقَدْ تَرَكْت لَهُمْ بَيْضَائَهُمْ وَصَفْرَائَهُمْ ، ثُمَّ قَالَ لِلرَّسُولِ : انْطَلِقْ إِلَى الْمَنْزِلِ ، قَالَ : فَانْطَلَقَ مَعَهُ ، قَالَ : فَلَمَّا دَخَلَ بَيْتَهُ إِذَا طُعَيْمٌ فِي عَبَائَةٍ لَيْسَ بِالْكَثِيرِ ، وَقَدِ انْتَشَرَ بَعْضُهُ ، قَالَ : فَجَعَلَ أَبُو ذَرٍّ يَكْنِسُهُ وَيُعِيدُهُ فِي الْعَبَائَةِ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ : إِنَّ مِنْ فِقْهِ الْمَرْءِ رِفْقَهُ فِي مَعِيشَتِهِ ، قَالَ : ثُمَّ جِيءَ بِطُعَيْمٍ فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ ، قَالَ : فَقَالَ لِي : كُلْ ، قَالَ : فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَكْرَهُ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ فِي الطَّعَامِ لِمَا يَرَى مِنْ قِلَّتِهِ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ أَبُو ذَرٍّ : ضَعْ يَدَك ، فَوَاللهِ لأَنَا بِكَثْرَتِهِ أَخْوَفُ مِنِّي بِقِلَّتِهِ ، قَالَ : فَطَعِمَ الرَّجُلُ ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَأَخْبَرَهُ بِمَا رَدَّ عَلَيْهِ ، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : مَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ ، وَلاَ أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ عَلَى ذِي لَهْجَةٍ أَصْدَقَ مِنْك يَا أَبَا ذَرٍّ.

(۳۵۸۳۳) حضرت ابوالجعد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی طرف قاصد بھیجا۔ قاصد آیا اور اس نے حضرت ابوذر کو کہا آپ کے بھائی حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ آپ کو سلام کہتے ہیں اور وہ آپ سے کہتے ہیں اللہ سے ڈرو اور لوگوں سے مخفی رہو۔ اس پر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے لوگوں سے کیا لینا ہے۔ میں نے ان کے لیے ان کی چاندی سونے کو چھوڑ دیا ہے۔ پھر آپ نے قاصد سے فرمایا۔ گھر کی طرف چلو۔ وہ آپ کے ہمراہ چل پڑا۔ پس جب وہ آپ کے گھر میں داخل ہوا تو ایک چوغہ میں تھوڑی سی کھانے کی چیز تھی جو بکھری ہوئی تھی۔ راوی کہتے ہیں پس حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے اس کو اکٹھا کرنا شروع کیا اور اس کو چوغہ میں جمع کیا۔ پھر آپ نے فرمایا: بیشک آدمی کی فقاہت میں سے اس کا اپنی معیشت کے ساتھ نرمی والا معاملہ کرنا ہے۔ پھر کچھ تھوڑا سا کھانا لایا گیا اور ان کے سامنے رکھا گیا۔ انہوں نے مجھے کہا کھاؤ۔ وہ آدمی اس کھانے میں ہاتھ ڈالنے کو ناپسند کرتا تھا۔ کیونکہ وہ تھوڑا دکھائی دے رہا تھا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے کہا ہاتھ ڈالو خدا کی قسم! ہم کھانے کی قلت سے اتنا خوفزدہ نہیں ہوتے جتنا اس کی کثرت سے ہوتے ہیں۔ اس پر آدمی نے کھانا کھالیا پھر حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس واپس چلا گیا اور ان کو ساری حالت بیان کی۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوذر رضی اللہ عنہ تجھ سے زیادہ سچے کسی آدمی پر کسی درخت نے سایہ نہیں کیا اور کسی زمین نے پناہ نہیں دی۔

(۳۵۸۳٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، قَالَ : أَرْسَلَ حَبِيبُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَهُوَ عَلَى الشَّامِ إِلَى أَبِي ذَرٍّ بِثَلاَثُ مِئَة دِينَارٍ ، فَقَالَ : اسْتَعِنْ بِهَا عَلَى حَاجَتِكَ ، فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ : ارْجِعْ بِهَا ، فَمَا وَجَدَ أَحَدًا أَغَرَّ بِاللهِ مِنَّا ، مَا لَنَا إِلاَّ ظِلٌّ نَتَوَارَى بِهِ ، وَثُلَّةٌ مِنْ غَنَمٍ تَرُوحُ عَلَيْنَا ، وَمَوْلاَةٌ لَنَا تَصَدَّقَتْ عَلَيْنَا بِخِدْمَتِهَا ، ثُمَّ إِنِّي لأَتَخَوَّفُ الْفَضْلَ.

(۳۵۸۳٤) حضرت ابوبکر بن منذر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حبیب بن مسلمہ نے ...... یہ شام پر حکمران تھے ....

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی طرف تین سو دینار بھیجے اور فرمایا: ان سے اپنی ضرورت میں مدد کر لینا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کو واپس لے جاؤ۔ ہم سے بڑھ کر کوئی شخص غنی نہیں ہے۔ ہمیں تو صرف ایک سایہ چاہیے جس میں ہم سایہ حاصل کریں اور بکریوں کا ایک ریوڑ ہے جو ہمیں راحت دیتا ہے اور ایک آزاد لونڈی ہے جو اپنی خدمات کا ہم پر صدقہ کرتی ہے پھر میں اس سے زیادہ چیز کا خوف کھاتا ہوں۔

(٣٥٨٣٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَسْعَدَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ الرُّومِيُّ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ طَلْقٍ وَإِنَّهَا حَدَّثَتْهُ ، أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى أَبِي ذَرٍّ ، فَأَعْطَتْهُ شَيْئًا مِنْ دَقِيقٍ وَسَوِيقٍ ، فَجَعَلَهُ فِي طَرَفِ ثَوْبِهِ ، وَقَالَ : ثَوَابُكِ عَلَى اللهِ ، فَقُلْتُ لَهَا : يَا أُمَّ طَلْقٍ ، كَيْفَ رَأَيْت هَيْئَةَ أَبِي ذَرٍّ ، فَقَالَتْ : يَا بُنَيَّ ، رَأَيْته شَعِثًا شَاحِبًا ، وَرَأَيْت فِي يَدِهِ صُوفًا مَنْفُوشًا وَعُودَيْنِ قَدْ خَالَفَ بَيْنَهُمَا وَهُوَ يَغْزِلُ مِنْ ذَلِكَ الصُّوفِ.

(۳۵۸۳۵) حضرت ام طلق بیان کرتی ہیں کہ وہ حضرت ابوذر کے پاس گئیں اور انہوں نے حضرت ابوذر کو کچھ آٹا اور ستو دیئے تو آپ نے ان کو اپنے کپڑوں کے کنارے میں باندھ لیا اور فرمایا: آپ کا ثواب اللہ پر ہے۔ میں (راوی) نے کہا: اے ام طلق! آپ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی حالت کیسی دیکھی تھی؟ انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! میں نے ان کو پراگندہ بال اور اداس حالت میں دیکھا اور میں نے ان کے ہاتھ میں دھنی ہوئی اون دیکھی اور دو باہم الٹی لکڑیاں تھیں جن سے آپ اُون کاتا کرتے تھے۔

(٣٥٨٣٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَقْنَعِ الْبَاهِلِيِّ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ لاَ تَرَاهُ حَلْقَةٌ إِلاَّ فَرُّوا مِنْهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْحَلْقَةِ الَّتِي كُنْت فِيهَا ، فَثَبَتُّ وَفَرُّوا ، فَقُلْتُ : مَنْ أَنْتَ ، فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ : مَا يَفِرُّ النَّاسُ مِنْك ، فَقَالَ : إِنِّي أَنْهَاهُمْ عَنِ الْكُنُوزِ ، فَقُلْتُ : إِنَّ أُعْطِيَاتِنَا قَدْ بَلَغَتْ وَارْتَفَعَتْ فَتَخَافُ عَلَيْنَا مِنْهَا ، قَالَ : أَمَّا الْيَوْمُ فَلا ، وَلَكِنَّهَا يُوشِكُ أَنْ تَكُونَ أَثْمَانَ دِينِكُمْ فَدَعُوهُمْ وَإِيَّاهَا.

(۳۵۸۳۶) حضرت احنف بن قیس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی سامنے سے آیا جو حلقہ بھی اس کو دیکھتا تو وہ حلقہ بھاگ جاتا۔ یہاں تک کہ وہ آدمی اس حلقہ کے پاس آیا جس میں میں بیٹھا ہوا تھا۔ باقی لوگ فرار ہو گئے اور میں بیٹھا رہا۔ میں نے کہا تم کون ہو؟ انہوں نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ابوذر رضی اللہ عنہ ہوں۔ میں نے کہا: لوگ آپ سے کیوں بھاگتے ہیں؟ انہوں نے کہا میں ان کو خزانے جمع کرنے سے منع کرتا ہوں۔ میں نے کہا: (کیا) ہماری جاگیریں بہت زیادہ بلند ہو گئی ہیں جن کی وجہ سے آپ کو ہم پر خوف ہے؟ انہوں نے کہا: آج تو یہ حالت نہیں ہے لیکن عنقریب ایسا ہوگا کہ تمہارے دین کی قیمت ہوگی پس تم ان کو چھوڑ دو اور ان سے بچو۔

(۱۹) کلام عِمران بنِ حصینٍ رضی الله عنه

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا کلام

(۳۵۸۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ أَخِيهِ مُطَرِّف ، قَالَ : قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ : إِنِّي أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهِ بَعْدَ الْيَوْمِ ، اعْلَمْ أَنَّ خِيَارَ الْعِبَادِ عِنْدَ اللهِ الْحَمَّادُونَ. (احمد ۴۳۴)

(۳۵۸۳۷) حضرت مطرف سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین نے مجھے کہا میں تمہیں ایک حدیث بیان کرتا ہوں۔ ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آج کے بعد اس کے ذریعہ نفع دے۔ جان لو اللہ کے بندوں میں سے بہترین بندے زیادہ حمد کرنے والے ہیں۔

(۳۵۸۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : ابْتُلِيَ عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ بِبَلاَءٍ كَانَ يوله مِنْهُ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَنْ يَأْتِيه : إِنَّهُ لَيَمْنَعُنِي مِنْ إِتْيَانِكَ مَا نَرَى مِنْكَ ، قَالَ : فَلاَ تَفْعَلْ فَوَاللهِ إِنَّ أَحَبَّهُ إِلَيَّ أَحَبُّهُ إِلَى اللهِ.

(۳۵۸۳۸) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین ایسی بیماری میں مبتلا تھے جس کی وجہ سے ان کے ہوش قائم نہیں رہتے تھے۔ راوی کہتے ہیں انہیں ان کے پاس آنے والے بعض لوگوں نے کہا: ہم آپ کی جو حالت دیکھتے ہیں یہ مجھے آپ کے پاس آنے سے مانع ہوتی ہے۔ فرمایا: یوں نہ کرو۔ خدا کی قسم! بیشک جو خدا کو محبوب ہے وہی مجھے محبوب ہے۔

(۲۰) کلام معاذِ بنِ جبلٍ رضی الله عنه

حضرت معاذ بن جبل کا کلام

(۳۵۸۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَدِيٍّ ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ ، عَنْ مُعَاذٍ ، قَالَ : لاَ تَزُولُ قَدَمَا الْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُسْأَلَ ، عَنْ أَرْبَعِ خِصَالٍ : عَنْ جَسَدِهِ فِيمَا أَبْلاَهُ ، وَعَنْ عُمُرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ ، وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا أَنْفَقَهُ ، وَعَنْ عِلْمِهِ كَيْفَ عَمِلَ فِيهِ. (طبرانی ۱۱۱۔ بزار ۳۴۳۷)

(۳۵۸۳۹) حضرت معاذ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: قیامت کے دن بندے کے قدم اپنی جگہ سے نہیں ہٹیں گے یہاں تک کہ چار چیزوں کے بارے میں سوال کیا جائے۔ جسم کے بارے میں کہ کس بات میں پرانا کیا اور عمر کے بارے میں کہ کس چیز میں فنا کیا اور مال کے بارے میں کہ کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور علم کے بارے میں کہ اس پر کتنا عمل کیا۔

(۳۵۸٤۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : جَاءَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَجُلٌ مَعَهُ أَصْحَابُهُ يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ ، وَيُوَدِّعُونَهُ وَيُوصُونَهُ ، فَقَالَ لَهُ مُعَاذٌ : إِنِّي مُوصِيك بِأَمْرَيْنِ إِنْ حَفِظْتَهُمَا حُفِظْتَ : إِنَّهُ لاَ غِنَى بِكَ

عَنْ نَصِيبِكَ مِنَ الدُّنْيَا ، وَأَنْتَ إِلَى نَصِيبِكَ مِنَ الآخِرَةِ أَحْوَجُ ، فَآثِرْ نَصِيبَكَ مِنَ الآخِرَةِ عَلَى نَصِيبِكَ مِنَ الدُّنْيَا ، فَإِنَّهُ يَأْتِي بِكَ ، أَوْ يَمُرُّ بِكَ عَلَى نَصِيبِكَ مِنَ الدُّنْيَا فَيَنْتَظِمُهُ لَكَ انْتِظَامًا ، فَيَزُولُ مَعَكَ أَيْنَمَا زُلْتَ.

(۳۵۸۴۰) حضرت محمد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی اپنے دوستوں کے ہمراہ حضرت معاذ بن جبل کے پاس آیا۔ انہوں نے حضرت معاذ کو سلام کیا پھر الوداع کہا اور وصیت کی درخواست کی تو حضرت معاذ نے ان کو کہا میں تمہیں دو چیزوں کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر تم نے ان کی حفاظت کی تو تمہاری حفاظت ہوگی۔ ایک یہ بات کہ دنیا کے حصہ سے غنی نہیں ہو اور تم اپنے آخرت کے حصہ کے زیادہ محتاج ہو پس تم اپنی آخرت کے حصہ کو اپنے دنیا کے حصہ پر ترجیح دو۔ کیونکہ تمہاری دنیا کا حصہ تم پر سے گزرے گا یا تمہارے پاس آئے اور وہ تمہیں شامل ہو جائے گا اور جہاں تم اترو گے وہاں وہ تمہارے ساتھ اترے گا۔

(۳۵۸۴۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ قُطْبَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، قَالَ أَخَذَتْ مُعَاذًا قُرْحَةٌ فِي حَلْقِهِ ، فَقَالَ :اخْنُقْنِي خَنْقَكَ فَوَعِزَّتِكَ إِنِّي لأُحِبُّكَ.

(۳۵۸۴۱) حضرت شہر بن حوشب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت معاذ کو ان کے حلق میں ایک دانہ نکل آیا تو انہوں نے فرمایا: تم میرا گلا دبا دو۔ تیری عزت کی قسم! مجھے آپ سے محبت ہے۔

(۳۵۸۴۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، قَالَ :قَالَ مُعَاذٌ :صَلِّ وَنَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ وَاكْتَسِبْ ، وَلاَ تَأْثَمْ ، وَلاَ تَمُوتَنَّ إِلاَّ وَأَنْتَ مُسْلِمٌ ، وَإِيَّاكَ وَدَعَوَاتِ ، أَوْ دَعْوَةَ مَظْلُومٍ.

(۳۵۸۴۲) حضرت عبداللہ بن سلمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت معاذ نے فرمایا: نماز پڑھو اور سو جاؤ۔ روزہ رکھو اور افطار کرو۔ کمائی کرو لیکن گناہ نہ کرو۔ اور تم مرو اس حال میں کہ تم مسلمان ہو اور تم بدعاؤں سے بچو...... یا فرمایا...... مظلوم کی بددعا سے۔

(۳۵۸۴۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ هِلاَلٍ الْمُحَارِبِيِّ ، قَالَ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ :اجْلِسْ بِنَا نُؤْمِنُ سَاعَةً ، يَعْنِي نَذْكُرُ اللَّهَ.

(۳۵۸۴۳) حضرت اسود بن ہلال سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل نے مجھے کہا: تم ہمارے ساتھ بیٹھو ہم ایک گھڑی اللہ کا ذکر کریں۔

(۴۱) كلام أبي هريرة رضي الله عنه

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا کلام

(۳۵۸۴۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَائِدَةَ بْنِ نَشِيطٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ :يَا ابْنَ آدَمَ ، تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمْلأْ قَلْبَكَ غِنًى ، وَأَسُدَّ فَقْرَكَ ، وَإِلاَّ تَفْعَلْ أَمْلأْ يَدَيْكَ شُغْلاً ، وَلاَ أَسُدَّ فَقْرَكَ. (ترمذی ۲۴۶۶۔ احمد ۳۵۸)

(۳۵۸۴۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اے ابن آدم! تم میری عبادت کے لیے فارغ ہو جاؤ میں تمہارے دل کو غنا سے بھر دوں گا اور تمہارے فقر کو بند کر دوں گا۔ وگرنہ میں تمہارے دونوں ہاتھوں کو مشغولیات سے بھر دوں گا اور تیرے فقر کو بند نہیں کروں گا۔

(٣٥٨٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : لاَ يُقْبَضُ الْمُؤْمِنُ حَتَّى يَرَى الْبُشْرَى ، فَإِذَا قُبِضَ نَادَى ، فَلَيْسَ فِي الدَّارِ دَابَّةٌ صَغِيرَةٌ ، وَلاَ كَبِيرَةٌ إِلاَّ هِيَ تَسْمَعُ صَوْتَهُ إِلاَّ الثَّقَلَيْنِ : الْجِنَّ وَالإِنْسَ تَعَجَّلُوا بِهِ إِلَى أَرْحَمِ الرَّاحِمِينَ فَإِذَا وُضِعَ عَلَى سَرِيرِهِ ، قَالَ : مَا أَبْطَأَ مَا تَمْشُونَ ، فَإِذَا أُدْخِلَ فِي لَحْدِهِ أُقْعِدَ فَأُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ، وَمَا أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ ، وَمُلِءَ قَبْرُهُ مِنْ رَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَمِسْكٍ ، قَالَ : فَيَقُولُ : يَا رَبِّ ، قَدِّمْنِي ، قَالَ : فَيُقَالَ : لَمْ يَأْنِ لَكَ ، إِنَّ لَكَ إِخْوَةً وَأَخَوَاتٍ لَمَّا يَلْحَقُونَ ، وَلَكِنْ نَمْ قَرِيرَ الْعَيْنِ ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، مَا نَامَ نَائِمٌ شَابٌّ طَاعِمٌ نَاعِمٌ ، وَلاَ فَتَاةٌ فِي الدُّنْيَا نَوْمَةً بِأَقْصَرَ ، وَلاَ أَحْلَى مِنْ نَوْمَتِهِ حَتَّى يَرْفَعَ رَأْسَهُ إِلَى الْبُشْرَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۵۸۴۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مومن کی روح قبض نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ بشارت دیکھ لے۔ پھر جب اس کی روح قبض ہوتی ہے تو آواز دیتا ہے۔ گھر میں کوئی چھوٹا یا بڑا جانور نہیں ہوتا سوائے انس و جان کے مگر یہ کہ وہ اس کی آواز کو سن لیتا ہے۔ اس کو ارحم الراحمین کی طرف جلدی لے کر جاؤ۔ پھر جب اس کو تخت پر رکھا جاتا ہے تو کہتا ہے تم لوگ کس قدر آہستہ چلتے ہو؟ پھر جب اس کو اس کی قبر میں داخل کیا جاتا ہے تو اس کو بٹھایا جاتا ہے اور اس کو جنت میں اس کا ٹھکانہ اور اس کے لیے خدا کی طرف سے تیار سامان دکھایا جائے گا اور اس کی قبر کو رحمت، ریحان اور مشک سے بھر دیا جائے گا۔ راوی کہتے ہیں وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! مجھے آگے بھیج دے۔ کہا جائے گا ابھی تیرا وقت نہیں ہے۔ تیرے کچھ بہن بھائی ہیں جو ابھی تک ساتھ نہیں ملے۔ لیکن تو آنکھیں ٹھنڈی کرنے کے لیے سو جا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ کوئی کھاتا پیتا، ناز و نعم والا نوجوان لڑکا یا لڑکی دنیا میں اس قدر میٹھی اور مختصر نیند نہیں سوتی جیسی وہ نیند ہوگی۔ یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن اپنا سر بشارت کے لیے بلند کرے گا۔

(٣٥٨٤٦) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ بَابٍ ، قَالَ : كُنْتُ أُفْرِغُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ مِنْ إِدَاوَةٍ ، فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ ، فَقَالَ : أَيْنَ تُرِيدُ يَا فُلاَنُ ، قَالَ : السُّوقَ ، قَالَ : إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ الْمَوْتَ قَبْلَ أَنْ تَرْجِعَ فَافْعَلْ ، قَالَ : ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ ، فَقَالَ : لَقَدْ خِفْتُ اللَّهَ مِمَّا أَسْتَعْجِلُ إِلَيْهِ قَبْلَ الْقَدَرِ.

(۳۵۸۴۶) حضرت عبید بن باب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر مشکیزہ میں سے پانی ڈال رہا تھا کہ آپ کے پاس سے ایک آدمی گزرا تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے فلاں! کہاں کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا: بازار کا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم واپس آنے سے قبل موت کو خرید سکتے ہو تو خرید لو۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تحقیق میں

ڈرتا ہوں جس کا خوف رکھتا ہوں اس چیز سے جو تقدیر سے پہلے جلدی مانگی جائے۔

(٣٥٨٤٧) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : مَرَرْت مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى قَبْرٍ دُفِنَ حَدِيثًا ، فَقَالَ : رَكْعَتَانِ خَفِيفَتَانِ مِمَّا تَحْتَقِرُونَ زادهما هذا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ دُنْيَاكُمْ.

(٣٥٨٤٧) حضرت ابوحازم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ایک تازہ دفن ہونے والے مردہ کی قبر پر سے گزرا تو آپ نے فرمایا: دو ہلکی رکعتیں جن کو تم حقیر سمجھتے ہو وہ اس کا زادِراہ ہوں تو یہ چیز مجھے تمہاری دنیا سے زیادہ محبوب ہیں۔

(٣٥٨٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : بَلَغَنِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ يُجْزِي الْمُؤْمِنَ بِالْحَسَنَةِ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ ، فَأَتَيْته ، فَقُلْتُ : يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ، إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّك تَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ يُجْزِي الْمُؤْمِنَ بِالْحَسَنَةِ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ ، قَالَ : نَعَمْ ، وَأَلْفَيْ أَلْفِ حَسَنَةٍ ، وَفِي الْقُرْآنِ مِنْ ذَلِكَ : ﴿إِنَّ اللَّهَ لاَ يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا﴾ فَمَنْ يَدْرِي تَسْمِيَةَ تِلْكَ الأَضْعَافِ ﴿وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ قَالَ : الْجَنَّةُ. (احمد ٢٩٦)

(٣٥٨٤٨) حضرت ابوعثمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے یہ بات پہنچی کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مومن کو ایک نیکی کا بدلہ ایک لاکھ نیکیوں کے ساتھ دیتے ہیں چنانچہ میں آپ کے پاس حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! مجھے آپ سے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ مومن کو ایک نیکی کا بدلہ ایک لاکھ نیکیوں میں دیتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں اور دو لاکھ بھی۔ قرآنِ کریم میں اس کے متعلق ہے ﴿إِنَّ اللَّهَ لاَ يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا﴾ پس کون اس دو چند کی مقدار کو جانتا ہے؟ ﴿وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ فرمایا: جنت۔

(٣٥٨٤٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : مَنْ كَسَا خَلِقًا كَسَاهُ اللَّهُ بِهِ حَرِيرًا ، وَمَنْ كَسَا جَدِيدًا كَسَاهُ اللَّهُ بِهِ إِسْتَبْرَقًا.

(٣٥٨٤٩) حضرت ابوحازم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص پرانا کپڑا پہنائے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس کے بدلہ میں ریشم پہنائے گا اور جو شخص نیا کپڑا پہنائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کے عوض استبرق پہنائے گا۔

(٣٥٨٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ آذَنَهُ ضَيْفٌ ، فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلاَّ قُوتُهُ وَقُوتُ صِبْيَانِهِ ، فَقَالَ : لاِمْرَأَتِهِ : نَوِّمِي الصِّبْيَةَ وَأَطْفِءَ السِّرَاجَ ، قَالَ : فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ ﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾. (بخاری ٣٧٩٨۔ مسلم ١٧٢)

(٣٥٨٥٠) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری آدمی کے پاس ایک مہمان نے اجازت طلب کی۔ اُس انصاری

کے پاس صرف اپنے اور اپنے بچوں کے لیے کھانا تھا۔ تو اس نے اپنی بیوی سے کہا: بچوں کو سلا دو اور چراغ بجھا دو۔ راوی کہتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾.

(٣٥٨٥١) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ تَقُولُ الْمَلاَئِكَةُ : مَا قَدَّمَ وَيَقُولُ النَّاسُ : مَا تَرَكَ.

(۳۵۸۵۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب میت مرجاتی ہے تو فرشتے کہتے ہیں اس نے آگے کیا بھیجا؟ اور لوگ کہتے ہیں اس نے پیچھے کیا چھوڑا۔

(٣٥٨٥٢) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عُبَيْدٍ مَوْلَى أَبِي رُهْمٍ ، قَالَ : مَرَرْت مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى نَخْلٍ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ أَطْعِمْنَا مِنْ تَمْرٍ لاَ يَأْبُرُهُ بَنُو آدَمَ.

(۳۵۸۵۲) حضرت عبید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ کے ہمراہ ایک کھجور کے درخت کے پاس سے گزرا تو انہوں نے فرمایا: اے اللہ! ہمیں وہ کھجور کھلا جس کو بنی آدم نے نہ لگایا ہو۔

(٣٥٨٥٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى طَلْحَةَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : لاَ تَطْعَمُ النَّارُ رَجُلاً بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللهِ أَبَدًا حَتَّى يُرَدَّ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ ، وَلاَ يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي مَنْخَرَيْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَبَدًا.

(۳۵۸۵۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص خوف خدا کی وجہ سے رویا اس کو جہنم کی آگ تب تک نہ کھائے گی جب تک کہ دودھ تھن میں واپس نہ چلا جائے اور کسی بندہ مسلم کے نتھنوں میں راہِ خدا کا غبار اور جہنم کا دھواں کبھی جمع نہیں ہوسکتا۔

(٣٥٨٥٤) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : مَنْ أَطْفَأَ عَنْ مُؤْمِنٍ سَيِّئَةً فَكَأَنَّمَا أَحْيَا مَوْؤُودَةً.

(۳۵۸۵۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص کسی مومن سے برائی دور کرتا ہے تو گویا اس نے زندہ درگور ہونے والی بچی کو زندہ کیا۔

(٣٥٨٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : لاَ خَيْرَ فِي فُضُولِ الْكَلاَمِ.

(۳۵۸۵۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ فضول کلام میں کوئی بہتری نہیں۔

(٣٥٨٥٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى مَوْلَى جَعْدَةَ بْنِ هُبَيْرَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ . قَالَ . مَرَّ رَجُلٌ عَلَى كَلْبٍ مُضْطَجِعٍ عِنْدَ قَلِيبٍ قَدْ كَادَ أَنْ يَمُوتَ مِنَ الْعَطَشِ ، فَلَمْ يَجِدْ مَا يَسْقِيه فِيهِ ، فَنَزَعَ

خُفَّهُ فَجَعَلَ يَغْرِفُ لَهُ وَيَسْقِيه فَحَاسَبَهُ اللَّهُ بِهِ فَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ.

(۳۵۸۵۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی قلیب کے پاس ایک گرے ہوئے کتے کے پاس سے گزرا جو کتا پیاس کی وجہ سے موت کے قریب تھا۔ اس آدمی نے پانی پلانے کے لیے کچھ نہیں پایا تو اس نے اپنا موزہ اتارا اور اس کے لیے چلو بھرا اور اس کو پلایا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کا حساب فرمایا اور اس کو جنت میں داخل فرما دیا۔

(۳۵۸۵۷) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ فَاحْتَضَنْته مِنْ خَلْفِهِ وَقُلْت : اللَّهُمَّ اشْفِ أَبَا هُرَيْرَةَ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ اشْدُدْ.

(۳۵۸۵۷) حضرت ابو سلمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا جبکہ وہ مریض تھے۔ میں نے ان کو پیچھے سے گود میں لے لیا اور میں نے کہا اے اللہ! ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو شفا دے دے۔ تو انہوں نے فرمایا: اے اللہ! اور شدید فرما۔

(۳۲) كلام عبدِ اللهِ بنِ عمرٍو رضي الله عنه

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا کلام

(۳۵۸۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو يَقُولُ : دَعْ مَا لَسْت مِنْهُ فِي شَيْءٍ ، وَلاَ تَنْطِقْ فِيمَا لاَ يَعْنِيكَ ، وَاخْزُنْ لِسَانَك كَمَا تَخْزُنُ نَفَقَتَك.

(۳۵۸۵۸) حضرت حمید بن ہلال سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو کہا کرتے تھے کہ جس کام سے تمہیں غرض نہیں ہے اس کو چھوڑ دو اور غیر متعلق معاملات میں گفتگو نہ کرو اور تم اپنی زبان کو یونہی خزانہ رکھو جس طرح تم اپنے خرچوں کو خزانہ رکھتے ہو۔

(۳۵۸۵۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ الْكَلاَعِيُّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَائِذٍ الأَزْدِيِّ ، عَنْ غُطَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ الْكِنْدِيِّ ، قَالَ : جَلَسْت أَنَا وَأَصْحَابٌ لِي إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : فَسَمِعْته يَقُولُ : إنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي الْقَبْرِ كَلَّمَهُ ، فَقَالَ : يَا ابْنَ آدَمَ ، أَلَمْ تَعْلَمْ أَنِّي بَيْتُ الْوَحْدَةِ وَبَيْتُ الظُّلْمَةِ وَبَيْتُ الْحَقِ ، يَا ابْنَ آدَمَ ، مَا غَرَّكَ بِي ، قَدْ كُنْت تَمْشِي حَوْلِي فِدَادًا ، قَالَ : فَقُلْتُ لِغُطَيْفٍ : يَا أَبَا أَسْمَاءَ ، مَا فِدَادًا ، قَالَ : اختيالاً ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبِي وَكَانَ أَسَنَّ مِنِّي : فَإِذَا كَانَ مُؤْمِنًا ، قَالَ : وُسِّعَ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَجُعِلَ مَنْزِلُهُ أَخْضَرَ ، وَعُرِجَ بِنَفْسِهِ إِلَى الْجَنَّةِ.

(۳۵۸۵۹) حضرت غطیف بن حارث کندی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں اور میرے کچھ ساتھی حضرت عبداللہ بن عمرو کی خدمت میں حاضر تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے انہیں کہتے ہوئے سنا کہ جب بندہ کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو قبر اس سے کلام کرتی

ہے۔اور کہتی ہے: اے آدم کے بیٹے! کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ میں تنہائی کا گھر ہوں اور ظلمت کا گھر ہوں اور حقیقت کا گھر ہوں؟ اے آدم کے بیٹے! تجھے کس چیز نے میرے ساتھ دھوکہ میں ڈالا تھا؟ تم میرے گرد فدادا چلتے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت غطیف سے پوچھا: اے ابو اسماء! فدادا کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یعنی تکبر کے ساتھ۔ حضرت غطیف سے میرے ساتھی نے ...... جو عمر میں مجھ سے بڑا تھا...... کہا۔ اگر وہ شخص مومن ہو؟ غطیف نے کہا: اس کے لیے اس کی قبر کو وسیع کر دیا جاتا ہے اور اس کی منزل کو سرسبز کر دیا جاتا ہے اور اس کے نفس کو جنت کی طرف بلند کر دیا جاتا ہے۔

(۳۵۸۶۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : تُجْمَعُونَ جَمِيعًا فَيُقَالَ : أَيْنَ فُقَرَاءُ هَذِهِ الأُمَّةِ وَمَسَاكِينُهَا فَيَبْرُزُونَ ، قَالَ : فَيُقَالَ : مَا عِنْدَكُمْ ، قَالَ : فَيَقُولُونَ : يَا رَبَّنَا ، ابْتُلِينَا فَصَبَرْنَا وَأَنْتَ أَعْلَمُ ، قَالَ : وَأُرَاهُ ، قَالَ : وَوَلَّيْتَ الأَمْوَالَ وَالسُّلْطَانَ غَيْرَنَا ، قَالَ : فَيُقَالَ : صَدَقْتُمْ ، قَالَ : فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ سَائِرِ النَّاسِ بِزَمَانٍ ، وَتَبْقَى شِدَّةُ الْحِسَابِ عَلَى ذَوِي الأَمْوَالِ وَالسُّلْطَانِ ، قَالَ : قُلْتُ : فَأَيْنَ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَئِذٍ ، قَالَ : يوضَعُ لَهُمْ كَرَاسِيُّ مِنْ نُورٍ وَيُظَلَّلُ عَلَيْهِمَ الْغَمَامُ ، وَيَكُونُ ذَلِكَ الْيَوْمُ أَقْصَرَ عَلَيْهِمْ مِنْ سَاعَةٍ مِنْ نَهَارٍ .

(۳۵۸۶۰) حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: تم سب لوگوں کو اکٹھا جمع کیا جائے گا پھر کہا جائے گا۔ اس امت کے فقراء اور مساکین کہاں ہیں؟ چنانچہ وہ لوگ ظاہر ہوں گے کہا جائے گا تمہارے پاس کیا ہے؟ وہ لوگ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! ہمیں آزمائش میں ڈالا گیا لیکن ہم نے صبر کیا اور تو خوب جانتا ہے۔ راوی کہتے ہیں میرے خیال میں یہ بھی کہا تھا کہ آپ نے مال اور سلطنت ہمارے علاوہ دیگر لوگوں کو دی۔ اس پر کہا جائے گا تم نے سچ کہا ہے۔ پس وہ لوگ باقی لوگوں سے کافی دیر پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے اور مال وسلطنت کے مالک حساب کی شدت میں باقی رہیں گے۔ راوی کہتے ہیں میں نے کہا: اس دن اہل ایمان کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کے لیے نور کی کرسیاں رکھی جائیں گی اور ان پر بادل سایہ فگن ہوں گے اور یہ دن ان پر دن کی ایک گھڑی سے بھی چھوٹا ہوگا۔

(۳۵۸۶۱) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : مَا مِنْ مَلاٍ يَجْتَمِعُونَ فَيَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلاَّ ذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِي مَلاٍ أَعَزَّ مِنْ مَلَئِهِمْ وَأَكْرَمَ ، وَمَا مِنْ مَلاٍ يَتَفَرَّقُونَ لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ إِلاَّ كَانَ مَجْلِسُهُمْ حَسْرَةً عَلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۵۸۶۱) حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ کوئی جماعت بھی ایسی نہیں ہے جو جمع ہو اور اللہ کا ذکر کرے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کو ایسی جماعت میں یاد کرتا ہے جو ان کی جماعت سے معزز اور مکرم ہوتی ہے اور کوئی جماعت ایسی نہیں ہے جو جدا ہو جبکہ اس نے خدا کا ذکر نہ کیا ہو مگر یہ کہ یہ مجلس قیامت کے دن ان پر حسرت کا ذریعہ ہوگی۔

(۳۵۸۶۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ ، قَالَ :

أَرْسَلْنَا امْرَأَةً إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو تَسْأَلُهُ :مَا الذَّنْبُ الَّذِي لاَ يَغْفِرُه اللَّهُ ؟ قَالَ :مَا مِنْ ذَنْبٍ ، أَوْ عَمَلٍ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الأَرْضِ يَتُوبُ مِنْهُ عَبْدٌ إِلَى اللهِ تَعَالَى قَبْلَ الْمَوْتِ إِلاَّ تَابَ عَلَيْهِ.

(۳۵۸۶۲) حضرت ابوعثمان نہدی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ایک عورت کو حضرت عبداللہ بن عمرو کے پاس یہ سوال کرنے بھیجا کہ وہ کون سا گناہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ معاف نہیں کرے گا؟ انہوں نے فرمایا: زمین وآسمان کے درمیان کوئی گناہ یا عمل ایسا نہیں ہے کہ جس پر آدمی موت سے پہلے اللہ سے توبہ کرے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتے ہیں۔

(٣٥٨٦٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : مَا مِنْ أَحَدٍ إِلاَّ يَلْقَى اللَّهَ بِذَنْبٍ إِلاَّ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا ، ثُمَّ تَلاَهُ :﴿وَسَيِّدًا وَحَصُورًا﴾ ثُمَّ رَفَعَ شَيْئًا صَغِيرًا مِنَ الأَرْضِ ، فَقَالَ :مَا كَانَ مَعَهُ مِثْلُ هَذَا ، ثُمَّ ذُبِحَ ذَبْحًا.

(۳۵۸۶۳) حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہر آدمی اللہ تعالیٰ سے کسی گناہ کے ساتھ ملاقات کرے گا مگر یحییٰ بن زکریا پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی ﴿وَسَيِّدًا وَحَصُورًا﴾ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے زمین سے ایک چھوٹی سی چیز اٹھائی اور فرمایا: ان کے پاس اس کے بقدر بھی (جرم) نہ تھا پھر بھی انہیں ذبح کر دیا گیا۔

(٣٥٨٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :انْتَهَيْت إِلَيْهِ وَهُوَ يَنْظُرُ إِلَى الْمُصْحَفِ ، قَالَ :قُلْتُ :أَيُّ شَيْءٍ الَّذِي تَقْرَأُ ؟ قَالَ :حِزْبِي الَّذِي أَقُومُ بِهِ اللَّيْلَةَ.

(۳۵۸۶۴) حضرت خیثمہ، حضرت عبداللہ بن عمرو کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں آپ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا جبکہ آپ قرآن مجید کو دیکھ رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں۔ میں نے پوچھا آپ کیا پڑھ رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اپنا وہ پارہ جو میں نے آج رات قیام میں پڑھنا ہے۔

(٣٥٨٦٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ وَبَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ إِذْ شَهِقَتْ ، فَقَالَ :وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، إِنَّهَا لَتَعُوذُ بِاللهِ مِنَ النَّارِ الْكُبْرَى ، أَوَ قَالَ :مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ :قَالَ :فَرَأَى الْقَمَرَ حِينَ جَنَحَ لِلْغُرُوبِ ، فَقَالَ :وَاللهِ إِنَّهُ لَيَبْكِي الآنَ.

(۳۵۸۶۵) حضرت ابوعمران سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے سامنے آگ تھی کہ اچانک میرا سانس گھٹنے لگا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! یہ آگ بھی اللہ تعالیٰ سے بڑی آگ...... یا فرمایا جہنم کی آگ...... سے پناہ مانگتی ہے۔ راوی کہتے ہیں پھر انہوں نے چاند کو غروب ہوتے وقت جھک کر دیکھا تو فرمایا: بخدا! یہ اس وقت رو رہا ہے۔

(٣٥٨٦٦) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :لَوَدِدْت أَنِّي هَذِهِ الشَّجَرَةُ.

(۳۵۸۶۶) حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات محبوب ہے کہ میں یہ درخت ہوتا۔

(۳۵۸۶۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ قَمْطَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ ، فَإِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ يُخْلَى سربه ، يَسْرَحُ حَيْثُ شَاءَ. (مسلم ۲۲۷۲)

(۳۵۸۶۷) حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور کافر کی جنت ہے۔ پس جب مومن کو موت آتی ہے تو اس کو آزاد کر دیا جاتا ہے کہ وہ جہاں چاہے، سیر کرے۔

(۲۳) كلام النّعمانِ بنِ بشِيرٍ رضي الله عنه

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کا کلام

(۳۵۸۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، قَالَ سَمِعْته يَقُولُ : مَثَلُ ابْنِ آدَمَ وَمَثَلُ الْمَوْتِ مَثَلُ رَجُلٍ كَانَ لَهُ ثَلاَثَةُ أَخِلاَءٍ ، فَقَالَ لأَحَدِهِمْ : مَا عِنْدَكَ ، فَقَالَ : عِنْدِي مَالُك فَخُذْ مِنْهُ مَا شِئْت ، وَمَا لَمْ تَأْخُذْ فَلَيْسَ لَك ، ثُمَّ قَالَ لِلآخَرِ : مَا عِنْدَكَ ، قَالَ : أَقُومُ عَلَيْك فَإِذَا مِتّ دَفَنْتُك وَخَلَّيْتُك ، ثُمَّ قَالَ لِلثَّالِثِ : مَا عِنْدَكَ ، فَقَالَ : أَنَا مَعَك حَيْثُمَا كُنْت ، قَالَ : فَأَمَّا الأَوَّلُ فَمَالُهُ ، مَا أَخَذَ فَلَهُ ، وَمَا لَمْ يَأْخُذْ فَلَيْسَ لَهُ ، وَأَمَّا الثَّانِي فَعَشِيرَتُهُ ، إِذَا مَاتَ قَامُوا عَلَيْهِ ، ثُمَّ خَلَّوْهُ ، وَأَمَّا الثَّالِثُ : فَعَمَلُهُ حَيْثُمَا كَانَ ؛ كَانَ مَعَهُ وَحَيْثُمَا دَخَلَ دَخَلَ مَعَهُ.

(۳۵۸۶۸) حضرت سماک، حضرت نعمان بن بشیر کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ میں نے انہیں کہتے سنا۔ ابن آدم اور موت کی مثال یہ ہے جیسے ایک آدمی کے تین دوست ہوں۔ وہ ان میں سے ایک دوست سے کہے۔ تیرے پاس کیا ہے؟ وہ دوست کہے۔ میرے پاس تیرا مال ہے۔ پس تو اس میں سے جو چاہے لے لے اور جو تو نہ لے سکے تو پھر وہ تیرا نہیں ہے۔ پھر اس آدمی نے دوسرے سے پوچھا۔ تیرے پاس کیا ہے؟ اس نے کہا جب تو مر جائے گا تو میں تجھے دفن کروں گا اور تجھے اکیلا چھوڑ دوں گا۔ پھر اس آدمی نے تیسرے سے کہا۔ تیرے پاس کیا ہے؟ اس نے کہا: تم جہاں ہوگے میں تمہارے ساتھ رہوں گا۔ حضرت نعمان نے فرمایا: پس پہلا دوست اس کا مال ہے کہ جو اس نے لے لیا وہ اس کا ہے اور جو اس نے نہ لیا وہ اس کا نہیں ہے اور جو دوسرا ہے وہ اس کا قبیلہ، برادری ہے۔ جب یہ مر جائے گا تو یہ اس کے پاس رہیں گے پھر اس کو اکیلا چھوڑ دیں گے اور تیسرا اس کا عمل ہے جو اس کے ساتھ ہوگا وہ جہاں بھی ہو اور جہاں وہ جائے گا یہ بھی ساتھ جائے گا۔

(۳۵۸۶۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ : إِنَّ الْهَلَكَةَ كُلَّ الْهَلَكَةِ أَنْ تَعْمَلَ عَمَلَ السُّوءِ فِي زَمَانِ الْبَلاَءِ.

(۳۵۸۶۹) حضرت نعمان بن بشیر فرماتے ہیں بیشک مکمل ہلاکت ہے یہ بات کہ تم آزمائش کے زمانہ میں عمل کرو۔

(٣٥٨٧٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي حِبَّانُ بْنُ زَيْدٍ الشَّرْعَبِيُّ ، قَالَ وَكَانَ وُدًّا لِلنُّعْمَانِ ، وَكَانَ النُّعْمَانُ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى النَّبْك ، قَالَ :فَسَمِعَ النُّعْمَانَ يَقُولُ :أَلاَ إنَّ عُمَّالَ اللهِ ضَامِنُونَ عَلَى اللهِ ، أَلاَ إنَّ عُمَّالَ بَنِي آدَمَ لاَ يَمْلِكُونَ ضَمَانَهُمْ ، قَالَ :فَلَمَّا نَزَلَ النُّعْمَانُ ، عَنْ مِنْبَرِهِ أَتَاهُ فَاسْتَعْفَى ، فَقَالَ :مَا لَكَ ، قَالَ :سَمِعْتُك تَقُولُ كَذَا وَكَذَا.

(۳۵۸۷۰) حضرت حبان بن زید بیان کرتے ہیں...... یہ حضرت نعمان کے بہت دوست تھے اور آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو مقامِ نبک پر عامل مقرر کیا تھا...... کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت نعمان کو کہتے سنا خبردار! خدا کے عمال خدا پر ضامن ہوں گے۔ خبردار! بنی آدم کے عمال۔ اپنے ضمان کے مالک نہیں ہوں گے۔ راوی کہتے ہیں پھر جب حضرت نعمان اپنے منبر سے اُترے تو یہ ان کے پاس آئے اور ان کو استعفیٰ دینا چاہا انہوں نے پوچھا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا میں نے آپ کو یوں یوں کہتے سنا ہے۔

(٢٤) كلام عبدِ اللهِ بنِ رواحة رضي الله عنه

حضرت عبداللہ بن رواحہ کا کلام

(٣٥٨٧١) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، قَالَ :أُغْمِيَ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ ، فَجَعَلَتْ أُخْتُهُ عَمْرَةُ تَبْكِي وَتَقُولُ :وَأَخَاهُ ، وَا كَذَا وَا كَذَا تُعَدِّدُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ حِينَ أَفَاقَ :مَا قُلْتُ شَيْئًا إلاَّ قِيلَ لِي :أَنْتَ كَذَاكَ.

(۳۵۸۷۱) حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ پر بیہوشی طاری ہوئی تو ان کی بہن حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا نے رونا شروع کیا اور کہنے لگیں۔ ہائے بھائی! ہائے یہ! ہائے یہ۔ مختلف باتیں ان کے بارے میں شمار کرنے لگی۔ پھر جب ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کو افاقہ ہوا تو فرمایا: تم نے جو بات بھی کہی تو (مجھے) کہا گیا کیا تم ایسے ہو؟''

(٣٥٨٧٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاحَةَ بَكَى فَبَكَتِ امْرَأَتُهُ ، فَقَالَ لها :مَا يُبْكِيك ؟ قَالَتْ :رَأَيْتُك تَبْكِي فَبَكَيْت ، فَقَالَ :إنِّي أُنْبِئْتُ أَنِّي وَارِدٌ وَلَمْ أُنَبَّأْ أَنِّي صَادِرٌ.

(۳۵۸۷۲) حضرت قیس سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ روئے تو ان کی بیوی بھی رو پڑی۔ انہوں نے بیوی سے پوچھا تمہیں کس بات نے رلایا؟ انہوں نے جواب دیا۔ میں نے آپ کو روتے دیکھا تو میں بھی رو پڑی۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا: مجھے یہ خبر دی گئی ہے کہ میں وارد ہوں گا لیکن مجھے یہ خبر نہیں دی گئی کہ میں صادر (عبور کروں گا) ہوں گا۔

(٣٥٨٧٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى التَّيْمِيُّ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، قَالَ :قَالَ :عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ اللَّهُمَّ إنِّي أَسْأَلُك قُرَّةَ عَيْنٍ لاَ تَرْتَدُّ وَنَعِيمًا لاَ يَنْفَدُ

(۳۵۸۷۳) حضرت ربعی بن حراش سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ کہا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں آپ

سے ایسی آنکھوں کی ٹھنڈک کا سوال کرتا ہوں جو غیر متغیر ہو اور ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو نہ ختم ہو۔

(۳۵۸۷٤) حَدَّثَنَا مَالِكٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ ، عَنِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاحَةَ كَانَ لَهُ مَسْجِدَانِ : مَسْجِدٌ فِي بَيْتِهِ ، وَمَسْجِدٌ فِي دَارِهِ ، إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي فِي بَيْتِهِ، وَإِذَا دَخَلَ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي فِي دَارِهِ، وَكَانَ حَيْثُمَا أَدْرَكَتْهُ الصَّلاَةُ أَنَاخَ.

(۳۵۸۷۴) حضرت عبداللہ بن رواحہ کی بیوی سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ کی دو مسجدیں تھیں۔ ایک ان کے گھر میں اور ایک ان کے کمرہ میں جب وہ باہر آنا چاہتے تو وہ اپنے کمرے والی مسجد میں نماز ادا کرتے اور جب وہ اندر آنا چاہتے تو پھر اپنی گھر والی مسجد میں نماز پڑھتے اور ان کو جہاں بھی نماز پالیتی وہ جانور بٹھالیتے۔

(۲۵) كلام أبي أمامة رضي الله عنه

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا کلام

(۳۵۸۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْقَاسِمُ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ : مَنْ أَحَبَّ لِلَّهِ وَأَبْغَضَ لِلَّهِ وَأَعْطَى لِلَّهِ وَمَنَعَ لِلَّهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الإِيمَانَ.

(۳۵۸۷۵) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص اللہ کے لیے محبت کرے اور اللہ کے لیے نفرت کرے اور اللہ کے لیے دے اور اللہ کے لیے روکے تو تحقیق (اس کا) ایمان کامل ہو گیا۔

(۳۵۸۷٦) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَيْسَرَةَ الْحَضْرَمِيُّ ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ : لاَ يَدْخُلُ النَّارَ مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ إِلاَّ مَنْ شَرَدَ عَلَى اللهِ شِرَادَ الْبَعِيرِ.

(۳۵۸۷۶) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس اُمت میں سے جہنم میں صرف وہ شخص داخل ہوگا جو اونٹ کے نافرمان ہونے کی طرح خدا کی اطاعت سے نکلے گا۔

(۳۵۸۷۷) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حدَّثَنِي حَرِيز ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ ، لاَ تَغُرَّنَّكُمْ هَذِهِ الْمَصَاحِفُ الْمُعَلَّقَةُ ؛ فَإِنَّ اللَّهَ لاَ يُعَذِّبُ قَلْبًا وَعَى الْقُرْآنَ.

(۳۵۸۷۷) حضرت ابوامامہ کہتے ہیں تم لوگ قرآن کی قراءت کرو۔ تمہیں یہ لٹکے ہوئے قرآنِ مجید کے نسخے دھوکہ میں نہ ڈال دیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسے دل کو عذاب نہیں دے گا جس نے قرآن کو محفوظ کیا ہو۔

(۳۵۸۷۸) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حدَّثَنِي جَرِيرٌ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ ، قَالَ : كَانَ أَبُو أُمَامَةَ يُحَدِّثُنَا الْحَدِيثَ كَالرَّجُلِ الَّذِي عَلَيْهِ أَنْ يُؤَدِّيَ مَا سَمِعَ.

(۳۵۸۷۸) حضرت حبیب بن عبید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ ہمیں اس آدمی کی طرح حدیث بیان

کرتے تھے جس پر اپنے سنے ہوئے کی ادائیگی لازم ہو۔

(۳۵۸۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثنا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْمَدَنِيِّ ، قَالَ : كَانَ أَبُو أُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَحْقَبَ رِدَائَهُ خَلْفَهُ عَلَى رَحْلِهِ ، فَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ : مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ حَاجٍّ فَلْيَنْظُرْ إِلَى أَبِي أُمَامَةَ.

(۳۵۸۷۹) حضرت سلیمان بن ابی عبداللہ مدنی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کے صحابی حضرت ابوامامہ باہلی نے اپنی چادر کو اپنی سواری کے پیچھے ٹیک بنایا ہوا تھا تو میں نے حضرت ابن عمر کو کہتے سنا جو شخص کسی حاجی کی طرف دیکھ کر خوشی محسوس کرتا ہے تو اس کو ابوامامہ کی طرف دیکھنا چاہیے۔

(۳۶) کلام عائشة رضی الله عنها

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا کلام

(۳۵۸۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا قَالَتْ : وَدِدْت أَنِّي إِذَا مِتّ كُنْت نَسْيًا مَنْسِيًّا.

(۳۵۸۸۰) حضرت عائشہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ کہا کرتی تھیں میں یہ بات پسند کرتی ہوں کہ جب میں مر جاؤں تو میں بھولی بسری ہو جاؤں۔

(۳۵۸۸۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ مَوْلَى زَائِدَةَ ، أَنَّ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : يَا لَيْتَهَا شَجَرَةٌ تُسَبِّحُ وَتَقْضِي مَا عَلَيْهَا ، وَأَنَّهَا لَمْ تُخْلَقْ.

(۳۵۸۸۱) حضرت اسحٰق بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کاش کہ وہ ایک درخت ہوتیں جو تسبیح کرتا اور اپنی مدت پوری کرتا اور یہ پیدا ہی نہ ہوتیں۔

(۳۵۸۸۲) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ عِرَاكٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ : يَا لَيْتَنِي لَمْ أُخْلَقْ.

(۳۵۸۸۲) حضرت عروہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کہتے سنا: اے کاش کہ میں پیدا ہی نہ کی جاتی۔

(۳۵۸۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : أَقِلُّوا الذُّنُوبَ فَإِنَّكُمْ لَنْ تَلْقَوُا اللَّهَ بِشَيْءٍ يُشْبِهُ قِلَّةَ الذُّنُوبِ.

(۳۵۸۸۳) حضرت ابراہیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم گناہ کم کرو۔ کیونکہ تم ہرگز خدا کو قلت ذنوب کے مشابہ کسی چیز کے ساتھ نہ ملو گے۔

(۳۵۸۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :إِنَّكُمْ لَتَدَعُونَ أَفْضَلَ الْعِبَادَةِ التَّوَاضُعَ.

(۳۵۸۸۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ تم لوگوں نے افضل عبادت یعنی تواضع کو چھوڑ دیا ہے۔

(۳۵۸۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ تَمِيمٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : كَانَتْ عَائِشَةُ تَقْسِمُ سَبْعِينَ أَلْفًا وَهِيَ تُرَقِّعُ دِرْعَهَا.

(۳۵۸۸۵) حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ستر ہزار تقسیم کرتی تھیں لیکن اپنے دو پٹہ کو پیوند لگاتی تھیں۔

(۳۵۸۸٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمْ يُغْفَرْ لَهُ.

(۳۵۸۸۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ جس سے قیامت کے دن حساب میں مناقشہ کیا گیا تو اس کو معافی نہیں ملے گی۔

(۳۵۸۸۷) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو السَّفَرِ ، قَالَ :قَالَتْ عَائِشَةُ :إِنَّ النَّاسَ قَدْ ضَيَّعُوا أَعْظَمَ دِينِهِمْ :الْوَرَعَ.

(۳۵۸۸۷) حضرت ابوالسفر کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: لوگوں نے اپنے دین کا بڑا حصہ یعنی ورع کو ضائع کردیا ہے۔

(۳۵۸۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ طَعَامِ بُرٍّ فَوْقَ ثَلاَثٍ. (بخاری ۵۴۲۳۔ مسلم ۲۲۸۲)

(۳۵۸۸۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن سے زیادہ گندم کا آٹا سیر ہو کر نہیں کھایا۔

(۳۵۸۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :كُنَّا نَلْبَثُ شَهْرًا مَا نَسْتَوْقِدُ بِنَارٍ ، مَا هُوَ إِلاَّ التَّمْرُ وَالْمَاءُ. (بخاری ۶۴۵۸۔ مسلم ۲۲۸۲)

(۳۵۸۸۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ ہم مہینہ مہینہ اس حالت میں گزارتے کہ ہم آگ نہیں جلاتے تھے۔ کھانا صرف کھجور اور پانی ہوتا تھا۔

(۳۵۸۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :لاَ يُحَاسَبُ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلاَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ، ثُمَّ قَرَأَتْ : ﴿فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا﴾ ثُمَّ قَرَأَتْ :

﴿یُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِیمَاھُمْ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِی وَالأَقْدَامِ﴾.

(۳۵۸۹۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ جس سے بھی قیامت کے دن حساب نہیں ہوا مگر یہ کہ وہ جنت میں داخل ہوگا پھر آپ رضی اللہ عنہا نے آیات قراءت کیں: ﴿فَأَمَّا مَنْ أُوتِیَ کِتَابَهُ بِیَمِینِهِ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَسِیرًا﴾ پھر آپ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿یُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِیمَاھُمْ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِی وَالأَقْدَامِ﴾

(۳۵۸۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِیهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : إِذَا تَمَنَّى أَحَدُکُمْ فَلْیُکْثِرْ فَإِنَّمَا یَسْأَلُ رَبَّهُ.

(۳۵۸۹۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ جب تم میں سے کوئی تمنا کرے تو اس کو خوب کرنی چاہیے کیونکہ وہ اپنے رب ہی سے سوال کرتا ہے۔

(۳۵۸۹۲) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : وَدِدْتُ أَنِّی وَرَقَةٌ مِنْ هَذَا الشَّجَرِ.

(۳۵۸۹۲) حضرت ابراہیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مجھے یہ بات محبوب ہے کہ میں اس درخت کا پتہ ہوتی۔

(۳۵۸۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِیهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : لَقَدْ تُوُفِّیَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، وَمَا فِی رَفِّی شَیْءٌ یَأْکُلُهُ ذُو کَبِدٍ إِلاَّ شَطْرُ شَعِیرٍ فِی رَفٍّ لِی. (مسلم ۲۲۸۲)

(۳۵۸۹۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی وفات اس حالت میں ہوئی کہ میری الماری میں کوئی ایسی چیز نہ تھی جس کو جاندار کھا سکے سوائے چند جو کے جو میری الماری میں تھے۔

(۳۵۸۹۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِی جَرِیرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِی مُلَیْکَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ : یُسَلَّطُ عَلَى الْکَافِرِ فِی قَبْرِهِ شُجَاعٌ أَقْرَعُ ، فَیَأْکُلُ لَحْمَهُ مِنْ رَأْسِهِ إِلَى رِجْلَیْهِ ، ثُمَّ یُکْسَى اللَّحْمَ فَیَأْکُلُ مِنْ رِجْلَیْهِ إِلَى رَأْسِهِ ، ثُمَّ یُکْسَى اللَّحْمَ فَیَأْکُلُ مِنْ رَأْسِهِ إِلَى رِجْلَیْهِ فَهُوَ کَذَلِكَ.

(۳۵۸۹۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ کافر پر اس کی قبر میں اس پر گنجا سانپ مسلط کیا جاتا ہے۔ پس وہ اس کے سر سے لے کر اس کے پاؤں تک گوشت کھالے گا۔ پھر گوشت چڑھایا جائے گا پھر وہ اس کے پاؤں سے اس کے سر تک کھالے گا پھر گوشت چڑھایا جائے گا پھر وہ اس کے سر سے لے کر اس کے پاؤں تک کھالے گا۔ پھر یہی معاملہ ہوگا۔

(۳۵۸۹۵) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِیلُ بْنُ أَبِی خَالِدٍ ، عَنْ قَیْسِ بْنِ أَبِی حَازِمٍ ، عَنْ سَعْدٍ ، قَالَ : لَقَدْ رَأَیْتنَا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا زَادٌ إِلاَّ وَرَقُ الْحُبْلَةِ وَهَذَا السَّمُرُ حَتَّى إِنَّ أَحَدَنَا لَیَضَعُ کَمَا تَضَعُ الشَّاةُ ، مَا لَهُ خِلْطٌ ، ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ یُعَزِّرُونَنِی عَلَى الدِّینِ ، لَقَدْ خِبْتُ إِذًا وَخَسِرَ عَمَلِی. (بخاری ۳۷۲۸۔ ۲۲۷۷)

(۳۵۸۹۵) حضرت سعد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ کرتے تھے اور ہمارے پاس سبزیوں کے پتوں اور اس کیکر کے علاوہ کوئی زادِ راہ نہیں ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ ہم میں سے ایک کے پاخانہ کی طرح پاخانہ کرتا تھا۔ جس میں کوئی پھوک نہیں ہوتا تھا۔ پھر بنو اسد مجھے دین کے معاملہ پر تعزیر کرنے لگے ہیں۔ میں خائب ہوں گا اور میرا عمل خسارہ والا ہوگا۔

(٣٥٨٩٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَوَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسِ بن أبی حازم ، قَالَ :قَالَ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ لَهُ خَبِيءٌ مِنْ عَمَلٍ صَالِحٍ فَلْيَفْعَلْ.

(۳۵۸۹۶) حضرت زبیر بن عوام فرماتے ہیں جو شخص تم میں سے نیک عمل کو مخفی رکھ سکے تو اس کو یہ کام کرنا چاہیے۔

(٣٥٨٩٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بن عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَوْفٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ رَجُلاً مِنْ جُهَيْنَةَ قُلْتُ :مَا بَالُ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنْبَهَ أَصْحَاب رَسُولِ اللهِ صَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذِكْرًا ، قَالَ :إِنَّهُ لَمْ يَجْرِ مَجْرَاهُمْ فَسَخطَ.

(۳۵۸۹۷) حضرت صالح بن ابراہیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے قبیلہ جہینہ کے ایک آدمی سے سوال کیا۔ زید بن جہنی کا کیا معاملہ ہے؟ (شیخ محمد عوامہ کے مطابق اگلی عبارت کا مفہوم واضح نہیں اور نسخوں میں اضطراب ہے)

(٣٥٨٩٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، أَنَّهُ قَالَ لِقَوْمِهِ وَهُوَ يَعِظُهُمْ :مَا أَنْتَ إِلاَّ كَالنَّعَا اسْتُثِيرتْ وَاتَّخذوا ظَهْرًا ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا الظَّهْرَ فَعَلَيْكُمْ ، وَإِنَّ أول الأَرْضِ خَرَابًا يُسْرَاهَا ، ثُمَّ تَتْبَ يُمْنَاهَا ، وَالْمَحْشَرُ هَاهُنَا وَأَنَا بِالأَثَرِ.

(۳۵۸۹۸) حضرت جریر کے بارے میں روایت ہے کہ وہ اپنی قوم کو وعظ کرتے ہوئے فرماتے ہیں تم اس شتر مرغ کی طرح ہو اڑا دیا گیا ہو، تم جانور کی سواری کو لازم پکڑو اگر وہ نہ ملے تو اپنا انتظام کرو۔ اور بیشک خرابی کے اعتبار سے سب سے پہلی زمین با جانب والی ہوگی پھر اس کے بعد پیچھے دائیں جانب والی ہوگی۔ اور محشر یہاں ہوگا اور ہم پیچھے ہوں گے۔

(٢٧) كلام أنسِ بنِ مالِكٍ رضی الله عنه

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا کلام

(٣٥٨٩٩) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عَطَاءٍ الْوَاسِطِيِّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : لاَ يَتَّقِي ا عَبْدٌ حَتَّى يَخزَنَ مِنْ لِسَانِهِ.

(۳۵۸۹۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں بندہ اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا جب تک کہ وہ اپنی زبان کو خز نہ کرے۔

(٣٥٩٠٠) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثنا جعفرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : مَا نَفَضْنَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الأَيْدِي حَتَّى أَنْكَرْنَا قُلُوبَنَا. (ترمذی ٣٦١٨۔ احمد ٢٦٨)

(٣٥٩٠٠) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ (کی تدفین) سے ابھی ہاتھ نہیں جھاڑے تھے کہ ہمارے دل ہمیں منکر لگنے لگے۔

(٣٥٩٠١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : حدَّثنا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْجَلْدُ بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ : قَالَ لِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ : لَمْ أَرَ مِثْلَ الَّذِي بَلَغَنَا عَنْ رَبِّنَا لَمْ نَخْرُجْ لَهُ ، عَنْ كُلِّ أَهْلٍ وَمَالٍ أَنْ تَجَاوَزَ لَنَا عَمَّا دُونَ الْكَبَائِرِ فَمَا لَنَا وَلَهَا ، قَوْلُ اللَّهِ : ﴿إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلاً كَرِيمًا﴾. (ابن جریر ٤٤)

(٣٥٩٠١) حضرت معاویہ بن قرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک نے مجھے کہا ہمیں اپنے پروردگار کی طرف سے جو بات پہنچی ہے میں تو اس کی مثال ہی نہیں دیکھتا۔ ہم اس کے لیے اپنے سارے اہل و مال سے نہیں نکلے۔ اگر وہ ہمارے لیے کبائر سے کم درجہ کو درگزر کردے تو پھر ہمیں کیا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے: ﴿إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلاً كَرِيمًا﴾.

(٣٥٩٠٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثنا مِسْعَرٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، أَنَّ أَنَسًا كَانَ يَقُولُ : مَا مِنْ رَوْحَةٍ ، وَلاَ غَدْوَةٍ إِلاَّ تُنَادِي كُلُّ بُقْعَةٍ جَارَتَهَا يَا جَارَتِي ، متى مَرَّ بِكَ الْيَوْمَ نَبِيٌّ ، أَوْ صِدِّيقٌ ، أَوْ عَبْدٌ ذَاكِرٌ لِلَّهِ عَلَيْكَ فَمِنْ قَائِلَةٍ : نَعَمْ ، وَمِنْ قَائِلَةٍ : لاَ.

(٣٥٩٠٢) حضرت محمد بن خالد سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کوئی صبح یا کوئی شام نہیں گزرتی مگر یہ کہ زمین کا ٹکڑا، اپنے ساتھ والے ٹکڑے کو آواز دیتا ہے۔ اے میرے ساتھی! آج کے دن کب تیرے پاس سے نبی، صدیق یا خدا کو یاد کرنے والے کا گزر ہوا ہے؟ پس بعض ٹکڑے کہتے ہیں ہاں اور بعض ٹکڑے کہتے ہیں نہیں۔

(٣٥٩٠٣) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ بَشِيرٍ ، عَنْ أَنَسٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ قَالَ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ.

(٣٥٩٠٣) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ارشادِ خداوندی ﴿فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد لا الہ الا اللہ ہے۔

(٣٥٩٠٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : مَنِ اتَّخَذَ أَخًا فِي اللهِ بَنَى الله لَهُ بُرْجًا فِي الْجَنَّةِ، وَمَنْ لَبِسَ بِأَخِيهِ ثَوْبًا أَلْبَسَهُ اللَّهُ ثَوْبًا فِي النَّارِ، وَمَنْ أَكَلَ بِأَخِيهِ أُكْلَةً آكَلَهُ اللَّهُ بِهَا أُكْلَةً فِي النَّارِ، وَمَنْ قَامَ بِأَخِيهِ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ أَقَامَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ. (بخاری ٢٤٠۔ ابو داؤد ٤٨٤٧)

(۳۵۹۰۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جو شخص (کسی کو) اللہ کے لیے بھائی بناتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک برج تعمیر کرتا ہے اور جو شخص اپنے بھائی پر طعن کر کے دنیا حاصل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کا لباس پہنائیں گے اور جو شخص اپنے بھائی پر طعن کر کے کچھ کھائے گا تو حق تعالیٰ اس کو جہنم میں کھلائیں گے اور جو شخص اپنے بھائی پر طعن کر کے شہرت اور ریا کرے گا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو رسوائی اور دکھلاوے کی جگہ کھڑا کرے گا۔

(۳۵۹.۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : مَا الْتَقَى رَجُلاَنِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَافْتَرَقَا حَتَّى يَدْعُوَا بِدَعْوَى وَيَذْكُرَا اللَّهَ.

(۳۵۹۰۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی دو آدمی بھی باہم ملتے تو وہ خدا کے ذکر اور باہم دعوت کے بعد جدا ہوتے تھے۔

(۳۵۹.٦) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلاً.

(۳۵۹۰۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر تم وہ کچھ جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم رونا زیادہ کر دو اور ہنسنا کم کر دو۔

(۳۵۹.۷) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، قَالَ : أَطَلْنَا الْحَدِيثَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، فَقَالَ : أَطَلْتُمَ الْحَدِيثَ الْبَارِحَةَ ، أَمَا إِنَّ حَدِيثَ أَوَّلِ اللَّيْلِ يُضِرُّ بِآخِرِهِ.

(۳۵۹۰۷) حضرت حمید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ایک رات لمبی گفتگو کی۔ پھر ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انہوں نے فرمایا: تم نے آج رات بہت لمبی گفتگو کی۔ خبردار! اول شب کی گفتگو آخر شب کے لیے نقصان دہ ہوتی ہے۔

(۳۵۹.۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ : يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلاَثٌ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ يَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى وَاحِدٌ ، يَعْنِي عَمَلَهُ.

(۳۵۹۰۸) حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں تین چیزیں میت کے ساتھ جاتی ہیں۔ اس کے اہل، اس کے مال اور اس کے عمل۔ پھر اس کے اہل اور مال واپس لوٹ آتے ہیں اور ایک چیز یعنی اس کا عمل باقی رہتا ہے۔

(۳۵۹.۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْهِفَانِي ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : مَا أَعْرِفُ شَيْئًا إِلاَّ الصَّلاَةَ.

(۳۵۹۰۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نماز کے علاوہ کسی چیز کو نہیں جانتا۔

(۳۵۹۱۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : ثَلاَثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ طَعْمَ الإِيمَانِ وَحَلاَوَتَهُ : أَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا ، وَأَنْ يُحِبَّ فِي اللهِ ، وَأَنْ

يُبْغَضَ فِي اللهِ ، وَأَنْ لَوْ أُوقِدَتْ لَهُ نَارٌ يَقَعُ فِيهَا أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُشْرِكَ بِاللهِ.

(۳۵۹۱۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ تین چیزیں ایسی ہیں جو شخص ان کا حامل ہوگا وہ ایمان کی حلاوت پالے گا۔ یہ کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ماسوا سے زیادہ محبوب رکھتا ہو۔ اور یہ کہ وہ اللہ کے لیے محبت کرے اور اللہ کے لیے نفرت کرے اور یہ کہ اگر اس کے لیے آگ جلائی جائے جس میں اس کو ڈالا جائے تو یہ اس کو خدا کے ساتھ شرک کرنے سے زیادہ محبوب ہو۔

(۳۵۹۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ دِرْهَمٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ فِي قَوْلِهِ : ﴿وَكُلَّ إِنْسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ﴾ قَالَ : كِتَابَهُ.

(۳۵۹۱۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ارشاد خداوندی ﴿وَكُلَّ إِنْسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد اس کا نامہ اعمال ہے۔

(۲۸) كلام البراءِ بنِ عازِبٍ رضي الله عنه

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا کلام

(۳۵۹۱۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ : ﴿تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ﴾ قَالَ : يَوْمَ يَلْقَوْنَ مَلَكَ الْمَوْتِ ، لَيْسَ مِنْ مُؤْمِنٍ يَقْبِضُ رُوحَهُ إِلاَّ سَلَّمَ عَلَيْهِ.

(۳۵۹۱۲) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے ارشاد خداوندی ﴿تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ وہ دن ہے جس میں وہ ملک الموت سے ملیں گے۔ کوئی مومن ایسا نہیں ہے جس کی روح وہ قبض کرے مگر یہ کہ وہ اس کو سلام کرتا ہے۔

(۳۵۹۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأعمش عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ فِي قَوْلِهِ : ﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ قَالَ : التَّثْبِيتُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا إِذَا جَاءَ الْمَلَكَانِ إِلَى الرَّجُلِ فِي الْقَبْرِ فَقَالاَ لَهُ : مَنْ رَبُّكَ ؟ فَقَالَ : رَبِّيَ اللَّهُ ، وَقَالاَ : مَا دِينُكَ ؟ قَالَ : دِينِي الإِسْلاَمُ ، قَالاَ : وَمَنْ نَبِيُّكَ ، قَالَ : مُحَمَّدٌ ، قَالَ : فَذَلِكَ التَّثْبِيتُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا.

(۳۵۹۱۳) حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ انہوں نے ارشاد خداوندی ﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ کے بارے میں فرمایا: ''دنیوی زندگی میں ثابت قدم رکھنے سے مراد یہ ہے کہ قبر میں جب دو فرشتے آدمی کے پاس آتے ہیں تو وہ دونوں اس آدمی سے کہتے ہیں: تیرا پروردگار کون ہے؟ وہ آدمی جواب دیتا ہے: میرا پروردگار اللہ ہے۔ پھر وہ دونوں پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ یہ جواب دیتا ہے: میرا دین اسلام ہے۔ پھر یہ پوچھتے ہیں: تیرا نبی کون ہے؟ یہ جواب دیتا ہے

محمد ﷺ۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دنیوی زندگی میں ثابت قدمی سے یہی مراد ہے۔

(٣٥٩١٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ زَاذَانَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا﴾ قَالَ : الأَمَانَةُ فِي الصَّلاَةِ ، وَالأَمَانَةُ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ، وَالأَمَانَةُ فِي الْكَيْلِ ، وَالأَمَانَةُ فِي الْوَزْنِ ، وَأَعْظَمُ ذَلِكَ فِي الْوَدَائِعِ.

(٣٥٩١٤) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا﴾ فرمایا: نمازیں بھی امانت ہوتی ہیں۔ اور وزن میں بھی امانت ہوتی ہے اور جنابت کے غسل میں بھی امانت ہوتی ہے۔ ناپ میں بھی امانت ہوتی ہے اور سب سے بڑی ودیعتوں میں امانت ہوتی ہے۔

(٣٩) كلام ابنِ عبّاسٍ رضى الله عنه

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا کلام

(٣٥٩١٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَحِبَّ فِي اللهِ ، وَأَبْغِض فِي اللهِ ، وَوَالِ فِي اللهِ ، وَعَادِ فِي اللهِ ، فَإِنَّمَا تُنَالُ وِلاَيَةُ اللهِ بِذَلِكَ ، لاَ يَجِدُ رَجُلٌ طَعْمَ الإِيمَانِ وَإِنْ كَثُرَتْ صَلاَتُهُ وَصِيَامُهُ حَتَّى يَكُونَ كَذَلِكَ.

(٣٥٩١٥) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں اللہ کے لیے محبت کرو۔ اللہ کے لیے نفرت کرو۔ خدا کے لیے دوستی کرو اور خدا کے لیے دشمنی کرو۔ کیونکہ خدا کی ولایت اسی سے حاصل ہوتی ہے۔ آدمی کی نمازیں اور روزے بہت زیادہ بھی ہو جائیں تو وہ تب تک ایمان کی حلاوت نہیں پاتا جب تک کہ وہ ایسا نہ ہو جائے۔

(٣٥٩١٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قِيلَ لَهُ : رَجُلٌ كَثِيرُ الذُّنُوبِ كَثِيرُ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَيْك ، أَوْ رَجُلٌ قَلِيلُ الذُّنُوبِ قَلِيلُ الْعَمَلِ ، قَالَ : مَا أَعْدِلُ بِالسَّلاَمَةِ شَيْئًا.

(٣٥٩١٦) حضرت قاسم، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ ان سے پوچھا گیا: زیادہ گناہوں والا، زیادہ عمل والا شخص آپ کو محبوب ہے یا کم گناہوں والا کم عمل والا شخص؟ انہوں نے فرمایا: میں سلامتی کو کسی بھی چیز کے برابر قرار نہیں دیتا۔

(٣٥٩١٧) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : السَّمْتُ الصَّالِحُ وَالْهَدْيُ الصَّالِحُ وَالاِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِنْ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ. (احمد ٢٩٦)

(٣٥٩١٧) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اچھی وضع قطع، اچھی چال ڈھال اور میانہ روی، نبوت کے پچیس اجزاء میں سے ایک جز ہے۔

(۳۵۹۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : ﴿وَنَادَى أَصْحَابُ النَّارِ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ﴾ الآيَةُ ، قَالَ : يُنَادِي الرَّجُلُ أَخَاهُ ، وَيُنَادِي الرَّجُلِ الرَّجُلَ فَيَقُولُ : إِنِّي قَدِ احْتَرَقْتُ فَأَفِضْ عَلَيَّ مِنَ الْمَاءِ ، قَالَ : فَيُقَالُ له : أَجِبْهُ ، فَيَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكَافِرِينَ.

(۳۵۹۱۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ﴿وَنَادَى أَصْحَابُ النَّارِ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی اپنے بھائی کو آواز دے گا اور آدمی، آدمی کو آواز دے گا۔ آدمی کہے گا میں تو جل گیا ہوں۔ پس تم مجھ پر پانی بہاؤ۔ راوی کہتے ہیں اس آدمی سے کہا جائے گا تم اس کو جواب دو۔ وہ کہے گا: إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكَافِرِينَ.

(۳۵۹۱۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ﴾ قَالَ : الشَّيْطَانُ جَاثِمٌ عَلَى قَلْبِ ابْنِ آدَمَ ، فَإِذَا سَهَا وَغَفَلَ وَسْوَسَ ، وَإِذَا ذَكَرَ اللَّهَ خَنَسَ.

(۳۵۹۱۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ارشادِ خداوندی ﴿الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ﴾ کے بارے میں منقول ہے انہوں نے فرمایا: شیطان، ابن آدم کے دل پر بیٹھا ہوتا ہے پس جب انسان بھولتا ہے اور غافل ہوتا ہے تو شیطان وسوسہ ڈالتا ہے اور جب آدمی خدا کا ذکر کرتا ہے تو وہ پیچھے ہٹ جاتا ہے۔

(۳۵۹۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : ﴿ذَلِكَ يَوْمٌ مَجْمُوعٌ لَهُ النَّاسُ وَذَلِكَ يَوْمٌ مَشْهُودٌ﴾ قَالَ : يَوْمُ الْقِيَامَةِ.

(۳۵۹۲۰) حضرت ابن عباس سے ارشادِ خداوندی ﴿ذَلِكَ يَوْمٌ مَجْمُوعٌ لَهُ النَّاسُ وَذَلِكَ يَوْمٌ مَشْهُودٌ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ فرمایا: یہ قیامت کا دن ہے۔

(۳۵۹۲۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿آنَاءَ اللَّيْلِ﴾ قَالَ : جَوْفُ اللَّيْلِ.

(۳۵۹۲۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ﴿آنَاءَ اللَّيْلِ﴾ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: یہ رات کا درمیان ہے۔

(۳۵۹۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ : أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ ، قَالَ : ذِكْرُ اللهِ أَكْبَرُ ، وَمَا جَلَسَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ يَتَعَاطَوْنَ فِيهِ كِتَابَ اللهِ فِيمَا بَيْنَهُمْ ، وَيَتَدَارَسُونَهُ إِلاَّ أَظَلَّتْهُمَ الْمَلاَئِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا ، وَكَانُوا أَضْيَافَ اللهِ ، مَا دَامُوا فِيهِ ، حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ.

(۳۵۹۲۲) حضرت عنترہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کون سا عمل افضل ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کا ذکر سب سے بڑا عمل ہے۔ کوئی قوم کسی گھر میں بیٹھ کر آپس میں اللہ کی کتاب کی تدریس نہیں کرتے مگر یہ کہ فرشتے ان کو اپنے پروں کے ساتھ سایہ کر لیتے ہیں اور جب تک وہ اس عمل میں ہوتے ہیں وہ خدا کے مہمان ہوتے ہیں۔ یہاں

تک کہ وہ کسی دوسری بات میں لگ جائیں۔

(۳۵۹۲۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ أَبِي حَكِيمٍ الْبَارِقِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : ﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الأَرْضِ إِلاَّ مَنْ شَاءَ اللَّهُ﴾ قَالَ : نُفِخَ فِيهِ أَوَّلُ نَفْخَةٍ فَصَارُوا عِظَامًا وَرُفَاتًا ، ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ الثَّانِيَةَ، فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ.

(۳۵۹۲۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: ﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الأَرْضِ إِلاَّ مَنْ شَاءَ اللَّهُ﴾ فرمایا: اس دن پہلا صور پھونکا جائے گا تو لوگ ہڈیاں اور ریزے بن جائیں گے پھر اس میں دوسرا صور پھونکا جائے گا: فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ

(۳۵۹۲٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهِ﴾ قَالَ : يُحَرِّجُ اللَّهُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهِ.

(۳۵۹۲۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ﴿يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهِ﴾ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے لیے یہ بات ممنوع قرار دے رہا ہے کہ تم اس کے مثل کو لوٹو۔

(۳۵۹۲٥) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ: ﴿فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ﴾ قَالَ : هَذَا تَحْرِيجٌ مِنَ اللهِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَنْ يَتَّقُوا وَيُصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِهِمْ.

(۳۵۹۲۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ارشادِ خداوندی (فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ) کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: یہ خدا کی طرف سے ایمان والوں پر لازم ہے کہ وہ تقویٰ اختیار کریں اور آپس میں صلح صفائی رکھیں۔

(۳۵۹۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : ضَمِنَ اللَّهُ لِمَنِ اتَّبَعَ الْقُرْآنَ أَنْ لاَ يَضِلَّ فِي الدُّنْيَا ، وَلاَ يَشْقَى فِي الآخِرَةِ ، ثُمَّ تَلاَ ﴿فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلاَ يَضِلُّ وَلاَ يَشْقَى﴾.

(۳۵۹۲۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کی اتباع کرنے والے کے لیے اس بات کی ضمانت دی ہے کہ وہ دنیا میں گمراہ نہ ہوگا اور آخرت میں شقی نہ بنے گا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے تلاوت فرمائی: ﴿فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلاَ يَضِلُّ وَلاَ يَشْقَى﴾.

(۳۵۹۲۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لاَ يُفَرِّطُونَ﴾ قَالَ : أَعْوَانُ مَلَكِ الْمَوْتِ مِنَ الْمَلاَئِكَةِ.

(۳۵۹۲۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ارشادِ خداوندی ﴿تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لاَ يُفَرِّطُونَ﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ ملک الموت کے معاونین فرشتے ہیں۔

(۳۵۹۲۸) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿إِذَا وَقَعَتِ

الْوَاقِعَةُ﴾ قَالَ :يَوْمُ الْقِيَامَةِ ﴿لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ خَافِضَةٌ رَافِعَةٌ﴾ قَالَ :تَخْفِضُ نَاسًا وَتَرْفَعُ آخَرِينَ.

(۳۵۹۲۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ﴿إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ﴾ کے بارے میں روایت ہے فرمایا: یہ قیامت کا دن ہے۔ ﴿لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ خَافِضَةٌ رَافِعَةٌ﴾ فرمایا: کچھ لوگوں کو بلند کرے گی اور کچھ لوگوں کو پست کرے گی۔

(۳۵۹۲۹) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :﴿إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ﴾ قَالَ :الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ.

(۳۵۹۲۹) حضرت ابن عباس سے ﴿إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ﴾ کے بارے میں منقول ہے۔ فرمایا: یہ پانچ نمازیں ہیں۔

(۳۵۹۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الْقَتَّاتِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :الأَرْضُ تَبْكِي عَلَى الْمُؤْمِنِ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا. (ابن جرير ۲۹)

(۳۵۹۳۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ زمین بندہ مومن پر چالیس دن روتی ہے۔

(۳۵۹۳۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :مَنْ رَائَى رَائَى اللَّهُ بِهِ.

(مسلم ۲۲۸۹۔ ابن حبان ۴۰۷)

(۳۵۹۳۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص ریا کاری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کے ساتھ دکھلاوا کرتے ہیں۔

(۳۵۹۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَن وُدًّا﴾ قَالَ :يُحِبُّهُمْ وَيُحَبِّبُهُمْ.

(۳۵۹۳۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ﴿سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَن وُدًّا﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ فرمایا: ان سے خدا محبت کرتا ہے اوران کو (لوگوں کا) محبوب بنا دیتا ہے۔

(۳۵۹۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا بشير بْنُ عُقْبَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاِبْنِ آدَمَ ثَلاَثَةٌ وَثَلاَثُونَ عُضْوًا ، عَلَى كُلِّ عُضْوٍ مِنْهَا زَكَاةٌ مِنْ تَسْبِيحِ اللهِ وَتَحْمِيدِهِ وَذِكْرِهِ.

(۳۵۹۳۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ابن آدم کے تینتیس اعضاء ہیں اور اس کے ہر عضو پر خدا کی تسبیح ،تحمید اور ذکر کی زکوٰۃ ہے۔

(۳۵۹۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿لِكَيْلاَ تَأْسَوْا عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلاَ تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ﴾ قَالَ :لَيْسَ أَحَدٌ إِلاَّ وَهُوَ يَحْزَنُ وَيَفْرَحُ ، وَلَكِنْ مَنْ جَعَلَ الْمُصِيبَةَ صَبْرًا وَجَعَلَ الْخَيْرَ شُكْرًا.

(٣٥٩٣٤) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ﴿لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ﴾ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہر آدمی خوش ہوتا ہے اور غمگین ہوتا ہے لیکن جس نے مصیبت کو صبر کر لیا اور خیر کو شکر کر لیا۔

(٣٥٩٣٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿مَا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا﴾ مَا لَكُمْ لَا تَعْلَمُونَ حَقَّ عَظَمَتِهِ.

(٣٥٩٣٥) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ﴿مَا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ فرمایا: تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اس کی عظمت کو کما حقہ نہیں معلوم کرتے۔

(٣٥٩٣٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ : رَأَى رَجُلٌ جُمْجُمَةً فَحَدَّثَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ ، قَالَ : فَخَرَّ سَاجِدًا تَائِبًا مَكَانَهُ ، قَالَ فَقِيلَ لَهُ : ارْفَعْ رَأْسَك فَإِنَّك أَنْتَ أَنْتَ وَأَنَا أَنَا.

(٣٥٩٣٦) حضرت جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے کوئی کھوپڑی دیکھی تو اس کے دل میں کوئی بات آئی۔ راوی کہتے ہیں لیکن وہ اسی جگہ توبہ کرتے ہوئے سجدہ میں گر گیا۔ راوی کہتے ہیں اس کو کہا گیا اپنا سر اٹھا لو۔ کیونکہ تم تم ہو اور میں میں ہوں۔

(٣٠) كلام الضّحّاكِ بن قيسٍ رضى الله عنه

حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ بن قیس کا کلام

(٣٥٩٣٧) حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ يَقُولُ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، اعْمَلُوا أَعْمَالَكُمْ لِلَّهِ ، فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ إِلَّا عَمَلاً خَالِصًا ، لَا يَعْفُو أَحَدٌ مِنكُمْ عَنْ مَظْلَمَةٍ فَيَقُولُ : هَذَا لِلَّهِ وَلِوُجُوهِكُمْ ، فَلَيْسَ لِلَّهِ ، وَإِنَّمَا هِيَ لِوُجُوهِهِمْ ، وَلَا يَصِلُ أَحَدٌ مِنكُمْ رَحِمَهُ فَيَقُولُ : هَذَا لِلَّهِ وَلِلرَّحِمِ ، إِنَّمَا هُوَ لِلرَّحِمِ ، وَمَنْ عَمِلَ عَمَلاً فَيَجْعَلُهُ لِلَّهِ ، وَلَا يُشْرِكُ فِيهِ شَيْئًا ، فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ : مَنْ أَشْرَكَ بِي شَيْئًا فِي عَمَلٍ عَمِلَهُ فَهُوَ لِشَرِيكِهِ لَيْسَ لِي مِنْهُ شَيْءٌ.

(٣٥٩٣٧) حضرت ضحاک بن قیس بیان فرماتے ہیں: اے لوگو! تم اپنے اعمال اللہ کے لیے کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ صرف خالص عمل کو قبول کرتا ہے وہ تم میں سے کوئی کسی کے ظلم کو معاف نہ کرے کہ وہ کہے: یہ خدا کے لیے اور تمہارے لیے ہیں۔ پس یہ عمل اللہ کے لیے نہیں ہے۔ وہ عمل صرف تمہارے لیے ہی ہے اور تم میں سے کوئی کسی کے ساتھ صلہ رحمی یوں نہ کرے کہ کہے یہ خدا کے لیے بھی ہے اور رشتہ داروں کے لیے بھی ہے۔ یہ عمل صرف رشتہ داروں کے لیے ہے جو شخص کوئی عمل کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ خالص اللہ کے لیے عمل کرے اور اس کے اندر کسی کو شریک نہ کرے۔ کیونکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جس شخص نے اپنے کسی عمل میں

میرے ساتھ کسی کو شریک بنایا ہے تو پس وہ عمل اس شریک کے لیے ہوگا میرے لیے اس میں سے کچھ نہیں ہے۔

(۳۵۹۳۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، قَالَ : كَانَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ يَقُولُ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، عَلِّمُوا أَوْلاَدَكُمْ وَأَهْلِيكُمُ الْقُرْآنَ ، فَإِنَّهُ مَنْ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ مِنْ مُسْلِمٍ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَتَاهُ مَلَكَانِ فَاكْتَنَفَاهُ فَقَالاَ لَهُ : اقْرَأْ وَارْتَقِ فِي دَرَجِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَنْزِلوا بِهِ حَيْثُ انْتَهَى عَمَلُهُ مِنَ الْقُرْآنِ.

(۳۵۹۳۸) حضرت ضحاک بن قیس فرماتے ہیں: اے لوگو! اپنے بچوں اور اپنے گھر والوں کو قرآن سکھاؤ۔ کیونکہ جس مسلمان کے لیے خدا تعالیٰ نے جنت میں داخلہ لکھ دیا ہوگا اس کے پاس دو فرشتے آئیں گے اور اس کو گھیر لیں گے پھر وہ فرشتے اس آدمی سے کہیں گے۔ پڑھتے جاؤ اور بہشت کے زینے چڑھتے جاؤ۔ یہاں تک کہ وہ اس جگہ اتریں گے جہاں پر اس کے قرآن کا عمل ختم ہوگا۔

(۳۵۹۳۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ يَقُولُ : اذْكُرُوا اللَّهَ فِي الرَّخَاءِ يَذْكُرْكُمْ فِي الشِّدَّةِ ، فَإِنَّ يُونُسَ كَانَ عَبْدًا صَالِحًا ذَاكِرًا لِلَّهِ ، فَلَمَّا وَقَعَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ ، قَالَ اللَّهُ : ﴿فَلَوْلاَ أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ﴾ وَإِنَّ فِرْعَوْنَ كَانَ عَبْدًا طَاغِيًا نَاسِيًا لِذِكْرِ اللهِ ، فَلَمَّا أَدْرَكَهُ ﴿الْغَرَقُ قَالَ : آمَنْتُ أَنَّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ الآنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ﴾.

(۳۵۹۳۹) حضرت ضحاک بن قیس فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کو تم نرمی میں یاد کرو تو وہ سختی میں تمہیں یاد کرے گا۔ چنانچہ حضرت یونس علیہ السلام خدا کو یاد کرنے والے عبد صالح تھے۔ پس جب وہ مچھلی کے پیٹ میں چلے گئے تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿فَلَوْلاَ أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ﴾ اور فرعون ایک سرکش اور یادِ خدا کو بھولنے والا بندہ تھا۔ پس جب وہ غرق ہونے لگا تو اس نے کہا کہ میں اس بات پر ایمان لاتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں مسلمانوں میں سے ہیں، حالانکہ پہلے تو نے نافرمانی کی تھی اور تو فساد کرنے والوں میں سے تھا۔

(۳۵۹۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ السَّدُوسِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ الْعَدَوِيِّ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ الْعَدَوِيِّ،

(۳۵۹۴۰) حضرت خالد بن عمیر عدوی سے بھی ماقبل جیسی روایت ہے۔

(۳۵۹۴۱) قَالَ : وَحَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي نَعَامَةَ سَمِعَهُ مِنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ ، قَالَ أَبُو نَعَامَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، وَلَمْ يَقُلْهُ قُرَّةُ ، فَقَالَ : أَلاَ إِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذَنَتْ بِصُرْمٍ وَوَلَّتْ حَذَّاءَ ، وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا إِلاَّ صُبَابَةٌ كَصُبَابَةِ الإِنَاءِ ، فَأَنْتُمْ فِي دَارٍ مُنْتَقِلُونَ عَنْهَا ، فَانْتَقِلُوا بِخَيْرِ مَا بِحَضْرَتِكُمْ ، وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَمَا لَنَا طَعَامٌ نَأْكُلُهُ إِلاَّ وَرَقُ الشَّجَرِ حَتَّى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا ، قَالَ قُرَّةُ : وَلَقَدْ وَجَدْت بُرْدَةً ، قَالَ : وَقَالَ أَبُو نَعَامَةَ : الْتَقَطْت بُرْدَةً ، فَشَقَقْتُهَا نِصْفَيْنِ فَلَبِسْت نِصْفَهَا وَأَعْطَيْت سَعْدًا نِصْفَهَا ، وَلَيْسَ مِنْ أُولَئِكَ السَّبْعَةِ أَحَدٌ الْيَوْمَ حَيٌّ إِلاَّ عَلَى مِصْرٍ مِنَ الأَمْصَارِ ، وَلَتُجَرِّبُنَّ

الْأُمَرَاءَ بَعْدِي ، وَإِنَّهُ وَاللهِ مَا كَانَتْ نُبُوَّةٌ إِلاَّ تَنَاسَخَتْ حَتَّى تَكُونَ مُلْكًا وَجَبْرِيَّةً ، وَلَقَدْ ذُكِرَ لِي ، قَالَ قُرَّةُ :إِنَّ الْحَجَرَ ، وَقَالَ أَبُو نَعَامَةَ :إِنَّ الصَّخْرَةَ يُقْذَفُ بِهَا مِنْ شَفِيرِ جَهَنَّمَ فَتَهْوِي إِلَى قَرَارِهَا ، قَالَ قُرَّةُ :أُرَاهُ ، قَالَ :سَبْعِينَ ، وَقَالَ أَبُو نَعَامَةَ :سَبْعِينَ خَرِيفًا ، وَلَتُمْلأَنَّ ، وَإِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ لَمَسِيرَةُ أَرْبَعِينَ عَامًا ، وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَوْمٌ وَلَيْسَ مِنْهَا بَابٌ إِلاَّ وَهُوَ كَظِيظٌ ، وَإِنِّي أَعُوذُ بِاللهِ أَنْ أَكُونَ فِي نَفْسِي عَظِيمًا ، وَعِنْدَ اللهِ صَغِيرًا.

(۳۵۹۴۱) حضرت خالد بن عمیر کہتے ہیں کہ حضرت عتبہ بن غزوان نے ہمیں منبر پر خطبہ دیا تو کہا: خبردار! بیشک دنیا آہستہ آہستہ واپس جاتی ہے اور اس میں سے صرف بچے ہوئے پانی کی طرح باقی رہ گیا ہے۔ پس تم ایسے گھر میں ہو جس سے تمہیں کوچ کرنا ہے۔ پس تم اپنے پاس موجود خیر کو لے کر منتقل ہو۔ تحقیق میں نے تو خود کو جناب نبی کریم ﷺ کے ہمراہ سات لوگوں میں سے ساتواں اس حالت میں دیکھا کہ ہمارے پاس ان درختوں کے پتوں کے علاوہ کھانے کو کچھ نہ تھا یہاں تک کہ ہماری باچھیں زخمی ہوگئیں۔ مجھے ایک چادر ملی میں نے اس کو دو ٹکڑوں میں پھاڑ لیا۔ پھر آدھی چادر میں نے پہن لی اور آدھی چادر میں نے حضرت سعد کو دے دی اور ان سات لوگوں میں سے ہر ایک آدمی کسی شہر پر عامل ہے اور میرے بعد امراء کو ضرور آزمایا جائے گا اور خدا کی قسم! (مجھے یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ ایک پتھر جس کو جہنم کے کنارے سے پھینکا جائے تو وہ اس کی تہہ میں ستر سالوں کے بعد پہنچے گا اور اس جہنم کو ضرور بھر دیا جائے گا اور جنت کے دروازوں میں سے ہر دروازے کے دو چوکھٹوں کے درمیان چالیس سال کی مسافت ہے اور ضرور جنت کے دروازوں پر وہ دن آئے گا کہ اس کا ہر دروازہ تنگ ہو جائے گا۔ میں اس بات سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں اپنے دل میں بڑا ہوں اور خدا کے ہاں چھوٹا ہوں۔

(۳۵۹۴۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنِ الْمَاجِشُونِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ :قَالَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ :ثَلاَثٌ أَنَا فِيمَا سِوَاهُنَّ بَعْدُ ضَعِيفٌ :مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَوْلاً قَطُّ إِلاَّ عَلِمْتُ أَنَّهُ حَقٌّ ، وَلاَ صَلَّيْتُ صَلاَةً قَطُّ فَأَلْهَانِي عنها غَيْرُهَا حَتَّى أَنْصَرِفَ ، وَلاَ تَبِعْتُ جِنَازَةً فَحَدَّثْتُ نَفْسِي بِغَيْرِ مَا هِيَ قَائِلَةٌ ، أَوْ يُقَالَ لَهَا حَتَّى نَفْرُغَ مِنْهَا ، قَالَ مُحَمَّدٌ :فَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ الزُّهْرِيَّ ، فَقَالَ :يَرْحَمُ اللَّهُ سَعْدًا إِنْ كَانَ لَمَأْمُونًا ، وَمَا كُنْتُ أَرَى ، أَنَّ أَحَدًا يَكُونُ هَكَذَا إِلاَّ نَبِيٌّ.

(۳۵۹۴۲) حضرت ماجشون بن ابی سلمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تین چیزوں کے علاوہ میں ابھی تک کمزور ہوں۔ میں نے جناب نبی کریم ﷺ سے کبھی کوئی بات نہیں سنی مگر یہ کہ مجھے اس کے برحق ہونے کا علم ہوتا ہے اور میں نے کبھی کوئی نماز نہیں پڑھی کہ اس دوران مجھے کسی چیز نے اس سے غافل کیا ہو یہاں تک کہ میں نماز سے فارغ ہو جاؤں اور میں نے کسی جنازہ کی پیروی نہیں کی کہ میرے دل میں اس کے علاوہ کوئی بات ہو یہاں تک کہ ہم اس سے فارغ ہو جائیں۔ محمد راوی کہتے ہیں میں نے یہ بات امام زہری سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت سعد پر رحم کرے۔ وہ تو امین یافتہ تھے۔

میرے خیال میں تو ایسی حالت نبی کی ہوتی ہے۔

(۳۵۹۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ، قَالَ: بَنَى عَبْدُ اللهِ بَيْتًا فِي دَارِهِ مِنْ لَبِنٍ، ثُمَّ دَعَا عَمَّارًا، فَقَالَ: كَيْفَ تَرَى يَا أَبَا الْيَقْظَانِ، فَقَالَ: أَرَاكَ بَنَيْتَ شَدِيدًا وَأَمَّلْتَ بَعِيدًا وَتَمُوتُ قَرِيبًا.

(۳۵۹۴۳) حضرت ابن ابی الہذیل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے اپنے گھر میں پختہ اینٹوں کا ایک کمرہ بنایا۔ پھر انہوں نے حضرت عمار کو بلایا اور پوچھا۔ اے ابوالیقظان! تمہیں کیسا لگتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: میرا خیال یہ ہے کہ تم نے مضبوط گھر بنایا ہے اور دور کی امیدیں باندھی ہیں اور عنقریب تم مر جاؤ گے۔

(۳۱) كلام حذيفة رضي الله عنه

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا کلام

(۳۵۹٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: قَامَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ﴾ أَلَا إِنَّ السَّاعَةَ قَدِ اقْتَرَبَتْ، وَإِنَّ الْقَمَرَ قَدِ انْشَقَّ، أَلَا وَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذَنَتْ بِالْفِرَاقِ، أَلَا وَإِنَّ الْمِضْمَارَ الْيَوْمُ، وَإِنَّ السِّبَاقَ غَدًا، وَإِنَّ الْغَايَةَ النَّارُ، وَإِنَّ السَّابِقَ مَنْ سَبَقَ إِلَى الْجَنَّةِ.

(۳۵۹۴۴) حضرت ابوعبدالرحمن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ مدائن میں کھڑے تھے۔ آپ نے خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا: ﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ﴾ خبردار! قیامت قریب آ گئی ہے اور چاند پھٹ گیا ہے۔ خبردار! دنیا نے جدائی کا کہہ دیا ہے۔ خبردار! آج کا دن دوڑ کا میدان ہے اور کل کا دن سبقت ہے۔ اور انتہا جہنم ہے اور سبقت کرنے والا وہی ہے جو جنت کی طرف سبقت کر جائے۔

(۳۵۹٤٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْعَامِرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ: بِحَسْبِ الْمُؤْمِنِ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَخْشَى اللَّهَ وَبِحَسْبِهِ مِنَ الْكَذِبِ أَنْ يَقُولَ: أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ، ثُمَّ يَعُودَ.

(۳۵۹۴۵) حضرت حذیفہ فرماتے ہیں مومن کے لیے یہی علم کافی ہے کہ وہ خدا سے خوف کھائے اور اس کے جھوٹ کے لیے یہی بات کافی ہے کہ وہ استغفر اللہ کہے پھر وہی کام کرنے لگے۔

(۳۵۹٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: يُجْمَعُ النَّاسُ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، يَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي فَيُنَادِي مُنَادٍ: يَا مُحَمَّدُ عَلَى رُؤُوسِ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ، فَيَقُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بَيْنَ يَدَيْكَ، وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ، وَالْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، قَالَ حُذَيْفَةُ: فَذَلِكَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ.

(۳۵۹۴۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ لوگوں کو ایک ہی جگہ اس طرح اکٹھا کیا جائے گا کہ نگاہ ان کو پار کر جائے گی اور بلانے والا ان کو سنائے گا اور آواز دینے والا آواز دے گا۔ اے محمد! ...... پہلوں اور پچھلوں کے سامنے ...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم جواب میں فرمائیں گے: "میں حاضر ہوں۔ خیر آپ کے قبضہ میں ہے اور شر آپ کی طرف نہیں ہے۔ اور ہدایت یافتہ وہی ہے جس کو آپ نے ہدایت دی ہے۔ آپ برکت والے اور بلند ہیں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہی مقام محمود ہے۔

(٣٥٩٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيَقِفُ عَلَى الْحِلَقِ فَيَقُولُ : يَا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ ، اسْلُكُوا الطَّرِيقَ فَلَئِنْ سَلَكْتُمُوهُ لَقَدْ سَبَقْتُمْ سَبْقًا بَعِيدًا ، وَلَئِنْ أَخَذْتُمْ يَمِينًا أَوْ شِمَالاً لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلاَلاً بَعِيدًا.

(۳۵۹۴۷) حضرت حذیفہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ مسجد میں داخل ہوتے پھر وہ حلقوں کے پاس کھڑے ہوتے اور کہتے۔ اے جماعت قراء! (سیدھے) راستہ چلتے جاؤ۔ پس اگر تم راستہ پر چلتے رہے تو تم بہت زیادہ سبقت پا جاؤ گے اور اگر تم نے دائیں، بائیں کا (راستہ) لے لیا تو تم بہت زیادہ گمراہ ہو جاؤ گے۔

(٣٥٩٤٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : قَالَ حُذَيْفَةُ : لَوَدِدْت أَنَّ لِي إِنْسَانًا يَكُونُ فِي مَالِي ، ثُمَّ أُغْلِقُ عَلَيَّ بَابًا فَلاَ يَدْخُلُ عَلَيَّ أَحَدٌ حَتَّى أَلْحَقَ بِاللهِ.

(ابن المبارك ٢٠)

(۳۵۹۴۸) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند ہے کہ اگر میرے مال کا محافظ کوئی آدمی ہو پھر مجھ پر دروازہ بند کر دیا جائے اور میرے پاس کوئی نہ آئے یہاں تک کہ میں اللہ تعالیٰ سے مل جاؤں۔

(٣٥٩٤٩) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ شَقِيقٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ رَبِيعٍ الْعَبْسِيِّ ، قَالَ : لَمَّا بَلَغَنَا ثَقَلُ حُذَيْفَةَ خَرَجَ إِلَيْهِ نَفَرٌ مِنْ بَنِي عَبْسٍ وَنَفَرٌ مِنَ الأَنْصَارِ مَعَنَا أَبُو مَسْعُودٍ ، قَالَ : فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ ، فَقَالَ : أَيُّ سَاعَةٍ هَذِهِ قُلْنَا : سَاعَةُ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ : أَعُوذُ بِاللهِ مِنْ صَبَاحٍ إِلَى النَّارِ ، هَلْ جِئْتُمُونِي مَعَكُمْ بِكَفَنٍ ؟ قُلْنَا : نَعَمْ ، قَالَ : فَلاَ تُغَالُوا بِكَفَنِي فَإِنْ يَكُنْ لِصَاحِبِكُمْ خَيْرٌ عِنْدَ اللهِ يُبْدَلْ خَيْرًا مِنْهُ وَإِلاَّ سُلِبَ سَرِيعًا. (ابو داؤد ٣١٤٦)

(۳۵۹۴۹) حضرت خالد بن ربیع عبسی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب ہمیں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی تکلیف کی خبر پہنچی تو بنو عبس کا ایک گروہ ان کے پاس گیا اور ایک گروہ انصار کا گیا اور ہمارے ساتھ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ تھے۔ راوی کہتے ہیں ہم ان کے پاس رات کے کسی حصہ میں پہنچے۔ انہوں نے پوچھا: یہ کون سا وقت ہے؟ ہم نے کہا: یہ یہ وقت ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں صبح کے وقت خدا کی جہنم سے پناہ مانگتا ہوں۔ کیا تم اپنے ساتھ میرے پاس کفن لے کر آئے ہو؟ ہم نے کہا ہاں۔ انہوں نے فرمایا: تم میرے کفن کو قیمتی نہ بنانا۔ کیونکہ اگر تمہارے ساتھی کے لیے عند اللہ کوئی خیر ہوئی تو وہ اس کے بدلہ میں بہتر کفن پالے گا وگرنہ یہ بھی جلد ہی اتار لیا

ئے گا۔

۳۵۹۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنِ ابْنِ حِرَاشٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ ، قَالَ :إنَّ فِي الْقَبْرِ حِسَابًا وَفِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ عَذَابًا.

(۳۵۹۵۰) حضرت حذیفہ بن یمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں بیشک قبر میں حساب ہے اور بروز قیامت عذاب ہوگا۔

۳۵۹۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :لَمَّا أُتِيَ حُذَيْفَةُ بِكَفَنِهِ ، قَالَ :إنْ يُصِبْ أَخُوكُمْ خَيْرًا فَعَسَى ، وَإِلاَّ لَيَتَرَامَيَنَّ بِهِ رَجَوَاهَا إلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

(۳۵۹۵۱) حضرت قیس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس ان کا کفن لایا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے بھائی کو خیر نصیب ہوتی تو بہت اچھا۔ وگرنہ قبر کے کنارے قیامت تک اس کو ایک دوسرے کی طرف پھینکتے رہیں گے۔

۳۵۹۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ : ﴿لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ﴾ قَالَ :النَّظَرُ إلَى وَجْهِ اللهِ.

(۳۵۹۵۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ﴿لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ﴾ کے بارے میں روایت ہے فرمایا: خداتعالیٰ کے چہرہ کی زیارت مراد ہے۔

۳۵۹۵۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ زِيَادًا يُحَدِّثُ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، أَنَّهُ قَالَ :رُبَّ يَوْمٍ لَوْ أَتَانِي الْمَوْتُ لَمْ أَشُكَّ ، فَأَمَّا الْيَوْمُ فَقَدْ خَالَطْتُ أَشْيَاءَ لاَ أَدْرِي عَلَى مَا أَنَا فِيهَا ، وَأَوْصَى أَبَا مَسْعُودٍ ، فَقَالَ :عَلَيْك بِمَا تَعْرِفُ ، وَإِيَّاكَ وَالتَّلَوُّنَ فِي دِينِ اللهِ.

(۳۵۹۵۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: بہت سے دن ایسے تھے کہ اگر مجھے موت آ جاتی تو مجھے شک نہ ہوتا۔ لیکن آج کا دن تو بہت سی ایسی چیزیں مل گئی ہیں کہ مجھے ان میں ہونے کے بارے میں علم نہیں اور انہوں نے حضرت ابو مسعود کو وصیت کی۔ فرمایا: جو چیز تم جانتے ہو اس کو لازم پکڑو اور خدا کے دین میں تَلَوُّن (مختلف مزاجی) سے بچو۔

۳۵۹۵۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْفِلَسْطِينِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ أَخٍ لِحُذَيْفَةَ ، قَالَ سَمِعْته مِنْ حُذَيْفَةَ مِنْ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ سَنَةً ، قَالَ :قَالَ حُذَيْفَةُ :أَوَّلُ مَا تَفْقِدُونَ مِنْ دِينِكُمَ الْخُشُوعُ ، وَآخِرُ مَا تَفْقِدُونَ مِنْ دِينِكُمَ الصَّلاَةُ.

(۳۵۹۵۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ایک برادر زادہ عبدالعزیز سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت حذیفہ سے پینتالیس سال میں سنا: کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنے دین میں سے جس چیز کو سب سے پہلے گم کرو گے وہ خشوع ہے اور تم جس آخری چیز کو اپنے دین میں سے گم کرو گے وہ نماز ہے۔

۳۵۹۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ ، ثُمَّ الْقَسْرِيِّ ، قَالَ :

اسْتَأْذَنْت عَلَى حُذَيْفَةَ ثَلاثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يَأْذَنْ لِي ، فَرَجَعْت فَإِذَا رَسُولُهُ قَدْ لَحِقَنِي ، فَقَالَ :مَا رَدَّك ؟ قُلْتُ : ظَنَنت أَنَّك نَائِمٌ ، قَالَ :مَا كُنْت لأَنَامَ حَتَّى أَنْظُرَ مِنْ أَيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ ، قَالَ :فَحَدَّثْت بِهِ مُحَمَّدًا ، فَقَالَ : قَدْ فَعَلَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۵۹۵۵) حضرت جندب بن عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے تین مرتبہ اجازت مانگی لیکن انہوں نے مجھے اجازت نہ دی تو میں واپس پلٹ گیا۔ پھر اچانک ان کا قاصد میرے پاس آیا۔ (مجھے لے آیا) آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا: تمہیں کس چیز نے واپس کردیا تھا؟ میں نے جواب دیا: میں نے یہ گمان کیا کہ آپ سوئے ہوں گے۔ انہوں نے فرمایا: میں تب نہیں سوتا جب تک میں سورج کے طلوع کی جگہ نہ دیکھ لوں۔ راوی کہتے ہیں میں نے یہ بات محمد سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سے زیادہ صحابہ رضی اللہ عنہم یہ عمل کرتے تھے۔

(۳۲) كلام عبادة بنِ الصّامِتِ رضي الله عنه

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا کلام

(۳۵۹۵٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ :إذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ ، قَالَ اللَّهُ :مَيِّزُوا مَا كَانَ لِي مِنَ الدُّنْيَا ، وَأَلْقُوا سَائِرَهَا فِي النَّارِ.

(ابن المبارک ۵۴۴)

(۳۵۹۵٦) حضرت عبادہ بن صامت سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو ارشادِ خداوندی ہوگا۔ دنیا میں سے جو کچھ میرے لیے تھا اس کو جدا کرلو اور باقی دنیا کو جہنم میں ڈال دو۔

(۳۵۹۵۷) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَمْزَةَ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، فَقَالَ رَجُلٌ يُصَلِّي يَبْتَغِي وَجْهَ اللهِ ، وَيُحِبُّ أَنْ يُحْمَدَ ، قَالَ :لَيْسَ بِشَيْءٍ ، إنَّ اللَّهَ يَقُولُ :أَنَا خَيْرُ شَرِيك ، فَمَنْ كَانَ لَهُ مَعِي شِرْكٌ فَهُوَ لَهُ كُلُّهُ لاَ حَاجَةَ لِي فِيهِ.

(۳۵۹۵۷) حضرت شہر بن حوشب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور اس نے کہا: ایک آدمی اللہ کی رضا کے لیے نماز پڑھتا ہے اور اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی تعریف کی جائے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ عمل کچھ (کام کا) نہیں۔ ارشاد خداوندی ہے: میں بہتر شریک ہوں۔ پس جس آدمی کی میرے ساتھ شرکت ہو تو وہ چیز ساری اُسی کی ہے۔ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔

(۳۵۹۵۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :سَمِعْتُ مَيْمُونَ بْنَ أَبِي شَبِيبٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، قَالَ :أَتَمَنَّى لِحَبِيبِي أَنْ يَقِلَّ مَالُهُ أَوْ يُعَجَّلَ مَوْتُهُ.

(۳۵۹۵۸) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اپنے دوست کے لیے اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اس کا مال کم ہو یا اس کی موت جلدی آ جائے۔

(۳۲) کلام أبی موسی رضی الله عنه

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا کلام

(۳۵۹۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : إِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ هَذَا الدِّينَارُ وَالدِّرْهَمُ ، وَهُمَا مُهْلِكَاكُمْ. (ابو نعیم ۲۶۱۔ ابن حبان ۶۹۴)

(۳۵۹۵۹) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ تم سے پہلے جو لوگ تھے انہیں اس دینار اور درہم نے ہلاک کیا تھا اور یہی دو تمہیں بھی ہلاک کرنے والے ہیں۔

(۳۵۹۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُوسَى ، عَنْ أَبِيهِ ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ﴾ قَالَ : جَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ لِلسَّابِقِينَ وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ لِلتَّابِعِينَ. (حاکم ۴۷۴)

(۳۵۹۶۰) حضرت ابن ابی موسیٰ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ (وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ) فرمایا: سابقین کے لیے دو سونے کی جنتیں ہوں گی اور تابعین کے لیے دو چاندی کی جنتیں ہوں گی۔

(۳۵۹۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : الشَّمْسُ فَوْقَ رُؤُوسِ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَعْمَالُهُمْ تُظِلُّهُمْ ، أَوْ تُضَحِّيهِمْ.

(۳۵۹۶۱) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن سورج لوگوں کے سروں پر ہوگا اور لوگوں کے اعمال لوگوں پر سایہ کریں گے یا ان کو سورج کے لیے چھوڑیں گے۔

(۳۵۹۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ أَبِي مُوسَى ، قَالَ فَجِئْنَا اللَّيْلَ إِلَى بُسْتَانٍ خَرِبٍ ، قَالَ ، فَقَامَ أَبُو مُوسَى مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّي ، فَقَرَأَ قِرَائَةً حَسَنَةً ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ أَنْتَ مُؤْمِنٌ تُحِبُّ الْمُؤْمِنَ مُهَيْمِنٌ تُحِبُّ الْمُهَيْمِنَ ، سَلاَمٌ تُحِبُّ السَّلاَمَ ، صَادِقٌ تُحِبُّ الصَّادِقَ.

(۳۵۹۶۲) حضرت مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے کہتے ہیں: پس ہم رات کو ایک ویران باغ میں آئے۔ مسروق کہتے ہیں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ رات کو کھڑے ہوئے، نماز پڑھی، خوبصورت قراءت کی پھر کہا: اے اللہ! تو مومن ہے اور مومن کو پسند کرتا ہے۔ مہیمن ہے اور مہیمن کو پسند کرتا ہے۔ سلام ہے اور سلامتی کو پسند کرتا ہے۔ سچا ہے اور سچے کو پسند کرتا ہے۔

(٣٥٩٦٣) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ :تَخْرُجُ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ وَهِيَ أَطْيَبُ رِيحًا مِنَ الْمِسْكِ ، قَالَ :فَيَصْعَدُ بِهَا الْمَلاَئِكَةُ الَّذِينَ يَتَوَفَّوْنَهَا فَتَلَقَّاهُمْ مَلاَئِكَةٌ دُونَ السَّمَاءِ فَيَقُولُونَ :مَنْ هَذَا مَعَكُمْ ؟ فَيَقُولُونَ :فُلاَنٌ وَيَذْكُرُونَهُ بِأَحْسَنِ عَمَلِهِ ، فَيَقُولُونَ :حَيَّاكُمَ اللَّهُ وَحَيَّا مَنْ مَعَكُمْ ، قَالَ :فَتُفْتَحُ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ ، قَالَ :فَيُشْرِقُ وَجْهُهُ فَيَأْتِي الرَّبَّ وَلِوَجْهِهِ بُرْهَانٌ مِثْلُ الشَّمْسِ ، قَالَ :وَأَمَّا الآخَرُ فَتَخْرُجُ نَفْسُهُ وَهِيَ أَنْتَنُ مِنَ الْجِيفَةِ ، فَيَصْعَدُ بِهَا الْمَلاَئِكَةُ الَّذِينَ يَتَوَفَّوْنَهَا فَتَلَقَّاهُمْ مَلاَئِكَةٌ دُونَ السَّمَاءِ فَيَقُولُونَ :مَنْ هَذَا ؟ فَيَقُولُونَ :فُلاَنٌ ، وَيَذْكُرُونَهُ بِأَسْوَءِ عَمَلِهِ ، قَالَ :فَيَقُولُونَ :رُدُّوهُ فَمَا ظَلَمَهُ اللَّهُ شَيْئًا ، قَالَ :وَقَرَأَ أَبُو مُوسَى :﴿وَلاَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ﴾.

(۳۵۹۶۳) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مومن کی روح نکلتی ہے تو وہ مشک سے زیادہ خوشبو والی ہوتی ہے۔ راوی کہتے ہیں پھر جن فرشتوں نے اس روح کو نکالا ہوتا ہے وہ فرشتے اس کو لے کر اوپر جاتے ہیں۔ پھر ان فرشتوں کو آسمان سے پہلے ہی اور فرشتے ملتے ہیں اور پوچھتے ہیں: یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ یہ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ فلاں ہے اور فرشتے اس کا ذکر اس کے بہترین عمل کے ذریعہ سے کرتے ہیں۔ اس پر سوال کرنے والے فرشتے کہتے ہیں: خدا تعالیٰ تم پر بھی رحمت کرے اور جو تمہارے ساتھ ہے اس پر بھی رحمت کرے۔ راوی کہتے ہیں پھر اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں پھر اس کا چہرہ روشن ہو جاتا ہے۔ پس وہ پروردگار کے پاس آتا ہے تو اس کے چہرے میں سورج کی مثل دلیل موجود ہوتی ہے۔ فرمایا: اور جو دوسرا ہے اس کی روح نکلتی ہے جبکہ وہ مردار سے زیادہ بدبودار ہوتی ہے۔ جو فرشتے اس کو نکالتے ہیں وہ اس کو لے کر اوپر جاتے ہیں تو آسمان سے پہلے کچھ فرشتے انہیں ملتے ہیں اور کہتے ہیں: یہ کون ہے؟ فرشتے کہتے ہیں فلاں ہے۔ اور اس کے بدترین عمل کا ذکر کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: اس پر وہ فرشتے کہتے ہیں: اس کو واپس کر دو۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے کوئی ظلم نہیں کیا۔ راوی کہتے ہیں پھر حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَلاَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ﴾

(٣٥٩٦٤) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :كَتَبَ أَبُو مُوسَى إِلَى عَامِرٍ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ إِلَى عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الَّذِي كَانَ يُدْعَى عَامِرَ بْنَ عَبْدِ قَيْسٍ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي عَهِدْتُكَ عَلَى أَمْرٍ وَبَلَغَنِي أَنَّكَ تَغَيَّرْتَ، فَإِنْ كُنْتَ عَلَى مَا عَهِدْتُ فَاتَّقِ اللَّهَ وَدُمْ ، وَإِنْ كُنْتَ تَغَيَّرْتَ فَاتَّقِ اللَّهَ وَعُدْ.

(۳۵۹۶۴) حضرت محمد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عامر کو خط لکھا عبداللہ بن قیس کی طرف سے عامر بن عبداللہ کی طرف ...... جس کو پہلے عبد قیس کہا جاتا تھا...... امابعد! پس میں نے تمہارے ساتھ ایک بات پر عہد کیا تھا اور مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تم بدل گئے ہو۔ لہٰذا اگر تم میرے کیے ہوئے معاہدہ پر ہو تو خدا سے ڈرو اور مداومت رکھو۔ اور اگر تم بدل گئے ہو تو خدا سے ڈرو اور واپس آ جاؤ۔

(٣٥٩٦٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ :الْجَلِيسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِنَ

الْوَحْدَةِ وَالْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِنْ جَلِيسِ السُّوءِ ، أَلَا إِنَّ مَثَلَ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ كَمَثَلِ الْعِطْرِ أَلَا يُحْذِكَ يَعْبَقُ بِكَ مِنْ رِيحِهِ ، أَلَا وَإِنَّ مَثَلَ جَلِيسِ السُّوءِ كَمَثَلِ الْكِيرِ إِلَّا يَحْرُقُكَ يَعْبَقُ بِكَ مِنْ رِيحِهِ ، أَلَا وَإِنَّمَا سُمِّيَ الْقَلْبُ مِنْ تَقَلُّبِهِ ، أَلَا وَإِنَّ مَثَلَ الْقَلْبِ مَثَلُ رِيشَةٍ مُتَعَلِّقَةٍ بِشَجَرَةٍ فِي فَضَاءٍ مِنَ الْأَرْضِ فَالرِّيحُ تُقَلِّبُهَا ظَهْرًا وَبَطْنًا. (ابن المبارك ۳۵۸)

(۳۵۹۶۵) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اچھا ہم نشین، خلوت سے بہتر ہوتا ہے اور خلوت، برے ہم نشین سے بہتر ہے۔ خبردار! اچھے ہم نشین کی مثال عطر کی سی ہے اگر وہ تجھے نہ بھی دے تو بھی خوشبو لگ کر تم مہک جاؤ گے۔ اور خبردار! برے ہم نشین کی مثال بھٹی کی دھونی کی سی ہے اگر وہ تمہیں نہ جلائے تو اس کی بو تمہیں پہنچ جائے گی۔ خبردار! دل کو دل اس کے پلٹنے کی وجہ سے کہا جاتا ہے۔ خبردار! دل کی مثال زمین کے اوپر فضا میں درخت کے ساتھ لٹکے ہوئے پر کی سی ہے۔ کہ ہوا اس کو اوپر، نیچے کی جانب پلٹتی رہتی ہے۔

(۳۵۹۶٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ أَبِي مُوسَى فِي منزله فَسَمِعَ النَّاسَ يَتَكَلَّمُونَ فَسَمِعَ فَصَاحَةً وَبَلَاغَةً ، قَالَ : فَقَالَ : يَا أَنَسُ ، هَلُمَّ فَلْنَذْكُرِ اللَّهَ سَاعَةً ، فَإِنَّ هَؤُلَاءِ يَكَادُ أَحَدُهُمْ أَنْ يَفْرِيَ الْأَدِيمَ بِلِسَانِهِ ، ثُمَّ قَالَ : يَا أَنَسُ ، مَا ثَبَّطَ النَّاسَ عَنِ الْآخِرَةِ مَا ثَبَّطَهُمْ عنها ؟ قَالَ : قُلْتُ : الدُّنْيَا وَالشَّهَوَاتُ ، قَالَ : لَا ، وَلَكِنْ غُيِّبَتِ الْآخِرَةُ وَعُجِّلَتِ الدُّنْيَا ، وَلَوْ عَايَنُوا مَا عَدَلُوا بَيْنَهُمَا ، وَلَا مَيَّلُوا .

(۳۵۹۶٦) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ان کے گھر پر تھے کہ انہوں نے کچھ لوگوں کو باتیں کرتے سنا اور انہوں نے فصاحت و بلاغت کے ساتھ سنا۔ راوی کہتے ہیں انہوں نے فرمایا: اے انس! آ ؤ، ہم کچھ دیر اللہ کا ذکر کر لیں۔ کیونکہ یہ تو ایسے ہیں کہ ان میں سے کوئی ایک اپنی زبان سے چمڑے کو کاٹ دے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کس چیز نے لوگوں کو آخرت سے روکا ہے؟ کس چیز نے انہیں اس سے روکا ہے؟ راوی کہتے ہیں میں نے کہا: دنیا اور خواہشات۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں۔ بلکہ آخرت آنکھوں سے غائب ہے اور دنیا حاضر ہے۔ اگر لوگ معائنہ کر لیں تو ان کے درمیان عدل نہ کریں اور نہ متردد ہوں۔

(۳۵۹٦۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ ، عَنْ أَبِي إِيَاسٍ ، عَنْ أَبِي كِنَانَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ ، أَنَّهُ قَالَ : إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ كَائِنٌ لَكُمْ أَجْرًا ، وَكَائِنٌ لَكُمْ ذِكْرًا ، وَكَائِنٌ عَلَيْكُمْ وِزْرًا ، فَاتَّبِعُوا الْقُرْآنَ ، وَلَا يَتَّبِعْكُمْ ، فَإِنَّهُ مَنْ يَتَّبِعَ الْقُرْآنَ يَهْبِطُ بِهِ عَلَى رِيَاضِ الْجَنَّةِ ، وَمَنْ يَتْبَعُهُ الْقُرْآنُ يَزُخُّ فِي قَفَاهُ فَيَقْذِفُهُ فِي جَهَنَّمَ.

(۳۵۹٦۷) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: بیشک یہ قرآن تمہارے لیے اجر ہوگا اور تمہارے

لیے ذکر ہوگا۔ اور تمہارے اوپر بوجھ ہوگا۔ پس تم قرآن کی پیروی کرو اور قرآن کو اپنے پیچھے نہ لگاؤ۔ کیونکہ جو شخص قرآن کی پیروی کرے گا تو وہ اس کو جنت کے باغ میں اتار دے گا اور جس کے پیچھے قرآن لگ جائے گا وہ اس کو اس کی گدی سے پکڑ کر جہنم میں گرا دیتا ہے۔

(۳۵۹۶۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ:إذَا أَصْبَحَ إبْلِيسُ بَعَثَ جُنُودَهُ فَيَقُولُ :لَمْ أَزَلْ بِهِ حَتَّى شَرِبَ ، قَالَ:أَنْتَ ، قَالَ:لَمْ أَزَلْ بِهِ حَتَّى زَنَى قَالَ :أَنْتَ ، قَالَ :لَمْ أَزَلْ بِهِ حَتَّى قَتَلَ ، قَالَ :أَنْتَ.

(۳۵۹۶۸) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب ابلیس صبح کرتا ہے تو اپنے لشکر کو بھیجتا ہے۔ ایک کہتا ہے: میں مسلسل ساتھ رہا یہاں تک کہ اس نے شراب پی لی۔ شیطان کہتا ہے تو ٹھیک ہے۔ ایک دوسرا کہتا ہے۔ میں مسلسل ساتھ رہا یہاں تک کہ اس نے زنا کرلیا۔ ابلیس کہتا ہے: تو ٹھیک ہے۔ ایک کہتا ہے: میں مسلسل ساتھ رہا یہاں تک کہ اس نے قتل کرلیا۔ ابلیس کہتا ہے۔ تو ٹھیک ہے۔

(۳۵۹۶۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا دَاوُد بْنُ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :جَمَعَ أَبُو مُوسَى الْقُرَّاءَ ، فَقَالَ :لاَ يَدْخُلَنَّ عَلَيْكُمْ إلاَّ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ ، قَالَ :فَدَخَلْنَا زُهَاءَ ثَلاَثُ مِئَةِ رَجُلٍ فَوَعَظَنَا ، وَقَالَ :أَنْتُمْ قُرَّاءُ هَذَا الْبَلَدِ وَأَنْتُمْ ، فَلاَ يَطُولَنَّ عَلَيْكُمَ الأَمَدُ فَتَقْسُو قُلُوبُكُمْ كَمَا قَسَتْ قُلُوبُ أَهْلِ الْكِتَابِ.

(۳۵۹۶۹) حضرت ابوالاسود سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے قراء کو جمع کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہاں وہ آئے جس نے قرآن جمع کیا ہے۔ راوی کہتے ہیں ہم تین صد کے قریب آدمی جمع ہوئے۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے ہمیں نصیحت فرمائی اور کہا تم لوگ اس شہر کے قاری ہو۔ تم لوگ امیدیں لمبی نہ باندھو ورنہ تمہارے دل سخت ہو جائیں گے جس طرح اہل کتاب کے دل سخت ہو گئے تھے۔

(۳۵۹۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ :بَعَثَنِي أَبِي إلَى الْمَدِينَةِ ، وَقَالَ :الْحَقْ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَائِلْهُمْ ، وَاعْلَمْ أَنِّي سَائِلُك ، فَلَقِيت ابْنَ سَلاَمٍ فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ خَاشِعٌ.

(۳۵۹۷۰) حضرت ابوبردہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے مدینہ کی طرف بھیجا اور فرمایا: جناب رسول اللہ ﷺ کے صحابہ سے ملو اور ان سے سوال کرو۔ اور یاد رکھو میں تم سے پوچھوں گا۔ چنانچہ میں حضرت ابن سلام کو ملا وہ ایک عاجز آدمی تھے۔

(٣٤) كلام ابنِ الزّبيرِ رضى الله عنه

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کا کلام

(٣٥٩٧١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِذَا قَامَ فِي الصَّلاَةِ كَأَنَّهُ وَتِدٌ.

(۳۵۹۷۱) حضرت مجاہد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو میخ کی طرح ہوتے۔

(٣٥٩٧٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : مَا رَأَيْت سَجْدَةً أَعْظَمَ مِنْ سَجْدَتِهِ ، يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ.

(۳۵۹۷۲) حضرت ابواسحاق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ان...... ابن زبیر رضی اللہ عنہ ...... کے سجدے سے بڑا سجدہ نہیں دیکھا۔

(٣٥٩٧٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : ﴿خُذِ الْعَفْوَ﴾ قَالَ : مَا أُمِرَ بِهِ إِلا مِنْ أَخْلاَقِ النَّاسِ ، وَايْمُ اللهِ لآخُذَنَّ بِهِ فِيهِمْ مَا صَحِبْتُهُمْ.

(۳۵۹۷۳) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں ﴿خُذِ الْعَفْوَ﴾ فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کے اخلاق سے ہی حکم دیا گیا۔ اور خدا کی قسم! جب تک میں لوگوں میں رہوں گا میں بھی اسی پر عمل کروں گا۔

(٣٥٩٧٤) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ شَيْبَانَ ، عَنْ أَبِي نَوْفَلِ بْنِ أَبِي عَقْرَبٍ ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ وَهُوَ مُوَاصِلٌ لِخَمْسَ عَشْرَةَ.

(۳۵۹۷۴) حضرت ابونوفل بن ابوعقرب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تو وہ پندرہ روز سے صوم وصال رکھ رہے تھے۔

(٣٥٩٧٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْزُبَانَ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الثَّقَفِيُّ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ خَطَبَهُمْ ، وَقَالَ : إِنَّكُمْ جِئْتُمْ مِنْ بُلْدَانٍ شَتَّى تَلْتَمِسُونَ أَمْرًا عَظِيمًا ، فَعَلَيْكُمْ بِحُسْنِ الدَّعَةِ وَصِدْقِ النِّيَّةِ.

(۳۵۹۷۵) حضرت محمد بن عبیداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو لوگوں کو خطبہ دیتے دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم متفرق شہروں سے آئے ہو اور ایک بڑی چیز کے متلاشی ہو۔ لہٰذا تم پر حسن دعا اور صدق نیت لازم ہے۔

(٣٥٩٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ ، قَالَ : كَتَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ حِينَ بُويِعَ : سَلاَمٌ عَلَيْك فَإِنِّي أَحْمَدُ إِلَيْك اللَّهَ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ ، أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ لأَهْلِ طَاعَةِ اللهِ وَأَهْلِ الْخَيْرِ عَلاَمَةً يُعْرَفُونَ بِهَا ، وَتُعْرَفُ فِيهِمْ مِنَ الأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ ، وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ ، وَالْعَمَلِ بِطَاعَةِ اللهِ ، وَاعْلَمْ أَنَّ الإِمَامَ مِثْلُ السُّوقِ يَأْتِيه مَا كان فِيهِ ، فَإِنْ كَانَ بَرًّا جَائَهُ أَهْلُ الْبِرِّ بِبِرِّهِمْ ، وَإِنْ كَانَ فَاجِرًا جَائَهُ أَهْلُ الْفُجُورِ بِفُجُورِهِمْ.

(۳۵۹۷۶) حضرت وہب بن کیسان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی تو ایک عراقی آدمی نے

آپ کو خط لکھا: "تم پر سلامتی ہو۔ میں تمہارے سامنے اس خدا کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اما بعد! پس ا
کی اطاعت کرنے والوں اور اہل خیر کی ایک علامت ہوتی ہے جس سے وہ پہچانے جاتے ہیں۔ اور وہ چیزیں ان میں پہچانی ج
ہیں۔ امر بالمعروف، نہی عن المنکر، خدا کی فرمانبرداری والے عمل اور جان لو کہ امام کی مثال بازار کی سی ہے۔ اس میں جو ہوگا وہی
کے پاس آئے گا۔ اگر امام نیک ہوگا تو نیک لوگ اپنی نیکی کے ساتھ اُس کے پاس آئیں گے اور اگر امام فاجر ہو تو اہل فجور اس
پاس اپنے فجور کے ساتھ آئیں گے۔

(۳۵۹۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عُتَيٍّ ، عَنْ أُبَيِّ بْ
كَعْبٍ ، قَالَ :إِنَّ طَعَامَ ابْنِ آدَمَ ضُرِبَ مَثَلاً ، وَإِنَّ مَلَّحَهُ وَقَزَّحَهُ ، عَلِمَ إِلَى مَا يَصِيرُ.

(۳۵۹۷۷) حضرت ابی بن کعب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ابن آدم کے کھانے کی مثال بیان کی گئی ہے کہ اگر اس میں خو
نمک مصالحے ڈالے جائیں گے تو جو انجام ہوگا وہ اس سے واقف ہے۔

(۳۵۹۷۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ، أَنَّهُ أُتـ
بِطَعَامٍ ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ :قُتِلَ حَمْزَةُ وَلَمْ نَجِدْ مَا نُكَفِّنُهُ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي ، وَقُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَ
خَيْرٌ مِنِّي وَلَمْ يَجِدْ مَا نُكَفِّنُهُ ، وَقَدْ أَصَبْنَا مِنْهَا مَا أَصَبْنَا ، ثُمَّ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ :إِنِّي لأَخْشَى أَنْ نَكُونَ و
عُجِّلَتْ لَنَا طَيِّبَاتُنَا فِي الدُّنْيَا.

(۳۵۹۷۸) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے بارے میں روایت ہے کہ ان کے پاس کھانا لایا گیا تو حضرت عبدالرحمٰن
فرمایا: حضرت حمزہ قتل کیے گئے لیکن ہمارے پاس ان کے کفن دینے کے لیے کچھ موجود نہیں تھا جبکہ وہ مجھ سے بہتر تھے اور مصعب
بن عمیر کو قتل کیا گیا وہ بھی مجھ سے بہتر تھے۔ لیکن ہمارے پاس ان کی تکفین کے لیے کچھ موجود نہ تھا۔ جبکہ ہمیں اس دنیا سے جو
ہے وہ تو ملا ہے پھر حضرت عبدالرحمٰن نے فرمایا: مجھے تو اس بات کا ڈر ہے کہ کہیں ہماری پاکیزہ چیزیں ہمیں دنیا ہی میں تو پیشگ
نہیں دے دی گئیں۔

(۳۵۹۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ مَعْنٍ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :بَيْنَا رَجُلٌ فِي بُسْتَانٍ بِمِصْرَ فِ
فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ جَالِسٌ مَهْمُومٌ حَزِينٌ يَنْكُتُ فِي الأَرْضِ ، إِذْ رَفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا صَاحِبُ مِسْحَاةٍ قَائِمٌ بَيْنَ يَدَيْ
فَقَالَ :صَاحِبُ الْمِسْحَاةِ، مَا لِي أَرَاكَ مَهْمُومًا حَزِينًا فَكَأَنَّهُ ازْدَرَاهُ، فَقَالَ: لاَ شَيْءَ، فَقَالَ: صَاحِبُ الْمِسْحَ
إِنْ يَكُنْ لِلدُّنْيَا فَالدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ يَأْكُلُ مِنْهُ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ ، وَإِنَّ الآخِرَةَ أَجَلٌ صَادِقٌ يَحْكُمُ فِيهِ مَلِ
قَادِرٌ ، يَفْصِلُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ ، حَتَّى ذَكَرَ أَنَّ لَهَا مَفَاصِلَ مِثْلَ مَفَاصِلِ اللَّحْمِ ، مَنْ أَخْطَأَ مِنْهَا شَيْئًا أَخْ
الْحَقَّ ، فَلَمَّا سَمِعَ بِذَلِكَ ، قَالَ :اهْتِمَامِي بِمَا فِيهِ الْمُسْلِمُونَ ، قَالَ :فَقَالَ :فَإِنَّ اللَّهَ سَيُنْجِيكَ بِشَفَقَتِ
عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَسَلْ ، مَنْ ذَا الَّذِي سَأَلَ اللَّهَ فَلَمْ يُعْطِهِ ، وَدَعَا اللَّهَ فَلَمْ يُجِبْهُ وَتَوَكَّلَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَكْفِهِ وَوَ

بِهِ فَلَمْ يُنْجِهِ ، قَالَ :فَطَفِقْتُ أَقُولُ :اللَّهُمَّ سَلِّمْنِي وَسَلِّمْ مِنِّي ، قَالَ :فَتَجَلَّتْ وَلَمْ أُصِبْ مِنْهَا بِشَيْءٍ.

(۳۵۹۷۹) حضرت عون بن عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ فتنہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے وقت میں ایک آدمی مصر میں ایک باغ میں فکرمند، غمگین بیٹھا ہوا زمین پر کرید رہا تھا کہ اس دوران اس نے اپنا سر اوپر اٹھایا تو ایک بیلچے والے آدمی کو اپنے سامنے کھڑے پایا۔ بیلچے والے نے کہا کیا بات ہے کہ میں تمہیں فکرمند اور غمگین پاتا ہوں؟ گویا کہ اس نے اس کو ہلکا سمجھتے ہوئے کہا: کوئی بات نہیں۔اس پر بیلچے والے نے کہا: اگر تو یہ دنیا کی خاطر ہے تو دنیا ایک حاضر سامان ہے جس سے نیک اور بد کھاتا ہے۔اور آخرت ایک سچا وقت ہے جس میں قدرت والا بادشاہ فیصلہ کرے گا۔حق اور باطل کے درمیان فیصلہ کرے گا۔ یہاں تک کہ اس نے ذکر کیا کہ اس کے گوشت کی طرح مفاصل ہیں۔جو ان میں سے کسی شے میں غلطی کرے گا وہ حق سے غلطی کر بیٹھے گا۔

جب اس آدمی نے یہ باتیں سنیں تو کہا میری فکرمندی مسلمانوں کے اندرونی مسئلہ میں ہے۔راوی کہتے ہیں اس پر اس آدمی نے کہا: عنقریب اللہ تعالیٰ تجھے مسلمانوں پر شفقت کی وجہ سے نجات دے گا اور تم سوال کرو۔وہ کون شخص ہے جس نے اللہ سے مانگا ہو پھر اس کو عطا نہ کیا گیا ہو؟ اس نے اللہ سے دعا کی ہو اور قبول نہ ہوئی ہو؟ خدا پر توکل کیا ہو اور خدا اس کو کافی نہ ہوا ہو؟ اور خدا پر بھروسہ کیا ہو اور خدا نے اس کو نجات نہ دی ہو؟ راوی کہتے ہیں۔ چنانچہ میں نے کہنا شروع کیا۔اے اللہ! تو مجھے بھی سلامت رکھنا اور مجھ سے بھی سلامتی رکھنا۔ کہتے ہیں پس وہ فتنہ ختم ہو گیا اور مجھے اس سے کوئی نقصان نہیں ہوا۔

(۳۵۹۸۰) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنِ ابْنِ أَبْجَرَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، قَالَ :لَقِيَنِي أَبُو جُحَيْفَةَ ، فَقَالَ لِي :يَا سَلَمَةُ مَا بَقِيَ شَيْءٌ مِمَّا كُنْتُ أَعْرِفُ إِلاَّ هَذِهِ الصَّلاَةُ ، وَمَا مِنْ نَفْسٍ تَسُرُّنِي أَنْ تَفْدِيَنِي مِنَ الْمَوْتِ ، وَلاَ نَفْسُ ذُبَابٍ ، قَالَ :ثُمَّ بَكَى.

(۳۵۹۸۰) حضرت سلمہ بن کہیل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ابو جحیفہ کی میرے ساتھ ملاقات ہوئی تو اس نے مجھے کہا: اے سلمہ! میری پہچان والی چیزوں میں سے صرف یہ نماز ہی رہ گئی ہے۔ مجھے کوئی نفس موت سے چھڑا کر خوش نہیں کرتا اور نہ مکھی کا نفس۔راوی کہتے ہیں پھر وہ رو پڑے۔

(۳۵۹۸۱) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ، قَالَ : جَالِسُوا الْكُبَرَاءَ وَخَالِطُوا الْحُكَمَاءَ وَسَائِلُوا الْعُلَمَاءَ.

(۳۵۹۸۱) حضرت ابو جحیفہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں بڑوں کے ساتھ بیٹھو۔حکماء سے ملو اور علماء سے پوچھو۔

(۳۵۹۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، قَالَ :مَرُّوا بِجِنَازَةِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَلَى أَبِي جُحَيْفَةَ ، فَقَالَ :اسْتَرَاحَ وَاسْتُرِيحَ مِنْهُ.

(۳۵۹۸۲) حضرت یزید بن ابی زیاد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ لوگ ابو عبدالرحمٰن کا جنازہ لے کر حضرت ابو جحیفہ کے پاس سے گزرے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: راحت پا گیا اور اس سے بھی راحت پائی گئی۔

(٣٥٩٨٣) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ﴿فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا﴾ قَالَ :عَذَابُ الْقَبْرِ.

(۳۵۹۸۳) حضرت ابوسعید سے ﴿فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا﴾ کے بارے میں روایت ہے کہتے ہیں کہ یہ عذاب قبر ہے۔

(٣٥٩٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ﴿لَرَادُّكَ إِلَى مَعَادٍ﴾ قَالَ :مَعَادُهُ آخِرَتُهُ :الْجَنَّةُ.

(۳۵۹۸۴) حضرت ابوسعید سے ﴿لَرَادُّكَ إِلَى مَعَادٍ﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ کہتے ہیں: معاد یعنی اس کی آخرت یعنی جنت۔

(٣٥٩٨٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :إِنَّ إِبْرَاهِيمَ يَلْقَاهُ أَبُوهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَتَعَلَّقُ بِهِ ، فَيَقُولُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ :قَدْ كُنْت آمُرُك وَأَنْهَاك فَعَصَيْتَنِي ، قَالَ :وَلَكِنَّ الْيَوْمَ لاَ أَعْصِيك ، قَالَ :فَيُقْبِلُ إِبْرَاهِيمُ إِلَى الْجَنَّةِ وَهُوَ مَعَهُ ، قَالَ :فَيُقَالَ لَهُ :يَا إِبْرَاهِيمُ ، دَعْهُ ، قَالَ :فَيَقُولُ :إِنَّ اللَّهَ وَعَدَنِي أَنْ لاَ يَخْذُلَنِي الْيَوْمَ ، قَالَ : فَيَأْتِي إِبْرَاهِيمَ آتٍ مِنْ رَبِّهِ مَلَكٌ ، فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَيَرْتَاعُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ وَيُكَلِّمُهُ وَيُشْغَلُ حَتَّى يَلْهُو عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :فَيَنْطَلِقُ الْمَلَكُ وَيَمْشِي إِبْرَاهِيمُ نَحْوَ الْجَنَّةِ ، قَالَ :فَيُنَادِيهِ أَبُوهُ :يَا إِبْرَاهِيمُ ، قَالَ :فَيَلْتَفِتُ إِلَيْهِ وَقَدْ غُيِّرَ خَلْقُهُ ، قَالَ :فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ :أُفٍّ أُفٍّ ، ثُمَّ يَسْتَقِيمُ وَيَدَعُهُ.

(۳۵۹۸۵) حضرت ابوسعید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن حضرت ابراہیم کے والد کی حضرت ابراہیم سے ملاقات ہوگی۔ وہ حضرت ابراہیم سے لپٹ جائیں گے تو حضرت ابراہیم ان سے کہیں گے۔ تحقیق میں نے آپ کو حکم دیا اور آپ کو منع کیا لیکن آپ نے میری نافرمانی کی۔ والد کہیں گے: لیکن آج تو میں تمہاری نافرمانی نہیں کروں گا۔ راوی کہتے ہیں حضرت ابراہیم جنت کی طرف چل دیں گے اور وہ بھی آپ کے ساتھ ہوں گے۔ راوی کہتے ہیں حضرت ابراہیم کو کہا جائے گا۔ اے ابراہیم! اس کو چھوڑ دے۔ راوی کہتے ہیں وہ کہیں گے تحقیق اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ وہ مجھے آج کے دن رسوا نہیں کرے گا۔ راوی کہتے ہیں پھر حضرت ابراہیم کے پاس ان کے پروردگار کے پاس سے ایک فرشتہ آئے گا اور انہیں سلام کہے گا۔ پس حضرت ابراہیم علیہ السلام اس کو دیکھ کر خوش ہوں گے اور اس سے کلام کریں گے۔ اور ایسے مصروف ہوں گے کہ اپنے والد سے غافل ہو جائیں گے۔ راوی کہتے ہیں پھر فرشتہ چلنے لگے گا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی ان کے ہمراہ جنت کی طرف چلیں گے۔ راوی کہتے ہیں اس پر ان کے والد ان کو آواز دیں گے۔ اے ابراہیم! راوی کہتے ہیں آپ اس کی طرف التفات کریں گے تو اس کی خلقت ہی بدل چکی ہوگی۔ راوی کہتے ہیں۔ اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کہیں گے۔ اُف، اُف۔ پھر آپ علیہ السلام سیدھے ہو جائیں گے اور اس کو چھوڑ دیں گے۔

(۳۵) کلام ربیع بن خثیم رحمه الله

حضرت ربیع بن خثیم کا کلام

(۳۵۹۸۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي يَعْلَى ، قَالَ : كَانَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ إِذَا مَرَّ بِالْمَجْلِسِ يَقُولُ : قُولُوا خَيْرًا وَافْعَلُوا خَيْرًا وَدُومُوا عَلَى صَالِحَةٍ ، وَلَا تَقْسُ قُلُوبُكُمْ ، وَلَا يَتَطَاوَلْ عَلَيْكُمُ الأَمَدُ ، وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ ، قَالُوا :سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ.

(۳۵۹۸۶) حضرت ابویعلی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ربیع بن خثیم جب کسی مجلس کے پاس سے گزرتے تھے تو کہتے تھے۔ خیر کی بات کہو خیر کا کام کرو۔ اچھے عمل پر مداومت رکھو۔ تمہارے دل سخت نہ ہو جائیں اور تمہاری مہلت زیادہ نہ ہو جائے اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے کہا ہم نے سنا حالانکہ انہوں نے نہیں سنا تھا۔

(۳۵۹۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي يَعْلَى ، قَالَ : كَانَ الرَّبِيعُ إِذَا قِيلَ لَهُ : كَيْفَ أَصْبَحْت يَقُولُ :أَصْبَحْنَا ضُعَفَاءَ مُذْنِبِينَ نَأْكُلُ أَرْزَاقَنَا وَنَنْتَظِرُ آجَالَنَا.

(۳۵۹۸۷) حضرت ابویعلی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت ربیع سے کہا جاتا آپ نے صبح کس طرح کی؟ تو آپ فرماتے: ہم نے ضعف اور گناہگاری کی حالت میں صبح کی کہ ہم اپنے رزق کھا رہے ہیں اور اپنی موتوں کا انتظار کر رہے ہیں۔

(۳۵۹۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي يَعْلَى ، عَنْ رَبِيعٍ ، قَالَ :مَا أُحِبُّ مُنَاشَدَةَ الْعَبْدِ رَبَّهُ يَقُولُ :رَبِّ قَضَيْت عَلَى نَفْسِكَ الرَّحْمَةَ ، قَضَيْت عَلَى نَفْسِكَ كَذَا ، يَسْتَبْطِءُ ، وَمَا رَأَيْت أَحَدًا يَقُولُ : رَبِّ قَدْ أَدَّيْت مَا عَلَيَّ فَأَدِّ مَا عَلَيْك.

(۳۵۹۸۸) حضرت ربیع سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے بندہ کی یہ دعا، اپنے رب سے کرنا پسند نہیں ہے کہ وہ کہے: اے اللہ! تو نے اپنے اوپر رحمت کا فیصلہ کرلیا ہے تو نے خود پر یہ فیصلہ کرلیا ہے۔ (یہ کہہ کر) بندہ سستی کا مظاہرہ کرے۔ میں نے کسی کو یہ کہتے نہیں دیکھا کہ اے میرے پروردگار! جو مجھ پر لازم تھا وہ میں نے ادا کر دیا ہے۔ پس جو تجھ پر لازم ہے وہ تو ادا کر دے۔

(۳۵۹۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي يَعْلَى ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، قَالَ :مَا غَائِبٌ يَنْتَظِرُهُ الْمُؤْمِنُ خَيْرٌ مِنَ الْمَوْتِ.

(۳۵۹۸۹) حضرت ربیع بن خثیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ موت سے زیادہ بہتر کوئی غائب چیز ایسی نہیں جس کا مومن کو انتظار ہو۔

(۳۵۹۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ أَنَّهُ أَوْصَى عِنْدَ مَوْتِهِ ، فَقَالَ :هَذَا مَا أَقَرَّ بِهِ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ عَلَى نَفْسِهِ وَأَشْهَدَ عَلَيْهِ وَكَفَى بِاللهِ شَهِيدًا ، وَجَازِيًا لِعِبَادِهِ الصَّالِحِينَ وَمُثِيبًا أَنِّي

رَضِيت بِاللهِ رَبًّا وَبِالإِسْلاَمِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا ، وَرَضِيت لِنَفْسِي وَلِمَنْ أَطَاعَنِي أَنْ أَعْبُدَهُ فِي الْعَابِدِينَ ، وَأَنْ أَحْمَدَهُ فِي الْحَامِدِينَ ، وَأَنْ أَنْصَحَ لِجَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۵۹۹۰) حضرت ربیع بن خثیم کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے اپنی موت کے وقت وصیت کی۔ فرمایا: یہ وہ باتیں ہیں جن کا ربیع بن خثیم اپنی ذات کے بارے میں اقرار کرتا ہے اور اس پر گواہی دیتا ہے اور گواہی کے لیے خدا ہی کافی ہے۔ اور اپنے نیک بندوں کو بدلہ دینے کے لیے کافی ہے اور ثواب دینے کے لیے کافی ہے۔ میں اللہ پر رب ہونے کے اعتبار سے راضی ہوں اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہوں اور اپنے نفس کے لیے اور اس کے لیے جو میری فرمانبرداری کرے اس بات پر راضی ہوں کہ میں عبادت کرنے والوں میں خدا کی عبادت کروں اور حمد کرنے والوں میں خدا کی حمد کروں اور میں مسلمانوں کی جماعت کی خیر خواہی کروں۔

(۳۵۹۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : مَا سَمِعْت الرَّبِيعَ بْنَ خُثَيْمٍ يَذْكُرُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا إِلاَّ أَنِّي سَمِعْته يَقُولُ مَرَّةً : كَمْ لِلتَّيْمِ مَسْجِدًا.

(۳۵۹۹۱) حضرت ابوحیان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ربیع بن خثیم کو دنیا کے معاملات میں سے کسی کا ذکر کرتے نہیں سنا۔ ہاں ایک مرتبہ میں نے انہیں کہتے سنا: یتیم کی کتنی ہی مسجدیں ہیں۔

(۳۵۹۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مَاعِزٍ ، قَالَ : قَالَ لِي الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ : يَا بَكْرُ ، اخْزُنْ عَلَيْك لِسَانَك إِلاَّ مِمَّا لَك ، وَلاَ عَلَيْك ، فَإِنِّي اتَّهَمْت النَّاسَ عَلَى دِينِي ، أَطِعَ اللَّهَ فِيمَا عَلِمْت ، وَمَا اسْتُؤْثِرَ بِهِ عَلَيْك فَكِلْهُ إِلَى عَالِمِهِ ، لأَنَّا عَلَيْكُمْ فِي الْعَمْدِ أَخْوَفُ مِنِّي عَلَيْكُمْ فِي الْخَطَإِ ، مَا خَيْرُكُمَ الْيَوْمَ بِخَيْرِهِ ، وَلَكِنَّهُ خَيْرٌ مِنْ آخِرِ شَرٌّ مِنْهُ ، مَا تَتَّبِعُونَ الْخَيْرَ كُلَّ اتِّبَاعِهِ ، وَلاَ تَفِرُّونَ مِنَ الشَّرِّ حَقَّ فِرَارِهِ ، مَا كُلُّ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ أَدْرَكْتُمْ ، وَلاَ كُلَّ مَا تَقْرَؤُونَ تَدْرُونَ مَا هُوَ السَّرَائِرُ اللاَّتِي يُخْفِينَ عَلَى النَّاسِ وَهِيَ لِلَّهِ بَوَادٍ ، ابْتَغُوا دَوَائَهَا ، ثُمَّ يَقُولُ لِنَفْسِهِ : وَمَا دَوَاؤُهَا أَنْ تَتُوبَ ، ثُمَّ لاَ تَعُودَ.

(۳۵۹۹۲) حضرت بکر بن ماعز سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ربیع بن خثیم نے مجھے کہا: اے بکر! اپنی زبان کو اپنی حفاظت میں رکھ مگر وہ بات جو تیرے فائدہ میں ہو۔ تیرے خلاف نہ ہو۔ کیونکہ میں نے اپنے دین کے بارے میں لوگوں کو متہم پایا ہے۔ جو تمہیں معلوم ہے اس میں اللہ کی اطاعت کر اور جو چیز تمہارے علم میں نہ ہو تو اس کو اس کے جاننے والے کے سپرد کر دے۔ مجھے تمہارے اوپر جان بوجھ کر کیے جانے والے عمل کا، غلطی سے ہونے والے عمل کی بہ نسبت زیادہ خوف ہے۔ تم میں سے جو آج خیر پر ہے وہ بہتر نہیں ہے بلکہ وہ اپنے آخری شر سے بہتر ہیں، تم لوگ خیر کی مکمل اتباع نہیں کرتے اور تم شر سے کما حقہ فرار اختیار نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ پر جو کچھ اتارا ہے تم نے اس کو سارا نہیں پایا۔ اور جو کچھ تم پڑھتے ہو اس سارے کو تم نہیں جانتے کہ وہ کیا ہے۔ وہ پوشیدہ باتیں جو لوگوں پر مخفی ہوتی ہیں وہ اللہ کے لیے تو ظاہر ہیں۔ تم اس کا علاج تلاش کرو۔ پھر آپ نے

اپنے آپ سے کہا: اس کا علاج کیا ہے؟ یہ کہ تم توبہ کرو اور پھر اس کی طرف عود نہ کرو۔

(٣٥٩٩٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ بُشَيْرٍ مَوْلَى الرَّبِيعِ ، قَالَ : كَانَ الرَّبِيعُ يُصَلِّي لَيْلَةً فَمَرَّ بِهَذِهِ الآيَةِ : ﴿أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ﴾ فَرَدَّدَهَا حَتَّى أَصْبَحَ.

(۳۵۹۹۳) حضرت ربیع کے آزاد کردہ غلام سے روایت ہے کہ حضرت ربیع رات کو نماز پڑھ رہے تھے کہ اس آیت پر پہنچے ﴿أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ﴾ تو اس کو صبح تک دہراتے رہے۔

(٣٥٩٩٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ الرَّبِيعُ يَأْتِي عَلْقَمَةَ وَكَانَ فِي مَسْجِدِهِ طَرِيقٌ ، وَإِلَى جَنْبِهِ نِسَاءٌ كُنَّ يَمْرُرْنَ فِي الْمَسْجِد ، فَلاَ يَقُولُ كَذَا وَلا كَذَا.

(۳۵۹۹۴) حضرت ابراہیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ربیع، حضرت علقمہ کے پاس آتے تھے اور ان کی مسجد میں راستہ تھا اور ان کے ہمراہ عورتیں بھی مسجد میں سے گزرتی تھیں لیکن وہ ایسی ویسی باتیں نہیں کرتے تھے۔

(٣٥٩٩٥) حَدَّثَنَا أبو مُعَاوِيَةَ ، وَوَكِيع ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ﴿وَإِذًا لاَ تُمَتَّعُونَ إِلاَّ قَلِيلاً﴾ قَالَ : الْقَلِيلُ مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الأَجَلِ.

(۳۵۹۹۵) حضرت ربیع بن خثیم سے ﴿وَإِذًا لاَ تُمَتَّعُونَ إِلاَّ قَلِيلاً﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ فرمایا: قلیل سے مراد وہ مہلت ہے جو ان کی موت اور ان کے درمیان ہے۔

(٣٥٩٩٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ﴿بَلَى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَأَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ﴾ قَالَ : مَاتُوا عَلَى كُفْرِهِمْ ، وَرُبَّمَا قَالَ : مَاتُوا عَلَى الْمَعْصِيَةِ.

(۳۵۹۹۶) حضرت ربیع بن خثیم سے ﴿بَلَى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَأَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں جو اپنے کفر پر مرے اور کبھی فرماتے جو لوگ معصیت کی حالت میں مرے۔

(٣٥٩٩٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْنِسُ الْحُشَّ بِنَفْسِهِ ، قَالَ : فَقِيلَ لَهُ : إنَّك تُكْفَى هَذَا ، قَالَ : إنِّي أُحِبُّ أَنْ آخُذَ بِنَصِيبِي مِنَ الْمِهْنَةِ.

(۳۵۹۹۷) حضرت ربیع بن خثیم کے بارے میں روایت ہے کہ وہ بذاتِ خود بیت الخلاء کو صاف کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں انہیں کہا گیا: آپ کو اس کی کفایت ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں بھی مشقت میں سے اپنا حصہ لوں۔

(٣٥٩٩٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، قَالَ : أَقِلُّوا الْكَلاَمَ إلاَّ بِتِسْعٍ : تَسْبِيحٍ وَتَهْلِيلٍ وَتَكْبِيرٍ وَتَحْمِيدٍ ، وَسُؤَالِكَ الْخَيْرَ ، وَتَعَوُّذِكَ مِنَ الشَّرِّ ، وَأَمْرِكَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيِكَ عَنِ الْمُنْكَرِ ، وَقِرَائَةِ الْقُرْآنِ.

(۳۵۹۹۸) حضرت ربیع بن خثیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں نو باتوں کے علاوہ (باقی) باتیں کم کرو: تسبیح، تہلیل، تکبیر، تحمید اور تمہارا

خیر کا سوال کرنا اور تمہارا شر سے پناہ مانگنا، اور تمہارا امر بالمعروف کرنا اور نہی عن المنکر کرنا اور قرآن کی قراءت کرنا۔

(۳۵۹۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، أَنَّهُ قَالَ لأَهْلِهِ :اصْنَعُوا لِي خَبِيصًا ، فَصُنِعَ فَدَعَا رَجُلاً بِهِ خَبَلٌ فَجَعَلَ رَبِيعٌ يُلَقِّمُهُ وَلُعَابُهُ يَسِيلُ ، فَلَمَّا أَكَلَ وَخَرَجَ ، قَالَ لَهُ أَهْلُهُ :تَكَلَّفْنَا وَصَنَعْنَا ، ثُمَّ أَطْعَمْته رجلا ما يَدْرِي هَذَا مَا أَكَلَ ، قَالَ الرَّبِيعُ :لَكِنَّ اللَّهَ يَدْرِي.

(۳۵۹۹۹) حضرت ربیع کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا: تم میرے لیے حلوہ بناؤ۔ چنانچہ حلوہ پکایا گیا پھر انہوں نے ایک پاگل آدمی کو بلایا اور حضرت ربیع نے اس کو لقمہ بنا کر دینا شروع کیا اور اس کا تھوک بہہ رہا تھا۔ پس جب اُس نے کھالیا اور چلا گیا تو گھر والوں نے حضرت ربیع سے کہا ہم نے تکلف کیا اور تیار کیا پھر آپ نے وہ ایسے آدمی کو کھلا دیا جس کو معلوم ہی نہیں کہ اس نے کیا کھایا ہے۔ حضرت ربیع نے فرمایا: لیکن اللہ کو تو معلوم ہے۔

(۳۶۰۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :مَا جَلَسَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ فِي مَجْلِسٍ مُنْذُ تَأَزَّرَ بِإِزَارٍ ، قَالَ :أَخَافُ أَنْ يُظْلَمَ رَجُلٌ فَلاَ أَنْصُرُهُ ، أَوْ يَفْتَرِيَ رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ فَأُكَلَّفُ عَلَيْهِ الشَّهَادَةَ، وَلاَ أَغُضَّ الْبَصَرَ ، وَلاَ أَهْدِي السَّبِيلَ ، أَوْ تَقَعَ الْحَامِلُ فَلاَ أَحْمِلُ عَلَيْهَا.

(۳۶۰۰۰) حضرت شعبی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ربیع بن خثیم نے جب سے ہوش سنبھالا ہے کسی مجلس میں نہیں بیٹھے۔ کہتے ہیں مجھے خوف ہے کہ کسی آدمی پر ظلم کیا جائے اور میں اس کی مدد نہ کروں، یا کوئی آدمی کسی آدمی پر جھوٹ باندھے اور مجھے اس پر گواہی کا مکلّف بنایا جائے اور میں نگاہ نیچی نہ کرسکوں اور نہ راہ دکھا سکوں۔

(۳۶۰۰۱) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ سَيَّارٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ :انْطَلَقْت أَنَا وَأَخِي إِلَى الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ ، فَقَالَ :مَا جَاءَ بِكُمْ ، قَالُوا :جِئْنَا لِتَذْكُرَ اللَّهَ فَنَذْكُرَهُ مَعَك ، وَتَحْمَدَ اللَّهَ فَنَحْمَدَهُ مَعَك ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ ، فَقَالَ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ تَقُولاَ :جِئْنَا لِتَشْرَبَ فَنَشْرَبَ مَعَك ، وَلاَ جِئْنَا لِتَزْنِيَ فَنَزْنِيَ مَعَك.

(۳۶۰۰۱) حضرت ابو وائل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں اور میرے بھائی حضرت ربیع بن خثیم کے پاس گئے تو وہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے فرمایا: تمہیں کیا مقصد لایا ہے؟ ہم نے جواب دیا۔ ہم آئے ہیں تا کہ آپ اللہ کا ذکر کریں تو ہم بھی آپ کے ہمراہ اللہ کا ذکر کریں اور آپ اللہ کی تعریف کریں اور ہم بھی آپ کے ساتھ اللہ کی تعریف کریں۔ اس پر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے اور کہا۔ تمام تعریف اس اللہ کی ہے تم سے یہ نہیں کہلوایا۔ ہم تیرے پاس آئے ہیں کہ تو شراب پیے تا کہ ہم بھی تیرے ساتھ پئیں اور نہ ہم تیرے پاس آئے ہیں کہ تم زنا کرو تا کہ ہم تیرے ساتھ زنا کریں۔

(۳۶۰۰۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ الرَّبِيعَ يَقُولُ :عَجَبًا لِمَلَكِ الْمَوْتِ وَإِتْيَانِهِ ثَلاَثَةً :مَلِكٌ مُمْتَنِعٌ فِي حُصُونِهِ فَيَأْتِيهِ فَيَنْزِعُ نَفْسَهُ وَيَدَعُ مُلْكَهُ خَلْفَهُ ، وَطَبِيبٌ نِحْرِيرٌ يُدَاوِي

النَّاسَ فَيَأْتِيه فَيَنْزِعُ نَفْسَهُ. (ابو نعیم ۱۱۵)

(۳۶۰۰۲) حضرت ربیع فرماتے ہیں ملک الموت اور اس کا تین آدمیوں کے پاس آنا قابل تعجب ہے۔ (ایک) اپنے قلعوں میں بند بادشاہ کہ فرشتہ اس کے پاس آتا ہے اور اس کی روح نکالتا ہے اور اس کے ملک کو اس کے پیچھے چھوڑ دیتا ہے۔ اور ماہر طبیب جو لوگوں کا علاج کرتا ہے۔ اس کے پاس فرشتہ آتا ہے اور اس کی روح نکال لیتا ہے۔

(٣٦٠٠٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، أَنَّهُ سُرِقَتْ لَهُ فَرَسٌ مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ يُصَلِّي قِيمَتُهُ ثَلَاثُونَ أَلْفًا فَلَمْ يَنْصَرِفْ ، فَأَصْبَحَ فَحَمَلَ عَلَى مَهْرِهَا ، ثُمَّ أَصْبَحَ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ سَرَقَنِي وَلَمْ أَكُنْ لأَسْرِقُهُ ، قَالَ : وَكَانَ رَبِيعٌ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فَإِذَا سَمِعَ وَقْعًا خَافَتَ.

(۳۶۰۰۳) حضرت ربیع بن خثیم کے بارے میں روایت ہے کہ ان کا ایک تیس ہزار کی قیمت کا گھوڑا رات نماز پڑھتے ہوئے چوری ہوا لیکن انہوں نے نماز نہ چھوڑی۔ جب صبح ہوئی تو ربیع نے اس کے بچے پر سواری شروع کردی پھر جب صبح ہوئی تو انہوں نے کہا: اے اللہ! اس نے میری چوری کرلی حالانکہ میں نے اس کی چوری نہیں کی تھی۔ راوی کہتے ہیں: حضرت ربیع قراءت بلند آواز سے کیا کرتے تھے۔ جب آپ نے قدموں کی چاپ سنی تو آہستہ قراءت کرلی۔

(٣٦٠٠٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ لِلرَّبِيعِ : أَلاَ نَدْعُو لَكَ طَبِيبًا ، فَقَالَ : أَنْظِرُونِي ، ثُمَّ تَفَكَّرَ ، فَقَالَ : ﴿وَعَادًا وَثَمُودَ وَأَصْحَابَ الرَّسِّ وَقُرُونًا بَيْنَ ذَلِكَ كَثِيرًا وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الأَمْثَالَ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا﴾ فَذَكَرَ مِنْ حِرْصِهِمْ عَلَى الدُّنْيَا وَرَغْبَتِهِمْ فِيهَا ، قَالَ : فَقَدْ كَانَتْ مرضى وكان منهم أَطِبَّاءُ ، فَلَا الْمُدَاوِي بَقِيَ ، وَلَا الْمُدَاوَى ، هَلَكَ النَّاعِت وَالْمَنْعُوتُ لَهُ ، وَاللهِ لاَ تَدْعُونَ لِي طَبِيبًا.

(۳۶۰۰۴) حضرت عبدالملک بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ربیع سے کہا گیا ہم آپ کے لیے حکیم کو نہ بلائیں؟ آپ نے فرمایا: تم مجھے مہلت دے دو۔ پھر آپ نے فکر فرمایا تو کہا: ﴿وَعَادًا وَثَمُودَ وَأَصْحَابَ الرَّسِّ وَقُرُونًا بَيْنَ ذَلِكَ كَثِيرًا وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الأَمْثَالَ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا﴾ پھر آپ نے ان لوگوں کی دنیوی زندگی پر حرص اور اس زندگی کی رغبت ذکر فرمائی۔ فرمایا: یہ لوگ بیمار ہوئے اور کچھ ان میں حکیم تھے لیکن دوائی کھانے والا بھی باقی نہ رہا اور دوائی کھلانے والا بھی باقی نہ رہا۔ صفت کرنے والا اور صفت کیا ہوا دونوں ہلاکت کا شکار ہوئے۔ بخدا! تم لوگ میرے لیے حکیم کو نہ بلاؤ۔

(٣٦٠٠٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ فَدَعَا بِهَذِهِ الدَّعَوَاتِ : اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ ، وَإِلَيْكَ يَرْجِعُ الأَمْرُ كُلُّهُ ، وَأَنْتَ إِلَهُ الْخَلْقِ كُلِّهِ ، بِيَدِكَ الْخَيْرُ كُلُّهُ ، نَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ.

(۳۶۰۰۵) حضرت شعبی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت ربیع بن خثیم کے پاس گئے تو انہوں نے یہ دعا مانگی۔ اے اللہ! ساری حمد تیرے لیے ہے اور سارے امور تیری طرف لوٹتے ہیں اور ہر قسم کی حمد کے معبود آپ ہی ہیں۔ ساری بھلائیاں آپ کے قبضہ میں ہیں۔ ہم ہر خیر کا آپ ہی سے سوال کرتے ہیں اور ہم ہر شر سے آپ ہی کی پناہ مانگتے ہیں۔

(۳۶۰۰۶) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سُرِّيَّةِ الرَّبِيعِ ، قَالَتْ : لَمَّا حُضِرَ الرَّبِيعُ بَكَتِ ابْنَتُهُ ، فَقَالَ : يَا بُنَيَّةُ ، لِمَ تَبْكِينَ ؟ قُولِي يا بشرى : لَقِيَ أَبِي الْخَيْرَ.

(۳۶۰۰۶) حضرت سریۃ الربیع سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ جب حضرت ربیع کی موت کا وقت قریب آیا تو ان کی بیٹی رو پڑی۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اے بیٹی! تم کیوں روتی ہو؟ تم کہو۔ اے خوشخبری! میرا والد خیر سے مل رہا ہے۔

(۳۶۰۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ صَحِبَ رَبِيعَ بْنَ خُثَيْمٍ عِشْرِينَ سَنَةً مَا سَمِعَ منه كَلِمَةً تُعَابُ.

(۳۶۰۰۷) حضرت ابراہیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے اس آدمی نے بیان کیا جو بیس سال تک ربیع بن خثیم کے ساتھ رہا تھا کہ اس نے آپ سے کوئی قابل عتاب کلمہ نہیں سنا۔

(۳۶۰۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿فَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّةُ نَعِيمٍ﴾ قَالَ : مَذْخُورَةٌ له ﴿وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ الضَّالِّينَ فَنُزُلٌ مِنْ حَمِيمٍ﴾ قَالَ : عِنْدَهُ ﴿وَتَصْلِيَةُ جَحِيمٍ﴾ قَالَ : مَذْخُورَةٌ لَهُ.

(۳۶۰۰۸) حضرت ربیع بن خثیم سے ارشاد خداوندی ﴿فَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّةُ نَعِيمٍ﴾ فرمایا: یہ ان کے لیے ذخیرہ شدہ ہیں۔ ﴿وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ الضَّالِّينَ فَنُزُلٌ مِنْ حَمِيمٍ﴾ فرمایا: اس کے پاس ہے ﴿وَتَصْلِيَةُ جَحِيمٍ﴾ فرمایا: اس کے لیے ذخیرہ شدہ ہے۔

(۳۶۰۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ نُسَيْرٍ أَبِي طُعْمَةَ قَالَ : كَانَ الرَّبِيعُ إِذَا جَائَهُ سَائِلٌ ، قَالَ : أَطْعِمُوا هَذَا السَّائِلَ سُكَّرًا ، فَإِنَّ الرَّبِيعَ يُحِبُّ السُّكَّرَ.

(۳۶۰۰۹) حضرت نسیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ربیع کے پاس جب کوئی سائل آتا تو آپ رحمہ اللہ کہتے۔ اس سائل کو شکر کھلاؤ۔ کیونکہ حضرت ربیع کو شکر پسند تھی۔

(۳۶۰۱۰) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ فی قَوْلِهِ : ﴿يَا أَيُّهَا الإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ﴾ قَالَ : الْجَهْلُ.

(۳۶۰۱۰) حضرت ربیع بن خثیم سے ارشاد خداوندی ﴿يَا أَيُّهَا الإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ﴾ کے بارے میں روایت ہے فرمایا: جہل نے۔

(۳۶) كلام مسروق رحمه الله

حضرت مسروق رحمہ اللہ کا کلام

(۳۶۰۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بن مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : مَا مِنْ شَيْءٍ خَيْرٌ

لِلْمُؤْمِنِ مِنْ لَحْدٍ قَدِ اسْتَرَاحَ مِنْ هُمُومِ الدُّنْيَا وَأَمِنَ مِنْ عَذَابِ اللهِ. (ابو نعیم ۹۷)

(۳۶۰۱۱) حضرت مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مومن کے لیے اس لحد سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے جس میں وہ دنیا کے ہموم سے راحت پالے اور عذاب الٰہی سے امن میں ہو۔

(٣٦٠١٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :حَجَّ مَسْرُوقٌ فَمَا نَامَ إِلاَّ سَاجِدًا.

(۳۶۰۱۲) حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت مسروق نے حج ادا کیا وہ صرف سجدے میں ہی سوتے تھے۔

(٣٦٠١٣) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : مَا مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ آسَى عَلَيْهِ إِلاَّ السُّجُودُ لِلَّهِ.

(۳۶۰۱۳) حضرت مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں دنیا میں کوئی چیز سکون دہ نہیں ہے سوائے خدا کے لیے سجدوں کے۔

(٣٦٠١٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ ، عَنْ مُرَّةَ ، قَالَ :مَا وَلَدَتْ هَمْدَانِيَّةٌ مِثْلَ مَسْرُوقٍ.

(۳۶۰۱۴) حضرت مرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ کسی ہمدانی عورت نے حضرت مسروق کے مثل بچہ نہیں جنا۔

(٣٦٠١٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :مَا خَطَا عَبْدٌ خَطْوَةً قَطُّ إِلاَّ كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ ، أَوْ سَيِّئَةٌ.

(۳۶۰۱۵) حضرت مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بندہ جب بھی کوئی قدم اٹھاتا ہے تو اس کے لیے نیکی لکھی جاتی ہے یا برائی۔

(٣٦٠١٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ :مَا مِنْ نَفَقَةٍ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ مِنْ قَوْلٍ.

(۳۶۰۱۶) حضرت مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے ہاں گفتگو سے بڑھ کر کوئی خرچ نہیں ہے۔

(٣٦٠١٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :إِنَّ الْمَرْءَ لَحَقِيقٌ أَنْ تَكُونَ لَهُ مَجَالِسُ يَخْلُو فِيهَا يَذْكُرُ فِيهَا ذُنُوبَهُ فَيَسْتَغْفِرُ مِنْهَا.

(۳۶۰۱۷) حضرت مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بندہ اس بات کا حق دار ہے کہ اس کے لیے چند مجلسیں ایسی ہوں جن میں وہ خلوت میں ہو اور ان میں اپنے گناہوں کو یاد کرے پھر ان پر استغفار کرے۔

(٣٦٠١٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، أَوْ غَيْرِهِ ، شَكَّ الأَعْمَشُ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :إِنَّ أَحْسَنَ مَا أَكُونُ ظَنًّا حِينَ يَقُولُ الْخَادِمُ :لَيْسَ فِي الْبَيْتِ قَفِيزٌ مِنْ قَمْحٍ ، وَلاَ دِرْهَمٌ.

(۳۶۰۱۸) حضرت مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں اس وقت سب سے اچھے خیال میں ہوتا ہوں جب خادم کہتا ہے۔ گھر میں نہ گندم کا قفیز ہے اور نہ ہی درہم۔

(٣٦٠١٩) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :أَقْرَبُ مَا يَكُونُ

الْعَبْدُ إِلَى اللهِ وَهُوَ سَاجِدٌ.

(۳۶۰۱۹) حضرت مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بندہ اللہ کے ہاں سب سے زیادہ قریب حالت سجدہ میں ہوتا ہے۔

(٣٦٠٢٠) حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، قَالَ : قَالَ مَسْرُوقٌ : مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَعْلَمَ عِلْمَ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ وَعِلْمَ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ فَلْيَقْرَأْ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ.

(۳۶۰۲۰) حضرت مسروق فرماتے ہیں جس آدمی کو یہ بات پسند ہو کہ اُسے اولین اور آخرین کا علم ہو اور دنیا و آخرت کا علم ہو تو اس کو سورۃ واقعہ پڑھنی چاہیے۔

(٣٦٠٢١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ عَامِرٍ ، أَنَّ رَجُلاً كَانَ يَجْلِسُ إِلَى مَسْرُوقٍ يَعْرِفُ وَجْهَهُ وَلاَ يُسَمِّي اسْمَهُ ، قَالَ : فَشَيَّعَهُ ، قَالَ : فَكَانَ فِي آخِرِ مَنْ وَدَّعَهُ ، فَقَالَ : إِنَّك قَرِيعُ الْقُرَّاءِ وَسَيِّدُهُمْ ، وَإِنَّ زَيْنَك لَهُمْ زَيْنٌ ، وَشَيْنَك لَهُمْ شَيْنٌ ، فَلاَ تُحَدِّثَنَّ نَفْسَك بِفَقْرٍ ، وَلاَ طُولِ عُمُرٍ.

(۳۶۰۲۱) حضرت عامر سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت مسروق کے پاس بیٹھا کرتا تھا راوی اس کو شکل سے جانتا تھا لیکن نام سے واقف نہیں تھا۔ راوی کہتے ہیں پھر وہ آپ کی مشایعت میں نکلا۔ راوی کہتے ہیں وہ آپ کو الوداع کہنے والوں میں آخری تھا۔ تو اس نے کہا آپ سب قاریوں میں سے بڑے اور ان کے سردار ہیں۔ اور آپ کی زینت میں ان کی زینت ہے اور آپ کی بدصورتی، ان کی بدصورتی ہے۔ پس آپ اپنے نفس سے فقر اور لمبی عمر کی باتیں نہ کیا کریں۔

(٣٦٠٢٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ مِنَ السِّلْسِلَةِ أَتَاهُ أَهْلُ الْكُوفَةِ ، وَأَتَاهُ نَاسٌ مِنَ التُّجَّارِ ، فَجَعَلُوا يُثْنُونَ عَلَيْهِ وَيَقُولُونَ : جَزَاك اللَّهُ خَيْرًا مَا كَانَ أَعَفَّك عَنْ أَمْوَالِنَا ، فَقَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿أَفَمَنْ وَعَدْنَاهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لاَقِيهِ كَمَنْ مَتَّعْنَاهُ مَتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾.

(۳۶۰۲۲) حضرت مسروق کے بارے میں روایت ہے کہ جب وہ مقام سلسلہ سے واپس آئے تو اہل کوفہ ان کے پاس آئے اور ان کے پاس تاجر لوگ آئے اور آپ کی تعریف کرنے لگے اور کہنے لگے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین بدلہ دے۔ آپ ہمارے مالوں سے کس قدر مستغنی تھے۔ اس پر آپ نے یہ آیت پڑھی: ﴿أَفَمَنْ وَعَدْنَاهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لاَقِيهِ كَمَنْ مَتَّعْنَاهُ مَتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ کیا وہ شخص جس سے ہم نے اچھا وعدہ کیا اور وہ اسے حاصل کرے گا اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جسے ہم نے دنیا کی زندگی میں فائدے کی چیزیں دے دی ہیں۔

(٣٦٠٢٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : بِحَسْبِ الْمَرْءِ مِنَ الْجَهْلِ أَنْ يُعْجَبَ بِعِلْمِهِ وَبِحَسْبِهِ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَخْشَى اللَّهَ.

(۳۶۰۲۳) حضرت مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ آدمی کی جہالت کے لیے یہ بات ہی کافی ہے کہ آدمی اپنے علم پر عجب کرنے لگے اور آدمی کے علم کے لیے یہی بات کافی ہے کہ وہ اللہ سے ڈرے۔

(٣٦٠٢٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : كَانَ رَجُلٌ بِالْبَادِيَةِ لَهُ كَلْبٌ وَحِمَارٌ وَدِيكٌ ، قَالَ : فَالدِّيكُ يُوقِظُهُمْ لِلصَّلاَةِ ، وَالْحِمَارُ يَنْقُلُونَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ، وَيَنْتَفِعُونَ بِهِ وَيَحْمِلُونَ لَهُمْ خِبَائَهُمْ، وَالْكَلْبُ يَحْرُسُهُمْ ، فَجَاءَ ثَعْلَبٌ فَأَخَذَ الدِّيكَ فَحَزِنُوا لِذَهَابِ الدِّيك ، وَكَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا ، فَقَالَ : عَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا ، قَالَ : فَمَكَثُوا مَا شَاءَ اللَّهُ ، ثُمَّ جَاءَ ذِئْبٌ فَشَقَّ بَطْنَ الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَحَزِنُوا لِذَهَابِ الْحِمَارِ ، فَقَالَ : الرَّجُلُ الصَّالِحُ : عَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا ، ثُمَّ مَكَثُوا بَعْدَ ذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ ، ثُمَّ أُصِيبَ الْكَلْبُ ، فَقَالَ : الرَّجُلُ الصَّالِحُ : عَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا ، فَلَمَّا أَصْبَحُوا نَظَرُوا فَإِذَا هُوَ قَدْ سُبِيَ مِنْ حَوْلِهِمْ وَبَقُوا هُمْ ، قَالَ : فَإِنَّمَا أُخِذُوا أُولَئِكَ بِمَا كَانَ عِنْدَهُمْ مِنَ الصَّوْتِ وَالْجَلَبَةِ ، وَلَمْ يَكُنْ عِنْدَ أُولَئِكَ شَيْءٌ يَجْلُب ، قَدْ ذَهَبَ كَلْبُهُمْ وَحِمَارُهُمْ وَدِيكُهُمْ.

(۳۶۰۲۴) حضرت مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جنگل میں ایک آدمی رہتا تھا جس کے پاس ایک کتا، ایک گدھا اور ایک مرغا تھا۔ فرماتے ہیں: مرغا ان کو نماز کے لیے اٹھاتا تھا اور گدھے پر وہ پانی ادھر ادھر لے جاتے تھے اور اس سے منتفع ہوتے اور وہ ان کے لیے ان کے خیمہ کو اٹھاتا تھا۔ اور کتا ان کی حفاظت کرتا تھا۔ پھر ایک لومڑی آئی اور اس نے مرغا پکڑا۔ ان لوگوں کو مرغ کے چلے جانے کا غم ہوا لیکن وہ آدمی نیک تھا تو اس نے کہا ہوسکتا ہے کہ اس میں خیر ہو۔ فرماتے ہیں کہ یہ لوگ جتنی دیر اللہ نے چاہا اسی طرح رہے پھر بھیڑیا آیا تو اس نے گدھے کا پیٹ پھاڑ کر اس کو قتل کردیا۔ چنانچہ وہ لوگ گدھے کے جانے پر بھی غمگین ہوئے لیکن نیک آدمی نے کہا ہوسکتا ہے اسی میں خیر ہو۔ پھر کتا بھی مرگیا۔ تو اس مرد صالح نے کہا ہوسکتا ہے یہی بہتر ہو۔ پھر جب ان لوگوں نے صبح کی تو دیکھا کہ ان کے اردگرد کے لوگ تو قید کرلیے گئے ہیں اور یہ بچ گئے ہیں۔ آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ لوگ اس لیے پکڑے گئے تھے کہ ان کے پاس آوازیں اور چیخ و پکار تھی۔ جبکہ ان لوگوں کے پاس کوئی شور مچانے والی چیز نہ تھی۔ ان کا کتا، گدھا اور مرغ تو مرگئے تھے۔

(٣٦٠٢٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : خَرَجَ رَجُلٌ صَالِحٌ بِصُرَّةٍ مِنْ دَرَاهِمَ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ ، فَأَرَادَ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِهَا ، فَلَقِيَ رَجُلاً كَثِيرَ الْمَالِ فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ ، فَلَمَّا أَصْبَحَ ، قَالَ : أَلاَ تَعْجَبُونَ لِفُلاَنٍ وَكَثْرَةِ مَالِهِ ، جَائَهُ رَجُلٌ بِصُرَّةٍ دَرَاهِمَ فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ الرَّجُلَ فَشَقَّ عَلَيْهِ ، وَقَالَ : مَا أَرَاهُ تُقْبَلُ مِنِّي حِينَ أَعْطَيْتهَا هَذَا الرَّجُلَ الْغَنِيَّ.

۲- قَالَ : وَخَرَجَ لَيْلَةً أُخْرَى بِصُرَّةٍ فَأَعْطَاهَا امْرَأَةً بَغِيًّا ، فَلَمَّا أَصْبَحُوا ، قَالُوا : أَلاَ تَعْجَبُونَ إِلَى فُلاَنَةَ جَائَهَا فُلاَنٌ بِصُرَّةٍ فَأَعْطَاهَا وَهِيَ لاَ تَمْنَعُ رِجْلَهَا مِنْ أَحَدٍ ، فَبَلَغَهُ ذَلِكَ فَشَقَّ عَلَيْهِ ، وَقَالَ : مَا أُرَاهُ يُقْبَلُ مِنِّي.

۳- قَالَ : فَأُتِيَ فِي الْمَنَامِ فَقِيلَ لَهُ قَدْ تُقُبِّلَ مِنْك مَا أَعْطَيْت هَذَا الْغَنِي ، فَإِنَّا أَرَدْنَا أَنْ نُرِيَهُ ، أَنَّ فِي النَّاسِ مَنْ يَتَصَدَّقُ ، فَيَرْغَبُ فِي ذَلِكَ ، وَأَمَّا الْمَرْأَةُ فَإِنَّهَا إِنَّمَا تَبْغِي مِنَ الْحَاجَةِ ، فَأَرَدْنَا أَنْ نَعُفَّهَا.

(۳۶۰۲۵) حضرت مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک مرد صالح رات کے اندھیرے میں درہموں کی تھیلی لے کر نکلا۔ وہ اس کو صدقہ کرنا چاہتا تھا کہ اس کو ایک کثیر المال شخص ملا اس آدمی نے یہ دراہم کی تھیلی اس کو دے دی۔ جب صبح ہوئی تو شور ہوا۔ فلاں آدمی اور اس کے مال پر تم لوگ تعجب نہیں کرتے۔ اس کے پاس کوئی آدمی درہموں کی تھیلی لے کر آیا اور وہ اس کو دے گیا۔ یہ بات اس دینے والے کو پہنچی تو اس پر بہت شاق گزرا اس نے کہا میرا خیال نہیں ہے کہ جب میں نے تھیلی اس مالدار کو دے دی ہے تو میری طرف سے یہ قبول ہوا ہوگا۔

۲۔ راوی کہتے ہیں یہ آدمی ایک رات پھر تھیلی لے کر نکلا اور اس نے یہ تھیلی ایک زانیہ عورت کو دے دی۔ لوگوں نے جب صبح کی تو کہنے لگے۔ فلانی عورت پر تمہیں تعجب نہیں ہے۔ اس کے پاس فلاں آیا اور اس کو تھیلی دے گیا حالانکہ یہ عورت تو کسی کو اپنے پاس آنے سے نہیں روکتی۔ اس آدمی کو یہ بات پہنچی تو اس کو بہت شاق گزرا اس نے کہا: میرا خیال نہیں ہے کہ یہ صدقہ میری طرف سے قبول ہوا ہوگا۔

۳۔ راوی کہتے ہیں پھر اس آدمی کو خواب آیا اور اس کو کہا گیا تم نے غنی کو جو صدقہ دیا وہ بھی تم سے قبول ہو گیا ہے کیونکہ ہمارا ارادہ یہ تھا کہ ہم اس کو یہ بات دکھائیں کہ صدقہ کرنے والے لوگ بھی ہیں تا کہ اس کو بھی اس کا شوق ہو اور جو عورت تھی وہ صرف ضرورت کی وجہ سے زنا کرتی تھی۔ ہمارا ارادہ یہ تھا کہ ہم اس کو عفیفہ بنائیں۔

(۳۶۰۲۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ مَسْرُوقٌ يُصَلِّي حَتَّى تَجْلِسَ امْرَأَتُهُ خَلْفَهُ تَبْكِي.

(۳۶۰۲۶) حضرت انس بن سیرین سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت مسروق اس حد تک نماز پڑھتے کہ ان کی بیوی ان کے پیچھے بیٹھ کر رونے لگتی۔

(۳۶۰۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَيْرَةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : وَدَّ أَهْلُ الْبَلاَءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، أَنَّ جُلُودَهُمْ كَانَتْ تُقْرَضُ بِالْمَقَارِيضِ.

(۳۶۰۲۷) حضرت مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مصیبتوں والے لوگ قیامت کے دن اس بات کو پسند کریں گے کہ ان کو قینچیوں سے کاٹا جاتا۔

(۳۷) كلام مرّة رحمه الله

حضرت مرہ کا کلام

(۳۶۰۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ : أَتَيْنَا مُرَّةَ نَسْأَلُ عَنْهُ فَقَالُوا : مُرَّةُ الطَّيِّبُ ، فَإِذَا هُوَ فِي عِلْيَةٍ لَهُ قَدْ تَعَبَّدَ فِيهَا ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً.

(۳۶۰۲۸) حضرت حصین سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت مرہ کے پاس آئے۔ ہم نے ان کے بارے میں پوچھا: لوگوں نے کہا مرۃ الطیب؟ تو وہ اپنے بالا خانہ میں تھے جس میں انہوں نے بارہ سال عبادت کی تھی۔

(۳۶۰۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْهَيْثَمِ قَالَ : كَانَ مُرَّةُ يُصَلِّي كُلَّ يَوْمٍ مِئَتَيْ رَكْعَةٍ.

(۳۶۰۲۹) حضرت ہیثم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت مرہ ہر روز دوسو رکعات پڑھا کرتے تھے۔

(۳۶۰۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، قَالَ : سُئِلَ مُرَّةُ : عَمَّا بَقِيَ مِنْ صَلاَتِكَ ، قَالَ : الشَّطْرُ خَمْسُونَ وَمِائَتَا رَكْعَةٍ.

(۳۶۰۳۰) حضرت مالک بن مغول سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت مرہ سے پوچھا گیا آپ کی کتنی نماز باقی ہے؟ انہوں نے فرمایا: آدھی یعنی دوسو پچاس رکعات۔

(۳۶۰۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُرَّةَ ﴿وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ﴾ قَالَ : مُتَخَرِّقَةٌ لاَ تَعِي شَيْئًا.

(۳۶۰۳۱) حضرت مرہ سے ﴿وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ کہتے ہیں: پھٹے ہوں گے کسی شے کی حفاظت نہیں کریں گے۔

(۳۸) كلام الأسودِ رحمه الله

حضرت اسود رحمہ اللہ علیہ کا کلام

(۳۶۰۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : مَا كَانَ إِلاَّ رَاهِبًا مِنَ الرُّهْبَانِ.

(۳۶۰۳۲) حضرت عمارہ، حضرت اسود کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ وہ راہبوں میں سے ایک راہب تھے۔

(۳۶۰۳۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : سُئِلَ عَنِ الأَسْوَدِ ، فَقَالَ : كَانَ صَوَّامًا حَجَّاجًا قَوَّامًا.

(۳۶۰۳۳) حضرت شعبی سے روایت ہے کہتے ہیں (ان سے) حضرت اسود کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ خوب روزہ رکھنے والے، خوب حج کرنے والے اور خوب قیام کرنے والے تھے۔

(۳۶۰۳۴) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حَسَنٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، قَالَ : إِنْ كَانَ الأَسْوَدُ لَيَصُومُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ الْحَرِّ الَّذِي يُرَى أَنَّ الْجَمَلَ الْجَلْدَ الأَحْمَرَ يُرَنَّحُ فِيهِ مِنَ الْحَرِّ.

(۳۶۰۳۴) حضرت منصور کے بعض شاگردوں سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت اسود رحمہ اللہ علیہ شدید گرمی کے دن بھی روزہ رکھتے تھے۔ وہ دن جس کے بارے میں خیال ہوتا تھا کہ سرخ چمڑے والا اونٹ بھی گرمی کی وجہ سے کمزور ہو جاتا ہے۔

(۳۶۰۳۵) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَنَشُ بْنُ الْحَارِثِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُدْرِكٍ ، أَنَّ عَلْقَمَةَ

كَانَ يَقُولُ لِلأَسْوَدِ :لِمَ تُعَذِّبُ هَذَا الْجَسَدَ فَيَقُولُ :إِنَّمَا أُرِيدُ لَهُ الرَّاحَةَ.

(۳۶۰۳۵) حضرت علی بن مدرک بیان کرتے ہیں کہ حضرت علقمہ، حضرت اسود کو کہا کرتے تھے۔ آپ اس جسم کو کیوں عذاب دیتے ہیں؟ اسود کہتے تھے میں اس کی راحت چاہتا ہوں۔

(۳٦٠٣٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَنَشُ بْنُ الْحَارِثِ ، قَالَ :رَأَيْتُ الأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ قَدْ ذَهَبَتْ إِحْدَى عَيْنَيْهِ مِنَ الصَّوْمِ.

(۳۶۰۳۶) حضرت حنش بن حارث کہتے ہیں کہ میں نے حضرت اسود بن یزید کو دیکھا کہ اُن کی ایک آنکھ روزے کی وجہ سے ضائع ہوگئی تھی۔

(۳٦٠٣٧) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، عَنْ حَنَشٍ ، عَنْ رِيَاحٍ النَّخَعِيِّ ، قَالَ :كَانَ الأَسْوَدُ يَصُومُ فِي السَّفَرِ حَتَّى يَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ مِنَ الْعَطَشِ فِي الْيَوْمِ الْحَارِّ فِي غَيْرِ رَمَضَانَ.

(۳۶۰۳۷) حضرت رياح نخعی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت اسود، سفر میں روزہ رکھا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ غیر رمضان میں سخت گرمی کے دن پیاس کی وجہ سے ان کا رنگ متغیر ہو جاتا تھا۔

(۳۷) كلام علقمة رحمه الله

حضرت علقمہ کا کلام

(۳٦٠٣٨) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ شِبَاكٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لأَصْحَابِهِ :اذْهَبُوا بِنَا نَزْدَدْ إِيمَانًا.

(۳۶۰۳۸) حضرت علقمہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں سے کہتے تھے۔ ہمارے ساتھ چلو تا کہ ہم اپنا ایمان زیادہ کریں۔

(۳٦٠٣٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :سُئِلَ الشَّعْبِيُّ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : كَانَ مَعَ الْبَطِيءِ وَيُدْرِكُ السَّرِيعَ.

(۳۶۰۳۹) حضرت ابن عون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت شعبی سے علقمہ کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ سست کے ساتھ تھے لیکن تیز رفتار کو پکڑ لیتے تھے۔

(۳٦٠٤٠) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ، عَنْ مُرَّةَ، قَالَ: كَانَ عَلْقَمَةُ مِنَ الرَّبَّانِيِّينَ.

(۳۶۰۴۰) حضرت مرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علقمہ اللہ والوں میں سے تھے۔

(۳٦٠٤١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :قَرَأَ عَلْقَمَةُ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةٍ.

(۳۶۰۴۱) حضرت ابراہیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علقمہ نے ایک رات میں قرآن پڑھا۔

(٣٦.٤٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَن عَلْقَمَةَ ﴿إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ﴾ قَالَ شَرِيكٌ : هَذَا فِي الدُّنْيَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، قَالَ جَرِيرٌ :هَذَا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ.

(۳۶۰۴۲) حضرت علقمہ سے ﴿إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ حضرت شریک فرماتے ہیں یہ قیامت سے پہلے دنیا ہی میں ہوگا۔ حضرت جریر کہتے ہیں کہ قیامت کو ہوگا۔

(٣٦.٤٣) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عَلْقَمَةُ إِذَا رَأَى مِنْ أَصْحَابِهِ هَشَاشًا ، أَوْ قَالَ : انْبِسَاطًا ذَكَّرَهُمْ بين الأَيَّامِ كَذَلِكَ.

(۳۶۰۴۳) حضرت ابراہیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علقمہ جب اپنے ساتھیوں کو خوش اور ہشاش دیکھتے تو انہیں اسی طرح کے ایام یاد دلاتے۔

(٣٦.٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، فَقَالَ :انْطَلِقُوا بِنَا إِلَى أَشْبَهِ النَّاسِ سَمْتًا وَهَدْيًا بِعَبْدِ اللهِ ، فَدَخَلْنَا عَلَى عَلْقَمَةَ.

(۳۶۰۴۴) حضرت ابومعمر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عمرو بن شرحبیل کے پاس گئے تو انہوں نے فرمایا: ہمارے ساتھ اس آدمی کے پاس چلو جو چال ڈھال میں حضرت عبداللہ کے سب سے زیادہ مشابہ ہے۔ چنانچہ ہم حضرت علقمہ کے پاس گئے۔

(٣٦.٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُمَارَةُ ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، فَقَالَ :اذْهَبُوا بِنَا إِلَى أَشْبَهِ النَّاسِ هَدْيًا وَدَلًّا وَسَمْتًا وَأَبْطَنِهِمْ بِعَبْدِ اللهِ ، فَلَمْ نَدْرِ مَنْ هُوَ حَتَّى انْطَلَقْنَا إِلَى عَلْقَمَةَ.

(۳۶۰۴۵) حضرت ابومعمر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عمرو بن شرحبیل کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے فرمایا: تم ہمارے ساتھ لوگوں میں سے اس شخص کے پاس جاؤ جو طریقۂ زندگی، انداز گفتگو اور طرز عمل میں حضرت عبداللہ کے سب سے زیادہ مشابہ ہے اور حضرت عبداللہ کے سب سے بڑے راز دار ہیں۔ ہمیں معلوم نہ تھا کہ وہ کون ہے یہاں تک کہ ہم حضرت علقمہ کے پاس پہنچے۔

(٣٦.٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :أَصْبَحَ هَمَّامٌ مُتَرَجِّلاً ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ :إِنَّ جُمَّةَ هَمَّامٍ لَتُخْبِرُكُمْ ، أَنَّهُ لَمْ يَتَوَسَّدْهَا اللَّيْلَةَ.

(۳۶۰۴۶) حضرت ابراہیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک صبح حضرت ہمام کنگھی کر کے آئے تو کچھ لوگوں نے کہا: حضرت ہمام کی زلفیں بتا رہی ہیں کہ آج رات انہوں نے تکیہ نہیں کیا۔

(٣٦٠٤٧) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ رَجُلٌ مِنَّا ، يُقَالَ لَهُ : هَمَّامُ بْنُ الْحَارِثِ وَكَانَ لاَ يَنَامُ إِلاَّ قَاعِدًا فِي الْمَسْجِدِ فِي صَلاَتِهِ ، فَكَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ اشْفِنِي مِنَ النَّوْمِ بِيَسِيرٍ وَارْزُقْنِي سَهَرًا فِي طَاعَتِكَ.

(۳۶۰۴۷) حضرت ابراہیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم میں ایک آدمی تھا جس کو ہمام بن حارث کہا جاتا تھا۔ وہ مسجد میں نماز کے دوران صرف بیٹھ کر ہی سوتا تھا اور کہا کرتا تھا: اے اللہ! آپ مجھے تھوڑی نیند سے شفا دے دیں اور میری بیداری کو اپنی اطاعت میں کر دیں۔

(٣٦٠٤٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ : (وَلَوْ تَرَى إِذْ فَزِعُوا فَلاَ فَوْتَ) قَالَ : أَفْزَعَهُمْ فَلَمْ يَفُوتُوهُ.

(۳۶۰۴۸) حضرت ابن معقل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں (وَلَوْ تَرَى إِذْ فَزِعُوا فَلاَ فَوْتَ) یعنی وہ بہت زیادہ ڈریں گے مگر ان کو موت نہیں آئے گی۔

(٣٦٠٤٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ : إِنِّي الْيَوْمَ لَمِيسر لِلْمَوْتِ خَفِيفُ الْحَالِ أو الْحَالَةِ ، وَمَا أَدَعُ دَيْنًا ، وَمَا أَدَعُ عِيَالاً أَخَافُ عَلَيْهِمُ الضَّيْعَةَ لو هَوْلُ الْمُطَّلَعِ.

(۳۶۰۴۹) حضرت عمرو بن شرحبیل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں آج کے دن موت کے لیے تیار ہوں، خفیف الحال ہوں میں نے کوئی قرض نہیں چھوڑا اور نہ ہی میں نے ایسے عیال چھوڑے ہیں جن کی ہلاکت کا مجھے خوف ہے۔ اگر محشر کا خوف نہ ہوتا۔

(٣٦٠٥٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَان ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ،عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ، قَالَ: كَانَ إِذَا آوَى إِلَى فِرَاشِهِ بَكَى ، ثُمَّ قَالَ : لَيْتَ أُمِّي لَمْ تَلِدْنِي ، قِيلَ : لِمَ ، قَالَ : لأَنَّا أُخْبِرْنَا أَنَّا وَارِدُوهَا وَلَمْ نُخْبَرْ أَنَّا صَادِرُوهَا

(۳۶۰۵۰) حضرت ابو اسحٰق، حضرت ابو میسرہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ وہ جب اپنے بستر پر آتے تو رو پڑتے پھر کہتے۔ کاش میری ماں نے مجھے جنا ہی نہ ہوتا۔ پوچھا گیا: کیوں۔ انہوں نے فرمایا: اس لیے کہ ہمیں یہ خبر تو دی گئی ہے کہ ہم اس وارد ہوں گے لیکن ہمیں یہ نہیں بتایا گیا کہ ہم اس کو پار کریں گے۔

(٣٦٠٥١) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ : مَاتَ رَجُلٌ يَرَوْنَ ، أَنَّ عِنْدَهُ وَرَعًا ، فَأُتِيَ فِي قَبْرِهِ فَقِيلَ : إِنَّا جَالِدُوك مِئَةَ جَلْدَةٍ مِنْ عَذَابِ اللهِ ، قَالَ فِيمَ تَجْلِدُونِي فَقَدْ كُنْت أَتَوَقَّى وَأَتَوَرَّعُ ، فَقِيلَ : خَمْسُونَ ، فَلَمْ يَزَالُوا يُنَاقِصُونَهُ حَتَّى صَارَ إِلَى جَلْدَةٍ فَجُلِدَ ، فَالْتَهَبَ الْقَبْرُ عَلَيْهِ نَارًا وَهَلَكَ الرَّجُلُ ، ثُمَّ أُعِيدَ ، فَقَالَ فِيمَ جَلَدْتُمُونِي ، قَالُوا : صَلَّيْت يَوْمَ تَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ ، وَاسْتَغَاثَكَ الضَّعِيفُ الْمِسْكِينُ فَلَمْ تُغِثْهُ.

(۳۶۰۵۱) حضرت عمرو بن شرحبیل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی مر گیا لوگوں کا خیال تھا کہ یہ پرہیز گار ہے۔ پس اس کی قبر میں کوئی آیا اور اس کو کہا گیا ہم تمہیں عذابِ خداوندی کے سو کوڑے ماریں گے۔ اس نے کہا: تم مجھے کس وجہ سے کوڑے مارو گے جبکہ میں خوب بچتا تھا اور پرہیز گاری کرتا تھا؟ اس کو کہا گیا پچاس۔ کم ہوتے ہوتے ایک کوڑے تک آ گئے۔ چنانچہ اس کو ایک کوڑا لگایا گیا تو قبر آگ سے بھڑک اٹھی اور وہ شخص ہلاک ہو گیا پھر اس کو دوبارہ پیدا کیا گیا تو اس نے کہا: تم نے مجھے کس وجہ سے کوڑا مارا ہے؟ ان لوگوں نے جواب دیا ایک دن تو نے یہ جانتے ہوئے نماز پڑھی کہ تو بغیر وضو کے ہے اور ایک کمزور مسکین نے تجھ سے مدد طلب کی لیکن تو نے اس کی مدد نہ کی۔

(٣٦٠٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ :مَا رَأَيْت هَمْدَانِيًّا قَطُّ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَكُونَ فِي سَلْخِ جِلْدِهِ مِنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ.

(۳۶۰۵۲) حضرت ابو وائل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عمرو بن شرحبیل کے علاوہ کسی ہمدانی کے جسم میں ہونے کو کبھی پسند نہیں کیا۔

(٣٦٠٥٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ ، قَالَ :مَنْ عَمِلَ بِهَذِهِ الآيَةِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ البر :﴿لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ﴾.

(۳۶۰۵۳) حضرت ابو میسرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جس آدمی نے اس آیت پر عمل کیا تو تحقیق اس نے کامل نیکی کی ﴿لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ﴾

(٣٦٠٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ :دَخَلَ سُلَيْمُ بْنُ الأَسْوَدِ أَبُو الشَّعْثَاءِ عَلَى أَبِي وَائِلٍ يَعُودُهُ ، فَقَالَ :إِنَّ فِي الْمَوْتِ لَرَاحَةً ، فَقَالَ أَبُو وَائِلٍ :إِنَّ لِي صَاحِبًا خَيْرٌ لِي مِنْك :خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ.

(۳۶۰۵۴) حضرت اعمش سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو الشعثاء سلیم بن اسود، حضرت ابو وائل کے پاس عیادت کے لیے آئے اور کہا: یقیناً موت میں راحت ہے۔ اس پر حضرت ابو وائل نے کہا: میرا ایک تجھ سے بہتر ساتھی ہے یعنی ایک دن میں پانچ نمازیں۔

(٣٦٠٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ: قَالَ لِي أَبُو وَائِلٍ: يَا سُلَيْمَانُ، وَاللهِ لَوْ أَطَعْنَا اللَّهَ مَا عَصَانَا.

(۳۶۰۵۵) حضرت اعمش بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو وائل نے مجھے کہا: اے سلیمان! خدا کی قسم! اگر ہم نے اللہ کی اطاعت کی ہوتی تو وہ ہماری نافرمانی نہ کرتا۔

(٣٦٠٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، أَنَّ أَبَا وَائِلٍ كَانَ يَقُولُ وَهُوَ سَاجِدٌ :إِنْ تَعْفُ عَنِّي تَعْفُ عَنْ طَوْلٍ مِنْك ، وَإِنْ تُعَذِّبْنِي تُعَذِّبْنِي غَيْرَ ظَالِمٍ ، وَلاَ مَسْبُوقٍ ، ثُمَّ يَبْكِي.

(۳۶۰۵۶) حضرت عاصم سے روایت ہے کہ حضرت ابو وائل سجدہ کی حالت میں کہتے تھے۔ اگر آپ مجھے معاف کریں گے تو آپ

اپنی قدرت کے باوجود مجھے معاف کریں گے اور اگر آپ مجھے عذاب دیں گے تو آپ کا عذاب نہ تو ظالم والا ہوگا نہ سبقت پائے ہوگا۔ پھر آپ رونے لگے۔

(٣٦.٥٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : كَانَ إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ يَذْكُرُ فِي مَنْزِلِ أَبِي وَائِلٍ ، فَكَانَ أَبُو وَائِلٍ يَنْتَفِضُ كَمَا يَنْتَفِضُ الطَّيْرُ.

(٣٦٠٥٧) حضرت مغیرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم تیمی، حضرت ابووائل کے گھر میں وعظ وتذکیر کرتے تھے۔ اور حضرت ابووائل پرندے کے پھڑ پھڑانے کی طرح پھڑ پھڑاتے تھے۔

(٣٦.٥٨) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : مَا شَبَّهْت قُرَّاءَ زَمَانِنَا هَذَا إِلاَّ دَرَاهِمَ مُزَوَّقَةً ، أَوْ غَنَمًا رَعَتِ الْحِمَّصَ فَنُفِخَتْ بُطُونُهَا فَذُبِحَتْ مِنْهَا شَاةٌ فَإِذَا هِيَ لاَ تُنْقِي.

(٣٦٠٥٨) حضرت ابووائل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے زمانہ کے قراء کی مثال تو دراہم مزوقہ کی سی ہے یا ان بکریوں کی سی ہے جو چنے کھالیں پھر ان کے پیٹ پھول جائیں۔ پس ان میں سے کوئی بکری ذبح کی جائے تو اس میں کوئی گودا نہ ہو۔

(٣٦.٥٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا قُطْبَةُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَتَوَضَّأ ، يَقُولُ للشيطان : هَاتِ الآنَ كُلَّ حَاجَةٍ لَكَ.

(٣٦٠٥٩) حضرت شقیق کے بارے میں روایت ہے وہ وضو کرتے تھے تو شیطان کو کہتے تھے اپنی ہر ضرورت اب لے آؤ۔

(٣٦.٦٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : قَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ ، عَلَيْكَ بِشَقِيقٍ فَإِنِّي أَدْرَكْت أَصْحَابَ عَبْدِ اللهِ وَهُمْ مُتَوَافِرُونَ وَهُمْ يَعُدُّونَهُ مِنْ خِيَارِهِمْ.

(٣٦٠٦٠) حضرت اعمش سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت ابراہیم نے کہا: تم حضرت شقیق کو لازم پکڑو۔ کیونکہ میں نے حضرت عبداللہ کے ساتھیوں کو پایا وہ بہت زیادہ تھے لیکن وہ ان کو اپنے سے بہترین سمجھتے تھے۔

(٤٠) كلام مِعْضَدٍ رحمه الله

حضرت معضد رحمہ اللہ کا کلام

(٣٦.٦١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، قَالَ : انْتَهَيْت إِلَى مِعْضَدٍ وَهُوَ سَاجِدٌ نَائِمٌ، قَالَ : فَأَتَيْتُه وَهُوَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ اشْفِنِي مِنَ النَّوْمِ بِيَسِيرٍ ، ثُمَّ مَضَى فِي صَلاَتِهِ.

(٣٦٠٦١) حضرت ہمام سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت معضد کے پاس گیا اور وہ سجدہ کی حالت میں تھے۔ کہتے ہیں کہ میں ان کے پاس آیا تو وہ کہہ رہے تھے۔ اے اللہ! تو مجھے تھوڑی نیند سے شفا دے دے پھر آپ اپنی نماز پڑھنے لگے۔

(٣٦.٦٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَن عَلْقَمَةَ ، قَالَ : رُمِيَ مِعْضَدٌ بِسَهْمٍ فِي

رَأْسِهِ فَنَزَعَ السَّهْمَ مِنْ رَأْسِهِ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى مَوْضِعِهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّهَا لَصَغِيرَةٌ، وَإِنَّ اللَّهَ لَيُبَارِكُ فِي الصَّغِيرَةِ.

(۳۶۰۶۲) حضرت علقمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت معضد کو ان کے سر میں تیر لگ گیا تو انہوں نے اپنے سر سے تیر نکالا پھر اپنے ہاتھ کو اس کی جگہ رکھا پھر فرمایا: یہ تو چھوٹا ہے اور اللہ تعالیٰ چھوٹے میں بھی برکت دے دیتا ہے۔

(٣٦٠٦٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ :أَصَابَ ثَوْبَهُ مِنْ دَمِ مِعْضَدٍ ، قَالَ : فَغَسَلَهُ فَلَمْ يَذْهَبْ أَثَرُهُ ، قَالَ :فَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقُولُ :إِنَّهُ لَيَزِيدُهُ إِلَيَّ حُبًّا مِنْ دَمِ مِعْضَدٍ .

(۳۶۰۶۳) حضرت علقمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ان کے کپڑوں پر حضرت معضد کا خون لگ گیا۔ کہتے ہیں: انہوں نے اس کو دھویا لیکن اس کا اثر ختم نہ ہوا۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ اسی کپڑے میں نماز پڑھتے تھے اور کہتے تھے: بے شک معضد کے خون کی وجہ سے یہ کپڑا مجھے زیادہ محبوب ہو گیا ہے۔

(٣٦٠٦٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، قَالَ :نَزَلَ مِعضَد إِلَى جَنْبِ شَجَرَةٍ ، فَقَالَ :وَاللهِ مَا أُبَالِي صَلَّيْت لِهَذِهِ مِنْ دُونِ اللهِ ، أَوْ أَطَعْت مَخْلُوقًا فِي مَعْصِيَةِ اللهِ.

(۳۶۰۶۴) حضرت عمارہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت معضد ایک درخت کے پاس اُترے تو فرمایا: بخدا! مجھے اس کی کوئی پروا نہیں ہے کہ میں اللہ کے سوا اس کی نماز پڑھوں یا خدا کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت کروں۔

(٣٦٠٦٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ : كَانَ لِمِعْضَدٍ أَخٌ ، قَالَ :فَكَانَ يَأْتِي السُّوقَ فَيَشْتَرِي وَيَبِيعُ وَيُنْفِقُ عَلَى عِيَالِهِ وَعَلَى عِيَالِ مِعضَدٍ ، قَالَ :فَكَانَ يَقُولُ :هُوَ خَيْرٌ مِنِّي ، نَحْنُ فِي عِيَالِهِ يُنْفِقُ عَلَيْنَا.

(۳۶۰۶۵) حضرت شیبانی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت معضد کا ایک بھائی تھا۔ راوی کہتے ہیں: وہ بازار میں آتا۔ خرید وفروخت کرتا اور اپنے اور معضد کے عیال پر خرچ کرتا۔ راوی کہتے ہیں وہ کہا کرتے تھے: یہ مجھ سے بہتر ہے۔ ہم اس کے عیال میں سے ہیں۔ یہ ہم پر خرچ کرتا ہے۔

(٤١) كلام أبي رزين رحمه الله

حضرت ابورزین رحمۃ اللہ علیہ کا کلام

(٣٦٠٦٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ فِي قَوْلِهِ :﴿وَثِيَابَك فَطَهِّرْ﴾ قَالَ :عَمَلَك أَصْلِحْهُ ، فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا كَانَ حَسَنَ الْعَمَلِ قِيلَ :فُلاَنٌ طَاهِرُ الثِّيَابِ.

(۳۶۰۶۶) حضرت ابورزین سے ارشادِ خداوندی ﴿وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ﴾ کے بارے میں روایت ہے کہ فرمایا: تم اپنے عمل کو درست کرو۔ پس جب آدمی اچھے عمل والا ہوتا ہے تو کہا جاتا ہے فلاں طاہر الثیاب (پاکیزہ کپڑوں والا) ہے۔

(٣٦٠٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَأَبِي رَزِينٍ ﴿فَهُمْ يُوزَعُونَ﴾ قَالاَ :يُحْبَسُ

أَوَّلُهُمْ عَلَى آخِرِهِمْ.

(۳۶۰۶۷) حضرت مجاہد اور حضرت ابورزین سے ﴿فَهُمْ يُوزَعُونَ﴾ کے بارے میں روایت ہے یہ دونوں کہتے ہیں کہ ان کے اول کو آخر پر بند رکھا جائے گا۔

(۳٦٠٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلاً وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا﴾ قَالَ : يَقُولُ اللَّهُ : الدُّنْيَا قَلِيلٌ فَلْيَضْحَكُوا فِيهَا مَا شَاؤُوا ، فَإِذَا صَارُوا إِلَى الآخِرَةِ بَكَوْا بُكَاءً لاَ يَنْقَطِعُ ، فَذَلِكَ الْكَثِيرُ.

(۳۶۰۶۸) حضرت ابورزین سے ارشادِ خداوندی ﴿فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلاً وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: دنیا تھوڑی ہے۔ پس اس میں تم جتنا چاہو ہنس لو۔ پھر جب وہ لوگ آخرت کی طرف لوٹیں گے تو نہ ختم ہونے والا رونا روئیں گے۔ پس یہی کثیر ہے۔

(۳٦٠٦٩) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿إِنَّهَا لإِحْدَى الْكُبَرِ﴾ قَالَ : جَهَنَّمُ ﴿نَذِيرًا لِلْبَشَرِ﴾ قَالَ : يَقُولُ اللَّهُ : أَنَا لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ.

(۳۶۰۶۹) حضرت ابورزین سے ارشادِ خداوندی ﴿إِنَّهَا لإِحْدَى الْكُبَرِ نَذِيرًا لِلْبَشَرِ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ کہتے ہیں: میں تمہیں جہنم سے ڈرانے والا ہوں۔

(۳٦٠٧٠) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ﴿لَوَّاحَةٌ لِلْبَشَرِ﴾ قَالَ : تَلَوَّحُ جِلْدَهُ حَتَّى تَدَعَهُ أَشَدَّ سَوَادًا مِنَ اللَّيْلِ.

(۳۶۰۷۰) حضرت ابورزین سے ﴿لَوَّاحَةٌ لِلْبَشَرِ﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ کہتے ہیں یہ اس کی کھال کو ظاہر کرے گی یہاں تک کہ یہ اس کو رات سے بھی زیادہ شدید السواد چھوڑ دے گی۔

(۳٦٠٧١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، قَالَ : الْغَسَّاقُ مَا يَسِيلُ مِنْ صَدِيدِهِمْ.

(۳۶۰۷۱) حضرت ابورزین سے روایت ہے وہ کہتے ہیں الْغَسَّاقُ وہ ہے جو ان کی پیپ میں سے بہتا ہے۔

(۳٦٠٧٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : سَمِعْتُهِمْ يَقُولُونَ : مَا عَمِلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ عَمَلاً قَطُّ إِلاَّ وَهُوَ يُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللهِ.

(۳۶۰۷۲) حضرت اعمش سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو کہتے سنا کہ عبد الرحمن بن یزید نے کبھی کوئی عمل نہیں کیا مگر یہ کہ اس سے ان کی مراد خدا کی رضا ہوتی تھی۔

(۳٦٠٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي سَبْعٍ.

(۳۶۰۷۳) حضرت عبد الرحمن بن یزید کے بارے میں روایت ہے کہ وہ سات دن میں قرآن پڑھا کرتے تھے۔

(٣٦٠٧٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ ، قَالَ : مَا فَقِهَ قَوْمٌ لَمْ يَبْلُغُوا التُّقَى.

(۳۶۰۷۴) حضرت زیاد بن حدیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جو لوگ تقویٰ میں مبالغہ نہیں کرتے وہ فقاہت حاصل نہیں کرتے۔

(٣٦٠٧٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ أَبِي صَخْرَةَ ، قَالَ : قَالَ زِيَادُ بْنُ حُدَيْرٍ : لَوَدِدْتُ أَنِّي فِي حَيِّزٍ مِنْ حَدِيدٍ وَمَعِي مَا يُصْلِحُنِي لاَ أُكَلِّمُ ، وَلاَ يُكَلِّمُونِي.

(۳۶۰۷۵) حضرت زیاد بن حدیر فرماتے ہیں: مجھے یہ بات محبوب ہے کہ میں لوہے کی رکاوٹ (پنجرہ وغیرہ) میں ہوں اور میرے پاس میری ضرورت کی چیزیں ہوں۔ نہ میں لوگوں سے بات کروں اور نہ ہی لوگ میرے ساتھ بات کریں۔

(٣٦٠٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : إِذَا كُنْتَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا فَتَوَخَّ ، وَإِذَا كُنْتَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الآخِرَةِ فَامْكُثْ مَا اسْتَطَعْتَ ، وَإِذَا جَائَكَ الشَّيْطَانُ وَأَنْتَ تُصَلِّي ، فَقَالَ : إِنَّكَ تُرَائِي ، فَزِدْ وَأَطِلْ.

(۳۶۰۷۶) حضرت حارث بن قیس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جب تو کسی دنیوی کام میں ہو تو جلدی کرو اور جب تم کسی اخروی معاملہ میں ہو تو جتنا ہو سکے ٹھہرو۔ اور جب تم نماز پڑھ رہے ہو اور شیطان تمہارے پاس آئے اور کہے: تم دکھلاوا کر رہے ہو۔ تو تم (پھر بھی) نماز کو مزید لمبا کرو۔

(٣٦٠٧٧) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : قَالَ خَيْثَمَةُ : تَجْلِسُ أَنْتَ وَإِبْرَاهِيمُ فِي الْمَسْجِدِ وَيُجْتَمَعُ عَلَيْكُمْ ، قَدْ رَأَيْتُ الْحَارِثَ بْنَ قَيْسٍ إِذَا اجْتَمَعَ عِنْدَهُ رَجُلاَنِ قَامَ وَتَرَكَهُمَا.

(۳۶۰۷۷) حضرت اعمش سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت خیثمہ نے فرمایا: تم اور ابراہیم مسجد میں بیٹھتے ہو اور تم پر ایک مجمع لگ جاتا ہے۔ جب کہ میں نے حارث بن قیس کو دیکھا کہ جب ان کے پاس دو آدمی جمع ہو جاتے تو وہ ان کو چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہوتے۔

(٣٦٠٧٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ : إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَطْرُقُ الْفُسْطَاطَ ، قَالَ : فَيَجِدُ لَهُمْ دَوِيًّا كَدَوِيِّ النَّحْلِ ، فَمَا بَالُ هَؤُلاَءِ يَأْمَنُونَ مَا كَانَ أُولَئِكَ يَخَافُونَ.

(۳۶۰۷۸) حضرت ابوالاحوص سے روایت ہے وہ کہتے ہیں آدمی خیمہ کو کھٹکھٹاتا تھا۔ راوی کہتے ہیں پس وہ ان کے لیے شہد کی مکھیوں کی سی بھنبھناہٹ پاتا تھا۔ ان لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ یہ لوگ اس پر مامون ہیں جس پر وہ لوگ خوفزدہ تھے۔

(٣٦٠٧٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبِيعَةَ ، قَالَ : قَالَ عُتْبَةُ بْنُ فَرْقَدٍ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ رَبِيعَةَ : يَا عَبْدَ اللهِ ، أَلاَ تُعِينُنِي عَلَى ابْنِ أَخِيك ، قَالَ : وَمَا ذَاكَ ، قَالَ : يُعِينُنِي عَلَى مَا أَنَا فِيهِ مِنْ عَمَلٍ ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ : يَا عَمْرُو ، أَطِعْ أَبَاك ، قَالَ : فَنَظَرَ إِلَى مِعْضَدٍ وَهُوَ جَالِسٌ ، فَقَالَ : لاَ تُطِعْهُم ﴿وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ﴾ قَالَ : فَقَالَ عَمْرٌو : يَا أَبَتِ ، إِنِّي إِنَّمَا أَنَا عَبْدٌ أَعْمَلُ فِي فِكَاكِ رَقَبَتِي ، قَالَ :

فَبَكَى عُتْبَةُ ، وَقَالَ :يَا بُنَيَّ إِنِّي لأُحِبُّك حُبَّيْنِ :حُبًّا لِلَّهِ وَحُبَّ الْوَالِدِ وَلَدَهُ ، قَالَ :فَقَالَ :عَمْرٌو :يَا أَبَتِ ، إِنَّك كُنْت أَتَيْتنِي بِمَالٍ بَلَغَ سَبْعِينَ أَلْفًا ، فَإِنْ كُنْت سَائِلِي عَنْهُ فَهُوَ ذَا فَخُذْهُ ، وَإِلاَّ فَدَعْنِي فَأَمْضِيه ، قَالَ لَهُ :عُتْبَةُ فَأَمْضِهِ ، قَالَ :فَأَمْضَاهُ حَتَّى مَا بَقِيَ مِنْهُ دِرْهَمٌ.

(۳۶۰۷۹) حضرت عبداللہ بن ربیعہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ عتبہ بن فرقد نے عبداللہ بن ربیعہ سے کہا: اے عبداللہ! کیا آپ اپنے بھتیجے کے بارے میں میری مدد نہیں کرو گے؟ انہوں نے کہا: وہ کیا مدد ہے؟ انہوں نے کہا: میں جس کام میں ہوں وہ میری اس میں مدد کرے۔ تو عبداللہ نے اس سے کہا: اے عمرو! اپنے والد کی اطاعت کر۔ راوی کہتے ہیں پھر انہوں نے حضرت معضد کی طرف دیکھا۔ وہ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے فرمایا: تو ان کی اطاعت نہ کر ﴿وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ﴾ راوی کہتے ہیں اس پر حضرت عمرو نے فرمایا: اے میرے ابا جان! میں تو محض ایک غلام ہوں جو اپنی گردن چھڑانے میں عمل کر رہا ہوں۔ راوی کہتے ہیں۔ اس پر عتبہ رو پڑے اور کہا: اے میرے بیٹے! میں تجھ سے دو محبتیں کرتا ہوں ایک اللہ کے لیے محبت اور (دوسری) والد کی اپنے بیٹے سے محبت۔ راوی کہتے ہیں پھر حضرت عمرو نے کہا: اے ابا جان! آپ میرے پاس ستر ہزار کے مبلغ مال لائے تھے۔ پس اگر آپ اس مال کے متعلق مجھ سے سوال کر رہے ہیں تو وہ یہ ہے اس کو لے لو۔ وگرنہ مجھے چھوڑ دو کہ میں اس کو خرچ کروں۔ عتبہ نے اس کو کہا: تم اس کو خرچ لو۔ راوی کہتے ہیں پھر انہوں نے اس کو اس طرح خرچ کیا کہ اس میں سے ایک درہم بھی باقی نہ رہا۔

(٣٦٠٨٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُمَارَةُ ، قَالَ :خَرَجْنَا مَعَنَا أَهْلٌ لِشُرَيْحِ بْنِ هَانِيءٍ إِلَى مَكَّةَ ، فَخَرَجَ مَعَنَا يُشَيِّعُنَا ، قَالَ :فَكَانَ فِيمَا قَالَ لَنَا :أَجِدُّوا السَّيْرَ فَإِنَّ رُكْبَانَكُمْ لاَ تُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا ، وَمَا فَقَدَ الرَّجُلُ مِنَ الدُّنْيَا شَيْئًا أَهْوَنَ عَلَيْهِ مِنْ نَفْسِهِ تَرَكَهَا ، قَالَ عُمَارَةُ :فَمَا ذَكَرْتهَا مِنْ قَوْلِهِ إِلاَّ انْتَفَعْت بِهَا.

(۳۶۰۸۰) حضرت عمارہ کہتے ہیں کہ ہم مکہ کی طرف نکلے اور ہمارے ساتھ حضرت شریح کے گھر والے بھی تھے۔ چنانچہ شریح ہمارے ساتھ مشایعت میں باہر آئے تو فرمایا: ان کی باتوں میں یہ بات بھی تھی۔ چلنے میں خوب کوشش کرو کیونکہ تمہارے سوار تمہیں خدا کی طرف سے کسی چیز کا فائدہ نہیں دیں گے۔ اور آدمی دنیا میں سے کوئی چیز اپنی جان سے ہلکی نہیں چھوڑتا۔ عمارہ کہتے ہیں میں نے ان کی بات یاد رکھی اور اس سے فائدہ اٹھایا۔

(٣٦٠٨١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ مَاهَانَ يَقُولُ :أَمَا يَسْتَحْيِي أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُونَ دَابَّتُهُ الَّتِي يَرْكَبُ وَثَوْبُهُ الَّذِي يَلْبَسُ أَكْثَرَ لِلَّهِ مِنْهُ ذِكْرًا ، فَكَانَ لاَ يَفْتُرُ مِنَ التَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ.

(۳۶۰۸۱) حضرت محمد بن فضیل، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ماہان حنفی کو کہتے سنا: کیا تم میں سے کسی کو اس بات پر حیا نہیں آتی کہ اس کی سواری کا جانور یا اس کے پہننے کا کپڑا اس سے زیادہ اللہ کا ذکر کرنے والا ہو۔ ماہان تکبیر اور تہلیل میں سستی نہیں کرتے تھے۔

(٣٦٠٨٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ مُؤَذِّنِ بَنِي حَنِيفَةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ مَاهَانَ الْحَنَفِيَّ وَأَمَرَ بِهِ الْحَجَّاجُ أَنْ يُصْلَبَ عَلَى بَابِهِ ، قَالَ :فَنَظَرْت إلَيْهِ وَإِنَّهُ لَعَلَى الْخَشَبَةِ وَهُوَ يُسَبِّحُ وَيُكَبِّرُ وَيُهَلِّلُ وَيَحْمَدُ اللَّهَ حَتَّى بَلَغَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ، فَعَقَدَ بِيَدِهِ فَطَعَنَهُ وَهُوَ عَلَى ذَلِكَ الْحَالِ ، فَلَقَدْ رَأَيْت بَعْدَ شَهْرٍ تِسْعًا وَعِشْرِينَ بِيَدِهِ، قَالَ :وَكَانَ يُرَى عِنْدَهُ الضَّوْءُ بِاللَّيْلِ.

(۳۶۰۸۲) حضرت ابراہیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ماہان حنفی کو دیکھا اور حجاج نے ان کے بارے میں حکم دیا تھا کہ ان کو ان کے دروازے پر سولی چڑھا دیا جائے۔ راوی کہتے ہیں میں نے ان کو اس وقت دیکھا جبکہ وہ تختہ پر تھے اور تسبیح، تکبیر، تہلیل اور خدا کی حمد وثنا میں مصروف تھے۔ یہاں تک کہ جب انتیس کو پہنچے تو اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور اسی حالت میں ان کو نیزہ لگا۔ پھر میں نے ان کو ایک مہینہ کے بعد بھی، اپنے ہاتھ سے انتیس کا عدد شمار کیے ہوئے دیکھا۔ راوی کہتے ہیں رات کے وقت ان کے پاس روشنی دیکھی جاتی تھی۔

(٤٢) أبو البختري رحمه الله

حضرت ابوالبختری رحمہ اللہ

(٣٦٠٨٣) حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ : كَانَ أَبُو الْبَخْتَرِيِّ رَجُلاً رَقِيقًا ، وَكَانَ يَسْمَعُ النَّوْحَ وَيَبْكِي.

(۳۶۰۸۳) حضرت عطاء بن سائب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالبختری نرم دل تھے اور یہ جب نوحہ سنتے تو رونے لگ جاتے۔

(٣٦٠٨٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ فِي قَوْلِهِ : ﴿اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللهِ﴾ قَالَ :أَطَاعُوهُمْ فِيمَا أَمَرُوهُمْ بِهِ مِنْ تَحْلِيلِ حَرَامٍ ، وَتَحْرِيمِ حَلاَلِ اللهِ فَعَبَدُوهُمْ بِذَلِكَ.

(۳۶۰۸۴) حضرت ابوالبختری سے ارشادِ خداوندی ﴿اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللهِ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ آپ کہتے ہیں وہ لوگ ان کو جس حرام کے حلال کرنے کا کہتے یہ ان کی اطاعت کرتے اور اسی طرح جس خدا کے حلال کردہ کو حرام کرنے کو کہتے یہ ان کی اطاعت کرتے اس طرح ان لوگوں نے ان کی عبادت کی۔

(٣٦٠٨٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي مِسْعَرٌ ، عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ ، قَالَ :قَالَ أَبُو الْبَخْتَرِيِّ :لأَنْ أَكُونَ فِي قَوْمٍ أَعْلَمَ مِنِّي أَحَبُّ إلَيَّ مِنْ أَنْ أَكُونَ فِي قَوْمٍ أَنَا أَعْلَمُهُمْ.

(۳۶۰۸۵) حضرت ابوالبختری کہتے ہیں اگر میں کسی ایسی جماعت میں ہوں جو مجھ سے زیادہ جانتی ہو تو مجھے یہ اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں ایسی قوم میں ہوں جہاں سب سے بڑا عالم میں ہوں۔

(۳۶۰۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدثنا سَعِيدُ بْنُ صَالِحٍ أُخْبِرْنَا ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :قَالَ أَبُو الْبَخْتَرِيِّ : ثَلاَثَةٌ لأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَكُونَ أَحَدَهُمْ :قَوْمٌ اسْتَحَلُّوا أَحَادِيثَ لَهَا زِينَةٌ وَبَهْجَةٌ ، وَسَئِمُوا الْقُرْآنَ ، وَقَوْمٌ أَطَاعُوا الْمَخْلُوقَ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ ، يَعْنِي أَهْلَ الشَّامِ وَالْخَوَارِجَ.

(۳۶۰۸۶) حضرت ابوالبختری فرماتے ہیں تین باتیں ایسی ہیں کہ مجھے ان میں سے ہونے کی بنسبت آسمان سے گرنا زیادہ محبوب ہے۔ وہ لوگ جو زیب وزینت کی باتوں کو میٹھا سمجھے اور قرآن سے اکتائے اور وہ قوم جو خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت کرے۔ یعنی خارجی اور اہل شام۔

(۳۶۰۸۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ ، أَنَّ أَبَا الْبَخْتَرِيِّ وَأَصْحَابَهُ كَانُوا إذَا سَمِعَ أَحَدَهُمْ يُثْنِي عَلَيْهِ ، أَوْ دَخَلَهُ عُجْبٌ ثَنَى مَنْكِبَيْهِ ، وَقَالَ :خَشَعْت لِلَّهِ.

(۳۶۰۸۷) حضرت عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ حضرت ابوالبختری اور ان کے ساتھی ایسے تھے کہ جب ان میں سے کوئی کسی کو اپنی تعریف کہتے سنتا یا اس کو عجب ہونے لگتا تو وہ اپنے کندھوں کو موڑ لیتا اور کہتا میں خدا کے لیے عاجزی کرتا ہوں۔

(۳۶۰۸۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، قَالَ :إنَّ الأَرْضَ لَتَفْقِدُ الْمُؤْمِنَ ، وَإِنَّ الْبِقَاعَ لَتُزَيَّنُ لِلْمُؤْمِنِ إذَا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ.

(۳۶۰۸۸) حضرت ابوالبختری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ زمین صاحب ایمان کی غیر موجودگی کو محسوس کرتی ہے اور زمین کے ٹکڑے مومن کے لیے مزین ہو جاتے ہیں جبکہ وہ نماز پڑھنے کا ارادہ کرتا ہے۔

(٤٣) عمرو بن ميمون رحمه الله

حضرت عمرو بن میمون رحمۃ اللہ علیہ

(۳۶۰۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُون ، قَالَ : كَانَ يُقَالَ :بَادِرُوا بِالْعَمَلِ أَرْبَعًا. بِالْحَيَاةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ ، وَبِالصِّحَّةِ قَبْلَ السَّقَمِ ، وَبِالْفَرَاغِ قَبْلَ الشُّغْلِ ، وَلَمْ أَحْفَظِ الرَّابِعَةَ.

(۳۶۰۸۹) حضرت عمرو بن میمون کے بارے میں روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے۔ چار چیزوں میں عمل کو جلدی کرو۔ موت سے پہلے زندگی میں، بیماری سے قبل صحت میں، مشغولیت سے قبل فراغت میں اور چوتھی مجھے یاد نہیں رہی۔

(۳۶۰۹۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُون فِي قَوْلِهِ :﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ﴾ قَالَ :الْبِرُّ الْجَنَّةُ.

(۳۶۰۹۰) حضرت عمرو بن میمون سے ارشادِ خداوندی ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا (اس سے مراد) جنت ہے۔

(۳۶۰۹۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَن عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، قَالَ: كَانَ يُوتَدُ لَهُ فِي حَائِطِ الْمَسْجد

وَكَانَ إِذَا سَئِمَ مِنَ الْقِيَامِ فِي الصَّلَاةِ وَشَقَّ عَلَيْهِ أَمْسَكَ بِالْوَتِدِ يَعْتَمِدُ عَلَيْهِ ، أَوْ يُرْبَطُ لَهُ حَبْلٌ فَيُمْسِكُ بِهِ.

(۳۶۰۹۱) حضرت عمرو بن میمون کے بارے میں روایت ہے کہ ان کے لیے مسجد کی دیوار میں ایک کیل لگایا جاتا تھا اور جب آپ نماز میں قیام سے تھک جاتے اور قیام آپ کے لیے مشکل ہو جاتا تو آپ اس کیل سے سہارا لے کر ٹھہر جاتے یا اس کے ساتھ رسی باندھ دی جاتی پھر آپ اس کے ساتھ ٹھہر جاتے۔

(۳٦۰۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: حجَّ عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ سِتِّينَ مِنْ بَيْنِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ.

(۳۶۰۹۲) حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرو بن میمون نے ساٹھ حج اور عمرے ادا کیے تھے۔

(۳٦۰۹۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو سِنَانٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ فِي قَوْلِهِ ﴿ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ﴾ قَالَ : الْفَرَائِضُ.

(۳۶۰۹۳) حضرت عمرو بن میمون سے ارشاد خداوندی ﴿ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ فرمایا: (اس سے مراد) فرائض ہیں۔

(۳٦۰۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عِفَاقٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : إِنَّهُ لَيُسْمَعُ بَيْنَ جِلْدِ الْكَافِرِ وَلَحْمِهِ جَلَبَةُ الدُّودِ كَجَلَبَةِ الْوَحْشِ.

(۳۶۰۹۴) حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ کافر کے گوشت اور اس کی کھال کے درمیان سے وحشیوں کے شور وغل کی طرح کیڑوں کی خوفناک آوازیں سنائی دیں گی۔

(۳٦۰۹٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَنَشٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ وَلَهُ هَمْهَمَةٌ.

(۳۶۰۹۵) حضرت حنش سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو بن میمون کو دیکھا کہ آپ کے سینہ کی آواز تھی۔

(۳٦۰۹٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بلج ، قَالَ : كَانَ عَمْرٌو إِذَا لَقِيَ الرَّجُلَ مِنْ إِخْوَانِهِ ، قَالَ : رَزَقَ اللَّهُ الْبَارِحَةَ مِنَ الصَّلَاةِ كَذَا ، وَرَزَقَ اللَّهُ الْبَارِحَةَ مِنَ الْخَيْرِ كَذَا وَكَذَا. (حاکم ۵۲۷)

(۳۶۰۹۶) حضرت ابو بلج سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرو جب اپنے بھائیوں میں سے کسی کو ملتے تو کہتے: آج رات اللہ تعالیٰ نے اتنی نماز کی توفیق دی اور آج رات اللہ تعالیٰ نے اتنی خیر کی توفیق دی۔

(٤٤) الضّحّاك رحمه الله

حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ

(۳٦۰۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي السَّوْدَاءِ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : لَقَدْ رَأَيْتَنَا ، وَمَا نَتَعَلَّمُ إِلَّا الْوَرَعَ.

(۳۶۰۹۷) حضرت ضحاک سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں تو اپنے آپ کو دیکھتا تھا کہ ہم پرہیزگاری کے سوا کچھ نہیں

سیکھتے تھے۔

(۳۶۰۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ النَّاصِرِ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : أَدْرَكْنَا أَصْحَابَنَا، وَمَا يَتَعَلَّمُونَ إِلاَّ الْوَرَعَ.

(۳۶۰۹۸) حضرت ضحاک سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے ساتھیوں کو اس حال میں پایا کہ وہ پرہیزگاری کے سوا کچھ نہیں سیکھتے تھے۔

(۳۶۰۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، قَالَ : قُلْتُ لِلضَّحَّاكِ : لِمَ سُمِّيَتْ سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى ، قَالَ : لأَنَّهُ يَنْتَهِي إِلَيْهَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ اللهِ.

(۳۶۰۹۹) حضرت اجلح سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ضحاک سے کہا: سدرۃ المنتہیٰ کا یہ نام کیوں ہے؟ انہوں نے فرمایا: کیونکہ تمام امورِ الٰہیہ اسی کی طرف منتہی ہوتے ہیں۔

(٤٥) عبد الرّحمان بن أبي ليلى رحمه الله

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ علیہ

(۳۶۱۰۰) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَعْدٍ أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : الرُّوحُ بِيَدِ مَلَكٍ يَمْشِي بِهِ ، فَإِذَا دَخَلَ قَبْرَهُ جَعَلَهُ فِيهِ.

(۳۶۱۰۰) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ روح ایک فرشتے کے ہاتھ میں ہے جس کو لے کر وہ چلتا ہے۔ پھر جب وہ قبر میں داخل ہوتا ہے تو اس کو اس میں ڈال دیتا ہے۔

(۳۶۱۰۱) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى يُصَلِّي ، فَإِذَا دَخَلَ الدَّاخِلُ أَتَى فِرَاشَهُ فَاتَّكَأَ عَلَيْهِ.

(۳۶۱۰۱) حضرت اعمش سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نماز پڑھا کرتے تھے۔ پھر جب کوئی شخص ملاقات کے لیے آتا تو اپنے بستر پر آتے اور اس پر تکیہ لگاتے۔

(۳۶۱۰۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : ﴿لاَ يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ قَتَرٌ وَلاَ ذِلَّةٌ﴾ قَالَ : بَعْدَ نَظَرِهِمْ إِلَى رَبِّهِمْ.

(۳۶۱۰۲) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ قرآن مجید کی آیت ﴿لاَ يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ قَتَرٌ وَلاَ ذِلَّةٌ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ان کی یہ حالت اپنے رب کی طرف دیکھنے کے بعد ہوگی۔

(۳۶۱۰۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ :

يَقُولُ الْمُشْرِكُونَ ﴿يَا وَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَرْقَدِنَا﴾ قَالَ :يَقُولُ الْمُؤْمِنُونَ :﴿هَذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَن وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ﴾.

(۳۶۱۰۳) حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مشرکین کہیں گے ''ہائے ہماری ہلاکت! ہمیں کس نے ہماری قبروں سے اٹھا دیا۔'' فرمایا: اور مومن کہیں گے: ''یہ وہ ہے جس کا رحمن نے وعدہ کیا تھا اور جس کے بارے میں رسولوں نے سچ کہا تھا۔''

(٤٦) حبيبٌ أبو سلمة رحمه الله

حضرت ابو سلمہ حبیب رحمۃ اللہ علیہ

(٣٦١٠٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ :لَمْ يَكُنْ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَحَزِّقِينَ ، وَلاَ مُتَمَاوِتِينَ ، وَكَانُوا يَتَنَاشَدُونَ الشِّعْرَ فِي مَجَالِسِهِمْ ، وَيَذْكُرُونَ أَمْرَ جَاهِلِيَّتِهِمْ ، فَإِذَا أُرِيدَ أَحَدُهُمْ عَلَى شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ دِينِهِ دَارَتْ حَمَالِيقُ عَيْنَيْهِ كَأَنَّهُ مَجْنُونٌ.

(۳۶۱۰۴) حضرت ابو سلمہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ کے صحابہ کنجوسی کرنے والے اور ادائے عبادت میں کمزوری کرنے والے نہ تھے۔ وہ اپنی مجالس میں شعر پڑھتے تھے اور زمانہ جاہلیت کی باتیں یاد کرتے تھے۔ لیکن جب ان کے دین کے کسی معاملہ میں ان میں سے کسی پر ارادہ کیا جاتا تو اس کی آنکھوں کے پپوٹے یوں گھومتے گویا کہ وہ مجنون ہے۔

(٣٦١٠٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ، أَنَّ صُبْحَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ يَطُولُ تِلْكَ اللَّيْلَةُ كَطُولِ ثَلاَثِ لَيَالٍ ، فَيَقُومُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ فَيُصَلُّونَ حَتَّى إِذَا فَرَغُوا مِنْ صَلاَتِهِمْ رَجَعُوا فَنَامُوا حَتَّى تَكِلَّ جُنُوبُهُمْ ، ثُمَّ قَامُوا فَصَلَّوْا حَتَّى إِذَا فَرَغُوا مِنْ صَلاَتِهِمْ أَصْبَحُوا يَنْظُرُونَ إِلَى الشَّمْسِ مِنْ مَطْلَعِهَا فَإِذَا هِيَ قَدْ طَلَعَتْ مِنْ مَغْرِبِهَا.

(۳۶۱۰۵) حضرت ابو سلمہ بیان کرتے ہیں کہ روز قیامت سے پہلے والی رات تین راتوں کے بقدر ہوگی۔ چنانچہ خوفِ خدا رکھنے والے لوگ اٹھیں گے اور نماز پڑھیں گے یہاں تک کہ جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہو جائیں گے واپس جا کر سو جائیں گے۔ یہاں تک کہ ان کے پہلو تھک جائیں گے۔ پھر وہ اٹھ کر نماز پڑھیں گے یہاں تک کہ جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہوں گے تو وہ سورج کو اس کے طلوع ہونے کی جگہ سے انتظار کرنے لگیں گے۔ لیکن پھر نا گہاں سورج مغرب سے نکلے گا۔

(٤٧) عون بن عبدِ اللهِ رحمه الله

حضرت عون بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

(٣٦١٠٦) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :إِنَّ مِنْ كَمَالِ التَّقْوَى أَنْ تَبْتَغِيَ

إِلَى مَا عَلِمْتَ مِنْهَا عِلْمَ مَا لَمْ تَعْلَمْ ، وَاعْلَمْ أَنَّ النقص فِيمَا عَلِمْتَ تَرْكَ ابْتِغَاءِ الزِّيَادَةِ فِيهِ ، وَإِنَّمَا يُحْمَلُ الرَّجُلُ عَلَى تَرْكِ ابْتِغَاءِ الزِّيَادَةِ فِيمَا قَدْ عَلِمَ قِلَّةَ الانْتِفَاعِ بِمَا قَدْ عَلِمَ.

(٣٦١٠٦) حضرت عون بن عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ کمالِ تقویٰ یہ ہے کہ تم اپنے علم کے ذریعہ اس بات کو جانو جس کو تم نہیں جانتے تھے اور جان لو کہ تمہارے علم کا نقص اس میں زیادتی کی تلاش کو ترک کرنا ہے۔ اپنے علم میں زیادتی کی تلاش کو ترک کرنے کی وجہ سے آدمی اپنے علم پر نفع کم حاصل کرتا ہے۔

(٣٦١٠٧) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ عَوْنٍ ، قَالَ : بِحَسْبِكَ مِنَ الْكِبْرِ أَنْ تَأْخُذَ بِفَضْلِكَ عَلَى غَيْرِكَ.

(٣٦١٠٧) حضرت عون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ تیرے تکبر کے لیے یہی بات کافی ہے کہ تو اپنی فضیلت کی وجہ سے غیر پر پکڑ کرے۔

(٣٦١٠٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ عَوْنٍ ، قَالَ : الذَّاكِرُ فِي الْغَافِلِينَ كَالْمُقَاتِلِ عَنِ الْفَارِّينَ ، وَإِنَّ الْغَافِلَ فِي الذَّاكِرِينَ كَالْفَارِّ ، عَنِ الْمُقَاتِلِينَ.

(٣٦١٠٨) حضرت عون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ غافلین میں ذاکر ایسے ہے جیسے بھاگنے والوں میں لڑنے والا۔ اور ذاکرین میں غافل ایسا ہے جیسے لڑنے والوں میں بھاگنے والا۔

(٣٦١٠٩) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَوْنٍ ، قَالَ : أَخْبَرَهُ بِالْعَفْوِ قَبْلَ الذَّنْبِ ﴿عَفَا اللَّهُ عَنْكَ لِمَ أَذِنْتَ لَهُمْ﴾.

(٣٦١٠٩) حضرت عون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے گناہ سے قبل ہی معافی کا بتا دیا: ''اللہ نے آپ کو معاف کر دیا آپ نے انہیں اجازت کیوں دی۔''

(٣٦١١٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مَا أَحَدٌ يُنْزِلُ الْمَوْتَ حَقَّ مَنْزِلَتِهِ إِلاَّ عَبْدٌ عَدَّ غَدًا لَيْسَ مِنْ أَجَلِهِ ، كَمْ مِنْ مُسْتَقْبِلٍ يَوْمًا لاَ يَسْتَكْمِلُهُ ، وَرَاجٍ غَدًا لاَ يَبْلُغُهُ ، إِنَّكَ لَوْ تَرَى الأَجَلَ وَمَسِيرَهُ لأَبْغَضْتَ الأَمَلَ وَغُرُورَهُ.

(٣٦١١٠) حضرت عون بن عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ کوئی بندہ موت میں کما حقہ نہیں اُترتا مگر وہ شخص جو کل کے دن کو اپنی مہلت میں سے نہ سمجھے۔ کتنے لوگ دن کا استقبال کرنے والے ہیں جو اس کو پورا نہیں کر پاتے اور کتنے لوگ کل کی امید والے کل کو نہیں پہنچ پاتے۔ یقیناً تم اگر مہلت اور اس کی رفتار کو دیکھ لیتے تو تم امیدوں اور دھوکوں سے نفرت کرنے لگتے۔

(٣٦١١١) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ ، يُقَالَ : مَنْ أَحْسَنَ اللَّهُ صُورَتَهُ وَجَعَلَهُ فِي مَنْصِبٍ صَالِحٍ ، ثُمَّ تَوَاضَعَ لِلَّهِ كَانَ مِنْ خَالِصِ اللهِ.

(۳۶۱۱۱) حضرت عون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا جس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے اچھی صورت دی ہو اور اس کو اچھے منصب میں پہنچائے پھر وہ اللہ کے لیے تواضع کرے تو یہ شخص خالص اللہ کے لیے عمل کرے گا۔

(۳۶۱۱۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ﴿لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ﴾ قَالَ :النَّظَرُ إِلَى وَجْهِ اللهِ.

(۳۶۱۱۲) حضرت ابن سابط سے قرآن مجید کی آیت ﴿لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس سے مراد چہرہ خداوندی کی طرف دیکھنا۔

(۳۶۱۱۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، قَالَ :إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ :إِنَّك يَا ابْنَ آدَمَ مَا عَبَّدْتنِي وَرَجَوْتنِي فَإِنِّي غَافِرٌ لَك عَلَى مَا كَانَ ، يَسْأَلُنِي عَبْدِي الْهُدَى وَكَيْفَ اضِلُّ عَبْدِي وَهُوَ يَسْأَلُنِي الْهُدَى وَأَنَا الْحَكَمُ.

(۳۶۱۱۳) حضرت ابن سابط سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے آدم کے بیٹے! تو نے جتنی میری عبادت کی اور مجھ سے امید رکھی پس میں تجھے جو کچھ ہو چکا ہے اس پر معاف کرتا ہوں۔ میرا بندہ مجھ سے ہدایت کا سوال کرتا ہے اور میں کیسے اپنے بندہ کو گمراہ کروں جبکہ وہ مجھ سے ہدایت مانگتا ہے اور میں حکم ہوں۔

(۳۶۱۱٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، قَالَ :بَشِّرَ الْمَشَّائِينَ فِي ظُلَمِ اللَّيْلِ إِلَى الصَّلَوَاتِ بِنُورٍ تَامٍّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۶۱۱۴) حضرت ابن سابط سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رات کے اندھیروں میں نمازوں کے لیے جانے والوں کو قیامت کے دن نورِ تام کی خوشخبری دے دو۔

(۳۶۱۱٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ سَمِعَهُ مِنَ ابْنِ سَابِطٍ : ﴿وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيمٌ﴾ قَالَ :فِي أُمِّ الْكِتَابِ كُلُّ شَيْءٍ هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

(۳۶۱۱۵) حضرت علاء بن عبد الکریم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ابن سابط کو قرآن مجید کی آیت ﴿وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيمٌ﴾ کے بارے میں کہتے سنا۔ آپ نے فرمایا: اُم الکتاب میں ہر وہ چیز ہے جو قیامت تک ہونے والی ہے۔

(۳۶۱۱٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ سَمِعْت الأَعْمَشَ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، قَالَ :يُدَبِّرُ أَمْرَ الدُّنْيَا أَرْبَعَةٌ :جِبْرَائِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَإِسْرَافِيلُ وَمَلَكُ الْمَوْتِ ، فَأَمَّا جِبْرَائِيلُ فَصَاحِبُ الْجُنُودِ وَالرِّيحِ ، وَأَمَّا مِيكَائِيلُ فَصَاحِبُ الْقَطْرِ وَالنَّبَاتِ ، وَأَمَّا مَلَكُ الْمَوْتِ فَمُوَكَّلٌ بِقَبْضِ الأَنْفُسِ ، وَإِمَّا إِسْرَافِيلُ فَهُوَ يَتَنَزَّلُ بِالأَمْرِ عَلَيْهِمْ بِمَا يُؤْمَرُونَ.

(۳۶۱۱۶) حضرت ابن سابط سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ دنیا کے امور کی تدبیر چار فرشتے کرتے ہیں۔ جبرئیل، میکائیل،

اسرافیل اور ملک الموت۔ جو جبرئیل ہے وہ لشکروں اور ہوا والا ہے اور جو میکائیل ہے وہ بارشوں اور نباتات والا ہے اور ملک الموت تو روحوں کو قبض کرنے والا ہے اور اسرافیل لوگوں پر جو احکامات ہوتے ہیں جو انہوں نے پورے کرنے ہوتے ہیں وہ لے کر اُترتا ہے۔

(٤٨) كلام إبراهيم التّيمِيّ رحمه الله

ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام

(٣٦١١٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ إبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ يَقُولُ: مَا عَرَضْت قَوْلِي عَلَى عَمَلِي إلاَّ لَخَشِيت أَنْ أَكُونَ مُكَذَّبًا.

(۳۶۱۱۷) حضرت ابوحیان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم کو کہتے سنا میں نے جب بھی اپنے قول کو اپنے عمل پر پیش کیا تو مجھے یہ ڈر رہا کہ میں جھوٹا نہ بنوں۔

(٣٦١١٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ إبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ يَقُولُ:اللَّهُمَّ إنَّا ضُعَفَاءُ، مِنْ ضَعْفٍ خَلَقْتَنَا وَإِلَى ضَعْفٍ مَا نَصِيرُ ، فَمَا شِئْت لاَ مَا شِئْنَا ، فَشَأْ لَنَا أَنْ نَسْتَقِيمَ.

(۳۶۱۱۸) حضرت سالم بن ابی حفصہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم تیمی کو کہتے سنا: اے اللہ! ہم کمزور ہیں۔ اس کمزوری کی وجہ سے جس پر تو نے ہمیں پیدا کیا اور اس کمزوری کی وجہ سے جس کی طرف ہم نے رجوع کرنا ہے جو تو چاہے (وہی ہوتا ہے) نہ کہ جو ہم چاہیں۔ پس تو ہمارے لیے یہ بات چاہ لے کہ ہم استقامت کے ساتھ رہیں۔

(٣٦١١٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : كَانَ مِنْ كَلاَمِهِ أَنْ يَقُولَ :أَيُّ حَسْرَةٍ أَكْبَرُ عَلَى امْرِءٍ مِنْ أَنْ يَرَى عَبْدًا له كَانَ اللَّهُ خَوَّلَهُ فِي الدُّنْيَا وَهُوَ عِنْدَ اللهِ أَفْضَلُ مَنْزِلَةً مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَأَيُّ حَسْرَةٍ عَلَى امْرِءٍ أَكْبَرُ مِنْ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ مَالاً فِي الدُّنْيَا فَيَرِثَهُ غَيْرُهُ فَيَعْمَلَ فِيهِ بِطَاعَةِ اللهِ فَيَكُونَ وِزْرُهُ عَلَيْهِ وَأَجْرُهُ لِغَيْرِهِ ، وَأَيُّ حَسْرَةٍ عَلَى امْرِءٍ أَكْبَرُ مِنْ أَنْ يَرَى عَبْدًا كَانَ مَكْفُوفَ الْبَصَرِ فِي الدُّنْيَا قَدْ فَتَحَ اللَّهُ لَهُ ، عَنْ بَصَرِهِ وَقَدْ عَمِيَ هُوَ ، ثُمَّ يَقُولُ :إنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَفِرُّونَ مِنَ الدُّنْيَا وَهِيَ مُقْبِلَةٌ عَلَيْهِمْ ، وَلَهُمْ مِنَ الْقِدَمِ مَا لَهُمْ ، وَإِنَّكُمْ تَتَّبِعُونَهَا وَهِيَ مُدْبِرَةٌ عَنْكُمْ وَلَكُمْ مِنَ العذاب مَا لَكُمْ ، فَقِيسُوا أَمْرَكُمْ وَأَمْرَ الْقَوْمِ.

(۳۶۱۱۹) حضرت حصین، حضرت ابراہیم تیمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ ان کے کلام میں سے یہ بات تھی: آدمی کو اس سے بڑی حسرت کیا ہوگی کہ وہ اپنے غلام کو جس کو اللہ نے دنیا میں اس کا غلام بنایا تھا اور وہ غلام اللہ کے ہاں بروز قیامت افضل درجہ پر ہو؟ آدمی کو اس سے بڑی حسرت کس بات پر ہوگی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو دنیا میں مال دیا تھا۔ وہ کسی اور کو اس مال کا

وارث بنادے پھر وہ وارث اس مال میں اللہ کی اطاعت کرے۔ پس مال کا گناہ مالک پر اور اس کا ثواب دوسرے کے لیے ہو؟ اور اس سے بڑی حسرت آدمی کو کیا ہوگی کہ وہ کسی بندے کو دیکھے جو دنیا میں نابینا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی نظر کھول دی ہے اور یہ نابینا ہوگیا ہے؟ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم سے پہلے جو لوگ تھے وہ دنیا سے بھاگتے تھے جبکہ دنیا ان کی طرف متوجہ ہوتی تھی۔ اور ان لوگوں کو جو مقام ملتا تھا وہ ملتا تھا۔ لیکن تم لوگ دنیا کی پیروی کرتے ہو اور دنیا نے تم سے منہ پھیرا ہوا ہے اور تمہیں جو عذاب ہونا ہے وہ ہونا ہے۔ پس تم اپنا اور ان لوگوں کا معاملہ قیاس کرلو۔

(۳۶۱۲۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ : ﴿وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ﴾ قَالَ : حَتَّى مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ.

(۳۶۱۲۰) حضرت ابراہیم تیمی سے قرآن مجید کی آیت ﴿وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ﴾ کے بارے میں منقول ہے کہ یہاں تک کہ بالوں کے کناروں سے بھی موت آئے گی۔

(۳۶۱۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ﴿إِنَّا هُدْنَا إِلَيْكَ﴾ قَالَ : تُبْنَا.

(۳۶۱۲۱) حضرت ابراہیم تیمی سے ﴿إِنَّا هُدْنَا إِلَيْكَ﴾ کے بارے میں روایت ہے: تُبْنَا یعنی ہم نے رجوع کیا۔

(۳۶۱۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ يَرْتَدِي بِالرِّدَاءِ يَبْلُغُ أَلْيَتَيْهِ مِنْ خَلْفِهِ وَثَدْيَيْهِ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا أَبَتِ ، لَوْ أَنَّكَ اتَّخَذْتَ رِدَاءً أَوْسَعَ مِنْ رِدَائِكَ هَذَا ، قَالَ : يَا بُنَيَّ ، لاَ تَقُلْ هَذَا ، فَوَاللهِ مَا عَلَى الأَرْضِ لُقْمَةٌ لَقَمْتُهَا طَيِّبَةٌ إِلاَّ لَوَدِدْتُ لَوْ كَانَتْ فِي أَبْغَضِ النَّاسِ إِلَيَّ.

(۳۶۱۲۲) حضرت ابراہیم تیمی، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ وہ ایسی چادر اوڑھتے تھے جو پیچھے سے سرین تک اور آگے سے پستان تک پہنچتی تھی۔ ابراہیم کہتے ہیں میں نے عرض کیا: اے ابا جان! اگر آپ اپنی اس چادر سے بڑی چادر لے لیں! انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! یہ بات نہ کہہ۔ خدا کی قسم! زمین پر جو طیب لقمہ بھی میں کھاتا ہوں تو میرا دل چاہتا ہے کہ وہ بھی میرے مبغوض ترین انسان کے منہ میں چلا جائے۔

(۳۶۱۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : خَرَجَ إِلَى الْبَصْرَةِ فَاشْتَرَى رَقِيقًا بِأَرْبَعَةِ آلاَفٍ ، قَالَ : فَبَنَوْا لَهُ دَارَهُ ، ثُمَّ بَاعَهُمْ بِرِبْحِ أَرْبَعَةِ آلاَفٍ ، قَالَ : فَقُلْتُ لَهُ : يَا أَبَتِ لَوْ أَنَّكَ عَمَدْتَ إِلَى الْبَصْرَةِ فَاشْتَرَيْتَ مِثْلَ هَؤُلاَءِ فَرَبِحْتَ فِيهِمْ ، فَقَالَ : لاَ تَقُلْ لِي هَذَا ، فَوَاللهِ مَا فَرِحْتُ بِهَا حِينَ أَصَبْتُهَا ، وَلاَ حَدَّثْتُ نَفْسِي بِأَنْ أَرْجِعَ فَأُصِيبَ مِثْلَهَا.

(۳۶۱۲۳) حضرت ابراہیم تیمی، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ والد صاحب بصرہ گئے اور انہوں نے چار ہزار میں غلام خریدا۔ پھر اسے چار ہزار کے نفع کے ساتھ بیچ دیا۔ میں نے ان سے کہا ابا جان! اگر آپ بصرہ جائیں اور غلاموں کی خرید و فروخت کریں تو خوب نفع ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے ایسی بات نہ کہو۔ واللہ مجھے یہ نفع حاصل کر کے خوشی نہیں ہوئی اور نہ ہی

میرے دل میں اس طرح کا اور نفع حاصل کرنے کی امنگ پیدا ہوئی ہے۔

(٣٦١٢٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَجَرَةَ ، قَالَ : مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ حَتَّى يُمَثَّلَ لَهُ جُلَسَاؤُهُ عِنْدَ مَوْتِهِ ، إِنْ كَانُوا أَهْلَ لَهْوٍ فَأَهْلُ لَهْوٍ ، وَإِنْ كَانُوا أَهْلَ ذِكْرٍ فَأَهْلُ ذِكْرٍ.

(۳۶۱۲۴) حضرت یزید بن شجرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جو میت بھی مرتا ہے تو اس کے ہم مجلس اس کے سامنے متمثل ہو جاتے ہیں۔ اگر وہ اہل لہو ہوں تو اہل لہو۔ اور اگر اہل ذکر سے ہوں تو اہل ذکر۔

(٣٦١٢٥) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عن مجاهد عَنِ ابْنِ شَجَرَةَ ، قَالَ : يَقُولُ الْقَبْرُ لِلرَّجُلِ الْكَافِرِ ، أَوِ الْفَاجِرِ : أَمَا ذَكَرْتَ ظُلْمَتِي ؟ أَمَا ذَكَرْتَ وَحْشَتِي ؟ أَمَا ذَكَرْتَ ضِيقِي ؟ أَمَا ذَكَرْتَ غَمِّي ؟.

(۳۶۱۲۵) حضرت ابن شجرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ قبر کافر آدمی سے یا فاجر آدمی سے کہتی ہے کیا تمہیں میری ظلمت یاد نہیں ہے؟ کیا تمہیں میری وحشت یاد نہیں ہے؟ کیا تمہیں میری تنگی یاد نہیں ہے؟ کیا تمہیں میرا غم یاد نہیں؟''

(٣٦١٢٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَجَرَةَ ، قَالَ : كَانَ يَقُصُّ وَكَانَ يُصَدِّقُ فِعْلُهُ قَوْلَهُ.

(۳۶۱۲۶) حضرت یزید بن شجرہ کے بارے میں روایت ہے وہ قصہ بیان کرتے تھے اور ان کا فعل ان کے قول کی تصدیق کرتا تھا۔

(٣٦١٢٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَمِّهِ ، عَنْ كُرْدُوسٍ ، قَالَ : كَانَ يَقُصُّ عَلَيْنَا غُدْوَةً وَعَشِيَّةً وَيَقُولُ : إِنَّ الْجَنَّةَ لَا تُنَالُ إِلاَّ بِعَمَلٍ لَهَا ، اخْلِطُوا الرَّغْبَةَ بِالرَّهْبَةِ ، وَدُومُوا عَلَى صَلاَحٍ ، وَاتَّقُوا اللَّهَ بِقُلُوبٍ سَلِيمَةٍ وَأَعْمَالٍ صَالِحَةٍ ، وَيُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ : مَنْ خَافَ أَدْلَجَ.

(۳۶۱۲۷) حضرت کردوس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ آپ ہمیں صبح وشام واقعات سنایا کرتے تھے اور فرماتے تھے۔ بیشک جنت، جنت کے عمل کے بغیر حاصل نہیں کی جاسکتی۔ رغبت کو خوف کے ساتھ ملائے رکھو۔ اچھے کاموں پر مداومت رکھو۔ اور اللہ تعالیٰ سے سلیم قلوب اور صالح اعمال کے ہمراہ ڈرتے رہو۔ اور آپ بکثرت یہ فرمایا کرتے تھے: جو ڈرتا ہے وہ جلدی اندھیرے میں ہی چل پڑتا ہے۔

(٣٦١٢٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ أَبِي الزِّنْبَاعِ ، عَنْ أَبِي الدِّهْقَانِ ، قَالَ : بَيْنَمَا شَابٌّ يَمْشِي مَعَ الأَحْنَفِ ، فَقَالَ لَهُ : يَا ابْنَ أَخِي ، إِذَا عُرِضَ لَكَ الْحَقُّ فَاقْصِدْ لَهُ وَالْهَ عَمَّا سِوَاهُ.

(۳۶۱۲۸) حضرت ابو دہقان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک جوان حضرت احنف کے ہمراہ چلا جارہا تھا تو آپ نے اس کو کہا: اے برادر زادہ! جب حق تمہارے سامنے آجائے تو پھر تم اس کا ارادہ کرلو اور اس کے ماسوا سے غافل ہو جاؤ۔

(٤٨) يحيى بن جعدة رحمه الله

حضرت یحییٰ بن جعدہ کا کلام

(٣٦١٢٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ ، قَالَ : كَانَ يُقَالَ : اعْمَلْ وَأَنْتَ مُشْفِقٌ وَدَعِ الْعَمَلَ وَأَنْتَ تَشْتَهِيهِ ، عَمَلٌ صَالِحٌ قَلِيلٌ تَدُومُ عَلَيْهِ.

(۳۶۱۲۹) حضرت یحییٰ بن جعدہ سے روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے تم عمل کرو درانحالیکہ تم ڈر رہے ہو اور عمل کو چھوڑ دو جبکہ تمہیں اس کی چاہت ہو۔ عمل صالح تھوڑا بھی ہو تم اس پر مداومت کرو۔

(٣٦١٣٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، وَابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ ، قَالَ يَحْيَى : إِذَا سَجَدَ ، وَقَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ : إِذَا وَضَعَ الرَّجُلُ جَبْهَتَهُ فَقَدْ بَرِءَ مِنَ الْكِبْرِ.

(۳۶۱۳۰) حضرت یحییٰ بن جعدہ سے روایت ہے حضرت یحییٰ کہتے ہیں جب آدمی سجدہ کرے اور حضرت ابن مہدی کہتے ہیں جب آدمی اپنی پیشانی کو رکھ دیتا ہے تو وہ تکبر سے بری ہو جاتا ہے۔

(٣٦١٣١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : سَمِعْتُهِمْ يَذْكُرُونَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ رَأَى جِيرَانًا لَهُ تَحَوَّلُوا ، فَقَالَ : مَا لَكُمْ ؟ قَالُوا : فَرَغْنَا ، قَالَ : وَبِهَذَا أُمِرَ الفارغ.

(۳۶۱۳۱) حضرت اعمش سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو حضرت شریح کے حوالہ سے ذکر کرتے سنا کہ انہوں نے اپنے ایک پڑوسی کو دیکھا جو جا رہے تھے۔ پوچھا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا: ہم فارغ ہو گئے ہیں۔ شریح نے کہا: فارغ آدمی کو یہی حکم ہے؟''

(٣٦١٣٢) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : إِنَّ أَيْسَرَ النُّسْكِ اللِّبَاسُ وَالْمَشْيَةُ.

(۳۶۱۳۲) حضرت عبداللہ بن عبید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بے شک آسان ترین قربانی لباس اور چال ہے۔

(٣٦١٣٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو سِنَانٍ ، قَالَ : اشْتَكَى عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْهُذَيْلِ يَوْمًا ذُنُوبَهُ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : يَا أَبَا الْمُغِيرَةِ ، أَلَسْتَ التَّقِيَّ ، قَالَ : فَقَالَ : اللَّهُمَّ إِنَّ عَبْدَكَ هَذَا أَرَادَ أَنْ يَتَقَرَّبَ إِلَيَّ وَإِنِّي أُشْهِدُكَ عَلَى مَقْتِهِ.

(۳۶۱۳۳) حضرت ابوسنان بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن ابوالہذیل ایک دن اپنے گناہوں کی شکایت کر رہے تھے تو ان سے ایک آدمی نے کہا: اے ابوالمغیرہ! کیا تم متقی نہیں ہو۔ راوی کہتے ہیں انہوں نے کہا: اے اللہ! تیرا ایک بندہ میرے قریب ہو رہا ہے اور میں تجھے اس کے غصہ پر گواہ بناتا ہوں۔

(٣٦١٣٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، قَالَ : أُتِيتُ فَقِيلَ لِي : قَدْ مَاتَ أَخُوك ، فَجِئْت سَرِيعًا وَقَدْ سُجِّيَ بِثَوْبِهِ ، فَأَنَا عِنْدَ رَأْسِ أَخِي أَسْتَغْفِرُ لَهُ وَأَسْتَرْجِعُ إِذْ كُشِفَ الثَّوْبُ عَنْ وَجْهِهِ ، فَقَالَ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ ، فَقُلْنَا : وَعَلَيْك السَّلاَمُ سُبْحَانَ اللهِ ، قَالَ : سُبْحَانَ اللهِ إِنِّي قَدِمْت عَلَى اللهِ بَعْدَكُمْ فَتُلُقِّيت بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ ، وَكَسَانِي ثِيَابًا خُضْرًا مِنْ سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ ، وَوَجَدْتُ الأَمْرَ أَيْسَرَ مِمَّا تَظُنُّونَ ، وَلاَ تَتَّكِلُوا ، وَإِنِّي أَسْتَأْذَنْت رَبِّي أَن أُخْبِرَكُمْ وَأُبَشِّرَكُمْ ، احْمِلُونِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ عَهِدَ إِلَيَّ أَنْ لاَ أَبْرَحَ حَتَّى آتِيَهُ ، ثُمَّ طَفِءَ مَكَانَهُ ، قَالَ : وَأَخَذَ حَصَاةً فَرَمَى بِهَا ، قَالَ : فَمَا أَدْرِي أَهُوَ كَانَ أَسْرَعَ أَمْ هَذِهِ.

(۳۶۱۳۴) حضرت ربعی بن حراش سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میرے پاس کوئی آیا اور مجھے کہا تمہارا بھائی مرگیا ہے۔ پس میں جلدی سے آیا۔ اس کو اس کے کپڑوں میں ڈھانپ دیا گیا تھا اور میں اپنے بھائی کے سر کے پاس کھڑا اس کے لیے استغفار کررہا تھا۔ اور اناللہ پڑھ رہا تھا کہ اچانک اس کے چہرے سے کپڑا ہٹا اور اس نے کہا: السلام علیکم! ہم نے جواب میں کہا۔ وعلیک السلام۔ سبحان اللہ۔ اس نے کہا: سبحان اللہ۔ میں تمہارے بعد اللہ کے پاس حاضر ہوا تھا۔ وہاں میرا استقبال بادِ نسیم اور ریحان کے ساتھ اور ایسے پروردگار نے کیا جو غصہ میں نہیں تھا۔ اور مجھے سندس اور ریشم کا سبز لباس پہنایا۔ اور میں نے تمہارے گمان سے بھی آسان معاملہ پایا۔ اور تم بھروسہ کر کے نہ بیٹھ جاؤ۔ میں نے اپنے رب سے اس بات کی اجازت لی ہے کہ میں تمہیں خبر دوں اور بشارت دوں۔ تم مجھے جناب رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی طرف لے چلو۔ کیونکہ آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے میرے ساتھ عہد کیا ہے کہ میں تمہارے آنے تک یہیں رہوں گا۔ پھر یہ صاحب اسی جگہ فوت ہوگئے۔ راوی کہتے ہیں اس نے ایک کنکری پکڑی اور پھینک دی۔ راوی کہتے ہیں۔ مجھے یہ بات معلوم نہیں ہے کہ وہ زیادہ تیز تھے یا یہ۔

(٣٦١٣٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ أَهْلُ الْخَيْرِ إذَا الْتَقَوْا يُوصِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِثَلاَثٍ ، وَإِذَا غَابُوا كَتَبَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ مَنْ عَمِلَ لآخِرَتِهِ كَفَاهُ اللَّهُ دُنْيَاهُ ، وَمَنْ أَصْلَحَ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ كَفَاهُ اللَّهُ النَّاسَ ، وَمَنْ أَصْلَحَ سَرِيرَتَهُ أَصْلَحَ اللَّهُ عَلاَنِيَتَهُ.

(۳۶۱۳۵) حضرت ابوعون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اہل خیر جب باہم ملتے تھے تو ان میں سے بعض، بعض کو تین باتوں کی وصیت کرتے تھے اور جب یہ غائب ہوتے تو پھر ایک دوسرے کو یہ تحریر کرتے۔ جو شخص اپنی آخرت کے لیے عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیا کے لیے اس کو کافی ہوجاتے ہیں۔ جو شخص اپنے اور اپنے اللہ کے درمیان معاملہ درست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں کی طرف سے کفایت کرجاتے ہیں۔ جو شخص اپنی خلوت کو درست رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی جلوت کو درست کردیتے ہیں۔

(٣٦١٣٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا قُطْبَةُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ ، أَنَّهُ رَأَى صَاحِبًا لَهُ فِي النَّوْمِ ، فَقَالَ : أَيُّ شَيْءٍ رَأَيْت أَفْضَلَ حِينَ اطْمَأَنَّتْ الأَمْرَ ، قَالَ : سَجَدَاتُ الْمَسْجِدِ.

(۳۶۱۳۶) حضرت عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے ایک دوست کو خواب میں دیکھا۔ تو اس سے پوچھا جب تم نے معاملہ دیکھا تو کون سی چیز تمہیں سب سے افضل نظر آئی؟ انہوں نے کہا: مسجد کے چند سجدے۔

(۳۶۱۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ طُعْمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى ، قَالَ : كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ عَبَدَ اللَّهَ أَرْبَعِينَ سَنَةً فِي الْبَرِّ ، ثُمَّ قَالَ : يَا رَبِّ قَدَ اشْتَقْتُ أَنْ أَعْبُدَكَ فِي الْبَحْرِ ، فَأَتَى قَوْمٌ فَاسْتَحْمَلَهُمْ فَحَمَلُوهُ ، وَجَرَتْ بِهِمْ سَفِينَتُهُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَجْرِيَ ، ثُمَّ قَامَتْ فَإِذَا شَجَرَةٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَاءِ ، قَالَ : فَقَالَ : ضَعُونِي عَلَى هَذِهِ الشَّجَرَةِ ، قَالَ : فَقَالُوا : مَا يُعَيِّشُكَ عَلَى هَذِهِ ، قَالَ : إِنَّمَا اسْتَحْمَلْتُكُمْ فَضَعُونِي حَيْثُ أُرِيدُ ، فَوَضَعُوهُ وَجَرَتْ بِهِمْ سَفِينَتُهُمْ ، فَأَرَادَ مَلَكٌ أَنْ يَعْرُجَ إِلَى السَّمَاءِ فَتَكَلَّمَ بِكَلاَمِهِ الَّذِي كَانَ يَعْرُجُ بِهِ فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَى ذَلِكَ ، فَعَلِمَ ، أَنَّ ذَلِكَ لِخَطِيئَةٍ كَانَتْ مِنْهُ ، فَأَتَى صَاحِبُ الشَّجَرَةِ فَسَأَلَهُ أَنْ يَشْفَعَ لَهُ إِلَى رَبِّهِ ، قَالَ : فَصَلَّى وَدَعَا لِلْمَلَكِ ، قَالَ وَطَلَبَ إِلَى رَبِّهِ أَنْ يَكُونَ هُوَ يَقْبِضُ نَفْسَهُ لِيَكُونَ أَهْوَنَ عَلَيْهِ مِنْ مَلَكِ الْمَوْتِ ، فَأَتَاهُ حِينَ حَضَرَ أَجَلُهُ ، فَقَالَ : إِنِّي طَلَبْتُ إِلَى رَبِّي أَنْ يُشَفِّعَنِي فِيكَ كَمَا شَفَّعَكَ فِيَّ ، وَأَنْ أَكُونَ أَنَا أَقْبِضُ نَفْسَكَ ، فَمِنْ حَيْثُ شِئْتَ قَبَضْتُهَا ، قَالَ : فَسَجَدَ سَجْدَةً فَخَرَجَتْ دَمْعَةٌ مِنْ عَيْنِهِ فَمَاتَ .

(۳۶۱۳۷) حضرت عبداللہ بن عیسیٰ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا جس نے چالیس سال تک خشکی میں اللہ کی عبادت کی۔ پھر اس نے دعا کی۔ اے پروردگار! میں سمندر میں آپ کی عبادت کرنے کا شوق رکھتا ہوں۔ چنانچہ کچھ لوگ آئے اور اس نے ان سے سوار کرنے کو کہا: انہوں نے اس کو (کشتی میں) سوار کر لیا۔ پھر جب تک خدا کی مشیت تھی کشتی انہیں لے کر چلتی رہی۔ پھر کشتی ٹھہر گئی۔ وہاں پانی کے کنارے میں ایک درخت تھا۔ راوی کہتے ہیں اس آدمی نے (کشتی والوں سے) کہا: مجھے اس درخت کے پاس اتار دو۔ راوی کہتے ہیں: لوگوں نے کہا: تم اس جگہ کیسے زندہ رہو گے؟ اس نے کہا: میں نے تمہیں اجرت پر اٹھانے کو کہا تھا پس جہاں میرا دل چاہے تم مجھے وہیں اُتارو۔ چنانچہ ان لوگوں نے اس کو وہاں اتار دیا اور کشتی بقایا لوگوں کو لے کر پھر چل پڑی۔ پھر ایک فرشتے نے آسمان پر چڑھنا چاہا اور اس نے وہ کلمات پڑھے جن کے ذریعہ وہ آسمان پر چڑھتا تھا لیکن وہ آسمان پر نہ چڑھ سکا۔ اُسے معلوم ہوا کہ یہ اس کی کسی غلطی کا نتیجہ ہے۔ چنانچہ وہ درخت والے کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ وہ اس کے پروردگار کے پاس اس کی سفارش کرے۔ راوی کہتے ہیں۔ اس آدمی نے نماز پڑھی اور فرشتے کے لیے دعا کی۔ راوی کہتے ہیں: اس عابد نے خدا سے یہ دعا بھی کی کہ اس کی روح یہ فرشتہ قبض کرے تا کہ ملک الموت سے ہلکی تکلیف ہو۔ چنانچہ جب اس آدمی کی موت آئی تو یہ فرشتہ حاضر ہوا اور اس نے کہا میں نے اپنے رب سے یہ درخواست کی ہے کہ وہ تیرے بارے میں میری بھی شفاعت قبول کریں جس طرح انہوں نے میرے بارے میں تیری شفاعت قبول کی تھی اور یہ کہ میں ہی تمہاری روح قبض کروں۔ پس جیسے تم چاہو گے میں تمہاری روح قبض کروں گا۔ راوی کہتے ہیں پھر اس عابد نے سجدہ کیا اور اس کی آنکھ سے آنسو نکلا اور وہ مر گیا۔

(۵۰) کلام عبیدِ بنِ عمیرٍ رحمه الله

حضرت عبید بن عمیر کا کلام

(۳٦١٣٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ :إِذَا جَاءَ الشِّتَاءُ يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ طَالَ اللَّيْلُ لِصَلاَتِكُمْ وَقَصُرَ النَّهَارُ لِصِيَامِكُمْ فَاغْتَنِمُوا.

(۳٦١٣٨) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے جب سردی کا موسم آتا تو وہ کہتے اے اہل قرآن! تمہاری نمازوں کے لیے رات لمبی ہوگئی ہے اور تمہارے روزوں کے لیے دن چھوٹا ہوگیا ہے۔ پس تم غنیمت سمجھو۔

(۳٦١٣٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :مَا كَانَ الْمُجْتَهِدُ فِيكُمْ إِلاَّ كَاللاَّعِبِ فِيمَنْ مَضَى.

(۳٦١٣٩) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں تم میں سے جو خوب محنت کرنے والا ہے وہ پہلے لوگوں میں سے کھیلنے والے کی طرح ہے۔

(۳٦١٤٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ لَيَتَوَقَّعُونَ الأَخْبَارَ ، فَإِذَا لَمْ تَأْتِهِمْ ، قَالُوا :إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ، سُلِكَ بِهِ غَيْرُ طَرِيقِنَا.

(۳٦١٤٠) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بیشک قبروں والے خبروں کے منتظر رہتے ہیں۔ پھر جب ان کے پاس خبریں نہیں آتیں تو وہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے ہیں۔ یہ ہمارے راستہ کے علاوہ پر چل پڑے ہیں۔

(۳٦١٤١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْعَظِيمِ الطَّوِيلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُوضَعُ فِي الْمِيزَانِ ، فَلاَ يَزِنُ عِنْدَ اللهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَقَرَأَ :﴿فَلاَ نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا﴾.

(۳٦١٤١) حضرت بعید بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن ایک بڑے لمبے آدمی کو لایا جائے گا اور اس کو میزان میں رکھا جائے گا تو اللہ کے ہاں اس کا وزن مچھر کے پر جتنا بھی نہیں ہوگا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ﴿فَلاَ نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا﴾.

(۳٦١٤٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ :﴿لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ﴾ قَالَ : الَّذِي لاَ يَجْلِسُ مَجْلِسًا ، ثُمَّ يَقُومُ إِلاَّ اسْتَغْفَرَ اللَّهَ.

(۳٦١٤٢) حضرت عبید بن عمیر سے قرآن مجید کی آیت ﴿لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ﴾ کے بارے میں منقول ہے۔ وہ کہتے ہیں یہ اس آدمی کے بارے میں ہے جو کسی بھی مجلس میں بیٹھے پھر اٹھے تو اللہ سے معافی کا طلبگار رہے۔

(۳٦١٤٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :مِنْ صِدْقِ الإِيمَانِ وَبِرِّهِ إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي

الْمَكَارِهِ وَمِنْ صِدْقِ الإِيمَانِ وَبِرِّهِ أَنْ يَخْلُوَ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ الْحَسْنَاءِ فَيَدَعَهَا ، لاَ يَدَعُهَا إِلاَّ لِلَّهِ.

(۳۶۱۴۳) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایمان کی سچائی اور نیکی میں سے یہ بات ہے کہ ناپسندیدہ اوقات میں وضو کو خوب اچھی طرح کرنا۔ ایمان کی سچائی اور نیکی میں سے یہ بات ہے کہ آدمی کسی حسین عورت کے ساتھ خلوت میں ہو پھر اس کو چھوڑ دے۔ اس کو صرف اللہ کے لیے چھوڑ دے۔

(٣٦١٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿عُتُلٍّ بَعْدَ ذَلِكَ زَنِيمٍ﴾ قَالَ : هُوَ الأَكُولُ الشَّرُوبُ الْقَوِى الشَّدِيدُ يُوزَنُ فَلاَ يَزِنُ شَعِيرَةً ، يَدْفَعُ الْمَلَكُ مِنْ أُولَئِكَ سَبْعِينَ أَلْفًا دَفْعَةً وَاحِدَةً فِي جَهَنَّمَ.

(۳۶۱۴۴) حضرت عبید بن عمیر سے ارشادِ خداوندی ﴿عُتُلٍّ بَعْدَ ذَلِكَ زَنِيمٍ﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ کہتے ہیں یہ زیادہ کھانے والا اور زیادہ پینے والا ہے۔ طاقتور اور سخت جان لیکن وزن کیا جائے تو وہ جو کے وزن کے برابر بھی نہیں ہوتا۔ فرشتہ اس جیسے ستر لوگوں کو ایک ہی مرتبہ میں جہنم میں پھینک دے گا۔

(٣٦١٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ﴿لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ﴾ قَالَ : الَّذِي يَذْكُرُ ذُنُوبَهُ فِي الْخَلاَءِ فَيَسْتَغْفِرُهَا.

(۳۶۱۴۵) حضرت عبید بن عمیر سے ﴿لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ کہتے ہیں: یہ وہ آدمی ہے جو اپنے گناہوں کو خلوت میں یاد کرتا ہے پھر ان پر استغفار کرتا ہے۔

(٣٦١٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ﴿كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ﴾ قَالَ : مِنْ شَأْنِهِ أَنْ يَفُكَّ عَانِيًا ، أَوْ يُجِيبَ دَاعِيًا ، أَوْ يَشْفِيَ سَقِيمًا ، أَوْ يُعْطِيَ سَائِلاً.

(۳۶۱۴۶) حضرت عبید بن عمیر سے ﴿كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ کہتے ہیں: اس کی شان میں سے یہ بات ہے کہ وہ قیدی کو رہائی دیتا ہے یا دعا کرنے والے کی قبول کرتا ہے، یا بیمار کو شفا دیتا ہے یا سوال کرنے والے کو عطا کرتا ہے۔

(٣٦١٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : إِنَّكُمْ مَكْتُوبُونَ عِنْدَ اللهِ بِأَسْمَائِكُمْ وَسِيمَاكُمْ ومجالسكم وَحُلاَكُمْ.

(۳۶۱۴۷) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ تم اللہ کے ہاں، اپنے ناموں، اپنی نشانیوں، اپنے ہم مجلسوں اور اپنے ظاہری حلیوں سمیت لکھے ہوئے ہو۔

(٣٦١٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ فِي قَوْلِ اللهِ ﴿مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ﴾ قَالَ : الْبَأْسَاءُ : الْبُؤْسُ ، وَالضَّرَّاءُ : الضُّرُّ ، ثُمَّ قَالَ : السَّرَّاءُ : الرَّخَاءُ ، وَالضَّرَّاءُ : الشِّدَّةُ.

(۳۶۱۴۸) حضرت عبید بن عمیر سے ارشاد خداوندی ﴿مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ البأساء سے

مراد فقر ہے اور الضراء سے مراد تکلیف ہے۔ پھر فرمایا: السراء سے مراد نرمی ہے اور الضراء سے مراد سختی ہے۔

(۳٦١٤٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : كَانَ لِرَجُلٍ ثَلاَثَةُ أَخِلاَّءِ بَعْضُهُمْ أَخَصُّ بِهِ مِنْ بَعْضٍ ، قَالَ : فَنَزَلَتْ بِهِ نَازِلَةٌ فَلَقِيَ أَخَصَّ الثَّلاَثَةِ بِهِ ، فَقَالَ : يَا فُلاَنُ ، إِنَّهُ قَدْ نَزَلَ بِي كَذَا وَكَذَا ، وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ تُعِينَنِي ، قَالَ : مَا أَنَا بِالَّذِي أَفْعَلُ ، فَانْطَلَقَ إِلَى الَّذِي يَلِيهِ فِي الْخَاصَّةِ ، فَقَالَ : يَا فُلاَنُ ، إِنَّهُ قَدْ نَزَلَ بِي كَذَا وَكَذَا ، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ تُعِينَنِي ، فَقَالَ : أَنْطَلِقُ مَعَكَ حَتَّى تَبْلُغَ الْمَكَانَ الَّذِي تُرِيدُ ، فَإِذَا بَلَغْتَ رَجَعْتُ وَتَرَكْتُكَ ، فَانْطَلَقَ إِلَى أَخَسِّ الثَّلاَثَةِ ، فَقَالَ : يَا فُلاَنُ ، إِنَّهُ قَدْ نَزَلَ بِي كَذَا وَكَذَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ تُعِينَنِي ، قَالَ : أَنَا أَذْهَبُ مَعَكَ حَيْثُمَا ذَهَبْتَ ، وَأَدْخُلُ مَعَكَ حَيْثُمَا دَخَلْتَ ، قَالَ : فَأَمَّا الأَوَّلُ فَمَالُهُ ، خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ فَلَمْ يَتْبَعْهُ مِنْهُ شَيْءٌ ، وَالثَّانِي أَهْلُهُ وَعَشِيرَتُهُ ذَهَبُوا بِهِ إِلَى قَبْرِهِ ، ثُمَّ رَجَعُوا وَتَرَكُوهُ ، وَالثَّالِثُ عَمَلُهُ هُوَ حَيْثُمَا ذَهَبَ وَيَدْخُلُ مَعَهُ حَيْثُ مَا دَخَلَ.

(۳٦١٤٩) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی کے تین دوست تھے۔ ان میں سے بعض، بعض سے زیادہ خاص تھے۔ آپ رحمہ اللہ کہتے ہیں: پس اس آدمی پر کوئی مصیبت نازل ہوگئی۔ چنانچہ وہ اپنے دوستوں میں سے خاص ترین کو ملا اور کہا: اے فلاں! مجھ پر ایسی ایسی مصیبت اتری ہے اور میں تم سے مدد لینا پسند کرتا ہوں۔ اس دوست نے کہا: میں تو یہ کام نہیں کرتا۔ پس یہ آدمی اس کے بعد والے خاص دوست کے پاس چلا گیا اور کہا: اے فلاں! مجھ پر ایسی ایسی مصیبت اتری ہے۔ اور میں تم سے مدد لینا پسند کرتا ہوں۔ اس دوست نے کہا: میں تمہارے ساتھ وہاں تک چلوں گا جہاں تم جانا چاہو۔ پھر جب تم پہنچ جاؤ گے تو میں واپس آ جاؤں گا تمہیں چھوڑ دوں گا۔ پھر یہ آدمی سب سے گھٹیا دوست کے پاس چلا گیا اور کہا: اے فلاں! معاملہ کچھ یوں ہے کہ مجھ پر ایسی ایسی مصیبت اتری ہے میں آپ کی مدد لینا چاہتا ہوں۔ اس دوست نے کہا: میں تمہارے ساتھ جاؤں گا جہاں تم جاؤ گے اور جہاں تم داخل ہو گے وہاں میں داخل ہوگا۔ حضرت عبید فرماتے ہیں: پس پہلا دوست اس کا مال ہے جس کو اس نے اپنے گھر والوں میں چھوڑ دیا ہے۔ اس مال میں سے کوئی چیز اس کے پیچھے نہیں گئی۔ دوسرا دوست اس کے اہل وخاندان ہے جو اس کے ساتھ اس کی قبر تک جاتے ہیں پھر اس کو چھوڑ کر واپس آ جاتے ہیں۔ تیسرا دوست اس کے عمل ہیں جو اس کے ساتھ ہیں جہاں وہ جائے گا اور اس کے ساتھ اندر جائیں گے جہاں وہ داخل ہوں گے۔

(۳٦١٥٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ﴿يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ﴾ قَالَ : طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا.

(۳٦١٥٠) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے وہ ﴿يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: سورج کا غروب کی جگہ سے طلوع ہونا۔

(۳٦١٥١) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ أَحَلَّ وَحَرَّمَ ، فَمَا

أَحَلَّ فَاسْتَحِلُّوهُ ، وَمَا حَرَّمَ فَاجْتَنِبُوهُ وَتَرَكَ من ذَلِكَ أَشْيَاءَ لَمْ يُحِلَّهَا وَلَمْ يُحَرِّمْهَا ، فَذَلِكَ عَفْوٌ مِنَ اللهِ عَفَاهُ ، ثُمَّ يَتْلُو : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ.

(۳۶۱۵۱) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے اور حرام کیا ہے۔ پس جس چیز کو اللہ نے حلال کیا ہے تم اس کو حلال جانو اور جس چیز کو اللہ نے حرام کیا ہے تم اس سے اجتناب کرو۔ اور ان میں سے بعض چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے چھوڑ دیا ہے نہ ان کو حرام قرار دیا ہے اور نہ ان کو حلال قرار دیا ہے۔ یہ خدا کی طرف سے معافی ہے پھر آپ ؒ نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ......﴾ آخر آیت تک۔

(۳٦۱٥۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : لَا يَزَالُ للهِ فِي الْعَبْدِ حَاجَة مَا كَانَتْ لِلْعَبْدِ إِلَى اللهِ حَاجَةٌ.

(۳۶۱۵۲) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو بھی بندہ کی تب تک ضرورت رہتی ہے جب تک بندہ خدا کی طرف حاجت مند رہتا ہے۔

(۳٦۱٥۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ لَيَتَوَكَّفُونَ لِلْمَيِّتِ كَمَا يُتَلَقَّى الرَّاكِبُ يَسْأَلُونَهُ ، فَإِذَا سَأَلُوهُ مَا فَعَلَ فُلَانٌ مِمَّنْ قَدْ مَاتَ ، فَيَقُولُ : أَلَمْ يَأْتِكُمْ ، فَيَقُولُونَ : إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ذُهِبَ بِهِ إِلَى أُمِّهِ الْهَاوِيَةِ.

(۳۶۱۵۳) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بلاشبہ قبروں والے بھی میت کا اس طرح استقبال کرتے ہیں جس طرح کسی سوار کا استقبال کیا جاتا ہے۔ وہ اس سے سوال کرتے ہیں۔ پس جب وہ اس سے سوال کرتے ہیں کہ فلاں کا کیا ہوا؟ جو لوگ مر گئے ہیں ان میں سے کسی کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ تو یہ میت کہتا ہے کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا۔ اس پر وہ کہتے ہیں: إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۔ اس کو اس کے ٹھکانہ ہاویہ کی طرف لے جایا گیا۔

(۳٦۱٥٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدثنا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنِ الْفَضْلِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : إِنَّ الْقَبْرَ لَيَقُولُ : يَا ابْنَ آدَمَ ، مَاذَا أَعْدَدْتَ لِي أَلَمْ تَعْلَمْ أَنِّي بَيْتُ الْغُرْبَةِ ، وَبَيْتُ الْوَحْدَةِ ، وَبَيْتُ الأَكَلَةِ ، وَبَيْتُ الدُّودِ.

(۳۶۱۵۴) حضرت عبید بن عمیر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک قبر کہتی ہے۔ اے ابن آدم! تو نے میرے لیے کیا تیاری کی ہے؟ کیا تمہیں یہ بات معلوم نہیں ہے کہ میں غربت کا گھر ہوں۔ تنہائی کا گھر ہوں۔ کیڑے مکوڑوں کا گھر ہوں؟''

(۳٦۱٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: إِنْ كَانَ نُوحٌ لَيَلْقَاهُ الرَّجُلُ مِنْ قَوْمِهِ فَيَخْنُقُهُ حَتَّى يَخِرَّ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ، قَالَ: فَيُفِيقُ حِينَ يُفِيقُ وَهُوَ يَقُولُ: رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ.

(۳۶۱۵۵) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت نوح کو اپنی قوم میں سے ایسے آدمی سے بھی واسطہ پڑا کہ اس

نے آپ علیہ السلام کا گلا گھونٹ دیا۔ یہاں تک کہ آپ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ کو افاقہ ہوا تو آپ یہ کہہ رہے تھے۔ اے میرے پروردگار! میری قوم کو معاف کر دے کیونکہ یہ جانتے نہیں ہیں۔

(٣٦١٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : سَمِعْته يُحَدِّثُ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ : إنَّ قَوْمَ نُوحٍ لَمَّا أَصَابَهُمَ الْغَرَقُ ، قَالَ : وَكَانَتْ مَعَهُمَ امْرَأَةٌ مَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا ، قَالَ : فَرَفَعَتْهُ إلَى حَقْوِهَا ، فَلَمَّا بَلَغَهُ الْمَاءُ رَفَعَتْهُ إلَى صَدْرِهَا ، فَلَمَّا بَلَغَهُ الْمَاءُ رَفَعَتْهُ إلَى ثَدْيِهَا ، فَقَالَ اللَّهُ : لَوْ كُنْت رَاحِمًا مِنْهُمْ أَحَدًا رَحِمْتهَا ، يَعْنِي بِرَحْمَتِهَا الصَّبِيَّ.

(٣٦١٥٦) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ حضرت نوح کی قوم پر جب غرق کا سیلاب آیا کہتے ہیں کہ ان لوگوں کے ہمراہ ایک عورت تھی جس کے پاس بچہ تھا۔ راوی کہتے ہیں: اس عورت نے بچہ کو کمر تک اوپر اٹھایا۔ جب پانی کمر تک پہنچا تو اس نے بچہ کو اپنے سینہ تک بلند کر لیا پھر جب پانی سینہ کو پہنچا تو اس نے بچہ کو اپنے پستان تک بلند کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر میں ان لوگوں میں سے کسی پر رحم کرتا تو میں اس عورت پر رحم کرتا، یعنی اس کی طرف سے بچہ پر رحم کی وجہ سے۔

(٣٦١٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : إذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا فَقَّهَهُ فِي الدِّينِ وَأَلْهَمَهُ رُشْدَهُ فِيهِ.

(٣٦١٥٧) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو دین میں سمجھ عطا کرتا ہے اور اس کو دین کی راہنمائی القا کرتا ہے۔

(٣٦١٥٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : إنَّ إبْرَاهِيمَ ، يُقَالَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ : ادْخُلِ الْجَنَّةَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْت ، قَالَ : فَيَقُولُ : يَا رَبِّ وَالِدِي فَيُقَالَ لَهُ : إنَّهُ لَيْسَ مِنْك ، فَإِذَا أَلَحَّ فِي الْمَسْأَلَةِ قِيلَ لَهُ : دُونَك أَبَاك ، قَالَ : فَيَلْتَفِتُ فَإِذَا هُوَ ضَبُعٌ فَيَقُولُ : مَا لِي فِيهِ مِنْ حَاجَةٍ ، فَتَطِيبُ نَفْسُهُ عَنْهُ ، فَيُنْطَلَقُ بِإِبْرَاهِيمَ إلَى الْجَنَّةِ وَيُنْطَلَقُ بِأَبِيهِ إلَى النَّارِ.

(٣٦١٥٨) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قیامت کے دن کہا جائے گا۔ جنت کے دروازوں میں سے جس دروازے سے آپ چاہو جنت میں داخل ہو جاؤ۔ راوی کہتے ہیں: حضرت ابراہیم کہیں گے۔ اے میرے پروردگار! میرے والد؟ حضرت ابراہیم سے کہا جائے گا یہ تیرے ساتھ والوں میں سے نہیں ہے۔ لیکن جب حضرت ابراہیم سوال کرنے میں اصرار کریں گے تو ان سے کہا جائے گا۔ اپنے والد کو دیکھو۔ راوی کہتے ہیں پس جب وہ دیکھیں گے تو وہ بجو بنا ہوگا۔ اس پر حضرت ابراہیم کہیں گے مجھے ان کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ پھر ان کا دل ان سے بے پروا ہو جائے گا۔ اور حضرت ابراہیم جنت کی طرف لے جائے جائیں گے اور ان کے والد کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔

(٣٦١٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :

يَجِيءُ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَقْطُرُ رِمَاحُهُمْ وَسُيُوفُهُمْ دَمًا ، قَالَ : فَيُقَالَ لَهُمْ : كَمَا أَنْتُمْ حَتَّى تُحَاسَبُوا عَلَيْهِ ، قَالَ :فَيَقُولُونَ :وَهَلْ أَعْطَيْتُمُونَا شَيْئًا تُحَاسِبُونَا عَلَيْهِ ، قَالَ :فَيُنْظَرُ فِي ذَلِكَ فَلاَ يُوجَدُ إِلاَّ أَكْوَارُهُمُ الَّتِي هَاجَرُوا عَلَيْهَا ، قَالَ :فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ النَّاسِ بِخَمْسِ مِئَةِ عَامٍ.

(۳۶۱۵۹) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن مہاجر فقراء اس حال میں آئیں گے کہ ان کے نیزے اور ان کی تلواریں خون ٹپکا رہی ہوں گی۔ راوی کہتے ہیں ان سے کہا جائے گا۔ تم اسی حالت میں رہو یہاں تک کہ تم سے حساب لیا جائے۔ راوی کہتے ہیں وہ عرض کریں گے۔ کیا آپ نے ہمیں کچھ دیا ہے کہ جس کا آپ حساب لیں گے؟ راوی کہتے ہیں پس اس معاملہ میں دیکھا جائے گا تو ان کے پاس صرف وہ برتن ہوں گے جن میں انہوں نے ہجرت کے سفر میں زادراہ رکھا تھا۔ راوی کہتے ہیں پس یہ لوگ جنت میں باقی لوگوں سے پانچ سو سال قبل داخل ہوں گے۔

(۳۶۱۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي رَاشِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ﴿إِنَّهُ كَانَ لِلأَوَّابِينَ غَفُورًا﴾ الأَوَّابُ الَّذِي يَتَذَكَّرُ ذُنُوبَهُ فِي الْخَلاَءِ فَيَسْتَغْفِرُ مِنْهَا.

(۳۶۱۶۰) حضرت عبید بن عمیر سے ﴿إِنَّهُ كَانَ لِلأَوَّابِينَ غَفُورًا﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ کہتے ہیں: اواب: وہ آدمی ہوتا ہے جو اپنے گناہوں کو خلوت میں یاد کرتا ہے اور پھر ان پر استغفار کرتا ہے۔

(۳۶۱۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :لَمَّا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يُهْلِكَ أَصْحَابَ الْفِيلِ بَعَثَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أُنْشِئَتْ مِنَ الْبَحْرِ أَمْثَالَ الْخَطَاطِيفِ كُلُّ طَيْرٍ مِنْهَا يَحْمِلُ ثَلاَثَةَ أَحْجَارٍ مُجَزَّعَةٍ :حَجَرَيْنِ فِي رِجْلَيْهِ وَحَجَرًا فِي مِنْقَارِهِ ، قَالَ فَجَائَتْ حَتَّى صَفَّتْ عَلَى رُؤُوسِهِمْ ، ثُمَّ صَاحَتْ وَأَلْقَتْ مَا فِي أَرْجُلِهَا وَمَنَاقِيرِهَا ، فَمَا يَقَعُ حَجَرٌ عَلَى رَأْسِ رَجُلٍ إِلاَّ خَرَجَ مِنْ دُبُرِهِ ، وَلاَ يَقَعُ عَلَى شَيْءٍ مِنْ جَسَدِهِ إِلاَّ خَرَجَ مِنَ الْجَانِبِ الآخَرِ ، قَالَ :وَبَعَثَ اللَّهُ رِيحًا شَدِيدَةً فَضَرَبَتِ الْحِجَارَةَ فَزَادَتْهَا شِدَّةً فَأُهْلِكُوا جَمِيعًا.

(۳۶۱۶۱) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اصحاب الفیل کو ہلاک کرنے کا ارادہ فرمایا تو ان پر سمندر سے پیدا کردہ ابابیلوں کے مثل پرندے بھیجے۔ ان میں سے ہر ایک پرندے نے تین سفید و سیاہ پتھر اٹھائے ہوئے تھے۔ دو پتھر اس کے پنجوں میں اور ایک پتھر اس کی چونچ میں۔ آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پس یہ پرندے آئے۔ یہاں تک کہ انہوں نے ان اصحاب الفیل کے سروں پر صف بنالی پھر چیخ ماری اور اپنی چونچوں اور پنجوں میں موجود پتھروں کو گرا دیا۔ جو پتھر بھی کسی آدمی کے سر پر لگتا وہ اس کی دبر سے باہر نکل آتا اور جسم کے جس حصہ پر بھی پڑتا دوسرے حصہ سے باہر آجاتا۔ راوی کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے شدید ہوا بھیجی جو پتھروں پر لگی تو اس نے (ان کی) شدت کو اور زیادہ کر دیا پس وہ سارے لوگ ہلاک ہو گئے۔

(۵۱) خیثمة بن عبدِ الرّحمانِ رحمه الله

خیثمہ بن عبدالرحمٰن

(۳۶۱۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: كَانَ، يُقَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَقُولُ: مَا غَلَبَنِي عَلَيْهِ ابنُ آدَمَ فَلَنْ يَغْلِبَنِي عَلَى ثَلاَثٍ: أَنْ يَأْخُذَ مَالاً مِنْ غَيْرِ حَقِّهِ، أَوْ أَنْ يَمْنَعَهُ مِنْ حَقِّهِ، أَوْ أَنْ يَضَعَهُ فِي غَيْرِ حَقِّهِ.

(۳۶۱۶۲) حضرت خیثمہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے شیطان کہتا ہے: آدم کا بیٹا مجھ پر غالب آتا ہے لیکن تین چیزوں میں مجھ پر غالب نہیں آتا۔ بغیر حق کے مال لے یا حق کے باوجود مال سے روکے یا بغیر حق کے مال کو کہیں لگائے۔

(۳۶۱۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: كَانَ، يُقَالُ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَقُولُ: كَيْفَ يَغْلِبُنِي ابْنُ آدَمَ وَإِذَا رَضِيَ جِئْتُ حَتَّى أَكُونَ فِي قَلْبِهِ، وَإِذَا غَضِبَ طِرْتُ حَتَّى أَكُونَ فِي رَأْسِهِ.

(هناد ۱۳۰۴۔ احمد ۲

(۳۶۱۶۳) حضرت خیثمہ کے بارے میں روایت ہے وہ کہا کرتے تھے شیطان کہتا ہے: آدم کا بیٹا مجھ پر کس طرح غلبہ پا سکتا ہے۔ جب وہ راضی ہوتا ہے تو میں آتا ہوں یہاں تک کہ میں اس کے دل میں بیٹھ جاتا ہوں اور جب وہ غضبناک ہوتا ہے تو میں اڑتا ہوا یہاں تک کہ میں اس کے سر میں آجاتا ہوں۔

(۳۶۱۶٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ خَيْثَمَةَ يَقُولُ فِي هَذِهِ الآيَةِ: ﴿يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا﴾ قَالَ: يُنَادِي مُنَادٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَخْرُجُ بَعْثُ النَّارِ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعُمِئَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ فَمِنْ ذَلِكَ يَشِيبُ الْوِلْدَانُ.

(۳۶۱۶۴) حضرت اسماعیل بن ابی خالد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت خیثمہ کو کہتے سنا ارشاد خداوندی ﴿يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا﴾ کے بارے میں۔ فرمایا: قیامت کے دن آواز دینے والا آواز دے گا۔ جہنم کے مستحق باہر آجائیں ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے۔ پس اس بات کی وجہ سے بچے بوڑھے ہو جائیں گے۔

(۳۶۱٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: دَعَانِي خَيْثَمَةُ، فَلَمَّا جِئْتُ إِذَا أَصْحَابُ الْعَمَائِمِ وَالْمَطَارِفِ عَلَى الْخَيْلِ، فَحَقَّرْتُ نَفْسِي فَرَجَعْتُ، قَالَ: فَلَقِيَنِي بَعْدَ ذَلِكَ، فَقَالَ: مَا لَكَ لَمْ تَجِئْ قَالَ، قُلْتُ: قَدْ جِئْتُ وَلَكِنْ قَدْ رَأَيْتُ أَصْحَابَ الْعَمَائِمِ وَالْمَطَارِفِ عَلَى الْخَيْلِ فَحَقَّرْتُ نَفْسِي، قَالَ فَأَنْتَ وَاللهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُمْ، قَالَ: وَكُنَّا إِذَا دَخَلْنَا عَلَيْهِ، قَالَ بِالسَّلَّةِ مِنْ تَحْتِ السَّرِيرِ، وَقَالَ: كُلُوا وَاللهِ مَا أَشْتَهِيهِ، وَلاَ أَصْنَعُهُ إِلاَّ لَكُمْ.

(۳۶۱۶۵) حضرت اعمش، حضرت خیثمہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت خیثمہ نے بلایا۔ جب میں

آیا تو کچھ دستار اور شال والے لوگ گھوڑوں پر آئے۔ میں نے اپنے کو حقیر سمجھا اور واپس ہو گیا۔ راوی کہتے ہیں پھر اس کے بعد آپ کی ملاقات مجھ سے ہوئی تو فرمایا: تمہیں کیا ہوا کہ تم نہیں آئے؟ راوی کہتے ہیں میں نے کہا: میں تو آیا تھا لیکن میں نے دستار اور شال والے لوگ دیکھے جو گھوڑوں پر سوار تھے تو میں نے اپنے آپ کو حقیر جانا۔ اس پر حضرت خیثمہ نے فرمایا: خدا کی قسم! تم مجھے ان سے زیادہ محبوب ہو۔ راوی کہتے ہیں: جب ہم لوگ حضرت خیثمہ کے پاس جاتے تھے تو وہ اپنے تخت کے نیچے سے ایک ٹوکری نکالتے اور فرماتے: کھاؤ، خدا کی قسم! مجھے اس کی خواہش نہیں ہوتی لیکن میں یہ تمہارے لیے تیار کرتا ہوں۔

(٣٦١٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : كَانَ قَوْمُهُ يُؤْذُونَهُ ، فَقَالَ : إِنَّ هَؤُلاَءِ يُؤْذُونَنِي ، وَلاَ وَاللهِ مَا طَلَبَنِي أَحَدٌ مِنْهُمْ بِحَاجَةٍ إِلاَّ قَضَيْتُهَا ، وَلاَ أُدْخِلُ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَذًى ، وَلأَنَا أَبْغَضُ فِيهِمْ مِنَ الْكَلْبِ الأَسْوَدِ ، وَلَمْ يَرَوْنَ ذَاكَ أَلاَ إِنَّهُ وَاللهِ مَا يُحِبُّ مُنَافِقٌ مُؤْمِنًا أَبَدًا.

(۳۶۱۶۶) حضرت اعمش، حضرت خیثمہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ ان کی قوم والے ان کو تکلیف دیتے تھے۔ آپ نے فرمایا: یہ لوگ مجھے تکلیف دیتے ہیں جبکہ ایسا کبھی نہیں ہوا۔ خدا کی قسم! ان میں سے کسی نے مجھ سے کوئی ضرورت مانگی ہو مگر یہ کہ میں نے اس کو پورا کیا ہے۔ اور میں ان میں سے کسی کو تکلیف نہیں دیتا۔ لیکن (پھر بھی) میں انہیں سیاہ کتے سے بھی بڑھ کر مبغوض ہوں۔ اور یہ لوگ یہ خیال کیوں کرتے ہیں؟ مگر یہ بات ہے کہ بخدا کسی ایمان والے سے کبھی منافق محبت نہیں کرتا۔

(٣٦١٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : تَقُولُ الْمَلاَئِكَةُ : يَا رَبِّ ، عَبْدُكَ الْمُؤْمِنُ تَزْوِي عَنْهُ الدُّنْيَا وَتُعَرِّضُهُ لِلْبَلاَءِ ، قَالَ : فَيَقُولُ لِلْمَلاَئِكَةِ : اكْشِفُوا لَهُمْ عَنْ ثَوَابِهِ ، فَإِذَا رَأَوْا ثَوَابَهُ ، قَالُوا : يَا رَبِّ ، لاَ يَضُرُّهُ مَا أَصَابَهُ مِنَ الدُّنْيَا ، قَالَ : وَيَقُولُونَ : عَبْدُكَ الْكَافِرُ تَزْوِي عَنْهُ الْبَلاَءَ وَتَبْسُطُ لَهُ الدُّنْيَا ، قَالَ : فَيَقُولُ لِلْمَلاَئِكَةِ اكْشِفُوا لَهُمْ عَنْ ثوابه ، فَإِذَا رَأَوْا ثوابه ، قَالُوا : يَا رَبِّ لاَ يَنْفَعُهُ مَا أَصَابَهُ مِنَ الدُّنْيَا.

(۳۶۱۶۷) حضرت خیثمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ فرشتوں نے عرض کیا: اے پروردگار! تیرے مومن بندہ سے دنیا دور ہو گئی ہے اور اس کو مصائب کے لیے آگے کر دیا ہے؟ راوی کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے (دوسرے) فرشتوں سے کہا: ان کو مومن کا بدلہ دکھاؤ۔ چنانچہ جب فرشتوں نے مومن کا بدلہ دیکھا تو کہنے لگے: اے پروردگار! مومن کو دنیا میں جو حالت بھی پہنچے یہ اس کو نقصان دہ نہیں ہے۔ راوی کہتے تھے: اور فرشتوں نے عرض کیا: اے پروردگار! تیرے کافر بندے سے مصائب دور ہو گئے اور اس کے لیے دنیا کشادہ ہو گئی۔ راوی کہتے ہیں: حق تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا: ان کے لیے کافر کا بدلہ ظاہر کرو۔ چنانچہ جب فرشتوں نے کافر کا بدلہ دیکھا تو کہنے لگا۔ اے پروردگار! کافر کو دنیا میں جو بھی ملے اس کے لیے نفع مند نہیں ہے۔

(٣٦١٦٨) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ لَيَطْرُدُ بِالرَّجُلِ الشَّيْطَانَ مِنَ الآدُرِ.

(ابن المبارك ٣٣١)

(۳۶۱۶۸) حضرت خیثمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: بلاشبہ اللہ تعالیٰ ایک آدمی کی وجہ سے شیطان کو کئی گھروں سے دور

کر دیتے ہیں۔

(۳۶۱۶۹) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ خَيْثَمَة ، أَنَّهُ أَوْصَى أَنْ يُدْفَنَ فِي مَقْبَرَةِ فُقَرَاءِ قَوْمِهِ.

(۳۶۱۶۹) حضرت خیثمہ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے وصیت کی تھی کہ ان کو ان کی قوم کے فقراء کے مقبرہ میں دفن کیا جائے۔

(۳۶۱۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ خَيْثَمَة ، قَالَ : إِنِّي لأَعْلَمُ مَكَانَ رَجُلٍ يَتَمَنَّى الْمَوْتَ فِي السَّنَةِ مَرَّتَيْنِ ، فَرَأَيْتُ أَنَّهُ يَعْنِي نَفْسَهُ.

(۳۶۱۷۰) حضرت خیثمہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے: میں ایک ایسے آدمی کا مکان جانتا ہوں جو سال میں دو مرتبہ موت کی تمنا کرتا ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ وہ خود کو مراد لیتے تھے۔

(۳۶۱۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ خَيْثَمَة ، قَالَ : طُوبَى لِلْمُؤْمِنِ كَيْفَ يُحْفَظُ فِي ذُرِّيَّتِهِ مِنْ بَعْدِهِ.

(۳۶۱۷۱) حضرت خیثمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مومن کے لیے بشارت ہے کہ اس کے بعد اس کی نسل کی کس طرح حفاظت کی جاتی ہے۔

(۳۶۱۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَة ، قَالَ : مَا تَقْرَؤُونَ فِي الْقُرْآنِ : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا﴾ فَإِنَّ مَوْضِعَهُ فِي التَّوْرَاةِ : يَا أَيُّهَا الْمَسَاكِينُ.

(۳۶۱۷۲) حضرت خیثمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ تم لوگ قرآن مجید میں جو ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا﴾ کے الفاظ پڑھتے ہو تو تورات میں اس کی جگہ یَا أَيُّهَا الْمَسَاكِينُ کے الفاظ ہیں۔

(۵۲) فِي ثَوَابِ التَّسْبِيحِ وَالْحَمْدِ

تسبیح اور حمد کے ثواب کے بارے میں

(۳۶۱۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لأَنْ أَقُولَ : سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ.

(۳۶۱۷۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر میں سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ کہوں تو یہ مجھے ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔

(۳٦۱۷٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَن : سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ ، سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ.

(۳۶۱۷۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا " دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے، میزان میں بھاری اور رحمٰن کو محبوب ہیں یعنی سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ ، سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ.

(۳٦۱۷٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لأَنْ أَقُولَ : سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِعَدَدِهَا دَنَانِيرَ فِي سَبِيلِ اللهِ.

(۳۶۱۷۵) حضرت عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں اگر سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ اور اللَّهُ أَكْبَرُ کہوں تو یہ مجھے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ان کی تعداد کے بقدر راہِ خدا میں دینار خرچ کروں۔

(۳٦۱۷٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ هَذِهِ السَّارِيَةِ ، قَالَ : مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ كُتِبَتْ فِي رِقٍّ ، ثُمَّ طُبِعَ عَلَيْهَا طَابِعٌ مِنْ مِسْكٍ فَلَمْ تُكْسَرْ حَتَّى يُوَافِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۶۱۷۶) حضرت ثابت بنانی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں میں سے ایک نے مجھے اس ستون کے پاس یہ حدیث بیان کی۔ اس نے کہا: جو آدمی سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ کہتا ہے تو اس کو ایک کاغذ میں لکھ دیا جاتا ہے پھر اس پر مشک کی ایک مہر لگا دی جاتی ہے۔ اس کو قیامت کے دن تک توڑا جائے گا جب اس آدمی کو اس کا پورا بدلہ دے دیا جائے گا۔

(۳٦۱۷۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : لأَنْ أَقُولَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَحْمِلَ عَلَى عَدَدِهَا خَيْلاً بِأَرْسَانِهَا.

(۳۶۱۷۷) حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر میں یہ کلمات کہوں تو یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہیں کہ میں ان کی تعداد کے بقدر لگام لگے ہوئے گھوڑوں کو (راہِ خدا میں) بھیجوں۔

(۳٦۱۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : تَسْبِيحَةٌ بِحَمْدِ اللهِ فِي صَحِيفَةِ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَسِيرَ ، أَوْ تَسِيلَ مَعَهُ جِبَالُ الدُّنْيَا ذَهَبًا.

(۳۶۱۷۸) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ مومن کے صحیفہ میں خدا کی حمد کی ایک تسبیح اس سے بہتر ہے کہ اس کے ساتھ سونے کے پہاڑ چلیں یا بہیں۔

(٣٦١٧٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : تَسْبِيحَةٌ فِي طَلَبِ الْحَاجَةِ خَيْرٌ مِنْ لَقُوحٍ صَفِيٍّ فِي عَامٍ أَزْبَةَ ، أَوْ قَالَ : لَزْبَةَ.

(٣٦١٧٩) حضرت ولید، ابوالاحوص کے بارے میں روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوالاحوص کو کہتے سنا۔ حاجت کی طلب میں ایک تسبیح دودھ والی منتخب اونٹنی سے بہتر ہے جو شدت والے سال میں مہیا ہو۔

(٣٦١٨٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لأَنْ أُسَبِّحَ تَسْبِيحَاتٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُنْفِقَ عَدَدَهُنَّ دَنَانِيرَ فِي سَبِيلِ اللهِ.

(٣٦١٨٠) حضرت عبید فرماتے ہیں کہ میں چند تسبیحات کرلوں یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ان کی گنتی کے بقدر راہِ خدا میں دینار خرچ کروں۔

(٣٦١٨١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ : سَمِعْت مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ : إِذَا قَالَ الْعَبْدُ : سُبْحَانَ اللهِ ، قَالَتِ الْمَلاَئِكَةُ : وَبِحَمْدِهِ ، وَإِذَا قَالَ : سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ صَلَّوْا عَلَيْهِ ، وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ : صَلَّتْ عَلَيْهِ.

(٣٦١٨١) حضرت مصعب بن سعد فرماتے ہیں جب بندہ سُبْحَانَ اللهِ کہتا ہے تو فرشتے وَبِحَمْدِهِ کہتے ہیں اور جب بندہ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ کہتا ہے تو فرشتے اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔

(٣٦١٨٢) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : إِذَا قَالَ الْعَبْدُ : الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا ، قَالَ الْمَلَكُ : كَيْفَ أَكْتُبُ ؟ فَيَقُولُ اكْتُبْ لَهُ رَحْمَتِي كَثِيرًا ، وَإِذَا قَالَ : سُبْحَانَ اللهِ كَثِيرًا ، قَالَ الْمَلَكُ ، كَيْفَ أَكْتُبُ ؟ فَيَقُولُ : اكْتُبْ رَحْمَتِي كَثِيرًا ، وَإِذَا قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ، قَالَ الْمَلَكُ ، كَيْفَ أَكْتُبُ ؟ فَيَقُولُ : اكْتُبْ لَهُ رَحْمَتِي كَبِيرًا .

(٣٦١٨٢) حضرت ابوسعید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جب بندہ الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا کہتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے۔ میں (اس کو) کیسے لکھوں؟ اللہ فرماتے ہیں تم اس کو میری کثیر رحمت لکھو اور جب بندہ کہتا ہے سُبْحَانَ اللهِ كَثِيرًا۔ تو فرشتہ کہتا ہے میں کیسے لکھوں؟ اللہ فرماتے ہیں تم اس کے لیے میری کثیر رحمت لکھو۔ اور جب بندہ کہتا ہے اللہ اکبر کبیرا۔ فرشتہ کہتا ہے میں کیسے لکھوں؟ اللہ فرماتے ہیں تم اس کے لیے میری بڑی رحمت لکھو۔

(٣٦١٨٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عفاق ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يُسَبِّحَ مِئَةَ تَسْبِيحَةٍ فَتَكُونَ لَهُ بِأَلْفِ حَسَنَةٍ.

(٣٦١٨٣) حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ کیا تم میں سے کوئی ایک اس بات سے عاجز ہے کہ وہ ایک سو مرتبہ تسبیح پڑھے کہ اس کے لیے ہزار نیکیاں ہوں۔

۳٦۱۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ السَّكْسَكِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ : أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَنَّهُ لاَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا ، وَسَأَلَهُ شَيْئًا يُجْزِءُ عن الْقُرْآنِ، فَقَالَ لَهُ : قُلْ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ.

(۳٦۱۸٤) حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا۔ اس نے یہ ذکر کیا کہ وہ قرآن سے کچھ نہیں لے سکتا اور اس نے آپ ﷺ سے کسی ایسی چیز کا سوال کیا جو قرآن کی طرف سے کفایت کر جائے۔ آپ ﷺ نے اس کو کہا: ''تم کہو! سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ.

۳٦۱۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ مسلم ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَوْ عَنْ أَخِيهِ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الَّذِينَ يَذْكُرُونَ مِنْ جَلاَلِ اللَّهِ مِنْ تَسْبِيحِهِ وَتَحْمِيدِهِ وَتَهْلِيلِهِ يَتَعَاطَفْنَ حَوْلَ الْعَرْشِ لَهُنَّ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ ، يُذَكِّرْنَ بِصَاحِبِهِنَّ ، أَوَلاَ يُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ لاَ يَزَالَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ شَيْءٌ يُذَكِّرُ بِهِ.

(۳٦۱۸۵) حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو لوگ ہیبت خداوندی کی وجہ سے خدا کی تسبیح، تحمید اور تہلیل پڑھتے ہیں تو ان کی یہ تسبیحات عرش کے گرد منڈلاتی رہتی ہیں۔ ان تسبیحات کی شہد کی مکھیوں کی طرح کی بھنبھناہٹ ہوتی ہے۔ یہ اپنے پڑھنے والے کو یاد کرتی ہیں کیا تم میں سے کوئی ایک یہ بات پسند نہیں کرتا کہ رحمٰن کے پاس کوئی چیز ہو جو اس کو مسلسل یاد کرتی رہے؟''

۳٦۱۸٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ هَانِيءَ بْنَ عُثْمَانَ يُحَدِّثُ ، عَنْ أُمِّهِ حُمَيْضَةَ ابْنَةِ يَاسِرٍ ، عَنْ جَدَّتِهَا يُسَيْرَةَ ، وَكَانَتْ إِحْدَى الْمُهَاجِرَاتِ ، قَالَتْ : قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ ، والتقديس واعقدن بالأنامل فإنهن يأتين يوم القيامة مسؤولات مستنطقات وَلاَ تَغْفُلْنَ فَتَنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ.

(۳٦۱۸٦) حضرت یسیرہ ...... جو ہجرت کرنے والیوں میں سے ایک تھیں ...... سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ارشاد فرمایا: ''تم پر تسبیح، تکبیر اور تقدیس لازم ہے اور تم انگلیوں کے ساتھ شمار کرو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیونکہ یہ انگلیاں قیامت کے دن بلوائی جائیں گی اور پوچھی جائیں گی۔ تم غافل نہ ہونا کہ پھر رحمت سے بھلا دی جاؤ۔

۳٦۱۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ سَمِعَهُ مِنْ أَبِي عُمَرَ الصينى ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ذَهَبَ الأَغْنِيَاءُ بِالأَجْرِ ، يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي ، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ ، وَيَحُجُّونَ كَمَا نَحُجُّ ، وَيَتَصَدَّقُونَ ، وَلاَ نَجِدُ مَا نَتَصَدَّقُ ، قَالَ : فَقَالَ : أَلاَ أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ أَدْرَكْتُمْ مَنْ

سَبَقَكُمْ ، وَلَا يُدْرِكُكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ إِلَّا مَنْ عَمِلَ بِالَّذِي تَعْمَلُونَ بِهِ : تُسَبِّحُونَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ ، وَتَحْمَدُونَهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ ، وَتُكَبِّرُونَهُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ.

(۳۶۱۸۷) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! غنی لوگ تو اجر لے گئے۔ جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی اسی طرح نماز پڑھتے ہیں اور جیسے ہم روزے رکھتے ہیں وہ بھی روزے رکھتے ہیں اور جس طرح ہم حج کرتے ہیں وہ بھی یوں ہی حج کرتے ہیں اور وہ صدقہ بھی کرتے ہیں جبکہ ہمیں صدقہ کرنے کو کچھ نہیں ملتا۔ راوی کہتے ہیں: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تمہیں کوئی ایسی چیز نہ بتا دوں کہ جب تم اس کو کرو تو تم خود پر سبقت کرنے والے کو پا لو اور تمہارے بعد والے تمہیں نہ پا سکیں گے مگر اُسی عمل کے ذریعہ جو تم نے کیا ہوگا؟ تم لوگ ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو۔

(۳۶۱۸۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، وَأَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوٍ مِنْهُ.

(۳۶۱۸۸) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بھی جناب نبی کریم ﷺ سے ایسی ہی روایت کرتے ہیں۔

(۳۶۱۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لَأَنْ أُسَبِّحَ تَسْبِيحَاتٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُنْفِقَ عِدَّتَهُنَّ دَنَانِيرَ فِي سَبِيلِ اللهِ.

(۳۶۱۸۹) حضرت ہلال بن یساف سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ نے فرمایا: میں چند تسبیحات پڑھ لوں یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں ان کی تعداد کے بقدر راہِ خدا میں دینار خرچ کروں۔

(۳۶۱۹۰) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُون ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ ، عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ.

(۳۶۱۹۰) حضرت ابوذر، جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر تسبیح کے بدلہ میں صدقہ ہوتا ہے۔

(۳۶۱۹۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَسْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللهِ، قَالَ قُلْتُ بَلَى ، يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَخْبِرْنِي بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللهِ ، قَالَ : أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللهِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ.

(۳۶۱۹۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں خدا تعالیٰ کا

محبوب ترین کلام نہ بتاؤں؟'' ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیوں نہیں۔ آپ مجھے خدا تعالیٰ کا محبوب ترین کلام بتا دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا تعالیٰ کا محبوب ترین کلام سبحان اللہ وبحمدہ ہے۔

(٣٦١٩٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : إِنَّ مِنْ خَيْرِ الْعَمَلِ سُبْحَةَ الْحَدِيثِ ، وَإِنَّ مِنْ شَرِّ الْعَمَلِ التَّجْدِيفَ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا أَبَا عَبْدَ الرَّحْمَانِ ، وَمَا سُبْحَةُ الْحَدِيثِ ، قَالَ : تَسْبِيحُ الرَّجُلِ وَالْقَوْمُ يَتَحَدَّثُونَ ، قَالَ : قُلْتُ : وَمَا التَّجْدِيفُ ، قَالَ : يَكُونُ الْقَوْمُ بِخَيْرٍ فَإِذَا سُئِلُوا ، قَالُوا : بِشَرٍّ.

(۳۶۱۹۲) حضرت کعب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اعمال میں سے بہترین عمل سبحۃ الحدیث ہے اور اعمال میں سے بدترین عمل تجدیف ہے۔ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا: اے ابوعبدالرحمٰن! سبحۃ الحدیث کیا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: آدمی تسبیح کرے جبکہ باقی لوگ باتیں کر رہے ہوں۔ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا: تجدیف کیا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگ خیر کے ساتھ ہوں لیکن جب سوال کیا جائے تو شر کا جواب دیں۔

(٣٦١٩٣) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَسَكَتَ سَكْتَةً ، فَقَالَ : لَقَدْ أَصَبْت بِسَكْتَتِي هَذِهِ مِثْلَ مَا سَقَى النِّيلُ وَالْفُرَاتُ ، قَالَ : قُلْنَا ، وَمَا أَصَبْت ، قَالَ : سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ.

(۳۶۱۹۳) حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت سعد بن مالک کے پاس تھے پھر وہ ایک لمحہ خاموش رہے اور پھر کہنے لگے۔ تحقیق میں نے اپنی اس خاموشی میں وہ کچھ پالیا ہے جس کو نیل اور فرات سیراب کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں ہم نے کہا: آپ کو کیا ملا ہے؟ انہوں نے فرمایا: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ.

(٥٣) ما جاء فِي فضلِ ذِكرِ اللهِ

ذکر اللہ کی فضیلت میں جو روایات ہیں

(٣٦١٩٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ مِنْ عَمَلٍ أَنْجَى لَهُ مِنَ النَّارِ مِنْ ذِكْرِ اللهِ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، وَلاَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ ، قَالَ : وَلاَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ ، إلا أن تَضْرِبُ بِسَيْفِكَ حَتَّى يَنْقَطِعَ ، ثُمَّ تَضْرِبُ بِهِ حَتَّى يَنْقَطِعَ ثَلاَثًا.

(۳۶۱۹۴) حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ابن آدم کا کوئی عمل ذکر اللہ سے بڑھ کر اس کو آگ سے نجات دینے والا نہیں ہے۔ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نہ ہی جہاد فی سبیل اللہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: ''نہ ہی جہاد فی سبیل اللہ۔ مگر یہ کہ تو اپنی تلوار سے مارتا رہے یہاں تک کہ وہ ٹوٹ جائے۔ پھر تو (دوسری تلوار) مارتا رہے یہاں تک کہ وہ بھی ٹوٹ جائے۔ تین مرتبہ یہ بات فرمائی۔

(٣٦١٩٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ ، ذِكْرُ اللهِ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ أَفْضَلُ مِنْ حَطْمِ السُّيُوفِ فِي سَبِيلِ اللهِ وَإِعْطَاءِ الْمَالِ سَحًّا.

(۳۶۱۹۵) حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ صبح وشام خدا کا ذکر کرنا، راہِ خدا میں تلواریں توڑنے اور ڈھیروں مال دینے سے بہتر ہے۔

(٣٦١٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، عَنْ مُعَاذٍ ، قَالَ: لأَنْ أَذْكُرَ اللَّهَ مِنْ غُدْوَةٍ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَحْمِلَ عَلَى الْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللهِ مِنْ غُدْوَةٍ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

(۳۶۱۹۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر میں خدا کا ذکر صبح سے طلوعِ شمس تک کروں تو یہ بات مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں صبح سے طلوعِ آفتاب تک عمدہ گھوڑوں پر سوار ہو کر راہ خدا میں حملہ کرتا رہوں۔

(٣٦١٩٧) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ :لَوْ بَاتَ رَجُلٌ يُعْطِي الْقِيَانَ الْبِيضَ ، وَبَاتَ آخَرُ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَذْكُرُ اللَّهَ ، لَرَأَيْتُ أَنَّ ذَاكِرَ اللهِ أَفْضَلُ.

(۳۶۱۹۷) حضرت سلمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر ایک آدمی اس حال میں رات گزارے کہ راہِ خدا میں سونا خیرات کرے اور دوسرا آدمی اس حال میں رات گزارے کہ قرآن کی تلاوت کرے اور اللہ کا ذکر کرے تو میرا خیال یہ ہے کہ خدا کو یاد کرنے والا افضل ہے۔

(٣٦١٩٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ أَبِي الْوَازِعِ ، جَابِرِ الرَّاسِبِيِّ ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ ، قَالَ :لَوْ أَنَّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا فِي حِجْرِهِ دَنَانِيرُ يُعْطِيهَا وَالآخَرُ يَذْكُرُ اللَّهَ كَانَ ذَاكِرُ اللهِ أَفْضَلَ.

(۳۶۱۹۸) حضرت ابو برزہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر دو آدمیوں میں سے ایک اپنی جھولی میں دینار ڈال کر دے رہا ہو اور دوسرا خدا کا ذکر کر رہا ہو تو ذکر خدا کرنے والا افضل ہے۔

(٣٦١٩٩) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ،عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :مَا مِنْ شِيمَةٍ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنَ الشُّكْرِ وَالذِّكْرِ.

(۳۶۱۹۹) حضرت ابو جعفر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو شکر اور ذکر کرنے سے زیادہ کوئی عادت محبوب نہیں ہے۔

(٣٦٢٠٠) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، أَنَّهُ قَالَ:الَّذِينَ لاَ تَزَالُ أَلْسِنَتُهُمْ رَطْبَةً مِنْ ذِكْرِ اللهِ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَهُمْ يَضْحَكُونَ.

(۳۶۲۰۰) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: جن لوگوں کی زبانیں ذکر خدا سے تر رہتی ہیں وہ

جنت میں اس طرح داخل ہوں گے کہ مسکرا رہے ہوں گے۔

(٣٦٢٠١) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْكِنْدِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا ، قَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ شَرَائِعَ الإِسْلاَمِ قَدْ كَثُرَتْ ، فَأَنْبِئْنِي مِنْهَا بِمَا أَتَشَبَّثُ بِهِ ، قَالَ :لاَ يَزَالُ لِسَانُك رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللهِ.

(۳۶۲۰۱) حضرت عبداللہ بن بسر سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! بے شک اسلام کے احکام تو بہت زیادہ ہیں۔ آپ مجھے کوئی ایسی بات بتا دیں جس سے میں چمٹ جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تمہاری زبان ہمیشہ ذکر خدا سے تر رہنی چاہیے۔

(٣٦٢٠٢) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، قَالَ :أَنِيرُوا بِذِكْرِ اللهِ وَاجْعَلُوا لِبُيُوتِكُمْ مِنْ صَلاَتِكُمْ جُزْءًا.

(۳۶۲۰۲) حضرت ابن سابط سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ تم ذکر خدا سے نور پکڑو اور اپنے گھروں کے لیے اپنی نمازوں میں سے حصہ بناؤ۔

(٣٦٢٠٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنِ الإِفْرِيقِيِّ ، عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :إِنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ لَيَرَوْنَ بُيُوتَ أَهْلِ الذِّكْرِ تُضِيءُ لَهُمْ كَمَا تُضِيءُ الْكَوَاكِبُ لأَهْلِ الأَرْضِ.

(۳۶۲۰۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بے شک اہل سماء کے لیے اہل ذکر کے گھر اس طرح چمکتے ہیں جیسے اہل زمین کے لیے ستارے چمکتے ہیں۔

(٣٦٢٠٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :قَالَ مُعَاذٌ :لَوْ أَنَّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا يَحْمِلُ عَلَى الْجِيَادِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَالآخَرُ يَذْكُرُ اللَّهَ لَكَانَ هَذَا أَعْظَمَ ، أَوْ أَفْضَلَ أَجْرًا ، يَعْنِي الذَّاكِرَ.

(۳۶۲۰۴) حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت معاذ نے ارشاد فرمایا: اگر دو آدمی ہوں ان میں سے ایک راہ خدا میں گھوڑے پر سوار حملہ کر رہا ہو اور دوسرا اللہ کا ذکر کر رہا ہو تو یہ ذاکر اجر کے اعتبار سے افضل اور بڑھیا ہوگا۔

(٣٦٢٠٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، قَالَ :قِيلَ لأَبِي الدَّرْدَاءِ :إِنَّ أَبَا سعد بن مُنَبِّهٍ جَعَلَ فِي مَالِهِ مِئَةَ مُحَرَّرٍ ، قَالَ :أَمَا أَنَّ مِئَةَ مُحَرَّرٍ فِي مَالِ رَجُلٍ لَكَثِيرٌ ، أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ إِيمَانٌ مَلْزُومٌ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، وَلاَ يَزَالُ لِسَانُك رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللهِ.

(۳۶۲۰۵) حضرت سالم بن ابی الجعد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ حضرت ابوسعد بن منبہ نے اپنے مال میں سے سو غلام آزاد کیے ہیں۔ حضرت نے فرمایا: خبردار! کسی ایک آدمی کے مال میں سو آزاد ہونا بڑی بات ہے لیکن کیا میں تمہیں اس سے بھی افضل بات نہ بتاؤں؟ رات، دن ایمان سے چمٹا رہ۔ اور تیری زبان خدا کے ذکر سے مسلسل تر رہے۔

(٣٦٢٠٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : مَا دَامَ قَلْبُ الرَّجُلِ يَذْكُرُ اللَّهَ فَهُوَ فِي صَلاَةٍ وَإِنْ كَانَ فِي السُّوقِ ، وَإِنْ يُحَرِّكْ بِهِ شَفَتَيْهِ فَهُوَ أَفْضَلُ.

(۳۶۲۰۶) حضرت ابوعبیدہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب تک آدمی کا دل ذکر کرتا ہے تب تک آدمی نماز میں ہوتا ہے اگرچہ یہ آدمی بازار میں ہو اور اگر اس کے ہونٹ بھی حرکت کریں تو یہ اور اچھا ہے۔

(٣٦٢٠٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْقَرَّاظِ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ : قَالَ رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَرْتَعَ فِي رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَلْيُكْثِرْ ذِكْرَ اللهِ.

(۳۶۲۰۷) حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی اس بات کو پسند کرے کہ وہ جنت کے باغ میں چرے تو اس کو ذکر اللہ کثرت سے کرنا چاہیے۔

(٣٦٢٠٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : مَا دَامَ قَلْبُ الرَّجُلِ يَذْكُرُ اللَّهَ فَهُوَ فِي صَلاَةٍ وَإِنْ كَانَ فِي السُّوقِ.

(۳۶۲۰۸) حضرت مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب تک آدمی کا دل اللہ کا ذکر کرتا ہے تو وہ نماز میں ہوتا ہے اگرچہ وہ بازار میں ہو۔

(٣٦٢٠٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : الْعَبْدُ مَا ذَكَرَ اللَّهَ فَهُوَ فِي صَلاَةٍ.

(۳۶۲۰۹) حضرت ابوعبیدہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بندہ جب تک ذکر کرتا ہے تو وہ نماز میں ہوتا ہے۔

(٣٦٢١٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : مَنْ قَالَ عَشْرَ مَرَّاتٍ : لاَ إلَهَ إلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَانَ كَعِدْلِ أَرْبَعِ رِقَابٍ ، أُرَاهُ قَالَ : مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ.

(۳۶۲۱۰) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جو آدمی دس مرتبہ یہ کلمات کہتا ہے: لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر تو یہ اس کے لیے چار غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ راوی کے خیال میں آپ نے یہ بھی کہا تھا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے۔

(٣٦٢١١) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ قَالَ لاَ إلَهَ إلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كُنَّ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ.

(۳۶۲۱۱) حضرت براء سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر کہے تو یہ کلمات کہنا ایک غلام آزاد کرنے کی طرح ہے۔

(٣٦٢١٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ هِلاَلٍ ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ ، قَالَت : مَنْ قَالَ مِئَةَ مَرَّةٍ غُدْوَةً ، وَمِئَةَ مَرَّةٍ عَشِيَّةً لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَمْ يَجِئْ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمِثْلِ مَا جَاءَ بِهِ إِلاَّ مَنْ قَالَ مِثْلَهُنَّ ، أَوْ زَادَ.

(۳۶۲۱۲) حضرت ہلال، حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ جو آدمی سو مرتبہ صبح اور سو مرتبہ شام لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر کہے گا تو قیامت کے دن کوئی آدمی اس کے عمل کے برابر نہیں آئے گا مگر وہی آدمی جس نے یہ کلمات کہے یا اس سے زیادہ۔

(٣٦٢١٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ سُوَيْد بْنِ جُهَيْلٍ ، قَالَ : مَنْ قَالَ بَعْدَ الْعَصْرِ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ قَاتَلْنَ عَنْ قَائِلِهِنَّ إِلَى مِثْلِهَا مِنَ الْغَدِ.

(۳۶۲۱۳) حضرت سوید بن جہیل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص عصر کے بعد لا الہ الا اللہ، لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر کہے گا تو یہ کلمات اپنے کہنے والے کے لیے کل تک جھگڑتے رہیں گے۔

(٣٦٢١٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ مُسْلِمٍ مَوْلَى سُوَيْد بْنِ جُهَيْلٍ ، عَنْ سُوَيْد وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عُمَرَ ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ وَكِيعٍ.

(۳۶۲۱۴) حضرت مسلم مولی سوید بن جہیل سے بھی ایسی حدیث منقول ہے۔

(٣٦٢١٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأنصاري ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُنَّ لَهُ كَعِدْلِ عَشْرِ رِقَابٍ ، أَوْ كَعِدْلِ رَقَبَةٍ.

(۳۶۲۱۵) حضرت ابوایوب انصاری، جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ دس مرتبہ کہے گا تو یہ دس گردنوں کو آزاد کرنے کے برابر ہوں گے۔ یا ''ایک گردن کے برابر ہوں گے۔

(٣٦٢١٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ثَعْلَبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، قَالَ ، لَوْ أَنَّ رَجُلَيْنِ أَقْبَلَ أَحَدُهُمَا مِنَ الْمَشْرِقِ وَالآخَرُ مِنَ الْمَغْرِبِ ، مَعَ أَحَدِهِمَا ذَهَبٌ لاَ يَضَعُ مِنْهُ شَيْئًا إِلاَّ فِي حَقٍّ ، وَالآخَرُ يَذْكُرُ اللَّهَ حَتَّى يَلْتَقِيَا فِي طَرِيقٍ لَكَانَ الَّذِي يَذْكُرُ اللَّهَ

أَفْضَلَهُمَا.

(٣٦٢١٦) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر دو آدمی ہوں۔ ان میں سے ایک مشرق کی جانب سے آئے اور دوسرا مغرب کی جانب سے آئے۔ ان میں سے ایک کے پاس سونا ہو۔ جو وہ حقدار جگہ پر خرچ کرتا آئے اور دوسرا خدا کا ذکر کرتا رہے۔ یہاں تک کہ یہ دونوں راستہ میں مل جائیں تو ان دونوں میں افضل وہ ہوگا جو اللہ کا ذکر کر رہا ہے۔

(٣٦٢١٧) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنْ مُوسَى الطَّحَّانِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ ، قَالَ : دُفِعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حَلْقَةٍ وَهُمْ يَذْكُرُونَ اللَّهَ ، فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ لَيُبَاهِي بِمَجْلِسِكُمْ أَهْلَ السَّمَاءِ.

(٣٦٢١٧) حضرت عبدالرحمن بن سابط سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو ایک حلقہ کی طرف لے جایا گیا جو اللہ کا ذکر کر رہے تھے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری مجلس کی وجہ سے اہل آسمان پر فخر کر رہے ہیں۔

(٣٦٢١٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ : لأَنْ أَكُونَ فِي قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللَّهَ مِنْ حِينِ يُصَلُّونَ الْغَدَاةَ إِلَى أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكُونَ عَلَى مُتُونِ الْخَيْلِ أُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ إِلَى أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ ، وَلأَنْ أَكُونَ فِي قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللَّهَ مِنْ حِينِ يُصَلُّونَ الْعَصْرَ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكُونَ عَلَى مُتُونِ الْخَيْلِ أُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

(٣٦٢١٨) حضرت محمد بن ابراہیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبادہ بن صامت فرماتے ہیں کہ اگر میں ایسے لوگوں میں ہوں جو صبح کی نماز پڑھنے سے لے کر طلوع آفتاب تک اللہ کا ذکر کریں تو مجھے یہ بات اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں گھوڑوں کی پشت پر ہوں اور طلوع آفتاب تک راہِ خدا میں جہاد کرتا رہوں۔ اور اگر میں ایسے لوگوں میں ہوں جو عصر کی نماز پڑھنے سے لے کر غروب آفتاب تک اللہ کا ذکر کریں تو مجھے یہ بات اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں گھوڑوں کی پشت پر سوار ہو کر غروب آفتاب تک راہ خدا میں جہاد کروں۔

(٥٤) فِي كَثْرَةِ الاِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ

توبہ اور استغفار کی کثرت کے بارے میں

(٣٦٢١٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي لأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِئَةَ مَرَّةٍ.

(٣٦٢١٩) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میں ہر دن اللہ تعالیٰ سے سو مرتبہ توبہ اور استغفار کرتا ہوں۔

(٣٦٢٢٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الأَغَرَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ ابْنَ عُمَرَ ، قَالَ : يَقُولُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ تُوبُوا إِلَى رَبِّكُمْ فَإِنِّي أَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِئَةَ مَرَّةٍ.

(۳۶۲۲۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! اپنے پروردگار سے توبہ کرو۔ کیونکہ میں بھی اس سے ایک دن سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔

(٣٦٢٢١) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : إِنْ كَانَ لَيُعَدُّ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ يَقُولُ : رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّك أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ مِئَةَ مَرَّةٍ.

(۳۶۲۲۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر جناب رسول اللہ ﷺ سے ایک ہی مجلس میں یہ بات شمار کی جاتی کہ آپ ﷺ فرماتے تھے: ''اے میرے پروردگار! تو مجھے معاف کر دے اور میری توبہ قبول فرما۔ بیشک تو توبہ قبول کرنے والا، معاف کرنے والا ہے۔ تو یہ سو مرتبہ شمار ہوتی۔

(٣٦٢٢٢) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ زَاذَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي دُبُرِ الصَّلاَةِ : اللَّهُمَّ تُبْ عَلَيَّ وَاغْفِرْ لِي إِنَّك أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ مِئَةَ مَرَّةٍ.

(۳۶۲۲۲) ایک انصاری صحابی بیان کرتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو ہر نماز کے بعد سو مرتبہ یہ کہتے سنا: ''اے اللہ! تو میری توبہ قبول فرما اور تو مجھے معاف کر دے بیشک تو توبہ قبول کرنے والا معاف کرنے والا ہے۔

(٣٦٢٢٣) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ أَبِي الْحُرِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ جُلُوسٌ ، فَقَالَ : مَا أَصْبَحْت غَدَاةً قَطُّ إِلاَّ اسْتَغْفَرْت اللَّهَ فِيهَا مِئَةَ مَرَّةٍ.

(۳۶۲۲۳) حضرت سعید بن ابی بردہ، اپنے والد، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: ''میں نے کسی دن صبح نہیں کی مگر یہ کہ میں نے سو مرتبہ اللہ سے استغفار کیا ہے۔

(٣٦٢٢٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ كَهْمَسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، قَالَ : كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُولُ : طُوبَى لِمَنْ وُجِدَ فِي صَحِيفَتِهِ نُبَذٌ مِنَ اسْتِغْفَارٍ.

(۳۶۲۲۴) حضرت عبد اللہ بن شقیق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ خوشخبری ہے اس آدمی کے لیے جس کے صحیفہ میں کچھ استغفار پایا جائے۔

(٣٦٢٢٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ عَبْدِهِ مَا لَمْ يَعُدْ. (ترمذی ۳۵۳۷۔ احمد ۱۳۲)

(۳۶۲۲۵) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی توبہ تب تک قبول فرماتے ہیں جب تک وہ دوبارہ نہیں کرتا۔

(٣٦٢٢٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :شَكَوْت إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرَبَ لِسَانِي ، فَقَالَ :أَيْنَ أَنْتَ مِنَ الاسْتِغْفَارِ إِنِّي لأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي كُلِّ يَوْمٍ مِئَةَ مَرَّةٍ.

(۳۶۲۲۶) حضرت حذیفہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب نبی کریم ﷺ سے اپنی زبان کی تیزی کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم استغفار سے کہاں ہو؟ میں تو ہر دن اللہ سے سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔

(٣٦٢٢٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا بُكَيْر بْنُ أَبِي السُّمَيْطِ ، قَالَ :مَنْصُورُ بْنُ زَاذَانَ ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِي ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ :مَنْ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ خَمْسَ مَرَّاتٍ غُفِرَ لَهُ وَإِنْ كَانَتْ ذُنُوبُهُ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ.

(۳۶۲۲۷) حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ پانچ مرتبہ کہتا ہے تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ اگرچہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

(٥٥) كلام عمر بن عبد العزيز

حضرت عمر بن عبدالعزیز کا کلام

(٣٦٢٢٨) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَخْطُبُ بِخُنَاصِرَةَ فَسَمِعْته يَقُولُ :أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ أَدَاءُ الْفَرَائِضِ وَاجْتِنَابُ الْمَحَارِمِ.

(۳۶۲۲۸) حضرت علی بن زید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے مقامِ خناصرہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کو خطبہ دیتے سنا۔ چنانچہ میں نے آپ کو کہتے سنا بہترین عبادت فرائض کی ادائیگی ہے اور حرام چیزوں سے اجتناب ہے۔

(٣٦٢٢٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَزْهَرَ بَيَّاعِ الْخُمُرِ ، قَالَ :رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِخُنَاصِرَةَ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلَيْهِ قَمِيصٌ مَرْقُوعٌ.

(۳۶۲۲۹) حضرت ازہر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو مقام خناصرہ میں لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے پیوند لگی قمیص پہنی ہوئی تھی۔

(٣٦٢٣٠) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي مَخْزُومٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ ، قَالَ :خَرَجَ عُمَرُ بْنُ

عَبْدِ الْعَزِيزِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ نَاحِلُ الْجِسْمِ يَخْطُبُ كَمَا كَانَ يَخْطُبُ ، ثُمَّ قَالَ :يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، مَنْ أَحْسَنَ مِنْكُمْ فَلْيَحْمَدَ اللَّهَ وَمَنْ أَسَاءَ فَلْيَسْتَغْفِرَ اللَّهَ ، فَإِنَّهُ لَا بُدَّ لأَقْوَامٍ أَنْ يَعْمَلُوا أَعْمَالاً وَضَعَهَا اللَّهُ فِي رِقَابِهِمْ وَكَتَبَهَا عَلَيْهِمْ.

(۳۶۲۳۰) حضرت عمر بن الولید بیان کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ایک جمعہ کو باہر تشریف لائے ...... آپ کا جسم بہت کمزور تھا...... آپ نے خطبہ دیا جس طرح آپ خطبہ دیتے تھے۔ پھر فرمایا: اے لوگو! تم میں سے جو اچھا کام کرے تو اس کو اللہ کی تعریف کرنی چاہیے۔ اور تم میں سے جو برا کام کرے تو اس کو اللہ سے معافی مانگنی چاہیے۔ کیونکہ لوگوں کے لیے یہ بات لازمی ہے کہ وہ اعمال کریں اور اللہ ان اعمال کو ان کی گردنوں پر رکھ دے اور ان اعمال کو ان لوگوں پر لکھ دے۔

(٣٦٢٣١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُعرف ، فَقَالَ :رَأَيْت عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَخْطُبُ النَّاسَ بِعَرَفَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ ، وَذَكَرَ الْمَوْتَ ، فَقَالَ :غَنْظٌ لَيْسَ كَالْغَنْظِ وَكَظٌّ لَيْسَ كَالْكَظِّ.

(۳۶۲۳۱) حضرت معرف سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز کو مقام عرفہ میں دیکھا وہ لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے اور ان پر دو سبز کپڑے تھے۔ آپ ؒ نے موت کا ذکر کیا تو فرمایا: وہ سخت تکلیف ہے لیکن عام سخت تکالیف کی طرح نہیں ہے۔ وہ سخت غم ہے لیکن عام سخت غموں کی طرح نہیں ہے۔

(٣٦٢٣٢) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ ، قَالَ :مَا رَأَيْت أَحَدًا أَرَى ، أَنَّهُ أَشَدُّ خَوْفًا لِلَّهِ مِنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ.

(۳۶۲۳۲) حضرت عمر بن ذر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ سے زیادہ خوف خدا والا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔

(٣٦٢٣٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ :بَلَغَنِي أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ خَطَبَ النَّاسَ بِعَرَفَةَ ، فَقَالَ :يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّكُمْ جِئْتُمْ مِنَ الْقَرِيبِ وَالْبَعِيد ، فَأَنْضَيْتُمَ الظَّهْرَ وَأَخْلَقْتُمَ الثِّيَابَ ، وَلَيْسَ السَّعِيدُ مَنْ سَبَقَتْ دَابَّتُهُ ، أَوْ رَاحِلَتُهُ ، وَلَكِنَّ السَّعِيدَ مَنْ تُقُبِّلَ مِنْهُ.

(۳۶۲۳۳) حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے مقام عرفہ میں لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا۔ کہا: اے لوگو! تم دور اور قریب سے آئے ہو، چنانچہ تم نے جانور بھی لاغر کر دیے ہیں اور کپڑے بھی پرانے کر لیے ہیں لیکن خوش بخت وہ آدمی نہیں ہے جس کی سواری آگے نکل گئی بلکہ خوش بخت وہ ہے جس کی قبولیت ہوگئی۔

(٣٦٢٣٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ :بَلَغَنِي عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :ذِكْرُ النِّعَمِ شُكْرُهَا.

(۳۶۲۳۴) حضرت عمر بن عبد العزیز سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: نعمتوں کا ذکر کرنا بھی ان کا شکر ہے۔

(۳۶۲۳۵) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ قَالَ : كَانَ قَمِيصُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وثيابه فِيمَا بَيْنَ الْكَعْبِ وَالشِّرَاكِ.

(۳۶۲۳۵) حضرت عمرو بن مہاجر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز کی قمیص اور آپ کے کپڑے ٹخنوں اور تسمہ باندھنے کی جگہ کے درمیان تھے۔

(۳۶۲۳۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ عُقْبَةَ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَخْطُبُ يَقُولُ : إِنَّ مِنْ أَحَبِّ الأُمُورِ إِلَى اللهِ الْقَصْدَ فِي الْجِدَةِ ، وَالْعَفْوَ فِي الْمَقْدِرَةِ ، وَالرِّفْقَ فِي الْوِلاَيَةِ ، وَمَا رَفَقَ عَبْدٌ بِعَبْدٍ فِي الدُّنْيَا إِلاَّ رَفَقَ اللَّهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۶۲۳۶) حضرت مہلب بن عقبہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز خطبہ دیتے تو فرماتے۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین کاموں میں تونگری کی حالت میں میانہ روی اور قدرت کے وقت معافی اور اختیار کے وقت نرمی ہے۔ جو بندہ بھی کسی بندہ کے ساتھ دنیا میں نرمی کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے ساتھ نرمی کریں گے۔

(۳۶۲۳۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ عبدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ : اللَّهُمَّ أَصْلِحْ مَنْ كَانَ فِي صَلاَحِهِ صَلاَحٌ لأُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اللَّهُمَّ وَأَهْلِكْ مَنْ كَانَ فِي هَلاَكِهِ صَلاَحٌ لأُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۶۲۳۷) حضرت عبید بن عبد الملک سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! اس آدمی کو درست کر دے جس کی درستگی میں اُمت محمدیہ کی درستگی ہے۔ اور اے اللہ! اس آدمی کو ہلاک کر دے جس کی ہلاکت میں اُمت محمدیہ کی درستگی ہے۔

(۳۶۲۳۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَاقِفًا بِعَرَفَةَ وَهُوَ يَدْعُو وَهُوَ يَقُولُ بِأُصْبُعِهِ هَكَذَا ، يَعْنِي يُشِيرُ بِهَا : اللَّهُمَّ زِدْ مُحْسِنَ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ إِحْسَانًا ، وَرَاجِعْ بِمُسِيئِهِمْ إِلَى التَّوْبَةِ ، ثُمَّ يَقُولُ : هَكَذَا ، ثُمَّ يُدِيرُ إِصْبَعَهُ : اللَّهُمَّ وَحُطَّ مِنْ وَرَائِهِمْ بِرَحْمَتِكَ.

(۳۶۲۳۸) حضرت عبید بن عبد الملک سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے اس آدمی نے بتایا جس نے حضرت عمر بن عبد العزیز کو مقام عرفہ میں وقوف کرتے دیکھا تھا اور آپ رحمہ اللہ دعا کر رہے تھے۔ اور آپ اپنی انگلی سے یوں اشارہ کر رہے تھے۔ اے اللہ! اُمت محمد ﷺ! کے ساتھ اچھائی کرنے والے کی اچھائی کو اور زیادہ کر اور اُمت محمد ﷺ کے ساتھ برائی کرنے والے کو توبہ کی طرف پھیر دے پھر آپ رحمہ اللہ نے اپنی انگلی کو پھیرا۔ اے اللہ! اور تو ان کے پیچھے سے اپنی رحمت کا احاطہ فرمالے۔

(۳۶۲۳۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا نَافِعٌ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَرَ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تمضى لِلَّذِي تُرِيدُ ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، مَـ

أُبَالِی لَوْ غَلَتْ بِی وَبِكَ فِيهِ الْقُدُورُ ، قَالَ : وَحَقٌّ هَذَا مِنْكَ يَا بُنَیَّ ، قَالَ : نَعَمْ وَاللهِ ، قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِی جَعَلَ لِی مِنْ ذُرِّيَّتِی مَنْ يُعِينُنِی عَلَى أَمْرِ رَبِّی ، يَا بُنَی ، لَوْ بَدَهْتُ النَّاسَ بِالَّذِی تَقُولُ لَمْ آمَنْ أَنْ يُنْكِرُوهَا ، فَإِذَا أَنْكَرُوهَا لَمْ أَجِدْ بُدًّا مِنَ السَّيْفِ ، وَلَا خَيْرَ فِی خَيْرٍ لَا يَأْتِی إِلَّا بِالسَّيْفِ ، يَا بُنَی ، إِنِّی أُرَوِّضُ النَّاسَ رِيَاضَةَ الصَّعْبِ ، فَإِنْ يَطُلْ بِی عُمُرٌ فَإِنِّی أَرْجُو أَنْ يُنْفِذَ اللَّهُ لِی شَيْئًا ، وَإِنْ تَعْدُ عَلَیَّ مَنِيَّةٌ فَقَدْ عَلِمَ اللَّهُ الَّذِی أُرِيدُ.

(۳۶۲۳۹) حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ عبدالملک بن عمر نے حضرت عمر بن عبدالعزیز سے کہا: اے امیر المومنین! آپ کو اپنے ارادہ کے پورے کرنے سے کیا شے رکاوٹ ہے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! مجھے اس بات کی کوئی پروانہیں ہے کہ میرے اور آپ کے ذریعہ ہانڈیاں اُبلیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! یہ بات تیری طرف سے درست ہے؟ عبدالملک نے کہا: جی ہاں، خدا کی قسم! آپ ؒ نے فرمایا: تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے میری نسل میں ایسے لوگ پیدا فرمائے جو حکم خداوندی میں میری معاونت کرتا ہے۔ اے میرے بیٹے! اگر میں یہ بات جو تم نے کہی ہے۔ لوگوں کے پاس اچانک لے کر آتا تو ان کی طرف سے اس بات کے انکار سے مجھے امن نہیں تھا۔ پھر جب وہ انکار کرتے تو میرے لیے تلوار کے سوا کوئی چارہ نہ ہوتا۔ اور ایسی خیر میں کوئی بہتری نہیں ہے جو تلوار کے ذریعہ آئے۔ اے میرے بیٹے! میں لوگوں کے ساتھ مشکل سے قابو آنے والی اونٹنی کو قابو کرنے کی طرح کا معاملہ کر رہا ہوں۔ چنانچہ اگر میری عمر لمبی ہوئی تو مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے لیے کسی چیز کو نافذ کر دے گا اور اگر مجھ پر موت نے حملہ کر دیا تو بھی اللہ تعالیٰ میرے ارادہ کو جانتے ہیں۔

(۳۶۲٤۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِی حَكِيمٍ ، قَالَ : غَضِبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَوْمًا فَاشْتَدَّ غَضَبُهُ ، وَكَانَتْ فِيهِ حِدَّةٌ ، وَعَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُهُ حَاضِرٌ ، فَلَمَّا رَأَوْهُ قَدْ سَكَنَ غَضَبُهُ ، قَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، أَنْتَ فِی قَدْرِ نِعْمَةِ اللهِ عَلَيْكَ ، وَفِی مَوْضِعِكَ الَّذِی وَضَعَكَ اللَّهُ فيه ، وَمَا وَلَّاكَ اللَّهُ مِنْ أَمْرِ عِبَادِهِ يَبْلُغُ بِكَ الْغَضَبُ مَا أَرَى ، قَالَ : كَيْفَ قُلْتَ ؟ فَأَعَادَ عَلَيْهِ كَلَامَهُ ، فَقَالَ : أَمَا تَغْضَبُ يَا عَبْدَ الْمَلِكِ ، قَالَ : مَا يُغْنِی عَنِّی سَعَةُ جَوْفِی إِنْ لَمْ أُرَدِّدْ فِيهِ الْغَضَبَ حَتَّى لَا يَظْهَرَ مِنْهُ شَیْءٌ أَكْرَهُهُ.

(۳۶۲٤۰) حضرت اسماعیل بن عبدالحکیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت عمر بن عبدالعزیز کو غصہ آیا اور ان کا غصہ شدید ہو گیا اور اس میں کچھ تیزی بھی تھی۔ آپ کا بیٹا عبدالملک موجود تھا۔ چنانچہ جب اس نے آپ کو دیکھا کہ آپ کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا ہے تو اس نے کہا: اے امیر المومنین! آپ، اپنے اوپر خدا کی نعمت کی قدر کریں اور جس جگہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رکھا ہے آپ اسی جگہ رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو حکومت کا اختیار دیا ہے تو بندوں کے معاملہ میں آپ کا غصہ جہاں تک پہنچا تھا آپ کو اس کا اختیار نہیں جو میں دیکھتا ہوں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: تم نے کیسے یہ بات کہی؟ چنانچہ عبدالملک نے بات دہرائی۔ حضرت عمر نے پوچھا: اے عبدالملک! تمہیں غصہ نہیں آتا؟ انہوں نے فرمایا: میری اس وسعت قلبی کا کیا فائدہ؟ اگر میں اپنے غصہ کو واپس نہ کروں

تا کہ اس کی وجہ سے کوئی ناپسندیدہ بات ظاہر نہ ہو؟''

(٣٦٢٤١) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ : أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَّ أُنَاسًا مِنَ النَّاسِ الْتَمَسُوا الدُّنْيَا بِعَمَلِ الآخِرَةِ ، وَإِنَّ أُنَاسًا مِنَ الْقُصَّاصِ قَدْ أَحْدَثُوا مِنَ الصَّلاَةِ عَلَى خُلَفَائِهِمْ وَأُمَرَائِهِمْ عِدْلَ صَلاَتِهِمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَتَاكَ كِتَابِي هَذَا فَمُرْهُمْ أَنْ تَكُونَ صَلاَتُهُمْ عَلَى النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وعلى النَّبِيِّينَ وَدُعَاؤُهُمْ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً ، وَيَدَعُوا مَا سِوَى ذَلِكَ.

(۳۶۲۴۱) حضرت جعفر بن برقان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ نے خط لکھا۔ اما بعد! بیشک کچھ لوگ آخرت کے عمل سے دنیا کو تلاش کرتے ہیں اور کچھ قصہ گو لوگوں نے جناب نبی کریم ﷺ کی طرح اپنے خلفاء اور امراء پر درود بھیجنے کی بدعت نکال لی ہے۔ پس جب تمہارے پاس میرا یہ خط آئے تو تو لوگوں کو حکم دے کہ وہ جناب نبی کریم ﷺ اور دیگر انبیاء پر درود بھیجیں۔ اور عام مسلمان لوگوں کے لیے دعا ہے اور ان کے علاوہ کو چھوڑ دیں۔

(٣٦٢٤٢) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْت عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ : مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ مِنْ نِعْمَةٍ فَانْتَزَعَهَا مِنْهُ فَعَاضَهُ مِمَّا انْتَزَعَ مِنْهُ صَبْرًا إِلاَّ كَانَ الَّذِي عَاضَهُ خَيْرًا مِمَّا انْتَزَعَ مِنْهُ.

(۳۶۲۴۲) حضرت عمر بن عبد العزیز فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کسی بندہ پر بھی نعمت کرتا ہے پھر اس کو اس آدمی سے واپس لے لیتا ہے اور جس سے واپس لیتا ہے اس کو صبر دے دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کو جو صبر دیا ہوتا ہے وہ واپس لی ہوئی نعمت سے بہتر ہوتا ہے۔

(٣٦٢٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَعِيدٍ الْمُؤَذِّنِ ، قَالَ : بَيْنَمَا أَنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِالسُّوَيْدَاءِ فَأَذَّنْت لِلْعِشَاءِ ، فَصَلَّى ، ثُمَّ دَخَلَ الْقَصْرَ فَقَلَّمَا لَبِثَ أَنْ خَرَجَ ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ، ثُمَّ جَلَسَ فَاحْتَبَى ، فَافْتَتَحَ الأَنْفَالَ فَمَا زَالَ يُرَدِّدُهَا وَيَقْرَأُ ، كُلَّمَا مَرَّ بِآيَةِ تَخْوِيفٍ تَضَرَّعَ وَكُلَّمَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ دَعَا حَتَّى أَذَّنْتُ لِلْفَجْرِ.

(۳۶۲۴۳) حضرت صالح بن سعید مؤذن سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ کے ہمراہ مقام سویداء میں تھا۔ چنانچہ میں نے عشاء کی اذان دی اور انہوں نے نماز ادا کی پھر محل میں چلے گئے۔ پھر تھوڑی دیر ہی ٹھہرے تھے کہ باہر آ گئے پھر دو ہلکی سی رکعتیں پڑھیں اور پھر گھٹنے اٹھا کر (احتباء کی حالت میں) بیٹھ گئے۔ اور سورۂ انفال پڑھنا شروع کر دی، آپ ؒ مسلسل سورۂ انفال دہراتے رہے اور پڑھتے رہے۔ جب بھی کسی تخویف والی آیت سے گزرتے عاجزی کرتے اور جب کسی رحمت کی آیت سے گزرتے دعا کرتے۔ یہاں تک کہ میں نے فجر کی اذان دے دی۔

(٣٦٢٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ هِلاَلٍ ، فَقَالَ : أَبْقَاكَ اللَّهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا دَامَ الْبَقَاءُ خَيْرًا لَك ، قَالَ : قَدْ فُرِغَ مِنْ ذَلِكَ يَا

النَّضْرِ ، وَلَكِنْ قُلْ :أَحْيَاك اللَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً ، وَتَوَفَّاك مَعَ الأَبْرَارِ.

(۳۶۲۴۴) حضرت طلحہ بن یحییٰ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن عبد العزیز کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان کے پاس حضرت عبد الاعلیٰ بن ہلال تشریف لائے اور کہا: اے امیر المومنین! جب تک باقی رہنا آپ کے لیے بہتر ہو۔ اللہ آپ کو باقی رکھے۔ حضرت عمر بن عبد العزیز نے کہا: اے ابو النضر! اس دعا سے تو فراغت ہو چکی ہے۔ لیکن تم یہ دعا کرو۔ اللہ تمہیں طیب زندگی عطا کرے اور تمہیں نیک لوگوں کے ساتھ وفات دے۔

(۳٦٢٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ، قَالَ: إنَّ اللَّهَ لاَ يُؤَاخِذُ الْعَامَّةَ بِعَمَلٍ فِي الْخَاصَّةِ ، فَإِذَا الْمَعَاصِي ظَهَرَتْ فَلَمْ تُنْكَرَ اسْتَحَقُّوا الْعُقُوبَةَ جَمِيعًا. (مالك ۹۹۱)

(۳۶۲۴۵) حضرت عمر بن عبد العزیز سے روایت ہے وہ کہتے ہیں بیشک اللہ تعالیٰ عام لوگوں کو خاص لوگوں کے عمل کی وجہ سے مؤاخذہ نہیں کرتے۔ لیکن جب گناہ سرعام ہوتے ہیں اور ان پر انکار نہیں کیا جاتا تو پھر سب لوگ سزا کے مستحق ہو جاتے ہیں۔

(۳٦٢٤٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :مَنْ لَمْ يَعُدْ كَلاَمَهُ مِنْ عَمَلِهِ كَثُرَتْ خَطَايَاهُ ، وَمَنْ عَمِلَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ مَا يُفْسِدُ أَكْثَرَ مِمَّا يُصْلِحُ.

(۳۶۲۴۶) حضرت عمر بن عبد العزیز سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جو آدمی، اپنے کلام کو اپنے عمل سے شمار نہیں کرتا اس کی خطائیں زیادہ ہوتی ہیں اور جو آدمی علم کے بغیر عمل کرتا ہے تو اس کے خراب عمل اس کے صحیح عملوں سے زیادہ ہو جاتے ہیں۔

(۳٦٢٤٧) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :ذَكَرَ أَبُو إسْرَائِيلَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَقَالَ :حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ بَذِيمَةَ، قَالَ :رَأَيْته بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ أَحْسَنُ النَّاسِ لِبَاسًا وَأَطْيَبُ النَّاسِ رِيحًا وَمِنْ أَخْيَلِ النَّاسِ فِي مِشْيَتِهِ ، أَوْ أَخْيَلَ النَّاسِ فِي مِشْيَتِهِ ، ثُمَّ رَأَيْته بَعْدُ يَمْشِي مِشْيَةَ الرُّهْبَانِ ، فَمَنْ حَدَّثَك أَنَّ الْمَشْيَ سَجِيَّةٌ فَلاَ تُصَدِّقْهُ بَعْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ.

(۳۶۲۴۷) حضرت علی بن بذیمہ بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز کو مدینہ میں دیکھا تھا۔ وہ سب سے خوبصورت لباس والے تھے۔ اور سب سے عمدہ خوشبو والے تھے۔ اور اپنی چال میں سب سے زیادہ نخرے والے تھے۔ پھر میں نے ان کو اس کے بعد راہبوں کی سی چال چلتے (بھی) دیکھا ہے۔ پس جو شخص تمہیں یہ کہے کہ چال انسان کی فطری عادت ہے تو اس کی عمر بن عبد العزیز کے بعد تصدیق نہ کرنا۔

(۳٦٢٤٨) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، أَنَّ رَجُلاً أَتَى عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَقَالَ :زَرَعْت زَرْعًا فَمَرَّ بِهِ جَيْشٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ فَأَفْسَدُوهُ ، قَالَ :فَعَوَّضَهُ مِنْهُ عَشْرَةَ آلاَفٍ.

(۳۶۲۴۸) حضرت غیلان بن میسرہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر بن عبد العزیز کے پاس آیا اور اس نے کہا: میں نے

کھیتی کاشت کی تھی لیکن اس کے پاس سے اہل شام کا لشکر گزرا اور اس نے کھیتی خراب کر دی۔ راوی کہتے ہیں حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس آدمی کو دس ہزار معاوضہ ادا کیا۔

(٣٦٢٤٩) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَوْصَى عَامِلَهُ فِي الْغَزْوِ أَنْ لاَ يَرْكَبَ دَابَّةً إِلاَّ دَابَّةً يَضْبِطُ سَيْرَهَا أَضْعَفَ دَابَّةٍ فِي الْجَيْشِ.

(۳۶۲۴۹) حضرت اوزاعی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے اپنے عامل کو سفر جہاد میں یہ وصیت کی تھی کہ وہ صرف ایسی سواری پر ہی سوار ہو جس کی رفتار کو لشکر میں موجود کمزور ترین سواری بھی پا سکے۔

(٣٦٢٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَ يُبْرِدُ ، قَالَ : فَحَمَلَ مَوْلًى لَهُ رَجُلاً عَلَى الْبَرِيدِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ ، قَالَ : فَدَعَاهُ ، فَقَالَ : لاَ تَبْرَحْ حَتَّى تُقَوِّمَهُ ، ثُمَّ تَجْعَلَهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ.

(۳۶۲۵۰) حضرت طلحہ بن یحییٰ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز قاصد روانہ کیا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر کے ایک آزاد کردہ غلام نے آپ کی اجازت کے بغیر ایک آدمی کو ڈاک کے گھوڑے پر سوار کر دیا۔ راوی کہتے ہیں۔ چنانچہ آپ رحمہ اللہ نے اس کو بلایا اور فرمایا: تم اسی طرح رہو یہاں تک کہ تم اس کی قیمت لگاؤ اور پھر اس کو بیت المال میں جمع کرو۔

(٣٦٢٥١) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُقْرِءِ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ نَهَى الْبَرِيدَ أَنْ يَجْعَلَ فِي طَرَفِ السَّوْطِ حَدِيدَةً يَنْخُسُ بِهَا الدَّابَّةَ ، قَالَ : وَنَهَى عَنِ اللُّجُمِ الثِّقَالَ.

(۳۶۲۵۱) حضرت جمیع بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے قاصد کو اس بات سے منع فرمایا کہ لاٹھی کے ایک جانب لوہا لگایا جائے جس کے ذریعہ جانور کو مارا جائے۔ راوی کہتے ہیں۔ آپ نے بھاری لگاموں سے بھی منع کیا۔

(٥٦) عامر بن عبدِ قيسٍ رحمه الله

حضرت عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ

(٣٦٢٥٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ قَيْسٍ : الْعَيْشُ فِي أَرْبَعٍ : النِّسَاءِ وَاللِّبَاسِ وَالطَّعَامِ وَالنَّوْمِ ، فَأَمَّا النِّسَاءُ فَوَاللهِ مَا أُبَالِي امْرَأَةً رَأَيْت أَمْ عَنْزًا ، وَأَمَّا اللِّبَاسُ فَوَاللهِ مَا أُبَالِي بِمَا وَارَيْت بِهِ عَوْرَتِي ، وَأَمَّا الطَّعَامُ وَالنَّوْمُ فَقَدْ غَلَبَانِي ، وَاللهِ لأُضِرَّنَّ بِهِمَا جَهْدِي ، قَالَ الْحَسَنُ : فَأَضَرَّ وَاللهِ بِهِمَا.

(۳۶۲۵۲) حضرت عامر بن عبد قیس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں عیش چار چیزوں میں ہے: عورتیں، لباس، کھانا، نیند۔ پس عورتیں تو خدا کی قسم میرے لیے کسی عورت اور کسی بکری کو دیکھنا برابر ہے اور لباس تو خدا کی قسم! مجھے اپنی ستر چھپانے کو جو کپڑا ملا ہے تو مجھے کسی اور کپڑے کی پروا نہیں ہے۔ اور کھانا اور نیند تو تحقیق یہ دونوں مجھ پر غالب ہیں۔ بخدا! میں ان دونوں کے ساتھ اپنی مشقت کو تکلیف

دوں گا۔ حضرت حسن کہتے ہیں: بخدا! انہوں نے دونوں کو نقصان دیا۔

(۳۶۲۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : دَخَلَ عَلَيَّ عَامِرٌ فِي الْبَيْتِ وَلَيْسَ مَعَهُ إِلاَّ جَرَّةٌ فِيهَا شَرَابُهُ وَطُهُورُهُ ، وَسَلَّةٌ فِيهَا طَعَامُهُ.

(۳۶۲۵۳) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عامر کے پاس گھر میں گیا تو ان کے پاس صرف ایک گھڑا تھا جس میں ان کے وضو اور پینے کا پانی تھا یا ایک ٹوکرا تھا جس میں ان کا کھانا تھا۔

(۳۶۲۵٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ مَا يَلِي الأَرْضَ مِنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ قَيْسٍ مِثْلَ ثَفِنِ الْبَعِيرِ.

(۳۶۲۵۴) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عامر بن عبد قیس کے جسم کا جو حصہ زمین کو لگتا تھا وہ اونٹ کے حصہ کی طرح (سخت) تھا۔

(۳۶۲۵۵) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الأَشْيَبُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شَهِيدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا بِشْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَهْمِ بْنِ شَقِيقٍ ، قَالَ : أَتَيْتُ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ قَيْسٍ فَقَعَدْتُ عَلَى بَابِهِ فَخَرَجَ وَقَدِ اغْتَسَلَ ، فَقُلْتُ : إِنِّي أَرَى الْغُسْلَ يُعْجِبُكَ ، فَقَالَ : رُبَّمَا اغْتَسَلْتُ ، قَالَ : مَا حَاجَتُكَ ؟ قُلْتُ : جِئْتُ لِلْحَدِيثِ ، قَالَ : وَعَهْدُكَ بِي أُحِبُّ الْحَدِيثَ.

(۳۶۲۵۵) حضرت سہم بن شقیق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عامر بن عبد قیس کے پاس حاضر ہوا اور میں ان کے دروازے پر بیٹھ گیا۔ پس وہ غسل کر کے باہر آئے تو میں نے کہا: میرے خیال میں آپ کو غسل پسند ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں اکثر غسل کرتا ہوں۔ پھر پوچھا: تمہاری کیا ضرورت ہے؟ میں نے کہا: میں حدیث کے لیے آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تمہارا میرے بارے میں یہ خیال ہے کہ مجھے حدیث سے محبت ہے؟''

(۳۶۲۵٦) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ ، قَالَ : قِيلَ لِعَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ : أَلاَ تَزَوَّجُ ، قَالَ : مَا عِنْدِي نَشَاطٌ ، وَمَا عِنْدِي مِنْ مَالٍ ، فَمَا أُغَرُّ امْرَأَةً مُسْلِمَةً.

(۳۶۲۵۶) حضرت محمد بن سیرین سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عامر بن عبد اللہ سے کہا گیا۔ آپ نے شادی کیوں نہیں کی؟ انہوں نے فرمایا: مجھے (اس کی) طلب نہیں ہے اور نہ ہی میرے پاس مال ہے۔ چنانچہ میں کسی مسلمان عورت کو دھوکہ نہیں دے سکتا۔

(۳۶۲۵۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ : قَالَ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ قَيْسٍ لابْنَيْ عَمٍّ لَهُ : فَوِّضَا أَمْرَكُمَا إِلَى اللهِ.

(۳۶۲۵۷) حضرت ثابت سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عامر بن عبد قیس نے اپنے دو چچا زاد بھائیوں سے کہا: تم اپنا

معاملہ اللہ کے سپرد کردو۔

(۳۶۲۵۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا بَعْضُ مَشْيَخَتِنَا ، قَالَ : قَالَ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ : إنَّمَا أَجِدُنِي آسَفُ عَلَى الْبَصْرَةِ لأَرْبَعِ خِصَالٍ : تَجَاوُبُ مُؤَذِّنِيهَا ، وَظَمَأُ الْهَوَاجِرِ ، وَلأَنَّ بِهَا أَخْدَانِي ، وَلأَنَّ بِهَا وَطَنِي.

(۳۶۲۵۸) حضرت عامر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے آپ کو بصرہ کی چار باتوں کی وجہ سے غمگین پاتا ہوں۔ اس کے مؤذنوں کا ایک دوسرے کو جواب دینا۔ اور سخت گرمیوں کی دوپہر کی پیاس، اور یہ کہ وہاں میرے دوست ہیں اور یہ کہ وہ میرا وطن ہے۔

(۳۶۲۵۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْجُرَيْرِيُّ ، قَالَ : لَمَّا سُيِّرَ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : شَيَّعَهُ إخْوَانُهُ ، فَقَالَ : بِظَهْرِ الْمِرْبَدِ : إنِّي دَاعٍ فَأَمِّنُوا ، فَقَالُوا : هَاتِ فَقَدْ كُنَّا نَشْتَهِي هَذَا مِنْك ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ مَنْ سَائَنِي وَكَذَبَ عَلَيَّ وَأَخْرَجَنِي مِنْ مِصْرِي وَفَرَّقَ بَيْنِي وَبَيْنَ إخْوَانِي اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَأَصِحَّ جِسْمَهُ وَأَطِلْ عُمْرَهُ.

(۳۶۲۵۹) حضرت سعید جریری بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عامر بن عبداللہ کو جلاوطن کیا گیا تو ان کے کچھ بھائی ان کی مشایعت کے لیے نکلے۔ چنانچہ انہوں نے ظہر مربد میں جا کر کہا: میں دعا کرتا ہوں تم آمین کہنا۔ بھائیوں نے کہا: مانگیں۔ ہم تو خود آپ سے یہی چاہتے ہیں۔ آپ رحمہ اللہ نے دعا کی: اے اللہ! جس نے میرے ساتھ برا کیا اور مجھ پر جھوٹ بولا اور مجھے میرے شہر سے جلاوطن کیا اور میرے اور میرے بھائیوں میں جدائی ڈالی، اے اللہ! تو اس کے مال، اور اس کے اولاد کو زیادہ فرما اور اس کے جسم کو صحت مند رکھ اور اس کی عمر لمبی فرما۔

(۳۶۲۶۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : حدَّثَنِي مَنْ رَأَى عَامِرَ بْنَ عَبْدِ قَيْسٍ دَعَا بِزَيْتٍ فَصَبَّهُ فِي يَدِهِ كَذَا وَصَفَ جَعْفَرٌ ، وَمَسَحَ إحْدَاهُمَا عَلَى الأُخْرَى ، ثُمَّ قَالَ : ﴿وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُورِ سَيْنَاءَ تَنْبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِلآكِلِينَ﴾ قَالَ فَدَهَنَ رَأْسَهُ وَلِحْيَتَهُ.

(۳۶۲۶۰) حضرت مالک بن دینار سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے بیان کیا جس نے خود عامر بن عبد قیس کو دیکھا تھا کہ انہوں نے زیتون کا تیل منگوایا اور پھر اس کو اپنے ہاتھ میں ڈالا اور ایک ہاتھ کو دوسرے پر ملا پھر قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی: ﴿وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُورِ سَيْنَاءَ تَنْبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِلآكِلِينَ﴾ راوی کہتے ہیں پھر انہوں نے اپنے سر اور داڑھی پر تیل لگایا۔

(۳۶۲۶۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي فُلاَنٌ ، أَنَّ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ كَانَ فِي الرَّحْبَةِ وَإِذَا ذِمِّيٌّ يُظْلَمُ ، قَالَ : فَأَلْقَى عَامِرٌ رِدَائَهُ وَقَالَ : أَلاَ أَرَى ذِمَّةَ اللهِ

تخفرون وَأَنَا حَی ، فَاسْتَنْقَذَهُ.

(۳۶۲۶۱) حضرت مالک بن دینار، ایک آدمی کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عامر بن عبداللہ، اپنے گھر کے صحن میں تھے کہ ایک ذمی پر ظلم ہورہا تھا۔ راوی کہتے ہیں۔ پس حضرت عامر نے اپنی چادر پھینک دی اور فرمایا: کیا میں اللہ کے ذمہ کو ٹوٹتے ہوئے دیکھتا رہوں اور میں زندہ رہوں؟ چنانچہ آپ نے اس کو بچالیا۔

(٣٦٢٦٢) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ زَيْدٍ الرَّقَاشِيِّ ، قَالَ :لاَ يهلك النَّاسُ عَنْ نَفْسِكَ ، فَإِنَّ الأَمْرَ يَصِلُ إِلَيْكَ دُونَهُمْ ، وَلاَ تَقُلْ :اقْطَعْ عَنَّا الْيَوْمَ بِكَذَا وَكَذَا ، فَإِنَّهُ مَحْصِيٌّ عَلَيْكَ جَمِيعَ مَا عَمِلْتَ فِي ذَلِكَ ، وَلَمْ تَرَ شَيْئًا أَسْرَعَ إِدْرَاكًا ، وَلاَ أَحْسَنَ طَلَبًا مِنْ حَسَنَةٍ حَدِيثَةٍ لِذَنْبٍ عَظِيمٍ.

(۳۶۲۶۲) حضرت فضیل بن زید رقاشی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں۔ لوگ تجھے تیری ذات سے غافل نہ کردیں۔ کیونکہ (تیرا) معاملہ تیرے ساتھ ہوگا نہ کہ ان کے ساتھ اور تم یہ بات نہ کہو۔ آج کا دن ہم سے یوں یوں گزر گیا۔ کیونکہ تم اس میں جو کچھ کرو گے وہ سارا تمہارے اوپر شمار ہوگا اور تم کسی چیز کو اس نیکی سے زیادہ تیز پانے والا اور اچھا طلب کرنے والا نہیں پاؤ گے جو بڑے گناہ کے بعد ہو۔

(٣٦٢٦٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ ، عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ ، قَالَ : رَوِّحُوا الْقُلُوبَ تَعِ الذِّكْرَ.

(۳۶۲۶۳) حضرت قسامہ بن زہیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ دلوں کو راحت پہنچاؤ ذکر کی۔

(٥٧) مطرِّف بن الشِّخِّيرِ رحمه الله

حضرت مطرف ابن شخیر رحمہ اللہ

(٣٦٢٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي غَيْلاَنَ ، قَالَ :كَانَ مُطَرِّفُ بْنُ الشِّخِّيرِ يَقُولُ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ السُّلْطَانِ ، وَمِنْ شَرِّ مَا تَجْرِي بِهِ أَقْلاَمُهُمْ ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَقُولَ بِحَقٍّ أَطْلُبُ بِهِ غَيْرَ طَاعَتِكَ ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَتَزَيَّنَ لِلنَّاسِ بِشَيْءٍ يَشِينُنِي عِنْدَكَ ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْتَغِيثَ بِشَيْءٍ مِنْ مَعَاصِيك عَلَى ضُرٍّ نَزَلَ بِي، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ تَجْعَلَنِي عِبْرَةً لأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ تَجْعَلَ أَحَدًا أَسْعَدَ بِمَا عَلَّمْته مِنِّي ، اللَّهُمَّ لاَ تُخْزِنِي فَإِنَّكَ بِي عَالِمٌ ، اللَّهُمَّ لاَ تُعَذِّبْنِي فَإِنَّك عَلَيَّ قَادِرٌ.

(۳۶۲۶۴) حضرت ابوغیلان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت مطرف ابن الشخیر یہ دعا کیا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں آپ سے بادشاہ کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ اور اس چیز کے شر سے جس پر اُن کے قلم چلیں۔ اور میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں اس بات کی کہ میں ایسا حق بولوں جس سے میں آپ کی فرمانبرداری کے سوا کچھ طلب کروں اور میں آپ سے مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں

لوگوں کے سامنے کسی ایسی چیز کے ذریعہ زینت حاصل کروں جو مجھے آپ کے ہاں بدنما کر دے اور میں آپ سے اس بات کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں اپنے اوپر آنے والی کسی تکلیف کی وجہ سے آپ سے آپ کی نافرمانی پر مدد طلب کروں۔ اور میں اس بات سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں کہ آپ مجھے اپنی مخلوق میں سے کسی کے لیے عبرت بنا دیں۔ اور میں آپ سے اس بات کی پناہ مانگتا ہوں کہ آپ میرے جاننے والوں میں سے کسی کو مجھ سے زیادہ خوش بخت کر دیں۔ اے اللہ! آپ مجھے رسوا نہ کرنا۔ کیونکہ آپ مجھے جانتے ہیں۔ اے اللہ! آپ مجھے عذاب نہ دینا کیونکہ آپ مجھ پر قادر ہیں۔

(٣٦٢٦٥) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ جَرِيرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يَقُولُ : كَأَنَّ الْقُلُوبَ لَيْسَتْ مِنَّا وَكَأَنَّ الْحَدِيثَ يُعْنَى بِهِ غَيْرُنَا.

(۳۶۲۶۵) حضرت غیلان بن جریر کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت مطرف کو کہتے سنا۔ (یوں لگتا ہے) گویا کہ دل ہمارے نہیں ہیں اور گویا کہ حدیث سے مقصود ہمارے سوا کوئی اور ہے۔

(٣٦٢٦٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ مَهْدِيٍّ ، قَالَ : حدَّثَنَا غَيْلاَنُ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يَقُولُ : لَوْ أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي فَخَيَّرَنِي ، أَفِي الْجَنَّةِ أَمْ فِي النَّارِ أَمْ أَصِيرُ تُرَابًا ، اخْتَرْتُ أَنْ أَصِيرَ تُرَابًا.

(۳۶۲۶۶) حضرت غیلان بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مطرف کو کہتے سنا: اگر میرے پاس میرے رب کا کوئی قاصد آئے اور مجھے یہ اختیار دے کہ یا جنت میں جاؤں یا جہنم میں جاؤں یا میں مٹی ہو جاؤں؟ تو میں مٹی ہونا پسند کروں گا۔

(٣٦٢٦٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ ، عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ : ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللهِ وَأَقَامُوا الصَّلاَةَ﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ ، قَالَ : هَذِهِ آيَةُ الْقُرَّاءِ.

(۳۶۲۶۷) حضرت مطرف سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللهِ وَأَقَامُوا الصَّلاَةَ﴾ آخر تک۔ فرمایا: یہ قاریوں کی آیت ہے۔

(٣٦٢٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ : قَالَ مُطَرِّفٌ : مَا مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ إِلاَّ وَهُوَ أَحْمَقُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ ، وَلَكِنَّ بَعْضَ الْحَمَقِ أَهْوَنُ مِنْ بَعْضٍ.

(۳۶۲۶۸) حضرت ثابت سے روایت ہے وہ کہتے ہیں لوگوں میں سے ہر ایک اپنے اور اپنے اللہ کے درمیان معاملہ کرنے میں بیوقوف ہے۔ لیکن بعض لوگوں کی بیوقوفی بعض سے کم درجہ ہے۔

(٣٦٢٦٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ : كَانَ مُطَرِّفٌ يَقُولُ : اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي صَلاَةَ يَوْمٍ ، اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي صَوْمَ يَوْمٍ ، اللَّهُمَّ اكْتُبْ لِي حَسَنَةً ، ثُمَّ يَقُولُ : ﴿إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ﴾.

(۳۶۲۶۹) حضرت ثابت سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت مطرف کہا کرتے تھے۔ اے اللہ! آپ مجھ سے ایک دن کی نماز قبول فرمالیں، اے اللہ! آپ مجھ سے ایک دن کا روزہ قبول کرلیں۔ اے اللہ! آپ میرے لیے نیکی لکھ دیں۔ پھر آپ یہ

(تلاوت) فرمایا کرتے۔ ''بے شک اللہ تقویٰ والوں کا عمل قبول کرتا ہے۔''

(٣٦٢٧٠) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ ، أَنَّ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لَوْ كَانَتْ لِي نَفْسَانِ لَقَدَّمْتُ إِحْدَاهُمَا قَبلَ الأُخْرَى، فَإِنْ هَجَمَتْ عَلَى خَيْرٍ أَتْبَعْتُهَا الأُخْرَى، وَإِلاَّ أَمْسَكْتُهَا، وَلَكِنْ إِنَّمَا هِيَ نَفْسٌ وَاحِدَةٌ ، لاَ أَدْرِي عَلَى مَا تَهْجُمُ خَيْرٌ أَمْ شَرٌّ.

(٣٦٢٧٠) حضرت مطرف بن عبداللہ کہتے ہیں اگر میرے پاس دو نفس ہوتے تو میں ان میں ایک کو دوسرے سے پہلے آگے بھیجتا۔ پس اگر وہ خیر پر پہنچتا تو میں دوسرے کو بھی اس کے پیچھے کر دیتا وگرنہ میں دوسرے کو روک لیتا۔ لیکن نفس تو ایک ہی ہے۔ مجھے معلوم نہیں ہے کہ یہ خیر پر پہنچے گا یا شر پر؟''

(٣٦٢٧١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ ، أَنَّ مُطَرِّفًا ، قَالَ : لَوْ وُزِنَ رَجَاءُ الْمُؤْمِنِ وخَوْفُهُ مَا رَجَحَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ.

(٣٦٢٧١) حضرت ثابت بیان کرتے ہیں کہ حضرت مطرف نے فرمایا۔ اگر مومن کی امید اور اس کا خوف وزن کیا جائے تو ان میں سے کوئی دوسرے پر غالب نہیں ہوگا۔

(٣٦٢٧٢) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ الأَزْدِيُّ ، قَالَ : كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا الْحَسَنُ وَمُطَرِّفٌ ، وَفُلاَنٌ وَفُلاَنٌ ، ذَكَرَ أُنَاسًا ، فَتَكَلَّمَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ ، قَالَ : ثُمَّ دَعَا ، فَقَالَ فِي دُعَائِهِ : اللَّهُمَّ ارْضَ عَنَّا ، اللَّهُمَّ ارْضَ عَنَّا ، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا ، قَالَ : يَقُولُ مُطَرِّفٌ وَهُوَ فِي نَاحِيَةِ الْحَلْقَةِ : اللَّهُمَّ إِنْ لَمْ تَرْضَ عَنَّا فَاعْفُ عَنَّا ، قَالَ : فَأَبْكَى الْقَوْمَ بِهَذِهِ الْكَلِمَةِ.

(٣٦٢٧٢) حضرت محمد بن واسع ازدی بیان کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں ایک حلقہ میں بیٹھا ہوا تھا جس میں حضرت حسن، حضرت مطرف اور فلاں، فلاں لوگ محمد بن واسع نے کئی لوگوں کا ذکر کیا...... موجود تھے۔ چنانچہ حضرت سعید بن ابوالحسن نے کلام کیا راوی کہتے ہیں پھر انہوں نے دعا کی اور اپنی دعا میں کہا۔ اے اللہ! تو ہم سے راضی ہو جا۔ اے اللہ! تو ہم سے راضی ہو جا دو یا تین مرتبہ کہا راوی کہتے ہیں حضرت مطرف حلقہ کے کنارہ میں تشریف فرما تھے۔ آپ کہنے لگے۔ اے اللہ! اگر تم ہم سے راضی نہیں ہے تو تو ہمیں معاف کر دے۔ راوی کہتے ہیں۔ اس بات کی وجہ سے سارے لوگ رو پڑے۔

(٣٦٢٧٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا غَيْلاَنُ بْنُ جَرِيرٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، قَالَ : هُمُ النَّاسُ وَهُمُ النَّسْنَاسُ ، وَأُنَاسٌ غُمِسُوا فِي مَاءِ النَّاسِ.

(٣٦٢٧٣) حضرت مطرف سے روایت ہے وہ کہتے ہیں وہ لوگ تھے۔ وہ لنگور تھے۔ اور ایسے لوگ تھے جنہیں انسانوں کے پانی میں غوطہ دیا گیا تھا۔

(٣٦٢٧٤) حَدَّثَنَا شَاذَانُ ، عَنْ مَهْدِيٍّ ، عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ جَرِيرٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ : عُقُولُ النَّاسِ عَلَى قَدْرِ زَمَانِهِمْ.

(۳۶۲۷۴) حضرت مطرف سے روایت ہے وہ کہتے ہیں لوگوں کی عقلیں ان کے زمانوں کے بقدر ہوتی ہیں۔

(٣٦٢٧٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ الشِّخِّيرِ فِي قَوْلِهِ :﴿كَانُوا قَلِيلاً مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ﴾ قَالَ :قَلَّ لَيْلَةٍ أَتَتْ عَلَيْهِمْ هَجَعُوهَا.

(۳۶۲۷۵) حضرت مطرف ابن الشخیر سے قولِ خداوندی ﴿كَانُوا قَلِيلاً مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ کہتے ہیں ان پر بہت کم ایسی رات آتی ہے کہ جس میں وہ سوتے ہیں۔

(٣٦٢٧٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ مُطَرِّف قَالَ :خَيْرُ الأُمُورِ أَوْسَاطُهَا.

(۳۶۲۷۶) حضرت مطرف سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ امور میں سے سب سے بہتر میانہ روی والے اُمور ہیں۔

(٣٦٢٧٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، أَنَّهُ أَقْبَلَ مِنْ مَبْدَئِهِ قَالَ فَجَعَلَ يَسِيرُ بِاللَّيْلِ فَأَضَاءَ لَهُ سَوْطُهُ.

(۳۶۲۷۷) حضرت ثابت، حضرت مطرف کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنی بستی سے چلے۔ راوی کہتے ہیں وہ رات کے وقت چلتے تھے اور ان کی لاٹھی ان کے لیے روشنی کرتی تھی۔

(٣٦٢٧٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ ثَابِتٍ ، أَنَّ مُطَرِّفًا ، قَالَ :لَوْ كَانَتْ لِي الدُّنْيَا فَأَخَذَهَا اللَّهُ مِنِّي بِشَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ يَسْقِينِي بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَانَ قَدْ أَعْطَانِي بِهَا ثَمَنًا.

(۳۶۲۷۸) حضرت ثابت سے روایت ہے کہ حضرت مطرف نے فرمایا: اگر ساری دنیا میرے پاس ہوتی پھر اللہ تعالیٰ یہ دنیا مجھ سے پانی کے اُس گھونٹ کے عوض لے لیتے جو قیامت کے دن آپ مجھے پلاتے تو تحقیق مجھے (میری دنیا کی) قیمت مل جاتی۔

(٣٦٢٧٩) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ :كُنَّا عِنْدَ مُطَرِّفٍ فَذَكَرْنَا اللَّهَ وَدَعَوْنَاهُ ، فَقَالَ :وَاللهِ لَئِنْ كَانَ هذا مِمَّا سَبَقَ لَكُمْ فِي الذِّكْرِ لَقَدْ أَرَادَ اللَّهُ بِكُمْ خَيْرًا ، وَإِنْ كَانَ مِمَّا يَحْدُثُ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَقَدْ أَرَادَ اللَّهُ بِكُمْ خَيْرًا ، فَأَيُّ ذَلِكَ مَا كَانَ فَاحْمَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ.

(۳۶۲۷۹) حضرت ثابت سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت مطرف کے پاس تھے۔ چنانچہ ہم نے اللہ کا ذکر کیا اور اللہ سے دعا کی پھر آپ نے فرمایا: خدا کی قسم! جو تمہارا وقت خدا کی یاد میں گزرا ہے تو تحقیق اللہ نے تمہارے ساتھ خیر کا ارادہ کیا ہے۔ اور اگر آنے والے دن رات تمہارے لیے ایسے ہی ہوں تو بھی اللہ نے تمہارے ساتھ خیر کا ارادہ کیا ہے۔ ان میں سے جو بھی ہو تو تم اس پر اللہ کی تعریف کرو۔

(٣٦٢٨٠) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ ثَابِتٍ ، أَنَّ مُطَرِّفًا كَانَ يَقُولُ :إنَّ الْحَدِيثَ ، وَإِنَّ الْيَمِينَ بِاللهِ.

(۳۶۲۸۰) حضرت ثابت سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت مطرف کہا کرتے تھے: بیشک حدیث اور قسم خدا کے ساتھ ہے۔

(٣٦٢٨١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ ثَابِتٍ ، أَنَّ مُطَرِّفًا كَانَ يَقُولُ :لَوْ كَانَ الْخَيْرُ فِي كَفِّ أَحَدِنَا مَا

اسْتَطَاعَ أَنْ يُفْرِغَهُ فِي قَلْبِهِ حَتَّى يَكُونَ اللَّهُ هُوَ الَّذِي يُفْرِغُهُ فِي قَلْبِهِ.

(۳۶۲۸۱) حضرت ثابت سے روایت ہے کہ حضرت مطرف کہا کرتے تھے۔ اگر خیر ہم میں سے کسی ایک کی ہتھیلی میں (بھی) ہو تو وہ اس کی استطاعت نہیں رکھتا کہ وہ اس کو اپنے دل میں ڈال لے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس کے دل میں ڈال لیں۔

(۳۶۲۸۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ ثَابِتٍ ، أَنَّ مُطَرِّفًا كَانَ يَقُولُ : لَوْ أَنَّ رَجُلاً رَأَى صَيْدًا وَالصَّيْدُ لاَ يَرَاهُ فَخَتَلَهُ أَلَمْ يُوشِكْ أَنْ يَأْخُذَهُ ، قَالُوا : بَلَى ، قَالَ : فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَرَانَا وَنَحْنُ لاَ نَرَاهُ وَهُوَ يُصِيبُ مِنَّا.

(۳۶۲۸۲) حضرت ثابت سے روایت ہے کہ حضرت مطرف فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی آدمی شکار کو دیکھ لے اور اس کو شکار نے نہ دیکھا ہو اور شکاری گھات لگا لے تو ہوسکتا ہے کہ شکاری شکار پکڑ لے؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں۔ حضرت مطرف نے فرمایا: پس شیطان بھی ہمیں دیکھتا ہے لیکن ہم اس کو نہیں دیکھ پاتے چنانچہ وہ ہمیں پا لیتا ہے۔

(۳۶۲۸۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ مُطَرِّفٌ : نَظَرْت فِي بَدْءِ هَذَا الأَمْرِ مِمَّنْ كَانَ ، فَإِذَا هُوَ مِنَ اللهِ ، وَنَظَرْت عَلَى مَنْ تَمَامُهُ فَإِذَا تَمَامُهُ عَلَى اللهِ ، وَنَظَرْت مَا مِلاَكُهُ فَإِذَا مِلاَكُهُ الدُّعَاءُ.

(۳۶۲۸۳) حضرت ثابت سے روایت ہے کہ حضرت مطرف فرماتے ہیں: میں نے اس معاملہ کی ابتدا کو دیکھا کہ یہ کس سے ہے؟ تو وہ ابتداء خدا تعالیٰ ہے اور میں نے یہ دیکھا کہ اس کی انتہاء کس پر ہوگی؟ تو وہ بھی خدا تعالیٰ ہے اور میں نے اس بات میں غور کیا کہ اس کا ملاک (قوام) کیا شے ہے؟ تو اس کا قوام دعا ہے۔

(۳۶۲۸۴) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، أَنَّ مُطَرِّفَ بْنَ الشِّخِّيرِ ، قَالَ : لَيَعْظُمُ جَلاَلُ اللهِ فِي صُدُورِكُمْ فَلاَ يُذْكَرُ اللَّهُ عِنْدَ مِثْلِ هَذَا ، يَقُولُ أَحَدُكُمْ لِلْكَلْبِ : أَخْزَاهُ اللَّهُ وَلِلْحِمَارِ ، أَوِ الشَّاةِ.

(۳۶۲۸۴) حضرت ثابت سے روایت ہے کہ حضرت مطرف ابن الشخیر نے فرمایا: تمہارے سینوں میں اللہ کی عظمت ہونی چاہیے۔ چنانچہ ایسی باتوں کے وقت خدا کا ذکر نہ کیا جائے کہ تم میں سے کوئی کتے کو یہ کہے یا گدھے کو یا بکری کو کہے۔ اللہ اس کو رسوا کرے۔

(۳۶۲۸۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ : كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ لَمْ يَتَحَابَّ رَجُلاَنِ فِي اللهِ إِلاَّ كَانَ أَفْضَلَهُمَا أَشَدُّهُمَا حُبًّا لِصَاحِبِهِ ، قَالَ : فَلَمَّا سُيِّرَ مَذْعُورٌ ، وَعَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لَقِيَ مَذْعُورٌ مُطَرِّفًا فَجَعَلَ يُذَاكِرُهُ ، قَالَ مُطَرِّفٌ : فَجَعَلْتُ أَقُولُ : أَيْ أَخِي ، عَلاَمَ تَحْبِسُنِي وَقَدْ تَهَوَّرَتِ النُّجُومُ ، وَذَهَبَ اللَّيْلُ ، فَيَقُولُ : اللَّهُمَّ فِيك ، ثم يُذَاكِرُهُ السَّاعَةَ فَيَقُولُ : يَا أَخِي ، عَلاَمَ تَحْبِسُنِي وَقَدْ تَهَوَّرَتِ النُّجُومُ ، وَذَهَبَ اللَّيْلُ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ فِيك ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا أُخْبِرْت أَنَّهُ قَدْ سُيِّرَ ، فَعَرَفْت لَيْلَته فَضْلَهُ عَلَيَّ.

(۳۶۲۸۵) حضرت مطرف سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم آپس میں یہ بات کرتے تھے کہ باہم اللہ کے لیے محبت کرنے والے دو آدمیوں میں سے افضل آدمی وہ ہوتا ہے جو ان دونوں میں سے اپنے ساتھی سے زیادہ محبت کرنے والا ہوتا ہے۔ فرماتے ہیں:

چنانچہ جب حضرت مذعور اور حضرت عامر بن عبد اللہ کو جلا وطن کیا گیا۔ راوی کہتے ہیں۔ حضرت مذعور، حضرت مطرف سے ملے اور ان سے مذاکرہ شروع کر دیا۔ حضرت مطرف کہتے ہیں۔ میں کہنے لگا۔ اے میرے بھائی! تم نے مجھے کس وجہ سے روک رکھا ہے۔ جبکہ ستارے ڈوب گئے اور رات جا رہی ہے؟ وہ فرمانے لگے۔ اے اللہ! تیرے لیے پھر انہوں نے حضرت مطرف سے ایک گھڑی اور مذاکرہ کیا۔ مطرف نے پھر کہا۔ اے میرے بھائی! آپ نے مجھے کس وجہ سے روک رکھا ہے جبکہ ستارے ڈوب چکے ہیں اور رات جا رہی ہے؟ انہوں نے کہا: اے اللہ! تیرے لیے۔ پھر جب ہم نے صبح کی تو مجھے خبر ملی کہ وہ چلے گئے ہیں۔ تب میں نے ان کی خود پر رات کی فضیلت پہچانی۔

(٣٦٢٨٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي غَيْلاَنُ بْنُ جَرِيرٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ :مَا أَرْمَلَةٌ جَالِسَةٌ عَلَى ذَيْلِهَا بِأَحْوَجَ إِلَى الْجَمَاعَةِ مِنِّي.

(٣٦٢٨٦) حضرت مطرف سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اپنے دروازوں پر بیٹھی بیوہ عورتوں سے بھی زیادہ میں جماعت کا محتاج ہوں۔

(٣٦٢٨٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ :كَانَ مُطَرِّفٌ يَقُولُ :مَا أُوتِيَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَفْضَلَ مِنَ الْعَقْلِ.

(٣٦٢٨٧) حضرت ثابت سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت مطرف کہا کرتے تھے۔ لوگوں کو عقل سے افضل چیز کوئی نہیں دی گئی۔

(٣٦٢٨٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا مَهْدِيٌّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا غَيْلاَنُ بْنُ جَرِيرٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ :رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنِّي خَرَجْت أُرِيدُ الْجُمُعَةَ ، فَأَتَيْت عَلَى مَقَابِرَ مِنَ الْحَي ، فَإِذَا أَهْلُ الْقُبُورِ جُلُوسٌ ، فَجَعَلْتُ أُسَلِّمُ وَأَمْضِي ، قَالُوا :يَا عَبْدَ اللهِ ، أَيْنَ تُرِيدُ ، قَالَ :قُلْتُ :أُرِيدُ الْجُمُعَةَ ، قَالَ :ثُمَّ قُلْتُ :تَدْرُونَ مَا الْجُمُعَةُ ، قَالُوا :نَعَمْ وَنَعْلَمُ مَا يَقُولُ الطَّيْرُ يَوْمَئِذٍ ، قَالَ :قُلْتُ :مَا يَقُولُ الطَّيْرُ يَوْمَئِذٍ ، قَالُوا :يَقُولُ :سَلاَمٌ سَلاَمٌ يَوْمٌ صَالِحٌ.

(٣٦٢٨٨) حضرت مطرف سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ میں جمعہ کے ارادے سے باہر نکلا ہوں اور میں محلّہ کے قبرستان کے پاس آیا تو دیکھا کہ اہل قبور بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے ان کو سلام کر کے گزرنا چاہا تو وہ کہنے لگے۔ اے عبد اللہ! کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا۔ میرا جمعہ کا ارادہ ہے۔ مطرف کہتے ہیں پھر میں نے پوچھا: تمہیں معلوم ہے جمعہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ اس دن پرندے کیا کہتے ہیں۔ مطرف کہتے ہیں۔ میں نے پوچھا: پرندے اس دن کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: پرندے کہتے ہیں۔ سلام، سلام، اچھا دن ہے۔

(٣٦٢٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَخِيهِ مُطَرِّفٍ قَالَ :إِنَّ اللَّهَ لَيَرْحَمُ

بِرَحْمَةِ الْعُصْفُورِ.

(۳۶۲۸۹) حضرت مطرف سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بیشک اللہ تعالیٰ چڑیا کے رحم کی وجہ سے رحم فرماتے ہیں۔

(٣٦٢٩٠) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ ، قَالَ :سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يَقُولُ :مَا مَرَرْت بِأَهْلِ مَجْلِسٍ فَسَمِعْت أَحَدًا يُثْنِي عَلَيَّ خَيْرًا ، قَالَ :فَيَأْخُذُ ذَلِكَ فِي.

(۳۶۲۹۰) حضرت ثابت کہتے ہیں میں نے حضرت مطرف کو کہتے سنا میں کسی مجلس والوں کے پاس نہیں گزرتا جن میں سے کوئی میرے لیے خیر کی بات کہہ رہا ہو۔ کہتے ہیں پس یہ مجھے دل میں اتر جاتی ہے۔

(٣٦٢٩١) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الرَّازِيّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ :إنَّ هَذَا الْمَوْتَ قَدْ أَفْسَدَ عَلَى أَهْلِ النَّعِيمِ نَعِيمَهُمْ فَاطْلُبُوا نَعِيمًا لاَ مَوْتَ فِيهِ.

(۳۶۲۹۱) حضرت مطرف سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بیشک اس موت نے اہل نعیم پر ان کی نعمتوں کو خراب کر دیا ہے۔ پس تم (خدا سے) ایسی نعمت طلب کرو جس میں موت نہ ہو۔

(٣٦٢٩٢) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :قَالَ مُوَرِّقٌ الْعِجْلِيّ :أَمْرٌ أَنَا فِي طَلَبِهِ مُنْذُ عَشْرِ سِنِينَ لَمْ أَقْدِرْ عَلَيْهِ ، وَلَسْت بِتَارِكٍ طَلَبَهُ أَبَدًا ، قَالَ ، وَمَا هُوَ يَا أَبَا الْمُعْتَمِرِ ، قَالَ :الصَّمْتُ عَمَّا لاَ يَعْنِينِي.

(۳۶۲۹۲) حضرت معلّی بن زیاد بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ حضرت مورق عجلی فرماتے ہیں کہ ایک کام ہے جس کو میں دس سال سے تلاش کر رہا ہوں لیکن میں اس پر قادر نہیں ہوا۔ اور میں اس کی تلاش کو ترک کرنے والا بھی نہیں۔ معلّی نے پوچھا: اے ابوالمعتمر! وہ کیا ہے؟ مورق نے فرمایا: بے فائدہ کلام سے سکوت۔

(٣٦٢٩٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ ، قَالَتْ : كَانَ مُوَرِّقٌ يَزُورُنَا ، فَزَارَنَا يَوْمًا فَسَلَّمَ فَرَدَدْت عَلَيْهِ السَّلاَمَ ، قَالَتْ :ثُمَّ سَأَلَنِي وَسَأَلْتُهُ ، قُلْتُ : كَيْفَ أَهْلُك كَيْفَ وَلَدُك ؟ قَالَ : إنَّهُمْ لَمُتَوَافِرُونَ ، قُلْتُ : فَاحْمَدْ رَبَّك ، قَالَ : إنِّي وَاللهِ قَدْ خَشِيت أَنْ يَحْبِسُونِي عَلَى هَلَكَةٍ.

(۳۶۲۹۳) حضرت حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ حضرت مورق ہماری ملاقات کو آتے تھے۔ چنانچہ وہ ایک دن ہمیں ملنے آئے اور انہوں نے سلام کیا۔ میں نے ان کو سلام کا جواب دیا۔ کہتی ہیں۔ پھر انہوں نے مجھ سے کچھ پوچھا اور میں نے ان سے کچھ پوچھا۔ میں نے پوچھا۔ آپ کے اہل خانہ کیسے ہیں؟ اور آپ کے بچے کیسے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا وہ خوب ہیں۔ میں نے کہا۔ پھر تو آپ اپنے رب کی حمد بیان کریں۔ انہوں نے فرمایا: خدا کی قسم! میں تو اس بات سے ڈرتا ہوں کہ کہیں وہ مجھے ہلاکت پر محبوس نہ کردیں۔

(٣٦٢٩٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا ، قَالَ : كَانَ مُوَرِّقٌ الْعِجْلِيّ يَتْجُرُ فَيُصِيبُ الْمَالَ ، فَلاَ تَأْتِي عَلَيْهِ جُمُعَةٌ وَعِنْدَهُ مِنْهُ شَيْءٌ ، قَالَ : كَانَ يَلْقَى الأَخَ مِنْ إخْوَانِهِ فَيُعْطِيهِ أَرْبَعَ مِئَةٍ خَمْسَ مِئَةٍ ثَلاَثَ مِئَةٍ ، فَيَقُولُ :ضَعْهَا لَنَا عِنْدَكَ حَتَّى نَحْتَاجَ إلَيْهَا ، ثُمَّ يَلْقَاهُ بَعْدَ ذَلِكَ فَيَقُولُ :شَأْنُك بِهَا ، وَيَقُولُ الآخَرُ :لاَ حَاجَةَ لِي فِيهَا ، فَيَقُولُ :إنَّا وَاللهِ مَا نَحْنُ بِآخِذِيهَا أَبَدًا ، شَأْنُك بِهَا.

(۳۶۲۹۴) حضرت جعفر بن سلیمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ہمارے بعض اصحاب نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ حضرت مؤرق عجلی تجارت کرتے تھے اور انہیں مال حاصل ہوتا تھا۔لیکن پھر ان پر ایک جمعہ بھی نہیں گزرتا تھا کہ ان کے پاس اُس مال میں سے کچھ موجود ہو۔ راوی کہتے ہیں۔ ان کے بھائیوں میں سے کوئی بھائی ان کو ملتا تو یہ اس کو چار سو، پانچ سو یا تین سو دے دیتے اور کہتے۔ اس کو تم اپنے پاس ہمارے لیے رکھ لو۔ یہاں تک کہ ہمیں اس کی ضرورت پڑے۔ پھر اس کے بعد اس سے ملتے تو فرماتے۔ یہ تم لے لو۔ دوسرا آدمی کہتا۔ مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے۔ اس پر یہ کہتے۔ خدا کی قسم! ہم یہ پیسے کبھی بھی نہیں لیں گے۔ یہ تم لے لو۔

(٣٦٢٩٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :قَالَ مُوَرِّقٌ الْعِجْلِيّ :مَا وَجَدْت لِلْمُؤْمِنِ فِي الدُّنْيَا مَثَلاً إلاَّ كَمَثَلِ رَجُلٍ عَلَى خَشَبَةٍ فِي الْبَحْرِ وَهُوَ يَقُولُ :يَا رَبِّ يَا رَبِّ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُنْجِيَهُ.

(۳۶۲۹۵) حضرت قتادہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت مؤرق عجلی فرماتے ہیں۔ میں نے دنیا میں مومن کی مثال اس آدمی کی طرح دیکھی ہے جو سمندر میں ایک تختہ پر بیٹھا ہوا کہہ رہا ہو۔ اے اللہ، اے اللہ۔ شاید کہ اللہ تعالیٰ اس کو نجات دے دیں۔

(٣٦٢٩٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ ، عَنْ مُوَرِّقٍ ، قَالَ :الْمُتَمَسِّكُ بِطَاعَةِ اللهِ إذَا جَبُنَ النَّاسُ عنها كَالْكَارِّ بَعْدَ الْفَارِّ.

(۳۶۲۹۶) حضرت مؤرق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ خدا کی اطاعت کے ساتھ تمسک کرنے والا جب لوگ اس سے بزدل ہو جاتے ہیں، بھاگنے کے بعد دوبارہ حملہ کرنے والے کی طرح ہے۔

(٣٦٢٩٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ ، قَالَ :سَمِعْتُ مُوَرِّقًا الْعِجْلِيّ يَقُولُ :مَا رَأَيْت رَجُلاً أَفْقَهَ فِي وَرَعِهِ ، وَلاَ أَوْرَعَ فِي فِقْهِهِ مِنْ مُحَمَّدٍ.

(۳۶۲۹۷) حضرت عاصم احول سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مؤرق عجلی کو کہتے سنا۔ میں نے کوئی آدمی اپنی بزرگی میں سمجھداری کرنے والا اور سمجھداری میں بزرگی کرتے والا محمد ﷺ سے افضل نہیں دیکھا۔

(٣٦٢٩٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو زَيْدٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ مُوَرِّقٍ ، قَالَ :إنَّمَا كَانَ حَدِيثُهُمْ تَعْرِيضًا.

(۳۶۲۹۸) حضرت مؤرق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ لوگوں کی باتیں، اشارۃً بات کرنا ہوتا تھا۔

(۵۸) کلام صفوان بنِ محرزٍ رحمه الله

حضرت صفوان بن محرز کا کلام

(۳۶۲۹۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ صَفْوَانُ بْنُ مُحْرِزٍ :إِذَا أَكَلْتُ رَغِيفًا أَشُدُّ بِهِ صُلْبِي وَشَرِبْتُ كُوزًا مِنْ مَاءٍ فَعَلَى الدُّنْيَا وَأَهْلِهَا الْعَفَاءُ.

(۳۶۲۹۹) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت صفوان بن محرز فرماتے تھے۔ میں جب روٹی کھاتا ہوں تو (مقصد یہ ہوتا ہے کہ) میں اس کے ذریعہ اپنی کمر کو سیدھا رکھوں اور پانی کا کوزہ پیتا ہوں۔ دنیا اور اہل دنیا پر ہلاکت آنے والی ہے۔

(۳۶۳۰۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا غَيْلاَنُ بْنُ جَرِيرٍ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ ، قَالَ :وَكَانُوا يَجْتَمِعُونَ هُوَ وَإِخْوَانُهُ وَيَتَحَدَّثُونَ فَلاَ يَرَوْنَ تِلْكَ الرِّقَّةَ ، قَالَ :فَيَقُولُونَ :يَا صَفْوَانُ ، حَدِّثْ أَصْحَابَكَ ، قَالَ :فَيَقُولُ :الْحَمْدُ لِلَّهِ ، قَالَ :فَيَرِقُّ الْقَوْمُ وَتَسِيلُ دُمُوعُهُمْ كَأَنَّهَا أَفْوَاهُ الْمَزَادة.

(۳۶۳۰۰) حضرت غیلان بن جریر، حضرت صفوان بن محرز کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ حضرت صفوان اور ان کے بھائی اکٹھے ہوتے اور باہم گفتگو کرتے۔ لیکن وہ رقت کے آثار نہ دیکھتے۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر لوگ کہتے۔ اے صفوان! آپ اپنے ساتھیوں سے کوئی گفتگو کریں۔ راوی کہتے ہیں۔ حضرت صفوان کہتے۔ الحمد للہ۔ اس پر لوگوں پر رقت طاری ہو جاتی اور ان کے آنسو یوں بہہ پڑتے۔ گویا کہ مشکیزوں کے منہ ہیں۔

(۳۶۳۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ بَكَى ، حتى أرى لقد اندقّ قَضِيض زَوْرِهِ: ﴿وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ﴾.

(۳۶۳۰۱) حضرت صفوان بن محرز کے بارے میں روایت ہے کہ وہ جب یہ آیت پڑھتے تو رو پڑتے یہاں تک کہ ان کا سینہ پھٹ جاتا تھا۔ ''اور ظالم لوگ عن قریب جان لیں گے کہ وہ کس راستے پر چل رہے تھے۔''

(۳۶۳۰۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ ثَابِتٍ ، أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ مُحْرِزٍ كَانَ لَهُ خُصٌّ فِيهِ جِذْعٌ ، فَانْكَسَرَ الْجِذْعُ ، فَقِيلَ لَهُ :أَلاَ تُصْلِحُهُ ؟ فَقَالَ :دَعْهُ فَإِنَّمَا أَمُوتُ غَدًا.

(۳۶۳۰۲) حضرت ثابت سے روایت ہے کہ حضرت صفوان بن محرز کا کانے کا ایک کمرہ تھا جس میں شہتیر تھا۔ پھر شہتیر ٹوٹ گیا تو ان سے کہا گیا۔ آپ اس کو درست کیوں نہیں کر لیتے؟ انہوں نے فرمایا: تم اس کو چھوڑ و۔ کیونکہ میں نے بھی کل مر جانا ہے۔

(۳۶۳۰۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ : حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا عُرُبًا أَتْرَابًا﴾ قَالَ :وَاللهِ إِنَّ مِنْهُنَّ الْعُجُزَ الزُّحُفَ صَيَّرَهُنَّ اللَّهُ كَمَا تَسْمَعُونَ.

(۳۶۳۰۳) حضرت صفوان بن محرز سے ارشادِ خداوندی: ﴿إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا عُرُبًا أَتْرَابًا﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ کہتے ہیں۔ خدا کی قسم! ان میں سے کچھ بوڑھیاں ہوں گی۔ انہیں اللہ تعالیٰ ایسا کردے گا جیسا کہ تم نے سنا۔

(٣٦٣٠٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْمُعَلَّى بْنَ زِيَادٍ ، قَالَ : كَانَ لِصَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيِّ سِرْبٌ يَبْكِي فِيهِ ، وَكَانَ يَقُولُ : قَدْ أَرَى مَكَانَ الشَّهَادَةِ لَوْ تَشَاءُ ، يَعْنِي نَفْسَهُ.

(۳۶۳۰۴) حضرت معلّٰی بن زیاد کہتے ہیں کہ حضرت صفوان بن محرز کا ایک تہہ خانہ تھا۔ جس میں وہ رویا کرتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے اگر نفس چاہے تو میں شہادت کا مکان دیکھ سکتا ہوں۔

(٥٩) حدِيث طلقِ بنِ حبِيبٍ رحمه الله

حضرت طلق بن حبیب کا کلام

(٣٦٣٠٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : قَالَ حدثنا مسعر قَالَ : حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ ، قَالَ : أَرْبَعٌ مَنْ أُوتِيَهُنَّ أُوتِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ : مَنْ أُوتِيَ لِسَانًا ذَاكِرًا ، وَقَلْبًا شَاكِرًا ، وَجَسَدًا عَلَى الْبَلاَءِ صَابِرًا ، وَزَوْجًا مُؤْمِنَةً لاَ تَبْغِيهِ فِي نَفْسِهَا خَوْنًا. (ابن ابی الدنیا ۳۴۔ طبرانی ۱۱۲۷۵)

(۳۶۳۰۵) حضرت طلق بن حبیب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں چار چیزیں ایسی ہیں کہ وہ جس کو دی جائیں تو اس کو دنیا، آخرت کی خیر دی گئی۔ جس آدمی کو ذکر کرنے والی زبان اور شکر کرنے والا دل اور مصائب پر صبر کرنے والا جسم اور ایسی صاحب ایمان بیوی ملے جو اپنے بارے میں شوہر کے ساتھ کوئی خیانت نہ کرے۔

(٣٦٣٠٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ ، قَالَ : إِنَّ حُقُوقَ اللهِ أَثْقَلُ مِنْ أَنْ يَقُومَ بِهَا الْعِبَادُ ، وَإِنَّ نِعَمَ اللهِ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ يُحْصِيَهَا الْعِبَادُ ، وَلَكِنْ أَصْبِحُوا تَوَّابِينَ وَأَمْسُوا تَوَّابِينَ.

(۳۶۳۰۶) حضرت طلق بن حبیب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے حقوق اس سے وزنی ہیں کہ بندے ان کو قائم کریں، اور خدا کی نعمتیں اس سے زیادہ ہیں کہ بندے ان کو شمار کریں۔ لہٰذا تم صبح کو بھی توبہ کرو اور شام کو بھی توبہ کرو۔

(٣٦٣٠٧) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا كُلْثُومُ بْنُ جَبْرٍ ، قَالَ : كَانَ الْمُتَمَنِّي بِالْبَصْرَةِ يَقُولُ : عِبَادَةُ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ ، وَحِلْمُ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ.

(۳۶۳۰۷) حضرت کلثوم بن جبر کہتے ہیں کہ بصرہ میں متمنی کہتا تھا۔ طلق بن حبیب کی عبادت، عبادت ہے اور مسلم بن یسار کا حلم ہے۔

(۳۶۳۰۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ : قُلْنَا لِطَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ : صِفْ لَنَا التَّقْوَى ، قَالَ : التَّقْوَى عَمَلٌ بِطَاعَةِ اللهِ رَجَاءَ رَحْمَةِ اللهِ عَلَى نُورٍ مِنَ اللهِ ، وَالتَّقْوَى تَرْكُ مَعْصِيَةِ اللهِ مَخَافَةَ اللهِ عَلَى نُورٍ مِنَ اللهِ.

(۳۶۳۰۸) حضرت عاصم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت طلق بن حبیب سے کہا آپ ہمیں تقویٰ کے بارے میں بتائیں۔ فرمایا: تقویٰ خدا کی فرمانبرداری کا عمل ہے۔ اس کی رحمت کی امید پر اور اس کے نور کی روشنی میں اور تقویٰ خدا کی نافرمانی کو خدا کے خوف سے خدائی نور کی وجہ سے ترک کرنے کا نام ہے۔

(۳۶۳۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ مُحْرِزٍ ، قَالَ : قَالَ جُنْدُبٌ : مَثَلُ الَّذِي يَعِظُ وَيَنْسَى نَفْسَهُ مَثَلُ الْمِصْبَاحِ يَضِيءُ لِغَيْرِهِ وَيُحْرِقُ نَفْسَهُ ، لِيُبْصِرْ أَحَدُكُمْ مَا يُجْعَلُ فِي بَطْنِهِ ، فَإِنَّ الدَّابَّةَ إِذَا مَاتَتْ كَانَ أَوَّلَ مَا يَنْفَتِقُ مِنْهَا بَطْنُهَا ، وَلْيَتَّقِ أَحَدُكُمْ أَنْ يَحُولَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ مِلْءُ كَفٍّ مِنْ دَمِ مُسْلِمٍ. (عبدالرزاق ۱۸۲۵۰)

(۳۶۳۰۹) حضرت صفوان بن محرز بیان کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت جندب نے فرمایا: اس آدمی کی مثال جو وعظ کہتا ہے اور خود کو بھول جاتا ہے اس چراغ کی طرح ہے جو دوسروں کے لیے روشنی کرتا ہے اور اپنا آپ کو جلاتا ہے۔ چاہیے کہ تم میں سے (ہر) ایک اپنے پیٹ میں جانے والی چیز کو دیکھے۔ کیونکہ جب جانور مرجاتا ہے تو سب سے پہلے اس کا پیٹ پھٹتا ہے۔ اور تم میں سے (ہر) ایک، اپنے اور جنت کے درمیان خونِ مسلم کی ایک مٹھی کے بھی حائل ہونے سے ڈرے۔

(۳۶۳۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ عُرَيْنَةَ ، قَالَ : خَرَجَ جُنْدُبٌ الْبَجَلِيُّ فِي سَفَرٍ لَهُ ، فَخَرَجَ مَعَهُ نَاسٌ مِنْ قَوْمِهِ حَتَّى إِذَا كَانُوا فِي الْمَكَانِ الَّذِي يُوَدِّعُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ، قَالَ : أَلاَ تَرَى ، الْمَحْرُوبُ مَنْ حُرِبَ دِينُهُ وَإِنَّ الْمَسْلُوبَ مَنْ سُلِبَ دِينُهُ ، أَلاَ ، إِنَّهُ لاَ فَقْرَ بَعْدَ الْجَنَّةِ ، وَلاَ غِنَى بَعْدَ النَّارِ ، أَلاَ إِنَّ النَّارَ لاَ يُفَكُّ أَسِيرُهَا ، وَلاَ يَسْتَغْنِي فَقِيرُهَا ، ثُمَّ رَكِبَ الْجَادَّةَ وَانْطَلَقَ.

(۳۶۳۱۰) قبیلہ عرینہ کے ایک صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت جندب بجلی، اپنے ایک سفر میں نکلے اور ان کے ساتھ ان کی قوم کے کچھ لوگ بھی نکلے۔ یہاں تک کہ جب وہ اس جگہ پہنچے جہاں ان میں سے بعض نے بعض کو الوداع کہا۔ تو جندب نے کہا۔ آپ کو معلوم نہیں ہے۔ محروب وہ ہوتا ہے جس کے دین پر حملہ ہوا ہو اور مسلوب وہ ہے جس کا دین سلب ہوا ہو۔ خبردار! جنت کے بعد کوئی فقر نہیں ہے اور جہنم کے بعد کوئی غناء نہیں ہے۔ ہاں یہ بات ہے کہ جہنم کا قیدی رہائی نہیں پاتا اور اس کا فقیر، غنی نہیں ہو پاتا۔ پھر آپ سواری پر سوار ہوئے اور چل پڑے۔

(۳۶۳۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ غَالِبِ بْنِ عَجْرَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الشَّامِ فِي مَسْجِدِ مِنًى ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الأَرْضَ ، وَخَلَقَ مَا فِيهَا مِنَ الشَّجَرِ ، وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ بَنِي آدَمَ يَأْتِي

شَجَرَةٌ مِنْ تِلْكَ الشَّجَرِ إِلاَّ أَصَابَ مِنْهَا خَيْرًا ، أَوْ كَانَ لَهُ خَيْرٌ ، فَلَمْ يَزَلَ الشَّجَرَ كَذَلِكَ حَتَّى تَكَلَّمَتْ فَجَرَةُ بَنِي آدَمَ بِالْكَلِمَةِ الْعَظِيمَةِ قَوْلُهُمْ (اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا) فَاقْشَعَرَّتِ الأَرْضُ فَشَاكَ الشَّجَرُ.

(۳۶۳۱۱) مسجد منی میں اہل شام کے فقہاء میں سے ایک آدمی نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو اور زمین میں موجود درختوں کو پیدا فرمایا۔ اور اولادِ آدم میں سے جو کوئی بھی ان درختوں میں سے کسی درخت کے پاس آتا تھا تو وہ اس درخت سے خیر ہی پاتا تھا۔ یا اس کے لیے یہ بہتر ہی ہوتا تھا چنانچہ درختوں کی مسلسل یہی حالت رہی یہاں تک کہ اولادِ آدم میں سے فجار نے یہ بڑی بات بولی کہ اللہ نے اولاد بنائی ہے۔ اس پر زمین کانپ اٹھی اور درختوں میں کانٹے پیدا ہوگئے۔

(۳۶۳۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ أَبِي قَحْذَمٍ ، قَالَ : أُتِيَ ابْنُ زِيَادٍ بِصُرَّةٍ فِيهَا حَبُّ حِنْطَةٍ أَمْثَالُ النَّوَى وُجِدَتْ فِي بَعْضِ بُيُوتِ آلِ كِسْرَى مَكْتُوبٌ مَعَهَا : هَذَا نَبْتُ زَمَانِ كَذَا وَكَذَا ، يَعْنِي : نَبْتُ زَمَانٍ كَانَ يُعْمَلُ فِيهِ بِطَاعَةِ اللهِ.

(۳۶۳۱۲) حضرت ابوقحذم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن زیاد کے پاس ایک تھیلی لائی گئی جس میں کھجور کی گٹھلی کے برابر گندم کے دانے تھے۔ اور یہ تھیلی خاندانِ کسریٰ میں سے بعض کے گھر میں پائی گئی تھی اور اس کے ہمراہ یہ تحریر تھی۔ یہ فلاں، فلاں زمانہ کی پیداوار ہے یعنی وہ اس زمانہ میں پیدا ہوئی تھی جس میں خدا کی فرمانبرداری کی جاتی تھی۔

(۳۶۳۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ خَالِدٍ الرَّبَعِيِّ ، قَالَ : كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ ، وَكَانَ مَغْمُورًا فِي الْعِلْمِ ، وَأَنَّهُ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ، فَدَعَا النَّاسَ فَاتُّبِعَ ، وَأَنَّهُ تَذَكَّرَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، فَقَالَ : هَبْ هَؤُلاَءِ النَّاسُ لاَ يَعْلَمُونَ مَا ابْتَدَعْت ، أَلَيْسَ اللَّهُ قَدْ عَلِمَ مَا ابْتَدَعْت ، قَالَ : فَبَلَغَ مِنْ تَوْبَتِهِ أَنْ خَرَقَ تَرْقُوَتَهُ ، وَجَعَلَ فِيهَا سِلْسِلَةً وَرَبَطَهَا بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ ، قَالَ : لاَ أَنْزِعُهَا حَتَّى يَتَابَ عَلَيَّ ، قَالَ : فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى نَبِيٍّ مِنْ أَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ ، وَكَانَ لاَ يَسْتَنْكِرُ بِالْوَحْيِ : أَنْ قُلْ لِفُلاَنٍ : لَوْ أَنَّ ذَنْبَك كَانَ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ لَغَفَرْت لَك ، وَلَكِنْ كَيْفَ بِمَنْ أَضْلَلْت مِنْ عِبَادِي ، فَدَخَلَ النَّارَ.

(۳۶۳۱۳) حضرت خالد ربعی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک آدمی تھا اور علم سے ڈھکا ہوا تھا۔ اس نے ایک بدعت ایجاد کی۔ پھر اس نے لوگوں کو دعوت دی اور اس کی اتباع ہونے لگی۔ ایک رات اس کو یہ خیال آیا اس نے کہا۔ ان لوگوں کو تو چھوڑو۔ انہیں تو میری ایجاد کا علم نہیں ہے۔ لیکن کیا اللہ تعالیٰ کو میری اس پیدا کردہ بدعت کا علم نہیں ہے؟ کہتے ہیں وہ اپنی توبہ میں یہاں تک پہنچ گیا کہ اس نے اپنی ہنسلی کی ہڈی کو جلا لیا اور اس میں ایک رسی ڈال کر مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون سے باندھ دیا اور کہا۔ میں اس کو تب تک نہیں کھولوں گا جب تک کہ میری توبہ قبول نہ ہوجائے۔ راوی کہتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے نبیوں میں سے ایک نبی کو وحی کی کہ آپ فلاں سے کہہ دو۔ اگر تیرا گناہ میرے، تیرے درمیان ہوتا تو میں تجھے معاف کر دیتا لیکن میرے جن بندوں کو تو نے گمراہ کیا ہے ان کا کیا ہوگا؟ چنانچہ وہ جہنم میں داخل ہوا۔

(٣٦٣١٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَاب ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَرْوَانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ صَالِحًا أَبَا الْخَلِيلِ يَقُولُ فِي قَوْلِ اللهِ . ﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ﴾ قَالَ :أَعْلَمُهُمْ بِهِ أَشَدُّهُمْ خَشْيَةً لَهُ.

(۳۶۳۱۴) حضرت عبداللہ بن مروان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے ابوخلیل صالح کو ارشادِ خداوندی ﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ﴾ کے بارے میں سنا۔ انہوں نے فرمایا: خدا کا سب سے بڑا عالم وہ ہے جو اس سے سب سے زیادہ خوف کھانے والا ہوتا ہے۔

(٦٠) كلام وهب بن منبِّهٍ رحمه الله

حضرت ابن منبہ کا کلام

(٣٦٣١٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ : حدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الصَّنْعَاءِ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ ، قَالَ :مَرَّ رَجُلٌ بِرَاهِبٍ ، فَقَالَ :يَا رَاهِبُ ، كَيْفَ ذِكْرُكَ لِلْمَوْتِ ، قَالَ :مَا أَرْفَعُ قَدَمًا ، وَلاَ أَضَعُ أُخْرَى إِلاَّ رَأَيْتُ أَنِّي مَيِّتٌ ، قَالَ : كَيْفَ دَأْبُ نَشَاطِكَ ، قَالَ :مَا كُنْتُ أَرَى أَن أَحَدًا سَمِعَ بِذِكْرِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ تَأْتِي عَلَيْهِ سَاعَةٌ لاَ يُصَلِّي ، فَقَالَ الرَّجُلُ :إِنِّي لأُصَلِّي فَأَبْكِي حَتَّى يَنْبُتَ الْبَقْلُ مِنْ دُمُوعِي ، فَقَالَ الرَّاهِبُ :إِنَّكَ إِنْ تَضْحَكْ وَأَنْتَ مُعْتَرِفٌ لِلَّهِ بِخَطِيئَتِكَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَبْكِيَ وَأَنْتَ مُدِلٌ بِعَمَلِكَ ، إِنَّ صَلاَةَ الْمُدِلِّ لاَ تَصْعَدُ فَوْقَهُ فَقَالَ الرَّجُلُ :أَوْصِنِي ، فَقَالَ الرَّاهِبُ :عَلَيْكَ بِالزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا ، وَلاَ تُنَازِعْهَا أَهْلَهَا ، وَكُنْ كَالنَّحْلَةِ إِنْ أَكَلَتْ أَكَلَتْ طَيِّبًا ، وَإِنْ وَضَعَتْ وَضَعَتْ طَيِّبًا ، وَإِنْ وَقَعَتْ عَلَى شَيْءٍ لَمْ تَضُرَّهُ وَلَمْ تَكْسِرْهُ ، وَانْصَحْ لِلَّهِ كَنُصْحِ الْكَلْبِ أَهْلَهُ فإنهم يُجِيعُونَهُ وَيَضْرِبُونَهُ ، وَيَأْبَى إِلاَّ نُصْحًا لَهُمْ وَحِفظًا عَلَيْهِمْ.

(۳۶۳۱۵) حضرت وہب بن منبہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی ایک راہب کے پاس سے گزرا اور پوچھا۔ اے راہب! تیرا موت کو یاد کرنا کیسا ہے؟ اس راہب نے کہا۔ میں جو قدم رکھتا ہوں یا اٹھاتا ہوں تو خود کو مردہ ہی سمجھتا ہوں۔ اس آدمی نے پوچھا۔ تیری نشاط کی حالت کیسی ہے؟ راہب نے کہا: میں خیال نہیں کرتا کہ کوئی آدمی جنت، جہنم کا ذکر سنے اور اس پر ایک گھڑی بھی ایسی آئے کہ وہ نماز نہ پڑھے۔ اس پر اُس آدمی نے کہا: میں تو نماز بھی پڑھتا ہوں اور روتا ہوں یہاں تک کہ میرے آنسوؤں سے سبزی اُگتی ہے۔ راہب نے کہا۔ اگر تم ہنسو جبکہ تم اللہ کے سامنے اپنی خطاؤں کا اعتراف کرتے ہو تو یہ عمل اس سے بہتر ہے کہ تم رو رہے ہو جبکہ تم اپنے عمل پر گھمنڈ میں مبتلا ہو۔ بیشک گھمنڈ کرنے والے کی نماز اس کے سر سے اوپر نہیں جاتی۔ پھر آدمی نے کہا: تم مجھے وصیت کردو۔ تو راہب نے کہا: تم دنیا میں بے رغبتی اختیار کرو اور اہل دنیا سے دنیا نہ چھینو اور شہد کی مکھی کی طرح ہو جاؤ کہ اگر کھاتی ہے تو طیب کھاتی ہے اور اگر نکالتی ہے تو طیب نکالتی ہے اور اگر کسی شے پر گرتی ہے تو نہ اس کو نقصان دیتی ہے اور نہ اس کو توڑتی ہے۔ اور اللہ کے لیے ایسی خیر خواہی رکھ جیسی کتا، اپنے اہل کے ساتھ رکھتا ہے۔ کہ وہ اس کو بھوکا رکھتے ہیں اور اس کو مارتے

ہیں مگر وہ ان کے لیے خیر خواہی اور حفاظت ہی کرتا ہے۔

(۳۶۳۱۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّ ابْنَ مُنَبِّهٍ كَانَ يَقُولُ : أَعْوَنُ الأَخْلاَقِ عَلَى الدِّينِ الزَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا ، وَأَوْشَكُهَا رَدًى اتِّبَاعُ الْهَوَى ، وَمِنَ اتِّبَاعِ الْهَوَى الرَّغْبَةُ فِي الدُّنْيَا ، وَمِنَ الرَّغْبَةِ فِي الدُّنْيَا حُبُّ الْمَالِ وَالشَّرَفِ ، وَمِنْ حُبِّ الْمَالِ وَالشَّرَفِ اسْتِحْلاَلُ الْمَحَارِمِ ، وَمِنَ اسْتِحْلاَلِ الْمَحَارِمِ يَغْضَبُ اللَّهُ ، وَغَضَبُ اللهِ الدَّاءُ الَّذِي لاَ دَوَاءَ لَهُ إِلاَّ رِضْوَانَ اللهِ ، وَرِضْوَانُ اللهِ دَوَاءٌ لاَ يَضُرُّ مَعَهُ دَاءٌ ، وَمَنْ يُرِيدُ أَنْ يُرْضِيَ رَبَّهُ يُسْخِطُ نَفْسَهُ ، وَمَنْ لاَ يُسْخِطُ نَفْسَهُ لاَ يُرْضِي رَبَّهُ ، إِنْ كَانَ كُلَّمَا ثَقُلَ عَلَى الإِنْسَانِ شَيْءٌ مِنْ دِينِهِ تَرَكَهُ أَوْشَكَ أَنْ لاَ يَبْقَى مَعَهُ شَيْءٌ.

(۳۶۳۱۶) حضرت جعفر بن برقان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ حضرت ابن منبہ کہا کرتے تھے۔ اخلاق میں سے سب سے بڑا معاون دین کے لیے دنیا میں بے رغبتی ہے۔ اور دین کے لیے سب سے زیادہ ردی بات، خواہشات کی پیروی ہے۔ اور خواہشات کی پیروی سے دنیا میں رغبت ہے اور دنیا میں رغبت سے مال وجاہ کی محبت ہے اور مال وجاہ کی محبت سے حرام کا حلال سمجھنا ہے اور حرام کو حلال سمجھنے سے خدا تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں اور غضب خداوندی ایسی بیماری ہے جس کی رضا خداوندی کے علاوہ کوئی دوائی نہیں ہے۔ یہ ایسی دوا ہے جس کے ساتھ کوئی بیماری نقصان نہیں دیتی جو آدمی اپنے رب کو راضی کرنا چاہتا ہے وہ اپنے نفس کو ناراض کرے اور جو اپنے نفس کو ناراض نہیں کرتا۔ وہ اپنے رب کو راضی نہیں کر پاتا۔ اگر انسان دین کی بوجھ محسوس ہونے والی چیز چھوڑ دے گا تو قریب ہے کہ اس کے پاس کچھ بھی باقی نہ رہے۔

(۳۶۳۱۷) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ مُنَبِّهٍ يَقُولُ : إِنَّا نَجِدُ فِي الْكُتُبِ ، أَنَّ اللَّهَ يَقُولُ : يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّك مَا عَبَدْتنِي وَرَجَوْتنِي فَإِنِّي غَافِرٌ لَك عَلَى مَا كَانَ ، وَحَقٌّ عَلَيَّ أَنْ لاَ أُضِلَّ عَبْدِي وَهُوَ حَرِيصٌ عَلَى الْهُدَى وَأَنَا الْحَكَمُ.

(۳۶۳۱۷) حضرت قاسم بن ابو بزہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن منبہ کو کہتے سنا کہ ہم نے (سابقہ) کتب میں یہ بات پائی ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم! تم جب تک میری عبادت کرو اور مجھ سے امید رکھو تو جیسا بھی ہو میں تمہیں معاف کر دوں گا اور یہ بات مجھ پر حق ہے کہ میں اپنے اس بندے کو گمراہ نہ کروں جو بندہ ہدایت کا حریص ہو۔ میں حکم ہوں۔

(۳۶۳۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنِ ابْنِ مُنَبِّهٍ ، قَالَ : مَثَلُ الَّذِي يَدْعُو بِغَيْرِ عَمَلٍ مَثَلُ الَّذِي يَرْمِي بِغَيْرِ وَتَرٍ.

(۳۶۳۱۸) حضرت ابن منبہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جو آدمی بغیر عمل کے دعا کرتا ہے اس کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جو کمان کے بغیر تیر پھینکتا ہے۔

(۳۶۳۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيِّ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنِ ابْنِ مُنَبِّهٍ ، قَالَ :

أَوْحَى اللهُ إِلَى عُزَيْرٍ يَا عُزَيْرُ ، لَا تَحْلِفْ بِي كَاذِبًا فَإِنِّي لَا أَرْضَى عَمَّنْ يَحْلِفُ بِي كَاذِبًا ، يَا عُزَيْرُ بَرَّ ، وَالِدَيْكَ فَإِنَّهُ مَنْ بَرَّ وَالِدَيْهِ رَضِيتُ ، وَإِذَا رَضِيتُ بَارَكْتُ ، وَإِذَا بَارَكْتُ بَلَغَتِ النَّسْلَ الرَّابِعَ ، يَا عُزَيْرُ ، لَا تَعُقَّ وَالِدَيْكَ فَإِنَّهُ مَنْ يَعُقَّ وَالِدَيْهِ غَضِبْتُ وَإِذَا غَضِبْتُ لَعَنْتُ ، وَإِذَا لَعَنْتُ بَلَغَتِ النَّسْلَ الرَّابِعَ.

(۳۶۳۱۹) حضرت ابن منبہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عزیر کی طرف وحی کی۔ اے عزیر! تم مجھ پر جھوٹی قسم نہ کھاؤ۔ کیونکہ جو مجھ پر جھوٹی قسم کھاتا ہے میں اس سے راضی نہیں ہوتا۔ اے عزیر! تم اپنے والدین کی فرمانبرداری کرو۔ کیونکہ جو آدمی اپنے والدین کی فرمانبرداری کرتا ہے۔ میں اس سے راضی ہوتا ہوں اور جب میں راضی ہوتا ہوں، برکت دیتا ہوں۔ اور جب میں برکت دیتا ہوں تو چوتھی نسل تک پہنچتی ہے۔ اے عزیر! تم اپنے والدین کی نافرمانی نہ کرنا۔ کیونکہ جو اپنے والدین کی نافرمانی کرتا ہے۔ تو میں (اس سے) ناراض ہوتا ہوں اور جب میں ناراض ہوتا ہوں تو لعنت کرتا ہوں اور جب میں لعنت کرتا ہوں تو وہ چوتھی نسل تک جاتی ہے۔

(۳۶۳۲۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنَا صَالِحٌ الْفَزَارِيّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ ، قَالَ : قَالَ دَاوُد : يَا رَبِّ ، ابْنُ آدَمَ لَيْسَ مِنْهُ شَعْرَةٌ إِلاَّ تَحْتَهَا مِنْكَ نِعْمَةٌ ، وَفَوْقَهَا مِنْكَ نِعْمَةٌ ، فَمِنْ أَيْنَ يُكَافِئُكَ بِمَا أَعْطَيْتَهُ ، قَالَ : فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ : يَا دَاوُد ، إِنِّي أُعْطِي الْكَثِيرَ وَأَرْضَى بِالْيَسِيرِ ، أداء شَكْرَ ذَلِكَ لِي أَنْ يَعْلَمَ أَنَّ مَا بِهِ مِنْ نِعْمَةٍ مِنِّي.

(۳۶۳۲۰) حضرت وہب بن منبہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت داؤد نے عرض کیا۔ اے پروردگار! آدم کے بیٹے کے ہر بال کے نیچے بھی آپ کی نعمت ہے اور اس کے اوپر بھی ایک نعمت ہے۔ پس وہ آپ کو، آپ کی عطاؤں کا بدلہ کہاں سے دیں گے؟ راوی کہتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد کو وحی کی۔ بیشک میں کثیر عطا کرتا ہوں اور تھوڑے پر راضی ہو جاتا ہوں۔ میری ان نعمتوں کا ادائے شکر یہ ہے کہ یہ بات معلوم کی جائے کہ جو کوئی بھی نعمت ہے وہ میری طرف سے ہے۔

(۳۶۳۲۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ ، قَالَ : أَعْطَى اللَّهُ مُوسَى نُورًا يَكُونُ لِغَيْرِهِ نَارًا ، قَالَ : فَدَعَا مُوسَى هَارُونَ ، فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ وَهَبَ لِي نُورًا يَكُونُ لِغَيْرِي نَارًا ، وَإِنَّ مُوسَى وَهَبَهُ لِي ، وَإِنِّي أَهَبُهُ لَكُمَا قَالَ : فَكَانَ ابْنَا هَارُونَ يُقَرِّبَانِ الْقُرْبَانَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ، قَالَ : فأحدثا شَيْئًا فَنَزَلَتِ النَّارُ فَاحْتَرَقَا ، قَالَ : فَقِيلَ لَهُمَا : يَا مُوسَى وَهَارُونُ ، كَذَا أَصْنَعُ بِمَنْ عَصَانِي مِنْ أَهْلِ طَاعَتِي فَكَيْفَ أَصْنَعُ بِمَنْ عَصَانِي مِنْ أَهْلِ مَعْصِيَتِي.

(۳۶۳۲۱) حضرت وہب بن منبہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو ایسا نور دیا تھا جو دوسروں کے لیے آگ ہوتا تھا۔ راوی کہتے ہیں پھر موسیٰ نے حضرت ہارون کو بلایا اور کہا۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسا نور عطا کیا ہے جو دوسروں کے لیے آگ ہوتا ہے۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ مجھے ہدیہ کیا تھا اور میں یہ تم دونوں کو ہدیہ کرتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں۔ چنانچہ حضرت ہارون

کے دونوں بیٹے بنی اسرائیل کے لیے قربانی کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر ان دونوں نے کوئی بات نئی نکال دی تو آگ اتری اور ان کو جلا دیا۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر ان سے کہا گیا۔ اے موسیٰ وہارون! میرے اہل طاعت میں سے جو میری نافرمانی کرتا ہے میں اس کے ساتھ اسی طرح کرتا ہوں۔ تو پھر میں اپنے نافرمانوں میں سے نافرمانی کرنے والے کے ساتھ کیسا سلوک کروں گا؟''

(۳۶۳۲۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ ، عَنِ ابْنِ مُنَبِّهٍ ، قَالَ : كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ عَبَدَ اللَّهَ زَمَانًا ، ثُمَّ طَلَبَ إِلَى اللهِ حَاجَةً وَصَامَ لِلَّهِ سَبْعِينَ سَبْتًا يَأْكُلُ كُلَّ سَبْتٍ إِحْدَى عَشَرَ مَرَّةً ، قَالَ : وَطَلَبَ إِلَى اللهِ حَاجَتَهُ فَلَمْ يُعْطِهَا ، فَأَقْبَلَ عَلَى نَفْسِهِ ، فَقَالَ : أَتَتُهَا النَّفْسُ مِنْ قِبَلِكَ أُتِيتُ ، لَوْ كَانَ عِنْدَكِ خَيْرٌ لأُعْطِيتِ حَاجَتَكَ ، وَلَكِنْ لَيْسَ عِنْدَكِ خَيْرٌ ، قَالَ : فَنَزَلَ إِلَيْهِ سَاعَتَئِذٍ مَلَكٌ ، فَقَالَ لَهُ : يَا ابْنَ آدَمَ ، إِنَّ سَاعَتَكَ هَذِهِ الَّتِي أَزْرِيت عَلَى نَفْسِكَ فِيهَا خَيْرٌ مِنْ عِبَادَتِكَ كُلِّهَا الَّتِي مَضَتْ ، وَقَدْ أَعْطَاكَ اللَّهُ حَاجَتَكَ الَّتِي سَأَلْت.

(۳۶۳۲۲) حضرت ابن منبہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا اس نے ایک زمانہ اللہ کی عبادت کی۔ پھر اس نے اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت مانگی اور اس نے اللہ کے لیے ساٹھ ہفتے روزے رکھے۔ ہر ہفتہ گیارہ مرتبہ کھاتا تھا۔ راوی کہتے ہیں۔ اس نے اللہ سے کوئی حاجت مانگی اور اللہ تعالیٰ نے وہ حاجت اس کو نہ دی۔ چنانچہ وہ اپنے نفس کی طرف متوجہ ہوا اور اس نے کہا۔ اے نفس! تیری وجہ سے مجھے دیا جاتا ہے۔ اگر تیرے پاس کوئی خیر ہوتی تو تجھے تیری حاجت دے دی جاتی۔ لیکن تیرے پاس کوئی خیر نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ پس اسی وقت ایک فرشتہ نازل ہوا اور اس نے اس آدمی کو کہا۔ اے آدم کے بیٹے! تیری یہ گھڑی جس میں تو نے اپنے نفس پر عتاب کیا وہ تیری سابقہ ساری عبادت سے بہتر ہے۔ تحقیق تجھے اللہ تعالیٰ نے تیری حاجت دے دی ہے۔

(۳۶۳۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ لاَ أَتَّهِمُ ، عَنِ ابْنِ مُنَبِّهٍ ، أَنَّهُ جَلَسَ هُوَ وَطَاوُسٌ وَنَحْوُهُمَا مِنْ أَهْلِ ذَلِكَ الزَّمَانِ فَذَكَرُوا أَيُّ أَمْرِ اللهِ أَسْرَعُ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ : قَوْلُ اللهِ كَلَمْحِ الْبَصَرِ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ : السَّرِيرُ حِينَ أُتِيَ بِهِ سُلَيْمَانُ ، فَقَالَ : ابْنُ مُنَبِّهٍ : أَسْرَعُ أَمْرِ اللهِ ، أَنَّ يُونُسَ عَلَى حَافَّةِ السَّفِينَةِ إِذْ أَوْحَى اللَّهُ إِلَى نُونٍ فِي نِيلِ مِصْرَ ، قَالَ : فَمَا خَرَّ مِنْ حَافَّتِهَا إِلاَّ فِي جَوْفِهِ.

(۳۶۳۲۳) حضرت ابن منبہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ، طاؤس اور ان جیسے اور اُس زمانہ کے لوگوں کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے آپس میں اس بات کا ذکر چھیڑا کہ کون سا امر خداوندی سب سے تیز تھا؟ تو ان میں سے بعض نے کہا: ارشاد خداوندی كَلَمْحِ الْبَصَرِ اور بعض نے کہا۔ تخت جب حضرت سلیمان کے پاس لایا گیا اس پر حضرت ابن منبہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سے تیز ترین یہ تھا کہ حضرت یونس، کشتی کے کنارے پہ تھے جب اللہ تعالیٰ نے مصر کے نیل کی مچھلی کو حکم دیا۔ ابن منبہ کہتے ہیں۔ پس وہ کشتی کے کنارے سے مچھلی کے پیٹ میں جا کر گرے۔

(٣٦٣٢٤) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْعَبْسِيِّ، عَنْ إِدْرِيسَ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ جَدِّهِ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: كَانَ عَلَى مُوسَى يَوْمَ نَاجَى رَبَّهُ عِنْدَ الشَّجَرَةِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ وَتُبَّانٌ مِنْ صُوفٍ وَقَلَنْسُوَةٌ مِنْ صُوفٍ.

(۳۶۳۲۴) حضرت وہب بن منبہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جس دن موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے پروردگار سے درخت کے پاس مناجات کی تھی اس دن انہوں نے اُون کا جبہ، اُون کا جانگیا اور اُون کی ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔

(٣٦٣٢٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَوْفٍ قَالَ :قَالَ ابْنُ مُنَبِّهٍ :مِنْ خِصَالِ الْمُنَافِقِ أَنْ يُحِبَّ الْحَمْدَ وَيُبْغِضَ الذَّمَّ.

(۳۶۳۲۵) حضرت ابن عوف سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن منبہ نے فرمایا: منافق کی خصلتوں میں سے یہ بات ہے کہ وہ تعریف کو پسند کرتا ہے اور مذمت کو ناپسند کرتا ہے۔

(٦١) حدِيث أَبِي قِلابة رحمه الله

حضرت ابوقلابہ کا کلام

(٣٦٣٢٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ كِتَابِ أَبِي قِلَابَةَ ، قَالَ :مَثَلُ الْعُلَمَاءِ مَثَلُ النُّجُومِ الَّتِي يُهْتَدَى بِهَا ، وَالأَعْلَامِ الَّتِي يُقْتَدَى بِهَا ، إِذَا تَغَيَّبَتْ عَنْهُمْ تَحَيَّرُوا ، وَإِذَا تَرَكُوهَا ضَلُّوا.

(۳۶۳۲۶) حضرت ابوقلابہ کی تحریر میں یہ بات تھی۔ فرمایا: علماء کی مثال، ان ستاروں کی مانند ہے جن سے راہ نمائی لی جاتی ہے۔ اور ان نشانیوں کی طرح ہے جن سے راہ یابی حاصل کی جاتی ہے۔ جب یہ ستارے لوگوں سے اوجھل ہو جاتے ہیں تو لوگ حیران ہو جاتے ہیں اور جب وہ ان ستاروں کو چھوڑ دیتے ہیں تو گمراہ ہو جاتے ہیں۔

(٣٦٣٢٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، أَنَّهُ قَالَ فِي دُعَائِهِ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك الطَّيِّبَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ ، وَأَنْ تَتُوبَ عَلَيَّ ، وَإِذَا أَرَدْت بِعِبَادِكَ فِتْنَةً أَنْ تَتَوَفَّانِي غَيْرَ مَفْتُونٍ.

(۳۶۳۲۷) حضرت ابوقلابہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ اپنی دعا میں کہا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں آپ سے طیبات کا سوال کرتا ہوں اور ترکِ منکرات کا سوال کرتا ہوں اور مسکینوں کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور یہ کہ آپ میری توبہ قبول کرلیں اور جب آپ اپنے بندوں کے ساتھ کسی آزمائش کا ارادہ کریں تو مجھے فتنہ میں مبتلا کیے بغیر موت دے دینا۔

(٣٦٣٢٨) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، قَالَ :إِنَّ اللَّهَ لَمَّا لَعَنَ إِبْلِيسَ سَأَلَهُ النَّظِرَةَ ، فَأَنْظَرَهُ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ ، قَالَ :وَعِزَّتِكَ لَا أَخْرُجُ مِنْ جَوْفِ ، أَوْ مِنْ قَلْبِ ابْنِ آدَمَ مَا دَامَ فِيهِ الرُّوحُ ، قَالَ :وَعِزَّتِي لَا أَحْجُب عَنْهُ التَّوْبَةَ مَا دَامَ فِيهِ الرُّوحُ.

(۳۶۳۲۸) حضرت ابوقلابہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب ابلیس کو اللہ تعالیٰ نے ملعون قرار دیا تو اس نے اللہ تعالیٰ سے

مہلت مانگی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کو قیامت تک مہلت دے دی۔ ابلیس نے کہا: تیری عزت کی قسم! میں آدم کے بیٹے کے پیٹ یا دل میں تب تک رہوں گا جب تک اس میں روح ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میری عزت کی قسم! جب تک اس میں روح ہوگی میں اس سے توبہ بند نہیں کروں گا۔

(۳٦۳۲۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ :قَالَ مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ :لَوْ كَانَ أَبُو قِلاَبَةَ مِنَ الْعُجْمِ كَانَ موبز موبزان.

(۳۶۳۲۹) حضرت مسلم بن یسار کہتے ہیں کہ اگر حضرت ابوقلابہ عجمیوں میں سے ہوتے تو قاضی القضاۃ ہوتے۔

(۳٦۳۳۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ سَمِعْت أَيُّوبَ وَذَكَرَ أَبَا قِلاَبَةَ ، فَقَالَ :كَانَ وَاللهِ مِنَ الْفُقَهَاءِ وَذَوِي الأَلْبَابِ.

(۳۶۳۳۰) حضرت حماد بن زید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ایوب کو کہتے سنا اور وہ حضرت ابوقلابہ کا ذکر کر رہے تھے۔ فرمایا: خدا کی قسم! وہ ذی عقل اور فقہاء میں سے تھے۔

(۳٦۳۳۱) حَدَّثَنَا يَعْمُرُ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :خَيْرُ أُمُورِكُمْ أَوْسَاطُهَا. (ابو نعيم ۲۸۲)

(۳۶۳۳۱) حضرت ابوقلابہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں۔ تمہارے کاموں میں سے بہترین کام درمیانہ کام ہے۔

(۳٦۳۳۲) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ ، قَالَ :مَا الْخَلْقُ فِي قَبْضَةِ اللهِ إلاَّ كَخَرْدَلَةٍ هَاهُنَا مِنْ أَحَدِكُمْ.

(۳۶۳۳۲) حضرت وہب بن منبہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں۔ ساری مخلوق اللہ کے قبضہ میں اس طرح ہے جیسے تم میں سے کسی کے سامنے رائی کا دانہ ہوتا ہے۔

(۳٦۳۳۳) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :حدَّثَنَا إسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ إيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: كَانَ أَفْضَلُهُمْ عِنْدَهُمْ ، يَعْنِي الْمَاضِينَ أَسْلَمَهُمْ صَدْرًا وَأَقَلَّهُمْ غِيبَةً.

(۳۶۳۳۳) حضرت ایاس بن معاویہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ پہلے لوگوں کے ہاں افضل وہ ہوتا تھا جو سب سے زیادہ سلیم الصدر، کم غیبت کرنے والا ہوتا تھا۔

(۳٦۳۳٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :حدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ الْقُرَشِيُّ ، قَالَ :سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ يَذْكُرُ فِي قَوْلِ اللهِ :﴿وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالأَسْحَارِ﴾ قَالَ :مَنْ شَهِدَ صَلاَةَ الصُّبْحِ.

(۳۶۳۳۴) حضرت عقبہ بن ابی یزید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن اسلم کو ارشادِ خداوندی ﴿وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالأَسْحَارِ﴾ کے بارے میں کہتے سنا۔ انہوں نے فرمایا: جو لوگ صبح کی نماز میں حاضر ہوتے ہیں۔

(٦٢) كلام الحسنِ البصريّ رحمه الله

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کا کلام

(٣٦٢٣٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو هَمَّامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : رَحِمَ اللَّهُ عَبْدًا وقف عِنْدَ هَمِّهِ ، فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَعْمَلُ حَتَّى يَهُمَّ ، فَإِنْ كَانَ خَيْرًا أَمْضَاهُ ، وَإِنْ كَانَ شَرًّا كَفَّ عَنْهُ.

(۳۶۲۳۵) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو اپنے قصد وارادہ پر کھڑا ہو جائے۔ کیونکہ جو بندہ بھی عمل کرتا ہے تو وہ ارادہ کرتا ہے۔ پھر اگر وہ ارادہ اچھا ہو تو بندہ اس کو کر گزرتا ہے اور اگر وہ ارادہ برا ہو تو بندہ اس سے رک جاتا ہے۔

(٣٦٢٣٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَصِيرِ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنْ شَيْءٍ ، فَقُلْتُ : إِنَّ الْفُقَهَاءَ يَقُولُونَ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ : وَهَلْ رَأَيْت فَقِيهًا بِعَيْنَيْك ، إِنَّمَا الْفَقِيهُ الزَّاهِدُ فِي الدُّنْيَا ، الْبَصِيرُ بِدِينِهِ ، الْمُدَاوِمُ عَلَى عِبَادَةِ رَبِّهِ.

(۳۶۲۳۶) حضرت عمران قصیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے کسی چیز کا سوال کیا تو میں نے کہا بے شک فقہاء یوں یوں کہتے ہیں۔ حضرت حسن نے فرمایا: کیا تو نے اپنی آنکھوں سے کوئی فقیر دیکھا ہے۔ فقیر تو وہ ہوتا ہے جو دنیا سے بے رغبت ہوتا ہے اور اپنے دین میں صاحب بصیرت ہوتا ہے اور اپنے رب کی عبادت پر مداومت کرنے والا ہوتا ہے۔

(٣٦٢٣٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ يُونُسَ قَالَ: قَالَ الْحَسَنُ: لَا يَزَالُ الْعَبْدُ بِخَيْرٍ مَا عَلِمَ مَا الَّذِي يُفْسِدُ عَلَيْهِ عَمَلَهُ ، قَالَ يُونُسُ : إِنَّ مِنْهُمْ مَنْ يَرَى أَنَّهُ عَلَى حَقٍّ ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَغْلِبُ شَهْوَتُهُ.

(۳۶۲۳۷) حضرت یونس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن نے فرمایا: بندہ تب خیر پر رہتا ہے جب تک وہ اپنے عمل کو خراب کرنے والی چیز کو جانتا ہے۔ حضرت یونس کہتے ہیں۔ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ حق پر ہیں اور بعض وہ ہوتے ہیں جن پر ان کی شہوت غالب ہوتی ہے۔

(٣٦٢٣٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ يَزِيدَ ، وَأَبِي الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يُقَالَ : قَلْبُ الْمُؤْمِنِ وَرَاءَ لِسَانِهِ ، فَإِذَا هَمَّ أحدكم بِأَمْرٍ تَدَبَّرَهُ ، فَإِنْ كَانَ خَيْرًا تَكَلَّمَ بِهِ ، وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ سَكَتَ ، وَقَلْبُ الْمُنَافِقِ عَلَى طَرَفِ لِسَانِهِ ، فَإِذَا هَمَّ بِشَيْءٍ تَكَلَّمَ بِهِ وَأَبْدَاهُ.

(۳۶۲۳۸) حضرت حسن کے بارے میں روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے۔ مومن کا دل اس کی زبان کے پیچھے ہوتا ہے۔ پس جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو وہ اس میں تدبر کر لے۔ پس اگر وہ خیر کا معاملہ ہو تو پھر اس کو بولے اور اگر اس کے علاوہ ہو تو خاموش رہے۔ اور منافق کا دل اس کی زبان کے کنارہ پر ہوتا ہے۔ پس وہ جب کسی شے کا ارادہ کرتا ہے تو اُسے بول دیتا ہے اور ظاہر

کر دیتا ہے۔

(٣٦٣٣٩) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ أَحْسَنَ الظَّنَّ بِرَبِّهِ فَأَحْسَنَ الْعَمَلَ ، وَإِنَّ الْمُنَافِقَ أَسَاءَ الظَّنَّ بِرَبِّهِ فَأَسَاءَ الْعَمَلَ.

(۳۶۳۳۹) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بیشک مومن اپنے رب کے ساتھ اچھا گمان رکھتا ہے تو عمل بھی اچھا کرتا ہے اور منافق اپنے رب کے ساتھ برا گمان رکھتا ہے تو عمل بھی برا کرتا ہے۔

(٣٦٣٤٠) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : أَطْلُبُ الْعِلْمَ طَلَبًا لاَ يَضُرُّ بِالْعِبَادَةِ ، وَأَطْلُبُ الْعِبَادَةَ طَلَبًا لاَ يَضُرُّ بِالْعِلْمِ ، فَإِنَّ مَنْ عَمِلَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ مَا يُفْسِدُ أَكْثَرَ مِمَّا يُصْلِحُ.

(۳۶۳۴۰) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ علم کی طلب ایسی کرو جو عبادت کے لیے نقصان دہ نہ ہو۔ اور عبادت کی طلب ایسی کرو جو علم کے لیے نقصان دہ نہ ہو۔ کیونکہ جو شخص علم کے بغیر عمل کرتا ہے تو وہ صحیح کام سے زیادہ خراب کام کرتا ہے۔

(٣٦٣٤١) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ رَجُلاً مَحْزُونًا.

(۳۶۳۴۱) حضرت یونس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن ایک غمگین آدمی تھے۔

(٣٦٣٤٢) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لَقَدْ أَدْرَكْت أَقْوَامًا لاَ يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يُسِرُّوا من الْعَمَلَ شَيْئًا إِلاَّ أَسَرُّوهُ.

(۳۶۳۴۲) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ تحقیق میں نے ایسے لوگوں کو پایا ہے جو عملوں میں سے جس کو خفیہ کرنا چاہتے تھے اس کو خفیہ کر لیتے تھے۔

(٣٦٣٤٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الْحَسَنَةَ فَتَكُونُ نُورًا فِي قَلْبِهِ وَقُوَّةً فِي بَدَنِهِ ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ السَّيِّئَةَ فَتَكُونُ ظُلْمَةً فِي قَلْبِهِ وَوَهْنًا فِي بَدَنِهِ.

(۳۶۳۴۳) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بیشک آدمی ایک نیکی کرتا ہے تو وہ آدمی کے دل میں نور اور اس کے بدن میں قوت بن جاتی ہے۔ اور بیشک آدمی ایک گناہ کرتا ہے تو وہ آدمی کے دل میں ظلمت اور اس کے بدن میں کمزوری بن جاتی ہے۔

(٣٦٣٤٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الْتَقَوْا يَقُولُ الرَّجُلُ لِصَاحِبِهِ : هَلْ أَتَاكَ أَنَّك وَارِدٌ ؟ فَيَقُولُ : نَعَمْ ، فَيَقُولُ : هَلْ أَتَاكَ أَنَّك خَارِجٌ مِنْهَا ؟ فَيَقُولُ : لاَ ، فَيَقُولُ : فَفِيمَ الضَّحِكُ إِذًا.

(۳۶۳۴۴) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب باہم ملتے تو ایک آدمی، اپنے ساتھی سے کہتا۔ کیا تمہیں یہ بات پہنچی ہے کہ تم وارد ہو گے۔ وہ کہتا ہے ہاں۔ پھر پہلا پوچھتا۔ کیا تمہیں یہ بات بھی پہنچی ہے کہ تم اس سے خارج ہو؟ وہ کہتا نہیں۔ اس پر پہلا کہتا۔ تو تب پھر کس بات کی وجہ سے ہنسی ہے؟''

(٣٦٣٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، قَالَ : حدَّثَنِي دَاوُد صَاحِبُ الْبُصْرِيِّ ، أَنَّ الْحَسَنَ ، قَالَ : وَايْمُ اللهِ مَا مِنْ عَبْدٍ قُسِمَ لَهُ رِزْقُ يَوْمٍ بِيَوْمٍ فَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّهُ قَدْ خُيِّرَ لَهُ إِلاَّ عَاجِزٌ ، أَوْ غَبِيُّ الرَّأْيِ.

(٣٦٣٤٥) حضرت حسن بصری کے ساتھی حضرت داود کہتے ہیں کہ حضرت حسن نے فرمایا: خدا کی قسم! کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جس کے لیے روز، روز کا رزق تقسیم کیا گیا ہے۔ لیکن وہ اس بات کو نہیں جانتا کہ اس کے لیے بہتر کیا گیا ہے۔ مگر عاجز اور کم ذہن۔

(٣٦٣٤٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُبَارَكٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : وَاللهِ مَا هِيَ بِأَشَرِّ أَيَّامِ الْمُؤْمِنِ أَيَّامٌ قُرِّبَ لَهُ فِيهَا مِنْ أَجَلِهِ وَذُكِّرَ مَا نَسِيَ مِنْ مَعَادِهِ وَكُفِّرَتْ بِهَا خَطَايَاهُ.

(٣٦٣٤٦) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! یہ مومن کے بدترین ایام نہیں ہوتے۔ وہ ایام جس میں اس کے لیے اس کی مہلت کو قریب کیا جاتا ہے اور جس میں اس کو اپنے معاد میں سے بھولی ہوئی بات یاد آ جاتی ہے اور جن دنوں میں اس کے گناہ معاف کیے جاتے ہیں۔

(٣٦٣٤٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : مَا رَأَيْت أَحَدًا أَشَدَّ تَوَلِّيًا مِنْ قَارِءٍ إِذَا تَوَلَّى.

(٣٦٣٤٧) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے قاری کے واپس پلٹنے سے زیادہ واپس پلٹنے والے کو نہیں دیکھا۔

(٣٦٣٤٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ وَثَابِتٌ وَحُمَيْدٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ قَالَ : عَلَى الصِّرَاطِ حَسَكٌ وَسَعْدَانُ ، الزَّلاَّلُونَ وَالزَّلاَّلاَتُ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ.

(٣٦٣٤٨) حضرت حسن کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: پُل صراط پر کانٹے اور خاردار پودے ہیں۔ اس دن پھسلنے والے مرد و عورت بہت زیادہ ہوں گے۔

(٣٦٣٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِنَّ الرَّجُلَ لَيَطْلُبُ الْبَابَ مِنَ الْعِلْمِ فَيَعْمَلُ بِهِ فَيَكُونُ خَيْرًا لَهُ مِنَ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ لَهُ فَجَعَلَهَا فِي الآخِرَةِ.

(٣٦٣٤٩) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بیشک آدمی علم کا ایک باب حاصل کرتا ہے پھر اس پر عمل کرتا ہے تو یہ اس کے لیے اس تمام دنیا سے بہتر ہے جو اس کو ملے اور وہ اس کو اپنی آخرت کے لیے دے دے۔

(٣٦٣٥٠) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ شُمَيْطِ بْنِ عَجْلاَنَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبِي ، أَنَّهُ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُصْبِحُ حَزِينًا وَيُمْسِي حَزِينًا ، وَيَكْفِيهِ مَا يَكْفِي الْعُنَيْزَةَ.

(٣٦٣٥٠) حضرت حسن فرماتے ہیں بلاشبہ مومن صبح بھی غمگین حالت میں کرتا ہے اور مومن شام بھی غمگین حالت میں کرتا ہے اور مومن کو وہی کافی ہے جو عنیزہ کو کافی ہوتا ہے۔

(٣٦٣٥١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ : حدثنا أَيُّوبُ ، قَالَ سَمِعْت الْحَسَنَ يَقُولُ : إِذَا رَأَيْت

الرَّجُلَ يُنَافِسُ فِي الدُّنْيَا فَنَافِسْهُ فِي الآخِرَةِ.

(۳۶۳۵۱) حضرت ایوب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو کہتے سنا کہ جب تو کسی آدمی کو دنیا میں رغبت کرتا دیکھے تو تو اس سے آخرت میں رغبت کیا کر۔

(٣٦٣٥٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ : ﴿إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا﴾ قَالَ : عَلِمُوا أَنَّ كُلَّ غَرِيمٍ مُفَارِقٌ غَرِيمَهُ إِلاَّ غَرِيمَ جَهَنَّمَ.

(۳۶۳۵۲) حضرت حسن سے ﴿إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا﴾ کے بارے میں روایت ہے کہتے ہیں جان لو کہ ہر قرض خواہ، اپنے مقروض کی جان چھوڑ دیتا ہے۔ سوائے جہنم کے غریم (قرض خواہ) کے۔

(٣٦٣٥٣) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ قُرَّةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ : ﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ﴾ قَالَ : أَفْسَدَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ فِي بَرِّ الأَرْضِ وَبَحْرِهَا بِأَعْمَالِهِمُ الْخَبِيثَةِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ يَرْجِعُ مَنْ بَعْدَهُمْ.

(۳۶۳۵۳) حضرت قرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو کہتے سنا: ﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ﴾ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہوں کی وجہ سے ان کے گندے عملوں کی وجہ سے خشک اور تر زمین میں ان کے لیے فساد برپا کر دیا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ یعنی ان کے بعد والے رجوع کریں۔

(٣٦٣٥٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : بَلَغَنِي ، أَنَّ فِي كِتَابِ اللهِ : ابْنَ آدَمَ ثِنْتَانِ جَعَلْتُهُمَا لَكَ وَلَمْ يَكُونَا لَكَ : وَصِيَّةٌ فِي مَالِكَ بِالْمَعْرُوفِ وَقَدْ صَارَ الْمِلْكُ لِغَيْرِكَ ، وَدَعْوَةُ الْمُسْلِمِينَ لَكَ وَأَنْتَ فِي مَنْزِلٍ لاَ تَسْتَعْتِبُ فِيهِ مِنْ سُوءٍ ، وَلاَ تَزِيدُ فِي حَسَنٍ.

(۳۶۳۵۴) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ اللہ کی (کسی) کتاب میں ہے آدم کے بیٹے! میں نے دو چیزیں تیرے لیے کر دی ہیں لیکن وہ تیرے لیے نہیں ہیں۔ تیرے مال میں معروف طریقہ سے وصیت۔ جبکہ ملکیت غیر کو حاصل ہوتی ہے اور مسلمانوں کا تیرے لیے دعا کرنا۔ جبکہ تو ایسی جگہ ہوتا ہے نہ تو تو کسی برائی کی وجہ سے تھکتا ہے اور نہ کسی اچھائی میں بڑھتا ہے۔

(٣٦٣٥٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ يُونُسَ ، فَقَالَ : لَمَّا تُوُفِّيَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ وَجَدَ عَلَيْهِ الْحَسَنُ وَجْدًا شَدِيدًا، فَكُلِّمَ فِي ذَلِكَ ، فَقَالَ : مَا سَمِعْتُ اللَّهَ عَابَ الْحُزْنَ عَلَى يَعْقُوبَ.

(۳۶۳۵۵) حضرت یونس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت سعید بن حسن کی وفات ہوئی تو حضرت حسن پر اس کی وجہ سے بہت گہرا غم ہوا۔ چنانچہ ان سے اس حوالہ سے بات کی گئی۔ تو فرمایا: میں نے وہ حالت سن رکھی ہے جو اللہ نے حضرت یعقوب کے غم کے بارے بیان کی ہے۔

(٣٦٣٥٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الأَسَدِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : مَنْ دَخَلَ الْمَقَابِرَ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ رَبَّ الأَجْسَادِ الْبَالِيَةِ وَالْعِظَامِ النَّخِرَةِ الَّتِي خَرَجَتْ مِنَ الدُّنْيَا وَهِيَ بِكَ مُؤْمِنَةٌ : أَدْخِلْ عَلَيْهَا رَوْحًا مِنْ عِنْدِكَ وَسَلاَمًا منى اسْتَغْفَرَ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ مَاتَ مُنْذُ خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ.

(۳۶۳۵۶) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جو شخص قبرستان میں جائے اور یہ کہے: اے اللہ! اے بوسیدہ جسموں کے پروردگار! اوران بوسیدہ ہڈیوں کے پروردگار جو دنیا سے اس حالت میں نکلی تھیں کہ آپ پر ایمان رکھتی تھیں۔ آپ ان پر اپنی طرف سے رحمت اور سلامتی نازل فرما۔ تو ایسے آدمی کے لیے پیدائش سے تب تک مرنے والا ہر مومن استغفار کرتا ہے۔

(٣٦٣٥٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إنَّ الْمُؤْمِنَ قَوَّامٌ عَلَى نَفْسِهِ يُحَاسِبُ نَفْسَهُ لِلَّهِ ، وَإِنَّمَا خَفَّ الْحِسَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى قَوْمٍ حَاسَبُوا أَنْفُسَهُمْ فِي الدُّنْيَا ، وَإِنَّمَا شَقَّ الْحِسَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى قَوْمٍ أَخَذُوا هَذَا الأَمْرَ عن غَيْرِ مُحَاسَبَةٍ ، إنَّ الْمُؤْمِنَ يَفْجَؤُهُ الشَّيْءُ فَيُعْجِبُهُ فَيَقُولُ : وَاللهِ إنِّي لأَشْتَهِيك وَإِنَّك لَمِنْ حَاجَتِي ، وَلَكِنْ وَاللهِ مَا مِنْ وُصْلَةٍ إلَيْك ، هَيْهَاتَ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَك ، وَيَفْرُطُ مِنْهُ الشَّيْءُ فَيَرْجِعُ إلَى نَفْسِهِ فَيَقُولُ : مَا أَرَدْت إلَى هَذَا ، مَا لِي وَلِهَذَا ، مَا لِي عدد غير هذا وَاللهِ لاَ أَعُودُ إلَى هَذَا أَبَدًا إنْ شَاءَ اللَّهُ ، إنَّ الْمُؤْمِنِينَ قَوْمٌ أَوْثَقَهُمُ الْقُرْآنُ وَحَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ هَلَكَتِهِمْ ، إنَّ الْمُؤْمِنَ أَسِيرٌ فِي الدُّنْيَا يَسْعَى فِي فِكَاكِ رَقَبَتِهِ ، لاَ يَأْمَنُ شَيْئًا حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ ، يَعْلَمُ أَنَّهُ مَأْخُوذٌ عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ كُلِّهِ.

(۳۶۳۵۷) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں بیشک مومن اپنے نفس پر نگران ہوتا ہے اور وہ خدا کے لیے اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے۔ اور قیامت کے دن حساب انہی لوگوں پر ہلکا ہوگا جو دنیا میں اپنے نفسوں کا محاسبہ کریں گے اور قیامت کے دن حساب انہی لوگوں پر مشکل ہوگا جو اس بات کا محاسبہ نہیں کرتے۔ بیشک مومن کے پاس کوئی چیز اچانک آتی ہے تو وہ اس کو اچھی لگتی ہے اور وہ کہتا ہے۔ خدا کی قسم! مجھے تمہاری چاہت تھی۔ اور بیشک تم میری ضرورت کی چیز ہو۔ لیکن خدا کی قسم! تیری طرف کوئی رابطہ نہیں تھا۔

اور ایمان والے سے کوئی چیز ضائع ہوتی ہے تو وہ اپنے نفس کی طرف رجوع کرتا ہے اور کہتا ہے۔ میں نے تو اس کا ارادہ نہیں کیا تھا؟ مجھے اس سے کیا غرض ہے؟ میرے پاس اس کے علاوہ بھی ایک تعداد ہے۔ خدا کی قسم! میں اس کی طرف کبھی نہیں لوٹوں گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ یقیناً اہل ایمان وہ لوگ ہیں جن کو قرآن نے پختہ کیا ہے اور ان کے اور ان کے ہلاک شدہ سامان کے درمیان حائل ہے۔ مومن دنیا میں قیدی ہوتا ہے جو اپنی گردن چھڑانے میں کوشاں رہتا ہے اور خدا تعالیٰ سے ملنے تک کسی شے سے مامون نہیں ہوتا۔ وہ جانتا ہے کہ وہ اس سب میں قابل مواخذہ ہے۔

(٣٦٣٥٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ سَمِعْت عَبْدَ رَبِّهِ أَبَا كَعْبٍ يَقُولُ : سَمِعْت الْحَسَنَ يَقُولُ : الْمُؤْمِنُ فِي الدُّنْيَا كَالْغَرِيبِ لاَ يُنَافِسُ فِي عِزِّهَا ، وَلاَ يَجْزَعُ مِنْ ذُلِّهَا ، لِلنَّاسِ حَالٌ وَلَهُ حَالٌ ،

وَجِّهُوا هَذِهِ الْفُضُولَ حَيْثُ وَجَّهَهَا اللَّهُ.

حدثنا أبو عَبْدُ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ :

(٣٦٣٥٨) حضرت حسن فرماتے ہیں مومن دنیا میں مسافر کی طرح ہے جو دنیا کی عزت میں رغبت نہیں کرتا اور اس کی ذلت پر جزع نہیں کرتا۔ لوگوں کی ایک حالت ہوتی ہے اور اس کی بھی ایک حالت ہوتی ہے۔ ان برتریوں کو جس طرف اللہ نے متوجہ کیا ہے تم بھی ان کو اسی طرف متوجہ کردو۔

(٣٦٣٥٩) حَدَّثَنَا عَفَّان ، قَالَ :حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، قَالَ :سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ :إِنَّ الإِيمَانَ لَيْسَ بِالتَّحَلِّي ، وَلاَ بِالتَّمَنِّي ، إِنَّ الإِيمَانَ مَا وَقَرَ فِي الْقَلْبِ وَصَدَّقَهُ الْعَمَلُ.

(٣٦٣٥٩) حضرت زکریا کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن ؒ کو کہتے سنا کہ بے شک ایمان زینت اور تمنی کا نام نہیں ہے بلکہ ایمان وہ ہے جو دل میں بیٹھ جائے اور اس کی تصدیق عمل کرتا ہو۔

(٣٦٣٦٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَان ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ ، قَالَ ، مَرَّ عَلَى الْحَسَنِ بِرْذَوْنٌ يُهَمْلِجُ ، فَقَالَ :أَوَّهْ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ السَّاعَةَ إِذَا أَقْبَلَتْ أَقْبَلَتْ بِغَمٍّ.

(٣٦٣٦٠) حضرت محمد بن جحادہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن کے پاس سے ایک غیر عربی گھوڑا ناز و نخرے سے چلتا ہوا گزرا تو آپ نے فرمایا: اوہ! کیا تو جانتا ہے کہ جب قیامت آئے گی تو غم کے ساتھ آئے گی۔

(٣٦٣٦١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَان ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ عَجَّلُوا الْخَوْفَ فِي الدُّنْيَا فَأَمَّنَهُمَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَإِنَّ الْمُنَافِقِينَ أَخَّرُوا الْخَوْفَ فِي الدُّنْيَا فَأَخَافَهُمَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(٣٦٣٦١) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بیشک اہل ایمان کے لیے دنیا میں پہلے ہی خوف مل جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ ان کو قیامت کے دن امن میں رکھے گا۔ اور بیشک منافقین نے خوف کو دنیا سے مؤخر کردیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کو قیامت کے دن خوفزدہ کریں گے۔

(٣٦٣٦٢) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :عَمِلَ الْقَوْمُ وَلَمْ يَتَمَنَّوْا.

(٣٦٣٦٢) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے عمل کیا لیکن انہوں نے تمنا نہیں کی۔

(٣٦٣٦٣) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَان ، عَنْ مُبَارَكٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ :إِنَّ أَقْوَامًا بَكَتْ أَعْيُنُهُمْ وَلَمْ تَبْكِ قُلُوبُهُمْ، فَمَنْ بَكَتْ عَيْنَاهُ فَلْيَبْكِ قَلْبُهُ.

(٣٦٣٦٣) حضرت مبارک سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو کہتے سنا۔ بیشک کچھ لوگ ایسے ہیں کہ ان کی آنکھیں روتی ہیں لیکن ان کے دل نہیں روتے۔ پس جس آدمی کی آنکھیں روئیں تو اس کا دل بھی رونا چاہیے۔

(٣٦٣٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :أَكْيَسُهُمْ مَنْ بَكَى.

(۳۶۳۶۴) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ پہلے لوگوں میں عقلمند ترین انسان وہ ہوتا تھا جو روتا تھا۔

(٣٦٣٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :أَدْرَكْتُ أَقْوَامًا يَبْذُلُونَ أَوْرَاقَهُمْ وَيَخْزُنُونَ أَلْسِنَتَهُمْ ، ثُمَّ أَدْرَكْتُ مِنْ بَعْدِهِمْ أَقْوَامًا خَزَنُوا أَوْرَاقَهُمْ وَأَرْسَلُوا أَلْسِنَتَهُمْ.

(۳۶۳۶۵) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایسے لوگوں کو پایا ہے جو اپنے اوراق خرچ کرتے تھے اور اپنی زبانیں محفوظ رکھتے تھے۔ پھر میں نے ان کے بعد ایسے لوگوں کو پایا جو اپنے اوراق کو محفوظ رکھتے تھے اور اپنی زبانوں کو بھیجتے تھے۔

(٣٦٣٦٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :حلَمَاءُ إِنْ جُهِلَ عَلَيْهِمْ لَمْ يَسْفَهُوا ، هَذَا نَهَارُهُمْ فَكَيْفَ لَيْلُهُمْ ، خَيْرُ لَيْلٍ أَجْرُوا دُمُوعَهُمْ عَلَى خُدُودِهِمْ وَصَفُّوا أَقْدَامَهُمْ يَطْلُبُونَ إِلَى اللهِ فِي فِكَاكِ رِقَابِهِمْ.

(۳۶۳۶۶) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حلماء (ایسے ہوتے ہیں کہ) اگر ان کے ساتھ جہالت کا مظاہرہ کیا جائے تو وہ بیوقوفی نہیں کرتے۔ یہ تو ان کا دن ہے۔ اور ان کی رات کیسی ہوتی ہے؟ بہترین رات۔ وہ اپنے آنسو، اپنی گالوں پر بہاتے ہیں اور اپنے قدموں سے صفیں بناتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے اپنی گردنوں کے چھڑانے کی کوشش کرتے ہیں۔

(٣٦٣٦٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ :مَا سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَتَمَثَّلُ بِبَيْتِ شِعْرٍ إِلاَّ هَذَا الْبَيْتَ :

لَيْسَ مَنْ مَاتَ فَاسْتَرَاحَ بِمَيْتٍ إِنَّمَا الْمَيْتُ مَيِّتُ الأَحْيَاءِ.

ثُمَّ قَالَ :صَدَقَ وَاللهِ ، إِنَّهُ لَيَكُونُ حَي وَهُوَ مَيِّتُ الْقَلْبِ.

(۳۶۳۶۷) حضرت عاصم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو کبھی کسی شعر کو مثال بیان کرتے نہیں سنا۔ سوائے اس شعر کے

صرف وہی میت نہیں جو مرگیا اور راحت پا گیا ... میت تو وہ ہوتا ہے جو زندہ میں میت ہوتا ہے

پھر راوی کہنے لگے: خدا کی قسم! آپ نے سچ کہا۔ آپ زندہ تھے لیکن دل مردہ تھا۔

(٣٦٣٦٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ :مَا زَالَ الْحَسَنُ يَبْتَغِي الْحِكْمَةَ حَتَّى نَطَقَ بِهَا.

(۳۶۳۶۸) حضرت اعمش سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن مسلسل حکمت کو تلاش کرتے رہتے تھے۔ جب انہیں حکمت کی بات حاصل ہوتی تو اسے بیان فرماتے۔

(٣٦٣٦٩) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ :حدثنا أَيُّوبُ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي قَوْلِهِ :﴿وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُونَ﴾ قَالَ :هِيَ وَاللهِ لِكُلِّ وَاصِفٍ كَذُوبٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْوَيْلُ.

(۳۶۳۶۹) حضرت حسن سے ارشاد خداوندی ﴿لَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُونَ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ فرماتے ہیں: خدا کی قسم! یہ ہر جھوٹے واصف کے لیے قیامت تک ویل وادی ہے۔

(۳۶۳۷۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ وَذُرِّيَّتَهُ ، قَالَتِ الْمَلاَئِكَةُ : إِنَّ الأَرْضَ لاَ تَسَعُهُمْ ، فَقَالَ : إِنِّي جَاعِلٌ مَوْتًا ، قَالَ : إِذًا لاَ يُهَنِّئُهُمَ الْعَيْشُ ، قَالَ : إِنِّي جَاعِلٌ أَمَلاً.

(۳۶۳۷۰) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور ان کی اولاد کو پیدا فرمایا۔ تو فرشتوں نے کہا: یہ لوگ زمین میں نہیں سماسکیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں موت کو بھی پیدا کرنے والا ہوں۔ فرشتوں نے کہا: تب تو پھر ان کی زندگی میں خوشگواری نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اُمید کو پیدا کرنے والا ہوں۔

(۳۶۳۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : تَفَكُّرُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِنْ قِيَامِ لَيْلَةٍ.

(۳۶۳۷۱) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک گھڑی کا غور وفکر رات بھر کے قیام سے بہتر ہے۔

(۳۶۳۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ السَّعْدِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَتَمَثَّلُ هَذَا الْبَيْتَ :

يَسُرُّ الْفَتَى مَا كَانَ قَدِمَ مِنْ تُقًى إِذَا عَرَفَ الدَّاءَ الَّذِي هُوَ قَاتِلُهُ

(۳۶۳۷۲) حضرت ابوسفیان سعدی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو یہ شعر بطور مثال پڑھتے سنا۔ ''جوان آدمی کو وہ نیک عمل جو اس نے آگے بھیجا خوش کردے گا۔ جب وہ اس بیماری کو پہچان لے گا جو اس کے لیے قاتل ہے۔''

(۳۶۳۷۳) حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ : رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأَصْحَابِهِ : أَنْتُمْ فِي النَّاسِ كَمِثْلِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ ، قَالَ : ثُمَّ يَقُولُ الْحَسَنُ : وَهَلْ يَطِيبُ الطَّعَامُ إِلاَّ بِالْمِلْحِ ، ثُمَّ يَقُولُ الْحَسَنُ : فَكَيْفَ بِقَوْمٍ قَدْ ذَهَبَ مِلْحُهُمْ.

(۳۶۳۷۳) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ''تمہاری مثال لوگوں میں ایسی ہے جیسی کھانے میں نمک کی مثال ہوتی ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر حضرت حسن نے فرمایا: کھانا صرف نمک کے ساتھ ہی اچھا لگتا ہے؟ حضرت حسن فرماتے ہیں: اس قوم کی حالت کیسی ہوگی جس کا نمک چلا جائے؟''

(۳۶۳۷٤) حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : أَدْرَكْتُهُمْ وَاللهِ إِنْ كَانَ أَحَدُهُمْ لَيَعِيشُ عُمْرَهُ مَا طُوِيَ لَهُ ثَوْبٌ قَطُّ ، وَلاَ أَمَرَ أَهْلَهُ بِصَنْعَةِ طَعَامٍ لَهُ قَطُّ ، وَلاَ حَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الأَرْضِ شَيْءٌ قَطُّ.

(۳۶۳۷۴) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! میں نے ایسے لوگوں کو پایا ہے کہ ان میں سے ایک اپنی پوری عمر گزار دیتا تھا لیکن اس کے کپڑوں کو کبھی نہیں لپیٹا جاتا تھا اور نہ ہی اس نے کبھی اپنے اہل کو کھانا بنانے کا کہا اور نہ ہی اس کے اور زمین کے درمیان کبھی کوئی چیز حائل ہوتی ہے۔

(۳۶۳۷٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لَمَّا عُرِضَ عَلَى آدَمَ ذُرِّيَّتُهُ رَأَى

فَضْلَ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ ، فَقَالَ : رَبِّ لَوْ سَوَّيْتَ بَيْنَهُمْ ، قَالَ : يَا آدَم ، إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أُشْكَرَ ، يَرَى ذُو الْفَضْلِ فَضْلَهُ فَيَحْمَدُنِي وَيَشْكُرُنِي. (عبدالرزاق ١٩٥٧٦)

(۳۶۳۷۵) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت آدم علیہ السلام پر ان کی اولاد پیش کی گئی تو آپ نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت والا دیکھا تو عرض کیا: اے میرے پروردگار! اگر آپ ان کے درمیان برابری فرما دیتے؟ ارشاد ہوا۔ اے آدم! میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میرا شکر کیا جائے۔ فضیلت والا، اپنی فضیلت کو دیکھے تو میری تعریف کرے اور میرا شکر ادا کرے۔

(٣٦٣٧٦) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : مَا دَخَلَ بَيْتًا حِبَرَةٌ إِلاَّ دَخَلَتْهُ عَبْرَةٌ.

(۳۶۳۷۶) حضرت مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جس گھر میں بھی خوشی داخل ہوتی ہے اس گھر میں غبار بھی داخل ہوتا ہے۔

(٣٦٣٧٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُؤَيْبٍ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : مَا أَعْلَمُ رَجُلاً سَلَّمَهُ اللَّهُ مِنْ أُمُورِ النَّاسِ وَاسْتَقَامَ عَلَى طَرِيقَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ اسْتِقَامَةَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ.

(۳۶۳۷۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں کسی ایسے آدمی کو نہیں جانتی جس کو اللہ نے لوگوں کے معاملہ سے محفوظ رکھا ہو۔ اور وہ اپنے سے پہلوں کے طریقہ پر استقامت اختیار کیے ہو جس طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے استقامت فرمائی۔

(٣٦٣٧٨) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِمُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ : إِنِّي لأُحِبُّكَ فِي اللهِ ، قَالَ : أَحَبَّكَ الَّذِي أَحْبَبْتَنِي لَهُ.

(۳۶۳۷۸) حضرت سفیان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت محمد بن واسع سے عرض کیا۔ میں آپ سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں۔ انہوں نے جواب دیا جس کی وجہ سے تو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ تجھ سے محبت کرے۔

(٣٦٣٧٩) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿ذَلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ﴾ قَالَ : إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ.

(۳۶۳۷۹) حضرت مجاہد سے ﴿ذَلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ فرماتے ہیں (یہ وہ دن ہے) جب اہل جنت، جنت میں اور اہل جہنم جہنم میں داخل ہوں گے۔

(٣٦٣٨٠) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ ، قَالَ ، مَا رَأَيْتُ حَيًّا أَكْثَرَ شَيْخًا فَقِهًا مُتَعَبِّدًا مِنْ بَنِي ثَوْرٍ.

(۳۶۳۸۰) حضرت ابن شبرمہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے کوئی قبیلہ بنو ثور سے زیادہ شیوخ فقہاء اور عابدین والا

نہیں دیکھا۔

(٣٦٣٨١) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي يَعْلَى ، قَالَ : كَانَ فِينَا ثَلَاثُونَ رَجُلا ، مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ دُونَ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ.

(٣٦٣٨١) حضرت ابویعلی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم میں تیس آدمی تھے۔ان میں سے کوئی آدمی ربیع بن خثیم سے کم درجہ نہ تھا۔

(٣٦٣٨٢) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُتْبَةَ الأَسَدِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ أُتِيَ بِخَبِيصٍ فَلَمْ يَأْكُلْهُ وَقَالَ : هَذَا طَعَامُ الصِّبْيَانِ.

(٣٦٣٨٢) حضرت ابراہیم کے بارے میں روایت ہے کہ ان کے پاس حلوہ لایا گیا تو انہوں نے وہ نہ کھایا اور فرمایا: یہ بچوں کا کھانا ہے۔

(٣٦٣٨٣) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ الأَسَدِيِّ ، عَنِ ابْنِ مُنَبِّهٍ ، قَالَ : الإِيمَانُ عُرْيَانٌ ، وَلِبَاسُهُ التَّقْوَى ، وَمَالُهُ الْفِقْهُ ، وَزِينَتُهُ الْحَيَاءُ.

(٣٦٣٨٣) حضرت ابن منبہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایمان برہنہ ہوتا ہے اور اس کا لباس تقوی ہے اور اس کا مال فقہ ہے اور اس کی زینت حیا ہے۔

(٣٦٣٨٤) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : كَانَ عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ ذَكَرَ اللَّهَ.

(٣٦٣٨٤) حضرت ابواسحاق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرو بن میمون جب مسجد میں داخل ہوتے تو خدا یاد آ جاتا۔

(٣٦٣٨٥) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : إِذَا تَعَلَّمْت فَتَعَلَّمْ لِنَفْسِكَ ، فَإِنَّ النَّاسَ قَدْ ذَهَبَتْ مِنْهُمَ الأَمَانَةُ ، قَالَ : وَكَانَ يَعُدُّ الْحَدِيثَ حَرْفًا حَرْفًا.

(٣٦٣٨٥) حضرت طاؤس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب تم علم حاصل کرو تو تم اپنی ذات کے لیے علم حاصل کرو۔ کیونکہ لوگوں میں سے امانت ختم ہوگئی ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ وہ حدیث کو ایک ایک حرف کر کے شمار کرتے تھے۔

(٣٦٣٨٦) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ أَبِيهِ عنْ شَيْخٍ لَهُمْ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَمِعَ السَّائِلَ يَقُولُ : مَنْ يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا قَالَ : سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، هَذَا الْقَرْضُ الْحَسَنُ.

(٣٦٣٨٦) ایک شیخ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ جب کسی سوال کرنے والے کو سنتے جو کہتا کون اللہ کو قرض حسن دے گا۔ وہ فرماتے: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ یہ قرض حسن ہے۔

(٣٦٣٨٧) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سُرِّيَّةِ الرَّبِيعِ ، قَالَ : كَانَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ يُحِبُّ الْحَلْوَى

فَيَقُولُ لَنَا : اصْنَعُوا لِي طَعَامًا فَنَصْنَعُ لَهُ طَعَامًا كَثِيرًا فَيَدْعُو فَرُّوخًا وَفُلاَنًا فَيُطْعِمُهُمْ رَبِيعٌ بِيَدِهِ وَيَسْقِيهِمْ ، وَيَشْرَبُ هُوَ فَضْلَ شَرَابِهِمَا ، فَيُقَالَ لَهُ : مَا يَدْرِيَانِ هَذَانِ مَا تُطْعِمُهُمَا فَيَقُولُ : لَكِنَّ اللَّهَ يَدْرِي.

(۳۶۳۸۷) حضرت سریہ ربیع سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ربیع بن خثیم کو حلوہ پسند تھا۔ پس وہ ہمیں کہتے۔ میرے لیے کھانا بناؤ۔ چنانچہ ہم ان کے لیے بہت زیادہ کھانا تیار کرتے۔ پھر وہ حضرت فروخ اور فلاں کو بلا لیتے۔ اور حضرت ربیع ان کو اپنے ہاتھ سے کھلاتے پلاتے۔ اور خود ان کا بچا ہوا مشروب پیتے۔ حضرت ربیع کو کہا گیا۔ ان دونوں کو کیا پتہ، آپ ان کو کیا کھلاتے ہیں؟ اس پر حضرت ربیع کہتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ تو جانتا ہے۔

(٣٦٣٨٨) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ بختری الطَّائِيِّ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : اغْبِطَ الأَحْيَاءَ بِمَا تَغْبِطُ بِهِ الأَمْوَاتَ ، وَاعْلَمْ ، أَنَّ الْعِبَادَةَ لاَ تَصْلُحُ إِلاَّ بِزُهْدٍ وَذُلَّ عِنْدَ الطَّاعَةِ وَاسْتَصْعِبْ عند مَعْصِيَةٍ ، وَأَحِبَّ النَّاسَ عَلَى قَدْرِ تَقْوَاهُمْ.

(۳۶۳۸۸) حضرت بختری طائی کے بارے میں روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے۔ جن چیزوں کی وجہ سے مردے رشک کرتے ہیں اس کی وجہ سے زندے بھی رشک کریں۔ جان لو کہ عبادت زہد کے بغیر صحیح نہیں ہوتی اور نیکی کے وقت نرم ہو جا، گناہ کے وقت مشکل ہو جا اور لوگوں سے ان کے تقویٰ کے بقدر محبت کر۔

(٣٦٣٨٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يَقُولُ : أَقْرَأَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ الْقُرْآنَ فِي الْمَسْجِدِ أَرْبَعِينَ سَنَةً.

(۳۶۳۸۹) حضرت ابو اسحٰق فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عبدالرحمٰن سلمی نے مسجد میں چالیس سال تک قرآن پڑھایا۔

(٣٦٣٩٠) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، قَالَ : لَوْ كَانَ الْمُؤْمِنُ عَلَى قَصَبَةٍ فِي الْبَحْرِ لَقَيَّضَ اللَّهُ لَهُ مَنْ يُؤْذِيهِ.

(۳۶۳۹۰) حضرت سلمہ بن کہیل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر مومن، سمندر کے اندر ایک کنارے پر ہوگا تو اللہ تعالیٰ (وہاں پر بھی) اس چیز کو مقرر کریں گے جو اس کو تکلیف دے۔

(٣٦٣٩١) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِي كَثِيرٍ الزُّبَيْدِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِيَّاكُمْ وَالظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۶۳۹۱) حضرت ابن عمرو سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگ ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن ظلمات کی شکل میں ہوگا۔

(٣٦٣٩٢) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ مُحَارِبٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (بخاری ۲۴۴۷۔ مسلم ۱۹۹۶)

(۳۶۳۹۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ظلم قیامت کے دن ظلمات کی شکل میں ہوگا۔

(۳۶۳۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ :قَالَ لِي سَلْمَانُ :أَتَدْرِي مَا الظُّلُمَاتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هُوَ ظُلْمُ النَّاسِ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا.

(۳۶۳۹۳) حضرت جریر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سلمان نے مجھے پوچھا۔ کیا تو جانتا ہے کہ قیامت کے دن ظلمات کیا ہوں گی؟ یہ لوگوں کا دنیا میں باہم ظلم کرنا ہے۔

(۳۶۳۹٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْفَزَارِيِّ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :أَوْحَى اللَّهُ إِلَى دَاوُد عليه السلام :قُلْ لِلظَّلَمَةِ :لاَ يَذْكُرُونِي فَإِنَّهُ حَقٌّ عَلَيَّ أَنْ أَذْكُرَ مَنْ ذَكَرَنِي ، وَإِنَّ ذِكْرِي إِيَّاهُمْ أَنْ أَلْعَنَهُمْ.

(۳۶۳۹۴) حضرت ابن عباس سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت داود کو اللہ تعالیٰ نے وحی کی کہ آپ ظالموں سے کہو۔ وہ مجھے یاد نہ کیا کریں۔ کیونکہ یہ مجھ پر حق ہے کہ جو مجھے یاد کرے میں اس کو یاد کروں اور ان ظالموں کو میرا یاد کرنا یہ ہے کہ میں ان پر لعنت کروں۔

(۳۶۳۹۵) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ بِجَادٍ ، قَالَ :أَنْذَرْتُكُمْ سَوْفَ أَقُومُ سَوْفَ أُصَلِّي سَوْفَ أَصُومُ.

(۳۶۳۹۵) حضرت ثمامہ بن بجاد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں تمہیں (ایسی بات کرنے سے) ڈراتا ہوں کہ میں عنقریب قیام کروں گا۔ میں عنقریب نماز پڑھوں گا۔ میں عنقریب روزہ رکھوں گا۔

(۳۶۳۹٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :لاَ تُؤَخِّرْ عَمَلَ الْيَوْمِ لِغَدٍ فَإِنَّك لاَ تَدْرِي مَا فِي غَدٍ.

(۳۶۳۹۶) جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تم آج کا کام کل پر نہ چھوڑو۔ کیونکہ تمہیں کل کے دن کیا ہونے والا ہے اس کا پتہ نہیں ہے۔

(۳۶۳۹۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :لَمْ يَكُنْ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ إِذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا أَحَدَه لاَ يَزِيدُ فِيهِ ، وَلاَ يَنْقُصُ مِنْهُ وَلاَ وَلاَ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ.

(۳۶۳۹۷) حضرت ابو جعفر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں

تھا کہ جب وہ آپ ﷺ سے کوئی حدیث سنتا تو اس کو لے لیتا۔ نہ اس میں زیادتی کرتا اور نہ اس سے کمی کرتا اور نہ ہی حضرت عبداللہ بن عمر سے۔

(٣٦٣٩٨) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ قَيْسٍ ، قَالَ :قَالَ لِي زِرٌّ :ارْحَلْ بِنَا إِلَى هَذَا الْمَسْجِدِ نُسَبِّحُ ، يَعْنِي نُصَلِّي.

(۳۶۳۹۸) حضرت موسیٰ بن قیس بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت زر نے فرمایا: ہمارے ساتھ اس مسجد میں چلو۔ تا کہ ہم نماز پڑھیں۔

(٣٦٣٩٩) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ﴿لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ﴾ قَالَ :أَصْحَابُ الْفَوَاحِشِ.

(۳۶۳۹۹) حضرت سلمہ بن کہیل سے ارشادِ خداوندی ﴿لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں (اس سے مراد) اصحاب الفواحش ہیں۔

(٣٦٤٠٠) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْكِنْدِيِّ (فَإِذَا جَائَتِ الطَّامَّةُ الْكُبْرَى) قَالَ :إِذَا قِيلَ :اذْهَبُوا بِهِ إِلَى النَّارِ.

(۳۶۴۰۰) حضرت عمرو بن قیس کندی سے روایت ہے: وہ ﴿فَإِذَا جَاءَتِ الطَّامَّةُ الْكُبْرَى﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ تب ہوگا جب ارشاد ہوگا کہ ان کو جہنم کی طرف لے جاؤ۔

(٣٦٤٠١) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، قَالَ :مَرَّ ابْنُ مَسْعُودٍ عَلَى الَّذِينَ يَنْفُخُونَ الْكِيرَ فَسَقَطَ.

(۳۶۴۰۱) حضرت ابوحیان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا گزر اُن لوگوں پر سے ہوا جو دھونکنی میں پھونک رہے تھے تو آپ گر پڑے۔

(٣٦٤٠٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ لِرَجُلٍ :أَوْصِنِي ، فَقَالَ :أَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا ، وَخَالِقَ النَّاسَ خُلُقًا حَسَنًا.

(۳۶۴۰۲) حضرت حکیم بن جابر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی سے کہا: تم مجھے وصیت کرو۔ اس نے کہا: گناہ، کے بعد نیکی کرو۔ یہ اس گناہ کو مٹا دے گی اور لوگوں سے اخلاق حسنہ کے ساتھ ملو۔

(٣٦٤٠٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ مِرْدَاسٍ الأَسْلَمِيِّ ، قَالَ :يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ الأَوَّلُ فَالأَوَّلُ حَتَّى تَبْقَى حُثَالَةٌ كَحُثَالَةِ التَّمْرِ وَالشَّعِيرِ لاَ يَعْبَأُ اللَّهُ بِهِمْ شَيْئًا. (بخاری ۴۱۵۶)

(۳۶۴۰۳) حضرت مرداس اسلمی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں۔ نیک لوگ ایک ایک کر کے چلے جائیں گے یہاں تک کہ کھجور اور

جو کے بھوسہ کی طرح بھوسہ رہ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کو ان کی کوئی پروانہ ہوگی۔

(٣٦٤٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ سَمِعْت زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ يَقُولُ فِي هَذِهِ الآيَةِ ﴿لاَ تَخَافُوا وَلاَ تَحْزَنُوا﴾ قَالَ : لاَ تَخَافُوا مَا أَمَامَكُمْ ، وَلاَ تَحْزَنُوا عَلَى مَا خَلَفْتُمْ وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ، قَالَ : الْبُشْرَى فِي ثَلاَثَةِ مَوَاطِنَ : عِنْدَ الْمَوْتِ وَفِي الْقَبْرِ ، وَعِنْدَ الْبَعْثِ.

(۳۶۴۰۴) حضرت سفیان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن اسلم کو اس آیت ﴿لاَ تَخَافُوا مَا أَمَامَكُمْ﴾ کے بارے میں کہتے سنا کہ جو تمہارے آگے آنے والا ہے اس سے خوف نہ کھاؤ۔ اور جو پیچھے چھوڑ آئے ہو اس پر غم نہ کرو۔ وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ فرمایا: بشارت تین جگہوں پر ہوگی۔ موت کے وقت۔ قبر میں۔ جی اٹھنے کے وقت۔

(٣٦٤٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ : إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدِهِ خَيْرًا فَقَّهَهُ فِي الدِّينِ وَزَهَّدَهُ فِي الدُّنْيَا وَبَصَّرَهُ عُيُوبَهُ ، وَمَنْ أُوتِيَهُنَّ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ.

(۳۶۴۰۵) حضرت محمد بن کعب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کو دین میں سمجھ عطا کرتے ہیں اور دنیا سے بے رغبت بنا دیتے ہیں اور اس کو اپنے عیوب دکھا دیتے ہیں۔ جس شخص کو یہ چیزیں دے دی گئیں تو اس کو دنیا، آخرت کی خیر دے دی گئی۔

(٣٦٤٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ جُعْفِيٍّ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، قَالَ : مَا جَائَتِ الصَّلاَةُ قَطُّ إِلاَّ وَأَنَا إِلَيْهَا بِالأَشْوَاقِ ، وَلاَ جَائَتْ قَطُّ إِلاَّ وَأَنَا مُسْتَعِدٌّ.

(۳۶۴۰۶) حضرت عدی بن حاتم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ نماز جب بھی آتی ہے تو مجھے اس کا شوق ہوتا ہے اور نماز جب بھی آتی ہے تو میں تیار ہوتا ہوں۔

(٣٦٤٠٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، أَنَّهُ قَالَ : انْظُرَ الَّذِي تُحِبُّ أَنْ يَكُونَ مَعَكَ فِي الآخِرَةِ فَقَدِّمْهُ الْيَوْمَ ، وَانْظُرَ الَّذِي تَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ مَعَكَ ثَمَّ فَاتْرُكْهُ الْيَوْمَ.

(۳۶۴۰۷) حضرت ابو حازم کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: تم دیکھو کہ جس چیز کو تم آخرت میں اپنے ساتھ ہونا پسند کرتے ہو تو پھر تم اس کو آج ہی آگے بھیج دو۔ اور تم اس چیز کو دیکھو جس کا تم وہاں ساتھ ہونا پسند نہیں کرتے تو اس کو تم آج ہی ترک کر دو۔

(٣٦٤٠٨) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ السَّائِبِ بْنِ بَرَكَةٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ : كُنْتُ أَمْشِي خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أَلاَ أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ. (ابن ماجه ۳۸۲۵۔ احمد ۱۴۵)

(۳۶۴۰۸) حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا۔ میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

پیچھے چل رہا تھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ کا نہ بتاؤں؟'' میں نے عرض کیا۔ کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

(٣٦٤٠٩) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عن أبي موسى قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَنِي وَأَنَا خَلْفَهُ ، وَأَنَا أَقُولُ : لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ ، فَقَالَ : يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ : أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ ؟ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.

(٣٦٤٠٩) حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم جناب نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ میں آپ کے پیچھے تھا اور آپ نے مجھے سنا کہ میں کہہ رہا ہوں۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ. تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عبداللہ بن قیس! کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں ایک خزانہ کا نہ بتاؤں؟'' میں نے عرض کیا۔ کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.

(٣٦٤١٠) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ الْمَدِينِيِّ ، قَالَ : حدَّثَنِي الْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، قَالَ : لَقِيت أَبَا أَيُّوبَ الأَنْصَارِيَّ ، فَقَالَ لِي : أَلَا آمُرُك بِمَا أَمَرَنِي بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُكْثِرَ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ فَإِنَّهُ كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ.

(طبرانی ۳۹۰۰)

(٣٦٤١٠) حضرت عامر بن سعد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میری حضرت ابوایوب انصاری سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھے کہا۔ کیا میں تمہیں اس کام کا نہ کہوں جس کا مجھے جناب رسول اللہ ﷺ نے کہا تھا؟ یہ کہ میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ کثرت سے کہا کروں۔ کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

(٣٦٤١١) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ الأَسْلَمِيِّ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ : أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ تُكْثِرُونَ مِنْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ. (طبرانی ۴۸۸۵۔ عبد بن حمید ۲۴۹)

(٣٦٤١١) حضرت زید بن ثابت سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے۔ ''کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ کا نہ بتاؤں؟ تم لوگ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ. کثرت سے پڑھا کرو۔

(٣٦٤١٢) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ كُمَيْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ.

(نسائی ۱۰۱۹۰۔ احمد ۵۲۰)

(٣٦٤١٢) حضرت ابوہریرہ، جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

(٣٦٤١٣) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ.

(احمد ۲۲۸۔ طبرانی ۳۷۱)

(۳۶۴۱۳) حضرت معاذ بن جبل، جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ. جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

(٣٦٤١٤) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : انْظُرْ كُلَّ عَمَلٍ كَرِهْتَ الْمَوْتَ مِنْ أَجْلِهِ فَاتْرُكْهُ ثُمَّ لاَ يَضُرُّكَ مَتَى مَا مِتَّ.

(۳۶۴۱۴) حضرت ابوحازم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ تم ہر اس عمل کو دیکھو جس کی وجہ سے تم موت کو ناپسند کرتے ہو۔ پس تم اس کو چھوڑ دو۔ پھر تم جب بھی مرو تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

(٣٦٤١٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ قَالَ : يَسِيرُ الدُّنْيَا يُشْغِلُ عَنْ كَثِيرِ الآخِرَةِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّكَ تَجِدُ الرَّجُلَ يَشْغَلُ نَفْسَهُ بِهَمِّ غَيْرِهِ حَتَّى لَهُوَ أَشَدُّ اهْتِمَامًا مِنْ صَاحِبِ الْهَمِّ بِهَمِّ نَفْسِهِ.

(۳۶۴۱۵) حضرت ابوحازم کے بارے میں روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے۔ تھوڑی سی دنیا، بہت زیادہ آخرت سے مشغول کر دیتی ہے۔ پھر فرمایا: تم ایسے آدمی کو پاؤ گے جو غیر کی فکر میں اپنے آپ سے مشغول ہوگا۔ جبکہ اس کو دوسرے کی فکر سے زیادہ اپنے نفس کی فکر رکھنی چاہیے تھی۔

(٣٦٤١٦) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، أَنَّهُ قَالَ : تَجِدُ الرَّجُلَ يَعْمَلُ بِالْمَعَاصِي ، فَإِذَا قِيلَ لَهُ : تُحِبُّ الْمَوْتَ ، قَالَ : لاَ ، وَكَيْفَ ، وَعِنْدِي مَا عِنْدِي ، فَيُقَالَ لَهُ : أَفَلاَ تَتْرُكُ مَا تَعْمَلُ بِهِ مِنَ الْمَعَاصِي ، فَقَالَ : مَا أُرِيدُ تَرْكَهُ ، وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَمُوتَ حَتَّى أَتْرُكَهُ.

(۳۶۴۱۶) حضرت ابوحازم کے بارے میں روایت ہے وہ کہا کرتے تھے کہ تم ایک آدمی کو دیکھتے ہو جو گناہ کر رہا ہے۔ پس جب اس سے کہا جائے تمہیں موت پسند ہے؟ وہ کہتا ہے۔ نہیں اور کیسے پسند ہو جبکہ میرے پاس جو ہے وہ ہے۔ پھر اس سے کہا جائے۔ کیا تم ان گناہ کے عملوں کو ترک نہیں کرتے؟ تو وہ کہتا ہے میں ان کو چھوڑنا نہیں چاہتا۔ اور میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ میں مر جاؤں۔ یہاں تک کہ میں ان کو چھوڑ دوں۔

(٣٦٤١٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ، عَنْ أَبِي سَهْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا﴾ قَالَ : تَرْصُدُهُمْ وَاللهِ ، قَالَ : وَبَيْنَمَا رَجُلٌ يَمُرُّ إِذْ اسْتَقْبَلَهُ آخَرُ ، قَالَ : أَبَلَغَكَ أَنَّ بِالطَّرِيقِ رَصَدًا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَخُذْ حَذَرَكَ إِذًا.

(۳۶۴۱۷) حضرت حسن سے ارشادِ خداوندی ﴿إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! جہنم، مجرموں کا گھات لگائے گی۔ فرمایا کہ اسی دوران ایک آدمی گزر رہا ہوگا کہ اس کے سامنے ایک آدمی آئے گا اور (اس سے) کہے گا۔ کیا تمہیں یہ بات پہنچی ہے کہ راستہ میں گھات لگا ہوا ہے؟ وہ کہے گا۔ ہاں۔ پہلا آدمی کہے گا۔ پھر تم اپنا بچاؤ کرو۔

(۳۶٤۱۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا سِنَانٍ يَوْمَ جُمُعَةٍ وَعَيْنَاهُ تَسِيلاَنِ وَشَفَتَاهُ تَحَرَّكُ.

(۳۶۴۱۸) حضرت حسین بن علی بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسنان کو جمعہ کے دن دیکھا کہ ان کی آنکھیں بہہ رہی تھیں اور ان کے ہونٹ حرکت کرر ہے تھے۔

(۳٦٤۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، قَالَ : لاَ يَكُونُ الرَّجُلُ تَقِيًّا حَتَّى يُحَاسِبَ نَفْسَهُ أَشَدَّ مِنْ مُحَاسَبَةِ الرَّجُلِ شَرِيكَهُ حَتَّى يَنْظُرَ مِنْ أَيْنَ مَطْعَمُهُ وَمَشْرَبُهُ وَمَكْسَبُهُ.

(۳۶۴۱۹) حضرت میمون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ کوئی آدمی تب تک متقی نہیں بن سکتا جب تک کہ وہ اپنے نفس سے اس سے بھی سخت محاسبہ نہ کرے جیسا وہ اپنے شریک سے کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ دیکھے کہ اس کا کھانا، اس کا پینا، اس کا لباس کہاں سے ہے؟''

(۳٦٤۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فِي قَوْلِهِ :﴿مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لاَ يُبْخَسُونَ﴾ قَالَ :مَنْ عَمِلَ لِلدُّنْيَا وُفِّيهِ فِي الدُّنْيَا.

(۳۶۴۲۰) حضرت سعید بن جبیر سے ارشادِ خداوندی ﴿مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لاَ يُبْخَسُونَ﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ کہتے ہیں جو شخص دنیا کے لیے عمل کرتا ہے تو اس کو دنیا میں ہی اس کا پورا بدلہ دے دیا جاتا ہے۔

(۳٦٤۲۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ،قَالَ :قَالُوا لاِبْنِ الْمُنْكَدِرِ :أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَيْك ؟ قَالَ :إِدْخَالُ السُّرُورِ عَلَى الْمُؤْمِنِ ، قَالُوا :فَمَا بَقِيَ مِمَّا تَسْتَلِذُّ ، قَالَ :الإِفْضَالُ عَلَى الإِخْوَانِ.

(۳۶۴۲۱) حضرت سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت ابن المنکدر سے پوچھا آپ کو کون سا عمل سب سے زیادہ محبوب ہے؟ انہوں نے فرمایا: مومن کو خوش کرنا۔ لوگوں نے پوچھا وہ کون سی چیز باقی رہ گئی ہے جس سے آپ لذت حاصل کریں؟ انہوں نے فرمایا: بھائیوں کا اکرام۔

(۳٦٤۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :دَخَلَ قَيْسُ بْنُ السَّكَنِ الْمَسْجِدَ فَجَعَلَ يَنْظُرُ وَيَقُولُ :أَجْدَبَ الْمَسْجِدُ أَجْدَبَ الْمَسْجِدُ.

(۳۶۴۲۲) حضرت عمارہ بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت قیس بن سکن مسجد میں داخل ہوئے اور دیکھنے لگ گئے پھر فرمایا: مسجد قحط زدہ ہوگئی، مسجد قحط زدہ ہوگئی۔

(٣٦٤٢٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، قَالَ : قَالَ لِي : لَوْ رَأَيْتَ قَوْمًا رَأَيْتُهُمْ لَتَقَطَّعَتْ كَبِدُكَ عَلَيْهِمْ.

(۳۶۴۲۳) حضرت مالک بن مغول، حضرت ابوحصین کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مجھے کہا: اگر تم ان لوگوں کو دیکھ لیتے جن کو میں نے دیکھا ہے تو تم ان پر اپنا کلیجہ ٹکڑے ٹکڑے کر لیتے۔

(٣٦٤٢٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : اكْتُمْ حَسَنَاتِكَ أَكْثَرَ مِمَّا تَكْتُمُ سَيِّئَاتِكَ.

(۳۶۴۲۴) حضرت ابوحازم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ تم اپنی نیکیوں کو اس سے زیادہ چھپاؤ کہ جتنا تم اپنی برائیوں کو چھپاتے ہو۔

(٣٦٤٢٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : مَنْ قَرَأَ مِئَتَيْ آيَةٍ وَهُوَ يَنْظُرُ فِي الْمُصْحَفِ لَمْ يَجِءْ أَحَدٌ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ بِأَفْضَلَ مِنْهُ.

(۳۶۴۲۵) حضرت عمرو بن قیس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص قرآن پاک کی دوصد آیات کی تلاوت اس طرح کرتا ہے کہ وہ قرآن کو دیکھ رہا ہوتا ہے تو کوئی آدمی اس دن اس شخص سے افضل کام کرنے والا نہیں ہوتا۔

(٣٦٤٢٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو قَالَ : مَا رَأَيْت أَحَدًا أَعْلَمَ بِفُتْيَا مِنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، وَسَمِعْته يَقُولُ : مَا أَمْلِكُ مِنَ الدُّنْيَا شَيْئًا إِلاَّ حِمَارًا.

(۳۶۴۲۶) حضرت عمرو سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن زید سے بڑا عالم فتویٰ نہیں دیکھا اور میں نے انہیں یہ کہتے سنا کہ میں دنیا میں سے صرف ایک گدھے کا مالک ہوں۔

(٣٦٤٢٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى فِي قَوْلِهِ : ﴿أَلاَ إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللهِ لاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ قَالَ : هُمَ الَّذِينَ إِذَا رُؤُوا ذُكِرَ اللَّهُ.

(۳۶۴۲۷) حضرت ابوالضحیٰ سے ارشاد خداوندی ﴿أَلاَ إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللهِ لاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ کے بارے میں روایت ہے کہتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنہیں جب دیکھا جائے تو خدا یاد آ جائے۔

(٣٦٤٢٨) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَعْلَمَ مَا لَهُ عِنْدَ اللهِ فَلْيَنْظُرْ مَا لِلنَّاسِ عِنْدَهُ.

(۳۶۴۲۸) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ جس آدمی کو یہ بات خوش کرتی ہے کہ وہ اللہ کے پاس موجود اپنی حالت کو دیکھے تو اس کو یہ دیکھنا چاہیے کہ اس کے پاس لوگوں کی کیا حالت ہے۔

(٣٦٤٢٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿إِلاَّ أَنْ تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ﴾ قَالَ : الْمَوْتُ.

(۳۶۴۲۹) حضرت مجاہد سے ﴿إِلَّا أَنْ تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ فرمایا: یہ موت ہے۔

(۳۶٤۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنْ سَالِمٍ ﴿وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ﴾ قَالَ : الْيَقِينُ : الْمَوْتُ.

(۳۶۴۳۰) حضرت سالم سے ﴿وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ فرمایا: الْيَقِينُ سے مراد موت ہے۔

(۳٦٤۳۱) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ الْمُنْذِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ الرَّبِيعَ بْنَ خُثَيْمٍ جَاؤُوهُ بِرَمْلٍ ، أَوِ اشْتُرِيَ لَهُ رَمْلٌ فَطُرِحَ فِي بَيْتِهِ ، أَوْ فِي دَارِهِ ، يَعْنِي يَجْلِسُ عَلَيْهِ.

(۳۶۴۳۱) حضرت ربیع بن منذر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ربیع بن خثیم کے پاس لوگ کنکریاں لے کر آئے یا ان کے لیے کنکریاں خریدی گئیں پس یہ ان کے گھر یا ان کے کمرہ میں ڈالی گئیں۔ یعنی وہ اس پر بیٹھتے تھے۔

(۳٦٤۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سُرِّيَّةِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، قَالَتْ : كَانَ عَمَلُ الرَّبِيعِ سِرًّا.

(۳۶۴۳۲) حضرت ربیع بن خثیم کی سریہ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ حضرت ربیع کا عمل مخفی ہوتا تھا۔

(۳٦٤۳۳) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿مِنْ مَاءٍ صَدِيدٍ﴾ قَالَ : مَا يَسِيلُ بَيْنَ جِلْدِ الْكَافِرِ وَلَحْمِهِ.

(۳۶۴۳۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ارشادِ خداوندی ﴿مِنْ مَاءٍ صَدِيدٍ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ یہ وہ پانی ہے جو کافر کی جلد اور اس کے گوشت کے درمیان چلتا ہے۔

(۳٦٤۳٤) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنِ الْحَسَنِ : ﴿يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الإِنْسَانُ وَأَنَّى لَهُ الذِّكْرَى يَقُولُ يَا لَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي﴾ قَالَ : عَلِمَ وَاللهِ ، أَنَّهُ صَادَفَ هُنَاكَ حَيَاةً طَوِيلَةً لاَ مَوْتَ فِيهَا آخِرَ مَا عَلَيْهِ.

(۳۶۴۳۴) حضرت حسن سے ﴿يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الإِنْسَانُ وَأَنَّى لَهُ الذِّكْرَى يَقُولُ يَا لَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ کہتے ہیں۔ خدا کی قسم! اس کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ ایسی زندگی کے قریب ہے کہ جس میں آخر کار موت نہیں ہے۔

(۳٦٤۳٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ مَلِكًا مِنْ تِلْكَ الْمُلُوكِ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ ، فَأَطَافَ بِهِ أَهْلُ مَمْلَكَتِهِ فَقَالُوا : لِمَنْ تَدَعُ الْعِبَادَ وَالْبِلاَدَ بَعْدَكَ ؟ فَقَالَ : يَا أَيُّهَا الْقَوْمُ ، لاَ تَجْهَلُوا فَإِنَّكُمْ فِي مِلْكِ مَنْ لاَ يُبَالِي أَصَغِيرٌ أُخِذَ مِنْ مِلْكِهِ ، أَوْ كَبِيرٌ.

(۳۶۴۳۵) حضرت حسن سے روایت ہے کہ بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ تھا۔ اس کی موت کا وقت آیا تو اس کے اہل مملکت اس کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ آپ، اپنے بعد شہروں اور لوگوں کو کس کے لیے چھوڑ رہے ہیں؟ تو اس بادشاہ نے جواب دیا۔ اے لوگو! تم جاہل نہ رہنا۔ تم سب اس ذات کی ملکیت میں ہو جس کو اس کی پروا نہیں ہے کہ اس کی ملک سے یہ چیز

کوئی چھوٹا لے یا کوئی بڑا لے۔

(٣٦٤٣٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: لاَ يَزَالُ الْعَبْدُ بِخَيْرٍ إِذَا قَالَ لِلَّهِ وَإِذَا عَمِلَ لِلَّهِ.

(۳۶۴۳۶) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب تک آدمی اللہ کے لیے کہتا ہے اور جب تک آدمی اللہ کے لیے عمل کرتا ہے تب تک وہ خیر پر رہتا ہے۔

(٣٦٤٣٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو الأَشْهَبِ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ :يَا ابْنَ آدَمَ ، إِنَّ لَكَ سِرًّا ، وَإِنَّ لَكَ عَلاَنِيَةً ، فَسِرُّكَ أَمْلَكُ بِكَ مِنْ عَلاَنِيَتِكَ ، وَإِنَّ لَكَ عَمَلاً وَإِنَّ لَكَ قَوْلاً فَعَمَلُكَ أَمْلَكُ بِكَ مِنْ قَوْلِكَ.

(۳۶۴۳۷) حضرت ابوالاشہب بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو کہتے سنا: اے آدم کے بیٹے! تیرا ایک پوشیدہ حال ہے اور ایک تیرا ظاہری حال ہے۔ پس تیرا پوشیدہ حال، تیرے ظاہر سے زیادہ تیرے قبضہ میں ہے۔ ایک تیرا عمل ہے اور ایک تیرا قول ہے۔ پس تیرا عمل، تیرے قول سے زیادہ تیرے قبضہ میں ہے۔

(٣٦٤٣٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الأَشْهَبِ ، قَالَ سَمِعْت الْحَسَنَ يَقُولُ :يَا ابْنَ آدَمَ ، تُبْصِرُ الْقَذَى فِي عَيْنِ أَخِيك وَتَدَعُ الْجِذْلَ مُعْتَرِضًا فِي عَيْنِك.

(۳۶۴۳۸) حضرت ابوالاشہب بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو کہتے سنا۔ اے ابن آدم! تجھے اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکا دکھائی دیتا ہے اور اپنی آنکھ میں موجود شہتیر بھی تو چھوڑ دیتا ہے۔

(٣٦٤٣٩) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ ، أَنَّ أَبَا الْبُخْتَرِيِّ وَأَصْحَابَهُ كَانُوا إِذَا سَمِعَ أَحَدُهُمْ يُثْنَى عَلَيْهِ ، أَوْ دَخَلَهُ عُجْبٌ ثَنَى مَنْكِبَيْهِ ، وَقَالَ :خَشَعْتُ لِلَّهِ.

(۳۶۴۳۹) حضرت عطاء بن سائب بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوالبختری اور ان کے ساتھی جب کسی کو اپنے بارے میں تعریف کہتے سنتے یا انہیں عجب محسوس ہوتا تو وہ اپنے کندھوں کو موڑ لیتے اور کہتے۔ میں اللہ کے لیے خشوع کرتا ہوں۔

(٣٦٤٤٠) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ قِيلَ لِلْحَسَنِ :يَا أَبَا سَعِيدٍ ، أَيَنَامُ الشَّيْطَانُ ، قَالَ :لَوْ غَفَلَ لَوَجَدَهَا كُلُّ مُؤْمِنٍ مِنْ قَلْبِهِ.

(۳۶۴۴۰) حضرت ثابت سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن سے پوچھا گیا۔ اے ابوسعید! کیا شیطان سوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اگر وہ غافل ہوتا تو اس بات کو ہر مومن اپنے دل میں محسوس کرتا۔

(٣٦٤٤١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو الأَشْهَبِ ، قَالَ سَمِعْت الْحَسَنَ ، أَنَّهُ قَالَ :لِلشَّرِّ أَهْلٌ وَلِلْخَيْرِ أَهْلٌ وَمَنْ تَرَكَ شَيْئًا كُفِيَهُ.

(۳۶۴۴۱) حضرت ابوالاشہب بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ حضرت حسن بیان کرتے ہیں۔ شر کے اہل بھی ہیں اور خیر کے اہل بھی ہیں۔ جو شخص کسی چیز کو چھوڑ دیتا ہے تو اس کو اس کی کفایت ہو جاتی ہے۔

(۳٦٤٤٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنْ حَفْصَةَ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : وَاللهِ مَا اسْتَقَرَّ لِعَبْدٍ ثَنَاءٌ فِي الأَرْضِ حَتَّى يَسْتَقِرَّ لَهُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ.

(۳٦٤٤٢) حضرت کعب سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! کسی بندہ کی تعریف زمین میں نہیں ٹھہرتی یہاں تک کہ وہ اس کے لیے آسمان میں قرار پکڑ لیتی ہے۔

(۳٦٤٤۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا جُوَيْبِرٌ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ :كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى أَبِي مُوسَى :أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الْقُوَّةَ فِي الْعَمَلِ أَنْ لاَ تُؤَخِّرُوا عَمَلَ الْيَوْمِ لِغَدٍ فَإِنَّكُمْ إِذَا فَعَلْتُمْ ذَلِكَ تَدَارَكَتْ عَلَيْكُمَ الأَعْمَالُ فَلَمْ تَدْرُوا أَيُّهَا تَأْخُذُونَ فَأَضَعْتُمْ ، فَإِذَا خُيِّرْتُمْ بَيْنَ أَمْرَيْنِ أَحَدُهُمَا لِلدُّنْيَا وَالآخَرُ لِلآخِرَةِ فَاخْتَارُوا أَمْرَ الآخِرَةِ عَلَى أَمْرِ الدُّنْيَا ، فَإِنَّ الدُّنْيَا تَفْنَى ، وَإِنَّ الآخِرَةَ تَبْقَى ، كُونُوا مِنَ اللهِ عَلَى وَجَلٍ وَتَعَلَّمُوا كِتَابَ اللهِ فَإِنَّهُ يَنَابِيعُ الْعِلْمِ وَرَبِيعُ الْقُلُوبِ.

(۳٦٤٤۳) حضرت ضحاک سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ کو تحریر فرمایا: اما بعد! بیشک عمل میں قوت ہے۔ تم آج کا کام کل پر نہ چھوڑنا۔ کیونکہ تم جب اس طرح کرو گے تو بہت سے اعمال تمہارے اوپر جمع ہو جائیں گے۔ تمہیں پتہ نہیں چلے گا کہ تم ان میں سے کس کو لو۔ پھر تم ضیاع کرو گے۔ پس جب تمہیں دو کاموں کے درمیان اختیار دیا جائے۔ ان میں سے ایک دنیا کے لیے ہو۔ اور دوسرا آخرت کے لیے ہو۔ تو تم آخرت کے کام کو دنیا کے کام پر ترجیح دو۔ کیونکہ دنیا فانی ہے اور آخرت باقی ہے اور تم اللہ کی طرف سے خوف پر رہو۔ اور تم اللہ کی کتاب سیکھو۔ کیونکہ وہ علم کے چشمے ہیں اور دلوں کی بہار ہے۔

(۳٦٤٤٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :مَنْ رَاءَى رَاءَى اللَّهُ بِهِ.

(۳٦٤٤٤) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جو شخص ریا کاری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کے ساتھ دکھلاوا کریں گے۔

(۳٦٤٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي زَكَرِيَّا ، قَالَ :بَلَغَنِي أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا رَاءَى بِشَيْءٍ مِنْ عَمَلِهِ أُحْبِطَ مَا كَانَ قَبْلَ ذَلِكَ.

(۳٦٤٤٥) حضرت عبداللہ بن ابی زکریا سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ جب آدمی اپنے کسی عمل میں ریا کاری کرتا ہے تو اس کے اس سے پہلے والے عمل ضائع ہو جاتے ہیں۔

(۳٦٤٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ جُنْدُبًا الْعَلَقِيَّ يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ يُسَمِّعْ يُسَمِّعُ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ يُرَاءِ يُرَاءِ اللَّهُ بِهِ. (بخاری ٦۴۹۹۔ مسلم ۲۲۸۹)

(۳٦٤٤٦) حضرت جندب علقی فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص ناموری چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو رسوا کرتے ہیں اور جو شخص ریا کاری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ دکھلاوا کرتے ہیں۔

(٣٦٤٤٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا رَزِينٍ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :مَنْ يُسَمِّعْ يُسَمِّعُ اللَّهُ بِهِ ، وَمَنْ يُرَاءِ يُرَاءِ اللَّهُ بِهِ ، وَمَنْ تَوَاضَعَ تَخَشُّعًا رَفَعَهُ اللَّهُ ، وَمَنْ تَعَظَّمَ تَطَاوُلاً وَضَعَهُ اللَّهُ.

(۳۶۴۴۷) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں جو شخص ناموری چاہتا ہے تو اللہ اس کو رسوائی دیتے ہیں اور جو شخص ڈر کر تواضع اختیار کرتا ہے اللہ اس کو بلند کرتے ہیں اور جو دراز ہو کر بڑا بننا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو گرا دیتے ہیں۔

(٣٦٤٤٨) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ شَيْخٍ يُكَنَّى أَبَا يَزِيدَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ يُسَمِّعَ النَّاسَ بِعَمَلِهِ سَمَّعَ اللَّهُ بِهِ سَامِعَ خَلْقِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَحَقَّرَهُ وَصَغَّرَهُ. (احمد ۲۲۳)

(۳۶۴۴۸) حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص لوگوں میں ناموری چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن ساری مخلوق میں رسوا کرے گا اور اس کو حقیر اور صغیر کریں گے۔

(٣٦٤٤٩) حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُخْتَارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْعَوْفِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ رَاءَى رَاءَى اللَّهُ بِهِ. (ترمذی ۲۳۸۱۔ ابن ماجہ ۴۲۰۶)

(۳۶۴۴۹) حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ناموری چاہتا ہے تو اللہ اس کو رسوا کر دیتا ہے اور جو شخص ریاکاری کرتا ہے تو اللہ اس کے ساتھ دکھلاوا کرتا ہے۔

(٣٦٤٥٠) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لَقَدْ أَدْرَكْتُ أَقْوَامًا مَا كَانُوا يَشْبَعُونَ ذَلِكَ الشِّبَعَ ، إِنْ كَانَ أَحَدُهُمْ لَيَأْكُلُ حَتَّى إِذَا رُدَّ نَفَسُهُ أَمْسَكَ ذَابِلاً نَاحِلاً مُقْبِلاً عَلَى شَأْنِهِ.

(۳۶۴۵۰) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ تحقیق میں نے ایسے لوگوں کو پایا ہے جو اس طرح سے پیٹ سیراب کر کے نہیں کھاتے تھے۔ وہ لوگ کھانا کھانے کے بعد بھی کمزور، نحیف اور پہلے کی طرح چست ہوتے تھے۔

(٣٦٤٥١) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، قَالَ :كُنَّا إِذَا دَخَلْنَا عَلَى الْحَسَنِ خَرَجْنَا ، وَمَا نَعُدُّ الدُّنْيَا شَيْئًا.

(۳۶۴۵۱) حضرت اشعث سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب ہم حضرت حسن کے پاس جاتے تو ہم اس حال میں باہر آتے کہ ہم دنیا کو کچھ نہیں سمجھتے تھے۔

(٣٦٤٥٢) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ :﴿وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ﴾ قَالَ : مِنَ الإِيمَانِ.

(۳۶۴۵۲) حضرت حسن سے قرآن مجید کی آیت ﴿وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ﴾ کے بارے میں منقول ہے کہ اس سے مراد ایمان سے محروم ہونا ہے۔

(٣٦٤٥٣) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ :قَالَ الْحَسَنُ :مِنْ أَشْرَاطِ ، أَوِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ أَنْ يَأْتِيَ الْمَوْتُ خِيَارَكُمْ فَيَلْقُطَهُمْ كَمَا يَلْقُطُ أَحَدُكُمْ أَطَايِبَ الرُّطَبِ مِنَ الطَّبَقِ.

(۳۶۴۵۳) حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن نے فرمایا: قربِ قیامت کی علامات میں سے یہ بات ہے کہ موت تم میں سے بہتر لوگوں کو آئے اور ان کو اس طرح اُچک لے جس طرح تم میں سے کوئی پلیٹ میں سے عمدہ کھجوریں اٹھالیتا ہے۔

(٣٦٤٥٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سَلاَّمِ بْنِ مِسْكِينٍ ، قَالَ :قَالَ الْحَسَنُ :أَهِينُوا الدُّنْيَا فَوَاللهِ لأَهْنَأُ مَا تَكُونُ إِذَا أَهَنْتَهَا.

(۳۶۴۵۴) حضرت سلام بن مسکین سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن نے فرمایا: تم دنیا کی اہانت کرو۔ خدا کی قسم! یہ تم پر اتنی ہی ہلکی ہوگی جتنا تم اس کو ہلکا کرو گے۔

(٣٦٤٥٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :صَوَامِعُ الْمُؤْمِنِينَ بُيُوتُهُمْ.

(۳۶۴۵۵) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اہل ایمان کے عبادت خانے ان کے گھر ہیں۔

(٣٦٤٥٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُورٍ لَهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ﴾ قَالَ :الْجَنَّةُ ﴿وَظَاهِرُهُ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ﴾ قَالَ :النَّارُ.

(۳۶۴۵۶) حضرت حسن سے ارشادِ خداوندی ﴿فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُورٍ لَهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد جنت ہے۔ اور ﴿وَظَاهِرُهُ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ﴾ سے مراد جہنم ہے۔

(٣٦٤٥٧) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ قَالَ : حَدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ﴿يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الإِنْسَان وَأَنَّى لَهُ الذِّكْرَى يَقُولُ يَا لَيْتَنِي قَدَّمْت لِحَيَاتِي﴾ قَالَ :عَلِمَ وَاللهِ أَنَّهُ صَادِف هُنَاكَ حَيَاةٌ طَوِيلَةٌ لَا مَوْتَ فِيهَا آخر ما عَلَيْهِ.

(۳۶۴۵۷) حضرت حسن سے ارشادِ خداوندی ﴿يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الإِنْسَانُ وَأَنَّى لَهُ الذِّكْرَى يَقُولُ يَا لَيْتَنِي قَدَّمْت لِحَيَاتِي﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ فرماتے ہیں: خدا کی قسم! وہ یہ بات جان لے گا کہ یہاں ایسی لمبی زندگی شروع ہونے والی ہے جس کی کوئی انتہا نہیں۔

(٣٦٤٥٨) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُونُ حَدِيثُهُمْ فِي مَسَاجِدِهِمْ أَمْرَ دُنْيَاهُمْ ، لَيْسَ لِلَّهِ فِيهِ حَاجَةٌ ، فَلاَ تُجَالِسُوهُمْ.

(۳۶۴۵۸) حضرت حسن سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ اپنی مسجدوں میں اپنی دنیا کے امور کی بات کریں گے۔ اس میں خدا کے لیے کوئی حاجت نہیں ہوگی۔ پس تم ان کی مجلس اختیار نہ کرنا۔

(٣٦٤٥٩) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿فَلاَ يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقَى﴾

قَالَ: عَنَى بِهِ شَقَاءَ الدُّنْيَا فَلَا تَلْقَى ابْنَ آدَمَ إِلَّا شَقِيًّا نَاصِبًا.

(۳۶۴۵۹) حضرت حسن سے ارشاد خداوندی ﴿فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقَى﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ کہتے ہیں۔اس سے خدا کی مراد ''دنیا کی بدبختی'' ہے۔پس تو کسی ابن آدم کو نہیں ملے گا مگر یہ کہ وہ بدبخت اور نامراد ہوگا۔

(٣٦٤٦٠) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ: قَرَأَ الْحَسَنُ هَذِهِ الآيَةَ ﴿وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا﴾ قَالَ: مَا أَسْمَعُهُ ذَكَرَ فِي وَلَدِهِمَا خَيْرًا ، حَفِظَهُمَا اللَّهُ بِحِفْظِ أَبِيهِمَا.

(۳۶۴۶۰) حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے۔وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن نے یہ آیت ﴿وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا﴾ تلاوت کی۔ فرمایا: میں نے یہ بات سنی کہ اللہ نے ان کے بچے میں خیر کا ذکر کیا ہو۔اللہ نے ان کی حفاظت ان کے والد کی وجہ سے فرمائی۔

(٣٦٤٦١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شَهِيدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثَمَنُ الْجَنَّةِ.

(۳۶۴۶۱) حضرت حسن سے روایت ہے۔وہ کہتے ہیں کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ جنت کی قیمت ہے۔

(٣٦٤٦٢) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، أَنَّ الْحَسَنَ كَانَ يَقُولُ: اتَّقَوْا فِيمَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَأَحْسَنُوا فِيمَا رَزَقَهُمْ.

(۳۶۴۶۲) حضرت اسماعیل بن ابی خالد سے روایت ہے کہ حضرت حسن کہا کرتے تھے۔جو چیز اللہ نے لوگوں پر حرام کی ہے وہ اس سے ڈرتے ہیں اور جو چیز اللہ نے لوگوں کو دی ہے اس میں اچھائی کرتے ہیں۔

(٣٦٤٦٣) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً﴾ قَالَ فِي الدُّنْيَا الْعِلْمُ وَالْعِبَادَةُ ، وَفِي الآخِرَةِ الْجَنَّةُ.

(۳۶۴۶۳) حضرت حسن سے ارشادِ باری تعالیٰ ﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً﴾ کے بارے میں روایت ہے۔فرمایا: دنیا میں علم اور عبادت اور آخرت میں جنت۔

(٣٦٤٦٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ﴿وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا﴾ قَالَ: قَدِّمَ الْفَضْلَ وَأَمْسِكْ مَا يُبَلِّغُكَ.

(۳۶۴۶۴) حضرت حسن سے ارشادِ باری تعالیٰ ﴿وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا﴾ کے بارے میں روایت ہے فرمایا: اضافی چیز آگے بھیج دو اور اتنی چیز روکو جو تمہیں (منزل پر) پہنچادے۔

(٣٦٤٦٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ﴿يَسْعَى نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ﴾ قَالَ: عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۶۴۶۵) حضرت حسن سے ارشادِ باری تعالیٰ ﴿يَسْعَى نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ فرمایا: قیامت کے دن پل صراط پر یہ ہوگا۔

(٣٦٤٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِی الأَشْهَبِ ، قَالَ : قَرَأَ الْحَسَنُ حَتَّى بَلَغَ : ﴿وَلاَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلاَّ قَلِيلاً﴾ قَالَ : إِنَّمَا قَلَّ لأَنَّهُ كَانَ لِغَيْرِ اللهِ.

(۳۶۴۶۶) حضرت ابوالاشہب سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن نے قرأت شروع کی یہاں تک کہ ﴿وَلاَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلاَّ قَلِيلاً﴾ تک پہنچے۔ فرمایا: یہ تھوڑے صرف اس لیے ہیں کہ یہ غیر اللہ کے لیے (بہت) ہوتے ہیں۔

(٣٦٤٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِی الأَشْهَبِ ، قَالَ : قَرَأَ الْحَسَنُ : ﴿التَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ﴾ قَالَ : تَابُوا مِنَ الشِّرْكِ وَبَرِئُوا مِنَ النِّفَاقِ.

(۳۶۴۶۷) حضرت ابوالاشہب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن نے قرآن مجید کی آیت ﴿التَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ﴾ تلاوت کی تو فرمایا: انہوں نے شرک سے توبہ کی اور وہ نفاق سے بری ہوئے۔

(٣٦٤٦٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ بَشِيرُ بْنُ عُقْبَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ : الْعُلَمَاءُ ثَلاَثَةٌ : مِنْهُمْ عَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَلِغَيْرِهِ فَذَلِكَ أَفْضَلُهُمْ وَخَيْرُهُمْ ، وَمِنْهُمْ عَالِمٌ لِنَفْسِهِ فَحَسَنٌ ، وَمِنْهُمْ عالِمٌ لاَ لِنَفْسِهِ ، وَلاَ لِغَيْرِهِ فَذَلِكَ شَرُّهُمْ.

(۳۶۴۶۸) حضرت حسن فرماتے ہیں۔ علماء تین طرح کے ہیں۔ بعض وہ علماء ہیں جو اپنے نفس کے لیے اور دوسروں کے لیے عالم ہیں۔ یہ علماء میں سے افضل اور بہتر ہیں۔ اور بعض وہ علماء ہیں جو اپنے نفس کے لیے عالم ہیں۔ یہ بھی بہتر ہیں۔ اور بعض علماء وہ ہیں جو نہ اپنے نفس کے لیے ہیں اور نہ کسی غیر کے لیے۔ یہ علماء میں سے بدترین ہیں۔

(٣٦٤٦٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ إِمَامًا لأَهْلِهِ إِمَامًا لحيه إِمَامًا لِمَنْ وَرَاءَ ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ ، فَإِنَّهُ لَيْسَ شَیْءٌ يُؤْخَذُ عَنْكَ إِلاَّ كَانَ لَكَ فِيهِ نَصِيبٌ.

(۳۶۴۶۹) حضرت حسن سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تم میں سے جو شخص اس بات کی صلاحیت رکھتا ہے کہ وہ اپنے اہل کا، اپنے قبیلہ کا، وران سے آگے والے لوگوں کا امام ہو تو اس کو یہ کام کرنا چاہیے۔ کیونکہ تم سے جو چیز بھی لی جائے گی اس میں تمہارا حصہ ہوگا۔

(٣٦٤٧٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : أَدْرَكْت أَقْوَامًا يَعْزِمُونَ عَلَى أَهَالِيهِمْ أَنْ لاَ يَرُدُّوا سَائِلاً.

(۳۶۴۷۰) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایسے لوگوں کو پایا ہے جو اپنے گھر والوں کو اس بات پر پکا کرتے تھے کہ وہ کسی سائل کو واپس نہیں کریں گے۔

(٣٦٤٧١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ تَلاَ : ﴿وَاسْأَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِی كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِی السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا﴾ الآيَةَ ، قَالَ : كَانَ حُوتٌ حَرَّمَهُ اللَّهُ عليهم فِی يَوْمٍ وَأَحَلَّهُ لَهُمْ فِی سِوَى ذَلِكَ ، فَكَانَ يَأْتِيهِمْ فِی الْيَوْمِ الَّذِی حُرِّمَ عَلَيْهِمْ كَأَنَّهُ الْمَخَاضُ ، مَا يَمْتَنِعُ مِنْ

أَحَدٍ ، فَجَعَلُوا يَهُمُّونَ وَيُمْسِكُونَ حَتَّى أَخَذُوهُ فَأَكَلُوا وَاللهِ بِهَا أَوْخَمَ أَكْلَةً أَكَلَهَا قَوْمُ لُوطٍ أَبْقَى خِزْيًا فِي الدُّنْيَا وَأَشَدَّ عُقُوبَةً فِي الآخِرَةِ ، وَايْمُ اللهِ لَلْمُؤْمِنُ أَعْظَمُ حُرْمَةً عِنْدَ اللهِ مِنْ حُوتٍ ، وَلَكِنَّ اللَّهَ جَعَلَ مَوْعِدَ قَوْمِي السَّاعَةَ ، وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ.

(۳۶۴۷۱) حضرت حسن کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے ﴿وَاسْأَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا﴾ پوری آیت تلاوت کی۔ تو فرمایا: یہ ایک مچھلی تھی جس کو اللہ تعالیٰ نے ایک دن ان پر حرام کیا تھا اور اس کے علاوہ بقیہ دنوں میں اس کو لوگوں کے لیے حلال کیا تھا۔ پس یہ مچھلی ان کے پاس اس دن حاملہ اونٹنی کی طرح کی آ جاتی تھیں۔ جو کسی کو نہیں روکتی تھی۔ چنانچہ ان لوگوں نے ارادہ کیا اور (اس کو) روکنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ وہ اس کو پکڑ لیتے اور پھر کھا لیتے۔ خدا کی قسم! اس کھانے سے بڑھ کر کوئی کھانا نہیں ہے جو لوگوں نے کبھی کھایا ہو۔ اس نے دنیا میں رسوائی اور آخرت میں شدید ترین عذاب کو چھوڑ دیا۔ اور خدا کی قسم! مومن تو خدا کے ہاں مچھلی سے زیادہ حرمت رکھتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لیے قیامت کے دن کا وعدہ کر رکھا ہے اور قیامت زیادہ وحشت ناک اور ہو کر رہنے والی ہے۔

(٣٦٤٧٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كُنَّا نَتَحَدَّثُ ، أَنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهِ أَظُنُّهُ قَالَ خَيْرًا، جَعَلَ لَهُ زَاجِرًا مِنْ نَفْسِهِ يَأْمُرُهُ بِالْخَيْرِ ، وَيَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ .

(۳۶۴۷۲) حضرت محمد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ یہ بات کیا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کے لیے اس کے اپنے نفس کی طرف سے ایک زاجر مقرر کر دیتے ہیں جو اس کو خیر کا حکم دیتا ہے اور اس کو منکر سے روکتا ہے۔

(٣٦٤٧٣) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا كُلْثُومُ بْنُ جَبْرٍ ، قَالَ : كَانَ الْمُتَمَنِّي بِالْبَصْرَةِ يَقُولُ : فِقْهُ الْحَسَنِ وَوَرَعُ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ وَعِبَادَةُ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ وَحِلْمُ ابْنِ يَسَارٍ.

(۳۶۴۷۳) حضرت کلثوم بن جبیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بصرہ میں متمنی کہا کرتا تھا۔ حضرت حسن کی فقہ، حضرت محمد بن سیرین کا ورع، حضرت طلق بن حبیب کی عبادت اور ابن یسار کا حلم (بے مثال) ہے۔

(٣٦٤٧٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُوَرِّقًا الْعِجْلِيَّ يَقُولُ : مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَفْقَهَ فِي وَرَعِهِ ، وَلاَ أَوْرَعَ فِي فِقْهِهِ مِنْ مُحَمَّدٍ ، وَقَالَ أَبُو قِلاَبَةَ : اصْرِفُوهُ حَيْثُ شِئْتُمْ فَتَجِدُونَهُ أَشَدَّكُمْ وَرَعًا وَأَمْلَكَكُمْ لِنَفْسِهِ.

(۳۶۴۷۴) حضرت مورّق عجلی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد رحمہ اللہ سے بڑھ کر اپنی فقہ میں پرہیزگاری کرنے والا، اور اپنی پرہیزگاری میں فقہ رکھنے والا نہیں دیکھا۔ حضرت ابوقلابہ کہتے ہیں۔ تم اس کو جہاں بھی پھیر دو۔ تو وہ تم اس کو سب سے زیادہ

پرہیزگاری کرنے والا اور تم میں سے اپنے نفس کا سب سے زیادہ مالک ہوگا۔

(٣٦٤٧٥) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : لاَ أَعْلَمُ الدرن مِنَ الدِّينِ.

(۳۶۴۷۵) حضرت محمد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں دین میں کوئی میل کچیل نہیں جانتا۔

(٣٦٤٧٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سَلاَّمُ بْنُ مِسْكِينٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَلْحَةَ الْخُزَاعِيُّ ، قَالَ : إنَّ نَفْسَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ كَانَتْ أَهْوَنَ عَلَيْهِ فِي ذَاتِ اللهِ مِنْ نَفْسِ ذُبَابٍ.

(۳۶۴۷۶) حضرت عمران بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب کا نفس، اللہ کے معاملہ میں ان پر مکھی سے بھی زیادہ ہلکا تھا۔

(٣٦٤٧٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ كَانَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي مَجْلِسِهِ : اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ.

(۳۶۴۷۷) حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب اپنی مجلس میں اکثر یہ کہا کرتے تھے۔ اے اللہ! سلامتی فرما۔ اے اللہ! سلامتی فرما۔

(٣٦٤٧٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : قَالَ كَعْبٌ : مَا نَظَرَ اللَّهُ إِلَى الْجَنَّةِ قَطُّ إِلاَّ ، قَالَ : طِبْتِ لأَهْلِكَ فَازْدَادَتْ عَلَى مَا كَانَتْ طِيبًا حَتَّى يَدْخُلَهَا أَهْلُهَا. (طبرانی ۵۷)

(۳۶۴۷۸) حضرت کعب کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کی طرف کبھی نہیں دیکھا مگر یہ کہ فرمایا: تم اپنے اہل کے لیے اچھی ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ اپنی اچھائی کے باوجود مزید اچھی ہوتی ہے یہاں تک کہ اہل جنت جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

(٣٦٤٧٩) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ الأَنْصَارِيِّ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : قَالَ إِبْرَاهِيمُ : يَا رَبِّ ، إِنِّي لَيَحْزُنُنِي أَنْ لاَ أَرَى أَحَدًا فِي الأَرْضِ يَعْبُدُكَ غَيْرِي ، فَبَعَثَ اللَّهُ مَلاَئِكَةً تُصَلِّي مَعَهُ وَتَكُونُ مَعَهُ.

(۳۶۴۷۹) حضرت کعب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے عرض کیا۔ اے پروردگار! مجھے اس بات سے غم ہوتا ہے کہ روئے زمین پر میرے علاوہ تیری عبادت کوئی نہ کرے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو بھیجا جو حضرت ابراہیم کے ساتھ ہوتے تھے اور ان کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔

(٣٦٤٨٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلاَّ مُتَعَلِّمَ خَيْرٍ ، أَوْ مُعَلِّمَهُ.

(۳۶۴۸۰) حضرت کعب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے وہ سارا کچھ ملعون ہے سوائے خیر کے سیکھنے اور سکھانے والے کے۔

(۳٦٤٨١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِی عَلِیُّ بْنُ زَیْدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ أَنَّ کَعْبًا قَالَ فِی قَوْلِهِ : ﴿وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ﴾ قَالَ : عَلَی مَسِیرَةِ أَرْبَعِینَ عَامًا.

(۳۶۴۸۱) حضرت مطرف سے روایت ہے کہ حضرت کعب نے ارشادِ خداوندی (وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ) کے بارے میں فرمایا: چالیس سال کی مسافت تک۔

(۳٦٤٨٢) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَن عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ ، عَنْ کَعْبٍ ، قَالَ : یُؤْتَی بِالرَّئِیسِ فِی الْخَیْرِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَیُقَالَ لَهُ : أَجِبْ رَبَّك ، فَیُنْطَلَقُ بِهِ إِلَی رَبِّهِ فَلاَ یُحْجَبُ عَنْهُ ، فَیُؤْمَرُ بِهِ إِلَی الْجَنَّةِ فَیَرَی مَنْزِلَهُ وَمَنَازِلَ أَصْحَابِهِ الَّذِینَ کَانُوا یُجَامِعُونَهُ عَلَی الْخَیْرِ وَیُعِینُونَهُ عَلَیْهِ ، فَیُقَالَ لَهُ : هَذِهِ مَنْزِلَةُ فُلاَنٍ وَهَذِهِ مَنْزِلَةُ فُلاَنٍ ، فَیَرَی مَا أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ فِی الْجَنَّةِ مِنَ الْکَرَامَةِ ، وَیَرَی مَنْزِلَتَهُ أَفْضَلَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ ، وَیُکْسَی مِنْ ثِیَابِ الْجَنَّةِ وَیُوضَعُ عَلَی رَأْسِهِ تَاجٌ ، ویغلّفه مِنْ رِیحِ الْجَنَّةِ ، وَیُشْرِقُ وَجْهُهُ حَتَّی یَکُونَ مِثْلَ الْقَمَرِ ، قَالَ هَمَّامٌ : أَحْسَبُهُ ، قَالَ : لَیْلَةَ الْبُدْرِ ، قَالَ : فَیَخْرُجُ فَلاَ یَرَاهُ أَهْلُ مَلأٍ إِلاَّ قَالُوا : اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ، حَتَّی یَأْتِیَ أَصْحَابَهُ الَّذِینَ کَانُوا یُجَامِعُونَهُ عَلَی الْخَیْرِ وَیُعِینُونَهُ عَلَیْهِ فَیَقُولُ : أَبْشِرْ یَا فُلاَنُ ، فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعَدَّ لَك فِی الْجَنَّةِ کَذَا ، وَأَعَدَّ لَك فِی الْجَنَّةِ کَذَا وَکَذَا ، فَمَا زَالَ یُخْبِرُهُمْ بِمَا أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ فِی الْجَنَّةِ مِنَ الْکَرَامَةِ حَتَّی یَعْلُوَ وُجُوهَهُمْ مِنَ الْبَیَاضِ مِثْلُ مَا عَلاَ وَجْهَهُ ، فَیَعْرِفُهُمَ النَّاسُ بِبَیَاضِ وُجُوهِهِمْ فَیَقُولُونَ : هَؤُلاَءِ أَهْلُ الْجَنَّةِ ، وَیُؤْتَی بِالرَّئِیسِ فِی الشَّرِّ فَیُقَالَ لَهُ : أَجِبْ رَبَّك ، فَیُنْطَلَقُ بِهِ إِلَی رَبِّهِ فَیُحْجَبُ عَنْهُ وَیُؤْمَرُ بِهِ إِلَی النَّارِ ، فَیَرَی مَنْزِلَتَهُ وَمَنَازِلَ أَصْحَابِهِ ، فَیُقَالَ : هَذِهِ مَنْزِلَةُ فُلاَنٍ وَهَذِهِ مَنْزِلَةُ فُلاَنٍ ، فَیَرَی مَا أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ فِیهَا مِنَ الْهَوَانِ ، وَیَرَی مَنْزِلَتَهُ شَرًّا مِنْ مَنَازِلِهِمْ ، قَالَ : فَیَسْوَدُّ وَجْهُهُ وَتَزْرَقُّ عَیْنَاهُ ، وَیُوضَعُ عَلَی رَأْسِهِ قَلَنْسُوَةٌ مِنْ نَارٍ ، فَیَخْرُجُ فَلاَ یَرَاهُ أَهْلُ مَلاَ إِلاَّ تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْهُ ، فَیَأْتِی أَصْحَابَهُ الَّذِینَ کَانُوا یُجَامِعُونَهُ عَلَی الشَّرِّ وَیُعِینُونَهُ عَلَیْهِ ، قَالَ : فَیَقُولُونَ : نَعُوذُ بِاللهِ مِنْك ، قَالَ : فَیَقُولُ : مَا أَعَاذَکُمَ اللَّهُ مِنِّی ، فَیَقُولُ لَهُمْ : أَمَا تَذْکُرُ یَا فُلاَنُ کَذَا وَکَذَا ، فَیُذَکِّرُهُمَ الشَّرَّ الَّذِی کَانُوا یُجَامِعُونَهُ وَیُعِینُونَهُ عَلَیْهِ ، فَمَا یزَالَ یُخْبِرُهُمْ بِمَا أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ فِی النَّارِ حَتَّی یَعْلُوَ وُجُوهَهُمْ مِنَ السَّوَادِ مِثْلُ مَا عَلاَ وَجْهَهُ ، فَیَعْرِفُهُمَ النَّاسُ بِسَوَادِ وُجُوهِهِمْ فَیَقُولُونَ : هَؤُلاَءِ أَهْلُ النَّارِ.

(۳۶۴۸۲) حضرت کعب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن خیر میں سرداری کرنے والے ایک سردار کولایا جائے گا اور اس کو کہا جائے گا۔ اپنے رب کو جواب دو۔ پھر اس کو اس کے رب کی طرف لے جایا جائے گا اور اس سے حجاب نہیں کیا جائے گا۔ پھر اس کو جنت کی طرف جانے کا حکم دیا جائے گا چنانچہ وہ اپنی اور اپنے ساتھ خیر کے کاموں میں معاونت اور ہاتھ بٹانے والوں کی منزلیں دیکھے گا۔ اور اس کو کہا جائے گا یہ فلاں کی منزل ہے اور یہ فلاں کی منزل ہے۔ چنانچہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے جنت

میں عزت و مقام تیار کیا ہوگا یہ اس کو دیکھے گا۔ اور یہ اپنی منزل کو دیگر لوگوں کی منزلوں سے افضل دیکھے گا۔ اور اس کو جنت کے کپڑے پہنائے جائیں گے۔ اور اس کے سر پر تاج رکھا جائے گا اور اس پر جنت کی ہوا چڑھائی جائے گی۔ اور اس کے چہرے کو اتنا چمکایا جائے گا کہ وہ چاند کی طرح ہو جائے گا ہمام راوی کا کہنا ہے۔ میرے خیال میں استاد نے کہا تھا۔ ماہِ تمام کی طرح...... ہو جائے گا۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر وہ باہر آئے گا۔ اس کو جو لوگ بھی دیکھیں گے وہ یہی کہیں گے۔ اے اللہ اس کو ان میں سے کر دے یہاں تک کہ یہ ان لوگوں کے پاس آئے گا جو اس کے ساتھ کار خیر میں معاونت اور شرکت کرتے تھے۔ اور کہے گا۔ اے فلاں! تجھے خوشخبری ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے جنت میں ایسی ایسی تیاری کر رکھی ہے۔ اور تیرے لیے جنت میں یہ، یہ تیار کیا ہے۔ پس وہ ان لوگوں کو ان نعمتوں کے بارے میں بتاتا رہے گا جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جنت میں بنا رکھی ہیں یہاں تک کہ ان کے چہروں پر بھی ایسی ہی سفیدی چڑھ جائے گی جیسی اس کے چہرے پر چڑھی ہوئی ہوگی۔ چنانچہ لوگ انہیں ان کے چہروں کی سفیدی سے پہچانیں گے اور کہیں گے۔ یہ لوگ اہل جنت ہیں۔

(اور شریروں کے سردار کو لایا جائے گا اور اس کو کہا جائے گا۔ تو اپنے رب کو جواب دے۔ پس اس کو اس کے رب کی طرف لے جایا جائے گا۔ پھر اس سے پردہ کر دیا جائے گا اور اس کو جہنم کی طرف جانے کا حکم دیا جائے گا اور وہ (وہاں) اپنی اور اپنے ساتھیوں کی منزل دیکھے گا۔ اس کو کہا جائے گا۔ یہ فلاں کی منزل ہے اور یہ فلاں کی منزل ہے پس وہ وہاں خدا کی طرف سے تیار کردہ ذلت کو دیکھے گا اور وہ اپنی منزل دیگر تمام لوگوں سے بدتر دیکھے گا۔ راوی کہتے ہیں۔ اس پر اس کا چہرہ سیاہ اور آنکھیں نیلی ہو جائیں گی اور اس کے سر پر آگ کی ٹوپی رکھی جائے گی۔ پھر یہ باہر آئے گا تو اس کو جو جماعت بھی دیکھے گی وہ اس سے خدا کی پناہ مانگے گی۔ پھر وہ اپنے ان ساتھیوں کے پاس آئے گا جو اس کے ساتھ شر میں معاونت و شرکت کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں۔ وہ لوگ کہیں گے۔ ہم تجھ سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں۔ وہ کہے گا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں مجھ سے پناہ نہ دے پھر یہ ان سے کہے گا۔ اے فلاں! یہ یہ بات یاد کر۔ چنانچہ یہ ان کو وہ تمام شرارتیں یاد دلائے گا جس کو یہ سب اکٹھے اور باہم معاونت سے کرتے تھے۔ یہ انہیں جہنم میں ان کے لیے تیار شدہ عذاب کی بات کرتا رہے گا۔ یہاں تک کہ اس کے چہرے پر چڑھی ہوئی سیاہی کی طرح ان کے چہرے پر بھی سیاہی چڑھ جائے گی اور لوگ ان کو ان کے چہرے کی سیاہی کی وجہ سے پہچان لیں گے اور لوگ کہیں گے۔ یہ جہنم والے ہیں۔

(٣٦٤٨٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : قَالَ لَنَا أَبِي : إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا مِنْ زِينَةِ الدُّنْيَا وَزَهْرَتِهَا فَلْيَأْتِ أَهْلَهُ فَلْيَأْمُرْهُمْ بِالصَّلاَةِ وَلْيَصْطَبِرْ عَلَيْهَا ، فَإِنَّ اللَّهَ ، قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ﴿وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَى مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ﴾ ثُمَّ قَرَأَ إِلَى آخِرِ الآيَةِ.

(۳۶۴۸۳) حضرت ہشام بن عروہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں، میرے والد صاحب نے کہا تھا: جب تم میں سے کوئی دنیا کی زینت اور خوب صورتی کو دیکھے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنے گھر والوں کے پاس آئے اور ان کو نماز پڑھنے اور اس پر ٹھہرنے کا حکم

دے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا: ﴿وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَى مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ﴾ پھر آپ رحمہ اللہ نے آخر تک یہ آیت تلاوت فرمائی۔

(٣٦٤٨٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: إِذَا رَأَيْت الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْحَسَنَةَ فَاعْلَمْ، أَنَّ لَهَا عِنْدَهُ أَخَوَاتٍ، فَإِنَّ الْحَسَنَةَ تَدُلُّ عَلَى أُخْتِهَا ، وَإِذَا رَأَيْته يَعْمَلُ السَّيِّئَةَ فَاعْلَمْ ، أَنَّ لَهَا عِنْدَهُ أَخَوَاتٍ، فَإِنَّ السَّيِّئَةَ تَدُلُّ عَلَى أُخْتِهَا.

(۳۶۴۸۴) حضرت ہشام بن عروہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جب تم کسی آدمی کو نیکی کرتے دیکھو تو جان لو کہ اس کے پاس اور بھی نیکیاں ہیں کیونکہ نیکی، نیکی پر دلالت کرتی ہے۔ اور جب تم کسی آدمی کو گناہ کرتے دیکھو تو جان لو کہ اس کے پاس اور بھی گناہ ہیں کیونکہ گناہ گناہ پر دلالت کرتا ہے۔

(٦٣) كلام طاوسٍ رحمه الله

حضرت طاوس رحمہ اللہ کے آثار

(٣٦٤٨٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: حُلو الدُّنْيَا مُرُّ الآخِرَةِ ، وَمُرُّ الدُّنْيَا حُلو الآخِرَةِ.

(۳۶۴۸۵) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ دنیا کی مٹھاس آخرت کی کرواہٹ ہے اور دنیا کی کرواہٹ آخرت کی مٹھاس ہے۔

(٣٦٤٨٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ، قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ لاَ يَحْرُزُ دِينَهُ إِلاَّ حُفْرَتُهُ.

(۳۶۴۸۶) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ مومن کے دین کو اس کی قبر ہی بچا سکتی ہے۔

(٣٦٤٨٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنِي نَافِعُ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ بشر بْنِ عَاصِمٍ ، قَالَ :قَالَ طَاوُوسٌ :مَا رَأَيْت مِثْلَ أَحَدٍ أَمِنَ عَلَى نَفْسِهِ قَدْ رَأَيْت رَجُلاً لَوْ قِيلَ لِي :مَنْ أَفْضَلُ مَنْ تَعْرِفُ قُلْتُ :فُلاَنٌ لِذَلِكَ الرَّجُلِ ، فَمَكَثَ عَلَى ذَلِكَ ، ثُمَّ أَخَذَهُ وَجَعٌ فِي بَطْنِهِ فَأَصَابَهُ مِنْهُ شَيْءٌ فَاسْتَسَحَّ بَطْنَهُ عَلَيْهِ وَاشْتَهَاهُ فباحته فَرَأَيْته فِي نِطْعٍ مَا أَدْرِي أَيَّ طَاقَيْهِ أَسْرَعُ حَتَّى مَاتَ عَرَقًا.

(۳۶۴۸۷) ...... گذارش: حضرت طاوس کے اس اثر کا ترجمہ بالکل واضح نہیں ہو سکا۔ مصنف ابن ابی شیبہ کے محقق محمد عوامہ اس اثر کے حاشیے میں فرماتے ہیں "وتتمة الخبر لم يتضح لي معناه" ؟؟

(٣٦٤٨٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : كَانَ قَمِيصُهُ فَوْقَ الإِزَارِ وَالرِّدَاءُ فَوْقَ الْقَمِيصِ.

(۳۶۴۸۸) حضرت ابو ہاشم فرماتے ہیں کہ حضرت طاوس کی قمیص ازار سے اوپر اور ان کی چادر قمیص سے اوپر ہوتی تھی۔

(۳۶٤۸۹) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :أَلاَ رَجُلٌ يَقُومُ بِعَشْرِ آيَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فَيُصْبِحُ قَدْ كُتِبَ لَهُ مِئَةُ حَسَنَةٍ وَأَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ.

(۳۶۴۸۹) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ جو شخص رات کو نماز میں دس آیات کی تلاوت کرے تو صبح میں اس کے لئے سو یا اس سے زیادہ نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

(٦٤) سعِيد بن جبيرٍ رحمه الله

حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کے آثار

(۳٦٤۹۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :التَّوَكُّلُ عَلَى اللهِ جِمَاعُ الإِيمَانِ.

(۳۶۴۹۰) حضرت سعید بن جبیر ریشیلہ فرماتے ہیں کہ اللہ پر توکل کرنا ایمان کی بنیاد ہے۔

(۳٦٤۹۱) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ .اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ صِدْقَ التَّوَكُّلِ عَلَيْكَ وَحُسْنَ الظَّنِّ بِكَ.

(۳۶۴۹۱) حضرت سعید بن جبیر ریشیلہ فرماتے تھے کہ اے اللہ! میں تجھ سے تجھ پر سچے بھروسے کی صفت کا سوال کرتا ہوں اور تیرے ساتھ سچا گمان کرنے کا سوال کرتا ہوں۔

(۳٦٤۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَتِيقٍ ، قَالَ سَقَيْت سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ شَرْبَةً مِنْ عَسَلٍ فِي قَدَحٍ فَشَرِبَهَا ، ثُمَّ قَالَ :وَاللهِ لأُسْأَلَنَّ ، عَنْ هَذَا ، فَقُلْتُ :لِمَهْ ؟ فَقَالَ :شَرِبْته وَأَنَا أَسْتَلِذُّهُ.

(۳۶۴۹۲) حضرت بکیر بن عتیق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کو ایک پیالے میں شہد کا ایک گھونٹ پلایا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ خدا کی قسم! مجھ سے اس کے بارے میں بھی سوال کیا جائے گا۔ میں نے کہا وہ کیوں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے اس کو پیا ہے اور اس سے لذت اٹھائی ہے۔

(۳٦٤۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ ، قَالَ :قَرَأْت كِتَابَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ إِلَى أَبِي :يَا أَبَا عُمَرَ ، كُلُّ يَوْمٍ يَعِيشُ فِيهِ الْمُسْلِمُ فَهُوَ غَنِيمَةٌ.

(۳۶۴۹۳) حضرت عمر بن ذر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کا وہ خط پڑھا جو انہوں نے میرے والد کی طرف لکھا، اس میں مکتوب تھا کہ ہر وہ دن جس میں مسلمان زندہ رہے وہ اس کے لئے غنیمت ہے۔

(۳٦٤۹٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ ﴿بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ﴾ قَالَ مَرُّ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ.

(۳۶۴۹۴) حضرت سعید بن جبیر قرآن مجید کی آیت ﴿بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد دن اور رات کا گذرنا ہے۔

(٣٦٤٩٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : ذَاكِرُ اللهِ فِي الْغَافِلِينَ كَحَامِي الْمُحْتَسِبِينَ.

(۳۶۴۹۵) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ غفلت والوں میں اللہ کا ذکر کرنے والا ایسے ہے جیسے قیدیوں کی حفاظت کرنے والا۔

(٣٦٤٩٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ﴿وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ﴾ قَالَ : وَمَا هُوَ بِاللَّعِبِ.

(۳۶۴۹۶) حضرت سعید بن جبیر قرآن مجید کی آیت ﴿وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد لعب ہے۔

(٣٦٤٩٧) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ﴿فَسُحْقًا لأَصْحَابِ السَّعِيرِ﴾ قَالَ : وَادٍ فِي جَهَنَّمَ.

(۳۶۴۹۷) حضرت سعید بن جبیر قرآن مجید کی آیت ﴿فَسُحْقًا لأَصْحَابِ السَّعِيرِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد جہنم کی ایک وادی ہے۔

(٣٦٤٩٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : ﴿يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ أَرْضِي وَاسِعَةٌ﴾ قَالَ : مَنْ أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلْيَهْرُبْ.

(۳۶۴۹۸) حضرت سعید بن جبیر قرآن مجید کی آیت ﴿يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ أَرْضِي وَاسِعَةٌ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اللہ کی زمین بہت وسیع ہے، جسے معصیت کا حکم دیا جائے وہ بھاگ جائے۔

(٣٦٤٩٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الأَصْبَغُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ رَدَّدَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللهِ﴾ بِضْعًا وَعِشْرِينَ مَرَّةً.

(۳۶۴۹۹) حضرت قاسم بن ابی ایوب فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر نے قرآن مجید کی آیت ﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللهِ﴾ کو بیس سے زیادہ مرتبہ دہرایا۔

(٣٦٥٠٠) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿إِنَّا هُدْنَا إِلَيْكَ﴾ قَالَ : تُبْ.

(۳۶۵۰۰) حضرت سعید بن جبیر قرآن مجید کی آیت ﴿إِنَّا هُدْنَا إِلَيْكَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ہم نے توبہ کی۔

(٣٦٥٠١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الزُّبَيْرِيُّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ﴿بَلِ الإِنْسَانُ عَلَى نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ﴾ قَالَ : شَاهِدٌ عَلَى نَفْسِهِ وَلَوِ اعْتَذَرَ.

(۳۶۵۰۱) حضرت سعید بن جبیر قرآن مجید کی آیت ﴿بَلِ الإِنْسَانُ عَلَى نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں انسان اپنے

نفس پر گواہ خواہ عذر پیش کرلے۔

(۳٦٥٠٢) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ﴿لَا جَرَمَ أَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَأَنَّهُمْ مُفْرَطُونَ﴾ قَالَ : مَنْسِيُّونَ مُضَيَّعُونَ.

(۳٦٥٠٢) حضرت سعید بن جبیر قرآن مجید کی آیت ﴿لَا جَرَمَ أَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَأَنَّهُمْ مُفْرَطُونَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وہ بھلا دیئے جائیں گے، ضائع کردیئے جائیں گے۔

(۳٦٥٠٣) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ﴿وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ﴾ قَالَ: مَا نَسوا.

(۳٦٥٠٣) حضرت سعید بن جبیر قرآن مجید کی آیت ﴿وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جو وہ بھول چکے۔

(٦٥) حديث أبي عبيدة رحمه الله

حضرت ابوعبیدہ کے آثار

(۳٦٥٠٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : يَقُولُ ، يَعْنِي اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَفَقَّهُونَ بِغَيْرِ عِبَادَتِي ، يَلْبَسُونَ مُسُوكَ الضَّأْنِ وَقُلُوبُهُمْ أَمَرُّ مِنَ الصَّبِرِ ، أَبِي يَغْتَرُّونَ أَمْ إِيَّايَ يَخْدَعُونَ فَبِي حَلَفْتُ لأُتِيحَنَّ لَهُمْ فِتْنَةً فِي الدُّنْيَا تَدَعُ الْحَلِيمَ مِنْهُمْ حَيْرَانًا. (ابن المبارك ٥٠)

(۳٦٥٠٤) حضرت ابوعبیدہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان لوگوں کو کیا ہوا جو میری عبادت کے بغیر سمجھدار بننا چاہتے ہیں؟ وہ بھیڑ کی کھال اوڑھتے ہیں لیکن ان کے دل ایلوے (ایک کڑوا پھل) سے زیادہ کڑوے ہیں۔ کیا وہ میری وجہ سے دھوکے میں ہیں یا مجھے دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ میں اپنی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں انہیں دنیا میں ایسے فتنے میں مبتلا کروں گا جوان میں سے بردبار کو بھی حیران وسرگرداں کردے گا۔

(۳٦٥٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، أَنَّ جَبَّارًا مِنَ الْجَبَابِرَةِ ، قَالَ : لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَنْظُرَ إِلَى مَنْ فِي السَّمَاءِ ، قَالَ : فَسَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْهِ أَضْعَفَ خَلْقِهِ فَدَخَلَتْ بَقَّةٌ فِي أَنْفِهِ فَأَخَذَهُ الْمَوْتُ ، فَقَالَ : اضْرِبُوا رَأْسِي ، فَضَرَبُوهُ حَتَّى نَثَرُوا دِمَاغَهُ.

(۳٦٥٠٥) حضرت ابوعبیدہ فرماتے ہیں کہ ایک متکبر اور سرکش شخص نے کہا کہ میں اس وقت تک ظلم سے باز نہیں آؤں گا جب تک میں آسمان میں موجود ساری مخلوق کو نہیں دیکھ لیتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنی ایک کمزور ترین مخلوق کو مسلط کردیا۔ ایک جوں اس کے ناک میں داخل ہوئی اور اس کی موت کا سبب بن گئی۔ وہ کہتا تھا کہ میرے سر پر مارو، لوگوں نے اس کے سر پر اتنا مارا کہ اس کا دماغ ظاہر ہوگیا۔

(٣٦٥٠٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ رَبِيعٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ يَقُولُ : إِنَّ الْحُكْمَ الْعَدْلَ لَيُسَكِّنُ الأَصْوَاتَ عَنِ اللهِ ، وَإِنَّ الْحُكْمَ الْجَائِرَ تَكْثُرُ مِنْهُ الشَّكَاةُ إِلَى اللهِ.

(۳۶۵۰۶) حضرت ابوعبیدہ فرماتے ہیں کہ انصاف کی حکومت اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی آوازوں کو خاموش کرا دیتی ہے اور ظلم والی حکومت سے اللہ کی طرف جانے والی شکایتیں بڑھ جاتی ہیں۔

(٣٦٥٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ﴿إِنَّ هَؤُلَاءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيلُونَ﴾ قَالَ : كَانُوا سِتَّمِئَةِ أَلْفٍ وَسَبْعِينَ أَلْفًا.

(۳۶۵۰۷) حضرت ابوعبیدہ قرآن مجید کی آیت ﴿إِنَّ هَؤُلَاءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيلُونَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وہ چھ لاکھ ستر ہزار لوگ تھے۔

(٦٦) كلام عبدِ الأعلى رحمه الله

حضرت عبدالاعلیٰ کے آثار

(٣٦٥٠٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ الأَعْلَى التَّيْمِيَّ يَقُولُ : مَنْ أُوتِيَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لاَ يُبْكِيهِ لَخَلِيقٌ أَنْ لاَ يَكُونَ أُوتِيَ عِلْمًا يَنْفَعُهُ ، لأَنَّ اللَّهَ نَعَتَ الْعُلَمَاءَ ، ثُمَّ قَرَأَ إِلَى قَوْلِهِ ﴿يَبْكُونَ﴾. (ابن المبارك ١٢٥)

(۳۶۵۰۸) حضرت ابوعبیدہ تیمی فرماتے ہیں کہ جسے وہ علم دے گیا جو اسے رونے پر نہ ابھارے وہ اس لائق ہے کہ اس کے بارے میں کہا جائے کہ اسے علمِ نافع عطا نہیں ہوا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے علماء کی تعریف فرمائی ہے۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ إِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْأَذْقَانِ سُجَّدًا ○ وَّ يَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ إِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ○ وَ يَخِرُّوْنَ لِلْأَذْقَانِ يَبْكُوْنَ﴾

(٣٦٥٠٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ الأَعْلَى التَّيْمِيُّ قَالَ : ما من أهل دار إلاّ ملك الموت يتصفحهم في اليوم مرتين.

(۳۶۵۰۹) حضرت عبدالاعلیٰ تیمی فرماتے ہیں کہ موت کا فرشتہ ہر گھر میں دن میں دو مرتبہ جھانکتا ہے۔

(٣٦٥١٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى التَّيْمِيِّ ، قَالَ : الْجَنَّةُ وَالنَّارُ لَقِنَتَا السَّمْعَ مِنْ بَنِي آدَمَ ، فَإِذَا سَأَلَ الرَّجُلُ الْجَنَّةَ ، قَالَتْ : اللَّهُمَّ أَدْخِلْهُ فِيَّ ، وَإِذَا اسْتَعَاذَ مِنَ النَّارِ ، قَالَتْ : اللَّهُمَّ أَعِذْهُ مِنِّي.

(۳۶۵۱۰) حضرت عبدالاعلیٰ تیمی فرماتے ہیں کہ جنت اور دوزخ انسان کی باتوں کو سنتی ہیں، جب انسان جنت کا سوال کرتا ہے اور جنت کہتی ہے کہ اللہ! اسے مجھ میں داخل فرما اور انسان جب جہنم سے پناہ مانگتا ہے تو جہنم کہتی ہے کہ اے اللہ! اسے مجھ سے پناہ عطا فرما۔

(۳۶۵۱۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : كَانَ أَبُو صَالِحٍ يَؤُمُّنَا ، فَكَانَ لاَ يُبَيِّنُ الْقِرَائَةَ مِنَ الرِّقَّةِ.

(۳۶۵۱۱) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ حضرت ابوصالح ہمیں نماز پڑھایا کرتے تھے۔ بعض اوقات ان پر اتنی رقت طاری ہوجاتی کہ قراءت کو واضح نہ کر سکتے تھے۔

(۳۶۵۱۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : يُحْشَرُ النَّاسُ هَكَذَا وَوَضَعَ رَأْسَهُ وَأَمْسَكَ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ عِنْدَ صَدْرِهِ.

(۳۶۵۱۲) حضرت ابوصالح نے ایک مرتبہ فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں کو یوں جمع کیا جائے گا، یہ فرما کر انہوں نے اپنا سر جھکایا اور سینے کے پاس اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھا۔

(۳۶۵۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ﴿يَا وَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَرْقَدِنَا﴾ قَالَ : كَانُوا يَرَوْنَ ، أَنَّ الْعَذَابَ يُخَفَّفُ ، عَنْ أَهْلِ الْقُبُورِ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ ، فَإِذَا جَائَتِ النَّفْخَةُ الثَّانِيَةُ ، قَالُوا : ﴿يَا وَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَرْقَدِنَا﴾.

(۳۶۵۱۳) حضرت ابوصالح قرآن مجید کی آیت ﴿يَا وَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَرْقَدِنَا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وہ خیال کرتے تھے کہ دونوں نفخوں کے درمیان اہل قبور سے عذاب کو کم کر دیا جائے گا۔ جب دوسرا نفخہ آئے گا تو وہ کہیں گے ﴿يَا وَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَرْقَدِنَا﴾.

(۳۶۵۱۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : طُوبَى شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَوْ أَنَّ رَاكِبًا رَكِبَ حِقَّةً ، أَوْ جَذَعَةً فَأَطَافَ بِهَا مَا بَلَغَ الْمَوْضِعَ الَّذِي رَكِبَ فِيهِ حَتَّى يَقْتُلَهُ الْهَرَمُ.

(۳۶۵۱۴) حضرت ابوصالح فرماتے ہیں کہ طوبیٰ جنت میں ایک درخت ہے، اگر کوئی سوار کسی جوان اونٹ پر سوار ہو اور اس درخت کا چکر لگانا چاہے تو وہ بوڑھا ہو کر مر جائے گا لیکن دوبارہ اس جگہ نہیں پہنچ سکتا جہاں سے چلا تھا۔

(۳۶۵۱۵) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو سِنَان ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّة ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : يُحَاسِبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ أَرْسَلَ إِلَيْهِمَ الرُّسُلَ فَيُدْخِلُ الْجَنَّةَ مَنْ أَطَاعَهُ وَيُدْخِلُ النَّارَ مَنْ عَصَاهُ : وَيَبْقَى قَوْمٌ مِنَ الْوِلْدَانِ وَالَّذِينَ هَلَكُوا فِي الْفَتْرَةِ وَمَنْ غُلِبَ عَلَى عَقْلِهِ ، فَيَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُمْ : قَدْ رَأَيْتُمْ إِنَّمَا أَدْخَلْتُ الْجَنَّةَ مَنْ أَطَاعَنِي وَأَدْخَلْتُ النَّارَ مَنْ عَصَانِي ، وَإِنِّي آمُرُكُمْ أَنْ تَدْخُلُوا هَذِهِ النَّارَ ، فَيَخْرُجُ لَهُمْ عُنُقٌ مِنْهَا ، فَمَنْ دَخَلَهَا كَانَتْ نَجَاتَهُ ، وَمَنْ نَكَصَ فَلَمْ يَدْخُلْهَا كَانَتْ هَلَكَتَهُ.

(۳۶۵۱۵) حضرت ابوصالح فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن ان لوگوں سے حساب لیا جائے گا جن کی طرف رسول بھیجے جاتے تھے۔ ان کی اطاعت کرنے والے جنت میں اور نافرمانی کرنے والے جہنم میں جائیں گے، پھر بچوں، فترتِ رسل کے زمانے میں انتقال کر جانے والوں اور مغلوب العقل لوگ باقی رہ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا کہ تم نے دیکھ لیا کہ میں نے اپنی

اطاعت کرنے والوں کو جنت میں اور اپنی نافرمانی کرنے والوں کو جہنم میں داخل کردیا۔ میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم اس آگ میں داخل ہو جاؤ۔ پھر جہنم سے ان کے لئے کچھ گردنیں نکلیں گی، جو اس میں داخل ہونے لگے گا وہ نجات پالے گا اور جو پیچھے ہٹے گا وہ ہلاک ہو جائے گا۔

(٣٦٥١٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ﴾ قَالَ : حَسَنَةٌ ﴿إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾ قَالَ : تَنْتَظِرُ الثَّوَابَ مِنْ رَبِّهَا.

(۳۶۵۱۶) حضرت ابو صالح فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیت ﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ﴾ سے مراد خوبصورت چہرے اور ﴿إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾ سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے رب سے بدلے کا انتظار کر رہے ہوں گے۔

(٦٧) يحيى بن وثّاب رحمه الله

حضرت یحییٰ بن وثاب رحمہ اللہ علیہ کے آثار

(٣٦٥١٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ يَحْيَى، أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى كَأَنَّهُ يُخَاطِبُ رَجُلاً مِنْ إِقْبَالِهِ عَلَى صَلاَتِهِ.

(۳۶۵۱۷) حضرت یحییٰ جب نماز پڑھتے تھے تو نماز میں ایسی توجہ ہوتی جیسے کسی آدمی سے بات کر رہے ہوں۔

(٣٦٥١٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَحْيَى ، قَالَ : كَانُوا إِذَا كَانَتْ فِيهِمْ جِنَازَةٌ عُرِفَ ذَلِكَ فِي وُجُوهِهِمْ أَيَّامًا.

(۳۶۵۱۸) حضرت یحییٰ بن وثاب فرماتے ہیں کہ اسلاف جب کسی جنازے کو دیکھتے تھے تو کئی دن تک ان کے چہروں پر اس کے آثار باقی رہتے تھے۔

(٣٦٥١٩) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : كَانَ يَحْيَى إِذَا قَضَى الصَّلاَةَ مَكَثَ سَاعَةً تُعْرَفُ عَلَيْهِ كَآبَةُ الصَّلاَةِ.

(۳۶۵۱۹) حضرت یحییٰ بن وثاب جب نماز پوری کر لیتے تھے کافی دیر تک ان کے چہرے پر نماز کے آثار دکھائی دیتے تھے۔

(٦٨) كلام أبي إدريس رحمه الله

حضرت ابوادریس رحمہ اللہ علیہ کے آثار

(٣٦٥٢٠) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : لَقِيتُ الضَّحَّاكَ بِخُرَاسَانَ وَعَلَيَّ فَرْوٌ لِي خَلِقٌ ، فَقَالَ الضَّحَّاكُ : قَالَ أَبُو إِدْرِيسَ : قَلْبٌ نَقِيٌّ فِي ثِيَابٍ دَنِسَةٍ خَيْرٌ مِنْ قَلْبٍ دَنِسٍ فِي ثِيَابٍ نَقِيَّةٍ.

(۳۶۵۲۰) حضرت ضرار بن مرہ کہتے ہیں کہ میں خراسان میں حضرت ضحاک سے ملا، اس وقت میرے بدن پر پرانا لباس تھا۔

حضرت ضحاک نے مجھ سے فرمایا کہ حضرت ابوادریس فرماتے ہیں کہ میلے کپڑوں میں موجود صاف دل صاف کپڑوں میں موجود میلے دل سے بہتر ہے۔

(۳۶۵۲۱) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ، قَالَ: كَانَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ اجْعَلْ نَظَرِي عِبَرًا وَصَمْتِي تَفَكُّرًا وَمَنْطِقِي ذِكْرًا.

(۳۶۵۲۱) حضرت ابوادریس دعا مانگا کرتے تھے کہ اے اللہ! میرے دیکھنے کو عبرت، میری خاموشی کو تفکر اور میری گویائی کو ذکر بنادے۔

(۳۶۵۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ ، قَالَ :قَالَ أَبُو مُسْلِمٍ الْخَوْلاَنِيُّ : كَانَ النَّاسُ وَرَقًا لاَ شَوْكَ فِيهِ ، وَإِنَّهُمَ الْيَوْمَ شَوْكٌ لاَ وَرَقَ فِيهِ ، إِنْ سَابَبْتَهُمْ سَابُّوكَ ، وَإِنْ نَاقَدْتَهُمْ نَاقَدُوكَ ، وَإِنْ تَرَكْتَهُمْ لَمْ يَتْرُكُوكَ.

(۳۶۵۲۲) حضرت ابومسلم خولانی فرماتے ہیں کہ لوگ ایک ایسے پتے کی طرح تھے جس میں کوئی کانٹا نہ ہو۔ آج وہ ایک ایسے کانٹے کی طرح ہیں جس میں کوئی پتہ نہیں ہے۔ اگر تم انہیں گالی دو گے تو وہ تمہیں خوب گالیاں دیں گے اور اگر تم ان کے عیب بیان کرو گے تو وہ تمہاری خوب برائی بیان کریں گے اور اگر تم انہیں چھوڑ دو گے تو وہ تمہیں نہیں چھوڑیں گے۔

(۳۶۵۲۳) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ عُقَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :جَلَسْتُ ذَاتَ يَوْمٍ إِلَى أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلاَنِيِّ وَهُوَ يَقُصُّ ، فَقَالَ :أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ كَانَ أَطْيَبَ النَّاسِ طَعَامًا ، فَلَمَّا رَأَى النَّاسَ قَدْ نَظَرُوا إِلَيْهِ ، قَالَ :إِنَّ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا كَانَ أَطْيَبَ النَّاسِ طَعَامًا ، إِنَّمَا كَانَ يَأْكُلُ مَعَ الْوَحْشِ كَرَاهِيَةَ أَنْ يُخَالِطَ النَّاسَ فِي مَعَايِشِهِمْ.

(۳۶۵۲۳) حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت ابوادریس خولانی کی مجلس میں بیٹھا وہ کوئی واقعہ بیان کررہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جس کا کھانا تمام لوگوں میں زیادہ پاکیزہ تھا؟ جب لوگوں نے ان کی طرف دیکھا تو فرمانے لگے کہ حضرت یحییٰ بن زکریا کا کھانا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ پاکیزہ تھا۔ وہ تنہائی میں کھاتے تھے کیونکہ انہیں یہ بات پسند نہ تھی کہ وہ لوگوں کے ساتھ ان کی زندگی میں شریک ہوں۔

(۳۶۵۲٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ قَالَ :قَالَ أَبُو مُسْلِمٍ الْخَوْلاَنِيُّ :مَا عَمِلْتُ عَمَلاً أُبَالِي مَنْ رَآنِي إِلاَّ حَاجَتِي إِلَى أَهْلِي وَحَاجَتِي إِلَى الْغَائِطِ.

(۳۶۵۲۴) حضرت ابومسلم خولانی فرماتے ہیں کہ میں نے دو اعمال کے سوا کوئی ایسا عمل نہیں کیا جس کے بارے میں مجھے اس بات کی پرواہ ہو کہ کوئی دیکھ لے گا ایک اپنی بیوی سے حاجت کا پورا کرنا اور دوسرا بیت الخلاء جانا۔

(۳۶۵۲٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ ، قَالَ :لاَ يَهْتِكُ اللَّهُ سَتْرَ

عَبْدٍ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ.

(۳۶۵۲۵) حضرت ابوادریس فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس بندے کی پردہ دری نہیں فرماتے جس کے دل میں ایک ذرے کے برابر بھی خیر موجود ہو۔

(٣٦٥٢٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مُسْلِمِ الْخَوْلاَنِيِّ ، قَالَ : أَرْبَعٌ لاَ يُقْبَلْنَ فِي أَرْبَعٍ : مَالُ الْيَتِيمِ وَالْغُلُولُ وَالْخِيَانَةُ وَالسَّرِقَةُ لاَ يُقْبَلْنَ فِي حَجٍّ ، وَلاَ عُمْرَةٍ ، وَلاَ جِهَادٍ ، وَذَكَرَ حَرْفًا آخَرَ.

(۳۶۵۲۶) حضرت ابومسلم خولانی فرماتے ہیں کہ چار چیزیں چار چیزوں میں قابلِ قبول نہیں یتیم کا مال، دھوکہ، خیانت اور چوری، حج، عمرے، جہاد اور ایک چیز میں قابل قبول نہیں۔ (راوی نے چوتھی چیز کا نام نہیں لیا)

(٦٩) حديث أبي عثمان النّهدِيّ رحمه الله

حضرت ابوعثمان نہدی رحمہ اللہ کے آثار

(٣٦٥٢٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ : إِنِّي لأَعْلَمُ حِينَ يَذْكُرُنِي رَبِّي ، قَالُوا : وَكَيْفَ ذَاكَ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ : ﴿فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ﴾ فَإِذَا ذَكَرْتُ اللَّهَ ذَكَرَنِي.

(۳۶۵۲۷) حضرت ابوعثمان نہدی فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ مجھے یاد فرماتے ہیں تو مجھے علم ہو جاتا ہے۔ ان سے لوگوں نے پوچھا کہ وہ کیسے؟ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔ پس جب میں اللہ کو یاد کرتا ہوں تو اللہ تعالیٰ مجھے یاد فرماتے ہیں۔

(٣٦٥٢٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي زَيْنَبَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ يَقُولُ: مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ أَرْجَى عِنْدِي لِهَذِهِ الأُمَّةِ مِنْ قَوْلِهِ : ﴿وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلاً صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا﴾.

(۳۶۵۲۸) حضرت ابوعثمان فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کے اندر میرے خیال میں امت کے لئے اس سے زیادہ امید دلانے والی آیت کوئی نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلاً صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا﴾.

(٧٠) أبو العالِيةِ رحمه الله

حضرت ابوعالیہ رحمہ اللہ کے آثار

(٣٦٥٢٩) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ﴿كَانُوا قَلِيلاً مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ﴾ قَالَ : قَلِيلاً مَا يَنَامُونَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ.

(۳۶۵۲۹) حضرت ابوعالیہ قرآن مجید کی آیت ﴿كَانُوا قَلِيلاً مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وہ رات کو

صبح تک بہت کم سوتے ہیں۔

(۳۶۵۳۰) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ﴿لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ﴾ قَالَ :لَيْسَ أَنْتُمْ ، أَنْتُمْ أَصْحَابُ الذُّنُوبِ.

(۳۶۵۳۰) حضرت ابو عالیہ قرآن مجید کی آیت ﴿لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد تم نہیں تم تو گناہ والے ہو۔

(۳۶۵۳۱) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ أَنَّ أَبَا الْعَالِيَةِ رَأَى رَجُلاً يَتَوَضَّأُ، فَلَمَّا فَرَغَ، قَالَ .اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ ، فَقَالَ :إِنَّ الطُّهُورَ بِالْمَاءِ حَسَنٌ ، وَلَكِنَّهُمُ الْمُطَهَّرُونَ مِنَ الذُّنُوبِ.

(۳۶۵۳۱) حضرت ابو عالیہ نے ایک آدمی کو دیکھا جو وضو کر رہا تھا، جب وہ وضو کر چکا تو اس نے کہا کہ اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں میں سے بنا اور مجھے پاک ہونے والوں میں سے بنا۔ یہ سن کر حضرت ابو عالیہ نے فرمایا کہ پانی کے ذریعے پاکی حاصل کرنا اچھی بات ہے لیکن اصل بات گناہوں سے پاک ہونا ہے۔

(۳۶۵۳۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْتِمَ الْقُرْآنَ آخِرَ النَّهَارِ أَخَّرَهُ إِلَى أَنْ يُمْسِيَ ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْتِمَهُ آخِرَ اللَّيْلِ أَخَّرَهُ إِلَى أَنْ يُصْبِحَ.

(۳۶۵۳۲) حضرت ابو عالیہ کا معمول تھا کہ جب کبھی وہ دن کے آخری حصے میں قرآن مجید ختم کرنا چاہتے تو اسے شام تک مؤخر فرماتے اور اگر کبھی رات کے آخری حصے میں قرآن مجید ختم کرنے لگتے تو اسے صبح تک مؤخر فرماتے۔

(۳۶۵۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ :قَالَ لِي أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَا تَعْمَلْ لِغَيْرِ اللهِ فَيَكِلَكَ اللَّهُ إِلَى مَنْ عَمِلْتَ لَهُ.

(۳۶۵۳۳) حضرت ابو عالیہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے فرمایا کہ اللہ کے غیر کے لئے عمل نہ کرو ورنہ اللہ تمہیں اسی کے حوالے کر دے گا جس کے لئے تم نے عمل کیا تھا۔

(۳۶۵۳۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ شَيْخًا يُقَالُ لَهُ :زُفَرُ يَذْكُرُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ حَبْتَرٍ ، قَالَ : الصَّعْقَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ.

(۳۶۵۳۴) حضرت قیس بن حبتر فرماتے ہیں کہ صعقہ شیطان کی طرف سے ہے۔

(۳۶۵۳۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، قَالَ :مَا أَتَتْ عَلَى عَبْدٍ لَيْلَةٌ قَطُّ إِلَّا، قَالَتْ :ابْنَ آدَمَ ،أَحْدِثْ فِيَّ خَيْرًا فَإِنِّي لَنْ أَعُودَ عَلَيْكَ أَبَدًا.

(۳۶۵۳۵) حضرت موسیٰ جہنی نقل کرتے ہیں کہ ہر آنے والی رات یہ اعلان کرتی ہے کہ اے ابن آدم! مجھ میں خیر کا کام انجام دے دے کیونکہ میں دوبارہ کبھی تیرے پاس لوٹ کر نہیں آؤں گی۔

(۷۱) حدِيث إبراهيم رحمه الله

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کے آثار

(۳۶۵۳۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَهُ ، قَالَ : سَمِعْتُ حَمَّادًا يَقُولُ : سَمِعْت إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ : لَوْ أَنَّ عَبْدًا اكْتَتَمَ بِالْعِبَادَةِ كَمَا يَكْتَتِمُ بِالْفُجُورِ لأَظْهَرَ اللَّهُ ذَلِكَ مِنْهُ.

(۳۶۵۳۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر بندہ عبادت کو بھی اسی طرح چھپائے جس طرح گناہ کو چھپاتا ہے تو اللہ تعالیٰ پھر بھی اسے ظاہر کردے گا۔

(۳۶۵۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ الزِّيَادَةَ وَيَكْرَهُونَ النُّقْصَانَ ، وَيَقُولُ : شَيْءٌ دِيمَةٌ.

(۳۶۵۳۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف عبادت میں زیادہ کو مستحب قرار دیتے تھے اور کمی کو مکروہ بتاتے تھے۔

(۳۶۵۳۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ، قَالَ : زَعَمُوا ، أَنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ يَقُولُ : كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا جِنَازَةً ، أَوْ سَمِعْنَا بِمَيِّتٍ يُعْرَفُ ذَلِكَ فِينَا أَيَّامًا لأَنَّا قَدْ عَرَفْنَا ، أَنَّهُ قَدْ نَزَلَ بِهِ أَمْرٌ صَيَّرَهُ إِلَى الْجَنَّةِ ، أَوِ النَّارِ ، وَأَنْتُمْ تَحَدَّثُونَ فِي جَنَائِزِكُمْ بِحَدِيثِ دُنْيَاكُمْ.

(۳۶۵۳۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب ہم کسی جنازہ میں شریک ہوتے یا کسی کے انتقال کے بارے میں سنتے تو کئی دن تک ہم پر اس کے اثرات رہتے۔ کیونکہ ہم جانتے تھے کہ اب اس پر ایسا معاملہ وقوع پذیر ہو چکا ہے جو اسے جنت یا جہنم میں لے جاسکتا ہے۔ اور تم جنازوں میں دنیا کی باتیں کرتے ہو!

(۳۶۵۳۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : بَيْنَا رَجُلٌ عَابِدٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ إِذْ عَمَدَ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى فَخِذِهَا ، قَالَ : فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَوَضَعَهَا فِي النَّارِ حَتَّى نَشَّتْ.

(۳۶۵۳۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ایک عبادت گزار آدمی ایک عورت کے پاس تھا، اس کے دل میں برا خیال آیا اور اس نے عورت کی ران پر ہاتھ لگایا، پھر اسے تنبہ ہوا اور اس نے اپنے اس ہاتھ کو آگ میں رکھا یہاں تک کہ اس کا ہاتھ جل کر راکھ ہو گیا۔

(۳۶۵۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ حَوْشَبٍ ، قَالَ : قَالَ إِبْرَاهِيمُ : قَلَّمَا قَرَأْت هَذِهِ الآيَةَ إِلاَّ ذَكَرْت بَرْدَ الشَّرَابِ : ﴿وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ﴾.

(۳۶۵۴۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب کبھی بھی میں یہ آیت پڑھتا ہوں مجھے ٹھنڈا پانی یاد آجاتا ہے ﴿وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ﴾۔

(۳۶۵۴۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا الْعَبْدِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ بَكَى فِي مَرَضِهِ ، فَقَالُوا لَهُ : يَا أَبَا

عِمْرَانَ ، مَا يُبْكِيكَ ، فَقَالَ : وَكَيْفَ لاَ أَبْكِي وَأَنَا أَنْتَظِرُ رَسُولاً مِنْ رَبِّي يُبَشِّرُنِي إِمَّا بِهَذِهِ وَإِمَّا بِهَذِهِ.

(۳۶۵۴۱) حضرت ابراہیم نخعی اپنے مرض الوفات میں روئے تو لوگوں نے ان سے پوچھا کہ اے ابوعمران! آپ کو کس چیز نے رلایا؟ انہوں نے فرمایا کہ میں کیوں نہ روؤں حالانکہ میں اپنے رب کے قاصد کا انتظار کر رہا ہوں تا کہ وہ مجھے یا تو اس چیز کی (جنت کی) یا اس چیز کی (جہنم کی) بشارت دے!

(٣٦٥٤٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاصِلٍ ، قَالَ : رَأَى إِبْرَاهِيمُ أَمِيرَ حُلْوَانَ يَمُرُّ بِدَوَابِّهِ فِي زَرْعٍ ، فَقَالَ : الْجَوْرُ فِي طَرِيقٍ خَيْرٌ مِنَ الْجَوْرِ فِي الدِّينِ.

(۳۶۵۴۲) حضرت واصل فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نخعی نے حلوان کے امیر کو دیکھا کہ وہ اپنی سواریوں کو کھیت میں سے لے کر گزر رہا تھا، انہوں نے فرمایا کہ راستہ میں ظلم کرنا دین میں ظلم کرنے سے بہتر ہے۔

(٣٦٥٤٣) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي قَوْلِهِ : ﴿حَمِيمًا وَغَسَّاقًا﴾ قَالَ : الغساق : مَا يَتَقَطَّعُ مِنْ جُلُودِهِمْ ، وَمَا يَسِيلُ مِنْ بَشَرِهِمْ.

(۳۶۵۴۳) حضرت ابراہیم قرآن مجید کی آیت ﴿حَمِيمًا وَغَسَّاقًا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ غساق وہ چیز ہے جو ان کی کٹی ہوئی کھالوں سے اس کی جلد پر بہے گی۔

(٣٦٥٤٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَمُجَاهِدٍ ﴿يُنَبَّأُ الإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ﴾ قَالاَ : بِأَوَّلِ عَمَلِهِ وَآخِرِهِ.

(۳۶۵۴۴) حضرت ابراہیم اور حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿يُنَبَّأُ الإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ انسان کے اس کے اول و آخر اعمال کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

(٣٦٥٤٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ﴿وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الأَدْنَى دُونَ الْعَذَابِ الأَكْبَرِ﴾ قَالَ : أَشْيَاءُ يُصَابُونَ بِهَا فِي الدُّنْيَا.

(۳۶۵۴۵) حضرت ابراہیم قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الأَدْنَى دُونَ الْعَذَابِ الأَكْبَرِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ وہ چیزیں ہیں جو انہیں دنیا میں پیش آئیں گی۔

(٣٦٥٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ : كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ فَإِذَا دَخَلَ عَلَيْهِ إِنْسَانٌ غَطَّاهُ ، وَقَالَ : لاَ يَرَانِي أَقْرَأُ فِيهِ كُلَّ سَاعَةٍ.

(۳۶۵۴۶) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نخعی جب قرآن پڑھ رہے ہوتے اور ان کے پاس کوئی آدمی آتا تو اسے ڈھانپ دیتے اور فرماتے کہ میں نہیں چاہتا کہ وہ مجھے ہر وقت اس میں سے پڑھتا ہوا دیکھے۔

(٣٦٥٤٧) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : ذَكَرَ إِبْرَاهِيمُ ، أَنَّهُ أَرْسَلَ إِلَيْهِ الْمُخْتَارُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ ، قَالَ :

فَطَلَى وَجْهَهُ بِطِلَاءٍ وَشَرِبَ دَوَاءً وَلَمْ يَأْتِهِمْ ، فَتَرَكُوهُ.

(۳۶۵۴۷) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم سے کہا گیا کہ انہیں مختار بن ابی عبید نے بلایا ہے، انہوں نے اپنے چہرے پر طلاء مل لیا، اور دوا پی اور اس کے پاس نہیں گئے۔ انہوں نے بھی انہیں چھوڑ دیا۔

(٣٦٥٤٨) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مَنِ ابْتَغَى شَيْئًا مِنَ الْعِلْمِ يَبْتَغِي بِهِ اللهِ آتَاهُ اللَّهُ مِنْهُ مَا يَكْفِيهِ.

(۳۶۵۴۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جو شخص علم کو اللہ کی رضا کے لئے حاصل کرے گا اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا فرمائے گا جو اس کے لئے کافی ہو جائے گی۔

(٣٦٥٤٩) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الْخُشُوعُ فِي الْقَلْبِ.

(۳۶۵۴۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ خشوع دل میں ہوتا ہے۔

(٣٦٥٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ أَشْفَقَ ثِيَابًا وَأَشْفَقَ قُلُوبًا.

(۳۶۵۵۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ تم سے پہلے لوگ زیادہ پرانے کپڑوں والے اور زیادہ نرم دلوں والے ہوتے تھے۔

(٣٦٥٥١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ ، إِذَا قَالَ الرَّجُلُ حِينَ يُصْبِحُ : أَعُوذُ بِالسَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ عَشْرَ مَرَّاتٍ أُجِيرَ مِنَ الشَّيْطَانِ إِلَى أَنْ يُمْسِيَ ، وَإِذَا قَالَهُ مُمْسِيًا أُجِيرَ مِنَ الشَّيْطَانِ إِلَى أَنْ يُصْبِحَ.

(۳۶۵۵۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جو شخص صبح کے وقت دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے اللہ تعالیٰ شام تک اسے شیطان سے محفوظ رکھے گا اور جو شام کو پڑھے اللہ تعالیٰ صبح تک اسے شیطان سے محفوظ رکھے گا (ترجمہ) میں سننے والے اور جاننے والے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود کے شر سے۔

(٣٦٥٥٢) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : كَانَ قَمِيصُ إِبْرَاهِيمَ عَلَى ظَهْرِ الْقَدَمِ.

(۳۶۵۵۲) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کی قمیص پاؤں کے تلوے پر ہوتی تھی۔

(٣٦٥٥٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ﴿لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ﴾ قَالَ : يَتُوبُونَ.

(۳۶۵۵۳) حضرت ابراہیم قرآن مجید کی آیت ﴿لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وہ توبہ کرتے ہیں۔

(٧٣) الشَّعْبِيُّ

حضرت شعبی رحمہ اللہ کے آثار

(٣٦٥٥٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : يَشْرُفُ قَوْمٌ فِي

الْجَنَّةِ عَلَى قَوْمٍ فِي النَّارِ فَيَقُولُونَ :مَا لَكُمْ فِي النَّارِ ، وَإِنَّمَا كُنَّا نَعْمَلُ بِمَا تُعَلِّمُونَا ، قَالُوا : كُنَّا نُعَلِّمُكُمْ ، وَلاَ نَعْمَلُ بِهِ.

(۳۶۵۵۴) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ جنت سے جہنم میں جھانکیں گے تو وہاں انہیں کچھ لوگ نظر آئیں گے وہ ان سے کہیں گے کہ تم جہنم میں کیوں ہو؟ ہم تو ان باتوں پر عمل کیا کرتے تھے جو تم ہمیں سکھاتے تھے؟! وہ کہیں گے کہ ہم تمہیں تو سکھایا کرتے تھے لیکن خود عمل نہیں کیا کرتے تھے۔

(۳۶۵۵۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ﴿وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ﴾ قَالَ :الدَّرَجُ.

(۳۶۵۵۵) حضرت شعبی قرآن مجید کی آیت ﴿وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد سیڑھیاں ہیں۔

(۳۶۵۵٦) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ﴿وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ﴾ قَالَ : الدَّرَجُ ، وَسُقُفًا ، قَالَ :الْجُزُوعُ وَزُخْرُفًا ، قَالَ :الذَّهَبُ.

(۳۶۵۵٦) حضرت شعبی قرآن مجید کی آیت ﴿وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد سیڑھیاں ہیں۔اور سُقُفًا سے مراد تنے ہیں اور زُخْرُفًا سے مراد سونا ہے۔

(۳۶۵۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ الْعَيْزَارِ ، قَالَ :إنَّ الأَقْدَامَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَثَلِ النَّبْلِ فِي الْقَرْنِ ، وَالسَّعِيدُ مَنْ وَجَدَ لِقَدَمَيْهِ مَوْضِعًا يَضَعُهُمَا ، وَعِنْدَ الْمِيزَانِ مَلَكٌ يُنَادِي : أَلاَ إنَّ فُلاَنَ بْنَ فُلاَنٍ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ ، فَسَعِدَ سَعَادَةً لاَ يَشْقَى بَعْدَهَا أَبَدًا ، أَلاَ إنَّ فُلاَنَ بْنَ فُلاَنٍ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَشَقِيَ شَقَاءً لاَ يَسْعَدُ بَعْدَهُ أَبَدًا.

(۳۶۵۵۷) حضرت عبید اللہ بن عیزار فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن پاؤں ایسے ہوں گے جیسے تیروں کے تھیلے میں تیر ہوتے ہیں۔اس دن خوش نصیب وہ ہوگا جسے اپنا پاؤں رکھنے کے لئے جگہ مل جائے۔میزان کے پاس ایک فرشتہ اعلان کر رہا ہوگا کہ فلاں بن فلاں کا نامہ اعمال وزنی ہوگیا وہ آج خوش نصیب ہوگیا اور آج کے بعد کبھی وہ بدقسمتی کا شکار نہیں ہوگا۔اور فلاں بن فلاں کے اعمال کا ترازو ہلکا ہوگیا اور وہ بدقسمت ہوگیا اور آج کے بعد کبھی سعادت کا چہرہ نہ دیکھ سکے گا۔

(۳۶۵۵۸) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ :لَنِعْمَةُ اللهِ عَلَيَّ فِيمَا زَوَى عَنِّي مِنَ الدُّنْيَا أَعْظَمُ مِنْ نِعْمَتِهِ عَلَيَّ فِيمَا أَعْطَانِي مِنْهَا.

(۳۶۵۵۸) ایک انصاری صاحب فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی وہ دنیاوی نعمت جو اس نے مجھے عطا نہیں کی، مجھے اللہ تعالیٰ کی اس نعمت سے زیادہ بالاتر محسوس ہوتی ہے جو اس نے مجھے عطا کی ہے۔

(۳۶۵۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ سَمِعَ أَبَاهُ وَعَمَّهُ يَذْكُرَانِ ، قَالاَ : كَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ إِيَاسٍ مِمَّنْ سَمِعَ ثُمَّ

سکت.

(۳۶۵۵۹) حضرت عبدالملک بن ایاس ان لوگوں میں سے تھے جو سنتے اور خاموش ہو جاتے۔

(۳۶۵۶۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : أَعْجَبُ أَهْلِ الْكُوفَةِ إِلَيَّ أَرْبَعَةٌ : طَلْحَةُ وَزُبَيْدٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، وَيَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ.

(۳۶۵۶۰) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اہل کوفہ میں مجھے سب سے پسندیدہ چار لوگ ہیں: طلحہ، زبید، محمد بن عبد الرحمٰن اور یحییٰ بن عباد۔

(۳۶۵۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِطَلْحَةَ : إِنَّ طَاوُوسًا كَانَ يَكْرَهُ الأَنِينَ ، قَالَ : فَمَا سُمِعَ لَهُ أَنِينٌ حَتَّى مَاتَ.

(۳۶۵۶۱) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ سے کہا کہ حضرت طاوس رونے کی آواز کو ناپسند فرماتے تھے۔ انہوں نے کہا موت تک ان کے رونے کی آواز نہیں سنی گئی۔

(۳۶۵۶۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، قَالَ : أَعْطَانِي زَيْدٌ الْعَمِّيُّ كِتَابًا فِيهِ ، أَنَّ رَجُلاً أَوْصَى ابْنَهُ ، قَالَ : يَا بُنَيَّ ، كُنْ مِنْ نَأْيِهِ مِمَّنْ نَأَى عَنْهُ تَغَنِّيًا وَنَزَاهَةٌ ، وَدُنُوِّهِ مِمَّنْ دَنَا مِنْهُ لِينٌ وَرَحْمَةٌ ، لَيْسَ نَأْيُهُ كِبْرًا ، وَلاَ عَظَمَةً ، وَلَيْسَ دُنُوُّهُ خَدْعًا ، وَلاَ خِيَانَةً ، لاَ يُعَجِّلُ فِيمَا رَابَهُ ، وَيَعْفُو عَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ ، لاَ يَغُرُّهُ ثَنَاءُ مَنْ جَهِلَهُ ، وَلاَ يَنْسَى إِحْصَاءَ مَا قَدْ عَمِلَهُ ، إِنْ ذُكِرَ خَافَ مِمَّا يَقُولُونَ ، وَاسْتَغْفَرَ مِمَّا لاَ يَعْلَمُونَ ، يَقُولُ رَبِّي أَعْلَمُ بِي مِنْ نَفْسِي ، وَأَنَا أَعْلَمُ بِنَفْسِي مِنْ غَيْرِي ، يَسْأَلُ لِيَعْلَمَ ، وَيَنْطِقُ لِيَغْنَمَ ، وَيَصْمُتُ لِيَسْلَمَ ، وَيُخَالِطُ لِيَفْهَمَ ، إِنْ كَانَ فِي الْغَافِلِينَ كُتِبَ مِنَ الذَّاكِرِينَ وَإِنْ كَانَ فِي الذَّاكِرِينَ ، لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ ، لأَنَّهُ يَذْكُرُ إِذَا غَفَلُوا ، وَلاَ يَنْسَى إِذَا ذَكَرُوا ، قَالَ حُسَيْنٌ : وَزَادَ فِيهِ ابْنُ عُيَيْنَةَ : يَمْزُجُ الْعِلْمَ بِحِلْمٍ زَهَادَتِهِ فِيمَا يَفْنَى كَرَغْبَتِهِ فِيمَا يَبْقَى.

(۳۶۵۶۲) حضرت مسعر فرماتے ہیں کہ مجھے زید عمی نے ایک خط دیا جس میں لکھا تھا کہ ایک آدمی نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ اے میرے بیٹے! ایسا شخص بن جا جو لوگوں سے بے نیازی اور پاکدامنی کے لئے دور رہے، نرمی اور رحمت اس کے قریب ہو، اس کا دور ہونا تکبر یا نخوت کی وجہ سے نہ ہو۔ اس کا قریب ہونا دھوکہ دینے یا خیانت کرنے کے لئے نہ ہو۔ شک والا کام کرنے میں جلدی نہ کرے۔ جہاں تک ہو سکے معاف کردے۔ جو اسے نہ جانتا ہو اس کے تعریف کرنے سے دھوکہ میں نہ پڑے اور جو وہ کر چکا ہے اسے نہ بھولے۔ اس کا ذکر کیا جائے تو لوگوں کی باتیں اسے خوف میں مبتلا کردیں اور جو وہ نہیں جانتے اس پر استغفار کرے۔ علم کے حصول کے لئے سوال کرے، فائدہ پہنچانے کے لئے بات کرے، سلامتی کے حصول کے لئے خاموش رہے، بات سمجھنے کے لئے میل جول رکھے، اگر وہ غافلین میں سے ہو تو ذاکرین میں سے شمار کیا جائے اور اگر ذاکرین میں سے ہو تو غافلین میں شمار نہ کیا جائے، اس لئے کہ لوگوں کی غفلت کے وقت ذکر کرتا ہو اور جب لوگ ذکر کریں اس وقت بھی اپنے رب کو نہ بھولے۔ ابن عتیبہ نے

اس میں اضافہ کیا ہے کہ وہ علم کو بردباری کے ساتھ ملائے، فنا ہونے والی چیزوں میں اس کی بے رغبتی ان چیزوں میں رغبت جیسی ہو جو باقی رہنے والی ہیں۔

(٣٦٥٦٣) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ : إِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَنْسَى أَهْلَ النَّارِ جُعِلَ لِكُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ تَابُوتًا مِنْ نَارٍ عَلَى قَدْرِهِ ، ثُمَّ أُقْفِلَ عَلَيْهِ بِأَقْفَالٍ مِنْ نَارٍ فَلاَ يُضْرَبُ مِنْهُ عِرْقٌ إِلاَّ وَفِيهِ مِسْمَارٌ مِنْ نَارٍ ، ثُمَّ جُعِلَ ذَلِكَ التَّابُوتُ فِي تَابُوتٍ آخَرَ مِنْ نَارٍ ، ثُمَّ أُقْفِلَ عَلَيْهِ بِأَقْفَالٍ مِنْ نَارٍ ، ثُمَّ يُضْرَمُ بَيْنَهُمَا نَارٌ ، فَلاَ يَرَى أَحَدٌ مِنْهُمْ ، أَنَّ فِي النَّارِ أَحَدًا غَيْرَهُ ، فَذَلِكَ قوله تعالى : ﴿لَهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ﴾ وَذَلِكَ قوله تعالى : ﴿لَهُمْ مِنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ وَكَذَلِكَ نَجْزِى الظَّالِمِينَ﴾.

(٣٦٥٦٣) حضرت سوید بن غفلہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ اہل جہنم کو بھلائے جانے کا ارادہ فرمائیں گے ہر ایک کے لئے اس کی جسامت کے بقدر ایک تابوت بنائیں گے پھر اس پر تالا لگا دیا جائے گا۔ اس تابوت میں آگ کے کیل ہوں گے۔ پھر اس تابوت کو آگ کے دوسرے تابوت میں ڈال دیا جائے گا۔ پھر اس پر آگ کے مزید تالے لگا دیے جائیں گے۔ پھر ان کے درمیان آگ بھڑکا دی جائے گی۔ پھر ہر شخص یہ سمجھے گا کہ آگ میں اس کے سوا کوئی نہیں ہے۔ اللہ رب العزت کے اس فرمان کا یہی مطلب ہے ﴿لَهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ﴾ اور یہی مطلب ہے اس ارشاد ربانی کا ﴿لَهُمْ مِنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ وَكَذَلِكَ نَجْزِى الظَّالِمِينَ﴾.

(٣٦٥٦٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ لَيُصْلِحُ بِصَلاَحِ الْعَبْدِ وَلَدَهُ وَوَلَدَ وَلَدِهِ وَأَهْلَ دُوَيْرَتِهِ وَأَهْلَ الدُّوَيْرَاتِ حَوْلَهُ ، فَمَا يَزَالُونَ فِي حِفْظٍ مِنَ اللهِ مَا دَامَ بَيْنَهُمْ.

(٣٦٥٦٤) حضرت محمد بن منکدر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بندے کی نیکی کی وجہ سے اس کی اولاد اور اس کے پوتے کو بھی بھلائی بھی عطا فرماتے ہیں، اس طرح اس کے گھر والوں کو اور اس کے گھر کے اردگرد کے گھر والوں کو بھی بھلائی عطا فرماتے ہیں۔ جب تک وہ نیک بندہ ان کے درمیان ہوتا ہے وہ اللہ کی حفاظت میں ہوتے ہیں۔

(٣٦٥٦٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ ، عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ ، قَالَ : إِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْبَسُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ بِالذَّنْبِ عَمِلَهُ مِئَةَ عَامٍ وَإِنَّهُ لَيَرَى أَزْوَاجَهُ وَخَدَمَهُ.

(٣٦٥٦٥) حضرت ابوحرب بن ابی اسود دیلی فرماتے ہیں کہ آدمی کو اس کے گناہ کی وجہ سے جنت کے دروازے پر ایک سو سال کے لئے روک لیا جائے گا اور وہ جنت میں اپنی بیویوں اور خادموں کو دیکھے گا۔

(٣٦٥٦٦) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ بَخْتَرِيٍّ الطَّائِيِّ ، قَالَ : كَانَ يُقَالَ : أُغْبِطَ الأَحْيَاءُ بِمَا يُغْبَطُ بِهِ الأَمْوَاتُ وَاعْلَمْ ، أَنَّ الْعِبَادَةَ لاَ تَصْلُحُ إِلاَّ بِزُهْدٍ وَذُلٍّ عِنْدَ الطَّاعَةِ ، وَاسْتَصْعِبْ عِنْدَ الْمَعْصِيَةِ ، وَأَحِبَّ

النَّاسَ عَلَى قَدْرِ تَقْوَاهُمْ.

(۳۶۵۶۶) حضرت بختری طائی فرماتے ہیں کہ زندوں پر اس چیز کا رشک کرو جس کا مردوں پر رشک کیا جاتا ہے، یاد رکھو کہ عبادت زہد کے بغیر درست نہیں ہوتی۔ اطاعت کے وقت پست ہو جاؤ، معصیت کے وقت مشقت محسوس کرو، اور لوگوں سے ان کے تقویٰ کے مطابق محبت کرو۔

(۳٦٥٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْوَلِيدِ ﴿فَإِذَا جَاءَتِ الطَّامَّةُ الْكُبْرَى﴾ قَالَ : حِينَ يُسَاقُ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ.

(۳۶۵۶۷) حضرت قاسم بن ولید قرآن مجید کی آیت ﴿فَإِذَا جَائَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرَى﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ اس موقع کی بات ہے جب جنت والوں کو جنت کی طرف اور جہنم والوں کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔

(۳٦٥٦٨) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ أَظُنُّهُ، عَنْ عُثْمَانَ، قَالَ: مَنْ عَمِلَ عَمَلاً كَسَاهُ اللَّهُ رِدَاءَ عَمَلِهِ.

(۳۶۵۶۸) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اس کے عمل کی چادر پہنائیں گے۔

(۳٦٥٦٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ : مَنْ عَمِلَ عَمَلاً كَسَاهُ اللَّهُ رِدَائَهُ ، إِنْ خَيْرٌ فَخَيْرٌ ، وَإِنْ شَرٌّ فَشَرٌّ.

(۳۶۵۶۹) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اس کے عمل کی چادر پہنائیں گے۔ اگر اچھا ہوگا تو اچھی چادر اور اگر برا ہوگا تو بری چادر۔

(۳٦٥٧٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ رَافِعٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَقُولُ : ﴿وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَعَهَا سَائِقٌ وَشَهِيدٌ﴾ قَالَ : سَائِقٌ يَسُوقُهَا إِلَى أَمْرِ اللهِ ، وَشَهِيدٌ يَشْهَدُ عَلَيْهَا بِمَا عَمِلَتْ.

(۳۶۵۷۰) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَعَهَا سَائِقٌ وَشَهِيدٌ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ایک ہانکنے والا ہر نفس کو اللہ کے امر کی طرف ہانکے گا اور ایک گواہ اس کے اعمال کی گواہی دے گا۔

(۳٦٥٧١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، قَالَ : أَيْمَنُ امْرِءٍ وَأَشْأَمُهُ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ.

(۳۶۵۷۱) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی کی سب سے مبارک اور سب سے منحوس چیز وہ ہے جو اس کے جبڑوں کے درمیان ہے۔

(۳٦٥٧٢) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيّ ، عَنْ أَبِي سِنَان ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، قَالَ : إِنَّكُمْ فِي زَمَانٍ مَعْرُوفُهُ مُنْكَرُ زَمَانٍ قَدْ خَلا ، وَمُنْكَرُهُ مَعْرُوفُ زَمَانٍ مَا أَتَى.

(۳۶۵۷۲) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم ایک ایسے زمانے میں ہو جس کی نیکی گزشتہ زمانے کی برائی ہے اور اس کی برائی آنے والے زمانے کی نیکی ہے۔

(٣٦٥٧٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ أَبِي مَنْصُورٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : خَرَجْت إِلَى الْجَبَّانَةِ فَجَلَسْت فِيهَا إِلَى جَنْبِ حَائِطٍ ، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى قَبْرٍ فَسَوَّاهُ ، ثُمَّ جَاءَ فَجَلَسَ إِلَيَّ ، فَقُلْتُ : مَنْ هَذَا ، فَقَالَ : أَخِي ، قَالَ : قُلْتُ : أَخٌ لَك ، قَالَ : أَخٌ لِي فِي الإِسْلاَمِ رَأَيْته الْبَارِحَةَ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ ، فَقُلْتُ : فُلاَنٌ قَدْ عِشْت الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، قَالَ : قَدْ قُلْتهَا ، لأَنْ أَكُونَ أَقْدَرَ عَلَى أَنْ أَقُولَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مِلْءِ الأَرْضِ ، وَمَا فِيهَا ، أَلَمْ تَرَ حِينَ كَانُوا يَدْفِنُونَنِي فَإِنَّ فُلاَنًا قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لأَنْ أَكُونَ أَقْدَرَ عَلَى أَنْ أُصَلِّيَهُمَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا ، وَمَا فِيهَا.

(۳۶۵۷۳) حضرت زید بن وہب فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ قبرستان گیا اور ایک دیوار کے ساتھ بیٹھ گیا۔ اتنے میں ایک آدمی آیا اور اس نے ایک قبر کو سیدھا کیا اور پھر میرے پاس بیٹھ گیا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ یہ کس کی قبر ہے؟ اس نے بتایا کہ یہ میرے بھائی کی قبر ہے۔ میں نے کہا کہ تمہارے بھائی کی؟ اس نے کہا کہ یہ میرا اسلامی بھائی ہے۔ میں نے اسے رات کو خواب میں دیکھا اور میں نے اس سے کہا کہ اے فلاں تو زندہ رہے! تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ اس نے کہا کہ تو نے جو جملہ کہا ہے، اگر میں اس کے کہنے پر قادر ہو جاؤں تو یہ کہنے کے لئے ساری زمین بھی صدقہ کرنا پڑے تو صدقہ کر دوں۔ کیا تم نے دیکھا کہ جب لوگ مجھے دفن کر رہے تھے تو ایک آدمی نے کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھی تھی۔ اگر مجھے وہ دو رکعت پڑھنے کی قدرت مل جائے تو وہ مجھے دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب سے زیادہ محبوب ہوگا۔

(٣٦٥٧٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : لِلْمُقْنِطِينَ حبسٌ يَطَأُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى وُجُوهِهِمْ.

(۳۶۵۷۴) حضرت عطاء بن یسار فرماتے ہیں کہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہونے والوں کو قیامت کے دن محبوس رکھا جائے گا اور لوگ ان کے چہروں کو روندیں گے۔

(٣٦٥٧٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، قَالَ : حدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ بَشِيرٍ ، قَالَ : أُرَاهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ خَبَّابٌ : أَنَّهَا سَتَكُونُ صَيْحَاتٌ فَأَصِيخُوا لَهَا.

(۳۶۵۷۵) حضرت خباب فرماتے ہیں کہ عنقریب چیخیں ہوں گی ان کے لئے تیاری کر لو۔

(٣٦٥٧٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُلَيْمان عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى : طُفْت هَذِهِ الأَمْصَارَ فَمَا رَأَيْت أكثر مُتَهَجِّدًا ، وَلاَ أَبْكَرَ عَلَى ذِكْرِ اللهِ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ.

(۳۶۵۷۶) حضرت ابن ابی بکرہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان شہروں میں چکر لگایا ہے، میں اہل بصرہ سے زیادہ تہجد گزار اور زیادہ

ذکر کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

(۳٦۵۷۷) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ ، قَالَ : إِنَّ الْمَلَكَ يَجِيءُ إِلَى أَحَدِكُمْ كُلَّ غَدَاةٍ بِصَحِيفَةٍ بَيْضَاءَ فَلْيُمْلِ فِيهَا خَيْرًا ، فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَلْيَقُمْ لِحَاجَتِهِ ، ثُمَّ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ فَلْيُمْلِ فِيهَا خَيْرًا فَإِنَّهُ إِذَا أَمْلَى فِي أَوَّلِ صَحِيفَتِهِ وَآخِرِهَا خَيْرًا كَانَ عَسَى أَنْ يُكفى مَا بَيْنَهُمَا.

(۳٦۵۷۷) حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی فرماتے ہیں کہ ہر صبح فرشتہ تمہارے پاس سفید نامہ اعمال لے کر آتا ہے اور اس میں خیر لکھواتا ہے، جب سورج طلوع ہو جاتا ہے تو وہ اپنی حاجت کے لئے اٹھ جاتا ہے اور جب وہ عصر کی نماز پڑھ لیتا ہے تو اس میں خیر لکھواتا ہے، پس جب اعمال نامے کے شروع اور آخر میں خیر ہو تو امید ہے کہ ان دونوں حصوں کی خیر درمیانی حصے کو بھی کفایت کر جائے گی۔

(۳٦۵۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ، قَالَ : يَمُرُّونَ عَلَى النَّارِ وَهِيَ خَامِدَةٌ فَيَقُولُونَ : أَيْنَ النَّارُ الَّتِي وُعِدْنَا ، قَالَ : مَرَرْتُمْ عَلَيْهَا وَهِيَ خَامِدَةٌ.

(۳٦۵۷۸) حضرت خالد بن معدان کہتے ہیں کہ لوگ آگ کے پاس سے گزریں گے تو وہ بجھی ہوئی ہوگی۔ وہ کہیں گے وہ آگ کہاں ہے جس کا ہم سے وعدہ کیا گیا تھا؟ ان سے کہا جائے گا کہ جب تم اس کے پاس سے گزرے تھے تو وہ بجھی ہوئی تھی۔

(۳٦۵۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ ، قَالَ : كَانَ سَعِيدُ بْنُ عامر بْنِ حُذَيْمٍ أَمِيرًا عَلَى مِصْرَ فَبَلَغَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، أَنَّهُ يَأْتِي عَلَيْهِ حِينٌ لاَ يُدَخِّنُ فِي تَنُّورِهِ ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ بِمَالٍ فَاشْتَرَى مَا يُصْلِحُهُ وَأَهْلَهُ ، ثُمَّ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ : لَوْ أَنَّا أَعْطَيْنَاهَا تَاجِرًا لَعَلَّهُ أَنْ يُصِيبَ لَنَا فِيهَا ، قَالَتْ : فَافْعَلْ قَالَ : فَتَصَدَّقَ بِهَا الرَّجُلُ وَأَعْطَاهَا حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْهَا شَيْءٌ ، ثُمَّ احْتَاجُوا ، فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ : لَوْ أَنَّك نَظَرْت إِلَى تِلْكَ الدَّرَاهِمِ فَأَخَذْتها فَإِنَّا قَدَ احْتَجْنَا إِلَيْهَا ، فَأَعْرَضَ عنها ، ثُمَّ عَادَتْ ، فَقَالَتْ أَيْضًا ، فَأَعْرَضَ عنها حَتَّى اسْتَبَانَ لَهَا ، أَنَّهُ قَدْ أَمْضَاهَا ، قَالَ : فَجَعَلَتْ تَلُومُهُ ، قَالَ : فَاسْتَعَانَ عَلَيْهَا بِخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فَكَلَّمَهَا ، فقالَ : إِنَّك قَدْ آذَيْته فَكَأَنَّمَا أغراها بِهِ ، فَقَالَتْ لَهُ أَيْضًا ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ الرَّجُلُ بَرَكَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ، فَقَالَ : مَا يَسُرُّنِي أَنْ أُحْبَسَ عَنِ العَنَقِ الأَوَّلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَلا أَنَّ لِي مَا ظَهَرَ عَلَى الأَرْضِ. وَلَوْ أَنْ خَيْرَة مِنَ الْخَيْرَاتِ أَبْرَزَتْ أَصَابِعَهَا لأَهْلِ الأَرْضِ مِنْ فَوْقِ السَّمَاوَاتِ لَوُجِدَ رِيحُهُنَّ فَأَنَا أَدَعُهُنَّ لَكُنَّ لأَنْ أَدَعَكُنَّ لَهُنَّ أَحْرَى مِنْ أَنْ أَدَعَهُنَّ لَكُنَّ ، فَلَمَّا رَأَتْ ذَلِكَ كَفَّتْ عَنْهُ. (ابو نعیم ۲۴۴)

(۳٦۵۷۹) حضرت عبدالرحمٰن بن سابط فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن عامر بن حذیم مصر کے امیر تھے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ان کے بارے میں معلوم ہوا کہ ان پر بعض اوقات ایسے بھی آتے ہیں کہ ان کا چولہا نہیں جلتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے اور ان کے اہل وعیال کی کفالت کے لئے کچھ مال بھیجا۔ حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ سے فرمایا کہ کیوں نہ ہم یہ

مال ایسے تاجر کو دے دیں جو اس میں ہمارے لئے نفع کمائے؟ ان کی اہلیہ نے فرمایا کہ آپ ایسا کر لیجئے۔ پھر آپ نے وہ مال صدقہ کر دیا اور اپنے پاس کچھ بھی باقی نہ چھوڑا۔ پھر کچھ عرصے بعد انہیں احتیاج ہوئی اور مال کی ضرورت پڑی تو ان کی بیوی نے کہا کہ اگر آپ ان دراہم میں سے کچھ اپنے پاس رکھ چھوڑتے تو اچھا ہوتا آج ہمیں ان کی ضرورت ہے۔ حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ نے ان کی بات پر توجہ نہ دی۔ ان کی اہلیہ نے پھر وہی بات دہرائی، انہوں نے پھر اعراض کیا۔ پھر جب انہوں نے دیکھا کہ توجہ نہیں کر رہے تو انہیں ملامت کرنے لگیں۔ حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے مدد چاہی۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ان سے بات کی اور فرمایا کہ تم نے حضرت سعید کو تکلیف پہنچائی ہے۔ حضرت سعید کی اہلیہ نے ان سے بھی یہی بات فرمائی۔ جب اس آدمی کو یہ بات معلوم ہوئی جس کو دراہم حاصل ہوئے تھے تو وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور کہنے لگا کہ مجھے یہ بات بالکل پسند نہیں کہ قیامت کے دن مجھے پہلی جماعت میں داخل ہونے سے روک لیا جائے جبکہ اس کے بدلے میں مجھے دنیا کی ہر چیز ہی کیوں نہ مل جائے۔ اور اگر ایک حور اپنی انگلیاں زمین والوں کے لئے ظاہر کر دے تو ان کی خوشبو سب کو محسوس ہوگی۔

(۳۶۵۸۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، قَالَ : مَرَّ رَجُلٌ بِرَبِيعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى صُنْدُوقٍ مِنْ صَنَادِيقِ الْحَذَّائِينَ ، فَقَالَ : لَوْ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ فَجَالَسْتَ إِخْوَانَكَ ، فَقَالَ لَهُ رَبِيعٌ : لَوْ فَارَقَ ذِكْرُ الْمَوْتِ قَلْبِي سَاعَةً خَشِيتُ أَنْ يَفْسُدَ قَلْبِي.

(۳۶۵۸۰) حضرت مالک بن مغول فرماتے ہیں کہ ایک آدمی ربیع بن راشد کے پاس سے گزرا، وہ موچیوں کے ایک کھوکھے کے پاس بیٹھے تھے۔ اس آدمی نے ان سے کہا کہ اگر آپ مسجد چلیں اور مسلمان بھائیوں سے بات چیت کریں تو اچھا ہو۔ حضرت ربیع نے ان سے فرمایا کہ اگر موت کی یاد ایک لمحے کے لئے بھی میرے دل سے جدا ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ میرا دل خراب ہو جائے گا۔

(۳۶۵۸۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ : كَانَ أَبِي زَمِيلَ رَبِيعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ إِلَى مَكَّةَ ، فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ : لَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَى رَبِّي لَعَلِّي أَتَكَلَّفُهُ ، قَالَ : فَرَأَى فِي مَنَامِهِ الشُّكْرَ وَالذِّكْرَ.

(۳۶۵۸۱) حضرت اسماعیل بن شعیب فرماتے ہیں کہ حضرت ابوزمیل ربیع بن راشد ایک مرتبہ مکہ کی طرف جا رہے تھے، انہوں نے فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ میرے رب کو میرا کون سا عمل سب سے زیادہ محبوب ہے تو میں اس کا بہت زیادہ اہتمام کروں گا۔ پھر انہوں نے خواب میں شکر اور ذکر کو دیکھا۔

(۳۶۵۸۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ ، قَالَ : لَقِيَنِي رَبِيعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ فِي السُّدَّةِ فِي السُّوقِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَصَافَحَنِي ، فَقَالَ : يَا أَبَا ذَرٍّ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ رِضَاهُ فَقَدْ سَأَلَهُ أَمْرًا عَظِيمًا.

(۳۶۵۸۲) حضرت عمر بن ذر کہتے ہیں کہ حضرت ربیع بن ابی راشد مجھے سدہ کے ایک بازار میں ملے۔ انہوں نے مجھ سے مصافحہ کیا اور فرمایا کہ اے ابوذر! جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس کی رضا کو مانگتا ہے وہ اللہ سے درحقیقت بہت عظیم چیز مانگتا ہے۔

(۳۶۵۸۳) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ شَدَّادٍ ، أَنَّ هَرِمَ بْنَ حَيَّانَ الْعَبْدِيَّ لَمَّا نَزَلَ بِهِ الْمَوْتُ ، قَالُوا : لَهُ :

يَا هَرِمُ، أَوْصِنِي، قَالَ: أُوصِيكُمْ أَنْ تَقْضُوا عَنِّي دَيْنِي، قَالُوا: بِمَ تُوصِي، قَالَ: فَتَلَا آخِرَ سُورَةِ النَّحْلِ ﴿ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ حَتَّى بَلَغَ ﴿إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ﴾.

(۳۶۵۸۳) حضرت عون بن شداد کہتے ہیں کہ جب ہرم بن حیان عبدی کے وصال کا وقت آیا تو لوگوں نے ان سے کہا کہ اے ہرم! وصیت فرما دیجئے۔ انہوں نے کہا کہ میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ تم میرا قرض ادا کر دینا۔ پھر لوگوں نے کہا کہ آپ ہمیں کیسے زندگی گزارنے کی وصیت کرتے ہیں؟ انہوں نے سورۃ النحل کی ﴿ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ سے لے کر ﴿إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ﴾ تک تلاوت فرمائی۔

(٣٦٥٨٤) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : قَالَ هَرِمٌ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ زَمَانٍ يَتَمَرَّدُ فِيهِ صَغِيرُهُمْ وَيَأْمُلُ فِيهِ كَبِيرُهُمْ وَتَقْرُبُ فِيهِ آجَالُهُمْ.

(۳۶۵۸۴) حضرت ہرم یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ اے اللہ! میں ایسے زمانے کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جس میں ان کا جوان سرکشی کا شکار ہے، بوڑھا امیدوں میں مبتلا ہے اور ان کی موتیں قریب آگئیں ہیں۔

(٣٦٥٨٥) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ أَصْبَغَ الْوَرَّاقِ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، أَنَّ عُمَرَ بَعَثَ هَرِمَ بْنَ حَيَّانَ عَلَى الْخَيْلِ، فَغَضِبَ عَلَى رَجُلٍ فَأَمَرَ بِهِ فَوُجِئَتْ ، عُنُقُهُ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: لَا جَزَاكُمَ اللَّهُ خَيْرًا، مَا نَصَحْتُمُونِي حِينَ قُلْتُ: وَلَا كَفَفْتُمُونِي عَنْ غَضَبِي ، وَاللهِ لَا آلِي لَكُمْ عَمَلاً ، ثُمَّ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، لَا طَاقَةَ لِي بِالرَّعِيَّةِ فَابْعَثْ إِلَيَّ عَمَلَكَ.

(۳۶۵۸۵) حضرت ابونضرہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے حضرت ہرم بن حیان کو ایک لشکر کی قیادت دے کر روانہ فرمایا۔ پھر ہرم دشمنوں کے ایک آدمی پر غضب ناک ہوئے اور اسے قتل کرنے کا حکم دے دیا۔ پھر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے فرمایا کہ اللہ تمہیں خیر سے محروم رکھے، جب میں نے یہ بات کی تو تم نے مجھے نصیحت کیوں نہ کی، اور تم نے مجھے میرے غصے سے کیوں نہ روکا، خدا کی قسم میں تمہارے کسی معاملے کا قائد نہیں بنوں گا۔ پھر انہوں نے حضرت عمر کو خط لکھا کہ اے امیر المومنین! میں رعیت کے کسی کام کی طاقت نہیں رکھتا۔ آپ اس کام کے لئے کسی اور کو بھیج دیجئے۔

(٣٦٥٨٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ هَرِمَ بْنَ حَيَّانَ كَانَ يَقُولُ : لَمْ أَرَ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا ، وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا.

(۳۶۵۸۶) حضرت ہرم بن حیان فرمایا کرتے تھے کہ میں جہنم کو ایسی چیز نہیں سمجھتا جس سے بھاگنے والے کو نیند آئے اور جنت کو ایسی چیز نہیں سمجھتا جس کو حاصل کرنے والا سو پائے۔

(٣٦٥٨٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ ، قَالَ : كَانَ هَرِمُ بْنُ حَيَّانَ عَامِلاً عَلَى بَعْضِ رَسَاتِيقِ الأَهْوَازِ فَاسْتَأْذَنَهُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ إِلَى أَهْلِهِ ، فَأَبَى أَنْ يَأْذَنَ لَهُ ، قَالَ : فَقَامَ هَرِمُ

بْنُ حَيَّانَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ ، قَالَ الرَّجُلُ هَكَذَا عَلَى أَنْفِهِ أَمْسَكَ عَلَى أَنْفِهِ فَأَشَارَ إِلَيْهِ هَرِمٌ بِيَدِهِ : اذْهَبْ ، فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ حَتَّى أَتَى أَهْلَهُ فَقَضَى حَاجَتَهُ ، ثُمَّ رَجَعَ ، فَقَالَ لَهُ هَرِمٌ :أَيْنَ كُنْت ، فَقَالَ :أَلَمْ تَرَ حِينَ قُمْت فَأَمْسَكْت عَلَى أَنْفِي فَأَشَرْتَ إِلَيَّ بِيَدِكَ اذْهَبْ ، فَقَالَ هَرِمٌ :أَخِّرْ رِجَالَ السُّوءِ لِزَمَانِ السُّوءِ.

(۳۶۵۸۷) حمید بن ہلال ریلیٹیہ فرماتے ہیں کہ حرم بن حیان ''اھواز'' علاقے کے بعض دیہاتوں کے گورنر تھے۔ان سے ان کے کسی ساتھی نے اپنے گھر جانے کی اجازت طلب کی تو انہوں نے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔''حمید بن ہلال'' کہتے ہیں کہ ہرم بن حیان جمعہ کے خطبہ دے رہے تھے کہ اچانک ایک آدمی نے ناک پر ہاتھ رکھ کر اجازت طلب کی تو ''ہرم'' نے اس کو ہاتھ کے اشارے سے کہا کہ چلا جا۔ وہ نکلا یہاں تک کہ اپنے گھر آیا اور اپنی ضرورت کو پورا کرنے کے بعد لوٹا۔''ہرم'' نے اس سے پوچھا کہ ''آپ کہاں تھے'' تو اس نے جواب دیا کہ کیا آپ نے دیکھا نہیں تھا کہ جب میں نے کھڑا ہو کر ناک کو روک رکھا تھا تو آپ نے کہا تھا کہ چلا جا تو ہرم نے فرمایا کہ ''برے لوگوں کو برے زمانہ کے لیے چھوڑ دو۔

(۳۶۵۸۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي غَالِبُ الْقَطَّانُ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ :إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمْ يَدَعِ اللَّهُ لِمُؤْمِنٍ حَاجَةً إِلاَّ قَضَاهَا ، وَلاَ يَسْأَلُهُ إِلاَّ مَا يُوَافِقُ رِضَاهُ.

(۳۶۵۸۸) بکر فرماتے ہیں کہ بروزِ قیامت اللہ تعالیٰ مومن کی ہر حاجت کو پورا کرے گا۔ اور اس کی مرضی کے موافق اس سے سوال کیا جائے گا۔

(۳۶۵۸۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ ، قَالَ :مَرَّ مُوَرِّقٌ الْعِجْلِيّ عَلَى مَجْلِسِ الْحَيِّ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ، فَرَدُّوا عَلَيْهِ السَّلاَمَ وَسَأَلُوهُ ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْحَيِّ :أَكُلُّ حَالِكَ صَالِحٌ، قَالَ :وَدِدْنَا ، أَنَّ الْعُشْرَ مِنْهُ يَصْلُحُ.

(۳۶۵۸۹) سعید جریری ریلیٹیہ فرماتے ہیں کہ مورق العجلی قبیلہ حی کی مجلس سے گزرے تو ان کو سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور ایک آدمی نے ان سے پوچھا کہ ''آپ کی حالت بالکل درست ہے؟'' تو انہوں نے جواب دیا کہ ''میں تو چاہتا ہوں کہ اس کا دسواں حصہ ہی ٹھیک ہو جائے۔

(۳۶۵۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ بَكْرٍ، قَالَ:لاَ يَكُونُ الرَّجُلُ تَقِيًّا حَتَّى يَكُونَ تَقِيَّ الْغَضَبِ تَقِيَّ الطَّمَعِ.

(۳۶۵۹۰) بکر ریلیٹیہ فرماتے ہیں کہ آدمی پرہیز گار اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ غصہ اور لالچ سے نہ بچے۔

(۷۳) كلام مجاهدٍ رحمه الله

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کے آثار

(۳۶۵۹۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿فَلأَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُونَ﴾ قَالَ :فِي الْقَبْرِ.

(۳۶۵۹۱) مجاہد سے آیت کریمہ ﴿فَلِأَنفُسِهِمْ يَمْهَدُونَ﴾ کی تفسیر میں مروی ہے کہ یہ قبر کے بارے میں ہے۔

(٣٦٥٩٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ﴾ قَالَ : مَنْ خَافَ اللَّهَ عِنْدَ مَقَامِهِ عَلَى الْمَعْصِيَةِ فِي الدُّنْيَا.

(۳۶۵۹۲) مجاہد سے آیت کریمہ ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ﴾ کے بارے میں مروی ہے کہ جو شخص دنیا میں گناہ پر اصرار کرنے سے اللہ سے ڈرے۔

(٣٦٥٩٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : كُنْتُ إِذَا رَأَيْتُ مُجَاهِدًا ظَنَنْتُ أَنَّهُ خربندة ، قَدْ ضَلَّ حِمَارُهُ فَهُوَ مُهْتَمٌّ.

(۳۶۵۹۳) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ میں نے جب مجاہد کو دیکھا تو یہ سمجھا کہ شاید یہ کوئی کمہار ہے جس کا گدھا گم ہوگیا ہے جس کو یہ تلاش کر رہا ہے۔

(٣٦٥٩٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا قُطْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : مَا مِنْ يَوْمٍ يَمْضِي مِنَ الدُّنْيَا إِلاَّ قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَخْرَجَنِي مِنَ الدُّنْيَا فَلاَ أَعُودُ إِلَيْهَا أَبَدًا.

(۳۶۵۹۴) حضرت مجاہد کا ارشاد ہے کہ جب بھی دنیا سے کوئی دن گزر جاتا ہے تو وہ یہ کہتا ہے کہ "تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں کہ جس نے مجھے اس دنیا سے نکال دیا ہے اب میں کبھی اس کی طرف لوٹ کر نہیں آؤں گا۔

(٣٦٥٩٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿نَأْتِي الأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا﴾ قَالَ: الْمَوْتُ.

(۳۶۵۹۵) حضرت مجاہد سے ﴿نَأْتِي الأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا﴾ کی تفسیر میں مذکور ہے کہ اس سے مراد موت ہے۔

(٣٦٥٩٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ بِالْمَدِينَةِ أَهْلُ بَيْتٍ ذُو حَاجَةٍ عِنْدَهُمْ رَأْسُ شَاةٍ ، فَأَصَابُوا شَيْئًا فَقَالُوا : لَوْ بَعَثْنَا بِهَذَا الرَّأْسِ إِلَى مَنْ هُوَ أَحْوَجُ إِلَيْهِ مِنَّا ، قَالَ : فَبَعَثُوا بِهِ فَلَمْ يَزَلْ يَدُورُ بِالْمَدِينَةِ حَتَّى رَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ الَّذِينَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهِمْ.

(۳۶۵۹۶) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ مدینہ میں ضرورت مند اہل بیت رہتے تھے۔ ان کے پاس بکری کا سر تھا۔ ان کو کچھ وسعت ہوئی تو انہوں نے سوچا کہ کیوں نہ ہم اس سر کو کسی اپنے سے زیادہ محتاج کو دے دیں۔ تو انہوں نے اس کو بھیج دیا تو وہ سر مدینہ کے گھروں میں گھومتا رہا حتی کہ انہی کے پاس لوٹ آیا کہ جن سے وہ نکلا تھا۔

(٣٦٥٩٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : ذَهَبَ الْعُلَمَاءُ فَمَا بَقِيَ إِلاَّ الْمُتَعَلِّمُونَ ، مَا الْمُجْتَهِدُ فِيكُمَ الْيَوْمَ إِلاَّ كَاللاَّعِبِ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ.

(۳۶۵۹۷) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ علماء ختم ہو چکے ہیں اور صرف طالب علم ہی باقی رہ گئے ہیں۔ تم میں آج مجاہدہ کرنے والا ایسے ہی ہے کہ جیسے پہلے لوگوں میں کھیل کود کرنے والا۔

(۳۶۵۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إِذَا الْتَقَى الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَضَحِكَ فِي وَجْهِهِ تَحَاتَّتْ عَنْهُمَا الذُّنُوبُ كَمَا يَنْثُرُ الرِّيحُ الْوَرَقَ الْيَابِسَ مِنَ الشَّجَرِ ، قَالَ : أَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ هَذَا مِنَ الْعَمَلِ يَسِيرٌ ، قَالَ : فَقَالَ : مَا سَمِعْت قوله تعالى : ﴿لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ﴾.

(۳۶۵۹۸) حضرت مجاہد کا ارشاد ہے کہ جب کوئی آدمی دوسرے کو مل کر مسکراتا ہے تو اس کے گناہ ایسے ہی جھڑ جاتے ہیں کہ جیسے ہوا خشک پتوں کو جھاڑ دیتی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ کسی نے سوال کیا کہ یہ تو بہت چھوٹا سا عمل ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد نہیں سنا: ﴿لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ﴾ کہ اگر آپ روئے زمین کی تمام اشیاء بھی صرف کر دیتے تو ان میں آپس میں الفت نہ پیدا کر سکتے۔

(۳۶۵۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : أَعْجَبُ أَهْلِ الْكُوفَةِ إِلَيَّ أَرْبَعَةٌ : طَلْحَةُ وَزُبَيْدٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، وَيَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ.

(۳۶۵۹۹) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے اہل کوفہ میں چار آدمی سب سے اچھے لگتے ہیں: طلحہ، زبید، محمد بن عبدالرحمٰن اور یحییٰ بن عباد۔

(۳۶۶۰۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إِنَّ الْمُسْلِمَ لَوْ لَمْ يُصِبْ مِنْ أَخِيهِ إِلاَّ أَنَّ حَيَائَهُ مِنْهُ يَمْنَعُهُ مِنَ الْمَعَاصِي.

(۳۶۶۰۰) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں بے شک مسلمان اگر اپنے بھائی سے کوئی بھلائی نہ بھی ملے تو یہ بھلائی کافی ہے کہ وہ اس کی حیا کرتے ہوئے گناہ سے بچ جاتا ہے۔

(۳۶۶۰۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إِنَّمَا الْفَقِيهُ مَنْ يَخَافُ اللَّهَ.

(۳۶۶۰۱) حضرت مجاہد رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ سمجھدار شخص وہ ہے جو اللہ سے ڈرے۔

(۳۶۶۰۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قوله تعالى : ﴿تُوبُوا إِلَى اللهِ تَوْبَةً نَصُوحًا﴾ قَالَ : هُوَ أَنْ يَتُوبَ ، ثُمَّ لاَ يَعُودَ.

(۳۶۶۰۲) حضرت مجاہد سے قرآن پاک کی آیت ﴿تُوبُوا إِلَى اللهِ تَوْبَةً نَصُوحًا﴾ کی تفسیر منقول ہے کہ وہ آدمی توبہ کرے اور پھر دوبارہ گناہ نہ کرے۔

(۳۶۶۰۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فی قوله تعالى : ﴿وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا﴾ قَالَ : الطَّائِعُ الْمُؤْمِنُ.

(۳۶۶۰۳) حضرت مجاہد سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا﴾ کے بارے

میں منقول ہے کہ اس سے مراد تابع دار، مومن شخص ہے۔

(٣٦٦٠٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿كَانُوا قَلِيلاً مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ﴾ قَالَ : كَانُوا لاَ يَنَامُونَ كُلَّ اللَّيْلِ.

(۳۶۶۰۴) حضرت مجاہد سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿كَانُوا قَلِيلاً مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ﴾ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ لوگ تمام رات نہیں سوتے تھے۔

(٣٦٦٠٥) حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ قَالَ : مَقْصُورَاتٌ قُلُوبُهُنَّ وَأَبْصَارُهُنَّ وَأَنْفُسُهُنَّ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ فِي خِيَامِ اللُّؤْلُؤِ لاَ يُرِدْنَ غَيْرَهُمْ.

(۳۶۶۰۵) حضرت مجاہد سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ کی تفسیر میں منقول ہے کہ وہ ایسی حوریں ہوں گی کہ جو موتیوں کے خیموں میں ہوں گی اور ان کے دل وجان اور آنکھیں صرف اپنے خاوندوں پر منحصر ہوں گی۔ وہ ان کے علاوہ کسی اور سے محبت نہیں کریں گی۔

(٣٦٦٠٦) حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿وَحُورٌ عِينٌ﴾ قَالَ : يَحَارُ فِيهِنَّ الْبَصَرُ.

(۳۶۶۰۶) حضرت مجاہد سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَحُورٌ عِينٌ﴾ کے بارے میں منقول ہے کہ ان حوروں کے دیکھنے میں آنکھیں چندھیا رہی ہوں گی۔

(٣٦٦٠٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿وَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ﴾ قَالَ : لَيْسَ بِعَرَضِ الدُّنْيَا.

(۳۶۶۰۷) حضرت مجاہد سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ﴾ کے بارے میں منقول ہے کہ اس سے دنیا کا مال مراد نہیں ہے۔

(٣٦٦٠٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلاً﴾ قَالَ : أَخْلِصْ لَهُ إِخْلاَصًا.

(۳۶۶۰۸) حضرت مجاہد سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلاً﴾ کی تفسیر میں منقول ہے کہ اللہ کے لیے اخلاص پیدا کرو۔

(٣٦٦٠٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ إِلاَّ تَبْكِي عَلَيْهِ الأَرْضُ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا.

(۳۶۶۰۹) حضرت مجاہد سے ارشاد منقول ہے کہ جب بھی کوئی مرتا ہے تو زمین چالیس دن اس پر روتی ہے۔

(٣٦٦١٠) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ﴾ قَالَ : هُوَ الرَّجُلُ يَذْكُرُ اللَّهَ عِنْدَ الْمَعَاصِي فَيَحْتَجِزُ عنها.

(۳۶۶۱۰) حضرت مجاہد سے اللہ کے ارشاد ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ﴾ کی تفسیر میں منقول ہے کہ اس سے مراد وہ شخص ہے کہ جو بوقت گناہ اللہ کو یاد کرے اور گناہ سے احتراز کرلے۔

(٣٦٦١١) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِآنِيَةٍ مِنْ فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا قَوَارِيرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا﴾ قَالَ : الآنِيَةُ : الأَقْدَاحُ ، وَالأَكْوَابُ : الكوكبات ، وَتَقْدِيرًا : أَنَّهَا لَيْسَتْ بِالْمَلأَى الَّتِي تَفِيضُ ، وَلاَ نَاقِصَةَ الْقَدْرِ.

(٣٦٦١١) حضرت مجاہد سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِآنِيَةٍ مِنْ فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا قَوَارِيرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا﴾ کی تفسیر میں منقول ہے کہ آنیہ سے مراد دینے کے برتن اور الاکواب سے مراد۔

(٧٤) كلام عكرمة

(٣٦٦١٢) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ فِي قوله تعالى : ﴿لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِنْ قَرِيبٍ﴾ قَالَ : الدُّنْيَا كُلُّهَا قَرِيبٌ ، كُلُّهَا جَهَالَةٌ.

(٣٦٦١٢) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ ارشاد ﴿لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِنْ قَرِيبٍ﴾ کی تفسیر میں منقول ہے کہ دنیا تمام کی تمام قریب ہے اور تمام کی تمام جہالت ہے۔

(٣٦٦١٣) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ﴿سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ﴾ قَالَ : السَّهَرُ.

(٣٦٦١٣) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ﴾ سے مراد شب بیداری ہے۔

(٣٦٦١٤) حَدَّثَنَا حَكَّامُ الرَّازِيّ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ﴿وَاذْكُرْ رَبَّكَ إِذَا نَسِيتَ﴾ قَالَ : إِذَا عَصَيْتَ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ : إِذَا غَضِبْتَ.

(٣٦٦١٤) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ﴿وَاذْكُرْ رَبَّكَ إِذَا نَسِيتَ﴾ کا مطلب ہے کہ جب تو اللہ کی نافرمانی کرے اور بعض علماء فرماتے ہیں کہ جب تجھے غصہ آئے۔

(٣٦٦١٥) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ﴿وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ﴾ قَالَ : إِنَّ الْقُلُوبَ لَوْ تَحَرَّكَتْ ، أَوْ زَالَتْ خَرَجَتْ نَفْسُهُ ، وَلَكِنْ إِنَّمَا هُوَ الْفَزَعُ.

(٣٦٦١٥) حضرت عکرمہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ دل اگر حرکت کریں تو سانس نکل جائے، وہ صرف گھبراہٹ ہوگی۔

(٣٦٦١٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْر ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ ﴿كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ﴾ قَالَ : الْكُفَّارُ إِذَا دَخَلُوا الْقُبُورَ فَعَايَنُوا مَا أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مِنَ الْخِزْيِ يَئِسُوا مِنْ رَحْمَةِ اللهِ.

(٣٦٦١٦) حضرت عکرمہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ﴾ کے بارے میں منقول ہے کہ کافر لوگ جب قبروں میں داخل ہوتے ہیں اور اس عذاب کو دیکھتے ہیں جو اللہ نے ان کے لیے تیار کر رکھا ہے تو وہ اللہ کی رحمت

سے مایوس ہو جاتے ہیں۔

(۳۶۶۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو بَيَّاعِ الْمُلاَءِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ﴿إِنَّ لَدَيْنَا أَنْكَالاً﴾ قَالَ : قُيُودًا.

(۳۶۶۱۷) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿إِنَّ لَدَيْنَا أَنْكَالاً﴾ سے مراد بیڑیاں ہیں۔

(۳۶۶۱۸) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ، فَقَالَ : أُحَدِّثُكُمْ بِحَدِيثٍ لَعَلَّهُ يَنْفَعُكُمْ فَإِنَّهُ قَدْ نَفَعَنِي ، قَالَ : قَالَ لَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ : يَا ابْنَ أَخِي ، إِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانَ يَكْرَهُ فُضُولَ الْكَلاَمِ مَا عَدَا كِتَابَ اللهِ تَعَالَى أَنْ تَقْرَأَهُ ، أَوْ أَمْرًا بِمَعْرُوفٍ ، أَوْ نَهْيًا ، عَنْ مُنْكَرٍ ، وَأَنْ تَنْطِقَ بِحَاجَتِكَ فِي مَعِيشَتِكَ الَّتِي لاَ بُدَّ لَكَ مِنْهَا ، أَتُنْكِرُونَ أَنَّ ﴿عَلَيْكُمْ حَافِظِينَ كِرَامًا كَاتِبِينَ﴾ وَأَنَّ ﴿عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلاَّ لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ أَمَا يَسْتَحْيِي أَحَدُكُمْ لَوْ نَشَرَ صَحِيفَتَهُ الَّتِي أَمْلَى صَدْرَ نَهَارِهِ وَأَكْثَرَ مَا فِيهَا لَيْسَ مِنْ أَمْرِ دِينِهِ ، وَلاَ دُنْيَاهُ.

(۳۶۶۱۸) حضرت یعلی بن عبید فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ محمد بن سوقہ ہمارے پاس آئے اور فرمایا کہ میں تم کو ایک بات بتاتا ہوں امید ہے کہ وہ تم کو نفع دے گی۔ اس لیے کہ اس بات سے مجھ کو نفع ہوا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ عطا بن رباح نے ہمیں فرمایا کہ ''اے میرے بھتیجے تم سے پہلے لوگ فضول باتوں سے بچتے تھے۔ سوائے اس کے کہ تو اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن پاک کی تلاوت کرے یا کسی نیک کام کا حکم کرے یا برائی سے روکے اور یہ کہ تو اپنی ضروری معیشت کو خاطر بقدر ضرورت بات کرے۔ کیا تم لوگ قرآن پاک کی آیت ﴿عَلَيْكُمْ حَافِظِينَ كِرَامًا كَاتِبِينَ﴾ اور ﴿عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلاَّ لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ کا انکار کر سکتے ہو۔ کیا تم کو اس بات سے حیا نہیں آتی کہ اگر تمہارے سارے دن کے اعمال ناموں کا صحیفہ کھولا جائے تو اس میں اکثر باتیں ایسی ہوں کہ جن کا نہ دین سے کوئی تعلق ہے اور نہ ہی دنیا سے۔

(۳۶۶۱۹) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنِ الرُّدَيْنِي عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ ، قَالَ : مَا هَاجَتِ الرِّيحُ إِلاَّ بِعَذَابٍ وَرَحْمَةٍ.

(۳۶۶۱۹) حضرت یحییٰ بن یعمر فرماتے ہیں کہ تیز ہوا عذاب یا رحمت ہی کی وجہ سے چلتی ہے۔

(۳۶۶۲۰) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ شَبِيبٍ ، عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ ﴿أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا﴾ قَالَ : الْعَهْدُ الصَّلاَةُ.

(۳۶۶۲۰) حضرت مقاتل بن حیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا﴾ سے مراد عہد نماز ہے۔

(۳۶۶۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ أَهْلُ الْخَيْرِ إِذَا الْتَقَوْا يُوصِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِثَلاَثٍ ، وَإِذَا غَابُوا كَتَبَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ بِثَلاَثٍ : مَنْ عَمِلَ لآخِرَتِهِ كَفَاهُ اللَّهُ دُنْيَاهُ ، وَمَنْ أَصْلَحَ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ كَفَاهُ اللَّهُ النَّاسَ ، وَمَنْ أَصْلَحَ سَرِيرَتَهُ أَصْلَحَ اللَّهُ عَلاَنِيَتَهُ.

(۳۶۶۲۱) حضرت ابی عون فرماتے ہیں اچھے لوگ جب ملا کرتے تھے تو تین چیزوں کی نصیحت کیا کرتے تھے اور جب دور ہوتے تھے تو بھی تین چیزوں کو لکھ کر بھیجا کرتے تھے۔ ① جو شخص آخرت کے لیے عمل کرتا ہے اللہ اس کی دنیا کی کفایت کرتا ہے۔ ② جو شخص اپنے اور اللہ کے درمیان معاملات کو درست کرتا ہے اللہ اس کو لوگوں سے کفایت کرتا ہے۔ ③ جو شخص اپنی پوشیدہ حالت کو درست کرتا ہے اللہ اس کی ظاہری حالت کو بھی درست کر دیتا ہے۔

(٣٦٦٢٢) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ ، عَنْ خَلاَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ أَبِي عِمْرَانَ يَقُولُ : كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ لاَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ إِلاَّ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ ، قَالَ خَالِدٌ : مَكَثَ أَرْبَعِينَ سَنَةً لَمْ يَنْزِعْ ثَوْبَهُ ، عَنْ ظَهْرِهِ.

(۳۶۶۲۲) حضرت خالد بن ابی عمران فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن زبیر مہینہ میں صرف تین دن افطار کرتے تھے۔ خالد فرماتے ہیں چالیس سال تک انہوں نے اپنی کمر سے کپڑا نہیں اتارا۔

(٣٦٦٢٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ وَهِشَامٌ جَمِيعًا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ حُذَيْفَةَ فِي قُبَّةٍ لَهُ ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَجَلَسَ مَعَهُ عَلَى فِرَاشِهِ ، فَسَارَّهُ بِشَيْءٍ لَمْ أَفْهَمْهُ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو عُبَيْدَةَ : فَإِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَضَعَ إِصْبَعَكَ فِي هَذِهِ النَّارِ ، وَكَانُونٌ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ فِيهِ نَارٌ ، فَقَالَ الرَّجُلُ : سُبْحَانَ اللهِ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو عُبَيْدَةَ : تَبْخَلُ عَلَيَّ بِإِصْبَعٍ مِنْ أَصَابِعِكَ فِي نَارِ الدُّنْيَا وَتَسْأَلُنِي أَنْ أَجْعَلَ جَسَدِي كُلَّهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ ، قَالَ : فَظَنَنَّا أَنَّهُ دَعَاهُ إِلَى الْقَضَاءِ.

(۳۶۶۲۳) محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ ہم ابو عبیدہ کے پاس ان کے گنبد میں بیٹھے ہوئے تھے تو ایک آدمی ان کے پاس آیا اور ان کے ساتھ ان کے بستر پر بیٹھ گیا۔ اس نے ابو عبیدہ ؒ سے پوشیدہ طور پر کوئی بات کی جو ہم نہ سمجھ سکے۔ ابو عبیدہ نے اس سے کہا کہ اپنی انگلی اس آگ میں ڈالو۔ ہمارے درمیان ایک انگیٹھی میں آگ جل رہی تھی۔ اس آدمی نے کہا ''سبحان اللہ'' تو ابو عبیدہ نے فرمایا کہ تو میرے لیے اس دنیا کی آگ میں ایک انگلی کے بارے میں بھی بخل کرتا ہے اور مجھ سے سوال کرتا ہے کہ میں اپنے تمام جسم کو جہنم کی آگ میں ڈال دوں۔ راوی کہتے ہیں کہ ہمارے خیال میں اس آدمی نے ابو عبیدہ کو قاضی بننے کی دعوت دی تھی۔

(٣٦٦٢٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ ، قَالَ : اللَّهُمَّ سَلِّمْنَا وَسَلِّمَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَّا.

(۳۶۶۲۴) حضرت قاسم ؒ کا ارشاد ہے کہ عبید اللہ بن عدی بن خیار کا ارشاد ہے کہ ''اے اللہ ہمیں سلامتی میں رکھ اور مومنین کو ہم سے سلامتی میں رکھ۔

(٣٦٦٢٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ يَقُولُ : الزَّبَانِيَةُ رُؤُوسُهُمْ فِي السَّمَاءِ وَأَرْجُلُهُمْ فِي الأَرْضِ.

(۳۶۶۲۵) حضرت عبداللہ بن حارث فرماتے ہیں کہ ''الزبانیہ'' سے مراد فرشتے ہیں کہ جن کے سر آسمان میں اور پاؤں زمین میں ہیں۔

(٣٦٦٢٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ﴾ قَالَ : يُكْتَبُ مِنْ قَوْلِهِ الْخَيْرُ وَالشَّرُّ.

(۳۶۶۲۶) حضرت ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ﴾ کی تفسیر منقول ہے کہ آدمی کی ہر اچھی اور بری بات لکھی جاتی ہے۔

(٣٦٦٢٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : يُكْتَبُ مَا عَلَيْهِ وَمَالَهُ.

(۳۶۶۲۷) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس کے نفع اور نقصان کی ہر بات لکھی جاتی ہے۔

(٣٦٦٢٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ ﴿كَانُوا قَلِيلاً مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ﴾ قَالَ : قَلَّ لَيْلَةٌ أَتَتْ عَلَيْهِمْ هَجَعُوهَا.

(۳۶۶۲۸) حضرت سعید بن حسن سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿كَانُوا قَلِيلاً مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ﴾ کی تفسیر میں منقول ہے کہ بہت کم ہی کوئی ایسی رات آتی تھی کہ جس میں وہ سوتے ہوں۔

(٣٦٦٢٩) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ : بَيْنَمَا رَجُلٌ رَاكِبًا عَلَى حِمَارٍ إِذْ عَثَرَ بِهِ ، فَقَالَ : تَعِسْت ، فَقَالَ : صَاحِبُ الْيَمِينِ : مَا هِيَ بِحَسَنَةٍ فَأَكْتُبُهَا ، وَقَالَ صَاحِبُ الشِّمَالِ : مَا هِيَ بِسَيِّئَةٍ فَأَكْتُبُهَا ، فَنُودِيَ صَاحِبُ الشِّمَالِ ، إِنَّ مَا تَرَكَ صَاحِبُ الْيَمِينِ فَاكْتُبْهُ.

(۳۶۶۲۹) حضرت حسان بن عطیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک آدمی گدھے پر سوار تھا اچانک وہ گر گیا تو اس نے کہا کہ میں گدھے سے گر گیا۔ تو دائیں جانب کے فرشتے نے کہا کہ یہ کوئی نیکی تو نہیں ہے کہ جس کو میں لکھوں اور بائیں جانب کے فرشتے نے کہا کہ یہ کون سی برائی ہے کہ جس کو میں لکھوں تو بائیں جانب کے فرشتہ کو آواز دی گئی کہ جس قول کو دایاں چھوڑ دے اس کو لکھ لو۔

(٣٦٦٣٠) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ : مَنْ عَادَى أَوْلِيَاءَ اللهِ فَقَدْ آذَنَ اللَّهَ بِالْمُحَارَبَةِ ، وَمَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُونَ حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللهِ فَقَدْ حَادَّ اللَّهَ فِي أَمْرِهِ ، وَمَنْ أَعَانَ عَلَى خُصُومَةٍ لاَ عِلْمَ لَهُ بِهَا كَانَ فِي سَخَطِ اللهِ حَتَّى يَنْزِعَ ، وَمَنْ قَفَا مُؤْمِنًا بِمَا لاَ عِلْمَ لَهُ بِهِ وَقَفَهُ اللَّهُ فِي رَدْغَةِ الْخَبَالِ حَتَّى يَجِيءَ مِنْهَا بِالْمَخْرَجِ ، وَمَنْ خَاصَمَ لِضَعِيفٍ حَتَّى يَثْبُتَ لَهُ حَقُّهُ ، ثَبَّتَ اللَّهُ قَدَمَيْهِ يَوْمَ تَزِلُّ الأَقْدَامُ ، وَقَالَ اللَّهُ : مَا تَرَدَّدْت فِي شَيْءٍ أُرِيدُهُ ، تَرَدُّدِي فِي قَبْضِ نَفْسِ عَبْدِي الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَكْرَهُ مُسَاءَتَهُ وَلاَ بُدَّ لَهُ مِنْهُ. (بخاری ٦٥٠٢)

(۳۶۶۳۰) حضرت حسان بن عطیہ کا ارشاد ہے کہ جو شخص اللہ کے دوستوں سے دشمنی کرتا ہے تو اللہ اس سے اعلانِ جنگ کرتا ہے اور

جس شخص کی سفارش اللہ کے قانون وحدود میں آڑے بنتی ہے تو وہ شخص اللہ کے حکم میں رکاوٹ بن رہا ہے اور جو کوئی شخص کسی ایسے جھگڑے کی معاونت کرتا ہے جس کا اس کو علم ہی نہیں تو وہ اس جھگڑے سے نکلنے تک اللہ کے غصہ میں رہتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان پر ایسی تہمت لگاتا ہے جس کا اس کو علم ہی نہیں تو اللہ اس کو ہلاکت کی دلدل میں پھنسا دیتا ہے حتی کہ وہ خود اس سے راستہ نکال لے۔ اور جو کوئی شخص کسی کمزور کے حق میں جھگڑا کرتا ہے تا کہ اس کو اس کا حق دلوا دے تو اللہ ایسے دن کہ جب قدم لڑکھڑائیں گے اس کو ثابت قدم رکھتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہوں تو کوئی تردد نہیں کرتا۔ سوائے اپنے مومن بندے کی جان قبض کرنے کے وقت کیونکہ وہ موت اور اس کی تکلیف سے گھبراتا ہے جبکہ اس سے کوئی چارۂ کار نہیں۔

(٣٦٦٣١) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ زيتون ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ ، أَنَّهُ قَالَ : الْكَلاَمُ فِي الْمَسْجِدِ لَغْوٌ إِلاَّ لِمُصَلٍّ ، أَوْ ذَاكِرِ رَبِّهِ ، أَوْ سَائِلِ خَيْرٍ ، أَوْ مُعْطِيه.

(۳۶۶۳۱) حضرت ابن محیریز فرماتے ہیں کہ مسجد میں نمازی یا اللہ کے ذکر یا کسی اچھی چیز کی طلب یا عطا کے علاوہ تمام باتیں لغو ہیں۔

(٣٦٦٣٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : بَلَغَنِي ، أَنَّ ابْنَ مُحَيْرِيزٍ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْبَزَّازِينَ فَاشْتَرَى مِنْهُ شَيْئًا ، فَقَالَ رَجُلٌ لِلْبَزَّازِ أَتَدْرِي مَنْ هَذَا هَذَا ابْنُ مُحَيْرِيزٍ ، فَقَامَ ، فَقَالَ : إِنَّمَا جِئْنَا نَشْتَرِي بِدَرَاهِمِنَا ، لَيْسَ بِدِينِنَا.

(۳۶۶۳۲) حضرت ابن محیریز ایک مرتبہ ایک کپڑا فروش کے پاس گئے اور اس سے کچھ خریدا تو ایک آدمی نے کپڑے فروش سے کہا کہ یہ تو جانتا ہے یہ کون ہیں؟ تو یہ ابن محیریز ہیں تو وہ کپڑا فروش کھڑا ہو گیا۔ حضرت ابن محیریز نے فرمایا کہ ہم اپنے دراہم کے بدلہ میں خریدنے آئے ہیں اپنے دین کے بدلے خریدنے نہیں آئے۔

(٣٦٦٣٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ وُهَيْبٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ مُحَيْرِيزٍ وَنَحْنُ مَعَهُ بِالرَّمْلَةِ وَهُوَ يَقُولُ : أَدْرَكْتُ النَّاسَ وَإِذَا مَاتَ مِنْهُمَ الْمَيِّتُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، قَالُوا : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي تَوَفَّى فُلاَنًا عَلَى الإِسْلاَمِ ، ثُمَّ انْقَطَعَ ذَلِكَ فَلَيْسَ أَحَدٌ الْيَوْمَ يَقُولُ ذَلِكَ.

(۳۶۶۳۳) حضرت موسیٰ بن عقبہ ؒ فرماتے ہیں کہ ہم ریتلی زمین میں تھے کہ میں نے ابن محیریز ؒ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ''میں نے وہ لوگ بھی دیکھے ہیں جب کوئی مسلمان مرتا تو لوگ کہتے کہ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں کہ میں نے فلاں شخص کو اسلام پر موت عطا کی۔ پھر یہ زمانہ ختم ہو گیا اور اب کوئی بھی اس طرح نہیں کہتا۔

(٣٦٦٣٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ يَحْيَى ، قَالَ : كَانَ مُجَمِّعُ بْنُ جارية يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك مَوْتًا سَجِيحًا.

(۳۶۶۳۴) حضرت مجمع بن جاریہ ؒ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ میں تجھ سے نرم و آسان موت کا سوال کرتا ہوں۔

(۳۶۶۳۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ فِي قَوْلِهِ :(خَافِضَةٌ) مَنِ انْخَفَضَ يَوْمَئِذٍ لَمْ يَرْتَفِعْ أَبَدًا ، وَمَنَ ارْتَفَعَ يَوْمَئِذٍ لَمْ يَنْخَفِضْ أَبَدًا.

(۳۶۶۳۵) حضرت اسامہ بن زید اپنے والد سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد (خَافِضَةٌ) کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ جو شخص اس دن پست ہو گیا وہ کبھی بھی بلند نہیں ہو سکے گا اور جو شخص اس دن بلندی حاصل کرے گا وہ کبھی بھی پست نہ ہوگا۔

(۳۶۶۳۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَوْسٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ ، قَالَ :المحسنون الَّذِينَ لَا يَظْلِمُونَ وَإِنْ ظُلِمُوا لَمْ يَنْتَصِرُوا.

(۳۶۶۳۶) حضرت عمرو بن اوس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ احسان کرنے والے وہ لوگ ہوتے ہیں جو ظلم نہیں کرتے اور اگر ان پر ظلم کیا جائے تو بدلہ نہیں لیتے۔

(۳۶۶۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، قَالَ :قَالَ فُلاَنٌ :تَمْشُونَ عَلَى قُبُورِكُمْ قُلْتُ :نَعَمْ ، قَالَ :فَكَيْفَ تُمْطَرُونَ.

(۳۶۶۳۷) حضرت ابو علاء بن الشخیر فرماتے ہیں کہ فلاں شخص نے کہا: تم لوگ تو اپنی قبروں پر چلتے ہو۔ میں نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا: تو پھر کیسے تم پر بارش اترے!!!

(۳۶۶۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قوله تعالى: ﴿فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ﴾ قَالَ :لَمَّا الْتَقَمَهُ ذَهَبَ بِهِ حَتَّى وَضَعَهُ فِي الأَرْضِ السَّابِعَةِ فَسَمِعَ الأَرْضَ تُسَبِّحُ ، قَالَ :فَهَيَّجَتْهُ عَلَى التَّسْبِيحِ ، فَقَالَ :﴿لَا إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ قَالَ :فَأَخْرَجَهُ حَتَّى أَلْقَاهُ عَلَى الأَرْضِ بِلاَ شَعْرٍ ، وَلاَ ظُفُرٍ مِثْلُ الصَّبِيِّ الْمَنْفُوسِ ، فَأَنْبَتَ اللَّهُ عَلَيْهِ شَجَرَةً تُظِلُّهُ ، وَيَأْكُلُ مِنْ تَحْتِهَا مِنْ حَشَرَاتِ الأَرْضِ ، فَبَيْنَمَا هُوَ نَائِمٌ تَحْتَهَا فَتَسَاقَطَتْ عَلَيْهِ وَرَقُهَا قَدْ يَبِسَتْ ، فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى رَبِّهِ، فَقِيلَ لَهُ :أَتَحْزَنُ عَلَى شَجَرَةٍ ، وَلاَ تَحْزَنُ عَلَى مِئَةِ أَلْفٍ ، أَوْ يَزِيدُونَ يُعَذَّبُونَ.

(۳۶۶۳۸) حضرت ابن عباس اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جب پیغمبر کو مچھلی نے نگل لیا تو ان کو ساتویں زمین میں لے جا کر رکھ دیا۔ وہاں انہوں نے زمین کو تسبیح کرتے ہوئے سنا۔ اس بات نے ان کو تسبیح کرنے پر برانگیختہ کیا تو انہوں نے ﴿لَا إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ کہنا شروع کیا۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ مچھلی نے پیغمبر کو نکالا اور زمین پر بغیر بالوں اور ناخنوں کے پیدائشی بچہ کی طرح ڈال دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس ایک درخت سایہ کرنے کے لیے ان کے پاس اُگا دیا۔ اور وہ اس درخت کے نیچے کیڑے مکوڑے کھایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ وہ اس درخت کے سائے میں سوئے ہوئے تھے کہ اس درخت کا ایک پتہ جو کہ خشک ہو چکا تھا گرا تو پیغمبر علیہ السلام نے اپنے رب سے اس کی شکایت کی تو ان کو جواب ملا کہ تو ایک درخت پر تو بہت غمگین ہوتا ہے اور ایک لاکھ یا اس سے زائد پر غمگین کیوں نہیں ہوتا جن کو عذاب

دیا جارہا ہے۔

(٣٦٦٣٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو هِلاَلٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٍ الرَّاسِبِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : قَالَ أَبُو الصَّهْبَاءِ : طَلَبْتُ الْمَالَ مِنْ حِلِّهِ فَأَعْيَانِي إِلاَّ رِزْقَ يَوْمٍ بِيَوْمٍ ، فَعَلِمْتُ ، أَنَّهُ قَدْ خِيرَ لِي : وَايْمُ اللهِ مَا مِنْ عَبْدٍ أُوتِيَ رِزْقَ يَوْمٍ بِيَوْمٍ فَلَمْ يَظُنَّ ، أَنَّهُ قد خِيرَ لَهُ إِلاَّ كَانَ عَاجِزًا ، أَوْ غَبِيَّ الرَّأْيِ.

(۳۶۶۳۹) حضرت ابوالصہبا فرماتے ہیں کہ میں نے مال کو حلال طریقہ سے تلاش کیا تو اس نے مجھے تھکا دیا سوائے یومیہ روزی کے تو میں نے جان لیا کہ میرے ساتھ بھلائی والا معاملہ کیا گیا ہے۔ اللہ کی قسم جس شخص کو یومیہ روزی دی جاتی ہے اور وہ یہ نہیں سمجھتا کہ اس کے ساتھ بھلائی والا معاملہ کیا گیا ہے تو وہ شخص ناقص رائے رکھتا ہے۔

(٣٦٦٤٠) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ أَبِي السُّمَيْطِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُطَرِّفٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِنَّكَ لَتَلْقَى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَكْثَرُ صَوْمًا وَصَلاَةً ، وَالآخَرُ أَكْرَمُهُمَا عَلَى اللهِ بَوْنًا بَعِيدًا ، قَالُوا : وَكَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ يَا أَبَا جَزْءٍ ، قَالَ : يَكُونُ أَوْرَعَهُمَا فِي مَحَارِمِهِ.

(۳۶۶۴۰) حضرت عبداللہ بن مطرف فرماتے ہیں کہ تو دو شخصوں کو دیکھے گا کہ ان میں سے ایک زیادہ نماز اور روزے والا ہوگا اور دوسرا ان میں سے اللہ کے نزدیک زیادہ معزز ہوگا لوگوں نے سوال کیا کہ اے ابا جزء یہ کیسے ہوسکتا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ محرمات سے زیادہ بچنے والا ہوتا ہے۔

(٣٦٦٤١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ فِي قَوْلِهِ : ﴿وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ﴾ قَالَ : الْمُتَوَاضِعِينَ.

(۳۶۶۴۱) حضرت ضحاک رحمہ اللہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ﴾ کے بارے میں مروی ہے کہ اس سے مراد عاجزی کرنے والے لوگ ہیں۔

(٣٦٦٤٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ﴿وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ﴾ قَالَ : الذِّلَّةُ لِلَّهِ.

(۳۶۶۴۲) حضرت ضحاک رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ عاجزی صرف اللہ کے لیے ہے۔

(٣٦٦٤٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ﴿يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ﴾ قَالَ : يُذَابُ بِهِ.

(۳۶۶۴۳) حضرت ضحاک قرآنِ پاک کی آیت ﴿يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ﴾ کی تفسیر کرتے ہیں کہ اس کے ذریعہ پگھلایا جائے گا۔

(٣٦٦٤٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ﴿وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا﴾ قَالَ : لَمْ يَكُنِ اللَّغْوُ مِنْ حَالِهِمْ ، وَلاَ بَالِهِمْ.

(۳۶۶۴۴) حضرت ضحاک اللہ کے قول ﴿وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ لغویات نہ ان کے دل میں ہوتی ہے اور نہ ہی حالت سے ظاہر ہوتی ہے۔

(۳۶۶۴۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : لَوْلاَ تِلاَوَةُ الْقُرْآنِ لَسَرَّنِي أَنْ أَكُونَ مَرِيضًا.

(۳۶۶۴۵) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ اگر قرآنِ پاک کی تلاوت نہ ہوتی تو میں مریض بننا زیادہ پسند کرتا۔

(۳۶۶۴۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ﴿فِي مَقَامٍ أَمِينٍ﴾ قَالَ : أَمِنُوا الْمَوْتَ أَنْ يَمُوتُوا ، وَأَمِنُوا الْهَرَمَ أَنْ يَهْرَمُوا ، وَلاَ يَجُوعُوا ، وَلاَ يَعْرَوْا.

(۳۶۶۴۶) حضرت ضحاک اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿فِي مَقَامٍ أَمِينٍ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وہ لوگ مرنے سے اور بڑھاپے سے محفوظ ہوں گے اور نہ تو ان کو بھوک لگے گی اور نہ ہی سردی لگے گی۔

(۳۶۶۴۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ ﴿إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَى رَبِّكَ كَدْحًا﴾ قَالَ: عَامِلٌ إِلَى رَبِّكَ عَمَلاً.

(۳۶۶۴۷) حضرت ضحاک ویشیڈ اللہ کے ارشاد ﴿إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَى رَبِّكَ كَدْحًا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اپنے رب کے لیے عمل کر۔

(۳۶۶۴۸) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِي بِسْطَامٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ (لَهُمَ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا) قَالَ : يَعْلَمُ أَيْنَ هُوَ قَبْلَ الْمَوْتِ.

(۳۶۶۴۸) حضرت ضحاک قرآنِ پاک کی آیت ﴿لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وہ یہ جان لے کہ موت سے قبل اس کا ٹھکانہ کہاں ہے۔

(۳۶۶۴۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو سِنَانٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الضَّحَّاكَ بْنَ مُزَاحِمٍ يَقُولُ فِي قَوْلِهِ : ﴿فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ إِلَى اللهِ مَرْجِعُكُمْ﴾ قَالَ : أُمَّةُ مُحَمَّدٍ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ.

(۳۶۶۴۹) حضرت ضحاک بن مزاحم اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ إِلَى اللهِ مَرْجِعُكُمْ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد امت محمدیہ کا ہر اچھا اور برا فرد ہے۔

(۳۶۶۵۰) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا دَاوُد بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْفَيْضِ يقول عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ : ﴿إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ﴾ قَالَ : الَّذِينَ يَتَّقُونَ الشِّرْكَ.

(۳۶۶۵۰) حضرت ابوالفیض ویشیڈ حضرت ضحاک سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے قول ﴿إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ﴾ سے مراد وہ لوگ ہیں جو شرک سے بچتے ہیں۔

(۳۶۶۵۱) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا دَاوُد بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي

أَشْرَسُ بْنُ حَسَّانِ الْكُوفِيُّ ، قَالَ :سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ مُنَبِّهٍ ، قَالَ :كَانَ هَارُونُ هُوَ الَّذِي يُجَمِّرُ الْكَنَائِسَ.

(۳۶۶۵۱) حضرت وہب بن منبہ فرماتے ہیں کہ ہارون ؒ وہ شخص تھے جو کنیسوں کو جلا دیا کرتے تھے۔

(٣٦٦٥٢) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ ، أَنَّهُ قَالَ :ما أَدْرِي مَا حَسْبُ إِيمَانِ عَبْدٍ لاَ يَدَعُ شَيْئًا يَكْرَهُهُ اللَّهُ.

(۳۶۶۵۲) حضرت مسلم بن یسار کا ارشاد ہے کہ مجھے نہیں معلوم کہ اس شخص کے ایمان کا کیا درجہ ہوگا کہ جو ایسی چیزوں کو نہیں چھوڑتا کہ جن کو اللہ ناپسند کرتے ہیں۔

(٣٦٥٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ :كَانَ أَحَدُهُمْ إِذَا بَرَأَ قِيلَ لَهُ : لِيَهْنِكَ الطُّهْرُ.

(۳۶۶۵۳) حضرت مسلم بن یسار فرماتے ہیں کہ اسلاف میں سے جب کوئی بیماری سے صحت یاب ہوتا تو اسے کہا جاتا تھا: بیماری سے پاک ہونا تمہارے لیے راحت کا سبب بنے۔

(٣٦٦٥٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يَتَمَثَّلُ هَذَا الْبَيْتَ :
لاَ تَزَالُ تَنْعَى حَبِيبًا حَتَّى تَكُونَهُ ... وَقَدْ يَرْجُو الْفَتَى رَجًا يَمُوتُ دُونَهُ.

(۳۶۶۵۴) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ ثابت نے بتایا ہے کہ ابوبکر کی مثال شعر کی سی ہے۔ ”تو ہمیشہ اپنے محبوب کو پکارتا رہا۔ یہاں تک کہ تو خود محبوب بن گیا، اور کبھی انسان ایسی چیز کی خواہش کرتا ہے کہ اس کے حصول سے قبل اس کو موت آ جاتی ہے۔

(٣٦٦٥٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ ، قُلْتُ :قَوْلُ اللهِ تَعَالَى : ﴿وَلَوْلاَ أَنْ ثَبَّتْنَاك لَقَدْ كِدْت تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيلاً إِذًا لأَذَقْنَاك ضِعْفَ الْحَيَاةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لاَ تَجِدُ لَك عَلَيْنَا نَصِيرًا﴾ مَا ضِعْفُ الْحَيَاةِ وَضِعْفُ الْمَمَاتِ ؟ قَالَ جَابِرٌ : ضِعْفُ عَذَابِ الدُّنْيَا وَضِعْفُ عَذَابِ الآخِرَةِ ، ثُمَّ لاَ تَجِدُ لَك عَلَيْنَا نَصِيرًا.

(۳۶۶۵۵) حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے جابر بن زید سے اللہ کے ارشاد ﴿وَلَوْلاَ أَنْ ثَبَّتْنَاك لَقَدْ كِدْت تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيلاً إِذًا لأَذَقْنَاك ضِعْفَ الْحَيَاةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لاَ تَجِدُ لَك عَلَيْنَا نَصِيرًا﴾ میں ضعف الحیات اور ضعف الممات کی تفسیر پوچھی تو انہوں نے جواب دیا کہ دنیا کے عذاب کا دگنا اور آخرت کے عذاب کا دگنا مراد ہے۔ پھر تو اپنے لیے کوئی مددگار نہیں پائے گا۔

(٣٦٦٥٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ سَمِعْت ثَابِتًا ، قَالَ :كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ فَرَأَى جَمَلاً ، فَقَالَ :لَوْ قُلْتُ لَكُمْ :إِنِّي لاَ أَعْبُدُ هَذَا الْجَمَلَ مَا أَمِنْت أَنْ أَعْبُدَهُ.

(۳۶۶۵۶) حضرت ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت جابر بن زید کے پاس تھے آپ ؒ نے ایک اونٹ دیکھ کر

فرمایا: اگر میں تم لوگوں سے کہوں کہ میں ہرگز اس اونٹ کی عبادت نہیں کروں گا میں پھر بھی مامون نہیں ہوں گا اس کی عبادت کے بچنے سے۔

(٣٦٦٥٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْد ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : مَا أَشْبَهَ الْقَوْمَ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ ، مَا أَشْبَهَ اللَّيْلَةَ بِالْبَارِحَةِ.

(۳۶۶۵۷) حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ قوم ایک دوسرے کے مشابہ نہیں ہوتی اور نہ ہی گزشتہ رات موجودہ کے مشابہہ ہوتی ہے۔

(٣٦٦٥٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ : أَكْثَرُ رَيَاحِينِ الْجَنَّةِ الْحِنَّاءُ.

(۳۶۶۵۸) حضرت ابی العالیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جنت کے اکثر خوشبودار پودے سبز رنگ کے ہیں۔

(٣٦٦٥٩) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ إِذَا دَخَلَ عَلَى عَبْدِ اللهِ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ يَوْمَئِذٍ إِذْنٌ حَتَّى يَفْرُغَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ ، قَالَ : وَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ يَا أَبَا يَزِيدَ ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَآكَ أَحَبَّكَ ، وَمَا رَأَيْتُكَ إِلاَّ ذَكَرْتَ الْمُخْبِتِينَ. (احمد ۴۰۸۔ ابو نعیم ۱۰۶)

(۳۶۶۵۹) حضرت ابوعبید بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ ربیع بن خثیم جب عبداللہ کے پاس آتے تو کسی کو ان کے پاس جانے کی اجازت نہ ہوتی تھی تاوقتیکہ وہ دونوں ایک دوسرے سے فارغ ہو جائیں۔ ابوعبیدہ کہتے ہیں کہ ان کو عبداللہ نے کہا کہ اے ابو یزید اگر رسول اللہ آپ کو دیکھتے تو آپ سے محبت کرتے اور میں نے آپ کو عاجزین کا ذکر کرتے ہی دیکھا ہے۔

(٣٦٦٦٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، قَالَ : قِيلَ مَنِ الَّذِي يَسْمَنُ فِي الْخِصْبِ وَالْجَدْبِ ، وَمَنَ الَّذِي يَهْزَلُ فِي الْخِصْبِ وَالْجَدْبِ ، وَمَنَ الَّذِي هُوَ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ ، وَلاَ يَنْقَطِعُ ، قَالَ : أَمَّا الَّذِي يَسْمَنُ فِي الْخِصْبِ وَالْجَدْبِ فَالْمُؤْمِنُ الَّذِي إِنْ أُعْطِيَ شَكَرَ ، وَإِنَ ابْتُلِيَ صَبَرَ ، وَأَمَّا الَّذِي يَهْزَلُ فِي الْخِصْبِ وَالْجَدْبِ فَالْكَافِرُ ، أَوِ الْفَاجِرُ إِنْ أُعْطِيَ لَمْ يَشْكُرْ ، وَإِنَ ابْتُلِيَ لَمْ يَصْبِرْ ، وَأَمَّا الَّذِي هُوَ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ ، وَلاَ يَنْقَطِعُ فَهِيَ أُلْفَةُ اللهِ الَّتِي أَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ.

(۳۶۶۶۰) حضرت طلحہ سے سوال کیا گیا کہ وہ کون سی چیز ہے جو قحط اور فراوانی دونوں حالتوں میں پھلتی پھولتی ہے؟ اور وہ کون سی شے ہے جو قحط اور فراوانی دونوں صورتوں میں سوکھ جاتی ہے؟ اور وہ کون سی چیز ہے جو شہد سے بھی میٹھی ہے اور کبھی ختم نہیں ہوتی؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ چیز جو قحط اور فراوانی دونوں صورتوں میں پھلتی اور پھولتی ہے وہ مومن ہے کہ اگر اس کو مل جائے تو شکر کرتا ہے اور اگر آزمائش میں پڑ جائے تو صبر کرتا ہے اور وہ چیز جو قحط اور فراوانی دونوں صورتوں میں سوکھ جاتی ہے وہ کافر ہے یا گناہ گار شخص ہے کہ جس کو دیا جائے تو شکر نہیں کرتا اور اگر آزمائش میں پڑ جائے تو صبر نہیں کرتا۔ اور وہ چیز جو شہد سے بھی زیادہ میٹھی اور کبھی ختم نہ

ہونے والی ہے اللہ تعالیٰ کی الفت ہے جس نے تمام مومنین کے دلوں میں محبت پیدا کر دی ہے۔

(٣٦٦٦١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي ثَامِرٍ وَكَانَ رَجُلاً عَابِدًا مِمَّنْ يَغْدُو إِلَى الْمَسْجِدِ فَرَأَى فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ النَّاسَ قَدْ عُرِضُوا عَلَى اللهِ فَجِيءَ بِامْرَأَةٍ عَلَيْهَا ثِيَابٌ رِقَاقٌ ، فَجَائَتْ رِيحٌ فَكَشَفَت ثِيَابَهَا ، فَأَعْرَضَ اللَّهُ عنها ، وَقَالَ :اذْهَبُوا بِهَا إِلَى النَّارِ ، فَإِنَّهَا كَانَتْ مِنَ الْمُتَبَرِّجَاتِ حَتَّى انْتَهَى الأَمْرُ إِلَيَّ ، فَقَالَ :دَعُوهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُؤَدِّي حَقَّ الْجُمُعَةِ.

(٣٦٦٦١) حضرت ابوثامر سے مروی ہے جو کہ ایک عابد انسان تھے اور مسجد کو صبح سویرے چلے جایا کرتے تھے کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ گویا لوگوں کو اللہ جل شانہ کے روبرو پیش کیا جا رہا ہے۔ پس ایک عورت لائی گئی جس پر بہت باریک کپڑے تھے اچانک ہوا چلی اور اس کے کپڑے کھل گئے تو اللہ تعالیٰ نے اس سے روگردانی کر لی اور حکم دیا کہ اس کو جہنم میں لے جاؤ۔ کیونکہ یہ زینت کرنے والوں میں سے تھی یہاں تک کہ میری باری آئی تو اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو کیونکہ یہ شخص جمعہ کا حق ادا کرتا تھا۔

(٣٦٦٦٢) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي ثَامِرٍ زَعَمَ أَنَّ امْرَأَةً ، قَالَتْ :وَاللهِ لاَ يُعَذِّبُنِي اللَّهُ أَبَدًا مَا سَرَقْت ، وَلاَ زَنَيْت ، وَلاَ قَتَلْت وَلَدِي ، وَلاَ أَتَيْتُ بِبُهْتَان يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ ، فَرَأَتْ فِي الْمَنَامِ ، أَنَّهُ قِيلَ لَهَا :قُومِي إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ يَا مُقَلِّلَةَ الْكَثِيرِ مُكْثِرَةَ الْقَلِيلِ وَآكِلَةَ لَحْمِ الْجَارِ الْغَرِيبِ بِالْغَيْبِ ، قَالَتْ :يَا رَبِّ ، بَلْ أَتُوبُ بَلْ أَتُوبُ.

(٣٦٦٦٢) حضرت ابوثامر فرماتے ہیں کہ غالبًا کسی عورت نے یہ دعویٰ کیا کہ اللہ تعالیٰ مجھے عذاب نہیں دیں گے کیونکہ میں نے نہ کبھی چوری کی اور نہ ہی کبھی زنا کیا اور نہ ہی کبھی میں نے اپنی اولاد کو قتل کیا اور نہ میں نے کوئی اپنی طرف سے الزام تراشا ہے تو اس نے خواب میں دیکھا کہ اس سے کہا جا رہا ہے کہ "اٹھ اور اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے اے کم کو زیادہ اور زیادہ کو کم کرنے والی، اے پوشیدہ طور پر غریب پڑوسی کا گوشت کھانے والی، تو اس نے عرض کی کہ اے میرے رب بلکہ میں رجوع کرتی ہوں، میں رجوع کرتی ہوں۔

(٣٦٦٦٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، أَنَّ أَبَا ثَامِرٍ رَأَى فِيمَا يَرَى النَّائِمُ : وَيْلٌ لِلْمُتَسَمِّنَاتِ مِنْ فَتْرَةٍ فِي الْعِظَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(٣٦٦٦٣) حضرت ثابت فرماتے ہیں کہ ابوثامر نے خواب میں دیکھا کہ ہلاکت ہے ان عورتوں کے لیے قیامت کے دن جو کمزور ہڈیوں کے باوجود موٹی بنتی ہیں۔

(٣٦٦٦٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، أَنَّ أَبَا ثَامِرٍ كَانَ رَجُلاً عَابِدًا ، فَنَامَ ذَاتَ لَيْلَةٍ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ الْعِشَاءَ ، فَأَتَاهُ مَلَكَانِ أَوْ رَجُلاَنِ فِي مَنَامِهِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِهِ وَالآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيْهِ ، فَقَالَ :الَّذِي عِنْدَ رَأْسِهِ لِلَّذِي عِنْدَ رِجْلَيْهِ :الصَّلاَةُ قَبْلَ النَّوْمِ تُرْضِي الرَّحْمَن وَتُسْخِطُ الشَّيْطَانَ ، وَقَالَ

الَّذِی عِنْدَ رِجْلَیْهِ لِلَّذِی عِنْدَ رَأْسِهِ :إِنَّ النَّوْمَ قَبْلَ الصَّلاَةِ یُرْضِی الشَّیْطَانَ وَیُسْخِطُ الرَّحْمَن.

(۳۶۶۶۴) حضرت ثابت سے مروی ہے کہ ابوثامر ایک عابد آدمی تھے تو ایک دن نماز عشاء پڑھنے سے قبل سو گئے۔ تو ان کے پاس دو فرشتے آئے یا دو آدمی خواب میں آئے اور ایک ان میں ان کے سر کے پاس اور دوسرا پاؤں کے پاس بیٹھ گیا۔ پھر سر والے نے پاؤں والے سے کہا کہ سونے سے قبل نماز پڑھنا رحمٰن کو راضی کرتا ہے اور شیطان کو ناراض کرتا ہے۔ اور پاؤں والے نے سر والے سے کہا کہ نماز سے قبل سو جانا یہ شیطان کو راضی کرتا ہے اور رحمٰن کو ناراض کرتا ہے۔

(۳۶۶۶۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِیُّ ، عَنْ صِلَةَ بْنِ أَشْیَمَ ، أَنَّهُ قَالَ : وَاللهِ مَا أَدْرِی بِأَیِّ یَوْمِی أَنَا أَشَدُّ فَرَحًا :یَوْمٌ أُبَاکِرُ فِیهِ إِلَی ذِکْرِ اللهِ ، أَوْ یَوْمٌ خَرَجْت فِیهِ لِبَعْضِ حَاجَتِی فَعَرَضَ لِی ذِکْرُ اللهِ.

(۳۶۶۶۵) حضرت صلہ بن اشیم ریلیٹیہ فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ ان دودنوں میں سے کون سا میرے لیے زیادہ خوشی کا باعث ہے۔ ایک وہ دن کہ جب میں اللہ کے ذکر سے دن کی ابتداء کروں اور ایک وہ دن کہ جب میں اپنی کسی حاجت کے لیے نکلوں تو مجھے اللہ کا ذکر درپیش ہو۔

(۳۶۶۶۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ الْمُغِیرَةِ ، عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ کَانَ أَبُو رِفَاعَةَ الْعَدَوِیُّ یَقُولُ :مَا عَزَبَتْ عَنِّی سُورَةُ الْبَقَرَةِ مُنْذُ عَلَّمَنِیهَا رَسُولُ اللهِ أَخَذْتُ مَعَهَا مَا أَخَذْتُ مِنَ الْقُرْآنِ ، وَمَا أَنْ وُجِعْت ظَهْرِی مِنْ قِیَامِ لَیْلٍ قَطُّ.

(۳۶۶۶۶) حضرت ابورفاعہ ریلیٹیہ فرماتے ہیں کہ جب سے مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے سورۂ بقرہ سکھائی ہے اس وقت سے مجھے یہ سورت بھولی نہیں ہے اور جو کچھ میں نے پورے قرآن میں پایا وہ اس سورۃ میں بھی مذکور ہے اور میں نے کبھی بھی رات کے قیام کی وجہ سے کمر کی تکلیف محسوس نہیں کی۔

(۳۶۶۶۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ عَنْ حُمَیْدُ بْنُ هِلاَلٍ ، قَالَ :قَالَ صِلَةٌ رَأَیْتُ أَبَا رِفَاعَةَ بَعْدَ مَا أُصِیبَ فِی النَّوْمِ عَلَی نَاقَةٍ سَرِیعَةٍ وَأَنَا عَلَی جَمَلٍ ثِقَالٍ قَطُوفٍ ، وَأَنَا أَجِدُ عَلَی أَثَرِهِ ، قَالَ :فَیُعَرِّجُهَا عَلَیَّ فَأَقُولُ الآنَ أُسْمِعُهُ الصَّوْتَ فَیُسَرِّحُهَا وَأَنَا أَتْبَعُ أَثَرَهَا ، فَأَوَّلْتُ رُؤْیَایَ أَنْ آخُذَ طَرِیقَ أَبِی رِفَاعَةَ فَأَنَا أَکُدُّ بَعْدَهُ الْعَمَلَ کَدًّا.

(۳۶۶۶۷) حضرت صلہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت ابورفاعہ ایک تیز رفتار اونٹنی پر سوار ہوں اور میں ایک بوجھل اونٹ پر ہوں۔ میں ان کے پیچھے پیچھے چل رہا ہوں۔ وہ مجھے لے کر جھول رہا ہے۔ میرے اس خواب کی یہ تعبیر کی گئی کہ میں ابو رفاعہ کی پیروی کروں گا اور اس میں مشقت اٹھاؤں گا۔

(۳۶۶۶۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ الْمُغِیرَةِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ هِلاَلٍ ، قَالَ کَانَ أَبُو رِفَاعَةَ ،

أَوْ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُسَخِّنُ فِي السَّفَرِ لأَصْحَابِهِ الْمَاءَ وَيَعْمِدُ إِلَى الْبَارِدِ فَيَتَوَضَّأُ بِهِ ، ثُمَّ يَقُولُ :أَحِسُّوا مِنْ هَذَا ، فَسَأُحِسُّ مِنْ هَذَا.

(۳۶۶۶۸) حضرت حمید بن ہلال فرماتے ہیں کہ حضرت ابو رفاعہ سفر میں اپنے ساتھیوں کے لیے پانی گرم کرتے تھے اور خود ٹھنڈے پانی سے وضو کرتے تھے۔ پھر فرماتے کہ تم اسے محسوس کرو اور میں اسے محسوس کروں گا۔

(۳۶۶۶۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ، قَالَ :قَالَ ثَابِتٌ ، قَالَ مُطَرِّفٌ :إِنْ كَانَ أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ مُمْتَحَنَ الْقَلْبِ لَقَدْ كَانَ مَذْعُورٌ لَمُمْتَحَنَ الْقَلْبِ.

(۳۶۶۶۹) حضرت مطرف ریشید فرماتے ہیں کہ اگر اس امت میں کوئی صاف اور پاکیزہ دل والا آدمی ہوتا تو وہ مذعور ہیں۔

(۳۶۶۷۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ :قَالَ مُطَرِّفٌ :رَآنِي أَنَا وَمَذْعُورًا رَجُلٌ ، فَقَالَ : مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَيْنِ ، فَسَمِعَهَا مَذْعُورٌ فَرَأَيْتُ الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِهِ ، ثُمَّ قَالَ :اللَّهُمَّ إِنَّك تَعْلَمُنَا وَلاَ يَعْلَمُنَا.

(۳۶۶۷۰) حضرت مطرف ریشید کا ارشاد ہے کہ میں اپنے آپ کو اور مذعور کو ایک آدمی شمار کرتا ہوں۔ پھر فرمایا کہ جس کو یہ بات اچھی لگے کہ وہ دو جنتی آدمیوں کو دیکھے تو وہ ان دونوں کو دیکھ لے۔ اس بات کو مذعور نے سن لیا تو میں نے ناپسندیدگی کے اثرات ان کے چہرے پر دیکھے۔ تو انہوں نے کہا کہ اے اللہ تو ہم کو جانتا ہے اور یہ ہم کو نہیں جانتا۔

(۷۵) ما قالوا فِي البكاءِ مِن خشيةِ اللهِ

اللہ کے خوف سے رونے کا بیان

(۳۶۶۷۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ شُعَيب أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، قَالَ : كَانَ هَذَا الْمَكَانُ مِنَ ابْنِ عَبَّاسٍ مَجْرَى الدُّمُوعِ مِثْلُ الشِّرَاكِ الْبَالِي مِنَ الدُّمُوعِ.

(۳۶۶۷۱) حضرت ابو رجاء ریشید فرماتے ہیں کہ ابن عباس کی آنسو بہنے کی جگہ آنسوؤں کے بہنے سے بوسیدہ تسموں کی طرح ہو چکی تھیں۔

(۳۶۶۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ الأَخْرَمِ ، قَالَ : مَا خَرَجَ عَبْدُ اللهِ إِلَى السُّوقِ فَمَرَّ عَلَى الْحَدَّادِينَ فَرَأَى مَا يُخْرِجُونَ مِنَ النَّارِ إِلاَّ جَعَلَتْ عَيْنَاهُ تَسِيلاَنِ.

(۳۶۶۷۲) حضرت مغیرہ بن سعد بن اخرم کا کہنا ہے کہ عبداللہ جب بازار میں لوہاروں کے پاس سے گزرتے تو ان کی آگ سے نکالی ہوئی چیزوں کو دیکھ کر ان کے آنسو نکل آیا کرتے تھے۔

(۳۶۶۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، قَالَ:لَمَّا قَدِمَ أَهْلُ الْيَمَنِ فِي زَمَانِ أَبِي بَكْرٍ فَسَمِعُوا

الْقُرْآنَ جَعَلُوا يَبْكُونَ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :هَكَذَا كُنَّا ، ثُمَّ قَسَتِ الْقُلُوبُ.

(۳۶۶۷۳) حضرت ابی صالح فرماتے ہیں کہ جب اہل یمن ابوبکر کے زمانے میں تشریف لائے اور انہوں نے قرآن سنا تو رونے لگے۔ابوبکر نے فرمایا ہم بھی اس طرح ہوا کرتے تھے پھر دل سخت ہو گئے۔

(۳۶۶۷٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ دَاوُدَ ،عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى أَبِي أُسَيْدَ ، قَالَ :كَانَ عُمَرُ إِذَا صَلَّى أَخْرَجَ النَّاسَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَأَخَذَ إِلَيْنَا ، فَلَمَّا رَأَى أَصْحَابَهُ أَلْقَى الدِّرَّةَ وَجَلَسَ ، فَقَالَ :ادْعُوا ، فَدَعَوْا ، قَالَ :فَجَعَلَ يَدْعُو وَيَدْعُو حَتَّى انْتَهَتِ الدَّعْوَةُ إِلَيَّ ، فَدَعَوْت وَأَنَا مَمْلُوك ، فَرَأَيْته دَعَا وَبَكَى بُكَاءً لاَ تَبْكِيه الثَّكْلَى ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي :هَذَا الَّذِي تَقُولُونَ كم هو غَلِيظٌ.

(۳۶۶۷۴) حضرت ابواسید کے مولی ابوسعید سے منقول ہے کہ عمر نے جب نماز پڑھ لی تو لوگوں کو مسجد سے نکال دیا اور ہماری طرف کو چل پڑے۔ جب اپنے ساتھیوں کو دیکھا تو ''درۃ'' کو رکھا اور بیٹھ گئے ،فرمانے لگے کہ دعا کرو تو وہ سب لوگ دعا کرنے لگے۔ پھر وہ باری باری دعا کرنے لگے۔ یہاں تک کہ دعا کی میری باری آ گئی اور میں نے بھی دعا کی اور میں اس وقت غلام تھا۔ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے دعا مانگی اور اتنا روئے کہ کوئی عورت جس کا بچہ گم ہو گیا ہو وہ بھی اتنا نہیں روتی۔ میں نے اپنے جی میں سوچا کہ ''کیا یہی وہ شخص ہے کہ جس کے بارے میں لوگ کہتے ہیں کہ بہت غصہ والا ہے۔

(۳۶۶۷٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ :عَلَيْكُمْ بِالسَّبِيلِ وَالسُّنَّةِ ، فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ عَلَى سَبِيلٍ وَسُنَّةٍ ذَكَرَ الرَّحْمَن فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ فَمَسَّتْهُ النَّارُ أَبَدًا، وَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ عَلَى سَبِيلٍ وَسُنَّةٍ ذَكَرَ اللَّهَ فَاقْشَعَرَّ جِلْدُهُ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ إِلاَّ كَانَ مَثَلُهُ كَمَثَلِ شَجَرَةٍ يَبِسَ وَرَقُهَا فَهِيَ كَذَلِكَ إِذْ أَصَابَتْهَا رِيحٌ فَتَحَاتَّ وَرَقُهَا عنها إِلاَّ تَحَاتَّتْ خَطَايَاهُ كَمَا يَتَحَاتُّ عن هَذِهِ الشَّجَرَةِ وَرِقُهَا ، وَإِنَّ اقْتِصَادًا فِي سُنَّةٍ وَسَبِيلٍ خَيْرٌ مِنِ اجْتِهَادٍ فِي غَيْرِ سُنَّةٍ وَسَبِيلٍ ، فَانْظُرُوا أَعْمَالَكُمْ ، فَإِنْ كَانَتِ اقْتِصَادًا وَاجْتِهَادًا أَنْ تَكُونَ عَلَى مِنْهَاجِ الأَنْبِيَاءِ وَسُنَّتِهِمْ. (ابو نعيم ۲۵۲)

(۳۶۶۷۵) حضرت ابی بن کعب کا ارشاد ہے کہ تم پر سنت اور درست راستہ کو اختیار کرنا ضروری ہے۔اس لیے کہ کوئی شخص بھی ایسا نہیں کہ جو سنت اور درست راستہ پر ہو اور اس کی خشیت الٰہی کی وجہ سے آنکھیں بہہ پڑیں پھر اس کو جہنم کی آگ چھوئے۔اور کوئی بھی شخص ایسا نہیں جو سنت اور درست راہ پر ہو اور اس کی کھال اللہ کے خوف سے کانپ اُٹھے مگر اس کی مثال ایسے درخت کی سی ہے کہ جو خشک ہو چکا تھا اور وہ اسی حالت میں تھا کہ اچانک ہوا چلی اور اس کے پتے کے پتے اس سے جھڑ کر گر گئے۔اسی طرح اس کے بھی صرف گناہ اسی طرح جھڑ جاتے ہیں۔سنت اور درست راستہ میں میانہ روی بہتر ہے سنت اور درست راستہ کے علاوہ میں جدو جہد کرنے سے بس تم اپنے اعمال کا جائزہ لو اگر ان میں میانہ روی اور مجاہدہ موجود ہے تو یہ اعمال انبیاء اور ان کی سنت پر ہی ہیں۔

(۳۶۶۷٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، قَالَ :

سَمِعْتُ نَشِيجَ عُمَرَ وَأَنَا فِي آخِرِ الصَّفِّ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ يُوسُفَ :﴿إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللهِ﴾.

(۳۶۶۷۶) حضرت عبداللہ بن شداد فرماتے ہیں کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کی ہچکیوں کی آواز سنی جبکہ میں آخری صف میں تھا اور وہ سورۂ یوسف کی آیت ﴿إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللهِ﴾ تلاوت کررہے تھے۔

(٣٦٦٧٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَرَأَ :﴿وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ ، أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ﴾ الآيَةَ فَدَمَعَتْ عَيْنَاهُ فَبَلَغَ صَنِيعُهُ ابْنَ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ :يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، لَقَدْ صَنَعَ كَمَا صَنَعَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُنْزِلَتْ ، فَنَسَخَتْهَا الآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا ﴿لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ﴾.

(۳۶۶۷۷) حضرت سالم بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے قرآنِ پاک کی آیت ﴿وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ ، أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ﴾ پڑھی اور رونے لگے تو ان کو یہ عمل ابن عباس رضی اللہ عنہما کو پہنچا تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن پر رحم کرے انہوں نے وہی کیا جو اس آیت کے نزول کے وقت اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ پھر اس آیت کو بعد میں اس آیت نے منسوخ کر دیا تھا:﴿لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ﴾

(٣٦٦٧٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عَرْفَجَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ :قَالَ أَبُو بَكْرٍ :ابكو وَإِنْ لَمْ تَبْكُوا فَتَبَاكَوْا.

(۳۶۶۷۸) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ "تم رویا کرو اگر رونہ سکو تو رونے کی صورت بنالیا کرو۔

(٣٦٦٧٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ ، قَالَ :كَانَ عُمَرُ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ عِشَاءِ الآخِرَةِ بِسُورَةِ يُوسُفَ وَأَنَا فِي مُؤَخَّرِ الصُّفُوفِ حَتَّى إِذَا ذُكِرَ يُوسُفُ سَمِعْتُ نَشِيجَهُ.

(۳۶۶۷۹) حضرت علقمہ بن وقاص فرماتے ہیں عمر عشاء کی نماز میں سورۂ یوسف تلاوت کیا کرتے تھے اور میں آخری صف میں تھا حتی کہ جب یوسف علیہ السلام کا ذکر آیا تو میں نے ان کی ہچکی کی آواز سنی۔

(٣٦٦٨٠) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ ، قَالَ :دَخَلْنَا عَلَى خَبَّابٍ نَعُودُهُ ، فَقَالَ فِي هَذَا التَّابُوتِ ، ثَمَانُونَ أَلْفًا مَا شَدَدْتها بِخَيْطٍ ، وَلَا مَنَعْتُهَا مِنْ سَائِلٍ ، فَقَالُوا :عَلَامَ تَبْكِي ، قَالَ مَضَى أَصْحَابِي وَلَمْ تَنْقِصْهُمُ الدُّنْيَا شَيْئًا وَبَقِينَا حَتَّى مَا نَجِدُ لَهَا مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ.

(۳۶۶۸۰) حضرت شقیق بن سلمہ فرماتے ہیں کہ ہم خباب کے پاس عیادت کے لیے آئے تو انہوں نے فرمایا کہ اس صندوق میں اسی ہزار ۸۰۰۰۰ گرہیں باندھ کر رکھی ہوئی ہیں اور میں نے ان سے کسی سائل کو نہیں روکا۔ ہم نے ان سے سوال کیا کہ آپ کس بات پر روتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ میرے ساتھی چلے گئے اور دنیا نے ان کا کچھ بھی نہیں بگاڑا تھا اور اب ہم باقی رہ گئے ہیں حتی

کہ اب ہم اس کی سوائے مٹی کے اور کوئی جگہ نہیں دیکھتے۔

(٣٦٦٨١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ :رَأَتْ صَفِيَّةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا قَرَؤُوا سَجْدَةً فَسَجَدُوا ، فَنَادَتْهُمْ :هَذَا السُّجُودُ وَالدُّعَاءُ فَأَيْنَ الْبُكَاءُ.

(۳۶۶۸۱) حضرت عبداللہ بن عبیدہ فرماتے ہیں کہ صفیہ آپ علیہ السلام کی بیوی نے لوگوں کو دیکھا کہ انہوں نے آیت سجدہ تلاوت کی پھر سجدہ کیا تو انہوں نے آواز دی کہ یہ تو محض سجدہ اور دعا ہے لیکن رونا کہاں چلا گیا؟''

(٣٦٦٨٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ دَاوُدَ اللَّيْثِيِّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْبُخْتَرِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ خَارِجَةَ ، أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْعُبَّادِ مَرَّ عَلَى كُورِ حَدَّادٍ مَكْشُوفٍ ، فَقَامَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَمَكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَمْكُثَ ، ثُمَّ شَهِقَ شَهْقَةً فَمَاتَ.

(۳۶۶۸۲) حضرت بختری بن زیاد بن خارجہ فرماتے ہیں کہ عباد قبیلہ کا ایک آدمی کسی لوہار کی کھلی ہوئی دوکان کے پاس سے گزرا تو کھڑا ہو کر دیکھنے لگا۔ پھر جتنا دیر اللہ نے چاہا وہ دیکھتا رہا بالآخر ایک چیخ ماری اور مر گیا۔

(٣٦٦٨٣) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو وَهُوَ يَبْكِي فَنَظَرْت إِلَيْهِ ، فَقَالَ :أَتَعْجَبُ أَبْكُوا مِنْ خَشْيَةِ اللهِ ، فَإِنْ لَمْ تَبْكُوا فَتَبَاكُوا حَتَّى يَقُولَ أَحَدُكُمْ :ايهُ ، ايهُ ، إِنَّ هَذَا الْقَمَرَ لَيَبْكِي مِنْ خَشْيَةِ اللهِ تَعَالَى.

(۳۶۶۸۳) حضرت ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ رو رہے تھے۔ پس وہ مجھے دیکھ کر کہنے لگے۔ کیا تم تعجب کرتے ہو میرے اللہ کے خوف سے رونے پر۔ پس اگر تم رو نہیں سکتے تو کم از کم رونے کی صورت ہی بنالو۔ یہاں تک کہ تم میں سے کوئی کہہ دے۔ اسے دیکھو اسے دیکھو۔ بے شک یہ چاند بھی اللہ کے خوف سے روتا ہے۔

(٣٦٦٨٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، قَالَ :لَوْ عُدِلَ بُكَاءُ أَهْلِ الأَرْضِ بِبُكَاءِ دَاوُد مَا عَدَلَهُ ، وَلَوْ عُدِلَ بُكَاءُ دَاوُد وَبُكَاءُ أَهْلِ الأَرْضِ بِبُكَاءِ آدَمَ حِينَ أُهْبِطَ إِلَى الأَرْضِ مَا عَدَلَهُ.

(۳۶۶۸۴) حضرت ابن بریدہ کا ارشاد ہے کہ اگر تمام روئے زمین والوں کے رونے کا داود علیہ السلام کے رونے سے تقابل کیا جائے تو پھر بھی اس کے برابر نہیں ہوسکتا اور اگر داود علیہ السلام کے رونے کا اور تمام زمین والوں کے رونے کا آدم علیہ السلام کے رونے سے تقابل کیا جائے جس وقت ان کو زمین کی طرف اتار دیا گیا تھا تو پھر آدم علیہ السلام کا رونا بڑھ جائے گا۔

(٣٦٦٨٥) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ :كَانَ أَبُو صَالِحٍ يَؤُمُّنَا ، فَكَانَ لاَ يُجِيزُ الْقِرَائَةَ مِنَ الرِّقَّةِ.

(۳۶۶۸۵) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابو صالح رحمہ اللہ ہم کو نماز پڑھایا کرتے تھے اور رقت قلبی کی وجہ سے ان سے قراءت نہ کی جاتی تھی۔

(٣٦٦٨٦) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ قَالَ :حَدَّثَنِي فُلاَنٌ :قَالَ :أَتَيْتُ رَبِيعَةَ وَهُوَ

يَبْكِي عَلَى الصَّلَاةِ.

(۳۶۶۸۶) حضرت علی بن احمر فرماتے ہیں کہ مجھ کو فلاں شخص نے بتایا ہے کہ میں ربیعہ کے پاس آیا تو وہ نماز میں رو رہے تھے۔

(٣٦٦٨٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ بَكَى حَتَّى أَرَى أَنَّ قَصَصَ زَوْرِهِ سَيَنْدَقُّ : ﴿وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ﴾.

(۳۶۶۸۷) حضرت صفوان بن محرز کہتے ہیں کہ ربیعہ نے جب قرآنِ پاک کی آیت ﴿وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ﴾ تلاوت کی تو رو پڑے حتی کہ مجھے اس طرح محسوس ہو رہا تھا کہ ان کا سینہ پس رہا ہے۔

(٣٦٦٨٨) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أُمِّهِ وَكَانَتْ تَسْحَقُ الْكُحْلَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّهُ كَانَ يُطْفِءُ السِّرَاجَ وَيَبْكِي حَتَّى رَسِعَتْ عَيْنَاهُ.

(۳۶۶۸۸) حضرت یعلی بن عطاء ؒ اپنی والدہ سے جو کہ عبداللہ بن عمرو کے لیے سرمہ پیسا کرتی تھیں نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرو چراغ کو بجھا دیا کرتے تھے اور رویا کرتے تھے حتی کہ ان کی آنکھیں خراب ہوگئیں۔

(٣٦٦٨٩) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَبِيدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ ، قَالَ : إِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي ، قَالَ : فَقَرَأْت النِّسَاءَ حَتَّى إِذَا بَلَغْت : ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾ رَفَعْت رَأْسِي ، أَوْ غَمَزَنِي رَجُلٌ إِلَى جَنْبِي فَرَأَيْتُ دُمُوعَهُ تَسِيلُ.

(۳۶۶۸۹) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ مجھے تلاوت سناؤ تو انہوں نے عرض کیا کہ میں آپ کو سناؤں جبکہ آپ پر ہی تو اترا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ کسی دوسرے سے سنوں عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے سورۃ النساء شروع کی یہاں تک کہ جب میں ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾ پر پہنچا تو میں نے اپنا سر اٹھایا یا کسی نے مجھ کو ایک جانب سے ٹٹولا تو میں نے دیکھا کہ آپ کے آنسو بہہ رہے تھے۔

(٣٦٦٩٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَفَعَهُ بِنَحْوٍ مِنْهُ.

(۳۶۶۹۰) حضرت عبداللہ ؓ سے مرفوعاً اسی طرح مروی ہے۔

(٣٦٦٩١) حَدَّثَنَا مُحَاضِرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : لَقَدْ أَدْرَكْت سِتِّينَ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ فِي مَسْجِدِنَا هَذَا أَصْغَرُهُمَ الْحَارِثُ بْنُ سُوَيْد وَسَمِعْته يَقْرَأُ : ﴿إِذَا زُلْزِلَتْ﴾ حَتَّى بَلَغَ ﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ﴾ قَالَ : فَبَكَى ، ثُمَّ قَالَ : إِنْ هَذَا لإِحْصَاء شَدِيدٌ.

(۳۶۶۹۱) حضرت ابراہیم تیمی ؒ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ ؓ کے ساٹھ ساتھیوں کو اس مسجد میں پایا جس میں سے سب سے

چھوٹے "حارث بن سوید" تھے اور میں نے سنا کہ وہ ﴿إِذَا زُلْزِلَتْ..... الخ﴾ کی تلاوت کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ جب (فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ) پر پہنچے تو رو پڑے پھر فرمایا کہ یہ تو بہت سخت حساب ہے۔

(٣٦٦٩٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سَلاَّمُ بْنُ مِسْكِينٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ، قَالَ : مَرَّ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ يَقْرَأُ آيَةً وَيَبْكِي وَيُرَدِّدُهَا ، قَالَ : فَقَالَ : أَلَمْ تَسْمَعُوا إِلَى قَوْلِ اللهِ تَعَالَى : ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً﴾ قَالَ : هَذَا التَّرْتِيلُ.

(٣٦٦٩٢) حضرت حسن سے مروی ہے کہ آپ علیہ السلام کے صحابہ میں سے ایک شخص دوسرے کے پاس سے گزرا جو آیت کریمہ پڑھ رہا تھا اور رو رہا تھا اور اسی کو بار بار پڑھ رہا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ کیا تم لوگوں نے اللہ کا ارشاد ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً﴾ نہیں سنا یہی ہے وہ ترتیل۔

(٣٦٦٩٣) حَدَّثَنَا شَاذَانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ كَعْبًا يَقُولُ : لأَنْ أَبْكِي مِنْ خَشْيَةِ اللهِ تَعَالَى حَتَّى يَسِيلَ دمعِي عَلَى وَجْنَتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِوَزْنِي ذَهَبًا وَالَّذِي نَفْسُ كَعْبٍ بِيَدِهِ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَبْكِي مِنْ خَشْيَةِ اللهِ حَتَّى تَقْطُرَ قَطْرَةٌ مِنْ دُمُوعِهِ إِلى الأَرْضِ فَتَمَسُّهُ النَّارُ أَبَدًا حَتَّى يَعُودَ قَطْرُ السَّمَاءِ الَّذِي وَقَعَ إِلَى الأَرْضِ مِنْ حَيْثُ جَاءَ وَلَنْ يَعُودَ أَبَدًا.

(٣٦٦٩٣) حضرت عبداللہ بن شقیق العقیلی فرماتے ہیں کہ میں نے کعب رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں اللہ کے خوف سے روؤں یہاں تک کہ آنسو میرے رخسار پر بہنے لگیں یہ مجھ کو اس سے زیادہ پسند ہے۔ میں اپنے وزن کے بقدر سونا صدقہ کروں۔ قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں کعب رضی اللہ عنہ کی جان ہے کہ جو بھی کوئی مسلمان اللہ کے خوف سے روتا ہے اور اس کے آنسو زمین پر گرتے ہیں اس کو جہنم کی آگ اس وقت تک نہیں چھو سکتی جب تک آسمان سے پانی کا زمین پر ٹپکا ہوا قطرہ دوبارہ اپنی جگہ پر نہ چلا جائے اور وہ ہرگز نہیں جا سکتا۔

(٣٦٦٩٤) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ ، قَالَ سَمِعْت مُحَمَّدًا يَقُولُ : كَانَ الرَّجُلُ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْتِي عَلَيْهِ الثَّلاَثَةُ الأَيَّامُ لاَ يَجِدُ شَيْئًا يَأْكُلُهُ فَيَجِدُ الْجِلْدَةَ فَيَشْوِيهَا فَيَجْتَزِءُ بِهَا ، وَإِذَا لَمْ يَجِدْ شَيْئًا عَمَدَ إِلَى حَجَرٍ فَشَدَّ بِهِ بَطْنَهُ.

(٣٦٦٩٤) مہدی بن میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے محمد کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ علیہ السلام کا صحابی تین تین دن تک کھانے کی کوئی چیز نہیں پاتا تھا تو چمڑا لے کر اس کو بھون لیتا اور ٹکڑے کر لیتا اور جب کوئی چیز بھی نہ ملتی تو پتھروں سے اپنے پیٹ کو باندھ لیتا تھا۔

(٣٦٦٩٥) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ أَبِي الْوَرْدِ بْنِ ثُمَامَةَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: كَانَ فِي

بَنِی إِسْرَائِیلَ رِجَالٌ أَحْدَاثُ الأَسْنَانِ مَغْمُورُونَ فِیهِمْ ، قَدْ قَرَؤُوا الْکِتَابَ وَعَلِمُوا عِلْمًا ، وَإِنَّهُمْ طَلَبُوا بِقِرَائَتِهِمَ الشَّرَفَ وَالْمَالَ، وَإِنَّهُمَ ابْتَدَعُوا بِدَعًا أَخَذُوا بِهَا الشَّرَفَ وَالْمَالَ فِی الدُّنْیَا فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا کَثِیرًا.

(۳۶۶۹۵) حضرت وہب بن منبہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں چند جاہل نوجوان تھے۔ انہوں نے کتاب کو پڑھا اور علم حاصل کیا اور انہوں نے اس کے پڑھنے پر مال اور شرافت مانگنا شروع کردی۔ اور انہوں نے ہی اس بدعت کو شروع کیا۔ وہ اس کے بدلہ میں عزت اور مال دنیا میں طلب کرتے پس وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور انہوں نے دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔

(۳۶۶۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ یَحْیَی بْنِ الْمُهَلَّبِ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ : قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ ، إِنَّ الْقَلْبَ یَرْبَدُ کَمَا یَرْبَدُ الْحَدِیدُ ، قِیلَ : وَمَا جَلاؤُهُ ، قَالَ : یُذْکَرُ اللَّهُ.

(۳۶۶۹۶) حضرت ابوداؤد کا ارشاد ہے کہ دل کو بھی لوہے کی طرح زنگ لگ جاتا ہے۔ ان سے سوال کیا گیا کہ پھر اس کے لیے کیا علاج ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ آدمی اللہ کا ذکر کرے۔

(۳۶۶۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِی عَبْدُ اللهِ بْنُ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ ، قَالَ : کَانَ لأَیُّوبَ النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَخَوَانِ فَجَانَا جمیعا فَلَمْ یَسْتَطِیعَا أن یَدْنُوَا منه مِنْ رِیحِهِ ، فَقَالَ : أَحَدُهُمَا لِلآخَرِ : لَوْ کَانَ اللَّهُ عَلِمَ لأَیُّوبَ خَیْرًا مَا بَلَغَ بِهِ هَذَا ، فَجَزِعَ أَیُّوبُ مِنْ قَوْلِهِمَا جَزَعًا شَدِیدًا لَمْ یَجْزَعْهُ مِنْ شَیْءٍ قَطُّ ، فَقَالَ أَیُّوبُ : اللَّهُمَّ إِنْ کُنْت تَعْلَمُ أَنِّی لَمْ أَبِتْ لَیْلَةً قَطُّ شِبْعًا وَأَنَا أَعْلَمُ مَکَانَ جَائِعٍ فَصَدِّقْنِی ، فَصُدِّقَ وَهُمَا یَسْمَعَانِ ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ إِنْ کُنْت تَعْلَمُ أَنِّی لَمْ أَلْبَسْ قَمِیصًا قَطُّ وَأَنَا أَعْلَمُ مَکَانَ عَارٍ فَصَدِّقْنِی فَصُدِّقَ وَهُمَا یَسْمَعَانِ، ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ إِنِّی لاَ أَرْفَعُ رَأْسِی حَتَّى تَکْشِفَ عَنِّی ، قَالَ : فَمَا رَفَعَ رَأْسَهُ حَتَّى کَشَفَ اللَّهُ عَنْهُ.

(۳۶۶۹۷) حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر ؒ فرماتے ہیں کہ ایوب کے دو بھائی تھے۔ وہ دونوں اکٹھے آئے تو ایوب سے آنے والی بو کی وجہ سے اس کے قریب نہ ہو سکے تو ان میں سے ایک نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ ایوب علیہ السلام میں کوئی بھلائی دیکھتے تو اس کو یہاں تک نہ پہنچاتے۔ تو ایوب علیہ السلام ان کے اس قول کی وجہ سے اتنا شدت سے روئے کہ اتنا کبھی نہ روئے تھے۔ پھر ایوب علیہ السلام نے فرمایا کہ'' اے اللہ اگر تو جانتا ہے میں کسی بھی رات پیٹ بھر کر نہیں سویا جبکہ میں ایک بھوکے کے مقام کو بھی جانتا ہوں تو تو میری تصدیق کر چنانچہ ان کی تصدیق کی گئی اور وہ دونوں سن رہے تھے۔ پھر انہوں نے دعا کی کہ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے کبھی قمیص نہیں پہنی اور میں ننگے کے مقام کو بھی جانتا ہوں تو میری تصدیق کر چنانچہ اس کی تصدیق کی گئی اور وہ دونوں سن رہے تھے۔ پھر ایوب علیہ السلام سجدہ میں گر گئے پھر دعا کی کہ اے اللہ! میں اس وقت تک سر نہیں اٹھاؤں گا کہ جب تک تو میرے غم کو نہیں دور کر دے گا۔ پھر انہوں نے اس وقت تک اپنا سر نہیں اٹھایا کہ جب تک اللہ نے ان کا غم دور نہیں کر دیا۔

(۳۶۶۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ یَسَافٍ قَالَ : حُدِّثْت ، أَنَّ عِیسَى ابْنَ مَرْیَمَ عَلَیهِما

السلام كَانَ يَقُولُ : إذَا تَصَدَّقَ أَحَدُكُمْ فَلْيُعْطِ بِيَمِينِهِ وَلْيُخْفِ مِنْ شِمَالِهِ ، وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلْيَدَّهِنْ وَلْيَمْسَحْ شَفَتَيْهِ مِنْ دُهْنِهِ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَيْهِ النَّاظِرُ فَلاَ يَرَى أَنَّهُ صَائِمٌ ، وَإِذَا صَلَّى فِي بَيْتِهِ فَلْيَتَّخِذ عَلَيْهِ سُتْرَةً فَإِنَّهُ يَقْسِمُ الثَّنَاءَ كَمَا يَقْسِمُ الرِّزْقَ.

(۳۶۶۹۸) حضرت ہلال بن یوسف فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام سے یہ بات منقول ہے کہ جب تم میں سے کوئی آدمی صدقہ کرے تو دائیں ہاتھ سے کرے اور اپنے بائیں ہاتھ سے بھی اس کو پوشیدہ رکھے۔ اور جب تم میں سے کسی کا روزے کا دن ہو تو تیل لگایا کرے اور اپنے ہونٹوں کو تیل سے مسح کر لیا کرے تا کہ دیکھنے والے کو یہ گمان نہ ہو کہ یہ روزے دار ہے۔ اور جب تم میں کوئی آدمی اپنے گھر میں نماز پڑھے تو کوئی سترہ ضرور بنا لیا کرے کیونکہ رزق کی طرح ثنا بھی تقسیم کی جاتی ہے۔

(۳۶۶۹۹) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذُعْلُوقٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مَاعِزٍ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ إذَا رَأَى الرَّبِيعَ بْنَ خُثَيْمٍ مُقْبِلاً ، قَالَ : ﴿بَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ﴾ أَمَا وَاللهِ لَوْ رَآكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأَحَبَّكَ.

(۳۶۶۹۹) حضرت بکر بن ماعز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب ربیع بن خثیم کو آتے ہوئے دیکھتے تو کہتے کہ عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دو اللہ کی قسم اگر آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تو آپ سے محبت کرتے۔

(۳۶۷۰۰) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ نُسَيْرٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مَاعِزٍ ، قَالَ : جَائَتْ بِنْتُ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، وَعِنْدَهُ أَصْحَابٌ لَهُ ، فَقَالَتْ : يَا أَبَتَاهُ أَذْهَبُ أَلْعَبُ ، قَالَ : لاَ ، فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ : يَا أَبَا يَزِيدَ ، اتْرُكْهَا ، قَالَ : لاَ يُوجَدُ فِي صَحِيفَتِي أَنِّي قُلْتُ لَهَا : اذْهَبِي الْعَبِي ، لَكِنَ اذْهَبِي فَقُولِي خَيْرًا وَافْعَلِي خَيْرًا.

(۳۶۷۰۰) حضرت بکر بن ماعز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ربیع بنت خثیم کی بیٹی آئی جس وقت ان کے پاس ساتھی بیٹھے ہوئے تھے تو اس نے پوچھا کہ اے ابا جان! میں کھیلنے چلی جاؤں تو انہوں نے فرمایا کہ نہیں۔ ان کے ساتھیوں نے ان سے عرض کیا کہ اے ابو یزید اس کو جانے دیجئے تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے اپنے صحیفہ میں یہ نہیں دیکھا کہ اس سے کہا گیا ہو کہ جا اور کھیل بلکہ اس میں ہے کہ جا اور اچھی بات کہہ اور اچھا کام کر۔

(۳۶۷۰۱) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ نُسَيْرٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ : كَانَ الرَّبِيعُ يَقُولُ : يَا بَكْرُ بْنُ مَاعِزٍ يَا بَكْرُ اخْزُنْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ إلاَّ مِمَّا لَكَ ، وَلاَ عَلَيْكَ ، إنِّي اتَّهَمْتُ النَّاسَ فِي دِينِي ، أَطِعَ اللَّهَ فِيمَا عَلِمْتَ ، وَمَا اسْتُؤْثِرَ بِهِ عَلَيْكَ فَكِلْهُ إلَى عَالِمِهِ ، لأَنَا فِي الْعَمْدِ أَخْوَفُ مِنِّي عَلَيْكُمْ فِي الْخَطَأ ، مَا خَيْرُكُمَ الْيَوْمَ بِخَيْرِهِ ، وَلَكِنَّهُ خَيْرٌ مِنْ آخِرِ شَرٌّ مِنْهُ ، مَا كُلُّ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْرَكْتُمْ ، وَلاَ كُلَّ مَا تَقْرَؤُونَ تَدْرُونَ مَا هُوَ ، السَّرَائِرُ الَّتِي يخفينَ مِنَ النَّاسِ وَهُنَّ لِلَّهِ بَوَادٍ ، الْتَمِسُوا دَوَائَهَا ، ثُمَّ يَقُولُ لِنَفْسِهِ : وَمَا دَوَائُهَا أَنْ تَتُوبَ إلَى اللهِ ، ثُمَّ لاَ تَعُودَ.

(۳۶۷۰۱) حضرت ربیع فرماتے تھے کہ اے بکر بن ماعز! اپنی زبان کو مفید کاموں میں استعمال کرو۔ نقصان دہ باتوں سے بچو۔ میں لوگوں کو اپنی دین داری کے بارے میں لاعلم سمجھتا ہوں۔ ان چیزوں میں اللہ کی اطاعت کرو جنہیں تم جانتے ہو۔ جو بات تم تک پہنچے اسے اس کے جاننے والے پر موقوف کرو۔ اس لیے کہ جان بوجھ کر غلطی کرنا خطا سے زیادہ خطرناک ہے۔ تمہاری ہر چیز خیر نہیں بلکہ شر سے بہتر ہے۔ حضور ﷺ کو دی جانے والی تمام باتیں تم تک نہیں پہنچیں اور وہ سب کچھ جو تم پڑھتے ہو سمجھتے نہیں ہو۔ جو چیزیں لوگوں کے لیے پوشیدہ ہیں لوگوں کے لیے ظاہر ہیں۔ ان کا علاج ڈھونڈو پھر اپنے آپ سے خطاب کر کے فرماتے کہ اس کی دوا یہ ہے کہ اللہ کے دربار میں توبہ کرو اور پھر گناہ نہ کرو۔

(٣٦٧٠٢) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذُعْلُوقٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ : لَمَّا انْتَهَى الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ إِلَى مَسْجِدِ قَوْمِهِ ، قَالُوا : لَهُ : يَا رَبِيعُ ، لَوْ قَعَدْتَ فَحَدَّثْتَنَا الْيَوْمَ ، قَالَ : فَقَعَدَ فَجَاءَ حَجَرٌ فَشَجَّهُ ، فَقَالَ : ﴿فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهَى فَلَهُ مَا سَلَفَ﴾.

(۳۶۷۰۲) حضرت بکر فرماتے ہیں کہ جب ربیع بن خثیم اپنی قوم کی مسجد میں گئے تو ان کو لوگوں نے کہا کہ اے ربیع آج ہمارے پاس بیٹھ کر بات چیت کرو۔ بکر فرماتے ہیں کہ ربیع ان کے پاس بیٹھے تو کسی جگہ سے پتھر آیا اور اس نے ان کا سر زخمی کر دیا تو انہوں نے فرمایا کہ ﴿فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهَى فَلَهُ مَا سَلَفَ﴾ کہ جس شخص کے پاس اپنے رب کی طرف سے نصیحت آ گئی پھر وہ رک گیا۔

(٣٦٧٠٣) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ نُسَيْرٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ : كَانَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ يَقُولُ : لاَ خَيْرَ فِي الْكَلاَمِ إِلاَّ فِي تِسْعٍ : تَهْلِيلُ اللهِ وَتَسْبِيحُ اللهِ وَتَكْبِيرُ اللهِ وَتَحْمِيدُ اللهِ وَسُؤَالُكَ الْخَيْرَ وَتَعَوُّذُكَ مِنَ الشَّرِّ وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيُكَ ، عَنِ الْمُنْكَرِ وَقِرَائَتُكَ الْقُرْآنَ.

(۳۶۷۰۳) حضرت ربیع بن خثیم فرماتے تھے کہ کسی کلام میں خیر نہیں سوائے نو چیزوں کے: اللہ کی تہلیل، اللہ کی تسبیح، اللہ کی تکبیر، اللہ کی حمد، اور تیرا کوئی اچھا سوال کرنا، اور تیرا شر سے پناہ مانگنا اور تیرا بھلائی کا حکم کرنا، اور تیرا برائی سے روکنا، اور تیرا قرآن پاک کی تلاوت کرنا۔

(٣٦٧٠٤) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ نُسَيْرٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ : كَانَ الرَّبِيعُ إِذَا قِيلَ لَهُ : كَيْفَ أَصْبَحْتَ يَا أَبَا يَزِيدَ ، يَقُولُ : أَصْبَحْنَا ضُعَفَاءَ مُذْنِبِينَ نَأْكُلُ أَرْزَاقَنَا وَنَنْتَظِرُ آجَالَنَا.

(۳۶۷۰۴) حضرت بکر فرماتے ہیں کہ جب ربیع سے پوچھا جاتا کہ آپ نے کیسی صبح کی اے ابو یزید تو وہ جواب دیتے کہ ہم نے کمزوروں اور گناہ گاروں کی سی صبح کی۔ ہم اپنا رزق کھاتے ہیں اور اپنی موت کا انتظار کرتے ہیں۔

(٣٦٧٠٥) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ نُسَيْرٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ الْكَوَّاءِ لِرَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ : مَا نَرَاكَ تَذُمُّ أَحَدًا ، وَلاَ تَعِيبُهُ ، قَالَ : وَيْلَكَ يَا ابْنَ الْكَوَّاءِ ، مَا أَنَا عَنْ نَفْسِي بِرَاضٍ فَأَتَفَرَّغُ مِنْ ذَمِّي إِلَى ذَمِّ النَّاسِ ، إِنَّ

النَّاسَ خَافُوا اللَّهَ عَلَى ذُنُوبِ الْعِبَادِ وَأَمِنُوا عَلَى ذُنُوبِهِمْ.

(۳۶۷۰۵) حضرت بکر فرماتے ہیں کہ ابن الکواء رحمہ اللہ نے ربیع بن خثیم سے کہا کہ ہم آپ کو دیکھتے ہیں کہ نہ تو آپ کسی کی برائی بیان کرتے ہیں اور نہ ہی کسی پر کوئی عیب لگاتے ہیں۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ تیرے لیے ہلاکت ہو اے ابن الکواء میں تو اپنے نفس سے بھی راضی نہیں کہ میں اپنی برائی سے فراغت پا کر لوگوں کی برائی کروں۔ لوگ بندوں کے گناہوں کی وجہ سے اللہ سے ڈرتے ہیں اور اپنے گناہوں سے بے خوف رہتے ہیں۔

(۳۶۷۰۶) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ نُسَيْرٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ : كَانَ الرَّبِيعُ يَقُولُ : النَّاسُ رَجُلاَنِ : مؤمن ، وجاهل ، فأما المؤمن ؛ فلا تؤذه ، وأما الجاهل ؛ فلا تجاهله.

(۳۶۷۰۶) حضرت ربیع فرماتے ہیں کہ لوگ دو طرح کے ہیں مومن اور جاہل۔ مومن کو تکلیف نہ دو اور جاہل سے جہالت نہ کرو۔

(۳۶۷۰۷) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ نُسَيْرٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ : كَانَ الرَّبِيعُ إِذَا قِيلَ لَهُ : أَلاَ تُدَاوِي ، قَالَ : قَدْ أَرَدْت ذَلِكَ ، ثُمَّ ذَكَرْت عَادًا وَثَمُودَ وَأَصْحَابَ الرَّسِّ وَقُرُونًا بَيْنَ ذَلِكَ كَثِيرًا ، فَعَرَفْت أَنَّهُ قَدْ كَانَتْ فِيهِمْ أَوْجَاعٌ وَلَهُمْ أَطِبَّاءُ فَمَاتَ الْمُدَاوِي وَالْمُدَاوَى.

(۳۶۷۰۷) حضرت بکر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب ربیع سے سوال کیا گیا کہ آپ دوا استعمال کیوں نہیں کرتے تو انہوں نے جواب دیا کہ اول میں نے اس کا ارادہ کیا تھا پھر میں قومِ عاد اور قوم ثمود اور اصحابِ رس اور اس کے درمیان بہت سی اقوام کو یاد کیا تو مجھ کو یہ بات معلوم ہوگئی کہ ان لوگوں میں بھی تکالیف تھیں اور معالج بھی تھے۔ پس علاج کرنے والا اور کروانے والا دونوں ہی چل بسے ہیں۔

(۳۶۷۰۸) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ نُسَيْرٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ : كَانَ الرَّبِيعُ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ : اعْمَلُوا خَيْرًا وَقُولُوا خَيْرًا وَدُومُوا عَلَى صَالِحٍ ، وَإِذَا أَسَأْتُمْ فَتُوبُوا وَإِذَا أَحْسَنْتُمْ فَزِيدُوا ، مَا عَلِمْتُمْ فَأَقِيمُوا ، وَمَا شَكَكْتُمْ فَكِلُوهُ إِلَى اللهِ ، الْمُؤْمِنُ فَلاَ تُؤْذُوهُ ، وَالْجَاهِلُ فَلاَ تَجَاهَلُوهُ ، وَلاَ يَطُلْ عَلَيْكُمَ الأَمَدُ فَتَقْسُوا قُلُوبُكُمْ ، وَلاَ تَكُونُوا كَالَّذِينَ ، قَالُوا : سَمِعْنَا وَهُمْ لاَ يَسْمَعُونَ.

(۳۶۷۰۸) حضرت بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ربیع بن خثیم صبح کو کہا کرتے تھے کہ اچھے اعمال کرو اور اچھی بات کہو۔ اور نیک آدمی کی صحبت پر مداومت کرو اور جب تم کوئی گناہ کرلو تو توبہ کرو اور جب تم کوئی نیکی کرلو تو مزید آگے بڑھو جو عمل کرو اس پر قائم رہو، اور جس چیز میں تم شک کرو اس کو اللہ کے سپرد کردو۔ مومن کو تکلیف نہ دو اور جاہل سے جہالت مت کرو۔ اور تمہاری امیدیں لمبی نہ ہونے پائیں ورنہ دل سخت ہو جائیں گے۔ ﴿ولا تکونوا ..... الخ﴾ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے کہا کہ ہم نے سن لیا اور وہ نہیں سنتے تھے۔

(۳۶۷۰۹) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ نُسَيْرٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ : رَّبِيعُ يَقُولُ : أَكْثِرُوا ذِكْرَ هَذَا الْمَوْتِ

الَّذِي لَمْ تَذُوقُوا قَبْلَهُ مِثْلَهُ.

(۳۶۷۰۹) حضرت بکر ؒ فرماتے ہیں کہ ربیع ؒ فرماتے تھے کہ موت کو کثرت سے یاد کیا کرو جس سے قبل تم اس طرح کی تکلیف نہیں چکھو گے۔

(۳۶۷۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ :أَدْرَكْت مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مِمَّنْ سَبَقَنِي مِنْهُمْ ، فَلَمْ أَرَ قَوْمًا أَهْوَنَ سِيرَةً ، وَلاَ أَقَلَّ تَشْدِيدًا مِنْهُمْ.

(۳۶۷۱۰) حضرت عمیر بن اسحاق کا ارشاد ہے کہ جو لوگ مجھ سے پہلے گزر چکے ہیں میں نے ان سے زیادہ صحابہ کرام کو دیکھا ہے پس میں نے کوئی قوم بھی ان سے زیادہ بردبار اور نرمی کرنے والی نہیں دیکھی۔

(۳۶۷۱۱) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا مَالَتِ الأَفْيَاءُ وَرَاحَتِ الأَرْوَاحُ فَاطْلُبُوا الْحَوَائِجَ إِلَى اللهِ فَإِنَّهَا سَاعَةُ الأَوَّابِينَ وَقَرَأَ :﴿فَإِنَّهُ كَانَ لِلأَوَّابِينَ غَفُورًا﴾.

(۳۶۷۱۱) حضرت علی کا ارشاد ہے کہ جب سائے ڈھل جائیں اور ہوائیں چلنے لگیں تو اپنی ضرورتوں کو اللہ سے مانگو کیونکہ یہ توبہ کرنے والوں کی گھڑی ہے اور قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿فَإِنَّهُ كَانَ لِلأَوَّابِينَ غَفُورًا﴾ بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو معاف کرنے والا ہے۔

(۳۶۷۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ أُكَيْلٍ ، قَالَ : كَانَ بَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْحَيِّ وَبَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ شَيْءٌ، فَقَالَ لَهُ عَلْقَمَةُ:أَكُنْت تَسُبُّنِي لَوْ سَبَبْتُك، قَالَ:لاَ. قَالَ:هُوَ خَيْرٌ مِنِّي، هُوَ أَكْثَرُ جِهَادًا مِنِّي.

(۳۶۷۱۲) حضرت اکیل فرماتے ہیں کہ قبیلہ حی اور عبد الرحمن بن یزید کے درمیان کچھ جھگڑا تھا تو ان کو علقمہ نے کہا کہ اگر میں آپ کو گالی دوں تو آپ مجھ کو گالی دیں گے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ نہیں دوں گا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ آدمی مجھ سے اچھا ہے۔ اور مجھ سے زیادہ مجاہدہ والا ہے۔

(۳۶۷۱۳) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ ، قَالَ : كَانَ لأَبِي وَائِلٍ خُصٌّ يَكُونُ فِيهِ وَدَابَّتُهُ ، فَإِذَا أَرَادَ الْغَزْوَ نَقَضَ الْخُصَّ ، وَإِذَا رَجَعَ بَنَاهُ.

(۳۶۷۱۳) حضرت عاصم بن بہدلہ کہتے ہیں کہ ابی وائل ؓ کی ایک لکڑی کی جھونپڑی تھی جس میں وہ خود اور ان کی سواری ہوتی تھی۔ جب غزوہ کا ارادہ کرتے تو اس جھونپڑی کو گرادیتے اور جب واپس آتے تو اس کو بنا لیتے۔

(۳۶۷۱٤) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ :﴿إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا﴾ قَالَ :صَارَتْ.

(۳۶۷۱۴) حضرت ابو جوزاء ؒ سے قرآن پاک کی آیت ﴿إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا﴾ کی تفسیر میں مذکور ہے کہ آیت میں کانت سے مراد صارت ہے۔

(۳۶۷۱۵) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ خُثَيْمٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى سُوَيْد ، يَعْنِي ابْنَ مَثْعَبَةَ وَهُوَ يَشْتَكِي ، فَقُلْنَا لَهُ : كَيْفَ تَجِدُك ؟ فَقَالَ : إِنِّي لَفِي عَافِيَةٍ مِنْ رَبِّي.

(۳۶۷۱۵) حضرت ابی حیان کے والد کا ارشاد ہے کہ ہم سوید یعنی ابن مثعبہ کے پاس گئے جبکہ وہ تکلیف میں تھے۔ ہم نے ان سے پوچھا کہ آپ خود کو کیسا محسوس کرتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ میں اپنے رب کی طرف سے عافیت میں ہوں۔

(۳۶۷۱۶) حَدَّثَنَا مُحَاضِرٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : مَا مِنْ شَجَرَةٍ صَغِيرَةٍ ، وَلاَ كَبِيرَةٍ ، وَلاَ مُغْرزِ إِبرَةٍ رَطْبَةٍ ، وَلاَ يَابِسَةٍ إِلاَّ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ بِهَا يَأْتِي اللَّهَ بِعَمَلِهَا كُلَّ يَوْمٍ بِرُطُوبَتِهَا إِذَا رَطُبَتْ ، وَيُبُوسَتِهَا إِذَا يَبِسَتْ.

(۳۶۷۱۶) حضرت عبداللہ بن حارث کا ارشاد ہے کہ کوئی چھوٹا یا بڑا درخت اور کوئی سوئی کے گاڑنے کے بقدر خشک یا تر و تازہ جگہ ایسی نہیں جس پر فرشتہ مقرر نہ ہو۔ وہ اللہ کے پاس اس کے روزانہ کے اعمال نہ لے کر جاتا ہو۔ اس کی ترو تازگی کے وقت کے اعمال بھی اور اس کی خشکی کی حالت کے اعمال بھی۔

(۳۶۷۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : إِنْ كَانَ الرَّجُلُ مِنَ الْحَيِّ لَيَجِيءُ فَيَسُبُّ الْحَارِثَ بْنَ سُوَيْد فَيَسْكُتَ ، فَإِذَا سَكَتَ قَامَ فَنَفَضَ رِدَائَهُ فَدَخَلَ.

(۳۶۷۱۷) حضرت ابراہیم تیمی فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص حارث بن سوید کو برا بھلا کہتا تو خاموش رہتے۔ جب وہ خاموش ہوتا تو چادر جھاڑ کر چل دیتے۔

(۳۶۷۱۸) حَدَّثَنَا الأَحْوَصُ بْنُ جَوَّاب، قَالَ: حدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: أَوْحَى اللَّهُ إِلَى بَعْضِ أَوْلِيَائِهِ: إِنِّي لَمْ أُحِلَّ رِضْوَانِي لأَهْلِ بَيْتٍ قَطُّ، وَلاَ لأَهْلِ دَارٍ قَطُّ، وَلاَ لأَهْلِ قَرْيَةٍ قَطُّ فَأُحَوِّلُ عَنْهُمْ رِضْوَانِي حَتَّى يَتَحَوَّلُوا مِنْ رِضْوَانِي إِلَى سَخَطِي ، وَإِنِّي لَمْ أُحِلَّ سَخَطِي لأَهْلِ بَيْتٍ قَطُّ، وَلاَ لأَهْلِ دَارٍ قَطُّ، وَلاَ لأَهْلِ قَرْيَةٍ قَطُّ فَأُحَوِّلُ، عَنْهُمْ سَخَطِي حَتَّى يَتَحَوَّلُوا مِنْ سَخَطِي إِلَى رِضْوَانِي.

(۳۶۷۱۸) حضرت وہب بن منبہ ؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی ولی پر وحی کی کہ میں کسی بھی گھر والوں یا مکان والوں یا بستی والوں پر اپنی رضا نازل کر کے اس وقت تک نہیں پھرتا کہ جب تک وہ خود میری رضا سے میری ناراضگی کی طرف نہ آ جائیں اور میں کسی بھی مکان والوں یا گھر والوں یا بستی والوں پر اپنی ناراضگی اتار کر اس وقت تک نہیں پھرتا کہ جب تک وہ خود میری ناراضگی سے رضا مندی کی طرف نہ آ جائیں۔

(۳۶۷۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ: حدَّثَنَا أَبِي، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: مَا عَلَى أَحَدِكُمْ إِذَا خَلاَ أَنْ يَقُولَ لِجَلِيسَيْهِ: اسْمَعَا رَحِمَكُمَا اللَّهُ ، ثُمَّ يُمْلِي عَلَيْهِمَا خَيْرًا.

(۳۶۷۱۹) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ تم کو اس میں کیا حرج ہے کہ جب وہ اکیلا ہو تو اپنے فرشتوں کو کہے کہ لکھو اللہ

تم پر رحم کرے پھر ان کو اچھی چیز لکھوانا شروع کر دے۔

(٣٦٧٢٠) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كان إذَا قَرَأَ : ﴿أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ﴾ قَالَ فِي الأَمْوَالِ وَالأَوْلاَدِ ﴿حَتَّى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ كَلاَّ سَوْفَ تَعْلَمُونَ﴾ قَالَ : وَعِيدٌ بَعْدَ وَعِيدٍ عِلْمَ الْيَقِينِ.

(۳۶۷۲۰) حضرت حسن سے مروی ہے جب انہوں نے ﴿أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ﴾ پڑھا تو فرمایا کہ اموال اور اولاد میں مراد ہے پھر ﴿حَتَّى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ كَلاَّ سَوْفَ تَعْلَمُونَ﴾ پڑھا تو فرمایا کہ یہ تو وعید کے بعد دوسری وعید ہے۔ عِلْمَ الْيَقِينِ کی۔

(٣٦٧٢١) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا قَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ ﴿إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ﴾ قَالَ : أَنْفُسٌ هُوَ خَلَقَهَا وَأَمْوَالٌ هُوَ رَزَقَهَا فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ ﴿وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيلِ﴾.

(۳۶۷۲۱) حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے جب یہ آیت پڑھی: ﴿إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ﴾ تو فرمایا کہ نفوس کو تو پیدا ہی اس نے کیا ہے اور اموال کا رزق وہ خود ہی دیتا ہے۔ ﴿وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيلِ﴾

(٣٦٧٢٢) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ رَجُلٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ قَوْلُهُ : ﴿يَا أَيُّهَا الإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ﴾ قَالَ : الْجَهْلُ.

(۳۶۷۲۲) حضرت ربیع بن خثیم رحمہ اللہ قرآنِ پاک کی آیت ﴿يَا أَيُّهَا الإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جہل نے دھوکہ میں ڈال رکھا ہے۔

(٣٦٧٢٣) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ ، قَالَ : كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ يَذْهَبُ بِخَادِمِهِ إِلَى السُّوقِ فَيُلْقِي عَلَيْهَا الآيَةَ بَعْدَ الآيَةِ مِنَ الْقُرْآنِ يُعَلِّمُهَا ، وَكَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَى فِنَائِهِ فَيُلْقِيهِ عَلَيْهَا.

(۳۶۷۲۳) حضرت ابو جعفر محمد بن عبد الرحمن بن یزید رحمہ اللہ اپنے ایک خادم کو بازار کی طرف لے جاتے تھے اور اس کو قرآن کی آیات سناتے اور سکھاتے تھے اور رات کو اس کی قیام گاہ کے پاس کھڑے ہو اس کو سناتے تھے۔

(٣٦٧٢٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ كَانَ يَقُولُ : أَلاَ إِنَّ الْحِلْمَ وَالْحَيَاءَ وَالْعِيَّ عِيُّ اللِّسَانِ ، لاَ عِيُّ الْقَلْبِ ، وَالْفِقْهَ مِنَ الإِيمَانِ ، وَهُنَّ مِمَّا يَنْقُصُ مِنَ الدُّنْيَا وَيَزِدْنَ فِي الآخِرَةِ ، وَمَا يَزِدْنَ فِي الآخِرَةِ أَكْثَرُ مِمَّا يَنْقُصُ مِنَ الدُّنْيَا إِلا أَنَّ الْفُحْشَ وَالْبَذَاءَ وَالْبَيَانَ مِنَ النِّفَاقِ وَهُنَّ مِمَّا يَزِدْنَ فِي الدُّنْيَا وَيَنْقُصْنَ مِنَ الآخِرَةِ ، وَمَا يَنْقُصْنَ مِنَ الآخِرَةِ أَكْثَرُ مِمَّا يَزِدْنَ فِي الدُّنْيَا.

(۳۶۷۲۴) حضرت عون بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ خبردار بردباری، حیاء زبان کی عاجزی (نہ کہ دل کی) اور فقہ ایمان کا حصہ ہیں۔ اور اشیاء دنیا کم کرتی ہیں اور آخرت بڑھاتی ہیں اور اتنا دنیا نہیں گھٹاتی جتنا کہ آخرت کو بڑھاتی ہیں۔ خبردار بے حیائی، فحش گوئی اور

بیان میں منافقت یہ چیزیں دنیا تو زیادہ کرتی ہیں لیکن آخرت گھٹا دیتی ہیں اور یہ دنیا اتنا نہیں بڑھاتیں جتنا آخرت کو کم کر دیتی ہیں۔

(٣٦٧٢٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ مَسْرُوقٍ ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ﴿وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ﴾ قَالَ :تَخَلَّى مِنْهَا أَهْلُهَا فَلَمْ تَحْلِبْ وَلَمْ تَصُرَّ.

(۳۶۷۲۵) حضرت ربیع بن خثیم قرآن مجید کی آیت ﴿وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ مراد ہے کہ اونٹنیوں کے مالک نہ ان کا دودھ دھوئیں گے اور نہ ہی ان کے دودھ کی حفاظت کے لیے ان کے تھن باندھیں گے۔

(٣٦٧٢٦) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ الْمُنْذِرِ ، عَنْ طَرِيفٍ قَالَ :رَأَيْتُ رَبِيعَ بْنَ خُثَيْمٍ يَحْمِلُ عَرَقَةً إِلَى بَيْتِ عَمَّتِهِ.

(۳۶۷۲۶) حضرت طریف ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ربیع بن خثیم کو کھجور کے پتوں کا ٹوکرا اپنی پھوپھی کے گھر لے جاتے ہوئے دیکھا۔

(٣٦٧٢٧) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ الْمُنْذِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، قَالَ :مَا لَمْ يُرَدْ بِهِ وَجْهُ اللهِ يَضْمَحِلُّ.

(۳۶۷۲۷) حضرت ربیع بن خثیم کا ارشاد ہے کہ جس کام میں اللہ کی رضا مقصود نہ ہو وہ نیست و نابود ہو جاتا ہے۔

(٣٦٧٢٨) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو كُدَيْنَةَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ لَمَّا أُصِيبَ ابْنُ عُمَرَ ، قَالَ :مَا تَرَكْت خَلْفِي شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا آسَى عَلَيْهِ غَيْرَ ظَمَأِ الْهَوَاجِرِ وَغَيْرَ مَشْيٍ إِلَى الصَّلاَةِ.

(۳۶۷۲۸) حضرت سعید بن جبیر ؓ فرماتے ہیں کہ جب ابن عمر ؓ کو تکلیف پہنچی تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے بعد کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑی کی جس کی میں امید کروں سوائے سخت گرمی کی پیاس اور میرا نماز کی طرف چل کر جانا۔

(٣٦٧٢٩) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ ، عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَخَا بِلاَلٍ مُؤَذِّنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : النَّاسُ ثَلاَثَةُ أَثْلاَثٍ :فَسَالِمٌ وَغَانِمٌ وَشَاجِبٌ ، قَالَ : السَّالِمُ السَّاكِتُ ، وَالْغَانِمُ الَّذِي يَأْمُرُ بِالْخَيْرِ وَيَنْهَى ، عَنِ الْمُنْكَرِ ، فَذَلِكَ فِي زِيَادَةٍ مِنَ اللهِ ، وَالشَّاجِبُ :النَّاطِقُ بِالْخَنَا وَالْمُعِينُ عَلَى الظُّلْمِ.

(۳۶۷۲۹) حضرت آدم بن علی فرماتے ہیں کہ میں نے مؤذن رسول بلال بھائی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ تین اقسام کے ہیں۔ ایک سالم دوسرا غانم اور تیسرا ہالک۔ پھر فرمایا کہ سالم تو وہ ہے جو چپ رہا اور غانم وہ ہے جس نے بھلائی کا حکم دیا اور برائی سے روکا پس یہ آدمی اللہ کی طرف سے نفع میں ہے اور ہلاک ہونے والا شخص وہ ہے جو بدزبانی کرے اور ظلم پر مدد کرے۔

(٣٦٧٣٠) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ ، قَالَ : كَانَ أَبِي مُعْجَبٌ بِخَلَفِ

بْنِ حَوْشَبٍ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : يَا أَبَتِ : إِنَّكَ لَتَعْجَبُ بِهَذَا الرَّجُلِ ، فَقَالَ : يَا بُنَيَّ ، إِنَّهُ نَشَأَ عَلَى طَرِيقَةٍ حَسَنَةٍ فَلَمْ يَزَلْ عَلَيْهَا ، قَالَ : وَكَانَ تَكَنَّى أَبَا مَرْزُوقٍ : فَقَالَ لَهُ رَبِيعٌ : حَوِّلْهَا ، قَالَ : فَقَالَ خَلَفٌ : فَأَكْنِنِي ، قَالَ : أَنْتَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

(۳۶۷۳۰) حضرت ربیع بن ابی راشد ویٹھیے فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم خلف بن حوشب پر بہت تعجب کرتے تھے۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ اے ابا جان آپ اس شخص پر تعجب کرتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اے میرے بیٹے یہ شخص اچھے راستے پر چلا اور اسی پر قائم رہا۔ ابی راشد فرماتے ہیں کہ اس وقت ان کی کنیت ابو مرزوق تھی تو ان کو ربیع ویٹھیے نے کہا کہ آپ اس کنیت کو تبدیل کرلیں۔ ابی راشد کہتے ہیں کہ خلف ویٹھیے نے ان سے کہا کہ پھر آپ ہی مجھے کوئی کنیت دے دیجیے تو انہوں نے کہا آپ ابوعبدالرحمٰن ہیں۔

(۳۶۷۳۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ الإِسْلاَمُ ، وَمَا الإِسْلاَمُ ، قَالَ : الإِسْلاَمُ السِّرُّ وَالْعَلاَنِيَةُ فِيهِ سَوَاءٌ أَنْ يُسْلِمَ قَلْبُك لِلَّهِ ، وَأَنْ يَسْلَمَ مِنْك كُلُّ مُسْلِمٍ وَكُلُّ ذِي عَهْدٍ.

(۳۶۷۳۱) حضرت حسن ویٹھیے کا ارشاد ہے کہ اسلام! اسلام کیا ہے؟ اسلام یہ ہے کہ پوشیدہ اور علانیہ دونوں حالتوں میں آدمی کا دل اللہ کے احکامات کے تابع ہو، اور تجھ سے ہر مسلمان اور معاہدے والا شخص محفوظ ہو۔

(۳۶۷۳۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ ، قَالَ بَلَغَنِي : أَنَّ الْعَمَلَ فِي يَوْمِ الْقَدْرِ كَالْعَمَلِ فِي لَيْلَتِهِ.

(۳۶۷۳۲) حضرت حسن بن حر فرماتے ہیں کہ مجھ کو یہ بات پہنچی ہے کہ لیلۃ القدر کی رات کو عمل کرنے کا جتنا ثواب ہے اتنا ہی اس دن کو عمل کرنے کا بھی ہے۔

(۳۶۷۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ : لاَ تَخْبَؤُوا رِزْقَ الْيَوْمِ لِغَدٍ فَإِنَّ الَّذِي أَتَاك بِهِ الْيَوْمَ سَيَأْتِيك بِهِ غَدًا ، فَإِنْ قُلْتَ : وَكَيْفَ يَكُونُ ؟ فَانْظُرْ إِلَى الطَّيْرِ لاَ تَحْرُثُ ، وَلاَ تَزْرَعُ تَغْدُو وَتَرُوحُ إِلَى رِزْقِ اللهِ ، فَإِنْ قُلْتَ : وَمَا يَكْفِي الطَّيْرُ ؟ فَانْظُرْ إِلَى حُمُرِ وَحْشٍ وَبَقَرِ الْوَحْشِ تَغْدُو إِلَى رِزْقِ اللهِ وَتَرُوحُ شِبَاعًا.

(۳۶۷۳۳) حضرت خیثمہ فرماتے ہیں کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ آج کے رزق میں سے کل کے لیے جمع نہ کر کے رکھو۔ اس لیے کہ جس ذات نے آج دیا ہے وہ کل بھی دے سکتی ہے۔ اگر تیرے ذہن میں سوال ہو کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے تو پرندوں کو دیکھ لے جو نہ تو ہل چلاتے ہیں اور نہ ہی کھیتی باڑی کرتے ہیں صبح کو نکلتے ہیں اور شام کو اللہ کے رزق کے ساتھ ہی واپس آتے ہیں۔ پھر اگر تو کہے کہ یہ پرندوں کی مثال کافی نہیں تو جنگلی گدھوں کو دیکھ لے اور نیل گائے کو دیکھ لے جو صبح اللہ کے رزق کی طرف نکلتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر واپس آتے ہیں۔

(۳۶۷۳٤) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو يَعْفُورٍ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ

اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : يَنْبَغِي لِحَامِلِ الْقُرْآنِ أَنْ يُعْرَفَ بِلَيْلِهِ إِذَا النَّاسُ نَائِمُونَ ، وَبِنَهَارِهِ إِذَا النَّاسُ مُفْطِرُونَ ، وَبِحُزْنِهِ إِذَا النَّاسُ يَفْرَحُونَ ، وَبِبُكَائِهِ إِذَا النَّاسُ يَضْحَكُونَ ، وَبِصَمْتِهِ إِذَا النَّاسُ يَخْلِطُونَ ، وَبِخُشُوعِهِ إِذَا النَّاسُ يَخْتَالُونَ ، وَيَنْبَغِي لِحَامِلِ الْقُرْآنِ أَنْ يَكُونَ بَاكِيًا مَحْزُونًا حَلِيمًا حَكِيمًا سِكِّيتًا ، وَلَا يَنْبَغِي لِحَامِلِ الْقُرْآنِ أَنْ يَكُونَ ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ ذَكَرَ كَلِمَةً ، لَا صَخَّابًا ، وَلَا صَيَّاحًا ، وَلَا حَدِيدًا.

(۳۶۷۳۴) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ حامل قرآن کو چاہیے کہ وہ اپنی رات سے پہچانا جائے جس وقت لوگ سو رہے ہوں اور اپنے دن سے بھی پہچانا جائے جس وقت لوگ صبح کا آغاز کر رہے ہوں اور اپنے غم سے پہچانا جائے جب لوگ خوش ہو رہے ہوں، اور اپنے رونے سے پہچانا جائے جب لوگ ہنس رہے ہوں، اور اپنی خاموشی سے پہچانا جائے جس وقت لوگ باتوں میں مشغول ہوں، اور اپنے خشوع سے پہچانا جائے جس وقت لوگ تکبر کرتے ہوں اور حامل قرآن کے لیے مناسب ہے کہ وہ رونے والا، غمگین، بردبار، حکمت والا اور خاموش طبع ہو اور حامل قرآن کے لیے مناسب نہیں کہ وہ (حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ کلمات فرمائے) شور مچانے والا اور چیخنے چلانے والا اور غصہ کرنے والا ہو۔

(۳۶۷۳۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو سِنَانٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ ، قَالَ : جَاءَ أَبُو وَائِلٍ يَعُودُ الرَّبِيعَ بْنَ خُثَيْمٍ ، فَقَالَ : مَا جِئْتُ إِلَيْكَ إِلَّا تَسَمَّعْتُ صَوْتَ النَّاعِيَةِ ، فَقَالَ الرَّبِيعُ : مَا أَنَا إِلَّا عَلَى شَهْرٍ يُكْتَبُ لِي فِيهِ خَمْسُونَ وَمِئَةُ صَلَاةٍ.

(۳۶۷۳۵) حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں کہ ابو وائل رضی اللہ عنہ ربیع بن خثیم کے پاس ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے اور کہا کہ میں تو اس لیے آیا تھا کہ میں نے موت کی خبر دینے والے کی آواز سنی تھی تو ربیع نے جواب دیا کہ میں ایک ماہ سے ایسی حالت پر ہوں کہ میرے لیے ایک سو پچاس نمازوں "۱۵۰" کا ثواب لکھا جا رہا ہے۔

(۳۶۷۳۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْخَطْمِيُّ ، أَنَّ جَدَّهُ عُمَيْرَ بْنَ حَبِيبٍ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَقُولُ ، الرَّحِيلَ أَيُّهَا النَّاسِ ، سُبِقْتُمْ إِلَى الْمَاءِ ، الدُّلْجَةَ الدُّلْجَةَ ، مَنْ يَسْبِقْ إِلَى الْمَاءِ يَظْمَأ ، وَمَنْ يَسْبِقْ إِلَى الشَّمْسِ يَضْحَ الرَّحِيلَ الرَّحِيلَ.

(۳۶۷۳۶) حضرت ابوجعفر خطمی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے دادا محترم عمیر بن حبیب رات کو اٹھ کر کہا کرتے تھے کہ اے لوگو! کوچ کرو تم کو پانی کی طرف بڑھا دیا گیا ہے۔ کوچ کرو کوچ کرو، جو شخص پانی کی طرف بڑھایا گیا وہ پیاسا رہ جاتا ہے اور جو شخص سورج کی طرف بڑھا گیا وہ دھوپ میں جلتا ہے۔ کوچ کرو، کوچ کرو۔

(۳۶۷۳۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ ، أَنَّ عُمَيْرَ بْنَ حَبِيبٍ كَانَ لَهُ مَوْلًى يُعَلِّمُ بَنِيهِ الْقُرْآنَ وَالْكِتَابَ ، فَجَعَلَ يُذَاكِرُهُمُ النِّسَاءَ وَالدُّنْيَا ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ : يَا زِيَادُ ، لَقَدْ ظُلِّلْتُ عَلَى بَنِي قُبَّةِ الشَّيْطَانِ ، اكْشِطُوهَا.

(۳۶۷۳۷) حضرت عمیر بن حبیب ؒ کا ایک غلام تھا جوان کے بیٹے کو قرآن اور کتاب کی تعلیم دیا کرتا تھا وہ ان سے دنیا اور عورتوں کی باتیں کرنے لگ جاتا تھا۔ تو اس کو عمیر بن حبیب نے کہا کہ اے زیاد! تو نے تو ہمارے بچوں کے اوپر شیطان کا گنبد بنا دیا ہے اس کو اتار دے۔

(۳۶۷۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عدى ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : قَالَ مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ : إِذَا حَدَّثْت عَنِ اللهِ حَدِيثًا فَأَمْسِكْ فَاعْلَمْ مَا قَبْلَهُ ، وَمَا بَعْدَهُ.

(۳۶۷۳۸) حضرت مسلم بن یسار ؒ فرماتے ہیں کہ جب تو اللہ تعالیٰ کی کسی بات کو نقل کرنے کا ارادہ کرے تو رک جا اور پہلے اس کا سیاق وسباق معلوم کرلے۔

(۳۶۷۳۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ : كَانَ عَامَّةُ كَلاَمُ الحسن سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ.

(۳۶۷۳۹) حضرت عاصم ؒ فرماتے ہیں کہ حسن ؓ کا اکثر کلام یہی ہوتا تھا: سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ.

(۳۶۷٤۰) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، قَالَ : مَنْ أَصْفَى صُفِّيَ لَهُ ، وَمَنْ خَلَّطَ خُلِّطَ عَلَيْهِ.

(۳۶۷۴۰) حضرت مطرف بن عبداللہ بن شخیر ؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص صفاءِ قلب میں لگ جاتا ہے اس کو صفائی مل جاتی ہے اور جو شخص ملاوٹ اختیار کرتا ہے اس پر ملاوٹ ڈال دی جاتی ہے۔

(۳۶۷٤۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : أَوْصَى رَجُلٌ ابْنَهُ ، فَقَالَ : يَا بُنَيِّ ، أَظْهِرَ الْيَأْسَ مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ فَإِنَّهُ غِنًى ، وَإِيَّاكَ وَطَلَبَ الْحَاجَاتِ فَإِنَّهُ فَقْر حَاضِرٌ ، وَإِيَّاكَ وَمَا يُعْتَذَرُ مِنْهُ بِالْقَوْلِ ، وَإِذَا صَلَّيْت فَصَلِّ صَلاَةَ مُوَدِّعٍ لاَ تَرَى أَنَّك تَعُودُ ، وَإِنَ اسْتَطَعْت أَنْ تَكُونَ الْيَوْمَ خَيْرًا مِنْك أَمْسِ وَغَدًا خَيْرًا مِنْك الْيَوْمَ فَافْعَلْ.

(۳۶۷۴۱) حضرت عبدالملک بن عمیر ؒ کا ارشاد ہے کہ ایک آدمی نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ لوگوں کے ہاتھوں میں موجود چیز سے ناامیدی ظاہر کر اس لیے کہ یہی غنا ہے۔ اور اپنے آپ کو حاجات کے مانگنے سے بچا کیونکہ یہی اس زمانہ کا فقر ہے اور اپنے آپ کو ان باتوں سے بچا جن کی معذرت کرنی پڑے اور جب تو نماز پڑھے تو ایسی نماز پڑھ کہ جیسے یہ آخری نماز ہے یہ مت سمجھ کہ دوبارہ بھی موقع ملے گا۔ اور اگر تو اس طرح کر سکتا ہو تیرا آج کل سے بہتر اور آئندہ کا دن آج سے بہتر ہو تو اس طرح ضرور کر۔

(۳۶۷٤۲) حَدَّثَنَا شَاذَانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ خَبَّابٍ ، قَالَ : قَالَ لِي مُجَاهِدٌ : أَلاَ أُنَبِّئُك بِالأَوَّابِ الْحَفِيظِ ، قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : هُوَ الَّذِي يَذْكُرُ ذَنْبَهُ إِذَا خَلاَ فَيَسْتَغْفِرُ اللَّهَ مِنْهُ.

(۳۶۷۴۲) حضرت یونس بن خباب ؒ فرماتے ہیں کہ مجھ کو مجاہد نے فرمایا کہ میں تجھ کو توبہ کرنے والے اور حفاظت کرنے والے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے کہا کیوں نہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ وہ شخص ہوتا ہے جو اکیلے میں اپنے گناہوں کو یاد کر کے اللہ سے معافی مانگتا ہے۔

(۳۶۷۴۳) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ، قَالَ سَمِعْت زُهَيْرًا أَبَا خَيْثَمَة ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ ، يَعْنِي الْبَصْرِيَّ يُشَبَّهُ بِأَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۶۷۴۳) حضرت ابو اسحاق ہمدانی ؒ فرماتے ہیں کہ حسن بصری ؒ آپ کے صحابہ کے بہت متشابہ تھے۔

(۳۶۷٤٤) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ .حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ ، أَنَّهُمَا قَالاَ :قَدْ رَأَيْنَا الْفُقَهَاءَ فَمَا رَأَيْنَا مِنْهُمْ أَحَدًا أَجْمَعَ مِنَ الْحَسَنِ.

(۳۶۷۴۴) حضرت حمید ؒ اور یونس بن عبید ؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے بہت سے فقہاء دیکھے ہیں لیکن ان میں حسن ؒ جیسا جامع شخصیت کا مالک نہیں دیکھا۔

(۳۶۷٤٥) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو هِلاَلٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ رَبَاحٍ ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ سُئِلَ عَنْ مَسْأَلَةٍ ، فَقَالَ :عَلَيْكُمْ بِمَوْلاَنَا الْحَسَنِ فَاسْأَلُوهُ ، فَقَالُوا :نَسْأَلُك يَا أَبَا حَمْزَةَ وَتَقُولُ :سَلُوا مَوْلاَنَا الْحَسَنَ ، فَقَالَ :إنَّا سَمِعْنَا وَسَمِعَ فَنَسِينَا وَحَفِظَ.

(۳۶۷۴۵) حضرت انس مالک ؓ سے کوئی مسئلہ پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا ہمارے غلام حسن سے دریافت کرو۔ لوگوں نے کہا کہ اے ابو حمزہ ہم آپ سے مسئلہ پوچھتے ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ ہمارے غلام حسن سے پوچھو؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے بھی سنا اور اس نے بھی سنا لیکن ہم بھول گئے اور اس نے یاد رکھا۔

(۳۶۷٤٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مُوسَى الْقَارِءِ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانَ زَاذَانُ يُعَلِّمُ بِلاَ شَيْءٍ.

(۳۶۷۴۶) حضرت طلحہ بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ ''زاذان'' بغیر کسی چیز کے تعلیم دیا کرتے تھے۔

(۳۶۷٤٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ:حدَّثَنَا فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ أَسَدِ بْنِ وَدَاعَةَ، قَالَ: كَانَ شَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ إذَا أَوَى إلَى فِرَاشِهِ كَأَنَّهُ حَبَّةٌ قَمْحٍ عَلَى مِقْلَى، ثُمَّ يَقُولُ:اللَّهُمَّ إنَّ النَّارَ قَدْ مَنَعَتْنِي النَّوْمَ :ثُمَّ يَقُومُ إلَى الصَّلاَةِ.

(۳۶۷۴۷) حضرت اسد بن وداعہ ؒ فرماتے ہیں کہ شداد بن اوس جب اپنے بستر پر جاتے تو یوں لگتا جیسے دانہ کڑاہی میں ہو پھر فرماتے کہ اے اللہ مجھ کو جہنم کی آگ نے سونے سے روک دیا ہے پھر نماز کی طرف کھڑے ہو جاتے۔

(۳۶۷٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، قَالَ :أَجْوَدُ النَّاسِ مَنْ جَادَ عَلَى مَنْ لاَ يَرْجُو ثَوَابَهُ وَإِنَّ أَحْلَمَ النَّاسِ مَنْ عَفَا بَعْدَ الْقُدْرَةِ ، وَإِنَّ أَبْخَلَ النَّاسِ

الَّذِی یَبْخَلُ بِالسَّلَامِ ، وَإِنَّ أَعْجَزَ النَّاسِ الَّذِی یَعْجَزُ فِی دُعَاءِ اللهِ.

(۳۶۷۴۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ سخی وہ شخص ہے جو اس پر سخاوت کرے کہ جس سے ثواب کی امید نہ ہو۔ اور لوگوں میں سے سب سے بردبار وہ شخص ہے جو قدرت کے باوجود معاف کردے اور لوگوں میں سے سب سے بخیل وہ شخص ہے کہ جو سلام کرنے میں بھی بخل کرے۔ اور لوگوں میں سے سب سے زیادہ عاجز وہ شخص ہے جو اللہ سے دعا کرنے میں بھی عاجز ہو۔

(۳۶۷۴۹) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْکِینٍ :قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ یَقُولُ :إِذَا نَامَ الْعَبْدُ فِی سُجُودِهِ بَاهَی اللَّهُ بِهِ الْمَلَائِکَةَ یَقُولُ :انْظُرُوا عَبْدِی یَعْبُدُنِی وَرُوحُهُ عِنْدِی.

(۳۶۷۴۹) حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ جب آدمی سجدہ میں سوجاتا ہے تو اللہ اس پر اپنے فرشتوں کے سامنے فخر کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ دیکھو میرے اس بندے کی طرف وہ میری عبادت کررہا ہے اور اس کی روح میرے پاس ہے۔

(۳۶۷۵۰) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ أَبِی السُّمَیْطِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ :لَفَضْلُ الْعِلْمِ أَحَبُّ إِلَیَّ مِنْ فَضْلِ الْعِبَادَةِ ، وَمَلاء دِینِکُمَ الْوَرَعُ.

(۳۶۷۵۰) حضرت مطرف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علم کا مرتبہ میرے نزدیک عبادت کے مرتبہ سے زیادہ ہے اور دین کا سرمایہ پرہیزگاری ہے۔

(۳۶۷۵۱) حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ النَّخَعِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ :یَوَدُّ أَهْلُ الْبَلَاءِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ، أَنَّ جُلُودَهُمْ کَانَتْ تُقْرَضُ بِالْمَقَارِیضِ.

(۳۶۷۵۱) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل مصیبت لوگ قیامت کے دن یہ تمنا کریں گے کہ کاش ان کے جسم قینچیوں سے کاٹ دیے جاتے۔

(۳۶۷۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِیهِ ، قَالَ :لَقَدَ اسْتُخْلِفَ عُثْمَان ، وَمَا أُزُرُهُمْ إِلَّا الْبُرُودُ ، وَمَا أَرْدِیَتُهُمْ إِلَّا النِّمَارُ ، کَانَ أَحَدُهُمْ یَقُولُ لِصَاحِبِهِ :نَمِرَتِی خَیْرٌ مِنْ نَمِرَتِكَ.

(۳۶۷۵۲) حضرت ہشام رحمہ اللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو لوگوں کی ازار بند صرف چادر ہی ہوا کرتی تھی اور ان کی اوڑھنیاں بھی دھاری دار چادر کی ہی ہوتی تھیں۔ ان میں سے ایک دوسرے کو کہا کرتا تھا کہ میری چادر تیری چادر سے بہتر ہے۔

(۳۶۷۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جَرِیرٍ ، عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلَالٍ ، قَالَ :قَالَ لَنَا أَبُو قَتَادَةَ الْعَدَوِیُّ : عَلَیْکُمْ بِهَذَا الشَّیْخِ ، یَعْنِی الْحَسَنَ ، فَمَا رَأَیْتُ أَحَدًا أَشْبَهَ رَأْیًا بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِنْهُ.

(۳۶۷۵۳) حضرت ابو قتادہ رحمہ اللہ عدوی نے فرمایا ہے کہ تم اس شیخ یعنی حسن بصری رحمہ اللہ کی صحبت لازم پکڑو کیونکہ میں نے ان کی

رائے سے زیادہ کسی کو بھی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی رائے کے مشابہہ نہیں دیکھا۔

(٣٦٧٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ : قَالَ مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللهِ : مَا كُنْت لأُؤَمِّنَ عَلَى دُعَاءِ أَحَدٍ حَتَّى أَسْمَعَ مَا يَقُولُ إِلاَّ الْحَسَنَ.

(۳۶۷۵۴) حضرت مطرف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں کسی کی دعا پر بھی بغیر سنے آمین نہیں کہتا سوائے حسن بصری کی دعا کے۔

(٣٦٧٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ ثَابِتٍ ، كَانَ أَبُو بَرْزَةَ يَتَقَفَّلُ ، وَكَانَ عَائِذُ بْنُ عَمْرٍو الْمُزَنِيّ يَلْبَسُ لِبَاسًا حَسَنًا ، قَالَ : فَأَتَى أَحَدَهُمَا رَجُلٌ ، فَقَالَ : أَلَمْ تَرَ إِلَى أَخِيك يَلْبَسُ كَذَا وَكَذَا وَيَرْغَبُ عَنْ لِبَاسِكَ ، قَالَ : وَمَنْ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَكُونَ مِثْلَ فُلاَنٍ ، مِنْ فَضْلِ فُلاَنٍ كَذَا إِنَّ مِنْ فَضْلِ فُلاَنٍ كَذَا ، إِنْ مِنْ فَضْلِ فُلاَنٍ كَذَا ، قَالَ : وَأَتَى الآخَرَ ، فَقَالَ : مِثْلَ ذَلِكَ.

(۳۶۷۵۵) حضرت ثابت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابو برزہ رحمہ اللہ آلودہ رہتے تھے اور عائذ بن عمرو مزنی عمدہ لباس پہنا کرتے تھے۔ ان میں سے ایک کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ کیا آپ اپنے دوسرے بھائی کی طرف نہیں دیکھتے جو اس طرح کے کپڑے پہنتا ہے اور آپ کے لباس سے اعراض کرتا ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ ان جیسا کون ہو سکتا ہے اس کی تو یہ یہ فضیلت بھی ہے، اس کو یہ یہ مرتبہ حاصل ہے۔ پھر وہ دوسرے کے پاس آیا تو اس نے بھی پہلے جیسا ہی جواب دیا۔

(٣٦٧٥٦) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ ، قَالَتْ : قَالَ : رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اسْمُ اللهِ الأَعْظَمُ فِي هَاتَيْنِ الآيَتَيْنِ : ﴿وَإِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الرَّحْمَن الرَّحِيمُ﴾ وَفَاتِحَةِ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ﴿الم اللَّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾.

(۳۶۷۵۶) حضرت اسماء بنت یزید فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے: ﴿وَإِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الرَّحْمَن الرَّحِيمُ﴾ اور سورۂ فاتحہ اور سورۃ آل عمران کی یہ آیت ﴿الم اللَّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾۔

(٣٦٧٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلاً يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّك أَنْتَ اللَّهُ الأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ، فَقَالَ : لَقَدْ سَأَلْت اللَّهَ بِاسْمِهِ الأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ ، وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى.

(۳۶۷۵۷) حضرت عبداللہ بن بریدہ رحمہ اللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی آدمی کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّك أَنْتَ اللَّهُ الأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے اللہ تعالیٰ کے اس اسم اعظم کے ذریعہ دعا کی ہے کہ اگر اس کے ذریعہ دعا کی جائے تو قبول ہو اور اگر مانگا جائے تو عطا ہو۔

(٣٦٧٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي خُزَيْمَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ وَحْدَكَ ، لاَ شَرِيكَ لَكَ ، الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ ذُو الْجَلاَلِ وَالإِكْرَامِ، فَقَالَ: لَقَدْ سَأَلْتَ اللَّهَ بِاسْمِهِ الأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ.

(۳۶۷۵۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی آدمی کو ان الفاظ سے دعا کرتے ہوئے سنا: اللّٰهم إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ وَحْدَكَ ، لاَ شَرِيكَ لَكَ ، الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ ذُو الْجَلاَلِ وَالإِكْرَامِ تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ تو نے اسم اعظم کے ذریعہ دعا کی ہے کہ جب اس کے ذریعہ مانگا جائے تو عطا ہو اور دعا کی جائے تو قبول ہو۔

(٣٦٧٥٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، أَنَّ دَاعِيًا دَعَا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ الرَّحْمَن الرَّحِيمُ بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ ، وَإِذَا أَرَدْتَ أَمْرًا فَإِنَّمَا تَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَقَدْ كِدْتَ ، أَوْ كَادَ أَنْ تَدْعُوَ اللَّهَ بِاسْمِهِ الأَعْظَمِ.

(۳۶۷۵۹) حضرت ابن سابط رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ کسی دعا کرنے والے نے نبی کریم علیہ السلام کے زمانہ میں یوں دعا کی: إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ الرَّحْمَن الرَّحِيمُ بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ ، وَإِذَا أَرَدْتَ أَمْرًا فَإِنَّمَا تَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ تو قریب تھا یا فرمایا کہ یہ آدمی قریب ہی تھا کہ اسم اعظم کے ذریعہ دعا کرتا۔

(٣٦٧٦٠) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ ثَوْبَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي رُقَيَّةَ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُمَا كَانَا يَقُولاَنِ : اسْمُ اللهِ الأَكْبَرُ رَبِّ رَبِّ.

(۳۶۷۶۰) حضرت ابو درداء اور ابن عباس فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم "رب رب" ہے۔

(٣٦٧٦١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : قَرَأَ رَجُلٌ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ ، فَقَالَ كَعْبٌ : لَقَدْ قَرَأَ سُورَتَيْنِ فِيهِمَا الاِسْمُ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ اسْتَجَابَ.

(۳۶۷۶۱) حضرت عبد الملک بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے سورۃ بقرہ اور آل عمران تلاوت کی تو کعب نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص نے ایسی دو سورتیں تلاوت کی ہیں کہ جن میں ایسا اسم ہے کہ اگر اس کے ذریعہ دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے۔

(٣٦٧٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ حَيَّانَ الأَعْرَجِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : اسْمُ اللهِ الأَعْظَمُ اللَّهُ.

(۳۶۷۶۲) حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم "اللہ" ہے۔

(٣٦٧٦٣) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ عَمَّنْ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ : اسْمُ اللهِ الأَعْظَمُ اللَّهُ ، ثُمَّ قَرَأَ ، أَوْ

قَرَأْتُ عَلَيْهِ ﴿هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِءُ الْمُصَوِّرُ﴾ إِلَى آخِرِهَا.

(۳۶۷۶۳) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ''اللہ'' ہے پھر انہوں نے یا میں نے ان کے سامنے ﴿هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِءُ الْمُصَوِّرُ﴾ سے لے کر آخر سورۃ تک تلاوت کی۔

(۳۶۷۶٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ ضَمْرَةَ ، أَنَّ أَبَا رَيْحَانَةَ مَرَّ بِحِمْصٍ وَأَهْلُهَا يَقْتَسِمُونَهَا بَيْنَهُمْ ، فَسَمِعَ ضَوْضَاء ، فَقَالَ : مَا هَذَا الضَّوْضَاءُ ؟ قَالَ : حِمْصٍ يَقْتَسِمُهَا أَهْلُهَا بَيْنَهُمْ فَقَالَ : اللَّهُمَّ لاَ تَجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ فِتْنَةً ، فَمَا زَالَ يُرَدِّدُهَا حَتَّى لَمْ يُدْرَ مَتَى انْقَطَعَ صَوْتُهُ.

(۳۶۷٦٤) حضرت ضمرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابو ریحانہ رحمہ اللہ ایک مرتبہ ایک غلہ کے قریب سے گزرے جسے غلے والے آپس میں تقسیم کر رہے تھے۔ انہوں نے شور کی آواز سنی تو پوچھا کہ یہ شور کیسا ہے؟ تو جواب دیا کہ یہ غلہ ہے جس کو غلے والے آپس میں تقسیم کر رہے ہیں۔ تو انہوں نے دعا کی کہ اے اللہ! اس غلہ کو ان کے لیے آزمائش نہ بنا اور اسی کو بار بار کہتے رہے۔ یہاں تک کہ نا معلوم کب ان کی آواز ختم ہوئی۔

(۳۶۷٦٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ ضَمْرَةَ ، أَنَّ أَبَا رَيْحَانَةَ كَانَ مُرَابِطًا بِالْجَزِيرَةِ فِي مَيَّافَارِقِينَ ، فَاشْتَرَى رَسَنًا مِنْ نَبَطِيٍّ مِنْ أَهْلِهَا بِأَفْلُسٍ ، فَلَمَّا قَفَلَ ، وَكَانُوا بِالرَّسْتَنِ نَزَلَ عَنْ دَابَّتِهِ ، وَقَالَ لِغُلاَمِهِ : هَلْ قَضَيْتَ النَّبَطِيَّ أَفْلُسَهُ ، قَالَ : لاَ ، قَالَ : فَاسْتَخْرَجَ نَفَقَةً مِنْ نَفَقَتِهِ فَدَفَعَهَا إِلَى غُلاَمِهِ ، وَقَالَ لأَصْحَابِهِ : أَحْسِنُوا مَعُونَتَهُ عَلَى دَوَابِّهِ حَتَّى أَبْلُغَ أَهْلِي ، قَالُوا : يَا أَبَا رَيْحَانَةَ ، وَمَا تُرِيدُ ؟ قَالَ : أُرِيدُ أَنْ آتِيَ غَرِيمِي فَأُؤَدِّ عَنِّي أَمَانَتِي ، قَالَ : فَانْطَلَقَ حَتَّى أَتَى مَيَّافَارِقِينَ ، ثُمَّ أَتَى إِلَى أَهْلِهِ بَعْدَ مَا قَضَى غَرِيمَهُ.

(۳۶۷٦٥) حضرت حمزہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابو ریحانہ رحمہ اللہ میافارقین کے جزیرہ میں قیام پذیر تھے۔ انہوں نے وہاں سے ایک نبطی کے گھر والوں سے ایک رسی خریدی۔ پھر جب قافلہ نکل پڑا اور مقام رستین تک لوگ پہنچ گئے تو اپنی سواری سے اترے اور اپنے غلام سے کہا کہ کیا تو نے اس نبطی کو پیسے دے دیئے تھے؟ اس نے جواب دیا کہ نہیں۔ تو انہوں نے اپنے خرچہ میں سے کچھ خرچہ نکال کر باقی کا سامان غلام کو دیا اور اپنے ساتھیوں سے کہا کہ میرے گھر آنے تک اس سواری اور سامان کا خیال رکھنا۔ انہوں نے پوچھا کہ ابو ریحانہ آپ کہاں چل دیے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میرا ارادہ ہے میں اپنے قرض خواہ کے پاس جا کر اس کی امانت اس کو واپس کر دوں۔ پھر وہ نکل پڑے یہاں تک کہ میافارقین آئے پھر اپنا قرضہ دے دینے کے بعد اپنے گھر واپس آئے۔

(۳۶۷٦٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ﴿كَلاَّ بَلْ لاَ يَخَافُونَ الآخِرَةَ﴾ قَالَ : هَذَا الَّذِي فَضَحَهُمْ.

(۳۶۷٦٦) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں ﴿كَلاَّ بَلْ لاَ يَخَافُونَ الآخِرَةَ﴾ کی تفسیر میں کہ اسی چیز نے تم کو ہلاک کر دیا ہے۔

(۳۶۷٦٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عِكْرِمَةَ ،

قُلْتُ :قَوْلُ اللهِ ﴿لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ﴾ قَالَ :هُمَ الزُّنَاةُ.

(۳۶۷۶۷) حضرت مالک بن دینار ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے عکرمہ ؒ سے اللہ کے ارشاد ﴿لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ﴾ کی تفسیر پوچھی تو انہوں نے جواب دیا کہ ان سے مراد زانی ہیں۔

(٣٦٧٦٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي قوله تعالى :﴿هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الأَرْضِ وَإِذْ أَنْتُمْ أَجِنَّةٌ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ﴾ قَالَ :عَلِمَ اللَّهُ مِنْ كُلِّ نَفْسٍ مَا هِيَ عَامِلَةٌ ، وَمَا هِيَ صَانِعَةٌ وَإِلَى مَا هِيَ صَائِرَةٌ.

(۳۶۷۶۸) حضرت حسن ؓ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الأَرْضِ وَإِذْ أَنْتُمْ أَجِنَّةٌ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ﴾ کی تفسیر میں منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر نفس کے بارے میں جانتا ہے کہ وہ کیا عمل کرے گا، اور کیا کام کرے گا، اور اس کا ٹھکانہ کیا ہوگا۔

(٣٦٧٦٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :التُّؤَدَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ خَيْرٌ إِلاَّ مَا كَانَ مِنْ أَمْرِ الآخِرَةِ.

(۳۶۷۶۹) حضرت عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: نرمی ہر معاملہ میں بہتر ہے سوائے ان معاملات کے جن کا تعلق آخرت سے ہے۔

(٣٦٧٧٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ :إِذَا كُنْتَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا فتواخَّ ، وَإِذَا كُنْتَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الآخِرَةِ فَامْكُثْ مَا اسْتَطَعْتَ ، وَإِذَا جَائَكَ الشَّيْطَانُ وَأَنْتَ تُصَلِّي ، فَقَالَ :إِنَّكَ تُرَائِي ، فَزِدْ وَأَطِلْ.

(۳۶۷۷۰) حضرت حارث بن قیس ؒ کا ارشاد ہے کہ جب تو کسی دنیا کے کام میں مشغول ہو تو جلدی سے نمٹا لے اور اگر آخرت کے کسی کام میں مشغول ہو تو جتنا ہو سکے ٹھہر کر سکون سے کر۔ اور جب تیرے پاس نماز میں شیطان آئے اور کہے کہ تو ریا کر رہا ہے تو نماز زیادہ پڑھ اور لمبی کر کے پڑھ۔

(٣٦٧٧١) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا فِطْرٌ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، أَنَّهُ جَائَهُ سَائِلٌ ، فَقَالَ : أَطْعِمُوهُ سُكَّرًا ، فَقَالَ :أَهْلُهُ :مَا يَصْنَعُ هَذَا بِالسُّكَّرِ ، فَقَالَ :لكِنْ أَنَا أَصْنَعُ بِهِ.

(۳۶۷۷۱) حضرت ربیع بن خثیم ؒ کے بارے میں مروی ہے کہ ان کے پاس ایک مانگنے والا آیا تو انہوں نے کہا کہ اس کو شکر دے دو ان کے گھر والوں نے کہا کہ وہ شکر کا کیا کرے گا؟ تو آپ نے جواب دیا کہ میں اس سے کچھ نہ کچھ کروں گا۔

(٣٦٧٧٢) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ :حدَّثَنِي مَيْمُونُ بْنُ أَبِي جرير ، قَالَ بَلَغَنِي ، أَنَّ رَجُلاً مِنْ بَنِي ابْنِ عُمَرَ اسْتَكْسَاهُ إِزَارًا ، قَالَ :فذكروا إزارا ، قَالَ :اقْطَعْهُ ، ثُمَّ انْكُسْهُ ، قَالَ :فَتَكَرَّهَ ذَلِكَ الْفَتَى ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ :وَيْحَكَ ، انْظُرْ لاَ تَكُونُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِينَ يجعلون مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ فِي بُطُونِهِمْ

وَعَلَى ظُهُورِهِمْ.

(۳۶۷۷۲) حضرت میمون فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے نے انہیں ازار پہننے کو دیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کو کاٹ کر پہنو۔ اس آدمی نے اس بات کو ناپسند کیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو اللہ کے رزق کو پیٹ اور جسموں تک محدود رکھتے ہیں

(٣٦٧٧٣) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : وَيْلٌ لِلَّذِي لاَ يَعْلَمُ مَرَّةً وَوَيْلٌ لِلَّذِي يَعْلَمُ ، ثُمَّ لاَ يَعْمَلُ سِتَّ مِرَارٍ.

(۳۶۷۷۳) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ نہ جاننے والے کے لیے ایک مرتبہ ہلاکت ہے اور جان کر عمل نہ کرنے والے کے لیے چھ مرتبہ ہلاکت ہے۔

(٣٦٧٧٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَيُّوبُ بْنُ رَاشِدٍ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ ، قَالَ : نَجِدُ فِي كِتَابِ اللهِ الْمُنَزَّلِ : أُنَاسٌ يَدِينُونَ بِغَيْرِ الْعِبَادَةِ ، يَخْتِلُونَ الدُّنْيَا بِعَمَلِ الآخِرَةِ ، يَلْبَسُونَ لِبَاسَ مُسُوكِ الضَّأْنِ ، قُلُوبُهُمْ كَقُلُوبِ الذِّنَابِ ، أَلْسِنَتهمْ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ ، وَأَنْفُسُهُمْ أَمَرُّ مِنَ الصَّبْرِ ، قَالَ : أَفَبِي يَغْتَرُّونَ ، وَإِيَّايَ يَخْدَعُونَ ، أَقْسَمْتُ لأَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ فِتْنَةً يَعُودُ الْحَلِيمُ فِيهَا حَيْرَانَ.

(۳۶۷۷۴) حضرت وہب بن منبہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی کتاب میں یہ بات پڑھی ہے کہ لوگ ''بغیر عبادت کے ہی دین دار بنے بیٹھے ہیں، آخرت کے عمل میں بھی دنیا شامل کر لیتے ہیں، لوگ بھیڑ کی کھالوں کا لباس پہنتے ہیں جبکہ ان کے دل بھیڑیوں کی طرح ہیں، ان کی زبانیں شہد سے میٹھی ہیں جبکہ ان کے دل ایلوے سے بھی کڑوے ہیں۔ کیا یہ لوگ مجھ سے دغابازی کرتے ہیں اور مجھ کو دھوکا دیتے ہیں کہ مجھے قسم ہے میں ان پر ایسا عذاب بھیجوں گا کہ ان کے بردبار لوگ بھی حیران ہو جائیں گے۔

(٣٦٧٧٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، قَالَ : لاَ يَكُونُ الرَّجُلُ تَقِيًّا حَتَّى يُحَاسِبَ نَفْسَهُ أَشَدَّ مِنْ مُحَاسَبَةِ شَرِيكِهِ حَتَّى يَعْلَمَ مَأْكَلَهُ وَمَطْعَمَهُ وَمَشْرَبَهُ وَمَلْبَسَهُ.

(۳۶۷۷۵) حضرت میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی اس وقت تک پرہیزگار نہیں بن سکتا کہ جب تک اپنے نفس کا اس طرح محاسبہ نہ کرے جیسا کہ وہ اپنے شریک کا محاسبہ کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اپنے کھانے، پینے اور لباس کے ذرائع کو نہ جان لے۔

(٣٦٧٧٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُوسَى الأَنْصَارِيِّ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ أَكْثَرُ النَّاسِ صَلاَةً وَكَانَ لاَ يَصُومُ إِلاَّ يَوْمَ عَاشُورَاءَ.

(۳۶۷۷۶) حضرت عبد اللہ بن یزید رحمہ اللہ اپنے والد کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ وہ لوگوں میں سے زیادہ نمازی تھے اور صرف عاشورے کا روزہ رکھا کرتے تھے۔

(٣٦٧٧٧) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ ، قَالَ : قَالَ : يَا بُنَيَّ ، قُمْ فَصَلِّ مِنَ السَّحَرِ ، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَلاَ تَدَعْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.

(۳۶۷۷۷) حضرت سلمہ بن نسیط ؒ کا ارشاد ہے کہ اے میرے بیٹے اٹھ اور سحری کے وقت نماز پڑھا کر۔ اگر تجھ میں یہ قدرت نہ ہو تو فجر کی دو رکعتوں کو ہرگز نہ چھوڑ۔

(٣٦٧٧٨) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ ، قَالَ : إِنْ كَانَ عَنْبَسُ بْنُ عُقْبَةَ التَّيْمِيُّ ، تَيْمُ الرَّبَابُ ، لَيَسْجُدُ حَتَّى إِنَّ الْعَصَافِيرَ لَيَقَعْنَ عَلَى ظَهْرِهِ وَيَنْزِلْنَ ، مَا يَحْسِبْنَهُ إِلاَّ جِذْمَ حَائِطٍ.

(۳۶۷۷۸) حضرت یزید بن حیان ؒ فرماتے ہیں کہ عنبس بن عقبہ التیمی ؒ (یعنی تیم الرباب) جب سجدہ کرتے یہاں تک کہ چڑیاں ان کی کمر پر بیٹھ جاتیں اور اترتیں۔ چڑیاں ان کو محض ایک دیوار کا ٹکڑا ہی سمجھتی تھیں۔

(٣٦٧٧٩) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ الْمُنْذِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ فِي قوله تعالى : ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا﴾ قَالَ : مِنْ كُلِّ أَمْرٍ ضَاقَ عَلَى النَّاسِ.

(۳۶۷۷۹) حضرت ربیع بن خثیم ؒ سے اللہ تعالیٰ کے قول ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا﴾ کی تفسیر میں منقول ہے کہ ہر اس راستہ سے کہ جو لوگوں کے لیے مشکل ہو۔

(٣٦٧٨٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : ﴿أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الآخِرَةَ﴾ قَالَ : يَحْذَرُ عَذَابَ الآخِرَةِ.

(۳۶۷۸۰) حضرت سعید بن جبیر ؓ اللہ کے ارشاد ﴿أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الآخِرَةَ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آخرت کے عذاب سے ڈرتا ہے۔

(٣٦٧٨١) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَوْ عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي قوله تعالى : ﴿لاَ يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الأَكْبَرُ﴾ قَالَ : إِذَا أُطْبِقَتِ النَّارُ عَلَيْهِمْ.

(۳۶۷۸۱) حضرت سعید بن جبیر ؓ یا حسن ؓ سے اللہ کے ارشاد ﴿لاَ يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الأَكْبَرُ﴾ کی تفسیر میں منقول ہے کہ جب ان کو آگ سے ڈھانپ دیا جائے گا۔

(٣٦٧٨٢) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الزُّبَيْدِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : مَا رَأَيْت حَيًّا أَكْثَرَ جُلُوسًا فِي الْمَسَاجِدِ مِنَ الثَّوْرِيِّينَ وَالْعُرَنِيِّينَ.

(۳۶۷۸۲) حضرت ابوبکر زبیدی ؒ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے کسی زندہ شخص کو بھی ثوریین اور عرنیین سے زیادہ مسجد میں قیام کرنے والا نہیں دیکھا۔

(٣٦٧٨٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، قَالَ : قَالَ الْحَسَنُ : يَا ابْنَ آدَمَ تُبْصِرُ الْقَذَى فِي عَيْنِ أَخِيك ،

وَتَدَعُ الْجَذَلَ مُعْتَرِضًا فِي عَيْنِك.

(۳۶۷۸۳) حضرت حسن ؓ فرماتے ہیں کہ اے ابن آدم! تو اپنے بھائی کی آنکھ میں تنکے کو بھی دیکھتا ہے اور اپنی آنکھ میں پڑے شہتیر سے بھی درگزر کر جاتا ہے۔

(۳۶۷۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانُوا يَقُولُونَ : إِنَّ لِسَانَ الْحَكِيمِ مِنْ وَرَاءِ قَلْبِهِ ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُولَ رَجَعَ إِلَى قَلْبِهِ ، فَإِنْ كَانَ لَهُ قَالَ ، وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ أَمْسَكَ ، وَإِنَّ الْجَاهِلَ قَلْبُهُ فِي طَرَفِ لِسَانِهِ لاَ يَرْجِعُ إِلَى قَلْبِهِ ، مَا أَتَى عَلَى لِسَانِهِ تَكَلَّمَ بِهِ.

(۳۶۷۸۴) حضرت حسن ؓ کا ارشاد ہے کہ لوگوں کا مقولہ ہے کہ دانا آدمی کی زبان اس کے دل کے پیچھے (ماتحت) ہوتی ہے۔ جب وہ بولنے کا ارادہ کرتا ہے تو اپنے دل سے پوچھتا ہے۔ اگر اس کا نفع ہو تو بات کہہ دیتا ہے اور اگر نقصان ہو تو خاموش رہتا ہے۔ اور جاہل آدمی کا دل اس کی زبان سے ایک طرف میں ہوتا ہے وہ اپنے دل سے نہیں پوچھتا جو منہ میں آ جائے کہہ دیتا ہے۔

(۳۶۷۸٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : مَنْ يُتْبِعْ نَفْسَهُ كُلَّ مَا يَرَى فِي النَّاسِ يَطُلْ حُزْنُهُ وَلاَ يُشْفَ غَيْظُهُ.

(۳۶۷۸۵) حضرت ابودرداء ؓ فرماتے ہیں کہ جو اپنے نفس کو لوگوں کے پاس موجود اشیاء کے پیچھے لگا دیتا ہے اس کا غم زیادہ ہو جاتا ہے اور اس کا غصہ کم نہیں ہوتا۔

(۳۶۷۸٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ : إِنَّ فَرْقَدَ السَّبَخِيَّ لاَ يَأْكُلُ اللَّحْمَ ، وَلاَ يَأْكُلُ كَذَا ، فَقَالَ : كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا مِنْهُ كَانُوا يَأْكُلُونَ اللَّحْمَ وَالسَّمْنَ وَكَذَا وَكَذَا.

(۳۶۷۸٦) حضرت ابوحمزہ ؓ کا ارشاد ہے کہ میں نے ابراہیم ؒ سے عرض کی کہ "فَرْقَدَ السَّبَخِيَّ" نہ تو گوشت کھاتا ہے اور نہ ہی فلاں فلاں چیزیں کھاتا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ کے صحابہ اس سے اچھے تھے اور وہ گوشت اور گھی اور اسی طرح فلاں فلاں چیزیں بھی کھاتے تھے۔

(۳۶۷۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يَا ابْنَ آدَمَ ، إِنَّك لَنْ تُؤَاخَذَ إِلاَّ بِمَا رَكِبْت عَلَى عَمْد.

(۳۶۷۸۷) حضرت حسن ؓ کا ارشاد ہے کہ اے ابن آدم! تجھ سے صرف اس عمل کا مواخذہ ہوگا کہ جس کا تو نے عمداً ارتکاب کیا ہوگا۔

(۳۶۷۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ أَهْلُ قَرْيَةٍ أَوْسَعَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ حَتَّى إِنَّهُمْ كَانُوا يَسْتَنْجُونَ بِالْخُبْزِ ، فَبَعَثَ اللَّهُ عَلَيْهِمَ الْجُوعَ حَتَّى أَنَّهُمْ كَانُوا يَأْكُلُونَ مَا يَقْعُدُونَ بِهِ.

(۳۶۷۸۸) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بستی والوں پر اللہ تعالیٰ نے وسعت کی یہاں تک وہ روٹیوں سے استنجاء کرنے لگے پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر بھوک مسلط کی یہاں تک کہ وہ اسی کو کھانے لگے جس کو وہ گراتے تھے۔

(۳۶۷۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ رَجُلٌ يُكْثِرُ غَشَيَانَ بَابِ عُمَرَ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : اذْهَبْ فَتَعَلَّمْ كِتَابَ اللهِ تَعَالَى قَالَ : فَذَهَبَ الرَّجُلُ فَفَقَدَهُ عُمَرُ ، ثُمَّ لَقِيَهُ لقاء ة فَكَأَنَّهُ عَاتَبَهُ ، فَقَالَ : وَجَدْت فِي كِتَابِ اللهِ مَا أَغْنَانِي عَنْ بَابِ عُمَرَ.

(۳۶۷۸۹) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی اکثر عمر رضی اللہ عنہ کے دروازے پر آیا کرتا تھا تو عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ جا اور اللہ کی کتاب سیکھ۔ حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ آدمی چلا گیا اور عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو گم کر دیا۔ پھر وہ عمر رضی اللہ عنہ کو ایک دفعہ ملا تو عمر رضی اللہ عنہ اس کو ڈانٹنے لگے تو اس نے جواب دیا کہ میں نے اللہ کی کتاب میں وہ چیز حاصل کی جس نے مجھ کو عمر رضی اللہ عنہ کے دروازے سے مستغنی کر دیا ہے۔

(۳۶۷۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ يَزَالُ الْعَبْدُ بِخَيْرٍ مَا لَمْ يُصِبْ كَبِيرَةً تُفْسِدُ عَلَيْهِ قَلْبَهُ وَعَقْلَهُ ، قَالَ : وَقَالَ الْحَسَنُ : الإِيمَانَ الإِيمَانَ فَإِنَّهُ مَنْ كَانَ مُؤْمِنًا فَإِنَّ لَهُ عِنْدَ اللهِ شُفَعَاءَ مُشَفَّعِينَ.

(۳۶۷۹۰) حسن رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ آدمی ہمیشہ بھلائی ہی میں ہوتا ہے جب تک کہ وہ کوئی ایسا کبیرہ گناہ نہ کرلے کہ جو اس کی عقل ودل کو خراب کر دے؟ اور حضرت حسن کا ارشاد ہے ایمان تو ایمان ہے! اس لیے کہ جو شخص مومن ہوتا ہے تو اللہ کے ہاں اس کے لیے شفاعت کرنے والے ہوتے ہیں جن کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔

(۳۶۷۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : مَنْ قَالَ قَوْلاً حَسَنًا وَعَمِلَ عَمَلاً حَسَنًا فَخُذُوا ، عَنْهُ ، وَمَنْ قَالَ قَوْلاً حَسَنًا وَعَمِلَ عَمَلاً سَيِّئًا فَلاَ تَأْخُذُوا عَنْهُ.

(۳۶۷۹۱) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اچھی بات کرے اور اس کا عمل اچھا ہو اس سے بات قبول کرو اور جو شخص اچھی بات کرے اور عمل برا ہو تو اس سے بات کو قبول نہ کرو۔

(۳۶۷۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، قَالَ : قَالَ الْحَسَنُ : إِنَّ مِنَ النِّفَاقِ اخْتِلاَفَ اللِّسَانِ وَالْقَلْبِ ، وَاخْتِلاَفَ السِّرِّ وَالْعَلاَنِيَةِ ، وَاخْتِلاَفَ الدُّخُولِ وَالْخُرُوجِ.

(۳۶۷۹۲) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ منافقت میں سے ہے دل اور زبان کا اختلاف اور ظاہر اور پوشیدہ کا اختلاف اور اندر اور باہر کا اختلاف۔

(۳۶۷۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَفْصُ الضُّبَعِي ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ عُمَرُ : يَا كعب حَدِّثْنَا عَنِ الْمَوْتِ ، قَالَ : نَعَمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، غُصْنٌ كَثِيرُ الشَّوْكِ أُدْخِلَ فِي جَوْفِ

رَجُلٍ فَأَخَذَتْ كُلُّ شَوْكَةٍ بِعِرْقٍ ، ثُمَّ جَذَبَهُ رَجُلٌ شَدِيدُ الْجَذْبِ فَأَخَذَ مَا أَخَذَ وَأَبْقَى مَا أَبْقَى.

(۳۶۷۹۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کعب رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ اے کعب ہمیں موت کے بارے میں کچھ بتائیں تو انہوں نے جواب دیا کہ کیوں نہیں اے امیر المومنین! یہ تو ٹہنی کی مثل ہے کہ جس کے بہت سے کانٹے ہوں جس کو کسی آدمی کے پیٹ میں داخل کر دیا جائے اور ہر کانٹا رگ میں پیوست ہو جائے۔ پھر کوئی آدمی اس کو زور سے کھینچے اور جو نکال لے وہ تو نکال لے اور جو رہ جائے وہ رہ جائے۔

(۳٦٧٩٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ ، عَنْ حَسَّانِ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ :بَلَغَنِي ، أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ :يَا بَنِي آدَمَ ، إِنَّا قَدْ أَنْصَتْنَا لَكُمْ مُنْذُ خَلَقْنَاكُمْ إِلَى يَوْمِكُمْ هَذَا ، فَأَنْصِتُوا لَنَا نقرأ أَعْمَالَكُمْ عَلَيْكُمْ ، فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدَ اللَّهَ ، وَمَنْ وَجَدَ شَرًّا فَلاَ يَلُومَنَّ إِلاَّ نَفْسَهُ ، فَإِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ نَرُدُّهَا عَلَيْكُمْ.

(۳۶۷۹۴) حضرت حسان بن عطیہ رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ مجھ کو یہ بات پہنچی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے کہ اے ابن آدم! جب سے ہم نے تم کو پیدا کیا ہے ہم تمہارے بارے میں خاموش رہے۔ پس آج تم خاموش رہو اور ہم تمہارے اعمال نامے کو سنائیں گے جو شخص اچھا اعمال نامہ دیکھے وہ اللہ کی تعریف کرے اور جو شخص برا اعمال نامہ دیکھے وہ صرف اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔ کیونکہ یہ تو تمہارے ہی اعمال نامے ہیں جو ہم تم کو واپس کر رہے ہیں۔

(۳٦٧٩٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ ضَمْرَةَ ، أَنَّ أَبَا رَيْحَانَةَ اسْتَأْذَنَ من صَاحِبِ مُسَلَّحَتِهِ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ ، فَقَالَ :يَا أَبَا رَيْحَانَةَ ، كَمْ تُرِيدُ أَنْ أُؤَجِّلَكَ ، قَالَ :لَيْلَةً ، فَلَمَّا قَدِمَ أَتَى الْمَسْجِدَ فَلَمْ يَزَلْ يُصَلِّي حَتَّى أَصْبَحَ ، ثُمَّ دَعَا بِدَابَّتِهِ مُتَوَجِّهًا إِلَى مُسَلَّحَتِهِ فَقَالُوا :يَا أَبَا رَيْحَانَةَ ، أَمَا اسْتَأْذَنْتَ إِلَى أَهْلِكَ ، فَقَالَ :إِنَّمَا أَجَّلَنِي أَمِيرِي لَيْلَةً ، فَلاَ أَكْذِبُ ، وَلاَ أُخْلِفُ ، قَالَ :فَانْصَرَفَ إِلَى مُسَلَّحَتِهِ وَلَمْ يَأْتِ أَهْلَهُ ، وَكَانَ مَنْزِلُ أَبِي رَيْحَانَةَ بَيْتَ الْمَقْدِسِ.

(۳۶۷۹۵) حضرت ضمرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابو ریحانہ رحمہ اللہ نے اپنے توپ والے رفیق سے گھر جانے کی اجازت مانگی۔ اس نے کہا کہ اے ابو ریحانہ آپ کب تک واپس آجائیں گے۔ انہوں نے جواب دیا کہ ایک رات میں۔ پھر جب آئے تو مسجد میں چلے گئے اور صبح تک نماز پڑھتے رہے۔ پھر اپنی سواری منگوائی اور توپ خانے کی طرف چل دیئے۔ لوگوں نے کہا کہ اے ابو ریحانہ کیا آپ نے اپنے گھر جانے کی اجازت نہیں لی تھی؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھ کو میرے امیر نے صرف ایک رات کی اجازت دی تھی۔ پس نہ تو میں جھوٹ بولتا ہوں اور نہ ہی وعدہ خلافی کرتا ہوں۔ راوی فرماتے ہیں کہ وہ اپنے توپ خانہ کی طرف چل نکلے اور اپنے گھر والوں کے پاس نہیں گئے اور ابو ریحانہ کی منزل اُس وقت بیت المقدس تھی۔

(۳٦٧٩٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلاَمٍ

صَكَّ غُلاَمًا لَهُ صَكَّةً ، فَجَعَلَ يَبْكِي وَيَقُولُ :اقْتَصَّ مِنِّي ، وَيَقُولُ الْغُلاَمُ :لاَ أَقْتَصُّ مِنْك يَا سَيِّدِي ، قَالَ ابْنُ سَلاَمٍ :كُلُّ ذَنْبٍ يَغْفِرُهُ اللَّهُ إِلاَّ صَكَّةَ الْوَجْهِ.

(۳۶۷۹۶) حضرت یحییٰ بن کثیر فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن سلام نے اپنے ایک غلام کو طمانچہ مارا۔ پس وہ رونے لگے اور کہنے لگے کہ مجھ سے بدلہ لے لے اور غلام کہنے لگا کہ اے سردار! میں آپ سے بدلہ نہیں لوں گا تو ابن سلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر گناہ کو معاف کر دے گا سوائے چہرے کے تھپڑ کے۔

(۳۶۷۹۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ :مَا مِنْ عَبْدٍ إِلاَّ فِي رَأْسِهِ حِكْمَةٌ ، فَإِنْ تَوَاضَعَ رَفَعَهُ اللَّهُ ، وَإِنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللَّهُ.

(۳۶۷۹۷) حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر آدمی کی ابتداء میں قدر و منزلت ہوتی ہے۔ پھر اگر وہ تواضع کرے تو اللہ اس کی قدر کو بڑھا دیتے ہیں اور اگر تکبر کرے تو اللہ اس کی قدر و منزلت کو گرا دیتے ہیں۔

(۳۶۷۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى :﴿مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ﴾ قَالَ : قَالَ الْحَسَنُ :ذَاكَ لِمَنْ أَرَادَ اللَّهُ هَوَانَهُ ، فَأَمَّا مَنْ أَرَادَ اللَّهُ كَرَامَتَهُ فَإِنَّهُ يَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّئَاتِهِ فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ ﴿وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ﴾.

(۳۶۷۹۸) حضرت حسن رحمہ اللہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ﴾ کی تفسیر میں منقول ہے کہ جس کو اللہ کے ذلیل کرنے کا ارادہ کر لیا ہو۔ لیکن جس شخص کو عزت دینے کا ارادہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی غلطیوں سے درگزر کر دیتے ہیں اور جنت میں ٹھکانہ دیتے ہیں جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے: ﴿وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ﴾.

(۳۶۷۹۹) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو هِلاَلٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْعُقَيْلِيُّ ، قَالَ :كَانَ أَبُو الْعَلاَءِ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ حَتَّى يُغْشَى عَلَيْهِ.

(۳۶۷۹۹) حضرت ابو صالح فرماتے ہیں کہ ابو علاء یزید بن عبداللہ بن الشخیر قرآن پڑھتے ہوئے بے ہوش ہو جایا کرتے تھے۔

(۳۶۸۰۰) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ ، قَالَ :كَانَ أَبُو الْعَلاَءِ يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ ، فَكَانَ مُطَرِّفٌ يَقُولُ لَهُ أَحْيَانًا :أَغْنِ عَنَّا مُصْحَفُك سَائِرَ الْيَوْمِ.

(۳۶۸۰۰) حضرت سعید جریری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابو العلاء قرآن پڑھتے تو مطرف کہا کرتے تھے کہ تیرے مصحف نے ہم کو سارے دن سے مستغنی کر دیا ہے۔

(۳۶۸۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ :أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ ، قَالَ : ذِكْرُ اللهِ أَكْبَرُ ، قَالَ :وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ حَسَبُهُ.

(۳۶۸۰۱) حضرت ہارون بن عنترہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس سے پوچھا کہ کون سا عمل سب سے

بہتر ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ کا ذکر کرنا فرمایا کہ جس شخص کو اس کا عمل پیچھے ڈال دے اس کو اس کا حسب ونسب آگے نہیں بڑھا سکتا۔

(٣٦٨٠٢) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْحُسَيْنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَلاَ أَدُلُّكُمْ عَلَى خَيْرِ أَخْلاَقِ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ مَنْ عَفَا عَمَّنْ ظَلَمَهُ وَأَعْطَى مَنْ حَرَمَهُ وَوَصَلَ مَنْ قَطَعَهُ ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُنْسَأَ لَهُ فِي عُمُرِهِ وَيُزَادَ لَهُ فِي مَالِهِ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ وَلْيَصِلْ رَحِمَهُ.

(طبرانی ٣٤٣۔ عبدالرزاق ٢٠٢٣٧)

(٣٦٨٠٢) حضرت عبداللہ بن ابی الحسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو دنیا اور آخرت میں سب سے اچھے اخلاق والا نہ بتاؤں؟ یہ وہ شخص ہے جو اس کو معاف کردے جس نے اس پر ظلم کیا ہو اور اس شخص کو عطا کرے جس نے اس کو محروم رکھا ہو اور اس سے رشتہ جوڑے جس نے قطع رحمی کی ہو اور جس شخص کو یہ اچھی بات اچھی لگتی ہے کہ اس کی عمر دراز اور عمل زیادہ ہو تو وہ اپنے اللہ سے ڈرے اور صلہ رحمی اختیار کرے۔

(٣٦٨٠٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ ﴿يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُونَ﴾ قَالَ :يُعَذَّبُونَ.

(٣٦٨٠٣) حضرت ابوجوزاء رحمہ اللہ قرآنِ پاک کی آیت ﴿يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُونَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ يُعَذَّبُونَ یعنی ان کو عذاب دیا جائے گا۔

(٣٦٨٠٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عن عمرو بن مالك ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ ﴿وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ﴾ قَالَ :الْمُنَاقَشَةُ فِي الأَعْمَالِ.

(٣٦٨٠٤) حضرت ابوالجوزاء رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ﴾ کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اس سے مراد اعمال میں مناقشہ ہے۔

(٣٦٨٠٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا الْجَوْزَاءِ يَقُولُ نَقْلُ الْحِجَارَةِ أَهْوَنُ عَلَى الْمُنَافِقِ مِنْ قِرَائَةِ الْقُرْآنِ ، وَقد قَالَ سَعِيدٌ :أَخَفُّ عَلَى الْمُنَافِقِ.

(٣٦٨٠٥) حضرت ابوالجوزاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پتھروں کو منتقل کرنا منافق پر قرآنِ پاک کی تلاوت سے زیادہ آسان ہے اور سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ منافق پر زیادہ ہلکا ہے۔

(٣٦٨٠٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا الْجَوْزَاءِ يَقُولُ فِي هَذِهِ الآيَةِ :﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالإِنْسَ إِلاَّ لِيَعْبُدُونِ مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ ، وَمَا أُرِيدُ أَنْ يُطْعِمُونَ﴾ قَالَ : أَنَا أَرْزُقُهُمْ وَأَنَا أُطْعِمُهُمْ ، مَا خَلَقْتُهُمْ إِلاَّ لِيَعْبُدُونِ.

(۳۶۸۰۶) حضرت ابوالجوزاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں قرآنِ پاک کی اس آیت کی تفسیر میں ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالإِنْسَ إِلاَّ لِيَعْبُدُونِ مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ ، وَمَا أُرِيدُ أَنْ يُطْعِمُونَ﴾ کہ میں ہی ان کو رزق دیتا ہوں اور کھلاتا ہوں اور میں نے ان کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔

(۳۶۸۰۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْجَوْزَاءِ يَقُول : لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلاَّ مِنْ ضَرِيعٍ السَّلام كَيْفَ يَسْمَنُ مَنْ يَأْكُلُ الشَّوْكَ.

(۳۶۸۰۷) حضرت ابوالجوزاء رحمہ اللہ قرآنِ پاک کی آیت ﴿لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلاَّ مِنْ ضَرِيعٍ﴾ کی تلاوت پر فرمانے لگے کہ وہ شخص کس طرح موٹا ہوسکتا ہے کہ جو کانٹوں کو کھائے۔

(۳۶۸۰۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، قَالَ : غَزَا أَبُو أَيُّوبَ الْمَدِينَةَ ، قَالَ : قُلْتُ : الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ ، قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَمَرَّ بِقَاصٍّ يَقُصُّ وَهُوَ يَقُولُ : إِذَا عَمِلَ الْعَبْدُ الْعَمَلَ فِي صَدْرِ النَّهَارِ عُرِضَ عَلَى أَهْلِ مَعَارِفِهِ مِنْ أَهْلِ الآخِرَةِ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ ، وَإِذَا عَمِلَ الْعَمَلَ فِي آخِرِ النَّهَارِ عُرِضَ عَلَى أَهْلِ مَعَارِفِهِ مِنْ أَهْلِ الآخِرَةِ فِي صَدْرِ النَّهَارِ ، قَالَ : فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ : انْظُرْ مَا تَقُولُ ؟ قَالَ : فَقَالَ : وَاللهِ ، إِنَّهُ لَكُمَا أَقُولُ ، قَالَ : فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ تَفْضَحَنِي عِنْدَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، وَسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ بِمَا عَمِلْت بَعْدَهُمَا قَالَ : فَقَالَ الْقَاصُّ : وَاللهِ لاَ يَكْتُبُ اللَّهُ وِلاَيَتَهُ لِعَبْدٍ إِلاَّ سَتَرَ عَوْرَاتِهِ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِأَحْسَنِ عَمَلِهِ.

(۳۶۸۰۸) حضرت محمد بن مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابراہیم بن میسرہ رحمہ اللہ نے بتایا کہ ابوایوب رضی اللہ عنہ نے ایک شہر پر حملہ کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ کیا قسطنطنیہ پر حملہ کیا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں پھر فرماتے ہیں کہ ان کا ایک قصہ گو کے پاس سے گزر ہوا جو یہ کہہ رہا تھا کہ جب کوئی آدمی دن کے ابتدائی حصہ میں کوئی عمل کرتا ہے تو آخر دن میں اس کا عمل اس تمام جاننے والوں کو جو آخرت میں اس کے جاننے والے ہیں پیش کر دیا جاتا ہے اور جب کوئی آدمی آخر دن میں کوئی عمل کرتا ہے تو اس کا عمل آخرت میں اس کے جاننے والے تمام لوگوں کے سامنے ابتدائے دن میں پیش کر دیا جاتا ہے تو ابوایوب نے فرمایا کہ اس کو دیکھ کہ تو کیا کہہ رہا ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ میں یہ بات آپ دونوں کو ہی تو کہہ رہا ہوں۔ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے دعا کی کہ اے اللہ میں تجھ سے عبادہ بن صامت اور سعد بن عبادہ کے سامنے اپنے ان کے بعد کیے ہوئے اعمال کی وجہ سے رسوا ہونے سے پناہ مانگتا ہوں۔ وہ فرماتے ہیں کہ اس قصہ گو نے کہا کہ اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ اپنی دوستی جب کسی کے لیے لکھتا ہے تو اس کے عیوب پر پردہ ڈال دیتا ہے اور پھر اس نے ان کے اچھے اعمال کی تعریف کی۔

(۳۶۸۰۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : وَادِيَانِ عَرِيضَانِ لاَ يُدْرَكُ غَوْرُهُمَا سَلَكَ النَّاسُ فِيهِمَا فَاعْمَلْ عَمَلاً تَعْلَمُ ، أَنَّهُ لاَ يُنْجِيكَ إِلاَّ عَمَلٌ صَالِحٌ ، وَتَوَكَّلْ

تَوَكُّلَ رَجُلٍ تَعْلَمُ ، أَنَّهُ لاَ يُصِيبُكَ إِلاَّ مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكَ..

(۳۶۸۰۹) حضرت مسلم بن یسار فرماتے ہیں کہ دو وادیاں ہیں جو چوڑی ہیں اور ان کی گہرائی بھی معلوم نہیں ہے۔ لوگ اس میں چل رہے ہیں۔ پس تو ایسا عمل کر کہ تو جانتا ہے کہ تیری نجات صرف نیک عمل میں ہے اور ایسا مردانہ توکل کر کہ تو جانتا ہے کہ تجھ کو معلوم ہے کہ تجھے صرف وہی تکلیف پہنچ سکتی ہے کہ جس کا تجھ سے اللہ نے وعدہ کیا ہے۔

(٣٦٨١٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا مَعْشَرٍ الَّذِي يَرْوِي ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلاَّ وَفِيهَا مَنْ يُدْفَعُ ، عَنْ أَهْلِهَا بِهِ ، وَإِنِّي لأَرْجُو أَنْ يَكُونَ أَبُو وَائِلٍ مِنْهُمْ.

(۳۶۸۱۰) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ ہر بستی میں ایسے لوگ ہوتے ہیں کہ جن کی وجہ سے اس بستی والوں سے عذاب ہٹا لیا جاتا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ ابو وائل انہی میں سے ہیں۔

(٣٦٨١١) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الأَسَدِيُّ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي شَرَّاعَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ ﴿إِذَا الْقُوا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا﴾ قَالَ : كَضِيقِ الزُّجِّ فِي الرُّمْحِ.

(۳۶۸۱۱) حضرت یحییٰ بن جزار ؒ فرماتے ہیں قرآنِ پاک کی آیت ﴿إِذَا الْقُوا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا﴾ کی تفسیر میں کہ جیسے نیزے کا نچلا حصہ اوپر والے حصہ کے لیے تنگ ہوتا ہے۔

(٣٦٨١٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : قَالَ مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ : لَوْ كُنْتَ بَيْنَ مَلِكٍ تَطْلُبُ حَاجَةً لَسَرَّكَ أَنْ تَخْشَعَ لَهُ.

(۳۶۸۱۲) حضرت مسلم بن یسار فرماتے ہیں کہ اگر تو کسی بادشاہ کے سامنے کسی ضرورت کو مانگے گا تو تجھ کو یہ بات بھی اچھی لگے گی کہ تو اس کے لیے جھکے۔

(٣٦٨١٣) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ زِيَادٍ الْعَدَوِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنِّي أَرَى عَجُوزًا عَوْرَاء كَبِيرَةَ الْعَيْنِ وَالأُخْرَى قَدْ كَادَتْ أَنْ تَذْهَبَ عَلَيْهَا مِنَ الزَّبَرْجَدِ وَالْحِلْيَةِ شَيْءٌ عَجَبٌ ، فَقُلْتُ : مَا أَنْتِ ؟ قَالَتْ : أَنَا الدُّنْيَا ، فَقُلْتُ : أَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شَرِّكَ ، قَالَتْ : فَإِنْ سَرَّكَ أَنْ يُعِيذَكَ اللَّهُ مِنْ شَرِّي فَأَبْغِضِ الدِّرْهَمَ.

(۳۶۸۱۳) حضرت علاء بن زیاد عدوی ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک ادھیڑ عمر کانی بڑھیا کو دیکھ رہا ہوں اور اس کی دوسری آنکھ بس نکلنے کے قریب ہی تھی۔ اور اس کے اوپر زبرجد اور دوسرے کئی قسم کے عجیب و غریب زیورات تھے۔ میں نے پوچھا کہ تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میں دنیا ہوں۔ میں نے کہا کہ میں تیرے شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ اس نے کہا کہ اگر تجھ کو یہ بات اچھی لگتی ہے کہ تجھے اللہ میرے شر سے بچائے تو درہم سے بغض رکھ۔

(٣٦٨١٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: كَانَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ مُسْلِمًا عِنْدَ الدِّرْهَمِ.

(۳۶۸۱۴) حضرت مسلم بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جابر بن زید دراہم سے پرہیز کرتے تھے۔

(۳۶۸۱۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ ، عَنِ أَبِي عِيَاضٍ ﴿وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ﴾ قَالَ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّتَيْنِ.

(۳۶۸۱۵) حضرت ابو عیاض رحمہ اللہ سے قرآنِ پاک کی آیت ﴿وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ﴾ کی تفسیر میں مروی ہے کہ سال میں دو مرتبہ بدلتے تھے۔

(۳۶۸۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ مَعْبَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَتْنِي أَسْمَاءُ ابْنَةُ عُمَيْسٍ ، أَنَّ جَعْفَرًا جَائَهَا إِذْ هُمْ بِالْحَبَشَةِ وَهُوَ يَبْكِي ، فَقَالَتْ : مَا شَأْنُكَ ، قَالَ : رَأَيْتُ فَتًى مُتْرَفًا مِنَ الْحَبَشَةِ جَسِيمًا مَرَّ عَلَى امْرَأَةٍ فَطَرَحَ دَقِيقًا كَانَ مَعَهَا ، فَنَسَفَتْهُ الرِّيحُ ، قَالَتْ : أَكِلُكَ إِلَى يَوْمٍ يَجْلِسُ الْمَلِكُ عَلَى الْكُرْسِيِّ فَيَأْخُذُ لِلْمَظْلُومِ مِنَ الظَّالِمِ.

(۳۶۸۱۶) حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس جعفر رضی اللہ عنہ اس وقت آئے جب وہ حبشہ میں تھے اور وہ رو رہے تھے تو اسماء نے پوچھا کہ آپ کو کیا ہوا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا ہے ناز و نعم والا اور جسامت والا وہ ایک عورت کے پاس سے گزرا اور اس عورت کے پاس موجود آٹے کو اس نے گرا دیا۔ پھر اس آٹے کو ہوا اُڑا کر لے گئی تو اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں تو تجھ کو اس دن کے سپرد کرتی ہوں کہ جس دن بادشاہ کرسی پر بیٹھے گا اور ظالم سے مظلوم کا حق دلوائے گا۔

(۳۶۸۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : إِنِّي أَشُمُّ الرَّيْحَانَ أَذْكُرُ بِهِ الْجَنَّةَ.

(۳۶۸۱۷) حضرت عبد الرحمن بن اسود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ریحان خوشبو سونگھتا ہوں تو جنت یاد آتی ہے۔

(۳۶۸۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِلشَّعْبِيِّ : أَفْتِنَا أَيُّهَا الْعَالِمُ ، قَالَ : الْعَالِمُ مَنْ يَخَافُ اللَّهَ.

(۳۶۸۱۸) حضرت مالک بن مغول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کسی آدمی نے شعبی سے کہا کہ ہمیں بتائیں کہ عالم کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ عالم وہ ہے جو اللہ سے ڈرے۔

(۳۶۸۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُعْطِي الرَّجُلُ صَبِيَّهُ شَيْئًا فَيُخْرِجُهُ فَيَرَاهُ الْمِسْكِينُ فَيَبْكِي عَلَى أَهْلِهِ وَيَرَاهُ الْيَتِيمُ فَيَبْكِي عَلَى أَهْلِهِ.

(۳۶۸۱۹) حضرت عمرو بن قیس رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ لوگ اس بات کو ناپسند سمجھتے تھے کہ کوئی آدمی اپنے بچہ کو کوئی چیز دے پھر وہ اس چیز کو لے کر باہر نکلے اور اس کو کوئی مسکین دیکھ لے اور اپنے گھر والوں کے پاس جا کر روئے یا کوئی یتیم دیکھ لے اور اپنے گھر والوں کے پاس جا کر روئے۔

(٣٦٨٢٠) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ : لاَ يَفْقَهُ عَبْدٌ حَتَّى يَعُدَّ الْبَلاَءَ نِعْمَةً وَالرَّخَاءَ مُصِيبَةً.

(۳۶۸۲۰) حضرت سفیان ؒ سے مروی ہے کہ کوئی آدمی اس وقت تک فقیہ نہیں شمار کیا جا سکتا کہ جب تک وہ مصیبت کو نعمت اور کشادگی کو مصیبت نہ سمجھنے لگے۔

(٣٦٨٢١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ : كَانَ يُعْجِبُهُمْ أَنْ يُفَرِّحُوا أَنْفُسَهُمْ.

(۳۶۸۲۱) حضرت سفیان ؒ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو یہ بات عجیب محسوس ہوتی تھی کہ وہ اپنے نفسوں کو خوش کریں۔

(٣٦٨٢٢) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ دِينَارٍ يَقُولُ : قَلْبٌ لَيْسَ فِيهِ حُزْنٌ مِثْلُ بَيْتٍ خَرِبٍ.

(۳۶۸۲۲) حضرت مالک بن دینار ؒ فرماتے ہیں کہ جس دل میں کوئی غم نہ ہو وہ ویران گھر کی طرح ہے۔

(٣٦٨٢٣) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ شُمَيْطٍ ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ ، أَوْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ ، أَنَّهُ قَالَ : مَنْ عَرَفَ رَبَّهُ أَحَبَّهُ ، وَمَنْ أَبْصَرَ الدُّنْيَا زَهِدَ فِيهَا ، وَلاَ يَغْفُلُ الرجل الْمُؤْمِنُ حَتَّى يَلْهُوَ ، فَإِذَا تَفَكَّرَ حَزِنَ.

(۳۶۸۲۳) بدیل بن میسرہ عقیلی یا مطر الوراق ؒ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے رب کو پہچان لیا وہ اس سے محبت کرنے لگا اور جو شخص دنیا کو دل کی آنکھ سے دیکھ لیتا ہے وہ اس میں زہد اختیار کر لیتا ہے اور مومن جب تک بے کار کام میں نہ لگے غافل نہیں ہوتا۔ جب وہ سوچتا ہے تو غمگین ہوتا ہے۔

(٣٦٨٢٤) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيّ ، عَنْ أَبِي سيار ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ ، قَالَ : مَثَلُ الَّذِي يَسْلُبُ الْيَتِيمَ وَيَكْسُو الأَرْمَلَةَ مِثْلُ الَّذِي يَكْسِبُهُ مِنْ غَيْرِ حِلِّهِ وَيُنْفِقُهُ فِي غَيْرِ حِلِّهِ.

(۳۶۸۲۴) حضرت حصین ؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی یتیم سے مال چھین کر کسی محتاج کو پہناتا ہے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو حرام طریقہ سے کماتا ہے اور حرام جگہ پر خرچ کرتا ہے۔

(٣٦٨٢٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : إنَّ اللَّهَ لَيَأْمُرُ فِي أَهْلِ الأَرْضِ بِالْعَذَابِ فَتَقُولُ الْمَلاَئِكَةُ : يَا رَبِّ فِيهِمُ الصِّبْيَانُ. (دارمی ۳۳۴۵)

(۳۶۸۲۵) حضرت عمرو بن قیس ؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ زمین پر بسنے والوں کے حق میں عذاب کا حکم کرتے ہیں تو فرشتے کہتے ہیں کہ اے اللہ! ان میں تو بچے بھی ہیں۔

(٣٦٨٢٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ : كَانَ يُقَالَ : مَا أَكْثَرَ أَحَدٌ ذِكْرَ الْمَوْتِ إِلاَّ رُئِيَ ذَلِكَ فِي عَمَلِهِ.

(۳۶۸۲۶) حضرت ثابت ؓ فرماتے ہیں کہ جب بھی کوئی آدمی موت کو کثرت سے یاد کرتا ہے تو یہ بات اس کے عمل میں ہی نظر

آ جاتی ہے۔

(۳۶۸۲۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : كان ثَابِتٌ يَقُولُ :اللَّهُمَّ إنْ كُنْت أَعْطَيْتَ أَحَدًا الصَّلاَةَ فِي قَبْرِهِ فَأَعْطِنِي الصَّلاَةَ فِي قَبْرِي.

(۳۶۸۲۷) حضرت ثابت رضی اللہ عنہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ اگر کسی کو قبر میں نماز کی اجازت ہو تو مجھے میری قبر میں نماز کی اجازت دے دے۔

(۳۶۸۲۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ، قَالَ :كُنَّا نَأْتِي أَنَسًا وَمَعَنَا ثَابِتٌ ، فَكُلَّمَا مَرَّ بِمَسْجِدٍ صَلَّى فِيهِ ، فَكُنَّا نَأْتِي أَنَسًا فَيَقُولُ:أَيْنَ ثَابِتٌ أَيْنَ ثَابِتٌ أَيْنَ ثَابِتٌ، إنَّ ثَابِتًا دُوَيْبَّةٌ أُحِبُّهَا.

(۳۶۸۲۸) حضرت حمید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم انس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا کرتے تھے اور ہمارے ساتھ ثابت بھی ہوتے تھے۔ جب بھی وہ کسی مسجد سے گزرتے اس میں نماز پڑھتے۔ ہم انس رضی اللہ عنہ کے پاس آتے تو وہ پوچھتے تھے کہ ثابت کہاں ہیں؟ ثابت کہاں ہیں؟ ثابت کہاں ہیں؟ وہ ایسے شخص ہیں کہ جن سے میں محبت کرتا ہوں۔

(۳۶۸۲۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ أَنَسٌ :وَلَمْ يَقُلْ شَهِدْته :إنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ مِفْتَاحًا ، وَإِنَّ ثَابِتًا مِنْ مَفَاتِيحِ الْخَيْرِ.

(۳۶۸۲۹) حضرت حماد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے (لیکن انہوں نے یہ نہیں کہا کہ میں بھی پاس تھا) کہ ہر چیز کی ایک چابی ہے اور ثابت بھلائی کی چابی ہے۔

(۳۶۸۳۰) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ :أَصَابَتْ بَنِي إسْرَائِيلَ مَجَاعَةٌ ، فَمَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ ، فَقَالَ :وَدِدْت ، أَنَّ هَذَا الرَّمَلَ دَقِيقٌ لِي فَأُطْعِمُهُ بَنِي إسْرَائِيلَ ، قَالَ :فَأُعْطِيَ عَلَى نِيَّتِهِ.

(۳۶۸۳۰) حضرت اسماعیل بن ابی خالد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل کو ایک مرتبہ بھوک نے ستایا۔ ایک آدمی دوسرے کے پاس سے گزرا تو اس نے کہا کہ میری خواہش ہے کہ یہ صحرا آٹا بن جائے اور میں تمام بنی اسرائیل کو کھانا کھلاؤں تو اللہ تعالیٰ نے اس کی نیت پر اس کو اجر عطا کر دیا۔

(۳۶۸۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ : كَانَ يُقَالَ :الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ يَأْخُذُهَا إذَا وَجَدَهَا.

(۳۶۸۳۱) حضرت سعید بن ابی بردہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ حکمت کی بات مومن کا گم شدہ سامان ہے جس جگہ پالیتا ہے اس کو حاصل کر لیتا ہے۔

(۳۶۸۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :﴿اقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ﴾ قَالَ :مَا يُوعَدُونَ.

(۳۶۸۳۲) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿اقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جس چیز کا ان

سے وعدہ کیا گیا ہے۔

(۳۶۸۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ : الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا قِصَرُ الأَمَلِ ، وَلَيْسَ بِلُبْسِ الصُّوفِ وَذُكِرَ ، أَنَّ الأَوْزَاعِيَّ كَانَ يَقُولُ : الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا تَرْكُ الْمَحْمَدَةِ ، يَقُولُ : تَعْمَلُ الْعَمَلَ لاَ تُرِيدُ أَنْ يَحْمَدَكَ النَّاسُ عَلَيْهِ ، وَذُكِرَ ، أَنَّ الزُّهْرِيَّ كَانَ يَقُولُ : الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا مَا لَمْ يَغْلِبَ الْحَرَامُ صَبْرَكَ ، وَمَا لَمْ يَغْلِبَ الْحَلاَلُ شُكْرَكَ.

(۳۶۸۳۳) حضرت سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دنیا میں زہد امیدوں کو کم کرنے سے ہے تا کہ اون کے کپڑے پہننا۔ اور یہ بات بھی مذکور ہے کہ اوزاعی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ دنیا میں زہد تعریف کو چھوڑ دینا ہے فرمایا کرتے تھے کہ تو آخرت کے لیے عمل کر یہ ارادہ نہ کر کہ لوگ تیری اس عمل پر تعریف کریں گے۔ اور زہری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ دنیا میں زہد اس وقت تک ہے کہ جب تک حرام تیرے صبر پر غالب نہ آ جائے اور حلال تیرے شکر پر غالب نہ آ جائے۔

(۳۶۸۳٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ : كَانَ يَنْبَغِي لِلْعَالِمِ أَنْ يَضَعَ التُّرَابَ عَلَى رَأْسِهِ تَوَاضُعًا لِلَّهِ.

(۳۶۸۳۴) حضرت ایوب فرماتے ہیں کہ عالم کے لیے مناسب ہے کہ عاجزی کے طور پر اپنے سر پر مٹی ڈالے۔

(۳۶۸۳٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ : عِنْدِي مِنَ الرُّخَصِ رُخَصٌ لَوْ حَدَّثْتُكُمْ بِهَا لاَتَّكَلْتُمْ.

(۳۶۸۳۵) حضرت ثابت فرماتے ہیں کہ میرے پاس رخصت سے متعلقہ ایسی احادیث ہیں کہ اگر میں تم کو بیان کر دوں تو تم عمل میں سست ہو جاؤ گے۔

(۳۶۸۳٦) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ : كَانَ رِجَالٌ مِنْ بَنِي عَدِيٍّ قَدْ أَدْرَكْتُ بَعْضَهُمْ إِنْ كَانَ أَحَدُهُمْ لِيُصَلِّيَ حَتَّى مَا يَأْتِي فِرَاشَهُ إِلاَّ حَبْوًا.

(۳۶۸۳۶) حضرت ثابت فرماتے ہیں کہ میں نے بنی عدی کے بعض ایسے آدمیوں کو بھی دیکھا ہے کہ ان میں کوئی اس وقت تک نماز پڑھتا رہتا تھا جب تک کہ گھسٹ کر بستر تک آ سکتا تھا۔

(۳۶۸۳۷) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : إِنَّ لِلَّهِ فِي الأَرْضِ آنية لاَ يَقْبَلُ مِنْهَا إِلاَّ الصُّلْبَ الرَّقِيقَ الصَّافِيَ ، قَالَ : الصُّلْبُ فِي طَاعَةِ اللهِ ، الرَّقِيقُ عِنْدَ ذِكْرِ اللهِ ، الصَّافِي النَّقِيُّ مِنَ الدَّرَنِ.

(۳۶۸۳۷) حضرت عبداللہ بن مالک فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے لیے زمین میں بعض برتن ایسے ہیں جن میں سے اللہ صرف سخت، نرم اور صاف کو قبول فرماتا ہے۔ یعنی جو اس کی اطاعت میں سخت ہوں۔ اس کے ذکر کے وقت نرم ہوں اور میل کچیل سے

صاف ہوں۔

(۳۶۸۳۸) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَوْسٍ ، قَالَ : كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الأَنْبِيَاءِ يَقُولُ :اللَّهُمَّ احْفَظْنِي بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصَّبِيَّ ، قَالَ :فَأَبْكَانِي.

(۳۶۸۳۸) عثمان بن عبداللہ بن اوس ولیٹھیلا فرماتے ہیں کہ نبیوں میں ایک نبی یوں دعا کرتے تھے کہ اے اللہ! میری اس طرح حفاظت فرما کہ جس طرح بچے کی حفاظت کی جاتی ہے۔فرماتے ہیں کہ مجھے اس بات سے رونا آ گیا۔

(۳۶۸۳۹) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، قَالَ :مَنْ أَرَادَ أَنْ يَعْظُمَ حِلْمُهُ وَيَكْثُرَ عِلْمُهُ فَلْيَجْلِسْ فِي غَيْرِ مَجْلِسِ عَشِيرَتِهِ.

(۳۶۸۳۹) حضرت ابوایوب فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کا حلم بڑھ جائے اور اس کا علم زیادہ ہو تو اس کو چاہیے کہ اپنے قبیلہ کے علاوہ کسی کے پاس بیٹھا کرے۔

(۳۶۸۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ :إِنْ كُنَّا لَنَحْضُرُ الْجِنَازَةَ ، فَمَا نَدْرِي مَنْ نُعَزِّي مِنْ وَجْدِ الْقَوْمِ.

(۳۶۸۴۰) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ ہم لوگ جنازوں پر جایا کرتے تھے لیکن قوم کی حالت کی وجہ سے ہم کو یہ سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ تعزیت کس سے کریں۔

(۳۶۸۴۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَشْرَسُ أَبُو شَيْبَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ ، قَالَ :لَقَدْ كُنَّا نَتْبَعُ الْجِنَازَةَ فَمَا نَرَى حَوْلَ السَّرِيرِ إِلاَّ مُتَقَنِّعًا بَاكِيًا ، أَوْ مُتَفَكِّرًا كَأَنَّمَا عَلَى رُؤُوسِهِمَ الطَّيْرُ.

(۳۶۸۴۱) حضرت ثابت بنانی ولیٹھیلا فرماتے ہیں کہ ہم جنازوں کے پیچھے جایا کرتے تھے۔پس ہم تختہ کے اردگرد صرف سروں پر چادر اوڑھ کر رونے والوں کو ہی دیکھتے تھے یا کوئی بہت غمگین۔گویا کہ ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔

(۳۶۸۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :الْتَقَى رَجُلاَنِ فِي السُّوقِ ، فَقَالَ :أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ :يَا أَخِي ، تَعَالَ نَدْعُو اللَّهَ وَنَسْتَغْفِرُهُ فِي غَفْلَةِ النَّاسِ لَعَلَّهُ يَغْفِرُ لَنَا ، فَفَعَلا ، فَقُضِيَ لأَحَدِهِمَا ، أَنَّهُ مَاتَ قَبْلَ صَاحِبِهِ ، فَأَتَاهُ فِي الْمَنَامِ ، فَقَالَ :يَا أَخِي ، أَشَعَرْتَ أَنَّ اللَّهَ غَفَرَ لَنَا عَشِيَّةَ الْتَقَيْنَا فِي السُّوقِ.

(۳۶۸۴۲) حضرت ابی قلابہ فرماتے ہیں کہ دو آدمی بازار میں ایک دوسرے سے ملے تو ایک نے کہا کہ اے میرے بھائی آؤ اللہ سے دعا و استغفار کرتے ہیں لوگوں کی غفلت میں ہو سکتا ہے ہماری بخشش ہو جائے تو انہوں نے اسی طرح کیا۔پھر ان میں سے ایک کے متعلق فیصلہ کیا گیا اور وہ اپنے دوسرے ساتھی سے پہلے فوت ہو گیا۔پھر وہ دوسرے کو خواب میں آیا اور کہا کہ اے میرے بھائی کیا آپ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری اس رات بخشش کر دی تھی جس رات ہم بازار میں ملے تھے؟''

(۳۶۸۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي زَيْنَبَ ، قَالَ :مَنْ أَتَى السُّوقَ لاَ يَأْتِيهَا إِلاَّ لِيَذْكُرَ اللَّهَ فِيهَا

غُفِرَ لَهُ بِعَدَدِ مَنْ فِيهَا.

(۳۶۸۴۳) حضرت ابی زینب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص بازار میں صرف اللہ کا ذکر کرنے کے لیے آتا ہے اس کے لیے بازار میں موجود تمام افراد کے بقدر مغفرت کر دی جاتی ہے۔

(٣٦٨٤٤) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعْقِلٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : أَبْكَانِي الْحَجَّاجُ فِي مَسْجِدِكُمْ هَذَا وَهُوَ يَخْطُبُ فَسَمِعْته يَقُولُ : امْرُؤٌ زَوَّدَ نَفْسَهُ ، امْرُؤٌ وَعَظَ نَفْسَهُ ، امْرُؤٌ لَمْ يَأْتَمِنْ نَفْسَهُ عَلَى نَفْسِهِ ، امْرُؤٌ أَخَذَ مِنْ نَفْسِهِ لِنَفْسِهِ ، امْرُؤٌ كَانَ لِلِسَانِهِ وَقَلْبِهِ زَاجِرٌ مِنَ اللهِ تَعَالَى قَالَ : فَأَبْكَانِي.

(۳۶۸۴۴) حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھ کو حجاج نے اس مسجد میں رُلا دیا جب وہ خطبہ دے رہا تھا میں نے سنا کہ وہ کہہ رہا تھا کہ بعض لوگ اپنے کو زادِ راہ بناتے ہیں اور بعض لوگ اپنے نفس کو نصیحت کرتے ہیں اور بعض لوگ اپنے نفس کو اپنے لیے امین نہ سمجھتے اور بعض لوگ اپنے لیے اپنے نفس میں حصہ بچا لیتے ہیں اور بعض لوگوں کا نفس ان کے دل اور زبان کو اللہ سے روکتا یعنی ڈراتا ہے۔فرمایا کہ مجھے اس سے رونا آ گیا۔

(٣٦٨٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ يُكْنَى أَبَا عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : أَتَيْتُ طَاوُوسًا فَاسْتَأْذَنْت عَلَيْهِ فَخَرَجَ إِلَيَّ شَيْخٌ كَبِيرٌ ظَنَنْت ، أَنَّهُ طَاوُوسٌ ، قُلْتُ : أَنْتَ طَاوُوسٌ ؟ قَالَ : لاَ ، أَنَا ابْنُهُ ، قُلْتُ : لَئِنْ كُنْت ابْنَهُ فَقَدْ خَرِفَ أَبُوك ، قَالَ : يَقُولُ هُوَ : إِنَّ الْعَالِمَ لاَ يَخْرَفُ ، قَالَ : قُلْتُ : اسْتَأْذِنْ لِي عَلَى أَبِيك ، قَالَ : فَاسْتَأْذَنَ لِي ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ الشَّيْخُ : سَلْ وَأَوْجِزْ ، فَقُلْتُ : إِنْ أَوْجَزْت لِي أَوْجَزْت لَك ، فَقَالَ : لاَ تَسْأَلْ ، أَنَا أُعَلِّمُكَ فِي مَجْلِسِكَ هَذَا الْقُرْآنَ وَالتَّوْرَاةَ وَالإِنْجِيلَ : خَفِ اللَّهَ مَخَافَةً حَتَّى لاَ يَكُونَ أَحَدٌ أَخْوَفَ عِنْدَكَ مِنْهُ ، وَارْجُه رَجَاءً هُوَ أَشَدُّ مِنْ خَوْفِكَ إِيَّاهُ ، وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِك.

(۳۶۸۴۵) حضرت ابو عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں طاؤس رحمہ اللہ کے پاس آیا پھر میں ان کے پاس جانے کی اجازت طلب کی تو میرے پاس ایک بہت بوڑھا شخص آیا میں سمجھا کہ یہی طاؤس ہیں میں نے سوال کیا کہ آپ ہی طاؤس ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ نہیں میں تو ان کا بیٹا ہوں۔ میں نے کہا کہ اگر تو ان کا بیٹا ہے تو پھر تو تیرے والد صاحب کا ذہن خراب ہو چکا ہوگا۔اس نے جواب دیا کہ والد صاحب فرماتے ہیں کہ عالم کی عقل خراب نہیں ہوتی۔فرماتے ہیں کہ میں نے اس سے کہا کہ اپنے والد صاحب سے میرے لیے اجازت طلب کرو۔فرماتے ہیں کہ مجھ کو اجازت مل گئی۔پس میں ان کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کہ پوچھو اور جلدی اور مختصر کلام کرو۔میں نے کہا کہ اگر آپ جلدی کلام کرتے چلیں گے تو میں بھی مختصر کلام کروں گا۔انہوں نے کہا کہ تو سوال نہ کر میں تجھ کو اس مجلس میں قرآن، تورات، انجیل کی تعلیم دیے دیتا ہوں۔اللہ تعالیٰ سے اتنا ڈر کہ اس کے علاوہ کسی کا بھی خوف تجھے نہ رہے۔ اس کے خوف سے زیادہ تو اس سے امید رکھ اور لوگوں کے لیے وہی پسند کر جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

(٣٦٨٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ يُحِبُّ الْمُدَاوَمَةَ فِي الْعَمَلِ ، قَالَ : وَقَالَ

مُحَمَّدٌ :أَرَأَيْت إنْ نَشِطَ لَيْلَةً وَكَسِلَ لَيْلَةً ، فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا.

(۳۶۸۴۶) حضرت ابی حرہ رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ حسن رضی اللہ عنہ عمل میں مداومت کو پسند کرتے تھے۔ ابی حرہ کہتے ہیں کہ محمد نے پوچھا کہ آپ کا کیا خیال ہے کہ ایک آدمی ایک رات نشاط اور انبساط سے عبادت کرے اور دوسری رات سستی سے کرے؟ تو انہوں نے اس میں کوئی حرج محسوس نہیں کیا۔

(۳۶۸۴۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ :اعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّك تَرَاهُ ، فَإِنْ كُنْت لاَ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاك ، وَاحْسُبْ نَفْسَك فِي الْمَوْتَى ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا مُسْتَجَابَةٌ.

(۳۶۸۴۷) حضرت زید بن ارقم کا ارشاد ہے کہ اللہ کی عبادت اس طرح کر جیسے کہ تو اسے دیکھ رہا ہے۔ پس اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا تو وہ تو تجھے دیکھ ہی رہا ہے اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کر اور مظلوم کی بددعا سے بچ اس لیے کہ وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔

(۳۶۸۴۸) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلاَنِيِّ ، قَالَ :الْعُلَمَاءُ ثَلاَثَةٌ :رَجُلٌ عَاشَ بِعِلْمِهِ وَعَاشَ بِهِ النَّاسُ مَعَهُ ، وَرَجُلٌ عَاشَ بِعِلْمِهِ وَلَمْ يَعِشْ بِهِ معه أَحَدٌ غَيْرُهُ ، وَرَجُلٌ عَاشَ النَّاسُ بِعِلْمِهِ وَأَهْلَكَ نَفْسَهُ.

(۳۶۸۴۸) حضرت ابی مسلم خولانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء تین قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ کہ اس نے خود بھی اپنے علم سے جلا حاصل کی اور لوگوں نے بھی نفع اٹھایا اور دوسرے وہ کہ اس نے تو نفع اٹھایا لیکن لوگوں نے نفع نہیں اٹھایا اور تیسرے وہ علماء ہیں کہ لوگوں نے ان سے نفع حاصل کیا لیکن وہ خود ہلاک ہوگئے۔

(۳۶۸٤۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زُرَيْك بْنُ أَبِي زُرَيْكٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ :يَا ابْنَ آدَمَ ، ضَعْ قَدَمَك عَلَى أَرْضِكَ وَاعْلَمْ ، أَنَّهَا بَعْدَ قَلِيلٍ قَبْرُك.

(۳۶۸۴۹) حضرت زریک بن ابی زریک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حسن رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اے ابن آدم! اپنے قدم اپنی زمین پر رکھ اور یہ بات ذہن نشین کرلے کہ کچھ مدت کے بعد یہی تیری قبر ہوگی۔

(۳۶۸۵۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا زُرَيْكُ بْنُ أَبِي زُرَيْكٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْحَسَنَ وَهُوَ يَقُولُ :يَا ابْنَ آدَمَ ، إنَّك نَاظِرٌ إلَى عَمَلِكَ فزن خَيْرَهُ وَشَرَّهُ ، وَلاَ تُحَقِّرْ شَيْئًا مِنَ الْخَيْرِ وَإِنْ هُوَ صَغُرَ ، فَإِنَّك إذَا رَأَيْته سَرَّك مَكَانُهُ ، وَلاَ تُحَقِّرْ شَيْئًا مِنَ الشَّرِّ فَإِنَّك إذَا رَأَيْته سَائَك مَكَانُهُ ، رَحِمَ اللَّهُ عَبْدًا كَسَبَ طَيِّبًا وَأَنْفَقَ قَصْدًا وَوَجَّهَ فَضْلا ، وَجِّهُوا هَذِهِ الْفُضُولَ حَيْثُ وَجَّهَهَا اللَّهُ ، وَضَعُوهَا حَيْثُ أَمَرَ اللَّهُ بِهَا أَنْ تُوضَعَ ، فَإِنَّ مَنْ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَشْتَرُونَ أَنْفُسَهُمْ بِالْفَضْلِ مِنَ اللهِ ، وَإِنَّ هَذَا الْمَوْتَ قَدْ أَضَرَّ بِالدُّنْيَا فَفَضَحَهَا ، فَوَاللهِ مَا وُجِدَ بَعْدُ ذُو لُبٍّ فَرِحًا.

(۳۶۸۵۰) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اے ابن آدم! تو اپنے عمل کو دیکھ رہا ہے پس اس میں سے اچھے اور برے کا وزن کر کے دیکھ لے اور کسی بھی بھلائی کو حقیر نہ سمجھ اگر چہ وہ چھوٹی سی ہی کیوں نہ ہو اس لیے کہ جب تو اس کے مرتبہ کو دیکھے گا تو خوش ہو گا اور کسی بھی حقیر گناہ کو حقیر نہ سمجھ کیونکہ جب تو اس کے مقام کو دیکھے گا تو برا محسوس کرے گا اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائیں کہ جس نے حلال طریقہ سے مال کمایا اور میانہ روی سے خرچ کیا اور زائد کو لوٹا دیا۔ اس زائد کو اسی جگہ لوٹایا کرو جہاں اللہ نے لوٹایا ہے اور اس کو اسی جگہ رکھو جہاں اللہ نے رکھنے کا حکم دیا ہے۔ پس تحقیق تم سے قبل لوگوں نے اللہ کے فضل کے بدلہ میں اپنی جانوں کو بیچ دیا تھا اور یہ موت دنیا کے بہت زیادہ قریب ہوئی۔ پس اس نے دنیا کو ذلیل کر دیا اللہ کی قسم کسی جاندار نے بھی اس کے بعد خوشی نہیں دیکھی۔

(٣٦٨٥١) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، عَنْ أَبِي الْعُبَيْدَيْنِ ، قَالَ :إنْ ضَنُّوا عَلَيْك بِالْمُفلطَحَةِ فَخُذْ رَغِيفَك وَرِدْ نَهْرَك وَأَمْسِكْ عَلَيْك دِينَك.

(۳۶۸۵۱) حضرت ابی العبیدین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر لوگ تجھے بیلنے سے پیس دیں پھر بھی اپنا حصہ لے اور اپنے حق کا مطالبہ کر اور اپنے دین کو بھی محفوظ رکھ۔

(٣٦٨٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :حَرَامٌ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى تَعْلَمَ إِلَى أَيْنَ مَصِيرُهَا.

(۳۶۸۵۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر نفس پر دنیا کو چھوڑنا حرام ہے جب تک کہ وہ یہ نہ جان لے کہ اس کا انجام کیا ہو گا۔

(٣٦٨٥٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالة ، قَالَ :حَدَّثَنَا بَكْرٌ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ ، عَنْ رَجُلٍ كَانَ مِنْ صَدْرِ هَذِهِ الأُمَّةِ ، قَالَ :كَانُوا إذْ أَثْنَوا عَلَيْهِ فَسَمِعَ ذَلِكَ ، قَالَ :اللَّهُمَّ لاَ تُؤَاخِذْنِي بِمَا يَقُولُونَ ، وَاغْفِرْ لِي مَا لاَ يَعْلَمُونَ.

(۳۶۸۵۳) حضرت عدی بن ارطاۃ رحمہ اللہ اس امت کے کسی ابتدائی آدمی کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ لوگ جب ان کی تعریف کرتے تھے تو انہوں نے سن لیا تو دعا کی کہ اے اللہ! جو یہ کہتے ہیں کہ میرا اس میں مواخذہ نہ کرنا اور جو یہ نہیں جانتے وہ معاف کر دینا۔

(٣٦٨٥٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُبَارَكٌ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيِّ ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ :لَيْسَ بِحَكِيمٍ مَنْ لَمْ يُعَاشِرْ بِالْمَعْرُوفِ ، مَنْ لَمْ يَجِدْ بُدًّا يَجْعَلُ اللَّهُ لَهُ فَرَجًا وَمَخْرَجًا.

(۳۶۸۵۴) حضرت محمد بن علی ابن حنیفہ فرماتے ہیں جو نیکی والی زندگی نہ گزارے وہ عقلمند نہیں ہے اور جو کوئی چارہ کار نہیں پاتا تو اللہ اس کے لیے نکلنے کا راستہ اور کشادگی پیدا فرما دیتے ہیں۔

(٣٦٨٥٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُفَضَّلٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ ،

عَنْ محمود بْنِ لَبِيدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَظَلُّ أَحَدُكُمْ يَحْمِي سَقِيمَهُ الْمَاءَ. (ترمذی ۲۰۳۶۔ احمد ۴۲۷)

(۳۶۸۵۵) حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ جس سے محبت کرتے ہیں اس کو دنیا سے اسی طرح بچاتے ہیں جس طرح تم میں سے کوئی شخص اپنے کسی بیمار کو پانی سے بچاتا ہے۔

(۳۶۸۵۶) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ، قَالَ:لَيْسَ بَأْسٌ لِلْمُؤْمِنِ مِنْ أَنْ يَخْلُوَ وَحْدَهُ.

(۳۶۸۵۶) حضرت حصین رحمہ اللہ ہلال بن یساف سے روایت کرتے ہیں کہ مومن کو تنہائی سے زیادہ کوئی چیز اچھی نہیں لگتی۔

(۳۶۸۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :الدُّنْيَا دَارُ مِنْ لاَ دَارَ لَهُ ، وَمَالُ مِنْ لاَ مَالَ لَهُ ، وَلَهَا يَعْمَلُ مِنْ لاَ عَقْلَ لَهُ.

(۳۶۸۵۷) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ دنیا اس کا گھر ہے کہ جس کا کوئی گھر نہیں اور اس کا مال ہے کہ جس کا کوئی مال نہیں اور اس دنیا کے لیے وہی شخص عمل کرتا ہے جس میں عقل نہیں۔

(۳۶۸۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ الْجُعْفِيِّ ، قَالَ :قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليهما السلام :بَيْتِي الْمَسْجِدُ ، وَطِيبِي الْمَاءُ ، وَإِدَامِي الْجُوعُ ، وَشِعَارِي الْخَوْفُ ، وَدَابَّتِي رِجْلاَيَ ، وَمُصْطَلاَيَ فِي الشِّتَاءِ مَشَارِقُ الصَّيْفِ ، وَسِرَاجِي بِاللَّيْلِ الْقَمَرُ ، وَجُلَسَائِي الزَّمْنَى وَالْمَسَاكِينُ ، وَأُمْسِي وَلَيْسَ لِي شَيْءٌ ، وَأُصْبِحُ وَلَيْسَ لِي شَيْءٌ ، وَأَنَا بِخَيْرٍ ، فَمَنْ أَغْنَى مِنِّي.

(۳۶۸۵۸) حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ میرا گھر مسجد ہے اور میری خوشبو پانی ہے اور میرا سالن بھوک ہے اور میرا شعار خوف خدا ہے اور میری سواری میرے پاؤں ہیں۔ اور گرمیوں میں جس جگہ سورج نکلتا ہے وہی میری سردیوں میں تاپنے کی جگہ ہے۔ اور میرا چراغ چاند ہے اور میرے اہل مجلس کمزور اور مسکین ہیں اور میں شام اس حالت میں کرتا ہوں کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں ہوتی اور میں صبح اس حالت میں کرتا ہوں میرے پاس کوئی چیز نہیں ہوتی اور بالکل ٹھیک ہوں تو پھر مجھ سے زیادہ غنی کون ہوسکتا ہے؟''

(۳۶۸۵۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّا نَعْمَلُ أَعْمَالاً فِي السِّرِّ فَنَسْمَعُ النَّاسَ يَتَحَدَّثُونَ بِهَا فَيُعْجِبُنَا أَنْ نُذْكَرَ بِخَيْرٍ ، فَقَالَ :لَكُمْ أَجْرَانِ :أَجْرُ السِّرِّ وَأَجْرُ الْعَلاَنِيَةِ. (طیالسی ۲۴۳۰۔ ابن حبان ۳۷۵)

(۳۶۸۵۹) حضرت حبیب بن ابی ثابت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم کوئی کام چھپ کر کرتے ہیں پھر ہم لوگوں کو اس کے بارے میں باتیں کرتے ہوئے سنتے ہیں تو ہم کو ہمارا بھلائی میں ذکر کیا جانا اچھا محسوس ہوتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ تمہارے لیے دو اجر ہیں ایک پوشیدہ کا اجر اور ایک علانیہ کا اجر۔

(٣٦٨٦٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ، أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ أَحَدُهُمَا قَبْلَ صَاحِبِهِ بِجُمُعَةٍ فَفَضَّلُوا الَّذِي مَاتَ وَكَانَ فِي أَنْفُسِهِمْ أَفْضَلَ مِنَ الآخَرِ ، فَذُكِرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أَلَيْسَ بَقِيَ الآخَرُ بَعْدَ الأَوَّلِ جُمُعَةً ، صَلَّى كَذَا وَكَذَا صَلاَةً ، قَالَ : فَكَأَنَّهُ فَضَّلَ الثاني.

(٣٦٨٦٠) حضرت حسن ؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے دو صحابیوں میں سے ایک دوسرے سے ایک جمعہ پہلے فوت ہوگیا تو لوگوں نے مرنے والے کو فضیلت دی۔ ان کے ذہنوں میں تھا کہ یہ دوسرے سے بہتر ہے۔ پھر یہ بات رسول اللہ ﷺ کو بیان کی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ کیا دوسرا اول سے ایک جمعہ زیادہ نہیں زندہ رہا اور اس نے اتنی اتنی نمازیں زیادہ پڑھیں۔ گویا کہ آپ ﷺ دوسرے کو اس اول پر ترجیح دے رہے تھے۔

(٣٦٨٦١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الضَّبِّيُّ ، عَنْ شَيْخٍ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، أَنَّهُ قَالَ : تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ خُشُوعِ النِّفَاقِ ، قَالَ : قِيلَ : يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ ، وَمَا خُشُوعُ النِّفَاقِ ، قَالَ أَنْ تَرَى الْجَسَدَ خَاشِعًا وَالْقَلْبَ لَيْسَ بِخَاشِعٍ.

(٣٦٨٦١) حضرت ابودرداء ؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے منافقت والے خشوع سے پناہ مانگو۔ سوال کیا گیا کہ اے ابودرداء خشوع میں منافقت کیا چیز ہے؟ تو جواب دیا کہ تو دیکھے کہ جسم میں تو خشوع ہے لیکن دل میں خشوع نہیں ہے۔

(٣٦٨٦٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَسَنٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ ، قَالَ : لَمَّا قِيلَ لِدَاوُدَ : قَدْ غُفِرَ لَكَ ، قَالَ : فَكَيْفَ لِي بِالرَّجُلِ ، قَالَ : قِيلَ لَهُ : نَسْتَوْهِبُكَ مِنْهُ فَيَهَبَكَ لَنَا ، فَإِنَّهَا لَتُرْجَى فِي الدُّنيا.

(٣٦٨٦٢) حضرت زید عمی فرماتے ہیں کہ جب حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام سے کہا گیا کہ آپ کی مغفرت کردی گئی تو انہوں نے کہا کہ اس آدمی کا کیا ہوگا۔ ان سے کہا گیا کہ ہم نے آپ کو اس سے طلب کیا تو اس نے آپ کو ہمیں دے دیا۔ یہ دنیا میں زیادہ قابل امید ہے۔

(٣٦٨٦٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا قَتَادَةُ : قَالَ حَدَّثَنا أَبُو الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيُّ ، عَنْ حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ حَنْظَلَةَ الْعَبْشَمِيِّ أَنَّهُ قَالَ : مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلاَّ نَادَى مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ : قُومُوا مَغْفُورًا لَكُمْ ، قَدْ بُدِّلَتْ سَيِّئَاتُكُمْ حَسَنَاتٍ.

(٣٦٨٦٣) حضرت سہل بن حنظلہ عبسی فرماتے ہیں کہ جب بھی کوئی قوم اللہ کے ذکر کے لیے اکٹھی ہوتی ہے تو آسمان سے ایک منادی آواز دیتا ہے کہ اٹھو تمہاری مغفرت کردی گئی اور تمہاری غلطیوں کو اچھائیوں سے تبدیل کردیا گیا۔

(٣٦٨٦٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : كَانَ ، يُقَالَ : الْعِلْمُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ يَغْدُو فِي طَلَبِهِ ، فَإِذَا أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا حَوَاهُ.

(۳۶۸۶۴) حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر کا ارشاد ہے کہ کہا جاتا تھا کہ علم مومن کا گمشدہ سامان ہے۔ یہ اس کی طلب میں صبح نکلتا ہے اور جب کچھ نہ کچھ مل جاتا ہے تو جمع کر لیتا ہے۔

(٣٦٨٦٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ ، أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهَرَ فِيهِمَ الْمِزَاحُ وَالضَّحِكُ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى :﴿أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللهِ﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ.

(۳۶۸۶۵) حضرت عبدالعزیز ابی رواد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی عادات میں کچھ مزاح اور ہنسی ظاہر ہونے لگی تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللهِ﴾ آخر آیت تک۔ ''کیا ایمان والوں کے لیے وہ وقت نہیں آ گیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر سے ڈر جائیں۔

(٣٦٨٦٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رَوَّادٍ ، أَنَّ قَوْمًا صَحِبُوا عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَقَالَ : عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ ، وَإِيَّايَ وَالْمِزَاحَ ، فَإِنَّهُ يَجُرُّ الْقَبِيحَ وَيُورِثُ الضَّغِينَةَ ، وَتَجَالَسُوا بِالْقُرْآنِ وَتَحَدَّثُوا بِهِ ، فَإِنْ ثَقُلَ عَلَيْكُمْ فَحَدِيثٌ مِنْ حَدِيثِ الرِّجَالِ ، سِيرُوا بِاسْمِ اللهِ.

(۳۶۸۶۶) حضرت ابن ابی رواد فرماتے ہیں کہ ایک قوم عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی مصاحب ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ صرف ایک اللہ سے ڈرو جس کا کوئی شریک نہیں ہے اور اپنے کو مزاح سے بچاؤ، اس لیے کہ یہ مزاح قبیح باتیں پیدا کرتا ہے اور کینہ پیدا کرتا ہے۔ اور قرآن کی مجالس لگایا کرو اور اس ہی سے متعلقہ باتیں کیا کرو۔ پھر اگر تم کو بوجھل محسوس ہو تو لوگوں کی باتوں میں کوئی بات کر لیا کرو۔ اللہ کے نام کے ساتھ زمین پر چلو۔

(٣٦٨٦٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا كَتَبَتْ إِلَى مُعَاوِيَةَ :أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللهِ فَإِنَّكَ إِنِ اتَّقَيْتَ اللَّهَ كَفَاكَ النَّاسَ فَإِنَ اتَّقَيْتَ النَّاسَ لَمْ يُغْنُوا ، عَنْكَ مِنَ اللهِ شَيْئًا ، فَعَلَيْكَ بِتَقْوَى اللهِ أَمَّا بَعْدُ.

(۳۶۸۶۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے معاویہ کی طرف خط بھیجا کہ میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتی ہوں۔ اس لیے اگر تو اللہ سے ڈرے گا تو وہ لوگوں سے تیری کفایت کرے گا اور اگر تو لوگوں سے ڈرے گا تو وہ تیری اللہ سے کفایت نہیں کر سکیں گے۔ پس تیرے اوپر اللہ کا ڈر لازم ہے۔ ''امابعد''

(٣٦٨٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ :مَا تَجَرَّعَ عَبْدٌ جَرْعَةً أَفْضَلَ عِنْدَ اللهِ أَجْرًا مِنْ جَرْعَةِ كَظَمَهَا لِلَّهِ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ. (بخاری ۱۳۱۸)

(۳۶۸۶۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی آدمی نے بھی اجر کے اعتبار سے اللہ کے ہاں اس شخص سے زیادہ بہتر گھونٹ نہیں پیا کہ جس نے صرف اللہ کی رضا کے لیے اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے غصہ پی لیا ہو۔

(۳۶۸۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، قَالَ : لاَ تُعَلَّمْ للدنيا ، وَلاَ تَفَقَّهْ لِلرِّيَاءِ ، وَلاَ تَكُونَنَّ ضَحَّاكًا مِنْ غَيْرِ عَجَبٍ ، وَلاَ مَشَّاءً فِي غَيْرِ أَرَبٍ.

(۳۶۸۶۹) حضرت سلیمان بن موسیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ دنیا کے لیے تعلیم مت سیکھ اور ریا کاری کے لیے فقہ مت حاصل کر۔ اور ہرگز بغیر کسی تعجب کے مت ہنس اور نہ ہی بغیر کسی ضرورت کے سفر کر۔

(۳۶۸۷۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ رُسْتُمَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : صَحِبْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَمِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ ، فَكَانَ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلاً قَامَ شَطْرَ اللَّيْلِ فَأَكْثَرَ فِي ذَلِكَ النَّشِيجَ ، قُلْتُ : وَمَا النَّشِيجُ ، قَالَ : النَّحِيبُ وَالْبُكَاءُ ، وَيَقْرَأُ : ﴿وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيدُ﴾.

(۳۶۸۷۰) حضرت ابن ابی ملیکہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عباس کے ساتھ مکہ سے مدینہ اور مدینہ سے مکہ کا سفر کیا ہے۔ ابن عباس جب بھی کسی جگہ پڑاؤ کرتے تو رات کو قیام فرماتے اور اس میں بہت روتے۔ میں نے سوال کیا کہ یہ آواز کیسی ہوتی تھی؟ جواب دیا کہ رونے، دھونے کی آواز ہوتی تھی اور قرآن پاک کی آیت ﴿وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيدُ﴾ تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

(۳۶۸۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : كَانَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليهما السلام ، وَيَحْيَى ابْنَيْ خَالَةٍ ، وَكَانَ عِيسَى يَلْبَسُ الصُّوفَ ، وَكَانَ يَحْيَى يَلْبَسُ الْوَبَرَ ، وَلَمْ يَكُنْ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا دِينَارٌ ، وَلاَ دِرْهَمٌ ، وَلاَ عَبْدٌ ، وَلاَ أَمَةٌ ، وَلاَ مَأْوًى يَأْوِيَانِ إِلَيْهِ ، أَيْنَمَا جَنَّهُمَا اللَّيْلُ أَوَيَا ، فَلَمَّا أَرَادَا أَنْ يَفْتَرِقَا ، قَالَ لَهُ يَحْيَى : أَوْصِنِي ، قَالَ : لاَ تَغْضَبْ ، قَالَ : لاَ أَسْتَطِيعُ إِلاَّ أَنْ أَغْضَبَ ، قَالَ : لاَ تَقْتَنِ مَالاً ، قَالَ : أَمَّا هَذَا فَعَسَى.

(۳۶۸۷۱) حضرت خثیمہ ؒ فرماتے ہیں کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اور یحییٰ علیہ السلام دونوں خالہ زاد تھے اور عیسیٰ علیہ السلام اون کا کپڑا پہنتے تھے اور یحییٰ علیہ السلام اونٹ کی کھال کا کپڑا پہنتے تھے اور ان میں سے کسی کے پاس بھی نہ کوئی درہم ہوتا تھا اور نہ ہی دینار ہوتا تھا اور نہ ہی کوئی غلام ہوتا تھا اور نہ ہی کوئی باندی ہوتی تھی اور نہ ہی کوئی ایسا ٹھکانہ ہوتا تھا کہ جہاں وہ پناہ گزین ہوسکیں۔ جس جگہ بھی رات ہو جاتی وہیں ٹھہر جاتے۔ پھر جب جدا ہونے کا ارادہ کرتے تو عیسیٰ علیہ السلام کو یحییٰ عرض کرتے کہ مجھے کوئی وصیت کردیں تو وہ کہتے کہ غصہ مت کرنا تو یحییٰ علیہ السلام کہتے کہ میں غصہ کرنے پر قابو نہیں کرسکتا تو عیسیٰ علیہ السلام کہتے کہ مال کو جمع مت کرنا تو یحییٰ علیہ السلام جواب دیتے کہ البتہ یہ کام آسان ہے۔

(۳۶۸۷۲) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو هِلاَلٍ ، عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى : ﴿وَكَأْسٍ مِنْ مَعِينٍ﴾ قَالَ : كَأْسٌ مِنْ خَمْرٍ جَارِيَةٍ.

(۳۶۸۷۲) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے قرآن پاک کی آیت ﴿وَكَأْسٍ مِنْ مَعِينٍ﴾ کی تفسیر میں منقول ہے کہ یہ گلاس بہتی ہوئی

شراب سے پرہوں گے۔

(۳٦۸۷۳) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ إِيَاسٍ الْجُرَيْرِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلاَءِ ، أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْرَكَتْهُ الْوَفَاةُ فَجَعَلَ يَقُولُ :وَا لَهْفَاهُ وَا لَهْفَاهُ ، فَقِيلَ لَهُ :لم تَلَهَّفُ ؟ فَقَالَ :إِنِّي سَأَلْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ :مَا يَكْفِينِي مِنَ الدُّنْيَا ، قَالَ :خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ ، فَلاَ أَنَا سَكَتُّ فَلَمْ أَسْأَلْهُ وَلاَ أَنَا حِينَ سَأَلْتُهُ انْتَهَيْت إِلَى قَوْلِهِ ، وَأَصَبْت مِنَ الدُّنْيَا وَفِي يَدِي مَا فِي يَدِي وَجَائَنِي الْمَوْتُ.

(۳٦۸۷۳) حضرت ابوالعلاء ؒ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے صحابہ میں سے کسی کی وفات کا وقت قریب آیا تو کہنے لگا کہ ہائے افسوس، ہائے افسوس۔ ان سے پوچھا گیا آپ کس بات پر افسوس کر رہے ہیں تو اس نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ مجھ کو دنیا میں کیا چیز کافی ہوگی تو آپ ﷺ نے جواب دیا کہ ایک غلام اور ایک سواری۔ پس نہ تو میں خاموش ہی رہا کہ سوال نہ کرتا اور نہ جس وقت میں نے سوال کیا اس پر عمل کیا اور میں نے دنیا حاصل کی اور میری ملک میں اتنا اتنا مال ہے اور مجھ کو موت نے آن گھیرا ہے۔

(۳٦۸۷٤) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :حدَّثَنَا شَيْبَانُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : آيَةٌ أُنْزِلَتْ فِي هَذِهِ الأمة :﴿قل أَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِنْ ذَلِكُمْ﴾ قَالَ عُمَرُ :الآنَ يَا رَبُّ.

(۳٦۸۷۴) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ اس امت کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ﴿قل أَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِنْ ذَلِكُمْ﴾ تو عمر ؓ نے فرمایا کہ اے اللہ اس وقت۔

(۳٦۸۷٥) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ أَخُو حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُثْمَان الشَّحَّامُ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ ، قَالَ :قَدِمْت مِنْ مَكَّةَ فَإِذَا عَلَى الْخَنْدَقِ قَنْطَرَةٌ ، فَأَخَذْت فَانْطُلِقَ بِي إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْمُهَلَّبِ ، وَهُوَ أَمِيرٌ عَلَى الْبَصْرَةِ ، فَرَحَّبَ بِي ، وَقَالَ :حَاجَتُك يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، قُلْتُ : حَاجَتِي إِن اسْتَطَعْت أَنْ أَكُونَ كَمَا قَالَ أَخُو بَنِي عَدِيٍّ ، قَالَ :وَمَنْ أَخُو بَنِي عَدِيٍّ ؟ قَالَ :الْعَلاَءُ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ : اسْتَعْمَلَ صَدِيقٌ لَهُ مَرَّةً عَلَى عَمَلٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِ :أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَ اسْتَطَعْت أَنْ لاَ تَبِيتَ إِلاَّ وَظَهْرُك خَفِيفٌ، وَبَطْنُك خَمِيصٌ ، وَكَفُّك نَقِيَّةٌ مِنْ دِمَاءِ الْمُسْلِمِينَ وَأَمْوَالِهِمْ ، فَإِنَّك إِنْ فَعَلْتَ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ عَلَيْك سَبِيلٌ ﴿إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الأَرْضِ﴾ الآيَةُ ، قَالَ مَرْوَانُ :صَدَقَ وَاللهِ وَنَصَحَ ، ثُمَّ قَالَ :حَاجَتُك يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، قُلْتُ :حَاجَتِي أَنْ تُلْحِقَنِي بِأَهْلِي ، قَالَ :فَقَالَ :نَعَمْ.

(۳٦۸۷۵) حضرت محمد بن واسع فرماتے ہیں کہ میں مکہ سے آیا تو راستہ میں خندق پر ایک پل تھا میں اس پل پر چل پڑا۔ وہ پل مجھے مروان بن مہلب کے پاس لے گیا جو بصرہ کے امیر تھے۔ انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور فرمایا اے عبداللہ آپ کی کوئی حاجت ہو؟ میں

نے کہا کہ میری حاجت یہ ہے کہ اسی طرح ہو جاؤں کہ جس طرح بنی عدی کے بھائی نے کہا تھا۔ انہوں نے سوال کیا کہ بنی عدی کے بھائی کون ہیں؟ تو میں نے جواب دیا کہ "علاء بن یزید" ہیں۔ علاء بن یزید نے کہا ہے کہ ان کے کسی دوست کو کسی کام پر عامل مقرر کرنے کو کہا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ "امابعد" اگر تو طاقت رکھے کہ تو رات اس حالت میں گزارے کہ تیری کمر ہلکی ہو اور تیرا پیٹ خالی ہو اور تیری ہتھیلیاں مسلمانوں کے خون اور اموال سے پاک ہوں تو اگر تو نے یہ کام کر لیا تو تجھ پر کوئی راستہ نہیں۔ راستہ تو ان لوگوں پر ہے کہ جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں زیادتی کرتے ہیں۔ مروان نے کہا کہ بالکل سچ فرمایا اور نصیحت کی۔ پھر مروان نے پوچھا کہ آپ کی کوئی ضرورت ہے ابوعبداللہ؟ تو میں نے کہا کہ میری ضرورت یہ ہے کہ تو مجھے میرے گھر والوں سے ملا دے۔ تو اس نے جواب دیا کہ کیوں نہیں۔

(٣٦٨٧٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْيَسَعِ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، قَالَ : إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً لَمْ يَخْلُقَ اللَّهُ مِنْ صَوْتٍ حَسَنٍ إِلاَّ وَهُوَ فِي جِذْمِهَا تَلَذُّذُهُمْ وَتَنَعُّمُهُمْ.

(٣٦٨٧٦) حضرت ابن سابط ؒ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ اللہ نے تمام اچھی آوازیں اس ہی کی جڑ سے پیدا کی ہیں جو جنتیوں کو محظوظ کرے گا اور آسودہ کرے گا۔

(٣٦٨٧٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِنَّ ثَلاَثَةَ عُلَمَاءَ اجْتَمَعُوا فَقَالُوا لأَحَدِهِمْ : مَا أَمَلُكَ ؟ قَالَ : مَا يَأْتِي عَلَيَّ شَهْرٌ إِلاَّ ظَنَنْت أَنِّي أَمُوتُ فِيهِ ، قَالُوا : إِنَّ هَذَا الأَمَلَ ، فَقَالُوا لِلآخَرِ : مَا أَمَلُك ، قَالَ : مَا تَأْتِي عَلَيَّ جُمُعَةٌ إِلاَّ ظَنَنْت أَنِّي أَمُوتُ فِيهَا ، قَالُوا لِلثَّالِثِ : وَمَا أَمَلُك ؟ قَالَ : وَمَا أَمَلُ مَنْ نَفْسُهُ بِيَدِ غَيْرِهِ.

(٣٦٨٧٧) حضرت حسن ؓ کا ارشاد ہے کہ تین علماء اکٹھے ہوئے تو انہوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ تیری امید کتنی ہے؟ تو ایک نے جواب دیا کہ میرا خیال ہے کہ میں ایک مہینہ زندہ رہ سکوں پھر مر جاؤں گا۔ تو انہوں نے کہا کہ یہ تو بڑی امید ہے۔ پھر دوسرے سے پوچھا کہ تجھے کتنی امید ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میرا خیال ہے کہ میں ایک جمعہ تک رہ سکوں گا پھر مر جاؤں گا۔ انہوں نے تیسرے سے سوال کیا کہ تیری کیا امید ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ اس شخص کو کیا امید ہو سکتی ہے کہ جس کی جان ہی کسی دوسرے کے پاس ہو؟"

(٣٦٨٧٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُفَضَّلٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يَضْرِبُ مَثَلَ ابْنِ آدَمَ مَثَلُ رَجُلٍ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ ، فَحَضَرَه أَهْلُهُ وَعَمَلُهُ ، فَقَالَ لأَهْلِهِ : امْنَعُونِي ، قَالُوا : إِنَّمَا كُنَّا نَمْنَعُك مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا ، فَأَمَّا هَذَا فَلاَ نَسْتَطِيعُ أَنْ نَمْنَعَك مِنْهُ ، فَقَالَ لِمَالِهِ : أَنْتَ تَمْنَعُنِي ؟ قَالَ : إِنِّي كُنْت زَيْنتك زَيَّنْت فِي الدُّنْيَا ، أَمَّا هَذَا فَلاَ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَمْنَعَك مِنْهُ ، قَالَ : فَوَثَبَ عَمَلُهُ ، فَقَالَ : أَنَا صَاحِبُك الَّذِي أَدْخُلُ مَعَك قَبْرَك وَأَزُولُ مَعَك حَيْثُمَا زُلْت ، قَالَ : أَمَا وَاللهِ لَوْ شَعَرْت لَكُنْت آثَرَ الثَّلاَثَةِ عِنْدِي ، قَالَ : قَالَ الْحَسَنُ

أَالآنَ فَآثِرُوهُ عَلَى مَا سِوَاهُ.

(۳۶۸۷۸) حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ابن آدم کی مثال اس شخص کی سی ہے کہ جس کی موت کا وقت قریب آ گیا تو اس کے اہل وعیال اور اس کا مال اور عمل اس کے پاس آئے تو اس نے اپنے اہل وعیال سے کہا کہ اس موت کو مجھ سے دور کرو تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم تو دنیا کے امور میں سے منع کر سکتے ہیں لیکن اس موت کو نہیں روک سکتے۔ پھر اس نے اپنے مال سے کہا کہ مجھ سے اس کو دور کرو تو اس نے جواب دیا کہ میں تو تیری صرف دنیا ہی کی زینت تھا لیکن اس امر کو میں تجھ سے دور نہیں کر سکتا۔ پھر اس کے عمل نے اس کو بھروسہ دلایا کہ میں ہی تیرا وہ ساتھی ہوں کہ تیرے ساتھ قبر میں داخل ہو جاؤں گا اور جس جگہ بھی تو جائے گا میں تیرے ساتھ ہوں گا تو اس آدمی نے کہا کہ کاش میں پہلے یہ بات مان لیتا کہ تو میرے نزدیک ان سب سے زیادہ مؤثر ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابھی ہی سے اس کو دوسروں پر ترجیح دو۔

(۳۶۸۷۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ كُرْدُوسٍ التَّغْلِبِيِّ ، قَالَ : مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ : اتَّقِ تُوقَهُ ، إِنَّمَا التَّوَقِّي بِالتَّقْوَى ، ارْحَمُوا تُرْحَمُوا ، تُوبُوا يَتُبْ عَلَيْكُمْ.

(۳۶۸۷۹) حضرت کردوس تغلبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تورات میں یہ بات لکھی ہے کہ اللہ سے ڈرو بچ جاؤ گے۔ کیونکہ بچاؤ صرف تقویٰ میں ہی ہے۔ رحم کرو تم پر بھی رحم کیا جائے گا۔ توبہ کرو تمہاری توبہ قبول کی جائے گی۔

(۳۶۸۸۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، أَنَّ رَجُلاً دَخَلَ الْجَنَّةَ فَرَأَى مَمْلُوكَهُ فَوْقَهُ مِثْلَ الْكَوْكَبِ ، فَقَالَ : وَاللهِ يَا رَبِّ إِنَّ هَذَا مَمْلُوكِي فِي الدُّنْيَا ، فَمَا أَنْزَلَهُ هَذِهِ الْمَنْزِلَةَ ، قَالَ : كَانَ هَذَا أَحْسَنَ عَمَلاً مِنْكَ.

(۳۶۸۸۰) حضرت ابی نضرہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی جنت میں داخل ہوا تو اس نے اپنے غلام کو اپنے سے اوپر ستارے کی طرح دیکھا تو اس نے سوال کیا کہ اے اللہ یہ تو میرا دنیا میں غلام تھا اس کو اس مرتبہ پر کس نے پہنچا دیا تو اللہ نے جواب دیا کہ اس کے عمل تجھ سے اچھے تھے۔

(۳۶۸۸۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، قَالَ : لَوْ رَأَيْت الَّذِي رَأَيْت لاَحْتَرَقَتْ كَبِدُك عَلَيْهِمْ ، وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ : إِنْ كَانَ اللَّيْلُ لَيَطُولُ عَلَيَّ حَتَّى أُصْبِحَ فَأَرَاهُ.

(۳۶۸۸۱) حضرت ابو حصین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر تم وہ دیکھو جو میں نے دیکھا ہے تو تمہارا جگر جل کر راکھ ہو جائے۔ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر رات مجھ پر طویل ہو جائے حتیٰ کہ میں صبح کر لوں تو میں اس چیز کو دیکھوں گا۔

(۳۶۸۸۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو مُوسَى التَّمِيمِيُّ ، قَالَ : تُوُفِّيَتِ النَّوَارُ امْرَأَةُ الْفَرَزْدَقِ ، فَخَرَجَ فِي جِنَازَتِهَا وُجُوهُ أَهْلِ الْبَصْرَةِ ، وَخَرَجَ فِيهَا الْحَسَنُ ، فَقَالَ الْحَسَنُ لِلْفَرَزْدَقِ : مَا أَعْدَدْت لِهَذَا الْيَوْمِ يَا أَبَا فِرَاسٍ ، قَالَ : شَهَادَةَ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ مُنْذُ ، ثَمَانِينَ سَنَةً ، قَالَ : فَلَمَّا دُفِنَتْ قَامَ عَلَى قَبْرِهَا ، فَقَالَ :

أَخَافُ وَرَاءَ الْقَبْرِ إِنْ لَمْ يُعَافِنِي أَشَدَّ مِنَ الْقَبْرِ الْتِهَابًا وَأَضْيَقَا

إِذَا جَائَنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَائِدٌ عَنِيفٌ وَسَوَّاقٌ يَسُوقُ الْفَرَزْدَقَا

لَقَدْ خَابَ مِنْ أَوْلَادِ دارم مَنْ مَشَى إِلَى النَّارِ مَغْلُولَ الْقِلَادَةِ أَزْرَقَا

(۳۶۸۸۲) حضرت ابوموسیٰ تیمی ریشید فرماتے ہیں کہ ''نوار'' فرزدق کی بیوی کا انتقال ہوگیا تو اس کے جنازہ میں بصرہ کے بہت سے لوگ چلے۔ اوران میں حسن ریشید بھی تھے۔ حسن ریشید نے فرزدق سے پوچھا کہ اے ابوفراس تو نے اس دن کے لیے کیا تیار کر رکھا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اسی ''۸۰'' سال سے اس بات کی گواہی کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ جب اس کی بیوی کو قبر میں دفن کر دیا گیا تو فرزدق اس کی قبر پر کھڑا ہوگیا اور یہ شعر پڑھے:

① اگر مجھ سے عافیت والا معاملہ نہ ہوا تو قبر کے بعد قبر سے بھی زیادہ آگ اور تنگی سے میں ڈرتا ہوں۔

② کہ جب بروز قیامت ایک سخت ہانکنے والا اور ایک قائد فرزدق کو ہانک رہے ہوں گے۔

③ اولادِ دارم میں سے وہ شخص برباد ہوگیا کہ جس کو اندھا کر کے، طوق پہنا کر جہنم کی طرف لے جایا گیا۔

تم كتاب الزهد والحمد لله وحده، وصلواته على سيدنا محمد وآله وصحبه، وسلم تسليما كثيرا.

ضروری یادداشت

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ

اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور

فون: 042-7224228-7355743

فیکس: 042-7221395

وما ینطق عن الھوٰی ○ إن ھو إلا وحی یوحٰی ○

مصنف ابن ابی شیبہ مترجم

مؤلف

الامام ابی بکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ العبسی الکوفی

المتوفی ۲۳۵ھ

جلد نمبر ۱۱

حدیث نمبر ۳۶۸۸۲ تا حدیث نمبر ۳۹۰۹۸

مترجم

مولانا محمد اویس سرور مدظلہ

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اردو بازار لاہور

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ○ سورہ نجم 4,3:27

مُصنّف ابن ابی شیبہ مترجم

جلد نمبر ۱۱

حدیث نمبر ۳۶۸۸۳ تا حدیث نمبر ۳۹۰۹۸

مؤلّف

الامام ابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبۃ العبسی الکوفی

المتوفی ۲۳۵ھ

مترجم

مولانا محمد اویس سرور مدظلہ

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اقرأ سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

فون: 042-37224228-37355743

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

نام کتاب: مُصنف ابن ابی شیبہ مترجم
(جلد نمبر ۱۱)

مترجم: مولانا محمد اویس سرور ظلہ

ناشر: مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

مطبع: خضر جاوید پرنٹرز لاہور

اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور
فون: 042-37224228-37355743

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرما دیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

تنبیہ

ہمارے ادارے کا نام بغیر ہماری تحریری اجازت بطور ملنے کا پتہ، ڈسٹری بیوٹر، ناشر یا تقسیم کنندگان وغیرہ میں نہ لکھا جائے۔ بصورت دیگر اس کی تمام تر ذمہ داری کتاب طبع کروانے والے پر ہوگی۔ ادارہ ہذا اس کا جواب دہ نہ ہوگا اور ایسا کرنے والے کے خلاف ادارہ قانونی کارروائی کا حق رکھتا ہے۔

اجمالی فہرست

جلد نمبر ۱

حدیث نمبر ۱ ابتدا تا حدیث نمبر ۴۰۳۶ باب: إذا نسی أن یقرأ حتّی رَکَعَ، ثُمَّ ذَکَرَ وَھُوَ رَاکِعٌ

جلد نمبر ۲

حدیث نمبر ۴۰۳۷ باب: فِی کَنْسِ الْمَسَاجِدِ تا حدیث نمبر ۸۱۹۶ باب: فِی الْکَلَامِ فِی الصَّلَاۃ

جلد نمبر ۳

حدیث نمبر ۸۱۹۷ باب: فِی مَسِیْرَۃ کَمْ تُقصر الصَّلَاۃ

تا

حدیث نمبر ۱۲۲۷۱ باب: مَنْ کَرِہَ أَنْ یُسْتَقٰی مِنَ الآبَارِ الَّتِی بَیْنَ الْقُبُوْرِ

جلد نمبر ۴

حدیث نمبر ۱۲۲۷۲ کِتَابُ الأَیْمَانِ وَالنُّذُوْر

تا

حدیث نمبر ۱۶۱۵۱ کِتَابُ الْمَنَاسِکِ، باب: فِی الْمُحْرِمِ یَجْلِسُ عَلَی الْفِرَاشِ الْمَصْبُوْغِ

جلد نمبر ۵

حدیث نمبر ۱۶۱۵۲ کِتَابُ النِّکَاحِ تا حدیث نمبر ۱۹۶۴۸ کِتَابُ الطَّلَاقِ باب: مَا قَالُوْا فِی الْحَیْضِ؟

جلد نمبر ۶

حدیث نمبر ۱۹۶۴۹ کِتَابُ الْجِھَادِ

تا

حدیث نمبر ۲۳۸۷۹ کِتَابُ الْبُیُوْعِ باب: الرّجل یقول لِغُلَامِہٖ مَا أَنْتَ إِلَّا حُرٌّ

جلد نمبر ۷

حدیث نمبر ۲۳۸۸۰ کِتَابُ الطِّبّ

تا

حدیث نمبر ۲۷۲۶۰ کِتَابُ الأدَبِ باب: مَنْ رَخَّصَ فِي الْعِرَافَةِ

جلد نمبر ۸

حدیث نمبر ۲۷۲۶۱ کِتَابُ الدِّیَاتِ

تا

حدیث نمبر ۳۰۹۴۴ کِتَابُ الْفَضَائِلِ وَالْقُرآنِ باب: فِي نَقْطِ الْمَصَاحِفِ

جلد نمبر ۹

حدیث نمبر ۳۰۹۴۵ کِتَابُ الْاِیْمَانِ وَالرُّؤْیَا

تا

حدیث نمبر ۳۳۴۸۷ کتَابُ السِّیَرِ باب: مَا قَالُوا فِي الرَّجلِ یَسْتَشْهِد یغسّل أم لا ؟

جلد نمبر ۱۰

حدیث نمبر ۳۳۴۸۸ باب: مَنْ قَالَ یُغسّل الشّهِید

تا

حدیث نمبر ۳۶۸۸۲ کِتَابُ الزُّهد باب: مَا قَالُوا فِي الْبُکَاءِ مِنْ خَشْیَةِ اللهِ

جلد نمبر ۱۱

حدیث نمبر ۳۶۸۸۳ کِتَابُ الأَوَائِل تا حدیث نمبر ۳۹۰۹۸ کِتَابُ الْجُمَلِ

فہرست مضامین

كِتَابُ الأَوَائِلِ

اس ضمیمہ میں کتاب الاوائل پر حضرت مسلمہ بن قاسم کے کچھ اضافے منقول ہیں

كِتَابُ الرَّدِّ عَلَى أَبِي حَنِيفَةَ

كِتَابُ الْمَغَازِي

کِتَابُ الْمَغَازِی

کِتَابُ الجملِ

كِتَابُ الأَوَائِلِ

(۱) بَابُ أَوَّلِ مَا فُعِلَ وَمَنْ فَعَلَهُ

سب سے پہلے کون سا عمل کس نے کیا؟

قَرَأْتُ عَلَى مَسْلَمَةَ بْنِ الْقَاسِمِ ، حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجَهْمِ ، الْمَعْرُوفِ بِابْنِ الْوَرَّاقِ الْمَالِكِيّ بِبَغْدَادَ ، فِي رَبِيعِ الأَوَّلِ ، مِنْ سَنَةِ أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ وَثَلاَثْ مِئَةٍ ، قَالَ : قُرِءَ عَلَى أَبِي أَحْمَد مُحَمَّد بْن عُبدوس بْن كَامِلِ السَّرَّاج ، وَأَنَا أَسْمَعُ مِنْهُ ، سَنَةَ تِسْعِينَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ الْكُوفِيُّ ، قَالَ :

۳٦٨٨٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ وَمَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : كَانَ أَوَّلُ مَنْ قَضَى بِالْكُوفَةِ هَاهُنَا سلمان بْنُ رَبِيعَةَ الْبَاهِلِي ، جَلَسَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا لاَ يَأْتِيه خَصْمٌ.

(۳٦٨٨٣) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ کوفہ میں سب سے پہلے قضاء کا عہدہ سنبھالنے والے سلمان بن ربیعہ باہلی ہیں۔ وہ چالیس دن تک یوں ہی بیٹھے رہے کہ ان کے پاس کوئی مقدمہ ہی نہ آیا۔

۳٦٨٨٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ أَخْرَجَ الْمِنبَرَ فِي الْعِيدَيْنِ بِشْرُ بْنُ مَرْوَانَ ، وَأَوَّلُ مَنْ أَذَّنَ فِي الْعِيدَيْنِ زِيَادٌ.

(۳٦٨٨٤) حضرت حصین فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے عیدین کے لئے منبر بشر بن مروان نے نکالا اور سب سے پہلے عیدین کے لئے اذان زیاد نے دلوائی۔

(۳٦٨٨٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ أَوَّلُ مَنْ خَطَبَ جَالِسًا مُعَاوِيَةُ حِينَ كَبِرَ وَكَثُرَ شَحْمُهُ

وَعَظُمَ بَطْنُهُ.

(۳۶۸۸۵) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے بیٹھ کر خطبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ لیکن یہ اس وقت ہوا جب وہ بوڑھے ہوگئے تھے، جسم فربہ اور پیٹ بڑھ گیا تھا۔

(٣٦٨٨٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ حَذْلَمٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مَا سَلَّمَ عَلَى أَمِيرٍ بِالْكُوفَةِ بِالإِمْرَةِ ، قَالَ :خَرَجَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ مِنَ الْقَصْرِ فَعَرَضَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ بِالإِمْرَةِ ، فَقَالَ :مَا هَذَا ؟ مَا أَنَا إِلاَّ رَجُلٌ مِنْهُمْ ، فَتُرِكَتْ زَمَانًا ، ثُمَّ أَقَرَّهَا بَعْدُ.

(۳۶۸۸۶) حضرت تمیم بن حذلم فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے کوفہ کے امیر کو امارت کا سلام کیا گیا۔ ہوا یوں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ محل سے باہر آئے تو قبیلہ کندہ کے ایک آدمی نے انہیں امارت کا سلام کیا۔ انہوں نے اس پر ناگواری کا اظہار کیا اور فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ میں تو تم ہی میں سے ایک آدمی ہوں۔ پھر اس طرح کا سلام چھوڑ دیا گیا لیکن بعد کے ادوار میں پھر جاری ہوگیا۔

(٣٦٨٨٧) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ خَطَبَ عَلَى الْمَنَابِرِ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

(۳۶۸۸۷) حضرت سعد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے منبر پر خطبہ دینے والے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ہیں۔

(٣٦٨٨٨) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ :أَنَّ إِبْرَاهِيمَ أَوَّلُ النَّاسِ أَضَافَ الضَّيْفَ ، وَأَوَّلُ النَّاسِ اخْتُتِنَ ، وَأَوَّلُ النَّاسِ قَلَّمَ أَظْفَارَهُ وَجَزَّ شَارِبَهُ وَاسْتَحَدَّ.

(۳۶۸۸۸) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سب سے پہلے آدمی ہیں جنہوں نے مہمانوں کی ضیافت کی، سب سے پہلے ان کے ختنے ہوئے، سب سے پہلے انہوں نے ناخن کاٹے، سب سے پہلے انہوں نے مونچھیں تراشیں اور سب سے پہلے انہوں نے زیر ناف بال صاف کئے۔

(٣٦٨٨٩) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّ إِبْرَاهِيمَ أَوَّلُ مَنْ رَأَى الشَّيْبَ ، فَقَالَ : يَا رَبِّ ، مَا هَذَا ، قَالَ :الْوَقَارُ ، قَالَ :اللَّهُمَّ زِدْنِي وَقَارًا.

(۳۶۸۸۹) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ بالوں کی سفیدی سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دیکھی۔ جب ان کے بال سفید ہوئے تو انہوں نے عرض کیا اے میرے رب! یہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ وقار ہے۔ انہوں نے عرض کیا اے اللہ! میرے وقار میں اضافہ فرما۔

(٣٦٨٩٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَرَأَيْتُ فِيهَا عَمْرَو بْنَ لُحَيِّ بْنِ قَمْعَةَ بْنِ خِنْدِفَ يَجُرُّ قَصَبَهُ فِي النَّارِ وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ غَيَّرَ عَهْدَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَسَيَّبَ السَّوَائِبَ. (ابو يعلى ٦٠٩٥۔ ابن حبان ٧٤٩٠)

(۳۶۸۹۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جہنم میرے سامنے لائی گئی، میں نے اس میں عمرو بن لحی بن قمعہ بن خندف کو دیکھا۔ اسے جہنم میں گھسیٹا جا رہا تھا۔ وہ پہلا آدمی تھا جس نے ابراہیم علیہ السلام کی شریعت میں تحریف کی اور بت رکھے۔

(۳۶۸۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ أَحْدَثَ التَّسْلِيمَ بِمَكَّةَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبْزَى.

(۳۶۸۹۱) حضرت حسن بن مسلم فرماتے ہیں کہ مکہ میں سب سے پہلے سلام عبد الرحمٰن بن ابزی نے کیا۔

(۳۶۸۹۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ نَقَصَ التَّكْبِيرَ زِيَادٌ.

(۳۶۸۹۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ تکبیر میں سب سے پہلے کمی کرنے والا زیاد ہے۔

(۳۶۸۹۳) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ ، قَالَ :أَوَّلُ مَا رَأَيْتُ اخْتِلاَفَ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ حِينَ أَهَلَّ عُثْمَانُ بِحَجَّةٍ ، وَأَهَلَّ عَلِيٌّ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ.

(۳۶۸۹۳) حضرت خالد بن عرفطہ فرماتے ہیں کہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سب سے پہلے اختلاف تب دیکھا جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حج کے لئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حج اور عمرہ کے لئے احرام باندھا۔

(۳۶۸۹٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ ، أَوَّلُ مَنِ اتَّخَذَ العودين ، وَخَطَبَ جَالِسًا وَأُذِّنَ قُدَّامَهُ فِي الْعِيدِ زِيَادٌ.

(۳۶۸۹۴) حضرت عبد الملک بن عمیر فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جس نے خطبہ کے لئے دو لاٹھیاں پکڑیں، سب سے پہلے جس نے بیٹھ کر خطبہ دیا اور سب سے پہلے جس کے سامنے عید میں اذان دی گئی وہ زیاد تھا۔

(۳۶۸۹٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ أَخَذَ مِنَ السُّوقِ أَجْرًا زِيَادٌ.

(۳۶۸۹۵) حضرت مجالد فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے بازاروں سے ٹیکس زیاد نے لیا۔

(۳۶۸۹٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : كُنْتُ قَائِدَ أَبِي حِينَ ذَهَبَ بَصَرُهُ ، فَكُنْتُ إِذَا خَرَجْتُ مَعَهُ إِلَى الْجُمُعَةِ فَسَمِعَ التَّأْذِينَ اسْتَغْفَرَ لأَبِي أُمَامَةَ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ وَدَعَا لَهُ ، فَقُلْتُ لَهُ :يَا أَبَتِ ، مَا شَأْنُكَ إِذَا سَمِعْتَ التَّأْذِينَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اسْتَغْفَرْتَ لأَبِي أُمَامَةَ وَدَعَوْتَ لَهُ وَصَلَّيْتَ عَلَيْهِ ، قَالَ :أَيْ بُنَيَّ ، إِنَّهُ كَانَ أَوَّلَ مَنْ جَمَّعَ بِنَا قَبْلَ قُدُومِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَقِيعِ الْخَضِمَّاتِ فِي هَزْمِ بَنِي بَيَاضَةَ ، قَالَ :وَكَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ ؟ قَالَ :كُنَّا أَرْبَعِينَ رَجُلاً.

(ابو داؤد ۱۰۶۲۔ ابن ماجہ ۱۰۸۲)

(۳۶۸۹۶) حضرت عبد الرحمٰن بن کعب بن مالک فرماتے ہیں کہ جب میرے والد کی بینائی زائل ہو گئی تو میں انہیں لے کر جمعہ کی

نماز کے لئے جایا کرتا تھا۔ جب وہ جمعہ کی اذان سنتے تو ابوامامہ اسعد بن زرارہ کے لئے استغفار کرتے اور دعا کرتے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ اے ابا جان! جمعہ کے دن آپ ابو امامہ کے لئے دعا اور استغفار کیوں کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا بیٹا! حضور ﷺ کے (مدینہ منورہ کی طرف) تشریف لانے سے پہلے سب سے پہلے انہوں نے ہی ہمیں جمعہ کی نماز بنو بیاضہ کے چشمے اور چراگاہ کے پاس پڑھائی تھی۔ میں نے پوچھا کہ اس وقت آپ کتنے آدمی تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس وقت ہم چالیس آدمی تھے۔

(٣٦٨٩٧) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : أَوَّلُ مَا سُمِعَتْ فِي الْجِنَازَةِ اسْتَغْفِرُوا لَهُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ فِي جِنَازَةِ سَعِيدِ بْنِ أَوْسٍ.

(۳۶۸۹۷) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے سعید بن اوس کے جنازہ میں یہ آواز سنی گئی ''استغفروا لہ، غفر اللہ لکم'' تم ان کے لئے استغفار کرو اللہ تمہیں معاف فرمائے گا۔

(٣٦٨٩٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ حَكِيمٍ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الصَّدَاقَ أَرْبَعَ مِئَةِ دِينَارٍ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ.

(۳۶۸۹۸) حضرت مغیرہ بن حکیم فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے عورتوں کا مہر چار سو دینار حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے طے فرمایا۔

(٣٦٨٩٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، أَنَّ أُمَّ أَيْمَنَ أَمَرَتْ بِالنَّعْشِ لِلنِّسَاءِ.

(۳۶۸۹۹) حضرت طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ عورتوں کی میت کو چارپائی پر رکھنے کا حکم سب سے پہلے حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے دیا۔

(٣٦٩٠٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي سُفْيَانُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : قَدِمَتْ أُمُّ أَيْمَنَ مِنَ الْحَبَشَةِ وَهِيَ أَمَرَتْ بِالنَّعْشِ لِلنِّسَاءِ.

(۳۶۹۰۰) حضرت طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا حبشہ سے آئی تھیں، انہوں نے عورتوں کی میت کو چارپائی پر رکھنے کا حکم دیا۔

(٣٦٩٠١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ : رَحْمَةُ اللهِ عَلَى أَبِي بَكْرٍ ، كَانَ أَوَّلَ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ.

(۳۶۹۰۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پر اپنی رحمت فرمائیں، وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے قرآن مجید کو دو تختیوں میں جمع کیا۔

(٣٦٩٠٢) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ : رَحْمَةُ اللهِ

عَلَى أَبِي بَكْرٍ ، هُوَ أَوَّلُ مَنْ جَمَعَ ما بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ.

(۳۶۹۰۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پر اپنی رحمت فرمائیں، وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے قرآن مجید کو دو تختیوں میں جمع کیا۔

(٣٦٩٠٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ بَدَأَ بِالْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ قَبْلَ الصَّلاَةِ مَرْوَانُ.

(۳۶۹۰۳) حضرت طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ عید کے دن نماز سے پہلے سب سے پہلے خطبہ دینے والا مروان ہے۔

(٣٦٩٠٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ جَهَرَ ، وأَوَّلُ مَنْ أَعْلَنَ التَّسْلِيمَ فِي الصَّلاَةِ ، عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.

(۳۶۹۰۴) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ نماز کے سلام کو سب سے پہلے اونچی آواز سے کہنے والے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔

(٣٦٩٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ أَحْدَثَ الأَذَانَ فِي الْعِيدَيْنِ مُعَاوِيَةُ.

(۳۶۹۰۵) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ عیدین میں سے پہلے دو اذانیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دلوائیں۔

(٣٦٩٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا أَبِي ، عن عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ أَحْدَثَ الأَذَانَ فِي الْعِيدَيْنِ ابْنُ الزُّبَيْرِ.

(۳۶۹۰۶) حضرت ابوقلابہ فرماتے ہیں کہ عیدین میں سب سے پہلے دو اذانیں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے دلوائیں۔

(٣٦٩٠٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ صَلَّى الضُّحَى :ذُو الزَّوَائِدِ رَجُلٌ كَانَ يَجِيءُ إِلَى السُّوقِ فِي الْحَوَائِجِ فَيُصَلِّي.

(۳۶۹۰۷) حضرت ابوامامہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے چاشت کی نماز پڑھنے والے شخص کا نام ذوالزوائد ہے۔ وہ ایک آدمی تھا جو ضروریات کے لئے بازار جایا کرتا تھا اور وہاں چاشت کی نماز پڑھتا تھا۔

(٣٦٩٠٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ جَعَلَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، أَشَارَ بِهِ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ.

(۳۶۹۰۸) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ مال غنیمت میں گھڑسوار کے لئے سب سے پہلے دو حصے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مقرر فرمائے۔ انہیں اس کا مشورہ بنو تمیم کے ایک آدمی نے دیا تھا۔

(٣٦٩٠٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ جَهَرَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ فِي الصَّلاَةِ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ.

(۳۶۹۰۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ نماز میں مؤذنین کو اونچی آواز سے سب سے پہلے عبید اللہ بن زیاد نے پڑھا۔

(٣٦٩١٠) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : بَلَغَنَا أَنَّ خَدِيجَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ أَوَّلَ مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتَتْ قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلَاةُ.

(۳۶۹۱۰) حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں کہ ام المؤمنین حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے ایمان لائیں اور نماز کی فرضیت سے پہلے ان کا انتقال ہو گیا۔

(٣٦٩١١) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، قَالَ : كَانَ مِنْ خُلُقِ الأَوَّلِينَ النَّظَرُ فِي الْمُصْحَفِ.

(۳۶۹۱۱) حضرت یونس فرماتے ہیں کہ پہلے لوگوں کی عادات میں سے قرآن مجید کو دیکھ کر پڑھنا تھا۔

(٣٦٩١٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو عُمَيْرٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ أَحْدَثَ مِنْ نِسَاءِ الْعَرَبِ جَرَّ الذُّيُولِ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : لَمَّا فَرَّتْ مِنْ سَارَةَ أَرْخَتْ ذَيْلَهَا لِتَعْفِيَ أَثَرَهَا ، وَأَوَّلُ مَنْ طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ.

(۳۶۹۱۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عرب کی عورتوں میں سب سے پہلے دامن کو اسماعیل علیہ السلام کی والدہ نے گھسیٹ کر چلنے کا رواج ڈالا۔ جب وہ سارہ کے یہاں سے روانہ ہوئیں تو انہوں نے اپنے دامن کو اپنے پیچھے لٹکتا ہوا چھوڑ دیا تا کہ ان کے نشانات قدم مٹ جائیں۔ اور صفا و مروہ کے درمیان سب سے پہلے طواف بھی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ نے کیا۔

(٣٦٩١٣) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ أَظْهَرَ الإِسْلَامَ سَبْعَةٌ : رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ وَخَبَّابٌ وَصُهَيْبٌ وَعَمَّارٌ وَسُمَيَّةُ أُمُّ عَمَّارٍ.

(۳۶۹۱۳) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے ان لوگوں نے اسلام کا اظہار کیا: حضرت ابو بکر، حضرت بلال، حضرت خباب، حضرت صہیب، حضرت عمار، حضرت سمیہ ام عمار رضی اللہ عنہم

(٣٦٩١٤) حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَبُو أُسَامَةَ ، عن إسماعيل قَالَ : حَدَّثَنِي عَامِرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبْزَى ، قَالَ : صَلَّيْت مَعَ عُمَرَ عَلَى زَيْنَبَ ، وَكَانَتْ أَوَّلَ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۶۹۱۴) حضرت عبد الرحمن بن ابزی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت زینب کی نماز جنازہ ادا کی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انتقال کرنے والی پہلی عورت حضرت زینب رضی اللہ عنہا ہیں۔

(٣٦٩١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ مَوْلَى الأَنْصَارِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ ، فَذَكَرْتُهُ لِإِبْرَاهِيمَ فَأَنْكَرَهُ ، وَقَالَ : أَبُو بَكْرٍ.

(۳۶۹۱۵) حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے اسلام حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قبول کیا۔ ابو حمزہ کہتے ہیں کہ میں نے ان کے اس قول کا تذکرہ حضرت ابراہیم سے کیا تو انہوں نے اس کا انکار کیا اور فرمایا کہ سب سے پہلے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔

(٣٦٩١٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : جُعِلَ لِرَجُلٍ أَوَاقِيَ عَلَى أَنْ يَقْتُلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطْلَعَهُ اللَّهُ عَلَى ذَلِكَ ، فَأَمَرَ بِهِ فَصُلِبَ ، وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ صُلِبَ فِي الإِسْلاَمِ. (ابوداؤد ۲۹۸)

(۳۶۹۱۶) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کو ایک مرتبہ اس بات پر بہت سا مال دیا گیا کہ وہ نعوذ باللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کردے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات پر مطلع فرمادیا تو اس کو سولی پر چڑھانے کا حکم دیا۔ اسلام میں سب سے پہلے اسی شخص کو سولی چڑھایا گیا۔

(٣٦٩١٧) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيَّ يَقُولُ : أَنَا أَوَّلُ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : لاَ يَبُلْ أَحَدُكُمْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ حَدَّثَ النَّاسَ بِهِ.

(۳۶۹۱۷) حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''تم میں سے کوئی قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب نہ کرے'' سب سے پہلے میں نے ہی اس بات کو لوگوں سے بیان کیا۔

(٣٦٩١٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ أَلَّفَ من الْقَبَائِلِ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُهَيْنَةُ.

(۳۶۹۱۸) حضرت زکریا فرماتے ہیں کہ قبائل میں سب سے پہلے جس قبیلے نے ہزار کی تعداد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت کا اعلان کیا وہ قبیلہ جہینہ ہے۔

(٣٦٩١٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أَوَّلُ مِنْ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ أَبُو سِنَانٍ الأَسَدِيُّ.

(۳۶۹۱۹) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت رضوان سب سے پہلے ابو سنان اسدی نے کی۔

(٣٦٩٢٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : أَوَّلُ شَهِيدٍ اسْتُشْهِدَ فِي الإِسْلاَمِ أُمُّ عَمَّارٍ ، طَعنها أَبُو جَهْلٍ بِحَرْبَةٍ فِي قُبُلِهَا.

(۳۶۹۲۰) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اسلام کی پہلی شہید حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ ابو جہل نے ان کی شرمگاہ پر نیزہ مار کر انہیں شہید کیا تھا۔

(٣٦٩٢١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ : قَالَ أَوَّلُ مَنِ اسْتُشْهِدَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

يَوْمَ بَدْرٍ مِهْجَعٌ مَوْلَى عُمَرَ.

(۳۶۹۲۱) حضرت قاسم بن عبد الرحمٰن فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر میں مسلمانوں کے پہلے شہید حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مولیٰ حضرت مجمع رضی اللہ عنہ ہیں۔

(٣٦٩٢٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعَمَ جَدَّةً مَعَ ابْنِهَا السُّدُسَ ، وَكَانَتْ أَوَّلَ جَدَّةٍ وَرِثَتْ فِي الإِسْلاَمِ.

(۳۶۹۲۲) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دادی کو اس کے بیٹے کے ساتھ سدس عطا فرمایا۔ یہ اسلام میں وارث بننے والی پہلی دادی تھی۔

(٣٦٩٢٣) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ : بِدْعَةٌ ، وَأَوَّلُ مَنْ قَضَى بِهَا مُعَاوِيَةُ.

(۳۶۹۲۳) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ گواہ کے ساتھ قسم لینا ایک نئی چیز تھی جس کا سب سے پہلے حکم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دیا۔

(٣٦٩٢٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ تَرَكَ إِحْدَى إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ ابْنُ الأَصَمِّ.

(۳۶۹۲۴) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ ابن الاصم نے سے پہلے اذان میں کانوں میں ایک انگلی کے رکھنے کو ترک کیا۔

(٣٦٩٢٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : رَفْعُ الأَيْدِي يَوْمَ الْجُمُعَةِ مُحْدَثٌ ، وَأَوَّلُ مَنْ أَحْدَثَ رَفْعَ الأَيْدِي يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَرْوَانُ.

(۳۶۹۲۵) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن ہاتھ اٹھانا نئی چیز ہے۔ سب سے پہلے جمعہ کے دن ہاتھ اٹھانے والا مروان ہے۔

(٣٠٩٢٦) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَوَّلُ مَنْ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الْجُمُعَةِ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مَعْمَرٍ.

(۳۶۹۲۶) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ جمعہ کی نماز میں سب سے پہلے ہاتھ اٹھانے والے عبید اللہ بن معمر ہیں۔

(٣٦٩٢٧) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : أَوَّلُ مَصْلُوبٍ صُلِبَ فِي الإِسْلاَمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي لَيْثٍ جَعَلَتْ لَهُ قُرَيْشٌ أَوَاقِيَ عَلَى أَنْ يَقْتُلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَهُ ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهِ فَصُلِبَ.

(۳۶۹۲۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلے بنولیث کے ایک آدمی کو سولی پر چڑھایا گیا۔ قریش نے اسے بہت سا مال اس لئے دیا تھا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کردے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دے دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو سولی دینے کا حکم دیا۔

(٣٦٩٢٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : أَوَّلُ جَدَّةٍ أُطْعِمَتْ فِي الإِسْلاَمِ السُّدُسَ جَدَّةٌ

أُطْعِمَتْهُ وَابْنُهَا حَيٌّ.

(۳۶۹۲۸) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلے جس دادی کو سدس دیا گیا وہ ایک عورت تھیں جنہیں ان کے بیٹے کی زندگی میں سدس حصہ ملا۔

(۳۶۹۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، عَنْ غُلاَمٍ لِسَلْمَانَ وَيُقَالُ لَهُ سُوَيْد وَأَثْنَى عَلَيْهِ خَيْرًا ، قَالَ :لَمَّا افْتَتَحَ النَّاسُ الْمَدَائِنَ وَخَرَجُوا فِي طَلَبِ الْعَدُوِّ أَصَبْتُ سَلَّةً ، فَقَالَ : سَلْمَانُ :هَلْ عِنْدَكَ طَعَامٌ ، فَقُلْتُ :سَلَّةٌ أَصَبْتُهَا ، فَقَالَ :هَاتِهَا ، فَإِنْ كَانَ مَالاً رَفَعْنَاهُ إِلَى هَؤُلاَءِ ، وَإِنْ كَانَ طَعَامًا أَكَلْنَاهُ ، قَالَ :فَفَتَحْنَاهَا فَإِذَا أَرْغِفَةٌ حُوَّارَى وَجُبْنَةٌ وَسِكِّينٌ ، فَكَانَ أَوَّلُ مَا رَأَتِ الْعَرَبُ الْحُوَّارَى.

(۳۶۹۲۹) حضرت ابو عالیہ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے ایک غلام سے نقل کیا ہے کہ جب مسلمانوں نے مدائن کو فتح کر لیا اور دشمن کی تلاش میں نکلے تو مجھے ایک ٹوکری ملی۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس کھانا ہے۔ میں نے کہا کہ مجھے ایک ٹوکری ملی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ میرے پاس لاؤ اگر تو اس میں مال ہے تو ہم مالِ غنیمت میں جمع کرا دیں گے اور اگر اس میں کھانا ہے تو ہم کھالیں گے۔ ہم نے اس ٹوکری کو کھولا تو اس میں سفید آٹے کی روٹیاں، مکھن اور چھری تھی۔ عربوں نے پہلی مرتبہ وہاں سفید روٹیاں دیکھی تھیں۔

(۳۶۹۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :كَانُوا يَتَرَاهَنُونَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ الزُّهْرِيُّ :وَأَوَّلُ مَنْ أَعْطَى فِيهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.

(۳۶۹۳۰) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک دوسرے کے پاس رہن رکھوایا کرتے تھے۔ حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اس میں سب سے پہلے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ادائیگی فرمائی۔

(۳۶۹۳۱) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ قُلْتُ لَلزُّهْرِيِّ :مَنْ أَوَّلُ مَنْ وَرَّثَ الْعَرَبُ مِنَ الْمَوَالِي ، قَالَ :عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.

(۳۶۹۳۱) حضرت جعفر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زہری سے سوال کیا کہ عربوں میں سب سے پہلے کس نے موالی کو وارث قرار دیا۔ حضرت زہری نے فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے۔

(۳۶۹۳۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ أَنْ أَبَا بَكْرٍ طَافَ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فِي خِرْقَةٍ ، وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الإِسْلاَمِ.

(۳۶۹۳۲) حضرت ابو اسحاق ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی پیدائش کے بعد ان کو ایک کپڑے میں لے کر طواف کرایا۔ وہ (ہجرت کے بعد) اسلام میں پیدا ہونے والے پہلے بچے تھے۔

(۳۶۹۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُتْبَةَ ، يَعْنِي الْمَسْعُودِيَّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ،

قَالَ : كَانَ أَوَّلُ مَنْ أَفْشَى الْقُرْآنَ بمكة مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ مَسْعُودٍ ، وَأَوَّلُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا صُلِّيَ فِيهِ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ ، وَأَوَّلُ مَنْ أَذَّنَ بِلاَلٌ ، وَأَوَّلُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ سَعْدُ بْنُ مَالِكَ ، وَأَوَّلُ مَنْ قُتِلَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِهْجَعٌ ، وَأَوَّلُ مَنْ عَدَا بِهِ فَرَسُهُ فِي سَبِيلِ اللهِ الْمِقْدَادُ ، وَأَوَّلُ حَيٍّ أَدَّوْا الصَّدَقَةَ مِنْ قِبَلِ أَنْفُسِهِمْ بَنُو عُذْرَةَ ، وَأَوَّلُ حَيٍّ أَلْفُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُهَيْنَةُ.

(۳۶۹۳۳) حضرت قاسم بن عبد الرحمٰن فرماتے ہیں کہ مکہ میں رسول اللہ ﷺ کے منہ مبارک سے سب سے پہلے قرآن کی تعلیم حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حاصل کی۔ سب سے پہلے مسجد حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے بنائی۔ سب سے پہلے اذان حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے دی۔ اللہ کے راستے میں سب سے پہلے تیر چلانے والے حضرت سعد بن مالک۔ (مردوں میں) سب سے پہلے شہید حضرت مجع ہیں۔ اللہ کے راستے میں سب سے پہلے گھوڑا دوڑانے والے حضرت مقداد ہیں۔ سب سے پہلے زکوٰۃ ادا کرنے والا قبیلہ بنو عذرہ ہے۔ سب سے پہلے ایک مضبوط جمعیت کے ساتھ حضور ﷺ کے ساتھ آ ملنے والا قبیلہ جہینہ ہے۔

(۳۶۹۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا عَامِرٌ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرِ أَبُو سِنَانِ بْنُ وَهْبِ الأَسَدِيُّ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :عَلاَمَ تُبَايِعُ ، قَالَ عَلَى مَا فِي نَفْسِكَ ، فَبَايَعَهُ ، ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ فَبَايَعُوهُ.

(۳۶۹۳۴) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ بیعت رضوان کے موقع پر سب سے پہلے درخت کے نیچے حضور ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کرنے والے حضرت ابو سنان وہب الاسدی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا تھا کہ تم کس چیز پر بیعت کر رہے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ اس چیز پر جو آپ کے دل میں ہے۔ لہٰذا انہوں نے بیعت کی اور پھر بعد میں دوسرے لوگ بھی حضور ﷺ کے دست اقدس پر بیعت ہو گئے۔

(۳۶۹۳٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ أَشَارَ بِصَنْعَةِ النَّعْشِ أَنْ يُرْفَعَ أَسْمَاءُ ابْنَةُ عُمَيْسٍ حِينَ جَائَتْ مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ ، رَأَتْهُمْ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ بِأَرْضِهِمْ.

(۳۶۹۳۵) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے حکم دیا کہ عورتوں کی نعش کو چارپائی پر رکھا جائے۔ یہ حکم انہوں نے اس وقت دیا جب وہ ارضِ حبشہ سے واپس تشریف لائیں وہاں لوگ یونہی کیا کرتے تھے۔

(۳۶۹۳٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ الْجَرْمِيِّ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْبَاذَقِ ، فَقَالَ : سَبَقَ مُحَمَّدٌ الْبَاذِقَ ، أَنَا أَوَّلُ الْعَرَبِ سَأَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ ذَلِكَ.

(۳۶۹۳۶) حضرت ابو جویریہ جرمی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے باذق (انگور کا ایسا شیرہ جسے ہلکا سا پکایا جائے اور وہ سخت ہو جائے) کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ محمد باذق کے بارے میں آگے نکل گئے۔ میں وہ پہلا شخص ہوں جس نے حضرت ابن عباس سے اس کے بارے میں سوال کیا۔

(٣٦٩٣٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ ، قَالَ : أَوَّلُ جَدٍّ وَرِثَ فِي الإِسْلاَمِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، فَأَرَادَ أَنْ يَحْتَازَ الْمَالَ كُلَّهُ ، فَقُلْتُ : يا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّهُمْ شَجَرَةٌ دُونَكَ ، يَعْنِي بَنِي بَنِيهِ.

(۳۶۹۳۷) حضرت عبدالرحمٰن بن غنم فرماتے ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلے دادا کی حیثیت سے وارث بننے والے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔ وہ سارا مال حاصل کرنا چاہتے تھے میں نے ان سے عرض کیا کہ وہ یعنی ان کے پوتے آپ ہی کی اولاد جیسے ہیں۔

(٣٦٩٣٨) حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ مُضَرَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : لَمَّا وَلِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْخِلاَفَةَ فَرَضَ الْفَرَائِضَ وَدَوَّنَ الدَّوَاوِينَ وَعَرَّفَ الْعُرَفَاءَ.

(۳۶۹۳۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے تو انہوں نے میراث میں لوگوں کو حصے دلوانے کا اہتمام کرایا۔ دواوین مقرر کئے اور لوگوں کے نام لکھوائے۔

(٣٦٩٣٩) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هُرَيْمٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ ، قَالَ : أَتَى عُمَرَ رَجُلٌ مِنْ ثَقِيفٍ يُقَالُ لَهُ نَافِعُ بْنُ الْحَارِثِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنِ افْتَلَى الْفِلاَءَ بِالْبَصْرَةِ.

(۳۶۹۳۹) حضرت محمد بن عبیداللہ ثقفی فرماتے ہیں کہ ثقیف کے ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جن کا نام نافع بن حارث تھا۔ وہ پہلے آدمی ہیں جنہوں نے بصرہ میں بے آباد زمین کو آباد کیا۔

(٣٦٩٤٠) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْت الْبَرَاءَ يَقُولُ : أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ ، وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَجَعَلاَ يُقْرِآنِ النَّاسَ الْقُرْآنَ ، قَالَ : ثُمَّ جَاءَ عَمَّارٌ وَبِلاَلٌ وَسَعْدٌ ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عِشْرِينَ رَاكِبًا ، ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْت أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرِحُوا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِهِ. (بخاری ۳۹۲۴۔ احمد ۲۸۴)

(۳۶۹۴۰) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے جو سب سے پہلے ہمارے پاس (مدینہ منورہ) آئے وہ حضرت مصعب بن عمیر اور حضرت ابن ام مکتوم ہیں۔ ان دونوں نے لوگوں کو قرآن پڑھانا شروع کیا۔ پھر حضرت عمار، حضرت بلال، حضرت سعد آئے۔ پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیس سواروں کے ساتھ آئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے۔ میں نے مدینہ والوں کو کسی بات پر اتنا خوش نہیں دیکھا جتنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر دیکھا۔

(٣٦٩٤١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لَمْ يُقْطِعِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلاَ أَبُو بَكْرٍ ، وَلاَ عُمَرُ ، وَلاَ عَلِيٌّ ، وَأَوَّلُ مَنْ أَقْطَعَ الْقَطَائِعَ عُثْمَانُ ، وَبِيعَتِ الأَرْضُونَ فِي إِمَارَةِ عُثْمَانَ.

(۳۶۹۴۱) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ نہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو زمین کے ٹکڑے دیئے، نہ حضرت ابوبکر نے نہ حضرت عمر نے اور نہ حضرت علی رضی اللہ عنہم نے۔ سب سے پہلے زمین کے ٹکڑے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دیئے۔

(٣٦٩٤٢) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي الْجُمُعَةِ مُعَاوِيَةُ.

(۳۶۹۴۲) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ جمعہ کے خطبہ میں سب سے پہلے منبر پر بیٹھنے والے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

(٣٦٩٤٣) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ حَبَّةَ الْعُرَنِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : أَنَا أَوَّلُ رَجُلٍ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۶۹۴۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نماز ادا کی۔

(٣٦٩٤٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، قَالَ : قُلْتُ لابْنِ الْحَنَفِيَّةِ : أَبُو بَكْرٍ كَانَ أَوَّلَ الْقَوْمِ إِسْلاَمًا ، قَالَ : لاَ.

(۳۶۹۴۴) حضرت سالم بن ابی جعد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن حنفیہ سے پوچھا کہ کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے قوم میں اسلام قبول کیا؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔

(٣٦٩٤٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، عَنْ زَائِدَةَ بْنِ قُدَامَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ أَظْهَرَ إِسْلاَمَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبُو بَكْرٍ وَعَمَّارٌ وَأُمُّهُ سُمَيَّةُ وَصُهَيْبٌ وَبِلاَلٌ وَالْمِقْدَادُ.

(۳۶۹۴۵) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے اسلام کا اظہار کرنے والے یہ حضرات ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمار، ان کی والدہ حضرت سمیہ، حضرت صہیب، حضرت بلال اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہم

(٣٦٩٤٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : اسْتَقْضَى شُرَيْحًا عُمَرَ عَلَى الْكُوفَةِ فِي قَضِيَّةٍ وَاسْتَقْضَى كَعْبَ بْنَ سُورٍ عَلَى الْبَصْرَةِ فِي قَضِيَّةٍ.

(۳۶۹۴۶) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شریح کو کوفہ کا اور کعب بن سور کو بصرہ کا قاضی بنایا۔

(٣٦٩٤٧) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِنَّ أَوَّلَ حَيٍّ أَلَّفُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُهَيْنَةُ.

(۳۶۹۴۷) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ بڑی تعداد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے پہلے ملنے والا قبیلہ جہینہ ہے۔

(٣٦٩٤٨) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا قَرِيبًا مِنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَخَطَبَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ فَجَلَسَ ، فَقَالَ : أَلاَ تَنْظُرُونَ وَاللهِ مَا رَأَيْتُ إِمَامَ قَوْمٍ مُسْلِمِينَ يَخْطُبُ جَالِسًا.

(۳۶۹۴۸) حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ میں جمعہ کے دن حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے قریب بیٹھا تھا۔ ضحاک بن قیس نے بیٹھ کر خطبہ دیا تو حضرت کعب بن عجرہ نے فرمایا کہ کیا تم نہیں دیکھتے؟ خدا کی قسم! میں نے کبھی مسلمانوں کے امام کو بیٹھ کر خطبہ دیتے نہیں دیکھا۔

(٣٦٩٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عَرْعَرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ لَهُ رَجُلٌ :أَخْبِرْنِي ، عَنِ الْبَيْتِ أَهُوَ أَوَّلُ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ ، قَالَ :لاَ ، لَكِنَّهُ أَوَّلُ بَيْتٍ وُضِعَتْ فِيهِ الْبَرَكَةُ مَقَامُ إبْرَاهِيمَ مَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا.

(۳۶۹۴۹) حضرت خالد روایت کرتے ہیں عرعرہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ مجھے اس گھر کے بارے میں بتائیے جو لوگوں کے لئے سب سے پہلے بنایا گیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں اس گھر کے بارے میں بتاتا ہوں جس میں سب سے پہلے برکت رکھی گئی۔ وہ مقام ابراہیم ہے جو اس میں داخل ہو گیا امن پا گیا۔

(٣٦٩٥٠) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ جَعَلَ الْعُشُورَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.

(۳۶۹۵۰) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ عشر سب سے پہلے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مقرر فرمائے۔

(٣٦٩٥١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ رَأَيْته يَمْشِي بَيْنَ الرُّكْنِ الْيَمَانِي وَالْحَجَرِ الأَسْوَدِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ.

(۳۶۹۵۱) حضرت ابن ابی نجیح فرماتے ہیں کہ میں نے سب سے پہلے رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان عروہ بن زبیر کو چلتے ہوئے دیکھا۔

(٣٦٩٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ :قِيلَ لِلْحَسَنِ :مَنْ أَوَّلُ مَنْ أَعْتَقَ أُمَّهَاتِ الأَوْلاَدِ ، قَالَ عُمَرُ ، قُلْتُ : فَهَلْ يُرِقُّهُنَّ إنْ زَنَيْنَ ، قَالَ :لاَهَا اللَّهَ إذًا.

(۳۶۹۵۲) حضرت عوف فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے سوال کیا کہ سب سے پہلے ان باندیوں کو کس نے آزاد کرنے کا حکم دیا جن سے اولاد ہوئی ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے۔ میں نے سوال کیا کہ اگر وہ زنا کریں تو کیا وہ باندیاں رہیں گی؟ انہوں نے فرمایا کہ اس سے اللہ کی پناہ۔

(٣٦٩٥٣) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ قَوْمًا فِيهِمْ حَادٍ يَحْدُو ، فَلَمَّا رَأَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَتَ حَادِيهِمْ ، فَقَالَ :مَنِ الْقَوْمُ ، قَالُوا :مِنْ مُضَرَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :وَأَنَا مِنْ مُضَرَ ، فَقَالَ :مَا شَأْنُ حَادِيكُمْ لاَ يَحْدُو فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إنَّا أَوَّلُ الْعَرَبِ حُدَاءً ، قَالَ :وَمَا ذَاكَ ، قَالُوا :إنَّ رَجُلاً مِنَّا وَسَمَّوْهُ غَزَبَ فِي إبِلٍ لَهُ فِي أَيَّامِ الرَّبِيعِ ، فَبَعَثَ غُلاَمًا لَهُ مَعَ الإِبِلِ ، فَأَبْطَأَ الْغُلاَمُ ، ثُمَّ جَاءَ فَجَعَلَ يَضْرِبُهُ بِعَصًا عَلَى يَدِهِ ، فَانْطَلَقَ الْغُلاَمُ وَهُوَ يَقُولُ :وَايَدَاهُ وَايَدَاهُ ، قَالَ :فَتَحَرَّكَتِ الإِبِلُ وَنَشِطَتْ ، فَقَالَ لَهُ :أَمْسِكْ أَمْسِكْ ، قَالَ : فَافْتَتَحَ النَّاسُ الْحُدَاءَ.

(۳۶۹۵۳) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ملاقات ایک ایسی قوم سے ہوئی جن میں ایک حدی خواں حدی پڑھ رہا تھا لیکن جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو وہ خاموش ہوگیا۔ حضور ﷺ نے سوال کیا کہ یہ کون سی قوم ہے؟ آپ کو بتایا گیا کہ یہ قبیلہ مضر سے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں بھی مضر سے ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تمہارا حدی خواں خاموش کیوں ہوگیا۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم عربوں میں سب سے پہلے حدی پڑھنے والے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا وہ کیسے؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہماری قوم کا ایک آدمی بہار کے موسم میں اپنے اونٹوں سے دور تھا۔ اس نے اپنے غلام کو اونٹ لینے بھیجا تو غلام نے دیر کردی۔ پھر وہ آدمی خود آیا اور غلام کو عصا سے اس کے ہاتھ پر مارنا شروع کردیا۔ تو غلام 'وایداہ! وایداہ!'' (ہائے میرا ہاتھ، ہائے میرا ہاتھ) کہتے ہوئے چلنے لگا۔ اس کا یہ جملہ سن کر اونٹ تیز تیز حرکت کرنے لگے اور نشاط میں آگئے۔ اس آدمی نے کہا کہ یہ کہتے رہو، یہ کہتے رہو۔ اس کے بعد سے لوگوں میں حدی کا رواج پڑ گیا۔

(۳۶۹۵٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَالْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ : إِنَّ أَوَّلَ مَنْ فَرَضَ الْعَطَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَفَرَضَ فِيهِ الدِّيَةَ كَامِلَةً.

(۳۶۹۵۴) حضرت شعبی اور حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ سالانہ وظیفہ سب سے پہلے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مقرر فرمایا اور اس میں پوری دیت بھی لازم کی۔

(۳۶۹۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ : بَعَثَ الْعَلاَءُ بْنُ الْحَضْرَمِيِّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَمَانِ مِئَةِ أَلْفٍ مِنْ خَرَاجِ الْبَحْرَيْنِ ، وَكَانَ أَوَّلَ خَرَاجٍ قَدِمَ بِهِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَمَرَ بِهِ فَنُثِرَ عَلَى حَصِيرٍ فِي الْمَسْجِد ، وَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ إِلَى الصَّلاَةِ فَصَلَّى ، ثُمَّ جَاءَ إِلَى الْمَالِ فَمَثُلَ عَلَيْهِ قَائِمًا فَلَمْ يُعْطِ سَاكِتًا وَلَمْ يَمْنَعْ سَائِلا ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ فَيَقُولُ : أَعْطِنِي ، فَيَقُولُ : خُذْ قَبْضَةً ، ثُمَّ يَجِيءُ الرَّجُلُ فَيَقُولُ : أَعْطِنِي ، فَيَقُولُ : خُذْ قَبْضَتَيْنِ ، وَيَجِيءُ الرَّجُلُ فَيَقُولُ : أَعْطِنِي ، فَيَقُولُ : خُذْ ثَلاَثَ قَبَضَاتٍ ، فَجَاءَ الْعَبَّاسُ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَعْطِنِي مِنْ هَذَا الْمَالِ ، فَإِنِّي قد أَعْطَيْت فِدَائِ وَفِدَاءَ عَقِيلٍ يَوْمَ بَدْرٍ ، وَلَمْ يَكُنْ لِعَقِيلٍ مَالٌ ، قَالَ : فَأَخَذَ يَبْسُطُ خَمِيصَةً كَانَتْ عَلَيْهِ ، وَجَعَلَ يَحْثِي مِنَ الْمَالِ ، فَحَثَا فِيهَا ، ثُمَّ قَامَ بِهِ فَلَمْ يُطِقْ حَمْلَهُ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، احْمِلْ عَلَيَّ ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حَتَّى بَدَا ضَاحِكُهُ ، وَقَالَ : أَنْقِصْ مِنَ الْمَالِ وَقُمْ بِقَدْرِ مَا تُطِيقُ ، فَلَمَّا وَلَّى الْعَبَّاسُ ، قَالَ : أَمَّا إِحْدَى اللَّتَيْنِ وَعَدَنَا اللَّهُ فَقَدْ أَنْجَزَ لَنَا إِحْدَاهُمَا ، وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ الأُخْرَى ، قوله تعالى : ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِمَنْ فِي أَيْدِيكُمْ مِنَ الأَسْرَى إِنْ يَعْلَمِ اللَّهُ فِي قُلُوبِكُمْ خَيْرًا﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ ، فَقَدْ أَنْجَزَهَا اللَّهُ لَنَا وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ الأُخْرَى.

(۳۶۹۵۵) حضرت حمید بن ہلال کہتے ہیں کہ حضرت علاء بن حضرمی نے حضور ﷺ کی طرف بحرین کے خراج میں سے آٹھ

لاکھ درہم بھیجے۔ یہ پہلا اخراج تھا جو رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا۔ آپ نے حکم دیا اور اس مال کو مسجد میں ایک چٹائی بچھا کر اس پر ڈال دیا گیا۔ مؤذن نے اذان دی اور آپ ﷺ نے نماز پڑھائی۔ پھر آپ اس مال کے پاس آئے اور اس کے پاس کھڑے ہوگئے، آپ نے کسی خاموش کو مال نہ دیا اور کسی مانگنے والے کو محروم نہ فرمایا۔ ایک آدمی آتا اور کہتا کہ مجھے عطا کیجئے آپ اس سے فرماتے کہ ایک مٹھی لے لو۔ پھر ایک آدمی آتا اور وہ کہتا کہ مجھے عطا کیجئے آپ اس سے فرماتے کہ دو مٹھیاں لے لو۔ پھر ایک آدمی آتا اور کہتا کہ مجھے عطا کیجئے آپ اس سے فرماتے کہ تم تین مٹھیاں لے لو۔ اتنے میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! مجھے بھی اس مال میں سے عطا کیجئے۔ میں نے غزوہ بدر میں اپنا اور عقیل کا فدیہ دیا تھا۔ جبکہ عقیل کے پاس مال نہیں تھا۔ پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ اپنے موجود چادر میں وہ مال بھرنے لگے۔ چادر بھرنے کے بعد جب وہ اٹھانے لگے تو ان سے اٹھایا نہ گیا۔ انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! مجھ پر اسے لدوا دیجئے۔ آپ ان کی طرف دیکھ کر اتنا ہنسے کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہوگئے۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ مال کم کرلو اور اتنا اٹھاؤ جتنا اٹھا سکتے ہو۔ جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ چلے گئے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے جن دو چیزوں کا وعدہ فرمایا تھا ان میں سے ایک کو پورا کردیا۔ اور ہم دوسری کا انتظار کررہے ہیں۔ پھر قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿یَا أَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِمَنْ فِی أَیْدِیكُمْ مِنَ الْأَسْرَی إِنْ یَعْلَمِ اللَّهُ فِی قُلُوبِكُمْ خَیْرًا﴾ اللہ تعالیٰ نے اس کو پورا کردیا اور ہم دوسری بات کے پورا ہونے کا انتظار کررہے ہیں۔

(٣٦٩٥٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ قَاسَ إِبْلِيسُ ، وَإِنَّمَا عُبِدَتِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِالْمَقَايِيسِ.

(۳۶۹۵۶) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے قیاس کرنے والا ابلیس تھا اور سورج اور چاند کی عبادت بھی قیاس کی وجہ سے کی گئی۔

(٣٦٩٥٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مَا تَكَلَّمَ النَّاسُ فِي الْقَدَرِ جَاءَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : كَانَ فِي قَدَرِ اللهِ ، أَنَّ شَرَارَةً طَارَتْ فَأَحْرَقَتِ الْبَيْتَ ، فَقَالَ رَجُلٌ :هَذَا مِنْ قَدَرِ اللهِ ، وَقَالَ آخَرُ : لَيْسَ مِنْ قَدَرِ اللهِ.

(۳۶۹۵۷) حضرت حسن بن محمد فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے تقدیر کے بارے میں بات کرنے والا وہ شخص تھا جس نے کہا کہ ایک چنگاری اڑی اور اس نے گھر کو جلا دیا۔ ایک آدمی نے کہا کہ یہ اللہ کی تقدیر تھی۔ دوسرے نے کہا کہ یہ اللہ کی تقدیر نہیں تھی۔

(٣٦٩٥٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ أَبُو سِنَانِ بْنِ وَهْبٍ الأَسَدِيُّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :أُبَايِعُك ، قَالَ :عَلاَمَ تُبَايِعُنِي ، قَالَ :أُبَايِعُك عَلَى مَا فِي نَفْسِكَ ، فَبَايَعَهُ النَّاسُ بَعْدُ.

(۳۶۹۵۸) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر سب سے پہلے حضرت ابو سنان بن وہب اسدی نے

حضور صَلَّالِلّٰہُعَلَیۡہِوَسَلَّمَ کے دست اقدس پر بیعت کی۔ وہ نبی صَلَّالِلّٰہُعَلَیۡہِوَسَلَّمَ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں آپ کے ہاتھ پر بیعت ہونا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تم کس چیز پر بیعت ہونا چاہتے ہو۔ عرض کیا جو چیز آپ کے دل میں ہے میں اس پر بیعت ہونا چاہتا ہوں۔ آپ نے انہیں بیعت فرمایا اور پھر دوسرے لوگ بعد میں بیعت ہوئے۔

(٣٦٩٥٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسٍ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ :أَنَا وَاللهِ أَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

(٣٦٩٥٩) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے اللہ کے راستے میں تیر چلانے والا میں ہوں۔

(٣٦٩٦٠) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ ، عَنْ زَائِدَةَ ، حَدَّثَنَا الْمُخْتَارُ بْنُ فُلْفُلٍ ، قَالَ :قَالَ أَنَسٌ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَنَا أَوَّلُ شَفِيعٍ فِي الْجَنَّةِ.

(٣٦٩٦٠) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّالِلّٰہُعَلَیۡہِوَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ میں جنت میں پہلا سفارش کرنے والا ہوں گا۔

(٣٦٩٦١) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنِ الْحَسَنِ بن سَعْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ هَاجَرَ مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ رَجُلاَنِ مِنْ قُرَيْشٍ.

(٣٦٩٦١) حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ اس امت میں سب سے پہلے قریش کے دو آدمیوں نے ہجرت کی۔

(٣٦٩٦٢) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ مُجَمِّعٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ رَأَيْته يُصَلِّي عَلَى نَعْلَيْهِ عُتْبَةُ بْنُ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ.

(٣٦٩٦٢) حضرت یعقوب بن مجمع کے والد روایت کرتے ہیں کہ میں نے جوتیوں پر سب سے پہلے عتبہ بن عویم بن ساعدہ کو نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(٣٦٩٦٣) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :أَوَّلُ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾.

(٣٦٩٦٣) حضرت عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّالِلّٰہُعَلَیۡہِوَسَلَّمَ پر سب سے پہلے ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾ نازل ہوئی۔

(٣٦٩٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ :أَوَّلُ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾ ثُمَّ نُونٌ.

(٣٦٩٦٤) حضرت عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّالِلّٰہُعَلَیۡہِوَسَلَّمَ پر سب سے پہلے ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾ نازل ہوئی۔ اور پھر سورۃ نون نازل ہوئی۔

(٣٦٩٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قُرَّةَ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، قَالَ : أَخَذْت مِنْ أَبِي مُوسَى : ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾ وَهِيَ أَوَّلُ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۶۹۶۵) حضرت ابو رجاء فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے سب سے پہلے ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾ سیکھی، یہی پہلی آیت تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔

(٣٦٩٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : هِيَ أَوَّلُ سُورَةٍ نَزَلَتْ : ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾ ثُمَّ (ن) .

(۳۶۹۶۶) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے (اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ) نازل ہوئی۔ اور پھر سورۃ نون نازل ہوئی۔

(٣٦٩٦٧) حَدَّثَنَا شَيْخٌ لَنَا ، عَنِ السُّدِّيِّ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ ثَرَدَ الثَّرِيدَ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام.

(۳۶۹۶۷) حضرت سدی فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے ثرید حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بنائی۔

(٣٦٩٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي رَبَاحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ خَضَبَ بِالسَّوَادِ فِرْعَوْنُ.

(۳۶۹۶۸) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے کالا خضاب فرعون نے لگایا۔

(٣٦٩٦٩) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : أَوَّلُ مَخْضُوبٍ خُضِبَ فِي الإِسْلاَمِ أَبُو قُحَافَةَ ، أُرِيَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأْسُهُ مِثْلُ الثَّغَامَةِ ، فَقَالَ : غَيِّرُوهُ بِشَيْءٍ وَجَنِّبُوهُ السَّوَادَ.

(۳۶۹۶۹) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلے خضاب حضرت ابو قحافہ نے لگایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر کو ثغامہ کی طرح دیکھا تو فرمایا کہ اس کو کسی چیز سے بدل لو اور کالے رنگ سے بچو۔

(٣٦٩٧٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا فِطْرٌ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُجَاهِدًا ، عَنْ إِقَامَةِ الْمُؤَذِّنِينَ وَاحِدَةً وَاحِدَةً ، قَالَ : ذَاكَ شَيْءٌ اسْتَخَفَّتْهُ الأُمَرَاءُ.

(۳۶۹۷۰) حضرت فطر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد سے سوال کیا کہ موذنین کا ایک ایک کر کے اقامت کہنا کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس چیز کو امراء نے شروع کرایا ہے۔

(٣٦٩٧١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي فَزَارَةَ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، قَالَ : قُلْتُ لاِبْنِ عُمَرَ : مَنْ أَوَّلُ مَنْ سَمَّاهَا الْعَتَمَةَ ، قَالَ : الشَّيْطَانُ.

(۳۶۹۷۱) حضرت میمون بن مہران کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ سب سے پہلے عتمہ کا نام کس نے دیا آپ نے فرمایا کہ شیطان نے۔

(٣٦٩٧٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَمْعَانَ بْنِ مُجَمِّعٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ مَجْمَعٍ ، عَنْ أَبِيهِ مُجَمِّعِ بْنِ زَيْدٍ،

قَالَ :أَوَّلُ مَنْ رَأَيْته يُصَلِّي فِي النَّعْلَيْنِ عُتْبَةُ بْنُ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ.

(۳۶۹۷۲) حضرت مجمع بن یزید فرماتے ہیں کہ میں نے سب سے پہلے جوتیوں پر عتبہ بن عویم بن ساعدہ کو نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(۳۶۹۷۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِنَّ أَوَّلَ مَنْ أَبْدَأَ الْهِبَةَ عُثْمَان بْنُ عَفَّانَ وَأَوَّلُ مَنْ سَأَلَ الطَّالِبَ الْبَيِّنَةَ أَنَّ غَرِيمَهُ مَاتَ وَدَيْنُهُ عَلَيْهِ عُثْمَان بْنُ عَفَّانَ.

(۳۶۹۷۳) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے ہبہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے شروع کیا۔ سب سے پہلے مقروض کے مرنے کے بعد قرض کے طالب کے لئے گواہی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے طلب کی۔

(۳۶۹۷٤) حَدَّثَنَا مَالِكٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مَسْعُودُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ جَمَعَ النَّاسَ عَلَى الصَّلاَةِ فِي رَمَضَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللّهُ عَنْهُ جَمَعَهُمْ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ.

(۳۶۹۷۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے رمضان میں نمازوں کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جمع کیا۔ آپ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ پر جمع فرمایا۔

(۳۶۹۷۵) حَدَّثَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا مَسْعُودُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :أَوَّلُ الْعَرَبِ كَتَبَ ، يَعْنِي بِالْعَرَبِيَّةِ حَرْبُ بْنُ أُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ ، قِيلَ مِمَّنْ تَعَلَّمَ ذَلِكَ ، قَالَ :مِنْ أَهْلِ الْحِيرَةِ ، قَالَ :مِمَّنْ تَعَلَّمَ أَهْلُ الْحِيرَةِ ، قَالَ :مِنْ أَهْلِ الأَنْبَارِ.

(۳۶۹۷۵) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ عربوں میں سے سب سے پہلے حرب بن امیہ بن عبد شمس نے لکھا۔ ان سے پوچھا گیا کہ انہوں نے لکھنا کہاں سے سیکھا؟ آپ نے فرمایا کہ اہل حیرہ سے۔ سوال ہوا کہ اہل حیرہ نے لکھنا کہاں سے سیکھا؟ فرمایا اہل انبار سے۔

(۳۶۹۷٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ حَدَّثَنَا رَبَاحُ بْنُ أَبِي مَعْرُوفٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :طَافَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ مَعَ عبد الملك بْنِ مَرْوَانَ حَتَّى إذَا كَانَ فِي الطَّوَافِ السَّابِعِ دنا إِلَى الْبَيْتِ يَلْتَزِمُهُ فَأَخَذَ الْحَارِثُ بِيَدِهِ ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ ، فَقَالَ :مَالِكٌ يَا حَارِثُ ، قَالَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، تَدْرِي مَنْ أَوَّلُ مَنْ فَعَلَ هَذَا عَجُوزٌ مِنْ عَجَائِزِ قَوْمِكَ ، قَالَ :فَكَفَّ وَلَمْ يلْتَزِمْه.

(۳۶۹۷۶) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حارث بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ نے عبد الملک بن مروان کے ساتھ طواف کیا جب وہ ساتویں چکر میں تھے تو بیت اللہ کے قریب ہو کر اس سے چمٹ گئے۔ حارث نے انہیں اپنے ہاتھ سے پکڑا تو عبد الملک بن مروان نے کہا کہ اے حارث کیا بات ہوئی؟ انہوں نے کہا کہ اے امیر المومنین! آپ جانتے ہیں کہ ایسا سب سے پہلے کس نے کیا تھا؟ آپ کی قوم کی بوڑھی نے۔ پھر عبد الملک بن مروان پیچھے ہٹ گئے اور کعبہ سے نہ چمٹے۔

(۳۶۹۷۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :أَوَّلُ كَلِمَةٍ ،

قَالَهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ طُرِحَ فِي النَّارِ حَسْبِي اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ.

(۳۶۹۷۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں پھینکا گیا تو سب سے پہلے انہوں نے یہ جملہ کہا کہ اللہ میرے لئے کافی ہے اور بہترین کارساز ہے۔

(٣٦٩٧٨) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ أَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، قَالَ: أَوَّلُ جَبَلٍ جُعِلَ عَلَى الأَرْضِ أَبُو قُبَيْسٍ.

(۳۶۹۷۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ زمین پر سب سے پہلا پہاڑ جبل ابی قبیس بنایا گیا۔

(٣٦٩٧٩) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ : قَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ : إِنَّ أَوَّلَ يَوْمٍ عَرَفْتُ فِيهِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَمْشِي مَعَ أَبِي جَهْلٍ بِمَكَّةَ ، فَلَقِينَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ لَهُ : يَا أَبَا الْحَكَمِ ، هَلُمَّ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ وَإِلَى كِتَابِهِ أَدْعُوكَ إِلَى اللهِ ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ، مَا أَنْتَ بِمُنْتَهٍ عَنْ سَبِّ آلِهَتِنَا ، هَلْ تُرِيدُ إِلاَّ أَنْ نَشْهَدَ أَنْ قَدْ بَلَّغْتَ ، فَنَحْنُ نَشْهَدُ أَنْ قَدْ بَلَّغْتَ ، قَالَ : فَانْصَرَفَ عَنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ ، فَقَالَ : وَاللهِ إِنِّي لأَعْلَمُ ، أَنَّ مَا يَقُولُ حَقٌّ وَلَكِنْ بَنِي قُصَيٍّ ، قَالُوا : فِينَا الْحِجَابَةُ ، فَقُلْنَا : نَعَمْ ، ثُمَّ قَالُوا : فِينَا الْقِرَى ، فَقُلْنَا : نَعَمْ ، ثُمَّ قَالُوا فِينَا النَّدْوَةُ ، فَقُلْنَا : نَعَمْ ، ثُمَّ قَالُوا فِينَا السِّقَايَةُ ، فَقُلْنَا نَعَمْ ، ثُمَّ أَطْعَمُوا وَأَطْعَمْنَا حَتَّى إِذَا تَحَاكَّتِ الرُّكَبُ ، قَالُوا : مِنَّا نَبِيٌّ وَاللهِ لاَ أَفْعَلُ.

(۳۶۹۷۹) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے اس وقت پہچانا جب میں مکہ میں ابوجہل کے ساتھ چل رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ملے اور آپ نے ابوجہل سے کہا کہ اے ابوالحکم! اللہ کی طرف آؤ، اللہ کے رسول کی طرف آؤ اور اللہ کی کتاب کی طرف آؤ، میں تمہیں اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔ اس نے جواب دیا اے محمد! تم ہمارے معبودوں کو برا بھلا کہنے سے باز نہیں آتے ہو۔ اگر تم اس بات کی گواہی چاہتے ہو کہ تم نے پیغام پہنچا دیا تو ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ تم نے پیغام پہنچا دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو ابوجہل میری طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا کہ خدا کی قسم! میں جانتا ہوں کہ جو کچھ یہ کہہ رہے ہیں وہ حق سچ ہے لیکن بنو قصی والوں نے کہا کہ ہم میں کعبہ کی دربانی ہے۔ ہم نے کہا ٹھیک ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ ہم میں حاجیوں کی مہمانی ہے۔ ہم نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ ہم میں سرداروں کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔ ہم نے کہا ٹھیک ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم میں حاجیوں کو پانی پلانے کا اعزاز ہے۔ ہم نے کہا ٹھیک ہے۔ پھر انہوں نے بھی کھلایا اور ہم نے بھی کھلایا اور اب جب لوگوں کی آمد و رفت بڑھ گئی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم میں نبی ہے۔ خدا کی قسم ہم ہرگز اس کو نہیں مانیں گے۔

(٣٦٩٨٠) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ عَرَفْتُ أَوَّلَ النَّاسِ بَحَرَ الْبَحَائِرَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي مُدْلِجٍ كَانَتْ لَهُ نَاقَتَانِ فَجَدَعَ آذَانَهُمَا وَحَرَّمَ أَلْبَانَهَا وَظُهُورَهُمَا ، وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ وَإِيَّاهُمَا فِي النَّارِ تَخْبِطَانِهِ بِأَخْفَافِهِمَا وَتَقْضِمَانِهِ بِأَفْوَاهِهِمَا ، وَلَقَدْ عَرَفْتُ أَوَّلَ

النَّاسِ سَيَّبَ السَّوَائِبَ وَنَصَبَ النُّصُبَ وَغَيَّرَ عَهْدَ إِبْرَاهِيمَ عَمْرُو بْنُ لُحَي ، وَلَقَدْ رَأَيْته يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ يُؤْذِي أَهْلَ النَّارِ جَرُّ قُصْبِهِ. (عبدالرزاق ۱۹۷)

(۳۶۹۸۰) حضرت زید بن اسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں اس شخص کو جانتا ہوں جس نے سب سے پہلے بحیرہ جانور (بتوں کے نام پر چڑھاوے کے لئے مخصوص کیا جانے والا جانور) بنایا وہ بنو مدلج کا ایک آدمی تھا جس کی دو اونٹنیاں تھیں، اس نے ان دونوں کے کان کاٹے اور ان کے دودھ کو اور ان پر سواری کو حرام قرار دیا۔ میں اس شخص کو اور اس کی اونٹنیوں کو جہنم میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ اسے اپنے پاؤں سے کچل رہی ہیں اور اپنے منہ سے اسے کاٹ رہی ہیں۔ میں اس شخص کو بھی جانتا ہوں جس نے سائبہ جانور بنائے اور بتوں کے حصے مقرر کئے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شریعت کو بدل دیا۔ وہ عمرو بن لحی تھا۔ میں اس کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ جہنم میں اپنے بانس کو کھینچ رہا ہے اور اس کی وجہ سے اہل جہنم کو تکلیف ہو رہی ہے۔

(۳۶۹۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، أَنَّهُ قَالَ : أَوَّلُ الأَرْضِ خَرَابًا يُسْرَاهَا ، ثُمَّ تَتْبَعُهَا يُمْنَاهَا ، وَالْمَحْشَرُ هَاهُنَا وَأَنَا بِالأَثَرِ.

(۳۶۹۸۱) حضرت جریر فرماتے ہیں کہ پہلے زمین کا دایاں حصہ ویران ہوگا پھر زمین کا بایاں حصہ ویران ہوگا۔ اور میدان محشر یہاں ہوگا اور ہم اثر پر ہیں۔

(۳۶۹۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مَاجِدٍ الْحَنَفِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ فَأَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا ، أَنَّ أَوَّلَ مَنْ قُطِعَ فِي الإِسْلاَمِ ، أَوْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ.

(احمد ۳۹۱۔ ابو یعلی ۵۱۳۳)

(۳۶۹۸۲) حضرت ابو ماجد حنفی کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ انہوں نے بیان کرنا شروع کیا کہ اسلام یا مسلمانوں میں سب سے پہلے انصار کے ایک آدمی کا ہاتھ کاٹا گیا۔

(۳۶۹۸۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي فَزَارَةَ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ سَمَّاهَا الْعَتَمَةَ : الشَّيْطَانُ.

(۳۶۹۸۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے عتمہ نام شیطان نے رکھا۔

(۳۶۹۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ مَعْقِلٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : أَوَّلُ مَا تَفْقِدُونَ مِنْ دِينِكُمَ الأَمَانَةَ ، وَآخِرُ مَا تَفْقِدُونَ مِنْهُ الصَّلاَةَ.

(۳۶۹۸۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دین میں سب سے پہلے امانت کا خاتمہ ہوگا اور سب سے آخر میں نماز کا۔

(۳۶۹۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَوَّلُ كَلاَمٍ تَكَلَّمَ بِهِ عُمَرُ أَنْ قَالَ : اللَّهُمَّ إِنِّي ضَعِيفٌ فَقَوِّنِي ، وَإِنِّي شَدِيدٌ فَلَيِّنِّي ، وَإِنِّي بَخِيلٌ فَسَخِّنِي.

(۳۶۹۸۵) حضرت شداد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے یہ بات فرمائی کہ اے اللہ! میں کمزور ہوں مجھے قوت عطا

فرما میں سخت ہوں مجھے نرم کردے میں بخیل ہوں مجھے سخی کردے۔

(٣٦٩٨٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ ، قَالَ :أَنَا أَوَّلُ مَنْ عَشَّرَ فِي الإِسْلاَمِ.

(۳۶۹۸۶) حضرت زیاد بن حدیر کہتے ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلے عشر دینے والا میں ہوں۔

(٣٦٩٨٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ قَطَعَ الرِّجْلَ أَبُو بَكْرٍ.

(۳۶۹۸۷) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلے چور کے ہاتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کٹوائے۔

(٣٦٩٨٨) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَبَّاسٍ ، عَنْ عُثْمَانَ الأَعْشَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ ، أَوْ عَنْ حُصَيْنٍ أَخِيهِ أَحَدُهُمَا عَنِ الآخِرِ ، قَالَ :ذَكَرَ سَلْمَانُ خُرُوجَ بَعْضِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَ :إنَّهُ لَفِي كِتَابِ اللهِ الأَوَّلِ ، أَوْ فِي الزَّبُورِ الأَوَّلِ.

(۳۶۹۸۸) حضرت سلمان نے بعض امہات المؤمنین کے خروج کا تذکرہ کیا اور فرمایا کہ یہ اللہ کی کتاب زبور میں تھا۔

(٣٦٩٨٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :مَنْ أَرَادَ عِلْمًا فَلْيَنشر الْقُرْآنَ فَإِنَّ فِيهِ خَبَرَ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ.

(۳۶۹۸۹) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص قرآن سیکھنا چاہتا ہو وہ قرآن سیکھے، کیونکہ اس میں اولین وآخرین کی خبریں ہیں۔

(٣٦٩٩٠) حَدَّثَنَا ابْنُ آدَمَ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، أَنَّ عُمَرَ رحمه الله أَوَّلُ مَنْ فَرَضَ الأُعْطِيَةَ.

(۳۶۹۹۰) حضرت مصعب بن سعد فرماتے ہیں کہ سالانہ وظیفے سب سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مقرر فرمائے۔

(٣٦٩٩١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي إدْرِيسَ ، أَنَّ دَانْيَالَ أَوَّلُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الشُّهُودِ.

(۳۶۹۹۱) حضرت ابوادریس کہتے ہیں کہ سب سے پہلے گواہوں میں تفریق کرنے والے حضرت دانیال ہیں۔

(٣٦٩٩٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ عَرَّفَ بِالْبَصْرَةِ ابْنُ عَبَّاسٍ.

(۳۶۹۹۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے بصرہ کا تعارف کرانے والے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں۔

(٣٦٩٩٣) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، وَابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ قَرَأَهَا مَلِكِ مَرْوَانُ.

(۳۶۹۹۳) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے لفظ "ملک" پڑھنے والا مروان ہے۔

(٣٦٩٩٤) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو كُدَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ جَلَسَ عَلَى الْمِنبَرِ فِي الْعِيدَيْنِ وَأَذَّنَ فِيهِمَا زِيَادٌ الَّذِي يُقَالُ لَهُ ابْنُ أَبِي سُفْيَانَ.

(۳۶۹۹۴) حضرت یحییٰ بن وثاب کہتے ہیں کہ عیدین میں سب سے پہلے منبر پر بیٹھنے والا اوران پر اذان دینے والا زیاد ہے جسے ابن ابی سفیان کہا جاتا ہے۔

(٣٦٩٩٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، أَنَّ رَجُلاً حَدَّثَهُ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ أَوَّلَ لِوَاءٍ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ لِوَائِي ، وَإِنَّ أَوَّلَ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ فِي الشَّفَاعَةِ أَنَا ، وَلاَ فَخْرَ.

(۳۶۹۹۵) حضرت ابو اسحاق روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلے میرا پرچم جنت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا۔ سب سے پہلے قیامت کے دن مجھے شفاعت کی اجازت دی جائے گی اور اس بات پر کوئی فخر نہیں۔

(٣٦٩٩٦) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ الْمُخْتَارِ ، قَالَ :قَالَ أَنَسٌ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنَا أَوَّلُ شَفِيعٍ فِي الْجَنَّةِ.

(۳۶۹۹۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں جنت کا پہلا سفارشی ہوں۔

(٣٦٩٩٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلاَمٍ ، قَالَ :لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ قِبَلَهُ وَقِيلَ :قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثًا ، فَجِئْتُ فِي النَّاسِ لأَنْظُرَ إِلَيْهِ ، فَلَمَّا تَبَيَّنْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ ، فَكَانَ أَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ يَتَكَلَّمُ بِهِ أَنْ قَالَ :يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، أَفْشُوا السَّلاَمَ ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ ، وَصِلُوا الأَرْحَامَ ، وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلاَمٍ.

(۳۶۹۹۷) حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو لوگ آپ کی طرف دوڑ پڑے۔ میں بھی لوگوں کے ساتھ حضور ﷺ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ جب میں نے آپ کے چہرے پر غور کیا تو یہ چہرہ دیکھ کر جان لیا کہ یہ کسی جھوٹے کا چہرہ ہو ہی نہیں سکتا۔ میں نے حضور ﷺ کو سب سے پہلے یہ کہتے ہوئے سنا ''اے لوگو! سلام پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو، جب لوگ سو رہے ہوں تو نماز پڑھو اور جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

(٣٦٩٩٨) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ.

(۳۶۹۹۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔

(٣٦٩٩٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ ، وَأَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الأَرْضُ ، وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ.

(۳۶۹۹۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں اولادِ آدم کا سردار ہوں، سب سے پہلے میری قبر کھولی جائے گی، میں سب سے پہلے سفارش کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری سفارش قبول کی جائے گی۔

(۳۷۰۰۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جُمَيْعٍ ، قَالَ حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي ، عَنْ أُمِّ وَرَقَةَ ابْنَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ الأَنْصَارِيِّ ، أَنَّ غُلاَمًا لَهَا وَجَارِيَةً غَمَّاهَا وَقَتَلاَهَا فِي إِمَارَةِ عُمَرَ ، وَأَنَّهُمَا هَرَبَا ، فَأُتِيَ بِهِمَا عُمَرُ فَصَلَبَهُمَا ، فَكَانَا أَوَّلَ مَصْلُوبَيْنِ بِالْمَدِينَةِ.

(۳۷۰۰۰) حضرت ولید بن جمیع کہتے ہیں کہ میری دادی نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت ورقہ بنت عبداللہ بن حارث کے ایک غلام اور ان کی ایک باندی نے مل کر انہیں قتل کیا اور بھاگ گئے۔ پھر انہیں پکڑ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو آپ نے ان دونوں کو سولی پر چڑھادیا۔ مدینہ میں ان دونوں کو سب سے پہلے سولی پر چڑھایا گیا۔

(۳۷۰۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ ، قَالَ : آخِرُ مَنْ يُحْشَرُ مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ رَجُلاَنِ مِنْ قُرَيْشٍ. (مسلم ۱۰۱۰۔ حاکم ۵۶۶)

(۳۷۰۰۱) حضرت حذیفہ بن اسید فرماتے ہیں کہ اس امت میں سب سے آخر میں قریش کے دو آدمیوں کا حساب ہوگا۔

(۳۷۰۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : أُخْبِرْت ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ آخِرَ مَنْ يُحْشَرُ مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ رَجُلاَنِ مِنْ قُرَيْشٍ.

(۳۷۰۰۲) حضرت قیس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس امت میں سب سے آخر میں قریش کے دو آدمیوں کا حساب ہوگا۔

(۳۷۰۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : تَمَتَّعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ وَعُثْمَان ، وَأَوَّلُ مَنْ نَهَى عَنْهُ مُعَاوِيَةُ.

(۳۷۰۰۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم نے حج تمتع فرمایا اور اس سے سب سے پہلے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے منع فرمایا۔

(۳۷۰۰٤) حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ يَأْخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَيُفْتَحُ لَهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۷۰۰۴) حضرت کعب فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جنت کے دروازے کے حلقے کو رسول اللہ ﷺ پکڑیں گے اور آپ کے لئے اسے کھول دیا جائے گا۔

(۳۷۰۰٥) حَدَّثَنَا شَاذَانُ ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا زُبَيْدُ بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : كَانَ أَوَّلُ مَا نَزَلَ الْقُرْآنُ مِنَ التَّوْرَاةِ عَشْرَ آيَاتٍ وَهِيَ الْعَشْرُ الَّتِي أُنْزِلَتْ فِي آخِرِ الأَنْعَامِ.

(۳۷۰۰۵) حضرت کعب فرماتے ہیں کہ تورات کی سب سے پہلے دس آیات نازل ہوئیں اور یہ وہی دس آیات ہیں جو سورۃ الانعام کے آخر میں ہیں۔

(٣٧٠٠٦) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ ، قَالَ : يَكُونُ أَوَّلُ الآيَةِ عَامًّا وَآخِرُهَا خَاصًّا ، قَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ إِلَى أَشَدِّ الْعَذَابِ ، وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ﴾.

(۳۷۰۰۶) حضرت عبداللہ بن حبیب فرماتے ہیں کہ آیت کی ابتداء عام ہے اور اس کی انتہاء خاص ہے اور پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ﴿وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ إِلَى أَشَدِّ الْعَذَابِ ، وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ﴾۔

(٣٧٠٠٧) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ وَالْكَهْفِ وَمَرْيَمَ وَطه وَالأَنْبِيَاءِ : هُنَّ مِنَ الْعُتُقِ الأُوَلِ وَهُنَّ مِنْ تِلاَدِي.

(۳۷۰۰۷) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سورۃ بنی اسرائیل، سورۃ کہف، سورۃ مریم، سورۃ طٰہ اور سورۃ الانبیاء مکہ میں نازل ہونے والی ابتدائی سورتیں ہیں اور میں نے سب سے پہلے انہی سورتوں کو سیکھا تھا۔

(٣٧٠٠٨) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : مَكْتُوبٌ فِي الْكِتَابِ الأَوَّلِ : مَثَلُ أَبِي بَكْرٍ مَثَلُ الْقَطْرِ حَيْثُمَا وَقَعَ نَفَعَ.

(۳۷۰۰۸) حضرت ابوجعفر فرماتے ہیں کہ پہلی کتابوں میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھا ہے ان کی مثال بارش کی طرح ہے جہاں بھی برسے فائدہ دیتی ہے۔

(٣٧٠٠٩) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الأَرْضُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ.

(۳۷۰۰۹) حضرت حسن فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلے میری قبر کو کھولا جائے گا اور میں پہلا سفارش کرنے والا ہوں۔

(٣٧٠١٠) حَدَّثَنَا أَحْوَصُ بْنُ جواب ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ بَعْجَةَ ، قَالَ : إِنَّ أَوَّلَ ذُلٍّ دَخَلَ عَلَى الْعَرَبِ قَتْلُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَادِّعَاءُ زِيَادٍ.

(۳۷۰۱۰) حضرت عمرو بن بعجہ کہتے ہیں کہ عرب میں سب سے پہلی ذلت جو داخل ہوئی وہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کی شہادت اور زیاد کا دعویٰ تھا۔

(٣٧٠١١) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِي ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ : أَوَّلُ النَّاسِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالَى سَعْدٌ.

(۳۷۰۱۱) حضرت جابر بن سمرہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے راستے میں سب سے پہلے تیر چلانے والے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۳۷۰۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ ، قَالَ : اسْتَشَارَ رَجُلٌ مِنْ ثَقِيفٍ عُمَرَ أَنْ يَحْصِبَ الْمَسْجِدَ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّهُ أَوْطَأُ وَأَغْفَرُ لِلنُّخَامَةِ وَالْمُخَاطِ ، فَقَالَ عُمَرُ : احْصِبُوهُ مِنَ الْوَادِي الْمُبَارَكِ مِنَ الْعَقِيقِ ، فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ حَصَّبَ الْمَسْجِدَ عُمَرُ رضي اللَّهُ عَنْهُ.

(۳۷۰۱۲) قبیلہ ثقیف کے آدمی فرماتے ہیں کہ بنوثقیف کے ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا کہ مسجد میں گھاس بچھا دی جائے۔ انہوں نے عرض کیا کہ اے امیر المومنین یہ زیادہ آرام دہ چیز ہے، تھوک اور گندگی وغیرہ کو چھپانے والی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مسجد میں مبارک وادی یعنی وادی عقیق کی گھاس بچھاؤ۔ پس مسجد میں سب سے پہلے گھاس بچھانے والے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۳۷۰۱۳) حَدَّثَنَا الأَحْمَرُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ أَحْدَثَ الْقِرَائَةَ خَلْفَ الإِمَامِ الْمُخْتَارُ ، وَكَانُوا لاَ يَقْرَؤُونَ.

(۳۷۰۱۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ امام کے پیچھے سب سے پہلے قراءت مختار نے شروع کرائی۔ اسلاف امام کے پیچھے قراءت نہیں کیا کرتے تھے۔

(۳۷۰۱٤) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ كان عُمَرُ أَوَّلَ مَنْ جَعَلَ الدِّيَةَ عَشْرَةً عَشْرَةً فِي أَعْطِيَاتِ الْمُقَاتِلَةِ دُونَ النَّاسِ.

(۳۷۰۱۴) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ جنگ کے سالانہ وظیفوں میں سب سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیت کے دس دس اونٹ دیئے۔

(۳۷۰۱٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ ابن إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالاَ : أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الصَّلاَةَ عِنْدَ الْقَتْلِ خُبَيْبُ بْنُ عَدِيٍّ.

(۳۷۰۱۵) حضرت ابونجیح اور حضرت عبداللہ بن ابی بکر فرماتے ہیں کہ قتل کے وقت سب سے پہلے حضرت خبیب بن عدی نے نماز پڑھی۔

(۳۷۰۱٦) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ صَعْصَعَةَ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ وَوَرَّثَ الْكَلاَلَةَ أَبُو بَكْرٍ.

(۳۷۰۱۶) حضرت صعصعہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے قرآن جمع کرنے والے اور کلالہ کو وارث بنانے والے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۳۷۰۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ :أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ.

(۳۷۰۱۷) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے خون کا حساب کیا جائے گا۔

(٣٧٠١٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَوَّلُ مَا يُقْضَى فِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ. (نسائی ۳۴۵۸)

(۳۷۰۱۸) حضرت عمرو بن شرحبیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے خون کا حساب کیا جائے گا۔

(٣٧٠١٩) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :مَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ بِالْمُشْرِكِينَ ، فَكَانَ ذَلِكَ أَوَّلَ يَوْمٍ مَكَرَ فِيهِ.

(۳۷۰۱۹) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن مشرکین سے خفیہ تدبیر فرمائی اور یہ آپ کی پہلی خفیہ تدبیر تھی۔

(٣٧٠٢٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا الصَّعْقُ بْنُ حَزْنٍ ، عَنْ أَبِي جمرة الضُّبَعِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :أَوَّلُ الْعَرَبِ هَلاَكًا قُرَيْشٌ وَرَبِيعَةُ ، قَالُوا :وَكَيْفَ ، قَالَ :أَمَّا قُرَيْشٌ فَيُهْلِكُهَا الْمُلْكُ ، وَأَمَّا رَبِيعَةُ فَتُهْلِكُهَا الْحَمِيَّةُ.

(۳۷۰۲۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عرب میں سب سے پہلے ہلاک ہونے والے قریش اور ربیعہ ہیں۔ قریش کو بادشاہت نے ہلاک کیا اور ربیعہ کو حمیت نے ہلاک کیا۔

(٣٧٠٢١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :أَوَّلُ الأَرْضِ خَرَابًا أَرْمِينِيَةُ ، ثُمَّ مِصْرُ.

(۳۷۰۲۱) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے ارمینیہ کا علاقہ ویران ہوگا پھر مصر کا۔

(٣٧٠٢٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى﴾ قَالَ :أَوَّلُ يَوْمٍ مِنَ الآخِرَةِ ، وَآخِرُ يَوْمٍ مِنَ الدُّنْيَا فَهُوَ حَيْثُ يَنْتَهِي.

(۳۷۰۲۲) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ آخرت کا پہلا اور دنیا کا آخری دن ہے۔

(٣٧٠٢٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْقَلَمَ ، ثُمَّ خَلَقَ النُّونَ. (ابن جریر ۲۹)

(۳۷۰۲۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پھر دوات کو پیدا کیا۔

(۳۷۰۲٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْقَلَمَ ، وَخُلِقَتْ لَهُ النُّونُ وَهِيَ الدَّوَاةُ.

(۳۷۰۲۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پھر اس کے لئے دوات کو پیدا کیا۔

(۳۷۰۲٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : دَخَلَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْفَضْلُ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَطَلْحَةُ بْنُ عُثْمَانَ ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ :فَدَخَلْت ، فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ لَقِيت بِلاَلاً ، فَقُلْتُ :أَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :بَيْنَ هَاتَيْنِ السَّارِيَتَيْنِ.

(۳۷۰۲۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خانہ کعبہ میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، حضرت فضل، حضرت اسامہ بن زید، حضرت طلحہ بن عثمان داخل ہوئے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھی اس میں داخل ہوا اور میں نے حضرت بلال سے پوچھا کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے کہاں نماز پڑھی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ ان دوستونوں کے درمیان۔

(۳۷۰۲٦) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي جَابِرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ الْكِنْدِيِّ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ لاِبْنِ الْكَوَّاءِ :تَدْرِي مَا قَالَ الأَوَّلُ أَحْبِبْ حَبِيبَك هَوْنًا مَا عَسَى أَنْ يَكُونَ بَغِيضَك يَوْمًا مَا وَأَبْغِضْ بَغِيضَك هَوْنًا مَا عَسَى أَنْ يَكُونَ حَبِيبَك يَوْمًا مَا.

(۳۷۰۲۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابن کواء سے کہا کہ کیا تم جانتے ہو کہ پہلے لوگوں نے حکمت کی پہلی بات کیا کہی؟ وہ بات یہ تھی کہ اپنے دوست سے اعتدال کے ساتھ دوستی رکھو ہوسکتا ہے کہ ایک دن وہ تمہارا دشمن بن جائے اور اپنے دشمن سے اعتدال کے ساتھ دشمنی رکھو ہوسکتا ہے کہ ایک دن وہ تمہارا دوست بن جائے۔

(۳۷۰۲۷) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :أَوَّلُ مَنْ يُبَدِّلُ سُنَّتِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ.

(۳۷۰۲۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلے میری سنت کو بنو امیہ کا ایک آدمی بدلے گا۔

(۳۷۰۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ : إنَّ أَوَّلَ مَا تَفْقِدُونَ مِنْ دِينِكُمَ الأَمَانَةَ ، وَآخِرُ مَا تَفْقِدُونَ الصَّلاَةَ.

(۳۷۰۲۸) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دین میں سب سے پہلے امانت کا اور سب سے آخر میں نماز کا خاتمہ ہوگا۔

(۳۷۰۲۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الأَسْلَمِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : كَانَ أَوَّلُ إسْلاَمِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :ضَرَبَ أُخْتِي الْمَخَاضُ ، قَالَ :فَأُخْرِجْتُ مِنَ الْبَيْتِ ، فَدَخَلْتُ فِي أَسْتَارِ

الْكَعْبَةِ فِي لَيْلَةٍ قَارَّةٍ ، قَالَ : فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ الْحِجْرَ وَعَلَيْهِ نَعْلاَهُ ، قَالَ : فَصَلَّى مَا شَاءَ اللَّهُ ، ثُمَّ انْصَرَفَ ، فَسَمِعْتُ شَيْئًا لَمْ أَسْمَعْ مِثْلَهُ ، فَخَرَجْتُ فَاتَّبَعْتُهُ ، فَقَالَ : مَنْ هَذَا ، فَقُلْتُ : عُمَرُ ، قَالَ : يَا عُمَرُ ، مَا تَدَعُنِي لَيْلاً ، وَلاَ نَهَارًا ، قَالَ : فَخَشِيتُ أَنْ يَدْعُوَ عَلَيَّ ، فَقُلْتُ : أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَأَنَّكَ رَسُولُ اللهِ ، فَقَالَ : يَا عُمَرُ ، اسْتُرْهُ ، قَالَ : فَقُلْتُ : وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لأُعْلِنَنَّهُ كَمَا أَعْلَنْتُ الشِّرْكَ.

(مسند ۴۳۲۹۔ ابو نعیم ۳۹)

(۳۷۰۲۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام کی ابتدا کا واقعہ یہ ہوا کہ وہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میری بہن کو دردِ زہ ہوا تو مجھے گھر سے نکال دیا گیا۔ میں ایک تاریک رات میں خانہ کعبہ کے پردوں میں داخل ہو گیا۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ جوتوں کے ساتھ اندر داخل ہوئے اور جتنا اللہ نے چاہا اتنی نماز پڑھی۔ پھر میں نے ایک ایسی آواز سنی جو پہلے نہ سنی تھی۔ میں اس آواز کے پیچھے چل پڑا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے؟ میں نے کہا کہ عمر ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ اے عمر! کیا بات ہے کہ تم ہمیں نہ دن میں چھوڑتے ہو نہ رات میں۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے خلاف بددعا نہ کر دیں۔ لہٰذا میں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا اے عمر اس بات کو خفیہ رکھو۔ میں نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے جس طرح میں نے شرک کا اعلان کیا تھا میں ایمان کا بھی اعلان کروں گا۔

(۳۷۰۳۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحْرِزِ بْنِ صَالِحٍ ، أَنَّ عَلِيًّا أَوَّلُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الشُّهُودِ.

(۳۷۰۳۰) حضرت محرز بن صالح فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے گواہوں کے درمیان تفریق کرائی۔

(۳۷۰۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَوَّلُ مَا نَهَانِي رَبِّي ، عَنْ عِبَادَةِ الأَوْثَانِ ، وَعَنْ شُرْبِ الْخَمْرِ ، وَعَنْ مُلاَحَاةِ الرِّجَالِ.

(۳۷۰۳۱) حضرت عروہ بن رویم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے رب نے مجھے سب سے پہلے ان چیزوں سے منع کیا: بتوں کی عبادت کرنے سے، شراب پینے سے اور مردوں سے باہم گالی گفتار کرنے سے۔

(۳۷۰۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِأَعْرَابِيٍّ يَبِيعُ شَيْئًا ، فَقَالَ : عَلَيْكَ بِأَوَّلِ سَوْمَةٍ ، أَوْ بِأَوَّلِ السَّوْمِ فَإِنَّ الرِّبْحَ مَعَ السَّمَاحِ.

(۳۷۰۳۲) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دیہاتی کے پاس سے گزرے اور اس سے فرمایا کہ تم پر پہلے معاہدے کی پاسداری لازم ہے۔ کیونکہ منافع سخاوت کے ساتھ ہے۔

(۳۷۰۳۳) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ : قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ : تَعْلَمُ أَيَّ آخِرِ سُورَةٍ نَزَلَتْ جَمِيعًا قُلْتُ : ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ﴾ قَالَ : صَدَقْتَ.

(۳۷۰۳۳) حضرت عبید اللہ بن عتبہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ سب سے آخر میں کون سی سورت پوری نازل ہوئی؟ میں نے کہا جی ہاں، سورۃ النصر سب سے آخر میں نازل ہوئی۔ فرمایا کہ تم نے ٹھیک کہا۔

(٣٧٠٣٤) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ إسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَمِّعٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ ، أَنّ أَبَا سَلَمَةَ كَانَ ابْنَ عَمَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ هَاجَرَ بِظَعِينَتِهِ إلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ ، ثُمَّ إلَى الْمَدِينَةِ.

(۳۷۰۳۴) حضرت قبیصہ بن ذؤیب فرماتے ہیں کہ حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی کے بیٹے تھے۔ وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے اپنی سرزمین کو چھوڑ کر پہلے حبشہ اور پھر مدینہ کی طرف ہجرت کی۔

(٣٧٠٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي إسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : آخِرُ آيَةٍ أُنْزِلَتْ فِي الْقُرْآنِ : ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلَ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلاَلَةِ﴾.

(۳۷۰۳۵) حضرت براء کہتے ہیں کہ قرآن مجید میں سب سے آخر میں یہ آیت نازل ہوئی ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلَ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلاَلَةِ﴾

(٣٧٠٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، قَالَ : آخِرُ آيَةٍ أُنْزِلَتْ : ﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إلَى اللهِ﴾ الآيَةُ.

(۳۷۰۳۶) حضرت سدی فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں سب سے آخر میں یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إلَى اللهِ﴾.

(٣٧٠٣٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ ، قَالَ : آخِرُ آيَةٍ أُنْزِلَتْ : ﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إلَى اللهِ﴾ الآيَةُ.

(۳۷۰۳۷) حضرت عطیہ عوفی فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں سب سے آخر میں یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إلَى اللهِ﴾.

(٣٧٠٣٨) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مَيْسَرَةَ أَبِي جَمِيلَةَ ، قَالَ : إنَّ أَوَّلَ يَوْمٍ تَكَلَّمَتْ فِيهِ الْخَوَارِجُ يَوْمَ الْجَمَلِ.

(۳۷۰۳۸) حضرت میسرہ ابو جمیلہ فرماتے ہیں کہ خوارج نے سب سے پہلے جنگ جمل کے دن بات کی تھی۔

(٣٧٠٣٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : إنَّ أَوَّلَ مَنْ طَبَخَ الطِّلاَءَ حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.

(۳۷۰۳۹) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے طلاء کو جنہوں نے اتنا پکایا کہ اس کے دو ثلث ختم ہو گئے اور ایک تہائی

باقی رہ گیا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔

(٣٧٠٤٠) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :أَوَّلُ مَا كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ ، فَلَمَّا نَزَلَتْ ﴿بِسْمِ اللهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا﴾ كَتَبَ بِسْمِ اللهِ ، فَلَمَّا نَزَلَتْ :﴿إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ كَتَبَ بسم الله الرَّحْمَن الرحيم.

(۳۷۰۴۰) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سب سے پہلے جو تحریر لکھی وہ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ تھی۔ پھر جب قرآن مجید کی آیت ﴿بِسْمِ اللهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا﴾ نازل ہوئی تو حضور ﷺ نے بسم اللہ لکھی۔ پھر جب قرآن مجید کی آیت ﴿إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ نازل ہوئی تو آپ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پوری لکھی۔

(٣٧٠٤١) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، قَالَ :قَالَ مُعَاوِيَةُ :أَنَا أَوَّلُ الْمُلُوكِ.

(۳۷۰۴۱) مدینہ کے ایک بزرگ کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں پہلا بادشاہ ہوں۔

(٣٧٠٤٢) حَدَّثَنَا ابْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ خَطَبَ قَاعِدًا مُعَاوِيَةُ ، قَالَ :ثُمَّ اعْتَذَرَ إِلَى النَّاسِ ، ثُمَّ قَالَ :إِنِّي أَشْتَكِي قَدَمِي.

(۳۷۰۴۲) حضرت ابو اسحاق کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے بیٹھ کر خطبہ دیا۔ پھر لوگوں سے معذرت کرتے ہوئے کہا کہ میں پاؤں کی تکلیف کی وجہ سے ایسا کرتا ہوں۔

(٣٧٠٤٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : إِنَّ أَوَّلَ مَا يَبْدَأُ الْوَسْوَاسُ مِنَ الْوُضُوءِ.

(۳۷۰۴۳) حضرت ابراہیم تیمی کہتے ہیں کہ وسوسے سب سے پہلے وضو کے راستے سے آتے ہیں۔

(٣٧٠٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ أَبِي بشر ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :بَدْءُ الْخَلْقِ الْعَرْشُ وَالْمَاءُ وَالْهَوَاءُ ، وَخُلِقَتِ الأَرْضُ مِنَ الْمَاءِ ، وَبَدْءُ الْخَلْقِ يوم الأحد والاثْنَيْنِ وَالثُّلاَثَاءِ وَالأَرْبِعَاءِ وَالْخَمِيسِ ، وَجَمْعُ الْخَلْقِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ ، فَتَهَوَّدَتِ الْيَهُودُ يَوْمُ السَّبْتِ ، وَيَوْمٌ مِنَ السِّتَّةِ الأَيَّامِ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ. (بيهقى ٨٠٦)

(۳۷۰۴۴) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ مخلوق میں سب سے پہلے عرش، پانی اور ہوا کو پیدا کیا گیا۔ زمین کو پانی سے بنایا گیا اور مخلوق کی ابتداء اتوار، پیر، منگل، بدھ اور جمعرات کو ہوئی۔ مخلوق کو جمعہ کے دن جمع کیا گیا۔ پھر یہودیوں نے ہفتہ کے دن کو افضل مانا۔ ان چھ دنوں میں سے ہر دن تمہارے حساب سے ایک ہزار سال کے برابر ہے۔

(٣٧٠٤٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، قَالَ :أَتَيْتُ عُمَرَ فِي نَاسٍ من قَوْمِي ، فَجَعَلَ يُفْرَضُ لِرِجَالٍ مِنْ طَيِّءٍ فِي أَلْفَيْنِ ، وَيُعْرِضُ عَنِّي ، فَقُلْتُ :يَا أَمِيرَ

الْمُؤْمِنِينَ ، أَمَا تَعْرِفُنِي ، فَضَحِكَ حَتَّى اسْتَلْقَى لِقَفَاهُ ، ثُمَّ قَالَ :وَاللهِ إِنِّي لأعْرِفُك ، قَدْ آمَنْت إذْ كَفَرُوا ، وَأَقْبَلْت إِذْ أَدْبَرُوا ، ثُمَّ أَخَذَ يَعْتَذِرُ ، ثُمَّ قَالَ :إِنَّمَا فُرِضَتْ لِقَوْمٍ أَجْحَفَتْ بِهِمَ الْفَاقَةُ ، وَهُمْ سَرَاةُ عَشَائِرِهِمْ لِمَا يَنُوبُهُمْ مِنَ الْحُقُوقِ. (بخاری ۴۳۹۴۔ مسلم ۱۹۵۷)

(۳۷۰۴۵) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنی قوم کے کچھ لوگوں کے ساتھ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ قبیلہ طی کے کچھ لوگوں کو مال دینے میں مشغول تھے اور مجھ سے اعراض فرما رہے تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ اے امیر المومنین! کیا آپ مجھے جانتے نہیں ہیں۔ یہ بات سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہنسے اور ہنستے ہنستے لیٹنے لگے۔ پھر فرمایا کہ خدا کی قسم! میں تمہیں اچھی طرح جانتا ہوں، جب سب لوگوں نے کفر کیا تو تم ایمان لائے، جب سب نے رخ پھیرا تو تم اسلام کی طرف متوجہ ہوئے۔ پھر عذر پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے فاقے کے شکار کچھ لوگوں کو مال دے رہا تھا۔ وہ اپنے خاندانوں کے معزز لوگ ہیں۔

(۳۷۰۴٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :الشَّامُ أَوَّلُ الأَرْضِ خَرَابًا.

(۳۷۰۴٦) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے سرزمین شام بے آباد ہوگی۔

(۳۷۰٤۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أَدْرَكْت النَّاسَ إذَا ذَهَبُوا إِلَى الْجَنَائِزِ ذَهَبُوا مُشَاةً وَرَجَعُوا مُشَاةً ، وَأَوَّلُ مَنْ رَكِبَ مُعَاوِيَةُ.

(۳۷۰۴۷) حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جو جنازے میں پیدل جاتے تھے اور پیدل آتے تھے۔ سب سے پہلے جنازے کے لئے سواری کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے استعمال کیا۔

(۳۷۰٤۸) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ حَدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَ أَوَّلُ دَعْوَةِ دَانْيَالَ فِي سَوْسَنَ ، كَانَتْ فَتَاةً جَمِيلَةً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ مُتَعَبِّدَةً ، ثُمَّ ذَكَرَ حَدِيثًا فِيهِ طُولٌ.

(۳۷۰۴۸) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ حضرت دانیال علیہ السلام کی اولین دعوت سوسن کے بارے میں تھی۔ وہ بنی اسرائیل کی ایک عبادت گزار اور خوبصورت لڑکی تھی۔ (آگے پورا واقعہ بیان کیا)

(۳۷۰٤۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ :كُنَّ النِّسَاءُ الأَوَّلُونَ يَجْعَلْنَ فِي أَكِمَّةِ أَذْرُعِهِنَّ مَزَارًا تُدْخِلُهُ إِحْدَاهُنَّ فِي إِصْبَعِهَا تُغَطِّي بِهِ الْخَاتَمَ.

(۳۷۰۴۹) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ پہلی عورتیں اپنی آستینوں میں سوراخ رکھتی تھیں جس میں اپنی انگوٹھیوں کو چھپانے کے لئے اپنی انگلیوں کو داخل کر دیا کرتی تھیں۔

(۳۷۰۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ لِلصَّلاَةِ أَوَّلاً وَآخِرًا ، ثُمَّ ذَكَرَ فِيهِ حَدِيثًا.

(۳۷۰۵۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز کا ایک اول ہے اور ایک آخر ہے۔ (پھر پوری حدیث کو ذکر کیا)

(۳۷.۵۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبو الْمُهَزِّمِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ النَّارَ السَّوَّاطُونَ.

(۳۷۰۵۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس امت میں سب سے پہلے ظلم کے لئے کوڑے اٹھا کر رکھنے والے داخل ہوں گے۔

(۳۷.۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ الْمَلاَئِكَةُ.

(۳۷۰۵۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ خانہ کعبہ کا طواف سب سے پہلے فرشتوں نے کیا۔

(۳۷.۵۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ :عَلَيْكُمْ بِالسَّمَاعِ الأَوَّلِ.

(۳۷۰۵۳) حضرت ابوعثمان فرماتے ہیں کہ تم پر سنی گئی دو باتوں میں سے پہلی بات پر یقین رکھنا لازم ہے۔

(۳۷.۵٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ ، قَالَ :أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلاَةُ الْمَكْتُوبَةُ ، فَإِنْ أَتَمَّهَا وَإِلاَّ قِيلَ :انْظُرُوا هَلْ لَهُ مِنْ تَطَوُّعٍ. فَأُكْمِلَتِ الْفَرِيضَةُ مِنْ تَطَوُّعِهِ ، فَإِنْ لَمْ تَكْمُلِ الْفَرِيضَةُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ تَطَوُّعٌ أُخِذَ بِطَرَفَيْهِ فَقُذِفَ بِهِ فِي النَّارِ.

(۳۷۰۵۴) حضرت تمیم داری فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سب سے پہلے فرض نماز کا حساب کیا جائے گا۔ اگر وہ پوری نکل آئی تو ٹھیک اور اگر وہ پوری نہ نکلی تو کہا جائے گا کہ دیکھو کہ اس کے پاس نوافل بھی ہیں۔ اس کے نوافل سے فرضوں کی کمی کو پورا کیا جائے گا۔ اگر فرض پورے نہ نکلے اور نوافل بھی نہ ہوئے تو اس آدمی کو پکڑ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

(۳۷.۵۵) حَدَّثَنَا عفان ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ ، قَالَ :إن أَوَّلُ يَوْمٍ عَرَفْت فِيهِ عَبْدَ الرَّحْمَن بْنَ أَبِي لَيْلَى رَأَيْت شَيْخًا أَبْيَضَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ عَلَى حِمَارٍ وَهُوَ يَتْبَعُ جَنَازَةً.

(۳۷۰۵۵) حضرت عطاء بن سائب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کو جب پہلی مرتبہ دیکھا تو وہ سفید داڑھی اور سفید بالوں والے بوڑھے تھے اور گدھے پر سوار ہو کر جنازے کے پیچھے جا رہے تھے۔

(۳۷.۵٦) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الضَّبِّيُّ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ ، قَالَ :أَوَّلُ مَا يُسْأَلُ عَنْهُ الْعَبْدُ يُسْأَلُ عَنْ صَلاَتِهِ ، فَإِنْ تُقُبِّلَتْ مِنْهُ ، تُقُبِّلَ مِنْهُ سَائِرُ عَمَلِهِ ، وَإِنْ رُدَّتْ عَلَيْهِ ، رُدَّ عَلَيْهِ سَائِرُ عَمَلِهِ.

(۳۷۰۵۶) حضرت تمیم بن سلمہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ اگر نماز قبو

ہوگئی تو باقی سارے نماز بھی قبول ہو جائیں گے اور اگر نماز مردود ہوگئی تو باقی اعمال بھی مردود ہو جائیں گے۔

(۳۷۰۵۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، وَابْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَا :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ يُكْسَى حُلَّةً مِنَ النَّارِ إِبْلِيسُ ، فَيَضَعُهَا عَلَى حَاجِبِهِ وَيَسْحَبُهَا مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ يَقُولُ :يَا ثُبُورَاهُ ، وَذُرِّيَّتُهُ خَلْفَهُ وَهُمْ يَقُولُونَ :يَا ثُبُورَهُمْ ، حَتَّى يَقِفَ عَلَى النَّارِ فَيَقُولُ :يَا ثُبُورَاهُ ، وَيَقُولُونَ :يَا ثُبُورَهُمْ ، فَيَقُولُ :(لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَاحِدًا وَادْعُوا ثُبُورًا كَثِيرًا) .

(۳۷۰۵۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے ابلیس کو آگ کا لباس پہنایا جائے گا۔ وہ اسے اپنے پہلو پر رکھے گا اور اسے اپنے پیچھے سے اتارنے کی کوشش کرے گا اور اپنی موت کو پکارے گا۔ اس کی اولادیں اس کے پیچھے ہوں گی اور وہ بھی اپنی موت کو پکار رہی ہوں گی۔ پھر وہ جہنم کے پاس کھڑا ہو کر اپنی موت کو پکارے گا اور شیطان کے چیلے بھی اپنی موت کو پکاریں گے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ آج تم ایک موت کو نہ پکارو بلکہ کئی موتوں کو پکارو پھر بھی موت نہیں آئے گی۔

(۳۷۰۵۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ:أَوَّلُ مَنْ أَلْقَى الْحَصَى فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، كَانَ النَّاسُ إِذَا رَفَعُوا رُؤُوسَهُمْ مِنَ السُّجُودِ نَفَضُوا أَيْدِيهِمْ فَأَمَرَ بِالْحَصَى فَجِيءَ بِهِ مِنَ الْعَقِيقِ، فَبُسِطَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۷۰۵۸) حضرت عبید اللہ بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مسجد نبوی میں سب سے پہلے کنکریاں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بچھوائیں۔ لوگ جب اپنے سروں کو اٹھاتے تھے تو اپنے ہاتھوں کو جھاڑتے تھے۔ انہوں نے کنکریاں بچھانے کا حکم دیا۔ مقام عقیق سے کنکریاں لائی گئیں اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بچھا دی گئیں۔

(۳۷۰۵۹) حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عِيسَى بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :لَقَدْ لَبِثْنَا بِالْمَدِينَةِ سَنَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَقْدَمَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْمُرُ الْمَسَاجِدَ وَنُقِيمُ الصَّلَاةَ.

(۳۷۰۵۹) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ہم مدینہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے دو سال پہلے وہاں قیام پذیر تھے۔ ہم ساجد کو آباد رکھتے تھے اور نماز قائم کرتے تھے۔

(۳۷۰۶۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ :فَذَكَرْت ذَلِكَ لِلنَّخَعِيِّ فَأَنْكَرَهُ ، وَقَالَ :أَبُو بَكْرٍ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۷۰۶۰) حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے ایمان لانے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ راوی

کہتے ہیں کہ میں نے اس بات کا تذکرہ حضرت نخعی سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ سب سے پہلے ایمان لانے والے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

(٣٧٠٦١) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ ، قَالَ : أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ آدَمَ رَأْسَهُ فَجَعَلَ يَنْظُرُ وَهُوَ يَخْلُقُ ، قَالَ : وَبَقِيَتْ رِجْلاَهُ ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ الْعَصْرِ ، قَالَ : يَا رَبِّ عَجِّلْ قَبْلَ اللَّيْلِ ، فَذَلِكَ قوله تعالى : (وَكَانَ الإِنْسَانُ عَجُولاً) .

(۳۷۰۶۱) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کے سر کو پیدا کیا۔ پس حضرت آدم خود کو تخلیق ہوتا دیکھتے رہے۔ عصر کے بعد ان کے پاؤں کا بننا باقی رہ گیا تو انہوں نے کہا کہ اے میرے رب! رات سے پہلے جلدی کر کے مجھے مکمل کر دیجئے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان (وَكَانَ الإِنْسَانُ عَجُولاً) کا یہی معنی ہے۔

(٣٧٠٦٢) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : الْمُهَاجِرُونَ الأَوَّلُونَ مَنْ أَدْرَكَ الْبَيْعَةَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ.

(۳۷۰۶۲) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ الْمُهَاجِرُونَ الأَوَّلُونَ وہ ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی۔

(٣٧٠٦٣) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إِنَّ أَوَّلَ مَنْ بَنَى بَابًا بِمَكَّةَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُهَيْلٍ ، أَتَى عُمَرَ ، فَقَالَ : إِنَّ الرَّجُلَ لَيَنْزِلُ عَلَيْنَا لَيْسَ مَعَهُ خَادِمٌ فَيَتْرُكُ نَعْلَهُ وَنَاقَتَهُ ، ثُمَّ يَخْرُجُ ، وَإِنَّكَ تُضَمِّنُنَا وَإِنَّا نَخَافُ اللُّصُوصَ ، فَائْذَنْ لِي فَأَجْعَلُ بَابًا ، فَأَذِنَ لَهُ فَتَكَلَّفَتْ قُرَيْشٌ فَجَعَلُوا الأَبْوَابَ.

(۳۷۰۶۳) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ مکہ میں سب سے پہلے عبدالرحمٰن بن سہیل نے دروازہ بنایا۔ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے عرض کیا کہ بعض اوقات ہمارے پاس ایسا مہمان بھی آتا ہے جس کے ساتھ کوئی خادم نہیں آتا۔ وہ اپنی جوتی کو اتار دیتا ہے اور سواری کو کھلا چھوڑ دیتا ہے۔ ہمیں چوروں کا خدشہ ہے، ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم دروازہ بنالیں۔ حضرت عمر نے اجازت دے دی۔ اس کے بعد قریش نے بھی دروازے بنانا شروع کر دیے۔

(٣٧٠٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلِيمَةُ أَوَّلَ يَوْمٍ حَقٌّ ، وَالثَّانِي مَعْرُوفٌ ، وَمَا وَرَاءَ ذَلِكَ فَهُوَ رِيَاءٌ. (ابو داؤد ۳۷۳۸۔ عبدالرزاق ۱۰۶۶۰)

(۳۷۰۶۴) حضرت حسن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ولیمہ پہلے دن حق ہے، دوسرے دن نیکی ہے اور اس کے بعد ریاء ہے۔

(٣٧٠٦٥) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : أَوَّلُ مَا مُنِعَ الْقَاتِلُ الْمِيرَاثَ لِمَكَانِ صَاحِبِ الْبَقَرَةِ.

(۳۷۰۶۵) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جس قاتل کو میراث سے محروم کیا گیا وہ قاتل تھا جس کی تلاش میں بنی اسرائیل نے گائے ذبح کی تھی۔

(۳۷۰۶۶) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ :قِيلَ لَهُمْ يَوْمَ بَدْرٍ :تَسَوَّمُوا فَإِنَّ الْمَلاَئِكَةَ قَدْ تَسَوَّمَتْ ، قَالَ :فَأَوَّلُ مَا جُعِلَ الصُّوفُ ؛ لِيَوْمَئِذٍ.

(۳۷۰۶۶) حضرت عمیر بن اسحاق فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر میں سب سے پہلے اہل ایمان سے کہا گیا کہ تم بھی نشان لگا لو کیونکہ آج کے دن فرشتوں نے بھی نشان اور علامت لگائی ہے۔ بس وہ پہلا دن تھا جب صوف کو بطور علامت استعمال کیا گیا۔

(۳۷۰۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ الْمَدِينِيِّ ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ ، قَالَ :لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ دَفَنَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَقِيعِ أَوَّلُ مَنْ دُفِنَ فِيهِ ، ثُمَّ قَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ :اذْهَبْ إِلَى تِلْكَ الصَّخْرَةِ ، فَأْتِنِي بِهَا حَتَّى أَضَعَهَا عِنْدَ قَبْرِهِ حَتَّى أَعْرِفَهُ بِهَا ، فَمَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِنَا دَفَنَّاهُ عِنْدَهُ.

(۳۷۰۶۷) حضرت مطلب بن عبداللہ بن حطب فرماتے ہیں کہ جب حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا تو انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بقیع میں دفن کرایا۔ وہ بقیع میں دفن ہونے والے پہلے شخص ہیں۔ پھر آپ نے اپنے پاس موجود ایک آدمی سے فرمایا کہ اس چٹان کو لے آؤ اور اس قبر کے پاس رکھ دو تا کہ میں اسے پہچان سکوں اور ہمارے اہل میں سے جس کا بھی انتقال ہو گا ہم اسے اسی کے پاس دفن کریں گے۔

(۳۷۰۶۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ فِي الْيَوْمِ الَّذِي يَقُولُ النَّاسُ :إِنَّهُ مِنْ رَمَضَانَ ، قَالَ :فَقَالَ : لاَ يَصُومَنَّ إِلاَّ مَعَ الإِمَامِ إِذَا صَامَ ، فَإِنَّمَا كَانَتْ أَوَّلُ الْفُرْقَةِ فِي مِثْلِ هَذَا.

(۳۷۰۶۸) حضرت عامر اس دن کے بارے میں جسے کے بارے میں لوگ کہیں کہ یہ رمضان ہے۔ فرماتے ہیں کہ تم صرف امام کے ساتھ ہی روزہ رکھو۔ کیونکہ پہلی جدائی انہی جیسے امور کے بارے میں ہوگی۔

(۳۷۰۶۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ أَبِي إِسْرَائِيلَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ الْجُهَنِيِّ ، يَعْنِي زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ فَذَكَرَ قَتْلَ عُثْمَانَ ، قَالَ :أَمَا أَنَّهَا أَوَّلُ الْفِتَنِ.

(۳۷۰۶۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ پہلا فتنہ تھا۔

(۳۷۰۷۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :أَرَأَيْتُمْ يَوْمَ الدَّارِ كَانَتْ فِتْنَةً ، يَعْنِي قَتْلَ عُثْمَانَ فَإِنَّهَا أَوَّلُ الْفِتَنِ وَآخِرُهَا الدَّجَّالُ.

(۳۷۰۷۰) حضرت حذیفہ نے اپنے ساتھیوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ کیا تم نے یوم الدار کو دیکھا۔ یعنی حضرت عثمان کی شہادت۔ وہ پہلا فتنہ تھا اور آخری فتنہ دجال کا ہوگا۔

(٣٧٠٧١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَامِرٌ ، أَنَّ أَوَّلَ جَدٍّ خَاصَمَ بَنِي بَنِيهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَاتَ ابْنُهُ وَتَرَكَ ابْنَيْنِ فَخَاصَمَهُمْ إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَرَآهُ عُمَرُ يَنْظُرُ فِي شَأْنِهِمْ ، فَقَالَ : مَنْ يُخَاصِمُنِي فِي وَلَدِي ، فَقَالَ زَيْدٌ : إِنَّ لَهُمْ أَبًا دُونَكَ ، فَشَرَّكَ بَيْنَهُمْ.

(۳۷۰۷۱) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ وہ پہلے دادا جنہوں نے اپنے پوتوں کو حاصل کرنے کے لئے جھگڑا کیا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔ ان کے صاحبزادے کا انتقال ہوا اور انہوں نے دو بیٹے چھوڑے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے حصول کا جھگڑا لے کر حضرت زید بن ثابت کے پاس گئے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ حضرت زید ان کے خلاف فیصلہ کریں گے تو فرمایا کہ میری اولاد کے بارے میں کون میرا فریق بن سکتا ہے؟ حضرت زید نے فرمایا کہ ان کے والد آپ نہیں کوئی اور ہے۔ پھر ان کے درمیان شراکت کرادی۔

(٣٧٠٧٢) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَيُّوبُ ، أَبُو زَيْدٍ الْحِمْصِيُّ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُبَادَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ ، فَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : أَوَّلُ شَيْءٍ خَلَقَ اللَّهُ الْقَلَمَ ، فَقَالَ : اجْرِ ، فَجَرَى تِلْكَ السَّاعَةَ بِمَا هُوَ كَائِنٌ.

(ترمذی ۲۱۵۵۔ احمد ۳۱۷)

(۳۷۰۷۲) حضرت ولید بن عبادہ اپنے والد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ مرض الوفات میں ان کے پاس گئے تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا۔ پھر اس سے فرمایا تو چل۔ پھر قلم چلا اور اس نے قیامت تک وقوع پذیر ہونے والے تمام واقعات کو لکھ لیا۔

(٣٧٠٧٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ أَوَّلُ مَنْ أَحْدَثَ الأَذَانَ الأَوَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عُثْمَان لِيُؤْذِنَ أَهْلَ الأَسْوَاقِ.

(۳۷۰۷۳) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ جمعہ کی پہلی اذان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے شروع کرائی تا کہ بازار والوں کو اطلاع ہو جائے۔

(٣٧٠٧٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ ، عَنْ برد ، عَنِ الزُّهْرِيِّ : كَانَ الأَذَانُ عِنْدَ خُرُوجِ الإِمَامِ فَأَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَان التَّأْذِينَةَ الثَّانِيَةَ عَلَى الزَّوْرَاءِ لِيَجْمَعَ النَّاسَ.

(۳۷۰۷۴) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اذان امام کے خروج کے وقت ہوتی تھی۔ پھر امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمع کرنے کے لئے دوسری اذان کو شروع کرایا۔

(٣٧٠٧٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ أَبِي النَّضْرِ : سَأَلَ رَجُلٌ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ : مَا تَقُولُ فِي مُجَالَسَةِ هَؤُلاَءِ الْقُصَّاصِ ، قَالَ : لاَ آمُرُكَ بِهِ ، وَلاَ أَنْهَاكَ عَنْهُ ، الْقَصَصُ أَمْرٌ مُحْدَثٌ ، أَحْدَثَ هَذَا الْخَلْقُ مِنَ الْخَوَارِجِ.

(۳۷۰۷۵) حضرت جریر بن حازم کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت محمد بن سیرین سے سوال کیا کہ آپ ان قصہ خوانوں کی صحبت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نہ تو تمہیں اس کا حکم دیتا ہوں اور نہ ہی اس سے منع کرتا ہوں۔ قصہ خوانی ایک نئی چیز ہے جسے خوارج نے شروع کیا ہے۔

(۳۷۰۷۶) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ خَلَقَ عَيْنَيْهِ قَبْلَ بَقِيَّةِ جَسَدِهِ ، فَقَالَ : أَيْ رَبِّ أَتِمَّ بَقِيَّةَ خَلْقِي قَبْلَ غَيْبُوبَةِ الشَّمْسِ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿وَكَانَ الإِنْسَانُ عَجُولاً﴾.

(۳۷۰۷۶) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو پیدا کیا تو ان کی آنکھوں کو باقی جسم سے پہلے بنایا۔ انہوں نے کہا کہ اے میرے رب میری تخلیق کو سورج کے غروب ہونے سے پہلے پورا فرما۔ اسی بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَكَانَ الإِنْسَانُ عَجُولاً﴾.

(۳۷۰۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ، قَالَ: أَوَّلُ آيَةٍ أُنْزِلَتْ مِنْ بَرَائَةَ ﴿انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالاً﴾.

(۳۷۰۷۷) حضرت ابو مالک فرماتے ہیں کہ سورۃ التوبہ کی آیات میں سب سے پہلے یہ آیت نازل ہوئی ﴿انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالاً﴾.

(۳۷۰۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ : خَلَقَ اللَّهُ الأَرْوَاحَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الأَجْسَادَ فَأَخَذَ مِيثَاقَهُمْ.

(۳۷۰۷۸) حضرت محمد بن کعب فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جسموں سے پہلے روحوں کو پیدا کیا اور ان سے وعدہ لیا۔

(۳۷۰۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : أَوَّلُ شَيْءٍ يُبْدَأُ بِهِ قَبْلَ الْوُضُوءِ غَسْلُ الْكَفَّيْنِ.

(۳۷۰۷۹) حضرت حارث فرماتے ہیں کہ وضو میں سب سے پہلے ہتھیلیوں کو دھونے کا حکم ہوا۔

(۳۷۰۸۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : أَوَّلُ مَا يُكْفَأُ الإِسْلاَمَ كَمَا يُكْفَأُ الإِنَاءُ قَوْلُ النَّاسِ فِي الْقَدَرِ.

(۳۷۰۸۰) حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلے جس چیز سے سختی سے منع کیا گیا وہ تقدیر کے بارے میں بات کرنا ہے۔

(۳۷۰۸۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : أَهْلُ الصَّلاَةِ وَالْحِسْبَةِ مِنَ الْمُؤَذِّنِينَ أَوَّلُ مَنْ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۷۰۸۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سب سے پہلے نمازیوں اور مؤذنین کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔

(۳۷۰۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ

اللهِ ، أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الأَرْضِ أَوَّلاً ، فَقَالَ :الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ ، قُلْتُ :ثُمَّ أَيٌّ ، قَالَ :الْمَسْجِدُ الأَقْصَى ، يَعْنِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ.

(۳۷۰۸۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ روئے زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ آپ نے فرمایا مسجد حرام۔ میں نے پوچھا اس کے بعد کون سی مسجد بنائی گئی؟ آپ نے فرمایا کہ مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس۔

(۳۷۰۸۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْخَشْخَاشِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ :دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قُلْتُ :أَيُّ الأَنْبِيَاءِ أَوَّلُ ، قَالَ :آدَم ، قَالَ :قُلْتُ : وَهَلْ كَانَ نَبِيًّا ؟ قَالَ :نَعَمْ نَبِيٌّ مُكَلَّمٌ.

(۳۷۰۸۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ مسجد میں تشریف فرما تھے، میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! سب سے پہلے نبی کون تھے؟ آپ نے فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام۔ میں نے سوال کیا کہ کیا وہ نبی تھے؟ آپ نے فرمایا ہاں وہ ایسے نبی تھے، جن سے کلام کیا جاتا تھا۔

(۳۷۰۸٤) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مُكْسٍ كَانَ فِي الأَرْضِ عَجُوزٌ خَرَجَتْ بِدَقِيقٍ لَهَا فِي مِكْتَلٍ ، فَجَائَتْ رِيحٌ عَاصِفٌ فَأَذْرَتْهُ ، فَقَالَ :سُلَيْمَانُ :انْظُرُوا مَنْ رَكِبَ الْبَحْرَ بِهَذِهِ الرِّيحِ فَغَرِّمُوهُ.

(۳۷۰۸۴) حضرت ہمام فرماتے ہیں کہ زمین پر جو پہلا تاوان لیا گیا اس کی صورت یہ ہوئی کہ ایک بڑھیا ایک ٹوکری میں اپنا آٹا لے کر گھر سے نکلی، اتنے میں آندھی آئی اور اس کا آٹا اڑا لے گئی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے حکم دیا کہ سمندر میں دیکھو کہ یہ ہوا کس نے اڑائی ہے اور اس سے اس کے آٹے کا تاوان لو۔

(۳۷۰۸٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَيْمَنَ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ شَابَ إِبْرَاهِيمُ عليه الصلاة و السلام ، فَقَالَ :مَا هَذَا ، قَالَ :إِجْلاَلٌ وَحِلْمٌ.

(۳۷۰۸۵) حضرت مالک بن ایمن کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جب پہلی مرتبہ سفید بال آئے تو آپ نے اپنے رب سے سوال کیا کہ اے میرے رب! یہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ وقار اور بردباری ہے۔

(۳۷۰۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ يُكْسَى إِبْرَاهِيمُ قُبْطِيَّتَانِ ، ثُمَّ يُكْسَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً وَهُوَ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ.

(احمد ۱۰۱۔ ابو یعلی ۵۶۲)

(۳۷۰۸۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دو قبطی کپڑے پہنائے جائیں گے اور پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جوڑا پہنایا جائے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم عرش کے دائیں جانب ہوں گے۔

(۳۷۰۸۷) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَوَّلُ مَنْ يُكْسَى مِنَ الْخَلاَئِقِ يَوْمَئِذٍ إِبْرَاهِيمُ.

(۳۷۰۸۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن ساری مخلوق سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔

(۳۷۰۸۸) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ ، قَالَ :قِيلَ لِقُثَمَ : كَيْفَ وَرِثَ عَلِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُونَكُمْ ، قَالَ :إِنَّهُ وَاللهِ كَانَ أَوَّلَنَا بِهِ لُحُوقًا وَأَشَدَّنَا بِهِ لُزُوقًا.

(۳۷۰۸۸) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت قثم سے پوچھا گیا کہ تمہارے بجائے حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی وارث کیسے بن گئے۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم سے پہلے ملے تھے اور ہم سے زیادہ تعلق رکھنے والے تھے۔

(۳۷۰۸۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِهِ :وَلَكِنِ ائْتُوا نُوحًا ، إِنَّهُ أَوَّلُ رَسُولٍ بُعِثَ إِلَى الأَرْضِ.

(۳۷۰۸۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن فرمائیں گے تم لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ زمین والوں کی طرف بھیجے جانے والے پہلے رسول ہیں۔

(۳۷۰۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثٍ ذَكَرَهُ، قَالَ:فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُ:اذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ ، فَيَقُولُونَ:يَا نُوحُ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الأَرْضِ.

(۳۷۰۹۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے حالات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے تو وہ فرمائیں گے کہ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ، لوگ ان سے کہیں گے کہ اے نوح! آپ زمین والوں کی طرف بھیجے جانے والے پہلے رسول ہیں۔

(۳۷۰۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :إِنَّ أَوَّلَ رَجُلٍ سَلَّ سَيْفًا فِي اللهِ الزُّبَيْرُ.

(۳۷۰۹۱) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے راستے میں سب سے پہلے تلوار سونتنے والے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۳۷۰۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ سِمَاكٍ الْحَنَفِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ :لَمَّا نَزَلَتْ أَوَّلُ الْمُزَّمِّلِ كَانُوا يَقُومُونَ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِمْ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَكَانَ بَيْنَ أَوَّلِهَا وَآخِرِهَا سَنَةٌ. (ابن جرير ۲۹)

(۳۷۰۹۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب سورۃ المزمل کی ابتدائی آیات نازل ہوئیں تو اس وقت صحابہ کرام رات کو اتنی دیر قیام کرتے تھے جتنا قیام رمضان کے مہینے میں کرتے تھے۔ اس کے اول وآخر کے درمیان ایک سال ہوتا تھا۔

(۳۷۰۹۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَسْعَدَةَ ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَلاَءِ الْغَنَوِيُّ ، قَالَ :بَلَغَنَا ، أَنَّ كَعْبًا كَانَ يَقُولُ :إِنَّ أَوَّلَ الأَمْصَارِ خَرَابًا جَنَاحَاهَا ، قُلْنَا :وَمَا جَنَاحَاهَا يَا كَعْبُ ، قَالَ :الْبَصْرَةُ وَمِصْرُ.

(۳۷۰۹۳) حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ شہروں میں سب سے پہلے ویران ہونے والے شہروں کے دو بازو ہیں۔ ان سے کسی نے پوچھا کہ شہروں کے دو بازو کیا ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ بصرہ اور کوفہ۔

(٣٧٠٩٤) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَوَّلُ مَنْ جَحَدَ آدَم.

(۳۷۰۹۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے حضرت آدم نے انکار کیا۔

(٣٧٠٩٥) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ:أَوَّلُ مَنِ اسْتَحْلَفَ فِي الْقَسَامَةِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.

(۳۷۰۹۵) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے قسامہ کے بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قسم لی۔

(٣٧٠٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ ، قَالَ ، أَوَّلُ مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ بِالْكُوفَةِ قَرَظَةُ بْنُ كَعْبٍ.

(۳۷۰۹۶) حضرت علی بن ربیعہ کہتے ہیں کہ کوفہ میں سب سے پہلے قرظہ بن کعب کا نوحہ پڑھا گیا۔

(٣٧٠٩٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنَ الأَنْصَارِ يُقَالُ لَهَا أَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيدَ بْنِ السَّكَنِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لأُمِّ سَعْدٍ :أَلاَ يَرْقَأُ دَمْعُك وَيَذْهَبُ حُزْنُك فَإِنَّ ابْنَك أَوَّلُ مَنْ ضَحِكَ اللَّهُ لَهُ وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ.

(۳۷۰۹۷) حضرت اسماء بنت یزید فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی والدہ سے فرمایا کہ تمہارے آنسو خشک کیوں نہیں ہوتے اور تمہارا غم کم کیوں نہیں ہوتا! تمہارا بیٹا وہ پہلا شخص ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ مسکرائے ہیں اور اللہ کا عرش لرز اٹھا ہے۔

(٣٧٠٩٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :أَوَّلُ الْخَلاَئِقِ يُكْسَى إِبْرَاهِيمُ. (ابن ابی عاصم ۱۱)

(۳۷۰۹۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔

(٣٧٠٩٩) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :يُحْشَرُ النَّاسُ حُفَاةً عُرَاةً فَأَوَّلُ مَنْ يُلْقَى بِثَوْبٍ إبْرَاهِيمُ عليه السلام.

(۳۷۰۹۹) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن جب لوگوں کو اٹھایا جائے گا تو وہ ننگے جسم اور ننگے پاؤں ہوں گے اور سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑا عطا کیا جائے گا۔

(٣٧١٠٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُولُ :كَانَ مِهْرَانُ

أَوَّلَ السَّنَةِ وَالْقَادِسِيَّةُ آخِرَ السَّنَةِ.

(۳۷۱۰۰) حضرت ابوعمرو شیبانی فرماتے ہیں کہ مہران سال کے شروع میں اور قادسیہ کی لڑائی سال کے آخر میں ہوئی۔

(٣٧١٠١) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، عَنْ وَرْقَاءَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ﴾ قَالَ: عُرَاةً حُفَاةً.

(۳۷۱۰۱) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد قیامت کے دن لوگوں کو ننگے پاؤں اور ننگے بدن ہونا ہے۔

(٣٧١٠٢) وَبِإِسْنَادِهِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿فِي الصُّحُفِ الْأُولَى﴾ ، قَالَ : التَّوْرَاةُ وَالإِنْجِيلُ.

(۳۷۱۰۲) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿فِي الصُّحُفِ الْأُولَى﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد تورات اور انجیل ہیں۔

(٣٧١٠٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ يَزِيدَ الْفَارِسِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عُثْمَانَ : كَانَتِ الأَنْفَالُ مِنَ الأَوَائِلِ مِمَّا أُنْزِلَ بِالْمَدِينَةِ ، وَكَانَتْ بَرَائَةٌ مِنْ آخِرِ مَا أُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ.

(۳۷۱۰۳) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سورۃ الانفال مدینہ منورہ میں نازل ہونے والی ابتدائی سورتوں میں سے تھی اور سورۃ التوبۃ قرآن مجید کی نازل ہونے والے آخری سورتوں میں سے ہے۔

(٣٧١٠٤) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا قَيْسٌ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي صَادِقٍ ، عَنْ عُلَيْمٍ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : أَوَّلُ هَذِهِ الأُمَّةِ وُرُودًا عَلَى نَبِيِّهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُهَا إِسْلاَمًا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

(۳۷۱۰۴) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس امت میں سب سے پہلے اس امت کے نبی کے ساتھ ملنے والے اور سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

(٣٧١٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ اسْتَنْشَدَ مَعْدِي كَرِبَ فَأَنْشَدَهُ ، وَقَالَ : مَا اسْتَنْشَدت فِي الإِسْلاَمِ أَحَدًا قَبْلَكَ.

(۳۷۱۰۵) حضرت ابوالضحیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے معدی کرب سے شعر سننے کی فرمائش کی اور اس سے فرمایا کہ میں نے تجھ سے پہلے کسی سے شعر سننے کی فرمائش نہیں کی۔

(٣٧١٠٦) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، عن وَرْقَاءَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿فِي الصُّحُفِ الْأُولَى﴾ قَالَ: التَّوْرَاةُ وَالإِنْجِيلُ.

(۳۷۱۰۶) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿فِي الصُّحُفِ الْأُولَى﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد تورات اور انجیل ہیں۔

(٣٧١٠٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ فِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ : مُدٌّ بِالْمُدِّ الأَوَّلِ.

(۳۷۱۰۷) حضرت ابوسلمہ قسم کے کفارے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ پہلے مد کے ساتھ ایک مد ہے۔

(۳۷۱۰۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلاَمٍ ، أَنَّهُ قَالَ فِي حَدِيثٍ ذَكَرَهُ :فَجَحَدَ آدَمَ فجحدت ذُرِّيَّتُهُ وَذَلِكَ أَوَّلُ يَوْمٍ أُمِرَ بِالشُّهَدَاءِ.

(۳۷۱۰۸) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت آدم نے انکار کیا تو ان کی اولاد نے بھی انکار کیا۔ اور وہ پہلا دن ہے جس دن گواہوں کو حکم دیا گیا۔

(۳۷۱۰۹) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الرَّقَاشِيُّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :لَقِيَتِ الْمَلاَئِكَةُ آدَمَ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ ، فَقَالَتْ :يَا آدَمُ ، حَجَجْتَ ، فَقَالَ : نَعَمْ ، قَالُوا :قَدْ حَجَجْنَا قَبْلَكَ بِأَلْفَيْ عَامٍ.

(۳۷۱۰۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے تو فرشتے ان سے ملے اور کہنے لگے کہ اے آدم! تم نے حج کیا؟ انہوں نے کہا ہاں۔ فرشتوں نے کہا کہ ہم نے تم سے دو ہزار سال پہلے حج کیا تھا۔

(۳۷۱۱۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا قَيْسٌ ، قَالَ :رَأَيْتُ شِمْرَ بْنَ عَطِيَّةَ اسْتَعَارَ عِمَامَةً فَأَتَوْهُ بِعِمَامَةٍ سَابِرِيَّةٍ فَرَدَّهَا ، وَقَالَ :رَأَيْتُ النَّاسَ أَوَّلَ مَا رَأَوْا السَّابِرِيَّ قَامُوا إِلَيْهِ فَحَرَّقُوهُ.

(۳۷۱۱۰) حضرت قیس فرماتے ہیں کہ میں نے شمر بن عطیہ کو دیکھا کہ اس نے ایک عمامہ مانگا، اس کے پاس ایک سابری عمامہ لایا گیا تو اس نے واپس کر دیا اور کہا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ جب انہوں نے پہلی مرتبہ سابری کو دیکھا تو اسے جلا دیا تھا۔

(۳۷۱۱۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُتَوَكِّلِ أَبُو عَقِيلٍ ، قَالَ:حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَافِعٍ ، عَنِ ابْنٍ لأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، أَنَّهَا قَالَتْ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنْ كَانَ لَمِنْ أَوَّلِ مَا نَهَانِي اللَّهُ عَنْهُ وَعَهِدَ إِلَيَّ بَعْدَ عِبَادَةِ الأَوْثَانِ وشُرْبَ الْخَمْرِ :وَمُلاَحَاةُ الرِّجَالِ.

(۳۷۱۱۱) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتوں کی پوجا اور شراب نوشی کے بعد جس چیز سے منع فرمایا اور جس کا عہد لیا مردوں کا باہم لڑائی جھگڑا اور گالی گفتار ہے۔

(۳۷۱۱۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :أَوَّلُ مَنْ جَهَرَ بِـ (بسم الله الرَّحْمَن الرحيم) الأَعْرَابُ.

(۳۷۱۱۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو بلند آواز سے دیہاتیوں نے پڑھا۔

(۳۷۱۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ :أَحْدَثَ النَّاسُ الْقِيَامَ فِي رَمَضَانَ وَصَلاَةَ الضُّحَى وَالْقُنُوتَ فِي الْفَجْرِ وَالْقَصَصَ.

(۳۷۱۱۳) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ لوگوں نے رمضان کے قیام، چاشت کی نماز، فجر میں قنوت اور قصہ گوئی کو ایجاد کیا ہے۔

(۳۷۱۱٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :مَا كَانَ لِلنَّاسِ عِيدٌ إلاَّ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ.

(۳۷۱۱۴) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ عید کی نماز دن کے شروع میں ہوا کرتی تھی۔

(۳۷۱۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الرحمن الْهَاشِمِيِّ ، قَالَ : أَوَّلُ مَا خُلِقَتِ الْمَسَاجِدُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بِالْقِبْلَةِ نُخَامَةً فَحَكَّهَا ، ثُمَّ أَمَرَ بِالْخَلُوقِ فَلُطِخَ بِهِ مَكَانُهَا ، فَخَلَّقَ النَّاسُ الْمَسَاجِدَ.

(۳۷۱۱۵) حضرت عباس بن عبدالرحمٰن ہاشمی فرماتے ہیں کہ مسجدوں کو سب سے پہلے خلوق لگانے کا واقعہ یہ ہوا کہ حضور ﷺ نے مسجد میں قبلہ کی جانب تھوک گری ہوئی دیکھی تو اسے صاف کرایا پھر حکم دیا کہ اس جگہ خلوق لگائی جائے، پھر اس کے بعد سے لوگوں نے مسجد میں خلوق لگانا شروع کر دی۔

(۳۷۱۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَوَّلُ جُمُعَةٍ جُمِعَتْ جُمُعَةٌ بِالْمَدِينَةِ ، ثُمَّ جُمُعَةٌ بِالْبَحْرَيْنِ. (بخاری ۸۹۲)

(۳۷۱۱۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سب سے پہلا جمعہ مدینہ میں پڑھا گیا اور پھر بحرین میں جمعہ ادا کیا گیا۔

(۳۷۱۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ ، عَنْ سَعْدٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّرَ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَحْشٍ ، وَكَانَ أَوَّلَ أَمِيرٍ أُمِّرَ فِي الإِسْلاَمِ. (بزار ۱۷۵۷)

(۳۷۱۱۷) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن جحش کو امیر مقرر کیا وہ اسلام میں مقرر کئے جانے والے پہلے امیر ہیں۔

(۳۷۱۱۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ حَكِيمٍ الضَّبِّيِّ ، قَالَ : قَالَ لِي أَبُو هُرَيْرَةَ : إِذَا أَتَيْتَ أَهْلَ مِصْرِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنِّي سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلاَةُ الْمَكْتُوبَةُ. (ابن ماجه ۱۴۲۵۔ احمد ۲۹۰)

(۳۷۱۱۸) حضرت انس بن حکیم ضبی فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ جب تم اپنے شہر والوں کے پاس جاؤ تو ان کو بتانا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے فرض نماز کا حساب کیا جائے گا۔

(۳۷۱۱۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عَامِرٍ الْعُقَيْلِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عُرِضَ عَلَيَّ أَوَّلُ ثَلاَثَةٍ مِنْ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ ، وَأَوَّلُ ثَلاَثَةٍ يَدْخُلُونَ النَّارَ ، فَأَمَّا أَوَّلُ ثَلاَثَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَالشَّهِيدُ وَعَبْدٌ مَمْلُوكٌ لَمْ يَشْغَلْهُ رِقُّ الدُّنْيَا عَنْ طَاعَةِ رَبِّهِ ، وَفَقِيرٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ ، وَأَمَّا أَوَّلُ ثَلاَثَةٍ يَدْخُلُونَ النَّارَ فَأَمِيرٌ مُسَلَّطٌ ، وَذُو ثَرْوَةٍ مِنْ مَالٍ لاَ يُؤَدِّي حَقَّ اللهِ فِي مَالِهِ ، وَفَقِيرٌ فَخُورٌ.

(۳۷۱۱۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے امت کے وہ پہلے تین لوگ مجھ پر پیش کئے گئے جو جنت میں جائیں گے اور وہ تین لوگ بھی پیش کئے گئے جو جہنم میں جائیں گے۔ وہ تین لوگ جو جنت میں جائیں گے ان میں سے ایک شہید ہے۔ دوسرا وہ غلام جسے اس کی آقا کی خدمت نے اس کے رب کی اطاعت سے غافل نہیں کیا اور تیسرا وہ نادار جو اہل وعیال والا ہو لیکن کسی سے سوال نہ کرے۔ اور وہ تین لوگ جو جہنم میں جائیں گے ان میں سے ایک جابر حاکم، دوسرا وہ مالدار جو مال میں سے اللہ کا حق ادا نہ کرے اور تیسرا متکبر فقیر۔

(۳۷۱۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :قَدْ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا لَمْ أَنْسَهُ بَعْدُ ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : أَوَّلُ الآيَاتِ خُرُوجًا :طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا ، أَوْ خُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى فَأَيَّتُهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالأُخْرَى عَلَى أَثَرِهَا قَرِيبًا. (مسلم ۲۲۶۰۔ احمد ۱۶۴)

(۳۷۱۲۰) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سنی ہے جسے میں اس وقت سے اب تک نہیں بھولا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک سورج کا مغرب سے طلوع ہونا چاشت کے وقت لوگوں پر دابۃ الارض کا نکلنا ہے۔ ان میں سے جو بھی پہلے ظاہر ہو جائے دوسری اس کے متصل بعد ظاہر ہو جائے گی۔

(۳۷۱۲۱) حَدَّثَنَا حَاتِمٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَّلُ رِبًا أَضَعُ رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ.

(۳۷۱۲۱) حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پہلا سود جسے میں معاف کرنے کا اعلان کرتا ہے عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے۔

(۳۷۱۲۲) حَدَّثَنَا زَيْدٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِدَ اللَّهَ وأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ لَهُ أَهْلٌ ، ثُمَّ قَالَ :يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّ كُلَّ دَمٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ هَدَرٌ، وَأَوَّلُ دِمَائِكُمْ دَمُ إِيَاسِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرْضَعًا فِي بَنِي لَيْثٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ ، وَإِنَّ أَوَّلَ رِبًا كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ أَوَّلُ رِبًا أَضَعُ ﴿لَكُمْ رُؤُوسُ أَمْوَالِكُمْ لاَ تَظْلِمُونَ وَلاَ تُظْلَمُونَ﴾. (عبد بن حمید ۸۵۸۔ بزار ۱۱۴۱)

(۳۷۱۲۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی وہ حمد وثنا بیان کی جس کا وہ اہل ہے پھر فرمایا کہ اے لوگو! جاہلیت کا ہر خون رائیگاں ہے۔ پہلا خون ایاس بن ربیعہ بن حارث کا خون ہے۔ وہ بنولیث میں بچے کو دودھ پلواتا تھا اسے ہذیل نے قتل کر دیا۔ اور جاہلیت کا پہلا سود عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے یہ پہلا سود ہے جس کو میں معاف کرتا ہوں۔ تمہارے

لئے تمہارے پورے پورے مال ہیں نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے گا۔

(۳۷۱۲۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ أَنَّ عَلِيًّا ، قَالَ : أَوَّلُ الْوُضُوءِ الْمَضْمَضَةُ وَالاِسْتِنْشَاقُ.

(۳۷۱۲۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وضو کا پہلا حصہ کلی اور ناک میں پانی ڈالنا ہے۔

(۳۷۱۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : أَرَى أَنْ يُتْرَكَ الْبَيْعُ عِنْدَ الأَذَانِ الأَوَّلِ ، أَحْدَثَهُ عُثْمَان رضي اللَّهُ عَنْهُ.

(۳۷۱۲۴) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ پہلی اذان کے وقت بیع کو ترک کردیا جائے۔ یہ اذان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے شروع کرائی تھی۔

(۳۷۱۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : بَدَأَ اللَّهُ تَعَالَى بِخَلْقِ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الأَحَدِ فَالأَحَدُ وَالاِثْنَانِ وَالثُّلاَثَاءُ وَالأَرْبِعَاءُ وَالْخَمِيسُ وَالْجُمُعَةُ وَجَعَلَ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ سَنَةٍ.

(۳۷۱۲۵) حضرت کعب فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان کی تخلیق کا مرحلہ اتوار کے دن شروع فرمایا، اتوار، پیر، منگل، بدھ، جمعرات اور جمعہ۔ اور ہر دن کو ایک ہزار سال کے برابر بنایا۔

(۳۷۱۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلاَّ كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا لأَنَّهُ كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ.

(۳۷۱۲۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بھی کسی جان کو ظلماً قتل کیا جائے گا آدم علیہ السلام کے بیٹے کی گردن پر اس کا گناہ ہوگا کیونکہ اسی نے سب سے پہلے اس جرم کی بنیاد ڈالی۔

(۳۷۱۲۷) حَدَّثَنَا كَثِيرٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ : ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلاَ تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا﴾ قَالَ رَجُلٌ : إِنْ رَأَى رَجُلٌ فِي أَهْلِهِ مَا يَكْرَهُ فَذَهَبَ يَجْمَعُ أَرْبَعَةً فَرَغَ الرَّجُلُ مِنْ حَاجَتِهِ ، وَإِنْ ذَكَرَ ذَلِكَ جُلِدَ ، وَلَمْ تُقْبَلْ لَهُ شَهَادَةٌ ، وَكَانَ مِنَ الْفَاسِقِينَ ، فَأُنْزِلَتْ آيَةُ التَّلاَعُنِ ، فَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ الَّذِي ، قَالَ مَا قَالَ أَوَّلُ مَنِ ابْتُلِيَ بِهَذَا ، وَنَزَلَتْ آيَةُ التَّلاَعُنِ.

(۳۷۱۲۷) حضرت میمون فرماتے ہیں کہ جب قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلاَ تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا﴾ تو ایک آدمی نے کہا کہ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کو ایسی حالت میں دیکھے جو اس کے لئے ناقابل برداشت ہو تو کیا وہ جا کر چار آدمی جمع کرنے لگ جائے۔ اتنے میں وہ آدمی اپنے کام سے فارغ ہو جائے گا۔ اور اگر وہ اس بات کا ذکر کرے تو اسے کوڑے بھی پڑیں گے، اس کی گواہی بھی قبول نہیں کی جائے گی اور وہ فاسقوں میں سے بھی ہو جائے گا؟ اس پر لعان کی آیت نازل ہوئی۔ وہ آدمی جس نے یہ بات کی تھی وہی لعان کے حکم میں سب سے

پہلے مبتلا ہوا۔

(۳۷۱۲۸) حَدَّثَنَا سَهْلٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ مَاتَ آدَم.

(۳۷۱۲۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے انسان جن کا انتقال ہوا وہ حضرت آدم علیہ السلام تھے۔

(۳۷۱۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ الأَبْطَحَ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ.

(۳۷۱۲۹) حضرت ابوجعفر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب تشریف لاتے تو سب سے پہلے وادی ابطح میں قیام فرماتے۔

(۳۷۱۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنْ فَاطِمَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لَهَا :أَنْتِ أَوَّلُ أَهْلِي لُحُوقًا بِي فَضَحِكْتُ لِذَلِكَ.

(۳۷۱۳۰) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ تم سب سے پہلے مجھے آملو گی۔ آپ ﷺ کی یہ بات سن کر میں مسکرادی تھی۔

(۳۷۱۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ لاَ يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ ، وَأَوَّلُ مَنْ قَنَتَ فِيهَا عَلِيٌّ ، وَكَانُوا يَرَوْنَ ، أَنَّهُ إِنَّمَا فَعَلَ ذَلِكَ لأَنَّهُ كَانَ مُحَارِبًا.

(۳۷۱۳۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں دعاء قنوت نہیں پڑھتے تھے۔ یہ سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پڑھنا شروع کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دعاء قنوت اس لئے پڑھنا شروع کی کیونکہ وہ جنگ کرنے والے تھے۔

(۳۷۱۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْفَزَارِيِّ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ :الإِقَامَةُ أَوَّلُ الصَّلاَةِ.

(۳۷۱۳۲) حضرت اوزاعی فرماتے ہیں کہ اقامت نماز کا اول ہے۔

(۳۷۱۳۳) حَدَّثَنَا شَيْخٌ لَنَا ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ جَعَلَ مُدَّىْ حِنْطَةٍ فِي زَكَاةِ الْفِطْرِ عَدْلُ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ عُثْمَان بْنُ عَفَّانَ.

(۳۷۱۳۳) حضرت ابوجعفر فرماتے ہیں کہ صدقہ فطر میں گندم کے دو مد کو کھجور کے ایک صاع کے برابر سب سے پہلے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قرار دیا۔

(۳۷۱۳٤) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ ، وَأَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الأَرْضُ ، وَأَوَّلُ شَافِعٍ.

(۳۷۱۳۴) حضرت حسن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں۔ سب سے پہلے میری قبر کھولی جائے گی اور میں پہلا سفارش کرنے والا ہوں۔

(۳۷۱۳۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :نُبِّئْتُ ، أَنَّ أَوَّلَ جَدَّةٍ أُطْعِمَتْ مَعَ ابْنِهَا أُمُّ الأَبِ.

(۳۷۱۳۵) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ پہلی جدہ جسے اس کے بیٹے ساتھ میراث میں حصہ دیا گیا وہ ایک دادی تھی۔ (جسے اپنے بیٹے کے ہوتے ہوئے میراث میں سے سدس دیا گیا)

(۳۷۱۳٦) حَدَّثَنَا السَّهْمِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَسَنَ :مَنْ أَوَّلُ مَنْ خَطَبَ قَبْلَ الصَّلاَةِ ، فَقَالَ :عُثْمَان بْنُ عَفَّانَ صَلَّى بِالنَّاسِ ، ثُمَّ خَطَبَهُمْ فَرَأَى نَاسًا كَثِيرًا لَمْ يُدْرِكُوا الصَّلاَةَ ، فَفَعَلُوا ذَلِكَ.

(۳۷۱۳٦) حضرت حمید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے سوال کیا کہ سب سے پہلے نماز سے پہلے کس نے خطبہ دیا؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے، انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی، پھر خطبہ دیا، پھر انہوں نے بہت سے لوگوں کو دیکھا کہ انہیں نماز نہیں ملی تھی تو پھر انہوں نے ایسا کیا۔ اور بعد کے خلفاء نے بھی ایسا کیا۔

(۳۷۱۳۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَالسَّهْمِيُّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ نَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ ، وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوتٍ.

(۳۷۱۳۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کی سب سے پہلی علامت ایک آگ ہوگی جو مشرق سے مغرب کی طرف ظاہر ہوگی۔ اور پہلا کھانا جو اہلِ جنت کھائیں گے وہ مچھلی کا جگر ہے۔

(۳۷۱۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَلِيلِ بْنُ عَطِيَّةَ رَفَعَهُ ، قَالَ أَوَّلُ مَا يُسْأَلُ عَنْهُ الْعَبْدُ ، عَنْ صَلاَتِهِ.

(۳۷۱۳۸) حضرت عبد الجلیل بن عطیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے بندے کی نماز کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

(۳۷۱۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :الْقُنُوتُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ ، قَالَ :عُمَرُ أَوَّلُ مَنْ قَنَتَ :قُلْتُ :النِّصْفُ الآخِرُ أَجْمَعُ ، قَالَ :نَعَمْ

(۳۷۱۳۹) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے سوال کیا کہ رمضان میں قنوت کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ سب سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رمضان میں قنوت پڑھی۔ میں نے پوچھا کہ دوسرے نصف میں سارے کے سارے میں؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔

(۳۷۱٤۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ دِينَارٍ مَوْلَى لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعْته يَقُولُ :قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَوَّلُ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثم الَّتِي تَلِيهَا عَلَى أمثل نَجْمٍ فِي السَّمَاءِ إِضَائَةً. (احمد ۲۵۷)

(۳۷۱۴۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کی سب سے پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی ان کے چہرے چودہویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے۔ پھر جو لوگ ان کے بعد داخل ہوں گے ان کے چہرے

ستاروں کی طرح چمک رہے ہوں گے۔

(٣٧١٤١) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنْ فَاطِمَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لَهَا : إِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِي لُحُوقًا بِي ، وَنِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ. (مسلم ۱۹۰۵۔ ابن ماجه ۱۶۲۱)

(۳۷۱۴۱) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تم سب سے پہلے مجھ سے آملو گی اور میں تمہارے لئے بہترین سلف ہوں۔

(٣٧١٤٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : فَرَضَ اللَّهُ الصَّلاَةَ أَوَّلَ مَا فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ أَتَمَّهَا لِلْحَاضِرِ ، وَأُقِرَّتْ صَلاَةُ السَّفَرِ عَلَى الْفَرِيضَةِ الأُولَى.

(۳۷۱۴۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے نماز میں دو رکعتیں فرض فرمائیں۔ پھر مقیم کے لئے چار رکعتیں ہوگئیں اور سفر کی نماز پہلے فریضے کے مطابق ہی رکھی گئی۔

(٣٧١٤٣) حَدَّثَنَا ابْنُ مُصْعَبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي الأَوْزَاعِيُّ ، قَالَ : سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ ، عَنْ شَهَادَةِ الْغِلْمَانِ ، فَقَالَ : كَانَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ أَوَّلَ مَنْ قَضَى بِذَلِكَ.

(۳۷۱۴۳) حضرت اوزاعی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زہری سے لڑکوں کی گواہی کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ سب سے پہلے لڑکوں کی گواہی پر مروان نے فیصلہ کیا۔

(٣٧١٤٤) حَدَّثَنَا الأَحْمَرُ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : بَلَغَنِي ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الْوَلِيمَةُ أَوَّلُ يَوْمٍ حَقٌّ وَالثَّانِيَ مَعْرُوفٌ وَالثَّالِثُ رِيَاءٌ.

(۳۷۱۴۴) حضرت حسن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولیمہ پہلے دن حق ہے، دوسرے دن نیکی ہے اور تیسرے دن ریاء ہے۔

(٣٧١٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ أَحْدَثَ الأَذَانَ فِي الْفِطْرِ وَالأَضْحَى بنو مَرْوَانَ.

(۳۷۱۴۵) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں اذان بنو مروان نے شروع کی۔

(٣٧١٤٦) وَجَدْت فِي كِتَابِي ، عَنْ سُوَيْد بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ طَاوُوس قَالَ : إِنَّ أَوَّلَ مَنْ ثَوَّبَ فِي الْفَجْرِ بِلاَلٌ عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ ، كَانَ إِذَا قَالَ : حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ ، قَالَ : الصَّلاَةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ مَرَّتَيْنِ.

(۳۷۱۴۶) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ فجر کی اذان میں تثویب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور میں شروع کی۔ وہ حی علی الفلاح کہنے کے بعد دو مرتبہ الصَّلاَةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کہا کرتے تھے۔

٣٧١٤٧) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛

(۳۷۱۴۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

٣٧١٤٨) وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى أَضوأ كَوْكَبٍ فِي السَّمَاءِ إِضَائَةً.

(۳۷۱۴۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں سب سے پہلے جو جماعت جنت میں داخل ہوگی ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے۔ پھر ان کے بعد جو لوگ ہوں گے ان کے چہرے آسمان کے ستاروں کی طرح چمک رہے ہوں گے۔

٣٧١٤٩) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يَقْرَأَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ : ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ فِي الطَّوَافِ.

(۳۷۱۴۹) حضرت ابو جعفر اس بات کو مستحب قرار دیتے تھے کہ پہلے طواف قدوم کے بعد پڑھی جانے والی رکعتوں میں سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کریں۔

٣٧١٥٠) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ سَأَلَ عَنِ الْبَيِّنَةِ شُرَيْحٌ فَقَالُوا : يَا أَبَا أُمَيَّةَ ، أَحْدَثْت ، قَالَ : أَحْدَثْتُم فَأَحْدَثْت.

(۳۷۱۵۰) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ گواہی کے بارے میں سے سب سے پہلے سوال کرنے والے شریح ہیں۔ ان سے کسی نے کہا کہ اے ابو امیہ! آپ نے نئی چیز شروع کی۔ انہوں نے فرمایا کہ تم نے نئی چیز شروع کی تو میں نے بھی نئی چیز شروع کر دی۔

٣٧١٥١) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَنْ يُكْسَى خَلِيلُ اللهِ إِبْرَاهِيمُ عليه الصلاة والسلام.

(۳۷۱۵۱) حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔

٣٧١٥٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُطِيعٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لَعَنَ اللَّهُ فُلاَنًا فَإِنَّهُ أَوَّلُ مَنْ أَذِنَ فِي بَيْعِ الْخَمْرِ.

(۳۷۱۵۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص پر لعنت فرمائے اس نے سب سے پہلے شراب بیچنے کی اجازت دی۔

٣٧١٥٣) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عن أبي الزعراء ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : ثُمَّ يَأْذَنُ اللَّهُ فِي الشَّفَاعَةِ فَيَكُونُ أَوَّلُ شَفِيعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رُوحَ الْقُدُسِ جِبْرِيلَ ، ثُمَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمَنِ ، ثُمَّ

مُوسَى عليهما السلام ، ثُمَّ يَقُومُ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَابِعًا لَا يَشْفَعُ أَحَدٌ بَعْدَهُ فِيمَا يَشْفَعُ فِيهِ وَهُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ. (طیالسی ۳۸۹)

(۳۷۱۵۳) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ شفاعت کی اجازت دیں گے۔ پس قیامت کے دن پہلے سفارشی حضرت جبرئیل علیہ السلام ہوں گے۔ پھر حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ پھر تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم چوتھے نمبر پر کھڑے ہوں گے، پھر جس چیز میں آپ شفاعت فرمائیں گے اس میں کوئی دوسرا سفارش نہ کرے گا۔

(۳۷۱۵٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَوَّلُ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ الْمَلاَئِكَةُ.

(۳۷۱۵۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ خانہ کعبہ کا طواف سب سے پہلے فرشتوں نے کیا۔

(۳۷۱۵٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ الْقَلَمَ ، ثُمَّ خَلَقَ النُّونَ ، فَكَبَسَ الأَرْضَ عَلَى ظَهْرِ النُّونِ.

(۳۷۱۵۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم اور پھر مچھلی کو پیدا کیا اور زمین کو مچھلی پر بچھایا۔

(۳۷۱٥٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أَوَّلُ مَا فُرِضَتِ الصَّلاَةُ فُرِضَتْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ، فَلَمَّا أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ زَادَ مَعَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ إِلاَّ الْمَغْرِبَ.

(۳۷۱۵۶) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ پہلے ہر نماز میں دو دو رکعتیں فرض ہوئی تھیں۔ پھر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو مغرب کے سوا ہر نماز میں دو دو رکعتیں فرض ہوگئیں۔

(۳۷۱٥٧) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ حَدَّثَنَا حَشْرَجُ بْنُ نُبَاتَةَ ، قَالَ : حدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَ قُلْتُ لِسَفِينَةَ ، إِنَّ بَنِي أُمَيَّةَ يَزْعُمُونَ ، أَنَّ الْخِلاَفَةَ فِيهِمْ ، قَالَ : كَذَبَ بَنُو الزَّرْقَاءِ ، بَلْ هُمْ مُلُوكٌ مِنْ أشداء الْمُلُوك ، وَأَوَّلُ الْمُلُوكِ مُعَاوِيَةُ. (ترمذی ۲۲۲۶)

(۳۷۱۵۷) حضرت سعید بن جمہان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ بنو امیہ خیال کرتے ہیں کہ خلافت انہی میں ہے! انہوں نے فرمایا کہ بنو زرقاء نے جھوٹ بولا، وہ سخت بادشاہوں میں سے ہیں اور پہلے بادشاہ حضرت معاویہ ہیں۔

(۳۷۱٥٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : سَاوَمَ عُمَرُ رَجُلاً بِفَرَسٍ فَرَكِبَهُ يَشُورُهُ فَعَطِبَ ، فَقَالَ لِلرَّجُلِ: خُذْ فَرَسَكَ ، فَقَالَ الرَّجُلُ : لاَ ، قَالَ عُمَرُ : اجْعَلْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ حَكَمًا ، فَقَالَ الرَّجُلُ: شُرَيْحٌ، فَتَحَاكَمَا إِلَيْهِ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، خُذْ بِمَا ابْتَعْتَ ، أَوْ رُدَّ كَمَا أَخَذْتَ ، قَالَ عُمَرُ : وَهَلِ الْقَضَاءُ إِلاَّ عَلَى هَذَا ، فَصَيَّرَهُ إِلَى الْكُوفَةِ ، فَبَعَثَهُ قَاضِيًا ، فَإِنَّهُ لأَوَّلُ يَوْمٍ عَرَفَهُ.

(۳۷۱۵۸) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کے ساتھ گھوڑے کا بھاؤ تاؤ کیا۔ آپ اس گھوڑے کو آزمانے کے لئے گھوڑے پر سوار ہوئے تو گھوڑا ہلاک ہوگیا۔ آپ نے آدمی سے کہا اپنا گھوڑا سنبھال۔ اس نے کہا کہ یہ اب میرا نہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اپنے اور میرے درمیان ثالث مقرر کر لے۔ آدمی نے کہا حضرت شریح کے پاس چلو۔ حضرت شریح نے فرمایا امیر المومنین! جو آپ نے خریدا وہ لے لیں یا جس حال میں لیا تھا اسی حال میں واپس کر دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا فیصلہ یہی ہوگا؟! پھر آپ نے انہیں کوفہ کا قاضی بنا کر بھیج دیا۔ یہ پہلا دن تھا جب سے انہیں پہچانا جانے لگا۔

(٣٧١٥٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي وَاصِلٌ الأَحْدَبُ ، قَالَ : حَدَّثَتْنِي عَائِذَةُ ، امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ ، وَأَثْنَى عَلَيْهَا خَيْرًا ، قَالَتْ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ وَهُوَ يُوَطِّءُ الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ ، يَعْنِي يَتَخَطَّاهُمْ ، أَلاَ أَيُّهَا النَّاسُ ، مَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ مِنِ امْرَأَةٍ ، أَوْ رَجُلٍ ، فَالسَّمْتَ الأَوَّلَ ، السَّمْتَ الأَوَّلَ ، فَإِنَّا الْيَوْمَ عَلَى الْفِطْرَةِ.

(۳۷۱۵۹) حضرت عائذہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اے لوگو! تم میں سے جو کوئی کسی عورت یا مرد کو ملے تو پہلے راستے پر چلتا رہے۔ کیونکہ آج ہم دینِ فطرت پر ہیں۔

(٣٧١٦٠) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي الأَزْرَقُ بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَلاَتُهُ ، فَإِنْ كَانَ أَتَمَّهَا كُتِبَتْ لَهُ تَامَّةً ، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَامَّةً ، قَالَ : انْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَأَكْمِلُوهُ بِمَا ضَيَّعَ من فَرِيضَتِهِ ، ثُمَّ الزَّكَاةُ ، ثُمَّ تُؤْخَذُ الأَعْمَالُ عَلَى حَسَبِ ذَلِكَ. (احمد ٦٥)

(۳۷۱۶۰) ایک صحابی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ اگر نماز پوری نکل آئی تو ٹھیک اگر پوری نہ ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ دیکھو کہ اس کے نامہ اعمال میں نفل ہیں۔ نفلوں کے ذریعے اس کے فرضوں کی کمی کو پورا کیا جائے گا۔ پھر زکوۃ کا حساب ہوگا۔ پھر باقی اعمال کا حساب اسی طرح ہوگا۔

(٣٧١٦١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ وَعِيسَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : أَوَّلُ سَلَبٍ خُمِّسَ فِي الإِسْلاَمِ سَلَبُ الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ.

(۳۷۱۶۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پہلی سلب جس کا اسلام میں خمس دیا گیا وہ براء بن مالک کی سلب تھی۔

(٣٧١٦٢) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : أول من يخرج أهل مكة من مكة : القردة.

(۳۷۱۶۲) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہلِ مکہ، مکہ سے سب سے پہلے بندروں کو نکالیں گے۔

(٣٧١٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ : سَأَلْت ابْنَ عَبَّاسٍ ، عَنِ السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ ، فَقَالَ : أَوَّلُ مَنْ فَعَلَهُ إبْرَاهِيمُ عليه السلام.

(۳۷۱۶۳) حضرت عامر بن واثلہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے سعی کی۔

(۳۷۱٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُخْتَارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّهُ قَالَ :أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ الَّذِينَ يَحْمَدُونَ اللَّهَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ.

(حاکم ۵۰۲۔ طبرانی ۲۸۸)

(۳۷۱۶۴) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ جنت میں سب سے پہلے وہ لوگ داخل ہوں گے جو خوشی اور تکلیف ہر حال میں اللہ کی تعریف کرتے ہیں۔

(۳۷۱٦٥) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ الرَّقَاشِيِّ ، عَنْ عَمِّهِ ، قَالَ : كُنْتُ آخِذًا بِزِمَامِ نَاقَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَوْسَطِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ أَذُودُ عَنْهَا النَّاسَ ، فَقَالَ :يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، أَلاَ إِنَّ كُلَّ مَالٍ وَمَأْثُرَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمِي هَذِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ مَوْضُوعٍ دَمُ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، وَإِنَّ اللَّهَ قَضَى ، أَنَّ أَوَّلَ رِبًا مَوْضُوعٍ رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ﴿لَكُمْ رُؤُوسُ أَمْوَالِكُمْ لاَ تَظْلِمُونَ وَلاَ تُظْلَمُونَ﴾. (احمد ۷۲۔ دارمی ۲۵۳۴)

(۳۷۱۶۵) حضرت ابوحرہ رقاشی اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایام تشریق میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی لگام کو تھاما ہوا تھا اور لوگوں کو اس سے دور کر رہا تھا۔ آپ نے خطبہ دیا اور فرمایا کہ اے لوگو! ہر مال اور ہر نشان جو جاہلیت میں تھا وہ قیامت تک کے لئے میرے قدموں کے نیچے ہے۔ سب سے پہلا خون جو معاف کیا گیا وہ ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب کا خون ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ پہلا سود جو معاف ہوا ہے وہ عباس بن عبد المطلب کا سود ہے۔ تمہارے لئے تمہارے پورے پورے مال ہیں، نہ تم ظلم کرو گے نہ تم پر ظلم کیا جائے گا۔

(۳۷۱٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، قَالَ :خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ بِالْبَصْرَةِ ، فَقَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الأَرْضُ ، وَلاَ فَخْرَ.

(احمد ۲۸۱۔ ابویعلی ۲۳۲۲)

(۳۷۱۶۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بصرہ میں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلے میری قبر کھولی جائے گی اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔

(۳۷۱٦۷) حَدَّثَنَا الأَحْمَرُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانَ عُمَرُ أَوَّلَ شَيْءٍ يَقَعُ مِنْهُ إِلَى الأَرْضِ رُكْبَتَاهُ.

(۳۷۱۶۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ نماز میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سب سے پہلے اپنے گھٹنے زمین پر رکھا کرتے تھے۔

(۳۷۱٦۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ :﴿خُلِقَ الإِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ﴾

قَالَ: خُلِقَ آدَمُ علیه الصلاة والسلام ، ثُمَّ نُفِخَ فِیهِ الرُّوحُ ، وَأَوَّلُ مَا نُفِخَ فِی رُکْبَتَیْهِ فَذَهَبَ یَنْهَضُ ، فَقَالَ: ﴿خُلِقَ الإِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ﴾.

(۳۷۱۶۸) حضرت سعید بن جبیر قرآن مجید کی آیت ﴿خُلِقَ الإِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا، پھر ان میں روح پھونکی گئی، جب ان کے گھٹنوں میں روح پھونکی گئی تو وہ اٹھ کر کھڑے ہونے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ﴿خُلِقَ الإِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ﴾.

(۳۷۱۶۹) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ :أَوَّلُ سُورَةٍ قَرَأَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على الناس :(وَالنَّجْمِ).

(۳۷۱۶۹) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سورت سب سے پہلے پڑھی وہ سورۃ والنجم تھی۔

(۳۷۱۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ :كَانَ یُقَالُ :الصَّبْرُ عِنْدَ أَوَّلِ صَدْمَةٍ.

(۳۷۱۷۰) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ صبر صدمے کے شروع میں ہوتا ہے۔

(۳۷۱۷۱) حَدَّثَنَا یَزِیدُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ عَرَّفَ بِالْبَصْرَةِ ابْنُ عَبَّاسٍ.

(۳۷۱۷۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ بصرہ کا تعارف سب سے پہلے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کرایا۔

(۳۷۱۷۲) حَدَّثَنَا شَرِیكٌ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنْ هُنَیْدَةَ بْنِ خَالِدٍ الْخُزَاعِیِّ ، قَالَ :أَوَّلُ رَأْسٍ أُهْدِیَ فِی الإِسْلاَمِ رَأْسُ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ ، أُهْدِیَ إِلَى مُعَاوِیَةَ.

(۳۷۱۷۲) حضرت ہنیدہ بن خالد خزاعی کہتے ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلا سر جو بھیجا گیا وہ عمرو بن حمق کا سر تھا، جو حضرت معاویہ کی طرف بھیجا گیا۔

(۳۷۱۷۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْرَائِیلَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِی بَعْضُ أَصْحَابِنَا ، أَنَّ طَلْحَةَ كَانَ أَوَّلَ مَنْ بَایَعَ عَلِیًّا ، فَرَآهُ أَعْرَابِیٌّ ، فَقَالَ :أَمْرٌ لاَ یَتِمُّ ، فَقُلْتُ لأَبِی إِسْرَائِیلَ :مِنْ أَیِّ شَیْءٍ ، قَالَ :مِنْ أَمْرِ یَدِهِ.

(۳۷۱۷۳) حضرت ابواسرائیل کہتے ہیں کہ مجھے کسی نے بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر سب سے پہلے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے بیعت کی۔ انہیں ایک دیہاتی نے دیکھا تو کہا کہ یہ کام پورا نہیں ہوگا۔ فضل کہتے ہیں کہ میں نے ابواسرائیل سے کہا کہ یہ کس وجہ سے کہا؟ انہوں نے فرمایا کہ ان کے ہاتھ کی وجہ سے۔ (حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ غزوہ احد میں شل ہو گیا تھا)

(۳۷۱۷۴) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ أَبِی سِنَانٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِی شَیْخٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ شَرَّطَ الشُّرَطَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ ، فَلَمَّا مَرِضَ مَرَضَهُ الَّذِی مَاتَ فِیهِ أَرْسَلَ إِلَى شُرَطِهِ ، فَقَالَ : خُذُوا سِلاَحَكُمْ وَكُرَاعَكُمْ وَائْتُونِی ، فَلَمَّا أَتَوْهُ ، قَالَ إِنِّی إِنَّمَا كُنْتُ أُعِدُّكُمْ لِمِثْلِ هَذَا الْیَوْمِ ، فَهَلْ تَسْتَطِیعُونَ أَنْ تَرُدُّوا عَنِّی شَیْئًا مِمَّا أَنَا فِیهِ ، فَقَالُوا :سُبْحَانَ اللهِ ، تَقُولُ هَذَا وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَسْتَشِيرُكَ وَيُؤَمِّرُكَ عَلَى الْجُيُوشِ ، فَقَالَ : وَمَا يُدْرِيكُمْ لَعَلَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَأَلَّفُنِي بِذَلِكَ.

(۳۷۱۷۴) حضرت عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ سب سے پہلے پہرے داروں کی شرط حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے لگائی۔ جب وہ مرض الوفات میں مبتلا ہوئے تو انہوں نے اپنے پہرے داروں کے لئے پیغام بھجوایا کہ اپنا اسلحہ اور حفاظتی سامان لے کر میرے پاس آجاؤ۔ جب وہ آ گئے تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تم اس بات کی طاقت رکھتے ہو کہ مجھ سے اس چیز کو دور کر سکو جس کا میں شکار ہونے لگا ہوں یعنی موت کا اور میں نے تمہیں اسی دن کے لئے تو مقرر کیا تھا۔ انہوں نے کہا سبحان اللہ! آپ یہ بات فرما رہے ہیں حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے مشورہ لیتے تھے اور آپ کو لشکروں کا نگران بناتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ تمہیں کیا معلوم؟ کیا پتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا دل رکھنے کے لئے ایسا کرتے ہوں۔

(۳۷۱۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ : أَوَّلُ مَا نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ : ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ﴾.

(۳۷۱۷۵) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ شراب کی حرمت کے لئے سب سے پہلے یہ آیت نازل ہوئی ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ﴾.

(۳۷۱۷۶) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي محمد مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ دُفِنَ بِالْبَقِيعِ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ ، ثُمَّ أَتْبَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۷۱۷۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جنۃ البقیع میں حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو دفن کیا گیا۔ پھر ان کے بعد حضرت ابراہیم بن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کیا گیا۔

(۳۷۱۷۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِذَا رَأَيْتُمُ الْحَدَثَ فَعَلَيْكُمْ بِالأَمْرِ الأَوَّلِ.

(۳۷۱۷۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم کسی نئی چیز کو وجود میں آتا دیکھو تو پہلی چیز پر عمل کرتے رہو۔

(۳۷۱۷۸) حَدَّثَنَا مَالِكٌ ، قَالَ : حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي فِرَاسُ بْنُ يَحْيَى ، قَالَ : أَصَبْتُ فِي سِجْنِ الْحَجَّاجِ وَرَقًا مَنْقُوطًا بِالنَّحْوِ ، وَكَانَ أَوَّلَ نَقْطٍ رَأَيْته ، فَأَتَيْت بِهِ الشَّعْبِيَّ فَأَرَيْته إِيَّاهُ : فَقَالَ : اقْرَأْ عَلَيْهِ ، وَلاَ تَنْقُطْهُ بِيَدِكَ.

(۳۷۱۷۸) حضرت فراس بن یحییٰ کہتے ہیں کہ میں نے حجاج کے قید خانے میں ایک صفحہ دیکھا جس پر نقطے لگائے گئے تھے۔ وہ پہلے نقطے تھے جو میں نے دیکھے۔ میں وہ ورق لے کر حضرت شعبی کے پاس آیا اور انہیں دکھایا تو انہوں نے فرمایا کہ اپنی طرز پر چلتے رہو اور

اپنے ہاتھ سے نقطے نہ لگاؤ۔

(۳۷۱۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، وَابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، قَالاَ : أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الصَّلاَةَ عِنْدَ الْقَتْلِ خُبَيْبُ بْنُ عَدِيٍّ.

(۳۷۱۷۹) حضرت عبداللہ بن ابی بکر اور حضرت ابن ابی نجیح فرماتے ہیں کہ قتل کے وقت نماز پڑھنے کا دستور سب سے پہلے حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ نے شروع کیا۔

(۳۷۱۸۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَ أَوَّلُ مَنْ ظَاهَرَ فِي الإِسْلاَمِ خُوَيْلَةَ ، فَظَاهَرَ مِنْهَا ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ وَنَزَلَ الْقُرْآنُ : ﴿قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا﴾.

(۳۷۱۸۰) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلا ظہار حضرت خویلہ کے ساتھ کیا گیا۔ وہ ظہار کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، سارا واقعہ عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خاوند کو بلایا۔ اور قرآن مجید کی یہ آیات نازل ہوئیں ﴿قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا﴾

(۳۷۱۸۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَبُو شَيْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ عَرَّفَ بِالْكُوفَةِ ابْنُ الزُّبَيْرِ.

(۳۷۱۸۱) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ کوفہ کا سب سے پہلے تعارف حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے کرایا۔

(۳۷۱۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي شَبِيبٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ عُمَرَ كَاتَبَ عَبْدًا لَهُ يُكَنَّى أَبَا أُمَيَّةَ ، فَجَائَهُ بِنَجْمِهِ حِينَ حَلَّ ، قَالَ عِكْرِمَةُ : فَكَانَ أَوَّلَ نَجْمٍ أُدِّيَ فِي الإِسْلاَمِ.

(۳۷۱۸۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ابوامیہ نامی غلام کو مکاتب بنایا۔ اس نے اپنا بدل کتابت ادا کیا۔ حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ یہ اسلام میں ادا کیا جانے والا پہلا بدل کتابت ہے۔

(۳۷۱۸۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ خَالِدُ بْنُ رِبَاحٍ ، حَدَّثَنَا أَبُو سَوَّارٍ الْعَدَوِيُّ ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : إِنَّ أَوَّلَ مَا يُنْتِنُ مِنِ ابْنِ آدَمَ بَطْنُهُ إِذَا مَاتَ فَلاَ تَجْعَلُوا فِيهِ إِلاَّ طَيِّبًا.

(۳۷۱۸۳) حضرت جندب بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ انسان کے مرنے کے بعد سب سے پہلے اس کے پیٹ سے بو اٹھتی ہے۔ لہٰذا اپنے پیٹ میں پاکیزہ چیز ہی ڈالو۔

(۳۷۱۸٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْيَزَنِيِّ وَكَانَ أَوَّلَ أَهْلِ مِصْرَ يَرُوحُ إِلَى الْمَسْجِدِ ، وَكَانَ لاَ يُؤْتَى بِشَيْءٍ إِلاَّ تَصَدَّقَ بِهِ.

(۳۷۱۸۴) حضرت یزید بن ابی حبیب فرماتے ہیں کہ حضرت مرثد بن عبداللہ یزنی مصر میں سب سے پہلے مسجد میں جانے والے شخص ہیں۔ ان کے پاس جب بھی کوئی چیز لائی جاتی تھی تو اس میں سے صدقہ ضرور کرتے تھے۔

آخر كتاب الأوائل والحمد لله.

ملحق کتاب الاوائل

ملحق فيه زيادات مسلمة بن القاسم على كتاب الأوائل

اس ضمیمہ میں کتاب الاوائل پر حضرت مسلمہ بن قاسم کے کچھ اضافے منقول ہیں

(۳۷۱۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ مَسْلَمَةُ بْنُ الْقَاسِمِ ، حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ حَجَرٍ الْقُرَشِيُّ الْعَسْقَلَانِيُّ بِعَسْقَلَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ صَالِحُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْمِصِّيصِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَبَّارُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَزْدِيِّ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَوَّلُ مَنْ دَخَلَ الْحَمَّامَ وَصُنِعَتْ لَهُ النُّورَةُ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُد عَلَيْهِ السَّلاَمُ ، فَلَمَّا دَخَلَهُ وَوَجَدَ حَرَّهُ وَغَمَّهُ ، قَالَ :أَوَّهْ مِنْ عَذَابِ اللهِ أَوَّهْ قَبْلَ أَنْ لاَ يَكُونَ أَوَّهْ. (طبرانی ۳۶۴)

(۳۷۱۸۵) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے حمام میں داخل ہونے والے اور پہلے وہ شخص جن کے لئے بال صاف کرنے والا پتھر رکھا گیا حضرت سلیمان علیہ السلام ہیں۔ جب وہ حمام میں داخل ہوئے اور انہوں نے اس کی گرمی کو دیکھا تو کہا ہائے اللہ کا عذاب، ہائے وہ آنے سے پہلے کیسا ہے۔

(۳۷۱۸۶) حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجَهْمِ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا إِسْرَائِيلَ ، قَالَ :أَوَّلُ يَوْمٍ عَرَفْت فِيهِ الْحَكَمَ يَوْمَ هَلَكَ الشَّعْبِيُّ ، قَالَ :جَاءَ إِنْسَانٌ يَسْأَلُ ، عَنْ مَسْأَلَةٍ فَقَالُوا :عَلَيْك بِالْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ.

(۳۷۱۸۶) حضرت ابو اسرائیل کہتے ہیں کہ میں نے سب سے پہلے حضرت حکم کو اس دن پہچانا جس دن حضرت شعبی کا انتقال ہوا۔ جب کوئی شخص مسئلہ دریافت کرنے آتا تو وہ کہتے کہ حکم بن عتیبہ سے جا کر مسئلہ پوچھو۔

(۳۷۱۸۷) حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ أَيُّوبُ أَوَّلُ مَا جَالَسْنَاهُ، يَعْنِي عِكْرِمَةَ، قَالَ يَحْسُنُ حَسَنُكُمْ مِثْلَ هَذَا.

(۳۷۱۸۷) حضرت ایوب فرماتے ہیں کہ جب ہم نے سب سے پہلے حضرت عکرمہ کی ہم نشینی اختیار کی تو انہوں نے فرمایا کیا تمہارا حسن اس کی طرح اچھا ہوگا؟!

(۳۷۱۸۸) حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ :أَوَّلُ امْرَأَةٍ تَزَوَّجَهَا رَسُولُ

اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ ، ثُمَّ نَكَحَ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ ، ثُمَّ نَكَحَ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ بِمَكَّةَ وَبَنَى بِهَا بِالْمَدِينَةِ ، ثُمَّ نَكَحَ بِالْمَدِينَةِ زَيْنَبَ بِنْتَ خُزَيْمَةَ الْهِلَالِيَّةَ ، ثُمَّ نَكَحَ أُمَّ سَلَمَةَ بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ ، ثُمَّ نَكَحَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ مِنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ ، وَكَانَتْ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ ، ثُمَّ نَكَحَ مَيْمُونَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ ، وَهِيَ الَّتِي وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ نَكَحَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ ، وَهِيَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَوْمَ خَيْبَرَ ، ثُمَّ نَكَحَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ وَكَانَتِ امْرَأَةَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ ، تُوُفِّيَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ خُزَيْمَةَ قَبْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَكَحَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ ، وَأُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ ، وَالْكِنْدِيَّةَ ، وَامْرَأَةً مِنْ كَلْبٍ ، وَكَانَ جَمِيعُ مَنْ تَزَوَّجَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ امْرَأَةً.

(۳۷۱۸۸) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سب سے پہلے حضرت خدیجہ بن خویلد رضی اللہ عنہا سے شادی کی۔ پھر حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے، پھر حضرت عائشہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہا سے مکہ میں شادی کی اور مدینہ میں ان کی رخصتی ہوئی۔ پھر مدینہ میں حضرت زینب بنت خزیمہ ہلالیہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی۔ پھر حضرت ام سلمہ بنت ابی امیہ رضی اللہ عنہا سے، پھر بنو مصطلق کی حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے، پھر حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے جنہوں نے اپنا نفس رسول اللہ ﷺ کے لئے ہبہ کردیا تھا۔ پھر حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا سے، پھر حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے جو کہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں۔ حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا حضرت محمد ﷺ سے پہلے انتقال کرگئی تھیں۔ آپ نے حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا، حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا، ایک کندی عورت اور ایک بنوکلب کی خاتون سے نکاح فرمایا۔ آپ نے کل چودہ خواتین سے نکاح فرمایا۔

(۳۷۱۸۹) مَسْلَمَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ حُجْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ ، عَنْ يَزِيدَ بْنَ أَبِي يَزِيدَ ، عَنْ رَجُلٍ قَدْ سَمَّاهُ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ عَقَدَ الأَلْوِيَةَ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ الرَّحْمَان عليه السلام ، بَلَغَهُ أَنَّ قَوْمًا أَغَارُوا عَلَى لُوطٍ فَسَبَوْهُ ، فَعَقَدَ لِوَاءً ، وَسَارَ إِلَيْهِمْ بِعَبِيدِهِ وَمَوَالِيه حَتَّى أَدْرَكَهُمْ ، فَاسْتَنْقَذَهُ وَأَهْلَهُ.

(۳۷۱۸۹) حضرت یزید بن ابی یزید ایک صاحب سے نقل کرتے ہیں کہ سب سے پہلے پرچم حضرت ابراہیم علیہ السلام نے باندھا۔ انہیں اطلاع ہوئی کہ ایک قوم نے حضرت لوط علیہ السلام پر حملہ کیا اور انہیں قید کرلیا ہے۔ حضرت ابراہیم نے پرچم باندھا اور اپنے غلاموں اور موالی کو لے کر ان کی طرف گئے، انہیں جالیا اور حضرت لوط اور ان کے گھر والوں کو چھڑا کر لے آئے۔

(۳۷۱۹۰) مَسْلَمَةُ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْمَعَافِرِيُّ الْمِصْرِيُّ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ حَمَوَيْهِ بِالْفُسْطَاطِ فِي الْجَامِعِ إِمْلاَءً مِنْ كِتَابِهِ فِي ذِي الْقِعْدَةِ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَعِشْرِينَ وَثَلاَثِ مِئَةٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي قَزَعَةَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : تُحْشَرُونَ مُشَاةً وَرُكْبَانًا

وَعَلَى وُجُوهِكُمْ ، تُعْرَضُونَ عَلَى اللهِ عَلَى أَفْوَاهِكُمَ الْفِدَامُ ، وَأَوَّلُ مَا يُعْرِبُ ، عَنْ أَحَدِكُمْ :فَخِذُهُ.

(طبرانی ۱۰۳۶)

(۳۷۱۹۰) حضرت حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تمہیں اس حال میں جمع کیا جائے گا کہ تم پیدل ہو گے، سوار ہو گے اور منہ کے بل ہو گے۔ تمہیں اللہ کے دربار میں پیش کیا جائے گا تو تمہارے مونہوں کو بولنے کی اجازت نہ ہوگی۔ تمہارے بدن میں سب سے پہلے تمہاری ران بات کرے گی۔

(۳۷۱۹۱) أَخْبَرَنَا مَسْلَمَةُ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَحْيَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ الْعِجْلِيّ الْخَفَّافُ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ وَهِشَامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُولُ :إِنَّ أَوَّلَ مَا أَنَا مُخَاصِمٌ بِهِ غَدًا ، يَعْنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، أَنْ يُقَالُ لِي :يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ قَدْ عَلِمْتَ ، فَكَيْفَ عَمِلْتَ فِيمَا عَلِمْتَ ؟!.

(۳۷۱۹۱) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کل قیامت کے دن مجھ سے سب سے پہلے جس چیز کو حساب کیا جائے گا وہ یہ ہے کہ اے ابودرداء! تو جانتا تھا اور جو کچھ تو جانتا تھا اس پر تو نے کیا عمل کیا؟

(۳۷۱۹۲) حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي رَجَاءٍ الزَّيَّاتُ الْمَالِكِيُّ بِمَكَّةَ إِمْلاَءً مِنْ حِفْظِهِ حَدَّثَنَا أَبُو حَارِثَةَ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَسَّانِيُّ بِالرَّمْلَةِ سَنَةَ سَبْعٍ وَسَبْعِينَ وَمِئَتَيْنِ حَدَّثَنَا أَبِي ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ جَيْشِ مُسْلِمِ بْنِ عُقْبَةَ ، قَالَ :لَمَّا نَزَلْت بِالْمَدِينَةِ دَخَلْت مَسْجِدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْت إِلَى جَنْبِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ ، فَقَالَ لِي عَبْدُ الْمَلِكِ :أَمِنْ هَذَا الْجَيْشِ أَنْتَ ، قَالَ : قُلْتُ :نَعَمْ ، قَالَ :ثَكِلَتْك أُمُّك ، أَتَدْرِي إِلَى مَنْ تَسِيرُ إِلَى أَوَّلِ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الإِسْلاَمِ ، وَإِلَى ابْنِ حَوَارِيِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى ابْنِ أَسْمَاءَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ ، وَإِلَى مَنْ حَنَّكَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ، أَمَّا وَاللهِ لَئِنْ جِئْته نَهَارًا لَتَجِدَنَّهُ صَائِمًا ، وَلَئِنْ جِئْته لَيْلاً لَتَجِدَنَّهُ قَائِمًا ، وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الأَرْضِ أَطْبَقُوا عَلَى قَتْلِهِ لَكَبَّهُمَ اللَّهُ جَمِيعًا فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ ، قَالَ ذَلِكَ الرَّجُلُ :مَا مَضَتْ إِلاَّ أَيَّامٌ حَتَّى صَارَتِ الْخِلاَفَةُ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ وَوَجَّهَنَا إِلَيْهِ فَقَتَلْنَاهُ.

(۳۷۱۹۲) حضرت مسلم بن عقبہ کے لشکر کے ایک آدمی بیان کرتے ہیں کہ جب میں مدینہ آیا تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں داخل ہوا۔ میں نے عبدالملک بن مروان کے ساتھ نماز پڑھی۔ عبدالملک نے مجھ سے کہا کہ کیا تو اس لشکر سے ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ انہوں نے کہا تمہاری ماں تمہیں کھوئے، کیا تم جانتے ہو کہ تم کس سے لڑنے جا رہے ہو؟ تم اسلامی سلطنت میں پیدا ہونے والے پہلے بچے سے لڑنے جا رہے ہو، تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری (حضرت زبیر رضی اللہ عنہ) کے بیٹے سے لڑنے جا رہے ہو۔ تم حضرت اسماء ذات النطاقین کے بیٹے سے لڑنے جا رہے ہو۔ تم اس سے لڑنے جا رہے ہو جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھٹی دی تھی۔ خدا

کی قسم اگر تم دن کو ان کے پاس جاؤ تو انہیں روزے کی حالت میں پاؤ گے اور اگر رات میں ان کے پاس جاؤ تو انہیں قیام کی حالت میں پاؤ گے۔ اگر ساری زمین کے لوگ ان کے قتل پر اجماع کر لیں تو اللہ تعالیٰ سب کو ان کو منہ کے بل جہنم میں داخل کر دے گا۔ وہ آدمی کہتا ہے کہ ابھی کچھ ہی دن گزرے تھے کہ عبدالملک کو خلیفہ بنا دیا گیا۔ اس نے ہمیں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے لئے بھیجا اور ہم نے انہیں قتل کر دیا۔!!

(٣٧١٩٣) حَدَّثَنَا أَبُو حَارِثَةَ ، قَالَ : حدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ سُمِّيَ عَبْدُ الْمَلِكِ ، وَعَبْدُ الْعَزِيزِ : عَبْدُ الْمَلِكِ ، وَعَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنَا مَرْوَانَ ، وَأَوَّلُ مَنْ وَاصَلَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الصَّلاَةِ وَبَيْنَ الْعِشَاءِ وَالْعَتَمَةِ عَبْدُ الْمَلِكِ.

(۳۷۱۹۳) حضرت ابو حارثہ کے والد اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ سب سے پہلے عبدالملک اور عبدالعزیز کے نام مروان کے بیٹوں کے رکھے گئے۔ سب سے پہلے ظہر اور عصر اور عشاء اور مغرب کی نماز کو عبدالملک نے جمع کیا۔

(٣٧١٩٤) مَسْلَمَةُ ، قَالَ : قَرَأْت عَلَى أَبِي الْعَبَّاسِ أَحْمَدَ بْنِ عِيسَى الْمَعْرُوفِ بِابْنِ الْوَشَّاءِ حَدَّثَكُمْ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنُ فَيْرُوز البغدادى الْعَبْدُ الصَّالِحُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَن أَبِيهِ ، أَنَّهُ قَالَ : أَوَّلُ مَنْ خَطَبَ عَلَى الْمَنَابِرِ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ الرَّحْمَنِ عليه الصلاة والسلام.

(۳۷۱۹۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ منبر پر سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خطبہ دیا۔

(٣٧١٩٥) حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَحْمَدَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَن مُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ كَعْبًا يَقُولُ : أَوَّلُ مَنْ ضَرَبَ الدِّينَارَ وَالدِّرْهَمَ آدَم عَلَيْهِ السَّلاَمُ ، وَقَالَ : لاَ تَصْلُحُ الْمَعِيشَةُ إلاَّ بِهِمَا.

(۳۷۱۹۵) حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے دینار اور درہم حضرت آدم علیہ السلام نے بنائے اور فرمایا زندگی انہی کے ذریعے سے صحیح طور پر چل سکتی ہے۔

(٣٧١٩٦) حَدَّثَنَا ابْنُ الْوَشَّاءِ ، حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ الْحَكَمِ السُّلَمِيُّ الدِّمَشْقِيُّ يُعْرَفُ بِالْفُنْدُقِيِّ قَرَأْت مِنْ كِتَابِهِ لَفْظًا ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا الْعَلاَءُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الْفَرْوِيِّ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ التَّاجِرُ الصَّدُوقُ.

(۳۷۱۹۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں سب سے پہلے سچا تاجر داخل ہوگا۔

(٣٧١٩٧) حَدَّثَنَا ابْنُ الْوَشَّاءِ ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْحَكَمِ ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

(۳۷۱۹۷) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۳۷۱۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ الْوَشَّاءِ ، حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ زِيَادٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ بَكْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ الضُّرَيْسِ ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ زَاذَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي الطَّيِّبُ الْمُبَارَكُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أَوَّلُ مَا يُبَشَّرُ بِهِ الْمُؤْمِنُ بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَجَنَّةِ نَعِيمٍ ، وَإِنَّ أَوَّلَ مَا يُبَشَّرُ بِهِ الْمُؤْمِنُ يُقَالُ لَهُ : أَبْشِرْ وَلِيَّ اللهِ ، قَدِمْتَ خَيْرَ مَقْدَمٍ ، غَفَرَ اللَّهُ لِمَنْ شَيَّعَك ، قَالَ الشَّيْخُ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو عَبْدِ اللهِ : لَمْ يَرْوِ هَذَا الْحَدِيثَ إِلاَّ هَذَا الشَّيْخُ الْوَاحِدُ ، وَاسْتَجَابَ اللَّهُ لِمَنَ اسْتَغْفَرَ لَك ، وَقَبِلَ مِمَّنْ شَهِدَ لَك.

(۳۷۱۹۸) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مومن کو سب سے پہلے خوشبو، ریحان اور ہمیشہ کی جنت کی خوشخبری دی جائے گی۔ مومن کو پہلی خوشخبری دیتے ہوئے کہا جائے گا کہ اے اللہ کے ولی! تجھے خوشخبری ہو۔ تو بہترین جگہ آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے جو تیرے پیچھے چلے۔ ابوعبداللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو صرف ایک شیخ نے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی دعا کو قبول کرے جو تیرے لئے استغفار کرتے ہیں اور اللہ ان لوگوں کی بات قبول کرے جو تیرے حق میں گواہی دیں۔

(۳۷۱۹۹) أَخْبَرَنَا مَسْلَمَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ الْمَكِّيُّ الْبُغْدَادِيُّ بِالْقُلْزُمِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي رحمه الله ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُ ، فَقَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرٍو النَّخَعِيُّ ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ إِيَاسٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ : أَوَّلُ مَنِ اتَّخَذَ الْكَلْبَ نُوحٌ ، قَالَ : يَا رَبِّ ، أَمَرْتَنِي أَنْ أَصْنَعَ الْفُلْكَ فَأَنَا فِي صِنَاعَتِهِ أَصْنَعُ أَيَّامًا ، فَيَجِيئُونِي بِاللَّيْلِ فَيُفْسِدُونَ كُلَّ مَا عَمِلْت ، أَفْسَدُوهُ فَمَتَى يَلْتَئِمُ لِي مَا أَمَرْتَنِي بِهِ ، قَدْ طَالَ عَلَيَّ أَمْرِي ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ : يَا نُوحُ ، اتَّخِذْ كَلْبًا يَحْرُسُك ، فَاتَّخَذَ نُوحٌ كَلْبًا ، فَكَانَ يَعْمَلُ بِالنَّهَارِ وَيَنَامُ بِاللَّيْلِ ، فَإِذَا جَائَهُ قَوْمُهُ لِيُفْسِدُوا مَا عَمِلَ يَنْبَحُهُمَ الْكَلْبُ فَيَنْتَبِهُ نُوحٌ ، فَيَأْخُذُ الْهِرَاوَةَ لَهُمْ وَيَثِبُ عَلَيْهِمْ فَيَهْرُبُونَ مِنْهُ ، فَالْتَأَمَ لَهُ مَا أَرَادَ.

(۳۷۱۹۹) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کتا سب سے پہلے حضرت نوح علیہ السلام نے پالا۔ انہوں نے کہا کہ اے میرے رب! تو نے مجھے حکم دیا کہ میں کشتی بناؤں۔ میں دن بھر کشتی بناتا ہوں پھر وہ رات کو آ کر اسے خراب کر دیتے ہیں۔ جو کام میں کرتا ہوں وہ اسے خراب کر دیتے ہیں۔ میرا کام مجھ پر بہت لمبا ہو گیا ہے! اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اے نوح! اپنی کشتی کی حفاظت کے لئے ایک کتا رکھ لو۔ حضرت نوح علیہ السلام نے ایک کتا رکھ لیا۔ حضرت نوح رضی اللہ عنہ نے دن کو کام کیا اور رات کو سو گئے۔ جب ان کی قوم کے نافرمان لوگ کشتی کو خراب کرنے آئے تو کتا بھونکنے لگا۔ اس پر حضرت نوح علیہ السلام جاگ گئے۔ اور

ان پر ٹوٹ پڑے جس سے وہ سب لوگ بھاگ گئے۔ اس طرح حضرت نوح علیہ السلام اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے۔

(۳۷۲۰۰) أَخْبَرَنَا مَسْلَمَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مَنْصُورٍ الْبُغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ، يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ الْمُنْقِرِيُّ حَدَّثَنَا أَبَانُ ، يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ الْعَطَّارُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُحَاسَبُ بِصَلَاتِهِ ، فَإِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ ، وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ .

(۳۷۲۰۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب کیا جائے گا اگر وہ پوری نکل آئی تو آدمی کامیاب وکامران ہوگا اور اگر نماز خراب ہوگئی تو وہ ناکام اور خسارے میں ہوگا۔

(۳۷۲۰۱) أَخْبَرَنَا مَسْلَمَةُ ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْوَشَّاءِ حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا رُوحُ بْنُ عُبَادَةَ الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ يَقُولُ : سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ وَأَبَا بَكْرَةَ يَقُولاَنِ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَقُولُ : مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ ، أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَإِنَّ الْجَنَّةَ عَلَيْهِ حَرَامٌ .

قَالَ : وَكَانَ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ أَوَّلَ مَنْ رَمَى بِسَهْمِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ .

قَالَ : وَكَانَ أَبُو بَكْرَةَ أَوَّلَ مَنْ تَسَوَّرَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ .

(۳۷۲۰۱) حضرت سعد بن مالک اور حضرت ابوبکرہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص خود کو اپنے والد کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرے، حالانکہ وہ جانتا ہو کہ اس کا باپ کوئی اور ہے جنت اس شخص پر حرام ہے۔ حضرت سعد بن مالک وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اللہ کے راستہ میں تیر چلایا۔ حضرت ابوبکرہ وہ پہلے شخص ہیں جو بنوثقیف کے وفد میں سے سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

تم والحمد لله وحده.

كِتَابُ الرَّدِّ عَلَى أَبِي حَنِيفَةَ

یہ کتاب امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تردید میں ہے

هذا ما خالف به ابو حنيفة الاثر الذى جاء عن رسول الله ﷺ.

یہ وہ مسائل ہیں جن میں امام ابوحنیفہ نے ان آثار کی مخالفت کی ہے جو حضور ﷺ سے منقول ہیں۔ ❶

(۱) رَجْمُ الْيَهُودِيِّ وَالْيَهُودِيَّةِ

یہودی مرد اور یہودیہ عورت کو سنگسار کرنا

(٣٧٢٠٢) حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا وَيَهُودِيَّةً.

(۳۷۲۰۲) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ایک یہودی مرد اور ایک یہودیہ عورت کو سنگسار (کرنے کا حکم) فرمایا۔

(٣٧٢٠٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا.

(۳۷۲۰۳) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی کو سنگسار (کرنے کا حکم) فرمایا۔

(٣٧٢٠٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا وَيَهُودِيَّةً.

(۳۷۲۰۴) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ایک یہودی مرد اور ایک یہودیہ عورت کو سنگسار (کرنے کا حکم) فرمایا۔

---

❶ اس مسئلہ کی تحقیق کے لیے ترجمہ کا مقدمہ جو کہ پہلی جلد میں ہے، ملاحظہ فرمائیں۔ (مترجم)

(٣٧٢٠٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيَّيْنِ ، أَنَا فِيمَنْ رَجَمَهُمَا.

(۳۷۲۰۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یہودیوں کو سنگسار (کرنے کا حکم) فرمایا اور میں نے ان یہودیوں پر سنگ باری کی۔

(٣٧٢٠٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا وَيَهُودِيَّةً.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِمَا رَجْمٌ.

(۳۷۲۰۶) حضرت شعبی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی مرد اور یک یہودیہ عورت کو سنگسار (کرنے کا حکم) فرمایا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہ قول ذکر کیا جاتا ہے کہ: یہودی مرد وعورت پر سنگساری کا حکم نہیں۔

(٢) الصَّلاَةُ فِي أَعْطَانِ الإِبِلِ ، وَالْوُضُوءُ مِنْ لُحُومِهَا

اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کا حکم اور اس کا گوشت کھانے پر وضو کا حکم

(٣٧٢٠٧) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِهَا ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : فَأُصَلِّي فِي مَبَارِكِ الإِبِلِ ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : أَفَأَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِهَا ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۳۷۲۰۷) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ کیا میں بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہاں پڑھ سکتے ہو۔ اس نے دوبارہ عرض کیا۔ کیا میں بکریوں کے گوشت سے وضو کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں، اس آدمی نے پھر پوچھا: کیا میں اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! سائل نے پوچھا: کیا میں اونٹوں کے گوشت سے وضو کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں کرو۔

(٣٧٢٠٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : صَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ ، وَلاَ تُصَلُّوا فِي أَعْطَانِ الإِبِلِ ، فَإِنَّهَا خُلِقَتْ مِنَ الشَّيْطَانِ.

(۳۷۲۰۸) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھو، اور تم اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو، کیونکہ اونٹوں کو شیاطین سے پیدا کیا گیا۔

(۳۷۲۰۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ : أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَتَوَضَّأَ مِنْ لُحُومِ الإِبِلِ ، وَلاَ نَتَوَضَّأَ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ ، وَأَنْ نُصَلِّيَ فِي دِمَنِ الْغَنَمِ ، وَلاَ نُصَلِّيَ فِي أَعْطَانِ الإِبِلِ.

(۳۷۲۰۹) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اونٹ کے گوشت سے وضو کرنے کا حکم فرمایا (یعنی اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد) اور بکریوں کے گوشت سے وضو نہ کرنے کا حکم فرمایا اور بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کا حکم فرمایا اور اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھنے کا حکم فرمایا۔

(۳۷۲۱۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِذَا لَمْ تَجِدُوا إِلاَّ مَرَابِضَ الْغَنَمِ وَأَعْطَانَ الإِبِلِ ، فَصَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ ، وَلاَ تُصَلُّوا فِي أَعْطَانِ الإِبِلِ.

(۳۷۲۱۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم بکریوں اور اونٹوں کے باڑے کے سوا کوئی جگہ نہ پاؤ تو بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو، اور اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو۔

(۳۷۲۱۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ يُصَلَّى فِي أَعْطَانِ الإِبِلِ.

(۳۷۲۱۱) حضرت عبد الملک کے دادا سبرہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اونٹوں کے باڑے میں نماز نہیں پڑھی جائے گی۔

وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِذَلِكَ.

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۳) سَهْمُ الْفَارِسِ وَالرَّاجِلِ مِنَ الْغَنِيمَةِ

پیدل اور گھڑ سوار کے مال غنیمت میں حصہ کا بیان

(۳۷۲۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ قَسَمَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ ، وَلِلرَّجُلِ سَهْمًا.

(۳۷۲۱۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حصے گھوڑے کے لئے اور ایک حصہ آدمی کے لئے تقسیم (میں طے) فرمایا۔

(۳۷۲۱۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْفَارِسِ ثَلاَثَةَ أَسْهُمٍ : سَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ ، وَسَهْمًا لَهُ.

(۳۷۲۱۳) حضرت مکحول رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑ سوار کے لئے تین حصے متعین فرمائے دو حصے اس کے گھوڑے کے اور ایک حصہ آدمی کا۔

(۳۷۲۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :أَسْهَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ ، وَلِلرَّجُلِ سَهْمًا.

(۳۷۲۱۴) حضرت مکحول رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن دو حصے گھوڑے کے اور ایک حصہ آدمی کا متعین فرمایا۔

(۳۷۲۱٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْفَارِسِ ثَلَاثَةَ أَسْهُمٍ :سَهْمًا لَهُ ، وَسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ.

(۳۷۲۱۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑ سوار کو تین حصے دیئے، ایک حصہ گھڑ سوار کو اور دو حصے اس کے گھوڑے کو۔

(۳۷۲۱٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْهَمَ يَوْمَ خَيْبَرَ لِمِئَتَيْ فَرَسٍ ، لِكُلِّ فَرَسٍ سَهْمَيْنِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :سَهْمٌ لِلْفَرَسِ ، وَسَهْمٌ لِصَاحِبِهِ.

(۳۷۲۱۶) حضرت صالح بن کیسان سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز دو گھوڑوں کو حصہ عطا فرمایا۔ ہر گھوڑے کو دو حصے دیئے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: گھوڑے کا ایک حصہ اور ایک حصہ گھوڑے والے کا ہوگا۔

(٤) السَّفَرُ بِالْمُصْحَفِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ

دشمن کی زمین کی طرف قرآن مجید کو لے جانے کا بیان

(۳۷۲۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ ، مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ بَأْسَ بِذَلِكَ. (احمد ۵۵۔ مالك ۷)

(۳۷۲۱۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمن کی زمین کی طرف قرآن مجید کو سفر میں ہمراہ لے جانے سے منع فرمایا۔ اس ڈر سے کہ کہیں دشمن اس کو پا نہ لے (اور پھر اس کی توہین کرے)۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٥) التَّسْوِيَةُ بَيْنَ الْأَوْلاَدِ فِي الْعَطِيَّةِ

بچوں کو ہدیہ دینے میں برابری کا بیان

(٣٧٢١٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ أَبَاهُ نَحَلَهُ غُلاَمًا ، وَأَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهُ ، فَقَالَ .أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ هَذَا ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ :فَارْدُدْهُ.

(۳۷۲۱۸) حضرت محمد بن نعمان رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں ان کے والد نے ایک غلام عطیہ میں دیا۔ اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس عطیہ پر گواہ بنائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے اپنے ہر لڑکے کو ایسا عطیہ دیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:: پھر تم یہ عطیہ واپس لے لو۔

(٣٧٢١٩) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ ، يَقُولُ :أَعْطَانِي أَبِي عَطِيَّةً ، فَقَالَتْ أُمِّي عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ :لاَ أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :إِنِّي أَعْطَيْتُ ابْنِي مِنْ عَمْرَةَ عَطِيَّةً ، فَأَمَرَتْنِي أَنْ أُشْهِدَك ، قَالَ :أَعْطَيْتَ كُلَّ وَلَدِكَ مِثْلَ هَذَا ؟ قَالَ :لاَ ، قَالَ :فَاتَّقُوا اللَّهَ ، وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلاَدِكُمْ.

(۳۷۲۱۹) حضرت شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا کہ میرے والد نے مجھے کوئی عطیہ دیا تو میری والدہ عمرہ بنت رواحہ نے کہا: جب تک تم اس پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ نہ بنالو میں (اس پر) راضی نہ ہوں گی۔ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ (میرے والد) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے بیٹے کو جو عمرہ سے ہے کوئی عطیہ دیا ہے اور اس نے مجھے (اس پر) آپ کو گواہ بنانے کا کہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو ایسا عطیہ دیا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں عدل کرو۔

(٣٧٢٢٠) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ :لاَ أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۳۷۲۲۰) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول روایت کرتے ہیں کہ: میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس میں کچھ حرج نہیں ہے۔

(٦) بَيْعُ الْمُدَبَّرِ

مُدبَّر غلام کی بیع کا بیان

(٣٧٢٢١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، سَمِعَ جَابِرًا ، يَقُولُ :دَبَّرَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ غُلاَمًا لَهُ ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَبَاعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاشْتَرَاهُ النَّحَّامُ عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ الأَوَّلِ فِي إِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ.

(۳۷۲۲۱) حضرت عمرو سے منقول ہے کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا کہ ایک انصاری آدمی نے اپنے ایک غلام کو مُدبَّر بنایا۔ اس انصاری کے پاس اس مدبر کے سوا کوئی مال نہیں تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے س مدبر کو بیچ دیا: فَاشْتَرَاهُ النَّحَّامُ عَبْدًا قِبْطِيًّا جو ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی حکومت سے پہلے سال فوت ہوا۔

(٣٧٢٢٢) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، وَأَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ مُدَبَّرًا.
- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ يُبَاعُ.

(۳۷۲۲۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مدبر غلام کو بیچا۔
اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: مُدبَّر غلام نہیں بیچا جا سکتا۔

(٧) الصَّلاَةُ عَلَى الْقُبُورِ

قبروں پر نماز جنازہ پڑھنے کا بیان

(٣٧٢٢٣) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، وَابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ.

(۳۷۲۲۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے تدفین کے بعد قبر پر نماز جنازہ پڑھا۔

(٣٧٢٢٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ ، وَكَانَ أَكْبَرَ مِنْ زَيْدٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى امْرَأَةٍ بَعْدَ مَا دُفِنَتْ ، فَصَلَّى عَلَيْهَا أَرْبَعًا.

(۳۷۲۲۴) حضرت خارجہ بن زید اپنے تایا یزید بن ثابت سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کی تدفین کے بعد اس کا جنازہ پڑھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر چار تکبیریں کہیں۔

(٣٧٢٢٥) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْحِمْيَرِيُّ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ فُقَرَاءَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، وَيَشْهَدُ جَنَائِزَهُمْ إِذَا مَاتُوا ، قَالَ : فَتُوُفِّيَتِ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعَوَالِي ، قَالَ :فَمَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَبْرِهَا وَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

(۳۷۲۲۵) حضرت امامہ بن سہل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ فقراء مدینہ کی عیادت کرتے تھے اور جب وہ مرتے تو ان کے جنازہ میں حاضر ہوتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: اہل عوالی میں سے ایک عورت نے وفات پائی، راوی کہتے ہیں: آپ ﷺ اس عورت کی قبر کی طرف تشریف لے گئے اور آپ نے چار تکبیرات کہیں۔

(۳۷۲۲٦) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنَّ أَخًا لَكُمْ قَدْ مَاتَ فَصَلُّوا عَلَيْهِ ، يَعْنِي النَّجَاشِيَّ.

(۳۷۲۲٦) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا ایک بھائی وفات پا گیا ہے پس تم اس کا جنازہ پڑھو، اس سے نجاشی مراد ہے۔

(۳۷۲۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ ، فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.

(۳۷۲۲۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے نجاشی کا جنازہ پڑھایا اور آپ نے اس میں چار تکبیریں کہیں۔

(۳۷۲۲۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى مَيِّتٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ.

(۳۷۲۲۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک رضی اللہ عنہ نے ایک میت پر تدفین ہو جانے کے بعد جنازہ پڑھایا۔

(۳۷۲۲۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مِينَاءَ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ ، وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ يُصَلَّى عَلَى مَيِّتٍ مَرَّتَيْنِ.

(۳۷۲۲۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے اصحمہ پر جنازہ پڑھایا اور چار تکبیریں کہیں۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ ایک میت پر دو مرتبہ جنازہ نہیں ہوتا۔

(۸) إِشْعَارُ الْهَدْيِ

(ہدی) حرم کی طرف قربانی کے لئے بھیجے جانے والے جانور کو زخم لگانے کا بیان

(۳۷۲۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي حَسَّانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْعَرَ فِي الأَيْمَنِ ، وَسَلَتَ الدَّمَ بِيَدِهِ.

(۳۷۲۳۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے (ہدی کو) دائیں جانب سے إشعار (زخم زدہ) فرمایا اور اپنے دست مبارک سے اس پر خون ملا۔

(٣٧٢٣١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ، وَمَرْوَانَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ خَرَجَ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِئَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ ، فَلَمَّا كَانَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ ، وَأَشْعَرَ ، وَأَحْرَمَ.

(۳۷۲۳۱) حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ حدیبیہ کے سال اپنے ایک ہزار کے قریب صحابہ ؓ کے ہمراہ نکلے پس جب آپ ذوالحلیفہ میں پہنچے تو آپ نے ہدی کو قلادہ پہنایا اور اس کو زخم زدہ فرمایا اور احرام باندھا۔

(٣٧٢٣٢) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ أَفْلَحَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْعَرَ.

وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :الإِشْعَارُ مُثْلَةٌ.

(۳۷۲۳۲) حضرت عائشہ ؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے اِشعار فرمایا۔

اور (امام) ابوحنیفہ ؒ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: زخم زدہ کرنا مُثلہ ہے۔

(٩) مَنْ صَلَّى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ

صف کے پیچھے جو شخص اکیلا نماز پڑھے، اس کا بیان

(٣٧٢٣٣) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، قَالَ :أَخَذَ بِيَدِي زِيَادُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ فَأَوْقَفَنِي عَلَى شَيْخٍ بِالرَّقَّةِ ، يُقَالُ لَهُ :وَابِصَةُ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :صَلَّى رَجُلٌ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعِيدَ.

(۳۷۲۳۳) حضرت ہلال بن یساف سے منقول ہے کہ زیاد بن ابی الجعد نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے رق میں ایک استاد کے پاس ٹھہرادیا جن کو وابصہ بن معبد کہا جاتا تھا، انہوں نے فرمایا کہ ایک آدمی نے صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھی تو نبی پاک ﷺ نے اس کو نماز کے اعادہ کا حکم دیا۔

(٣٧٢٣٤) حَدَّثَنَا مُلاَزِمُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَدْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ ، عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ ، وَكَانَ مِنَ الْوَفْدِ ، قَالَ :خَرَجْنَا حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا خَلْفَهُ ، فَرَأَى رَجُلاً يُصَلِّي خَلْفَ الصَّفِّ ، قَالَ :فَوَقَفَ عَلَيْهِ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْصَرَفَ ، فَقَالَ :اسْتَقْبِلْ صَلاَتَكَ ، فَلاَ صَلاَةَ لِلَّذِي خَلْفَ الصَّفِّ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :تُجْزِئُهُ صَلاَتُهُ.

(۳۷۲۳۴) حضرت عبدالرحمان بن علی بن شیبان، اپنے والد علی بن شیبان ؓ سے، جو کہ وفد کا ایک حصہ تھے، سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نکلے یہاں تک کہ نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پس ہم نے آپ ﷺ کی بیعت کی، اور ہم نے آپ

کے پیچھے نماز پڑھی، آپ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو صف کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا، راوی کہتے ہیں: نبی پاک ﷺ اس کے پاس کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہو گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی نماز دوبارہ پڑھو، اس لئے کہ صف کے پیچھے کھڑے ہونے والے کی نماز نہیں ہوتی۔

اور (امام) ابوحنیفہ ؒ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس کی یہ نماز جائز ہے۔

(۱۰) الْمُلاَعَنَةُ بِالْحَمْلِ

حمل کی بنیاد پر لعان کرنے کا بیان

(۳۷۲۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَعَنَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهِ ، وَقَالَ : عَسَى أَنْ تَجِيءَ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا ، فَجَائَتْ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا.

(۳۷۲۳۵) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ایک مرد اور اس کی عورت کے درمیان لعان کروایا اور فرمایا، امید ہے کہ اس عورت کا سیاہ رنگ بچہ پیدا ہو۔ پس اس عورت کا سیاہ رنگ بچہ پیدا ہوا۔

(۳۷۲۳۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَعَنَ بِالْحَمْلِ. (احمد ۳۵۵)

(۳۷۲۳۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے حمل کی بنیاد پر لعان کروایا۔

(۳۷۲۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي رَجُلٍ تَبَرَّأَ مِمَّا فِي بَطْنِ امْرَأَتِهِ ، قَالَ : يُلاَعِنُهَا.
- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ كَانَ لاَ يَرَى الْمُلاَعَنَةَ بِالْحَمْلِ.

(۳۷۲۳۷) حضرت شعبی ؒ سے اُس آدمی کے بارے میں یہ فتویٰ منقول ہے جو اپنی عورت کے حمل سے براءت کا اظہار کرے، کہ ایسا آدمی عورت سے لعان کرے گا۔

اور (امام) ابوحنیفہ ؒ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: وہ حمل (کے انکار کی بنیاد) پر لعان کے قائل نہ تھے۔

(۱۱) الْقُرْعَةُ فِي الْعِتْقِ

آزادی میں قرعہ ڈالنے کا بیان

(۳۷۲۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ؛ أَنَّ رَجُلاً كَانَ لَهُ سِتَّةُ أَعْبُدٍ ، فَأَعْتَقَهُمْ عِنْدَ مَوْتِهِ ، فَأَقْرَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ ، فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ ، وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً.

(۳۷۲۳۸) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی کے پاس چھ غلام تھے، اس نے انہیں اپنی موت کے وقت

آزاد کر دیا تو آپ ﷺ نے ان میں قرعہ اندازی کی اور ان میں سے دو کو آزاد اور چار کو غلام قرار دے دیا۔

(۳۷۲۳۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَحْوَهُ ، أَوْ مِثْلَهُ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لَيْسَ هَذَا بِشَيْءٍ ، وَلاَ يَرَى فِيهِ قُرْعَةً.

(۳۷۲۳۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی نبی پاک ﷺ سے ایسی روایت نقل کی ہے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا کہ: ایسی آزادی کا کوئی اعتبار نہیں اور وہ قرعہ اندازی کے بھی قائل نہیں ہیں۔

(۱۲) جَلْدُ السَّيِّدِ أَمَتَهُ إِذَا زَنَتْ

لونڈی جب زنا کرے تو آقا کا اس کو کوڑے مارنے کا بیان

(۳۷۲٤۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ ، وَشِبْلٍ ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالُوا : كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنِ الأَمَةِ تَزْنِي قَبْلَ أَنْ تُحْصِنَ ؟ قَالَ : اجْلِدُوهَا ، فَإِنْ عَادَتْ فَاجْلِدُوهَا ، قَالَ فِي الثَّالِثَةِ ، أَوِ الرَّابِعَةِ : فَبِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ.

(۳۷۲۴۰) حضرت زید بن خالد، شبل رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی پاک ﷺ کے پاس حاضر تھے، کہ ایک آدمی آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور اس نے آپ سے محصن زانیہ لونڈی کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو کوڑے مارو، پھر اگر وہ دوبارہ گناہ کرے تو پھر کوڑے مارو، راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے تیسری اور چوتھی مرتبہ میں فرمایا، پھر اس کو بیچ دو اگر چہ ایک رسی کے بدلہ میں ہو۔

(۳۷۲٤۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَقِيمُوا الْحُدُودَ عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ.

(۳۷۲۴۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے غلاموں اور باندیوں پر حدود قائم کرو۔

(۳۷۲٤۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا ، وَلاَ يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ، فَإِنْ عَادَتْ فَلْيَجْلِدْهَا ، فَإِنْ عَادَتْ فَلْيَبِعْهَا ، وَلَوْ بِضَفِيرٍ مِنْ شَعْرٍ. (نسائی ۷۲۴۷)

(۳۷۲۴۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے تو آدمی کو (مالک کو) چاہیے کہ اس کو کوڑے لگائے لیکن اس کو گناہ پر عار نہ دلائے، پھر اگر لونڈی دوبارہ یہ گناہ کرے تو آدمی کو چاہیے کہ اس کو کوڑے لگائے، پھر اگر وہ لونڈی دوبارہ اس گناہ کا ارتکاب کرے تو مالک اس کو بیچ ڈالے اگر چہ بالوں کی ایک رسی کے عوض ہی

کیوں نہ ہو۔

(٣٧٢٤٣) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِذَا زَنَتِ الأَمَةُ فَاجْلِدُوهَا ، فَإِنْ عَادَتْ فَاجْلِدُوهَا ، فَإِنْ عَادَتْ فَاجْلِدُوهَا ، فَإِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ، ثُمَّ بِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ . وَالضَّفِيرُ الْحَبْلُ. (احمد ٦٥)

(۳۷۲۴۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب لونڈی زنا کرے تو اس کو کوڑے لگاؤ، پھر اگر دوبارہ اس گناہ کا ارتکاب کرے تو پھر اس کو کوڑے لگاؤ، پھر اگر دوبارہ اس گناہ کا ارتکاب کرے تو پھر اس کو کوڑے لگاؤ، پھر اگر اس کے بعد بھی اس گناہ کا ارتکاب کرے تو اس کو کوڑے لگاؤ پھر اس کو بیچ دو اگرچہ ایک رسی کے عوض ہی کیوں نہ ہو۔

(٣٧٢٤٤) حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي أُوَيْسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ ، عَنْ عَمِّهِ ، وَكَانَ بَدْرِيًّا ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا زَنَتِ الأَمَةُ فَاجْلِدُوهَا ، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ، ثُمَّ بِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يَجْلِدُهَا سَيِّدُهَا. (نسائی ۷۲۳۸۔ دارقطنی ۱۹۷)

(۳۷۲۴۴) حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے، جو کہ بدری تھے، روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب لونڈی زنا کرے تو اس کو کوڑے مارو پھر اگر زنا کرے تو اس کو کوڑے مارو پھر اگر زنا کرے تو اس کو کوڑے مارو، پھر اس کو بیچ دو اگرچہ ایک رسی کے عوض کیوں نہ ہو۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: لونڈی کا مالک، لونڈی کو کوڑے نہیں لگائے گا۔

(١٣) الْمَاءُ إِذَا بَلَغَ قُلَّتَيْنِ

جب پانی دو قُلّے تک پہنچ جائے (تو اس کی طہارت اور نجاست کا بیان)

(٣٧٢٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ؛ قِيلَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ ، وَهِيَ بِئْرٌ يُلْقَى فِيهَا الْحِيَضُ وَلُحُومُ الْكِلاَبِ وَالنَّتِنُ ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْمَاءُ طَهُورٌ ، لاَ يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ.

(۳۷۲۴۵) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ کسی نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم بیر بُضاعہ سے وضو کر سکتے ہیں، حالانکہ وہ ایسا کنواں ہے کہ اس میں حیض (کے کپڑے)، کتوں کا گوشت اور گندگی ڈالی جاتی ہے؟ تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی پاک ہوتا ہے اس کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔

(٣٧٢٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : اغْتَسَلَ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَفْنَةٍ ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَغْتَسِلَ مِنْهَا ، أَوْ لِيَتَوَضَّأَ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا ، قَالَ : إِنَّ الْمَاءَ لاَ يُجْنِبُ.

(۳۷۲۴۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے کسی نے ٹب میں غسل فرمایا، پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پانی سے غسل یا وضو کرنا چاہتے تھے، تو زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں جُنبی تھی، تو آپ نے ارشاد فرمایا: پانی جُنبی نہیں ہوتا۔

(۳۷۲٤۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ نَجَسًا.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : يَنْجُسُ الْمَاءُ.

(۳۷۲۴۷) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب پانی دو قُلّہ کی مقدار کو پہنچ جائے تو یہ نجس کو متحمل نہیں ہوتا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: پانی نجس ہو جاتا ہے۔

(١٤) صَلاَةُ الْمُسْتَيْقِظِ فِي أَوْقَاتِ الْكَرَاهَةِ

مکروہ اوقات میں نیند سے بیدار ہونے والے شخص کے نماز پڑھنے کا بیان

(۳۷۲٤۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلاَءِ ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ نَسِيَ صَلاَةً ، أَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهُ أَنْ يُصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا.

(۳۷۲۴۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو نماز پڑھنا بھول جائے یا وہ نماز کے وقت سو یا رہ جائے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب اس آدمی کو نماز یاد آئے تو یہ نماز پڑھ لے۔

(۳۷۲٤۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي عَلْقَمَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ ، قَالَ : أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَذَكَرُوا أَنَّهُمْ نَزَلُوا دَهَاسًا مِنَ الأَرْضِ ، يَعْنِي بِالدَّهَاسِ الرَّمْلَ ، قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ يَكْلَؤُنَا ؟ قَالَ : فَقَالَ بِلاَلٌ : أَنَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذًا تَنَامُ ، قَالَ : فَنَامُوا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ ، قَالَ : فَاسْتَيْقَظَ أُنَاسٌ ، فِيهِمْ فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ وَفِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، قَالَ : فَقُلْنَا : اهْضِبُوا ، يَعْنِي تَكَلَّمُوا ، قَالَ : فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : افْعَلُوا كَمَا كُنْتُمْ تَفْعَلُونَ ، قَالَ : فَفَعَلْنَا ، قَالَ : فَقَالَ : كَذَلِكَ لِمَنْ نَامَ ، أَوْ نَسِيَ.

(۳۷۲۴۹) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حُدیبیہ سے آ رہے تھے صحابہ رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک ریت کے ٹیلے پر اترے، ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون ہماری حفاظت کرے گا؟ راوی کہتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: میں کروں گا! تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تو ہم سوتے ہیں راوی کہتے ہیں کہ سب لوگ سوئے رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا، راوی کہتے ہیں: چند لوگ بیدار ہو گئے، جن میں فلاں، فلاں تھے اور انہی میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے، کہتے ہیں کہ پھر ہم نے کہا: باتیں کرو، راوی کہتے ہیں کہ پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بھی بیدار ہو گئے اور آپ نے فرمایا: تم جیسے کرتے تھے ویسے ہی کرو، راوی کہتے ہیں کہ پھر ہم نے کیا (یعنی نماز پڑھی) راوی کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی نماز بھول جائے یا سویا رہے تو وہ ایسے ہی کرے۔

(۳۷۲۵۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِينَ نَامُوا مَعَهُ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ ، فَقَالَ : إِنَّكُمْ كُنْتُمْ أَمْوَاتًا فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْكُمْ أَرْوَاحَكُمْ ، فَمَنْ نَامَ عَنْ صَلاَةٍ ، أَوْ نَسِيَ صَلاَةً ، فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا ، وَإِذَا اسْتَيْقَظَ.

(۳۷۲۵۰) حضرت عون بن ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو ارشاد فرمایا جو آپ کے ساتھ طلوع شمس تک سوئے رہے تھے، فرمایا: تم لوگ مردہ تھے پس اللہ نے تمہاری طرف تمہاری ارواح کو لوٹا دیا ہے، پس جو کوئی نماز کے وقت میں سویا رہ جائے یا نماز کو بھول جائے تو جب اس کو یہ نماز یاد آئے یا یہ جب نیند سے بیدار ہو تو نماز کو ادا کرے۔

(۳۷۲۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : عَرَّسْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتَّى آذَتْنَا الشَّمْسُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لِيَأْخُذْ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهِ ، ثُمَّ يَتَنَحَّ عَنْ هَذَا الْمَنْزِلِ ، ثُمَّ دَعَا بِالْمَاءِ فَتَوَضَّأَ ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ فَصَلَّى.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يُجْزِئُهُ أَنْ يُصَلِّيَ إِذَا اسْتَيْقَظَ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ ، أَوْ عِنْدَ غُرُوبِهَا.

(۳۷۲۵۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے ایک رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑاؤ ڈالا تو ہم سورج کی شعائیں پڑنے پر بیدار ہوئے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک اپنے کجاوہ کے سرے کو پکڑ لے پھر اس جگہ سے ہٹ جائے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوا کر وضو فرمایا اور دو سجدے ادا کئے پھر نماز کی اقامت کہی گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: جب آدمی طلوع آفتاب یا غروب آفتاب کے وقت بیدار ہوا اور (اسی وقت) نماز پڑھے تو یہ اس کو کفایت نہیں کرے گی۔

(۱۵) الْمَسْحُ عَلَى الْعِمَامَةِ

پگڑی پر مسح کرنے کا بیان

(۳۷۲۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ، عَنْ بِلاَلٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ.

(۳۷۲۵۲) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں اور پگڑی پر مسح فرمایا۔

(۳۷۲۵۳) حَدَّثَنَا يُونُسُ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ مَوْلَى زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ فَرَأَى رَجُلاً يَنْزِعُ خُفَّيْهِ لِلْوُضُوءِ ، فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ : امْسَحْ عَلَى خُفَّيْكَ وَعَلَى خِمَارِكَ ، وَامْسَحْ بِنَاصِيَتِكَ ، فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ.

(۳۷۲۵۳) زید بن صوحان کے آزاد کردہ غلام حضرت ابی مسلم روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا کہ انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا جو وضو کرنے کے لئے اپنے موزوں کو اتار رہا تھا، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کو کہا: تم اپنے موزوں پر مسح کرو، اور اپنی اوڑھنی (پگڑی وغیرہ) پر مسح کرو اور اپنی پیشانی پر مسح کرو، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں اور اوڑھنی (پگڑی وغیرہ) پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

(۳۷۲۵٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ مَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهِ ، وَعَلَى الْخُفَّيْنِ ، وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْعِمَامَةِ ، وَمَسَحَ عَلَى الْعِمَامَةِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يجزِءُ الْمَسْحُ عَلَيْهِمَا.

(۳۷۲۵۴) حضرت ابن مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کے اگلے حصہ پر اور موزوں پر مسح فرمایا، اور آپ نے اپنا ہاتھ عمامہ پر رکھا اور عمامہ پر مسح کیا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: پیشانی اور عمامہ پر مسح درست نہیں ہے۔

(۱٦) حُكْمُ زِيَادَةِ رَكْعَةٍ خَامِسَةٍ سَهْوًا

غلطی سے پانچویں رکعت کی زیادتی کا بیان

(۳۷۲۵٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاَةً فَزَادَ ، أَوْ نَقَصَ ، فَلَمَّا سَلَّمَ وَأَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ بِوَجْهِهِ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، حَدَثَ

فِي الصَّلاَةِ شَيْءٌ ؟ قَالَ :وَمَا ذَاكَ ؟ قَالُوا :صَلَّيْت كَذَا وَكَذَا ، فَثَنَى رِجْلَهُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ، ثُمَّ سَلَّمَ وَأَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ بِوَجْهِهِ ، فَقَالَ :إِنَّهُ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلاَةِ شَيْءٌ أَنْبَأْتُكُمْ بِهِ ، وَلَكِنِّي بَشَرٌ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ ، فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي ، وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلاَتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ، فَإِذَا سَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ. (بخاری ۴۰۴۔ مسلم ۴۰۱)

(۳۷۲۵۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز پڑھائی اوراس میں آپ نے کمی یا زیادتی کر دی، پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر کر قوم کی طرف اپنا رُخ مبارک کیا تو لوگوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، نماز میں کوئی نئی چیز درپیش ہوئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ہوا؟ لوگوں نے کہا، آپ نے اس طرح (کمی یا زیادتی کے ساتھ) نماز پڑھائی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاؤں موڑے اور دو سجدے فرمائے، پھر آپ نے سلام پھیر کر قوم کی طرف رُخ مبارک کیا اور فرمایا۔ اگر نماز میں کچھ نئی چیز واقع ہوتی تو میں تمہیں اس کی خبر دیتا، لیکن میں ایک بندہ ہوں، تمہاری طرح میں بھی بھول جاتا ہوں، پس جب میں بھول جاؤں تو تم مجھے یاددلاؤ، اور جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو تو اُسے درست بات کی طرف تحری کرنی چاہیے۔ پھر اس تحری پر نماز کو مکمل کرے۔ پس جب سلام پھیر دے تو دو سجدے کرے۔

(۳۷۲۵٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا ، فَقِيلَ لَهُ :إِنَّك صَلَّيْتَ خَمْسًا ؟ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :إِذَا لَمْ يَجْلِس فِي الرَّابِعةِ أَعَادَ الصَّلاَة.

(۳۷۲۵٦) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ظہر کی پانچ رکعات پڑھا دیں، آپ سے عرض کیا گیا کہ آپ نے پانچ رکعات پڑھی ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کے بعد دو سجدے کیے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اگر چوتھی رکعت میں قعدہ میں نہ بیٹھے تو نماز کا اعادہ کرے گا۔

(۱۷) وُجُوبُ الدَّمِ عَلَى مُحْرِمٍ لَبِسَ سَرَاوِيلَ بِعُذْرٍ

جو محرم بوجہ عذر کے پائجامہ پہنے اوراس پر دَم کے وجوب کا بیان

(۳۷۲۵۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ؛ سَمِعَ جَابِرًا ، يَقُولُ :سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ، يَقُولُ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ :إِذَا لَمْ يَجِدَ الْمُحْرِمُ إِزَارًا ، فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ ، وَإِذَا لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ ، فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ.

(۳۷۲۵۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سُنا ہے کہ جب مُحرِم لنگی نہ پائے تو وہ پائجامہ پہن لے اور جب مُحرِم کو جوتے نہ ملیں تو وہ موزے پہن لے۔

(۳۷۲۵۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ :مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ.

(۳۷۲۵۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے اور جس کو لنگی نہ ملے وہ پائجامہ پہن لے۔

(۳۷۲۵۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ :يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ ؟ أَوْ مَا يَتْرُكُ الْمُحْرِمُ ؟ قَالَ :لاَ يَلْبَسُ الْقَمِيصَ ، وَلاَ السَّرَاوِيلَ ، وَلاَ الْعِمَامَةَ ، وَلاَ الْخُفَّيْنِ ، إِلاَّ أَنْ لاَ يَجِدَ نَعْلَيْنِ ، فَمَنْ لَمْ يَجِدَ نَعْلَيْنِ ، فَلْيَلْبَسْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ.

- وذُكِرَ انَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ يَفْعَلُ ، فَإِن فَعَلَ فَعَلَيْهِ دَمٌ.

(۳۷۲۵۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: مُحرِم کیا پہنے؟ یا پوچھا: مُحرِم کیا چھوڑے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مُحرِم قمیص، پائجامہ، عمامہ اور موزے نہیں پہنے گا۔ ہاں اگر جوتے نہ ملیں، تو جس کو جوتے نہ ملیں وہ ٹخنوں سے نیچے (کاٹ کر) موزے پہن لے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: ایسا نہیں کرے گا۔ اگر ایسا کیا تو مُحرِم پر دم لازم ہوگا۔

(۱۸) الْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ فِي السَّفَرِ

سفر میں دو نمازوں کو جمع کرنے کا بیان

(۳۷۲۶۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثَمَانِيًا جَمِيعًا ، وَسَبْعًا جَمِيعًا ، قَالَ :قُلْتُ :يَا أَبَا الشَّعْثَاءِ ، أَظُنُّهُ أَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ ، وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ ، قَالَ :وَأَنَا أَظُنُّ ذَلِكَ.

(۳۷۲۶۰) حضرت جابر بن زید، ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آٹھ (رکعات) اکٹھی اور سات (رکعات) اکٹھی نماز پڑھی ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے کہا! اے ابوالشعثاء! میرے خیال میں انہوں نے ظہر کو مؤخر اور عصر کو مقدم کر کے پڑھا (تو آٹھ رکعات اکٹھی ہوگئیں) اور مغرب کو مؤخر اور عشاء کو جلدی کر کے پڑھا (تو سات رکعات اکٹھی ہوگئیں) تو انہوں نے فرمایا: میرا بھی یہی خیال ہے۔

(۳۷۲۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

(۳۷۲۶۱) حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کرنا ہوتا تو آپ مغرب اور عشاء کو جمع فرمالیتے۔

(٣٧٢٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ، وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ ، فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ.

(۳۷۲۶۲) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کے سفر میں ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کو جمع فرمایا۔

(٣٧٢٦٣) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ، وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

(۳۷۲۶۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کو جمع فرمایا۔

(٣٧٢٦٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ ، قَالَ : كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ أَنَسٍ إِلَى مَكَّةَ ، فَكَانَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ ، وَهُوَ فِي مَنْزِلٍ ، لَمْ يَرْكَبْ حَتَّى يُصَلِّيَ الظُّهْرَ ، فَإِذَا رَاحَ ، فَحَضَرَتِ الْعَصْرُ صَلَّى الْعَصْرَ ، فَإِنْ سَارَ مِنْ مَنْزِلِهِ قَبْلَ أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ فَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ ، قُلْنَا : الصَّلاَةَ ، فَيَقُولُ : سِيرُوا ، حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ نَزَلَ ، فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ، ثُمَّ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَصَلَ ضَحْوَتَهُ بِرَوْحَتِهِ صَنَعَ هَكَذَا.

(۳۷۲۶۴) حضرت حفص بن عبید اللہ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ کی طرف سفر کرتے، پس جب سورج زائل ہو جاتا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کسی منزل میں ٹھہرے ہوتے تو آپ ظہر کی نماز ادا کرنے سے پہلے سوار نہ ہوتے، اور جب آپ شام کو سوار ہوتے اور عصر کا وقت موجود ہوتا تو آپ عصر پڑھ لیتے، لیکن اگر آپ اپنی منزل سے زوالِ شمس سے پہلے روانہ ہو چکے ہوتے اور نماز کا وقت آ جاتا اور ہم کہتے، نماز؟ تو آپ رضی اللہ عنہ فرماتے: چلتے رہو، یہاں تک کہ جب نمازوں کا درمیان ہو جاتا تو آپ رضی اللہ عنہ سواری سے اُترتے اور ظہر، عصر کو جمع فرماتے اور پھر فرماتے کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صبح سے شام تک مسلسل سفر کرتے تو یونہی کرتے۔

(٣٧٢٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يُجْزِئُهُ أَنْ يَفْعَلَ ذَلِكَ.

(۳۷۲۶۵) حضرت عمرو بن شعیب کے دادا سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بنی المصطلق میں دو نمازوں کو جمع فرمایا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: ایسا کرنے والے کو یہ عمل کافی نہیں ہے۔

(۱۹) الْوَقْفُ

وقف کا بیان

(۳۷۳۶۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْهَا ، فَقَالَ : أَصَبْتُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ لَمْ أُصِبْ مَالاً قَطُّ عِنْدِي أَنْفَسَ مِنْهُ ، فَمَا تَأْمُرُنَا ؟ قَالَ : إِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ أَصْلَهَا ، وَتَصَدَّقْت بِهَا ، قَالَ : فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ ، غَيْرَ أَنَّهُ لاَ يُبَاعُ أَصْلُهَا ، وَلاَ يُوهَبُ ، وَلاَ يُورَثُ ، فَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ ، وَالْقُرْبَى ، وَفِي الرِّقَابِ ، وَفِي سَبِيلِ اللهِ ، وَابْنِ السَّبِيلِ ، وَالضَّيْفِ ، لاَ جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ ، أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ.

(۳۷۲۶۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں ایک زمین ملی تو وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس زمین کی بابت سوال کیا، اور کہا کہ مجھے خیبر میں ایسی زمین ملی کہ میرے خیال میں اس سے زیادہ بہترین مال مجھے کبھی نہیں ملا۔ آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو چاہے تو اس کے عین کو روک لے اور اس کو (یعنی اس کے نفع کو) صدقہ کردے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو صدقہ کردیا۔ لیکن یہ فرق باقی تھا کہ اس کے عین کو نہ بیچا گیا اور نہ ہدیہ ہوا۔ اور نہ ہی اس میں وراثت چلی، پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس (کے نفع) کو فقراء، قرابت داروں، غلاموں کی آزادی، فی سبیل اللہ، مسافروں اور مہمانوں پر صدقہ کردیا، جو آدمی کا وقف کا ولی ہو تو اس کو وقف میں سے خود بقدر ضرورت کھانا یا اپنے غیر متمول دوست کو کھلانے میں کچھ حرج نہیں ہے۔

(۳۷۳۶۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَلَمْ تَرَ أَنَّ حُجْرًا الْمَدَرِيَّ أَخْبَرَنِي ، أَنَّ فِي صَدَقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَأْكُلُ مِنْهَا أَهْلُهَا بِالْمَعْرُوفِ غَيْرِ الْمُنْكَرِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : يَجُوزُ لِلْوَرَثَةِ أَنْ يَرُدُّوا ذلِك.

(۳۷۲۶۷) حضرت ابن طاؤس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حجر مدری نے مجھے خبر دی کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ (کی زمین) سے آپ کے گھر والے بقدر ضرورت بہتر طریقہ کے ساتھ کھاتے تھے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: ورثاء کو وقف واپس لینے کا حق ہوتا ہے۔

(۲۰) نَذْرُ الْجَاهِلِيَّةِ

جاہلیت کی نذر کا بیان

(۳۷۳۶۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : نَذَرْتُ نَذْرًا فِي

الْجَاهِلِيَّةِ ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أَسْلَمْتُ ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَفِيَ بِنَذْرِي.

(۳۷۲۶۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جاہلیت میں ایک نذر مانی تھی تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام لانے کے بعد (اس کے بارے میں) پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ حکم ارشاد فرمایا، کہ میں اپنی نذر کو پورا کروں۔

(۳۷۲۶۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ فِي رَجُلٍ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، ثُمَّ أَسْلَمَ ، قَالَ : يَفِي بِنَذْرِهِ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : يَسْقُطُ الْيَمِينُ إِذَا أَسْلَمَ.

(۳۷۲۶۹) حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے اس آدمی کے بارے میں جو جاہلیت میں نذر ماننے کے بعد اسلام لایا ہے یہ حکم منقول ہے کہ یہ آدمی اپنی نذر پوری کرے گا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: جب اسلام لایا تو قسم ساقط ہوگئی۔

(۲۱) النِّكَاحُ مِنْ غَيْرِ وَلِيٍّ

بغیر ولی کے نکاح کرنے کا بیان

(۳۷۲۷۰) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيُّمَا امْرَأَةٍ لَمْ يُنْكِحْهَا الْوَلِيُّ ، أَوِ الْوُلاَةُ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ ، قَالَهَا ثَلاَثًا ، فَإِنْ أَصَابَهَا فَلَهَا مَهْرُهَا بِمَا أَصَابَ مِنْهَا ، فَإِنْ تَشَاجَرُوا فَإِنَّ السُّلْطَانَ وَلِيُّ مَنْ لاَ وَلِيَّ لَهُ.

(۳۷۲۷۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کسی بھی عورت کا نکاح کوئی ایک ولی اور کئی ولی نہ کروائیں تو اس عورت کا نکاح باطل ہے، یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہا ارشاد فرمائی، پھر اگر میاں بیوی میں ملاقات ہو جائے تو ملاقات کی وجہ سے عورت کو مہر ملے گا، پس اگر لوگ جھگڑا کریں تو جس کا ولی نہ ہو اس کا بادشاہ ولی ہوگا۔

(۳۷۲۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ نِكَاحَ إِلاَّ بِوَلِيٍّ.

(۳۷۲۷۱) حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

(۳۷۲۷۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ نِكَاحَ إِلاَّ بِوَلِيٍّ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ كَانَ يَقُولُ : جَائِزٌ إِذَا كَانَ الزَّوْجُ كُفْأً.

(۳۷۲۷۲) حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اگر شوہر کفو (ہم پلہ) ہو تو یہ نکاح جائز ہے۔

(۳۲) الصَّلاَةُ عَنِ الْمَيِّتِ

میت کی طرف سے نماز ادا کرنے کا بیان

(۳۷۲۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ ، وَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ ، فَقَالَ :اقْضِهِ عَنْهَا.

(۳۷۲۷۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نذر کے بارے میں سوال کیا جو ان کی والدہ پر لازم تھی اور وہ اس کو پورا کرنے سے پہلے ہی وفات پا گئی تھیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نذر کو تم ان کی طرف سے پورا کرو۔

(۳۷۲۷۴) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَائَتْهُ امْرَأَةٌ، فَقَالَتْ: إِنَّهُ كَانَ عَلَى أُمِّي صَوْمُ شَهْرَيْنِ، أَفَأَصُومُ عَنْهَا؟ قَالَ: صُومِي عَنْهَا ، أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ قَضَيْتِيهِ ، أَكَانَ يُجْزِءُ عَنْهَا ؟ قَالَتْ :بَلَى ، قَالَ :فَصُومِي عَنْهَا.

(۳۷۲۷۴) حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عورت حاضر ہوئی اور اُس نے کہا۔ میری والدہ پر دو ماہ کے روزے (لازم) تھے۔ کیا میں ان کی طرف سے یہ روزے رکھ سکتی ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کی طرف سے روزے رکھو۔ تو بتاؤ اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا اور تم اس کو ادا کرتی تو کیا یہ کافی ہو جاتا؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس پھر تم ان کی طرف سے روزے رکھو۔

(۳۷۲۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كُرَيْبٍ ، عَنْ كُرَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ سِنَانِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْجُهَنِيِّ ، أَنَّهُ حَدَّثَتْهُ عَمَّتُهُ ؛ أَنَّهَا أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ :يَا رَسُولَ اللهِ ، تُوُفِّيَتْ أُمِّي وَعَلَيْهَا مَشْيٌ إِلَى الْكَعْبَةِ نَذْرًا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَتَسْتَطِيعِينَ تَمْشِينَ عَنْهَا ؟ قَالَتْ :نَعَمْ ، قَالَ :فَامْشِي عَنْ أُمِّكِ ، قَالَتْ :أَوَ يُجْزِءُ ذَلِكَ عَنْهَا ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ قَضَيْتِيهِ ، هَلْ كَانَ يُقْبَلُ مِنْهَا ؟ قَالَتْ :نَعَمْ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اللهُ أَحَقُّ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ يُجْزِءُ ذَلِكَ.

(۳۷۲۷۵) حضرت سنان بن عبداللہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہیں ان کی پھوپھی نے بیان کیا کہ وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں اور انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! میری والدہ اس حال میں وفات پا گئی ہیں کہ ان پر مکہ کی طرف پیدل آنے کی نذر لازم تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس کی طرف سے مکہ کی طرف پیدل آ سکتی ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

پھر تم ان کی طرف سے چل کر مکہ آؤ۔ سائلہ نے پوچھا: کیا یہ ان کی طرف سے کفایت کر جائے گا، آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اور فرمایا: تم بتاؤ کہ اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا اور تم اس کو ادا کرتی تو کیا یہ تمہاری والدہ کی طرف سے قبول کر لیا جاتا؟ انہوں نے عرض کیا۔ جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ زیادہ حق دار ہے۔ (کہ اس کا حق ادا کیا جائے)۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: یہ چیز میت کو کفایت نہیں کرے گی۔

(۲۳) نَفْيُ الزَّانِي وَالزَّانِيَةِ

زانی اور زانیہ کو جلاوطن کرنے کا بیان

(۳۷۲۷۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ ، وَشِبْلٍ ؛ أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَامَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : أَنْشُدُكَ اللَّهَ إِلاَّ قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ ، فَقَالَ خَصْمُهُ ، وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ : اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ ، وَأْذَنْ لِي حَتَّى أَقُولَ ، قَالَ : قُلْ ، قَالَ : إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا ، وَإِنَّهُ زَنَى بِامْرَأَتِهِ ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِئَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ، فَسَأَلْتُ رِجَالاً مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ ، فَأُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِئَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ ، وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا الرَّجْمَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ : الْمِئَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِئَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ ، وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا ، فَإِنَ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا.

(۳۷۲۷۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، زید بن خالد رضی اللہ عنہ اور شبل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ لوگ نبی پاک ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا: میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیں۔ (اتنے میں) اس آدمی کے خصم نے کہا: اور وہ پہلے سے زیادہ سمجھ دار لگ رہا تھا۔ آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے ذریعہ فیصلہ فرمادیں۔ اور مجھے بولنے کی اجازت عنایت فرمادیں۔ آپ نے فرمایا: بول! اس آدمی نے کہا: میرا ایک بیٹا اس کے ہاں ملازم تھا۔ اور اُس نے اِس کی بیوی کے ساتھ زناء کر لیا۔ تو میں نے اس کے فدیہ میں سو بکریاں اور ایک خادم دیا۔ پھر میں اہل علم لوگوں سے پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑوں کی سزا اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور اس کی بیوی پر سنگساری کا حکم ہے۔ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ میں ضرور بالضرور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے ذریعہ سے فیصلہ کروں گا۔ سو بکریاں اور خادم تمہیں واپس ملیں گے اور تیرے بیٹے پر سو کوڑوں اور ایک سال کی جلاوطنی کی سزا ہے۔ اور (فرمایا) اے انیس! تم اس کی بیوی کے پاس جاؤ، پس اگر وہ اقرار کرلے تو تم اس کو سنگسار کر دو۔

(۳۷۲۷۷) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : خُذُوا عَنِّي ، قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلاً : الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ ،

وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ ، الْبِكْرُ يُجْلَدُ وَيُنْفَى ، وَالثَّيِّبُ يُجْلَدُ وَيُرْجَمُ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يُنْفَى.

(۳۷۲۷۷) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ سے (یہ حکم) لے لو تحقیق اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے راستہ بنایا ہے۔ بے نکاحی عورت، بے نکاح مرد کے ساتھ زنا کرے اور شادی شدہ مرد، شادی شدہ عورت کے ساتھ زنا کرے تو باکرہ (بے نکاحوں) کو کوڑے اور جلاوطن کی سزا، اور شادی شدہ کو کوڑے اور سنگساری کی سزا دی جائے گی۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: جلاوطن نہیں کیا جائے گا۔

(٢٤) بَوْلُ الطِّفْلِ

بچے کے پیشاب کا بیان

(٣٧٢٧٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ أُمِّ قَيْسٍ ابْنَةِ مِحْصَنٍ ، قَالَتْ : دَخَلْتُ بِابْنٍ لِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ ، فَبَالَ عَلَيْهِ ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّهُ.

(۳۷۲۷۸) حضرت محصن کی بیٹی ام قیس بیان کرتی ہیں۔ میں اپنا ایک بیٹا جو کھانا نہیں کھاتا تھا لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو بچے نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیشاب کر دیا۔ پس آپ نے پانی منگوایا اور پیشاب پر چھڑک دیا۔

(٣٧٢٧٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ قَابُوسَ بْنِ الْمُخَارِقِ ، عَنْ لُبَابَةَ ابْنَةِ الْحَارِثِ ، قَالَتْ : بَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ : أَعْطِنِي ثَوْبَكَ وَالْبَسْ غَيْرَهُ ، فَقَالَ : إِنَّمَا يُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ ، وَيُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الأُنْثَى.

(۳۷۲۷۹) حضرت لبابہ بنت الحارث بیان کرتی ہیں کہ حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر پیشاب کر دیا تو میں نے عرض کیا۔ یہ کپڑے مجھے دے دیں (تاکہ دھودوں) آپ کوئی اور پہن لیں۔ آپ نے فرمایا: بچے کے پیشاب پر چھینٹیں ماری جاتی ہیں اور بچی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے۔

(٣٧٢٨٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَيْهِ، فَأَتْبَعَهُ الْمَاءَ وَلَمْ يَغْسِلْهُ.

(۳۷۲۸۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک بچہ لایا گیا۔ اس نے آپ پر پیشاب کر دیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر پانی گرا دیا اور اس کو دھویا نہیں۔

(٣٧٢٨١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عِيسَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسًا ، فَجَاءَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ يَحْبُو حَتَّى جَلَسَ عَلَى صَدْرِهِ، فَبَالَ

عَلَيْهِ ، قَالَ : فَابْتَدَرْنَاهُ لِنَأْخُذَهُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ابْنِي ابْنِي ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ ، فَصَبَّهُ عَلَيْهِ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : يُغْسَلُ.

(۳۷۲۸۱) حضرت ابو لیلیٰ سے روایت ہے کہ ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ سرکتے ہوئے آئے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ اطہر پر بیٹھ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیشاب کر دیا۔ راوی کہتے ہیں ہم نے جلدی سے آگے بڑھ کر حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو پکڑنا چاہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا بیٹا! میرا بیٹا! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور اس پر بہا دیا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اسے دھویا جائے گا۔

(٢٥) نِكَاحُ الْمُلاَعِنِ بَعْدَ الْمُلاَعَنَةِ

لعان کے بعد ملاعن کا نکاح کرنے کا بیان

(٣٧٢٨٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، سَمِعَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ ؛ شَهِدَ الْمُتَلاَعِنَيْنِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا ، قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، كَذَبْتُ عَلَيْهَا إِنْ أَنَا أَمْسَكْتُهَا.

(۳۷۲۸۲) حضرت زہری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے سہل بن سعد کو کہتے سُنا کہ وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لعان کرنے والے میاں بیوی کے واقعہ پر حاضر تھے جن کے درمیان (بعد میں) جدائی کر دی گئی تھی۔ شوہر نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں اپنی بیوی کو اپنے پاس ٹھہرائے رکھوں تو (گویا) میں نے اس پر جھوٹ بولا ہے۔

(٣٧٢٨٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : فَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا.

(۳۷۲۸۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان تفریق کر دی تھی۔

(٣٧٢٨٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لاَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ وَامْرَأَتِهِ ، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا. (بخاری ۵۳۱۴۔ مسلم ۱۱۳۳)

(۳۷۲۸۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے ایک آدمی اور اس کی بیوی کے درمیان کروایا پھر آپ نے ان دونوں کے درمیان تفریق کر دی۔

(٣٧٢٨٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا. (مسلم ۱۱۳۰۔ دارمی ۲۲۳۱)

(۳۷۲۸۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والے میاں بیوی کے درمیان تفریق کر دی تھی۔

(٣٧٢٨٦) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلاعِنَيْنِ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، مَالِي ، فَقَالَ :لاَ مَالَ لَكَ ، إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَبِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا ، وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :يَتَزَوَّجُهَا إِذَا أَكْذَبَ نَفْسَهُ.

(۳۷۲۸۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے دو لعان کرنے والوں میں جدائی کر دی تو شوہر نے کہا: یا رسول اللہ! میرا مال؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا مال نہیں ہے۔ (اس لئے کہ) اگر تو سچا ہے تو پھر تو نے اس کی فرج کو کس کے عوض حلال سمجھ رکھا تھا؟ (ظاہر ہے کہ مال ہی کے عوض حلت پیدا ہوئی تھی) اور اگر تو جھوٹا ہے تو پھر بطریقِ اولیٰ تجھے مال نہیں ملے گا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: جب شوہر اپنی تکذیب کر دے تو عورت سے شادی کر سکتا ہے۔

(٣٦) إِمَامَةُ الْجَالِسِ

بیٹھے ہوئے آدمی کی امامت کروانے کا بیان

(٣٧٢٨٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ، يَقُولُ :سَقَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الأَيْمَنُ ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُودُهُ ، فَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ ، فَصَلَّى بِنَا قَاعِدًا ، فَصَلَّيْنَا وَرَائَهُ قُعُودًا ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلاَةَ ، قَالَ :إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا ، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا ، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا ، وَإِذَا قَالَ :سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، فَقُولُوا :اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ، وَإِنْ صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا أَجْمَعُونَ.

(۳۷۲۸۷) حضرت زہری رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سُنا کہ نبی پاک ﷺ گھوڑے سے گر پڑے اور آپ ﷺ کی دائیں جانب میں رگڑ آ گئی۔ ہم آپ کی عیادت کے لئے آپ کے پاس حاضر ہوئے اس دوران نماز کا وقت آ گیا، آپ ﷺ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم نے آپ ﷺ کی اقتدا میں بیٹھ کر نماز پڑھی۔

پس جب نماز پوری ہوگئی تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ امام اس لیے متعین کیا جاتا ہے تا کہ اس کی اقتدا کی جائے۔ پس جب امام تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو۔ اور جب رکوع کرے تو تم رکوع کرو۔ اور جب امام سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو۔ اور جب امام سر اٹھائے تو تم سر اٹھاؤ۔ اور جب امام سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو۔ اور اگر امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔

(٣٧٢٨٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يَعُودُونَهُ ، فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا ، فَصَلُّوا بِصَلاَتِهِ قِيَامًا ، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنَ اجْلِسُوا ، فَجَلَسُوا ، فَلَمَّا انْصَرَفَ ، قَالَ :إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ ، فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا ، وَإِذَا

رَفَعَ فَارْفَعُوا ، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا.

(۳۷۲۸۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی بیماری لاحق ہوگئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کچھ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کرنے کے لئے حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر نماز پڑھی جبکہ ان لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ فرمایا۔ پس وہ لوگ بیٹھ گئے۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوگئے تو ارشاد فرمایا۔ امام اسی لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے۔ پس جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو۔ اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ۔ اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

(۳۷۲۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: صُرِعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ لَهُ ، فَوَقَعَ عَلَى جِذْعِ نَخْلَةٍ ، فَانْفَكَّتْ قَدَمُهُ ، قَالَ : فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُودُهُ وَهُوَ يُصَلِّي فِي مَشْرُبَةٍ لِعَائِشَةَ جَالِسًا ، فَصَلَّيْنَا بِصَلاَتِهِ وَنَحْنُ قِيَامٌ ، ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ مَرَّةً أُخْرَى وَهُوَ يُصَلِّي جَالِسًا ، فَصَلَّيْنَا بِصَلاَتِهِ وَنَحْنُ قِيَامٌ ، فَأَوْمَأَ إِلَيْنَا أَنَ اجْلِسُوا ، فَلَمَّا صَلَّى ، قَالَ : إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ ، فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا ، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا ، وَلاَ تَقُومُوا وَهُوَ جَالِسٌ كَمَا تَفْعَلُ أَهْلُ فَارِسَ بِعُظَمَائِهَا.

(۳۷۲۸۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھوڑے سے گر پڑے اور کھجور کے تنے پر گرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک سوج گئے۔ راوی کہتے ہیں: ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مشربہ میں بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے۔ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نماز پڑھی درانحالیکہ ہم کھڑے تھے پھر ہم دوسری مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے۔ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنا شروع کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بیٹھنے کا اشارہ فرمایا۔ پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو ارشاد فرمایا: امام اسی لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، سو جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ امام بیٹھا ہو تو تم کھڑے نہ ہو جیسا کہ اہلِ فارس اپنے بڑوں کے ساتھ کرتے ہیں۔

(۳۷۲۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا ، وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا ، وَإِذَا قَالَ : ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ ، وَلاَ الضَّالِّينَ﴾ فَقُولُوا : آمِينَ ، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا ، وَإِذَا قَالَ : سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، فَقُولُوا : اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا ، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا.
- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يَؤُمُّ الإِمَامُ وَهُوَ جَالِسٌ.

(۳۷۲۹۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امام اسی لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی

ئے ،پس جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو اور جب امام قراءت کرے تو تم خاموش رہو، اور جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ ، وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہے تو تم آمین کہو۔ اور جب امام رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب امام سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم کہو۔ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ اور جب امام سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو۔ اور جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بیٹھ کر نماز پڑھو۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: امام بیٹھا ہو تو اس کی اقتدا (میں بیٹھنا) درست نہیں ہے۔

(٢٧) شُهُودُ الرَّضَاعَةِ

رضاعت کے گواہوں کا بیان

٣٧٢٩٠) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ ، قَالَ :تَزَوَّجْتُ ابْنَةَ أَبِي إِهَابِ التَّمِيمِيِّ ، فَلَمَّا كَانَتْ صَبِيحَةَ مِلْكِهَا ، جَائَتْ مَوْلَاةٌ لِأَهْلِ مَكَّةَ ، فَقَالَتْ :إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا ، فَرَكِبَ عُقْبَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ ، فَذَكَرَ لَهُ ذَلِكَ ، وَقَالَ :سَأَلْتُ أَهْلَ الْجَارِيَةِ فَأَنْكَرُوا ، فَقَالَ :وَكَيْفَ وَقَدْ قِيلَ ؟ فَفَارَقَهَا ، وَنَكَحَتْ غَيْرَهُ.

(٣٧٢٩٠) حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابواہاب تمیمی کی بیٹی سے شادی کی، پس جب اس کی روانگی کی صبح تھی تو اہل مکہ کی ایک آزاد کردہ لونڈی آئی تو اس نے کہا۔ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا تھا۔ اور پھر حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سوار ہو کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس کا تذکرہ کیا اور (یہ بھی) کہا کہ میں نے لڑکی والوں سے پوچھا ہے تو انہوں نے انکار کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کہہ دیا گیا ہے تو انکار کیسا؟ پس آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے جدائی کر لی اور انہوں نے کسی اور سے نکاح کر لیا۔

٣٧٢٩١) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثَيْمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا يَجُوزُ فِي الرَّضَاعَةِ مِنَ الشُّهُودِ ؟ قَالَ :رَجُلٌ ، أَوِ امْرَأَةٌ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لَا يَجُوزُ إِلَّا أَكْثَرُ.

(٣٧٢٩١) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ رضاعت میں کتنے گواہوں کی گواہی جائز ہوتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی یا ایک عورت۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: زیادہ کی گواہی جائز ہے کم کی نہیں۔

(٢٨) اسْتِئْنَافُ النِّكَاحِ عِنْدَ إِسْلَامِ الزَّوْجِ بَعْدَ إِسْلَامِ زَوْجَتِهِ

بیوی کے اسلام لانے کے بعد شوہر کے اسلام لانے پر تجدید نکاح کا بیان

٣٧٢٩٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلَى أَبِي الْعَاصِ بَعْدَ سَنَتَيْنِ بِنِكَاحِهَا الأَوَّلِ.

(ابو داؤد ۲۲۴۳۔ حاکم ۲۰۰)

(۳۷۲۹۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو ابو العاص رضی اللہ عنہ کے پاس دو سال بعد پہلے نکاح کے ساتھ ہی واپس فرمایا تھا۔

(۳۷۲۹۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّهَا عَلَيْهِ بِنِكَاحِهَا الأَوَّلِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ: يَسْتَأْنِفُ النِّكَاحَ. (عبدالرزاق ۱۲۶۴۰۔ سعید بن منصور ۲۱۰۷)

(۳۷۲۹۴) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے زینب رضی اللہ عنہا کو ابو العاص رضی اللہ عنہ پر پہلے نکاح کے ساتھ واپس بھیجا تھا۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: نکاح کی تجدید کی جائے گی۔

(۲۹) تَأْخِيرُ الْمَنَاسِكِ بَعْضِهَا عَنْ بَعْضٍ، يُوجِبُ الدَّمَ؟

ارکانِ حج میں سے بعض کا بعض سے مؤخر ہو جانا دَم کو واجب کرتا ہے؟

(۳۷۲۹۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَقَالَ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ؟ قَالَ: فَاذْبَحْ، وَلاَ حَرَجَ، قَالَ: ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ؟ قَالَ: ارْمِ، وَلاَ حَرَجَ.

(۳۷۲۹۵) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا اور اس نے کہا، میں نے ذبح کرنے سے پہلے حلق کر لیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ذبح کر لو۔ کوئی بات نہیں۔ سائل نے کہا۔ میں نے رمی کرنے سے پہلے ذبح کر لیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ رمی کر لو۔ کوئی بات نہیں۔

(۳۷۲۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ سَائِلاً سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ؟ قَالَ: لاَ حَرَجَ، قَالَ: وَقَالَ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ؟ قَالَ: لاَ حَرَجَ.

(۳۷۲۹۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سائل نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا۔ میں نے شام ہو جانے کے بعد رمی کی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی بات نہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ سائل نے کہا۔ میں نے نحر کرنے سے پہلے حلق کر لیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی بات نہیں۔

(۳۷۲۹۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: إِنِّي أَفَضْتُ قَبْلَ أَنْ

أَحْلِقَ ؟ فَقَالَ :احْلِقْ ، أَوْ قَصِّرْ ، وَلاَ حَرَجَ.

(۳۷۲۹۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کیا: میں حلق سے پہلے واپس پلٹ گیا تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حلق کرلو یا قصر کرلو، کوئی بات نہیں۔

(۳۷۲۹۸) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ :حلقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ ؟ قَالَ :لاَ حَرَجَ.

(۳۷۲۹۸) حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے سوال کیا: میں نے ذبح کرنے سے پہلے حلق کرلیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

(۳۷۲۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ :يَا رَسُولَ اللهِ ، حَلَقْت قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ ؟ قَالَ :لاَ حَرَجَ.

-وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :عَلَيْهِ دَمٌ.

(۳۷۲۹۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے نحر کرنے سے پہلے حلق کرلیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بات نہیں۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس پر دم واجب ہے۔

(۳۰) تَخْلِيلُ الْخَمْرِ

شراب کو سرکہ بنانے کا بیان

(۳۷۳۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؛ أَنَّ أَيْتَامًا وَرِثُوا خَمْرًا ، فَسَأَلَ أَبُو طَلْحَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْعَلَهُ خَلًّا ، قَالَ :لاَ.

-وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۳۷۳۰۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ یتیم بچوں کو وراثت میں شراب ملی تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو سرکہ بنانے کے بارے میں پوچھا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۳۱) اغْتِيَالُ نَاكِحِ الْمَحَارِمِ

محارم سے نکاح کرنے والے کو قتل کرنے کا بیان

(۳۷۳۰۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَهُ

إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ بِرَأْسِهِ.

(۳۷۳۰۱) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اس آدمی کی طرف بھیجا جس نے اپنے والد کی بیوی سے نکاح کیا تھا اور حکم دیا کہ اس کا سر آپ ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہو۔

(۳۷۳۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ :لَقِيتُ خَالِي وَمَعَهُ الرَّايَةُ ، فَقُلْتُ :أَيْنَ تَذْهَبُ ؟ فَقَالَ :أَرْسَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ أَنْ أَقْتُلَهُ ، أَوْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ.

وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لَيْسَ عَلَيْهِ إِلاَّ الْحَدُّ.

(۳۷۳۰۲) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے ماموں سے ملا اور ان کے پاس جھنڈا تھا۔ میں نے پوچھا: کہاں جا رہے ہو؟ انہوں نے کہا۔ مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کی طرف بھیجا ہے جس نے اپنے باپ کی بیوی سے شادی کی ہے تاکہ میں اسے قتل کر دوں یا (فرمایا) میں اس کی گردن مار دوں۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس آدمی پر صرف حد لاگو ہو گی۔

(۳۲) ذَكَاةُ الْجَنِينِ

جنین کی زکوٰۃ کا بیان

(۳۷۳۰۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الْمُجَالِدِ ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ جَبْرِ بْنِ نُوفٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :ذَكَاةُ الْجَنِينِ ، ذَكَاةُ أُمِّهِ إِذَا أَشْعَرَ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ تَكُونُ ذَكَاتُهُ ذَكَاةَ أُمِّهِ. (ترمذی ۱۴۷۶۔ ابوداؤد ۲۸۲۰)

(۳۷۳۰۳) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ماں کو ذبح کرنا ہی جنین کو ذبح کرنا ہے جبکہ اس کے بال نکل آئے ہوں۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: جنین کی ماں کو ذبح کرنا، جنین کو ذبح کرنا نہیں ہو گا۔

(۳۳) أَكْلُ لَحْمِ الْخَيْلِ

گھوڑے کا گوشت کھانے کا بیان

(۳۷۳۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَأَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ ابْنَةِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ :نَحَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ، أَوْ أَصَبْنَا مِنْ لَحْمِهِ.

(۳۷۳۰۴) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں گھوڑے کو نحر (ذبح) کیا اور ہم نے اس کا گوشت کھالیا۔ یا (فرمایا) ہمیں اس کا گوشت ملا۔

(٣٧٣٠٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : أَطْعَمَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْخَيْلِ ، وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ.

(۳۷۳۰۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھلایا (یعنی کھانے کا کہا) اور ہمیں گدھوں کے گوشت سے منع فرمادیا۔

(٣٧٣٠٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : أَكَلْنَا لُحُومَ الْخَيْلِ يَوْمَ خَيْبَرَ.
- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ تُؤْكَلُ.

(۳۷۳۰۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے خیبر کے دن گھوڑوں کا گوشت کھایا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: گھوڑوں کا گوشت نہیں کھایا جائے گا۔

(٣٤) الاِنْتِفَاعُ بِالْمَرْهُونِ

گروی چیز سے نفع حاصل کرنے کا بیان

(٣٧٣٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الظَّهْرُ يُرْكَبُ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا ، وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا ، وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ نَفَقَتُهُ.

(۳۷۳۰۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مرہونہ سواری پر سوار ہوا جا سکتا ہے۔ تھنوں (والے جانور) کا دودھ پیا جا سکتا ہے جب یہ مرہون ہو (تب بھی) اور جو آدمی سوار ہوگا یا دودھ پیے گا اس پر اس (جانور) کا خرچہ ہوگا۔

(٣٧٣٠٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : الرَّهْنُ مَحْلُوبٌ وَمَرْكُوبٌ.

(۳۷۳۰۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مرہونہ جانور کو دوہا جا سکتا ہے اور اس پر سواری کی جا سکتی ہے۔

(٣٧٣٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: الرَّهْنُ مَحْلُوبٌ وَمَرْكُوبٌ.
- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يُنْتَفَعُ بِهِ وَلاَ يُرْكَبُ.

(۳۷۳۰۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ گروی والے جانور پر سواری کرنا اور اس کا دودھ دوہنا درست ہے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: مرہونہ چیز سے نفع اٹھانا، سواری کرنا درست نہیں ہے۔

(۳۵) خِيَارُ الْمَجْلِسِ

مجلس کے اختیار کا بیان

(۳۷۳۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ فِي بَيْعِهِمَا مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ.

(۳۷۳۱۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بائع، مشتری کو اپنی بیع میں اختیار ہوتا ہے جب تک وہ جدا نہ ہو جائیں الّا یہ کہ ان کی بیع میں کوئی (اضافی) اختیار ہو۔

(۳۷۳۱۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا.

(۳۷۳۱۱) حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بائع، مشتری کو باہم جدا ہونے تک اختیار (فسخ) ہوتا ہے۔

(۳۷۳۱۲) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ ، حَدَّثَنَا أَبُو كَثِيرٍ السُّحَيْمِيُّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ فِي بَيْعِهِمَا مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا ، أَوْ يَكُنْ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ.

(۳۷۳۱۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ بائع، مشتری کو اپنی بیع میں تب تک اختیار ہے جب تک باہم جدا نہ ہو جائیں۔ یا ان کی بیع میں کوئی (اضافی) اختیار ہو۔

(۳۷۳۱۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْوَضِيءِ ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا.

(۳۷۳۱۳) حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ بائع، مشتری کو باہم جدا ہونے تک اختیار (فسخ) ہوتا ہے۔

(۳۷۳۱٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : يَجُوزُ الْبَيْعُ وَإِنْ لَمْ يَتَفَرَّقَا. (ابن ماجه ۲۱۸۳۔ احمد ۱۷)

(۳۷۳۱۴) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بائع، مشتری کو باہمی جدائی تک اختیار رہتا ہے۔ اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: بیع جائز (نافذ) ہو جاتی ہے اگر چہ باہمی جدائی نہ ہوئی ہو۔

(۳۶) سُجُودُ السَّهْوِ بَعْدَ الْكَلاَمِ

گفتگو کے بعد سجدہ سہو کا بیان

(۳۷۳۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ الْكَلاَمِ.

(۳۷۳۱۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے گفتگو کے بعد سہو کے لئے دو سجدے کئے۔

(۳۷۳۱٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَلَّمَ ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ.

(۳۷۳۱۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہو کے لئے دو سجدے فرمائے۔

(۳۷۳۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى ثَلاَثَ رَكَعَاتٍ ، ثُمَّ انْصَرَفَ ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ : الْخِرْبَاقُ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَنَقَصَتِ الصَّلاَةُ ؟ قَالَ : وَمَا ذَاكَ ؟ قَالَ : صَلَّيْتَ ثَلاَثَ رَكَعَاتٍ ، فَصَلَّى رَكْعَةً ، ثُمَّ سَلَّمَ ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ، ثُمَّ سَلَّمَ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : إِذَا تَكَلَّمَ فَلاَ يَسْجُدُهُمَا.

(۳۷۳۱۷) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رکعات پڑھیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مڑ گئے۔ تو ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کھڑا ہوا جس کو خرباق کہا جاتا تھا۔ اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا نماز تھوڑی ہوگئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا ہوا ہے؟ اس نے عرض کیا۔ آپ نے تین رکعات پڑھی ہیں پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت (اور) پڑھی پھر سلام پھیرا اور سجدہ سہو کیا پھر سلام پھیرا۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: جب نمازی گفتگو کر لے تو پھر سجدہ سہو نہیں کرے گا (بلکہ تجدید نماز کرے گا)۔

(۳۷) أَقَلُّ الْمَهْرِ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ

حق مہر کی کم از کم مقدار دس درہم ہے

(۳۷۳۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَجُلاً تَزَوَّجَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَعْلَيْنِ ، فَأَجَازَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِكَاحَهُ.

(۳۷۳۱۸) حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے زمانہ مبارک جوتیوں کو مہر بنا کر نکاح کیا تو نبی ﷺ نے اس کے نکاح کو جائز قرار دیا۔

(۳۷۳۱۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ ، قَالَ لِرَجُلٍ :انْطَلِقْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا ، فَعَلِّمْهَا سُورَةً مِنَ الْقُرْآنِ.

(۳۷۳۱۹) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ایک آدمی سے کہا۔ جاؤ اس نے س عورت سے نکاح کر دیا ہے اور تم اس کو قرآن کی ایک سورۃ سکھادو۔

(۳۷۳۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَبِيبَةَ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنِ اسْ بِدِرْهَمٍ فَقَدِ اسْتَحَلَّ.

(۳۷۳۲۰) حضرت ابن ابی لبیبہ رضی اللہ عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص ایک در عوض (عورت میں) حلّت کو طلب کرتا ہے تو تحقیق حلّت ثابت ہو جاتی ہے۔

(۳۷۳۲۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الطَّائِفِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَ قَالَ :خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :﴿أَنْكِحُوا الأَيَامَى مِنْكُمْ﴾ ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ ، فَقَ رَسُولَ اللهِ ، مَا الْعَلاَئِقُ بَيْنَهُمْ ؟ قَالَ :مَا تَرَاضَى عَلَيْهِ أَهْلُوهُمْ.

(۳۷۳۲۱) حضرت عبدالرحمن بن بیلمانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا: ﴿أَنْكِحُوا الأ مِنْكُمْ﴾ ایک آدمی کھڑا ہوا اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ان کے درمیان بندھن (کا عوض) کیا ہے؟

(۳۷۳۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :تَزَوَّجَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ عَلَى نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ ، قُوِّمَتْ ثَلاَثَةَ دَرَاهِمَ وَثُلُثًا.

(۳۷۳۲۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک گٹھلی کے وزن کے بقدر سونے کے عوض کیا تھا۔ جس کی قیمت تین درہم اور تہائی درہم تھی۔

(۳۷۳۲۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :مَا تَرَاضَى عَلَيْهِ الزَّوْجُ وَالْمَرْأَةُ فَهُوَ مَهْرٌ.

(۳۷۳۲۳) حضرت حسن رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ جس مقدار پر میاں بیوی راضی ہو جائیں وہی مہر ہوگا۔

(۳۷۳۲٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَسَنَ :مَا أَدْنَى مَا يَتَزَوَّجُ عَلَيْهِ الرَّجُلُ ؟ قَالَ :وَزْ مِنْ ذَهَبٍ.

(۳۷۳۲۴) حضرت ابن عون رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے اس مقدار (مہر) کا سوال کیا جس پر آدمی ش سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: گٹھلی کے وزن کے بقدر سونا۔

(۳۷۳۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :لَوْ رَضِيَتْ بِسَوْطٍ كَانَ مَهْرًا.

(۳۷۳۲۵) حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اگر عورت ایک لاٹھی (حق مہر) پر راضی ہو جائے تو یہی مہر ہو جائے گا۔

(۳۷۳۲۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُمَيْرٍ الْخَثْعَمِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الطَّائِفِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ﴿وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً﴾ ، قَالَ : قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، فَمَا الْعَلاَئِقُ بَيْنَهُمْ ؟ قَالَ :مَا تَرَاضَى عَلَيْهِ أَهْلُوهُمْ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لَا يَتَزَوَّجُهَا عَلَى أَقَلَّ مِنْ عَشْرَةِ دَرَاهِمَ.

(۳۷۳۲۶) حضرت ابن البیلمانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ﴿وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً﴾ راوی کہتے ہیں: لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ان کے مابین بندھن (کا عوض) کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شئی پر ان کے گھر والے راضی ہو جائیں۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: آدمی، عورت کے ساتھ دس درہم سے کم مقدار پر شادی نہیں کر سکتا۔

(۳۸) هَلْ يَكُونُ الْعِتْقُ صَدَاقًا ؟

کیا آزادی مہر بن سکتی ہے؟

(۳۷۳۲۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا ، قَالَ : فَقِيلَ لَهُ :مَا أَصْدَقَهَا ؟ قَالَ :أَصْدَقَهَا نَفْسَهَا ، جَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا.

(۳۷۳۲۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور پھر ان سے شادی کر لی۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ سے پوچھا گیا کہ آپ نے ان کو کیا مہر دیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ انہیں ان کی جان مہر میں دی تھی، یعنی ان کی آزادی کو حق مہر بنا لیا گیا تھا۔

(۳۷۳۲۸) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :إِنْ شَاءَ أَعْتَقَ الرَّجُلُ أُمَّ وَلَدِهِ ، وَجَعَلَ عِتْقَهَا مَهْرَهَا.

(۳۷۳۲۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اگر آدمی چاہے تو اپنی اُمّ ولد کو آزاد کر دے اور اس کی آزادی کو اس کا مہر شمار کر لے۔

(۳۷۳۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ :مَنْ أَعْتَقَ وَلِيدَتَهُ ، أَوْ أُمَّ وَلَدِهِ وَجَعَلَ ذَلِكَ لَهَا صَدَاقًا ، رَأَيْتُ ذَلِكَ جَائِزًا لَهُ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لَا يَجُوزُ إِلاَّ بِمَهْرٍ.

(۳۷۳۲۹) حضرت سعید بن المسیب ؒ فرماتے ہیں کہ جو آدمی اپنی لونڈی یا اُمّ ولد کو آزاد کردے اور اسی آزادی کو اس کے مہر بنادے تو میں یہ کام اس کے لیے جائز سمجھتا ہوں۔

اور (امام) ابوحنیفہ ؒ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: یہ نکاح (آزاد کردہ لونڈی کا) بھی مہر کے ساتھ جائز ہوگا۔

(۳۹) اقْتِدَاءُ الْمُتَنَفِّلِ بِالإِمَامِ فِي الْفَجْرِ

فجر کی نماز میں امام کے پیچھے نفلوں کی نیّت سے اقتدا کرنے کا بیان

(۳۷۳۳۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهُ ، قَالَ : فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلاَةَ الصُّبْحِ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ ، فَلَمَّا قَضَى صَلاَتَهُ وَانْحَرَفَ ، إِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِي آخِرِ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهُ ، فَقَالَ : عَلَيَّ بِهِمَا ، فَأُتِيَ بِهِمَا تَرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا ، فَقَالَ : مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنا ؟ قَالاَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا ، قَالَ : فَلاَ تَفْعَلا ، إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا ، ثُمَّ أَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ ، فَصَلِّيَا مَعَهُمْ ، فَإِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ.

(۳۷۳۳۰) حضرت جابر بن اسود ؓ اپنے والد سے روایت بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ آپ کے حج میں شریک ہوا۔ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز مسجد خیف میں پڑھی۔ جب آپ ﷺ اپنی نماز پڑھ چکے اور آپ ﷺ نے رُخ مبارک موڑا تو لوگوں کے اخیر میں دو آدمی بیٹھے تھے جنہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں میرے پاس لاؤ۔ پس ان دونوں کو آپ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا اس حال میں کہ ان پر کپکپی طاری تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ تم لوگوں کو ہمارے ساتھ نماز ادا کرنے سے کس چیز نے روکے رکھا؟ انہوں نے عرض کیا۔ رسول اللہ ﷺ! ہم نے اپنے کجاووں میں نماز پڑھ لی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آئندہ ایسا مت کرو۔ جب تم اپنے کجاووں میں نماز پڑھ لو پھر تم مسجد کی طرف آؤ۔ تو تم لوگوں کے ساتھ (جماعت میں) نماز پڑھو۔ کیونکہ یہ تمھارے لئے نفل ہو جائے گی۔

(۳۷۳۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ بِشْرٍ ، أَوْ بُسْرِ بْنِ مِحْجَنٍ الدِّئَلِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ بِنَحْوِهِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ تُعَادُ الْفَجْرُ. (احمد ۳۴۔ مالك ۱۳۲)

(۳۷۳۳۱) حضرت بشر یا بُسر بن محجن اپنے والد سے ایسی ہی مذکورہ بالا روایت نقل کرتے ہیں۔

اور (امام) ابوحنیفہ ؒ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: فجر کی نماز کا (امام کے ساتھ) اعادہ نہیں کیا جائے گا۔

(٤٠) تَكْرَارُ الْجَمَاعَةِ

دوسری مرتبہ جماعت کا بیان

٣٧٣٣٢) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ النَّاجِي ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ وَقَدْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَيُّكُمْ يَتَّجِرُ عَلَى هَذَا ؟ قَالَ :فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَصَلَّى مَعَهُ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ ، قَالَ :لاَ تَجْمَعُوا فِيهِ.

(۳۷۳۳۲) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی (مسجد میں) حاضر ہوا درانحالیکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تھے: راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کون اس (کی نماز) پر تجارت کرے گا؟ راوی کہتے ہیں: پس ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے آنے والے شخص کے ہمراہ نماز پڑھی۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس صورت میں (دوبارہ) جماعت نہ کرواؤ۔

(٤١) قَتْلُ الْحُرِّ بِالْعَبْدِ

آزاد کو غلام کے بدلے میں قتل کرنے کا بیان

٣٧٣٣٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ ، وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ يُقْتَلُ بِهِ.

(۳۷۳۳۳) حضرت حسن رحمہ اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی اپنے غلام کو قتل کرے گا، ہم اس کو قتل کریں گے اور جو کوئی اپنے غلام کا ناک کاٹے گا ہم اس کا ناک کاٹیں گے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: آزاد کو غلام کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا۔

(٤٢) طُلُوعُ الشَّمْسِ أَثْنَاءَ الصَّلاَةِ

دوران نماز طلوع آفتاب ہو جانے کا بیان

٣٧٣٣٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلاَةَ ، مَنْ أَدْرَكَ مِنْ

صَلَاةِ الْفَجْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ: إِذَا صَلَّى رَكْعَةً مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ لَمْ تُجْزِئْهُ. (مالك ۵۔ احمد ۴۶۲)

(۳۷۳۳۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص غروبِ آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالے تو تحقیق اس نے پوری نماز پالی۔ اور جو شخص طلوعِ آفتاب سے پہلے فجر کی ایک رکعت پالے تو تحقیق اس نے پوری نماز پالی۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: جب آدمی فجر کی ایک رکعت پڑھ چکے اور سورج طلوع ہو جائے تو اس آدمی کو یہ فجر کفایت نہیں کرے گی۔

(٤٣) كَفَّارَةُ الصَّوْمِ

روزے کے کفارہ کا بیان

(٣٧٣٣٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هَلَكْتُ، قَالَ: وَمَا أَهْلَكَكَ؟ قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: أَعْتِقْ رَقَبَةً، قَالَ: لَا أَجِدُ، قَالَ: صُمْ شَهْرَيْنِ، قَالَ: لَا أَسْتَطِيعُ، قَالَ، أَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا، قَالَ: لَا أَجِدُ، قَالَ: اجْلِسْ، فَجَلَسَ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أُتِيَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ، قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبْ فَتَصَدَّقْ بِهِ، قَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنَّا، فَضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ، ثُمَّ قَالَ: انْطَلِقْ، فَأَطْعِمْهُ عِيَالَكَ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ: لَا يَجُوزُ أَنْ يُطْعِمَهُ عِيَالَهُ.

(۳۷۳۳۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ میں تو ہلاک ہو گیا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تمہیں کس چیز نے ہلاک کر دیا ہے؟ اس آدمی نے کہا۔ میں نے ماہ رمضان میں (روزہ کی حالت میں) اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری کر لی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک غلام کو (بطور کفارہ) آزاد کر دو۔ اس آدمی نے عرض کیا: میرے پاس تو غلام نہیں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دو مہینے کے روزے رکھو۔ اس آدمی نے کہا۔ مجھے اس کی استطاعت نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ اس آدمی نے عرض کیا۔ مجھ سے یہ بھی نہیں ہو سکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ پس وہ آدمی بیٹھ گیا۔ وہ آدمی بیٹھا ہی ہوا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک تھال لایا گیا اس میں کھجوریں تھیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بیٹھے ہوئے آدمی سے فرمایا۔ یہ لے جاؤ اور اس کو صدقہ کر دو۔ اس آدمی نے عرض کیا۔ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا: مدینہ کی دھرتی پر ہم سے زیادہ فقیر اور محتاج کوئی گھرانہ نہیں ہے۔

ﷺ (یہ سن کر) ہنس دیے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے اطراف والے دانت ظاہر ہوگئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا۔ جاؤ۔ اور یہ اپنے اہل خانہ کو کھلا دو۔

اور (امام) ابوحنیفہ ؒ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اپنے عیال کو یہ (صدقہ) کھلانا جائز نہیں ہے۔

(٤٤) صَلاَةُ الْعِيدِ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي

دوسرے دن عید کی نماز پڑھنے کا بیان

(٣٧...) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ أَبِي عُمَيْرِ بْنِ أَنَسٍ ، قَالَ : حدَّثَنِي عُمُومَتِي مِنَ الأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أُغْمِيَ عَلَيْنَا هِلاَلُ شَوَّالٍ ، فَأَصْبَحْنَا صِيَامًا ، فَجَاءَ رَكْبٌ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ فَشَهِدُوا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ رَأَوُا الْهِلاَلَ بِالأَمْسِ ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُفْطِرُوا ، وَأَنْ يَخْرُجُوا إِلَى عِيدِهِمْ مِنَ الْغَدِ.

وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْغَدِ.

(٣٧٤...) حضرت عمیر بن انس بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے انصاری چچاؤں نے جو آپ ﷺ کے صحابہ ؓ میں سے ... بیان کیا کہ ہم پر شوال کا چاند (بادل وغیرہ کی وجہ سے) چھپارہ گیا اور ہم نے صبح کو روزہ رکھ لیا۔ آخر دن کو سواروں کی ایک ... آئی اور اس نے نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر گواہی دی کہ انہوں نے کل چاند دیکھا تھا۔ تو نبی پاک ﷺ ... ن کو افطار کرنے کا حکم دیا اور دوسرے دن عید کے لئے نکلنے کا حکم دیا۔

اور (امام) ابوحنیفہ ؒ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: دوسرے دن لوگ عید کو نہیں نکلیں گے۔

(٤٥) بَيْعُ الْمُصَرَّاةِ

مُصَراۃ (دودھ روکے ہوئے جانور) کی بیع کا بیان

(...) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنِ اشْتَرَى مُصَرَّاةً فَهُوَ فِيهَا بِالْخِيَارِ ، إِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ.

(٣٧...) حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ جس آدمی نے مُصَرَّاۃ (وہ جانور جس کا مالک اس کا دودھ دوہنا اس نیت سے ... ے کہ اس کے تھنوں میں دودھ بھرا ہوا دیکھ کر مشتری زیادہ ثمن دے گا) کو خریدا۔ اس کو اس بیع میں اختیار ہے اگر چاہے تو اس ... کو واپس کر دے اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجوروں کا بھی واپس کر دے۔

(٣...) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنِ اشْتَرَى مُصَرَّاةً فَهُوَ فِيهَا بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ ، إِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ بِخِلاَفِهِ.

(۳۷۳۳۸) حضرت عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ، ایک صحابی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مُصراۃ کو خرید لے تو اس کو دو چیزوں کا اختیار ہے اگر اس کو واپس کرنا چاہتا ہے تو اس کے ساتھ ایک صاع کھجور کا یا ایک صاع گندم کا واپس کرے گا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول اس کے برخلاف ذکر کیا گیا ہے۔

(٤٦) حُكْمُ انْتِبَاذِ الْخَلِيطَيْنِ

دو چیزوں کو ملا کر نبیذ بنانے کے حکم کا بیان

(۳۷۳۳۹) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْبَذَ التَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا ، وَالْبُسْرُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا.

(۳۷۳۳۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور اور کشمش کی اکٹھی نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ اور اسی طرح کچی اور پکی کھجور کی اکٹھی نبیذ سے منع فرمایا۔

(۳۷۳٤۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا ، وَأَنْ يُخْلَطَ الْبُسْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا ، وَكَتَبَ بِذَلِكَ إِلَى أَهْلِ جُرَشَ.

(۳۷۳۴۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور اور کشمش کو اکٹھا (نبیذ) کرنے سے اور کچی کھجور اور کشمش کو اکٹھا (نبیذ) کرنے سے منع فرمایا۔ اور یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل جُرش کے نام لکھی تھی۔

(۳۷۳٤۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ تَنْبِذُوا التَّمْرَ وَالزَّبِيبَ جَمِيعًا ، وَلاَ تَنْبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ ، وَانْبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَةٍ.

(۳۷۳۴۱) حضرت عبداللہ بن ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھجور اور کشمش کو اکٹھا نبیذ نہ کرو اور کچی پکی کھجور کو اکٹھا نبیذ نہ کرو۔ اور ان میں سے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ نبیذ کرلو۔

(۳۷۳٤۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي أَرْطَاةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : نَهَى

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الزَّهْوِ وَالتَّمْرِ ، وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لَا بَأْسَ بِهِ.

(۳۷۳۴۲) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچی، پکی اور کشمش، کھجور (کے اکٹھے نبیذ) سے منع فرمایا۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۴۷) نِكَاحُ الْمُحَلِّلِ

حلالہ کرنے والے کے نکاح کا بیان

(۳۷۳۴۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ هُزَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ.

(۳۷۳۴۳) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا جا رہا ہے اس پر لعنت فرمائی۔

(۳۷۳۴۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَة ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنِ الْمُسَيب بْنِ رَافِع ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ ، قَالَ عُمَرُ : لَا أُوتَى بِمُحَلِّلٍ ، وَلَا مُحَلَّلٍ لَهُ ، إِلَّا رَجَمْتهما.

(۳۷۳۴۴) حضرت قبیصہ بن جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔ میرے پاس کوئی حلالہ کرنے والا یا وہ شخص جس کے لئے حلالہ کیا گیا ہے۔ لایا گیا تو میں اس کو سنگسار کروں گا۔

(۳۷۳۴۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لَعَنَ اللَّهُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ.

(۳۷۳۴۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا گیا ہے اس پر لعنت فرمائی ہے۔

(۳۷۳۴۶) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَعَنَ اللَّهُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ.

(۳۷۳۴۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ حلالہ کرنے والے پر اور اس پر جس کے لئے حلالہ کیا گیا ہے لعنت فرماتے ہیں۔

(۳۷۳۴۷) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ أَشْعَث ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : لَعَنَ اللَّهُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :إِذَا تَزَوَّجَهَا لِيُحِلَّهَا ، فَرَغِبَ فِيهَا فَلَا بَأْسَ أَنْ يُمْسِكَهَا.

(۳۷۳۴۷) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حلالہ کرنے والے پر اور اس پر جس کے لئے حلالہ کیا گیا ہے لعنت فرماتے ہیں۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: جب آدمی عورت کے ساتھ حلالہ کی غرض سے شادی کرے پھر آدمی کو وہ عورت مرغوب ہو جائے تو اس کو اپنے پاس ٹھہرانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٤٨) تَعْرِيفُ اللُّقَطَةِ

گری پڑی چیز کی پہچان کروانے کا بیان

(٣٧٣٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِى عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّأْيِ ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ ، قَالَ :سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ ، فَقَالَ :عَرِّفْهَا سَنَةً ، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلاَّ فَاسْتَنْفِقْهَا.

(۳۷۳۴۸) حضرت زید بن خالد جُہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گری پڑی چیز کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک سال تک اس کی پہچان کرواؤ۔ پس اگر اس کا مالک آ جائے (تو اسے دے دو) وگرنہ اس کو تم خرچ کر ڈالو۔

(٣٧٣٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ :خَرَجْتُ أَنَا ، وَزَيْدُ بْنُ صُوحَانَ ، وَسَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْعُذَيْبِ الْتَقَطْتُ سَوْطًا ، فَقَالاَ لِي :أَلْقِهِ ، فَأَبَيْتُ ، فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمَدِينَةَ أَتَيْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ ، فَسَأَلْتُهُ ، فَقَالَ :الْتَقَطْتُ مِئَةَ دِينَارٍ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ :عَرِّفْهَا سَنَةً ، فَعَرَّفْتُهَا سَنَةً ، فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يَعْرِفُهَا ، فَأَتَيْتُهُ ، فَقَالَ :عَرِّفْهَا سَنَةً ، فَإِنْ وَجَدْتَ صَاحِبَهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ ، وَإِلاَّ فَاعْرِفْ عَدَدَهَا ، وَوِعَائَهَا ، وَوِكَائَهَا ، ثُمَّ تَكُونُ كَسَبِيلِ مَالِكَ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :إِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا غَرِمَ لَهُ.

(۳۷۳۴۹) حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں زید بن صوحان رضی اللہ عنہ اور سلمان بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نکلے یہاں تک کہ جب ہم عذیب مقام پر پہنچے تو میں نے ایک لاٹھی گری ہوئی اُٹھالی۔ ان دونوں نے مجھ سے کہا۔ اس لاٹھی کو پھینک دو۔ میں نے انکار کیا۔ پس جب ہم مدینہ پہنچے تو میں اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن سے اس کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا: میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں سو دینار گرے ہوئے اٹھائے تھے اور یہ بات میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان فرمائی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ ایک سال تک اس کی پہچان (لوگوں میں اعلان) کرواؤ۔ پس میں نے ان دیناروں کا ایک سال تک اعلان کروایا لیکن میں نے ان دیناروں کو پہچاننے والا کوئی نہ پایا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر

ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی ایک سال تک پہچان کرواؤ۔ پھر اگر تم اس کے مالک کے پالو تو یہ اس کو دے دو وگرنہ تم اس کی تعداد، اس کا برتن اور اس کی رسی کی پہچان کرواؤ۔ پھر تم اس کے مالک کی طرح ہو جاؤ گے۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اگر لقطہ کا مالک آجائے تو اس کا تاوان بھرا جائے گا۔

(۴۹) بَیْعُ الثَّمَرِ قَبْلَ بُدُوِّ صَلاَحِہِ

بُدوِّ صلاح (آفت سے مامون ہونے) سے پہلے پھل کی بیع کا بیان

(۳۷۳۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ ، عَنِ الزُّہْرِیِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : نَہَی النَّبِیُّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الثَّمَرِ حَتَّی یَبْدُوَ صَلاَحُہُ.

(۳۷۳۵۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پھل کو بُدوِّ صلاح سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے (بدو صلاح کا مفہوم چند احادیث کے بعد والی حدیث میں مرفوعاً بیان ہوگا)۔

(۳۷۳۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، عَنْ عَطَائٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : نَہَی النَّبِیُّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الثَّمَرَۃِ حَتَّی یَبْدُوَ صَلاَحُہَا. (بخاری ۲۳۸۱۔ مسلم ۸۱)

(۳۷۳۵۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے بُدوِّ صلاح سے قبل پھلوں کی بیع کرنے سے منع فرمایا۔

(۳۷۳۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ زَیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ ، قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنْ شِرَائِ الثَّمَرِ ؟ فَقَالَ : نَہَی النَّبِیُّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الثَّمَرَۃِ حَتَّی یَبْدُوَ صَلاَحُہَا.

(۳۷۳۵۲) حضرت زید بن جبیر رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پھلوں کی خریداری سے بابت سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے بُدوِّ صلاح سے قبل پھلوں کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

(۳۷۳۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِیسَ ، عَنْ شُعْبَۃَ ، عَنْ یَزِیدَ بْنِ خُمَیْرٍ ، عَنْ مَوْلًی لِقُرَیْشٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا ہُرَیْرَۃَ یُحَدِّثُ مُعَاوِیَۃَ ؛ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہَی عَنْ بَیْعِ الثَّمَرَۃِ حَتَّی تُحْرَزَ مِنْ کُلِّ عَارِضٍ.

(۳۷۳۵۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ عارض (مصیبت) سے محفوظ ہو جائیں۔

(۳۷۳۵۴) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ ہَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِی لَیْلَی ، عَنْ عَطِیَّۃَ ، عَنْ أَبِی سَعِیدٍ ، قَالَ : نَہَی النَّبِیُّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الثَّمَرَۃِ حَتَّی یَبْدُوَ صَلاَحُہَا ، قَالُوا : وَمَا بُدُوُّ صَلاَحِہَا ؟ قَالَ : تَذْہَبُ عَاہَاتُہَا وَیَخْلُصُ طَیِّبُہَا.

(۳۷۳۵۴) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بُدو صلاح سے پہلے پھلوں کی بیع کو منع فرمایا ہے۔ لوگوں نے پوچھا۔ پھلوں کی بُدوِّ صلاح کیا ہے؟ انہوں نے ارشاد فرمایا: پھلوں کی آفات ختم ہو جائیں اور اس میں میوہ خلاصی پا جائے۔

(یعنی عادتاً آفات کا وقت گزر جائے اور حفاظت کا وقت شروع ہو جائے)

(۳۷۳۵۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ ؟ فَقَالَ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَأْكُلَ مِنْهُ ، أَوْ يُؤْكَلَ مِنْهُ ، وَحَتَّى يُوزَنَ ، قُلْتُ : وَمَا يُوزَنُ ؟ فَقَالَ رَجُلٌ عِنْدَهُ : حَتَّى يُحْرَزَ. (بخاری ۲۲۵۰۔ مسلم ۱۱۶۷)

(۳۷۳۵۵) حضرت ابو البختری فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کھجوروں کی بیع کے متعلق سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کی بیع سے منع کیا یہاں تک کہ آدمی اس میں سے کھائے یا (فرمایا) وہ کھائی جا سکے۔ اور یہاں تک کہ وہ وزن کی جا سکے۔ میں نے پوچھا۔ اس کے وزن کئے جانے سے کیا مراد ہے؟ تو ان کے پاس بیٹھے ایک آدمی نے جواب دیا: یہاں تک کہ وہ محفوظ ہو جائے۔

(۳۷۳۵٦) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ ثَمَرِ النَّخْلِ حَتَّى يَزْهُوَ ، فَقِيلَ لأَنَسٍ : مَا زَهْوُهُ ؟ قَالَ : يَحْمَرُّ ، أَوْ يَصْفَرُّ.

(۳۷۳۵٦) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے پھل کو فروخت کرنے سے منع کیا یہاں تک اس کی نشوونما ہو جائے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ اس کی نشوونما کیا ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ سرخ یا پیلا ہو جائے۔

(۳۷۳۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ ، وَمَكْحُولٌ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا.

(۳۷۳۵۷) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدو صلاح سے قبل پھلوں کی بیع کرنے سے منع فرمایا۔

(۳۷۳۵۸) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِبَيْعِهِ بَلَحًا ، وَهُوَ خِلاَفُ الأَثَرِ.

(۳۷۳۵۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدو صلاح سے قبل پھلوں کی فروخت سے منع فرمایا ہے۔ اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ اس کو کچا بیچنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور یہ بات حدیث کے خلاف ہے۔

(۵۰) سِنُّ الْبُلُوغِ

بلوغت کی عمر کا بیان

(۳۷۳۵۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : عُرِضْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ ، وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَاسْتَصْغَرَنِي ، وَعُرِضْتُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ

عَشْرَةَ فَأَجَازَنِي ، قَالَ نَافِعٌ : فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : فَقَالَ : هَذَا حَدٌّ بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ ، قَالَ : فَكَتَبَ إِلَى عُمَّالِهِ أَنْ يَفْرِضُوا لابْنِ خَمْسَ عَشْرَةَ فِي الْمُقَاتِلَةِ ، وَلابْنِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فِي الذُّرِّيَّةِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لَيْسَ عَلَى الْجَارِيَةِ شَيْءٌ حَتَّى تَبْلُغَ ثَمَانَ عَشْرَةَ ، أَوْ سَبْعَ عَشْرَةَ.

(۳۷۳۵۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ مجھے اُحد کے دن نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ میں اس وقت چودہ سال کا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چھوٹا سمجھا اور مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خندق کے دن پیش کیا گیا۔ میری عمر اس وقت پندرہ سال تھی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دے دی۔ حضرت نافع فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز کو بیان کی۔ راوی کہتے ہیں: انہوں نے فرمایا: یہی چھوٹے بڑے میں حد ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے گورنروں کو لکھا کہ پندرہ سال والے کو مقاتلین میں شمار کرو اور چودہ سال والے کو بچوں میں شمار کرو۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ لڑکی پر اٹھارہ سال یا سترہ سال تک پہنچنے تک کچھ بھی (لازم) نہیں ہے۔

(۵۱) حُكْمُ الْخَرْصِ فِي التَّمْرِ

کھجوروں میں تخمینہ لگانے کے حکم کا بیان

(۳۷۳٦٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ عَتَّابَ بْنَ أُسَيْدٍ أَنْ يَخْرُصَ الْعِنَبَ كَمَا يُخْرَصُ النَّخْلُ ، فَتُؤَدَّى زَكَاتُهُ زَبِيبًا ، كَمَا تُؤَدَّى زَكَاةُ النَّخْلِ تَمْرًا ، فَتِلْكَ سُنَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّخْلِ وَالْعِنَبِ.

(۳۷۳٦٠) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کو کھجوروں کا تخمینہ لگانے کی طرح انگوروں کا تخمینہ لگانے کا حکم دیا۔ پس انگوروں کی زکوۃ کشمش کی شکل میں اور خرما کی زکوۃ کھجوروں کی شکل میں ادا کی جائے گی۔ کھجوروں اور انگوروں کے بارے میں یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنت ہے۔

(۳۷۳٦۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاحَةَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ ، فَخَرَصَ عَلَيْهِمَ النَّخْلَ.

(۳۷۳٦۱) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو اہل یمن کی طرف بھیجا تو انہوں نے ان پر کھجوروں میں تخمینہ لگانا مقرر کیا۔

(۳۷۳٦۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَسْعُودٍ ، يَقُولُ : جَاءَ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ إِلَى مَجْلِسِنَا ، فَحَدَّثَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِذَا خَرَصْتُمْ ، فَخُذُوا وَدَعُوا.

(۳۷۳۶۲) حضرت عبد الرحمان بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ ہماری مجلس میں آئے اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم تخمینہ لگاؤ تو (کچھ) لے لو اور (کچھ) چھوڑ دو۔

(۳۷۳۶۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّهُ سَمِعَهُ ، يَقُولُ :خَرَصَهَا ابْنُ رَوَاحَةَ ، يَعْنِي خَيْبَرَ ، أَرْبَعِينَ أَلْفَ وَسْقٍ ، وَزَعَمَ أَنَّ الْيَهُودَ لَمَّا خَيَّرَهُمُ ابْنُ رَوَاحَةَ أَخَذُوا التَّمْرَ ، وَعَلَيْهِمْ عِشْرُونَ أَلْفَ وَسْقٍ.

(۳۷۳۶۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے خیبر کی کھجوروں کا تخمینہ چالیس ہزار وسق لگایا۔ اور ان کو یہ گمان تھا کہ جب ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے یہودیوں کو اختیار دیا تو انہوں نے کھجوریں لے لیں اور ان پر بیس ہزار وسق تھے۔

(۳۷۳٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ؛ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَبْعَثُ أَبَا حَثْمَةَ خَارِصًا لِلنَّخْلِ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ كَانَ لاَ يَرَى الْخَرْصَ.

(۳۷۳۶۴) حضرت بُشیر بن یسار بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ، ابو حثمہ رضی اللہ عنہ کو کھجوروں کا تخمینہ لگانے کے لئے بھیجتے تھے۔
اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: وہ تخمینہ لگانے کی رائے نہیں رکھتے تھے۔

(٥٢) إِنْفَاقُ الأَبِ عَلَى نَفْسِهِ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ

والد کا اپنی اولاد کے مال میں سے اپنی ذات پر خرچ کرنے کا بیان

(۳۷۳٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَطْيَبُ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ :مِنْ كَسْبِهِ ، وَوَلَدُهُ مِنْ كَسْبِهِ.

(۳۷۳۶۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی سب سے پاکیزہ جو کھاتا ہے وہ اپنی کمائی (کا مال) ہے اور آدمی کی اولاد بھی اس کی کمائی ہے۔

(۳۷۳٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَمَّتِهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ ، وَإِنَّ أَوْلاَدَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ.

(۳۷۳۶۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جو کچھ کھاتے ہو اس میں سے پاکیزہ مال تمہاری کمائی والا مال ہے اور تمہاری اولادیں بھی تمہاری کمائی ہیں۔

(۳۷۳٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ أَبِي غَصَبَنِي مَالِي ، فَقَالَ :أَنْتَ وَمَالُكَ لأَبِيك.

(۳۷۳۶۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک انصاری ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ یا رسول

اللہ ﷺ! میرے باپ نے میرا مال غصب کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔

(٣٧٣٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ لِي مَالاً ، وَلأَبِي مَالٌ ، قَالَ :أَنْتَ وَمَالُك لأَبِيك. (عبدالرزاق ١٦٦٢٨)

(۳۷۳۶۸) حضرت محمد بن منکدر روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میرے پاس بھی مال ہے اور میرے والد کے پاس بھی مال ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔

(٣٧٣٦٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : يَأْكُلُ الرَّجُلُ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ مَا شَاءَ ، وَلاَ يَأْكُلُ الْوَلَدُ مِنْ مَالِ وَالِدِهِ إِلاَّ بِإِذْنِهِ.

(۳۷۳۶۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آدمی اپنی اولاد کے مال میں سے جتنا چاہے کھا سکتا ہے اور اولاد اپنے والد کے مال میں سے اس کی اجازت کے بغیر نہیں کھا سکتی۔

(٣٧٣٧٠) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :إِنَّ أَبِي اجْتَاحَ مَالِي ، قَالَ :أَنْتَ وَمَالُك لأَبِيك.
- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ يَأْخُذُ مِنْ مَالِهِ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ مُحْتَاجًا فَيُنْفِقُ عَلَيْهِ.

(۳۷۳۷۰) حضرت عمرو بن شعیب اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ میرا والد میرے مال کا محتاج ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: باپ اگر محتاج ہو تو اولاد کے مال میں سے لے سکتا ہے اور خود پر خرچ کر سکتا ہے وگرنہ نہیں۔

(٥٢) شُرْبُ أَبْوَالِ الإِبِلِ

اونٹوں کے پیشاب کو پینے کا بیان

(٣٧٣٧١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ :قَدِمَ نَاسٌ مِنْ عُرَيْنَةَ الْمَدِينَةَ فَاجْتَوَوْهَا ، فَقَالَ لَهُمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنْ شِئْتُمْ أَنْ تَخْرُجُوا إِلَى إِبِلِ الصَّدَقَةِ فَتَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا ، فَافْعَلُوا.

(۳۷۳۷۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ عُرینہ سے کچھ لوگ مدینہ میں حاضر ہوئے۔ تو انہیں مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی۔ آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: اگر تم صدقہ کے اونٹوں کی طرف نکلنا اور ان کا دودھ اور پیشاب پینا چاہتے ہو تو

ایسا کرلو۔

(۳۷۳۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ مَوْلَى أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ نَفَرًا مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً ، قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعُوهُ عَلَى الإِسْلاَمِ ، فَاسْتَوْخَمُوا الأَرْضَ ، وَسَقِمَتْ أَجْسَامُهُمْ ، فَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :أَلاَ تَخْرُجُونَ مَعَ رَاعِينَا فِي إِبِلِهِ فَتُصِيبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا؟ قَالُوا :بَلَى، فَخَرَجُوا فَشَرِبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا. -وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ كَرِهَ شُرْبَ أَبْوَالِ الإِبِلِ.

(۳۷۳۷۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عکل سے آٹھ افراد نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی۔ انہیں مدینہ کی زمین موافق نہ آئی اور ان کے جسم بیمار ہو گئے تو انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم ہمارے چرواہے کے ساتھ اس کے اونٹوں میں نہیں چلے جاتے تاکہ تم اونٹوں کے پیشاب اور دودھ پیو؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں! پس وہ لوگ چلے گئے اور انہوں نے اونٹوں کے دودھ اور پیشاب کو پیا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: وہ اونٹوں کے پیشاب کو مکروہ جانتے تھے۔

(٥٤) حَرَمُ الْمَدِينَةِ

مدینہ کے محترم ہونے کا بیان

(۳۷۳۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لاَبَتَيِ الْمَدِينَةِ ؛ أَنْ تُقْطَعَ عِضَاهُهَا ، أَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا ، وَقَالَ :الْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ. (مسلم ۹۹۲۔ احمد ۱۸۱)

(۳۷۳۷۳) حضرت عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک میں مدینہ کے دونوں سنگریزوں کے درمیان کو حرام قرار دیتا ہوں اس بات سے کہ اس کا درخت کاٹا جائے یا اس کے شکار کو قتل کیا جائے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مدینہ لوگوں کے لئے بہتر ہے اگر لوگ اس بات کو جانتے۔

(۳۷۳۷٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :خَطَبَنَا عَلِيٌّ ، فَقَالَ :مَنْ زَعَمَ أَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْرَؤُهُ إِلاَّ كِتَابَ اللهِ ، وَهَذِهِ الصَّحِيفَةَ ، صَحِيفَةٌ فِيهَا أَسْنَانُ الإِبِلِ ، وَأَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ ، قَالَ :وَفِيهَا ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى ثَوْرٍ.

(۳۷۳۷۴) حضرت ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا تو فرمایا: جو کوئی گمان کرتا۔

کہ ہمارے پاس کوئی چیز ہے جس کو ہم پڑھتے ہیں سوائے کتاب اللہ کے اور اس صحیفہ کے۔ اس صحیفہ میں اونٹ کے دانت تھے اور زخموں کے بارے میں کچھ احکام تھے۔ (تو اس کا گمان غلط ہے) راوی کہتے ہیں کہ اس میں یہ بات بھی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ مقام عیر سے مقام ثور تک حرم ہے۔

(۳۷۳۷۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ، قَالَ :أَهْوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ ، فَقَالَ :إِنَّهَا حَرَمٌ آمِنٌ.

(۳۷۳۷۵) حضرت سہل بن حُنیف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: یہ مامون حرم ہے۔

(۳۷۳۷٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ :حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لاَبَتَيْهَا ، يُرِيدُ الْمَدِينَةَ ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ :لَوْ وَجَدْتُ الظِّبَاءَ سَاكِنَةً لَمَا ذَعَرْتُهَا. (ترمذی ۳۹۲۱۔ احمد ۴۸۷)

(۳۷۳۷٦) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے، یعنی مدینہ کے، دونوں سنگریزوں کے مابین کو حرم قرار دیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں (یہاں پر) ہرن ٹھہرا پاؤں تو میں اس کو بھی خوف زدہ نہیں کروں گا۔

(۳۷۳۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى لِسَانِي مَا بَيْنَ لاَبَتَيِ الْمَدِينَةِ. (بخاری ۱۸۶۹۔ احمد ۲۸۶)

(۳۷۳۷۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری زبان سے مدینہ کے دونوں سنگریزوں کے درمیان کو حرم بنا دیا ہے۔

(۳۷۳۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ أَبُو سَعْدٍ ؛ أَنَّهُ دَخَلَ الأَسْوَافَ ، فَصَادَ بِهَا نُهَسًا ، يَعْنِي طَائِرًا ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ، وَهُوَ مَعَهُ ، فَعَرَكَ أُذُنَهُ ، وَقَالَ :خَلِّ سَبِيلَهُ ، لاَ أُمَّ لَكَ ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَيْنَ لاَبَتَيْهَا. (احمد ۱۸۱۔ طبرانی ۴۹۱۱)

(۳۷۳۷۸) حضرت شرحبیل ابو سعد بیان فرماتے ہیں کہ وہ اسواف میں داخل ہوئے (وہاں پر) انہوں نے ایک پرندہ شکار کیا۔ (اس دوران) ان کے پاس زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ وہ پرندہ ابو سعد کے پاس تھا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے ابو سعد کے کان کو مسلا اور فرمایا۔ تیری ماں نہ ہو! اس کا راستہ چھوڑ دے۔ کیا تجھے معلوم نہیں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ کے دونوں سنگریزوں کے مابین کو حرام قرار دیا ہے۔

(۳۷۳۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِيهِ أَبِي سَعِيدٍ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ :إِنِّي حَرَّمْت مَا بَيْنَ

لَابَتَي الْمَدِينَةِ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ ، قَالَ : ثُمَّ كَانَ أَبُو سَعِيدٍ يَجِدُ أَحَدَنَا فِي يَدِهِ الطَّيْرُ قَدْ أَخَذَهُ ، فَيَفُكُّهُ مِنْ يَدِهِ فَيُرْسِلُهُ. (مسلم ۱۰۰۳۔ ابو یعلی ۱۰۰۶)

(۳۷۳۷۹) حضرت عبد الرحمان اپنے والد ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ میں مدینہ کے دونوں سنگریزوں کے درمیان کو حرم قرار دیتا ہوں جیسا کہ ابراہیم نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ ابو سعید رضی اللہ عنہ اگر ہم میں سے کسی کے ہاتھ پرندہ پکڑا ہوا دیکھتے تو اس کو اس کے ہاتھ سے روک لیتے پھر پرندہ کو چھڑوا دیتے۔

(۳۷۳۸۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ : أَحَرَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، هِيَ حَرَامٌ ، حَرَّمَهَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، لاَ يُخْتَلَى خَلاَهَا ، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ. (بخاری ۱۸۶۷۔ مسلم ۹۹۴)

(۳۷۳۸۰) حضرت عاصم احول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کو حرم قرار دیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! یہ حرم ہے اس کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے قابل احترام ٹھہرایا ہے۔ اس کا گھاس (بھی) نہیں کاٹا جائے گا۔ جو شخص ایسا کرے (گھاس کاٹے) تو اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

(۳۷۳۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ بِمَا حَرَّمْتَ بِهِ مَكَّةَ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ. (احمد ۳۱۸)

(۳۷۳۸۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ خبر دیتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سُنا۔ اے اللہ! میں مدینہ کو حرم قرار دیتا ہوں جیسا کہ آپ نے مکہ کو حرم قرار دیا ہے۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس آدمی پر کچھ بھی نہیں ہے۔

(۵۵) ثَمَنُ الْكَلْبِ

کتے کے ثمن کا بیان

(۳۷۳۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مَهْرِ الْبَغِيِّ ، وَثَمَنِ الْكَلْبِ.

(۳۷۳۸۲) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زانیہ عورت کے مہر سے اور کُتے کے ثمن سے منع فرمایا ہے۔

(۳۷۳۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَهْرِ الْبَغِيِّ ، وَثَمَنِ الْكَلْبِ.

(۳۷۳۸۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زانیہ کے مہر سے اور کتے کے ثمن سے منع فرمایا ہے۔

(٣٧٣٨٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : أَخْبَثُ الْكَسْبِ ثَمَنُ الْكَلْبِ ، وَكَسْبُ الزَّمَّارَةِ.

(۳۷۳۸۴) حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خبیث ترین کمائی کتے کا ثمن اور بانسری بجانے والے کی کمائی ہے۔

(٣٧٣٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : أُرَى أَبَا سُفْيَانَ ذَكَرَهُ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ.

(۳۷۳۸۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے اور بلی کے ثمن سے منع فرمایا۔

(٣٧٣٨٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ.

(۳۷۳۸۶) حضرت عون بن ابی جحیفہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کے ثمن سے منع فرمایا۔

(٣٧٣٨٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ حَبْتَرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : ثَمَنُ الْكَلْبِ ، وَمَهْرُ الْبَغِيِّ ، وَثَمَنُ الْخَمْرِ حَرَامٌ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ رَخَّصَ فِي ثَمَنِ الْكَلْبِ.

(۳۷۳۸۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کتے کا ثمن، زانیہ کا مہر اور شراب کی قیمت حرام ہے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے بارے میں یہ ذکر کیا جاتا ہے کہ: آپ نے کتے کے ثمن میں رخصت دی ہے۔

(٥٦) نِصَابُ قَطْعِ الْيَدِ فِي السَّرِقَةِ

چوری میں ہاتھ کاٹنے کے نصاب کا بیان

(٣٧٣٨٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ ، قُوِّمَ ثَلاَثَةَ دَرَاهِمَ.

(۳۷۳۸۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال (کی چوری میں) جس کی قیمت تین درہم تھی، ہاتھ کاٹا تھا۔

(٣٧٣٨٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ ، وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ ، قَالاَ جَمِيعًا : أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : يُقْطَعُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا.

(۳۷۳۸۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔

(۳۷۳۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي خَمْسَةِ دَرَاهِمَ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ ، قَالَ : لاَ يُقْطَعُ فِي أَقَلَّ مِنْ عَشْرَةِ دَرَاهِمَ.

(۳۷۳۹۰) حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ دراہم (کی چوری میں) ہاتھ کاٹا تھا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: دس درہم سے کم میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

(۵۷) غَسْلُ الْيَدِ قَبْلَ إِدْخَالِهَا فِي الإِنَاءِ

برتن میں ہاتھ داخل کرنے سے قبل دھونے کا بیان

(۳۷۳۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ ، فَلاَ يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، فَإِنَّهُ لاَ يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ.

(۳۷۳۹۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی رات کو اُٹھے تو وہ ہاتھ کو تین مرتبہ دھونے سے قبل برتن میں نہ ڈالے۔ کیونکہ اس کو معلوم نہیں ہے کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے۔

(۳۷۳۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلْيُفْرِغْ عَلَى يَدِهِ مِنْ إِنَائِهِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، فَإِنَّهُ لاَ يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ.

(۳۷۳۹۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے اٹھے، اس کو چاہیے کہ اپنے ہاتھ پر برتن میں سے تین مرتبہ پانی انڈیل دے۔ کیونکہ اس کو معلوم نہیں ہے کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے۔

(۳۷۳۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلاَ يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا.

(۳۷۳۹۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب تم میں سے کوئی ایک رات کو اٹھے تو اپنے ہاتھ کو برتن میں نہ ڈالے یہاں تک کہ اس کو دھولے۔

(٣٧٣٩٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا اسْتَيْقَظَ الرَّجُلُ مِنْ نَوْمِهِ ، فَلاَ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا.

- وذُكِرَ أنَّ أبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۳۷۳۹۴) حضرت ابراہیم سے منقول ہے کہ جب کوئی آدمی اپنی نیند سے بیدار ہوتو وہ اپنے ہاتھ کو برتن میں داخل نہ کرے گا یہاں تک کہ اس کو دھو لے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٥٨) وُلُوغُ الْكَلْبِ

کتے کے منہ مارنے کا بیان

(٣٧٣٩٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : طَهُورُ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ أَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ ، أُولاَهُنَّ بِالتُّرَابِ.

(۳۷۳۹۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی کے برتن کی پاکی کا طریقہ، جب کہ اس برتن میں کتا منہ ڈال دے، یہ ہے کہ اس برتن کو سات مرتبہ دھوئے اور پہلی مرتبہ مٹی سے مانجھے۔

(٣٧٣٩٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ : إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ.

(۳۷۳۹۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سُنا: جب کتا، تم میں سے کسی کے برتن میں منہ مار دے تو اس کو سات مرتبہ دھونا چاہیے۔

(٣٧٣٩٧) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُطَرِّفًا ، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ الْمُغَفَّلِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلاَبِ ، وَقَالَ : إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الإِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ ، وَعَفِّرُوهُ الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ ، قَالَ : يُجْزِئُهُ أَنْ يَغْسِلَ مَرَّةً.

(۳۷۳۹۷) حضرت ابن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو قتل کرنے کا حکم دیا اور فرمایا جب کتا برتن میں منہ مار دے تو اس کو سات مرتبہ دھوؤ اور اس کو آٹھویں مرتبہ مٹی سے مانجھ لو۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس برتن کو ایک مرتبہ دھونا ہی کفایت کر دے گا۔

(۵۹) بَيْعُ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ

تازہ کھجوروں کو چھوہاروں کے بدلے بیچنے کا بیان

(۳۷۳۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ زَيْدٍ أَبِي عَيَّاشٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعْدًا عَنِ السُّلْتِ بِالذُّرَةِ ، فَكَرِهَهُ ، وَقَالَ سَعْدٌ : سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ ، فَقَالَ : أَيَنْقُصُ إِذَا جَفَّ ؟ قُلْنَا : نَعَمْ ، قَالَ : فَنَهَى عَنْهُ.

(۳۷۳۹۸) حضرت زید ابو عیاش فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے جَو کو مکئی کے عوض بنانے کا پوچھا تو انہوں نے اس کو مکروہ سمجھا۔ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تازہ کھجوروں کو چھوہاروں کے عوض بنانے کا پوچھا گیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کیا کھجور خشک ہو کر کم (ہلکی) ہو جاتی ہے؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمادیا۔

(۳۷۳۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الرُّطَبَ بِالتَّمْرِ ، وَقَالَ : هُوَ أَقَلُّهُمَا فِي الْمِكْيَالِ ، أَوْ فِي الْقَفِيزِ.

(۳۷۳۹۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ وہ کھجوروں کو چھوہاروں کا عوض بنانے کو مکروہ سمجھتے تھے اور فرماتے کہ یہ (کھجوریں) پیمانہ میں یا قفیز میں کم آتی ہیں۔

(۳۷۴۰۰) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ بِالزَّبِيبِ كَيْلاً.

(۳۷۴۰۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوروں کو کشمش کے بدلے میں ماپ کرنے سے منع فرمایا۔

(۳۷۴۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الرُّطَبَ بِالتَّمْرِ مِثْلاً بِمِثْلٍ ، وَقَالَ : الرُّطَبُ مُنْتَفِخٌ ، وَالتَّمْرُ ضَامِرٌ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۳۷۴۰۱) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ وہ کھجوروں کو چھوہاروں کے بدلے برابر برابر لینے کو مکروہ سمجھتے تھے اور فرماتے تھے کہ کھجور پھولی ہوئی جبکہ چھوہارے سکڑے ہوتے ہیں۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٦٠) تَلَقِّي الْبُيُوعِ

خریداری کو راستہ میں (یعنی شہر میں داخل ہونے سے قبل) کرنے کا بیان

(٣٧٤٠٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ نَهَى عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوعِ.

(۳۷۴۰۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خریداری کو پہلے ہی کرنے سے (شہر میں داخلہ سے پہلے) منع فرمایا۔

(٣٧٤٠٣) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَسْتَقْبِلُوا ، وَلاَ تَحَلَّفُوا.

(۳۷۴۰۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم استقبال نہ کرو اور نہ ہی تم قسمیں کھاؤ۔

(٣٧٤٠٤) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلَقِّي.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ. (مسلم ۱۴۔ احمد ۲۰)

(۳۷۴۰۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقی (شہر سے باہر ہی خریداری کرنے) سے منع فرمایا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٦١) تَخْمِيرُ رَأْسِ مُحْرِمٍ مَاتَ

حالتِ احرام میں مرنے والے کے سر کو ڈھانپنے کا بیان

(٣٧٤٠٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ، فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ فَمَاتَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ ، وَلاَ تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ ، فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا.

(۳۷۴۰۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حالتِ احرام میں تھا۔ اس کی اونٹنی نے اس کو زمین پر پٹخ دیا تو وہ مر گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو پانی اور بیری سے غسل دو اور اس کو انہی دو کپڑوں میں کفن دے دو اور اس کے سر کو نہ ڈھانپو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کو بروز قیامت تلبیہ کہتے ہوئے اٹھائیں گے۔

(٣٧٤٠٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،

قَالَ : خَرَّ رَجُلٌ عَنْ بَعِيرِهِ فَمَاتَ ، فَقَالَ : اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ ، وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ ، فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : يُغَطَّى رَأْسُهُ.

(۳۷۴۰۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی اپنے اونٹ سے گر کر مر گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کو پانی اور بیری کے ساتھ غسل دو اور اس کو اس کے (انہی) دو کپڑوں میں کفنا دو اور اس کے سر کو نہ ڈھانپو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کو بروز قیامت تلبیہ کہنے کی حالت میں اٹھائیں گے۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس کا سر ڈھانپ دیا جائے گا۔

(۶۳) فَقْؤُ عَيْنِ الْمُتَطَلِّعِ

جھانکنے والے کی آنکھ پھوڑنے کا بیان

(۳۷٤۰۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ ، يَقُولُ : اطَّلَعَ رَجُلٌ مِنْ جُحْرٍ فِي حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ ، فَقَالَ : لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنَيْكَ ، إِنَّمَا الاِسْتِئْذَانُ مِنَ الْبَصَرِ. (طبرانی ۵۵۸۵)

(۳۷۴۰۷) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجروں میں سے کسی حجرہ میں جھانکا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کنگھی تھی جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر کھجا رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھے علم ہوتا کہ تو دیکھ رہا ہے تو میں یہ تیری آنکھ میں دے مارتا۔ اجازت طلب کرنے کا تعلق دیکھنے ہی سے تو ہے۔

(۳۷٤۰۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَيْتِهِ ، فَاطَّلَعَ رَجُلٌ مِنْ خَلَلِ الْبَابِ ، فَسَدَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمِشْقَصٍ ، فَتَأَخَّرَ.

(۳۷۴۰۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں تھے کہ ایک آدمی نے دروازے کی سوراخوں میں جھانکا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف کنگھی کے ساتھ (مارنے کے لئے) نشانہ بنایا تو وہ پیچھے ہٹ گیا۔

(۳۷٤۰۹) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ أَنَّ رَجُلاً اطَّلَعَ عَلَى قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ ، حَلَّ لَهُمْ أَنْ يَفْقَؤُوا عَيْنَهُ.

(۳۷۴۰۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی آدمی کسی قوم کو ان کی اجازت کے بغیر جھانکے تو ان کے لئے اس آدمی کی آنکھ پھوڑنا حلال ہے۔

(۳۷٤۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَرْوَانَ ، عَنْ هُزَيْلٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ

اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَوْ أَنَّ رَجُلاً اطَّلَعَ فِي دَارِ قَوْمٍ مِنْ كَوَّةٍ ، فَرُمِيَ بِنَوَاةٍ ،فَفُقِئَتْ عَيْنُهُ ، لَبَطُلَتْ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :يَضْمَنُ.

(٣٧٤١٠) حضرت ہزیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی آدمی لوگوں کے گھر میں روشندان سے جھانکے اور اس کی طرف گٹھلی پھینکی جائے۔ اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو یہ زخم رائیگاں ہوگا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: ضمان دیا جائے گا۔

(٦٣) اقْتِنَاءُ الْكَلْبِ

کتے کو پالنے کا بیان

(٣٧٤١١) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلاَّ كَلْبَ صَيْدٍ ، أَوْ مَاشِيَةٍ ، نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ.

(٣٧٤١١) حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص شکاری کتے کے سوا کتا پالے گویا جانوروں کی دیکھ بھال والے کتے کے سوا کتا پالے تو اس کے اجر میں سے روزانہ دو قیراط کی واقع ہوگی۔

(٣٧٤١٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ :ذَهَبْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ إِلَى بَنِي مُعَاوِيَةَ ،فَنَبَحَتْ عَلَيْنَا كِلاَبٌ ، فَقَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلاَّ كَلْبَ ضَارِيَةٍ ، أَوْ مَاشِيَةٍ ، نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ.

(٣٧٤١٢) حضرت عبداللہ بن دینار فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بنی معاویہ کی طرف گیا۔ تو ہم پر کتوں نے بھونکنا شروع کیا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ جس نے شکاری کتے کے سوا یا جانوروں کی دیکھ بھال والے کتے کے سوا کتا پالا تو اس آدمی کے ثواب میں سے روزانہ دو قیراط کی کمی ہو جائے گی۔

(٣٧٤١٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَيَّانَ، قَالَ:سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ:مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ زَرْعٍ، وَلاَ صَيْدٍ، وَلاَ مَاشِيَةٍ، فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ.

(٣٧٤١٣) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے بھی وہ کتا رکھا جو کھیتی شکار اور جانوروں کے لئے ضروری نہیں تھا تو اس کے اجر میں سے روزانہ ایک قیراط کمی ہو جائے گی۔

(٣٧٤١٤) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لاَ يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا ، وَلاَ ضَرْعًا ، نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ ، فَقِيلَ لَهُ :أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟

قَالَ :إِی وَرَبِّ هَذَا الْمَسْجِدِ.

(۳۷۴۱۴) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کتا پالا نہ تو اسے کھیتی میں استعمال کیا اور نہ جانوروں کی حفاظت میں تو اس کے عمل سے ہر روز ایک قیراط کم ہو جاتا ہے۔ راوی سے پوچھا گیا: کیا آپ رضی اللہ عنہ نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرمان سنا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ اس مسجد کے رب کی قسم۔

(۳۷٤۱۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلاَّ كَلْبَ قَنَصٍ ، أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ ، نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ بَأْسَ بِاتِّخاذِهِ.

(۳۷۴۱۵) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں جس نے کھیتی یا جانوروں کی حفاظت کے علاوہ کتا پالا تو ہر روز اس کے عمل سے ایک قیراط کم ہو جاتا ہے۔

(٦٤) حُكْمُ الأَوْقَاصِ فِي الزَّكَاة

زکوۃ میں نصاب سے فاضل مقدار کے حکم کا بیان

(۳۷٤۱٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذًا ، وَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلاَثِينَ تَبِيعًا ، أَوْ تَبِيعَةً ، وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً ، فَسَأَلُوهُ عَنْ فَضْلِ مَا بَيْنَهُمَا ، فَأَبَى أَنْ يَأْخُذَ حَتَّى سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :لاَ تَأْخُذْ شَيْئًا.

(۳۷۴۱۶) حضرت حکم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ وہ (زکوۃ کی وصولی) ہر تیس گائیوں پر ایک مؤنث یا مذکر تبیعہ (ایک سالہ بچہ) کو لے۔ اور ہر چالیس گائیوں پر ایک دو سالہ گائے کا بچہ لے۔ لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے ان دونوں کے درمیان کے بابت سوال کیا تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے تک کچھ بھی لینے سے انکار فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم (دو نصابوں کے مابین پر) کچھ نہ وصول کرو۔

(۳۷٤۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ.

(۳۷۴۱۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ فاضل مقدار میں کچھ لازم نہیں ہے۔

(۳۷٤۱۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ:سَأَلْتُ الْحَكَمَ، قُلْتُ:إِنْ كَانَتْ خَمْسِينَ بَقَرَةً؟ قَالَ الْحَكَمُ:فِيهَا مُسِنَّةٌ.

(۳۷۴۱۸) حضرت شعبہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حکم سے پوچھا: میں نے کہا: اگر پچاس گائے ہوں تو؟ حکم رحمہ اللہ نے جواب دیا: اس میں بھی دو سالہ بچہ ہی ہے۔

(۳۷٤۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :لَيْسَ فِي الشَّنَقِ شَيْءٌ.

(۳۷۴۱۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فاضل مقدار میں کچھ لازم نہیں۔

(۳۷٤۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّ مُعَاذًا قَالَ : لَيْسَ فِي الأَوْقَاصِ شَيْءٌ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : فِيهَا بِحِسَابِ مَا زَادَ.

(۳۷۴۲۰) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو نصابوں کے مابین مقدار پر کچھ لازم نہیں ہے۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: زیادتی کے حساب سے اس میں بھی زکوٰۃ ہے۔

(٦٥) هَلْ عَلَى الْمُسَافِرِ أُضْحِيَّةٌ

کیا مسافر پر قربانی لازم ہے؟

(۳۷٤۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنَّا فِي الْمَغَازِي لاَ يُؤَمَّرُ عَلَيْنَا إِلاَّ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَكُنَّا بِفَارِسَ عَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَغَلَتْ عَلَيْنَا الْمَسَانُّ ، حَتَّى كُنَّا نَشْتَرِي الْمُسِنَّ بِالْجَذَعَتَيْنِ وَالثَّلاَثِ ، فَقَامَ فِينَا هَذَا الرَّجُلُ فَقَالَ : إِنَّ هَذَا الْيَوْمَ أَدْرَكَنَا فَغَلَتْ عَلَيْنَا الْمَسَانُّ ، حَتَّى كُنَّا نَشْتَرِي الْمُسِنَّ بِالْجَذَعَتَيْنِ وَالثَّلاَثِ ، فَقَامَ فِينَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنَّ الْمُسِنَّ يُوفِي مِمَّا يُوفِي مِنْهُ الثَّنِيُّ. (احمد ۳۶۸۔ حاکم ۲۲۶)

(۳۷۴۲۱) حضرت عاصم بن کلیب رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم جہاد میں ہوتے تھے اور ہم پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہی کوئی امیر ہوتا تھا۔ پس ہم فارس میں تھے اور ہم قبیلہ مزینہ سے تعلق رکھنے والے ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم امیر تھے۔ ہمارے پاس دو سالہ گائے کے بچے (قربانی کے لئے) مہنگے ہو گئے یہاں تک کہ ہم دو یا تین کے جذعہ (ایک سالہ یا ایک سالہ گائے) کے بدلہ میں ایک مُسن (دو سالہ بچہ) خریدتے تھے۔ تو یہ (صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم) کھڑے ہوئے اور فرمایا: یہ دن ہم پر بھی آیا تھا کہ ہمیں دو سالہ بچے مہنگے مل رہے تھے یہاں تک کہ ہم (بھی) دو یا تین جذعہ دے کر مُسن خریدتے تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ مُسن جانور اس جگہ پورا ہے جہاں ثنی پورا ہے۔

(۳۷٤۲۲) حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحَّى فِي السَّفَرِ.

(۳۷۴۲۲) مزینہ کے قبیلے کے ایک صاحب روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالتِ سفر میں قربانی کی۔

(۳۷٤۲۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا ، إِذَا سَافَرَ الرَّجُلُ أَنْ يُوصِيَ أَهْلَهُ أَنْ يُضَحُّوا عَنْهُ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لَيْسَ عَلَى الْمُسَافِرِ أُضْحِيَّةٌ.

(۳۷۴۲۳) حضرت حسن ولیٹیلیے سے منقول ہے کہ وہ اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی سفر کرتے وقت اپنے گھر والوں کو اپنی طرف سے قربانی کی وصیت کرے۔

اور (امام) ابوحنیفہ ولیٹیلیے کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: مسافر پر قربانی لازم نہیں ہے۔

(٦٦) الْمَرْأَةُ تُهِلُّ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ تَحِيضُ

عورت نے عُمرہ کے لئے تلبیہ کہہ دیا اور پھر اس کو حیض آ جائے

(٣٧٤٢٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مُوَافِينَ لِهِلاَلِ ذِي الْحِجَّةِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَ ، فَإِنِّي لَوْلاَ أَنِّي أَهْدَيْتُ لأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ ، قَالَتْ : فَكَانَ مِنَ الْقَوْمِ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ ، وَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ ، قَالَتْ : فَكُنْت أَنَا مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ ، قَالَتْ : فَخَرَجْنَا حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ ، فَأَدْرَكَنِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ ، لَمْ أَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِي ، فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : دَعِي عُمْرَتَكِ ، وَانْقُضِي رَأْسَكِ ، وَامْتَشِطِي ، وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ ، قَالَتْ : فَفَعَلْتُ ، فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ وَقَدْ قَضَى اللَّهُ حَجَّنَا ، أَرْسَلَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ ، فَأَرْدَفَنِي وَخَرَجَ بِي إِلَى التَّنْعِيمِ ، فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ ، فَقَضَى اللَّهُ حَجَّنَا وَعُمْرَتَنَا ، لَمْ يَكُنْ فِي ذَلِكَ هَدْيٌ ، وَلاَ صَدَقَةٌ ، وَلاَ صَوْمٌ. (بخاری ۳۱۷۔ مسلم ۸۷۲)

(۳۷۴۲۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ذی الحجہ کے چاند پر حجۃ الوداع میں نکلے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو کوئی عمرہ کے لئے تلبیہ کہنا چاہتا ہو تو وہ تلبیہ کہہ لے۔ کیونکہ اگر میں ہدی کا جانور ساتھ نہ لایا ہوتا تو میں بھی عمرے کے لئے تلبیہ کہتا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ قوم میں سے کچھ نے عمرے کے لئے تلبیہ کہا اور بعض نے حج کے لئے تلبیہ کہا۔ فرماتی ہیں، میں عمرہ کا تلبیہ کہنے والوں میں تھی۔ فرماتی ہیں کہ ہم چلے یہاں تک کہ مکہ آ پہنچے۔ مجھ پر یوم عرفہ اس حالت میں آیا کہ میں حائضہ تھی۔ اور اپنے عمرہ سے بھی حلال نہیں ہوئی تھی۔ میں نے اس بات کی شکایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے عمرے کو چھوڑ دو اور اپنا سر کھول لو اور کنگھی کر لو اور حج کے لئے تلبیہ کہہ لو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے یہ کام کیا پس جب ایام تشریق کے بعد والی رات آئی اور اللہ تعالیٰ نے ہمارا حج مکمل فرما دیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ عبد الرحمان بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ انہوں نے مجھے اپنے ہمراہ لیا اور مجھے تنعیم کی طرف لے کر نکل گئے۔ پھر میں نے عمرہ کے لئے تلبیہ کہا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ہمارا حج اور عمرہ پورا فرمایا۔ اس میں ہدی، صدقہ اور روزہ (کچھ بھی) نہیں تھا۔

(٣٧٤٢٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَطَاءٍ ، قَالَ : سَأَلْتُهُمَا عَنِ امْرَأَةٍ قَدِمَتْ مَكَّةَ بِعُمْرَةٍ فَحَاضَتْ ، فَخَشِيَتْ أَنْ يَفُوتَهَا الْحَجُّ ؟ فَقَالاَ : تُهِلُّ بِالْحَجِّ وَتَمْضِي.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :تَكُونُ رَافِضَةً لِلْحَجِّ ، وَعَلَيْهَا دَمٌ وَعُمْرَةٌ مَكَانَهَا.

(۳۷۴۲۵) حضرت ابن ابی نجیح ریشیلہ، مجاہد ریشیلہ اور عطاء ریشیلہ کے بارے میں روایت بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان دونوں سے اس عورت کے بارے میں پوچھا جو مکہ میں عمرہ کے لئے آئے اور حائضہ ہو جائے۔ اور اس کو حج کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو؟ تو ان دونوں نے فرمایا: یہ عورت حج کا تلبیہ کہہ لے گی اور اس کو پورا کرے گی۔

اور (امام) ابوحنیفہ ریشیلہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: عورت حج کو چھوڑ دے گی اور اس پر دَم واجب ہوگا اور عمرہ کی جگہ عمرہ ادا کرنا ہوگا۔

(٦٧) التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ

مردوں کے لئے تسبیح کہنے کا بیان

(٣٧٤٢٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ ، وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ.

(۳۷۴۲۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ مردوں کے لئے تسبیح کہنا ہے اور عورتوں کے لئے تالی بجانا ہے (یعنی امام کے بھولنے پر یاددہانی کے لئے)

(٣٧٤٢٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ ذَاتَ يَوْمٍ ، فَلَمَّا قَامَ لِيُكَبِّرَ ، قَالَ :إِنْ أَنْسَانِي الشَّيْطَانُ شَيْئًا مِنْ صَلاَتِي ، فَالتَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ ، وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ.

(۳۷۴۲۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن لوگوں کو نماز پڑھائی۔ پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہنے کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا: اگر شیطان مجھے نماز میں سے کچھ بھلا دے تو مردوں کے لئے تسبیح اور عورتوں کے لئے تالی بجانا ہے۔

(٣٧٤٢٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ ، وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ.

(۳۷۴۲۸) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مردوں کے لئے تسبیح کہنا اور عورتوں کے لئے تالی بجانا ہے۔

(٣٧٤٢٩) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : التَّسْبِيحُ فِي الصَّلاَةِ لِلرِّجَالِ ، وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ.

(۳۷۴۲۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نماز میں مردوں کے لئے تسبیح کہنا ہے اور عورتوں کے لئے تالی بجانا ہے۔

(۳۷٤۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، قَالَ : اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى وَهُوَ يُصَلِّي ، فَسَبَّحَ بِالْغُلَامِ فَفَتَحَ لِي.

(۳۷۴۳۰) حضرت یزید فرماتے ہیں کہ میں نے عبد الرحمان بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ سے (گھر میں داخلے کی) اجازت طلب کی اور وہ نماز پڑھ رہے تھے انہوں نے غلام کو تسبیح کہی۔ پس اس نے میرے لئے روزہ کھولا۔

(۳۷٤۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ فَسَبَّحَ ، فَدَخَلَ فَجَلَسَ حَتَّى انْصَرَفَ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ كَانَ يَقُولُ : لاَ يَفْعَلُ ذَلِكَ ، وَكَرِهَهُ.

(۳۷۴۳۱) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے (داخلے کی) اجازت طلب کی۔ تو انہوں نے تسبیح پڑھی۔ وہ آدمی اندر آ کر بیٹھ گیا یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہو گئے۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: وہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ نمازی ایسا نہیں کرے گا۔ اور وہ اس کو مکروہ خیال کرتے تھے۔

(٦٨) خَنْقُ سَابِّ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والے کو قتل کرنے کا بیان

(۳۷٤۳۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَعْمَى ، فَكَانَ يَأْوِي إِلَى امْرَأَةٍ يَهُودِيَّةٍ ، فَكَانَتْ تُطْعِمُهُ ، وَتَسْقِيهِ ، وَتُحْسِنُ إِلَيْهِ ، وَكَانَتْ لاَ تَزَالُ تُؤْذِيهِ فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ مِنْهَا لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي ، قَامَ فَخَنَقَهَا حَتَّى قَتَلَهَا ، فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَنَشَدَ النَّاسَ فِي أَمْرِهَا ، فَقَامَ الرَّجُلُ ، فَأَخْبَرَ أَنَّهَا كَانَتْ تُؤْذِيهِ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَتَسُبُّهُ وَتَقَعُ فِيهِ ، فَقَتَلَهَا لِذَلِكَ ، فَأَبْطَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَمَهَا.

(ابو داؤد ۴۳۶۱۔ نسائی ۳۵۴۳)

(۳۷۴۳۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں میں ایک اندھا آدمی تھا اور وہ ایک یہودی عورت کے گھر میں رہائش پذیر تھا وہ عورت اس کو کھلاتی پلاتی تھی اور اس کے ساتھ اچھا رویہ رکھتی تھی۔ لیکن یہ عورت اس مسلمان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے بارے میں مسلسل اذیت دیتی تھی۔ پس جب اس نابینا مسلمان نے اس عورت کے منہ سے ایک رات کو یہ باتیں سُنیں۔ تو وہ کھڑا ہوا اور اس کا گلا گھونٹ دیا یہاں تک کہ یہ عورت مرگئی۔ یہ معاملہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اٹھایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے

معاملہ میں لوگوں سے سوال کیا تو وہ نابینا مسلمان کھڑے ہوئے اور بتایا کہ یہ انہیں نبی کریم ﷺ کے بارے میں اذیت دیتی تھی اورآپ کو سب وشتم کرتی تھی۔ انہوں نے اس عورت کو اس لئے قتل کیا۔ آپ ﷺ نے اس عورت کے خون کو رائیگاں ٹھہرایا۔

(٣٧٤٣٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ شَيْخٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ تَغَلَّبَ عَلَى رَاهِبٍ سَبَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّيْفِ ، وَقَالَ : إِنَّا لَمْ نُصَالِحْكُمْ عَلَى شَتْمِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يُقْتَلُ.

(۳۷۴۳۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو گالی دینے والے ایک راہب پر تلوار سونتی اور فرمایا: ہم نے تمہارے ساتھ اپنے نبی ﷺ کو گالیاں دینے پر صلح نہیں کی۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

(٦٩) كَسْرُ الْقَصْعَةِ وَضَمَانُهَا

پیالہ کو ٹوٹنا اور اس کے ضمان کا بیان

(٣٧٤٣٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُوَاءَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَائِشَةَ : أَخْبِرِينِي عَنْ خُلُقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَتْ : أَوَ مَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ ؟ ﴿وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾ ، قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَصْحَابِهِ ، فَصَنَعْتُ لَهُ طَعَامًا ، وَصَنَعَتْ لَهُ حَفْصَةُ طَعَامًا ، فَسَبَقَتْنِي حَفْصَةُ ، قَالَتْ : فَقُلْتُ لِلْجَارِيَةِ : انْطَلِقِي فَأَكْفِئِي قَصْعَتَهَا ، قَالَتْ : فَأَهْوَتْ أَنْ تَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَفَأَتْهَا ، فَانْكَسَرَتِ الْقَصْعَةُ ، وَانْتَثَرَ الطَّعَامُ ، قَالَتْ : فَجَمَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِيهَا مِنَ الطَّعَامِ عَلَى الأَرْضِ فَأَكَلُوا ، ثُمَّ بَعَثَ بِقَصْعَتِي ، فَدَفَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حَفْصَةَ، فَقَالَ: خُذُوا ظَرْفًا مَكَانَ ظَرْفِكُمْ ، وَكُلُوا مَا فِيهَا ، قَالَتْ : فَمَا رَأَيْتُهُ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(ابن ماجه ۲۳۳۳۔ احمد ۱۱۱)

(۳۷۴۳۴) بنی سواءہ کے ایک صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا۔ مجھے نبی کریم ﷺ کے اخلاق کے متعلق خبر دیجئے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا؟ ﴿وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾ فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ تشریف فرما تھے۔ میں نے آپ کے لئے کھانا بنایا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے بھی آپ ﷺ کے لئے کھانا بنایا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے پہل کر لی۔ فرماتی ہیں کہ میں نے لونڈی سے کہا۔ جاؤ اور حفصہ رضی اللہ عنہا کا پیالہ اُلٹ دو۔ فرماتی ہیں کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے لونڈی کو اشارہ کیا کہ پیالہ آپ ﷺ کے سامنے رکھ دے۔ پس انہوں نے پیالہ کو اُلٹ دیا۔ پیالہ ٹوٹ گیا اور کھانا بکھر گیا۔ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے پیالہ کو جمع کیا اور جو کچھ اس میں سے

زمین پر گرا تھا اس کو بھی اس میں جمع کیا پھر سب نے کھایا۔ پھر میرا پیالہ گیا تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے وہ پیالہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیج دیا اور فرمایا: اپنے برتن کی جگہ یہ برتن لے لو۔ اور جو اس میں ہے اس کو کھالو۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے اس واقعہ (کی وجہ سے) آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے چہرہ میں کچھ نہیں دیکھا۔

(٣٧٤٣٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : أَهْدَى بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْعَةً فِيهَا ثَرِيدٌ ، وَهُوَ فِي بَيْتِ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ ، فَضَرَبَتِ الْقَصْعَةَ فَوَقَعَتْ فَانْكَسَرَتْ ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ الثَّرِيدَ فَيَرُدُّهُ إِلَى الْقَصْعَةِ بِيَدِهِ ، وَيَقُولُ : كُلُوا ، غَارَتْ أُمُّكُمْ ، ثُمَّ انْتَظَرَ حَتَّى جَائَتْ قَصْعَةٌ صَحِيحَةٌ ، فَأَخَذَهَا فَأَعْطَاهَا صَاحِبَةَ الْقَصْعَةِ الْمَكْسُورَةِ.

(بخاری ۲۴۸۱۔ ابوداؤد ۳۵۶۲)

(۳۷۴۳۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی ازواج مطہرات میں سے کسی نے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے لیے ایک پیالہ ثرید کا بطور ہدیہ کے بھیجا۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اس وقت) اپنی کسی (دوسری) زوجہ کے گھر میں تھے۔ تو ان زوجہ صاحبہ نے پیالہ کو مارا وہ گرا اور ٹوٹ گیا۔ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ثرید کو پکڑ کر پیالہ میں اپنے ہاتھ سے جمع کرنا شروع کیا اور فرمایا: کھاؤ! تمہاری ماں غارت ہو۔ پھر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے انتظار فرمایا یہاں تک کہ صحیح پیالہ آیا تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے وہ لیا اور ٹوٹے پیالہ کی مالکن کو عطا فرما دیا۔

(٣٧٤٣٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : مَنْ كَسَرَ عُودًا فَهُوَ لَهُ ، وَعَلَيْهِ مِثْلُهُ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ بِخِلاَفِهِ ، وَقَالَ : عَلَيْهِ قِيمَتُهَا.

(۳۷۴۳۶) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو کوئی لکڑی توڑ دے تو وہ ٹوٹی ہوئی لکڑی توڑنے والے کی ہوگی اور اس کے ذمہ اس کا مثل لازم ہوگا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول اس کے برخلاف ذکر کیا گیا ہے کہ: اور کہا ہے کہ اس پر اس کی قیمت ہوگی۔

(۷۰) حُكْمُ الْعَرَايَا

درختوں پر لگی ہوئی ہدیہ شدہ کھجوروں کے حکم کے بیان میں

(٣٧٤٣٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا. (مسند ۱۲۰)

(۳۷۴۳۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے عرایا (درختوں پر لگی ہوئی کھجوروں کے ہدیہ کو کٹی ہوئی کھجوروں سے بدلنا) میں رخصت دی ہے۔

(٣٧٤٣٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ ،

وَرَافِعَ بْنَ أَبِي خَدِيجٍ ، يَقُولاَنِ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ ، وَالْمُزَابَنَةِ ، إِلاَّ أَصْحَابَ الْعَرَايَا ، فَإِنَّهُ قَدْ أَذِنَ لَهُمْ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يَصْلُحُ ذَلِك.

(۳۷۴۳۸) حضرت سہل بن ابی حثمہ اور رافع بن ابی خدیج فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا تھا لیکن عرایا والوں کو رخصت دی تھی۔ (محاقلہ: کٹی ہوئی کھیتی کو لگی ہوئی کھیتی کا عوض بنانا) (مزابنہ: کٹے ہوئے پھل کو لگے ہوئے پھل کا عوض بنانا)۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: یہ درست نہیں ہے۔

(٧١) اخْتِيَارُ الأَرْبَعِ مِنَ الزَّوْجَاتِ ، وَالاقْتِصَارُ عَلَيْهِنَّ بَعْدَ الإِسْلاَمِ

اسلام لانے کے بعد چار بیویوں کو اختیار کرنا اور ان پر اقتصار کرنے کا بیان

(٣٧٤٣٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، وَمَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ غَيْلاَنَ بْنَ سَلَمَةَ أَسْلَمَ وَعِنْدَهُ ثَمَانِ نِسْوَةٍ ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَخْتَارَ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : الأَرْبَعُ الأُوَلُ.

(۳۷۴۳۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ غیلان بن سلمہ اسلام لائے تو ان کے پاس آٹھ عورتیں تھیں۔ آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ان کو حکم دیا کہ ان میں سے چار کا چناؤ کر لو۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: پہلی چار عورتیں نکاح میں رہیں گی۔

(٧٢) اشْتِرَاطُ الْوَلاَءِ لِلبَائِعِ فِي الْبَيْعِ

خریدار کا خریداری میں وَلاء کی شرط لگانے کا بیان

(٣٧٤٤٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : أَرَادَ أَهْلُ بَرِيرَةَ أَنْ يَبِيعُوهَا وَيَشْتَرِطُوا الْوَلاَءَ ، فَذَكَرَتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا ، فَإِنَّمَا الْوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ. (بخاری ۱۴۹۳۔ ترمذی ۱۲۵۶)

(۳۷۴۴۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے مالکوں نے ان کو بیچنے کا اور ولاء (آزاد شدہ غلام کے مرنے کے بعد اس کا ترکہ) کی شرط لگانے کا ارادہ کیا۔ تو میں نے یہ بات نبی کریم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے ذکر کی۔ آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تم اس کو خرید لو اور اس کو آزاد کر دو۔ کیونکہ وَلاء اسی کو ملتا ہے جو آزاد کرے۔

(۳۷٤٤۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ مَوَالِيَهَا اشْتَرَطُوا الْوَلاَءَ ، فَقَضَى أَنَّ الْوَلاَءَ لِمَنْ أَعْتَقَ.

(۳۷۴۴۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان (بریرۃ رضی اللہ عنہا) کے آقاؤں نے ولاء کی شرط لگائی تو فیصلہ یہ ہوا کہ ولاء آزاد کرنے والے کے لئے ہوتا ہے۔

(۳۷٤٤۲) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ ، فَقَالُوا :أَتَبْتَاعِينَهَا عَلَى أَنَّ وَلاَئَهَا لَنَا ؟ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَمْنَعَنَّكِ ذَلِكَ مِنْهَا ، فَإِنَّمَا الْوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :هَذَا الشِّرَاءُ فَاسِدٌ لاَ يَجُوز. (بخاری ۲۵۶۲۔ ابوداؤد ۲۹۰۷)

(۳۷۴۴۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنے کا ارادہ کیا تو مالکوں نے کہا: کیا تم اس کو اس شرط پر خریدتی ہو کہ اس کا ولاء ہمارے لئے ہوگا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نبی کریم ﷺ سے ذکر کی۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ شرط تجھے بریرہ رضی اللہ عنہا (کی خریداری) سے نہ روکے۔ کیونکہ وَلاء تو اسی کو ملتا ہے جو آزاد کرتا ہے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: یہ شرط فاسد ہے اور جائز نہیں ہے۔

(۷۳) الضَّرْبَةُ وَالضَّرْبَتَانِ فِي التَّيَمُّمِ

تیمم میں ایک اور دوضربوں کا بیان

(۳۷٤٤۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَزْرَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَمَّارٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ :التَّيَمُّمُ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ.

(۳۷۴۴۳) حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیمم میں ایک ضرب ہوتی ہے چہرے کے لئے اور ہتھیلیوں کے لئے۔

(۳۷٤٤٤) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ ، ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَى الأَرْضِ ، فَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ.

(۳۷۴۴۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پیشاب فرمایا پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک زمین پر مارا اور اس سے اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح فرمایا۔

(۳۷٤٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشِ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ لِعَمَّارٍ :

أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ كُنَّا فِي كَذَا وَكَذَا ، فَأَجْنَبْنَا ، فَلَمْ نَجِدَ الْمَاءَ ، فَتَمَعَّكْنَا فِي التُّرَابِ ، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ : إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكُمَا هَكَذَا ، وَضَرَبَ الأَعْمَشُ بِيَدَيْهِ ضَرْبَةً ، ثُمَّ نَفَخَهُمَا ، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : ضَرْبَتَيْنِ ، لاَ تُجْزِئُهُ ضَرْبَةٌ.

(۳۷۴۴۵) حضرت ابن ابزی رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا تمہیں وہ دن یاد ہے جب ہم فلاں فلاں مقام پر تھے اور ہم جُنبی ہو گئے تھے۔ ہم نے پانی نہیں پایا تو ہم مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گئے پھر جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں کو یہی کافی تھا۔ (یہ کہہ کر) راوی اعمش نے اپنے دونوں ہاتھوں ایک مرتبہ (مٹی پر) مارا پھر ان دونوں کو پھونکا پھر ان کے ذریعہ سے اپنے چہرے اور ہتھیلیوں کو مسح فرمایا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: دو ضربیں ہیں۔ ایک ضرب کافی نہیں ہوتی۔

(٧٤) الْوَكَالَةُ عَنِ الشِّرَاءِ

خریداری میں وکالت کا بیان

(٣٧٤٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ ، عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ دِينَارًا يَشْتَرِي لَهُ بِهِ شَاةً ، فَاشْتَرَى بِهِ شَاتَيْنِ ، فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا بِدِينَارٍ ، وَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدِينَارٍ وَشَاةٍ ، فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ فِي بَيْعِهِ ، فَكَانَ لَوِ اشْتَرَى تُرَابًا لَرَبِحَ فِيهِ.

(بخاری ۳۶۴۲۔ ابوداؤد ۳۳۷۷)

(۳۷۴۴۶) حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک دینار دیا تا کہ وہ اس کے بدلے ایک بکری خریدیں۔ انہوں نے اس کے ذریعہ سے دو بکریاں خریدیں پھر ان میں سے ایک بکری ایک دینار کی فروخت کر دی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بکری اور ایک دینار لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ان کی خریداری میں برکت کی دعا دی۔ پھر یہ صحابی رضی اللہ عنہ اگر مٹی بھی خریدتے تو اس میں بھی نفع کماتے۔

(٣٧٤٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ يَشْتَرِي لَهُ أُضْحِيَّةً بِدِينَارٍ ، فَاشْتَرَاهَا ، ثُمَّ بَاعَهَا بِدِينَارَيْنِ ، فَاشْتَرَى شَاةً بِدِينَارٍ ، وَجَائَهُ بِدِينَارٍ ، فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ ، وَأَمَرَهُ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِالدِّينَارِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : يَضْمَنُ إِذَا بَاعَ بِغَيْرِ أَمْرِهِ. (ابوداؤد ۳۳۷۹۔ ترمذی ۱۲۵۷)

(۳۷۴۴۷) حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک دینار کے بدلے میں قربانی خریدنے کے لئے بھیجا۔ انہوں نے قربانی (کا جانور) خریدا پھر اس کو دو دیناروں میں بیچ دیا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ایک دینار میں بکری خرید لی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دینار (بھی) لے کر حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو برکت کی دُعا دی اور انہیں دینار صدقہ کرنے کا حکم فرمایا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: جب مؤکل کے حکم کے بغیر وکیل بیع کرے تو ضامن ہوگا۔

(۷۵) الطُّمَأْنِينَةُ فِي الصَّلاَةِ، وَتَعْدِيلُ الأَرْكَانَ فِيهَا

نماز میں اطمینان اور ارکان میں آہستہ ادائیگی کا بیان

(۳۷٤٤۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ، قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تُجْزِءُ صَلاَةٌ ، لاَ يُقِيمُ الرَّجُلُ صُلْبَهُ فِيهَا فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ.

(۳۷۴۴۸) حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ نماز کفایت نہیں کرتی جس کے رکوع، سجود میں آدمی اپنی پشت (مکمل) سیدھی نہ کرے۔

(۳۷٤٤۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلاَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَمِّهِ ، وَكَانَ بَدْرِيًّا ، قَالَ :كُنَّا جُلُوسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي ، فَصَلَّى صَلاَةً خَفِيفَةً ، لاَ يُتِمُّ رُكُوعًا ، وَلاَ سُجُودًا ، وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُهُ وَلاَ يَشْعُرُ ، فَصَلَّى ، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :أَعِدْ ، فَإِنَّك لَمْ تُصَلِّ ، فَفَعَلَ ذَلِكَ ثَلاَثًا ، كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ :أَعِدْ فَإِنَّك لَمْ تُصَلِّ.

(۳۷۴۴۹) حضرت علی بن یحییٰ بن خلاد اپنے والد سے، اپنے چچا سے جو کہ بدری تھے، روایت بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی نماز پڑھنے کے لئے داخل ہوا۔ پس اس نے ہلکی سی (یعنی تیز تیز) نماز پڑھی۔ نہ رکوع پورا کیا اور نہ سجدہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھ رہے تھے اور اس کو پتہ نہ تھا۔ پس اس نے (یونہی) نماز پڑھی اور حاضر ہوا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا اور فرمایا (نماز کا) اعادہ کرو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اس آدمی نے تین مرتبہ یہ کام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مرتبہ فرماتے (نماز کا) اعادہ کرو، کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔

(۳۷٤٥۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ؛ أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً لاَ يُتِمُّ رُكُوعَهُ وَلاَ سُجُودَهُ ، فَقَالَ لَهُ :أَعِدْ ، فَأَبَى ، فَلَمْ يَدَعْهُ حَتَّى أَعَادَ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :تُجْزِئُهُ ، وَقَدْ أَسَاءَ.

(۳۷۴۵۰) حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنا رکوع، سجدہ پورا نہیں کر رہا تھا۔ تو انہوں نے اس کو کہا۔ دوبارہ پڑھو! اس آدمی نے انکار کیا۔ تو انہوں نے اس کو تب تک نہیں چھوڑا جب تک اس نے اعادہ نہیں کیا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس کو یہ نماز کفایت کر جائے گی لیکن اس نے برا کیا۔

(٧٦) مَنْ زَرَعَ أَرْضَ قَوْمٍ

جو شخص کسی کی زمین میں کاشتکاری کرے اس کا بیان

(٣٧٤٥١) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، رَفَعَهُ ، قَالَ : مَنْ زَرَعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ ، رُدَّتْ إِلَيْهِ نَفَقَتُهُ ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ.

(۳۷۴۵۱) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اس بات کو مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ جو آدمی کسی کی زمین میں بغیر اجازت کے کاشتکاری کرے، تو اس آدمی کو اس کا خرچہ لوٹایا جائے گا اور اس کو کھیتی میں سے کچھ نہیں ملے گا۔

(٣٧٤٥٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ ، قَالَ : بَعَثَنِي عَمِّي وَغُلاَمًا لَهُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، فَقَالَ : مَا تَقُولُ فِي الْمُزَارَعَةِ ؟ فَقَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ لاَ يَرَى بِهَا بَأْسًا ، حَتَّى حُدِّثَ فِيهَا بِحَدِيثٍ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بَنِي حَارِثَةَ ، فَرَأَى زَرْعًا فِي أَرْضِ ظُهَيْرٍ ، فَقَالُوا : إِنَّهُ لَيْسَ لِظُهَيْرٍ ، قَالَ : أَلَيْسَتِ الأَرْضُ أَرْضَ ظُهَيْرٍ ؟ قالُوا : بَلَى ، وَلَكِنَّهُ زَارَعَ فُلاَنًا ، قَالَ : فَرُدُّوا عَلَيْهِ نَفَقَتَهُ ، وَخُذُوا زَرْعَكُمْ ، قَالَ رَافِعٌ : فَأَخَذْنَا زَرْعَنَا ، وَرَدَدْنَا عَلَيْهِ نَفَقَتَهُ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : يُقْلَعُ زَرْعَهُ.

(۳۷۴۵۲) حضرت ابوجعفر خطمی فرماتے ہیں کہ میرے چچا نے مجھے اور اپنے ایک غلام کو سعید بن مسیب رحمہ اللہ کی طرف بھیجا کہ آپ مزارعت کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: ابن عمر رضی اللہ عنہ اس میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔ یہاں تک کہ انہیں مزارعت کے بارے میں یہ حدیث بیان کی گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی حارثہ کے پاس تشریف لے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظُہیر کی زمین میں کھیتی دیکھی۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ کھیتی ظُہیر کی نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا یہ زمین ظُہیر کی نہیں ہے؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں (اسی کی ہے) لیکن اس میں فلاں نے زراعت کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس فلاں کو اس کا خرچہ واپس کر دو اور اپنی کھیتی لے لو۔ حضرت رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اپنی کھیتی لے لی اور اس پر اس کا خرچہ لوٹا دیا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: وہ اپنی کھیتی کو اکھیڑ لے۔

(۷۷) مَا تُتْلِفُهُ الْمَاشِيَةُ بِاللَّيْلِ

جانور رات کے وقت جو نقصان کریں اس کا بیان

(٣٧٤٥٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، وَحَرَامِ بْنِ سَعْدٍ ؛ أَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطًا فَأَفْسَدَتْ عَلَيْهِمْ ، فَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنَّ حِفْظَ الأَمْوَالِ عَلَى أَهْلِهَا بِالنَّهَارِ ، وَأَنَّ عَلَى أَهْلِ الْمَاشِيَةِ مَا أَصَابَتِ الْمَاشِيَةُ بِاللَّيْلِ.

(۳۷۴۵۳) حضرت سعید اور حرام بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی اونٹنی ایک باغ میں چلی گئی اور ان لوگوں کا نقصان کر دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا کہ مال والوں پر حفاظت کی ذمہ داری دن کے وقت ہے اور جانور والوں پر رات کے وقت جانور کے کئے ہوئے نقصان کی ادائیگی لازم ہے۔

(٣٧٤٥٤) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ؛ أَنَّ نَاقَةً لآلِ الْبَرَاءِ أَفْسَدَتْ شَيْئًا ، فَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّ حِفْظَ الأَمْوَالِ عَلَى أَهْلِهَا بِالنَّهَارِ ، وَضَمَّنَ أَهْلَ الْمَاشِيَةِ مَا أَفْسَدَتْ مَاشِيَتُهُمْ بِاللَّيْلِ. (ابن ماجه ۲۳۳۲۔ نسائی ۵۷۸۶)

(۳۷۴۵۴) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آل براء کی ایک اونٹنی نے کچھ نقصان کر دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ مال والوں پر مال کی حفاظت کی ذمہ داری دن کے وقت ہے اور جانوروں والے اس نقصان کے ضامن ہوں گے جو ان کے جانور رات کو کریں۔

(٣٧٤٥٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ (ح) وَعَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ شَاةً أَكَلَتْ عَجِينًا ، وَقَالَ الآخَرُ : غَزْلاً نَهَارًا ، فَأَبْطَلَهُ وَقَرَأَ : ﴿إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ﴾. وَقَالَ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ : إِنَّمَا كَانَ النَّفْشُ بِاللَّيْلِ.

(۳۷۴۵۵) حضرت شعبی رحمہ اللہ کے بارے میں منقول ہے کہ ایک بکری نے آٹا کھا لیا۔ اور دوسرا راوی کہتا ہے کہ سوت کھا لیا، تو شعبی رحمہ اللہ نے اس کو رائیگاں ٹھہرایا اور یہ آیت پڑھی: ﴿إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ﴾.

اور ابن ابی خالد کی حدیث میں کہا ہے کہ نفش (چرنا) تو رات کو ہوتا ہے۔

(٣٧٤٥٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ شَاةً دَخَلَتْ عَلَى نَسَّاجٍ فَأَفْسَدَتْ غَزْلَهُ، فَلَمْ يُضَمِّنِ الشَّعْبِيُّ مَا أَفْسَدَتْ بِالنَّهَارِ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : يضمَّن.

(۳۷۴۵۶) حضرت شعبی کے بارے میں منقول ہے کہ ایک بکری، جولاہے پر داخل ہوئی اور اس کے سوت کو خراب کر دیا تو

شعبی رحمہ اللہ نے دن کے وقت ہونے والے نقصان کا کوئی ضمان نہیں بنایا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: یہ ضامن ہوگا۔

(٧٨) الْعَقِيقَةُ

عقیقہ کا بیان

(٣٧٤٥٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ أُمِّ كُرْزٍ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ ، لَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ ، أَمْ إِنَاثًا.

(۳۷۴۵۷) حضرت ام کرز رضی اللہ عنہا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچہ کی جانب سے دو بکریاں اور بچی کی جانب سے ایک بکری ہے۔ یہ جانور مؤنث ہوں یا مذکر۔ یہ تمہیں نقصان دہ نہیں ہوں گے۔

(٣٧٤٥٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ حَبِيبَةَ ابْنَةِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ أُمِّ كُرْزٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ.

(۳۷۴۵۸) حضرت ام کرز رضی اللہ عنہا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچہ کی طرف سے دو بکریاں اور بچی کی جانب سے ایک۔

(٣٧٤٥٩) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ.

(۳۷۴۵۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی طرف سے عقیقہ فرمایا۔

(٣٧٤٦٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الْغُلَامُ رَهِينَةٌ بِعَقِيقَتِهِ ، تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهِ ، وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ ، وَيُسَمَّى.

وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : إِنْ لَمْ يُعَقَّ عَنْهُ ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ شَيْءٌ.

(۳۷۴۶۰) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچہ عقیقہ کے عوض گروی ہوتا ہے۔ بچہ کی ولادت کے ساتویں دن بچہ کی طرف سے ذبح کیا جائے اور اس کا سر حلق کیا جائے اور اس کا نام رکھا جائے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اگر بچہ کی طرف سے عقیقہ نہ کیا جائے تو بھی اس پر کچھ نہیں ہے۔

(٧٩) وَضْعُ الْخَشَبَةِ عَلَى جِدَارِ الْجَارِ

پڑوسی کی دیوار پر شہتیر رکھنے کا بیان

(٣٧٤٦١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَا يَمْنَعُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ أَنْ يَضَعَ خَشَبَةً عَلَى جِدَارِهِ ، ثُمَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : مَالِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ ؟ وَاللهِ لَأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لَيْسَ لَهُ ذَلِكَ.

(۳۷۴۶۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی اپنے بھائی کو اپنی دیوار پر لکڑی رکھنے سے منع نہ کرے۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے کیا ہوا ہے کہ میں تمہیں اس سے اعراض کرنے والا پاتا ہوں؟ بخدا میں یہ حدیث تمہارے درمیان بیان کرتا رہوں گا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: پڑوسی کو یہ (لکڑی رکھنے کا) حق نہیں ہے۔

(۸۰) الْجَمْعُ بَيْنَ الأَحْجَارِ وَالْمَاءِ فِي الاسْتِطَابَةِ

پتھروں اور پانی کو استنجاء میں اکٹھا کرنے کا بیان

(۳۷٤٦٢) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خُزَيْمَةَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الاسْتِطَابَةِ : ثَلَاثَةُ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ.

(۳۷۴۶۲) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے استنجاء کے بارے میں فرمایا: تین پتھر ہوں ان میں گوبر نہ ہو۔

(۳۷٤٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : قَالَ لَهُ بَعْضُ الْمُشْرِكِينَ وَهُمْ يَسْتَهْزِئُونَ : إِنَّ صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ حَتَّى الْخِرَاءَةَ ، فَقَالَ سَلْمَانُ : أَجَلْ ، أَمَرَنَا أَنْ لَا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ ، وَلَا نَسْتَنْجِيَ بِأَيْمَانِنَا ، وَلَا نَكْتَفِيَ بِدُونِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ ، وَلَا عَظْمٌ.

(۳۷۴۶۳) عبدالرحمان بن یزید رحمہ اللہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ انہیں بعض مشرکین نے استہزاء کرتے ہوئے کہا کہ تمہارا ساتھی (نبی) تمہیں استنجاء تک سکھاتا ہے؟ تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم قبلہ کی طرف رُخ نہ کریں اور ہم اپنے داہنے ہاتھوں سے استنجاء نہ کریں اور ہم تین پتھروں سے کم پر اکتفانہ کریں اور ان تین میں کوئی گوبر اور ہڈی نہ ہو۔

(۳۷٤٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ ، فَقَالَ : الْتَمِسْ لِي ثَلَاثَةَ أَحْجَارٍ ، فَأَتَيْتُهُ بِحَجَرَيْنِ وَرَوْثَةٍ ، فَأَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَأَلْقَى الرَّوْثَةَ ، وَقَالَ : إِنَّهَا رِكْسٌ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لَا يُجْزِئُهُ ذَلِكَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ إِذَا بَقِيَ بَعْدَ الثَّلَاثَةِ الأَحْجَارِ أَكْثَرُ مِنْ مِقْدَارِ الدِّرْهَمِ.

(۳۷۴۶۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حاجت کے لئے نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے لئے تین پتھر تلاش کرو۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو پتھر اور ایک گوبر لایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پتھر لے لئے اور گوبر کو پھینک دیا اور ارشاد فرمایا: یہ نجس ہے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اگر تین پتھروں کے استعمال کے بعد درہم کے بقدر نجاست رہ گئی ہو تو اس کو پانی استعمال کئے بغیر کفایت نہیں کرے گی۔

(٨١) الطَّلاَقُ قَبْلَ النِّكَاحِ

نکاح سے پہلے طلاق دینے کا بیان

(٣٧٤٦٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ طَلاَقَ إِلاَّ بَعْدَ نِكَاحٍ ، وَلاَ عِتْقَ إِلاَّ بَعْدَ مِلْكٍ.

(ابو داد ۲۱۸۴۔ احمد ۱۸۹)

(۳۷۴۶۵) حضرت عمرو بن شعیب اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طلاق نہیں ہوتی مگر نکاح کے بعد اور آزادی نہیں ہوتی مگر ملکیت کے بعد۔

(٣٧٤٦٦) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: لاَ طَلاَقَ إِلاَّ بَعْدَ نِكَاحٍ.

(۳۷۴۶۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ طلاق نہیں ہوتی مگر نکاح کے بعد۔

(٣٧٤٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَمَّنْ سَمِعَ طَاوُوسًا ، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ طَلاَقَ إِلاَّ بَعْدَ نِكَاحٍ.

(۳۷۴۶۷) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طلاق نہیں ہوتی مگر نکاح کے بعد۔

(٣٧٤٦٨) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ: لاَ طَلاَقَ إِلاَّ بَعْدَ نِكَاحٍ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ: إِنْ حَلَفَ بِطَلاَقِهَا ، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا ، طُلِّقَتْ.

(۳۷۴۶۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ طلاق نہیں ہوتی مگر نکاح کے بعد۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اگر کسی عورت کو طلاق دینے کی قسم کھائی پھر اس عورت سے شادی کر لی تو عورت کو طلاق ہو جائے گی۔

(۸۲) الْقَضَاءُ بِيَمِينٍ وَشَاهِدٍ

ایک گواہ اور قسم کی بنیاد پر فیصلہ کرنے کا بیان

(۳۷٤٦۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِيَمِينٍ وَشَاهِدٍ ، قَالَ :قَضَى بِهَا عَلِيٌّ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ.

(۳۷۴۶۹) حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک گواہ اور قسم کی بنیاد پر فیصلہ فرمایا۔ راوی کہتے ہیں: اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے (بھی) تمہارے سامنے اسی پر فیصلہ فرمایا۔

(۳۷٤۷۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِيَمِينٍ وَشَاهِدٍ.

(۳۷۴۷۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک گواہ اور قسم کی بنیاد پر فیصلہ فرمایا۔

(۳۷٤۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَوَّارٍ ، عَنْ رَبِيعَةَ ، قَالَ :قُلْتُ لَهُ :فِي شَهَادَةِ شَاهِدٍ وَيَمِينِ الطَّالِبِ ؟ قَالَ :وُجِدَ فِي كُتُبِ سَعْدٍ.

(۳۷۴۷۱) حضرت سوار، حضرت ربیعہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ میں نے اُن سے ایک گواہ اور قسم کے بارے میں پوچھا؟ تو انہوں نے فرمایا: حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے خط میں یہ چیز موجود تھی۔

(۳۷٤۷۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَى عَبْدِ الْحَمِيدِ :أَنْ يَقْضِيَ بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ.

قَالَ أَبُو الزِّنَادِ :وَأَخْبَرَنِي شَيْخٌ مِنْ مَشْيَخَتِهِمْ ، أَوْ مِنْ كُبَرَائِهِمْ ؛ أَنَّ شُرَيْحًا قَضَى بِذَلِكَ.

(۳۷۴۷۲) حضرت ابوالزناد بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیز نے عبد الحمید کو خط لکھا کہ گواہ کے ساتھ قسم کی بنیاد پر فیصلہ کرے۔

ابوالزناد کہتے ہیں کہ مجھے ان کے شیوخ یا اکابر میں سے کسی شیخ نے یہ خبر دی کہ حضرت شریح رحمہ اللہ نے اسی پر فیصلہ فرمایا۔

(۳۷٤۷۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ :قَضَى عَلَيَّ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُتْبَةَ بِشَهَادَةِ شَاهِدٍ ، وَيَمِينِ الطَّالِبِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ يَجُوزُ ذَلِكَ.

(۳۷۴۷۳) حضرت حصین فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن عتبہ نے مجھ پر (میرے خلاف) ایک گواہ اور ایک قسم کی بنیاد پر فیصلہ کیا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: یہ جائز نہیں ہے۔

(۸۳) مَالُ الْعَبْدِ عِنْدَ الْبَيْعِ

بوقت فروخت غلام کے مال کا بیان

۳۷٤٧٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ ، فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ ، إِلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ.

(۳۷۴۷۴) حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی غلام بیچا اور اس غلام کے پاس مال ہے۔ تو یہ مال فروخت کنندہ کا ہوگا۔ الاّ یہ کہ مشتری کے لئے اس کی شرط لگائی گئی ہو۔

۳۷٤٧٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَمَّنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ ، يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ ، فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ ، إِلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ.

(۳۷۴۷۵) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی غلام بیچے اور غلام کے پاس مال ہو تو یہ غلام کا مال فروخت کنندہ کا ہوگا الاّ یہ کہ اس مال کو خریدار کے لئے شرط ٹھہرایا گیا ہو۔

۳۷٤٧٦) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ، فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ، إِلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ ، قَضَى بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

(۳۷۴۷۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی غلام بیچے اور اس غلام کا کوئی مال ہو تو یہ مال بائع کا ہوگا۔ ہاں اگر خریدار کے لئے اس مال کی شرط لگائی گئی ہو (تو پھر خریدار کا ہوگا) رسول اللہ ﷺ نے یہی فیصلہ فرمایا۔

۳۷٤٧٧) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ ، فَمَالُهُ لِسَيِّدِهِ ، إِلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ الَّذِي اشْتَرَاهُ.

(۳۷۴۷۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی غلام کو فروخت کرے اور اس غلام کا کوئی مال ہو تو یہ مال اس کے آقا کا ہوگا۔ ہاں اگر یہ مال خریدار کے لئے شرط ٹھہرایا گیا ہو (تو خریدار کا ہوگا)

۳۷٤٧٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالاَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ بَاعَ عَبْدًا فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ ، إِلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ ، يَقُولُ :أَشْتَرِيهِ مِنْك وَمَالَهُ.
- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :إِنْ كَانَ مَالُ الْعَبْدِ أَكْثَرَ مِنَ الثَّمَنِ ، لَمْ يَجزِ ذَلِكَ.

(۳۷۴۷۸) حضرت عطاء اور ابن ابی ملیکہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی غلام فروخت کرے تو اس (غلام) کا مال فروخت کنندہ کا ہوگا۔ الاّ یہ کہ مشتری (خریدار) اس کی شرط لگا لے۔ (مثلاً) کہے۔ میں تم سے یہ غلام اور اس کا مال خریدتا ہوں۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اگر غلام کا مال ثمن سے زیادہ ہو تو پھر جائز نہیں ہے۔

(۸٤) خِيَارُ الشَّرْطِ

خیار شرط کا بیان

(٣٧٤٧٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عُهْدَةُ الرَّقِيقِ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ. (احمد ١٥٢- حاكم ٢١)

(۳۷۴۷۹) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ غلام کا عُہدہ (اختیار) تین دن ہے۔

(٣٧٤٨٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ عُهْدَةَ فَوْقَ أَرْبَعٍ. (ابن ماجه ٢٢٤٥- احمد ١٤٣)

(۳۷۴۸۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار دن سے زیادہ عہدہ (واپسی کا اختیار) نہیں ہے۔

(٣٧٤٨١) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، قَالَ : إِنَّمَا جَعَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ عُهْدَةَ الرَّقِيقِ ثَلاَثَةً ، لِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُنْقِذِ بْنِ عَمْرٍو : قُلْ : لاَ خِلاَبَةَ ، إِذَا بِعْتَ بَيْعًا ، فَأَنْتَ بِالْخِيَارِ ثَلاَثَةً. (بخاری ٢١١٧- ابوداؤد ٣٤٩٤)

(۳۷۴۸۱) حضرت محمد بن یحییٰ بن حبان فرماتے ہیں کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے غلام (کی واپسی) کا عہدہ تین دن بیان فرمایا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت منقذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا (جب تم خریداری کرو تو) کہو۔کوئی دھوکہ نہیں ہے۔جب تم کچھ فروخت کرو گے تو تمہیں تین دن کا اختیار ہوگا۔

(٣٧٤٨٢) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ ، وَهِشَامَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يُعَلِّمَانِ الْعُهْدَةَ فِي الرَّقِيقِ : الْحُمَّى ، وَالْبَطْنِ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ ، وَعُهْدَةٌ سَنَةٌ فِي الْجُنُونِ وَالْجُذَامِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : إِذَا افْتَرَقَا فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرُدَّ إِلاَّ بِعَيْبٍ كَانَ بِهَا.

(۳۷۴۸۲) حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابان بن عثمان اور ہشام بن اسمٰعیل کو غلام کے بارے میں عہدہ کی تعلیم دیتے سُنا کہ بخار اور پیٹ (کے مرض) میں تین دن کا اختیار ہے اور جنون، کوڑھ میں ایک سال کا اختیار ہے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: جب عاقدین جُدا ہو جائیں تو پھر انہیں بغیر عیب کے مبیع کو ردّ کرنے کا اختیار نہیں ہے۔

(۸۵) رُكُوبُ الْهَدْيِ

(حج والے) قربانی کے جانور پر سوار ہونے کا بیان

٣٧٤٨٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ارْكَبُوا الْهَدْيَ بِالْمَعْرُوفِ ، حَتَّى تَجِدُوا ظَهْرًا.

(۳۷۴۸۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہدی (حج کی قربانی) پر سواری کرو معروف (اچھے انداز) کے ساتھ یہاں تک کہ تم کوئی سواری پالو۔

٣٧٤٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلاً يَسُوقُ بَدَنَةً ، فَقَالَ : ارْكَبْهَا ، قَالَ : إِنَّهَا بَدَنَةٌ ، قَالَ : ارْكَبْهَا وَإِنْ كَانَتْ بَدَنَةً.

(۳۷۴۸۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو اونٹ ہانکتے ہوئے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس آدمی نے عرض کیا۔ یہ بدنہ (حج کی قربانی) ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ اگر چہ یہ بدنہ ہے۔

٣٧٤٨٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً يَسُوقُ بَدَنَةً ، فَقَالَ : ارْكَبْهَا ، أَقَالَ : إِنَّهَا بَدَنَةٌ ؟ قَالَ : ارْكَبْهَا.

(۳۷۴۸۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو اونٹ ہانکتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس آدمی نے عرض کیا کہ یہ بدنہ (حج کا جانور) ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (پھر بھی) اس پر سوار ہو جاؤ۔

٣٧٤٨٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنِ الْعَلاَءِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لاِبْنِ عَبَّاسٍ : أَنَرْكَبُ الْبُدْنَةَ ؟ قَالَ : غَيْرَ مُثْقِلٍ ، قَالَ : فَنَحْلُبُهَا ؟ قَالَ : غَيْرَ مُجْهِدٍ.

(۳۷۴۸۶) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کیا بدنہ (حج کے جانور) پر سواری کی جاسکتی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بوجھل کیے بغیر (سواری کی جاسکتی ہے) سائل نے پوچھا: اس کا دودھ دوہا جاسکتا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہلکا پھلکا۔

٣٧٤٨٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : ارْكَبْهَا ، قَالَ : إِنَّهَا بَدَنَةٌ ، قَالَ : ارْكَبْهَا.

(۳۷۴۸۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ۔ مخاطب نے کہا۔ یہ بدنہ ہے؟ انہوں نے فرمایا (پھر بھی) اس پر سوار ہو جاؤ۔

(٣٧٤٨٨) حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْجَنْبِيُّ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :يَرْكَبُ بَدَنَتَهُ بِالْمَعْرُوفِ.
- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ تُرْكَبُ إِلاَّ أَنْ يُصِيبَ صَاحِبَهَا جهدٌ.

(۳۷۴۸۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آدمی اپنے بدنہ پر معروف کے ساتھ سواری کرسکتا ہے۔
اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: بدنہ پر سواری نہیں کی جاسکتی ہاں اگر بدنہ کے مالک کو شدید مشقت لاحق ہو تو پھر سواری کی جاسکتی ہے۔

(٨٦) الأَكْلُ مِنَ الْهَدْيِ

ہدی (حج کی قربانی) میں سے کھانے کا بیان

(٣٧٤٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ (ح) وَعَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ سَعْوَةَ ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ فِي الْهَدْيِ التَّطَوُّعِ :لاَ يَأْكُلْ ، فَإِنْ أَكَلَ غَرِمَ.

(۳۷۴۸۹) حضرت سنان بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نفلی ہدی کے بارے میں فرمایا تھا کہ اس کو نہیں کھایا جائے گا۔ اگر اس کو کھالیا تو تاوان دینا ہوگا۔

(٣٧٤٩٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ :مَنْ أَهْدَى هَدْيًا تَطَوُّعًا فَعَطِبَ ، نَحَرَهُ دُونَ الْحَرَمِ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ ، وَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ فَعَلَيْهِ الْبَدَلُ.

(۳۷۴۹۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص نفلی ہدی کو چلائے پھر وہ ہدی ہلاک ہوجائے (حرم تک نہ جاسکے) تو اس کو حرم سے پہلے ہی نحر کردے اور اس میں سے نہ کھائے اگر اس میں سے کھالیا تو اس پر بدل ہے۔

(٣٧٤٩١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِثَمَانِ عَشْرَةَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ ، وَأَمَرَهُ فِيهَا بِأَمْرِهِ ، فَانْطَلَقَ ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ ، فَقَالَ :أَرَأَيْتَ إِنْ أَزْحَفَ عَلَيْنَا مِنْهَا شَيْءٌ ؟ قَالَ :انْحَرْهَا ، ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا ، ثُمَّ اجْعَلْهَا عَلَى صَفْحَتِهَا ، وَلاَ تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ ، وَلاَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ.

(۳۷۴۹۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے ہمراہ دس عدد بدنہ کو بھیجا اور ان کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم بتایا وہ آدمی چلا گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آیا اور اس نے کہا۔ اگر ان میں سے کوئی جانور بگڑ جائے تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو نحر کردینا اور پھر اس کے پاؤں کو اس کے خون میں ڈبو دینا پھر اس کے اس کو چمڑے پر مار دو تم اور تمہارے رفقاء میں سے کوئی بھی اس میں سے نہ کھائے۔

(٣٧٤٩٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ نَاجِيَةَ الْخُزَاعِيِّ ، قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، كَيْفَ نَصْنَعُ

بِمَا عَطِبَ مِنَ الْبُدْنِ ؟ قَالَ :انْحَرْهُ ، وَاغْمِسْ نَعْلَهُ فِي دَمِهِ ، وَخَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَهُ فَلْيَأْكُلُوه.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :يَأْكُلُ مِنْهَا أَهْلُ الرِّفْقَةِ.

(۳۷۴۹۲) حضرت ناجیہ خزاعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! جو بدنہ بگڑ جائے تو ہم اس کے ساتھ کیا کریں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو نحر کردو۔ اور اس کے پاؤں کو اس کے خون میں ڈبو دو۔ اور یہ جانور لوگوں کے لئے چھوڑ دو تاکہ لوگ اس کو کھالیں۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس جانور سے رفقاء کے گھر والے کھا سکتے ہیں۔

(۸۷) هِبَةُ الْمَسْرُوقِ لِلسَّارِقِ

مسروق کا سارق کو ہدیہ کرنے کا بیان

(۳۷٤۹۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ مِنَ الطُّلَقَاءِ ، فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنَاخَ رَاحِلَتَهُ ، وَوَضَعَ رِدَائَهُ عَلَيْهَا ، ثُمَّ تَنَحَّى لِيَقْضِيَ الْحَاجَةَ ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَسَرَقَ رِدَائَهُ ، فَأَخَذَهُ فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَمَرَ بِهِ أَنْ تُقْطَعَ يَدُهُ ، قَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، تَقْطَعُهُ فِي رِدَاءٍ ؟ أَنَا أَهَبُهُ لَهُ ، قَالَ :فَهَلاَّ قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ.

(۳۷۴۹۳) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ صفوان بن امیہ طلقاء میں سے تھے۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی سواری کو بٹھایا اور اپنی چادر کو اس پر رکھ دیا۔ پھر قضائے حاجت کے لئے ایک طرف ہو گئے۔ پس ایک آدمی آیا اور ان کی چادر چوری کر لی۔ انہوں نے اس کو پکڑ لیا اور اس کو نبی ﷺ کے پاس لے آئے۔ آپ ﷺ نے اس آدمی کے ہاتھ کو کاٹنے کا حکم ارشاد فرمایا: صفوان نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ایک چادر (کی چوری) میں آپ اس کا ہاتھ کاٹ رہے ہیں؟ میں یہ چادر اس کو ہدیہ کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو میرے پاس لانے سے پہلے کیوں نہ اس کو ہدیہ کر دیا۔

(۳۷٤۹٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :قِيلَ لِصَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ ، وَهُوَ بِأَعْلَى مَكَّةَ :لاَ دِينَ لِمَنْ لَمْ يُهَاجِرْ ، فَقَالَ :وَاللهِ ، لاَ أَصِلُ إِلَى أَهْلِي حَتَّى آتِيَ الْمَدِينَةَ ، فَأَتَى الْمَدِينَةَ ، فَنَزَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ ، فَاضْطَجَعَ فِي الْمَسْجِدِ ، وَخَمِيصَتُهُ تَحْتَ رَأْسِهِ ، فَجَاءَ سَارِقٌ فَسَرَقَهَا مِنْ تَحْتِ رَأْسِهِ ، فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :إِنَّ هذَا سَارِقٌ ، فَأَمَرَ بِهِ فَقُطِعَ ، فَقَالَ :هِيَ لَهُ ، فَقَالَ :فَهَلاَّ قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :إِذَا وَهَبَهَا لَهُ دُرِءَ عَنْهُ الْحَدّ.

(۳۷۴۹۴) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صفوان بن امیہ کہ کہا گیا جبکہ وہ مکہ کے اونچے علاقہ میں تھا کہ جو ہجرت نہ کرے اس کا دین نہیں ہے۔ اس نے کہا: بخدا میں اپنے گھر والوں کے پاس نہیں پہنچوں گا یہاں تک کہ میں مدینہ آؤں۔ پس وہ مدینہ میں آئے

اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس اُترے۔ اور مسجد میں لیٹے اور ان کی چادر ان کے سر کے نیچے تھی۔ ایک چور آیا اور اس نے ان کے سر کے نیچے سے چادر چرا لی۔ صفوان اس کو لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یہ چور ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔ صفوان نے کہا۔ یہ چادر اس کے لئے ہدیہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو میرے پاس لانے سے پہلے کیوں نہ اس طرح (ہدیہ) کر دیا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: جب مالک چور کو مسروقہ سامان ہدیہ کرے تو چور سے حد ساقط ہو جاتی ہے۔

(۸۸) صَلاَةُ الْوِتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

سواری پر وتر کی نماز پڑھنے کا بیان

(۳۷٤۹۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ صَلَّى عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَوْتَرَ عَلَيْهَا ، قَالَ :وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ.

(۳۷۴۹۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے اپنی سواری پر نماز پڑھی اور اس پر وتر ادا فرمائے اور ارشاد فرمایا: کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ عمل کیا تھا۔

(۳۷٤۹٦) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ أَوْتَرَ ، وَقَالَ : الْوِتْرُ عَلَى الرَّاحِلَةِ.

(۳۷۴۹۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے وتر پڑھے اور فرمایا: وتر سواری پر (ہو سکتے) ہیں۔

(۳۷٤۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ ثُوَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ.

(۳۷۴۹۷) حضرت ثویر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی سواری پر نماز وتر ادا کر لیتے تھے۔

(۳۷٤۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُوتِرَ الرَّجُلُ عَلَى رَاحِلَتِهِ.

(۳۷۴۹۸) حضرت اشعث فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ اس بات میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے کہ آدمی اپنی سواری پر ہی وتر پڑھ لے۔

(۳۷٤۹۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ ؛ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ.

(۳۷۴۹۹) حضرت عمر بن نافع بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد اونٹ پر وتر پڑھ لیتے تھے۔

(۳۷٥۰۰) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، قَالَ : صَحِبْتُ سَالِمًا فَتَخَلَّفْتُ عَنْهُ بِالطَّرِيقِ ، فَقَالَ :مَا خَلَّفَكَ ؟ فَقُلْتُ :أَوْتَرْتُ ، قَالَ :فَهَلاَّ عَلَى رَاحِلَتِكَ ؟.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يُجْزِئه أَنْ يُوتِر عَلَيْهَا.

(۳۷۵۰۰) حضرت موسیٰ بن عقبہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت سالم کے ساتھ تھا۔ پس میں ان سے راستہ میں پیچھے رہ گیا۔ تو انہوں نے پوچھا: تمہیں کس شئی نے پیچھے چھوڑ دیا تھا؟ میں نے عرض کیا۔ میں وتر پڑھ رہا تھا انہوں نے فرمایا: تم نے اپنی سواری پر کیوں نہیں پڑھے؟

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: سواری پر وتر پڑھنا آدمی کو کفایت نہیں کرتا۔

(۸۹) سُؤْرُ السِّنَّوْرِ

بلی کے جھوٹے کا بیان

(۳۷۵۰۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الأَنْصَارِيِّ، عَنْ حُمَيْدَةَ ابْنَةِ عُبَيْدِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ كَبْشَةَ ابْنَةِ كَعْبٍ ، وَكَانَتْ تَحْتَ بَعْضِ وَلَدِ أَبِي قَتَادَةَ ؛ أَنَّهَا صَبَّتْ لأَبِي قَتَادَةَ مَاءً يَتَوَضَّأُ بِهِ ، فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ ، فَأَصْغَى لَهَا الإِنَاءَ ، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ ، فَقَالَ : يَا ابْنَةِ أَخِي ، تَعْجَبِينَ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ ، هِيَ مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ ، أَوْ مِنَ الطَّوَّافَاتِ.

(۳۷۵۰۱) حضرت کبشہ بنت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے کسی کے حرم میں تھیں۔ کہ انہوں نے حضرت ابوقتادہ کے وضو کے لئے پانی بہایا۔ ایک بلی نے آ کر پانی پینا شروع کیا۔ تو ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بلی کے لئے برتن جھکا دیا۔ میں دیکھنے لگ گئی تو انہوں نے فرمایا: اے بھتیجی! آپ تعجب کرتی ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ بلی نجس نہیں ہے۔ کیونکہ یہ تم پر بار بار آنے والوں یا بار بار آنے والیوں میں سے ہے۔

(۳۷۵۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : كَانَ أَبُو قَتَادَةَ يُدْنِي الإِنَاءَ مِنَ الْهِرِّ فَيَلِغُ فِيهِ ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ بِسُؤْرِهِ.

(۳۷۵۰۲) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بلی کے لئے برتن جھکا دیتے تھے اور وہ اس میں منہ داخل کرتی تھی۔ پھر (بھی) آپ رضی اللہ عنہ اس پانی سے وضو کر لیتے تھے۔

(۳۷۵۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : الْهِرُّ مِنْ مَتَاعِ الْبَيْتِ.

(۳۷۵۰۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلی گھر کا متاع (سامان) ہے۔

(۳۷۵۰٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنْ صَفِيَّةَ ابْنَةِ دَابٍّ ، قَالَتْ : سَأَلْتُ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَنِ الْهِرِّ ؟ فَقَالَ : هُوَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ.

(۳۷۵۰۴) حضرت صفیہ بنت داب رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ میں نے حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے بلی کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے

فرمایا: وہ گھر والوں میں سے ہے (یعنی اس میں کوئی حرج نہیں)

(٣٧٥٠٥) حَدَّثَنَا الْبَكْرَاوِيُّ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، قَالَ :وَلَغَتْ هِرَّةٌ فِي طَهُورٍ لأَبِي الْعَلاَءِ ، فَتَوَضَّأَ بِفَضْلِهَا.

- وَذِكَرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ ، أَنَّهُ كَرِهَ سُؤْرَ السِّنَّوْرِ.

(۳۷۵۰۵) حضرت جریری ؒ سے روایت ہے کہ بلی نے ابوالعلاء کے پاک پانی میں منہ داخل کیا پھر انہوں نے بلی کے جھوٹے سے وضو کیا۔

اور (امام) ابوحنیفہ ؒ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: وہ بلی کے جھوٹے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(٩٠) الْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ

جرابوں پر مسح کا بیان

(٣٧٥٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ الأَوْدِيِّ ، عَنِ الْهُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ الأَوْدِيِّ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ ، وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ.

(۳۷۵۰۶) حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پیشاب فرمایا تو وضو کیا اور جرابوں، جوتیوں پر مسح فرمایا۔

(٣٧٥٠٧) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا بَالَ قَائِمًا ، ثُمَّ تَوَضَّأَ ، وَمَسَحَ عَلَى نَعْلَيْهِ.

(۳۷۵۰۷) حضرت ابوظبیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی ؓ کو کھڑے ہوئے پیشاب کرتے دیکھا پھر آپ ؓ نے وضو کیا اور اپنی نعلین پر مسح فرمایا۔

(٣٧٥٠٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ زَيْدٍ ؛ أَنَّ عَلِيًّا بَالَ ، وَمَسَحَ عَلَى النَّعْلَيْنِ.

(۳۷۵۰۸) حضرت زید فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے پیشاب فرمایا اور نعلین پر مسح کیا۔

(٣٧٥٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ أُكَيْلٍ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ؛ أَنَّ عَلِيًّا بَالَ ، وَمَسَحَ النَّعْلَيْنِ.

(۳۷۵۰۹) حضرت سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ ؓ نے پیشاب کیا اور (پھر) نعلین پر مسح کیا۔

(٣٧٥١٠) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَوْسِ بْنِ أَبِي أَوْسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ أَبِي فَانْتَهَى إِلَى مَاءٍ مِنْ مِيَاهِ الأَعْرَابِ ، فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى نَعْلَيْهِ ، فَقُلْتُ لَهُ فِي ذَلِكَ ، فَقَالَ : لاَ أَزِيدُكَ عَلَى مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ.

(۳۷۵۱۰) حضرت اوس بن اوس، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ہمراہ تھا، پس وہ عرب کے کنووں میں سے ایک کنویں پر پہنچے تو انہوں نے وضو کیا اور اپنی نعلین پر مسح کیا۔ میں نے ان سے اس بارے میں کہا تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو جو کرتے دیکھا ہے میں نے اس پر زیادتی نہیں کی۔

(۳۷۵۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ ضِرَارٍ ؛ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ عَلَى جَوْرَبَيْنِ مِنْ مِرْعِزَّى.

(۳۷۵۱۱) حضرت سعید بن عبداللہ بن ضرار روایت کرتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وضوفرمایا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی جرابوں پرمسح فرمایا۔

(۳۷۵۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ خِلاَسٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا بَالَ بِالرَّحْبَةِ ، ثُمَّ مَسَحَ عَلَى جَوْرَبَيْهِ وَنَعْلَيْهِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ كَانَ يَكْرَه الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ أَسْفَلُهُمَا جُلُودٌ.

(۳۷۵۱۲) حضرت خلاس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو انہوں نے رحبہ مقام پر پیشاب کیا پھرانہوں نے اپنی جرابوں اور جوتوں پرمسح کیا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: وہ جرابوں اور جوتیوں پر مسح کومکروہ سمجھتے تھے۔ اِلّا یہ کہ جرابوں کے نیچے چمڑا لگا ہو۔

(۹۱) وُجُوبُ الْوِتْرِ

وتروں کے وجوب کا بیان

(۳۷۵۱۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ؛ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ أَخْبَرَهُ ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ الْقُرَشِيِّ ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ ، عَنِ الْمُخْدَجِيِّ ، رَجُلٌ مِنْ بَنِي كِنَانَةَ ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ كَانَ بِالشَّامِ يُكَنَّى أَبَا مُحَمَّدٍ ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ ، فَأَخْبَرَهُ أَنَّ الْوِتْرَ وَاجِبٌ ، فَذَكَرَ الْمُخْدَجِيُّ ، أَنَّهُ رَاحَ إِلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَأَخْبَرَهُ ، فَقَالَ عُبَادَةُ : كَذَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللَّهُ عَلَى الْعِبَاد ، مَنْ جَاءَ بِهِنَّ لَمْ يُضَيِّعْ مِنْ حَقِّهِنَّ شَيْئًا ، جَاءَ وَلَهُ عِنْدَ اللهِ عَهْدٌ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ ، وَمَنَ انْتَقَصَ مِنْ حَقِّهِنَّ ، جَاءَ وَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللهِ عَهْدٌ ، إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ ، وَإِنْ شَاءَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ.

(۳۷۵۱۳) بنو کنانہ کے ایک صاحب حضرت مخدجی بیان کرتے ہیں کہ شام میں ایک انصاری تھے جنہیں صحبت بھی حاصل تھی۔ اور جن کی کنیت ابو محمد تھی۔ انہوں نے بیان کیا کہ یہ وتر واجب ہے۔ مخدجی ذکر کرتے ہیں کہ وہ (مخدجی) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور انہیں یہ بات (وجوب وتر) بیان کی تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابو محمد نے غلط بات کہی ہے۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سُنا ہے کہ پانچ نمازیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرض فرمایا ہے۔ جو شخص انہیں یوں ادا کرے گا (لے کر آئے گا) کہ ان کے حقوق میں سے کچھ بھی ضائع نہ کیا ہو تو وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ

کے ہاں یہ عہد ہے کہ وہ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ اور جو شخص ان نمازوں کے حقوق میں سے کچھ کمی کرے گا تو وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی عہد نہیں ہے۔ اگر اللہ چاہے گا تو اس کو عذاب دے گا اور اگر اللہ چاہے گا تو اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

(٣٧٥١٤) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُسْلِمٍ مَوْلَى عَبْدِ الْقَيْسِ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لابْنِ عُمَرَ : أَرَأَيْتَ الْوِتْرَ ، سُنَّةٌ هُوَ ؟ قَالَ : مَا سُنَّةٌ ؟ أَوْتَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَوْتَرَ الْمُسْلِمُونَ ، قَالَ : لاَ ، أَسُنَّةٌ هُوَ ؟ قَالَ : مَهْ ، أَتَعْقِلُ ؟ أَوْتَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَوْتَرَ الْمُسْلِمُونَ.

(٣٧٥١٤) حضرت مسلم مولی عبد القیس بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کی کیا رائے ہے کہ وتر سُنّت ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سُنّت کیا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر پڑھے اور مسلمانوں نے وتر پڑھے (بس)۔ سائل نے عرض کیا۔ نہیں۔ کیا یہ سُنّت ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چھوڑو! تم میں عقل ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر پڑھے اور مسلمانوں نے وتر پڑھے۔ (بس بات ختم)

(٣٧٥١٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قِيلَ لَهُ : الْوِتْرُ فَرِيضَةٌ هِيَ ؟ قَالَ : قَدْ أَوْتَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَثَبَتَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ.

(٣٧٥١٥) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں کہا گیا۔ کیا وتر فرض ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر پڑھے اور مسلمانوں نے اس پر ثابت قدمی کی۔

(٣٧٥١٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : الْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَالصَّلاَةِ الْمَكْتُوبَةِ.

(٣٧٥١٦) حضرت عاصم بن ضمرہ فرماتے ہیں کہ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وتر فرض نمازوں کی طرح لازم نہیں ہیں۔

(٣٧٥١٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : سَنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوِتْرَ كَمَا سَنَّ الْفِطْرَ وَالأَضْحَى.

(٣٧٥١٧) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وتروں کو یونہی سُنّت ٹھہرایا جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرانہ اور قربانی کو سُنّت ٹھہرایا ہے۔

(٣٧٥١٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : الْوِتْرُ سُنَّةٌ.

(٣٧٥١٨) حضرت مجاہد بیان کرتے ہیں کہ وتر سنت ہے۔

(٣٧٥١٩) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ نَسِيَ الْوِتْرَ ، قَالَ : لاَ يَضُرُّهُ ، كَأَنَّمَا هِيَ فَرِيضَةٌ.

(۳۷۵۱۹) حضرت شعبی کے بارے میں روایت ہے کہ ان سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جو وتر (پڑھنا) بھول گیا تھا۔ انہوں نے فرمایا: یہ اس کو نقصان دہ نہیں، گویا کہ یہ فرض ہیں؟

(۳۷۵۲۰) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى الْوِتْرَ فَرِيضَةً.

(۳۷۵۲۰) حضرت حسن رحمہ اللہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ وتروں کو فرض نہیں سمجھتے تھے۔

(۳۷۵۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالاَ :الأَضْحَى وَالْوِتْرُ سُنَّةٌ.
- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :الوِتْرُ فَرِيضَةٌ.

(۳۷۵۲۱) حضرت عطاء اور محمد بن علی رضی اللہ عنہ دونوں فرماتے ہیں کہ قربانی اور وتر سُنّت ہے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: وتر فرض ہیں۔

(۹۲) الْجِلْسَتَانِ فِي خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے خطبہ میں دو مرتبہ بیٹھنے کا بیان

(۳۷۵۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ : كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا ، يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ.

(۳۷۵۲۲) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو خطبے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں بیٹھتے تھے، قرآن پڑھتے تھے اور لوگوں کو تذکیر کرتے تھے۔

(۳۷۵۲۳) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا، ثُمَّ يَجْلِسُ ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ.

(۳۷۵۲۳) حضرت جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ جاتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے ارشاد فرماتے۔

(۳۷۵۲٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ ، قَالَ :اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِينَةِ ، فَكَانَ يُصَلِّي بِنَا الْجُمُعَةَ ، فَيَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ ، وَيَجْلِسُ جِلْسَتَيْنِ.
- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ يَجْلِسُ إِلاَّ جِلْسَةً وَاحِدَةً.

(۳۷۵۲۴) حضرت صالح مولی التوامہ بیان کرتے ہیں کہ مروان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ کا خلیفہ بنایا تو آپ رضی اللہ عنہ ہمیں جمعہ پڑھاتے تھے اور دو خطبے ارشاد فرماتے تھے اور دو مرتبہ بیٹھتے تھے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: امام صرف ایک مرتبہ بیٹھے گا۔

(۹۳) قَضَاءُ سُنَّةِ الْفَجْرِ بَعْدَ صَلاَةِ الصُّبْحِ

صبح کی نماز کے بعد فجر کی سنتوں کی قضا کرنے کا بیان

(۳۷۵۲۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً يُصَلِّي بَعْدَ صَلاَةِ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصَلاَةُ الصُّبْحِ مَرَّتَيْنِ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنِّي لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ، فَصَلَّيْتُهُمَا الآنَ ، فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۷۵۲۵) حضرت قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو صبح کی نماز کے بعد دو رکعات پڑھتے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا صبح کی نماز دو مرتبہ پڑھتے ہو؟ اس آدمی نے عرض کیا۔ میں فجر کے نماز سے پہلے والی دو سُنت نہیں پڑھ سکا تھا پس میں نے انہیں ابھی پڑھا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔

(۳۷۵۲٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاَةَ الصُّبْحِ ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلاَةَ ، قَامَ الرَّجُلُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ ؟ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ ، جِئْتُ وَأَنْتَ فِي الصَّلاَةِ ، وَلَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ، فَكَرِهْتُ أَنْ أُصَلِّيَهُمَا وَأَنْتَ تُصَلِّي ، فَلَمَّا قَضَيْتَ الصَّلاَةَ قُمْتُ فَصَلَّيْتُهُمَا ، قَالَ: فَلَمْ يَأْمُرْهُ ، وَلَمْ يَنْهَهُ.

(۳۷۵۲٦) حضرت عطا فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز صبح ادا کی۔ پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ لی تو وہ صاحب کھڑے ہوئے اور انہوں نے دو رکعات ادا فرمائیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں نے انہیں پوچھا: یہ دو رکعات کیا ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس وقت (مسجد میں) آیا جبکہ آپ نماز میں تھے۔ اور میں نے فجر سے پہلے والی دو رکعات بھی نہیں پڑھی تھیں۔ میں نے اس بات کو ناپسند سمجھا کہ آپ نماز پڑھا رہے ہوں اور میں وہ دو رکعات پڑھوں۔ پس جب آپ نے نماز پوری کر لی تو میں نے ان دو رکعتوں کو ادا کر لیا۔ راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نہ حکم دیا اور نہ ہی ان کو (اس سے) منع کیا۔

(۳۷۵۲۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسَمِّعُ بْنُ ثَابِتٍ ، قَالَ: رَأَيْتُ عَطَاءً فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۳۷۵۲۷) مسمع بن ثابت فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء کو ایسے ہی کرتے دیکھا ہے۔

(۳۷۵۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ: إِذَا فَاتَتْهُ رَكْعَتَا الْفَجْرِ ، صَلاَّهُمَا بَعْدَ صَلاَةِ الْفَجْرِ.

(۳۷۵۲۸) حضرت شعبی رحمہ اللہ کے بارے میں منقول ہے کہ جب ان کی فجر کی دو رکعات (سُنت) رہ جاتی تھیں تو وہ انہیں فجر کی

نماز (فرض) کے بعد ادا کر لیتے تھے۔

۳۷۵۲۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْقَاسِمَ ، يَقُولُ :إِذَا لَمْ أُصَلِّهِمَا حَتَّى أُصَلِّيَ الْفَجْرَ ، صَلَّيْتهمَا بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ.

(۳۷۵۲۹) یحییٰ بن کثیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم ؒ کو کہتے سُنا کہ اگر میں ان دو رکعات نہ پڑھ چکا ہوں یہاں تک کہ میں فجر (کے فرض) پڑھ لوں تو میں انہیں طلوعِ آفتاب کے بعد پڑھ لیتا ہوں۔

۳۷۵۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ صَلَّى رَكْعَتَيَ الْفَجْرِ بَعْدَ مَا أَضْحَى.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لَيْسَ عَلَيْهِ أَنْ يَقْضِيهِمَا.

(۳۷۵۳۰) حضرت ابن عمر ؓ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے فجر کی دو رکعات (سُنّت) کو اشراق کے بعد پڑھا۔

اور (امام) ابوحنیفہ ؒ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: آدمی پر ان کی (سُنّتِ فجر کی) قضاء نہیں ہے۔

(٩٤) الصَّلاَةُ بَيْنَ الْقُبُورِ

قبروں کے درمیان نماز پڑھنے کا بیان

۳۷۵۳۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلاَةِ بَيْنَ الْقُبُورِ.

(۳۷۵۳۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے قبروں کے درمیان نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

۳۷۵۳۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ:أَبْصَرَنِي عُمَرُ وَأَنَا أُصَلِّي إِلَى قَبْرٍ ، فَجَعَلَ يَقُولُ:يَا أَنَسُ، الْقَبْرَ ، فَجَعَلْتُ أَرْفَعُ رَأْسِي أَنْظُرُ إِلَى الْقَمَرِ ، فَقَالُوا :إِنَّمَا ، يَعْنِي الْقَبْرَ.

(۳۷۵۳۲) حضرت انس ؓ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے مجھے دیکھا اور میں اس وقت ایک قبر کے پاس نماز پڑھ رہا تھا۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: اے انس! قبر (دیکھو) میں نے سر اٹھا کر قمر کو دیکھا تو لوگوں نے کہا: آپ ؓ قبر کہہ رہے ہیں۔

۳۷۵۳۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :لاَ يُصَلَّى إِلَى الْقَبْرِ.

(۳۷۵۳۳) حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ فرماتے ہیں کہ قبر کی طرف رُخ کر کے نماز نہ پڑھی جائے گی۔

۳۷۵۳٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْعَلاَءِ، عَنْ أَبِيهِ ، وَخَيْثَمَة ، قَالاَ :لاَ يُصَلَّى إِلَى حَائِطِ حَمَّامٍ، وَلاَ وَسَطِ مَقْبَرَةٍ.

(۳۷۵۳۴) حضرت علاء اپنے والد سے اور خیثمہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان دونوں نے فرمایا: حمام کی دیوار کی طرف (منہ کر کے) نماز نہیں پڑھی جائے گی۔ اور نہ ہی قبرستان کے درمیان۔

۳۷۵۳۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ ، قَالَ :الأَرْضُ كُلُّهَا مَسَاجِدُ إِلاَّ ثَلاَثَةً :

الْمَقْبَرَةَ ، وَالْحَمَّامَ ، وَالْحُشَّ.

(۳۷۵۳۵) حضرت حسن عرنی فرماتے ہیں کہ زمین ساری کی ساری مسجد (سجدہ گاہ) ہے مگر تین جگہیں: قبرستان، حمام، بیت الخلاء۔

(۳۷۵۳۶) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُصَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الْمَقْبَرَةِ.

(۳۷۵۳۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ قبرستان میں جنازہ کی نماز کو (بھی) مکروہ سمجھتے تھے۔

(۳۷۵۳۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُصَلُّوا بَيْنَ الْقُبُورِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : إِنْ صَلَّى أَجْزَأَتْهُ صَلاَتُهُ.

(۳۷۵۳۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ قبروں کے درمیان نماز پڑھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اگر آدمی (قبرستان میں) نماز پڑھ لے تو یہ نماز اس کو کفایت کرے گی۔

(۹۵) صَدَقَةُ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ

گھوڑوں اور غلاموں کی زکوۃ کا بیان

(۳۷۵۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، رِوَايَةً ، قَالَ : قَدْ تَجَاوَزْتُ لَكُمْ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ.

(۳۷۵۳۸) حضرت حارث، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بطور روایت بیان کرتے ہیں کہ میں نے تم سے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوۃ کے بارے میں چشم پوشی کی ہے۔

(۳۷۵۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ ، وَلاَ فَرَسِهِ صَدَقَةٌ.

(۳۷۵۳۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہوئے روایت بیان کرتے ہیں کہ مسلمان پر اس کے غلام اور اس کے گھوڑے میں کوئی زکوۃ نہیں ہے۔

(۳۷۵۴۰) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ ابْنِ عِرَاكٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ ، يَقُولُ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ صَدَقَةَ عَلَى الْمُؤْمِنِ فِي عَبْدِهِ ، وَلاَ فَرَسِهِ.

(۳۷۵۴۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بندہ مؤمن پر اس کے غلام اور اس کے گھوڑے میں زکوۃ (واجب) نہیں ہے۔

(۳۷۵۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ شُبَيْلِ بْنِ عَوْفٍ ، وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ ، قَالَ : أَمَرَ

عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ ، فَقَالَ النَّاسُ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، خَيْلُنَا وَرَقِيقُنَا ، اِفْرِضْ عَلَيْنَا عَشَرَةً عَشَرَةً ، قَالَ :أَمَّا أَنَا ، فَلَسْتُ أَفْرِضُ ذَلِكَ عَلَيْكُمْ.

(۳۷۵۴۱) حضرت شبیل بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو زکوۃ کا حکم دیا تو لوگوں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! ہمارے گھوڑے اور ہمارے غلام! آپ ہم پر دس دس فرض کر دیجئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تو تم پر اس بارے میں کچھ فرض نہیں کرتا۔

(۳۷۵٤۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَى الْفَرَسِ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللهِ صَدَقَةٌ.

(۳۷۵۴۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ راہ خدا میں لڑنے والے گھوڑے پر کوئی زکوۃ نہیں ہے۔

(۳۷۵٤۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ :سُئِلَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ :أَفِي الْبَرَاذِينِ صَدَقَةٌ ؟ قَالَ : أَوَفِي الْخَيْلِ صَدَقَةٌ ؟.

(۳۷۵۴۳) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ کیا بار برداری کے گھوڑے میں زکوۃ ہے؟ انہوں نے فرمایا: کیا گھوڑے میں زکوۃ ہے؟

(۳۷۵٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أُسَامَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :لَيْسَ فِي الْخَيْلِ صَدَقَةٌ.

(۳۷۵۴۴) حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے فرمایا: گھوڑوں میں زکوۃ نہیں ہے۔

(۳۷۵٤٥) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :لَيْسَ فِي الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ صَدَقَةٌ ، إِلاَّ صَدَقَةُ الْفِطْرِ.

وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :إِنْ كَانَتْ خَيْلٌ فِيهَا ذُكُورٌ وَإِنَاثٌ يُطْلَبُ نَسْلُهَا ، فَفِيهَا صَدَقَةٌ.

(۳۷۵۴۵) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ غلام اور گھوڑے میں صدقۃ الفطر کے سوا زکوۃ نہیں ہے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اگر گھوڑوں میں نر اور مادہ ہوں اور ان سے افزائش نسل کا کام لیا جائے تو پھر گھوڑوں میں زکوۃ ہے۔

(۹٦) رَفْعُ الإِمَامِ صَوْتَهُ بِآمِين

امام کا آمین کو بلند آواز سے کہنے کا بیان

(۳۷۵٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، رَفَعَهُ ، قَالَ :إِذَا أَمَّنَ الْقَارِءُ فَأَمِّنُوا ، فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلاَئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

(۳۷۵۴۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ جب پڑھنے والا آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔ پس جس کی آمین

فرشتوں کی آمین سے موافقت کر جائے گی اس کے سابقہ گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا۔

(۳۷۵٤۷) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا قَالَ : ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ ، وَلَا الضَّالِّينَ﴾ ، قَالَ : آمِينَ.

(۳۷۵۴۷) حضرت عبد الجبار بن وائل رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نماز پڑھی۔ پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ ، وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین کہا۔

(۳۷۵٤۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ حُجْرِ بْنِ عَنْبَسٍ ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ : ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ ، فَقَالَ : آمِينَ ، يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لَا يَرْفَعُ الإِمَامُ صَوْتَهُ بِآمِين ، وَيَقُولُهَا مَنْ خَلْفَهُ.

(۳۷۵۴۸) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سُنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ پڑھا تو کہا آمین۔ اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آواز کو لمبا کیا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: امام آمین کہتے ہوئے آواز بلند نہیں کرے گا اور مقتدی آمین کہیں گے۔

(۹۷) صَلَاةُ اللَّيْلِ ، وَفَصْلُ شَفْعِ الْوِتْرِ

رات کی نماز اور وتروں کے شفع میں فاصلہ کا بیان

(۳۷۵٤۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا خَالِدٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى ، وَالْوِتْرُ وَاحِدَةٌ ، وَسَجْدَتَانِ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ.

(۳۷۵۴۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کی نماز دو دو (رکعات) ہے اور وتر ایک ہے اور فجر سے پہلے دو رکعات (سنت) ہے۔

(۳۷۵۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى ، فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِرَكْعَةٍ.

(۳۷۵۵۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز دو دو (رکعات) ہے پس جب تجھے صبح (ہونے) کا خوف ہو تو ایک رکعت سے وتر بنا لے۔

(۳۷۵۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى ، فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِرَكْعَةٍ ، تُوتِرُ لَكَ مَا مَضَى مِنْ صَلَاتِكَ.

(۳۷۵۵۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز دو دو (رکعات) ہے پس جب

تجھے صبح (ہونے) کا خوف ہو تو ایک رکعت پڑھ لو اور وہ تمہاری گزشتہ نماز کو وتر بنا دے گی۔

(۳۷۵۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ مِنْ صَلاَةِ اللَّيْلِ.

(۳۷۵۵۲) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز میں ہر دو رکعات پر سلام پھیرتے تھے۔

(۳۷۵۵۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ رَجَاءٍ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ ، قَالَ : مَرَّ عَلَيَّ أَبُو هُرَيْرَةَ وَأَنَا أُصَلِّي ، فَقَالَ : اِفْصِلْ ، فَلَمْ أَدْرِ مَا قَالَ ، فَلَمَّا انْصَرَفْتُ ، قُلْتُ : مَا أَفْصِلُ ؟ قَالَ : افْصِلْ بَيْنَ صَلاَةِ اللَّيْلِ ، وَصَلاَةِ النَّهَارِ.

(۳۷۵۵۳) حضرت قبیصہ بن ذویب کہتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میرے پاس سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ گزرے اور فرمایا: فاصلہ کرو! میں ان کی کہی بات نہ سمجھ سکا۔ پس جب میں فارغ ہوا تو میں نے عرض کیا۔ میں کیا فاصلہ کروں؟ انہوں نے فرمایا: رات کی نماز اور دن کی نماز میں فاصلہ کرو۔

(۳۷۵۵٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فَصْلٌ.

(۳۷۵۵۴) حضرت سعید بن جبیر سے منقول ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہر دو رکعات میں فاصلہ ہے۔

(۳۷۵۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ تَسْلِيمَةٌ.

(۳۷۵۵۵) حضرت عکرمہ سے منقول ہے کہ ہر دو رکعات کے درمیان سلام ہے۔

(۳۷۵۵٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ سَالِمٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ : صَلاَةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى.

(۳۷۵۵۶) حضرت سالم فرماتے ہیں کہ رات کی نماز دو دو (رکعات) ہے۔

(۳۷۵۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : صَلاَةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى ، وَالْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : إِنْ شِئْتَ صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ ، وَإِنْ شِئْتَ أَرْبَعًا ، وَإِنْ شِئْتَ سِتًّا ، لاَ تَفْصِلِ بَيْنَهُنَّ.

(۳۷۵۵۷) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ رات کی نماز دو دو رکعات ہے اور رات کے آخر میں ایک رکعت وتر ہے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اگر تو چاہے تو دو رکعات پڑھ اور اگر تو چاہے تو چار رکعات پڑھ اور اگر تو چاہے تو چھ رکعات پڑھ اور ان میں فاصلہ بھی نہ کر۔

(۹۸) الْوِتْرُ بِرَكْعَةٍ وَاحِدَةٍ

ایک رکعت وتر پڑھنے کا بیان

(۳۷۵۵۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،

قَالَ : الْوِتْرُ وَاحِدَةٌ.

(۳۷۵۵۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ وتر ایک ہے۔

(۳۷۵۵۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِرَكْعَةٍ.

(۳۷۵۵۹) حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم صبح کے (طلوع ہونے کا) خوف کھاؤ تو ایک رکعت سے وتر بنالو۔

(۳۷۵٦۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ مُعَاوِيَةَ أَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ ، فَأُنْكِرَ ذَلِكَ عَلَيْهِ ، فَسُئِلَ عَنْهُ ابْنُ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ : أَصَابَ السُّنَّةَ.

(۳۷۵۶۰) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک وتر پڑھا تو آپ رضی اللہ عنہ پر اس بات کا انکار کیا گیا۔ اس کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: معاویہ رضی اللہ عنہ نے سُنّت کو پالیا۔

(۳۷۵٦۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ ،فَقِيلَ لَهُ ؟ فَقَالَ : إِنَّمَا اسْتَقْصَرْتُهَا.

(۳۷۵۶۱) حضرت مصعب بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک رکعت وتر پڑھی تو انہیں (اس کے بارے میں) کہا گیا۔ انہوں نے فرمایا: میں نے اس کو مختصر کر دیا ہے۔

(۳۷۵٦۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً : أُوتِرُ بِرَكْعَةٍ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، إِنْ شِئْتَ.

(۳۷۵۶۲) حضرت جریر بن حازم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا: میں ایک رکعت وتر پڑھ لوں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں اگر تم چاہو (تو پڑھ لو)

(۳۷۵٦۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : سَمَرَ ابْنُ مَسْعُودٍ ، وَحُذَيْفَةُ عِنْدَ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ ، ثُمَّ خَرَجَا فَتَقَاوَمَا ، فَلَمَّا أَصْبَحَا رَكَعَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا رَكْعَةً.

(۳۷۵۶۳) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ولید بن عقبہ کے ہاں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حذیفہ رضی اللہ عنہ نے رات کو گفتگو کی۔ پھر وہ دونوں وہاں سے نکلے اور دونوں نے قیام کیا۔ پس جب دونوں صبح کے قریب پہنچے تو انہوں نے ایک ایک رکعت پڑھی۔

(۳۷۵٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : صَلاَةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى ، فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ. (مسلم ۱۴۶- ابن ماجه ۱۳۲۰)

(۳۷۵۶۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعت ہے۔ پس جب تجھے صبح کا خوف ہو تو ایک رکعت وتر پڑھ لے۔

(٣٧٥٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ ، وَيَتَكَلَّمُ فِيمَا بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَالرَّكْعَةِ.

(۳۷۵۶۵) حضرت لیث سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک رکعت وتر پڑھتے تھے اور ایک رکعت اور دو رکعات کے درمیان گفتگو کرتے تھے۔

(٣٧٥٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :الْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ.

(۳۷۵۶۶) حضرت محمد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ آخر رات کو ایک رکعت وتر ہے۔

(٣٧٥٦٧) حَدَّثَنَا مَرْحُومٌ ، عَنْ عِسْلِ بْنِ سُفْيَانَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ أَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ.

(۳۷۵۶۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک رکعت وتر پڑھا۔

(٣٧٥٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَانَ آلُ سَعْدٍ ، وَآلُ عَبْدِ اللهِ يُسَلِّمُونَ فِي رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ ، وَيُوتِرُونَ بِرَكْعَةٍ.

(۳۷۵۶۸) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ آل سعد اور آل عبداللہ وتر کی دو رکعات پر سلام پھیرتے تھے اور ایک رکعت کے ذریعہ اس کو وتر بناتے تھے۔

(٣٧٥٦٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، وَنَافِعٍ ، قَالاَ :رَأَيْنَا مُعَاذًا الْقَارِءَ يُسَلِّمُ فِي رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ.

(۳۷۵۶۹) حضرت سعید رحمہ اللہ اور نافع رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت معاذ قاری کو دیکھا کہ وہ وتر کی دو رکعات کے درمیان سلام پھیرتے تھے۔

(٣٧٥٧٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :كَانَ الْحَسَنُ يُسَلِّمُ فِي رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ يَجُوزُ أَنْ يُوتِرَ بِرَكْعَةٍ.

(۳۷۵۷۰) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ وتر کی دو رکعات پر سلام پھیرتے تھے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: ایک رکعت وتر پڑھنا جائز نہیں ہے۔

(٩٩) الْجُلُوسُ عَلَى جُلُودِ السِّبَاعِ

درندوں کی کھالوں پر بیٹھنے کا بیان

(٣٧٥٧١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جُلُودِ السِّبَاعِ ، قَالَ يَزِيدُ :أَنْ تُفْتَرَشَ.

(ترمذی ۱۷۷۰۔ ابوداؤد ۴۱۲۹)

(۳۷۵۷۱) حضرت ابوالملیح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے درندوں کی کھالوں سے منع فرمایا: راوی یزید کہتے ہیں: یعنی ان کھالوں کو بچھونا بنانے سے۔

(۳۷۵۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ اسْتَعَارَ دَابَّةً ، فَأُتِيَ بِهَا عَلَيْهَا صُفَّةُ نُمُورٍ ، فَنَزَعَهَا ثُمَّ رَكِبَ.

(۳۷۵۷۲) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک سواری مستعار لی۔ پس وہ سواری اس حال میں آپ رضی اللہ عنہ کے پاس لائی گئی کہ اس پر چیتوں کا سائبان تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو اتار دیا پھر سوار ہوئے۔

(۳۷۵۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ عَنْ جُلُودِ النُّمُورِ ؟ فَقَالَ :تُكْرَهُ جُلُودُ السِّبَاعِ.

(۳۷۵۷۳) حضرت علی بن حکیم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت حکیم سے چیتوں کی کھالوں کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: درندوں کی کھالوں (کا استعمال) مکروہ ہے۔

(۳۷۵۷٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الشَّامِ يَنْهَاهُمْ أَنْ يَرْكَبُوا عَلَى جُلُودِ السِّبَاعِ.

(۳۷۵۷۴) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل شام کو خط لکھ کر انہیں درندوں کی کھالوں پر سوار ہونے سے منع کیا۔

(۳۷۵۷٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ ، قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جُلُودِ السِّبَاعِ أَنْ تُفْتَرَشَ. (ترمذی ۱۷۷۱۔ عبدالرزاق ۲۱۵)

(۳۷۵۷۵) حضرت ابوالملیح فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے درندوں کی کھالوں کو بچھونا بنانے سے منع فرمایا۔

(۳۷۵۷٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الصَّلاَةَ فِي جُلُودِ الثَّعَالِبِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ بَأْسَ بِالْجُلُوسِ عَلَيْهَا.

(۳۷۵۷۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ لومڑیوں کی کھالوں پر نماز پڑھنے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: ان کھالوں پر بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۰۰) كَلاَمُ الإِمَامِ أَثْنَاءَ الْخُطْبَةِ

خطبہ کے دوران امام کا گفتگو کرنے کا بیان

(۳۷۵۷۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ ، فَقَالَ لِلنَّاسِ :اجْلِسُوا ، فَسَمِعَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَهُوَ عَلَى الْبَابِ فَجَلَسَ ، فَقَالَ :يَا عَبْدَ اللهِ ، ادْخُلْ.

(۳۷۵۷۷) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ خطبہ دے رہے تھے کہ آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: بیٹھ جاؤ! حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ بات سُنی۔ اس وقت وہ دروازہ پر تھے۔ تو وہ بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے عبداللہ! اندر آ جاؤ۔

(۳۷۵۷۸) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : جَاءَ أَبِي وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ ، فَقَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ فِي الشَّمْسِ ، فَأَمَرَ بِهِ فَحُوِّلَ إِلَى الظِّلِّ.

(۳۷۵۷۸) حضرت قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ میرے والد حاضر ہوئے۔ تو وہ آپ ﷺ کے سامنے سورج میں ہی کھڑے ہو گئے آپ ﷺ نے ان کے بارے میں حکم دیا تو انہیں سایہ کی طرف منتقل کیا گیا۔

(۳۷۵۷۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : إِنْ كَانُوا لَيُسَلِّمُونَ عَلَى الإِمَامِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، فَيَرُدُّ.

(۳۷۵۷۹) حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ امام کو سلام کرتے تھے جبکہ وہ منبر پر ہوتا تھا۔ اور امام جواب بھی دیتا تھا۔

(۳۷۵۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَأْذِنُونَ الإِمَامَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، فَلَمَّا كَانَ زِيَادٌ وَكَثُرَ ذَلِكَ ، قَالَ : مَنْ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى أَنْفِهِ فَهُوَ إِذْنُهُ.

(۳۷۵۸۰) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ لوگ امام سے اجازت طلب کرتے تھے درانحالیکہ امام منبر پر ہوتا تھا۔ پس جب زیاد خلیفہ تھا اور یہ استئذان کثرت سے ہونے لگا تو زیاد نے کہا۔ جو شخص اپنا ہاتھ اپنے ناک پر رکھ لے تو یہ اس کو اجازت (کے قائم مقام) ہوگا۔

(۳۷۵۸۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَقَالَ لَهُ : صَلَّيْتَ ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : صَلِّ رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزْ فِيهِمَا.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يُكَلِّمِ الإِمَامُ أَحَدًا فِي خِطْبَتِهِ.

(۳۷۵۸۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سُلیک رضی اللہ عنہ غطفانی تشریف لائے جبکہ نبی پاک ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا۔ تم نے نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے عرض کیا۔ نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا دو رکعتیں تخفیف کے ساتھ پڑھ لو۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: امام اپنے خطبہ کے دوران کسی سے گفتگو نہیں کرے گا۔

(۱۰۱) هَلْ فِي الاِسْتِسْقَاءِ صَلاَةٌ وَخُطْبَةٌ

کیا استسقاء میں نماز اور خطبہ ہے؟

(۳۷۵۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كِنَانَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَرْسَلَنِي أَمِيرٌ

مِنَ الْأُمَرَاءِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الاسْتِسْقَاءِ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :مَا مَنَعَهُ أَنْ يَسْأَلَنِي ؟ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاضِعًا ، مُتَبَذِّلاً ، مُتَخَشِّعًا ، مُتَضَرِّعًا ، مُتَرَسِّلاً ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّي فِي الْعِيدِ ، وَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هَذِهِ.

(۳۷۵۸۲) حضرت ہشام بن اسحٰق بن عبداللہ بن کنانہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے گورنروں میں سے ایک گورنر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس استسقاء سے متعلق سوال کرنے کے لئے بھیجا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امیر کو مجھ سے سوال کرنے سے کس چیز نے روکا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تواضع، مسکنت، خشوع، عاجزی، اور ترسل (آہستہ چلنا) کی حالت میں نکلے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز کی طرح سے دو رکعات پڑھیں اور تمہارے اس خطبہ کی طرح خطبہ ارشاد نہیں فرمایا۔

(٣٧٥٨٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ نَسْتَسْقِي ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَخَلْفَهُ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ.

(۳۷۵۸۳) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم عبداللہ بن یزید رحمہ اللہ کے ہمراہ استسقاء کے لئے نکلے۔ انہوں نے دو رکعات پڑھائی اور ان کے پیچھے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ (بھی) تھے۔

(٣٧٥٨٤) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِلاَلٍ ؛ أَنَّهُ شَهِدَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الاسْتِسْقَاءِ بَدَأَ بِالصَّلاَةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ، قَالَ :وَاسْتَسْقَى فَحَوَّلَ رِدَائَهُ.

(۳۷۵۸۴) حضرت محمد بن ہلال رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے ساتھ استسقاء میں حاضر ہوئے تو انہوں نے خطبہ سے قبل نماز کا آغاز کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے استسقاء کیا اور اپنی چادر کو اُلٹ دیا۔

(٣٧٥٨٥) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَرَجَ يَسْتَسْقِي فَحَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ يَدْعُو ، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ، ثُمَّ حَوَّلَ رِدَائَهُ ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، وَقَرَأَ فِيهِمَا وَجَهَرَ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ تُصَلَّى صَلاَةِ الاسْتِسْقَاءِ فِي جَمَاعَةٍ ، وَلاَ يُخْطَبُ فِيهَا.

(۳۷۵۸۵) حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ جو کہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دن دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء کے لئے نکلے تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پشت لوگوں کی طرف پھیری اور قبلہ رُخ ہو کر دعا فرمائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر کو اُلٹا کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات نماز پڑھائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان رکعات میں قراءت کی اور جہر کیا۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: استسقاء کی نماز کو جماعت سے نہیں پڑھا جائے گا اور نہ ہی اس میں خطبہ دیا جائے گا۔

(۱۰۲) وَقْتُ الْعِشَاءِ

عشاء کے وقت کا بیان

(۳۷۵۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَمَّنِي جِبْرِيلُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ ، فَصَلَّى بِي الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ، وَصَلَّى بِي مِنَ الْغَدِ الْعِشَاءَ ثُلُثَ اللَّيْلِ الأَوَّلِ ، وَقَالَ :هَذَا الْوَقْتُ وَقْتُ النَّبِيِّينَ قَبْلَك ، الْوَقْتُ بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ.

(۳۷۵۸۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبرائیل نے مجھے بیت اللہ کے پاس دو مرتبہ امامت کروائی ہے۔ پس جب شفق غائب ہو گیا تو انہوں نے مجھے عشاء کی نماز پڑھائی۔ اور اگلے دن انہوں نے مجھے رات کے پہلے ثلث پر عشاء کی نماز پڑھائی اور فرمایا: یہ وقت (نماز) آپ سے پہلے انبیاء کا وقت (نماز) ہے۔ اور انہی دو (مقررہ) اوقات کے درمیان (عشاء کا) وقت ہے۔

(۳۷۵۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ بَدْرِ بْنِ عُثْمَانَ ، سَمِعَهُ مِنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ سَائِلاً أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلاَةِ ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا ، ثُمَّ أَمَرَ بِلاَلاً فَأَقَامَ الْعِشَاءَ الآخِرَةَ عِنْدَ سُقُوطِ الشَّفَقِ ، ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْغَدِ الْعِشَاءَ ثُلُثَ اللَّيْلِ ، ثُمَّ قَالَ :أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْوَقْتِ ؟ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ وَقْتٌ.

(۳۷۵۸۷) ابو بکر بن ابو موسیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک سائل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے نمازوں کے اوقات کے بارے میں سوال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے نماز عشاء کے لئے غروب شفق کے وقت امامت کہی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگلے روز عشاء کی نماز تہائی رات کو ادا فرمائی۔ پھر فرمایا اوقات کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے؟ ان دو (مقررہ) اوقات کے درمیان (عشاء کا) وقت ہے۔

(۳۷۵۸۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ بَشِيرِ بْنِ سَلْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :دَخَلْتُ أَنَا ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، فَقُلْنَا لَهُ : حَدِّثْنَا كَيْفَ كَانَتِ الصَّلاَةُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ :صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ، ثُمَّ صَلَّى بِنَا مِنَ الْغَدِ الْعِشَاءَ حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ.

(۳۷۵۸۸) حضرت حسین بن بشیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں اور محمد بن علی، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے ہاں داخل ہوئے۔ ہم نے ان سے پوچھا۔ آپ ہمیں بتائیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز کس طرح ادا کی جاتی تھی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے

فرمایا۔ نبی کریم ﷺ نے ہمیں عشاء کی نماز شفق کے غائب ہونے پر پڑھائی۔ پھر اگلے روز نبی کریم ﷺ نے ہمیں نماز عشاء کی رات کے ایک تہائی گزرنے پر پڑھائی۔

(٣٧٥٨٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ صَفِيَّةَ ابْنَةِ أَبِي عُبَيْدٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ إِلَى أُمَرَاءِ الأَجْنَادِ يُوَقِّتُ لَهُمَ الصَّلاَةَ ، قَالَ : صَلُّوا صَلاَةَ الْعِشَاءِ إِذَا غَابَ الشَّفَقُ ، فَإِنْ شُغِلْتُمْ فَمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ أَنْ يَذْهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ، وَلاَ تَشَاغَلُوا عَنِ الصَّلاَةِ ، فَمَنْ رَقَدَ بَعْدَ ذَلِكَ فَلاَ أَرْقَدَ اللَّهُ عَيْنَهُ ، يَقُولُهَا ثَلاَثَ مِرَارٍ.

(۳۷۵۸۹) حضرت صفیہ بنت ابی عبید بیان فرماتی ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لشکروں کے امیروں کی طرف ایک خط میں نماز کے اوقات لکھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عشاء کی نماز پڑھو، جبکہ شفق غائب ہو جائے پس اگر تمہیں کوئی مشغولیت ہو تو پھر تمہارے اور تہائی رات کے درمیان (وقت) ہے اور تم خود کو نماز کے حق میں مشغول ظاہر نہ کرو۔ جو شخص اس کے بعد سو جائے تو پس اللہ اس کی آنکھوں کو نیند نہ عطا کرے۔ آپ ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

(٣٧٥٩٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : وَقْتُ الْعِشَاءِ إِلَى رُبُعِ اللَّيْلِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : وَقْتُ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ.

(۳۷۵۹۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے منقول ہے۔ فرماتے ہیں کہ عشاء کا وقت چوتھائی رات تک ہے۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: عشاء کا وقت آدھی رات تک ہے۔

(١٠٣) الْقَسَامَةُ

قسامت کا بیان

(٣٧٥٩١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ؛ أَنَّ الْقَسَامَةَ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، فَأَقَرَّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَتِيلٍ مِنَ الأَنْصَارِ وُجِدَ فِي جُبِّ الْيَهُودِ ، قَالَ : فَبَدَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْيَهُودِ ، فَكَلَّفَهُمْ قَسَامَةَ خَمْسِينَ ، فَقَالَتِ الْيَهُودُ : لَنْ نَحْلِفَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلأَنْصَارِ : أَفَتَحْلِفُونَ ؟ قَالَتِ الأَنْصَارُ : لَنْ نَحْلِفَ ، فَأَغْرَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَهُودَ دِيَتَهُ لأَنَّهُ قُتِلَ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ.

(۳۷۵۹۱) حضرت سعید فرماتے ہیں کہ قسامت جاہلیت میں (بھی) تھی پس نبی کریم ﷺ نے اس کو انصار کے ایک اس مقتول کے بارے میں برقرار رکھا جو یہود کے کنویں میں (مقتول) پایا گیا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے یہود سے ابتدا کی اور آپ ﷺ نے انہیں پچاس قسموں کا پابند ٹھہرایا۔ تو یہود نے کہا۔ ہم ہرگز قسم نہیں کھائیں گے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے انصار سے

کہا: کیا تم قسم اٹھاؤ گے؟ انصار نے کہا: ہم ہرگز قسم نہیں کھائیں گے۔ تو نبی کریم ﷺ نے اس مقتول کی دیت یہود کے ذمہ لگا دی۔ کیونکہ یہ انہی کے درمیان قتل ہوا تھا۔

(۳۷۵۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ: دَعَانِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَسَأَلَنِي عَنِ الْقَسَامَةِ ، فَقَالَ : إِنَّهُ قَدْ بَدَا لِي أَنْ أَرُدَّهَا ، إِنَّ الأَعْرَابِيَّ يَشْهَدُ ، وَالرَّجُلُ الْغَائِبُ يَجِيءُ فَيَشْهَدُ ، فَقُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ رَدَّهَا ، قَضَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْخُلَفَاءُ بَعْدَهُ.

(۳۷۵۹۲) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ مجھے عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے بلایا اور مجھ سے قسامت کے بارے میں سوال کیا۔ اور کہا کہ میرا خیال یہ ہو رہا ہے کہ میں اس کو رد کر دوں۔ ایک دیہاتی آکر گواہی دیتا ہے اور غیر موجود آدمی گواہی دیتا ہے۔ میں نے عرض کیا۔ اے امیر المؤمنین! آپ اس کو رد نہیں کر سکتے قسامت کے ذریعہ سے نبی کریم ﷺ نے فیصلہ فرمایا اور آپ ﷺ کے بعد خلفاء نے (بھی) فیصلہ فرمایا۔

(۳۷۵۹۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ الطَّائِيِّ ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ ، يُقَالُ لَهُ : سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ نَفَرًا مِنْ قَوْمِهِ انْطَلَقُوا إِلَى خَيْبَرَ ، فَتَفَرَّقُوا فِيهَا ، فَوَجَدُوا أَحَدَهُمْ قَتِيلاً ، فَقَالُوا لِلَّذِينَ وَجَدُوهُ عِنْدَهُمْ : قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا ، قَالُوا : مَا قَتَلْنَا ، وَلاَ عَلِمْنَا قَاتِلاً ، قَالَ : فَانْطَلَقُوا إِلَى نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالُوا : يَا نَبِيَّ اللهِ ، انْطَلَقْنَا إِلَى خَيْبَرَ فَوَجَدْنَا أَحَدَنَا قَتِيلاً ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْكُبْرَ الْكُبْرَ ، فَقَالَ لَهُمْ : تَأْتُونَ بِالْبَيِّنَةِ عَلَى مَنْ قَتَلَ ؟ قَالُوا : مَا لَنَا بَيِّنَةٌ ، قَالَ : فَيَحْلِفُونَ لَكُمْ ، قَالُوا : لاَ نَرْضَى بِأَيْمَانِ الْيَهُودِ ، فَكَرِهَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبْطِلَ دَمَهُ ، فَوَدَاهُ بِمِئَةٍ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ.

(۳۷۵۹۳) حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی قوم کے چند افراد خیبر کی طرف چلے۔ پس وہ وہاں سے منتشر ہو گئے۔ اور انہوں نے ایک فرد کو مقتول پایا۔ تو انہوں نے ان لوگوں سے جن کے ہاں مقتول پایا گیا تھا۔ کہ کہ تم نے ہمارے ساتھی کو قتل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: ہم نے قتل نہیں کیا اور نہ ہی ہمیں قاتل کا علم ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ پس یہ لوگ اللہ کے نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے عرض کیا۔ یا نبی اللہ ﷺ! ہم لوگ خیبر کی طرف چلے تو ہم نے اپنا ایک آدمی مقتول پایا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

آپ ﷺ نے ان (مقتول کی قوم) سے فرمایا: تم قتل کرنے والے کے خلاف گواہ پیش کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا۔ ہمارے پاس گواہ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر وہ لوگ تمہارے سامنے قسم اٹھائیں گے۔ ان لوگوں نے عرض کیا۔ ہم یہودیوں کی قسموں پر راضی نہیں ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے اس مقتول کے خون کو ضائع ہونا ناپسند فرمایا تو آپ ﷺ نے ایک صد اونٹ صدقہ کے بطور دیت ادا کئے۔

(۳۷۵۹۴) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ؛ أَنَّ حُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ ابْنَيْ مَسْعُودٍ ، وَعَبْدَ اللهِ ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَيْ فُلاَنٍ ، خَرَجُوا يَمْتَارُونَ بِخَيْبَرَ ، فَعُدِيَ عَلَى عَبْدِ اللهِ ، فَقُتِلَ ، قَالَ : فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تُقْسِمُونَ بِخَمْسِينَ وَتَسْتَحِقُّونَ ؟ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، كَيْفَ نُقْسِمُ وَلَمْ نَشْهَدْ ؟ قَالَ : فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُودُ ؟ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِذًا تَقْتُلُنَا يَهُودُ . قَالَ : فَوَدَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ.

(۳۷۵۹۴) حضرت عمرو بن شعیب اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت مسعود رضی اللہ عنہ کے پوتے حُویصہ، محیصہ اور فلاں کے بیٹے عبداللہ، عبدالرحمان خیبر کے علاقہ میں تلواریں سونتے ہوئے گئے وہاں حضرت عبداللہ پر جارحیت ہوئی اور وہ قتل ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں: انہوں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر فرمائی۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پچاس قسمیں اٹھاؤ اور استحقاق پیدا کرو؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کیسے قسمیں اٹھائیں حالانکہ ہم (وہاں) حاضر نہیں تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر یہود تمہیں سبکدوش کر دیں؟ (یعنی وہ قسمیں اٹھالیں) انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر یہود ہمیں قتل کر دیں گے (یعنی جھوٹی قسمیں کھالیا کریں گے)۔ راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے اس مقتول کی دیت ادا فرمائی۔

(۳۷۵۹۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ ، قَالَ : الْقَسَامَةُ حَقٌّ ، قَضَى بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بَيْنَمَا الأَنْصَارُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْهُمْ ، ثُمَّ خَرَجُوا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَإِذَا هُمْ بِصَاحِبِهِمْ يَتَشَحَّطُ فِي دَمِهِ ، فَرَجَعُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالُوا : قَتَلَتْنَا الْيَهُودُ ، وَسَمَّوْا رَجُلاً مِنْهُمْ ، وَلَمْ تَكُنْ لَهُمْ بَيِّنَةٌ ، فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : شَاهِدَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ ، حَتَّى أَدْفَعَهُ إِلَيْكُمْ بِرُمَّتِهِ ، فَلَمْ تَكُنْ لَهُمْ بَيِّنَةٌ ، فَقَالَ : اسْتَحِقُّوا بِخَمْسِينَ قِسَامَةٍ أَدْفَعْهُ إِلَيْكُمْ بِرُمَّتِهِ ؟ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّا نَكْرَهُ أَنْ نَحْلِفَ عَلَى غَيْبٍ فَأَرَادَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذَ قَسَامَةَ الْيَهُودِ بِخَمْسِينَ مِنْهُمْ ، فَقَالَتِ الأَنْصَارُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ الْيَهُودَ لاَ يُبَالُونَ الْحَلِفَ ، مَتَى مَا نَقْبَلُ هَذَا مِنْهُمْ يَأْتُون عَلَى آخِرِنَا ، فَوَدَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ تُقْبَلُ أَيْمَانُ الَّذِينَ يَدَّعُونَ الدَّمَ.

(۳۷۵۹۵) حضرت سلیمان بن یسار فرماتے ہیں کہ قسامت برحق ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ذریعہ سے فیصلہ فرمایا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انصار حاضر تھے کہ ان میں سے ایک انصاری رضی اللہ عنہ چلے گئے پھر (بعد میں) بقیہ انصار بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے چلے گئے۔ ناگہاں انہوں نے اپنے ساتھی کو خون میں لت پت دیکھا تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس آئے اور عرض

لیا۔ ہمیں یہودیوں نے قتل کیا ہے اور انہوں نے یہودیوں میں سے ایک شخص کا نام لیا لیکن ان کے پاس گواہ نہیں تھا۔ تو نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: تمہارے سوا دو گواہ ہوں تا کہ میں اس مسمّی شخص کو تمہارے حوالہ کر دوں؟ لیکن ان کے پاس گواہ نہیں تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم پچاس قسموں کے ذریعہ استحقاق پیدا کر لو تا کہ میں یہ شخص تمہارے حوالہ کر دوں؟ انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! ہم غیب کی بات پر قسم کھانے کو پسند نہیں کرتے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہود سے پچاس قسمیں لینے کا ارادہ فرمایا تو انصار رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! یہود قسموں کی کوئی پروا نہیں کرتے۔ جب ہم ان سے اس (مقتول پر قسموں) کو قبول کر لیں گے تو یہ کسی اور پر دست درازی کریں گے۔ پس نبی کریم ﷺ نے اس مقتول کی دیت اپنی طرف سے ادا فرمائی۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: خون کا دعویٰ کرنے والوں کی قسموں کو قبول نہیں کیا جائے گا۔

(١٠٤) صَلاَةُ الطَّوَافِ بَعْدَ صَلاَةِ الْفَجْرِ

فجر کی نماز کے بعد نماز طواف کرنے کا بیان

(٣٧٥٩٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بَابَاهُ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ أَنَّهُ قَالَ: يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ، لاَ تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى أَيَّ سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ، أَوْ نَهَارٍ.

(٣٧٥٩٦) حضرت جبیر بن مطعم، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے بنی عبد مناف! کسی شخص کو بھی اس گھر کے طواف سے منع نہ کرو اور نہ ہی رات، دن کی کسی گھڑی میں نماز پڑھنے سے منع کرو۔

(٣٧٥٩٧) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ طَافَ بِالْبَيْتِ بَعْدَ الْفَجْرِ، وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ.

(٣٧٥٩٧) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے فجر کے بعد بیت اللہ کا طواف کیا اور طلوع آفتاب سے قبل دو رکعات ادا فرمائیں۔

(٣٧٥٩٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ، وَابْنَ عَبَّاسٍ طَافَا بَعْدَ الْعَصْرِ وَصَلَّيَا.

(٣٧٥٩٨) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ دونوں کو عصر کے بعد طواف کرتے ہوئے اور نماز (طواف) پڑھتے ہوئے دیکھا۔

(٣٧٥٩٩) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ أَبِي شُعْبَةَ؛ أَنَّهُ رَأَى الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ قَدِمَا مَكَّةَ فَطَافَا بِالْبَيْتِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَصَلَّيَا.

(٣٧٥٩٩) حضرت ابو شعبہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ دونوں مکہ میں تشریف لائے اور دونوں نے عصر کے بعد بیت اللہ کا طواف کیا اور نماز (طواف) ادا کی۔

(۳۷٦۰۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَطُوفُ بَعْدَ الْعَصْرِ وَيُصَلِّي حَتَّى تَصْفَارَّ الشَّمْسُ.

(۳۷٦۰۰) حضرت ابوالطفیل ﷫ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ عصر کے بعد طواف کرتے تھے اور نماز (طواف بھی) ادا کرتے تھے یہاں تک سورج زرد ہو جائے۔

(۳۷٦۰۱) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ ، وَابْنَ الزُّبَيْرِ طَافَا بِالْبَيْتِ قَبْلَ صَلاَةِ الْفَجْرِ ، ثُمَّ صَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يُصَلِّي حَتَّى تَغِيبَ أَوْ تَطْلُعَ ، وَتُمَكِّنِ الصَّلاَةُ.

(۳۷٦۰۱) حضرت عطاء ﷫ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمر ﷜ اور ابن زبیر ﷜ کو دیکھا کہ انہوں نے فجر سے پہلے بیت اللہ طواف کیا پھر طلوع آفتاب سے قبل دونوں نے نماز (طواف) پڑھی۔

اور (امام) ابوحنیفہ ﷫ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: سورج کے طلوع یا غروب تک نماز نہیں پڑھے گا اور یہاں تک کہ نماز پڑھ سکے۔

(۱۰۵) شِرَاءُ السَّيْفِ الْمُحَلَّى بِنَوْعِ حِلْيَتِهِ

زیور سے مزین تلوار کو اسی قسم کے زیور کے عوض خریدنے کا بیان

(۳۷٦۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ أَبِي عِمْرَانَ ،يُحَدِّثُ عَنْ حَنَشٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ ، قَالَ : أُتِيَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ بِقِلاَدَةٍ فِيهَا خَرَزٌ مُعَلَّقَةٌ بِذَهَبٍ ابْتَاعَهَا رَجُلٌ بِسَبْعَةِ دَنَانِيرَ ، أَوْ بِتِسْعَةِ دَنَانِيرَ ، فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ : لاَ حَتَّى تُمَيِّزَ مَا بَيْنَهُمَا ، قَالَ : إِنَّمَا أَرَدْتُ الْحِجَارَةَ ، قَالَ : لاَ ، حَتَّى تُمَيِّزَ مَا بَيْنَهُمَا ، قَالَ : فَرَدَّهُ حَتَّى مَيَّزَ.

(۳۷٦۰۲) حضرت فضالہ بن عبید فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں خیبر کے دن ایک ہار لایا گیا جس میں سونے ساتھ لٹکے ہوئے موتی تھے۔ اس ہار کو ایک آدمی نے سات یا نو دیناروں کے عوض خریدا۔ پس یہ ہار آپ ﷺ کے پاس لایا گیا' اس کی خریداری کا تذکرہ بھی آپ ﷺ کے سامنے کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! یہاں تک کہ دونوں کو جدا جدا کیا جائے۔ کسی نے عرض کیا۔ آپ کا ارادہ پتھر کے بارے میں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! یہاں تک کہ یہ دونوں جدا جدا ہوں۔ راوی کہتے ہیں اس نے یہ ہار واپس کر دیا یہاں تک کہ (انہیں) جدا کر دیا گیا۔

(۳۷٦۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : أَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِأَرْضِ فَارِسَ : أَلاَّ تَبِيعُوا السُّيُوفَ فِيهَا حَلْقَةُ فِضَّةٍ بِدِرْهَمٍ.

(۳۷۶۰۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم فارس کے علاقہ میں تھے تو ہمیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط پہنچا۔ خبردار چاندی کے حلقہ والی تلواروں کو دراہم کے عوض نہ بیچو۔

(۳۷۶۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : سُئِلَ شُرَيْحٌ عَنْ طَوْقٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيهِ فُصُوصٌ ، قَالَ : تُنْزَعُ الْفُصُوصُ ، ثُمَّ يُبَاعُ الذَّهَبُ وَزْنًا بِوَزْنٍ.

(۳۷۶۰۴) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شریح رحمہ اللہ سے سونے کے طوق کے بارے میں پوچھا گیا جس میں نگینے بھی ہوں؟ انہوں نے فرمایا۔ نگینوں کو جدا کردیا جائے گا پھر سونے کو برابر سرابر بیچ دیا جائے گا۔

(۳۷۶۰٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ كَانَ يَكْرَهُ شِرَاءَ السَّيْفِ الْمُحَلَّى إِلاَّ بِعَرَضٍ.

(۳۷۶۰۵) حضرت محمد رحمہ اللہ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ محلّی (زیور سے مزین) تلوار کو سامان کے عوض کے علاوہ بیچنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۳۷۶۰٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ شِرَاءَ السَّيْفِ الْمُحَلَّى بِفِضَّةٍ ، وَيَقُولُ : اشْتَرِهِ بِذَهَبٍ يَدًا بِيَدٍ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَشْتَرِيَهِ بِالدَّرَاهِمِ.

(۳۷۶۰۶) حضرت زہری رحمہ اللہ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ مزین تلوار کو چاندی کے عوض بیچنے کو مکروہ سمجھتے تھے اور فرماتے تھے کہ مزین تلوار (سونے کے زیور والی) کو سونے کے عوض نقد خریدو۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی اس کو دراہم کے عوض خریدے۔

(۱۰٦) قَضَاءُ الأَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ

ظہر سے پہلے والی چار رکعات پڑھنے کا بیان

(۳۷۶۰۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ هِلاَلٍ الْوَزَّانِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَاتَتْهُ أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ صَلاَّهَا بَعْدَهَا.

(۳۷۶۰۷) حضرت عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ روایت بیان کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہر سے پہلے والی چار رکعات فوت ہو جاتی تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں بعد میں پڑھ لیتے تھے۔

(۳۷۶۰۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا فَاتَتْهُ أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ صَلاَّهَا بَعْدَهَا.

(۳۷۶۰۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کے بارے میں منقول ہے کہ جب ان سے ظہر کی پہلی چار رکعات فوت ہو جاتی تھیں تو وہ انہیں بعد میں ادا فرما لیتے تھے۔

(٣٧٦٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَوْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ :مَنْ فَاتَتْهُ أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ ، فَلْيُصَلِّهَا بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ يُصَلِّيهَا وَلاَ يَقْضِيهَا.

(۳۷۶۰۹) حضرت عمرو بن میمون ویشید بیان فرماتے ہیں کہ جس شخص کی ظہر سے پہلے والی چار رکعات فوت ہو جائیں تو اُسے چاہیے کہ (ظہر کے بعد والی) دو رکعات کے بعد ان کی قضا کر لے۔

اور (امام) ابوحنیفہ ویشید کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: ان چار رکعات کو نہیں پڑھے گا اور نہ ہی ان کی قضا کرے گا۔

(١٠٧) الصَّلاَةُ عَلَى الشَّهِيدِ

شہید کا جنازہ پڑھنے کا بیان

(٣٧٦١٠) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ؛ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ ، وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ ، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ ، وَلَمْ يُغَسَّلُوا.

(۳۷۶۱۰) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے شہداء کو ایک قبر میں دو دو کو جمع فرمایا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ان کے خون سمیت دفن کرنے کا حکم ارشاد فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر جنازہ نہیں پڑھایا۔ اور نہ ہی ان کو غسل دیا گیا۔

(٣٧٦١١) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ ، مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَمْزَةَ وَقَدْ جُدِعَ وَمُثِّلَ بِهِ ، فَقَالَ :لَوْلاَ أَنْ تَجِدَ صَفِيَّةُ لَتَرَكْتُهُ حَتَّى يَحْشُرَهُ اللَّهُ مِنْ بُطُونِ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ ، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنَ الشُّهَدَاءِ ، وَقَالَ :أَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمَ الْيَوْمَ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :يُصَلَّى عَلَى الشَّهِيدِ.

(۳۷۶۱۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اُحد کا دن تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور ان کے ناک کو کاٹ دیا گیا تھا اور ان کو مثلہ بنا دیا گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ بات نہ ہوتی کہ (ان کو) صفیہ پالے گی تو میں ان کو (یونہی) چھوڑ دیتا یہاں تک کہ اللہ پاک ان کو درندوں اور پرندوں کے پیٹوں سے جمع فرماتے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء میں سے کسی پر جنازہ نہیں پڑھایا۔ اور فرمایا: میں آج تم پر گواہ ہوں۔

اور (امام) ابوحنیفہ ویشید کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: شہید پر جنازہ پڑھا جائے گا۔

(۱۰۸) تَخْلِيلُ اللِّحْيَةِ

داڑھی کا خلال کرنے کا بیان

(۳۷۶۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ تَوَضَّأَ وَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ ، فَقُلْتُ لَهُ ؟ فَقَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ.

(۳۷۶۱۲) حضرت حسان بن بلال فرماتے ہیں کہ میں نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کیا اور اپنی داڑھی میں خلال کیا۔ میں نے ان سے کہا: تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کرتے دیکھا ہے۔

(۳۷۶۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُثْمَانَ تَوَضَّأَ فَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ ثَلَاثًا ، ثُمَّ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ.

(۳۷۶۱۳) حضرت ابو وائل بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کیا اور اپنی داڑھی کا تین مرتبہ خلال فرمایا۔ پھر فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کرتے ہوئے دیکھا۔

(۳۷۶۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ.

(۳۷۶۱۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ اپنی داڑھی کا خلال کیا کرتے تھے۔

(۳۷٦۱٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ.

(۳۷۶۱۵) حضرت ابو حمزہ سے منقول ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اپنی داڑھی کا خلال کرتے دیکھا۔

(۳۷٦۱٦) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِي مَعْنٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَنَسًا يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ.

(۳۷۶۱۶) حضرت ابو معن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو اپنی داڑھی کا خلال کرتے دیکھا۔

(۳۷٦۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ.

(۳۷۶۱۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ اپنی داڑھی کا خلال کیا کرتے تھے۔

(۳۷٦۱۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سُلَيْمٍ الْبَاهِلِيِّ ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا أُمَامَةَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ، وَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ ، وَقَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ.

(۳۷۶۱۸) حضرت ابو غالب فرماتے ہیں کہ میں نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے تین تین مرتبہ وضو کیا اور اپنی داڑھی کا خلال کیا۔ اور کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کرتے دیکھا ہے۔

(۳۷٦۱۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّلَ لِحْيَتَهُ.

(۳۷۶۱۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی داڑھی کا خلال فرمایا۔

(٣٧٦٢٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمَّازٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أَتَانِي جِبْرِيلُ ، فَقَالَ : إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ لِحْيَتَكَ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ كَانَ لاَ يَرَى تَخْلِيلَ اللِّحْيَةِ.

(۳۷۶۲۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل آئے اور انہوں نے فرمایا: جب آپ وضو کریں تو اپنی داڑھی کا خلال کیا کریں۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: وہ داڑھی کا خلال کرنے کی رائے نہیں رکھتے تھے۔

(١٠٩) الْقِرَائَةُ فِي الْوِتْرِ

وتروں میں قراءت کا بیان

(٣٧٦٢١) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِـ : ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ ، وَ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ ، وَ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾.

(۳۷۶۲۱) حضرت سعید بن عبد الرحمان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتروں میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ اور ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ پڑھا کرتے تھے۔

(٣٧٦٢٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ ، حَدَّثَنَا أَبِي ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ ذَرٍّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِـ : ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ ، وَ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ ، وَ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾.

(۳۷۶۲۲) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ اور ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ کے ساتھ وتر پڑھا کرتے تھے۔

(٣٧٦٢٣) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِثَلاَثٍ ، يَقْرَأُ فِيهِنَّ بِـ : ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ ، وَ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ ، وَ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾.

(۳۷۶۲۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین سورتوں کے ساتھ وتر پڑھتے تھے۔ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ اور ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ کے ساتھ۔

(٣٧٦٢٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْتَرَ بِـ : ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾.

. وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ كَرِهَ أَنْ يَخُصَّ سُورَةً يَقْرَأُ بِهَا فِي الْوِتْرِ.

(۳۷۶۲۴) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ کے ساتھ وتر پڑھے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: وتروں میں پڑھنے کے لئے کوئی سورت خاص کرنا مکروہ ہے۔

(١١٠) الْقِرَاءَةُ فِي الْجُمُعَةِ وَالْعِيدَيْنِ

جمعہ اور عیدین میں قراءت کا بیان

(٣٧٦٢٥) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ، قَالَ : اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِينَةِ وَخَرَجَ إِلَى مَكَّةَ ، فَصَلَّى بِنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ ، فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ فِي السَّجْدَةِ الأُولَى ، وَفِي الآخِرَةِ : (إِذَا جَائَكَ الْمُنَافِقُونَ). قَالَ عُبَيْدُ اللهِ : فَأَدْرَكْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ حِينَ انْصَرَفَ ، فَقُلْتُ : إِنَّكَ قَرَأْتَ بِسُورَتَيْنِ كَانَ عَلِيٌّ رَحِمَهُ اللهِ يَقْرَأُ بِهِمَا فِي الْكُوفَةِ ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمَا.

(۳۷۶۲۵) حضرت عبداللہ بن ابورافع سے روایت ہے کہ مروان نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں امیر مقرر کیا اور خود مکہ کی طرف نکل گیا تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں جمعہ پڑھایا۔ پہلی رکعت میں سورۃ جمعہ قراءت فرمائی اور دوسری رکعت میں ﴿إِذَا جَائَكَ الْمُنَافِقُونَ﴾ عبیداللہ کہتے ہیں۔ جب آپ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوگئے تو میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور میں نے کہا۔ بے شک آپ نے (آج) وہ دوسورتیں قراءت کی ہیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ میں پڑھا کرتے تھے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دونوں سورتیں پڑھتے سنا ہے۔

(٣٧٦٢٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أُنَاسٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، أُرَى فِيهِمْ أَبَا جَعْفَرٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ ، وَالْمُنَافِقِينَ ، فَأَمَّا سُورَةُ الْجُمُعَةِ : فَيُبَشِّرُ بِهَا الْمُؤْمِنِينَ وَيُحَرِّضُهُمْ ، وَأَمَّا سُورَةُ الْمُنَافِقِينَ : فَيُؤْيِسُ بِهَا الْمُنَافِقِينَ وَيُوَبِّخُهُمْ.

(۳۷۶۲۶) حضرت حکم رحمہ اللہ ، مدینہ کے کچھ لوگوں سے ، میرے خیال میں ان میں ابوجعفر بھی ہیں۔ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ میں سورۃ جمعہ اور منافقون کی قراءت فرماتے تھے۔ سورۃ جمعہ کے ذریعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مؤمنین کو بشارت دیتے اور ابھارتے تھے اور سورۃ منافقین کے ذریعہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم منافقین کو مایوس کرتے اور ڈانٹتے تھے۔

(٣٧٦٢٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ

بَشِيرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ ، وَفِي الْجُمُعَةِ بِـ : ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ ، وَ ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ ، وَإِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدَانِ فِي يَوْمٍ قَرَأَ بِهِمَا فِيهِمَا.

(۳۷۶۲۷) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ کی نماز میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ اور ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ کی قراءت کیا کرتے تھے اور جب دو عیدیں (جمعہ اور عید) ایک دن میں جمع ہو جاتی تو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں میں یہ دونوں سورتیں قراءت فرماتے۔

(۳۷۶۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ بِنَحْوِ حَدِيثِ جَرِيرٍ.

(۳۷۶۲۸) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی ایک روایت نقل کرتے ہیں۔

(۳۷۶۲۹) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ زَيْدٍ ، عَنْ سَمُرَةَ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ بِـ : ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ ، وَ ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾.

(۳۷۶۲۹) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ اور ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ کی قراءت فرماتے تھے۔

(۳۷۶۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، يَقُولُ : خَرَجَ عُمَرُ يَوْمَ عِيدٍ ، فَسَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ : بِأَيِّ شَيْءٍ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْيَوْمِ ؟ فَقَالَ : بِـ : (ق) وَ (اقْتَرَبَتْ).

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ كَرِهَ أَنْ تُخَصَّ سُورَةٌ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ وَالْعِيدَيْنِ.

(۳۷۶۳۰) حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عید کے روز باہر نکلے تو ابو واقد لیثی نے پوچھا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دن کیا چیز قراءت کرتے تھے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ق اور اقتربت۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: جمعہ اور عیدین کے لئے سورت کا تعین مکروہ ہے۔

(۱۱۱) الْمَذْيُ وَأَثَرُ الِاحْتِلَامِ فِي الثَّوْبِ

کپڑے میں مذی اور احتلام کے اثر کا بیان

(۳۷۶۳۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ السَّبَّاقِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ، قَالَ : كُنْتُ أَلْقَى مِنَ الْمَذْيِ شِدَّةً ، فَكُنْتُ أُكْثِرُ الْغُسْلَ مِنْهُ ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ ذَلِكَ الْوُضُوءُ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، فَكَيْفَ بِمَا يُصِيبُ

ثَوْبِي ؟ قَالَ :إِنَّمَا يَكْفِيكَ كَفٌّ مِنْ مَاءٍ تَنْضَحُ بِهِ مِنْ ثَوْبِكَ حَيْثُ تَرَى أَنَّهُ أَصَابَ.

(۳۷۶۳۱) حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ مجھے مذی کی وجہ سے بڑی تکلیف تھی اور میں اس کی وجہ سے بکثرت غسل کرتا تھا۔ میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں مذی سے وضو ہی کفایت کر دے گا۔ حضرت سہل فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جو میرے کپڑوں کو لگ گئی ہے اس کا کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک چُلو پانی تجھے کافی ہے۔ اس کو تو اپنے کپڑوں کے اس حصہ پر چھڑک دے جہاں تیرے گمان کے مطابق مذی لگی ہے۔

(٣٧٦٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :إِذَا أَجْنَبَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبِهِ ، فَرَأَى فِيهِ أَثَرًا فَلْيَغْسِلْهُ ، فَإِنْ لَمْ يَرَ فِيهِ أَثَرًا فَلْيَنْضَحْهُ بِالْمَاءِ.

(۳۷۶۳۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی کسی کپڑے میں جنبی ہو جائے تو پھر وہ اس کپڑے میں اثرات دیکھے تو اس کپڑے کو دھو لینا چاہیے اور اگر کپڑے میں اثرات نہ دیکھے تو پھر اس پر پانی (ہی) چھڑک دے۔

(٣٧٦٣٣) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْحَيِّ لأَبِي مَيْسَرَةَ :إِنِّي أُجْنِبُ فِي ثَوْبِي، فَأَنْظُرُ فَلاَ أَرَى شَيْئًا ؟ قَالَ :إِذَا اغْتَسَلْتَ فَتَلَفَّفْ بِهِ وَأَنْتَ رَطْبٌ ، فَإِنَّ ذَلِكَ يُجْزِئُكَ.

(۳۷۶۳۳) حضرت ابواسحاق فرماتے ہیں کہ قبیلہ کے ایک آدمی نے ابومیسرہ سے کہا۔ میں اپنے کپڑوں میں (ہی) جنبی ہوا پس میں نے (کپڑوں کو) دیکھا تو مجھے کوئی چیز نظر نہیں آئی؟ ابومیسرہ نے کہا۔ جب تم غسل کرو اور کپڑے پہن لو اس حال میں کہ تم تر ہو تو تمہارے لئے یہی کافی ہے۔

(٣٧٦٣٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَحْتَلِمُ فِي الثَّوْبِ فَلاَ يَدْرِي أَيْنَ مَوْضِعُهُ ، قَالَ : يَنْضَحُ الثَّوْبَ بِالْمَاءِ.

(۳۷۶۳۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس آدمی کے بارے میں جس کو کپڑوں میں احتلام ہوا ہو اور اس کو احتلام کی جگہ معلوم نہ ہو۔ منقول ہے کہ یہ آدمی کپڑے پر پانی چھڑک لے گا۔

(٣٧٦٣٥) حَدَّثَنَا مَحْبُوبٌ الْقَوَارِيرِيُّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ حَبِيبٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ :سَأَلَهُ رَجُلٌ ، قَالَ :إِنِّي أَحْتَلِم فِي ثَوْبِي ؟ قَالَ :اغْسِلْهُ ، قَالَ :خَفِيَ عَلَيَّ ، قَالَ :رُشَّهُ بِالْمَاءِ.

(۳۷۶۳۵) حضرت سالم رحمہ اللہ کے بارے میں روایت ہے کہ ان سے ایک آدمی نے پوچھا۔ مجھے میرے کپڑوں میں احتلام ہوا ہے؟ انہوں نے فرمایا: کپڑوں کو دھو لو۔ سائل نے کہا۔ وہ (احتلام والا حصہ) مجھ پر مخفی ہو گیا ہے۔ حضرت سالم رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر پانی چھڑک دو۔

(٣٧٦٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الصَّلْتِ ؛ أَنَّ عُمَرَ نَضَحَ مَا لَمْ يَرَ.

(۳۷۶۳۶) حضرت زبید بن صلت روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نہ دکھائی دینے کی صورت میں چھڑکاؤ کرتے تھے۔

(۳۷۶۳۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : إِنْ أَضْلَلْتَ فَانْضَحْ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يَنْضَحُهُ ، وَلاَ يَزِيدُه الْمَاءُ إِلاَّ شَرًّا.

(۳۷۶۳۷) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ اگر تمہیں (موضع احتلام) بھول جائے تو چھڑکاؤ کرلو۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس کپڑے پر چھڑکاؤ نہیں کرے گا۔ پانی (کا چھڑکاؤ) نجاست کو زیادہ ہی کرے گا (کم نہیں کرے گا)

(۱۱۳) الصَّلاَةُ أَثْنَاءَ الْخُطْبَةِ

خطبہ کے دوران نماز کا بیان

(۳۷۶۳۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ، فَقَالَ لَهُ: صَلَّيْتَ؟ قَالَ: لاَ، قَالَ: صَلِّ رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزْ فِيهِمَا.

(۳۷۶۳۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ سُلیک غطفانی حاضر ہوئے درانحالیکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: تم نے نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے عرض کیا۔ نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو رکعات پڑھو اور ان میں تخفیف کرلو۔

(۳۷۶۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : إِذَا جِئْتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ ، فَإِنْ شِئْتَ صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ ، وَإِنْ شِئْتَ جَلَسْتَ.

(۳۷۶۳۹) حضرت ابی مجلز سے منقول ہے کہ جب تم جمعہ کے دن آؤ اور امام خطبہ دے رہا ہو تو اگر تم چاہو تو دو رکعات پڑھ لو اور اگر چاہو تو بیٹھ جاؤ۔

(۳۷۶٤۰) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ يَجِيءُ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ.

(۳۷۶۴۰) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ تشریف لائے جب کہ امام خطبہ دے رہا ہوتا تھا تو وہ دو رکعات نماز ادا کرتے۔

(۳۷۶٤۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ ، وَأَبُو حُرَّةَ ، وَيُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ يَتَجَوَّزُ فِيهِمَا.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يُصَلِّيَ.

(۳۷۶۴۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ سُلیک غطفانی رضی اللہ عنہ آئے جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز خطبہ ارشاد فرمار ہے تھے۔انہوں نے دورکعات ادا نہیں کی تھیں۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم فرمایا کہ وہ دو رکعات پڑھیں اور ان میں تخفیف کریں۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: (دوران خطبہ) نماز نہیں پڑھے گا۔

(۱۱۳) قَضَاءُ الْقَاضِي بِشُهُودِ زُورٍ

قاضی کا جھوٹے گواہوں کی بنیاد پر فیصلہ کرنے کا بیان

(٣٧٦٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ، وَإِنَّمَا أَقْضِي بَيْنَكُمْ عَلَى نَحْوِ مِمَّا أَسْمَعُ مِنْكُمْ ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلاَ يَأْخُذْهُ ، فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنْ نَارٍ ، يَأْتِي بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۷۶۴۲) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ میری طرف جھگڑے لے کر آتے ہو اور ہوسکتا ہے کہ تم میں سے بعض، بعض سے بہتر اپنی حجت بیان کرسکتا ہو۔اور میں تو تمہارے درمیان اسی کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں جو میں سُنتا ہوں۔پس جس کے لئے میں اس کے بھائی کے حصہ میں سے (کسی شئی کا) فیصلہ کروں تو وہ اس کو نہ لے۔کیونکہ (اس صورت میں) میں اس کے لئے آگ کا ایک ٹکڑا کاٹ رہا ہوں جس کے ساتھ وہ بروز قیامت حاضر ہوگا۔

(٣٧٦٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : جَاءَ رَجُلاَنِ مِنَ الأَنْصَارِ يَخْتَصِمَانِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوَارِيثَ بَيْنَهُمَا قَدْ دَرَسَتْ ، لَيْسَتْ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ ، وَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ ، وَإِنَّمَا أَقْضِي بَيْنَكُمْ ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلاَ يَأْخُذْهُ ، فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ ، يَأْتِي بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، قَالَتْ :فَبَكَى الرَّجُلاَنِ ، وَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا :حَقِّي لأَخِي يَا رَسُولَ اللهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَمَا إِذْ فَعَلْتُمَا ، فَاذْهَبَا فَاقْتَسِمَا ، وَتَوَخَّيَا الْحَقَّ ، ثُمَّ اسْتَهِمَا ، ثُمَّ لِيُحَلِّلْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا صَاحِبَهُ.

(۳۷۶۴۳) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ انصار میں سے دو آدمی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں باہم ایک قدیم وراثت کا، جس پر ان کے پاس گواہ نہیں تھے۔جھگڑا لے کر آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک تم لوگ میرے پاس جھگڑا لے کر آتے ہو اور میں تو ایک بشر ہوں ہوسکتا ہے کہ تم میں سے بعض، بعض سے بہتر اپنی حجت بیان کرسکتا ہو اور میں تمہارے درمیان فیصلہ کردوں پس جس شخص کے لئے میں اس کے بھائی کے حق میں سے کسی شئی کا فیصلہ کردوں تو وہ اُسے نہ لے۔(اس

صورت میں) میں اس کے لئے آگ کا ایک ٹکڑا کاٹ رہا ہوں جس کے ساتھ وہ بروز قیامت حاضر ہوگا۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ پس دونوں آدمی رو پڑے اور ہر ایک نے ان میں سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا حق میرے بھائی کے لئے ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اس پر راضی ہو تو جاؤ اور تقسیم کرلو اور ایک دوسرے کا حق پورا پورا ادا کرو اور ہر ایک اپنے بھائی کو معاف کرے۔

(٣٧٦٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ ، فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لَوْ أَنَّ شَاهِدَيْ زُورٍ شَهِدَا عِنْدَ الْقَاضِي عَلَى رَجُلٍ بِطَلَاقِ امْرَأَتِهِ ، فَفَرَّقَ الْقَاضِي بَيْنَهُمَا بِشَهَادَتِهِمَا ، أَنَّهُ لَا بَأْسَ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا أَحَدُهُمَا.

(۳۷۶۴۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں ایک بشر ہوں اور ہوسکتا ہے کہ تم میں سے بعض، بعض سے بہتر انداز میں اپنی حجت بیان کرسکتا ہو۔ پس جس کو میں اس کے بھائی کے حق میں سے فیصلہ کر کے دوں تو میں اس کے لئے آگ کا ٹکڑا کاٹ رہا ہوں۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اگر دو جھوٹے گواہ قاضی کے ہاں کسی آدمی کی بیوی کو طلاق پر گواہی دیں اور قاضی ان کی شہادت کی بنیاد پر میاں بیوی کے درمیان تفریق کردے تو جھوٹے گواہوں میں سے کسی ایک کو عورت کے ساتھ شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(١١٤) هَلْ تُقْتَلُ الْمَرْأَةُ إِذَا ارْتَدَّتْ ؟

کیا اگر عورت مرتد ہو جائے تو اس کو قتل کیا جائے گا؟

(٣٧٦٤٥) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ.

(۳۷۶۴۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے دین کو بدل لے تو اس کو قتل کردو۔

(٣٧٦٤٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ : الثَّيِّبُ الزَّانِي ، وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ ، وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ.

(۳۷۶۴۶) حضرت عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مردِ مسلم جو یہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی

معبود نہیں ہے اور میں (محمد ﷺ) اللہ کا رسول ہوں۔ کا خون تین چیزوں میں سے کسی ایک بغیر حلال نہیں ہے۔ شادی شدہ زانی، جان کے بدلہ میں جان اور اپنے دین کو چھوڑنے والا اور جماعت سے جدائی کرنے والا۔

(٣٧٦٤٧) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ فِي الْمُرْتَدَّةِ: تُسْتَتَابُ، فَإِنْ تَابَتْ، وَإِلاَّ قُتِلَتْ.

(۳۷۶۴۷) حضرت حسن رحمہ اللہ سے مرتد عورت کے بارے میں منقول ہے کہ اس سے توبہ کرنے کو کہا جائے گا اگر وہ توبہ کر لے تو ٹھیک۔ وگرنہ اس کو قتل کر دیا جائے گا۔

(٣٧٦٤٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: تُقْتَلُ.

(۳۷۶۴۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مرتد عورت کو قتل کیا جائے گا۔

(٣٧٦٤٩) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، قَالَ: تُقْتَلُ.
- وَذَكَرُوا أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ: لاَ تُقْتَلُ إِذَا ارْتَدَّتْ.

(۳۷۶۴۹) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مرتد عورت کو قتل کیا جائے گا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول لوگ یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اگر عورت مرتد ہو جائے تو اس کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

(١١٥) الصَّلاَةُ فِي خُسُوفِ الْقَمَرِ

چاند گرہن میں نماز پڑھنے کا بیان

(٣٧٦٥٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ، أَوِ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ، لاَ يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ، فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَصَلُّوا حَتَّى تَنْجَلِيَ.

(۳۷۶۵۰) حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں سورج یا چاند گرہن ہو گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ یہ لوگوں میں کسی کی موت پر گرہن نہیں ہوتے پس اگر ایسا ہو تو تم گرہن چھٹنے تک نماز پڑھو۔

(٣٧٦٥١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: حَدَّثَنِي فُلاَنُ بْنُ فُلاَنٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ كُسُوفَ الشَّمْسِ آيَةٌ مِنْ آيَاتِ اللهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلاَةِ.

(۳۷۶۵۱) حضرت عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ، فلاں بن فلاں سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ سورج کا گرہن ہونا اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے پس جب تم اس کو دیکھو تو نماز کی طرف پناہ پکڑو۔

(٣٧٦٥٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

صَلَاةُ الآيَاتِ سِتُّ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ.

(۳۷۶۵۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ خسوف وکسوف کی نماز چار سجدوں میں چھ رکعات ہیں۔

(۳۷۶۵۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ؛ إِذَا فَزِعْتُم مِنْ أُفُقٍ مِنْ آفَاقِ السَّمَاءِ، فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلَاةِ.

(۳۷۶۵۳) حضرت علقمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جب تمہیں آسمان کے افق میں سے کچھ گھبراہٹ ہو تو تم نماز کی طرف پناہ پکڑو۔

(۳۷۶۵٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي كُسُوفٍ نَحْوًا مِنْ صَلَاتِكُمْ، يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ.
- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ: لَا يُصَلَّى فِي كُسُوفِ الْقَمَرِ.

(۳۷۶۵٤) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسوف میں تمہاری نماز کی طرح نماز پڑھتے تھے (اس میں) رکوع، سجدہ کرتے تھے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: چاند گرہن میں نماز نہیں پڑھی جائے گی۔

(۱۱۶) الأَذَانُ وَالإِقَامَةُ عِنْدَ قَضَاءِ الْفَائِتَةِ

فوت شدہ نمازوں کی ادائیگی پر اذان واقامت کہنے کا بیان

(۳۷۶۵٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: شَغَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكُونَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَنْ أَرْبَعِ صَلَوَاتٍ، قَالَ: فَأَمَرَ بِلَالًا، فَأَذَّنَ وَأَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ.

(۳۷۶۵۵) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خندق کے دن مشرکین نے چار نمازوں سے مشغول (بجنگ) کئے رکھا۔ راوی کہتے ہیں: پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ انہوں نے اذان کہی اور اقامت کہی اور ظہر کی نماز پڑھی پھر انہوں نے اقامت کہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی پھر انہوں نے اقامت کہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز پڑھی پھر انہوں نے اقامت کہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز پڑھی۔

(۳۷۶۵٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: حُبِسْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَنِ الظُّهْرِ، وَالْعَصْرِ، وَالْمَغْرِبِ، وَالْعِشَاءِ، حَتَّى كُفِينَا ذَلِكَ، وَذَلِكَ قَوْلُ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا﴾، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ، فَصَلَّى الظُّهْرَ كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا قَبْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ أَقَامَ، فَصَلَّى

الْعَصْرَ كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا قَبْلَ ذَلِكَ ، ثُمَّ أَقَامَ الْمَغْرِبَ ، فَصَلاَّهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا قَبْلَ ذَلِكَ ، ثُمَّ أَقَامَ الْعِشَاءَ ، فَصَلاَّهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا قَبْلَ ذَلِكَ ، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ :﴿فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالاً ، أَوْ رُكْبَانًا﴾.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :إِذَا فَاتَتْهُ الصَّلَوَاتُ لَمْ يُؤَذِّنْ فِي شَيْءٍ مِنْهَا ، وَلَمْ يُقِمْ.

(۳۷۶۵۶) حضرت عبدالرحمٰن بن ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہمیں خندق کے دن ظہر، عصر، مغرب اور عشاء سے روکے رکھا گیا (یعنی مشرکین نے روک رکھا) یہاں تک کہ ہماری اس بارے میں کفایت کردی گئی اور اس بارے میں ارشاد خداوندی ہے۔ ﴿وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا﴾ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے اقامت کہی پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر ادا کی جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پہلے ظہر پڑھا کرتے تھے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب ادا کی جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پہلے مغرب پڑھتے تھے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عشاء کے لئے اقامت کہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز پڑھی جس طرح کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پہلے عشاء پڑھا کرتے تھے۔ اور یہ واقعہ ﴿فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالاً، أَوْ رُكْبَانًا﴾ کے اترنے سے پہلے کا ہے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: جب آدمی کی کئی نمازیں فوت ہوجائیں تو ان میں سے کسی کے لئے اذان کہی جائے گی اور نہ اقامت کہی جائے گی۔

(۱۱۷) الْبُرُّ بِالْبُرِّ، مِثْلاً بِمِثْلٍ، يَدًا بِيَدٍ

گندم کو گندم کے عوض برابر اور نقد دینے کا بیان

(۳۷۶۵۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، سَمِعَ مَالِكَ بْنَ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ، يَقُولُ :سَمِعْتُ عُمَرَ ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا ، إِلاَّ هَاءَ وَهَاءَ ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا ، إِلاَّ هَاءَ وَهَاءَ.

(۳۷۶۵۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گندم، گندم کے عوض سود ہے ہاں اگر یوں اور یوں ہو (یعنی نقد ہو) اور جو، جو کے عوض سود ہے۔ ہاں اگر یوں اور یوں ہو (یعنی نقد ہو)

(۳۷۶۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ ، مِثْلاً بِمِثْلٍ ، يَدًا بِيَدٍ.

(۳۷۶۵۸) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو، جو کے عوض برابر اور نقد دیئے جائیں گے۔

(٣٧٦٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِي ، عَنْ أَبِي سَعِيد الْخُدْرِيِّ ، قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:الْبُرُّ بِالْبُرِّ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ، مِثْلاً بِمِثْلٍ، يَدًا بِيَدٍ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ كَانَ يَقُولُ :لَا بَأْسَ بِبيعِ الْحِنطَةِ الغَائِبَةِ بِعَينِها بِالْحِنطَةِ الْحَاضِرَةِ.

(٣٧٦٥٩) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گندم، گندم کے عوض برابر اور نقد (بیع) ہوگی اور جو، جو کے عوض برابر اور نقد دیئے جائیں گے۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: وہ فرمایا کرتے تھے کہ غیر موجود گندم کو حاضر گندم کے عوض بیچنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(١١٨) هَلْ تَجُوزُ الصَّدَقَةُ عَلَى الْفَقِيرِ الْقَادِرِ عَلَى الْكَسْبِ ؟

کیا اس فقیر پر صدقہ زکوۃ درست ہے جو کمائی پر قادر ہو؟

(٣٧٦٦٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ :الصَّدَقَةُ لَا تَحِلُّ لِغَنِيٍّ ، وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ.

(٣٧٦٦٠) حضرت حُبشی بن جنادہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا۔ صدقہ غنی کے لئے حلال نہیں ہے۔ اور نہ ہی طاقت ور صحت مند کے لئے حلال ہے۔

(٣٧٦٦١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ ، وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ.

(٣٧٦٦١) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ غنی کے لئے حلال نہیں ہے اور نہ ہی طاقت ور، صحت مند کے لئے حلال ہے۔

(٣٧٦٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَن رَيْحَانَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ ، وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ رَخَّصَ فِي الصَّدَقَةِ عَلَيْهِ ، وَقَالَ :جَائِزَةٌ.

(٣٧٦٦٢) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ (زکوۃ) غنی کے لئے حلال نہیں ہے اور نہ ہی طاقت ور صحت مند کے لئے حلال ہے۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ ایسے شخص پر صدقہ کرنے میں رخصت دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ جائز ہے۔

(۱۱۹) النَّهْيُ عَنْ بَيْعٍ وَشَرْطٍ

خریداری اور شرط لگانے کی ممانعت کا بیان

(٣٧٦٦٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لَهُ :قَدْ أَخَذْتُ جَمَلَكَ بِأَرْبَعَةِ دَنَانِيرَ ، وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ. (مسلم ۱۲۲۴۔ احمد ۳۹۷)

(۳۷۶۶۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: میں نے تیرا اونٹ چار دینار میں لے لیا ہے اور تیرے لئے اس کی پشت (سواری کرنے کا حق) ہے مدینہ تک۔

(٣٧٦٦٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :بِعْتُهُ مِنْهُ بِأُوقِيَّةٍ ، وَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلاَنَهُ إِلَى أَهْلِي ، فَلَمَّا بَلَغْتُ الْمَدِينَةَ أَتَيْتُهُ ، فَنَقَدَنِي ، وَقَالَ :أَتُرَانِي إِنَّمَا مَاكَسْتُكَ لآخُذَ جَمَلَكَ وَمَالَكَ؟ فَهُمَا لَكَ.

- وَذَكَرُوا أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ كَانَ لاَ يَرَاهُ.

(۳۷۶۶۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اس (اونٹ) کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر چند اوقیہ کے عوض بیچ دیا اور میں نے اپنے گھر تک اس جانور کی سواری کا (اپنے لئے) استثناء کر لیا۔ پس جب مدینہ پہنچا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رقم مجھے دے دی اور فرمایا۔ تم میرے بارے میں کیا خیال کرتے ہو کہ میں تم سے قیمت اس لئے کم کروا رہا ہوں کہ میں تمہارے اونٹ بھی لے لوں اور مال بھی؟ پس یہ دونوں تمہارے ہیں۔

اور لوگ بیان کرتے ہیں کہ (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی اس مسئلہ میں یہ رائے نہ تھی۔

(۱۲۰) مَنْ وَجَدَ مَتَاعَهُ عِنْدَ مُفْلِسٍ

جو شخص اپنا سامان کسی مفلس کے پاس پائے (تو......)؟

(٣٧٦٦٥) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنْ وَجَدَ مَتَاعَهُ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ أَفْلَسَ ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :هُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ.

(۳۷۶۶۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اپنا سامان کسی مفلس کے پاس پائے تو یہ اس کا زیادہ حق دار ہے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: یہ بھی (دیگر) قرض خواہوں کے طریقہ پر ہوگا۔

(۱۳۱) الْمُزَارَعَةُ

مزارعت کا بیان

(۳۷۶۶۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا خَرَجَ مِنْ زَرْعٍ ، أَوْ تَمْرٍ. (مسلم ۱۱۸۶)

(۳۷۶۶۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل خیبر کے ساتھ کھیتی یا پھل میں سے نکلے ہوئے ایک حصہ پر معاملہ فرمایا۔

(۳۷۶۶۷) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِالشَّطْرِ.

(۳۷۶۶۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل خیبر کو ایک حصہ پر عامل بنایا۔

(۳۷۶۶۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ : يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، إِنَّمَا أَتَى رَجُلاَنِ قَدَ اقْتَتَلاَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنْ كَانَ هَذَا شَأْنُكُمْ فَلاَ تُكْرُوا الْمَزَارِعَ.

(۳۷۶۶۸) حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ رافع بن خدیج کی مغفرت فرمائے۔ ان کے پاس دو آدمی حاضر ہوئے جنہوں نے باہمی قتال کیا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر تمہارا یہ معاملہ ہے تو تم مزارع کو کرایہ پر (زمین) مت دو۔

(۳۷۶۶۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ ، قَالَ : كِلاَ جَارَيَّ قَدْ رَأَيْتُهُ يُعْطِي أَرْضَهُ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ : عَبْدَ اللهِ ، وَسَعْدًا.

(۳۷۶۶۹) حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے دونوں پڑوسیوں (عبداللہ رضی اللہ عنہ اور سعد رضی اللہ عنہ) کو دیکھا کہ اپنی زمین تہائی اور ربع پر (مزارعت کے لئے) دیتے تھے۔

(۳۷۶۷۰) حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاذٌ وَنَحْنُ نُعْطِي أَرْضَنَا بِالثُّلُثِ وَالنِّصْفِ ، فَلَمْ يَعِبْ ذَلِكَ عَلَيْنَا.

(۳۷۶۷۰) حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم اپنی زمینوں کو ثلث اور نصف پر (مزارعت کے لئے) دیتے تھے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اس پر کوئی عیب نہیں لگایا۔

(۳۷۶۷۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِیرَۃَ الأَزْدِیِّ ، عَنْ صَخْرِ بْنِ وَلِیدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ صُلَیْعٍ ، عَنْ عَلِیٍّ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْمُزَارَعَۃِ بِالنِّصْفِ.

- وَذُکِرَ أَنَّ أَبَا حَنِیفَۃَ کَانَ یَکْرَہُ ذَلِکَ.

(۳۷۶۷۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نصف پر مزارعت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: وہ اس کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۱۳۲) النَّہْیُ عَنْ بَیْعِ حَاضِرٍ لِبَادٍ

کسی شہری کا کسی دیہاتی کے لئے دلاّلی کرنے کا بیان

(۳۷۶۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ ، عَنْ أَبِی الزُّبَیْرِ ، سَمِعَ جَابِرًا ، یَقُولُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : لاَ یَبِیعَنَّ حَاضِرٌ لِبَادٍ.

(۳۷۶۷۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہرگز کوئی شہری کسی دیہاتی کے لئے بیع نہ کرے (یعنی دلالی نہ کرے)

(۳۷۶۷۳) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی لَیْلَی ، عَنْ أَبِی الزُّبَیْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : لاَ یَبِیعَنَّ حَاضِرٌ لِبَادٍ.

(۳۷۶۷۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہرگز کوئی شہری کسی دیہاتی کے لئے دلالی نہ کرے

(۳۷۶۷۴) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْیَانُ ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَی التَّوْأَمَۃِ ، عَنْ أَبِی ہُرَیْرَۃَ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ یَبِیعَنَّ حَاضِرٌ لِبَادٍ. (احمد ۴۸۱)

(۳۷۶۷۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہرگز کوئی شہری کسی دیہاتی کے لئے دلالی نہ کرے۔

(۳۷۶۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَی ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّہْرِیِّ ، عَنْ سَعِیدٍ ، عَنْ أَبِی ہُرَیْرَۃَ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ یَبِیعَنَّ حَاضِرٌ لِبَادٍ. (بخاری ۲۷۲۳۔ مسلم ۱۰۳۳)

(۳۷۶۷۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہرگز کوئی شہری کسی دیہاتی کے لئے دلالی نہ کرے۔

(۳۷۶۷۶) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْیَانُ ، عَنْ یُونُسَ بْنِ عُبَیْدٍ ، عَنِ ابْنِ سِیرِینَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : نُہِینَا أَنْ یَبِیعَ

حَاضِرٌ لِبَادٍ ، وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لأَبِيهِ وَأُمِّهِ.

(۳۷۶۷۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کے لئے دلالی کرے چاہے وہ اس کا سگا بھائی ہو۔

(۳۷٦۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْخَبَّاطِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، وَابْنِ عُمَرَ ، قَالَ أَحَدُهُمَا : نُهِيَ ، وَقَالَ الآخَرُ : لاَ يَبِيعَنَّ حَاضِرٌ لِبَادٍ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ رَخَّصَ فِيهِ.

(۳۷۶۷۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ان میں سے ایک نے فرمایا۔ (دلالی سے) منع کیا گیا ہے اور دوسرے نے فرمایا۔ ہرگز کوئی شہری کسی دیہاتی کے لئے دلالی نہ کرے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: انہوں نے اس مسئلہ میں رخصت دی ہے۔

(۱۲۳) حُكْمُ التَّصَدُّقِ لآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے صدقہ کے حکم کا بیان

(۳۷٦۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخَذَ تَمْرَةً مِنَ الصَّدَقَةِ ، فَلاَكَهَا فِي فِيهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَخْ كَخْ ، إِنَّا لاَ تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ.

(۳۷۶۷۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے صدقہ کی ایک کھجور پکڑی اور اس کو انہوں نے اپنے منہ میں ڈال لیا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کخ کخ (یعنی باہر نکالو) ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔

(۳۷٦۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلاً مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ عَلَى الصَّدَقَةِ ، فَأَرَادَ أَبُو رَافِعٍ أَنْ يَتْبَعَهُ ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أَمَا عَلِمْتَ أَنَّا لاَ تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ ، وَأَنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ؟.

(۳۷۶۷۹) حضرت ابورافع روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مخزوم میں سے ایک آدمی کو صدقہ (کی وصولی) پر بھیجا۔ ابو رافع رضی اللہ عنہ نے ان کے پیچھے جانے کا ارادہ کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے اور بے شک لوگوں کا غلام انہیں میں سے (شمار) ہوتا ہے۔

(۳۷٦۸۰) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ أَبِي لَيْلَى

قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ ، فَدَخَلَ بَيْتَ الصَّدَقَةِ ، فَدَخَلَ مَعَهُ الْغُلَامُ ، يَعْنِي حَسَنًا ، أَوْ حُسَيْنًا ، فَأَخَذَ تَمْرَةً فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ ، فَاسْتَخْرَجَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَالَ : إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا.

(۳۷۶۸۰) حضرت ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھا کہ آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور صدقہ کے کمرہ میں داخل ہو گئے اور آپ ﷺ کے ہمراہ ایک بچہ، حضرت حسن رضی اللہ عنہ یا حضرت حسین رضی اللہ عنہ بھی داخل ہو گیا۔ پس اس بچہ نے ایک کھجور پکڑ لی اور اسے اپنے منہ میں ڈال لیا۔ تو نبی کریم ﷺ نے اس کو باہر نکلوایا اور فرمایا۔ بلاشبہ ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔

(۳۷۶۸۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، حَدَّثَنَا مُعَرِّفٌ ، حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ ابْنَةُ طَلْقٍ ، امْرَأَةٌ مِنَ الْحَيِّ سَنَةَ تِسْعِينَ ، عَنْ جَدِّي أَبِي عَمِيرَةَ رُشَيْدِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا ذَاتَ يَوْمٍ ، فَجَاءَ رَجُلٌ بِطَبَقٍ عَلَيْهِ تَمْرٌ ، فَقَالَ : مَا هَذَا ، صَدَقَةٌ أَمْ هَدِيَّةٌ ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ : بَلْ صَدَقَةٌ ، فَقَدَّمَهَا إِلَى الْقَوْمِ ، وَالْحَسَنُ مُتَعَفِّرٌ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَأَخَذَ تَمْرَةً فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ ، فَأَدْخَلَ إِصْبَعَهُ فِي فِيهِ ، ثُمَّ قَالَ بِهَا ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّا آلُ مُحَمَّدٍ لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ.

(۳۷۶۸۱) حضرت ابوعمیرہ رشید بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک دن نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک آدمی طبق لے کر حاضر ہوا جس میں کھجوریں تھیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا۔ یہ کیا ہے؟ صدقہ ہے یا ہدیہ؟ اس آدمی نے عرض کیا (ہدیہ نہیں ہے) بلکہ صدقہ ہے۔ آپ ﷺ نے وہ کھجوروں کا طبق لوگوں کی طرف بڑھا دیا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے سامنے مٹی میں لوٹ رہے تھے تو انہوں نے ایک کھجور پکڑی اور اس کو اپنے منہ میں ڈال لیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف دیکھ لیا تو آپ ﷺ نے اپنی انگلی مبارک ان کے منہ میں داخل کی اور اس کو باہر نکال لیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا۔ بلاشبہ ہم آل محمد ﷺ صدقہ نہیں کھاتے۔

(۳۷۶۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَرِيكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ؛ أَنَّ خَالِدَ بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بَعَثَ إِلَى عَائِشَةَ بِبَقَرَةٍ ، فَرَدَّتْهَا ، وَقَالَتْ : إِنَّا آلُ مُحَمَّدٍ لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ.

(۳۷۶۸۲) حضرت ابن ابی ملیکہ روایت کرتے ہیں کہ خالد بن سعید بن العاص نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف ایک گائے بھیجی تو انہوں نے واپس بھیج دی اور فرمایا۔ ہم آل محمد ﷺ صدقہ نہیں کھاتے۔

(۳۷۶۸۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ سَلْمَانَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَدِيَّةٍ عَلَى طَبَقٍ ، فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَقَالَ : مَا هَذَا؟ فَذَكَرَهُ بِطُولِهِ.

(۳۷۶۸۳) حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ مدینہ میں آئے تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک طبق بطور ہدیہ لائے اور انہوں نے اس طبق کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ یہ کیا ہے؟ راوی نے آگے مکمل حدیث بیان کی۔

(٣٧٦٨٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ تَمْرَةً ، فَقَالَ :لَوْلَا أَنْ تَكُونِي مِنَ الصَّدَقَةِ لأَكَلْتُكِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :الصَّدَقَةُ تَحِلُّ لِمَوَالِي بَنِي هَاشِمٍ وَغَيْرِهِم. (مسلم ۷۵۲۔ ابوداؤد ۱۶۴۹)

(۳۷۶۸۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کھجور ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو صدقہ کی نہ ہوتی تو میں تجھے کھالیتا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: بنی ہاشم کے موالی وغیرہ کے لئے صدقہ حلال ہے۔

(١٢٤) رَدُّ السَّلاَمِ فِي الصَّلاَةِ بِالإِشَارَةِ

دورانِ نماز ہاتھ سے اشارہ کر کے سلام کا جواب دینے کا بیان

(٣٧٦٨٥) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْجِدَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ يُصَلِّي فِيهِ، وَدَخَلَتْ عَلَيْهِ رِجَالٌ مِنَ الأَنْصَارِ، وَدَخَلَ مَعَهُمْ صُهَيْبٌ، فَسَأَلْتُ صُهَيْبًا: كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ حَيْثُ كَانَ يُسَلَّمُ عَلَيْهِ، قَالَ: كَانَ يُشِيرُ بِيَدِهِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ يَفْعَلُ.

(۳۷۶۸۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد بنی عمرو بن عوف میں تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں نماز پڑھی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انصار کے کچھ لوگ حاضر ہوئے اور ان کے ساتھ حضرت صُہیب رضی اللہ عنہ بھی حاضر ہوئے۔ میں نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا جاتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ سے اشارہ کر دیتے تھے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: نمازی (ایسا) نہیں کرے گا۔

(١٢٥) هَلْ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ ؟

کیا پانچ وسق سے کم مقدار (غلہ) میں صدقہ ہے؟

(٣٧٦٨٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي

سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيْسَ فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ صَدَقَةٌ.

(۳۷۶۸۶) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ وسق سے کم مقدار (غلہ) میں صدقہ نہیں ہے۔

(۳۷٦٨۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ ، وَعَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ :لاَ صَدَقَةَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ مِنَ التَّمْرِ. (ابن ماجه ۱۷۹۳- بيهقى ۱۳۴)

(۳۷۶۸۷) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ: پانچ وسق سے کم کھجوروں میں صدقہ نہیں ہے۔

(۳۷٦٨٨) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنِ ابْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ صَدَقَةٌ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :فِي قَلِيلِ مَا يَخْرُجُ وَكَثِيرِهِ صَدَقَةٌ. (احمد ۴۰۲- عبدالرزاق ۷۲۴۹)

(۳۷۶۸۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ وسق سے کم مقدار (غلّہ) میں صدقہ نہیں ہے۔ اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: تھوڑا، زیادہ جو کچھ بھی نکلے اس میں صدقہ ہے۔

كِتَابُ الْمَغَازِي

یہ کتاب غزوات کے بیان میں ہے

(۱) ما ذُكِرَ فِي أَبِي يَكْسُومَ، وَأَمْرِ الْفِيلِ

ابو یکسوم اور ہاتھیوں کے بارے میں ذکر کی گئی روایات

(۳۷٦۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، قَالَ: أَقْبَلَ أَبُو يَكْسُومَ صَاحِبُ الْحَبَشَةِ وَمَعَهُ الْفِيلُ، فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى الْحَرَمِ، بَرَكَ الْفِيلُ، فَأَبَى أَنْ يَدْخُلَ الْحَرَمَ، قَالَ: فَإِذَا وُجِّهَ رَاجِعًا أَسْرَعَ رَاجِعًا، وَإِذَا أُرِيدَ عَلَى الْحَرَمِ أَبَى، فَأُرْسِلَ عَلَيْهِمْ طَيْرٌ صِغَارٌ بِيضٌ، فِي أَفْوَاهِهَا حِجَارَةٌ أَمْثَالُ الْحِمَّصِ، لاَ تَقَعُ عَلَى أَحَدٍ إِلاَّ هَلَكَ.

(۳۷٦۸۹) حضرت سعید بن جُبیر بیان فرماتے ہیں کہ حبشہ کا امیر ابو یکسوم آیا اور اس کے ساتھ ہاتھی (بھی) تھے۔ پس جب وہ حرم تک پہنچا تو (اس کا) ہاتھی بیٹھ گیا اور اس نے حرم میں داخل ہونے سے انکار کر دیا۔ راوی کہتے ہیں جب ابو یکسوم ہاتھی واپسی کے لئے متوجہ کرتا تو ہاتھی خوب تیز رفتار واپس چلتا اور جب حرم کا ارادہ کیا جاتا تو ہاتھی انکار دیتا۔ پس ان پر سفید رنگ کے چھوٹے چھوٹے پرندے بھیجے گئے جن کے منہ میں چنوں کے برابر پتھر تھے وہ پتھر جس پر بھی گرتے اس کو ہلاک کر دیتے۔

(۳۷٦۹۰) قَالَ أَبُو أُسَامَةَ: فَحَدَّثَنِي أَبُو مَكِينٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: فَأَظَلَّتْهُمْ مِنَ السَّمَاءِ، فَلَمَّا جَعَلَهُمُ اللَّهُ كَعَصْفٍ مَأْكُولٍ، أَرْسَلَ اللَّهُ غَيْثًا، فَسَالَ بِهِمْ حَتَّى ذَهَبَ بِهِمْ إِلَى الْبَحْرِ.

(۳۷٦۹۰) حضرت عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ ان پرندوں نے لوگوں پر آسمان سے سایہ کر دیا۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے ان کو کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے ایک سیلاب بھیجا۔ وہ سیلاب ان کو بہا کر لے گیا یہاں تک کہ وہ سیلاب انہیں سمندر میں لے گیا۔

(۳۷۶۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ ﴿طَيْرًا أَبَابِيلَ﴾ قَالَ : كَانَ لَهَا خَرَاطِيمُ كَخَرَاطِيمِ الطَّيْرِ ، وَأَكُفٌّ كَأَكُفِّ الْكِلاَبِ.

(۳۷۶۹۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ﴿طَيْرًا أَبَابِيلَ﴾ کی تفسیر میں فرمایا۔ ان کے ناک پرندوں کے ناک کی طرح تھے اور ان کی ہتھیلیاں کتوں کی ہتھیلیوں کی طرح تھیں۔

(۳۷۶۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : طَيْرٌ سُودٌ تَحْمِلُ الْحِجَارَةَ بِمَنَاقِيرِهَا وَأَظَافِيرِهَا.

(۳۷۶۹۲) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ یہ سیاہ رنگ کے پرندے تھے جنہوں نے اپنی چونچوں اور پنجوں میں پتھر اُٹھائے ہوئے تھے۔

(۳۷۶۹۳) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنْ يَحْيَى ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَخَطَبَ ، فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ ، وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ. (بخاری ۱۱۲۔ مسلم ۹۸۹)

(۳۷۶۹۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر سوار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مکہ کو ہاتھیوں (والوں) سے روکے (محفوظ) رکھا اور اس مکہ پر اپنے رسول کو اور اہل ایمان کو تسلط عطا فرمایا۔

(۳۷۶۹٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : لَمَّا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يُهْلِكَ أَصْحَابَ الْفِيلِ ، بَعَثَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أُنْشِئَتْ مِنَ الْبَحْرِ أَمْثَالَ الْخَطَاطِيفِ ، كُلُّ طَيْرٍ مِنْهَا يَحْمِلُ ثَلاَثَةَ أَحْجَارٍ مُجَزَّعَةٍ : حَجَرَيْنِ فِي رِجْلَيْهِ ، وَحَجَرًا فِي مِنْقَارِهِ ، قَالَ : فَجَائَتْ حَتَّى صَفَّتْ عَلَى رُؤُوسِهِمْ ، ثُمَّ صَاحَتْ ، فَأَلْقَتْ مَا فِي أَرْجُلِهَا وَمَنَاقِيرِهَا ، فَمَا يَقَعُ حَجَرٌ عَلَى رَأْسِ رَجُلٍ إِلاَّ خَرَجَ مِنْ دُبُرِهِ ، وَلاَ يَقَعُ عَلَى شَيْءٍ مِنْ جَسَدِهِ إِلاَّ خَرَجَ مِنَ الْجَانِبِ الآخَرِ ، قَالَ : وَبَعَثَ اللَّهُ رِيحًا شَدِيدَةً ، فَضَرَبَتِ الْحِجَارَةَ فَزَادَتْهَا شِدَّةً ، قَالَ : فَأُهْلِكُوا جَمِيعًا.

(۳۷۶۹۴) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اصحاب الفیل کو ہلاک کرنے کا ارادہ فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر اُن پرندوں کو بھیجا جن کو سمندر سے نکالا گیا تھا اور وہ ابابیلوں کے مشابہ تھے۔ ان میں سے ہر ایک پرندہ سفید و سیاہ رنگ کے تین پتھر اٹھائے ہوا تھا۔ دو پتھر اس کے پاؤں میں تھے اور ایک پتھر اس کی چونچ میں۔ راوی کہتے ہیں۔ پس وہ پرندے آئے یہاں تک کہ انہوں نے اصحاب الفیل کے سروں پر صفیں بنالیں۔ پھر انہوں نے آواز نکالی اور جو پتھر ان کے پنجوں اور چونچوں میں تھے وہ انہوں نے پھینک دیے۔ پس کوئی پتھر کسی آدمی کے سر پر نہیں گرتا تھا مگر یہ کہ اس کی دُبر سے خارج ہوتا۔ اور آدمی کے جسم کے کسی حصہ پر نہیں لگتا تھا مگر یہ کہ دوسری جانب سے نکل آتا تھا۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تیز آندھی بھیجی اس نے (بھی) پتھر

مارے پس پتھروں کی شدت بڑھ گئی۔ راوی کہتے ہیں۔ پس وہ تمام لوگ ہلاک کر دیئے گئے۔

(۲) مَا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ النُّبُوَّةِ

ان باتوں کا بیان جن کو نبی کریم ﷺ نے نبوت سے قبل دیکھا

(۳۷٦۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَامِرٌ ، قَالَ : انْطَلَقَ عُمَرُ إِلَى يَهُودٍ ، فَقَالَ : أُنْشِدُكُمُ اللَّهَ ، الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلَى مُوسَى ، هَلْ تَجِدُونَ مُحَمَّدًا فِي كُتُبِكُمْ ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، قَالَ : فَمَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَتَّبِعُوهُ ؟ فَقَالُوا : إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَبْعَثْ رَسُولاً إِلاَّ كَانَ لَهُ مِنَ الْمَلاَئِكَةِ كِفْلٌ ، وَإِنَّ جِبْرِيلَ كِفْلُ مُحَمَّدٍ ، وَهُوَ الَّذِي يَأْتِيهِ ، وَهُوَ عَدُوُّنَا مِنْ بَيْنِ الْمَلاَئِكَةِ ، وَمِيكَائِيلُ سِلْمُنَا ، فَلَوْ كَانَ مِيكَائِيلُ هُوَ الَّذِي يَأْتِيهِ أَسْلَمْنَا . قَالَ : فَإِنِّي أُنْشِدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلَى مُوسَى ، مَا مَنْزِلَتُهُمَا مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ؟ قَالُوا : جِبْرِيلُ عَنْ يَمِينِهِ وَمِيكَائِيلُ عَنْ يَسَارِهِ ، قَالَ عُمَرُ : فَإِنِّي أَشْهَدُ مَا يَتَنَزَّلاَنِ إِلاَّ بِإِذْنِ اللهِ ، وَمَا كَانَ مِيكَائِيلُ لِيُسَالِمَ عَدُوَّ جِبْرِيلَ ، وَمَا كَانَ جِبْرِيلُ لِيُسَالِمَ عَدُوَّ مِيكَائِيلَ.

فَبَيْنَمَا هُوَ عِنْدَهُمْ ، إِذْ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالُوا : هَذَا صَاحِبُكَ يَابْنَ الْخَطَّابِ ، فَقَامَ إِلَيْهِ ، فَأَتَاهُ وَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ : ﴿مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللهِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ : ﴿فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ﴾.

(۳۷٦۹۵) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہود کے پاس گئے اور کہا میں تمہیں اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات اتاری۔ کیا تم محمد ﷺ (کی صفات) کو اپنی کتابوں میں پاتے ہو؟ یہود نے کہا۔ ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ پھر تمہیں ان کی اتباع کرنے سے کیا شئی روکتی ہے؟ یہود نے کہا: اللہ تعالیٰ نے کوئی رسول مبعوث نہیں فرمایا مگر یہ کہ فرشتوں میں سے اس کا کوئی ساتھی ہوتا ہے۔ اور محمد ﷺ کا ساتھی جبرائیل ہے اور وہی آپ ﷺ کے پاس آتا ہے۔ اور فرشتوں میں سے یہ ہمارے دشمن ہیں۔ اور میکائیل سے ہماری مصالحت ہے۔ پس اگر محمد ﷺ کے پاس میکائیل آیا کرتے تو ہم اسلام لے آتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں تمہیں اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس نے موسیٰ پر تورات نازل کی ہے۔ ان دونوں فرشتوں کی رب العالمین کے ہاں کیا قدر و منزلت ہے؟ یہود نے کہا۔ جبرائیل اللہ تعالیٰ کے دائیں طرف ہے اور میکائیل اللہ تعالیٰ کے بائیں طرف ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ پس بے شک میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ دونوں فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم ہی سے نازل ہوتے ہیں۔ اور میکائیل ایسا نہیں ہے جو جبرائیل کے دشمنوں سے مصالحت رکھتا ہو اور نہ ہی جبرائیل ایسا ہے کہ وہ میکائیل کے دشمنوں سے مصالحت رکھتا ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، یہود کے پاس ہی موجود تھے کہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو یہود نے کہا۔ یہ تمہارے ساتھی ہیں۔ اے ابن خطاب! پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی طرف کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے

درانحالیکہ آپ ﷺ پر یہ آیات نازل ہو چکی تھیں۔ ﴿مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللهِ ...... إِلَى قَوْلِهِ...... فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ﴾.

(٣٧٦٩٦) حَدَّثَنَا قُرَادٌ أَبُو نُوحٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ خَرَجَ أَبُو طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ، وَخَرَجَ مَعَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ، فَلَمَّا أَشْرَفُوا عَلَى الرَّاهِبِ، هَبَطُوا فَحَلُّوا رِحَالَهُمْ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمَ الرَّاهِبُ، وَكَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ يَمُرُّونَ بِهِ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَلْتَفِتُ ، قَالَ : فَهُمْ يَحِلُّونَ رِحَالَهُمْ ، فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمْ حَتَّى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :هَذَا سَيِّدُ الْعَالَمِينَ ، هَذَا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، هَذَا يَبْعَثُهُ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ ، فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ :مَا عِلْمُكَ؟ قَالَ: إِنَّكُمْ حِينَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ ، وَلَا حَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا، وَلَا يَسْجُدُونَ إِلَّا لِنَبِيٍّ ، وَإِنِّي لأَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ أَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوفِ كَتِفِهِ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ.

ثُمَّ رَجَعَ وَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا ، فَلَمَّا أَتَاهُمْ بِهِ وَكَانَ هُوَ فِي رَعِيَّةِ الإِبِلِ ، قَالَ : أَرْسِلُوا إِلَيْهِ ، فَأَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ ، قَالَ : انْظُرُوا إِلَيْهِ ، عَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ ، فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ ، وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوا إِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ ، فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ ، فَقَالَ :انْظُرُوا إِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ.

قَالَ : فَبَيْنَمَا هُوَ قَائِمٌ عَلَيْهِمْ وَهُوَ يُنَاشِدُهُمْ أَنْ لَا يَذْهَبُوا بِهِ إِلَى الرُّومِ ، فَإِنَّ الرُّومَ لَوْ رَأَوْهُ عَرَفُوهُ بِالصِّفَةِ فَقَتَلُوهُ ، فَالْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ بِتِسْعَةِ نَفَرٍ قَدْ أَقْبَلُوا مِنَ الرُّومِ ، فَاسْتَقْبَلَهُمْ ، فَقَالَ :مَا جَاءَ بِكُمْ؟ قَالُوا: جِئْنَا، أَنَّ هَذَا النَّبِيَّ خَارِجٌ فِي هَذَا الشَّهْرِ، فَلَمْ يَبْقَ فِي طَرِيقٍ إِلَّا قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ نَاسٌ، وَإِنَّا أُخْبِرْنَا خَبَرَهُ فَبُعِثْنَا إِلَى طَرِيقِكَ هَذَا، فَقَالَ لَهُمْ:مَا خَلَّفْتُمْ خَلْفَكُمْ أَحَدًا هُوَ خَيْرٌ مِنْكُمْ؟ قَالُوا: لَا، إِنَّمَا أُخْبِرْنَا خَبَرَهُ بِطَرِيقِكَ هَذَا، قَالَ:أَفَرَأَيْتُمْ أَمْرًا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَقْضِيَهُ، هَلْ يَسْتَطِيعُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ رَدَّهُ؟ قَالُوا: لَا، قَالَ:فَتَابَعُوهُ وَأَقَامُوا مَعَهُ.

فَأَتَاهُمْ فَقَالَ :أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ أَيُّكُمْ وَلِيُّهُ ؟ قَالَ أَبُو طَالِبٍ :أَنَا ، فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهُ حَتَّى رَدَّهُ أَبُو طَالِبٍ ، وَبَعَثَ مَعَهُ أَبُو بَكْرٍ بِلَالًا ، وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ. (ترمذی ۳۶۲۰۔ حاکم ۶۱۵)

(۳۷۶۹۶) حضرت ابو بکر بن ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ابو طالب شام کی طرف نکلے۔ اور ان کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ اور قریش کے چند بڑی عمر کے لوگ تھے۔ پس جب یہ لوگ راہب کے پاس پہنچے۔ انہوں نے پڑاؤ ڈالا اور یہ اپنی سواری سے اُترے۔ تو راہب ان کی طرف آیا۔ اور اس سے پہلے یہ لوگ راہب کے پاس سے گزرتے تھے لیکن وہ ان کی طرف نہیں آتا تھا اور نہ ہی ان کی طرف توجہ کرتا تھا۔ راوی کہتے ہیں: یہ لوگ اپنی سواریوں سے اُتر رہے تھے تو راہب نے ان کے درمیان پھرنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ راہب نے آ کر رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا۔ یہ جہانوں کے سردار ہیں اور یہ جہانوں کے پروردگار کے رسول ہیں۔ اور ان کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ قریش کے لوگوں نے راہب سے کہا۔ تمہیں کیا

علم ہے؟ اس نے کہا۔ جب تم لوگ گھاٹی سے بلند ہوئے تو کوئی درخت اور پتھر باقی نہیں رہا مگر یہ کہ اس نے جھک کر سجدہ کیا۔ اور یہ چیزیں انبیاء ہی کو سجدہ کرتی ہیں اور میں ان کو مہر نبوت کی وجہ سے پہچانتا ہوں جو مہران کے کندھے کی نرم ہڈی کے نیچے مثل سیب کے ہے۔

۲۔ پھر راہب لوٹا اور اس نے ان (قافلہ والوں) کے لئے کھانا تیار کیا۔ پس جب وہ قافلہ والوں کے پاس کھانا لے کر آیا تو آپ ﷺ اونٹوں کی حفاظت پر (مامور) تھے۔ راہب نے کہا۔ ان کی طرف (کوئی آدمی) بھیجو۔ پس آپ ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ پر ایک بادل سایہ کیے ہوئے تھا۔ راہب نے کہا۔ تم انہیں دیکھو! ان پر ایک بادل ہے جس نے ان پر سایہ کیا ہوا ہے۔ پھر جب آپ ﷺ لوگوں کے قریب پہنچے اور لوگ آپ ﷺ سے پہلے ہی درخت کے سایہ میں تھے۔ پس جب آپ ﷺ بیٹھے تو درخت کا سایہ آپ ﷺ کی طرف مائل ہو گیا۔ راہب نے کہا۔ تم درخت کے سایہ کی طرف دیکھو وہ (بھی) ان کی طرف جھک گیا ہے۔

۳۔ راوی کہتے ہیں: جب راہب قافلہ والوں کے پاس کھڑا تھا اور ان سے مطالبہ کر رہا تھا کہ قافلے والے ان کو رُوم لے کر نہ جائیں۔ کیونکہ رومی لوگ انہیں دیکھ لیں گے تو انہیں (ان کی) صفات کی وجہ سے پہچان جائیں گے اور انہیں قتل کر دیں گے۔ اس دوران اس نے مڑ کر دیکھا تو نو (۹) افراد کا گروہ جو کہ روم سے آیا تھا، موجود تھا۔ راہب نے ان کی طرف رُخ پھیرا اور پوچھا۔ تمہیں کیا چیز یہاں لائی ہے؟ انہوں نے کہا: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ یہ نبی اسی شہر سے نکلے گا۔ پس کوئی راستہ باقی نہیں رہا مگر یہ کہ اس کی طرف لوگوں کو بھیج دیا گیا ہے۔ اور ہمیں اس کے متعلق خبر دی گئی ہے اور ہمیں تمہارے اس راستہ کی طرف بھیجا گیا ہے۔ راہب نے ان افراد سے کہا۔ تم لوگوں نے اپنے پیچھے کسی کو خود سے بہتر چھوڑا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں! ہمیں تو ان کی خبر کے بارے میں آپ کے راستہ کی طرف ہی مطلع کیا گیا ہے۔ راہب نے کہا: تم مجھے اس معاملہ کے بارے میں خبر دو جس کو اللہ تعالیٰ نے پورا کرنے کا ارادہ کر لیا ہے تو کیا لوگوں میں سے کوئی اس کو رد کرنے کی طاقت رکھتا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں! راوی کہتے ہیں: پس ان لوگوں نے راہب کی بات مان لی اور اسی کے پاس ٹھہر گئے۔

۴۔ پھر راہب قافلہ والوں کے پاس آیا اور کہا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں! اس (بچہ) کا ولی کون ہے؟ ابو طالب نے کہا: میں ان کا ولی ہوں۔ پس راہب مسلسل ابو طالب سے مطالبہ کرتا رہا یہاں تک کہ ابو طالب نے آپ ﷺ کو واپس کر دیا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ راہب نے آپ ﷺ کو زادِ راہ کے لئے کیک اور زیتون پیش کیے۔

(۳۷۶۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ إِنَّهُ لَمْ تَكُنْ قَبِيلَةٌ مِنَ الْجِنِّ إِلاَّ وَلَهُمْ مَقَاعِدُ لِلسَّمْعِ ، قَالَ : فَكَانَ إِذَا نَزَلَ الْوَحْيُ سَمِعَتِ الْمَلاَئِكَةُ صَوْتًا كَصَوْتِ الْحَدِيدَةِ أَلْقَيْتَهَا عَلَى الصَّفَا ، قَالَ : فَإِذَا سَمِعَتْهُ الْمَلاَئِكَةُ خَرُّوا سُجَّدًا ، فَلَمْ يَرْفَعُوا رُؤُوسَهُمْ حَتَّى يَنْزِلَ ، فَإِذَا نَزَلَ ، قَالَ بَعْضُهُمْ

لِبَعْضٍ: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ؟ فَإِنْ كَانَ مِمَّا يَكُونُ فِي السَّمَاءِ ، قَالُوا : الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ، وَإِنْ كَانَ مِمَّا يَكُونُ فِي الْأَرْضِ مِنْ أَمْرِ الْغَيْبِ ، أَوْ مَوْتٍ ، أَوْ شَيْءٍ مِمَّا يَكُونُ فِي الْأَرْضِ تَكَلَّمُوا بِهِ ، فَقَالُوا : يَكُونُ كَذَا وَكَذَا ، فَتَسْمَعُهُ الشَّيَاطِينُ ، فَيُنْزِلُونَهُ عَلَى أَوْلِيَائِهِمْ.

فَلَمَّا بَعَثَ اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُحِرُوا بِالنُّجُومِ ، فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ عَلِمَ بِهَا ثَقِيفٌ ، فَكَانَ ذُو الْغَنَمِ مِنْهُمْ يَنْطَلِقُ إِلَى غَنَمِهِ فَيَذْبَحُ كُلَّ يَوْمٍ شَاةً ، وَذُو الإِبِلِ يَنْحَرُ كُلَّ يَوْمٍ بَعِيرًا ، فَأَسْرَعَ النَّاسُ فِي أَمْوَالِهِمْ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ : لاَ تَفْعَلُوا ، فَإِنْ كَانَتِ النُّجُومُ الَّتِي يُهْتَدَى بِهَا وَإِلاَّ فَإِنَّهُ أَمْرٌ حَدَثَ ، فَنَظَرُوا فَإِذَا النُّجُومُ الَّتِي يُهْتَدَى بِهَا كَمَا هِيَ ، لَمْ يُرْمَ مِنْهَا بِشَيْءٍ ، فَكَفُّوا ، وَصَرَفَ اللَّهُ الْجِنَّ ، فَسَمِعُوا الْقُرْآنَ ، فَلَمَّا حَضَرُوهُ ، قَالُوا : أَنْصِتُوا ، قَالَ : وَانْطَلَقَتِ الشَّيَاطِينُ إِلَى إِبْلِيسَ فَأَخْبَرُوهُ ، فَقَالَ : هَذَا حَدَثٌ حَدَثَ فِي الأَرْضِ ، فَأْتُونِي مِنْ كُلِّ أَرْضٍ بِتُرْبَةٍ ، فَلَمَّا أَتَوْهُ بِتُرْبَةِ تِهَامَةَ ، قَالَ : هَاهُنَا الْحَدَثُ.

(۳۷۶۹۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنات کا کوئی قبیلہ نہیں تھا مگر یہ کہ ان کے لئے (آسمانی باتیں) سُننے کے لئے نشستیں تھیں۔ فرماتے ہیں: پس جب وحی نازل ہوتی تو فرشتے ایسی آواز سُنتے جیسے اس لوہے کی آواز ہوتی ہے جس کو آپ صاف پتھر پر پھینکیں۔ فرماتے ہیں: پس جب فرشتے یہ آواز سُنتے تو سجدہ میں گر پڑتے۔ وحی کے نازل ہونے تک وہ اپنے سر نہ اٹھاتے۔ پھر جب وحی نازل ہو چکتی تو بعض فرشتے بعض فرشتوں سے کہتے۔ تمہارے رب نے کیا کہا ہے؟ پس اگر وحی کسی آسمانی معاملہ میں ہوتی تو فرشتے کہتے۔ حق کہا ہے اور وہ ذات بلند اور بڑی ہے اور اگر وحی کسی زمینی معاملہ میں۔ غیبی امر یا موت یا کوئی بھی زمینی معاملہ، ہوتی تو فرشتے باہم گفتگو کرتے اور کہتے کہ یوں یوں ہوگا۔ ان باتوں کو شیاطین سُن لیتے اور پھر یہ باتیں اپنے اولیاء (دوستوں) کو آکر کہتے۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو شیاطین کو ستاروں کے ذریعہ ہلاک کیا گیا۔ سب سے پہلے جس کو اس بات کا (ستارے گرنے کا) علم ہوا وہ (قبیلہ) ثقیف تھا۔ پس ان میں سے بکریوں والا اپنی بکریوں کے پاس جاتا اور ہر روز ایک بکری ذبح کر دیتا۔ اور اونٹوں والا ہر روز ایک اونٹ ذبح کر دیتا۔ پس لوگوں نے اپنے میں جلدی کرنا شروع کی۔ تو ان میں سے بعض نے بعض سے کہا۔ (ایسا) نہ کرو۔ اگر تو یہ راہنمائی والے ستارے ہیں (تو پھر ٹھیک) وگرنہ یہ کوئی نئے حادثہ کی وجہ سے ہے۔ پس لوگوں نے دیکھا تو راہنمائی والے ستارے تو ویسے ہی تھے۔ ان میں سے کچھ بھی نہیں پھینکا گیا تھا۔ لوگ رُک گئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے جنات کو پھیرا اور انہوں نے قرآن کو سُنا۔ پس جب جنات (تلاوت) قرآن پر حاضر ہوئے تو انہوں نے کہا۔ خاموش ہو جاؤ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ شیاطین، ابلیس کے پاس گئے اور جا کر اس کو خبر دی اس نے کہا: زمین میں یہی واقعہ رُونما ہوا ہے۔ پس تم میرے پاس ہر زمین کی مٹی لاؤ۔ شیاطین جب ابلیس کے پاس تہامہ کی مٹی لائے تو اس نے کہا۔ یہیں پر یہ نیا واقعہ رُونما ہوا ہے۔

(۳۷۶۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، وَغُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ

سَلِمَةَ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ ، قَالَ : قَالَ يَهُودِيٌّ لِصَاحِبِهِ : اذْهَبْ بِنَا إِلَى هَذَا النَّبِيِّ ، فَقَالَ صَاحِبُهُ : لاَ تَقُلْ نَبِيٌّ ، فَإِنَّهُ لَوْ قَدْ سَمِعَك كَانَ لَهُ أَرْبَعُ أَعْيُنٍ ، قَالَ : فَأَتَيَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلاَهُ عَنْ تِسْعِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ، فَقَالَ : لاَ تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا ، وَلاَ تَزْنُوا ، وَلاَ تَسْرِقُوا ، وَلاَ تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلاَّ بِالْحَقِّ ، وَلاَ تَمْشُوا بِبَرِيءٍ إِلَى ذِي سُلْطَانٍ فَيَقْتُلَهُ ، وَلاَ تَسْحَرُوا ، وَلاَ تَأْكُلُوا الرِّبَا ، وَلاَ تَقْذِفُوا الْمُحْصَنَةَ ، وَلاَ تُوَلُّوا لِلْفِرَارِ يَوْمَ الزَّحْفِ ، وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةً يَهُودُ : لاَ تَعْدُوا فِي السَّبْتِ ، قَالَ : فَقَبَّلُوا يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ ، وَقَالُوا : نَشْهَدُ أَنَّك نَبِيٌّ حَقٌّ ، قَالَ : فَمَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَتَّبِعُونِي ؟ قَالُوا : إِنَّ دَاوُدَ دَعَا لاَ يَزَالُ فِي ذُرِّيَّتِهِ نَبِيٌّ ، وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ تَقْتُلَنَا يَهُودُ. (احمد ۲۳۹۔ حاکم ۱۰)

(۳۷۶۹۸) حضرت صفوان بن عسال روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا۔ ہمیں اس نبی کے پاس لے چلو! اس کے ساتھی نے کہا: نہیں! نبی مت کہو کیونکہ اگر انہوں نے تجھے سُن لیا تو ان کی چار آنکھیں ہو جائیں گی۔ راوی کہتے ہیں: وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ ﷺ سے نو کھلی نشانیوں کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور زنا نہ کرو اور چوری نہ کرو اور اس جان کو قتل نہ کرو جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے مگر حق کی وجہ سے۔ اور کسی قوت والے کے پاس بے گناہ کی چغلی نہ کرو کہ وہ اس بے گناہ کو قتل کر دے اور جادو نہ کرو۔ اور سود نہ کھاؤ۔ اور پاکدامن عورت پر تہمت زنی مت کرو اور جنگ کے دن بھاگنے کے لئے پیٹھ مت پھیرو۔ اور اے خواصِ یہود تم پر یہ بھی لازم ہے کہ ہفتہ کے دن میں تعدی نہ کرو۔ راوی کہتے ہیں: یہودیوں نے آپ ﷺ کے ہاتھ، پاؤں چومے اور عرض کرنے لگے۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نبی برحق ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کو میری اتباع سے کیا چیز مانع ہے؟ کہنے لگے: حضرت داؤد علیہ السلام نے دعا مانگی تھی کہ ان کی ذریت میں مسلسل نبوت رہے۔ اور ہمیں اس بات کا خوف ہے کہ ہمیں یہودی قتل کر دیں گے۔

(۲) مَا جَاءَ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ابْنُ كَمْ كَانَ حِينَ أُنْزِلَ عَلَيْهِ

ان روایتوں کا بیان جن میں یہ ذکر ہے کہ جب آپ ﷺ پر وحی کا نزول ہوا تو آپ ﷺ کی عمر مبارک کیا تھی؟

(۳۷۶۹۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أُنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً ، ثُمَّ مَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلاَثَ عَشْرَةَ سَنَةً ، وَكَانَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ ، فَقُبِضَ وَهُوَ ابْنُ ثَلاَثٍ وَسِتِّينَ.

(۳۷۶۹۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ پر وحی کا نزول ہوا جبکہ آپ ﷺ چالیس سال کی عمر کے

نے پھر آپ ﷺ مکہ میں تیرہ سال ٹھہرے اور مدینہ میں آپ ﷺ دس سال رہے پھر آپ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ ﷺ کی عمر مبارک تریسٹھ سال کی تھی۔

(۳۷۷۰۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ :قَالَ الْحَسَنُ :أُنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً ، فَمَكَثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ.

(۳۷۷۰۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پر وحی کا نزول ہوا جبکہ آپ ﷺ کی عمر مبارک چالیس سال کی تھی پھر آپ ﷺ مکہ میں دس سال ٹھہرے اور مدینہ میں دس سال ٹھہرے۔

(۳۷۷۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ:حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ ، يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا.

(بخاری ۴۴۶۴۔ احمد ۲۹۶)

(۳۷۷۰۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں دس سال ٹھہرے آپ ﷺ پر قرآن نازل ہوتا تھا اور مدینہ میں دس سال ٹھہرے۔

(۳۷۷۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :تُوُفِّيَ النَّبِيُّ عليه الصلاة والسلام وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ.

(۳۷۷۰۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی جبکہ آپ ﷺ کی عمر مبارک پینسٹھ سال کی تھی۔

(۳۷۷۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ عليه الصلاة والسلام أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ وَهُوَ ابْنُ ثَلاَثٍ وَأَرْبَعِينَ ، وَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرًا ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا ، وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلاَثٍ وَسِتِّينَ.

(۳۷۷۰۳) حضرت سعید سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ پر قرآن کا نزول ہوا جبکہ آپ ﷺ کی عمر مبارک تینتالیس سال کی تھی اور آپ ﷺ دس سال مکہ میں قیام پذیر رہے اور دس سال مدینہ میں۔ اور آپ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ ﷺ کی عمر تریسٹھ سال کی تھی۔

(۳۷۷۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ ، وَأَقَامَ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا ، فَقُبِضَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ.

(۳۷۷۰۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے جبکہ آپ ﷺ کی عمر مبارک چالیس سال کی تھی اور آپ ﷺ مکہ میں پندرہ سال اور مدینہ میں دس سال قیام پذیر رہے۔ پس جب آپ ﷺ کی وفات ہوئی تو

آپ ﷺ کی عمر مبارک پینسٹھ سال کی تھی۔

(۳۷۷۰۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْعَلاءُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْمِنْهَالُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّ رَجُلاً أَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ : أُنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ عليه الصلاة والسلام عَشْرًا بِمَكَّةَ وَعَشْرًا بِالْمَدِينَةِ ، فَقَالَ :مَنْ يَقُولُ ذَلِكَ ، لَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ بِمَكَّةَ عَشْرًا وَخَمْسًا وَسِتِّينَ وَأَكْثَرَ.

(۳۷۷۰۵) حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا: نبی کریم ﷺ پر دس سال مکہ میں اور دس سال مدینہ میں قرآن کا نزول ہوا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کس نے کہا. آپ ﷺ پر مکہ میں دس سال اور پینسٹھ سال سے زیادہ نزول قرآن ہوا ہے۔

(۳۷۷۰٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْزِلَ عَلَيْهِ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً ، فَأَقَامَ بِمَكَّةَ ثَلاثَ عَشْرَةَ ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ ، وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلاثٍ وَسِتِّينَ.

(۳۷۷۰٦) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ پر قرآن کا نزول ہوا جبکہ آپ ﷺ کی عمر چالیس سال تھی۔ پھر آپ ﷺ مکہ میں تیرہ سال اور مدینہ میں دس سال اقامت پذیر رہے اور آپ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ ﷺ کی عمر مبارک تریسٹھ سال کی تھی۔

(۳۷۷۰۷) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلالٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ، يَقُولُ :بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ ، فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرًا ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا ، وَتُوُفِّيَ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً.

(۳۷۷۰۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث کیا گیا پھر آپ ﷺ دس سال مکہ میں اور دس سال مدینہ میں مقیم رہے اور ساٹھ سال کی عمر میں آپ ﷺ نے وفات پائی۔

(٤) مَا جَاءَ فِي مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کی بعثت کے بارے میں آنے والی روایات کا بیان

(۳۷۷۰۸) حَدَّثَنَا عَفَّانَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَتَى كُنْتَ نَبِيًّا ؟ قَالَ : كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ.

(احمد ٦٦۔ ابن ابی عاصم ١٨

(۳۷۷۰۸) حضرت عبداللہ بن شقیق روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا۔ آپ کب سے نبی (بنا۔

ے) ہیں؟ آپ ﷺ نے جواباً فرمایا: میں نبی تھا جبکہ آدم علیہ السلام روح اور جسد کے درمیان تھے۔

۳۷۷۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ ، قَالَ : نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَغَمَّهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ : اقْرَأْ ، قَالَ : وَمَا أَقْرَأُ ؟ قَالَ : فَغَمَّهُ ، ثُمَّ قَالَ لَهُ : اقْرَأْ ، قَالَ : وَمَا أَقْرَأُ ؟ قَالَ : ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾ ، فَأَتَى خَدِيجَةَ فَأَخْبَرَهَا بِالَّذِي رَأَى ، فَأَتَتْ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلٍ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ لَهَا : هَلْ رَأَى زَوْجُك صَاحِبَهُ فِي خَضِرٍ ؟ قَالَتْ : نَعَمْ ، قَالَ : فَإِنَّ زَوْجَك نَبِيٌّ وَسَيُصِيبُهُ مِنْ أُمَّتِهِ بَلاَءٌ.

۳۷۷۰) حضرت عبداللہ بن شداد بن الہاد سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے آپ ﷺ کو ڈھانپ لیا پھر آپ ﷺ سے کہا: پڑھو! آپ ﷺ نے فرمایا: میں کیا پڑھوں؟ راوی کہتے ہیں۔ جبرائیل علیہ السلام نے پھر آپ ﷺ کو ڈھانپ لیا اور کہا: پڑھو! آپ ﷺ نے فرمایا: میں کیا پڑھوں؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾ آپ ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور جو کچھ دیکھا تھا۔ اس کی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو خبر دی۔ وہ ورقہ بن نوفل کے پاس حاضر ہوئیں اور ان کے سامنے یہ بات ذکر کی۔ ورقہ نے خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کہا: کیا تمہارے شوہر نے اپنے اس ساتھی کو حضر میں دیکھا ہے؟ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہاں! ورقہ نے کہا: پھر (تو) تیرا شوہر نبی ہے اور ان کو عنقریب اپنی امت کی طرف سے آزمائش آئے گی۔

۳۷۷۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا بَرَزَ سَمِعَ مَنْ يُنَادِيهِ : يَا مُحَمَّدُ ، فَإِذَا سَمِعَ الصَّوْتَ انْطَلَقَ هَارِبًا ، فَأَتَى خَدِيجَةَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهَا ، فَقَالَ : يَا خَدِيجَةُ ، قَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ قَدْ خَالَطَ عَقْلِي شَيْءٌ ، إِنِّي إِذَا بَرَزْتُ أَسْمَعُ مَنْ يُنَادِي، فَلاَ أَرَى شَيْئًا ، فَأَنْطَلِقُ هَارِبًا ، فَإِذَا هُوَ عِنْدِي يُنَادِينِي ، فَقَالَتْ : مَا كَانَ اللَّهُ لِيَفْعَلَ بِكَ ذَلِكَ ، إِنَّك مَا عَلِمْتُ تَصْدُقُ الْحَدِيثَ ، وَتُؤَدِّي الأَمَانَةَ ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ ، فَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَفْعَلَ بِكَ ذَلِكَ.

فَأَسَرَّتْ ذَلِكَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ ، وَكَانَ نَدِيمًا لَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ ، فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى وَرَقَةَ ، فَقَالَ : وَمَا ذَاكَ ؟ فَحَدَّثَهُ بِمَا حَدَّثَتْهُ خَدِيجَةُ ، فَأَتَى وَرَقَةَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ وَرَقَةُ : هَلْ تَرَى شَيْئًا ؟ قَالَ : لاَ ، وَلَكِنِّي إِذَا بَرَزْتُ سَمِعْتُ النِّدَاءَ ، فَلاَ أَرَى شَيْئًا ، فَأَنْطَلِقُ هَارِبًا ، فَإِذَا هُوَ عِنْدِي ، قَالَ : فَلاَ تَفْعَلْ ، فَإِذَا سَمِعْتَ النِّدَاءَ فَاثْبُتْ حَتَّى تَسْمَعَ مَا يَقُولُ لَك.

فَلَمَّا بَرَزَ سَمِعَ النِّدَاءَ : يَا مُحَمَّدُ ، قَالَ : لَبَّيْكَ ، قَالَ : قُلْ : أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، ثُمَّ قَالَ لَهُ : قُلْ : ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ حَتَّى فَرَغَ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ ، ثُمَّ أَتَى وَرَقَةَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ : أَبْشِرْ ، ثُمَّ أَبْشِرْ ، ثُمَّ أَبْشِرْ ، فَإِنِّي أَشْهَدُ أَنَّك

الرَّسُولُ الَّذِي بَشَّرَ بِهِ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ : ﴿بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ﴾ ، فَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْ أَحْمَدُ ، وَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ مُحَمَّد ، وَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ ، وَلَيُوشِكُ أَنْ تُؤْمَرَ بِالْقِتَالِ ، وَلَئِنْ أُمِرْ بِالْقِتَالِ وَأَنَا حَيٌّ لأُقَاتِلَنَّ مَعَكَ ، فَمَاتَ وَرَقَةُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :رَأَيْتُ الْقَسَّ فِي الْجَنَّةِ ، عَلَيْهِ ثِيَابٌ خُضْرٌ.

(۳۷۷۱۰) حضرت ابومیسرہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کھلی جگہ میں آئے تو آپ ﷺ آواز دینے والے کو سنتے آپ کو آواز دیتا۔ اے محمد ﷺ! پس جب آپ ﷺ یہ آواز سُنتے تو آپ دوڑتے ہوئے چلنے لگتے۔ پس آپ ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور ان کے سامنے یہ بات ذکر کی اور فرمایا: اے خدیجہ! مجھے ڈر لگتا ہے کہ میری عقل میں کوئی خلط ہوگئی ہے۔ میں جب کھلی جگہ کی طرف نکلتا ہوں تو میں کسی منادی کو سُنتا ہوں لیکن مجھے کوئی چیز دکھائی نہیں دیتی پس میں دوڑ چلا آیا۔ ناگہاں وہ منادی میرے ساتھ ہی تھا اور وہ مجھے آواز دے رہا تھا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو نہیں کرے گا۔ آپ کو جتنا میں جانتی ہوں تو آپ سچ بات کی تصدیق کرتے ہیں اور امانت کو ادا کرتے ہیں اور صلہ رحمی کرتے ہیں پس اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ایسا نہیں کرے گا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات خفیہ طور پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بیان کر دی ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے جاہلیت کے زمانہ میں دوست تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑا اور آپ ﷺ ورقہ کے پاس لے گئے۔ ورقہ نے پوچھا: کیا بات ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے وہ ساری بات بیان کی جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ رضی اللہ عنہ کو بتائی تھی۔ پھر آپ ﷺ ورقہ کے پاس آئے اور یہ واقعہ ذکر کیا ہے۔ ورقہ نے پوچھا؟ آپ نے کچھ دیکھا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! لیکن جب میں باہر نکلتا ہوں تو ایک آواز سنتا ہوں اور مجھے کوئی چیز دکھائی نہیں دی تو میں دوڑا ہوا چلا ناگہاں وہ منادی میرے ساتھ ہی تھا۔ ورقہ نے کہا: آپ (ایسا) نہ کریں۔ پس جب آپ آواز سُنیں تو رُک جائیں یہاں تک کہ بات وہ آپ سے کہتا ہے اس کو سُن لیں۔

پھر جب آپ ﷺ کھلی جگہ کی طرف نکلے تو آپ ﷺ نے آواز سُنی: اے محمد ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: حاضر! منادی نے کہا: کہیے! میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پھر منادی نے آپ ﷺ سے کہا ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ فاتحہ شریف کے آخر تک پڑھایا۔ پھر آپ ﷺ ورقہ کے پاس تشریف لائے اور اس کے سامنے یہ بات ذکر کی تو ورقہ نے کہا: تمہیں بشارت ہو پھر تمہیں بشارت ہو پھر تمہیں بشارت ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ہی وہی رسول ہیں جن کی بشارت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی۔ (فرمایا تھا) ایسا رسول جو میرے بعد آئے گا اور اس کا نام احمد ہوگا۔ پس میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ احمد ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ محمد ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اور قریب ہے کہ آپ کو قتال (جہاد) کا حکم دیا جائے اور اگر آپ کو قتال کا حکم دیا گیا اور میں زندہ ہوا تو البتہ ضرور بالضرور میں آپ ﷺ کی معیت میں قتال کروں گا۔

پھر (اس کے بعد) ورقہ فوت ہو گئے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اس عیسائی عالم کو جنت کے اندر سبز کپڑوں میں دیکھا ہے۔

(۳۷۷۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : ابْتَعَثَ اللَّهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً لِإِدْخَالِ رَجُلِ الْجَنَّةَ ، قَالَ : فَمَرَّ عَلَى كَنِيسَةٍ مِنْ كَنَائِسِ الْيَهُودِ ، فَدَخَلَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ يَقْرَؤُونَ سِفْرَهُمْ ، فَلَمَّا رَأَوْهُ أَطْبَقُوا السِّفْرَ وَخَرَجُوا ، وَفِي نَاحِيَةٍ مِنَ الْكَنِيسَةِ رَجُلٌ يَمُوتُ ، قَالَ : فَجَاءَ إِلَيْهِ ، فَقَالَ : إِنَّمَا مَنَعَهُمْ أَنْ يَقْرَؤُوا أَنَّكَ أَتَيْتَهُمْ وَهُمْ يَقْرَؤُونَ نَعْتَ نَبِيٍّ ، هُوَ نَعْتُكَ ، ثُمَّ جَاءَ إِلَى السِّفْرِ فَفَتَحَهُ ، ثُمَّ قَرَأَ ، فَقَالَ : أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ، ثُمَّ قُبِضَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : دُونَكُمْ أَخَاكُمْ ، قَالَ : فَغَسَّلُوهُ ، وَكَفَّنُوهُ ، وَحَنَّطُوهُ ، ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهِ .

(۳۷۷۱۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک آدمی کو جنت میں داخل کرنے کے لئے بھیجا۔ راوی کہتے ہیں: پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہود کی عبادت گاہوں میں سے ایک عبادت گاہ کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے اس وقت وہ لوگ اپنی کتاب پڑھ رہے تھے۔ جب انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو کتاب کو بند کر دیا اور باہر نکل گئے۔ عبادت گاہ کے ایک کونہ میں ایک آدمی مرنے کے قریب پڑا ہوا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس آدمی کے پاس تشریف لائے تو اس آدمی نے عرض کیا۔ ان لوگوں (یہود) کو پڑھنے سے اس بات نے منع کیا ہے کہ آپ ان کے پاس تشریف لائے ہیں اور یہ لوگ (اس وقت) ایک نبی کی صفات پڑھ رہے تھے۔ جو کہ آپ ہی ہیں۔ پھر وہ آدمی کتاب کے پاس آیا۔ اس کو کھولا اور پڑھا تو کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ پھر اس آدمی کی روح قبض ہو گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' اپنے بھائی کو سنبھالو۔ راوی کہتے ہیں: پھر صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کو غسل دیا اور کفن دیا اور حنوط لگایا پھر اس پر جنازہ پڑھا گیا۔

(۳۷۷۱۲) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ جِبْرِيلُ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ ؛ فَأَخَذَهُ فَصَرَعَهُ ، فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهِ ، فَاسْتَخْرَجَ الْقَلْبَ ، ثُمَّ اسْتَخْرَجَ عَلَقَةً مِنْهُ ، فَقَالَ : هَذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ ، ثُمَّ غَسَلَهُ فِي طَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ ، ثُمَّ لأَمَهُ ، ثُمَّ أَعَادَهُ فِي مَكَانِهِ ، قَالَ : وَجَاءَ الْغِلْمَانُ يَسْعَوْنَ إِلَى أُمِّهِ ، يَعْنِي ظِئْرَهُ ، فَقَالُوا : إِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ ، قَالَ : فَاسْتَقْبَلُوهُ وَهُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ ، قَالَ أَنَسٌ : لَقَدْ كُنْتُ أَرَى أَثَرَ الْمِخْيَطِ فِي صَدْرِهِ. (مسلم ۱۴۷۔ احمد ۱۲۱)

(۳۷۷۱۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ جبرائیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑا اور زمین پر لٹا دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ مبارک شق کیا اور قلب مبارک کو باہر نکالا پھر قلب مبارک سے ایک لوتھڑا نکالا اور فرمایا۔ یہ آپ کے (دل میں) سے شیطان کا حصہ ہے۔ پھر جبرائیل علیہ السلام

نے دل کو ایک سونے کے طشت میں ماءِ زمزم سے دھویا پھر جبرائیل نے آپ ﷺ کے دل کو سیا پھر اس کو اس کی جگہ میں واپس رکھ دیا۔ راوی کہتے ہیں: بچے دوڑتے ہوئے آپ ﷺ کی امی، دائی، کے پاس آئے اور کہا: محمد قتل کر دیئے گئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: لوگ آپ ﷺ کی طرف آئے تو آپ ﷺ کا رنگ بدلا ہوا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کے سینہ میں سوئی کے اثرات دیکھے۔

(۳۷۷۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : احْتَبَسَ الْوَحْيُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَوَّلِ أَمْرِهِ ، وَحُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلاَءُ ، فَجَعَلَ يَخْلُو فِي حِرَاءَ ، فَبَيْنَمَا هُوَ مُقْبِلٌ مِنْ حِرَاءَ ، قَالَ : إِذَا أَنَا بِحِسٍّ فَوْقِي فَرَفَعْتُ رَأْسِي ، فَإِذَا أَنَا بِشَيْءٍ عَلَى كُرْسِيٍّ ، فَلَمَّا رَأَيْتَهُ جُئِثْتُ إِلَى الأَرْضِ ، وَأَتَيْتُ أَهْلِي بِسُرْعَةٍ ، فَقُلْتُ : دَثِّرُونِي دَثِّرُونِي ، فَأَتَانِي جِبْرِيلُ ، فَجَعَلَ يَقُولُ : ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ، قُمْ فَأَنْذِرْ ، وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ، وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ، وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾. (بخاری ۳۲۳۸۔ مسلم ۱۴۳)

(۳۷۷۱۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پر شروع شروع میں وحی بند ہوگئی تھی اور آپ ﷺ کو خلوت محبوب ہو گئی پس آپ ﷺ حرا میں خلوت گزین ہو جاتے۔ پس اسی دوران آپ ﷺ حرا کے سامنے تھے، فرمایا: جب میں نے اپنے اوپر سے ہلکی آواز سُنی تو میں نے اپنا سر اُٹھایا۔ تو مجھے اچانک کرسی پر کوئی چیز دکھائی دی پس جب میں نے اُسے دیکھا تو گھبرا کر زمین کی طرف دیکھا اور میں اپنے گھر والوں کے پاس جلدی جلدی آیا اور میں نے کہا۔ مجھے کمبل اوڑھا دو، مجھے کمبل اوڑھا دو۔ پھر میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے کہنا شروع کیا: ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ، قُمْ فَأَنْذِرْ ، وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ، وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ، وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾.

(۳۷۷۱٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ فِي قَوْلِهِ : ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾ ، قَالَ : دُثِّرْتَ هَذَا الأَمْرَ فَقُمْ بِهِ ، وَقَوْلُهُ : ﴿يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ﴾ ، قَالَ : زُمِّلْتَ هَذَا الأَمْرَ فَقُمْ بِهِ. (ابن جریر ۱۲۴)

(۳۷۷۱۴) حضرت عکرمہ سے قول خداوندی ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾ کے بارے میں منقول ہے فرمایا: تجھے یہ معاملہ اوڑھا دیا گیا۔ پس تو اس کو لے کر کھڑا ہو جا۔ اور قول خداوندی ﴿يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ﴾ کے بارے میں منقول ہے کہ تمہیں یہ معاملہ لپیٹ دیا گیا۔ پس تم اس کو لے کر کھڑے ہو جاؤ۔

(۵) فِي أَذَى قُرَيْشٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَمَا لَقِيَ مِنْهُمْ

نبی کریم ﷺ کو قریش کی اذیت پہنچانے اور آپ ﷺ کو جوان سے تکالیف پہنچی ہیں ان کا بیان

(۳۷۷۱۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الذَّيَّالِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : اجْتَمَعَتْ

قُرَيْشٌ يَوْمًا ، فَقَالُوا :انْظُرُوا أَعْلَمَكُمْ بِالسِّحْرِ وَالْكِهَانَةِ وَالشِّعْرِ ، فَلْيَأْتِ هَذَا الرَّجُلَ الَّذِي فَرَّقَ جَمَاعَتَنَا، وَشَتَّتَ أَمْرَنَا ، وَعَابَ دِينَنَا ، فَلْيُكَلِّمْهُ ، وَلْيَنْظُرْ مَاذَا يَرُدُّ عَلَيْهِ ، فَقَالُوا :مَا نَعْلَمُ أَحَدًا غَيْرَ عُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ ، فَقَالُوا :أَنْتَ يَا أَبَا الْوَلِيدِ.

فَأَتَاهُ عُتْبَةُ ، فَقَالَ :يَا مُحَمَّدُ ، أَنْتَ خَيْرٌ ، أَمْ عَبْدُ اللهِ ؟ فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ قَالَ :أَنْتَ خَيْرٌ ، أَمْ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ ؟ فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :إِنْ كُنْتَ تَزْعُمُ أَنَّ هَؤُلَاءِ خَيْرٌ مِنْك ، فَقَدْ عَبَدُوا الآلِهَةَ الَّتِي عِبْتَ ، وَإِنْ كُنْتَ تَزْعُمُ أَنَّك خَيْرٌ مِنْهُمْ فَتَكَلَّمْ حَتَّى نَسْمَعَ قَوْلَك ، إِنَّا وَاللهِ مَا رَأَيْنَا سَخْلَةً قَطُّ أَشْأَمَ عَلَى قَوْمِهِ مِنْك ، فَرَّقْتَ جَمَاعَتَنَا ، وَشَتَّتَّ أَمْرَنَا ، وَعِبْتَ دِينَنَا ، وَفَضَحْتَنَا فِي الْعَرَبِ ، حَتَّى لَقَدْ طَارَ فِيهِمْ أَنَّ فِي قُرَيْشٍ سَاحِرًا ، وَأَنَّ فِي قُرَيْشٍ كَاهِنًا ، وَاللهِ مَا نَنْتَظِرُ إِلَّا مِثْلَ صَيْحَةِ الْحُبْلَى ، أَنْ يَقُومَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ بِالسُّيُوفِ حَتَّى نَتَفَانَى.

أَيُّهَا الرَّجُلُ ، إِنْ كَانَ إِنَّمَا بِكَ الْبَاءَةُ ، فَاخْتَرْ أَيَّ نِسَاءِ قُرَيْشٍ فَلْنُزَوِّجْك عَشْرًا ، وَإِنْ كَانَ إِنَّمَا بِكَ الْحَاجَةُ ، جَمَعْنَا لَكَ حَتَّى تَكُونَ أَغْنَى قُرَيْشٍ رَجُلاً وَاحِدًا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَفَرَغْتَ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، فَقَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :بسم الله الرَّحْمَن الرحيم ﴿حم تَنْزِيلٌ مِنَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ حَتَّى بَلَغَ : ﴿فَإِنْ أَعْرَضُوا فَقُلْ أَنْذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَثَمُودَ﴾ فَقَالَ لَهُ عُتْبَةُ : حَسْبُك حَسْبُك ، مَا عِنْدَكَ غَيْرُ هَذَا ؟ قَالَ :لَا ، فَرَجَعَ إِلَى قُرَيْشٍ ، فَقَالُوا :مَا وَرَاءَك ؟ قَالَ :مَا تَرَكْتُ شَيْئًا أَرَى أَنَّكُمْ تُكَلِّمُونَهُ بِهِ إِلَّا وَقَدْ كَلَّمْتُهُ بِهِ ، فَقَالُوا :فَهَلْ أَجَابَك ؟ قَالَ :نَعَمْ ؛

قَالَ :لَا ، وَالَّذِي نَصَبَهَا بَيِّنَةً مَا فَهِمْتُ شَيْئًا مِمَّا قَالَ ، غَيْرَ أَنَّهُ أَنْذَرَكُمْ صَاعِقَةً مِثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَثَمُودَ ، قَالُوا:وَيْلَك، يُكَلِّمُك رَجُلٌ بِالْعَرَبِيَّةِ لَا تَدْرِي مَا قَالَ، قَالَ:لَا وَاللهِ، مَا فَهِمْتُ شَيْئًا مِمَّا قَالَ غَيْرَ ذِكْرِ الصَّاعِقَةِ.

(عبد بن حمید ۱۱۲۳۔ ابو یعلی ۱۸۱۲)

(۳۷۷۱۵) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن قریش اکٹھے ہوئے اور انہوں نے کہا: اپنے میں سے سب سے زیادہ جادو، کہانت اور شعر بنانے والے کو دیکھو اور پھر وہ شخص اس آدمی کے پاس آئے جس نے ہماری جماعت میں تفریق ڈالی ہے اور ہمارے معاملہ کو ٹوٹ پھوٹ کا شکار کر دیا ہے اور ہمارے دین میں عیب نکالا ہے۔ پھر وہ شخص اس سے گفتگو کرے اور دیکھے کہ یہ اس کو کیا جواب دیتے ہیں۔ لوگوں نے کہا: مجھے عتبہ بن ربیعہ کے علاوہ کسی کے بارے میں علم نہیں ہے۔ لوگوں نے کہا: اے ابوالولید تم ہی ہو۔

پس یہ عتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! تم بہتر ہو یا عبداللہ؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ پھر اس نے کہا: تم بہتر ہو یا عبدالمطلب؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر خاموش رہے۔ پھر عتبہ بولا: اگر تمہارا خیال یہ ہے کہ

یہ لوگ تم سے بہتر ہیں تو تحقیق ان لوگوں نے تو ان معبودان کی عبادت کی ہے جن کو تم عیب دار کہتے ہو۔ اور اگر تمہارا خیال یہ ہے کہ تم ان سے بہتر ہو تو پھر تم بولو تا کہ ہم تمہاری سُن سکیں۔ ہم نے تو بخدا اپنی قوم پر تم سے زیادہ منحوس کوئی بکری کا بچہ (بھی) نہیں دیکھا۔ تم نے ہماری جمعیت میں تفریق ڈال دی ہے اور ہمارے معاملہ کو ٹوٹ پھوٹ کا شکار کر دیا ہے۔ اور ہمارے دین میں عیب نکالا ہے اور تم نے ہمیں عرب میں رسوا کر دیا ہے حتی کہ یہ بات عرب میں گردش کر رہی ہے کہ قریش میں ایک جادوگر ہے اور قریش میں ایک کاہن ہے۔ بخدا! ہم نہیں انتظار کر رہے مگر حاملہ کی چیخ کی مثل کا تا کہ ہم میں سے بعض، بعض کے لئے تلواریں لے کر کھڑے ہو جائیں یہاں تک کہ ہم سب فنا ہو جائیں۔

اے آدمی! اگر تجھے شوق مردانگی ہے تو تم قریش کی عورتوں میں سے جسے چاہو پسند کر لو۔ ہم تمہاری دس شادیاں کر دیں گے اور اگر تمہیں کوئی (مالی) ضرورت ہے تو ہم تمہارے لئے (اتنا) جمع کر دیں گے کہ تم سارے قریش میں سے اکیلے ہی سب سے زیادہ غنی ہو جاؤ گے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم بات کر چکے ہو؟ عتبہ نے کہا: ہاں! تو رسول اللہ ﷺ نے قراءت فرمائی۔ بسم اللہ الرَّحْمٰن الرحیم ﴿حم تَنْزِيلٌ مِنَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ یہاں تک کہ آپ ﷺ اس آیت تک پہنچے۔ ﴿فَإِنْ أَعْرَضُوا فَقُلْ أَنْذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَثَمُودَ﴾ تو عتبہ نے آپ ﷺ سے کہا۔ بس کرو۔ بس کرو۔ اس کے سوا تمہارے پاس کچھ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! عتبہ، قریش کے پاس واپس لوٹا۔ قریش نے پوچھا: تمہارے پیچھے (کی) کیا (خبر) ہے؟ عتبہ نے کہا: میں نے کوئی چیز نہیں چھوڑی جس کے بارے میں میرا خیال ہو کہ تم نے ان سے اس کے بارے میں گفتگو کرنی ہے مگر یہ کہ میں نے ان سے اس کے بارے میں گفتگو کر لی ہے۔ قریش نے کہا۔ پھر کیا انہوں نے تمہیں جواب دیا ہے۔ عتبہ نے کہا: ہاں! (پھر) عتبہ نے کہا: قسم اس ذات کی جس نے خانہ کعبہ کو نصب کیا ہے مجھے ان کی کہی ہوئی باتوں میں سے کچھ بھی سمجھ نہیں آیا۔ صرف یہ بات (سمجھ آئی) کہ وہ تمہیں عاد اور ثمود کی کڑک سے ڈراتے ہیں۔ قریش نے کہا: تم ہلاک ہو جاؤ۔ ایک آدمی تمہارے ساتھ عربی میں گفتگو کرتا ہے اور تم نہیں جانتے کہ اس نے کیا کہا ہے۔ عتبہ نے کہا۔ بخدا! مجھے ان کی گفتگو میں سے کڑک کے سوا کچھ سمجھ نہیں آیا۔

(۳۷۷۱۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، قَالَ : مَا رَأَيْتُ قُرَيْشًا أَرَادُوا قَتْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِلاَّ يَوْمًا ائْتَمَرُوا بِهِ وَهُمْ جُلُوسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ ، وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عِنْدَ الْمَقَامِ ، فَقَامَ إِلَيْهِ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ فَجَعَلَ رِدَائَهُ فِي عُنُقِهِ ، ثُمَّ جَذَبَهُ حَتَّى وَجَبَ لِرُكْبَتَيْهِ سَاقِطًا ، وَتَصَايَحَ النَّاسُ فَظَنُّوا أَنَّهُ مَقْتُولٌ ، فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ يَشْتَدُّ ، حَتَّى أَخَذَ بِضَبْعَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَرَائِهِ ، وَهُوَ يَقُولُ : ﴿أَتَقْتُلُونَ رَجُلاً أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ﴾؟ ثُمَّ انْصَرَفُوا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى ، فَلَمَّا قَضَى صَلاَتَهُ ، مَرَّ بِهِمْ وَهُمْ جُلُوسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ ،

فَقَالَ :يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ ، أَمَا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ، مَا أُرْسِلْتُ إِلَيْكُمْ إِلاَّ بِالذَّبْحِ ، وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى حَلْقِهِ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْلٍ :يَا مُحَمَّدُ ، مَا كُنْتَ جَهُولاً ، قَالَ :فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَنْتَ مِنْهُمْ. (ابو يعلى ۷۳۰۱)

(۳۷۷۱۶) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے قریش کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ کرتے (کبھی) نہیں دیکھا تھا۔ مگر ایک دن جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف سازش کر رہے تھے اور وہ کعبہ کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام ابراہیم کے پاس نماز ادا فرما رہے تھے۔ پس عقبہ بن ابی مُعیط کھڑا ہوا اور اپنی چادر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن میں ڈالا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھینچا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھٹنوں کے بل گرنے لگے۔ لوگوں نے شور وغل کیا تو لوگوں نے یہ گمان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقتول ہو گئے ہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سختی کے ساتھ آگے بڑھے یہاں تک کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بغلوں کے پیچھے سے پکڑ لیا اور فرمانے لگے۔ ﴿أَتَقْتُلُونَ رَجُلاً أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ﴾

پھر لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہٹ گئے۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے پاس سے گزرے جبکہ وہ کعبہ کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے گروہِ قریش! خبردار! قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے۔ مجھے تمہاری طرف نہیں بھیجا گیا مگر ذبح کے ساتھ۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اپنے حلق کی طرف اشارہ فرمایا: راوی کہتے ہیں: ابو جہل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اے محمد! تم تو جاہل نہیں تھے۔ راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو بھی ان میں سے ہے۔

(۳۷۷۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :مَرَّ أَبُو جَهْلٍ ، فَقَالَ :أَلَمْ أَنْهَكَ ؟ فَانْتَهَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْلٍ :لِمَ تَنْتَهِرُنِي يَا مُحَمَّدُ ؟ وَاللهِ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا بِهَا رَجُلٌ أَكْبَرُ نَادِيًا مِنِّي . قَالَ ، فَقَالَ جِبْرِيلُ :﴿فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ﴾ قَالَ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :وَاللهِ أَنْ لَوْ دَعَا نَادِيَهُ لأَخَذَتْهُ زَبَانِيَةُ الْعَذَابِ. (ترمذی ۳۳۴۹۔ احمد ۳۲۹)

(۳۷۷۱۷) حضرت ابن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو جہل گزرا اور اس نے کہا۔ کیا میں نے تمہیں منع نہیں کیا تھا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ڈانٹ پلا دی۔ ابو جہل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اے محمد! تم مجھے کیوں ڈانٹتے ہو؟ بخدا تمہیں معلوم ہے کہ قریش میں کوئی شخص مجھ سے بڑی مجلس والا نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: ﴿فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ﴾ راوی کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ بخدا! اگر ابو جہل اپنی مجلس (والوں) کو بلاتا تو اس کو عذاب کے فرشتے زبانیہ پکڑ لیتے۔

(۳۷۷۱۸) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ ، قَالَ :فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَنَاسٌ مِنْ

قُرَيْش ، وَنُحِرَتْ جَزُورٌ فِي نَاحِيَةِ مَكَّةَ ، قَالَ :فَأَرْسَلُوا فَجَاؤُوا مِنْ سَلَاهَا ، فَطَرَحُوهُ عَلَيْهِ ، قَالَ :فَجَائَتْ فَاطِمَةُ حَتَّى أَلْقَتْهُ عَنْهُ ، قَالَ :فَكَانَ يَسْتَحِبُّ ثَلَاثًا ، يَقُولُ :اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ، اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ، اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ :بِأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ ، وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ ، وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ ، وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ ، وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ ، وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ.

قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ قَتْلَى فِي قَلِيبِ بَدْرٍ . قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ :وَنَسِيتُ السَّابِعَ.

(بخاری ۲۹۳۴۔ مسلم ۱۴۱۹)

(۳۷۷۱۸) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے سایہ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں۔ ابوجہل اور قریش کے لوگوں نے کہا: اس وقت مکہ کے کسی محلہ میں اونٹ ذبح ہوا تھا۔ راوی کہتے ہیں۔ انہوں نے (کسی کو) بھیجا پس یہ اونٹ کی اوجری لے کر آئے اور انہوں نے اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پھینک دیا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آ کر اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہٹایا۔ راوی کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ بات دہرائی۔ اے اللہ! قریش کو پکڑ، اے اللہ! قریش کو پکڑ۔ اے اللہ! قریش کو پکڑ۔ ابوجہل بن ہشام کو۔ عتبہ بن ربیعہ کو۔ شیبہ بن ربیعہ کو۔ ولید بن عتبہ کو، امیہ بن خلف کو اور عقبہ بن ابی معیط کو۔ راوی کہتے ہیں: کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان سب کو قلیب بدر میں مقتول حالت میں دیکھا۔ ابواسحاق کہتے ہیں کہ مجھے ساتویں آدمی کا نام بھول گیا ہے۔

(۳۷۷۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لَمَّا أَنْ مَرِضَ أَبُو طَالِبٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَهْطٌ مِنْ قُرَيْشٍ ، فِيهِمْ أَبُو جَهْلٍ ، قَالَ :فَقَالُوا :إِنَّ ابْنَ أَخِيكَ يَشْتُمُ آلِهَتَنَا ، وَيَفْعَلُ وَيَفْعَلُ ، وَيَقُولُ وَيَقُولُ ، فَلَوْ بَعَثْتَ إِلَيْهِ فَنَهَيْتَهُ ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ ، أَوْ قَالَ :جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ الْبَيْتَ ، وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ أَبِي طَالِبٍ مَجْلِسُ رَجُلٍ ، قَالَ :فَخَشِيَ أَبُو جَهْلٍ إِنْ جَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَنْبِ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يَكُونَ أَرَقَّ لَهُ عَلَيْهِ ، فَوَثَبَ فَجَلَسَ فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ، وَلَمْ يَجِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسًا قُرْبَ عَمِّهِ ، فَجَلَسَ عِنْدَ الْبَابِ.

قَالَ أَبُو طَالِبٍ: أَيِ ابْنَ أَخِي، مَا بَالُ قَوْمِكَ يَشْكُونَكَ؟ يَزْعُمُونَ أَنَّكَ تَشْتُمُ آلِهَتَهُمْ، وَتَقُولُ وَتَقُولُ، وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ، قَالَ: فَأَكْثَرُوا عَلَيْهِ مِنَ اللَّحْوِ، قَالَ: فَتَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا عَمِّ، إِنِّي أُرِيدُهُمْ عَلَى كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ يَقُولُونَهَا ، تَدِينُ لَهُمْ بِهَا الْعَرَبُ ، وَتُؤَدِّي إِلَيْهِمْ بِهَا الْعَجَمُ الْجِزْيَةَ ، قَالَ : فَفَزِعُوا لِكَلِمَتِهِ وَلِقَوْلِهِ، قَالَ: فَقَالَ الْقَوْمُ: كَلِمَةٌ وَاحِدَةٌ، نَعَمْ، وَأَبِيكَ وَعَشْرًا، وَمَا هِيَ؟ قَالَ أَبُو طَالِبٍ: وَأَيُّ كَلِمَةٍ هِيَ يَا ابْنَ أَخِي؟ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ، قَالَ: فَقَامُوا فَزِعِينَ يَنْفُضُونَ ثِيَابَهُمْ، وَهُمْ يَقُولُونَ: ﴿أَجَعَلَ الآلِهَةَ إِلَهًا وَاحِدًا ، إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ﴾ ، قَالَ :وَقَرَأَ مِنْ هَذَا الْمَوْضِعِ إِلَى قَوْلِهِ :﴿لَمَّا يَذُوقُوا عَذَابِ﴾.

(۳۷۷۱۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ابو طالب کا مرض (الوفات) شروع ہوا تو ان کے پاس قریش کا ایک گروہ حاضر ہوا جن میں ابو جہل بھی تھا۔ راوی کہتے ہیں۔ انہوں نے (ابو طالب سے) کہا۔ آپ کا بھتیجا ہمارے معبودوں کو گالیاں دیتا ہے۔ اور یہ یہ کرتا ہے اور یہ یہ کہتا ہے۔ اگر (اس کی طرف کسی کو) بھیج دیں اور اس کو منع کر دیں (تو اچھا ہو) ابو طالب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف (کسی کو) بھیجا۔ یا راوی کہتے ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور گھر میں داخل ہوئے۔ ابو طالب اور آپ کے درمیان ایک آدمی کی نشست کی جگہ تھی۔ راوی کہتے ہیں: ابو جہل کو اس بات کا خوف ہوا کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم، ابو طالب کے پہلو میں بیٹھ گئے تو یہ چیز ابو طالب کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نرم کر دے گی۔ پس ابو جہل اچھل کر اس نشست پر بیٹھ گیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے چچا کے قریب کوئی نشست نہ ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دروازہ کے پاس ہی بیٹھ گئے۔

ابو طالب نے کہا! اے بھتیجے! کیا وجہ ہے کہ آپ کی قوم آپ کے بارے میں شکایت کر رہی ہے؟ ان کا خیال ہے کہ آپ ان کے معبودان کو برا بھلا کہتے ہیں اور یہ یہ کہتے ہیں اور یہ یہ کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں۔ قریش نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر خوب ملامت کی۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گفتگو کی اور فرمایا: اے چچا جان! میں انہیں ایسے کلمہ پر بلانا چاہتا ہوں جس کو یہ کہہ لیں گے تو عرب ان کے لئے فرمانبردار ہو جائیں گے اور عجم ان کی طرف اپنے جزیہ بھیجیں گے۔ راوی کہتے ہیں: قریش آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سُن کر حیران ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں: لوگوں نے کہا: ایک کلمہ! ہاں! تیرے باپ کی قسم! دس (کلمہ بھی ایسے کہلوالو) وہ کیا کلمہ ہے؟ ابو طالب نے پوچھا اے بھتیجے! وہ کون سا کلمہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. راوی بیان کرتے ہیں۔ سب قریشی گھبرا کر اٹھ گئے اور اپنے کپڑوں کو جھاڑنے لگے اور وہ کہہ رہے تھے۔ ﴿أَجَعَلَ الآلِهَةَ إِلَهًا وَاحِدًا ، إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ﴾ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے۔ ﴿لَمَّا يَذُوقُوا عَذَابِ﴾ تک قراءت کی۔

(۳۷۷۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو صَخْرَةَ جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ ، عَنْ طَارِقٍ الْمُحَارِبِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسُوقِ ذِي الْمَجَازِ ، وَأَنَا فِي بِيَاعَةٍ أَبِيعُهَا، قَالَ : فَمَرَّ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ لَهُ حَمْرَاءُ ، وَهُوَ يُنَادِي بِأَعْلَى صَوْتِهِ : أَيُّهَا النَّاسُ ، قُولُوا لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ تُفْلِحُوا ، وَرَجُلٌ يَتْبَعُهُ بِالْحِجَارَةِ ، قَدْ أَدْمَى كَعْبَيْهِ وَعُرْقُوبَيْهِ ، وَهُوَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ، لَا تُطِيعُوهُ فَإِنَّهُ كَذَّابٌ، قَالَ: قُلْتُ : مَنْ هَذَا ؟ قَالُوا : هَذَا غُلَامُ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، قُلْتُ : فَمَنْ هَذَا الَّذِي يَتْبَعُهُ يَرْمِيهِ بِالْحِجَارَةِ ؟ قَالُوا : عَمُّهُ عَبْدُ الْعُزَّى ، وَهُوَ أَبُو لَهَبٍ. (بخاری ۱۴۹۔ حاکم ۲۳۱۱)

(۳۷۷۲۰) حضرت طارق محاربی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذوالمجاز کے بازار میں دیکھا۔ اور میں وہاں کوئی چیز فروخت کرنے کے لئے گیا تھا۔ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (وہاں سے) گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سُرخ رنگ کا جُبہ تھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم باآواز بلند یہ ندا کر رہے تھے۔ ''اے لوگو! لا الہ الا اللہ کہہ لو۔ تم کامیاب ہو جاؤ گے۔'' اور ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پتھر لے کر آ رہا تھا اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹخنے اور ایڑیوں کو خون آلود کر دیا تھا اور وہ شخص کہہ رہا تھا۔ اے لوگو! اس کے

پیچھے نہ لگنا! کیونکہ یہ جھوٹا ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ میں نے پوچھا؟ یہ نوجوان کون ہے؟ لوگوں نے کہا۔ یہ بنی عبد المطلب کا لڑکا ہے۔ میں نے پوچھا: یہ آدمی کون ہے جو اس کے پیچھے پتھر مار رہا ہے؟ لوگوں نے کہا۔ اس کا چچا عبد العزیٰ ہے اور یہی ابولہب ہے۔

(۳۷۷۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَقَدْ أُوذِيتُ فِي اللهِ وَمَا يُؤْذَى أَحَدٌ ، وَلَقَدْ أُخِفْتُ فِي اللهِ وَمَا يُخَافُ أَحَدٌ ، وَلَقَدْ أَتَتْ عَلَيَّ ثَالِثَةٌ مِنْ بَيْنِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ، وَمَا لِي وَلِبِلاَلٍ طَعَامٌ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلاَّ مَا وَارَاهُ إِبِطُ بِلاَلٍ.

(۳۷۷۲۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اللہ (کی راہ) میں اتنی اذیت دی گئی ہے کہ کسی کو اتنی اذیت نہیں دی گئی اور مجھے اللہ (کے راستہ) میں اتنا خوف زدہ کیا گیا ہے کہ کسی کو اتنا خوف زدہ نہیں کیا گیا۔ اور تحقیق مجھ پر تین دن رات ایسے بھی آئے کہ میرے اور بلال کے لئے کھانے کی اتنی چیز بھی نہیں ہوتی تھی جس کو کوئی ذی روح کھا سکے مگر وہ مقدار جس کو بلال رضی اللہ عنہ کی بغل چھپاتی تھی۔

(۳۷۷۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالاً مَعَ أَثْقَالِهِمْ﴾ قَالَ : كَانَ أَبُو جَهْلٍ وَصَنَادِيدُ قُرَيْشٍ يَتَلَقَّوْنَ النَّاسَ إِذَا جَاؤُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْلِمُونَ ، فَيَقُولُونَ : إِنَّهُ يُحَرِّمُ الْخَمْرَ ، وَيُحَرِّمُ الزِّنَا ، وَيُحَرِّمُ مَا كَانَتْ تَصْنَعُ الْعَرَبُ ، فَارْجِعُوا ، فَنَحْنُ نَحْمِلُ أَوْزَارَكُمْ ، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ : ﴿وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ﴾.

(۳۷۷۲۲) حضرت ابن الحنفیہ رضی اللہ عنہ سے قول خداوندی ﴿وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالاً مَعَ أَثْقَالِهِمْ﴾ کی تفسیر میں منقول ہے۔ فرمایا: ابوجہل اور سردارانِ قریش لوگوں سے راستہ میں ملاقات کرتے جبکہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اسلام لانے کے لئے حاضر ہوتے اور لوگوں سے کہتے۔ یہ خمر کو حرام قرار دیتا ہے اور زنا کو حرام قرار دیتا ہے۔ جو چیزیں عرب کرتے تھے یہ انہیں حرام قرار دیتا ہے۔ پس تم لوٹ جاؤ۔ ہم تمہارے بوجھ کو اٹھائیں گے تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ﴿وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ﴾

(۳۷۷۲۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُجَّ فِي وَجْهِهِ ، وَكُسِرَتْ رُبَاعِيَتُهُ ، وَرُمِيَ رَمْيَةً عَلَى كَتِفِهِ ، فَجَعَلَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ ، وَيَقُولُ : كَيْفَ تُفْلِحُ أُمَّةٌ فَعَلَتْ هَذَا بِنَبِيِّهَا وَهُوَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللهِ ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ ، أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ، أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ﴾. (ترمذی ۳۰۰۲۔ احمد ۲۰۱)

(۳۷۷۲۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں زخم آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کے چار دانت شہید ہو گئے اور ایک تیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے پر لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چہرے سے خون کو پونچھ رہے تھے اور فرما رہے تھے۔ وہ امت کس طرح کامیاب ہو سکتی ہے جس نے اپنے نبی کے ساتھ یہ رویہ اختیار کیا حالانکہ وہ نبی ان کو اللہ کی طرف بلاتا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ ، أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ، أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ﴾.

(۳۷۷۲٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :قَالَتْ قُرَيْشٌ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنْ كُنْتَ نَبِيًّا كَمَا تَزْعُمُ ، فَبَاعِدْ جَبَلَيْ مَكَّةَ ، أَخْشَبَيْهَا هَذَيْنِ مَسِيرَةَ أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ ، أَوْ خَمْسَةٍ ، فَإِنَّهَا ضَيِّقَةٌ حَتَّى نَزْرَعَ فِيهَا وَنَرْعَى ، وَابْعَثْ لَنَا آبَائَنَا مِنَ الْمَوْتَى حَتَّى يُكَلِّمُونَا ، وَيُخْبِرُونَا أَنَّكَ نَبِيٌّ ، وَاحْمِلْنَا إِلَى الشَّامِ ، أَوْ إِلَى الْيَمَنِ ، أَوْ إِلَى الْحِيرَةِ ، حَتَّى نَذْهَبَ وَنَجِيءَ فِي لَيْلَةٍ ، كَمَا زَعَمْتَ أَنَّكَ فَعَلْتَهُ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ ، أَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الأَرْضُ ، أَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتَى﴾. (ابن جریر ۱۵۱)

(۳۷۷۲۴) حضرت عامر روایت کرتے ہیں کہ قریش نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: اگر تم نبی ہو! جیسا کہ تمہارا خیال ہے تو پھر تم مکہ کے ان دو پہاڑوں کو، جن پر پانی جمع نہیں رہتا، چار یا پانچ دن کی مسافت تک دور کر دو۔ کیونکہ یہ تنگ ہیں۔ تا کہ ہم اس میں کھیتی باڑی کریں اور ہم اس کو چراگاہ بنائیں۔ اور ہمارے فوت شدہ آباء کو اٹھاؤ تا کہ وہ ہم سے باتیں کریں اور ہمیں بتائیں کہ آپ نبی ہیں۔ اور آپ ہمیں شام، یمن اور حیرۃ کی طرف اٹھائیں تا کہ ہم ایک ہی رات میں آئیں اور جائیں۔ جیسا کہ آپ کا گمان ہے کہ آپ نے ایسا کیا ہے۔ تو اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ ، أَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الأَرْضُ، أَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتَى﴾.

(٦) حَدِيثُ الْمِعْرَاجِ حِينَ أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ عليه السلام

معراج کی احادیث، جبکہ آپ ﷺ کو اسراء کروایا گیا

(۳۷۷۲٥) حدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الأَشْيَبِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :أُتِيتُ بِالْبُرَاقِ ، وَهُوَ دَابَّةٌ أَبْيَضُ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُونَ الْبَغْلِ ، يَضَعُ حَافِرَهُ عِنْدَ مُنْتَهَى طَرَفِهِ ، فَرَكِبْتُهُ ، فَسَارَ بِي حَتَّى أَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ ، فَرَبَطْتُ الدَّابَّةَ بِالْحَلْقَةِ الَّتِي كَانَ يَرْبِطُ بِهَا الأَنْبِيَاءُ ، ثُمَّ دَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَائَنِي جِبْرِيلُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ ، فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ ، فَقَالَ جِبْرِيلُ :أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ.

قَالَ :ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ ، فَقِيلَ :مَنْ أَنْتَ ؟ فَقَالَ : جِبْرِيلُ ، قِيلَ :وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ :مُحَمَّد ، فَقِيلَ :وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ ؟ فَقَالَ :قَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ ، فَفُتِحَ لَنَا ، فَإِذَا أَنَا بِآدَمَ ، فَرَحَّبَ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ ، ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ ، فَقِيلَ :وَمَنْ أَنْتَ ؟ قَالَ :جِبْرِيلُ ، فَقِيلَ : وَمَنْ مَعَكَ ؟ قَالَ :مُحَمَّد ، فَقِيلَ :وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ ؟ قَالَ :قَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ ، فَفُتِحَ لَنَا ، فَإِذَا أَنَا بِابْنَيِ الْخَالَةِ يَحْيَى وَعِيسَى ، فَرَحَّبَا وَدَعَوا لِي بِخَيْرٍ.

ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ، فَقِيلَ:مَنْ أَنْتَ؟ فَقَالَ:جِبْرِيلُ ، فَقِيلَ:وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ:

مُحَمَّدٌ ، قَالُوا :وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ ؟ قَالَ :قَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ ، فَفُتِحَ لَنَا ، فَإِذَا أَنَا بِيُوسُفَ ، وَإِذَا هُوَ قَدْ أُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسْنِ، فَرَحَّبَ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ ، ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ، فَقِيلَ :مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: جِبْرِيلُ ، فَقِيلَ :وَمَنْ مَعَك ؟ قَالَ :مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالُوا :وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ ؟ قَالَ:قَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ ، فَفُتِحَ لَنَا ، فَإِذَا أَنَا بِإِدْرِيسَ ، فَرَحَّبَ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ ، ثُمَّ قَالَ :يَقُولُ اللَّهُ :﴿وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا﴾.

ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ ، فَقِيلَ :مَنْ أَنْتَ ؟ قَالَ :جِبْرِيلُ ، فَقِيلَ :وَمَنْ مَعَك ؟ فَقَالَ :مُحَمَّد ، فَقِيلَ :وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ ؟ قَالَ :قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ ، فَفُتِحَ لَنَا ، فَإِذَا أَنَا بِهَارُونَ ، فَرَحَّبَ بِي وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ ، ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ ، فَقِيلَ :مَنْ أَنْتَ ؟ قَالَ :جِبْرِيلُ ، فَقِيلَ :وَمَنْ مَعَك ؟ قَالَ مُحَمَّد ، فَقِيلَ :وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ ؟

قَالَ :قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ ، فَفُتِحَ لَنَا ، فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى ، فَرَحَّبَ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ.

ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ ، فَقِيلَ :مَنْ أَنْتَ ؟ فَقَالَ :جِبْرِيلُ ، فَقِيلَ :وَمَنْ مَعَك ؟ قَالَ :مُحَمَّد ، فَقِيلَ :وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ ؟ قَالَ :قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ ، فَفُتِحَ لَنَا ، فَإِذَا أَنَا بِإِبْرَاهِيمَ ، وَإِذَا هُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ ، وَإِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ ، لاَ يَعُودُونَ إِلَيْهِ.

ثُمَّ ذَهَبَ بِي إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى ، فَإِذَا وَرَقُهَا كَآذَانِ الْفِيَلَةِ ، وَإِذَا ثَمَرُهَا أَمْثَالُ الْقِلاَلِ ، فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ أَمْرِ اللهِ مَا غَشِيَهَا تَغَيَّرَتْ ، فَمَا أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَصِفَهَا مِنْ حُسْنِهَا ، قَالَ :فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيَّ مَا أَوْحَى ، وَفَرَضَ عَلَيَّ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَمْسِينَ صَلاَةً ، فَنَزَلْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى مُوسَى ، فَقَالَ :مَا فَرَضَ رَبُّك عَلَى أُمَّتِكَ؟ قَالَ:قُلْتُ:خَمْسِينَ صَلاَةً فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ، فَقَالَ:ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ ، فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لاَ تُطِيقُ ذَلِكَ ، فَإِنِّي قَدْ بَلَوْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَخَبَرْتُهُمْ ، قَالَ :فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي ، فَقُلْتُ لَهُ :رَبِّ خَفِّفْ عَنْ أُمَّتِي ، فَحَطَّ عَنِّي خَمْسًا ، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى ، فَقَالَ :مَا فَعَلْتَ ؟ فَقُلْتُ :حَطَّ عَنِّي خَمْسًا ، قَالَ :إِنَّ أُمَّتَكَ لاَ تُطِيقُ ذَلِكَ ، فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ ، فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لأُمَّتِكَ ، فَلَمْ أَزَلْ أَرْجِعُ بَيْنَ رَبِّي وَبَيْنَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ ، فَيَحُطُّ عَنِّي خَمْسًا خَمْسًا ، حَتَّى قَالَ :يَا مُحَمَّدُ ، هِيَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ، بِكُلِّ صَلاَةٍ عَشْرٌ ، فَتِلْكَ خَمْسُونَ صَلاَةً ، وَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا ، كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةً ، فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا ، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ وَلَمْ يَعْمَلْهَا ، لَمْ تُكْتَبْ لَهُ شَيْئًا ، فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ سَيِّئَةً وَاحِدَةً.

فَنَزَلْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى مُوسَى ، فَأَخْبَرْتُهُ ، فَقَالَ :ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ ، فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لأُمَّتِكَ ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لاَ تُطِيقُ ذَلِكَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَقَدْ رَجَعْتُ إِلَى رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ.

(مسلم ۱۴۵۔ ابویعلی ۳۳۶۲)

(۳۷۷۲۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میرے پاس براق کو لایا گیا۔ یہ ایک سفید جانور تھا۔ گدھے سے اونچا اور خچر سے چھوٹا تھا۔ اپنا قدم وہاں رکھتا تھا جہاں نظر پڑتی تھی۔ پس میں اس پر سوار ہوا اور یہ جانور مجھے لے کر چلا یہاں تک کہ میں بیت المقدس میں پہنچا۔ اور میں نے جانور کو اس حلقہ کے ساتھ باندھا جس حلقہ کے ساتھ انبیاء باندھا کرتے تھے۔ پھر میں بیت المقدس میں داخل ہوا اور میں نے وہاں دو رکعات نماز پڑھی پھر میں وہاں سے نکلا تو جبرائیل علیہ السلام میرے پاس ایک برتن شراب کا اور ایک برتن دودھ کا لائے۔ میں نے دودھ کا انتخاب کرلیا۔ تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔ آپ نے فطرت سلیمہ کے مطابق درست کام کیا ہے۔

۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: پھر ہمیں آسمان دنیا پر لے جایا گیا۔ اور جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کا کہا: پوچھا گیا: تم کون ہو؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: جبرائیل علیہ السلام ہوں۔ پوچھا گیا۔ اور آپ کے ساتھ کون ہے؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔ محمد ﷺ! پوچھا گیا۔ ان کی طرف بھیجا گیا تھا؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔ تحقیق ان کی طرف بھیجا گیا تھا۔ پھر ہمارے لئے دروازہ کھول دیا گیا۔ تو ناگہاں میں آدم علیہ السلام سے ملا۔ انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لئے خیر کی دُعا کی۔ پھر ہمیں دوسرے آسمان کی طرف چڑھایا گیا۔ جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کا کہا۔ پوچھا گیا۔ تم کون ہو؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: جبرائیل علیہ السلام۔ پوچھا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔ محمد ﷺ! پوچھا گیا۔ ان کی طرف بھیجا گیا تھا؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔ ان کی طرف بھیجا گیا تھا۔ پھر ہمارے لئے دروازہ کھول دیا گیا۔ تو ناگہاں میں اپنے دو خالہ زاد یحییٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام سے ملا۔ ان دونوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لئے دعائے خیر کی۔

۳۔ پھر ہمیں تیسرے آسمان کی طرف چڑھایا گیا۔ جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کا کہا۔ تو پوچھا گیا۔ تم کون ہو؟ انہوں نے کہا: جبرائیل علیہ السلام! پھر پوچھا گیا۔ آپ کے ساتھ کون ہے؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: محمد ﷺ! فرشتوں نے پوچھا۔ ان کی طرف بھیجا گیا تھا؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔ تحقیق ان کی طرف بھیجا گیا تھا۔ پس ہمارے لئے دروازہ کھول دیا گیا۔ پس اچانک میں یوسف علیہ السلام سے ملا۔ اور انہیں تو حُسن کا ایک بڑا حصہ دیا گیا ہے۔ انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لئے دعاء خیر کی۔ پھر ہمیں چوتھے آسمان پر لے جایا گیا تو جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کا کہا۔ پوچھا گیا۔ تم کون ہو؟ انہوں نے کہا۔ جبرائیل علیہ السلام ہوں۔ پوچھا گیا۔ تمہارے ساتھ کون ہے؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: محمد ﷺ! فرشتوں نے کہا۔ ان کی طرف بھیجا گیا تھا؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: تحقیق ان کی طرف بھیجا گیا تھا۔ پھر ہمارے لئے (دروازہ) کھول دیا گیا تو اچانک میری حضرت ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لئے دعائے خیر کی۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ورفعناہُ مکاناً علیاً.

۴۔ پھر ہمیں پانچویں آسمان کی طرف اٹھایا گیا۔ جبرائیل علیہ السلام نے (دروازہ) کھولنے کا کہا۔ پوچھا گیا۔ تم کون ہو؟ انہوں نے کہا: جبرائیل ہوں۔ پوچھا گیا: اور آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا: محمد ﷺ! ہیں۔ پوچھا گیا۔ ان کی طرف بھیجا گیا

تھا؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔ ان کی طرف بھیجا گیا تھا۔ پھر ہمارے لئے (دروازہ) کھول دیا گیا۔ پس اچانک میری ملاقات حضرت ہارون علیہ السلام سے ہوئی۔ انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لئے دعائے خیر کی۔ پھر ہمیں چھٹے آسمان کی طرف چڑھایا گیا۔ جبرائیل علیہ السلام نے (دروازہ) کھولنے کا کہا تو پوچھا گیا۔ تم کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا۔ جبرائیل علیہ السلام ہوں۔ پوچھا گیا۔ اور آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پوچھا گیا۔ (کیا) ان کی طرف بھیجا گیا تھا؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔ تحقیق ان کی طرف بھیجا گیا تھا۔ پھر ہمارے لئے (دروازہ) کھول دیا گیا۔ تو اچانک میری ملاقات حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہوئی انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لئے دعائے خیر کی۔

۵۔ پھر ہمیں ساتویں آسمان کی طرف اٹھایا گیا۔ پس جبرائیل علیہ السلام نے (دروازہ) کھولنے کا کہا تو پوچھا گیا۔ تم کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا۔ جبرائیل علیہ السلام ہوں۔ پھر پوچھا گیا۔ اور آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پھر پوچھا گیا۔ (کیا) ان کی طرف بھیجا گیا تھا؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔ تحقیق ان کی طرف بھیجا گیا تھا۔ پھر ہمارے لئے (دروازہ) کھول دیا گیا تو اچانک میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملا۔ اور وہ بیت المعمور کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور (یہ وہ جگہ ہے کہ جب اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں جو پھر دوبارہ نہیں آئیں گے۔

۶۔ پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ پر لے جایا گیا۔ پس اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح تھے اور اس کے پھل مٹکوں کے مثل تھے۔ پس جب اس کو امر خداوندی نے جس طرح ڈھانپنا تھا ڈھانپ لیا۔ تو وہ متغیر ہو گیا۔ خلقِ خدا میں سے کوئی بھی اس کے وصف کو بیان کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی جو وحی کی۔ اور مجھ پر ہر دن رات میں پچاس نمازیں فرض فرمائیں۔

۷۔ میں (وہاں سے) نیچے اُترا یہاں تک کہ میں موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا تو انہوں نے پوچھا۔ آپ کے رب نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ میں نے کہا: ہر دن رات میں پچاس نمازیں فرض کی ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ اپنے رب کی طرف واپس جایئے اور رب سے کمی کا سوال کیجئے۔ کیونکہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔ کیونکہ میں نے بنی اسرائیل کو آزمایا ہے اور جانچا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں اپنے پروردگار کے حضور واپس لوٹا اور میں نے ان سے عرض کی۔ اے میرے پروردگار! میری امت پر تخفیف فرما۔ پس اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ نمازیں چھوڑ دیں۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کی طرف واپس ہوا۔ تو انہوں نے پوچھا۔ کیا کیا ہے؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ نمازیں چھوڑ دی ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ تیری امت اس کی (بھی) طاقت نہیں رکھتی۔ پس آپ اپنے پروردگار کے پاس واپس جایئے اور اپنے پروردگار سے اپنی امت کے لئے تخفیف کا سوال کیجئے۔ پھر میں مسلسل اپنے پروردگار اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان مراجعت کرتا رہا۔ اور اللہ تعالیٰ مجھے پانچ پانچ نمازیں چھوڑتے رہے یہاں تک کہ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے محمد! ہر دن رات میں یہ پانچ نمازیں ہیں۔ ہر نماز کے بدلے میں دس (گنا اجر) ہے۔ پس یہ (ثواب کے اعتبار سے) پچاس نمازیں ہیں۔ اور جو کوئی شخص نیکی کے کام کا ارادہ کرے لیکن نیکی کے کام کو کرے نہیں۔

اس کے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی۔ اور اگر وہ اس نیکی کے کام کو کرلے گا تو اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اور جو کوئی شخص برے کام کا ارادہ کرے گا لیکن اس بُرے کام کو نہ کرے تو اس کے کچھ نہیں لکھا جائے گا اور اگر وہ اس برے کام کو کرلے گا تو اس کے لئے ایک گناہ لکھا جائے گا۔

۸۔ پھر میں (وہاں سے) اُترا یہاں تک کہ میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا اور میں نے ان کو یہ بات بتائی تو انہوں نے کہا۔ آپ اپنے پروردگار کے پاس واپس جائیے اور اپنے پروردگار سے اپنی امت کے لئے تخفیف کا سوال کیجئے۔ کیونکہ آپ کی امت اس کی (بھی) طاقت نہیں رکھتی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: البتہ تحقیق میں اپنے رب کی طرف (اتنا) واپس پلٹا ہوں یہاں تک کہ (اب) مجھے حیا آتی ہے۔

(۳۷۷۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ بِنَحْوٍ مِنْهُ ، أَوْ شَبِيهٍ بِهِ. (بخاری ۳۲۰۷۔ مسلم ۱۴۹)

(۳۷۷۲۶) حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل یا اس سے مشابہ بیان کرتے ہیں۔

(۳۷۷۲۷) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، قَالَ : قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَمَّا كَانَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي ، أَصْبَحْتُ بِمَكَّةَ ، قَالَ : فَظِعْتُ بِأَمْرِي ، وَعَرَفْتُ أَنَّ النَّاسَ مُكَذِّبِيَّ ، فَقَعَدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَزِلاً حَزِينًا ، فَمَرَّ بِهِ أَبُو جَهْلٍ ، فَجَاءَ حَتَّى جَلَسَ إِلَيْهِ ، فَقَالَ كَالْمُسْتَهْزِءِ : هَلْ كَانَ مِنْ شَيْءٍ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : وَمَا هُوَ ؟ قَالَ : أُسْرِيَ بِي اللَّيْلَةَ ، قَالَ : إِلَى أَيْنَ ؟ قَالَ : إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، قَالَ : ثُمَّ أَصْبَحْتَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، فَلَمْ يَرَ أَنَّ يُكَذِّبَهُ ، مَخَافَةَ أَنْ يَجْحَدَ الْحَدِيثَ إِنْ دَعَا قَوْمَهُ إِلَيْهِ ، قَالَ : أَتُحَدِّثُ قَوْمَكَ مَا حَدَّثْتَنِي إِنْ دَعَوْتُهُمْ إِلَيْكَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ ، هَيَّا مَعَاشِرَ بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ ، هَلُمَّ ، قَالَ : فَتَنَفَّضَتِ الْمَجَالِسُ ، فَجَاؤُوا حَتَّى جَلَسُوا إِلَيْهِمَا ، فَقَالَ : حَدِّثْ قَوْمَكَ مَا حَدَّثْتَنِي.

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي أُسْرِيَ بِي اللَّيْلَةَ ، قَالُوا : إِلَى أَيْنَ ؟ قَالَ : إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، قَالُوا : ثُمَّ أَصْبَحْتَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْنَا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَمِنْ بَيْنِ مُصَفِّقٍ ، وَمِنْ بَيْنِ وَاضِعٍ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مُتَعَجِّبًا لِلْكَذِبِ ، زَعَمَ ، وَقَالُوا : أَتَسْتَطِيعُ أَنْ تَنْعَتَ لَنَا الْمَسْجِدَ ؟ قَالَ : وَفِي الْقَوْمِ مَنْ سَافَرَ إِلَى ذَلِكَ الْبَلَدِ وَرَأَى الْمَسْجِدَ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَذَهَبْتُ أَنْعَتُ لَهُمْ ، فَمَا زِلْتُ أَنْعَتُ وَأَنْعَتُ ، حَتَّى الْتَبَسَ عَلَيَّ بَعْضُ النَّعْتِ ، فَجِيءَ بِالْمَسْجِدِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ ، حَتَّى وُضِعَ دُونَ دَارِ عُقَيْلٍ ، أَوْ دَارِ عِقَالٍ ، فَنَعَتُّهُ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ ، فَقَالَ الْقَوْمُ : أَمَّا النَّعْتُ فَوَاللهِ لَقَدْ أَصَابَ.

(۳۷۷۲۷) حضرت زرارہ بن اوفی روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس رات کو

مجھے اسراء کروایا گیا میں نے (اس کی) صبح مکہ میں کی۔آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ میں اپنے معاملہ (معراج) کی وجہ سے گھبرایا ہوا تھا اور میں جانتا تھا کہ لوگ مجھے جھٹلائیں گے۔پس آپ ﷺ علیحدہ اور غمگین ہو کر بیٹھ گئے تو ابوجہل آپ ﷺ کے پاس سے گزرا تو آپ ﷺ کے پاس آیا یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاس بیٹھ گیا اور استہزاء کرنے والے کی طرح پوچھا: کیا کچھ (نئی) بات ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں ابوجہل نے پوچھا: کیا بات ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے آج کی رات سیر کروائی گئی ہے۔ابوجہل نے پوچھا: کہاں کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بیت المقدس کی طرف۔ابوجہل نے کہا۔ پھر (سیر کے بعد) آپ نے صبح ہمارے درمیان کی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! ابوجہل کی رائے آپ ﷺ کی تکذیب کی نہ ہوئی۔اس بات سے ڈرتے ہوئے کہ اگر وہ آپ ﷺ کی قوم کو بلائے تو آپ ﷺ اس بات کا انکار نہ کر دیں۔ابوجہل نے کہا۔اگر میں تمہاری قوم کو تمہاری طرف بلاؤں تو کیا تم انہیں بھی وہ بات بیان کرو گے جو تم نے مجھے بیان کی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! ابوجہل نے کہا: اے بنی کعب بن لوی کی جماعتو! آ جاؤ۔راوی کہتے ہیں۔پس تمام لوگ آ گئے یہاں تک کہ لوگ ان دونوں کے پاس بیٹھ گئے۔تو ابوجہل نے کہا۔جو بات آپ نے مجھے بیان کی تھی وہ بات اپنی قوم کے سامنے بیان کرو۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے آج کی رات سیر کروائی گئی ہے۔لوگوں نے پوچھا: کہاں کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بیت المقدس کی۔لوگوں نے کہا۔ پھر آپ نے صبح ہمارے درمیان کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! راوی کہتے ہیں: کچھ لوگ، تالیاں بجانے لگے اور کچھ لوگوں نے اس بات کو جھوٹ سمجھ کر تعجب کرتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو اپنے سر پر رکھ لیا۔اور کہا: کیا آپ ہمارے لئے مسجد (اقصیٰ) کی نعت (صفت) بیان کر سکتے ہیں؟ راوی کہتے ہیں کہ لوگوں میں افراد بھی تھے جنہوں نے اس شہر کا سفر کیا تھا اور مسجد اقصیٰ کو دیکھا تھا۔رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔پس میں نے ان کے لئے (مسجد کی) صفت بیان کرنا شروع کی۔اور میں مسلسل صفت بیان کرتا رہا۔ یہاں تک کہ بعض اوصاف مسجد مجھ پر ملتبس ہو گئے تو مسجد کو (سامنے) لایا گیا اور میں مسجد کو دیکھنے لگا۔یہاں تک کہ مسجد کو دار عقیل یا دار عقال سے پرے رکھ دیا گیا۔پس میں نے مسجد کی نعت (صفت) بیان کی جبکہ میں مسجد کی طرف دیکھ رہا تھا۔لوگوں نے کہا۔(مسجد کی) صفت تو بخدا بالکل درست (بیان کی) ہے۔

(۳۷۷۲۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِالْبُرَاقِ ، هُوَ دَابَّةٌ أَبْيَضُ طَوِيلٌ ، يَضَعُ حَافِرَهُ عِنْدَ مُنْتَهَى طَرْفِهِ ، قَالَ : فَلَمْ يُزَايِلْ ظَهْرَهُ هُوَ وَجِبْرِيلُ ، حَتَّى أَتَيَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ ، وَفُتِحَتْ لَهُمَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَرَأَى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ.

قَالَ : وَقَالَ حُذَيْفَةُ : وَلَمْ يُصَلِّ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، قَالَ زِرٌّ : فَقُلْتُ : بَلَى ، قَدْ صَلَّى ، قَالَ حُذَيْفَةُ : مَا اسْمُكَ يَا أَصْلَعُ ؟ فَإِنِّي أَعْرِفُ وَجْهَكَ ، وَلاَ أَدْرِي مَا اسْمُكَ ؟ قَالَ : قُلْتُ : زِرُّ بْنُ حُبَيْشٍ ، قَالَ : فَقَالَ : وَمَا يُدْرِيكَ ؟ وَهَلْ تَجِدُهُ صَلَّى ؟ قَالَ : قُلْتُ : يَقُولُ اللَّهُ : ﴿سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلاً مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا ، إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾. قَالَ : وَهَا

تَجِدُهُ صَلَّى ؟ إِنَّهُ لَوْ صَلَّى فِيهِ صَلَّيْنَا فِيهِ ، كَمَا نُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ، وَقِيلَ لِحُذَيْفَةَ : وَرَبَطَ الدَّابَّةَ بِالْحَلْقَةِ الَّتِي يَرْبِطُ بِهَا الأَنْبِيَاءُ ؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ : أَوَ كَانَ يَخَافُ أَنْ تَذْهَبَ ، وَقَدْ آتَاهُ اللَّهُ بِهَا ؟.

(۳۷۷۲۸) حضرت زر، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بن یمان سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس براق لائی گئی۔ یہ ایک طویل سفید رنگ کا جانور تھا جو منتہی نظر پر قدم رکھتا تھا۔ راوی کہتے ہیں: پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور جبرائیل علیہ السلام اس کی پشت پر سوار رہے یہاں تک کہ دونوں بیت المقدس پہنچ گئے اور ان کے لئے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے گئے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت اور جہنم کو دیکھا۔

راوی کہتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں نماز ادا نہیں کی۔ حضرت زر کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ کیوں نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے گنجے! تیرا نام کیا ہے؟ میں تیری شکل سے واقف ہوں لیکن تیرے نام سے واقف نہیں ہوں؟ حضرت زر کہتے ہیں۔ میں نے جواباً کہا: زر بن حبیش۔ راوی کہتے ہیں۔ اس نے کہا: ارشاد خداوندی ہے۔ ﴿سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلاً مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا ، إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو (وہاں) نماز پڑھتے ہوئے پایا ہے؟ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس میں نماز پڑھتے تو ہم (بھی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھتے جیسا کہ ہم مسجد حرام میں نماز پڑھتے ہیں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو اس کڑے کے ساتھ باندھا جس کے ساتھ انبیاء باندھا کرتے تھے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا خوف تھا کہ وہ چلا جائے گا حالانکہ اس کو تو اللہ تعالیٰ لائے تھے؟

(۳۷۷۲۹) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ ، عَنْ أَبِي الصَّلْتِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي ، لَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ ، فَنَظَرْتُ فَوْقِي فَإِذَا أَنَا بِرَعْدٍ وَبَرْقٍ وَصَوَاعِقَ ، قَالَ : وَأَتَيْتُ عَلَى قَوْمٍ بُطُونُهُمْ كَالْبُيُوتِ ، فِيهَا الْحَيَّاتُ تُرَى مِنْ خَارِجِ بُطُونِهِمْ ، فَقُلْتُ : مَنْ هَؤُلاَءِ يَا جِبْرِيلُ ؟ قَالَ ، هَؤُلاَءِ أَكَلَةُ الرِّبَا ، فَلَمَّا نَزَلْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا ، نَظَرْتُ أَسْفَلَ شَيْءٍ فَإِذَا بِرَهْجٍ وَدُخَانٍ وَأَصْوَاتٍ ، فَقُلْتُ : مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هَذِهِ الشَّيَاطِينُ يَحُومُونَ عَلَى أَعْيُنِ بَنِي آدَمَ، لاَ يَتَفَكَّرُوا فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ، وَلَوْلاَ ذَاكَ لَرَأَوُا الْعَجَائِبَ. (ابن ماجه ۲۲۷۳۔ احمد ۳۵۳)

(۳۷۷۲۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس رات مجھے سیر کروائی گئی۔ میں نے دیکھا کہ جب ہم ساتویں آسمان تک پہنچے تو میں نے اپنے اوپر کو نظر اٹھائی تو مجھے گرج، بجلی اور کڑک دکھائی دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں ایک گروہ کے پاس آیا ان کے پیٹ گردنوں کی طرح تھے اور ان میں سانپ تھے جو باہر سے نظر آ رہے تھے۔ میں

نے پوچھا: اے جبرائیل علیہ السلام! یہ کون لوگ ہیں؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: یہ سود خور لوگ ہیں۔ پھر جب میں آسمان دنیا کی طرف اُترا تو میں نے نیچے دیکھا۔ مجھے گرد، دھواں اور آوازیں سنائی دیں۔ میں نے پوچھا: اے جبرائیل علیہ السلام! یہ کیا ہے؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: یہ شیاطین ہیں جو بنی آدم کی آنکھوں کو فریب دیتے ہیں۔ وہ آسمانوں اور زمین کی نشانیوں میں تفکر نہیں کرتے۔ اگر یہ چیزیں نہ ہوتیں تو بنی آدم کو عجائبات دکھائی دیتے۔

(۳۷۷۳۰) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ:أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، وَثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَتَيْتُ عَلَى مُوسَى لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عِنْدَ الْكَثِيبِ الأَحْمَرِ ، وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ. (مسلم ۱۶۵- احمد ۱۴۸)

(۳۷۷۳۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس رات مجھے سیر کروائی گئی۔ اس رات میں سُرخ ٹیلے کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام پر سے گزرا تو وہ اپنی قبر مبارک میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔

(۳۷۷۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَرَرْت لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عَلَى قَوْمٍ تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيضَ مِنْ نَارٍ ، فَقُلْتُ :مَنْ هَؤُلاَءِ ؟ قِيلَ :هَؤُلاَءِ خُطَبَاءُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ، مِمَّنْ كَانُوا يَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَيَنْسَوْنَ أَنْفُسَهُمْ وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتَابَ ، أَفَلاَ يَعْقِلُونَ ؟. (احمد ۱۲۰- ابو یعلی ۳۹۸۳)

(۳۷۷۳۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس رات مجھے سیر کروائی گئی اس رات میں ایک ایسی قوم پر سے گزرا جن کے ہونٹوں کو جہنم کی قینچیوں سے کاٹا جا رہا تھا۔ میں نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ بتایا گیا کہ یہ اہل دنیا کے وہ خطیب ہیں جو لوگوں کو نیکی کا حکم کرتے تھے اور اپنے آپ کو بھول جاتے تھے۔ اور کتاب کی تلاوت کرتے تھے۔ کیا یہ لوگ عقل نہیں رکھتے؟

(۳۷۷۳۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، قَالَ :لَمَّا أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِدَابَّةٍ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُونَ الْبَغْلِ ، يَضَعُ حَافِرَهُ عِنْدَ مُنْتَهَى طَرَفِهِ ، يُقَالُ لَهُ بُرَاقٌ، فَمَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِيرٍ لِلْمُشْرِكِينَ فَنَفَرَتْ ، فَقَالُوا :يَا هَؤُلاَءِ ، مَا هَذَا ؟ قَالُوا مَا نَرَى شَيْئًا ، مَا هَذِهِ إِلاَّ رِيحٌ ، حَتَّى أَتَى بَيْتَ الْمَقْدِسِ ، فَأُتِيَ بِإِنَائَيْنِ ؛ فِي وَاحِدٍ خَمْرٌ ، وَفِي الآخَرِ لَبَنٌ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّبَنَ ، فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ :هُدِيتَ وَهُدِيَتْ أُمَّتُك.
ثُمَّ سَارَ إِلَى مِصْرَ.

(۳۷۷۳۲) حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کو سیر کروائی گئی تو ایک گدھے سے بڑا خچر سے چھوٹا ایک جانور لایا گیا۔ وہ اپنی منتہیٰ نظر پر اپنا قدم رکھتا تھا۔ اس کو براق کہا جاتا تھا۔ پس اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین کے

ونٹوں کے قافلے کے پاس سے گزرے تو وہ بدک گئے مشرکین نے کہا: یارو! یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہمیں تو کوئی چیز دکھائی نہیں دیتی۔ یہ تو فقط ہوا ہے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ بیت المقدس پہنچ گئے۔ آپ ﷺ کے پاس دو برتن لائے گئے۔ ایک میں شراب تھی اور دوسرے میں دودھ تھا۔ پس نبی کریم ﷺ نے دودھ (والا برتن) پکڑ لیا تو جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو کہا۔ آپ کی راہ راست کی طرف راہنمائی کی گئی ہے اور آپ کی امت کو درست راہنمائی کی گئی ہے۔ پھر آپ ﷺ شہر کی طرف چلے۔

۳۷۷۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَمَّا انْتَهَيْتُ إِلَى السِّدْرَةِ ، إِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيَلَةِ ، وَإِذَا نَبْقُهَا أَمْثَالُ الْقِلاَلِ ، فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ أَمْرِ اللهِ مَا غَشِيَ تَحَوَّلَتْ ، فَذَكَرْتُ الْيَاقُوتَ.

(۳۷۷۳۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میں سدرۃ کے پاس پہنچا تو (میں نے دیکھا کہ) اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح تھے اور اس کے بیر مٹکوں کی طرح تھے پس جب اس کو اللہ تعالیٰ نے جس طرح ڈھانپ لیا تو وہ بدل گئی پس مجھے یاقوت یاد آ گیا۔

۳۷۷۳٤) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ غَزْوَانَ ، قَالَ :سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى صُبْرُ الْجَنَّةِ.

(۳۷۷۳۴) حضرت غزوان سے روایت ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ جنت کا وسط ہے۔

۳۷۷۳٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ ، عَنْ هُذَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ فِي قَوْلِهِ:(سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى) قَالَ:صُبْرُ الْجَنَّةِ، يَعْنِي وَسَطَهَا، عَلَيْهَا فُضُولُ السُّنْدُسِ وَالإِسْتَبْرَقِ.

(۳۷۷۳۵) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ ارشاد خداوندی۔ سدرۃ المنتہیٰ کے بارے میں فرماتے ہیں۔ یہ جنت کا وسط ہے۔ اور اس پر ریشم اور نفیس قسم کے پردے ہیں۔

۳۷۷۳٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ :سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى يَنْتَهِي إِلَيْهَا أَمْرُ كُلِّ نَبِيٍّ وَمَلَكٍ.

(۳۷۷۳۶) حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ وہ مقام ہے جہاں پر ہر نبی اور فرشتہ کا معاملہ منتہی ہوتا ہے۔

(۷) فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ عَرَضَ نَفْسَهُ عَلَى الْعَرَبِ

جب آپ ﷺ نے اپنے آپ کو عرب کے سامنے پیش کیا تو آپ ﷺ کے بارے میں......

۳۷۷۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُ نَفْسَهُ عَلَى النَّاسِ بِالْمَوْقِفِ ، يَقُولُ :أَلاَ رَجُلٌ يَعْرِضُنِي عَلَى قَوْمِهِ ؟ فَإِنَّ قُرَيْشًا قَدْ مَنَعُونِي أَنْ أُبَلِّغَ كَلاَمَ رَبِّي ، قَالَ :فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ

هَمْدَانَ ، فَقَالَ:وَمِمَّنْ أَنْتَ ؟ قَالَ :مِنْ هَمْدَانَ ، قَالَ :وَعِنْدَ قَوْمِكَ مَنَعَةٌ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :فَذَهَبَ الرَّجُلُ ثُمَّ إِنَّهُ خَشِيَ أَنْ يَخْفِرَهُ قَوْمُهُ ، فَرَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :أَذْهَبُ فَأَعْرِضُ عَلَى قَوْمِي ثُمَّ آتِيكَ مِنْ قَابِلٍ ، ثُمَّ ذَهَبَ وَجَائَتْ وُفُودُ الْأَنْصَارِ فِي رَجَبٍ. (بخاری ۱۵۷۔ ترمذی ۲۹۲۵)

(۳۷۷۳۷) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے موقف میں پیش فرماتے: اور کہتے: کیا کوئی ایسا شخص ہے جو مجھے اپنی قوم پر پیش کرے۔ کیونکہ قریش نے تو مجھے اس بات سے منع کیا ہے کہ میں اپنے رب کے کلام کی تبلیغ کروں۔ راوی کہتے ہیں: پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہمدان کا ایک آدمی حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تم کس سے ہو؟ اس نے جواب دیا۔ ہمدان سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تمہاری قوم کے پاس منعہ (قوت وشوکت) ہے؟ اس آدمی نے عرض کیا۔ جی ہاں! راوی کہتے ہیں: وہ آدمی چلا گیا پھر اس کو یہ خوف ہوا کہ اس کی قوم اس کے ساتھ عہد شکنی کرے گی۔ پس وہ آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ میں جاتا ہوں اور میں اپنی قوم پر (آپ کی ذات کو) پیش کروں گا پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئندہ سال آؤں گا۔ پھر وہ آدمی چلا گیا اور رجب کے مہینہ میں انصار کے وفد حاضر خدمت ہوئے۔

(۸) إِسْلَامُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اسلام لانا

(۳۷۷۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ :أَتَيْتُ إِبْرَاهِيمَ ، فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ :أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ أَبُو بَكْرٍ.

(۳۷۷۳۸) حضرت عمرو بن مرہ روایت کرتے ہیں کہ میں ابراہیم رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان سے پوچھا. انہوں نے جواب دیا۔ سب سے پہلے ابوبکر رضی اللہ عنہ اسلام لائے۔

(۳۷۷۳۹) حَدَّثَنَا شَيْخٌ لَنَا ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُجَالِدٌ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ ، أَوْ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ :أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَوَّلَ إِسْلَامًا ؟ فَقَالَ :أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ حَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ :

إِذَا تَذَكَّرْتَ شَجْوًا مِنْ أَخِي ثِقَةٍ
فَاذْكُرْ أَخَاكَ أَبَا بَكْرٍ بِمَا فَعَلَا
خَيْرَ الْبَرِيَّةِ أَتْقَاهَا وَأَعْدَلَهَا
إِلَّا النَّبِيَّ وَأَوْفَاهَا بِمَا حَمَلَا
وَالثَّانِيَ التَّالِيَ الْمَحْمُودَ مَشْهَدُهُ
وَأَوَّلَ النَّاسِ مِنْهُمْ صَدَّقَ الرُّسُلَا

(۳۷۷۳۹) حضرت عامر رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: یا فرمایا: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا: کہ لوگوں میں سے سب سے پہلے اسلام کون لایا تھا؟ انہوں نے جواب دیا۔ کیا تم نے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا قول نہیں سُنا۔ (ترجمہ) ''جب تجھے اپنے معتمد بھائی سے پہنچا ہوا غم یاد آئے۔ تو تُو اپنے بھائی ابوبکر کے کئے ہوئے کو یاد کرنا۔ جو کہ مخلوق میں سے بہترین، سب سے بڑا متقی اور عادل ہے۔ سوائے نبی کے، اور اپنی ذمہ داری کو پورا کرنے والا ہے۔ اور دوسرا (صاحب ایمان) پیروکار ہے، اور اس کی گواہی پسندیدہ ہے۔ اور لوگوں میں سے سب سے پہلے رسول کی تصدیق کرنے والا ہے۔''

(۳۷۷٤۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي أَبِي ، قَالَ :أَسْلَمَ أَبُو بَكْرٍ يَوْمَ أَسْلَمَ وَلَهُ أَرْبَعُونَ أَلْفَ دِرْهَمٍ.

(۳۷۷۴۰) حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ جس دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو ان کے پاس چالیس ہزار درہم تھے۔

(۳۷۷٤۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ أَظْهَرَ الإِسْلاَمَ سَبْعَةٌ :رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبُو بَكْرٍ ، وَبِلاَلٌ ، وَخَبَّابٌ ، وَصُهَيْبٌ ، وَعَمَّارٌ ، وَسُمَيَّةُ أُمُّ عَمَّارٍ ، فَأَمَّا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَهُ عَمُّهُ ، وَأَمَّا أَبُو بَكْرٍ فَمَنَعَهُ قَوْمُهُ ، وَأُخِذَ الآخَرُونَ فَأُلْبِسُوا أَدْرَاعَ الْحَدِيدِ ، ثُمَّ صَهَرُوهُمْ فِي الشَّمْسِ ، حَتَّى بَلَغَ الْجَهْدُ مِنْهُمْ كُلَّ مَبْلَغٍ ، فَأَعْطَوْهُمْ مَا سَأَلُوا ، فَجَاءَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ قَوْمُهُ بِأَنْطَاعِ الأُدْمِ فِيهَا الْمَاءُ ، فَأَلْقَوْهُمْ فِيهَا ، ثُمَّ حُمِلُوا بِجَوَانِبِهِ إِلاَّ بِلاَلاً ، فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ ، جَاءَ أَبُو جَهْلٍ فَجَعَلَ يَشْتُمُ سُمَيَّةَ وَيَرْفُثُ ، ثُمَّ طعنها فَقَتَلَهَا ، فَهِيَ أَوَّلُ شَهِيدٍ اُسْتُشْهِدَ فِي الإِسْلاَمِ ، إِلاَّ بِلاَلاً ، فَإِنَّهُ هَانَتْ عَلَيْهِ نَفْسُهُ فِي اللهِ حَتَّى مَلُّوا ، فَجَعَلُوا فِي عُنُقِهِ حَبْلاً ، ثُمَّ أَمَرُوا صِبْيَانَهُمْ فَاشْتَدُّوا بِهِ بَيْنَ أَخْشَبَيْ مَكَّةَ ، وَجَعَلَ يَقُولُ :أَحَدٌ أَحَدٌ.

(۳۷۷۴۱) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شروع میں اسلام کا اظہار کرنے والے سات لوگ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حضرت خباب رضی اللہ عنہ، حضرت صہیب رضی اللہ عنہ، حضرت عمار رضی اللہ عنہ، ام عمار حضرت سُمیہ رضی اللہ عنہ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (کفار کے لئے) ان کے چچا مانع بن گئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف سے (کفار کے لئے) ان کی قوم مانع بن گئی اور دیگر لوگ پکڑ لئے گئے اور انہیں لوہے کی قمیصیں پہنائی گئیں۔ پھر کفار نے ان کو سورج میں تپنے کے لئے چھوڑ دیا۔ حتی کہ ان کی مشقت انتہا درجہ کو پہنچ گئی تو انہوں نے سوال کیا ان کے سوال کو پورا کر دیا۔ پس ان میں سے ہر آدمی کی قوم اس کے پاس آئی جس میں پانی تھا اور انہیں اس میں ڈال دیا۔ پھر اس کی اطراف سے اٹھا لیا۔ سوائے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے۔ پھر جب رات ہوئی تو ابوجہل آیا اور حضرت سمیہ رضی اللہ عنہ کو سب وشتم کرنے لگا پھر ابوجہل نے ان کو نیزہ مارا اور قتل کر دیا۔ پس یہ اسلام میں شہید ہونے والی پہلی شہیدہ ہیں۔ سو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنی جان کو اللہ کے لئے بے وقعت سمجھ لیا۔ یہاں تک کہ مشرکین بے

تاب ہو گئے اور انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی گردن میں رسی ڈال دی پھر مشرکین نے اپنے بچوں کو حکم دیا اور انہوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو مکہ کے پہاڑوں کے درمیان گھسیٹنا شروع کیا۔ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے احدٌ احدٌ کہنا شروع کیا۔

(۳۷۷٤۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ مِثْلَهُ. (ابن ابی عاصم ۲۸۰)

(۳۷۷۴۲) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے بھی ایسی روایت منقول ہے۔

(۳۷۷٤۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أَعْطُوهُمْ مَا سَأَلُوا إِلاَّ خَبَّابًا ، فَجَعَلُوا يُلْصِقُونَ ظَهْرَهُ بِالرَّضْفِ ، حَتَّى ذَهَبَ مَاءُ مَتْنِيهِ.

(۳۷۷۴۳) حضرت شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے سوا باقی نے جو سوال کیا اس کو انہوں نے پورا کر دیا۔ تو مشرکین نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی پشت کو گرم پتھروں پر رکھ دیا یہاں تک کہ ان کی کمر کا پانی ختم ہو گیا۔ (شاید کمر کی چربی کا پگھلنا مراد ہے)

(۳۷۷٤٤) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : اشْتَرَى أَبُو بَكْرٍ ، يَعْنِي بِلاَلاً ، بِخَمْسَةِ أَوَاقٍ وَهُوَ مَدْفُونٌ بِالْحِجَارَةِ ، قَالُوا : لَوْ أَبَيْتَ إِلاَّ أُوقِيَّةً لَبِعْنَاكَهُ ، فَقَالَ : لَوْ أَبَيْتُمْ إِلاَّ مِئَةَ أُوقِيَّةٍ لأَخَذْتُهُ.

(۳۷۷۴۴) حضرت قیس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو پانچ اوقیہ کے عوض خریدا جبکہ وہ پتھروں کے نیچے دبے ہوئے تھے۔ مشرکین نے کہا کہ اگر آپ اس کو ایک اُوقیہ پر خریدنے کے لئے تیار ہو جائیں تو ہم (تب بھی) یہ آپ کو بیچ دیں گے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم سو اُوقیہ پر بیچنے کے لئے تیار ہو جاؤ تو میں (تب بھی) اس کو خریدوں گا۔

(۳۷۷٤٥) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : كَانَ خَبَّابٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ ، وَكَانَ مِمَّنْ يُعَذَّبُ فِي اللهِ.

(۳۷۷۴۵) حضرت طارق بن شہاب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ مہاجرین میں سے تھے اور ان افراد میں سے تھے جنہیں اللہ کے لئے عذاب دیا گیا۔

(۳۷۷٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ كُرْدُوسًا ، يَقُولُ : أَلاَ إِنَّ خَبَّابَ بْنَ الأَرَتِّ أَسْلَمَ سَادِسَ سِتَّةٍ ، كَانَ لَهُ سُدُسٌ مِنَ الإِسْلاَمِ.

(۳۷۷۴۶) ابن فضیل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے کردوس کو کہتے سُنا کہ حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ چھٹے نمبر پر اسلام لائے اور آپ کا اسلام میں چھٹا حصہ تھا۔

(۳۷۷٤۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي لَيْلَى الْكِنْدِيِّ ، قَالَ : جَاءَ خَبَّابٌ إِلَى عُمَرَ ، فَقَالَ : اُدْنُهْ ، فَمَا أَجِدَ أَحَدًا أَحَقَّ بِهَذَا الْمَجْلِسِ مِنْك إِلاَّ عَمَّارًا ، قَالَ : فَجَعَلَ خَبَّابٌ يُرِيهِ آثَارًا فِي ظَهْرِهِ مِمَّا عَذَّبَهُ الْمُشْرِكُونَ.

(۳۷۷۴۷) حضرت ابولیلیٰ کندی کہتے ہیں کہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

فرمایا: قریب ہو جایئے کیونکہ میں اس نشست کا آپ سے زیادہ حق دار حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے سوا کسی کو نہیں پاتا۔ راوی کہتے ہیں: پس حضرت خباب رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مشرکین کی طرف سے دیئے گئے عذاب کے اپنی پُشت پر اثرات دکھانے لگے۔

(٣٧٧٤٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَائِدَةُ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ أَظْهَرَ إِسْلاَمَهُ سَبْعَةٌ : رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبُو بَكْرٍ ، وَعَمَّارٌ ، وَأُمُّهُ سُمَيَّةُ ، وَصُهَيْبٌ ، وَبِلاَلٌ ، وَالْمِقْدَادُ ، فَأَمَّا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَهُ اللَّهُ بِعَمِّهِ أَبِي طَالِبٍ ، وَأَمَّا أَبُو بَكْرٍ فَمَنَعَهُ اللَّهُ بِقَوْمِهِ ، وَأَمَّا سَائِرُهُمْ فَأَخَذَهُمَ الْمُشْرِكُونَ فَأَلْبَسُوهُمْ أَدْرَاعَ الْحَدِيدِ وَصَهَرُوهُمْ فِي الشَّمْسِ ، فَمَا مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلاَّ وَآتَاهُمْ عَلَى مَا أَرَادُوا إِلاَّ بِلاَلاً ، فَإِنَّهُ هَانَتْ عَلَيْهِ نَفْسُهُ فِي اللهِ ، وَهَانَ عَلَى قَوْمِهِ ، فَأَعْطَوْهُ الْوِلْدَانَ فَجَعَلُوا يَطُوفُونَ بِهِ فِي شِعَابِ مَكَّةَ ، وَهُوَ يَقُولُ : أَحَدٌ أَحَدٌ.

(۳۷۷۴۸) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سب سے پہلے جنہوں نے اپنے اسلام کو ظاہر کیا وہ سات افراد تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمار رضی اللہ عنہ، ان کی والدہ حضرت سُمیّہ رضی اللہ عنہا، حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حضرت صُہیب حضرت مقداد رضی اللہ عنہ، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ان کے چچا ابو طالب کے ذریعہ (مشرکین سے) بچایا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے ان کی قوم کے ذریعہ سے (مشرکین سے) بچایا۔ اور جو باقی حضرات تھے انہیں مشرکین نے پکڑ لیا اور انہیں مشرکین نے لوہے کی قمیصیں پہنا دیں اور انہیں سورج میں جلنے کے لئے چھوڑ دیا۔ پھر ان میں سے سوائے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کوئی نہیں تھا مگر یہ کہ اس نے مشرکین کے ارادہ کی موافقت کر لی۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنی جان کو اللہ کے لئے بے وقعت سمجھ لیا۔ اور یہ اپنی قوم پر بھی بے وقعت تھے۔ پس مشرکین نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بچوں کے سپرد کر دیا اور انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو گھاٹیوں میں پھرانا شروع کیا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کہتے جا رہے تھے۔ احدٌ احدٌ۔

(٩) إِسْلاَمُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کا اسلام قبول کرنا

(٣٧٧٤٩) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ مَوْلَى الأَنْصَارِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ.

(۳۷۷۴۹) حضرت زید بن ارقم سے روایت ہے کہ سب سے پہلے جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اسلام لایا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

(٣٧٧٥٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : قُلْتُ لاِبْنِ الْحَنَفِيَّةِ : أَبُو بَكْرٍ كَانَ أَوَّلَ الْقَوْمِ إِسْلاَمًا ؟ قَالَ : لاَ ، قُلْتُ : فِيمَ عَلاَ أَبُو بَكْرٍ وَسَبَقَ ، حَتَّى لاَ يُذْكَرَ أَحَدٌ غَيْرُ أَبِي بَكْرٍ ؟ قَالَ :

كَانَ أَفْضَلَهُمْ إِسْلاَمًا حِينَ أَسْلَمَ حَتَّى لَحِقَ بِرَبِّهِ.

(۳۷۷۵۰) حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن الحنفیہ سے پوچھا۔ لوگوں میں سے سب سے پہلے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تھے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں! میں نے عرض کیا: پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کس بنیاد پر عالی مرتبہ حاصل کیا۔ اور سبقت لے گئے یہاں تک کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ صدیق کے علاوہ کسی کا ذکر ہی نہیں ہوتا؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ صدیق جب اسلام لائے تو وہ لوگوں میں سے سب سے افضل اسلام لانے والے تھے تا آنکہ وہ اپنے پروردگار سے جا ملے۔

(۱۰) إِسْلاَمُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا

(۳۷۷۵۱) حدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْمَعَافِرِيُّ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا ثَوْرٍ الْفَهْمِيَّ ، يَقُولُ :قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُدَيْسٍ الْبَلَوِيُّ ، وَكَانَ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ، فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ ذَكَرَ عُثْمَانَ ، فَقَالَ أَبُو ثَوْرٍ :فَدَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُورٌ ، فَقَالَ :إِنِّي لَرَابِعُ الإِسْلاَمِ.

(۳۷۷۵۱) حضرت یزید بن عمرو معافری کہتے ہیں کہ میں نے ابو ثور فہمی کو کہتے سُنا۔ ہمارے پاس حضرت عبد الرحمان بن عدیس بلوی۔ یہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔ تشریف لائے۔ منبر پر چڑھے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر فرمایا: حضرت ابو ثور فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان کے پاس حاضر ہوا جبکہ وہ محصور تھے۔ تو انہوں نے فرمایا: میں چوتھا اسلام قبول کرنے والا ہوں۔

(۱۱) إِسْلاَمُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا

(۳۷۷۵۲) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ :أَسْلَمَ الزُّبَيْرُ وَهُوَ ابْنُ سِتَّ عَشَرَةَ سَنَةً ، وَلَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْ غَزَاةٍ غَزَاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۷۷۵۲) حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اسلام لائے جبکہ ان کی عمر سولہ سال کی تھی اور وہ کسی ایسے غزوہ سے پیچھے نہیں رہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد فرمایا ہے۔

(۱۳) إِسْلَامُ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا

(۳۷۷۵۳) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّامِتِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ :خَرَجْنَا مِنْ قَوْمِنَا غِفَارٍ أَنَا وَأَخِي أُنَيْسٌ وَأُمُّنَا ، وَكَانُوا يُحِلُّونَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ ، فَانْطَلَقْنَا حَتَّى نَزَلْنَا عَلَى خَالٍ لَنَا ، ذِي مَالٍ وَذِي هَيْئَةٍ طَيِّبَةٍ ، قَالَ :فَأَكْرَمَنَا خَالُنَا وَأَحْسَنَ إِلَيْنَا ، فَحَسَدَنَا قَوْمُهُ ، فَقَالُوا :إِنَّكَ إِذَا خَرَجْتَ مِنْ أَهْلِكَ خَالَفَ إِلَيْهِمْ أُنَيْسٌ ، قَالَ :فَجَاءَ خَالُنَا فَنَثَى عَلَيْنَا مَا قِيلَ لَهُ ، قَالَ :قُلْتُ :أَمَّا مَا مَضَى مِنْ مَعْرُوفِكَ فَقَدْ كَدَّرْتَهُ ، وَلَا جِمَاعَ لَكَ فِيمَا بَعْدُ ، قَالَ :فَقَرَّبْنَا صِرْمَتَنَا فَاحْتَمَلْنَا عَلَيْهَا ، قَالَ :وَغَطَّى رَأْسَهُ فَجَعَلَ يَبْكِي.

قَالَ :فَانْطَلَقْنَا حَتَّى نَزَلْنَا بِحَضْرَةِ مَكَّةَ ، قَالَ :فَنَافَرَ أُنَيْسٌ عَنْ صِرْمَتِنَا وَعَنْ مِثْلِهَا ، قَالَ :فَأَتَيَا الْكَاهِنَ فَخَيَّرَ أُنَيْسًا ، قَالَ :فَأَتَانَا أُنَيْسٌ بِصِرْمَتِنَا وَمِثْلِهَا مَعَهَا ، قَالَ :وَقَدْ صَلَّيْتُ يَا ابْنَ أَخِي قَبْلَ أَنْ أَلْقَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ سِنِينَ ، قَالَ :قُلْتُ :لِمَنْ ؟ قَالَ :لِلَّهِ ، قَالَ :قُلْتُ :فَأَيْنَ كُنْتَ تُوَجِّهُ ؟ قَالَ: حَيْثُ وَجَّهَنِي اللَّهُ أُصَلِّي عِشَاءً ، حَتَّى إِذَا كَانَ آخِرَ اللَّيْلِ أُلْقِيتُ كَأَنِّي خِفَاءٌ حَتَّى تَعْلُوَنِي الشَّمْسُ.

قَالَ :قَالَ أُنَيْسٌ :لِي حَاجَةٌ بِمَكَّةَ فَاكْفِنِي حَتَّى آتِيَكَ ، قَالَ :فَانْطَلَقَ فَرَاثَ عَلَيَّ ، ثُمَّ أَتَانِي ، فَقُلْتُ :مَا حَبَسَكَ ؟ قَالَ :لَقِيتُ رَجُلًا بِمَكَّةَ عَلَى دِينِكَ ، يَزْعُمُ أَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَهُ ، قَالَ :قُلْتُ :فَمَا يَقُولُ النَّاسُ لَهُ ؟ قَالَ :يَزْعُمُونَ أَنَّهُ سَاحِرٌ ، وَأَنَّهُ كَاهِنٌ ، وَأَنَّهُ شَاعِرٌ ، قَالَ أُنَيْسٌ :فَوَاللهِ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ فَمَا هُوَ بِقَوْلِهِمْ ، وَلَقَدْ وَضَعْتُ قَوْلَهُ عَلَى أَقْرَاءِ الشِّعْرِ فَلَا يَلْتَئِمُ عَلَى لِسَانِ أَحَدٍ أَنَّهُ شِعْرٌ ، وَاللهِ إِنَّهُ لَصَادِقٌ ، وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ، وَكَانَ أُنَيْسٌ شَاعِرًا.

قَالَ :قُلْتُ :اكْفِنِي أَذْهَبُ فَأَنْظُرُ ، قَالَ :نَعَمْ ، وَكُنْ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ عَلَى حَذَرٍ فَإِنَّهُمْ قَدْ شَنَفُوا لَهُ ، وَتَجَهَّمُوا لَهُ ، قَالَ :فَانْطَلَقْتُ حَتَّى قَدِمْتُ مَكَّةَ ،

قَالَ :فَتَضَيَّفْتُ رَجُلًا مِنْهُمْ ، قَالَ :قُلْتُ :أَيْنَ هَذَا الَّذِي تَدْعُونَهُ الصَّابِءَ ؟ قَالَ :فَأَشَارَ إِلَيَّ ، قَالَ : الصَّابِء ، قَالَ :فَمَالَ عَلَيَّ أَهْلُ الْوَادِي بِكُلِّ مَدَرَةٍ وَعَظْمٍ ، حَتَّى خَرَرْتُ مَغْشِيًّا عَلَيَّ ، قَالَ :فَارْتَفَعْتُ حِينَ ارْتَفَعْتُ وَكَأَنِّي نُصُبٌ أَحْمَرُ ، قَالَ :فَأَتَيْتُ زَمْزَمَ فَغَسَلْتُ عَنِّي الدِّمَاءَ وَشَرِبْتُ مِنْ مَائِهَا.

قَالَ :فَبَيْنَمَا أَهْلُ مَكَّةَ فِي لَيْلَةٍ قَمْرَاءَ ، إِضْحِيَانٍ إِذْ ضَرَبَ اللَّهُ عَلَى أَصْمِخَتِهِمْ ، قَالَ :فَمَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ أَحَدٌ مِنْهُمْ غَيْرَ امْرَأَتَيْنِ ، قَالَ :فَأَتَتَا عَلَيَّ وَهُمَا يَدْعُوَانِ إِسَافًا وَنَائِلَةَ ، قُلْتُ :أَنْكِحَا أَحَدَهُمَا الْأُخْرَى ،

قَالَ : فَمَا تَنَاهُمَا ذَلِكَ عَنْ قَوْلِهِمَا ، قَالَ : فَأَتَتَا عَلَيَّ ، فَقُلْتُ : هَنٌ مِثْلُ الْخَشَبَةِ غَيْرَ أَنِّي لَمْ أَكْنِ ، قَالَ : فَانْطَلَقَتَا تُوَلْوِلاَنِ ، وَتَقُولاَنِ : لَوْ كَانَ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنْ أَنْفَارِنَا.

قَالَ : فَاسْتَقْبَلَهُمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبُو بَكْرٍ وَهُمَا هَابِطَانِ مِنَ الْجَبَلِ ، قَالَ : مَا لَكُمَا ؟ قَالَتَا : الصَّابِءُ بَيْنَ الْكَعْبَةِ وَأَسْتَارِهَا ، قَالاَ : مَا قَالَ لَكُمَا ؟ قَالَتَا : قَالَ لَنَا كَلِمَةً تَمْلأُ الْفَمَ.

قَالَ : وَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ هُوَ وَصَاحِبُهُ ، قَالَ : وَطَافَ بِالْبَيْتِ ، ثُمَّ صَلَّى صَلاَتَهُ ، قَالَ : فَأَتَيْتُهُ حِينَ قَضَى صَلاَتَهُ ، قَالَ : فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ الإِسْلاَمِ ، قَالَ : وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ ، مِمَّنْ أَنْتَ ؟ قُلْتُ : مِنْ غِفَارٍ ، قَالَ : فَأَهْوَى بِيَدِهِ نَحْوَ رَأْسِهِ ، قَالَ : قُلْتُ فِي نَفْسِي كَرِهَ أَنِّي انْتَمَيْتُ إِلَى غِفَارٍ ، قَالَ : فَذَهَبْتُ آخُذُ بِيَدِهِ ، قَالَ : فَقَدَعَنِي صَاحِبُهُ ، وَكَانَ أَعْلَمَ بِهِ مِنِّي ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ ، فَقَالَ : مَتَى كُنْتَ هَهُنَا ؟ قَالَ : قُلْتُ : قَدْ كُنْت هَهُنَا مُنْذُ عَشْرٍ مِنْ بَيْنِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ، قَالَ : فَمَنْ كَانَ يُطْعِمُك ؟ قَالَ : قُلْتُ : مَا كَانَ لِي طَعَامٌ غَيْرُ مَاءِ زَمْزَمَ ، فَسَمِنْتُ حَتَّى تَكَسَّرَتْ عُكَنُ بَطْنِي ، وَمَا وَجَدْتُ عَلَى كَبِدِي سُخْفَةَ جُوعٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهَا مُبَارَكَةٌ ، إِنَّهَا طَعَامُ طُعْمٍ ، قَالَ : فَقَالَ صَاحِبُهُ : ائْذَنْ لِي فِي إِطْعَامِهِ اللَّيْلَةَ.

فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ ، فَانْطَلَقْت مَعَهُمَا ، قَالَ : فَفَتَحَ أَبُو بَكْرٍ بَابًا ، فَقَبَضَ إِلَيَّ مِنْ زَبِيبِ الطَّائِفِ ، قَالَ : فَذَاكَ أَوَّلُ طَعَامٍ أَكَلْتُهُ بِهَا ، قَالَ : فَلَبِثْتُ مَا لَبِثْتُ ، أَوْ غَبَرْتُ ، ثُمَّ لَقِيتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي قَدْ وُجِّهْتُ إِلَى أَرْضٍ ذَاتِ نَخْلٍ ، وَلاَ أَحْسَبُهَا إِلاَّ يَثْرِبَ ، فَهَلْ أَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّي قَوْمَك ، لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَنْفَعَهُمْ بِك ، وَأَنْ يَأْجُرَك فِيهِمْ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ.

فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَتَيْتُ أُنَيْسًا ، فَقَالَ : مَا صَنَعْتَ ؟ قُلْتُ : صَنَعْتُ أَنِّي أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ ، قَالَ أُنَيْسٌ : وَمَا بِي رَغْبَةٌ عَنْ دِينِكَ ، إِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ ، قَالَ : فَأَتَيْنَا أُمَّنَا ، فَقَالَتْ : مَا بِي رَغْبَةٌ عَنْ دِينِكُمَا ، فَإِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ ، قَالَ : فَاحْتَمَلْنَا حَتَّى أَتَيْنَا قَوْمَنَا غِفَارًا ، قَالَ : فَأَسْلَمَ بَعْضُهُمْ قَبْلَ أَنْ يَقْدَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ ، قَالَ : وَكَانَ يَؤُمُّهُمْ إِيمَاءُ بْنُ رَحَضَةَ ، وَكَانَ سَيِّدَهُمْ ، قَالَ : وَقَالَ بَقِيَّتُهُمْ إِذَا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمْنَا ، قَالَ : فَقَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ ، فَأَسْلَمَ بَقِيَّتُهُمْ.

قَالَ : وَجَاءَتْ أَسْلَمُ ، فَقَالُوا : إِخْوَانُنَا نُسْلِمُ عَلَى الَّذِي أَسْلَمُوا عَلَيْهِ ، قَالَ : فَأَسْلَمُوا ، قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : غِفَارٌ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا ، وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللَّهُ. (مسلم ۱۹۱۹۔ احمد ۱۷۴)

(۳۷۷۵۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں، میرا بھائی اُنیس اور میری والدہ ہم اپنی قوم غفار سے نکلے۔ قوم والے حرمت والے مہینوں کو حلال سمجھتے تھے۔ پس ہم چل دیئے یہاں تک کہ ہم اپنے ایک مالدار اور اچھی حالت والے ماموں کے ہاں اُترے۔ فرماتے ہیں: انہوں نے ہمارا اکرام کیا اور ہمارے ساتھ اچھا معاملہ کیا۔ ان کی قوم ہم سے حسد کرنے لگی اور انہوں نے کہا۔ اگر تم اپنے اہل خانہ سے نکلو تو اُنیس ان کے ساتھ تمہارے (معاملہ کے) برخلاف معاملہ کرے گا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پس ہمارے ماموں ہمارے پاس آئے اور جو انہیں کہا گیا تھا انہوں نے وہ ہمیں بیان کر دیا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: آپ نے پہلے جو اچھا کام کیا تھا (اکرام اور احسان) آپ نے (اب) اس کو مکدر کر دیا ہے (ہم) آپ کے پاس اب کے بعد جمع نہیں ہوں گے۔ فرماتے ہیں کہ ہم اپنے اونٹوں کے قریب ہوئے اور ہم ان پر سوار ہو گئے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ انہوں نے (ماموں نے) اپنا سر ڈھانپ لیا اور رونا شروع کر دیا۔

۲۔ ابوذر کہتے ہیں: ہم چلتے رہے یہاں تک کہ ہم شہر مکہ میں آ کر اُترے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پس اُنیس نے اپنے اونٹوں کے گلہ اور ویسے ہی دوسرے اونٹوں کے گلہ کے درمیان مفاخرت کی۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پھر وہ دونوں (اُنیس اور دوسرے گلہ کا مالک) ایک کاہن کے پاس گئے تو اس نے اُنیس کو درست قرار دیا۔ فرماتے ہیں کہ پھر اُنیس ہمارے پاس اپنے اونٹوں کا گلہ اور اسی جیسا ایک اور گلہ لے کر آئے۔

۳۔ ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اے بھتیجے! تحقیق میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملاقات کرنے سے تین سال قبل نماز پڑھی ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا۔ (آپ نے) کس کے لئے نماز پڑھی؟ انہوں نے فرمایا: اللہ کے لئے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: آپ کس طرف رُخ کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: جس طرف اللہ تعالیٰ میرا رُخ فرما دیتے میں عشاء پڑھ لیتا۔ یہاں تک کہ جب رات کا آخری حصہ ہوتا تو میں یوں پایا جاتا جیسا کہ میں چادر ہوں یہاں تک کہ مجھ پر سورج بلند ہوتا۔

۴۔ ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (مجھے) اُنیس نے کہا: مجھے مکہ میں کام ہے پس تم میرے واپس آنے تک میری ذمہ داریاں نبھاؤ۔ فرماتے ہیں: پس وہ چلے گئے اور انہوں نے دیر کر دی۔ میرے پاس آئے اور میں نے کہا: تمہیں کس چیز نے روکے رکھا؟ انہوں نے کہا: میں نے مکہ میں ایک آدمی سے ملاقات کی ہے جو تیرے (والے) دین پر ہے اور اس کا خیال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو رسول بنایا ہے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے پوچھا: لوگ انہیں کیا کہتے ہیں؟ اُنیس نے کہا: لوگوں کا گمان یہ ہے کہ وہ جادوگر ہے، وہ کاہن ہے، اور وہ شاعر ہے۔ اُنیس نے کہا: بخدا! میں نے کاہنوں کا کلام سُنا (ہوا) ہے لیکن وہ (کلام) کاہنوں کا کلام نہیں ہے۔ اور میں نے ان کے کلام کو شعر کی انواع میں رکھ کر دیکھا ہے تو وہ کسی کی زبان سے (بھی) شعر کے طور پر اداء ہونا مشکل ہے۔ بخدا! وہ آدمی سچا ہے اور لوگ جھوٹے ہیں۔ حضرت اُنیس رضی اللہ عنہ شاعر (بھی) تھے۔

۵۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: تم میری جگہ کفایت (ذمہ داری) کرو۔ میں جا کر دیکھتا ہوں۔ بھائی نے کہا: ٹھیک ہے۔ لیکن اہل مکہ سے بچ کر رہنا کیونکہ وہ اس آدمی کو ناپسند کرتے ہیں اور ان کے ساتھ بدکلامی سے پیش آتے ہیں ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے

ہیں۔ میں چل دیا یہاں تک کہ میں مکہ میں پہنچا۔ فرماتے ہیں۔ میں ان میں سے ایک آدمی کے پاس مہمان بن گیا۔ فرماتے ہیں میں نے پوچھا: وہ شخص کہاں ہے جس کو تم صابی کہہ کر پکارتے ہو۔ ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس نے (لوگوں کو) میری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ (پکڑو اس) صابی کو۔ ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پس اہل وادی نے مجھ پر مٹی کے ڈھیلے اور لوہے وغیرہ ہر چیز کے ساتھ برس پڑے یہاں تک کہ میں بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ فرماتے ہیں: پس جب مجھ سے اٹھا گیا۔ میں اٹھا۔ تو (مجھے یوں لگا) گویا کہ میں سُرخ تصویر ہوں۔ ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ پس میں زمزم کے پاس آیا اور میں نے خود سے خون کو دھویا اور ماءِ زمزم کو پیا۔

۶۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پس ایک روشن وصاف چاندنی رات کو اللہ تعالیٰ نے اہل مکہ پر نیند طاری کر دی۔ فرماتے ہیں: اہل مکہ میں سے دو عورتوں کے سوا کوئی بیت اللہ کا طواف کرنے نہ آیا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: وہ دونوں عورتیں میرے پاس آئیں جبکہ وہ اساف اور نائلہ کو پکار رہی تھیں۔ میں نے کہا: ان دونوں میں سے ایک کا نکاح دوسرے سے کر دو۔ فرماتے ہیں: یہ بات (بھی) انہیں ان کی گفتگو سے نہ روک سکی۔ فرماتے ہیں: پھر دونوں میرے پاس آئیں تو میں نے کہا: لکڑی کی طرح ہیں۔ یہ بات میں نے صاف صاف کہہ دی۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پس وہ دونوں عورتیں چل پڑیں۔ چیخ و پکار کرتی ہوئی کہتی جا رہی تھیں۔ اگر یہاں پر ہماری قوم میں سے کوئی ہوتا تو......

۷۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ان عورتوں کو آگے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ملے جبکہ یہ عورتیں پہاڑ سے اُتر رہی تھیں۔ انہوں نے پوچھا۔ تمہیں کیا ہوا ہے؟ عورتوں نے جواب دیا۔ ایک صابی کعبہ کے پردوں میں موجود ہے۔ انہوں نے پوچھا: اس نے تمہیں کیا کہا ہے؟ عورتوں نے جواب دیا: اس نے ایسی بات کہی ہے جس سے منہ بھر جاتا ہے۔

۸۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود کے پاس پہنچے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کا استلام کیا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز مکمل کر لی تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں پہلا شخص تھا جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلام کا سلام پیش کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً فرمایا: تم پر بھی سلام اور اللہ کی رحمت ہو۔ تم کس (قبیلہ) سے ہو؟ میں نے عرض کیا: غفار سے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک سے اپنے سر کی طرف اشارہ کیا۔ فرماتے ہیں: میں نے دل میں کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری قبیلہ غفار کی نسبت کرنے کو ناپسند کیا ہے۔ کہتے ہیں: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑنے کے لئے بڑھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی (ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روک دیا۔ وہ مجھ سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے واقف تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور کہا: تم یہاں پر کب سے ہو؟ فرماتے ہیں: میں نے کہا۔ میرے یہاں قیام کی رات، دن ملا کر دس کی گنتی پوری ہو چکی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تمہیں کھانا کون کھلاتا تھا؟ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا۔ زمزم کے پانی کے سوا میرے لئے کوئی کھانا نہیں ہے۔ میں (اس کے استعمال سے) موٹا ہو گیا ہوں یہاں تک کہ میرے پیٹ کی سلوٹیں ٹوٹ گئی ہیں۔ اور مجھے بھوک کی وجہ سے اپنے کلیجہ میں کمزوری محسوس نہیں ہوتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا: یہ بابرکت پانی ہے یہ پانی خوراک والا کھانا ہے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی نے کہا۔ آپ مجھے اس کی مہمان نوازی کی آج رات کے لئے اجازت عنایت فرمادیں۔

۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ چل پڑے اور میں بھی ان کے ہمراہ چل پڑا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک دو روازہ کھولا اور میرے لئے طائف کا کشمش پکڑا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ یہ میرا پہلا کھانا تھا جو میں نے مکہ میں کھایا۔ فرماتے ہیں: پھر میں ٹھہرا جتنا ٹھہرا۔ یا فرمایا: جتنا ٹھہرنا تھا۔ پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ تحقیق مجھے ایک کھجوروں والی زمین کی طرف متوجہ کیا ہے۔ اور میرے گمان کے مطابق وہ یثرب ہی ہے۔ پس کیا تم اپنی قوم کو میری طرف سے تبلیغ کرو گے؟ ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ ان کو آپ کے ذریعہ سے نفع دیں اور آپ کا ان کو اجر دیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں!

۱۰۔ پھر میں چل پڑا یہاں تک کہ میں (بھائی) اُنیس کے پاس پہنچا۔ انہوں نے پوچھا: تم نے کیا کیا ہے؟ میں نے کہا۔ میں نے یہ کیا ہے کہ اسلام لے آیا ہوں اور تصدیق (رسالت) کی ہے۔ اُنیس نے کہا۔ مجھے تمہارے دین سے کوئی اعراض نہیں ہے۔ میں بھی اسلام لے آیا ہوں اور میں نے بھی تصدیق کردی ہے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پس ہم اپنی والدہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو والدہ نے (بھی) کہا۔ مجھے تم دونوں کے دین سے کوئی اعراض نہیں ہے۔ میں بھی اسلام لاچکی ہوں اور میں نے بھی تصدیق کردی ہے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر ہم لوگ سواریوں پر سوار ہوئے یہاں تک کہ ہم اپنی قوم غفار میں پہنچے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ بعض قوم غفار کے لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ تشریف لانے سے پہلے اسلام لے آئے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ ان مسلمانوں کو ایماء بن رَحضہ، جو کہ قوم کے سردار تھے۔ امامت کرواتے تھے۔ فرماتے ہیں: باقی لوگوں نے کہا: جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں گے تو ہم اسلام لے آئیں گے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو بقیہ لوگ بھی مسلمان ہوگئے۔

۱۱۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: قبیلہ اسلم آیا تو انہوں نے کہا: (تم) ہمارے بھائی ہو۔ جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اسلام لائے ہیں ہم ان پر سلامتی (کی دعا) کرتے ہیں۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر تمام لوگ مسلمان ہوگئے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا: (قبیلہ) غفار؟ اللہ اس کی مغفرت کرے۔ اور (قبیلہ) اسلم! اللہ اس کو سلامت رکھے۔

(۱۳) إِسْلَامُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا

(۳۷۷۵٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الأَسْلَمِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : كَانَ أَوَّلُ إِسْلَامِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : ضَرَبَ أُخْتِي الْمَخَاضُ لَيْلاً ، فَأُخْرِجْتُ مِنَ الْبَيْتِ ، فَدَخَلْتُ فِي أَسْتَارِ

الْكَعْبَةِ فِي لَيْلَةٍ قَارَّةٍ ، قَالَ : فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ الْحِجْرَ وَعَلَيْهِ نَعْلاَهُ ، فَصَلَّى مَا شَ اللَّهُ ، ثُمَّ انْصَرَفَ ، قَالَ : فَسَمِعْتُ شَيْئًا لَمْ أَسْمَعْ مِثْلَهُ ، فَخَرَجْتُ فَاتَّبَعْتُهُ ، فَقَالَ : مَنْ هَذَا ؟ فَقُلْتُ : عُمَ قَالَ : يَا عُمَرُ ، مَا تَتْرُكُنِي نَهَارًا ، وَلاَ لَيْلاً ، قَالَ : فَخَشِيتُ أَنْ يَدْعُوَ عَلَيَّ ، قَالَ : فَقُلْتُ : أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ اللَّهُ ، وَأَنَّكَ رَسُولُ اللهِ ، قَالَ : فَقَالَ : يَا عُمَرُ ، اُسْتُرْهُ ، قَالَ : فَقُلْتُ : وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لأُعْلِنَنَّهُ كَ أَعْلَنْتُ الشِّرْكَ.

(۳۷۷۵۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام کا اوّل (زمانہ) تھا۔ فرماتے ہیں۔ حضرت عمر بیان کرتے ہیں۔ ایک رات میری بہن کو اونٹنی نے مارا تو مجھے گھر سے نکال دیا گیا۔ پس میں ایک ٹھنڈی رات کو کعبہ کے پردوں داخل ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ حجر اسود پر داخل ہوئے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جوتے پہنے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی جتنی دیر اللہ تعالیٰ نے چاہا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس مڑے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ میں نے ایسی شئی سُنی جس کی مثل میں نے (پہلے) نہیں سُنی تھی۔ پس میں نکلا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہولیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا۔ عمر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! تو مجھے دن کو چھوڑتا ہے اور نہ ہی رات کو۔ حضر عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے اس بات کا خوف ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے بددعا کردیں گے۔ فرماتے ہیں: میں نے کہا: میں گو دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور بلاشبہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ فرماتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! اس چھپاؤ۔ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا۔ قسم اس ذات کی! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ البتہ میں ضرور بالضرور اس یوں ہی اعلان کروں گا جیسا کہ میں نے شرک کا اعلان کیا تھا۔

(۳۷۷۵۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، قَالَ : أَسْلَمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بَعْدَ أَرْبَعِ رَجُلاً ، وَإِحْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً.

(۳۷۷۵۵) حضرت ہلال بن یساف سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ چالیس مردوں اور گیارہ عورتوں کے بعد اسلام لائے تھے

(١٤) إِسْلاَمُ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا

(۳۷۷۵٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي نَعَامَةَ ، سَمِعَهُ مِنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ ، قَالَ : لَقَدْ رَأَيْتُنِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابِعَ سَبْعَةٍ.

(۳۷۷۵٦) حضرت عتبہ بن غزوان سے منقول ہے۔ فرماتے ہیں۔ تحقیق میں نے خود کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات ساتواں دیکھا ہے۔

(۱۵) إِسْلاَمُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا

(۳۷۷۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَادِسَ سِتَّةٍ ، مَا عَلَى ظَهْرِ الأَرْضِ مُسْلِمٌ غَيْرُنَا.

(۳۷۷۵۷) حضرت قاسم بن عبدالرحمان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں تحقیق میں نے خود کو چھ میں چھٹا دیکھا ہے۔ زمین کی پشت پر ہمارے سوا کوئی مسلمان ظاہر نہیں ہوا تھا۔

(۳۷۷۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : كَانَ أَوَّلُ مَنْ أَفْشَى الْقُرْآنَ بِمَكَّةَ مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ ، وَأَوَّلُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا يُصَلَّى فِيهِ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ، وَأَوَّلُ مَنْ أَذَّنَ بِلاَلٌ ، وَأَوَّلُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ ، وَأَوَّلُ مَنْ قُتِلَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِهْجَعٌ ، وَأَوَّلُ مَنْ عَدَا بِهِ فَرَسُهُ فِي سَبِيلِ اللهِ الْمِقْدَادُ ، وَأَوَّلُ حَيٍّ أَدَّى الصَّدَقَةَ مِنْ قِبَلِ أَنْفُسِهِمْ بَنُو عُذْرَةَ ، وَأَوَّلُ حَيٍّ أَلَّفُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُهَيْنَةُ.

(۳۷۷۵۸) حضرت قاسم بن عبدالرحمان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے منہ مبارک سے سب سے پہلے جس نے مکہ میں قرآن پھیلایا وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے۔ اور سب سے پہلے جس نے مسجد بنائی جس میں نماز پڑھی گئی وہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ تھے۔ اور سب سے پہلے جس نے اذان دی وہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ اور سب سے پہلے جس نے راہِ خدا میں تیر پھینکا وہ سعد بن مالک رضی اللہ عنہ تھے۔ اور سب سے پہلے مسلمانوں میں سے جس کو قتل کیا گیا وہ حضرت مجع رضی اللہ عنہ تھے۔ اور سب سے پہلے جس شخص نے راہِ خدا میں اپنا گھوڑا دوڑایا ہے وہ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ تھے۔ اور سب سے پہلے جس قبیلہ نے اپنی جانوں کی طرف سے صدقہ دیا وہ بنو عذرہ تھا۔ اور سب سے پہلے جو قبیلہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مؤلّف (ساتھ ملا) ہوا وہ جہینہ تھا۔

(۱٦) أَمْرُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے معاملہ کا بیان

(۳۷۷۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو فَزَارَةَ، قَالَ: أَبْصَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ غُلاَمًا ذَا ذُؤَابَةٍ، قَدْ أَوْقَفَهُ قَوْمُهُ بِالْبُطْحَاءِ يَبِيعُونَهُ، فَأَتَى خَدِيجَةَ، فَقَالَ: رَأَيْتُ غُلاَمًا بِالْبُطْحَاءِ قَدْ أَوْقَفُوهُ لِيَبِيعُوهُ، وَلَوْ كَانَ لِي ثَمَنُهُ لاَشْتَرَيْتُهُ، قَالَتْ: وَكَمْ ثَمَنُهُ؟ قَالَ: سَبْعُ مِئَةٍ، قَالَتْ: خُذْ سَبْعَ مِئَةٍ، وَاذْهَبْ فَاشْتَرِهِ، فَاشْتَرَاهُ، فَجَاءَ بِهِ إِلَيْهَا، قَالَ: أَمَا إِنَّهُ لَوْ كَانَ لِي لأَعْتَقْتُهُ، قَالَتْ: فَهُوَ لَكَ فَأَعْتِقْهُ. (ابن عساکر ۳۵۲)

(۳۷۷۵۹) حضرت ابوفزارہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو زلفوں والے غلام کی حالت میں دیکھا جبکہ ان کو ان کی قوم نے بطحاء میں فروخت کرنے کے لئے کھڑا کیا ہوا تھا۔ آپ ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: میں نے بطحاء میں ایک غلام کو دیکھا ہے جس کو لوگوں نے فروخت کرنے کے لئے کھڑا کیا ہے۔ اگر میرے پاس اس کی قیمت ہوتی تو میں اس کو خرید لیتا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ اس کی قیمت کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا سات سو۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: سات سو لے لیں اور جائیں اس کو خرید لیں۔ پس آپ ﷺ نے اس کو خرید لیا اور اس لے کر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ بات یہ ہے کہ اگر یہ میرا ہوتا تو میں اس کو آزاد کر دیتا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ یہ غلام آپ کا ہے۔ آپ ﷺ نے اس کو آزاد کر دیا۔

(۱۷) إِسْلَامُ سَلْمَانَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا

(۳۷۷٦۰) حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي قُرَّةَ الْكِنْدِيِّ ، ع سَلْمَانَ ، قَالَ :كُنْتُ مِنْ أَبْنَاءِ أَسَاوِرَةِ فَارِسَ ، وَكُنْتُ فِي كُتَّابٍ وَمَعِي غُلاَمَانِ ، وَكَانَا إِذَا رَجَعَا مِنْ عِ مُعَلِّمِهِمَا أَتَيَا قَسًّا ، فَدَخَلاَ عَلَيْهِ ، فَدَخَلْتُ مَعَهُمَا ، فَقَالَ :أَلَمْ أَنْهَكُمَا أَنْ تَأْتِيَانِي بِأَحَدٍ ؟ قَالَ :فَجَعَلْ أَخْتَلِفُ إِلَيْهِ ، حَتَّى إِذَا كُنْتُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهُمَا ، قَالَ :فَقَالَ لِي :إِذَا سَأَلَكَ أَهْلُكَ :مَنْ حَبَسَكَ ؟ فَقُلْ مُعَلِّمِي ، وَإِذَا سَأَلَكَ مُعَلِّمُكَ :مَنْ حَبَسَكَ ؟ فَقُلْ :أَهْلِي.

ثُمَّ إِنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَتَحَوَّلَ ، فَقُلْتُ لَهُ :أَنَا أَتَحَوَّلُ مَعَكَ ، فَتَحَوَّلْتُ مَعَهُ ، فَنَزَلْنَا قَرْيَةً ، فَكَانَتِ امْرَأَةٌ تَأْتِيهِ ، فَلَ حُضِرَ ، قَالَ لِي :يَا سَلْمَانُ :احْفُرْ عِنْدَ رَأْسِي ، فَحَفَرْتُ عِنْدَ رَأْسِهِ ، فَاسْتَخْرَجْتُ جَرَّةً مِنْ دَرَاهِمَ ، فَقَ لِي :صُبَّهَا عَلَى صَدْرِي ، فَصَبَبْتُهَا عَلَى صَدْرِهِ ، فَكَانَ يَقُولُ :وَيْلٌ لاِقْتِنَائِي ، ثُمَّ إِنَّهُ مَاتَ ، فَهَمَمْ بِالدَّرَاهِمِ أَنْ آخُذَهَا ، ثُمَّ إِنِّي ذَكَرْتُ فَتَرَكْتُهَا ، ثُمَّ إِنِّي آذَنْتُ الْقِسِّيسِينَ وَالرُّهْبَانَ بِهِ فَحَضَرُوهُ ، فَقُ لَهُمْ :إِنَّهُ قَدْ تَرَكَ مَالاً ، قَالَ :فَقَامَ شَبَابٌ فِي الْقَرْيَةِ ، فَقَالُوا :هَذَا مَالُ أَبِينَا ، فَأَخَذُوهُ.

قَالَ:فَقُلْتُ لِلرُّهْبَانِ :أَخْبِرُونِي بِرَجُلٍ عَالِمٍ أَتَّبِعُهُ ، قَالُوا:مَا نَعْلَمُ فِي الأَرْضِ رَجُلاً أَعْلَمَ مِنْ رَجُلٍ بِحِمْصَ فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهِ ، فَلَقِيتُهُ ، فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ ، قَالَ :فَقَالَ :أَوَ مَا جَاءَ بِكَ إِلاَّ طَلَبُ الْعِلْمِ ؟ قُلْتُ :مَا ج بِي إِلاَّ طَلَبُ الْعِلْمِ ، قَالَ :فَإِنِّي لاَ أَعْلَمُ الْيَوْمَ فِي الأَرْضِ أَعْلَمَ مِنْ رَجُلٍ يَأْتِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ كُلَّ سَنَةٍ ، إ انْطَلَقْتَ الآنَ وَجَدْتَ حِمَارَهُ ، قَالَ :فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا أَنَا بِحِمَارِهِ عَلَى بَابِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، فَجَلَسْتُ عِنْدَ وَانْطَلَقَ ، فَلَمْ أَرَهُ حَتَّى الْحَوْلِ ، فَجَاءَ ، فَقُلْتُ لَهُ :يَا عَبْدَ اللهِ ، مَا صَنَعْتَ بِي ؟ قَالَ :وَإِنَّكَ لَهَاهُنَا ؟ قُلْتُ

نَعَمْ ، قَالَ : فَإِنِّي وَاللهِ مَا أَعْلَمُ الْيَوْمَ رَجُلاً أَعْلَمَ مِنْ رَجُلٍ خَرَجَ بِأَرْضِ تَيْمَاءَ ، وَإِنْ تَنْطَلِقِ الآنَ تُوَافِقْهُ ، وَفِيهِ ثَلاَثُ آيَاتٍ : يَأْكُلُ الْهَدِيَّةَ ، وَلاَ يَأْكُلُ الصَّدَقَةَ ، وَعِنْدَ غُضْرُوفِ كَتِفِهِ الْيُمْنَى خَاتَمُ النُّبُوَّةِ ، مِثْلُ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ ، لَوْنُهَا لَوْنُ جِلْدِهِ.

قَالَ : فَانْطَلَقْتُ ، تَرْفَعُنِي أَرْضٌ وَتَخْفِضُنِي أُخْرَى ، حَتَّى مَرَرْتُ بِقَوْمٍ مِنَ الأَعْرَابِ ، فَاسْتَعْبَدُونِي فَبَاعُونِي ، حَتَّى اشْتَرَتْنِي امْرَأَةٌ بِالْمَدِينَةِ ، فَسَمِعْتُهُمْ يَذْكُرُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَكَانَ الْعَيْشُ عَزِيزًا ، فَقُلْتُ لَهَا : هَبِي لِي يَوْمًا ، قَالَتْ : نَعَمْ ، فَانْطَلَقْتُ ، فَاحْتَطَبْتُ حَطَبًا فَبِعْتُهُ ، وَصَنَعْتُ طَعَامًا ، فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَكَانَ يَسِيرًا ، فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَقَالَ : مَا هَذَا ؟ قُلْتُ : صَدَقَةٌ ، قَالَ : فَقَالَ لأَصْحَابِهِ : كُلُوا ، وَلَمْ يَأْكُلْ ، قَالَ : قُلْتُ : هَذَا مِنْ عَلاَمَتِهِ.

ثُمَّ مَكَثْتُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَمْكُثَ ، ثُمَّ قُلْتُ لِمَوْلاَتِي : هَبِي لِي يَوْمًا ، قَالَتْ : نَعَمْ ، فَانْطَلَقْتُ فَاحْتَطَبْتُ حَطَبًا فَبِعْتُهُ بِأَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ ، وَصَنَعْتُ بِهِ طَعَامًا ، فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ بَيْنَ أَصْحَابِهِ ، فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ ، قَالَ : مَا هَذَا ؟ قُلْتُ : هَدِيَّةٌ ، فَوَضَعَ يَدَهُ ، وَقَالَ لأَصْحَابِهِ : خُذُوا بِاسْمِ اللهِ ، وَقُمْتُ خَلْفَهُ ، فَوَضَعَ رِدَائَهُ ، فَإِذَا خَاتَمُ النُّبُوَّةِ ، فَقُلْتُ : أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ ، قَالَ : وَمَا ذَاكَ ؟ فَحَدَّثْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ ، ثُمَّ قُلْتُ : أَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ فَإِنَّهُ حَدَّثَنِي أَنَّكَ نَبِيٌّ ، قَالَ : لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلاَّ نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ.

(۳۷۷۶۰) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں فارس کے گھڑ سواروں کی اولاد میں سے تھا۔ اور میں ایک مکتب میں تھا اور میرے ساتھ دو لڑکے (اور) تھے۔ جب یہ دونوں لڑکے اپنے مُعلّم (استاد) کے پاس سے واپس آئے تو ایک پادری کے پاس آئے اور اس پر داخل ہوئے۔ پس میں بھی ان کے ہمراہ اس پادری پر داخل ہوا۔ پادری نے کہا۔ کیا میں نے تم دونوں (لڑکوں) کو اس بات سے منع نہیں کیا تھا کہ تم میرے پاس کسی کو لے کر آؤ؟ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اس پادری کے پاس آنا جانا شروع کیا۔ یہاں تک کہ میں اس کو ان دونوں لڑکوں سے زیادہ محبوب ہو گیا۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پادری نے مجھے کہا: جب تجھ سے تیرے گھر والے سوال کریں کہ تمہیں کس نے روکے رکھا؟ تو تم کہنا۔ میرے اُستاد نے۔ اور جب تم سے تمہارا اُستاد پوچھے۔ تمہیں کس نے روکے رکھا؟ تو تم کہنا: میرے گھر والوں نے۔

۲۔ پھر اس پادری نے (وہاں سے) منتقل ہونے کا ارادہ کیا۔ تو میں نے اس پادری سے کہا۔ میں (بھی) آپ کے ساتھ نقل مکانی کروں گا۔ پس میں نے اس کے ہمراہ نقل مکانی کی اور ہم ایک بستی میں اُترے۔ پس ایک عورت (وہاں پر) اس کے پاس آتی تھی۔ پھر جب اس پادری کی مرگ کا وقت قریب ہوا تو اس پادری نے مجھے کہا۔ اے سلمان! میرے سر کے پاس گڑھا کھودو۔ میں نے اس کے پاس گڑھا کھودا تو درہموں کا ایک گھڑا نکلا۔ پادری نے مجھ سے کہا۔ اس گھڑے کو میرے سینہ پر انڈیل دو۔ میں نے وہ گھڑا اس کے سینہ پر انڈیل دیا۔ پھر پادری کہنے لگا۔ بلاکت ہو میری ذخیرہ اندوزی کی۔ پھر وہ پادری مر گیا۔ میں نے دراہم کو پینے کا

ارادہ کیا۔ پھر مجھے اس کی بات یاد آئی تو میں نے دراہم کو چھوڑ دیا۔ پھر میں نے پادریوں اور عبادت گزاروں کو اس میت کی خبر دی تو وہ اس کے پاس حاضر ہوئے۔ میں نے ان حاضرین سے کہا۔ یہ اس میت نے کچھ مال چھوڑا ہے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بستی میں سے کچھ نوجوان کھڑے ہوگئے اور انہوں نے کہا: یہ تو ہمارے باپ کا مال ہے۔ پس انہوں نے وہ مال لے لیا۔

۳۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عبادت گزاروں سے کہا۔ مجھے کسی صاحب علم آدمی کا بتاؤ تا کہ میں اس کے پیچھے چلوں۔ انہوں نے جواب دیا۔ ہمیں روئے زمین پر حمص کے آدمی سے بڑا صاحب علم معلوم نہیں ہے۔ سو میں اس کی طرف چل دیا اور میں نے اس سے ملاقات کی۔ اور اس کو یہ سارا قصہ سُنایا۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ اس نے کہا۔ کیا تمہیں صرف علم کی طلب (یہاں) لائی ہے؟ میں نے جواباً کہا۔ مجھے صرف علم کی طلب ہی (یہاں) لائی ہے۔ اس نے کہا: میں تو آج روئے زمین پر اس ایک آدمی سے بڑا کسی کو عالم نہیں جانتا جو آدمی ہر سال بیت المقدس میں آتا ہے۔ اگر تم ابھی چل پڑو گے تو اس کے گدھے کو موجود پاؤ گے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں چل پڑا تو اچانک میں نے بیت المقدس کے دروازہ پر اس کے گدھے کو موجود پایا۔ پس میں اس کے پاس بیٹھ گیا اور وہ آدمی چل دیا۔ میں نے اس آدمی کو پورا سال نہیں دیکھا۔ پھر وہ آدمی آیا تو میں نے اس سے کہا: اے بندۂ خدا! تو نے میرے ساتھ کیا کیا ہے؟ اس نے پوچھا: اور (کیا) تم یہیں پر (رہے) ہو؟ میں نے جواب دیا: ہاں! اس نے کہا: مجھے تو، بخدا! اس آدمی سے بڑے عالم کا پتہ نہیں ہے جو کہ ارضِ تیماء میں ظاہر ہوا ہے۔ اگر تم ابھی چل پڑو گے تو تم اس کو پا لو گے اور اس میں تین نشانیاں ہوں گی۔ وہ شخص ہدیہ کھائے گا۔ اور صدقہ نہیں کھائے گا۔ اور اس کے داہنے کندھے کی نرم ہڈی کے پاس مہر نبوت ہوگی۔ جو کہ کبوتری کے انڈے کے مشابہ ہوگی اور اس کا رنگ کھال والا ہوگا۔

۴۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پس میں چلا درانحالیکہ مجھے زمین کی پستی اور بلندی متاثر کرتی رہی۔ یہاں تک میں دیہاتی لوگوں کے پاس سے گزرا تو انہوں نے مجھے غلام بنالیا پھر انہوں نے مجھے بیچ دیا۔ یہاں تک کہ مجھے مدینہ میں ایک عورت نے خرید لیا۔ میں نے لوگوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے سُنا۔ زندگی بہت سخت گزر رہی تھی۔ میں نے اس عورت سے کہا: تم مجھے ایک دن ہدیہ کر دو۔ اس نے کہا۔ ٹھیک ہے۔ میں چلا گیا اور لکڑیاں چُنی۔ اور ان کو فروخت کیا۔ اور کھانا تیار کیا۔ پھر اس کھانے کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا۔ وہ کھانا تھوڑا سا تھا۔ میں نے وہ کھانا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا۔ صدقہ ہے: کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: کھاؤ۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود تناول نہیں فرمایا: فرماتے ہیں۔ میں نے کہا: یہ اس شخص کی علامات میں سے ہے۔

۵۔ پھر جتنی دیر اللہ نے چاہا ٹھہرا رہا پھر میں نے اپنی مالکن سے کہا۔ تم مجھے ایک دن ہدیہ کر دو۔ اس نے کہا۔ ٹھیک ہے۔ میں چل پڑا اور لکڑیاں اکٹھی کیں اور انہیں پہلے سے زیادہ قیمت پر فروخت کیا اور اس رقم کا کھانا تیار کیا۔ کھانا لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان تشریف فرما تھے۔ میں نے وہ کھانا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا۔ ہدیہ ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میں داخل کیا اور اپنے صحا

رام ﷺ سے فرمایا۔ اللہ کا نام لے کر شروع کر دو۔

اور میں آپ ﷺ کے پیچھے والی جانب کھڑا ہوا اور آپ ﷺ نے اپنی چادر مبارک ہٹائی تو اچانک مجھے مہر نبوت ائی دی۔ میں نے کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا۔ یہ کیا معاملہ ہے؟ میں نے پ ﷺ کو اس آدمی کے بارے میں بیان کیا پھر میں نے پوچھا۔ یا رسول اللہ ﷺ! کیا وہ شخص جنت میں جائے گا؟ کیونکہ نے مجھے یہ بیان کیا تھا کہ آپ نبی ہیں۔ آپ ﷺ نے جواباً ارشاد فرمایا۔ جنت میں صرف مؤمن جان ہی داخل ہوگی۔

(۱۸) إِسْلاَمُ عَدِيِّ بنِ حَاتِمٍ الطَّائِيِّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا

۳۷۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ حُذَيْفَةَ؛ أَنَّ رَجُلاً، قَالَ: قُلْتُ: أَسْأَلُ عَنْ حَدِيثٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَأَنَا فِي نَاحِيَةِ الْكُوفَةِ، فَأَكُونُ أَنَا الَّذِي أَسْمَعُهُ مِنْهُ، فَأَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: أَتَعْرِفُنِي؟ قَالَ: نَعَمْ، أَنْتَ فُلاَنُ بْنُ فُلاَنٍ، وَسَمَّاهُ بِاسْمِهِ، قُلْتُ: حَدِّثْنِي، قَالَ: بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَرِهْتُهُ أَشَدَّ مَا كَرِهْتُ شَيْئًا قَطُّ، فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَنْزِلَ أَقْصَى أَهْلِ الْعَرَبِ مِمَّا يَلِي الرُّومَ، فَكَرِهْتُ مَكَانِي أَشَدَّ مِمَّا كَرِهْتُ مَكَانِي الأَوَّلَ، فَقُلْتُ: لآتِيَنَّ هَذَا الرَّجُلَ، فَإِنْ كَانَ كَاذِبًا لاَ يَضُرُّنِي، وَإِنْ كَانَ صَادِقًا لاَ يَخْفَى عَلَيَّ.

فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ، فَاسْتَشْرَفَنِي النَّاسُ، وَقَالُوا: جَاءَ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ، أَسْلِمْ تَسْلَمْ، قُلْتُ: إِنِّي مِنْ أَهْلِ دِينٍ، قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ بِدِينِكَ مِنْك، قَالَ: قُلْتُ: أَنْتَ أَعْلَمُ بِدِينِي مِنِّي؟ قَالَ: نَعَمْ، أَنَا أَعْلَمُ بِدِينِكَ مِنْك، قُلْتُ: أَنْتَ أَعْلَمُ بِدِينِي مِنِّي؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَلَسْتَ رَكُوسِيًّا؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: أَوَلَسْتَ تَرْأَسُ قَوْمَك؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: أَوَلَسْتَ تَأْخُذُ الْمِرْبَاعَ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: ذَلِكَ لاَ يَحِلُّ لَك فِي دِينِكَ، قَالَ: فَتَوَاضَعْتُ مِنْ نَفْسِي.

قَالَ: يَا عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ، أَسْلِمْ تَسْلَمْ، فَإِنِّي مَا أَظُنُّ، أَوْ أَحْسَبُ أَنَّهُ يَمْنَعُك مِنْ أَنْ تُسْلِمَ إِلاَّ خَصَاصَةُ مَنْ تَرَى حَوْلِي، وَأَنَّك تَرَى النَّاسَ عَلَيْنَا إِلْبًا وَاحِدًا، وَيَدًا وَاحِدَةً، فَهَلْ أَتَيْتَ الْحِيرَةَ؟ قُلْتُ: لاَ، وَقَدْ عَلِمْتُ مَكَانَهَا، قَالَ: يُوشِكُ الظَّعِينَةُ أَنْ تَرْتَحِلَ مِنَ الْحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِغَيْرِ جِوَارٍ، وَلَتُفْتَحَنَّ عَلَيْكُمْ كُنُوزُ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ، قَالَهَا ثَلاَثًا، يُوشِكُ أَنْ يَهُمَّ الرَّجُلُ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ.

فَلَقَدْ رَأَيْتُ الظَّعِينَةَ تَخْرُجُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِغَيْرِ جِوَارٍ، وَلَقَدْ كُنْتُ فِي أَوَّلِ خَيْلٍ أَغَارَتْ عَلَى الْمَدَائِنِ، وَلَتَجِيئَنَّ الثَّالِثَةُ، إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَهُ لِي. (احمد ۲۵۷۔ ابن حبان ۶۶۷۹)

(۳۷۷۶۱) حضرت ابو عبیدہ بن حذیفہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی کہتا ہے۔ میں نے کہا میں عدی بن حاتم کی خبر کے بارے میں پوچھتا ہوں اور میں کوفہ کی ایک بستی میں تھا تا کہ میں اس بات کو خود ان سے سُننے والا ہو جاؤں۔ پس میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا۔ کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ انہوں نے جواب میں کہا: ہاں! تم فلاں بن فلاں ہو۔ اور نام لے کر بتایا۔ میں نے کہا: آپ مجھے بات بیان کریں۔ انہوں نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کو مبعوث کیا گیا تو مجھے یہ بات اس قدر ناپسند گزری کہ جتنا میں نے کسی چیز کو (کبھی) ناپسند کیا تھا۔ پس میں چل دیا۔ یہاں تک کہ میں اہل عرب کے آخری حصہ پر، جو روم سے ملحق ہے، جا اُترا۔ پھر مجھے اپنی وہ جگہ پہلی جگہ سے بھی زیادہ ناپسند ہوگئی۔ تو میں نے کہا: میں ضرور بالضرور اس آدمی کے پاس جاؤں گا۔ پس اگر وہ جھوٹا ہے تو وہ مجھے نقصان نہیں پہنچا پائے گا۔ اور اگر وہ سچا ہے تو پھر مجھ پر واضح ہو جائے گا۔

۲۔ پس میں مدینہ میں حاضر ہوا۔ لوگوں نے میری طرف اہتمام سے دیکھا اور کہنے لگے۔ عدی بن حاتم آ گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عدی! اسلام لے آؤ، سلامتی پا جاؤ گے۔ میں نے عرض کیا۔ میں بھی ایک دین والا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تیرے دین کا تجھ سے زیادہ عالم ہوں۔ فرماتے ہیں: میں نے کہا: آپ میرے دین کے مجھ سے (بھی) زیادہ جاننے والے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! میں تیرے دین کا تجھ سے زیادہ جاننے والا ہوں۔ میں نے (دوبارہ) عرض کیا۔ آپ میرے دین کے مجھ سے بھی زیادہ جاننے والے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! (پھر) آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم رکوسی (عیسائیت اور صابئیت کے مابین مذہب) نہیں ہو؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اپنی قوم کے سردار نہیں ہو؟ میں نے کہا۔ کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم ایک رُبع نہیں وصول کرتے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تمہارے دین میں تمہارے لئے حلال نہیں ہے۔ عدی کہتے ہیں: میں اندر ہی اندر خود کو گھٹیا سمجھتا رہا۔

۳۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عدی بن حاتم! اسلام لے آؤ سلامتی پا جاؤ گے۔ میرا خیال یا میرا گمان یہی ہے کہ تمہیں اسلام لانے سے صرف یہ بات مانع ہے کہ تم میرے ارد گرد فقراء کو دیکھ رہے ہو۔ اور تم ہمارے خلاف لوگوں کو متحد اور متفق پاتے ہو: کیا تم حیرہ میں گئے ہو؟ میں نے عرض کیا: نہیں! لیکن مجھے اس کی جگہ معلوم ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قریب ہے وہ وقت کہ ایک مسافر عورت حیرہ سے بغیر کسی ہمسفر کے روانہ ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے گی۔ اور البتہ ضرور بالضرور تم پر کسریٰ بن ہرمز کے خزانے کھول دیئے جائیں گے۔ یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ دہرائی۔ قریب ہے وہ وقت کہ آدمی ایسے شخص کو ڈھونڈے گا جو اس کی زکوۃ قبول کرلے گا۔

۴۔ پس تحقیق میں (عدی) نے مسافر عورت کو دیکھا کہ وہ ہمسفر کے بغیر حیرہ سے نکل کر بیت اللہ کا طواف کرنے کو آئی۔ اور تحقیق میں مدائن پر لشکر کشی کرنے والے گھڑ سواروں میں تھا۔ اور البتہ تیری بات کا وقت (بھی) آ جائے گا۔ کیونکہ یہ رسول اللہ ﷺ کی بات ہے جو آپ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمائی تھی۔

(۱۹) إِسْلاَمُ جَرِيرِ بنِ عَبْدِ اللهِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا

(۳۷۷۶۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُبَيْلِ بْنِ عَوْفٍ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لَمَّا أَنْ دَنَوْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ ، أَنَخْتُ رَاحِلَتِي ، ثُمَّ حَلَلْتُ عَيْبَتِي ، وَلَبِسْتُ حُلَّتِي ، فَدَخَلْتُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ ، فَسَلَّمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَرَمَانِي النَّاسُ بِالْحَدَقِ ، قَالَ : فَقُلْتُ لِجَلِيسٍ لِي : يَا عَبْدَ اللهِ ، هَلْ ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَمْرِي شَيْئًا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، ذَكَرَكَ بِأَحْسَنِ الذِّكْرِ ، قَالَ : بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذْ عَرَضَ لَهُ فِي خُطْبَتِهِ ، فَقَالَ : إِنَّهُ سَيَدْخُلُ عَلَيْكُمْ مِنْ هَذَا الْفَجِّ ، أَوْ مِنْ هَذَا الْبَابِ مِنْ خَيْرِ ذِي يَمَنٍ ، أَلاَ وَإِنَّ عَلَى وَجْهِهِ مَسْحَةُ مَلَكٍ ، قَالَ جَرِيرٌ : فَحَمِدْتُ اللَّهَ عَلَى مَا أَبْلاَنِي.

(۳۷۷۶۲) حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: فرماتے ہیں: جب میں مدینہ کے قریب آیا تو میں نے اپنی اونٹنی کو بٹھایا پھر میں نے اپنا معمولی لباس اُتارا اور اپنی عمدہ پوشاک پہنی اور میں اندر آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ تو لوگوں نے مجھے گھورنا شروع کر دیا۔ فرماتے ہیں: میں نے اپنے ساتھی سے پوچھا: اے اللہ کے بندے! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے معاملہ میں کسی بات کا ذکر فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارا بہت اچھا ذکر کیا ہے۔ فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اس دوران ارشاد فرمایا: بلاشبہ عنقریب تم پر اس طرف سے، یا فرمایا: اس دروازہ سے یمن والوں میں بہترین شخص داخل ہوگا۔ خبردار! اس کے چہرے پر شاہی اثرات ہوں گے۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ پس میں نے اللہ کی تعریف کی اس بات پر جس کے ساتھ اللہ نے آزمایا۔

(۲۰) مَا قَالُوا فِي مُهَاجِرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ ، وَقُدُومِ مَنْ قَدِمَ

جو باتیں محدثین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وسیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مقام ہجرت کے بارے میں کہی ہیں اور آنے والوں کے آنے کے بارے میں

(۳۷۷۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَفَاطِمَةُ ، عَنْ أَسْمَاءَ ، قَالَتْ : صَنَعْتُ سُفْرَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ ، حِينَ أَرَادَ أَنْ يُهَاجِرَ إِلَى الْمَدِينَةِ ، قَالَتْ : فَلَمْ نَجِدْ لِسُفْرَتِهِ ، وَلاَ لِسِقَائِهِ مَا نَرْبِطُهُمَا بِهِ ، فَقُلْتُ لأَبِي بَكْرٍ : وَاللهِ مَا أَجِدُ شَيْئًا أَرْبِطُ بِهِ إِلاَّ نِطَاقِي ، قَالَتْ : فَقَالَ : شُقِّيهِ بِاثْنَيْنِ ، فَارْبِطِي بِوَاحِدٍ السِّقَاءَ ، وَبِالآخَرِ السُّفْرَةَ ، فَلِذَلِكَ سُمِّيَتْ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ.

(بخاری ۵۳۸۸۔ احمد ۳۴۶)

(۳۷۷۶۳) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کا ارادہ فرمایا تو میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے توشہ دان تیار کیا۔ بیان کرتی ہیں کہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے توشہ دان اور پانی کی مشک کے لئے کوئی چیز نہیں ملی جس سے ہم ان دونوں کو باندھتے۔ میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا: بخدا! مجھے باندھنے کے لئے کوئی چیز (رسی وغیرہ) نہیں ملتی سوائے اپنے پٹکے کے۔ فرماتی ہیں: سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُسی (پٹکے) کو دو حصوں میں پھاڑ لو۔ اور ایک کے ذریعہ سے پانی کی مشک کو باندھ دو اور دوسرے سے توشہ دان کو۔ اسی وجہ سے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا نام ذات النطاقین معروف ہو گیا۔

(۳۷۷٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : لَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ ، يَعْنِي إِلَى الْمَدِينَةِ ، تَبِعَهُمَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ ، فَلَمَّا أَتَاهُمَا ، قَالَ : هَذَانِ فَرُّ قُرَيْشٍ ، لَوْ رَدَدْتُ عَلَى قُرَيْشٍ فَرَّهَا ، قَالَ : فَعَطَفَتْ فَرَسُهُ عَلَيْهِمَا ، فَسَاخَتِ الْفَرَسُ ، فَقَالَ : ادْعُوا اللَّهَ أَنْ يُخْرِجَهَا ، وَلاَ أَقْرَبُكُمَا ، قَالَ : فَخَرَجَتْ ، فَعَادَ حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثًا ، قَالَ : فَكَفَّ ، ثُمَّ قَالَ : هَلُمَّا إِلَى الزَّادِ وَالْحُمْلاَنِ ، فَقَالاَ : لاَ نُرِيدُ ، وَلاَ حَاجَةَ لَنَا فِي ذَلِكَ.

(۳۷۷٦۴) حضرت عمر بن اسحاق روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ مدینہ کی طرف نکلے تو سراقہ بن مالک بھی ان کے پیچھے ہولیا۔ پس جب ان کے پاس آیا تو کہنے لگا۔ یہی دو شخص قریش کو مطلوب ہیں۔ کاش میں قریش کو ان کے مطلوبہ افراد واپس لوٹا دوں۔ راوی کہتے ہیں: اس نے اپنا گھوڑا ان دو حضرات کی طرف دوڑایا تو گھوڑا زمین میں دھنس گیا۔ سراقہ نے کہا۔ آپ دونوں اللہ سے دعا کریں کہ وہ گھوڑے کو باہر نکال دے۔ میں آپ لوگوں کے قریب نہیں آؤں گا۔ راوی کہتے ہیں: پس گھوڑا باہر نکل گیا۔ تو سراقہ نے پھر پہلے والی حرکت کی۔ حتی کہ یہ دو یا تین مرتبہ ہوا۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر سراقہ رُک گیا۔ پھر کہنے لگا۔ آپ آئیں۔ یہ توشہ اور سواری لے لیں۔ انہوں نے جواب دیا۔ ہمارا ارادہ نہیں ہے اور ہمیں اس کی ضرورت بھی نہیں ہے۔

(۳۷۷٦٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ : اشْتَرَى أَبُو بَكْرٍ مِنْ عَازِبٍ رَحْلاً بِثَلاَثَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعَازِبٍ : مُرِ الْبَرَاءَ فَلْيَحْمِلْهُ إِلَى رَحْلِي ، فَقَالَ لَهُ عَازِبٌ : لاَ ، حَتَّى تُحَدِّثَنَا كَيْفَ صَنَعْتَ أَنْتَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ خَرَجْتُمَا وَالْمُشْرِكُونَ يَطْلُبُونَكُمَا.

قَالَ : رَحَلْنَا مِنْ مَكَّةَ ، فَأَحْيَيْنَا لَيْلَتَنَا وَيَوْمَنَا حَتَّى أَظْهَرْنَا ، وَقَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ ، فَرَمَيْتُ بِبَصَرِي هَلْ أَرَى مِنْ ظِلٍّ نَأْوِي إِلَيْهِ ، فَإِذَا أَنَا بِصَخْرَةٍ ، فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهَا ، فَإِذَا بَقِيَّةُ ظِلٍّ لَهَا ، فَنَظَرْتُ بِقُبَّةِ ظِلٍّ لَهَا فَسَوَّيْتُهُ ، ثُمَّ فَرَشْتُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ فَرْوَةً ، ثُمَّ قُلْتُ : اضْطَجِعْ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَاضْطَجَعَ ، ثُمَّ ذَهَبْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلِي هَلْ أَرَى مِنَ الطَّلَبِ أَحَدًا ، فَإِذَا أَنَا بِرَاعِي غَنَمٍ يَسُوقُ غَنَمَهُ إِلَى الصَّخْرَةِ ، يُرِيدُ

مِنْهَا الَّذِي أُرِيدُ ، فَسَأَلْتُهُ فَقُلْتُ :لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلَامُ ؟ فَقَالَ :لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ ، قَالَ :فَسَمَّاهُ ، فَعَرَفْتُهُ. فَقُلْتُ :هَلْ فِي غَنَمِكَ مِنْ لَبَنٍ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قُلْتُ :هَلْ أَنْتَ حَالِبٌ لِي ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :فَأَمَرْتُهُ فَاعْتَقَلَ شَاةً مِنْ غَنَمِهِ ، فَأَمَرْتُهُ أَنْ يَنْفُضَ ضَرْعَهَا مِنَ الْغُبَارِ ، ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَنْفُضَ كَفَّيْهِ ، فَقَالَ :هَكَذَا ، فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيْهِ بِالأُخْرَى ، فَحَلَبَ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ ، وَمَعِي لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِدَاوَةٌ عَلَى فَمِهَا خِرْقَةٌ ، فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَافَقْتُهُ قَدِ اسْتَيْقَظَ، فَقُلْتُ :اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَشَرِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رَضِيتُ.

ثُمَّ قُلْتُ :أَنَى الرَّحِيلُ ، يَا رَسُولَ اللهِ ، فَارْتَحَلْنَا وَالْقَوْمُ يَطْلُبُونَنَا ، فَلَمْ يُدْرِكْنَا أَحَدٌ مِنْهُمْ غَيْرَ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ ، عَلَى فَرَسٍ لَهُ ، فَقُلْتُ :هَذَا الطَّلَبُ قَدْ لَحِقَنَا يَا رَسُولَ اللهِ وَبَكَيْتُ ، فَقَالَ :مَا يُبْكِيك ؟ فَقُلْتُ :أَمَا وَاللهِ ، مَا عَلَى نَفْسِي أَبْكِي ، وَلَكِنِّي أَبْكِي عَلَيْك ، قَالَ :فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ اكْفِنَاهُ بِمَا شِئْتَ ، قَالَ :فَسَاخَتْ بِهِ فَرَسُهُ فِي الأَرْضِ إِلَى بَطْنِهَا ، فَوَثَبَ عَنْهَا ، ثُمَّ قَالَ :يَا مُحَمَّدُ ، قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ هَذَا عَمَلُكَ ، فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يُنْجِيَنِي مِمَّا أَنَا فِيهِ ، فَوَاللهِ لأُعَمِّيَنَّ عَلَى مَنْ وَرَائِي مِنَ الطَّلَبِ ، وَهَذِهِ كِنَانَتِي ، فَخُذْ سَهْمًا مِنْهُمَا ، فَإِنَّك سَتَمُرُّ عَلَى إِبِلِي وَغَنَمِي بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا ، فَخُذْ مِنْهَا حَاجَتَكَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ حَاجَةَ لَنَا فِي إِبِلِكَ ، وَانْصَرَفَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَانْطَلَقَ رَاجِعًا إِلَى أَصْحَابِهِ وَمَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ لَيْلاً ، فَتَنَازَعَهُ الْقَوْمُ ، أَيُّهُمْ يَنْزِلُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنِّي أَنْزِلُ اللَّيْلَةَ عَلَى بَنِي النَّجَّارِ ، أَخْوَالِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، أُكْرِمُهُمْ بِذَلِكَ ، فَخَرَجَ النَّاسُ حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ ، وَفِي الطَّرِيقِ وَعَلَى الْبُيُوتِ الْغِلْمَانُ وَالْخَدَمُ : جَاءَ مُحَمَّدٌ ، جَاءَ رَسُولُ اللهِ ، فَلَمَّا أَصْبَحَ انْطَلَقَ فَنَزَلَ حَيْثُ أُمِرَ.

قَالَ :وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا ، أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ أَنْ يُوَجَّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ :(قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ ، فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا ، فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) قَالَ :فَوُجِّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ ، وَقَالَ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ : (مَا وَلاَّهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمَ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا ، قُلْ لِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ، يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ) قَالَ :وَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ ، ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَ مَا صَلَّى ، فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الأَنْصَارِ وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلاَةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، فَقَالَ : هُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَنَّهُ قَدْ وُجِّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ ، قَالَ :فَانْحَرَفَ الْقَوْمُ حَتَّى

وُجُوهًا نَحْوَ الْكَعْبَةِ.

قَالَ الْبَرَاءُ :وَكَانَ نَزَلَ عَلَيْنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ ، أَخُو بَنِي عَبْدِ الدَّارِ بْنِ قُصَيٍّ ، فَقُلْنَا لَهُ :مَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ :هُوَ مَكَانَهُ وَأَصْحَابُهُ عَلَى أَثَرِي ، ثُمَّ أَتَانَا بَعْدُ عَمْرُو بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ، أَخُو بَنِي فِهْرٍ الأَعْمَى ، فَقُلْنَا لَهُ:مَا فَعَلَ مَنْ وَرَائَكَ؛ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ؟ فَقَالَ :هُمْ عَلَى أَثَرِي ، ثُمَّ أَتَانَا بَعْدَهُ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ ، وَبِلاَلٌ، ثُمَّ أَتَانَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْ بَعْدِهِمْ فِي عِشْرِينَ رَاكِبًا ، ثُمَّ أَتَانَا بَعْدَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبُو بَكْرٍ مَعَهُ ، فَلَمْ يَقْدَمْ عَلَيْنَا حَتَّى قَرَأْتُ سُوَرًا مِنْ سُوَرِ الْمُفَصَّلِ ، ثُمَّ خَرَجْنَا حَتَّى نَتَلَقَّى الْعِيرَ، فَوَجَدْنَاهُمْ قَدْ حَذِرُوا. (بخاری ۲۴۳۹۔ مسلم ۲۳۱۰)

(۳۷۷۶۵) حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عازب رضی اللہ عنہ سے ایک سامانِ سفر تیرہ درہموں میں خریدا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عازب رضی اللہ عنہ سے کہا۔ آپ براء کو حکم دیں کہ وہ اس کو میرے کجاوہ تک اٹھا کر لے آئے۔ حضرت عازب رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ نہیں! یہاں تک کہ آپ ہمیں بتائیں کہ آپ نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا تھا۔ جب آپ لوگ نکلے تھے اور مشرکین تمہیں تلاش کر رہے تھے۔

۲۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے مکہ سے کوچ کیا تو ہم ایک رات اور دن جاگ کر چلتے رہے یہاں تک کہ ہمیں دوپہر ہوگئی اور زوال کا وقت ہوگیا۔ میں نے نظر دوڑائی کہ کیا مجھے کوئی سایہ دکھائی دیتا ہے جس کی طرف ہم ٹھکانہ پکڑیں تو اچانک مجھے ایک چٹان دکھائی دی پس ہم اس کی طرف پہنچے۔ اس کا کچھ سایہ باقی تھا۔ میں نے اس کے بقیہ سایہ کو دیکھا اور اس (کی جگہ) کو درست کیا پھر میں نے اس سایہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چمڑا بچھایا۔ پھر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لیٹ جایئے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ گئے۔ پھر میں نے اپنے اردگرد میں دیکھ بھال شروع کردی کہ کیا مجھے کوئی متلاشی دکھائی دیتا ہے تو اچانک مجھے ایک چرواہا دکھائی دیا جو اپنی بکریوں کو اسی چٹان کی طرف ہانک رہا تھا۔ اس کا چٹان سے وہی مقصد تھا جو میرا مقصود تھا۔ میں نے اس سے پوچھا: میں نے کہا: اے لڑکے! تم کس کے ہو؟ اس نے جواب دیا۔ قریش کے ایک آدمی کا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اس غلام نے آدمی کا نام لیا تو میں اس کو پہچان گیا۔

۳۔ میں نے پوچھا: کیا تمہاری بکریوں میں دودھ ہے؟ اس نے جواب دیا: ہاں! میں نے کہا: کیا تم میرے لئے دودھ نکال دو گے؟ اس نے کہا: ہاں! حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اس کو حکم دیا تو اس نے ایک بکری اپنی بکریوں میں سے قابو کرلی۔ پھر میں نے اس کو بکری کے تھنوں سے غبار جھاڑنے کا حکم دیا۔ پھر میں نے اس کو حکم دیا کہ وہ اپنی ہتھیلیوں کو جھاڑے۔ اس نے کہا: یوں؟ پھر اس نے اپنے ایک ہاتھ سے دوسرے کو مارا پھر اس نے تھوڑا سا دودھ دوہا۔ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پانی کا ایک برتن تھا جس کے منہ پر کپڑا بندھا ہوا تھا۔ میں نے دودھ پر بہا دیا یہاں تک کہ وہ نیچے سے ٹھنڈا ہوگیا۔ پھر میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ ﷺ کو اس حال میں پایا کہ آپ ﷺ بیدار ہو چکے تھے۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! نوش فرمائیے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے نوش فرمایا یہاں تک کہ میں خوش ہو گیا۔

۴۔ پھر میں نے عرض کیا۔ اے رسول ﷺ خدا! کوچ کرنے کا وقت آ گیا ہے۔ پھر ہم نے کوچ کیا حالانکہ لوگ ہماری تلاش میں تھے۔ ان لوگوں میں سے سراقہ بن مالک بن جعشم کے سوا ہمیں کسی نے نہیں پایا۔ وہ اپنے گھوڑے پر سوار تھا۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! یہ متلاشی ہم تک پہنچ گیا ہے۔ اور میں (یہ کہہ کر) رو پڑا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا بات رُلا رہی ہے؟ میں نے عرض کیا۔ بخدا! میں اپنی جان (کے خوف سے) نہیں رو رہا لیکن مجھے آپ (کی جان) پر رونا آ رہا ہے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے سراقہ کے لئے بد دعا فرمائی اور کہا۔ اے اللہ! تو اس کو ہماری طرف سے جس طرح تو چاہے۔ کافی ہو جا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ پس سراقہ کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔ سراقہ نے گھوڑے سے چھلانگ لگائی۔ پھر اس نے کہا۔ اے محمد ﷺ! مجھے معلوم ہے کہ یہ آپ ہی کا کام ہے۔ پس آپ اللہ سے دُعا کریں کہ وہ مجھے اس مُصیبت سے نجات دے دے۔ بخدا! میں اپنے پچھلے متلاشیوں پر (اس بات کو) ضرور پوشیدہ رکھوں گا۔ اور یہ میرا ترکش ہے آپ اس میں سے تیر لے لیں۔ اور آپ عنقریب فلاں جگہ پر میرے اونٹ اور بکریوں پر سے گزریں گے آپ ان میں سے بھی اپنی ضرورت کا لے لیجئے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمیں تیرے اونٹوں کی ضرورت نہیں۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ سے واپس مڑا۔ اور آپ ﷺ نے اس کے لئے دعا فرمائی۔ سراقہ واپس اپنے ساتھیوں میں چلا گیا۔

۵۔ رسول اللہ ﷺ چلتے رہے اور میں بھی آپ ﷺ کے ہمراہ تھا۔ یہاں تک کہ ہم رات کے وقت مدینہ میں پہنچے۔ لوگوں نے آپ ﷺ کے بارے میں جھگڑا شروع کیا کہ آپ ﷺ کس کے گھر میں اتریں گے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آج کی رات میں بنی نجار میں اتروں گا جو کہ عبد المطلب کے ماموں ہیں۔ میں انہیں یہ اعزاز دوں گا۔ پھر لوگ چل نکلے یہاں تک کہ مدینہ میں داخل ہو گئے۔ راستہ میں گھروں پر بچے اور خدام کھڑے کہہ رہے تھے۔ محمد آ گئے، اللہ کے رسول آ گئے۔ پھر جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ چل پڑے تا آنکہ جہاں پر آپ ﷺ مامور تھے وہاں آپ ﷺ نے پڑاؤ ڈالا۔

۶۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے سولہ یا سترہ مہینے نماز پڑھی تھی۔ اور آپ ﷺ کو یہ بات محبوب تھی کہ آپ ﷺ کو قبلہ رُخ (کا حکم) کر دیا جائے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائی۔ ﴿قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ ، فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا ، فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ آپ ﷺ کو قبلہ رُخ (کا حکم) کر دیا گیا تو بے وقوف لوگوں نے اعتراض کیا۔ ﴿مَا وَلَّاهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا ، قُلْ لِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ، يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ﴾.

۷۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھی۔ پھر وہ نماز پڑھنے کے بعد باہر نکلا اور انصار کی ایک قوم پر گزرا جو کہ عصر کی نماز میں بیت المقدس کی طرف رُخ کیے ہوئے تھے۔ تو اس آدمی نے کہا کہ وہ گواہی دیتا ہے

کہ اس نے نبی کریم ﷺ کے ہمراہ نماز ادا کی ہے اور بلاشبہ تحقیق آپ ﷺ کو قبلہ رُخ (کا حکم) کر دیا گیا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ پس وہ تمام لوگ پھر گئے یہاں تک کہ وہ تمام قبلہ رُخ ہو گئے۔

۸۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہمارے پاس مہاجرین میں سے بنی عبد الدار بن قصی کے بھائی حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ ہم نے ان سے پوچھا۔ اللہ کے رسول ﷺ نے کیا کیا ہے؟ انہوں نے جواباً کہا۔ آپ ﷺ اپنی جگہ پر ہی ہیں۔ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میرے پیچھے (آرہے) ہیں۔ پھر ہمارے پاس ان کے بعد حضرت عمرو بن مکتوم رضی اللہ عنہ تشریف لائے جو کہ بنی فہر کے بھائی تھے اور نابینا تھے۔ تو ہم نے ان سے پوچھا۔ آپ کے پیچھے جو، رسولِ خدا ﷺ اور آپ رضی اللہ عنہ کے صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں انہوں نے کیا (ارادہ) کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ وہ لوگ میرے پیچھے ہیں۔ پھر ان کے بعد ہمارے پاس حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ تشریف لائے پھر ان کے بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیس سواروں کی معیت تشریف لائے پھر ان کے بعد رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور ان کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ ﷺ ہمارے ہاں تشریف نہیں لائے تھے یہاں تک کہ میں نے مفصل سورتوں میں سے کچھ سورتیں پڑھ لیں۔ پھر ہم باہر نکلے تا آنکہ ہماری ملاقات قافلہ سے ہوئی تو ہم نے ان کو چوکنا اور چوکس پایا۔

(۳۷۷۶۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْبَرَاءَ ، يَقُولُ : أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ ، وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ، فَجَعَلَا يُقْرِئَانِ النَّاسَ الْقُرْآنَ ، ثُمَّ جَاءَ عَمَّارٌ ، وَبِلَالٌ ، وَسَعْدٌ ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عِشْرِينَ رَاكِبًا ، ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَمَا رَأَيْتُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرِحُوا بِشَيْءٍ قَطُّ فَرَحَهُمْ بِهِ ، قَالَ : فَمَا قَدِمَ أَحَدٌ حَتَّى قَرَأْتُ : ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ فِي سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ.

(۳۷۷۶۶) حضرت ابواسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے سب سے پہلے ہمارے پاس مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ان دونوں نے لوگوں کو قرآن پڑھانا شروع کیا۔ پھر حضرت عمار رضی اللہ عنہ، بلال رضی اللہ عنہ اور سعد رضی اللہ عنہ تشریف لائے پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیس سواروں کی جمعیت میں تشریف لائے۔ پھر رسول خدا ﷺ تشریف لائے۔ راوی کہتے ہیں۔ میں نے اہل مدینہ کو اس بات سے زیادہ کسی چیز پر فرحاں و شاداں نہیں دیکھا۔ براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ (ابھی) کوئی ایک بھی صحابی نہیں آیا تھا اور میں نے ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ مفصل سورتوں میں پڑھ لی تھی۔

(۳۷۷۶۷) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ الْمُدْلِجِيَّ ، حَدَّثَهُمْ ؛ أَنَّ قُرَيْشًا جَعَلَتْ فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ أَرْبَعِينَ أُوقِيَّةً ، قَالَ : فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ إِذْ جَائَنِي رَجُلٌ ، فَقَالَ : إِنَّ الرَّجُلَيْنِ الَّذَيْنِ جَعَلَتْ قُرَيْشٌ فِيهِمَا مَا جَعَلَتْ قَرِيبٌ

مِنْكَ ، بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ :فَأَتَيْتُ فَرَسِي ، وَهُوَ فِي الرَّعْيِ ، فَنَفَرْتُ بِهِ ، ثُمَّ أَخَذْتُ رُمْحِي ، قَالَ : فَرَكِبْتُهُ ، قَالَ : فَجَعَلْتُ أَجُرُّ الرُّمْحَ مَخَافَةَ أَنْ يُشْرِكَنِي فِيهِمَا أَهْلُ الْمَاءِ ، قَالَ : فَلَمَّا رَأَيْتُهُمَا ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا بَاغٍ يَبْغِينَا ، فَالْتَفَتَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ اكْفِنَاهُ بِمَا شِئْتَ ، قَالَ : فَوَحِلَ فَرَسِي ، وَإِنِّي لَفِي جَلَدٍ مِنَ الأَرْضِ ، فَوَقَعْتُ عَلَى حَجَرٍ ، فَانْقَلَبْتُ ، فَقُلْتُ :ادْعُ الَّذِي فَعَلَ بِفَرَسِي مَا أَرَى أَنْ يُخَلِّصَهَا ، وَعَاهَدَهُ أَنْ لاَ يَعْصِيَهُ ، قَالَ : فَدَعَا لَهُ ، فَخَلَّصَ الْفَرَسَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَوَاهِبُهُ أَنْتَ لِي ؟ فَقُلْتُ :نَعَمْ ، فَقَالَ :فَهَاهُنَا ، قَالَ :فَعَمِّ عَنَّا النَّاسَ.

وَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرِيقَ السَّاحِلِ مِمَّا يَلِي الْبَحْرَ ، قَالَ :فَكُنْتُ أَوَّلَ النَّهَارِ لَهُمْ طَالِبًا، وَآخِرَ النَّهَارِ لَهُمْ مَسْلَحَةً ، وَقَالَ لِي :إِذَا اسْتَقْرَرْنَا بِالْمَدِينَةِ ، فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَأْتِينَا فَأْتِنَا ، قَالَ :فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ ، وَظَهَرَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ وَأُحُدٍ ، وَأَسْلَمَ النَّاسُ وَمَنْ حَوْلَهُمْ ، قَالَ سُرَاقَةُ :بَلَغَنِي أَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَبْعَثَ خَالِدَ بْنَ الوَلِيدِ إِلَى بَنِي مُدْلِجٍ ، قَالَ :فَأَتَيْتُهُ ، فَقُلْتُ لَهُ :أَنْشُدُكَ النِّعْمَةَ ، فَقَالَ الْقَوْمُ :مَهْ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :دَعُوهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا تُرِيدُ ؟ فَقُلْتُ :بَلَغَنِي أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَبْعَثَ خَالِدَ بْنَ الوَلِيدِ إِلَى قَوْمِي ، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ تُوَادِعَهُمْ ، فَإِنْ أَسْلَمَ قَوْمُهُمْ أَسْلَمُوا مَعَهُمْ ، وَإِنْ لَمْ يُسْلِمُوا لَمْ تَخْشُنْ صُدُورُ قَوْمِهِمْ عَلَيْهِمْ ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِ خَالِدِ بْنِ الوَلِيدِ ، فَقَالَ لَهُ :اذْهَبْ مَعَهُ ، فَاصْنَعْ مَا أَرَادَ.

فَذَهَبَ إِلَى بَنِي مُدْلِجٍ ، فَأَخَذُوا عَلَيْهِمْ أَنْ لاَ يُعِينُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَإِنْ أَسْلَمَتْ قُرَيْشٌ أَسْلَمُوا مَعَهُمْ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا﴾ حَتَّى بَلَغَ : ﴿إِلاَّ الَّذِينَ يَصِلُونَ إِلَى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ ، أَوْ جَاؤُوكُمْ حَصِرَتْ صُدُورُهُمْ أَنْ يُقَاتِلُوكُمْ ، أَوْ يُقَاتِلُوا قَوْمَهُمْ ، وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقَاتَلُوكُمْ﴾.

قَالَ الْحَسَنُ :فَالَّذِينَ حَصِرَتْ صُدُورُهُمْ بَنُو مُدْلِجٍ ، فَمَنْ وَصَلَ إِلَى بَنِي مُدْلِجٍ مِنْ غَيْرِهِمْ كَانَ فِي مِثْلِ عَهْدِهِمْ. (بخاری ۳۹۰۶۔ احمد ۱۷۵)

(۳۷۷۶۷) حضرت حسن سے روایت ہے کہ سراقہ بن مالک المدلجی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو بیان کیا کہ قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متعلق چالیس اوقیہ مقرر فرمائی۔ کہتے ہیں۔ میں بیٹھا ہوا تھا کہ اس دوران ایک آدمی میرے پاس آیا اور اس نے کہا۔ وہ آدمی جن کے بارے میں قریش نے اپنا اعلان (انعام) کیا ہے۔ تمہارے قریب ہیں۔ فلاں جگہ پر، کہتے ہیں۔ میں اپنے گھوڑے کے پاس آیا اور گھوڑا چر رہا تھا۔ میں اس کو لے کر دوڑا پھر میں نے اپنے نیزے کو پکڑا۔ کہتے ہیں: میں اس پر سوار ہو گیا۔ اور میں نے اس ڈر سے نیزے کو کھینچنا شروع کیا کہ کہیں ان دونوں کے بارے میں میرے ساتھ کوئی شریک نہ ہو جائے۔

فرماتے ہیں۔ پس جب میں نے ان دونوں کو دیکھ لیا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ متلاشی ہے جو ہمیں تلاش کر رہا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے اللہ! جس طرح تو چاہتا ہے اس کو ہمارے طرف سے کافی ہو جا۔ سراقہ کہتے ہیں۔ میرا گھوڑا زمین میں دھنس گیا حالانکہ میں سخت زمین میں تھا۔ اور میں ایک پتھر پر گرا اور پلٹی کھائی تو میں نے عرض کیا۔ آپ اس ہستی سے دعا کریں جس نے میرے گھوڑے کے ساتھ جو کیا ہے میں اس کو دیکھ رہا ہوں۔ کہ وہ اس کو یہاں سے نکال دے۔

کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ کے لئے دُعا کی تو گھوڑا باہر آ گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم یہ مجھے ہدیہ کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا۔ جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس یہاں ہی رہو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں سے ہماری حالت کو مخفی رکھنا۔

۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سمندر کے ساتھ ساحل کا راستہ پکڑ لیا۔ کہتے ہیں۔ میں دن کے آغاز میں ان کا متلاشی تھا اور دن کے آخر میں ان کا محافظ تھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: جب ہم مدینہ کو اپنا سفر بنالیں تو اگر تمہاری رائے ہو تو ہمارے پاس آنا۔ سراقہ کہتے ہیں۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور اہل بدر، اہل اُحد پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غلبہ حاصل ہوا۔ لوگ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گردوالوں نے اسلام قبول کرلیا۔ سراقہ کہتے ہیں۔ مجھے یہ بات پہنچی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بنی مدلج کی طرف حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو بھیجنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ میں آپ کو انعام (کا وعدہ) یاد دلاتا ہوں لوگ کہنے لگے۔ رک جاؤ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو چھوڑ دو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کیا ارادہ ہے؟ میں نے عرض کیا۔ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ میری قوم کی طرف خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بھیجنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اور مجھے یہ بات محبوب ہے کہ آپ ان کے ساتھ عہد و پیمان کرلیں۔ پھر اگر ان کی قوم ایمان لے آئی تو وہ بھی ایمان لے آئیں گے۔ اور اگر ان کی قوم ایمان نہ لائی تو پھر ان پر ان کی قوم کے دل سخت نہیں ہوں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور ان سے فرمایا: اس کے ساتھ جاؤ اور جو یہ چاہتا ہے وہی معاملہ کرو۔

۳۔ پس حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بنی مدلج کی طرف تشریف لے گئے اور ان سے یہ پیمان لیا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مدد نہیں کریں گے۔ اگر قریش اسلام لے آئے تو وہ بھی ان کے ساتھ اسلام لے آئیں گے۔ (اس پر) اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل کیں۔

﴿وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا ...... حَتَّى بَلَغَ ...... إِلَّا الَّذِينَ يَصِلُونَ إِلَى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ ، أَوْ جَاؤُوكُمْ حَصِرَتْ صُدُورُهُمْ أَنْ يُقَاتِلُوكُمْ، أَوْ يُقَاتِلُوا قَوْمَهُمْ، وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقَاتَلُوكُمْ﴾.

حضرت حسن فرماتے ہیں۔ وہ لوگ جن کے بارے میں حصرت صدورھم کہا گیا وہ بنو مدلج ہیں۔ جو شخص بنی مدلج کے پاس پہنچ گیا سو وہ بھی ان کے جیسے معاہدہ میں ہوگا۔

(۳۷۷۶۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهُ ، قَالَ : قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ : لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَنْظُرُ إِلَى قَدَمَيْهِ لأَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ ، قَالَ : يَا أَبَا بَكْرٍ ، مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللَّهُ ثَالِثُهُمَا.

(۳۷۷۶۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ جب ہم غار میں تھے تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ اگر ان لوگوں میں سے کوئی بھی اپنے قدموں کی طرف نظر کرے تو البتہ ہمیں اپنے قدموں کے نیچے پا لے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو بکر! تیرا ان دو آدمیوں کے بارے میں کیا گمان ہے جن کا تیسرا خدا ہو۔

(۳۷۷۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ كَانَ الَّذِي يَخْتَلِفُ بِالطَّعَامِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَهُمَا فِي الْغَارِ.

(۳۷۷۶۹) حضرت ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن ابو بکر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس کھانا لے کر جایا کرتے تھے جبکہ وہ دونوں غار میں تھے۔

(۳۷۷۷۰) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ وَرْقَاءَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿إِلاَّ تَنْصُرُوهُ﴾ ، ثُمَّ ذَكَرَ مَا كَانَ مِنْ أَوَّلِ شَأْنِهِ حِينَ بُعِثَ ، يَقُولُ :فَاللَّهُ فَاعِلٌ ذَلِكَ بِهِ ، نَاصِرُهُ كَمَا نَصَرَهُ ثَانِيَ اثْنَيْنِ.

(۳۷۷۷۰) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے ﴿إِلاَّ تَنْصُرُوهُ﴾ کی تفسیر کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اول وقت کی حالت کا ذکر فرمایا۔ اور کہا: اللہ پاک ان کی مدد کرے گا۔ اللہ اس کا مددگار ہے جس طرح دو میں سے دوسرے نے اس کی مدد کی۔

(۳۷۷۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :مَكَثَ أَبُو بَكْرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ ثَلاَثًا.

(۳۷۷۷۱) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غار میں تین (دن) ٹھہرے تھے۔

(۳۷۷۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ؛ أَنَّهُمَا لَمَّا انْتَهَيَا إِلَى الْغَارِ، قَالَ: إِذَا جُحْرٌ، قَالَ :فَأَلْقَمَهُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رِجْلَهُ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنْ كَانَتْ لَدْغَةٌ ، أَوْ لَسْعَةٌ كَانَتْ بِي.

(۳۷۷۷۲) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ دونوں (نبی صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکر رضی اللہ عنہ) غار کے پاس پہنچے۔ فرماتے ہیں: وہاں پر سوراخ تھے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس سوراخ میں اپنی ایڑی کو داخل کر لیا۔ اور فرمایا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر کوئی ڈسنے یا ڈنک مارنے والا ہو تو مجھے ملے گا۔

(۳۷۷۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾، قَالَ: هُمَ الَّذِينَ هَاجَرُوا مَعَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ.

(۳۷۷۷۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ کی طرف ہجرت کی۔

(۳۷۷۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيِّ بْنِ رَبَاحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ مَسْلَمَةَ بْنَ مَخْلَدٍ ، يَقُولُ :

وُلِدْتُ حِينَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقُبِضَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرٍ.

(۳۷۷۷۴) حضرت مسلمہ بن مخلّد فرماتے ہیں۔ جب نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو میری ولادت ہوئی اور آپ ﷺ وفات ہوئی تو میں دس سال کا تھا۔

(۳۷۷۷۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، سَمِعَ أَنَسًا ، يَقُولُ :قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِي وَأَنَا ابْنُ عَشْرٍ ، وَقُبِضَ وَأَنَا ابْنُ عِشْرِينَ ، وَكُنَّ أُمَّهَاتِي يَحْثُثْنَنِي عَلَى خِدْمَتِهِ.

(۳۷۷۷۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو میں دس سال کا تھا اور آپ ﷺ کی وفات ہوئی تو میں بیس سال کا تھا اور میری مائیں مجھے آپ ﷺ کی خدمت کی ترغیب دیا کرتی تھیں۔

(۳۷۷۷٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا هَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ ، هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ ، وَعَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ ، قَالَ :اسْتَقْبَلَتْهُمْ هَدِيَّةُ طَلْحَةَ إِل أَبِي بَكْرٍ فِي الطَّرِيقِ ، فِيهَا ثِيَابٌ بِيضٌ ، فَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ فِيهَا الْمَدِينَةَ.

(۳۷۷۷٦) حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عا بن فہیرہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ کہتے ہیں: تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا ہدیہ راستہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ملا جس میں سف کپڑے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کپڑوں میں مدینہ میں داخل ہوئے۔

(۳۷۷۷۷) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْر أَنَّهَا هَاجَرَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلَى بِعَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، فَوَضَعَتْهُ بِقُبَاءَ ، فَلَ تُرْضِعْهُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَخَذَهُ فَوَضَعَهُ فِي حِجْرِهِ ، فَطَلَبُوا تَمْرَةً لِيُحَنِّكُوهُ حَتّ وَجَدُوهَا فَحَنَّكُوهُ ، فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ بَطْنَهُ رِيقُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللهِ.

(۳۷۷۷۷) حضرت اسما بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی طرف اس حالت میں ہجرت کی ک وہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو حمل میں اٹھائے ہوئے تھی۔ پس قباء کے مقام پر یہ حمل وضع ہوا۔ تو انہوں نے نومولود کو نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچنے تک دودھ پلایا، یہاں تک کہ اس کو لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ تو آپ ﷺ نے اس کو پکڑا او اسے اپنی گود مبارک میں رکھا۔ لوگوں نے کھجور کی تلاش شروع کی۔ تا کہ اس کو تحنیک دے سکیں۔ پس سب سے پہلی شئی جو ان کے پیٹ میں داخل ہوئی وہ نبی کریم ﷺ کی تھوک تھی۔ اور آپ ﷺ نے اس کا نام عبداللہ رکھا۔

(۳۷۷۷۸) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَا قَالَ عَبْدُ اللهِ :إِنَّ أَوَّلَ مَنْ هَاجَرَ مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ غُلاَمَانِ مِنْ قُرَيْشٍ.

(۳۷۷۷۸) حضرت عبدالرحمان بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں۔ اس امت میں سب سے پہلے ہجر

کرنے والے دو قریشی نوجوان تھے۔

۳۷۷۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : مَا فَرْقُ مَا بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ ؟ قَالَ : فَرْقُ مَا بَيْنَهُمَا الْقِبْلَتَانِ ، فَمَنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَتَيْنِ فَهُوَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ الأَوَّلِينَ.

(۳۷۷۷۹) حضرت قتادہ، سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا: پہلے مہاجرین اور بعد کے مہاجرین میں حدِ فاصل کیا بات ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ ان دونوں کے درمیان حدِ فاصل دو قبلے ہیں۔ پس جس آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی تو وہ مہاجرین اولین میں سے ہے۔

۳۷۷۸۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَخْتَلِفُ إِلَى الشَّامِ ، فَكَانَ يُعْرَفُ ، وَكَانَ النَّبِيُّ عليه الصلاة والسلام لاَ يُعْرَفُ ، فَكَانُوا يَقُولُونَ : يَا أَبَا بَكْرٍ ، مَنْ هَذَا الْغُلاَمُ بَيْنَ يَدَيْك ؟ فَيَقُولُ : هَادٍ يَهْدِينِي السَّبِيلَ ، قَالَ : فَلَمَّا دَنَوْا مِنَ الْمَدِينَةِ نَزَلاَ الْحَرَّةَ ، وَبَعَثَ إِلَى الأَنْصَارِ فَجَاؤُوا ، قَالَ : فَشَهِدْتُهُ يَوْمَ دَخَلَ الْمَدِينَةَ ، فَمَا رَأَيْتُ يَوْمًا كَانَ أَحْسَنَ ، وَلاَ أَضْوَأَ مِنْ يَوْمٍ دَخَلَ عَلَيْنَا فِيهِ ، وَشَهِدْتُ يَوْمَ مَاتَ ، فَمَا رَأَيْتُ يَوْمًا كَانَ أَقْبَحَ ، وَلاَ أَظْلَمَ مِنْ يَوْمٍ مَاتَ فِيهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (احمد ۱۲۲۔ حاکم ۱۲)

(۳۷۷۸۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، مکہ سے لے کر مدینہ تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ردیف تھے۔ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ شام کی طرف آیا جایا کرتے تھے۔ تو آپ پہچانے جاتے تھے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہچانے نہیں جاتے تھے۔ تو لوگ پوچھتے تھے۔ اے ابو بکر! آپ کے آگے یہ نوجوان کون ہیں؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے۔ یہ رہبر ہیں مجھے راستہ دکھاتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں۔ پس جب دونوں مدینہ کے قریب پہنچے۔ دونوں حرہ میں اترے۔ انصار کی طرف کسی کو بھیجا گیا تو وہ بھی تشریف لے آئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے اس دن میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں داخل ہوئے تھے۔ تو میں نے کوئی دن اس دن سے زیادہ خوبصورت اور روشن نہیں دیکھا جس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے۔ اور پھر جس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی میں تب بھی حاضر تھا تو میں نے کوئی دن اس دن سے زیادہ برا اور اندھیرے والا نہیں دیکھا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی۔

(۳۱) مَا ذُكِرَ فِي كُتُبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبعوثِهِ

وہ احادیث جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطوط اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصدوں کا ذکر ہے

۳۷۷۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، قَالَ : كَتَبَ كِسْرَى إِلَى بَاذَامَ : إِنِّي

أُنْبِئْتُ أَنَّ رَجُلاً يَقُولُ شَيْئًا لاَ أَدْرِي مَا هُوَ ، فَأَرْسِلْ إلَيْهِ ، فَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ ، وَلاَ يَكُنْ مِنَ النَّاسِ فِي شَيْ
وَإِلاَّ فَلْيُوَاعِدْنِي مَوْعِدًا أَلْقَاهُ بِهِ ، قَالَ :فَأَرْسَلَ بَاذَامُ إلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَيْنِ حَا
لِحَاهُمَا ، مُرْسِلِي شَوَارِبِهِمَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا يَحْمِلُكُمَا عَلَى هَذَا ؟ قَالَ
لَهُ :يَأْمُرُنَا بِهِ الَّذِي يَزْعُمُونَ أَنَّهُ رَبُّهُمْ ، قَالَ :فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَكِنَّا نُخَالِفُ سُنَّتَكُ
نَجُزُّ هَذَا ، وَنُرْسِلُ هَذَا.

قَالَ :فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ طَوِيلُ الشَّارِبِ ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجُزَّهُمَا.
قَالَ :فَتَرَكَهُمَا بِضْعًا وَعِشْرِينَ يَوْمًا ، ثُمَّ قَالَ :اذْهَبَا إلَى الَّذِي تَزْعُمُونَ أَنَّهُ رَبُّكُمَا ، فَأَخْبِرَاهُ أَنَّ رَبِّي و
الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ رَبُّهُ ، قَالاَ :مَتَى ؟ قَالَ :الْيَوْمَ ، قَالَ :فَذَهَبَا إلَى بَاذَامَ فَأَخْبَرَاهُ الْخَبَرَ ، قَالَ :فَكَتَبَ إ
كِسْرَى ، فَوَجَدُوا الْيَوْمَ هُوَ الَّذِي قُتِلَ فِيهِ كِسْرَى.

(۳۷۷۸۱) حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسریٰ نے باذام کو لکھا کہ مجھے خبر دی گئی ہے۔ کہ ایک آدمی وہ بات
ہے جو مجھے معلوم نہیں ہے۔ پس تم اس کی طرف کسی کو بھیجو تا کہ وہ اپنے گھر میں سکون کرے اور لوگوں میں کسی بات کو نہ پھیلائے و
میرے ساتھ کوئی وقت اور جگہ مقرر کر لے میں اس سے وہاں ملوں گا۔ راوی کہتے ہیں۔ باذام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پار
داڑھی منڈے ہوئے آدمیوں کو بھیجا جن کی مونچھیں لمبی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں اس بات پر کس نے ابھارا
راوی کہتے ہیں: ان دونوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ کہ ہمیں اُس نے اِس بات کا حکم دیا ہے جو لوگوں کے گمان کے مطابق ا
کا پروردگار ہے۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لیکن ہم تمہارے طریقہ کی مخالفت کرتے ہیں۔ ہم اس
(مونچھوں کو) صاف کرتے ہیں اور اس (داڑھی) کو بڑھاتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک دراز مونچھو
والا قریشی مرد گزرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ انہیں کاٹ دو۔

راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان قاصدوں کو بیس سے کچھ اُوپر دن چھوڑے رکھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
دونوں اس کے پاس جاؤ جس کو تم اپنا پروردگار گمان کرتے ہو اور اس کو بتاؤ کہ میرے رب نے اس شخص کو قتل کر دیا ہے جو اپنے گما
میں رب بنا ہوا تھا۔ ان آدمیوں نے پوچھا: یہ کب ہوا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج کے دن۔ راوی کہتے ہیں: پس یہ دونو
باذام کی طرف گئے اور جا کر اس کو یہ خبر دی۔ راوی کہتے ہیں: اس نے کسریٰ کو خط لکھا تو انہوں نے کسریٰ کے قتل کو آج ہی کے د
میں رونما پایا۔

(۳۷۷۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ الأَسْلَمِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ سَعِيدَ
الْمُسَيَّبِ ، يَقُولُ :كَتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إلَى كِسْرَى وَقَيْصَرَ وَالنَّجَاشِيِّ :أَمَّا بَعْ
﴿تَعَالَوْا إلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ، أَلاَّ نَعْبُدَ إلاَّ اللَّهَ ، وَلاَ نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا ، وَلاَ يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْ

مِنْ دُونِ اللهِ ، فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ﴾.
قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ :فَمَزَّقَ كِسْرَى الْكِتَابَ وَلَمْ يَنْظُرْ فِيهِ ، قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مُزِّقَ وَمُزِّقَتْ أُمَّتُهُ ، فَأَمَّا النَّجَاشِيُّ فَآمَنَ ، وَآمَنَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ ، وَأَرْسَلَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْدِيهِ حُلَّةً ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اتْرُكُوهُ مَا تَرَكَكُمْ.
وَأَمَّا قَيْصَرُ ؛ فَقَرَأَ كِتَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :هَذَا كِتَابٌ لَمْ أَسْمَعْ بِهِ بَعْدَ سُلَيْمَانَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (بسم الله الرَّحْمَن الرحيم) ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ وَالْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، وَكَانَا تَاجِرَيْنِ بِأَرْضِهِ ، فَسَأَلَهُمَا عَنْ بَعْضِ شَأْنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَسَأَلَهُمَا مَنْ تَبِعَهُ ، فَقَالَا :تَبِعَهُ النِّسَاءُ وَضَعَفَةُ النَّاسِ ، فَقَالَ :أَرَأَيْتُمَا الَّذِينَ يَدْخُلُونَ مَعَهُ يَرْجِعُونَ ؟ قَالَا :لَا ، قَالَ :هُوَ نَبِيٌّ ، لَيَمْلِكَنَّ مَا تَحْتَ قَدَمِي ، لَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَقَبَّلْتُ قَدَمَيْهِ. (سعيد بن منصور ۲۴۸۰)

(۳۷۷۸) حضرت سعید بن المسیب ؒ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے کسریٰ، قیصر اور نجاشی کو خط لکھا۔ اما بعد! ''ایک ایسی ت کی طرف آ جاؤ جو ہم تم میں مشترک ہے (اور وہ یہ ہے) کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ہرائیں اور اللہ کو چھوڑ کر ہم ایک دوسرے کو رب نہ بنائیں'' پھر بھی اگر وہ منہ موڑیں تو کہہ دو ''گواہ رہنا ہم مسلمان ہیں۔

حضرت سعید بن المسیب ؒ فرماتے ہیں: کسریٰ نے خط کو پھاڑ دیا اور اس کو دیکھا ہی نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خود پھٹ گیا ہے اور اس کی امت بھی پھٹ گئی ہے۔ اور نجاشی نے ایمان قبول کر لیا اور اس کے پاس جو لوگ تھے وہ بھی ایمان لے ئے۔ اور اس نے اللہ کے رسول ﷺ کے پاس ایک جوڑا ہدیہ میں بھیجا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تک وہ تمہیں چھوڑے ھ تم بھی ان کو چھوڑ دو۔ اور قیصر نے رسول اللہ ﷺ کا خط پڑھا اور کہا۔ میں نے سلیمان علیہ السلام نبی کے خط کے بعد بسم اللہ حمان الرحیم والا خط نہیں سُنا۔ پھر اس نے ابو سفیان اور مغیرہ بن شعبہ کی طرف قاصد بھیجا۔ یہ دونوں ارضِ قیصر میں تاجر کی یت سے موجود تھے۔ قیصر نے ان سے رسول اللہ ﷺ کے بعض احوال کے متعلق سوال کیا۔ اور ان سے یہ سوال کیا۔ کون لوگ ، کے تابع دار ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ان کے پیچھے چلنے والے کمزور لوگ اور عورتیں ہیں۔ پھر اس نے پوچھا: یہ بتاؤ! جو لوگ ، کے پاس گئے ہیں وہ واپس پلٹے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا۔ نہیں! قیصر نے کہا۔ یہ شخص نبی ہے۔ میرے قدموں کے نیچے لے حصہ زمین پر یہ شخص ضرور بالضرور تمکن حاصل کرے گا۔ اگر میں اس کے پاس ہوتا تو میں اس کے قدم چوم لیتا۔

(۳۷۷۸) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ يَعْقُوبَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةَ نَفَرٍ إِلَى أَرْبَعَةِ وُجُوهٍ :رَجُلًا إِلَى كِسْرَى ، وَرَجُلًا إِلَى قَيْصَرَ ، وَرَجُلًا إِلَى الْمُقَوْقَسِ ، وَبَعَثَ عَمْرَو بْنَ أُمَيَّةَ إِلَى النَّجَاشِيِّ ، فَأَصْبَحَ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ يَتَكَلَّمُ بِلِسَانِ الْقَوْمِ الَّذِينَ بُعِثَ إِلَيْهِمْ ، فَلَمَّا أَتَى عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ النَّجَاشِيَّ وَجَدَ لَهُمْ بَابًا صَغِيرًا يَدْخُلُونَ مِنْهُ مُكَفِّرِينَ ، فَلَمَّا رَأَى عَمْرٌو ذَلِكَ وَلَّى ظَهْرَهُ

الْقَهْقَرَى ، قَالَ : فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْحَبَشَةِ فِي مَجْلِسِهِمْ عِنْدَ النَّجَاشِيِّ ، حَتَّى هَمُّوا بِهِ ، حَتَّى قَالُو لِلنَّجَاشِيِّ :إِنَّ هَذَا لَمْ يَدْخُلْ كَمَا دَخَلْنَا ، قَالَ :مَا مَنَعَكَ أَنْ تَدْخُلَ كَمَا دَخَلُوا ؟ قَالَ :إِنَّا لاَ نَصْنَعُ هَ بِنَبِيِّنَا ، وَلَوْ صَنَعْنَاهُ بِأَحَدٍ صَنَعْنَاهُ بِهِ ، قَالَ :صَدَقَ ، قَالَ :دَعُوهُ.

قَالُوا لِلنَّجَاشِيِّ :هَذَا يَزْعُمُ أَنَّ عِيسَى مَمْلُوكٌ ، قَالَ :فَمَا تَقُولُ فِي عِيسَى ؟ قَالَ :كَلِمَةُ اللهِ وَرُوحُهُ ، قَالَ مَا اسْتَطَاعَ عِيسَى أَنْ يَعْدُوَ ذَلِكَ.

(۳۷۷۸۳) حضرت جعفر بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار افراد کو چار افراد کی طرف قاصد بنا کر بھیجا۔ ایک آدمی کو کسریٰ کی طرف۔ ایک آدمی کو قیصر کی طرف، ایک آدمی کو مقوقس کی طرف اور عمرو بن امیہ کو نجاشی کی طرف۔ ان میں سے ہر ایک آدمی اس قوم کی زبان بولنے والا ہو گیا جن کی طرف انہیں (قاصد بنا کر) بھیجا گیا تھا۔ پس جب حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ، نجا کے پاس تشریف لائے، تو انہوں نے انکے ہاں ایک چھوٹا دروازہ پایا جس میں سے لوگ جھک کر گزرتے تھے۔ پس جب حضر عمرو رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہ الٹے پاؤں واپس ہو لئے۔ راوی کہتے ہیں: یہ بات نجاشی کی مجلس میں بیٹھے حبشی لوگوں کو شا گزری یہاں تک کہ انہوں نے ان کا ارادہ کیا۔ اور یہاں تک کہ انہوں نے نجاشی بادشاہ سے کہا۔ یہ آدمی اس طرح اندر نہیں دا ہوا جس طرح ہم داخل ہوتے ہیں۔ نجاشی نے پوچھا۔ تمہیں لوگوں کی طرح اندر داخل ہونے سے کس چیز نے منع کیا ہے؟ حضر عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم یہ کام اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں کرتے اور اگر ہم یہ کام کسی کے ساتھ کرتے تو ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ کام کرتے۔ نجاشی نے کہا۔ اس نے سچ کہا ہے اور نجاشی نے کہا۔ اس کو چھوڑ دو۔

لوگوں نے نجاشی سے کہا۔ اس آدمی کا گمان ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام مملوک ہیں۔ نجاشی نے پوچھا: تم عیسیٰ علیہ السلام کے بار میں کیا کہتے ہو؟ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ اللہ کا کلمہ اور روح اللہ ہیں۔ نجاشی نے کہا۔ عیسیٰ علیہ السلام اس بات سے آگے نہیں بڑ سکتے۔ (یعنی واقعۃً ایسا ہی ہے)

(۳۷۷۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، قَالَ : كَتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَدِّي ، وَهَذَا كِتَ عِنْدَنَا : بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عُمَيْرٍ ذِي مُرَّانَ وَإِلَى مَنْ أَسْلَمَ مِنْ هَمْدَانَ ، سَلاَمٌ عَلَيْكُمْ ، فَإِنِّي أَحْمَدُ إِلَيْكُمُ اللَّهَ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ ، أَمَّا بَعْدُ ذَلِكُمْ ، إِ بَلَغَنَا إِسْلاَمُكُمْ مَرْجِعَنَا مِنْ أَرْضِ الرُّومِ ، فَأَبْشِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ هَدَاكُمْ بِهُدَاهُ ، وَأَنَّكُمْ إِذَا شَهِدْتُمْ أَنْ لاَ إِلَّا اللَّهُ ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ، وَأَقَمْتُمُ الصَّلاَةَ ، وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ ، فَإِنَّ لَكُمْ ذِمَّةَ اللهِ ، وَذِمَّةَ مُحَ رَسُولِ اللهِ عَلَى دِمَائِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَأَرْضِ الْبُونِ الَّتِي أَسْلَمْتُمْ عَلَيْهَا ، سَهْلِهَا وَجَبَلِهَا وَعُيُونِهَا وَمَرَاعِ غَيْرَ مَظْلُومِينَ ، وَلاَ مُضَيَّقًا عَلَيْكُمْ ، فَإِنَّ الصَّدَقَةَ لاَ تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ ، وَإِنَّمَا هِيَ زَكَاةٌ تُزَكُّونَ أَمْوَالَكُمْ لِفُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ ، وَإِنَّ مَالِكَ بْنَ مُرَارَةَ الرَّهَاوِيَّ حَفِظَ الْغَيْبَ ، وَبَلَّغَ الْخَبَرَ ، وَآمُرُكَ بِهِ يَا

مُرَّانَ خَيْرًا ، فَإِنَّهُ مَنْظُورٌ إِلَيْهِ . وَكَتَبَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ :وَالسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ ، وَلْيُحَيِّكُمْ رَبُّكُمْ.

(ابو داؤد ۳۰۲۱۔ ابو یعلی ۶۸۲۹)

(۳۷۷۸۴) حضرت مجاہد فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے میرے دادا کو خط تحریر فرمایا تھا۔ اور یہ ہمارے پاس آپ ﷺ کا مہ مبارک ہے۔ ''شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ یہ خط ذی مُرّان عمیر کی طرف اور ہمدان کے سلمانوں کی طرف ہے۔ تم پر سلام ہو! میں تمہارے سامنے اس اللہ کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اس کے مد! ہمیں ارضِ روم سے واپسی پر تمہارے اسلام کی خبر پہنچی ہے۔ پس تمہارے لیے بشارت ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنی ہدایت میں سے ہدایت بخشی ہے۔ اور جب تم نے لوگوں اس بات کی گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد اللہ کے رسول ﷺ ں۔ اور تم نے نماز کو قائم کیا اور تم نے زکوٰۃ کو ادا کیا۔ تو پس تمہارے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا تمہارے اموال اور ن پر ذمہ ہے اور وہ درمیانی زمین جس پر تم اسلام لائے ہو اس کا ہموار رقبہ، اس کے پہاڑ، اس کے چشمے اور اس کی چراگاہیں ہاری ہیں۔ نہ تم پر ظلم کیا جائے گا اور نہ تمہیں تنگ کیا جائے گا۔ پس بلا شبہ صدقہ (کامال) محمد اور اہلِ بیت محمد ﷺ کے لئے حلال ہیں ہے۔ یہ تو وہ زکوۃ ہے جس کے ذریعہ تم اپنے مالوں کو یہ زکوۃ مسلمانوں فقراء کو دے کر پاک کرو گے۔ بے شک مالک بن مرارہ اوی نے غیب کی باتوں کو یاد کیا اور خبر کو آگے پہنچایا۔ اور اے ذی مران! میں تمہیں اس کے ساتھ خیر کا حکم کرتا ہوں کیونکہ یہ منظور نظر ہے۔ اور یہ خط علی بن ابی طالب نے لکھا ہے۔ والسلام علیکم۔ تمہارا رب تم پر سلامتی بھیجے۔

(۳۷۷۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَثْعَمَ ، لِقَوْمٍ كَانُوا فِيهِمْ ، فَلَمَّا غَشِيَهُمَ الْمُسْلِمُونَ اسْتَعْصَمُوا بِالسُّجُودِ ، قَالَ : فَسَجَدُوا ، قَالَ : فَقُتِلَ بَعْضُهُمْ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أَعْطُوهُمْ نِصْفَ الْعَقْلِ لِصَلاَتِهِمْ ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلاَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ مَعَ مُشْرِكٍ.

(۳۷۷۸۵) حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خثعم قبیلہ کی طرف انہی میں سے کچھ لوگوں کو صد بنا کر بھیجا۔ پس جب مسلمانوں نے ان کو ڈھانپ (گھیر) لیا تو ان لوگوں نے سجدوں کے ذریعہ حفاظت طلب کی (یعنی بدوں سے اپنا اسلام ظاہر کیا)۔ راوی کہتے ہیں: پس ان لوگوں نے سجدہ کیا۔ راوی کہتے ہیں: پھر بھی مسلمانوں نے بعض ساجدین وقتل کر دیا۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کی نمازوں کی وجہ سے ان کی نصف دیت ادا کرو۔ پھر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خبردار! جو مسلمان مشرک کے ہمراہ رہ رہا ہے میں محمد ﷺ اس سے بری ہوں۔

(۳۷۷۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ أُسَامَةَ ، قَالَ : بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ ، فَصَبَّحْنَا الْحُرَقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ ، فَأَدْرَكْتُ رَجُلاً ، فَقَالَ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ فَطَعَنْتُهُ ، فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ ، فَذَكَرْتُهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَالَ لاَ

إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَقَتَلْتَهُ ؟ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّمَا قَالَهَا فَرَقًا مِنَ السِّلاَحِ ، قَالَ : فَلاَ شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ حَتَّ تَعْلَمَ أَقَالَهَا فَرَقًا مِنَ السِّلاَحِ ، أَمْ لاَ ؟ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنِّي أَسْلَمْتُ يَوْمَئِذٍ.

(۳۷۷۸۶) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک سریہ میں روانہ فرمایا: ہم نے جہینہ قبیلہ میں سے ایک آدمی کو پالیا تو اس نے لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ کہا۔ میں نے اس کو نیزہ مار دیا۔ پھر یہ بات میرے دل میں ٹھہر گئی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نے لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ کہا اور تم نے پھر بھی اس کو قتل کر دیا؟ راوی کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے تو اسلحہ سے ڈر کر یہ کلمہ کہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو نے اس کا دل کیوں نہ چیرا تا کہ تجھے معلوم ہو جاتا کہ اس نے یہ کلمہ اسلحہ کے ڈر سے کہا ہے کہ نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اتنی مرتبہ دوہرائی کہ میرے دل میں یہ آرزو ہوئی کہ (کاش) میں آج ہی اسلام لایا ہوتا۔

(۳۷۷۸۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَلْقَمَةَ بْنَ مُحْرِزٍ عَلَى بَعْثٍ أَنَا فِيهِمْ ، فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى رَأْسِ غَزَاتِهِ ، أَوْ كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ ، اسْتَأْذَنَتْهُ طَائِفَةٌ مِنَ الْجَيْشِ فَأَذِنَ لَهُمْ ، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللهِ بْنَ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسٍ السَّهْمِي ، فَكُنْتُ فِيمَنْ غَزَا مَعَهُ ، فَلَمَّا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ أَوْقَدَ الْقَوْمُ نَارًا لِيَصْطَلُوا ، أَوْ لِيَصْنَعُوا عَلَيْهَا صَنِيعًا لَهُمْ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ ، وَكَانَتْ فِيهِ دُعَابَةٌ : أَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ ؟ قَالُوا : بَلَى ، قَالَ : فَمَا أَنَا بِآمِرِكُمْ شَيْئًا إِلاَّ صَنَعْتُمُوهُ ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، قَالَ : فَإِنِّي أَعْزِمُ عَلَيْكُمْ إِلاَّ تَوَاثَبْتُمْ فِي هَذِهِ النَّارِ ، قَالَ : فَقَامَ نَاسٌ فَتَحَجَّزُوا ، فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّهُمْ وَاثِبُونَ ، قَالَ : أَمْسِكُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّمَا كُنْتُ أَمْزَحُ مَعَكُمْ ، فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : مَنْ أَمَرَكُمْ مِنْهُمْ بِمَعْصِيَةٍ ، فَلاَ تُطِيعُوهُ.

(۳۷۷۸۷) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علقمہ بن محرز رضی اللہ عنہ کو ایک وفد میں امیر بنا کر بھیجا۔ میں بھی اس وفد میں تھا۔ پس جب یہ راستہ میں تھے یا یوں فرمایا کہ کچھ راستہ طے کر چکے تھے تو ان سے لشکر کے ایک گروہ نے اجازت مانگی۔ انہوں نے ان کو اجازت دے دی۔ اور ان پر عبد اللہ بن حذافہ بن قیس سہمی کو امیر مقرر فرما دیا۔ میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے ان کے ہمراہ جہاد میں حصہ لیا تھا۔ پس جب ہم کچھ راستہ طے کر چکے تو لوگوں نے آگ جلائی تا کہ ہاتھ پاؤں گرم کریں یا اس آگ پر کوئی کھانا وغیرہ بنائیں۔ عبد اللہ (امیر قافلہ) کہنے لگے۔ یہ مذاق وہنسی کرتے تھے۔ کیا تم پر میری بات کا سننا اور ماننا واجب نہیں ہے؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں! تو عبد اللہ نے کہا: پس میں تمہیں جو بھی حکم دوں گا تم اس کی تعمیل کرو گے؟ لوگوں نے کہا: ہاں! عبد اللہ نے کہا: میں تمہیں تاکیداً یہ حکم دیتا ہوں کہ تم اس آگ میں کود جاؤ۔ راوی کہتے ہیں: کچھ لوگ کھڑے ہوئے اور اس کے لئے تیار ہو گئے۔ پھر جب عبد اللہ کو یقین ہونے لگا کہ یہ لوگ کود جائیں گے تو انہوں نے کہا: تم لوگ ٹھہر جاؤ۔ میں

تمہارے ساتھ محض مزاح کر رہا تھا۔ پھر جب واپس آئے تو ہم نے یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ تمہیں، ان (امراء) میں سے جو گناہ کا حکم دے تو تم اس کی بات نہ مانو۔

(۳۷۷۸۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى الْعُزَّى ، فَجَعَلَ يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهِ ، وَيَقُولُ :

يَا عُزَّ كُفْرَانَكِ لاَ سُبْحَانَكِ إِنِّي رَأَيْتُ اللَّهَ قَدْ أَهَانَكِ

(نسائی ۱۱۵۴۷۔ ابو یعلی ۸۹۸)

(۳۷۷۸۸) حضرت عبد اللہ بن ابی الہذیل کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو عُزیٰ کی طرف بھیجا۔ پس حضرت خالد رضی اللہ عنہ عُزیٰ کو تلواریں مار رہے تھے اور کہہ رہے تھے۔

اے عُزیٰ! تم قابل انکار ہو نہ کہ قابل تقدیس، میں نے دیکھ لیا ہے کہ تجھے اللہ نے رسوا کر دیا ہے۔

(۳۷۷۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ ، يَقُولُ : كَتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ : أَسْلِمْ أَنْتَ ، قَالَ : فَلَمْ يَفْرُغِ النَّبِيُّ عليه الصلاة والسلام مِنْ كِتَابِهِ حَتَّى أَتَاهُ كِتَابٌ مِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ ؛ أَنَّهُ يَقْرَأُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ السَّلاَمَ ، فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ السَّلاَمَ فِي أَسْفَلِ كِتَابِهِ.

(۳۷۷۸۹) حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل کتاب میں سے ایک آدمی کو خط لکھا۔ راوی کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ، ابھی اپنے خط (لکھوانے) سے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ آپ ﷺ کے پاس اسی آدمی کا خط آ گیا کہ وہ آدمی آپ ﷺ پر سلامتی کی دعا کر رہا تھا۔ تو آپ ﷺ نے اپنے خط کے آخر میں اس کے سلام کا جواب دیا۔

(۳۷۷۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ السَّدُوسِيِّ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا بِهَذَا الْمِرْبَدِ بِالْبَصْرَةِ ، فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ مَعَهُ قِطْعَةٌ مِنْ أَدِيمٍ ، أَوْ قِطْعَةٌ مِنْ جِرَابٍ ، فَقَالَ : هَذَا كِتَابٌ كَتَبَهُ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَأَخَذْتُهُ ، فَقَرَأْتُهُ عَلَى الْقَوْمِ ، فَإِذَا فِيهِ : بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي زُهَيْرِ بْنِ أُقَيْشٍ : إِنَّكُمْ إِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلاَةَ ، وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ ، وَأَعْطَيْتُمْ مِنَ الْمَغَانِمِ الْخُمُسَ ، وَسَهْمَ النَّبِيِّ ، وَالصَّفِيَّ ، فَأَنْتُمْ آمِنُونَ بِأَمَانِ اللهِ وَأَمَانِ رَسُولِهِ ، قَالَ : فَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ شَيْئًا ؟ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : صَوْمُ شَهْرِ الصَّبْرِ ، وَثَلاَثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ يُذْهِبْنَ وَحَرَ الصَّدْرِ. (ابو داؤد ۲۹۹۲۔ احمد ۷۸)

(۳۷۷۹۰) حضرت یزید بن عبد اللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم بصرہ میں اس باڑے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ تو ایک دیہاتی آیا اس کے پاس چمڑے یا کھال کا ایک ٹکڑا تھا۔ اس آدمی نے کہا۔ یہ وہ خط ہے جو نبی کریم ﷺ نے مجھے تحریر فرمایا تھا۔ راوی کہتے

ہیں۔ میں نے اس خط کو پکڑا اور لوگوں کو پڑھ کر سنایا۔ اس میں یہ تحریر تھا۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم. اللہ کے رسول ﷺ محمد کی طرف سے بنی زہیر بن اقیش کی طرف۔ بلاشبہ اگر تم لوگ نماز کو قائم کرو اور زکوۃ کو ادا کرو اور غنائم میں سے خمس، سہم النبی ﷺ اور حاکم کا منتخب حصہ ادا کرو تو تمہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا امان حاصل ہوگا۔ راوی نے پوچھا۔ تم نے رسول اللہ ﷺ سے کوئی بات سُنی ہے؟ اعرابی نے کہا۔ میں نے آپ ﷺ کو کہتے سُنا ہے کہ ماہِ صبر کے روزے اور ہر ماہ تین دن کے روزے سینہ کے وساوس کو ختم کر دیتے ہیں۔

(۳۷۷۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُنَيْسٍ إِلَى خَالِدِ بْنِ سُفْيَانَ ، قَالَ : فَلَمَّا دَنَوْتُ مِنْهُ ، وَذَلِكَ فِي وَقْتِ الْعَصْرِ ، خِفْتُ أَنْ يَكُونَ دُونَهُ مُحَاوَلَةٌ ، أَوْ مُزَاوَلَةٌ ، فَصَلَّيْتُ وَأَنَا أَمْشِي.

(۳۷۷۹۱) حضرت محمد بن جعفر بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عبد اللہ بن اُنیس کو خالد بن سفیان کی طرف بھیجا۔ راوی کہتے ہیں۔ پس جب میں ان کے قریب پہنچا۔ اور یہ عصر کا وقت تھا۔ مجھے ڈر ہوا کہ ان سے پہلے ہی کوئی مشغولیت یا آغازِ کار ہو جائے تو میں نے چلتے ہوئے نماز پڑھ لی۔

(۳۷۷۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرًا عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلاَسِلِ إِلَى لَخْمٍ وَجُذَامٍ وَمَسَايِفِ الشَّامِ ، قَالَ : وَكَانَ فِي أَصْحَابِهِ قِلَّةٌ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُمْ عَمْرُو : لاَ يُوقِدَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ نَارًا ، فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ ، فَكَلَّمُوا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُكَلِّمَ عَمْرًا فَكَلَّمَهُ ، فَقَالَ : لاَ يُوقِدُ أَحَدٌ نَارًا إِلاَّ أَلْقَيْتُهُ فِيهَا ، فَقَاتَلَ الْعَدُوَّ فَظَهَرَ عَلَيْهِمْ ، وَاسْتَبَاحَ عَسْكَرَهُمْ ، فَقَالَ النَّاسُ : أَلاَ نَتْبَعُهُمْ ؟ فَقَالَ : لاَ ، إِنِّي أَخْشَى أَنْ يَكُونَ لَهُمْ وَرَاءَ هَذِهِ الْجِبَالِ مَادَّةٌ يَقْتَطِعُونَ الْمُسْلِمِينَ ، فَشَكَوْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَجَعُوا ، فَقَالَ : صَدَقُوا يَا عَمْرُو ؟ قَالَ : كَانَ فِي أَصْحَابِي قِلَّةٌ فَخَشِيتُ أَنْ يَرْغَبَ الْعَدُوُّ فِي قِتْلِهِمْ ، فَلَمَّا أَظْهَرَنِي اللَّهُ عَلَيْهِمْ ، قَالُوا : اتْبَعْهُمْ ، قُلْتُ : أَخْشَى أَنْ تَكُونَ لَهُمْ وَرَاءَ هَذِهِ الْجِبَالِ مَادَّةٌ يَقْتَطِعُونَ بِهَا الْمُسْلِمِينَ ، قَالَ : فَكَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِدَ أَمْرَهُ.

(۳۷۷۹۲) حضرت قیس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذات السلاسل کے لشکر کو لخم، جذام اور مسایف شام کی طرف حضرت عمرو کی امارت میں روانہ فرمایا۔ راوی کہتے ہیں۔ ان کے ساتھیوں کی قلت تھی۔ راوی کہتے ہیں۔ حضرت عمرو نے لوگوں سے کہا۔ تم میں سے کوئی شخص آگ روشن نہ کرے۔ یہ بات لوگوں کو بہت شاق گزری تو لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بات کی۔ کہ وہ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے بات کریں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں بات کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص آگ روشن کرے گا تو میں اس شخص کو اسی آگ میں دھکیل دوں گا۔ پھر حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے دشمن سے لڑائی کی تو ان پر غلبہ پایا اور ان کے لشکر کی جڑ اکھاڑ ڈالی۔ لوگوں نے پوچھا: کیا ہم دشمن کا پیچھا نہ کریں؟ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! مجھے اس

بات کا خوف ہے کہ کہیں اس پہاڑ کے پیچھے ان کی کمک موجود نہ ہو۔ جس کے ذریعہ سے وہ مسلمانوں کو ٹکڑے کر دیں۔ جب لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں واپس لوٹے تو انہوں نے آپ ﷺ سے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے عمرو رضی اللہ عنہ! یہ سچ کہہ رہے ہیں؟ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ میرے ساتھیوں کی قلت تھی۔ مجھے یہ ڈر ہوا کہ دشمن ان میں ان کی قلت کی وجہ سے رغبت کرے گا (اس لئے آگ جلانے سے منع کیا) پس جب اللہ تعالیٰ نے مجھے ان پر غلبہ عطا کیا تو ان لوگوں نے کہا۔ ان کا پیچھا کرو۔ میں نے کہا؛ مجھے یہ خوف ہے کہ اس پہاڑ کی اوٹ میں دشمن کی کمک موجود ہوگی جو مسلمانوں کے ٹکڑے کر دے گی۔ راوی کہتے ہیں۔ گویا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کی بات کی تعریف فرمائی۔

(۳۷۷۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لِبِلاَلٍ : أَجَهَّزْتَ الرَّكْبَ ، أَوِ الرَّهْطَ الْبَجَلِيِّينَ ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : فَجَهِّزْهُمْ ، وَابْدَأْ بِالأَحْمَسِيِّينَ قَبْلَ الْقَسْرِيِّينَ.

(۳۷۷۹۳) حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا تم نے سواروں کو یا گروہ کو سامان سفر دے دیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا۔ نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا۔ پھر تم انہیں سامان دو اور پختہ مذہب لوگوں جو جبری لوگوں سے پہلے شروع کرو۔

(۳۷۷۹٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى رِعْيَةَ السُّحَيْمِيِّ بِكِتَابٍ ، فَأَخَذَ كِتَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَقَّعَ بِهِ دَلْوَهُ ، فَبَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً ، فَأَخَذُوا أَهْلَهُ وَمَالَهُ ، وَأَفْلَتَ رِعْيَةُ عَلَى فَرَسٍ لَهُ عُرْيَانًا لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ ، فَأَتَى ابْنَتَهُ وَكَانَتْ مُتَزَوِّجَةً فِي بَنِي هِلاَلٍ.

قَالَ : وَكَانُوا أَسْلَمُوا فَأَسْلَمَتْ مَعَهُمْ ، وَكَانُوا دَعَوْهُ إِلَى الإِسْلاَمِ.

قَالَ : فَأَتَى ابْنَتَهُ ، وَكَانَ مَجْلِسُ الْقَوْمِ بِفِنَاءِ بَيْتِهَا ، فَأَتَى الْبَيْتَ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ ، فَلَمَّا رَأَتْهُ ابْنَتُهُ عُرْيَانًا أَلْقَتْ عَلَيْهِ ثَوْبًا ، قَالَتْ : مَالَكَ ؟ ، قَالَ : كُلُّ الشَّرِ ، مَا تُرِكَ لِي أَهْلٌ ، وَلاَ مَالٌ ، قَالَ : أَيْنَ بَعْلُكِ ؟ قَالَتْ : فِي الإِبِلِ ، قَالَ : فَأَتَاهُ فَأَخْبَرَهُ ، قَالَ : خُذْ رَاحِلَتِي بِرَحْلِهَا ، وَنُزَوِّدُكَ مِنَ اللَّبَنِ ، قَالَ : لاَ حَاجَةَ لِي فِيهِ ، وَلَكِنْ أَعْطِنِي قَعُودَ الرَّاعِي وَإِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ ، فَإِنِّي أُبَادِرُ مُحَمَّدًا لاَ يَقْسِمُ أَهْلِي وَمَالِي ، فَانْطَلَقَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ إِذَا غَطَّى بِهِ رَأْسَهُ خَرَجَتْ اسْتُهُ ، وَإِذَا غَطَّى بِهِ اسْتَهُ خَرَجَ رَأْسُهُ.

فَانْطَلَقَ حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ لَيْلاً ، فَكَانَ بِحِذَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ ، قَالَ لَهُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، ابْسُطْ يَدَكَ فَلأُبَايِعْكَ ، فَبَسَطَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ ، فَلَمَّا ذَهَبَ رِعْيَةُ لِيَمْسَحَ عَلَيْهَا ، قَبَضَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ قَالَ لَهُ رِعْيَةُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، ابْسُطْ يَدَكَ ، قَالَ : وَمَنْ أَنْتَ ؟ قَالَ : رِعْيَةُ السُّحَيْمِيُّ ، قَالَ : فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَضُدِهِ فَرَفَعَهَا ، ثُمَّ قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، هَذَا رِعْيَةُ السُّحَيْمِيُّ الَّذِي كَتَبْتُ إِلَيْهِ فَأَخَذَ كِتَابِي فَرَقَّعَ بِهِ دَلْوَهُ ، فَأَسْلَمَ.

ثُمَّ قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَهْلِي وَمَالِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَمَّا مَالُكَ فَقَدْ قُسِّمَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ ، وَأَمَّا أَهْلُكَ فَانْظُرْ مَنْ قَدَرْتَ عَلَيْهِ مِنْهُمْ ، قَالَ : فَخَرَجْتُ فَإِذَا ابْنٌ لِي قَدْ عَرَفَ الرَّاحِلَةَ ، وَإِذَا هُوَ قَائِمٌ عِنْدَهَا ، فَأَتَيْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ : هَذَا ابْنِي ، فَأَرْسَلَ مَعِي بِلاَلاً ، فَقَالَ : انْطَلِقْ مَعَهُ فَسَلْهُ : أَبُوكَ هُوَ ؟ فَإِنْ قَالَ نَعَمْ ، فَادْفَعْهُ إِلَيْهِ ، قَالَ : فَأَتَاهُ بِلاَلٌ ، فَقَالَ : أَبُوكَ هُوَ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ ، قَالَ : فَأَتَى بِلاَلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : وَاللهِ ، مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْهُمَا مُسْتَعْبِرًا إِلَى صَاحِبِهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ذَلِكَ جَفَاءُ الْأَعْرَابِ. (احمد ۲۸۵۔ طبرانی ۴۶۳۵)

(۳۷۷۹۴) حضرت شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رعیہ السحیمی کی طرف ایک خط لکھا۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط پکڑا اور اس سے اپنے ڈول کو سی لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا۔ انہوں نے (جا کر) اس کے اہل وعیال اور مال پر قبضہ کر لیا۔ اور رعیہ اپنے ایک گھوڑے پر ننگی حال میں جبکہ اس پر کچھ بھی نہیں تھا سوار ہوا۔ پس یہ اپنی بیٹی کے پاس آیا۔ اور اس کی یہ بیٹی بنی ہلال میں متزوج تھی۔ راوی کہتے ہیں۔ یہ اپنی بیٹی کے پاس آیا۔ اور اس کی بیٹی کے گھر کے صحن میں لوگوں کی مجلس سجی تھی۔ تو یہ گھر کی پشت کی طرف سے آیا۔ جب اس کو اس کی بیٹی نے عریاں حالت میں دیکھا تو اس نے اس پر کپڑا پھینک دیا۔ اور پوچھا۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ رعیہ نے جواب دیا۔ مکمل شر واقع ہو گیا ہے۔ میرے لئے میرے اہل اور مال نہیں چھوڑا گیا۔ پھر رعیہ نے پوچھا۔ تیرا شوہر کہاں ہے؟ بیٹی نے جواب دیا۔ اونٹوں میں۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر اس کا شوہر آیا اور رعیہ نے اس کو ساری بات بتائی۔ اس نے کہا: یہ میری سواری کجاوہ سمیت لے لو اور میں قوت میں تمہیں دودھ بھی دیتا ہوں؟ رعیہ نے کہا۔ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے لیکن تم مجھے ایک جوان اونٹ اور پانی کا برتن دے دو تا کہ میں جلدی سے محمد کے پاس پہنچوں کہ کہیں وہ میرے اہل وعیال اور مال کو تقسیم نہ کر دے۔ پس وہ اس حالت میں وہاں سے چلا کہ اس پر ایک کپڑا تھا۔ جب وہ اس کپڑے سے اپنا سر ڈھانپتا تھا تو اس کی سرین کھل جاتی تھی۔ اور جب وہ اپنی سرین کو ڈھانپتا تھا تو اس کا سر کھل جاتا تھا۔ پس یہ چلتا رہا۔ یہاں تک کہ رات کے وقت یہ مدینہ میں داخل ہوا۔ پھر یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے محاذات میں پہنچ گیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھ چکے تو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا۔ یا رسول اللہ! اپنا ہاتھ پھیلائیں تا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کروں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک پھیلایا۔ پس جب رعیہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر اپنا ہاتھ رکھنا چاہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کو واپس کھینچ لیا۔ رعیہ نے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اپنا ہاتھ پھیلائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا۔ رعیۃ السحیمی ہوں۔ راوی کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کلائی سے پکڑ کر اس کی کلائی کو بلند کیا پھر فرمایا: اے لوگو! یہ رعیۃ السحیمی ہے جس کی طرف میں نے خط لکھا تو اس نے میرا خط لے کر اس سے اپنا ڈول سی لیا اب اسلام لے آیا ہے۔ پھر رعیہ نے عرض کیا۔ یا رسول

اللہ ﷺ! میرے اہل وعیال اور میرا مال؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا مال تو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ اور تیرے اہل و عیال۔ پس ان میں سے تو جس پر قادر ہوان کو دیکھ لو (مل جائیں گے) رعیہ کہتے ہیں۔ میں باہر آیا تو میرا بیٹا جو کہ کجاوہ پہچان چکا تھا۔ وہ کجاوے کے پاس کھڑا ہوا تھا۔ پس میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا۔ یہ میرا بیٹا ہے۔ پھر میرے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بھیجا گیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے ساتھ چلے جاؤ اور اس لڑکے سے پوچھو۔ تمہارا والد یہی ہے؟ پس اگر وہ کہے: ہاں! تو وہ لڑکا اس کو دے دو۔ راوی کہتے ہیں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس جوان کے پاس آئے اور اس سے پوچھا: تمہارا باپ یہی ہے؟ نوجوان نے جواب دیا: ہاں! حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے وہ جوان رعیہ کے حوالہ کر دیا۔ راوی کہتے ہیں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: بخدا! میں نے ان دونوں میں سے کسی ایک کو اپنے ساتھی کے دیدار پر روتے ہوئے نہیں دیکھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہی تو اہلِ دیہات کا اکھڑ پن ہے۔

(۳۲) مَا جَاءَ فِي الْحَبَشَةِ ، وَأَمْرِ النَّجَاشِيِّ ، وقِصَّةِ إِسْلاَمِهِ

حبشہ اور نجاشی کے معاملہ سے متعلق اور اس کے اسلام لانے کا قصہ

(۳۷۷۹۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ :أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَنْطَلِقَ مَعَ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ إِلَى أَرْضِ النَّجَاشِيِّ ، قَالَ : فَبَلَغَ ذَلِكَ قَوْمَنَا ، فَبَعَثُوا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَعُمَارَةَ بْنَ الْوَلِيد ، وَجَمَعُوا لِلنَّجَاشِيِّ هَدِيَّةً ، فَقَدِمْنَا وَقَدِمَا عَلَى النَّجَاشِي ، فَأَتَوْهُ بِهَدِيَّتِهِ فَقَبِلَهَا ، وَسَجَدُوا لَهُ ، ثُمَّ قَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ :إِنَّ قَوْمًا مِنَّا رَغِبُوا عَنْ دِينِنَا ، وَهُمْ فِي أَرْضِكَ ، فَقَالَ لَهُمَ النَّجَاشِيُّ :فِي أَرْضِي ؟ قَالُوا :نَعَمْ ، فَبَعَثَ إِلَيْنَا.

فَقَالَ لَنَا جَعْفَرٌ :لاَ يَتَكَلَّمُ مِنكُمْ أَحَدٌ ، أَنَا خَطِيبُكُمَ الْيَوْمَ ، قَالَ :فَانْتَهَيْنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ وَهُوَ جَالِسٌ فِي مَجْلِسِهِ ، وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ عَنْ يَمِينِهِ ، وَعُمَارَةُ عَنْ يَسَارِهِ وَالْقِسِّيسُونَ وَالرُّهْبَانُ جُلُوسٌ سِمَاطَيْنِ ، وَقَدْ قَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَعُمَارَةُ :إِنَّهُمْ لاَ يَسْجُدُونَ لَكَ.

قَالَ :فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهِ ، زَبَرَنَا مَنْ عِنْدَهُ مِنَ الْقِسِّيسِينَ وَالرُّهْبَانِ :اُسْجُدُوا لِلْمَلِكِ ، فَقَالَ جَعْفَرٌ :لاَ نَسْجُدُ إِلاَّ لِلَّهِ ، فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ ، قَالَ ، مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَسْجُدَ ؟ قَالَ :لاَ نَسْجُدُ إِلاَّ لِلَّهِ ، قَالَ لَهُ النَّجَاشِي : وَمَا ذَاكَ ؟ قَالَ :إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ فِينَا رَسُولَهُ ، وَهُوَ الرَّسُولُ الَّذِي بَشَّرَ بِهِ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ : ﴿بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ﴾ ، فَأَمَرَنَا أَنْ نَعْبُدَ اللَّهَ ، وَلاَ نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا ، وَنُقِيمَ الصَّلاَةَ ، وَنُؤْتِيَ الزَّكَاةَ ، وَأَمَرَنَا بِالْمَعْرُوفِ ، وَنَهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ ، قَالَ :فَأَعْجَبَ النَّجَاشِيَّ قَوْلُهُ.

فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ ، قَالَ :أَصْلَحَ اللَّهُ الْمَلِكَ ، إِنَّهُمْ يُخَالِفُونَكَ فِي ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ ،

فَقَالَ النَّجَاشِيُّ لِجَعْفَرٍ :مَا يَقُولُ صَاحِبُكَ فِي ابْنِ مَرْيَمَ ؟ قَالَ :يَقُولُ فِيهِ قَوْلَ اللهِ :هُوَ رُوحُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ ، أَخْرَجَهُ مِنَ الْبَتُولِ الْعَذْرَاءِ الَّتِي لَمْ يَقْرَبْهَا بَشَرٌ ، قَالَ :فَتَنَاوَلَ النَّجَاشِيُّ عُودًا مِنَ الأَرْضِ ، فَقَالَ :يَا مَعْشَرَ الْقِسِّيسِينَ وَالرُّهْبَانِ ، مَا يَزِيدُ مَا يَقُولُ هَؤُلاَءِ عَلَى مَا تَقُولُونَ فِي ابْنِ مَرْيَمَ مَا يَزِنُ هَذِهِ ، مَرْحَبًا بِكُمْ ، وَبِمَنْ جِئْتُمْ مِنْ عِنْدِهِ ، فَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ ، وَالَّذِي بَشَّرَ بِهِ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ، وَلَوْلاَ مَا أَنَا فِيهِ مِنَ الْمُلْكِ لأَتَيْتُهُ حَتَّى أَحْمِلَ نَعْلَيْهِ ، امْكُثُوا فِي أَرْضِي مَا شِئْتُمْ ، وَأَمَرَ لَنَا بِطَعَامٍ وَكِسْوَةٍ ، وَقَالَ :رُدُّوا عَلَى هَذَيْنِ هَدِيَّتَهُمَا.

قَالَ:وَكَانَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَجُلاً قَصِيرًا، وَكَانَ عُمَارَةُ بْنُ الْوَلِيدِ رَجُلاً جَمِيلاً، قَالَ:فَأَقْبَلاَ فِي الْبَحْرِ إِلَى النَّجَاشِيِّ ، قَالَ:فَشَرِبُوا ، قَالَ :وَمَعَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ امْرَأَتُهُ ، فَلَمَّا شَرِبُوا الْخَمْرَ ، قَالَ عُمَارَةُ لِعَمْرٍو :مُرَ امْرَأَتَكَ فَلْتُقَبِّلْنِي ، فَقَالَ لَهُ عَمْرٌو :أَلاَ تَسْتَحْيِي ، فَأَخَذَهُ عُمَارَةُ فَرَمَى بِهِ فِي الْبَحْرِ ، فَجَعَلَ عَمْرٌو يُنَاشِدُهُ حَتَّى أَدْخَلَهُ السَّفِينَةَ ، فَحَقَدَ عَلَيْهِ عَمْرٌو ذَلِكَ ، فَقَالَ عَمْرٌو لِلنَّجَاشِيِّ :إِنَّكَ إِذَا خَرَجْتَ خَلَفَ عُمَارَةُ فِي أَهْلِكَ ، قَالَ :فَدَعَا النَّجَاشِيُّ بِعُمَارَةَ فَنَفَخَ فِي إِحْلِيلِهِ فَصَارَ مَعَ الْوَحْشِ. (ابو داؤد ۳۱۹۷۔ حاکم ۳۰۹)

(۳۷۰۹۵) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ارض نجاشی کی طرف ہجرت کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ یہ بات ہماری قوم کو معلوم ہوئی تو انہوں نے عمرو بن العاص اور عمارہ بن الولید کو بھیجا۔ اور نجاشی کے لئے تحائف اکٹھے کیے۔ پس ہم بھی (وہاں) پہنچے اور وہ دونوں بھی پہنچے۔ یہ دونوں اس کے پاس ہدایا لے کر حاضر ہوئے تو اس نے ان ہدایا کو قبول کر لیا۔ ان لوگوں (قاصدین قریش) نے اس کو سجدہ کیا۔ پھر عمرو بن العاص نے نجاشی سے کہا۔ ہماری قوم میں سے کچھ لوگ اپنے دین سے پھر گئے ہیں اور وہ (اس وقت) تمہاری زمین میں ہیں۔ نجاشی نے ان سے پوچھا۔ میری زمین میں؟ قاصدین نے کہا: جی ہاں! پھر نجاشی نے ہماری طرف (آدمی) بھیجا۔

۲۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے ہمیں کہا۔ تم میں سے کوئی نہ بولے آج تمہارا خطیب میں ہوں۔ راوی کہتے ہیں۔ پس ہم نجاشی کے پاس پہنچے۔ اور اپنی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا۔ عمرو بن العاص اس کے دائیں طرف اور عمارہ اس کے بائیں طرف بیٹھا ہوا تھا۔ عباد اور زاہد لوگ دو صفیں بنا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ عمرو بن العاص اور عمارہ نے نجاشی سے کہہ دیا تھا۔ کہ یہ لوگ تمہیں سجدہ نہیں کریں گے۔

۳۔ راوی کہتے ہیں۔ پس جب ہم اس کے پاس پہنچے تو اس کے پاس موجود زاہدوں اور عباد نے ہمیں روک دیا کہ بادشاہ کو سجدہ کرو۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اللہ کے سوا کسی اور کو سجدہ نہیں کرتے۔ پھر جب ہم نجاشی کے پاس پہنچے تو نجاشی نے پوچھا۔ تجھے سجدہ کرنے سے کس چیز نے منع کیا؟ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ ہم اللہ کے سوا کسی کو سجدہ نہیں کرتے۔ نجاشی نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ یہ کیا (وجہ) ہے؟ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے درمیان اپنے ایک رسول کو مبعوث فرمایا ہے۔ اور یہ وہی رسول ہے جس کی بشارت حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے دی تھی۔ (بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ

أَحْمَدُ) پس اس رسول نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اللہ ہی کی عبادت کریں اور ہم اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کریں اور ہم نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں اور اس رسول نے ہمیں اچھائی کا حکم دیا اور برائی سے منع کیا۔ راوی کہتے ہیں: نجاشی کو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی بات نے تعجب میں ڈال دیا۔

۴۔ جب عمرو بن العاص نے یہ حالت دیکھی تو بولا۔ اللہ تعالیٰ بادشاہ کو سلامت رکھے! یہ لوگ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام میں آپ کی مخالفت کرتے ہیں۔ نجاشی نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ تمہارا ساتھی (نبی) عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں خدا کا یہ کلام کہتے ہیں۔ کہ وہ اللہ کی روح اور اس کا کلمہ ہیں۔ اللہ پاک نے ان کو اس کنواری زاہدہ عورت سے پیدا کیا ہے جس کے قریب کوئی بندہ بشر نہیں گیا۔ راوی کہتے ہیں۔ نجاشی نے زمین سے ایک لکڑی (تنکا) اٹھائی اور کہا۔ اے جماعت عُبَّادو زُہّاد! حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے بارے میں جو بات تم کہتے ہو۔ ان لوگوں کی کہی ہوئی بات تمہاری بات سے اس لکڑی کے وزن سے بھی زیادہ نہیں ہے۔ تمہیں آنا مبارک ہو اور اس کو بھی مبارک ہو جس کے پاس سے تم آئے ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ خدا کا رسول ہے اور وہی رسول ہے جس کی بشارت حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے دی تھی۔ اگر میں ان حکومتی احوال میں نہ ہوتا تو میں اس کے پاس حاضر ہوتا تاکہ میں اس کے جوتے اٹھاتا۔ جتنی دیر تمہارا دل چاہے تم میری زمین میں رہو۔ پھر نجاشی نے ہمارے لئے کھانے اور کپڑوں کا حکم دیا اور کہا۔ ان دونوں (قاصدین قریش) کو ان کے ہدایا واپس کردو۔

۵۔ راوی کہتے ہیں: عمرو بن العاص پستہ قد آدمی تھا۔ اور عمارہ بن الولید ایک خوبرو نوجوان تھا۔ راوی کہتے ہیں: یہ دونوں نجاشی کے سامنے سمندر میں آئے۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر انہوں نے شراب پی۔ کہتے ہیں۔ عمرو بن العاص کے ہمراہ اس کی بیوی بھی تھی۔ تو جب انہوں نے شراب نوشی کی تو عمارہ نے عمرو سے کہا۔ اپنی بیوی کو حکم دو کہ وہ مجھے بوسہ دے۔ عمرو نے عمارہ کو کہا۔ تمہیں شرم نہیں آتی۔ پس عمارہ نے عمرو کو پکڑا اور اس کو سمندر میں پھینکنے چلا تو عمرو نے اس کو مسلسل دہائی دینی شروع کی یہاں تک کہ عمارہ نے عمرو کو کشتی میں داخل کر دیا۔ اس بات پر عمرو نے عمارہ کو موقع پا کر نقصان پہنچانے کا ارادہ کیا۔ تو عمرو نے نجاشی سے کہا۔ جب تم باہر جاتے ہو تو عمارہ تمہارے گھر والوں کے پاس آتا جاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ نجاشی نے عمارہ کو بلا بھیجا اور اس کی پیشاب کی نالی میں پھونک مروادی پس عمارہ وحشیوں کے ساتھ ہو گیا۔

(۳۷۷۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ جَعْفَرٌ مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ ، لَقِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ ، فَقَالَ لَهَا : سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ ، وَنَحْنُ أَفْضَلُ مِنْكُمْ ، قَالَتْ : لاَ أَرْجِعُ حَتَّى آتِيَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، لَقِيتُ عُمَرَ ، فَزَعَمَ أَنَّهُ أَفْضَلُ مِنَّا ، وَأَنَّهُمْ سَبَقُونَا بِالْهِجْرَةِ ، قَالَتْ : قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بَلْ أَنْتُمْ هَاجَرْتُمْ مَرَّتَيْنِ .

قَالَ إِسْمَاعِيلُ :فَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ :قَالَتْ يَوْمَئِذٍ لِعُمَرَ :مَا هُوَ كَذَلِكَ ، كُنَّا مُطَرَّدِينَ بِأَرْضِ الْبُعَدَاءِ الْبُغَضَاءِ ، وَأَنْتُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعِظُ جَاهِلَكُمْ ، وَيُطْعِمُ جَائِعَكُمْ.

(۳۷۷۹۶) حضرت شعبی ؒ سے روایت ہے کہ جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ ارضِ حبشہ سے واپس تشریف لائے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ، اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے ملے تو اس سے کہا۔ ہم نے تم سے پہلے ہجرت کی ہے اور ہم تم سے افضل ہیں۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں تب تک واپس نہیں جاؤں گی جب تک رسول اللہ ﷺ سے نہ مل لوں۔ راوی کہتے ہیں۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! میری حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی ہے تو ان کا گمان یہ ہے کہ وہ ہم سے افضل ہیں۔ اور یہ کہ انہوں نے ہم سے پہلے ہجرت کی ہے۔ فرماتی ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (نہیں) بلکہ تم لوگوں نے دو مرتبہ ہجرت کی ہے۔

حضرت اسماعیل کہتے ہیں۔ سعید بن ابی بردہ نے مجھے بیان کیا کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے اس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ ایسا نہیں ہے (کیونکہ) ہم لوگ قابل نفرت اور دور کی زمین میں بالکل الگ کئے ہوئے تھے جبکہ تم لوگ اللہ کے رسول ﷺ کے پاس تھے کہ آپ ﷺ تم میں سے ناواقف کو وعظ کہتے اور تمہارے بھوکے کو کھانا کھلاتے۔

(۳۷۷۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ فِي قَوْلِهِ :﴿تَرَى أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ﴾ قَالَ :نَزَلَ ذَلِكَ فِي النَّجَاشِيِّ.

(۳۷۷۹۷) حضرت ہشام اپنے والد سے ارشاد خداوندی ﴿تَرَى أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ﴾ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت نجاشی کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

(۳۷۷۹۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ ، فَقِيلَ لَهُ :قَدْ قَدِمَ جَعْفَرٌ مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ ، قَالَ :مَا أَدْرِي بِأَيِّهِمَا أَنَا أَفْرَحُ ، بِقُدُومِ جَعْفَرٍ ، أَوْ بِفَتْحِ خَيْبَرَ ؟ ثُمَّ تَلَقَّاهُ فَالْتَزَمَهُ ، وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ.

(۳۷۷۹۸) حضرت شعبی ؒ سے روایت ہے کہ جب خیبر فتح ہوا تو نبی کریم ﷺ کو یہ خبر دی گئی اور آپ ﷺ سے کہا گیا کہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ ، نجاشی کے پاس سے واپس آ گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ مجھے معلوم نہیں ہو رہا کہ میں ان دونوں باتوں میں سے کس پر (زیادہ) خوش ہوں۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے آنے پر یا خیبر کے فتح ہونے پر۔ پھر آپ ﷺ ان سے ملے اور آپ ﷺ نے ان کو اپنے ساتھ چمٹا لیا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

(۳۷۷۹۹) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ ، قَالَ :دَعَا النَّجَاشِيُّ جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ، وَجَمَعَ لَهُ رُؤُوسَ النَّصَارَى ، ثُمَّ قَالَ لِجَعْفَرٍ :اقْرَأْ عَلَيْهِمْ مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ، فَقَرَأَ عَلَيْهِمْ

(کھیعص) فَفَاضَتْ أَعْيُنُهُمْ ، فَنَزَلَتْ : ﴿تَرَى أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ﴾.

(۳۷۷۹۹) حضرت ابوبکر بن عبدالرحمان روایت کرتے ہیں کہ نجاشی نے جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ اوران کے لئے بہت سے عیسائیوں کو جمع کیا پھر حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ تمہارے پاس قرآن میں سے جو ہے وہ ان پر پڑھو۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے ان پر کھیعص کی تلاوت کی تو ان کی آنکھیں بہہ پڑیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ﴿تَرَى أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ﴾

(۳۷۸۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ ، قَالَ رَجُلٌ : إِنَّهُمْ يَسُبُّونَهُ ، قَالَ : وَيْحَهُمْ ، يَسُبُّونَ رَجُلاً دَخَلَ عَلَى النَّجَاشِيِّ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَكُلُّهُمْ أَعْطَاهُ الْفِتْنَةَ غَيْرَهُ ، قَالُوا : وَمَا الْفِتْنَةُ الَّتِي أَعْطَوْهَا ؟ قَالَ : كَانَ لاَ يَدْخُلُ عَلَيْهِ أَحَدٌ إِلاَّ أَوْمَأَ إِلَيْهِ بِرَأْسِهِ ، فَأَبَى عُثْمَان ، فَقَالَ : مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ كَمَا سَجَدَ أَصْحَابُكَ ؟ فَقَالَ : مَا كُنْتُ لأَسْجُدَ لأَحَدٍ دُونَ اللهِ.

(۳۷۸۰۰) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ کے بارے میں منقول ہے کہ ان کے ہاں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا ذکر ہوا تو ایک آدمی نے کہا۔ لوگ تو ان پر سب وشتم کرتے ہیں۔ ابن سیرین رحمہ اللہ نے کہا ہلاکت ہو ان لوگوں پر کہ وہ ایسے آدمی پر سب وشتم کرتے ہیں۔ کہ جو نجاشی کے پاس اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جماعت کے ہمراہ داخل ہوا تھا۔ تو ان میں سے ہر ایک نے آزمائش اپنے غیر کے حوالہ کردی۔ لوگوں نے پوچھا: وہ کیا آزمائش تھی جو انہوں نے حوالہ کی۔ ابن سیرین نے کہا۔ نجاشی کے پاس جو بھی جاتا تھا تو وہ اپنا سر جھکا کر داخل ہوتا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس سے نکار کردیا تو نجاشی نے ان سے کہا۔ جس طرح تیرے ساتھیوں نے کیا ہے تمہیں ویسے کرنے سے کس نے منع کیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا۔ میں اللہ کے سوا کسی کو سجدہ نہیں کیا کرتا۔

(۳۴) فِي غَزَوَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَمْ غَزَا ؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کے بارے میں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے غزوے لڑے

(۳۷۸۰۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً ، قَاتَلَ فِي ثَمَانٍ. (مسلم ۱۴۴۸)

(۳۷۸۰۱) حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنیس غزوات لڑے۔ اور آٹھ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتال کیا۔

(۳۷۸۰۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حدَّثَنِي لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي بُسْرَةَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً.

(۳۷۸۰۲) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اُنیس غزوات لڑے ہیں۔

(۳۷۸۰۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا زُهَيْر ، عَنْ أَبِي إِسْحَاق ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، سَمِعَهُ مِنْهُ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً ، قَالَ أَبُو إِسْحَاق :فَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ : كَمْ غَزَوْتَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ :سَبْعَ عَشْرَةَ. (بخاری ۳۹۴۹۔ مسلم ۹۱۶)

(۳۷۸۰۳) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انیس غزوات کئے۔ ابو اسحاق کہتے ہیں میں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ کتنے غزوات میں شرکت کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ ستر غزوات میں۔

(۳۷۸۰٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاق ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ :غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ غَزْوَةً ، وَأَنَا وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ لِدَةٌ.

(بخاری ۴۴۷۲۔ ابن حبان ۴۷۶۱)

(۳۷۸۰۴) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ہمراہ پندرہ غزوات میں شرکت کی ہے۔ میں اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہم عمر ہیں۔

(۳۷۸۰۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :حدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مَطَرٌ الْوَرَّاقُ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ ، قَاتَلَ فِي ثَمَانٍ :يَوْمَ بَدْرٍ ، وَيَوْمَ أُحُدٍ ، وَيَوْمَ الأَحْزَابِ وَيَوْمَ قُدَيْدٍ ، وَيَوْمَ خَيْبَرَ ، وَيَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ ، وَيَوْمَ مَاءٍ لِبَنِي الْمُصْطَلِقِ ، وَيَوْمَ حُنَيْنٍ.

(۳۷۸۰۵) حضرت قتادہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انیس غزوات لڑے، جن میں سے آٹھ غزوات میں آپ ﷺ نے قتال (لڑائی) بھی کیا۔ غزوہ بدر، غزوہ احد، غزوہ احزاب، غزوہ قدید، غزوہ خیبر، فتح مکہ، غزوہ بنی المصطلق، غزوہ حنین۔

(٢٤) غَزْوَةُ بَدْرٍ الأُولَى

پہلا غزوہ بدر

(۳۷۸۰٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، قَالَ :لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ ، جَائَتْ جُهَيْنَةُ ، فَقَالَتْ :إِنَّك قَدْ نَزَلْتَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا ، فَأَوْثِقْ لَنَا حَتَّى نَأْمَنَكَ وَتَأْمَنَنَا ، فَأَوْثَقَ لَهُمْ وَلَمْ يُسْلِمُوا ، فَبَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجَبٍ ، وَلاَ نَكُونُ مِئَةً ، وَأَمَرَنَا أَنْ نُغِيرَ عَلَى حَيٍّ مِنْ كِنَانَةَ إِلَى جَنْبِ جُهَيْنَةَ ، قَالَ :فَأَغَرْنَا عَلَيْهِمْ ، وَكَانُوا كَثِيرًا ، فَلَجَأْنَا إِلَى جُهَيْنَةَ ، فَمَنَعُونَا وَقَالُوا :لِمَ تُقَاتِلُونَ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ ؟ فَقُلْنَا :إِنَّمَا نُقَاتِلُ مَنْ أَخْرَجَنَا مِنَ الْبَلَدِ الْحَرَامِ

فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ ، فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ : مَا تَرَوْنَ ؟ فَقَالُوا : نَأْتِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُخْبِرُهُ ، وَقَالَ قَوْمٌ : لَا ، بَلْ نُقِيمُ هَاهُنَا ، وَقُلْتُ أَنَا فِي أُنَاسٍ مَعِي : لَا ، بَلْ نَأْتِي عِيرَ قُرَيْشٍ هَذِهِ فَنُصِيبُهَا ، فَانْطَلَقْنَا إِلَى الْعِيرِ ، وَكَانَ الْفَيْءُ إِذْ ذَاكَ : مَنْ أَخَذَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ ، فَانْطَلَقْنَا إِلَى الْعِيرِ ، وَانْطَلَقَ أَصْحَابُنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ الْخَبَرَ ، فَقَامَ غَضْبَانَ مُحْمَرًّا لَوْنُهُ وَوَجْهُهُ ، فَقَالَ : ذَهَبْتُمْ مِنْ عِنْدِي جَمِيعًا ، وَجِئْتُمْ مُتَفَرِّقِينَ ؟ إِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمَ الْفُرْقَةُ ، لأَبْعَثَنَّ عَلَيْكُمْ رَجُلاً لَيْسَ بِخَيْرِكُمْ ، أَصْبَرُكُمْ عَلَى الْجُوعِ وَالْعَطَشِ ، فَبَعَثَ عَلَيْنَا عَبْدَ اللهِ بْنَ جَحْشٍ الأَسَدِيَّ ، فَكَانَ أَوَّلَ أَمِيرٍ فِي الإِسْلاَمِ.

(۳۷۸۰) حضرت سعد بن ابو وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو (آپ ﷺ کے ں) قبیلہ جہینہ والے آئے اور کہا۔ چونکہ آپ ہمارے درمیان فروکش ہو چکے ہیں پس آپ ہمارے ساتھ معاہدہ کرلیں تاکہ ہم پ کی طرف سے مامون رہیں۔ اور آپ ہماری طرف سے مامون رہیں۔ آپ ﷺ نے ان سے معاہدہ کرلیا۔ اور ان لوگوں نے اسلام قبول نہیں کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ماہ رجب میں ایک لشکر کی شکل میں بھیجا۔ حالانکہ ہم لوگ سو کی تعداد میں بھی ں تھے۔ تاکہ ہم جہینہ قبیلہ کے پہلو میں موجود قبیلہ کنانہ پر حملہ کریں۔ راوی کہتے ہیں۔ ہم نے بنو کنانہ پر حملہ کیا تو وہ لوگ کثیر داد میں تھے۔ پس ہم نے جہینہ قبیلہ میں (آکر) پناہ لی تو انہوں نے ہمیں پناہ سے روک دیا اور کہا۔ تم لوگوں نے شہر حرام میں کیوں ائی کی ہے؟ ہم نے کہا: ہم نے انہیں لوگوں سے لڑائی کی ہے جنہوں نے ہمیں بلد حرام (مکہ) سے شہر حرام میں نکالا تھا۔ ہم میں ے بعض لوگوں نے بعض سے پوچھا۔ تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہم اللہ کے پیغمبر کے پاس جاتے ہیں اور جا کر ں یہ بات بتاتے ہیں۔ اور ایک گروہ نے کہا: نہیں! بلکہ ہم یہیں قیام کرتے ہیں۔ اور میں نے چند لوگوں کی معیت میں یہ بات کہی نہیں بلکہ قریش کے اس قافلہ کے پاس چلتے ہیں اور اس پر حملہ کرتے ہیں۔ پس ہم قافلہ کی طرف چل پڑے۔ اس وقت فئی یہ تھا ہ جو کوئی جس چیز کو لے لے تو وہ اسی کی ہے۔ پس ہم قافلہ کی طرف چل دیئے۔ اور ہمارے (بقیہ) ساتھی نبی کریم ﷺ کی ف چلے گئے اور انہوں نے آپ ﷺ کو ساری بات بتائی۔ تو آپ ﷺ غصہ کی حالت میں کھڑے ہو گئے اور آپ ﷺ ے چہرہ مبارک اور رنگ مبارک میں سرخی ظاہر ہونے لگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ میرے پاس سے اکٹھے گئے تھے اور تم فرق طور پر واپس لوٹے ہو؟ تم سے پہلے لوگوں کو گروہ بندی نے ہی ہلاک کیا ہے۔ میں تم پر ضرور بالضرور ایسے شخص کو امیر بنا کر ھیجوں گا جو تم میں سے (زیادہ) بہتر (بھی) نہیں۔ اور بھوک پیاس میں تم سب سے زیادہ صبر کرنے والا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے م پر عبداللہ بن جحش کو امیر بنا کر بھیجا۔ یہ صاحب اسلام میں پہلے امیر بنے۔

(۳۷۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتَّى يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ﴾ فَأَمَرَ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ، إِلاَّ أَنْ يَبْدَؤُوا فِيهِ بِقِتَالٍ ، ثُمَّ نَسَخَتْهَا : ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ﴾ نَسَخَهَا هَاتَانِ الآيَتَانِ ؛ قَوْلُهُ : ﴿فَإِذَا

انْسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ ، وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ﴾. (ابن جریر ۱۹۲)

(۳۷۸۰۷) حضرت قتادہ، ارشاد خداوندی ﴿وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتَّى يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ مشرکین سے مسجد حرام کے پاس نہ لڑیں اِلَّا یہ کہ مشرکین ہی مسجد حرام میں لڑائی کا آغاز کردیں۔ پھر اس آیت کو اس آیت نے منسوخ کردیا۔ ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ﴾

ان دونوں آیات کو ارشاد، خداوندی: ﴿فَإِذَا انْسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ﴾ نے منسوخ کردیا۔

(۲۵) غَزْوَةُ بَدْرٍ الْكُبْرَى ، وَمَا كَانَتْ ، وَأَمْرُهَا

بڑا غزوۂ بدر، اور جو کچھ ہوا، اور غزوہ بدر کے واقعات۔

(۳۷۸۰۸) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَتْ بَدْرٌ لِسَبْعَ عَشْرَةَ مِنْ رَمَضَانَ، فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ.

(۳۷۸۰۸) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بدر کا واقعہ، جمعہ کے روز، سترہ رمضان کو واقع ہوا تھا۔

(۳۷۸۰۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ الْبَدْرِيِّ ، قَالَ : كَانَتْ بَدْرٌ يَوْمَ الاثْنَيْنِ ، لِسَبْعَ عَشْرَةَ مِنْ رَمَضَانَ.

(۳۷۸۰۹) حضرت عامر بن ربیعہ بدری بیان کرتے ہیں کہ بدر کا واقعہ بروز پیر، سترہ رمضان کو رونما ہوا تھا۔

(۳۷۸۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ : تَحَرَّوْا لِإِحْدَى عَشْرَةَ تَبْقَى صَبِيحَةَ بَدْرٍ.

(۳۷۸۱۰) حضرت عبداللہ سے روایت ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بدر کا قصد چاند کے طلوع سے گیارہ راتیں پہلے کیا تھا۔

(۳۷۸۱۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، قَالَ: حدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ : أَيُّ لَيْلَةٍ كَانَتْ لَيْلَةُ بَدْرٍ ؟ فَقَالَ : هِيَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ ، لِسَبْعِ عَشْرَةَ لَيْلَةً مَضَتْ مِنْ رَمَضَانَ.

(۳۷۸۱۱) عمرو بن شیبہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو بکر بن عبد الرحمان سے پوچھا: بدر کا واقعہ کس رات کو رونما ہوا؟ انہوں نے جواب دیا۔ شب جمعہ کو۔ اور رمضان کی سترہ تاریخ کو۔

(۳۷۸۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: إِنَّ بَدْرًا إِنَّمَا كَانَتْ بِئْرًا لِرَجُلٍ يُدْعَى بَدْرًا.

(۳۷۸۱۲) حضرت عامر بیان فرماتے ہیں کہ بدر (کی جگہ پر) ایک آدمی کا کنواں تھا۔ جس آدمی کا نام بھی بدر تھا۔

(۳۷۸۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لَمْ تُقَاتِلِ الْمَلاَئِكَةُ إِلاَّ يَوْمَ بَدْرٍ.

(۳۷۸۱۳) حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ملائکہ نے صرف بدر کے دن ہی قتال کیا تھا۔

(٣٧٨١٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحِ الْحَنَفِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قِيلَ لأَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَلِي ، يَوْمَ بَدْرٍ :مَعَ أَحَدِكُمَا جِبْرِيلُ ، وَمَعَ الآخَرِ مِيكَائِيلُ ، وَإِسْرَافِيلُ مَلَكٌ عَظِيمٌ يَشْهَدُ الْقِتَالَ ، أَوْ يَقِفُ فِي الصَّفِّ.

(۳۷۸۱۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اور مجھے یوم بدر میں کہا گیا کہ تم میں سے ایک کے اہ جبرائیل اور دوسرے کے ہمراہ میکائیل ہے اور اسرافیل بڑا فرشتہ بھی قتال میں حاضر ہے۔ یا فرمایا: وہ بھی صف میں کھڑا ہے۔

(٣٧٨١٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو اللَّيْثِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَدْرٍ ، حَتَّى إِذَا كَانَ بِالرَّوْحَاءِ خَطَبَ النَّاسَ ، فَقَالَ : كَيْفَ تَرَوْنَ ؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ :يَا رَسُولَ اللهِ ، بَلَغَنَا أَنَّهُمْ بِكَذَا وَكَذَا ، قَالَ :ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ ، فَقَالَ : كَيْفَ تَرَوْنَ ؟ فَقَالَ عُمَرُ مِثْلَ قَوْلِ أَبِي بَكْرٍ ، ثُمَّ خَطَبَ ، فَقَالَ :مَا تَرَوْنَ ؟ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ :إِيَّانَا تُرِيدُ ، فَوَالَّذِي أَكْرَمَكَ وَأَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مَا سَلَكْتُهَا قَطُّ ، وَلاَ لِي بِهَا عِلْمٌ ، وَلَئِنْ سِرْتَ حَتَّى تَأْتِيَ بَرْكَ الْغِمَادِ مِنْ ذِي يَمَنٍ لَنَسِيرَنَّ مَعَكَ ، وَلاَ نَكُونُ كَالَّذِينَ قَالُوا لِمُوسَى مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ :اذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلاَ ، إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ ، وَلَكِنِ اذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلاَ إِنَّا مَعَكُمَا مُتَّبِعُونَ ، وَلَعَلَّكَ أَنْ تَكُونَ خَرَجْتَ لأَمْرٍ ، وَأَحْدَثَ اللَّهُ إِلَيْكَ غَيْرَهُ ، فَانْظُرَ الَّذِي أَحْدَثَ اللَّهُ إِلَيْكَ فَامْضِ لَهُ ، فَصِلْ حِبَالَ مَنْ شِئْتَ ، وَاقْطَعْ حِبَالَ مَنْ شِئْتَ ، وَسَالِمْ مَنْ شِئْتَ ، وَعَادِ مَنْ شِئْتَ ، وَخُذْ مِنْ أَمْوَالِنَا مَا شِئْتَ ، فَنَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى قَوْلِ سَعْدٍ : ﴿كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ، وَإِنَّ فَرِيقًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَارِهُونَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ﴾ وَإِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَنِيمَةَ مَا مَعَ أَبِي سُفْيَانَ ، فَأَحْدَثَ اللَّهُ لِنَبِيِّهِ الْقِتَالَ.

(۳۷۸۱۵) حضرت محمد بن عمرو اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بدر کی طرف نکلے ں تک کہ جب آپ ﷺ مقامِ روحاء پر پہنچے تو آپ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور پوچھا تم لوگوں کی کیا رائے ہے؟ حضرت بکر رضی اللہ عنہ نے جواباً عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ وہ فلاں جگہ میں اور اتنی مقدار میں ہیں۔ راوی کہتے ہیں۔ پ ﷺ نے پھر لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا اور پوچھا: تم لوگوں کی کیا رائے ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (بھی) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ طرح جواب دیا۔ پھر آپ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور پوچھا۔ تم لوگوں کی کیا رائے ہے؟ تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے باً عرض کیا۔ آپ کی مراد ہم ہیں؟ قسم اس ذات کی! جس نے آپ کو عزت بخشی اور آپ پر کتاب کو نازل کیا۔ میں اس راہ پر کبھی بں چلا اور نہ ہی مجھے اس کا علم ہے۔ لیکن اگر چلتے چلتے ذی یمن مقام میں برک غماد تک بھی پہنچ جائیں گے تو البتہ ہم ضرور بالضرور پ کے ہمراہ چلتے رہیں گے۔ اور ہم ان لوگوں کی مثال نہیں بنیں گے۔ جنہوں نے بنی اسرائیل میں سے (ہو کر) موسیٰ علیہ السلام سے

کہا۔ ﴿اذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا ، إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ﴾.

بلکہ (ہم یہ کہیں گے) آپ اور آپ کا رب جا کر قتال کرے اور ہم آپ کے ہمراہ پیروی کرنے والے ہوں گے۔ اور سکتا ہے کہ آپ کسی کام کے لئے نکلے ہوں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے کسی دوسرے امر کو رونما کر دے۔ پس آپ اس موعد دیکھیں جس کو اللہ تعالیٰ آپ کے لئے رونما کرے اور آپ اسی کو پورا کریں۔ سو جس سے آپ چاہیں تعلق قائم کریں اور جس۔ آپ چاہیں تعلق کاٹ لیں۔ اور جس سے چاہیں صلح کر لیں اور جس سے چاہیں دشمنی کر لیں۔ اور ہمارے اموال میں سے جو ا چاہے لے لیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی بات پر یہ آیت قرآنی نازل ہوئی۔ ﴿كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ، وَإِ فَرِيقًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَارِهُونَ﴾ سے لے کر ﴿وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ﴾

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ ابو سفیان کے پاس موجود مال غنیمت بنا کر لینا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے لئے قتا کا واقعہ رونما کر دیا۔

(۳۷۸۱۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ صَنَعَ كَذَا وَكَذَا فَلَهُ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ :فَتَسَارَعَ فِي ذَلِكَ شُبَّا الرِّجَالِ ، وَبَقِيَتِ الشُّيُوخُ تَحْتَ الرَّايَاتِ ، فَلَمَّا كَانَتِ الْغَنَائِمُ جَاؤُوا يَطْلُبُونَ الَّذِي جُعِلَ لَهُمْ ، فَقَا الشُّيُوخُ : لاَ تَسْتَأْثِرُونَ عَلَيْنَا ، فَإِنَّا كُنَّا رِدْأَكُمْ وَكُنَّا تَحْتَ الرَّايَاتِ ، وَلَوَ انْكَشَفْتُمَ انْكَشَفْتُمْ إِلَيْنَا فَتَنَازَعُوا ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنْفَالِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ :﴿وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾.

(ابو داؤد ۲۷۳۱۔ ابن حبان ۵۰۹۳)

(۳۷۸۱۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب بدر کا دن تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ یہ کام کر۔ تو اس کے لئے یہ یہ ہے۔ راوی کہتے ہیں: یہ بات سن کر جوان آدمی تیزی دکھانے لگے۔ اور صرف بوڑھے افراد جھنڈوں کے نیچے گئے۔ پھر جب غنیمتیں (اکٹھی) ہوئیں تو یہ جوان اپنا اپنا (مقررہ) اجر لینے کے لئے آ گئے۔ بوڑھوں نے کہا۔ تم لوگ ہم پر زیاد کے مستحق نہیں ہو۔ کیونکہ ہم تو تمہارے مددگار تھے اور ہم جھنڈوں کے نیچے تھے۔ اگر تم واپس پلٹتے تو تم ہمارے طرف ہی وا پلٹتے۔ پس یہ لوگ آپس میں جھگڑنے لگے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔ ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنْفَالِ﴾ سے لے ﴿وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾ تک۔

(۳۷۸۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ ﴿سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ﴾ ، قَا كَانَ ذَلِكَ يَوْمَ بَدْرٍ ، قَالُوا :نَحْنُ جَمِيعٌ مُنْتَصِرٌ ، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ.

(۳۷۸۱۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ آیت قرآنی ﴿سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ یہ واقعہ یوم بدر کو ہوا تھا۔ نے کہا۔ نَحْنُ جَمِيعٌ مُنْتَصِرٌ تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

۳۷۸۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ؛ ﴿سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ﴾ قَالَ : يَوْمَ بَدْرٍ.

(۳۷۸۱۸) حضرت ابوالعالیہ رحمہ اللہ سے قرآن مجید کی آیت ﴿سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ﴾ کی تفسیر میں منقول ہے۔ فرماتے ہیں۔ یہ بدر کا دن تھا۔

۳۷۸۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ ﴿حَتَّى إِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيدٍ ، إِذَا هُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ﴾ قَالَ : ذَاكَ يَوْمُ بَدْرٍ.

(۳۷۸۱۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے قرآن مجید کی آیت ﴿حَتَّى إِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيدٍ ، إِذَا هُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ﴾ کے بارے میں منقول ہے کہ یہ یوم بدر کا واقعہ ہے۔

۳۷۸۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَثِبُ فِي الدِّرْعِ يَوْمَ بَدْرٍ ، وَيَقُولُ : هُزِمَ الْجَمْعُ ، هُزِمَ الْجَمْعُ. (بخاری ۲۹۱۵۔ احمد ۳۲۹)

(۳۷۸۲۰) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ بدر کے دن زرہ پہنے ہوئے تھے اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہہ رہے تھے۔ لشکروں کو شکست ہوگی لشکروں کو شکست ہوگی۔

۳۷۸۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لَقَدْ رَأَيْتُنَا يَوْمَ بَدْرٍ وَنَحْنُ نَلُوذُ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَهُوَ أَقْرَبُنَا إِلَى الْعَدُوِّ.

(۳۷۸۲۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ البتہ تحقیق میں نے بدر کے دن اپنے آپ (یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم) کو دیکھا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی اوٹ میں پناہ لے رہے تھے اور آپ ﷺ ہم میں سے سب سے زیادہ دشمن کے قریب تھے۔

۳۷۸۲۱) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ : هَذَا جِبْرِيلُ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ ، عَلَيْهِ أَدَاةُ الْحَرْبِ.

(۳۷۸۲۲) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کے دن ارشاد فرمایا: یہ جبرئیل ہے، اپنے گھوڑے کے سر کو پکڑے ہوئے ہے، اس پر آلات حرب ہیں۔

۳۷۸۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَسَوَّمُوا ، فَإِنَّ الْمَلاَئِكَةَ قَدْ تَسَوَّمَتْ ، قَالَ : فَهُوَ أَوَّلُ يَوْمٍ وَضَعَ الصُّوفَ.

(۳۷۸۲۳) حضرت عمیر بن اسحاق رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نشان لگالو کیونکہ فرشتوں نے بھی نشان لگا رکھے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ اس دن پہلی مرتبہ اون استعمال کی گئی۔

۳۷۸۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَانَ

سِيمَا أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ الصُّوفُ الأَبْيَضُ.

(۳۷۸۲۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یوم بدر کو اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی علامت سفید رنگ کی اون تھا۔

(۳۷۸۲۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ تَحَدَّثَ الْمُسْلِمُونَ أَنَّ كُرْزَ بْنَ جَابِرٍ يُمِدُّ الْمُشْرِكِينَ ، فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ ، فَنَزَلَتْ : ﴿بَلَى إِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُمْ مِنْ فَوْرِهِمْ هَذَا ، يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ آلاَفٍ مِنَ الْمَلاَئِكَةِ مُسَوِّمِينَ﴾ يَقُولُ : إِنْ أَمَدَّهُمْ كُرْزٌ أَمْدَدْتُكُمْ بِهَؤُلاَءِ الْمَلاَئِكَةِ ، فَلَمْ يُمِدَّهُمْ كُرْزٌ بِشَيْءٍ. (طبری ۷۶)

(۳۷۸۲۵) حضرت عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب بدر کا دن تھا تو مسلمان کہنے لگے۔ کرز بن جابر، مشرکین کی مدد کر رہا ہے۔ تو یہ بات مسلمانوں پر شاق گزری۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ﴿بَلَى إِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُمْ مِنْ فَوْرِهِمْ هَذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ آلاَفٍ مِنَ الْمَلاَئِكَةِ مُسَوِّمِينَ﴾. اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اگر مشرکین کی مدد کرز کرے گا تو میں فرشتوں کے ذریعہ سے تمہاری مدد کروں گا۔ پھر کرز نے مشرکین کی مدد نہیں کی۔

(۳۷۸۲۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ ﴿وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ﴾ قَالاَ : طَشٌّ يَوْمَ بَدْرٍ.

(۳۷۸۲۶) حضرت شعبی رحمہ اللہ اور سعید بن مسیب رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یوم بدر کی ہلکی بارش ہے۔

(۳۷۸۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كُنْتُ أَمِيحُ أَصْحَابِي الْمَاءَ يَوْمَ بَدْرٍ. (بخاری ۸۰...)

(۳۷۸۲۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں بدر کے دن اپنے ساتھیوں کے لئے پانی بھر رہا تھا۔

(۳۷۸۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى﴾ قَالَ : يَوْمَ بَدْرٍ.

(۳۷۸۲۸) حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آیت قرآنی ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى﴾ کے بارے میں فرمایا کہ یہ بدر کا دن ہے۔

(۳۷۸۲۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ الْعُذْرِيِّ أَنَّ أَبَا جَهْلٍ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ : اللَّهُمَّ أَقْطَعُنَا لِلرَّحِمِ ، وَآتَانَا بِمَا لاَ يُعْرَفُ ، فَأَحِنْهُ الْغَدَاةَ ، قَالَ : فَكَانَ ذَلِكَ اسْتِفْتَاحًا مِنْهُ ، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ : ﴿إِنْ تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ ، وَإِنْ تَنْتَهُوا فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ﴾ الآيَةَ (احمد ۴۳۱۔ حاکم ۳۲۸)

(۳۷۸۲۹) حضرت عبداللہ بن ثعلبہ عُذری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوجہل نے بدر کے دن کہا۔ اے اللہ! جو آدمی ہم میں سے زیادہ قطع رحمی کرنے والا اور غیر معروف کا زیادہ مرتکب ہے تو اس کو ہلاک کر دے۔ راوی کہتے ہیں۔ یہ بات ابوجہل کی طرف سے طلب فتح کی تھی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ﴿إِنْ تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ جَاءَ كُمُ الْفَتْحُ ، وَإِنْ تَنْتَهُوا فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ﴾

(۳۷۸۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ؛ أَنَّهُ أَتَى أَبَا جَهْلٍ يَوْمَ بَدْرٍ ، وَبِهِ رَمَقٌ ، قَالَ : قَدْ أَخْزَاكَ اللَّهُ ، قَالَ : هَلْ أَعْمَدُ مِنْ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ. (بخاری ۳۹۶۱)

(۳۷۸۳۰) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بدر کے دن ابوجہل کے پاس آئے درانحالیکہ اس میں ہلکی سی رمق باقی تھی۔ تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے تجھے ذلیل کر دیا ہے۔ ابوجہل نے کہا جن لوگوں کو تم نے قتل کیا ہے ان میں سب سے اہم میں ہوں۔

(۳۷۸۳۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ، قَالَ : إِنِّي لَفِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ ، فَالْتَفَتُّ عَنْ يَمِينِي ، وَعَنْ شِمَالِي ، فَإِذَا غُلاَمَانِ حَدِيثَا السِّنِّ ، فَكَرِهْتُ مَكَانَهُمَا ، فَقَالَ لِي أَحَدُهُمَا سِرًّا مِنْ صَاحِبِهِ : أَيْ عَمِّ ، أَرِنِي أَبَا جَهْلٍ ، قَالَ : قُلْتُ : مَا تُرِيدُ مِنْهُ ؟ قَالَ : إِنِّي جَعَلْتُ لِلَّهِ عَلَيَّ إِنْ رَأَيْتُهُ أَنْ أَقْتُلَهُ ، قَالَ : فَقَالَ الآخَرُ أَيْضًا سِرًّا مِنْ صَاحِبِهِ : أَيْ عَمِّ ، أَرِنِي أَبَا جَهْلٍ ، قَالَ : قُلْتُ : وَمَا تُرِيدُ مِنْهُ ؟ قَالَ : جَعَلْتُ لِلَّهِ عَلَيَّ إِنْ رَأَيْتُهُ أَنْ أَقْتُلَهُ ، قَالَ : فَمَا سَرَّنِي بِمَكَانِهِمَا غَيْرُهُمَا ، قَالَ : قُلْتُ : هُوَ ذَاكَ ، قَالَ : وَأَشَرْتُ لَهُمَا إِلَيْهِ ، فَابْتَدَرَاهُ كَأَنَّهُمَا صَقْرَانِ ، وَهُمَا ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى ضَرَبَاهُ. (بخاری ۳۱۴۱)

(۳۷۸۳۱) حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بدر کے دن میں صف میں کھڑا تھا۔ میں نے اپنے دائیں، بائیں نظر دوڑائی تو دو کم عمر لڑکے دکھائی دیئے۔ میں نے ان کے کھڑا ہونے کو ناپسند کیا۔ ان لڑکوں میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے خفیہ مجھ سے کہا۔ اے چچا جان! مجھے ابوجہل دکھا دیجئے۔ عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے پوچھا۔ تمہیں اس سے کیا مطلب ہے؟ لڑکے نے جواب دیا۔ میں نے اللہ کا نام لے کر یہ نذر مانی ہے کہ اگر میں اس کو دیکھ لوں گا تو میں اس کو قتل کروں گا۔ عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ دوسرے لڑکے نے بھی اپنے ساتھی سے خفیہ کہا۔ اے چچا جان! مجھے ابوجہل دکھا دیجئے۔ عبد الرحمان کہتے ہیں۔ میں نے پوچھا۔ تمہیں اس سے کیا مطلب ہے؟ اس لڑکے نے جواب دیا۔ میں نے خدا کا نام لے کر یہ نذر مانی ہے کہ اگر میں اس کو دیکھ لوں گا تو میں اس کو قتل کروں گا۔ عبدالرحمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ (یہ بات سن کر) مجھے ان دونوں کی جگہ کسی اور کا ہونا پسند نہ آیا۔ فرماتے ہیں۔ میں نے کہا: ابوجہل یہ ہے۔ فرماتے ہیں: میں نے ان دونوں کے لئے ابوجہل کی طرف اشارہ کیا۔ پس وہ دونوں اس پر جھپٹ پڑے گویا کہ وہ شکرے ہیں۔ اور یہ دونوں عفراء کے بیٹے تھے۔ یہاں تک کہ انہوں نے ابوجہل کو مار دیا۔

(۳۷۸۳۲) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلاَثًا : بِأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ ، وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ ،

وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ ، وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ ، وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ ، وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ قَتْلَى فِي قَلِيبِ بَدْرٍ.

(۳۷۸۳۲) حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔اے اللہ! تو قریش کو پکڑ۔ تین بار۔ابوجہل بن ہشام کو پکڑ، عتبہ بن ربیعہ کو پکڑ، شیبہ بن ربیعہ کو پکڑ، ولید بن عتبہ کو پکڑ، امیہ بن خلف کو پکڑ، اور عقبہ بن ابی مُعیط کو پکڑ۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ان کفار کو بدر کے کنویں میں مقتول دیکھا۔

(۳۷۸۳۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ أَخِيهِ يَزِيدَ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَمَّا نَزَلَ الْمُسْلِمُونَ بَدْرًا وَأَقْبَلَ الْمُشْرِكُونَ ، نَظَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَهُوَ عَلَى جَمَلٍ لَهُ أَحْمَرَ ، فَقَالَ : إِنْ يَكُ عِنْدَ أَحَدٍ مِنَ الْقَوْمِ خَيْرٌ فَعِنْدَ صَاحِبِ الْجَمَلِ الأَحْمَرِ ، إِنْ يُطِيعُوهُ يَرْشُدُوا ، فَقَالَ عُتْبَةُ : أَطِيعُونِي ، وَلاَ تُقَاتِلُوا هَؤُلاَءِ الْقَوْمَ ، فَإِنَّكُمْ إِنْ فَعَلْتُمْ لَمْ يَزَلْ ذَاكَ فِي قُلُوبِكُمْ ، يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى قَاتِلِ أَخِيهِ وَقَاتِلِ أَبِيهِ ، فَاجْعَلُوا فِيَّ جُبْنَهَا وَارْجِعُوا.

قَالَ : فَبَلَغَتْ أَبَا جَهْلٍ ، فَقَالَ : انْتَفَخَ وَاللهِ سَحْرُهُ حَيْثُ رَأَى مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ ، وَاللهِ مَا ذَاكَ بِهِ ، وَإِنَّمَا ذَاكَ لأَنَّ ابْنَهُ مَعَهُمْ ، وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ أَكَلَةُ جَزُورٍ لَوْ قَدِ الْتَقَيْنَا ، قَالَ : فَقَالَ عُتْبَةُ : سَيَعْلَمُ الْمُصَفِّرُ اسْتِهِ مَنِ الْجَبَانُ الْمُفْسِدُ لِقَوْمِهِ ، أَمَا وَاللهِ إِنِّي لأَرَى تَحْتَ الْقِشَعِ قَوْمًا لَيَضْرِبُنَّكُمْ ضَرْبًا يَدْعُونَ لَكُمُ الْبَقِيعَ ، أَمَا تَرَوْنَ كَأَنَّ رُؤُوسَهُمْ رُؤُوسُ الأَفَاعِي ، وَكَأَنَّ وُجُوهَهُمَ السُّيُوفُ ؟ قَالَ : ثُمَّ دَعَا أَخَاهُ وَابْنَهُ وَمَشَى بَيْنَهُمَا ، حَتَّى إِذَا فَصَلَ مِنَ الصَّفِّ دَعَا إِلَى الْمُبَارَزَةِ.

(۳۷۸۳۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت عکرمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جب مسلمان بدر میں اُترے اور مشرکین سامنے آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے عتبہ بن ربیعہ کو دیکھا۔ وہ اپنے سرخ رنگ کے اونٹ پر سوار تھا۔ تو فرمایا: اگر کفار میں سے کسی کے پاس خیر (کی بات) ہے تو وہ اس سُرخ رنگ والے اونٹ والے کے پاس ہے۔ اگر یہ کفار اس کی بات مان لیں گے تو اچھے رہیں گے۔ عتبہ نے (لوگوں سے) کہا۔ تم لوگ میری بات مانو اور ان لوگوں (مسلمانوں) سے لڑائی نہ کرو۔ کیونکہ اگر تم نے لڑائی لڑی تو یہ بات تمہارے دلوں میں مسلسل باقی رہے گی۔ یعنی ایک آدمی اپنے بھائی اور اپنے والد کے قاتل کو (زندہ) دیکھتا پھرے گا۔ تم لوگ اس لڑائی کی بزدلی مجھ پر ڈال دو اور لوٹ جاؤ۔ راوی کہتے ہیں: یہ بات ابوجہل تک پہنچی تو اس نے کہا: بخدا! عتبہ نے جب سے محمد اور اس کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے بزدل ہو گیا ہے۔ بخدا! (جو یہ کہہ رہا ہے) یہ بات نہیں ہے۔ بلکہ بات یہ ہے کہ اس کا بیٹا ان کے ہمراہ ہے۔ حالانکہ اس کو معلوم بھی ہے کہ اگر ہم محمد اور اس کے اصحاب سے لڑیں تو وہ کم عدد لوگ ہیں۔ راوی کہتے ہیں: عتبہ نے کہا: عنقریب اپنی سرین کو زرد کرنے والا جان لے گا کہ اپنی قوم میں فساد ڈالنے والا کون شخص بزدل ہے۔ بخدا! میں تو ان ملبوسات کے نیچے ایسی قوم کو دیکھ رہا ہوں جو تمہیں ضرور بالضرور اس طرح مارے گی کہ وہ تمہارے لئے بقیع کو پکاریں گے۔

کیا تمہیں دکھائی نہیں دیتا کہ ان کے سر، سانپوں کے سروں کی طرح (بلند) ہیں اور ان کے چہرے تلواروں کی طرح ہیں؟ راوی کہتے ہیں: پھر اس نے اپنے بھائی اور اپنے بیٹے کو بلایا اور ان کے درمیان چلنے لگا یہاں تک کہ جب وہ صف سے نکل گیا تو اس نے مبارزت کی دعوت دی۔

(۳۷۸۳۴) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ، فَأَصَبْنَا مِنْ ثِمَارِهَا اجْتَوَيْنَاهَا وَأَصَابَنَا وَعْكٌ ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَبَّرُ عَنْ بَدْرٍ ، قَالَ : فَلَمَّا بَلَغَنَا أَنَّ الْمُشْرِكِينَ قَدْ أَقْبَلُوا ، سَارَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَدْرٍ ، وَبَدْرٌ بِئْرٌ ، فَسَبَقْنَا الْمُشْرِكِينَ إِلَيْهَا ، فَوَجَدْنَا فِيهَا رَجُلَيْنِ مِنْهُمْ ؛ رَجُلاً مِنْ قُرَيْشٍ ، وَمَوْلًى لِعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ ، فَأَمَّا الْقُرَشِيُّ فَانْفَلَتَ إِلَيْهَا ، وَأَمَّا الْمَوْلَى فَأَخَذْنَاهُ ، فَجَعَلْنَا نَقُولُ لَهُ : كَمِ الْقَوْمُ؟ فَيَقُولُ : هُمْ وَاللهِ كَثِيرٌ عَدَدُهُمْ ، شَدِيدٌ بَأْسُهُمْ ، فَجَعَلَ الْمُسْلِمُونَ إِذَا قَالَ ذَاكَ ضَرَبُوهُ ، حَتَّى انْتَهَوْا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ لَهُ : كَمِ الْقَوْمُ ؟ فَقَالَ : هُمْ وَاللهِ كَثِيرٌ عَدَدُهُمْ ، شَدِيدٌ بَأْسُهُمْ ، فَجَهَدَ الْقَوْمُ عَلَى أَنْ يُخْبِرَهُمْ كَمْ هُمْ ، فَأَبَى.

ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُ : كَمْ يَنْحَرُونَ ؟ فَقَالَ : عَشْرًا كُلَّ يَوْمٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْقَوْمُ أَلْفٌ ، كُلُّ جَزُورٍ لِمِئَةٍ وَتَبَعِهَا.

ثُمَّ إِنَّهُ أَصَابَنَا مِنَ اللَّيْلِ طَشٌّ مِنْ مَطَرٍ ، فَانْطَلَقْنَا تَحْتَ الشَّجَرِ وَالْحَجَفِ نَسْتَظِلُّ تَحْتَهَا مِنَ الْمَطَرِ ، قَالَ : وَبَاتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَتَئِذٍ يَدْعُو رَبَّهُ ، فَلَمَّا طَلَعَ الْفَجْرُ نَادَى : الصَّلاَةَ عِبَادَ اللهِ ، فَجَاءَ النَّاسُ مِنْ تَحْتِ الشَّجَرِ وَالْحَجَفِ ، فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَحَرَّضَ عَلَى الْقِتَالِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ جَمْعَ قُرَيْشٍ عِنْدَ هَذِهِ الضِّلَعَةِ الْحَمْرَاءِ مِنَ الْجَبَلِ ، فَلَمَّا أَنْ دَنَا الْقَوْمُ مِنَّا وَصَافَفْنَاهُمْ ، إِذَا رَجُلٌ مِنْهُمْ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ يَسِيرُ فِي الْقَوْمِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا عَلِيُّ ، نَادِ لِي حَمْزَةَ ، وَكَانَ أَقْرَبَهُمْ إِلَى الْمُشْرِكِينَ ؛ مَنْ صَاحِبُ الْجَمَلِ الأَحْمَرِ ، وَمَا يَقُولُ لَهُمْ . ثُمَّ قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنْ يَكُ فِي الْقَوْمِ أَحَدٌ ، فَعَسَى أَنْ يَكُونَ صَاحِبَ الْجَمَلِ الأَحْمَرِ ، فَجَاءَ حَمْزَةُ ، فَقَالَ : هُوَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ ، وَهُوَ يَنْهَى عَنِ الْقِتَالِ ، وَيَقُولُ لَهُمْ : يَا قَوْمُ ، إِنِّي أَرَى قَوْمًا مُسْتَمِيتِينَ ، لاَ تَصِلُونَ إِلَيْهِمْ وَفِيكُمْ خَيْرٌ ، يَا قَوْمُ ، اعْصِبُوا اللَّوْمَ بِرَأْسِي ، وَقُولُوا : جَبُنَ عُتْبَةُ ، وَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي لَسْتُ بِأَجْبَنِكُمْ.

فَسَمِعَ ذَلِكَ أَبُو جَهْلٍ ، فَقَالَ : أَنْتَ تَقُولُ هَذَا ، لَوْ غَيْرُكَ قَالَ هَذَا أَعْضَضْتُهُ ، لَقَدْ مُلِئَتْ رِئَتُكَ وَجَوْفُكَ رُعْبًا ، فَقَالَ عُتْبَةُ : إِيَّايَ تُعَيِّرُ يَا مُصَفِّرَ اسْتِهِ ، سَتَعْلَمُ الْيَوْمَ أَيُّنَا أَجْبَنُ ؟.

قَالَ : فَبَرَزَ عُتْبَةُ ، وَأَخُوهُ شَيْبَةُ ، وَابْنُهُ الْوَلِيدُ حَمِيَّةً ، فَقَالُوا : مَنْ مُبَارِزٌ ؟ فَخَرَجَ فِتْيَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ سِتَّةٌ ،

فَقَالَ عُتْبَةُ : لَا نُرِيدُ هَؤُلَاءِ ، وَلَكِنْ يُبَارِزُنَا مِنْ بَنِي عَمِّنَا ، مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قُمْ يَا عَلِيُّ ، قُمْ يَا حَمْزَةُ ، قُمْ يَا عُبَيْدَةُ بْنَ الْحَارِثِ ، فَقَتَلَ اللَّهُ عُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ ، وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ ، وَالْوَلِيدَ بْنَ عُتْبَةَ ، وَجُرِحَ عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ ، فَقَتَلْنَا مِنْهُمْ سَبْعِينَ وَأَسَرْنَا سَبْعِينَ.

قَالَ : فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ قَصِيرٌ بِالْعَبَّاسِ أَسِيرًا ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ : إِنَّ هَذَا وَاللهِ مَا أَسَرَنِي ، لَقَدْ أَسَرَنِي رَجُلٌ أَجْلَحُ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ وَجْهًا ، عَلَى فَرَسٍ أَبْلَقَ ، مَا أَرَاهُ فِي الْقَوْمِ ، فَقَالَ الأَنْصَارِيُّ : أَنَا أَسَرْتُهُ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَقَالَ لَهُ : اُسْكُتْ ، لَقَدْ أَيَّدَكَ اللَّهُ بِمَلَكٍ كَرِيمٍ ، قَالَ عَلِيٌّ : فَأُسِرَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْعَبَّاسُ ، وَعَقِيلٌ ، وَنَوْفَلُ بْنُ الْحَارِثِ. (ابو داؤد ۲۶۵۸۔ احمد ۱۱۷)

(۳۷۸۳۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم مدینہ میں آئے اور ہم نے وہاں کے پھل کھائے تو وہ ہمیں موافق نہ آئے اور ہمیں شدید بخار آ گیا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے بارے میں تحقیق کر رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں: پس جب ہمیں یہ بات پہنچی کہ مشرکین آ رہے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف چل پڑے۔ بدر ایک کنویں کا نام ہے۔ سو ہم مشرکین سے پہلے بدر میں پہنچ گئے تو ہم نے وہاں مشرکین میں سے دو آدمیوں کو پایا۔ ایک آدمی قریش میں سے تھا اور ایک عقبہ بن ابی مُعیط کا آزاد کردہ غلام تھا۔ جو قریشی تھا وہ تو قریش کی طرف بھاگ گیا اور جو آزاد کردہ غلام تھا اس کو ہم نے پکڑ لیا۔ اور ہم نے اس سے یہ پوچھنا شروع کیا۔ کتنے لوگ ہیں؟ وہ جواب میں کہتا۔ بخدا! وہ بہت زیادہ تعداد میں ہیں۔ اور ان کی پکڑ بہت سخت ہے۔ جب اس نے یہ بات کہی تو مسلمانوں نے اس کو مارنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ وہ اس کو لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: کتنے لوگ ہیں؟ اس آدمی نے جواباً کہا: بخدا! یہ بہت زیادہ تعداد میں ہیں اور شدید پکڑ والے ہیں۔ سو لوگوں نے اس بات کی بہت کوشش کی کہ وہ بتا دے کہ مشرکین کی تعداد کتنی ہے لیکن اس آدمی نے (مسلسل) انکار کیا۔

۲۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: تم کتنے اونٹ ذبح کرتے ہو؟ اس آدمی نے جواباً کہا: ہر روز دس اونٹ ذبح کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ لوگ ایک ہزار کی تعداد میں ہیں۔ ہر ایک اونٹ سو کے لگ بھگ کے لئے (کافی) ہوتا ہے۔

۳۔ پھر ہمیں رات کے وقت ہلکی سی بارش محسوس ہوئی تو ہم درختوں اور ڈھالوں کی طرف بارش سے بچاؤ کرتے ہوئے چل دیے۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس رات دُعا مانگتے رہے۔ پس جب فجر طلوع ہو گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منادی فرمائی۔ اے بندگانِ خدا! نماز کا خیال کرو۔ پس لوگ درختوں اور ڈھالوں میں سے (نکل کر) آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی اور لڑائی پر ابھارا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہاڑوں کی اس سُرخ مثلث کے پاس قریش کی جماعت موجود ہے۔

۴۔ پھر جب یہ لوگ ہمارے قریب ہوئے اور ہم نے صفیں ترتیب دیں تو ان میں سے ایک آدمی سرخ رنگ کے اونٹ پر سوار مشرکین میں چل رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے علی! حمزہ کو میری طرف سے آواز دو۔ یہ مشرکین کے زیادہ قریب تھے۔ کہ یہ سرخ اونٹ والا کون شخص ہے اور یہ کیا کہہ رہا ہے؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا۔ اگر لوگوں (مشرکین) میں سے کسی

کے پاس خیر ہے تو ہو سکتا ہے کہ وہ (صاحب خیر) یہی سرخ اونٹ والا شخص ہو۔ پھر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا: یہ شخص عتبہ بن ربیعہ ہے۔ اور یہ لوگوں کو لڑائی سے منع کر رہا ہے اور انہیں یہ کہہ رہا ہے۔ اے میری قوم! میں ایسی قوم کو دیکھ رہا ہوں جو موت کی متمنی ہے اور تم ان تک اس حالت میں نہیں پہنچ سکتے کہ تم میں کوئی خیر (یعنی فتح) ہو۔ اے میری قوم! ملامت کو میرے سر باندھو اور یہ کہہ لینا۔ عتبہ بزدل ہو گیا ہے۔ حالانکہ تمہیں اس بات کا علم ہے کہ میں تم سے زیادہ بزدل نہیں ہوں۔

۵۔ پس یہ بات ابوجہل نے سُنی تو اس نے کہا۔ تُو یہ بات کہہ رہا ہے؟ اگر تمہارے سوا کوئی اور شخص یہ بات کرتا تو میں اس کو کٹوا دیتا۔ تحقیق تیرا پھیپھڑا اور پیٹ رُعب سے بھر دیا گیا ہے۔ عتبہ نے کہا۔ اے اپنی سرین کو پیلا کرنے والے! تو مجھے عار دلاتا ہے۔ عنقریب آج کے دن تو جان جائے گا کہ ہم میں سے کون زیادہ بُزدل ہے؟

۶۔ راوی کہتے ہیں پھر عتبہ اور اس کا بھائی شیبہ اور اس کا بیٹا ولید، غیرت کھاتے ہوئے سامنے آئے اور کہنے لگے۔ کون مقابل آئے گا؟ تو انصاریوں سے چھ جوان باہر نکلے تو عتبہ نے کہا۔ ہمیں ان لوگوں سے مطلب نہیں ہے۔ بلکہ ہمارے مقابل ہمارے چچا زاد، بنی عبد المطلب میں سے کوئی آئے۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اے علی! کھڑے ہو جاؤ۔ اے حمزہ! کھڑے ہو جاؤ۔ اے عبیدۃ بن الحارث! کھڑے ہو جاؤ'' پس اللہ تعالیٰ نے، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ کو ہلاک کیا اور حضرت عبیدہ بن الحارث کو زخم آ گئے۔ اور ہم نے مشرکین میں سے ستر کو قتل کیا اور ستر کو قیدی بنایا۔

۷۔ راوی کہتے ہیں: پھر انصار میں سے ایک پستہ قد آدمی عباس کو قید کر کے لائے۔ عباس کہنے لگے۔ بلاشبہ، بخدا! مجھے اس انصاری نے قید نہیں کیا۔ بلکہ مجھے ایک گنجے آدمی نے جو بہت خوبصورت چہرے والا تھا۔ قید کیا ہے اور وہ سفید و سیاہ داغ والے گھوڑے پر سوار تھا۔ میں اس آدمی کو (آپ کے) لشکر میں نہیں دیکھ رہا۔ انصاری نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے ہی اس کو قیدی بنایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری سے کہا: خاموش ہو جاؤ۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے معزز فرشتہ کے ذریعہ تمہاری تائید کی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بنو عبد المطلب میں سے عباس، عقیل اور نوفل بن الحارث قیدی بنائے گئے۔

(۳۷۸۳۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَصَبْتُ سَيْفًا يَوْمَ بَدْرٍ فَأَعْجَبَنِي ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، هَبْهُ لِي ، فَنَزَلَتْ : ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنْفَالِ﴾ الآيَةَ.

(مسلم ۳۴۔ احمد ۱۸۱)

(۳۷۸۳۵) حضرت مصعب بن سعد، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے بدر کے دن ایک تلوار ملی تو وہ مجھے پسند آئی۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ مجھے ہدیۃً دے دیجئے۔ تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنْفَالِ﴾.

(۳۷۸۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ أَبَا جَهْلٍ هُوَ الَّذِي اسْتَفْتَحَ يَوْمَ بَدْرٍ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ أَيُّنَا كَانَ أَفْجَرَ بِكَ ، وَأَقْطَعَ لِرَحِمِهِ ، فَأَحِنْهُ الْيَوْمَ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿إِنْ تَسْتَفْتِحُوا ، فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ﴾.

(۳۷۸۳۶) حضرت زہری: سے روایت ہے کہ ابوجہل ہی نے بدر کے دن فتح کا مطالبہ کیا تھا اور کہا تھا۔ اے اللہ! ہم میں سے جو

زیادہ گناہ گار اور زیادہ قطع رحمی کرنے والا ہے تو اس کو آج (بدر) کے دن ہلاک کر دے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔ ﴿إِنْ تَسْتَفْتِحُوا ، فَقَدْ جَاءَ كُمُ الْفَتْحُ﴾.

(٣٧٨٣٧) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ ، قَالَ :نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ :لَيْسَ لأَحَدٍ مِنَ الْقَوْمِ ، يَعْنِي أَمَانًا إِلاَّ أَبَا الْبَخْتَرِى ، فَمَنْ كَانَ أَسَرَهُ فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهُ ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَّنَهُ ، فَوَجَدُوهُ قَدْ قُتِلَ.

(۳۷۸۳۷) حضرت عیزار بن حُریث بیان کرتے ہیں کہ بدر کے دن رسول اللہ ﷺ کے منادی نے ندا کی۔ لوگوں (مشرکین) میں سے کسی کو بھی سوائے ابوالبختری کے۔ امن نہیں حاصل ہے۔ پس جس کسی نے ابوالبختری کو قید کیا ہے وہ اس کو رہا کر دے۔ کیونکہ رسولِ خدا ﷺ نے ان کو امان دیا ہے۔ پھر لوگوں نے ان کو مقتول پایا۔

(٣٧٨٣٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْوَاسِطِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ ، قَالَ . سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يُقْسِمُ :لَنَزَلَتْ هَؤُلاَءِ الآيَاتُ فِي هَؤُلاَءِ الرَّهْطِ السِّتَّةِ يَوْمَ بَدْرٍ :عَلِيٌّ ، وَحَمْزَةَ ، وَعُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ ، وَعُتْبَةَ ، وَشَيْبَةَ ابْنَيْ رَبِيعَةَ ، وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ :﴿هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ﴾.

(بخاری ۳۹۶۸۔ مسلم ۳۴)

(۳۷۸۳۸) حضرت قیس بن عباد سے روایت ہے کہ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو قسم کھا کر کہتے سُنا کہ یہ (آئندہ) آیات بدر کے دن ان چھ افراد کے بارے میں نازل ہوئی ہیں۔ علی رضی اللہ عنہ، حمزہ رضی اللہ عنہ اور عبیدہ بن الحارث رضی اللہ عنہ، اور عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ۔ (آیات یہ ہیں) ﴿هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ﴾.

(٣٧٨٣٩) حَدَّثَنَا قُرَادٌ أَبُو نُوحٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ الْعِجْلِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ أَبُو زُمَيْلٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، قَالَ :لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ، نَظَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَصْحَابِهِ ، وَهُمْ ثَلاَثُ مِئَةٍ وَنَيِّفٌ ، وَنَظَرَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ فَإِذَا هُمْ أَلْفٌ وَزِيَادَةٌ ، فَاسْتَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ ، ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ ، وَعَلَيْهِ رِدَاؤُهُ وَإِزَارُهُ ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ أَيْنَ مَا وَعَدْتَنِي ، اللَّهُمَّ إِنْ تُهْلِكْ هَذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ أَهْلِ الإِسْلاَمِ لاَ تُعْبَدْ فِي الأَرْضِ أَبَدًا ، قَالَ :فَمَا زَالَ يَسْتَغِيثُ رَبَّهُ وَيَدْعُوهُ حَتَّى سَقَطَ رِدَاؤُهُ ، فَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ :فَأَخَذَ رِدَائَهُ فَرَدَّاهُ ، ثُمَّ الْتَزَمَهُ مِنْ وَرَائِهِ ، ثُمَّ قَالَ :يَا نَبِيَّ اللهِ ، كَفَاكَ مُنَاشَدَتَكَ رَبَّكَ ، فَإِنَّهُ سَيُنْجِزُ لَكَ مَا وَعَدَكَ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلاَئِكَةِ مُرْدِفِينَ﴾ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَئِذٍ وَالْتَقَوْا ، هَزَمَ اللَّهُ الْمُشْرِكِينَ فَقُتِلَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ رَجُلا ، وَأُسِرَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ رَجُلا ، فَاسْتَشَارَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، وَعَلِيًّا ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :يَا نَبِيَّ اللهِ ، هَؤُلاَءِ بَنُو الْعَمِّ وَالْعَشِيرَةِ وَالإِخْوَانِ ، فَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُمُ

الْفِدْيَةَ ، فَيَكُونُ مَا أَخَذْنَا مِنْهُمْ قُوَّةً عَلَى الْكُفَّارِ ، وَعَسَى اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُمْ فَيَكُونُوا لَنَا عَضُدًا.

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا تَرَى يَا ابْنَ الْخَطَّابِ ؟ قُلْتُ :وَاللهِ مَا أَرَى الَّذِي رَأَى أَبُو بَكْرٍ ، وَلَكِنْ أَرَى أَنْ تُمَكِّنَنِي مِنْ فُلَانٍ ، قَرِيبًا لِعُمَرَ ، فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ ، وَتُمَكِّنَ عَلِيًّا مِنْ عَقِيلٍ فَيَضْرِبَ عُنُقَهُ ، وَتُمَكِّنَ حَمْزَةَ مِنْ أَخِيهِ فُلَانٍ فَيَضْرِبَ عُنُقَهُ ، حَتَّى يَعْلَمَ اللَّهُ أَنَّهُ لَيْسَ فِي قُلُوبِنَا هَوَادَةٌ لِلْمُشْرِكِينَ ، هَؤُلَاءِ صَنَادِيدُهُمْ ، وَأَئِمَّتُهُمْ ، وَقَادَتُهُمْ.

فَهَوِيَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ ، وَلَمْ يَهْوَ مَا قُلْتُ ، فَأَخَذَ مِنْهُمَ الْفِدَاءَ.

فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ ، قَالَ عُمَرُ :غَدَوْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ قَاعِدٌ ، وَأَبُو بَكْرٍ يَبْكِيَانِ ، قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ :أَخْبِرْنِي مَاذَا يُبْكِيكَ أَنْتَ وَصَاحِبُكَ ؟ فَإِنْ وَجَدْتُ بُكَاءً بَكَيْتُ ، وَإِنْ لَمْ أَجِدْ بُكَاءً تَبَاكَيْتُ لِبُكَائِكُمَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الَّذِي عَرَضَ عَلَيَّ أَصْحَابُكُمْ مِنَ الْفِدَاءِ ، لَقَدْ عُرِضَ عَلَيَّ عَذَابُكُمْ أَدْنَى مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ ، لِشَجَرَةٍ قَرِيبَةٍ ، وَأَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الأَرْضِ ، تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا﴾ إِلَى قَوْلِهِ :﴿لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ﴾ مِنَ الْفِدَاءِ ﴿عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ ثُمَّ أَحَلَّ لَهُمَ الْغَنَائِمَ.

فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ ، عُوقِبُوا بِمَا صَنَعُوا يَوْمَ بَدْرٍ مِنْ أَخْذِهِم الْفِدَاءَ ، فَقُتِلَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ ، وَفَرَّ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ ، وَهُشِّمَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ ، وَسَالَ الدَّمُ عَلَى وَجْهِهِ ، وَأَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿أَوَ لَمَّا أَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُمْ مِثْلَيْهَا قُلْتُمْ أَنَّى هَذَا ، قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِكُمْ ، إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ ، بِأَخْذِكُمُ الْفِدَاءَ.

(۳۷۸۳۹) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب بدر کا دن تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف دیکھا۔ تو وہ تین سو سے کچھ زیادہ تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کو دیکھا تو وہ ایک ہزار سے کچھ زیادہ تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا رُخ مبارک قبلہ کی جانب کر لیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلا دیے۔ اور (اس وقت) آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر اور ازار بند تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا۔ اے اللہ! آپ نے جو مجھ سے وعدہ کیا ہے وہ کہاں ہے؟ اے اللہ! اگر اہل اسلام میں سے یہ جماعت ہلاک ہوگئی تو (پھر) آپ کی اس دھرتی پر کبھی عبادت نہیں کی جائے گی۔ راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل اپنے رب سے مدد طلب کرتے رہے اور اللہ سے دعا کرتے رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر مبارک گرگئی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر پکڑ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو (دوبارہ) چادر پہنائی۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سے ساتھ لگ گئے پھر کہا: اے پیغمبر خدا! آپ نے اپنے پروردگار سے جو مطالبہ کرلیا ہے کافی ہے۔ آپ کا پروردگار عنقریب آپ کے ساتھ کئے ہوئے وعدہ کو پورا کردے گا۔

پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ﴿إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ﴾.

۲۔ پھر جب یہ دن (بدر کا) آیا اور باہم آمنا سامنا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو شکست دی پس ان میں سے ستر آدمیوں کو قتل کیا گیا اور ستر آدمیوں کو ان میں سے قیدی بنایا گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا۔ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ اے پیغمبر خدا ﷺ! یہ (قیدی) لوگ (ہمارے) چچا زاد، قوم اور بھائیوں میں سے ہیں۔ میری رائے یہ ہے کہ آپ ان سے فدیہ لے لیں۔ پس ان سے ہم جو (فدیہ) لیں گے وہ کفار پر قوت ہوگا اور ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے دے تو یہ لوگ ہمارے لئے دست و بازو بن جائیں گے۔

۳۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے خطاب کے بیٹے! تمہاری کیا رائے ہے؟ میں نے عرض کیا۔ بخدا! میری رائے وہ نہیں ہے جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی رائے ہے۔ لیکن میری رائے یہ ہے کہ آپ فلاں شخص، عمر رضی اللہ عنہ کا رشتہ دار، کو میرے حوالہ کر دیں تا کہ میں اس کی گردن مار ڈالوں۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالہ عقیل کو کریں تا کہ وہ اس کی گردن اڑا دیں۔ تا کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہو جائے کہ ہمارے دلوں میں مشرکین کے لئے کوئی رحم دلی نہیں ہے۔ یہ لوگ مشرکین کے سرغنہ، لیڈر اور راہنما ہیں۔

۴۔ جو بات حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پیش فرمائی تھی وہ آپ ﷺ کو پسند آ گئی اور جو بات میں نے عرض کی تھی۔ آپ ﷺ کو وہ پسند نہ آئی اور آپ ﷺ نے مشرکین سے فدیہ وصول کر لیا۔

۵۔ پھر اگلا دن ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ تو میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں صبح کے وقت حاضر ہوا تو آپ ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ دونوں بیٹھے ہوئے رو رہے تھے۔ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! مجھے بتایئے! آپ کو اور آپ کے ساتھی کو کیا چیز رُلا رہی ہے؟ اگر مجھے رونے کی بات معلوم ہوئی تو میں بھی روؤں گا وگرنہ آپ دونوں کے رونے کی وجہ سے میں بتکلف ہی رولوں گا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے ساتھیوں نے جو فدیہ کے بارے میں میرے سامنے رائے پیش کی تو تحقیق مجھے اس درخت (قریب میں موجود درخت کی طرف اشارہ فرمایا) سے بھی قریب تمہارا عذاب پیش کیا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔ ﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ ، تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا﴾ سے لے کر ﴿لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ﴾ یعنی فدیہ ﴿عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ پھر صحابہ رضی اللہ عنہم کے لئے غنیمتوں کو حلال کر دیا گیا۔

۶۔ پھر جب اگلے سال احد کا دن آیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بدر کے دن جو فدیہ لیا تھا اس کا صحابہ رضی اللہ عنہم کو بدلہ دیا گیا۔ پس صحابہ رضی اللہ عنہم میں ستر شہید ہوئے اور نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم بھاگ گئے اور آپ ﷺ کے سامنے والی رُباعی ٹوٹ گئی اور آپ ﷺ کے سر مبارک پر موجود خود ٹوٹ گئی اور خون آپ ﷺ کے رُخ مبارک پر بہہ پڑا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ﴿أَوَلَمَّا أَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُمْ مِثْلَيْهَا قُلْتُمْ أَنَّى هَذَا ، قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِكُمْ ، إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ یعنی فدیہ لے کر۔

(۳۷۸٤۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رُقَيَّةَ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَتْ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَدْرٍ ، وَهِيَ امْرَأَةُ عُثْمَانَ، فَتَخَلَّفَ عُثْمَان، وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ يَوْمَئِذٍ ، فَبَيْنَمَا هُمْ يَدْفِنُونَهَا إِذْ سَمِعَ عُثْمَانُ تَكْبِيرًا ، فَقَالَ :يَا أُسَامَةُ ، انْظُرْ مَا هَذَا التَّكْبِيرُ؟ فَنَظَرَ، فَإِذَا هُوَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ عَلَى نَاقَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَدْعَاءِ ، يُبَشِّرُ بِقَتْلِ أَهْلِ بَدْرٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ، فَقَالَ الْمُنَافِقُونَ :لاَ وَاللهِ مَا هَذَا بِشَيْءٍ ، مَا هَذَا إِلاَّ الْبَاطِلُ ، حَتَّى جِيءَ بِهِمْ مُصَفَّدِينَ مُغَلَّلِينَ.

(حاکم ۲۱۷- بیہقی ۱۷۴)

(۳۷۸۴۰) حضرت ہشام، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رقیہ بنتِ رسول اللہ ﷺ وفات پا گئیں۔ اور آپ ﷺ بدر کی طرف نکلے ہوئے تھے۔ یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں۔ پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اس دن پیچھے رہ گئے۔ پھر جب یہ لوگ حضرت زید رضی اللہ عنہ کو دفن کر رہے تھے تو اس دوران حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تکبیر کی آواز سُنی۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اسامہ! یہ تکبیر کی آواز کیسی؟ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا وہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ تھے جو رسول اللہ ﷺ کی جدعاء (ناک کٹی) اونٹنی پر سوار تھے اور اہل بدر مشرکوں کی ہلاکت کی بشارت دے رہے تھے۔ (اس پر) منافقین نے کہا: بخدا! یہ کوئی (معتبر) بات نہیں ہے۔ یہ محض جھوٹ ہے۔ یہاں تک کہ مشرکین کو مقید کر کے اور خوب کس کر لایا گیا۔

(۳۷۸٤۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ ، قَالَ :أُسِرَ يَوْمَ بَدْرٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ سَبْعُونَ رَجُلاً ، وَقُتِلَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ ، فَجَمَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الأَنْصَارَ فَخَيَّرَهُمْ ، فَقَالَ :مَا شِئْتُمْ ، إِنْ شِئْتُمُ اقْتُلُوهُمْ ، وَيُقْتَلُ مِنْكُمْ عِدَّتُهُمْ ، وَإِنْ شِئْتُمْ أَخَذْتُمْ فِدَائَهُمْ ، فَتَقَوَّيْتُمْ بِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، نَأْخُذُ الْفِدَاءَ نَتَقَوَّى بِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَيُقْتَلُ مِنَّا عِدَّتُهُمْ ، قَالَ : فَقُتِلَ مِنْهُمْ عِدَّتُهُمْ يَوْمَ أُحُدٍ. (عبدالرزاق ۹۴۰۲)

(۳۷۸۴۱) حضرت عبیدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بدر کے دن مشرکین میں سے ستر افراد قید کئے گئے اور ستر مشرکین قتل کئے گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے انصار کو جمع فرمایا اور ان کو (قیدیوں کے بارے میں) اختیار دیا اور فرمایا۔ جو تم چاہو گے (وہی ہوگا) اگر تم چاہو گے تو تم انہیں قتل کر دو اور تم میں سے ان کی تعداد کے بقدر قتل کئے جائیں گے۔ اور اگر چاہو تو تم فدیہ لے لو۔ تاکہ تم اس کے ذریعہ راہ خدا میں تقویت پاؤ۔ انصار نے کہا۔ یا رسول اللہ ﷺ! ہم فدیہ لیتے ہیں جس کے ذریعہ ہم راہ خدا میں تقویت حاصل کریں گے اور ہم میں اس کے بقدر قتل کئے جائیں۔ راوی کہتے ہیں: پس کفار کی تعداد کے بقدر صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے یوم اُحد کو قتل ہو گئے۔

(۳۷۸٤۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ بِنَحْوِ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحِيمِ. (ترمذی ۱۵۶۷- حاکم ۱۴۰)

(۳۷۸۴۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی نبی کریم ﷺ سے عبدالرحیم کی حدیث کی طرح کی حدیث روایت کرتے ہیں۔

(۳۷۸٤۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ ، قَالَ :كَانَ أَبُو بَكْرٍ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ عَلَى الْعَرِيشِ ، قَالَ :فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو ، يَقُولُ :اللَّهُمَّ انْصُرْ هَذِهِ الْعِصَابَةَ ، فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تَفْعَلْ لَمْ تُعْبَدْ فِي الأَرْضِ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :بَعْضَ مُنَاشَدَتِكَ رَبَّكَ ، فَوَاللهِ لَيُنْجِزَنَّ لَكَ الَّذِي وَعَدَكَ.

(۳۷۸۴۳) حضرت زید بن یثیع سے روایت ہے کہ بدر کے دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چھپر پر تھے۔ راوی کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگنی شروع کی اور فرمایا: ''اے اللہ! اس جماعت کی مدد فرما۔ اگر تو مدد نہیں کرے گا تو دھرتی پر تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ آپ کی اپنے رب کے ساتھ مناجات ہیں۔ بخدا! اللہ تعالیٰ ضرور بالضرور آپ کے ساتھ کیا ہوا وعدہ پورا فرمائے گا۔

(۳۷۸٤٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ ، قَالَ :قُدِمَ بِأُسَارَى بَدْرٍ ، وَسَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ آلِ عَفْرَاءَ فِي مَنَاحَتِهِمْ ، عَلَى عَوْفٍ وَمُعَوِّذٍ ابْنَيْ عَفْرَاءَ ، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُضْرَبَ عَلَيْهِنَّ الْحِجَابُ ، قَالَتْ :قُدِمَ بِالأُسَارَى فَأَتَيْتُ مَنْزِلِي ، فَإِذَا أَنَا بِسُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو فِي نَاحِيَةِ الْحُجْرَةِ ، مَجْمُوعَةً يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُ مَا مَلَكْتُ نَفْسِي أَنْ قُلْتُ :أَبَا يَزِيدَ ، أَعْطَيْتُمْ بِأَيْدِيكُمْ ، أَلاَ مُتُّمْ كِرَامًا ، قَالَتْ : فَوَاللهِ مَا نَبَّهَنِي إِلاَّ قَوْلُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ دَاخِلِ الْبَيْتِ :أَيْ سَوْدَةُ :أَعَلَى اللهِ وَعَلَى رَسُولِهِ ؟ قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، وَاللهِ إِنْ مَلَكْتُ نَفْسِي حَيْثُ رَأَيْتُ أَبَا يَزِيدَ أَنْ قُلْتُ مَا قُلْتُ. (حاکم ۲۲)

(۳۷۸۴۴) حضرت یحییٰ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بدر کے قیدیوں کو لایا گیا۔ اس وقت ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ، حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا، عفراء کے بیٹوں عوف اور معوّذ کی سوگ منانے والی عورتوں کے ساتھ آل عفراء کے ساتھ تشریف فرما تھیں۔ یہ عورتوں پر حجاب کا حکم اترنے سے پہلے کا واقعہ ہے۔ سودہ کہتی ہیں: قیدیوں کو لایا گیا۔ تو میں اپنے گھر کی طرف آئی تو مجھے اچانک، حجرہ کے کونے میں سہیل بن عمرو دکھائی دیا درانحالیکہ اس کے دونوں ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ جمع (باندھے) کیے ہوئے تھے۔ پس جب میں نے اس کو دیکھا۔ تو میرا خود پر قابو نہ رہا اور میں نے کہہ دیا۔ ابو یزید! تم نے اپنے ہاتھوں سے (اپنا آپ) حوالہ کر دیا ہے۔ تم لوگ عزت کی موت کیوں نہ مر گئے۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ بخدا! مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گھر سے آنے والی آواز کے سوا کسی نے تنبیہ نہیں کی۔ کہ ''اے سودہ! کیا اللہ اور اس کے رسول سے بھی اُوپر؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ بخدا! جب میں نے ابو یزید کو دیکھا تو میرا خود پر قابو نہ رہا کہ جو میں نے کہنا تھا وہ میں نے کہہ دیا۔

(۳۷۸٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا تَقُولُونَ فِي هَؤُلاَءِ الأُسَارَى ؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ :يَا رَسُولَ

اللهِ ، قَوْمُكَ وَأَصْلُكَ ، اسْتَبْقِهِمْ وَاسْتَتِبْهُمْ ، لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ، وَقَالَ عُمَرُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، كَذَّبُوكَ وَأَخْرَجُوكَ ، قَدِّمْهُمْ نَضْرِبْ أَعْنَاقَهُمْ ، وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَنْتَ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْحَطَبِ ، فَأَضْرِمَ الْوَادِيَ عَلَيْهِمْ نَارًا ، ثُمَّ أَلْقِهِمْ فِيهِ ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ :قَطَعَ اللَّهُ رَحِمَكَ ، قَالَ ، فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ ، ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ.

فَقَالَ أُنَاسٌ :يَأْخُذُ بِقَوْلِ أَبِي بَكْرٍ ، وَقَالَ أُنَاسٌ :يَأْخُذُ بِقَوْلِ عُمَرَ ، وَقَالَ أُنَاسٌ :يَأْخُذُ بِقَوْلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ ، ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :إِنَّ اللَّهَ لَيُلَيِّنُ قُلُوبَ رِجَالٍ فِيهِ ، حَتَّى تَكُونَ أَلْيَنَ مِنَ اللَّبَنِ ، وَإِنَّ اللَّهَ لَيُشَدِّدُ قُلُوبَ رِجَالٍ فِيهِ ، حَتَّى تَكُونَ أَشَدَّ مِنَ الْحِجَارَةِ ، وَإِنَّ مَثَلَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَثَلُ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :(فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي ، وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ) وَإِنَّ مَثَلَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ كَمَثَلِ عِيسَى ، قَالَ :﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ ، وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ وَإِنَّ مَثَلَكَ يَا عُمَرُ مَثَلُ مُوسَى، قَالَ ﴿رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَى أَمْوَالِهِمْ، وَاشْدُدْ عَلَى قُلُوبِهِمْ، فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّى يَرَوُا الْعَذَابَ الأَلِيمَ﴾ وَإِنَّ مَثَلَكَ يَا عُمَرُ مَثَلُ نُوحٍ ، قَالَ :﴿رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا﴾ أَنْتُمْ عَالَةٌ فَلَا يَنْفَلِتَنَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلَّا بِفِدَاءٍ ، أَوْ ضَرْبَةِ عُنُقٍ.

فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِلَّا سُهَيْلَ بْنَ بَيْضَاءَ ، فَإِنِّي قَدْ سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ الإِسْلَامَ ، قَالَ :فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَمَا رَأَيْتُنِي فِي يَوْمٍ أَخْوَفَ أَنْ تَقَعَ عَلَيَّ حِجَارَةٌ مِنَ السَّمَاءِ مِنِّي فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ ، حَتَّى قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِلَّا سُهَيْلَ بْنَ بَيْضَاءَ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ :﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الأَرْضِ﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ.

(۳۷۸۴۵) حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ جب بدر کا دن تھا تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: تم لوگوں کی اسیران بدر کے بارے میں کیا رائے ہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ ﷺ! (یہ لوگ) آپ کی قوم وقبیلہ کے ہیں۔ آپ ان کی بقاء اور ان کی توبہ کے طلب گار رہیے۔ شاید کہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف رجوع کر لے (یعنی ہدایت دے دے)۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ ﷺ! ان لوگوں نے آپ کی تکذیب کی اور انہوں نے آپ کو (شہر سے) باہر نکالا۔ انہیں آگے کریں تا کہ ہم ان کی گردن زنی کریں۔ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ایسی وادی میں ہیں جہاں لکڑیاں بہت زیادہ ہیں۔ پس آپ ان پر اس وادی کو آگ سے دہکا دیں پھر آپ انہیں اس دہکتی آگ میں ڈال دیں۔ (اس پر) عباس نے کہا۔ اللہ تیرے رشتہ کو کاٹ دے۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو کوئی جواب نہیں دیا پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور اندر چلے گئے۔ لوگوں نے کہنا شروع کیا۔ آپ ﷺ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا قول لیں گے اور (بعض) لوگوں نے کہا: آپ ﷺ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول لیں گے۔ اور (بعض) لوگوں نے کہا۔ آپ ﷺ حضرت عبداللہ بن

رواحہ کا قول لیں گے۔ پھر نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ نے فرمایا:

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ان (قیدیوں) کے بارے بعض مردوں کے دلوں کو نرم کر دیا ہے۔ یہاں تک وہ دودھ سے بھی زیادہ نرم ہو گئے ہیں۔ اور کچھ لوگوں کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں سخت کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ وہ پتھر سے بھی زیادہ سخت ہو گئے ہیں اور اے ابوبکر! تیری مثال تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح ہے۔ انہوں نے کہا تھا۔ ﴿فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي ، وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾.

اور تیری مثال۔ اے ابوبکر! حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح ہے۔ انہوں نے کہا تھا۔ ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ ، وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾.

اور تیری مثال، اے عمر رضی اللہ عنہ! موسیٰ علیہ السلام کی طرح ہے۔ انہوں نے کہا تھا۔ ﴿رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَى أَمْوَالِهِمْ ، وَاشْدُدْ عَلَى قُلُوبِهِمْ ، فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّى يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ﴾

اور اے عمر! تیری مثال حضرت نوح علیہ السلام کی طرح ہے انہوں نے کہا تھا۔ ﴿رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا﴾.

تم لوگ (اس وقت) مفلس ہو پس ان میں سے کوئی بھی رہائی نہیں پائے گا۔ مگر فدیہ کے ساتھ یا گردن مارنے کے ساتھ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! سہیل بن بیضاء کو مستثنیٰ کر دیجئے کیونکہ میں نے اس کو اسلام کا ذکر کرتے ہوئے سُنا ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: آپ ﷺ نے سکوت اختیار فرمالیا۔ ''پس مجھے اس دن سے زیادہ کسی دن یہ خوف لاحق نہیں ہوا کہ (کہیں) مجھ پر آسمان سے پتھر (نہ) گر پڑیں۔'' یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔ سہیل بن بیضاء کو استثناء ہے۔ (اس پر) اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ﴾ آخر آیت تک۔

(٣٧٨٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ: لَمْ يَقْتُلْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ صَبْرًا، إِلَّا عُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ. (ابوداؤد ٢٦٧٩۔ بيهقى ٦٤)

(۳۷۸۴۶) حضرت حکم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کے دن قید کر کے صرف عقبہ بن ابی مُعیط کو قتل کیا۔

(٣٧٨٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْتُلْ يَوْمَ بَدْرٍ صَبْرًا إِلَّا ثَلَاثَةً : عُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ ، وَالنَّضْرَ بْنَ الْحَارِثِ ، وَطُعَيْمَةَ بْنَ عَدِيٍّ ، وَكَانَ النَّضْرُ أَسَرَهُ الْمِقْدَادُ.

(۳۷۸۴۷) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن تین آدمیوں کو قید کر کے قتل فرمایا۔ عقبہ بن

ابی معیط، نضر بن الحارث اور طعیمہ بن عدی کو۔ اور نضر بن حارث کو مقداد رضی اللہ نے قید کیا تھا۔

۳۷۸٤۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَجُلاً أَسَرَ أُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ ، فَرَآهُ بِلاَلٌ فَقَتَلَهُ.

(۳۷۸۴۸) حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے امیہ بن خلف کو قید کرلیا۔ پھر اس کو حضرت بلال رضی اللہ نے دیکھا تو قتل کر دیا۔

۳۷۸٤۹) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :حدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ يَنْظُرُ مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ ؟ قَالَ :فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ ، قَالَ :أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ ، فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ ، قَالَ :وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ ، أَوْ : رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ. (بخاری ۳۹۶۲۔ مسلم ۱۱۸)

(۳۷۸۴۹) حضرت سلیمان تیمی بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ نے انہیں بیان کیا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابو جہل کے ساتھ جو کچھ ہوا ہے اس کو کون دیکھے گا؟ راوی کہتے ہیں: حضرت ابن مسعود رضی اللہ چل دیئے تو انہوں نے اس کو اس حالت میں پایا کہ اس کو عفراء کے دو بیٹوں نے ایسا مارا تھا کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا تھا۔ ابن مسعود رضی اللہ نے کہا۔ تو ابو جہل ہے۔ اور آپ رضی اللہ نے اس کی داڑھی کو پکڑا۔ میں ان لوگوں میں سب سے بلند ہوں جنھیں تم نے قتل کیا ہے۔

۳۷۸۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :أَقْعَصَ أَبَا جَهْلٍ ابْنَا عَفْرَاءَ ، وَذَفَّفَ عَلَيْهِ ابْنُ مَسْعُودٍ.

(۳۷۸۵۰) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ابو جہل پر موت اتارنے والی ضرب تو عفراء کے دو بیٹوں نے لگائی اور اس کو (آخری طور پر) ابن مسعود رضی اللہ نے موت کے گھاٹ اتارا۔

۳۷۸۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ :قَالَ أَصْحَابُ أَبِي جَهْلٍ لأَبِي جَهْلٍ وَهُوَ يَسِيرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ :أَرَأَيْتَ مَسِيرَكَ إِلَى مُحَمَّدٍ ؟ أَتَعْلَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، وَلَكِنْ مَتَى كُنَّا تَبَعًا لِعَبْدِ مَنَافٍ ؟.

(۳۷۸۵۱) حضرت ثابت رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ ابو جہل کے ساتھیوں نے ابو جہل سے کہا۔ جبکہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بدر کے دن چل رہا تھا۔ محمد کی طرف اپنے جانے کا ہمیں بھی بتاؤ۔ کیا تم جانتے ہو کہ وہ نبی ہیں؟ ابو جہل نے کہا: ہاں! لیکن ہم عبد مناف کے پیرو کب سے ہیں؟

۳۷۸۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبِي ، وَإِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ : انْتَهَيْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَوْمَ بَدْرٍ ، وَقَدْ ضُرِبَتْ رِجْلُهُ وَهُوَ صَرِيعٌ ، وَهُوَ يَذُبُّ النَّاسَ عَنْهُ بِسَيْفِهِ ، فَقُلْتُ :

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَخْزَاكَ يَا عَدُوَّ اللهِ ، قَالَ : هَلْ هُوَ إِلاَّ رَجُلٌ قَتَلَهُ قَوْمُهُ ، قَالَ : فَجَعَلْتُ أَتَنَاوَلُهُ بِسَيْفٍ لِي غَيْرِ طَائِلٍ ، فَأَصَبْتُ يَدَهُ ، فَنَدَرَ سَيْفُهُ ، فَأَخَذْتُهُ فَضَرَبْتُهُ بِهِ حَتَّى بَرَدَ ، ثُمَّ خَرَجْتُ حَتَّى أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّمَا أُقَلُّ مِنَ الأَرْضِ ، يَعْنِي مِنَ السُّرْعَةِ ، فَأَخْبَرْتُهُ ، فَقَالَ : آللَّهِ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ فَرَدَّدَهَا عَلَيَّ ثَلاَثًا ، فَخَرَجَ يَمْشِي مَعِي حَتَّى قَامَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَخْزَاكَ يَا عَدُوَّ اللهِ ، هَذَا كَانَ فِرْعَوْنَ هَذِهِ الأُمَّةِ.

قَالَ وَكِيعٌ : زَادَ فِيهِ أَبِي ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : فَنَفَّلَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْفَهُ.

(۳۷۸۵۲) حضرت عبداللہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں بدر والے دن ابو جہل کے پاس پہنچا جبکہ اس کے پاؤں پر ضرب لگی ہوئی تھی اور وہ نیم مردہ حالت میں تھا اور وہ خود سے لوگوں کو اپنی تلوار کے ذریعہ سے ہٹا رہا تھا۔ میں نے کہا۔ اے دشمنِ خدا! تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے تجھے رسوا کیا ہے۔ کہا: کہ وہ ایسا شخص ہے جس کو اس کی قوم نے قتل کیا ہے۔ عبداللہ کہتے ہیں۔ پس میں نے اس کو اپنی چھوٹی سی تلوار سے لینا شروع کیا اور میں اس کے ہاتھ تک پہنچ گیا تو اس کی تلوار گر گئی۔ میں نے وہ تلوار پکڑ لی اور ابو جہل کو اسی تلوار کے ذریعہ سے مارا یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا۔ پھر میں (وہاں سے) نکلا اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں (اس طرح) حاضر ہوا گویا کہ مجھے زمین سے اٹھایا گیا ہے (یعنی تیزی سے گیا) اور میں نے آپ ﷺ کو خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا واقعی ہی؟ الذی لا الہ الا ھو؟ یہ بات آپ ﷺ نے مجھ پر تین مرتبہ دہرائی پھر آپ ﷺ میرے ہمراہ چلتے ہوئے باہر تشریف لائے یہاں تک کہ آپ ﷺ اس پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے دشمنِ خدا! تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے تجھے رسوا کیا۔ یہ شخص اس امت کا فرعون تھا۔ حضرت وکیع کہتے ہیں۔ میرے والد نے بواسطہ ابو اسحاق از ابو عبیدہ یہ اضافہ کیا ہے کہ عبداللہ کہتے ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس کی تلوار عطا فرمائی۔

(۳۷۸۵۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَقَدْ قُلِّلُوا فِي أَعْيُنِنَا يَوْمَ بَدْرٍ ، حَتَّى قُلْتُ لِصَاحِبٍ لِي إِلَى جَنْبِي : كَمْ تَرَاهُمْ ؟ تَرَاهُمْ سَبْعِينَ . قَالَ : أُرَاهُمْ مِئَةً ، حَتَّى أَخَذْنَا مِنْهُمْ رَجُلاً فَسَأَلْنَاهُ ، فَقَالَ : كُنَّا أَلْفًا.

(۳۷۸۵۳) حضرت ابو عبیدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ البتہ تحقیق ہماری آنکھوں میں بدر کے دن (کفار کو) کم مقدار میں ظاہر کیا گیا یہاں تک کہ میں نے اپنے پہلو میں موجود ایک صاحب سے پوچھا: تمہارے خیال میں یہ کتنے ہیں؟ تمہارے خیال میں یہ ستر ہوں گے۔ اس نے جواب دیا۔ میرے خیال میں یہ ایک سو کی تعداد میں ہیں یہاں تک کہ ہم نے ان میں سے ایک آدمی پکڑا اور ہم نے اس سے پوچھا۔ تو اس نے بتایا۔ کہ ہم ایک ہزار کی تعداد میں ہیں۔

(۳۷۸۵٤) حَدَّثَنَا شَاذَانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : قُتِلَ

يَوْمَ بَدْرٍ خَمْسَةُ رِجَالٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ ، مِنْ قُرَيْشٍ ؛ مِهْجَعٌ مَوْلَى عُمَرَ ، يَحْمِلُ يَقُولُ : أَنَا مِهْجَعٌ ، وَإِلَى رَبِّي أَجْزَعُ ، وَقُتِلَ ذُو الشِّمَالَيْنِ ، وَابْنُ بَيْضَاءَ ، وَعُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ ، وَعَامِرُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ.

(۳۷۸۵۴) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ کہتے ہیں، بدر کے دن قریش میں سے پانچ مہاجرین قتل ہوئے حضرت عمر کے آزاد کردہ غلام مجع ۔ یہ صاحب یہ کہتے ہوئے حملہ آور ہوئے۔ میں مجع ہوں اور اپنے رب کی طرف ہی ڈرتے ہوئے لپکتا ہوں۔ اور ذوالشمالین ، ابن بیضاء ، عبیدہ بن حارث اور عامر بن ابی وقاص قتل ہوئے۔

٣٧٨٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ثَابِتٌ ، قَالَ : إِنَّ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الْحَرْبَةَ يَوْمَ بَدْرٍ ، وَلاَ يُؤْتَى بِأَسِيرٍ إِلاَّ أَوْجَرَهَا إِيَّاهُ ، قَالَ : فَلَمَّا أُخِذَ الْعَبَّاسُ ، قَالَ لآخِذِهِ : أَتَدْرِي مَنْ أَنَا ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : أَنَا عَمُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلاَ تَذْهَبْ بِي إِلَى عُمَرَ ، قَالَ : فَأَمْسَكَهُ ، وَأُخِذَ عَقِيلٌ ، وَقَالَ لآخِذِهِ : تَدْرِي مَنْ أَنَا ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : أَنَا ابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَأَمْسَكَ النَّاسُ.

(۳۷۸۵۵) حضرت ثابت کہتے ہیں کہ بدر کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک نیزہ تھا۔ جب بھی کوئی قیدی لایا جاتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ نیزہ اس کے منہ میں مارتے۔ راوی کہتے ہیں: جب عباس کو پکڑا گیا تو انہوں نے اپنے پکڑنے والے سے کہا۔ تم مجھے جانتے ہو؟ اس آدمی نے جواب دیا۔ نہیں! عباس نے کہا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا ہوں۔ پس تم مجھے عمر کے پاس نہ لے کر جاؤ۔ راوی کہتے ہیں: وہ آدمی رک گیا۔ پھر عقیل کو پکڑا گیا تو انہوں نے اپنے پکڑنے والے سے کہا۔ تم مجھے جانتے ہو؟ اس نے جواب دیا: نہیں! عقیل نے کہا۔ میں رسول اللہ کا چچا زاد ہوں۔ راوی کہتے ہیں: پھر لوگ رک گئے۔

٣٧٨٥٦) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، يَعْنِي جَدَّهُ ، عَنْ ذِي الْجَوْشَنِ الضَّبَابِيِّ ، قَالَ : أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَنْ فَرَغَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ بِابْنِ فَرَسٍ لِي ، يُقَالُ لَهَا : الْقَرْحَاءُ ، فَقُلْتُ : يَا مُحَمَّدُ ، إِنِّي قَدْ أَتَيْتُكَ بِابْنِ الْقَرْحَاءِ لِتَتَّخِذَهُ ، قَالَ : لاَ حَاجَةَ لِي فِيهِ ، وَإِنْ أَرَدْتَ أَنْ أُقِيضَكَ بِهِ الْمُخْتَارَةَ مِنْ دُرُوعِ بَدْرٍ فَعَلْتُ ، قُلْتُ : مَا كُنْتُ أُقِيضُكَ الْيَوْمَ بِغُرَّةٍ لاَ حَاجَةَ لِي فِيهِ ، ثُمَّ قَالَ : يَا ذَا الْجَوْشَنِ ، أَلاَ تُسْلِمُ فَتَكُونَ مِنْ أَوَّلِ هَذَا الأَمْرِ ، قُلْتُ : لاَ ، قَالَ : وَلِمَ ؟ قُلْتُ : إِنِّي رَأَيْتُ قَوْمَكَ وَلِعُوا بِكَ ، قَالَ : فَكَيْفَ مَا بَلَغَكَ عَنْ مَصَارِعِهِمْ ؟ قُلْتُ : قَدْ بَلَغَنِي ، قَالَ : فَأَنَّى يُهْدَى بِكَ ؟ قُلْتُ : إِنْ تَغْلِبْ عَلَى الْكَعْبَةِ وَتَقْطُنْهَا ، قَالَ : لَعَلَّكَ إِنْ عِشْتَ أَنْ تَرَى ذَلِكَ.

ثُمَّ قَالَ : يَا بِلاَلُ ، خُذْ حَقِيبَةَ الرَّجُلِ ، فَزَوِّدْهُ مِنَ الْعَجْوَةِ ، فَلَمَّا أَدْبَرْتُ ، قَالَ : أَمَا إِنَّهُ خَيْرُ فُرْسَانِ بَنِي عَامِرٍ ، قَالَ : فَوَاللهِ ، إِنِّي بِأَهْلِي بِالْغَوْرِ إِذْ أَقْبَلَ رَاكِبٌ ، فَقُلْتُ : مِنْ أَيْنَ أَنْتَ ؟ قَالَ : مِنْ مَكَّةَ ، قَالَ : قُلْتُ : مَا فَعَلَ النَّاسُ ؟ قَالَ : قَدْ وَاللهِ غَلَبَ عَلَيْهَا مُحَمَّدٌ وَقَطَنَهَا ، فَقُلْتُ : هَبِلَتْنِي أُمِّي ، لَوْ أُسْلِمُ يَوْمَئِذٍ ، ثُمَّ أَسْأَلُهُ

الْحِيرَةَ لأَقْطَعَنِيهَا ، قَالَ :وَاللهِ لاَ أَشْرَبُ الدَّهْرَ مِنْ كُوزٍ ، وَلاَ يَضْرِطُ الدَّهْرَ تَحْتِي بِرْذَوْنٌ. (مسند ۵۵۹)

(۳۷۸۵۶) حضرت ذی الجوشن سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں جبکہ آپ ﷺ اہل بدر سے فارغ ہو گئے تھے۔ اپنے ایک گھوڑے کے بچے کو لے کر حاضر ہوا۔ جس گھوڑے کا نام۔ القرحاء۔ تھا اور میں نے عرض کیا۔ اے محمد! میں آپ کے پاس اس قرحاء کا بچہ لے کر آیا ہوں تا کہ یہ آپ لے لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے اگر تم اس کے بدلہ میں مجھ سے بدر کی زرہ میں سے منتخب زرہ بدلہ میں لینا چاہتے ہو تو پھر میں یہ لے سکتا ہوں۔ میں نے عرض کیا۔ میں آج آپ سے اس گھوڑے کے عوض کچھ نہیں لوں گا۔ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے ذوالجوشن! کیا تم اسلام نہیں لے آئے تا کہ تم اس معاملہ (دین) کے پہلوں میں سے ہو جاؤ؟ میں نے جواب دیا: نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں؟ میں نے کہا: میں آپ کی قوم کو دیکھتا ہوں کہ وہ آپ کے درپے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں ان کے پچھاڑے ہوئے (مردوں) کے بارے میں کیسی خبر پہنچی ہے؟ میں نے کہا: وہ تو مجھے پہنچی ہی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر کب تیرے ذریعہ سے ہدایت دی جائے گی؟ میں نے کہا۔ اگر آپ کو مکہ پر غلبہ اور وہاں پر آباد ہونا میسر آ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہوسکتا ہے کہ تو اس بات کو دیکھنے تک زندہ رہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے بلال! اس آدمی کا توشہ دان پکڑو اور اس کو توشہ میں عجوہ دے دو۔ پھر جب رُخ پھیر کر مڑا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ خبردار! یہ بنو عامر کا بہترین گھڑ سوار ہے۔ راوی کہتے ہیں: بخدا! میں عوذاء مقام پر اپنے گھر والوں کے ساتھ تھا کہ ایک سوار سامنے آیا۔ میں نے پوچھا۔ تم کہاں سے آئے ہو؟ اس نے جواب دیا۔ مکہ سے میں نے پوچھا۔ (وہاں) لوگوں کا کیا ہوا؟ اس آدمی نے کہا بخدا! مکہ پر محمد کا غلبہ ہو گیا ہے اور وہ وہاں پر آباد ہو گئے ہیں۔ میں نے کہا۔ میری ماں مجھے گم پائے۔ کاش میں اس دن اسلام لے آتا۔ پھر میں ان سے حیرہ کی سلطنت بھی مانگتا تو مجھے مل جاتی۔ خدا کی قسم! میں کبھی صراحی سے نہیں پیوں گا اور میرے نیچے کبھی گھوڑا نہیں آئے گا۔

(۳۷۸۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قِيلَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ فَرَغَ مِنْ بَدْرٍ :عَلَيْكَ بِالْعِيرِ لَيْسَ دُونَهَا شَيْءٌ ، فَنَادَاهُ الْعَبَّاسُ وَهُوَ أَسِيرٌ فِي وَثَاقِهِ :لاَ يَصْلُحُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لِمَهْ ؟ قَالَ :إِنَّ اللَّهَ وَعَدَكَ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ ، وَقَدْ أَعْطَاكَ مَا وَعَدَكَ. (ترمذی ۳۰۸۰۔ احمد ۲۲۹)

(۳۷۸۵۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ ﷺ بدر سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ سے کہا گیا۔ آپ پر قافلہ لازم ہے اس کے سوا کوئی چیز نہیں۔ (یعنی قافلہ کو بھی قابو کریں) پس آپ ﷺ کو عباس نے...... وہ بیڑی میں جکڑے ہوئے تھے...... آواز دی۔ یہ درست نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا۔ کیوں؟ عباس نے کہا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے دو جماعتوں میں سے ایک کا وعدہ کیا تھا۔ سو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنا (کیا ہوا) وعدہ عطا کر دیا ہے۔

(۳۷۸۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ وَلَدِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ :كَانَ عَلَى الزُّبَيْرِ يَوْمَ بَدْرٍ عِمَامَةٌ

صَفْرَاءُ ، مُعْتَجِرًا بِهَا ، فَنَزَلَتِ الْمَلاَئِكَةُ وَعَلَيْهِمْ عَمَائِمُ صُفْرٌ.

(۳۷۸۵۸) حضرت زبیر کی اولاد میں سے ایک آدمی روایت کرتے ہیں کہ یوم بدر میں حضرت زبیر ایک زرد رنگ عمامہ پہنے ہوئے تھے اور اس کا پلہ منہ پر لیا ہوا تھا۔ پس فرشتے بھی اس حالت میں اُترے کہ ان پر زرد رنگ کے عمامہ تھے۔

(۳۷۸۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ حَمْزَةَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ ؛ بِنَحْوٍ مِنْهُ.

(۳۷۸۵۹) حضرت زبیر سے بھی ایسی روایت ہے۔

(۳۷۸۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلَى قَلِيبِ بَدْرٍ، فَقَالَ: هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا؟ ثُمَّ قَالَ: إِنَّهُمَ الآنَ لَيَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ. (بخاری ۳۹۸۰۔ مسلم ۶۴۳)

(۳۷۸۶۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے کنویں پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: کیا تم نے اس بات کو حق پالیا جو تمہارے رب نے تم سے وعدہ کیا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ (مردے) اس وقت جو بات کہہ رہا ہوں اس کو سن رہے ہیں۔

(۳۷۸۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : لَمْ يَكُنْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ إِلاَّ فَرَسَانِ ، كَانَ عَلَى أَحَدِهِمَا الزُّبَيْرُ.

(۳۷۸۶۱) حضرت ہشام سے روایت ہے کہ یوم بدر کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دو گھوڑے تھے۔ ان میں سے ایک پر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ تھے۔

(۳۷۸۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : عُرِضْتُ أَنَا ، وَابْنُ عُمَرَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ فَاسْتُصْغِرْنَا ، وَشَهِدْنَا أُحُدًا.

(۳۷۸۶۲) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یوم بدر کو مجھے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا تو ہمیں چھوٹا سمجھا گیا اور ہم اُحد میں شریک ہوئے۔

(۳۷۸۶۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ حِينَ بَلَغَهُ إِقْبَالُ أَبِي سُفْيَانَ ، قَالَ : فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ ، ثُمَّ تَكَلَّمَ عُمَرُ ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ ، فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ : إِيَّانَا تُرِيدُ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُخِيضَهَا الْبَحْرَ لأَخَضْنَاهَا ، وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلَى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا ، قَالَ : فَنَدَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ.

قَالَ : فَانْطَلَقُوا حَتَّى نَزَلُوا بَدْرًا وَرَدَتْ عَلَيْهِمْ رَوَايَا قُرَيْشٍ ، وَفِيهِمْ غُلاَمٌ أَسْوَدُ لِبَنِي الْحَجَّاجِ ، فَأَخَذُوهُ ، فَكَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَهُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ وَأَصْحَابِهِ ، فَيَقُولُ : مَا لِي عِلْمٌ

بِأَبِي سُفْيَانَ ، وَلَكِنْ هَذَا أَبُو جَهْلٍ ، وَعُتْبَةُ ، وَشَيْبَةُ ، وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ ، فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ ضَرَبُوهُ ، فَإِذَا ضَرَبُوهُ ، قَالَ :نَعَمْ ، أَنَا أُخْبِرُكُمْ ، هَذَا أَبُو سُفْيَانَ ، فَإِذَا تَرَكُوهُ ، قَالَ :مَا لِي بِأَبِي سُفْيَانَ عِلْمٌ ، وَلَكِنْ هَذَا أَبُو جَهْلٍ ، وَعُتْبَةُ ، وَشَيْبَةُ ، وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فِي النَّاسِ ، فَإِذَا قَالَ هَذَا أَيْضًا ضَرَبُوهُ.

وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّي ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ انْصَرَفَ ، قَالَ :وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، إِنَّكُمْ لَتَضْرِبُونَهُ إِذَا صَدَقَكُمْ ، وَتَتْرُكُونَهُ إِذَا كَذَبَكُمْ ، قَالَ :وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :هَذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ ، يَضَعُ يَدَهُ عَلَى الأَرْضِ هَاهُنَا وَهَاهُنَا ، فَمَا مَاطَ أَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (مسلم ۱۴۰۳۔ ابوداؤد ۲۶۷۴)

(۳۷۸۶۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ابوسفیان کے آنے کی خبر پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ فرمایا۔ راوی کہتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اعراض کیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کلام شروع کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے (بھی) اعراض کیا۔ پھر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی مُراد ہم ہیں؟ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر آپ ہمیں گھوڑے سمندر میں ڈالنے کا حکم دیں گے تو البتہ ہم گھوڑوں کو سمندر میں ڈال دیں گے۔ اور اگر آپ ہمیں برکِ غماد تک گھوڑے دوڑانے کا حکم دیں گے تو ہم یہ بھی کریں گے۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو آمادہ فرمایا۔

۲۔ راوی کہتے ہیں۔ پس صحابہ رضی اللہ عنہم چل پڑے یہاں تک کہ وہ بدر میں جا کر اترے تو ان کے پاس قریش کے پانی بھرنے والے اونٹ آ پہنچے اور ان میں بنو حجاج کا ایک کالا غلام بھی تھا۔ پس صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان کو پکڑ لیا۔ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں سوال کیا۔ اس نے جواب دیا۔ مجھے ابوسفیان کا کوئی علم نہیں ہے لیکن یہ ابوجہل، عتبہ، شیبہ اور امیہ بن خلف (آ رہے) ہیں۔ پس یہ غلام جب یہ بات کہتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کو مارتے۔ اور جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کو مارتے تو وہ کہتا۔ ہاں! میں بتاتا ہوں۔ یہ ابوسفیان (آ رہا) ہے۔ پھر جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کو چھوڑ دیتے تو وہ پھر کہتا۔ مجھے ابو سفیان کا کوئی علم نہیں ہے لیکن یہ ابوجہل، عتبہ، شیبہ، اور امیہ بن خلف لوگوں کے ساتھ (آ رہے) ہیں۔ پھر جب وہ یہ بات کہتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پھر اس کو مارتے۔

۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے نماز ادا فرما رہے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ معاملہ دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مڑے اور فرمایا: اور جب یہ تمہارے ساتھ جھوٹ بولتا ہے تو تم اس کو چھوڑ دیتے ہو۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ فلاں کی جائے قتل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ زمین پر رکھ کر فرمایا: یہاں، یہاں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعیین کردہ جگہ سے کوئی کافر ادھر ادھر (قتل) نہیں ہوا۔

(۳۷۸٦٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَنَسٌ ، قَالَ :كُنَّا مَعَ

عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ نَتَرَائَى الْهِلاَلَ ، فَرَأَيْتُهُ وَكُنْتُ حَدِيدَ الْبَصَرِ ، فَجَعَلْتُ أَقُولُ لِعُمَرَ : مَا تَرَاهُ ؟ وَجَعَلَ عُمَرُ يَنْظُرُ وَلاَ يَرَاهُ ، فَقَالَ عُمَرُ : سَأَرَاهُ وَأَنَا مُسْتَلْقٍ عَلَى فِرَاشِي ، ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا عَنْ أَهْلِ بَدْرٍ ، قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرِى مَصَارِعَ أَهْلِ بَدْرٍ بِالأَمْسِ ، يَقُولُ : هَذَا مَصْرَعُ فُلاَنٍ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، وَهَذَا مَصْرَعُ فُلاَنٍ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، قَالَ : فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا أَخْطَأُوا تِلْكَ الْحُدُودَ يُصْرَعُونَ عَلَيْهَا.

ثُمَّ جُعِلُوا فِي بِئْرٍ ، بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ ، فَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِمْ ، فَقَالَ : يَا فُلاَنُ بْنَ فُلاَنٍ ، وَيَا فُلاَنُ بْنَ فُلاَنٍ : هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ حَقًّا ؟ فَقَالَ عُمَرُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، كَيْفَ تُكَلِّمُ أَجْسَادًا لاَ أَرْوَاحَ فِيهَا ؟ قَالَ : مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ ، غَيْرَ أَنَّهُمْ لاَ يَسْتَطِيعُونَ يَرُدُّونَ عَلَيَّ شَيْئًا. (احمد ۲۶۔ ابویعلی ۱۳۵)

(۳۷۸۶۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ، مدینہ کے درمیان چاند دیکھ رہے تھے۔ میری نظر تیز تھی۔ سو میں نے چاند دیکھ لیا۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہنا شروع کیا۔ آپ نے چاند نہیں دیکھا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیکھتے رہے لیکن انہیں نظر نہیں آیا۔ تو انہوں نے فرمایا: مجھے بھی عنقریب نظر آ جائے گا۔ میں اپنے بستر پر چت لیٹا ہوا تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں اہل بدر کے بارے میں بیان کرنا شروع کیا اور فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اہل بدر کے قتل گاہ پچھلی رات دکھا دیئے گئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انشاء اللہ یہ جگہ کل فلاں شخص کی مقتل ہوگی اور یہ جگہ انشاء اللہ فلاں شخص کی مقتل ہوگی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ قسم اس ذات کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ وہ کفار انہی حُدود پر قتل کئے گئے۔ ان سے خطاء نہیں ہوئے۔ پھر مقتولین کفار کو کنویں میں ایک دوسرے پر ڈال کر پھینک دیا گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس پہنچے۔ اور فرمایا: اے فلاں بن فلاں! اے فلاں بن فلاں! اللہ، اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تمہارے ساتھ وعدہ کیا ہے تم نے اس کو برحق پایا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ان جسموں سے کیسے کلام فرما رہے ہیں جن میں روحیں نہیں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بات میں کہہ رہا ہوں تم اس کو ان سے زیادہ نہیں سُن رہے۔ لیکن یہ بات ہے کہ وہ مجھے کوئی جواب نہیں دے سکتے۔

(٣٧٨٦٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ ، قَالَ : تَبَارَزَ عَلِيٌّ ، وَحَمْزَةُ ، وَعُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ ، وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ ، وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ ، وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ ، فَنَزَلَتْ فِيهِمْ : ﴿هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ﴾. (بخاری ۳۹۶۵۔ نسائی ۱۱۳۴۲)

(۳۷۸۶۵) حضرت قیس بن عباد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبیدہ بن الحارث رضی اللہ عنہ نے عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ کے ساتھ مبارزت کی تو ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ﴿هَذَانِ خَصْمَانِ

اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ﴾.

(٣٧٨٦٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ ، قَالَ :نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ :مَنْ أَسَرَ أُمَّ حَكِيمٍ بِنْتَ حِزَامٍ فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهَا ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَّنَهَا ، فَأَسَرَهَا رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ وَكَتَّفَهَا بِذُؤَابَتِهَا ، فَلَمَّا سَمِعَ مُنَادِيَ رَسُولِ اللهِ خَلَّى سَبِيلَهَا.

(۳۷۸۶۶) حضرت ابوالسفر سے روایت ہے کہ بدر کے دن رسول اللہ ﷺ کے منادی نے آواز دی کہ جس کسی نے ام حکیم بنت حزام کو قید کیا ہوا ہے وہ اس کو آزاد کردے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو امان دے دی ہے۔ ایک انصاری آدمی نے ان کو قید کیا تھا اور ان کے ہاتھوں کو پچھلی طرف ان کے بالوں کے ساتھ باندھا ہوا تھا۔ پس جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے منادی کو سُنا تو انہوں نے اس کو آزاد کردیا۔

(٣٧٨٦٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ : ﴿وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلاَّ مُتَحَرِّفًا لِقِتَالٍ ، أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَى فِئَةٍ﴾ نَزَلَتْ يَوْمَ بَدْرٍ ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ أَنْ يَنْحَازُوا ، وَلَوْ انْحَازُوا لَمْ يَنْحَازُوا إِلاَّ إِلَى الْمُشْرِكِينَ.

(ابو داؤد ۲۶۴۱۔ نسائی ۸۶۵۴)

(۳۷۸۶۷) حضرت ابونضرہ سے روایت ہے۔ ﴿وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلاَّ مُتَحَرِّفًا لِقِتَالٍ ، أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَى فِئَةٍ﴾ یہ آیت یوم بدر کو نازل ہوئی اور اہل ایمان کے لئے بھاگنے کی کوئی راہ نہیں تھی۔ اور اگر وہ بھاگتے تو مشرکین ہی کی طرف بھاگنا ہوتا۔

(٣٧٨٦٨) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :كَانَ ابْنُ عَمَّتِي حَارِثَةُ انْطَلَقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ ، فَانْطَلَقَ غُلاَمًا نَظَّارًا ، مَا انْطَلَقَ لِقِتَالٍ ، فَأَصَابَهُ سَهْمٌ فَقَتَلَهُ، فَجَاءَتْ عَمَّتِي أُمُّهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ :يَا رَسُولَ اللهِ ، ابْنِي حَارِثَةُ ، إِنْ يَكُ فِي الْجَنَّةِ صَبَرْتُ وَاحْتَسَبْتُ ، وَإِلاَّ فَسَتَرَى مَا أَصْنَعُ ، فَقَالَ :يَا أُمَّ حَارِثَةَ ، إِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيرَةٌ ، وَإِنَّ حَارِثَةَ فِي الْفِرْدَوْسِ الأَعْلَى. (احمد ۲۱۵۔ طبرانی ۳۲۳۴)

(۳۷۸۶۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بدر کے دن میری پھوپھی کا بیٹا حارثہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ چلا۔ اور یہ لڑکا محض دیکھنے کے لئے چلا تھا۔ یہ لڑائی کے لئے نہیں چلا تھا۔ اس کو ایک تیر لگ گیا اور اس نے اس کو قتل کردیا۔ پس اس کی والدہ جو کہ میری پھوپھی تھی۔ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میرا بیٹا حارثہ اگر تو جنت میں ہے تو میں صبر کرتی ہوں اور ثواب کی امید کرتی ہوں۔ وگرنہ آپ دیکھ لیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ام حارثہ! سُنو! جنتیں تو بہت سی ہیں۔ لیکن حارثہ فردوس اعلیٰ میں ہے۔

(٣٧٨٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ قَالَ :مَا مَنَعَنِي أَنْ أَشْهَدَ بَدْرًا إِلاَّ أَنِّي خَرَجْتُ أَنَا ، وَأَبِي حُسَيْلٌ ، قَالَ :فَأَخَذَنَا كُفَّارُ قُرَيْشٍ ، فَقَالُوا :إِنَّكُمْ

تُرِيدُونَ مُحَمَّدًا ؟ فَقُلْنَا : مَا نُرِيدُهُ ، مَا نُرِيدُ إِلاَّ الْمَدِينَةَ ، فَأَخَذُوا مِنَّا عَهْدَ اللهِ وَمِيثَاقَهُ لَنَنْصَرِفَنَّ إِلَى الْمَدِينَةِ ، وَلاَ نُقَاتِلُ مَعَهُ ، فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْنَاهُ الْخَبَرَ ، فَقَالَ : انْصَرِفَا نَفِي لَهُمْ، وَنَسْتَعِينُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ.

(۳۷۸۶۹) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری بدر میں حاضری سے یہ بات مانع ہوئی کہ میں اور ابوحسیل نکلے۔ فرماتے ہیں: تو ہمیں کفارِ قریش نے پکڑ لیا۔ اور انہوں نے کہا: تم لوگ محمد کا ارادہ رکھتے ہو؟ ہم نے کہا: ہمارا ارادہ محمد کی طرف (جانے کا) نہیں ہے۔ ہمارا ارادہ تو صرف مدینہ (میں جانے کا) ہے۔ اس پر کفار نے ہم سے خدا کا عہد و پیمان لیا کہ ہم ضرور بالضرور مدینہ کی طرف جائیں گے اور ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ قتال نہیں کریں گے۔ پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتلائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں چلے جاؤ۔ ہم ان کے لئے بہت ہیں۔ ہم ان کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد کے طالب ہیں۔

(۳۷۸۷۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ حِينَ صَفَفْنَا لِقُرَيْشٍ وَصَفُّوا لَنَا : إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَارْمُوهُمْ بِالنَّبْلِ.

(بخاری ۲۹۰۰۔ ابوداؤد ۲۶۵۶)

(۳۷۸۷۰) حضرت حمزہ بن ابی اسید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن، جبکہ ہم نے قریش کے خلاف صف بندی کر لی اور قریش نے ہمارے خلاف صف بندی کر لی: فرمایا: جب وہ تمہارے قریب آئیں گے تب تم ان پر نیزہ بازی کرنا۔

(۳۷۸۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ طَلْحَةُ صَاحِبَ رَايَةِ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ بَدْرٍ ، فَقَتَلَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مُبَارَزَةً.

(۳۷۸۷۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بدر کے دن طلحہ مشرکین کی طرف سے جھنڈا بردار تھا پس اس کو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے مبارزۃً قتل فرمایا تھا۔

(۳۷۸۷۲) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ : مَنْ لَقِيَ مِنْكُمْ أَحَدًا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ فَلاَ يَقْتُلْهُ ، فَإِنَّهُمْ أُخْرِجُوا كُرْهًا.

(۳۷۸۷۲) حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن ارشاد فرمایا تھا۔ تم میں سے جو کوئی بنو ہاشم کو ملے تو وہ ان کو قتل نہ کرے کیونکہ انہیں زبردستی (جنگ میں) نکالا گیا ہے۔

(۳۷۸۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ ، قَالَ إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ رَجُلاً مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ قُرَيْشٍ يَوْمَ بَدْرٍ ، وَصَلَبَهُ إِلَى شَجَرَةٍ.

(۳۷۸۷۳) حضرت ابراہیم تیمی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن قریش کے ایک مشرک کو قتل کیا اور اس کو درخت پر لٹکا دیا۔

(۳۷۸۷٤) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ أَهْلَ بَدْرٍ كَانُوا ثَلاَثُ مِئَةٍ وَثَلاَثَةَ عَشَرَ ، الْمُهَاجِرُونَ مِنْهُمْ خَمْسَةٌ وَسَبْعُونَ ، وَكَانَتْ هَزِيمَةُ بَدْرٍ لِسَبْعَ عَشْرَةَ مِنْ رَمَضَانَ لَيْلَةَ جُمُعَةٍ.

(۳۷۸۷۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل بدر تین سو تیرہ تھے۔ ان میں پچھتر مہاجرین تھے اور بدر (میں کفار) کی شکست شب جمعہ سترہ رمضان کو ہوئی تھی۔

(۳۷۸۷٥) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : كَانَ أَهْلُ بَدْرٍ ثَلاَثُ مِئَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ ، الْمُهَاجِرُونَ مِنْهُمْ سِتَّةٌ وَسَبْعُونَ. (احمد ۲۴۸۔ بزار ۱۷۸۳)

(۳۷۸۷۵) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تین سو دس سے کچھ اُوپر تھے اور ان میں مہاجرین کی تعداد چھہتر تھی۔

(۳۷۸۷٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ بِضْعَةَ عَشَرَ وَثَلاَثُ مِئَةٍ ، وَكُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُمْ عَلَى عِدَّةِ أَصْحَابِ طَالُوتَ الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهَرَ ، وَمَا جَاوَزَ مَعَهُ إِلاَّ مُؤْمِنٌ. (بخاری ۳۹۵۷)

(۳۷۸۷۶) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بدر کے دن رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی تعداد تین سو دس سے کچھ اُوپر تھی اور ہم باہم یہ گفتگو کرتے تھے کہ ان کی تعداد حضرت طالوت کے ان ساتھیوں جتنی ہے جنہوں نے حضرت طالوت کے ساتھ نہر کو پار کیا تھا۔ اور حضرت طالوت کے ساتھ صرف مومنوں نے ہی نہر پار کی تھی۔

(۳۷۸۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، قَالَ : عِدَّةُ الَّذِينَ شَهِدُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا كَعِدَّةِ الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَ طَالُوتَ النَّهَرَ ، عِدَّتُهُمْ ثَلاَثُ مِئَةٍ وَثَلاَثَةَ عَشَرَ.

(۳۷۸۷۷) حضرت عبیدہ سے روایت ہے۔ نبی کریم ﷺ کے ہمراہ بدر میں حاضر ہونے والوں کی تعداد حضرت طالوت کے ہمراہ نہر پار کرنے والوں جتنی تھی اور ان کی تعداد تین سو تیرہ تھی۔

(۳۷۸۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : كَانَ عِدَّةُ أَصْحَابِ طَالُوتَ يَوْمَ جَالُوتَ ثَلاَثُ مِئَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ.

(۳۷۸۷۸) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ یوم جالوت کو حضرت طالوت کے ساتھیوں کی تعداد تین سو دس سے کچھ اُوپر تھی۔

(۳۷۸۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، وَإِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ : كَانَ

عِدَّةُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ مِئَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ ، وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُمْ عِدَّةُ أَصْحَابِ طَالُوتَ يَوْمَ جَالُوتَ ، الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهَرَ ، وَمَا جَاوَزَ مَعَهُ النَّهَرَ إِلاَّ مُؤْمِنٌ.

(۳۷۸۷۹) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی تعداد (یوم بدر کو) تین سو دس سے کچھ اُوپر تھی۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا خیال یہ تھا کہ وہ اس تعداد میں ہیں جس تعداد نے یوم جالوت کو حضرت طالوت کے ہمراہ نہر کو پار کیا تھا۔ اور ان کے ہمراہ نہر کو صرف اہل ایمان ہی نے پار کیا تھا۔

(۳۷۸۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الأَنْصَارِيِّ ؛ أَنَّ مَلَكًا أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : كَيْفَ أَصْحَابُ بَدْرٍ فِيكُمْ ؟ فَقَالَ : أَفْضَلُ النَّاسِ ، فَقَالَ الْمَلَكُ : وَكَذَلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلاَئِكَةِ.

(۳۷۸۸۰) حضرت معاذ بن رفاعہ بن رافع انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرشتہ حاضر ہوا اور اس نے کہا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم میں اصحاب بدر کا کیا مقام ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ سب سے افضل لوگ ہیں۔ فرشتہ نے عرض کیا۔ فرشتوں میں یہی مقام ان فرشتوں کا ہے جو بدر کی جنگ میں شریک ہوئے ہیں۔

(۳۷۸۸۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ كَاتِبَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا ، يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا ، يَعْنِي حَاطِبَ بْنَ أَبِي بَلْتَعَةَ ، وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ قَدَ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ ، فَقَالَ : اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ.

(۳۷۸۸۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ یہ، حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ، بدر میں شریک ہو چکا ہے۔ اور تمہیں کیا معلوم ہے: شاید اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کے دل پر جھانک کر فرمایا: تم جو کچھ چاہو کرو۔ تحقیق میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔

(۳۷۸۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيًّا : يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَوَلَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ ؟ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ اطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ ، فَقَالَ : اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ. (بخاری ۳۰۸۱۔ مسلم ۱۹۴۲)

(۳۷۸۸۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا یہ، حاطب اہل بدر میں سے نہیں ہیں؟ اور تمہیں کیا خبر ہے ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کے دلوں میں جھانک کر دیکھا ہو تو فرمایا: تم جو چاہو کرو۔ تحقیق تمہارے لئے جنت واجب ہو گئی ہے۔

(۳۷۸۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي سَالِمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ عُمَرَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لِعُمَرَ : وَمَا يُدْرِيكَ ، لَعَلَّ اللَّهَ قَدَ اطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ ، فَقَالَ :

اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ. (احمد ۱۰۹۔ ابو یعلی ۵۴۹۷)

(۳۷۸۸۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: تمہیں کیا خبر ہے، ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کے دلوں میں جھانک کر دیکھا تو فرمایا: تم جو چاہو کرو؟

(۳۷۸۸٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ ، فَقَالَ :اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ.

(۳۷۸۸۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر پر جھانک کر دیکھا تو فرمایا: تم جو چاہو کرو تحقیق میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔

(۳۷۸۸٥) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا لَيْثٌ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ جَاءَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْتَكِي حَاطِبًا ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :كَذَبْتَ ، لاَ يَدْخُلُهَا ، إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ.

(۳۷۸۸۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کا غلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کی شکایت کرنے کے لئے آیا اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حاطب رضی اللہ عنہ ضرور بالضرور آگ میں داخل کیا جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو جھوٹ بولتا ہے۔ حاطب رضی اللہ عنہ، آگ میں نہیں جائے گا۔ (کیونکہ) تحقیق وہ بدر اور حدیبیہ میں حاضر ہوا ہے۔

(۳۷۸۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، قَالَ :جَاءَ جِبْرَائِيلُ ، أَوْ مَلَكٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :مَا تَعُدُّونَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا فِيكُمْ ؟ قَالَ :خِيَارُنَا ، قَالَ :كَذَلِكَ هُمْ عِنْدَنَا خِيَارُ الْمَلاَئِكَةِ. (ابن ماجہ ۱۶۰۔ احمد ۴۶۵)

(۳۷۸۸۶) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام یا کوئی دوسرا فرشتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے پوچھا: جو لوگ بدر میں حاضر ہوئے ہیں۔ انہیں آپ کیا شمار کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے میں افضل شمار کرتے ہیں۔ اس نے جواب میں کہا: اسی طرح وہ فرشتے ہمارے ہاں بہترین فرشتے ہیں۔

(۳۷۸۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ ﴿ وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ ﴾ قَالَ :هَذَا يَوْمَ بَدْرٍ خَاصَّةً.

(۳۷۸۸۷) حضرت ضحاک رحمہ اللہ سے ﴿وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ﴾ کے بارے میں منقول ہے کہ یہ حکم خاص طور پر بدر کے دن تھا۔

(۳۷۸۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ ﴿وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلاَّ مُتَحَرِّفًا لِقِتَالٍ ، أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَى فِئَةٍ﴾ قَالَ :هَذَا يَوْمَ بَدْرٍ خَاصَّةً ، لَيْسَ الْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ مِنَ الْكَبَائِرِ.

(۳۷۸۸۸) حضرت حسن رحمہ اللہ ﴿وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلاَّ مُتَحَرِّفًا لِقِتَالٍ ، أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَى فِئَةٍ﴾ کے بارے میں قول ہے کہ یہ یوم بدر کی خاصیت تھی۔ لشکر سے فرار کبیرہ گناہوں میں سے نہیں ہے۔

(۳۷۸۸۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :جَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِدَاءَ الْعَرَبِيِّ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعِينَ أُوقِيَّةً ، وَجَعَلَ فِدَاءَ الْمَوْلَى عِشْرِينَ أُوقِيَّةً ، الأُوقِيَّةُ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا.

(۳۷۸۸۹) حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عربی (آقا) کا فدیہ، یوم بدر کو چالیس اوقیہ اور غلام کا فدیہ بیس اوقیہ مقرر فرمایا تھا۔ ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔

(۳۷۸۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، قَالَ :كَانَ الصَّفِيُّ يَوْمَ بَدْرٍ سَيْفَ عَاصِمِ بْنِ مُنَبِّهِ بْنِ الْحَجَّاجِ.

(۳۷۸۹۰) حضرت ابو الزناد رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ بدر کے دن عاص بن منبہ بن حجاج کی تلوار صفی (وہ مقدار جو حاکم تقسیم غنیمت سے قبل اپنے لئے مقرر کرے) بنی تھی۔

(۳۷۸۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، قَالَ :قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فِدَاءِ أَهْلِ بَدْرٍ. (بتخاری ۳۰۵۰۔ احمد ۸۴)

(۳۷۸۹۱) حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اہل بدر کے فدیہ میں حاضر ہوا تھا۔

(۳۷۸۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ :كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ قَوْلَهُ :﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى﴾ يَوْمَ بَدْرٍ ، وَالدُّخَانُ قَدْ مَضَى.

(۳۷۸۹۲) حضرت ابو العالیہ سے روایت ہے کہ ہم باہم یہ گفتگو کرتے تھے کہ ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى﴾ سے مراد بدر کا دن ہے اور دھواں جا چکا ہے۔

(۳۷۸۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :اشْتَرَكْنَا يَوْمَ بَدْرٍ أَنَا ، وَعَمَّارٌ ، وَسَعْدٌ فِيمَا أَصَبْنَا يَوْمَ بَدْرٍ ، فَأَمَّا أَنَا ، وَعَمَّارٌ فَلَمْ نَجِءْ بِشَيْءٍ ، وَجَاءَ سَعْدٌ بِأَسِيرَيْنِ.

(۳۷۸۹۳) حضرت عبد اللہ سے روایت ہے کہ بدر کے دن ہم تینوں، عمار، سعد اور میں حاصل ہونے والی غنیمت میں مشترک ہو گئے۔ میں اور عمار تو کچھ بھی نہ لائے جبکہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ دو قیدی بنا کر لائے۔

(۳۷۸۹۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :كَانَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو رَجُلاً أَعْلَمَ مِنْ شَفَتِهِ السُّفْلَى ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُسِرَ

بَدْرٍ : يَا رَسُولَ اللهِ ، انْزِعْ ثَنِيَّتَيْهِ السُّفْلَيَيْنِ فَيَدْلَعَ لِسَانُهُ ، فَلَا يَقُومَ عَلَيْكَ خَطِيبًا بِمَوْطِنٍ أَبَدًا ، فَقَالَ : لَا أُمَثِّلُ ، فَيُمَثِّلَ اللَّهُ بِي.

(۳۷۸۹۴) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سہیل بن عمرو ایک ایسا آدمی تھا جس کا نچلا ہونٹ پھٹا ہوا تھا۔ جب وہ بدر کے دن قید کر کے لایا گیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کے سامنے والے نچلے دو دانت اکھیڑ دیجئے تا کہ اس کی زبان باہر نکل آئے اور یہ آپ کی مخالفت میں کسی بھی جگہ بات نہ کر سکے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں مُثلہ نہیں کرتا کہ (بدلہ میں) اللہ تعالیٰ میرا مُثلہ فرمائے۔

(۳۷۸۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِقَوْمٍ سُودِ الرُّؤُوسِ قَبْلَكُمْ ، كَانَتْ نَارٌ تَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ فَتَأْكُلُهَا ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ أَسْرَعَ النَّاسُ فِي الْغَنَائِمِ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ، فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا﴾.

(۳۷۸۹۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے سیاہ رنگ سروں والوں کے لئے غنیمتیں حلال نہیں تھیں۔ آسمان سے آگ اُترتی تھی اور غنائم کو کھا لیتی تھی۔ پھر جب بدر کا دن آیا تو لوگوں نے غنائم میں جلد بازی شروع کی۔ تو اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ ﴿لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ، فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا﴾۔

(۳۷۸۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنِ اسْتُشْهِدَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ بَدْرٍ مِهْجَعٌ.

(۳۷۸۹۶) حضرت قاسم بن عبد الرحمان سے روایت ہے کہ بدر کے دن اہل اسلام میں سب سے پہلے شہید ہونے والے حضرت مہجع رضی اللہ عنہ تھے۔

(۳۶) هَذَا مَا حَفِظَ أَبُو بَكْرٍ فِي أُحُدٍ ، وَمَا جَاءَ فِيهَا

یہ وہ احادیث ہیں جنہیں واقعہ اُحد اور اس کے حالات کے بارے میں ابوبکر (ابن شیبہ) نے محفوظ کیا ہے

(۳۷۸۹۷) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : مَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُشْرِكِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ، وَكَانَ أَوَّلَ يَوْمٍ مُكِرَ فِيهِ بِهِمْ.

(۳۷۸۹۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے دن مشرکین کے ساتھ چال چلی تھی۔ اور یہ پہلا دن

جس میں آپ ﷺ نے ان کے ساتھ چال چلی تھی۔

(۳۷۸۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ وَصَاحَ إِبْلِيسُ :أَيْ عِبَادَ اللهِ ، أُخْرَاكُمْ ، أُخْرَاكُمْ ، قَالَ :فَرَجَعَتْ أُولاَهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ ، قَالَ :فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ الْيَمَانِ ، فَقَالَ :عِبَادَ اللهِ ، أَبِي أَبِي ، قَالَتْ :فَوَاللهِ مَا احْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ :غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ ، قَالَ عُرْوَةُ :فَوَاللهِ مَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتَّى لَحِقَ بِاللهِ.

(۳۷۸۹۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب اُحد کا دن تھا، مشرکین کو شکست ہوئی تو شیطان نے آواز لگائی: اے (بندگانِ) خدا اپنے پیچھے والوں کو دیکھو۔ آگے کے لوگ پیچھے گئے تو پیچھے والوں کے ساتھ مل گئے۔ راوی کہتے ہیں۔ اس دوران حضرت (حذ)یفہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ وہ اپنے والد کے مقابل تھے تو انہوں نے کہا۔ اے بندگانِ خدا! میرے والد۔ میرے والد۔ حضرت (عائ)شہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ بخدا! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نہ رکے یہاں تک کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے انہیں قتل کر دیا۔ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ (اللہ) تمہاری مغفرت کرے۔ عروہ کہتے ہیں۔ بخدا! حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ میں خیر باقی رہی یہاں تک کہ وہ اللہ سے جا ملے۔

(۳۷۸۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ وَانْصَرَفَ الْمُشْرِكُونَ ، فَرَأَى الْمُسْلِمُونَ بِإِخْوَانِهِمْ مُثْلَةً سَيِّئَةً ، جَعَلُوا يَقْطَعُونَ آذَانَهُمْ وَآنَافَهُمْ ، وَيَشُقُّونَ بُطُونَهُمْ، فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَئِنْ أَنَالَنَا اللَّهُ مِنْهُمْ لَنَفْعَلَنَّ وَلَنَفْعَلَنَّ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ :﴿وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ ، وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ﴾ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :بَلْ نَصْبِرُ. (ابن جرير ۱۹۵۔ احمد ۱۳۵)

(۳۷۸۹۹) حضرت شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جب اُحد کا دن تھا اور مشرکین واپس ہو گئے تھے تو مسلمانوں نے اپنے بھائیوں کو بدترین (مثل)ہ کی حالت میں دیکھا۔ مشرکین نے مسلمانوں کے کانوں اور ناکوں کو کاٹا تھا اور ان کے پیٹ چاک کیے تھے۔ نبی کریم ﷺ کے (صح)ابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان پر دسترس دی تو ضرور بالضرور ہم بھی ان کے ساتھ (یہی رویہ) اختیار کریں گے۔ اور (یہ)ی رویہ اختیار کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔ ﴿وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ ، وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ (خ)يرٌ لِلصَّابِرِينَ﴾ آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ ہم صبر کریں گے۔

(۳۷۹۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ هَاشِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ يَقُولُ : كَانَ سَعْدٌ أَشَدَّ الْمُسْلِمِينَ بَأْسًا يَوْمَ أُحُدٍ.

(۳۷۹۰۰) حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اُحد کی جنگ میں مسلمانوں میں سے سب سے زیادہ لڑائی لڑنے والے (ح)ضرت سعد رضی اللہ عنہ تھے۔

(۳۷۹۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ ؛ أَنَّ النَّاسَ انْجَفَلُوا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ يَرْمِي ، وَفَتًى يَنْبُلُ لَهُ ، فَكُلَّمَا فَنِيَتْ نَبْلُهُ ، دَفَعَ إِلَيْهِ نَبْلَهُ ، ثُمَّ قَالَ :ارْمِهِ أَ إِسْحَاقَ ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ طَلَبُوا الْفَتَى فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَيْهِ.

(۳۷۹۰۱) حضرت عمیر بن اسحاق سے روایت ہے۔ جنگ اُحد میں لوگ نبی کریم ﷺ سے دور رہ گئے تھے اور حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ تیراندازی کرر ہے تھے۔ اور ایک جوان انہیں تیراندازی کے لئے تیر پکڑا رہا تھا۔ پس جونہی ایک تیر چلتا تو وہ دوسرا حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دیتے۔ پھر اس نے کہا۔ اے ابو اسحاق! اس پر تیر پھینکو۔ پھر بعد میں لوگوں نے اس (تیر پکڑا نے والے) جوان کو تلاش کیا۔ لیکن لوگوں کو اس جوان پر قدرت نہ ہوئی (یعنی نہیں ملا)۔

(۳۷۹۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ :مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفَدِّي أَحَدًا بِأَبَوَيْهِ إِلاَّ سَعْدًا ، فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْ أُحُدٍ :ارْمِ سَعْدُ ، فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي.

(۳۷۹۰۲) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سعد کے علاوہ کسی آدمی کے لئے نبی کریم ﷺ کو ا والدین کے فدا کہنے کو نہیں سُنا۔ میں نے آپ ﷺ کو اُحد کے دن سُنا۔ آپ ﷺ فرمار ہے تھے۔ اے سعد! تیر پھینکو، میر ماں، باپ تم پر قربان ہوں۔

(۳۷۹۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :سَمِعْتُ سَعْدًا ، يَقُولُ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ.

(۳۷۹۰۳) حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اُحد کے دن میرے لئے اپنے ماں، باپ کو جمع (کرنے قربان ہونے کا) فرمایا۔

(۳۷۹۰۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَعْدٍ ، قَا رَأَيْتُ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ شِمَالِهِ يَوْمَ أُحُدٍ رَجُلَيْنِ ، عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بَيَاضٌ ، أَرَهُمَا قَبْلُ ، وَلاَ بَعْدُ.

(۳۷۹۰۴) حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اُحد کے روز نبی کریم ﷺ کے دائیں جانب اور بائیں جانب دو آدمیوں کو د جن پر سفید رنگ کے کپڑے تھے۔ میں نے ان کو اس سے پہلے اور اس کے بعد (کبھی) نہیں دیکھا۔

(۳۷۹۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ :كَانَ حَمْزَةُ يُقَاتِلُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ ال صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ بِسَيْفَيْنِ ، وَيَقُولُ :أَنَا أَسَدُ اللهِ ، قَالَ :فَجَعَلَ يُقْبِلُ وَيُدْبِرُ ، فَعَثَرَ ، فَوَ عَلَى قَفَاهُ مُسْتَلْقِيًا وَانْكَشَطَ ، وَانْكَشَفَتِ الدِّرْعُ عَنْ بَطْنِهِ ، فَأَبْصَرَهُ الْعَبْدُ الْحَبَشِيُّ فَزَرَقَهُ بِرُمْحٍ ، حَرْبَةٍ فَنَفَذَهُ بِهَا.

(۳۷۹۰۵) حضرت عمیر بن اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ، احد کی جنگ میں نبی کریم ﷺ کے سامنے دو تلوار کے ساتھ قتال کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے۔ میں خدا کا شیر ہوں۔ راوی کہتے ہیں۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ، آگے، پیچھے آ جا رہے تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ کو ٹھوکر لگی اور آپ رضی اللہ عنہ اپنی گردن کے بل چت گر گئے اور دور ہو گئے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پیٹ پر سے زرہ کھل گئی۔ تو آپ رضی اللہ عنہ کو ایک حبشی غلام نے دیکھ لیا اور اس نے آپ رضی اللہ عنہ کو ایک تیر یا نیزہ مارا جو آپ رضی اللہ عنہ کے پار گزر گیا۔

(۳۷۹۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ ﴿وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتًا ، بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ﴾ قَالَ : لَمَّا أُصِيبَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ يَوْمَ أُحُدٍ ، قَالُوا : لَيْتَ إِخْوَانَنَا يَعْلَمُونَ مَا أَصَبْنَا مِنَ الْخَيْرِ كَيْ يَزْدَادُوا رَغْبَةً ، فَقَالَ اللَّهُ : أَنَا أُبَلِّغُ عَنْكُمْ ، فَنَزَلَتْ : ﴿وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتًا﴾ إِلَى قَوْلِهِ : ﴿الْمُؤْمِنِينَ﴾.

(۳۷۹۰۶) حضرت سعید بن جبیر، ﴿وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتًا ، بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ﴾ کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں۔ جب اُحد کے دن حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ اور مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو انہوں نے کہا۔ ہم جس خیر کو پا چکے ہیں۔ کاش! اس کی خبر ہمارے بھائیوں کو ہو جائے تا کہ وہ مزید رغبت کریں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ میں یہ بات تمہاری طرف سے (ان کو) پہنچا دوں گا۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی۔ ﴿وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتًا﴾ سے لے کر ﴿الْمُؤْمِنِينَ﴾ تک۔

(۳۷۹۰۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِحَمْزَةَ يَوْمَ أُحُدٍ وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ ، فَوَقَفَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ : لَوْلاَ أَنِّي أَخْشَى أَنْ تَجِدَ صَفِيَّةُ فِي نَفْسِهَا ؛ لَتَرَكْتُهُ حَتَّى تَأْكُلَهُ الْعَافِيَةُ ، فَيُحْشَرَ مِنْ بُطُونِهَا ، ثُمَّ دَعَا بِنَمِرَةٍ ، فَكَانَتْ إِذَا مُدَّتْ عَلَى رَأْسِهِ بَدَتْ رِجْلاَهُ ، وَإِذَا مُدَّتْ عَلَى رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مُدُّوهَا عَلَى رَأْسِهِ ، وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ الْحَرْمَلَ ، وَقَلَّتِ الثِّيَابُ ، وَكَثُرَتِ الْقَتْلَى ، فَكَانَ الرَّجُلُ وَالرَّجُلاَنِ وَالثَّلاَثَةُ يُكَفَّنُونَ فِي الثَّوْبِ ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ قُرْآنًا ، فَيُقَدِّمُهُ.

(ابوداؤد ۳۱۲۸۔ احمد ۱۲۸)

(۳۷۹۰۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُحد کے دن نبی کریم ﷺ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے۔ درآنحالیکہ انھیں مثلہ کیا گیا تھا۔ تو آپ ﷺ ان کے پاس کھڑے ہو گئے اور فرمایا۔ اگر مجھے اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا اپنے دل میں یہ بات رکھ لیں گی تو میں حمزہ رضی اللہ عنہ کو (یونہی) چھوڑ دیتا تا کہ اس کو چرند پرند اور مویشی کھا جائیں پھر یہ قیامت کو ان کے پیٹ سے اکٹھے ہو کر زندہ ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے ایک سفید و سیاہ دھاریوں والا کمبل منگوایا۔ وہ کمبل جب حمزہ رضی اللہ عنہ کے سر مبارک پر ڈالا جاتا تو آپ رضی اللہ عنہ کے پاؤں کھل جاتے اور جب اس کو آپ ﷺ کے پاؤں کی طرف کھینچا جاتا تو

آپ رضی اللہ عنہ کا سر کھل جاتا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یہ کمبل ان کے سر کی طرف کھینچ لو اور ان کے پاؤں پر اسپند بو ڈال دو۔ کپڑے کم پڑ گئے اور مقتولین زیادہ ہو گئے۔ پس ایک، دو اور تین آدمیوں کو ایک کپڑے میں کفن دیا گیا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پوچھتے تھے۔ ان میں زیادہ قرآن والا (حافظ) کون ہے؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو مقدم فرماتے۔

(۳۷۹۰۸) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :حدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ، ثُمَّ يَقُولُ :أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ ؟ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا ، قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ ، وَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلاَءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ ، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا.

(۳۷۹۰۸) حضرت جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُحد کے مقتولین میں سے دو دو آدمیوں کو ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھتے۔ ان میں سے قرآن مجید کو زیادہ جاننے والا کون ہے؟ پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان میں سے ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو قبر میں پہلے اتارتے اور فرماتے۔ میں ان لوگوں پر قیامت کے دن گواہ ہوں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولین کو ان کے خون سمیت دفن کرنے کا حکم دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر جنازہ بھی نہیں پڑھایا اور انہیں غسل بھی نہیں دیا گیا۔

(۳۷۹۰۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :حدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :رَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ ، فَبَيْنَمَا نِسَاءُ بَنِي عَبْدِ الأَشْهَلِ يَبْكِينَ عَلَى هَلْكَاهُنَّ ، فَقَالَ :لَكِنَّ حَمْزَةَ لاَ بَوَاكِيَ لَهُ ، فَجِئْنَ نِسَاءُ الأَنْصَارِ يَبْكِينَ عَلَى حَمْزَةَ ، وَرَقَدَ فَاسْتَيْقَظَ ، فَقَالَ :يَا وَيْحَهُنَّ إِنَّهُنَّ لَهَاهُنَا حَتَّى الآنَ ؟ مُرُوهُنَّ فَلْيَرْجِعْنَ ، وَلاَ يَبْكِينَ عَلَى هَالِكٍ بَعْدَ الْيَوْمِ.

(۳۷۹۰۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُحد کے دن جب واپس تشریف لائے تو بنی عبد الاشہل کی عورتیں اپنے مقتولین پر رو رہی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لیکن حمزہ رضی اللہ عنہ پر کوئی رونے والی نہیں ہیں۔ تو انصار کی عورتیں، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر رونے کے لئے آ گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوئے ہوئے تھے، جاگ اٹھے اور فرمایا: اے ہلاکت والیو! یہ عورتیں ابھی تک یہاں ہیں، ان کو حکم دو کہ یہ واپس ہو جائیں اور آج کے بعد کسی ہلاک ہونے والے پر نہ روئیں۔

(۳۷۹۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ خَبَّابٍ ، قَالَ :هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِي وَجْهَ اللهِ ، فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللهِ ، فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا ، مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ ، فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ شَيْءٌ يُكَفَّنُ فِيهِ إِلاَّ نَمِرَةٌ ، كَانُوا إِذَا وَضَعُوهَا عَلَى رَأْسِهِ خَرَجَتْ رِجْلاَهُ ، وَإِذَا وَضَعُوهَا عَلَى رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوهَا مِمَّا يَلِي رَأْسَهُ ، وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الإِذْخِرِ ، وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا.

(۳۷۹۱۰) حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہجرت کی اور ہم خدا تعالیٰ کی رضا کے متلاشی تھے۔ پس ہمارا اجر تو اللہ پر واجب ہوگیا۔ پھر ہم میں سے بعض وہ تھے جنہوں نے اپنے اجر میں سے کچھ نہیں کھایا۔ انہی میں سے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہیں جو جنگ اُحد میں شہید ہوئے تھے اور ان کو کفن دینے کے لئے بھی سوائے ایک چادر کے کچھ میسر نہ ہوا۔ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ چادر ان کے سر پر ڈالتے تھے تو ان کے پاؤں کُھل جاتے تھے۔ اور جب اس کو پاؤں کی طرف کھینچتے تھے تو آپ کا سر مبارک کھل جاتا تھا اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ چادر اس کے سر کی طرف کر دو اور اس کے پاؤں پر اذخر (بوٹی) ڈال دو۔ اور ہم میں سے بعض وہ تھے جن کے لئے ان کے (اجر کے) پھل پک گئے سو وہ انہیں کاٹ رہے ہیں۔

(۳۷۹۱۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ زَيْدٍ مَوْلَى أَبِي أُسَيْدَ الْبُدْرِيِّ ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ ، قَالَ : إِنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرِ حَمْزَةَ ، فَمُدَّتِ النَّمِرَةُ عَلَى رَأْسِهِ فَانْكَشَفَتْ رِجْلَاهُ ، فَجُذِبَتْ عَلَى رِجْلَيْهِ فَانْكَشَفَ رَأْسُهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مُدُّوهَا عَلَى رَأْسِهِ ، وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ شَجَرَ الْحَرْمَلِ.

(۳۷۹۱۱) حضرت ابی اُسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر تھے۔ پس چادر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے سر کی طرف کھینچی گئی تو آپ رضی اللہ عنہ کے پاؤں کھل گئے۔ پھر چادر آپ رضی اللہ عنہ کے پاؤں کی طرف کھینچی گئی تو آپ رضی اللہ عنہ کا سر مبارک کھل گیا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ چادر ان کے سر کی طرف کھینچ دو اور ان کے پاؤں پر حرمل کے پتے ڈال دو۔

(۳۷۹۱۲) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَشْيَاخٍ مِنَ الأَنْصَارِ ، قَالُوا : أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ ، وَعَمْرِو بْنِ جَمُوحٍ قَتِيلَيْنِ ، فَقَالَ : ادْفِنُوهُمَا فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ ، فَإِنَّهُمَا كَانَا مُتَصَافِيَيْنِ فِي الدُّنْيَا.

(۳۷۹۱۲) انصار کے کچھ شیوخ بیان کرتے ہیں کہ اُحد کے دن، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عبداللہ بن عمرو بن حرام اور عمرو بن جموح مقتول حالت میں لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ان دونوں کو ایک قبر میں دفن کر دو اس لئے کہ یہ دنیا میں باہم مخلص تعلق رکھتے تھے۔

(۳۷۹۱۳) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبِي ، عَنْ رِجَالٍ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ ، قَالُوا : لَمَّا صَرَفَ مُعَاوِيَةُ عَيْنَهُ الَّتِي تَمُرُّ عَلَى قُبُورِ الشُّهَدَاءِ ، جَرَتْ عَلَيْهِمَا ، فَبَرَزَ قَبْرُهُمَا ، فَاسْتُصْرِخَ عَلَيْهِمَا ، فَأَخْرَجْنَاهُمَا يَتَثَنَّيَانِ تَثَنِّيًا كَأَنَّمَا مَاتَا بِالأَمْسِ ، عَلَيْهِمَا بُرْدَتَانِ قَدْ غُطِّيَ بِهِمَا عَلَى وُجُوهِهِمَا ، وَعَلَى أَرْجُلِهِمَا مِنْ نَبَاتِ الإِذْخِرِ.

(۳۷۹۱۳) بنو سلمہ کے کچھ لوگ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے شہداء کی قبر کے پاس سے گزرنے والا چشمہ جاری فرمایا تو وہ چشمہ دو شہیدوں کی قبر پر سے گزرا تو ان کی قبر کھل گئی۔ پس لوگوں نے ان کے بارے میں فریاد کی تو ہم نے ان

دونوں کو باہر نکالا۔ وہ دونوں یوں لیٹے ہوئے تھے کہ گویا کل ہی مرے ہیں۔ ان پر دو چادریں تھیں۔ جن کے ذریعہ سے ان کے چہروں کو ڈھانپ دیا گیا تھا اور ان کے قدموں پر اذخر کی بوٹی پڑی ہوئی تھی۔

(۳۷۹۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ نُبَيْحٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ لِي أَبِي عَبْدُ الل أَيْ بِنَيَّ ، لَوْلاَ نُسَيَّاتٌ أُخَلِّفُهُنَّ مِنْ بَعْدِي مِنْ أَخَوَاتٍ وَبَنَاتٍ ، لأَحْبَبْتُ أَنْ أُقَدِّمَكَ أَمَامِي ، وَلَكِنْ كُنَّ فِ نِظَارِي الْمَدِينَةِ ، قَالَ : فَلَمْ أَلْبَثْ أَنْ جَائَتْ بِهِمَا عَمَّتِي قَتِيلَيْنِ ، يَعْنِي أَبَاهُ وَعَمَّهُ ، قَدْ عَرَضَتْهُمَا عَلَى بَعِيرٍ

(۳۷۹۱۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے میرے والد عبداللہ نے کہا۔ اے میرے بیٹے! اگر یہ چھوٹی بہنیں اور بیٹیاں جنہیں میں پیچھے چھوڑ رہا ہوں، نہ ہوتی تو میں اس بات کو پسند کرتا کہ تجھے اپنے سے آگے کرتا۔ لیکن (اب) تم مدینہ میں میرے منتظر بن کر رہو۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر جلد ہی میری پھوپھی ان دونوں کو...... ان کے والد اور چچا کو...... مقتول حالت میں لے آئی۔ دونوں کو اس نے اونٹ پر ڈالا ہوا تھا۔

(۳۷۹۱۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قُتِلَ رَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ، فَأَرَادَ الْمُشْرِكُونَ أَنْ يَدُوهُ فَأَبَى ، فَأَعْطَوْهُ حَتَّى بَلَغَ الدِّيَةَ فَأَبَى.

(۳۷۹۱۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُحد کے دن مشرکین میں سے ایک آدمی قتل کر دیا گیا تو مشرکین نے اس کی دیت دینے کا ارادہ کیا، ورثاء کی طرف سے انکار ہوتو انہوں نے دیت کے بقدر دینے کا فیصلہ کیا لیکن پھر بھی انکار ہوا۔

(۳۷۹۱٦) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتٍ وَدَاوُد بْنُ الْحُصَيْنِ ، عَنِ الْفَارِسِيِّ مَوْلَى بَنِي مُعَاوِيَةَ ؛ أَنَّهُ ضَرَبَ رَجُلاً يَوْمَ أُحُدٍ فَقَتَلَهُ ، وَقَالَ : خُذْهَا وَ الْغُلاَمُ الْفَارِسِيُّ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَ : الأَنْصَارِي وَأَنْتَ مِنْهُمْ ؟ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ.

(۳۷۹۱۶) بنی معاویہ۔ کے ایک آزاد کردہ غلام فارسی سے روایت ہے کہ انہوں نے اُحد کے دن ایک آدمی کو مارا اور قتل کر دیا، اور کہا اس کو پکڑ لو۔ میں تو فارسی غلام ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں انصاری کہنے سے کس نے روکا۔ حالانکہ تم انہی میں سے ہو۔ قوم کا آزاد کردہ غلام اسی قوم میں سے شمار ہوتا ہے۔

(۳۷۹۱۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؛ أَنَّ عَمَّهُ غَابَ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ ، فَقَالَ غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِينَ ، وَاللَّهِ لَئِنْ أَرَانِي اللَّهُ قِتَ الْمُشْرِكِينَ ، لَيَرَيَنَّ اللَّهُ مَا أَصْنَعُ ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْكَشَفَ الْمُسْلِمُونَ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعْتَذِرُ إِلَيْ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلاَءِ ، يَعْنِي الْمُسْلِمِينَ ، وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا جَاءَ بِهِ هَؤُلاَءِ ، يَعْنِي الْمُشْرِكِينَ ، وَتَقَدَّمَ فَلَقِيَهُ سَ بِأُخْرَاهَا مَا دُونَ أُحُدٍ ، فَقَالَ سَعْد : أَنَا مَعَكَ ، قَالَ سَعْدٌ : فَلَمْ أَسْتَطِعْ أَصْنَعُ مَا صَنَعَ ، وَوُجِدَ بِهِ بِ

وَثَمَانُونَ مِنْ ضَرْبَةٍ بِسَيْفٍ ، وَطَعْنَةٍ بِرُمْحٍ ، وَرَمْيَةٍ بِسَهْمٍ ، فَكُنَّا نَقُولُ فِيهِ وَفِي أَصْحَابِهِ نَزَلَتْ : ﴿فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ﴾.

(۳۷۹۱۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے چچا، بدر کی لڑائی میں غیر موجود تھے تو وہ فرماتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کے ساتھ جو پہلی لڑائی لڑی ہے میں اس سے پیچھے رہ گیا ہوں۔ بخدا! اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے (اب) مشرکین کے ساتھ لڑائی دکھادی تو میں بھی اللہ تعالیٰ کو اپنا طرزِ عمل دکھادوں گا۔ پس جب اُحد کا دن تھا اور مسلمان چھٹ گئے تو انہوں نے کہا: اے اللہ! ان لوگوں (مسلمان) نے جو کچھ کیا ہے میں اس پر آپ سے معذرت کرتا ہوں۔ اور یہ لوگ (مشرکین) جو کچھ لے کر آئے ہیں میں آپ کے سامنے اس سے براءت کرتا ہوں۔ اور (یہ کہہ کر) وہ آگے بڑھے۔ تو انہیں حضرت سعد رضی اللہ عنہ ملے اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں (بھی) تمہارے ساتھ ہوں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، جوانہوں نے کیا وہ میں نہ کر سکا۔ ان کے جسم پر تلواروں کی ضربیں، نیزوں کے وار اور تیروں کے نشانات اَسّی سے کچھ اُوپر پائے گئے تھے۔ اور ہم کہا کرتے تھے کہ ان کے اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں ہی یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ ﴿فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ﴾.

(۳۷۹۱۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ قَتْلَى أُحُدٍ غُسِّلُوا.

(۳۷۹۱۸) حضرت حسن رحمہ اللہ اور سعید بن میسب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ اُحد کے مقتولین کو غسل دیا گیا تھا۔

(۳۷۹۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ شَلاَّءَ ، وَقَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ.

(۳۷۹۱۹) حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے طلحہ بن عبید اللہ کے ہاتھ کو شل دیکھا۔ اس ہاتھ کے ذریعہ سے انہوں نے اُحد کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی اور بچاؤ کیا تھا۔

(۳۷۹۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قُتِلَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَوْمَ أُحُدٍ ، وَقُتِلَ حَنْظَلَةُ بْنُ الرَّاهِبِ الَّذِي طَهَّرَتْهُ الْمَلاَئِكَةُ يَوْمَ أُحُدٍ.

(۳۷۹۲۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ حمزہ بن عبد المطلب کو اُحد کے دن قتل کیا گیا اور حنظلہ ابن الراہب کو، جنہیں فرشتوں نے غسل دیا تھا...... اُحد کے دن قتل کیا گیا۔

(۳۷۹۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : عُرِضْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَاسْتَصْغَرَنِي ، وَعُرِضْتُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَأَجَازَنِي ، قَالَ نَافِعٌ : فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَقَالَ : هَذَا حَدٌّ بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ ، فَكَتَبَ إِلَى عُمَّالِهِ : أَنْ يَفْرِضُوا لاِبْنِ خَمْسَ عَشْرَةَ فِي الْمُقَاتِلَةِ ، وَلاِبْنِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فِي الذُّرِّيَّةِ.

(۳۷۹۲۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ مجھے اُحد کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ جبکہ میری عمر چودہ سال کی تھی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چھوٹا سمجھا اور (پھر) مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر خندق کے دن پیش کیا گیا۔ جبکہ میری عمر پندرہ سال کی تھی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (شرکتِ جہاد کی) اجازت مرحمت فرمادی۔ حضرت نافع رحمہ اللہ کہتے ہیں۔ میں نے یہ حدیث حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کو بیان فرمائی تو انہوں نے کہا: یہ (مقدارِ عمر) چھوٹے، بڑے کے درمیان حد فاصل ہے۔ پھر انہوں نے اپنے عامل کو یہ تحریر لکھ کر بھیجی کہ پندرہ سال والے کے لئے مقاتلین میں اور چودہ سال والے کے لئے ذریہ میں حصہ مقرر کریں۔

(۳۷۹۲۲) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ سَعْدِ بْنِ الْمُنْذِرِ ، قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُحُدٍ ، فَلَمَّا خَلَّفَ ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ فَنَظَرَ خَلْفَهُ فَإِذَا كَتِيبَةٌ خَشْنَاءُ ، فَقَالَ : مَنْ هَؤُلاَءِ؟ قَالُوا : عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيِّ ابْنُ سَلُولَ وَمَوَالِيهِ مِنَ الْيَهُودِ ، قَالَ : أَقَدْ أَسْلَمُوا ؟ قَالُوا : لاَ ، بَلْ عَلَى دِينِهِمْ ، قَالَ : مُرُوهُمْ فَلْيَرْجِعُوا فَإِنَّا لاَ نَسْتَعِينُ بِالْمُشْرِكِينَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ.

(۳۷۹۲۲) حضرت سعد بن المنذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُحد کی طرف نکلے۔ پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثنیۃ الوداع کو پار کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پیچھے ایک سخت رو لشکر دکھائی دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ یہ کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے بتایا۔ عبد اللہ بن ابی بن سلول اور اس کے حمایتی یہودی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ کیا انہوں نے اسلام قبول کرلیا ہے؟ لوگوں نے کہا: نہیں! بلکہ یہ اپنے دین پر ہی قائم ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں کہہ دو کہ واپس چلے جاؤ۔ اس لئے کہ ہم مشرکین کے خلاف مشرکین سے مدد طلب نہیں کرتے۔

(۳۷۹۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ قَتَادَةَ بْنَ النُّعْمَانِ سَقَطَتْ عَيْنُهُ عَلَى وَجْنَتِهِ يَوْمَ أُحُدٍ ، فَرَدَّهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَكَانَتْ أَحْسَنَ عَيْنٍ وَأَحَدَّهَا.

(۳۷۹۲۳) حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قتادہ بن نعمان کی آنکھ احد کے دن نکل کر ان کے رخسار پر گرگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو واپس رکھ دیا۔ تو یہ آنکھ (دوسری آنکھ سے) زیادہ حسین اور تیز نظر والی تھی۔

(۳۷۹۲٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْقَتْلَى يَوْمَ أُحُدٍ فَزُمِّلُوا بِدِمَائِهِمْ ، وَأَنْ يُقَدَّمَ أَكْثَرُهُمْ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ ، وَأَنْ يُدْفَنَ اثْنَانِ فِي قَبْرٍ ، قَالَ : فَدَفَنْتُ أَبِي وَعَمِّي فِي قَبْرٍ. (ابن ماجہ ۱۵۱۴۔ عبدالرزاق ۶۶۳۳)

(۳۷۹۲۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے دن کے مقتولین کے بارے میں حکم فرمایا: تو ان کو ان کے خون سمیت کپڑوں میں لپیٹ دیا گیا اور یہ بھی فرمایا کہ ان میں سے زیادہ قرآن والے کو مقدم کیا جائے اور دو آدمیوں کو ایک قبر میں داخل کیا جائے۔ راوی کہتے ہیں۔ پس میں نے اپنے والد اور چچا کو ایک ہی قبر میں دفن کیا۔

(۳۷۹۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ يَوْمَ أُحُدٍ : أَقْدِمْ مُصْعَبُ ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَلَمْ يُقْتَلْ مُصْعَبٌ ؟ قَالَ : بَلَى ، وَلَكِنْ مَلَكٌ قَامَ مَكَانَهُ ، وَتَسَمَّى بِاسْمِهِ.

(۳۷۹۲) حضرت محمد بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے دن ارشاد فرمایا: اے مُصعب! آگے بڑھو! ...رت عبدالرحمان نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا مصعب قتل نہیں ہو گئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں ...ں؟ لیکن ان کی جگہ ایک فرشتہ کھڑا ہے اور وہ انہی کے نام سے مسمّٰی ہے۔

(۳۷۹۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كُنَّ النِّسَاءُ يَوْمَ أُحُدٍ يُجْهِزْنَ عَلَى الْجَرْحَى ، وَيَسْقِينَ الْمَاءَ ، وَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى.

(۳۷۹۲) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُحد کے دن (مسلمان) عورتیں، (کفار) زخمیوں کو مار رہی تھیں اور ...سلمانوں) کو پانی پلا رہی تھیں اور (مسلمان) زخمیوں کو دوائی دے رہی تھیں۔

(۳۷۹۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ سَيْفًا يَوْمَ أُحُدٍ ، فَقَالَ : مَنْ يَأْخُذُ مِنِّي هَذَا ؟ فَبَسَطُوا أَيْدِيَهُمْ ، فَجَعَلَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ يَقُولُ : أَنَا أَنَا ، فَقَالَ : فَمَنْ يَأْخُذُهُ بِحَقِّهِ ؟ قَالَ : فَأَحْجَمَ الْقَوْمُ ، فَقَالَ سِمَاكٌ أَبُو دُجَانَةَ : أَنَا آخُذُهُ بِحَقِّهِ ، قَالَ : فَأَخَذَهُ ، فَفَلَقَ بِهِ هَامَ الْمُشْرِكِينَ. (مسلم ۱۹۱۷۔ احمد ۱۲۳)

(۳۷۹۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے دن تلوار پکڑی اور فرمایا۔ اس کو مجھ سے کون لے گا؟ ...ں نے ہاتھ آگے کئے۔ اور ہر آدمی کہنے لگا۔ میں، میں (لوں گا)۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تلوار کو اس کے حق (کی ادائیگی) ...ے بدلہ میں کون لے گا؟ راوی کہتے ہیں۔ پھر لوگ رک گئے۔ اور سماک ابو دجانہ نے کہا۔ میں اس تلوار کو اس کے حق (کی ...ئیگی) کے بدلہ میں لیتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: پھر ابو دجانہ رضی اللہ عنہ نے وہ تلوار پکڑ لی اور اس کے ذریعہ بہت سے مشرکین کی ...ڑیاں پھاڑ ڈالیں۔

(۳۷۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى أُحُدًا ، قَالَ : هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ. (مسلم ۹۹۳)

(۳۷۹۲) حضرت ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اُحد کو دیکھتے تو ارشاد فرماتے۔ یہ وہ پہاڑ ہے جو ...سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

(۳۷۹۲) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا ، يَعْنِي قَتْلَى أُحُدٍ.

(۳۷۹۲۹) حضرت حکم سے روایت ہے کہ اُحد کے مقتولین پر نماز نہیں پڑھی گئی تھی اور نہ ہی ان کو غسل دیا گیا تھا۔

(۳۷۹۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ : أُصِيبَ يَوْمَ أُحُدٍ أَنْفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَبَاعِيَتُهُ ، وَزَعَمَ أَنَّ طَلْحَةَ وَقَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ، فَضُرِبَ فَشَلَّتْ إِصْبَعُهُ. (ابن سعد ۲۱۷)

(۳۷۹۳۰) حضرت عامر سے روایت ہے کہ اُحد کے دن نبی کریم ﷺ کے ناک مبارک پر چوٹ آئی اور آپ ﷺ کے سامنے والے چار دندان مبارک زخمی ہوئے۔ اور راوی کا خیال یہ ہے کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے رسول اللہ ﷺ کا بچاؤ کیا تھا۔ اور انہیں نیزے لگے اور ان کی انگلی شل ہوگئی۔

(۳۷۹۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ التَّيْمِيُّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ ، قَالَ : كُنْتُ فِيمَنْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ النُّعَاسُ يَوْمَ أُحُدٍ ، حَتَّى سَقَطَ سَيْفِي مِنْ يَدَيَّ مِرَارًا.

(۳۷۹۳۱) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ میں ان لوگوں میں سے تھا جن پر اُحد کے دن اُونگھ طاری ہوئی تھی۔ یہاں تک کہ کئی مرتبہ تلوار میرے ہاتھ سے گر گئی۔

(۳۷۹۳۲) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ ، وَثَابِتٌ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَهِقَهُ الْمُشْرِكُونَ يَوْمَ أُحُدٍ ، قَالَ : مَنْ يَرُدُّهُمْ عَنَّا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ ، ثُمَّ قَامَ آخَرُ يَرُدُّهُمْ حَتَّى قُتِلَ حَتَّى قُتِلَ سَبْعَةٌ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا أَنْصَفْنَا أَصْحَابَنَا. (مسلم ۱۴۱۵۔ ابویعلی ۳۳۰۶)

(۳۷۹۳۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو جب اُحد کے دن مشرکین نے ڈھانپ لیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو ان مشرکین کو ہم سے واپس کردے گا وہ جنت میں جائے گا۔ پس انصار میں سے ایک صاحب کھڑے ہوئے اور لڑے یہاں تک کہ وہ صاحب قتل ہوگئے۔ پھر ایک اور صاحب کھڑے ہوئے اور مشرکین کو ہٹانے لگے یہاں تک کہ وہ بھی قتل ہوگئے۔ حتی کہ سات لوگ قتل ہوگئے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ اچھا نہیں کیا۔

(۳۷۹۳۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى أُمِّ هَانِءٍ ؛ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ سُوَيْدٍ بَايَعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآمَنَ بِهِ ، ثُمَّ لَحِقَ بِأَهْلِ مَكَّةَ وَشَهِدَ أُحُدًا فَقَاتَلَ الْمُسْلِمِينَ ، ثُمَّ أُسْقِطَ فِي يَدِهِ فَرَجَعَ إِلَى مَكَّةَ ، فَكَتَبَ إِلَى أَخِيهِ جُلاَسِ بْنِ سُوَيْدٍ : يَا أَخِي ، إِنِّي قَدْ نَدِمْتُ عَلَى مَا كَانَ مِنِّي ، فَأَتُوبُ إِلَى اللهِ ، وَأَرْجِعُ إِلَى الإِسْلاَمِ ، فَاذْكُرْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَإِنْ طَمِعْتَ لِي فِي تَوْبَةٍ فَاكْتُبْ إِلَيَّ ، فَذَكَرَهُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ﴾ قَالَ : فَقَالَ قَوْمٌ مِنْ أَصْحَابِهِ مِمَّنْ

كَانَ عَلَيْهِ : يَتَمَنَّعُ ، ثُمَّ يُرَاجِعُ إِلَى الإِسْلاَمِ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ ، ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا ، لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الضَّالُّونَ﴾. (نسائی ۳۵۳۱۔ احمد ۲۴۷)

(۳۷۹۳۳) ام ہانی کے مولیٰ ابو صالح سے روایت ہے کہ حارث بن سوید نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی اور آپ ﷺ پر ایمان لایا۔ پھر وہ اہل مکہ کے ساتھ مل گیا اور (انہی کی طرف سے) اُحد میں شریک ہوا۔ اور مسلمانوں سے قتال کیا پھر اس کو شرمندگی ہوئی اور وہ مکہ لوٹ گیا اور اپنے بھائی جُلاس بن سوید کو خط لکھا۔ اے میرے بھائی! جو کچھ مجھ سے سرزد ہوا ہے میں اس پر نادم ہوں پس میں اللہ سے توبہ کرتا ہوں اور اسلام کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ تم یہ بات رسول اللہ ﷺ کے سامنے ذکر کرو اور اگر تمہیں میری توبہ (کی قبولیت) کے بارے میں امید ہو تو مجھے خط لکھ دو۔ جلاس نے یہ بات آپ ﷺ کے سامنے ذکر کی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ﴿كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ﴾ تو اس پر اس کے سابقہ ساتھیوں میں سے کچھ لوگ کہنے لگے ہمارے خلاف اپنی قوم کی معاونت کرتا ہے پھر اسلام کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ ، ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا ، لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الضَّالُّونَ﴾

(۳۷۹۳٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ ؛ أَنَّ عَلِيًّا لَقِيَ فَاطِمَةَ يَوْمَ أُحُدٍ ، فَقَالَ : خُذِي السَّيْفَ غَيْرَ مَذْمُومٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا عَلِيُّ ، إِنْ كُنْتَ أَحْسَنْتَ الْقِتَالَ الْيَوْمَ ، فَقَدْ أَحْسَنَهُ أَبُو دُجَانَةَ ، وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ ، وَالْحَارِثُ بْنُ الصِّمَّةِ ، وَسَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ ؛ ثَلاَثَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ ، وَرَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ.

(۳۷۹۳۴) حضرت محمد بن کعب قرظی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اُحد کے دن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملے اور فرمایا: تلوار پکڑو۔ اس حال میں کہ اس کی مذمت نہیں کی گئی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی رضی اللہ عنہ! اگر آج کے دن ..... احد کے دن ...... تم نے بہترین لڑائی کی ہے تو تحقیق ابو دجانہ، مصعب بن عمیر اور حارث بن صمہ اور سہل بن حنیف نے بھی بہترین لڑائی کی ہے۔ (یعنی) تین انصاریوں نے اور ایک قریشی آدمی نے۔

(۳۷۹۳٥) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : جَاءَ عَلِيٌّ بِسَيْفِهِ ، فَقَالَ : خُذِيهِ حَمِيدًا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنْ كُنْتَ أَحْسَنْتَ الْقِتَالَ الْيَوْمَ ، فَقَدْ أَحْسَنَهُ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ ، وَعَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ ، وَالْحَارِثُ بْنُ الصِّمَّةِ ، وَأَبُو دُجَانَةَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ يَأْخُذُ هَذَا السَّيْفَ بِحَقِّهِ ؟ فَقَالَ أَبُو دُجَانَةَ : أَنَا ، وَأَخَذَ السَّيْفَ فَضَرَبَ بِهِ حَتَّى جَاءَ بِهِ قَدْ حَنَاهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَعْطَيْتَهُ حَقَّهُ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۳۷۹۳۵) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی تلوار لے کر تشریف لائے اور فرمایا: (فاطمہ) تعریف کی ہوئی تلوار پکڑ لو۔ (اس پر) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے آج کے دن بہترین لڑائی لڑی ہے تو تحقیق سہل بن حنیف،

عاصم بن ثابت اور حارث بن صمہ اور ابو دجانہ نے بھی بہترین لڑائی لڑی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس تلوار کو اس کے حق (ادائیگی) کے بدلے میں کون لے گا؟ حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں (لوں گا) اور پھر انہوں نے تلوار پکڑی اور اس کو چلایا یہاں تک کہ جب ابو دجانہ وہ تلوار لے کر (واپس) آئے تو انہوں نے اس کو موڑ ڈالا تھا۔ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے تلوار اس کا حق دے دیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

(٣٧٩٣٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ أُحُدٍ مُصْلِتًا يَمْشِي ، فَاسْتَقْبَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي ، فَقَالَ :

أَنَا النَّبِيُّ غَيْرُ الْكَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

قَالَ : فَضَرَبَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَهُ.

(۳۷۹۳۶) حضرت عبد اللہ بن حارث بن نوفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُحد کے دن نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک مشرک تلوار سونتے ہوئے چل رہا تھا۔ تو نبی کریم ﷺ بھی چلتے ہوئے اس کے سامنے تشریف لے گئے اور فرمایا: میں جھوٹا نبی نہیں ہوں۔ عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔

راوی کہتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے اس کو ضرب لگائی اور اس کو قتل کر دیا۔

(٣٧٩٣٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ امْرَأَةً دَفَعَتْ إِلَى ابْنِهَا يَوْمَ أُحُدٍ السَّيْفَ ، فَلَمْ يُطِقْ حَمْلَهُ ، فَشَدَّتْهُ عَلَى سَاعِدِهِ بِنِسْعَةٍ ، ثُمَّ أَتَتْ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، هَذَا ابْنِي يُقَاتِلُ عَنْكَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيْ بُنَيَّ احْمِلْ هَاهُنَا ، أَيْ بُنَيَّ احْمِلْ هَاهُنَا ، فَأَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ ، فَصُرِعَ ، فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أَيْ بُنَيَّ ، لَعَلَّكَ جَزِعْتَ ؟ قَالَ : لاَ يَا رَسُولَ اللهِ.

(۳۷۹۳۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ ایک عورت نے اُحد کے دن اپنے بیٹے کو تلوار دی تو وہ لڑکا تلوار اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا تھا۔ پس اس عورت نے تلوار اس لڑکے کے بازو پر رسی کے ذریعہ سے باندھ دی پھر وہ عورت اس لڑکے کو لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! یہ میرا بیٹا ہے اور یہ آپ کی طرف سے قتال کرے۔ آپ ﷺ نے اس کو فرمایا: اے بیٹے! اس طرف حملہ کرو۔ اے بیٹے! اس طرف حملہ کرو۔ پھر اس لڑکے کو زخم لگ گیا اور وہ گر گیا پھر اس لڑکے کو نبی کریم ﷺ کے پاس لایا گیا۔ آپ ﷺ نے کہا۔ اے بیٹے! شاید کہ تم ڈر گئے ہو؟ اس نے عرض کیا۔ نہیں یا رسول اللہ ﷺ!

(٣٧٩٣٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ

مَسْعُودٍ ؛ أَنَّ النِّسَاءَ كُنَّ يَوْمَ أُحُدٍ خَلْفَ الْمُسْلِمِينَ ، يُجْهِزْنَ عَلَى جَرْحَى الْمُشْرِكِينَ ، فَلَوْ حَلَفْتُ يَوْمَئِذٍ لَرَجَوْتُ أَنْ أَبَرَّ ، أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَّا يُرِيدُ الدُّنْيَا حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿مِنكُمْ مَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنكُمْ مَنْ يُرِيدُ الآخِرَةَ ، ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ﴾.

فَلَمَّا خَالَفَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَصَوْا مَا أُمِرُوا بِهِ ، أُفْرِدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تِسْعَةٍ ، سَبْعَةٍ مِنَ الأَنْصَارِ وَرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ ، وَهُوَ عَاشِرُهُمْ ، فَلَمَّا رَهِقُوهُ ، قَالَ :رَحِمَ اللَّهُ رَجُلاً رَدَّهُمْ عَنَّا ، قَالَ :فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَقَاتَلَ سَاعَةً حَتَّى قُتِلَ ، فَلَمَّا رَهِقُوهُ أَيْضًا ، قَالَ :يَرْحَمُ اللَّهُ رَجُلاً رَدَّهُمْ عَنَّا ، فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ حَتَّى قُتِلَ السَّبْعَةُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَاحِبَيْهِ :مَا أَنْصَفْنَا أَصْحَابَنَا.

فَجَاءَ أَبُو سُفْيَانَ ، فَقَالَ :اُعْلُ هُبَلُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :قُولُوا :اللَّهُ أَعْلَى وَأَجَلُّ ، فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ :لَنَا عُزَّى ، وَلاَ عُزَّى لَكُمْ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :قُولُوا :اللَّهُ مَوْلاَنَا ، وَالْكَافِرُونَ لاَ مَوْلَى لَهُمْ ،

فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ :يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ.

يَوْمٌ لَنَا وَيَوْمٌ عَلَيْنَا وَيَوْمٌ نُسَاءُ وَيَوْمٌ نُسَر

حَنْظَلَةُ بِحَنْظَلَةَ ، وَفُلاَنٌ بِفُلاَن ، وَفُلاَنٌ بِفُلاَن ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ سَوَاءٌ ، أَمَّا قَتْلاَنَا فَأَحْيَاءٌ يُرْزَقُونَ ، وَقَتْلاَكُمْ فِي النَّارِ يُعَذَّبُونَ ، ثُمَّ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ :قَدْ كَانَ فِي الْقَوْمِ مُثْلَةٌ ، وَإِنْ كَانَتْ بِغَيْرِ مَلَأٍ مِنِّي ، مَا أَمَرْتُ وَلاَ نَهَيْتُ ، وَلاَ أَحْبَبْتُ وَلاَ كَرِهْتُ ، وَلاَ سَائَنِي وَلاَ سَرَّنِي ، قَالَ :فَنَظَرُوا فَإِذَا حَمْزَةُ قَدْ بُقِرَ بَطْنُهُ ، وَأَخَذَتْ هِنْدُ كَبِدَهُ فَلاَكَتْهَا ، فَلَمْ تَسْتَطِعْ أَنْ تَأْكُلَهَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَكَلَتْ مِنْهُ شَيْئًا ؟ قَالُوا :لاَ ، قَالَ :مَا كَانَ اللَّهُ لِيُدْخِلَ شَيْئًا مِنْ حَمْزَةَ النَّارَ.

فَوَضَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمْزَةَ فَصَلَّى عَلَيْهِ ، وَجِيءَ بِرَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ فَوُضِعَ إِلَى جَنْبِهِ فَصَلَّى عَلَيْهِ ، فَرُفِعَ الأَنْصَارِيُّ وَتُرِكَ حَمْزَةُ ، ثُمَّ جِيءَ بِآخَرَ فَوَضَعَهُ إِلَى جَنْبِ حَمْزَةَ فَصَلَّى عَلَيْهِ ، ثُمَّ رُفِعَ وَتُرِكَ حَمْزَةُ ، ثُمَّ جِيءَ بِآخَرَ فَوَضَعَهُ إِلَى جَنْبِ حَمْزَةَ فَصَلَّى عَلَيْهِ ، ثُمَّ رُفِعَ وَتُرِكَ حَمْزَةُ ، حَتَّى صَلَّى عَلَيْهِ يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ صَلاَةً. (احمد ۴۶۳۔ ابن سعد ۱۳)

(۳۷۹۳۸) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُحد کے دن مسلمانوں کے پیچھے عورتیں تھیں جو مشرکین کے زخمیوں کو مار رہی تھیں۔ پس اگر میں اس دن قسم کھاتا تو میں حانث نہ ہوتا کہ: ہم میں سے کوئی ایک بھی دنیا کا ارادہ نہیں کرتا تھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ﴿مِنكُمْ مَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنكُمْ مَنْ يُرِيدُ الآخِرَةَ ، ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ﴾

۲۔ پھر جب نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے اختلاف کیا اور حکم کے برخلاف عمل کیا اور نبی کریم ﷺ کو نو (۹) افراد کے درمیان ...... جن میں سے سات انصاری اور دو قریشی تھے ...... خالی چھوڑ دیا گیا آپ ﷺ ان افراد میں دسویں تھے۔ پھر جب مشرکین نے نبی کریم ﷺ کو ڈھانپ لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم کرے جو انہیں ہم سے دور کر دے۔ راوی کہتے ہیں: انصار میں سے ایک صاحب کھڑے ہوئے اور انہوں نے کچھ دیر قتال کیا یہاں تک کہ وہ قتل ہو گئے پھر مشرکین نے نبی کریم ﷺ کو ڈھانپ لیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم کرے جو انہیں (مشرکین کو) ہم سے دور کر دے۔ آپ ﷺ یہ بات مسلسل کہتے رہے یہاں تک کہ سات افراد قتل ہو گئے پھر آپ ﷺ نے اپنے دو ساتھیوں سے فرمایا: ہم نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔

۳۔ پھر ابوسفیان آیا اور اس نے کہا۔ ہُبل بلند ہو! آپ ﷺ نے فرمایا: تم (صحابہ رضی اللہ عنہم) کہو۔ اللہ تعالیٰ بلند ہے اور بزرگی والا ہے۔ پھر ابوسفیان نے کہا۔ ہمارے لئے عُزّیٰ ہے اور تمہارے لئے کوئی عُزّیٰ نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ نے (صحابہ رضی اللہ عنہم سے) فرمایا: تم کہو: اللہ ہمارا مولیٰ ہے اور کافروں کا کوئی مولیٰ نہیں ہے۔ پھر ابوسفیان نے کہا۔ (یہ) دن بدر کے دن کے بدلہ میں ہے۔

ایک دن ہمارے حق میں اور ایک دن ہمارے خلاف ہے

ایک دن ہمارے ساتھ بُرا ہوتا ہے اور ایک دن ہمیں خوش کر دیا جاتا ہے۔

حنظلہ کا قتل حنظلہ کے بدلہ میں ہے اور فلاں، فلاں کے بدلہ میں۔ اور فلاں، فلاں کے بدلہ میں ہے۔ آپ ﷺ نے (جواباً) ارشاد فرمایا: یہ برابری نہیں ہے۔ بہرصورت ہمارے جو مقتولین ہیں۔ وہ تو زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے اور تمہارے مقتولین جہنم میں عذاب دیئے جا رہے ہیں۔

۴۔ پھر ابوسفیان نے کہا۔ لوگوں میں مُثلہ کا عمل (پایا گیا) ہے اگرچہ یہ مجھ سے مشورہ کئے بغیر ہوا ہے۔ نہ میں نے حکم دیا ہے اور نہ میں نے منع کیا ہے۔ نہ میں نے (اس کو) پسند کیا ہے اور نہ میں نے ناپسند کیا ہے۔ اور یہ چیز نہ تو مجھے بُری محسوس ہوئی ہے اور نہ ہی اچھی محسوس ہوئی ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر لوگوں نے دیکھا کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ چاک کر دیا گیا ہے اور ہندہ نے آپ رضی اللہ عنہ کا کلیجہ لیا اور اس کو چبایا۔ لیکن وہ کلیجہ نہ کھا سکی۔ نبی کریم ﷺ نے پوچھا۔ ہندہ نے کلیجہ میں سے کچھ کھایا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حمزہ کی کسی چیز کو جہنم میں داخل کرنا نہیں چاہا۔

۵۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ (کی میت) کو رکھا اور اس پر نماز جنازہ پڑھی اور پھر ایک انصاری صاحب (مقتول صحابی رضی اللہ عنہ) کو لایا گیا اور انہیں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پہلو میں رکھا گیا پھر آپ ﷺ نے نماز جنازہ پڑھی پھر انصاری کی میت اٹھا دی گئی اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی میت رہنے دی گئی اور پھر ایک اور میت لائی گئی اور اس کو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پہلو میں رکھ دیا گیا اور آپ ﷺ نے اس میت پر نماز جنازہ پڑھی۔ پھر دوسری میت اٹھا دی گئی اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی رہنے دی گئی پھر ایک اور میت لائی گئی اور اس کو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پہلو میں رکھا اور آپ ﷺ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی پھر یہ میت اٹھا لی گئی اور حضرت

مزہ رضی اللہ عنہ کو رہنے دیا گیا۔ یہاں تک کہ اس دن حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر ستر مرتبہ نماز جنازہ پڑھی گئی۔

(۳۷۹۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : شُجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ يَوْمَ أُحُدٍ ، وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ ، وَذُلِقَ مِنَ الْعَطَشِ ، حَتَّى جَعَلَ يَقَعُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ، وَتَرَكَهُ أَصْحَابُهُ ، فَجَاءَ أُبَيُّ بْنُ خَلَفٍ يَطْلُبُهُ بِدَمِ أَخِيهِ أُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ ، فَقَالَ : أَيْنَ هَذَا الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ ، فَلْيَبْرُزْ لِي ، فَإِنَّهُ إِنْ كَانَ نَبِيًّا قَتَلَنِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَعْطُونِي الْحَرْبَةَ ، فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، وَبِكَ حَرَاكٌ ؟ فَقَالَ : إِنِّي قَدَ اسْتَسْقَيْتُ اللَّهَ دَمَهُ ، فَأَخَذَ الْحَرْبَةَ ، ثُمَّ مَشَى إِلَيْهِ فَطَعَنَهُ فَصَرَعَهُ عَنْ دَابَّتِهِ ، وَحَمَلَهُ أَصْحَابُهُ فَاسْتَنْقَذُوهُ ، فَقَالُوا لَهُ : مَا نَرَى بِكَ بَأْسًا ، قَالَ : إِنَّهُ قَدَ اسْتَسْقَى اللَّهَ دَمِي ، إِنِّي لأَجِدُ لَهَا مَا لَوْ كَانَتْ عَلَى رَبِيعَةَ وَمُضَرَ لَوَسِعَتْهُمْ.

(۳۷۹۳۹) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُحد کے دن، نبی کریم ﷺ کے سر مبارک میں زخم آ گیا اور آپ ﷺ کے سامنے والے چار دانت مبارک شہید ہو گئے اور آپ ﷺ پیاس کی وجہ سے لب دم ہو گئے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ گھٹنوں کے بل جھکنے لگے اور آپ ﷺ کے صحابہ، آپ ﷺ سے علیحدہ ہو گئے۔ تو ابی بن خلف، اپنے بھائی امیہ بن خلف کے خون کا مطالبہ کرتا ہوا آیا اور کہنے لگا۔ کہاں ہے وہ آدمی! جو گمان کرتا ہے کہ وہ نبی ہے۔ میرے ساتھ مبارزت کرے۔ پس اگر وہ نبی ہوا تو وہ مجھے قتل کر دے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے نیزہ دے دو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! آپ میں حرکت ہے؟ (یعنی آپ تو پیاسے ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا۔ بلاشبہ میں نے اللہ تعالیٰ سے اس کے خون کے ذریعہ سے سیرابی طلب کی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے نیزہ پکڑا اور اس کی طرف چل دیئے اور آپ ﷺ نے اس کو نیزہ مارا اور اس کو اس کی سواری سے گرا دیا۔ اُبی بن خلف کے ساتھیوں نے اس کو اٹھا لیا اور اس کو بچا کر لے گئے اور انہوں نے اس کو کہا۔ ہمارے خیال میں تو تمہیں کچھ بھی نہیں ہوا؟ اس نے جواب دیا۔ بلاشبہ انہوں (نبی ﷺ) نے اللہ تعالیٰ سے میرے خون کے ذریعہ سیرابی مانگی ہے۔ پس میں وہ تکلیف محسوس کر رہا ہوں کہ اگر وہ قبیلہ ربیعہ اور قبیلہ مضر کے لئے ہوتی تو ان کو بھی کفایت کر جاتی۔

(۳۷۹۴۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الزُّبَيْرِ ، مِثْلَهُ.

(۳۷۹۴۰) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے مثل روایت منقول ہے۔

(۳۷۹۴۱) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَمَّا قُتِلَ حَمْزَةُ يَوْمَ أُحُدٍ ، أَقْبَلَتْ صَفِيَّةُ تَطْلُبُهُ ، لاَ تَدْرِي مَا صَنَعَ ، قَالَ : فَلَقِيَتْ عَلِيًّا ، وَالزُّبَيْرَ ، فَقَالَ عَلِيٌّ لِلزُّبَيْرِ : اذْكُرْهُ لأُمِّكَ ، وَقَالَ الزُّبَيْرُ : لاَ ، بَلَ اذْكُرْهُ أَنْتَ لِعَمَّتِكَ ، قَالَتْ : مَا فَعَلَ حَمْزَةُ ؟ قَالَ : فَأَرَيَاهَا أَنَّهُمَا لاَ يَدْرِيَانِ ، قَالَ : فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنِّي لأَخَافُ عَلَى عَقْلِهَا ، قَالَ : فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِهَا ، وَدَعَا لَهَا ، قَالَ : فَاسْتَرْجَعَتْ وَبَكَتْ ، قَالَ : ثُمَّ جَاءَ فَقَامَ عَلَيْهِ ، وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ ، فَقَالَ :

لَوْلَا جَزَعُ النِّسَاءِ لَتَرَكْتُهُ حَتَّى يُحْشَرَ مِنْ حَوَاصِلِ الطَّيْرِ وَبُطُونِ السِّبَاعِ ، قَالَ : ثُمَّ أَمَرَ بِالْقَتْلَى يُصَلَّى عَلَيْهِمْ ، قَالَ : فَيَضَعُ تِسْعَةً وَحَمْزَةَ ، فَيُكَبِّرُ عَلَيْهِمْ سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ ، ثُمَّ يُرْفَعُونَ وَيُتْرَكُ حَمْزَ يُجَاءُ بِتِسْعَةٍ ، فَيُكَبِّرُ عَلَيْهِمْ سَبْعًا حَتَّى فَرَغَ مِنْهُمْ. (ابن ماجه ۱۵۱۳۔ طبرانی ۲۹۳۶)

(۳۷۹۴۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب اُحد کے دن حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ قتل ہو گئے تو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا تلاش کرنے کو آئیں۔ انہیں خبر نہیں تھی کہ کیا ہوا ہے۔ راوی کہتے ہیں: ان کی ملاقات حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ اپنی والدہ کو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتاؤ۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا بلکہ آپ انہیں اپنے چچا کے بارے میں بتاؤ۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کہنے لگی۔ حمزہ رضی اللہ عنہ نے کیا کیا ہے؟ راوی کہتے ہیں: ان (علی رضی اللہ عنہ، زبیر رضی اللہ عنہ) نے اُسے یہ ظاہر کیا کہ انہیں خبر نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرما اس کی عقل پر خوف ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک ان کے سینہ پر رکھا اور ان کے لئے دُعا کی۔ کہتے ہیں۔ پھر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے اناللہ پڑھا اور رو پڑیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس کھڑے ہوئے۔ درآنحالیکہ ان کا مثلہ کیا گیا تھا۔ اور فرمایا: اگر عورتوں کا رونا دھونا نہ ہوتا تو میں ان (حمزہ) چھوڑ دیتا تا کہ یہ میدان محشر میں پرندوں کے پوٹوں اور درندوں کے پیٹوں سے جمع ہو کر آتے۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم شہداء کے بارے میں حکم دیا: اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر نماز جنازہ پڑھنی شروع کی۔ راوی کہتے ہیں: پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نو اور ساتھ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو رکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر سات تکبیرات میں جنازہ پڑھا۔ پھر باقی میتیں اٹھا دی گئیں اور حم کو چھوڑ دیا گیا پھر نو افراد کو لایا گیا اور ان پر سات تکبیرات کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ پڑھا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہو گئے۔

(۳۷۹۴۲) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ ، عَ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ يَوْمَ أُحُدٍ : مَ مَقْتَلَ حَمْزَةَ ؟ فَقَالَ رَجُلٌ أَعْزَلُ : أَنَا رَأَيْتُ مَقْتَلَهُ ، قَالَ : فَانْطَلِقْ فَأَرِنَاهُ ، فَخَرَجَ حَتَّى وَقَفَ عَلَى حَ فَرَآهُ قَدْ بُقِرَ بَطْنُهُ ، وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مُثِّلَ بِهِ وَاللهِ ، فَكَرِهَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ ، وَوَقَفَ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ الْقَتْلَى ، فَقَالَ : أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ ، لُفُّوهُمْ فِي دِ فَإِنَّهُ لَيْسَ جَرِيحٌ يُجْرَحُ ، إِلَّا جُرْحُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَدْمَى ، لَوْنُهُ لَوْنُ الدَّمِ ، وَرِيحُهُ رِيحُ الْمِسْكِ ، قَدِّمُو الْقَوْمِ قُرْآنًا ، فَاجْعَلُوهُ فِي اللَّحْدِ.

(۳۷۹۴۲) حضرت عبد الرحمان بن کعب بن مالک، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے دن فرمایا: حمزہ کا مقتل کس نے دیکھا ہے؟ ایک نہتے شخص نے کہا۔ میں نے حمزہ رضی اللہ عنہ کا مقتل دیکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ہمیں ان کا مقتل دکھاؤ۔ پس وہ شخص نکلا یہاں تک کہ وہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش پر آ کر کھڑا ہوا اور اس نے حمزہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے پیٹ کو پھاڑا گیا ہے اور ان کا مُثلہ بنایا گیا ہے۔ تو اس آدمی نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بخدا! ان کا تو مثلہ کیا گیا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حمزہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھنے کو ناپسند کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقتولین کے درمیان کھڑے ہو گئے اور فرمایا: میں بذات خود ان لوگوں پر گواہ ہوں۔ انہیں ان کے خون سمیت لپیٹ دو۔ کیونکہ (ان میں سے) کوئی بھی مجروح، جس کو زخمی کیا گیا ہے۔ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا زخم خون برسا رہا ہوگا۔ اس کا رنگ خون کا رنگ ہوگا اور اس کی خوشبو مشک کی خوشبو ہوگی۔ ان لوگوں میں سے زیادہ قرآن والے کو مقدم کرو اور اس کو (پہلے) لحد میں داخل کرو۔

(۳۷۹۴۳) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : اشْتُكِيَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِدَّةَ الْجِرَاحِ يَوْمَ أُحُدٍ . فَقَالَ : احْفِرُوا ، وَأَوْسِعُوا ، وَأَحْسِنُوا ، وَادْفِنُوا فِي الْقَبْرِ الاثْنَيْنِ وَالثَّلاَثَةَ ، وَقَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا ، فَقَدَّمُوا أَبِي بَيْنَ يَدَيْ رَجُلَيْنِ. (ابو داؤد ۳۲۰۷۔ احمد ۱۹)

(۳۷۹۴۳) حضرت سعید بن ہشام رضی اللہ عنہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ اُحد کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مقتولین کی کثرت کا کہا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قبریں کھود دو اور کھلی کھود دو اور بہترین بناؤ۔ اور ایک قبر میں، دو یا تین افراد کو دفن کر دو۔ مُردوں میں سے زیادہ قرآن والے کو مقدم کرو۔ پس لوگوں نے میرے والد کو دو آدمیوں سے مقدم کیا۔

(۳۷۹۴٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : لَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُحُدٍ ، خَرَجَ مَعَهُ نَاسٌ ، فَرَجَعُوا ، قَالَ : فَكَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ فِرْقَتَيْنِ ؛ قَالَتْ فِرْقَةٌ : نَقْتُلُهُمْ ، وَفِرْقَةٌ قَالَتْ : لاَ نَقْتُلُهُمْ ، فَنَزَلَتْ : ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللَّهُ أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا﴾ قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهَا طَيْبَةُ ، وَإِنَّهَا تَنْفِي الْخَبَثَ ، كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ.

(۳۷۹۴۴) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُحد کی طرف نکلے تو کچھ (منافق) لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے پھر واپس آ گئے۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم، ایسے لوگوں کے بارے میں دو گروہوں میں بٹ گئے۔ ایک جماعت نے کہا۔ ہم ان سے قتال کریں گے۔ اور دوسری جماعت نے کہا۔ ہم ان سے قتال نہیں کریں گے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللَّهُ أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا﴾

راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ طیبہ ہے اور یہ خباثت کو یوں ختم کر دیتا ہے۔ جیسا کہ آگ چاندی کی گندگی کو ختم کر دیتی ہے۔

(۳۷۹٤٥) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : صُرِخَ إِلَى قَتْلاَنَا

يَوْمَ أُحُدٍ ، إِذْ أَجْرَى مُعَاوِيَةُ الْعَيْنَ ، فَاسْتَخْرَجْنَاهُمْ بَعْدَ أَرْبَعِينَ سَنَةً لَيِّنَةً أَجْسَادُهُمْ ، تَتَثَنَّى أَطْرَافُهُمْ.

(۳۷۹۴۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے چشمہ جاری فرمایا تو ہمارے اُحد کے شہداء بار۔ میں فریاد ہوئی پس ہم نے انہیں چالیس سال (کا عرصہ گزرنے) کے بعد نکالا۔ ان کے جسم ان اعضاء کے ساتھ لپٹے ہوئے تھے

(۳۷۹٤٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ ، قَالَ : رَفَعْ رَأْسِي يَوْمَ أُحُدٍ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ ، فَمَا أَرَى أَحَدًا مِنَ الْقَوْمِ إِلاَّ يَمِيدُ تَحْتَ حَجَفَتِهِ مِنَ النُّعَاسِ.

(۳۷۹۴۶) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اُحد کے دن سر اُوپر کر کے دیکھنا شروع کیا۔ تو مجھے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ۔ کوئی ایک بھی نظر نہ آیا مگر یہ کہ وہ اونگھ کی وجہ سے اپنی ڈھال کے نیچے جھٹکے کھا رہا تھا۔

(۳۷۹٤۷) حَدَّثَنَا مَالِكٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الْمُغِيرَةِ ، عَنِ ابْنِ أَبْزَى ، قَا بَارَزَ عَلِيٌّ يَوْمَ أُحُدٍ مِنْ بَنِي شَيْبَةَ طَلْحَةَ وَمُسَافِعًا ، قَالَ : وَسَمَّى إِنْسَانًا آخَرَ ، قَالَ : فَقَتَلَهُمْ سِوَى مَنْ قَ مِنَ النَّاسِ ، فَقَالَ لِفَاطِمَةَ حَيْثُ نَزَلَ : خُذِي السَّيْفَ غَيْرَ ذَمِيمٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَ لَئِنْ كُنْتَ أَبْلَيْتَ ، فَقَدْ أَبْلَى فُلاَنٌ الأَنْصَارِيُّ ، وَفُلاَنٌ الأَنْصَارِيُّ ، وَفُلاَنٌ الأَنْصَارِيُّ حَتَّى انْقَطَعَ نَفَ أَوْ كَادَ يَنْقَطِعُ نَفَسُهُ.

(۳۷۹۴۷) حضرت ابن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ احد کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بنی شیبہ میں سے طلحہ اور مسافع کے سا مبارزت لی۔ راوی کہتے ہیں: ایک اور آدمی کا نام بھی (استاد) نے لیا تھا۔ راوی کہتے ہیں: پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو عام لوگ (کفار) کو قتل کیا تھا ان کے سوا ان تینوں کو بھی قتل کر دیا۔ پھر جب آپ رضی اللہ عنہ واپس تشریف لائے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا۔ مذمت سے تلوار کو پکڑو۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے عمدگی سے قتال کیا ہے تو فلاں انصاری نے بھی اور فلاں انصا نے بھی اور فلاں انصاری نے بھی بہترین قتال کیا ہے۔ یہاں تک کہ اپنی جان ختم کر دی یا جان ختم کرنے کے قریب ہو گئے۔

(۳۷۹٤۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : لَمَّا كُسِرَتْ رَبَاعِيَةُ رَسُو اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى ثَلاَ عَلَى مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ مَلِكُ الأَمْلاَكِ ، وَاشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى مَنْ كَسَرَ رَبَاعِيَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَ وَسَلَّمَ وَأَثَّرَ فِي وَجْهِهِ ، وَاشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى مَنْ زَعَمَ أَنَّ لِلَّهِ وَلَدًا.

(۳۷۹۴۸) حضرت حکم سے روایت ہے کہ جب اُحد کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے والے چار دندان مبارک شہید ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین لوگوں پر اللہ کا غضب شدید ہے۔ اس آدمی پر جو خود کو بادشاہوں کا بادشاہ گمان کرتا ہے۔ اور اس آدمی پر بھی اللہ کا غضب شدید ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان کو شہید کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کو زخمی کیا۔ اور خدا کا غضب ا آدمی پر بھی شدید ہے جو یہ گمان کرتا ہے کہ خدا کا بیٹا ہے۔

۳۷۹۴) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، قَالَ : هُشِّمَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ ، وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ ، وَجُرِحَ فِي وَجْهِهِ ، وَدُووِيَ بِحَصِيرٍ مُحَرَّقٍ ، وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَنْقُلُ إِلَيْهِ الْمَاءَ فِي الْحَجَفَةِ. (بخاری ۲۴۳)

(۳۷۹۴) ایک آدمی روایت کرتے ہیں کہ اُحد کے دن نبی کریم ﷺ کے سر مبارک پر خود ٹوٹ گئی اور آپ ﷺ کے دندان
بد ہو گئے اور آپ ﷺ کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا اور آپ ﷺ کو جلی ہوئی چٹائی کے ذریعہ دوا کی گئی۔ اور علی رضی اللہ عنہ بن ابی
ب، آپ ﷺ کے پاس ڈھال میں پانی لا رہے تھے۔

۳۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ لأَبِي بَكْرٍ : رَأَيْتُكَ يَوْمَ أُحُدٍ فَصُغْتُ عَنْكَ ، قَالَ : فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : لَكِنِّي لَوْ رَأَيْتُكَ مَا صُغْتُ عَنْكَ.

(۳۷۹۵) حضرت ایوب سے روایت ہے کہ عبد الرحمان بن ابی بکر نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ میں نے اُحد کے دن آپ کو
ما تھا لیکن میں نے آپ سے اعراض کیا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لیکن اگر میں تمہیں دیکھتا تو میں تم سے
اض نہ کرتا۔

(۳۷) غَزْوَةُ الْخَنْدَقِ

غزوہ خندق

۳/۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : خَرَجْتُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ أَقْفُو آثَارَ النَّاسِ ، فَسَمِعْتُ وَئِيدَ الأَرْضِ وَرَائِي ، فَالْتَفَتُّ ، فَإِذَا أَنَا بِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَمَعَهُ ابْنُ أَخِيهِ الْحَارِثُ بْنُ أَوْسٍ ، يَحْمِلُ مِجَنَّهُ ، فَجَلَسْتُ إِلَى الأَرْضِ ، قَالَتْ : فَمَرَّ سَعْدٌ وَعَلَيْهِ دِرْعٌ ، قَدْ خَرَجَتْ مِنْهَا أَطْرَافُهُ ، فَأَنَا أَتَخَوَّفُ عَلَى أَطْرَافِ سَعْدٍ ، قَالَتْ : وَكَانَ مِنْ أَعْظَمِ النَّاسِ وَأَطْوَلِهِمْ ، قَالَتْ : فَمَرَّ يَرْتَجِزُ ، وَهُوَ يَقُولُ :

لَبِّثْ قَلِيلاً يُدْرِكِ الْهَيْجَا حَمَلْ مَا أَحْسَنَ الْمَوْتَ إِذَا حَانَ الأَجَلْ

قَالَتْ : فَقُمْتُ ، فَاقْتَحَمْتُ حَدِيقَةً ، فَإِذَا فِيهَا نَفَرٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ . وَفِيهِمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ تَسْبِغَةٌ لَهُ ، تَعْنِي الْمِغْفَرَ ، قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ : وَيْحَكِ ، مَا جَاءَ بِكِ ؟ وَيْحَكِ ، مَا جَاءَ بِكِ ؟ وَاللهِ إِنَّكِ لَجَرِيئَةٌ ، مَا يُؤَمِّنُكِ أَنْ يَكُونَ تَحَوُّزٌ وَبَلاَءٌ ؟ قَالَتْ : فَمَا زَالَ يَلُومُنِي حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنَّ الأَرْضَ انْشَقَّتْ فَدَخَلْتُ فِيهَا ، قَالَتْ : فَرَفَعَ الرَّجُلُ التَّسْبِغَةَ عَنْ وَجْهِهِ ، فَإِذَا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ ، فَقَالَ : يَا عُمَرُ ، وَيْحَكَ ، قَدْ أَكْثَرْتَ مُنْذُ الْيَوْمَ ، وَأَيْنَ التَّحَوُّزُ ، أَوِ الْفِرَارُ إِلاَّ إِلَى اللهِ.

قَالَتْ : وَيَرْمِي سَعْدًا رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ :حِبَّانُ بْنُ الْعَرِقَةِ بِسَهْمٍ ، فَقَالَ :خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الْعَرِقَةِ ، فَأَصَابَ أَكْحَلَهُ فَقَطَعَهُ ، فَدَعَا اللَّهَ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ لَا تُمِتْنِي حَتَّى تُقِرَّ عَيْنِي مِنْ قُرَيْظَةَ ، وَكَانُوا حُلَفَائَهُ وَمَوَالِيَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، قَالَتْ : فَرَقَأَ كَلْمُهُ ، وَبَعَثَ اللَّهُ الرِّيحَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ : (وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا) فَلَحِقَ أَبُو سُفْيَانَ بِتِهَامَةَ ، وَلَحِقَ عُيَيْنَةُ بْنُ بَدْرِ بْنِ حِصْنٍ وَمَنْ مَعَهُ بِنَجْدٍ ، وَرَجَعَتْ بَنُو قُرَيْظَةَ فَتَحَصَّنُوا فِي صَيَاصِيهِمْ ، وَرَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ ، فَأَمَرَ بِقُبَّةٍ ، فَضُرِبَتْ عَلَى سَعْدٍ فِي الْمَسْجِدِ ، وَوُضِعَ السِّلَاحُ.

قَالَتْ :فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ ، فَقَالَ :أَقَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ ؟ وَاللهِ مَا وَضَعَتِ الْمَلَائِكَةُ السِّلَاحَ ، فَاخْرُجْ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ فَقَاتِلْهُمْ ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّحِيلِ وَلَبِسَ لَأْمَتَهُ ، فَخَرَجَ فَمَرَّ عَلَى بَنِي غَنْمٍ ، وَكَانُوا جِيرَانَ الْمَسْجِدِ ، فَقَالَ :مَنْ مَرَّ بِكُمْ ؟ فَقَالُوا :مَرَّ بِنَا دِحْيَةُ الْكَلْبِي ، وَكَانَ دِحْيَةُ تُشْبِهُ لِحْيَتُهُ وَسِنَّتُهُ وَوَجْهُهُ بِجِبْرِيلَ ، فَأَتَاهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَاصَرَهُمْ خَمْسَةً وَعِشْرِينَ يَوْمًا ، فَلَمَّا اشْتَدَّ حَصْرُهُمْ وَاشْتَدَّ الْبَلَاءُ عَلَيْهِمْ ، قِيلَ لَهُمْ :انْزِلُوا عَلَى حُكْمِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَاسْتَشَارُوا أَبَا لُبَابَةَ ، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ أَنَّهُ الذَّبْحُ ، فَقَالُوا :نَنْزِلُ عَلَى حُكْمِ ابْنِ مُعَاذٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :انْزِلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ ، فَنَزَلُوا ، وَبَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَعْدٍ ، فَحُمِلَ عَلَى حِمَارٍ لَهُ إِكَافٌ مِنْ لِيفٍ ، وَحَفَّ بِهِ قَوْمُهُ ، فَجَعَلُوا يَقُولُونَ :يَا أَبَا عَمْرٍو ، حُلَفَاؤُكَ وَمَوَالِيكَ ، وَأَهْلُ النِّكَايَةِ وَمَنْ قَدْ عَلِمْتَ ، قَالَتْ :لَا يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَوْلاً ، حَتَّى إِذَا دَنَا مِنْ دَارِهِمَ الْتَفَتَ إِلَى قَوْمِهِ ، فَقَالَ :قَدْ أَنَى لِسَعْدٍ أَنْ لَا يُبَالِيَ فِي اللهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ ، فَلَمَّا طَلَعَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ فَأَنْزِلُوهُ ، قَالَ عُمَرُ : سَيِّدُنَا اللَّهُ ، قَالَ :أَنْزِلُوهُ ، فَأَنْزَلُوهُ.

قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :احْكُمْ فِيهِمْ ، قَالَ :فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ ، وَتُسْبَى ذَرَارِيُّهُمْ ، وَتُقَسَّمَ أَمْوَالُهُمْ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللهِ وَحُكْمِ رَسُولِهِ ، قَالَ :ثُمَّ دَعَا اللَّهَ سَعْدٌ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ أَبْقَيْتَ عَلَى نَبِيِّكَ مِنْ حَرْبِ قُرَيْشٍ شَيْئًا فَأَبْقِنِي لَهَا ، وَإِنْ كُنْتَ قَطَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَاقْبِضْنِي إِلَيْكَ ، فَقَالَ :فَانْفَجَرَ كَلْمُهُ ، وَكَانَ قَدْ بَرَأَ حَتَّى مَا بَقِيَ مِنْهُ إِلَّا مِثْلُ الْخُرْصِ.

قَالَتْ :فَرَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَرَجَعَ سَعْدٌ إِلَى قُبَّتِهِ الَّتِي كَانَ ضَرَبَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتْ :فَحَضَرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ ، قَالَتْ :

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، إِنِّي لأَعْرِفُ بُكَاءَ أَبِي بَكْرٍ مِنْ بُكَاءِ عُمَرَ وَأَنَا فِي حُجْرَتِي ، وَكَانُوا كَمَا قَالَ اللَّهُ
تَعَالَى : ﴿رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ﴾ قَالَ عَلْقَمَةُ : فَقُلْتُ : أَيْ أُمَّهْ ، فَكَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَصْنَعُ؟ قَالَتْ : كَانَتْ عَيْنُهُ لاَ تَدْمَعُ عَلَى أَحَدٍ ، وَلَكِنَّهُ كَانَ إِذَا وَجَدَ فَإِنَّمَا هُوَ آخِذٌ بِلِحْيَتِهِ.

۳۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں خندق کے دن، لوگوں کے آثارِ قدم کی پیروی کرتے ہوئے باہر نکلی۔ پس
نے اپنے پیچھے لوگوں کی آہٹ سُنی۔ میں نے توجہ کی تو وہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ تھے اور ان کے ساتھ ان کے بھتیجے حارث بن اوس
انہوں نے اپنی ڈھال اٹھائی ہوئی تھی۔ پس میں زمین پر بیٹھ گئی۔ فرماتی ہیں: پس حضرت سعد رضی اللہ عنہ گزر گئے اور انہوں نے
ں ہوئی تھی۔ اور اس کے کنارے باہر نکلے ہوئے تھے۔ اور مجھے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے کناروں سے خوف آرہا تھا۔ فرماتی ہیں:
ب لوگوں میں سے بڑے جثہ والے اور لمبے تھے۔ فرماتی ہیں: پھر وہ رجز پڑھتے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے گزر گئے۔

''تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ جنگ کو زور پکڑنے دو۔ جب وقت مقرر آجائے تو موت کتنی اچھی ہوتی ہے۔''

فرماتی ہیں۔ پھر میں کھڑی ہوئی اور ایک باغیچہ میں گھس گئی تو وہاں مسلمانوں کے چند افراد تھے۔ جن میں عمر بن خطاب
، اور ان میں ایک آدمی وہ بھی تھا جس پر خود تھی۔ راوی کہتے ہیں...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: عجیب بات ہے! تمہیں کیا چیز
ں ہے؟ عجیب بات ہے! تمہیں کیا چیز لے آئی ہے؟ بخدا! تم بہت جری ہو۔ تمہیں کس چیز نے فرار اور آزمائش سے مامون کر
! عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے مسلسل ملامت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے تمنا کی کہ زمین شق ہو جائے
اس میں داخل ہو جاؤں۔ فرماتی ہیں۔ پھر (دوسرے) آدمی نے اپنے چہرے سے خود اتاری تو وہ طلحہ بن عبید اللہ تھے۔ راوی
ں: انہوں نے کہا: اے عمر! تم پر افسوس ہے آج تم نے بہت زیادہ ملامت کی ہے۔ فرار اور آزمائش اللہ کے سوا کس کی طرف
ہے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ مشرکین قریش میں سے ایک آدمی نے، جس کو حبان بن العرقۃ کہا جاتا تھا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ
را اور کہا۔ اس کو لے لو۔ میں ابن العرقۃ ہوں۔ وہ تیر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی بازو کی رگ میں لگا اور اس نے وہ رگ کاٹ دی۔
نے اللہ سے دُعا کی۔ اے اللہ! تو مجھے موت نہ دینا یہاں تک کہ تو بنو قریظہ سے میری آنکھوں کو ٹھنڈا کر دے۔ یہ لوگ
ے کے جاہلیت میں حلیف اور ساتھی تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ پھر ان کے زخم کا خون بند ہو گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے مشرکین
دی۔ و کفی اللّٰہ المؤمنین القتال و کان اللّٰہ قویاً عزیزاً۔

پس ابوسفیان تہامہ کے علاقہ کے ساتھ جا ملا اور عیینہ بن بدر بن حصن اور اس کے ساتھی نجد کے علاقہ کے ساتھ جا ملے اور
واپس ہو گئے اور اپنے قلعوں میں قلعہ بند ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی طرف واپس تشریف لے آئے اور حکم دیا تو
سعد رضی اللہ عنہ کے لئے مسجد میں خیمہ لگا یا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلحہ وغیرہ رکھ دیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور عرض کیا۔ کیا آپ نے اسلحہ

اُتار دیا ہے؟ بخدا! فرشتوں نے تو اسلحہ نہیں اُتارا۔ پس آپ بنو قریظہ کی طرف چلئے اور ان سے قتال کیجئے۔ تو نبی کریم ﷺ نے کو کا حکم دیا اور آپ ﷺ نے اپنا سامانِ حضر زیب تن فرمایا اور نکل پڑے۔ اور (جب) آپ ﷺ بنو غنم کے پاس سے گزرے ..... یہ لوگ مسجد کے پڑوسی تھے ..... تو پوچھا: کون تمہارے پاس سے گزرا ہے؟ انہوں نے جواباً عرض کیا۔ ہمارے پاس سے حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ گزرے ہیں۔ حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کی داڑھی اور چہرے کی شکل حضرت جبرائیل سے مشابہ تھی پھر نبی کریم ﷺ، بنو قریظہ کے پاس پہنچے اور آپ ﷺ نے پچیس دن تک ان کا محاصرہ فرمایا۔ پس جب بنو قریظہ کا محاصرہ شدید ہو گیا اور ان پر مصیبت سخت ہوگئی تو انہیں کہا گیا۔ رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ پر تسلیم ہو جاؤ۔ انہوں نے ابولبابہ سے مشورہ کیا تو انہوں نے اپنے ہاتھ سے انہیں یہ اشارہ کیا کہ فیصلہ تو ذبح کا ہے۔ بنو قریظہ نے کہا۔ ہم ابن معاذ کے فیصلہ پر اترتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم سعد بن معاذ کے فیصلہ پر (ہی) اُتر آؤ۔ پس وہ لوگ اُتر آئے۔

۵۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی طرف کسی کو بھیجا اور انہیں گدھے پر سوار کیا گیا جس پر کھجور کی چھال کا پالان تھا اور ان کی قوم نے انہیں گھیر لیا۔ اور یہ کہنے لگے۔ اے ابو عمرو! (یہ لوگ) تیرے حلیف اور تیرے ساتھی ہیں۔ اور تیری پہچان کے لوگ ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان کو کچھ جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ جب سعد رضی اللہ عنہ ان کے گھروں کے پاس پہنچے تو فرمایا: اب سعد کے لئے وہ وقت آپہنچا ہے کہ سعد، اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہ کرے۔

٦۔ پھر جب وہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ہوئے ابو سعید کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور اس کو نیچے اُتارو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ ہمارا سردار اللہ تعالیٰ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں اتارو۔ پس لوگوں نے انہیں نیچے اُتارا۔

۷۔ آپ ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ان کے بارے میں فیصلہ کرو۔ انہوں نے عرض کیا: میں ان کے بارے میں یہ فیصلہ صادر کرتا ہوں کہ ان کے لڑنے والوں کو قتل کر دیا جائے اور ان کی عورتوں، بچوں کو قیدی بنایا جائے اور ان کے اموال کو تقسیم کر لیا جائے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ بے شک تو نے ان کے بارے میں اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے مطابق (ہی) فیصلہ کیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اللہ سے دعا کی۔ اور فرمایا۔ اے اللہ! اگر تو نے اپنے نبی کے خلاف قریش کی کوئی جنگ باقی رکھی ہوئی ہے تو تُو مجھے بھی اس کے لئے باقی رکھ۔ اور اگر تو نے نبی ﷺ اور قریش کے درمیان جنگ ختم کر دی ہے تو تو مجھے اپنی طرف اٹھالے۔ راوی کہتے ہیں۔ پس ان کا زخم پھوٹ پڑا۔ اور وہ زخم (پہلے) ختم ہو گیا تھا اور صرف ایک چھوٹے سے سوراخ جتنا رہ گیا تھا۔

۸۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لے آئے اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ بھی اس خیمہ میں واپس گئے جو آپ ﷺ نے ان کے لئے لگوایا تھا۔ فرماتی ہیں: پھر سعد رضی اللہ عنہ کے پاس نبی کریم ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے۔ کہتی ہیں: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے رونے کو حضرت

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے رونے سے علیحدہ پہچان لیتی تھی حالانکہ میں حجرہ میں ہوتی تھی۔ اور یہ صحابہ ایسے تھے جیسا اللہ کا ارشاد ہے۔ رحماء بینھم علقمہ کہتے ہیں۔ میں نے کہا۔ اماں جان! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں کسی پر آنسو نہیں بہاتی تھیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی کا غم ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی پکڑتے تھے۔

(٣٧٩٥٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ ، قَالَ : لَمَّا نَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَمْسَى ، أَتَاهُ جِبْرِيلُ ، أَوْ قَالَ :مَلَكٌ ، فَقَالَ :مَنْ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِكَ مَاتَ اللَّيْلَةَ ، اسْتَبْشَرَ بِمَوْتِهِ أَهْلُ السَّمَاءِ ؟ فَقَالَ :لاَ ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ سَعْدٌ ، فَإِنَّهُ أَمْسَى دَنِفًا ، مَا فَعَلَ سَعْدٌ ؟ قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، قَدْ قُبِضَ ، وَجَاءَ قَوْمُهُ فَاحْتَمَلُوهُ إِلَى دَارِهِمْ ، قَالَ :فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ ، ثُمَّ خَرَجَ ، وَخَرَجَ النَّاسُ ، فَبَتَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ مَشْيًا ، حَتَّى إِنَّ شُسُوعَ نِعَالِهِمْ لَتُقْطَعُ مِنْ أَرْجُلِهِمْ ، وَإِنَّ أَرْدِيَتَهُمْ لَتَسْقُطُ عَنْ عَوَاتِقِهِمْ ، فَقَالَ رَجُلٌ :يَا رَسُولَ اللهِ ، بَتَتَّ النَّاسَ ، فَقَالَ :إِنِّي أَخْشَى أَنْ تَسْبِقَنَا إِلَيْهِ الْمَلاَئِكَةُ كَمَا سَبَقَتْنَا إِلَى حَنْظَلَةَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ :فَأَخْبَرَنِي أَشْعَثُ بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ :فَحَضَرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُغَسَّلُ ، قَالَ :فَقَبَضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْبَتَيْهِ ، فَقَالَ :دَخَلَ مَلَكٌ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَجْلِسٌ ، فَأَوْسَعْتُ لَهُ ، وَأُمُّهُ تَبْكِي وَهِيَ تَقُولُ :

وَيْلَ أُمِّ سَعْدٍ سَعْدًا ... بَرَاعَةً وَجَدًّا.

بَعْدَ أَيَادٍ يَا لَهُ وَمَجْدًا ... مُقَدَّمٌ سَدَّ بِهِ مَسَدًّا.

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُلُّ الْبَوَاكِي يَكْذِبْنَ إِلاَّ أُمَّ سَعْدٍ ، قَالَ مُحَمَّدٌ :وَقَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِنَا :إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ لِجِنَازَتِهِ ، قَالَ نَاسٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ :مَا أَخَفَّ سَرِيرَ سَعْدٍ ، أَوْ جِنَازَةَ سَعْدٍ ؟ قَالَ :فَحَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ يَوْمَ مَاتَ سَعْدٌ :لَقَدْ نَزَلَ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ شَهِدُوا جِنَازَةَ سَعْدٍ ، مَا وَطِئُوا الأَرْضَ قَبْلَ يَوْمَئِذٍ .

قَالَ مُحَمَّدٌ :فَسَمِعْتُ إِسْمَاعِيلَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ ، وَدَخَلَ عَلَيْنَا الْفُسْطَاطَ ، وَنَحْنُ نَدْفِنُ وَاقِدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ ، فَقَالَ :أَلاَ أُحَدِّثُكُمْ بِمَا سَمِعْتُ أَشْيَاخَنَا ؟ سَمِعْتُ أَشْيَاخَنَا يُحَدِّثُونَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ يَوْمَ مَاتَ سَعْدٌ :لَقَدْ نَزَلَ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ شَهِدُوا جِنَازَةَ سَعْدٍ ، مَا وَطِئُوا الأَرْضَ قَبْلَ يَوْمَئِذٍ.

قَالَ مُحَمَّدٌ :فَأَخْبَرَنِي أَبِي ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :مَا كَانَ أَحَدٌ أَشَدَّ فَقْدًا عَلَى الْمُسْلِمِينَ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ ، أَوْ أَحَدِهِمَا مِنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ.

قَالَ مُحَمَّدٌ :وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شُرَحْبِيلَ ؛ أَنَّ رَجُلاً أَخَذَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابِ قَبْرِ سَعْدٍ يَوْمَئِذٍ ، فَفَتَحَهَا بَعْدُ فَإِذَا هُوَ مِسْكٌ.

قَالَ مُحَمَّدٌ :وَحَدَّثَنِي وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ :وَكَانَ وَاقِدٌ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ وَأَطْوَلِهِمْ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ ، فَقَالَ لِي :مَنْ أَنْتَ ؟ قُلْتُ :أَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ ، قَالَ : يَرْحَمُ اللَّهُ سَعْدًا ، إِنَّك بِسَعْدٍ لَشَبِيهٌ ، ثُمَّ قَالَ :يَرْحَمُ اللَّهُ سَعْدًا ، كَانَ مِنْ أَجْمَلِ النَّاسِ وَأَطْوَلِهِمْ ، قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا إِلَى أُكَيْدِرِ دُومَةَ ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ بِجُبَّةِ دِيبَاجٍ مَنْسُوجٍ فِيهَا ذَهَبٌ ، فَلَبِسَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، فَجَلَسَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْمِسُونَ الْجُبَّةَ وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهَا ، فَقَالَ :أَتَعْجَبُونَ مِنْهَا ؟ قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا رَأَيْنَا ثَوْبًا أَحْسَنَ مِنْهُ ، قَالَ : فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِمَّا تَرَوْنَ. (ابن سعد ۴۲۳۔ حاکم ۲۰۵)

(۳۷۹۵۲) حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت ہے کہ جب رات ہوئی تو نبی کریم ﷺ سو گئے تو آپ ﷺ کے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے یا فرمایا: کوئی فرشتہ آیا اور پوچھا: آپ کی امت میں سے کون سا آدمی آج رات وفات پا گیا ہے۔ آسمان والوں کو اس کی موت پر خوشی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سعد کے ساتھ کیا ہوا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے بتایا۔ یا رسول اللہ ﷺ! وہ فوت ہو گیا ہے۔ اور ان کی قوم والے آئے تھے اور انہیں اپنے محلّہ کی طرف لے گئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں۔ پس آپ ﷺ نے نماز فجر پڑھی اور پھر آپ ﷺ چل نکلے اور لوگ بھی (آپ ﷺ کے ساتھ) چل نکلے۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو (تیز) چلا کر تھکا دیا۔ یہاں تک کہ لوگوں کے تسمے ان کے پاؤں سے گر گئے اور ان کی چادریں ان کے کندھوں سے گر گئیں۔ ایک آدمی نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے لوگوں کو (تیز) چلا کر تھکا دیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس بات کا ڈر تھا کہ کہیں فرشتے سعد رضی اللہ عنہ کی طرف ہم سے سبقت نہ کر جائیں جیسا کہ وہ حنظلہ کی طرف ہم سے سبقت کر گئے تھے۔

۲۔ محمد کہتے ہیں مجھے اشعث بن اسحاق نے بتایا کہ پھر آپ ﷺ اس کے پاس پہنچے جبکہ انہیں غسل دیا جا رہا تھا۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ ﷺ نے اپنے گھٹنے اکٹھے کر لیے اور فرمایا: ایک فرشتہ آیا ہے اور اس کے لئے بیٹھنے کی جگہ نہیں تھی پس میں نے اس کے لئے جگہ چھوڑی ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ رو رہی تھیں اور شعر کہہ رہی تھیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔ تمام رونے والیاں کذب بیانی کرتی ہیں سوائے اُمِ سعد رضی اللہ عنہا کے۔

۳۔ محمد کہتے ہیں ہمارے ساتھیوں میں سے بعض لوگوں نے بتایا کہ جب نبی کریم ﷺ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے جنازہ کے لئے نکلے تو منافقین میں سے بعض لوگوں نے کہا۔ سعد رضی اللہ عنہ کا تختہ کتنا ہلکا ہے، یا کہا: سعد رضی اللہ عنہ کا جنازہ کتنا ہلکا ہے؟ راوی کہتے ہیں: مجھے سعد بن ابراہیم نے بیان کیا کہ جس دن حضرت سعد رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تحقیق ستر ہزار فرشتے اترے ہیں جو سعد رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں شریک ہوئے ہیں۔ انہوں نے اس دن سے پہلے (کبھی) زمین کو نہیں روندا تھا۔

۴۔ محمد کہتے ہیں: پھر میں نے اسمٰعیل بن محمد بن سعد کو سنا...... جبکہ وہ ہمارے پاس خیمہ میں داخل ہوئے اور ہم واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ کو دفن کر رہے تھے...... انہوں نے کہا: کیا میں تمہیں وہ بات نہ بیان کروں جو میں نے اپنے شیوخ سے سُنی ہے؟ میں نے اپنے شیوخ کو بیان کرتے سُنا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی وفات کے دن ارشاد فرمایا: بلاشبہ ستر ہزار فرشتے سعد رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں آسمان سے اُتر کر شریک ہوئے ہیں جنہوں نے اس دن سے پہلے زمین کو نہیں روندا تھا۔

۵۔ محمد کہتے ہیں مجھے میرے والد نے بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا کہ مسلمانوں کو نبی کریم اور آپ ﷺ کے دو ساتھیوں (ابوبکر و عمر) یا ان میں سے ایک کے جانے کے بعد، حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کسی کی کمی کا شدت سے احساس نہیں ہوا۔

۶۔ محمد کہتے ہیں: مجھے محمد بن منکدر نے محمد بن شرحبیل کے حوالہ سے بیان کیا کہ ایک شخص نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی قبر سے اس دن (دفن کے دن) ایک مٹھی مٹی لے لی اور پھر بعد میں اس کو کھولا تو وہ مشک تھی۔

۷۔ محمد کہتے ہیں: اور مجھے واقد بن عمرو بن سعد نے (بھی) بیان کیا۔ راوی کہتے ہیں۔ واقد، خوبصورت اور دراز قد لوگوں میں سے تھے...... واقد کہتے ہیں: میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ کہتے ہیں: انہوں نے مجھ سے کہا: تم کون ہو؟ میں نے جواب دیا۔ میں واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ ہوں۔ انس رضی اللہ عنہ کہنے لگے۔ اللہ تعالیٰ سعد رضی اللہ عنہ پر رحم کرے۔ تم تو بلاشبہ سعد رضی اللہ عنہ کے مشابہ ہو۔ پھر انہوں نے کہا۔ اللہ تعالیٰ سعد رضی اللہ عنہ پر رحم کرے۔ (عام) لوگوں سے دراز قد اور خوبصورت تھے۔ انس رضی اللہ عنہ کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ نے اکیدر دُومہ کی طرف ایک وفد بھیجا تو اس نے آپ ﷺ کی طرف ایک ریشمی جبہ بھیجا جس میں سونا، بُنا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے اس جبہ کو زیب تن فرمایا پھر آپ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور پھر بیٹھ گئے لیکن آپ ﷺ نے کوئی بات نہیں کی۔ لوگوں نے اس جُبہ کو ہاتھ لگانا شروع کیا اور اس کو تعجب سے دیکھا، آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تم لوگ اس جبہ کو تعجب سے دیکھتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے اس سے خوبصورت کپڑا نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! جو کپڑا تم دیکھ رہے ہو، سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے جنت میں جو رومال ہیں وہ اس سے بھی خوبصورت ہیں۔

(۳۷۹۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبُ حَرِيرٍ ، فَجَعَلُوا يَتَعَجَّبُونَ مِنْ لِينِهِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَمَنَادِيلُ سَعْدٍ فِي الْجَنَّةِ أَلْيَنُ مِمَّا تَرَوْنَ.

(۳۷۹۵۳) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو ریشم کا کپڑا ہدیہ دیا گیا تو لوگوں نے اس کی ملائی کو تعجب سے دیکھنا شروع کیا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جو کچھ دیکھ رہے ہو، سعد کے جنت کے رومال اس سے بھی زیادہ نرم ہیں۔

(۳۷۹۵٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْمُهَلَّبَ بْنَ أَبِي صُفْرَةَ ،

يَقُولُ ، وَذَكَرَ الْحَرُورِيَّةَ وَتَبْيِيتَهُمْ ، فَقَالَ :قَالَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُفِرَ الْخَنْدَقُ ، وَهُوَ يَخَافُ أَنْ يُبَيِّتَهُمْ أَبُو سُفْيَانَ :إِنْ بُيِّتُّمْ ، فَإِنَّ دَعْوَاكُمْ حم لاَ يُنْصَرُونَ.

(۳۷۹۵۴) حضرت ابو اسحاق کہتے ہیں میں نے مہلب بن ابی صفرہ کو...... جبکہ وہ حروریہ اور ان کے شب خون کا ذکر کر رہے تھے...... کہتے سُنا: کہ اصحاب محمد ﷺ فرماتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے خندق والے دن فرمایا: اور (اس وقت) آپ ﷺ کو خوف تھا کہ ابوسفیان شب خون مارے گا۔ اگر تم پر شب خون مارا جائے تو تم یہ کہنا۔ حم لاَ يُنْصَرُونَ.

(۳۷۹۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :لَقَدَ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِحُبِّ لِقَاءِ اللهِ سَعْدًا قَالَ :إِنَّمَا يَعْنِي السَّرِيرَ ، قَالَ : ﴿وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ﴾ قَالَ :تَفَسَّخَتْ أَعْوَادُهُ ، قَالَ :دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَهُ فَاحْتَبَسَ ، فَلَمَّا خَرَجَ ، قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا حَبَسَكَ؟ قَالَ :ضُمَّ سَعْدٌ فِي الْقَبْرِ ضَمَّةً ، فَدَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يَكْشِفَ عَنْهُ.

(۳۷۹۵۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی سعد رضی اللہ عنہ سے ملاقات پر عرش جھوم گیا۔ یعنی تخت...... فرمایا: ﴿وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ﴾ راوی کہتے ہیں۔ تخت کی لکڑیاں جدا جدا ہو گئیں۔ راوی کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ، حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی قبر میں داخل ہوئے اور آپ ﷺ وہاں ٹھہر گئے پھر جب آپ ﷺ باہر تشریف لائے تو لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کس بات کی وجہ سے آپ اندر ٹھہرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سعد رضی اللہ عنہ کی قبر کو ملایا گیا تو میں نے اللہ سے اس کیفیت کے ختم ہونے کی دعا کی۔

(۳۷۹۵۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَقَدَ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ.

(۳۷۹۵۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ، سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت پر عرش جھوم گیا ہے۔

(۳۷۹۵۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنَ الأَنْصَارِ ، يُقَالُ لَهَا :أَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ سَكَنٍ ، قَالَتْ :لَمَّا خُرِجَ بِجِنَازَةِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ صَاحَتْ أُمُّهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأُمِّ سَعْدٍ :أَلاَ يَرْقَأُ دَمْعُكِ ، وَيَذْهَبُ حُزْنُكِ ؟ إِنَّ ابْنَكِ أَوَّلُ مَنْ ضَحِكَ اللَّهُ لَهُ ، وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ.

(۳۷۹۵۷) حضرت اسماء بنت یزید بن سکن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا جنازہ لے کر نکلا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ نے چیخ ماری۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ سے فرمایا: کیا تمہارے آنسو بند نہیں ہوں گے اور تمہارا غم ختم نہیں ہوگا؟ حالانکہ تیرا بیٹا پہلا شخص ہے جس کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے ضحک فرمایا: اور اس کی وجہ سے عرش جھوم گیا۔

(۳۷۹۵۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَدِمْنَا فِي حَجٍّ ، أَوْ عُمْرَةٍ فَتُلُقِّينَا بِذِي الْحُلَيْفَةِ ، وَكَانَ غِلْمَانُ الأَنْصَارِ يَتَلَقَّوْنَ أَهَالِيَهُمْ ، فَلَقُوا أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ ، فَنَعَوْا لَهُ امْرَأَتَهُ فَتَقَنَّعَ ، فَجَعَلَ يَبْكِي ، فَقُلْتُ :غَفَرَ اللَّهُ لَكَ ، أَنْتَ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلَكَ مِنَ السَّابِقَةِ وَالْقِدَمِ مَالَكَ ، وَأَنْتَ تَبْكِي عَلَى امْرَأَةٍ ، قَالَتْ :فَكَشَفَ رَأْسَهُ ، فَقَالَ : صَدَقْتِ لَعَمْرِي ، لَيَحُقَّنَّ أَنْ لاَ أَبْكِيَ عَلَى أَحَدٍ بَعْدَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ ، وَقَدْ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ ، قُلْتُ :وَمَا قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ :لَقَدَ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِوَفَاةِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ ، قَالَتْ :وَهُوَ يَسِيرُ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۷۹۵۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم حج یا عمرہ کے سلسلہ میں آئے اور ذوالحلیفہ سے ہمارا استقبال کیا گیا۔ انصار کے بچے اپنے گھر والوں کا استقبال کیا کرتے تھے۔لوگ حضرت اُسید ابن حضیر رضی اللہ عنہ سے ملے اور انہیں ان کی اہلیہ کی وفات کی خبر دی۔انہوں نے سر پر کپڑا کرلیا اور رونا شروع کر دیا۔ میں نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ تمہاری بخشش کریں۔تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہو اور تمہیں سبقت اور قدامت میں بھی ایک مقام حاصل ہے اور تم ایک عورت پر رو رہے ہو؟ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ انہوں نے اپنا سر کھول دیا اور کہا: میری عمر کی قسم! آپ نے سچ کہا ہے۔حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے بعد کسی پر بھی رونے کا حق باقی نہیں ہے۔ان کے بارے میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمادیا تھا فرما دیا تھا۔ میں نے پوچھا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں کیا کہا تھا۔انہوں نے کہا۔(یہ کہا تھا) بلاشبہ! سعد بن معاذ کی وفات پر عرش بھی جھوم گیا ہے۔عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔اُسید رضی اللہ عنہ ، میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چل رہے تھے۔

(۳۷۹۵۹) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ.

(۳۷۹۵۹) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت پر عرش جھوم اٹھا ہے۔

(۳۷۹۶۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :لَمَّا مَاتَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِرُوحِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ.

(۳۷۹۶۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت واقع ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی روح سے عرش جھوم اُٹھا ہے۔

(۳۷۹۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :أُصِيبَ أَكْحَلُ سَعْدٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ ، رَمَاهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْعَرِقَةِ ، قَالَتْ :فَحَوَّلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى

الْمَسْجِدِ ، وَضَرَبَ عَلَيْهِ خَيْمَةً لِيَعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ. (بخاری ۴۶۳۔ مسلم ۶۶)

(۳۷۹۶۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ خندق والے دن حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی بازو کی رگ زخمی ہوگئی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ کو ایک ابن العرقہ نامی شخص نے تیر مارا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مسجد کی طرف منتقل کر دیا اور ان پر ایک خیمہ لگا دیا گیا تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی قریب ہی سے عیادت کر سکیں۔

(۳۷۹۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿إِذْ جَاءُ وكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنكُمْ، وَإِذْ زَاغَتِ الأَبْصَارُ، وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ﴾ قَالَتْ: كَانَ ذَاكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ.

(بخاری ۴۱۰۳۔ مسلم ۲۳۱۶)

(۳۷۹۶۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ﴿إِذْ جَاءُ وكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنكُمْ، وَإِذْ زَاغَتِ الأَبْصَارُ، وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ﴾ یہ حالت خندق والے دن کی تھی۔

(۳۷۹۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَافَّ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ ، قَالَ ، وَكَانَ يَوْمًا شَدِيدًا لَمْ يَلْقَ الْمُسْلِمُونَ مِثْلَهُ قَطُّ ، قَالَ : وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ ، وَأَبُو بَكْرٍ مَعَهُ جَالِسٌ ، وَذَلِكَ زَمَانُ طَلْعِ النَّخْلِ ، قَالَ : وَكَانُوا يَفْرَحُونَ بِهِ إِذَا رَأَوْهُ فَرَحًا شَدِيدًا ، لأَنَّ عَيْشَهُمْ فِيهِ ، قَالَ ، فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ رَأْسَهُ فَبَصُرَ بِطَلْعَةٍ ، وَكَانَتْ أَوَّلَ طَلْعَةٍ رُئِيَتْ ، قَالَ : فَقَالَ هَكَذَا بِيَدِهِ : طَلْعَةٌ يَا رَسُولَ اللهِ ، مِنَ الْفَرَحِ ، قَالَ : فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ ، وَقَالَ : اللَّهُمَّ لاَ تَنْزِعْ مِنَّا صَالِحَ مَا أَعْطَيْتَنَا ، أَوْ صَالِحًا أَعْطَيْتَنَا.

(۳۷۹۶۳) حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ خندق کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کے مقابل صف بندی فرمائی۔ راوی کہتے ہیں: یہ بہت سخت دن تھا۔ مسلمانوں نے اس جیسا دن کبھی نہیں دیکھا تھا۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تشریف فرما تھے اور یہ وقت کھجوروں کی پیداواری کا تھا۔ راوی کہتے ہیں۔ لوگ کھجور کے زمانہ کو دیکھ کر بہت خوش ہوتے تھے کیونکہ ان کی زندگی (کا مدار ہی) اس پر تھا۔ راوی کہتے ہیں: پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سر اُٹھایا تو انہیں کھجور کا شگوفہ دکھائی دیا۔ یہ پہلا دکھائی دینے والا شگوفہ تھا۔ راوی کہتے ہیں: انہوں نے خوشی کی وجہ سے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! شگوفہ۔ راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھ کر تبسم فرمایا۔ اے اللہ! جو صالح چیز تو ہمیں عطا کرے وہ ہم سے واپس نہ چھیننا۔

(۳۷۹۶٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ : لَمَّا أُصِيبَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ بِالرَّمْيَةِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ ، وَجَعَلَ دَمُهُ يَسِيلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ ، فَجَعَلَ يَقُولُ : وَا انْقِطَاعَ ظَهْرَاهُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ يَا أَبَا بَكْرٍ ، فَجَاءَ عُمَرُ ، فَقَالَ : إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا

إِلَيْهِ رَاجِعُونَ.

(۳۷۹۶۴) حضرت عمرو بن شرحبیل سے روایت ہے کہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو خندق والے دن تیر لگ گیا اور ان کا خون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بہنے لگا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور کہنے لگے۔ ان کی کمر ٹوٹ گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر! ٹھہر جاؤ۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور کہا: انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(۳۷۹۶۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ : مَسْعُود ، وَكَانَ نَمَّامًا ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْخَنْدَقِ بَعَثَ أَهْلُ قُرَيْظَةَ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ : أَنَ ابْعَثْ إِلَيْنَا رِجَالاً يَكُونُونَ فِي آطَامِنَا ، حَتَّى نُقَاتِلَ مُحَمَّدًا مِمَّا يَلِي الْمَدِينَةَ ، وَتُقَاتِلَ أَنْتَ مِمَّا يَلِي الْخَنْدَقَ ، فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَجْهَيْنِ ، فَقَالَ لِمَسْعُودٍ : يَا مَسْعُودُ ، إِنَّا نَحْنُ بَعَثْنَا إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ : أَنْ يُرْسِلُوا إِلَى أَبِي سُفْيَانَ ، فَيُرْسِلَ إِلَيْهِمْ رِجَالاً ، فَإِذَا أَتَوْهُمْ قَتَلُوهُمْ ، قَالَ : فَمَا عَدَا أَنْ سَمِعَ ذَلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَمَا تَمَالَكَ حَتَّى أَتَى أَبَا سُفْيَانَ فَأَخْبَرَهُ ، فَقَالَ : صَدَقَ وَاللهِ مُحَمَّدٌ ، مَا كَذَبَ قَطُّ ، فَلَمْ يَبْعَثْ إِلَيْهِمْ أَحَدًا.

(۳۷۹۶۵) حضرت ہشام، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں میں ایک صاحب تھے جنہیں ''مسعود'' کہا جاتا تھا۔ یہ بہت چغل خور تھے۔ پس جب خندق کا دن تھا تو بنو قریظہ نے ابوسفیان کی طرف پیغام بھیجا۔ تم ہماری طرف کچھ بندے بھیج دو جو ہمارے قلعوں میں (مورچہ زن) ہوں تا کہ ہم محمد کے ساتھ مدینہ کی (اندرونی) طرف سے قتال کریں اور تم لوگ خندق کی طرف سے قتال کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو جانب سے لڑنا مشکل محسوس ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسعود سے کہا۔ اے مسعود! ہم نے بنو قریظہ کی طرف یہ پیغام بھیجا ہے کہ وہ ابوسفیان کی طرف اپنے افراد بھیجیں جب ابوسفیان ان کی طرف اپنے آدمی بھیجے گا تو بنو قریظہ والے ان کو قتل کر دیں گے۔ جب مسعود نے یہ بات سنی تو ان سے صبر نہ ہوا اور انہوں نے یہ بات جا کر ابوسفیان کو بتا دی۔ ابوسفیان نے کہا کہ خدا کی قسم! محمد نے ہمیشہ سچ کہا کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ چنانچہ اس نے بنو قریظہ کی طرف کسی کو نہیں بھیجا۔ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل جنگی تدبیر کا حصہ تھا)۔

(۳۷۹۶۶) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ يَحْفِرُونَ الْخَنْدَقَ ثَلاَثًا ، مَا ذَاقُوا طَعَامًا ، فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ هَاهُنَا كُدْيَةً مِنَ الْجَبَلِ ، يَعْنِي قِطْعَةً مِنَ الْجَبَلِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : رُشُّوا عَلَيْهَا الْمَاءَ ، فَرَشُّوهَا ، ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ الْمِعْوَلَ ، أَوِ الْمِسْحَاةَ ، ثُمَّ قَالَ : بِسْمِ اللهِ ، ثُمَّ ضَرَبَ ثَلاَثًا فَصَارَتْ كَثِيبًا ، قَالَ جَابِرٌ : فَحَانَتْ مِنِّي الْتِفَاتَةٌ ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَدَّ عَلَى بَطْنِهِ حَجَرًا. (بخاری ۴۱۰۱۔ دارمی ۴۲)

(۳۷۹۶۶) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم تین دن اس حالت میں خندق کھودتے رہے کہ انہوں نے کھانا چکھا بھی نہیں۔ پھر صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پہاڑ کا کوئی سخت حصہ آگیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس پر پانی چھڑکو۔ پس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس قطعہ پر پانی کا چھڑکاؤ کیا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور کدال یا پھاوڑا ہاتھ میں لیا اور فرمایا: بسم اللہ۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین ضربیں لگائیں تو وہ قطعہ ریت کا ڈھیر بن گیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: فَحَانَتْ مِنِّی الْتِفَاتَةٌ تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیٹ مبارک پر پتھر باندھا ہوا تھا۔

(۳۷۹۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : رَأَیْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْخَنْدَقِ یَنْقُلُ التُّرَابَ ، حَتَّى وَارَى التُّرَابُ شَعْرَ صَدْرِهِ ، وَهُوَ یَرْتَجِزُ بِرَجَزِ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ یَقُولُ

اللَّهُمَّ لَوْ لاَ أَنْتَ مَا اهْتَدَیْنَا ۔۔۔ وَلاَ تَصَدَّقْنَا وَلاَ صَلَّیْنَا
فَأَنْزِلَنْ سَكِینَةً عَلَیْنَا ۔۔۔ وَثَبِّتِ الأَقْدَامَ إِنْ لاَقَیْنَا
إِنَّ الأُلَى قَدْ بَغَوْا عَلَیْنَا ۔۔۔ وَإِنْ أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَیْنَا

(۳۷۹۶۷) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خندق والے دن مٹی ڈھوتے ہوئے دیکھا۔ یہاں تک کہ مٹی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک کے بالوں کو چھپا دیا تھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے رجز کو پڑھ رہے تھے اور فرما رہے تھے:

''اے اللہ! اگر تو نہ ہوتا تو ہم راہِ راست پر نہ آتے، اور نہ ہم صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑھتے۔''
''پس تو ہم پر سکینہ کو نازل فرما، اور قدموں کو ثابت رکھ اگر ہماری ملاقات (دشمن سے) ہو۔''
''بلاشبہ ان لوگوں نے ہم پر سرکشی کی ہے، اور اگر وہ فتنہ چاہیں گے تو ہم انکار کریں گے۔''

(۳۷۹۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حُمَیْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً بَارِدَةً ، وَالْمُهَاجِرُونَ وَالأَنْصَارُ یَحْفِرُونَ الْخَنْدَقَ ، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَیْهِمْ ، قَالَ :

إِنَّ الْعَیْشَ عَیْشُ الآخِرَةِ ۔۔۔ فَاغْفِرْ لِلأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةْ

فَأَجَابُوهُ :

نَحْنُ الَّذِینَ بَایَعُوا مُحَمَّدَا ۔۔۔ عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِینَا أَبَدَا

(۳۷۹۶۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ٹھنڈی صبح کو باہر تشریف لائے۔ مہاجرین و انصار خندق کھود رہے تھے۔ تو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر ان پر پڑی تو فرمایا:

''بلاشبہ زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔ پس (اے اللہ!) تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔''

صحابہ کرام نے آپ ﷺ کو جواباً کہا: ''ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے محمد ﷺ کی بیعت کی۔ فریضہ جہاد پر جب تک ہم باقی رہیں۔''

(۳۷۹۶۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : حُبِسْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَنِ الظُّهْرِ ، وَالْعَصْرِ ، وَالْمَغْرِبِ ، وَالْعِشَاءِ حَتَّى كُفِينَا ذَلِكَ ، وَذَلِكَ قَوْلُ اللهِ : ﴿وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ ، وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا﴾ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِلاَلاً فَأَقَامَ ، ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا قَبْلَ ذَلِكَ ، ثُمَّ أَقَامَ الْعَصْرَ فَصَلاَّهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا قَبْلَ ذَلِكَ ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا قَبْلَ ذَلِكَ ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا قَبْلَ ذَلِكَ ، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ : ﴿فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالاً ، أَوْ رُكْبَانًا﴾.

(۳۷۹۶۹) حضرت عبدالرحمان بن ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ خندق کے دن ہمیں ظہر، عصر اور مغرب، عشا سے محبوس رکھا گیا۔ یہاں تک کہ ہمیں اس سے کفایت دے دی گئی۔ یہی ارشاد خداوندی (کا معنی) ہے۔ ﴿وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ ، وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا﴾ پھر نبی کریم رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ انہوں نے اقامت کہی۔ پھر آپ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی، جیسا کہ آپ ﷺ اس سے پہلے ظہر کی نماز پڑھتے تھے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عصر کے لئے اقامت کہی اور آپ ﷺ نے عصر کی نماز بھی ادا کی جس طرح آپ ﷺ عصر کی نماز پہلے پڑھتے تھے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی اور آپ ﷺ نے مغرب کی نماز ادا فرمائی جیسا کہ آپ ﷺ اس سے پہلے مغرب پڑھتے تھے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی اور آپ ﷺ نے عشا کی نماز ادا کی جس طرح آپ ﷺ اس سے پہلے عشاء ادا کرتے تھے۔ اور یہ واقعہ ﴿فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالاً ، أَوْ رُكْبَانًا﴾ کے نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔

(۳۷۹۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَلِّ يَوْمَ الْخَنْدَقِ الظُّهْرَ ، وَالْعَصْرَ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ.

(۳۷۹۷۰) حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خندق کے دن غروب شمس تک ظہر اور عصر ادا نہیں کی تھی۔

(۳۷۹۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، قَالَ : جَاءَ الْحَارِثُ بْنُ عَوْفٍ ، وَعُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ ، فَقَالاَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْخَنْدَقِ : نَكُفُّ عَنْكَ غَطَفَانَ ، عَلَى أَنْ تُعْطِيَنَا ثِمَارَ الْمَدِينَةِ ، قَالَ : فَرَاوَضُوهُ حَتَّى اسْتَقَامَ الأَمْرُ عَلَى نِصْفِ ثِمَارِ الْمَدِينَةِ ، فَقَالُوا : اُكْتُبْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كِتَابًا ، فَدَعَا بِصَحِيفَةٍ ، قَالَ : وَالسَّعْدَانِ ؛ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ ، وَسَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ جَالِسَانِ ، فَأَقْبَلاَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالاَ : أَشَيْءٌ أَتَاكَ عَنِ اللهِ ، لَيْسَ لَنَا أَنْ نَعْرِضَ فِيهِ ؟ قَالَ : لاَ ، وَلَكِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَصْرِفَ وُجُوهَ هَؤُلاَءِ عَنِّي ، وَيَفْرُغَ وَجْهِي لِهَؤُلاَءِ ، قَالَ : فَقَالاَ لَهُ : مَا نَالَتْ مِنَّا الْعَرَبُ فِي جَاهِلِيَّتِنَا شَيْئًا إِلاَّ بِشِرًى ، أَوْ قِرًى.

(بخاری ۲۹۳۱۔ مسلم ۶۲۳)

(۳۷۹۷۱) حضرت ابو معشر سے روایت ہے کہ حارث بن عوف اور عیینہ بن حصن آئے اور انہوں نے عام خندق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا۔ ہم آپ سے غطفان کو روک کر رکھیں گے اس شرط پر کہ آپ ہمیں مدینہ کے پھل دیں گے۔ راوی کہتے ہیں: پھر انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کمی بیشی کی بات کی اور معاملہ مدینہ کے نصف پھلوں پر طے ہو گیا۔ انہوں نے کہا۔ ہمارے اور اپنے مابین آپ کوئی تحریر لکھ دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کاغذ منگوایا۔ راوی کہتے ہیں: سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ دونوں تشریف فرما تھے۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوئے اور عرض کیا۔ کیا آپ کے پاس اللہ کی طرف سے کوئی ایسی بات آئی ہے جس سے ہم اعراض نہیں کر سکتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! لیکن میرا ارادہ ہے کہ میں ان لوگوں کے چہروں کو خود سے پھیر دوں اور میں اپنے چہرے کو ان کے لئے فارغ کرنا چاہتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں۔ دونوں صحابیوں رضی اللہ عنہما نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا۔ ہماری جاہلیت کے زمانہ میں عرب نے کبھی ہم سے کچھ نہیں لیا تھا۔ سوائے خریداری اور مہمان نوازی کے۔

(۳۷۹۷۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ : حَبَسُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى ، صَلَاةِ الْعَصْرِ ، مَلَأَ اللَّهُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا.

(۳۷۹۷۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق والے دن ارشاد فرمایا: انہوں (مشرکین) نے ہمیں صلوۃ وسطی یعنی عصر کی نماز سے روکا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے۔

(۳۷۹۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، وَابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: عَرَضَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَأَجَازَنِي . إِلَّا أَنَّ ابْنَ إِدْرِيسَ قَالَ : عُرِضْتُ.

(۳۷۹۷۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ مجھے خندق والے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پیش کیا گیا اور میری عمر پندرہ سال تھی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت عنایت فرما دی۔ ابن ادریس کی روایت میں عُرِضت ہے۔

(۳۷۹۷٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ : مَنْ رَجُلٌ يَذْهَبُ فَيَأْتِينَا بِخَبَرِ بَنِي قُرَيْظَةَ ؟ فَرَكِبَ الزُّبَيْرُ فَجَائَهُ بِخَبَرِهِمْ ، ثُمَّ عَادَ ، فَقَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ : مَنْ يَجِيئُنِي بِخَبَرِهِمْ ؟ فَقَالَ الزُّبَيْرُ : نَعَمْ ، قَالَ : وَجَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ أَبَوَيْهِ فَقَالَ : فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي ، وَقَالَ لِلزُّبَيْرِ : لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِي ، وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ ، وَابْنُ عَمَّتِي.

(۳۷۹۷۴) حضرت ہشام، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق والے دن ارشاد فرمایا: کون آدمی جائے گا اور ہمیں بنو قریظہ کی خبر لا کر دے گا؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سوار ہو گئے اور بنو قریظہ کے بارے میں خبر لے آئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات دہرائی اور تین مرتبہ فرمایا۔ کون مجھے ان کی خبر لا کر دے گا؟ تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں! راوی کہتے

ں: نبی کریم ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے لئے اپنے والدین کو جمع فرما کر ارشاد فرمایا: تم پر میرے ماں، باپ قربان ہوں اور
پ ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ہر نبی کا کوئی حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر اور میری پھوپھی کا بیٹا ہے۔

٣٧٩٧) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنْ مَيْمُون ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِب ، قَالَ :لَمَّا كَانَ حَيْثُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَحْفِرَ الْخَنْدَقَ ، عَرَضَ لَنَا فِي بَعْضِ الْجَبَلِ صَخْرَةٌ عَظِيمَةٌ شَدِيدَةٌ ، لاَ تَدْخُلُ فِيهَا الْمَعَاوِلُ ، فَاشْتَكَيْنَا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا رَآهَا أَخَذَ الْمِعْوَلَ وَأَلْقَى ثَوْبَهُ ، وَقَالَ : بِسْمِ اللهِ ، ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَةً فَكَسَرَ ثُلُثَهَا ، فَقَالَ :اللَّهُ أَكْبَرُ ، أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ الشَّامِ ، وَاللهِ إِنِّي لأَبْصِرُ قُصُورَهَا الْحُمْرَ السَّاعَةَ ، ثُمَّ ضَرَبَ الثَّانِيَةَ فَقَطَعَ ثُلُثًا آخَرَ ، فَقَالَ : اللَّهُ أَكْبَرُ ، أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ فَارِسَ ، وَاللهِ إِنِّي لأُبْصِرُ قَصْرَ الْمَدَائِنِ الأَبْيَضَ ، ثُمَّ ضَرَبَ الثَّالِثَةَ ، فَقَالَ : بِسْمِ اللهِ ، فَقَطَعَ بَقِيَّةَ الْحَجَرِ ، وَقَالَ :اللَّهُ أَكْبَرُ ، أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ الْيَمَنِ ، وَاللهِ إِنِّي لأَبْصِرُ أَبْوَابَ صَنْعَاءَ. (احمد ۳۰۳۔ ابویعلی ۱۶۸۱)

۳۷۹۷) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم خندق کھودیں تو ایک پہاڑ اندر ہمارے سامنے ایک بڑی چٹان آ گئی۔ جس میں کدالیں داخل نہیں ہوتی تھیں۔ ہم نے اس بات کی شکایت آپ ﷺ کے منے کی۔ آپ ﷺ تشریف لائے۔ پس جب آپ ﷺ نے چٹان کو دیکھا تو آپ ﷺ نے کدال ہاتھ میں لی اور اپنا کپڑا دیا۔ اور فرمایا: بسم اللہ۔ پھر آپ ﷺ نے ایک ضرب لگائی تو ایک تہائی چٹان ٹوٹ گئی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اکبر! کی چابیاں عطا کر دی گئیں ہیں۔ بخدا! مجھے اس وقت اس کے سرخ محلات دکھائی دے رہے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے دوسری ب لگائی۔ تو ایک تہائی چٹان مزید ٹوٹ گئی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اکبر! فارس (کے خزانوں) کی چابیاں عطا کر دی گئی ۔ بخدا! مجھے مدائن کا سفید محل دکھائی دے رہا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے تیسری ضرب لگائی اور فرمایا: بسم اللہ! تو بقیہ چٹان بھی ٹ گئی اور آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اکبر! یمن (کے خزانوں) کی کنجیاں عطا کر دی گئی ہیں۔ بخدا! مجھے صنعاء کے دروازے دکھائی ے رہے ہیں۔

٣٧٩٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ:أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ؛ أَنَّ الْمُشْرِكِينَ شَغَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَنْ أَرْبَعِ صَلَوَاتٍ ، حَتَّى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ ، فَأَمَرَ بِلاَلا ، فَأَذَّنَ وَأَقَامَ الظُّهْرَ ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ.

۳۷۹۷) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مشرکین نے خندق والے دن نبی کریم ﷺ کو چار نماز سے مشغول رکھا یہاں ۔ کہ رات کا جتنا حصہ اللہ نے چاہا گزر گیا پھر آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ انہوں نے اذان دی اور اقامت کہی آپ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی اور آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی پھر حضرت

بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز پڑھی پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کی نماز پڑھی۔

(۳۷۹۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ صَفِيَّةَ كَانَتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ.

(۳۷۹۷۷) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا خندق والے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھیں۔

(۳۷۹۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْخَنْدَقِ قَامَ رَجُلٌ الْمُشْرِكِينَ ، فَقَالَ : مَنْ يُبَارِزُ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قُمْ يَا زُبَيْرُ ، فَقَالَتْ صَفِيَّ رَسُولَ اللهِ ، وَاحِدِي ، فَقَالَ : قُمْ يَا زُبَيْرُ ، فَقَامَ الزُّبَيْرُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيُّهُمَ صَاحِبَهُ قَتَلَهُ ، فَعَلَاهُ الزُّبَيْرُ فَقَتَلَهُ ، ثُمَّ جَاءَ بِسَلَبِهِ ، فَنَفَّلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ.

(۳۷۹۷۸) حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ جب خندق کا دن تھا اور مشرکین میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور پوچھا: کون مبارز گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے زبیر! کھڑے ہو جاؤ۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا ایک بیٹا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے زبیر! کھڑے ہو جاؤ۔ پس حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دو میں سے جو اپنے ساتھی سے بلند ہو گا وہ دوسرے کو قتل کر دے گا۔ پس حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، اس سے بلند ہو گئے تو انہوں نے اس کو دیا۔ پھر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، اس مقتول کا سامان لے کر آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سامان انہی کو عطا کر دیا۔

(۳۷۹۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ ، وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْخِرِّيتِ ، وَأَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ كُلِّهِمْ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ نَوْفَلاً ، أَوِ ابْنَ نَوْفَلٍ ، تَرَدَّى بِهِ فَرَسُهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَقُتِلَ ، فَبَعَثَ أَبُو سُفْيَانَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدِيَتِهِ ، مِئَةً مِنَ الإِبِلِ ، فَأَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَالَ : خُذُوهُ خَبِيثُ الدِّيَةِ ، خَبِيثُ الْجِيفَةِ.

(۳۷۹۷۹) حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ نوفل بن نوفل کو خندق والے دن اس کے گھوڑے نے گرا دیا اور وہ قتل ہو گیا۔ ابو سفیان نے اس کی دیت سو اونٹ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار فرما دیا اور فرمایا: اس کو پکڑ لو۔ کیونکہ اس کی دیت بھی خبیث ہے اور اس کی لاش بھی خبیث ہے۔

(۲۸) مَا حَفِظْتُ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ

بنوقریظہ کے بارے میں جو روایات میں نے محفوظ کی ہیں

(۳۷۹۸۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ خَوَّاتَ

جُبَيْرٍ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ عَلَى فَرَسٍ يُقَالُ لَهُ: جَنَاحٌ. (بخاری ۴۱۱۷۔ مسلم ۱۳۸۹)

(۳۷۹.) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوّات بن جبیر کو بنو قریظہ کی طرف ایک جناح نامی گھوڑے ر کر کے بھیجا۔

(۳۷.) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، وَعَبْدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ، وَوَضَعَ السِّلاَحَ وَاغْتَسَلَ، أَتَاهُ جِبْرِيلُ، وَقَدْ عَصَبَ رَأْسَهُ الْغُبَارُ، فَقَالَ: وَضَعْتَ السِّلاَحَ؟ فَوَاللهِ مَا وَضَعْتُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَيْنَ؟ قَالَ: هَاهُنَا، وَأَوْمَأَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ، قَالَ: فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ.

(۳۷۹.) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یوم الخندق سے واپس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے .کھ دیا اور غسل فرمالیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرائیل حاضر ہوئے اور ان کے سر پر غبار تھا تو انہوں نے فرمایا۔ آپ نے اسلحہ یا ہے۔ بخدا! میں نے تو اسلحہ نہیں رکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر کدھر؟ حضرت جبرائیل نے جواب دیا۔ ادھر! او ں نے بنو قریظہ کی طرف اشارہ کیا۔ راوی کہتے ہیں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بنو قریظہ کی طرف نکل پڑے۔

(۳۷.) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْ قُرَيْظَةَ: الْحَرْبُ خِدْعَةٌ.

(۳۷۹.) حضرت ہشام، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم قریظہ کو فرمایا: جنگ دھوکہ ہے۔

(۳۷.) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: عَاهَدَ حُيَيُّ بْنُ أَخْطَبَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لاَ يُظَاهِرَ عَلَيْهِ أَحَدًا، وَجَعَلَ اللَّهَ عَلَيْهِ كَفِيلاً، قَالَ: فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ قُرَيْظَةَ، أُتِيَ بِهِ وَبِابْنِهِ سَلْمًا، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْفَى الْكَفِيلَ، فَأَمَرَ بِهِ فَضُرِبَتْ عُنُقُهُ، وَعُنُقَ ابْنِهِ.

(۳۷۹.) حضرت محمد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حیی بن اخطب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شرط پر معاہدہ کیا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لاف کسی کی مدد نہیں کرے گا اور اس بات پر اس نے اللہ تعالیٰ کو کفیل بنایا۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر جب بنو قریظہ کا دن آیا۔ اس کو ں کے بیٹے کو لایا گیا۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا انہیں کفیل کے بدلے میں لایا گیا ہے۔ پھر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں حکم دیا۔ پس اس کی اور اس کے بیٹے کی گردن ماردی گئی۔

(۳۷.) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: جَمَعَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ قُرَيْظَةَ، فَقَالَ: فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي.

(۳۷۹.) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو قریظہ والے دن میرے لئے (دعا میں) اپنے والدین کو ما کر ارشاد فرمایا: تم پر میرے ماں، باپ قربان ہوں۔

(۳۷۹۸۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ ، سَمِعَهُ يَقُولُ : سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ ، يَقُولُ : نَزَلَ أَهْلُ قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ ، قَالَ : فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَعْدٍ ، قَالَ : فَأَتَاهُ عَلَى حِمَارٍ ، قَالَ : فَلَمَّا أَنْ دَنَا قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ ، أَوْ خَيْرِكُمْ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ هَؤُلاَءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ ، قَالَ : تُقْتَلُ مُقَاتِلَتُهُمْ ، وَتُسْبَى ذَرَارِيُّهُمْ ، قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَضَيْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ ، وَرُبَّمَا قَالَ : قَضَيْتَ بِحُكْمِ اللهِ. (بخاری ۴۱۲۱۔ مسلم ۱۳۸۸)

(۳۷۹۸۵) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل قریظہ، حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلہ پر اُترے۔ راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی طرف کسی کو بھیجا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ، ایک گدھے پر تشریف لائے۔ راوی کہتے ہیں: جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ، مسجد کے قریب پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اپنے سردار'' یا فرمایا: ''اپنے میں سے بہترین شخص کی تعظیم میں کھڑے ہو جاؤ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بلاشبہ یہ لوگ تمہارے فیصلہ پر اُترے ہیں۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں کے لڑنے والوں کو قتل کر دیا جائے اور ان کی عورتوں، بچوں کو قید کر لیا جائے۔ راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے مالک (الملک) کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔ کبھی راوی یہ قول نقل کرتے ہیں: تم نے خدا کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔

(۳۷۹۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبِي ؛ أَنَّهُمْ نَزَلُوا عَلَى حكمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَرَدُّوا الْحُكْمَ إِلَى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ ، فَحَكَمَ فِيهِمْ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ : أَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبَى النِّسَاءُ وَالذُّرِّيَّةُ ، وَتُقْسَمُ أَمْوَالُهُمْ ، قَالَ هِشَامٌ : قَالَ أَبِي : فَأُخْبِرْتُ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللهِ.

(۳۷۹۸۶) حضرت ہشام بن عروہ، اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ بنو قریظہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ پر اُترے۔ پھر انہوں نے فیصلہ کرنے کو، حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹا دیا۔ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ ابن معاذ نے ان کے بارے میں یہ فیصلہ فرمایا کہ ان کے مقاتلین کو قتل کر دیا جائے اور ان کی عورتوں، بچوں کو قید کر دیا جائے اور ان کے اموال کو تقسیم کر دیا جائے۔ ہشام کہتے ہیں۔ میرے والد نے بتایا ہے کہ مجھے خبر ملی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اے معاذ رضی اللہ عنہ!) تو نے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔

(۳۷۹۸۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : رَمَى أَهْلُ قُرَيْظَةَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ ، فَأَصَابُوا أَكْحَلَهُ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ لاَ تُمِتْنِي حَتَّى تَشْفِيَنِي مِنْهُمْ ، قَالَ : فَنَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ ، فَحَكَمَ أَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبَى ذَرَارِيُّهُمْ ، قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بِحُكْمِ اللهِ حَكَمْتَ.

(۳۷۹۸۷) حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنو قریظہ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو تیر مارا۔ اور انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کے
زو کی رگ کو زخمی کر دیا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے دعا مانگی۔ اے اللہ! تو مجھے موت نہ دینا یہاں تک کہ تو مجھے ان سے شفاء دے دے۔
وی کہتے ہیں۔ پھر وہ لوگ حضرت معاذ بن سعد رضی اللہ عنہ کے فیصلہ پر اُتر (راضی ہو) گئے۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا: کہ ان کے
اتلین کو قتل کر دیا جائے اور ان کی عورتوں، بچوں کو قیدی بنایا جائے۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے خدا کے حکم
کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔

(۳۷۹۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، يَقُولُ : دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الأَحْزَابِ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ ، سَرِيعَ الْحِسَابِ ، هَازِمَ الأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ.

(۳۷۹۸۸) حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احزاب (کفار کے لشکروں) پر یہ بددعا فرمائی۔
اے اللہ! کتاب کو نازل کرنے والی ذات، جلد حساب لینے والی ذات، لشکروں کو شکست دینے والی ذات، ان کو شکست دے اور ان
کو ہلا کر رکھ دے۔

(۳۷۹۸۹) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الأَصَمِّ ، قَالَ : لَمَّا كَشَفَ اللَّهُ الأَحْزَابَ ، وَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَيْتِهِ ، فَأَخَذَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ ، أَتَاهُ جِبْرِيلُ ، فَقَالَ : عَفَا اللَّهُ عَنْكَ ، وَضَعْتَ السِّلاَحَ وَلَمْ تَضَعْهُ مَلاَئِكَةُ السَّمَاءِ ؟ ائْتِنَا عِنْدَ حِصْنِ بَنِي قُرَيْظَةَ ، فَنَادَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ : أَنَ ائْتُوا حِصْنَ بَنِي قُرَيْظَةَ ، ثُمَّ اغْتَسَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَتَاهُمْ عِنْدَ الْحِصْنِ. (ابن سعد ۷۵)

(۳۷۹۸۹) حضرت یزید بن اصم سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے لشکروں کو دور کر دیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، اپنے گھر کی طرف
ٹ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک دھونا شروع کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور کہا۔ اللہ تعالیٰ
پ سے درگزر فرمائے۔ آپ نے اسلحہ رکھ دیا ہے۔ حالانکہ آسمان کے فرشتوں نے اسلحہ نہیں رکھا؟ آپ ہمارے ساتھ بنو قریظہ کے
عہ کی طرف تشریف لائیے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں میں منادی کروائی کہ بنو قریظہ کے قلعہ پر پہنچو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل
مایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان لوگوں کے پاس قلعہ پر تشریف لے گئے۔

(۳۹) مَا حَفِظْتُ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ

جو روایات میں نے غزوہ بنی المصطلق کے بارے میں محفوظ کی ہیں

(۳۷۹) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ عَنْ دُعَاءِ الْمُشْرِكِينَ ، فَكَتَبَ إِلَيَّ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغَارَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ ، وَهُمْ

غَارُّونَ ، وَنَعَمُهُمْ تُسْقَى عَلَى الْمَاءِ ، فَكَانَتْ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِمَّا أَصَابُوا ، وَكُنْتُ فِي الْخَيْلِ.

(۳۷۹۹۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو المصطلق پر حملہ کیا جبکہ وہ غافل تھے اور ان کے جانور پانی پر آئے ہوئے تھے اور جویریہ بنت الحارث بھی متاثرین میں سے تھی اور میں گھوڑ سواروں میں تھا۔

(۳۷۹۹۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ ، قَالَ : دَخَلْتُ أَنَا ، وَأَبُو صِرْمَةَ الْمَازِنِيُّ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَسَأَلْنَاهُ عَنِ الْعَزْلِ ؟ فَقَالَ : أَسَرْنَا كَرَائِمَ الْعَرَبِ ، أَسَرْنَا نِسَاءَ بَنِي عَبْدِ الْمُصْطَلِقِ ، فَأَرَدْنَا الْعَزْلَ ، وَرَغِبْنَا فِي الْفِدَاءِ ، فَقَالَ بَعْضُنَا : أَتَعْزِلُونَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ ؟ فَأَتَيْنَاهُ ، فَقُلْنَا : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَسَرْنَا كَرَائِمَ الْعَرَبِ ، أَسَرْنَا نِسَاءَ بَنِي الْمُصْطَلِقِ ، فَأَرَدْنَا الْعَزْلَ ، وَرَغِبْنَا فِي الْفِدَاءِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا ، فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ نَسَمَةٍ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهَا أَنْ تَكُونَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ. (نسائی ۵۰۴۵۔ مالک ۹۵)

(۳۷۹۹۱) حضرت ابن محیریز کہتے ہیں کہ میں اور ابو صرمہ مازنی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور ہم نے ان سے عزل کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے جواب میں ارشاد فرمایا: ہم نے عرب کی صاحب زادیاں قید کی تھی ہم نے بنو المصطلق کی عورتوں کو قید کیا اور ہم نے (ان کے ساتھ) عزل کا ارادہ کیا اور فدیہ لینے میں رغبت ظاہر کی۔ ہم میں سے بعض لوگوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے درمیان موجود ہیں اور تم عزل کرتے ہو؟ تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے عرب کی صاحبزادیاں قید کی ہیں۔ ہم نے بنو المصطلق کی عورتیں قیدی بنائی ہیں۔ اور ہم عزل کا ارادہ رکھتے ہیں اور فدیہ لینے میں رغبت رکھتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! تم یہ کام نہ کرو۔ کیونکہ قیامت تک کوئی بھی جان جس کے ہونے کو اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے وہ بہر حال ہو کر رہے گی۔

(۳۷۹۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ لَمَّا أَتَوُا الْمَنْزِلَ ، وَقَدْ جَلَا أَهْلُهُ ، أَجْهَضُوهُمْ ، وَقَدْ بَقِيَ دَجَاجٌ فِي الْمَعْدِنِ ، فَكَانَ بَيْنَ غِلْمَانٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَغِلْمَانٍ مِنَ الأَنْصَارِ قِتَالٌ ، فَقَالَ غِلْمَانٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ : يَا لَلْمُهَاجِرِينَ ، وَقَالَ غِلْمَانٌ مِنَ الأَنْصَارِ : يَا لَلأَنْصَارِ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ ابْنَ سَلُولَ ، فَقَالَ : أَمَا وَاللهِ لَوْ أَنَّهُمْ لَمْ يُنْفِقُوا عَلَيْهِمَ انْفَضُّوا مِنْ حَوْلِهِ ، أَمَا وَاللهِ : (لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الأَعَزُّ مِنْهَا الأَذَلَّ) فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ بِالرَّحِيلِ ، فَكَأَنَّهُ يَشْغَلُهُمْ ، فَأَدْرَكَ رَكْبًا مِنْ بَنِي عَبْدِ الأَشْهَلِ فِي الْمَسِيرِ فَقَالَ لَهُمْ : أَلَمْ تَعْلَمُوا مَا قَالَ الْمُنَافِقُ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ؟ قَالُوا : وَمَاذَا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ : قَالَ : أَمَا وَاللهِ لَوْ لَمْ تُنْفِقُوا عَلَيْهِمْ لاَنْفَضُّوا مِنْ حَوْلِهِ ، أَمَا وَاللهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الأَعَزُّ مِنْهَا الأَذَلَّ

قَالُوا :صَدَقَ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَأَنْتَ وَاللهِ الْعَزِيزُ ، وَهُوَ الذَّلِيلُ.

(۳۷۹۹۲) حضرت ہشام، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ غزوہ بنو المصطلق میں جب منزل پر پہنچے۔ تو مہاجرین اور انصار کے کم عمر لڑکوں میں کوئی جھگڑا ہو گیا۔ مہاجرین کے لڑکوں نے کہا۔ یا للمھاجرین. اور انصار کے لڑکوں نے کہا۔ یا للانصار. یہ خبر عبداللہ بن ابی بن سلول کو پہنچی تو اس نے کہا۔ ہاں! بخدا! اگر انصار، مہاجرین پر خرچ نہ کرتے تو وہ آپ ﷺ کے گرد سے چلے جاتے۔ ہاں! بخدا! اگر ہم مدینہ کی طرف واپس لوٹ گئے تو البتہ ضرور بالضرور عزت والے مدینہ سے ذلت والوں کو نکال دیں گے۔ پس یہ بات نبی کریم ﷺ کو پہنچی۔ تو آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو کوچ کرنے کا حکم دیا۔ گویا کہ آپ ﷺ انہیں مشغول کر رہے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے دوران سفر بنو عبد الاشہل میں ایک سوار جماعت کو پایا تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: تمہیں معلوم نہیں ہے کہ منافق عبداللہ بن اُبی نے کیا کہا ہے؟ انہوں نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! اس نے کیا کہا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے کہا ہے۔ ہاں! بخدا! اگر تم (انصار) ان (مہاجرین) پر خرچ نہ کرو تو یہ محمد ﷺ کے پاس سے چلے جائیں گے۔ ہاں۔ بخدا! اگر ہم مدینہ واپس گئے تو البتہ ضرور بالضرور عزت والے، مدینہ سے ذلت والوں کو باہر نکال دیں گے۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! سچ کہا۔ آپ اور اللہ تعالیٰ عزت والے جبکہ وہ ذلیل ہے۔

(۳۰) غَزْوَةُ الْحُدَيْبِيَةِ

غزوہ حدیبیہ

(۳۷۹۹۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذِهِ الآيَةِ :﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾ ، قَالَ :الْحُدَيْبِيَةُ. (بخاری ۴۸۳۴۔ مسلم ۱۴۱۳)

(۳۷۹۹۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے آیت مبارکہ ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾ کے بارے میں روایت ہے کہ اس سے مراد حدیبیہ ہے۔

(۳۷۹۹٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحُدَيْبِيَةِ ، وَكَانَتِ الْحُدَيْبِيَةُ فِي شَوَّالٍ ، قَالَ :فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِعُسْفَانَ ، لَقِيَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي كَعْبٍ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّا تَرَكْنَا قُرَيْشًا وَقَدْ جَمَعَتْ لَكَ أَحَابِيشَهَا تُطْعِمُهَا الْخَزِيرَ ، يُرِيدُونَ أَنْ يَصُدُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا تَبَرَّزَ مِنْ عُسْفَانَ ، لَقِيَهُمْ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ طَلِيعَةً لِقُرَيْشٍ ، فَاسْتَقْبَلَهُمْ عَلَى الطَّرِيقِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :هَلُمَّ هَاهُنَا ، فَأَخَذَ بَيْنَ سَرْوَعَتَيْنِ ، يَعْنِي شَجَرَتَيْنِ ، وَمَالَ عَنْ سَنَنِ الطَّرِيقِ حَتَّى نَزَلَ الْغَمِيمَ. فَلَمَّا نَزَلَ الْغَمِيمَ خَطَبَ النَّاسَ ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ، ثُمَّ قَالَ :

أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَّ قُرَيْشًا قَدْ جَمَعَتْ لَكُمْ أَحَابِيشَهَا تُطْعِمُهَا الْخَزِيرَ ، يُرِيدُونَ أَنْ يَصُدُّونَا عَنِ الْبَيْتِ ، فَأَشِيرُوا عَلَيَّ بِمَا تَرَوْنَ ؟ أَنْ تَعْمِدُوا إِلَى الرَّأْسِ ، يَعْنِي أَهْلَ مَكَّةَ ، أَمْ تَرَوْنَ أَنْ تَعْمِدُوا إِلَى الَّذِينَ أَعَانُوهُمْ ، فَنُخَالِفُهُمْ إِلَى نِسَائِهِمْ وَصِبْيَانِهِمْ ، فَإِنْ جَلَسُوا جَلَسُوا مَوْتُورِينَ مَهْزُومِينَ ، وَإِنْ طَلَبُونَا طَلَبًا مُتَدَارِيًا ضَعِيفًا ، فَأَخْزَاهُمَ اللَّهُ ؟.

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :يَا رَسُولَ اللهِ ، نَرَى أَنْ تَعْمِدَ إِلَى الرَّأْسِ ، فَإِنَّ اللَّهَ مُعِينُكَ ، وَإِنَّ اللَّهَ نَاصِرُكَ ، وَإِنَّ اللَّهَ مُظْهِرُكَ ، قَالَ الْمِقْدَادُ بْنُ الأَسْوَدِ وَهُوَ فِي رَحْلِهِ :إِنَّا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ ، لاَ نَقُولُ لَكَ كَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ لِنَبِيِّهَا : ﴿اذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلاَ ، إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ﴾ وَلَكِنِ اذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلاَ ، إِنَّا مَعَكُمْ مُقَاتِلُونَ.

فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا غَشِيَ الْحَرَمَ وَدَخَلَ أَنْصَابَهُ ، بَرَكَتْ نَاقَتُهُ الْجَدْعَاءُ ، فَقَالُوا :خَلأَتْ ، فَقَالَ :وَاللهِ مَا خَلأَتْ ، وَمَا الْخَلأُ بِعَادَتِهَا ، وَلَكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ عَنْ مَكَّةَ ، لاَ تَدْعُونِي قُرَيْشٌ إِلَى تَعْظِيمِ الْمَحَارِمِ فَيَسْبِقُونِي إِلَيْهِ ، هَلُمَّ هَاهُنَا لأَصْحَابِهِ ، فَأَخَذَ ذَاتَ الْيَمِينِ فِي ثَنِيَّةٍ تُدْعَى ذَاتَ الْحَنْظَلِ ، حَتَّى هَبَطَ عَلَى الْحُدَيْبِيَةِ ، فَلَمَّا نَزَلَ اسْتَقَى النَّاسُ مِنَ الْبِئْرِ ، فَنَزَفَتْ وَلَمْ تَقُمْ بِهِمْ ، فَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَيْهِ فَأَعْطَاهُمْ سَهْمًا مِنْ كِنَانَةٍ ، فَقَالَ :اغْرِزُوهُ فِي الْبِئْرِ ، فَغَرَزُوهُ فِي الْبِئْرِ ، فَجَاشَتْ وَطَمَا مَاؤُهَا حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِالْعَطَنِ.

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِهِ قُرَيْشٌ أَرْسَلُوا إِلَيْهِ أَخَا بَنِي حُلَيْسٍ ، وَهُوَ مِنْ قَوْمٍ يُعَظِّمُونَ الْهَدْيَ ، فَقَالَ :ابْعَثُوا الْهَدْيَ ، فَلَمَّا رَأَى الْهَدْيَ لَمْ يُكَلِّمْهُمْ كَلِمَةً ، وَانْصَرَفَ مِنْ مَكَانِهِ إِلَى قُرَيْشٍ ، فَقَالَ :يَا قَوْمُ الْقَلاَئِدُ وَالْبُدْنُ وَالْهَدْيُ ، فَحَذَّرَهُمْ وَعَظَّمَ عَلَيْهِمْ ، فَسَبُّوهُ وَتَجَهَّمُوهُ ، وَقَالُوا :إِنَّمَا أَنْتَ أَعْرَابِيٌّ جِلْفٌ لاَ نَعْجَبُ مِنْكَ ، وَلَكِنَّا نَعْجَبُ مِنْ أَنْفُسِنَا إِذْ أَرْسَلْنَاكَ ، اجْلِسْ.

ثُمَّ قَالُوا لِعُرْوَةِ بْنِ مَسْعُودٍ :انْطَلِقْ إِلَى مُحَمَّدٍ ، وَلاَ نُؤْتَيَنَّ مِنْ وَرَائِكَ ، فَخَرَجَ عُرْوَةُ حَتَّى أَتَاهُ ، فَقَالَ :يَا مُحَمَّدُ ، مَا رَأَيْتُ رَجُلاً مِنَ الْعَرَبِ سَارَ إِلَى مِثْلِ مَا سِرْتَ إِلَيْهِ ، سِرْتَ بِأَوْبَاشِ النَّاسِ إِلَى عِتْرَتِكَ وَبَيْضَتِكَ الَّتِي تَفَلَّقَتْ عَنْكَ لِتُبِيدَ خَضْرَائَهَا ، تَعْلَمُ أَنِّي قَدْ جِئْتُكَ مِنْ عِنْدِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ ، وَعَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ ، قَدْ لَبِسُوا جُلُودَ النُّمُورِ عِنْدَ الْعُوذِ الْمَطَافِيلِ يُقْسِمُونَ بِاللهِ لاَ تَعْرِضُ لَهُمْ خُطَّةً إِلاَّ عَرَضُوا لَكَ أَمَرَّ مِنْهَا.

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّا لَمْ نَأْتِ لِقِتَالٍ ، وَلَكِنَّا أَرَدْنَا أَنْ نَقْضِيَ عُمْرَتَنَا وَنَنْحَرَ هَدْيَنَا ، فَهَلْ لَكَ أَنْ تَأْتِيَ قَوْمَكَ ، فَإِنَّهُمْ أَهْلُ قَتَبٍ ، وَإِنَّ الْحَرْبَ قَدْ أَخَافَتْهُمْ ، وَإِنَّهُ لاَ خَيْرَ لَهُمْ أَنْ تَأْكُلَ الْحَرْبُ مِنْهُمْ إِلاَّ مَا قَدْ أَكَلَتْ ، فَيُخَلُّونَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ ، فَنَقْضِي عُمْرَتَنَا وَنَنْحَرُ هَدْيَنَا ، وَيَجْعَلُونَ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ

مُدَّةً ، نُزِيلُ فِيهَا نِسَائَهُمْ وَيَأْمَنُ فِيهَا سَرْبُهُمْ ، وَيُخَلُّونَ بَيْنِي وَبَيْنَ النَّاسِ ، فَإِنِّي وَاللهِ لأُقَاتِلَنَّ عَلَى هَذَا الأَمْرِ الأَحْمَرَ وَالأَسْوَدَ حَتَّى يُظْهِرَنِي اللَّهُ ، أَوْ تَنْفَرِدَ سَالِفَتِي ، فَإِنْ أَصَابَنِي النَّاسُ فَذَاكَ الَّذِي يُرِيدُونَ ، وَإِنْ أَظْهَرَنِي اللَّهُ عَلَيْهِمَ اخْتَارُوا ؛ إِمَّا قَاتَلُوا مُعَدِّينَ ، وَإِمَّا دَخَلُوا فِي السِّلْمِ وَافِرِينَ.

قَالَ : فَرَجَعَ عُرْوَةُ إِلَى قُرَيْشٍ ، فَقَالَ : تَعْلَمُنَّ وَاللهِ مَا عَلَى الأَرْضِ قَوْمٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنكُمْ ، إِنَّكُمْ لإِخْوَانِي وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ ، وَلَقَدَ اسْتَنْصَرْتُ لَكُمُ النَّاسَ فِي الْمَجَامِعِ ، فَلَمَّا لَمْ يَنْصُرُوكُمْ أَتَيْتُكُمْ بِأَهْلِي حَتَّى نَزَلْتُ مَعَكُمْ إِرَادَةَ أَنْ أُوَاسِيَكُمْ ، وَاللهِ مَا أُحِبُّ الْحَيَاةَ بَعْدَكُمْ ، تَعْلَمُنَّ أَنَّ الرَّجُلَ قَدْ عَرَضَ نِصْفًا فَاقْبَلُوهُ ، تَعْلَمُنَّ أَنِّي قَدْ قَدِمْتُ عَلَى الْمُلُوكِ ، وَرَأَيْتُ الْعُظَمَاءَ ، فَأُقْسِمُ بِاللهِ إِنْ رَأَيْتُ مَلِكًا ، وَلاَ عَظِيمًا أَعْظَمَ فِي أَصْحَابِهِ مِنْهُ ، إِنْ يَتَكَلَّمَ مِنهُمْ رَجُلٌ حَتَّى يَسْتَأْذِنَهُ ، فَإِنْ هُوَ أَذِنَ لَهُ تَكَلَّمَ ، وَإِنْ لَمْ يَأْذَنْ لَهُ سَكَتَ ، ثُمَّ إِنَّهُ لَيَتَوَضَّأُ فَيَبْتَدِرُونَ وَضُوئَهُ يَصُبُّونَهُ عَلَى رُؤُوسِهِمْ ، يَتَّخِذُونَهُ حَنَانًا.

فَلَمَّا سَمِعُوا مَقَالَتَهُ أَرْسَلُوا إِلَيْهِ سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو ، وَمِكْرَزَ بْنَ حَفْصٍ ، فَقَالُوا : انْطَلِقُوا إِلَى مُحَمَّدٍ ، فَإِنْ أَعْطَاكُمْ مَا ذَكَرَ عُرْوَةُ ، فَقَاضِيَاهُ عَلَى أَنْ يَرْجِعَ عَامَهُ هَذَا عَنَّا ، وَلاَ يَخْلُصَ إِلَى الْبَيْتِ ، حَتَّى يَسْمَعَ مَنْ يَسْمَعُ بِمَسِيرِهِ مِنَ الْعَرَبِ ؛ أَنَّا قَدْ صَدَدْنَاهُ ، فَخَرَجَ سُهَيْلٌ ، وَمِكْرَزٌ حَتَّى أَتَيَاهُ وَذَكَرَا ذَلِكَ لَهُ ، فَأَعْطَاهُمَا الَّذِي سَأَلاَ ، فَقَالَ : اُكْتُبُوا : بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، قَالُوا : وَاللهِ لاَ نَكْتُبُ هَذَا أَبَدًا ، قَالَ : فَكَيْفَ ؟ قَالُوا : نَكْتُبُ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ ، قَالَ : وَهَذِهِ فَاكْتُبُوهَا ، فَكَتَبُوهَا ، ثُمَّ قَالَ : اُكْتُبْ : هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ ، فَقَالُوا : وَاللهِ مَا نَخْتَلِفُ إِلاَّ فِي هَذَا ، فَقَالَ : مَا أَكْتُبُ ؟ فَقَالُوا : انْتَسِبْ ، فَاكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : وَهَذِهِ حَسَنَةٌ ، اُكْتُبُوهَا ، فَكَتَبُوهَا.

وَكَانَ فِي شَرْطِهِمْ ، أَنَّ بَيْنَنَا الْعَيْبَةَ الْمَكْفُوفَةَ ، وَأَنَّهُ لاَ إِغْلاَلَ ، وَلاَ إِسْلاَلَ.

قَالَ أَبُو أُسَامَةَ : الإِغْلاَلُ الدُّرُوعُ ، وَالإِسْلاَلُ السُّيُوفُ ، وَيَعْنِي بِالْعَيْبَةِ الْمَكْفُوفَةِ أَصْحَابَهُ يَكُفُّهُمْ عَنهُمْ.

وَأَنَّهُ مَنْ أَتَاكُمْ مِنَّا رَدَدْتُمُوهُ عَلَيْنَا ، وَمَنْ أَتَانَا مِنكُمْ لَمْ نَرْدُدْهُ عَلَيْكُمْ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَمَنْ دَخَلَ مَعِي فَلَهُ مِثْلُ شَرْطِي ، فَقَالَتْ قُرَيْشٌ : مَنْ دَخَلَ مَعَنا فَهُوَ مِنَّا ، لَهُ مِثْلُ شَرْطِنَا ، فَقَالَتْ بَنُو كَعْبٍ : نَحْنُ مَعَكَ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَالَتْ بَنُو بَكْرٍ : نَحْنُ مَعَ قُرَيْشٍ.

فَبَيْنَمَا هُمْ فِي الْكِتَابِ إِذْ جَاءَ أَبُو جَنْدَلٍ يَرْسُفُ فِي الْقُيُودِ ، فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ : هَذَا أَبُو جَنْدَلٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هُوَ لِي ، وَقَالَ سُهَيْلٌ : هُوَ لِي ، وَقَالَ سُهَيْلٌ : اقْرَأ الْكِتَابَ ، فَإِذَا هُوَ لِسُهَيْلٍ ، فَقَالَ أَبُو جَنْدَلٍ : يَا رَسُولَ اللهِ ، يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ ، أُرَدُّ إِلَى الْمُشْرِكِينَ ؟ فَقَالَ عُمَرُ : يَا أَبَا جَنْدَلٍ ، هَذَا السَّيْفُ ، فَإِنَّمَا هُوَ رَجُلٌ وَرَجُلٌ ، فَقَالَ سُهَيْلٌ : أَعَنْتَ عَلَيَّ يَا عمَرُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِسُہَیْلٍ: ہَبْہُ لِی ، قَالَ: لاَ ، قَالَ :فَأَجِزْہُ لِی ، قَالَ: لاَ ، قَالَ مِکْرَزٌ: قَدْ أَجَزْتُہُ لَکَ یَا مُحَمَّدُ فَلَمْ یُہَجْ. (بخاری ۲۷۳۱۔ ابو داؤد ۲۷۵۹)

(۳۷۹۹۴) حضرت ہشام، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ حدیبیہ کی طرف چلے۔ واقعہ حدیبیہ ماہ شوال میں پیش آیا تھا۔ راوی کہتے ہیں: پس رسول اللہ ﷺ چل پڑے یہاں تک کہ جب آپ ﷺ عسفان مقام پر پہنچے آپ ﷺ کو بنی کعب کا ایک آدمی ملا اور اس نے کہا۔ یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے قریش کو اس حالت میں چھوڑا ہے کہ انہوں نے آپ کے لئے اپنے مختلف النسل لوگوں کو جمع کیا ہے اور نہیں خزیر (قیمہ اور آٹا کا مرکب) کھلاتے ہیں۔ ان کا ارادہ یہ ہے کہ وہ آپ کو بیت اللہ سے روک دیں گے۔ پس آپ ﷺ نکل پڑے یہاں تک کہ آپ ﷺ عسفان مقام سے باہر تشریف لائے۔ آپ ﷺ کو قریش کے جاسوس خالد بن ولید ملے اور راستہ میں ان کا آپ ﷺ سے آمنا سامنا ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے (صحابہ رضی اللہ عنہم کو) فرمایا: ادھر آ جاؤ! پس آپ ﷺ دو درختوں کے درمیان ہو گئے اور آپ ﷺ ہموار راستہ سے ہٹ گئے یہاں تک کہ آپ ﷺ غمیم پہنچے۔

۲۔ پس جب آپ ﷺ غمیم میں فروکش ہوئے تو آپ ﷺ نے لوگوں کو خطاب فرمایا۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور اللہ تعالیٰ کے شایان شان، ثنا بیان کی۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: امابعد! بلاشبہ قریش نے تمہارے لئے اپنے متفرق گروہوں کو جمع کیا ہے اور اس کو خزیر (خاص مرکب غذا) کھلانا شروع کیا ہے۔ اور ان کا ارادہ یہ ہے کہ وہ ہمیں بیت اللہ سے روک ڈالیں۔ تو تم مجھے اپنی رائے سے مطلع کرو؟ تم لوگ سردار (یعنی اہل مکہ) کی طرف (مقابلہ کے لئے) جانا چاہتے ہو یا تم لوگ ان کے معاونین کی طرف (مقابلہ کے لئے) جانا چاہتے ہو تا کہ ہم ان کو واپس ان کی عورتوں اور بچوں کے پاس پہنچا دیں۔ پس اگر وہ بیٹھ جائیں گے تو وہ اس حالت میں بیٹھیں گے کہ وہ بے بس اور شکست خوردہ ہوں گے۔ اور اگر وہ ہم سے (مقابلہ کا) مطالبہ کریں گے تو وہ ہم سے ایک کمزور اور نرم مطالبہ کریں گے پھر اللہ تعالیٰ انہیں رسوا کر دے گا۔

۳۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ ﷺ! ہماری رائے تو یہ ہے کہ ہم سردار کی طرف پیش قدمی کرتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے مُعین ہیں اور آپ کے مددگار ہیں اور آپ کو غالب کرنے والے ہیں۔ حضرت مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ نے فرمایا...... جبکہ وہ اپنے کجاوہ میں تھے...... بخدا! یا رسول اللہ ﷺ! ہم آپ سے ایسی بات نہیں کہیں گے جیسا کہ بنی اسرائیل نے اپنے نبی ﷺ سے کہی تھی کہ ﴿اذْھَبْ اَنْتَ وَرَبُّکَ فَقَاتِلاَ ، إِنَّا ھَاھُنَا قَاعِدُوْنَ﴾ بلکہ ہم تو کہیں گے۔ آپ اور آپ کا رب جا کر لڑے اور ہم آپ کے ہمراہ لڑیں گے۔

۴۔ پس رسول اللہ ﷺ (وہاں سے) نکلے یہاں تک کہ جب آپ ﷺ حرم کے قریب پہنچے اور اس کی حدود میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ کی جدعاء اونٹنی بیٹھ گئی۔ لوگوں نے کہا۔ یہ اونٹنی اڑ گئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم! اونٹنی اڑی نہیں ہے اور نہ ہی اڑنا اس کی عادت ہے بلکہ اس کو تو اس ذات نے روکا ہے جس نے ہاتھیوں کو مکہ سے روکا تھا۔ (پھر آپ ﷺ نے

مایا) (اگر) قریش مجھے تعظیم محارم کے لئے دعوت دیں گے تو وہ اس عمل میں مجھ پر سبقت نہیں پا سکیں گے (آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا) ادھر آؤ۔ پھر آپ ﷺ نے ذات الحنظل نامی چوٹی کے دائیں جانب کا راستہ پکڑ لیا یہاں تک کہ آپ ﷺ حدیبیہ پر پہنچے۔ پس جب آپ ﷺ نے وہاں پر پڑاؤ ڈالا تو لوگوں نے ایک کنواں سے پانی لینا شروع کیا۔ ابھی تمام لوگ سیراب نہیں ہوئے تھے کہ کنواں خالی ہو گیا۔ لوگوں نے آپ ﷺ کے سامنے اس بات کی شکایت کی۔ تو آپ ﷺ نے تیروں کو ترکش میں سے ایک تیر نکال کر دیا اور فرمایا: اس تیر کو کنویں میں گاڑھ دو۔ لوگوں نے اس تیر کو کنویں میں گاڑا تو کنواں پانی سے اُبلنے لگا اور اس کا پانی اوپر آ گیا یہاں تک کہ لوگ خوب سیراب ہو گئے۔

۔ جب قریش کو اس بات کی خبر ہوئی تو انہوں نے آپ ﷺ کی طرف بنو حُلیس کے بھائی کو بھیجا...... یہ اس قوم کا فرد تھا ان کے ہاں ہدی کی تعظیم ہوتی تھی...... آپ ﷺ نے فرمایا: ہدی کو کھڑا کر دو۔ پس جب اس نے ہدی (کے جانور کو) دیکھا تو کوئی بات نہیں کی۔ اور اپنی جگہ سے ہی قریش کی طرف پھر گیا۔ اور (جا کر) کہا: اے میری قوم! قلائد، اونٹ اور ہدی کے جانوروں کا احترام کرو)۔ اس نے قریش کو خوب ڈرایا اور ان پر کڑی تنقید کی قریش نے اس کو گالیاں دیں اور اس سے ترش رو ہو گئے اور کہنے لگے۔ تم تو بیوقوف دیہاتی ہو۔ ہمیں تم سے کوئی تعجب نہیں ہے۔ بلکہ تجھے بھیجنے پر ہمیں اپنے آپ پر تعجب ہے۔ بیٹھ جاؤ۔

۔ پھر قریش نے عروہ بن مسعود کو کہا۔ تم محمد ﷺ کی طرف جاؤ اور ہم تمہارے پیچھے نہیں آئیں گے تو عروہ (وہاں سے) نکلا یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہا۔ اے محمد! میں نے سارے عرب میں کوئی ایسا آدمی نہیں دیکھا جو آپ کی طرح بھروسہ کر کے) چلا ہو۔ تم مختلف لوگوں کو لے کر اپنے اس قوم و قبیلہ کی طرف آئے ہو۔ یقین کرو! میں تمہارے پاس کعب بن لوی، اور عامر بن لوی کے ہاں سے آیا ہوں۔ انہوں نے اپنے بیوی بچوں کے سامنے چیتوں کا لباس پہن کر اللہ کے نام کی قسمیں کھائی ہیں۔ کہ: آپ ان کے سامنے جو بات رکھو گے وہ اس سے بھی سخت تر بات آپ کے سامنے رکھیں گے۔

ے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم لوگ لڑنے کے لئے نہیں آئے بلکہ ہمارا ارادہ تو یہ ہے کہ ہم اپنا عمرہ پورا کریں گے اور اپنے ہدی کے جانور نحر کریں۔ تو کیا تم اپنی قوم کے پاس جاؤ گے کیونکہ وہ بھی پالان والے (یعنی کمزور) ہیں اور جنگیں انہیں کھا چکی ہیں۔ اور ان کے لئے بھی اس بات میں کوئی خیر نہیں ہے کہ جنگ ان کو مزید کھائے۔ پس وہ میرے اور بیت اللہ کے درمیان سے ہٹ جائیں تا کہ ہم اپنا عمرہ ادا کریں اور اپنے ہدی کے جانور نحر کریں۔ اور یہ لوگ میرے اور اپنے درمیان ایک مدت طے کرلیں۔ اور یہ لوگ میرے اور لوگوں کے درمیان سے ہٹ جائیں۔ خدا کی قسم! میں تو اس معاملہ (کلمہ کے معاملہ) میں ہر سُرخ اور سیاہ کے ساتھ لڑوں گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مجھے غالب کر دے یا میں خود بھی اس راہ میں قتل کر دیا جاؤں۔ پس اگر لوگ مجھے قتل کر دیں گے تو یہی لوگوں کی مراد ہے اور اگر اللہ تعالیٰ مجھے ان پر غلبہ دے تو پھر انہیں اختیار ہو گا یا تو خوب تیاری کے ساتھ لڑیں گے اور یا فوج در فوج اسلام میں داخل ہو جائیں گے۔

۔ راوی کہتے ہیں: پھر عروہ، قریش کی طرف واپس آیا اور اس نے کہا۔ یقین کرلو! بخدا! مجھے روئے زمین پر تم سے زیادہ

محبوب کوئی قوم نہیں۔ تم مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہو اور میرے بھائی ہو...... اور میں نے مجامع میں تمہاری مدد کے لئے لوگوں کو بلایا لیکن جب وہ لوگ تمہاری مدد کے لئے نہیں آئے۔ تو میں اپنے گھر والوں کے ساتھ تمہارے پاس آگیا اور میں نے یہ سوچ کر تمہارے ہاں پڑاؤ ڈالا تاکہ میں تمہارے لیے مواسات کر سکوں۔ خدا کی قسم! تمہارے بعد مجھے زندگی سے کوئی محبت نہیں ہے۔ تم لوگ یقین کرلو! کہ اس آدمی (محمد ﷺ) نے انصاف کی بات پیش کی ہے تم اس بات کو قبول کرلو۔ یقین کرو! میں کئی بادشاہوں کے ہاں گیا ہوں اور میں نے کئی وڈیروں کو دیکھا ہے میں بقسم یہ بات کہتا ہوں کہ میں نے کوئی بادشاہ یا وڈیرہ، اپنے ساتھیوں میں اتنا باعظمت نہیں دیکھا جتنا آپ کو دیکھا۔ آپ سے اجازت حاصل کئے بغیر کوئی آدمی گفتگو نہیں کرتا۔ جب آپ اجازت گفتگو دیتے ہیں تو بولنے والا بولتا ہے اور اگر آپ اجازت نہیں دیتے تو خاموش رہتا ہے پھر جب آپ وضو کرتے ہیں تو آپ کے ساتھی آپ کے دھوون کو جلدی سے ہاتھوں ہاتھ لیتے ہیں اور اپنے سروں پر بہاتے ہیں اور اس کو برکت کی چیز سمجھتے ہیں۔

۹۔ پس جب اہل مکہ نے اس کی بات سُنی تو انہوں نے آپ ﷺ کی طرف سہیل بن عمرو اور مکرز بن حفص کو بھیجا اور کہا۔ تم لوگ محمد ﷺ کی طرف جاؤ پھر اگر وہ تمہیں وہی کچھ (تأثر) دے جو عروہ نے ذکر کیا ہے تو تم اس کو یہ فیصلہ سُنا دینا کہ وہ اس سال ہمارے ہاں سے لوٹ جائیں۔ اور بیت اللہ تک نہ آئیں تاکہ جو کوئی عربی بھی ان کے سفر عمرہ کے بارے میں سُنے تو وہ یہ بات بھی سُنے کہ ''ہم نے اس (محمد) کو بیت اللہ سے روک دیا ہے'' سہیل اور مکرز چل پڑے یہاں تک کہ وہ آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچے اور انہوں نے یہ بات آپ ﷺ سے ذکر کی۔ آپ ﷺ نے ان کو ان کے سوال کے مطابق جواب عطا فرمایا اور کہا۔ لکھو: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وہ کہنے لگے۔ بخدا! یہ الفاظ تو ہم کبھی بھی نہیں لکھیں گے۔ آپ ﷺ نے پوچھا۔ پھر کیا لکھو گے؟ انہوں نے کہا۔ تو یہ الفاظ لکھیں گے۔ باسمك اللّٰهم. آپ ﷺ نے فرمایا: یہی لکھ لو۔ پھر انہوں نے یہ جملہ لکھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: لکھو کہ یہ وہ تحریر ہے جس پر محمد رسول اللہ کے ساتھ فیصلہ ہوا ہے وہ لوگ کہنے لگے۔ خدا کی قسم! ہمارا اسی بات میں تو تم سے اختلاف ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا۔ میں کیسے لکھواؤں؟ انہوں نے کہا: آپ اپنا نسب بیان کر کے تحریر لکھوائیں۔ کہ محمد بن عبد اللہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی اچھی بات ہے اسی کو لکھ لو۔ تو انہوں نے یہ جملہ لکھ لیا۔

۱۰۔ اور ان کی شرائط میں یہ بات بھی تھی کہ ہمارے درمیان آپس میں صلح وصفائی رہے گی۔ نہ کوئی خیانت (کرے گا) اور نہ کوئی خفیہ جھوٹ اور تلوار سونتے گا۔

۱۱۔ اور یہ بھی شرط تھی کہ ہم میں سے جو تمہارے پاس آئے گا۔ اُسے تم ہمارے پاس واپس بھیجو گے۔ اور جو شخص تم میں سے ہمارے پاس آئے گا ہم اس کو تمہارے پاس واپس نہیں لوٹائیں گے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی میرے ساتھ داخل (ملنا چاہے) ہوگا تو اس کے لئے بھی میری شرط کے موافق شرط ہوگی۔ اس پر قریش نے کہا۔ جو ہمارے ساتھ داخل (ملنا چاہے) ہوگا وہ ہمارا ساتھی شمار ہوگا۔ اور اس کے لئے بھی ہمارے والی شرطیں ہوں گی۔ پھر بنو کعب نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ اور بنو بکر نے کہا۔ ہم قریش کے ساتھ ہیں۔

۱۲۔ ابھی مسلمان اور اہل مکہ تحریر لکھ رہے تھے کہ اس دوران حضرت ابوجندل رضی اللہ عنہ بیڑیوں میں جکڑے ہوئے حاضر ہوئے۔ مسلمانوں نے کہا۔ یہ ابوجندل رضی اللہ عنہ آ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ میرے (پاس ہوں گے)۔ سہیل نے کہا۔ یہ میرے پاس ہوں گے۔ سہیل نے کہا۔ تحریر پڑھیں۔ تو اس تحریر کی رو سے وہ سہیل کے حق میں چلے گئے۔ حضرت ابوجندل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اے گروہِ مسلمین! مجھے مشرکین کی طرف واپس کیا جائے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوجندل رضی اللہ عنہ! یہ ہے تلوار! دو بندے ہی تو ہیں۔ سہیل نے کہا۔ اے عمر! تم نے میرے خلاف معاونت کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل سے کہا یہ شخص مجھے ہدیہ کر دو۔ سُہیل نے کہا: نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے تم اس کو رکھنے کی اجازت دے دو۔ سہیل نے کہا نہیں۔ مکرز نے کہا۔ اے محمد! میں تمہیں اس کے رکھنے کی اجازت دیتا ہوں۔

(۳۷۹۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ مَرْوَانَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ صَدُّوهُ ، فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى الْحُدَيْبِيَةِ اضْطَرَبَ فِي الْحِلِّ ، وَكَانَ مُصَلاَّهُ فِي الْحَرَمِ ، فَلَمَّا كَتَبُوا الْقَضِيَّةَ وَفَرَغُوا مِنْهَا ، دَخَلَ النَّاسُ مِنْ ذَلِكَ أَمْرٌ عَظِيمٌ ، قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، انْحَرُوا ، وَاحْلِقُوا ، وَأَحِلُّوا ، فَمَا قَامَ رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ ، ثُمَّ أَعَادَهَا فَمَا قَامَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ ، فَدَخَلَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ ، فَقَالَ : مَا رَأَيْتِ مَا دَخَلَ عَلَى النَّاسِ ؟ فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، اذْهَبْ ، فَانْحَرْ هَدْيَك ، وَاحْلِقْ ، وَأَحِلَ ، فَإِنَّ النَّاسَ سَيَحِلُّونَ ، فَنَحَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَحَلَقَ ، وَأَحَلَّ. (احمد ۳۲۳)

(۳۷۹۹۵) حضرت مروان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ...... جس سال مشرکین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو روکا...... اس سال چلے پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ تک پہنچے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حِل میں ہی مجبوراً روک دیا گیا۔ جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ حرم میں نماز کا تھا۔ پس جب لوگوں نے فیصلہ تحریر کر دیا اور اس تحریر سے فارغ ہو گئے تو لوگ اس فیصلہ سے بہت دل برداشتہ ہوئے۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! نحر کرو اور حلق کرواؤ اور حلال ہو جاؤ۔ کوئی آدمی بھی کھڑا نہ ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات دوبارہ ارشاد فرمائی۔ لیکن پھر کوئی آدمی نہ کھڑا ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: لوگوں کی جو حالت ہو چکی ہے اس میں تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ جا کر اپنی ہدی کو نحر کریں اور حلق کروا کر حلال ہو جائیں۔ لوگ بھی حلال ہو جائیں گے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم حلق کروا کر حلال ہو گئے۔

(۳۷۹۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : لَمَّا حُصِرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَيْتِ ، صَالَحَهُ أَهْلُ مَكَّةَ عَلَى أَنْ يَدْخُلَهَا فَيُقِيمَ بِهَا ثَلاَثًا ، وَلاَ يَدْخُلَهَا إِلاَّ بِجُلُبَّانِ السِّلاَحِ : السَّيْفِ وَقِرَابِهِ ، وَلاَ يَخْرُجَ مَعَهُ بِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِهَا ، وَلاَ يَمْنَعَ أَحَدًا أَنْ يَمْكُثَ بِهَا مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ ، فَقَالَ لِعَلِيٍّ : اُكْتُبَ الشَّرْطَ بَيْنَنَا : بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ ، فَقَالَ

الْمُشْرِكُونَ : لَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ تَابَعْنَاكَ ، وَلَكِنِ اكْتُبْ : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : فَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يَمْحُوَهَا ، فَقَالَ عَلِيٌّ : لاَ وَاللهِ ، لاَ أَمْحُوهَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَرِنِي مَكَانَهَا ، فَأَرَاهُ مَكَانَهَا ، فَمَحَاهَا ، وَكَتَبَ : ابْنُ عَبْدِ اللهِ ، فَأَقَامَ فِيهَا ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ ، قَالُوا لِعَلِيٍّ : هَذَا آخِرُ يَوْمٍ مِنْ شَرْطِ صَاحِبِكَ ، فَمُرْهُ فَلْيَخْرُجْ ، فَحَدَّثَهُ بِذَلِكَ ، فَقَالَ : نَعَمْ ، فَخَرَجَ.

(بخاری ۲۶۹۸۔ مسلم ۱۴۱۰)

(۳۷۹۹۶) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ سے روک دیا گیا (تو اس وقت) اہل مکہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر مصالحت کر لی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (آئندہ سال) مکہ میں داخل ہوں گے اور وہاں پر تین دن قیام کریں گے اور مکہ میں صرف اسلحہ کے تھیلے کو، جس میں تلوار اور زرہ ہوگی ...... لے کر آئیں گے اور اہل مکہ میں سے کسی کو لے کر نہیں جائیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو لوگ ہوں گے ان میں سے کسی کو یہاں ٹھہرنے سے آپ منع نہیں کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''ہمارے درمیان معاہدہ تحریر کرو۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم. یہ وہ شرائط ہیں جن پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح کی ہے۔'' مشرکین کہنے لگے۔ اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول، مانتے تو ہم آپ کے متبع بن جاتے لیکن (چونکہ ہم نہیں مانتے لہٰذا) آپ یوں لکھیں۔ محمد بن عبداللہ۔ راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ پہلی والی عبارت مٹا دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے۔ نہیں! خدا کی قسم! میں اس کو نہیں مٹاؤں گا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے وہ جگہ دکھاؤ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ جگہ دکھائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جملہ کو مٹا دیا۔ اور (اس کی جگہ) لکھا۔ ابن عبداللہ۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اگلے سال) تین دن مکہ میں قیام فرمایا۔ جب تیسرا دن آیا تو مشرکین نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا۔ یہ تمہارے ساتھی کی شرط کے مطابق آخری دن ہے پس تم ان سے کہو کہ وہ مکہ سے باہر چلے جائیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکل گئے۔

(۳۷۹۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: نَزَلْنَا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ ، فَوَجَدْنَا مَاءَهَا قَدْ شَرِبَهُ أَوَائِلُ النَّاسِ ، فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْبِئْرِ ، ثُمَّ دَعَا بِدَلْوٍ مِنْهَا ، فَأَخَذَ مِنْهُ بِفِيهِ، ثُمَّ مَجَّهُ فِيهَا وَدَعَا اللَّهَ ، فَكَثُرَ مَاؤُهَا حَتَّى تَرَوَّى النَّاسُ مِنْهَا.

(۳۷۹۹۷) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے (جب) حدیبیہ کے دن پڑاؤ کیا تو ہم نے اس کے کنویں کو اس حال میں پایا کہ (ہم سے) پہلے والے لوگ اس سے پی چکے تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کنویں کے منڈیر پر تشریف فرما ہوئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے ایک ڈول منگوایا اور اس میں سے اپنے منہ مبارک میں پانی لیا اور پھر اس پانی کو دوبارہ ڈول میں کلی کر دیا اور اللہ سے دعا کی۔ تو اس کنویں کا پانی اتنا زیادہ ہوگیا کہ سارے لوگ اس سے سیراب ہو گئے۔

(۳۷۹۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مُعْتَمِرًا فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَمَعَهُ الْمُهَاجِرُونَ وَالأَنْصَارُ حَتَّى أَتَى الْحُدَيْبِيَةَ ، فَخَرَجَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ فَرَدُّوهُ عَنِ الْبَيْتِ ، حَتَّى كَانَ بَيْنَهُمْ كَلاَمٌ وَتَنَازُعٌ ، حَتَّى كَادَ يَكُونُ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ ، قَالَ : فَبَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابُهُ وَعِدَّتُهُمْ أَلْفٌ وَخَمْسُ مِئَةٍ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ، وَذَلِكَ يَوْمُ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ ، فَقَاضَاهُمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ قُرَيْشٌ : نُقَاضِيكَ عَلَى أَنْ تَنْحَرَ الْهَدْيَ مَكَانَهُ ، وَتَحْلِقَ وَتَرْجِعَ ، حَتَّى إِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ نُخَلِّي لَكَ مَكَّةَ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ ، فَفَعَلَ.

قَالَ : فَخَرَجُوا إِلَى عُكَاظٍ ، فَأَقَامُوا فِيهَا ثَلاَثًا ، وَاشْتَرَطُوا عَلَيْهِ أَنْ لاَ يَدْخُلَهَا بِسِلاَحٍ إِلاَّ بِالسَّيْفِ ، وَلاَ تَخْرُجَ بِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ إِنْ خَرَجَ مَعَكَ ، فَنَحَرَ الْهَدْيَ مَكَانَهُ ، وَحَلَقَ وَرَجَعَ ، حَتَّى إِذَا كَانَ فِي قَابِلٍ فِي تِلْكَ الأَيَّامِ دَخَلَ مَكَّةَ ، وَجَاءَ بِالْبُدْنِ مَعَهُ ، وَجَاءَ النَّاسُ مَعَهُ ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ : ﴿لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ ، لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ﴾ قَالَ : وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ : ﴿الشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمَاتُ قِصَاصٌ ، فَمَنِ اعْتَدَى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدَى عَلَيْكُمْ﴾ فَإِنْ قَاتَلُوكُمْ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَاتِلُوهُمْ ، فَأَحَلَّ اللَّهُ لَهُمْ إِنْ قَاتَلُوهُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَنْ يُقَاتِلَهُمْ فِيهِ ، فَأَتَاهُ أَبُو جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو ، وَكَانَ مُوثَقًا ، أَوْثَقَهُ أَبُوهُ ، فَرَدَّهُ إِلَى أَبِيهِ.

(۳۷۹۹۸) حضرت عطاء سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ ذوالقعدہ میں عمرہ کرنے کے لئے نکلے۔ آپ ﷺ کے ساتھ اجرین وانصار کی ایک جماعت بھی تھی۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ خیبر میں پہنچے۔ پس آپ ﷺ کے پاس قریش کے لوگ آ گئے کہ آپ ﷺ کو بیت اللہ سے واپس کر دیں اس دوران ان کے درمیان سخت گفتگو اور نزاع کھڑا ہو گیا۔ قریب تھا کہ یہ لوگ باہم پڑتے۔ راوی کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ ؓ سے ایک درخت کے نیچے بیعت لی۔ صحابہ کی تعداد ایک ہزار پانچ تھی۔ یہی بیعتِ رضوان کا دن کہلاتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے قریش کے ساتھ مصالحت فرمائی۔ قریش نے کہا۔ ہم آپ کے ساتھ ں شرط پر صلح کرتے ہیں کہ آپ ہدی کے جانور یہیں ذبح کر دیں اور حلق کر کے لوٹ جائیں۔ اور جب آئندہ سال آئے گا تو ہم پ کو تین دن تک مکہ میں رہنے کی اجازت دیں گے۔ پس آپ ﷺ نے یہ بات مان لی۔ راوی کہتے ہیں: پھر لوگ عکاظ کی رف نکل گئے اور انہوں نے وہاں پر تین دن قیام کیا۔ مشرکین نے یہ بھی شرط رکھی تھی کہ آپ ﷺ مکہ میں تلوار کے علاوہ کوئی لحہ لے کر داخل نہیں ہوں گے۔ اور اہل مکہ میں سے اگر کوئی آپ کے ساتھ جانا چاہے گا تو آپ اُسے لے کر نہیں جائیں گے۔ پھر پ ﷺ نے ہدی کے جانور کو اسی جگہ نحر کر دیا اور حلق کروا کر واپس تشریف لے آئے۔ جب آئندہ سال کے یہی ایام آئے تو پ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اور آپ ﷺ اپنے ہمراہ کئی اونٹ لے کر تشریف لائے اور بہت سے لوگ آپ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ پس یہ لوگ مسجد حرام میں داخل ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ کلمات نازل فرمائے۔ ﴿لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ ، دْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ﴾ راوی کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت بھی نازل فرمائی۔ ﴿الشَّهْرُ الْحَرَامُ

بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمَاتُ قِصَاصٌ ، فَمَنِ اعْتَدَى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدَى عَلَيْكُمْ﴾ یعنی اگر وہ تم سے مسجد حرام میں لڑیں تو تم بھی ان سے لڑو۔ پس اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے یہ بات حلال کر دی ہے کہ اگر وہ نبی کریم ﷺ سے مسجد حرام میں لڑیں تو آپ بھی مسجد حرام میں ان سے لڑیں۔ ابو جندل رضی اللہ عنہ بن سہیل بن عمرو، آپ ﷺ کے پاس آئے جبکہ وہ بندھے ہوئے تھے اور انہیں ان کے والد نے باندھا تھا۔ لیکن آپ ﷺ نے انہیں ان کے والد کی طرف رد کر دیا۔

(۳۷۹۹۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فِي الْهُدْنَةِ الَّتِي كَانَتْ قَبْلَ الصُّلْحِ الَّذِي كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ ، قَالَ : وَالْمُشْرِكُونَ عِنْدَ بَابِ النَّدْوَةِ مِمَّا يَلِي الْحِجْرَ ، وَقَدْ تَحَدَّثُوا أَنَّ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ جُهْدًا وَهُزْلاً ، فَلَمَّا اسْتَلَمُوا ، قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهُمْ قَدْ تَحَدَّثُوا أَنَّ بِكُمْ جُهْدًا وَهُزْلاً ، فَارْمُلُوا ثَلاَثَةَ أَشْوَاطٍ حَتَّى يَرَوْا أَنَّ بِكُمْ قُوَّةً ، قَالَ : فَلَمَّا اسْتَلَمُوا الْحَجَرَ رَفَعُوا أَرْجُلَهُمْ فَرَمَلُوا ، حَتَّى قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ : أَلَيْسَ زَعَمْتُمْ أَنَّ بِهِمْ هُزْلاً وَجُهْدًا ، وَهُمْ لاَ يَرْضَوْنَ بِالْمَشْيِ حَتَّى يَسْعَوْا سَعْيًا ؟. (احمد ۳۵۶۔ طبرانی ۱۲۰۷۷)

(۳۷۹۹۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم، مشرکین اور آپ ﷺ کے درمیان ہونے والی صلح کے بعد تشریف لائے۔ راوی کہتے ہیں: مشرکین حجر اسود سے متصل باب الندوۃ کے پاس موجود تھے اور باہم یہ گفتگو کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کو کمزوری اور لاغری لاحق ہوگئی ہے۔ تو جب صحابہ رضی اللہ عنہم نے استلام کیا، آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: یہ لوگ باہم یہ گفتگو کر رہے ہیں کہ تمہیں کمزوری اور لاغری لاحق ہو چکی ہے۔ پس تم تین چکروں میں رمل کرو۔ تاکہ وہ دیکھ لیں کہ تم قوی ہو۔ راوی کہتے ہیں: جب صحابہ رضی اللہ عنہم نے استلام کیا تو قدم اٹھاتے ہی انہوں نے رمل شروع کر دیا۔ اس پر مشرکین میں سے بعض نے بعض سے کہا۔ تمہارا تو خیال یہ نہیں تھا کہ انہیں کمزوری اور لاغری لاحق ہو چکی ہے۔ جبکہ یہ لوگ تو خالی چلنے پر راضی نہیں ہیں جب تک کہ دوڑ نہ لیں۔

(۳۸۰۰۰) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَعْقُوبَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ ، قَالَ : شَهِدْتُ الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا انْصَرَفْنَا عَنْهَا إِذَا النَّاسُ يُوجِفُونَ الأَبَاعِرَ ، فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ : مَا لِلنَّاسِ ؟ فَقَالُوا : أُوحِيَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَخَرَجْنَا نُوجِفُ مَعَ النَّاسِ حَتَّى وَجَدْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا عِنْدَ كُرَاعِ الْغَمِيمِ ، فَلَمَّا اجْتَمَعَ إِلَيْهِ بَعْضُ مَا يُرِيدُ مِنَ النَّاسِ ، قَرَأَ عَلَيْهِمْ : (إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا) فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَوَفَتْحٌ هُوَ ؟ قَالَ : إِيْ ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، إِنَّهُ لَفَتْحٌ ، قَالَ فَقُسِّمَتْ عَلَى أَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ ، عَلَى ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا ، وَكَانَ الْجَيْشُ أَلْفًا وَخَمْسَ مِئَةٍ ، وَثَلاَثُ مِئَةٍ

فَارِسٍ ، فَكَانَ لِلْفَارِسِ سَهْمَانِ.

(٣٨٠٠٠) حضرت مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں، حدیبیہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ پس جب ہم حدیبیہ سے واپس پلٹے تو لوگوں نے اونٹوں کو تیز رفتار سے بھگانا شروع کیا۔ پھر بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے بعض سے پوچھا۔ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر ہم بھی لوگوں کے ہمراہ سواریاں دوڑاتے ہوئے نکلے یہاں تک کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کراع غمیم نامی پہاڑ کے پاس کھڑے پایا۔ پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کے مطلوبہ افراد جمع ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک صاحب نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ فتح ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ بلا شبہ یہ فتح ہے۔ راوی کہتے ہیں: پس اہل حدیبیہ پر اٹھارہ حصوں میں یہ فتح تقسیم کی گئی۔ لشکر کی تعداد پندرہ سو تھی۔ اور تین سو (ان میں) گھڑ سوار تھے۔ اور گھڑ سوار کو دو حصے ملے تھے۔

(٣٨٠٠١) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ الْحُدَيْبِيَةِ ، فَنَحَرَ مِئَةَ بَدَنَةٍ ، وَنَحْنُ سَبْعَ عَشْرَةَ مِئَة ، وَمَعَهُمْ عِدَّةُ السِّلاَحِ وَالرِّجَالِ وَالْخَيْلِ ، وَكَانَ فِي بُدْنِهِ جَمَلٌ ، فَنَزَلَ الْحُدَيْبِيَةَ فَصَالَحَتْهُ قُرَيْشٌ عَلَى أَنَّ هَذَا الْهَدْيَ مَحَلُّهُ حَيْثُ حَبَسْنَاهُ. (ابن سعد ١٠٢)

(٣٨٠٠١) حضرت ایاس بن سلمہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حدیبیہ میں نکلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صد جانور نحر کئے۔ ہماری تعداد سترہ سو تھی اور ان کے پاس، اسلحہ، افراد اور گھوڑوں کی تیاری بھی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانوروں میں اونٹ بھی تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں پڑاؤ ڈالا تو قریش نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر صلح کر لی کہ ہم نے جہاں پر ہدی کے جانوروں کو روکا ہے وہیں پر ان کو حلال کر دیا جائے۔

(٣٨٠٠٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ سِيَاهٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ، قَالَ : لَقَدْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ نَرَى قِتَالاً لَقَاتَلْنَا ، وَذَلِكَ فِي الصُّلْحِ الَّذِي كَانَ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ ، فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَلَسْنَا عَلَى حَقٍّ وَهُمْ عَلَى بَاطِلٍ ؟ قَالَ : بَلَى ، قَالَ : أَلَيْسَ قَتْلاَنَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلاَهُمْ فِي النَّارِ ؟ قَالَ : بَلَى ، قَالَ : فَفِيمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ ، وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ ؟ قَالَ : يَابْنَ الْخَطَّابِ ، إِنِّي رَسُولُ اللهِ ، وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللَّهُ أَبَدًا ، قَالَ : فَانْطَلَقَ عُمَرُ ، وَلَمْ يَصْبِرْ ، مُتَغَيِّظًا حَتَّى أَتَى أَبَا بَكْرٍ ، فَقَالَ : يَا أَبَا بَكْرٍ ، أَلَسْنَا عَلَى حَقٍّ وَهُمْ عَلَى بَاطِلٍ ؟ قَالَ : بَلَى ، قَالَ : أَلَيْسَ قَتْلاَنَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلاَهُمْ فِي النَّارِ ؟ قَالَ : بَلَى ، قَالَ : فَعَلَى مَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا ،

وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ؟ قَالَ :يَا ابْنَ الْخَطَّابِ ، إِنَّهُ رَسُولُ اللهِ ، وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللَّهُ أَبَدًا ، قَالَ : فَنَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَتْحِ ، فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ فَأَقْرَأَهُ إِيَّاهُ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَوَفَتْحٌ هُوَ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، فَطَابَتْ نَفْسُهُ وَرَجَعَ. (بخاری ۳۱۸۲۔ مسلم ۱۴۱۱)

(۳۸۰۰۲) حضرت سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ اگر ہماری رائے قتال کی ہو جاتی تو ہم قتال کرتے۔ یہ اس صلح کے دوران کی بات ہے جو رسول اللہ ﷺ اور مشرکین کے درمیان ہوئی تھی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آئے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم لوگ حق پر نہیں ہیں اور وہ لوگ باطل پر نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیوں نہیں! پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ کیا ہمارے مقتولین جنت میں اور ان کے مقتولین جہنم میں نہیں جائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ پھر ہم ایسی گھٹیا بات کہہ کر کیوں لوٹ رہے ہیں؟ ابھی تک اللہ تعالیٰ نے ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ نہیں کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: خطاب کے بیٹے! میں اللہ کا رسول ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے ہرگز ضائع نہیں کریں گے۔

راوی کہتے ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو صبر نہ آیا اور وہ غصہ کی حالت میں چل دیئے اور حضرت ابوبکر کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ اے ابوبکر! کیا ہم لوگ حق پر اور وہ لوگ باطل پر نہیں ہیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں نہیں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ کیا ہمارے مقتولین جنت میں اور ان کے مقتولین جہنم میں نہیں جائیں گے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ پھر ہم اپنے دین کے متعلق ایسی گھٹیا بات کہہ کر کیوں جا رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ابھی تک ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ نہیں کیا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ خطاب کے بیٹے! وہ خدا کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو کبھی ضائع نہیں کریں گے۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر نبی کریم ﷺ پر فتح (کے وعدہ کے) ساتھ قرآن نازل ہوا تو آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف آدمی بھیجا اور (بلا کر) انہیں یہ قرآن پڑھایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! کیا یہ فتح ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دل خوش ہو گیا اور وہ لوٹ گئے۔

(۳۸۰۰۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ :اكْتُبْ :بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، فَقَالَ سُهَيْلٌ :أَمَّا بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَمَا نَدْرِي مَا بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، وَلَكِنِ اكْتُبْ بِمَا نَعْرِفُ :بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ ، فَقَالَ :اكْتُبْ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ ، قَالُوا :لَوْ عَلِمْنَا أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ اتَّبَعْنَاكَ ، وَلَكِنِ اكْتُبَ اسْمَكَ وَاسْمَ أَبِيكَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اكْتُبْ :مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، فَاشْتَرَطُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَنْ جَاءَ مِنْكُمْ لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكُمْ ، وَمَنْ جَائَكُمْ مِنَّا رَدَدْتُمُوهُ عَلَيْنَا ، فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَتَكْتُبُ هَذَا ؟ قَالَ :نَعَمْ ، إِنَّهُ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا إِلَيْهِمْ فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ ، وَمَنْ جَائَنَا

مِنْهُمْ سَيَجْعَلُ اللَّهُ لَهُ فَرَجًا وَمَخْرَجًا. (بخاری ۴۱۵۴۔ مسلم ۱۴۸۴)

(۳۸۰۰۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قریش نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مصالحت کی جبکہ ان (مصالحت کرنے والوں) میں سہیل بن عمرو بھی تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: لکھو! بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ سہیل نے کہا یہ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ہم نہیں جانتے۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ کیا ہے۔ ہاں وہ بات لکھو جس کو ہم جانتے ہیں۔ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ. پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لکھو! محمد رسول اللہ کی طرف سے۔ وہ کہنے لگے۔ اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول مانتے تو ہم آپ کی اتباع ہی کر لیتے۔ ہاں اپنا اور اپنے والد کا نام لکھو۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ لکھو! محمد بن عبد اللہ کی طرف سے۔ پھر مشرکین قریش نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ شرط لگائی کہ تم میں سے جو آدمی (ہمارے پاس) آئے گا ہم اس کو تمہیں واپس نہیں کریں گے۔ اور ہم میں سے جو آدمی تمہارے پاس آئے گا تو تم اس کو ہماری طرف واپس کرو گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ بات بھی لکھی جائے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! جو آدمی ہم میں سے ان کی طرف جائے گا تو اللہ اس کو دور کر دے گا۔ اور جو ہمارے پاس ان میں سے آئے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے راہ اور مخرج پیدا کر دے گا۔

(٣٨٠٠٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، سَمِعَ جَابِرًا ، يَقُولُ : كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِئَة ، فَقَالَ لَنَا : أَنْتُمَ الْيَوْمَ خَيْرُ أَهْلِ الأَرْضِ.

(۳۸۰۰۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم یوم الحدیبیہ کو چودہ سو کی تعداد میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا: آج کے دن تم لوگ اہل زمین میں سب سے زیادہ بہتر ہو۔

(٣٨٠٠٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنِ الْمِسْوَرِ ، وَمَرْوَانَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ خَرَجَ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِئَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ ، فَلَمَّا كَانَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ ، وَأَشْعَرَ ، وَأَحْرَمَ.

(۳۸۰۰۵) حضرت مسور اور مروان سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہزار سے کچھ زیادہ تعداد میں اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ نکلے پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ میں تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی کو مقلد کیا اور شعار کر کے احرام باندھا۔

(٣٨٠٠٦) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : بَعَثَتْ قُرَيْشٌ سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو ، وَحُوَيْطِبَ بْنَ عَبْدِ الْعُزَّى ، وَمِكْرَزَ بْنَ حَفْصٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَالِحُوهُ ، فَلَمَّا رَآهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ سُهَيْلٌ ، قَالَ : قَدْ سَهُلَ مِنْ أَمْرِكُمْ ، الْقَوْمُ يَأْتُونَ إِلَيْكُمْ بِأَرْحَامِهِمْ ، وَسَائِلُوكُمُ الصُّلْحَ ، فَابْعَثُوا الْهَدْيَ ، وَأَظْهِرُوا التَّلْبِيَةَ ، لَعَلَّ ذَلِكَ يُلَيِّنُ قُلُوبَهُمْ ، فَلَبَّوْا مِنْ نَوَاحِي الْعَسْكَرِ ، حَتَّى ارْتَجَّتْ أَصْوَاتُهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ ، قَالَ : فَجَاؤُوهُ فَسَأَلُوا الصُّلْحَ.

قَالَ : فَبَيْنَمَا النَّاسُ قَدْ تَوَادَعُوا ، وَفِي الْمُسْلِمِينَ نَاسٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ، وَفِي الْمُشْرِكِينَ نَاسٌ مِنَ

الْمُسْلِمِينَ ، فَقِيلَ : أَبُو سُفْيَانَ ، فَإِذَا الْوَادِي يَسِيلُ بِالرِّجَالِ وَالسِّلاَحِ ، قَالَ : قَالَ إِيَاسٌ : قَالَ سَلَمَةُ فَجِئْتُ بِسِتَّةٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مُسَلَّحِينَ أَسُوقُهُمْ ، مَا يَمْلِكُونَ لأَنْفُسِهِمْ نَفْعًا ، وَلاَ ضَرًّا ، فَأَتَيْنَا بِهِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمْ يَسْلُبْ ، وَلَمْ يَقْتُلْ ، وَعَفَا ، قَالَ : فَشَدَدْنَا عَلَى مَا فِي أَيْدِي الْمُشْرِكِينَ مِنَّا فَمَا تَرَكْنَا فِيهِمْ رَجُلاً مِنَّا إِلاَّ اسْتَنْقَذْنَاهُ ، قَالَ : وَغُلِبْنَا عَلَى مَنْ فِي أَيْدِينَا مِنْهُمْ.

ثُمَّ إِنَّ قُرَيْشًا أَتَتْ سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو ، وَحُوَيْطِبَ بْنَ عَبْدِ الْعُزَّى ، فَوَلَّوْا صُلْحَهُمْ ، وَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا ، وَطَلْحَةَ ، فَكَتَبَ عَلِيٌّ بَيْنَهُمْ : بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، هَذَا مَا صَالَحَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ قُرَيْشًا ، صَالَحَهُمْ عَلَى أَنَّهُ لاَ إِغْلاَلَ ، وَلاَ إِسْلاَلَ ، وَعَلَى أَنَّهُ مَنْ قَدِمَ مَكَّةَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ حَاجًّا ، أَوْ مُعْتَمِرًا ، أَوْ يَبْتَغِي مِنْ فَضْلِ اللهِ ، فَهُوَ آمِنٌ عَلَى دَمِهِ وَمَالِهِ ، وَمَنْ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مِنْ قُرَيْشٍ مُجْتَازًا إِلَى مِصْرَ وَإِلَى الشَّامِ ، يَبْتَغِي مِنْ فَضْلِ اللهِ ، فَهُوَ آمِنٌ عَلَى دَمِهِ وَمَالِهِ ، وَعَلَى أَنَّهُ مَنْ جَاءَ مُحَمَّدًا مِنْ قُرَيْشٍ فَهُوَ رَدٌّ ، وَمَنْ جَائَهُمْ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ فَهُوَ لَهُمْ.

فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ جَائَهُمْ مِنَّا فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ ، وَمَنْ جَائَنَا مِنْهُمْ رَدَدْنَاهُ إِلَيْهِمْ ، يَعْلَمُ اللَّهُ الإِسْلاَمَ مِنْ نَفْسِهِ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ مَخْرَجًا.

وَصَالَحُوهُ عَلَى أَنَّهُ يَعْتَمِرُ عَامًا قَابِلاً فِي مِثْلِ هَذَا الشَّهْرِ ، لاَ يَدْخُلُ عَلَيْنَا بِخَيْلٍ ، وَلاَ سِلاَحٍ ، إِلاَّ مَا يَحْمِلُ الْمُسَافِرُ فِي قِرَابِهِ ، فَيَمْكُثُ فِيهَا ثَلاَثَ لَيَالٍ ، وَعَلَى أَنَّ هَذَا الْهَدْيَ حَيْثُ حَبَسْنَاهُ فَهُوَ مَحِلُّهُ ، لاَ يُقْدِمْهُ عَلَيْنَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : نَحْنُ نَسُوقُهُ ، وَأَنْتُمْ تَرُدُّونَ وَجْهَهُ. (طبری ۹۶)

(۳۸۰۰۶) حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ قریش نے سہیل بن عمرو، حویطب ابن عبد العزیٰ اور مکرز بن حفص کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا تا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح کریں۔ پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سہیل دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا معاملہ آسان ہوگیا ہے۔ لوگ تمہارے پاس اپنے رشتوں کے ہمراہ آرہے ہیں۔ اور سے صلح کا سوال کررہے ہیں۔ پس ہدی کے جانوروں کو کھڑا کردو اور تلبیہ کو ظاہر کرو۔ شاید کہ یہ ان کے دلوں کو نرم کردے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے لشکر کے اطراف سے تلبیہ بلند کیا یہاں تک کہ ان کے تلبیہ میں ان کی آوازوں سے گونج پیدا ہوگئی۔ راوی کہتے ہیں پس مشرکین آئے اور انہوں نے صلح کی بات کی۔

۲۔ راوی کہتے ہیں: اس دوران جبکہ یہ لوگ باہم۔ مسلمانوں کے لشکر میں مشرکین اور مشرکین کے لشکر میں مسلمان موجود تھے۔ کہا گیا: ابوسفیان!!!! اچانک وادی لوگوں اور اسلحہ سے بہنے لگی۔ راوی کہتے ہیں: ایاس بیان کرتے ہیں کہ سلمہ نے کہا۔ میں مشرکین میں سے چھ مسلح افراد کو ہانک لیا درانحالیکہ وہ اپنے لئے کسی نفع اور نقصان کے مالک نہیں تھے۔ ہم انہیں لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قتل کیا اور نہ مال چھینا بلکہ معاف فرما دیا۔ راوی کہتے ہیں:

شرکین کے قبضہ میں ہمارے جو ساتھی تھے ہم نے ان کے بارے میں سختی کی اور مشرکین کے قبضہ میں ان میں سے کسی کو بھی نہیں چھوڑا بلکہ چھڑا لیا۔ راوی کہتے ہیں: ہمارے قبضہ میں جو ان کے افراد تھے ہم ان پر غالب رہے۔

ا۔ پھر قریش، سہیل بن عمرو اور حویطب بن عبد العزی کے پاس گئے اور انہیں اپنی صلح کا متولی بنایا۔ اور نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے درمیان فیصلہ تحریر کیا۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. یہ تحریر ہے جس پر محمد رسول اللہ نے قریش سے صلح کی ہے۔ آپ ﷺ نے ان سے اس بات پر صلح کی ہے کہ نہ تو دھوکہ دہی ہوگی اور نہ ہی شرائط کی خلاف ورزی اور یہ بھی شرط ہے کہ اصحاب محمد ﷺ میں سے جو آدمی حج وعمرہ کرنے یا اللہ کی رضا کے لئے مکہ مکرمہ آئے گا تو اس کے خون اور مال کو امن ہوگا۔ اور قریش میں سے جو شخص مدینہ میں مصر یا شام کی طرف جانے کے لئے آئے اور اللہ کے فضل کا متلاشی ہو تو اس کا مال اور خون بھی مامون ہوگا۔ اور یہ شرط بھی تھی کہ قریش میں سے جو شخص محمد ﷺ کے پاس آئے گا تو واپس کیا جائے گا اور جو شخص محمد ﷺ کے صحابہ میں سے قریش کی طرف آئے گا تو وہ انہی کے پاس ہوگا۔

۔ یہ بات اہل اسلام پر بہت شاق گزری۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ان میں سے ہماری طرف آئے گا تو ہم اس کو ان کی طرف واپس کر دیں گے (حالانکہ) اللہ تعالیٰ اس کے دل سے اسلام کو جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے لئے راہ بنا دے گا۔

۔ قریش نے نبی کریم ﷺ سے اس بات پر صلح کی کہ آپ ﷺ آئندہ سال انہی مہینوں میں عمرہ کریں گے (لیکن) ہمارے پاس گھوڑے اور اسلحہ لے کر نہیں آئیں گے سوائے اس مقدار کے جو ایک مسافر اپنے تھیلے میں رکھتا ہے۔ اور آپ ﷺ (آئندہ سال) مکہ میں تین دن قیام کریں گے۔ اور یہ شرط بھی تھی کہ اس ہدی کو جہاں پر ہم نے روکا ہے وہیں پر اس کو حلال کریں۔ اس کو مزید آگے نہیں ہانکیں گے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ہم تو اس کو ہانکیں گے اور تم اس کو واپس موڑ دینا۔

(۳۸۰۰۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : بَعَثَتْ قُرَيْشٌ خَارِجَةَ بْنَ كُرْزٍ يَطَّلِعُ لَهُمْ طَلِيعَةً ، فَرَجَعَ حَامِدًا يُحْسِنُ الثَّنَاءَ ، فَقَالُوا لَهُ : إِنَّكَ أَعْرَابِيٌّ ، قَعْقَعُوا لَكَ السِّلاَحَ فَطَارَ فُؤَادُكَ ، فَمَا دَرَيْتَ مَا قِيلَ لَكَ وَمَا قُلْتَ ، ثُمَّ أَرْسَلُوا عُرْوَةَ بْنَ مَسْعُودٍ فَجَائَهُ ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ، مَا هَذَا الْحَدِيثُ ؟ تَدْعُو إِلَى ذَاتِ اللهِ ، ثُمَّ جِئْتَ قَوْمَكَ بِأَوْبَاشِ النَّاسِ ، مَنْ تَعْرِفُ وَمَنْ لاَ تَعْرِفُ ، لِتَقْطَعَ أَرْحَامَهُمْ ، وَتَسْتَحِلَّ حُرْمَتَهُمْ وَدِمَائَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ ، فَقَالَ : إِنِّي لَمْ آتِ قَوْمِي إِلاَّ لأَصِلَ أَرْحَامَهُمْ ، يُبَدِّلُهُمُ اللَّهُ بِدِينٍ خَيْرٍ مِنْ دِينِهِمْ ، وَمَعَايِشَ خَيْرٍ مِنْ مَعَايِشِهِمْ ، فَرَجَعَ حَامِدًا بِحُسْنِ الثَّنَاءِ.

قَالَ : قَالَ إِيَاسٌ ، عَنْ أَبِيهِ : فَاشْتَدَّ الْبَلاَءُ عَلَى مَنْ كَانَ فِي يَدِ الْمُشْرِكِينَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، قَالَ : فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ ، فَقَالَ : يَا عُمَرُ ، هَلْ أَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّي إِخْوَانَكَ مِنْ أُسَارَى الْمُسْلِمِينَ ؟ فَقَالَ : لاَ ، يَا نَبِيَّ اللهِ ، وَاللهِ مَا لِي بِمَكَّةَ مِنْ عَشِيرَةٍ ، غَيْرِي أَكْثَرُ عَشِيرَةً مِنِّي ، فَدَعَا عُثْمَانَ فَأَرْسَلَهُ إِلَيْهِمْ ، فَخَرَجَ عُثْمَانُ عَلَى رَاحِلَتِهِ ، حَتَّى جَاءَ عَسْكَرَ الْمُشْرِكِينَ ، فَعَبِثُوا بِهِ ، وَأَسَاؤُوا لَهُ الْقَوْلَ ،

ثُمَّ أَجَارَهُ أَبَانُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ ، ابْنُ عَمِّهِ ، وَحَمَلَهُ عَلَى السَّرْجِ وَرَدِفَهُ ، فَلَمَّا قَدِمَ ، قَالَ : يَابْنَ عَمِّ ، لِي أَرَاكَ مُتَحَشِّفًا ؟ أَسْبِلْ ، قَالَ : وَكَانَ إِزَارُهُ إِلَى نِصْفِ سَاقَيْهِ ، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ : هَكَذَا إِزْرَةُ صَاحِبِنَا ، يَدَعْ أَحَدًا بِمَكَّةَ مِنْ أُسَارَى الْمُسْلِمِينَ ، إِلاَّ أَبْلَغَهُمْ مَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

قَالَ سَلَمَةُ : فَبَيْنَمَا نَحْنُ قَائِلُونَ ، نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، الْبَيْعَةَ الْبَيْعَةَ ، نَزَلَ رُوحُ الْقُدُسِ ، قَالَ : فَسِرْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَهُوَ تَحْتَ شَجَرَةِ سَمُرٍ فَبَايَعْنَاهُ ، وَذَلِكَ قَوْلُ اللهِ : ﴿لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ﴾ قَالَ : فَبَا لِعُثْمَانَ إِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الأُخْرَى ، فَقَالَ النَّاسُ : هَنِيئًا لأَبِي عَبْدِ اللهِ ، يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَنَحْنُ هَاهُنَا ، فَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ مَكَثَ كَذَا وَكَذَا سَنَةً ، مَا طَافَ حَتَّى أَطُوفَ.

(۳۸۰۰۷) حضرت ایاس بن سلمہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ قریش نے خارجہ بن کرز کو اپنے لئے جاسوسی کرنے کے لئے بھیجا۔ تو وہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی) تعریفیں کرتے ہوئے واپس پلٹا۔ تو قریش نے اس سے کہا۔ تو دیہاتی آدمی ہے۔ انہوں نے اسلحہ کی جھنکار سنائی تو تیرا دل اڑ گیا۔ پس تجھے کچھ پتہ نہیں چلا کہ تجھے کیا کیا گیا اور تو نے کیا کہا۔ پھر قریش نے عروہ بن مسعود کو بھیجا۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اے محمد! یہ کیا بات ہے؟ تو خدا کی ذات کی طرف بلاتا ہے اور پھر تو اپنی قوم کے پاس اوباش لوگوں کو لاتا ہے۔ جن میں سے بعض کو تو جانتا ہے اور بعض کو نہیں جانتا...... تا کہ تو ان سے قطع رحمی کرے اور ان کی حرمتوں، خون اور اموال کو حلال کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تو اپنی قوم کے پاس صرف اس لئے آیا ہوں تا کہ میں ان سے صلح رحمی کروں۔ اللہ ان کو ان کے دین کے بدلہ ایک اس سے بہتر دین اور ان کی معیشت سے بہتر معیشت دیتا ہے۔ پس (بات سن کر) وہ بھی تعریفیں کرتے ہوئے لوٹا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت ایاس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، مشرکین کے قبضہ میں جو مسلمان موجود تھے ان پر مصائب کی شدت اور بڑھ گئی۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور اشارہ فرمایا۔ اے عمر! کیا اپنے مسلمان قیدی بھائیوں کو تم اپنی طرف سے پیغام پہنچا (آؤ) گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! میرا تو مکہ میں کوئی بڑا خاندان نہیں ہے۔ جبکہ میرے علاوہ لوگ مجھ سے زیادہ وہاں خاندانی روابط رکھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کو اہل مکہ کی طرف روانہ کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، اپنی سواری پر سوار ہو کر نکلے یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ مشرکین کے لشکر کے پاس پہنچے۔ انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے لایعنی باتیں شروع کیں۔ اور بیہودہ گفتگو کی۔ لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ابان بن سعد بن العاص نے...... جو حضرت عثمان کا چچازاد تھا ...... پناہ دی۔ اور انہیں اپنی زین پر سوار کیا اور آپ رضی اللہ عنہ کے پیچھے سوار ہو گیا پھر جب یہ کچھ آگے بڑھے تو اس نے کہا۔ اے چچازاد! کیا وجہ ہے کہ میں تجھے پرانے کپڑے پہنے ہوئے دیکھ رہا ہوں؟ شلوار نیچے کرو (یعنی ٹخنے ڈھانپ لو)۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ازار نصف پنڈلی تک تھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواباً اس کو ارشاد فرمایا: ہمارے صاحب (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کی ازار بھی اسی طرح ہوتی ہے۔ پھر حضر

عثمان رضی اللہ عنہ نے مسلمان قیدیوں میں سے کسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچائے بغیر نہیں چھوڑا (یعنی سب کو پیغام دیا) حضرت سلمہ فرماتے ہیں۔ اس دوران جبکہ ہم قیلولہ کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آواز دی۔ اے لوگو! بیعت (محمد) بیعت! روح القدس نازل ہوئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: پس ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چل دیئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کیکر کے درخت کے نیچے تشریف فرما تھے۔ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔ اسی کا ذکر اس آیت میں ہے۔ ﴿لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ﴾

راوی کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے بیعت اس طرح لی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر رکھ لیا۔ لوگ کہنے لگے۔ ابو عبد اللہ کی خوش قسمتی ہے۔ وہ بیت اللہ کا طواف کر رہا ہے اور ہم یہاں پر ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ کئی سال بھی وہاں رہے تب بھی طواف نہیں کرے گا جب تک میں طواف نہیں کروں گا۔

(۳۸۰۰۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ : لاَ تُوقِدُوا نَارًا بِلَيْلٍ ، ثُمَّ قَالَ : أَوْقِدُوا وَاصْطَنِعُوا ، فَإِنَّهُ لَنْ يُدْرِكَ قَوْمٌ بَعْدَكُمْ مُدَّكُمْ ، وَلاَ صَاعَكُمْ.

(۳۸۰۰۸) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے دن ارشاد فرمایا: تم لوگ رات کے وقت آگ نہ جلانا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آگ جلاؤ اور (کھانا) بناؤ۔ تمہارے بعد کوئی قوم تمہارے مُد اور صاع (کے ثواب) کو نہیں پا سکے گی۔

(۳۸۰۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : أَصَابَ النَّاسَ عَطَشٌ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ ، قَالَ : فَجَهَشَ النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ ، فَرَأَيْتُ الْمَاءَ مِثْلَ الْعُيُونِ ، قَالَ : قُلْتُ : كَمْ كُنْتُمْ ؟ قَالَ : لَوْ كُنَّا مِئَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا ، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِئَةً.

(بخاری ۳۵۷۶۔ مسلم ۱۴۸۴)

(۳۸۰۰۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے دن لوگوں کو شدید پیاس لگی۔ راوی کہتے ہیں: لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لپکے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ چمڑے کے برتن میں رکھا تو میں نے پانی کو چشموں کی طرح دیکھا۔ حضرت سالم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم لوگ کتنی تعداد میں تھے۔ انہوں نے جواب دیا۔ اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی ہمیں کفایت کر جاتا (ویسے) ہم پندرہ سو کی تعداد میں تھے۔

(۳۸۰۱۰) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الأَنْصَارِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي أَلْفٍ وَثَمَانِ مِئَةٍ ، وَبَعَثَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَيْنًا لَهُ مِنْ خُزَاعَةَ ، يُدْعَى نَاجِيَةَ ، يَأْتِيهِ بِخَبَرِ الْقَوْمِ ، حَتَّى نَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدِيرًا بِعُسْفَانَ ، يُقَالُ لَهُ :غَدِيرُ الأَشْطَاطِ ، فَلَقِيَهُ عَيْنُهُ بِغَدِيرِ الأَشْطَاطِ ، فَقَالَ :يَا مُحَمَّدُ ، تَرَكْتُ قَوْمَكَ ؛ كَعْبَ بْنَ لُؤَيٍّ ، وَعَامِرَ بْنَ لُؤَيٍّ قَدَ اسْتَنْفَرُوا لَكَ الأَحَابِيشَ ، وَمَنْ أَطَاعَهُمْ ، قَدْ سَمِعُوا بِمَسِيرِكَ ، وَتَرَكْتُ عِبْدَانَهُمْ يُطْعِمُونَ الْخَزِيرَ فِي دُورِهِمْ ، وَهَذَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فِي خَيْلٍ بَعَثُوهُ.

فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :مَاذَا تَقُولُونَ ؟ مَاذَا تَأْمُرونَ ؟ أَشِيرُوا عَلَيَّ ، قَدْ جَائَكُمْ خَبَرُ قُرَيْشٍ ، مَرَّتَيْنِ ، وَمَا صَنَعَتْ ، فَهَذَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بِالْغَمِيمِ ، قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَتَرَوْنَ أَنْ نَمْضِيَ لِوَجْهِنَا ، مَنْ صَدَّنَا عَنِ الْبَيْتِ قَاتَلْنَاهُ ؟ أَمْ تَرَوْنَ أَنْ نُخَالِفَ هَؤُلَاءِ إِلَى مَنْ تَرَكُوا وَرَائَهُمْ، فَإِنِ اتَّبَعَنَا مِنهُمْ عُنُقٌ قَطَعَهُ اللَّهُ ، قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، الأَمْرُ أَمْرُكَ ، وَالرَّأْىُ رَأْيُكَ ، فَتَيَامَنُوا فِي هَذَا الْعَصَلِ ، فَلَمْ يَشْعُرْ بِهِ خَالِدٌ ، وَلاَ الْخَيْلُ الَّتِي مَعَهُ حَتَّى جَاوَزَ بِهِمْ قَتَرَةَ الْجَيْشِ.

وَأَوْفَتْ بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى ثَنِيَّةٍ تَهْبِطُ عَلَى غَائِطِ الْقَوْمِ ، يُقَالُ لَهُ بَلْدَحُ ، فَبَرَكَتْ ، فَقَالَ :حَلْ حَلْ ، فَلَمْ تَنْبَعِثْ ، فَقَالُوا :خَلأَتِ الْقَصْوَاءُ ، قَالَ :إِنَّهَا وَاللهِ مَا خَلأَتْ ، وَلاَ هُوَ لَهَا بِخُلُقٍ ، وَلَكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ ، أَمَا وَاللهِ لاَ يَدْعُونِى الْيَوْمَ إِلَى خُطَّةٍ ، يُعَظِّمُونَ فِيهَا حُرْمَةً ، وَلاَ يَدْعُونِى فِيهَا إِلَى صِلَةٍ إِلاَّ أَجَبْتُهُمْ إِلَيْهَا ، ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ ، فَرَجَعَ مِنْ حَيْثُ جَاءَ ، عَوْدَهُ عَلَى بَدْئِهِ ، حَتَّى نَزَلَ بِالنَّاسِ عَلَى ثَمَدٍ مِنْ ثِمَادِ الْحُدَيْبِيَةِ ظَنُونٍ، قَلِيلِ الْمَاءِ، يَتَبَرَّضُ النَّاسُ مَائَهَا تَبَرَّضًا، فَشَكَوْا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِلَّةَ الْمَاءِ، فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ، فَأَمَرَ رَجُلاً فَغَرَزَهُ فِي جَوْفِ الْقَلِيبِ، فَجَاشَ بِالْمَاءِ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ عَنْهُ بِعَطَنٍ.

فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ إِذْ مَرَّ بِهِ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيُّ فِي رَكْبٍ مِنْ قَوْمِهِ مِنْ خُزَاعَةَ ، فَقَالَ :يَا مُحَمَّدُ ، هَؤُلَاءِ قَوْمُكَ قَدْ خَرَجُوا بِالْعُوذِ الْمَطَافِيلِ ، يُقْسِمُونَ بِاللهِ لَيَحُولُنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَ مَكَّةَ حَتَّى لاَ يَبْقَى مِنْهُمْ أَحَدٌ ، قَالَ :يَا بُدَيْلُ ، إِنِّى لَمْ آتِ لِقِتَالِ أَحَدٍ ، إِنَّمَا جِئْتُ أَقْضِى نُسُكِى وَأَطُوفُ بِهَذَا الْبَيْتِ ، وَإِلاَّ فَهَلْ لِقُرَيْشٍ فِي غَيْرِ ذَلِكَ ، هَلْ لَهُمْ إِلَى أَنْ أُمَادَّهُمْ مُدَّةً يَأْمَنُونَ فِيهَا وَيَسْتَجِمُّونَ ، وَيُخَلُّونَ فِيمَا بَيْنِى وَبَيْنَ النَّاسِ ، فَإِنْ ظَهَرَ فِيهَا أَمْرِى عَلَى النَّاسِ كَانُوا فِيهَا بِالْخِيَارِ :أَنْ يَدْخُلُوا فِيمَا دَخَلَ فِيهِ النَّاسُ ، وَبَيْنَ أَنْ يُقَاتِلُوا وَقَدْ جَمَعُوا وَأَعَدُّوا ، قَالَ بُدَيْلٌ :سَأَعْرِضُ هَذَا عَلَى قَوْمِكَ.

فَرَكِبَ بُدَيْلٌ حَتَّى مَرَّ بِقُرَيْشٍ ، فَقَالُوا :مِنْ أَيْنَ ؟ قَالَ :جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَإِنْ شِئْتُمْ أَخْبَرْتُكُمْ مَا سَمِعْتُ مِنْهُ فَعَلْتُ ، فَقَالَ أُنَاسٌ مِنْ سُفَهَائِهِمْ :لاَ تُخْبِرْنَا عَنْهُ شَيْئًا ، وَقَالَ نَاسٌ مِنْ ذَوِى أَسْنَانِهِمْ وَحُكَمَائِهِمْ :بَلْ أَخْبِرْنَا مَا الَّذِى رَأَيْتَ ؟ وَمَا الَّذِى سَمِعْتَ ؟ فَاقْتَصَّ عَلَيْهِمْ بُدَيْلٌ قِصَّةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَمَا عَرَضَ عَلَيْهِمِ مِنَ الْمُدَّةِ ، قَالَ :وَفِى كُفَّارِ قُرَيْشٍ يَوْمَئِذٍ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيُّ ، فَوَثَبَ ، فَقَالَ :يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ ، هَلْ تَتَّهِمُونَنِى فِي شَىْءٍ ؟ أَوَلَسْتُ بِالْوَلَدِ ؟ أَوَلَسْتُمْ

بِالْوَالِدِ ؟ أَوَلَسْتُ قَدَ اسْتَنْفَرْتُ لَكُمْ أَهْلَ عُكَاظٍ ، فَلَمَّا بَلَحُوا عَلَيَّ نَفَرْتُ إِلَيْكُمْ بِنَفْسِي وَوَلَدِي وَمَنْ أَطَاعَنِي ، قَالُوا : بَلَى ، قَدْ فَعَلْتَ ، قَالَ : فَاقْبَلُوا مِنْ بُدَيْلٍ مَا جَائَكُمْ بِهِ ، وَمَا عَرَضَ عَلَيْكُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَابْعَثُونِي حَتَّى آتِيَكُمْ بِمُصَادِقِهَا مِنْ عِنْدِهِ ، قَالُوا : فَاذْهَبْ.

فَخَرَجَ عُرْوَةُ حَتَّى نَزَلَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ، هَؤُلَاءِ قَوْمُكَ ؛ كَعْبُ بْنُ لُؤَيٍّ ، وَعَامِرُ بْنُ لُؤَيٍّ قَدْ خَرَجُوا بِالْعُوذِ الْمَطَافِيلِ ، يُقْسِمُونَ : لَا يُخَلُّونَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ مَكَّةَ حَتَّى تُبِيدَ خَضْرَائَهُمْ ، وَإِنَّمَا أَنْتَ مِنْ قِتَالِهِمْ بَيْنَ أَحَدِ أَمْرَيْنِ : أَنْ تَجْتَاحَ قَوْمَكَ ، فَلَمْ تَسْمَعْ بِرَجُلٍ قَطَّ اجْتَاحَ أَصْلَهُ قَبْلَكَ ، وَبَيْنَ أَنْ يُسْلِمَكَ مَنْ أَرَى مَعَكَ ، فَإِنِّي لَا أَرَى مَعَكَ إِلَّا أَوْبَاشًا مِنَ النَّاسِ ، لَا أَعْرِفُ أَسْمَائَهُمْ ، وَلَا وُجُوهَهُمْ.

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ ، وَغَضِبَ : امْصُصْ بَظْرَ اللاتِ ، أَنَحْنُ نَخْذُلُهُ ، أَوْ نُسْلِمُهُ؟ فَقَالَ عُرْوَةُ : أَمَا وَاللهِ لَوْلَا يَدٌ لَكَ عِنْدِي لَمْ أَجْزِكَ بِهَا لَأَجَبْتُكَ فِيمَا قُلْتَ ، وَكَانَ عُرْوَةُ قَدْ تَحَمَّلَ بِدِيَةٍ ، فَأَعَانَهُ أَبُو بَكْرٍ فِيهَا بِعَوْنٍ حَسَنٍ.

وَالْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَائِمٌ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَعَلَى وَجْهِهِ الْمِغْفَرُ ، فَلَمْ يَعْرِفْهُ عُرْوَةُ ، وَكَانَ عُرْوَةُ يُكَلِّمُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلَّمَا مَدَّ يَدَهُ ، يَمَسُّ لِحْيَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَعَهَا الْمُغِيرَةُ بِقَدَحٍ كَانَ فِي يَدِهِ ، حَتَّى إِذَا أَحْرَجَهُ ، قَالَ : مَنْ هَذَا ؟ قَالُوا : هَذَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ ، قَالَ عُرْوَةُ : أَنْتَ بِذَاكَ يَا غُدَرُ ، وَهَلْ غَسَلْتَ عَنْكَ غَدْرَتَكَ إِلَّا أَمْسِ بِعُكَاظٍ ؟. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْوَةِ بْنِ مَسْعُودٍ مِثْلَ مَا قَالَ لِبُدَيْلٍ.

فَقَامَ عُرْوَةُ ، فَخَرَجَ حَتَّى جَاءَ إِلَى قَوْمِهِ ، فَقَالَ : يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ ، إِنِّي قَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوكِ ، عَلَى قَيْصَرَ فِي مُلْكِهِ بِالشَّامِ ، وَعَلَى النَّجَاشِيِّ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ ، وَعَلَى كِسْرَى بِالْعِرَاقِ ، وَإِنِّي وَاللهِ مَا رَأَيْتُ مَلِكًا هُوَ أَعْظَمُ فِيمَنْ هُوَ بَيْنَ ظَهْرَيْهِ مِنْ مُحَمَّدٍ فِي أَصْحَابِهِ ، وَاللهِ مَا يَشُدُّونَ إِلَيْهِ النَّظَرَ ، وَمَا يَرْفَعُونَ عِنْدَهُ الصَّوْتَ ، وَمَا يَتَوَضَّأُ مِنْ وَضُوءٍ إِلَّا ازْدَحَمُوا عَلَيْهِ ، أَيُّهُمْ يَظْفَرُ مِنْهُ بِشَيْءٍ ، فَاقْبَلُوا الَّذِي جَائَكُمْ بِهِ بُدَيْلٌ ؛ فَإِنَّهَا خُطَّةُ رُشْدٍ.

قَالُوا : اجْلِسْ ، وَدَعَوْا رَجُلاً مِنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ ، يُقَالُ لَهُ : الْحُلَيْسُ ، فَقَالُوا : انْطَلِقْ ، فَانْظُرْ مَا قِبَلُ هَذَا الرَّجُلِ ، وَمَا يَلْقَاكَ بِهِ ، فَخَرَجَ الْحُلَيْسُ ، فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلاً عَرَفَهُ ، قَالَ : هَذَا الْحُلَيْسُ ، وَهُوَ مِنْ قَوْمٍ يُعَظِّمُونَ الْهَدْيَ ، فَابْعَثُوا الْهَدْيَ فِي وَجْهِهِ ، فَبَعَثُوا الْهَدْيَ فِي وَجْهِهِ ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ : فَاخْتَلَفَ الْحَدِيثُ فِي الْحُلَيْسِ ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ : جَائَهُ ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِبُدَيْلٍ وَعُرْوَةَ ، وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ لَمَّا رَأَى الْهَدْيَ رَجَعَ إِلَى قُرَيْشٍ ، فَقَالَ : لَقَدْ رَأَيْتُ امْرَئًا لَئِنْ صَدَدْتُمُوهُ

إِنِّي لَخَائِفٌ عَلَيْكُمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ عَنَتٌ ، فَأَبْصِرُوا بَصَرَكُمْ.

قَالُوا : اجْلِسْ ، وَدَعَوْا رَجُلاً مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ : مِكْرَزُ بْنُ حَفْصِ بْنِ الأَخْنَفِ ، مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَى ، فَبَعَثُوهُ ، فَلَمَّا رَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : هَذَا رَجُلٌ فَاجِرٌ يَنْظُرُ بِعَيْنٍ ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِبُدَيْلٍ وَلأَصْحَابِهِ فِي الْمُدَّةِ ، فَجَائَهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ ، فَبَعَثُوا سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ يُكَاتِبُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الَّذِي دَعَا إِلَيْهِ ، فَجَائَهُ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو ، فَقَالَ : قَدْ بَعَثَتْنِي قُرَيْشٌ إِلَيْكَ أُكَاتِبُكَ عَلَى قَضِيَّةٍ ، نَرْتَضِي أَنَا وَأَنْتَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : نَعَمْ ، اُكْتُبْ : بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، قَالَ : قَالَ : مَا أَعْرِفُ اللَّهَ ، وَلاَ أَعْرِفُ الرَّحْمَنَ ، وَلَكِنْ أَكْتُبَ كَمَا كُنَّا نَكْتُبُ : بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ ، فَوَجَدَ النَّاسُ مِنْ ذَلِكَ ، وَقَالُوا :

لاَ نُكَاتِبُكَ عَلَى خُطَّةٍ حَتَّى تُقِرَّ بِالرَّحْمَانِ الرَّحِيمِ ، قَالَ سُهَيْلٌ : إِذًا لاَ أُكَاتِبُهُ عَلَى خُطَّةٍ حَتَّى أَرْجِعَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اُكْتُبْ : بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ ، هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ ، قَالَ : لاَ أُقِرُّ ، لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ مَا خَالَفْتُكَ ، وَلاَ عَصَيْتُكَ ، وَلَكِنْ اُكْتُبْ : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، فَوَجَدَ النَّاسُ مِنْهَا أَيْضًا ، قَالَ : اُكْتُبْ : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ . سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو.

فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ ، أَوَلَيْسَ عَدُوُّنَا عَلَى بَاطِلٍ ؟ قَالَ : بَلَى ، قَالَ : فَعَلَى مَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا ؟ قَالَ : إِنِّي رَسُولُ اللهِ ، وَلَنْ أَعْصِيَهُ ، وَلَنْ يُضَيِّعَنِي ، وَأَبُو بَكْرٍ مُتَنَحٍّ نَاحِيَةً ، فَأَتَاهُ عُمَرُ ، فَقَالَ : يَا أَبَا بَكْرٍ ، فَقَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ ، أَوَلَيْسَ عَدُوُّنَا عَلَى بَاطِلٍ ؟ قَالَ : بَلَى ، قَالَ : فَعَلَى مَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا ؟ قَالَ : دَعْ عَنْكَ مَا تَرَى يَا عُمَرُ ، فَإِنَّهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللَّهُ ، وَلَنْ يَعْصِيَهُ.

وَكَانَ فِي شَرْطِ الْكِتَابِ أَنَّهُ : مَنْ كَانَ مِنَّا فَأَتَاكَ ، فَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا ، وَمَنْ جَائَنَا مِنْ قِبَلِكَ رَدَدْنَاهُ إِلَيْكَ ، قَالَ : أَمَّا مَنْ جَاءَ مِنْ قِبَلِي فَلاَ حَاجَةَ لِي بِرَدِّهِ ، وَأَمَّا الَّتِي اشْتَرَطْتَ لِنَفْسِكَ فَتِلْكَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ .

فَبَيْنَمَا النَّاسُ عَلَى ذَلِكَ الْحَالِ إِذْ طَلَعَ عَلَيْهِمْ أَبُو جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو ، يَرْسُفُ فِي الْحَدِيدِ ، قَدْ خَلاَ لَهُ أَسْفَلُ مَكَّةَ مُتَوَشِّحًا السَّيْفَ ، فَرَفَعَ سُهَيْلٌ رَأْسَهُ ، فَإِذَا هُوَ بِابْنِهِ أَبِي جَنْدَلٍ ، فَقَالَ : هَذَا أَوَّلُ مَنْ قَاضَيْتُكَ عَلَى رَدِّهِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا سُهَيْلُ ؛ إِنَّا لَمْ نَقْضِ الْكِتَابَ بَعْدُ ، قَالَ : وَلاَ أُكَاتِبُكَ عَلَى خُطَّةٍ حَتَّى تَرُدَّهُ ، قَالَ : فَشَأْنُكَ بِهِ ، قَالَ : فَبَهَشَ أَبُو جَنْدَلٍ إِلَى النَّاسِ ، فَقَالَ : يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ ، أُرَدُّ إِلَى الْمُشْرِكِينَ يَفْتِنُونَنِي فِي دِينِي ؟ فَلَصِقَ بِهِ عُمَرُ وَأَبُوهُ آخِذٌ بِيَدِهِ يَجْتَرُّهُ ، وَعُمَرُ يَقُولُ : إِنَّمَا هُوَ رَجُلٌ ، وَمَعَكَ السَّيْفُ ، فَانْطَلَقَ بِهِ أَبُوهُ.

فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ مَنْ جَاءَ مِنْ قِبَلِهِمْ يَدْخُلُ فِي دِينِهِ ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوا نَفَرٌ فِيهِمْ أَبُو بَصِيرٍ وَرَدَّهُمْ إِلَيْهِمْ ، أَقَامُوا بِسَاحِلِ الْبَحْرِ ، فَكَانُوا قَطَعُوا عَلَى قُرَيْشٍ مَتْجَرَهُمْ إِلَى الشَّامِ ، فَبَعَثُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّا نَرَاهَا مِنْك صِلَةً ، أَنْ تَرُدَّهُمْ إِلَيْك وَتَجْمَعَهُمْ ، فَرَدَّهُمْ إِلَيْهِ.

وَكَانَ فِيمَا أَرَادَهُمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكِتَابِ : أَنْ يَدَعُوهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ ، فَيَقْضِي نُسُكَهُ ، وَيَنْحَرُ هَدْيَهُ بَيْنَ ظَهْرَيْهِمْ ، فَقَالُوا : لاَ تَحَدَّثُ الْعَرَبُ أَنَّكَ أَخَذْتَنَا ضَغْطَةً أَبَدًا ، وَلَكِنِ ارْجِعْ عَامَكَ هَذَا ، فَإِذَا كَانَ قَابِلٌ أَذِنَّا لَكَ ، فَاعْتَمَرْتَ وَأَقَمْتَ ثَلاَثًا.

وَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ لِلنَّاسِ : قُومُوا فَانْحَرُوا هَدْيَكُمْ ، وَاحْلِقُوا وَأَحِلُّوا ، فَمَا قَامَ رَجُلٌ وَلاَ تَحَرَّكَ ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِذَلِكَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، فَمَا تَحَرَّكَ رَجُلٌ وَلاَ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ، فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ دَخَلَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ ، وَكَانَ خَرَجَ بِهَا فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ ، فَقَالَ : يَا أُمَّ سَلَمَةَ ، مَا بَالُ النَّاسِ ، أَمَرْتُهُمْ ثَلاَثَ مِرَارٍ أَنْ يَنْحَرُوا ، وَأَنْ يَحْلِقُوا ، وَأَنْ يَحِلُّوا ، فَمَا قَامَ رَجُلٌ إِلَى مَا أَمَرْتُهُ بِهِ ؟ قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، اُخْرُجْ أَنْتَ فَاصْنَعْ ذَلِكَ ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَمَّمَ هَدْيَهُ ، فَنَحَرَهُ ، وَدَعَا حَلاَّقًا فَحَلَقَهُ ، فَلَمَّا رَأَى النَّاسَ مَا صَنَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَبُوا إِلَى هَدْيِهِمْ فَنَحَرُوهُ ، وَأَكَبَّ بَعْضُهُمْ يَحْلِقُ بَعْضًا ، حَتَّى كَادَ بَعْضُهُمْ أَنْ يَغُمَّ بَعْضًا مِنَ الزِّحَامِ.

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ : وَكَانَ الْهَدْيُ الَّذِي سَاقَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ سَبْعِينَ بَدَنَةً.

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ : فَقَسَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ عَلَى أَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ ، عَلَى ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا ، لِكُلِّ مِئَةِ رَجُلٍ سَهْمٌ.

(۳۸۰۱۰) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے دن اٹھارہ سو کی تعداد کو لے کر نکلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آگے بنوخزاعہ کے ایک شخص ...... جس کا نام ناجیہ تھا...... کو بھیجا تا کہ وہ لوگوں کی خبر لائے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام عسفان کے کنویں پر پہنچے جس کا نام غدیر اشطاط تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا جاسوس غدیر اشطاط پر ملا اور اس نے کہا: اے محمد! میں نے تیری قوم ..... کعب بن لوی اور عامر بن لوی ...... کو اس حال میں چھوڑا ہے کہ انہوں نے آپ کے لئے متفرق لوگوں کو اور جو کوئی ان کی مانتا ہے ان کو نفیر عام کیا ہے۔ انہوں نے تیرے چلنے کی خبر سن لی ہے۔ اور میں نے ان کے غلاموں کو اس حال میں چھوڑا ہے کہ انہیں گھروں میں خزیر (خاص کھانا) کھلایا جاتا ہے۔ اور خالد بن ولید کو تو انہوں نے یہ سامنے گھڑ سواروں کی جماعت کے ہمراہ بھیجا ہے۔

۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ رضی اللہ عنہم سے) پوچھا۔ تم کیا کہتے ہو؟ تمہارا کیا حکم ہے؟ مجھے

بتاؤ۔قریش اوران کی تیاریوں کی خبر تمہیں دو مرتبہ پہنچ چکی ہے۔اور یہ مقام غمیم میں خالد بن ولید بھی پہنچ چکا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا۔ کیا تمہاری رائے یہ ہے کہ ہم اپنے رُخ پر چلتے رہیں اور جو کوئی ہمیں بیت اللہ سے روکے ہم اس سے لڑائی کریں۔ یا تمہاری رائے یہ ہے کہ ہم ان کے برخلاف ان کے پچھلوں کی طرف بڑھیں۔ پھر اگر ان میں سے کوئی جماعت پیچھے آئے گی تو اللہ تعالیٰ اس کو توڑ دے گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! حکم، آپ کا حکم ہے۔ اور رائے بھی آپ کی رائے ہے۔ پھر یہ لوگ اس ٹیلے کے دائیں بائیں چل دیئے۔ اس بات کا خالد اور اس کے ہمراہ لشکر کو پتہ نہیں چلا۔ یہاں تک کہ یہ لوگ لشکر کے غبار کو کراس کر گئے۔

۳۔ آپ ﷺ کی اونٹنی آپ ﷺ کو ایک بلند ٹیلے سے ایک پست زمین کی طرف لے گئی۔ جس کا نام بلدح تھا۔ اور (وہاں جا کر) بیٹھ گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حَلْ حَلْ. لیکن وہ اونٹنی نہیں اٹھی۔ لوگوں نے کہا۔ قصواء (اونٹنی کا نام ہے) اڑ گئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بخدا یہ اونٹنی نہیں اَڑی اور نہ ہی اڑنا اس کی عادت ہے لیکن اس کو ہاتھیوں کو روکنے والے نے روک دیا ہے۔ سنو! بخدا اگر آج کے دن وہ مجھے کسی مقام کی طرف...... جس کا وہ بہت احترام کرتے ہیں...... بلائیں گے یا مجھے وہ کسی صلہ رحمی کی طرف بلائیں گے تو میں انہیں مثبت جواب دوں گا۔ پھر آپ ﷺ نے اونٹنی کو دوڑایا تو وہ اُچھل پڑی پس آپ ﷺ اپنے قدم کے نشانات پر وہیں واپس ہو گئے جہاں سے تشریف لائے تھے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ لوگوں کو لے کر حدیبیہ کے ایک مقام پر فروکش ہوئے جہاں پر پانی اتنا قلیل تھا کہ لوگ تھوڑا تھوڑا پانی لے رہے تھے۔ تو (اس پر) لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے پانی کی قلت کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے اپنے ترکش میں سے ایک تیر نکالا اور ایک آدمی کو حکم دیا اور اس نے اس تیر کو کنوئیں کے درمیان میں گاڑ دیا۔ پس پانی نے اتنا جوش مارا کہ لوگ اس پانی سے خوب سیراب ہو گئے۔

۴۔ نبی کریم ﷺ ابھی اسی حالت میں تھے کہ بدیل بن ورقاء خزاعی، اپنی قوم خزاعہ کے ایک گروہ کے ہمراہ آپ ﷺ کے پاس سے گزرا اور اس نے کہا۔ اے محمد ﷺ! یہ تیری قوم کے لوگ عورتوں اور بچوں سمیت نکل چکے ہیں اور وہ خدا کے نام پر اس بات کی قسم کھا رہے ہیں کہ ضرور بالضرور تیرے اور مکہ کے درمیان حائل ہوں گے یہاں تک کہ ان میں سے کوئی ایک بھی نہ بچے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بدیل! میں تو کسی کے ساتھ بھی لڑنے نہیں آیا۔ میں تو صرف اس لئے آیا ہوں تاکہ اپنے افعال عبادت ادا کر سکوں اور اس خانہ خدا کا طواف کروں۔ اور اگر یہ کام نہ ہو تو پھر کیا قریش کا کوئی اور ارادہ ہے؟ کیا وہ اس بات پر راضی ہیں کہ میں ان کے ساتھ ایک مدت طے کر لوں جس میں وہ مامون رہیں گے اور اتنی مدت تک وہ اکٹھے بھی ہو جائیں۔ اور اس دوران وہ مجھے اور لوگوں کو کھلا چھوڑ دیں۔ اگر میرا معاملہ لوگوں پر غالب آ گیا تو انہیں اس بات کا اختیار ہو گا۔ چاہے تو لوگوں کی طرح یہ بھی دین میں داخل ہو جائیں اور چاہے تو یہ لڑائی کر لیں درآنحالیکہ انہوں نے اپنی تعداد بڑھا کر خوب تیاری کر لی ہو گی۔ بدیل نے کہا۔ میں یہ بات آپ ﷺ کی قوم کو پیش کروں گا۔

۵۔ پس بدیل سوار ہو کر (چل پڑا) یہاں تک کہ وہ قریش کے پاس سے گزرا تو قریش نے اس سے پوچھا۔ تم کہاں سے آ

رہے ہو؟ بدیل نے کہا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے آ رہا ہوں۔ اور اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس بات کی خبر دیتا ہوں جو میں نے آپ ﷺ سے سُنی اور کہی ہے۔ قریش میں سے بیوقوف قسم کے لوگوں نے کہا۔ تم ہمیں اس کی بات نہ بتاؤ جو تم دیکھ کر اور سن کر آئے ہو۔ بدیل نے انہیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پیش آنے والا واقعہ بیان کیا اور جو آپ ﷺ نے مدت کی پیش کش کی تھی وہ بیان کی۔ راوی کہتے ہیں: اس دن قریش (کے اس گروہ) میں عروہ بن مسعود ثقفی بھی موجود تھا۔ وہ اُچھل پڑا اور اس نے کہا۔ اے گروہِ قریش! کیا تم مجھ پر کسی شئی کی تہمت لگاتے ہو۔ کیا میں (تمہارا) بچہ نہیں ہوں؟ اور کیا تم (میرے) والد نہیں ہو؟ کیا میں نے تمہارے لئے اہل عکاظ سے مدد طلب نہیں کی اور جب انہوں نے مجھے منع کر دیا تو میں خود اور اپنے بچوں اور ماتحتوں کو لے کر تمہارے پاس نہیں آ گیا۔ انہوں نے جواباً کہا: کیوں نہیں! تو نے ایسا ہی کیا ہے۔ عروہ نے کہا: پھر تم بدیل کی اس بات کو قبول کر لو جو وہ تمہارے پاس لے کر آیا ہے اور جو تمہارے اُوپر رسول اللہ ﷺ نے پیش کی ہے۔ اور تم مجھے بھیجو تاکہ میں تمہارے پاس اس خیر کی آپ ﷺ سے توفیق لے کر آؤں۔ قریش نے (اس سے) کہا۔ چل جا۔

۶۔ عروہ وہاں سے نکلا یہاں تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس مقام حدیبیہ میں اُترا اور اس نے کہا۔ اے محمد! یہ تیری قوم...... کعب بن لوی اور عامر بن لوی...... کے لوگ ہیں جو عورتوں اور بچوں سمیت باہر نکلے ہیں۔ انہوں نے قسم اٹھائی ہے کہ یہ لوگ تجھے مکہ کی طرف راستہ نہیں دیں گے حتی کہ ان کے نوجوان ہلاک ہو جائیں۔ اور اب آپ کو اپنی قوم سے لڑائی کی دو صورتیں ہیں۔ (ایک تو یہ ہے کہ) تو اپنی قوم کو (لڑائی کر کے) نیست و نابود کر دے اور تو نے کسی آدمی کے بارے میں نہیں سنا ہوگا کہ اس نے تجھ سے پہلے اپنی قوم کو تباہ و برباد کیا ہو۔ اور (دوسری صورت یہ ہے کہ) جن کو میں آپ کے ہمراہ دیکھ رہا ہوں یہ آپ کو حوالہ کر دیں۔ مجھے تو تمہارے ہمراہ اجنبی قسم کے متفرق لوگ نظر آ رہے ہیں۔ مجھے تو ان کے ناموں اور شکلوں سے بھی معرفت نہیں ہے۔

۷۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ...... کو غصہ آ گیا اور...... ارشاد فرمایا: تم لات کی فرج چوسو۔ کیا ہم آپ ﷺ کو رسوا کریں گے اور آپ ﷺ کو حوالہ کریں گے؟ عروہ نے کہا: بخدا! اگر تمہارا مجھ پر احسان نہ ہوتا جس کا میں نے بدلہ نہیں دیا۔ تو میں تمہیں تمہاری بات کا ضرور جواب دیتا۔

۸۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑے ہوئے تھے اور ان کے چہرے پر خود تھی۔ (جس کی وجہ سے) عروہ نے ان کو نہ پہچانا۔ اور عروہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ باتیں کر رہا تھا۔ اور جب بھی عروہ اپنا ہاتھ پھیلاتا تو رسول اللہ ﷺ کی داڑھی مبارک کو چھوتا۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں جو نیزہ تھا آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے ساتھ عروہ کو خبردار کیا۔ جب مغیرہ رضی اللہ عنہ نے عروہ کو پریشان کیا تو اس نے پوچھا۔ یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا۔ کہ یہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ عروہ نے کہا۔ اے عہد شکن! تم یہاں ہو۔ تم نے کل مقام عکاظ میں اپنی عہد شکنی کو خود سے کیوں نہ دھو ڈالا؟ نبی کریم ﷺ نے عروہ بن مسعود کو وہی بات کہی جو آپ ﷺ نے بدیل سے کہی تھی۔

۹۔ عروہ وہاں سے کھڑا ہوا اور چل دیا یہاں تک کہ وہ اپنی قوم میں آیا اور اس نے کہا۔ اے گروہِ قریش! میں شاہوں کے

دربار میں بھی گیا ہوں۔ میں قیصر کے پاس اس کے ملک شام میں گیا ہون اور نجاشی کے پاس ارض حبشہ میں گیا ہوں اور عراق میں کسریٰ کے پاس بھی گیا ہوں۔ (لیکن) بخدا میں کسی بادشاہ کو اپنے لوگوں میں اس قدر عظمت والا نہیں دیکھا جس قدر میں محمد کو اس کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں باعظمت دیکھا ہے۔ بخدا وہ محمد کی طرف نظر گاڑھ کر نہیں دیکھتے اور اس کے پاس آواز اونچی نہیں کرتے۔ اور محمد جس پانی سے وضو کرتا ہے تو اس کے ساتھی اس دھوون پر جمع ہو جاتے ہیں کہ کس کو اس میں سے کتنا حصہ ملتا ہے؟ پس بدیل جو خبر تمہارے پاس لایا ہے اس کو قبول کرلو کیونکہ یہ سمجھ داری والا معاملہ ہے۔

۱۰۔ قریش نے کہا: تم بیٹھ جاؤ۔ اور قریش نے بنی حارث بن عبد مناف کے ایک آدمی کو بلایا جس کا نام "حُلَیس" تھا اور (اس کو) کہا۔ تم جاؤ اور جو تمہیں اُس آدمی (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے نظر آئے اور معلوم ہو اس کو دیکھو۔

۱۱۔ حُلیس وہاں سے نکلا۔ پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو آتے ہوئے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پہچان لیا اور ارشاد فرمایا: یہ "حُلیس ہے۔ اور یہ ان لوگوں میں سے ہے جو ہدی کی تعظیم کرتے ہیں۔ پس تم اس کے رُخ پر ہدی کو چلا دو۔" صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کے رُخ پر ہدی کو چلا دیا۔ ابن شہاب کہتے ہیں۔ حُلیس کے بارے میں احادیث (میں بیان) مختلف نقل ہوا ہے۔ بعض راویوں نے بیان کیا ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو وہی بات ارشاد فرمائی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدیل اور عروہ سے کہی تھی۔ اور بعض راوی بیان کرتے ہیں کہ جب اس نے ہدی (کے جانور کو) دیکھا تو وہ قریش کی طرف واپس چل دیا اور اس نے (قریش سے) کہا۔ یقیناً میں ایسی بات دیکھی ہے کہ اگر تم ان کو روکو گے تو مجھے خوف ہے کہ تم غلطی کا ارتکاب کرو گے۔ پس (اب) تم اپنا معاملہ خود ہی دیکھ لو۔

۱۲۔ قریش نے (اس سے بھی) کہا۔ تم بیٹھ جاؤ اور قریش کے ایک آدمی کو بلایا۔ جس کا نام "مکرز بن حفص بن الاخیف" تھا۔ یہ شخص بنو عامر بن لؤی سے تعلق رکھتا تھا۔ اور اس کو بھیجا۔ پس جب اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یہ ایک فاجر آدمی ہے جو آنکھ سے دیکھتا ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بھی مدت کے بارے میں ویسی بات کہی جیسی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدیل اور اس کے دیگر ساتھیوں سے کہی تھی۔ مکرز وہاں سے مشرکین کے پاس واپس آیا اور اس نے (آکر) انہیں خبر دی۔

۱۳۔ اس پر قریش نے بنو عامر بن لؤی کے سہیل بن عمرو کو بھیجا تا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بات تحریر کروائے جس کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعوت دے رہے ہیں۔ سہیل بن عمرو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا۔ مجھے قریش نے آپ کی طرف اس لئے بھیجا ہے تا کہ میں آپ سے ایسا فیصلہ تحریر کرواؤں جس پر میں اور آپ راضی ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں (ٹھیک ہے) لکھو، بسم اللہ الرحمان الرحیم. راوی کہتے ہیں: سہیل بن عمرو کہنے لگا۔ میں تو اللہ کو نہیں جانتا اور نہ ہی مجھے رحمٰن کی معرفت ہے۔ لیکن میں تو ایسے ہی لکھوں گا جیسا کہ ہم لکھتے ہیں۔ یعنی۔ باسمك اللّٰھم. لوگوں کو اس بات پر غصہ آگیا اور کہنے لگے۔ ہم تمہارے ساتھ کسی بھی طرح کی مکاتبت نہیں کریں گے یہاں تک کہ تو رحمٰن و رحیم کا اقرار کرے۔ سہیل نے کہا: پھر تو میں تمہارے ساتھ کسی طرح کی مکاتبت نہیں کروں گا اور لوٹ جاؤں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لکھو۔ باسمك اللّٰھم. یہ وہ تحریر ہے

س پر ''محمد رسول اللہ'' نے باہم صلح کی ہے۔ سہیل نے کہا۔ میں اس بات کا اقرار نہیں کرتا۔ اگر میں آپ کو اللہ کا رسول جانتا ہوتا تو س آپ کی مخالفت نہ کرتا اور نہ ہی آپ کی نافرمانی کرتا۔ لیکن میں تو ''محمد بن عبد اللہ'' لکھوں گا۔ اس بات پر بھی لوگوں کو غصہ آیا۔ پ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لکھو۔ (محمد بن عبد اللہ، سہیل بن عمرو)

ا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کھڑے ہوگئے اور عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! کیا ہم حق پر نہیں ہیں؟ اور کیا ہمارا دشمن ل پر نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ کیوں نہیں (ایسا ہی ہے)۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ پھر ہم کس بنیاد پر اپنے دین میں ھٹیا پن گوارا کر رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں خدا کا رسول ہوں۔ اور میں ہرگز اس کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ اور وہ گز مجھے ضائع نہیں ہونے دے گا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ایک کونے میں گوشہ نشین تھے۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس پہنچے اور کہا۔ ے ابو بکر! انہوں نے فرمایا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا ہم حق پر نہیں ہیں؟ اور کیا ہمارا دشمن باطل پر نہیں ہیں؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں نہیں (ایسا ہی ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ تو پھر کس وجہ سے ہم اپنے دین میں یہ گھٹیا پن گوارا کر رہے ں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عمر! اپنا یہ خیال چھوڑ دو۔ اس لئے کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں؟ اللہ پاک، آپ ﷺ د ہرگز ضائع نہیں ہونے دیں گے اور آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی ہرگز نافرمانی نہیں کریں گے۔

ا۔ اور اس خط کی شرائط میں ایک بات یہ بھی تھی کہ ہم میں سے جو تمہارے پاس آجائے ..... اگر چہ وہ تمہارے دین پر ہو ..... م اس کو ہماری طرف واپس کرو گے۔ اور تمہارے پاس سے جو ہمارے ہاں آئے گا ہم اس کو تمہاری طرف واپس ..... نہیں کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص میری جانب سے (تمہاری طرف) آئے گا مجھے اس کی واپسی کی ضرورت نہیں ہے۔ اور جو تو نے اپنے لئے شرائط ٹھہرائی ہے یہ میرے اور تیرے درمیان (عہد) ہے۔

ا۔ لوگ ابھی اسی حالت میں تھے کہ اچانک مسلمانوں کو ابو جندل بن سہیل بن عمرو بیڑیوں میں گھسٹتا ہوا دکھائی دیا۔ پس ہیل نے اپنا سر اوپر اٹھایا تو ناگہاں اس کا اپنا بیٹا ابو جندل تھا۔ سہیل نے کہا: یہ پہلا شخص ہے جس کی واپسی پر میں نے تیرے ساتھ لح کی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے سہیل! ہم تو ابھی تحریر سے فارغ ہی نہیں ہوئے۔ سہیل نے کہا۔ جب تک آپ اس کو اپس نہیں کرتے ہیں آپ سے خط و کتابت ہی نہیں کرتا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کا معاملہ تیرے حوالہ ہے۔ راوی کہتے یں۔ ابو جندل، مسلمانوں کی طرف تیز چل کر آیا اور اس نے کہا۔ اے جماعتِ مسلمین! مجھے مشرکین کی طرف واپس کیا جا رہا ہے بکہ وہ مجھے میرے دین کے بارے میں فتنہ میں مبتلا کریں گے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے ساتھ چپک گئے اور اس کے والد نے اس کا تھ پکڑا اور اس کو کھینچ لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے۔ ایک ہی تو بندہ ہے اور تمہارے پاس تلوار بھی ہے۔ لیکن ان کا والد انہیں ساتھ لے گیا۔

ا۔ پس نبی کریم ﷺ ان لوگوں کو مشرکین کی طرف واپس بھیجتے تھے جو مشرکین کی طرف سے دین اسلام قبول کر کے آتے تھے۔ پس جب یہ واپس ہونے والے افراد ایک جماعت کی شکل اختیار کر گئے اور انہی میں ابو البصیر بھی تھے ..... درآنحالیکہ

آپ ﷺ ان کو واپس بھیجتے رہے تھے۔ تو یہ لوگ سمندر کے ساحل پر ٹھہر گئے اور انہوں نے قریش کے شام کی طرف جانے وا۔ قافلوں کو لوٹنا شروع کر دیا۔ اس پر قریش نے نبی کریم ﷺ کی طرف (آدمی) بھیجا کہ ہمیں تم سے صلہ رحمی کی امید ہے۔ آپ ا۔ (مفرور) لوگوں کو اپنے پاس واپس بلالیں اور اپنے پاس اکٹھا کر لیں۔ پس آپ ﷺ نے انہیں اپنی طرف واپس بلالیا۔

۱۸۔ اور تحریر میں آپ ﷺ نے ان کے سامنے جو ارادہ ظاہر کیا تھا اس میں یہ بات بھی تھی کہ قریش کے لوگ آپ ﷺ ک چھوڑ یں تاکہ آپ ﷺ مکہ میں داخل ہوں اور اپنے مناسک کو ادا کریں اور ان کے ہاں اپنے ہدی کے جانور نحر کریں۔ قریش۔ کہا۔ نہیں! عرب کے لوگ ہمیں ہمیشہ کے لئے کہیں یہ طعنہ نہ دیں کہ آپ نے ہمارے ساتھ چستی کا مظاہرہ کر دکھایا ہے۔ لیکن آ۔ اس سال واپس جائیں اور جب آئندہ سال ہوگا تو ہم آپ کو اجازت دیں گے آپ عمرہ بھی ادا فرمائیں اور تین دن قیام بھی فرمائیں۔

۱۹۔ رسول اللہ ﷺ (وہاں سے) کھڑے ہوئے اور لوگوں سے ارشاد فرمایا: ''اٹھو اور اپنے ہدی کے جانور نحر کر دو۔ اور حلق کروالو اور حلال ہو جاؤ۔'' (یہ بات سن کر) کوئی آدمی کھڑا ہوا اور نہ ہی کسی نے کوئی حرکت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو اس بات کا تین مرتبہ حکم ارشاد فرمایا؛ لیکن کوئی آدمی بھی اپنی جگہ سے اٹھا اور نہ ہی کسی نے کوئی حرکت کی۔ جب نبی کریم ﷺ نے ر صورت حال دیکھی تو آپ ﷺ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے .... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اس سفر میں آپ ﷺ کے ہمراہ تشریف لائی تھیں۔ اور فرمایا: ''اے ام سلمہ! لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ میں نے ان کو تین مرتبہ اس بات کا حکم د ہے کہ وہ نحر کر لیں اور حلق کروالیں اور حلال ہو جائیں۔ لیکن کوئی آدمی بھی میرے حکم کو پورا کرنے کے لئے نہیں اٹھا؟'' حضرت ا سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ باہر تشریف لے جائیں اور یہ کام (پہلے خود) کریں۔ پس رسول اللہ ﷺ (وہاں سے) اٹھے اور آپ ﷺ نے اپنے ہدی کے جانور کی طرف قصد کیا اور اس کو نحر فرمایا۔ اور آپ ﷺ نے حلق کرنے والے کو بلایا اور اس نے آپ ﷺ (کے سر مبارک) کو حلق کیا۔ پس جب لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے اس عمل کو دیکھا تو اپنی ا۔ ہدی کی طرف لپک پڑے اور اس کو نحر کر دیا۔ اور بعض، بعض کے اوپر جھک گئے اور حلق کرنے لگے۔ یہاں تک کہ قریب تھا کہ بعض بعض کو بھیڑ کی وجہ سے نیچے دے دیتے۔

۲۰۔ ابن شہاب کہتے ہیں۔ ہدی کے وہ جانور جو رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ نے ساتھ لیے تھے۔ وہ ستر تھے۔

۲۱۔ ابن شہاب کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کو اہل حدیبیہ پر اٹھارہ حصوں میں تقسیم کیا تھا۔ ہر ایک سو افراد کے لئے ایک حصہ تھا۔

(۳۸۰۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كَانَ مَنْزِلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْ الْحُدَيْبِيَةِ فِي الْحَرَمِ.

(۳۸۰۱۱) حضرت عطاء سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے دن نبی کریم ﷺ کے پڑاؤ کا مقام حرم تھا۔

(۳۸۰۱۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِئَةٍ.

(۳۸۰۱) حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔ کہ حدیبیہ کے روز ہم لوگوں کی تعداد چودہ سو تھی۔

(۳۸۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي أَبُو مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِءٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :لَمَّا كَانَ الْهَدْيُ دُونَ الْجِبَالِ الَّتِي تَطْلُعُ عَلَى وَادِي الثَّنِيَّةِ ، عَرَضَ لَهُ الْمُشْرِكُونَ ، فَرَدُّوا وُجُوهَ بُدْنِهِ ، فَنَحَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ حَبَسُوهُ وَهِيَ الْحُدَيْبِيَةُ ، وَحَلَقَ وَائْتَسَى بِهِ نَاسٌ فَحَلَقُوا ، وَتَرَبَّصَ آخَرُونَ ، قَالُوا :لَعَلَّنَا نَطُوفُ بِالْبَيْتِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : رَحِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ ، قِيلَ :وَالْمُقَصِّرِينَ ، قَالَ :رَحِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ ثَلاَثًا.

(۳۸۰۱۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہدی کے جانور (ابھی) ان پہاڑوں سے پیچھے تھے جن پہاڑوں پر ثنیہ کی وادی دکھائی دیتی ہے۔ تو مشرکین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آئے اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہدی کے جانوروں کے رُخ پھیر دیے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسی مقام پر نحر کیا جہاں پر مشرکین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو روکا تھا۔ اور یہ مقام حدیبیہ تھا۔ اور (پھر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلق فرمایا اور لوگوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے حلق کروایا۔ اور کچھ دیگر لوگ انتظار میں رہے۔ اور انہوں نے کہا۔ ہوسکتا ہے کہ ہم بیت اللہ کا طواف کرلیں۔ (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ حلق کروانے والوں پر رحم فرمائے۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے) کہا گیا۔ اور قصر کروانے والے .....؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (پھر) ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ حلق کروانے والوں پر رحم فرمائے۔ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

(۳۸۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ الأَنْصَارِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ هُوَ وَأَصْحَابُهُ ، إِلاَّ عُثْمَانَ وَأَبَا قَتَادَةَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَرْحَمُ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ ، قَالُوا :وَالْمُقَصِّرِينَ ، يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ :يَرْحَمُ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ ، قَالُوا : وَالْمُقَصِّرِينَ ، يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ : يَرْحَمُ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ ، قَالُوا :وَالْمُقَصِّرِينَ ، يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ :وَالْمُقَصِّرِينَ.

(۳۸۰۱) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے حدیبیہ کے دن حلق کروایا سوائے عثمان رضی اللہ عنہ اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سر منڈانے (حلق) والوں پر رحم کرے۔ لوگوں نے سوال کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اور کتروانے والوں پر؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دوبارہ) ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سر منڈانے (حلق) والوں پر رحم فرمائے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے (سہ بارہ) سوال کیا۔ اور بال کترانے والوں پر؟ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سر منڈانے (حلق) والوں پر رحم فرمائے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ اور کتروانے والوں پر؟ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فرمایا: کتروانے والوں پر (بھی رحم فرمائے)۔

(۳۸۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَسْلَمَ ، عَن

نَاجِيَةَ بْنِ جُنْدُبِ بْنِ نَاجِيَةَ ، قَالَ :لَمَّا كُنَّا بِالْغَمِيمِ لَقِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ قُرَيْشٍ ، أَنَّ بَعَثَتْ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ فِي جَرِيدَةِ خَيْلٍ ، تَتَلَقَّى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَكَرِهَ رَسُولُ اللهِ صَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْقَاهُ ، وَكَانَ بِهِمْ رَحِيمًا ، فَقَالَ :مَنْ رَجُلٌ يَعْدِلُنَا عَنِ الطَّرِيقِ ؟ فَقُلْتُ :أَنَا ، بِأَبِي أَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : فَأَخَذْتُ بِهِمْ فِي طَرِيقٍ قَدْ كَانَ حَزْنٌ ؛ بِهَا فَدَافِدٌ وَعِقَابٌ ، فَاسْتَوَتْ بِ الأَرْضُ حَتَّى أَنْزَلْتُهُ عَلَى الْحُدَيْبِيَةِ ، وَهِيَ نَزَحٌ ، قَالَ :فَأَلْقَى فِيهَا سَهْمًا ، أَوْ سَهْمَيْنِ مِنْ كِنَانَتِهِ ، ثُمَّ بَ فِيهَا ، ثُمَّ دَعَا ، قَالَ :فَعَادَتْ عُيُونُهَا حَتَّى إِنِّي لأَقُولُ ، أَوْ نَقُولُ :لَوْ شِئْنَا لاغْتَرَفْنَا بِأَقْدَاحِنَا. (طبرانی ٢٧

(۳۸۰۱۵) حضرت ناجیہ بن جندب بن ناجیہ روایت کرتے ہیں کہ جب ہم مقام غمیم میں (پہنچے) تھے تو رسول اللہ ﷺ کو قر کی اطلاع ملی کہ انہوں نے خالد بن ولید کو گھڑ سواروں کے ایک دستہ کے ہمراہ روانہ کیا ہے۔ جو رسول اللہ ﷺ سے ملاقا کرنے والا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو ناپسند فرمایا کہ آپ ان سے ملاقات کریں۔ کیونکہ آپ ﷺ ان پر بہت کھاتے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کون آدمی ہے جو ہمیں اس راستہ سے ہٹا دے؟ (یعنی دوسرے راستہ پر لے جائے)۔ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ میں لے جاؤں گا۔ فرماتے ہیں: پس میں نے انہیں ا ایسے کٹھن راستہ پر ڈال دیا۔ جس میں گھاٹیاں اور اُتار چڑھاؤ تھا۔ پھر جب ہموار زمین آئی تو میں نے آپ ﷺ کو مقام حد میں پڑاؤ کروایا اور اس جگہ کا پانی ختم تھا۔ ناجیہ فرماتے ہیں۔ آپ ﷺ نے اس کے کنویں میں اپنے ترکش سے ایک یا دو تیر ڈا۔ پھر آپ ﷺ نے اس میں اپنا لعاب مبارک ڈالا پھر دعا فرمائی۔ راوی کہتے ہیں: پس اس کے چشمے لوٹ آئے یہاں تک کہ نے ...... یا ہم لوگوں نے ...... کہا اگر ہم چاہیں تو اپنے پیالے (برتن) سے پانی بھر لیں۔

(۳۸۰۱۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ا عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ :يَرْحَمُ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ ، قَالُوا :يَا رَ اللهِ ، وَالْمُقَصِّرِينَ ؟ قَالَ : يَرْحَمُ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ ثَلاثًا ، قَالُوا : وَالْمُقَصِّرِينَ ، يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ ، قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا بَالُ الْمُحَلِّقِينَ ظَاهَرْتَ لَهُمُ التَّرَحُّمَ ؟ قَالَ :إِنَّهُمْ لَمْ يَشُكُّوا.

(۳۸۰۱۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ کے دن ارشاد فرمایا: اللہ پاک سر منڈا والوں پر رحم فرمائے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے سوال کیا: یا رسول اللہ! بال کتروانے والوں پر؟ آپ ﷺ نے (دوبارہ) ارشاد فرمایا تعالیٰ سر منڈانے والوں پر رحم فرمائے ...... یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی ...... صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا ر اللہ ﷺ! قصر کروانے والوں پر؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قصر کروانے والوں پر (بھی رحم فرما)۔ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا رسول اللہ ﷺ! سر منڈانے (حلق) والوں کی کیا وجہ تھی کہ آپ نے ان پر رحم کی دعا زیادہ (تین بار) فرمائی؟ آپ ﷺ ارشاد فرمایا: انہوں نے کسی درجہ میں بھی شک نہیں کیا۔

۳۸۰۱۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي عَلْقَمَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ ، قَالَ : أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ ، فَذَكَرُوا أَنَّهُمْ نَزَلُوا دَهَاسًا مِنَ الأَرْضِ ، يَعْنِي بِالدَّهَاسِ الرَّمْلَ ، قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ يَكْلَؤُنَا ؟ قَالَ : فَقَالَ بِلاَلٌ : أَنَا ، قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذًا تَنَامُ ، قَالَ : فَنَامُوا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ ، فَاسْتَيْقَظَ أُنَاسٌ فِيهِمْ فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ وَفِيهِمْ عُمَرُ ، قَالَ : فَقُلْنَا : اهْضِبُوا ، يَعْنِي تَكَلَّمُوا ، قَالَ : فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : افْعَلُوا كَمَا كُنْتُمْ تَفْعَلُونَ ، قَالَ : فَفَعَلْنَا ، قَالَ : كَذَلِكَ فَافْعَلُوا لِمَنْ نَامَ ، أَوْ نَسِيَ.

قَالَ : وَضَلَّتْ نَاقَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَلَبْتُهَا ، قَالَ : فَوَجَدْتُ حَبْلَهَا قَدْ تَعَلَّقَ بِشَجَرَةٍ ، فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَكِبَ فَسِرْنَا ، قَالَ : وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ اشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ ، وَعَرَفْنَا ذَلِكَ فِيهِ ، قَالَ : فَتَنَحَّى مُنْتَبِذًا خَلْفَنَا ، قَالَ : فَجَعَلَ يُغَطِّي رَأْسَهُ بِثَوْبِهِ ، وَيَشْتَدُّ ذَلِكَ عَلَيْهِ حَتَّى عَرَفْنَا أَنَّهُ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ ، فَأَتَوْنَا فَأَخْبَرُونَا أَنَّهُ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ : ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾.

(۳۸۰۱۷) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حدیبیہ سے (واپس) آئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ ہم ریتلی زمین پر اترے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیں کون بیدار کرے گا؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ میں بیدار کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر تو ہم سوتے ہیں۔ تمام لوگ سوئے رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہوگیا۔ تو کچھ لوگ ...... جن میں فلاں، فلاں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے ...... بیدار ہوگئے۔ ہم نے کہا (آپس میں) باتیں کرو۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی آنکھ مبارک کھل گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جس طرح کر رہے تھے ویسے ہی کرتے رہو (یعنی باتیں کرلو)۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے پھر وہی کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی سویا ہو یا اس کو نماز بھول گئی ہو تو تم اس کے ساتھ یہی کچھ کرو۔ راوی بیان کرتے ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی گم ہوگئی تو میں اس کی تلاش میں نکلا فرماتے ہیں کہ میں نے اس کو اس حال میں پایا کہ اس کی رسی ایک درخت کے ساتھ اَڑی ہوئی تھی۔ پس میں (اسے لے کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوار ہوئے اور ہم روانہ ہوگئے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تھی تو آپ کو اس حالت میں شدت ہوتی تھی۔ اور ہمیں یہ شدت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر محسوس ہوتی تھی۔ فرماتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پیچھے ایک طرف ہو کر کھڑے ہوگئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک کو اپنے کپڑے سے ڈھانپ لیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سخت شدت کے آثار ظاہر ہوئے یہاں تک کہ ہم سمجھ گئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی ہے۔ ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾.

(۳۱) غَزْوَةُ بَنِي لِحْيَانَ

غزوہ بنی لحیان

(۳۸۰۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لَهُمْ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا بَنِي لِحْيَانَ : لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ ، وَالأَجْرُ بَيْنَهُمَا. (مسلم ۱۵۰۷۔ احمد ۱۳۷)

(۳۸۰۱۸) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بنی لحیان کے ساتھ کیے گئے غزوہ میں ارشاد فرمایا۔ تم میں سے ہر دو آدمیوں میں سے ایک نکل جائے۔ اور اجر ان دونوں کو ملے گا۔

(۳۸۰۱۹) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الأَنْصَارِيُّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : أَخْبَرَ عَمْرٌو ، أَوْ عُمَرُ بْنُ أُسَيْدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَشَرَةَ رَهْطٍ سَرِيَّةً عَيْنًا ، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ ، فَخَرَجُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْهَدَّةِ ذُكِرُوا لِحَيٍّ مِنْ هُذَيْلٍ ، يُقَالُ لَهُمْ بَنُو لِحْيَانَ ، فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مِئَةَ رَجُلٍ رَامِيًا ، فَوَجَدُوا مَأْكَلَهُمْ حَيْثُ أَكَلُوا التَّمْرَ ، فَقَالُوا : هَذَا نَوَى يَثْرِبَ ، فَاتَّبَعُوا آثَارَهُمْ ، حَتَّى إِذَا أَحَسَّ بِهِمْ عَاصِمٌ وَأَصْحَابُهُ لَجَؤُوا إِلَى جَبَلٍ ، فَأَحَاطَ بِهِمَ الآخَرُونَ فَاسْتَنْزَلُوهُمْ وَأَعْطَوْهُمَ الْعَهْدَ ، فَقَالَ عَاصِمٌ : وَاللهِ لاَ أَنْزِلُ عَلَى عَهْدِ كَافِرٍ ، اللَّهُمَّ أَخْبِرْ نَبِيَّك عَنَّا ، وَنَزَلَ إِلَيْهِ ابْنُ دَثِنَةَ الْبَيَاضِيُّ. (بخاری ۳۰۴۵۔ ابو داؤد ۲۶۵۳)

(۳۸۰۱۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس افراد پر مشتمل ایک جاسوس سریہ روانہ فرمایا اور ان پر عاصم بن ثابت کو امیر مقرر فرمایا۔ پس یہ لوگ نکلے یہاں تک کہ جب یہ لوگ مقام ہدہ میں تھے تو (ان کے بارے میں) ہذیل کی ایک شاخ بنو لحیان سے ذکر کیا گیا تو انہوں نے ان کی طرف ایک سو تیر انداز مرد بھیجے۔ ان تیر اندازوں نے ان کے کھانے کے مقام کو پایا جہاں انہوں نے کھجوریں کھائی تھیں ..... دیکھا تو بولے، یہ تو یثرب کی (کھجوروں کی) گٹھلیاں ہیں۔ پھر وہ لوگ ان کے نشانات قدم پر چلے یہاں تک کہ جب عاصم اور ان کے ساتھیوں کو ان کے آنے کا احساس ہوا تو انہوں نے ایک پہاڑ کی طرف پناہ پکڑی۔ اور دوسرے لوگوں (تیر اندازوں) نے ان کا احاطہ کر لیا اور ان سے نیچے اترنے کو کہا۔ اور انہیں عہد (امان) دیا۔ تو حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کسی کافر کے عہد (امان) پر نیچے نہیں اتروں گا۔ اے اللہ! تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے بارے میں خبر دے دے اور ابن دثنہ بیاضی اس کی طرف اُتر گیا۔

(۳۲) مَا ذُكِرَ فِي نَجْدٍ ، وَمَا نُقِلَ عَنْهَا

نجد کے بارے میں جو ذکر ہوا اور اس کے بارے میں جو نقل ہوا

(۳۸۰۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : بَعَثَنَا رَسُولُ

اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ إِلَى نَجْدٍ ، قَالَ :فَأَصَبْنَا نَعَمًا كَثِيرَةً ، قَالَ :فَنَفَّلَنَا صَاحِبُنَا الَّذِي كَانَ عَلَيْنَا بَعِيرًا بَعِيرًا ، ثُمَّ قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا أَصَبْنَا ، فَكَانَتْ سُهْمَانُنَا بَعْدَ الْخُمُسِ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا ، اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا ، فَكَانَ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنَّا ثَلاَثَةَ عَشَرَ بَعِيرًا بِالْبَعِيرِ الَّذِي نَفَّلَنَا صَاحِبُنَا ، فَمَا عَابَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَاحِبِنَا مَا حَاسَبَنَا بِهِ فِي سُهْمَانِنَا.

(ابو داؤد ۲۷۴۳۔ بیہقی ۳۱۲)

(۳۸۰۲۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نجد کی طرف ایک سریہ میں روانہ کیا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ہمیں (وہاں سے) بہت زیادہ چیزیں غنیمت میں ملیں۔ راوی کہتے ہیں۔ پس ہمیں ہمارے ساتھی نے جو ہم پر امیر تھا۔ ایک ایک اونٹ عطیہ میں دے دیا۔ پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ اشیاء لے کر پہنچے۔ تو ہمیں پھر خمس کے اخراج کے بعد حصہ ملا وہ بارہ، بارہ اونٹ تھے۔ پس ہم میں سے ہر ایک آدمی کو اس اونٹ سمیت جو ہمارے ساتھی نے ہمیں عطیہ میں دیا تھا۔ تیرہ اونٹ ملے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھی سے اس اونٹ کے حساب پر کوئی بات نہیں کی۔

(۳۸۰۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ إِلَى نَجْدٍ ، فَبَلَغَتْ سُهْمَانُنَا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا ، وَنَفَّلَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا بَعِيرًا. (ابو داؤد ۲۷۴۳۔ بیہقی ۳۱۲)

(۳۸۰۲۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نجد کی طرف ایک سریہ میں روانہ فرمایا۔ تو ہمارے حصوں میں بارہ بارہ اونٹ آئے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایک اونٹ عطیہ فرمایا۔

(۳۸۰۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَفِّلُ مِنَ الْمَغْنَمِ فِي بِدَايَتِهِ الرُّبُعَ ، وَفِي رَجْعَتِهِ الثُّلُثَ. (طبرانی ۳۵۲۷)

(۳۸۰۲۲) حضرت حبیب بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آغاز میں غنیمت میں سے ایک رُبع کو عطیہ کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر میں ایک تہائی میں سے عطیہ کرتے تھے۔

(۳۸۰۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ الزُّرَقِيِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ مَكْحُولٍ الشَّامِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلاَّمٍ الأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ فِي الْبُدَاْةِ الرُّبُعَ ، وَفِي الرَّجْعَةِ الثُّلُثَ.

(ترمذی ۱۵۶۱۔ ابن ماجہ ۲۸۵۲)

(۳۸۰۲۳) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آغاز میں ایک چوتھائی میں سے اور بعد میں

ایک تہائی سے عطیہ دیتے تھے۔

(۳۸۰۲۴) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سَعِیدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیزِ التَّنُوخِیُّ ، عَنْ مَکْحُولٍ ، عَنْ زِیَادِ بْنِ جَارِیَةَ ، عَنْ حَبِیبِ بْنِ مَسْلَمَةَ ، قَالَ : شَهِدْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ الثُّلُثَ. (احمد ۱۵۹۔ حاکم ۴۳۲)

(۳۸۰۲۴) حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (جہاد میں) شریک ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (غنیمت کے) ثلث میں سے عطیہ دیا۔

(۳۸۰۲۵) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْیَانُ ، عَنْ یَزِیدَ بْنِ یَزِیدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ مَکْحُولٍ ، عَنْ زِیَادِ بْنِ جَارِیَةَ ، عَنْ حَبِیبِ بْنِ مَسْلَمَةَ ؛ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ الثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ. (ابو داؤد ۲۷۴۲۔ احمد ۱۵۹)

(۳۸۰۲۵) حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (غنیمت میں سے) خمس کے بعد ایک تہائی میں سے عطیہ دیا۔

(۳۸۰۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : تَذَاکَرَ أَبُو سَلَمَةَ ، وَیَحْیَی بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبْدُ الْمَلِکِ بْنُ الْمُغِیرَةِ ، وَأَنَا مَعَهُمَ الأَنْفَالَ ، فَأَرْسَلُوا إِلَی سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ یَسْأَلُونَهُ عَنْ ذَلِکَ ، فَرَجَعَ الرَّسُولُ ، فَقَالَ : أَبَی أَنْ یُخْبِرَنِی شَیْئًا ، قَالَ : فَأَرْسَلَ سَعِیدٌ غُلاَمَهُ ، فَقَالَ : إِنَّ سَعِیدًا یَقُولُ لَکُمْ : إِنَّکُمْ أَرْسَلْتُمْ تَسْأَلُونَنِی عَنِ الأَنْفَالِ ، وَإِنَّهُ لاَ نَفَلَ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. (طبری ۱۷۷۔ ابن حبان ۸۳۵)

(۳۸۰۲۶) حضرت محمد بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ ابو سلمہ، یحییٰ بن عبد الرحمان اور عبد الملک بن مغیرہ ...... اور میں بھی ان کے ساتھ تھا ...... آپس میں انفال ...... عطایا ...... کے بارے میں مذاکرہ کر رہے تھے۔ تو انہوں نے سعید بن میسب کی طرف یہ بات پوچھنے کے لئے بھیجا۔ تو (ان کا) قاصد واپس آیا اور اس نے کہا کہ سعید نے مجھے کچھ بھی بتانے سے انکار کر دیا ہے ...... راوی کہتے ہیں: سعید نے اپنا غلام بھیجا اور اس نے (آکر) کہا۔ سعید، تمہیں کہہ رہے ہیں۔ کہ تم نے میرے پاس انفال ...... عطایا ...... کے بارے میں پوچھنے کے لئے قاصد بھیجا تھا۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انفال ...... عطایا ...... نہیں ہیں۔

(۳۸۰۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ یَزِیدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ مَکْحُولٍ ، قَالَ : حدَّثَنِی الْحَجَّاجُ بْنُ عَبْدِ اللهِ النَّصْرِیُّ ، قَالَ : النَّفَلُ حَقٌّ ، نَفَّلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. (طبرانی ۳۱۹۸۔ ابو نعیم ۱۹۵۳)

(۳۸۰۲۷) حجاج بن عبد اللہ نصری بیان کرتے ہیں کہ عطیہ برحق ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطیہ عطا فرمایا۔

(۳۳) غَزْوَةُ خَیْبَرَ

غزوہ خیبر

(۳۸۰۲۸) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ أَبِی جَعْفَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُبِینًا﴾ قَالَ : خَیْبَرَ. (حاکم ۵۹

(۳۸۰۲۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ (آیت قرآنی) ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾ کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ خیبر (والی فتح) ہے۔

(۳۸۰۲۹) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ :حدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي أَبِي ، قَالَ :بَارَزَ عَمِّي يَوْمَ خَيْبَرَ مَرْحَبًا الْيَهُودِيَّ ، فَقَالَ مَرْحَبٌ :

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبُ شَاكِي السِّلاَحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ
إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

فَقَالَ عَمِّي عَامِرٌ :

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي عَامِرٌ شَاكِي السِّلاَحِ بَطَلٌ مُغَامِرٌ

فَاخْتَلَفَا ضَرْبَتَيْنِ ، فَوَقَعَ سَيْفُ مَرْحَبٍ فِي تُرْسِ عَامِرٍ ، فَرَجَعَ السَّيْفُ عَلَى سَاقِهِ فَقَطَعَ أَكْحَلَهُ ، فَكَانَتْ فِيهَا نَفْسُهُ ، قَالَ سَلَمَةُ :فَلَقِيتُ مِنْ صَحَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالُوا :بَطَلَ عَمَلُ عَامِرٍ ، قَتَلَ نَفْسَهُ ، قَالَ سَلَمَةُ :فَجِئْتُ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْكِي ، قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، بَطَلَ عَمَلُ عَامِرٍ ؟ قَالَ :مَنْ قَالَ ذَلِكَ ؟ قُلْتُ :أُنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِكَ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :كَذَبَ مَنْ قَالَ ذَلِكَ ، بَلْ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ :

حِينَ خَرَجَ إِلَى خَيْبَرَ جَعَلَ يَرْجُزُ بِأَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَسُوقُ الرِّكَابَ ، وَهُوَ يَقُولُ :

تَاللهِ لَوْلاَ اللهِ مَا اهْتَدَيْنَا وَلاَ تَصَدَّقْنَا وَلاَ صَلَّيْنَا
إِنَّ الَّذِينَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا
وَنَحْنُ عَنْ فَضْلِكَ مَا اسْتَغْنَيْنَا فَثَبِّتِ الأَقْدَامَ إِنْ لاَقَيْنَا
وَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ هَذَا ؟ قَالَ :عَامِرٌ ، يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ :غَفَرَ لَكَ رَبُّكَ ، قَالَ : وَمَا اسْتَغْفَرَ لإِنْسَانٍ قَطُّ يَخُصُّهُ إِلاَّ اسْتُشْهِدَ ، فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، قَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، لَوْلاَ مَا مَتَّعْتَنَا بِعَامِرٍ ، فَقَامَ فَاسْتُشْهِدَ.

قَالَ سَلَمَةُ :ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَنِي إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ :لأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ الْيَوْمَ رَجُلاً يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ، أَوْ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، قَالَ :فَجِئْتُ بِهِ أَقُودُهُ أَرْمَدَ ، قَالَ :فَبَصَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ ، ثُمَّ أَعْطَاهُ الرَّايَةَ ، فَخَرَجَ مَرْحَبٌ يَخْطُرُ بِسَيْفِهِ ، فَقَالَ :

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبُ   شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ
إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

أَنَا الَّذِي سَمَّتْنِي أُمِّي حَيْدَرَهْ   كَلَيْثِ غَابَاتٍ كَرِيهِ الْمَنْظَرَهْ
أُوفِيهِمْ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَهْ

فَفَلَقَ رَأْسَ مَرْحَبٍ بِالسَّيْفِ، وَكَانَ الْفَتْحُ عَلَى يَدَيْهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

(۳۸۰۲۹) حضرت ایاس بن سلمہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے خبر دی کہ میرے چچا نے خیبر کے دن مرحب یہودی سے مبارزت کی تو مرحب نے کہا۔ع

ترجمہ: ''خیبر (کا خطہ) جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں۔ اسلحہ سے لیس ایک مجرب بہادر ہوں۔ جب جنگیں آتی ہیں تو وہ شعلہ وار ہو جاتا ہے۔''

اس پر میرے چچا نے یہ شعر کہا۔ع

ترجمہ: ''تحقیق خیبر (کا خطہ) مجھے جانتا ہے کہ میں عامر ہوں۔ اسلحہ سے لیس اور جان پر کھیلنے والا سپوت ہوں۔''

پس دونوں (کی) ضربیں ایک دوسرے پر شروع ہوگئیں۔ اور مرحب کی تلوار حضرت عامر کی ڈھال میں آپڑی۔ (جس کی وجہ سے) حضرت عامر کی تلوار ان کی پنڈلی پر آ لگی اور اس نے ان کی رگ کو کاٹ دیا۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے ملا تو انہوں نے کہا: عامر کے اعمال ضائع ہو گئے۔ انہوں نے خود کو قتل کیا ہے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روتا ہوا حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا عامر کے اعمال ضائع ہو گئے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کس نے یہ بات کہی ہے؟ میں نے عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں میں سے کچھ لوگوں نے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے یہ بات کہی ہے جھوٹ کہی ہے۔ بلکہ اس کے لئے تو دوہرا اجر ہے۔

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی طرف روانہ ہوئے تو حضرت عامر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو رجز کہہ رہے تھے۔ اور انہیں صحابہ رضی اللہ عنہم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھے۔ حضرت عامر رضی اللہ عنہ رکاب کو ہانک رہے تھے اور کہہ رہے تھے۔ ع۔

① بخدا! اگر خدا نے ہمیں ہدایت نہ دی ہوتی۔ تو ہم صدقہ بھی نہ کرتے اور نمازیں بھی نہ پڑھتے۔

② بے شک وہ لوگ جنہوں نے ہم پر سرکشی کی۔ جب وہ کسی فتنہ کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم انکار کر دیتے ہیں۔

③ ہم تیرے فضل سے مستغنی نہیں ہو سکتے پس اگر ہماری (دشمن سے) ملاقات ہو جائے تو تو ہمیں ثابت قدم رکھ۔ اور ہم پر سکینہ نازل فرما۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ یہ کون ہے؟ کسی نے عرض کیا۔ عامر رضی اللہ عنہ ہے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: تمہارا پروردگار تمہاری مغفرت فرمائے۔ راوی کہتے ہیں: آپ ﷺ نے جس آدمی کے لئے بھی خصوصیت کے ساتھ استغفار کیا وہ آدمی شہید ہی ہوا۔ پس جب یہ بات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سُنی تو انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے ہمیں حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے مزید کیوں مستفید نہ ہونے دیا۔ پھر حضرت عامر (میدان جنگ میں مبارزت کے جواب میں) لڑے ہوئے اور شہید ہو گئے۔

۲۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا اور فرمایا: آج کے دن میں یہ جھنڈا ایسے آدمی کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے ..... یا فرمایا ..... جس سے اللہ اور اس کے رسول محبت کرتے ہیں۔ سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس حال میں چلا کر لایا کہ ان کو آشوب چشم تھا۔ راوی کہتے ہیں آپ ﷺ نے ان کی آنکھ میں اپنا لعاب مبارک ڈالا پھر آپ ﷺ نے انہیں جھنڈا عطا فرمایا۔ مرحب اپنی تلوار کو اوپر نیچے ہلاتا ہوا باہر نکلا اور کہہ رہا تھا۔

تحقیق خیبر (کے لوگ) مجھے جانتے ہیں کہ میں مرحب ہوں، اسلحہ سے لیس تجربہ کار سپوت ہوں۔ جب جنگیں آگے بڑھتی ہیں تو میں شعلہ وار ہو جاتا ہوں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواباً ارشاد فرمایا: ع

''میں وہ شخص ہوں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر (شیر) رکھا ہے۔ جنگل کے شیر کی طرح نہایت مہیب ہوں اور میں دشمنوں کے پیمانہ کے ساتھ پورا ناپ کر دیتا ہوں۔''

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مرحب کے سر کو (دو حصوں میں) تلوار سے پھاڑ دیا۔ اور یہ فتح حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے حاصل ہوئی۔

(۳۸۰۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، قَالَ :قَسَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبَى مِنْ خَيْبَرَ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ ، قَالَ : فَمَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَيْهِ ، فَقُلْنَا :يَا رَسُولَ اللهِ ، هَؤُلاَءِ إِخْوَتُكَ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ ، لاَ يُنْكَرُ فَضْلُهُمْ لِمَكَانِكَ الَّذِي وَضَعَكَ اللَّهُ بِهِ مِنْهُمْ ، أَرَأَيْتَ إِخْوَتَنَا مِنْ بَنِي الْمُطَّلِبِ أَعْطَيْتَهُمْ دُونَنَا ، وَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ فِي النَّسَبِ ، فَقَالَ : إِنَّهُمْ لَمْ يُفَارِقُونَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالإِسْلاَمِ.

(۳۸۰۳۰) حضرت جبیر بن مطعم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر میں سے ذوی القربیٰ کے حصے کو بنو ہاشم اور بنو عبد المطلب پر تقسیم فرمایا۔ راوی کہتے ہیں: پس میں اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، نکلے یہاں تک کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! یہ آپ بنی ہاشم کے جو بھائی ہیں۔ ان کی اس فضیلت کا انکار نہیں کیا جا سکتا جو اللہ

تعالیٰ نے آپ کو ان میں بھیج کر عطا فرمائی ہے۔ لیکن آپ ہمارے بنی عبد المطلب کے بھائیوں کو کیسا دیکھتے ہیں۔ آپ نے انہیں ہم سے تھوڑا اعطا فرمایا ہے۔ حالانکہ ہم اور وہ، نسب کے اعتبار سے ایک ہی مرتبہ کے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ انہوں نے ہمارا حالت اسلام اور جاہلیت میں کبھی ساتھ نہیں چھوڑا۔

(۳۸۰۳۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لاَ يُغِيرُ حَتَّى يُصْبِحَ فَيَسْتَمِعَ ، فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ ، وَإِنْ لَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا أَغَارَ ، قَالَ فَأَتَى خَيْبَرَ وَقَدْ خَرَجُوا مِنْ حُصُونِهِمْ ، فَتَفَرَّقُوا فِي أَرْضِيهِمْ ، مَعَهُمْ مَكَاتِلُهُمْ وَفُؤُوسُهُمْ وَمُرُورُهُمْ ، فَلَمَّا رَأَوْهُ، قَالُوا :مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اللَّهُ أَكْبَرُ ، خَرِبَتْ خَيْبَرُ :إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ ، فَقَاتَلَهُمْ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ ، فَقَسَمَ الْغَنَائِمَ ، فَوَقَعَتْ صَفِيَّةُ فِي سَهْمِ دِحْيَةَ الْكَلْبِي.

فَقِيلَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّهُ قَدْ وَقَعَتْ جَارِيَةٌ جَمِيلَةٌ فِي سَهْمِ دِحْيَةَ الْكَلْبِي ، فَاشْتَرَاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعَةِ أَرْؤُسٍ ، فَبَعَثَ بِهَا إِلَى أُمِّ سُلَيْمٍ تُصْلِحُهَا ، قَالَ :وَلاَ أَعْلَمُ إِلاَّ إِنَّهُ قَالَ :وَتَعْتَدُّ عِنْدَهَا ، فَلَمَّا أَرَادَ الشُّخُوصَ ، قَالَ النَّاسُ :مَا نَدْرِي اتَّخَذَهَا سُرِّيَّةً ، أَمْ تَزَوَّجَهَا ؟ فَلَمَّا رَكِبَ سَتَرَهَا وَأَرْدَفَهَا خَلْفَهُ ، فَأَقْبَلُوا حَتَّى إِذَا دَنَوْا مِنَ الْمَدِينَةِ أَوْضَعُوا ، وَكَذَلِكَ كَانُوا يَصْنَعُونَ إِذَا رَجَعُوا فَدَنَوْا مِنَ الْمَدِينَةِ ، فَعَثَرَتْ نَاقَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَسَقَطَ وَسَقَطَتْ ، وَنِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرْنَ مُشْرِفَاتٍ ، فَقُلْنَ :أَبْعَدَ اللَّهُ الْيَهُودِيَّةَ وَأَسْحَقَهَا ، فَسَتَرَهَا وَحَمَلَهَا.

(بخاری ۹۴۷۔ ابو داؤد ۲۹۹۰)

(۳۸۰۳۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ (کسی بستی پر) حملہ نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ صبح ہو جائے اور آپ ﷺ سماعت کر لیں۔ پس اگر آپ ﷺ کو اذان کی آواز سنائی دیتی تو آپ ﷺ رک جاتے اور اگر آپ ﷺ اذان کی آواز نہ سنتے تو آپ ﷺ (بستی پر) حملہ آور ہو جاتے۔ راوی کہتے ہیں: پس آپ ﷺ (جب) خیبر کے علاقہ میں تشریف لائے تو (اس وقت) وہ لوگ اپنے قلعوں سے باہر نکل چکے تھے اور اپنی زمینوں میں پھیل گئے تھے۔ اور ان کے ہمراہ زنبیل، کلہاڑیاں اور پھاوڑے وغیرہ تھے۔ پس جب انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو بولے۔ محمد اور لشکر!!!

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ اکبر۔ خیبر برباد ہو گیا۔ جب ہم کسی قوم کے علاقہ میں پڑاؤ ڈال دیتے ہیں تو پھر ڈرائے ہوئے (آگاہ کردہ) لوگوں کی صبح بہت بری ہوتی ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے ان کے ساتھ لڑائی کی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو فتح عطا فرمائی اور آپ ﷺ نے غنائم کو تقسیم فرمایا۔ صفیہ، حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے حصے میں آئیں۔ تو رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا۔ کہ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے حصہ میں ایک خوبصورت لونڈی آئی ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ان کو

سات غلاموں کے عوض خرید لیا اور انہیں حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کی طرف بھیج دیا تا کہ وہ انہیں درست کریں۔ راوی کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ یہ ان کے پاس عدت گزاریں۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (وہاں سے) روانگی کا قصد فرمایا۔ تو لوگ کہنے لگے۔ نامعلوم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو بطور قیدی کے پکڑا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے شادی کی ہے؟ پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو باپردہ کر کے انہیں اپنے پیچھے سوار کیا۔ پھر لوگ چل پڑے یہاں تک کہ جب مدینہ کے قریب پہنچے تو لوگوں نے جانوروں کو تیز دوڑایا ...... لوگوں کی عادت یہی تھی کہ جب وہ (سفر سے) واپس کرتے اور مدینہ کے قریب پہنچتے تو یونہی کرتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کو ٹھوکر لگی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گر پڑے اور صفیہ بھی گر گئیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں منتظر ہو کر دیکھ رہی تھیں۔ تو انہوں نے کہا۔ اللہ تعالیٰ یہودیہ (صفیہ) کو دور کرے اور برباد کرے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو باپردہ کیا اور ان کو (اونٹنی پر) سوار کیا۔

(٣٨.٣٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ ، قَالَ : كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ ، فَلَمَّا انْتَهَيْنَا وَقَدْ خَرَجُوا بِالْمَسَاحِي ، فَلَمَّا رَأَوْنَا ، قَالُوا : مُحَمَّدٌ وَاللهِ ، مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اللَّهُ أَكْبَرُ ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ. (احمد ٢٩۔ طبرانی ٤٧٠٣)

(۳۸۰۳۲) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خیبر کے دن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ جب ہم (خیبر) پہنچے تو وہ لوگ (اپنے کھیتوں میں) بیلچوں کے ساتھ نکل چکے تھے۔ پس جب انہوں نے ہمیں دیکھا تو کہنے لگے۔ محمد! بخدا! محمد اور لشکر؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ اکبر! جب ہم کسی قوم کے صحن میں اترتے ہیں تو پھر ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بہت بری ہوتی ہے۔

(٣٨.٣٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا دَاوُد بْنُ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْرَى خَيْبَرَ بِالشَّطْرِ ، ثُمَّ بَعَثَ ابْنَ رَوَاحَةَ عِنْدَ الْقِسْمَةِ فَخَيَّرَهُمْ .

(۳۸۰۳۳) حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے ایک حصہ کو کرایہ پر دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کو تقسیم کے وقت بھیجا اور آپ نے انہیں اختیار دیا۔

(٣٨.٣٤) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنْ مَيْمُونٍ أَبِي عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الأَسْلَمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :لَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَضْرَةِ خَيْبَرَ ، فَزِعَ أَهْلُ خَيْبَرَ ، وَقَالُوا : جَاءَ مُحَمَّدٌ فِي أَهْلِ يَثْرِبَ ، قَالَ :فَبَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بِالنَّاسِ فَلَقِيَ أَهْلَ خَيْبَرَ ، فَرَدُّوهُ وَكَشَفُوهُ هُوَ وَأَصْحَابَهُ ، فَرَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَبِّنُ أَصْحَابَهُ وَيُجَبِّنُهُ أَصْحَابُهُ ، قَالَ :فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لأُعْطِيَنَّ اللِّوَاءَ غَدًا رَجُلاً

يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ.

قَالَ: فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ تَصَادَرَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ ، قَالَ: فَدَعَا عَلِيًّا وَهُوَ يَوْمَئِذٍ أَرْمَدُ ، فَتَفَلَ فِي عَيْنِهِ وَأَعْطَاهُ اللِّوَاءَ ، قَالَ: فَانْطَلَقَ بِالنَّاسِ ، قَالَ: فَلَقِيَ أَهْلَ خَيْبَرَ وَلَقِيَ مَرْحَبًا الْخَيْبَرِيَّ ، وَإِذَا هُوَ يَرْتَجِزُ وَيَقُولُ :

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبُ　　شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ
إِذَا اللُّيُوثُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ　　أَطْعَنُ أَحْيَانًا وَحِينًا أَضْرِبُ

قَالَ : فَالْتَقَى هُوَ وَعَلِيٌّ ، فَضَرَبَهُ ضَرْبَةً عَلَى هَامَتِهِ بِالسَّيْفِ ، عَضَّ السَّيْفُ مِنْهَا بِالأَضْرَاسِ ، وَسَمِعَ صَوْتَ ضَرْبَتِهِ أَهْلُ الْعَسْكَرِ ، قَالَ : فَمَا تَتَامَّ آخِرُ النَّاسِ حَتَّى فُتِحَ لأَوَّلِهِمْ. (نسائی ۸۴۰۳۔ احمد ۳۵۸)

(۳۸۰۳۴) حضرت عبد اللہ بن بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ خیبر کے علاقہ میں فروکش ہوئے تو اہل خیبر گھبرا گئے اور کہنے لگے۔ محمد ﷺ! اہل یثرب کے ہمراہ آ گئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو چند لوگوں کے ہمراہ بھیجا وہ اہل خیبر سے ملے لیکن اہل خیبر نے انہیں اور ان کے ساتھیوں کو واپس کر دیا پس یہ لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اس حالت میں حاضر ہوئے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کو بزدل کہہ رہے تھے اور ان کے ساتھی انہیں بزدلی کا کہہ رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جھنڈا کل ایسے آدمی کے ہاتھ میں دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس (آدمی) سے محبت کرتے ہیں۔

راوی کہتے ہیں: پس جب اگلا دن آیا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اس جھنڈے کے امیدوار تھے۔ راوی کہتے ہیں: آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس وقت آشوبِ چشم میں مبتلا تھے۔ نبی کریم ﷺ نے ان کی آنکھ میں تھتکارا اور آپ ﷺ نے ان کو علم تھما دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کو لے کر چل دیئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا سامنا اہل خیبر سے ہوا اور مَرحب خیبری سے آپ رضی اللہ عنہ کا سامنا ہوا تو وہ یہ رجز پڑھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ ع

① تحقیق خیبر والے جانتے ہیں کہ میں مرحب ہوں، اسلحہ سے لیس اور تجربہ کار بہادر ہوں۔

② جب شیر آگے بڑھتے ہیں تو میں شعلہ دار ہو جاتا ہوں، کبھی نیزہ بازی کرتا ہوں اور کبھی تلوار بازی۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور مرحب کا ٹکراؤ ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی کھوپڑی پر تلوار کے ساتھ ایسی ضرب لگائی۔ کہ تلوار نے اس کی کھوپڑی سے داڑھوں تک کاٹ کر رکھ دیا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ کی ضرب کی آواز تمام لشکر نے سُنی مسلمانوں کے لشکر کے ابتدائی حصہ کو اللہ تعالیٰ نے فتح عطا کر دی۔

(۳۸۰۳۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى خَيْبَرَ فِي ثِنْتَيْ عَشْرَةَ بَقِيَتْ مِنْ رَمَضَانَ ، فَصَامَ طَائِفَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفْطَرَ آخَرُونَ ، فَلَمْ يَعِبْ ذَلِكَ.

(۳۸۰۳۵) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ سے خیبر کی طرف نکلے جبکہ رمضان میں سے بارہ دن باقی تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں میں سے بعض نے روزہ رکھا اور بعض نے روزہ چھوڑ دیا۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی پر طعن نہیں فرمایا۔

(٣٨٠٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ لِجَعْفَرٍ وَأَصْحَابِهِ يَوْمَ خَيْبَرَ ، وَلَمْ يَشْهَدُوا الْوَقْعَةَ.

(۳۸۰۳۶) حضرت حکم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو خیبر کے دن تقسیم میں شامل فرمایا۔ حالانکہ یہ لوگ جنگ خیبر میں شریک نہیں تھے۔

(٣٨٠٣٧) حَدَّثَنَا شَاذَانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ : إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :لأَدْفَعَنِ اللِّوَاءَ غَدًا إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ، يَفْتَحُ اللَّهُ بِهِ ، قَالَ عُمَرُ :مَا تَمَنَّيْتُ الإِمْرَةَ إِلاَّ يَوْمَئِذٍ ، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ تَطَاوَلْتُ لَهَا ، قَالَ :فَقَالَ :يَا عَلِيُّ ، قُمَ اذْهَبْ فَقَاتِلْ ، وَلاَ تَلْتَفِتْ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْكَ ، فَلَمَّا قَفَّى ، كَرِهَ أَنْ يَلْتَفِتَ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، عَلاَمَ أُقَاتِلُهُمْ ؟ قَالَ : حَتَّى يَقُولُوا :لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، فَإِذَا قَالُوهَا حَرُمَتْ دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلاَّ بِحَقِّهَا. (مسلم ۱۸۷۱۔ احمد ۳۸۴)

(۳۸۰۳۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کل میں جھنڈا ایسے آدمی کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا۔ اللہ پاک اس کے ذریعہ فتح عطا فرمائیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے امارت کی تمنا اس دن کے سوا کبھی نہیں کی۔ پھر جب اگلا دن (کل کا دن) آیا تو میں اس کو اونچا ہو کر دیکھنے لگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی رضی اللہ عنہ! کھڑے ہو جاؤ، جاؤ اور جا کر لڑو۔ کسی طرف توجہ نہ کرنا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تیرے (ہاتھ) پر فتح دے دیں۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رُخ پھیرا تو انہوں نے (واپس) مڑنا ناپسند کیا۔ عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ان کفار سے کس بات پر لڑوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ (لڑو) یہاں تک کہ وہ کہہ دیں۔ لا الہ الا اللہ۔ پس جب وہ یہ بات کہہ دیں تو ان کے اموال اور ان کے خون محفوظ ہو جائیں گے سوائے کسی حق کی صورت میں۔

(٣٨٠٣٨) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، وَالْحَكَمِ ، وَعِيسَى ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :مَا كُنْتَ مَعَنَا يَا أَبَا لَيْلَى بِخَيْبَرَ ؟ قُلْتُ :بَلَى وَاللهِ ، لَقَدْ كُنْتُ مَعَكُمْ ، قَالَ :فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا بَكْرٍ فَسَارَ بِالنَّاسِ ، فَانْهَزَمَ حَتَّى رَجَعَ إِلَيْهِ ، وَبَعَثَ عُمَرَ فَانْهَزَمَ بِالنَّاسِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلاً يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، يَفْتَحُ اللَّهُ لَهُ ، لَيْسَ بِفَرَّارٍ ، قَالَ :فَأَرْسَلَ إِلَيَّ فَدَعَانِي ، فَأَتَيْتُهُ وَأَنَا أَرْمَدُ لاَ أُبْصِرُ شَيْئًا ، فَدَفَعَ إِلَيَّ الرَّايَةَ ، فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، كَيْفَ وَأَنَا أَرْمَدُ لاَ أُبْصِرُ شَيْئًا ؟ قَالَ :فَتَفَلَ فِي

عَيْنِي ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ ، اكْفِهِ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ ، قَالَ : فَمَا آذَانِي بَعْدُ حَرٌّ ، وَلاَ بَرْدٌ.

(۳۸۰۳۸) حضرت عبد الرحمان بن ابی لیلیٰ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے ابولیلیٰ! تم خیبر میں ہمارے ساتھ نہیں تھے؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں! بخدا میں تو تمہارے ساتھ تھا۔ (پھر) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور وہ لوگوں کو لے کر (میدان کی طرف) چلے لیکن پسپا ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف واپس تشریف لے آئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجا وہ بھی لوگوں کے ہمراہ پسپا ہو گئے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف واپس آ گئے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ (اب) میں یہ جھنڈا ایسے آدمی کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کے رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائے گا۔ وہ بھاگنے والا آدمی نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں...... پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف آدمی بھیجا اور مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس حال میں حاضر ہوا کہ میں آشوب چشم میں مبتلا تھا۔ اور مجھے کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جھنڈا عطا فرمایا۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! (یہ مجھے آپ) کیسے دے رہے ہیں؟ جبکہ مجھے تو آشوب چشم ہے اور میں کچھ نہیں دیکھ رہا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ اے اللہ! تو ان کو سردی اور گرمی سے کافی ہو جا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ مجھے اس کے بعد کبھی سردی یا گرمی نے تکلیف نہیں دی۔

(۳۸۰۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ مَوْلَى تُجِيبَ ، قَالَ : غَزَوْنَا مَعَ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الأَنْصَارِيِّ نَحْوَ الْمَغْرِبِ ، فَفَتَحْنَا قَرْيَةً ، يُقَالُ لَهَا جَرْبَةُ ، قَالَ : فَقَامَ فِينَا خَطِيبًا ، فَقَالَ : إِنِّي لاَ أَقُولُ فِيكُمْ إِلاَّ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ فِينَا يَوْمَ خَيْبَرَ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلاَ يَسْقِيَنَّ مَائَهُ زَرْعَ غَيْرِهِ ، وَلاَ يَبِيعَنَّ مَغْنَمًا حَتَّى يُقْسَمَ ، وَلاَ يَرْكَبَنَّ دَابَّةً مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ ، فَإِذَا أَعْجَفَهَا رَدَّهَا فِيهِ ، وَلاَ يَلْبَسْ ثَوْبًا مِنْ فَيْءٍ حَتَّى إِذَا أَخْلَقَهُ رَدَّهُ فِيهِ.

(۳۸۰۳۹) تجیب کے غلام حضرت ابو مرزوق سے روایت ہے کہ ہم نے رویفع بن ثابت انصاری کے ہمراہ مغرب کی طرف ایک غزوہ لڑا۔ اور ہم نے ایک بستی ...... جس کو جَربَہ کہا جاتا تھا ...... کو فتح کر لیا۔ راوی کہتے ہیں: ہم میں ایک خطیب صاحب کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا۔ میں تم سے وہی بات کروں گا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی اور وہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خیبر کے دن ارشاد فرمائی تھی۔ (وہ بات یہ ہے) ''جو شخص اللہ پر، یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے تو اس کا پانی ہرگز دوسرے کی کھیتی کو سیراب نہ کرے اور وہ غنیمت میں سے تقسیم ہونے سے قبل کچھ نہ بیچے۔ اور نہ ہی مسلمانوں کے مال فیٔ کے کسی جانور پر اس طرح سوار ہو کہ جب وہ جانور کمزور ہو جائے تو یہ اس کو واپس مالِ فیٔ میں داخل کر دے۔ اور نہ ہی مسلمانوں کے مال فیٔ سے اس طرح کوئی کپڑا پہنے کہ جب وہ کپڑے پرانا کر دے تو اس کو مالِ فیٔ میں واپس کر دے۔

(۳۸۰۴۰) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ :حدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ أَبُو زُمَيْلٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ:حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، قَالَ:لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ أَقْبَلَ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالُوا :فُلاَنٌ شَهِيدٌ ، فُلاَنٌ شَهِيدٌ ، حَتَّى مَرُّوا عَلَى رَجُلٍ ، فَقَالُوا :فُلاَنٌ شَهِيدٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَلاَّ ، إِنِّي رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ فِي بُرْدَةٍ غَلَّهَا ، أَوْ فِي عَبَائَةٍ غَلَّهَا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَابْنَ الْخَطَّابِ ، اذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ :أَنَّهُ لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلاَّ الْمُؤْمِنُونَ ، قَالَ :فَخَرَجْتُ فَنَادَيْتُ :أَنَّهُ لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلاَّ الْمُؤْمِنُونَ. (مسلم ۱۰۷۔ احمد ۴۷)

(۳۸۰۴۰) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خیبر کا دن تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا ایک گروہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں) حاضر ہوا اور وہ لوگ کہنے لگے۔ فلاں شہید ہے، فلاں شہید ہے۔ یہاں تک کہ وہ ایک آدمی کے پاس پہنچے اور انہوں نے کہا (یہ) فلاں بھی شہید ہے۔ تو (اس پر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرگز نہیں! میں نے اس آدمی کو جہنم میں دیکھا ہے اس چادر میں یا اس عباء میں جو اس نے مالِ غنیمت سے خیانت کی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابن خطاب! جاؤ اور لوگوں میں یہ منادی کر دو کہ جنت میں صرف صاحب ایمان ہی داخل ہوں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پس میں وہاں سے نکلا اور میں نے منادی کی، کہ جنت میں صرف صاحب ایمان ہی داخل ہوں گے۔

(۳۸۰۴۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حدَّثَنَا رَافِعُ بْنُ سَلَمَةَ الأَشْجَعِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنِي حَشْرَجُ بْنُ زِيَادٍ الأَشْجَعِيُّ ، عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ أَبِيهِ ؛ أَنَّهَا غَزَتْ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ سَادِسَةَ سِتِّ نِسْوَةٍ ، فَبَلَغَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَبَعَثَ إِلَيْنَا ، فَقَالَ :بِأَمْرِ مَنْ خَرَجْتُنَّ ؟ وَرَأَيْنَا فِيهِ الْغَضَبَ، فَقُلْنَا :يَا رَسُولَ اللهِ ، خَرَجْنَا وَمَعَنَا دَوَاءٌ نُدَاوِي بِهِ ، وَنُنَاوِلُ السِّهَامَ ، وَنَسْقِي السَّوِيقَ ، وَنَغْزِلُ الشَّعْرَ ، نُعِينُ بِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَقَالَ لَنَا :أَقِمْنَ ، فَلَمَّا أَنْ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ خَيْبَرَ قَسَمَ لَنَا كَمَا قَسَمَ لِلرِّجَالِ.

(۳۸۰۴۱) حضرت حشرج بن زیاد اشجعی اپنی دادی سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چھ عورتوں کے ساتھ خیبر کے دن جہاد میں شرکت کی، پھر یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچ گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف قاصد بھیجا اور پوچھا کہ تم کس کے کہنے پر (جہاد میں) نکلی ہو؟ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سوال میں غصہ محسوس کیا تو ہم نے کہا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم (جہاد میں) نکلی ہیں اور ہمارے پاس دوائیں بھی ہیں جن کے ذریعہ ہم علاج کریں گی۔ اور ہم تیر پکڑائیں گی اور ستو پلائیں گی اور ہم وہ شعر کہیں گی۔ جن کے ذریعہ سے ہم راہِ خدا میں (مجاہدین کی) مدد کریں گی۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ پھر تم (یہیں) رہو۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خیبر کی جنگ میں فتح نصیب فرمائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو جس طرح حصہ دیا، اسی طرح ہمیں بھی حصہ دیا۔

(۳۸۰۴۲) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي عُمَيْرٌ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ ، قَالَ :شَهِدْتُ

خَيْبَرَ وَأَنَا عَبْدٌ مَمْلُوكٌ ، فَلَمَّا فَتَحُوهَا أَعْطَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْفًا ، فَقَالَ :تَقَلَّدْ هَذَا ، وَأَعْطَانِي مِنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ ، وَلَمْ يَضْرِبْ لِي بِسَهْمٍ.

(۳۸۰۴۲) حضرت عمیر مولیٰ ابی اللحم روایت کرتے ہیں کہ میں خیبر کے جہاد میں شریک تھا اور میں ایک مملوکہ غلام تھا۔ جب صحابہ کرام نے خیبر کو فتح کرلیا تو نبی کریم ﷺ نے مجھے ایک تلوار عطا فرمائی۔ اور ارشاد فرمایا۔ یہ تلوار لٹکا لو اور آپ ﷺ نے مجھے غنیمت میں سے عطیہ دیا لیکن میرا (پورا) حصہ نہیں نکالا۔

(٣٨٠٤٣) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ بَرِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ :قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ فَتْحِ خَيْبَرَ بِثَلَاثٍ ، فَقَسَمَ لَنَا ، وَلَمْ يَقْسِمْ لأَحَدٍ لَمْ يَشْهَدِ الْفَتْحَ غَيْرَنَا.

(۳۸۰۴۳) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہم خیبر کے فتح ہونے کے تین (دن) بعد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ہمارا بھی تقسیم میں حصہ رکھا۔ ہمارے سوا جو لوگ اس فتح میں شریک نہیں ہوئے تھے، ان میں سے کسی کو بھی آپ ﷺ نے حصہ نہیں دیا۔

(٣٨٠٤٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ :لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ ذَبَحَ النَّاسُ الْحُمُرَ ، فَأَغْلُوا بِهَا الْقُدُورَ ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا طَلْحَةَ ، فَنَادَى إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ ، فَإِنَّهَا رِجْسٌ ، فَكُفِئَتِ الْقُدُورُ.

(۳۸۰۴۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خیبر کے دن لوگوں نے گدھوں کو ذبح کیا اور ان کو ہانڈیوں میں ڈال کر جوش دیا جا رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوطلحہ کو حکم دیا اور انہوں نے یہ منادی کی۔ "بے شک اللہ اور اس کے رسول نے تمہیں پالتو گدھوں کے گوشت سے منع کر دیا ہے۔ کیونکہ یہ نجس ہیں۔" پس (یہ سنتے ہی) ہانڈیاں الٹا دی گئیں۔

(٣٨٠٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ يَقُولُ :دُلِّيَ جِرَابٌ مِنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ ، قَالَ :فَالْتَزَمْتُهُ ، وَقُلْتُ :هَذَا لاَ أُعْطِي أَحَدًا مِنْهُ شَيْئًا ، قَالَ :فَالْتَفَتُّ ، فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَسَّمُ ، فَاسْتَحْيَيْتُ.

(۳۸۰۴۵) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ خیبر کے دن مجھے چربی کے ایک تھیلے کے بارے میں بتایا گیا۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ میں اس سے چمٹ گیا اور میں نے کہا۔ میں اس میں سے کسی کو کچھ بھی نہیں دوں گا۔ عبداللہ کہتے ہیں۔ پھر میں نے مڑ کر دیکھا تو نبی کریم ﷺ کھڑے مسکرا رہے تھے۔ مجھے (اس پر) بہت شرمندگی ہوئی۔

(٣٨٠٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ضَمْرَةَ الْفَزَارِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلِيطٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَبِي سَلِيطٍ ، وَكَانَ بَدْرِيًّا ، قَالَ :لَقَدْ أَتَى نَهْيُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْحُمُرِ ، وَإِنَّ الْقُدُورَ لَتَغْلِي بِهَا ، قَالَ :فَكَفَأْنَاهَا عَلَى وُجُوهِهَا.

(۳۸۰۴۰) حضرت عبداللہ بن ابی سلیط، اپنے والد ابی سلیط سے روایت کرتے ہیں ..... اور ان کے والد بدری صحابی رضی اللہ عنہ ہیں ... کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے پالتو گدھے کے کھانے کے ممانعت اس حال میں (ہم تک) پہنچی جبکہ ہانڈیوں میں یہی گوشت اُبل رہا تھا ..... ابی سلیط کہتے ہیں ..... پس ہم نے ہانڈیوں کو اوندھے منہ گرا دیا۔

(۳۸۰۴۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ وَمَكْحُولٌ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْلِ الْحِمَارِ الأَهْلِي ، وَعَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ ، وَأَنْ تُوطَأَ الْحَبَالَى حَتَّى يَضَعْنَ ، وَعَنْ أَنْ تُبَاعَ السِّهَامُ حَتَّى تُقْسَمَ ، وَأَنْ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا، وَلَعَنَ يَوْمَئِذٍ الْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُولَةَ، وَالْوَاشِمَةَ وَالْمَوْشُومَةَ ، وَالْخَامِشَةَ وَجْهَهَا، وَالشَّاقَّةَ جَيْبَهَا.

(۳۸۰۴۷) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے دن پالتو گدھے کے کھانے سے منع کیا اور کچلی والے درندے کے کھانے سے منع کیا۔ اور اس بات سے منع کیا کہ حاملہ عورت سے وضع حمل سے قبل وطی کی جائے اور مال غنیمت کے حصہ کے تقسیم ہونے سے قبل بیچنے سے منع کیا۔ اور پھل کو اس کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے بیچنے سے منع کیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن دوسری عورت کے بال لگانے والی اور لگوانے والی عورت پر لعنت فرمائی اور اسی طرح گودنے والی اور گدوانے والی عورت پر لعنت فرمائی اور اپنا چہرہ نوچنے والی پر لعنت فرمائی اور اپنا گریبان چاک کرنے والے پر بھی لعنت فرمائی۔

(۳۸۰۴۸) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ أَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ ، وَأَخَذُوا الْحُمُرَ الإِنْسِيَّةِ ، فَذَبَحُوهَا وَمَلَؤُوا مِنْهَا الْقُدُورَ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ جَابِرٌ: فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَفَأْنَا الْقُدُورَ ، وَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ سَيَأْتِيكُمْ بِرِزْقٍ هُوَ أَحَلُّ مِنْ ذَا وَأَطْيَبُ ، فَكَفَأْنَا الْقُدُورَ يَوْمَئِذٍ وَهِيَ تَغْلِي ، فَحَرَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ لُحُومَ الْحُمُرِ الإِنْسِيَّةِ وَلُحُومَ الْبِغَالِ ، وَكُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ ، وَكُلَّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ ، وَحَرَّمَ الْمُجَثَّمَةَ ، وَالْخُلْسَةَ ، وَالنُّهْبَةَ.

(۳۸۰۴۸) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جنگ خیبر کا دن تھا تو لوگوں کو (شدید) بھوک نے آلیا۔ لوگوں نے پالتو گدھوں کو پکڑا اور انہیں ذبح کر کے ان کے گوشت سے ہانڈیوں کو بھر دیا۔ یہ خبر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا پس ہم نے ہانڈیوں کو اُلٹ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ عنقریب تمہیں ایسا رزق دے گا جو اس سے زیادہ حلال اور طیب ہوگا۔ پس ہم نے ان ہانڈیوں کو اس حال میں الٹ دیا جبکہ وہ جوش دے رہی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن پالتو گدھوں اور خچروں کے گوشت کو حرام قرار دیا اور اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچلی والے ہر درندے کو حرام قرار دیا اور پنجے سے شکار کرنے والے ہر پرندے کو حرام قرار دیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجثمہ (وہ بکری جس کو پتھر مار مار کر ہلاک کیا جائے)، جھپٹی ہوئی چیز اور لوٹی ہوئی چیز کو حرام قرار دیا۔

(۳۸۰۴۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : حدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : سَارَ رَسُولُ اللهِ خَيْبَرَ ، فَلَمَّا أَتَاهَا بَعَثَ عُمَرَ وَمَعَهُ النَّاسُ ، إِلَى مَدِينَتِهِمْ ، أَوْ إِلَى قَصْرِهِمْ ، فَقَاتَلُوهُمْ ، فَلَمْ يَلْبَثُوا أَنِ انه عُمَرُ وَأَصْحَابُهُ ، فَجَاءَ يُجَبِّنُهُمْ وَيُجَبِّنُونَهُ ، فَسَاءَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ ، فَقَالَ : لأَبْعَثَنَّ إِلَيْهِمْ رَجُلاً يُحِبُّ وَرَسُولَهُ ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، يُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ لَهُ ، لَيْسَ بِفَرَّارٍ ، فَتَطَاوَلَ النَّاسُ لَهَا ، وَمَ أَعْنَاقَهُمْ ، يُرُونَهُ أَنْفُسَهُمْ ، رَجَاءَ مَا قَالَ ، فَمَكَثَ سَاعَةً ، ثُمَّ قَالَ : أَيْنَ عَلِيٌّ ؟ فَقَالُوا : هُوَ أَرْمَدُ ، فَقَ ادْعُوهُ لِي ، فَلَمَّا أَتَيْتُهُ ، فَتَحَ عَيْنَيَّ ، ثُمَّ تَفَلَ فِيهِمَا ، ثُمَّ أَعْطَانِي اللِّوَاءَ ، فَانْطَلَقْتُ بِهِ سَعْيًا ، خَشْيَةَ يُحْدِثُ رَسُولُ اللهِ فِيهِمْ حَدَثًا ، أَوْ فِيَّ ، حَتَّى أَتَيْتُهُمْ فَقَاتَلْتُهُمْ ، فَبَرَزَ مَرْحَبٌ يَرْتَجِزُ ، وَبَرَزْتُ لَهُ أَرْتَ كَمَا يَرْتَجِزُ ، حَتَّى الْتَقَيْنَا ، فَقَتَلَهُ اللَّهُ بِيَدَيَّ ، وَانْهَزَمَ أَصْحَابُهُ ، فَتَحَصَّنُوا وَأَغْلَقُوا الْبَابَ ، فَأَتَيْنَا الْبَا فَلَمْ أَزَلْ أُعَالِجُهُ حَتَّى فَتَحَهُ اللَّهُ. (حاکم ۳۷)

(۳۸۰۴۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی طرف سفر فرمایا پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں پہنچ گ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے ہمراہ کچھ لوگوں کو اہل خیبر کے شہر یا قلعہ کی طرف روانہ فرمایا۔ انہوں نے (جا کر) کے ساتھ لڑائی کی ۔لیکن کچھ ہی دیر میں یہ مسلمانوں کا گروہ ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی ...... پسپا ہو گیا۔ پس حضر عمر رضی اللہ عنہ ، اپنے ساتھیوں کو اور ان کے ساتھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بزدلی کا طعنہ دیتے ہوئے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں) وا آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ناگوار گزری اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔'' اب میں ضرور یہود کی طرف ایسا آدمی بھیجوں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا اور اللہ اور اس کے رسول بھی اس سے محبت کرتے ہوں گے۔ وہ ان کے ساتھ لڑتا ر یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اُسی کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائیں گے۔ وہ آدمی بھاگنے والا نہیں ہوگا۔'' (یہ بات سن کر) بہت سے لوگ ا کے امیدوار بن گئے اور اپنی گردنیں دراز کرنے لگے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہے ہوئے کو اپنے بارے میں دیکھنے کے منتظر ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے پھر ارشاد فرمایا: علی کہاں ہے؟ لوگوں نے عرض کیا۔ وہ تو آشوب چشم میں مبتلا ہیں۔ آپ صلی نے ارشاد فرمایا: اس کو میرے پاس بلاؤ۔ پھر جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آنکھیں کھو اور ان میں اپنا لعاب مبارک ڈالا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جھنڈا عطا فرمایا۔ اور میں اس جھنڈے کو لے کر دوڑتا ہوا چلا کہ میرے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں کوئی خیال نہ آ جائے یا کسی اور کے بارے میں کوئی خیال نہ آ جائے۔ یہاں تک میں دشمنوں کے پاس پہنچ گیا اور میں نے ان کے ساتھ قتال کیا۔ مرحب یہودی رجزیہ اشعار پڑھتا ہوا مبارزت کے لئے آیا تو بھی اس کے جواب میں رجزیہ اشعار پڑھتے ہوئے مبارزت کے لئے باہر نکلا پھر ہماری باہم مڈبھیڑ ہوگئی تو اللہ تعالیٰ نے ا میرے ہاتھ سے قتل کروا دیا۔ اور اس کے ساتھی پسپا ہو گئے اور قلعہ بند ہو گئے انہوں نے دروازہ بند کر لیا۔ ہم دروازہ پر پہنچے پس نے مسلسل دروازہ پر ضرب لگائی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو کھول دیا۔

۳۸۰.) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حدَّثَنَا أَبُو مُنَيْنٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَأَدْفَعَنَ الْيَوْمَ الرَّايَةَ إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، فَتَطَاوَلَ الْقَوْمُ، فَقَالَ: أَيْنَ عَلِيٌّ؟ فَقَالُوا: يَشْتَكِي عَيْنَهُ، فَدَعَاهُ فَبَزَقَ فِي كَفَّيْهِ، وَمَسَحَ بِهِمَا عَيْنَ عَلِيٍّ، ثُمَّ دَفَعَ إِلَيْهِ الرَّايَةَ، فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَوْمَئِذٍ.

۳۸۰۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آج کے دن میں ایک ایسے آدمی کے ہاتھ جھنڈا دوں گا کہ جس سے اللہ اور اس کے رسول محبت کرتے ہیں۔ اس پر لوگوں نے اوپر اوپر اٹھ کر دیکھنا شروع کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا۔ علی کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا: ان کی آنکھ میں شکایت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دونوں ہتھیلیوں پر تھوکا اور ان کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھ پر پھیرا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جھنڈا حوالہ کر دیا۔ پس تعالیٰ نے اسی دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائی۔

۳۸۰.) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ، يَقُولُ: لَوْلَا أَنْ يُتْرَكَ آخِرُ النَّاسِ لَا شَيْءَ لَهُمْ، مَا افْتَتَحَ الْمُسْلِمُونَ قَرْيَةً مِنْ قُرَى الْكُفَّارِ إِلَّا قَسَمْتُهَا بَيْنَهُمْ سُهْمَانًا كَمَا قَسَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ سُهْمَانًا، وَلَكِنِّي أَرَدْتُ أَنْ تَكُونَ جَرِيَّةً تَجْرِي عَلَى الْمُسْلِمِينَ، وَكَرِهْتُ أَنْ يُتْرَكَ آخِرُ النَّاسِ لَا شَيْءَ لَهُ.

۳۸۰۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اگر یہ ضابطہ نہ ہوتا کہ لشکر کے آخری حصہ کو کچھ نہ ملے تو مسلمان کافروں کی جو بستی فتح کرتے میں اسے مسلمانوں کے درمیان حصوں میں تقسیم کر دیتا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو مسلمانوں میں حصوں میں بم فرمادیا۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ ایک اصول مسلمانوں میں چلتا رہے۔ اور میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ بعد کے لوگوں کو نہ دیا جائے۔

۳۸۰.) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَبَى رَجُلٌ امْرَأَةً يَوْمَ خَيْبَرَ، فَحَمَلَهَا خَلْفَهُ فَنَازَعَتْهُ قَائِمَ سَيْفِهِ، فَقَتَلَهَا، فَأَبْصَرَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَنْ قَتَلَ هَذِهِ؟ فَأَخْبَرُوهُ، فَنَهَى عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ.

۳۸۰۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے خیبر کے دن ایک عورت کو قید کیا اور اس کو اپنے پیچھے سوار کر۔ اس عورت نے اس آدمی کی تلوار کے قبضہ پر جھگڑا کیا تو اس آدمی نے اس عورت کو قتل کر دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت مقتول) دیکھا تو ارشاد فرمایا۔ اس عورت کو کس نے قتل کیا ہے؟ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے کرنے سے منع فرمایا۔

۳۸۰.) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى النَّفَرَ الَّذِينَ بَعَثَ إِلَى ابْنِ أَبِي الْحُقَيْقِ بِخَيْبَرَ لِيَقْتُلُوهُ، فَنَهَاهُمْ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ.

(۳۸۰۵۳) حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس لشکر کو جسے آپ ﷺ نے ابن ابی الحقیق کو خیبر میں قتل کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ اس کو آپ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا تھا کہ عورتوں اور بچوں کو قتل کرے۔

(٣٤) حَدِيثُ فَتْحِ مَكَّةَ

فتح مکہ کی احادیث

(٣٨٠٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ:حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ :وَفَدَتْ وُفُودٌ إِلَى مُعَاوِيَةَ وَفِينَا أَبُو هُرَيْرَةَ ، وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ ، فَجَعَلَ بَعْضُنَا يَصْنَعُ لِبَعْضٍ الطَّعَامَ قَالَ :فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ مِمَّنْ يَصْنَعُ لَنَا فَيُكْثِرُ فَيَدْعُونَا إِلَى رَحْلِهِ ، قَالَ :قُلْتُ :أَلاَ أَصْنَعُ لأَصْحَابِنَا فَأَدْعُوهُمْ إِلَى رَحْلِي ، قَالَ :فَأَمَرْت بِطَعَامٍ فَصُنِعَ ، وَلَقِيت أَبَا هُرَيْرَةَ مِنَ الْعَشِيِّ ، فَقُلْتُ :الدَّعْوَةُ عِنْدِي اللَّيْلَةَ ، قَالَ: أَسَبَقْتَنِي ؟ قَالَ :قُلْتُ :نَعَمْ ، قَالَ :فَدَعَوْتُهُمْ فَهُمْ عِنْدِي ، قَالَ :قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ :أَلاَ أُعَلِّمُكُمْ بِحَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِكُمْ يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ ؟ قَالَ :ثُمَّ ذَكَرَ فَتْحَ مَكَّةَ.

قَالَ :أَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى دَخَلَ مَكَّةَ ، وَبَعَثَ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ عَلَى إِحْدَى الْمُجَنِّبَتَيْنِ ، وَبَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الأُخْرَى ، وَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الْحُسَّرِ ، فَأَخَذُوا بَطْنَ الْوَادِي ، قَالَ :وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَتِيبَةٍ ، قَالَ :فَنَادَانِي ، قَالَ :يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ، قُلْتُ :لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ :اهْتِفْ لِي بِالأَنْصَارِ ، وَلاَ يَأْتِينِي إِلاَّ أَنْصَارِيٌّ ، قَالَ :فَهَتَفْتُ بِهِمْ ، قَالَ :فَجَاؤُوا حَتَّى أَطَافُوا بِهِ.

قَالَ :وَقَدْ وَبَّشَتْ قُرَيْشٌ أَوْبَاشًا لَهَا وَأَتْبَاعًا ، قَالُوا :نُقَدِّمُ هَؤُلاَءِ ، فَإِنْ كَانَ لَهُمْ شَيْءٌ كُنَّا مَعَهُمْ ، وَإِنْ أُصِيبُوا أَعْطَيْنَا الَّذِي سُئِلْنَا.

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلأَنْصَارِ حِينَ أَطَافُوا بِهِ :أَتَرَوْنَ إِلَى أَوْبَاشِ قُرَيْشٍ وَأَتْبَاعِهِمْ ؟ ثُمَّ قَالَ بِيَدَيْهِ إِحْدَاهُمَا عَلَى الأُخْرَى :احْصُدُوهُمْ ، ثُمَّ ضَرَبَ سُلَيْمَانُ بِحَرْفِ كَفِّهِ الْيُمْنَى عَلَى بَطْنِ كَفِّهِ الْيُسْرَى :احْصُدُوهُمْ حَصْدًا حَتَّى تُوَافُونِي بِالصَّفَا ، قَالَ :فَانْطَلَقْنَا ، فَمَا أَحَدٌ مِنَّا يَشَاءُ أَنْ يَقْتُلَ مِنْهُمْ أَحَدًا إِلاَّ قَتَلَهُ ، وَأَمَّا أَحَدٌ مِنْهُمْ يُوَجِّهُ إِلَيْنَا شَيْئًا ، فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أُبِيحَتْ خَضْرَاءُ قُرَيْشٍ ، لاَ قُرَيْشَ بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ ، وَمَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ ، قَالَ :فَغَلَّقَ النَّاسُ أَبْوَابَهُمْ.

قَالَ :فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَطَافَ بِالْبَيْتِ ، فَأَتَى عَلَى صَنَمٍ إِلَى

جَنْبِ الْبَيْتِ يَعْبُدُونَهُ ، وَفِي يَدِهِ قَوْسٌ وَهُوَ آخِذٌ بِسِيَةِ الْقَوْسِ ، فَجَعَلَ يَطْعُنُ بِهَا فِي عَيْنِهِ وَيَقُولُ : ﴿جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ، إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا﴾
حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ طَوَافِهِ أَتَى الصَّفَا فَعَلَاهَا حَيْثُ يَنْظُرُ إِلَى الْبَيْتِ ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَجَعَلَ يَحْمَدُ اللَّهَ وَيَذْكُرُهُ ، وَيَدْعُو بِمَا شَاءَ أَنْ يَدْعُوَ ، قَالَ : وَالأَنْصَارُ تَحْتَهُ ، قَالَ : تَقُولُ الأَنْصَارُ بَعْضُهَا لِبَعْضٍ : أَمَّا الرَّجُلُ فَأَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ وَرَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ.
قَالَ : قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : وَجَاءَ الْوَحْيُ ، وَكَانَ إِذَا جَاءَ الْوَحْيُ لَمْ يَخْفَ عَلَيْنَا ، فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يَرْفَعُ طَرْفَهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَقْضِيَ ، فَلَمَّا قَضَى الْوَحْيُ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ ، قَالُوا : لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : قُلْتُمْ : أَمَّا الرَّجُلُ فَأَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ وَرَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ ، قَالُوا : قَدْ قُلْنَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : فَمَا اسْمِي إِذًا ؟ كَلَّا إِنِّي عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ ، هَاجَرْتُ إِلَى اللهِ وَإِلَيْكُمْ ، الْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ ، قَالَ : فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ يَبْكُونَ ، يَقُولُونَ : وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا قُلْنَا الَّذِي قُلْنَا إِلَّا لِلضَّنِّ بِاللهِ وَبِرَسُولِهِ ، قَالَ : فَإِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَعْذُرَانِكُمْ وَيُصَدِّقَانِكُمْ.

(مسلم ۱۴۰۵۔ ابو داؤد ۱۸۷۲)

(۳۸۰۵) حضرت عبداللہ بن رباح بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف کچھ وفود گئے اور ہم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ یہ رمضان کے دنوں کی بات ہے۔ پس ہم میں سے بعض، بعض کے لئے کھانے کی دعوت کا اہتمام کرتے۔ راوی کا بیان ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان میں سے تھے جو ہمارے لئے بہت زیادہ کھانے کی دعوت کا اہتمام کرتے تھے۔ اور ہمیں اپنے کجاوہ (منزل) کی طرف بلا لیتے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے (دل میں) کہا کہ کیوں نہ میں اپنے ساتھیوں کے لئے دعوت کا اہتمام کروں اور انہیں اپنے کجاوہ کی طرف بُلاؤں۔ کہتے ہیں: پس میں نے کھانے کا کہا اور وہ تیار کر لیا گیا اور شام کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو میں نے (ان سے) کہا۔ آج کی رات میری طرف دعوت ہے۔ انہوں نے (آگے سے) فرمایا: کیا تم مجھ پر (آج) سبقت لے گئے ہو؟ کہتے ہیں: میں نے کہا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: پس میں نے سب کو بلایا اور وہ میرے پاس آ گئے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے۔ اے گروہِ انصار! کیا میں تمہیں، تمہاری باتوں میں سے ہی کچھ سُناؤں؟ راوی کہتے ہیں کہ پھر انہوں نے فتح مکہ کا (واقعہ) ذکر کیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمنہ اور میسرہ میں سے ایک لشکر پر حضرت زبیر کو مقرر فرمایا اور حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو دوسرے لشکر پر مقرر فرمایا۔ اور حضرت ابو عبیدہ کو خالی ہاتھ لوگوں پر مقرر فرمایا۔ پھر وہ لوگ وادی کے آنگن میں داخل ہو گئے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چھوٹے سے لشکر میں تھے۔ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آواز دی۔ فرمایا۔ اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! میں نے عرض

کیا۔ میں حاضر ہوں۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: میرے لئے انصار کو آواز دو۔ میرے پاس صرف میرے انصا (صحابہ) ہی آئیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پس میں نے انہیں آواز دی۔ کہتے ہیں: وہ سب حاضر ہو گئے یہاں تک کہ انہوں نے آپ ﷺ کو اپنے جھرمٹ میں لے لیا۔

۳۔ راوی کہتے ہیں: قریش نے اپنے بہت سے پیرو اور متفرق لوگوں کو جمع کر رکھا تھا۔ اور قریش کہہ رہے تھے۔ ہم ان لوگوں کو (پہلے) آگے بھیجیں گے پس اگر ان کو کچھ (فائدہ) ملا تو ہم ان کے ساتھ شریک ہوں گے اور اگر یہ لوگ مارے گئے تو ہم سے جو سوال کیا گیا ہم وہ دے چکے ہوں گے۔

۴۔ جب انصار نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے جھرمٹ میں لیا ہوا تھا تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا تھا۔ قریش کے پیرو اور ان متفرق لوگوں کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں میں سے ایک دوسرے کے ساتھ مار کر اشارہ فرماتے ہوئے کہا۔ ان کو مار ڈالو...... سلمان راوی نے بھی اپنے دائیں ہتھیلی کے کنارے کو بائیں ہتھیلی پر مارا...... ان کو خوب مارو یہاں تک کہ تم مجھے صفاء پر ملو۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر ہم اس حالت میں روانہ ہوئے کہ ہم سے جو کوئی بھی اُن (اتباع قریش) میں سے کسی کو قتل کرنا چاہے تو اس کو قتل کر سکتا تھا۔ اور ان میں سے کوئی بھی ہمیں کچھ نہیں کہہ سکتا تھا۔ ابو سفیان نے (نبی کریم ﷺ سے) عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! قریش کے عوام کو مباح قرار دیا گیا ہے؟ (پھر تو) آج کے بعد قریش (باقی) نہیں ہوں گے...... راوی کہتے ہیں: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنا دروازہ بند کر لے گا وہ مامون ہوگا اور جو شخص ابو سفیان کے گھر میں داخل ہو جائے گا وہ بھی مامون ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: پھر لوگوں نے اپنے اپنے دروازے بند کر لیے۔

۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے حجر اسود کا استلام کیا اور بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر آپ ﷺ بیت اللہ کی ایک جانب رکھے ہوئے بُت کی طرف آئے جس کی مشرکین مکہ عبادت کرتے تھے۔ اور آپ ﷺ کے ہاتھ میں (اس وقت) کمان تھی اور آپ ﷺ نے اس کو ٹیڑھی جانب سے پکڑا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے اس قوس (کمان) کو اس بت کی آنکھ میں مارنا شروع کیا اور ارشاد فرمایا: حق آن پہنچا اور باطل مٹ گیا اور یقیناً باطل ایسی چیز ہے جو مٹنے والی ہے۔ پھر جب آپ ﷺ طواف سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ صفا پہاڑی کی طرف آئے اور آپ ﷺ اس پر اس جگہ تک بلند ہوئے جہاں سے بیت اللہ دکھائی دیتا ہے تو آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ بلند کئے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف اور خدا کا ذکر کرنے لگے اور جو آپ ﷺ کا مانگنا مطلوب تھا وہ کچھ آپ ﷺ نے مانگا...... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: انصار آپ ﷺ سے نیچے تھے۔ راوی کہتے ہیں: انصار ایک دوسرے سے کہنے لگے۔ اس آدمی (نبی ﷺ) کو اپنی بستی میں رغبت اور اپنی قوم سے محبت نے آلیا ہے۔

۶۔ راوی کہتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (اسی دوران) آپ ﷺ پر وحی آ گئی۔ جب آپ ﷺ پر وحی آتی تھی تو یہ بات ہم پر مخفی نہ رہتی تھی۔ اور اس کیفیت (نزول وحی) کے ختم ہونے تک لوگوں میں سے کوئی بھی شخص آپ ﷺ کی طرف نظر اٹھا

کر نہیں دیکھ سکتا تھا۔ پس جب وحی (کی کیفیت) ختم ہوگئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اے گروہِ انصار! انصار نے جواباً عرض کیا۔ ہم حاضر ہیں یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے یہ بات کہی ہے کہ اس آدمی کو، اس کی بستی کی رغبت اور اس کی قوم کی محبت نے آلیا ہے...... انصار نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے (واقعی) یہ بات کہی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اس وقت میرا نام کیا ہوگا؟ ہرگز نہیں! میں تو اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ میں نے اللہ کی طرف اور تمہاری طرف ہجرت کی ہے۔ زندگی تمہارے ساتھ ہوگی اور موت بھی تمہارے ساتھ ہوگی۔ راوی کہتے ہیں: انصار نے (یہ بات سن کر) آپ ﷺ کی طرف رخ کر کے رونا شروع کر دیا اور کہنے لگے۔ بخدا! اے رسول اللہ ﷺ! جو بات ہم نے کہی ہے وہ محض اللہ اور اس کے رسول پر ناز کی وجہ سے کہی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ اور اس کا رسول تمہاری معذرت کو قبول کرتے ہیں اور تمہاری تصدیق کرتے ہیں۔

(۳۸۰۵۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، وَيَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ ، قَالاَ :كَانَتْ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ هُدْنَةٌ ، فَكَانَ بَيْنَ بَنِي كَعْبٍ وَبَيْنَ بَنِي بَكْرٍ قِتَالٌ بِمَكَّةَ ، فَقَدِمَ صَرِيخٌ لِبَنِي كَعْبٍ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :

اللَّهُمَّ إِنِّي نَاشِدٌ مُحَمَّدًا حِلْفَ أَبِينَا وَأَبِيهِ الأَتْلَدَا
فَانْصُرْ هَدَاكَ اللَّهُ نَصْرًا أَعْتَدَا وَادْعُ عِبَادَ اللهِ يَأْتُوا مَدَدَا

فَمَرَّتْ سَحَابَةٌ فَرَعَدَتْ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ هَذِهِ لَتَرْعَدُ بِنَصْرِ بَنِي كَعْبٍ ، ثُمَّ قَالَ لِعَائِشَةَ :جَهِّزِينِي ، وَلاَ تُعْلِمَنَّ بِذَلِكَ أَحَدًا ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ فَأَنْكَرَ بَعْضَ شَأْنِهَا ، فَقَالَ :مَا هَذَا ، قَالَتْ :أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُجَهِّزَهُ ، قَالَ :إِلَى أَيْنَ ، قَالَتْ :إِلَى مَكَّةَ ، قَالَ :فَوَاللهِ مَا انْقَضَتِ الْهُدْنَةُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ بَعْدُ ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّهُمْ أَوَّلُ مَنْ غَدَرَ ، ثُمَّ أَمَرَ بِالطَّرِيقِ فَحُبِسَتْ ، ثُمَّ خَرَجَ وَخَرَجَ الْمُسْلِمُونَ مَعَهُ ، فَغُمَّ لأَهْلِ مَكَّةَ لاَ يَأْتِيهِمْ خَبَرٌ ، فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ لِحَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ :أَيْ حَكِيمُ ، وَاللهِ لَقَدْ غَمَّنَا وَاغْتَمَمْنَا ، فَهَلْ لَكَ أَنْ تَرْكَبَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَرٍّ ، لَعَلَّنَا أَنْ نَلْقَى خَبَرًا ، فَقَالَ لَهُ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الْكَعْبِيُّ مِنْ خُزَاعَةَ :وَأَنَا مَعَكُمْ ، قَالاَ :وَأَنْتَ إِنْ شِئْتَ ، قَالَ :فَرَكِبُوا حَتَّى إِذَا دَنَوْا مِنْ ثَنِيَّةِ مَرٍّ أَظْلَمُوا فَأَشْرَفُوا عَلَى الثَّنِيَّةِ ، فَإِذَا النِّيرَانُ قَدْ أَخَذَتِ الْوَادِيَ كُلَّهُ ، قَالَ أَبُو سُفْيَانَ لِحَكِيمٍ :مَا هَذِهِ النِّيرَانُ ، قَالَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ :هَذِهِ نِيرَانُ بَنِي عَمْرٍو ، جَوَّعَتْهَا الْحَرْبُ ، قَالَ أَبُو سُفْيَانَ :لاَوَأَبِيكَ لَبَنُو عَمْرٍو أَذَلُّ وَأَقَلُّ مِنْ هَؤُلاَءِ ، فَتَكَشَّفَ عَنْهُمُ الأَرَاكُ ، فَأَخَذَهُمْ حَرَسُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِنَ الأَنْصَارِ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ عَلَى الْحَرَسِ ، فَجَاؤُوا بِهِمْ إِلَيْهِ ، فَقَالُوا :جِئْنَاكَ بِنَفَرٍ أَخَذْنَاهُمْ مِنْ أَهْلِ

مَكَّةَ، فَقَالَ عُمَرُ وَهُوَ يَضْحَكُ إِلَيْهِمْ: وَاللهِ لَوْ جِئْتُمُونِي بِأَبِي سُفْيَانَ مَا زِدْتُمْ، قَالُوا: قَدْ وَاللهِ أَتَيْنَاكَ بِأَبِي سُفْيَانَ، فَقَالَ: احْبِسُوهُ، فَحَبَسُوهُ حَتَّى أَصْبَحَ، فَغَدَا بِهِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقِيلَ لَهُ: بَايِعْ، فَقَالَ: لَا أَجِدُ إِلَّا ذَاكَ، أَوْ شَرًّا مِنْهُ، فَبَايَعَ، ثُمَّ قِيلَ لِحَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ: بَايِعْ، فَقَالَ: أُبَايِعُكَ، وَلَا أَخِرُّ إِلَّا قَائِمًا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا مِنْ قِبَلِنَا فَلَنْ تَخِرَّ إِلَّا قَائِمًا.

فَلَمَّا وَلَّوْا، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَيْ رَسُولَ اللهِ، إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ يُحِبُّ السَّمَاعَ، يَعْنِي الشَّرَفَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ إِلَّا ابْنَ خَطَلٍ، وَمِقْيَسَ بْنَ صُبَابَةَ اللَّيْثِيَّ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ، وَالْقَيْنَتَيْنِ، فَإِنْ وَجَدْتُمُوهُمْ مُتَعَلِّقِينَ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَاقْتُلُوهُمْ، قَالَ: فَلَمَّا وَلَّوْا، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَوْ أَمَرْتَ بِأَبِي سُفْيَانَ فَحُبِسَ عَلَى الطَّرِيقِ، وَأَذَّنَ فِي النَّاسِ بِالرَّحِيلِ، فَأَدْرَكَهُ الْعَبَّاسُ، فَقَالَ: هَلْ لَكَ إِلَى أَنْ تَجْلِسَ حَتَّى تَنْظُرَ؟ قَالَ: بَلَى، وَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ إِلَّا لِيَرَى ضَعْفَةً فَيَسْأَلَهُمْ، فَمَرَّتْ جُهَيْنَةُ، فَقَالَ: أَيْ عَبَّاسُ، مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قَالَ: هَذِهِ جُهَيْنَةُ، قَالَ: مَا لِي وَلِجُهَيْنَةَ؟ وَاللهِ مَا كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ حَرْبٌ قَطُّ، ثُمَّ مَرَّتْ مُزَيْنَةُ، فَقَالَ: أَيْ عَبَّاسُ، مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قَالَ: هَذِهِ مُزَيْنَةُ، قَالَ: مَا لِي وَلِمُزَيْنَةَ، وَاللهِ مَا كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ حَرْبٌ قَطُّ، ثُمَّ مَرَّتْ سُلَيْمٌ، فَقَالَ: أَيْ عَبَّاسُ، مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قَالَ: هَذِهِ سُلَيْمٌ، قَالَ: ثُمَّ جَعَلَتْ تَمُرُّ طَوَائِفُ الْعَرَبِ، فَمَرَّتْ عَلَيْهِ أَسْلَمُ وَغِفَارٌ فَيَسْأَلُ عَنْهَا فَيُخْبِرُهُ الْعَبَّاسُ.

حَتَّى مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرَيَاتِ النَّاسِ، فِي الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ وَالْأَنْصَارِ، فِي لأمةٍ تَلْتَمِعُ الْبَصَرَ، فَقَالَ: أَيْ عَبَّاسُ، مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قَالَ: هَذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ، فِي الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ وَالْأَنْصَارِ، قَالَ: لَقَدْ أَصْبَحَ ابْنُ أَخِيكَ عَظِيمَ الْمُلْكِ، قَالَ: لَا وَاللهِ، مَا هُوَ بِمُلْكٍ، وَلَكِنَّهَا النُّبُوَّةُ، وَكَانُوا عَشَرَةَ آلَافٍ، أَوِ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا.

قَالَ: وَدَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّايَةَ إِلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، فَدَفَعَهَا سَعْدٌ إِلَى ابْنِهِ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، وَرَكِبَ أَبُو سُفْيَانَ فَسَبَقَ النَّاسَ حَتَّى اطَّلَعَ عَلَيْهِمْ مِنَ الثَّنِيَّةِ، قَالَ لَهُ أَهْلُ مَكَّةَ: مَا وَرَائَكَ؟ قَالَ: وَرَائِي الدَّهْمُ، وَرَائِي مَا لَا قِبَلَ لَكُمْ بِهِ، وَرَائِي مَنْ لَمْ أَرَ مِثْلَهُ، مَنْ دَخَلَ دَارِي فَهُوَ آمِنٌ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَقْتَحِمُونَ دَارَهُ، وَقَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَفَ بِالْحَجُونِ بِأَعْلَى مَكَّةَ، وَبَعَثَ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ فِي الْخَيْلِ فِي أَعْلَى الْوَادِي، وَبَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ فِي الْخَيْلِ فِي أَسْفَلِ الْوَادِي، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكِ لَخَيْرُ أَرْضِ اللهِ وَأَحَبُّ أَرْضِ اللهِ إِلَى اللهِ، وَإِنِّي وَاللهِ لَوْ لَمْ أُخْرَجْ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ، وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي، وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي، وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ،

وَهِيَ سَاعَتِي هَذِهِ ، حَرَامٌ لاَ يُعْضَدُ شَجَرُهَا ، وَلاَ يُحْتَشُّ حَبْلُهَا ، وَلاَ يَلْتَقِطُ ضَالَّتَهَا إلاَّ مُنْشِدٌ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ :شَاهٌ ، وَالنَّاسُ يَقُولُونَ :قَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إلاَّ الإِذْخِرَ ، فَإِنَّهُ لِبُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا وَقُيُونِنَا ، أَوْ لِقُيُونِنَا وَقُبُورِنَا.

فَأَمَّا ابْنُ خَطَلٍ فَوُجِدَ مُتَعَلِّقًا بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقُتِلَ ، وَأَمَّا مِقْيَسُ بْنُ صُبَابَةَ فَوَجَدُوهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَبَادَرَهُ نَفَرٌ مِنْ بَنِي كَعْبٍ لِيَقْتُلُوهُ ، فَقَالَ ابْنُ عَمِّهِ نُمَيْلَةُ :خَلُّوا عَنْهُ ، فَوَاللهِ لاَ يَدْنُو مِنْهُ رَجُلٌ إلاَّ ضَرَبْتُهُ بِسَيْفِي هَذَا حَتَّى يَبْرُدَ ، فَتَأَخَّرُوا عَنْهُ فَحَمَلَ عَلَيْهِ بِسَيْفِهِ فَفَلَقَ بِهِ هَامَتَهُ ، وَكَرِهَ أَنْ يَفْخَرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ.

ثُمَّ طَافَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ ، فَقَالَ :أَيْ عُثْمَان ، أَيْنَ الْمِفْتَاحُ ؟ فَقَالَ :هُوَ عِنْدَ أُمِّي سُلاَفَةَ ابْنَةِ سَعْدٍ ، فَأَرْسَلَ إلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ :لاَ وَاللاَتِ وَالْعُزَّى ، لاَ أَدْفَعُهُ إلَيْهِ أَبَدًا ، قَالَ :إنَّهُ قَدْ جَاءَ أَمْرٌ غَيْرُ الأَمْرِ الَّذِي كُنَّا عَلَيْهِ ، فَإِنَّك إنْ لَمْ تَفْعَلِي قُتِلْتُ أَنَا وَأَخِي ، قَالَ :فَدَفَعَتْهُ إلَيْهِ ، قَالَ :فَأَقْبَلَ بِهِ حَتَّى إذَا كَانَ وِجَاهَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عُثِرَ فَسَقَطَ الْمِفْتَاحُ مِنْهُ ، فَقَامَ إلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْنَى عَلَيْهِ ثَوْبَهُ ، ثُمَّ فَتَحَ لَهُ عُثْمَان ، فَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ ، فَكَبَّرَ فِي زَوَايَاهَا وَأَرْجَائِهَا ، وَحَمِدَ اللَّهَ ، ثُمَّ صَلَّى بَيْنَ الأُسْطُوَانَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ خَرَجَ فَقَامَ بَيْنَ الْبَابَيْنِ ، فَقَالَ عَلِيٌّ :فَتَطَاوَلْت لَهَا وَرَجَوْت أَنْ يَدْفَعَ إلَيْنَا الْمِفْتَاحَ ، فَتَكُونُ فِينَا السِّقَايَةُ وَالْحِجَابَةُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَيْنَ عُثْمَان ؟ هَاكُمْ مَا أَعْطَاكُمَ اللَّهُ ، فَدَفَعَ إلَيْهِ الْمِفْتَاحَ.

ثُمَّ رَقَى بِلاَلٌ عَلَى ظَهْرِ الْكَعْبَةِ فَأَذَّنَ ، فَقَالَ خَالِدُ بْنُ أُسَيْدٍ :مَا هَذَا الصَّوْتُ ؟ قَالُوا :بِلاَلُ بْنُ رَبَاحٍ ، قَالَ : عَبْدُ أَبِي بَكْرٍ الْحَبَشِيُّ؟ قَالُوا:نَعَمْ ، قَالَ :أَيْنَ ؟ قَالُوا :عَلَى ظَهْرِ الْكَعْبَةِ ، قَالَ :عَلَى مَرْقَبَةِ بَنِي أَبِي طَلْحَةَ؟ قَالُوا :نَعَمْ ، قَالَ :مَا يَقُولُ ؟ قَالُوا :يَقُولُ :أَشْهَدُ أَنْ لاَ إلَهَ إلاَّ اللَّهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ، قَالَ : لَقَدْ أَكْرَمَ اللَّهُ أَبَا خَالِدٍ عَنْ أَنْ يَسْمَعَ هَذَا الصَّوْتَ ، يَعْنِي أَبَاهُ ، وَكَانَ مِمَّنْ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ فِي الْمُشْرِكِينَ.

وَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إلَى حُنَيْنٍ ، وَجَمَعَتْ لَهُ هَوَازِنُ بِحُنَيْنٍ ، فَاقْتَتَلُوا ، فَهُزِمَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ اللَّهُ :﴿وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا﴾ ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَابَّتِهِ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ إنَّك إنْ شِئْت لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ ، شَاهَتِ الْوُجُوهُ ، ثُمَّ رَمَاهُمْ بِحَصْبَاءَ كَانَتْ فِي يَدِهِ ، فَوَلَّوْا مُدْبِرِينَ ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّبْيَ وَالأَمْوَالَ ، فَقَالَ لَهُمْ :إنْ شِئْتُمْ فَالْفِدَاءُ ، وَإِنْ شِئْتُمْ فَالسَّبْيُ ، قَالُوا :لَنْ نُؤْثِرَ الْيَوْمَ عَلَى الْحَسَبِ شَيْئًا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إذَا

خَرَجْتُ فَاسْأَلُونِي ، فَإِنِّي سَأُعْطِيكُمَ الَّذِي لِي ، وَلَنْ يَتَعَذَّرَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، فَلَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحُوا إِلَيْهِ ، فَقَالَ :أَمَّا الَّذِي لِي فَقَدْ أَعْطَيْتُكُمُوهُ ، وَقَالَ الْمُسْلِمُونَ مِثْلَ ذَلِكَ إِلاَّ عُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ بَدْرٍ ، فَإِنَّهُ قَالَ :أَمَّا الَّذِي لِي فَإِنِّي لاَ أُعْطِيهِ ، قَالَ :أَنْتَ عَلَى حَقِّكَ مِنْ ذَلِكَ ، قَالَ :فَصَارَتْ لَهُ يَوْمَئِذٍ عَجُوزٌ عَوْرَاءُ.

ثُمَّ حَاصَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الطَّائِفِ قَرِيبًا مِنْ شَهْرٍ ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ :أَيْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، دَعْنِي فَأَدْخُلُ عَلَيْهِمْ ، فَأَدْعُوهُمْ إِلَى اللهِ ، قَالَ :إِنَّهُمْ إِذًا قَاتِلُوك فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ عُرْوَةُ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللهِ ، فَرَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي مَالِكٍ بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَثَلُهُ فِي قَوْمِهِ مَثَلُ صَاحِبِ يَاسِينَ ، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :خُذُوا مَوَاشِيَهُمْ وَضَيِّقُوا عَلَيْهِمْ.

ثُمَّ أَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاجِعًا حَتَّى إِذَا كَانَ بِنَخْلَةٍ ، جَعَلَ النَّاسُ يَسْأَلُونَهُ ، قَالَ أَنَسٌ حَتَّى انْتَزَعُوا رِدَائَهُ عَنْ ظَهْرِهِ ، فَأَبْدَوْا عَنْ مِثْلِ فِلْقَةِ الْقَمَرِ ، فَقَالَ :رُدُّوا عَلَيَّ رِدَائِي ، لاَ أَبَا لَكُمْ أَتَبْخَلُونَنِي ، فَوَاللهِ أَنْ لَوْ كَانَ مَا بَيْنَهُمَا إِبِلاً وَغَنَمًا لأَعْطَيْتُكُمُوهُ ، فَأَعْطَى الْمُؤَلَّفَةَ يَوْمَئِذٍ مِئَةً مِئَةً مِنَ الإِبِلِ، وَأَعْطَى النَّاسَ.

فَقَالَتِ الأَنْصَارُ عِنْدَ ذَلِكَ ، فَدَعَاهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا ؟ أَلَمْ أَجِدْكُمْ ضُلاَّلاً فَهَدَاكُمَ اللَّهُ بِي ؟ قَالُوا :بَلَى ، قَالَ :أَوَلَمْ أَجِدْكُمْ عَالَةً فَأَغْنَاكُمُ اللَّهُ بِي ؟ قَالُوا :بَلَى ، قَالَ أَلَمْ أَجِدْكُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ اللَّهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ بِي ؟ قَالُوا :بَلَى ، قَالَ :أَمَا إِنَّكُمْ لَوْ شِئْتُمْ قُلْتُمْ :قَدْ جِئْتَنَا مَخْذُولاً فَنَصَرْنَاك ، قَالُوا :اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ ، قَالَ :لَوْ شِئْتُمْ قُلْتُمْ :جِئْتَنَا طَرِيدًا فَآوَيْنَاك ، قَالُوا :اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ ، وَلَوْ شِئْتُمْ لَقُلْتُمْ : جِئْتَنَا عَائِلاً فَآسَيْنَاك ، قَالُوا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ ، قَالَ :أَفَلاَ تَرْضَوْنَ أَنْ يَنْقَلِبَ النَّاسُ بِالشَّاءِ وَالْبَعِيرِ ، وَتَنْقَلِبُونَ بِرَسُولِ اللهِ إِلَى دِيَارِكُمْ ؟ قَالُوا :بَلَى ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ دِثَارٌ ، وَالأَنْصَارُ شِعَارٌ.

وَجَعَلَ عَلَى الْمَقَاسِمِ عَبَّادَ بْنَ وَقْشٍ أَخَا بَنِي عَبْدِ الأَشْهَلِ ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَسْلَمَ عَارِيًا لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ ، فَقَالَ :اُكْسُنِي مِنْ هَذِهِ الْبُرُودِ بُرْدَةً ، قَالَ :إِنَّمَا هِيَ مَقَاسِمُ الْمُسْلِمِينَ ، وَلاَ يَحِلُّ لِي أَنْ أُعْطِيَك مِنْهَا شَيْئًا، فَقَالَ قَوْمُهُ :اُكْسُهُ مِنْهَا بُرْدَةً ، فَإِنْ تَكَلَّمَ فِيهَا أَحَدٌ ، فَهِيَ مِنْ قِسْمِنَا وَأُعْطِيَّاتِنَا ، فَأَعْطَاهُ بُرْدَةً ، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :مَا كُنْتُ أَخْشَى هَذَا عَلَيْهِ ، مَا كُنْتُ أَخْشَاكُمْ عَلَيْهِ ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا أَعْطَيْتُهُ إِيَّاهَا ، حَتَّى قَالَ قَوْمُهُ :إِنْ تَكَلَّمَ فِيهَا أَحَدٌ فَهِيَ مِنْ قِسْمِنَا وَأُعْطِيَّاتِنَا ، فَقَالَ

جَزَاكُمَ اللّٰهُ خَيْرًا ، جَزَاكُمَ اللّٰهُ خَيْرًا. (ترمذی ۳۹۲۵۔ ابن حبان ۳۷۰۸)

(۳۸۰۵۵) حضرت ابو سلمہ اور یحییٰ بن عبد الرحمان بن حاطب دونوں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور مشرکین (مکہ) کے درمیان جنگ بندی کا وقفہ تھا۔ اور بنو کعب بنو بکر کے درمیان مکہ میں لڑائی ہوگئی۔ بنی کعب کی طرف سے ایک فریادی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا۔ ع

① اے خدا! میں محمد کو اپنے اور اس کے آباء کی پرانی قسم دیتا ہوں۔

② کہ تم مدد کرو۔ اللہ تمہیں ہدایت دے۔ سخت مدد اور اللہ کے بندوں کو بلاؤ وہ مدد کے لئے آئیں گے۔

۲۔ پس ایک بادل گزرا اور وہ کڑکا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ یہ بادل بنو کعب کی مدد کے لئے کھڑک رہا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میرا سامان تیار کرو۔ اور کسی کو یہ بات نہ بتانا۔ پس (اسی دوران) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے امی عائشہ رضی اللہ عنہا کی حالت کو متغیر پایا تو انہوں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں آپ ﷺ کا سامان تیار کروں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ کہاں کے لئے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا۔ مکہ کے لئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ بخدا! ابھی تک ہمارے اور ان کے درمیان جنگ بندی کا وقفہ ختم تو نہیں ہوا۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کے سامنے یہ بات ذکر کی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ان لوگوں نے پہلے غدر کیا ہے۔

۳۔ پھر آپ ﷺ نے راستہ بند کرنے کا حکم دیا پھر آپ ﷺ اور دیگر مسلمان نکل پڑے اور اہل مکہ کو یوں گھیر لیا کہ ان کو کوئی خبر نہ مل سکی۔ ابو سفیان نے حکیم بن حزام سے کہا۔ اے حکیم! بخدا! ہم لوگوں کو گھیر لیا گیا ہے اور ہم ڈھک چکے ہیں۔ کیا تم اس کام کے لئے تیار ہو۔ کہ ہم یہاں سے مر الظہر ان تک سوار ہو کر (حالات) دیکھیں۔ شاید ہمیں کوئی خبر مل جائے۔ قبیلہ خزاعہ کے بدیل بن ورقاء کعبی نے کہا۔ میں بھی تمہارے ساتھ چلوں۔ ابو سفیان اور حکیم نے کہا۔ اگر تم چاہو تو چل پڑو۔ راوی کہتے ہیں۔ پس یہ لوگ سوار ہو کر جب مر الظہر ان کی پہاڑی کے قریب پہنچے۔ اور گاٹی پر چڑھ گئے۔

۴۔ پس جب یہ پیلو کے درخت سے آگے گزرے تو انہیں رسول اللہ ﷺ کے پہرہ داروں نے...... انصاری صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے پکڑ لیا۔ اس رات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پہرہ داروں پر ذمہ دار تھے۔ پہرہ دار صحابہ رضی اللہ عنہم ان کو...... ابو سفیان وغیرہ کو لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے۔ اور آکر کہنے لگے۔ ہم آپ کے پاس اہل مکہ میں سے چند لوگ پکڑ کر لائے ہیں۔ حضرت عمر...... انہیں دیکھ کر ہنسنے لگے اور...... فرمایا: خدا کی قسم! اگر تم میرے پاس ابو سفیان کو لے آتے تو بھی کچھ زیادہ نہ ہوتا۔ پہرہ دار صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: خدا کی قسم! ہم آپ کے پاس ابو سفیان ہی کو لائے ہیں۔ (اس پر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو بند کر لو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے ابو سفیان کو بند کر لیا۔ یہاں تک کہ صبح ہوگئی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابو سفیان کو لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ابو سفیان سے کہا گیا۔ بیعت (اسلام) کر لو۔ ابو سفیان نے کہا...... میں اس وقت یہی صورت یا اس سے بھی بدتر

صورت ہی موجود پاتا ہوں۔ پھر اس نے (آپ ﷺ سے) بیعت کر لی۔ پھر حکیم بن حزام سے کہا گیا۔ تم (بھی) بیعت کر لو۔ اس نے کہا: میں آپ سے بیعت کرتا ہوں۔ لیکن میں کھڑا ہی رہوں گا۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ہماری طرف سے بھی کھڑے رہنے کو قبول کرو۔

۵۔ پس جب یہ لوگ واپس ہوئے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! ابوسفیان ایک ایسا آدمی ہے جو شہرت کو پسند کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے وہ مامون ہے سوائے ابن خطل مقیس بن صبابہ اللیثی، عبد اللہ بن سعد بن سرح اور دو باندیاں۔ اگر تم ان (مستثنیٰ) لوگوں کو کعبہ کے غلافوں میں بھی چمٹا ہوا پا۔ تو بھی ان کو قتل کر ڈالو۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر جب یہ لوگ واپس ہوئے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ اگر آپ ابوسفیان کے بارے میں حکم دیں کہ اس کو راستہ میں روک دیا جائے اور پھر آپ لوگوں کو کوچ کرنے کا حکم دیں۔ پس حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان کو راستہ میں پالیا (اور روک دیا) حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان سے کہا۔ کیا تم بیٹھو گے تاکہ کچھ نظارہ کرو؟ ابوسفیان نے کہا: کیوں نہیں! اور یہ (راستہ میں روکنا اور نظارہ دکھانا) سب کچھ صرف اس لئے تھا کہ ابوسفیان ان کی کثرت کو دیکھے اور ان کے بارے میں پوچھے۔

۶۔ اسی دوران قبیلہ جہینہ کے لوگ گزرے تو ابوسفیان نے پوچھا: اے عباس! یہ کون ہیں؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ یہ جہینہ کے لوگ ہیں۔ ابوسفیان نے کہا۔ مجھے اجہینہ والوں سے کیا مطلب؟ خدا کی قسم! میری اور ان کی کبھی جنگ نہیں ہوئی۔ پھر قبیلہ مزینہ کے لوگ گزرے تو ابوسفیان نے پوچھا۔ اے عباس! یہ کون ہیں؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا۔ یہ قبیلہ مزینہ کے لوگ ہیں۔ ابوسفیان نے کہا۔ مجھے مزینہ سے کیا مطلب؟ خدا کی قسم! مزینہ اور میرے درمیان کبھی جنگ نہیں ہوئی۔ پھر قبیلہ سُلیم کے لوگ گزرے تو ابوسفیان نے کہا۔ اے عباس! یہ کون ہیں؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا۔ یہ قبیلہ سُلیم کے لوگ ہیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر (اس طرح) عرب کے گروہ گزرتے رہے اس دوران قبیلہ اسلم اور غفار بھی گزرے۔ ابوسفیان نے ان کے بارے میں پوچھا۔ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ اس کو بتاتے رہے۔

۷۔ یہاں تک کہ تمام لوگوں کے آخر میں نبی کریم ﷺ مہاجرین اولین اور انصار کے ہمراہ لڑائی کے سامان کے ساتھ گزرے جو آنکھوں کو چندھیا رہا تھا۔ ابوسفیان نے کہا۔ اے عباس، یہ کون ہیں؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اللہ کے رسول ﷺ اور ان کے صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں جو مہاجرین اولین اور انصار کے ہمراہ ہیں۔ ابوسفیان کہنے لگا۔ میرا بھتیجا تو بڑی بادشاہی والا ہو گیا ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا۔ نہیں! بخدا! یہ بادشاہی نہیں ہے بلکہ یہ نبوت ہے۔ یہ لوگ دس ہزار یا بارہ ہزار کی تعداد میں تھے۔

۸۔ راوی کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے جھنڈا حضرت سعد بن عبادہ کو دیا اور پھر انہوں نے اپنے بیٹے قیس بن سعد کو دے دیا۔ اور ابوسفیان سوار ہو کر لوگوں سے آگے نکل گیا یہاں تک کہ اس نے پہاڑی سے اہل مکہ کو دیکھا۔ اہل مکہ نے اس سے پوچھا تیرے پیچھے کیسا لشکر ہے؟ اس نے جواب دیا۔ میرے پیچھے بہت بڑی تعداد ہے۔ میرے پیچھے وہ لشکر ہے جس کی تمہیں طاقت نہیں

میرے، پیچھے ایسا لشکر ہے کہ جس کی مثال میں نے نہیں دیکھی۔ جو شخص میرے گھر میں داخل ہو جائے گا۔ وہ امن پا جائے گا۔ پس لوگوں نے حضرت ابوسفیان کے گھر میں زبردستی گھسنا شروع کر دیا۔

۹۔ پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ مکہ کے بالائی حصہ میں مقام حجون پر ٹھہر گئے اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو گھڑ سواروں کے امیر کے طور پر وادی کے بالائی حصہ سے بھیجا۔ اور حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو گھڑ سواروں پر مقرر فرما کر وادی کے نچلے حصہ میں بھیجا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''تحقیق تو (مکہ) خدا کی زمین کا بہترین حصہ ہے اور خدا تعالیٰ کی زمین میں سے خدا تعالیٰ کو محبوب ترین حصہ ہے۔ بخدا! اگر مجھے تجھ سے نکالا جاتا تو میں ہرگز نہ نکلتا۔ اور (فرمایا) یہ قطعہ زمین مجھ سے پہلے کسی کے لئے بھی حلال نہیں کیا گیا تھا اور نہ ہی میرے بعد اور کسی کے لئے حلال کیا جائے گا۔ میرے لئے یہ دن کی ایک گھڑی کے لئے حلال کیا گیا ہے۔ اور یہ موجودہ گھڑی ہے۔ یہ مکہ حرام ہے اس کے درخت کو نہیں کاٹا جائے گا اور اس کے حُبل (لوبیان کے مشابہ پھل) کو نہیں کاٹا جائے گا اور اس کی گمشدہ چیز کو کوئی بھی نہیں اٹھائے گا الا یہ کہ وہ اس کا اعلان کرنے کے لئے اٹھائے۔'' آپ ﷺ سے ایک آدمی نے ..... جس کو شاہ کہا جاتا تھا ... کہا: بعض لوگوں نے کہا ہے کہ آپ ﷺ سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! اذخر کو مستثنیٰ کر دیجئے۔ کیونکہ وہ تو ہمارے گھروں، قبروں اور لوہاروں کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ یا فرمایا: ہمارے لوہاروں اور قبروں کے استعمال میں آتی ہے۔

۱۰۔ پھر ابن خطل کو کعبہ کے پردوں کے ساتھ چمٹا ہوا پایا گیا تو اس کو قتل کر دیا گیا اور مقیس بن صبابہ کو صحابہ رضی اللہ عنہم نے صفا اور مروہ کے درمیان پایا تو بنو کعب کی ایک جماعت اس کی طرف لپکی تا کہ اس کو قتل کر دے۔ لیکن اس کے چچازاد نمیلہ نے کہا۔ اس کو تم چھوڑ دو۔ خدا کی قسم کوئی آدمی اس کے قریب نہیں آئے گا مگر یہ کہ میں اس کو اپنی اس تلوار کے ذریعہ مار کر ٹھنڈا کر دوں گا۔ لوگ اس سے پیچھے ہٹ گئے اس کے بعد اس نے اپنی تلوار سے اس (مقیس) پر حملہ کیا اور تلوار سے اس کی کھوپڑی کو پھاڑ ڈالا۔ اور اس کو یہ بات ناپسند تھی کہ کوئی (دوسرا) مسلمان آدمی اس کے قتل پر فخر کرے۔

۱۱۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کا طواف کیا پھر عثمان بن طلحہ آئے تو آپ ﷺ نے (ان سے) کہا۔ اے عثمان! چابی کہاں ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ وہ تو میری والدہ کے پاس ہے یعنی سلافہ بنت سعد کے پاس۔ نبی کریم ﷺ اس عورت کی طرف عثمان کو بھیجا تو اس نے جواب میں کہا۔ نہ ''لات اور عُزیٰ کی قسم! میں یہ چابی نبی کریم ﷺ کے حوالہ نہیں کروں گی۔ عثمان نے کہا۔ (امی) اب ہماری حالت پہلے والی نہیں رہی۔ اگر تم چابی حوالہ نہ کرو گی تو میں اور میرا بھائی قتل ہو جائیں گے۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر اس نے چابی بیٹے کے حوالہ کر دی۔ راوی کہتے ہیں: وہ یہ چابی لے کر آپ ﷺ کی طرف آئے یہاں تک کہ جب وہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے پہنچے اور ان سے چابی گر گئی آپ ﷺ اس کی طرف کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے اس پر اپنا کپڑا ڈال دیا پھر عثمان نے آپ ﷺ کو بیت اللہ کا دروازہ کھول کر دیا اور آپ ﷺ بیت اللہ کے اندر تشریف لے گئے اور آپ ﷺ نے بیت اللہ کے کونوں اور کناروں میں اللہ کی بڑائی اور تعریف بیان کی پھر آپ ﷺ نے دو ستونوں کے درمیان دو رکعات نماز ادا

فرمائی۔ پھر آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور چوکھٹوں کے درمیان کھڑے ہو گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں چابی کو بلند ہو کر دیکھنے لگا اور مجھے اس (کے حاصل ہونے) کی امید ہوئی کہ آپ ﷺ یہ چابی ہمیں حوالہ فرمائیں گے پس ہمارے ہاں بیت اللہ کا سقایہ اور چوکیداری جمع ہو جائے گی لیکن رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ عثمان کہاں ہیں؟ یہ لو جو تمہیں خدا نے دیا ہے۔ (یہ کہہ کر) آپ ﷺ نے چابی ان کے حوالہ کر دی۔

۱۲۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیت اللہ کی چھت پر چڑھے اور آپ رضی اللہ عنہ نے اذان دی۔ تو خالد بن اُسید نے پوچھا۔ یہ کون سی آواز ہے؟ لوگوں نے کہا۔ بلال بن رباح (کی آواز ہے)۔ خالد کہنے لگا ابو بکر کا حبشی غلام؟ لوگوں نے کہا: ہاں! کہنے لگا۔ کہاں ہے وہ؟ لوگوں نے کہا۔ بیت اللہ کی چھت پر۔ خالد نے پوچھا: بنو ابی طلحہ کے مقام عزت پر؟ لوگوں نے جواب دیا: ہاں! خالد نے پوچھا: بلال کیا کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ وہ کہہ رہا ہے۔ اشهد ان لا اله الا الله. اور اشهد ان محمدًا رسول الله. خالد کہنے لگا۔ اللہ تعالیٰ نے ابو خالد کو اس آواز کے سننے سے محفوظ رکھ کر عزت دی۔ ابو خالد سے اس کا اپنا باپ مراد تھا اور یہ جنگ بدر میں مشرکین کے ہمراہ قتل کیا گیا تھا۔

۱۳۔ پھر رسول اللہ ﷺ حنین کی طرف نکل پڑے۔ حنین میں آپ ﷺ (سے مقابلہ) کے لئے قبیلہ ہوازن اکٹھا ہوا۔ اور انہوں نے لڑائی لڑی (عارضی طور پر) رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کو شکست ہوئی۔ ارشاد خداوندی ہے۔ (ترجمہ) ''اور حنین کے دن جب تمہاری تعداد کی کثرت نے تمہیں مگن کر دیا تھا مگر وہ کثرت تعداد تمہارے کچھ کام نہ آئی'' پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اور اہل ایمان پر سکینہ نازل فرمائی۔ نبی کریم ﷺ اپنی سواری سے نیچے تشریف لائے اور یہ دُعا مانگی۔ اے اللہ! اگر آپ چاہتے ہیں، آج کے بعد آپ کی عبادت نہ کی جائے۔ چہروں کو بدصورت فرما۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فریق مخالف کی طرف وہ کنکریاں پھینک دیں جو آپ ﷺ کے ہاتھ میں تھیں۔ جس پر وہ لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے۔ تو جناب نبی کریم ﷺ نے قیدیوں اور اموال پر قبضہ فرما لیا۔ اور پھر آپ ﷺ نے ان سے کہا۔ اگر تم چاہو تو فدیہ دے دو اور اگر چاہو تو قید ہو جاؤ۔ اُن لوگوں نے کہا۔ آج کے دن ہم اپنے حسب پر کسی بات کو پسند نہیں کرتے۔ (اس پر) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب میں نکلوں تو تم مجھ سے سوال کرنا میں تمہیں اپنا حصہ دے دوں گا اور مسلمانوں میں سے بھی کوئی میری بات کو نہیں روکے گا پھر جب رسول اللہ ﷺ (باہر) نکلے تو وہ لوگ آپ ﷺ کی طرف لپکے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو میرا حصہ ہے وہ تو میں نے تمہیں دے دیا۔ اور دیگر مسلمانوں نے بھی یہی بات اُن لوگوں سے کہی سوائے عیینہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر کے۔ انہوں نے کہا۔ جو میرا حصہ ہے میں تو وہ نہیں دوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں اس میں سے تمہارا حق ملے گا۔ راوی کہتے ہیں: پس اس دن انہیں ایک بھینگی بوڑھی حصہ میں ملی۔

۱۴۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے طائف والوں کا تقریباً ایک مہینہ تک محاصرہ فرمایا۔ پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! آپ مجھے اجازت دیں میں ان کے پاس جاتا ہوں اور انہیں اللہ کی طرف دعوت دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ تب تو وہ لوگ تمہیں قتل کر دیں گے پھر حضرت عروہ رضی اللہ عنہ ان اہل طائف کے پاس گئے اور انہیں اللہ کی طرف دعوت دی تو بنو مالک

سے ایک آدمی نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کو تیر مار کر قتل کر ڈالا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عروہ کی مثال اپنی قوم میں ایسی ہے
ما کہ یاسین کا ساتھی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کے جانوروں پر قبضہ کرلو اور ان پر تنگی کر دو۔

۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپسی کے لئے چل پڑے یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نخلہ مقام کے پاس پہنچے تو لوگوں نے
صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرنا شروع کر دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر مبارک
، کے کندھے سے اتار ڈالی اور انہوں نے (گویا) چاند کا ٹکڑا ظاہر کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ "مجھے میری چادر واپس
دو۔ کیا تم لوگ مجھ پر کنجوسی کا الزام لگاتے ہوتے ہو۔ بخدا اگر میرے پاس اونٹ اور بکریاں ہوتی تو میں تمہیں دے دیتا" پھر
پ صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤلفۃ القلوب کو اس دن سو سو اونٹ دیئے اور دیگر لوگوں کو بھی عطا فرمایا۔

اس پر انصار نے بھی کچھ کہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلایا اور فرمایا۔ کیا تم نے یہ یہ بات کہی ہے؟ کیا میں نے تمہیں گمراہ
ں پایا تھا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے تمہیں میرے ذریعہ سے ہدایت دی؟ انصار نے جواباً کہا۔ کیوں نہیں! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ کیا
ں نے تمہیں تنگ دست نہیں پایا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے تمہیں میرے ذریعہ سے مالدار کر دیا۔ انصار نے جواباً کہا۔ کیوں نہیں! پھر
پ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ کیا میں نے تمہیں باہم دشمن نہیں پایا تھا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں میرے ذریعے محبت ڈالی؟
ار نے جواباً کہا: کیوں نہیں!۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں اگر تم چاہو تو تم بھی یوں کہو کہ آپ بھی تو ہمارے پاس بے یار و مددگار
ئے تھے اور پھر ہم نے آپ کی نصرت کی۔ انصار نے کہا۔ (نہیں) اللہ اور اس کے رسول کا احسان زیادہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
۔ اگر تم چاہو تو تم بھی یوں کہہ سکتے ہو کہ آپ ہمارے پاس نکالے ہوئے آئے تھے تو ہم نے آپ کو ٹھکانہ دیا تھا۔ انصار نے جواباً
۔ (نہیں) اللہ اور اس کے رسول کا احسان زیادہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو کہہ سکتے ہو کہ آپ بھی ہمارے پاس
دست آئے تھے پھر ہم نے آپ کے ساتھ غمخواری کی تھی انصار نے جواباً کہا۔ اللہ اور اس کے رسول کا احسان زیادہ ہے۔ پھر
پ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ تو بکریاں اور اونٹ لے جائیں اور تم اپنے گھروں میں رسول خدا
لے کر پلٹو؟ انصار نے عرض کیا۔ کیوں نہیں! اس پر جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دیگر لوگ تو اُوپر والا کپڑا ہیں اور انصار
کے ساتھ کا کپڑا ہیں۔

۔ (راوی کہتے ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عبد الاشہل کے حلیف عباد بن وقش کو تقسیم شدہ چیزوں پر مقرر فرمایا۔ تو (ان کے
ں) قبیلہ اسلم کا ایک ننگا آدمی آیا جس پر کوئی کپڑا نہیں تھا۔ اس نے آ کر کہا۔ مجھے ان چادروں میں سے ایک چادر پہنا دو۔ عباد
ے جواباً کہا۔ یہ تو مسلمانوں کے تقسیم شدہ حصے ہیں۔ اور میرے لئے یہ بات حلال نہیں ہے کہ میں ان میں سے تجھے کچھ دوں۔ (یہ
ں کر) اسلم قبیلہ کے دیگر (مسلمان) لوگوں نے کہا۔ ان میں سے اس کو ایک چادر دے دو۔ پھر اگر کسی نے اس کے بارے میں
ت کی تو یہ ہماری تقسیم اور حصہ میں سے ہوگی۔ عباد نے اس سائل کو ایک چادر دے دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچ گئی تو
پ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے تمہارے بارے میں اس بات کا خدشہ نہیں تھا۔ عباد نے جواب دیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے یہ

چادر اس کو نہیں دی یہاں تک کہ اس کی قوم نے کہا کہ اگر کسی نے اس کے بارے میں بات کی تو وہ ہماری تقسیم اور حصوں میں سے کر لی جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں بہتر بدلہ دے، اللہ تعالیٰ تمہیں بہتر بدلہ دے۔

(٣٨٠٥٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي السَّوَادِءِ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاوَلَ عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ الْمِفْتَاحَ مِنْ وَرَاءِ الثَّوْبِ. (عبدالرزاق ۹۰۷۳)

(۳۸۰۵۶) حضرت ابن سابط سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عثمان بن طلحہ کو کپڑے کے پیچھے سے (کعبہ کی) چا عطا کی)۔

(٣٨٠٥٧) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :لَمَّا وَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ مَكَّةَ ، وَكَانَتْ خُزَاعَةُ حُلَفَاءَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِ الْجَاهِلِيَّةِ ، وَكَانَتْ بَنُو بَكْرٍ حُلَفَاءَ قُرَيْشٍ ، فَدَخَلَتْ خُزَاعَةُ فِي صُلْحِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّ وَدَخَلَتْ بَنُو بَكْرٍ فِي صُلْحِ قُرَيْشٍ ، فَكَانَ بَيْنَ خُزَاعَةَ وَبَيْنَ بَنِي بَكْرٍ قِتَالٌ ، فَأَمَدَّتْهُمْ قُرَيْشٌ بِسِلا وَطَعَامٍ ، وَظَلَّلُوا عَلَيْهِمْ ، فَظَهَرَتْ بَنُو بَكْرٍ عَلَى خُزَاعَةَ ، وَقَتَلُوا فِيهِمْ ، فَخَافَتْ قُرَيْشٌ أَنْ يَكُونُوا نَقَضُوا ، فَقَالُوا لأَبِي سُفْيَانَ :اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ فَأَجِزِ الْحِلْفَ وَأَصْلِحْ بَيْنَ النَّاسِ.

فَانْطَلَقَ أَبُو سُفْيَانَ حَتَّى قَدِمَ الْمَدِينَةَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :قَدْ جَائَكُمْ أَبُو سُفْيَا وَسَيَرْجِعُ رَاضِيًا بِغَيْرِ حَاجَتِهِ ، فَأَتَى أَبَا بَكْرٍ ، فَقَالَ :يَا أَبَا بَكْرٍ ، أَجِزِ الْحِلْفَ وَأَصْلِحْ بَيْنَ النَّاسِ ، أَوَ قَا بَيْنَ قَوْمِكَ ، قَالَ :لَيْسَ الأَمْرُ إِلَيَّ ، الأَمْرُ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ ، قَالَ :وَقَدْ قَالَ لَهُ فِيمَا قَالَ :لَيْسَ مِنْ ظَلَّلُوا عَلَى قَوْمٍ وَأَمَدُّوهُمْ بِسِلاَحٍ وَطَعَامٍ ، أَنْ يَكُونُوا نَقَضُوا ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :الأَمْرُ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ ثُمَّ أَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، فَقَالَ لَهُ نَحْوًا مِمَّا قَالَ لأَبِي بَكْرٍ ، قَالَ :فَقَالَ لَهُ عُمَرُ :أَنَقَضْتُمْ ؟ فَمَا كَانَ مِ جَدِيدًا فَأَبْلاَهُ اللَّهُ ، وَمَا كَانَ مِنْهُ شَدِيدًا ، أَوْ مَتِينًا فَقَطَعَهُ اللَّهُ ، فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ :مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ شَا عَشِيرَةٍ ، ثُمَّ أَتَى فَاطِمَةَ ، فَقَالَ :يَا فَاطِمَةُ ، هَلْ لَكِ فِي أَمْرٍ تَسُودِينَ فِيهِ نِسَاءَ قَوْمِكِ ، ثُمَّ ذَكَرَ لَهَا نَحْ مِمَّا ذَكَرَ لأَبِي بَكْرٍ ، فَقَالَتْ :لَيْسَ الأَمْرُ إِلَيَّ ، الأَمْرُ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ ، ثُمَّ أَتَى عَلِيًّا ، فَقَالَ لَهُ نَحْوًا مِ قَالَ لأَبِي بَكْرٍ ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ :مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ رَجُلاً أَضَلَّ ، أَنْتَ سَيِّدُ النَّاسِ ، فَأَجِزِ الْحِلْفَ وَأَصْلِحْ بَ النَّاسِ ، قَالَ :فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الأُخْرَى ، وَقَالَ :قَدْ أَجَرْتُ النَّاسَ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ.

ثُمَّ ذَهَبَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى مَكَّةَ فَأَخْبَرَهُمْ بِمَا صَنَعَ ، فَقَالُوا :وَاللهِ مَا رَأَيْنَا كَالْيَوْمِ وَافِدَ قَوْمٍ ، وَاللهِ مَا أَتَيْ بِحَرْبٍ فَنَحْذَرَ ، وَلاَ أَتَيْتَنَا بِصُلْحٍ فَنَأْمَنَ ، ارْجِعْ.

قَالَ:وَقَدِمَ وَافِدُ خُزَاعَةَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا صَنَعَ الْقَوْمُ ، وَدَعَا إِلَى النُّصْر

وَأَنْشَدَهُ فِي ذَلِكَ شِعْرًا :

لَاهُمَّ إِنِّي نَاشِدٌ مُحَمَّدًا حِلْفَ أَبِينَا وَأَبِيهِ الْأَتْلَدَا
وَوَالِدًا كُنْتَ وَكُنَّا وَلَدًا إِنَّ قُرَيْشًا أَخْلَفُوكَ الْمَوْعِدَا
وَنَقَضُوا مِيثَاقَكَ الْمُؤَكَّدَا وَجَعَلُوا لِي بِكَدَاءٍ رُصَّدَا
وَزَعَمْتُ أَنْ لَسْتُ أَدْعُو أَحَدًا فَهُمْ أَذَلُّ وَأَقَلُّ عَدَدَا
وَهُمْ أَتَوْنَا بِالْوَتِيرِ هُجَّدًا نَتْلُو الْقُرْآنَ رُكَّعًا وَسُجَّدًا
ثُمَّتَ أَسْلَمْنَا وَلَمْ نَنْزِعْ يَدًا فَانْصُرْ رَسُولَ اللهِ نَصْرًا أَعْتَدَا
وَابْعَثْ جُنُودَ اللهِ تَأْتِي مَدَدًا فِي فَيْلَقٍ كَالْبَحْرِ يَأْتِي مُزْبِدَا
فِيهِمْ رَسُولُ اللهِ قَدْ تَجَرَّدَا إِنْ سِيمَ خَسْفًا وَجْهُهُ تَرَبَّدَا

قَالَ حَمَّادٌ :هَذَا الشِّعْرُ بَعْضُهُ عَنْ أَيُّوبَ ، وَبَعْضُهُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَازِمٍ ، وَأَكْثَرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى حَدِيثِ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ.

قَالَ :قَالَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ :

أَتَانِي وَلَمْ أَشْهَدْ بِبَطْحَاءِ مَكَّةَ رِجَالُ بَنِي كَعْبٍ تُحَزُّ رِقَابُهَا
وَصَفْوَانُ عُودٌ حُزَّ مِنْ وَدَقِ اسْتِهِ فَذَاكَ أَوَانُ الْحَرْبِ شُدَّ عِصَابُهَا
فَلَا تَجْزَعَنْ يَاابْنَ أُمِّ مُجَالِدٍ فَقَدْ صَرَّحَتْ صِرْفًا وأَعصل نَابهَا
فَيَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ يَنَالَنَّ مَرَّةً سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو حَرْبُهَا وَعِقَابُهَا

قَالَ :فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّحِيلِ ، فَارْتَحَلُوا ، فَسَارُوا حَتَّى نَزَلُوا مَرًّا ، قَالَ :وَجَاءَ أَبُو سُفْيَانَ حَتَّى نَزَلَ مَرًّا لَيْلًا ، قَالَ :فَرَأَى الْعَسْكَرَ وَالنِّيرَانَ ، فَقَالَ :مَنْ هَؤُلَاءِ ؟ فَقِيلَ :هَذِهِ تَمِيمٌ ، مَحَلَتْ بِلَادَهَا فَانْتَجَعَتْ بِلَادَكُمْ ، قَالَ :وَاللهِ ، لَهَؤُلَاءِ أَكْثَرُ مِنْ أَهْلِ مِنًى ، أَوْ قَالَ :مِثْلُ أَهْلِ مِنًى ، فَلَمَّا عَلِمَ أَنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :دُلُّونِي عَلَى الْعَبَّاسِ ، فَأَتَى الْعَبَّاسَ فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ ، وَذَهَبَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ لَهُ ، فَقَالَ لَهُ :يَا أَبَا سُفْيَانَ ، أَسْلِمْ تَسْلَمْ ، فَقَالَ :كَيْفَ أَصْنَعُ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى ؟.

قَالَ أَيُّوبُ :فَحَدَّثَنِي أَبُو الْخَلِيلِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :قَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، وَهُوَ خَارِجٌ مِنَ الْقُبَّةِ فِي عُنُقِهِ السَّيْفُ :إِخْرَ عَلَيْهَا ، أَمَا وَاللهِ أَنْ لَوْ كُنْتَ خَارِجًا مِنَ الْقُبَّةِ مَا قُلْتَهَا أَبَدًا.

قَالَ :قَالَ أَبُو سُفْيَانَ :مَنْ هَذَا ؟ قَالُوا :عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.

ثُمَّ رَجَعَ إِلَى حَدِيثِ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ.

فَأَسْلَمَ أَبُو سُفْيَانَ ، وَذَهَبَ بِهِ الْعَبَّاسُ إِلَى مَنْزِلِهِ ، فَلَمَّا أَصْبَحُوا ثَارَ النَّاسُ لِطُهُورِهِمْ ، قَالَ : فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ : يَا أَبَا الْفَضْلِ ، مَا لِلنَّاسِ ؟ أُمِرُوا بِشَيْءٍ ؟ قَالَ : لاَ ، وَلَكِنَّهُمْ قَامُوا إِلَى الصَّلاَةِ ، قَالَ : فَأَمَرَهُ الْعَبَّاسُ فَتَوَضَّأَ ، ثُمَّ ذَهَبَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلاَةَ كَبَّرَ ، فَكَبَّرَ النَّاسُ ، ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعُوا ، ثُمَّ رَفَعَ فَرَفَعُوا ، فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ : مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ طَاعَةَ قَوْمٍ جَمَعَهُمْ مِنْ هَاهُنَا وَهَاهُنَا ، وَلاَ فَارِسَ الأَكَارِمَ ، وَلاَ الرُّومَ ذَاتَ الْقُرُونِ ، بِأَطْوَعَ مِنْهُمْ لَهُ.

قَالَ حَمَّادٌ : وَزَعَمَ يَزِيدُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ قَالَ : يَا أَبَا الْفَضْلِ ، أَصْبَحَ ابْنُ أَخِيكَ وَاللهِ عَظِيمَ الْمُلْكِ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ : إِنَّهُ لَيْسَ بِمُلْكٍ وَلَكِنَّهَا النُّبُوَّةُ ، قَالَ : أَوْ ذَاكَ ، أَوْ ذَاكَ.

ثُمَّ رَجَعَ إِلَى حَدِيثِ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ.

قَالَ : قَالَ أَبُو سُفْيَانَ : وَاصَبَاحَ قُرَيْشٍ ، قَالَ : فَقَالَ الْعَبَّاسُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، لَوْ أَذِنْتَ لِي فَأَتَيْتُهُمْ ، فَدَعَوْتُهُمْ ، فَأَمَّنْتُهُمْ ، وَجَعَلْتَ لأَبِي سُفْيَانَ شَيْئًا يُذْكَرُ بِهِ ، فَانْطَلَقَ الْعَبَّاسُ ، فَرَكِبَ بَغْلَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْبَاءَ وَانْطَلَقَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : رُدُّوا عَلَيَّ أَبِي ، رُدُّوا عَلَيَّ أَبِي ، فَإِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ ، إِنِّي أَخَافُ أَنْ تَفْعَلَ بِهِ قُرَيْشٌ مَا فَعَلَتْ ثَقِيفٌ بِعُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ ، دَعَاهُمْ إِلَى اللهِ فَقَتَلُوهُ ، أَمَا وَاللهِ لَئِنْ رَكِبُوهَا مِنْهُ لأُضْرِمَنَّهَا عَلَيْهِمْ نَارًا.

فَانْطَلَقَ الْعَبَّاسُ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ ، فَقَالَ : يَا أَهْلَ مَكَّةَ ، أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا ، قَدَ اسْتُبْطِنْتُمْ بِأَشْهَبَ بَاذِلٍ ، وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ الزُّبَيْرَ مِنْ قِبَلِ أَعْلَى مَكَّةَ ، وَبَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ مِنْ قِبَلِ أَسْفَلِ مَكَّةَ ، فَقَالَ لَهُمُ الْعَبَّاسُ : هَذَا الزُّبَيْرُ مِنْ قِبَلِ أَعْلَى مَكَّةَ ، وَهَذَا خَالِدٌ مِنْ قِبَلِ أَسْفَلِ مَكَّةَ ، وَخَالِدٌ مَا خَالِدٌ ؟ وَخُزَاعَةُ الْمُجَدَّعَةُ الأُنُوفِ ، ثُمَّ قَالَ : مَنْ أَلْقَى سِلاَحَهُ فَهُوَ آمِنٌ ، ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَامَوْا بِشَيْءٍ مِنَ النَّبْلِ.

ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ ، فَأَمَّنَ النَّاسَ إِلاَّ خُزَاعَةَ مِنْ بَنِي بَكْرٍ ، فَذَكَرَ أَرْبَعَةً مِقْيَسَ بْنَ صَبَابَةَ ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي سَرْحٍ ، وَابْنَ خَطَلٍ ، وَسَارَةَ مَوْلاَةَ بَنِي هَاشِمٍ ، قَالَ حَمَّادٌ : سَارَةُ ، فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ ، وَفِي حَدِيثِ غَيْرِهِ : قَالَ : فَقَتَلَهُمْ خُزَاعَةُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ ، وَأَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿أَلاَ تُقَاتِلُونَ قَوْمًا نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوا بِإِخْرَاجِ الرَّسُولِ وَهُمْ بَدَؤُوكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ ، أَتَخْشَوْنَهُمْ ، فَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَوْهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ، قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ ، وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ ، وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ﴾ قَالَ : خُزَاعَةُ ، ﴿وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ﴾ قَالَ : خُزَاعَةُ ، ﴿وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ﴾ قَالَ : خُزَاعَةُ.

(۳۸۰۵۷) حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب اہل مکہ کے ساتھ صلح کی اور قبیلہ خزاعہ والے رسول اللہ ﷺ کے جاہلیت میں بھی حلیف تھے اور بنو بکر قریش کے حلیف تھے۔ لہٰذا (اس صلح میں بھی) خزاعہ والے رسول اللہ ﷺ کی صلح میں داخل ہو گئے اور بنو بکر قریش کی صلح میں داخل ہو گئے۔ پھر بنو خزاعہ اور بنو بکر میں کوئی لڑائی ہوئی تو قریش نے بنو بکر کی اسلحہ اور کھانے کے ساتھ خوب مدد کی۔ اور (گویا) ان پر سایہ فگن ہو گئے۔ پس بنو بکر، قبیلہ خزاعہ پر غالب آ گئے اور بنو بکر نے قبیلہ خزاعہ کے بہت لوگ قتل کئے۔ پھر قریش کو یہ خیال ہوا کہ وہ اپنا عہد (جناب نبی کریم ﷺ کے ساتھ کیا ہو) توڑ چکے ہیں۔ تو انہوں نے ابو سفیان سے کہا۔ جاؤ محمد کی طرف اور معاہدہ کی تجدید کروالو اور لوگوں میں صلح کروالو۔

۲۔ ابو سفیان چل پڑا یہاں تک کہ وہ مدینہ میں پہنچا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ تحقیق تمہارے پاس ابو سفیان آ رہا ہے اور عنقریب وہ اپنی حاجت (پوری کئے) بغیر واپس پلٹے گا۔ چنانچہ ابو سفیان، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ اے ابو بکر! معاہدہ کو برقرار رکھو اور لوگوں کے درمیان صلح ہی رہنے دو۔ یا یہ الفاظ کہے کہ...... اپنی قوم کے درمیان صلح ہی رہنے دو۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ یہ معاملہ میرے بس میں نہیں ہے یہ تو اللہ اور اس کے رسول کے بس میں ہے۔ راوی کہتے ہیں: ابو سفیان نے جو باتیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہیں ان میں یہ بات بھی تھی کہ۔ یہ بات نہیں ہے کہ اگر کسی قوم نے دوسری قوم کو اسلحہ اور کھانے کے ذریعہ سے مدد کی ہو اور ان پر سایہ کیا ہو تو وہ عہد کو توڑنے والے ہوں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ یہ معاملہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بس میں ہے۔

۳۔ پھر ابو سفیان حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اُن سے بھی ویسی باتیں کہیں جیسی باتیں اس نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہی تھیں۔ راوی کہتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا۔ کیا تم نے عہد توڑ دیا ہے؟ پس اس بارے میں جو نئی بات تھی اس کو اللہ تعالیٰ نے پُرانا کر دیا ہے اور جو مضبوط اور سخت بات تھی اس کو اللہ تعالیٰ نے توڑ ڈالا ہے۔ ابو سفیان کہتا ہے میں نے اس دن کی طرح قوم کو نہیں دیکھا؟ پھر ابو سفیان حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ اے فاطمہ رضی اللہ عنہا! کیا تم وہ کام کرو گی جس میں تم اپنی قوم کی خواتین کی سیادت کرو۔ پھر ابو سفیان نے ان سے بھی ویسی بات ذکر کی جیسی بات اس نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہی تھی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا۔ یہ معاملہ میرے اختیار میں نہیں ہے (بلکہ) یہ معاملہ تو اللہ اور اس کے رسول کے اختیار میں ہے۔ پھر ابو سفیان، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ویسی بات ہی کہی جیسی بات حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو جواب دیا۔ میں نے آج کے دن (کے آدمی) کی طرح کوئی گمراہ آدمی نہیں دیکھا! تم تو لوگوں کے سردار ہو پس تم معاہدہ کو برقرار رکھو اور لوگوں کے درمیان صلح کرواؤ۔ راوی کہتے ہیں۔ ابو سفیان نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا اور کہنے لگا۔ تحقیق میں نے لوگوں میں سے بعض کو بعض سے پناہ دے دی ہے۔

۴۔ پھر ابو سفیان چل پڑا یہاں تک کہ وہ اہل مکہ کے پاس پہنچا اور انہیں وہ بات بتلائی جو اس نے سرانجام دی تھی۔ تو انہوں نے (آگے سے) کہا۔ خدا کی قسم! ہم نے آج کے دن (کے آدمی) کی طرح کوئی قوم کا نمائندہ نہیں دیکھا۔ بخدا! نہ تو تم جنگ کی خبر

ہمارے پاس لائے ہو کہ ہم (اس سے) بچاؤ کریں اور نہ ہی تم ہمارے پاس صلح کی خبر لے کر آئے ہو کہ ہم مامون ہو جائیں۔ (لہٰذا) تم واپس جاؤ۔

۵۔ راوی کہتے ہیں: (اتنے میں) قبیلہ خزاعہ کا نمائندہ وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچ گیا اور اس نے آپ ﷺ کو مشرکین مکہ کے کئے کی خبر سنائی اور آپ ﷺ کو مدد کے لئے بلایا اور اس بات کو اس نے ان شعروں میں بیان کیا۔

① اے اللہ! محمد کو اپنے اور ان کے آباء کا پرانا عہد یاد دلاتا ہوں۔

② اور (یہ بات کہ) آپ والد ہیں اور ہم بیٹے ہیں۔ بلاشبہ قریش نے آپ کے ساتھ وعدہ خلافی کی ہے۔

③ اور انہوں نے آپ کے پختہ عہد کو توڑ ڈالا ہے اور انہوں نے ہمارے لئے مقام کداء میں گھات لگایا ہے۔

④ اور انہوں نے یہ سمجھا ہے کہ میں کسی کو (مدد کے لئے) نہیں بلاؤں گا۔ حالانکہ وہ لوگ تو تعداد میں تھوڑے اور ذلیل ہیں۔

⑤ وہ لوگ ہم پر مقام وتیر میں صبح کو حملہ آور ہوئے جبکہ ہم رکوع اور سجدہ کی حالت میں قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے۔

⑥ ہم نے اسلام قبول کیا ہے اور اپنا ہاتھ واپس نہیں کھینچا۔ پس...... اے اللہ کے رسول...... خوب سخت مدد کیجئے۔

⑦ اور آپ اللہ کے لشکروں کو ابھاریں پس یہ آپ کے پاس مدد کیلئے ایسے سمندروں کی طرح آئیں گے جو جھاگ مار رہا ہو۔

⑧ اور ان میں اللہ کے رسول بھی ہوں جن کی تلوار نیام سے باہر ہو۔ کہ اگر وہ آپ ﷺ کی ذات کو نقصان پہنچانا چاہیں تو آپ کا چہرہ غضب کی وجہ سے تمتمانے لگے۔

حماد راوی کہتے ہیں۔ ان اشعار میں سے بعض حضرت ایوب رحمہ اللہ (کی روایت) سے ہیں اور بعض دیگر اشعار حضرت یزید بن حازم رحمہ اللہ (کی روایت) سے ہیں اور ان میں سے اکثر اشعار محمد بن اسحٰق (کی روایت) سے ہیں۔ پھر راوی دوبارہ ایوب کی عکرمہ سے روایت کی طرف لوٹے۔

۶۔ اور فرمایا: حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے شعر کہے۔

''مجھے افسوس ہے کہ ہم مکہ کی وادی میں بنو کعب کے ان لوگوں کی مدد نہ کر سکے جن کی گردنیں کاٹی جا رہی تھیں، صفوان اس بوڑھے اونٹ کی مانند ہے جس کی سرین کے سوراخ کو کشادہ کیا گیا ہو، پس یہ تو جنگ کا وقت تھا جس میں جنگ کو خوب بھڑکایا گیا تھا، اے ام مجالد کے بیٹے! جب جنگ کا میدان گرم ہو جائے اور لڑائی اپنی تیزی دکھانے لگے تو ہم سے مامون ہو کے نہ بیٹھ جا، کاش میرے اشعار، میرے نیزے کی نوک اور میرے نیزے کی سزا سہیل بن عمرو کو جا پہنچتی۔''

۷۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے کوچ کرنے کا حکم ارشاد فرمایا تو لوگوں نے کوچ کر لیا اور روانہ ہو کر چل دیئے یہاں تک کہ صحابہ رضی اللہ عنہم مقام مرالظہر ان میں اترے۔ راوی کہتے ہیں: ابوسفیان (بھی) آ رہا تھا یہاں تک کہ وہ بھی رات کے وقت مقام مرالظہر ان میں اترا۔ راوی کہتے ہیں: اس نے لشکر اور آگ کو دیکھا تو پوچھنے لگا۔ یہ کون لوگ ہیں؟ کسی نے (جواباً) کہا یہ بنو تمیم ہیں ان کے علاقوں میں خشک سالی آ گئی ہے اور یہ تمہارے علاقوں میں گزر بسر کے لئے آئے ہیں۔ ابوسفیان نے کہا۔ بخدا! یہ

تو اہل منیٰ سے بھی زیادہ ہیں۔ یا یہ کہا: اہل منیٰ کے مثل ہیں۔ پھر جب اس کو اس بات کا علم ہوا کہ یہ نبی کریم ﷺ (کا لشکر) تو اس نے کہا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی طرف میری راہ نمائی کرو۔ چنانچہ یہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وقت رسول اللہ ﷺ اپنے قبہ میں تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے ابوسفیان سے کہا۔ اے ابوسفیان! اسلام لے آؤ۔ سلامتی اؤ گے۔ اس نے آگے سے جواب دیا۔ میں لات اور عزیٰ کا کیا کروں گا؟

راوی ایوب کہتے ہیں کہ مجھے ابوالخلیل نے یہ روایت سعید بن جبیر کے حوالہ سے بیان کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے سفیان سے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ قبہ سے باہر تھے اور ان کی گردن میں تلوار تھی۔ اس پر لید کر دے۔ ہاں بخدا! اگر تم قبہ سے باہر تے تو میں تمہیں یہ بات کبھی نہ کہتا۔

راوی کہتے ہیں۔ ابوسفیان نے پوچھا۔ یہ کون شخص ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا یہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہے۔

پھر راوی حضرت ایوب کی عکرمہ سے روایت کی طرف متوجہ ہوئے۔

پھر ابوسفیان نے اسلام قبول کر لیا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ انہیں لے کر اپنی منزل کی طرف چل پڑے۔ پھر جب صبح ہوئی تو اپنے اپنے وضو کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ راوی کہتے ہیں: ابوسفیان نے پوچھا: اے ابوالفضل! لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ انہیں کام کا حکم دیا گیا ہے؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نہیں! بلکہ یہ لوگ نماز قائم کرنے کے لئے اٹھے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان کو کہا تو انہوں نے بھی وضو کیا اور پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ انہیں لے کر جناب نبی کریم ﷺ کی ت میں پہنچ گئے۔ پس جب رسول اللہ ﷺ نماز میں شروع ہوئے تو آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور لوگوں نے بھی تکبیر کہی۔ پھر ب ﷺ نے رکوع کیا اور لوگوں نے بھی رکوع کیا۔ پھر آپ ﷺ نے سر مبارک اٹھایا اور لوگوں نے اپنے سروں کو اٹھایا۔ (یہ مرد یکھ کر) ابوسفیان نے کہا۔ میں نے آج کے دن (کی اطاعت) سے بڑھ کر کسی قوم کی شروع سے آخر تک، ساری جماعت کی اطاعت نہیں دیکھی۔ نہ تو فارس کے معزز ین کی اور نہ ہی مقتدر روم کی۔ کہ وہ آپ ﷺ کی اطاعت سے زیادہ مطیع ہوں۔

حماد راوی کہتے ہیں: یزید بن حازم حضرت عکرمہ سے یہ روایت بیان کرتے ہیں کہ ابوسفیان نے کہا۔ اے ابوالفضل! خدا قسم! تیرا بھتیجا تو بڑی بادشاہی کا مالک ہو گیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان سے کہا۔ یہ بادشاہت نہیں بلکہ یہ تو نبوت ہے۔ ابوسفیان نے کہا: ہاں وہی ہے، ہاں وہی ہے۔

پھر راوی عکرمہ کے واسطہ سے ایوب کی طرف لوٹے اور کہا۔ ابوسفیان نے کہا۔ قریش کی صبح کیسی ہے؟ راوی کہتے ہیں: رت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں ان کے پاس جاؤں اور انہیں دعوت دوں اور انہیں امن دے دوں۔ آپ ابوسفیان کے لئے کوئی ایسی چیز مقرر فرما دیں۔ جس سے ان کو یاد کیا جائے۔ چنانچہ حضرت رضی اللہ عنہ چل پڑے اور آپ ﷺ کے کالے سفید بالوں والی پیشانی کے خچر پر سوار ہو کر چل پڑے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد یا۔ میرے باپ کو میری طرف واپس کرو۔ میرے باپ کو میری طرف واپس کرو۔ کیونکہ آدمی کا چچا آدمی کے والد کے مثل ہوتا

ہے۔ مجھے اس بات کا خوف ہے کہ قریش ان کے ساتھ وہی معاملہ کریں گے جو قبیلہ ثقیف نے عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا
کہ انہوں نے تو ثقیف والوں کو اللہ کی طرف دعوت دی اور انہوں نے عروہ رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا۔ خبردار! بخدا اگر وہ لوگ حضرت
عباس رضی اللہ عنہ کے خلاف کھڑے ہوئے تو میں انہیں آگ میں جلا دوں گا۔

۱۴۔ پس حضرت عباس رضی اللہ عنہ (وہاں سے) چلے یہاں تک کہ مکہ میں پہنچ گئے اور فرمایا: اے مکہ والو! اسلام لے آؤ، سلامتی
پا جاؤ گے۔ تم لوگوں کو ایک شدید معاملہ درپیش ہو چکا ہے۔ ''تحقیق جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر کو مکہ کے بالائی طرف سے
بھیجا تھا اور حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو مکہ کے نچلے حصہ کی طرف روانہ فرمایا تھا۔ چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے کہا
مکہ کے بالائی حصہ سے زبیر آ رہے ہیں اور مکہ کے تحتانی حصہ سے حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ آ رہے ہیں۔ اور خالد کے بارے
جانتے ہو کہ خالد، کون خالد؟ اور خزاعہ قبیلہ جن کے ناک کٹے ہوئے ہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو کوئی اپنا اسلحہ ڈال دے گا،
پا لے گا پھر (اس کے بعد) جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو مخالفین نے تھوڑی سی تیر اندازی کی۔

۱۵۔ (لیکن) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان (مخالفین) پر غلبہ حاصل ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام لوگوں کو امن دے
سوائے خزاعہ اور بنو بکر کے۔ پھر راوی نے چار نام ذکر فرمائے۔ مقیس بن صبابہ، عبد اللہ بن ابی سرح، ابن خطل، بنی ہاشم کی
سارہ، حماد راوی کہتے ہیں: حدیث ایوب میں'' سارہ'' کا ذکر ہے اور اس کے سوا دیگر حدیثوں میں ہے۔ راوی کہتے ہیں:
خزاعہ نے آدھا دن لڑائی کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (ترجمہ)۔ کیا تم ان لوگوں سے جنگ نہیں کرو گے جنہوں
نے اپنی قسموں کو توڑا اور رسول کو (وطن سے) نکالنے کا ارادہ کیا اور وہی ہیں جنہوں نے تمہارے خلاف (چھیڑ چھاڑ کر
میں) پہلی کی۔ کیا تم ان سے ڈرتے ہو؟ (اگر ایسا ہے) تو اللہ اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہے کہ تم اس سے ڈرو، اگر تم مو
ہو۔ ان سے جنگ کرو تا کہ اللہ تمہارے ہاتھوں سے ان کو سزا دلوائے، انہیں رسوا کرے، ان کے خلاف تمہاری مدد کرے۔
مومنوں کے دل ٹھنڈے کر دے (راوی کہتے ہی) اس سے خزاعہ مراد ہیں) اور ان کے دل کی کڑھن دور کر دے (مراد خزا
اور جس کی چاہے توبہ قبول کرے (خزاعہ)

(۳۸.۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ أَبِي إِسْحَاقَ فِيمَا بَيْنَ
وَالْمَدِينَةِ ، فَسَايَرَنَا رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو إِسْحَاقَ : كَيْفَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
لَقَدْ رَعَدَتْ هَذِهِ السَّحَابَةُ بِنَصْرِ بَنِي كَعْبٍ ؟ فَقَالَ الْخُزَاعِيُّ : لَقَدْ فَصَلَتْ بِنَصْرِ بَنِي كَعْبٍ ، ثُمَّ أَ
إِلَيْنَا رِسَالَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خُزَاعَةَ ، وَكَتَبْتُهَا يَوْمَئِذٍ ، كَانَ فِيهَا : بِسْمِ اللهِ الرَّ
الرَّحِيمِ ، مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بُدَيْلٍ ، وَبُسْرٍ ، وَسَرَوَاتِ بَنِي عَمْرٍو ،
أَحْمَدُ إِلَيْكُمَ اللَّهَ ، الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ ، أَمَّا بَعْدَ ذَلِكُمْ : فَإِنِّي لَمْ آثَمْ بِإِلِّكُمْ ، وَلَمْ أَضَعْ فِي جَنْبِكُمْ ،
أَكْرَمَ أَهْلِ تِهَامَةَ عَلَيَّ أَنْتُمْ ، وَأَقْرَبَهُ رَحِمًا ، وَمَنْ تَبِعَكُمْ مِنَ الْمُطَيَّبِينَ ، وَإِنِّي قَدْ أَخَذْتُ لِمَنْ هَاجَرَ مِ

مِثْلَ مَا أَخَذْتُ لِنَفْسِي ، وَلَوْ هَاجَرَ بِأَرْضِهِ غَيْرَ سَاكِنِ مَكَّةَ ، إِلاَّ مُعْتَمِرًا ، أَوْ حَاجًّا ، وَإِنِّي لَمْ أَضَعْ فِيكُمْ إِنْ سَلِمْتُمْ ، وَإِنَّكُمْ غَيْرُ خَائِفِينَ مِنْ قِبَلِي ، وَلاَ مُحْصَرِينَ.

أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَّهُ قَدْ أَسْلَمَ عَلْقَمَةُ بْنُ عُلاَثَةَ ، وَابْنُ هَوْذَةَ ، وَبَايَعَا وَهَاجَرَا عَلَى مَنِ اتَّبَعَهُمَا مِنْ عِكْرِمَةَ ، وَأَخَذَ لِمَنْ تَبِعَهُ مِثْلَ مَا أَخَذَ لِنَفْسِهِ ، وَإِنَّ بَعْضَنَا مِنْ بَعْضٍ فِي الْحَلاَلِ وَالْحَرَامِ ، وَإِنِّي وَاللهِ مَا كَذَبْتُكُمْ ، وَلْيُحَيِّكُمْ رَبُّكُمْ.

قَالَ :وَبَلَغَنِي عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :هَؤُلاَءِ خُزَاعَةُ ، وَهُمْ مِنْ أَهْلِي ، قَالَ :فَكَتَبَ إِلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَهُمْ يَوْمَئِذٍ نُزُولٌ بَيْنَ عَرَفَاتٍ وَمَكَّةَ ، وَلَمْ يُسْلِمُوا حَيْثُ كَتَبَ إِلَيْهِمْ ، وَقَدْ كَانُوا حُلَفَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۸۰۵۸) حضرت زکریا بن ابی زائدہ سے روایت ہے کہ میں ابواسحاق کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان تھا۔ تو بنوخزاعہ کا ایک آدمی ہمارے پاس آیا۔ ابواسحاق نے اس سے کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ بات کیسے فرمائی تھی۔ کہ تحقیق یہ بدلی بنی کعب کی مدد کے لئے کڑک رہی ہے؟ تو اس خزاعی آدمی نے جواب دیا۔ تحقیق اس بدلی نے فیصلہ کر دیا تھا بنوکعب کی مدد کا۔ پھر اس خزاعی نے ہمیں ایک خط نکال کر دکھایا جو رسول اللہ ﷺ کی طرف سے خزاعہ کی طرف تھا۔ اور میں نے اس خط کو اسی دن لکھا۔ اس میں لکھا تھا۔'' اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ یہ خط محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے بدیل، بسر اور سرواتِ بنی عمرو کی طرف ہے۔ پس بے شک میں تمہارے سامنے اس خدا کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ بہر حال اس کے بعد، میں نے تمہارا عہد نہیں توڑا اور نہ ہی میں نے تمہاری زمین کو مباح کیا ہے۔ اور اہل تہامہ میں سے میرے ہاں سب سے زیادہ تم لوگ معزز ہو۔ اور سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار ہو۔ اور (اسی طرح) وہ لوگ جنہوں نے تمہاری اتباع کی ہے (یعنی بنوہاشم، بنوزہرہ وغیرہ)۔ اور میں نے تم میں سے ہجرت کرنے والوں کے لئے بھی وہی پیمان باندھا ہے جو میں نے اپنے لئے باندھا ہے۔ اور اگر (تم میں سے) کوئی اپنی زمین سے (اسی طرح) ہجرت کرے کہ وہاں سکونت نہ رکھے مگر حج اور عمرہ کے لئے۔ اگر تم سلامتی قبول کرلو تو میں تمہارے بارے میں کوئی حکم نہیں دوں گا۔ اور تم لوگ میری طرف سے نہ خائف ہو اور نہ محصور۔

۲۔ اما بعد! پس بلاشبہ علقمہ بن عُلاثہ اور ابن ہوزہ نے اسلام قبول کرلیا اور انہوں نے اپنے تابع ...... عکرمہ ... کے ہمراہ ہجرت کی ہے۔ اور ان کے لئے بھی اس نے وہی کچھ پیمان باندھا ہے جو اس نے اپنے لیے باندھا ہے۔ اور ہم میں سے بعض، بعض کے حکم میں ہے حلال اور حرام ہونے کے اعتبار سے۔ اور بخدا میں نے تمہیں نہیں جھٹلایا اور پس تمہارا پروردگار تمہیں حیات دے۔

۳۔ راوی بیان کرتے ہیں: مجھے زہری سے یہ بات پہنچی کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔ یہ لوگ خزاعہ کے ہیں۔ اور یہ میرے اہل میں سے ہیں۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے ان کی طرف خط تحریر فرمایا۔ یہ لوگ اس وقت عرفات اور مکہ کے درمیان پڑاؤ کیے ہوئے تھے۔ اور یہ لوگ جناب نبی کریم ﷺ کے حلیف تھے۔

(٣٨٠٥٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ : كُفُّوا السِّلاَحَ ، إِلاَّ خُزَاعَةَ عَنْ بَنِي بَكْرٍ ، فَأَذِنَ لَهُمْ حَتَّى صَلَّوُا الْعَصْرَ ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ : كُفُّوا السِّلاَحَ ، فَلَقِيَ مِنَ الْغَدِ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ رَجُلاً مِنْ بَنِي بَكْرٍ فَقَتَلَهُ بِالْمُزْدَلِفَةِ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَامَ خَطِيبًا ، فَقَالَ : إِنَّ أَعْدَى النَّاسِ عَلَى اللهِ مَنْ قَتَلَ فِي الْحَرَمِ ، وَمَنْ قَتَلَ غَيْرَ قَاتِلِهِ ، وَمَنْ قَتَلَ بِذُحُولِ الْجَاهِلِيَّةِ. (احمد ۲۰۷)

(۳۸۰۵۹) حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اپنے دادا کی روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ والے دن ارشاد فرمایا۔ سوائے خزاعہ کے بنو بکر سے (بقیہ لوگ) اسلحہ روک لو۔ اور آپ ﷺ نے خزاعہ کو اجازت دی یہاں تک کہ انہوں نے نماز عصر پڑھ لی پھر آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا۔ تم (بھی) اسلحہ روک لو۔ اس کے بعد اگلے دن بنو خزاعہ کا ایک آدمی بنو بکر کے ایک آدمی سے ملا تو اس نے بنو بکر کے آدمی کو مزدلفہ میں قتل کر دیا۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: اللہ کے ساتھ لوگوں میں سب سے زیادہ دشمنی کرنے والا شخص وہ ہے جو (کسی کو) حرم میں قتل کرے اور (وہ) جو اپنے قاتل کے علاوہ (کسی کو) قتل کر ڈالے اور (وہ) جو جاہلیت کے انتقام میں قتل کرے۔

(٣٨٠٦٠) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : دَخَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ ، وَفِي الْبَيْتِ وَحَوْلَ الْبَيْتِ ثَلاَثُ مِئَةٍ وَسِتُّونَ صَنَمًا ، تُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللهِ ، قَالَ : فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُبَّتْ كُلُّهَا لِوُجُوهِهَا ، ثُمَّ قَالَ : ﴿جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ، إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا﴾ ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ ، فَصَلَّى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ، فَرَأَى فِيهِ تِمْثَالَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ ، وَقَدْ جَعَلُوا فِي يَدِ إِبْرَاهِيمَ الأَزْلاَمَ يَسْتَقْسِمُ بِهَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَاتَلَهُمَ اللَّهُ ، مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَسْتَقْسِمُ بِالأَزْلاَمِ ، ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَعْفَرَانٍ ، فَلَطَّخَهُ بِتِلْكَ التَّمَاثِيلِ.

(۳۸۰۶۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جناب نبی کریم ﷺ کے ہمراہ مکہ میں داخل ہوئے اور بیت اللہ میں (بھی) داخل ہوئے اور بیت اللہ کے گرد تین سو ساٹھ بت ایسے موجود تھے جن کی خدا کے سوا عبادت کی جاتی تھی ۔۔۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ نے ان بتوں کے بارے میں حکم فرمایا تو تمام بتوں کو اوندھے منہ گرا دیا گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حق آن پہنچا اور باطل مٹ گیا اور یقیناً باطل ایسی ہی چیز ہے جو مٹنے والی ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کے اندر داخل ہوئے اور آپ ﷺ نے بیت اللہ میں دو رکعات نماز ادا فرمائی۔ اور آپ ﷺ نے بیت اللہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اسمٰعیل علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام کی (طرف منسوب) تصویریں دیکھیں اس حال میں کہ ان کے ہاتھوں میں مشرکین نے تیروں (کی تصویر) بنائی ہوئی تھی جن کے ذریعہ سے قسمت آزمائی کی جاتی تھی۔ تو نبی کریم ﷺ نے (یہ منظر دیکھ کر) ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ان

(مشرکین) کو ہلاک کرے، ابراہیم علیہ السلام تو تیروں سے قسمت آزمائی نہیں کرتے تھے۔ پھر جناب نبی کریم ﷺ نے زعفران منگوایا اور اس کے ذریعہ آپ ﷺ نے ان تصاویر کو مسخ فرمادیا۔

(۳۸۰۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ ، وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلاَثُ مِئَةٍ وَسِتُّونَ صَنَمًا ، فَجَعَلَ يَطْعَنُهَا بِعُودٍ كَانَ فِي يَدِهِ ، وَيَقُولُ :﴿جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ، إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا﴾ ﴿جَاءَ الْحَقُّ ، وَمَا يُبْدِءُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ﴾.

(بخاری ۲۴۷۸۔ مسلم ۱۴۰۸)

(۳۸۰۶۱) حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو بیت اللہ کے گرد تین سو ساٹھ بت موجود تھے۔ پس آپ ﷺ نے ان کو اس لکڑی سے مارنا شروع فرمایا جو آپ ﷺ کے ہاتھ میں تھی اور فرمایا: ''حق آن پہنچا اور باطل مٹ گیا اور یقیناً باطل ایسی ہی چیز ہے جو مٹنے والی ہے''۔ ''حق آ چکا ہے اور باطل میں نہ کچھ شروع کرنے کا دم ہے اور نہ دوبارہ کرنے کا۔

(۳۸۰۶۲) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَكِيمٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو مَرْيَمَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :انْطَلَقَ بِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى بِي الْكَعْبَةَ ، فَقَالَ :اجْلِسْ ، فَجَلَسْتُ إِلَى جَنْبِ الْكَعْبَةِ ، وَصَعِدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَنْكِبَيَّ ، ثُمَّ قَالَ لِي :انْهَضْ بِي ، فَنَهَضْتُ بِهِ ، فَلَمَّا رَأَى ضَعْفِي تَحْتَهُ ، قَالَ :اجْلِسْ ، فَجَلَسْتُ فَنَزَلَ عَنِّي ، وَجَلَسَ لِي ، فَقَالَ :يَا عَلِيُّ ، اصْعَدْ عَلَى مَنْكِبَي ، فَصَعِدْتُ عَلَى مَنْكِبِهِ ، ثُمَّ نَهَضَ بِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا نَهَضَ بِي خُيِّلَ إِلَيَّ أَنِّي لَوْ شِئْتُ نِلْتُ أُفُقَ السَّمَاءِ ، فَصَعِدْتُ عَلَى الْكَعْبَةِ ، وَتَنَحَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ لِي :أَلْقِ صَنَمَهُمُ الأَكْبَرَ ، صَنَمَ قُرَيْشٍ ، وَكَانَ مِنْ نُحَاسٍ ، وَكَانَ مَوْتُودًا بِأَوْتَادٍ مِنْ حَدِيدٍ فِي الأَرْضِ ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :عَالِجْهُ ، فَجَعَلْتُ أُعَالِجُهُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِي : إِيهٍ ، فَلَمْ أَزَلْ أُعَالِجُهُ حَتَّى اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ ، فَقَالَ :اقْذِفْهُ ، فَقَذَفْتُهُ وَنَزَلْتُ. (حاکم ۳۶۶۔ احمد ۸۴)

(۳۸۰۶۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مجھے ساتھ لے کر چلے یہاں تک کہ آپ ﷺ مجھے لے کر کعبہ میں پہنچے اور پھر فرمایا۔ بیٹھ جاؤ۔ چنانچہ میں کعبہ کی ایک جانب بیٹھ گیا اور رسول اللہ ﷺ میرے کندھوں پر سوار ہوئے اور پھر مجھے فرمایا۔ مجھے لے کر اُوپر اٹھو۔ میں آپ ﷺ کو لے کر اُوپر اٹھا لیکن (جب) آپ ﷺ کو اٹھا کر کھڑے ہونے میں کمزوری دیکھی تو پھر فرمایا۔ بیٹھ جاؤ۔ چنانچہ میں نیچے بیٹھ گیا اور آپ ﷺ میرے اوپر سے اُتر گئے پھر آپ ﷺ میرے لئے بیٹھ گئے اور فرمایا۔ اے علی! میرے کندھوں پر سوار ہو جاؤ۔ پس میں آپ ﷺ کے کندھوں پر سوار ہو گیا پھر جناب نبی کریم ﷺ مجھے لے کر اُوپر کی طرف بلند ہوئے۔ جب آپ ﷺ مجھے لے کر اُوپر اٹھے تو مجھے یہ خیال ہوا! کہ اگر میں چاہوں تو میں آسمان افق کو بھی ہاتھ میں لا سکتا ہوں پھر میں کعبہ کی چھت پر چڑھ گیا اور رسول اللہ ﷺ ایک طرف ہٹ گئے اور مجھے ارشاد فرمایا۔ (اوپر موجود) بتوں

میں سے سب سے بڑے بت کو جو کہ قریش سے ہے نیچے پھینک دو۔ اور وہ بت تانبے کا تھا اور لوہے کی کیلوں کے ساتھ چھت پر گاڑھا ہوا تھا۔ تو مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا: اس کو ہلاؤ۔ چنانچہ میں نے اس کو ہلانا شروع کیا اور آپ ﷺ مجھے فرماتے جا رہے تھے۔ اور ہلاؤ، اور ہلاؤ۔ پس میں اس کو ہلاتا رہا یہاں تک کہ وہ بت میرے قابو میں آ گیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اس کو نیچے پھینک دو۔ چنانچہ میں نے اس بت کو نیچے پھینک دیا اور پھر میں (خود بھی) نیچے اُتر آیا۔

(۳۸۰۶۳) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ يَوْمَ الْفَتْحِ، وَصُورَةُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ فِي الْبَيْتِ، وَفِي أَيْدِيهِمَا الْقِدَاحُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لِإِبْرَاهِيمَ وَلِلْقِدَاحِ؟ وَاللهِ مَا اسْتَقْسَمَ بِهَا قَطُّ، ثُمَّ أَمَرَ بِثَوْبٍ فَبُلَّ وَمَحَى بِهِ صُوَرَهُمَا.

(۳۸۰۶۳) حضرت عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے دن تشریف لائے۔ بیت اللہ میں حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل کی تصاویر تھیں۔ اور ان کے ہاتھوں میں تیر تھے۔ تو جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ابراہیم علیہ السلام اور تیروں کا (آپس میں) کیا جوڑ ہے؟ بخدا! حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کبھی تیروں کے ذریعہ قسمت آزمائی نہیں کی۔ پھر آپ ﷺ نے کپڑا لانے کا حکم دیا اور اس کو تر کر کے ان حضرات کی تصاویر کو مٹا دیا گیا۔

(۳۸۰۶٤) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ مُجَاهِدٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَالأَنْصَابُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، فَجَعَلَ يُكْفِؤُهَا لِوُجُوهِهَا، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا، فَقَالَ: أَلاَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَامٌ أَبَدًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لَمْ تَحِلَّ لأَحَدٍ قَبْلِي، وَلاَ تَحِلُّ لأَحَدٍ بَعْدِي، غَيْرَ أَنَّهَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ، لاَ يُخْتَلَى خَلاَهَا، وَلاَ يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلاَ يُعْضَدُ شَجَرُهَا، وَلاَ تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا إِلاَّ أَنْ تُعَرَّفَ، فَقَامَ الْعَبَّاسُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلاَّ الإِذْخِرَ، لِصَاعَتِنَا وَبُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا، فَقَالَ: إِلاَّ الإِذْخِرَ، إِلاَّ الإِذْخِرَ. (بخاری ۴۳۱۳)

(۳۸۰۶۴) حضرت مجاہد بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے دن تشریف لائے تو رکن اور مقام کے درمیان بت پڑے ہوئے تھے۔ پس آپ ﷺ نے اُن بتوں کو اوندھے منہ گرا دیا۔ اور پھر رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو ارشاد فرمایا۔ ''خبردار! مکہ قیامت کے دن تک ہمیشہ کے لئے حرم (محترم) ہے۔ مجھ سے پہلے بھی یہ خطہ کسی کے لئے حلال نہیں ہوا تھا۔ اور نہ ہی میرے بعد یہ خطہ کسی کے لئے حلال ہوگا۔ ہاں اتنی بات ہے کہ میرے لئے اس مقام کو دن کے کچھ حصہ کے لیے حلال کر دیا گیا ہے۔ اس علاقہ (مکہ) کی گھاس کو نہیں کاٹا جائے گا اور اس کے شکار کو بدکایا نہیں جائے گا اور نہ ہی اس کے درختوں کو کاٹا جائے گا۔ اور نہ ہی اس میں گری پڑی چیز کو اٹھایا جائے گا الّا یہ کہ اس لقطہ کی تعریف کرنے کا ارادہ ہو۔'' (یہ بات سن کر) حضرت عباس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! اذخر (گھاس کی قسم) کو مستثنیٰ کر دیجئے ہمارے لوہاروں، گھروں اور قبروں میں استعمال کے لیے۔ نبی کریم ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا۔ ہاں اذخر مستثنیٰ ہے۔ ہاں اذخر مستثنیٰ ہے۔

(۳۸۰۶۵) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : دَخَلْت مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ ، فَرَأَى فِي الْبَيْتِ صُورَةً ، فَأَمَرَنِي فَأَتَيْتُهُ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ ، فَجَعَلَ يَضْرِبُ تِلْكَ الصُّورَةَ وَيَقُولُ : قَاتَلَ اللَّهُ قَوْمًا يُصَوِّرُونَ مَا لاَ يَخْلُقُونَ.

(۳۸۰۶۵) حضرت اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ بیت اللہ میں داخل ہوا۔ تو آپ ﷺ نے بیت اللہ میں تصویریں دیکھیں۔ تو آپ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا اور میں آپ ﷺ کے پاس ایک ڈول پانی لے کر حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے اُن تصویروں پر پانی مارنا شروع فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا۔ اللہ پاک اس قوم کو ہلاک فرمائے جو ان چیزوں کی تصویر بناتی ہے جس کو وہ پیدا نہیں کرتی۔

(۳۸۰۶۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بَرْصَاءَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ : لاَ تُغْزَى بَعْدَ الْيَوْمِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

(احمد ۴۱۲۔ طبرانی ۳۳۳۵)

(۳۸۰۶۶) حضرت حارث بن مالک بن برصاء سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ والے دن ارشاد فرمایا۔ آج کے بعد قیامت کے دن تک (مکہ میں) لڑائی نہیں لڑی جائے گی۔

(۳۸۰۶۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُطِيعٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ أَبَدًا.

(۳۸۰۶۷) حضرت عبداللہ بن مطیع، اپنے والد سے روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ آج کے دن کے بعد ہمیشہ کے لئے (یہ حکم ہے کہ) کوئی قریشی قید کر کے قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۳۸۰۶۸) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُفَضَّلٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ : زَعَمَ السُّدِّيُّ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ ، أَمَّنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ إِلاَّ أَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَامْرَأَتَيْنِ ، وَقَالَ : اقْتُلُوهُمْ وَإِنْ وَجَدْتُمُوهُمْ مُتَعَلِّقِينَ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ : عِكْرِمَةَ بْنَ أَبِي جَهْلٍ ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ خَطَلٍ ، وَمِقْيَسَ بْنَ صُبَابَةَ ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ.

فَأَمَّا عَبْدُ اللهِ بْنُ خَطَلٍ فَأُدْرِكَ وَهُوَ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ ، فَاسْتَبَقَ إِلَيْهِ سَعِيدُ بْنُ حُرَيْثٍ وَعَمَّارٌ ، فَسَبَقَ سَعِيدٌ عَمَّارًا ، وَكَانَ أَشَبَّ الرَّجُلَيْنِ فَقَتَلَهُ ، وَأَمَّا مِقْيَسُ بْنُ صُبَابَةَ فَأَدْرَكَهُ النَّاسُ فِي السُّوقِ فَقَتَلُوهُ.

وَأَمَّا عِكْرِمَةُ فَرَكِبَ الْبَحْرَ فَأَصَابَتْهُمْ عَاصِفٌ ، فَقَالَ أَصْحَابُ السَّفِينَةِ لأَهْلِ السَّفِينَةِ : أَخْلِصُوا ، فَإِنَّ آلِهَتَكُمْ لاَ تُغْنِي عَنْكُمْ شَيْئًا هَاهُنَا ، فَقَالَ عِكْرِمَةُ : وَاللهِ لَئِنْ لَمْ يُنْجِينِي فِي الْبَحْرِ إِلاَّ الإِخْلاَصُ مَا يُنْجِينِي فِي الْبَرِّ غَيْرُهُ ، اللَّهُمَّ إِنَّ لَكَ عَهْدًا إِنْ أَنْتَ عَافَيْتَنِي مِمَّا أَنَا فِيهِ ، أَنْ آتِيَ مُحَمَّدًا حَتَّى أَضَعَ يَدَيَّ فِي يَدِهِ ،

فَلَأَجِدَنَّهُ عَفُوًّا كَرِيمًا ، قَالَ :فَجَاءَ فَأَسْلَمَ.

وَأَمَّا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ فَإِنَّهُ اخْتَبَأَ عِنْدَ عُثْمَانَ ، فَلَمَّا دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ لِلْبَيْعَةِ ، جَاءَ بِهِ حَتَّى أَوْقَفَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، بَايِعْ عَبْدَ اللهِ ، قَالَ :فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ثَلاَثًا ، كُلُّ ذَلِكَ يَأْبَى فَبَايَعَهُ بَعْدَ الثَّلاَثِ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أَصْحَابِهِ ، فَقَالَ :أَمَا كَانَ فِيكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ يَقُومُ إِلَى هَذَا حَيْثُ رَآنِي كَفَفْتُ يَدِي عَنْ بَيْعَتِهِ فَيَقْتُلُهُ ؟ قَالُوا :وَمَا يُدْرِينَا يَا رَسُولَ اللهِ مَا فِي نَفْسِكَ ، أَلاَ أَوْمَأْتَ إِلَيْنَا بِعَيْنِكَ ؟ قَالَ :إِنَّهُ لاَ يَنْبَغِي لِنَبِيٍّ أَنْ تَكُونَ لَهُ خَائِنَةُ أَعْيُنٍ.

(حاکم ۵۴۔ ابو یعلی ۷۵۳)

(۳۸۰۶۸) حضرت مصعب بن سعد، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب فتح مکہ کا دن تھا تو جناب نبی کریم ﷺ نے تمام لوگوں کو امن دے دیا سوائے چار مرد اور دو عورتوں کے، اور ارشاد فرمایا: تم لوگ ان کو اگر چہ کعبہ کے پردوں میں بھی لپٹا ہوا پاؤ ان کو تب بھی قتل کر ڈالو۔ (وہ یہ لوگ تھے) عکرمہ بن ابی جہل، عبداللہ بن خطل، مقیس بن صبابہ، عبداللہ بن ابی سرح، پھر عبداللہ بن خطل کو تو اس حالت میں پایا گیا کہ وہ (واقعۃً) کعبہ کے پردوں میں لپٹا ہوا تھا۔ تو اس کی طرف حضرت سعید بن حُریث اور عمار (دونوں) لپکے لیکن حضرت سعید، حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے آگے بڑھ گئے اور یہ سعید، عمار سے زیادہ جوان تھے۔ اور انہوں نے ابن خطل کو قتل کر دیا۔ اور مقیس بن صُبابہ کو لوگوں نے بازار میں پالیا اور اس کو (وہیں) قتل کر دیا اور رہا عکرمہ، تو سمندر میں (کشتی پر) سوار ہوا تو ان (کشتی والوں) کو تیز آندھی نے آلیا۔ چنانچہ کشتی والوں نے سواروں سے کہنا شروع کیا۔ (خدا کو) خالص طریقہ سے پکارو، کیونکہ تمہارے معبودان (باطلہ) یہاں پر تمہیں کسی شئی کا فائدہ نہیں دیں گے۔ عکرمہ نے (دل میں) کہا۔ بخدا! اگر مجھے اس سمندر میں خالص طریقہ پر (خدا کو) پکارنا ہی نجات دے سکتا ہے تو پھر خشکی پر بھی یہی نجات دے سکتا ہے۔ اے اللہ! میرا تیرے ساتھ عہد ہے کہ اگر آپ مجھے اس موجودہ مصیبت سے عافیت عطا کریں گے تو میں حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گا اور اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں رکھ دوں گا میں ضرور بالضرور ان کو معاف کرنے والا اور کرم کرنے والا پاؤں گا۔ راوی کہتے ہیں: پس یہ جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا۔

اور عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کا معاملہ یہ ہوا کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاں (جا کر) چھپ گیا پھر جب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو بیعت کے لئے بلایا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، ان کو لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں آنجناب ﷺ کی خدمت میں کھڑا کر دیا اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! عبداللہ سے بیعت لے لیجئے۔ راوی کہتے ہیں: آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اُوپر اُٹھایا اور ان کی طرف تین مرتبہ دیکھا۔ ہر مرتبہ آپ ﷺ نے انکار فرمایا۔ پھر تین مرتبہ کے بعد آپ ﷺ نے ان کو بیعت فرما لیا۔ پھر آپ ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا۔ کیا تم میں سے کوئی سمجھ دار آدمی موجود نہیں تھا جو اس کو (مارنے) کھڑا ہو جاتا جبکہ اس نے مجھے دیکھا تھا کہ میں نے اپنا ہاتھ اس کی بیعت لینے سے روکا ہو

اٹھا۔ اور اس کو قتل کر دیتا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں کیا علم تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنی آنکھ کے ساتھ اشارہ کیوں نہیں کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کسی نبی کے لئے یہ بات مناسب نہیں کہ اس کی آنکھ خیانت کرنے والی ہو۔

(۳۸۰۶۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ مِغْفَرٌ ، فَلَمَّا أَنْ دَخَلَ نَزَعَهُ ، فَقِيلَ لَهُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، هَذَا ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ ، فَقَالَ :اُقْتُلُوهُ

(۳۸۰۶۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ میں داخل ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر خود تھا۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی خود اتار دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ ہے ابن خطل، کعبہ کے پردوں سے چمٹا ہوا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو مار ڈالو۔

(۳۸۰۷۰) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ؛ أَنَّ أَبَا بَرْزَةَ قَتَلَ ابْنَ خَطَلٍ وَهُوَ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ.

(۳۸۰۷۰) حضرت ابو عثمان سے روایت ہے کہ حضرت ابو برزہ نے ابن خطل کو اس حالت میں قتل کیا کہ وہ کعبہ کے پردوں کے ساتھ چمٹا ہوا تھا۔

(۳۸۰۷۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ ثَمَانِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيمِ عِنْدَ صَلاَةِ الْفَجْرِ ، فَأَخَذَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِلْمًا ، فَعَفَا عَنْهُمْ ، وَنَزَلَ الْقُرْآنُ :﴿وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ﴾. (مسلم ۱۴۴۲۔ ابو داؤد ۲۶۸۱)

(۳۸۰۷۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل مکہ میں سے اسی (۸۰) افراد، جبل تنعیم سے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر (حملہ کے لئے) اُترے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو صحیح و سالم پکڑ لیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں معاف فرما دیا۔ اور یہ آیت نازل ہوئی۔ (ترجمہ) اور وہی اللہ ہے جس نے مکہ کی وادی میں ان کے ہاتھوں کو تم تک پہنچنے سے اور تمہارے ہاتھوں کو ان تک پہنچنے سے روک دیا۔ جبکہ وہ تمہیں اُن پر قابو دے چکا تھا۔

(۳۸۰۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :قَالَتْ أُمُّ هَانِءٍ :قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَلَهُ أَرْبَعُ غَدَائِرَ ، تَعْنِي ضَفَائِرَ.

(۳۸۰۷۲) حضرت مجاہد روایت کرتے ہیں کہ ام ہانی بیان کرتی ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر چار چوٹیاں تھیں۔

(۳۸۰۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ.

(۳۸۰۷۳) حضرت جابر سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ مکہ میں اس حالت میں اندر داخل ہوئے کہ آپ ﷺ پر سیاہ عمامہ تھا۔

(۳۸۰۷٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ (ح) وَعَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ حِينَ دَخَلَهَا وَهُوَ مُعْتَجِرٌ بِشُقَّةِ بُرْدٍ أَسْوَدَ ، فَطَافَ عَلَى رَاحِلَتِهِ الْقَصْوَاءِ ، وَفِي يَدِهِ مِحْجَنٌ يَسْتَلِمُ بِهِ الأَرْكَانَ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَمَا وَجَدْنَا لَهَا مُنَاخًا فِي الْمَسْجِدِ ، حَتَّى نَزَلَ عَلَى أَيْدِي الرِّجَالِ ، ثُمَّ خُرِجَ بِهَا حَتَّى أُنِيخَتْ فِي الْوَادِي، ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ عَلَى رِجْلَيْهِ ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ لَهُ أَهْلٌ ، ثُمَّ قَالَ :أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّ اللَّهَ قَدْ وَضَعَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَتَعَظُّمَهَا بِآبَائِهَا ، النَّاسُ رَجُلاَنِ :فَبَرٌّ تَقِيٌّ كَرِيمٌ عَلَى اللهِ ، وَكَافِرٌ شَقِيٌّ هَيِّنٌ عَلَى اللهِ ، أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ : ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى ، وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ، إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللهِ أَتْقَاكُمْ ، إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ﴾ أَقُولُ هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ.

قَالَ :ثُمَّ عَدَلَ إِلَى جَانِبِ الْمَسْجِدِ ، فَأُتِيَ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ ، فَغَسَلَ مِنْهَا وَجْهَهُ ، مَا تَقَعُ مِنْهُ قَطْرَةٌ إِلاَّ فِي يَدِ إِنْسَانٍ ، إِنْ كَانَتْ قَدْرَ مَا يَحْسُوهَا حَسَاهَا ، وَإِلاَّ مَسَحَ بِهَا ، وَالْمُشْرِكُونَ يَنْظُرُونَ ، فَقَالُوا :مَا رَأَيْنَا مَلِكًا قَطُّ أَعْظَمَ مِنَ الْيَوْمِ ، وَلاَ قَوْمًا أَحْمَقَ مِنَ الْيَوْمِ.

ثُمَّ أَمَرَ بِلاَلاً ، فَرَقَى عَلَى ظَهْرِ الْكَعْبَةِ ، فَأَذَّنَ بِالصَّلاَةِ ، وَقَامَ الْمُسْلِمُونَ فَتَجَرَّدُوا فِي الأُزُرِ ، وَأَخَذُوا الدِّلاَءَ، وَارْتَجَزُوا عَلَى زَمْزَمَ يَغْسِلُونَ الْكَعْبَةَ ، ظَهْرَهَا وَبَطْنَهَا ، فَلَمْ يَدَعُوا أَثَرًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِلاَّ مَحَوْهُ، أَوْ غَسَلُوهُ. (ترمذی ۳۲۷۰)

(۳۸۰۷۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اور جب آپ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ سیاہ رنگ کی چادر کی پگڑی کے شملہ کو اپنے چہرے پر ڈالے ہوئے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی قصواء اونٹنی پر بیت اللہ کا طواف کیا اور آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک خمدار سوٹی تھی جس کے ذریعہ سے آپ ﷺ ارکان کا استلام کر رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ ہم نے آپ ﷺ کی اونٹنی کے لئے مسجد میں بٹھانے کی جگہ نہ پائی تو آپ ﷺ لوگوں کے ہاتھوں پر نیچے تشریف فرما ہوئے۔ پھر آپ ﷺ کی اونٹنی کو باہر نکالا گیا اور اس کو وادی میں بٹھایا گیا پھر جناب نبی کریم ﷺ نے اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا۔ پس آپ ﷺ نے اللہ کی تعریف کی اور ایسی ثنا بیان کی جس کے آپ اہل تھے اور فرمایا:

۲۔ اے لوگو! تحقیق اللہ تعالیٰ نے تم سے جاہلیت کا غرور ونخوت ختم کر دیا ہے اور جاہلیت کے زمانہ پر اپنے آباء کے ذریعہ اظہار عظمت کو بھی ختم کر دیا ہے۔ (اب) لوگ دو قسم پر ہیں۔ نیک اور متقی آدمی اللہ تعالیٰ کے قابل عزت وتکریم ہے اور کافر، بدبخت اللہ تعالیٰ پر ہلکا اور بے وزن ہے۔ اے لوگوں! بلاشبہ خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ (ترجمہ) اے لوگو! حقیقت یہ ہے کہ ہم نے تم سب کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے۔ اور تمہیں مختلف قوموں اور خاندانوں میں اس لئے تقسیم کیا ہے تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ درحقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سے سب سے عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہو۔ یقین رکھو کہ اللہ سب کچھ جاننے والا ہے ہر چیز سے باخبر ہے۔ میں یہ بات کہتا ہوں اور اپنے اور تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کا طالب ہوں۔

۳۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر جناب نبی کریم ﷺ مسجد کے ایک طرف چل دیئے۔ آپ ﷺ کے پاس زمزم کے پانی کا ایک ڈول لایا گیا تو آپ ﷺ نے اس سے اپنا چہرہ مبارک دھویا۔ اس کے دھوون میں سے ہر ایک قطرہ بھی انسانی ہاتھ ہی میں گرا۔ پھر اگر وہ قطرہ اتنا ہوتا جس کو پیا جا سکتا تھا تو وہ آدمی اس کو پی لیتا وگرنہ اس کو اپنے اوپر مَل لیتا۔ مشرکین مکہ (یہ منظر) دیکھ رہے تھے۔ تو وہ کہنے لگے۔ ہم نے (جو بادشاہت) آج دیکھی ہے اس سے بڑی بادشاہی کبھی نہیں دیکھی اور نہ ہی ایسی قوم دیکھی ہے جو آج دیکھی ہوئی قوم سے زیادہ بیوقوف ہے۔

۴۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا چنانچہ وہ کعبہ کی چھت پر چڑھ گئے اور انہوں نے نماز کے لئے اذان دی۔ اور مسلمان اٹھ کھڑے ہوئے اور محض ازار بند پہنے ہوئے انہوں نے ڈول پکڑ لیے اور زمزم پر شعر کہتے ہوئے پہنچ گئے اور کعبہ کو انہوں نے اندر باہر سے دھوڈالا اور مشرکین کے کسی اثر کو کعبہ میں باقی نہیں چھوڑا بلکہ اس کو مٹا دیا یا دھو دیا۔

(۳۸۰۷۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ التَّيْمِيِّ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، قَالاَ :وَكَانَ بِهَا يَوْمَئِذٍ سِتُّونَ وَثَلاَثُ مِئَةِ وَثَنٍ عَلَى الصَّفَا ، وَعَلَى الْمَرْوَةِ صَنَمٌ ، وَمَا بَيْنَهُمَا مَحْفُوفٌ بِالأَوْثَانِ ، وَالْكَعْبَةُ قَدْ أُحِيطَتْ بِالأَوْثَانِ ، قَالَ : فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ : فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ قَضِيبٌ يُشِيرُ بِهِ إِلَى الأَوْثَانِ ، فَمَا هُوَ إِلاَّ أَنْ يُشِيرَ إِلَى شَيْءٍ مِنْهَا فَيَتَسَاقَطَ ، حَتَّى أَتَى إِسَافًا وَنَائِلَةَ ، وَهُمَا قُدَّامَ الْمَقَامِ ، مُسْتَقْبِلٌ بَابَ الْكَعْبَةِ ، فَقَالَ :عَفِّرُوهُمَا ، فَأَلْقَاهُمَا الْمُسْلِمُونَ ، قَالَ :قُولُوا ، قَالُوا :مَا نَقُولُ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ :قُولُوا :صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ ، وَهَزَمَ الأَحْزَابَ وَحْدَهُ.

(۳۸۰۷۵) حضرت یعقوب بن زید بن طلحہ تیمی اور محمد بن منکدر روایت کرتے ہیں کہ اس دن (فتح مکہ کے دن) کعبہ میں تین سو ساٹھ بت تھے۔ صفا اور مروہ پر بھی ایک بت تھا ان کے درمیان (کی جگہ تو) بتوں سے اٹی ہوئی تھی اور کعبہ کے گرد بھی بتوں کا احاطہ تھا۔ راوی کہتے ہیں۔ محمد ابن المنکدر کہتے ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ کے پاس ایک لکڑی تھی جس کے ذریعہ سے آپ ﷺ بتوں کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔ ان بتوں میں سے جس بت کی طرف بھی جناب نبی کریم ﷺ

اشارہ فرماتے وہ بت گر جاتا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ اساف اور نائلہ (نامی) بت کے پاس پہنچے یہ دونوں کعبہ کے سامنے مق
کے پاس تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ان دونوں کو خاک میں ملا دو۔ چنانچہ مسلمانوں نے ان دونوں بتوں کے نیچے گرا د
آپ ﷺ نے فرمایا: کہو، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یا رسول اللہ! ہم کیا کہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہو: اللہ کا وعدہ سچا ثاب
ہوا اور اس نے اپنے بندہ کی مدد کی اور اکیلے ہی تمام لشکروں کو شکست دے دی۔

(٣٨٠٧٦) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَيْبَانُ ، عَنْ يَحْيَى ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ ، أَنَّ أَبَا هُرَ
أَخْبَرَهُ ؛ أَنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلاً مِنْ بَنِي لَيْثٍ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ ، بِقَتِيلٍ مِنْهُمْ قَتَلُوهُ ، فَأُخْبِرَ بِذَلِكَ رَسُولُ ا
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَخَطَبَ ، فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ ، وَسَلَّطَ عَلَ
رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ ، أَلاَ وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي ، وَلاَ تَحِلُّ لأَحَدٍ كَانَ بَعْدِي ، أَلاَ وَإِنَّهَا أُحِلَّتْ لِ
سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ ، أَلاَ وَإِنَّهَا سَاعَتِي هَذِهِ ، حَرَامٌ ، لاَ يُخْتَلَى شَوْكُهَا ، وَلاَ يُعْضَدُ شَجَرُهَا ، وَلاَ يَلْتَقِ
سَاقِطَتَهَا إِلاَّ مُنْشِد ، وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ : إِمَّا أَنْ يَقْتُلَ ، وَإِمَّا أَنْ يُفَادِيَ أَهْلَ الْقَتِيلِ.
قَالَ : فَجَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ : أَبُو شَاهٍ ، فَقَالَ : اُكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : اُكْتُبُوا لأَبِي شَاهٍ ، فَقَالَ رَجُ
مِنْ قُرَيْشٍ : إِلاَّ الإِذْخِرَ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَ
وَسَلَّمَ : إِلاَّ الإِذْخِرَ.

(۳۸۰۷۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنوخزاعہ نے فتح مکہ کے سال بنولیث کے ایک آدمی کو اپنے اس مقتول ـ
بدلے میں قتل کیا جس کو بنولیث نے (کبھی) قتل کیا تھا۔ اس بات کی خبر رسول اللہ ﷺ کو دی گئی تو آپ ﷺ اپنی سواری پر سو
ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ اور فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مکہ کو ہاتھیوں والوں سے محفوظ رکھا اور مکہ پر اپنے رسول اور اہل ایمان
(لڑائی کے لئے) مسلط فرمایا۔ خبردار! یہ مکہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے بھی حلال نہیں کیا گیا تھا اور نہ ہی میرے بعد کسی کے لئے حلا
ہوگا۔ خبردار! میرے لئے بھی یہ مکہ دن کی ایک گھڑی (ہی) کے لیے حلال کیا گیا تھا خبردار! میری اس گھڑی میں مکہ حرام ہے۔ اس
کا نٹا بھی نہیں کاٹا جائے گا اور اس کے درخت کو بھی نہیں کاٹا جائے گا اور اس کی گری پڑی چیز کو نہیں اٹھائے گا مگر تعریف کرنے والا
اور جس کا کوئی قتل کیا گیا ہو تو اس کو دو چیزوں میں اختیار ہے۔ یا تو وہ بھی قتل ہو اور یا اہل مقتول کو فدیہ دے دے۔ راوی کہتے ہیں
پھر آپ ﷺ کے پاس ایک صاحب، ابوشاہ نامی، حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! مجھے (یہ بات) لکھ دیں
آپ ﷺ نے (صحابہ رضی اللہ عنہم سے) فرمایا۔ ابوشاہ کو (یہ بات) لکھ دو۔ پھر قریش کے ایک آدمی نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ
اذخر کو مستثنیٰ کر دیجئے کیونکہ ہم اس کو اپنے گھروں اور قبروں میں استعمال کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اذخر مستثنیٰ ہے۔

(٣٨٠٧٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِ
الدُّوَلِ بْنِ بَكْرٍ : لَوَدِدْت أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُ مِنْهُ ، فَقَالَ لِرَجُلٍ : انْطَلِ

مَعِي ، فَقَالَ : إِنِّي أَخَافُ أَنْ تَقْتُلَنِي خُزَاعَةُ ، فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتَّى انْطَلَقَ ، فَلَقِيَهُ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ ، فَعَرَفَهُ فَضَرَبَ بَطْنَهُ بِالسَّيْفِ ، قَالَ : قَدْ أَخْبَرْتُكَ أَنَّهُمْ سَيَقْتُلُونَنِي ، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَامَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ هُوَ حَرَّمَ مَكَّةَ ، لَيْسَ النَّاسُ حَرَّمُوهَا ، وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ ، وَهِيَ بَعْدُ حَرَمٌ ، وَإِنَّ أَعْدَى النَّاسِ عَلَى اللهِ ثَلاَثَةٌ : مَنْ قَتَلَ فِيهَا ، أَوْ قَتَلَ غَيْرَ قَاتِلٍ ، أَوْ طَلَبَ بِذُحُولِ الْجَاهِلِيَّةِ ، فَلَأَدِيَنَّ هَذَا الرَّجُلَ.

قَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ : فَحَدَّثْت بِهَذَا الْحَدِيثِ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، فَقُلْتُ : أَعْدَى اللَّهَ ، فَقَالَ : أَعْدَى.

(۳۸۰۷۷) حضرت زہری روایت بیان کرتے ہیں کہ بنودوَل بن بکر کے ایک آدمی نے کہا۔ مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں رسول ﷺ کی زیارت کروں اور آپ ﷺ سے کچھ ارشادات سنوں۔ چنانچہ اس نے ایک آدمی سے کہا۔ تم میرے ساتھ چلو۔ اس می نے کہا۔ مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ کہیں بنوخزاعہ کے لوگ مجھے قتل نہ کردیں۔ (بہرحال) یہ اس کے ساتھ چلتا رہا یہاں تک کہ ۔ خزاعہ کا ایک آدمی اس کو ملا اور اس نے اس کو پہچان لیا اور اس نے اس کے پیٹ میں تلوار ماری۔ اس مقتول نے کہا۔ میں نے یں (پہلے) خبر دی تھی کہ یہ لوگ مجھے قتل کردیں گے۔ پھر یہ بات جناب نبی کریم ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ کھڑے ہوگئے، ہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور پھر فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے (خود) مکہ کو حرم بنایا ہے لوگوں نے مکہ کو حرم نہیں بنایا۔ یہ مکہ تو میرے ے دن کی ایک گھڑی میں حلال ہوا تھا اور اس کے بعد ابھی تک حرام ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے ساتھ سب سے زیادہ دشمنی کرنے لے تین لوگ ہیں۔ ① وہ آدمی جو مکہ میں قتل کرے۔ ② وہ آدمی جو غیر قاتل کو قتل کرے۔ ③ وہ آدمی جو جاہلیت کے انتقام نگے۔ پس البتہ میں (خود) اس آدمی کی دیت دوں گا۔''

(۳۸۰۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ لَمَّا جَائَهُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بِأَبِي سُفْيَانَ ، فَأَسْلَمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ ، فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ يُحِبُّ هَذَا الْفَخْرَ ، فَلَوْ جَعَلْتَ لَهُ شَيْئًا؟ قَالَ ، نَعَمْ ، مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ ، وَمَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ.

(ابوداؤد ۳۰۱۵۔ بیہقی ۳۰۱۶)

(۳۸۰۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب فتح مکہ کے سال حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ ابوسفیان کو لے کر پ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ابوسفیان نے مقام مرالظہر ان میں اسلام قبول کیا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے پ ﷺ سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! ابوسفیان ایسا آدمی ہے جو فخر کو پسند کرتا ہے۔ اگر آپ ﷺ اس کے لئے کوئی ایسی ریہ) چیز مقرر فرمادیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! جو کوئی ابوسفیان کے گھر میں داخل ہوجائے تو وہ مامون ہوگا اور جو کوئی ل اپنا دروازہ بند کرلے وہ بھی مامون ہوگا۔

(۳۸۰۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هَذِهِ حَرَمٌ ، يَعْنِي مَكَّةَ ، حَرَّمَهَا اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ ، وَوَضَعَ هَذَيْنِ الأَخْشَ لَمْ تَحِلَّ لأَحَدٍ قَبْلِي ، وَلاَ تَحِلُّ لأَحَدٍ بَعْدِي ، وَلَمْ تَحِلَّ لِي إِلاَّ سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ ، لاَ يُعْضَدُ شَوْكُهَا ، يُنَفَّرُ صَيْدُهَا ، وَلاَ يُخْتَلَى خَلاَهَا ، وَلاَ تُرْفَعُ لُقَطَتُهَا إِلاَّ لِمُنْشِدٍ ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ أَهْلَ لاَ صَبْرَ لَهُمْ عَنِ الإِذْخِرِ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُنْيَانِهِمْ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِلاَّ الإِذْخِرَ.

(دار قطنی ۲۳۵۔ طحاوی ۰

(۳۸۰۷۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ مقام حرم ہے یعنی مکہ۔ جس دن تعالیٰ نے زمینوں اور آسمانوں کو پیدا کیا تھا اسی دن سے اس کو حرمت بخشی تھی۔ یہ زمین مجھ سے پہلے بھی کسی کے لئے حلال نہیں کی اور نہ ہی میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگی۔ اور میرے لئے بھی محض دن کی ایک گھڑی حلال کی گئی ہے۔ اس کے کانٹے کو نہیں جائے گا اور اس کے شکار کو نہیں بدکایا جائے گا۔ اور اس کے گھاس کو نہیں کاٹا جائے گا اور نہ ہی اس کے گمشدہ مال کو اٹھایا جائے گا۔ تعریف کرنے والے کو اٹھانا درست ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اہل مکہ کو اذخر گھاس سے رُکنا مـ ہے کیونکہ وہ اپنی بنیادوں اور لوہے کے کام میں اس کو استعمال کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اذخر مستثنیٰ ہے۔

(۳۸۰۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : لَمَّا فُتِحَتْ مَكَّةُ صَعِدَ بِلاَلٌ الْ فَأَذَّنَ ، فَقَالَ صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ لِلْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ : أَلاَ تَرَى إِلَى هَذَا الْعَبْدِ ، فَقَالَ الْحَارِثُ : إِنْ يَكْرَهْهُ اللَّهُ يُغَيِّ

(۳۸۰۸۰) حضرت ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ جب مکہ فتح ہوا تو حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ بیت اللہ کی چھت پر چڑھ گئے اذان دی۔ تو صفوان بن امیہ نے حارث بن ہشام سے کہا۔ کیا تم یہ غلام نہیں دیکھ رہے؟ حارث نے کہا: اگر اللہ تعالیٰ کو یہ ناپسند تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ کسی اور کو کھڑا کر دیتے۔

(۳۸۰۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ بِلاَلاً أَذَّنَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَوْقَ الْكَعْبَةِ.

(۳۸۰۸۱) حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فتح مکہ کے دن بیت الـ چھت پر اذان دی۔

(۳۸۰۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنَ الْمَدِينَةِ بِثَمَانِيَةِ آلاَفٍ ، أَوْ عَشَرَةِ آلاَفٍ ، وَمِنْ أَهْلِ مَكَّةَ بِأَلْفَيْنِ. (ابن سعد ۹

(۳۸۰۸۲) حضرت سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مدینہ منورہ سے آٹھ ہزار، یا دس ہزار لشکر کے ہمراہ نکلے تھے۔ اور اہل مکہ میں سے دو ہزار لوگ تھے۔

(۳۸۰۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَو

عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، عَنْ أُمِّ هَانِءٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَتْ : لَمَّا افْتَتَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ ، فَرَّ إِلَيَّ رَجُلاَنِ مِنْ أَحْمَائِي مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ ، قَالَتْ : فَخَبَّأْتُهُمَا فِي بَيْتِي ، فَدَخَلَ عَلَيَّ أَخِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، فَقَالَ : لَأَقْتُلَنَّهُمَا ، قَالَتْ : فَأَغْلَقْتُ الْبَابَ عَلَيْهِمَا ، ثُمَّ جِئْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى مَكَّةَ ، وَهُوَ يَغْتَسِلُ فِي جَفْنَةٍ ، إِنَّ فِيهَا أَثَرَ الْعَجِينِ ، وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ.

فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غُسْلِهِ ، أَخَذَ ثَوْبًا فَتَوَشَّحَ بِهِ ، ثُمَّ صَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مِنَ الضُّحَى ، ثُمَّ أَقْبَلَ ، فَقَالَ : مَرْحَبًا وَأَهْلاً بِأُمِّ هَانِءٍ ، مَا جَاءَ بِكِ ؟ قَالَتْ : قُلْتُ : يَا نَبِيَّ اللهِ ، فَرَّ إِلَيَّ رَجُلاَنِ مِنْ أَحْمَائِي ، فَدَخَلَ عَلَيَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَزَعَمَ أَنَّهُ قَاتِلُهُمَا ، فَقَالَ : لاَ ، قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِءٍ ، وَأَمَّنَّا مَنْ أَمَّنْتِ.

(۳۸۰۸۱) حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ فتح کیا تو میرے سسرال بنو ۔۔وم میں سے دو آدمی میری طرف بھاگ کر آ گئے۔ ام ہانی کہتی ہیں۔ پس میں نے انہیں اپنے گھروں میں چھپا دیا۔ پھر میرے ۔۔ں حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب میرے ہاں آئے اور کہنے لگے، میں ضرور بالضرور ان دونوں کو قتل کر دوں گا۔ ام ہانی رضی اللہ عنہا کہتی ۔۔۔ میں نے ان دونوں آدمیوں کو (کمرہ میں داخل کر کے) دروازہ بند کر دیا پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مکہ کے ۔۔ی مقام پر حاضر ہوئی تب جناب نبی کریم ﷺ ایک ٹب میں غسل فرما رہے تھے۔ جس میں گوندھے آٹے کے اثرات تھے اور ۔۔رت فاطمہ (آپ ﷺ کی بیٹی) آپ ﷺ پر پردہ کیے ہوئے تھی۔

پھر جب رسول اللہ ﷺ، اپنے غسل سے فارغ ہو گئے تو آپ ﷺ نے کپڑے پکڑے اور زیب تن فرمائے پھر ۔۔پ ﷺ نے چاشت کی آٹھ رکعات نماز ادا فرمائی پھر آپ ﷺ (میری طرف) متوجہ ہوئے اور فرمایا: ام ہانی! مرحبا خوش ۔۔ید۔ کس غرض سے آئی ہو۔ میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے نبی ﷺ! میرے سسرالی رشتہ داروں میں سے دو بندے (پناہ کے ۔۔ے) میری طرف بھاگ کر آئے ہیں اور پھر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ میرے پاس آ گئے اور اب علی رضی اللہ عنہ کا ارادہ ان دونوں کو قتل ۔۔نے کا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ نہیں! یقین کرو۔ اے ام ہانی! جس کو تم نے پناہ دی ہے ہم نے بھی اس کو پناہ دی اور ۔۔ں کو تم نے امن دیا ہے اس کو ہم نے بھی امن دیا ہے۔

(۳۸۰۔۔) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ السُّورَةُ : ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ﴾ ، قَالَ : قَرَأَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى خَتَمَهَا ، وَقَالَ : النَّاسُ حَيِّزٌ ، وَأَنَا وَأَصْحَابِي حَيِّزٌ ، وَقَالَ : لاَ هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ . فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ : كَذَبْتَ ، وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ ، وَهُمَا قَاعِدَانِ مَعَهُ عَلَى السَّرِيرِ ، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ : لَوْ شَاءَ هَذَانِ لَحَدَّثَاكَ ، وَلَكِنْ هَذَا يَخَافُ أَنْ تَنْزِعَهُ عَنْ

عِرَافَةِ قَوْمِهِ ، وَهَذَا يَخْشَى أَنْ تَنْزِعَهُ عَنِ الصَّدَقَةِ ، فَسَكَتَا ، فَرَفَعَ مَرْوَانُ الدِّرَّةَ لِيَضْرِبَهُ ، فَلَمَّا رَأَيَا ذَلِكَ قَالَا :صَدَقَ. (احمد ۲۲۔ طبرانی ۴۴۴۳)

(۳۸۰۸۴) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سورۃ اذا جاء نصر اللّٰہ و الفتح . نازل ہوئی۔ مکمل تلاوت فرمائی یہاں تک کہ اس کو ختم فرمایا۔ اور پھر ارشاد فرمایا۔ ایک جہت میں (بعد والے) لوگ ہیں اور ایک جہت میں میں اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم (پہلے ایمان لانے والے) ہیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے لیکن جہاد اور نیت باقی ہے۔ مروان نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا۔ تم جھوٹ کہہ رہے ہو۔ (اس وقت) مروان کے پاس زید بن ثابت اور رافع بن خدیج موجود تھے اور اس کے ساتھ تخت پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر یہ دونوں چاہیں تو یہ بھی تمہیں (یہ) حدیث بیان کرتے لیکن (ان میں سے) ایک اس بات سے خوف کھاتا ہے کہ تم اس کو اپنی قوم کی طرف سے نکال دو گے اور (ان میں سے) ایک اس بات سے خوف کھاتا ہے تم اس کو صدقہ سے نکال دو گے۔ لیکن یہ دونوں حضرات خاموش رہے کہ اسی دوران مروان نے درہ بلند کیا تا کہ ابوسعید کو مارے۔ پس جب ان دونوں حضرات نے یہ دیکھا تو دونوں نے فرمایا ابوسعید نے سچ بات بتائی ہے۔

(۳۸۰۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا.

(بخاری ۱۵۸۷۔ مسلم ۱۲

(۳۸۰۸۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فتح مکہ کے بعد ہجرت (کا ثواب) باقی نہیں لیکن جہاد اور نیت باقی ہے پس جب تم سے نکلنے کو کہا جائے تو تم (راہِ خدا میں) نکلو۔

(۳۸۰۸۶) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أُمِّ يَحْيَى بِنْتِ يَعْلَى ، عَنْ أَبِيهَا ، قَالَ : جِئْتُ بِأَبِي يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ ، فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، هَذَا يُبَايِعُك عَلَى الْهِجْرَةِ ، فَقَالَ :لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ.

(۳۸۰۸۶) حضرت ام یحییٰ بنت یعلیٰ اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ میں اپنے والد کو لے کر فتح مکہ والے دن حاضر ہوئی اور میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت پر بیعت کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے لیکن جہاد اور نیت باقی ہے۔

(۳۸۰۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ.

(بخاری ۳۰۸۰۔ مسلم ۸۸

(۳۸۰۸۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں لیکن جہاد اور نیت باقی ہے۔

(۳۸۰۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَخِي ، قَالَ : فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ : بَايِعْنَا عَلَى الْهِجْرَةِ ، فَقَالَ : مَضَتِ الْهِجْرَةُ لأَهْلِهَا ، فَقُلْتُ : عَلاَمَ نُبَايِعُك يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ : عَلَى الإِسْلاَمِ وَالْجِهَادِ ، قَالَ : فَلَقِيتُ أَخَاهُ فَسَأَلْتُهُ ؟ فَقَالَ : صَدَقَ مُجَاشِعٌ. (بخاری ۲۹۶۳۔ مسلم ۱۴۸۷)

(۳۸۰۸۸) حضرت مجاشع بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرا بھائی، جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ ہم سے ہجرت پر بیعت لیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ہجرت تو اہل ہجرت کے لئے ختم ہوگئی ہے۔ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! ہم آپ سے کس چیز پر بیعت کریں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام اور جہاد پر۔ راوی کہتے ہیں: پھر میں میں مجاشع کے بھائی سے ملا اور میں نے اس سے پوچھا: انہوں نے جواب دیا: مجاشع نے سچ بات بتائی ہے۔

(۳۸۰۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ عَامَ الْفَتْحِ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ ، ثُمَّ أَفْطَرَ ، وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالآخِرِ مِنْ فِعْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۸۰۸۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مکہ فتح کے سال روزہ رکھا یہاں تک کہ جب آپ ﷺ مقام کدید میں پہنچے پھر آپ ﷺ نے افطار کرلیا۔ رسول اللہ ﷺ کے افعال میں سے تو آخری عمل کو ہی لیا جائے گا۔

(۳۸۰۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَ حَيْثُ فَتَحَ مَكَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ ، يَقْصُرُ الصَّلاَةَ حَتَّى سَارَ إِلَى حُنَيْنٍ.

(۳۸۰۹۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ کیا تو آپ ﷺ نے پندرہ روز قیام کیا اور آپ ﷺ نماز قصر پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے حنین کی طرف روانگی کی۔

(۳۸۰۹۱) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : لَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ ، أَمَّنَ النَّاسَ إِلاَّ أَرْبَعَةً. (دارقطنی ۱۶۷)

(۳۸۰۹۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ فتح مکہ والے دن مکہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے چار افراد کے سوا بقیہ تمام لوگوں کو امن عطا فرمایا۔

(۳۸۰۹۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : أُنْزِلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ ، مَرْجِعَهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ ، وَأَصْحَابُهُ مُخَالِطُوا

الْحُزْنِ وَالْكَآبَةِ ، قَالَ: نَزَلَتْ عَلَيَّ آيَةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا جَمِيعًا ، فَلَمَّا تَلَاهَا رَسُولُ الل صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ :هَنِيئًا مَرِيئًا ، قَدْ بَيَّنَ اللَّهُ مَا يُفْعَلُ بِكَ، فَمَاذَا يُفْعَلُ بِنَا؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ الآيَةَ الَّتِي بَعْدَهَا : ﴿لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الأَنْهَارُ﴾ حَتَّى خَتَمَ الآيَةَ.

(بخاری ۴۱۷۲۔ مسلم ۱۴۱۳

(۳۸۰۹۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب صلح حدیبیہ سے واپسی پر آیات ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾ آخر تک، نازل ہوئیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ غم اور شکستگی کی ملی جلی حالت میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پ ایک ایسی آیت نازل ہوئی ہے جو مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہے۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی ت لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے وہ تو آپ کے ساتھ کیا جائے گا۔ آپ اس کو خوشگواری اور م سے پائیں لیکن ہمارے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان آیات پر اگلی آیت نازل فرمائی (ترجمہ) تا کہ وہ مؤم مردوں اور عورتوں کو ایسے باغات میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ آخر آیت تک۔

(۳۸۰۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ تَلَقَّتْهُ الْجِنُّ بِالشَّرَرِ يَرْمُونَهُ ، فَقَالَ جِبْرَائِيلُ :تَعَوَّذْ يَا مُحَمَّدُ ، فَتَعَوَّذَ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَدُحِرُوا عَنْهُ ، فَقَالَ :أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ ، الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ ، مِنْ شَرِّ مَا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ ، وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ، وَمِنْ شَرِّ مَا بَثَّ فِي الأَرْضِ ، وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا ، وَمِنْ شَرِّ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ ، إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَنُ.

(۳۸۰۹۳) حضرت مکحول سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں داخل ہوئے تو جنات نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شرارو کے ساتھ ہدف بنایا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد! پناہ حاصل کیجئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کلمات کے ذریعہ سے پنا پکڑی پس ان جنات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دور کر دیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا۔ میں اللہ تعالیٰ کے ان کلمات تامہ کے ذریعہ سے پنا پکڑتا ہوں جن سے آگے کوئی نیک و بدنہیں جا سکتا۔ ہر اس بُری چیز سے جو آسمان سے نازل ہوا اور آسمان کی طرف اُوپر چڑھے اور اس شر سے جو زمین میں پھیلے اور ہر اس شر سے جو زمین سے نکلے اور رات، دن کے شر سے اور ہر رات کو آنے والے کے شر سے سوائے اُس رات کے آنے والے کے جو خیر کے ساتھ آئے۔ اے رحمٰن۔"

(۳۸۰۹۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ ، قَالَ :مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَلَى اللَّاتِ ، فَقَالَ :

يَا عُزَّ كُفْرَانَكِ لَا سُبْحَانَكِ إِنِّي رَأَيْتُ اللَّهَ قَدْ أَهَانَكِ

(طبرانی ۳۸۱۱

(۳۸۰۹۴) حضرت عبداللہ بن حبیب روایت کرتے ہیں کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ لات پر سے گزرے تو فرمایا:

ع: اے کافروں کے بت! تیری کوئی قدر نہیں ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے ذلیل کر دیا ہے۔

(٣٨٠٩٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ ، قَالَ :لَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ ، دَعَا شَيْبَةَ بْنَ عُثْمَانَ بِالْمِفْتَاحِ ، مِفْتَاحِ الْكَعْبَةِ ، فَتَلَكَّأَ ، فَقَالَ لِعُمَرَ :قُمْ فَاذْهَبْ مَعَهُ ، فَإِنْ جَاءَ بِهَا وَإِلاَّ فَاجْلِدْ رَأْسَهُ ، قَالَ :فَجَاءَ بِهَا ، قَالَ :فَأَجَالَهَا فِي حَجْرِهِ وَشَيْبَةُ قَائِمٌ ، قَالَ : فَبَكَى شَيْبَةُ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :هَاكَ فَخُذْهَا ، فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ رَضِيَ لَكُمْ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالإِسْلاَمِ.

(۳۸۰۹۵) حضرت ابوالسفر سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے شیبہ بن عثمان (صحیح قول کے مطابق یہ نام عثمان بن طلحہ ہے) کو پیغام بھیجا کہ کعبہ کی چابی لے آئیں۔ پھر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ان کے ساتھ جاؤ، اگر وہ چابی لے آئیں تو ٹھیک ورنہ انہیں مار ڈالنا۔ وہ چابی لے آئے۔ آپ نے چابی لے لی تو شیبہ رونے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ چابی لے لو، اللہ تعالیٰ جاہلیت اور اسلام میں تمہارے پاس اس چابی کے ہونے سے خوش ہے۔

(٣٨٠٩٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي السَّوْدَاءِ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاوَلَ عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ الْمِفْتَاحَ مِنْ وَرَاءِ الثَّوْبِ.

(۳۸۰۹۶) حضرت ابن سابط سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عثمان بن طلحہ کو (بیت اللہ کی) چابی پردے کے پیچھے سے عطا فرمائی۔

(٣٨٠٩٧) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ لِعَشْرٍ مَضَتْ مِنْ رَمَضَانَ.

(احمد ۳۱۵۔ ابن سعد ۱۳۷)

(۳۸۰۹۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے سال رمضان کے دس دن گزرنے کے بعد (سفر مکہ پر) نکلے۔

(٣٨٠٩٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَنْ تُطْمَسَ التَّمَاثِيلُ الَّتِي حَوْلَ الْكَعْبَةِ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ.

(۳۸۰۹۸) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ کے دن حکم فرمایا کہ جو تصاویر کعبہ کے گرد موجود ہیں ان کو مٹا دیا جائے۔

(٣٨٠٩٩) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ عَامَ الْفَتْحِ مِنَ

الْجِعْرَانَةِ ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ عُمْرَتِهِ اسْتَخْلَفَ أَبَا بَكْرٍ عَلَى مَكَّةَ ، وَأَمَرَهُ أَنْ يُعَلِّمَ النَّاسَ الْمَنَاسِكَ ، وَأَنْ يُؤَذِّنَ فِي النَّاسِ :مَنْ حَجَّ الْعَامَ فَهُوَ آمِنٌ ، وَلاَ يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ ، وَلاَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ.

(۳۸۰۹۹) حضرت ہشام، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ کے سال مقام جعرانہ سے عمرہ فرمایا۔ پھر جب آپ ﷺ اپنے عمرہ سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو مکہ پر خلیفہ بنا دیا اور انہیں یہ حکم دیا کہ لوگوں کو افعال حج کی تعلیم دیں۔ اور یہ کہ وہ لوگوں میں اس بات کا اعلان کر دیں کہ جو شخص اس سال بیت اللہ کا حج کرے گا وہ امن پا جائے گا اور اس سال کے بعد کوئی مشرک بیت اللہ کا حج نہیں کر سکے گا۔ اور نہ ہی بیت اللہ کا ننگا طواف کرے گا۔

(۳۸۱۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ يَقُولُ :إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَا بَيْعَ الْخَمْرِ ، وَالْخَنَازِيرِ ، وَالْمَيْتَةِ ، وَالأَصْنَامِ ، قَالَ :فَقَالَ رَجُلٌ :يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا تَرَى فِي شُحُومِ الْمَيْتَةِ ؛ فَإِنَّهَا تُدْهَنُ بِهَا السُّفُنُ وَالْجُلُودُ وَيُسْتَصْبَحُ بِهَا ؟ قَالَ : قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ ، إِنَّ اللَّهَ لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ شُحُومَهَا، أَخَذُوهَا فَجَمَلُوهَا ، ثُمَّ بَاعُوهَا وَأَكَلُوا أَثْمَانَهَا.

(۳۸۱۰۰) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فتح مکہ کے سال یہ بات سُنی کہ آپ ﷺ ارشاد فرما رہے تھے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے شراب، خنزیروں، مردار اور بتوں کو حرام قرار دیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: ایک آدمی نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! مردار کی چربی کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کیونکہ ان کے ذریعہ سے تو کشتیوں کو تیل ملا جاتا ہے اور کھالوں کو بھی۔ اور ان کے ذریعہ سے چراغ روشن کیے جاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود کو ہلاک کرے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان پر (مردار کی) چربیوں کو حرام کیا تو انہوں نے اس کو پکڑ کر پگھلا لیا اور پھر اس کو بیچ کر اس کا ثمن (آمدنی) کھا لیا۔

(۳۸۱۰۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَزْهَرِ ، قَالَ :رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ ، وَأَنَا غُلاَمٌ شَابٌّ يَسْأَلُ عَنْ مَنْزِلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، فَأُتِيَ بِشَارِبٍ ، فَأَمَرَهُمْ فَضَرَبُوهُ بِمَا فِي أَيْدِيهِمْ ، فَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَ بِالسَّوْطِ ، وَبِالنَّعْلِ ، وَبِالْعِصِي ، وَحَثَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ ، فَلَمَّا كَانَ أَبُو بَكْرٍ أُتِيَ بِشَارِبٍ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ : كَمْ ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي ضَرَبَ ؟ فَحَزَّرُوهُ أَرْبَعِينَ ، فَضَرَبَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ.

(بیهقی ۳۲۰۔ احمد ۸۸)

(۳۸۱۰۱) حضرت عبد الرحمان بن ازہر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فتح مکہ کے سال دیکھا جبکہ میں ایک نوعمر لڑکا تھا۔ آپ ﷺ حضرت خالد بن ولید کے گھر کا پوچھ رہے تھے۔ پھر آپ ﷺ کی خدمت میں ایک شرابی کو لایا گیا تو

آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم دیا چنانچہ جو کچھ ان کے ہاتھ میں تھا انہوں نے اسے مارنا شروع کیا۔ کچھ نے کوڑے کے ساتھ اور کچھ نے جوتیوں کے ساتھ اور کچھ نے لاٹھی کے ساتھ مارا۔ نبی کریم ﷺ نے اس پر مٹی گرائی پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک شرابی کو لایا گیا تو انہوں نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا۔ جس آدمی کو رسول اللہ ﷺ نے مارا تھا اس کو آپ ﷺ نے کتنا مارا تھا؟ تو اس کا اندازہ چالیس لگایا گیا چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے لگائے۔

(٣٨١٠٢) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ عُقَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أُمَيَّةَ ، ابْنِ أَخِي يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ ، أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ يَعْلَى ، قَالَ : جِئْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي أُمَيَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، بَايِعْ أَبِي عَلَى الْهِجْرَةِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بَلْ أُبَايِعُهُ عَلَى الْجِهَادِ ، فَقَدِ انْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ. (نسائی ۷۷۹۱۔ احمد ۲۲۳)

(۳۸۱۰۲) حضرت یعلیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں فتح مکہ کے موقع پر اپنے والد امیہ کو لے کر حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! میرے والد کو ہجرت پر بیعت کر لیجئے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ (نہیں) بلکہ میں تو ان سے جہاد پر بیعت لوں گا کیونکہ ہجرت تو ختم ہو گئی ہے۔

(٣٨١٠٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ السَّائِبِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُشَارِكُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الإِسْلَامِ فِي التِّجَارَةِ ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ أَتَاهُ ، فَقَالَ : مَرْحَبًا بِأَخِي وَشَرِيكِي كَانَ لَا يُدَارِي ، وَلَا يُمَارِي يَا سَائِبُ ، قَدْ كُنْت تَعْمَلُ أَعْمَالاً فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، لَا تُتَقَبَّلُ مِنْك ، وَهِيَ الْيَوْمُ تُتَقَبَّلُ مِنْك . وَكَانَ ذَا سَلَفٍ وَصِلَةٍ. (احمد ۴۲۵۔ حاکم ۶۱)

(۳۸۱۰۳) حضرت سائب سے روایت ہے کہ وہ آپ ﷺ کے ساتھ اسلام (کی آمد) سے پہلے تجارت میں شریک تھے۔ چنانچہ جب فتح مکہ کا دن تھا تو یہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مرحبا! میرے بھائی اور میرے شریک (تجارت)! جو نہ دھوکہ دیتا تھا اور نہ ہی بحث و مباحثہ کرتا تھا۔ اے سائب! تحقیق تم جاہلیت میں کچھ ایسے (اچھے) اعمال کرتے تھے جو تم سے قبول نہیں کیے جاتے تھے۔ آج وہ اعمال تم سے قبول کئے جائیں گے۔

(٣٨١٠٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ ، دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ ، وَدَخَلَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مِنْ أَسْفَلِ مَكَّةَ ، قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَقْتُلَنَّ ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْقَتْلِ ، فَقَالَ : مَا حَمَلَك عَلَى مَا صَنَعْت ؟ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا قَدَرْتُ عَلَى أَنْ لَا أَصْنَعَ إِلَّا الَّذِي صَنَعْتُ.

(۳۸۱۰۴) حضرت حمزہ زیات روایت کرتے ہیں کہ جب فتح مکہ کا دن تھا تو جناب نبی کریم ﷺ مکہ کے بالائی حصہ سے داخل ہوئے اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ مکہ کے نچلے حصہ سے داخل ہوئے۔ راوی کہتے ہیں: آپ ﷺ نے حکم ارشاد فرمایا: تم ہرگز قتل

نہ کرنا۔ پھر ان کا ہاتھ قتل میں ملوث ہوگیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے جو کچھ کیا اس پر تمہیں کس چیز نے اُبھارا تھا؟ انہوں نے جواب دیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! میں نے جو کچھ کیا ہے میں اس کے سوا کسی بات کی قدرت نہیں رکھتا تھا۔

(۳۸۱۰۵) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، قَالَ : مُحَمَّدُ (بْنُ عَبَّادِ) بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي حَدِيثًا ، رَفَعَهُ إِلَى أَبِي سَلَمَةَ بْنِ سُفْيَانَ ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ : حَضَرْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ ، فَصَلَّى فِي قُبُلِ الْكَعْبَةِ ، فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ ، فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ ، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ سُورَةَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَلَمَّا ذَكَرَ عِيسَى ، أَوْ مُوسَى ، أَخَذَتْهُ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ. (مسلم ۳۳۶۔ احمد ۳)

(۳۸۱۰۵) حضرت عبداللہ بن سائب سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا، آپ ﷺ نے کعبہ کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھی اور آپ ﷺ نے اپنے نعلین مبارک اتار کر اپنے بائیں طرف رکھے پھر آپ ﷺ نے سورۃ المومنون شروع فرمائی۔ پھر جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا موسیٰ علیہ السلام کا ذکر (سورۃ) میں آیا تو آپ ﷺ کو کھانسی آ گئی چنانچہ آپ ﷺ نے رکوع فرمالیا۔

(۳۸۱۰۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو مَالِكٍ الأَشْجَعِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِهِ فَجَلَسَ عِنْدَ بَابِهَا ، وَكَانَ إِذَا جَلَسَ وَحْدَهُ لَمْ يَأْتِهِ أَحَدٌ حَتَّى يَدْعُوَهُ ، قَالَ : ادْعُ لِي أَبَا بَكْرٍ ، قَالَ : فَجَاءَ فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَنَاجَاهُ طَوِيلاً ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَجَلَسَ عَنْ يَمِينِهِ ، أَوْ عَنْ يَسَارِهِ ، ثُمَّ قَالَ : ادْعُ لِي عُمَرَ ، فَجَاءَ فَجَلَسَ مَجْلِسَ أَبِي بَكْرٍ فَنَاجَاهُ طَوِيلا ، فَرَفَعَ عُمَرُ صَوْتَهُ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، هُمْ رَأْسُ الْكُفْرِ ، هُمَ الَّذِينَ زَعَمُوا أَنَّك سَاحِرٌ ، وَأَنَّك كَاهِنٌ ، وَأَنَّك كَذَّابٌ ، وَأَنَّك مُفْتَرٍ ، وَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا مِمَّا كَانَ أَهْلُ مَكَّةَ يَقُولُونَهُ إِلاَّ ذَكَرَهُ ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَجْلِسَ مِنَ الْجَانِبِ الآخَرِ ، فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالآخَرُ عَنْ يَسَارِهِ.

ثُمَّ دَعَا النَّاسَ ، فَقَالَ : أَلاَ أُحَدِّثُكُمْ بِمِثْلِ صَاحِبَيْكُمْ هَذَيْنِ ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، يَا رَسُولَ اللهِ ، فَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ ، فَقَالَ : إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أَلْيَنَ فِي اللهِ مِنَ الدُّهْنِ فِي اللَّبَنِ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى عُمَرَ ، فَقَالَ : إِنَّ نُوحًا كَانَ أَشَدَّ فِي اللهِ مِنَ الْحَجَرِ ، وَإِنَّ الأَمْرَ أَمْرُ عُمَرَ ، فَتَجَهَّزُوا ، فَقَامُوا فَتَبِعُوا أَبَا بَكْرٍ ، فَقَالُوا : يَا أَبَا بَكْرٍ ، إِنَّا كَرِهْنَا أَنْ نَسْأَلَ عُمَرَ ، مَا هَذَا الَّذِي نَاجَاك بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : قَالَ لِي : كَيْفَ تَأْمُرُونِي فِي غَزْوِ مَكَّةَ ؟ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، هُمْ قَوْمُك ، قَالَ : حَتَّى رَأَيْتُ أَنَّهُ سَيُطِيعُنِي ، قَالَ : ثُمَّ دَعَا عُمَرَ ، فَقَالَ عُمَرُ : إِنَّهُمْ رَأْسُ الْكُفْرِ ، حَتَّى ذَكَرَ كُلَّ سُوءٍ كَانُوا يَذْكُرُونَهُ ، وَايْمُ اللهِ لاَ تَذِلُّ الْعَرَبُ حَتَّى يَذِلَّ أَهْلُ مَكَّةَ ، فَأَمَرَكُمْ بِالْجِهَادِ لِتَغْزُوا مَكَّةَ.

(۳۸۱۰۶) حضرت محمد بن الحنفیہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے کسی حجرہ مبارک سے باہر نکلے اور اس کے دروازہ پر

(۳۸۱۳۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : جَاءَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ بَعْدَ قَتْلِ أَبِيهِ ، فَقَامَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَمَعَتْ عَيْنَاهُ ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ جَاءَ فَقَامَ مَقَامَهُ ذَلِكَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أُلاَقِي مِنْكَ الْيَوْمَ مَا لَقِيتُ مِنْكَ أَمْسِ ؟.

(۳۸۱۳۲) حضرت قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ، اپنے والد کے قتل کے بعد حاضر ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سامنے (استقبال کے لئے) کھڑے ہوگئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں بھر آئیں۔ پھر جب اگلا دن آیا اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور پھر اپنی اسی جگہ پر کھڑے ہوگئے تو اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں آج بھی تمہارا استقبال اس طرح کروں جس طرح میں نے کل تمہارا استقبال کیا تھا''؟

(۳۸۱۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا وَائِلُ بْنُ دَاوُد ، قَالَ :سَمِعْتُ الْبَهِيَّ يُحَدِّثُ ؛ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُولُ :مَا بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ فِي جَيْشٍ قَطُّ ، إِلاَّ أَمَّرَهُ عَلَيْهِمْ ، وَلَوْ بَقِيَ بَعْدَهُ لاَسْتَخْلَفَهُ.

(۳۸۱۳۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہا کرتی تھیں۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو کسی لشکر میں روانہ نہیں فرمایا مگر یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس لشکر میں امیر مقرر فرمایا۔ اور اگر حضرت زید رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد باقی ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں خلیفہ (بھی) بناتے۔

(۳۸۱۳٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُولُ :لَوْ أَنَّ زَيْدًا حَيٌّ لاَسْتَخْلَفَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۸۱۳۴) حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امی عائشہ رضی اللہ عنہا کہا کرتی تھیں کہ اگر حضرت زید رضی اللہ عنہ زندہ ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو خلیفہ بناتے۔

(۳۸۱۳٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَطَعَ بَعْثًا قِبَلَ مُؤْتَةَ ، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ ، وَفِي ذَلِكَ الْبَعْثِ أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ ، قَالَ :فَكَانَ أُنَاسٌ مِنَ النَّاسِ يَطْعَنُونَ فِي ذَلِكَ ، لِتَأْمِيرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ عَلَيْهِمْ ، قَالَ : فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ ، ثُمَّ قَالَ :إِنَّ أُنَاسًا مِنْكُمْ قَدْ طَعَنُوا عَلَيَّ فِي تَأْمِيرِ أُسَامَةَ ، وَإِنَّمَا طَعَنُوا فِي تَأْمِيرِ أُسَامَةَ كَمَا طَعَنُوا فِي تَأْمِيرِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ ، وَايْمُ اللهِ ، إِنْ كَانَ لَحَقِيقًا لِلإِمَارَةِ ، وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ ، وَإِنَّ ابْنَهُ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ مِنْ بَعْدِهِ ، وَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يَكُونَ مِنْ صَالِحِيكُمْ ، فَاسْتَوْصُوا بِهِ خَيْرًا.

(۳۸۱۳۵) حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤتہ کی طرف ایک لشکر

طَالِبٍ ، وَأَمَّا عَوْنُ اللهِ فَشَبِيهُ خَلْقِي وَخُلُقِي ، وَأَمَّا عَبْدُ اللهِ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَشَالَهَا ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ بَارِكْ لِعَبْدِ اللهِ فِي صَفْقَةِ يَمِينِهِ ، قَالَ : فَجَعَلَتْ أُمُّهُمْ تُفْرِحُ لَهُ ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَتَخْشَيْنَ عَلَيْهِمُ الضَّيْعَةَ وَأَنَا وَلِيُّهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ ؟. (ابن سعد ۳۶۔ احمد ۲۰۴)

(۳۸۱۲۹) حضرت حسن بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت زید، جعفر اور عبداللہ بن رواحہ کے قتل کی خبر ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو یہ وفات کی خبر سُنائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو اس حالت میں چھوڑا تھا کہ وہ آنسو بہا رہی تھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم (دوبارہ) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور ان سے تعزیت کی اور فرمایا: میرے پاس میرے بھتیجوں کو بلا کر لاؤ۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت اسماء رضی اللہ عنہا...... پرندوں کے بچوں کی طرح کے...... تین بچے لے کر حاضر ہوئیں۔ اسماء کہتی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نائی کو بلایا اور ان کے سر منڈوائے اور فرمایا: ''محمد تو ہمارے چچا ابو طالب کے مشابہ ہے اور عون اللہ تو صورت وسیرت میں میرے مشابہ ہے۔ اور عبداللہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اس کو اوپر اٹھایا اور دعا فرمائی۔ اے اللہ! عبداللہ کے دائیں ہاتھ کے سودے میں برکت دے۔ راوی کہتے ہیں: ان کی ماں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی (لاوارثی) کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جواب دیا۔ کیا تم ان کے ضائع ہونے کا خوف کھاتی ہو؟ حالانکہ میں دنیا وآخرت میں ان کا ولی ہوں۔

(۳۸۱۳۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا قُطْبَةُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، قَالَ : أُرِيَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ ، فَرَأَى جَعْفَرًا مَلَكًا ذَا جَنَاحَيْنِ ، مُضَرَّجًا بِالدِّمَاءِ ، وَزَيْدًا مُقَابِلَهُ عَلَى السَّرِيرِ ، قَالَ : وَابْنَ رَوَاحَةَ جَالِسًا مَعَهُمْ كَأَنَّهُمْ مُعْرِضُونَ عَنْهُ.

(۳۸۱۳۰) حضرت سالم بن ابی جعد سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شہداء موتہ...... خواب میں دکھائے گئے۔ چنانچہ آپ نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو ایک ایسے فرشتے کی شکل میں دیکھا جس کے دو پر تھے اور وہ خون میں لتھڑے ہوئے تھے اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مقابل تخت پر دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں۔ ابن رواحہ ان کے ساتھ یوں بیٹھے ہوئے تھے گویا کہ وہ ان سے اعراض کیے ہوئے ہیں۔

(۳۸۱۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ ؛ أَنَّهُ لَمَّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ جَعْفَرٍ ، وَزَيْدٍ ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ ، ذَكَرَ أَمْرَهُمْ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِزَيْدٍ ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِجَعْفَرٍ ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ.

(۳۸۱۳۱) حضرت ابو میسرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت جعفر اور زید بن حارثہ اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کے قتل کی خبر ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بات کرتے ہوئے دُعا فرمائی۔ اے اللہ! زید کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! جعفر کی مغفرت فرما۔ اور عبداللہ بن رواحہ کی مغفرت فرما۔

ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، وَلَنْ يُخْزِيَ اللَّهُ أُمَّةً ، أَنَا أَوَّلُهَا وَالْمَسِيحُ آخِرُهَا.

(۳۸۱۲۶) حضرت عبد الرحمان بن جبیر بن نفیر کہتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام کو غزوہ موتہ میں حضرت زید رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید ہونے والے حضرات پر شدید غم ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ضرور بالضرور اسی امت میں سے کچھ تو میر حضرت مسیح علیہ السلام کو پالیں گی۔ اور وہ لوگ تم سے بہتر یا تم جیسے ہوں گے۔'' یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ کہی۔'' اور اللہ تعالیٰ ایسی امت کو ہلاک نہیں کرے گا جس کے اول میں میں اور آخر میں مسیح علیہ السلام ہوں گے۔

(۳۸۱۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : لَمَّا أَتَتْ وَفَاةُ جَعْفَرٍ ، عَرَفْنَا فِي وَجْهِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُزْنَ ، قَالَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ النِّسَاءَ يَبْكِينَ ، قَالَ : فَارْجِعْ إِلَيْهِنَّ فَأَسْكِتْهُنَّ ، فَإِنْ أَبَيْنَ فَاحْثُ فِي وُجُوهِهِنَّ التُّرَابَ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : قُلْتُ فِي نَفْسِي : وَاللهِ مَا تَرَكْتَ نَفْسَكَ ، وَلَا أَنْتَ مُطِيعٌ رَسُولَ اللهِ.

(۳۸۱۲۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی وفات (کی خبر) آئی تو ہم نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ انور پر غم (کے آثار) دیکھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: پھر آپ ﷺ کی خدمت میں ایک صاحب حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا۔ یا رسول اللہ ﷺ! عورتیں رو رہی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان کی طرف واپس جاؤ۔ انہیں خاموش کرواؤ۔ اور اگر وہ انکار کریں تو تم ان کے منہ پر مٹی ڈال دینا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے اپنے دل میں کہا: تو اپنے آپ کو بھی نہیں چھوڑتا اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ کے حکم کو بجالاتا ہے۔

(۳۸۱۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي الَّذِي أَرْضَعَنِي مِنْ بَنِي مُرَّةَ ، قَالَ : كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى جَعْفَرٍ يَوْمَ مُؤْتَةَ ، نَزَلَ عَنْ فَرَسٍ لَهُ شَقْرَاءَ فَعَرْقَبَهَا ، ثُمَّ مَضَى فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ.

(۳۸۱۲۸) حضرت یحییٰ بن عباد بن عبد اللہ بن زبیر، اپنے والد، دادا سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے بنو مرہ کے اس آدمی نے بیان کیا جس نے (یعنی جس کی بیوی نے) مجھے دودھ پلایا تھا۔ اس نے کہا۔ گویا کہ میں غزوہ موتہ میں جعفر کو دیکھ رہا ہوں وہ اپنے سفید و سرخ گھوڑے سے نیچے اترے اور پھر اس کی کونچیں کاٹیں اور چل دیئے اور جا کر لڑائی کی یہاں تک کہ قتل (شہید) کر دیئے گئے۔

(۳۸۱۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : لَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرُ قَتْلِ زَيْدٍ ، وَجَعْفَرٍ ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ نَعَاهُمْ إِلَى النَّاسِ ، وَتَرَكَ أَسْمَاءَ حَتَّى أَفَاضَتْ مِنْ عَبْرَتِهَا : ثُمَّ أَتَاهَا فَعَزَّاهَا ، وَقَالَ : ادْعِي لِي بَنِي أَخِي ، قَالَ : فَجَاءَتْ بِثَلَاثَةِ بَنِينَ ، كَأَنَّهُمْ أَفْرُخٌ ، قَالَتْ : فَدَعَا الْحَلَّاقَ فَحَلَقَ رُؤُوسَهُمْ ، فَقَالَ : أَمَّا مُحَمَّدٌ فَشَبِيهُ عَمِّنَا أَبِي

(۳۸۱۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ؛ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ : لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، وَزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ الْحُزْنُ ، قَالَتْ عَائِشَةُ : وَأَنَا أَطَّلِعُ مِنْ شَقِّ الْبَابِ ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ ، فَذَكَرَ مِنْ بُكَائِهِنَّ ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْهَاهُنَّ.

(۳۸۱۲۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جعفر بن ابی طالب، زید بن حارثہ اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کی موت کی خبر پہنچی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر غم کے اثرات ظاہر تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ میں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو) دروازہ کی پھاڑ سے دیکھ رہی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جعفر کی عورتیں...... پھر اس آدمی نے ان عورتوں کے رونے کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی سے کہا کہ وہ انہیں (جا کر) منع کرے۔

(۳۸۱۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ زَعَمَ ؛ أَنَّ جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قُتِلَ يَوْمَ مُؤْتَةَ بِالْبُلْقَاءِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اللَّهُمَّ اخْلُفْ جَعْفَرًا فِي أَهْلِهِ بِأَفْضَلَ مَا خَلَفْتَ عَبْدًا مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ.

(۳۸۱۲۳) حضرت شعبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت جعفر بن ابی طالب غزوہ موتہ میں مقام بلقاء میں شہید ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! جعفر کے گھر جعفر کا وہ بہترین خلیفہ پیدا فرما جو تو اپنے نیک بندوں میں سے کسی بندہ کو عطا کرتا ہے۔

(۳۸۱۲٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ ، يَقُولُ : لَقَدِ انْدَقَّ فِي يَدَيَّ يَوْمَ مُؤْتَةَ تِسْعَةُ أَسْيَافٍ ، فَمَا صَبَرَتْ فِي يَدِي إِلاَّ صَفِيحَةٌ لِي يَمَانِيَّةٌ.

(۳۸۱۲۴) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ موتہ کے دن میرے ہاتھ میں نو تلواریں ٹوٹ گئیں۔ پھر (آخر) میرے ہاتھ میں ایک چوڑی تلوار باقی رہی۔

(۳۸۱۲۵) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى الثَّلاَثَةَ الَّذِينَ قُتِلُوا بِمُؤْتَةَ ، ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهِمْ.

(۳۸۱۲۵) حضرت عطاء سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ موتہ میں قتل کیے جانے والے تین صحابہ رضی اللہ عنہم کی موت کی خبر سنائی اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر جنازہ پڑھایا۔

(۳۸۱۲٦) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو السَّكْسَكِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ، قَالَ : لَمَّا اشْتَدَّ حُزْنُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَنْ أُصِيبَ مِنْهُمْ مَعَ زَيْدٍ يَوْمَ مُؤْتَةَ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيُدْرِكَنَّ الْمَسِيحَ مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ أَقْوَامٌ ، إِنَّهُمْ لَمِثْلُكُمْ ، أَوْ خَيْرٌ ،

وضووالا برتن دو''۔ راوی کہتے ہیں: میں آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس وضووالا برتن لے کر حاضر ہوا۔ تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اس کو اپنی گود رکھ لیا۔ پھر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اس کے منہ کے ساتھ منہ لگایا۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اس میں پھونک ماری یا نہیں ماری پھر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اے ابوقتادہ! مجھے کجاوہ پر سے چھوٹا پیالہ پکڑا دو۔ چنانچہ میں آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں دو پیالہ درمیان کا پیالہ لے کر حاضر ہوا۔ تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اس میں پانی ڈالا اور فرمایا: لوگوں کو پلاؤ۔ اور (خود) رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے آ لگائی اور بلند آواز کر کے فرمایا: خبردار! جس کسی کے پاس بھی برتن پہنچے تو اس کو چاہیے کہ وہ پانی پی لے۔ پس میں ایک آدمی کے پا پہنچا اور اس کو پانی پلایا۔ پھر رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی طرف پیالہ میں بقیہ پانی لے کر لوٹا (وہاں سے مزید لے کر) میں گیا اور میں پہلے آدمی کے ساتھ والے کو پانی پلایا۔ یہاں تک کہ اس حلقہ کے تمام لوگوں کو میں نے پانی پلایا۔ پھر میں پیالہ کا بقیہ پانی لے کر ر اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی طرف لوٹا (وہاں سے مزید لے کر) اور میں گیا اور میں نے دوسرے حلقہ کو پانی پلایا یہاں تک کہ میں نے سا حلقوں کو پانی پلایا۔

۷۔ میں نے نظر لمبی کر کے وضو کے برتن میں دیکھنا شروع کیا کہ اس میں کچھ باقی ہے؟ کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے پیالہ میں انڈیلا اور مجھے فرمایا: تو پی! راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ مجھے کچھ زیادہ پیاس نہیں آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''میرے پاس سے دور رہو۔ آج کے دن تو لوگوں کو پلانے والا میں ہوں۔'' راوی کہتے ہیں: پھر رسو اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے پیالہ میں پانی ڈالا اور اس کو نوش فرمایا۔ پھر دوبارہ پیالہ میں پانی ڈالا اور نوش فرمایا پھر سہ بارہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے پیا میں پانی ڈالا اور نوش فرمایا۔ پھر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سوار ہو گئے اور ہم بھی سوار ہو گئے۔

۸۔ پھر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''جب لوگ اپنے پیغمبر کو غیر موجود پائیں اور ان کی نماز ان کے بہت قریب آ جائے تو تم ا لوگوں کے بارے میں کیا خیال رکھتے ہو کہ وہ کیا کریں'' میں نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''کیا ان میں ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ موجود نہیں ہیں۔ اگر لوگ ان دونوں کی بات مانیں گے تو ہدایت پا جائیں گے اور ا کی جماعتیں بھی ہدایت پا جائیں گی اور اگر لوگ ان دونوں کی نافرمانی کریں گے تو لوگ بھی گمراہ ہوں گے اور ان کی جماعتیں گمراہ ہوں گی'' یہ بات آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

۹۔ پھر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ چل پڑے اور ہم بھی چل پڑے۔ یہاں تک کہ جب ہم نصف دن میں پہنچے تو لوگوں نے درختوں سایہ کو تلاش کیا۔ پھر ہم کچھ مہاجرین کے پاس آئے۔ ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ہم نے ان سے کہا کہ اگر تم اپنے نبی کو نہ اور نماز کا وقت ہو جائے تو تم کیا کرو گے؟ انہوں نے کہا کہ بخدا ہم تمہیں بتائیں گے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی سے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ﴾ میرے خیال میں اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو اپنے پاس بلائے گا۔ آ کھڑے ہوں اور نماز پڑھائیں۔ میں آپ کے جانے کے بعد نگرانی کروں گا۔ اگر معاملات ٹھیک ہوئے تو ساتھ آ ملوں گا۔ پھر نم کھڑی ہو گئی اور گفتگو رک گئی۔

ار ہو کر نکل پڑے اور یہ سخت گرمی کا وقت تھا۔

ایک رات صحابہ ؓ راستہ سے ہٹے ہوئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کو اونگھ آ گئی یہاں تک کہ آپ ﷺ کجاوہ سے طرف جھک گئے۔ چنانچہ میں آپ ﷺ کے پاس پہنچا اور میں نے آپ ﷺ کو اپنے ہاتھ سے سہارا دیا۔ پس جب پ ﷺ سیدھا کرنے والے آدمی کے ہاتھ کا چھونا محسوس فرمایا تو آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کون شخص ہے؟ میں نے عرض کیا: ابو دہ ہے۔ پھر آپ ﷺ چل پڑے پھر (دوبارہ) آپ ﷺ کو اونگھ آئی یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنے کجاوہ سے ایک طرف ک گئے۔ میں (دوبارہ) آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور میں نے اپنے ہاتھ سے آپ ﷺ کو سہارا دیا۔ پھر جب پ ﷺ نے کسی سیدھا کرنے والے آدمی کے ہاتھ کا چُھونا محسوس کیا تو آپ ﷺ نے پوچھا۔ یہ کون شخص ہے؟ میں نے عرض یا۔ ابوقتادہ ہے۔ راوی کہتے ہیں: آپ ﷺ نے دوسری مرتبہ یا تیسری مرتبہ میں ارشاد فرمایا: میرا خیال تو اپنے بارے میں یہ ہے ۔ میں نے تمہیں آج کی رات مشقت میں ڈال دیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا۔ ہرگز نہیں! میرے ماں باپ آپ پر بان ہوں۔ میں تو دیکھ رہا ہوں کہ نیند یا اُونگھ نے آپ ﷺ کو مشقت میں ڈالا ہوا ہے۔ لہٰذا اگر آپ ایک طرف ہو جائیں اور وَ ڈال لیں تا کہ آپ ﷺ کی نیند ختم ہو جائے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس بات کا خوف ہے کہ لوگ ان یخذل اس۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: ہرگز نہیں! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر تم ہمارے واسطے پردے والی جگہ تلاش کرو۔'' راوی کہتے ہیں: میں راستہ سے اُترا تو اچانک درختوں کا ایک جھنڈ نظر آیا۔ چنانچہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! یہ توں کا جھنڈ ہے جو مجھے ملا ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ اور جو لوگ آپ ﷺ کے ساتھ راستہ پر تھے وہ راستہ سے طرف ہٹے اور انہوں نے پڑاؤ کیا اور درختوں کے جھنڈ میں راستہ سے پردہ کر لیا۔ پھر ہماری آنکھ اس حالت میں کھلی کہ سورج ہم لوع ہو چکا تھا۔ چنانچہ ہم کھڑے ہوئے درآنحالیکہ ہم خوف زدہ تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''آرام آرام سے'' اں تک کہ سورج بلند ہو گیا پھر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس آدمی نے ان دو رکعات کو صبح کی نماز سے پہلے ادا کیا ہے وہ ی ان کو ادا کر لے'' چنانچہ یہ دو رکعات ان لوگوں نے بھی پڑھیں جنہوں نے ان کو (پہلے) پڑھا تھا اور انہوں نے بھی پڑھا جنہوں ے پہلے نہیں پڑھا تھا۔

پھر آپ ﷺ نے حکم دیا اور نماز کے لئے منادی کی گئی پھر رسول اللہ ﷺ آگے ہو گئے اور آپ ﷺ نے ہمیں نماز ائی اور جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو فرمایا: ''ہم اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرتے ہیں۔ ہم کسی ایسی دنیوی چیز میں مشغول س تھے کہ جس نے ہمیں نماز سے لاپرواہ کر دیا ہو بلکہ ہماری ارواح اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں تھیں۔ جب چاہتے ہیں روحوں کو بھیج ں۔ خبردار! جس آدمی کو یہ نماز کسی بندہ صالح کی طرف سے آ لے تو اس کو چاہیے کہ اس کے ساتھ ایسی نماز ہی قضا کر لے۔''

صحابہ ؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! پیاس؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی پیاس نہیں ہے۔ اے ابوقتادہ! مجھے

ثُمَّ قَالَ : كَيْفَ تَرَى الْقَوْمَ صَنَعُوا حِينَ فَقَدُوا نَبِيَّهُمْ ، وَأَرْهَقَتْهُمْ صَلاَتُهُمْ ؟ قُلْتُ :اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَ أَلَيْسَ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ ؟ إِنْ يُطِيعُوهُمَا فَقَدْ رَشِدُوا ، وَرَشِدَتْ أُمَّتُهُمْ ، وَإِنْ يَعْصُوهُمَا فَقَدْ غَوَ وَغَوَتْ أُمَّتُهُمْ ، قَالَهَا ثَلاَثًا ، ثُمَّ سَارَ وَسِرْنَا ، حَتَّى إِذَا كُنَّا فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ ، إِذَا نَاسٌ يَتَّبِعُونَ ظِلا الشَّجَرَةِ ، فَأَتَيْنَاهُمْ ، فَإِذَا نَاسٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، قَالَ :فَقُلْنَا لَهُمْ :كَيْفَ صَنَعْتُمْ حِ فَقَدْتُمْ نَبِيَّكُمْ ، وَأَرْهَقَتْكُمْ صَلاَتُكُمْ ؟ قَالُوا :نَحْنُ وَاللهِ نُخْبِرُكُمْ ، وَثَبَ عُمَرُ ، فَقَالَ لأَبِي بَكْرٍ :إِنَّ قَالَ فِي كِتَابِهِ:﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ﴾ وَإِنِّي وَاللهِ مَا أَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ قَدْ تَوَفَّى نَبِيَّهُ ، فَقُمْ فَصَلِّ وَانْطَ إِنِّي نَاظِرٌ بَعْدَكَ وَمُتلَوِّمٌ ، فَإِنْ رَأَيْتُ شَيْئًا وَإِلاَّ لَحِقْتُ بِكَ ، قَالَ :وَأُقِيمَتِ الصَّلاَةُ ، وَانْقَطَعَ الْحَدِيثُ.

(ابو داؤد ۴۳۸۔ ترمذی ۷

(۳۸۱۲۱) حضرت خالد بن سمرہ روایت کرتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت عبداللہ بن رباح انصاری تشریف لائے..... اور اد صحابہ ان کو فقیہ سمجھتے تھے تو انہوں نے فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ کے گھڑ سوار ابوقتادہ نے بیان کیا۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے جـ الامراء (غزوہ موتہ کا لشکر) کو روانہ فرمایا تو ارشاد فرمایا: ''تم پر زید بن حارثہ حاکم ہیں۔ پس اگر یہ قتل ہو جائیں تو پھر جعفر بن ا طالب رضی اللہ عنہ ہیں اور اگر یہ بھی قتل ہو جائیں تو پھر عبداللہ بن رواحہ ہیں۔'' حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اچھل پڑے اور عرض کیا۔ یا رسو اللہ ﷺ! میں اس بات سے خوف نہیں کھاتا کہ آپ مجھ پر زید کو حاکم بنائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جانے دو! تم نہیں جانتے ان میں کیا چیز خیر ہے۔

۲۔ پھر یہ لوگ چل پڑے اور جتنی دیر اللہ کو منظور تھا یہ لوگ وہاں رہے۔ پھر (ایک دن) رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف ہوئے اور حکم دیا اور یہ منادی کی گئی کہ الصلاۃ جامعۃ. چنانچہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جمع ہو گئے تو آپ ﷺ فرمایا: ''خیر کی بات پہنچی ہے، خیر کی بات پہنچی ہے۔ یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی...... میں تمہیں اس لڑنے والے لشکر کے بارے میں خبر دیتا ہوں۔ یہ لوگ (یہاں سے) چلے تو ان کی دشمن سے ملاقات (اور لڑائی) ہوئی چنانچہ حضرت زید رضی اللہ عنہ شہادت کی حالت میں قتل کر دیئے گئے۔ تم لوگ ان کے لئے استغفار کرو، پھر جھنڈا حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے سنبھال لیا اور انہوں نے دشمن خوب حملہ کیا یہاں تک کہ وہ بھی شہادت کی حالت میں قتل ہو گئے۔ تم ان کی شہادت پر گواہ بن جاؤ اور ان کے لئے استغفار کرو۔ جھنڈا، حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے سنبھال لیا اور اپنے قدم خوب جما لئے (لیکن) آخر کار وہ شہید کر دیئے گئے۔ تم ان کے لئے استغفار کرو پھر (ان کے بعد) جھنڈا حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے سنبھال لیا ہے حالانکہ وہ (پہلے سے متعین) امیروں میں سے نہیں تھے (بلکہ) انہوں نے خود اپنے آپ کو امیر بنا لیا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے دعا مانگی ''اے اللہ! یہ خالد تو تیری تلواروں میں سے ایک تلوار ہیں تو ہی ان کی مدد فرما۔'' اس دن سے حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کا نام سیف اللہ المسلول پڑ گیا۔ اور رسو اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''نکل جاؤ اور اپنے بھائیوں کی مدد کرو۔ کوئی بھی تم میں سے پیچھے نہ رہے۔'' چنانچہ صحابہ کرام پیدل ا

وَسَلَّمَ :انفِرُوا ، فَأَمِدُّوا إِخْوَانَكُمْ ، وَلاَ يَتَخَلَّفَنَّ مِنكُمْ أَحَدٌ ، فَنَفَرُوا مُشَاةً وَرُكْبَانًا ، وَذَلِكَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ. فَبَيْنَمَا هُمْ لَيْلَةً مُمَايِلِينَ عَنِ الطَّرِيقِ ، إِذْ نَعَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى مَالَ عَنِ الرَّحْلِ ، فَأَتَيْتُهُ ، فَدَعَّمْتُهُ بِيَدَيَّ ، فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ يَدِ رَجُلٍ اعْتَدَلَ ، فَقَالَ :مَنْ هَذَا ؟ فَقُلْتُ :أَبُو قَتَادَةَ ، فَسَارَ أَيْضًا ثُمَّ نَعَسَ حَتَّى مَالَ عَنِ الرَّحْلِ ، فَأَتَيْتُهُ ، فَدَعَّمْتُهُ بِيَدَيَّ ، فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ يَدِ رَجُلٍ اعْتَدَلَ ، فَقَالَ :مَنْ هَذَا ؟ فَقُلْتُ :أَبُو قَتَادَةَ ، قَالَ فِي الثَّانِيَةِ ، أَوِ الثَّالِثَةِ ، قَالَ :مَا أُرَانِي إِلاَّ قَدْ شَقَقْتُ عَلَيْكَ مُنْذُ اللَّيْلَةِ ، قَالَ :قُلْتُ : كَلاَّ ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي ، وَلَكِنْ أَرَى الْكَرَى أَوِ النُّعَاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْكَ ، فَلَوْ عَدَلْتَ فَنَزَلْتَ حَتَّى يَذْهَبَ كَرَاكَ ، قَالَ :إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُخْذَلَ النَّاسُ ، قَالَ :قُلْتُ :كَلاَّ ، بِأَبِي وَأُمِّي.

قَالَ:فَابْغِنَا مَكَانًا خَمِيرًا، قَالَ:فَعَدَلْتُ عَنِ الطَّرِيقِ، فَإِذَا أَنَا بِعُقْدَةٍ مِنْ شَجَرٍ، فَجِئْتُ، فَقُلْتُ:يَا رَسُولَ اللهِ، هَذِهِ عُقْدَةٌ مِنْ شَجَرٍ قَدْ أَصَبْتُهَا ، قَالَ :فَعَدَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَعَدَلَ مَعَهُ مَنْ يَلِيهِ مِنْ أَهْلِ الطَّرِيقِ ، فَنَزَلُوا وَاسْتَتَرُوا بِالْعُقْدَةِ مِنَ الطَّرِيقِ ، فَمَا اسْتَيْقَظْنَا إِلاَّ بِالشَّمْسِ طَالِعَةً عَلَيْنَا ، فَقُمْنَا وَنَحْنُ وَهِلِينَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :رُوَيْدًا رُوَيْدًا ، حَتَّى تَعَالَتِ الشَّمْسُ ، ثُمَّ قَالَ :مَنْ كَانَ يُصَلِّي هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلاَةِ الْغَدَاةِ فَلْيُصَلِّهِمَا ، فَصَلاَّهُمَا مَنْ كَانَ يُصَلِّيهِمَا ، وَمَنْ كَانَ لاَ يُصَلِّيهِمَا. ثُمَّ أَمَرَ فَنُودِيَ بِالصَّلاَةِ ، ثُمَّ تَقَدَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِنَا ، فَلَمَّا سَلَّمَ ، قَالَ :إِنَّا نَحْمَدُ اللَّهَ ، أَنا لَمْ نَكُنْ فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا يَشْغَلُنَا عَنْ صَلاَتِنَا ، وَلَكِنْ أَرْوَاحَنَا كَانَتْ بِيَدِ اللهِ ، أَرْسَلَهَا أَنَّى شَاءَ ، أَلاَ فَمَنْ أَدْرَكَتْهُ هَذِهِ الصَّلاَةُ مِنْ عَبْدٍ صَالِحٍ فَلْيَقْضِ مَعَهَا مِثْلَهَا.

قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، الْعَطَشُ ، قَالَ :لاَ عَطَشَ ، يَا أَبَا قَتَادَةَ ، أَرِنِي الْمَيْضَأَةَ ، قَالَ :فَأَتَيْتُهُ بِهَا ، فَجَعَلَهَا فِي ضِبْنِهِ ، ثُمَّ الْتَقَمَ فَمَهَا ، فَاللَّهُ أَعْلَمُ أَنَفَثَ فِيهَا ، أَمْ لاَ ، ثُمَّ قَالَ :يَا أَبَا قَتَادَةَ ، أَرِنِي الْغُمَرَ عَلَى الرَّاحِلَةِ ، فَأَتَيْته بِقَدَحٍ بَيْنَ الْقَدَحَيْنِ ، فَصَبَّ فِيهِ ، فَقَالَ :اسْقِ الْقَوْمَ ، وَنَادَى رَسُولُ اللهِ وَرَفَعَ صَوْتَهُ :أَلاَ مَنْ أَتَاهُ إِنَاؤُهُ فَلْيَشْرَبْهُ ، فَأَتَيْتُ رَجُلاً فَسَقَيْتُهُ ، ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَضْلَةِ الْقَدَحِ ، فَذَهَبْتُ فَسَقَيْتُ الَّذِي يَلِيهِ ، حَتَّى سَقَيْتُ أَهْلَ تِلْكَ الْحَلْقَةِ ، ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَضْلَةِ الْقَدَحِ ، فَذَهَبْتُ فَسَقَيْتُ حَلْقَةً أُخْرَى ، حَتَّى سَقَيْت سَبْعَةَ رُفَقٍ.

وَجَعَلْتُ أَتَطَاوَلُ ، أَنْظُرُ هَلْ بَقِيَ فِيهَا شَيْءٌ ، فَصَبَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَدَحِ ، فَقَالَ لِي:اشْرَبْ ، قَالَ :قُلْتُ :بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي ، إِنِّي لاَ أَجِدُ بِي كَثِيرَ عَطَشٍ ، قَالَ إِلَيْكَ عَنِّي ، فَإِنِّي سَاقِي الْقَوْمِ مُنْذُ الْيَوْمِ ، قَالَ :فَصَبَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَدَحِ فَشَرِبَ ، ثُمَّ صَبَّ فِي الْقَدَحِ فَشَرِبَ، ثُمَّ صَبَّ فِي الْقَدَحِ فَشَرِبَ ، ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبْنَا.

(٣٦) مَا حَفِظْتُ فِي بَعْثِ مُؤْتَةَ

غزوہ موتہ میں بھیجنے کے بارے میں محفوظ روایات

(٣٨١٢٠) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَى مُؤْتَةَ ، فَاسْتَعْمَلَ زَيْدًا ، فَإِنْ قُتِلَ زَيْدٌ فَجَعْفَرٌ ، فَإِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ فَابْنُ رَوَاحَةَ فَتَخَلَّفَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَجَمَّعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : مَا خَلَّفَكَ ؟ قَالَ :أُجَمِّعُ مَعَكَ ، قَالَ :لَغَدْوَةٌ ، أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

(۳۸۱۲۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موتہ کے طرف لشکر روانہ فرمایا اوران پر حضرت زید کو حاکم مقرر فرمایا اور اگر یہ قتل ہو جائیں تو پھر حضرت جعفر امیر ہوں گے اور اگر یہ بھی قتل ہو جائیں تو پھر ابن رواحہ رضی اللہ عنہ امیر ہوں گے۔ حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ لشکر سے پیچھے رہ گئے اور انہوں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جمعہ کی نماز ادا فرمائی چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا اور پوچھا۔ تمہیں کس چیز نے (لشکر سے) پیچھے کر دیا؟ انہوں نے جواب دیا۔ (اس لئے رُکا) تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جمعہ کی نماز ادا کرلوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کے راستہ میں ایک صبح یا ایک شام دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔''

(٣٨١٢١) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سُمَيْرٍ ، قَالَ :قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَبَاحٍ الأَنْصَارِيُّ ، قَالَ :وَكَانَتِ الأَنْصَارُ تُفَقِّهُهُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ فَارِسُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الأُمَرَاءِ ، وَقَالَ :عَلَيْكُمْ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَإِنْ أُصِيبَ زَيْدٌ فَجَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، فَإِنْ أُصِيبَ جَعْفَرٌ فَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ ، فَوَثَبَ جَعْفَرٌ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا كُنْتُ أَرْهَبُ أَنْ تَسْتَعْمِلَ عَلَيَّ زَيْدًا ، فَقَالَ :امْضِ ، فَإِنَّكَ لاَ تَدْرِي أَيُّ ذَلِكَ خَيْرٌ.

فَانْطَلَقُوا ، فَلَبِثُوا مَا شَاءَ اللَّهُ ، ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ الْمِنْبَرَ ، وَأَمَرَ فَنُودِيَ :الصَّلاَةُ جَامِعَةٌ ، فَاجْتَمَعَ النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :ثَابَ خَيْرٌ ، ثَابَ خَيْرٌ ، ثَلاَثًا ، أُخْبِرُكُمْ عَنْ جَيْشِكُمْ هَذَا الْغَازِي ، انْطَلَقُوا فَلَقُوا الْعَدُوَّ ، فَقُتِلَ زَيْدٌ شَهِيدًا ، فَاسْتَغْفِرُوا لَهُ ، ثُمَّ أَخَذَ اللِّوَاءَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، فَشَدَّ عَلَى الْقَوْمِ حَتَّى قُتِلَ شَهِيدًا ، اشْهَدُوا لَهُ بِالشَّهَادَةِ ، وَاسْتَغْفِرُوا لَهُ ، ثُمَّ أَخَذَ اللِّوَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ ، فَأَثْبَتَ قَدَمَيْهِ حَتَّى قُتِلَ شَهِيدًا ، فَاسْتَغْفِرُوا لَهُ ، ثُمَّ أَخَذَ اللِّوَاءَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ ، وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الأُمَرَاءِ ، هُوَ أَمَّرَ نَفْسَهُ ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اللَّهُمَّ إِنَّهُ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِكَ ، فَأَنْتَ تَنْصُرُهُ ، فَمِنْ يَوْمَئِذٍ سُمِّيَ سَيْفَ اللهِ الْمَسْلُولَ ، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

(۳۸۱۱۶) حضرت عبد الملک بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے جب بنوثقیف کا محاصرہ کیا ہوا تھا تب آپ ﷺ نے فرمایا: جب سے میں نے اس جگہ پڑاؤ کیا ہے تب سے میں نے فرشتہ نہیں دیکھا۔ راوی کہتے ہیں: (یہ بات سن کر) حضرت خولہ بنت حکیم سلیمہ رضی اللہ عنہا چل پڑیں اور انہوں نے یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بیان فرمائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے خولہ کی بات بیان کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خولہ سچ کہتی ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو کوچ کرنے کا اشارہ کیا چنانچہ آپ ﷺ نے کوچ فرمالیا۔

(۳۸۱۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ : لَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ بَعْدَ الطَّائِفِ ، قَالَ : أَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ ، فَإِنَّ الْغُلُولَ نَارٌ ، وَعَارٌ ، وَشَنَارٌ عَلَى أَهْلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلاَّ الْخُمُسَ ، ثُمَّ تَنَاوَلَ شَعَرَةً مِنْ بَعِيرٍ ، فَقَالَ : مَا لِي مِنْ مَالِكُمْ هَذَا إِلاَّ الْخُمُسُ ، وَالْخُمُسُ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ. (عبدالرزاق ۹۴۹۸۔ احمد ۱۸۴)

(۳۸۱۱۷) حضرت عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ طائف کے بعد حنین سے واپس ہوئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''سوئی، دھاگہ (تک) جمع کروادو۔ کیونکہ غنیمت میں خیانت جہنم ہے اور خیانت کرنے والے کے لئے قیامت کے دن عیب و رسوائی ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے اونٹ کا ایک بال پکڑا اور فرمایا ''میرے لئے تمہارے اس مال میں سے یہ بھی نہیں ہے سوائے خمس کے اور خمس بھی (انجام کے اعتبار سے) تمہاری طرف رد ہو جاتا ہے۔

(۳۸۱۱۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ عُتْبَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الطَّائِفِ نَزَلَ الْجِعْرَانَةَ ، فَقَسَّمَ بِهَا الْغَنَائِمَ ، ثُمَّ اعْتَمَرَ مِنْهَا ، وَذَلِكَ لِلَيْلَتَيْنِ بَقِيَتَا مِنْ شَوَّالٍ. (ابن سعد ۱۷۱۔ ابویعلی ۲۴۳۰)

(۳۸۱۱۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ طائف سے تشریف لائے تو مقام جعرانہ میں فروکش ہوئے اور وہیں پر آپ ﷺ نے غنیمتوں کو تقسیم فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے اسی مقام پر عمرہ ادا فرمایا۔ اور یہ واقعہ شوال کی آخری دو راتوں سے قبل کا ہے۔

(۳۸۱۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زُرَارَةَ ، عَنْ أَشْيَاخِهِ ، عَنِ الزُّبَيْرِ ؛ أَنَّهُ مَلَكَ يَوْمَ الطَّائِفِ خَالاَتٍ لَهُ ، فَأُعْتِقْنَ بِمِلْكِهِ إِيَّاهُنَّ.

(۳۸۱۱۹) حضرت زبیر سے روایت ہے کہ وہ طائف کے دن اپنی کچھ خالاؤں کے مالک ہوئے (لیکن) پھر وہ خالائیں ان کی ملکیت میں آنے کی وجہ سے ان پر آزاد ہو گئیں۔

مُحَاصِرًا وَادِیَ الْقُرَی. (بیہقی ۳۲۴)

(۳۸۱۱۲) حضرت عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے وادی قُریٰ کا محاصرہ فرمایا۔

(۳۸۱۱۳) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا قَیْسٌ ، عَنْ أَبِی حَصِینٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ ؛ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَاصَرَ أَهْلَ الطَّائِفِ خَمْسَةً وَعِشْرِینَ یَوْمًا ، یَدْعُو عَلَیْهِمْ فِی دُبُرِ کُلِّ صَلاَةٍ.

(۳۸۱۱۳) حضرت عبد اللہ بن سنان سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اہل طائف کا پچیس دن تک محاصرہ فرمایا اور آپ ﷺ نے ان کے خلاف ہر نماز کے بعد بددعا فرمائی۔

(۳۸۱۱۴) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ سَمِعْتُ شَیْخًا مِنْ بَنِی عَامِرٍ ، أَحَدِ بَنِی سُوَائَةَ ، یُقَالُ لَهُ : عُبَیْدُ اللهِ بْنُ مُعَیَّةَ ، قَالَ : أُصِیبَ رَجُلاَنِ یَوْمَ الطَّائِفِ ، قَالَ : فَحُمِلاَ إِلَی رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَأُخْبِرَ بِهِمَا ، فَأَمَرَ بِهِمَا أَنْ یُدْفَنَا حَیْثُ أُصِیبَا وَلُقِیَا.

(۳۸۱۱۴) حضرت عبداللہ بن معیہ بیان کرتے ہیں کہ طائف کے دن دو افراد زخمی ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں: انہیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا۔ اور آپ ﷺ کو ان کے بارے میں بتایا گیا تو آپ ﷺ نے ان کے بارے میں یہ حکم دیا کہ جہاں پر یہ پائے گئے اور قتل ہوئے وہیں پر ان کو دفن کیا جائے۔

(۳۸۱۱۵) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ أُمَیَّةَ بْنِ صَفْوَانَ ، عَنْ أَبِی بَکْرِ بْنِ أَبِی زُهَیْرٍ الثَّقَفِیِّ ، عَنْ أَبِیهِ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ فِی خُطْبَتِهِ بِالنَّبَاةِ ، أَوْ بِالنَّبَاوَةِ ، وَالنَّبَاوَةُ مِنَ الطَّائِفِ : تُوشِکُونَ أَنْ تَعْرِفُوا أَهْلَ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ ، وَخِیَارَکُمْ مِنْ شِرَارِکُمْ ، قَالُوا : بِمَ ، یَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ : بِالثَّنَاءِ الْحَسَنِ وَالثَّنَاءِ السَّیِّءِ ، أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللهِ فِی الأَرْضِ. (ابن ماجہ ۴۲۲۱۔ احمد ۴۱۶)

(۳۸۱۱۵) حضرت ابوبکر بن ابی زہیر ثقفی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو مقام نَبَاۃ یا مقام نَبَاوَۃ میں ...... نباوہ طائف کا حصہ ہے۔ خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ اپنے خطبہ میں فرما رہے تھے۔ '' قریب ہے کہ تم اہل جنت کو اہل جہنم سے (جدا) پہچان لو۔ اور اپنے بہتر لوگوں کو بدتر لوگوں سے (جدا) پہچان لو۔'' لوگوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! کس ذریعہ سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ '' اچھی تعریف کے ذریعہ سے اور بُری تعریف کے ذریعہ سے، تم لوگ زمین میں خدا کے گواہ ہو۔''

(۳۸۱۱۶) حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ الْمَلِکِ : قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، وَهُوَ مُحَاصِرٌ ثَقِیفًا : مَا رَأَیْتُ الْمَلَکَ مُنْذُ نَزَلْتُ مَنْزِلِی هَذَا ، قَالَ : فَانْطَلَقَتْ خَوْلَةُ بِنْتُ حَکِیمٍ السُّلَمِیَّةُ ، فَحَدَّثَتْ ذَلِکَ عُمَرَ ، فَأَتَی عُمَرُ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَکَرَ لَهُ قَوْلَهَا ، فَقَالَ : صَدَقَتْ ، فَأَشَارَ عُمَرُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّحِیلِ ، فَارْتَحَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاصَرَ أَهْلَ الطَّائِفِ ، فَجَائَهُ أَصْحَابُهُ ، فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَحْرَقَتْنَا نِبَالُ ثَقِيفٍ ، فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ اهْدِ ثَقِيفًا ، مَرَّتَيْنِ.

قَالَ : وَجَائَتْهُ خَوْلَةُ ، فَقَالَ : إِنِّي نُبِّئْتُ أَنَّ بِنْتَ خُزَاعَةَ ذَاتُ حُلِيٍّ ، فَنَفِّلْنِي حُلِيَّهَا إِنْ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكَ الطَّائِفَ غَدًا ، قَالَ : إِنْ لَمْ يَكُنْ أُذِنَ لَنَا فِي قِتَالِهِمْ ؟ فَقَالَ رَجُلٌ ، نُرَاهُ عُمَرَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا مُقَامُكَ عَلَى قَوْمٍ لَمْ يُؤْذَنْ لَكَ فِي قِتَالِهِمْ ؟ قَالَ : فَأَذَّنَ فِي النَّاسِ بِالرَّحِيلِ ، فَنَزَلَ الْجِعْرَانَةَ، فَقَسَّمَ بِهَا غَنَائِمَ حُنَيْنٍ ، ثُمَّ دَخَلَ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَدِينَةِ.

(۳۸۱۰۹) حضرت ابو الزبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل طائف کا محاصرہ کیا۔ پھر آپ ﷺ کے پاس آپ ﷺ کے صحابہ ؓ حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں تو بنو ثقیف کے نیزوں نے جلا ڈالا ہے لہٰذا آپ اللہ تعالیٰ سے ان کے خلاف بددعا کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! بنو ثقیف کو ہدایت دے۔ دو مرتبہ فرمایا۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ ﷺ کی خدمت میں حضرت خولہ حاضر ہوئیں اور عرض کیا۔ مجھے خبر ملی ہے کہ خزاعہ کی بیٹی بہت زیورات والی ہے۔ لہٰذا اگر اللہ تعالیٰ کل آپ کو طائف فتح کروا دیں تو آپ اس کے زیورات مجھے ہدیہ فرما دیجئے گا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان سے لڑائی کی اجازت ہی نہ دی ہو؟ اس پر ایک آدمی نے...... ہمارے خیال میں حضرت عمر ؓ تھے...... کہا...... یا رسول اللہ ﷺ! جس قوم کے بارے میں آپ کو لڑائی کی اجازت نہیں دی گئی اس پر آپ نے پڑاؤ کیوں ڈالا ہوا ہے؟ راوی کہتے ہیں: پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو کوچ کرنے کا حکم دیا اور آپ ﷺ (آکر) مقام جعرانہ میں اترے اور وہاں آپ ﷺ نے حنین کی غنیمتوں کو تقسیم فرمایا پھر آپ ﷺ وہیں سے عمرہ کے لئے داخل ہو گئے پھر (عمرہ کے بعد) مدینہ منورہ چلے گئے۔

(۳۸۱۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَعْتَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الطَّائِفِ كُلَّ مَنْ خَرَجَ إِلَيْهِ مِنْ رَقِيقِ الْمُشْرِكِينَ.

(۳۸۱۱۰) حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے طائف کے دن، مشرکین کے غلاموں میں سے جو کوئی بھی آپ ﷺ کی طرف آیا آپ ﷺ نے اس کو آزاد فرما دیا۔

(۳۸۱۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : خَرَجَ غُلاَمَانِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الطَّائِفِ فَأَعْتَقَهُمَا ، أَحَدُهُمَا أَبُو بَكْرَةَ ، فَكَانَا مَوْلَيَيْهِ.

(۳۸۱۱۱) حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ کی طرف دو غلام طائف کے دن نکل کر آئے تھے اور آپ ﷺ نے ان دونوں کو آزاد فرما دیا تھا۔ ان میں سے ایک ابو بکرہ تھے۔ چنانچہ یہ دونوں آپ ﷺ کے موالی (آزاد کردہ) تھے۔

(۳۸۱۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ كَهْمَسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عُمَرَ ، قَالَ :حَاصَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الطَّائِفِ ، فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا ، فَقَالَ :إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا ، فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ :نَرْجِعُ وَلَمْ نَفْتَتِحْهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اُغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ ، فَغَدَوْا ، فَأَصَابَهُمْ جِرَاحٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا ، فَأَعْجَبَهُمْ ذَلِكَ ، فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (بخاری ۴۳۲۵۔ مسلم ۱۴۰۲)

(۳۸۱۰۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل طائف کا محاصرہ کیا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ان میں سے کوئی بھی نہیں آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم کل واپس چلے جائیں گے۔ مسلمانوں نے عرض کیا۔ ہم واپس لوٹ جائیں گے حالانکہ ہم نے اس کو فتح نہیں کیا۔ اس پر جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (چلو) صبح بھی لڑائی کرلو۔ چنانچہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے صبح قتال کیا تو انہی کو زخم پہنچ گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم کل واپس روانہ ہو جائیں گے۔ تو یہ بات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پسند آئی۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے۔

(۳۸۱۰۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ جَبْرٍ ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ، قَالَ :لَمَّا افْتَتَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ انْصَرَفَ إِلَى الطَّائِفِ ، فَحَاصَرَهُمْ تِسْعَ عَشْرَةَ ، أَوْ ثَمَانِ عَشْرَةَ فَلَمْ يَفْتَتِحْهَا ، ثُمَّ أَوْغَلَ رَوْحَةً ، أَوْ غَدْوَةً ، فَنَزَلَ ، ثُمَّ هَجَّرَ ، ثُمَّ قَالَ :أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ ، فَأُوصِيكُمْ بِعِتْرَتِي خَيْرًا ، وَإِنَّ مَوْعِدَكُمَ الْحَوْضُ ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَتُقِيمُنَّ الصَّلاَةَ وَلَتُؤْتُنَّ الزَّكَاةَ ، أَوْ لأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلاً مِنِّي ، أَوْ كَنَفْسِي ، فَلَيَضْرِبَنَّ أَعْنَاقَ مُقَاتِلَتِهِمْ وَلَيَسْبِيَنَّ ذَرَارِيَّهُمْ ، قَالَ :فَرَأَى النَّاسُ أَنَّهُ أَبُو بَكْرٍ ، أَوْ عُمَرُ ، فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ ، فَقَالَ :هَذَا.

(۳۸۱۰۸) حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو فتح کرلیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم طائف کی طرف چل پڑے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف والوں کا اٹھارہ یا انیس (دن) محاصرہ کیا لیکن طائف کو فتح نہ کر سکے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح یا ایک شام محاصرہ کو شدید کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ ڈالا آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کے وقت (ہی) چل پڑے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں تم سے پہلے (آگے) پہنچنے والا ہوں للہذا میں تمہیں اپنی عزت کے ساتھ خیر کی وصیت کرتا ہوں۔ اور یقین جانو کہ تمہارے ساتھ میرے وعدہ کی جگہ حوض ہے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم لوگ نماز کو ضرور بالضرور قائم کرتے رہنا اور زکوۃ کو ضرور بالضرور ادا کرتے رہنا یا میں تمہاری طرف اپنے میں سے ایک اپنی طرح کا ایک آدمی بھیج دوں گا۔ جو اُن (اہل ایمان) سے لڑنے والوں کی گردنیں مارے گا اور ان کے افراد کو قیدی بنا لائے گا۔ راوی کہتے ہیں: لوگوں کا خیال یہ ہوا کہ یہ آدمی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہوں گے یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہوں گے۔ لیکن جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور ارشاد فرمایا: وہ آدمی یہ ہے۔

(۳۸۱۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى

تشریف فرما ہوگئے اور (عادت یہ تھی کہ) جب آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اکیلے تشریف فرما ہوتے تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس کوئی بھی نہیں آتا تھا یہاں تک کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کسی کو خود بلاتے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بلاؤ۔ راوی کہتے ہیں: پس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے سامنے بیٹھ گئے، آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کافی دیر تک سرگوشی کی پھر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا چنانچہ وہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے دائیں جانب یا بائیں جانب بیٹھ گئے پھر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بلاؤ۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی جگہ (سامنے) بیٹھ گئے اور آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ان سے بھی کافی لمبی سرگوشی فرمائی اس دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز بلند ہوگئی اور کہنے لگے۔ یارسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! یہ تو کفر کے سردار ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آپ کو جادوگر گمان کیا اور آپ کو کاہن کہا اور آپ کو کذاب سمجھا اور آپ کو جھوٹ باندھنے والا کہا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان تمام باتوں کا ذکر فرمایا جو اہل مکہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے بارے کہتے ہیں۔ پھر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی دوسری جانب بیٹھ جائیں۔ چنانچہ ان حضرات شیخین میں سے ایک آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے دائیں جانب اور دوسرا بائیں جانب بیٹھ گیا۔ پھر جناب نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے لوگوں کو بلایا اور ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے ان دو ساتھیوں کی مثال نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! یارسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! پس رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اپنا رُخ مبارک حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف پھیرا اور ارشاد فرمایا: یقین کرو کہ ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بارے میں دودھ میں تیل سے بھی زیادہ نرم تھے۔ پھر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اپنا رُخ مبارک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف کیا اور فرمایا۔ حضرت نوح علیہ السلام اللہ کے بارے میں پتھر سے بھی زیادہ سخت تھے۔ اور فیصلہ تو وہی ہے جو عمر رضی اللہ عنہ نے کیا ہے۔ پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تیاری شروع کر دی اور کھڑے ہوگئے۔ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے چل پڑے اور کہنے لگے۔ اے ابوبکر! حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھنا تو ہم پسند نہیں کرتے۔ (لیکن) رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے آپ کے ساتھ کیا سرگوشی کی تھی؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے مجھے یہ فرمایا تھا کہ تم مکہ (والوں سے) لڑنے کے بارے میں مجھے کیا کہتے ہو؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! وہ آپ ہی کی قوم ہے۔ اور آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میں تو دیکھ رہا ہوں کہ یہ لوگ عنقریب میری اطاعت کرلیں گے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پھر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ یہ لوگ تو کفر کے سردار ہیں حتی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہر اُس بُری بات کا ذکر کر دیا جو وہ لوگ کہتے تھے۔ اور خدا کی قسم! جب تک مکہ والے ذلیل نہیں ہوں گے تب تک عرب والے ذلیل نہیں ہوں گے۔ چنانچہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے تمہیں جہاد کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ مکہ پر حملہ کرو۔

(۳۵) مَا ذَكَرُوا فِي الطَّائِفِ

وہ احادیث جو غزوہ طائف کے بارے میں ذکر ہوئی ہیں

(۳۸۱۰۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، وَقَالَ مَرَّةً : عَنِ ابْنِ

روانہ فرمایا اور ان پر حضرت اسامہ بن زید کو امیر مقرر فرمایا۔ اسی لشکر میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے...... راوی کہتے ہیں: بعض لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو اس لشکر والوں پر امیر بنانے پر اعتراض کیا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا اور کہا: ''یقیناً تم میں سے کچھ لوگ میری طرف سے اسامہ کو امیر بنانے پر اعتراض کررہے ہیں۔ یہ لوگ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے امیر بنانے پر اسی طرح اعتراض کرتے ہیں جیسا کہ انہوں نے اس سے پہلے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے والد کو امیر بنانے پر اعتراض کیا تھا۔ خدا کی قسم! بلاشبہ وہ امیر بننے کے لائق تھے اور لوگوں میں سب سے زیادہ مجھے محبوب تھے۔ اور ان کا بیٹا ان کے بعد مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ تم میں سے نیکوکار لوگوں میں سے ہوگا۔ تم اس کے ساتھ اچھائی کا ارادہ کرو۔''

(۳۸۱۳۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لَمَّا أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، تَرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَتَهُ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ حَتَّى أَفَاضَتْ عَبْرَتَهَا ، وَذَهَبَ بَعْضُ حُزْنِهَا ، ثُمَّ أَتَاهَا فَعَزَّاهَا ، وَدَعَا بَنِي جَعْفَرٍ فَدَعَا لَهُمْ ، وَدَعَا لِعَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنْ يُبَارَكَ لَهُ فِي صَفْقَةِ يَدِهِ ، فَكَانَ لاَ يَشْتَرِي شَيْئًا إِلاَّ رَبِحَ فِيهِ.

فَقَالَتْ لَهُ أَسْمَاءُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ هَؤُلاَءِ يَزْعُمُونَ أَنَّا لَسْنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ ، فَقَالَ : كَذَبُوا ، لَكُمُ الْهِجْرَةُ مَرَّتَيْنِ ، هَاجَرْتُمْ إِلَى النَّجَاشِيِّ ، وَهَاجَرْتُمْ إِلَيَّ.

(۳۸۱۳۶) حضرت شعبی سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے قتل کی خبر پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر کی بیوی اسماء بنت عمیس کو چھوڑ دیا یہاں تک کہ انہوں نے آنسو بہالئے اور غم ہلکا ہوگیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے تعزیت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے بیٹوں کو بلایا اور ان کے لئے دُعا فرمائی۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کے لئے یہ دعا کی کہ ان کے سودے میں برکت دی جائے۔ پس عبد اللہ جب بھی کوئی چیز خریدتے تو انہیں اس میں نفع ہوتا۔ پھر حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ ہم مہاجرین میں سے نہیں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''لوگ جھوٹ کہتے ہیں۔ تم نے دو مرتبہ ہجرت کی ہے۔ (ایک مرتبہ) تم نے نجاشی کی طرف ہجرت کی اور (ایک مرتبہ) تم نے میری طرف ہجرت کی۔

(۳۸۱۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الأَزْدِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو أُوَيْسٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كُنْتُ بِمُؤْتَةِ ، فَلَمَّا فَقَدْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ طَلَبْنَاهُ فِي الْقَتْلَى ، فَوَجَدْنَا فِيهِ خَمْسِينَ ؛ بَيْنَ طَعْنَةٍ وَرَمْيَةٍ ، وَوَجَدْنَا ذَلِكَ فِيمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ.

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ،

(۳۸۱۳۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مقام موتہ میں موجود تھا۔ پس جب ہم نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

کو غیر موجود پایا تو ہم نے ان کو مقتولین میں تلاش (کرنا شروع) کیا چنانچہ ہم نے ان کو اس حالت میں پایا کہ ان کو پچاس کے قریب تلواروں اور تیزوں کے زخم لگے ہوئے تھے۔ اور ہم نے یہ سارے زخم حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے جسم کے اگلے حصہ میں پائے۔

(۳۷) غَزْوَةُ حُنَيْنٍ ، وَمَا جَاءَ فِيهَا

غزوہ حنین کے بارے میں منقول احادیث

(۳۸۱۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ : هَلْ كُنْتُمْ وَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ ، يَا أَبَا عُمَارَةَ ؟ فَقَالَ : أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَلَّى ، وَلَكِنِ انْطَلَقَ جُفَاءٌ مِنَ النَّاسِ وَحُسَّرٌ إِلَى هَذَا الْحَيِّ مِنْ هَوَازِنَ ، وَهُمْ قَوْمٌ رُمَاةٌ ، فَرَمَوْهُمْ بِرِشْقٍ مِنْ نَبْلٍ كَأَنَّهَا رِجْلٌ مِنْ جَرَادٍ ، قَالَ : فَانْكَشَفُوا ، فَأَقْبَلَ الْقَوْمُ هُنَالِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ يَقُودُ بَغْلَتَهُ ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنْصَرَ ، وَهُوَ يَقُولُ :

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِب   أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِب

اللَّهُمَّ نَزِّلْ نَصْرَكَ ، قَالَ : وَكُنَّا وَاللهِ إِذَا احْمَرَّ الْبَأْسُ نَتَّقِي بِهِ ، وَإِنَّ الشُّجَاعَ لِلَّذِي يُحَاذِي بِهِ.

(مسلم ۱۴۰۱۔ بیہقی ۱۳۴)

(۳۸۱۳۸) حضرت ابواسحاق روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے کہا۔ اے ابوعمارہ! کیا تم لوگ حنین کے دن پیٹھ پھیر گئے تھے؟ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹھ نہیں پھیری تھی۔ لیکن کچھ لوگ جلد بازی میں خالی ہاتھ قبیلہ ہوازن کی طرف چل پڑے تھے حالانکہ ہوازن والے تو ایک تیرانداز قوم تھے۔ چنانچہ انہوں نے اس (خالی ہاتھ) جماعت کو تیز تیر پھینکنے والی کمان کے ذریعہ سے خوب تیر برسائے یوں لگتا تھا کہ گویا تیروں کا مجموعہ آرہا ہے۔ راوی کہتے ہیں: پس لوگ چھٹ گئے اور اس وقت ہوازن کے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھے جبکہ ابوسفیان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کو ہانک رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (خچر سے) نیچے تشریف لائے اور مدد کے لئے پکارا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ رہے تھے۔

''میں جھوٹا نبی نہیں ہوں۔   میں تو عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔''

اے اللہ! اپنی مدد نازل فرما'' راوی کہتے ہیں: خدا کی قسم! جب جنگ خوب شعلہ زن ہوتی تھی تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آڑ میں (اپنا) بچاؤ کرتے تھے۔ اور یقیناً (اس وقت) بہادر وہی شخص ہوتا تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا ہوتا تھا۔

(۳۸۱۳۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : لَا وَاللهِ مَا وَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ دُبُرَهُ ، قَالَ : وَالْعَبَّاسُ ، وَأَبُو سُفْيَانَ آخِذَانِ بِلِجَامِ بَغْلَتِهِ ، وَهُوَ يَقُولُ :

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ   أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

(۳۸۱۳۹) حضرت براء سے روایت ہے کہ نہیں خدا کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے حنین کی جنگ کے دن اپنی پشت نہیں پھیری۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور ابو سفیان رضی اللہ عنہ، آپ ﷺ کے خچر کی لگام کو پکڑے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کہہ رہے تھے۔

''میں جھوٹا نبی نہیں ہوں   میں تو عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔''

(۳۸۱٤۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ مِنْ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ :اللَّهُمَّ إِنَّك إِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ.

(۳۸۱۴۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حنین کے دن، جناب نبی کریم ﷺ کی دعاء یہ تھی۔ ''اے اللہ! اگر آپ چاہتے ہیں تو آج کے بعد آپ کی عبادت نہیں کی جائے گی۔''

(۳۸۱٤۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ ، حَدَّثَنِي ابْنُ عَوْنٍ ، حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ جَمَعَتْ هَوَازِنُ وَغَطَفَانُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمْعًا كَثِيرًا ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ فِي عَشَرَةِ آلَافٍ ، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ عَشَرَةِ آلَافٍ ، قَالَ :وَمَعَهُ الطُّلَقَاءُ ، قَالَ :فَجَاؤُوا بِالنَّعَمِ وَالذُّرِّيَّةِ ، فَجُعِلُوا خَلْفَ ظُهُورِهِمْ ، قَالَ :فَلَمَّا الْتَقَوْا وَلَّى النَّاسُ ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ عَلَى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ ، قَالَ :فَنَزَلَ ، فَقَالَ :إِنِّي عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ ، قَالَ :وَنَادَى يَوْمَئِذٍ نِدَائَيْنِ ، لَمْ يَخْلِطْ بَيْنَهُمَا كَلَامًا ، فَالْتَفَتَ عَنْ يَمِينِهِ ، فَقَالَ :أَيْ مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ ، فَقَالُوا :لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، نَحْنُ مَعَك ، ثُمَّ الْتَفَتَ عَنْ يَسَارِهِ ، فَقَالَ :أَيْ مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ ، فَقَالُوا :لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، نَحْنُ مَعَك.

ثُمَّ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ فَالْتَقَوْا، فَهَزَمُوا وَأَصَابُوا مِنَ الْغَنَائِمِ، فَأَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطُّلَقَاءَ وَقَسَمَ فِيهَا، فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: نُدْعَى عِنْدَ الشِّدَّةِ وَتُقْسَمُ الْغَنِيمَةُ لِغَيْرِنَا، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَمَعَهُمْ، وَقَعَدَ فِي قُبَّةٍ، فَقَالَ: أَيْ مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ؟ فَسَكَتُوا، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، لَوْ أَنَّ النَّاسَ سَلَكُوا وَادِيًا، وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَأَخَذْت شِعْبَ الْأَنْصَارِ، ثُمَّ قَالَ:أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا، وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللهِ تَحُوزُونَهُ إِلَى بُيُوتِكُمْ؟ فَقَالُوا:رَضِينَا، رَضِينَا يَا رَسُولَ اللهِ.

قَالَ ابْنُ عَوْنٍ :قَالَ هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ :قُلْتُ لأَنَسٍ :وَأَنْتَ شَاهِدٌ ذَلِكَ ؟ قَالَ :وَأَيْنَ أَغِيبُ عَنْ ذَلِكَ ؟.

(بخاری ۴۳۳۳۔ مسلم ۷۳۵)

(۳۸۱۴۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حنین کا دن تھا تو قبیلہ ہوازن اور غطفان نے نبی کریم ﷺ کے لئے ایک بہت بڑی تعداد جمع کر لی اور نبی کریم ﷺ بھی اس دن دس ہزار یا دس ہزار سے بھی زیادہ کی تعداد کے ہمراہ تھے۔ راوی کہتے ہیں:

آپ ﷺ کے ساتھ طلقاء (فتح مکہ کے موقع کے مسلمان) بھی تھے۔ راوی کہتے ہیں: دشمن اپنے مال مویشی اور بیوی بچوں کو ساتھ لایا تھا اور انہیں اپنے پیچھے چھوڑا ہوا تھا۔ پس جب دونوں گروہوں کی آپس میں مڈبھیڑ ہوئی تو کچھ لوگ بھاگ گئے۔ جناب نبی کریم ﷺ اس دن ایک سفید خچر پر سوار تھے۔ راوی کہتے ہیں: آپ ﷺ (خچر سے) نیچے اترے اور فرمایا: "میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔" راوی کہتے ہیں: اس دن آپ ﷺ نے دو مرتبہ (یہ) آواز لگائی اور ان کے درمیان کوئی اور کلام مخلوط نہیں فرمایا چنانچہ آپ ﷺ نے اپنے دائیں طرف رُخ کیا اور آواز لگائی۔ "اے گروہ انصار!" انصار نے جواب میں کہا یا رسول اللہ ﷺ! ہم حاضر ہیں۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے بائیں طرف رُخ کیا اور آواز دی، اے گروہِ انصار! انصار نے جواب دیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! ہم حاضر ہیں، ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ زمین پر اترے اور (دوبارہ آمنا سامنا ہوا تو دشمن شکست خوردہ ہوا اور مسلمانوں کو بہت سی غنیمتیں ملیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے یہ غنائم طلقاء کو عطا فرمائیں اور ان میں تقسیم کر دیں۔ (اس پر) انصار نے کہا۔ سختی کے وقت ہمیں پکارا جاتا ہے اور غنیمتیں ہمارے سوا اوروں کو تقسیم کی جاتی ہیں۔ یہ بات جناب نبی کریم ﷺ کو پہنچ گئی تو آپ ﷺ نے تمام انصار کو جمع فرمایا اور آپ ﷺ (ان کے ساتھ) ایک قبہ میں بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا: "اے گروہِ انصار! مجھے تمہاری طرف سے کیا بات پہنچی ہے؟" انصار صحابہ رضی اللہ عنہم خاموش رہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اے گروہ انصار! اگر لوگ ایک کشادہ اور صاف راستہ پر چلیں اور انصار ایک پہاڑی گھاٹی پر چلیں تو میں انصار کی گھاٹی کو (چلنے کے لئے) پکڑوں گا۔" پھر آپ ﷺ نے فرمایا "کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ دوسرے لوگ دنیا (کا سامان) لے جائیں اور تم اللہ کے رسول کو لے جاؤ اور اپنے گھروں میں پناہ دو؟" انصار کہنے لگے۔ یا رسول اللہ ﷺ! ہم راضی ہیں، ہم راضی ہیں۔ ابن عون کہتے ہیں کہ ہشام بن زید کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ آپ اس وقت حاضر تھے۔ انہوں نے جواب دیا۔ تو میں اس وقت کہاں غائب ہوتا؟۔

(۳۸۱۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: جَاءَ أَبُو طَلْحَةَ يَوْمَ حُنَيْنٍ يُضْحِكُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَلَمْ تَرَ إِلَى أُمِّ سُلَيْمٍ مَعَهَا خِنْجَرٌ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ، مَا أَرَدْتِ إِلَيْهِ؟ قَالَتْ: أَرَدْتُ إِنْ دَنَا إِلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ طَعَنْتُهُ بِهِ.

(مسلم ۱۴۴۳۔ ابن حبان ۷۱۸۵

(۳۸۱۴۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ حنین کے دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو ہنسانے لگے اور فرمایا۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے ام سلیم کو نہیں دیکھا ان کے ہاتھ میں چھرا ہے۔ آپ ﷺ نے حضرت ام سُلیم رضی اللہ عنہا سے پوچھا۔ "اے ام سلیم! اس چھرے سے تمہارا کیا ارادہ ہے؟" حضرت ام سلیم نے جواب دیا۔ میرا ارادہ یہ ہے کہ اگر کوئی دشمن میرے قریب آیا تو میں یہ چھرا اُسے گھونپ دوں گی۔

(۳۸۱۴۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ

أَنَسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ يَوْمَ حُنَيْنٍ : مَنْ قَتَلَ قَتِيلاً فَلَهُ سَلَبُهُ ، فَقَتَلَ يَوْمَئِذٍ أَبُو طَلْحَةَ عِشْرِينَ رَجُلاً ، فَأَخَذَ أَسْلاَبَهُمْ.

(۳۸۱۴۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حنین کے دن ارشاد فرمایا تھا ''جس نے کسی کو قتل کیا تو اس (قاتل) کو مقتول کا سامان ملے گا۔'' چنانچہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اس دن بیس آدمی قتل کیے اور ان کا سامان حاصل کیا۔

(۳۸۱٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ ، قَالَ : انْهَزَمَ الْمُسْلِمُونَ يَوْمَ حُنَيْنٍ ، فَنُودُوا : يَا أَصْحَابَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ، قَالَ : فَرَجَعُوا وَلَهُمْ حَنِينٌ ، يَعْنِي بُكَاءً.

(۳۸۱۴۴) حضرت طلحہ بن مصرف سے روایت ہے کہ حنین کے دن مسلمانوں کو شکست ہوئی تو انہیں آواز دی گئی۔ اے سورۂ بقرہ والو! راوی کہتے ہیں: پس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم واپس پلٹ آئے اور ان کے رونے کی آوازیں آرہی تھیں۔

(۳۸۱٤٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ صُهَيْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ انْكَشَفَ النَّاسُ عَنْهُ ، فَلَمْ يَبْقَ مَعَهُ إلاَّ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ : زَيْدٌ ، آخِذٌ بِعَنَانِ بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ ، وَهِيَ الَّتِي أَهْدَاهَا لَهُ النَّجَاشِيُّ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَيْحَك يَا زَيْدُ ، اُدْعُ النَّاسَ ، فَنَادَى : أَيُّهَا النَّاسُ ، هَذَا رَسُولُ اللهِ يَدْعُوكُمْ ، فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ عِنْدَ ذَلِكَ ، فَقَالَ : وَيْحَك ، حُضَّ الأَوْسَ وَالْخَزْرَجَ ، فَقَالَ : يَا مَعْشَرَ الأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ ، هَذَا رَسُولُ اللهِ يَدْعُوكُمْ ، فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ عِنْدَ ذَلِكَ ، فَقَالَ : وَيْحَك ، اُدْعُ الْمُهَاجِرِينَ ، فَإِنَّ لِلَّهِ فِي أَعْنَاقِهِمْ بَيْعَةً ، قَالَ : فَحَدَّثَنِي بُرَيْدَةُ ، أَنَّهُ أَقْبَلَ مِنْهُمْ أَلْفٌ ، قَدْ طَرَحُوا الْجُفُونَ وَكَسَرُوهَا ، ثُمَّ أَتَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى فُتِحَ عَلَيْهِمْ.

(بزار ۱۸۳۸)

(۳۸۱۴۵) حضرت عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن لوگ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے چھٹ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف ایک آدمی رہ گیا جس کا نام زید تھا۔ اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھورے رنگ کے خچر کی لگام پکڑے ہوئے تھا...... یہ وہی خچر تھا جو نجاشی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ کیا تھا...... جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زید سے کہا۔ ''تو ہلاک ہو جائے اے زید! لوگوں کو بلاؤ۔'' چنانچہ زید رضی اللہ عنہ نے آواز دی۔ اے لوگو! یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں بلا رہے ہیں۔ لیکن کسی نے زید کو اس وقت جواب نہیں دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''تو ہلاک ہو جائے! اوس اور خزرج کو خاص کر کے بلاؤ۔'' چنانچہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے آواز دی۔ اے اوس وخزرج کے لوگو! یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں بلا رہے ہیں۔ لیکن اس وقت بھی زید کو کسی نے جواب نہ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (پھر) فرمایا۔ ''تو ہلاک ہو جائے۔ مہاجرین کو بلالو کیونکہ ان کی گردنوں میں تو اللہ کے لئے بیعت ہے۔'' راوی کہتے ہیں: مجھے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگوں میں سے ایک ہزار ایسے لوگ (واپس) متوجہ ہوئے جنہوں نے نیاموں کو توڑا اور پھینک دیا تھا۔ پھر یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے (اور لڑے) یہاں تک کہ کفار پر ان کو فتح ہوئی۔

(۳۸۱۴٦) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عُمَرُ مَوْلَى غُفْرَةَ ، قَالَ :نَزَلَ النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَغْلَةٍ كَانَ عَلَيْهَا ، فَجَعَلَ يَصْرُخُ بِالنَّاسِ :يَا أَهْلَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ، يَا أَهْلَ بَيْعَ الشَّجَرَةِ ، أَنَا رَسُولُ اللهِ وَنَبِيُّهُ ، وَتَوَلَّوْا مُدْبِرِينَ.

(۳۸۱۴٦) حضرت عمر مولیٰ غفرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جس خچر پر تھے آپ ﷺ اس سے نیچے تشریف لائے اور لوگوں کو آواز دینے لگے۔''اے سورۃ بقرہ والو!......اے درخت کی (جگہ) بیعت کرنے والو! میں اللہ کا رسول ہوں (کیا یہ) لوگ پیٹھ پھیر کر چلے جائیں گے؟

(۳۸۱۴۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَوْفَى بِيَدِهِ ضَرْبَةٌ ، فَقُلْتُ :مَا هَذَا ؟ فَقَالَ :ضُرِبْتُهَا يَوْمَ حُنَيْنٍ ، قَالَ :قُلْتُ لَهُ :وَشَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا ؟ قَالَ :نَعَمْ. (بخاری ۴۳۱۴)

(۳۸۱۴۷) حضرت اسمٰعیل بن ابی خالد روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی کو دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں زخم کے آثار تھے تو میں نے پوچھا۔ یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ غزوہ حنین کے دن میرے اس ہاتھ پر ضرب لگ گئی تھی۔ اسمٰعیل کہتے ہیں میں نے ان سے پوچھا: آپ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حنین میں حاضر ہوئے تھے۔ انہوں نے جواب دیا۔ ہاں!

(۳۸۱۴۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُوسَى ، عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدَةَ ؛ أَنَّ نَفَرًا مِنْ هَوَازِنَ جَاؤُوا بَعْدَ الْوَقْعَةِ ، فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّا نَرْغَبُ فِي رَسُولِ اللهِ ، قَالَ :فِي أَيِّ ذَلِكَ تَرْغَبُونَ ، أَفِي الْحَسَبِ ، أَمْ فِي الْمَالِ؟ قَالُوا:بَلْ فِي الْحَسَبِ ، وَالأُمَّهَاتِ ، وَالْبَنَاتِ ، وَأَمَّا الْمَالُ فَسَيَرْزُقُنَا اللَّهُ، قَالَ:أَمَّا أَنَا، فَأَرُدُّ مَا فِي يَدِي وَأَيْدِي بَنِي هَاشِمٍ مِنْ عَوْرَتِكُمْ، وَأَمَّا النَّاسُ فَسَأَشْفَعُ لَكُمْ إِلَيْهِمْ إِذَا صَلَّيْتُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، فَقُومُوا فَقُولُوا كَذَا وَكَذَا، فَعَلَّمَهُمْ مَا يَقُولُونَ، فَفَعَلُوا مَا أَمَرَهُمْ بِهِ، وَشَفَعَ لَهُمْ، فَلَمْ يَبْقَ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلاَّ رَدَّ مَا فِي يَدَيْهِ مِنْ عَوْرَتِهِمْ، غَيْرَ الأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ، وَعُيَيْنَةَ بْنِ حِصْنٍ، أَمْسَكَا امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا فِي أَيْدِيهِمَا.

(۳۸۱۴۸) حضرت عبداللہ بن عبیدہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ حنین کے بعد قبیلہ ہوازن کے کچھ لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے۔ یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں آپ سے ایک رغبت ہے؟ آپ ﷺ نے پوچھا ''تمہاری رغبت کس چیز میں ہے۔ حسب (رشتہ داروں میں) یا مال میں'' انہوں نے جواب دیا (مال میں نہیں) بلکہ حسب میں، ماؤں میں اور بیٹیوں میں۔ رہا مال تو وہ اللہ تعالیٰ ہمیں پھر دے دیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو کچھ میرے اور بنو ہاشم کے قبضہ میں موجود ہے وہ تو میں واپس کرتا ہوں اور باقی لوگوں سے میں تمہارے لئے سفارش کروں گا جب میں نماز پڑھ لوں گا۔ انشاء اللہ۔ پس تم کھڑے ہو جانا اور یوں یوں کہنا۔ پس جو انہوں نے کہنا تھا آپ ﷺ نے انہیں وہ سکھا دیا۔ چنانچہ انہوں نے وہی کچھ کہا جو آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا تھا۔ اور آپ ﷺ نے ان کی سفارش فرمائی۔ چنانچہ جو کچھ عورتوں میں سے مسلمانوں کے قبضے میں موجود تھیں وہ سارا کچھ

مسلمانوں نے واپس کر دیا سوائے حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کے اور عیینہ بن حصن کے۔ جو عورتیں ان دونوں کے پاس تھیں انہوں نے انہیں اپنے پاس ہی رکھا۔

(٣٨١٤٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ ، قَالَ : لَمَّا فَرَّ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ ، جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ :

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ   أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

قَالَ : فَلَمْ يَبْقَ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعَةٌ : ثَلَاثَةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ ، وَرَجُلٌ مِنْ غَيْرِهِمْ : عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَالْعَبَّاسُ وَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ، وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذٌ بِالْعَنَانِ ، وَابْنُ مَسْعُودٍ مِنْ جَانِبِهِ الْأَيْسَرِ ، قَالَ : فَلَيْسَ يُقْبِلُ نَحْوَهُ أَحَدٌ إِلَّا قُتِلَ ، وَالْمُشْرِكُونَ حَوْلَهُ صَرْعَى بِحِسَابِ الإِكْلِيلِ.

(۳۸۱۴۹) حضرت حکم بن عتیبہ روایت کرتے ہیں کہ جب غزوہ حنین کے دن بہت سے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے بھاگ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں جھوٹا نبی نہیں ہوں   میں تو عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔''

راوی کہتے ہیں: پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف چار آدمی رہ گئے۔ تین آدمی بنو ہاشم میں سے تھے اور ایک آدمی ان کے سوا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تھے اور حضرت ابوسفیان، (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کی) لگام پکڑے ہوئے تھے۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب تھے۔ راوی کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جو کافر بھی بڑھتا تھا وہ قتل کر دیا جاتا تھا۔ مشرکین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد قتل ہوئے پڑے تھے۔

(٣٨١٥٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : أَعْطَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَنَائِمِ حُنَيْنٍ الأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِئَةً مِنَ الإِبِلِ ، وَعُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ مِئَةً مِنَ الإِبِلِ ، فَقَالَ نَاسٌ مِنَ الأَنْصَارِ : يُعْطِي رَسُولُ اللهِ غَنَائِمَنَا نَاسًا تَقْطُرُ سُيُوفُنَا مِنْ دِمَائِهِمْ ، أَوْ سُيُوفُهُمْ مِنْ دِمَائِنَا ؟ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ فَجَاؤُوا ، فَقَالَ لَهُمْ : فِيكُمْ غَيْرُكُمْ ؟ قَالُوا : لَا ، إِلَّا ابْنُ أُخْتِنَا ، قَالَ : ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ ، فَقَالَ : قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا ، أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاءِ وَالْبَعِيرِ وَتَذْهَبُونَ بِمُحَمَّدٍ إِلَى دِيَارِكُمْ ؟ قَالُوا : بَلَى ، يَا رَسُولَ اللَّه ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : النَّاسُ دِثَارٌ ، وَالأَنْصَارُ شِعَارٌ ، الأَنْصَارُ كَرِشِي وَعَيْبَتِي ، وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَئًا مِنَ الأَنْصَارِ.

(۳۸۱۵۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کی غنائم میں سے اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کو ایک سو اونٹ عطا فرمائے اور عیینہ بن حصن کو بھی ایک سو اونٹ عطا فرمائے۔ انصار میں سے بعض لوگوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری (حاصل کردہ) غنائم ایسے لوگوں کو عطاء فرمائی ہیں جن کے (رشتہ داروں کے) خون سے ہماری تلواریں تر ہیں یا ان کی

تلواریں ہمارے (رشتہ داروں کے) خون سے تر ہیں؟ یہ بات جناب نبی کریم ﷺ کو پہنچ گئی تو آپ ﷺ نے ان انصار کی طرف قاصد بھیجا چنانچہ یہ تمام انصار آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: کیا تم میں تمہارے (انصار کے) سوا بھی کوئی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں! لیکن ہمارے بھانجے (ہمارے ساتھ ہیں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قوم کے بھانجے بھی قوم کا حصہ ہیں'' پھر آپ ﷺ نے پوچھا۔ ''تم لوگوں نے یہ یہ بات کہی ہے؟ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ باقی لوگ بکریاں اور اونٹ لے جائیں اور تم لوگ اپنے گھروں میں محمد ﷺ کو لے جاؤ؟'' انصار نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! کیوں نہیں! پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لوگ اوپر کا کپڑا ہیں اور انصار جسم کے ساتھ والا کپڑا ہیں۔ انصار میرے مخلص دوست اور راز دار ہیں اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصار میں سے ایک آدمی ہوتا۔

(۳۸۱۵۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدَةَ ؛ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ ، وَحَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ ، وَصَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ خَرَجُوا يَوْمَ حُنَيْنٍ يَنْظُرُونَ عَلَى مَنْ تَكُونُ الدَّبْرَةُ ، فَمَرَّ بِهِمْ أَعْرَابِيٌّ ، فَقَالُوا :يَا عَبْدَ اللهِ ، مَا فَعَلَ النَّاسُ ؟ قَالَ :لاَ يَسْتَقْبِلُهَا مُحَمَّدٌ أَبَدًا ، قَالَ :وَذَلِكَ حِينَ تَفَرَّقَ عَنْهُ أَصْحَابُهُ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ :لَرَبٌّ مِنْ قُرَيْشٍ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْ رَبٍّ مِنَ الأَعْرَابِ ، يَا فُلاَنُ ، اذْهَبْ فَأْتِنَا بِالْخَبَرِ ، لِصَاحِبٍ لَهُمْ ، قَالَ :فَذَهَبَ حَتَّى كَانَ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ الْقَوْمِ ، فَسَمِعَهُمْ يَقُولُونَ :يَا لَلأَوْسِ، يَا لَلْخَزْرَجِ ، وَقَدْ عَلَوُا الْقَوْمَ ، وَكَانَ شِعَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۸۱۵۱) حضرت عبداللہ بن عبیدہ سے روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن ابوسفیان، حکیم بن حزام اور صفوان بن امیہ (اس ارادہ سے نکلے کہ) وہ دیکھیں کس کو شکست ہوتی ہے۔ (اس دوران) ان کے پاس سے ایک دیہاتی گزرا تو انہوں نے پوچھا۔ اے عبداللہ! لوگوں کا کیا بنا؟ اس نے جواب دیا۔ محمد کبھی بھی حنین سے آگے نہیں جا سکتا۔ راوی کہتے ہیں: یہ اس وقت کا تاثر تھا جب آپ ﷺ کے صحابہ آپ ﷺ سے متفرق ہو گئے تھے..... تو ان میں سے بعض نے بعض سے کہا۔ قریش میں سے کوئی رب (بڑا) بن جائے یہ بات ہمیں اس سے زیادہ محبوب ہے کہ دیہاتیوں میں سے کوئی رب (بڑا) بنے۔ پھر آپس میں سے ایک سے کہا۔ اے فلاں! جاؤ اور ہمارے پاس کوئی خبر لاؤ۔ راوی کہتے ہیں؛ وہ آدمی چل پڑا یہاں تک کہ جب وہ قوم کے درمیان پہنچا تو اس نے انہیں یہ کہتے ہوئے سُنا۔ اے اوس، اے خزرج! وہ لوگوں پر بلند ہو گئے۔ وہ اور نبی کریم ﷺ کا شعار تھا۔

(۳۸۱۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ :لَمَّا قَسَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّبْيَ بِالْجِعْرَانَةِ ، أَعْطَى عَطَايَا قُرَيْشًا وَغَيْرَهَا مِنَ الْعَرَبِ ، وَلَمْ يَكُنْ فِي الأَنْصَارِ مِنْهَا شَيْءٌ ، فَكَثُرَتِ الْقَالَةُ وَفَشَتْ ، حَتَّى قَالَ قَائِلُهُمْ : أَمَّا رَسُولُ اللهِ فَقَدْ لَقِيَ قَوْمَهُ ، قَالَ :فَأَرْسَلَ إِلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ ، فَقَالَ :مَا مَقَالَةٌ بَلَغَتْنِي عَنْ قَوْمِكَ ، أَكْثَرُوا فِيهَا ؟ قَالَ :فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ :فَقَدْ كَانَ مَا بَلَغَكَ ، قَالَ :فَأَيْنَ أَنْتَ مِنْ ذَلِكَ ؟ قَالَ :مَا أَنَا إِلاَّ رَجُلٌ مِنْ

قَوْمِي ، قَالَ :فَاشْتَدَّ غَضَبُهُ ، وَقَالَ :اجْمَعْ قَوْمَك ، وَلاَ يَكُنْ مَعَهُمْ غَيْرُهُمْ ، قَالَ :فَجَمَعَهُمْ فِي حَظِيرَةٍ مِنْ حَظَائِرِ السَّبْيِ ، وَقَامَ عَلَى بَابِهَا ، وَجَعَلَ لاَ يَتْرُكُ إلاَّ مَنْ كَانَ مِنْ قَوْمِهِ ، وَقَدْ تَرَكَ رِجَالاً مِنَ الْمُهَاجِرِينَ ، وَرَدَّ أُنَاسًا ، قَالَ :ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ ، فَقَالَ :يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ ، أَلَمْ أَجِدْكُمْ ضُلاَّلاً فَهَدَاكُمُ اللَّهُ ؟ فَجَعَلُوا يَقُولُونَ :نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ غَضَبِ اللهِ وَمِنْ غَضَبِ رَسُولِهِ ، يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ ، أَلَمْ أَجِدْكُمْ عَالَةً فَأَغْنَاكُمُ اللَّهُ ؟ فَجَعَلُوا يَقُولُونَ :نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ غَضَبِ اللهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ ، يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ ، أَلَمْ أَجِدْكُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ اللَّهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ ؟ فَيَقُولُونَ :نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ غَضَبِ اللهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ فَقَالَ :أَلاَ تُجِيبُونَ ؟ قَالُوا :اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ وَأَفْضَلُ.

فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ ، قَالَ :وَلَوْ شِئْتُمْ لَقُلْتُمْ فَصَدَقْتُمْ وَصُدِّقْتُمْ :أَلَمْ نَجِدْكَ طَرِيدًا فَآوَيْنَاك ، وَمُكَذَّبًا فَصَدَّقْنَاك ، وَعَائِلاً فَآسَيْنَاكَ ، وَمَخْذُولاً فَنَصَرْنَاك ؟ فَجَعَلُوا يَبْكُونَ ، وَيَقُولُونَ :اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ وَأَفْضَلُ ، قَالَ : أَوَجَدْتُمْ مِنْ شَيْءٍ مِنْ دُنْيَا أَعْطَيْتُهَا قَوْمًا ، أَتَأَلَّفُهُمْ عَلَى الإِسْلاَمِ ، وَوَكَلْتُكُمْ إِلَى إِسْلاَمِكُمْ ، لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا ، أَوْ شِعْبًا ، وَسَلَكْتُمْ وَادِيًا ، أَوْ شِعْبًا ، لَسَلَكْتُ وَادِيَكُمْ ، أَوْ شِعْبَكُمْ ، أَنْتُمْ شِعَارٌ ، وَالنَّاسُ دِثَارٌ ، وَلَوْلاَ الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَءًا مِنَ الأَنْصَارِ.

ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى إِنِّي لأَرَى مَا تَحْتَ مَنْكِبَيْهِ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلأَنْصَارِ ، وَلأَبْنَاءِ الأَنْصَارِ ، وَلأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الأَنْصَارِ ، أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاءِ وَالْبَعِيرِ ، وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللهِ إِلَى بُيُوتِكُمْ ؟ فَبَكَى الْقَوْمُ حَتَّى أَخْضَلُوا لِحَاهُمْ ، وَانْصَرَفُوا وَهُمْ يَقُولُونَ :رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا ، وَبِرَسُولِهِ حَظًّا وَنَصِيبًا.

(۳۸۱۵۲) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام جعرانہ میں قیدیوں کو تقسیم فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش وغیرہ کو قیدی عطا فرمائے لیکن ان قیدیوں میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کو کچھ بھی نہ دیا۔ اس پر بہت سی باتیں کہی گئیں اور پھیلائی گئیں۔ یہاں تک کہ ایک کہنے والے نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تو اپنی قوم کے ساتھ مل گئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی طرف قاصد بھیجا اور استفسار فرمایا کہ ''مجھے تمہاری جانب سے کیسی بات پہنچی ہے جو وہ بہت زیادہ کر رہے ہیں؟'' راوی کہتے ہیں: انہوں نے جواب دیا۔ یقیناً ایسی بات ہوئی ہوگی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تم اس کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا۔ میں تو اپنی قوم کا محض ایک فرد ہوں۔ راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا غصہ زیادہ ہوگیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی قوم کو جمع کرو اور ان کے ساتھ کوئی اور (قوم) نہ ہو۔ راوی کہتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے انصار کو قیدیوں کے باڑوں میں سے ایک باڑہ میں جمع کیا اور خود اس باڑہ کے دروازہ پر کھڑے ہوگئے اور جو ان کی قوم میں سے آتا تھا یہ اسی کو (اندر جانے کے لئے) چھوڑتے تھے۔ اور کچھ مہاجرین کو بھی انہوں نے (اندر جانے کے لئے) چھوڑ دیا۔ اور کچھ کو واپس کر دیا۔ راوی کہتے ہیں: پھر جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، غصہ

آپ ﷺ کے چہرہ انور سے ظاہر ہورہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔

''اے گروہ انصار! کیا میں نے تمہیں گمراہ نہیں پایا تھا اور پھر اللہ تعالیٰ نے تمہیں ہدایت دی؟'' انصار کہنے لگے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کے غصہ سے۔'' اے گروہِ انصار! کیا میں نے تمہیں تنگدست نہیں پایا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے تمہیں غنی بنا دیا؟'' انصار کہنے لگے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے غصہ سے۔'' اے گروہ انصار! کیا میں نے تمہیں (باہم) دشمن نہیں پایا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں کو جوڑ دیا'' انصار کہنے لگے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کے غصہ سے۔ آپ ﷺ نے پوچھا۔ تم جواب کیوں نہیں دیتے؟ انصار نے کہا۔ اللہ اور اس کے رسول زیادہ بڑے محسن ہیں۔ پھر جب آپ ﷺ کی (یہ غصہ کی حالت) ختم ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم چاہتے تو تم یہ بات کہتے اور سچ کہتے تمہاری تصدیق بھی کی جاتی کہ: ''کیا ہم نے آپ کو نکالا ہوا نہیں پایا تھا پھر ہم نے آپ کو ٹھکانا دیا۔ اور کیا ہم نے آپ کو جھٹلایا ہوا نہیں پایا تھا پھر ہم نے آپ کی تصدیق کی۔ اور کیا ہم نے آپ کو تنگدست نہیں پایا تھا پھر ہم نے آپ کے ساتھ موالات کیا۔ اور کیا ہم نے آپ کو بے یار و مددگار نہیں پایا تھا پھر ہم نے آپ کی مدد کی؟'' اس پر انصار نے رونا شروع کیا اور کہنے لگے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ زیادہ بڑے محسن اور فضیلت والے ہیں۔'' کیا تم نے دنیا کی اس چیز کو جو میں نے کسی قوم کو اس لئے دی تاکہ میں انہیں اسلام کے ساتھ مضبوط کرسکوں...... محسوس کیا ہے...... اور میں نے تمہیں تمہارے اسلام کے سپرد کردیا (یعنی تم پختہ ایمان والے ہو) اگر سب لوگ ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں اور تم انصار ایک دوسری وادی یا گھاٹی میں چلو تو البتہ میں تمہاری وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔ تم لوگ جسم سے متصل کپڑے (کی طرح) ہو اور بقیہ لوگ جسم کے اوپر والے کپڑے (کی طرح) ہیں۔ اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصار میں سے ایک فرد ہوتا۔

پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند فرمائے حتی کہ آپ ﷺ کے مونڈھوں کے نیچے کا حصہ (بغلیں) دکھائی دینے لگیں اور آپ ﷺ نے دعا فرمائی۔ ''اے اللہ! انصار کی مغفرت فرما، اور انصار کے بچوں کی مغفرت فرما۔ اور انصار کے بچوں کے بچوں کی مغفرت فرما۔ کیا تم لوگ اس بات پر راضی نہیں ہو کہ باقی لوگ تو بکریاں، اونٹ لے کر جائیں اور تم اپنے گھروں میں اللہ کے رسول کو لے کر جاؤ؟'' اس پر تمام صحابہ ؓ رونے لگے یہاں تک کہ ان کی داڑھیاں تر ہوگئیں۔ اور وہ لوگ یہ کہتے ہوئے واپس ہوئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر اور اس کے رسول ﷺ کے حصہ اور نصیب ہونے پر راضی ہیں۔

(۳۸۱۵۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هَمَّامٍ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْفِهْرِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ حُنَيْنٍ ، فَسِرْنَا فِي يَوْمٍ قَائِظٍ شَدِيدِ الْحَرِّ ، فَنَزَلْنَا تَحْتَ ظِلاَلِ الشَّجَرِ ، فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ لَبِسْتُ لأَمَتِي وَرَكِبْتُ فَرَسِي ، فَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَهُوَ فِي فُسْطَاطِهِ فَقُلْتُ : السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، وَرَحْمَةُ اللهِ ، الرَّوَاحُ ، حَانَ الرَّوَاحُ ، فَقَالَ : أَجَلْ ، فَقَالَ : يَا بِلاَلُ ، فَثَارَ مِنْ تَحْتِ سَمُرَةٍ ،

كَأَنَّ ظِلَّهُ ظِلُّ طَائِرٍ ، فَقَالَ : لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ ، وَأَنَا فِدَاؤُكَ ، فَقَالَ : أَسْرِجْ لِي فَرَسِي ، فَأَخْرَجَ سَرْجًا دَفَّتَاهُ مِنْ لِيفٍ ، لَيْسَ فِيهِمَا أَشَرٌ ، وَلاَ بَطَرٌ ، قَالَ : فَأَسْرَجَ.

فَرَكِبَ ، وَرَكِبْنَا فَصَافَفْنَاهُمْ عَشِيَّتَنَا وَلَيْلَتَنَا ، فَتَشَامَّتِ الْخَيْلاَنِ ، فَوَلَّى الْمُسْلِمُونَ مُدْبِرِينَ كَمَا قَالَ اللَّهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا عِبَادَ اللهِ ، أَنَا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ ، ثُمَّ قَالَ : يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ ، أَنَا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ ، ثُمَّ اقْتَحَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسِهِ ، فَأَخَذَ كَفًّا مِنْ تُرَابٍ ، فَأَخْبَرَنِي الَّذِي كَانَ أَدْنَى إِلَيْهِ مِنِّي أَنَّهُ ضَرَبَ بِهِ وُجُوهَهُمْ ، وَقَالَ : شَاهَتِ الْوُجُوهُ ، قَالَ : فَهَزَمَهُمُ اللَّهُ.

قَالَ يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ : فَحَدَّثَنِي أَبْنَاؤُهُمْ ، عَنْ آبَائِهِمْ ؛ أَنَّهُمْ قَالُوا : لَمْ يَبْقَ مِنَّا أَحَدٌ إِلاَّ امْتَلأَتْ عَيْنَاهُ وَفَمُهُ تُرَابًا ، وَسَمِعْنَا صَلْصَلَةً بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ ، كَإِمْرَارِ الْحَدِيدِ عَلَى الطَّسْتِ الْحَدِيدِ.

(ابو داؤد ۵۱۷۱۔ احمد ۲۸۶)

(۳۸۱۵۳) حضرت عبدالرحمن الفہری سے روایت ہے۔ کہتے ہیں: کہ میں غزوہ حنین میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا۔ ہم ایک انتہائی سخت گرمی والے دن میں چلے پھر ہم نے درختوں کے سایہ میں پڑاؤ کیا۔ پھر جب سورج زوال کر گیا تو میں نے اپنا سامان حرب پہن لیا اور اپنے گھوڑے پر سوار ہوگیا اور میں رسول اللہ ﷺ کی طرف چل دیا۔ آپ ﷺ اپنے خیمہ میں تھے۔ میں نے (جا کر) کہا: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، وَرَحْمَةُ اللهِ روانگی! روانگی کا وقت ہوگیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے بلال رضی اللہ عنہ! پس وہ بھی ایک ایسے درخت کے نیچے سے گرد جھاڑتے ہوئے اٹھے جس کا سایہ پرندے کے سایہ کی طرح تھا۔ اور انہوں نے (آ کر) عرض کیا۔ میں آپ پر فدا ہوں۔ میں حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا؛ میرے گھوڑے پر زین کس دو۔ چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ایک زین نکالی جس کے اطراف میں گھاس لگا ہوا تھا۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے گھوڑے پر زین کس دی۔

۲۔ پھر آپ ﷺ بھی سوار ہو گئے اور ہم بھی سوار ہو گئے اور ہم نے رات، دن ان کے سامنے صف بندی کی اور مسلمانوں اور کافروں کے گھڑ سواروں کی آپس میں مڈبھیڑ ہوئی۔ جیسا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے...... مسلمان پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے آواز دی۔ ''اے خدا کے بندو! میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول (موجود) ہوں'' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اے گروہ مہاجرین! میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول (موجود) ہوں۔ پھر آپ ﷺ اپنے گھوڑے سے اترے اور ایک مٹھی مٹی کی لی مجھے اس صحابی نے بتایا جو مجھ سے زیادہ آپ ﷺ کے قریب تھا کہ آپ ﷺ نے یہ مٹی ان کے چہروں کی طرف پھینکی اور فرمایا۔ چہرے بگڑ جائیں۔'' راوی کہتے ہیں: پس اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو شکست دی۔

۳۔ یعلی بن عطاء کہتے ہیں۔ مجھ سے مخالفین کے بیٹوں نے اپنے آباء کی سند سے بیان کیا کہ ہم میں سے کوئی بھی نہیں بچا مگر یہ کہ اس کی آنکھیں اور منہ مٹی سے بھر گیا اور ہم نے آسمان اور زمین کے درمیان ایک گھنٹی کی آواز سُنی جیسا کہ لوہے کی طشت پر لوہا

مارنے سے نکلتی ہے۔

(۳۸۱۵٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؛ أَنَّ هَوَازِنَ جَائَتْ يَوْمَ حُنَيْنٍ بِالصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ وَالإِبِلِ وَالْغَنَمِ ، فَجَعَلُوهَا صُفُوفًا ، يُكْثِرُونَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا الْتَقَوْا ، وَلَّى الْمُسْلِمُونَ كَمَا قَالَ اللَّهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا عِبَادَ اللهِ ، أَنَا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ ، ثُمَّ قَالَ : يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ ، أَنَا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ ، قَالَ : فَهَزَمَ اللَّهُ الْمُشْرِكِينَ وَلَمْ يُضْرَبْ بِسَيْفٍ ، وَلَمْ يُطْعَنْ بِرُمْحٍ ، قَالَ : وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ : مَنْ قَتَلَ كَافِرًا فَلَهُ سَلَبُهُ ، قَالَ : فَقَتَلَ أَبُو طَلْحَةَ يَوْمَئِذٍ عِشْرِينَ رَجُلا ، فَأَخَذَ أَسْلاَبَهُمْ.

وَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي ضَرَبْت رَجُلاً عَلَى حَبْلِ الْعَاتِقِ ، وَعَلَيْهِ دِرْعٌ لَهُ فَأُجْهِضْتُ عَنْهُ ، وَقَدْ قَالَ حَمَّادٌ : فَأَعْجَلْت عَنْهُ ، قَالَ : فَانْظُرْ مَنْ أَخَذَهَا ، قَالَ : فَقَامَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : أَنَا أَخَذْتُهَا ، فَأَرْضِهِ مِنْهَا وَأَعْطِنِيهَا ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يُسْأَلُ شَيْئًا إِلاَّ أَعْطَاهُ ، أَوْ سَكَتَ ، فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ : لاَ ، وَاللهِ لاَ يَفِيئُهَا اللَّهُ عَلَى أَسَدٍ مِنْ أُسْدِهِ وَيُعْطِيكَهَا ، قَالَ : فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَالَ : صَدَقَ عُمَرُ.

وَلَقِيَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ وَمَعَهَا خِنْجَرٌ ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ : يَا أُمَّ سُلَيْمٍ ، مَا هَذَا مَعَك؟ قَالَتْ : أَرَدْتُ إِنْ دَنَا مِنِّي بَعْضُ الْمُشْرِكِينَ أَنْ أَبْعَجَ بِهِ بَطْنَهُ ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَلاَ تَسْمَعُ مَا تَقُولُ أُمُّ سُلَيْمٍ؟ قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، قُتِلَ مَنْ بَعْدَنَا مِنَ الطُّلَقَاءِ ، انْهَزَمُوا بِكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ قَدْ كَفَى وَأَحْسَنَ.

(ابوداؤد ۲۷۱۲۔ احمد ۲۷۹)

(۳۸۱۵۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ ہوازن والے غزوہ حنین کے موقع پر (اپنے) بچوں، عورتوں، اونٹوں اور بکریوں کو ساتھ لائے اور انہیں صفوں کی حالت میں جمع کر دیا تا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زیادہ لگیں۔ پس جب آمنا سامنا ہوا۔ اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ مسلمان بھاگ نکلے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے اللہ کے بندو! میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول (موجود) ہوں۔" پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے گروہ مہاجرین! میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول (موجود) ہوں۔" راوی کہتے ہیں: پھر اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو شکست سے دوچار کیا۔ کوئی تلوار نہیں ماری گئی اور نہ ہی کوئی نیزہ بازی کی گئی۔ راوی کہتے ہیں: اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن ارشاد فرمایا: "جو کسی کافر کو قتل کرے گا وہی اس کا سامان لے گا۔" حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، چنانچہ اس دن حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بیس (۲۰) آدمیوں کو قتل کیا اور ان کے سامان کو لے لیا۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے ایک آدمی کو گردن پر تلوار مار کر ہلاک کیا اس کے جسم پر زرہ تھی لیکن مجھ سے پہلے ہی کسی نے وہ زرہ اتار لی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دیکھو کس نے وہ زرہ لی ہے۔ راوی کہتے ہیں: ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا۔ میں نے وہ زرہ

لی ہے۔آپ اس کو اس زرہ سے راضی کر دیں۔(یعنی چھوڑنے پر) اور یہ زرہ مجھے دے دیں۔رسول اللہ ﷺ سے جب بھی کسی شئی کا سوال کیا جاتا تو آپ ﷺ وہ چیز عطا فرمادیتے یا خاموش رہتے (یعنی انکار نہ کرتے)۔چنانچہ آپ ﷺ (یہ بات سن کر) خاموش ہو گئے۔راوی کہتے ہیں۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے۔نہیں خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ اپنے شیروں میں سے ایک شیر پر سے یہ غنیمت نہیں ہٹائیں گے اور نہ یہ تجھے دیں گے۔راوی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے اور آپ ﷺ نے فرمایا:''عمر نے سچ کہا ہے۔''

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی ام سُلیم رضی اللہ عنہا سے ملاقات ہوئی۔حضرت ام سُلیم رضی اللہ عنہا کے پاس چھرا تھا۔حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔اے اُم سلیم رضی اللہ عنہا! یہ آپ کے پاس کیا ہے؟ وہ فرمانے لگیں۔میرا ارادہ یہ ہے کہ اگر مشرکین میں سے کوئی میرے قریب آیا تو میں اس چُھرے کے ذریعہ سے پیٹ پھاڑ کر اس کی آنتیں باہر نکال دوں گی۔حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے (آپ ﷺ سے) عرض کیا۔یارسول اللہ ﷺ! اُم سلیم جو کچھ کہہ رہی ہیں۔آپ نے نہیں سُنا۔حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کہنے لگیں۔یارسول اللہ ﷺ! ہمارے بعد طلقاء میں سے جو لوگ ہیں ان کو خوب قتل کریں۔یارسول اللہ ﷺ! یہ لوگ آپ کے ذریعہ (خوب) شکست کھا چکے ہیں۔آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا:''یقیناً اللہ کافی ہے اور خوب ہے۔''

(۳۸۱۵۵) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ :غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَوَازِنَ ، فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَتَضَحَّى ، وَعَامَّتُنَا مُشَاةٌ ، فِينَا ضَعَفَةٌ ، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ ، فَانْتَزَعَ طَلَقًا مِنْ حَقَبِهِ ، فَقَيَّدَ بِهِ جَمَلَهُ رَجُلٌ شَابٌّ ، ثُمَّ جَاءَ يَتَغَدَّى مَعَ الْقَوْمِ ، فَلَمَّا رَأَى ضَعْفَهُمْ وَقِلَّةَ ظَهْرِهِمْ خَرَجَ يَعْدُو إِلَى جَمَلِهِ فَأَطْلَقَهُ ، ثُمَّ أَنَاخَهُ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ خَرَجَ يَرْكُضُهُ ، وَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِنْ أَسْلَمَ مِنْ صَحَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَةٍ وَرْقَاءَ ، هِيَ أَمْثَلُ ظَهْرِ الْقَوْمِ ، فَقَعَدَ فَاتَّبَعَهُ ، فَخَرَجْتُ أَعْدُو فَأَدْرَكْتُهُ وَرَأْسُ النَّاقَةِ عِنْدَ وَرِكِ الْجَمَلِ ، وَكُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ النَّاقَةِ ، وَكُنْتُ تَقَدَّمْتُ حَتَّى أَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَمَلِ ، فَأَنَخْتُهُ ، فَلَمَّا وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ بِالأَرْضِ ، اخْتَرَطْتُ سَيْفِي فَأَضْرِبُ رَأْسَهُ ، فَنَدَرَ فَجِئْتُ بِرَاحِلَتِهِ ، وَمَا عَلَيْهَا أَقُودُهُ ، فَاسْتَقْبَلُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلاً ، فَقَالَ :مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ ؟ فَقَالُوا :ابْنُ الأَكْوَعِ ، فَنَفَلَهُ سَلَبَهُ.

(۳۸۱۵۵) حضرت ایاس بن سلمہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوازن کے جہاد میں شرکت کی تھی۔ہم صبح کا کھانا کھا رہے تھے اور ہمارے اکثر لوگ پیدل تھے اور ہم میں کمزور لوگ بھی تھے کہ ایک آدمی سرخ اونٹ پر سوار ہو کر آیا اور اس نے اپنے (اونٹ) کے کجاوہ سے ایک چمڑے کی رسی کو پھینکا اور ایک نوجوان آدمی نے اس کے ساتھ اس کے اونٹ کو باندھ دیا۔پھر وہ آیا اور اس نے لوگوں کے ہمراہ کھانا کھایا۔جب اس نے لوگوں کی کمزوری اور کمی کو دیکھا تو وہ اپنے اونٹ کی طرف بھاگ نکلا اور اس نے اس کو کھول لیا پھر اس کو بٹھایا اور اس پر سوار ہو گیا اور پھر اس اونٹ کو مہمیز کرنا شروع کیا۔نبی کریم ﷺ

کے صحابہ میں سے ایک آدمی ...... جن کا تعلق بنو اسلم سے تھا ...... ایک اونٹنی پر ان کے پیچھے گئے۔ میں نے بھاگتے ہوئے اس شخص کا پیچھا کیا۔ ابھی بنو اسلم کے آدمی کی اونٹنی اس آدمی کے اونٹ کے قریب ہی پہنچی تھی کہ میں نے آگے بڑھ کر اونٹ کی لگام کو پکڑ لیا۔ جونہی وہ نیچے ہوئے میں نے اس آدمی کو قتل کر دیا۔ پھر میں وہ سواری اور اس کا سامان لے کر حاضر ہوا۔ حضور ﷺ نے پوچھا کہ اس آدمی کو کس نے مارا؟ لوگوں نے بتایا کہ ابن اکوع نے۔ پس آپ نے اس کا ساز و سامان مجھے دے دیا۔

(۳۸۱۵۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : لَمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ يَوْمَ حُنَيْنٍ مَا أَفَاءَ ، قَسَمَ فِي النَّاسِ فِي الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ ، وَلَمْ يَقْسِمْ وَلَمْ يُعْطِ الأَنْصَارَ شَيْئًا ، فَكَأَنَّهُمْ وَجَدُوا إِذْ لَمْ يُصِبْهُمْ مَا أَصَابَ النَّاسَ ، فَخَطَبَهُمْ ، فَقَالَ : يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ ، أَلَمْ أَجِدْكُمْ ضُلاَّلاً فَهَدَاكُمَ اللَّهُ بِي ؟ وَكُنْتُمْ مُتَفَرِّقِينَ فَجَمَعَكُمُ اللَّهُ بِي ؟ وَعَالَةً فَأَغْنَاكُمَ اللَّهُ بِي ، قَالَ : كُلَّمَا قَالَ شَيْئًا ، قَالُوا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ ، قَالَ : فَمَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تُجِيبُوا؟ قَالُوا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ : قَالَ : لَوْ شِئْتُمْ قُلْتُمْ : جِئْتَنَا كَذَا وَكَذَا ، أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاءِ وَالْبَعِيرِ ، وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللهِ إِلَى رِحَالِكُمْ؟ لَوْلاَ الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الأَنْصَارِ ، لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا ، أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الأَنْصَارِ وَشِعْبَهُمْ ، الأَنْصَارُ شِعَارٌ ، وَالنَّاسُ دِثَارٌ ، وَإِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً ، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ .

(۳۸۱۵۶) حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو غزوہ حنین میں جو مال غنیمت میں دینا مقصود تھا وہ عطا فرمایا تو رسول اللہ ﷺ نے وہ مال لوگوں میں اور مؤلفۃ القلوب میں تقسیم فرمایا اور آپ ﷺ نے انصار میں کوئی مال بھی تقسیم نہیں فرمایا اور ان کو نہیں دیا۔ اس پر گویا جب انہیں حصہ نہیں ملا تو انہوں نے محسوس کیا۔ آپ ﷺ نے ان کو خطبہ ارشاد فرمایا اور کہا۔ ''اے گروہ انصار! کیا میں نے تمہیں گمراہ نہیں پایا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے تمہیں میرے ذریعہ سے ہدایت بخشی اور تم لوگ پراگندہ و منتشر تھے پھر اللہ تعالیٰ نے تمہیں میرے ذریعہ سے اکٹھا فرمایا۔ اور کیا میں نے تمہیں تنگدست نہیں پایا تھا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے تمہیں میرے ذریعہ سے غنی کر دیا۔'' راوی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب بھی کوئی بات پوچھتے تو صحابہ رضی اللہ عنہم جواب میں کہتے: اللہ اور اس کے رسول زیادہ بڑے محسن ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں جواب دینے سے کیا چیز مانع ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کے رسول زیادہ بڑے محسن ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو یوں کہو۔ آپ ایسی ایسی حالت میں ہمارے پاس آئے تھے۔ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ تو بکریاں اور اونٹ لے جائیں اور تم اپنے کجاووں کی طرف اللہ کے رسول کو لے جاؤ؟ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصار میں سے ایک آدمی ہوتا۔ اگر سب لوگ ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔ انصار لوگ جسم سے متصل کپڑے (کی مانند) ہیں اور بقیہ لوگ جسم سے اوپر کے کپڑے (کی مانند) ہیں۔ تم لوگ میرے بعد ترجیح نفس کا مشاہدہ کرو گے لیکن تم صبر کرنا، یہاں تک کہ تم میرے ساتھ حوض پر آملو۔

(۳۸) مَا جَاءَ فِي غَزْوَةِ ذِي قَرَدٍ

غزوہ ذی قرد کے بارے میں روایات

(۳۸۱۵۷) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ أَبُو النَّضْرِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَخَرَجْت أَنَا وَرَبَاحٌ ، غُلاَمُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بَعَثَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الإِبِلِ ، وَخَرَجْتُ مَعَهُ بِفَرَسِ طَلْحَةَ أُنَدِّيهِ مَعَ الإِبِلِ ، فَلَمَّا كَانَ بِغَلَسٍ أَغَارَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُيَيْنَةَ عَلَى إِبِلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَتَلَ رَاعِيَهَا ، وَخَرَجَ يَطْرُدُهَا هُوَ وَأُنَاسٌ مَعَهُ فِي خَيْلٍ ، فَقُلْتُ : يَا رَبَاحُ ، اُقْعُدْ عَلَى هَذَا الْفَرَسِ ، فَأَلْحِقْهُ بِطَلْحَةَ ، وَأَخْبِرْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَدْ أُغِيرَ عَلَى سَرْحِهِ.

قَالَ : فَقُمْت عَلَى تَلٍّ ، وَجَعَلْت وَجْهِي مِنْ قِبَلِ الْمَدِينَةِ ، ثُمَّ نَادَيْت ثَلاَثَ مَرَّاتٍ : يَا صَبَاحَاهُ ، ثُمَّ اتَّبَعْتُ الْقَوْمَ ، مَعِي سَيْفِي وَنَبْلِي ، فَجَعَلْتُ أَرْمِيهِمْ وَأَعْقِرُ بِهِمْ ، وَذَاكَ حِينَ يَكْثُرُ الشَّجَرُ ، قَالَ : فَإِذَا رَجَعَ إِلَيَّ فَارِسٌ جَلَسْتُ لَهُ فِي أَصْلِ شَجَرَةٍ ، ثُمَّ رَمَيْتُ ، فَلاَ يُقْبِلُ عَلَيَّ فَارِسٌ إِلاَّ عَقَرْتُ بِهِ ، فَجَعَلْتُ أَرْمِيهِمْ وَأَقُولُ :

أَنَا ابْنُ الأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ

فَأَلْحَقُ بِرَجُلٍ فَأَرْمِيهِ وَهُوَ عَلَى رَحْلِهِ ، فَيَقَعُ سَهْمِي فِي الرَّجُلِ ، حَتَّى انْتَظَمَتْ كَتِفُهُ ، قُلْتُ : خُذْهَا :

وَأَنَا ابْنُ الأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ

فَإِذَا كُنْتُ فِي الشَّجَرَةِ أَحْرَقْتُهُمْ بِالنَّبْلِ ، وَإِذَا تَضَايَقَتِ الثَّنَايَا عَلَوْتُ الْجَبَلَ فَرَدَّيْتُهُمْ بِالْحِجَارَةِ ، فَمَا زَالَ ذَلِكَ شَأْنِي وَشَأْنُهُمْ ، أَتْبَعُهُمْ وَأَرْتَجِزُ ، حَتَّى مَا خَلَقَ اللَّهُ شَيْئًا مِنْ ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلاَّ خَلَّفْتُهُ وَرَاءَ ظَهْرِي ، وَاسْتَنْقَذْتُهُ مِنْ أَيْدِيهِمْ ، قَالَ : ثُمَّ لَمْ أَزَلْ أَرْمِيهِمْ حَتَّى أَلْقَوْا أَكْثَرَ مِنْ ثَلاَثِينَ رُمْحًا ، وَأَكْثَرَ مِنْ ثَلاَثِينَ بُرْدَةً ، يَسْتَخِفُّونَ مِنْهَا ، وَلاَ يُلْقُونَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا إِلاَّ جَعَلْت عَلَيْهِ آرَامًا مِنَ الْحِجَارَةِ ، وَجَمَعْتُهُ عَلَى طَرِيقِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، حَتَّى إِذَا امْتَدَّ الضُّحَى ، أَتَاهُمْ عُيَيْنَةُ بْنُ بَدْرٍ الْفَزَارِي ، مُمِدًّا لَهُمْ ، وَهُمْ فِي ثَنِيَّةٍ ضَيِّقَةٍ ، ثُمَّ عَلَوْتُ الْجَبَلَ فَأَنَا فَوْقَهُمْ ، قَالَ عُيَيْنَةُ : مَا هَذَا الَّذِي أَرَى؟ قَالُوا : لَقِينَا مِنْ هَذَا الْبَرْحَ ، مَا فَارَقَنَا بِسَحَرٍ حَتَّى الآنَ ، وَأَخَذَ كُلَّ شَيْءٍ فِي أَيْدِينَا ، وَجَعَلَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ ، فَقَالَ عُيَيْنَةُ : لَوْلاَ أَنَّ هَذَا يَرَى أَنَّ وَرَائَهُ طَلَبًا لَقَدْ تَرَكَكُمْ ، قَالَ : لِيَقُمْ إِلَيْهِ نَفَرٌ مِنْكُمْ ، فَقَامَ إِلَيَّ نَفَرٌ مِنْهُمْ أَرْبَعَةٌ ، فَصَعِدُوا فِي الْجَبَلِ ، فَلَمَّا أَسْمَعْتُهُمُ الصَّوْتَ ، قُلْتُ لَهُمْ : أَتَعْرِفُونِي؟ قَالُوا : وَمَنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ : أَنَا ابْنُ الأَكْوَعِ ، وَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ لاَ يَطْلُبُنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ فَيُدْرِكُنِي ، وَلاَ أَطْلُبُهُ فَيَفُوتُنِي ، قَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ : إِنْ أَظُنُّ.

قَالَ: فَمَا بَرِحْتُ مَقْعَدِی ذَاكَ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى فَوَارِسِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّلُونَ الشَّجَرَ، وَإِذَا أَوَّلُهُمُ الْأَخْرَمُ الْأَسَدِيُّ، وَعَلَى أَثَرِهِ أَبُو قَتَادَةَ فَارِسُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلَى أَثَرِ أَبِي قَتَادَةَ الْمِقْدَادُ الْكِنْدِيُّ، قَالَ: فَوَلَّوُا الْمُشْرِكِينَ مُدْبِرِينَ، وَأَنْزِلُ مِنَ الْجَبَلِ، فَأَعْرِضُ لِلْأَخْرَمِ، فَآخُذُ عِنَانَ فَرَسِهِ، قُلْتُ: يَا أَخْرَمُ، أَنْذِرْ بِالْقَوْمِ، يَعْنِي أَحْذِّرْهُمْ، فَإِنِّي لَا آمَنُ أَنْ يَقْطَعُوك، فَاتَّئِدْ حَتَّى يَلْحَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ، قَالَ: يَا سَلَمَةُ، إِنْ كُنْتَ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ، وَتَعْلَمُ أَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ، فَلَا تَحُل بَيْنِي وَبَيْنَ الشَّهَادَةِ، قَالَ: فَخَلَّيْتُ عِنَانَ فَرَسِهِ، فَيَلْحَقُ بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُيَيْنَةَ، وَيَعْطِفُ عَلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمَان، فَاخْتَلَفَا طَعْنَتَيْنِ، فَعَقَرَ الْأَخْرَمُ بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَطَعَنَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَتَلَهُ، وَتَحَوَّلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَلَى فَرَسِ الْأَخْرَمِ.

فَلَحِقَ أَبُو قَتَادَةَ بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ فَاخْتَلَفَا طَعْنَتَيْنِ فَعَقَرَ بِأَبِي قَتَادَةَ، وَقَتَلَهُ أَبُو قَتَادَةَ، وَتَحَوَّلَ أَبُو قَتَادَةَ عَلَى فَرَسِ الْأَخْرَمِ.

ثُمَّ إِنِّي خَرَجْتُ أَعْدُو فِي أَثَرِ الْقَوْمِ، حَتَّى مَا أَرَى مِنْ غُبَارِ صَحَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا، وَيَعْرِضُونَ قَبْلَ غَيْبُوبَةِ الشَّمْسِ إِلَى شِعْبٍ فِيهِ مَاءٌ، يُقَالُ لَهُ: ذُو قَرَدٍ، فَأَرَادُوا أَنْ يَشْرَبُوا مِنْهُ، فَأَبْصَرُونِي أَعْدُو وَرَائَهُمْ، فَعَطَفُوا عَنْهُ، وَشَدُّوا فِي الثَّنِيَّةِ، ثَنِيَّةِ ذِي ثَبِيرٍ، وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَلْحَقُ بِهِمْ رَجُلًا فَأَرْمِيهِ، فَقُلْتُ: خُذْهَا:

وَأَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ

فَقَالَ: يَا ثَكِلَتْنِي أُمِّي، أَكْوَعِي بُكْرَةَ، قُلْتُ: نَعَمْ أَيْ عَدُوَّ نَفْسِهِ، وَكَانَ الَّذِي رَمَيْتُهُ بُكْرَةَ فَأَتْبَعْتُهُ بِسَهْمٍ آخَرَ، فَعَلَقَ فِيهِ سَهْمَانِ، وَتَخَلَّفُوا فَرَسَيْنِ، فَجِئْتُ بِهِمَا أَسُوقُهُمَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِي حَلَّأْتُهُمْ عَنْهُ: ذِي قَرَدٍ.

فَإِذَا نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَمْسِ مِئَةٍ، وَإِذَا بِلَالٌ قَدْ نَحَرَ جَزُورًا مِمَّا خَلَّفْتُ، فَهُوَ يَشْوِي لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَبِدِهَا وَسَنَامِهَا، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، خَلِّنِي، فَأَنْتَخِبُ مِنْ أَصْحَابِكَ مِئَةَ رَجُلٍ، فَآخُذَ عَلَى الْكُفَّارِ بِالْعَشْوَةِ، فَلَا يَبْقَى مِنْهُمْ مُخْبِرٌ إِلَّا قَتَلْتُهُ، قَالَ: أَكُنْتَ فَاعِلًا ذَاكَ يَا سَلَمَةُ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَالَّذِي أَكْرَمَ وَجْهَك، فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رَأَيْتُ نَوَاجِذَهُ فِي ضَوْءِ النَّارِ.

قَالَ: ثُمَّ قَالَ: إِنَّهُمْ يُقْرَوْنَ الآنَ بِأَرْضِ غَطَفَانَ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ غَطَفَانَ، قَالَ: مَرُّوا عَلَى فُلَانٍ الْغَطَفَانِي، فَنَحَرَ لَهُمْ جَزُورًا، فَلَمَّا أَخَذُوا يَكْشِطُونَ جِلْدَهَا، رَأَوْا غَبَرَةً فَتَرَكُوهَا وَخَرَجُوا هُرَّابًا، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا قَالَ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ أَبُو قَتَادَةَ، وَخَيْرُ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ، فَأَعْطَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ الْفَارِسِ وَالرَّاجِلِ جَمِيعًا، ثُمَّ أَرْدَفَنِي وَرَائَهُ عَلَى الْعَضْبَاءِ رَاجِعِينَ إِلَى الْمَدِينَةِ. فَلَمَّا كَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهَا قَرِيبٌ مِنْ ضَحْوَةٍ ، وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ ، كَانَ لاَ يُسْبَقُ ، فَجَعَلَ يُنَادِي : هَلْ مِنْ مُسَابِقٍ ، أَلاَ رَجُلٌ يُسَابِقُ إِلَى الْمَدِينَةِ ، فَعَلَ ذَلِكَ مِرَارًا ، وَأَنَا وَرَاءَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْدَفًا ، قُلْتُ لَهُ :أَمَا تُكْرِمُ كَرِيمًا ، وَلاَ تَهَابُ شَرِيفًا ؟ قَالَ :لاَ ، إِلاَّ رَسُولَ اللهِ ، قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي خَلِّنِي ، فَلأُسَابِقُ الرَّجُلَ ، قَالَ :إِنْ شِئْتَ ، قُلْتُ :اِذْهَبْ إِلَيْكَ ، فَطَفَرَ عَنْ رَاحِلَتِهِ ، وَثَنَيْتُ رِجْلِي فَطَفَرْتُ عَنِ النَّاقَةِ ، ثُمَّ إِنِّي رَبَطْتُ عَلَيْهَا شَرَفًا ، أَوْ شَرَفَيْنِ ، يَعْنِي اسْتَبْقَيْتُ نَفْسِي ، ثُمَّ إِنِّي عَدَوْتُ حَتَّى أَلْحَقَهُ ، فَأَصُكَّ بَيْنَ كَتِفَيْهِ بِيَدَي ، فَقُلْتُ سَبَقْتُكَ وَاللهِ ، أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا ، قَالَ :فَضَحِكَ ، وَقَالَ :إِنْ أَظُنُّ ، حَتَّى قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ. (مسلم ۱۴۳۳۔ احمد ۵۲)

(۳۸۱۵۷) حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں صلح حدیبیہ کے دنوں میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ میں آیا تھا۔ پس (ایک مرتبہ) میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام حضرت رباح باہر نکلے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رباح کو اونٹوں کے ہمراہ بھیجا اور میں ان کے ساتھ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا گھوڑا لے کر نکلا اور اونٹوں کے ساتھ میں گھوڑے کو ایڑ لگا تا رہا۔ پس جب صبح کا اندھیرا (چھایا ہوا) تھا تو عبد الرحمان بن عیینہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں پر حملہ کر دیا اور اونٹوں کے چرواہے کو قتل کر دیا۔ اور وہ اس کے ساتھ جو گھڑ سوار لوگ تھے وہ اونٹوں کو لے گئے۔ میں نے کہا۔ اے رباح! اس گھوڑے پر بیٹھ جاؤ اور یہ حضرت طلحہ تک پہنچا دو۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دے دو کہ ان پر حملہ ہو گیا ہے۔

۲۔ سلمہ کہتے ہیں: پھر میں ایک ٹیلہ پر کھڑا ہو گیا اور اپنا منہ مدینہ کی طرف کیا اور پھر میں نے تین مرتبہ آواز لگائی۔ یا صباحاہ! اس کے بعد ان لوگوں کے پیچھے چل نکلا۔ میرے پاس میری تلوار اور تیر تھے۔ پس میں نے ان کی طرف تیر پھینکنے شروع کیے اور ان کو زخمی کر کے روکنے لگا۔ اور یہ بات تب ہوتی جب درخت زیادہ ہوتے...... کہتے ہیں: جب میری طرف کوئی سوار آتا تو میں کسی درخت کی اوٹ میں بیٹھ جاتا اور پھر تیر اندازی کرتا۔ چنانچہ کوئی سوار میری طرف نہ بڑھتا مگر یہ کہ میں اس کو زخمی کر کے روک دیتا میں ان پر تیر برساتا اور یہ کہتا۔ میں ابن الاکوع ہوں اور آج کا دن ذلیلوں کی ہلاکت کا دن ہے۔

۳۔ پھر میں ایک آدمی کے پاس پہنچا تو میں نے اس کو تیر مارا جبکہ وہ اپنی سواری پر تھا۔ میرا تیر اس آدمی کو لگا یہاں تک کہ وہ اس کے کندھے میں پیوست ہو گیا۔ میں نے کہا۔ اس کو پکڑ۔ اور

''میں ابن الاکوع ہوں۔ اور آج کا دن ذلیلوں کی ہلاکت کا دن ہے۔''

۴۔ جب میں درختوں (کے جھرمٹ) میں ہوتا تو میں ان لوگوں پر خوب تیر اندازی کرتا اور جب گھاٹیاں تنگ ہو جاتیں تو میں پہاڑ پر چڑھ جاتا اور ان پر پتھر پھینکتا۔ میری اور ان کی یہی حالت رہی کہ میں ان کے پیچھے دوڑتا رہا اور رجزیہ اشعار پڑھتا رہا۔ یہاں

تک کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی سواریوں میں سے جو کچھ پیدا کیا ہوا تھا میں اس سب کو اپنے پیچھے چھوڑ آیا اور میں نے اس کو حملہ آوروں سے چھڑا لیا۔

۵۔ سلمہ کہتے ہیں: پس میں ان پر تیر اندازی کرتا رہا یہاں تک کہ تیس سے زیادہ نیزے اور تیس سے زیادہ چادریں گرا دیں جن کو وہ ہلکا (گھٹیا) سمجھتے تھے۔ وہ جو کچھ بھی پھینکتے تھے میں ان پر پتھروں کو رکھ دیتا تھا۔ اور میں اس کو رسول اللہ ﷺ کے راستہ پر جمع کر دیتا تھا۔ یہاں تک کہ جب چاشت کا وقت ہوا تو حملہ آوروں کے پاس عیینہ بن بدر فزاری مدد کرنے کے لئے آ پہنچا اور یہ لوگ ایک تنگ گھاٹی میں تھے۔ میں پہاڑ پر چڑھ گیا چنانچہ میں ان سے بلند ہو گیا۔ عیینہ نے کہا میں یہ کیا دیکھ رہا ہوں؟ حملہ آوروں نے جواب دیا۔ ہمیں یہ مصیبت چمٹی ہوئی ہے۔ صبح سے ابھی تک اس نے ہمارا ساتھ نہیں چھوڑا۔ جو کچھ ہمارے پاس تھا وہ اس نے ہم سے لے لیا ہے اور اس کو اپنے پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ اس پر عیینہ نے کہا۔ اگر اس کو اپنے پیچھے سے کسی طلب (کمک) کا خیال نہ ہوتا تو البتہ یہ تمہیں چھوڑ دیتا۔ عیینہ نے کہا۔ تم میں سے ایک جماعت اس کی طرف (لڑنے کے لئے) اٹھنی چاہیے۔ چنانچہ میری جانب ایک جماعت اٹھی جس میں چار افراد تھے۔ انہوں نے پہاڑ پر چڑھنا شروع کیا پس جب وہ میری آواز کے قریب پہنچے تو میں نے ان سے کہا۔ کیا تم مجھے جانتے ہو؟ انہوں نے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے جواب دیا۔ میں ابن الاکوع ہوں۔ قسم اس ذات کی جس نے محمد کے چہرے کو عزت بخشی تم میں سے کوئی آدمی مجھے پکڑنا چاہے تو نہیں پکڑ سکتا اور میں جس کو پکڑنا چاہوں وہ چھوٹ نہیں سکتا۔ ان میں سے ایک آدمی نے کہا۔ مجھے بھی یہی گمان ہے۔

۶۔ سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر میں اپنی اسی جگہ بیٹھا رہا یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سواروں کو درختوں کے درمیان سے دیکھا کہ ان کے اول میں اخرم اسدی ہیں اور ان کے پیچھے رسول اللہ ﷺ کے شہسوار حضرت ابو قتادہ تھے اور ابو قتادہ کے پیچھے مقداد کندی رضی اللہ عنہ تھے۔ سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پس مشرکین پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے۔ میں پہاڑ سے اترا اور حضرت اخرم کے پاس پہنچا اور میں نے ان کے گھوڑے کی لگام پکڑ لی۔ میں نے کہا۔ اے اخرم! ان لوگوں سے ڈرو (یعنی ابھی رک جاؤ) کیونکہ مجھے اس بات پر امن نہیں ہے کہ یہ لوگ تمہیں قتل کر دیں گے۔ پس تم رکو یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم (ہم تک) پہنچ جائیں۔ اخرم رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے سلمہ رضی اللہ عنہ! اگر تم اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو اور جانتے ہو کہ جنت برحق ہے اور جہنم برحق ہے تو تم میرے اور شہادت کے درمیان حائل نہ ہو۔ سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے ان کے گھوڑے کی لگام چھوڑ دی اور وہ (جا کر) عبد الرحمان بن عیینہ سے ٹکرائے اور عبد الرحمان نے ان پر حملہ کیا اور دونوں طرف سے وار ہوئے۔ حضرت اخرم نے عبد الرحمان کے (گھوڑے کی) پانچیں کاٹ دیں اور عبد الرحمان نے حضرت اخرم رضی اللہ عنہ کو وار کر کے قتل کر دیا۔ اور عبد الرحمان، حضرت اخرم رضی اللہ عنہ (کا گھوڑا لے کر) واپس چلا گیا۔

۷۔ پھر ابو قتادہ رضی اللہ عنہ، عبد الرحمٰن کے پاس پہنچے اور دونوں طرف وار ہوئے تو حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کے پاؤں عبد الرحمٰن نے کاٹ ڈالے اور حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے عبد الرحمان کو قتل کر دیا اور حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ، حضرت اخرم رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر

سوار ہو کر واپس پلٹے۔

۸۔ میں نے پھر ان لوگوں کے اثرات قدم کے پیچھے دوڑنا شروع کیا (اور اتنا آگے نکل گیا) یہاں تک کہ مجھے جناب نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا غبار بھی دکھائی دینا بند ہوگیا۔ غروب آفتاب سے قبل یہ لوگ ایک گھاٹی میں میرے سامنے آئے جس میں ایک ذوقرد نام کا کنواں تھا۔ ان لوگوں نے اس کنویں سے پانی پینے کا ارادہ کیا تھا کہ انہوں نے مجھے اپنے پیچھے دوڑتا ہوا دیکھ لیا چنانچہ وہ لوگ وہاں سے نکلے اور ایک دوسری گھاٹی جس کا نام ثنیۃ ذی ثبیر تھا اس میں مضبوط ہو گئے اسی دوران سورج ڈوب گیا اور میں ان میں سے ایک آدمی کے پاس جا پہنچا اور میں نے اس کی طرف تیر پھینکا اور میں نے کہا۔ اس (تیر) کو پکڑ لو۔ ع

''اور میں ابن الاکوع ہوں۔ آج کا دن کمینوں کی ہلاکت کا دن ہے۔''

۹۔ اس آدمی نے کہا...... ہائے! میری ماں مجھے گم کرے۔ کیا تم صبح والے ابن الاکوع ہو؟ میں نے جواب دیا: ہاں! اے اپنی جان کے دشمن! اور یہ وہی شخص تھا جس کو میں نے صبح تیر مارا تھا۔ چنانچہ میں نے اس کو ایک اور تیر دے مارا اور اس میں دو تیر پیوست ہو گئے۔ یہ لوگ (مزید) دو گھوڑے پیچھے چھوڑ گئے۔ میں ان دونوں گھوڑوں کو ہانک کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچا اور آپ ﷺ (اس وقت) اسی کنویں پر تشریف فرما تھے جس سے میں نے ان حملہ آوروں کو بھگایا تھا۔ یعنی ذوقرد

۱۰۔ پس (وہاں) اللہ کے نبی ﷺ پانچ صد افراد کے ہمراہ موجود تھے۔ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ان میں سے ایک اونٹ کو نحر کیا تھا جن کو میں اپنے پیچھے چھوڑ آیا تھا۔ اور آپ ﷺ کے لئے اس کی کلیجی اور کوہان کو بھون رہے تھے۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچا اور میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے چھوڑیں (یعنی اجازت دیں) میں آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک سو افراد کو منتخب کرتا ہوں اور (ان کے ذریعہ) میں کفار پر رات کو حملہ کروں گا اور ان میں سے کسی مخبر کو قتل کئے بغیر نہیں چھوڑوں گا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''اے سلمہ رضی اللہ عنہ! کیا تم یہ کام کر لو گے؟'' حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ جی ہاں! قسم اس ذات کی جس نے آپ کے رُخِ انور کو عزت بخشی ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ میں نے آگ کی روشنی میں آپ ﷺ کی داڑھوں کو دیکھ لیا۔

۱۱۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ لوگ اس وقت مقام غطفان میں مہمانی کھا رہے ہیں۔'' پھر اس کے بعد مقامِ غطفان سے ایک آدمی آیا اور اس نے بتایا کہ یہ لوگ فلاں غطفانی کے ہاں سے گزرے تو اس نے ان کے لئے اونٹ ذبح کیا پھر جب انہوں نے اس کی کھال اتارنا شروع کی تو انہوں نے گرد و غبار دیکھی اور اونٹ کو (وہیں) چھوڑ دیا اور بھاگ نکلے۔ پھر جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ''ہمارے گھڑ سواروں میں سب سے بہتر گھڑ سوار ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ہیں اور ہمارے پا پیادہ میں سب سے بہتر حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ ہیں۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے گھڑ سوار اور پا پیادہ دونوں کے حصے عطا فرمائے۔ اور آپ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے کان چری اونٹنی پر سوار فرمایا۔ جبکہ ہم مدینہ کی طرف واپس آ رہے تھے۔

۱۲۔ پھر جب ہم مدینہ کے قریب نصف النہار کو پہنچے تو انصار میں سے ایک آدمی تھا وہ جب بھی آگے ہوتا تو یہ آواز لگاتا۔ کیا

کوئی مقابلہ کرنے والا ہے؟ کیا کوئی آدمی مدینہ تک دوڑ لگا کر مقابلہ کرے گا؟ یہ حرکت اس نے کئی مرتبہ کی۔ جبکہ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھا۔ میں نے ان صاحب سے کہا۔ تمہیں کسی کریم کی عزت اور کسی شریف کی ہیبت کا خیال نہیں ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ رسول اللہ ﷺ کے سوا کسی کا نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں مجھے چھوڑ یے۔ تا کہ میں اس آدمی سے مقابلہ کروں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہتے ہوتو (ٹھیک ہے)۔ میں نے (اس آدمی سے) کہا۔ تیاری کرو۔ پس وہ اپنی سواری سے اُترا اور میں نے اپنے پاؤں موڑے اور میں بھی اونٹنی سے اُترا۔ پھر میں نے دوڑ لگائی یہاں تک کہ میں نے اس کو جا پکڑا اور میں نے اس کے کندھوں کے درمیان اپنا ہاتھ زور سے مارا اور میں نے اس سے کہا۔ خدا کی قسم! میں تم سے آگے گزر گیا ہوں۔ یا اسی طرح کی کوئی بات کہی۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ وہ صاحب ہنس پڑے اور کہنے لگے۔ میرا گمان بھی یہی تھا کہ تم مجھ پر سبقت لے جاؤ گے۔ (پھر ہم چلتے رہے) یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ پہنچ گئے۔

(٣٨١٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ بْنِ صُخَيْرَةَ الْعَدَوِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ بِذِي قَرَدٍ، أَرْضٌ مِنْ أَرْضِ بَنِي سُلَيْمٍ ، فَصَفَّ النَّاسَ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ : صَفٌّ خَلْفَهُ ، وَصَفٌّ مُوَازِي الْعَدُوَ ، فَصَلَّى بِالصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ رَكْعَةً ، ثُمَّ نَكَصَ هَؤُلَاءِ إِلَى مَصَافِّ هَؤُلَاءِ ، وَهَؤُلَاءِ إِلَى مَصَافِّ هَؤُلَاءِ ، فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً.

(٣٨١٥٨) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مقام ذی قرد میں ...... بنوسلیم کے علاقہ میں ...... نماز خوف ادا فرمائی۔ پس آپ ﷺ کے پیچھے لوگوں نے دو صفیں بنالیں۔ ایک صف نے آپ کے پیچھے (پہلے ایک رکعت) نماز پڑھی اور ایک صف دشمن کے مقابل کھڑی ہوئی۔ آپ ﷺ نے اس صف کو جو آپ ﷺ کے پاس تھی ایک رکعت نماز پڑھائی پھر یہ لوگ اُن لوگوں کی صف کی جگہ چلے گئے اور وہ لوگ ان لوگوں کی صف کی جگہ چلے آئے اور آپ ﷺ نے اُن کو بھی ایک رکعت پڑھائی۔

(٣٨١٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الرُّكَيْنِ الْفَزَارِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الْخَوْفِ ، فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

(٣٨١٥٩) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز خوف ادا فرمائی ... پھر اس کے بعد حضرت زید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ والی روایت بیان فرمائی۔

(٣٩) مَا حَفِظَ أَبُو بَكْرٍ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ

غزوہ تبوک کے بارے میں احادیث

(٣٨١٦٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِيهِ،

قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ غَزْوَةً ، وَرَّى بِغَيْرِهَا حَتَّى كَانَ غَزْوَةُ تَبُوكَ ، سَافَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ ، وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا ، فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِينَ عَنْ أَمْرِهِمْ ، وَأَخْبَرَهُمْ بِذَلِكَ لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ عَدُوِّهِمْ ، وَأَخْبَرَهُمْ بِالْوَجْهِ الَّذِي يُرِيدُ. (ابوداؤد ۲۶۳۰۔ احمد ۳۸۷)

(۳۸۱۶۰) حضرت عبد الرحمان بن کعب بن مالک، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (کی عادت یہ تھی کہ) جب کسی غزوہ کا ارادہ کرتے تو کسی دوسرے کے ساتھ توریہ فرما لیتے حتی کہ غزوہ تبوک پیش آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے تبوک کا سفر سخت گرمی میں کیا اور اس سفر میں آپ ﷺ کو دور جگہ جانا تھا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے مسلمانوں کو ان کے معاملہ (یعنی غزوہ) کے بارے میں وضاحت فرما دی اور انہیں اس کی خبر دے دی تا کہ لوگ دشمن کے سامان کی شایان شان تیاری کر لیں۔ اور جس طرف آپ ﷺ کا ارادہ تھا وہ بھی آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بتا دیا۔

(۳۸۱۶۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوكَ ، حَتَّى جِئْنَا وَادِيَ الْقُرَى ، وَإِذَا امْرَأَةٌ فِي حَدِيقَةٍ لَهَا ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اُخْرُصُوا ، قَالَ : فَخَرَصَ الْقَوْمُ، وَخَرَصَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ ، وَقَالَ لِلْمَرْأَةِ : احْصِي مَا يَخْرُجُ مِنْهَا حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْكِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

قَالَ : فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَدِمَ تَبُوكَ ، فَقَالَ : إِنَّهَا سَتَهُبُّ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةَ رِيحٌ شَدِيدَةٌ ، فَلَا يَقُومَنَّ فِيهَا رَجُلٌ ، فَمَنْ كَانَ لَهُ بَعِيرٌ فَلْيُوثِقْ عِقَالَهُ ، قَالَ : قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ : فَعَقَلْنَاهَا ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ هَبَّتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ ، فَقَامَ فِيهَا رَجُلٌ ، فَأَلْقَتْهُ فِي جَبَلَيْ طَيٍّ.

ثُمَّ جَاءَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلِكُ أَيْلَةَ ، فَأَهْدَى إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ، فَكَسَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدًا، وَكَتَبَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَحْرِهِمْ.

قَالَ: ثُمَّ أَقْبَلَ، وَأَقْبَلْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَا وَادِيَ الْقُرَى، فَقَالَ لِلْمَرْأَةِ: كَمْ حَدِيقَتُكِ؟ قَالَتْ: عَشَرَةُ أَوْسُقٍ، خَرْصُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي مُتَعَجِّلٌ ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَتَعَجَّلَ فَلْيَفْعَلْ ، قَالَ : فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا أَوْفَى عَلَى الْمَدِينَةِ ، قَالَ : هَذِهِ طَابَةُ ، فَلَمَّا رَأَى أُحُدًا ، قَالَ : هَذَا جَبَلٌ ، يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ. (بخاری ۱۴۸۱۔ مسلم ۱۰۱۱)

(۳۸۱۶۱) حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تبوک کے سال (غزوہ کے لئے) نکلے یہاں تک کہ جب ہم وادی قُریٰ میں پہنچے تو ایک عورت (کو ہم نے دیکھا جو) اپنے باغ میں کھڑی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا: ''(کھجوروں کا) اندازہ لگاؤ۔'' راوی کہتے ہیں۔ لوگوں نے (کھجوروں کا) اندازہ لگایا اور آپ ﷺ نے بھی کھجوروں

کا اندازہ لگایا اور دس وسق کا اندازہ ہوا۔ آپ ﷺ نے عورت سے فرمایا: ''ان کھجوروں سے جتنی (زکوۃ) نکلتی ہے اس کا حساب کر لینا۔ میں ان شاء اللہ تمہارے پاس واپس آؤں گا۔'' راوی کہتے ہیں: پھر آپ ﷺ (وہاں سے) نکلے یہاں تک کہ آپ ﷺ تبوک میں تشریف فرما ہوئے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''آج کی رات تم پر شدید ہوا چلے گی۔ پس کوئی آدمی اس ہوا میں کھڑا نہ ہو۔ اور جس آدمی کے پاس اونٹ ہو وہ اس اونٹ کی رسی باندھ دے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ہم نے اونٹوں کو باندھ لیا۔ پس جب رات ہوئی تو خوب تیز ہوا چلی۔ اور اس ہوا میں ایک آدمی کھڑا ہوا تو ہوا نے اس کو طئی کے دو پہاڑوں میں دے مارا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں شاہِ ایلہ حاضر ہوا اور اس نے آپ ﷺ کو ایک سفید خچر ہدیہ کیا۔ آپ ﷺ نے اس کو ایک چادر عطا فرمائی اور اس کو ان کے سمندر کے بارے میں تحریر لکھ دی۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ ﷺ آگے بڑھے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ہمراہ آگے بڑھے یہاں تک کہ ہم وادی قُریٰ میں پہنچے۔ آپ ﷺ نے اس عورت سے پوچھا۔ تمہارے باغ (کی زکوۃ کتنی) ہے؟ عورت نے جواب دیا۔ آپ کے اندازہ کے مطابق دس وسق ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تو جلدی چلوں گا۔ تم میں سے جو آدمی جلدی چلنا چاہے وہ بھی (میرے ساتھ) چلے'' راوی کہتے ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ نکلے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ہمراہ نکلے یہاں تک کہ جب ہم مدینہ کے سامنے پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ پاکیزہ جگہ ہے'' پھر جب آپ ﷺ نے اُحد پہاڑ کو دیکھا تو فرمایا ''یہ ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔''

(۳۸۱۶۳) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الأَنْصَارِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِيهِ كَعْبٍ ، قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا هَمَّ بِبَنِي الأَصْفَرِ أَنْ يَغْزُوَهُمْ ، جَلَّى لِلنَّاسِ أَمْرَهُمْ ، وَكَانَ قَلَّمَا أَرَادَ غَزْوَةً إِلاَّ وَرَّى عنها بِغَيْرِهَا ، حَتَّى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ ، فَاسْتَقْبَلَ حَرًّا شَدِيدًا ، وَسَفَرًا بَعِيدًا ، وَعَدُوًّا جَدِيدًا ، فَكَشَفَ لِلنَّاسِ الْوَجْهَ الَّذِي خَرَجَ بِهِمْ إِلَيْهِ ، لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ عَدُوِّهِمْ.

فَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَتَجَهَّزَ النَّاسُ مَعَهُ ، وَطَفِقْتُ أَغْدُو لأَتَجَهَّزَ ، فَأَرْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا ، حَتَّى فَرَغَ النَّاسُ ، وَقِيلَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَادٍ وَخَارِجٌ إِلَى وُجْهَةٍ ، فَقُلْتُ : أَتَجَهَّزُ بَعْدَهُ بِيَوْمٍ ، أَوْ يَوْمَيْنِ ، ثُمَّ أُدْرِكُهُمْ ، وَعِنْدِي رَاحِلَتَانِ ، مَا اجْتَمَعَتْ عِنْدِي رَاحِلَتَانِ قَطُّ قَبْلَهُمَا ، فَأَنَا قَادِرٌ فِي نَفْسِي ، قَوِيٌّ بِعُدَّتِي ، فَمَا زِلْتُ أَغْدُو بَعْدَهُ وَأَرْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا ، حَتَّى أَمْعَنَ الْقَوْمُ وَأَسْرَعُوا ، وَطَفِقْتُ أَغْدُو لِلْحَدِيثِ ، وَيَشْغَلُنِي الرِّحَالُ ، فَأَجْمَعْتُ الْقُعُودَ حَتَّى سَبَقَنِي الْقَوْمُ ، وَطَفِقْتُ أَغْدُو فَلاَ أَرَى إِلاَّ رَجُلاً مِمَّنْ عَذَرَ اللَّهُ ، أَوْ رَجُلاً مَغْمُوصًا عَلَيْهِ فِي النِّفَاقِ ، فَيَحْزُنُنِي ذَلِكَ.

فَطَفِقْتُ أُعِدُّ الْعُذْرَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ ، وَأُهَيِّءُ الْكَلاَمَ ، وَقُدِّرَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَذْكُرَنِي حَتَّى نَزَلَ تَبُوكَ ، فَقَالَ فِي النَّاسِ بِتَبُوكَ وَهُوَ جَالِسٌ : مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ ؟ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِي ، فَقَالَ : شَغَلَهُ بُرْدَاهُ ، وَالنَّظَرُ فِي عِطْفَيْهِ ، قَالَ : فَتَكَلَّمَ رَجُلٌ آخَرُ ، فَقَالَ : وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنْ عَلِمْنَا إِلَّا خَيْرًا ، فَصَمَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا قِيلَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَظَلَّ قَادِمًا ، زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ ، وَمَا كُنْتُ أَجْمَعُ مِنَ الْكَذِبِ وَالْعُذْرِ ، وَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَنْ يُنْجِيَنِي مِنْهُ إِلَّا الصِّدْقُ ، فَأَجْمَعْتُ صِدْقَهُ ، وَصَبَّحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَقَدِمَ ، فَغَدَوْتُ إِلَيْهِ ، فَإِذَا هُوَ فِي النَّاسِ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ ، وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَى أَهْلِهِ ، فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ ، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيَّ دَعَانِي ، فَقَالَ : هَلُمَّ يَا كَعْبُ ، مَا خَلَّفَكَ عَنِّي ؟ وَتَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، لَا عُذْرَ لِي ، مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى ، وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ ، وَقَدْ جَاءَهُ الْمُتَخَلِّفُونَ يَحْلِفُونَ ، فَيَقْبَلُ مِنْهُمْ ، وَيَسْتَغْفِرُ لَهُمْ ، وَيَكِلُ سَرَائِرَهُمْ فِي ذَلِكَ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ، فَلَمَّا صَدَقْتُهُ ، قَالَ : أَمَّا هَذَا فَقَدْ صَدَقَ ، فَقُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِيكَ مَا هُوَ قَاضٍ ، فَقُمْتُ.

فَقَامَ إِلَيَّ رِجَالٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ ، فَقَالُوا : وَاللهِ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا ، وَاللهِ إِنْ كَانَ لَكَافِيكَ مِنْ ذَنْبِكَ الَّذِي أَذْنَبْتَ اسْتِغْفَارُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ ، كَمَا صَنَعَ ذَلِكَ لِغَيْرِكَ ، فَقَدْ قَبِلَ مِنْهُمْ عُذْرَهُمْ ، وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ ، فَمَا زَالُوا يَلُومُونَنِي حَتَّى هَمَمْتُ أَنْ أَرْجِعَ ، فَأُكَذِّبَ نَفْسِي ، ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ : هَلْ قَالَ هَذِهِ الْمَقَالَةَ أَحَدٌ ، أَوِ اعْتَذَرَ بِمِثْلِ مَا اعْتَذَرْت بِهِ ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، قُلْتُ : مَنْ ؟ قَالُوا : هِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ ، وَرَبِيعَةُ بْنُ مَرَارَةَ الْعَامِرِي ، وَذَكَرُوا لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا ، قَدِ اعْتَذَرَا بِمِثْلِ الَّذِي اعْتَذَرْت بِهِ ، وَقِيلَ لَهُمَا مِثْلُ الَّذِي قِيلَ لَكَ.

قَالَ : وَنَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِنَا ، فَطَفِقْنَا نَغْدُو فِي النَّاسِ ، لَا يُكَلِّمُنَا أَحَدٌ ، وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْنَا أَحَدٌ ، وَلَا يَرُدُّ عَلَيْنَا سَلَامًا ، حَتَّى إِذَا وفَتْ أَرْبَعُونَ لَيْلَةً ، جَاءَنَا رَسُولُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ اعْتَزِلُوا نِسَائَكُمْ ، فَأَمَّا هِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ ، فَجَائَتِ امْرَأَتُهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ لَهُ : إِنَّهُ شَيْخٌ قَدْ ضَعُفَ بَصَرُهُ ، فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ أَصْنَعَ لَهُ طَعَامَهُ ؟ قَالَ : لَا ، وَلَكِنْ لَا يَقْرَبَنَّكِ ، قَالَتْ : إِنَّهُ وَاللهِ مَا بِهِ حَرَكَةٌ إِلَى شَيْءٍ ، وَاللهِ مَا زَالَ يَبْكِي مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ إِلَى يَوْمِهِ هَذَا ، قَالَ : فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي : لَوِ اسْتَأْذَنْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَتِكَ ، كَمَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةُ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ ، فَقَدْ أَذِنَ لَهَا أَنْ تَخْدِمَهُ ، قَالَ : فَقُلْتُ : وَاللهِ ، لَا أَسْتَأْذِنُهُ فِيهَا ، وَمَا أَدْرِي مَا يَقُولُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِ اسْتَأْذَنْتُهُ ، وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ ، وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ ، فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي : الْحَقِي

بِأَهْلِكِ ، حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ مَا هُوَ قَاضٍ ، وَطَفِقْنَا نَمْشِي فِي النَّاسِ ، وَلَا يُكَلِّمُنَا أَحَدٌ ، وَلَا يَرُدُّ عَلَيْنَا سَلاَ
قَالَ: فَأَقْبَلْتُ ، حَتَّى تَسَوَّرْتُ جِدَارًا لِابْنِ عَمٍّ لِي فِي حَائِطِهِ ، فَسَلَّمْتُ ، فَمَا حَرَّكَ شَفَتَيْهِ يَرُدُّ عَلَيَّ السَّلاَ
فَقُلْتُ: أَنْشُدُكَ بِاللهِ ، أَتَعْلَمُ أَنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ، فَمَا كَلَّمَنِي كَلِمَةً ، ثُمَّ عُدْتُ فَلَمْ يُكَلِّمْنِي ، حَتَّى
كَانَ فِي الثَّالِثَةِ ، أَوِ الرَّابِعَةِ ، قَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ.

فَخَرَجْت ، فَإِنِّي لأَمْشِي فِي السُّوقِ إِذِ النَّاسُ يُشِيرُونَ إِلَيَّ بِأَيْدِيهِمْ ، وَإِذَا نَبَطِيٌّ مِنْ نَبَطِ الشَّامِ يَسْ
عَنِّي ، فَطَفِقُوا يُشِيرُونَ لَهُ إِلَيَّ ، حَتَّى جَائَنِي ، فَدَفَعَ إِلَيَّ كِتَابًا مِنْ بَعْضِ قَوْمِي بِالشَّامِ: إِنَّهُ قَدْ بَلَغَنَا مَا صَ
بِكَ صَاحِبُكَ ، وَجَفْوَتُهُ عَنْكَ ، فَالْحَقْ بِنَا ، فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَجْعَلْكَ بِدَارِ هَوَانٍ ، وَلَا دَارِ مَضْيَعَةٍ ، نُوَاسِكَ
أَمْوَالِنَا ، قَالَ: قُلْتُ: إِنَّا لِلَّهِ ، قَدْ طَمِعَ فِيَّ أَهْلُ الْكُفْرِ ، فَيَمَّمْتُ بِهِ تَنُّورًا ، فَسَجَرْتُهُ بِهِ.

فَوَاللهِ إِنِّي لَعَلَى تِلْكَ الْحَالِ الَّتِي قَدْ ذَكَرَ اللَّهُ ، قَدْ ضَاقَتْ عَلَيْنَا الأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ، وَضَاقَتْ عَ
أَنْفُسُنَا ، صَبَاحِيهِ خَمْسِينَ لَيْلَةً مُذْ نُهِيَ عَنْ كَلاَمِنَا ، أُنْزِلَتِ التَّوْبَةُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
ثُمَّ آذَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللهِ عَلَيْنَا حِينَ صَلَّى الْفَجْرَ ، فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُونَ
وَرَكَضَ رَجُلٌ إِلَيَّ فَرَسًا ، وَسَعَى سَاعٍ مِنْ أَسْلَمَ ، فَأَوْفَى عَلَى الْجَبَلِ ، وَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ
فَنَادَى: يَا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ ، أَبْشِرْ ، فَخَرَرْت سَاجِدًا ، وَعَرَفْتُ أَنْ قَدْ جَاءَ الْفَرَجُ ، فَلَمَّا جَائَنِي الَّذِ
سَمِعْت صَوْتَهُ ، خَلَعْتُ لَهُ ثَوْبَيْنِ بِبُشْرَاهُ ، وَوَاللهِ مَا أَمْلِكُ يَوْمَئِذٍ ثَوْبَيْنِ غَيْرَهُمَا.

وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ ، فَخَرَجْتُ قِبَلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَقِيَنِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا ، يُهَنِّئُو
بِتَوْبَةِ اللهِ عَلَيَّ ، حَتَّى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ ، فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ يُهَرْوِلُ ، حَتَّى صَافَحَنِي وَهَنَّأَنِي
وَمَا قَامَ إِلَيَّ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرُهُ ، فَكَانَ كَعْبٌ لَا يَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ ، ثُمَّ أَقْبَلْتُ حَتَّى وَقَفْتُ عَلَى رَسُولِ ال
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَأَنَّ وَجْهَهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ ، كَانَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ كَذَلِكَ ، فَنَادَانِي: هَلُمَّ يَا كَعْ
أَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ ، قَالَ: فَقُلْتُ: أَمِنْ عِنْدِ اللهِ ، أَمْ مِنْ عِنْدِكَ؟ قَالَ: لاَ ، بَلْ
عِنْدِ اللهِ ، إِنَّكُمْ صَدَقْتُمَ اللَّهَ فَصَدَّقَكُمْ.

قَالَ: فَقُلْتُ: إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي الْيَوْمَ أَنْ أُخْرِجَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى ال
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ ، قُلْتُ: أُمْسِكُ سَهْمِي بِخَيْبَرَ ، قَالَ كَعْبٌ: فَوَاللهِ مَا أَبْلَى ال
رَجُلاً فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ مَا أَبْلاَنِي. (بخاری ۴۴۱۸۔ مسلم ۲۱۲۰)

(۳۸۱۶۲) حضرت عبد الرحمان بن عبد اللہ بن کعب بن مالک، اپنے والد حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بنو الاصفر کا ارادہ فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ لڑائی کریں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے سا

ان کے معاملہ کو کھول کر بیان فرمایا...... آپ ﷺ کی عادت یہ تھی کہ جب بھی کسی غزوہ کا ارادہ کرتے تو کسی دوسرے سفر سے توریہ فرمالیتے ...... تا آنکہ یہ غزوہ پیش آیا۔ اس میں آپ ﷺ کو شدید گرمی، دور کے سفر اور نئے دشمن سے سابقہ پیش آیا چنانچہ آپ ﷺ نے لوگوں کو وہ مقصد کھول کر بیان کر دیا جس میں آپ ﷺ انہیں لے کر جا رہے تھے تا کہ مسلمان، دشمن کے شایانِ شان تیاری کر لیں۔

۱۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے تیاری فرمائی اور لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ہمراہ تیاری کر لی۔ میں نے صبح کے وقت تیاری کرنا چاہی لیکن میں تیاری نہ کر سکا یہاں تک کہ لوگ (تیار ہو کر) فارغ ہو گئے اور کہا جانے لگا کہ رسول اللہ ﷺ صبح ہوتے ہی اپنے سفر پر روانہ ہو جائیں گے۔ میں نے (دل میں) کہا۔ میں آپ ﷺ کے بعد ایک دو دن میں تیاری کر لوں گا اور پھر آپ ﷺ کو پالوں گا۔ میرے پاس دو سواریاں تھیں۔ جبکہ میرے پاس اس سے پہلے کبھی دو سواریاں اکٹھی نہیں ہوئی تھیں۔ پس میں اپنی ذات کے اعتبار سے بھی قادر تھا اور اپنے زادِ راہ کے حوالہ سے بھی قوی تھا۔ آپ ﷺ کے بعد مسلسل دن گزرتے رہے اور میں کچھ بھی نہ کر سکا یہاں تک کہ لشکر کے لوگ تیزی سے سفر کرنے لگے۔

پھر مجھ پر ایک دن ایسا آیا کہ میں نے (پیچھے رہنے والوں میں) صرف ایسے آدمی کو دیکھا جس کو اللہ تعالیٰ نے معذور قرار دے رکھا تھا۔ یا ایسے آدمی کو دیکھا جس کے بارے میں نفاق کا چرچا تھا۔ اس بات نے مجھے بہت غمگین کر دیا۔

۳۔ اب میں نے رسول اللہ ﷺ کے واپس آ جانے کے وقت کے لئے عذر تیار کرنا شروع کیا اور باتیں بنانے کی کوشش شروع کی۔ اور رسول اللہ ﷺ کو ایسی تقدیر پیش آئی کہ آپ ﷺ کو تبوک کے مقام پر پہنچنے تک میری یاد ہی نہیں آئی۔ آپ ﷺ مقام تبوک میں لوگوں کے درمیان بیٹھے ہوئے پوچھا۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کیا کیا؟ ''میری قوم کے آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔ اسے کچھ چیزوں نے مصروف رکھا۔ راوی کہتے ہیں۔ ایک دوسرا آدمی بولا اور اس نے کہا۔ خدا کی قسم! یا رسول اللہ ﷺ! ہم تو اچھی بات ہی کو جانتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے۔

۴۔ پھر جب کہا گیا کہ رسول اللہ ﷺ واپس پہنچنے والے ہیں۔ تو مجھ سے ہر باطل اور جو کچھ میں نے جھوٹ، عذر گھڑے تھے وہ سب دور ہو گئے۔ مجھے معلوم ہو گیا کہ مجھے اس حالت میں صرف سچ ہی نجات دے سکتا ہے۔ چنانچہ میں نے سچ کو اٹھا لیا۔ (جب) رسول اللہ ﷺ نے صبح کی تو آپ ﷺ (مدینہ میں) تشریف لائے۔ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے اور مسجد میں تھے۔ آپ ﷺ کی عادت یہ تھی کہ جب آپ ﷺ سفر سے واپس فرماتے تو مسجد میں آتے اور وہاں دو رکعات ادا کرتے پھر آپ ﷺ اپنے اہل خانہ کے پاس تشریف لے جاتے۔ چنانچہ میں نے آپ ﷺ کو مسجد میں بیٹھا ہوا پایا۔ جب آپ ﷺ نے میری طرف دیکھا تو مجھے بلایا اور فرمایا۔ اے کعب! ادھر آؤ تمہیں کس چیز نے میرے ساتھ سے پیچھے رکھا؟ آپ ﷺ غصہ والے آدمی کی طرح مسکرائے۔ کعب کہتے ہیں: میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس کوئی عذر نہیں ہے۔ میں آپ کے ساتھ سے پیچھے رہنے کے وقت جس قدر وسعت اور قدرت میں تھا اتنا

میں کبھی نہیں ہوا۔ (اس وقت) آپ ﷺ کے پاس پیچھے رہ جانے والے لوگ آ کر قسمیں کھا رہے تھے اور آپ ﷺ ان قسموں کا اعتبار کر کے ان کے لئے مغفرت طلب کر رہے تھے۔ اور ان کے خفیہ ارادوں کو اللہ کی طرف سپرد فرما رہے تھے۔ پس جب میں نے آپ ﷺ سے سچ بات کہہ ڈالی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''رہا یہ آدمی! تو اس نے سچ بولا ہے۔ پس تم کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے بارے میں جو فیصلہ کرنا ہے وہ کر دے۔'' چنانچہ میں (وہاں سے) اٹھ کھڑا ہوا۔

۵۔ بنو سلمہ کے کچھ لوگ میری جانب اٹھے اور کہنے لگے۔ خدا کی قسم! تم نے کوئی (کام کی) بات نہیں کی۔ خدا کی قسم! تمہارے کردہ گناہ کے لئے تو رسول اللہ ﷺ کا استغفار ہی کافی ہو جاتا۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے تیرے علاوہ دیگر لوگوں کے لئے استغفار کیا ہے۔ کہ آپ ﷺ نے ان کی طرف سے عذر قبول فرما لیا اور ان کے لئے مغفرت طلب کی۔ پس بنو سلمہ کے لوگ مجھے مسلسل ملامت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے ارادہ کیا کہ میں (آپ ﷺ کے پاس) واپس جاتا ہوں اور اپنی تکذیب کرتا ہوں۔ پھر میں نے ان لوگوں سے پوچھا۔ کیا یہ بات کسی اور نے بھی کہی ہے یا جو عذر میں نے بیان کیا ہے ایسا کسی اور نے بھی کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں! میں نے پوچھا: کس نے؟ انہوں نے کہا: ہلال بن امیہ واقفی رضی اللہ عنہ اور ربیعہ بن مرارہ عمری رضی اللہ عنہ نے۔ اور لوگوں نے مجھے ان دو نیک آدمیوں کا بتایا جو کہ غزوہ بدر میں بھی شریک ہوئے تھے۔ کہ انہوں نے بھی تیری طرح کا عذر بیان کیا ہے۔ اور ان کو بھی وہی بات کہی گئی ہے جو تمہیں کہی گئی ہے۔

راوی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے (لوگوں کو) ہمارے ساتھ بات کرنے سے منع کر دیا۔ چنانچہ ہم صبح کے وقت لوگوں میں گئے تو ہم سے کوئی شخص بات نہیں کرتا تھا۔ اور نہ ہی کوئی ہمیں سلام کرتا تھا۔ اور نہ ہمارے سلام کا جواب دیتا تھا۔ یہاں تک کہ جب چالیس راتیں پوری ہو گئیں تو ہمیں رسول اللہ ﷺ (کا پیغام) آیا کہ تم اپنی بیویوں سے جدا ہو جاؤ۔ چنانچہ حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی جو بیوی تھی وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ ﷺ سے عرض کیا۔ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ ایک بوڑھے آدمی ہیں اور ان کی نگاہ بھی کمزور ہے، کیا آپ اس بات کو بھی ناپسند کرتے ہیں کہ میں انہیں کھانا بنا دیا کروں؟ آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا: نہیں (اس کو تو ناپسند نہیں کرتا) لیکن وہ تمہارے قریب نہ آئے۔ ہلال کی بیوی کہنے لگیں۔ بخدا! ان کو تو ایسی کسی چیز کی خواہش ہی نہیں ہے۔ خدا کی قسم! جب سے ان کا یہ معاملہ ہوا ہے وہ تو اس دن سے آج تک مسلسل رو رہے ہیں۔

۷۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میرے بعض گھر والوں نے مجھ سے کہا۔ تم بھی رسول اللہ ﷺ سے اپنی بیوی کے بارے میں اجازت طلب کر لو جیسا کہ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی نے اجازت طلب کر لی ہے اور آپ ﷺ نے اس کو اجازت دے دی ہے۔ کہ وہ ہلال کی خدمت کریں۔ کعب کہتے ہیں۔ میں نے کہا۔ خدا کی قسم! میں تو آپ ﷺ سے (اس بات کی) اجازت نہیں مانگوں گا۔ اور اگر میں آپ ﷺ سے (اس بات کی) اجازت مانگوں تو مجھے خبر نہیں ہے کہ آپ ﷺ مجھے کیا جواب دیں گے کیونکہ وہ تو بوڑھے ہیں اور میں ایک جوان آدمی ہوں۔ چنانچہ میں نے اپنی بیوی سے کہا۔ اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے جس چیز کا فیصلہ کرنا ہو وہ کر دیں۔ اور ہم لوگوں کے درمیان اس حالت میں چلتے تھے کہ کوئی ہم سے کلام نہیں کرتا

اور نہ ہی ہمارے سلام کا جواب ہمیں دیتا تھا۔

۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پس میں چلا یہاں تک کہ میں اپنے چچا زاد کے باغ کی دیوار کو پھلانگ گیا اور میں نے سلام یا لیکن انہوں نے سلام کے جواب میں اپنے ہونٹوں کو بھی حرکت نہ دی۔ میں نے (ان سے) کہا۔ میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ں۔ کیا تم جانتے ہو کہ میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہوں۔ لیکن انہوں نے مجھ سے کوئی بات بھی نہ کی۔ میں نے ر دوبارہ یہ بات دہرائی لیکن انہوں نے میرے ساتھ بات نہیں کی۔ یہاں تک کہ جب تیسری یا چوتھی بار یہ بات میں نے کہی تو وں نے جواب میں کہا۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ جانتے ہیں۔

۔ پس میں (وہاں سے) نکلا اور میں بازار میں چلنے لگا تو لوگ میری طرف ہاتھ سے اشارہ کرنے لگے۔ اور ایک شامی سائی، عالم میرے بارے میں (لوگوں سے) سوال کر رہا تھا۔ چنانچہ لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا یہاں تک کہ وہ میرے پاس ا اور اس نے مجھے شام میں رہنے والے میری قوم میں سے کسی کا خط دیا کہ: ہمیں وہ بات پہنچی ہے جو تیرے ساتھ تیرے ساتھی نے ں ہے۔ اور تم سے اس کی بے رخی کرنا بھی ہمیں پہنچا ہے۔ پس تم ہمارے پاس آ جاؤ۔ کیونکہ اللہ نے تمہیں ذلت کی جگہ اور ضائع نے کی جگہ نہیں بنایا۔ ہم تمہارے ساتھ اپنے اموال میں ہمدردی کریں گے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے کہا۔ اِنَّا لِلّٰه. ں کفر بھی مجھ میں طمع کرنے لگے ہیں۔ چنانچہ میں وہ خط لے کر تنور کی طرف گیا اور میں نے اس خط کو تنور میں پھینک دیا۔

۔ خدا کی قسم! میں اپنی اسی حالت میں تھا جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ تحقیق زمین باوجود اپنی وسعت کے ہم پر تنگ ئی اور ہمارے اپنے دل ہم پر تنگ ہو گئے۔ جس دن (لوگوں کو) ہم سے گفتگو کرنے سے منع کیا گیا تھا اس کے بعد سے پچاسویں ح تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر توبہ (کی قبولیت کی خبر) نازل ہوئی چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب فجر کی نماز پڑھائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہماری توبہ کی قبولیت کا اعلان فرمایا۔ اس پر لوگ ہمیں بشارتیں دینے لگے۔ اور ایک آدمی نے میری رف گھوڑا دوڑایا اور بنو اسلم میں سے ایک آدمی دوڑ کر آیا اور وہ پہاڑ پر کھڑا ہوا اور آواز دی اور آواز گھوڑے سے بھی زیادہ تیز رفتار ی۔ پس اس نے آواز دی۔ اے کعب بن مالک! تمہیں خوشخبری ہو! میں (یہ سن کر) سجدہ میں گر گیا اور مجھے پتہ چل گیا کہ پریشانی ۔ ہو گئی ہے۔ پھر جب وہ آدمی میرے پاس آیا جس کی آواز میں نے سُنی تھی تو میں نے اس کو خوشخبری سنانے کے عوض دونوں پڑے اتار کر دے دیئے۔ اور خدا کی قسم! میں اس دن ان دونوں کپڑوں کے علاوہ کسی شئی کا مالک نہیں تھا۔

۔ میں نے دو کپڑے مستعار لئے اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چل نکلا۔ مجھے لوگ فوج در فوج ملے اور مجھے اللہ تعالیٰ ۔ طرف سے توبہ کی قبولیت پر مبارک باد دیتے تھے۔ یہاں تک کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ میری طرف ۔تے ہوئے آئے اور انہوں نے مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے مبارک باد دی۔ مہاجرین میں سے کوئی آدمی ان کے سوا میری طرف ۔ڑا نہیں ہوا۔ اسی لئے حضرت کعب رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو نہیں بھولتے تھے۔ پھر میں آگے بڑھا یہاں تک کہ میں رسول ۔ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کھڑا ہوا گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک چاند کا ٹکڑا تھا ...... اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشی ہوتی تو

آپ ﷺ کا چہرہ مبارک اسی طرح روشن ہو جاتا تھا...... آپ ﷺ نے مجھے آواز دی'' اے کعب رضی اللہ عنہ! ادھر آؤ۔ جب سے تمہاری ماں نے تمہیں جنا ہے۔ اس وقت سے اب تک کے دنوں میں سے بہترین دن کی تمہیں بشارت ہو'' حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا۔ آپ کی طرف سے یا اللہ کی طرف سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے۔ بے شک تم نے اللہ کے ساتھ سچ بولا چنانچہ اللہ نے تمہاری تصدیق کی۔

۱۲۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا۔ آج میری توبہ میں یہ چیز بھی ہے کہ میں اپنے مال میں سے اللہ اور اس کے رسول کو صدقہ دوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اپنے مال میں سے بعض کو روک لو'' میں نے عرض کیا۔ میں نے خیبر میں ا حصہ روک لیا ہے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی کو سچی بات کہنے میں اس طرح نہیں آزمایا جس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے آزمایا۔

(۳۸۱۶۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ سَعْدٍ ، قَالَ : لَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ ، خَلَّفَ عَلِيًّا فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، تُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ ؟ فَقَالَ : أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى ، إِلاَّ أَنَّهُ لاَ نَبِيَّ بَعْدِي.

(۳۸۱۶۳) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک کے لئے نکلے تو آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عورتوں اور بچوں میں چھوڑ دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے جواباً ارشاد فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لئے بمنزلہ موسیٰ علیہ السلام سے ہارون علیہ السلام کے ہو مگر یہ بات ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

(۳۸۱۶٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَنَانِيرَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا فِي حِجْرِهِ ، وَيَقُولُ : مَا عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذَا. (ترمذی ۳۷۰۱۔ احمد ۶۳)

(۳۸۱۶۴) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، غزوہ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کے پاس دینار لے کر آئے: رسول اللہ ﷺ نے ان دیناروں کو اپنی جھولی میں ڈال لیا اور ان کو الٹ پلٹ کرنے لگے اور ارشاد فرمایا'' اس (خیر کے کام) کے بعد عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ جو کچھ بھی کرے اس کو نقصان نہیں ہوگا۔

(۳۸۱۶۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ ، وَدَنَا مِنَ الْمَدِينَةِ ، قَالَ : إِنَّ بِالْمَدِينَةِ لأَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا ، وَلاَ قَطَعْتُمْ مِنْ وَادٍ إِلاَّ كَانُوا مَعَكُمْ فِيهِ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ : وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ ، حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ.

(بخاری ۲۸۳۸۔ ابن ماجہ ۲۷۶۴)

(۳۸۱۶۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوہ تبوک سے واپس ہوئے اور مدینہ کے قریب پہنچے تو
آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''بلاشبہ مدینہ میں کچھ لوگ ایسے تھے کہ تم نے جو بھی سفر کیا یا جو وادی بھی قطع مسافت کی تو وہ لوگ اس
میں (ثواب کے اعتبار سے) تمہارے ساتھ شریک تھے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا۔ یا رسول اللہ ﷺ! وہ لوگ مدینہ میں تھے؟
آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں! وہ مدینہ میں تھے اور ان کو عذر نے (وہاں) روک رکھا تھا۔''

(۳۸۱۶۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا دَاوُد بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلاَنِيِّ ، حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الأَشْجَعِيُّ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ ، وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيمِ.

(۳۸۱۶۶) حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک میں مسافر کے لئے تین دن،
رات اور مقیم کے لئے ایک دن رات تک موزوں پر مسح کا حکم فرمایا۔

(۳۸۱۶۷) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، أَخْبَرَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَوْسَطَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي كَبْشَةَ الأَنْمَارِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ ، سَارَعَ نَاسٌ إِلَى أَصْحَابِ الْحِجْرِ ، فَدَخَلُوا عَلَيْهِمْ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَمَرَ فَنُودِي : إِنَّ الصَّلاَةَ جَامِعَةٌ ، قَالَ : فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ مُمْسِكٌ بِبَعِيرِهِ ، وَهُوَ يَقُولُ : عَلاَمَ تَدْخُلُونَ عَلَى قَوْمٍ غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ؟ قَالَ : فَنَادَاهُ رَجُلٌ تَعَجُّبًا مِنْهُمْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَفَلاَ أُنَبِّئُكُمْ بِمَا هُوَ أَعْجَبُ مِنْ ذَلِكَ ؟ رَجُلٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ ، يُحَدِّثُكُمْ بِمَا كَانَ قَبْلَكُمْ ، وَبِمَا يَكُونُ بَعْدَكُمْ ، اسْتَقِيمُوا وَسَدِّدُوا ، فَإِنَّ اللَّهَ لاَ يَعْبَأُ بِعَذَابِكُمْ شَيْئًا ، وَسَيَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ لاَ يَدْفَعُونَ عَنْ أَنْفُسِهِمْ بِشَيْءٍ. (احمد ۲۳۱۔ طبرانی ۸۵۱)

(۳۸۱۶۷) حضرت محمد بن کبشہ انماری، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ (ہم لوگ) جب غزوہ تبوک (میں) تھے تو کچھ لوگ
جلدی جلدی اصحاب الحجر (کے کھنڈرات) میں داخل ہونے لگے تو یہ بات جناب نبی کریم ﷺ کو پہنچی۔ آپ ﷺ نے حکم دیا
تو آواز لگائی گئی۔ ان الصلاۃ جامعۃ ...... راوی کہتے ہیں: آپ ﷺ اپنی اونٹنی پر بیٹھے ہوئے تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: ''
خدا کی غضب شدہ قوم پر تم کیوں داخل ہوئے؟'' راوی کہتے ہیں: ایک آدمی نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! ان سے تعجب میں پڑ
کر۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تمہیں اس سے بھی عجیب بات نہ بتاؤں؟ ایک آدمی تمہیں میں سے ہے اور وہ تم کو پہلوں
کی باتیں بیان کرتا ہے اور آنے والی بھی بیان کرتا ہے۔ استقامت کا مظاہرہ کرو اور سیدھے ہو جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو تمہیں عذاب
دینے میں کسی شئی کی پرواہ نہیں ہے۔ اور عنقریب اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو لائیں گے جو خود سے کسی شئی کو دور نہیں کریں گے۔

(۴۰) حَدِیثُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِی حَدْرَدٍ الأَسْلَمِیِّ

حضرت عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی کی حدیث

(۳۸۱۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ یَزِیدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَیْطٍ ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِی حَدْرَدٍ الأَسْلَمِیِّ ، عَنْ أَبِیهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِی حَدْرَدٍ ، قَالَ : بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی سَرِیَّةٍ إِلَى إِضَمٍ ، قَالَ : فَلَقِینَا عَامِرَ بْنَ الأَضْبَطِ ، قَالَ : فَحَیَّا بِتَحِیَّةِ الإِسْلاَمِ ، فَنَزَعْنَا عَنْهُ وَحَمَلَ عَلَیْهِ مُحَلِّمُ بْنُ جَثَّامَةَ فَقَتَلَهُ ، فَلَمَّا قَتَلَهُ سَلَبَهُ بَعِیرًا لَهُ ، وَأُهُبًا ، وَمُتَیعًا كَانَ لَهُ ، فَلَمَّا قَدِمْنَا ، جِئْنَا بِشَأْنِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَخْبَرْنَاهُ بِأَمْرِهِ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآیَةُ : ﴿یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِی سَبِیلِ اللهِ ، فَتَبَیَّنُوا وَلاَ تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَیْكُمُ السَّلاَمَ﴾ الآیَةَ.

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ : فَأَخْبَرَنِی مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ زَیْدِ بْنِ ضُمَیْرَةَ ،

قَالَ: حَدَّثَنِی أَبِی وَعَمِّی، وَكَانَا شَهِدَا حُنَیْنًا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالاَ: صَلَّى رَسُولُ النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ ، ثُمَّ جَلَسَ تَحْتَ شَجَرَةٍ ، فَقَامَ إِلَیْهِ الأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ، وَهُوَ سَیِّدُ خِنْدِفَ یَرُدُّ عَنْ دَمِ مُحَلِّمٍ، وَقَامَ عُیَیْنَةُ بْنُ حِصْنٍ یَطْلُبُ بِدَمِ عَامِرِ بْنِ الأَضْبَطِ الْقَیْسِیِّ، وَكَانَ أَشْجَعِیًّا، قَالَ فَسَمِعْتُ عُیَیْنَةَ بْنَ حِصْنٍ یَقُولُ : لأُذِیقَنَّ نِسَائَهُ مِنَ الْحُزْنِ مِثْلَ مَا أَذَاقَ نِسَائِی ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : تَقْبَلُونَ الدِّیَةَ ؟ فَأَبَوْا ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِی لَیْثٍ ، یُقَالُ لَهُ : مُكَیْتِلٌ ، فَقَالَ : وَاللهِ ، یَا رَسُولَ اللهِ، مَا شَبَّهْتُ هَذَا الْقَتِیلَ فِی غُرَّةِ الإِسْلاَمِ ، إِلاَّ كَغَنَمٍ وَرَدَتْ ، فَرُمِیَتْ ، فَنَفَرَ آخِرُهَا ، اسْنُنِ الْیَوْمَ وَغَیِّرْ غَدًا، قَالَ : فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدَیْهِ : لَكُمْ خَمْسُونَ فِی سَفَرِنَا هَذَا ، وَخَمْسُونَ إِذَا رَجَعْنَا ، قَالَ : فَقَبِلُوا الدِّیَةَ.

قَالَ : فَقَالُوا : ائْتُوا بِصَاحِبِكُمْ یَسْتَغْفِرْ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَجِیءَ بِهِ ، فَوَصَفَ حِلْیَتَهُ ، وَعَلَیْهِ حُلَّةٌ قَدْ تَهَیَّأَ فِیهَا لِلْقَتْلِ ، حَتَّى أُجْلِسَ بَیْنَ یَدَیِ النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : مَا اسْمُكَ ؟ قَالَ : مُحَلِّمُ بْنُ جَثَّامَةَ ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدَیْهِ ، وَوَصَفَ أَنَّهُ رَفَعَهُمَا ، : اللَّهُمَّ لاَ تَغْفِرْ لِمُحَلِّمِ بْنِ جَثَّامَةَ ، قَالَ : فَتَحَدَّثْنَا بَیْنَنَا أَنَّهُ إِنَّمَا أَظْهَرَ هَذَا ، وَقَدِ اسْتَغْفَرَ لَهُ فِی السِّرِّ.

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ : فَأَخْبَرَنِی عَمْرُو بْنُ عُبَیْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَمَّنْتَهُ بِاللهِ ثُمَّ قَتَلْتَهُ ؟ فَوَاللهِ مَا مَكَثَ إِلاَّ سَبْعًا حَتَّى مَاتَ مُحَلِّمٌ ، قَالَ : فَسَمِعْتُ الْحَسَنَ یَحْلِفُ بِاللهِ لَدُفِنَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، كُلَّ ذَلِكَ تَلْفِظُهُ الأَرْضُ ، قَالَ : فَجَعَلُوهُ بَیْنَ سَدَّیْ جَبَلٍ وَرَضَمُوا عَلَیْهِ مِنَ الْحِجَارَةِ

فَأَكَلَتْهُ السِّبَاعُ ، فَذَكَرُوا أَمْرَهُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أَمَا وَاللهِ إِنَّ الْأَرْضَ لَتُطْبِقُ عَلَى مَنْ هُوَ شَرٌّ مِنْهُ ، وَلَكِنَّ اللَّهَ أَرَادَ أَنْ يُخْبِرَكُمْ بِحُرْمَتِكُمْ فِيمَا بَيْنَكُمْ. (ابو داؤد ۴۴۹۶)

(۳۸۱۶۸) حضرت عبداللہ بن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اضم کی طرف ایک لشکر کے ساتھ روانہ فرمایا۔ راوی کہتے ہیں: پس ہم عامر بن اضبط کو ملے۔ راوی کہتے ہیں: انہوں نے ہمیں مسلمانوں والا اسلام کیا۔ لیکن ہم نے ان سے اسلحہ چھین لیا۔ اور محلم بن جثامہ نے ان پر حملہ کر دیا اور انہیں قتل کر دیا۔ پھر جب اس کو قتل کر دیا تو اس کا ایک اونٹ، ساز وسامان قبضہ کر لیا۔ پس جب ہم واپس آئے تو ہم نے ان کا معاملہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے معاملہ کی خبر سنائی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ''اے ایمان والو! جب تم اللہ کے راستے میں جہاد کر لو تو تحقیق کر لو اور ایسے شخص کو جو اسلام کا اظہار کرے اسے یہ نہ کہو کہ تو مؤمن نہیں ہے۔''

۲۔ ابن اسحٰق کہتے ہیں۔ مجھے محمد بن جعفر نے زید بن ضمرہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے ہیں...... مجھے میرے والد اور چچا نے بیان کیا ...... اور یہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین میں شریک تھے ...... یہ دونوں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا فرمائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے تشریف فرما ہوئے۔ تو قبیلہ خندف کے سردار حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کھڑے ہوئے اور یہ محلم کے خون سے مانع بن رہے تھے۔ اور حضرت عیینہ بن حصن کھڑے ہوئے اور عامر بن اضبط قیسی کا خون بہا طلب کرنے لگے...... اور یہ اشجعی تھے ...... راوی کہتے ہیں: میں نے عیینہ بن حصن کو کہتے ہوئے سُنا کہ میں اس کی عورتوں کو غم وحزن کی وہ کیفیت ضرور چکھاؤں گا جو اس نے میری عورتوں کو چکھائی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''تم لوگ دیت قبول کر لو؟'' انہوں نے انکار کیا۔ تو بنولیث میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا جس کو مُکَیتِل کہا جاتا تھا اور اس نے کہا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! خدا کی قسم! میں اسلام کے روشن زمانے میں اس مقتول کو تشبیہ نہیں دوں گا مگر ایسی بکری سے جو بکری کہیں آ گئی ہو اور اس کو تیر لگ گیا تو اس نے دوسروں کو بھی بھگا دیا۔ آپ آج کے دن ہی کوئی راستہ متعین کر دیں اور کل (آنے والے حالات) کو بدل دیں۔ راوی کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کر کے فرمایا: ''ہمارے اس سفر میں تمہیں پچاس ملیں گے اور پچاس تب ملیں گے جب ہم واپس پلٹ آئیں گے''۔ راوی کہتے ہیں: پس انہوں نے دیت قبول کر لی۔

۳۔ راوی کہتے ہیں: لوگوں نے کہا: تم اپنے آدمی کو لے آؤ تا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لئے استغفار کریں۔ پس اس آدمی کو لایا گیا۔ راوی اس کی حالت بیان کرتے ہیں کہ اس پر وہی جوڑا تھا جس میں اس نے قتل کیا تھا۔ یہاں تک کہ اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بٹھا دیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس سے) پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ اس آدمی نے جواب دیا: مُحلّم بن جثّامہ۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے (اور کہا) اے اللہ! محلم بن جثامہ کی مغفرت نہ فرمانا۔ راوی کہتے ہیں۔ اس شخص نے ہمیں بیان کیا کہ یہ (بد دعاء والی) بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہراً فرمائی تھی جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے تنہائی میں استغفار کیا تھا۔

۴۔ ابن اسحاق کہتے ہیں۔ عمرو بن عبید نے مجھے حضرت حسن کے حوالہ سے بتایا کہ آپ ﷺ نے محلم سے کہا۔ تم نے اس کو (پہلے) خدا کے نام پر پناہ دے دی اور پھر اس کو قتل کر دیا۔ خدا کی قسم! محلم سات دن بھی نہ رہا کہ مر گیا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت حسن کو خدا کی قسم کھاتے ہوئے سُنا کہ: محلم کو تین مرتبہ دفن کیا گیا لیکن ہر مرتبہ زمین اس کو باہر پھینک دیتی تھی۔ راوی کہتے ہیں: چنانچہ لوگوں نے انہیں دو پہاڑوں کے درمیان رکھا اور ان پر بڑے بڑے پتھر رکھ دیئے پھر ان کو درندوں نے کھالیا۔ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے ان صاحب کا معاملہ ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''بہر حال خدا کی قسم! زمین تو اس سے بھی زیادہ شریر لوگوں کو چھپا لیتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ تم کو آپس کی حرمت کے بارے میں خبر دے (اس لئے یہ واقعہ رونما ہوا)۔

(۶۱) مَا ذُكِرُوا فِي أَهْلِ نَجْرَانَ، وَمَا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ

اہل نجران کے بارے میں ذکر ہونے والی احادیث اور جو کچھ نبی کریم ﷺ نے ان کے ساتھ ارادہ کیا، اس کا بیان

(۳۸۱۶۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُلاعِنَ أَهْلَ نَجْرَانَ قَبِلُوا الْجِزْيَةَ أَنْ يُعْطُوهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ أَتَانِي الْبَشِيرُ بِهَلَكَةِ أَهْلِ نَجْرَانَ، لَوْ تَمُّوا عَلَى الْمُلاعَنَةِ، حَتَّى الطَّيْرِ عَلَى الشَّجَرِ، أَوِ الْعُصْفُورِ عَلَى الشَّجَرِ، وَلَمَّا غَدَا إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ، وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي خَلْفَهُ.

(۳۸۱۶۹) حضرت شعبی ؒ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اہل نجران کے ساتھ مباہلہ کرنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے آپ ﷺ کو جزیہ ادا کرنا قبول کر لیا۔ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تحقیق مجھے ایک بشارت دینے والے نے اہل نجران کی ہلاکت کی اطلاع دی تھی اگر یہ لوگ مباہلہ میں مکمل شریک ہو جاتے حتیٰ کہ درختوں پر پرندے بھی ...... یا ...... فرمایا ...... درختوں پر چڑیا بھی۔'' اور جب رسول اللہ ﷺ ان اہل نجران کی طرف جا رہے تھے تو آپ ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے پیچھے چل رہی تھیں۔

(۳۸۱۷۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: كَتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ نَجْرَانَ وَهُمْ نَصَارَى: أَنَّ مَنْ بَايَعَ مِنْكُمْ بِالرِّبَا، فَلاَ ذِمَّةَ لَهُ.

(۳۸۱۷۰) حضرت شعبی ؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل نجران کو تحریر فرمایا ...... یہ عیسائی لوگ ہیں ...... ''کہ تم میں سے جو سود پر خرید و فروخت کرے گا اس کا (ہم پر) کوئی ذمہ نہیں۔''

(۳۸۱۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ؛ أَنَّ عُمَرَ أَجْلَى أَهْلَ نَجْرَانَ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى، وَاشْتَرَى بَيَاضَ أَرْضِهِمْ وَكُرُومِهِمْ، فَعَامَلَ عُمَرُ النَّاسَ؛ إِنْ هُمْ جَاؤُوا بِالْبَقَرِ وَالْحَدِيدِ مِنْ عِنْدِهِمْ، فَلَهُمْ

الثُّلُثَانِ وَلِعُمَرَ الثُّلُثُ ، وَإِنْ جَاءَ عُمَرُ بِالْبَذْرِ مِنْ عِنْدِهِ ، فَلَهُ الشَّطْرُ ، وَعَامَلَهُمُ النَّخْلَ عَلَى أَنَّ لَهُمُ الْخُمُسَ وَلِعُمَرَ أَرْبَعَةَ أَخْمَاسٍ ، وَعَامَلَهُمُ الْكَرْمَ عَلَى أَنَّ لَهُمُ الثُّلُثَ ، وَلِعُمَرَ الثُّلُثَانِ.

(۳۸۱۷۱) حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل نجران ...... یہود و نصاریٰ ...... کو جلا وطن کیا اور ان کی زمینوں اور انگوروں کی بیلوں کو خرید لیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (ان سے یہ) معاملہ کیا کہ اگر وہ بیل اور ہل کا سامان خود مہیا کریں تو ان کو (پیداوار کا) دو ثلث اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک ثلث ملے گا اور اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیج مہیا کریں تو ان کو نصف حصہ ملے گا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ کھجوروں کا اس شرط پر معاملہ کیا کہ (پیداوار کا) ایک خمس ان کا ہوگا اور چار خمس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہوں گے ...... اور انگوروں میں ان کے ساتھ اس شرط پر معاملہ کیا کہ ان کا حصہ ایک ثلث ہوگا اور حضرت عمر کا حصہ دو ثلث ہوں گے۔

(۳۸۱۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : كَانَ أَهْلُ نَجْرَانَ قَدْ بَلَغُوا أَرْبَعِينَ أَلْفًا ، قَالَ : وَكَانَ عُمَرُ يَخَافُهُمْ أَنْ يَمِيلُوا عَلَى الْمُسْلِمِينَ ، فَتَحَاسَدُوا بَيْنَهُمْ ، قَالَ : فَأَتَوْا عُمَرَ ، فَقَالُوا : إِنَّا قَدْ تَحَاسَدْنَا بَيْنَنَا فَأَجْلِنَا ، قَالَ : وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَتَبَ لَهُمْ كِتَابًا أَنْ لاَ يُجْلَوْا ، قَالَ : فَاغْتَنَمَهَا عُمَرُ فَأَجْلاَهُمْ ، فَنَدِمُوا ، فَأَتَوْهُ ، فَقَالُوا : أَقِلْنَا ، فَأَبَى أَنْ يُقِيلَهُمْ ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلِيٌّ أَتَوْهُ ، فَقَالُوا : إِنَّا نَسْأَلُك بِخَطِّ يَمِينِكَ ، وَشَفَاعَتِكَ عِنْدَ نَبِيِّكَ إِلاَّ أَقَلْتَنَا ، فَأَبَى ، وَقَالَ : وَيْحَكُمْ ، إِنَّ عُمَرَ كَانَ رَشِيدَ الأَمْرِ.

قَالَ سَالِمٌ : فَكَانُوا يَرَوْنَ ، أَنَّ عَلِيًّا لَوْ كَانَ طَاعِنًا عَلَى عُمَرَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِهِ ؛ طَعَنَ عَلَيْهِ فِي أَهْلِ نَجْرَانَ.

(۳۸۱۷۲) حضرت سالم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ اہل نجران کی تعداد (جب) چالیس ہزار کو پہنچ گئی ...... راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے اس بات کا خوف کرتے تھے کہ یہ مسلمانوں پر حملہ آور ہو جائیں گے۔ تو (اتفاقاً) ان میں باہم حسد پیدا ہو گیا۔ راوی کہتے ہیں۔ یہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگے۔ ہم لوگوں میں باہم حسد پیدا ہو گیا ہے پس آپ ہمیں جلا وطن کر دیں ...... راوی کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے ایک تحریر لکھ دی تھی کہ انہیں جلا وطن نہیں کیا جائے گا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو غنیمت سمجھا اور ان کو جلا وطن فرما دیا۔ اس کے بعد اہل نجران کو ندامت ہوئی اور وہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگے ہم اپنی بات سے معذرت کرتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی معذرت قبول کرنے سے انکار فرما دیا۔ پھر جب حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو یہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ ہم آپ سے آپ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تحریر اور آپ کے نبی کی سفارش کے ذریعہ سوال کرتے ہیں کہ آپ ہماری معذرت قبول کر لیں۔ لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی انکار فرما دیا اور کہا۔ تم ہلاک ہو جاؤ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تو ایک بصیرت والے شخص تھے۔

سالم راوی کہتے ہیں۔ اسلاف کی رائے یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کسی بات پر معترض ہوتے تو وہ آپ رضی اللہ عنہ کو اہل نجران کے بارے میں اعتراض دیتے۔

(۳۸۱۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :

أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسْقُفَا نَجْرَانَ ؛ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ ، فَقَالاَ : ابْعَثْ مَعَنَا رَجُلاً أَمِينًا ، حَقَّ أَمِينٍ، حَقَّ أَمِينٍ ، فَقَالَ : لأَبْعَثَنَّ مَعَكُمْ رَجُلاً حَقَّ أَمِينٍ ، فَاسْتَشْرَفَ لَهَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :قُمْ يَا أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ ، فَأَرْسَلَهُ مَعَهُمْ.

(۳۸۱۷۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نجران کے دو راہب عاقب اور سید حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا۔ آپ ہمارے ساتھ خوب امانتدار شخص بھیج دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں ضرور بالضرور تمہارے ہمراہ ایک کامل امانتدار آدمی کو بھیجوں گا'' پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہ اس معاملہ کا انتظار کرنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ابوعبیدہ بن الجراح! اٹھو'' چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اُن کے ہمراہ بھیج دیا۔

(۳۸۱۷٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ ، عَنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ :بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى نَجْرَانَ ، فَقَالُوا لِي :إِنَّكُمْ تَقْرَؤُونَ :﴿يَا أُخْتَ هَارُونَ﴾ وَبَيْنَ مُوسَى وَعِيسَى مَا شَاءَ اللَّهُ مِنَ السِّنِينَ ؟ فَلَمْ أَدْرِ مَا أُجِيبُهُمْ بِهِ ، حَتَّى رَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ :أَلاَ أَخْبَرْتَهُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا يُسَمَّونَ بِأَنْبِيَائِهِمْ، وَالصَّالِحِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؟ (مسلم ۱۶۸۵۔ احمد ۲۵۲)

(۳۸۱۷۴) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نجران (والوں) کی طرف بھیجا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا۔ تم لوگ تو پڑھتے ہو ﴿يَا أُخْتَ هَارُونَ﴾ حالانکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان بہت زیادہ سالوں کا وقفہ ہے؟ مجھے ان کے اس سوال کا جواب معلوم نہیں تھا۔ یہاں تک کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم نے انہیں یہ کیوں نہیں بتایا کہ وہ لوگ اپنے سے پہلے والے انبیاء اور صالحین کے ناموں کے مطابق نام رکھتے تھے''۔؟

(۳۸۱۷٥) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأُسْقُفِ نَجْرَانَ :يَا أَبَا الْحَارِثِ ، أَسْلِمْ ، قَالَ :إِنِّي مُسْلِمٌ ، قَالَ :يَا أَبَا الْحَارِثِ ، أَسْلِمْ ، قَالَ :قَدْ أَسْلَمْتُ قَبْلَك ، قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :كَذَبْتَ ، مَنَعَك مِنَ الإِسْلاَمِ ثَلاَثَةٌ :ادِّعَاؤُك لِلَّهِ وَلَدًا ، وَأَكْلُك الْخِنْزِيرَ ، وَشُرْبُك الْخَمْرَ.

(۳۸۱۷۵) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران کے اُسقف سے فرمایا۔ ''اے ابوالحارث! اسلام لے آؤ'' اس نے جواب دیا۔ میں تو مسلمان ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دوبارہ) فرمایا۔ اے ابوالحارث! اسلام لے آؤ'' اس نے (دوبارہ) جواب میں کہا۔ تحقیق میں آپ سے پہلے ہی اسلام لے آیا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تو جھوٹ بولتا ہے۔ تجھے تین چیزوں نے اسلام سے روکا ہے۔ ① تمہارا خدا کے لئے بیٹے کا دعویٰ کرنا۔ ② تمہارا خنزیر کھانا۔ ③ تمہارا شراب پینا۔

(۴۲) مَا جَاءَ فِي وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کی وفات کے بارے میں آنے والی احادیث

(۳۸۱۷۶) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ أَبُو بَكْرٍ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ ، فَجَاءَ فَدَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسَجًّى، فَوَضَعَ فَاهُ عَلَى جَبِينِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَجَعَلَ يُقَبِّلُهُ وَيَبْكِي وَيَقُولُ : بِأَبِي وَأُمِّي ، طِبْتَ حَيًّا ، وَطِبْتَ مَيِّتًا ، فَلَمَّا خَرَجَ مَرَّ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَقُولُ : مَا مَاتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلاَ يَمُوتُ حَتَّى يَقْتُلَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ ، وَحَتَّى يُخْزِيَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ ، قَالَ : وَكَانُوا قَدِ اسْتَبْشَرُوا بِمَوْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعُوا رُؤُوسَهُمْ ، فَقَالَ : أَيُّهَا الرَّجُلُ ، ارْبَعْ عَلَى نَفْسِكَ ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ قَدْ مَاتَ ، أَلَمْ تَسْمَعِ اللَّهَ يَقُولُ : ﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ ، وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ﴾ وَقَالَ : ﴿وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ، أَفَإِنْ مِتَّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ﴾.

قَالَ : ثُمَّ أَتَى الْمِنْبَرَ فَصَعِدَهُ ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنْ كَانَ مُحَمَّدٌ إِلَهَكُمُ الَّذِي تَعْبُدُونَ ، فَإِنَّ إِلَهَكُمْ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ ، وَإِنْ كَانَ إِلَهَكُمُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ ، فَإِنَّ إِلَهَكُمْ لَمْ يَمُتْ ، ثُمَّ تَلاَ : ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلاَّ رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ، أَفَإِنْ مَاتَ ، أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ﴾ حَتَّى خَتَمَ الآيَةَ ، ثُمَّ نَزَلَ ، وَقَدِ اسْتَبْشَرَ الْمُسْلِمُونَ بِذَلِكَ وَاشْتَدَّ فَرَحُهُمْ ، وَأَخَذَتِ الْمُنَافِقِينَ الْكَآبَةُ.

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ : فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَكَأَنَّمَا كَانَتْ عَلَى وُجُوهِنَا أَغْطِيَةٌ ، فَكُشِفَتْ. (بزار ۸۵۲)

(۳۸۱۷۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی روح مبارک قبض ہوئی تو (اس وقت) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، مدینہ کے گوشہ میں تھے پھر آپ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس داخل ہوئے جبکہ آپ ﷺ کو ڈھکا ہوا تھا۔ اور انہوں نے آپ ﷺ کی پیشانی پر اپنا منہ رکھا اور آپ ﷺ کو بوسہ دے کر رونا شروع کر دیا اور کہنے لگے۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ زندگی میں بھی خوشبودار تھے اور مر کر بھی خوشبودار ہیں۔ پھر جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ (وہاں سے) نکلے تو ان کا گزر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ وہ کہہ رہے تھے۔ اللہ کے رسول کو موت نہیں آئی اور آپ ﷺ کو موت نہیں آئے گی حتی کہ اللہ تعالیٰ منافقوں کو موت دے دے اور یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ منافقوں کو رسوا کر دے۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی موت کی وجہ سے (منافقین نے) خوشی محسوس کی تھی چنانچہ انہوں نے اپنے سر اٹھا لئے تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے آدمی! ٹھہرو (ذرا چپ کرو) کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ وفات پا گئے ہیں۔ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا۔ ﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ ، وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ﴾ اور ارشاد خداوندی ہے۔ ﴿وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ، أَفَإِنْ مِتَّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ﴾.

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ منبر کے پاس آئے اور اس پر چڑھ گئے۔ اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور پھر فرمایا اے لوگو! اگر تو محمد ﷺ تمہارے الٰہ تھے جس کی تم عبادت کرتے تھے تو یقین جانو کہ تمہارے الٰہ محمد ﷺ وفات پا گئے ہیں۔ اور اگر تمہارا الٰہ وہ ذات ہے جو آسمانوں میں ہے تو پھر یقین کرو کہ تمہارا الٰہ نہیں مرا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی۔ ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ، أَفَإِنْ مَاتَ ، أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ﴾۔

یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت مکمل فرما دی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نیچے تشریف لے آئے اور (اب) ان باتوں سے مسلمانوں نے خوشی محسوس کی اور یہ خوب خوش ہوئے اور منافقین کو مصیبت پڑ گئی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ یوں لگتا تھا جیسا کہ ہمارے چہروں پر پردے تھے جو ہٹا دیئے گئے۔

(۳۸۱۷۷) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُمْ شَكُّوا فِي قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَيْنَ يَدْفِنُونَهُ ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ :إِنَّ النَّبِيَّ لاَ يُحَوَّلُ عَنْ مَكَانِهِ ، وَيُدْفَنُ حَيْثُ يَمُوتُ ، فَنَحَّوْا فِرَاشَهُ ، فَحَفَرُوا لَهُ مَوْضِعَ فِرَاشِهِ. (ترمذی ۱۰۱۸۔ ابن ماجہ ۱۶۲۸)

(۳۸۱۷۷) حضرت ابن جریج اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نبی کریم ﷺ کی قبر کے متعلق تردد ہوا کہ آپ ﷺ کو کہاں دفن کریں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا تھا کہ ''نبی کو اس کی جگہ سے نہیں ہٹایا جاتا اور جہاں وہ فوت ہوتا ہے وہیں دفن کیا جاتا ہے'' چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کا بستر ایک طرف کر دیا اور آپ ﷺ کے بستر والی جگہ پر آپ کی قبر کھودی گئی۔

(۳۸۱۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ : كُنْتُ بِالْيَمَنِ ، فَلَقِيت رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ ذَا كَلاَعٍ وَذَا عَمْرٍو ، فَجَعَلْتُ أُحَدِّثُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالاَ :إِنْ كَانَ حَقًّا مَا تَقُولُ ، فَقَدْ مَرَّ صَاحِبُك عَلَى أَجَلِهِ مُنْذُ ثَلاَثٍ ، فَأَقْبَلْتُ وَأَقْبَلاَ مَعِي ، حَتَّى إِذَا كُنَّا فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ ، رُفِعَ لَنَا رَكْبٌ مِنْ قِبَلِ الْمَدِينَةِ ، فَسَأَلْنَاهُمْ ، فَقَالُوا :قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ ، وَالنَّاسُ صَالِحُونَ ، قَالَ :فَقَالاَ لِي :أَخْبِرْ صَاحِبَك أَنَّا قَدْ جِئْنَا ، وَلَعَلَّنَا سَنَعُودُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، وَرَجَعَا إِلَى الْيَمَنِ ، قَالَ :فَأَخْبَرْتُ أَبَا بَكْرٍ بِحَدِيثِهِمْ ، قَالَ :أَفَلاَ جِئْتَ بِهِمْ ، قَالَ :فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ ، قَالَ لِي ذُو عَمْرٍو :يَا جَرِيرُ ، إِنَّ بِكَ عَلَيَّ كَرَامَةً ، وَإِنِّي مُخْبِرُكَ خَبَرًا ، إِنَّكُمْ مَعْشَرَ الْعَرَبِ لَنْ تَزَالُوا بِخَيْرٍ مَا كُنْتُمْ ، إِذَا هَلَكَ أَمِيرٌ تَأَمَّرْتُمْ فِي آخَرَ ، فَإِذَا كَانَتْ بِالسَّيْفِ كَانُوا مُلُوكًا يَغْضَبُونَ غَضَبَ الْمُلُوكِ ، وَيَرْضَوْنَ رِضَا الْمُلُوكِ. (بخاری ۴۳۵۹۔ احمد ۳۶۳)

(۳۸۱۷۸) حضرت جریر سے روایت ہے کہ میں یمن میں تھا کہ مجھے اہل یمن میں سے دو آدمی ملے جن کے نام ذوکلاع اور ذوعمرو تھے۔ پس میں نے ان کو رسول اللہ ﷺ کے بارے میں بتانا شروع کیا تو ان دونوں نے کہا۔ جو کچھ تم کہہ رہے ہو اگر یہ سچ ہے تو

پھر تمہارے یہ ساتھی (آپ ﷺ) تین دن پہلے اپنی مدت عمر گزار چکے ہیں۔ چنانچہ میں بھی چلا اور وہ بھی چلے یہاں تک کہ جب ہم کچھ راستہ طے کر چکے تو مدینہ کی جانب سے ایک لشکر ہماری جانب آ رہا تھا تو ہم نے ان سے پوچھا۔ انہوں نے جواب دیا۔ رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے ہیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کر دیا گیا ہے۔ تمام لوگ نیکی کے پابند ہیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر ان دونوں نے مجھ سے کہا۔ آپ اپنے ساتھی (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) کو بتا دینا کہ ہم آئے تھے۔ اور شاید کہ ہم واپس آئیں گے ان شاء اللہ۔ اور (پھر) وہ دونوں یمن کی طرف چلے گئے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ان کی بات بتائی تو انہوں نے فرمایا: تم انہیں لے کر کیوں نہ آئے۔!!!

راوی کہتے ہیں: پھر اس کے بعد ذوعمرو نے مجھ سے کہا۔ اے جریر! تمہیں مجھ پر ایک عزت و شرافت حاصل ہے اور میں تمہیں ایک بات بتایا ہوں۔ تم اہل عرب ہمیشہ خیر کی حالت میں رہو گے۔ جب تک تمہاری کیفیت یہ ہوگی کہ جب (تمہارا) امیر فوت ہو جائے تو تم کسی اور کو امیر مان لو۔ لیکن جب تلوار آ جائے گی تو پھر (تمہارے امیر) بادشاہ ہوں گے اور ان کے غصے بادشاہوں کے غصے ہوں گے اور ان کی رضا بادشاہوں کی رضا کی طرح ہوگی۔

(٣٨١٧٩) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَاتَ ، قَالَ : أَقْبَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَ فَيُصَلُّونَ عَلَيْهِ ثُمَّ يَخْرُجُونَ ، وَيَدْخُلُ آخَرُونَ كَذَلِكَ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : يُصَلُّونَ وَيَدْعُونَ ؟ قَالَ : يُصَلُّونَ وَيَسْتَغْفِرُونَ.

(٣٨١٧٩) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو لوگ آپ ﷺ پر (حجرہ میں) داخل ہوتے۔ آپ پر نماز پڑھتے اور نکل جاتے پھر اسی طرح اور لوگ اندر چلے جاتے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت عطاء سے پوچھا۔ وہ نماز پڑھتے تھے اور دعا مانگتے تھے؟ عطاء نے کہا۔ نماز پڑھتے تھے اور استغفار کرتے تھے۔

(٣٨١٨٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَمْ يَؤُمَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِمَامٌ ، وَكَانُوا يَدْخُلُونَ أَفْوَاجًا يُصَلُّونَ عَلَيْهِ وَيَخْرُجُونَ.

(٣٨١٨٠) حضرت جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی کسی امام نے (نماز جنازہ کی) امامت نہیں کروائی۔ بلکہ لوگ جماعت جماعت کی شکل میں آپ ﷺ پر (حجرہ میں) داخل ہوتے تھے۔ آپ ﷺ پر نماز جنازہ پڑھتے اور نکل آتے تھے۔

(٣٨١٨١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : لَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَتْ أُمُّ أَيْمَنَ تَبْكِي ، فَقِيلَ لَهَا : لِمَ تَبْكِينَ يَا أُمَّ أَيْمَنَ ؟ قَالَتْ : أَبْكِي عَلَى خَبَرِ السَّمَاءِ ، انْقَطَعَ عَنَّا. (ابن سعد ۲۲۶۔ طبرانی ۲۲۷)

(٣٨١٨١) حضرت طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی روح مبارک قبض ہوئی تو ام ایمن رضی اللہ عنہا نے

رونا شروع کیا۔ ان سے کہا گیا۔ اے ام ایمن رضی اللہ عنہا! تم کیوں رو رہی ہو؟ انہوں نے جواب دیا۔ میں اس بات پر رو رہی ہوں کہ آسمانی خبریں (اب) ہم پر منقطع ہوگئی ہیں۔

(۳۸۱۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : لَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ ، أَوْ عُمَرُ لأَبِي بَكْرٍ : انْطَلِقْ بِنَا إِلَى أُمِّ أَيْمَنَ نَزُورُهَا ، فَانْطَلَقَا إِلَيْهَا ، فَجَعَلَتْ تَبْكِي ، فَقَالاَ لَهَا : يَا أُمَّ أَيْمَنَ ، إِنَّ مَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ : قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ مَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلَكِنِّي أَبْكِي عَلَى خَبَرِ السَّمَاءِ ، انْقَطَعَ عَنَّا ، فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ ، فَجَعَلاَ يَبْكِيَانِ مَعَهَا. (مسلم ۱۹۰۷- ابن ماجه ۱۶۳۵)

(۳۸۱۸۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ ہمارے ساتھ ام ایمن رضی اللہ عنہا کے پاس چلو تاکہ ہم ان کو دیکھیں۔ پس ہم ان کے پاس گئے تو وہ رونے لگیں۔ شیخین نے ام ایمن رضی اللہ عنہا سے کہا۔ اے ام ایمن! جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے وہ بہتر ہے۔ اس پر ام ایمن رضی اللہ عنہا نے کہا۔ یقیناً مجھے بھی اس بات کا علم ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے زیادہ بہتر ہے لیکن میں تو اس بات پر رو رہی ہوں کہ ہم سے آسمان کی خبریں منقطع ہوگئیں۔ پس ام ایمن رضی اللہ عنہا نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کو بھی رونے پر ابھار دیا چنانچہ وہ دونوں حضرات بھی ان کے ساتھ رونے لگے۔

(۳۸۱۸۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : خَرَجَتْ صَفِيَّةُ ، وَقَدْ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَهِيَ تَلْمَعُ بِثَوْبِهَا ، يَعْنِي تُشِيرُ بِهِ ، وَهِيَ تَقُولُ :

قَدْ كَانَ بَعْدَكَ أَنْبَاءٌ وَهَنْبَثَةٌ لَوْ كُنْتَ شَاهِدَهَا لَمْ تُكْثِرِ الْخُطَبَ

(۳۸۱۸۳) حضرت جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب فوت ہوگئے تو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا باہر آئیں اور اپنے کپڑے سے اشارہ کرتی ہوئی فرما رہی تھیں۔

''تحقیق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بہت سی باتیں اور شدید معاملات ہوں گے۔ اگر آپ ان کو دیکھتے تو مصائب کثیر نہ ہوتے۔''

(۳۸۱۸٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ الَّذِي وَلِيَ دَفْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِجْنَانَهُ أَرْبَعَةُ نَفَرٍ دُونَ النَّاسِ : عَلِيٌّ ، وَعَبَّاسٌ ، وَالْفَضْلُ ، وَصَالِحٌ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَحَدُوا لَهُ ، وَنَصَبُوا عَلَيْهِ اللَّبِنَ نَصْبًا.

(۳۸۱۸۴) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ تمام لوگوں میں سے جن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دفن کرنا اور قبر میں اتارنا سونپا گیا تھا وہ چار لوگ تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عباس رضی اللہ عنہ، حضرت فضل رضی اللہ عنہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام صالح۔ چنانچہ ان لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لحد بنائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کچی اینٹیں نصب کیں۔

۳۸۱۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : دَخَلَ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ ، وَالْفَضْلُ ، وَأُسَامَةُ.

قَالَ الشَّعْبِيُّ : وَحَدَّثَنِي مَرْحَبٌ ، أَوِ ابْنُ أَبِي مَرْحَبٍ ؛ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ دَخَلَ مَعَهُمُ الْقَبْرَ.

(ابن سعد ۳۰۰۔ بیہقی ۳۹۵)

۳۸۱۸۵) حضرت عامر سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی قبر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت فضل رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ داخل ہوئے۔ حضرت شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں۔ مجھے مرحب یا ابن ابی مرحب نے بیان کیا کہ حضرت عبدالرحمان بن عوف بھی ان کے ساتھ قبر میں داخل ہوئے تھے۔

۳۸۱۸۶) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : غَسَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ ، وَالْفَضْلُ ، وَأُسَامَةُ.

قَالَ : وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مَرْحَبٍ ؛ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ دَخَلَ مَعَهُمُ الْقَبْرَ.

قَالَ : وَقَالَ الشَّعْبِيُّ : مَنْ يَلِي الْمَيِّتَ إِلاَّ أَهْلُهُ.

وَفِي حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ : وَجَعَلَ عَلِيٌّ يَقُولُ : بِأَبِي وَأُمِّي ، طِبْتَ حَيًّا وَمَيِّتًا.

۳۸۱۸۶) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت فضل رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے غسل دیا تھا۔ راوی کہتے ہیں۔ مجھے ابن ابی مرحب نے بیان کیا کہ حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ قبر میں داخل ہوئے تھے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت شعبی رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں: میت کے ولی اس کے اہل ہی ہوتے ہیں۔ ابوادریس کی حدیث میں ابن ابی خالد کے حوالہ سے نقل ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہنے لگے۔ میرے ماں، باپ آپ پر قربان ہوں آپ زندگی میں بھی خوشبو دار تھے اور موت کے بعد بھی خوشبودار ہیں۔

۳۸۱۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : غُسِّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَمِيصٍ ، فَوَلِيَ عَلِيٌّ سِفْلَتَهُ ، وَالْفَضْلُ مُحْتَضِنُهُ ، وَالْعَبَّاسُ يَصُبُّ الْمَاءَ ، قَالَ : وَالْفَضْلُ يَقُولُ : أَرِحْنِي ، قَطَعْتَ وَتِينِي ، إِنِّي لأَجِدُ شَيْئًا يَنْزِلُ عَلَيَّ ، قَالَ : وَغُسِّلَ مِنْ بِئْرِ سَعْدِ بْنِ خَيْثَمَةَ بِقُبَاءَ ، وَهِيَ الْبِئْرُ الَّتِي يُقَالُ لَهَا : بِئْرُ أَرِيسٍ ، قَالَ : وَقَدْ وَاللهِ شَرِبْتُ مِنْهَا وَاغْتَسَلْتُ. (عبدالرزاق ۶۰۷۷)

۳۸۱۸۷) حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو ایک قمیص میں غسل دیا گیا تھا۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو قمیص کا نچلا حصہ سپرد ہوا اور حضرت فضل رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ کے سینہ سے بغل اور پہلو تک کا حصہ سپرد ہوا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ، پانی بہا رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں۔ حضرت فضل رضی اللہ عنہ کہہ رہے تھے۔ میں محسوس کر رہا ہوں کہ کوئی چیز مجھ پر اُتر رہی ہے۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کو مقام قباء میں واقع سعد بن خیثمہ کے کنویں سے غسل دیا گیا تھا۔'' یہ وہی کنواں ہے جس کو بیر اریس کہا جاتا

ہے۔راوی کہتے ہیں۔خدا کی قسم! میں نے (خود بھی) اس کنویں سے پانی پیا ہے اور غسل بھی کیا ہے۔

(۳۸۱۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، وَابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا الْتَمَسَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُلْتَمَسُ مِنَ الْمَيِّتِ ، فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا ، فَقَالَ : بِأَبِي وَأُمِّي ، طِبْتَ حَيًّا وَطِبْتَ مَيِّتًا.

(۳۸۱۸۸) حضرت سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کچھ تلاش کرنا چاہا جو کچھ میت سے تلاش کیا جاتا ہے لیکن انہوں نے کچھ بھی نہ پایا تو کہنے لگے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ زندگی میں بھی خوشبودار تھے اور موت کے بعد بھی خوشبودار ہیں۔

(۳۸۱۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَمَّا أَرَادُوا أَنْ يُغَسِّلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَيْهِ قَمِيصٌ ، فَأَرَادُوا أَنْ يَنْزِعُوهُ ، فَسَمِعُوا نِدَاءً مِنَ الْبَيْتِ : أَنْ لاَ تَنْزِعُوا الْقَمِيصَ.

(۳۸۱۸۹) حضرت جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب صحابہ رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینے کا ارادہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر قمیص تھی۔انہوں نے اس قمیص کو اتارنا چاہا تو انہوں نے کمرہ میں سے ایک آواز سنی۔قمیص نہ اُتارو۔

(۳۸۱۹۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا مَاتَ.

(بخاری ۴۴۵۵۔ ابن ماجہ ۵۷)

(۳۸۱۹۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد چوما تھا۔

(۳۸۱۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَى النَّاسُ ، فَقَامَ عُمَرُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيبًا ، فَقَالَ : لاَ أَسْمَعُ أَحَدًا يَزْعُمُ أَنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ ، وَلَكِنْ أَرْسَلَ إِلَيْهِ رَبُّهُ ، كَمَا أَرْسَلَ إِلَى مُوسَى رَبُّهُ ، فَقَدْ أَرْسَلَ اللَّهُ إِلَى مُوسَى ، فَلَبِثَ عَنْ قَوْمِهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ، وَاللهِ إِنِّي لأَرْجُو أَنْ تُقْطَعَ أَيْدِي رِجَالٍ وَأَرْجُلِهِمْ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ مَاتَ.

(۳۸۱۹۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو لوگ رونے لگے۔اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا: میں کسی آدمی کے بارے میں نہ سُنوں کہ اس کا یہ گمان ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے ہیں۔بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ان کے پروردگار نے ایسی ہی حالت بھیجی ہے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کی طرف ان کے پروردگار نے بھیجی تھی۔اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف پیغام بھیجا تھا تو وہ اپنی قوم سے چالیس دن تک (دور) ٹھہرے رہے خدا کی قسم! مجھے تو اس بات کی پختہ امید ہے کہ ایسے لوگوں کے ہاتھ، پاؤں کٹ جائیں گے جن کا یہ خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

موت واقع ہوگئی ہے۔

(۳۸۱۹۲) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إسْمَاعِيلَ ، عَنْ أُنَيْسِ بْنِ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ ، وَهُوَ عَاصِبٌ رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ فِي الْمَرَضِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ ، فَأَهْوَى قِبَلَ الْمِنْبَرِ ، حَتَّى اسْتَوَى عَلَيْهِ فَاتَّبَعْنَاهُ ، فَقَالَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، إِنِّي لَقَائِمٌ عَلَى الْحَوْضِ السَّاعَةَ ، وَقَالَ : إِنَّ عَبْدًا عُرِضَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا ، فَاخْتَارَ الآخِرَةَ ، فَلَمْ يَفْطِنْ لَهَا أَحَدٌ إِلاَّ أَبُو بَكْرٍ ، فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ فَبَكَى ، وَقَالَ : بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي ، بَلْ نَفْدِيكَ بِآبَائِنَا ، وَأُمَّهَاتِنَا ، وَأَنْفُسِنَا ، وَأَمْوَالِنَا ، قَالَ : ثُمَّ هَبَطَ ، فَمَا قَامَ عَلَيْهِ حَتَّى السَّاعَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۸۱۹۲) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس (حجرہ مبارک سے) باہر تشریف لائے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض الموت میں اپنے سر مبارک کو ایک پٹی سے باندھا ہوا تھا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر کی جانب بڑھے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہو گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! بلاشبہ میں اس وقت حوض کوثر پر کھڑا ہوں''۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک ایک بندے پر دنیا اور اس کی زینت کو پیش کیا گیا لیکن اس نے آخرت کو پسند کیا''۔ یہ بات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی اور آدمی نہیں سمجھ سکا۔ چنانچہ ان کی آنکھیں بہہ پڑیں اور وہ رونے لگے۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ بلکہ ہم تو آپ پر اپنے آباء، امہات، جانیں اور اموال بھی فدا کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نیچے تشریف لے آئے۔ پھر (اس کے بعد) آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر (موت تک دوبارہ) تشریف فرما نہیں ہوئے۔

(۳۸۱۹۳) حَدَّثَنَا حَاتِمٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أَيْنَ أَكُونُ غَدًا ؟ قَالُوا : عِنْدَ فُلاَنَةَ ، قَالَ : أَيْنَ أَكُونُ بَعْدَ غَدٍ ؟ قَالُوا : عِنْدَ فُلاَنَةَ ، فَعَرَفْنَ أَزْوَاجُهُ أَنَّهُ إِنَّمَا يُرِيدُ عَائِشَةَ ، فَقُلْنَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، قَدْ وَهَبْنَا أَيَّامَنَا لأُخْتِنَا عَائِشَةَ. (ابن سعد ۲۳۳)

(۳۸۱۹۳) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت بوجھل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ ''میں کل کہاں ہوں گا۔؟'' لوگوں نے کہا: فلانی زوجہ کے ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دوبارہ) پوچھا۔ میں اس کے بعد کہاں ہوں گا؟'' لوگوں نے کہا۔ فلانی زوجہ کے پاس۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات نے معلوم کرلیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہے۔ تو تمام ازواج نے کہا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے اپنی باریاں اپنی بہن عائشہ کو ہدیہ کردی ہیں۔

(۳۸۱۹۴) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ : أَتَيْتُ عَائِشَةَ ، فَقُلْتُ : حَدِّثِينِي عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتْ : نَعَمْ ، مَرِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَثَقُلَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ، قَالَتْ : فَأَفَاقَ ، فَقَالَ : ضَعُوا لِي مَاءً فِي

الْمِخْضَبِ ، فَفَعَلْنَا ، قَالَتْ :فَاغْتَسَلَ ، فَذَهَبَ لِيَنُوءَ ، فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ، قَالَتْ :ثُمَّ أَفَاقَ ، فَقَالَ :ضَعُوا لِي مَا فِي الْمِخْضَبِ ، قَالَتْ :قَدْ فَعَلْنَا ، قَالَتْ فَاغْتَسَلَ ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ ، فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ أَفَاقَ ، فَقَالَ :أَصَلَّى النَّاسُ بَعْدُ ؟ فَقُلْنَا :لاَ ، يَا رَسُولَ اللهِ ، هُمْ يَنْتَظِرُونَك ، قَالَتْ :وَالنَّاسُ عُكُوفٌ يَنْتَظِرُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ بِهِمْ عِشَاءَ الآخِرَةِ.

قَالَتْ :فَاغْتَسَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ أَفَاقَ ، فَقَالَ :أَصَلَّى النَّاسُ بَعْدُ ؟ قُلْتُ :لاَ ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ، قَالَتْ فَأَتَاهُ الرَّسُولُ ، فَقَالَ :إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُك أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ، فَقَالَ :يَا عُمَرُ ، صَلِّ بِالنَّاسِ ، فَقَالَ :أَنْتَ أَحَقُّ ، إِنَّمَا أَرْسَلَ إِلَيْك رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتْ :فَصَلَّى بِهِمْ أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الأَيَّامَ.

ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ خِفَّةً مِنْ نَفْسِهِ ، فَخَرَجَ لِصَلاَةِ الظُّهْرِ ، بَيْنَ الْعَبَّاسِ وَرَجُلٍ آخَرَ ، فَقَالَ لَهُمَا :أَجْلِسَانِي عَنْ يَمِينِهِ ، فَلَمَّا سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ حِسَّهُ ، ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَثْبُتَ مَكَانَهُ قَالَتْ :فَأَجْلَسَاهُ عَنْ يَمِينِهِ ، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلاَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلاَةِ أَبِي بَكْرٍ.

قَالَ :فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ، فَقُلْتُ :أَلاَ أَعْرِضُ عَلَيْك مَا حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ ؟ قَالَ :هَاتِ ، فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ هَذَا ، فَلَمْ يُنْكِرْ مِنْهُ شَيْئًا ، إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ :أَخْبَرَتْك مَنِ الرَّجُلُ الآخَرُ ؟ قَالَ :قُلْتُ :لاَ ، فَقَالَ :هُوَ عَلِيٌّ رَحِمَهُ اللهُ.

(۳۸۱۹۴) حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے کہا۔ آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض کے بارے میں بیان کریں۔ انہوں نے کہا: ہاں (بیان کرتا ہوں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت بوجھل ہوگئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غشی طاری ہوگئی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو افاقہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے واسطے لگن میں پانی رکھ دو۔'' چنانچہ ہم نے یہ حکم پورا کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھنے لگے تھے کہ آپ پر غشی طاری ہوگئی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو افاقہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''میرے واسطے لگن میں پانی رکھ دو''۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ ہم نے یہ حکم پورا کر دیا۔ فرماتی ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل فرمایا اور اٹھنے لگے تھے کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غشی طاری ہوگئی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو افاقہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ '' کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے۔؟'' ہم نے عرض کیا۔ نہیں! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لوگ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ لوگ خوب جھک کر (متوجہ ہو کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھائیں۔

۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ آپ ﷺ نے غسل فرمایا اور آپ ﷺ اٹھنا چاہتے تھے کہ آپ ﷺ پر غشی طاری ہو گئی پھر آپ ﷺ کو افاقہ ہوا اور آپ ﷺ نے پوچھا۔ ''کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے۔؟'' میں نے عرض کیا: نہیں! چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس قاصد آیا اور آ کر کہا۔ اللہ کے رسول ﷺ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے عمر رضی اللہ عنہ! لوگوں کو نماز پڑھاؤ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ آپ اس کے زیادہ حق دار ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے آپ ہی کی طرف قاصد بھیجا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان دنوں میں لوگوں کو نمازیں پڑھائیں۔

۲۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے نفس میں ہلکا پن محسوس کیا تو آپ ﷺ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور ایک اور آدمی کے درمیان نماز ظہر کے لئے باہر تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے ان دونوں سے فرمایا۔ مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دائیں طرف بٹھا دو۔ پس جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی تو انہیں آپ ﷺ محسوس ہوئے وہ پیچھے ہٹنے لگے۔ آپ ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ وہ اپنی جگہ ہی رہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ چنانچہ ان دونوں صحابہ رضی اللہ عنہما نے آپ ﷺ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دائیں جانب بٹھا دیا۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ کی (اقتداء میں) نماز پڑھنے لگے اور باقی لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (کی اقتداء میں) نماز پڑھنے لگے۔

۳۔ راوی کہتے ہیں: پھر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا۔ کیا میں آپ پر وہ حدیث پیش نہ کروں جو مجھ سے امی عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کی ہے؟ انہوں نے کہا۔ لاؤ۔ پس میں نے یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ پر پیش کی تو انہوں نے اس میں سے کسی بات کا انکار نہ کیا مگر انہوں نے یہ کہا۔ کیا انہوں نے تمہیں بتایا کہ دوسرا آدمی کون تھا؟ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا۔ نہیں! انہوں نے فرمایا: یہ دوسرا آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

۳۸۱۹۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، حَدَّثَنَا دَاوُد ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ خُطَبَاءُ الأَنْصَارِ ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ مِنْهُمْ يَقُولُ : يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَعْمَلَ رَجُلاً مِنْكُمْ ، قَرَنَ مَعَهُ رَجُلاً مِنَّا ، فَنَرَى أَنْ يَلِيَ هَذَا الأَمْرَ رَجُلاَنِ ؛ أَحَدُهُمَا مِنْكُمْ وَالآخَرُ مِنَّا ، قَالَ : فَتَتَابَعَتْ خُطَبَاءُ الأَنْصَارِ عَلَى ذَلِكَ ، فَقَامَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ، فَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ ، وَإِنَّ الإِمَامَ إِنَّمَا يَكُونُ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ ، وَنَحْنُ أَنْصَارُهُ كَمَا كُنَّا أَنْصَارَ رَسُولِ اللهِ ، فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ ، فَقَالَ : جَزَاكُمَ اللَّهُ خَيْرًا ، يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ ، وَثَبَّتَ قَائِلَكُمْ ، ثُمَّ قَالَ : وَاللهِ لَوْ فَعَلْتُمْ غَيْرَ ذَلِكَ ، لَمَا صَالَحْنَاكُمْ. (احمد ۱۸۵۔ ابن سعد ۲۱۲)

(۳۸۱۹۵) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو انصار کے خطیب اٹھ کھڑے ہوئے

اور ان میں سے ایک نے کہنا شروع کیا۔ اے جماعت مہاجرین! رسول اللہ ﷺ جب تم میں سے کسی کو عامل (امیر) مقرر کرتے تو اس کے ساتھ ہم میں سے بھی ایک آدمی کو ملا دیتے۔ پس ہماری رائے تو یہ ہے کہ یہ معاملہ (خلافت) بھی دو آدمیوں کو سونپ دیا جائے جن میں ایک تم سے ہو اور ایک ہم سے ہو۔ راوی کہتے ہیں: پس انصار کے بہت سے خطباء نے تسلسل سے یہ بات کہی۔ تو اس پر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: یقیناً رسول اللہ ﷺ مہاجرین میں سے تھے۔ لہٰذا امام بھی مہاجرین میں سے ہوگا۔ اور ہم اس امام کے بھی اسی طرح مددگار رہوں گے جس طرح ہم رسول اللہ ﷺ کے مددگار رہتے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے جماعت انصار! اللہ تعالیٰ تمہیں بہترین بدلہ دے اور تمہارے قائل کو ثابت قدم رکھے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! اگر تم اس کے علاوہ (فیصلہ) کرتے تو ہم آپ سے مصالحت نہ کرتے۔

(۳۸۱۹۶) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَرْمَلَةَ ، قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُضِعَ عَلَى سَرِيرِهِ ، فَكَانَ النَّاسُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِ زُمَرًا زُمَرًا ، يُصَلُّونَ عَلَيْهِ وَيَخْرُجُونَ ، وَلَمْ يَؤُمَّهُمْ أَحَد ، وَتُوُفِّيَ يَوْمَ الاِثْنَيْنِ ، وَدُفِنَ يَوْمَ الثُّلاَثَاءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . (ابن سعد ۲۸۸)

(۳۸۱۹۶) حضرت سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی تو آپ ﷺ کو ایک تخت پر رکھ دیا گیا۔ اور لوگ جماعت، جماعت کی صورت میں آپ ﷺ کے حجرہ میں داخل ہوتے اور آپ ﷺ پر نماز پڑھتے اور باہر نکل آتے لیکن کوئی ان کی امامت نہ کرواتا۔ اور آپ ﷺ کی وفات پیر کے روز ہوئی اور منگل کے روز آپ ﷺ کو دفنایا گیا۔

(۴۳) مَا جَاءَ فِي خِلاَفَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَسِيرَتِهِ فِي الرِّدَّةِ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بارے میں وارد احادیث اور آپ رضی اللہ عنہ کا ارتداد کے بارے میں طریقہ کار

(۳۸۱۹۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ، قَالَ :حَجَّ عُمَرُ فَأَرَادَ أَنْ يَخْطُبَ النَّاسَ خُطْبَةً ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ :إِنَّهُ قَدِ اجْتَمَعَ عِنْدَكَ رِعَاعُ النَّاسِ وَسِفْلَتُهُمْ ، فَأَخِّرْ ذَلِكَ حَتَّى تَأْتِيَ الْمَدِينَةَ ، قَالَ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ دَنَوْتُ قَرِيبًا مِنَ الْمِنبَرِ ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ :إِنِّي قَدْ عَرَفْتُ ، أَنَّ أُنَاسًا يَقُولُونَ :إِنَّ خِلاَفَةَ أَبِي بَكْرٍ فَلْتَةٌ ، وَإِنَّمَا كَانَتْ فَلْتَةً ، وَلَكِنَّ اللَّهَ وَقَى شَرَّهَا ، إِنَّهُ لاَ خِلاَفَةَ إِلاَّ عَنْ مَشْورَةٍ.

(۳۸۱۹۷) حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حج کیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ایک خطبہ دینے کا ارادہ کیا۔ تو حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ (اس وقت) آپ کے پاس معمولی درجہ کے اور متفرق مقامات

کے لوگ جمع ہیں۔ لہٰذا آپ مدینہ آنے تک خطبہ کا ارادہ مؤخر کر دیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر جب میں مدینہ پہنچا تو میں منبر کے قریب جا کر بیٹھ گیا۔ اور میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا۔ مجھے اس بات کا پتہ چلا ہے کہ لوگ کہتے ہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت اچانک رونما ہو گئی تھی۔ واقعۃً وہ اچانک تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی خلافت کے شر (کے امکان کو) ختم فرما دیا (اور اب) یہ خلافت رہ سے ہی (باقی) ہے۔

(۳۸۱۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كُنْتُ أَخْتَلِفُ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ، وَنَحْنُ بِمِنًى مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، أُعَلِّمُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ الْقُرْآنَ ، فَأَتَيْتُهُ فِي الْمَنْزِلِ ، فَلَمْ أَجِدْهُ ، فَقِيلَ : هُوَ عِنْدَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ، فَانْتَظَرْتُهُ حَتَّى جَاءَ ، فَقَالَ لِي : قَدْ غَضِبَ هَذَا الْيَوْمَ غَضَبًا مَا رَأَيْته غَضِبَ مِثْلَهُ مُنْذُ كَانَ ، قَالَ : قُلْتُ لِمَ ذَاكَ ؟ قَالَ : بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنَ الأَنْصَارِ ذَكَرَا بَيْعَةَ أَبِي بَكْرٍ ، فَقَالاَ : وَاللهِ مَا كَانَتْ إِلاَّ فَلْتَةً ، فَمَا يَمْنَعُ امْرَأً إِنْ هَلَكَ هَذَا أَنْ يَقُومَ إِلَى مَنْ يُحِبُّ ، فَيَضْرِبُ عَلَى يَدِهِ ، فَتَكُونُ كَمَا كَانَتْ ، قَالَ : فَهَمَّ عُمَرُ أَنْ يُكَلِّمَ النَّاسَ ، قَالَ : فَقُلْتُ : لاَ تَفْعَلْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَإِنَّك بِبَلَدٍ قَدِ اجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ أَفْنَاءُ الْعَرَبِ كُلُّهَا ، وَإِنَّك إِنْ قُلْتَ مَقَالَةً حُمِلَتْ عَنْك وَانْتَشَرَتْ فِي الأَرْضِ كُلِّهَا ، فَلَمْ تَدْرِ مَا يَكُونُ فِي ذَلِكَ ، وَإِنَّمَا يُعِينُك مَنْ قَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ سَيَصِيرُ إِلَى الْمَدِينَةِ.

فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ رُحْتُ مُهَجِّرًا ، حَتَّى أَخَذْتُ عِضَادَةَ الْمِنْبَرِ الْيُمْنَى ، وَرَاحَ إِلَيَّ سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ ، حَتَّى جَلَسَ مَعِي ، فَقُلْتُ : لَيَقُولَنَّ هَذَا الْيَوْمَ مَقَالَةً ، مَا قَالَهَا مُنْذُ اسْتُخْلِفَ ، قَالَ : وَمَا عَسَى أَنْ يَقُولَ ؟ قُلْتُ : سَتَسْمَعُ ذَلِكَ.

قَالَ : فَلَمَّا اجْتَمَعَ النَّاسُ خَرَجَ عُمَرُ حَتَّى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، ثُمَّ حَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ ذَكَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَصَلَّى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ أَبْقَى رَسُولَهُ بَيْنَ أَظْهُرِنَا ، يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ مِنَ اللهِ ، يُحِلُّ بِهِ وَيُحَرِّمُ ، ثُمَّ قَبَضَ اللَّهُ رَسُولَهُ ، فَرَفَعَ مِنْهُ مَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَ ، وَأَبْقَى مِنْهُ مَا شَاءَ أَنْ يُبْقِيَ ، فَتَشَبَّثْنَا بِبَعْضٍ ، وَفَاتَنَا بَعْضٌ ، فَكَانَ مِمَّا كُنَّا نَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ : لاَ تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ ، فَإِنَّهُ كُفْرٌ بِكُمْ أَنْ تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ ، وَنَزَلَتْ آيَةُ الرَّجْمِ ، فَرَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا مَعَهُ ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ، لَقَدْ حَفِظْتُهَا وَعَلِمْتُهَا وَعَقَلْتُهَا ، وَلَوْلاَ أَنْ يُقَالَ : كَتَبَ عُمَرُ فِي الْمُصْحَفِ مَا لَيْسَ فِيهِ ، لَكَتَبْتُهَا بِيَدِي كِتَابًا ، وَالرَّجْمُ عَلَى ثَلاَثَةِ مَنَازِلَ : حَمْلٌ بَيِّنٌ ، أَوِ اعْتِرَافٌ مِنْ صَاحِبِهِ ، أَوْ شُهُود عَدْلٌ ، كَمَا أَمَرَ اللَّهُ.

وَقَدْ بَلَغَنِي أَنَّ رِجَالاً يَقُولُونَ فِي خِلاَفَةِ أَبِي بَكْرٍ : أَنَّهَا كَانَتْ فَلْتَةً ، وَلَعَمْرِي إِنْ كَانَتْ كَذَلِكَ ، وَلَكِنَّ اللَّهَ أَعْطَى خَيْرَهَا ، وَوَقَى شَرَّهَا ، وَأَيُّكُمْ هَذَا الَّذِي تَنْقَطِعُ إِلَيْهِ الأَعْنَاقُ كَانْقِطَاعِهَا إِلَى أَبِي بَكْرٍ.

إِنَّهُ كَانَ مِنْ شَأْنِ النَّاسِ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ ، فَأَتَيْنَا ، فَقِيلَ لَنَا : إِنَّ الأَنْصَارَ اجْتَمَعَتْ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ مَعَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ يُبَايِعُونَهُ ، فَقُمْتُ ، وَقَامَ أَبُو بَكْرٍ ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ الْجَرَّاحِ نَحْوَهُمْ ، فَزِعِينَ أَنْ يُحْدِثُوا فِي الإِسْلاَمِ فَتْقًا ، فَلَقِيَنَا رَجُلاَنِ مِنَ الأَنْصَارِ ؛ رَجُلُ صِدْقٍ ، عُوَ بْنُ سَاعِدَةَ ، وَمَعْنُ بْنُ عَدِى ، فَقَالاَ : أَيْنَ تُرِيدُونَ ؟ فَقُلْنَا : قَوْمَكُمْ ، لِمَا بَلَغَنَا مِنْ أَمْرِهِمْ ، فَقَالاَ : ارْجِ فَإِنَّكُمْ لَنْ تُخَالِفُوا ، وَلَنْ يُؤْتَ شَيْءٌ تَكْرَهُونَهُ ، فَأَبَيْنَا إِلاَّ أَنْ نَمْضِي ، وَأَنَا أُزَوِّر كَلاَمًا أُرِيدُ أَنْ أَتَكَلَّمَ بِ حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى الْقَوْمِ ، وَإِذَا هُمْ عَكَر هُنَالِكَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ ، وَهُوَ عَلَى سَرِيرٍ لَهُ مَرِيضٌ ، غَشَيْنَاهُمْ ، تَكَلَّمُوا فَقَالُوا : يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ ، مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ ، فَقَامَ الْحُبَابُ بْنُ الْمُنْذِرِ ، فَقَالَ : جُذَيْلُهَا الْمُحَكَّكُ ، وَعُذَيْقُهَا الْمُرَجَّبُ ، إِنْ شِئْتُمْ وَاللهِ رَدَدْنَاهَا جَذَعَةً.

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : عَلَى رِسْلِكُمْ ، فَذَهَبْتُ لأَتَكَلَّمَ ، فَقَالَ : أَنْصِتْ يَا عُمَرُ ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ مَعْشَرَ الأَنْصَارِ ، إِنَّا وَاللهِ مَا نُنْكِرُ فَضْلَكُمْ ، وَلاَ بَلاَئَكُمْ فِي الإِسْلاَمِ ، وَلاَ حَقَّكُمُ الْوَاجِبَ عَلَيْنَا ، وَلَكِ قَدْ عَرَفْتُمْ أَنَّ هَذَا الْحَيَّ مِنْ قُرَيْشٍ بِمَنْزِلَةٍ مِنَ الْعَرَبِ ، لَيْسَ بِهَا غَيْرُهُمْ ، وَأَنَّ الْعَرَبَ لَنْ تَجْتَمِعَ إِلاَّ عَ رَجُلٍ مِنْهُمْ ، فَنَحْنُ الأُمَرَاءُ وَأَنْتُمُ الْوُزَرَاءُ ، فَاتَّقُوا اللَّهَ ، وَلاَ تَصَدَّعُوا الإِسْلاَمَ ، وَلاَ تَكُونُوا أَوَّلَ أَحْدَثَ فِي الإِسْلاَمِ ، أَلاَ وَقَدْ رَضِيتُ لَكُمْ أَحَدَ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ ، لِي وَلأَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ ، فَأَيُّهُمَا بَايَعْتُمْ فَهُوَ لَكُمْ ثِقَةٌ ، قَالَ : فَوَاللهِ مَا بَقِيَ شَيْءٌ كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَقُولَهُ إِلاَّ وَقَدْ قَالَهُ ، يَوْمَئِذٍ ، غَيْرَ هَ الْكَلِمَةِ، فَوَاللهِ لأَنْ أُقْتَلَ ، ثُمَّ أُحْيَى ، ثُمَّ أُقْتَلَ ، ثُمَّ أُحْيَى ، فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكُونَ أَمِ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ.

قَالَ ، ثُمَّ قُلْتُ : يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ ، يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ ، إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِأَمْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِهِ : ﴿ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ﴾ أَبُو بَكْرٍ السَّبَّاقُ الْمَتِينُ ، ثُمَّ أَخَذْتُ بِيَدِهِ ، وَبَادَرَنِي رَجُ مِنَ الأَنْصَارِ فَضَرَبَ عَلَى يَدِهِ قَبْلَ أَنْ أَضْرِبَ عَلَى يَدِهِ ، ثُمَّ ضَرَبْتُ عَلَى يَدِهِ ، وَتَتَابَعَ النَّاسُ ، وَمِيلَ عَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ ، فَقَالَ النَّاسُ : قُتِلَ سَعْدٌ ، فَقُلْتُ : اقْتُلُوهُ ، قَتَلَهُ اللَّهُ ، ثُمَّ انْصَرَفْنَا ، وَقَدْ جَمَعَ اللَّهُ أَ الْمُسْلِمِينَ بِأَبِي بَكْرٍ ، فَكَانَتْ لَعَمْرُ اللهِ فَلْتَةٌ كَمَا قُلْتُمْ ، أَعْطَى اللَّهُ خَيْرَهَا وَوَقَى شَرَّهَا ، فَمَنْ دَعَا مِثْلِهَا ، فَهُوَ الَّذِي لاَ بَيْعَةَ لَهُ ، وَلاَ لِمَنْ بَايَعَهُ. (بخاری ۲۴۸۳۔ ابوداؤد ۴۳۱۷)

(۳۸۱۹۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کے پاس آتا جاتا رہتا تھا اور (اس وقت) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقام منیٰ میں تھے۔ میں عبدالرحمان بن عوف کو قرآن پڑھاتا تھا پس میں ان کے پاس منز میں آیا تو میں نے انہیں نہیں پایا۔ کہا گیا کہ وہ امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ کے پاس ہیں۔ چنانچہ میں ان کا انتظار کرنے لگا یہاں تک ک

گئے اور انہوں نے بتایا۔ آج حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اتنا شدید غصہ آیا تھا کہ اس سے پہلے کبھی ان کو اتنا غصہ نہیں آیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ ہتے ہیں: میں نے پوچھا: یہ کیوں؟ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات پہنچی کہ انصار میں سے دو دمیوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کا ذکر کیا تو پھر ان دونوں نے کہا۔ بخدا! ان کی بیعت تو اچانک ہوگئی تھی۔

وہ اس کے ہاتھ پر مارتا پھر جو ہوتا سو ہوتا۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے گفتگو کرنے کا ارادہ کیا۔ وی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا۔ اے امیر المؤمنین! آپ (ابھی) گفتگو نہ کریں کیونکہ آپ (اس وقت) ایسے شہر میں ہیں کہ آپ ے پاس تمام عرب کے دور دراز غیر معروف علاقوں کے لوگ جمع ہیں۔ اور آپ اگر (اب) کوئی بھی بات کریں گے تو وہ آپ سے سوب ہو کر تمام زمین میں پھیل جائے گی۔ پھر آپ کو نہیں معلوم کہ کیا ہوگا۔ آپ کے مطلب کے لوگ تو وہی ہیں جن کو آپ جانتے ں کہ وہ مدینہ واپس جائیں گے۔

پھر جب ہم مدینہ میں آئے تو میں سویرے سویرے چلا گیا یہاں تک کہ میں نے منبر کے دائیں پائے (کے ساتھ جگہ) لی۔ پھر حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ بھی میری طرف آئے یہاں تک کہ وہ بھی میرے ساتھ بیٹھ گئے۔ میں نے ان سے) کہا۔ آج کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسی گفتگو کریں گے کہ ویسی گفتگو انہوں نے خلیفہ بننے کے بعد سے کبھی نہیں کی۔ سعید نے پوچھا۔ وہ کیسی بات کریں گے؟ میں نے جواب دیا، ابھی تم وہ بات سن لو گے۔

- راوی کہتے ہیں: پھر جب لوگ جمع ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ منبر پر بیٹھ گئے۔ پ رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اللہ کے رسول ﷺ کا ذکر کیا اور آپ ﷺ پر درود پڑھا۔ پھر پ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو ہمارے درمیان باقی رکھا ان پر اللہ کی جانب سے وحی نازل ہوتی تھی آپ ﷺ اس کے ذریعہ حلال و حرام بیان کرتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو (کی روح کو) قبض کر لیا پس جو کچھ ان ے ہمراہ اللہ نے اٹھانا چاہا وہ اٹھا لیا۔ اور جس کو اللہ نے باقی رکھنا چاہا تھا اس کو باقی رکھا۔ چنانچہ بعض باتوں کے ساتھ تو ہم وابستہ ہے اور بعض باتیں ہم سے فوت ہوگئیں۔ پس ہم قرآن میں سے جو کچھ پڑھتے تھے اس میں یہ بھی تھا۔ ولا ترغبوا عن آباء کم ہ کفر بکم ان ترغبوا عن آباء کم. اور رجم کی آیت بھی نازل ہوئی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے رجم بھی کیا تھا اور ہم نے بھی پ ﷺ کے ہمراہ رجم کیا تھا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے! بلاشبہ میں نے (خود) اس آیت کو یاد کیا تھا اور سکو سمجھا تھا اور معلوم کیا تھا۔ اگر اس بات کا ڈر نہ ہوتا کہ کہا جائے گا۔ عمر نے قرآن میں اس بات کو لکھا جو اس میں سے نہیں ہے تو ں میں اس آیت رجم کو اپنے ہاتھوں سے لکھتا۔ رجم کی تین حالات ہیں۔ واضح حمل ہو۔ یا زانی کی طرف سے اقرار ہو یا عادل گواہ ں۔ جیسا کہ حکم خداوندی ہے۔

- مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ کچھ لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بارے میں یہ بات کہی ہے کہ یہ تو اچانک ہوگئی ا۔ میری عمر کی قسم! اگرچہ بات ایسی ہی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کی خلافت کی خیر و برکت عطا فرمائی اور اس کے شر سے محفوظ

فرمالیا۔تم میں سے کون سا آدمی ہے۔جس کے لئے (لوگوں کی) گردنیں یوں خم ہو جائیں جیسا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے لئے خم ہو گئیں تھیں۔

۵۔ یقیناً لوگوں کا معاملہ کچھ ایسا تھا کہ (جب) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے تو ہمارے پاس معاملہ لایا گیا اور ہمیں کہا گیا۔ انصار، سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس بنو ساعدہ میں جمع ہیں اور سعد رضی اللہ عنہ کی بیعت کر رہے ہیں۔ چنانچہ میں، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ان کی طرف پریشانی کے عالم میں اٹھ کھڑے ہوئے کہ (مبادا) وہ اسلام میں کوئی دراڑ پیدا کر دیں۔ پس ہمیں انصار ہی میں سے دو سچے آدمی ملے۔عویم بن ساعدہ اور معن بن عدی۔انہوں نے پوچھا: تم کہاں جا رہے ہو؟ ہم نے کہا: تمہاری قوم کے پاس، کیونکہ ہمیں ان کے بارے میں کوئی بات پہنچی ہے۔ان دونوں نے کہا۔واپس چلے جاؤ کیونکہ تمہاری مخالفت نہیں کی جائے گی اور ایسی چیز نہیں لائی جائے گی جس کو تم ناپسند کرو۔لیکن ہم نے آگے جانے پر ہی اصرار کیا۔اور میں (عمر رضی اللہ عنہ) وہ کلام تیار کر رہا تھا جس کے بارے میں میرا ارادہ بیان کا تھا۔ یہاں تک کہ ہم ان لوگوں کے پاس پہنچ گئے وہ لوگ تو سارے کے سارے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ پر جھکے ہوئے تھے اور حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اپنے تخت پر تشریف فرما تھے۔اور بیمار تھے۔پس جب ہم اوپر سے ان لوگوں کے پاس پہنچے تو انہوں نے بات شروع کی اور کہنے لگے۔اے گروہ قریش! ایک امیر ہم میں سے ہو گا اور ایک امیر تم میں سے ہو گا۔اس پر حضرت حُباب بن منذر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا۔میں ذی رائے اور معتمد لوگوں میں سے ہوں۔اگر تم چاہو۔

۶۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا۔اپنی حالت پر رہو۔پس میں نے گفتگو کرنا چاہی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عمر رضی اللہ عنہ! خاموش رہو، پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور پھر کہا۔اے گروہ انصار! خدا کی قسم! ہم تمہاری فضیلت کے منکر نہیں ہیں اور نہ ہی اسلام کے بارے میں تمہاری محنت و مشقت کے منکر ہیں۔اور نہ ہی خود پر واجب تمہارے حق کے منکر ہیں۔لیکن یقیناً تم جانتے ہو کہ یہ قبیلہ قریش پورے عرب میں اس مقام پر ہے جس پر اس کے علاوہ کوئی قبیلہ نہیں ہے۔اور عرب کے لوگ قریش ہی کے کسی آدمی پر جمع ہوں گے۔پس ہم (میں سے) امراء ہوں گے اور تم (میں سے) وزراء ہوں گے۔پس اللہ سے ڈرو اور اسلام میں دراڑ نہ ڈالو۔اور اسلام میں نئی بات ایجاد کرنے والے نہ بنو۔اور بغور یہ بات سنو کہ مجھے تمہارے لئے ان دو افراد میں سے کسی ایک پر راضی ہوں۔مراد میں (عمر رضی اللہ عنہ) تھا اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ۔پس ان دونوں میں سے جس پر بھی بیعت کر لو تو وہ تمہارے لئے ثقہ ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے۔خدا کی قسم! جو بات کہنا مجھے پسند تھا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان میں سے کوئی بات نہ چھوڑی بلکہ سب کہہ دی۔سوائے آخری بات کے۔خدا کی قسم! میں غیر معصیت کی حالت میں قتل کیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں تو بھی مجھے یہ بات اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ایسی قوم پر امیر بنوں جس میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ موجود ہوں۔

۸۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر میں نے عرض کیا۔اے گروہِ انصار! اے گروہِ مسلمین! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملہ (یعنی

خلافت) کا لوگوں میں سے سب سے زیادہ حق دار آپ ﷺ کے بعد وہ ہیں جو غار میں آپ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ یعنی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جو ہر میدان میں سبقت رکھنے والے اور مضبوط ہیں۔ پھر میں نے آپ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا (پکڑنا چاہا) لیکن انصار میں سے ایک آدمی مجھ سے پہل کر گیا پس اس نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ہاتھ مارا قبل اس کے کہ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ہاتھ مارتا۔ پھر میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ہاتھ مارا (یعنی بیعت کی) اور پھر دیگر لوگوں نے تسلسل کے ساتھ بیعت کی۔ اور حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایسے زیادتی ہوگئی اور لوگوں نے کہا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ قتل ہو گئے۔ میں نے کہا۔ ان کو قتل (ہی) کر دو۔ اللہ ان کو قتل کرے۔ پھر ہم (وہاں سے) واپس پلٹ گئے اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے معاملہ کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ (کے ہاتھ) پر جمع کر دیا تھا۔ پس خدا کی قسم! خلافتِ (صدیقی) تھی تو اچانک ہی جیسا کہ تم کہتے ہو (لیکن) اللہ تعالیٰ نے اسی کی خیر و برکت (امت کو) عطا کر دی اور اس کے شر سے (امت کو) بچالیا۔ پس (اب) جو آدمی ایسی بیعت (خلافت) کا داعی ہو تو اس کی بیعت نہ ہوگی اور نہ ہی بیعت کرنے والوں کی بیعت ہوگی۔

(۳۸۱۹۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتِ الأَنْصَارُ : مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ ، قَالَ : فَأَتَاهُمْ عُمَرُ ، فَقَالَ : يَا مَعَاشِرَ الأَنْصَارِ ، أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ؟ قَالُوا : بَلَى ، قَالَ : فَأَيُّكُمْ تَطِيبُ نَفْسُهُ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَبَا بَكْرٍ ؟ فَقَالُوا : نَعُوذُ بِاللهِ أَنْ نَتَقَدَّمَ أَبَا بَكْرٍ.

(۳۸۱۹۹) حضرت عبد اللہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ (کی روح مبارکہ) قبض ہوئی تو انصار نے کہا۔ ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک امیر تم (مہاجرین) میں سے ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور فرمایا: اے گروہِ انصار! کیا تمہیں یہ بات معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں؟ انصار نے کہا۔ کیوں نہیں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ پھر تم میں سے کس کا دل اس بات پر خوش ہے کہ وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے آگے بڑھے۔ انصار کہنے لگے۔ ہم اللہ سے اس بات کی پناہ مانگتے ہیں کہ ہم ابو بکر رضی اللہ عنہ سے آگے بڑھیں۔

(۳۸۲۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ أَسْلَمَ ؛ أَنَّهُ حِينَ بُويِعَ لأَبِي بَكْرٍ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَانَ عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ يَدْخُلاَنِ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَيُشَاوِرُونَهَا وَيَرْتَجِعُونَ فِي أَمْرِهِمْ ، فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى فَاطِمَةَ ، فَقَالَ : يَا بِنْتَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَاللهِ مَا مِنَ الْخَلْقِ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْ أَبِيكِ ، وَمَا مِنْ أَحَدٍ أَحَبَّ إِلَيْنَا بَعْدَ أَبِيكِ مِنْكِ ، وَأَيْمُ اللهِ ، مَا ذَاكَ بِمَانِعِيَّ إِنِ اجْتَمَعَ هَؤُلاَءِ النَّفَرُ عِنْدَكِ ، أَنْ آمُرَ بِهِمْ أَنْ يُحَرَّقَ عَلَيْهِمُ الْبَيْتُ.

قَالَ : فَلَمَّا خَرَجَ عُمَرُ جَاؤُوهَا ، فَقَالَتْ : تَعْلَمُونَ أَنَّ عُمَرَ قَدْ جَائَنِي ، وَقَدْ حَلَفَ بِاللهِ لَئِنْ عُدْتُمْ لَيُحَرِّقَنَّ

عَلَيْكُمُ الْبُيْتَ ، وَايْمُ اللهِ ، لَيَمْضِيَنَّ لِمَا حَلَفَ عَلَيْهِ ، فَانْصَرِفُوا رَاشِدِينَ ، فَرُوْا رَأْيَكُمْ ، وَلاَ تَرْجِعُوا إِلَيَّ ، فَانْصَرَفُوا عنها ، فَلَمْ يَرْجِعُوا إِلَيْهَا ، حَتَّى بَايَعُوا لأَبِي بَكْرٍ.

(۳۸۲۰۰) حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ (کی وفات) کے بعد جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں آنے جانے لگے اور ان سے مشاورت کرنے لگے اور اپنے معاملہ (خلافت) میں ان سے تقاضا کرنے لگے۔ پس جب یہ بات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو آپ نکل کھڑے ہوئے یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں داخل ہوئے اور فرمایا: اے رسول اللہ ﷺ کی بیٹی! خدا کی قسم! تمام مخلوق میں ہمیں تمہارے والد سے زیادہ کوئی محبوب نہیں۔ اور آپ کے بعد والد کے بعد ہمیں آپ سے زیادہ کوئی محبوب نہیں۔ خدا کی قسم! (لیکن) اگر یہ آپ کے پاس (دوبارہ) جمع ہوئے تو مجھے یہ (محبت والی) بات اس سے مانع نہیں ہوگی کہ میں لوگوں کو حکم دوں اور ان تمام (گھر میں موجود) افراد پر گھر کو جلا دیا جائے۔ راوی کہتے ہیں: پس جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ باہر چلے گئے تو یہ حضرات بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تمہیں معلوم ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے تھے۔ اور انہوں نے خدا کی قسم کھا کر کہا ہے کہ اگر تم لوگ دوبارہ جمع ہوئے تو وہ ضرور بالضرور تمہیں گھر میں جلا دیں گے۔ اور خدا کی قسم! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو کہا ہے وہ اس کو ضرور پورا کریں گے۔ پس تم لوگ اچھی حالت میں ہی واپس چلے جاؤ۔ اور اپنی رائے کو دیکھ لو۔ میری طرف واپس نہ آنا چنانچہ لوگ وہاں سے واپس ہوگئے اور جب تک ان لوگوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت نہیں کی یہ (فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس) واپس نہیں آئے۔

(۳۸۲۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَمْ يَشْهَدَا دَفْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَانَا فِي الأَنْصَارِ ، فَبُويِعَا قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَا.

(۳۸۲۰۱) حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے دفن میں حاضر نہیں تھے۔ یہ دونوں انصار میں موجود تھے۔ پس ان کے واپس آنے سے پہلے ان کی بیعت ہوگئی۔

(۳۸۲۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : دَخَلَ عُمَرُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ آخِذٌ بِلِسَانِهِ يُنَضْنِضُهُ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : اللَّهَ اللَّهَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ ، وَهُوَ يَقُولُ : هَاهْ ، إِنَّ هَذَا أَوْرَدَنِي الْمَوَارِدَ.

(۳۸۲۰۲) حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تو (دیکھا کہ) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنی زبان کو پکڑے ہوئے تھے اور اس کو ہلا رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے خلیفہ رسول ﷺ! اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے۔ ہاں اسی زبان نے مجھے بہت سے گھاٹوں پر اتارا ہے۔

(۳۸۲۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لأَبِي بَكْرٍ : يَا خَلِيفَةَ اللهِ ، قَالَ :

لَسْتُ بِخَلِيفَةِ اللهِ ، وَلَكِنِّي خَلِيفَةُ رَسُولِ اللهِ ، أَنَا رَاضٍ بِذَلِكَ.

(۳۸۲۰۳) حضرت ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ اے خلیفۃ اللہ! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں خلیفۃ اللہ نہیں ہوں۔ بلکہ میں خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور میں اس پر راضی ہوں۔

(٣٨٢٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ مَوْلًى لِرِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنِّي لَا أَدْرِي مَا قَدْرُ بَقَائِي فِيكُمْ ، فَاقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي ، وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ ، وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَّارٍ ، وَمَا حَدَّثَكُمُ ابْنُ مَسْعُودٍ مِنْ شَيْءٍ فَصَدِّقُوهُ.

(۳۸۲۰۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔'' میں نہیں جانتا کہ میری تم میں رہنے کی مقدار کتنی باقی ہے۔ پس تم ان دونوں کی اقتداء کرنا جو میرے بعد (خلیفہ) ہوں گے۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرمایا: ''اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے طریقہ کے مطابق چلنا۔ اور جو حدیث تم کو ابن مسعود بیان کرے تو اس کی تصدیق کرو۔''

(٣٨٢٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَالِمٍ الْمُرَادِيِّ أَبِي الْعَلَاءِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، وَأَبِي عَبْدِ اللهِ ، رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ حُذَيْفَةَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ : تَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ. (ترمذی ۳۶۶۳۔ ابن سعد ۳۳۴)

(۳۸۲۰۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر (اس کے بعد) انہوں نے عبد الملک بن عمیر کی طرح ہی حدیث بیان کی...... لیکن انہوں نے یہ بھی کہا۔ اور ابن ام عبد کے عہد کو مضبوطی سے پکڑو۔

(٣٨٢٠٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ ذَلِكَ الْيَوْمُ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ حَتَّى أَتَيَا الْأَنْصَارَ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ ، إِنَّا لَا نُنْكِرُ حَقَّكُمْ ، وَلَا يُنْكِرُ حَقَّكُمْ مُؤْمِنٌ ، وَإِنَّا وَاللهِ مَا أَصَبْنَا خَيْرًا إِلَّا مَا شَارَكْتُمُونَا فِيهِ ، وَلَكِنْ لَا تَرْضَى الْعَرَبُ وَلَا تُقِرُّ إِلَّا عَلَى رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ ، لِأَنَّهُمْ أَفْصَحُ النَّاسِ أَلْسِنَةً ، وَأَحْسَنُ النَّاسِ وُجُوهًا ، وَأَوْسَطُ الْعَرَبِ دَارًا ، وَأَكْثَرُ النَّاسِ شِجْنَةً فِي الْعَرَبِ ، فَهَلُمُّوا إِلَى عُمَرَ فَبَايِعُوهُ ، قَالَ : فَقَالُوا : لَا ، فَقَالَ عُمَرُ : لِمَ ؟ فَقَالُوا : نَخَافُ الْأَثَرَةَ ، قَالَ عُمَرُ : أَمَّا مَا عِشْتُ فَلَا ، قَالَ : فَبَايِعُوا أَبَا بَكْرٍ.

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ : أَنْتَ أَقْوَى مِنِّي ، فَقَالَ عُمَرُ : أَنْتَ أَفْضَلُ مِنِّي ، فَقَالَاهَا الثَّانِيَةَ ، فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ ، قَالَ لَهُ عُمَرُ : إِنَّ قُوَّتِي لَكَ مَعَ فَضْلِكَ ، قَالَ : فَبَايَعُوا أَبَا بَكْرٍ.

قَالَ مُحَمَّدٌ : وَأَتَى النَّاسُ عِنْدَ بَيْعَةِ أَبِي بَكْرٍ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ ، فَقَالَ : أَتَأْتُونِي وَفِيكُمْ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ ،

يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ.

قَالَ ابْنُ عَوْنٍ :فَقُلْتُ لِمُحَمَّدٍ :مَنْ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ ، قَالَ :قَوْلُ اللهِ :﴿ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ﴾.

(۳۸۲۰۶) بنوزریق کے ایک آدمی سے روایت ہے کہ جب یہ دن تھا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نکلے یہاں تک کہ وہ انصار کے پاس آئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے گروہِ انصار! یقیناً ہم تمہارے حق کے منکر نہیں ہیں اور نہ ہی کوئی مؤمن تمہارے حق کا منکر ہوسکتا ہے۔ اور خدا کی قسم! بلاشبہ ہم نے جو خیر بھی حاصل کی ہے تم اس میں ہمارے ساتھ شریک تھے۔ لیکن قریش کے آدمی کے علاوہ کسی اور آدمی پر اہل عرب راضی ہوں گے اور نہ قرار پکڑیں گے۔ کیونکہ قریش کے لوگ سب سے زیادہ فصیح اللسان ہیں اور تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت چہرے والے ہیں۔ اور اہل عرب میں سے سب سے وسیع گھر والے ہیں اور عرب کے لوگوں میں سب سے زیادہ باعزت ہیں۔ پس تم آؤ عمر کی طرف اور ان کی بیعت کرو۔ راوی کہتے ہیں: انصار نے کہا: نہیں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیوں؟ انصار نے جواب دیا۔ ہمیں ترجیح دیے جانے کا اندیشہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ بہرحال جب تک میں زندہ ہوں تب تک تو (یہ) نہیں ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ چلو پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کرلو۔

۲۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ تم مجھ سے زیادہ قوی ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (جواباً) فرمایا: آپ مجھ سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں۔ پھر دوبارہ ان دونوں حضرات نے باہم ان جملوں کا تکرار کیا۔ پھر جب تیسری مرتبہ یہ بات ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ یقیناً میری قوت بھی آپ کے لئے ہے اور اس کے ساتھ آپ کو فضیلت بھی حاصل ہے۔ چنانچہ لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کرلی۔

۳۔ محمد کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کے وقت لوگ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انہوں نے فرمایا۔ تم لوگ میرے پاس آئے ہو حالانکہ تم میں تین میں سے تیسرا موجود ہے یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ۔

۴۔ ابن عون کہتے ہیں: میں نے محمد سے پوچھا۔ تین میں سے تیسرا کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ارشاد خداوندی ہے۔ ﴿ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ﴾.

(۳۸۲۰۷) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلَتْ :يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، مَنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَخْلِفُ ، أَوِ اسْتَخْلَفَ ؟ قَالَتْ :أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ :ثُمَّ قِيلَ لَهَا:ثُمَّ مَنْ؟ قَالَتْ :ثُمَّ عُمَرُ ، قِيلَ :مَنْ بَعْدَ عُمَرَ ؟ قَالَتْ:أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ، ثُمَّ انْتَهَتْ إِلَى ذَلِكَ.

(۳۸۲۰۷) حضرت ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا اور (ان سے) سوال کیا گیا تھا۔ اے ام المؤمنین! اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ بناتے تو کس کو خلیفہ بناتے؟ انہوں نے جواب دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد کس کو؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ کو۔ پوچھا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد کس کو؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا۔ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو۔ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہاں

پہنچ کر رک گئیں۔

(۳۸۲۰۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَلْعٍ ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَيْرِ مَا قُبِضَ عَلَيْهِ نَبِيٌّ مِنَ الأَنْبِيَاءِ ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : ثُمَّ اسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ ، فَعَمِلَ بِعَمَلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِسُنَّتِهِ ، ثُمَّ قُبِضَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى خَيْرِ مَا قُبِضَ عَلَيْهِ أَحَدٌ ، وَكَانَ خَيْرَ هَذِهِ الأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُمَرُ ، فَعَمِلَ بِعَمَلِهِمَا وَسُنَّتِهِمَا، ثُمَّ قُبِضَ عَلَى خَيْرِ مَا قُبِضَ عَلَيْهِ أَحَدٌ، وَكَانَ خَيْرَ هَذِهِ الأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا وَبَعْدَ أَبِي بَكْرٍ.

(۳۸۲۰۸) حضرت عبد خیر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بہترین حالت میں موت آئی جس بہترین حالت پر انبیاء کرام کو موت آتی ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بیان کی۔ (پھر) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اس کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا پس انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق کام کیا۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی موت بھی اس بہترین حالت میں آئی جس پر کسی آدمی کی بہترین موت آ سکتی ہے۔ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اس امت میں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہترین شخص تھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا چنانچہ انہوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے عمل اور سنت کے مطابق عمل کیا پھر ان کو بھی اس بہترین حالت میں موت آئی جس پر کسی بھی آدمی کو بہترین موت آ سکتی ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس امت میں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے بہترین شخص تھے۔

(۳۸۲۰۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ : لَمَّا ارْتَدَّ مَنِ ارْتَدَّ عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ ، أَرَادَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يُجَاهِدَهُمْ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : أَتُقَاتِلُهُمْ وَقَدْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ شَهِدَ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ حَرُمَ مَالُهُ وَدَمُهُ إِلاَّ بِحَقِّهِ ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : أَنِّي لاَ أُقَاتِلُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلاَةِ وَالزَّكَاةِ ؟ وَاللهِ، لأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا حَتَّى أَجْمَعَهُمَا ، قَالَ عُمَرُ : فَقَاتَلْنَا مَعَهُ ، فَكَانَ وَاللهِ رَشَدًا ، فَلَمَّا ظَفِرَ بِمَنْ ظَفِرَ بِهِ مِنْهُمْ ، قَالَ : اخْتَارُوا بَيْنَ خِطَّتَيْنِ : إِمَّا حَرْبٌ مُجْلِيَةٌ ، وَإِمَّا الْخُطَّةُ الْمُخْزِيَةُ ، قَالُوا : هَذِهِ الْحَرْبُ الْمُجْلِيَةُ قَدْ عَرَفْنَاهَا ، فَمَا الْخُطَّةُ الْمُخْزِيَةُ ؟ قَالَ : تَشْهَدُونَ عَلَى قَتْلاَنَا أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ ، وَعَلَى قَتْلاَكُمْ أَنَّهُمْ فِي النَّارِ . فَفَعَلُوا.

(۳۸۲۰۹) حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مرتد ہونے والے لوگ مرتد ہوئے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان سے قتال کرنے کا ارادہ فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ کیا آپ ان سے قتال کریں گے حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سُنا ہے کہ: ''جو شخص گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور

محمد ﷺ اللہ کے رسول ﷺ ہیں تو اس کا مال اور اس کا خون حرمت حاصل کر لیتا ہے مگر حق کے بدلے میں (حرمت ختم ہو سکتی ہے) اور اس کا (باطنی) حساب اللہ کے ذمہ ہے''؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں کیسے اس آدمی سے قتال نہ کروں جو نماز اور زکوۃ میں فرق کرتا ہے؟ خدا کی قسم! میں تو ضرور بالضرور اس آدمی سے قتال کروں گا جو ان دونوں میں فرق کرے گا یہاں تک کہ وہ ان دونوں کو جمع کر لے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پھر ہم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ قتال کیا۔ پس خدا کی قسم! حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ راہ حق پر سختی سے قائم رہنے والے تھے۔ پھر جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مرتدین میں سے کچھ لوگوں کو قابو کر لیا تو آپ نے فرمایا: تم، لائحہ عمل میں سے کسی کو اختیار کر لو۔ یا تو ننگی جنگ ہے۔ اور یا رسوا کن لائحہ عمل ہے۔ انہوں نے کہا۔ یہ ننگی جنگ تم ہم جانتے ہیں لیکن رسوا کن لائحہ عمل کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ہمارے مقتولین کے بارے میں یہ گواہی دو کہ وہ جنت میں ہیں اور اپنے مقتولین کے بارے میں گواہی دو کہ وہ جہنم میں ہیں۔ چنانچہ انہوں نے یہی کام کیا۔

(۳۸۲۱۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَبِي عَوْنٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ :تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَ بِأَبِي بَكْرٍ مَا لَوْ نَزَلَ بِالْجِبَالِ لَهَاضَهَا ، اشْرَأَبَّ النِّفَاقُ بِالْمَدِينَةِ ، وَارْتَدَّتِ الْعَرَبُ ، فَوَاللهِ مَا اخْتَلَفُوا فِي نُقْطَةٍ إِلاَّ طَارَ أَبِي بِحَظِّهَا وَعَنَائِهَا فِي الإِسْلاَمِ ، وَكَانَتْ تَقُولُ مَعَ هَذَا :وَمَنْ رَأَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَرَفَ أَنَّهُ خُلِقَ غِنَاءً لِلإِسْلاَمِ ، كَانَ وَاللهِ أَحْوَذِيًّا ، نَسِيجَ وَحْدِهِ ، قَدْ أَعَدَّ لِلأُمُورِ أَقْرَانَهَا. (احمد ٦٨)

(۳۸۲۱۰) حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہا کرتی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پر ایسے مصائب اترے کہ اگر وہ مصائب کسی پہاڑ پر اترتے تو اس پہاڑ کو ریزہ ریزہ کر دیتے۔ مدینہ میں نفاق پھیل گیا اور عرب کے (بہت) لوگ مرتد ہو گئے۔ پس خدا کی قسم! لوگوں نے اسلام کے کسی حکم میں اختلاف نہیں کیا مگر یہ کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اس کے تحفظ اور دفاع کے لئے دوڑ پڑے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس کے ساتھ یہ بھی کہتی تھیں۔ اور جو شخص عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھتا تو جان لیتا کہ اس کو اسلام سے نقصان دور کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اور خدا کی قسم! حضرت عمر رضی اللہ عنہ تمام معاملات میں نہایت چاق و چوبند تھے بے مثال تھے۔ اور انہوں نے معاملات کے لئے ان کے مناسب لوگوں کو تیار کیا۔

(٤٤) مَا جَاءَ فِي خِلاَفَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بارے میں آنے والی احادیث

(۳۸۲۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ حِينَ حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ يَسْتَخْلِفُهُ ، فَقَالَ النَّاسُ :تَسْتَخْلِفُ عَلَيْنَا فَظًّا غَلِيظًا ، وَلَوْ قَدْ وَلِيَنَا كَانَ أَفَظَّ وَأَغْلَظَ ، فَمَا تَقُولُ لِرَبِّكَ إِذَا لَقِيتَهُ ، وَقَدِ اسْتَخْلَفْتَ عَلَيْنَا عُمَرَ ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ :أَبِرَبِّي تُخَوِّفُونَنِي ؟

أَقُولُ :اللَّهُمَّ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْهِمْ خَيْرَ خَلْقِكَ.

ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ ، فَقَالَ :إِنِّي مُوصِيكَ بِوَصِيَّةٍ إِنْ أَنْتَ حَفِظْتَهَا :إِنَّ لِلَّهِ حَقًّا بِالنَّهَارِ لاَ يَقْبَلُهُ بِاللَّيْلِ ، وَإِنَّ لِلَّهِ حَقًّا بِاللَّيْلِ لاَ يَقْبَلُهُ بِالنَّهَارِ ، وَأَنَّهُ لاَ يَقْبَلُ نَافِلَةً حَتَّى تُؤَدَّى الْفَرِيضَةَ ، وَإِنَّمَا ثَقُلَتْ مَوَازِينُ مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاتِّبَاعِهِمْ فِي الدُّنْيَا الْحَقَّ وَثِقَلُهُ عَلَيْهِمْ ، وَحَقٌّ لِمِيزَانٍ لاَ يُوضَعُ فِيهِ إِلاَّ الْحَقُّ أَنْ يَكُونَ ثَقِيلاً ، وَإِنَّمَا خَفَّتْ مَوَازِينُ مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاتِّبَاعِهِمَ الْبَاطِلَ وَخِفَّتُهُ عَلَيْهِمْ ، وَحَقٌّ لِمِيزَانٍ لاَ يُوضَعُ فِيهِ إِلاَّ الْبَاطِلُ أَنْ يَكُونَ خَفِيفًا ، وَإِنَّ اللَّهَ ذَكَرَ أَهْلَ الْجَنَّةِ بِصَالِحِ مَا عَمِلُوا ، وَأَنَّهُ تَجَاوَزَ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ ، فَيَقُولُ الْقَائِلُ :لاَ أَبْلُغُ هَؤُلاَءِ ، وَذَكَرَ أَهْلَ النَّارِ بِأَسْوَإِ مَا عَمِلُوا ، وَأَنَّهُ رَدَّ عَلَيْهِمْ صَالِحَ مَا عَمِلُوا ، فَيَقُولُ قَائِلٌ :أَنَا خَيْرٌ مِنْ هَؤُلاَءِ ، وَذَكَرَ آيَةَ الرَّحْمَةِ وَآيَةَ الْعَذَابِ ، لِيَكُونَ الْمُؤْمِنُ رَاغِبًا وَرَاهِبًا ، لاَ يَتَمَنَّى عَلَى اللهِ غَيْرَ الْحَقِّ ، وَلاَ يُلْقِي بِيَدِهِ إِلَى التَّهْلُكَةِ.

فَإِنْ أَنْتَ حَفِظْتَ وَصِيَّتِي ، لَمْ يَكُنْ غَائِبٌ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنَ الْمَوْتِ ، وَإِنْ أَنْتَ ضَيَّعْتَ وَصِيَّتِي لَمْ يَكُنْ غَائِبٌ أَبْغَضَ إِلَيْكَ مِنَ الْمَوْتِ ، وَلَنْ تُعْجِزَهُ.

(۳۸۲۱۱) حضرت زبید بن الحارث سے روایت ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت آیا تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف قاصد بھیجا۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا۔ اس پر لوگوں نے کہا۔ آپ ہم پر ایک ترش مزاج اور سخت آدمی کو خلیفہ بنا رہے ہیں۔ اور اگر وہ ہمارے والی بن گئے تو وہ مزید ترش مزاج اور سخت آدمی ہو جائیں گے۔ پس جب آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہم پر خلیفہ بنائیں گے تو آپ اپنے رب سے ملاقات کے وقت اپنے پروردگار کو کیا جواب دیں گے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم لوگ میرے پروردگار سے مجھے ڈرا رہے ہو؟ میں (اللہ تعالیٰ کو) یہ جواب دوں گا۔ اے اللہ! میں نے لوگوں پر آپ کی مخلوق میں بہترین شخص کو خلیفہ بنایا ہے۔

۲۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف قاصد بھیجا (اور بلا کر) فرمایا۔ اگر تم یاد رکھو تو میں تمہیں ایک وصیت کرتا ہوں۔ یقیناً دن کے وقت اللہ تعالیٰ کا کوئی ایسا حق ہے جس کو وہ رات کے وقت قبول نہیں کرتا اور (اسی طرح) اللہ تعالیٰ کا رات کے وقت کوئی ایسا حق ہے جس کو وہ دن کے وقت قبول نہیں کرتا۔ اور بلاشبہ جب تک فرائض کو ادا نہ کیا جائے نوافل کو قبول نہیں کیا جاتا۔ اور جن لوگوں کے اعمال قیامت کے دن میزان میں بھاری ہوں گے ان کے اعمال صرف اس وجہ سے بھاری ہوں گے کہ دنیا میں ان لوگوں نے حق کی اتباع کی ہوگی اور حق ان پر وزنی رہا ہوگا۔ اور میزان کے لئے بھی یہ بات حق ہے کہ (جب) اس میں صرف حق ہی کو رکھا جائے تو وہ وزنی ہو جائے۔ اور جن لوگوں کے اعمال قیامت کے دن میزان میں ہلکے ہوں گے تو اس کی وجہ صرف یہ ہو گی کہ ان لوگوں نے باطل کی پیروی کی اور باطل ان لوگوں پر ہلکا رہا ہوگا۔ اور میزان کے لئے بھی یہ بات حق ہے کہ جب اس میں صرف باطل ہی کو رکھا جائے تو وہ ہلکا ہو جائے۔

۳۔ اور یقیناً اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کا ذکر ان کے بہترین اعمال کی وجہ سے کیا ہے اور ان کی غلطیوں سے درگزر فرمایا ہے۔ پس کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ میں تو ان تک نہیں پہنچ سکتا۔ اور (اسی طرح) اللہ تعالیٰ نے اہل جہنم کا ذکر ان کے بداعمال کے ساتھ کیا ہے۔ اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل جہنم پر ان کے اعمال صالحہ کو رد فرما دیا ہے۔ پس کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ میں تو ان سے بہتر ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ نے رحمت والی آیت اور عذاب والی آیت (دونوں) کو ذکر فرمایا تاکہ مؤمن رغبت بھی کرے اور خوف بھی. اللہ تعالیٰ پر ناحق امیدیں نہ کرے اور اپنے ہاتھ سے ہلاکت کی طرف نہ پڑے۔

۴۔ پس اگر تم نے میری وصیت کی حفاظت کی تو تمہیں کوئی غائب چیز موت سے زیادہ محبوب نہیں ہوگی۔ اور اگر تم نے میری وصیت کو ضائع کیا تو کوئی غائب چیز تمہیں موت سے زیادہ مبغوض نہیں ہوگی۔ اور تم ہرگز موت کو عاجز نہیں کر سکتے۔

(۳۸۲۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَبِيَدِهِ عَسِيبُ نَخْلٍ ، وَهُوَ يُجْلِسُ النَّاسَ ، وَيَقُولُ :اسْمَعُوا لِقَوْلِ خَلِيفَةِ رَسُولِ اللهِ ، قَالَ :فَجَاءَ مَوْلًى لأَبِي بَكْرٍ يُقَالُ لَهُ:شَدِيدٌ بِصَحِيفَةٍ ، فَقَرَأَهَا عَلَى النَّاسِ ، فَقَالَ :يَقُولُ أَبُو بَكْرٍ :اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا لِمَنْ فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ ، فَوَاللهِ مَا أَلَوْتُكُمْ ، قَالَ قَيْسٌ :فَرَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَعْدَ ذَلِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ.

(۳۸۲۱۲) حضرت قیس بن حازم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں کھجور کی صاف شاخ تھی اور وہ لوگوں کو بٹھا رہے تھے اور کہہ رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ کی بات سُنو۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا غلام...... جس کو شدید کہا جاتا تھا...... ایک رقعہ لے کر آیا۔ اور وہ لوگوں کو پڑھ کر سنایا۔ اس نے کہا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس آدمی کی بات سنو اور اطاعت کرو جس کا اس صحیفہ میں نام ہے۔ خدا کی قسم! میں نے تمہیں خیر تک پہنچانے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔ قیس راوی کہتے ہیں۔ پھر اس کے بعد میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر دیکھا۔

(۳۸۲۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :أَفْرَسُ النَّاسِ ثَلاَثَةٌ :أَبُو بَكْرٍ حِينَ تَفَرَّسَ فِي عُمَرَ فَاسْتَخْلَفَهُ ، وَالَّتِي قَالَتْ :﴿اسْتَأْجِرْهُ ، إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الأَمِينُ﴾ وَالْعَزِيزُ حِينَ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ :﴿أَكْرِمِي مَثْوَاهُ﴾.

(۳۸۲۱۳) حضرت عبد اللہ سے روایت ہے کہ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ فراست والے تین لوگ ہوئے ہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جب انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں فراست کا اظہار کیا اور انہیں خلیفہ بنایا۔ اور (دوسری) وہ عورت جس نے کہا تھا۔ ﴿اسْتَأْجِرْهُ ، إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الأَمِينُ﴾ اور (تیسرا) عزیز مصر جب اس نے اپنی بیوی سے کہا۔ ﴿أَكْرِمِي مَثْوَاهُ﴾.

(۳۸۲۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ :جِئْتُ وَإِذَا عُمَرُ وَاقِفٌ عَلَى حُذَيْفَةَ ، وَعُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ ، فَقَالَ :تَخَافَانِ أَنْ تَكُونَا حَمَّلْتُمَا الأَرْضَ مَا لاَ تُطِيقُ ، فَقَالَ :حُذَيْفَةُ :لَوْ شِئْتُ

لأضْعَفْتُ أَرْضِي ، وَقَالَ عُثْمَان :لَقَدْ حَمَّلْتُ أَرْضِي أَمْرًا هِيَ لَهُ مُطِيقَةٌ، وَمَا فِيهَا كَثِيرُ فَضْلٍ ، فَقَالَ :انْظُرَا مَا لَدَيْكُمَا ، أَنْ تَكُونَا حَمَّلْتُمَا الأَرْضَ مَا لاَ تُطِيقُ ، ثُمَّ قَالَ :وَاللهِ لَئِنْ سَلَّمَنِي اللَّهُ ، لأَدَعَنَّ أَرَامِلَ أَهْلِ الْعِرَاقِ لاَ يَحْتَجْنَ بَعْدِي إِلَى أَحَدٍ أَبَدًا ، قَالَ :فَمَا أَتَتْ عَلَيْهِ إِلاَّ أَرْبَعَةٌ حَتَّى أُصِيبَ.

قَالَ:وَكَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَامَ بَيْنَ الصُّفُوفِ ، فَقَالَ :اسْتَوُوا ، فَإِذَا اسْتَوَوْا تَقَدَّمَ فَكَبَّرَ ، قَالَ: فَلَمَّا كَبَّرَ طُعِنَ مَكَانَهُ، قَالَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَتَلَنِي الْكَلْبُ، أَوْ أَكَلَنِي الْكَلْبُ، قَالَ عَمْرٌو: مَا أَدْرِي أَيُّهُمَا قَالَ؟ وَمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ غَيْرَ ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَأَخَذَ عُمَرُ بِيَدِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَدَّمَهُ ، وَطَارَ الْعِلْجُ وَبِيَدِهِ سِكِّينٌ ذَاتُ طَرَفَيْنِ، مَا يَمُرُّ بِرَجُلٍ يَمِينًا، وَلاَ شِمَالاً إِلاَّ طَعَنَهُ حَتَّى أَصَابَ مِنْهُمْ ثَلاَثَةَ عَشَرَ رَجُلا ، فَمَاتَ مِنْهُمْ تِسْعَةٌ، قَالَ :فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ طَرَحَ عَلَيْهِ بُرْنُسًا لِيَأْخُذَهُ ، فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّهُ مَأْخُوذٌ نَحَرَ نَفْسَهُ.

قَالَ :فَصَلَّيْنَا الْفَجْرَ صَلاَةً خَفِيفَةً ، قَالَ :فَأَمَّا نَوَاحِي الْمَسْجِدِ فَلاَ يَدْرُونَ مَا الأَمْرُ إِلاَّ أَنَّهُمْ حَيْثُ فَقَدُوا صَوْتَ عُمَرَ ، جَعَلُوا يَقُولُونَ :سُبْحَانَ اللهِ ، مَرَّتَيْنِ ، فَلَمَّا انْصَرَفُوا كَانَ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ :انْظُرْ مَنْ قَتَلَنِي ؟ قَالَ :فَجَالَ سَاعَةً ، ثُمَّ جَاءَ ، فَقَالَ :غُلاَمُ الْمُغِيرَةِ الصَّنَّاعُ ، وَكَانَ نَجَّارًا ، قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْ مَنِيَّتِي بِيَدِ رَجُلٍ يَدَّعِي الإِسْلاَمَ ، قَاتَلَهُ اللَّهُ ، لَقَدْ أَمَرْتُ بِهِ مَعْرُوفًا ، قَالَ :ثُمَّ قَالَ لابْنِ عَبَّاسٍ :لَقَدْ كُنْتَ أَنْتَ وَأَبُوكَ تُحِبَّانِ أَنْ تَكْثُرَ الْعُلُوجُ بِالْمَدِينَةِ ، قَالَ :فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : إِنْ شِئْتَ فَعَلْنَا ، فَقَالَ :بَعْدَ مَا تَكَلَّمُوا بِكَلاَمِكُمْ وَصَلَّوْا صَلاَتَكُمْ وَنَسَكُوا نُسُكَكُمْ ؟.

قَالَ:فَقَالَ لَهُ النَّاسُ:لَيْسَ عَلَيْكَ بَأْسٌ ، قَالَ:فَدَعَا بِنَبِيذٍ فَشَرِبَ ، فَخَرَجَ مِنْ جُرْحِهِ ، ثُمَّ دَعَا بِلَبَنٍ فَشَرِبَهُ، فَخَرَجَ مِنْ جُرْحِهِ ، فَظَنَّ أَنَّهُ الْمَوْتُ ، فَقَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ :انْظُرْ مَا عَلَيَّ مِنَ الدَّيْنِ فَاحْسُبْهُ ، فَقَالَ : سِتَّةٌ وَثَمَانِينَ أَلْفًا ، فَقَالَ :إِنْ وَفَى بِهَا مَالُ آلِ عُمَرَ فَأَدِّهَا عَنِّي مِنْ أَمْوَالِهِمْ ، وَإِلاَّ فَسَلْ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ، فَإِنْ تَفِي مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَإِلاَّ فَسَلْ قُرَيْشًا ، وَلاَ تَعْدُهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ ، فَأَدِّهَا عَنِّي.

اذْهَبْ إِلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ، فَسَلِّمْ وَقُلْ :يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، وَلاَ تَقُلْ :أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ، فَإِنِّي لَسْتُ لَهُمُ الْيَوْمَ بِأَمِيرٍ ، أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ ، قَالَ :فَأَتَاهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ فَوَجَدَهَا قَاعِدَةً تَبْكِي ، فَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ :يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ ، قَالَتْ :قَدْ وَاللهِ كُنْتُ أُرِيدُهُ لِنَفْسِي ، وَلأُوثِرَنَّهُ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي ، فَلَمَّا جَاءَ ، قِيلَ :هَذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ :فَقَالَ :ارْفَعَانِي ، فَأَسْنَدَهُ رَجُلٌ إِلَيْهِ ، فَقَالَ:مَا لَدَيْكَ ؟ قَالَ :أَذِنَتْ لَكَ ، قَالَ :فَقَالَ عُمَرُ :مَا كَانَ شَيْءٌ أَهَمَّ عِنْدِي مِنْ ذَلِكَ ، ثُمَّ قَالَ :إِذَا أَنَا مِتُّ فَاحْمِلُونِي عَلَى سَرِيرِي ، ثُمَّ اسْتَأْذِنْ ، فَقُلْ :يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، فَإِنْ أَذِنَتْ لَكَ ؛ فَأَدْخِلْنِي ، وَإِنْ لَمْ تَأْذَنْ فَرُدَّنِي إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ ، قَالَ :فَلَمَّا حُمِلَ كَأَنَّ النَّاسَ لَمْ تُصِبْهُمْ مُصِيبَةٌ إِلاَّ يَوْمَئِذٍ ، قَالَ :

فَسَلَّمَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، وَقَالَ :يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، فَأَذِنَتْ لَهُ ، حَيْثُ أَكْرَمَهُ اللَّهُ مَعَ رَسُولِ ..
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ.

فَقَالُوا لَهُ حِينَ حَضَرَهُ الْمَوْتُ :اسْتَخْلِفْ ، فَقَالَ :لَا أَجِدُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهَذَا الْأَمْرِ مِنْ هَؤُلَاءِ النَّفَرِ ، الَّذِ
تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ ، فَأَيُّهُمُ اسْتَخْلَفُوا فَهُوَ الْخَلِيفَةُ بَعْدِي ، فَسَمّ
عَلِيًّا ، وَعُثْمَانَ ، وَطَلْحَةَ ، وَالزُّبَيْرَ ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ ، وَسَعْدًا ، فَإِنْ أَصَابَتْ سَعْدًا فَذَلِكَ ، وَ
فَأَيُّهُمُ اسْتُخْلِفَ فَلْيَسْتَعِنْ بِهِ ، فَإِنِّي لَمْ أَنْزِعْهُ عَنْ عَجْزٍ ، وَلَا خِيَانَةٍ ،

قَالَ :وَجَعَلَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يُشَاوِرُ مَعَهُمْ ، وَلَيْسَ لَهُ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ.

قَالَ :فَلَمَّا اجْتَمَعُوا ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ :اجْعَلُوا أَمْرَكُمْ إِلَى ثَلَاثَةِ نَفَرٍ ، قَالَ :فَجَعَلَ الزُّبَيْرُ أَمْر
إِلَى عَلِيٍّ، وَجَعَلَ طَلْحَةُ أَمْرَهُ إِلَى عُثْمَانَ، وَجَعَلَ سَعْدٌ أَمْرَهُ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ:فَأْتَمِرُوا أُولَئِكَ الثَّلَا
حِينَ جُعِلَ الْأَمْرُ إِلَيْهِمْ ، قَالَ :فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ :أَيُّكُمْ يَتَبَرَّأُ مِنَ الْأَمْرِ وَيَجْعَلُ الْأَمْرَ إِلَيَّ ، وَلَكُمُ اللَّهُ عَا
أَنْ لَا آلُو عَنْ أَفْضَلِكُمْ وَخَيْرِكُمْ لِلْمُسْلِمِينَ؟ فَأَسْكَتَ الشَّيْخَانِ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ، فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمَ
تَجْعَلَانِهِ إِلَيَّ وَأَنَا أَخْرُجُ مِنْهَا ، فَوَاللهِ لَا آلُوكُمْ عَنْ أَفْضَلِكُمْ وَخَيْرِكُمْ لِلْمُسْلِمِينَ؟ قَالُوا :نَعَمْ، فَخَلَا بِعَلِيٍّ
فَقَالَ:إِنَّ لَكَ مِنَ الْقَرَابَةِ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقِدَمِ ، وَلِيَ اللَّهُ عَلَيْكَ لَئِنِ اسْتُخْلِفْ
لَتَعْدِلَنَّ ، وَلَئِنِ اسْتُخْلِفَ عُثْمَانُ لَتَسْمَعَنَّ وَلَتُطِيعَنَّ ؟ قَالَ :فَقَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :وَخَلَا بِعُثْمَانَ ، فَقَالَ :مِثْ
ذَلِكَ ، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ :نَعَمْ ، ثُمَّ قَالَ :يَا عُثْمَانُ ، أَبْسِطْ يَدَكَ ، فَبَسَطَ يَدَهُ فَبَايَعَهُ ، وَبَايَعَهُ عَلِيٌّ وَالنَّاسُ.

ثُمَّ قَالَ عُمَرُ :أُوصِي الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِي بِتَقْوَى اللهِ ، وَالْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ ، وَيَعْرِفَ
لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ ، وَأُوصِيهِ بِأَهْلِ الْأَمْصَارِ خَيْرًا ، فَإِنَّهُمْ رِدْءُ الإِسْلَامِ ، وَغَيْظُ الْعَدُوِّ ، وَجُبَاةُ الْأَمْوَالِ ، أَنْ
يُؤْخَذَ مِنْهُمْ فَيْؤُهُمْ إِلَّا عَنْ رِضًا مِنْهُمْ ، وَأُوصِيهِ بِالْأَنْصَارِ خَيْرًا ؛ الَّذِينَ تَبَوَّؤُوا الدَّارَ وَالإِيمَانَ ، أَنْ يَقْبَلَ
مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزَ عَنْ مُسِيئِهِمْ ، وَأُوصِيهِ بِالْأَعْرَابِ خَيْرًا ، فَإِنَّهُمْ أَصْلُ الْعَرَبِ وَمَادَّةُ الإِسْلَامِ ، أَ
يُؤْخَذَ مِنْ حَوَاشِي أَمْوَالِهِمْ فَتُرَدَّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ ، وَأُوصِيهِ بِذِمَّةِ اللهِ وَذِمَّةِ رَسُولِهِ ، أَنْ يُوفِيَ لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ
وَأَنْ لَا يُكَلَّفُوا إِلَّا طَاقَتَهُمْ ، وَأَنْ يُقَاتِلَ مَنْ وَرَائَهُمْ. (بخاری ۱۳۹۲)

(۳۸۲۱۴) حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ میں آیا تو میں نے دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور عثمان بن
حنیف رضی اللہ عنہ کے پاس کھڑے ہوئے ہیں اور فرما رہے ہیں۔ تم خوف کرو کہ تم نے زمین کو اس قدر عوض پر دیا ہے جو وسعت سے زیاد
ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اگر میں چاہوں تو اپنی زمین کو دو چند (عوض پر) کر دوں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں نے
اپنی زمین کو ایسے معاملہ کے عوض میں رکھا جو اس کے مطابق ہے اور اس میں بہت زیادہ اضافہ نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا

ا اللہ تعالیٰ نے مجھے سلامت رکھا تو میں اہلِ عراق کے محتاجوں کو ایسی حالت میں چھوڑوں گا کہ میرے بعد وہ کسی اور کے محتاج نہیں
ں گے۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ چار دن ہی گزرے تھے کہ انہیں شہید کر دیا گیا۔

راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب مسجد میں داخل ہوتے تو آپ رضی اللہ عنہ صفوں کے درمیان کھڑے ہو جاتے اور
اتے۔ (صفوں میں) سیدھے ہو جاؤ۔ پس جب لوگ سیدھے ہو جاتے تو آپ رضی اللہ عنہ تکبیر کہتے۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر (جب
صبح) آپ رضی اللہ عنہ نے نماز شروع کی تو آپ رضی اللہ عنہ کی جگہ وار کیا گیا۔ راوی کہتے ہیں: پس میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا۔ مجھے کتے
قتل کر ڈالا...... یا...... مجھے کُتے نے کھالیا۔ راوی عمرو کہتے ہیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ کیا کہا؟ میرے اور ان کے درمیان حضرت ابن
س رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی نہ تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کو ہاتھ سے پکڑا اور آگے کر دیا...... وہ قاتل
۔ نے لگا جبکہ اس کے ہاتھ میں دو دھاری چھری تھی وہ دائیں بائیں جس آدمی کے پاس سے گزرتا اس کو مارتا جاتا یہاں تک کہ اس
، تیرہ لوگوں کو زخمی کر دیا۔ پھر ان زخمیوں میں سے نو افراد وفات بھی پا گئے۔ راوی کہتے ہیں۔ پس جب یہ منظر ایک مسلمان نے
لھا تو اس نے اس کو پکڑنے کے لئے اس پر ایک بڑی چادر ڈال دی۔ پھر جب اس قاتل کو یہ یقین ہو گیا کہ وہ پکڑا جائے گا تو اس
نے خود کو ذبح کر لیا۔

راوی کہتے ہیں: پس ہم نے فجر کی ہلکی سی نماز ادا کی۔ راوی کہتے ہیں: مسجد کے کناروں والے لوگوں کو پتہ ہی نہیں لگا کہ
ا معاملہ ہوا ہے۔ ہاں جب انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ (کی آواز) کو نہ پایا تو یہ کہنا شروع کیا۔ سبحان اللہ! سبحان اللہ! پھر جب
ب چلے گئے تو پہلا شخص جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (ان سے) کہا۔ دیکھو
معلوم کرو) مجھے کس نے قتل کیا ہے؟ راوی کہتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ تھوڑا سا گھوم کر واپس آئے اور بتایا۔ حضرت
مرۃ رضی اللہ عنہ کے کاریگر غلام نے۔ اور یہ غلام بڑھئی تھا۔ راوی کہتے ہیں۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمام تعریفیں اس ذات کے
ئے ہیں جس نے میری موت کسی ایسے آدمی کے ہاتھ سے واقع نہیں کی جو اسلام کا دعویدار ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کرے۔ یقیناً
ں نے اس کو بھلائی کا حکم دیا تھا۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا۔ تحقیق تم اور تمہارے والد اس
ت کو پسند کرتے تھے کہ مدینہ منورہ میں علوج زیادہ ہوں۔ راوی کہتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اگر آپ چاہتے ہیں تو ہم یہ
۔تے۔'' انہوں نے کہا کہ بعد اس کے کہ تم اپنی بات کر چکے، اپنی نماز پڑھ چکے اور اپنے نسک ادا کر چکے۔''

راوی کہتے ہیں: لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ آپ کو کوئی (بڑا) مسئلہ نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ
، نبیذ منگوائی اور اس کو پیا لیکن وہ آپ رضی اللہ عنہ کے زخموں سے باہر نکل گئی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دودھ منگوایا اور اس کو پیا لیکن وہ بھی
ب کے زخموں سے باہر نکل گیا۔ چنانچہ آپ کو موت کا یقین ہو گیا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ مجھ پر جو قرض ہے
۔ دیکھو اور اس کا حساب کرو۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ چھیاسی ہزار ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اگر یہ قرض آلِ عمر رضی اللہ عنہ کے مال
۔ پورا ہو جائے تو میری طرف سے ان کے اموال میں سے اس قرض کو ادا کر دو۔ وگرنہ بنو عدی بن کعب سے مانگ لینا۔ پھر اگر یہ

قرض ان کے اموال سے پورا ہو جائے تو ٹھیک وگرنہ قریش سے مانگ لینا اور ان کے سوا اور کسی سے نہ مانگنا۔ اور یہ میری طرف سے قرضہ ادا کر دینا۔

۵۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف جاؤ اور (انہیں) سلام کرو اور کہو۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ...... امیر المؤمنین کا لفظ نہ کہنا کیونکہ میں اس وقت لوگوں کا امیر نہیں ہوں ...... اپنے دونوں ساتھیوں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ) کے ساتھ دفن کئے جانے کی اجازت مانگتا ہے۔ راوی کہتے ہیں: پس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بیٹھے روتے پایا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے سلام کیا پھر کہا۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ دفن کئے جانے کی اجازت مانگتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔ خدا کی قسم! میں تو اس بات کو اپنے لئے چاہتی تھی (یعنی حجرہ میں دفن ہونا) لیکن میں آج اس رات (حجرہ میں دفن ہونا) میں عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اپنے اوپر ترجیح دیتی ہوں۔ پھر جب حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ واپس آئے تو کہا گیا۔ یہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ (واپس آ گئے) ہیں۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اٹھا دو پس ایک آدمی نے انہیں اپنی جانب ٹیک لگا کر اٹھایا تو انہوں نے پوچھا۔ تمہارے پاس کیا (خبر) ہے؟ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا انہوں نے آپ کے لئے اجازت دے دی ہے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میرے نزدیک اس سے زیادہ اہم چیز کوئی نہیں تھی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں مر جاؤں تو تم مجھے میری چارپائی پر سوار کر کے پھر اجازت طلب کرنا اور کہنا۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اجازت مانگ رہا ہے۔ پس اگر وہ مجھے اجازت دے دیں تو تم مجھے اندر داخل کرنا اور اگر وہ مجھے اجازت نہ دیں تو تم مجھے مسلمانوں کے قبرستان کی طرف لوٹا دینا۔ راوی کہتے ہیں: پس جب آپ رضی اللہ عنہ (کی میت کو) اٹھایا گیا تو (حالت یہ تھی) گویا مسلمانوں اس دن کے سوا کبھی کوئی مصیبت پہنچی ہی نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں: چنانچہ (میت لے جا کر) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے سلام کیا اور پوچھا۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اجازت طلب کر رہے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ رضی اللہ عنہ کے لئے اجازت دے دی اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی معیت کا اعزاز بخشا تھا۔

۶۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت قریب آیا تو لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا۔ آپ کسی کو خلیفہ مقرر کر دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، میں اس منصب کا حق دار ان لوگوں سے زیادہ کسی کو نہیں پاتا کہ جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات کے وقت راضی تھے۔ پس ان میں سے جو بھی خلیفہ بن جائے تو وہی میرے بعد خلیفہ ہوگا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔ پس اگر یہ منصب حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو مل جائے تو ٹھیک ہے وگرنہ ان تمام میں سے جو بھی خلیفہ بنے وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے معاونت حاصل کرے۔ کیونکہ میں نے ان سے یہ چیز کسی عجز یا خیانت کی وجہ سے نہیں چھینی تھی اور مزید فرمایا۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو ان سے مشاورت کرنے کا حق ہے لیکن ان کو امر خلافت میں کوئی اختیار نہیں ہوگا۔

۷۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر جب یہ حضرات باہم اکٹھے ہوئے تو حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تم لوگ اپنا اختیار

تین افراد کو دے دو۔ چنانچہ ...... راوی کہتے ہیں ...... حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنا اختیار حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنا اختیار حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنا اختیار حضرت عبد الرحمان ابن عوف رضی اللہ عنہ کے حوالہ کر دیا۔ راوی کہتے ہیں: پس یہ تین لوگ ...... جب اختیار ان کے حوالہ ہو گیا تو ...... با اختیار ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر حضرت عبد الرحمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تم میں سے کون (اپنے) اختیار سے دست بردار ہوتا ہے اور اختیار میرے سپرد کرتا ہے۔ اور میں تمہیں خدا کو گواہ بنا کر یقین دلاتا ہوں کہ میں مسلمانوں کے لئے تم میں بہتر اور افضل کو نظر انداز کر کے یہ (خلافت) نہیں دوں گا؟ اس پر شیخین ...... علی رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ ...... خاموش کر دیئے گئے تو حضرت عبد الرحمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ تم دونوں اس (امر) کو میرے حوالہ کرتے ہو تاکہ میں اس سے نکلنے کی راہ پیدا کروں۔ خدا کی قسم! میں مسلمانوں کے لئے تم میں سے بہتر اور افضل شخص کو نظر انداز کر کے یہ (خلافت) حوالہ نہیں کروں گا؟ ان دونوں نے کہا۔ ٹھیک ہے پھر حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلوت میں لے کر کہا۔ یقیناً تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بنائے قرابت اور فضیلت حاصل ہے تم مجھ سے خدا کو گواہ بنا کر کہو کہ اگر تمہیں خلیفہ بنایا جائے تو تم ضرور بالضرور انصاف کرو گے۔ اور اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا جائے تو تم ضرور بالضرور سمع و طاعت کرو گے؟ راوی کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ ہاں! راوی کہتے ہیں: حضرت عبد الرحمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تنہائی میں ایسی بات کہی۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی عبد الرحمان رضی اللہ عنہ کو جواب دیا۔ ہاں! پھر حضرت عبد الرحماں نے کہا۔ اے عثمان رضی اللہ عنہ! ہاتھ پھیلاؤ۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہاتھ پھیلایا اور حضرت عبد الرحمان رضی اللہ عنہ نے ان کی بیعت کر لی پھر حضرت علی اور دیگر لوگوں نے بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔

۸۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں اپنے بعد ہونے والے خلیفہ کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور مہاجرین اولین کے بارے میں یہ وصیت کرتا ہوں کہ خلیفہ ان کے حق کو پہچانے اور ان کے احترام کو جانے اور میں خلیفہ کو شہروں والوں کے بارے میں بہتر رویہ کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ لوگ اسلام کے پشت پناہ ہوتے ہیں اور دشمن کا غصہ ہوتے ہیں۔ اور اموال کے وصول کنندہ ہوتے ہیں اور یہ کہ ان کے رضامندی کے بغیر ان سے ان کے فئی نہ لی جائے۔ اور میں خلیفہ کو انصار کے ساتھ اچھائی کی وصیت کرتا ہوں۔ وہ انصار جنہوں نے کہ ان کی اچھائیوں کو قبول کرلے اور ان کی غلطیوں سے درگزر کرے اور میں اس خلیفہ کو دیہاتوں کے ساتھ بہتری کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ عرب کی اصل اور اسلام کا مادہ ہیں۔ (اس بات کی وصیت کرتا ہوں کہ) ان کے اموال سے لے کر ان کے فقراء کی طرف رد کیا جائے۔ اور میں اس خلیفہ کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ ذمیوں کے ساتھ ان کے عہد کو نبھایا جائے اور انہیں ان کی طاقت سے زیادہ کا مکلف نہ بنایا جائے اور خلیفہ ان کے اہل خانہ کے (دفاع میں) لڑے۔

(۳۸۲۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الأَوْدِيِّ : أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ لَمَّا حُضِرَ ، قَالَ : أُدْعُوا لِي عَلِيًّا ، وَطَلْحَةَ ، وَالزُّبَيْرَ ، وَعُثْمَانَ ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ ، وَسَعْدًا ، قَالَ :

فَلَمْ يُكَلِّمْ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلاَّ عَلِيًّا ، وَعُثْمَانَ ، فَقَالَ :يَا عَلِيُّ ، لَعَلَّ هَؤُلاَءِ الْقَوْمِ يَعْرِفُونَ لَكَ قَرَابَتَكَ ، وَمَا آتَاكَ اللَّهُ مِنَ الْعِلْمِ وَالْفِقْهِ ، فَاتَّقِ اللَّهَ ، وَإِنْ وُلِّيتَ هَذَا الأَمْرَ فَلاَ تَرْفَعَنَّ بَنِي فُلاَنٍ عَلَى رِقَابِ النَّاسِ ، وَقَالَ لِعُثْمَانَ :يَا عُثْمَان ، إِنَّ هَؤُلاَءِ الْقَوْمَ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَ لَك صِهْرَك مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَسِنَّك ، وَشَرَفَك ، فَإِنْ أَنْتَ وُلِّيتَ هَذَا الأَمْرَ فَاتَّقِ اللَّهَ ، وَلاَ تَرْفَعْ بَنِي فُلاَنٍ عَلَى رِقَابِ النَّاسِ ، فَقَالَ : اُدْعُوا لِي صُهَيْبًا ، فَقَالَ :صَلِّ بِالنَّاسِ ثَلاَثًا ، وَلْيَجْتَمِعْ هَؤُلاَءِ الرَّهْطُ فَلْيَخْلُوا ، فَإِنْ أَجْمَعُوا عَلَى رَجُلٍ ، فَاضْرِبُوا رَأْسَ مَنْ خَالَفَهُمْ.

(۳۸۲۱۵) حضرت عمرو بن میمون اودی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت جب قریب ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بلاؤ۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (ان میں سے) صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے گفتگو فرمائی۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے علی رضی اللہ عنہ! شاید یہ لوگ تمہارے بارے میں قرابت (نبوی) کو اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تمہیں علم اور فقہ عطاء کی ہے اس کو پہچانیں۔ پس تم اللہ سے ڈرنا۔ اور اگر تمہیں اس کام (خلافت) کی سپردگی ہو جائے تو تم بنوفلاں کو دیگر لوگوں کی گردنوں پر بلند نہ کرنا (یعنی برتری نہ دینا) ور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا۔ اے عثمان! شاید یہ لوگ تمہارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دامادی کا رشتہ، اور تمہاری عمر اور تمہاری شرافت کو پہچانیں۔ پس اگر تم اس امر (خلافت) کے متولی ٹھہرے تو اللہ سے ڈرنا اور بنوفلاں کو دیگر لوگوں کی گردنوں پر بلند نہ کرنا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بلاؤ۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے (انہیں) کہا۔ تم تین دن تک لوگوں کو نماز پڑھاؤ۔ ان (مذکورہ بالا) افراد کو چاہیے کہ اکٹھے ہوں اور خلوت میں (کوئی فیصلہ) کریں۔ پھر اگر یہ لوگ کسی ایک آدمی پر اکٹھے ہو جائیں تو اس کی مخالفت کرنے والے کا سر ماردو۔

(۳۸۲۱۶) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ عَمَّيْهِ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ ، وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالاَ :قَالَ عُمَرُ :لِيُصَلِّ لَكُمْ صُهَيْبٌ ثَلاَثًا ، وَانْظُرُوا ، فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ ، وَإِلاَّ فَإِنَّ أَمْرَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يُتْرَكُ فَوْقَ ثَلاَثٍ سُدًى.

(۳۸۲۱۶) حضرت عیسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں صہیب رضی اللہ عنہ تین دن نماز پڑھائیں۔ اور تم دیکھو اگر تو یہی (خلیفہ منتخب) ہو جائیں تو ٹھیک وگرنہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت تین دن سے زیادہ عبث نہیں چھوڑی جائے گی۔

(۳۸۲۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْغَطَفَانِيِّ ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَامَ خَطِيبًا يَوْمَ جُمُعَةٍ ، أَوْ خَطَبَ يَوْمَ جُمُعَةٍ ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ

ذَكَرَ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ ، ثُمَّ قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رُؤْيَا كَأَنَّ دِيكًا أَحْمَرَ نَقَرَنِي نَقْرَتَيْنِ ، وَلاَ أَرَى ذَلِكَ إِلاَّ لِحُضُورِ أَجَلِي ، وَإِنَّ النَّاسَ يَأْمُرُونَنِي أَنْ أَسْتَخْلِفَ ، وَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُنْ لِيُضَيِّعَ دِينَهُ وَخِلاَفَتَهُ ، وَالَّذِي بَعَثَ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَإِنْ عُجِّلَ بِي أَمْرٌ ، فَالْخِلاَفَةُ شُورَى بَيْنَ هَؤُلاَءِ الرَّهْطِ السِّتَّةِ ، الَّذِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ ، فَأَيُّهُمْ بَايَعْتُمْ لَهُ، فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا ، وَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّ رِجَالاً سَيَطْعَنُونَ فِي هَذَا الأَمْرِ ، وَإِنِّي قَاتَلْتُهُمْ بِيَدِي هَذِهِ عَلَى الإِسْلاَمِ ، فَإِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ فَأُولَئِكَ أَعْدَاءُ اللهِ الْكَفَرَةُ الضُّلاَّلُ.

إِنِّي وَاللهِ مَا أَدَعُ بَعْدِي أَهَمَّ إِلَيَّ مِنْ أَمْرِ الْكَلاَلَةِ ، وَقَدْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَمَا أَغْلَظَ لِي فِي شَيْءٍ مَا أَغْلَظَ لِي فِيهَا ، حَتَّى طَعَنَ بِأُصْبُعِهِ فِي جَنْبِي ، أَوْ صَدْرِي ، ثُمَّ قَالَ : يَا عُمَرُ ، تَكْفِيكَ آيَةُ الصَّيْفِ الَّتِي أُنْزِلَتْ فِي آخِرِ النِّسَاءِ ، وَإِنْ أَعِشْ فَسَأَقْضِي فِيهَا قَضِيَّةً لاَ يَخْتَلِفُ فِيهَا أَحَدٌ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ، أَوْ لاَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ.

ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ إِنِّي أُشْهِدُكَ عَلَى أُمَرَاءِ الأَمْصَارِ ، فَإِنِّي إِنَّمَا بَعَثْتُهُمْ لِيُعَلِّمُوا النَّاسَ دِينَهُمْ ، وَسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَيَقْسِمُوا فِيهِمْ فَيْأَهُمْ ، وَيَعْدِلُوا فِيهِمْ ، فَمَنْ أَشْكَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ رَفَعَهُ إِلَيَّ.

ثُمَّ قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّكُمْ تَأْكُلُونَ شَجَرَتَيْنِ لاَ أَرَاهُمَا إِلاَّ خَبِيثَتَيْنِ ؛ هَذَا الثُّومُ وَهَذَا الْبَصَلُ ، لَقَدْ كُنْتُ أَرَى الرَّجُلَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوجَدُ رِيحُهُ مِنْهُ ، فَيُؤْخَذُ بِيَدِهِ حَتَّى يُخْرَجَ بِهِ إِلَى الْبَقِيعِ ، فَمَنْ كَانَ آكِلَهُمَا لاَ بُدَّ فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا.

قَالَ : فَخَطَبَ بِهَا عُمَرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، وَأُصِيبَ يَوْمَ الأَرْبِعَاءِ ، لأَرْبَعٍ بَقِينَ لِذِي الْحَجَّةِ.

(۳۸۲۱۷) حضرت معدان بن ابی طلحہ یعمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے یا آپ رضی اللہ عنہ نے جمعہ کا خطبہ دیا...... پس اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے لوگو! میں نے ایک خواب دیکھا ہے۔ گویا کہ ایک مرغ تھا اس نے مجھے دو مرتبہ ٹھونگ ماری اور میں اس خواب کو اپنی عمر کے پورا ہونے سے ہی کنایہ دیکھ رہا ہوں اور لوگ مجھے کہہ رہے ہیں کہ میں خلیفہ مقرر کر دوں۔ یقین کرو کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کو خلافت کو ضائع نہیں کرے گا اور اس چیز کو بھی ضائع نہیں کرے گا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا ہے۔ پس اگر مجھے جلد ہی موت نے آلیا تو پھر خلافت ان چھ لوگوں کے درمیان مشاورت کے ساتھ (طے) ہوگی جن سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رضا مندی کے ساتھ رخصت ہوئے۔ ان میں سے جس کی بھی تم بیعت کر لو تو پھر اس کی بات سنو اور مانو۔ یقیناً مجھے معلوم ہے کہ عنقریب کچھ لوگ اس معاملہ میں طعن کریں گے۔

اگر یہ لوگ ایسا کریں گے تو یہ اللہ کے دشمن، کافر اور گمراہ ہوں گے۔

۲۔ میں نے اپنے بعد کلالۃ کے معاملہ سے زیادہ اہم بحث نہیں چھوڑی اور تحقیق میں نے رسول اللہ ﷺ سے بھی یہ سوال کیا تھا۔ اور آپ ﷺ نے مجھے کسی چیز میں اتنی سختی نہیں کی جو سختی آپ ﷺ نے میرے ساتھ اس (کلالہ) میں فرمائی۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اے عمر رضی اللہ عنہ! تمہیں سورۃ نساء کے آخر میں نازل ہونے والی آیۃ الصیف کافی ہے۔'' اور اگر میں مزید زندہ رہا تو عنقریب میں کلالہ کے بارے میں ایسا فیصلہ کر جاؤں گا کہ پھر کوئی اس مسئلہ میں اختلاف نہیں کرے گا۔ چاہے وہ قرآن پڑھا ہو یا نہ پڑھا ہو۔

۳۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا..... اے اللہ! میں تجھے شہروں کے امراء پر گواہ بناتا ہوں۔ کیونکہ میں نے انہیں صرف اس لئے بھیجا تھا تا کہ وہ لوگوں کو ان کا دین اور ان کے نبی ﷺ کی سُنّت سکھائیں۔ اور ان کی فئی ان ہی میں تقسیم کریں اور ان میں انصاف کریں اور انہیں جس بات کا اشکال ہو وہ بات مجھ تک لائیں۔

۴۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے لوگو! تم دو درخت (پیداوار) ایسے کھاتے ہو کہ جن کو میں خبیث (ناپسندیدہ) ہی خیال کرتا ہوں۔ یہ تھوم اور یہ پیاز ہے یقیناً میں ایک آدمی کو عہد پیغمبر ﷺ میں دیکھتا کہ اس سے یہ بو آتی تو اس کو ہاتھ سے پکڑ کر باہر لے جایا جاتا یہاں تک کہ اس کو بقیع کی طرف نکال دیا جاتا۔ پس جو شخص ان کو ضرور کھانا چاہے تو پکا کر ان کی بو کو مار ڈالے۔

۵۔ راوی کہتے ہیں: پس یہ خطبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن ارشاد فرمایا اور بدھ کے روز آپ رضی اللہ عنہ کو زخمی کر دیا گیا۔ ابھی ذی الحجہ میں چار دن باقی تھے۔

(۳۸۲۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ ، عَنْ جَارِيَةَ بْنِ قُدَامَةَ السَّعْدِيِّ ، قَالَ : حَجَجْتُ الْعَامَ الَّذِي أُصِيبَ فِيهِ عُمَرُ ، قَالَ : فَخَطَبَ ، فَقَالَ : إِنِّي رَأَيْتُ أَنَّ دِيكًا نَقَرَنِي نَقْرَتَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثًا ، ثُمَّ لَمْ تَكُنْ إِلاَّ جُمُعَةٌ ، أَوْ نَحْوَهَا حَتَّى أُصِيبَ ، قَالَ : فَأُذِنَ لأَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ أُذِنَ لأَهْلِ الْمَدِينَةِ ، ثُمَّ أُذِنَ لأَهْلِ الشَّامِ ، ثُمَّ أُذِنَ لأَهْلِ الْعِرَاقِ ، فَكُنَّا آخِرَ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ ، وَبَطْنُهُ مَعْصُوبٌ بِبُرْدٍ أَسْوَدَ ، وَالدِّمَاءُ تَسِيلُ ، كُلَّمَا دَخَلَ قَوْمٌ بَكَوْا وَأَثْنَوْا عَلَيْهِ ، فَقُلْنَا لَهُ : أَوْصِنَا ، وَمَا سَأَلَهُ الْوَصِيَّةَ أَحَدٌ غَيْرَنَا ، فَقَالَ : عَلَيْكُمْ بِكِتَابِ اللهِ ، فَإِنَّكُمْ لَنْ تَضِلُّوا مَا اتَّبَعْتُمُوهُ ، وَأُوصِيكُمْ بِالْمُهَاجِرِينَ ، فَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُونَ وَيَقِلُّونَ ، وَأُوصِيكُمْ بِالأَنْصَارِ ، فَإِنَّهُمْ شِعْبُ الإِيمَانِ الَّذِي لَجَأَ إِلَيْهِ ، وَأُوصِيكُمْ بِالأَعْرَابِ فَإِنَّهَا أَصْلُكُمْ وَمَادَّتُكُمْ ، وَأُوصِيكُمْ بِذِمَّتِكُمْ ، فَإِنَّهَا ذِمَّةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَرِزْقُ عِيَالِكُمْ ، قُومُوا عَنِّي ، فَمَا زَادَنَا عَلَى هَؤُلاَءِ الْكَلِمَاتِ.

(۳۸۲۱۸) حضرت جاریہ بن قدامہ سعدی سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: جس سال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا میں نے اس سال حج کیا۔ بیان کرتے ہیں کہ..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور (اس میں) ارشاد فرمایا۔ میں نے (خواب) دیکھا ہے کہ ایک مرغ نے مجھے دو یا تین مرتبہ ٹھونگ ماری ہے۔ پھر اس کے بعد ایک جمعہ یا اس کے قریب ہی وقت گزرا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ ہو

گیا۔ راوی کہتے ہیں: پس (پہلے) رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہ کو اجازت دی گئی۔ پھر اہل مدینہ کو اجازت دی گئی پھر اہل شام کو اجازت دی گئی پھر اہل عراق کو اجازت دی گئی۔ پس ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہونے والے آخری لوگ تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا پیٹ سیاہ چادر سے باندھا ہوا تھا اور خون بہہ رہا تھا۔ جب بھی کچھ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو لوگ رو پڑتے اور آپ رضی اللہ عنہ کی تعریف کرتے۔ ہم نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا۔ آپ ہمیں وصیت کریں۔ اور ہمارے علاوہ کسی نے بھی آپ رضی اللہ عنہ سے وصیت کرنے کا سوال نہیں کیا...... چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کتاب اللہ کو لازم پکڑو۔ کیونکہ جب تک تم لوگ اس کی تابعداری کرتے رہو گے ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔ اور میں تمہیں مہاجرین کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کیونکہ دیگر لوگ بڑھیں گے اور (یہ) کم ہوں گے۔ اور میں تمہیں انصار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ لوگ ایمان کی ایسی گھاٹی ہیں جس کی طرف ایمان نے پناہ پکڑی اور میں تمہیں دیہاتیوں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ تمہاری اصل اور مادہ ہیں۔ اور میں تمہیں تمہارے ذمیوں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں یہ لوگ تمہارے نبی ﷺ کا ذمہ ہیں اور تمہارے مال بچوں کی روزی ہیں۔ میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔ اس سے زیادہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمارے ساتھ بات نہیں کی۔

(٣٨٢١٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ ، مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ ، حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَطْلُعَ ، فَنَادَى مُنَادٍ : الصَّلاَةُ ، فَقَدَّمُوا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ فَصَلَّى بِهِمْ ، فَقَرَأَ بِأَقْصَرِ سُورَتَيْنِ فِي الْقُرْآنِ : ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ﴾ ، وَ : ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ﴾ ، فَلَمَّا أَصْبَحَ دَخَلَ عَلَيْهِ الطَّبِيبُ ، وَجُرْحُهُ يَسِيلُ دَمًا ، فَقَالَ : أَيُّ الشَّرَابِ أَحَبُّ إِلَيْكَ ؟ قَالَ : النَّبِيذُ ، فَدَعَا بِنَبِيذٍ فَشَرِبَهُ فَخَرَجَ مِنْ جُرْحِهِ ، فَقَالَ : هَذَا صَدِيدٌ ، ائْتُونِي بِلَبَنٍ ، فَأُتِيَ بِلَبَنٍ ، فَشَرِبَ فَخَرَجَ مِنْ جُرْحِهِ ، فَقَالَ لَهُ الطَّبِيبُ : أَوْصِهِ ، فَإِنِّي لاَ أَظُنُّكَ إِلاَّ مَيِّتًا مِنْ يَوْمِكَ ، أَوْ مِنْ غَدٍ.

(٣٨٢١٩) حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ لگا تو سب لوگ مضطرب ہو گئے یہاں تک کہ سورج طلوع ہونے کے قریب ہو گیا۔ تو ایک آواز دینے والے نے ندا دی۔ نماز! چنانچہ لوگوں نے حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کو آگے کر دیا۔ پس انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ اور قرآن مجید کی دو مختصر سورتیں یعنی ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ﴾ اور ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ﴾ کو پڑھا۔ پھر جب دن نکل آیا تو ایک طبیب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زخموں سے خون بہہ رہا تھا۔ طبیب نے پوچھا۔ آپ کو کون سا مشروب پسند ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبیذ چنانچہ نبیذ منگوایا اور اس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پیا لیکن وہ آپ رضی اللہ عنہ کے زخموں سے باہر نکل آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یہ خون ملی پیپ ہے۔ تم میرے پاس دودھ لاؤ۔ چنانچہ دودھ لایا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے دودھ نوش فرمایا تو وہ بھی زخموں سے باہر نکل آیا۔ اس پر طبیب نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا۔ کوئی وصیت کر لو۔ کیونکہ میرے خیال میں آپ ایک یا دو دن میں فوت ہو جائیں گے۔

(٣٨٢٢٠) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الرَّازِيّ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : حَلَفَ بِاللهِ ، لَقَدْ

طُعِنَ عُمَرُ وَإِنَّهُ لَفِي النَّحْلِ يَقْرَؤُهَا.

(۳۸۲۲۰) حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ اللہ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ تحقیق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ مارا گیا تو وہ اس وقت سورۃ نحل کی قراءت کر رہے تھے۔

(۳۸۲۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ مِينَاءَ ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ ، وَإِنَّ إِحْدَى أَصَابِعِي فِي جُرْحِهِ هَذِهِ ، أَوْ هَذِهِ ، أَوْ هَذِهِ ، وَهُوَ يَقُولُ :يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ ، إِنِّي لَا أَخَافُ النَّاسَ عَلَيْكُمْ ، إِنَّمَا أَخَافُكُمْ عَلَى النَّاسِ ، إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ ثِنْتَيْنِ ، لَنْ تَبْرَحُوا بِخَيْرٍ مَا لَزِمْتُمُوهُمَا :الْعَدْلُ فِي الْحُكْمِ ، وَالْعَدْلُ فِي الْقَسْمِ ، وَإِنِّي قَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلَى مِثْلِ مُخْرَفَةِ النَّعَمِ ، إِلاَّ أَنْ يَعْوَجَّ قَوْمٌ ، فَيُعْوَجَّ بِهِمْ.

(۳۸۲۲۱) حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا ..... جبکہ میری انگلیوں میں سے ایک انگلی ان کے زخم کے اندر تھی ..... اے گروہ قریش! میں تمہارے خلاف لوگوں سے خوف نہیں رکھتا بلکہ مجھے تو صرف لوگوں کے خلاف تم سے خوف ہے۔ یقیناً میں دو چیزیں تم میں چھوڑ کر جا رہا ہوں جب تک تم ان کو لازم پکڑو گے تب تک مسلسل خیر پر رہو گے۔ فیصلہ کرنے میں عدل اور تقسیم کرنے میں عدل۔ اور یقیناً میں تمہیں بالکل سیدھا چھوڑ کر جا رہا ہوں البتہ اگر کسی قوم نے ٹیڑھا راستہ اختیار کیا تو وہ ٹیڑھے راستے پر چل پڑیں گے۔

(۳۸۲۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ، قَالَ :دَخَلْتُ أَنَا ، وَابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى عُمَرَ بَعْدَ مَا طُعِنَ ، وَقَدْ أُغْمِيَ عَلَيْهِ ، فَقُلْنَا :لَا يَنْتَبِهُ لِشَيْءٍ أَفْزَعَ لَهُ مِنَ الصَّلَاةِ، فَقُلْنَا:الصَّلَاةُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَانْتَبَهَ ، وَقَالَ:الصَّلَاةُ ، وَلَا حَظَّ فِي الإِسْلَامِ لامْرِئٍ تَرَكَ الصَّلَاةَ، فَصَلَّى وَإِنَّ جُرْحَهُ لَيَثْعَبُ دَمًا.

(۳۸۲۲۲) حضرت مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ میں اور ابن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ ہونے کے بعد جبکہ ان پر بے ہوشی طاری تھی۔ داخل ہوئے۔ تو ہم نے کہا۔ ان کو نماز سے زیادہ گھبراہٹ میں ڈالنے والی کسی چیز سے نہیں بیدار کیا جا سکے گا۔ چنانچہ ہم نے کہا۔ اے امیر المؤمنین! نماز! پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ متنبہ ہوئے اور فرمایا: نماز! ایسے آدمی کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں جو نماز کو چھوڑ دے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس حالت میں نماز پڑھی کہ ان کے زخموں سے خون بہہ رہا تھا۔

(۳۸۲۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ :كُنْتُ أَدَعُ الصَّفَّ الأَوَّلَ هَيْبَةً لِعُمَرَ ، وَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي يَوْمَ أُصِيبَ ، فَجَاءَ ، فَقَالَ :الصَّلَاةُ عِبَادَ اللهِ ، اسْتَوُوا ، قَالَ : فَصَلَّى بِنَا ، فَطَعَنَهُ أَبُو لُؤْلُؤَةَ طَعْنَتَيْنِ ، أَوْ ثَلَاثًا ، قَالَ :وَعَلَى عُمَرَ ثَوْبٌ أَصْفَرُ ، قَالَ :فَجَمَعَهُ عَلَى صَدْرِهِ ، ثُمَّ أَهْوَى ، وَهُوَ يَقُولُ :﴿وَكَانَ أَمْرُ اللهِ قَدَرًا مَقْدُورًا﴾ فَقَتَلَ وَطَعَنَ اثْنَيْ عَشَرَ ، أَوْ ثَلَاثَةَ عَشَرَ ، قَالَ :

وَمَالَ النَّاسُ عَلَيْهِ ، فَاتَّكَأَ عَلَى خِنْجَرِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ. (ابن سعد ۳۴۸)

(۳۸۲۲۳) حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہیبت کی وجہ سے پہلی صف کو چھوڑ دیتا تھا۔ جس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ ہوا اس دن میں دوسری صف میں تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا۔ اے بندگانِ خدا! نماز، (صفوں میں) سیدھے ہو جاؤ۔ راوی کہتے ہیں: پس آپ رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھانا شروع کی۔ کہ ابولؤلؤ نے آپ رضی اللہ عنہ پر دو یا تین وار کیے۔ راوی کہتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زرد کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ راوی کہتے ہیں۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے اس کپڑے کو اپنے سینے کی طرف اکٹھا کر لیا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اشارہ کیا اور آپ رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے۔ ﴿وَكَانَ أَمْرُ اللهِ قَدَرًا مَقْدُورًا﴾ پھر اس نے مزید بارہ یا تیرہ لوگوں کو قتل کیا اور وار کیے۔ راوی کہتے ہیں۔ لوگ اس قاتل کی طرف بڑھے تو اس نے اپنے خنجر پر تکیہ لگا کر اپنے آپ کو قتل کر لیا۔

(۳۸۲۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ الْخُزَاعِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ : إِنِّي رَأَيْتُ الْبَارِحَةَ دِيكًا نَقَرَنِي ، وَرَأَيْتُهُ يُجْلِيهِ النَّاسُ عَنِّي ، وَإِنِّي أُقْسِمُ بِاللهِ لَئِنْ بَقِيتُ لأَجْعَلَنَّ سِفْلَةَ الْمُهَاجِرِينَ فِي الْعَطَاءِ عَلَى أَلْفَيْنِ أَلْفَيْنِ ، فَلَمْ يَمْكُثْ إِلاَّ ثَلاَثًا ، حَتَّى قَتَلَهُ غُلاَمُ الْمُغِيرَةِ ، أَبُو لُؤْلُؤَةَ.

(۳۸۲۲۴) حضرت عبداللہ بن الحارث خزاعی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کے خطبہ میں یہ کہتے سُنا کہ: میں نے گزشتہ رات (خواب میں) ایک مرغ کو دیکھا کہ وہ مجھے ٹھونگ مار رہا ہے اور میں نے اس کو دیکھا کہ لوگ اس کو مجھ سے دور کر رہے ہیں۔ اور میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ اگر میں باقی رہا تو میں ضرور بالضرور عام مہاجرین کو بھی دو دو ہزار عطیہ دوں گا۔ لیکن تین دن ہی گزرے تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ کو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے غلام ابولؤلؤ نے قتل کر دیا۔

(۳۸۲۲٥) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَرِيكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : مَا خَصَّ عُمَرُ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ الشُّورَى دُونَ أَحَدٍ ، إِلاَّ أَنَّهُ خَلاَ بِعَلِيٍّ وَعُثْمَانَ ، كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَةٍ ، فَقَالَ : يَا فُلاَنُ ، اتَّقِ اللَّهَ ، فَإِنِ ابْتَلاَكَ اللَّهُ بِهَذَا الأَمْرِ ، فَلاَ تَرْفَعْ بَنِي فُلاَنٍ عَلَى رِقَابِ النَّاسِ ، وَقَالَ لِلآخَرِ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۳۸۲۲۵) حضرت ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل شوریٰ میں سے کسی کو خاص نہیں کیا لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے علیحدگی (میں کوئی بات) کی۔ اور ان میں سے بھی ہر ایک کو دوسرے سے علیحدہ کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اے فلاں! اللہ سے ڈر اور اگر تجھے اس معاملہ کے ذریعہ خدا تعالیٰ آزمائے تو تُو بنی فلاں کو دیگر لوگوں کی گردنوں پر بلند نہ کرنا۔ اور (اسی طرح) آپ رضی اللہ عنہ دوسرے (علی رضی اللہ عنہ وعثمان رضی اللہ عنہ میں) سے بھی ایسا کہا۔

(۳۸۲۲٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ لِعُثْمَانَ : اتَّقِ اللَّهَ ، وَإِنْ وُلِّيتَ شَيْئًا مِنْ أُمُورِ النَّاسِ ، فَلاَ تَحْمِلْ بَنِي أَبِي مُعَيْطٍ عَلَى رِقَابِ النَّاسِ ، وَقَالَ لِعَلِيٍّ : اتَّقِ اللَّهَ ، وَإِنْ

وُلِّيتَ شَيْئًا مِنْ أُمُورِ النَّاسِ ، فَلاَ تَحْمِلْ بَنِي هَاشِمٍ عَلَى رِقَابِ النَّاسِ.

(۳۸۲۲۶) حضرت حسن بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا۔ اللہ سے ڈر اور اگر تجھے لوگوں کے معاملات میں سے کسی کی ولایت مل جائے تو تُو بنوابی معیط کے لوگوں کو دیگر لوگوں کی گردنوں پر بلند نہ کرنا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا۔ اللہ سے ڈر۔ اور اگر تجھے لوگوں کے معاملات میں سے کسی کا اختیار مل جائے تو تُو بنو ہاشم کو دیگر لوگوں کی گردن پر بلند نہ کرنا۔

(۳۸۲۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ زُرْعَةَ ، عَالِمٍ مِنْ عُلَمَاءِ أَهْلِ الشَّامِ ، قَالَ :قُلْتُ لَهُ :مَنْ صَلَّى عَلَى عُمَرَ ؟ قَالَ :صُهَيْبٌ.

(۳۸۲۲۷) اہل شام کے علماء میں سے ایک عالم حضرت ابراہیم بن زرعہ سے عبدالعزیز بن عمر نقل کرتے ہیں کہ میں نے ابن زرعہ سے پوچھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جنازہ کس نے پڑھایا تھا؟ انہوں نے جواب دیا۔ صہیب رضی اللہ عنہ نے۔

(۳۸۲۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ؛ أَنَّ عُمَرَ حِينَ طُعِنَ جَاءَ النَّاسُ يُثْنُونَ عَلَيْهِ ، وَيَدْعُونَ لَهُ ، فَقَالَ عُمَرُ رَحِمَهُ اللَّهُ :أَبِالإِمَارَةِ تُزَكُّونَنِي ؟ لَقَدْ صَحِبْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُبِضَ وَهُوَ عَنِّي رَاضٍ ، وَصَحِبْتُ أَبَا بَكْرٍ فَسَمِعْتُ وَأَطَعْتُ ، فَتُوُفِّيَ أَبُو بَكْرٍ وَأَنَا سَامِعٌ مُطِيعٌ ، وَمَا أَصْبَحْتُ أَخَافُ عَلَى نَفْسِي إِلاَّ إِمَارَتَكُمْ .

(۳۸۲۲۸) حضرت قاسم سے روایت ہے۔ کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ لگا تو لوگ (آپ رضی اللہ عنہ کے پاس) آکر آپ رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے لگے اور آپ رضی اللہ عنہ کے لئے دعا کرنے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا۔ کیا تم لوگ خلافت کی بنیاد پر مجھے پاکیزہ سمجھ رہے ہو؟ تحقیق میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت میں دنیا سے تشریف لے گئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے خوش تھے پھر میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صحبت اختیار کی اور میں نے آپ رضی اللہ عنہ کا حکم سُنا اور مانا پھر آپ رضی اللہ عنہ کی وفات بھی اس حالت میں ہوئی کہ میں آپ کی بات سننے اور ماننے والا تھا۔ اور مجھے تو اپنے آپ پر صرف تمہاری امارت ہی کا خوف ہے۔

(۳۸۲۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ، وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ ، وَأَشْيَاخٌ ، قَالُوا :رَأَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي الْمَنَامِ ، فَقَالَ :رَأَيْتُ دِيكًا أَحْمَرَ نَقَرَنِي ثَلاَثَ نَقَرَاتٍ بَيْنَ الثُّنْيَةِ وَالسُّرَّةِ ، قَالَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ ، أُمُّ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ :قُولُوا لَهُ فَلْيُوصِ ، وَكَانَتْ تَعْبُرُ الرُّؤْيَا ، فَلاَ أَدْرِي أَبَلَغَهُ ذَلِكَ ، أَمْ لاَ ، فَجَائَهُ أَبُو لُؤْلُؤَةَ الْكَافِرُ الْمَجُوسِيُّ ، عَبْدُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، فَقَالَ إِنَّ الْمُغِيرَةَ قَدْ جَعَلَ عَلَيَّ مِنَ الْخَرَاجِ مَا لاَ أُطِيقُ ، قَالَ :كَمْ جَعَلَ عَلَيْكَ ؟ قَالَ ، كَذَا وَكَذَا ، قَالَ :وَمَا عَمَلُكَ ؟ قَالَ :أَجُوبُ الأَرْحَاءَ ، قَالَ :وَمَا ذَاكَ عَلَيْكَ بِكَثِيرٍ ، لَيْسَ بِأَرْضِنَا أَحَدٌ يَعْمَلُهَا غَيْرُكَ ، أَلاَ تَصْنَعُ

لِي رَحًى ؟ قَالَ :بَلَى ، وَاللهِ لأَجْعَلَنَّ لَكَ رَحًى يَسْمَعُ بِهَا أَهْلُ الآفَاقِ.

فَخَرَجَ عُمَرُ إِلَى الْحَجِّ ، فَلَمَّا صَدَرَ اضْطَجَعَ بِالْمُحَصَّبِ ، وَجَعَلَ رِدَائَهُ تَحْتَ رَأْسِهِ ، فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ فَأَعْجَبَهُ اسْتِوَاؤُهُ وَحُسْنُهُ ، فَقَالَ :بَدَأَ ضَعِيفًا ، ثُمَّ لَمْ يَزَلِ اللَّهُ يَزِيدُهُ وَيُنَمِّيهِ حَتَّى اسْتَوَى ، فَكَانَ أَحْسَنَ مَا كَانَ ، ثُمَّ هُوَ يَنْقُصُ حَتَّى يَرْجِعَ كَمَا كَانَ ، وَكَذَلِكَ الْخَلْقُ كُلُّهُ ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ إِنَّ رَعِيَّتِي قَدْ كَثُرَتْ وَانْتَشَرَتْ ، فَاقْبِضْنِي إِلَيْك غَيْرَ عَاجِزٍ ، وَلاَ مُضَيِّعٍ.

فَصَدَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ ، فَذُكِرَ لَهُ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَاتَتْ بِالْبَيْدَاءِ ، مَطْرُوحَةً عَلَى الأَرْضِ ، يَمُرُّ بِهَا النَّاسُ لاَ يُكَفِّنُهَا أَحَد ، وَلاَ يُوَارِيهَا أَحَدٌ ، حَتَّى مَرَّ بِهَا كُلَيْبُ بْنُ الْبُكَيْرِ اللَّيْثِي ، فَأَقَامَ عَلَيْهَا ، حَتَّى كَفَّنَهَا وَوَارَاهَا ، فَذُكِرَ ذَلِكَ لِعُمَرَ ، فَقَالَ :مَنْ مَرَّ عَلَيْهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ؟ فَقَالُوا :لَقَدْ مَرَّ عَلَيْهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، فِيمَنْ مَرَّ عَلَيْهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، فَدَعَاهُ ، وَقَالَ :وَيْحَكَ ، مَرَرْتَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَطْرُوحَةً عَلَى ظَهْرِ الطَّرِيقِ ، فَلَمْ تُوَارِهَا وَلَمْ تُكَفِّنْهَا ؟ قَالَ :مَا شَعَرْتُ بِهَا ، وَلاَ ذَكَرَهَا لِي أَحَدٌ ، فَقَالَ :لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لاَ يَكُونَ فِيك خَيْرٌ ، فَقَالَ :مَنْ وَارَاهَا وَمَنْ كَفَّنَهَا ؟ قَالُوا :كُلَيْبُ بْنُ بُكَيْرٍ اللَّيْثِيُّ ، قَالَ :وَاللهِ لَحَرِيٌّ أَنْ يُصِيبَ كُلَيْبٌ خَيْرًا.

فَخَرَجَ عُمَرُ يُوقِظُ النَّاسَ بِدِرَّتِهِ لِصَلاَةِ الصُّبْحِ ، فَلَقِيَهُ الْكَافِرُ أَبُو لُؤْلُؤَةَ ، فَطَعَنَهُ ثَلاَثَ طَعَنَاتٍ بَيْنَ الثُّنْيَّةِ وَالسُّرَّةِ ، وَطَعَنَ كُلَيْبَ بْنَ بُكَيْرٍ فَأَجْهَزَ عَلَيْهِ ، وَتَصَايَحَ النَّاسُ ، فَرَمَى رَجُلٌ عَلَى رَأْسِهِ بِبُرْنُسٍ ، ثُمَّ اضْطَبَعَهُ إِلَيْهِ ، وَحُمِلَ عُمَرُ إِلَى الدَّارِ ، فَصَلَّى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ بِالنَّاسِ ، وَقِيلَ لِعُمَرَ :الصَّلاَةُ ، فَصَلَّى وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ ، وَقَالَ :لاَ حَظَّ فِي الإِسْلاَمِ لِمَنْ لاَ صَلاَةَ لَهُ ، فَصَلَّى وَدَمُهُ يَثْعَبُ ، ثُمَّ انْصَرَفَ النَّاسُ عَلَيْهِ ، فَقَالُوا :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّهُ لَيْسَ بِكَ بَأْسٌ ، وَإِنَّا لَنَرْجُو أَنْ يُنْسِءَ اللَّهُ فِي أَثَرِكَ ، وَيُؤَخِّرَكَ إِلَى حِينٍ ، أَوْ إِلَى خَيْرٍ.

فَدَخَلَ عَلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ ، وَكَانَ يُعْجَبُ بِهِ ، فَقَالَ :اُخْرُجْ ، فَانْظُرْ مَنْ صَاحِبِي ؟ ثُمَّ خَرَجَ فَجَاءَ ، فَقَالَ : أَبْشِرْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، صَاحِبُكَ أَبُو لُؤْلُؤَةَ الْمَجُوسِيُّ ، غُلاَمُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، فَكَبَّرَ حَتَّى خَرَجَ صَوْتُهُ مِنَ الْبَابِ ، ثُمَّ قَالَ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْهُ رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، يُحَاجُّنِي بِسَجْدَةٍ سَجَدَهَا لِلَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ ، فَقَالَ :أَكَانَ هَذَا عَنْ مَلأٍ مِنْكُمْ ؟ فَقَالُوا :مَعَاذَ اللهِ ، وَاللهِ لَوَدِدْنَا أَنَّا فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا ، وَزِدْنَا فِي عُمْرِكَ مِنْ أَعْمَارِنَا ، إِنَّهُ لَيْسَ بِكَ بَأْسٌ.

قَالَ :أَيْ يَرْفَأُ وَيْحَك ، اسْقِنِي ، فَجَائَهُ بِقَدَحٍ فِيهِ نَبِيذٌ حُلْوٌ فَشَرِبَهُ ، فَأَلْصَقَ رِدَائَهُ بِبَطْنِهِ ، قَالَ :فَلَمَّا وَقَعَ الشَّرَابُ فِي بَطْنِهِ خَرَجَ مِنَ الطَّعَنَاتِ ، قَالُوا :الْحَمْدُ لِلَّهِ ، هَذَا دَمٌ اسْتَكَنَ فِي جَوْفِكَ ، فَأَخْرَجَهُ اللَّهُ مِنْ

جَوْفِكَ ، قَالَ :أَيْ يَرْفَأُ ، وَيْحَكَ اسْقِنِي لَبَنًا ، فَجَاءَ بِلَبَنٍ فَشَرِبَهُ ، فَلَمَّا وَقَعَ فِي جَوْفِهِ خَرَجَ مِنَ الطَّعَنَاتِ ، فَلَمَّا رَأَوْا ذَلِكَ عَلِمُوا أَنَّهُ هَالِكٌ.

قَالُوا: جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا ، قَدْ كُنْتَ تَعْمَلُ فِينَا بِكِتَابِ اللهِ ، وَتَتَّبِعُ سُنَّةَ صَاحِبَيْكَ ، لَا تَعْدِلُ عَنْهَا إِلَى غَيْرِهَا، جَزَاكَ اللَّهُ أَحْسَنَ الْجَزَاءِ ، قَالَ : بِالإِمَارَةِ تَغْبِطُونَنِي ، فَوَاللهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أَنْجُو مِنْهَا كَفَافًا لَا عَلَيَّ ، وَلَا لِي، قُومُوا فَتَشَاوَرُوا فِي أَمْرِكُمْ ، أَمِّرُوا عَلَيْكُمْ رَجُلاً مِنْكُمْ ، فَمَنْ خَالَفَهُ فَاضْرِبُوا رَأْسَهُ ، قَالَ : فَقَامُوا، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ مُسْنِدُهُ إِلَى صَدْرِهِ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :أَتُؤَمِّرُونَ وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ حَيٌّ ؟ فَقَالَ عُمَرُ : لَا ، وَلْيُصَلِّ صُهَيْبٌ ثَلَاثًا ، وَانْتَظِرُوا طَلْحَةَ ، وَتَشَاوَرُوا فِي أَمْرِكُمْ ، فَأَمِّرُوا عَلَيْكُمْ رَجُلاً مِنْكُمْ ، فَإِنْ خَالَفَكُمْ فَاضْرِبُوا رَأْسَهُ ، قَالَ : اذْهَبْ إِلَى عَائِشَةَ ، فَاقْرَأْ عَلَيْهَا مِنِّي السَّلَامَ ، وَقُلْ :إِنَّ عُمَرَ يَقُولُ :إِنْ كَانَ ذَلِكَ لَا يَضُرُّ بِكِ ، وَلَا يَضِيقُ عَلَيْكِ ، فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيَّ ، وَإِنْ كَانَ يَضُرُّ بِكِ وَيَضِيقُ عَلَيْكِ ، فَلَعَمْرِي لَقَدْ دُفِنَ فِي هَذَا الْبَقِيعِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْ عُمَرَ ، فَجَائَهَا الرَّسُولُ ، فَقَالَتْ :إِنَّ ذَلِكَ لَا يَضُرُّ ، وَلَا يَضِيقُ عَلَيَّ ، قَالَ :فَادْفِنُونِي مَعَهُمَا ، قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ :فَجَعَلَ الْمَوْتُ يَغْشَاهُ ، وَأَنَا أُمْسِكُهُ إِلَى صَدْرِي ، قَالَ :وَيْحَكَ ضَعْ رَأْسِي بِالأَرْضِ ، قَالَ :فَأَخَذَتْهُ غَشْيَةٌ ، فَوَجَدْتُ مِنْ ذَلِكَ ، فَأَفَاقَ ، فَقَالَ :وَيْحَكَ ، ضَعْ رَأْسِي بِالأَرْضِ ، فَوَضَعْتُ رَأْسَهُ بِالأَرْضِ ، فَعَفَّرَهُ بِالتُّرَابِ ، فَقَالَ :وَيْلُ عُمَرَ ، وَوَيْلُ أُمِّهِ إِنْ لَمْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُ.

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو :وَأَهْلُ الشُّورَى :عَلِيٌّ، وَعُثْمَان، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَسَعْدٌ، وَعَبْدُالرَّحْمَن بْنُ عَوْفٍ.

(۳۸۲۲۹) حضرت یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب اور دوسرے بزرگ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شہادت سے پہلے خواب میں دیکھا کہ ایک مرغے نے ان کی ناف اور سینے کے درمیان چونچ ماری ہے۔ حضرت اسماء بنت عمیس تعبیر کی ماہر تھیں، انہوں نے یہ خواب سنا تو فرمایا کہ ان سے کہو کہ وصیت کردیں۔ میں نہیں جانتا کہ یہ تعبیر ان تک پہنچی یا نہیں۔ کچھ دنوں بعد مغیرہ بن شعبہ کا غلام ابو لؤلؤ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم کیا کرتے ہو؟ اس نے کہا میں چکیاں بناتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر تو بہت زیادہ نہیں کیونکہ یہاں تمہارے علاوہ کوئی یہ کام نہیں کرتا، کیا تم مجھے ایک چکی بنا کر دوگے؟ اس نے کہا میں آپ کو ایسی چکی بنا کر دوں گا کہ اس کی شہرت سارے عالم میں ہوگی۔

۲۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حج کے لئے چل پڑے پس جب آپ رضی اللہ عنہ پہنچے تو آپ رضی اللہ عنہ رمی جمار کی جگہ لیٹ گئے اور اپنی چادر کو اپنے سر کے نیچے رکھ لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے چاند کی طرف دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہ کو اس کی خوبصورتی اور برابری بہت پیاری لگی اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یہ ابتداء میں کمزور سا ظاہر ہوتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس میں اضافہ کرتے رہتے ہیں اور اس کو بڑھاتے رہتے ہیں یہاں تک کہ یہ برابر ہو جاتا ہے۔ اور پھر یہ کمال حُسن تک پہنچ جاتا ہے۔ پھر یہ کم ہونا شروع ہوتا ہے یہاں تک دوبارہ ویسا ہی (پہلے

جیسا) ہو جاتا ہے۔ ساری مخلوق کی حالت ایسی ہی ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا۔ اے اللہ! میری رعایا بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ اور بہت پھیل گئی ہے پس تو مجھے اپنی طرف واپس بلا لے عاجز اور ضائع کیے بغیر۔

۳۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ واپس آئے تو ان کے سامنے ذکر کیا گیا کہ مسلمانوں کی ایک عورت مقامِ بیداء میں مرگئی تھی، وہ زمین پر پڑی ہوئی تھی اور لوگ اس کے پاس سے گزرتے جا رہے تھے۔ کسی نے بھی اس کو کفن نہ دیا اور نہ ہی اس کو دفنایا یہاں تک کہ حضرت کلیب بن بکیر لیثی اس عورت کے پاس سے گزرے تو وہ اس کے پاس ٹھہرے رہے یہاں تک کہ انہوں نے اس کو کفنایا اور دفنایا۔ یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ذکر کی گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ مسلمانوں میں سے کون لوگ اس کے پاس سے گزرے تھے؟ لوگوں نے جواب دیا۔ اس کے پاس سے گزرنے والے لوگوں میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا۔ تو ہلاک ہو جائے۔ تو ایک مسلمان عورت پر سے جو راستہ میں زمین پر گری پڑی تھی گزرا اور تو نے اس کو کفنایا، دفنایا کیوں نہیں؟ انہوں نے جواب دیا۔ مجھے تو اس کا پتہ ہی نہیں چلا اور نہ ہی مجھ سے کسی نے اس کے بارے میں ذکر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں تو خیر سے خالی نہ ہو۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ اس عورت کو کس نے کفنایا اور دفنایا؟ لوگوں نے جواب دیا کہ کلیب بن بکیر لیثی نے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! کلیب اس بات کا حق دار ہے کہ اس کو خیر پہنچے۔

۴۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو صبح کی نماز کے لئے بیدار کرنے کے لئے نکلے تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ کو ابولولؤ کافر ملا اور اس نے آپ رضی اللہ عنہ کی ناف اور سینے کے درمیان تین وار کیے۔ اور حضرت کلیب بن بکیر کو مارا اور ان کا کام تمام کر دیا۔ لوگوں نے آوازیں بلند کیں تو ایک آدمی نے اس پر بڑی چادر پھینک دی۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر گھر لے جایا گیا۔ اور حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا۔ نماز! تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس حالت میں نماز پڑھی کہ آپ رضی اللہ عنہ کے زخموں سے خون بہہ رہا تھا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ جس آدمی کی نماز نہیں، اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے اس حالت میں نماز ادا فرمائی کہ آپ رضی اللہ عنہ کا خون ٹپک رہا تھا۔ پھر لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے۔ اے امیر المؤمنین! آپ کو کوئی زخم نہیں ہیں۔ اور یقیناً ہمیں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے فیض کو مزید باقی رکھے گا اور آپ رضی اللہ عنہ کو مزید ایک وقت تک یا ایک خیر (کے کام) تک مہلت دے گا۔

۵۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ابن عباس رضی اللہ عنہ سے محبت تھی ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تم دیکھو کہ مجھے قتل کرنے والا کون ہے؟ چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہ باہر چلے گئے پھر واپس آئے تو فرمایا۔ اے امیر المؤمنین! آپ کو خوشخبری ہو کہ آپ کا قاتل حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا غلام ابولولؤ مجوسی ہے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کہا۔ یہاں تک (بلند آواز میں کہا کہ) آپ رضی اللہ عنہ کی آواز دروازے سے باہر نکل گئی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جس نے قاتل کو مسلمان آدمی نہیں بنایا کہ بروز قیامت وہ میرے ساتھ کسی ایسے سجدہ کی وجہ سے مخاصمت کرتا جو اس سے صرف خدا کے لئے کیا ہوتا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ کیا یہ آدمی

تمہارے قوم میں سے ہے؟ لوگوں نے کہا۔ اللہ کی پناہ! ہم تو اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ ہم آپ پر اپنے آباء کو فداء کر دیں اور آ
کی عمر میں اپنی عمروں سے اضافہ کر دیں۔ آپ کو کوئی زیادہ زخم نہیں ہیں۔

۶۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے یرفاء! تو مر جائے! مجھے کچھ پلاؤ۔ چنانچہ وہ آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک پیالہ لے
حاضر ہوا جس میں میٹھی نبیذ تھی پس آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو پیا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی چادر کو اپنے پیٹ کے ساتھ چمٹا لیا۔ راوی کہ
ہیں: پس جب یہ مشروب آپ رضی اللہ عنہ پیٹ میں پہنچا تو یہ زخموں سے باہر نکل آیا۔ لوگوں نے کہا۔ الحمد للہ۔ یہ خون آپ کے پیٹ
ٹھہرا ہوا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کو آپ کے پیٹ سے باہر نکال دیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے یرفاء! تو مر جائے۔
دودھ پلاؤ۔ چنانچہ وہ دودھ لے کر حاضر ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو نوش فرمایا۔ پس جب وہ بھی آپ کے پیٹ میں پہنچا تو زخموں
باہر آ گیا۔ چنانچہ لوگوں نے یہ منظر دیکھا تو انہیں معلوم ہو گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (اب) فوت ہو جائیں گے۔

۷۔ لوگوں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین بدلہ عطا کرے۔ یقیناً آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب پر عمل کرتے تھے،
اپنے دو پیشواؤں کی سُنّت کی پیروی کرتے تھے۔ اس کے سوا آپ کسی چیز کی طرف نہیں جھکتے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین بدلہ
کرے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ کیا تم لوگ امارت کی وجہ سے مجھ پر رشک کر رہے ہو؟ خدا کی قسم! مجھے تو یہ بات محبوب ہے
میں امارت (کے حساب) سے برابر برابر نکل جاؤں۔ نہ مجھے کوئی نفع ہو نہ کوئی نقصان ہو۔ تم اٹھ جاؤ اور اپنے معاملہ میں مشاور
کرو۔ تم اپنے میں سے ایک آدمی کو خود پر امیر بنا لو۔ پھر جو کوئی اس کی مخالفت کرے تو تم اس کی گردن مار دو۔ راوی کہتے ہیں:
لوگ اٹھ گئے اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے سینہ کی طرف آپ رضی اللہ عنہ نے تکیہ لگایا ہوا تھا۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کیا تم ا
مقرر کر رہے ہو جبکہ امیر المؤمنین زندہ ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں! اور صہیب کو چاہیے کہ تین دن لوگوں کو نماز پڑھائے۔
حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا انتظار کرو اور (پھر) تم اپنے معاملہ میں باہم مشاورت کرو۔ اور تم خود پر اپنے میں سے ایک آدمی کو امیر مقرر کر لو
اگر (کوئی) تمہارے مخالفت کرے تو اس کے سر کو اڑا دو۔

۸۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ تم جاؤ امی عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف اور انہیں میری طرف سے سلام کہو اور کہو کہ عمر رضی اللہ عنہ کہہ رہا
اگر آپ کو تکلیف اور تنگی نہ ہو تو میں اس بات کو پسند کرتا ہوں۔ کہ میں اپنے دو ساتھیوں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ) کے ساتھ دفن
کیا جاؤں۔ اور اگر آپ کو تکلیف اور تنگی ہو تو میری عمر کی قسم! بقیع میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور امہات المؤمنین میں
ایسے لوگ دفن ہوئے ہیں جو عمر سے بہتر تھے۔ پس قاصد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں پہنچا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا
مجھے اس بات میں قطعاً کوئی تکلیف اور تنگی نہیں ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تم لوگ مجھے ان دونوں کے ہمراہ دفن کر دینا۔

۹۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پھر موت نے ان کو آ ڈھانپا اور میں نے ان کو اپنے سینہ کی طرف اٹھایا ہوا تھا
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ تو مر جائے۔ میرا سر زمین پر رکھ دے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو غشی طاری ہو گئی تو
اسی طرح رہا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ کو افاقہ ہوا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تو مر جائے۔ میرا سر زمین پر رکھ دے۔ پس میں نے آپ رضی اللہ عنہ

سرزمین پر رکھ دیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے سر کو خاک آلود کر لیا۔ اور فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے عمر کو معاف نہ کیا تو عمر ہلاک ہو جائے گا اور اس کے ماں ہلاک ہو جائے گی۔

۱۰۔ محمد بن عمرو کہتے ہیں: اہل شوریٰ یہ تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ۔

(٤٥) مَا جَاءَ فِي خِلاَفَةِ عُثْمَانَ وَقَتْلِهِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت اور آپ رضی اللہ عنہ کے قتل کے بارے میں احادیث

(۳۸۲۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ ، قَالَ : حَجَجْتُ فِي إِمَارَةِ عُمَرَ ، فَلَمْ يَكُونُوا يَشُكُّونَ أَنَّ الْخِلاَفَةَ مِنْ بَعْدِهِ لِعُثْمَانَ.

(۳۸۲۳۰) حضرت حارثہ بن مضرب سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد امارت میں حج کیا تھا تو لوگوں کو اس بات میں شک نہیں تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ہوگی۔ (یعنی یقین تھا)۔

(۳۸۲۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ حِينَ اُسْتُخْلِفَ عُثْمَان : مَا أَلَوْنَا عَنْ أَعْلاَهَا ذَا فُوقٍ.

(۳۸۲۳۱) حضرت عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا گیا تو عبداللہ نے کہا۔ مَا أَلَوْنَا عَنْ أَعْلاَهَا ذَا فُوقٍ.

(۳۸۲۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ حِينَ بُويِعَ عُثْمَان : مَا أَلَوْنَا عَنْ أَعْلاَهَا ذَا فُوقٍ.

(۳۸۲۳۲) حضرت حکیم بن جابر سے روایت ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا۔ ہم نے مَا أَلَوْنَا عَنْ أَعْلاَهَا ذَا فُوقٍ.

(۳۸۲۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ كَهْمَسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، قَالَ : حدَّثَنِي هَرِمُ بْنُ الْحَارِثِ ، وَأُسَامَةُ بْنُ خُرَيْمٍ ، قَالَ : وَكَانَا يُغَازِيَانِ ، فَحَدَّثَانِي جَمِيعًا ، وَلاَ يَشْعُرُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَّ صَاحِبَهُ حَدَّثَنِيهِ ، عَنْ مُرَّةَ الْبَهْزِيِّ ، قَالَ : بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ ، فَقَالَ : كَيْفَ تَصْنَعُونَ فِي فِتْنَةٍ تَثُورُ فِي أَقْطَارِ الأَرْضِ كَأَنَّهَا صَيَاصِي بَقَرٍ ؟ قَالُوا : فَنَصْنَعُ مَاذَا يَا نَبِيَّ اللهِ ؟ قَالَ : عَلَيْكُمْ بِهَذَا وَأَصْحَابِهِ ، قَالَ : فَأَسْرَعْتُ حَتَّى عَطَفْتُ عَلَى الرَّجُلِ ، فَقُلْتُ : هَذَا يَا نَبِيَّ اللهِ ؟ قَالَ : هَذَا ، فَإِذَا هُوَ عُثْمَان.

(۳۸۲۴۳) حضرت مرہ خریم سے روایت ہے کہ ہم ایک دن مدینہ کے راستوں میں سے ایک راستہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے
کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔'' تم اُس فتنہ میں کیا کرو گے جو زمین کے اطراف میں یوں پھیل جائے گا جیسے گائے کے سینگ ہو۔
ہیں۔'' صحابہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! پھر ہم کیا کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اس کو اور اس کے ساتھیوں
لازم پکڑنا۔'' راوی کہتے ہیں: پس میں (یہ سن کر) اس آدمی پر جلدی سے لپٹا اور میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! یہ آدمی
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہی'' اور یہ شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

(۳۸۲۴٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : أَنْبَأَنِي وَثَّابٌ ، وَكَانَ مِمَّنْ أَدْرَكَهُ عِتْ
أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ ، وَكَانَ يَكُونُ بَعْدُ بَيْنَ يَدَيْ عُثْمَانَ ، قَالَ : فَرَأَيْتُ فِي حَلْقِهِ طَعْنَتَيْنِ ، كَأَنَّهُمَا كَيَّتَا
طُعِنَهُمَا يَوْمَ الدَّارِ ، دَارِ عُثْمَانَ ، قَالَ : بَعَثَنِي أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَان ، قَالَ : اُدْعُ لِي الأَشْتَرَ ، فَجَاءَ ، قَالَ ابْ
عَوْنٍ : أَظُنُّهُ قَالَ : فَطَرَحْتُ لأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وِسَادَةً ، وَلَهُ وِسَادَةً ، فَقَالَ : يَا أَشْتَرُ ، مَا يُرِيدُ النَّاسُ مِنِّي؟ قَالَ
ثَلاَثًا ، لَيْسَ مِنْ إِحْدَاهُنَّ بُدٌّ ، يُخَيِّرُونَكَ بَيْنَ أَنْ تَخْلَعَ لَهُمْ أَمْرَهُمْ ، وَتَقُولُ : هَذَا أَمْرُكُمْ ، اخْتَارُوا لَهُ مَ
شِئْتُمْ ، وَبَيْنَ أَنْ تُقِصَّ مِنْ نَفْسِكَ ، فَإِنْ أَبَيْتَ هَاتَيْنِ ، فَإِنَّ الْقَوْمَ قَاتِلُوكَ ، قَالَ : مَا مِنْ إِحْدَاهُنَّ بُدٌّ ؟ قَالَ م
مِنْ إِحْدَاهُنَّ بُدٌّ.

قَالَ : أَمَّا أَنْ أَخْلَعَ لَهُمْ أَمْرَهُمْ ، فَمَا كُنْتُ أَخْلَعُ سِرْبَالاً سَرْبَلَنِيهِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَبَدًا ، قَالَ ابْنُ عَوْنٍ : وَقَال
غَيْرُ الْحَسَنِ : لأَنْ أُقَدَّمَ فَتُضْرَبَ عُنُقِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَخْلَعَ أَمْرَ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ، بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ ، قَال
ابْنُ عَوْنٍ : وَهَذَا أَشْبَهُ بِكَلاَمِهِ ، وَأَمَّا أَنْ أُقِصَّ لَهُمْ مِنْ نَفْسِي ، فَوَاللهِ لَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ صَاحِبَيَّ بَيْنَ يَدَيَّ كَان
يُقِصَّانِ مِنْ أَنْفُسِهِمَا ، وَمَا يَقُومُ بَدَنِي بِالْقِصَاصِ ، وَأَمَّا أَنْ يَقْتُلُونِي ، فَوَاللهِ لَوْ قَتَلُونِي لاَ يَتَحَابُّونَ بَعْدِي
أَبَدًا ، وَلاَ يُقَاتِلُونَ بَعْدِي عَدُوًّا جَمِيعًا أَبَدًا.

قَالَ : فَقَامَ الأَشْتَرُ وَانْطَلَقَ ، فَمَكَثْنَا ، فَقُلْنَا : لَعَلَّ النَّاسَ ، ثُمَّ جَاءَ رُوَيْجِلٌ كَأَنَّهُ ذِئْبٌ ، فَاطَّلَعَ مِنَ الْبَابِ ، ثُ
رَجَعَ ، وَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فِي ثَلاَثَةَ عَشَرَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى عُثْمَانَ ، فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ ، فَقَالَ بِهَا ، حَتَّ
سَمِعْتَ وَقْعَ أَضْرَاسَهُ ، وَقَالَ : مَا أَغْنَى عَنْكَ مُعَاوِيَةُ ، مَا أَغْنَى عَنْكَ ابْنُ عَامِرٍ ، مَا أَغْنَتْ عَنْكَ كُتُبُكَ
فَقَالَ : أَرْسِلْ لِي لِحْيَتِي ابْنَ أَخِي ، أَرْسِلْ لِي لِحْيَتِي ابْنَ أَخِي.

قَالَ : فَأَنَا رَأَيْتُهُ اسْتَعْدَى رَجُلاً مِنَ الْقَوْمِ يُعِينُهُ ، فَقَامَ إِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ ، حَتَّى وَجَأَ بِهِ فِي رَأْسِهِ فَأَثْبَتَهُ ، قَالَ : ثُ
مَهْ ؟ قَالَ : ثُمَّ دَخَلُوا عَلَيْهِ حَتَّى قَتَلُوهُ.

(۳۸۲۴٤) حضرت حسن سے روایت ہے کہ مجھے وثّاب نے بیان کیا۔ اور یہ وثاب راوی کہتے ہیں۔ میں نے اس کے حلق میں تی
کے دو نشانات تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر میں محاصرہ کے دن یہ نیزے انہیں مارے گئے تھے۔ یہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے امیر

ؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھیجا اور فرمایا: اشتر کو میرے پاس لاؤ۔ ابن عون کہتے ہیں: میرا گمان یہ ہے کہ انہوں نے یہ بھی کہا
ا۔ کہ اس نے امیر المؤمنین کے پاس تکیہ چھوڑ دیا۔ اور اس کے پاس تکیہ تھا۔ پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اے اشتر! (باغی)
ک مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟ اشتر نے کہا۔ تین باتیں ہیں جن میں سے کسی ایک کا کرنا ضروری ہے۔ وہ لوگ آپ کو اس بات کا
ِ اردیتے ہیں کہ یا تو آپ ان کی حکمرانی ان کے حوالہ کر دیں اور یہ کہہ دیں کہ یہ تمہاری حکمرانی ہے تم جس کو چاہو یہ حکمرانی سونپ
و۔ اور یا یہ ہے کہ آپ اپنے سے بدلہ لینے کا موقع دیں۔ پس اگر آپ ان دونوں باتوں سے انکار کرتے ہیں تو پھر لوگ آپ سے
یں گے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ کیا ان میں سے کسی ایک کو اختیار کرنا ضروری ہے؟ اشتر نے کہا (جی) ان میں سے کسی
ک کو اختیار کرنا ضروری ہے۔

۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جہاں تک یہ بات ہے کہ میں ان کی حکمرانی کی ذمہ داری چھوڑ دوں۔ تو (سنو) میں وہ کبھی
رتا نہیں اتاروں گا جو اللہ تعالیٰ نے مجھے پہنایا ہے۔ ابن عون کہتے ہیں۔ حسن کے علاوہ دوسرا راوی بیان کرتا ہے کہ: اگر مجھے یوں
ن کیا جائے کہ میری گردن اڑا دی جائے تو بھی مجھے یہ بات اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ لوگوں کے
رمیان چھوڑ دوں۔ ابن عون کہتے ہیں: یہ بات آپ رضی اللہ عنہ کے کلام سے ملتی جلتی ہے۔ اور رہی یہ بات کہ میں لوگوں کو خود سے بدلہ
نے کا موقع دوں تو خدا کی قسم! میں جانتا ہوں کہ مجھ سے پہلے میرے دو ساتھی (لوگوں کو) اپنے آپ سے بدلہ لینے کا موقع دیتے
تھے۔ لیکن میرا جسم قصاص کے لئے کھڑا نہیں ہوگا۔ اور یہ بات کہ لوگ مجھے قتل کریں گے تو خدا کی قسم (یاد رکھو) اگر وہ لوگ مجھے
ل کر دیں تو پھر میرے بعد کبھی آپس میں محبت نہیں کر سکیں گے۔ اور نہ ہی میرے بعد دشمن کے خلاف کبھی سارے اکٹھے ہو کر
اد کر سکیں گے۔

۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر اشتر اٹھ کر چل پڑا۔ ہم وہیں ٹھہرے اور ہم کہنے لگے۔ ہو سکتا ہے کہ لوگ واپس پیچھے چلے جائیں۔
ر رو تجل آیا۔ یوں لگتا تھا کہ وہ بھیڑیا ہے۔ اور اس نے دروازے سے جھانکا اور واپس ہو گیا۔ پھر محمد بن ابی بکر تیرہ افراد کے ہمراہ
ڑا ہوا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور آپ رضی اللہ عنہ کی داڑھی کو پکڑ لیا اور وہ کہہ رہا تھا۔ تمہیں معاویہ نے کوئی فائدہ نہیں دیا!
ہیں ابن عامر نے کوئی فائدہ نہیں دیا! تمہیں تمہارے لشکروں نے کوئی فائدہ نہیں دیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے بھتیجے! میری
ر ی تو چھوڑ دے۔ اے بھتیجے! میری داڑھی تو چھوڑ دے۔

۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اس کو دیکھا کہ اس نے (اپنی) قوم میں سے ایک آدمی سے مدد مانگی تو اس کے پاس ایک آدمی
ر ے پھل والا نیزہ لے کر آیا اور اس کے ذریعہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سر پر زور لگا کر اس کو آپ رضی اللہ عنہ کے سر میں اتار دیا۔ راوی
سے) پوچھا۔ پھر کیا ہوا؟ راوی نے جواب دیا۔ پھر یہ باغی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر داخل ہوئے اور انہیں قتل کر دیا۔

۳۸۲۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا لَيْلَى الْكِنْدِيَّ ، قَالَ : رَأَيْتُ
عُثْمَانَ اطَّلَعَ إِلَى النَّاسِ وَهُوَ مَحْصُورٌ ، فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، لاَ تَقْتُلُونِي وَاسْتَعْتِبُونِي ، فَوَاللهِ لَئِنْ

قَتَلْتُمُونِي لاَ تُقَاتِلُونَ جَمِيعًا أَبَدًا ، وَلاَ تُجَاهِدُونَ عَدُوًّا أَبَدًا ، وَلَتَخْتَلِفُنَّ حَتَّى تَصِيرُوا هَكَذَا ، وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ، ﴿وَيَا قَوْمِ لاَ يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِي أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَ قَوْمَ نُوحٍ ، أَوْ قَوْمَ هُودٍ ، أَوْ قَوْمَ صَالِحٍ ، وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِنْكُمْ بِبَعِيدٍ﴾. قَالَ : وَأَرْسَلَ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلاَمٍ فَسَأَلَهُ ، فَقَالَ : الْكَفَّ الْكَفَّ ، فَإِنَّهُ أَبْلَغُ لَكَ فِي الْحُجَّةِ ، فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَتَلُوهُ.

(۳۸۲۳۵) حضرت ابولیلی کندی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے لوگوں کی طرف جھانکا...... جبکہ وہ محصور تھے......اور فرمایا......اے لوگو! مجھے قتل نہ کرو بلکہ تم مجھ سے رضا مندی اور خوشنودی چاہو۔ خدا کی قسم! اگر تم نے مجھے قتل کر دیا تو پھر کبھی تم لوگ اکٹھے ہو کر جہاد نہیں کرو گے۔ اور کبھی دشمن کے خلاف اکٹھے ہو کر لڑ نہیں سکو گے۔ اور تم اس حالت میں پہنچ جاؤ گے کہ تم یوں ہو جاؤ گے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی انگلیاں، انگلیوں میں داخل کیں۔ اور آیت پڑھی ﴿وَيَا قَوْمِ لاَ يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِي أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَ قَوْمَ نُوحٍ ، أَوْ قَوْمَ هُودٍ ، أَوْ قَوْمَ صَالِحٍ ، وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِنْكُمْ بِبَعِيدٍ﴾

راوی کہتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی طرف قاصد بھیج کر ان سے (اس معاملہ) میں پوچھا۔ انہوں نے فرمایا۔ رُکے رہو۔ رُکے رہو۔ کیونکہ یہ رویہ تمہارے حق میں خوب حجت ہوگا۔ چنانچہ یہ باغی لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے اور انہیں قتل کر دیا۔

(۳۸۲۳٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُثْمَانَ ، يَقُولُ : إِنَّ أَعْظَمَكُمْ عِنْدِي غَنَاءً مَنْ كَفَّ سِلاَحَهُ وَيَدَهُ.

(۳۸۲۳٦) حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا۔ بے شک میرے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ فائدہ والا شخص وہ ہے جو اپنے اسلحہ اور اپنے ہاتھ کو روک لے۔

(۳۸۲۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : جَاءَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ إِلَى عُثْمَانَ ، فَقَالَ : هَذِهِ الأَنْصَارُ بِالْبَابِ ، قَالُوا : إِنْ شِئْتَ أَنْ نَكُونَ أَنْصَارَ اللهِ مَرَّتَيْنِ ؟ فَقَالَ : أَمَّا قِتَالٌ فَلاَ.

(۳۸۲۳۷) حضرت ابن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے اور کہنے لگے۔ یہ دروازے پر انصار (صحابہ رضی اللہ عنہم) موجود ہیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ اگر آپ چاہیں تو ہم دوسری مرتبہ اللہ کے (دین کے) مددگار بنیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اگر لڑنے کے بارے میں کہتے ہیں تو بالکل نہیں۔

(۳۸۲۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ: قُلْتُ لِعُثْمَانَ يَوْمَ الدَّارِ اُخْرُجْ فَقَاتِلْهُمْ ، فَإِنَّ مَعَكَ مَنْ قَدْ نَصَرَ اللَّهُ بِأَقَلَّ مِنْهُ ، وَاللهِ ، إِنَّ قِتَالَهُمْ لَحَلاَلٌ ، قَالَ: فَأَبَى ، وَقَالَ: مَنْ كَانَ لِي عَلَيْهِ سَمْعٌ وَطَاعَةٌ ، فَلْيُطِعْ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ ، وَكَانَ أَمَّرَهُ يَوْمَئِذٍ عَلَى الدَّارِ ، وَكَانَ يَوْمَئِذٍ صَائِمًا.

(۳۸۲۳۸) حضرت عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں۔ میں نے محاصرہ کے دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا۔ آپ با

میں اوران لوگوں سے لڑائی کریں۔ کیونکہ آپ کے ہمراہ (آج اتنے) لوگ ہیں کہ جن سے کم تعداد کی اللہ پاک نے مدد کی تھی۔ خدا کی قسم! ان لوگوں سے لڑنا حلال ہے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انکار فرمایا اور حکم دیا۔ جو آدمی خود میری سمع و اطاعت کو واجب سمجھتا ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی اطاعت کرے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس (محاصرے کے) دن ان کو گھر میں امیر مقرر فرمایا تھا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس (محاصرہ کے) دن روزہ کی حالت میں تھے۔

(۳۸۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً يُقَالُ لَهُ : جَهْجَاهٌ تَنَاوَلَ عَصًا كَانَتْ فِي يَدِ عُثْمَانَ ، فَكَسَرَهَا بِرُكْبَتِهِ ، فَرُمِيَ فِي ذَلِكَ الْمَوْضِعِ بِأَكِلَةٍ.

(۳۸۲۲) حضرت نافع سے روایت ہے کہ ایک آدمی جس کو جہجاہ کہا جاتا تھا۔ اس نے حضرت عثمان کے ہاتھ میں موجود عصا لیا اور اس کو اپنے گھٹنے پر رکھ کر توڑ دیا۔ پس (آخر میں) اس آدمی کے اس مقام پر نہ ختم ہونے والی خارش شروع ہوگئی تھی۔

(۳۸۲۴) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الرَّازِيُّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ أَصْبَحَ يُحَدِّثُ النَّاسَ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ، فَقَالَ : يَا عُثْمَان ، أَفْطِرْ عِنْدَنَا ، فَأَصْبَحَ صَائِمًا وَقُتِلَ مِنْ يَوْمِهِ.

(۳۸۲۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک صبح لوگوں سے بیان کیا۔ فرمایا۔ میں نے آج رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عثمان! تم روزہ ہمارے پاس افطار کرو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے روزہ کی حالت میں صبح کی اور پھر اسی دن شہید ہو گئے۔

(۳۸۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : لَقَدْ رَأَيْتُنِي مُوثِقِي عُمَرَ وَأُخْتَهُ عَلَى الإِسْلاَمِ ، وَلَوِ ارْفَضَّ أُحُدٌ مِمَّا صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ كَانَ حَقِيقًا.

(۳۸۲۰) حضرت سعید بن زید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر اور ان کی ہمشیرہ کو اسلام پر مضبوط کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تم نے جو کچھ کیا اگر اس کے بعد تمہارے ساتھ جو بھی سلوک کیا جائے وہ صحیح ہوگا۔

(۳۸۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلاَمٍ : لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ فِي الدَّارِ ، قَالَ : لاَ تَقْتُلُوهُ ، فَإِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ أَجَلِهِ إِلاَّ قَلِيلٌ ، وَاللهِ لَئِنْ قَتَلْتُمُوهُ لاَ تُصَلُّونَ جَمِيعًا أَبَدًا.

(۳۸۲۱) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا گھر میں محاصرہ کیا گیا تو ابن سلام نے فرمایا۔ تم انہیں قتل نہ کرو۔ کیونکہ ان کی (ویسے ہی) تھوڑی سی زندگی باقی ہے۔ خدا کی قسم! اگر تم نے انہیں قتل کر دیا تو پھر تم کبھی بھی اکٹھے نماز نہیں پڑھو گے۔

(۳۸۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْيَعْفُورِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ : وَاللهِ لَئِنْ قَتَلْتُمْ عُثْمَانَ لاَ تُصِيبُونَ مِنْهُ خَلَفًا.

(۳۸۲۴۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا۔ خدا کی قسم! اگر تم نے عثمان کو قتل کر دیا تو ان کے بعد کسی صحیح جانشین کو نہیں پہنچ پاؤ گے۔

(٣٨٢٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ :ثُمَامَةُ كَانَ عَلَى صَنْعَاءَ ، فَلَمَّا جَائَهُ قَتْلُ عُثْمَانَ بَكَى ، فَأَطَالَ الْبُكَاءَ ، فَلَمَّا أَفَاقَ ، قَالَ :الْيَوْمَ انْتُزِعَتِ النُّبُوَّةُ ، أَوْ قَالَ :الْخِلاَفَةُ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَصَارَتْ مِلْكًا وَجَبْرِيَّةً ، فَمَنْ غَلَبَ عَلَى شَيْءٍ أَكَلَهُ.

(۳۸۲۴۴) حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قریش کا ایک آدمی تھا جس کو ثمامہ کہا جاتا تھا وہ مقام صنعاء میں تھا۔ جب اس کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کی خبر پہنچی تو وہ رو پڑا اور خوب دیر تک روتا رہا۔ پھر جب اُسے افاقہ ہوا تو اس نے کہا۔ آج کے دن امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے نبوت واپس لے لی گئی ہے۔ خلافت واپس لے لی گئی ہے۔ اور (اب) بادشاہی اور سختی ہوگی۔ پس جو جس چیز پر غالب ہوگا اس کو کھا جائے گا۔

(٣٨٢٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :لَمَّا قُتِلَ عُثْمَان، قَامَ خُطَبَاءُ إِيلِيَاءَ، فَقَامَ مِنْ آخِرِهِم رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ :مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ ، فَقَالَ :لَوْلاَ حَدِيثٌ سَمِعْته مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُمْتُ ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ فِتْنَةً أَحْسَبُهُ ، قَالَ فَقَرَّبَهَا، فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ بِرِدَائِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :هَذَا يَوْمَئِذٍ وَأَصْحَابُهُ عَلَى الْحَقِّ فَانْطَلَقْتُ، فَأَخَذْتُ بِوَجْهِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ :هَذَا؟ فَقَالَ :نَعَمْ، فَإِذَا هُوَ عُثْمَان

(۳۸۲۴۵) حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کیا گیا تو مقام ایلیاء کے خطباء کھڑے ہوئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے (ان کا) آخری خطیب کھڑا ہوا جس کو مرہ بن کعب کہا جاتا تھا۔ اس نے کہا۔ اگر ایسی حدیث نہ ہوتی جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہے تو میں کھڑا نہ ہوتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنہ کا ذکر کیا...... میرے خیال کے مطابق راوی کہتے ہیں...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا قریب الوقوع ہونا بیان کیا ...... کہ اس دوران ایک آدمی اپنی چادر ڈالے ہوئے گزرا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اُس (فتنہ کے) دن یہ اور اس کے ساتھی حق پر ہوں گے۔ (راوی کہتے ہیں) پس میں چل پڑا اور میں نے ان صاحب کا رُخ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پھیر کر عرض کیا۔ یہ آدمی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''ہاں'' یہ آدمی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

(٣٨٢٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْمَلِيحِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لَوْ أَنَّ النَّاسَ اجْتَمَعُوا عَلَى قَتْلِ عُثْمَانَ ، لَرُجِمُوا بِالْحِجَارَةِ كَمَا رُجِمَ قَوْمُ لُوطٍ.

(۳۸۲۴۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ اگر تمام لوگ بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل پر اکٹھے ہو جاتے تو تمام لوگوں کو ہی سنگسار کر دیا جاتا جیسا کہ قوم لوط علیہ السلام کو سنگسار کیا گیا تھا۔

(۳۸۲٤۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ مِنَ الْقَصْرِ ، فَقَالَ : ائْتُونِي بِرَجُلٍ أُتَالِيهِ كِتَابَ اللهِ ، فَأَتَوْهُ بِصَعْصَعَةَ بْنِ صُوحَانَ ، وَكَانَ شَابًّا ، فَقَالَ : أَمَا وَجَدْتُمْ أَحَدًا تَأْتُونِي بِهِ غَيْرَ هَذَا الشَّابِّ ، قَالَ : فَتَكَلَّمَ صَعْصَعَةُ بِكَلَامٍ ، فَقَالَ لَهُ عُثْمَان : اتْلُ ، فَقَالَ : ﴿أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا ، وَإِنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ﴾ فَقَالَ : كَذَبْتَ ، لَيْسَتْ لَك ، وَلَا لأَصْحَابِكَ ، وَلَكِنَّهَا لِي وَلأَصْحَابِي ، ثُمَّ تَلَا عُثْمَان : ﴿أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا ، وَإِنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ﴾ حَتَّى بَلَغَ : ﴿وَإِلَى اللهِ عَاقِبَةُ الأُمُورِ﴾.

(۳۸۲۴۷) حضرت محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر سے باغیوں کو جھانک کر دیکھا اور فرمایا۔ تم میرے، پاس کوئی آدمی لاؤ جس سے میں اللہ کی کتاب پڑھواؤں۔ پس باغی صعصعہ بن صوحان کو لے آئے۔ یہ ایک جوان آدمی تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کیا تم نے اس نوجوان کے علاوہ کوئی آدمی نہیں پایا جس کو تم میرے پاس لائے۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر صعصعہ نے کوئی گفتگو کی۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا۔ قرآن پڑھ۔ اس نے پڑھا۔ ﴿أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا ، وَإِنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ﴾ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تو جھوٹ بول رہا ہے۔ یہ آیت تیرے اور تیرے ساتھیوں کے حق میں نہیں ہے بلکہ یہ آیت تو میرے اور میرے ساتھیوں کے لئے ہے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تلاوت کی۔ ﴿أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا ، وَإِنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ﴾ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہاں تک پڑھا۔ ﴿وَإِلَى اللهِ عَاقِبَةُ الأُمُورِ﴾.

(٤٦) مَا جَاءَ فِي خِلافَةِ عَلِيِّ بنِ أَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بارے میں

(۳۸۲٤۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : كَانَ الْحَادِي يَحْدُو بِعُثْمَانَ وَهُوَ يَقُولُ :

إِنَّ الأَمِيرَ بَعْدَهُ عَلِيٌّ وَفِي الزُّبَيْرِ خَلَفٌ رَضِيٌّ

قَالَ : فَقَالَ كَعْبٌ : وَلَكِنَّهُ صَاحِبُ الْبُغْلَةِ الشَّهْبَاءِ ، يَعْنِي مُعَاوِيَةَ ، فَقِيلَ لِمُعَاوِيَةَ : إِنَّ كَعْبًا يَسْخَرُ بِكَ ، وَيَزْعُمُ أَنَّكَ تَلِي هَذَا الأَمْرَ ، قَالَ : فَأَتَاهُ ، فَقَالَ : يَا أَبَا إِسْحَاقَ ، كَيْفَ وَهَا هُنَا عَلِيٌّ ، وَالزُّبَيْرُ ، وَأَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أَنْتَ صَاحِبُهَا.

(۳۸۲۴۸) حضرت ابو صالح سے روایت ہے کہ ایک حدی خوان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے حدی پڑھ رہا تھا اور کہہ رہا تھا۔

''یقیناً عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ امیر ہیں اور زبیر رضی اللہ عنہ میں پسندیدہ خلافت ہے۔''

راوی کہتے ہیں۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا۔ لیکن وہ جو بھورے رنگ کے خچر والے معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ پس حضرت

معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ حضرت کعب آپ کے ساتھ مذاق کرتے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ آپ اس امر خلافت کے ولی بنیں گے۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو معاویہ نے کہا۔ اے ابو اسحاق! یہ بات تم نے کیسے کہی جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ اور دیگر اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں۔ کعب نے کہا۔ آپ ہی اس خلافت کے حق دار ہیں۔

(٣٨٢٤٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : لَمَّا بُويِعَ أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ : قَالَ سَلْمَانُ : أَخْطَأْتُمْ وَأَصَبْتُمْ ، أَمَا لَوْ جَعَلْتُمُوهَا فِي أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لأَكَلْتُمُوهَا رَغَدًا.

(۳۸۲۴۹) حضرت ابراہیم تیمی سے روایت ہے کہ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی تو راوی کہتے ہیں۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا۔ تم نے غلطی کی ہے اور درست (بھی) کیا ہے۔ اگر تم لوگ خلافت کو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے حوالہ کرتے تو البتہ تم لوگ اس خلافت کو خوب آسودہ حالی کے ساتھ کھاتے۔

(٣٨٢٥٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَوْشَنٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ : مَا رَزَأَ عَلِيٌّ مِنْ بَيْتِ مَالِنَا ، حَتَّى فَارَقَنَا إِلاَّ جُبَّةً مَحْشُوَّةً ، وَخَمِيصَةً دَرَابَجَرْدِيَّةً.

(۳۸۲۵۰) حضرت عبد الرحمان بن ابی بکرہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہم سے جدا ہونے تک بیت المال سے صرف ایک روئی بھرا چوغہ اور ایک کُرتا جس میں سرخ دھاریاں تھیں، لیا تھا۔

(٣٨٢٥١) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا حِينَ ازْدَحَمُوا عَلَيْهِ حَتَّى أَدْمَوْا رِجْلَهُ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ إِنِّي قَدْ كَرِهْتُهُمْ ، وَكَرِهُونِي ، فَأَرِحْنِي مِنْهُمْ ، وَأَرِحْهُمْ مِنِّي.

(۳۸۲۵۱) حضرت سعد بن ابراہیم سے روایت ہے کہ میں نے عبید اللہ بن ابی رافع کو کہتے سُنا کہ جب لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ازدحام (رش) کیا اور انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کے پاؤں کو خون آلود کر دیا تو میں ان کو دیکھ رہا تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے اللہ! تحقیق میں ان لوگوں کو ناپسند کرتا ہوں اور یہ لوگ مجھے ناپسند کرتے ہیں۔ پس تو مجھے ان سے اور ان کو مجھ سے راحت دے دے۔

(٣٨٢٥٢) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : اكْتَنَفَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُلْجَمٍ ، وَشَبِيبٌ الأَشْجَعِيُّ عَلِيًّا حِينَ خَرَجَ إِلَى الْفَجْرِ ، فَأَمَّا شَبِيبٌ فَضَرَبَهُ فَأَخْطَأَهُ ، وَثَبَتَ سَيْفُهُ فِي الْحَائِطِ ، ثُمَّ أُحْضِرَ نَحْوَ أَبْوَابِ كِنْدَةَ ، وَقَالَ النَّاسُ : عَلَيْكُمْ صَاحِبَ السَّيْفِ ، فَلَمَّا خَشِيَ أَنْ يُؤْخَذَ رَمَى بِالسَّيْفِ ، وَدَخَلَ فِي عُرْضِ النَّاسِ ، وَأَمَّا عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَضَرَبَهُ بِالسَّيْفِ عَلَى قَرْنِهِ ، ثُمَّ أُحْضِرَ نَحْوَ بَابِ الْفِيلِ ، فَأَدْرَكَهُ عُرَيْضٌ ، أَوْ عُوَيْضٌ الْحَضْرَمِيُّ فَأَخَذَهُ ، فَأَدْخَلَهُ عَلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : إِنْ أَنَا مِتُّ فَاقْتُلُوهُ إِنْ شِئْتُمْ ، أَوْ دَعُوهُ ، وَإِنْ أَنَا نَجَوْتُ كَانَ الْقِصَاصُ.

(۳۸۲۵۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ فجر کے لئے نکلے تو عبد الرحمٰن بن ملجم نے اور شبیب اشجعی نے

آپ رضی اللہ عنہ کو گھیر لیا۔ پس شبیب نے آپ رضی اللہ عنہ پر وار کیا لیکن وہ خطا ہو گیا اور اس کی تلوار دیوار میں جا لگی پھر اس کو کندہ کے دروازوں کی طرف محصور کر دیا گیا اور لوگ کہنے لگے۔ تلوار والے کو پکڑو پس جب شبیب نے پکڑے جانے کا خوف محسوس کیا تو اس نے تلوار پھینک دی اور عام لوگوں میں داخل ہو گیا۔ اور جو عبد الرحمان تھا اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سر مبارک پر تلوار ماری پھر اس کو بھی باب الفیل کی جانب محصور کر لیا گیا اور اس کو عریض یا عویض حضرمی نے پکڑ لیا۔ پس اس کو پکڑ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لائے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اگر میں مر جاؤں تو تم چاہو تو اس کو قتل کر دینا۔ یا اس کو چھوڑ دینا اور اگر میں بچ گیا تو پھر قصاص ہو گا۔

(۳۸۲۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُبَيْعٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ :لَتُخْضَبَنَّ هَذِهِ مِنْ هَذَا ، فَمَا يُنْتَظَرُ بِالأَشْقَى ، قَالُوا :فَأَخْبِرْنَا بِهِ نُبِيرُ عِتْرَتَهُ ، قَالَ :إِذًا تَاللهِ تَقْتُلُوا غَيْرَ قَاتِلِي ، قَالُوا : أَفَلاَ تَسْتَخْلِفُ ؟ قَالَ :لاَ ، وَلَكِنِّي أَتْرُكُكُمْ إِلَى مَا تَرَكَكُمْ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالُوا : فَمَا تَقُولُ لِرَبِّكَ إِذَا لَقِيتَهُ ؟ قَالَ :أَقُولُ :اللَّهُمَّ تَرَكْتَنِي فِيهِمْ ، ثُمَّ قَبَضْتَنِي إِلَيْكَ وَأَنْتَ فِيهِمْ ، فَإِنْ شِئْتَ أَصْلَحْتَهُمْ ، وَإِنْ شِئْتَ أَفْسَدْتَهُمْ. (احمد ۱۳۰۔ ابن سعد ۳۴)

(۳۸۲۵۳) حضرت عبد اللہ بن سبیع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا۔ ضرور بالضرور یہ (داڑھی) اس سے رنگ جائے گی۔ لوگوں نے کہا۔ آپ ہمیں اس کے (قاتل کے) بارے میں بتائیں ہم اس کے خاندان کو ہلاک کر دیں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا۔ خدا کی قسم! تب تو تم میرے قاتل کے علاوہ کو قتل کرو گے۔ لوگوں نے پوچھا۔ آپ خلیفہ مقرر کیوں نہیں کرتے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! بلکہ میں تمہیں اسی طرح چھوڑ جاؤں گا جس طرح تمہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم چھوڑ گئے تھے۔ لوگوں نے پوچھا۔ تو پھر جب آپ اپنے پروردگار سے ملیں گے تو ان سے کیا کہیں گے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کہوں گا۔ اے اللہ! تو نے مجھے ان میں (ایک مدت) چھوڑے رکھا پھر تو نے مجھے اپنی طرف بلا لیا جبکہ تو خود ان میں موجود تھا۔ پس اگر تو چاہتا ان کو درست کر دیتا اور اگر تو چاہتا تو ان کو خراب کر دیتا۔

(۳۸۲٥٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَلِيًّا ، يَقُولُ :يَا لِلدِّمَاءِ ، لَتُخْضَبَنَّ هَذِهِ مِنْ هَذَا ، يَعْنِي لِحْيَتَهُ مِنْ دَمِ رَأْسِهِ.

(۳۸۲۵۴) حضرت ابو حمزہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا۔ اے خون ضرور بالضرور یہ اس سے رنگین ہو جائے گی یعنی آپ رضی اللہ عنہ کی داڑھی آپ کے سر کے خون سے۔

(۳۸۲٥٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :مَا يُحْبَسُ أَشْقَاهَا أَنْ يَجِيءَ فَيَقْتُلَنِي ، اللَّهُمَّ إِنِّي قَدْ سَئِمْتُهُمْ وَسَئِمُونِي ، فَأَرِحْنِي مِنْهُمْ وَأَرِحْهُمْ مِنِّي. (ابن سعد ۳۴)

(۳۸۲۵۵) حضرت عبیدہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے تھے۔ امت کے بد بخت کو اس بات سے کس چیز نے روکا ہوا ہے کہ وہ آئے اور مجھے قتل کر دے؟ اے اللہ! تحقیق میں ان لوگوں سے اُکتا گیا ہوں اور یہ لوگ مجھ سے اُکتا گئے ہیں۔ پس تو مجھے ان

سے اوران کو مجھ سے راحت نصیب فرمادے۔

(۴۷) مَا جَاءَ فِي لَيْلَةِ الْعَقَبَةِ

لیلۃ العقبہ کے بارے میں روایات

(۳۸۲۵۶) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ : أَخْرِجُوا إِلَيَّ اثْنَيْ عَشَرَ مِنكُمْ ، يَكُونُوا كُفَلَاءَ عَلَى قَوْمِهِمْ ، كَكَفَالَةِ الْحَوَارِيِّينَ لِعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ ، فَكَانَ نَقِيبَ بَنِي النَّجَّارِ ، قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ : وَهُمْ أَخْوَالُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ أَبُو أُمَامَةَ ، وَكَانَ نَقِيبَيْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ ، وَسَعْدُ بْنُ رَبِيعٍ ، وَكَانَ نَقِيبَيْ بَنِي سَلِمَةَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ وَالْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُورٍ ، وَكَانَ نَقِيبَيْ بَنِي سَاعِدَةَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَالْمُنْذِرُ بْنُ عَمْرٍو ، وَكَانَ نَقِيبَ بَنِي زُرَيْقٍ رَافِعُ بْنُ مَالِكٍ ، وَكَانَ نَقِيبَ بَنِي عَوْفِ بْنِ الْخَزْرَجِ ، وَهُمَ الْقَوَاقِلُ ، عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ ، وَكَانَ نَقِيبَيْ بَنِي عَبْدِ الأَشْهَلِ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ ، وَأَبُو الْهَيْثَمِ بْنُ التَّيِّهَانِ ، وَكَانَ نَقِيبَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ : سَعْدُ بْنُ خَيْثَمَةَ. (ابن سعد ۶۰۲)

(۳۸۲۵۶) حضرت عبداللہ بن ابی بکر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لیلۃ العقبہ کو فرمایا۔ ''تم لوگ اپنے میں سے بارہ لوگوں کو میری طرف نکال دو جو اپنی قوم کے کفیل ہوں جیسا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم کے حواریوں کے کفیل تھے''۔ پس بنونجار کے کفیل...... ابن ادریس کہتے ہیں۔ بنونجار رسول اللہ ﷺ کے ماموں لگتے تھے...... اسعد بن زرارا اور ابوامامہ تھے اور بنوالحارث بن خزرج کے دونقیب (کفیل) حضرت عبداللہ بن رواحہ اور سعد بن ربیع تھے اور بنوسلمہ کے دونقیب حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام اور حضرت براء بن معرور تھے اور بنوساعدہ کے دونقیب حضرت سعد بن عبادہ اور حضرت منذر بن عمرو تھے۔ اور بنوزریق کے نقیب رافع بن مالک تھے اور بنوعوف بن خزرج کے نقیب ...... یہ لوگ قواقل کے لقب سے ملقب تھے...... عبادہ بن صامت تھے اور بنوعبدالاشہل کے دونقیب حضرت اُسید بن حضیر اور حضرت ابوالہیثم بن تیہان تھے اور بنوعمرو بن عوف کے نقیب حضرت سعد بن خیثمہ تھے۔

(۳۸۲۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الأَنْصَارِيِّ، قَالَ: وَعَدَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْلَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ الأَضْحَى ، وَنَحْنُ سَبْعُونَ رَجُلاً، قَالَ عُقْبَةُ: إِنِّي مِنْ أَصْغَرِهِمْ، فَأَتَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أَوْجِزُوا فِي الْخُطْبَةِ ، فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ كُفَّارَ قُرَيْشٍ، قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ ، سَلْنَا لِرَبِّكَ ، وَسَلْنَا لِنَفْسِكَ ، وَسَلْنَا لأَصْحَابِكَ ، وَأَخْبِرْنَا مَا الثَّوَابُ عَلَى اللهِ وَعَلَيْكَ. فَقَالَ : أَسْأَلُكُمْ لِرَبِّي أَنْ تُؤْمِنُوا بِهِ ، وَلاَ تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ، وَأَسْأَلُكُمْ لِنَفْسِي أَنْ تُطِيعُونِي ، أَهْدِيَكُمْ سَبِيلَ

الرَّشَاد ، وَأَسْأَلُكُمْ لِي وَلأَصْحَابِي أَنْ تُوَاسُونَا فِي ذَاتِ أَيْدِيكُمْ ، وَأَنْ تَمْنَعُونَا مِمَّا مَنَعْتُمْ مِنْهُ أَنْفُسَكُمْ ، فَإِذَا فَعَلْتُمْ ذَلِكَ فَلَكُمْ عَلَى اللهِ الْجَنَّةُ وَعَلَيَّ ، قَالَ : فَمَدَدْنَا أَيْدِيَنَا فَبَايَعْنَاهُ. (احمد ۱۲۰۔ حمید ۲۳۸)

(۳۸۲۵۷) حضرت عقبہ بن عمرو انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم الاضحیٰ کو گھاٹی کی جڑ میں ہم لوگوں سے وعدہ لیا اور ہم لوگ ستر کی تعداد میں تھے...... حضرت عقبہ کہتے ہیں۔ میں ان میں سب سے چھوٹا تھا ...... پس رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ ''گفتگو مختصر کرو کیونکہ مجھے تم پر قریش کے کفار کا ڈر ہے۔'' راوی کہتے ہیں۔ ہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ہم سے اپنے رب کے بارے میں سوال کریں اور آپ ہم سے اپنے بارے میں کوئی سوال کریں اور آپ ہم سے اپنے ساتھیوں کے بارے میں کچھ سوال کریں اور ہمیں بھی بتا دیں کہ اللہ پر اور آپ پر (ہمارے لئے) کیا ثواب دینا لازم ہوگا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں اپنے رب کے بارے میں تم سے یہ سوال کرتا ہوں کہ تم اس پر ایمان لاؤ اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور میں تم سے اپنے بارے میں یہ سوال کرتا ہوں کہ تم میری بات مانو میں تمہیں راہ ہدایت کی جانب راہ نمائی کروں گا۔ اور میں تم سے اپنے ساتھیوں کے بارے میں یہ سوال کرتا ہوں کہ تم ان کے ساتھ اپنے مال میں ہمدردی کرو اور یہ کہ تم ہم سے ان چیزوں کو روکو جن کو تم خود سے روکتے ہو۔ پس جب تم لوگ یہ کچھ کرو گے تو پھر تمہارے لئے اللہ پر اور مجھ پر جنت واجب ہے۔'' راوی کہتے ہیں پس ہم نے اپنے ہاتھ دراز کیے اور ہم نے آپ ﷺ کی بیعت کی۔

(۳۸۲۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : انْطَلَقَ الْعَبَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الأَنْصَارِ ، فَقَالَ : تَكَلَّمُوا وَلاَ تُطِيلُوا الْخُطْبَةَ ، إِنَّ عَلَيْكُمْ عُيُونًا ، وَإِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمْ كُفَّارَ قُرَيْشٍ ، فَتَكَلَّمَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُكَنَّى : أَبَا أُمَامَةَ ، وَكَانَ خَطِيبَهُمْ يَوْمَئِذٍ ، وَهُوَ أَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ ، فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَلْنَا لِرَبِّكَ ، وَسَلْنَا لِنَفْسِكَ ، وَسَلْنَا لأَصْحَابِكَ ، وَمَا الثَّوَابُ عَلَى ذَلِكَ ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَسْأَلُكُمْ لِرَبِّي أَنْ تَعْبُدُوهُ ، وَلاَ تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ، وَلِنَفْسِي أَنْ تُؤْمِنُوا بِي وَتَمْنَعُونِي مِمَّا تَمْنَعُونَ مِنْهُ أَنْفُسَكُمْ وَأَبْنَائَكُمْ ، وَلأَصْحَابِي الْمُوَاسَاةَ فِي ذَاتِ أَيْدِيكُمْ ، قَالُوا : فَمَا لَنَا إِذَا فَعَلْنَا ذَلِكَ ؟ قَالَ : لَكُمْ عَلَى اللهِ الْجَنَّةُ. (احمد ۱۱۹۔ ابن سعد ۹)

(۳۸۲۵۸) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ کے ہمراہ انصار کی طرف چل کر آئے اور آپ ﷺ نے فرمایا۔ ''بات کرو لیکن گفتگو لمبی نہ کرنا۔ تم پر جاسوس متعین ہیں اور مجھے تمہارے بارے میں قریش کے کفار سے خوف ہے'' پس ان میں سے ایک آدمی ...... جس کی کنیت ابو امامہ تھی ...... اس نے نبی کریم ﷺ سے کہا۔ آپ ہم سے اپنے رب کے لئے سوال کریں، آپ ہم سے اپنے لئے سوال کریں اور آپ ہم سے اپنے ساتھیوں کے لئے سوال کریں۔ اور (یہ بتائیں کہ) اس پر کیا ثواب ملے گا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ ''میں تم سے اپنے رب کے بارے میں یہ سوال کرتا ہوں کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور اپنے لئے یہ سوال کرتا ہوں کہ تم مجھ پر ایمان لاؤ اور مجھ سے ان چیزوں کو روکو جن چیزوں کو تم

اپنے اور اپنے بیٹوں سے روکتے ہو۔ اور اپنے ساتھیوں کے لئے یہ سوال کرتا ہوں کہ تم ان کے ساتھ اپنے اموال میں ہمدردی کرو' انصار نے پوچھا۔ جب ہم یہ سب کچھ کریں گے تو ہمیں کیا ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ تمہارے لئے اللہ پر جنت واجب ہے۔

(۳۸۲۵۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، قَالَ : كَانَ بَيْنَ حُذَيْفَةَ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنْهُمْ مِنْ أَهْلِ الْعَقَبَةِ بَعْضُ مَا يَكُونُ بَيْنَ النَّاسِ ، فَقَالَ : أُنْشِدُكَ بِاللهِ ، كَمْ كَانَ أَصْحَابُ الْعَقَبَةِ ؟ فَقَالَ الْقَوْمُ : فَأَخْبِرْهُ ، فَقَدْ سَأَلَكَ ، فَقَالَ أَبُو مُوسَى الأَشْعَرِيُّ : قَدْ كُنَّا نُخْبَرُ أَنَّهُمْ أَرْبَعَةَ عَشَرَ ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ : وَإِنْ كُنْتُ فِيهِمْ ، فَقَدْ كَانُوا خَمْسَةَ عَشَرَ ، أَشْهَدُ بِاللهِ أَنَّ اثْنَيْ عَشَرَ مِنْهُمْ حَرْبٌ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الأَشْهَادُ ، وَعُذِرَ ثَلاَثَةٌ ، قَالُوا : مَا سَمِعْنَا مُنَادِيَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلاَ عَلِمْنَا مَا يُرِيدُ الْقَوْمُ. (مسلم ۲۱۴۴۔ احمد ۳۹۱)

(۳۸۲۵۹) حضرت ابوالطفیل سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ اور اہل عقبہ میں سے ایک اور آدمی کے درمیان کچھ تکرار سی تھی تو انہوں نے پوچھا۔ میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں (بتاؤ) اصحاب العقبہ کی تعداد کیا تھی؟ اس پر لوگوں نے بھی کہا۔ تم اس کو بتاؤ کیونکہ اس نے تم سے سوال کیا ہے۔ پس حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا۔ تحقیق ہمیں تو یہ خبر ملی تھی کہ وہ چودہ تھے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اور اگر آپ ان میں ہوتے تو وہ پندرہ ہوتے۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ان میں سے بارہ تو دنیا و آخرت میں اللہ اور اس کے رسول کے خلاف برسر پیکار تھے۔ اور تین نے معذرت کی تھی اور انہوں نے کہا تھا۔ ہم نے اللہ کے رسول کے منادی کو نہیں سنا اور ہمیں پتا نہیں کہ لوگ کیا چاہتے ہیں۔

(۳۸۲۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى ، وَكَانَ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ، يَقُولُ : دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الأَحْزَابِ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ ، سَرِيعَ الْحِسَابِ ، هَازِمَ الأَحْزَابِ ، اللَّهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ.

(۳۸۲۶۰) حضرت اسماعیل بن خالد سے روایت ہے کہ میں عبد اللہ بن ابی اوفی ...... یہ ان صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی...... کو کہتے سُنا کہ رسول اللہ ﷺ نے لشکروں کے خلاف بددعا کی اور فرمایا۔ '' اے اللہ! کتاب کو اتارنے والے، جلد حساب لینے والے، لشکروں کو شکست دینے والے، اے اللہ! تو ان کو شکست دے دے اور ان کو ہلا دے۔''

(۳۸۲۶۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ : كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، الَّذِينَ بَايَعُوا تَحْتَ الشَّجَرَةِ ، أَلْفًا وَأَرْبَعَمِئَةٍ ، أَوْ أَلْفًا وَثَلاَثَمِئَةٍ ، وَكَانَتْ أَسْلَمُ ثُمُنَ الْمُهَاجِرِينَ. (مسلم ۱۴۸۵۔ طیالسی ۸۲۰)

(۳۸۲۶۱) حضرت عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا کہ جن صحابہ رضی اللہ عنہم نے درخت کے نیچے نبی کریم ﷺ کی بیعت کی تھی وہ چودہ سو یا تیرہ سو تھے اور قبیلہ اسلم کے لوگ مہاجرین کا ایک ثمن تھے۔

(۳۸۲٦۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ أَبُو سِنَانٍ الأَسَدِيُّ وَهْبٌ ، أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أُبَايِعُك ، قَالَ : عَلاَمَ تُبَايِعُنِي ؟ قَالَ : عَلَى مَا فِي نَفْسِكَ ، قَالَ : فَبَايَعَهُ ، قَالَ : وَأَتَاهُ رَجُلٌ آخَرُ ، فَقَالَ : أُبَايِعُك عَلَى مَا بَايَعَك عَلَيْهِ أَبُو سِنَانٍ ، فَبَايَعَهُ ، ثُمَّ بَايَعَهُ النَّاسُ.

(۳۸۲٦۲) حضرت عامر سے روایت ہے کہ درخت کے نیچے سب سے پہلے ابو سنان اسدی وھب نے بیعت کی تھی۔ یہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ میں آپ کی بیعت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے پوچھا ''تم کس بات پر میری بیعت کرتے ہو؟'' ابو سنان نے کہا۔ اس بات پر جو آپ کے دل میں ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ پس آپ ﷺ نے ان کو بیعت کیا۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر ایک اور آدمی آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور اس نے کہا۔ جس بات پر ابو سنان نے بیعت کی ہے میں بھی اس پر آپ کی بیعت کرتا ہوں۔ پس اس نے بھی آپ ﷺ کی بیعت کی۔ پھر باقی لوگوں نے آپ ﷺ کی بیعت کی۔

(۳۸۲٦۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : السَّابِقُونَ الأَوَّلُونَ مَنْ أَدْرَكَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ.

(۳۸۲٦۳) حضرت عامر سے روایت ہے کہ السَّابِقُونَ الأَوَّلُونَ وہ لوگ ہیں جنہوں نے بیعۃ الرضوان کی تھی۔

كِتَابُ الْفِتَنِ

یہ کتاب ہے فتنوں کی حقیقت کے بیان میں

(۱) مَنْ كَرِهَ الْخُرُوجَ فِي الْفِتْنَةِ وَتَعَوَّذَ مِنْهَا

جن حضرات کے نزدیک فتنہ میں نکلنا ناپسندیدہ ہے اور انہوں نے اس سے پناہ مانگی ہے

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ :

(٣٨٢٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ، قَالَ: انْتَهَيْت إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَالنَّاسُ عَلَيْهِ مُجْتَمِعُونَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ :بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ إِذْ نَزَلْنَا مَنْزِلاً ، فَمِنَّا مَنْ يَضْرِبُ خِبَائَهُ، وَمِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ، وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِي جَشَرِهِ إِذْ نَادَى مُنَادِيهِ :الصَّلاَةُ جَامِعَةٌ ، فَاجْتَمَعْنَا ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَنَا ، فَقَالَ :إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلاَّ كَانَ حَقَّ اللهِ عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ أُمَّتَهُ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَهُمْ ، وَيُنْذِرَهُمْ مَا يَعْلَمُهُ شَرًّا لَهُمْ ، وَإِنَّ أُمَّتَكُمْ هَذِهِ جُعِلَتْ عَافِيَتُهَا فِي أَوَّلِهَا ، وَإِنَّ آخِرَهَا سَيُصِيبُهُمْ بَلاَءٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا فَمِنْ ثَمَّ تَجِيءُ الْفِتْنَةُ ، فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ :هَذِهِ مُهْلِكَتِي ، ثُمَّ تَنْكَشِفُ ، ثُمَّ تَجِيءُ الْفِتْنَةُ ، فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ :هَذِهِ ، ثُمَّ تَنْكَشِفُ ، فَمَنْ سَرَّهُ مِنْكُمْ أَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ ، فَلْتُدْرِكْهُ مَنِيَّتُهُ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ ، وَلْيَأْتِ النَّاسَ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يَأْتُوا إِلَيْهِ ، وَمَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ فَلْيُطِعْهُ مَا اسْتَطَاعَ ، فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا، عُنُقَ الآخَرِ، قَالَ: فَأَدْخَلت رَأْسِي مِنْ بَيْنِ النَّاسِ ، فَقُلْتُ: أُنْشِدُكَ بِاللهِ ، أَسَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ :فَأَشَارَ بِيَدَيْهِ إِلَى أُذُنَيْهِ ، سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي ، قَالَ :قُلْتُ :هَذَا ابْنُ عَمِّكَ ، يَأْمُرُنَا أَنْ نَأْكُلَ أَمْوَالَنَا بَيْنَنَا بِالْبَاطِلِ ، وَأَنْ نَقْتُلَ أَنْفُسَنَا ، وَقَدْ

قَالَ اللَّهُ : ﴿لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ ، قَالَ : فَجَمَعَ يَدَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَلَى جَبْهَتِهِ ، ثُمَّ نَكَسَ هُنَيْهَةً ، ثُمَّ قَالَ أَطِعْهُ فِي طَاعَةِ اللهِ ، وَاعْصِهِ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ.

(مسلم ۴۶۔ ابوداؤد ۴۲۴۷)

(۳۸۲۶۴) حضرت عبدالرحمان بن عبدرب الکعبہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس گیا وہ خانہ کعبہ کے سائے میں بیٹھے تھے اور لوگ ان کے گرد جمع تھے۔ میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب ہم نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا پس کچھ ہم میں سے وہ تھے جو خیمے نصب کرنے لگے اور کچھ وہ تھے جو تیر اندازی میں مقابلہ کرنے لگے اور کچھ وہ جو اپنے مویشیوں (کی دیکھ بھال) میں (لگ گئے) تھے۔

ناگاہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے ندا دی الصلوٰۃ جامعۃ پس ہم جمع ہوگئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا یقیناً مجھ سے پہلے کوئی نبی نہیں گزرا مگر اللہ کیلئے اس پر حق تھا کہ اپنی امت کی رہنمائی کرے اس بات کی طرف جو ان کے لیے بہتر ہو اور ڈرائے ان کو اس بات سے جس کے بارے میں جانتا ہو یہ ان کے لیے بری ہے۔ بے شک یہ تمہاری امت اس کی عافیت اس کے اول حصے میں ہے اور اس کے آخری حصے کو عنقریب پہنچیں گی، مصیبتیں اور ایسے امور جنہیں تم ناپسند سمجھتے ہو اس موقعے پر ایک فتنہ آئے گا مومن کہے گا، یہ مجھے ہلاک کرنے والا ہے پھر وہ دور ہو جائے گا۔ پھر فتنہ آئے گا پس مومن کہے گا یہ مجھے ہلاک کرنے والا ہے پھر وہ دور ہو جائے گا پس وہ شخص جسے پسند ہے تم میں سے کہ اسے آگ سے بچالیا جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے تو اسے موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کرے جیسا وہ پسند کرتا ہے کہ لوگ اس کے ساتھ کریں اور وہ شخص جس نے کسی امام کی بیعت کی اور اس کو ہاتھ کا معاملہ اور دل کا پھل دے دے تو جہاں تک ہو سکے وہ اس کی اطاعت کرے پس اگر کوئی اس سے جھگڑا کرے تو اس دوسرے کی گردن ماردو۔

راوی فرماتے ہیں میں نے داخل کیا اپنا سر لوگوں کے درمیان پس میں نے عرض کیا میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا آپ نے یہ حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے راوی فرماتے ہیں انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا اپنے کانوں کی طرف کہ میرے کانوں نے سنا اور میرے دل نے اسے یاد کیا راوی فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یہ آپ کے چچا کے بیٹے ہمیں حکم دیتے ہیں کہ ہم اپنے مالوں کو ناحق طریقے سے کھائیں اور یہ کہ اپنے آپ کو قتل کریں۔

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نہ کھاؤ آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق طریقے پر اور ان (کے جھوٹے مقدمے) حکام کے یہاں اس غرض سے نہ لے جاؤ۔ آیت کے اخیر تک، راوی فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے اپنے دونوں ہاتھ جمع کیے اور ان دونوں کو اپنی پیشانی پر رکھا پھر کچھ دیر سر جھکایا پھر فرمایا: اس کی اطاعت کر اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اور اس کی نافرمانی کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں۔

(۳۸۲۶۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ ، عَنْ

عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ إِلاَّ أَنَّ وَكِيعًا ، قَالَ : وَسَيُصِيبُ آخِرَهَا بَلاَءٌ وَفِتَنٌ يُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا ، وَقَالَ : مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَلْتُدْرِكْهُ مَنِيَّتُهُ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ. (ابن ماجه ۳۹۵۶۔ احمد ۱۹۱)

(۳۸۲۶۵) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی (مذکورہ روایت) کی مثل نقل کرتے ہیں لیکن وکیع نے یوں نقل کیا، اور عنقریب اس امت کے آخری حصے کو مصیبتیں اور فتن پہنچیں گے ان میں سے ایک دوسرے کو کمزور کر دے گا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی پسند کرے اس بات کو کہ اسے آگ سے بچالیا جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے پس اسے موت آئے پھر وکیع اوپر والی روایت کے مثل بقیہ روایت نقل کی۔

(۳۸۲۶۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ ، الْمُضْطَجِعُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْجَالِسِ ، وَالْجَالِسُ خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ ، وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي ، وَالْمَاشِي خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي ، فَقَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا تَأْمُرُنِي ، قَالَ : مَنْ كَانَتْ لَهُ إِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِإِبِلِهِ ، وَمَنْ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ ، وَمَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِأَرْضِهِ ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ فَلْيَعْمَدْ إِلَى سَيْفِهِ فَلْيَضْرِبْ بِحَدِّهِ عَلَى صَخْرَةٍ ، ثُمَّ لِيَنْجُ إِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ. (مسلم ۱۳۔ احمد ۴۸)

(۳۸۲۶۶) ابوبکرہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک عنقریب ایک فتنہ ہوگا اس میں لیٹنے والا بیٹھنے والے سے بہتر ہوگا اور بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور اس میں چلنے والا اس میں کوشش کرنے والے سے بہتر ہوگا۔ ایک آدمی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس آدمی کے اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹوں میں چلا جائے اور جس آدمی کی بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں میں چلا جائے اور جس آدمی کی زمین ہو وہ اپنی زمین میں چلا جائے اور جس آدمی کے پاس ان چیزوں میں سے کوئی چیز نہ ہو تو وہ اپنی تلوار کا قصد کرے اور اس کی دھار پتھر کی چٹان پر مارے پھر نجات پا سکتا ہے۔

(۳۸۲۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى وَعَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَعْدٍ رَفَعَهُ عَبِيدَةُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ عَبْدُ الأَعْلَى ، قَالَ : تَكُونُ فِتْنَةٌ ، الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ ، وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي ، وَالسَّاعِي خَيْرٌ مِنَ الْمُوضِعِ. (حاکم ۴۴۱)

(۳۸۲۶۷) حضرت سعد سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک فتنہ ہوگا اس میں بیٹھے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا اس میں کوشش کرنے والے سے بہتر ہوگا اور کوشش کرنے والا بہتر ہوگا اس میں جلدی چلنے والے سے۔

۳۸۲۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ نَجِيحٍ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، عَنْ صَخْرِ بْنِ بَدْرٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سُبَيْعٍ ، أَوْ سُبَيْعِ بْنِ خَالِدٍ ، قَالَ : أَتَيْتُ الْكُوفَةَ فَجَلَبْتُ مِنْهَا دَوَابَّ ، فَإِنِّي لَفِي مَسْجِدِهَا ، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ قَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ ، فَقُلْتُ : مَنْ هَذَا؟ قَالُوا : حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ ، قَالَ : فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ ، فَقَالَ : كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ ، عَنِ الشَّرِّ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَرَأَيْتَ هَذَا الْخَيْرَ الَّذِي كُنَّا فِيهِ هَلْ كَانَ قَبْلَهُ شَرٌّ ؟ وَهَلْ كَائِنٌ بَعْدَهُ شَرٌّ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : فَمَا الْعِصْمَةُ مِنْهُ ؟ قَالَ : السَّيْفُ ، قَالَ : فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، فَهَلْ بَعْدَ السَّيْفِ مِنْ بَقِيَّةٍ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، هُدْنَةٌ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، فَمَا بَعْدَ الْهُدْنَةِ ؟ قَالَ : دُعَاةُ الضَّلاَلَةِ ، فَإِنْ رَأَيْتَ خَلِيفَةً فَالْزَمْهُ وَإِنْ نَهَكَ ظَهْرَكَ ضَرْبًا وَأَخَذَ مَالَكَ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ خَلِيفَةٌ فَالْهَرَبُ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلَى شَجَرَةٍ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، فَمَا بَعْدَ ذَلِكَ ؟ قَالَ : خُرُوجُ الدَّجَّالِ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، فَمَا يَجِيءُ بِهِ الدَّجَّالُ ؟ قَالَ : يَجِيءُ بِنَارٍ وَنَهَرٍ ، فَمَنْ وَقَعَ فِي نَارِهِ وَجَبَ أَجْرُهُ ، وَحُطَّ وِزْرُهُ ، وَمَنْ وَقَعَ فِي نَهَرِهِ حبط أَجْرُهُ ، وَوَجَبَ وِزْرُهُ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، فَمَا بَعْدَ الدَّجَّالِ ؟ قَالَ : لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْتَجَ فَرَسَهُ مَا رَكِبَ مُهْرَهَا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ.

(ابو داؤد ۴۲۴۶۔ احمد ۳۸۷)

(۳۸۲۶۸) حضرت خالد بن سبیع یا سبیع بن خالد فرماتے ہیں میں کوفہ آیا اور وہاں سے چوپائے ہانکے اور میں اس کی مسجد میں تھا اچانک ایک صاحب آئے لوگ ان کے پاس جمع ہو گئے میں نے کہا یہ کون ہیں لوگوں نے کہا یہ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ ہیں، راوی فرماتے ہیں میں ان کے پاس بیٹھ گیا پس انہوں نے فرمایا: لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھلائی کے بارے میں پوچھتے تھے۔ اور میں ان سے برائی کے بارے میں پوچھتا تھا۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے عرض کیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس برائی سے بچنے کا طریقہ کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تلوار۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول مجھے بتلائیے یہ بھلائی جس میں ہم ہیں کیا اس سے پہلے برائی تھی اور کیا اس کے بعد برائی ہوگی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا تلوار کے بعد کچھ باقی ہوگا ارشاد فرمایا: کہ ہاں صلح میں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم صلح کے بعد کیا ہوگا ارشاد فرمایا: گمراہی کی دعوت دینے والے پس تو اگر دیکھے کوئی خلیفہ تو اس کے ساتھ ہو جانا اگر چہ وہ تیری پشت پر مار کر سخت سزا دے اور تیرا مال لے لے اور اگر کوئی خلیفہ نہ ہو تو بھاگ جانا یہاں تک کہ تمہیں موت آئے اس حال میں کہ تم درخت کھانے والے ہو۔

راوی فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بعد کیا ہوگا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال کا نکلنا میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم دجال کیا لائے گا، ارشاد فرمایا: آگ اور نہر لائے گا جو اس کی آگ میں پڑ گیا اس کا اجر ثابت ہو جائے گا اور گناہ معاف ہو جائیں گے اور جو اس کی نہر میں پڑ گیا اس کا اجر ضائع ہو جائے گا اور گناہ لازم ہو جائے گا میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم دجال کے بعد کیا ہوگا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی ایک کے گھوڑے کا بچہ ہو تو وہ اس کے بچھیرے پر سوار نہیں ہوگا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

(٣٨٢٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ : قَالَ حُمَيْدٌ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ اللَّيْثِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْيَشْكُرِيُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ النَّاسُ عَنِ الْخَيْرِ ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ ، وَعَرَفْتُ أَنَّ الْخَيْرَ لَنْ يَسْبِقَنِي ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، هَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ ؟ قَالَ : يَا حُذَيْفَةُ ، تَعَلَّمْ كِتَابَ اللهِ وَاتَّبِعْ مَا فِيهِ ، ثَلَاثًا ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، هَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ ؟ قَالَ : فِتْنَةٌ وَشَرٌّ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، هَلْ بَعْدَ هَذَا الشَّرِّ خَيْرٌ ؟ قَالَ : يَا حُذَيْفَةُ تَعَلَّمْ كِتَابَ اللهِ وَاتَّبِعْ مَا فِيهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، هَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ ؟ قَالَ : فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ النَّارِ ، فَأَنْ تَمُوتَ يَا حُذَيْفَةُ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلَى جِذْلٍ ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَتْبَعَ أَحَدًا مِنْهُمْ. (ابو داؤد ۴۲۴۳۔ احمد ۳۸۶)

(۳۸۲۶۹) حضرت یشکری فرماتے ہیں میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھلائی کے بارے میں پوچھتے تھے اور میں آپ سے برائی کے بارے میں پوچھتا تھا اور میں پہچان چکا تھا کہ خیر مجھ سے ہرگز نہیں بڑھے گی، راوی فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا اس خیر کے بعد برائی ہوگی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حذیفہ اللہ کی کتاب سیکھو اور اس میں موجود احکام کی پیروی کرو تین مرتبہ (فرمایا) راوی فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا اس برائی کے بعد بھلائی ہوگی ارشاد فرمایا اے حذیفہ اللہ کی کتاب سیکھو اور جو اس میں ہے اس کی پیروی کرو تین مرتبہ فرمایا میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول کیا اس خیر کے بعد برائی ہوگی ارشاد فرمایا: اندھا اور بہرا فتنہ ہوگا اس پر قائم ہوں گے جہنم کے دروازوں کی طرف دعوت دینے والے اے حذیفہ اگر تمہیں موت آئے اس حال میں کہ تم درخت کے تنے کو کھانے والے ہو یہ بہتر ہے اس بات سے کہ تم ان میں سے کسی کی پیروی کرو۔

(٣٨٢٧٠) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ : بَيْنَا نَحْنُ حَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ ذَكَرَ الْفِتْنَةَ ، أَوْ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ ، قَالَ : فَقَالَ : إِذَا رَأَيْتَ النَّاسَ مَرَجَتْ عُهُودُهُمْ وَخَفَّتْ أَمَانَاتُهُمْ ، وَكَانُوا هَكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ، قَالَ : فَقُمْتُ إِلَيْهِ ، فَقُلْتُ : كَيْفَ أَفْعَلُ عِنْدَ ذَلِكَ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاءَكَ ، قَالَ : فَقَالَ لِي الْزَمْ بَيْتَكَ ، وَأَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ ، وَخُذْ بِمَا تَعْرِفُ ، وَذَرْ مَا تُنْكِرُ ، وَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ ، وَذَرْ عَنْكَ أَمْرَ الْعَامَّةِ. (ابو داؤد ۴۳۴۵۔ احمد ۲۱۲)

(۳۸۲۷۰) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد تھے جب آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فتنے کا تذکرہ کیا یا آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس اس کا تذکرہ کیا گیا۔ فرماتے ہیں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جب تو لوگوں کو دیکھے کہ ان کے وعدے خراب ہو جائیں اور امانتیں ہلکی ہو جائیں اور وہ ہو جائیں اس طرح اور اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کیا، راوی فرماتے ہیں: آپ کی طرف کھڑا ہوا میں نے عرض کیا اس وقت میں کیسے کروں اللہ مجھے آپ پر قربان کرے فرماتے ہیں مجھ سے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

ارشاد فرمایا: اپنے گھر کو لازم پکڑنا اور اپنی زبان کو روک کر رکھنا جو جانتے ہو وہ لے لینا اور جو نہیں جانتے وہ چھوڑ دینا اور تم پر لازم ہے اس طور پر تمہاری ذات اور عامۃ الناس کے معاملے کو چھوڑ دینا۔

(۳۸۴۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَنْصَارِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ ، وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ ، يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ. (بخاری ۱۹۔ احمد ۳۰)

(۳۸۴۷۱) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ وقت قریب ہے کہ مسلمان کا بہترین مال وہ بکریاں ہوں گی جنہیں وہ لے کر پہاڑ کی چوٹیوں اور بارش برسنے کی جگہوں پر چلا جائے گا وہ فتنوں سے اپنے دین کو بچانے کے لیے وہاں سے بھاگ جائے گا۔

(۳۸۴۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ حُجَيْرِ بْنِ الرَّبِيعِ ، قَالَ : قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ : ائْتِ قَوْمَكَ فَانْهَهُمْ أَنْ يَخِفُّوا فِي هَذَا الأَمْرِ ، فَقُلْتُ : إِنِّي فِيهِمْ لَمَغْمُورٌ ، وَمَا أَنَا فِيهِمْ بِالْمُطَاعِ ، قَالَ : فَأَبْلِغْهُمْ عَنِّي لأَنْ أَكُونَ عَبْدًا حَبَشِيًّا فِي أَعْنُزٍ حَضَنِيَّاتٍ أَرْعَاهَا فِي رَأْسِ جَبَلٍ حَتَّى يُدْرِكَنِي الْمَوْتُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَرْمِيَ فِي أَحَدٍ مِنَ الصَّفَّيْنِ بِسَهْمٍ أَخْطَأْتُ ، أَوْ أَصَبْتُ.

(۳۸۴۷۲) حضرت حجیر بن الربیع فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنی قوم کے پاس جاؤ اور ان کو اس معاملے میں جلدی کرنے سے روکو میں نے عرض کیا میں ان میں مامور ہوں اور میں ان میں امیر نہیں ہوں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا انہیں میری جانب سے یہ پیغام پہنچا دو کہ اگر میں ایک حبشی غلام ہوں عیب دار ہوں بھیڑوں کو چراؤں ایک پہاڑ کی چوٹی میں یہاں تک کہ مجھے موت آ جائے یہ بات مجھے زیادہ پسندیدہ ہے اس بات سے کہ میں دونوں صفوں میں سے کسی ایک میں تیر ماروں چاہے درستگی تک پہنچ جاؤں یا غلطی پر رہوں۔

(۳۸۴۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ : إِنَّ لِلْفِتْنَةِ وَقَفَاتٍ وَبَعَثَاتٍ ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَمُوتَ فِي وَقَفَاتِهَا فَافْعَلْ. (حاکم ۴۳۳)

(۳۸۴۷۳) حضرت زید بن وہب فرماتے ہیں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یقیناً فتنے میں تلواریں سونتی بھی جاتی ہیں اور نیام میں بھی ڈال لی جاتی ہیں۔ یا یقیناً فتنہ رکتا بھی ہے اور اٹھتا بھی ہے پس اگر تم سے ہو سکے کہ تمہیں موت آئے اس کے رکنے کے وقت تو ایسا ہی کرنا۔

(۳۸۴۷۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنْ زِيَادِ بن سِمِينْ كُوشْ الْيَمَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : تَكُونُ فِتْنَةٌ ، أَوْ فِتَنٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ ، قَتْلاَهَا فِي النَّارِ ، اللِّسَانُ فِيهَا أَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ.

(ابو داؤد ۴۲۶۴۔ احمد ۲۱۱)

(۳۸۲۷۴) حضرت زیاد بن سیمین کوش الیمانی رحمہ اللہ حضرت عبداللہ بن عمرو سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا فتنہ ہوگا یا فتنے ہوں گے جو سارے عرب کو ہلاک کردیں گے ان فتنوں کے مقتول آگ میں ہوں گے ان میں زبان (سے بات کرنا) تلوار مارنے سے سخت ہوگی۔

(٣٨٢٧٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّدُوسِيِّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ خَطَبَنَا ، فَقَالَ :أَلاَ وَإِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا ، الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ ، وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي ، وَالْمَاشِي خَيْرٌ مِنَ الرَّاكِبِ ، قَالُوا :فَمَا تَأْمُرُنَا ؟ قَالَ :كُونُوا أَحْلاَسَ الْبُيُوتِ. (ابو داؤد ۴۲۶۱۔ احمد ۴۰۸)

(۳۸۲۷۵) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا پس فرمایا خبردار ہو یقیناً تمہارے سامنے فتنے ہیں اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح ان میں آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا اور شام کو کافر اور صبح کو کافر ہوگا اور شام کو مومن ہوگا ان میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور پیدل چلنے والا سوار سے بہتر ہوگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہو جانا گھروں کے ٹاٹ۔

(٣٨٢٧٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:بَيْنَ يَدَيَ السَّاعَةِ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا ، وَيَبِيعُ أَقْوَامٌ دِينَهُمْ بِعَرَضِ الدُّنْيَا. (ابو نعیم ۱۳)

(۳۸۲۷۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت سے پہلے فتنے ہوں گے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح ان میں آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا اور شام کو کافر ہو جائے گا اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائے گا اور لوگ اپنے دین کو بیچیں گے دنیاوی سامان کے بدلے میں۔

(٣٨٢٧٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَرْوَانَ ، عَنِ هُذَيْلٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :اكْسِرُوا قِسِيَّكُمْ ، يَعْنِي فِي الْفِتْنَةِ ، وَقَطِّعُوا الأَوْتَارَ وَالْزَمُوا أَجْوَافَ الْبُيُوتِ ، وَكُونُوا فِيهَا كَالْخَيِّرِ مِنَ ابْنَيْ آدَمَ. (احمد ۴۰۸)

(۳۸۲۷۷) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اپنی کمانیں توڑ دو فتنے کے بارے میں فرمارہے تھے اور کمان کی تانتیں کاٹ دو اور اپنے گھروں کے اندرونی حصوں کو لازم پکڑو اور ہو جاؤ ان میں آدم کے دو بیٹوں میں سے بہتر بیٹے کی طرح۔

(٣٨٢٧٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ :قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَا أَبَا ذَرٍّ ، أَرَأَيْت إِنِ اقْتَتَلَ النَّاسُ حَتَّى تَغْرَقَ

حِجَارَةُ الزَّيْتِ مِنَ الدِّمَاءِ كَيْفَ أَنْتَ صَانِعٌ ؟ قَالَ : قُلْتُ : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ : تَدْخُلُ بَيْتَكَ ، قَالَ : قُلْتُ : أَفَأَحْمِلُ السِّلَاحَ ؟ قَالَ : إِذًا تشارك ، قَالَ : قُلْتُ : فَمَا أَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ : إِنْ خِفْت أَنْ يَغْلِبَ شُعَاعُ الشَّمْسِ فَأَلْقِ مِنْ رِدَائِكَ عَلَى وَجْهِكَ يَبُوءُ بِإِثْمِكَ وَإِثْمِهِ. (احمد ۱۴۹۔ حاکم ۱۵۶)

(۳۸۲۷۸) حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر مجھے بتاؤ تو سہی اگر لوگ لڑائی کریں یہاں تک کہ (مقام) حجارۃ الزیت خون سے ڈوب جائے تو تو کیا کرنے والا گا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے گھر میں داخل ہو جانا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا، کہ کیا میں اسلحہ اٹھاؤں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: اس وقت تم بھی شریک ہو جاؤ گے، حضرت ابوذر کہتے ہیں میں نے عرض کیا میں کیا کروں، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہیں خوف ہو کہ سورج کی شعاعیں تم پر غالب آ جائیں گی تو اپنے چہرے پر اپنی چادر ڈال لینا وہ لوٹے گا تمہارے گناہ اور اپنے گناہ کو لے کر۔ (مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی گھر میں آ کر بھی حملہ کرے تو جواب نہ دینا وہ حملہ آور ہی وبال کے ساتھ لوٹے گا)

(۳۸۲۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامًا يَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ ، وَيُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ ، وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، وَمَا الْهَرْجُ ؟ قَالَ : الْقَتْلُ. (مسلم ۲۰۵۷۔ احمد ۳۸۹)

(۳۸۲۷۹) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً تمہارے سامنے ایسے ایام آئیں گے جن میں جہالت اترے گی اور علم اٹھالیا جائے گا اور ہرج کثرت سے ہو جائے گا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہرج سے کیا مراد ہے ارشاد فرمایا قتل۔

(۳۸۲۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الأَصَمِّ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ : أَتَتْكُمُ الْفِتَنُ مِثْلَ قِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ ، يَهْلِكُ فِيهَا كُلُّ شُجَاعٍ بَطَلٍ ، وَكُلُّ رَاكِبٍ مُوضِعٍ ، وَكُلُّ خَطِيبٍ مِصْقَعٍ.

(۳۸۲۸۰) حضرت یزید بن الاصم فرماتے ہیں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم پر فتنے آئیں گے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح ہلاک ہو گا ان میں ہر دلیر اور بہادر اور ہر تیز رفتار سوار اور ہر بلیغ و بلند آواز خطیب۔

(۳۸۲۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ كُرْزِ بْنِ عَلْقَمَةَ الْخُزَاعِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللهِ ، هَلْ لِلإِسْلَامِ مُنْتَهَى ؟ قَالَ : نَعَمْ ، أَيُّمَا أَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْعَرَبِ ، أَوِ الْعَجَمِ أَرَادَ اللَّهُ بِهِمْ خَيْرًا أَدْخَلَ عَلَيْهِمُ الإِسْلَامَ ، قَالَ : ثُمَّ مَهْ ؟ قَالَ : ثُمَّ الْفِتَنُ تَقَعُ كَالظُّلَلِ تَعُودُونَ فِيهَا أَسَاوِدَ صُبًّا ، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ، وَالأَسْوَدُ : الْحَيَّةُ تَرْتَفِعُ ، ثُمَّ تَنْصَبُّ. (احمد ۴۷۷۔ طبرانی ۴۴۲)

(۳۸۲۸۱) حضرت کرز بن علقمہ الخزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک آدمی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا اسلام کے لیے

انتہاء ہے حضور ﷺ نے فرمایا: ہاں کوئی بھی عرب یا عجم میں سے گھر والے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرمائیں گے ان پر اسلام کو داخل کر دیں گے، انہوں نے عرض کیا پھر کیا ہوگا ارشاد فرمایا: پھر فتنے ہوں گے جو بادلوں کی طرح وقوع پذیر ہوں گے تم ان میں ڈسنے والے ناگ بن کر لوٹو گے ایک دوسرے کی گردنیں مارو گے، کالا سانپ سر اٹھاتا ہے پھر ڈسنے کے لیے (شکار) پر گرتا ہے۔

(۳۸۲۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ أُسَامَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَفَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ ، ثُمَّ قَالَ :هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى إِنِّي لأَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلاَلَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ.

(بخاری ۷۰۶۰۔ مسلم ۲۲۱۱)

(۳۸۲۸۲) حضرت عروہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مدینہ کے ٹیلوں میں سے کچھ ٹیلوں کی طرف جھانکا پھر ارشاد فرمایا کیا تم دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں، میں تمہارے گھروں میں فتنوں کو بارش کے قطروں کی طرح اترتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔

(۳۸۲۸۳) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ سَيَّارِ بْنِ سَلاَمَةَ ، قَالَ :لَمَّا كَانَ زَمَنُ أُخْرِجَ ابْنُ زِيَادٍ وَثَبَ مَرْوَانُ بِالشَّامِ حِينَ وَثَبَ ، وَوَثَبَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ ، وَوَثَبَت الْقُرَّاءُ بِالْبَصْرَةِ ، قَالَ :قَالَ أَبُو الْمِنْهَالِ :غُمَّ أَبِي غَمًّا شَدِيدًا ، قَالَ :وَكَانَ يُثْنِي عَلَى أَبِيهِ خَيْرًا ، قَالَ :قَالَ لِي أَبِي :أَيْ بُنَيَّ ، انْطَلِقْ بِنَا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ مِنْ صَحَابَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَانْطَلَقْنَا إِلَى أَبِي بَرْزَةَ الأَسْلَمِيِّ فِي يَوْمٍ حَارٍّ شَدِيدِ الْحَرِّ ، وَإِذَا هُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ عُلْوٍ مِنْ قَصَبٍ ، فَأَنْشَأَ أَبِي يَسْتَطْعِمُهُ الْحَدِيثَ ، فَقَالَ :يَا أَبَا بَرْزَةَ ، أَلاَ تَرَى ؟ أَلاَ تَرَى ؟ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ تَكَلَّمَ بِهِ ، قَالَ :أَمَا إِنِّي أَصْبَحْت سَاخِطًا عَلَى أَحْيَاءِ قُرَيْشٍ ، إِنَّكُمْ مَعْشَرَ الْعَرَبِ كُنْتُمْ عَلَى الْحَالِ الَّتِي قَدْ عَلِمْتُمْ مِنْ قِلَّتِكُمْ وَجَاهِلِيَّتِكُمْ ، وَإِنَّ اللَّهَ نَعَشَكُمْ بِالإِسْلاَمِ وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ بِكُمْ مَا تَرَوْنَ ، وَإِنَّ هَذِهِ الدُّنْيَا هِيَ الَّتِي قَدْ أَفْسَدَتْ بَيْنَكُمْ ، إِنَّ ذَاكَ الَّذِي بِالشَّامِ ، يَعْنِي مَرْوَانَ وَاللهِ إِنْ يُقَاتِلُ إِلاَّ عَلَى الدُّنْيَا ، وَإِنَّ ذَاكَ الَّذِي بِمَكَّةَ يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ ، وَاللهِ إِنْ يُقَاتِلَ إِلاَّ عَلَى الدُّنْيَا ، وَإِنَّ هَؤُلاَءِ الَّذِينَ حَوْلَكُمْ تَدْعُونَهُمْ قُرَّائَكُمْ وَاللهِ إِنْ يُقَاتِلُونَ إِلاَّ عَلَى الدُّنْيَا، قَالَ :فَلَمَّا لَمْ يَدَعْ أَحَدًا ، قَالَ لَهُ أَبِي :أَبَا بَرْزَةَ ، مَا تَرَى ؟ قَالَ :لاَ أَرَى الْيَوْمَ خَيْرًا مِنْ عِصَابَةٍ مُلَبَّدَةٍ، خِمَاصُ بُطُونِهِمْ مِنْ أَمْوَالِ النَّاسِ ، خِفَافُ ظُهُورِهِمْ مِنْ دِمَائِهِمْ. (حاکم ۴۷۰)

(۳۸۲۸۳) حضرت ابوالمنہال سیار بن سلامہ روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ جس زمانے میں ابن زیاد کو نکالا گیا تو مروان نے شام پر اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے مکہ اور قراء نے بصرہ پر حملہ کیا اوف کہتے ہیں، ابوالمنہال نے فرمایا میرے والد بہت زیادہ غمگین ہوئے اور راوی کہتے ہیں حضرت ابوالمنہال اپنے والد کی اچھی تعریف کرتے تھے۔ ابوالمنہال نے فرمایا مجھ سے میرے

والد نے کہا کہ اے بیٹے! رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے اس آدمی کی طرف ہمیں لے چلو پس ہم نکلے حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کی طرف ایسے دن میں جو سخت گرمی والا تھا پس وہ بیٹھے ہوئے تھے بلند سایے میں جو ان کے لیے بانس سے بنایا گیا تھا۔ پس شروع ہوئے میرے والد کہ ان سے گفتگو چاہتے تھے پس میرے والد نے کہا اے ابا برزہ! کیا آپ دیکھ نہیں رہے؟ کیا آپ دیکھ نہیں رہے؟ پس پہلی بات جو انہوں نے کہی فرمایا میں قریش کے قبائل پر ناراض ہوں۔ یقیناً اے عرب کے قبائل تم تھے اس قلت اور جاہلیت کی حالت پر جو تم جانتے ہو۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں اسلام اور محمد ﷺ کے ذریعے بلند کیا یہاں تک کہ تم اس حالت پر پہنچ گئے جو تم دیکھ رہے ہو، اور یہ دنیا ہی ہے جس نے تمہارے درمیان فساد برپا کر دیا ہے۔ بیشک یہ جو شام میں ہیں ان کی مراد تھی مروان۔ بخدا نہیں وہ لڑائی کر رہا مگر دنیا کے لیے اور بیشک یہ جو تمہارے گرد ہیں جنہیں تم اپنے قراء کہتے ہو بخدا یہ بھی نہیں لڑ رہے مگر دنیا کے لیے۔

ابو المنہال راوی فرماتے ہیں کہ جب انہوں نے کسی ایک کو بھی نہیں چھوڑا تو ان سے میرے والد نے کہا کہ آپ کی کیا رائے ہے؟ تو انہوں نے فرمایا میں تو آج اس جماعت سے بہتر کسی کو نہیں سمجھتا جو زمین سے چپکی ہوئی ہو ان کے پیٹ لوگوں کے مالوں سے خالی ہوں ان کی کمریں لوگوں کے خونوں کی ذمہ داری سے فارغ ہوں۔

(٣٨٢٨٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عُمَرَ ، فَقَالَ : أَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ كَمَا قَالَ ؟ فَقُلْتُ : أَنَا ، قَالَ : فَقَالَ : إِنَّكَ لَجَرِيءٌ ، وَكَيْفَ ؟ قَالَ : قُلْتُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ وَجَارِهِ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ وَالأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ ، عَنِ الْمُنْكَرِ ، فَقَالَ عُمَرُ : لَيْسَ هَذَا أُرِيدُ ، إِنَّمَا أُرِيدُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ ، قَالَ : قُلْتُ : مَالَكَ وَلَهَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا ، قَالَ : فَيُكْسَرُ الْبَابُ ، أَمْ يُفْتَحُ ، قَالَ : قُلْتُ : لاَ ، بَلْ يُكْسَرُ ، قَالَ : ذَاكَ أَحْرَى أَنْ لاَ يُغْلَقَ أَبَدًا ، قَالَ : قُلْنَا لِحُذَيْفَةَ : هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ ، قَالَ : نَعَمْ ، كَمَا أَعْلَمُ ، أَنَّ غَدًا دُونَ اللَّيْلَةِ، إِنِّي حَدَّثْته حَدِيثًا لَيْسَ بِالأَغَالِيطِ، قَالَ: فَهِبْنَا حُذَيْفَةَ أَنْ نَسْأَلَهُ مَنِ الْبَابُ، فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ: سَلْهُ ، فَسَأَلَهُ ، فَقَالَ : عُمَرُ. (مسلم ٢٢١٨۔ ابن ماجه ٣٩٥٥)

(٣٨٢٨٤) حضرت شقیق حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے انہوں نے فرمایا تم میں کون ہے جسے فتنے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث ایسے ہی یاد ہے جیسے آپ نے ارشاد فرمائی میں نے عرض کیا کہ میں ہوں، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یقیناً تو جری ہے اور حضور ﷺ نے کیسے ارشاد فرمایا میں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے آدمی کے گھر اور مال اور اپنی ذات اور پڑوسی میں فتنہ اس کا کفارہ ہو جاتے۔ روزہ اور صدقہ اور اچھائی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری یہ مراد نہیں ہے میری مراد تو وہ فتنہ ہے جو

سمندر کی موج کی طرح زور پر ہوگا راوی کہتے ہیں میں نے کہا آپ کو اس سے کیا غرض امیر المؤمنین بلا شبہ آپ کے اور اس کے درمیان ایک بند دروازہ ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا دروازہ توڑا جائے یا کھولا جائے گا راوی حضرت حذیفہ فرماتے ہیں میں نے کہا نہیں بلکہ توڑا جائے گا انہوں نے فرمایا یہ (دروازہ) زیادہ لائق ہے اس بات کے کہ اسے کبھی بند نہ کیا جائے۔ شقیق راوی کہتے ہیں ہم نے حضرت حذیفہ سے پوچھا کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ جانتے تھے دروازہ کون ہے انہوں نے فرمایا ہاں جیسے میں جانتا ہوں کہ صبح رات سے پہلے ہے میں نے ان سے حدیث بیان کی ہے نہ کہ مغالطہ آمیز باتیں راوی حضرت شقیق کہتے ہیں ہم حضرت حذیفہ سے یہ بات کہ دروازہ کون ہے پوچھنے سے ڈر گئے ہم نے حضرت مسروق رحمہ اللہ سے کہا آپ ان سے پوچھیں انہوں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔

(۳۸۲۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :لَفِتْنَةُ السَّوْطِ أَشَدُّ مِنْ فِتْنَةِ السَّيْفِ ، قَالُوا :وَكَيْفَ ذَاكَ ، قَالَ :إِنَّ الرَّجُلَ لَيُضْرَبُ بِالسَّوْطِ حَتَّى يَرْكَبَ الْخَشَبَةَ.

(۳۸۲۸۵) حضرت شقیق حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کوڑے کا فتنہ تلوار کے فتنے سے زیادہ سخت ہے تو ان کے اصحاب نے عرض کیا یہ کیسے ہوسکتا ہے انہوں نے فرمایا بے شک آدمی کو کوڑا مارا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ لکڑی پر سوار ہو جاتا ہے۔

(۳۸۲۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ فِتْنَةً فَعَظَّمَ أَمْرَهَا ، قَالَ :فَقُلْنَا ، أَوْ قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، لَئِنْ أَدْرَكَنَا هَذَا لَنَهْلِكَنَّ ، قَالَ :كَلاَّ ، إِنَّ بِحَسْبِكُمُ الْقَتْلُ.

قَالَ سَعِيدٌ :فَرَأَيْتُ إِخْوَانِي قُتِلُوا. (احمد ۱۸۹۔ طبرانی ۳۴۶)

(۳۸۲۸۶) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپ علیہ السلام نے ایک فتنے کا تذکرہ فرمایا اس کے معاملے کو بڑا جانا راوی فرماتے ہیں ہم نے یا انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہم نے اسے پالیا تو ہم ہلاک ہو جائیں گے ارشاد ہرگز نہیں تمہیں کافی ہوگا قتل حضرت سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے بھائیوں کو دیکھا کہ سب قتل کیے گئے۔

(۳۸۲۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ ، قَالَ :قَالَ حُذَيْفَةُ :تَكُونُ ثَلاَثُ فِتَنٍ ، الرَّابِعَةُ تَسُوقُهُمْ إِلَى الدَّجَّالِ ، الَّتِي تَرْمِي بِالنَّشَفِ وَالَّتِي تَرْمِي بِالرَّضْفِ ، وَالْمُظْلِمَةُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ.

(۳۸۲۸۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین فتنے واقع ہونگے اور چوتھا فتنہ لوگوں کو دجال کی طرف لے جائے گا ان کے لیے پہلا فتنہ پانی خشک کرنے والے پتھر مارے گا اور دوسرا گرم پتھر پھینکے گا اور تیسرا وہ اندھیرا پھیلائے گا جو سمندر کی موج کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا۔

(۳۸۲۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ :قَالَ حُمَيْدٌ :حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْيَشْكُرِيُّ ، قَالَ :سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ النَّارِ ، فَأَنْ تَمُتْ يَا حُذَيْفَةُ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلَى جِذْلٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَتْبَعَ أَحَدًا مِنْهُمْ.

(۳۸۲۸۸) حضرت یشکری ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حذیفہ ؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک اندھا بہرہ فتنہ ہوگا جس کی طرف بلانے والے جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والے ہونگے۔ اے حذیفہ! تمہیں اس حال میں موت آئے کہ تم درخت کی جڑ کو کھانے والے ہو یہ بات بہتر ہے اس سے کہ تم ان میں سے کسی ایک کی پیروی کرو۔

(۳۸۲۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ لِحُذَيْفَةَ :كَيْفَ أَصْنَعُ إِذَا اقْتَتَلَ الْمُصَلُّونَ ؟ قَالَ :تَدْخُلُ بَيْتَكَ ، قَالَ :قُلْتُ :كَيْفَ أَصْنَعُ إِنْ دُخِلَ بَيْتِي ؟ قَالَ :قُلْ :إِنِّي لَنْ أَقْتُلَكَ ﴿إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ﴾. (نعيم بن حماد ۳۵۰)

(۳۸۲۸۹) حضرت ربعی ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت حذیفہ ؓ سے پوچھا جب نمازی آپس میں جھگڑا کریں تو میں کیا کروں حضرت حذیفہ ؓ نے فرمایا کہ اپنے گھر میں پناہ پکڑنا اس صاحب نے کہا کہ اگر وہ میرے گھر میں بھی داخل ہو جائیں تو میں کیا صورت اختیار کروں تو حضرت حذیفہ ؓ نے فرمایا کہہ دینا تمہیں ہرگز نہیں قتل کرونگا کیونکہ میں تمام جہانوں کے پروردگار سے ڈرتا ہوں۔

(۳۸۲۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :وُكِّلَتِ الْفِتْنَةُ بِثَلاَثَةٍ :بِالْجَادِّ النِّحْرِيرِ الَّذِي لاَ يُرِيدُ أَنْ يَرْتَفِعَ لَهُ شيء إِلاَّ قَمَعَهُ بِالسَّيْفِ ، وَبِالْخَطِيبِ الَّذِي يَدْعُو إِلَيْهِ الأُمُورَ ، وَبِالشَّرِيفِ الْمَذْكُورِ ، فَأَمَّا الْجَادُّ النِّحْرِيرُ فَتَصْرَعُهُ ، وَأَمَّا هَذَانِ فَتَبْحَثُهُمَا فَتَبْلُو مَا عِنْدَهُمَا.

(۳۸۲۹۰) حضرت حذیفہ ؓ فرماتے ہیں فتنہ تین آدمیوں کی وجہ سے قائم ہوگا ایک تو محنتی صاحب بصیرت آدمی جب بھی اس کے سامنے کوئی چیز بلند ہوتی ہے تو وہ اسے تلوار سے ختم کر دیتا ہے اور وہ خطیب جس کی طرف تمام امور دعوت دیتے ہیں اور مذکورہ شریف باقی وہ محنتی صاحب بصیرت اس فتنے کو پچھاڑ دیتا ہے اور باقی یہ دو فتنہ ان کو تلاش کرتا ہے اور جو ان کے پاس ہوتا ہے اسے پرانا کر دیتا ہے۔

(۳۸۲۹۱) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ بَهْرَامَ ، عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ هَوْذَةَ ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ :كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا بَرَكَتْ تَجُرُّ خِطَامَهَا فَأَتَتْكُمْ مِنْ هَاهُنَا وَمِنْ هَاهُنَا ، قَالُوا :لاَ نَدْرِي وَاللهِ ، قَالَ: لَكِنِّي وَاللهِ أَدْرِي ، أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَالْعَبْدِ وَسَيِّدِهِ إِنْ سَبَّهُ السَّيِّدُ لَمْ يَسْتَطِعِ الْعَبْدُ أَنْ يَسُبَّهُ ، وَإِنْ ضَرَبَهُ لَمْ يَسْتَطِعِ الْعَبْدُ أَنْ يَضْرِبَهُ.

(۳۸۲۹۱) حضرت خرشہ بن حر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ ؓ نے فرمایا کیا حالت ہوگی تمہاری اس وقت جب وہ (فتنہ)

تمہاری طرف آئے گا اپنی لگام کو کھینچتے ہوئے پس وہ تمہارے پاس اس طرف سے بھی آئیگا اور اس طرف سے بھی آئے گا۔ لوگوں نے عرض کیا بخدا ہم تو نہیں جانتے، تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا لیکن اللہ کی قسم میں جانتا ہوں تم اس دن غلام اور آقا کی طرح ہو گے اگر آقا اسے برا بھلا کہے تو غلام اس کو برا بھلا نہیں کہہ سکتا اور اگر وہ اسے مارے تو غلام اس کو نہیں مار سکتا۔

(۳۸۲۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ بَهْرَامُ ، عَنْ مُنْذِرِ بْنِ هَوْذَةَ ، عَنْ خَرَشَةَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا انْفَرَجْتُمْ ، عَنْ دِينِكُمْ كَمَا تَنْفَرِجُ الْمَرْأَةُ ، عَنْ قُبُلِهَا لاَ تَمْنَعُ مَنْ يَأْتِيهَا ، قَالُوا : لاَ نَدْرِي ، قَالَ : لَكِنِّي وَاللهِ أَدْرِي ، أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ بَيْنَ عَاجِزٍ وَفَاجِرٍ ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ : قُبِّحَ الْعَاجِزُ عَنْ ذَاكَ ، قَالَ : فَضَرَبَ ظَهْرَهُ حُذَيْفَةُ مِرَارًا ، ثُمَّ قَالَ : قُبِّحْتَ أَنْتَ ، قُبِّحْتَ أَنْتَ.

(۳۸۲۹۲) حضرت خرشہ رحمہ اللہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کیا حال ہوگا تمہارا اس وقت جب تم اپنے دین کو ارزاں کر دو گے جیسے ارزاں کر دیتی ہے وہ عورت اپنی شرم گاہ کو جو اپنے پاس آنے سے کسی کو نہیں روکتی، پھر لوگوں نے عرض کیا ہم نہیں جانتے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا لیکن اللہ کی قسم میں جانتا ہوں تم اس دن عاجز اور فاجر کے درمیان ہو گے۔ لوگوں میں سے ایک صاحب نے کہا یہ عاجز اس فاجر کے مقابلے میں بھلائی سے دور کیا جائے، راوی فرماتے ہیں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس کی پشت پر کئی مرتبہ مارا تو بھلائی سے دور کیا جائے تو بھلائی سے دور کیا جائے۔

(۳۸۲۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ بَهْرَامُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ هَوْذَةَ ، عَنْ خَرَشَةَ ، أَنَّ حُذَيْفَةَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ ، فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ يُقْرِءُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ، فَقَالَ : إِنْ تَكُونُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ ، لَقَدْ سَبَقْتُمْ سَبْقًا بَعِيدًا ، وَإِنْ تَدَعُوهُ فَقَدْ ضَلَلْتُمْ ، قَالَ : ثُمَّ جَلَسَ إِلَى حَلْقَةٍ ، فَقَالَ : إِنَّا كُنَّا قَوْمًا آمَنَّا قَبْلَ أَنْ نَقْرَأَ وَإِنَّ قَوْمًا سَيَقْرَؤُونَ قَبْلَ أَنْ يُؤْمِنُوا ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ : تِلْكَ الْفِتْنَةُ ، قَالَ : أَجَلْ ، قَدْ أَتَتْكُمْ مِنْ أَمَامِكُمْ حَيْثُ تَسُوءُ وُجُوهَكُمْ ، ثُمَّ لَتَأْتِيَكُمْ دِيَمًا دِيَمًا ، إِنَّ الرَّجُلَ لَيَرْجِعُ فَيَأْتَمِرُ الأَمْرَيْنِ : أَحَدُهُمَا عَجْزٌ وَالآخَرُ فُجُورٌ ، قَالَ خَرَشَةُ : فَمَا بَرِحْت إِلاَّ قَلِيلاً حَتَّى رَأَيْت الرَّجُلَ يَخْرُجُ بِسَيْفِهِ يَسْتَعْرِضُ النَّاسَ.

(۳۸۲۹۳) حضرت خرشہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف لائے کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے جن میں سے کچھ دوسروں کو قرآن پڑھا رہے تھے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تم درست طریقے پر قائم ہو تو تم بہت سبقت لے گئے ہو اور اگر تم اسے چھوڑ چکے ہو تو تم گمراہ ہو چکے ہو راوی فرماتے ہیں پھر ایک حلقہ میں تشریف فرما ہوئے اور ارشاد فرمایا بلا شبہ ہم لوگ قرآن پڑھنے سے پہلے ایمان لائے اور آئندہ کچھ لوگ ایمان لانے سے پہلے قرآن پڑھیں گے لوگوں میں سے ایک صاحب نے عرض کیا یہ فتنہ ہوگا ارشاد فرمایا ہاں وہ تمہارے سامنے سے جہاں سے تم رنجیدہ ہو وہاں سے آئے گا پھر رش کی طرح (آہستہ آہستہ ہمیشگی کے ساتھ) آتا رہے گا۔ بلا شبہ کوئی آدمی اس سے لوٹے گا اور دو کاموں کا حکم دے گا ایک ان میں سے عجز اور دوسرا فسق و فجور ہے۔ حضرت خرشہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں (اس بات کے) تھوڑی ہی مدت کے بعد میں نے دیکھا ایک آدمی کو کہ وہ

اپنی تلوار لے کر نکلا لوگوں کا پیچھا کرتا تھا۔

(۳۸۲۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ :قِيلَ لِحُذَيْفَةَ :مَا وَقَفَاتُ الْفِتْنَةِ ، وَمَا بَعَثَاتُهَا ، قَالَ :بَعَثَاتُهَا سَلُّ السَّيْفِ ، وَوَقَفَاتُهَا إغْمَادُهُ.

(۳۸۲۹۴) حضرت زید بن وہب ؒ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں حضرت حذیفہ ؓ سے سوال کیا گیا فتنے کے وقفات اور بعثات سے کیا مراد ہے حضرت حذیفہ ؓ نے فرمایا فتنے کے بعثات سے مراد تلواروں کا سونتنا ہے کا اور اس کے وقفات سے مراد تلواروں کا نیاموں میں ڈالنا ہے۔

(۳۸۲۹٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ ، أَنَّ حُذَيْفَةَ ، قَالَ لَهُ :كَيْفَ أَنْتَ وَفِتْنَةٌ خَيْرُ النَّاسِ فِيهَا غَنِيٌّ خَفِيٌّ ؟ قَالَ :قُلْتُ :وَكَيْفَ ؟ وَإِنَّمَا هُوَ عَطَاءٌ أَحَدُنَا يَطْرَحُ بِهِ كُلَّ مُطْرَحٍ ، وَيَرْمِي بِهِ كُلَّ مَرْمًى ، قَالَ :كُنْ إذًا كَابْنِ الْمَخَاضِ لاَ رَكُوبَةَ فَتُرْكَبُ وَلاَ حَلُوبَةَ فَتُحْلَبُ.

(۳۸۲۹۵) حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ ؓ نے ان سے فرمایا کیا حالت ہوگی تمہاری جبکہ ایک فتنہ ہوگا اس میں لوگوں میں سے سب سے بہتر پوشیدہ غنی آدمی ہوگا۔ حضرت عامر بن واثلہ ؓ نے فرمایا میں نے کہا یہ کیسے ہوگا انہوں نے فرمایا بلاشبہ وہ ہم میں سے کسی کی عطاء ہے جسے وہ ڈالنے والی جگہ ڈال دیتا ہے اور پھینکنے والی جگہ میں پھینک دیتا ہے (اور) فرمایا اس وقت اونٹنی کے ایک سال کے بچے کی طرح ہو جانا جو نہ سواری بن سکتا ہے کہ اسے سواری بنایا جائے اور نہ دودھ دینے والا ہوتا ہے کہ اس سے دودھ دھویا جائے۔

(۳۸۲۹٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الرَّوَّاعِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : تَكُونُ فِتْنَةٌ تُقْبِلُ مُشَبَّهَةً وَتُدْبِرُ منتنة ، فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ فَالْبُدو لبود الرَّاعِي عَلَى عَصَاهُ خَلْفَ غَنَمِهِ ، لاَ يَذْهَبُ بِكُمُ السَّيْلُ.

(۳۸۲۹۶) حضرت عبداللہ بن الرواع حضرت حذیفہ ؓ سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا ایک فتنہ ہوگا جو آئے گا شبہات ڈالتے ہوئے اور واپس ہوگا تعفن پھیلائے ہوئے پس اگر یہ ہو جائے تو تم چرواہے کے اپنی بکریوں کے پیچھے لاٹھی پر چمٹنے کی طرح زمین کی طرف چمٹ جانا تاکہ سیلاب بہا کر نہ لے جائے۔

(۳۸۲۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ ، قَالَ :قِيلَ لِحُذَيْفَةَ :أَكَفَرَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ ، قَالَ :لاَ ، وَلَكِنْ كَانَتْ تُعْرَضُ عَلَيْهِمُ الْفِتْنَةُ فَيَأْبَوْنَهَا فَيُكْرَهُونَ عَلَيْهَا ، ثُمَّ تُعْرَضُ عَلَيْهِمْ فَيَأْبَوْنَهَا حَتَّى ضُرِبُوا عَلَيْهَا بِالسِّيَاطِ وَالسُّيُوفِ حَتَّى خَاضُوا إِخَاضَةَ الْمَاءِ حَتَّى لَمْ يَعْرِفُوا مَعْرُوفًا وَلَمْ يُنْكِرُوا مُنْكَرًا.

(۳۸۲۹۷) حضرت میمون بن ابوشبیب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، بنی اسرائیل نے ایک دن میں کفر کیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا نہیں لیکن ان پر فتنہ پیش کیا جاتا تھا اور وہ اسے اختیار کرنے سے انکار کرتے تھے پس انہیں اس پر مجبور کیا جاتا تھا پھر فتنہ ان پر پیش کیا گیا انہوں نے اسے اختیار کرنے سے انکار کیا، یہاں تک کہ انہیں اس کے اختیار کرنے پر کوڑوں اور تلواروں کے ذریعے مارا گیا یہاں تک کہ وہ اس فتنے میں گھس گئے پانی میں گھس جانے کی طرح (نوبت بایں جارسید) یہاں تک کہ وہ کسی نیکی کو نہ جانتے پہچانتے تھے اور نہ کسی منکر پر انکار کرتے تھے۔

(۳۸۲۹۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَجُلاً فِي جِنَازَةِ حُذَيْفَةَ يَقُولُ : سَمِعْت صَاحِبَ هَذَا السَّرِيرِ يَقُولُ :مَا بِي بَأْسٌ مُذْ سَمِعْت مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :وَلَئِنِ اقْتَتَلْتُمْ لأَدْخُلَنَّ بَيْتِي ، فَلَئِنْ دُخِلَ عَلَيَّ لأَقُولَنَّ :هَا بُؤْ بِإِثْمِي وَإِثْمِك. (احمد ۳۸۹۔ طیالسی ۴۱۷)

(۳۸۲۹۸) حضرت ربعی بن حراش رحمہ اللہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے ایک صاحب کو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے جنازے میں کہتے ہوئے سنا کہ میں نے اس چارپائی والے کو فرماتے ہوئے سنا ہے مجھے کوئی پروا نہیں جب سے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سنا ہے کہ اگر تم آپس میں لڑائی کرو گے تو میں اپنے گھر میں داخل ہو جاؤں گا اور اگر کوئی میرے گھر میں داخل ہوگا تو میں کہوں گا لے میرا اور اپنے گناہ کا وبال لے کر لوٹ۔

(۳۸۲۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعْدٍ ، قَالَ :قَالَ حُذَيْفَةُ :مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فقد فَارَقَ الإِسْلاَمَ.

(۳۸۲۹۹) حضرت سعد سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا جو آدمی ایک بالشت بھی جماعت (المسلمین) سے ہٹا تو وہ اسلام سے جدا ہو گیا۔

(۳۸۳۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن هَمَّامٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لاَ يَنْجُو فِيهِ إِلاَّ الَّذِي يَدْعُو بِدُعَاءٍ كَدُعَاءِ الْغَرِيقِ.

(۳۸۳۰۰) حضرت ہمام رحمہ اللہ سے روایت ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ضرور بالضرور لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں نہیں نجات پائے گا مگر وہ شخص جو ڈوبنے والے آدمی کی طرح دعا مانگے گا۔

(۳۸۳۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ ، قَالَ :قَالَ حُذَيْفَةُ :لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لاَ يَنْجُو فِيهِ إِلاَّ مَنْ دَعَا بِدُعَاءٍ كَدُعَاءِ الْغَرِيقِ.

(۳۸۳۰۱) حضرت ابوعمار سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ضرور بالضرور لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں نجات نہیں پائے گا مگر وہ شخص جو ڈوبنے والے کی طرح دعا مانگے گا۔

(۳۸۳۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :وَاللهِ إِنَّ

الرَّجُلَ لَيُصْبِحُ بَصِيرًا ، ثُمَّ يُمْسِي ، وَمَا يَنْظُرُ بِشُفْرٍ.

(۳۸۳۰۲) حضرت ابو عمار حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم کوئی آدمی صبح کے وقت دیکھنے والا ہوگا پھر شام کرے گا اور کسی چیز کے کنارے کو بھی دیکھنے کی قدرت نہ رکھتا ہوگا۔

(۳۸۳۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زيد ، قَالَ :قَرَأَ حُذَيْفَةُ هَذِهِ الآيَةَ ﴿فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ﴾ ، قَالَ: مَا قُوتِلَ أَهْلُ هَذِهِ الآيَةِ بَعْدُ.

(۳۸۳۰۳) حضرت زید فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت ﴿فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ﴾ تلاوت کی (یعنی کفر کے رہنماؤں کو قتل کرو) پھر ارشاد فرمایا اس آیت کے مصداق لوگوں سے اس کے بعد قتال نہیں کیا گیا۔

(۳۸۳۰٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ :أَعْطَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْفًا ، فَقَالَ :قَاتِلْ بِهِ الْمُشْرِكِينَ مَا قُوتِلُوا ، فَإِذَا رَأَيْت النَّاسَ يَضْرِبُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ، أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا فَاعْمِدْ بِهِ إِلَى صَخْرَةٍ فَاضْرِبْهُ بِهَا حَتَّى يَنْكَسِرَ ، ثُمَّ اقْعُدْ فِي بَيْتِكَ حَتَّى تَأْتِيَكَ يَدٌ خَاطِئَةٌ ، أَوْ مَنِيَّةٌ قَاضِيَةٌ. (احمد ۲۲۵)

(۳۸۳۰۴) حضرت حسن حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تلوار عطاء فرمائی اور فرمایا اس سے مشرکین کے ساتھ قتال کرنا جب تک ان سے قتال کیا جائے اور جب تو لوگوں کو دیکھے کہ وہ ایک دوسرے کو مارنا شروع ہو گئے (راوی فرماتے ہیں) یا اسی کے مثل کوئی بات فرمائی تو پھر تلوار لے کر کسی چٹان کا قصد کرنا اور تلوار کو اس چٹان پر مار دینا یہاں تک کہ وہ ٹوٹ جائے پھر اپنے گھر میں بیٹھ جانا یہاں تک کہ تیرے پاس کوئی غلطی کرنے والا ہاتھ یا فیصلہ کرنے والی موت آ جائے۔

(۳۸۳۰٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِي ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : إِيَّاكُمْ وَقِتَالَ عِمِّيَّةٍ وَمِيتَةَ جَاهِلِيَّةٍ ، قَالَ :قُلْتُ :مَا قِتَالُ عِمِّيَّةٍ ، قَالَ :إِذَا قِيلَ :يَا لَفُلاَنٌ ، يَا بَنِي فُلاَنٍ ، قَالَ : قُلْتُ :مَا مِيتَةُ جَاهِلِيَّةٍ ، قَالَ :أَنْ تَمُوتَ وَلاَ إِمَامَ عَلَيْك.

(۳۸۳۰۵) حضرت ابو المتوکل الناجی رحمہ اللہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا بچو تم اندھی لڑائی اور جاہلیت کی موت سے راوی فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اندھی لڑائی کیا ہے ارشاد فرمایا جب یہ پکارا ہو اے فلاں اے فلاں کے بیٹے راوی کہتے ہیں میں نے عرض کی جاہلیت کی موت سے کیا مراد ہے ارشاد فرمایا تجھے موت اس حالت میں آئے کہ تم پر کوئی امام مقرر نہ ہو۔

(۳۸۳۰٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :مَنْ قُتِلَ فِي قِتَالِ عِمِّيَّةٍ فَمِيتَتُهُ مِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ.

(۳۸۳۰۶) حضرت حسن رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جو آدمی اندھے قتال کے اندر مارا گیا اس کی موت جاہلیت کی موت ہے۔

(۳۸۳۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : لَمَّا تَشَعَّبَ النَّاسُ فِي الطَّعْنِ عَلَى عُثْمَانَ قَامَ أَبِي فَصَلَّى مِنَ اللَّيْلِ ، ثُمَّ نَامَ ، قَالَ : فَقِيلَ لَهُ : قُمْ فَاسْأَلِ اللَّهَ أَنْ يُعِيذَكَ مِنَ الْفِتْنَةِ الَّتِي أَعَاذَ مِنْهَا عِبَادَهُ الصَّالِحِينَ ، قَالَ : فَقَامَ فَمَرِضَ فَمَا رُئِيَ خَارِجًا حَتَّى مَاتَ.

(۳۸۳۰۷) حضرت عبداللہ بن عامر فرماتے ہیں کہ جب لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر طعن کے بارے میں گروہوں میں بٹ گئے تو میرے والد کھڑے ہوئے صلاۃ اللیل ادا کی اور پھر سو گئے فرماتے ہیں ان سے کہا گیا آپ کھڑے ہو جائیں اور اللہ سے سوال کریں کہ وہ آپ کو اس فتنے سے پناہ دے جس سے اس نے نیک لوگوں کو پناہ بخشی ہے راوی فرماتے ہیں پھر وہ کھڑے ہوئے اور بیمار ہو گئے پھر انہیں گھر سے باہر نہیں دیکھا گیا حتیٰ کہ ان کی وفات ہو گئی۔

(۳۸۳۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْد ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : يَنْقُصُ الإِسْلاَم حَتَّى لاَ يُقَالُ : اللَّهُ اللَّهُ ، فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ ضَرَبَ يَعْسُوبُ الدِّينَ بِذَنَبِهِ ، فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ بُعِثَ قَوْمٌ يَجْتَمِعُونَ كَمَا يَجْتَمِعُ قَزَعُ الْخَرِيفِ ، وَاللهِ إِنِّي لأَعْرِفُ اسْمَ أَمِيرِهِمْ وَمُنَاخَ رِكَابِهِمْ.

(۳۸۳۰۸) حضرت سوید بن الحارث رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں ارشاد فرمایا اسلام (پر عمل) میں کمی واقع ہو جائے گی یہاں تک کہ اللہ اللہ نہیں کہا جائے گا جب ایسا ہو جائے گا تو دین کے سردار اپنی دم سے ماریں گے (مراد یہ ہے کہ لوگ فتنے میں اپنے سرداروں کی بات لیں گے) یہ بات ہو جائے گی تو کچھ لوگ اٹھیں گے جو خزاں کی بدلیوں کی طرح جمع ہوں گے اور اللہ کی قسم میں ان کے امیر کا نام اور ان کی سواریاں بٹھانے کی جگہوں کو بھی جانتا ہوں۔

(۳۸۳۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ : مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا خَلَعَ رِبْقَةَ الإِسْلاَمِ مِنْ عُنُقِهِ.

(۳۸۳۰۹) حضرت سعد بن حذیفہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جو آدمی ایک بالشت کے برابر جماعت سے جدا ہوا تو اس نے اسلام کا ذمہ اپنی گردن سے اتار دیا۔

(۳۸۳۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَرْثَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَمِّي أَبُو صادق ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : الأَئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ ، وَمَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ نَزَعَ رِبْقَةَ الإِسْلاَمِ مِنْ عُنُقِهِ.

(۳۸۳۱۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ائمہ قریش سے ہوں گے اور جو آدمی ایک بالشت برابر بھی جماعت سے جدا ہوا تو اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے کھینچ دی۔

(۳۸۳۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا لَبِسَتْكُمُ الْفِتْنَةُ يَرْبُو فِيهَا الصَّغِيرُ ، وَيَهْرَمُ فِيهَا الْكَبِيرُ ، وَيَتَّخِذُهَا النَّاسُ سُنَّةً ، فَإِنْ غُيِّرَ مِنْهَا شَيْءٌ قِيلَ : غُيِّرَتِ السُّنَّةُ ، قَالُوا : مَتَى يَكُونُ ذَلِكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؟ قَالَ : إِذَا كَثُرَتْ قُرَّاؤُكُمْ وَقَلَّتْ أُمَنَاؤُكُمْ ، وَكَثُرَتْ أُمَرَاؤُكُمْ ،

وَقَلَّتْ فُقَهَاؤُكُمْ ، وَالْتُمِسَتِ الدُّنْيَا بِعَمَلِ الآخِرَةِ.

(۳۸۳۱۱) حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کیا ہوگی تمہاری حالت اس وقت جب ایک فتنہ مسلسل تم پر طاری رہے گا جس میں چھوٹے پرورش پا جائیں گے اور بڑے بوڑھے ہو جائیں گے یہ لوگ اسے سنت قرار دیں گے اگر اس میں سے کچھ بدلا جائے گا تو کہا جائے گا سنت تبدیل کردی گئی لوگوں نے عرض کیا یہ کب واقع ہوگا اے ابوعبدالرحمان تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تمہارے قراء زیادہ ہو جائیں گے اور تمہارے امین کم ہو جائیں گے اور تمہارے امراء زیادہ ہو جائیں گے اور تمہارے فقہاء کم ہو جائیں گے اور دنیا تلاش کی جائے گی آخرت کے اعمال سے۔

(۳۸۳۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : وَضَعَ اللَّهُ فِي هَذِهِ الأُمَّةِ خَمْسَ فِتَنٍ : فِتْنَةٌ عَامَّةٌ ، ثُمَّ فِتْنَةٌ خَاصَّةٌ ، ثُمَّ فِتْنَةٌ عَامَّةٌ ، ثُمَّ فِتْنَةٌ خَاصَّةٌ ، ثُمَّ فِتْنَةٌ تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ ، يُصْبِحُ النَّاسُ فِيهَا كَالْبَهَائِمِ. (عبدالرزاق ۲۰۷۳۳۔ حاکم ۴۳۷)

(۳۸۳۱۲) حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس امت میں پانچ فتنے مقرر کیے ہیں ایک عام فتنہ پھر خاص فتنہ پھر عام فتنہ پھر خاص فتنہ پھر ایسا فتنہ ہوگا جو سمندر کی موجوں کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا جس میں لوگ چوپایوں کی طرح ہو جائیں گے۔

(۳۸۳۱۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَحْمَرَ ، أَوِ ابْنَ أَحْمَرَ يُحَدِّثُ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ : مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً.

(۳۸۳۱۳) حضرت ابو رجاء العطاردی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منبر پہ خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ جو آدمی ایک بالشت جماعت سے جدا ہو گیا وہ جاہلیت کی موت مرا۔

(۳۸۳۱۴) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ : كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا سُئِلْتُمَ الْحَقَّ ، فَأَعْطَيْتُمُوهُ ، وَمُنِعْتُمْ حَقَّكُمْ ؟ قَالَ : إِذًا نَصْبِرُ ، قَالَ : دَخَلْتُمُوهَا إذا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ.

(۳۸۳۱۴) حضرت حذیفہ نے فرمایا: تمہاری کیسی حالت ہوگی جب تم سے حق مانگا جائے گا اور تم حق دو گے اور تم سے تمہارا حق روک لیا جائے گا۔ عرض کیا: تب ہم صبر کریں گے۔ فرمایا تب تم لوگ جنت میں داخل ہو گے۔ رب کعبہ کی قسم۔

(۳۸۳۱۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْحَنَفِيِّ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى حُذَيْفَةَ وَإِلَى أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ وَهُمَا جَالِسَانِ فِي الْمَسْجِدِ وَقَدْ طَرَدَ أَهْلُ الْكُوفَةِ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ ، فَقَالَ : مَا يُجْلِسُكُمْ وَقَدْ خَرَجَ النَّاسُ ؟ فَوَاللهِ إِنَّا لَعَلَى السُّنَّةِ ، فَقَالاَ : وَكَيْفَ تَكُونُونَ عَلَى السُّنَّةِ وَقَدْ طَرَدْتُمْ إِمَامَكُمْ ، وَاللهِ لاَ تَكُونُونَ عَلَى السُّنَّةِ حَتَّى يُشْفِقَ الرَّاعِي وَتَنْصَحَ الرَّعِيَّةُ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : فَإِنْ لَمْ يُشْفِقِ الرَّاعِي وَتَنْصَحِ الرَّعِيَّةُ فَمَا تَأْمُرُنَا ، قَالَ : نَخْرُجُ وَنَدَعُكُمْ.

(۳۸۳۱۵) حضرت ابو صالح حنفی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب حضرت حذیفہ اور حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہما کے پاس آئے وہ دونوں مسجد میں تشریف فرما تھے اور کوفہ والوں نے سعید بن العاص کو نکال دیا تھا تو اس آدمی نے کہا کس چیز نے تمہیں بٹھایا ہوا ہے، حالانکہ لوگ تو نکل چکے ہیں بخدا ہم سنت پر ہیں تو ان دونوں حضرات نے فرمایا تم کیسے سنت پر ہو سکتے ہو جبکہ تم نے اپنے امام کو نکال دیا ہے۔ اللہ کی قسم تم سنت پر قائم نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ حکمران مہربانی کرے اور رعایا خیر خواہی چاہتی ہو راوی کہتے ہیں کہ ان سے اس آدمی نے کہا کہ اگر امیر نرمی نہ کرے اور رعایا خیر خواہی کرے تو آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں تو انہوں نے ارشاد فرمایا ہم نکلیں گے اور تمہیں بھی دعوت دینگے۔

(۳۸۳۱۶) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ صُهَيْبٍ الْفَقِيرِ ، قَالَ :بَلَغَنِي ، أَنَّهُ مَا تَقَلَّدَ رَجُلٌ سَيْفًا فِي فِتْنَةٍ إِلاَّ لَمْ يَزَلْ مَسْخُوطًا عَلَيْهِ حَتَّى يَضَعَهُ.

(۳۸۳۱۶) حضرت یزید بن صہیب فقیر فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ کوئی آدمی کسی فتنے میں تلوار گلے میں نہیں لٹکاتا مگر وہ مسلسل (اللہ کی) ناراضگی میں رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اسے رکھ دے۔

(۳۸۳۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ :أَيُّ يَوْمٍ أحرم ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، فَقَالُوا :يَوْمُ الْحَجِّ الأَكْبَرِ ، قَالَ: فَإِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ حَرَامٌ ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا ، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا ، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا ، أَلاَ لاَ يَجْنِي جَانٍ إِلاَّ عَلَى نَفْسِهِ ، لاَ يَجْنِي جَانٍ إِلاَّ عَلَى نَفْسِهِ ، لاَ يَجْنِي وَالِدٌ عَلَى وَلَدِهِ ، وَلاَ مَوْلُودٌ عَلَى وَالِدِهِ، أَلاَ يَا أُمَّتَاهُ هَلْ بَلَّغْت ، قَالُوا:نَعَمْ ، قَالَ:اللَّهُمَّ اشْهَدْ ، ثَلاَثَ مَرَّاتٍ. (ابوداؤد ۳۳۲۷۔ ترمذی ۲۱۵۹)

(۳۸۳۱۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر فرماتے ہوئے سنا کس دن میں نے احرام باندھا ہے؟ تین مرتبہ یہ سوال فرمایا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا حج والے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری عزتیں آپس میں ایک دوسرے پر حرام ہیں اس دن (یعنی عرفہ کی) کی حرمت کی طرح اس مہینے میں اس شہر میں خبردار نہ جنایت کرے جنایت کرنے والا مگر اپنی ہی ذات پر نہ جنایت کرے جنایت کرنے والا مگر اپنی ذات پر زیادتی کرے والد اپنی اولاد پر اور نہ اولاد اپنے والد پر، خبردار اے میری امت کیا میں نے پہنچا دیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا جی ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ گواہ رہنا یہ تین مرتبہ فرمایا۔

(۳۸۳۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ أَبِي عَمْرٍو ، قَالَ :سَمِعْتُ الْعَدَّاءَ بْنَ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ ، قَالَ :حَجَجْت مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا فِي الرِّكَابَيْنِ وَهُوَ يَقُولُ :تَدْرُونَ أَيُّ شَهْرٍ هَذَا ؟ أَيُّ بَلَدٍ هَذَا ؟ قَالَ :فَإِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا ، هَلْ بَلَّغْت ؟ قَالُوا :نَعَمْ ، قَالَ :اللَّهُمَّ اشْهَدْ. (ابوداؤد ۱۹۱۲۔ احمد ۳۰)

(۳۸۳۱۸) حضرت عداء بن خالد بن ھوذہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع کے موقع پر حج کیا میں نے (آپ) صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وہ (اونٹ کی) رکابوں میں کھڑے ارشاد فرما رہے تھے کیا تم جانتے ہو یہ کونسا مہینہ ہے کون سا شہر ہے (پھر ار)شاد فرمایا بے شک تمہارے خون اور تمہارے اموال آپس ایک دوسرے پر حرام ہیں تمہارے اس دن کی حرمت کی طرح تمہارے (اس) مہینے کی حرمت کی طرح۔ تمہارے اس شہر کی حرمت کی طرح۔ کیا میں نے پہنچا دیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا جی ہاں ارشاد (فر)مایا اے اللہ گواہ رہنا۔

(۳۸۳۱۹) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ : أَيُّ شَهْرٍ هَذَا ؟ قُلْنَا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ : فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ ، قَالَ : أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ ؟ قُلْنَا : بَلَى ، قَالَ : فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا ؟ قُلْنَا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ ، قَالَ : أَلَيْسَ الْبَلَدَ الْحَرَامَ ؟ قُلْنَا : نَعَمْ ، قَالَ : أَيُّ يَوْمٍ هَذَا ؟ قُلْنَا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ : فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ ، قَالَ : أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ ؟ قُلْنَا : بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : فَإِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ ، قَالَ مُحَمَّدٌ : وَأَحْسَبُهُ ، قَالَ : وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا ، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا ، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا ، وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ.(بخاری ۴۴۰۶۔ مسلم ۳۰)

(۳۸۳۱۹) حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا یہ کونسا مہینہ ہے ہم نے عرض کیا (ا)للہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں، راوی فرماتے ہیں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام خاموش رہے یہاں تک کہ ہمیں یہ گمان ہونے لگا کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام اس مہینے کو اس کے نام کے علاوہ دوسرا نام دیں گے پھر ارشاد فرمایا کیا یہ ذی الحجہ نہیں، ہم نے عرض کیا کیوں نہیں ارشاد (ف)رمایا یہ کونسا شہر ہے ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے ہمیں یہ گمان ہوا کہ اس (ش)ہر کو کوئی اور نام سے موسوم کریں گے ارشاد فرمایا کیا یہ بلد حرام نہیں ہے ہم نے عرض کیا جی ہاں ارشاد فرمایا یہ کونسا دن ہے ہم نے (ع)رض کیا اللہ اور اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں راوی فرماتے ہیں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام خاموش رہے یہاں تک کہ ہمیں یہ گمان ہوا کہ اس (د)ن کو کوئی اور نام دیں گے ارشاد فرمایا کیا یہ یوم النحر نہیں ہے ہم نے عرض کیا ہاں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پھر ارشاد فرمایا بلاشبہ تمہارے (خ)ون اور تمہارے اموال محمد بن سیرین راوی فرماتے ہیں میرا گمان ہے کہ یہ بھی فرمایا اور تمہاری عزتیں آپس میں ایک دوسرے پر (ا)یسے ہی حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن کی حرمت اس شہر میں اس مہینے میں اور عنقریب تم اپنے رب سے ملو گے وہ تم سے تمہارے (ا)عمال کے بارے میں پوچھے گا۔

(۳۸۳۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةٍ : أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ أَعْظَمُ حُرْمَةً؟ قَالَ : فَقُلْنَا : يَوْمُنَا هَذَا ، قَالَ : فَأَيُّ بَلَدٍ أَعْظَمُ حُرْمَةً ، قَالَ : قُلْنَا : بَلَدُنَا هَذَا ، قَالَ : فَأَيُّ شَهْرٍ أَعْظَمُ حُرْمَةً قُلْنَا : شَهْرُنَا هَذَا ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَإِنَّ دِمَائَكُمْ

وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا. (ابن ماجه ۳۹۳۱- احمد ۸۰)

(۳۸۳۲۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کونسا شہر حرمت کے اعتبار سے عظیم ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے عرض کیا ہمارا مہینہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلاشبہ تمہارے خون اور تمہارے آپس میں ایک دوسرے پر حرام ہیں اس دن کی حرمت کی طرح اس شہر میں اس مہینے میں۔

(۳۸۳۲۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مُرَّةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَ وَسَلَّمَ ، قَالَ : قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ مُخَضْرَمَةٍ ، فَقَالَ : أَتَدْرُونَ ا يَوْمِكُمْ هَذَا أَتَدْرُونَ أَيُّ شَهْرٍ كُمْ هَذَا أَتَدْرُونَ أَيُّ بَلَدِكُمْ هَذَا ، قَالَ : فَإِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا.

(۳۸۳۲۱) ماقبل والی حدیث اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۳۸۳۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدٍ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجَرَعَةِ قِيلَ لِحُذَيْفَةَ : أَلاَ تَخْرُجُ مَ النَّاسِ ، قَالَ : مَا يُخْرِجُنِي مَعَهُمْ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُمْ لَمْ يُهْرِيقُوا بَيْنَهُمْ مِحْجَمًا مِنْ دَمٍ حَتَّى يَرْجِعُوا ، وَأَ ذُكِرَ فِي حَدِيثِ الْجَرَعَةِ حَدِيثٌ كَثِيرٌ : مَا أُحِبُّ ، أَنَّ لِي بِهِ مَا فِي بَيْتِكُمْ ، إِنَّ الْفِتْنَةَ تَسْتَشْرِفُ مَ اسْتَشْرَفَ لَهَا. (احمد ۳۹۴)

(۳۸۳۲۲) حضرت زید بن وہب سے روایت ہے کہ جب جرعہ والے دن حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا کہ آپ لوگوں کے ساتھ کیوں نہیں نکلتے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کونسی چیز مجھے ان کے ساتھ نکالے گی حالانکہ میں جانتا ہوں کہ انہوں نے آپس میں لوٹنے تک پچھنا لگانے کے برابر خون بھی نہیں بہایا اور جرعہ کے بارے میں بہت ساری باتیں ذکر کی گئی ہیں مجھے یہ پسند نہیں کہ ان کے بدلے میں...... مجھے وہ چیزیں ملیں جو تمہارے گھر میں ہیں بلاشبہ فتنہ اس آدمی کی طرف جھانکتا ہے جو فتنے کی طرف سر اٹھا کر دیکھے (یوم الجرعہ سے مراد وہ دن ہے جس دن کوفے والے حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لیے نکلے ا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں والی مقرر کیا تھا پھر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو والی مقرر کیا)

(۳۸۳۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَدِيٍّ ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : وَدِدْت أَ عِنْدِي مِئَةَ رَجُلٍ قُلُوبُهُمْ مِنْ ذَهَبٍ فَأَصْعَدُ عَلَى صَخْرَةٍ فَأُحَدِّثُهُمْ حَدِيثًا لاَ تَضُرُّهُمْ فِتْنَةٌ بَعْدَهُ أَبَدًا ، أَذْهَبُ قَلِيلاً قَلِيلاً فَلاَ أَرَاهُمْ وَلاَ يَرَوْنَنِي.

(۳۸۳۲۳) حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ارشاد فرمایا میں یہ چاہتا ہوں کہ میرے پاس سو آدمی ہوں جنکے قلوب سونے کی طرح ہوں میں کسی چٹان پر چڑھ کر جاؤں اور ان کے سامنے ایسی حدیث بیان کرو جس کے بیان کے بعد کوئی فتنہ کبھی بھی نقصان نہ پہنچائے پھر میں آہستہ آہستہ وہاں سے چلا جاؤں پس میں نہ ان کو دیکھوں اور نہ

دیکھیں۔

۳۸۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : لَوْ حَدَّثْتُكُمْ مَا أَعْلَمُ لافْتَرَقْتُمْ عَلَى ثَلاثِ فِرَقٍ : فِرْقَةٍ تُقَاتِلُنِي ، وَفِرْقَةٍ لاَ تَنْصُرُنِي ، وَفِرْقَةٍ تُكَذِّبُنِي.

(۳۸۳۲) حضرت ابو البختری ریٹیلیے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ارشاد فرمایا اگر میں تم سے وہ باتیں بیان کروں جو میں جانتا ہوں تو تم میرے خلاف تین گروہوں میں بٹ جاؤ ایک گروہ مجھ سے لڑائی کرے گا اور دوسرا میری مدد کرے گا اور تیسرا میری تکذیب کرے گا۔

۳۸۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْظَلَةَ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ : مَا مِنْ رَجُلٍ إِلاَّ بِهِ أُمَّةٌ يُنَجِّسُهَا الظَّفَرُ إِلاَّ رَجُلَيْنِ : أَحَدُهُمَا قَدْ بَرَزَ وَالآخَرُ فِيهِ مُنَازَعَةٌ ، فَأَمَّا الَّذِي بَرَزَ فَعُمَرُ ، وَأَمَّا الَّذِي فِيهِ مُنَازَعَةٌ فَعَلِيٌّ.

(۳۸۳۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کوئی بھی ایسا آدمی جس کی کوئی جماعت پیروی کرتی ہو فتح و کامیابی اس میں بگاڑ پیدا کرتی ہے سوائے دو آدمیوں کے ان دونوں میں سے ایک تو نمایاں ہو گئے اور دوسرے اس سلسلے میں لڑ رہے ہیں باقی جو نمایاں ہو گئے وہ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور جو ابھی لڑ رہے ہیں وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

۳۸۳۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنِ الْحَارِثِ الأَزْدِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : رَحِمَ اللَّهُ امْرَأً كَفَّ يَدَهُ وَأَمْسَكَ لِسَانَهُ وَأَغْنَى نَفْسَهُ وَجَلَسَ فِي بَيْتِهِ ، لَهُ مَا احْتَسَبَ وَهُوَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ مَنْ أَحَبَّ ، أَلاَ إِنَّ الأَعْمَالَ أَسْرَعُ إِلَيْهِمْ مِنْ سُيُوفِ الْمُؤْمِنِينَ ، أَلاَ إِنَّ لِلْحَقِّ دَوْلَةً يَأْتِي بِهَا اللَّهُ إِذَا شَاءَ.

(۳۸۳۲) حضرت حارث ازدی ریٹیلیے حضرت ابن حنفیہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ رحم کرے اس آدمی پر جس نے اپنے ہاتھ کو روکا اور اپنی زبان کو قابو کیا اور اپنے آپ کو بے نیاز کیا (دوسروں سے) اور اپنے گھر میں بیٹھ گیا اس کے لیے وہی ثواب ہے جس کی اس نے نیت کی اور وہ قیامت والے دن اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ اس نے محبت کی خبردار بلاشبہ اعمال ان کی طرف مسلمانوں کی تلواروں سے جلدی پہنچتے ہیں آگاہ و خبردار ہو حق کے لیے پلٹنا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ جب چاہیں گے لے آتے ہیں۔

۳۸۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَوَكِيعٌ ، وَابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ ، وَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمَ الأُمَمَ فَلاَ تَقْتَتِلُنَّ بَعْدِي. (احمد ۳۵۱۔ ابن حبان ۵۹۸۵)

(۳۸۳۲) حضرت قیس صنابحی ریٹیلیے سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرمایا میں تمہارے لیے پہلے حوض پر پہنچنے والا اجر ہوں اور بلاشبہ میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا لہٰذا میرے بعد آپس میں لڑائی نہ کرنا۔

(۳۸۳۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ الأَحْمَسِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ. (احمد ۳۵۱)

(۳۸۳۲۸) حضرت قیس حضرت صنابحی احمسی رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ روایت کی مثل نقل کرتے ہیں۔

(۳۸۳۲۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ : وَيْحَكُمْ ، أَوْ قَالَ : وَيْلَكُمْ ، لاَ تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ. (بخاری ۶۱۶۶۔ مسلم ۸۲)

(۳۸۳۲۹) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا: تمہارے لیے ہلاکت ہو میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو (یا میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو)

(۳۸۳۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : بَلَغَنَا ، أَنَّ جَرِيرًا ، قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اسْتَنْصِتِ النَّاسَ ، ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذَلِكَ : لاَ أَعْرِفَنَّكُمْ بَعْدُ مَا أَرَى ، تَرْجِعُونَ بَعْدِي كُفَّارًا ، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.

(۳۸۳۳۰) حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: لوگوں کو خاموش کرا دو پھر اس وقت ارشاد فرمایا: ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ تم میرے بعد کافر بن کر لوٹ جاؤ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

(۳۸۳۳۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ يُحَدِّثُ عن جرير أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ : اسْتَنْصِتِ النَّاسَ ، وَقَالَ : لاَ تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ. (بخاری ۶۸۶۹۔ مسلم ۱۱۸)

(۳۸۳۳۱) حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا: لوگوں کو خاموش کرا دو اور ارشاد فرمایا: میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

(۳۸۳۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَلأُنَازِعَنَّ أَقْوَامًا ، ثُمَّ لأُغْلَبَنَّ عَلَيْهِمْ ، فَأَقُولُ : يَا رَبِّ ، أَصْحَابِي ، فَيُقَالُ : إِنَّكَ لاَ تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ. (مسلم ۱۷۹۷۔ احمد ۳۸۸)

(۳۸۳۳۲) حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا میں تمہارے لیے پیشگی اجر ہوں حوض پر اور مجھ سے چند لوگوں کے سلسلے میں جھگڑا کیا جائے گا پھر اس سلسلے میں مجھ پر غلبہ پا لیا جائے گا میں کہوں گا اے میرے رب یہ میرے ساتھی ہیں کہا جائے گا بلاشبہ تم نہیں جانتے کہ انہوں نے کیا کیا چیزیں تمہارے بعد گھڑ لیں تھیں۔

(۳۸۳۳۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْكَوْثَرُ نَهَرٌ وَعَدَنِي رَبِّي ، عَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيرٌ ، هُوَ حَوْضِي تَرِدُ عَلَيْهِ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، آنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ ، فَيُخْتَلَجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ فَأَقُولُ : رَبِّ ، إِنَّهُ مِنْ أُمَّتِي ، فَيَقُولُ : لاَ تَدْرِي مَا أَحْدَثَ بَعْدَكَ.

(۳۸۳۳۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کوثر نہر ہے اللہ تعالیٰ نے اس کا مجھ سے وعدہ کیا اس پر خیر کثیر ہے وہ میرا حوض ہے جس پر میری امت قیامت والے دن آئے گی اس کے برتن ستاروں کے بقدر ہیں ان میں سے (یعنی میری امت میں سے) کچھ لوگوں کو اس سے روک لیا جائے گا میں کہوں گا اے میرے رب یہ میری امت میں سے ہے پس ارشاد خداوندی ہوگا تم نہیں جانتے کہ اس نے تمہارے بعد کیا باتیں (دین میں) گھڑ لیں۔

(۳۸۳۳٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى هَذَا الْمِنبرِ : إِنِّي سَلَفٌ لَكُمْ عَلَى الْكَوْثَرِ ، فَبَيْنَمَا أَنَا عَلَيْهِ إِذْ مُرَّ بِكُمْ أَرْسَالاً مُخَالَفًا بِكُمْ ، فَأُنَادِي : هَلُمَّ ، فَيُنَادِي مُنَادٍ فَيَقُولُ : أَلاَ إِنَّهُمْ قَدْ بَدَّلُوا بَعْدَكَ ، فَأَقُولُ : أَلاَ سُحْقًا.

(۳۸۳۳۴) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس منبر پر ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ میں تم سے پہلے پہنچنے والا ہوں گا حوض کوثر پر پس میں حوض پر ہوں گا اچانک کچھ گروہ گزریں گے تمہارے بعد میں انہیں پکاروں گا کہ ادھر آجاؤ ایک ندا دینے والا ندا دے گا اور کہے گا خبردار انہوں نے آپ کے بعد (دین کو) بدل دیا تھا میں کہوں گا خبردار دور ہی رہو۔

(۳۸۳۳٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مُرَّةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : قامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أَلاَ إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ ، أَنْظُرُكُمْ وَأُكَاثِرُ بِكُمَ الأُمَمَ ، فَلاَ تُسَوِّدُوا وَجْهِي.

(۳۸۳۳۵) حضرت مرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: خبردار میں تمہارے لیے حوض پر پہلے پہنچنے والا ہوں گا میں تمہیں دیکھوں گا اور تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا لہٰذا میرے چہرے کو سیاہ نہ کرنا (مراد یہ ہے کہ مجھے رنجیدہ نہ کرنا)

(۳۸۳۳٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أَبِي مُوسَى : إِنَّ لِلنَّاسِ نُفْرَةً عَنْ سُلْطَانِهِمْ ، فَأَعُوذُ بِاللهِ أَنْ تُدْرِكَنِي وَإِيَّاكُمْ ضَغَائِنَ مَحْمُولَةً ، وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً ، وَأَهْوَاءً مُتَّبَعَةً ، وَإِنَّهُ سَتُدْعَى الْقَبَائِلُ ، وَذَلِكَ نَخْوَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ ، فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ فَالسَّيْفَ السَّيْفَ ، الْقَتْلَ الْقَتْلَ ، يَقُولُونَ : يَا أَهْلَ الإِسْلاَمِ ، يَا أَهْلَ الإِسْلاَمِ.

(۳۸۳۳۶) حضرت ابوالبختری فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا بے شک لوگوں میں اپنے

بادشاہ کے بارے میں نفرت ہوتی ہے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ یہ نفرت مجھے پالے۔ اور بچو تم پوشیدہ اٹھائی ہوئی دشمنی سے اور ترجیح دی جانے والی دنیا سے اور پیروی کی جانے والی خواہشات سے اور قبائل کو عنقریب بلایا جائے گا اور یہ شیطان کے بھڑکانے کی وجہ سے ہوگا پس اگر ایسا ہو جائے تو ہر طرف تلوار ہوگی اور قتل ہوگا۔ وہ کہیں گے اے اہل اسلام اے اہل اسلام۔

(۳۸۳۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ كَهْمَسٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنَ اتَّصَلَ بِالْقَبَائِلِ فَأَعْضُوهُ بِهَنِ أَبِيهِ وَلاَ تَكْنُوهُ. (نسائی)

(۳۸۳۳۷) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو آدمی قبائل کے ساتھ مل گیا اس کا تذکرہ برائی ساتھ کرو اسے کنیت کے ساتھ نہ پکارو۔

(۳۸۳۳۸) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ أُبَيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ. (بخاری ۹۶۳۔ احمد ۱۳۶)

(۳۸۳۳۸) حضرت ابی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ روایت کی مثل نقل کرتے ہیں۔

(۳۸۳۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : مَنِ اعْتَزَى بِالْقَبَائِلِ فَأَعِضُّوهُ ، أَوْ فَأَمِصُّوهُ.

(۳۸۳۳۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا جو آدمی قبائل کے ساتھ مل گیا پس اس کا تذکرہ برائی کے ساتھ کرو یا فرمایا اسے چوس ڈالو۔

(۳۸۳۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ كَرِيزٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أُمَرَاءِ الأَجْنَادِ : إِذَا تَدَاعَتِ الْقَبَائِلُ فَاضْرِبُوهُمْ بِالسَّيْفِ حَتَّى يَصِيرُوا إِلَى دَعْوَةِ الإِسْلاَمِ.

(۳۸۳۴۰) حضرت طلحہ بن عبید اللہ ابن کریز فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لشکروں کے امراء کی طرف لکھا جب قبائل ایک دوسرے کو بلائیں تو ان کو تلوار سے مارو یہاں تک کہ وہ اسلام کی دعوت پر آ جائیں۔

(۳۸۳۴۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ سَهْلٍ أَبِي الأَسَدِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : مَنْ قَالَ يَا آلَ بَنِي فُلاَنٍ ، فَإِنَّمَا يَدْعُو إِلَى جُثَا النَّارِ.

(۳۸۳۴۱) حضرت ابو صالح رحمہ اللہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا جس آدمی نے کہا اے فلاں کے بیٹوں کی آل بلا شبہ وہ آگ کے بچھونے کی طرف دعوت دے رہا ہے۔

(۳۸۳۴۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ أُلْفِيَنَّكُمْ بِهِ ، تَرْجِعُونَ بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ، لاَ يُؤْخَذُ الرَّجُلُ بِجَرِيرَةِ أَخِيهِ وَلاَ بِجَرِيرَةِ أَبِيهِ. (نسائی ۳۵۹۳)

(۳۸۳۴۲) حضرت مسروق رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرگز نہ تمہیں میں پاؤں ایسی حالت پر کہ تم میرے بعد کافر بن کر لوٹ جاؤ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو کسی بھی آدمی کا مؤاخذہ نہ ہوگا اس کے بھائی کے جرم پر اور نہ ہی

اس کے باپ کے جرم پر۔

(۳۸۳۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :إِنَّهَا سَتَكُونُ هَنَاتٌ ، وَأُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ ، فَعَلَيْكَ بِالتُّؤَدَةِ ، فَتَكُونُ تَابِعًا فِي الْخَيْرِ ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَكُونَ رَأْسًا فِي الشَّرِّ.

(۳۸۳۴۳) حضرت خیثمہ حضرت عبداللہ سے نقل کرتے ہیں بلا شبہ عنقریب ہوں گے فتنے اور مشتبہ امور پس لازم ہے (اس وقت) تم پر وقار ہو تو بھلائی کے اندر کسی کا تابع ہو یہ بہتر ہے اس سے کہ تو سردار ہو برائی کے اندر۔

(۳۸۳۴٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّ رَجُلاً ، قَالَ :يَا لَضَبَّةَ ، قَالَ :فَكَتَبَ إِلَى عُمَرَ ، قَالَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ أَنْ عَاقِبْهُ ، أَوْ قَالَ :أَدِّبْهُ ، فَإِنَّ ضَبَّةَ لَمْ تَدْفَعْ عَنْهُمْ سُوءًا قَطُّ وَلَمْ يَجُرَّ إِلَيْهِمْ خَيْرًا قَطُّ.

(۳۸۳۴۴) حضرت شعبی ریشید سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے یالضبۃ کہہ کر ضبہ سے فریادرسی کی حضرت شعبی ریشید نے فرمایا اس سلسلے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا گیا راوی فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا اس کو سزا دو یا فرمایا اس کو ادب سکھاؤ بلا شبہ ضبہ نے کبھی بھی ان سے کوئی برائی دور نہیں کی اور نہ ہی کھینچا ان کی طرف خیر و بھلائی کو۔

(۳۸۳٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : حدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ، قَالَ :تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا ، وَمَا بَطَنَ ، قُلْنَا :نَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا، وَمَا بَطَنَ.

(۳۸۳۴۵) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو جو ظاہری فتنے ہیں اور جو پوشیدہ ہیں ہم نے عرض کیا ہم پناہ مانگتے ہیں اللہ کی فتنوں سے جو ان میں ظاہری فتنے ہیں اور جو باطنی ہیں۔

(۳۸۳٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :لَمَّا بَعَثَ عُثْمَانُ إِلَيْهِ يَأْمُرُهُ بِالْخُرُوجِ إِلَى الْمَدِينَةِ اجْتَمَعَ النَّاسُ إِلَيْهِ ، فَقَالُوا لَهُ :أَقِمْ لاَ تَخْرُجْ ، فَنَحْنُ نَمْنَعُكَ ، لاَ يَصِلُ إِلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ تَكْرَهُهُ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :إِنَّهَا سَتَكُونُ أُمُورٌ وَفِتَنٌ ، لاَ أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ أَنَا أَوَّلَ مَنْ فَتَحَهَا وَلَهُ عَلَيَّ طَاعَةٌ ، قَالَ :فَرَدَّ النَّاسَ وَخَرَجَ إِلَيْهِ.

(۳۸۳۴۶) حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو مدینہ کی طرف نکلنے کا حکم دیا لوگ آپ کے پاس جمع ہو گئے اور ان سے کہا! آپ رکیے ہم آپ کی حفاظت کریں گے اور آپ کو کوئی ناپسندیدہ امر نہیں پہنچے گا حضرت عبداللہ نے فرمایا بلا شبہ عنقریب کچھ امور اور فتنے ہوں گے میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میں ان کو کھولنے والوں میں سے پہلا ہو جاؤں ان کے لیے مجھ پر اطاعت کا حق ہے راوی فرماتے ہیں انہوں نے لوگوں کو واپس کر دیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حکم کے مطابق نکل گئے۔

(۳۸۳٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :شَيَّعْنَا

ابْنَ مَسْعُودٍ حِينَ خَرَجَ ، فَنَزَلَ فِي طَرِيقِ الْقَادِسِيَّةِ فَدَخَلَ بُسْتَانًا ، فَقَضَى الْحَاجَةَ ، ثُمَّ تَوَضَّأَ ، وَمَسَحَ عَلَى جَوْرَبَيْهِ ، ثُمَّ خَرَجَ ، وَإِنَّ لِحْيَتَهُ لَيَقْطُرُ مِنْهَا الْمَاءُ ، فَقُلْنَا لَهُ : اعْهَدْ إِلَيْنَا فَإِنَّ النَّاسَ قَدْ وَقَعُوا فِي الْفِتَنِ وَلَا نَدْرِي هَلْ نَلْقَاكَ أَمْ لَا قَالَ : اتَّقُوا اللَّهَ وَاصْبِرُوا حَتَّى يَسْتَرِيحَ بَرٌّ ، أَوْ يُسْتَرَاحَ مِنْ فَاجِرٍ ، وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلَى ضَلَالَةٍ.

(۳۸۳۴۷) حضرت یسیر بن عمرو ؒ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ہم حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمنوا تھے جب وہ نکلے پس وہ قادسیہ کے راستے میں اترے پس داخل ہوئے باغ میں قضاء حاجت کی پھر وضوفرمایا اور اپنی جرابوں پر مسح کیا پھر نکلے اس حال میں کہ پانی کے قطرات ان کی داڑھی سے سے ٹپک رہے تھے ہم نے ان سے عرض کیا ہمیں نصیحت کریں کیونکہ لوگ فتنوں میں پڑ گئے ہیں اور ہمیں معلوم نہیں ہم آپ سے ملیں گے یا نہیں انہوں نے ارشاد فرمایا اللہ سے ڈرو اور صبر کرو یہاں تک کہ نیک آدمی راحت پائے یا فاسق فاجر سے راحت پالی جائے اور لازم ہے تم پر جماعت بلاشبہ اللہ تعالیٰ امت محمد کو گمراہی پر جمع نہیں کریں گے۔

(۳۸۳٤۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : إِنَّهَا سَتَكُونُ مُلُوكٌ ، ثُمَّ جَبَابِرَةٌ ، ثُمَّ الطَّوَاغِيتُ.

(۳۸۳۴۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا بلاشبہ آئندہ ہوں گے بادشاہ پھر ظالم لوگ پھر سرکش لوگ۔

(۳۸۳٤۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ إِلَى أَهْلِ الْحُجُرَاتِ ، فَقَالَ : يَا أَهْلَ الْحُجُرَاتِ سُعِّرَتِ النَّارُ وَجَاءَتِ الْفِتَنُ كَأَنَّهَا قِطَعُ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ ، لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلاً وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا. (بزار ۱۷۷۲)

(۳۸۳۴۹) حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ حجرات میں رہنے والوں کی طرف نکلے اور ارشاد فرمایا اے حجروں میں رہنے والو! جہنم کی آگ بھڑکا دی جائے گی اور فتنے آئیں گے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح اگر تم جان لیتے جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنستے اور زیادہ روتے۔

(۳۸۳٥۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ مُبَارَكٍ وَمُفَضَّلِ بْنِ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عن حذيفة ، قَالَ : إِنَّهَا فِتَنٌ قَدْ أَظَلَّتْ كَجِبَاهِ الْبَقَرِ يَهْلِكُ فِيهَا أَكْثَرُ النَّاسِ إِلاَّ مَنْ كَانَ يَعْرِفُهَا قَبْلَ ذَلِكَ.

(۳۸۳۵۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا فتنے ہوں گے جو گائے کی پیشانی کی طرح ہوں گے ان میں اکثر لوگ ہلاک ہوں گے مگر وہ جوان کو ان کے وقوع سے پہلے جانتا ہے۔

(۳۸۳٥۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَبْسٍ ، قَالَ : قَالَ لَنَا حُذَيْفَةُ : كَيْفَ

أَنْتُمْ إِذَا ضَيَّعَ اللَّهُ أَمْرَ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ رَجُلٌ :مَا تَزَالُ تَأْتِينَا بِمُنْكَرَةٍ ، يُضَيِّعُ اللَّهُ أَمْرَ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :أَرَأَيْتُمْ إِذَا وَلِيَهَا مَنْ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ :أَفَتَرَوْنَ أَمْرَ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاعَ يَوْمَئِذٍ.

(۳۸۳۵۱) حضرت ابو السفر بنی عبس کے ایک صاحب سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا ہم سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا تمہاری کیا حالت ہوگی جب اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کے معاملے کو ضائع کردیں گے ایک آدمی نے کہا آپ ہم سے ہمیشہ ایسی ہی ناپسندیدہ باتیں بیان کرتے ہیں کیا اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کے امر کو ضائع کردیں گے حضرت حذیفہ نے ارشاد فرمایا مجھے بتلاؤ تو سہی جب ان کا والی ایسا آدمی ہوگا جس کا وزن (قدر و منزلت) اللہ تعالیٰ کے ہاں مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہوگا تو کیا خیال ہے تمہارا امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دینی امر اس دن ضائع نہیں ہو جائے گا۔

(۳۸۳۵۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ وَأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَا :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ :يَا خَالِدُ ، إِنَّهَا سَتَكُونُ أَحْدَاثٌ وَاخْتِلَافٌ ، وَقَالَ عَفَّانُ :وَفُرْقَةٌ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ الْمَقْتُولَ لَا الْقَاتِلَ ، قَالَ عَفَّانُ :فَافْعَلْ.

(بزار ۳۳۵۶۔ احمد ۲۹۲)

(۳۸۳۵۲) حضرت خالد بن عرفطہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ارشاد فرمایا اے خالد بلاشبہ آئندہ نئی باتیں اور اختلافات ہوں گے عفان راوی فرماتے ہیں یہ بھی فرمایا اور فرقت یعنی جدائی بھی ہوگی پس جب یہ ہو جائے تو اگر تم سے ہو سکے کہ تو مقتول ہو قاتل نہ ہو (عفان راوی نقل کرتے ہیں) تو ایسا کرلینا۔

(۳۸۳۵۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، أَوْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ :دَخَلْتُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ ، فَقُلْتُ لَهُ :رَحِمَكَ اللَّهُ ، إِنَّكَ مِنْ هَذَا الْأَمْرِ بِمَكَانٍ ، فَلَوْ خَرَجْتَ إِلَى النَّاسِ فَأَمَرْتَ وَنَهَيْتَ ، فَقَالَ :إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ وَفُرْقَةٌ وَاخْتِلَافٌ ، فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَأْتِ بِسَيْفِكَ أُحُدًا فَاضْرِبْهُ حَتَّى تَقْطَعَهُ ، ثُمَّ اجْلِسْ فِي بَيْتِكَ حَتَّى تَأْتِيَكَ يَدٌ خَاطِئَةٌ ، أَوْ مَنِيَّةٌ قَاضِيَةٌ ، فَقَدْ وَقَعَتْ وَفَعَلْتُ مَا قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(احمد ۴۹۳۔ طبرانی ۵۱۷)

(۳۸۳۵۳) حضرت ابو بردہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا میں حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا میں نے ان سے عرض کیا اللہ آپ پر رحم فرمائے آپ اس معاملے میں اس مرتبے پر ہیں اگر آپ لوگوں کی طرف نکلیں آپ روکتے اور حکم دیتے تو انہوں نے ارشاد فرمایا بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب فتنے اور تفرق و اختلافات ہوں گے پس اگر ایسا ہو تو اپنی تلوار لے کر احد پہاڑ پر جانا تلوار اس پر مارنا یہاں تک کہ تو اسے توڑ دے پھر اپنے گھر میں بیٹھ جانا یہاں تک کہ تیرے پاس آئے کوئی غلطی کرنے والا

ہاتھ یا فیصلہ کرنے والی موت پس ایسا ہو چکا ہے لہٰذا میں نے ایسا ہی کیا ہے جیسے رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا تھا۔

(٣٨٣٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّ الشَّامَ لاَ تَزَالُ مُوَائِمَةً مَا لَمْ يَكُنْ بَدْوُهَا مِنَ الشَّامِ.

(۳۸۳۵۴) حضرت ابن سیرین ؒ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ بلاشبہ شام مسلسل موافق رہے گا جب تک کہ ان فتنوں کی ابتداء شام سے نہ ہوگی۔

(٣٨٣٥٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ مَاتَ وَلاَ طَاعَةَ عَلَيْهِ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً ، وَمَنْ خَلَعَهَا بَعْدَ عَقْدِهِ إِيَّاهَا فَلاَ حُجَّةَ لَهُ. (احمد ۴۴۶۔ ابو یعلی ۷۱۶۸)

(۳۸۳۵۵) حضرت عامر ؓ نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس آدمی کو موت آئے اس حال میں کہ اس پر کسی کی اطاعت لازم نہ ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرا اور جس آدمی نے اطاعت کے عقد کو باندھنے کے بعد توڑ دیا تو اس کے حق میں کوئی دلیل نہیں ہے۔

(٣٨٣٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَحْوَصُ بْنُ حَكِيمٍ ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : قَالَ عَاصِمٌ الْبَجَلِيُّ : سَلُوا بِكَالِيِّكُمْ ، يَعْنِي نَوْفًا ، عَنِ الآيَةِ فِي شَعْبَانَ ، وَالْحِدْثَانِ فِي رَمَضَانَ وَالتَّمْيِيزُ فِي شَوَّالَ ، وَالْحَسُّ ، يَعْنِي الْقَتْلَ وَالْمَعْمَعَةُ فِي ذِي الْقَعْدَةِ ، وَالْقَضَاءُ فِي ذِي الْحِجَّةِ.

(۳۸۳۵۶) حضرت عاصم بجلی نے ارشاد فرمایا اپنے بکالی سے پوچھو ان کی مراد نوف بکالی ؒ تھی شعبان میں نشانی رمضان میں نوجوانوں اور شوال میں تمیز اور قتل اور لڑائی کا شور وغل ذوالقعدہ میں اور ذی الحجہ میں فیصلے کے بارے میں۔

(٣٨٣٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : إِنَّهَا سَتَكُونُ أُمَرَاءُ وَعُمَّالٌ صُحْبَتُهُمْ فِتْنَةٌ وَمُفَارَقَتُهُمْ كُفْرٌ ، قَالَ : قُلْتُ : اللَّهُ أَكْبَرُ ، أَعِدْ عَلَيَّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَرَّجْتَ عَنِّي ، فَأَعَادَ عَلَيْهِ ، قَالَ سَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ : قَالَ اللَّهُ : ﴿وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ﴾ وَالْفِتْنَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْقَتْلِ.

(۳۸۳۵۷) حضرت سلمان بن ربیعہ حضرت عمر ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ارشاد فرمایا عنقریب امراء اور کام کرنے والے ہوں گے ان کی محبت فتنہ ہوگی اور ان سے جدائیگی کفر ہوگی راوی فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اللہ اکبر دوبارہ سنائیں اے امیر المؤمنین اس سے میرا غم دور ہوا حضرت عمر ؓ نے دوبارہ ارشاد فرمایا حضرت سلمان بن ربیعہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا فتنہ زیادہ سخت ہے قتل سے اور فتنہ زیادہ پسندیدہ ہے مجھے قتل سے۔

(٣٨٣٥٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : دَخَلَ أَبُو مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيُّ

عَلَى حُذَيْفَةَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَاعْتَنَقَهُ ، فَقَالَ :الْفِرَاقُ ، فَقَالَ :نَعَمْ حَبِيبٌ جَاءَ عَلَى فَاقَةٍ ، لاَ أَفْلَحَ مَنْ نَدِمَ ، أَلَيْسَ بَعْدُ مَا أَعْلَمُ مِنَ الْفِتَنِ.

(۳۸۳۵۸) حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے ان کی مرض الوفات میں جبکہ وہ مرض ان کے ساتھ لازم ہو چکا تھا حضرت ابو مسعود انصاری نے پوچھا کیا فراق ہے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں دوست آیا ہے فاقے پر میں ندامت سے فلاح نہ پاؤں گا کیا میرے بعد فتنے نہیں ہوں گے جو میں جانتا ہوں۔

(۳۸۳۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :ضَرَبَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْثَالاً وَاحِدًا وَثَلاَثَةً وَخَمْسَةً وَسَبْعَةً وَتِسْعَةً وَأَحَدَ عَشَرَ ، وَفَسَّرَ لَنَا مِنْهَا وَاحِدًا وَسَكَتَ ، عَنْ سَائِرِهَا ، فَقَالَ :إِنَّ قَوْمًا كَانُوا أَهْلَ ضَعْفٍ وَمَسْكَنَةٍ فَقَاتَلُوا قَوْمًا أَهْلَ حِيلَةٍ وَعِدَاءٍ ، فَظَهَرُوا عَلَيْهِمْ فَاسْتَعْمَلُوهُمْ وَسَلَّطُوهُمْ فَأَسْخَطُوا رَبَّهُمْ عَلَيْهِمْ. (احمد ۴۰۷)

(۳۸۳۵۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے بہت سی مثالیں بیان فرمائیں ایک تین پانچ سات نو گیارہ اور ان میں سے ایک کی ہمارے سامنے وضاحت کی اور باقیوں سے خاموش رہے پس ارشاد فرمایا: بلاشبہ کچھ لوگ کمزوری اور مسکنت والے تھے پس انہوں نے تدبیر اور دوڑ والے لوگوں سے لڑائی کی وہ ان پر غالب آ گئے (یعنی تدبیر والے غالب آئے) اور ان کو اپنے کاموں میں لگالیا اور ان پر مسلط ہو گئے پس انہوں نے اپنے رب کو اپنے اوپر ناراض کر لیا۔

(۳۸۳۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْعَلاَءُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَعْرَابِيٌّ لَنَا ، قَالَ :هَاجَرْت إِلَى الْكُوفَةِ فَأَخَذْت أُعْطِيَةً لِي ، ثُمَّ بَدَا لِي أَنْ أَخْرُجَ ، فَقَالَ النَّاسُ :لاَ هِجْرَةَ لَكَ ، فَلَقِيت سُوَيْد بْنَ غَفَلَةَ فَأَخْبَرْته بِذَلِكَ ، فَقَالَ :لَوَدِدْت أَنَّ لِي حَمُولَةً ، وَمَا أَعِيشُ بِهِ وَأَنِّي فِي بَعْضِ هَذِهِ النَّوَاحِي.

(۳۸۳۶۰) حضرت علاء بن عبد الکریم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہم سے ایک ہمارے دیہاتی نے بیان کیا اس نے بتایا کہ میں نے ہجرت کی کوفہ کی طرف اور میں نے اپنی بخششیں لیں پھر میرے سامنے یہ بات آئی کہ میں یہاں سے نکلوں لوگوں نے کہا تیرے لیے ہجرت نہیں ہے میں حضرت سوید بن غفلہ سے ملا میں نے ان کو اس بارے میں بتلایا پھر انہوں نے فرمایا میں یہ چاہتا ہوں کہ میرے پاس صرف وہ چیزیں ہوں جن سے زندگی گزار سکوں اور میں گرد و نواح کے علاقوں میں سے کسی میں رہوں۔

(۳۸۳۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ أَنْبَأَنَا هِلاَلُ بْنُ خَبَّاب أَبُو الْعَلاَءِ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ ، قُلْتُ :يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، مَا عَلاَمَةُ هَلاَكِ النَّاسِ ، قَالَ :إِذَا هَلَكَ عُلَمَاؤُهُمْ. (دارمی ۲۴۱)

(۳۸۳۶۱) حضرت ھلال بن خباب ابو العلاء سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا میں نے کہا اے ابو عبد اللہ لوگوں کی ہلاکت کی علامت کیا ہے ارشاد فرمایا جب ان کے علماء ہلاک ہو جائیں گے۔

(۳۸۳۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا زَائِدَةُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ ، قَالَ :قَالَ حُذَيْفَةُ :وَاللهِ

لاَ يَأْتِيهِمْ أَمْرٌ يَضِجُّونَ مِنْهُ إِلاَّ أَرْدَفَهُمْ أَمْرٌ يُشْغِلُهُمْ عَنْهُ.

(۳۸۳۶۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا اللہ کی قسم نہیں آئے گا ان پر کوئی حال جس سے چیخ و پکار کریں گے مگر اس کے پیچھے آئے گا ایک ایسا حال جو ان کو پہلے سے مشغول کر دے گا۔

(۳۸۳۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : مَا بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ وَخُرُوجِ الدَّجَّالِ إِلاَّ سَبْعَةُ أَشْهُرٍ ، وَمَا ذَاكَ إِلاَّ كَهَيْئَةِ الْعِقْدِ يَنْقَطِعُ فَيَتْبَعُ بَعْضُهُ بَعْضًا.

(۳۸۳۶۳) حضرت مکحول رحمہ اللہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا نہیں ہے شدید گھمسان اور قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کے نکلنے کے درمیان مگر سات ماہ اور نہیں ہوگا یہ مگر ہار کی طرح جب وہ ٹوٹ جائے تو موتی ایک دوسرے کے پیچھے آتے ہیں (یعنی یکے بعد دیگرے یہ واقعات ہوں گے)۔

(۳۸۳۶٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ ، قَالَ : عُمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ ، وَخُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ ، وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ خُرُوجُ الدَّجَّالِ ، ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكِبِ رَجُلٍ ، وَقَالَ : وَاللهِ إِنَّ ذَلِكَ لَحَقٌّ. (ابوداؤد ۴۲۹۵۔ حاکم ۴۲۰)

(۳۸۳۶۴) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا بیت المقدس کی آبادی یثرب کی بربادی ہے اور لڑائی کا وقوع قسطنطنیہ شہر کی فتح ہے اور قسطنطنیہ کی فتح دجال کا خروج ہے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کے کندھے پر ہاتھ مارا اور فرمایا اللہ کی قسم بلا شبہ یہ حق ہے۔

(۳۸۳٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْهَزْهَازِ ، عَنْ يُثَيْعٍ ، قَالَ : إِذَا رَأَيْتَ الْكُوفَةَ حُوِّطَ عَلَيْهَا حَائِطٌ فَاخْرُجْ مِنْهَا وَلَوْ حبوًا يَرِدُهَا كُمْتُ الْخَيْلِ وَدُهْمُ الْخَيْلِ حَتَّى يَتَنَازَعَ الرَّجُلاَنِ فِي الْمَرْأَةِ يَقُولُ هَذَا : لِي طَرَفُهَا ، وَيَقُولُ هَذَا : لِي سَاقُهَا.

(۳۸۳۶۵) حضرت ثیع بن معدان الکوفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب تو دیکھے کوفہ کے گرد دیوار قائم کر دی گئی پس وہاں سے نکل کھڑے ہونا اگرچہ گھسٹ کر ہی کیوں نہ ہو وہاں سرخ سیاہ گھوڑے اور سیاہ گھوڑے آئیں گے یہاں تک کہ دو آدمی ایک عورت کے بارے میں جھگڑا کریں گے یہ کہے گا میرے لیے اس کی یہ طرف ہے اور یہ دوسرا کہے گا میرے لیے اس کی پنڈلی ہے۔

(۳۸۳٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : لَوْ أَنَّ عَلِيًّا أَدْرَكَ أَمْرَنَا هَذَا كَانَ هَذَا مَوْضِعَ رَحْلِهِ ، يَعْنِي الشِّعْبَ.

(۳۸۳۶۶) حضرت محمد بن الحنفیہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے اس امر کو پالیں تو یہ ان کے کوچ کا موقع ہوتا ان کی مراد گھاٹی۔

(۳۸۳٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلاَءِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صُحَارٍ ، عَنْ أَبِيهِ ،

قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُخْسَفَ بِقَبَائِلَ حَتَّى يُقَالُ لِلرَّجُلِ :مَنْ بَقِيَ مِنْ بَنِي فُلَانٍ ؟ قَالَ :فَعَرَفْت أَنَّ الْعَرَبَ تُدْعَى إِلَى قَبَائِلِهَا ، وَأَنَّ الْعَجَمَ تُدْعَى إِلَى قُرَاهَا.

(احمد ۴۸۳۔ ابو یعلی ۶۷۹۹)

(۳۸۳۶۷) حضرت صحار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ قبائل کو (زمین میں) دھنسا نہ دیا جائے یہاں تک کہ کسی آدمی سے پوچھا جائے گا فلاں کی اولاد میں سے کون باقی ہے راوی حضرت صحار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے پہچان لیا کہ عرب اپنے قبائل کی طرف بلائے جائیں گے اور بلاشبہ عجم اپنی بستیوں کی طرف جائیں گے۔

(۳۸۳۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إِنَّ فِي أُمَّتِي خَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا.

(ابن ماجہ ۴۰۶۲۔ حاکم ۴۴۵)

(۳۸۳۶۸) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا بلاشبہ میری امت میں زمین میں دھنسایا جانا اور چہروں کا بدلنا اور سنگ باری ہوگی۔

(۳۸۳۶۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ حَبِيبَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ ، أَنَّهَا ، قَالَتْ :اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَوْمِهِ مُحْمَرًّا وَجْهُهُ وَهُوَ يَقُولُ :لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ ، فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ ، وَعَقَدَ بِيَدِهِ ، يَعْنِي عَشَرَةً ، قَالَتْ زَيْنَبُ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ ، قَالَ :نَعَمْ ، إِذَا ظَهَرَ الْخَبَثُ.

(مسلم ۲۲۰۷۔ ابن ماجہ ۳۹۵۳)

(۳۸۳۶۹) حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نیند سے بیدار ہوئے اس حال میں کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا چہرہ سرخ تھا اور یہ ارشاد فرما رہے تھے، لا الہ الا اللہ عرب کے لیے قریب کے شر و برائی سے ہلاکت ہے آج یاجوج و ماجوج کی دیوار سے کچھ کھول لیا گیا اور اپنے ہاتھ سے دس کا عدد بنایا جس کا طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کا کنارے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے موڑ کے درمیان میں رکھ کر حلقہ بنایا جائے حضرت زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم اس حال میں ہلاک ہو سکتے ہیں جبکہ نیک لوگ ہمارے اندر موجود ہوں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہاں جب خباثت ظاہر ہو جائے۔

(۳۸۳۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ جَامِعٍ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ امْرَأَةٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا ظَهَرَ السُّوءُ فِي الْأَرْضِ أَنْزَلَ اللَّهُ بِأَهْلِ الْأَرْضِ بَأْسَهُ ، قُلْتُ :يَا

رَسُولَ اللهِ ، وَفِيهِمْ أَهْلُ طَاعَةِ اللهِ ، قَالَ : نَعَمْ ، ثُمَّ يَصِيرُونَ إِلَى رَحْمَةِ اللهِ. (احمد ۴۱۔ حاکم ۵۲۳)

(۳۸۳۷۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب زمین میں برائی ہوتی ہے تو اللہ زمین والوں پر اپنا عذاب اتارتے ہیں پھر فرماتی ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اس حال میں بھی کہ ان میں اللہ کی اطاعت کرنے والے ہوں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ہاں پھر وہ اللہ کی رحمت کی طرف چلے جائیں گے۔

(۳۸۳۷۱) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا ، وَيُصْبِحُ كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا ، وَيَبِيعُ قَوْمٌ دِينَهُمْ بِعَرَضِ الدُّنْيَا.

(۳۸۳۷۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں ارشاد فرمایا قیامت سے پہلے فتنے ہوں گے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح صبح کو آدمی مومن ہوگا اور شام کو کافر ہو جائے گا اور صبح کو کافر ہوگا اور شام کے وقت مسلمان ہو جائے گا کچھ لوگ اپنے دین کو دنیوی سامان کے بدلے میں بیچیں گے۔

(۳۸۳۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ ، ثُمَّ قَالَ : سُبْحَانَ اللهِ ، تُرْسَلُ عَلَيْهِمُ الْفِتَنُ إِرْسَالَ الْقَطْرِ. (طبرانی ۳۲۷)

(۳۸۳۷۲) حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آسمان کی طرف اپنا سر اٹھایا پھر فرمایا سبحان اللہ ان پر فتنے بھیجے گئے ہیں بارش کی بوندوں کے بھیجے جانے کی طرح۔

(۳۸۳۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفِتْنَةِ ، أَوِ الْفِتَنِ ، فَقَالَ عُمَرُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الضَّفَاطَةِ ، أَتُحِبُّ أَنْ لاَ يَرْزُقَكَ اللَّهُ مَالاً وَوَلَدًا ، أَيُّكُمُ اسْتَعَاذَ مِنَ الْفِتَنِ فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ مُضِلاَّتِهَا.

(۳۸۳۷۳) حضرت ابوالضحی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کہا اے اللہ میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں ضعف رائے اور جہالت سے (اس آدمی سے مخاطب ہو کر فرمایا) کیا تو پسند کرتا ہے کہ اللہ تجھے مال اور اولاد نہ دے تم میں سے کوئی فتنوں سے پناہ مانگے تو وہ ان فتنوں کی گمراہیوں سے پناہ مانگے۔

(۳۸۳۷٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ الْقِبْطِيَّةِ ، قَالَ : دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ صَفْوَانَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَأَنَا مَعَهُمَا ، فَسَأَلاَهَا عَنِ الْجَيْشِ الَّذِي يُخْسَفُ بِهِ ، وَذَلِكَ فِي زَمَانِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ، فَقَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَعُوذُ عَائِذٌ بِالْبَيْتِ فَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ فَإِذَا كَانَ بِبَيْدَاءَ مِنَ الأَرْضِ يُخْسَفُ بِهِمْ ، فَقُلْنَا : يَا رَسُولَ اللهِ ، كَيْفَ بِمَنْ كَانَ كَارِهًا ، قَالَ : يُخْسَفُ بِهِ مَعَهُمْ ، وَلَكِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى نِيَّتِهِ ، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ : هِيَ بَيْدَاءُ الْمَدِينَةِ. (مسلم ۲۲۰۸۔ ابوداؤد ۴۲۸۸)

(۳۸۳۷۴) حضرت عبید اللہ بن قبطیہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا حارث بن ابی ربیعہ اور عبداللہ بن صفوان حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور میں ان کے ساتھ تھا ان دونوں نے ان سے پوچھا اس لشکر کے بارے میں جسے دھنسا دیا گیا اور یہ واقعہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں پیش آیا تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک پناہ پکڑنے والا بیت اللہ میں پناہ پکڑے گا اس کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا جب وہ ایک میدان میں ہوں گے تو ان کو دھنسا دیا جائے گا ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اس آدمی کی کیا حالت ہوگی جس پر زبردستی کی گئی ہو ارشاد فرمایا اسے بھی ان کے ساتھ دھنسا دیا جائے گا لیکن قیامت والے دن اسے اس کی نیت پر اٹھایا جائے گا ابو جعفر راوی فرماتے ہیں یہ مدینہ کا میدان تھا۔

(۳۸۳۷۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَقَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَهُمَا فِي النَّارِ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، هَذَا الْقَاتِلُ ، فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ ، قَالَ : إِنَّهُ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ. (نسائی ۳۵۸۴۔ احمد ۴۱۰)

(۳۸۳۷۵) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب دو مسلمان ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوں اپنی اپنی تلوار کے ساتھ پس ان میں سے ایک اپنے ساتھی کو قتل کردے تو وہ دونوں جہنم میں جائیں گے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول یہ تو قاتل ہے مقتول کا کیا قصور ہے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ یہ اپنے ساتھی کے قتل کا ارادہ رکھتا تھا۔

(۳۸۳۷۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا رَزِينٌ الْجُهَنِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الرُّقَادِ ، قَالَ : خَرَجْت مَعَ مَوْلاَيَ وَأَنَا غُلاَمٌ ، فَدُفِعْتُ إِلَى حُذَيْفَةَ وَهُوَ يَقُولُ : إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَصِيرُ مُنَافِقًا ، وَإِنِّي لأَسْمَعُهَا مِنْ أَحَدِكُمْ فِي الْمَقْعَدِ الْوَاحِدِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ ، لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ ، وَلَتَحَاضُّنَّ عَلَى الْخَيْرِ ، أَوْ لَيُسْحِتَنَّكُمُ اللَّهُ بِعَذَابٍ جَمِيعًا ، أَوْ لَيُؤَمِّرَنَّ عَلَيْكُمْ شِرَارَكُمْ ، ثُمَّ يَدْعُو خِيَارُكُمْ فَلاَ يُسْتَجَابُ لَهُمْ. (احمد ۳۹۰)

(۳۸۳۷۶) حضرت ابو الرقاد رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں غلام ہونے کی حالت میں اپنے آقا کے ساتھ نکلا مجھے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا اس حال میں کہ وہ فرما رہے تھے اگر کوئی آدمی وہ کلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کرتا تو منافق ہو جاتا اور بلاشبہ وہ کلام میں نے تم میں ہر ایک سے ایک ایک مجلس میں چار مرتبہ سنا ہے (وہ کلام یہ ہے) ضرور بالضرور تم بھلائی کا حکم کرو اور ضرور بالضرور تم برائی سے روکو اور ضرور تم بھلائی پر رہو وگرنہ اللہ تم سب کو عذاب کے ذریعے برباد کردے گا یا تمہارے شریروں کو تم پر حاکم بنا دے گا پھر تمہارے اچھے لوگ دعا کریں گے لیکن ان کی دعا قبول نہیں کی جائے گی۔

(۳۸۳۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ ثَرْوَانَ بْنِ مِلْحَانَ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا فِي الْمَسْجِدِ فَمَرَّ عَلَيْنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَقُلْنَا لَهُ : حَدِّثْنَا حَدِيثَ رَسُولِ اللهِ فِي الْفِتْنَةِ ، فَقَالَ : سَمِعْتُ

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :سَيَكُونُ بَعْدِي أُمَرَاءُ يَقْتَتِلُونَ عَلَى الْمُلْكِ ، يَقْتُلُ بَعْضُهُمْ عَلَيْهِ بَعْضًا ، فَقُلْنَا لَهُ :لَوْ حَدَّثَنَا بِهِ غَيْرُكَ كَذَّبْنَاهُ ، قَالَ ، أَمَا إِنَّهُ سَيَكُونُ. (احمد ۲۶۳۔ ابو یعلی ۱۶۴۶)

(۳۸۳۷۷) حضرت ثروان بن ملحان سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ہم مسجد میں بیٹھے تھے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گزرے ہم نے ان سے عرض کیا ہم سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث فتنے کے بارے میں بیان کر دیں پس انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا عنقریب میرے بعد امراء ہوں گے جو ملک پر (یعنی حصول ملک کے لیے) لڑائی کریں گے اس پر کچھ کچھ کو قتل کریں گے ہم نے ان سے عرض کیا اگر آپ کے علاوہ کوئی اور ہم سے اس بارے میں بیان کرتا تو ہم اس کی تکذیب کرتے انہوں نے ارشاد فرمایا باقی یہ تو بلاشبہ ہوگا۔

(۳۸۳۷۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يُبَايَعُ لِرَجُلٍ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ عِدَّةَ أَهْلِ بَدْرٍ، فَتَأْتِيهِ عَصَائِبُ الْعِرَاقِ وَأَبْدَالُ الشَّامِ ، فَيَغْزُوهُمْ جَيْشٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ يُخْسَفُ بِهِمْ ، ثُمَّ يَغْزُوهُمْ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كَلْبٌ فَيَلْتَقُونَ فَيَهْزِمُهُمَ اللَّهُ ، فَكَانَ يُقَالُ :الْخَائِبُ مَنْ خَابَ مِنْ غَنِيمَةِ كَلْبٍ. (ابو داؤد ۴۲۸۷۔ حاکم ۴۳۱)

(۳۸۳۷۸) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی کی رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان اصحاب بدر کی تعداد کے برابر بیعت کی جائے گی اس کے پاس عراقی زاہدوں کے گروہ اور شام کے ابدال آئیں گے ان سے لڑائی کرے گا شامیوں میں سے ایک لشکر یہاں تک کہ جب وہ ایک میدان میں ہوں گے تو ان کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا پھر ان سے قریش میں سے ایک آدمی جس کے ماموں بنو کلب میں سے ہوں گے لڑائی کرے گا ان کی آپس میں مڈ بھیڑ ہوگی اللہ ان کو شکست دے دے گا پس کہا جاتا تھا نامراد وہ ہے جو کلب کی غنیمت کے پانے سے نامراد رہا۔

(۳۸۳۷۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْمُرْهِبِيِّ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صَفْوَانَ ، عَنْ صَفِيَّةَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَا يَنْتَهِي نَاسٌ عَنْ غَزْوِ هَذَا الْبَيْتِ حَتَّى يَغْزُوَ جَيْشٌ ، حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ ، أَوْ بِبَيْدَاءَ مِنَ الأَرْضِ ، خُسِفَ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَلَمْ يَنْجُ أَوْسَطُهُمْ ، قُلْتُ :فَإِنْ كَانَ فِيهِمْ مَنْ يَكْرَهُ ، قَالَ :يَبْعَثُهُمَ اللَّهُ عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمْ.

(ترمذی ۲۱۸۴۔ احمد ۳۳۶)

(۳۸۳۷۹) حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگ اس گھر یعنی بیت اللہ پر حملے سے نہیں رکیں گے یہاں تک کہ ایک لشکر لڑائی کے لیے نکلے گا جب وہ زمین میں ایک میدان میں ہوں گے ان کے اگلوں اور پچھلوں کو دھنسا دیا جائے گا اور ان کے درمیان والے بھی نجات نہ پائیں گے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا اگر

ن میں ایسا ایسا آدمی ہو جس پر زبردستی کی گئی ہو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ ان کو اٹھائیں گے اس (نیت وغیرہ پر) پر جوان کے جی میں ہوگا۔

۳۸۳۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ ، عَنْ بِلَالٍ الْعَبْسِيِّ ، عَنْ مَيْمُونَةَ ، قَالَتْ :قَالَ لَنَا نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ : كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا مَرِجَ الدِّينُ وَظَهَرَتِ الرَّغْبَةُ وَاخْتَلَفَتِ الإِخْوَانُ وَحُرِّقَ الْبَيْتُ الْعَتِيقُ. (احمد ۳۳۳۔ طبرانی ۶۷)

(۳۸۳۸۰) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ایک دن ارشاد فرمایا تمہاری کیا حالت ہوگی جب دین محفوظ نہیں رہے گا اور (دنیا میں) رغبت ظاہر ہو جائے گی اور بھائیوں کا اختلاف ہو جائے گا اور پرانے گھر (یعنی بیت اللہ) کو جلایا جائے گا۔

۳۸۳۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ.

(۳۸۳۸۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں (فرمایا کہ) کعبہ کو منہدم کرے گا چھوٹی پنڈلیوں والا آدمی جو حبشہ سے ہوگا۔

۳۸۳۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي صَادِقٍ ، عَنْ حَنَشٍ الْكِنَانِيِّ ، عَنْ عُلَيْمٍ الْكِنْدِيِّ عن سلمان ، قَالَ :لَيُخَرَّبَنَّ هَذَا الْبَيْتُ عَلَى يَدِ رَجُلٍ مِنْ آلِ الزُّبَيْرِ.

(۳۸۳۸۲) حضرت سلمان سے روایت ہے فرمایا یقیناً یہ گھر منہدم ہوگا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی آل میں سے کسی آدمی کے ہاتھ سے۔

۳۸۳۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :سَمِعَ ابْنَ عَمْرٍو وهو يَقُولُ : كَأَنِّي بِهِ أُصَيْلِعَ أُفَيْدِع ، قَائِمٌ عَلَيْهَا يَهْدِمُهَا بِمِسْحَاتِهِ ، فَلَمَّا هَدَمَهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ جَعَلْت أَنْظُرُ إِلَى صِفَةِ ابْنِ عَمْرٍو فَلَمْ أَرَهَا.

(۳۸۳۸۳) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ گویا میں ایک گنجے اور ٹیڑھے اعضاء والے آدمی کو بیت اللہ کے پاس دیکھتا ہوں جو اس پر کھڑا اسے اپنے رندے سے گرا رہا ہے۔ حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بیت اللہ کو گرایا تو میں نے غور کیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حالت میں لیکن میں نے ایسی حالت نہ پائی۔

۳۸۳۸۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :لَمَّا أَجْمَعَ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَلَى هَدْمِهَا خَرَجْنَا إِلَى مِنًى ثَلَاثًا نَنْتَظِرُ الْعَذَابَ.

(۳۸۳۸۴) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت ہے جب حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے بیت اللہ کو گرانے کا عزم کر لیا تو ہم تین دن تک منی

کی طرف نکلے عذاب کا کا انتظار کرتے ہوئے۔

(۳۸۳۸۵) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حَفْصَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَ رَجُلٍ مِنَ الْحَبَشِ أَصْلَعَ أَصْمَعَ حَمْشَ السَّاقَيْنِ جَالِسٌ عَلَيْهَا وَهِيَ تُهْدَمُ.

(۳۸۳۸۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ گویا میں حبشہ کے آدمی کی طرف دیکھ رہا ہوں جو گنجا اور چھوٹے کانوا والا باریک پنڈلیوں والا ہوگا کعبۃ اللہ کے پاس بیٹھا ہوگا اس حال میں کہ کعبہ کو منہدم کیا جا رہا ہوگا۔

(۳۸۳۸۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِينَاءَ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَمْرٍو يَقُولُ : إِ رَأَيْتُمْ قُرَيْشًا قَدْ هَدَمُوا الْبَيْتَ ، ثُمَّ بَنَوْهُ فَزَوَّقُوهُ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَمُوتَ فَمُتْ !.

(۳۸۳۸۶) حضرت سلمان بن میناء سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا جب دیکھو قریش بیت اللہ کو منہدم کریں پھر اسے بنائیں اور اس کی تزئین و آرائش کریں تو اگر تم سے ہو سکے کہ تم مر جاؤ تو مر جانا۔

(۳۸۳۸۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنْتُ آخِذًا بِلِجَامِ دَابَّةِ عَبْدِ اللهِ بْ عَمْرٍو ، فَقَالَ : كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا هَدَمْتُمَ الْبَيْتَ ، فَلَمْ تَدَعُوا حَجَرًا عَلَى حَجَرٍ ، قَالُوا : وَنَحْنُ عَلَى الإِسْلاَمِ قَالَ : وَأَنْتُمْ عَلَى الإِسْلاَمِ ، قلت : ثُمَّ مَاذَا ؟ قَالَ : ثُمَّ يُبْنَى أَحْسَنَ مَا كَانَ ، فَإِذَا رَأَيْتَ مَكَّةَ قَدْ بُعِجَ كَظَائِمَ ، وَرَأَيْتَ الْبِنَاءَ يَعْلُو رُؤُوسَ الْجِبَالِ فَاعْلَمْ ، أَنَّ الأَمْرَ قَدْ أَظَلَّكَ.

(۳۸۳۸۷) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی سواری کی لگام پکڑے ہوئے تھا انہوں نے ارشاد فرمایا کیا حال ہوگا تمہارا جب تم اس گھر (یعنی بیت اللہ) کو گرا دو گے پس تم کسی پتھر کو پتھر پر نہ چھوڑ و گے ان کے ساتھیوں نے عرض کیا اور کہا ہم اسلام پر ہوں گے، انہوں نے ارشاد فرمایا تم اسلام پر ہو گے میں نے عرض کیا پھر کیا ہوگا انہوں نے ارشاد فر پھر پہلے سے اچھا بنایا جائے گا جب تو دیکھے مکہ میں کنوئے کھودے جائیں اور تو دیکھے عمارتیں پہاڑوں کی چوٹیوں سے بلند ہو جائیں جان لینا امر قریب آ گیا۔

(۳۸۳۸۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ تَمَتَّعُوا مِنْ هَذَا الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ ، فَإِنَّهُ سَيُرْفَعُ وَيُهْدَمُ مَرَّتَيْنِ وَيُرْفَعُ فِي الثَّالِثَةِ.

(۳۸۳۸۸) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا اس گھر سے اس کے بلند کرنے سے پہلے نفع اٹھا لوا عنقریب بلند کیا جائے اور دو مرتبہ گرا دیا جائے گا اور تیسری مرتبہ بلند کر دیا جائے گا۔

(۳۸۳۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بِشْرٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ ا فَقَالَ : مَتَى أَضِلُّ ، فَقَالَ : إِذَا كَانَ عَلَيْكَ أُمَرَاءُ إِنْ أَطَعْتَهُمْ أَضَلُّوكَ ، وَإِنْ عَصَيْتَهُمْ قَتَلُوكَ. (حاکم ۴۶۲)

(۳۸۳۸۹) حضرت عبدالرحمان بن بشر سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ایک آدمی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور پوچھا میں

ب گمراہ ہوں گا حضرت عبداللہ نے ارشاد فرمایا جب تم پر ایسے امراء ہوں کہ اگر تم ان کی اطاعت کرو تو تمہیں گمراہ کردیں گے اور
ر تم ان کی نافرمانی کرو گے تو وہ تمہیں قتل کردیں گے۔

۳۸۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ كَامِلٍ أَبِي الْعَلَاءِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ رَأْسِ السَّبْعِينَ وَمِنْ إِمْرَةِ الصِّبْيَانِ. (احمد ۳۲۶۔ بزار ۳۳۵۸)

۳۸۳۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو ستر (ہجری) کی ابتداء
ے اور بچوں کی امارت سے۔

۳۸۳۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ :إِمَارَةُ الصِّبْيَانِ إِنْ أَطَاعُوهُمْ أَدْخَلُوهُمُ النَّارَ ، وَإِنْ عَصَوْهُمْ ضَرَبُوا أَعْنَاقَهُمْ.

۳۸۳۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا ہلاکت ہے عرب کے لیے اس شر سے جو قریب ہے (اور وہ ہے)
ں کی امارت اگر لوگ ان کی اطاعت کریں گے تو وہ ان کو جہنم میں داخل کردیں گے اور اگر وہ ان کی نافرمانی کریں گے تو وہ ان کی
دنیں ماردیں گے۔

۳۸۳۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :سَمِعْتُ مَيْمُونَ بْنَ أَبِي شَبِيبٍ يُحَدِّثُ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، قَالَ :أَتَمَنَّى لِحَبِيبِي أَنْ يَقِلَّ مَالُهُ ، أَوْ يُعَجَّلَ مَوْتُهُ ، فَقَالُوا :مَا رَأَيْنَا مُتَمَنِّيًا مُحِبًّا لِحَبِيبِهِ ، فَقَالَ : أَخْشَى أَنْ يُدْرِكَكُمْ أُمَرَاءُ ، إِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ أَدْخَلُوكُمُ النَّارَ ، وَإِنْ عَصَيْتُمُوهُمْ قَتَلُوكُمْ ، فَقَالَ رَجُلٌ :أَخْبِرْنَا مَنْ هُمْ حَتَّى نَفْقَأَ أَعْيُنَهُمْ ، قَالَ شُعْبَةُ :أَوْ نَحْثُوَ فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ ، فَقَالَ :عَسَى أَنْ تُدْرِكُوهُمْ فَيَكُونُوا هُمُ الَّذِينَ يَفْقَئُونَ عَيْنَكَ ، وَيَحْثُونَ فِي وَجْهِكَ التُّرَابَ.

۳۸۳۹) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا میں اپنے دوست کے لیے تمنا کرتا ہوں کہ اس کا مال کم ہو یا
ے جلدی موت آجائے ان کے اصحاب نے کہا ہم نے نہیں دیکھا کہ اپنے محبوب کے لیے کوئی محب ایسی تمنا کرنے والا ہو تو انہوں
نے ارشاد فرمایا مجھے یہ خوف ہے کہ تمہیں ایسے امراء پالیں کہ اگر تم ان کی اطاعت کرو تو وہ تمہیں جہنم میں داخل کردیں اور اگر تم ان کی
مانی کرو تو وہ تمہیں قتل کردیں ایک صاحب نے عرض کیا ہمیں بتلائیں وہ کون ہیں ہم ان کی آنکھیں پھوڑ دیں گے شعبہ رحمہ اللہ
تے ہیں (یہ الفاظ ہے) یا ہم ان کے چہروں پر مٹی ڈال دیں گے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا قریب ہے کہ تم
کے زمانے کو پاؤ پس وہی تیری آنکھ پھوڑیں گے اور تیرے چہرے میں مٹی ڈالیں گے۔

۳۸۳۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :قَالَ حُذَيْفَةُ :مَا أَحَدٌ تُدْرِكُهُ الْفِتْنَةُ إِلاَّ وَأَنَا أَخَافُهَا عَلَيْهِ إِلاَّ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُ : لاَ تَضُرُّكَ الْفِتْنَةُ. (ابوداؤد ۴۶۳۰۔ حاکم ۴۳۳)

(۳۸۳۹۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے کہ اسے فتنہ پہنچے مگر یہ کہ مجھے اس کے بارے میں اندیشہ ہے سوائے محمد بن مسلمہ کے کیونکہ ان کے بارے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تجھے فتنہ نقصان نہیں دے گا۔

(۳۸۳۹٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، أَنَّ عَلِيًّا أَرْسَلَ إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَنْ يَأْتِيَهُ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ ، وَقَالَ :إِنْ هُوَ لَمْ يَأْتِنِي فَاحْمِلُوهُ ، فَأَتَوْهُ فَأَبَى أَنْ يَأْتِيَهُ ، فَقَالُوا :إِنَّا قَدْ أُمِرْنَا إِنْ لَمْ تَأْتِهِ أَنْ نَحْمِلَكَ حَتَّى نَأْتِيَهُ بِكَ ، قَالَ :ارْجِعُوا إِلَيْهِ فَقُولُوا لَهُ :إِنَّ ابْنَ عَمِّكَ وَخَلِيلِي عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ سَتَكُونُ فِتْنَةٌ وَفُرْقَةٌ وَاخْتِلاَفٌ ، فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَاجْلِسْ فِي بَيْتِكَ وَاكْسِرْ سَيْفَكَ حَتَّى تَأْتِيَكَ مَنِيَّةٌ قَاضِيَةٌ ، أَوْ يَدٌ خَاطِئَةٌ ، فَاتَّقِ اللَّهَ يَا عَلِيُّ وَلاَ تَكُنْ تِلْكَ الْيَدَ الْخَاطِئَةَ ، فَأَتَوْهُ فَأَخْبَرُوهُ ، فَقَالَ :دَعُوهُ.

(۳۸۳۹۴) حضرت علی بن زید سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ ان کے پاس آئیں اور ان کی طرف پیغام بھیجا اور کہا اگر وہ میرے پاس نہ آئیں تو ان کو اٹھا کر لے آنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھیجے ہوئے حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے انہوں نے ان کے پاس جانے سے انکار کر دیا انہوں نے کہا ہمیں حکم دیا گیا ہے اگر آپ نہ جائیں تو ہم آپ کو اٹھا کر ان کے پاس لے جائیں حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ان کی طرف لوٹ جاؤ اور ان سے کہو آپ کے چچا کے بیٹے میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت کی کہ عنقریب فتنے اور تفرقے اور اختلاف ہوں گے جب یہ ہو جائے تو اپنے گھر میں بیٹھ جانا اور اپنی تلوار توڑ دینا یہاں تک کہ تیرے پاس فیصلہ کرنے والی موت یا غلطی کرنے والا ہاتھ آ جائے اے علی اللہ سے ڈر اور ایسا نہ ہو کہ یہ غلطی کرنے والا ہاتھ ہو (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھیجے ہوئے) وہ ان کے پاس آئے اور حضرت علی کو بتلایا انہوں نے فرمایا اسے چھوڑ دو۔

(۳۸۳۹٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي عَاصِمٍ ، عَنْ أَشْيَاخٍ ، قَالُوا :قَالَ حُذَيْفَةُ :تَكُونُ فِتْنَةٌ ، ثُمَّ تَكُونُ بَعْدَهَا تَوْبَةٌ وَجَمَاعَةٌ ، ثُمَّ تَكُونُ فِتْنَةٌ لاَ تَكُونُ بَعْدَهَا تَوْبَةٌ وَلاَ جَمَاعَةٌ.

(۳۸۳۹۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک فتنہ وقوع پذیر ہوگا پھر اس کے بعد توبہ ہوگی اور جماعت ہوگی پھر فتنہ وقوع پذیر ہوگا اس کے بعد نہ توبہ ہوگی اور نہ جماعت ہوگی (یعنی پہلے فتنے کے بعد توبہ ہوگی اور اجتماعیت قائم ہو جائے گی دوسرے کے بعد دونوں میں سے کچھ نہ ہوگا)

(۳۸۳۹٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَوَّارِ بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي شَيْخٌ لَنَا مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ يُقَالُ لَهُ بَشِيرُ بْنُ غَوْثٍ قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ : إِذَا كَانَتْ سَنَةَ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ وَمِئَةٍ مَنَعَ الْبَحْرُ جَانِبَهُ ، وَإِذَا كَانَتْ سَنَةَ خَمْسِينَ وَمِئَةٍ مَنَعَ الْبَرُّ جَانِبَهُ ، وَإِذَا كَانَتْ سَنَةَ سِتِّينَ وَمِئَةٍ ظَهَرَ الْخَسْفُ وَالْمَسْخُ وَالرَّجْفَةُ.

(۳۸۳۹۶) حضرت بشیر بن غوث سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا جب ایک سو پینتالیسواں سال ہوگا تو سمندر اپنی جانب کو روک لے گا اور جب ایک سو پچاسواں سال ہوگا تو خشکی اپنی جانب کو روک لے۔

اور جب ایک سو ساٹھواں سال ہوگا تو زمین میں دھنسنا اور چہروں کا بدلنا اور بھونچال ظاہر ہوں گے۔

(٣٨٣٩٧) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي سِنَان ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : لَقِيَنِي رَاهِبٌ فِي الْفِتْنَةِ ، فَقَالَ : يَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ ، تَبَيَّنْ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ ، أَوْ يَعْبُدُ الطَّاغُوتَ.

(۳۸۳۹۷) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا فتنے کے زمانے میں مجھے ایک راہب ملا میں نے کہا اے سعید بن جبیر تحقیق کرو کون اللہ کی عبادت کرتا ہے اور کون شیطان کی عبادت کرتا ہے۔

(٣٨٣٩٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا غَيْلاَنُ بْنُ جَرِيرٍ ، عَنْ أَبِي قَيْسِ بْنِ رِيَاحٍ الْقَيْسِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ : مَنْ تَرَكَ الطَّاعَةَ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً ، وَمَنْ خَرَجَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبَتِهِ ، أَوْ يَنْصُرُ عَصَبَتَهُ ، أَوْ يَدْعُو إِلَى عَصَبَتِهِ فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ ، وَمَنْ خَرَجَ عَلَى أُمَّتِي يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا لاَ يَتَحَاشَى مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلاَ يَفِي لِذِي عَهْدٍ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ. (مسلم ۵۳۔ احمد ۳۰۶)

(۳۸۳۹۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جس آدمی نے (امام کی) اطاعت کو ترک کر دیا اور جماعت سے جدا ہو گیا پس وہ مرا تو جاہلیت کی موت مرا اور جو آدمی اندھے جھنڈے تلے نکلا غصے کرتے ہوئے اپنے اقارب کے لیے یا مدد کرتے ہوئے اپنے اقارب کی یا دعوت دیتے ہوئے اپنے اقارب کی طرف اس کا قتل جاہلیت کا قتل ہے جو آدمی میری امت پر خروج کرے ان کے نیکوں اور فاجروں کو مارے نہ مومن کو چھوڑے اور نہ کسی عہد والے کا عہد پورا کرے وہ مجھ سے نہیں اور میں اس سے نہیں ہوں۔

(٣٨٣٩٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ أَبَا قَتَادَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : يُبَايَعُ لِرَجُلٍ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ ، وَلَنْ يَسْتَحِلَّ الْبَيْتَ إِلاَّ أَهْلُهُ ، فَإِذَا اسْتَحَلُّوهُ فَلاَ تَسْأَلْ عَنْ هَلَكَةِ الْعَرَبِ ، ثُمَّ تَأْتِي الْحَبَشَةُ فَيُخَرِّبُونَ خَرَابًا لاَ يُعْمَرُ بَعْدَهُ أَبَدًا وَهُمُ الَّذِينَ يَسْتَخْرِجُونَ كَنْزَهُ. (احمد ۲۹۱۔ احمد ۳۱۲)

(۳۸۳۹۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں ارشاد فرمایا ایک آدمی کی رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کی جائے گی اور ہرگز نہیں حلال سمجھے گا بیت اللہ کو مگر اس آدمی کے گھر والے جب وہ اسے حلال سمجھ گئے تو عرب کے ہلاک ہونے والوں کے بارے میں مت پوچھو پھر حبشہ کے لوگ آئیں گے بیت اللہ کو ایسا ویران کریں گے کہ پھر اسے اس کے بعد آباد نہ کیا جائے گا اور وہی ہوں گے جو اسکا خزانہ نکالیں گے۔

(٣٨٤٠٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : حدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ ، لإِزَالَةُ الْجِبَالِ مِنْ مَكَانِهَا أَهْوَنُ مِنْ إِزَالَةِ مُلْكٍ مُؤَجَّلٍ ، فَإِذَا اخْتَلَفُوا

بَيْنَهُمْ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ كَادَتْهُمُ الضِّبَاعُ لَغَلَبَتْهُمْ.

(۳۸۴۰۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑ کر نکالا اور جان کو پیدا کیا پہاڑ کو اس کی جگہ سے ہٹانا آسان ہے مقرر بادشاہت کے ہٹانے سے جب ان کا آپس میں اختلاف ہوگا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر وہ بجو بھی ہوتے تو ان پر بھی غالب آ جاتے۔

(۳۸۴۰۱) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَضْطَرِبَ أَلْيَاتُ النِّسَاءِ حَوْلَ الأَصْنَامِ. (بخاری ۷۱۱۶۔ مسلم ۲۲۳۰)

(۳۸۴۰۱) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ عورتوں کی سرینیں بتوں کے گرد حرکت کریں گی۔

(۳۸۴۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ ثَوْبَانَ ، قَالَ : تُوشِكُ الأُمَمُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْقَوْمُ عَلَى قَصْعَتِهِمْ ، يُنْزَعُ الْوَهْنُ مِنْ قُلُوبِ عَدُوِّكُمْ وَيُجْعَلُ فِي قُلُوبِكُمْ وَتُحَبَّبُ إِلَيْكُمُ الدُّنْيَا ، قَالُوا : مِنْ قِلَّةٍ ، قَالَ : أَكْثَرُكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ. (احمد ۲۷۸۔ طیالسی ۹۹۲)

(۳۸۴۰۲) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا قریب ہے کہ لوگ تمہارے خلاف ایک دوسرے کو ایسے دعوت دیں گے جیسے لوگ اپنے پیالے کی طرف ایک دوسرے کو دعوت دیتے ہیں وھن (دنیا کی محبت اور موت سے کراہت) تمہارے دشمنوں کے دلوں سے نکال لیا جائے گا اور تمہارے قلوب میں ڈال دیا جائے گا دنیا تمہارے نزدیک محبوب ہو جائے گی لوگوں نے عرض کیا ایسا قلت کی وجہ سے ہوگا ارشاد فرمایا تمہاری کثرت جھاگ کے برابر ہوگی سیلاب کے جھاگ کی طرح۔

(۳۸۴۰۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ ، قَالَ : تَكُونُ فِتْنَةٌ فَيَقُومُ لَهَا رِجَالٌ فَيَضْرِبُونَ خَيْشُومَهَا حَتَّى تَذْهَبَ ، ثُمَّ تَكُونُ أُخْرَى فَيَقُومُ لَهَا رِجَالٌ فَيَضْرِبُونَ خَيْشُومَهَا حَتَّى تَذْهَبَ ، ثُمَّ تَكُونُ أُخْرَى فَيَقُومُ لَهَا رِجَالٌ فَيَضْرِبُونَ خَيْشُومَهَا حَتَّى تَذْهَبَ ، ثُمَّ تَكُونُ الْخَامِسَةُ دَهْمَاءُ مُجَلِّلَةٌ تنبثق فِي الأَرْضِ كَمَا ينبثق الْمَاءُ.

(۳۸۴۰۳) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا ایک فتنہ وقوع پذیر ہوگا ایک جماعت اس کے مقابلے کے لیے کھڑی ہوگی اس فتنے کے ناک پر ماریں گے یہاں تک کہ وہ ختم ہو جائے گا پھر دوسرا فتنہ وقوع پذیر ہوگا اس کے مقابلے میں لوگ کھڑے ہوں گے اس فتنے کے ناک پر ماریں گے یہاں تک کہ وہ ختم ہو جائے گا پھر تیسرا فتنہ وقوع پذیر ہوگا لوگ اس کے مقابلے میں کھڑے ہوں گے اس کے ناک پر ماریں گے یہاں تک کہ وہ ختم ہو جائے گا۔ پھر چوتھا فتنہ وقوع پذیر ہوگا لوگ اس کے مقابلے میں کھڑے ہوں گے اس کے ناک پر ماریں گے یہاں تک کہ وہ ختم ہو جائے گا تم پر پانچواں فتنہ ہوگا سیاہ چھانے والا وہ زمین میں ایسے بہے گا جیسے پانی بہتا ہے۔

(٣٨٤٠٤) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ : يَا آلَ بَنِي تَمِيمٍ ، فَحَرَمَهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَطَائَهُمْ سَنَةً ، ثُمَّ أَعْطَاهُمْ إِيَّاهُ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ.

(٣٨٤٠٤) حضرت ابومجلز فرماتے ہیں ایک آدمی نے ندا لگائی اے آلِ بنوتمیم! (جاہلیت کی ندا لگائی) تو حضرت عمر نے ان قبیلہ والوں کو ان کے عطیہ سے ایک سال کے لیے محروم کر دیا پھر اگلے سال ان کو عطیہ عطا فرمایا۔

(٣٨٤٠٥) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ نَجَبَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ : مَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ الزَّمَانَ فَلَا يَطْعَنْ بِرُمْحٍ وَلَا يَضْرِبْ بِسَيْفٍ وَلَا يَرْمِ بِحَجَرٍ ، وَاصْبِرُوا فَإِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ. (طبرانی ۲۸۰۱)

(٣٨٤٠٥) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا: جو آدمی یہ زمانہ پائے تو نہ تیروں سے مارے اور نہ تلوار سے مارے اور نہ پتھر (کسی کی طرف) پھینکے اور صبر کرو بلاشبہ اچھا انجام پرہیزگاروں کے لیے ہے۔

(٣٨٤٠٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ ، أَظَلَّتْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ أَظَلَّتْ ، وَاللهِ لَهِيَ أَسْرَعُ إِلَيْهِمْ مِنَ الْفَرَسِ الْمُضَمَّرِ السَّرِيعِ ، الْفِتْنَةُ الْعَمْيَاءُ الصَّمَّاءُ الْمُشْبِهَةُ ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا عَلَى أَمْرٍ وَيُمْسِي عَلَى أَمْرٍ ، الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي ، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي ، وَلَوْ أُحَدِّثُكُمْ بِكُلِّ الَّذِي أَعْلَمُ لَقَطَعْتُمْ ، عُنُقِي مِنْ هَاهُنَا ، وَأَشَارَ عَبْدُ اللهِ إِلَى قَفَاهُ بِحَرْفِ كَفِّهِ يَحُزُّه ، وَيَقُولُ : اللَّهُمَّ لَا يُدْرِكُ أَبَا هُرَيْرَةَ إِمْرَةُ الصِّبْيَانِ.

(٣٨٤٠٦) حضرت عمیر بن اسحاق سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہلاکت ہے، عرب کے لیے ایسی برائی سے جو قریب ہو چکی قریب ہوگی رب کعبہ کی قسم قریب ہوگی اللہ کی قسم وہ ان کو تیز رفتار دبلے گھوڑے سے بھی جلدی پہنچے گی۔ اندھا بہرا اشتباہ میں ڈالنے والا فتنہ ہوگا اس میں یک آدمی ایک امر پر صبح کرے گا اور دوسرے امر پر شام کرے گا اس میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا اس میں چلنے والے سے بہتر ہوگا اور اس میں چلنے والا اس میں کوشش کرنے والے سے بہتر ہوگا اگر میں تم سے تمام وہ باتیں بیان کروں جو میں جانتا ہوں تو تم میری گردن یہاں سے کاٹ دو (یہ کہتے ہوئے) حضرت عبداللہ نے اشارہ کیا اپنی گدی کی طرف اپنی ہتھیلی کے کنارے سے اسے حرکت دیتے ہوئے اور فرمایا اے اللہ! ابوہریرہ کو بچوں کی امارت (کا زمانہ) نہ پالے۔

(٣٨٤٠٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ ، قَدْ أَفْلَحَ مَنْ كَفَّ يَدَهُ. (ابوداؤد ۴۲۴۸۔ احمد ۳۴۱)

(٣٨٤٠٧) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا ہلاکت ہے عرب کے لیے ایسی برائی سے جو قریب ہو چکی (اس سے)

فلاح پائے گا وہ آدمی جس نے اپنے ہاتھ کو روکا۔

(٣٨٤٠٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُنَخّلِ بْنِ غَضْبَانَ ، قَالَ : صَحِبْتُ عَاصِمَ بْنَ عَمْرٍو الْبُجَلِيَّ فَسَمِعْته يَقُولُ : يَا ابْنَ أَخِي ، إِذَا فُتِحَ بَابُ الْمَغْرِبِ لَمْ يُغْلَقْ.

(۳۸۴۰۸) حضرت منخل بن غضبان سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں حضرت عاصم بن عمرو بجلی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا میں نے ان کو فرماتے ہوئے سنا اے بھتیجے جب مغرب کا دروازہ کھول دیا جائے گا تو اسے بند نہیں کیا جائے گا۔

(٣٨٤٠٩) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُخَارِقِ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : إِنِّي لَا أَرَى هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ إِلَّا ظَاهِرِينَ عَلَيْكُمْ لِتَفَرُّقِكُمْ عَنْ حَقِّكُمْ وَاجْتِمَاعِهِمْ عَلَى بَاطِلِهِمْ ، وَإِنَّ الإِمَامَ لَيْسَ بِشَاقٍّ شَعْرَةً ، وَإِنَّهُ يُخْطِءُ وَيُصِيبُ ، فَإِذَا كَانَ عَلَيْكُمْ إِمَامٌ يَعْدِلُ فِي الرَّعِيَّةِ وَيَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا ، وَإِنَّ النَّاسَ لَا يُصْلِحُهُمْ إِلَّا إِمَامٌ بَرٌّ ، أَوْ فَاجِرٌ ، فَإِنْ كَانَ بَرًّا فَلِلرَّاعِي وَلِلرَّعِيَّةِ ، وَإِنْ كَانَ فَاجِرًا عَبَدَ فِيهِ الْمُؤْمِنُ رَبَّهُ وَعَمِلَ فِيهِ الْفَاجِرُ إِلَى أَجَلِهِ ، وَإِنَّكُمْ سَتُعْرَضُونَ عَلَى سَبِّي ، وَعَلَى الْبَرَائَةِ مِنِّي ، فَمَنْ سَبَّنِي فَهُوَ فِي حِلٍّ مِنْ سَبِّي ، وَلَا تَبَرَّؤُوا مِنْ دِينِي فَإِنِّي عَلَى الإِسْلَامِ.

(۳۸۴۰۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا میں ان لوگوں کے بارے میں سمجھتا ہوں کہ یہ تم پر غالب آجائیں گے تمہارے حق پر اختلاف اور ان کے باطل پر اجتماع کی وجہ سے اور امام مال کو پھاڑنے والا تو نہیں ہوتا بلاشبہ وہ غلطی بھی کرتا ہے اور درستگی تک بھی پہنچ جاتا ہے پس اگر تمہارے اوپر ایسا امام مقرر ہو جو رعایا میں انصاف کرے اور برابر تقسیم کرے پس اس کی بات سنو اور اطاعت کرو اور بلاشبہ لوگوں کی اصلاح نہیں کرتا مگر امام نیک ہو یا فاجر پس اگر وہ نیک ہے تو نگہبان اور رعایا کے لیے ہے اور اگر فاجر ہے اس کے زمانے میں مومن اپنے رب کی عبادت کرے گا اور فاجر اپنے مقررہ وقت تک عمل کرے گا اور بلاشبہ تم سے عنقریب مجھے برا بھلا کہنے اور مجھ سے براءت کا مطالبہ کیا جائے گا جس آدمی نے مجھے برا بھلا کہا تو میرے لیے بھی اس کو برا بھلا کہنا درست ہے اور میرے دین سے براءت کا اظہار نہ کرنا کیونکہ میں اسلام پر ہوں۔

(٣٨٤١٠) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ نَمِرٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ بِرِجَالٍ إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ : إِنِّي رَأَيْت هَؤُلَاءِ يَتَوَعَّدُونَك فَفَرُّوا ، وَأَخَذْتُ هَذَا ، قَالَ : أَفَأَقْتُلُ مَنْ لَمْ يَقْتُلْنِي ، قَالَ : إِنَّهُ سَبَّك ، قَالَ : سُبَّهُ ، أَوْ دَعْ.

(۳۸۴۱۰) حضرت کثیر بن نمر سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ایک آدمی چند آدمیوں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر آیا اور کہا میں نے ان کو دیکھا ہے کہ آپ کو دھمکی دے کر بھاگ رہے تھے اور میں نے اس کو پکڑ لیا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کیا میں قتل کروں ایسے آدمی کو جس نے مجھے قتل نہیں کیا اس آدمی نے کہا اس نے آپ کو برا بھلا کہا ہے تو انہوں نے ارشاد فرمایا اسے برا بھلا کہو یا چھوڑ دو۔

(۳۸٤۱۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، قَالَ : كُنْتُ عَرِيفًا فِي زَمَانِ عَلِيٍّ ، قَالَ: فَأَمَرَنَا بِأَمْرٍ ، فَقَالَ : أَفَعَلْتُمْ مَا أَمَرْتُكُمْ ، قُلْنَا ، لاَ قَالَ : وَاللهِ لَتَفْعَلُنَّ مَا تُؤْمَرُونَ بِهِ ، أَوْ لَيَرْكَبَنَّ أَعْنَاقَكُمُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى.

(۳۸۴۱۱) حضرت اعمش شمر سے اور وہ ایک صاحب سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نگران تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ان صاحب نے بتایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں حکم دیا اور ارشاد فرمایا بخدا تم ضرور بالضرور کرو گے وہ اعمال جن کا تمہیں حکم دیا جائے گا وگرنہ تمہاری گردنوں پر یہود و نصاری کو سوار کر دیا جائے گا۔

(۳۸٤۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَحْيَى وَعُبَيْدِ اللهِ ، وَابْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَعَلَى أَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَعَلَى أَنْ لاَ نُنَازِعَ الأَمْرَ أَهْلَهُ ، وَعَلَى أَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ أَيْنَمَا كُنَّا ، لاَ نَخَافُ فِي اللهِ لَوْمَةَ لاَئِمٍ. (بخاری ۷۱۹۹۔ مسلم ۴۲)

(۳۸۴۱۲) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی سننے اور اطاعت پر تنگی میں اور سہولت میں خوشی میں اور زبردستی کی حالت میں اور ہم پر ترجیح دی جانے کی صورت میں اور اس بات پر کہ ہم حکومت والوں سے جھگڑا نہیں کریں گے اور اس بات پر کہ ہم حق بات کہیں گے جہاں پر ہم ہوں اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

(۳۸٤۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ، قَالَ : قَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ لِجُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ الأَنْصَارِيِّ : تَعَالَ حَتَّى أُخْبِرَكَ مَاذَا لَكَ وَمَاذَا عَلَيْكَ ، السَّمْعَ وَالطَّاعَةَ فِي عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَأَثَرَةٍ عَلَيْكَ ، وَأَنْ تَقُولَ بِلِسَانِكَ ، وَأَنْ لاَ تُنَازِعَ الأَمْرَ أَهْلَهُ إِلاَّ أَنْ تَرَى كُفْرًا بَوَاحًا.

(۳۸۴۱۳) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے حضرت جنادہ بن ابو امیہ انصاری سے فرمایا آؤ میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ کیا تمہارے لیے ہے اور کیا تم پر لازم ہے سننا اور اطاعت کرنا اپنی تنگی اور آسانی میں اور خوشی میں اور ناپسندیدگی کی حالت میں اور تم پر ترجیح دی جانے کی صورت میں اور یہ کہ تو اپنی زبان سے کہے اور نہ تو جھگڑا کر حکومت والوں سے مگر یہ کہ تو دیکھے واضح کفر کو۔

(۳۸٤۱٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسِ بن ابی حازم عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ : قَالَ ذُو عَمْرٍو : يَا جَرِيرُ ، إِنَّ بِكَ عَلَيَّ كَرَامَةً وَإِنِّي مُخْبِرُكَ خَبَرًا إِنَّكُمْ مَعْشَرَ الْعَرَبِ ، لَنْ تَزَالُوا بِخَيْرٍ مَا كُنْتُمْ ، إِذَا هَلَكَ أَمِيرٌ تَأَمَّرْتُمْ فِي آخَرَ ، فَإِذَا كَانَتْ بِالسَّيْفِ غَضِبْتُمْ غَضَبَ الْمُلُوكِ وَرَضِيتُمْ رِضَا الْمُلُوكِ.

(۳۸۴۱۴) حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا حضرت ذوعمرو نے فرمایا اے جریر آپ کو مجھ پر شرافت حاصل ہے

اور میں آپ کو ایک خبر دینے والا ہوں تم اے عرب کی جماعت! مسلسل تم خیر پر رہو گے جب تک تم ایسے رہو گے کہ جب ایک امیر فوت ہوگا تو دوسرے کو امیر بنالو گے جب یہ امارت تلوار کے ذریعے سے حاصل ہوگی تو تم غصہ کرو گے بادشاہوں کے غصہ کی طرح اور تم راضی ہوگے بادشاہوں کے راضی ہونے کی طرح۔

(۳۸۴۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَتْ تَسُوسُهُمْ أَنْبِيَاؤُهُمْ ، كُلَّمَا ذَهَبَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِي ، وَإِنَّهُ لَيْسَ كَائِنًا فِيكُمْ نَبِيٌّ بَعْدِي ، قَالُوا :فَمَا يَكُونُ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ :تَكُونُ خُلَفَاءُ وَتَكْثُرُ ، قَالُوا : فَكَيْفَ نَصْنَعُ ، قَالَ :أَوْفُوا بَيْعَةَ الأَوَّلِ فَالأَوَّلِ ، أَدُّوا الَّذِي عَلَيْكُمْ فَسَيَسْأَلُهُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِي عَلَيْهِمْ.

(مسلم ۴۷-۱۴۷۲۔ ابن ماجہ ۲۸۷۱)

(۳۸۴۱۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا بلاشبہ بنی اسرائیل کی قیادت ان کے انبیاء علیہم السلام کرتے تھے جب بھی کوئی نبی علیہ السلام دنیا سے چلے جاتے دوسرے نبی علیہ السلام ان کے نائب ہو جاتے اور بلاشبہ میرے بعد تمہارے اندر کوئی نبی نہیں ہوگا صحابہ کرام نے عرض کیا کیا ہوگا اللہ کے رسول ﷺ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: خلفاء ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے صحابہ کرام نے عرض کیا ہم کیسے معاملے کریں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ایک کے بعد دوسرے کی بیعت کو پورا کرو اور جو تم پر لازم ہو اس کو ادا کرنا اور جو ان پر لازم ہے وہ عنقریب اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا۔

(۳۸۴۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ ، قَالَ :قَامَ سَلَمَةُ الْجُعْفِيُّ إِلَى رَسُولِ اللهِ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَرَأَيْت إِنْ كَانَ عَلَيْنَا مِنْ بَعْدِكَ قَوْمٌ يَأْخُذُونَنَا بِالْحَقِّ وَيَمْنَعُونَ حَقَّ اللهِ ، قَالَ :فَلَمْ يُجِبْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ ، قَالَ :ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَلَمْ يُجِبْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ ، ثُمَّ قَامَ الثَّالِثَةَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ فَاسْمَعُوا لَهُمْ وَأَطِيعُوا. (طبرانی ۶۳۲۲)

(۳۸۴۱۶) حضرت علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا حضرت سلمہ جعفی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں کھڑے ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے بتلائیں کہ اگر آپ کے بعد ہم پر ایسے لوگ ہوں جو ہم سے حق لے لیں اور اللہ کا حق روکتے ہوں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کا کچھ بھی جواب نہ دیا راوی فرماتے ہیں پھر دوسری مرتبہ کھڑے ہوئے پھر نبی ﷺ نے جواب نہ دیا پھر تیسری مرتبہ کھڑے ہوئے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ان پر وہ لازم ہے جو وہ بوجھ لادے گئے اور تم پر لازم ہے جو تم بوجھ لادے گئے ہو پس ان کی بات سنو اور اطاعت کرو۔

(۳۸۴۱۷) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ. (بخاری ۱۹۹۵)

(۳۸۴۱۷) حضرت علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اسی (مذکورہ روایت) کی مثل نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔

(۳۸٤۱۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ سَرْجِسَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : أَظَلَّتْكُمُ الْفِتَنُ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ ، أَنْجَى النَّاسِ فِيهَا صَاحِبُ شَاهِقَةٍ ، يَأْكُلُ مِنْ رِسْلِ غَنَمِهِ ، أَوْ رَجُلٌ مِنْ وَرَاءِ الدَّرْبِ آخِذٌ بِعَنَانِ فَرَسِهِ ، يَأْكُلُ مِنْ فِيءِ سَيْفِهِ. (حاکم ۴۳۲)

(۳۸۴۱۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا تمہارے قریب ہوں گے فتنے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح ان فتنوں میں لوگوں میں سب سے زیادہ نجات پانے والا پہاڑ کی چوٹی پر رہنے والا وہ شخص ہے جو اپنی بکریوں کے ریوڑ سے غذا حاصل کرتا ہے یا وہ شخص جو اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے اپنی تلوار کی غنیمت سے کھاتا ہے۔

(۳۸٤۱۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : قَالَ لِي أَبُو هُرَيْرَةَ : إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَمُوتَ فَمُتْ ، قَالَ : قُلْتُ : لاَ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَمُوتَ قَبْلَ أَنْ يَجِيءَ أَجَلِي.

(۳۸۴۱۹) حضرت ابو صالح رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا مجھ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اگر تم سے ہو سکتا ہے کہ تجھے موت آجائے تو مر جانا ابو صالح نے فرمایا میں نے عرض کیا میں مرنے کی طاقت نہیں رکھتا اپنی مقررمدت آنے سے پہلے۔

(۳۸٤۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهُ سَتَكُونُ بَعْدِي أَثَرَةٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا ، قَالَ : فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا تَأْمُرُ مَنْ أَدْرَكَ مِنَّا ذَلِكَ ، قَالَ : تُعْطُونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ وَتَسْأَلُونَ اللَّهَ الَّذِي لَكُمْ. (بخاری ۳۶۰۳۔ مسلم ۱۴۷۲)

(۳۸۴۲۰) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلاشبہ عنقریب میرے بعد (تم پر دوسروں کو) ترجیح ہوگی اور ایسے امور ہوں گے جنہیں تم ناپسند سمجھتے ہو راوی نے فرمایا ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے جو یہ صورتحال پالے اسے آپ کیا حکم دیتے ہیں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جو تم پر ہے اسے تم دو اور جو تمہارے لیے ہے وہ اللہ تعالیٰ سے مانگو۔

(۳۸٤۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ : أَيُّهَا النَّاسُ ، أَيُّ يَوْمٍ هَذَا ، قَالُوا : يَوْمٌ حَرَامٌ ، قَالَ : فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا ، قَالُوا : بَلَدٌ حَرَامٌ ، قَالَ : فَأَيُّ شَهْرٍ هَذَا ، قَالُوا : شَهْرٌ حَرَامٌ ، قَالَ : فَإِنَّ أَمْوَالَكُمْ وَدِمَائَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا ، ثُمَّ أَعَادَهَا مِرَارًا ، قَالَ : ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْت مِرَارًا ، قَالَ : يَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ : وَاللهِ ، إِنَّهَا لَوَصِيَّتُهُ إِلَى رَبِّهِ ، ثُمَّ قَالَ : أَلاَ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ ، لاَ تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا ، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.

(بخاری ۱۷۳۹۔ ترمذی ۲۱۹۳)

(۳۸۴۲۱) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا اے لوگو یہ کونسا دن ہے لوگوں نے عرض کیا یوم حرام (حرمت والا دن) آپ علیہ السلام نے پوچھا یہ کونسا شہر ہے لوگوں نے عرض کیا حرمت والا شہر آپ علیہ السلام نے پوچھا یہ کونسا مہینہ ہے لوگوں نے عرض کیا حرمت والا مہینہ ہے آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا بلاشبہ تمہارے اموال اور تمہارے خون اور تمہاری عزتیں آپس میں ایک دوسرے پر حرام ہیں تمہارے اس دن کی حرمت کی طرح اس شہر میں تمہارے اس مہینے میں پھر اس فرمان کو کئی مرتبہ دہرایا پھر اپنے سر کو آسمان کی طرف اٹھایا اور ارشاد فرمایا اے اللہ کیا میں نے پہنچادیا یہ فرمان کئی مرتبہ دہرایا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ ارشاد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے رب سے مناجات تھا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: یہ پیغام حاضر غائب کو پہنچائے میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

(۳۸٤۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ عَوْن ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُذَيْفَةَ مَعَ كَعْب فِي سَفِينَةٍ ، فَقَالَ لِكَعْب ذَاتَ يَوْم :يَا كَعْبُ ، أَتَجِدُ هَذِهِ فِي التَّوْرَاةِ كَيْفَ تَجْرِي وَكَيْفَ وَكَيْفَ ؟ فَقَالَ لَهُ كَعْبٌ :لاَ تَسْخَرْ مِنَ التَّوْرَاةِ ، فَإِنَّهَا كِتَابُ اللهِ ، وَإِنَّ مَا فِيهَا حَقٌّ ، قَالَ :فَعَادَ ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ، ثم عَادَ ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ، ثُمَّ قَالَ :لاَ وَلَكِنْ أَجِدُ فِيهَا ، أَنَّ رَجُلاً مِنْ قُرَيْشٍ أَشَطَّ النَّابِ يَنْزُو فِي الْفِتْنَةِ كَمَا يَنْزُو الْحِمَارُ فِي قَيْدِهِ فَاتَّقِ اللَّهَ وَلاَ تَكُنْ أَنْتَ هُوَ قَالَ مُحَمَّدٌ :فَكَانَ هُوَ.

(۳۸۴۲۲) حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت محمد بن ابی حذیفہ کشتی میں حضرت کعب احبار کے ساتھ تھے حضرت محمد بن ابی حذیفہ نے حضرت کعب سے ایک دن کہا اے کعب کیا ہم اس (یعنی کشتی) کے بارے میں تورات کے اندر پاتے ہیں کہ کیسے چلتی ہے اور کیسے اور کیسے؟ ان سے کعب احبار نے فرمایا تورات کے بارے میں مذاق نہ کرو یہ اللہ کی کتاب ہے اور اس میں جو ہے وہ حق ہے راوی کہتے ہیں حضرت محمد بن ابی حذیفہ نے دوبارہ دہرایا حضرت کعب نے اسی طرح ارشاد فرمایا پھر انہوں نے اس بات کو دہرایا حضرت کعب نے ان سے یہی فرمایا نہیں لیکن اس میں یہ پاتا ہوں کہ بلاشبہ قریش میں سے ایک آدمی ہوگا زائد نوکیلے دانت والا وہ فتنے میں ایسے کودے گا جیسے گدھا اپنی رسی میں کودتا ہے پس اللہ سے ڈر اور تو وہ آدمی نہ بن محمد بن سیرین راوی فرماتے ہیں وہ وہی تھے۔

(۳۸٤۲۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاعٍ ، قَالَ :ذَكَرْتُ الْفِتْنَةَ عِنْدَ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ :ادْخُلْ بَيْتَكَ ، فَإِنْ دُخِلَ عَلَيْكَ فَكُنْ كَالْبَعِيرِ الثَّفَالِ ، لاَ يَنْبَعِثُ إِلاَّ كَارِهًا وَلاَ يَمْشِي إِلاَّ كَارِهًا.

(۳۸۴۲۳) حضرت عبداللہ بن رواع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس فتنے کا تذکرہ کیا گیا ارشاد فرمایا اپنے گھر میں داخل ہوجانا اور اگر گھر میں تجھ پر کوئی داخل ہوجائے تو سست رفتار اونٹ کی طرح ہوجانا جو اٹھتا نہیں مگر زبردستی اور نہیں چلتا مگر زبردستی۔

(٣٨٤٢٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ ، قَالَ : فَاعَدَنَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجَرَعَةِ ، قَالَ : وَكَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَدْ بَعَثَ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ عَلَى الْكُوفَةِ ، قَالَ : فَخَرَجَ أَهْلُ الْكُوفَةِ فَأَدْرَكُوهُ ، قَالَ : فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ : إِنَّا عَلَى السُّنَّةِ ، فَقَالَ : لَسْتُمْ عَلَى السُّنَّةِ حَتَّى يُشْفِقَ الرَّاعِي وَتُنْصَحَ الرَّعِيَّةُ.

(٣٨٤٢٤) حضرت ابوصالح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا جرعہ والے دن ہمارے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب ہمارے ساتھ بیٹھے راوی نے فرمایا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کو کوفہ پرامیر بنا کر بھیجا تھا (اور کوفہ والے ان کی امارت سے نکل چکے تھے) کوفہ والے نکلے اور ان صحابی رضی اللہ عنہ کو پالیا انہوں نے فرمایا ان میں سے ایک نے (ان صحابی رضی اللہ عنہ کے سامنے) کہا ہم سنت پر ہیں ان صحابی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا تم سنت پر نہیں ہو یہاں تک کہ امیر ونگران شفقت کریں اور رعایا خیرخواہی کرے۔

(٣٨٤٢٥) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُس ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ ، وَعَقَدَ وُهَيْبٌ بِيَدِهِ تِسْعِينَ. (بخاری ٣٣٤٧۔ مسلم ١٢٠٨)

(٣٨٤٢٥) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا آج یاجوج وماجوج کی دیوار سے اس کی مثل کھول دیا گیا ہے اور وہب راوی نے اپنے ہاتھ سے نوے کا عدد بنایا (ابن الاثیر کے بیان کے مطابق ان کی صورت یہ ہوتی ہے کہ ہاتھ کے انگوٹھے کے پاس والی انگلی کا سرا انگوٹھے کی جڑ میں لگا کر ملایا جائے یہاں تک کہ درمیانی فاصلہ تھوڑا رہ جائے۔

(٣٨٤٢٦) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي حَكِيمٍ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ أُسَامَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا لَمْ يُجْبَ لَكُمْ دِينَارٌ وَلاَ دِرْهَمٌ ، قَالُوا : وَمَتَى يَكُونُ ذَلِكَ ؟ قَالَ : إِذَا نَقَضْتُمُ الْعَهْدَ شَدَّدَ اللَّهُ قُلُوبَ الْعَدُوِّ عَلَيْكُمْ فَامْتَنَعُوا مِنْكُمْ.

(٣٨٤٢٦) حضرت ابوحکیم رحمہ اللہ جو آزاد کردہ ہیں محمد بن اسامہ رحمہ اللہ کے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہارے لیے نہ دینار واجب کیا جائے گا اور نہ درہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یہ کب ہوگا آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جب تم عہد توڑو گے اللہ تمہارے دلوں کو تم پر سخت کردیں گے پس وہ تم سے روک لیں گے۔

(٣٨٤٢٧) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُونُ لِلرَّجُلِ أَحْمِرَةٌ يَحْمِلُ عَلَيْهَا إِلَى الشَّامِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ عَرَضِ الدُّنْيَا.

(٣٨٤٢٧) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یقیناً لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا (جس میں) کسی آدمی کے لیے گدھے ہوں گے ان پر سوار ہوکر شام کی طرف جانا اسے زیادہ محبوب ہوگا دنیاوی ساز وسامان میں سے کسی سامان سے۔

(۳۸٤۲۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :إِذَا كَانَتْ سَنَةَ سِتٍّ وَثَلاَثِينَ وَمِئَةٍ وَلَمْ تَرَوْا آيَةً فَالْعَنُونِي فِي قَبْرِي.

(۳۸۴۲۸) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا جب ایک سو چھتیسواں سال ہوگا اور تم کوئی نشانی نہ دیکھو تو مجھ پر میری قبر میں لعنت کرنا۔

(۳۸٤۲۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:الآيَاتُ خَرَزٌ مَنْظُومَاتٌ فِي سِلْكٍ انْقَطَعَ السِّلْكُ فَيَتْبَعُ بَعْضُهَا بَعْضًا.

(حاکم ۴۷۳۔ احمد ۲۱۹)

(۳۸۴۲۹) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نشانیاں لڑی میں پروئے ہوئے موتیوں کی طرح ہیں جب لڑی ٹوٹ جائے تو وہ موتی ایک دوسرے کے پیچھے گر پڑتے ہیں۔

(۳۸٤۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :لَوْ أَنَّ رَجُلاً ارْتَبَطَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللهِ فَأَنْتَجَتْ مُهْرًا عِنْدَ أَوَّلِ الآيَاتِ مَا رَكِبَ الْمُهْرَ حَتَّى يَرَى آخِرَهَا.

(۳۸۴۳۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا اگر کوئی آدمی اللہ کے راستے میں (خروج کے لیے) کسی گھوڑے کو پالے وہ بچھڑا جنے نشانیوں میں سے پہلی نشانی کے وقت اس بچھڑے پر سوار نہیں ہوگا یہاں تک کہ آخری نشانی کو بھی دیکھ لے گا۔

(۳۸٤۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ صِلَةَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ يَقُولُ :إِذَا رَأَيْتُمْ أَوَّلَ الآيَاتِ تَتَابَعَتْ.

(۳۸۴۳۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا جب تم نشانیوں میں سے پہلی نشانی دیکھو گے تو دوسری لگا تار وقوع پذیر ہوں گی۔

(۳۸٤۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ :لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَسَافَدَ النَّاسُ فِي الطُّرُقِ تَسَافُدَ الْحَمِيرِ.

(حاکم ۴۵۵۔ ابن حبان ۶۷۶۷)

(۳۸۴۳۲) حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے یہ ارشاد سنا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لوگ راستوں میں جفتی کریں گے گدھے کے جفتی کرنے کی طرح۔

(۳۸٤۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ ، قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ، مَا الْهَرْجُ ؟ قَالَ :الْقَتْلُ. (بخاری ۷۰۶۱۔ مسلم ۲۰۵۷)

(۳۸۴۳۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا زمانہ قریب ہو جائے گا اور علم کم ہو جائے گا اور بخل ڈال دیا جائے گا اور فتنے ظاہر ہوں گے اور ہرج کثرت سے ہو جائے گا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ ہرج کیا چیز ہے ارشاد فرمایا قتل۔

(۳۸٤۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : قَدِمْنَا عَلَى عُمَرَ ، فَقَالَ : كَيْفَ عَيْشُكُمْ فَقُلْنَا : أَخْصَبُ قَوْمٍ مِنْ قَوْمٍ يَخَافُونَ الدَّجَّالَ ، قَالَ : مَا قَبْلَ الدَّجَّالِ أَخْوَفُ عَلَيْكُمُ الْهَرْجُ ، قُلْتُ : وَمَا الْهَرْجُ ، قَالَ : الْقَتْلُ ، حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَقْتُلُ أَبَاهُ.

(۳۸۴۳۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے انہوں نے پوچھا تمہاری زندگی کیسی ہے ہم نے عرض کیا کہ ان لوگوں میں سے جو دجال سے ڈرتے ہیں ان میں ہم سب سے زیادہ سرسبز و شادابی والے لوگ ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا جس چیز کا مجھے تمہارے بارے میں دجال سے پہلے زیادہ خوف ہے وہ ہرج ہے مسروق فرماتے ہیں میں نے عرض کیا ہرج کیا چیز ہے ارشاد فرمایا قتل یہاں تک کہ آدمی اپنے باپ کو قتل کرے گا۔

(۳۸٤۳٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : وَلاَ يُحَدِّثُكُمْ بَعْدِي أَحَدٌ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ ، وَأَنْ تُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ.

(بخاری ۸۱۔ مسلم ۲۰۵۶)

(۳۸۴۳۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اور میرے بعد تم سے کوئی نہیں بیان کرے گا کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بلاشبہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ علم اٹھا لیا جائے گا اور جہالت ظاہر ہو جائے گی شراب پی جائے گی اور زنا ظاہر ہو جائے گا مرد کم ہو جائیں گے اور عورتیں کثرت سے ہو جائیں گی۔

(۳۸٤۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ وَمِسْعَرٍ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ ، عَنْ مُعَاذٍ ، قَالَ : إِنَّكُمَ ابْتُلِيتُمْ بِفِتْنَةِ الضَّرَّاءِ فَصَبَرْتُمْ ، وَسَتُبْتَلَوْنَ بِفِتْنَةِ السَّرَّاءِ ، وَإِنَّ أَخْوَفَ مَا أَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ فِتْنَةُ النِّسَاءِ إِذَا سُوِّرْنَ الذَّهَبَ وَلَبِسْنَ رَيْطَ الشَّامِ فَأَتْعَبْنَ الْغَنِيَّ وَكَلَّفْنَ الْفَقِيرَ مَا لاَ يَجِدُ. (ابن المبارك ۷۸۵)

(۳۸۴۳۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا یقیناً تمہیں تنگی کے فتنے میں آزمایا جائے گا پس صبر کرنا اور عنقریب تمہیں آسانی کے فتنے میں آزمایا جائے گا اور بلاشبہ جن چیزوں کا مجھے تم پر خوف ہے ان میں سے سب سے زیادہ خوف عورتوں کے فتنے سے ہے جب ان کو سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور وہ شام کا باریک کپڑا پہنیں گی مالدار کو تھکا دیں گی اور فقیر کو ایسی چیزوں کا ذمہ دار ٹھہرائیں گی جو اس کے پاس نہیں ہوں گی۔

(۳۸٤۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا تَرَكْت عَلَى أُمَّتِي بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ.

(۳۸۴۳۷) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے اپنے بعد اپنی امت میں کوئی ایسا فتنہ نہیں چھوڑا جو مردوں کے لیے زیادہ نقصان دہ ہو عورتوں کے مقابلے میں۔

(۳۸٤۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : مَا ذُكِرَ مِنَ الآيَاتِ فَقَدْ مَضَى إِلاَّ أَرْبَعٌ : طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ وَدَابَّةُ الأَرْضِ وَخُرُوجُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ ، قَالَ : وَالآيَةُ الَّتِي تُخْتَتَمُ بِهَا الأَعْمَالُ طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا ، أَلَمْ تَسْمَعْ إِلَى قَوْلِ اللهِ عزوجل : ﴿يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لاَ يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ﴾ الآيَةَ. (طبرانی ۱۰۱)

(۳۸۴۳۸) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا جو نشانیاں ذکر کی گئی ہیں وہ گزر گئیں سوائے چار کے سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور دجال (کا نکلنا) اور زمین کا جانور اور یاجوج ماجوج کا نکلنا ارشاد فرمایا جس پر اعمال ختم ہو جائیں گے وہ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہے کیا تم نے اللہ عزوجل کا ارشاد نہیں سنا کہ جس دن تیرے پروردگار کی کوئی نشانی تیرے پاس آئے گی تو ایسے آدمی کو جو ایمان نہیں لایا ہوگا ایمان لانا نفع نہیں دے گا (آیت کے اخیر تک)

(۳۸٤۳۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : زَعَمَ الْحَسَنُ ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ رَبَّهُ أَنْ يُرِيَهُ الدَّابَّةَ ، قَالَ : فَخَرَجَتْ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ لاَ يَرَى وَاحِدٌ مِنْ طَرَفَيْهَا ، قَالَ : فَقَالَ : رَبِّ رُدَّهَا ، فَرُدَّتْ.

(۳۸۴۳۹) حضرت حسن رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے سوال کیا کہ وہ اسے وہ جانور دکھا دے فرمایا کہ وہ جانور تین دن نکلا اس کی ایک جانب بھی دکھائی نہ دی حسن نے فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے رب اسے واپس کر دیں پس وہ واپس لوٹا دیا گیا۔

(۳۸٤٤۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : تَخْرُجُ الدَّابَّةُ مَرَّتَيْنِ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُضْرَبَ فِيهَا رِجَالٌ ، ثُمَّ تَخْرُجُ الثَّالِثَةَ عِنْدَ أَعْظَمِ مَسَاجِدِكُمْ ، فَتَأْتِي الْقَوْمَ وَهُمْ مُجْتَمِعُونَ عِنْدَ رَجُلٍ فَتَقُولُ : مَا يَجْمَعُكُمْ عِنْدَ عَدُوِّ اللهِ ، فَيَبْتَدِرُونَ فَتَسِمُ الْكَافِرَ حَتَّى أَنَّ الرَّجُلَيْنِ لَيَتَبَايَعَانِ ، فَيَقُولُ هَذَا : خُذْ يَا مُؤْمِنُ ، وَيَقُولُ هَذَا : خُذْ يَا كَافِرُ. (نعیم ۱۸۵۱)

(۳۸۴۴۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا ایک جانور قیامت سے پہلے دو مرتبہ نکلے گا یہاں تک کہ اس کے نکلنے کے موقع پر مردوں کو مارا جائے گا پھر تیسری مرتبہ نکلے گا تمہاری مساجد میں سے سب سے بڑی مسجد کے لوگوں کے پاس آئے گا اس حال میں کہ وہ ایک آدمی کے پاس مجتمع ہوں گے پس وہ جانور کہے گا تمہیں اللہ کے دشمن کے پاس کس نے جمع کیا ہے لوگ جلدی

کریں گے وہ جانور کافر پر نشانی لگائے گا یہاں تک کہ دو آدمی آپس میں خرید وفروخت کا معاملہ کریں گے ایک کہے گا لے یہ لے اے مومن اور دوسرا کہے گا لے لے اے کافر۔

(۳۸٤٤١) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :تَخْرُجُ الدَّابَّةُ مِنْ جَبَلِ جِيَادٍ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ وَالنَّاسُ بِمِنًى ، قَالَ :فَلِذَلِكَ حُيِّيَ سَابِقُ الْحَاجِّ إِذَا جَاءَ بِسَلاَمَةِ النَّاسِ.

(۳۸۴۴۱) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ ایک جانور نکلے گا جیاد پہاڑ کی جانب سے ایام تشریق میں جبکہ لوگ منیٰ میں ہوں گے انہوں نے فرمایا یہی وجہ ہے حاجیوں میں سب سے پہلے آنے والے کو دعا دی جاتی ہے جبکہ وہ لوگوں کو سلامتی کے ساتھ لے آئے۔

(۳۸٤٤٢) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :تَخْرُجُ الدَّابَّةُ مِنْ صَدْعٍ فِي الصَّفَا جَرْيَ الْفَرَسِ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ لاَ يَخْرُجُ ثُلُثُهَا.

(۳۸۴۴۲) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا صفا کی دراڑ سے ایک جانور نکلے گا گھوڑے کے تین دن دوڑنے کے بقدر وقت میں اس کا ایک تہائی حصہ نہیں نکلے گا۔

(۳۸٤٤٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي أَبُو حَيَّانَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، قَالَ :جَلَسَ ثَلاَثَةُ نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَسَمِعُوهُ يُحَدِّثُ ، عَنِ الآيَاتِ ، أَنَّ أَوَّلَهَا خُرُوجُ الدَّجَّالِ ، فَانْصَرَفَ النَّفَرُ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، فَحَدَّثُوهُ بِالَّذِي سَمِعُوهُ مِنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فِي الآيَاتِ ، أَنَّ أَوَّلَهَا خُرُوجُ الدَّجَّالِ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :لَمْ يَقُلْ مَرْوَانُ شَيْئًا ، قَدْ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا لَمْ أَنْسَهُ بَعْدُ ؛ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إِنَّ أَوَّلَ الآيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا ، أَوْ خُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى ، وَأَيَّتُهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالأُخْرَى عَلَى أَثَرِهَا قَرِيبًا ، ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللهِ وَكَانَ يَقْرَأُ الْكُتُبَ :وَأَظُنُّ أَوَّلَهُمَا خُرُوجًا طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا ، وَذَاكَ أَنَّهَا كُلَّمَا غَرَبَتْ أَتَتْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَسَجَدَتْ فَاسْتَأْذَنَتْ فِي الرُّجُوعِ فَأُذِنَ لَهَا فِي الرُّجُوعِ حَتَّى إِذَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَطْلُعَ مِنْ مَغْرِبِهَا أَتَتْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَسَجَدَتْ وَاسْتَأْذَنَتْ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهَا بِشَيْءٍ ، ثُمَّ تَعُودُ فَتَسْتَأْذِنُ فِي الرُّجُوعِ فَلاَ يَرُدُّ عَلَيْهَا بِشَيْءٍ ، ثُمَّ تَعُودُ فَتَسْتَأْذِنُ فِي الرُّجُوعِ فَلاَ يَرُدُّ عَلَيْهَا بِشَيْءٍ ، حَتَّى إِذَا ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَذْهَبَ ، وَعَرَفَتْ أَنَّهَا لَوْ أُذِنَ لَهَا لَمْ تُدْرِكَ الْمَشْرِقَ ، قَالَتْ :رَبِّ ، مَا أَبْعَدَ الْمَشْرِقَ ، قالت رب : مَنْ لِي بِالنَّاسِ ، حَتَّى إِذَا أَضَاءَ الأُفُقُ كَأَنَّهُ طَوْقٌ اسْتَأْذَنَتْ فِي الرُّجُوعِ ، قِيلَ لَهَا :مَكَانَكِ فَاطْلُعِي ، فَطَلَعَتْ عَلَى النَّاسِ مِنْ مَغْرِبِهَا ، ثُمَّ تَلاَ عَبْدُ اللهِ هَذِهِ الآيَةَ وَذَلِكَ :﴿يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لاَ يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا﴾ .

(۳۸۴۴۳) حضرت ابوزرعہ ؒ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا تین آدمی مسلمانوں میں سے مروان بن حکم کے پاس بیٹھے تھے انہوں نے ان سے سنا نشانیوں کے متعلق بیان کر رہے تھے کہ نشانیوں میں سے پہلی نشانی دجال کا نکلنا ہے وہ لوگ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور جو مروان بن حکم سے نشانیوں سے متعلق سنا تھا وہ حضرت عبداللہ سے بیان کیا کہ پہلی نشانی دجال کا نکلنا ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مروان نے کوئی بات بیان نہیں کی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ پہلی نشانی نشانیوں میں سے نکلنے میں سورج کا طلوع ہونا ہے مغرب سے یا جانور کا نکلنا ہے لوگوں پر چاشت کے وقت اور ان دونوں نشانیوں میں سے جو بھی دوسری نشانی سے پہلے ہوگی دوسری اس کے پیچھے قریب ہی واقع ہو جائے گی پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ کتابیں پڑھتے تھے کہ میرا گمان ہے کہ ان دونوں نشانیوں سے پہلی سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہوگی اور یہ اس وجہ سے کہ جب بھی وہ غروب ہوتا ہے عرش کے نیچے آتا ہے اور دوبارہ طلوع کی اجازت چاہتا ہے اسے دوبارہ طلوع کی اجازت دے دی جاتی ہے یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ چاہیں گے کہ سورج مغرب سے طلوع ہو وہ عرش کے نیچے آئے گا اور سجدہ ریز ہوگا واپسی کی اجازت چاہے گا اسے کوئی جواب نہیں دیا جائے گا پھر لوٹے گا اور واپسی کی اجازت مانگے گا اسے کوئی جواب نہیں دیا جائے گا پھر لوٹے گا اور واپسی کی اجازت مانگے گا اسے کوئی جواب نہیں دیا جائے گا یہاں تک جب رات کا جتنا حصہ اللہ چاہیں گے گزر جائے گا اور سورج یہ جان لے گا کہ اگر اسے اجازت دی گئی تو وہ مشرق تک نہیں پہنچ سکے گا تو وہ عرض کرے گا اے میرے رب مشرق کتنی ہی دور ہے سورج عرض کرے گا اے میرے رب کون ہے میرے لیے لوگوں میں سے یہاں تک کہ جب افق روشن ہوگا گویا کہ طوق ہے واپسی کی اجازت چاہے گا اس سے کہا جائے گا تم پر لازم ہے تمہارا مقام طلوع ہو پس وہ طلوع ہوگا لوگوں پر مغرب سے پھر حضرت عبداللہ نے یہ آیت تلاوت کی جس دن تیرے پروردگار کی کوئی نشانی آئیگی اس دن کسی ایسے شخص کا ایمان کارآمد نہیں ہوگا جو پہلے ایمان نہ لایا ہو یا جس نے اپنے ایمان کے ساتھ کسی نیک عمل کی کمائی نہ کی ہو۔

(۳۸۴۴۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ : أَحْصُوا كُلَّ مَنْ تَلَفَّظَ بِالإِسْلاَمِ ، قَالَ : قُلْنَا : يَا رَسُولَ اللهِ ، تَخَافُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ مَا بَيْنَ السِّتِّ مِئَةِ إِلَى السَّبْعِمِئَةِ ، فَقَالَ : إِنَّكُمْ لاَ تَدْرُونَ لَعَلَّكُمْ أَنْ تُبْتَلَوْا ، قَالَ : فَابْتُلِينَا حَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا مَا يُصَلِّي إِلاَّ سِرًّا. (مسلم ۱۳۱۔ احمد ۳۸۴)

(۳۸۴۴۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہر اسلام کا اقرار کرنے والے کو شمار کرو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمارے بارے میں خوف کرتے ہیں اور ہم چھ سو سے سات سو تک ہیں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا یقیناً تم نہیں جانتے شاید کہ تمہیں آزمایا جائے راوی فرماتے ہیں ہم آزمائے گئے یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی نماز نہیں پڑھ سکتا تھا سوائے چھپ کر۔

(۳۸۴۴۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عن أبي وائل ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : مَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ أَنْ يُرْسَلَ عَلَيْكُمْ

الشَّرُّ فَرَاسِخَ إِلاَّ مَوْتَةٌ فِي عُنُقِ رَجُلٍ يَمُوتُهَا ، وَهُوَ عُمَرُ. (نعیم ۵۳)

(۳۸۴۴۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا نہیں ہے تمہارے درمیان اور اس بات کے درمیان کہ تم پر ہمیشہ برائی بھیج دی جائے مگر موت اس آدمی کی گردن میں جوان برائیوں کو ختم کرتا اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

(٣٨٤٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : مَا أَعْرِفُ شَيْئًا إِلاَّ الصَّلاَةَ.

(۳۸۴۴۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں کوئی چیز نہیں پہچانتا سوائے نماز کے۔

(٣٨٤٤٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ كَانَ يَبِيعُ الطَّعَامَ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ حُذَيْفَةُ عَلَى جُوخَا أَتَى أَبَا مَسْعُودٍ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ : مَا شَأْنُ سَيْفِكَ هَذَا يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ؟ قَالَ : أَمَّرَنِي عُثْمَان عَلَى جُوخَا ، فَقَالَ : يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، أَتَخْشَى أَنْ تَكُونَ هَذِهِ فِتْنَةٌ ، حِينَ طَرَدَ النَّاسُ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ ، قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ : أَمَا تَعْرِفُ دِينَك يَا أَبَا مَسْعُودٍ ، قَالَ : بَلَى ، قَالَ : فَإِنَّهَا لاَ تَضُرُّك الْفِتْنَةُ مَا عَرَفْتَ دِينَك ، إِنَّمَا الْفِتْنَةُ إِذَا اشْتَبَهَ عَلَيْك الْحَقُّ وَالْبَاطِلُ فَلَمْ تَدْرِ أَيَّهُمَا تَتَّبِعُ ، فَتِلْكَ الْفِتْنَةُ.

(۳۸۴۴۷) حضرت اسماعیل رحمہ اللہ سے روایت ہے فرمایا کہ ہم سے ایک صاحب نے بیان کیا جو گندم فروخت کرتے تھے انہوں نے فرمایا جب حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بغداد کے صوبے میں آئے تو حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں سلام کیا حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے پوچھا تمہاری تلوار کی کیا حالت ہے اے ابو عبداللہ انہوں نے فرمایا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھے اس صوبے پر امیر مقرر کیا ہے انہوں نے فرمایا اے ابو عبداللہ کیا تمہیں اس کا خوف ہے کہ یہ فتنہ ہو جبکہ لوگوں نے حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کو نکال دیا ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کیا تم اپنے دین کو نہیں جانتے اے ابو مسعود انہوں نے فرمایا کیوں نہیں تو پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بلاشبہ تمہیں فتنہ نقصان نہیں پہنچائے گا جب تک تم اپنے دین کو پہچانتے ہو فتنہ تو اس وقت ہے جب حق اور باطل تم پر مشتبہ ہو جائے اور تمہیں پتہ نہ چلے کہ دونوں میں سے کس کی پیروی کرو پس یہ فتنہ ہے۔

(٣٨٤٤٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَا أَدْرَكَتِ الْفِتْنَةُ أَحَدًا مِنَّا إِلاَّ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ فِيهِ لَقُلْت فِيهِ إِلاَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ.

(۳۸۴۴۸) حضرت محمد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں ایک صاحب نے فرمایا ہم میں سے کسی کو بھی فتنہ نہیں پاتا مگر یہ کہ اگر میں چاہوں تو اس کے بارے میں کچھ کہہ سکتا ہوں سوائے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے۔

(٣٨٤٤٩) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ شَقِيقٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُاللهِ: أيها الناس إِنَّ هَذَا السُّلْطَانَ قَدِ ابْتُلِيتُمْ بِهِ، فَإِنْ عَدَلَ كَانَ لَهُ الأَجْرُ وَعَلَيْكُمُ الشُّكْرُ، وَإِنْ جَارَ كَانَ عَلَيْهِ الْوِزْرُ وَعَلَيْكُمُ الصَّبْرُ.

(۳۸۴۴۹) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اے لوگو! بلاشبہ یہ بادشاہ اس کی تمہارے ذریعہ آزمائش کی جارہی ہے

اگر وہ عدل کرے گا تو اس کے لیے اجر ہوگا اور تم پر لازم ہوگا شکر اور اگر وہ ظلم کرے گا تو اس پر گناہ ہوگا اور تم پر لازم ہوگا صبر۔

(۳۸٤٥٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ الحسن عن عُتَيٍّ ، قَالَ : قَالَ لِي أُبَيٌّ : هَلَكَ أَهْلُ هَذِهِ الْعُقْدَةِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ هَلَكُوا وَأَهْلَكُوا كَثِيرًا ، أَمَا وَاللهِ مَا عَلَيْهِمْ آسِي وَلَكِنْ عَلَى مَنْ يَهْلِكُونَ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه السلام. (نسائی ۸۸۲۔ ابن خزیمة ۱۵۷۳)

(۳۸۴۵۰) حضرت عتی ؒ سے روایت ہے فرمایا کہ مجھ سے حضرت ابی نے فرمایا اس مقام پر اہل حل وعقد (مراد امراء ہیں) ہلاک ہوں گے کعبہ کے رب کی قسم ہلاک ہوں گے اور بہت ساروں کو ہلاک کر دیا باقی اللہ کی قسم مجھے ان پر افسوس نہیں ہے لیکن ان پر ہے جو امت محمد ﷺ سے ہلاک ہوں گے۔

(۳۸٤٥١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهَا سَتَكُونُ أُمَرَاءُ تَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ ، فَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ بَرِءَ ، وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ ، وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَفَلاَ نُقَاتِلُهُمْ ، قَالَ : لاَ ، مَا صَلَّوْا.

(ترمذی ۲۲۶۵۔ احمد ۲۹۵)

(۳۸۴۵۱) حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب امراء ہوں گے جن کو تم بھلائی کا حکم دو گے اور برائی سے روکو گے جس آدمی نے انکار کیا وہ بری ہو گیا جس آدمی نے ناپسند کیا وہ بھی محفوظ ہو گیا۔ لیکن وہ آدمی جو راضی ہوا اور پیروی کی صحابہ ؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ کیا ہم ان سے لڑائی نہ کریں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا نہیں جب تک کہ وہ نماز پڑھتے رہیں۔

(۳۸٤٥٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : لَتُؤْخَذَنَّ الْمَرْأَةُ فَلَيُبْقَرَنَّ بَطْنُهَا ، ثُمَّ لَيُؤْخَذَنَّ مَا فِي الرَّحِمِ فَلَيُنْبَذَنَّ مَخَافَةَ الْوَلَدِ.

(۳۸۴۵۲) حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ عورت کو پکڑا جائے گا اور اس کے پیٹ کو پھاڑا جائے گا اور اولاد کے خوف سے اس کے رحم میں موجود جنین کو پھینک دیا جائے گا۔

(۳۸٤٥٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : يَا وَيْحَه ، يُخْلَعُ وَاللهِ كَمَا يُخْلَعُ الْوَظِيفُ ، يَا وَيْلَتَاهُ ، يُعْزَلُ كَمَا يُعْزَلُ الْجَدْيُ.

(۳۸۴۵۳) حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا ہلاکت ہے اس کے لیے جسے الگ کر دیا جائے گا اللہ کی قسم جیسا کہ جانور کی پنڈلی کو الگ کر دیا جاتا ہے۔ اور ہلاکت ہے اس پر جسے معزول کر دیا جائے گا بکری کے بچے کے ہٹانے کی طرح۔

(۳۸٤٥٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُسْتَلِمُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْعِبَادَةُ فِي الْفِتْنَةِ كَالْهِجْرَةِ إِلَيَّ.

(طبرانی ۴۹۲)

(۳۸۴۵۴) حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ نے ارشادفرمایا کہ فتنے میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کرنے کی طرح ہے۔

(۳۸٤٥٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَان ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَقْنَعِ الْبَاهِلِيِّ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ ، فَأَقْبَلَ رَجُلٌ لاَ تَرَاهُ حَلْقَةٌ إِلاَّ فَرُّوا مِنْهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْحَلْقَةِ الَّتِي كُنْت فِيهَا ، فَثَبَتُّ وَفَرُّوا ، فَقُلْتُ : مَنْ أَنْتَ ، فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ : مَا يَفِرُّ النَّاسُ مِنْك ، قَالَ : إِنِّي أَنْهَاهُمْ عَنِ الْكُنُوزِ ، قَالَ : قُلْتُ : إِنَّ أُعْطِيَاتِنَا قَدْ بَلَغَتْ وَارْتَفَعَتْ فَتَخَافُ عَلَيْنَا مِنْهَا ، قَالَ : أَمَّا الْيَوْمَ فَلاَ وَلَكِنَّهَا يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ أَثْمَان دِينِكُمْ ، فَدَعُوهُم وَإِيَّاهَا.

(۳۸۴۵۵) حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں مدینہ کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا ایک صاحب آئے کہا کہ کوئی بھی (بیٹھنے والا حلقہ ان کو نہیں دیکھتا تھا مگر یہ کہ ان سے بھاگ جاتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ اس حلقے میں آگئے جس میں میں تھا پس میں ٹھہرا رہا اور دیگر لوگ بھاگ گئے۔ میں نے کہا آپ کون ہیں؟ انہوں نے بتلایا ابوذر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھی۔ میں نے عرض کیا آپ سے لوگ کیوں بھاگے ہیں؟ انہوں نے فرمایا اس وجہ سے کہ میں ان کو خزانے جمع کرنے سے روکتا ہوں۔ حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ بے شک ہمارے عطیات کثیر تعداد کو پہنچ چکے ہیں اور بلند ہو چکے ہیں۔ کیا آپ ہم پر ان کی وجہ سے خوف کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ اس وقت میں تو نہیں لیکن قریب ہے کہ وہ تمہارے دین کی قیمت بن جائیں۔ اس وقت ان عطیات سے اجتناب کرنا۔

(۳۸٤٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو الْجَحَّاف ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو مُعَاوِيَةُ بْنُ ثَعْلَبَةَ ، قَالَ : أَتَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَنَفِيَّةِ ، فَقُلْتُ : إِنَّ رَسُولَ الْمُخْتَارِ أَتَانَا يَدْعُونَا ، قَالَ : فَقَالَ لِي : لاَ تُقَاتِل ، إِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَسُوءَ هَذِهِ الأُمَّةِ ، أَوْ آتِيهَا مِنْ غَيْرِ وَجْهِهَا.

(۳۸۴۵۶) حضرت معاویہ بن ثعلبہ فرماتے ہیں میں محمد بن حنفیہ کے پاس آیا میں نے عرض کیا بلاشبہ مختار کے قاصد ہمارے پاس آئے ہمیں دعوت دیتے رہے راوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مجھ سے انہوں نے فرمایا کہ لڑائی نہ کرنا بلاشبہ میں ناپسند کرتا ہوں اس بات کو کہ اس امت میں سے سب سے برا ہوں یا یہ فرمایا میں آؤں ان کے پاس ان کے طریقے کے علاوہ پر۔

(۳۸٤٥٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، قَالَ: قَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ: إِيَّاكَ أَنْ تُقْتَلَ مَعَ فتنة.

(۳۸۴۵۷) حضرت زبیر بن عدی نے فرمایا مجھ سے حضرت ابراہیم نے فرمایا تو بچ اس بات سے کہ فتنے کے ساتھ قتل کیا جائے۔

(۳۸٤٥٨) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : دَخَلَ أَبُو مُوسَى ، وَأَبُو مَسْعُودٍ

عَلَى عَمَّارٍ وَهُوَ يَسْتَنْفِرُ النَّاسَ ، فَقَالاَ : مَا رَأَيْنَا مِنْك مُنْذُ أَسْلَمْت أَمْرًا أَكْرَهُ عِنْدَنَا مِنْ إِسْرَاعِك فِي هَذَا الأَمْرِ ، فَقَالَ : عَمَّارٌ : مَا رَأَيْت مِنْكُمَا مُنْذُ أَسْلَمْتُمَا أَمْرًا أَكْرَهُ عِنْدِي مِنْ إِبْطَائِكُمَا عَنْ هَذَا الأَمْرِ ، قَالَ : فَكَسَاهُمَا حُلَّةً حُلَّةً. (بخاری ۷۱۰۲۔ حاکم ۱۱۷)

(۳۸۴۵۸) حضرت ابو وائل سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت ابو موسیٰ اور ابو مسعود رضی اللہ عنہما حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس آئے وہ لوگوں کو لڑائی کے لیے بلا رہے تھے ان دونوں حضرات نے فرمایا جب سے آپ نے اسلام قبول کیا ہے ہم نے اس سے زیادہ ناپسندیدہ امر آپ سے نہیں دیکھا تمہارے اس امر میں جلدی کرنے کے نسبت حضرت عمار نے فرمایا میں نے تم سے جب سے تم نے اسلام قبول کیا ہے اس سے زیادہ ناپسندیدہ امر اپنے نزدیک نہیں دیکھا تمہارے اس امر میں سستی کرنے کی نسبت راوی فرماتے ہیں حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو ایک ایک جوڑا پہنا دیا۔

(۳۸٤٥۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حُبَيْشٍ الأَسَدِيِّ ، قَالَ : بَعَثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ بِهَدَايَا إِلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَفَضَّلَ عَلِيًّا ، قَالَ : وَقَالَ لِي : قُلْ لَهُ : إِنَّ ابْنَ أَخِيك يُقْرِئُك السَّلاَمَ وَيَقُولُ : مَا بَعَثْتُ إِلَى أَحَدٍ بِأَكْثَرَ مِمَّا بَعَثْتُ إِلَيْك إِلاَّ مَا كَانَ فِي خَزَائِنِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : أَشَدُّ مَا يُحْزَنُ عَلَى مِيرَاثِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَمَا وَاللهِ لَئِنْ مَلَكْتُهَا لأَنْفُضَنَّهَا نَفْضَ الْوِذَامِ التَّرِبَةَ. (ابو عبید ۴۳۸۔ احمد ۱۸۷۶)

(۳۸۴۵۹) حضرت حارث بن حبیش اسدی رحمہ اللہ نے فرمایا مجھے حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ نے کچھ ہدایا دے کر مدینہ والوں کی طرف بھیجا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فضیلت دی (ہدایا میں) راوی نے فرمایا مجھ سے حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان سے کہنا آپ کے چچا کا بیٹا آپ کو سلام کہہ رہا تھا اور کہہ رہا تھا میں نے کسی کی طرف اس سے زیادہ نہیں بھیجا جتنا آپ کی طرف بھیجا ہے سوائے اس کے جو امیر المؤمنین کے خزانے میں ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا سب سے زیادہ جس بات کا مجھے غم ہے وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث ہے باقی اگر میں اس کا مالک ہو جاؤں تو اسے جھاڑ دوں جگر کے گوشت کے ٹکڑے کو مٹی سے جھاڑنے کی طرح۔

(۳۸٤٦۰) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ لَنَا فِي خِلاَفَةِ عُمَرَ : إِنَّهَا سَتَكُونُ هَنَات وَهَنَات ، وَأَنَّ بِحَسْبِ الرَّجُلِ إِذَا رَأَى أَمْرًا يَكْرَهُهُ أَنْ يُعْلِمَ اللَّهَ ، أَنَّهُ لَهُ كَارِهٌ.

(۳۸۴۶۰) حضرت عمیلہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہم سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خلافت کے زمانے میں فرماتے تھے بلاشبہ عنقریب فتنے ہوں گے فتنے ہوں گے اور آدمی کے لیے کافی ہوگی یہ بات کہ جب کسی ناپسندیدہ امر کو دیکھے تو اسے ناپسند کرے کہ اللہ تعالیٰ جان لیں کہ بلاشبہ یہ اس امر کو ناپسند کرنے والا ہے۔

(۳۸٤٦۱) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قُلْتُ : لاِبْنِ عَبَّاسٍ : أَنْهَى أَمِيرِي عَنْ مَعْصِيَةٍ ، قَالَ : لاَ تَكُونُ فِتْنَةٌ ، قَالَ : قُلْتُ : فَإِنْ أَمَرَنِي بِمَعْصِيَةٍ ، قَالَ : فَحِينَئِذٍ.

(۳۸۴۶۱) حضرت طاؤس ؒ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا میں اپنے امیر کو معصیت سے روکوں انہوں نے فرمایا نہیں فتنہ ہوگا طاؤس ؒ نے فرمایا میں نے عرض کیا اگر وہ مجھے گناہ کا حکم دے ارشاد فرمایا اس وقت (روک سکتے ہو)

(٣٨٤٦٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ لابْنِ عَبَّاسٍ :آمُرُ أَمِيرِي بِالْمَعْرُوفِ ، قَالَ :إِنْ خِفْت أَنْ يَقْتُلَك فَلاَ تُؤَنِّبَ الإِمَامَ ، فَإِنْ كُنْتَ لاَ بُدَّ فَاعِلاً فَفِيمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ.

(۳۸۴۶۲) حضرت سعید بن جبیر ؒ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک صاحب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا میں اپنے امیر کو نیکی کا حکم کروں انہوں نے ارشاد فرمایا اگر تجھے (امر بالمعروف) کرنا ضرور ہو تو اپنے اور اس کے درمیان ہو۔

(٣٨٤٦٣) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الْعَلاَءِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :إِذَا أَتَيْتَ الأَمِيرَ الْمُؤْمِنُ فَلاَ تؤتيه أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ.

(۳۸۴۶۳) حضرت عبداللہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا جب تو مومن امیر کے پاس جائے تو لوگوں کے سامنے اسے نصیحت مت کر۔

(٣٨٤٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : ذَكَرْت الأُمَرَاءَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَابْتَرَكَ فِيهِمْ رَجُلٌ فَتَطَاوَلَ حَتَّى مَا أَرَى فِي الْبَيْتِ أَطْوَلَ مِنْهُ ، فَسَمِعْت ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ : لاَ تَجْعَلْ نَفْسَك فِتْنَةً لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ، فَتَقَاصَرَ حَتَّى مَا أَرَى فِي الْبَيْتِ أَقْصَرَ مِنْهُ.

(۳۸۴۶۴) حضرت طاؤس ؒ سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس امراء کا تذکرہ کیا گیا ان میں سے ایک لڑائی کے لیے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اس نے سر اٹھایا یہاں تک کہ گھر میں اس سے زیادہ لمبا میں نے کسی کو نہیں دیکھا حضرت طاؤس فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا یہ فرماتے ہوئے کہ اپنے آپ کو ظالم قوم کے لیے فتنہ نہ بنا پس وہ نیچے ہوگیا یہاں تک کہ اس سے زیادہ چھوٹا مجھے گھر میں کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

(٣٨٤٦٥) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هَمَّامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَيُّوب السَّخْتِيَانِيُّ ، قَالَ :اجْتَمَعَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَسَعْدٌ ، وَابْنُ عُمَرَ وَعَمَّارٌ فَذَكَرُوا فِتْنَةً تَكُونُ ، فَقَالَ سَعْدٌ :أَمَّا أَنَا فَأَجْلِسُ فِي بَيْتِي وَلاَ أَخْرُجُ مِنْهُ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ :أَنَا عَلَى مَا قُلْتَ ، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :أَنَا عَلَى مِثْلِ ذَلِكَ ، وَقَالَ عَمَّارٌ : لَكِنِّي أَتَوَسَّطُهَا فَأَضْرِبُ خَيْشُومَهَا الأَعْظَمَ. (مسند ٧٥٥)

(۳۸۴۶۵) حضرت ایوب السختیانی ؒ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت سعد اور حضرت ابن عمر اور حضرت عمار رضی اللہ عنہم جمع ہوئے آئندہ کے فتنے کے بارے میں تذکرہ کرنے لگے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا باقی رہا میں تو میں اپنے گھر میں بیٹھوں گا اور اس سے نہیں نکلوں گا اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس پر ہوں جو تم نے کہا اور حضرت ابن

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بھی اس کی مثل پر ہوں اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا لیکن میں اس کے درمیان میں ہوں گا اس کے بڑے ناک پر ماروں گا۔

(٣٨٤٦٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : كَانَ الْحَارِثُ بْنُ سُوَيْدٍ فِي نَفَرٍ ، فَقَالَ : إِيَّاكُمْ وَالْفِتَنَ فَإِنَّهَا قَدْ ظَهَرَتْ ، فَقَالَ رَجُلٌ : فَأَنْتَ قَدْ خَرَجْتَ مَعَ عَلِيٍّ ، قَالَ : وَأَيْنَ لَكُمْ إِمَامٌ مِثْلُ عَلِيٍّ.

(۳۸۴۶۶) حضرت ابراہیم تیمی رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا حضرت حارث بن سوید ایک لشکر میں تھے انہوں نے ارشاد فرمایا بچو تم فتنوں سے بلا شبہ وہ ظاہر ہو چکے ہیں ایک آدمی نے کہا آپ بھی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلے ہیں انہوں نے فرمایا کہاں ہوگا امام حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسا۔

(٣٨٤٦٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زِيَادٍ ، عَنْ تُبَيْعٍ ، قَالَ : قَالَ كَعْبٌ : إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ كَلْبًا ، فَاتَّقِ اللَّهَ لاَ يَضُرَّنَّكَ شَرُّهُ.

(۳۸۴۶۷) حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ ہر قوم کے لیے کتا ہوتا ہے پس اللہ سے ڈرو اس کا شر تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گا۔

(٣٨٤٦٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حميد ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ سياه ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُ قَالَ فِي الْفِتْنَةِ : إِنَّهُ مَن شخص لَهُ أردته.

(۳۸۴۶۸) حضرت جندب بن عبد اللہ سے روایت ہے انہوں نے فتنے کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ جس آدمی نے اس طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھا...... تو وہ اسے ہلاک کر دے گا۔

(٣٨٤٦٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ مبشر بْنِ الْمُحَرَّرِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : تُوشِكُ الْمَدِينَةُ أَنْ لاَ يُحْمَلَ إِلَيْهَا طَعَامٌ عَلَى قَتَبٍ ، وَيَكُونُ طَعَامُ أَهْلِهَا بِهَا ، مَنْ كَانَ لَهُ أَصْلٌ ، أَوْ حَرْثٌ ، أَوْ مَاشِيَةٌ يَتْبَعُ أَذْنَابَهَا فِي أَطْرَافِ السَّحَابِ ، فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْبُنْيَانَ قَدْ عَلاَ سَلْعًا فَارْتَبِضُوهُ.

(۳۸۴۶۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا...... قریب ہے یہ بات کہ مدینہ کی طرف کھانے کی چیزیں نہیں لے جائی جائیں گی پالان پر اور وہاں رہنے والوں کا کھانا وہیں سے ہی پورا ہوگا جس آدمی کے پاس زمین ہو یا کھیتی ہو یا مویشی ہوں وہ ان کی دموں کے پیچھے رہے بادلوں کے کناروں میں اور جب تم دیکھو عمارتوں کو کہ وہ کوہ سلع سے بلند ہو جائیں اس میں ٹھہرے رہو۔

(٣٨٤٧٠) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : أَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ ، فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْمَدِينَةِ تَعَجَّلَ قَوْمٌ عَلَى رَايَاتِهِمْ ، فَأَرْسَلَ فَجِيءَ بِهِمْ ، فَقَالَ : مَا أَعْجَلَكُمْ ، قَالُوا : أَوَلَيْسَ قَدْ أَذِنْتَ لَنَا ، قَالَ : لاَ ، وَلاَ شَبَّهْتُ وَلَكِنَّكُمْ تَعَجَّلْتُمْ إِلَى النِّسَاءِ بِالْمَدِينَةِ ، ثُمَّ

قَالَ : أَلَا لَيْتَ شِعْرِي مَتَى تَخْرُجُ نَارٌ مِنْ قِبَلِ جَبَلِ الْوِرَاقِ تُضِيءُ لَهَا أَعْنَاقُ الإِبِلِ بُرُوكًا إِلَى بَرْكِ الْغِمَادِ مِنْ عَدَنَ أَبْيَنَ كَضَوْءِ النَّهَارِ.

(۳۸۴۷۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے واپسی فرما رہے تھے جب مدینہ منورہ کے قریب ہوئے تو لوگوں نے اپنے جھنڈوں کے ساتھ جلدی کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف پیغام بھیجا ان کو لایا گیا آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کس چیز نے تمہیں جلدی میں ڈال دیا انہوں نے عرض کیا کیا آپ نے ہمیں اجازت نہیں دی؟ آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا نہیں اور نہ ہی میں تشبیہ دی ہے۔ لیکن تم نے مدینہ میں عورتوں کی طرف جلدی کی پھر فرمایا ایک وقت آئے گا جب جبل وراق کی جانب سے ایک آگ ظاہر ہوگی، اس آگ کی وجہ سے عدن کے برک الغماد میں بیٹھے ہوئے اونٹوں کی گردنیں دن کی روشنی سے زیادہ روشن ہو جائیں گی۔

(۳۸۴۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلَامٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ ، فَقَالَ :أَخْبَرَنِي جِبْرِيلُ آنِفًا ، أَنَّ نَارًا تَحْشُرُهُمْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ.

(ابو یعلی ۳۷۳۰)

(۳۸۴۷۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قیامت کی نشانیوں میں سے پہلی نشانی کون سی ہے آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا مجھے جبرئیل نے ابھی خبر دی بلاشبہ آگ ان کو جمع کرے گی مشرق کی جانب سے۔

(۳۸۴۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :أَيُّهَا النَّاسُ ، هَاجِرُوا قِبَلَ الْحَبَشَةِ ، تَخْرُجُ مِنْ أَوْدِيَةِ بَنِي عَلِيٍّ نَارٌ تُقْبِلُ مِنْ قِبَلِ الْيَمَنِ تَحْشُرُ النَّاسَ ، تَسِيرُ إِذَا سَارُوا ، وَتُقِيمُ إِذَا ناموا حَتَّى إِنَّهَا لَتَحْشُر الْجِعْلَانَ حَتَّى تَنْتَهِيَ بِهِمْ إِلَى بُصْرَى ، وَحَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَقَعُ فَتَقِفُ حَتَّى تَأْخُذَهُ.

(۳۸۴۷۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا اے لوگو! حبشہ کی طرف ہجرت کرو بنی علی کی وادیوں سے آگ نکلے گی جو یمن کی جانب سے آئے گی لوگوں کو اکٹھا کرے گی چلے گی جب وہ لوگ چلیں گے......اور ٹھہر جائے گی جب وہ سو جائیں گے یہاں تک کہ وہ نگرانوں کو جمع کرے گی اور ان کو بصری تک پہنچا دے گی اور ایک آدمی گر پڑے تو وہ ٹھہر جائے گی یہاں تک کہ اسے پکڑے گی۔

(۳۸۴۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ قَوْلُهُ ﴿يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِنْ نَارٍ ونحاس﴾، قَالَ :نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ تَحْشُرُ النَّاسَ حَتَّى ، أَنَّهَا لَتَحْشُرُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ ، تَبِيتُ حَيْثُ بَاتُوا ، وَتَقِيلُ حَيْثُ قَالُوا.

(۳۸۴۷۳) حضرت ضحاک رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے قول: (يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِنْ نَارٍ ونحاس)

(تم پر آگ کا شعلہ اور تانبے کے رنگ کا دھواں چھوڑے گا) کے بارے میں فرمایا (اس سے مراد یہ ہے) کہ آگ ہوگی جو مغرب کی جانب سے نکلے گی لوگوں کو اکٹھا کرے گی یہاں تک کہ بندروں اور خنزیروں کو بھی جمع کرے گی رات گزارے گی جہاں وہ رات گزاریں گے اور دو پہر کو وہاں رہے گی جہاں وہ رہیں گے۔

(٣٨٤٧٤) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ حِمَازٍ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْتَ شِعْرِي مَتَى تَخْرُجُ نَارٌ مِنْ قِبَلِ الْوِرَاقِ تُضِيءُ لَهَا أَعْنَاقُ الإِبِلِ بِبُصْرَى بُرُوكًا كَضَوْءِ النَّهَارِ. (احمد ۱۴۴۔ ابن حبان ۶۸۴۱)

(۳۸۴۷۴) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کاش مجھے معلوم ہو جاتا جبل وراق کی جانب سے کب آگ نکلے گی جس سے بصریٰ میں بیٹھے اونٹوں کی گردنیں روشن ہو جائیں گی دن کی روشنی کی طرح۔

(٣٨٤٧٥) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ يَحْيَى ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو قِلاَبَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَتَخْرُجُ نَارٌ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مِنْ بَحْرِ حَضْرَمَوْتَ ، تَحْشُرُ النَّاسَ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، فَمَا تَأْمُرُنَا ، قَالَ : عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ. (ترمذی ۲۲۱۷۔ احمد ۸)

(۳۸۴۷۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب قیامت سے پہلے آگ نکلے گی حضر موت سمندر سے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا تم پر لازم ہے شام۔

(٣٨٤٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ هُذَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ : خَطَبَهُمْ مُعَاوِيَةُ ، فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّكُمْ جِئْتُمْ فَبَايَعْتُمُونِي طَائِعِينَ وَلَوْ بَايَعْتُمْ عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجْدَعًا لَجِئْت حَتَّى أُبَايِعَهُ مَعَكُمْ ، فَلَمَّا نَزَلَ عَنِ الْمِنْبَرِ ، قَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ : تَدْرِي أَيَّ شَيْءٍ جِئْت بِهِ الْيَوْمَ زَعَمْت أَنَّ النَّاسَ بَايَعُوك طَائِعِينَ ، وَلَوْ بَايَعُوا عَبْدًا حَبَشِيًّا لَجِئْت حَتَّى تُبَايِعَهُ مَعَهُمْ ، قَالَ : فَنَدِمَ فَعَادَ إِلَى الْمِنْبَرِ ، فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، وَهَلْ كَانَ أَحَدٌ أَحَقَّ بِهَذَا الأَمْرِ مِنِّي ، وَهَلْ هُوَ أَحَدٌ أَحَقُّ بِهَذَا الأَمْرِ مِنِّي ، قَالَ : وَابْنُ عُمَرَ جَالِسٌ ، قَالَ : فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : هَمَمْت أَنْ أَقُولَ : أَحَقُّ بِهَذَا الأَمْرِ مِنْك مَنْ ضَرَبَك وَأَبَاك على الإِسْلاَمِ ، ثُمَّ خِفْت أَنْ تَكُونَ كَلِمَتِي فَسَادًا وَذَكَرْت مَا أَعَدَّ اللَّهُ فِي الْجِنَانِ ، فَهَوَّنَ عَلَيَّ مَا أَقُولُ.

(۳۸۴۷۶) حضرت ہذیل بن شرحبیل رحمہ اللہ سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے سامنے خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو! بلاشبہ تم آئے ہو تم نے میری بیعت خوشی سے کی ہے اور اگر تم کان کٹے ہوئے حبشی غلام کی بیعت کرتے تو میں آتا اور تمہارے ساتھ اس کی بیعت کرتا جب منبر سے نیچے اتر آئے ان سے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ جانتے ہیں کہ آپ نے آج کیا

کام کیا ہے آپ نے کہا ہے کہ تم نے خوشی سے میری بیعت کی ہے۔ پس اگر وہ حبشی غلام کی بیعت کرتے تو وہ آ جائے گا اور آپ کو اس کی بیعت کرنی پڑے گی۔ وہ نادم ہوئے اور منبر کی جانب لوٹے اور ارشاد فرمایا اے لوگو کیا اس امر (خلافت) کا مجھ سے زیادہ حقدار ہے اور کیا کوئی اس کا مجھ سے زیادہ حقدار ہے راوی نے فرمایا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ وہاں تشریف فرما تھے راوی نے بتلایا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے یہ ارادہ کیا کہ یوں کہوں اس امر کا آپ سے زیادہ حقدار وہ ہے جس نے آپ کو اور آپ کے والد کو اسلام پر مارا پھر مجھے خوف ہوا کہ میری یہ بات فساد ہوگی اور میں نے جنت میں جو اللہ نے تیار کر رکھا ہے اسے یاد کیا تو جو میں کہنا چاہتا تھا (اس سے رکنا) مجھ پر آسان ہو گیا۔

(۳۸٤۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ مَعَ عَلِيٍّ عَلَى مُقَدِّمَتِهِ وَمَعَهُ خَمْسَةُ آلاَفٍ قَدْ حَلَقُوا رُؤُوسَهُمْ بَعْدَ مَا مَاتَ عَلِيٌّ ، فَلَمَّا دَخَلَ الْحَسَنُ فِي بَيْعَةِ مُعَاوِيَةَ أَبَى قَيْسٌ أَنْ يَدْخُلَ ، فَقَالَ : لأَصْحَابِهِ :مَا شِئْتُمْ ، إِنْ شِئْتُمْ جَالَدْت بِكُمْ أَبَدًا حَتَّى يَمُوت الأَعْجَل ، وَإِنَّ شِئْتُمْ أَخَذْت لَكُمْ أَمَانًا ، فَقَالُوا : خُذْ لَنَا ، فَأَخَذَ لَهُمْ أَنَّ لَهُمْ كَذَا وَكَذَا ، وَأَنْ لاَ يُعَاقَبُوا بِشَيْءٍ ، وَأَنِّي رَجُلٌ مِنْهُمْ ، وَلَمْ يَأْخُذْ لِنَفْسِهِ خَاصَّةً شَيْئًا ، فَلَمَّا ارْتَحَلَ نَحْوَ الْمَدِينَةِ وَمَضَى بِأَصْحَابِهِ جَعَلَ يَنْحَرُ لَهُمْ كُلَّ يَوْمٍ جَزُورًا حَتَّى بَلَغَ.

(۳۸۴۷۷) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ قیس بن سعد بن عبادہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے مقدمۃ الجیش پر امیر تھے اور ان کے ساتھ پانچ معزز افراد تھے انہوں نے حلقہ بنایا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کی حضرت قیس نے بیعت میں داخل ہونے سے انکار کیا اور اپنے ساتھیوں سے فرمایا کیا چاہتے ہو اگر تم چاہتے ہو کہ میں تمہارے ساتھ مل کر ہمیشہ لڑائی کرتا رہوں۔ یہاں تک کہ زیادہ جلدی کرنے والا مر جائے اور اگر تم چاہوں تو تمہارے لیے امان لے لوں انہوں نے کہا ہمارے لیے (امان) لے لیں انہوں نے ان کے لیے (عہد) لیا کہ ان کے لیے یہ یہ ہوگا اور ان کو کوئی سزا نہیں دی جائے گی اور میں ان میں سے ایک آدمی بنوں اور اپنے لیے کوئی خاص عہد نہ لیا جب انہوں نے مدینہ کی طرف کوچ کیا اور اپنے ساتھیوں کو لے کر چلے تو ان کے لیے ہر دن ایک اونٹ ذبح کرتے تھے یہاں تک کہ (مدینہ) پہنچ گئے۔

(۳۸٤۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شَهِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ :رَحِمَ اللَّهُ ابْنَ الزُّبَيْرِ ، أَرَادَ دَنَانِيرَ الشَّامِ ، رَحِمَ اللَّهُ مَرْوَانَ ، أَرَادَ دَرَاهِمَ الْعِرَاقِ.

(۳۸۴۷۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رحم کرے ابن زبیر پر انہوں نے شام کے دنانیر کا ارادہ کیا اور اللہ رحم فرمائے مروان پر انہوں نے عراق کے دراہم کا ارادہ کیا۔

(۳۸٤۷۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ فِطْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُنْذِرٌ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : اتَّقُوا هَذِهِ الْفِتَنَ فَإِنَّهَا لاَ يَسْتَشْرِفُ لَهَا أَحَدٌ إِلاَّ اسْتَبَقَتْهُ ، أَلاَ إِنَّ هَؤُلاَءِ الْقَوْمَ لَهُمْ أَكْلٌ وَمُدَّةٌ ، لَوِ اجْتَمَعَ

مَنْ فِي الْأَرْضِ أَنْ يُزِيلُوا مُلْكَهُمْ لَمْ يَقْدِرُوا عَلَى ذَلِكَ ، حَتَّى يَكُونَ اللَّهُ هُوَ الَّذِي يَأْذَنُ فِيهِ ، أَتَسْتَطِيعُونَ أَنْ تُزِيلُوا هَذِهِ الْجِبَالَ.

(۳۸۴۷۹) حضرت محمد بن علی ابن الحنفیہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا..... فتنوں سے بچو بلاشبہ ان کی طرف کوئی بھی نظر نہیں اٹھاتا مگر یہ کہ وہ فتنہ اس پر سبقت لے جاتا ہے آگاہ وخبردار ہوان لوگوں کے لیے موت اور مقررہ مدت ہے۔ اگر جو لوگ زمین میں ہیں وہ جمع ہو جائیں اس بات پر کہ ان کے ملک کو ختم کر دیں تو وہ اس پر قادر نہیں ہوں گے یہاں تک اللہ تعالیٰ اس کی اجازت دے کیا تم طاقت رکھتے ہو اس بات کی کہ ان پہاڑوں کو ہٹا دو۔

(۳۸٤۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لَمَّا بُويِعَ لِعَلِيٍّ أَتَانِي ، فَقَالَ : إِنَّكَ امْرُؤٌ مُحَبَّبٌ فِي أَهْلِ الشَّامِ ، فَإِنِّي قَدِ اسْتَعْمَلْتُكَ عَلَيْهِمْ فَسِرْ إِلَيْهِمْ ، قَالَ : فَذَكَرْتُ الْقَرَابَةَ وَذَكَرْتُ الصِّهْرَ ، فَقُلْتُ : أَمَّا بَعْدُ ، فَوَاللهِ لاَ أُبَايِعُكَ ، قَالَ : فَتَرَكَنِي وَخَرَجَ ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ جَاءَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى أُمِّ كُلْثُومٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهَا وَتَوَجَّهَ إِلَى مَكَّةَ فَأَتَى عَلِي ، فَقِيلَ لَهُ : إِنَّ ابْنَ عُمَرَ قَدْ تَوَجَّهَ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَنْفَرَ النَّاسَ ، قَالَ : فَإِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَعْجَلُ حَتَّى يُلْقِيَ رِدَائَهُ فِي عُنُقِ بَعِيرِهِ ، قَالَ : وَأَتَيْتُ أُمَّ كُلْثُومٍ فَأُخْبِرَتْ ، فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِيهَا : مَا الَّذِي تَصْنَعُ قَدْ جَائَنِي الرَّجُلُ وَسَلَّمَ عَلَيَّ وَتَوَجَّهَ إِلَى مَكَّةَ ، فَتَرَاجَعَ النَّاسُ.

(۳۸۴۸۰) حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی تو وہ میرے پاس آئے اور ارشاد فرمایا آپ ایسے آدمی ہو جو اہل شام کے ہاں محبوب ہو میں نے تمہیں ان پر عامل مقرر کیا ہے تم ان کے پاس جاؤ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے قرابت اور سسرالی رشتے کو یاد کیا اور میں نے کہا حمد وصلاۃ کے بعد اللہ کی قسم میں آپ کی بیعت نہیں کروں گا انہوں نے (ابن عمر رضی اللہ عنہ نے) فرمایا انہوں نے مجھے چھوڑ دیا اور نکل گئے اس کے بعد جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے پاس آئے ان کو سلام کیا اور مکہ کی طرف متوجہ ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو ان سے کہا گیا بلاشبہ ابن عمر شام کی طرف متوجہ ہوئے ہیں اور لوگوں کو لڑائی کے لیے جمع کر رہے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر یہ آدمی جلدی کرے یہاں تک کہ اپنی چادر اپنے اونٹ کی گردن میں ڈال دے راوی نے فرمایا حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے پاس کوئی آیا اور ان کو خبر دی گئی انہوں نے اپنے والد کو پیغام بھیجا آپ کیا کر رہے ہیں وہ آدمی میرے پاس آیا مجھے سلام کیا اور مکہ کی طرف چلا گیا پس لوگ واپس ہو گئے۔

(۳۸٤۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : دَخَلْتُ أَنَا ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ عَلَى أَسْمَاءَ قَبْلَ قَتْلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِعَشْرِ لَيَالٍ وَأَسْمَاءُ وَجِعَةٌ ، فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللهِ : كَيْفَ تَجِدِينَكِ ، قَالَتْ : وَجِعَةٌ ، قَالَ : إِنَّ فِي الْمَوْتِ لَعَافِيَةٌ ، قَالَتْ : لَعَلَّكَ تَشْتَهِي مَوْتِي ، فَلِذَلِكَ تَمَنَّاهُ ، فَوَاللهِ مَا أَشْتَهِي أَنْ تَمُوتَ حَتَّى تَأْتِيَ عَلَى أَحَدِ طَرَفَيْكَ ، إِمَّا أَنْ تُقْتَلَ فَأَحْتَسِبَكَ ، وَإِمَّا أَنْ تَظْهَرَ فَتَقَرَّ عَيْنِي ، فَإِيَّاكَ أَنْ تُعْرَضَ عَلَيْكَ خُطَّةٌ

لاَ تُوَافِقُكَ ، فَتَقْبَلُهَا كَرَاهَةَ الْمَوْتِ ، وَإِنَّمَا عَنَى ابْنُ الزُّبَيْرِ لِيُقْتَلَ فَيُحْزِنُهَا بِذَلِكَ.

(۳۸۴۸۱) حضرت ہشام بن عروہ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ شہادت سے دس راتیں پہلے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس آئے حضرت اسماء بیمار تھیں حضرت عبداللہ نے ان سے کہا آپ کیسے پاتی ہیں انہوں نے فرمایا بیمار ہوں حضرت عبداللہ نے ان سے کہا آپ کیسے پاتی ہیں انہوں نے فرمایا بیمار ہوں حضرت عبداللہ نے فرمایا موت میں عافیت ہے حضرت اسماء نے فرمایا شاید تم میری موت کو چاہتے ہو کہ اسی کی تمنا کر رہے ہو اللہ کی قسم میں ...... چاہتی تھی کہ تمہیں موت آئے یہاں تک کہ دو باتوں میں سے ایک پر تم آ ؤ ...... تمہیں قتل کر دیا جائے تو میں تمہاری وجہ سے ثواب کی امید رکھوں یا تو غالب آ جائے تو میری آنکھ ٹھنڈی ہو جائے اس بات سے بچنا کہ تم پر ایسا خطہ پیش کیا جائے جو تمہارے موافق نہ ہو اور تم اسے موت کی کراہت و ناپسندیدگی کی وجہ سے قبول کر لو حضرت عبداللہ کی مراد یہ تھی کہ انہیں قتل کر دیا جائے گا اور یہ بات حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو غمگین کرے گی۔

(۳۸٤۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : أَتَيْتُ أَسْمَاءَ بَعْدَ قَتْلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، فَقُلْتُ : بَلَغَنِي أَنَّهُمْ صَلَبُوا عَبْدَ اللهِ مُنَكَّسًا ، وَعَلَّقُوا مَعَهُ هِرَّةً ، وَاللهِ إِنِّي لَوَدِدْتُ أَنْ لاَ أَمُوتَ حَتَّى يُدْفَعَ إِلَيَّ فَأُغَسِّلَهُ وَأُحَنِّطَهُ وَأُكَفِّنَهُ ، ثُمَّ أَدْفِنَهُ ، فَمَا لَبِثُوا أَنْ جَاءَ كِتَابُ عَبْدِ الْمَلِكِ أَنْ يُدْفَعَ إِلَى أَهْلِهِ ، فَأُتِيَتْ بِهِ أَسْمَاءَ فَغَسَّلَتْهُ وَحَنَّطَتْهُ وَكَفَّنَتْهُ ، ثُمَّ دَفَنَتْهُ.

(۳۸۴۸۲) حضرت ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس آیا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ کو اوندھے منہ کر کے پھانسی دی ہے اور ان کے ساتھ بلی کو لٹکایا ہے اللہ کی قسم میں یہ چاہتی ہوں کہ مجھے موت نہ آئے یہاں تک وہ مجھے عبداللہ کو دے دیں میں اسے غسل دوں گی اور اسے خوشبو لگاؤں گی اور اسے کفناؤں گی پھر اسے دفن کروں گی تھوڑی ہی دیر کے بعد عبدالملک کا خط آ گیا کہ انہیں ان کے گھر والوں کے سپرد کر دیا جائے پھر حضرت اسماء نے ان کو غسل دیا اور ان کو خوشبو لگائی اور ان کو کفن دیا پھر ان کو دفنا دیا۔

(۳۸٤۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَنْصُورِ ابْنِ صَفِيَّةَ ، عَنْ أُمِّهِ ، قَالَتْ : دَخَلَ ابْنُ عُمَرَ الْمَسْجِدَ ، وَابْنُ الزُّبَيْرِ مَصْلُوبٌ ، فَقَالُوا لَهُ : هَذِهِ أَسْمَاءُ ، فَأَتَاهَا وَذَكَّرَهَا وَوَعَظَهَا ، وَقَالَ : إِنَّ الْجُثَّةَ لَيْسَتْ بِشَيْءٍ ، وَإِنَّ الأَرْوَاحَ عِنْدَ اللهِ فَاصْبِرِي وَاحْتَسِبِي ، فَقَالَتْ : وَمَا يَمْنَعُنِي مِنَ الصَّبْرِ وَقَدْ أُهْدِيَ رَأْسُ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا إِلَى بَغِيٍّ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ.

(۳۸۴۸۳) حضرت صفیہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو سولی دے دی گئی تھی انہوں نے کہا یہ اسماء رضی اللہ عنہا ہیں حضرت ابن عمر ان کے پاس آئے اور ان کو نصیحت کی اور ان سے

اصلاح کی بات کی اور فرمایا جسم کوئی چیز نہیں اور روحیں اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں پس صبر کرو اور ثواب کی نیت کرو حضرت اسماء نے فرمایا اور مجھے صبر سے کونسی چیز روکے گی حالانکہ حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کا سر بنی اسرائیل کی زانیہ عورتوں میں سے ایک زانیہ کو دیا گیا۔

(٣٨٤٨٤) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أُخْبِرت ، أَنَّ الْحَجَّاجَ حِينَ قَتَلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ جَاءَ بِهِ إِلَى مِنًى فَصَلَبَهُ عِنْدَ الثَّنِيَّةِ فِي بَطْنِ الْوَادِي ، ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ :انْظُرُوا إِلَى هَذَا ، هَذَا شَرُّ الأُمَّةِ ، فَقَالَ :إِنِّي رَأَيْت ابْنَ عُمَرَ جَاءَ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ فَذَهَبَ لِيُدْنِيَهَا مِنَ الْجِذْعِ فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ ، فَقَالَ لِمَوْلًى لَهُ :وَيْحَك ، خُذْ بِلِجَامِهَا فَأَدْنِهَا ، قَالَ :فَرَأَيْته أَدْنَاهَا فَوَقَفَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَهُوَ يَقُولُ :رَحِمَك اللَّهُ إِنْ كُنْت لَصَوَّامًا قَوَّامًا ، وَلَقَدْ أَفْلَحَتْ أُمَّةٌ أَنْتَ شَرُّهَا.

(٣٨٤٨٤) حضرت خلف بن خلیفہ اپنے والد حضرت خلیفہ سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا مجھے یہ خبر دی گئی کہ حجاج نے جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو ان کو منیٰ کی طرف لے گیا اور ان کو بطن وادی میں گھاٹی کے پاس پھانسی دی پھر اس نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ اپنے خچر پر تشریف لائے وہ اسے قریب کر رہے تھے تنے کے اور وہ بدک رہی تھی انہوں نے اپنے غلام سے فرمایا تیرے لیے ہلاکت ہو اس کی لگام پکڑ اور اسے قریب کر راوی فرماتے ہیں اس نے اس خچر کو قریب کیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ٹھہرے اور یہ فرما رہے تھے اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے تم روزہ رکھنے والے اور قیام کرنے والے تھے وہ امت فلاح پا گئی جس کے تم شر و برائی ہو۔

(٣٨٤٨٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي الْبَرِيدُ الَّذِي جَاءَ بِرَأْسِ الْمُخْتَارِ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ :لَمَّا وَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ ، قَالَ :مَا حَدَّثَنِي كَعْبٌ بِحَدِيثٍ إِلاَّ رَأَيْت مِصْدَاقَهُ غَيْرَ هَذَا ، فَإِنَّهُ حَدَّثَنِي أَنَّهُ يَقْتُلُنِي رَجُلٌ مِنْ ثَقِيفٍ ، أَرَانِي أَنَا الَّذِي قَتَلْتُهُ.

(٣٨٤٨٥) حضرت ہلال بن یساف رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا مجھ سے حضرت برید نے بیان کیا جو مختار کا سر حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر آئے تھے انہوں نے فرمایا جب میں نے اس کا سر حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھا تو انہوں نے فرمایا مجھ سے کعب نے کوئی بھی بات نقل نہیں کی مگر میں نے اس کا مصداق دیکھ لیا سوائے اس کے کیونکہ انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ثقیف کا ایک آدمی مجھے قتل کرے گا میں اپنے آپ کو دیکھ رہا ہوں کہ میں نے اسے قتل کر دیا ہے۔

(٣٨٤٨٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، قَالَ :كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ فَرَأَيْته يَتَقَلَّبُ عَلَى فِرَاشِهِ وَيَنْفُخُ ، فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ :مَا يَكْرُبُك مِنْ أَمْرِ عَدُوِّكَ هَذَا ابْنِ الزُّبَيْرِ ، فَقَالَ :وَاللهِ مَا بِي عَدُوُّ اللَّهِ هَذَا ابْنُ الزُّبَيْرِ ، وَلَكِنْ بِي مَا يَفْعَلُ فِي حَرَمِهِ غَدًا ، قَالَ :ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ ، ثُمَّ قَالَ :اللَّهُمَّ أَنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي كُنْت أَعْلَمُ مِمَّا عَلَّمْتَنِي ، أَنَّهُ يَخْرُجُ مِنْهَا قَتِيلاً يُطَافُ بِرَأْسِهِ فِي الأَمْصَارِ ، أَوْ فِي الأَسْوَاقِ.

(٣٨٤٨٦) حضرت منذر رحمہ اللہ سے روایت ہے میں محمد بن حنفیہ کے پاس تھا میں نے ان کو دیکھا کہ اپنے بستر پر کروٹیں بدل رہے

تھے اور پھونکیں مار رہے تھے ان سے ان کی اہلیہ نے کہا کیا چیز آپ کو بے چین کر رہی ہے آپ کے دشمن ابن زبیر کے امر سے تو انہوں نے کہا مجھے اللہ کے دشمن ابن زبیر کے بارے میں کوئی پریشانی نہیں بلکہ مجھے پریشانی اس بات کی ہے جو اللہ تعالیٰ کے حرم میں کل کو کی جائے گی راوی فرماتے ہیں پھر انہوں نے اپنے ہاتھ اٹھائے آسمان کی طرف اور فرمایا اے اللہ آپ جانتے ہیں کہ جو آپ نے مجھے سکھایا بلاشبہ وہ (مراد بن زبیر تھے) حرم سے قتل کیا ہوا نکالا جائے گا اس کے سر کو شہروں میں فرمایا یا بازاروں میں فرمایا چکر لگوایا جائے گا۔

(۳۸٤۸۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُنَاسَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَتَى عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ ، فَقَالَ : يَا ابْنَ الزُّبَيْرِ ، إِيَّاكَ وَالإِلْحَادَ فِي حَرَمِ اللهِ ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّهُ سَيُلْحِدُ فِيهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ لَوْ أَنَّ ذُنُوبَهُ تُوزَنُ بِذُنُوبِ الثَّقَلَيْنِ لَرَجَحَتْ عَلَيْهِ ، فَانْظُرْ لاَ تَكُونَهُ.

(۳۸۴۸۷) حضرت سعید سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور فرمایا اے ابن زبیر حرم میں الحاد کرنے سے بچو بلاشبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب حرم میں قریش میں سے ایک آدمی الحاد پھیلائے گا اگر اس کے گناہ جنوں اور انسانوں کے گناہوں کے ساتھ تولے جائیں تو ان سے زیادہ ہو جائیں پس تم دیکھو وہ آدمی نہ ہو جانا۔

(۳۸٤۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُنَاسَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَتَى مُصْعَبُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ وَهُوَ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، فَقَالَ : مَنْ أَنْتَ ؟ قَالَ : ابْنُ أَخِيكَ مُصْعَبُ بْنُ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : صَاحِبُ الْعِرَاقِ ، قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : جِئْت لأَسْأَلَك ، عَنْ قَوْمٍ خَلَعُوا الطَّاعَةَ وَسَفَكُوا الدِّمَاءَ وَجَبَوا الأَمْوَالَ فَقُوتِلُوا فَغُلِبُوا ، فَدَخَلُوا قَصْرًا فَتَحَصَّنُوا فِيهِ ، ثُمَّ سَأَلُوا الأَمَانَ فَأُعْطُوهُ ، ثُمَّ قُتِلُوا ، قَالَ : وَكَمِ الْعِدَّةُ ، قَالَ : خَمْسَةُ آلاَفٍ ، قَالَ : فَسَبَّحَ ابْنُ عُمَرَ عِنْدَ ذَلِكَ ، وَقَالَ : عَمَّرَكَ اللَّهُ يَا ابْنَ الزُّبَيْرِ ، لَوْ أَنَّ رَجُلاً أَتَى مَاشِيَةَ الزُّبَيْرِ فَذَبَحَ مِنْهَا فِي غَدَاةٍ خَمْسَةَ آلاَفٍ أَكُنْتَ تَرَاهُ مُسْرِفًا ، قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَتَرَاهُ إِسْرَافًا فِي بَهَائِمَ لاَ تَدْرِي مَا اللَّهُ ، وَتَسْتَحِلُّهُ مِمَّنْ هَلَّلَ اللَّهَ يَوْمًا وَاحِدًا.

(۳۸۴۸۸) حضرت اسحاق رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ حضرت مصعب بن زبیر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جبکہ وہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کر رہے تھے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم کون ہو انہوں نے بتلایا آپ کا بھتیجا مصعب بن زبیر ابن عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا عراق والے انہوں نے فرمایا جی ہاں مصعب بن زبیر نے فرمایا میں آپ کے پاس ایسے لوگوں کے بارے میں پوچھنے آیا ہوں جو اطاعت سے نکل چکے ہیں اور خون بہا چکے ہیں اور مالوں کو واجب کر چکے ہیں ان سے لڑائی کی گئی اور ان پر غلبہ پا لیا گیا وہ ایک محل میں داخل ہوئے اس میں محصور ہو گئے پھر انہوں نے امان طلب کی ان کو امن دے دیا گیا پھر قتل کر دیا گیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا ان کی تعداد کتنی تھی انہوں نے بتلایا پانچ ہزار راوی نے فرمایا اس وقت حضرت

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے سبحان اللہ کہا اور فرمایا اے ابن زبیر اللہ تجھے عمر عطا فرمائے اگر کوئی آدمی زبیر کے مویشیوں میں آئے اور ان میں سے ایک صبح میں پانچ ہزار کو ذبح کر دے کیا آپ اسے حد سے بڑھنے والا سمجھتے ہو حضرت مصعب نے جواب میں کہا جی ہاں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم ان چوپاؤں میں زیادتی سمجھتے ہو جو اللہ کو نہیں جانتے اور ان کے خون کو حلال سمجھتے ہو ایک ہی دن میں جو اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں کلمہ پڑھتے ہیں۔

(٣٨٤٨٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، قَالَ : مَا رَأَيْت رَجُلاً هُوَ أَسَبُّ مِنْهُ ، يَعنى ابْنَ الزُّبَيْرِ.

(۳۸۴۸۹) ابو حصین رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے کوئی آدمی عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر برا بھلا کہنے والا نہیں دیکھا۔

(٣٨٤٩٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ أَهْلَ الشَّامِ كَانُوا يُقَاتِلُونَ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَيَصِيحُونَ بِهِ : يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ ، فَقَالَ : ابْنُ الزُّبَيْرِ :

وَتِلْكَ شَكَاةٌ ظَاهِرٌ عَنْك عَارُهَا

قَالَتْ أَسْمَاءُ : عَيَّرُوك بِهِ ؟ قَالَ نَعَمْ ، قَالَتْ : فَهُوَ وَاللهِ حَقٌّ.

(۳۸۴۹۰) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شام والے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے لڑائی کرتے تھے اور چیخ چیخ کر ان کو کہتے تھے اے ذات النطاقین کے بیٹے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ یہ پڑھتے

یہ عیب ہے جس کی عار تم پر واضح ہے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا کیا وہ تمہیں اس سے عار دلاتے ہیں حضرت ابن زبیر نے فرمایا جی ہاں انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم وہ حق ہے۔

(٣٨٤٩١) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يَشُدُّ عَلَيْهِمْ حَتَّى يُخْرِجَهُمْ ، عَنِ الأَبْوَابِ وَيَقُولُ :

لَوْ كَانَ قِرْنِي وَاحِدًا كُفِيتُه

ويقول :

وَلَسْنَا عَلَى الأَعْقَابِ تَدْمَى كُلُومُنَا وَلَكِنْ عَلَى أَقْدَامِنَا تَقْطُرُ الدِّمَا

(۳۸۴۹۱) حضرت ہشام بن عروہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن زبیر ان پر حملہ کرتے تھے یہاں تک کہ ان کو دروازوں سے نکال دیتے تھے اور کہتے تھے اگر میرا مقابل اکیلا ہو تو میں اس کے لیے کافی ہوں اور شعر بھی پڑھتے۔ وَلَسْنَا عَلَى الأَعْقَابِ تَدْمَى كُلُومُنَا ... وَلَكِنْ عَلَى أَقْدَامِنَا تَقْطُرُ الدِّمَا. ہماری ایڑیوں پر ہمارے زخموں کے خون نہیں گرتے بلکہ ہمارے قدموں پر خون کے قطرات گرتے ہیں (مراد یہ ہے کہ ہم دشمن کا سامنا کرتے ہوئے لڑتے ہیں پشت پھیر کر نہیں بھاگتے)

(٣٨٤٩٢) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ الأَسَدِيُّ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ قُطْبَةَ

عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : الْزَمُوا هَذِهِ الطَّاعَةَ وَالْجَمَاعَةَ ، فَإِنَّهُ حَبْلُ اللهِ الَّذِي أَمَرَ بِهِ ، وَأَنَّ مَا تَكْرَهُونَ فِي الْجَمَاعَةِ خَيْرٌ مِمَّا تُحِبُّونَ فِي الْفُرْقَةِ ، إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَخْلُقْ شَيْئًا قَطُّ إِلاَّ جَعَلَ لَهُ مُنْتَهًى ، وَإِنَّ هَذَا الدِّينَ قَدْ تَمَّ، وَإِنَّهُ صَائِرٌ إِلَى نُقْصَانٍ ، وَإِنَّ أَمَارَةَ ذَلِكَ أَنْ تَنْقَطِعَ الأَرْحَامُ ، وَيُؤْخَذَ الْمَالُ بِغَيْرِ حَقِّهِ ، وَتُسْفَكَ الدِّمَاءُ وَيَشْتَكِي ذُو الْقَرَابَةِ قَرَابَتَهُ لاَ يَعُودُ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ ، وَيَطُوفُ السَّائِلُ بَيْنَ جُمُعَتَيْنِ لاَ يُوضَعُ فِي يَدِهِ شَيْءٌ ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ خَارَتِ الأَرْضُ خُوَارَ الْبَقَرَةِ يَحْسِبُ كُلُّ أُنَاسٍ ، أَنَّهَا خَارَتْ مِنْ قِبَلِهِمْ ، فَبَيْنَمَا النَّاسُ كَذَلِكَ إِذْ قَذَفَتِ الأَرْضُ بِأَفْلاَذِ كَبِدِهَا مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، لاَ يَنْفَعُ بَعْدُ شَيْءٌ مِنْهُ ذَهَبٌ وَلاَ فِضَّةٌ.

(۳۸۴۹۲) حضرت عبداللہ سے روایت ہے فرمایا کہ اس اطاعت اور جماعت کو لازم پکڑو بلاشبہ یہ اللہ کی وہ رسی ہے جس کے تھامنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور بلاشبہ جو چیزیں تمہیں جماعت میں ناپسندیدہ ہیں وہ ان سے بہتر ہیں جو تمہیں جدائی میں پسند ہیں اللہ تعالیٰ نے کوئی بھی چیز پیدا نہیں کی مگر اس کی انتہا مقرر کی ہے یہ دین یقیناً کامل ہو چکا اور اب نقصان کی طرف جانے والا ہے اور اس نقصان کی علامت یہ ہے کہ رشتے داریاں ختم ہو جائیں گی ناحق مال لیا جائے گا خون بہائے جائیں گے قرابت والا اپنے قریبی رشتے داروں کی شکایت کرے گا کہ وہ اسے کچھ نہیں دیتے مانگنے والا دو جمعے چکر لگائے گا اس کے ہاتھ پر کچھ بھی نہیں رکھا جائے گا لوگ اسی حالت پر ہوں گے یکا یک زمین گائے کی طرح آواز نکالے گی سارے لوگ یہ خیال کریں گے کہ یہ ہماری جانب میں آواز نکال رہی ہے لوگ اسی حالت پر ہوں گے اچانک زمین اپنے جگر کے ٹکڑے یعنی سونا اور چاندی نکالے گی اس کے بعد اس سونا چاندی سے کوئی نفع نہیں ہوگا۔

(۳۸٤۹۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : أَشْرَفَ عَبْدُ اللهِ عَلَى دَارِهِ ، فَقَالَ : أَعْظِمْ بِهَا خِرْبَةً ، لَيُحِيطُنَّ فَقِيلَ : مَنْ ؟ فَقَالَ : أُنَاسٌ يَأْتُونَ مِنْ هَاهُنَا ، وَأَشَارَ أَبُو حَصِينٍ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَغْرِبِ.

(۳۸۴۹۳) حضرت مسروق سے روایت ہے انہوں نے فرمایا حضرت عبداللہ نے اپنے گھر کی طرف جھانکا اور فرمایا اس میں بڑی ویرانی ہوگی وہ لوگ اس کا احاطہ کریں گے آئیں گے۔ ان سے پوچھا گیا وہ کون لوگ ہوں گے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ ادھر ادھر سے آئیں گے۔ ابوحصین نے روایت بیان کرتے ہوئے اپنے ہاتھ سے مغرب کی طرف اشارہ کیا۔

(۳۸٤۹٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ ، عَنْ أَرْقَمَ بْنِ يَعْقُوبَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ يَقُولُ : كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا خَرَجْتُمْ مِنْ أَرْضِكُمْ هَذِهِ إِلَى جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَمَنَابِتِ الشِّيحِ قُلْتُ : مَنْ يُخْرِجُنَا مِنْ أَرْضِنَا ، قَالَ : عَدُوُّ اللهِ.

(۳۸۴۹۴) حضرت ارقم بن یعقوب سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے حضرت عبداللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم اپنی اس زمین سے جزیرۃ العرب اور گھاس اگنے کی جگہوں کی طرف نکل جاؤ گے میں نے عرض کیا ہماری زمین سے ہمیں

کون نکالے گا انہوں نے فرمایا اللہ کا دشمن۔

(۳۸٤۹٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ : كَأَنِّي بِهِمْ مُشْرِفِي آذَانَ خَيْلِهِمْ رَابِطِيهَا بِحَافَّتَيَ الْفُرَاتِ.

(۳۸۴۹۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا گویا کہ میں ان کو دیکھ رہا ہوں کہ ان کے گھوڑوں کے کان کھڑے ہوں گے اور ان کے راہب وزاہد فرات کے دونوں کناروں پر ہوں گے۔

(۳۸٤۹٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : مَا تَلاعَنَ قَوْمٌ قَطُّ إِلاَّ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ. (نعیم ۱۸۷۰)

(۳۸۴۹۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ کبھی بھی کسی قوم نے آپس میں لعن طعن اختیار نہیں کی مگر عذاب کی بات ان پر ثابت ہوگئی۔

(۳۸٤۹۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : مَا أُبَالِي عَلَى كَفِّ مَنْ ضَرَبْتُ بَعْدَ عُمَرَ.

(۳۸۴۹۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد مجھے اس بات کی پروا نہیں کہ کس کس کی بیعت کروں۔

(۳۸٤۹۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ : إِنَّ الْفِتْنَةَ لَتُعْرَضُ عَلَى الْقُلُوبِ ، فَأَيُّ قَلْبٍ أُشْرِبَهَا نُقِطَ عَلَى قَلْبِهِ نُقَطٌ سُود ، وَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نُقِطَ عَلَى قَلْبِهِ نُقْطَةٌ بَيْضَاءُ ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنكُمْ أَنْ يَعْلَمَ أَصَابَتْهُ الْفِتْنَةُ أَمْلا ، فَلْيَنْظُرْ ، فَإِنْ رَأَى حَرَامًا مَا كَانَ يَرَاهُ حَلاَلاً ، أَوْ يَرَى حَلاَلاً مَا كَانَ يَرَاهُ حَرَامًا فَقَدْ أَصَابَتْهُ. (احمد ۳۸۶۔ حاکم ۴۶۸)

(۳۸۴۹۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا یقیناً فتنہ دلوں پر آتا ہے جس دل میں اس کی محبت بیٹھ جائے تو اس دل پر سیاہ نقطہ لگایا جاتا ہے اور جو دل اس فتنے کو ناپسند کرتا ہے اس پر سفید لگا دیا جاتا ہے جو آدمی تم میں سے چاہتا ہے کہ جانے اسے فتنہ پہنچا ہے یا نہیں وہ غور کرے اگر جسے وہ حلال سمجھتا تھا اسے حرام سمجھنا شروع کر دیا یا جسے حرام سمجھتا تھا اسے حلال سمجھنا شروع کر دیا تو اسے فتنہ پہنچ چکا ہے۔

(۳۸٤۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا قُطْبَةُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَكَنٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَوِ اعْتَرَضْتَهُمْ فِي الْجُمُعَةِ بِنَبْلٍ مَا أَصَابَتْ إِلاَّ كَافِرًا.

(۳۸۴۹۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ اگر تو جمعہ میں ان کی طرف متوجہ ہو کر تیر مارے تو وہ تیر نہیں لگے گا سوائے کافروں کے (مراد یہ ہے کہ سارے کفر میں ہوں گے لیکن یہاں کفر سے وہ کفر مراد

نہیں جو اسلام سے نکال دیتا ہے مراد یہ ہے کہ ہر ایک کفار جیسے اعمال میں مبتلا ہوگا)

(۳۸۵۰۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدٍ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ : إِنَّ لِلْفِتْنَةِ وَقَفَاتٍ وَبَعَثَاتٍ ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَمُوتَ فِي وَقَفَاتِهَا فَافْعَلْ ، وَقَالَ : مَا الْخَمْرُ صِرْفًا بِأَذْهَبَ لِعُقُولِ الرِّجَالِ مِنَ الْفِتَنِ.

(۳۸۵۰۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا فتنے میں اس کے رکنے اور بھڑکنے کے مواقع ہوتے ہیں اگر تم سے ہو سکے کہ تمہیں اس کے رکنے کے مواقع میں موت آئے تو ایسا کر لینا اور فرمایا کہ کوئی خالص شراب لوگوں کی عقلوں کو زیادہ اڑانے والی نہیں ہے فتنوں کی بہ نسبت۔

(۳۸۵۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالاَ : أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ ، عَنْ رُفَيْعٍ أَبِي كَثِيرَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلِيًّا يَقُولُ : تَمْتَلِءُ الأَرْضُ ظُلْمًا وَجَوْرًا حَتَّى يَدْخُلَ كُلَّ بَيْتٍ خَوْفٌ وَحَرْبٌ يَسْأَلُونَ دِرْهَمَيْنِ وَجَرِيبَيْنِ فَلاَ يُعْطَوْنَهُ ، فَيَكُونُ تَقْتَالٌ بِتَقْتَالٍ وَتَسْيَارٌ بِتَسْيَارٍ حَتَّى يُحِيطَ اللَّهُ بِهِمْ فِي مِصْرِهِم ، ثُمَّ تُمْلأُ الأَرْضُ عَدْلاً وَقِسْطًا ، وَقَالَ وَكِيعٌ : حَتَّى يُحِيطَ اللَّهُ بِهِمْ فِي مِصْرِهِ.

(۳۸۵۰۱) حضرت رفیع ابی کثیرہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے ابو الحسن علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ زمین ظلم اور زیادتی سے بھر جائے گی یہاں تک کہ ہر گھر میں خوف اور لڑائی داخل ہوگی دو درہم اور دو جریب مانگیں گے انہیں نہیں دیا جائے گا (جریب ۸ قفیز کے برابر پیمانے کو کہتے ہیں) لڑائی کے مقابلے میں لڑائی ہوگی اور لشکر لشکروں کے مقابلے میں چلیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کا احاطہ کریں گے ان کے شہر میں پھر زمین عدل وانصاف سے بھر دی جائے گی۔

(۳۸۵۰۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : جَلَدَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ رَجُلاً حَدًّا ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ جَلَدَ رَجُلاً آخَرَ حَدًّا ، فَقَالَ رَجُلٌ هَذِهِ وَاللهِ الْفِتْنَةُ ، جَلَدَ أَمْسِ رَجُلاً فِي حَدٍّ ، وَجَلَدَ الْيَوْمَ رَجُلاً فِي حَدٍّ ، فَقَالَ : خَالِدٌ : لَيْسَ هَذِهِ بِفِتْنَةٍ ، إِنَّمَا الْفِتْنَةُ أَنْ تَكُونَ فِي أَرْضٍ يُعْمَلُ فِيهَا بِالْمَعَاصِي فَتُرِيدُ أَنْ تَخْرُجَ مِنْهَا إِلَى أَرْضٍ لاَ يُعْمَلُ فِيهَا بِالْمَعَاصِي فَلاَ تَجِدُهَا.

(۳۸۵۰۲) حضرت طارق بن شہاب سے روایت ہے انہوں نے فرمایا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو بطور حد کوڑے لگائے جب دوسرا دن ہوا دوسرے آدمی کو بطور حد کوڑے لگائے ایک آدمی نے کہا اللہ کی قسم یہ تو فتنہ ہے گزشتہ کل ایک آدمی کو حد میں کوڑے لگائے اور آج دوسرے آدمی کو حد میں کوڑے لگائے ہیں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ فتنہ نہیں ہے فتنہ تو یہ ہوتا ہے کہ ایک زمین پر بے شمار گناہ کیے جائیں تو یہ چاہے کہ ایسی زمین کی طرف نکل جائے جہاں گناہ نہ کیے جاتے ہوں پس تو ایسی زمین نہ پائے۔

(۳۸۵۰۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيِّ ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ سعد بْنِ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : لَمَّا تَحَسَّرَ النَّاسُ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ كَتَبُوا بَيْنَهُمْ كِتَابًا أَنْ لاَ يَسْتَعْمِلَ عَلَيْهِمْ إِلاَّ

رَجُلاً يَرْضَوْنَهُ لأَنْفُسِهِمْ وَدِينِهِمْ ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ قَدِمَ حُذَيْفَةُ مِنَ الْمَدَائِنِ فَأَتَوْهُ بِكِتَابِهِمْ فَقَالُوا : يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، صَنَعنَا بِهَذَا الرَّجُلِ مَا قَدْ بَلَغَك ، ثُمَّ كَتَبْنَا هَذَا الْكِتَابَ وَأَحْبَبْنَا أَنْ لاَ نَقْطَعَ أَمْرًا دُونَك ، فَنَظَرَ فِي كِتَابِهِمْ وَضَحِكَ ، وَقَالَ : وَاللهِ مَا أَدْرِي أَيُّ الأَمْرَيْنِ أَرَدْتُمْ أَرَدْتُمْ أَنْ تَتَوَلَّوْا سُلْطَانَ قَوْمٍ لَيْسَ لَكُمْ أَوْ أَرَدْتُمْ أَنْ تَرُدُّوا هَذِهِ الْفِتْنَةَ حَيْثُ أَطْلَعَتْ خِطَامَهَا وَاسْتَوَتْ ، إِنَّهَا لَمُرْسَلَةٌ مِنَ اللهِ فِي الأَرْضِ تَرْتَعِي حَتَّى تَطَأَ عَلَى خِطَامِهَا ، لَنْ يَسْتَطِيعَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ لَهَا رَدًّا وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يُقَاتِلُ فِيهَا إِلاَّ قُتِلَ حَتَّى يَبْعَثَ اللَّهُ قَزَعًا كَقَزَعِ الْخَرِيفِ يَكُونُ بِهِمْ بَيْنَهُمْ. (حاکم ۵۰۳)

(۳۸۵۰۳) حضرت سعد بن حذیفہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا جب لوگوں نے حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کو معزول کرنے پر موافقت کر لی تو آپس میں انہوں نے ایک تحریر لکھی کہ ان پر عامل نہیں بنایا جائے گا مگر وہ آدمی جس پر وہ اپنے لیے اور اپنے دین کے لیے راضی ہوں گے وہ لوگ اسی حالت پر تھے اچانک حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ مدائن سے تشریف لائے اپنی تحریر لے کر ان کے پاس گئے اے ابوعبداللہ ہم نے اس آدمی کے ساتھ وہ معاملہ کیا ہے جو آپ کو پہنچا ہے پھر ہم نے یہ تحریر لکھی ہے اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ کے بغیر ہم کسی امر کا یقینی فیصلہ نہ کریں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان کی تحریر کو دیکھا اور مسکرائے اور فرمایا اللہ کی قسم مجھے معلوم نہیں دونوں امروں میں سے کس کا تم نے ارادہ کیا ہے ایسے لوگوں کی ولایت کا ارادہ کیا ہے جو تمہارے فائدے کے لیے نہیں ہے یا تم نے ارادہ کیا ہے اس فتنے کو لوٹانے کا اس مقام کی طرف جہاں یہ بے مہار ہو جائے گا اور مضبوط ہو جائے گا۔ بلاشبہ یہ فتنہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے زمین پر بھیجا جاتا ہے چرتا ہے یہاں تک اپنی لگام کو روندتا ہے کہ لوگوں میں سے کوئی بھی اسے روکنے کی طاقت نہیں رکھتا لوگوں میں سے کوئی بھی اس میں قتال نہیں کرتا مگر قتل کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ بدلی بھیجتے ہیں موسم خزاں کے بادلوں کی طرح وہ قتال انہی کے درمیان ہو جاتا ہے۔

(۳۸۵۰٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ زَاذَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ : لَيَأْتِيَنَّ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ خَيْرُكُمْ فِيهِ مَنْ لاَ يَأْمُرُ بِمَعْرُوفٍ وَلاَ يَنْهَى عَنْ مُنْكَرٍ ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ : أَيَأْتِي عَلَيْنَا زَمَانٌ نَرَى الْمُنْكَرَ فِيهِ فَلاَ نُغَيِّرُهُ ؟ فَلاَ وَاللهِ لَنَفْعَلَنَّ ، قَالَ : فَجَعَلَ حُذَيْفَةُ يَقُولُ بِأُصْبُعِهِ فِي عَيْنِهِ : كَذَبْتَ وَاللهِ ثَلاَثًا ، قَالَ الرَّجُلُ : فَكَذَبْتَ وَصَدَقَ. (ابو نعیم ۲۷۹)

(۳۸۵۰۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ضرور بالضرور تم پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں تم میں سے سب سے بہتر وہ آدمی ہو گا جو نیکی کا حکم نہیں کرے گا لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا ہم پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں ہم منکر کو دیکھیں گے اور اسے روکیں گے نہیں نہیں اللہ کی قسم ہم ضرور بالضرور کریں گے راوی فرماتے ہیں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اپنی انگلی سے اپنی آنکھ کی طرف اشارہ کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے تو نے خدا کی قسم جھوٹ بولا یہ تین مرتبہ فرمایا اس آدمی نے کہا میں نے جھوٹ بولا اور انہوں نے سچ کہا۔

(۳۸۵۰٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ

يَقُولُ : لَيَأْتِيَنَّ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَتَمَنَّى الرَّجُلُ فِيهِ الْمَوْتَ فَيُقْتَلُ ، أَوْ يَكْفُرُ ، وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَتَمَنَّى الرَّجُلُ الْمَوْتَ مِنْ غَيْرِ فَقْرٍ.

(۳۸۵۰۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ یقیناً تم پر ایسا زمانہ آئے گا اس میں انسان موت کی تمنا کرے گا کہ قتل کر دیا جائے یا وہ کفر اختیار کرے گا اور یقیناً تم پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں انسان موت کی تمنا کرے گا بغیر فقر و فاقہ کے۔

(۳۸۵۰۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضًا يُقَالُ لَهَا الْبُصْرَةُ ، أَوِ الْبُصَيْرَةُ إِلَى جَنْبِهَا نَهْرٌ يُقَالُ لَهُ دِجْلَةُ ذُو نَخْلٍ كَثِيرٍ يَنْزِلُ بِهِ بَنُو قَنْطُورَاءَ فَتَفْتَرِقُ النَّاسُ ثَلَاثَ فِرَقٍ : فِرْقَةٌ تَلْحَقُ بِأَصْلِهَا وَهَلَكُوا ، وَفِرْقَةٌ تَأْخُذُ عَلَى أَنْفُسِهَا وَكَفَرُوا ، وَفِرْقَةٌ يَجْعَلُونَ ذَرَارِيَّهُمْ خَلْفَ ظُهُورِهِمْ فَيُقَاتِلُونَ ، قَتْلَاهُمْ شُهَدَاءُ ، يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى بَقِيَّتِهِمْ. (ابو داؤد ۴۳۰۶۔ بزار ۳۶۶۷)

(۳۸۵۰۶) حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک زمین کا تذکرہ کیا جسے بصرہ یا بصیرہ کہا جاتا ہے اس کے ایک طرف ایک نہر ہے جسے دجلہ کہا جاتا ہے کثیر کھجوروں والی وہاں بنو قنطوراء اتریں گے (جو ترک کو کہا جاتا ہے اور حاکم کے قول کے مطابق اس سے مراد روم کے نصرانی ہیں) لوگ تین گروہوں میں بٹ جائیں گے ایک گروہ اپنی اصل سے مل جائے گا اور ہلاک ہو جائے گا دوسرا گروہ اپنے نفسوں کو لے گا اور کفر کرے گا اور ایک گروہ اولاد کو پس پشت ڈال کر قتال کرے گا ان کے مقتولین شہداء ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کے باقی رہنے والوں کو فتح عطاء کرے گا۔

(۳۸۵۰۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمَ الشَّعْرُ ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارَ الْأَعْيُنِ.

(بخاری ۲۹۲۹۔ مسلم ۶۳)

(۳۸۵۰۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم ایسے لوگوں سے لڑائی کرو گے جن کے جوتے ان کے بال ہوں گے اور قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم لڑائی کرو گے ایسے لوگوں سے جو چھوٹی آنکھوں والے ہوں گے۔

(۳۸۵۰۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارَ الْأَعْيُنِ ذُلْفَ الْأَنْفِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ. (بخاری ۲۹۲۹۔ مسلم ۶۴)

(۳۸۵۰۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم ایسے لوگوں سے لڑائی کرو گے جن کے جوتے بال ہوں گے اور قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ تم قتال کرو گے ایسے لوگوں سے جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی چھوٹی ناک والے ہوں گے گویا کہ ان کے چہرے اوپر نیچے رکھی ہوئی ڈھالوں کی طرح ہوں گے۔

(۳۸۵۰۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ يَقُولُ بِحَسْبِ أَصْحَابِي الْقَتْلُ. (احمد ۴۷۲ـ بزار ۳۲۶۳)

(۳۸۵۰۹) حضرت طارق سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے صحابہ کثرت سے شہید کیے جائیں گے۔

(۳۸۵۱۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لِلأَنْصَارِ :إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ.

(۳۸۵۱۰) اسید بن حضیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار سے فرمایا کہ تم عنقریب میرے بعد یہ دیکھو گے کہ تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی پس تم صبر کرنا یہاں تک کہ مجھے حوض پر مل لینا۔

(۳۸۵۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَأَبُو نُعَيْمٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ نُسَيْرٍ ، عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، قَالَ لَمَّا جَاءَ قَتْلُ الْحُسَيْنِ ، قَالَ :اللَّهُمَّ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ.

(۳۸۵۱۱) حضرت ربیع بن خثیم سے روایت ہے فرمایا کہ جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا وقت آیا تو انہوں نے فرمایا اے اللہ! آپ فیصلہ کریں گے اپنے بندوں کے درمیان اس سلسلے میں جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں۔

(۳۸۵۱۲) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو رَوْقٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْغَرِيفِ قَالَ: كُنَّا مُقَدِّمَةَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا بِمَسْكِنٍ مُسْتَمِيتِينَ تَقْطُرُ سُيُوفُنَا مِنَ الْجِدِّ عَلَى قِتَالِ أَهْلِ الشَّامِ وَعَلَيْنَا أَبُو الْعَمَرَّطة، قَالَ: فَلَمَّا أَتَانَا صُلْحُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَمُعَاوِيَةَ كَأَنَّمَا كُسِرَتْ ظُهُورُنَا مِنَ الْحُزْنِ وَالْغَيْظِ، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُوفَةَ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَّا يُكْنَى أَبَا عَامِرٍ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُذِلَّ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَ: لاَ تَقُلْ ذَاكَ يَا أَبَا عَامِرٍ، وَلَكِنِّي كَرِهْت أَنْ أَقْتُلَهُمْ طَلَبَ الْمُلْكِ، أَوْ عَلَى الْمُلْكِ.

(عبدالبر ۳۸۷)

(۳۸۵۱۲) حضرت ابوغریف سے روایت ہے کہ ہم حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے مقدمۃ الجیش میں بارہ ہزار کی مقدار میں مقام مسکن میں تھے اس حال میں کہ موت کے متمنی تھے ہماری تلواروں سے اہل شام کے ساتھ سخت لڑائی کی وجہ سے (خون کے) قطرات ٹپک رہے تھے ہم پر ابوعمرطہ امیر تھے ابوغریف فرماتے ہیں جب ہمارے پاس حضرت حسن بن علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان صلح کی خبر پہنچی تو اس خبر پر غم اور غصے سے گویا ہماری کمریں ٹوٹ گئیں ابوغریف راوی نے فرمایا جب حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کوفہ تشریف لائے تو ہم میں سے ایک آدمی جس کی کنیت ابوعامر تھی کھڑا ہوا اور کہنے لگا السلام علیک اے مومنوں کو ذلیل کرنے والے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابوعامر یہ بات نہ کرو لیکن میں نے ناپسند سمجھا تھا اس بات کو کہ میں ان کو ملک کی طلب میں قتل کروں۔

(۳۸۵۱۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ الْمُثَنَّى، عَنْ جَدِّهِ رِيَاحِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: قَامَ الْحَسَنُ

بْنُ عَلِيٍّ بَعْدَ وَفَاةِ عَلِي ، فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ مَا هُوَ آتٍ قَرِيبٌ ، وَإِنَّ أَمْرَ اللهِ وَاقِعٌ وَإِنْ كَرِهَ النَّاسُ ، وَإِنِّي وَاللهِ مَا أُحِبُّ أَنْ إِلَيَّ مِنْ أَمْرِ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزِنُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ يُهْرَاقُ فِيهَا مِحْجَمَةٌ مِنْ دَمٍ مُنْذُ عَلِمْتُ مَا يَنْفَعُنِي مِمَّا يَضُرُّنِي ، فَالْحَقُوا بِمَطِيِّكُمْ .

(۳۸۵۱۳) حضرت ریاح بن حارث سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد کھڑے ہوئے لوگوں کے سامنے خطبہ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی پھر فرمایا یقیناً جو چیز آنے والی ہے وہ قریب ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا حکم واقع ہونے والا ہے اگر چہ لوگ اسے ناپسند کریں اور اللہ کی قسم مجھے یہ بات پسند نہیں کہ مجھے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے امر سے رائی کے دانے کے برابر حاصل ہو جس میں تھوڑا سا خون بہایا گیا ہو جو میں نے جان لیا کہ یہ امر مجھے نقصان پہنچانے والی چیزوں سے کوئی نفع دینے والا نہیں ہے پس اپنی سواریوں کے ساتھ مل جاؤ۔

(۳۸۵۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : دَخَلْتُ أَنَا وَرَجُلٌ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ نَعُودُهُ ، فَجَعَلَ يَقُولُ لِذَلِكَ الرَّجُلِ : سَلْنِي قَبْلَ أَنْ لاَ تَسْأَلَنِي ، قَالَ : مَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ شَيْئًا ، يُعَافِيكَ اللَّهُ ، قَالَ : فَقَامَ فَدَخَلَ الْكَنِيفَ ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا ، ثُمَّ قَالَ : مَا خَرَجْتُ إِلَيْكُمْ حَتَّى لَفَظْتُ طَائِفَةً مِنْ كَبِدِي أُقَلِّبُهَا بِهَذَا الْعُودِ ، وَلَقَدْ سُقِيتُ السُّمَّ مِرَارًا مَا شَيْءٌ أَشَدُّ مِنْ هَذِهِ الْمَرَّةِ ، قَالَ : فَغَدَوْنَا عَلَيْهِ مِنَ الْغَدِ فَإِذَا هُوَ فِي السُّوقِ ، قَالَ : وَجَاءَ الْحُسَيْنُ فَجَلَسَ عِنْدَ رَأْسِهِ ، فَقَالَ : يَا أَخِي ، مَنْ صَاحِبُكَ ؟ قَالَ : تُرِيدُ قَتْلَهُ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : لَئِنْ كَانَ الَّذِي أَظُنُّ ، لَلَّهُ أَشَدُّ نِقْمَةً ، وَإِنْ كَانَ بَرِيئًا فَمَا أُحِبُّ أَنْ يُقْتَلَ بَرِيءٌ .

(۳۸۵۱٤) حضرت عمیر بن اسحاق سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں اور ایک آدمی حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ اس آدمی سے کہنے لگے مجھ سے پوچھو اس سے پہلے کہ تم مجھ سے نہ پوچھ سکو۔ ان صاحب نے کہا میں آپ سے کچھ نہیں پوچھنا چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو عافیت عطا کرے راوی نے فرمایا حضرت حسن کھڑے ہوئے اور بیت الخلاء میں داخل ہوئے پھر ہمارے پاس تشریف لائے پھر ارشاد فرمایا میں تمہاری طرف نہیں نکلا یہاں تک کہ میں نے اپنے جگر کا ایک ٹکڑا پھینکا ہے جس کو اس لکڑی سے الٹ پلٹ رہا ہوں مجھے کئی مرتبہ زہر پلایا گیا اس مرتبہ سے زیادہ سخت کوئی چیز نہیں تھی حضرت عمیر نے کہا اگلے دن ہم صبح کو ان کے پاس گئے وہ جان کنی کی حالت میں تھے راوی عمیر رحمہ اللہ نے فرمایا حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے پس ان کے سر کے پاس بیٹھ گئے اور فرمایا اے بھائی جان آپ کو زہر دینے والا کون ہے انہوں نے فرمایا تم اسے قتل کرنا چاہتے ہو انہوں نے فرمایا ہاں حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تو وہی ہے جس کے بارے میں میرا گمان ہے تو اللہ تعالیٰ اسے سخت سزا دینے والے ہیں اور اگر بری ہے تو میں یہ پسند نہیں کرتا کہ ایک بری آدمی کو قتل کیا جائے۔

(۳۸۵۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ شَرِيكٍ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ غَالِبٍ ، قَالَ : لَقِيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ بِمَكَّةَ ، فَقَالَ : يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، بَلَغَنِي أَنَّكَ تُرِيدُ الْعِرَاقَ ، قَالَ : أَجَلْ ، قَالَ : فَلاَ تَفْعَلْ

فَإِنَّهُمْ قَتَلَةُ أَبِيك ، الطَّاعِنُونَ فِي بَطْنِ أَخِيك ، وَإِنْ أَتَيْتَهُمْ قَتَلُوك.

(۳۸۵۱۵) حضرت بشر بن غالب سے روایت ہے فرمایا کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے مکہ مکرمہ میں ملے حضرت عبداللہ نے پوچھا اے ابو عبداللہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ آپ عراق کا ارادہ رکھتے ہیں انہوں نے فرمایا ہاں حضرت عبداللہ نے کہا ایسا نہ کرنا بلاشبہ وہ آپ کے والد کے قاتلین ہیں اور آپ کے بھائی کے پیٹ پر نیزہ مارنے والے ہیں اگر آپ ان کے پاس گئے تو وہ آپ کو قتل کر دیں گے۔

(۳۸۵۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْعِتْرِيُّ ، عَنْ جَبَلَةَ بِنْتِ المصفح ، قَالَتْ :أَوْصَى مَالِكُ بْنُ ضَمْرَةَ بِسِلاَحِهِ لِلْمُجَاهِدِينَ مِنْ بَنِي ضَمْرَةَ أَلاَّ يُقَاتَلَ بِهِ أَهْلُ نُبُوَّةٍ ، قَالَ :فَقَالَ :أَخُوهُ عِنْدَ رَأْسِهِ :يَا أَخِي عِنْدَ الْمَوْتِ تَقُولُ هَذَا ، قَالَ :هُوَ ذَاكَ ، قَالَ :فَنَحْنُ فِي حِلٍّ إِنِ احْتَاجَ وَلَدُك أَنْ يَبِيعَ ، قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :فَذَهَبَ السِّلاَحُ فَلَمْ يَبْقَ مِنْهُ إِلاَّ رُمْحٌ ، قَالَتْ :فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ ذَلِكَ الْبَعْثِ الَّذِينَ سَارُوا إِلَى الْحُسَيْنِ ، فَقَالَ :يَا ابْنَ مَالِكَ ، يَا مُوسَى ، أَعِرْنِي رُمْحَ أَبِيك أَعْتَرِضْ بِهِ ، قَالَ :فَقَالَ :يَا جَارِيَةُ ، أَعْطِهِ الرُّمْحَ ، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِهِ :يَا مُوسَى ، أَمَا تَذْكُرُ وَصِيَّةَ أَبِيك ، قَالَتْ :وَقَدْ مَرَّ الرَّجُلُ بِالرُّمْحِ ، قَالَتْ :فَلَحِقَ الرَّجُلَ فَأَخَذَ الرُّمْحَ مِنْهُ فَكَسَرَهُ.

(۳۸۵۱۶) حضرت جبلہ بنت مصفح سے روایت ہے انہوں نے فرمایا حضرت مالک بن ضمرہ رضی اللہ عنہ نے مجاہدین کو اپنے اسلحہ کے بارے میں وصیت کی خبردار اس سے کشید گی کرنے والوں کے ساتھ لڑائی کی جائے گی راوی محمد بن موسیٰ نے فرمایا ان کے بھائی نے ان کے سر کے پاس کہا اے بھائی موت کے وقت آپ یہ کہہ رہے ہیں انہوں نے کہا یہ ایسے ہی ہے ان کے بھائی نے کہا اگر آپ کی اولاد کو ضرورت ہو بیچنے کی تو کیا ہمارے لیے یہ جائز ہوگا انہوں نے فرمایا ہاں وہ اسلحہ لے گئے ایک نیزے کے سوا کوئی چیز نہ رہی، راویہ فرماتی ہیں اس لشکر میں سے جو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں گیا ایک آدمی آیا مالک بن ضمرہ کے بھائی نے کہا اے مالک کے بیٹے اے موسیٰ مجھے اپنے والد کا نیزہ عاریۃ دینا میں اسے ماروں روای فرماتے ہیں مالک کے بیٹے نے کہا اے لڑکی ان کو نیزہ دے دوان کے گھر والوں میں سے ایک عورت نے کہا اے موسیٰ کیا تمہیں اپنے والد کی وصیت یاد نہیں۔اور وہ آدمی آپ کے والد کا نیزہ مانگ کر لے گیا۔پس وہ اس کے پیچھے گئے اور اس سے نیزہ لے کر اسے توڑ دیا۔

(۳۸۵۱۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ مَعَهُ عَلَى الْمِنبَرِ ، فَقَالَ :إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّد ، وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۸۵۱۷) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ منبر پر اٹھایا اور فرمایا میرا بیٹا سردار اور امیر ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو جماعتوں کے درمیان صلح کروائے گا۔

(۳۸۵۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، قَالَ:الْفِتْنَةُ مَنْ قَابَلَهَا اجْتِيحَ.

(۳۸۵۱۸) حضرت محمد بن حنفیہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا جو آدمی فتنے کے روبرو آتا ہے جڑ سے اکھاڑ دیا جاتا ہے۔

(۳۸۵۱۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: جَائَنِي حُسَيْنٌ يَسْتَشِيرُنِي فِي الْخُرُوجِ إِلَى مَا هَاهُنَا يَعْنِي الْعِرَاقَ ، فَقُلْتُ : لَوْلاَ أَنْ يُزْرُوا بِي وَبِكَ لَشَبَّثْتُ يَدِي فِي شَعْرِكَ ، إِلَى أَيْنَ تَخْرُجُ ؟ إِلَى قَوْمٍ قَتَلُوا أَبَاكَ وَطَعَنُوا أَخَاك ، فَكَانَ الَّذِي سَخَا بِنَفْسِي عَنْهُ أَنْ قَالَ لِي : إِنَّ هَذَا الْحَرَمَ يُسْتَحَلُّ بِرَجُلٍ ، وَلأَنْ أُقْتَلَ فِي أَرْضِ كَذَا وَكَذَا غَيْرَ أَنَّهُ يُبَاعِدُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ.

(۳۸۵۱۹) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ میرے پاس عراق کی طرف جانے کے سلسلے میں مشورہ کے لیے آئے میں نے ان سے کہا اگر وہ میرے اور آپ کی ذات پر عیب نہ لگائیں تو میں مضبوطی کے ساتھ آپ سے چمٹ جاتا کہ آپ کہاں جارہے ہیں ایسے لوگوں کے پاس جنہوں نے آپ کے والد کو شہید کیا اور آپ کے بھائی کو نیزے مارے میرے ساتھ جوانہوں نے بات کے سلسلے میں سخاوت فرمائی اس میں یوں فرمایا یہ حرم کسی آدمی کے لیے لڑائی کے سلسلے میں حلال کیا جائے میں فلاں فلاں زمین میں قتل کر دیا جاؤں اگر چہ وہ دور ہے مجھے زیادہ پسندیدہ ہے اس بات سے کہ میں اس آدمی کی طرح ہوں جس کے ساتھ لڑائی کرنے میں حرم کو حلال سمجھا جائے۔

(۳۸۵۲۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هَانِءِ بْنِ هَانِءٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لَيُقْتَلَنَّ الْحُسَيْنُ قَتْلاً ، وَإِنِّي لأَعْرِفُ تُرْبَةَ الأَرْضِ الَّتِي بِهَا يُقْتَلُ ، يُقْتَلُ قَرِيبًا مِنَ النَّهْرَيْنِ.

(۳۸۵۲۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ یقیناً حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کیا جائے گا اور بلاشبہ میں اس زمین کی مٹی کو پہچانتا ہوں جہاں اسے شہید کیا جائے گا دو نہروں کے درمیان شہید کیا جائے گا۔

(۳۸۵۲۱) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَرْبَدَ النَّخَعِيِّ ، قَالَ : قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ : دَخَلَ الْحُسَيْنُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جَالِسَةٌ عَلَى الْبَابِ ، فَتَطَلَّعْت فَرَأَيْتُ فِي كَفِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا يُقَلِّبُهُ وَهُوَ نَائِمٌ عَلَى بَطْنِهِ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، تَطَلَّعْتُ فَرَأَيْتُكَ تُقَلِّبُ شَيْئًا فِي كَفِّكَ ، وَالصَّبِيُّ نَائِمٌ عَلَى بَطْنِكَ وَدُمُوعُكَ تَسِيلُ ، فَقَالَ : إِنَّ جِبْرِيلَ أَتَانِي بِالتُّرْبَةِ الَّتِي يُقْتَلُ عَلَيْهَا ، وَأَخْبَرَنِي أَنَّ أُمَّتِي يَقْتُلُونَهُ. (طبرانی ۲۸۲۰)

(۳۸۵۲۱) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے میں دروازے کے پاس بیٹھی ہوئی تھی میں نے غور کیا اور دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی میں کوئی چیز تھی جسے آپ الٹ پلٹ رہے تھے اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ آپ کے پیٹ پر سوئے ہوئے تھے میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نے غور کیا اور دیکھا کہ آپ اپنی ہتھیلی پر کوئی چیز الٹ پلٹ رہے ہیں اور بچہ آپ کے پیٹ پر سویا ہوا ہے اور آپ کے آنسو جاری ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ جبرئیل میرے پاس وہ مٹی لے کر آیا تھا جہاں اسے شہید کیا جائے گا اس نے مجھے خبر دی ہے کہ میری امت اسے قتل کرے گی۔

(۳۸۵۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ مُدْرِكٍ الْجُعْفِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُجَيٍّ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ سَافَرَ مَعَ عَلِيٍّ ، وَكَانَ صَاحِبَ مَطْهَرَتِهِ حَتَّى حَاذَى نِينَوَى وَهُوَ مُنْطَلِقٌ إِلَى صِفِّينَ فَنَادَى: صَبْرًا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، صَبْرًا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، فَقُلْتُ :مَاذَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَيْنَاهُ تَفِيضَانِ ، قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا لِعَيْنَيْكَ تَفِيضَانِ أَأَغْضَبَكَ أَحَدٌ ، قَالَ :قَامَ مِنْ عِنْدِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي ، أَنَّ الْحُسَيْنَ يُقْتَلُ بِشَطِّ الْفُرَاتِ ، فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ أَنْ فَاضَتَا.

(احمد ۸۵۔ ابو یعلی ۳۵۸)

(۳۸۵۲۲) حضرت نجی حضرمی سے روایت ہے فرمایا کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر کیا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے وضو وغیرہ کا انتظام کرنے لگے یہاں تک کہ وہ نینوی شہر کے برابر ہو گئے ارادہ ان کا صفین کی طرف جانے کا تھا تو انہوں نے پکارا ٹھہر وابو عبداللہ ٹھہر وابوعبداللہ میں نے کہا کیا ہو گیا ابوعبداللہ کو انہوں نے فرمایا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتلایا میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی آنکھیں بہہ رہی ہیں کیا آپ کو کسی نے غصہ دلایا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل میرے پاس کھڑے ہوئے ہیں انہوں نے مجھے بتلایا ہے کہ حسین کو فرات کے کنارے شہید کیا جائے گا پس اپنی آنکھوں پر قابو نہ رہا وہ بہہ پڑیں۔

(۳۸۵۲۳) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سَلاَّمٍ أَبِي شُرَحْبِيلَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْمٍ ، قَالَ :بَعَرَتْ شَاةٌ لَهُ ، فَقَالَ لِجَارِيَةٍ لَهُ :يَا جَرْدَاءُ ، لَقَدْ أَذْكَرَنِي هَذَا الْبَعْرُ حَدِيثًا سَمِعْته مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَكُنْت مَعَهُ بِكَرْبَلاَءَ فَمَرَّ بِشَجَرَةٍ تَحْتَهَا بَعْرُ غِزْلاَنٍ فَأَخَذَ مِنْهُ قَبْضَةً فَشَمَّهَا ، ثُمَّ قَالَ :يُحْشَرُ مِنْ هَذَا الظَّهْرِ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ.

(۳۸۵۲۳) حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ان کی بکری نے مینگنیاں کیں انہوں نے اپنی باندی سے کہا اے کم بالوں والی اس مینگنی نے ایک حدیث یاد کروادی جو میں نے امیر المؤمنین (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے سنی تھی جبکہ میں ان کے ساتھ مقام کربلا میں تھا وہ ایسے درخت کے پاس سے گزرے جس کے نیچے ہرن کی مینگنی تھی اس زمین سے ایک مشت مٹی لی اور اسے سونگھا پھر فرمایا اس زمین کی پشت سے ستر ہزار کو جمع کیا جائے گا جو بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

(۳۸۵۲٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ وَائِلِ بْنِ عَلْقَمَةَ ، أَنَّهُ شَهِدَ الْحُسَيْنَ بِكَرْبَلاَءَ ، قَالَ :فَجَاءَ رَجُلٌ ، فَقَالَ :أَفِيكُمْ حُسَيْنٌ ؟ فَقَالَ :مَنْ أَنْتَ ، فَقَالَ :أَبْشِرْ بِالنَّارِ ، قَالَ :بَلْ رَبٌّ غَفُورٌ رَحِيمٌ مُطَاعٌ ، قَالَ وَمَنْ أَنْتَ ؟ قَالَ :أَنَا ابْنُ حُوَيْزَةَ ، قَالَ :اللَّهُمَّ حُزْهُ إِلَى النَّارِ ، قَالَ :فَذَهَبَ فَنَفَرَ بِهِ فَرَسُهُ عَلَى سَاقَيْهِ ، فَتَقَطَّعَ فَمَا بَقِيَ مِنْهُ غَيْرُ رِجْلِهِ فِي الرِّكَابِ.

(۳۸۵۲۴) حضرت وائل بن علقمہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ کربلا میں موجود تھے انہوں نے فرمایا کہ ایک

آدمی آیا اس نے کہا کیا تمہارے اندر حسین ہے حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم کون ہو اس نے کہا آگ کی بشارت لو انہوں نے فرمایا بلکہ رب معاف کرنے والا رحم کرنے والا فرمانبرداری کیا جانے والا ہے حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے پوچھا تو کون ہے اس نے کہا میں ابن حویزہ ہوں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے اللہ اسے آگ کی طرف جمع کر لے راوی نے فرمایا وہ آدمی گیا اس کا گھوڑا اسے اس کی پنڈلیوں کے بل لے کر بھاگا پس وہ کٹا اس کے جسم سے سوائے اس کے پاؤں کے جو رکاب میں تھے کوئی حصہ باقی نہ رہا۔

(۳۸۵۲۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أُمِّ حَكِيمٍ ، قَالَتْ :لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ جَارِيَةٌ قَدْ بَلَغْتُ مَبْلَغَ النِّسَاءِ ، أَوْ كِدْتُ أَنْ أَبْلُغَ مَكَثَتِ السَّمَاءُ بَعْدَ قَتْلِهِ أَيَّامًا كَالْعَلَقَةِ.

(۳۸۵۲۵) حضرت ام حکیم سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا میں ان دنوں لڑکی تھی عورتوں کی عمر کو پہنچ چکی تھی یا فرمایا پہنچنے کے قریب تھی ان کی شہادت کے بعد کئی دن آسمان خون کے جمے ٹکڑے کی طرح رہا۔

(۳۸۵۲۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي عَاصِمٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :جَائَنَا قَتْلُ عُثْمَانَ وَأَنَا أُونِسُ مِنْ نَفْسِي شَبَابًا وَقُوَّةً ، وَلَوْ قَتَلْتُ الْقِتَالَ ، فَخَرَجْتُ أُحْضِرُ النَّاسَ حَتَّى إِذَا كُنْت بِالرَّبَذَةِ إِذَا عَلِيٌّ بِهَا ، فَصَلَّى بِهِم الْعَصْرَ ، فَلَمَّا سَلَّمَ أَسْنَدَ ظَهْرَهُ فِي مَسْجِدِهَا ، وَاسْتَقْبَلَ الْقَوْمَ ، قَالَ : فَقَامَ إِلَيْهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُكَلِّمُهُ وَهُوَ يَبْكِي ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ :تَكَلَّمْ وَلاَ تَحِنَّ حَنِينَ الْجَارِيَةِ ، قَالَ :أَمَرْتُك حِينَ حَصَرَ النَّاسُ هَذَا الرَّجُلَ أَنْ تَأْتِيَ مَكَّةَ فَتُقِيمَ بِهَا فَعَصَيْتَنِي ، ثُمَّ أَمَرْتُك حِينَ قُتِلَ أَنْ تَلْزَمَ بَيْتَكَ حَتَّى تَرْجِعَ إِلَى الْعَرَبِ غَوَارِبُ أَحْلاَمِهَا ، فَلَوْ كُنْت فِي جُحْرِ ضَبٍّ لَضَرَبُوا إِلَيْك آبَاطَ الإِبِلِ حَتَّى يَسْتَخْرِجُوك مِنْ جُحْرِكَ فَعَصَيْتَنِي ، وَأَنَا أَنْشُدُك بِاللهِ أَنْ تَأْتِيَ الْعِرَاقَ فَتُقْتَلَ بِحَالِ مَضْيَعَةٍ ، قَالَ :فَقَالَ : عَلِيٌّ :أَمَّا قَوْلُك :آتِي مَكَّةَ ، فَلَمْ أَكُنْ بِالرَّجُلِ الَّذِي تُسْتَحَلُّ لِي مَكَّةُ ، وَأَمَّا قَوْلُك :قَتَلَ النَّاسُ عُثْمَانَ ، فَمَا ذَنْبِي إِنْ كَانَ النَّاسُ قَتَلُوهُ ، وَأَمَّا قَوْلُك :آتِي الْعِرَاقَ ، فَأَكُون كَالضَّبُعِ تَسْتَمِعُ اللَّدْمِ.

(۳۸۵۲۶) حضرت طارق بن شہاب سے روایت ہے فرمایا کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر آئی اور میں اپنے آپ میں جوانی اور قوت کو پہچان رہا تھا اگر میں لڑائی کرتا میں نکلا لوگوں کے ساتھ حاضر تھا جب ہم مقام ربذہ پر پہنچے وہاں پر حضرت علی رضی اللہ عنہ موجود تھے انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب سلام پھیرا لوگوں کی طرف منہ کر کے اپنی نماز پڑھنے کی جگہ پر ٹیک لگا کر بیٹھ گئے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کھڑے ان سے روتے ہوئے بات کرنے لگے انہوں نے فرمایا بات کرو اور لڑکی کے رونے کی طرح نہ رو۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے آپ سے کہا تھا جب لوگوں نے اس آدمی کا محاصرہ کیا تھا کہ آپ مکہ جا کر وہاں اقامت اختیار کریں آپ نے میری بات نہ مانی پھر جب انہیں شہید کیا گیا میں نے آپ سے کہا تھا اپنے گھر میں رہیں ۔ یہاں تک عرب کی عقل مندی واپس آ جائے پس اگر آپ گوہ کی بل میں ہوئے تو وہ آپ کو اونٹ کے پہلوں مارتے یہاں تک آپ کو اس بل سے نکالتے آپ نے میری بات نہ مانی اور میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ عراق نہ جائیں کہیں بے توجہی کی حالت میں

آپ کو قتل کر دیا جائے راوی نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا باقی رہی تمہاری بات کہ میں مکہ جاتا تو میں اس آدمی کے پاس نہیں گیا جو میرے لیے مکہ کو قتال کے لیے حلال کرتا اور تیری یہ بات کہ لوگوں نے عثمان کو شہید کر دیا تو میرا کیا گناہ ہے اگر لوگوں نے ان کو قتل کر دیا ہے اور رہی تمہاری یہ بات کہ میں عراق نہ جاتا (مدینہ اگر رہتا تو) تو میں اس گوہ کی طرح ہوتا جو (بل میں رہ کر) آواز کو سنتی ہے۔

(۳۸۵۲۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ الصُّلْحُ بَيْنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَمُعَاوِيَةَ أَرَادَ الْحَسَنُ الْخُرُوجَ إِلَى الْمَدِينَةِ ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ : مَا أَنْتَ بِالَّذِي تَذْهَبُ حَتَّى تَخْطُبَ النَّاسَ ، قَالَ : قَالَ الشَّعْبِيُّ : فَسَمِعْته عَلَى الْمِنْبَرِ حَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : أما بعد فَإِنَّ أَكْيَسَ الْكَيْسِ التُّقَى ، وَإِنَّ أَعْجَزَ الْعَجْزِ الْفُجُورُ ، وَإِنَّ هَذَا الأَمْرَ الَّذِي اخْتَلَفْتُ أَنَا فِيهِ وَمُعَاوِيَةُ حَقٌّ كَانَ لِي ، فَتَرَكْتُهُ لِمُعَاوِيَةَ ، أَوْ حَقٌّ كَانَ لامْرِىءٍ أَحَقَّ بِهِ مِنِّي ، وَإِنَّمَا فَعَلْتُ هَذَا لِحَقْنِ دِمَائِكُمْ ﴿وَإِنْ أَدْرِي لَعَلَّهُ فِتْنَةٌ لَكُمْ وَمَتَاعٌ إِلَى حِينٍ﴾ ثُمَّ نَزَلَ.

(۳۸۵۲۷) حضرت شعبی سے روایت ہے فرمایا کہ جب حضرت حسن بن علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان صلح ہوئی حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے مدینہ کی طرف جانے کا ارادہ کیا مجاہد رحمہ اللہ نے شعبی رحمہ اللہ سے نقل کیا شعبی نے فرمایا میں نے ان سے منبر پر سنا کہ انہوں نے اللہ کی تعریف کی اور اس کی ثناء بیان کی پھر فرمایا یقیناً سب سے عقلمندی کی بات تقوی ہے اور سب سے عجز کی بات فسق و فجور ہے اور یہ امر (خلافت) جس میں میرے اور معاویہ کے درمیان اختلاف ہوا یہ میرا حق تھا میں نے معاویہ کے لیے چھوڑ دیا یا یوں فرمایا یہ میرا حق تھا جس کے معاویہ مجھ سے زیادہ حق دار ہیں اور میں نے یہ تمہارے خونوں کی حفاظت کے لیے ایسا کیا ہے اور میں نہیں جانتا ہو سکتا ہے تمہارے لیے آزمائش ہو اور مقررہ مدت تک نفع ہو پھر نیچے اتر آئے۔

(۳۸۵۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُجَالِدٌ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شريك ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ أُمَّتِي وَهُمْ جَمِيعٌ فَاضْرِبُوا رَأْسَهُ كَائِنًا مَنْ كَانَ.

(نسائی ۴۸۸- طبرانی ۴۸۷)

(۳۸۵۲۸) حضرت اسامہ بن شریک سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی نے میری امت میں تفریق ڈالی جبکہ وہ مجتمع ہوں اس کی گردن مار دو جو کوئی ہو۔

(۳۸۵۲۹) حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ كَثِيرٍ الشَّامِيِّ ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهَا فُسيلة ، عَنْ أَبِيهَا ، قَالَتْ : سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ : سَأَلْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَمِنَ الْعَصَبِيَّةِ أَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهُ ، قَالَ : لاَ ، وَلَكِنْ مِنَ الْعَصَبِيَّةِ أَنْ يُعِينَ الرَّجُلُ قَوْمَهُ عَلَى الظُّلْمِ. (ابوداؤد ۵۰۷۸- طبرانی ۲۳۶)

(۳۸۵۲۹) حضرت فسیلہ اپنے والد سے روایت کرتی ہیں فرمایا کہ میں نے اپنے والد کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے رسول

اللہ ﷺ سے پوچھا اے اللہ کے رسول کیا یہ عصبیت ہے کہ انسان اپنی قوم سے محبت کرے آپ ﷺ نے فرمایا نہیں لیکن عصبیت یہ ہے کہ انسان ظلم پر اپنی قوم کی اطاعت کرے۔

(۳۸۵۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَتَى حُنَيْنًا مَرَّ بِشَجَرَةٍ يُعَلِّقُ الْمُشْرِكُونَ بِهَا أَسْلِحَتَهُمْ يُقَالُ لَهُ :ذَاتُ أَنْوَاطٍ ، فَقَالُوا : اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :هَذَا كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى لِمُوسَى : ﴿اجْعَلْ لَنَا إِلَهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ﴾ ، لَتَرْكَبُنَّ سَنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ. (احمد ۲۱۸۔ طیالسی ۱۳۴۶)

(۳۸۵۳۰) حضرت ابو واقد اللیثی سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ حنین تشریف لائے تو ایسے درخت کے پاس سے گزرے جس کے ساتھ مشرکین اپنا اسلحہ لٹکاتے تھے جسے ذات انواط کہا جاتا تھا (انواط نوط کی جمع ہے حاجت معلقہ کو کہتے ہیں یہ وہ درخت تھا جس کے ساتھ مشرکین اپنا اسلحہ لٹکاتے تھے اور اس کا گرد ٹھہرتے تھے) صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہمارے لیے ذات انواط بنادیں حضور ﷺ نے فرمایا یہ ایسے ہے جیسے موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا۔ ہمارے لیے بھی معبود بنا دیں جیسا کہ ان کے لیے معبود ہے یقیناً تم اپنے سے پہلے والے لوگوں کے طریقوں پر چلو گے۔

(۳۸۵۳۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَتَتَّبِعُنَّ سُنَّةَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بَاعًا بِبَاعٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ وَشِبْرًا بِشِبْرٍ حَتَّى لَوْ دَخَلُوا فِي جُحْرِ ضَبٍّ لَدَخَلْتُمْ فِيهِ ، قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى ، قَالَ :فَمَنْ إِذَنْ.

(بخاری ۳۱۹۷۔ احمد ۴۵۰)

(۳۸۵۳۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم ضرور بالضرور اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقے کی پیروی کرو گے دو ہاتھ میں دو ہاتھ کی ایک ہاتھ میں ایک۔ ہاتھ کی اور ایک بالشت میں ایک بالشت کی یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کی بل میں داخل ہوئے ہوں تو تم بھی اس میں داخل ہو گے صحابہ کرام نے عرض کیا یہود اور نصاریٰ کی؟ آپ نے ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

(۳۸۵۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ :لَتَرْكَبُنَّ سُنَّةَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حُلْوَهَا وَمُرَّهَا.

(۳۸۵۳۲) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ یقیناً تم اپنے سے پہلے والوں کی میٹھے اور کڑوے طریقے کی پیروی کرو گے۔

(۳۸۵۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ هُزَيْلٍ، قَالَ:قَالَ عَبْدُ اللهِ:أَنْتُمْ أَشْبَهُ النَّاسِ سَمْتًا وَهَدْيًا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ لَتَسْلُكُنَّ طَرِيقَهُمْ حَذْوَ القذة بِالْقُذَّةِ وَالنَّعْلِ بِالنَّعْلِ ، وَقَالَ عَبْدُ اللهِ :إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا.

(بزار ۲۰۴۸۔ طبرانی ۹۸۸۲)

(۳۸۵۳۳) حضرت عبداللہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا تم طریقہ اور سیرت میں بنی اسرائیل کے بہت مشابہ ہو تم ضرور ان کے طریقے پر چلو گے جیسے تیر کا پر دوسرے پر کے برابر ہوتا ہے اور جوتا دوسرے جوتے کے برابر ہوتا ہے حضرت عبداللہ نے فرمایا کچھ بیان جادو ہوتے ہیں۔

(۳۸۵۲٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ : لاَ يَكُونُ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ شَيْءٌ إِلاَّ كَانَ فِيكُمْ مِثْلُهُ ، فَقَالَ رَجُلٌ يكون فِينَا قَوْمُ لُوطٍ ، قَالَ : نَعَمْ ، وَمَا تَرَى بَلَغَ ذَلِكَ لاَ أُمَّ لَكَ.

(۳۸۵۳۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا بنی اسرائیل میں کوئی چیز واقع نہیں ہوئی مگر اس کی مثل تمہارے اندر بھی واقع ہوگی ایک صاحب نے عرض کیا کیا ہمارے اندر قوم لوط کی طرح ہوگا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں تیرے لیے تیری ماں نہ رہے اس سلسلے میں جو بات پہنچی ہے اس کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے۔

(۳۸۵۲٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْن عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ : قَالَ : لَتَعْمَلُنَّ عَمَلَ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَلاَ يَكُونُ فِيهِمْ شَيْءٌ إِلاَّ كَانَ فِيكُمْ مِثْلُهُ ، فَقَالَ رَجُلٌ : تَكُونُ مِنَّا قِرَدَةٌ وَخَنَازِيرُ ، قَالَ : وَمَا يُبْرِيكَ مِنْ ذَلِكَ ، لاَ أُمَّ لَكَ ، قَالُوا : حَدِّثْنَا يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لَوْ حَدَّثْتُكُمْ لاَفْتَرَقْتُمْ عَلَى ثَلاَثِ فِرَقٍ : فِرْقَةٍ تُقَاتِلِنِي ، وَفِرْقَةٍ لاَ تَنْصُرُنِي ، وَفِرْقَةٍ تُكَذِّبُنِي أَمَا إِنِّي سَأُحَدِّثُكُمْ وَلاَ أَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَرَأَيْتَكُمْ لَوْ حَدَّثْتُكُمْ أَنَّكُمْ تَأْخُذُونَ كِتَابَكُمْ فَتُحَرِّقُونَهُ وَتُلْقُونَهُ فِي الْحُشُوشِ ، صَدَّقْتُمُونِي ، قَالُوا : سُبْحَانَ اللهِ ، وَيَكُونُ هَذَا ، قَالَ : أَرَأَيْتَكُمْ لَوْ حَدَّثْتُكُمْ أَنَّكُمْ تَكْسِرُونَ قِبْلَتَكُمْ ، صَدَّقْتُمُونِي ، قَالُوا : سُبْحَانَ اللهِ ، وَيَكُونُ هَذَا ، قَالَ : أَرَأَيْتَكُمْ لَوْ حَدَّثْتُكُمْ ، أَنَّ أُمَّكُمْ تَخْرُجُ فِي فِرْقَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَتُقَاتِلُكُمْ ، صَدَّقْتُمُونِي ، قَالُوا : سُبْحَانَ اللهِ وَيَكُونُ هَذَا. (ابو نعیم ۱۹۲۔ حاکم ۴۶۹)

(۳۸۵۳۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ تم ضرور بنی اسرائیل والے اعمال کرو گے ان میں کوئی چیز واقع نہیں ہوئی مگر تمہارے اندر اس کی مثل ہوگی ایک صاحب نے عرض کیا کیا ہم میں بندر اور خنزیر بھی ہوں گے ارشاد فرمایا تیرے لیے ماں نہ ہو اس سے تمہیں کس نے بری کیا ہے ان کے ساتھیوں نے عرض کیا اے ابو عبداللہ ہم سے بیان کرو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں تم سے بیان کروں تو تم تین گروہوں میں بٹ جاؤ گے اور ایک گروہ مجھ سے لڑائی کرے گا اور دوسرا گروہ میری مدد نہیں کرے گا اور ایک گروہ میری تکذیب کرے گا باقی میں تمہارے سامنے بیان کرتا ہوں اور میں نہیں کہتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے بتلاؤ تو سہی اگر میں تم سے بیان کروں کہ تم اپنی کتاب کو لے کر اسے جلا دو گے اور اسے بیت الخلاؤں میں پھینک دو گے کیا تم میری تصدیق کرو گے انہوں نے کہا سبحان اللہ کیا یہ بھی ہوگا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا مجھے بتلاؤ تو سہی اگر میں تم سے بیان کروں

کہ تم اپنے قبلہ کو توڑ دو گے کیا تم میری تصدیق کرو گے انہوں نے سبحان اللہ کیا یہ ہوگا (پھر) فرمایا مجھے بتلاؤ تو سہی اگر میں تم سے بیان کروں کہ تمہاری ماں مسلمانوں کے ایک گروہ میں خروج کرے گی اور تم سے لڑائی کرے گی کیا تم میری تصدیق کرو گے انہوں نے کہا سبحان اللہ کیا یہ ہوگا۔

(٣٨٥٣٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ :يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ ، تَأْتُونَ بِالْمُعْضِلاَتِ.

(۳۸۵۳۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ اے اہل عراق تم مشکل راستوں پر چلو گے۔

(٣٨٥٣٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ يُوسُفَ ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ :اسْتَأْذَنْت عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :ادْخُلْ ، قُلْتُ :فَأَدْخُلُ كُلِّي ، أَوْ بَعْضِي ، قَالَ : ادْخُلْ كُلَّك ، فَدَخَلْت عَلَيْهِ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ وُضُوئًا مَكِيثًا ، فَقَالَ :يَا عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ ، سِتٌّ قَبْلَ السَّاعَةِ مَوْتُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ إحْدَى ، فَكَأَنَّمَا انْتُزِعَ قَلْبِي مِنْ مَكَانِهِ ، وَفَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَمَوْتٌ يَأْخُذُكُمْ تُقْعَصُونَ بِهِ كَمَا تُقْعَصُ الْغَنَمُ ، وَأَنْ يَكْثُرَ الْمَالُ حَتَّى يُعْطَى الرَّجُلُ مِئَةَ دِينَارٍ فَيَسْخَطُهَا ، وَفَتْحُ مَدِينَةِ الْكُفْرِ ، وَهُدْنَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الأَصْفَرِ ، فَيَأْتُونَكُمْ تَحْتَ ، ثَمَانِينَ غَايَةً ، تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا ، فَيَكُونُونَ أَوْلَى بِالْغَدْرِ مِنكُمْ. (بخاری ۳۱۷۶۔ ابو داؤد ۴۹۶۱)

(۳۸۵۳۷) حضرت عوف بن مالک سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے داخل ہونے کی اجازت لی آپ ﷺ نے فرمایا داخل ہو جاؤ میں نے عرض کیا میں سارا داخل ہو جاؤں یا کچھ (یہ مزاقاً کہا) آپ ﷺ نے فرمایا سارا داخل ہو جاؤ میں آپ کے پاس گیا آپ آہستہ سے وضو کر رہے تھے حضور ﷺ نے فرمایا عوف بن مالک چھ باتیں قیامت سے پہلے ہوں گی تمہارے نبی ﷺ کی موت یہ ایک لے لے (راوی نے فرمایا) اس بات سے گویا انہوں نے میرا دل کھینچ لیا اور (دوسری) بیت المقدس کی فتح حاصل ہوگی اور (تیسری) موت ہوگی تو تمہیں آن لے گی تم اس سے جلدی مر جاؤ گے جیسے بکریاں قعاص کی بیماری سے جلدی مر جاتی ہیں اور (چوتھا) مال کثرت سے ہو جائے گا یہاں تک کہ ایک آدمی کو سو دینار دیے جائیں گے وہ انہیں ناپسند کرے گا کفار کا شہر فتح ہوگا اور صلح ہوگی تمہارے اور رومیوں کے درمیان وہ تمہارے پاس اسی جھنڈیوں کے نیچے آئیں گے ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار افراد ہوں گے وہ تم سے عذر کرنے میں آگے ہوں گے۔

(٣٨٥٣٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ النَّهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي شَدَّادٌ أَبُو عَمَّارٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :سِتٌّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ :مَوْتِي وَفَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، وَأَنْ يُعْطَى الرَّجُلُ أَلْفَ دِينَارٍ فَيَسْخَطُهَا ، وَفِتْنَةٌ يَدْخُلُ حَرُّهَا بَيْتَ كُلِّ مُسْلِمٍ ، وَمَوْتٌ يَأْخُذُ فِي النَّاسِ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ، وَأَنْ تَغْدِرَ الرُّومُ فَيَسِيرُونَ بِاثْنَي عَشَرَ أَلْفًا ، تَحْتَ كُلِّ بَنْدٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا .(احمد ۲۲۸۔ طبرانی ۲۴۴)

(۳۸۵۳۸) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھ چیزیں قیامت کی نشانیوں میں سے ہیں میری وفات اور بیت المقدس کی فتح، ایک صاحب کو ہزار اشرفیاں دی جائیں گی وہ ان کو ناپسند کرے گا اور ایسا فتنہ ہوگا جس کا غم ہر مسلمان کے گھر میں داخل ہوگا اور موت ہوگی جو لوگوں کو ایسے پکڑ لے گی جیسے قعاص (سینے کی بیماری) بکریوں کو پکڑتی ہے رومی تم سے دھوکہ کریں گے وہ بارہ ہزار کی تعداد میں آئیں گے اور ہر بڑے پرچم کے نیچے بارہ ہزار افراد ہوں گے۔

(۳۸۵۳۹) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أُسِيدِ بْنِ الْمُتَشَمِّسِ ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى ، فَقَالَ :أَلاَ أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُنَاهُ ، قُلْنَا :بَلَى ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ الْهَرْجُ ، فَقُلْنَا :يَا رَسُولَ اللهِ ، وَمَا الْهَرْجُ ، قَالَ :الْقَتْلُ الْقَتْلُ ، قُلْنَا :أَكْثَرُ مِمَّا نَقْتُلُ الْيَوْمَ ، قَالَ :لَيْسَ بِقَتْلِكُمُ الْكُفَّارَ ، وَلَكِنْ يِقْتُلُ الرَّجُلِ جَارَهُ وَأَخَاهُ ، وَابْنَ عَمِّهِ ، قَالَ :فَأُبْلِسْنَا حَتَّى مَا يُبْدِي أَحَدٌ مِنَّا عَنْ وَاضِحَةٍ :قَالَ :قُلْنَا :وَمَعَنَا عُقُولُنَا يَوْمَئِذٍ ، قَالَ :تُنْزَعُ عُقُولُ أَكْثَرِ أَهْلِ ذَلِكَ الزَّمَانِ ، وَيَخْلُفُ هَبَاءٌ مِنَ النَّاسِ يَحْسِبُ أَكْثَرُهُمْ أَنَّهُمْ عَلَى شَيْءٍ ، وَلَيْسُوا عَلَى شَيْءٍ ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَقَدْ خَشِيت أَنْ يُدْرِكَنِي وَإِيَّاكُمُ الأُمُورُ ، وَلَئِنْ أَدْرَكَتْنَا مَا لِي وَلَكُمْ مِنْهَا مَخْرَجٌ إِلاَّ أَنْ نَخْرُجَ مِنْهَا كَمَا دَخَلْنَا. (احمد ۴۰۶)

(۳۸۵۳۹) حضرت اسید بن متشمس سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ ہم حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے انہوں نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہارے سامنے ایسی حدیث نہ بیان کروں جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے بیان کرتے تھے ہم نے عرض کیا کیوں نہیں راوی نے بتلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ ہرج کثرت سے ہو جائے گا ہم نے عرض کیا ہرج کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قتل قتل ہم نے عرض کیا اب بھی تو ہم قتل کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کفار کو قتل نہیں کرو گے بلکہ کوئی شخص اپنے پڑوسی کو قتل کرے گا اور اپنے بھائی کو اور اپنے چچا کے بیٹے کو راوی کہتے ہیں ہمارے لیے یہ بات پیچیدہ ہوگئی یہاں تک کہ عرض کیا کیا اس دن ہمیں عقل و شعور ہوگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس زمانے کے اکثر لوگوں کی عقلیں اڑا دی جائیں گی اور ان کے بعد کم عقل لوگ ان کے نائب بن جائیں گے جن میں سے اکثر یہ گمان کریں گے کہ وہ کسی امر (دینی) پر ہیں حالانکہ وہ کسی شے پر نہیں ہوں گے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے مجھے خوف ہے کہ مجھے اور تمہیں چند امور آن لینگے اور اگر ان امور نے ہمیں پالیا تو میرے اور تمہارے لیے ان سے نکلنے کا راستہ نہیں ہوگا مگر ایسا ہی کہ جیسے ہم داخل ہوئے تھے (مطلب یہ ہے کہ ہم ان فتنوں میں محفوظ نہ رہیں گے ایسے ہی ہے جیسا کہ ہم اس دن محفوظ تھے کہ جس دن ہم اسلام میں داخل ہوئے تھے)۔

(۳۸۵۴۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم ، أَنَّهُ قَالَ :إِذَا الْمُسْلِمَانِ حَمَلَ أَحَدُهُمَا عَلَى أَخِيهِ بِالسِّلاَحِ فَهُمَا عَلَى جُرُفِ جَهَنَّمَ ، فَإِذَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ دَخَلاَهَا جَمِيعًا. (مسلم ۲۲۱۴۔ طیالسی ۸۸۴)

(۳۸۵۴۰) حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جب دو مسلمانوں میں سے ایک اپنے بھائی کے خلاف اسلحہ اٹھائے تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر ہوتے ہیں اور جب ان دونوں میں ایک دوسرے کو قتل کردے تو وہ دونوں جہنم میں داخل ہوں گے۔

(۳۸۵٤۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الْمَلاَئِكَةُ تَلْعَنُ أَحَدَكُمْ إِذَا أَشَارَ بِحَدِيدَةٍ ، وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لأَبِيهِ وَأُمِّهِ.

(مسلم ۲۰۲۰۔ ترمذی ۲۱۶۲)

(۳۸۵۴۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک دوسرے کی طرف لوہے سے اشارہ کرتا ہے فرشتے تم میں سے اس پر لعنت کرتے ہیں اس شخص پر جو لوہے سے اشارہ کرے اگرچہ وہ شخص جس کی طرف اس نے اشارہ کیا وہ اس کا حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو۔

(۳۸۵٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ طُفَيْلٍ ، أَبِي سِيدَان ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، قَالَ : قَالَ حذَيْفَةُ : لَتَرْكَبُنَّ سُنَّةَ بَنِي إِسْرَائِيلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ وَالْقُذَّةِ بِالْقُذَّةِ غَيْرَ أَنِّي لاَ أَدْرِي تَعْبُدُونَ الْعِجْلَ أَمْ لاَ.

(۳۸۵۴۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا یقیناً تم بنی اسرائیل کے طریقے پر چلو گے جیسا کہ جوتا جوتے کے برابر ہوتا ہے اور تیر کا پر دوسرے تیر کے برابر ہوتا ہے مگر میں یہ نہیں جانتا کہ تم بچھڑے کی عبادت کرو گے یا نہیں۔

(۳۸۵٤۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : إِذَا فَشَتْ بُقْعَانُ أَهْلِ الشَّامِ ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَمُوتَ فَلْيَمُتْ.

(۳۸۵۴۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا کہ جب شام کے جوان (غلام) کثرت سے ہو جائیں تو جو تم میں سے مرسکتا ہے مرجائے۔

(۳۸۵٤٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ : قَدِمْتُ الشَّامَ ، قَالَ : فَقُلْتُ : لَوْ دَخَلْتَ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَسَلَّمْتَ عَلَيْهِ ، فَأَتَيْته فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ لِي : مَنْ أَنْتَ؟ فَقُلْتُ : أَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ : يُوشِكُ بَنُو قنطوراء أَنْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ أَرْضِ الْعِرَاقِ ، قُلْتُ : ثُمَّ نَعُودُ ؟ قَالَ : أَنْتَ تَشْتَهِي ذَاكَ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : وَتَكُونُ لَكُمْ سَلْوَةٌ مِنْ عَيْشٍ. (نعیم ۱۹۱۱)

(۳۸۵۴۴) حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں شام گیا اور میں نے (اپنے جی میں) کہا اگر میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤں اور ان کو سلام کروں پس میں ان کے پاس آیا اور انہیں سلام کیا انہوں نے پوچھا کہ تو کون ہے میں نے عرض کیا کہ عبدالرحمن بن ابی بکرہ ہوں انہوں نے ارشاد فرمایا کہ قریب ہے کہ بنی قنطورا (ترک یا روم کے نصاریٰ) تمہیں عراق کی زمین سے نکال دیں میں نے عرض کیا پھر کیا ہم لوٹیں گے؟ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم اس بات کو چاہتے

ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں انہوں نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے لیے زندگی کی بہار ہوگی وہ لوٹنا۔

(٣٨٥٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : مَاتَ رَجُلٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ حُذَيْفَةُ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : أَمِنَ الْقَوْمِ هُوَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : بِاللهِ مِنْهُمْ أَنَا ؟ قَالَ : لاَ ، وَلَنْ أُخْبِرَ بِهِ أَحَدًا بَعْدَكَ. (وکیع ۴۷۷)

(۳۸۵۴۵) حضرت زید بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ منافقین میں سے ایک آدمی فوت ہوا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ کیا یہ منافقین میں سے ہے؟ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا اللہ کے لیے مجھے بتاؤ کیا میں ان منافقین میں سے ہوں؟ تو انہوں نے ارشاد فرمایا کہ نہیں اور ہرگز میں اس بارے میں آئندہ نہیں بتاؤں گا (کہ کون منافق ہے اور کون نہیں)

(٣٨٥٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : مَا بَقِيَ مِنَ الْمُنَافِقِينَ إِلاَّ أَرْبَعَةٌ ، أَحَدُهُمْ شَيْخٌ كَبِيرٌ لاَ يَجِدُ بَرْدَ الْمَاءِ مِنَ الْكِبَرِ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : فَمَنْ هَؤُلاَءِ الَّذِينَ يَنْقُبُونَ بُيُوتَنَا وَيَسْرِقُونَ عَلاَئِقَنَا ، قَالَ : وَيْحَكَ ، أُولَئِكَ الْفُسَّاقُ. (بخاری ۴۶۵۸۔ بزار ۲۸۱۸)

(۳۸۵۴۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا منافقین میں سے سوائے چار کے کوئی بھی باقی نہیں رہا ان میں سے ایک بوڑھا ہے جو بڑھاپے کی وجہ سے پانی کی ٹھنڈک کو نہیں پاتا راوی کہتے ہیں ایک شخص نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ یہ کون لوگ ہیں جو ہمارے گھروں میں نقب لگاتے ہیں اور ہمارے مالوں کو چوری کرتے ہیں انہوں نے ارشاد فرمایا کہ تیرے لیے ہلاکت ہو یہ تو فساق لوگ ہیں۔

(٣٨٥٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدٍ ، قَالَ : قَرَأَ حُذَيْفَةُ ﴿فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ﴾ ، قَالَ ، مَا قُوتِلَ أَهْلُ هَذِهِ الآيَةِ بَعْدُ.

(۳۸۵۴۷) حضرت زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ﴿فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ﴾ (یعنی کفر کے سرداروں کو قتل کرو) تلاوت کی اور فرمایا کہ اس آیت کے مصداق لوگ ابھی تک قتل نہیں کیے گئے۔

(٣٨٥٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ : اللَّهُمَّ أَهْلِكِ الْمُنَافِقِينَ ، فَقَالَ : حُذَيْفَةُ : لَوْ هَلَكُوا مَا انْتَصَفْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ.

(۳۸۵۴۸) حضرت ابو البختری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے کہا کہ اے اللہ منافقین کو ہلاک کردے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر وہ ہلاک کردیے گئے تو پھر تم نے اپنے دشمن سے انتقام نہ لیا۔

(٣٨٥٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرٍ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ : أَيَسُرُّكَ أَنْ تَقْتُلَ أَفْجَرَ النَّاسِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : إِذًا تَكُونُ أَفْجَرَ مِنْهُ.

(٣٨٥٤٩) حضرت شمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ تم لوگوں میں سے سب سے زیادہ گنہگار کو قتل کرو انہوں نے کہا جی ہاں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس وقت تم سب سے گنہگار ہو گے۔

٣٨٥٥٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : الْقُلُوبُ أَرْبَعَةٌ : قَلْبٌ مُصَفَّحٌ فَذَاكَ قَلْبُ الْمُنَافِقِ ، وَقَلْبٌ أَغْلَفُ ، فَذَاكَ قَلْبُ الْكَافِرِ ، وَقَلْبٌ أَجْرَدُ كَأَنَّ فِيهِ سِرَاجًا يَزْهَر ، فَذَاكَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ ، وَقَلْبٌ فِيهِ نِفَاقٌ وَإِيمَانٌ فَمِثْلُهُ مِثْلُ قُرْحَةٍ يَمُدُّهَا قَيْحٌ وَدَمٌ ، وَمِثْلُهُ مِثْلُ شَجَرَةٍ يَسْقِيهَا مَاءٌ خَبِيثٌ وَمَاءٌ طَيِّبٌ ، فَأَيُّ مَاءٍ غَلَبَ عَلَيْهَا ، غَلَبَ.

(٣٨٥٥٠) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا دل چار قسم کے ہوتے ہیں ایک تو الٹا دل یہ منافق کا دل ہے اور غلاف میں لپٹا ہوا دل یہ کافر کا دل ہے اور صاف دل گویا کہ اس میں چراغ چمک رہا ہے یہ مومن کا دل ہے اور جس دل میں نفاق اور ایمان ہے اس کی مثال پھوڑے کی ہے جس میں پیپ اور خون ہو اور اس کی مثال اس درخت جیسی ہے جس کو خراب پانی اور عمدہ پانی سے سیراب کیا جاتا ہے جو پانی اس پر غالب ہوگا وہ ویسا ہی ہوگا۔

٣٨٥٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : الْمُنَافِقُونَ الَّذِينَ فِيكُمَ الْيَوْمَ شَرٌّ مِنَ الْمُنَافِقِينَ الَّذِينَ كَانُوا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، وَكَيْفَ ذَاكَ ، قَالَ : إِنَّ أُولَئِكَ كَانُوا يُسِرُّونَ نِفَاقَهُمْ ، وَإِنَّ هَؤُلَاءِ أَعْلَنُوهُ. (طیالسی ٤١٠)

(٣٨٥٥١) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ آج کل جو منافق تمہارے اندر ہیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے منافقین سے زیادہ برے ہیں راوی نے فرمایا ہم نے عرض کیا اے ابو عبداللہ یہ کیسے ہو سکتا ہے انہوں نے فرمایا اس لیے کہ وہ اپنے نفاق کو چھپاتے تھے اور یہ اسے ظاہر کرتے ہیں۔

٣٨٥٥٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ مُخَوَّلِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَبْدِ الْقِيسِ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ : مَا أُبَالِي بَعْدَ سَنَةِ سَبْعِينَ لَوْ دَهْدَهْتُ حَجَرًا مِنْ فَوْقِ مَسْجِدِكُمْ هَذَا فَقَتَلَتْ مِنكُمْ عَشْرَةً.

(٣٨٥٥٢) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا سترویں (٧٠) سال کے بعد مجھے اس کی پروا نہیں کہ میں کوئی پتھر تمہاری مسجد کے اوپر سے لڑھکا دوں جو تم میں سے دس آدمیوں کو کچل دے۔

٣٨٥٥٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُخَوَّلٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ فَأَخَذَ حَصًى فَوَضَعَ بَعْضَهُ فَوْقَ بَعْضٍ ، ثُمَّ قَالَ لَنَا : انْظُرُوا مَا تَرَوْنَ مِنَ الضَّوْءِ قُلْنَا : نَرَى شَيْئًا خَفِيًّا ، قَالَ : وَاللهِ لَيَرْكَبَنَّ الْبَاطِلُ عَلَى الْحَقِّ حَتَّى لَا تَرَوْنَ مِنَ الْحَقِّ إِلَّا مَا تَرَوْنَ مِنْ هَذَا.

(٣٨٥٥٣) حضرت مخول رضی اللہ عنہ ایک صاحب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے

انہوں نے کچھ کنکریاں لیں اور ان کو ایک دوسرے کے اوپر رکھا پھر انہوں نے ہم سے ارشاد فرمایا کہ دیکھو اس روشنی کو جو تمہیں نظر آ رہی ہے ہم نے عرض کیا کہ ہم تو مخفی چیز دیکھ رہے ہیں۔ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ اسی طرح باطل حق پر بلند ہوگا یہاں تک کہ تم حق کو نہیں دیکھو گے مگر اس حالت میں جو حالت تم ان کنکریوں کی دیکھ رہے ہو۔

(۳۸۵۵٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : لَيُوشِكَنَّ أَنْ يُصَبَّ عَلَيْكُمُ الشَّرُّ مِنَ السَّمَاءِ حَتَّى يَبْلُغَ الْفَيَافِيَ ، قَالَ : قِيلَ : وَمَا الْفَيَافِي يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : الأَرْضُ الْقَفْرُ.

(۳۸۵۵۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ قریب ہے کہ آسمان سے برائی تم پر اتاردی جائے یہاں تک کہ وہ فیافی تک پہنچ جائے ان سے عرض کیا گیا اے ابوعبداللہ یہ فیافی کیا ہے؟ انہوں نے کہا۔ ویران زمین۔

(۳۸۵۵۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ مِنْ مُحَارِبٍ يُقَالُ عَمْرُو بْنُ صُلَيْعٍ إِلَى حُذَيْفَةَ ، فَقَالَ لَهُ : يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، حَدِّثْنَا مَا رَأَيْت وَشَهِدْت ؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ : يَا عَمْرُو بْنَ صُلَيْعٍ ، أَرَأَيْت مُحَارِبَ ؟ أَمِنْ مُضَرَ ، قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَإِنَّ مُضَرَ لاَ تَزَالُ تَقْتُلُ كُلَّ مُؤْمِنٍ وَتَفْتِنُهُ ، أَوْ يَضْرِبُهُمَ اللَّهُ وَالْمَلاَئِكَةُ وَالْمُؤْمِنُونَ حَتَّى لاَ يَمْنَعُوا بَطْنَ تَلْعَةٍ ، أَرَأَيْت مُحَارِبَ ؟ أَمِنْ قَيْسَ عَيْلاَنَ ، قَالَ : نَعَمْ ، فَإِذَا رَأَيْت عَيْلاَنَ قَدْ نَزَلَتْ بِالشَّامِ فَخُذْ حِذْرَك. (طیالسی ۴۲۰۔ احمد ۳۹۰)

(۳۸۵۵۵) ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو محارب میں سے ایک صاحب جن کو عمرو بن صلیع کہا جاتا تھا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے انہوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا اے ابوعبداللہ ہم سے وہ بیان کیجیے جو آپ نے دیکھا مشاہدہ کیا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے عمرو بن صلیع محارب کے بارے میں مجھے بتلاؤ کیا وہ مضر میں سے ہے اس نے کہا ہاں تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بلاشبہ مضر مسلسل ہر مومن کو قتل کریں گے اور مسلمانوں کو فتنے میں ڈالیں گے یہاں تک کہ تعالیٰ اس کے فرشتے اور مومنین ان کو ماریں گے یہاں تک کہ وہ ہر جگہ کثرت سے ہونے کے باوجود اپنا دفاع نہیں کر سکیں گے محارب کے بارے میں بتلاؤ کیا وہ قیس عیلان سے ہیں انہوں نے کہا جی ہاں ارشاد فرمایا جب تم قبیلہ عیلان کو دیکھو جب وہ شام میں آ گئے ہیں تو اپنا بچاؤ کرنا۔

(۳۸۵۵٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : ادْنُوا يَا مَعْشَرَ مُضَرَ ، فَوَاللهِ لاَ تَزَالُونَ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ تَفْتِنُونَهُ ، وَتَقْتُلُونَهُ حَتَّى يَضْرِبَكُمُ اللَّهُ وَمَلاَئِكَتُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ ، حَتَّى لاَ تَمْنَعُوا بَطْنَ تَلْعَةٍ ، قَالُوا : فَلِمَ تُدْنِينَا وَنَحْنُ كَذَلِكَ ، قَالَ : إِنَّ مِنْكُمْ سَيِّدَ وَلَدِ آدَمَ ، وَإِنَّ مِنْكُمْ سَوَابِقَ كَسَوَابِقِ الْخَيْلِ.

(۳۸۵۵۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا اے مضر کی جماعت قریب ہو جاؤ اللہ کی قسم تم ہر مومن کو قتل کرو گے اور ان کو فتنے میں ڈالو گے یہاں تک کہ اللہ اور اس کے فرشتے اور مومنین تمہیں ماریں گے یہاں تک کہ تم ہر

کثرت سے رہنے کے باوجود اپنا دفاع نہیں کرسکو گے ان کے اصحاب نے عرض کیا جب ہم اس حالت پر ہوں گے تو کیوں ہم ایسا کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا! یقیناً تم میں سے ایک سردار ہوگا اور تم میں کچھ آگے نکلنے والے ہوں گے گھوڑوں میں سے آگے نکلنے والوں کی طرح۔

(۳۸۵۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَرْوَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَنْظَلَةَ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ : لاَ تَدَعُ مُضَرُ عَبْدا للهِ مُؤْمِنًا إلاَّ فَتَنُوهُ ، أَوْ قَتَلُوهُ ، أَوْ يَضْرِبُهُمَ اللَّهُ وَالْمَلاَئِكَةُ وَالْمُؤْمِنُونَ حَتَّى لاَ يَمْنَعُوا ذَنبَ تَلْعَةٍ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ :يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، تَقُولُ هَذَا وَأَنْتَ رَجُلٌ مِنْ مُضَرَ ، قَالَ :أَلاَ أَقُولُ مَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (بخاری ۲۵۳۰)

(۳۸۵۵۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا مضر کسی اللہ تعالیٰ کے مومن بندے کو نہیں چھوڑیں گے مگر اسے یا تو فتنے میں ڈال دیں گے یا اس کو قتل کر دیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتے اور مومنین ان کو ماریں گے یہاں تک کہ وہ اپنا دفاع نہ کرسکیں گے ایک صاحب نے ان سے عرض کیا اے ابوعبداللہ آپ یہ بات کرر ہے ہیں حالانکہ آپ بھی مضر قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں انہوں نے فرمایا میں وہ کہہ رہا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

(۳۸۵۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ :إنَّ أَهْلَ الْبُصْرَةِ لاَ يَفْتَحُونَ بَابَ هُدَى وَلاَ يَتْرُكُونَ بَابَ ضَلاَلَةٍ ، وَإِنَّ الطُّوفَانَ قَدْ رُفِعَ مِنَ الأَرْضِ كُلِّهَا إلاَّ عَنِ الْبُصْرَةِ.

(۳۸۵۵۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا بلاشبہ بصرہ کے رہنے والے کوئی ہدایت کا دروازہ کھولیں گے نہیں اور کوئی گمراہی کا دروازہ چھوڑیں گے نہیں اور طوفان ساری زمین سے اٹھا دیا گیا ہے سوائے بصرہ کے۔

(۳۸۵۵۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ:أَخْبَرَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَخِيهِ رَبِيعَةَ بْنِ جَوْشَنٍ، قَالَ: قَدِمْتُ الشَّامَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو، فَقَالَ:مِمَّنْ أَنْتُمْ؟ قُلْنَا مِنْ أَهْلِ الْبُصْرَةِ، قَالَ:إمَّا لاَ فَاسْتَعِدُّوا يَا أَهْلَ الْبَصْرَةِ، قُلْنَا: بِمَاذَا، قَالَ: بِالمَزَادِ وَالْقِرَبِ، خَيْرُ الْمَالِ الْيَوْمَ أَجْمَالٌ يَحْتَمِلُ الرَّجُلُ عَلَيْهِنَّ أَهْلَهُ وَيَمِيرُهُمْ عَلَيْهَا ، وَفَرَسٌ وَقَاحٌ شَدِيد ، فَوَاللهِ لَيُوشِكَ بَنُو قَنْطُورَاءَ أَنْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْهَا حَتَّى يَجْعَلُوكُمْ بِرُكْبَة، قَالَ:قُلْنَا:وَمَا بَنُو قَنْطُورَاءَ، قَالَ:أَمَّا فِي الْكِتَابِ فَهَكَذَا نَجِدُهُ، وَأَمَّا فِي النَّعْتِ فَنَعْتُ التُّرْكِ.

(۳۸۵۵۹) حضرت ربیعہ بن جوشن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں شام کے علاقے میں گیا اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر ہوا۔ انہوں نے پوچھا کہ تم کن میں سے ہو؟ ہم نے عرض کیا اہل بصرہ میں سے انہوں نے فرمایا اے اہل بصرہ لڑائی کی تیاری کرو ہم نے عرض کیا کہ کس چیز کے ساتھ؟ انہوں نے فرمایا توشہ دان اور مشکیزوں کے ساتھ آج بہترین مال وہ اونٹ ہیں جن پر آدمی اپنے گھر والوں کو سوار کرتا ہے اور جن پر غلہ لے کر جاتا ہے اور بہترین مال وہ مضبوط کھروں والا گھوڑا

ہے (یہ آج کل بہترین مال ہے) اللہ کی قسم عنقریب بنو قنطورا تمہیں بصرہ سے نکال دیں گے یہاں تک کہ تمہیں ایک جماعت بنا دیں گے راوی کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا کہ بنو قنطورا کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ کتاب کے اندر تو میں اسی طرح پاتا ہوں باقی یہ صفت ترکیوں کی ہے۔

(٣٨٥٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا لَمْ يَجِبْ لَكُمْ دِينَارٌ وَلاَ دِرْهَمٌ وَلاَ قَفِيزٌ. (مسلم ۲۲۲۰۔ احمد ۳۳۲)

(۳۸۵۶۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے تمہاری کیا حالت ہوگی اس وقت جب کوئی دینار اور کوئی درہم اور کوئی قفیز تمہیں نہیں دیا جائے گا۔

(٣٨٥٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : أَرَادَ عُمَرُ أَنْ لاَ يَدَعَ مِصْرًا مِنَ الأَمْصَارِ إِلاَّ أَتَاهُ ، فَقَالَ لَهُ كَعْبٌ : لاَ تَأْتِ الْعِرَاقَ فَإِنَّ فِيهِ تِسْعَةَ أَعْشَارِ الشَّرِّ.

(۳۸۵۶۱) حضرت ابو مجلز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمام شہروں کا دورہ کرنے کا ارادہ کیا حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے ان سے عرض کیا کہ آپ عراق نہ جانا کیونکہ وہاں دس حصوں میں سے نو حصے شر ہے۔

(٣٨٥٦٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى يَقُولُ : إِنَّ لِهَذِهِ ، يَعْنِي الْبُصْرَةَ أَرْبَعَةَ أَسْمَاءٍ : الْبُصْرَةُ وَالْخُرَيْبَةُ وَتَدْمُرُ وَالْمُؤْتَفِكَةُ.

(۳۸۵۶۲) حضرت قسامہ بن زبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے میں نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اس بصرہ کے چار نام ہیں (بصرہ، خریبہ، تدمر، موتفکہ)

(٣٨٥٦٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : رَأَيْتُ كَثِيرَ بْنَ أَفْلَحَ فِي الْمَنَامِ ، فَقُلْتُ لَهُ : يَا ابْنَ أَفْلَحَ ، كَيْفَ أَنْتُمْ ، قَالَ : بِخَيْرٍ ، قَالَ : قُلْتُ : أَنْتُمَ الشُّهَدَاءُ ، قَالَ : لاَ ، إِنَّ قَتْلَى الْمُسْلِمِينَ لَيْسُوا بِشُهَدَاءَ وَلَكِنَّا النُّدَبَاءُ.

(۳۸۵۶۳) حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے کثیر بن افلح (یہ حرہ کے دن شہید کیے گئے) کو خواب میں دیکھا میں نے ان سے کہا اے ابن افلح تم کیسے ہو انہوں نے فرمایا بھلائی میں ہوں میں نے پوچھا کیا تم شہداء میں ہو انہوں نے فرمایا کہ نہیں مسلمانوں کے مقتول شہداء نہیں ہیں لیکن ہم زیرک و ہوشیار ہیں۔

(٣٨٥٦٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَيَّ غَيْرَ وَاحِدٍ يُحَدِّثُونَ ، عَنْ أُبَيٍّ ، أَنَّهُ قَالَ لِسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ : مَا يَمْنَعُكَ مِنَ الْقِتَالِ ، قَالَ : لاَ ، حَتَّى تُعْطُونِي سَيْفًا يَعْرِفُ الْمُؤْمِنَ مِنَ الْكَافِرِ.

(۳۸۵۶۴) حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ کو کونسی چیز لڑائی سے روکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ کوئی چیز نہیں روکتی یہاں تک کہ تم مجھے ایسی تلوار دو جو مومن اور کافر کو پہچانتی ہو (حضرت سعد بن ابی

وقاص رضی اللہ عنہ فتنوں سے جدا رہتے تھے اور جمل، صفین، تحکیم، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت ان تمام مواقع میں الگ رہے)

(٣٨٥٦٥) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ، قَالَ: حدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: يَقْتَتِلُ النَّاسُ بَيْنَهُمْ عَلَى دَعْوَى جَاهِلِيَّةٍ عِنْدَ قَتْلِ أَمِيرٍ، أَوْ إِخْرَاجِهِ فَتَظْهَرُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ حِينَ تَظْهَرُ وَهِيَ ذَلِيلَةٌ فَيَرْغَبُ فِيهِمْ مَنْ يَلِيهِمْ مِنَ الْعَدُوِّ فَيَسِيرُونَ إِلَيْهِمْ وَيَتَقَحَّمُ أُنَاسٌ فِي الْكُفْرِ تَقَحُّمًا.

(٣٨٥٦٥) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ آپس میں جاہلیت کی پکار کے تقاضوں پر لڑائی کریں گے کسی امیر کے قتل ہونے یا اس کے نکالنے کے وقت پس دونوں گروہوں میں سے ایک غالب آ جائیگا جب کہ وہ ذلیل تھا تو ان کے پاس والے دشمن ان میں رغبت کریں گے اور ان پر حملہ کر دیں گے اور لوگ کفر میں گرتے چلے جائیں گے۔

(٣٨٥٦٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَرَّبُوذَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّهُ قَالَ: وَيْلٌ لِلْجَنَاحَيْنِ مِنَ الرَّأْسِ، وَيْلٌ لِلرَّأْسِ مِنَ الْجَنَاحَيْنِ، قَالَ شُعْبَةُ: فَقُلْتُ: وَمَا الْجَنَاحَانِ، قَالَ: الْعِرَاقُ وَمِصْرُ، وَالرَّأْسُ: الشَّامُ.

(٣٨٥٦٦) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ سر کی دونوں جانبوں کے لیے ہلاکت ہے سر کی دونوں جانبوں کے لیے ہلاکت ہے شعبہ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ دونوں جانبوں سے کیا مراد ہے انہوں نے فرمایا عراق، مصر اور سر سے مراد شام ہے۔

(٣٨٥٦٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُخْتَارِ، عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: لَيُخْسَفَنَّ بِالدَّارِ إِلَى جَنْبِ الدَّارِ وَبِالدَّارِ إِلَى جَنْبِ الدَّارِ حَيْثُ تَكُونُ الْمَظَالِمُ.

(٣٨٥٦٧) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ایک گھر کو اس کے پاس والے گھر کے پہلو میں دھنسا دیا جائے گا دوسرے گھر کو اس کے پاس والے گھر کے پہلو میں دھنسا دیا جائے گا جہاں پر یہ مظالم ہوں گے۔

(٣٨٥٦٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، عَنْ غَالِبِ بْنِ عَجْرَدٍ، قَالَ: أَتَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو أَنَا وَصَاحِبٌ لِي وَهُوَ يُحَدِّثُ النَّاسَ، فَقَالَ: مِمَّنْ أَنْتُمَا فَقُلْنَا: مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ، قَالَ: فَعَلَيْكُمَا إِذًا بِضَوَاحِيهَا، فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ دَنَوْنَا مِنْهُ فَقُلْنَا: رَأَيْت قَوْلَك مِمَّنْ أَنْتُمَا وَقَوْلَك عَلَيْكُمَا بِضَوَاحِيهَا إِذًا، قَالَ: إِنَّ دَارَ مَمْلَكَتِهَا، وَمَا حَوْلَهَا مَشُوبٌ بِهِمْ، قَالَ ثَابِتٌ: فَكَانَ غَالِبُ بْنُ عَجْرَدٍ إِذَا دَخَلَ عَلَى الرَّحْبَةِ سَعَى حَتَّى يَخْرُجَ مِنْهَا.

(٣٨٥٦٨) حضرت غالب بن عجرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں اور میرا ساتھی حضرت ابو عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جبکہ وہ لوگوں کے سامنے (احادیث) بیان کر رہے تھے تو انہوں نے پوچھا کہ تم دونوں کون ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ بصرہ

والوں میں سے انہوں نے فرمایا تم دونوں پر بصرہ کے متصل علاقے لازم ہیں جب لوگ ان کے پاس سے چلے گئے تو ہم ان کے قریب ہوئے ہم نے ان سے عرض کیا کیا خیال ہے آپکا اپنی بات (تم کہاں سے ہو) اور آپ کی بات کہ تم پر لازم ہے بصرہ کے متصل علاقے انہوں نے فرمایا بیشک بصرہ اور اس کے اردگرد کے مملوکہ گھر وہاں کے باشندوں کے درمیان مشترک ہو جائیں۔
ثابت راوی کہتے ہیں کہ غالب بن عجرد جب کسی کشادہ مقام میں داخل ہوئے تو دوڑتے ہوئے یہاں تک کہ اس سے نکل جاتے۔

(۳۸۵۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى حُذَيْفَةَ ، فَقَالَ : إِنِّي أُرِيدُ الْخُرُوجَ إِلَى الْبُصْرَةِ ، فَقَالَ : إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ لَكَ مِنَ الْخُرُوجِ فَانْزِلْ عَرَوَاتِهَا وَلَا تَنْزِلْ سُرَّتَهَا.

(۳۸۵۶۹) حضرت ابو عثمان نہدی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک صاحب حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ میں بصرہ جانا چاہتا ہوں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اگر تمہارے لیے جانا ضروری ہے تو اس کے کنارے میں ٹھہرنا اس کے درمیان میں نہ ٹھہرنا۔

(۳۸۵۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ هُرْمُزَ أَبِي الْمِقْدَامِ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى ، قَالَ : سُئِلَ حُذَيْفَةُ : مَنِ الْمُنَافِقُ ، قَالَ : الَّذِي يَصِفُ الإِسْلاَمَ وَلاَ يَعْمَلُ بِهِ.

(۳۸۵۷۰) حضرت ابو یحییٰ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھو کہ منافق کون ہے؟ تو انہوں نے فرمایا جو اسلام کو بیان کرتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا۔

(۳۸۵۷۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنَ الطَّائِفِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَتَهَارَجُونَ فِي الطُّرُقِ تَهَارُجَ الْحَمِيرِ فَيَأْتِيهِمْ إِبْلِيسُ فَيَصْرِفُهُمْ إِلَى عِبَادَةِ الأَوْثَانِ. (حاکم ۴۵۷)

(۳۸۵۷۱) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم راستوں میں چوپایوں کی طرح زنا کرد گے ان پر ابلیس مسلط ہوگا اور ان کو بتوں کی عبادت کی طرف پھیر دے گا۔

(۳۸۵۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : يَقْتَتِلُ الْقُرْآنُ وَالسُّلْطَانُ ، قَالَ : فَيَطَأُ السُّلْطَانُ عَلَى سِمَاخِ الْقُرْآنِ ، فَلأْيًا بِلأْيٍ وَلأْيًا بِلأْيٍ ، مَا تَنْفَلِتَنَّ مِنْهُ.

(۳۸۵۷۲) حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا قرآن اور بادشاہ کے درمیان مقابلہ ہوگا وہ بادشاہ قرآن کے احکامات کو روند دے گا ہائے میری مصیبت ہائے میری مصیبت تم اس سے چھٹکارا نہیں پا سکو گے۔

(۳۸۵۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : يُوشِكُ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ ، قَالَ : تَسُوقُ النَّاسَ تَغْدُو مَعَهُمْ إِذَا غَدَوْا ، وَتَقِيلُ مَعَهُمْ إِذَا قَالُوا : وَتَرُوحُ مَعَهُمْ إِذَا رَاحُوا ، فَإِذَا سَمِعْتُمْ فَاخْرُجُوا إِلَى الشَّامِ.

(۳۸۵۷۳) حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا عنقریب یمن سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو ہانکے گی صبح کے وقت جب وہ ٹھہریں گے وہ ان کے ساتھ اسی مقام پر ٹھہرے گی اور جہاں دو پہر کے وقت آرام کے لیے ٹھہریں گے وہاں وہ بھی ان کے ساتھ ٹھہرے گی اور پچھلے پہر جب وہ سفر کریں گے وہ بھی ان کے ساتھ چلے گی جب تم اس کے بارے میں سن لو تو شام کی طرف چلے جانا۔

(۳۸۵۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ كَعْبٌ : إِذَا رَأَيْتَ الْقَطْرَ قَدْ مُنِعَ فَاعْلَمْ ، أَنَّ النَّاسَ قَدْ مَنَعُوا الزَّكَاةَ فَمَنَعَ اللَّهُ مَا عِنْدَهُ ، وَإِذَا رَأَيْتَ السُّيُوفَ قَدْ عَرِيَتْ فَاعْلَمْ أَنَّ حُكْمَ اللهِ قَدْ ضُيِّعَ فَانْتَقَمَ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ ، وَإِذَا رَأَيْتَ الزِّنَا قَدْ فَشَا فَاعْلَمْ ، أَنَّ الرِّبَا قَدْ فَشَا.

(۳۸۵۷۴) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب تم دیکھو بارش روک دی گئی ہے تو جان لینا لوگوں نے زکوٰۃ روک دی ہے اللہ تعالیٰ نے جو اس کے پاس چیز تھی (یعنی بارش) وہ روک لی۔ اور جب تم دیکھو تلواریں ننگی ہوگئی ہیں تو جان لینا اللہ تعالیٰ کا حکم ضائع کیا جا رہا ہے تو وہ ایک دوسرے سے انتقام لینے لگے اور جب تو دیکھے زنا عام ہوگیا تو جان لینا کہ سود پھیل چکا ہے۔

(۳۸۵۷٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ ، قَالَ : قَالَ لِي سَلْمَانُ : كَيْفَ أَنْتَ إِذَا اقْتَتَلَ الْقُرْآنُ وَالسُّلْطَانُ ، قَالَ : إِذًا أَكُونُ مَعَ الْقُرْآنِ ، قَالَ : نِعْمَ الزويد أَنْتَ إِذًا ، فَقَالَ أَبُو قُرَّةَ وَكَانَ يَبْغَضُ الْفِتَنَ : إِذًا أَجْلِسُ فِي بَيْتِي ، فَقَالَ سَلْمَانُ : لَوْ كُنْتَ فِي أَقْصَى تِسْعَةِ أَبْيَاتٍ كُنْتَ مَعَ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ.

(۳۸۵۷۵) حضرت زید بن صوحان سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہاری کیا حالت ہوگی جب قرآن اور بادشاہ کی لڑائی ہوگی انہوں نے جواب میں فرمایا اس وقت میں قرآن کے ساتھ ہوں گا انہوں نے فرمایا اس وقت زید تم بہت ہی اچھے ہوگے ابو قرہ جو فتنوں کو ناپسند کرتے تھے کہا میں اس وقت اپنے گھر میں بیٹھوں گا حضرت سلمان نے فرمایا اگر تو نو کروں کے اندر بھی ہوا تو تو دو گروہوں میں سے ایک کے ساتھ ہوگا۔

(۳۸۵۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عن مالك بن مغول : قَالَ : حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : لَمَّا رَجَعْنَا مِنَ النَّهْرَوَانِ ، قَالَ عَلِيٌّ : لَقَدْ شَهِدَنَا قَوْمٌ بِالْيَمَنِ ، قُلْنَا : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، كَيْفَ ذَاكَ ، قَالَ : بِالْهَوَى.

(۳۸۵۷۶) حضرت زید بن وہب سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ جب ہم نہروان سے لوٹے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یمن میں ہمارے ساتھ کچھ لوگ شریک تھے ہم نے عرض کیا ان کی شرکت وغیرہ کی کیا صورت تھی ارشاد فرمایا خواہش نفس (تھی)

(۳۸۵۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنَّ الرَّجُلَ

لَيَشْهَدُ الْمَعْصِيَةَ فَيُنْكِرُهَا ، فَيَكُونُ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا ، وَيَكُونُ يَغِيبُ عَنْهَا فَيَرْضَاهَا فَيَكُونُ كَمَنْ شَهِدَهَا.

(۳۸۵۷۷) حضرت عبداللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا بلاشبہ کوئی آدمی برائی کے وقت موجود ہوتا ہے اور اسے ناپسند کرتا ہے تو وہ اس آدمی کی طرح ہوتا ہے جو برائی کے وقت موجود نہیں ہے اور برائی کے وقت موجود نہیں ہوتا اور اسے پسند کرتا ہے وہ اس آدمی کی طرح ہوتا ہے جو برائی کے وقت حاضر ہو۔

(۳۸۵۷۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدٍ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ : إِنَّ الرَّجُلَ لَيَكُونُ مِنَ الْفِتْنَةِ ، وَمَا هُوَ فِيهَا.

(۳۸۵۷۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا بلاشبہ ایک آدمی فتنے کے اندر شریک ہوگا لیکن اس میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا ہوگا۔

(۳۸۵۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُبَيْعٍ ، قَالَ : خَطَبَنَا عَلِيٌّ ، فَقَالَ : لَتُخْضَبَنَّ هَذِهِ مِنْ هَذَا ، يَعْنِي لِحْيَتَهُ مِنْ رَأْسِهِ ، قَالُوا : أَخْبِرْنَا بِهِ نَقْتُلُهُ ، قَالَ : إِذًا تَاللهِ تَقْتُلُونَ بِي غَيْرَ قَاتِلِي ، قَالُوا : فَاسْتَخْلِفْ عَلَيْنَا ، قَالَ : لاَ ، وَلَكِنِّي أَتْرُكُكُمْ إِلَى مَا تَرَكَكُمْ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَمَا تَقُولُ لِرَبِّكَ إِذَا لَقِيته ، قَالَ : أَقُولُ : اللَّهُمَّ كُنْت فِيهِمْ ، وَأَنْتَ فِيهِمْ ، فَإِنْ شِئْتَ أَصْلَحْتهم وَإِنْ شِئْتَ أَفْسَدْتهم.

(۳۸۵۷۹) حضرت عبداللہ بن سبیع سے روایت ہے انہوں نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے خطبہ ارشاد فرمایا اور ارشاد فرمایا اس حصہ کو یہاں تک خون آلود کر دیا جائے گا اور مراد تھی داڑھی سے سر تک کا حصہ لوگوں نے عرض کیا ہمیں اس شخص کے بارے میں بتلائیں ہم اسے قتل کر دیں گے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا پھر تو تم میرے لیے اس آدمی کو قتل کرو گے جو میرا قاتل نہیں پھر لوگوں نے عرض کیا ہم پر خلیفہ مقرر کر دیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں بلکہ میں تمہیں اسی حالت پر چھوڑوں گا جس حالت پر تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑا (یعنی بغیر خلیفہ مقرر کرنے کے) لوگوں نے عرض کیا آپ اپنے رب سے کیا کہیں گے جب آپ کی اس سے ملاقات ہوگی انہوں نے ارشاد فرمایا میں کہوں گا کہ اے اللہ! جب ان میں موجود تھا تو آپ بھی ان میں موجود تھے اگر آپ چاہتے تو ان کی اصلاح کر دیتے اور اگر آپ چاہتے تو ان کی حالت خراب کر دیتے۔

(۳۸۵۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : وَاللهِ لأَنْ أُزَاوِلَ جَبَلاً رَاسِيًا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُزَاوِلَ مَلِكًا مُؤَجَّلاً. (نعیم ۳۴۱)

(۳۸۵۸۰) حضرت عبداللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم اگر میں مضبوط پہاڑ کو ہٹاؤں یہ بات مجھے زیادہ پسندیدہ ہے بہ نسبت اس کے کہ میں ایسے بادشاہ کو ہٹاؤں جس کی مدت حکومت مقرر کی گئی ہو۔

(۳۸۵۸۱) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَبَلَةَ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ مَطَرٍ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ حُذَيْفَةَ ،

فَقَالَ : يُوشِكُ أَنْ تَرَاهُمْ يَنْفَرِجُونَ ، عَنْ دِينِهِمْ كَمَا تَنْفَرِجُ الْمَرْأَةُ ، عَنْ قُبُلِهَا ، فَأَمْسِكْ بِمَا أَنْتَ عَلَيْهِ الْيَوْمَ فَإِنَّهُ الطَّرِيقُ الْوَاضِحُ ، كَيْفَ أَنْتَ يَا عَامِرُ بْنُ مَطَرٍ إِذَا أَخَذَ النَّاسُ طَرِيقًا وَالْقُرْآنُ طَرِيقًا ، مَعَ أَيِّهِمَا تَكُونُ قُلْتُ :مَعَ الْقُرْآنِ ، أَحْيَا مَعَهُ وَأَمُوتُ مَعَهُ ، قَالَ :فَأَنْتَ أَنْتَ إِذًا.

(۳۸۵۸۱) حضرت عامر بن مطر سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا انہوں نے فرمایا قریب ہے کہ تم ان لوگوں کو دیکھو گے کہ وہ اپنے دین ارزاں کر دیں گے جیسے عورت اپنی شرمگاہ کو ارزاں کر دیتی ہے جس طریقے پر آج تم ہو اس پر ٹھہرے رہو کیونکہ وہ واضح راستہ ہے اے عامر بن مطر تمہاری کیا حالت ہوگی جب لوگ ایک راستہ اختیار کر لیں گے اور قرآن کا ایک راستہ ہوگا تم دونوں میں سے کس کے ساتھ ہو گے میں نے عرض کیا قرآن کے ساتھ رہوں گا اسی کے ساتھ زندہ رہوں گا اور اس کے ساتھ مروں گا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس وقت تو تو ہی ہوگا۔

(۳۸۵۸۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي يَعْلَى ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، إِنَّ قَوْمًا مِنْ قَبْلِكُمْ تَحَيَّرُوا وَنَفَرُوا حَتَّى تَاهُوا ، فَكَانَ أَحَدُهُمْ إِذا نُودِيَ مِنْ خَلْفِهِ أَجَابَ مِنْ أَمَامِهِ ، وَإِنْ نُودِيَ مِنْ أَمَامِهِ أَجَابَ مِنْ خَلْفِهِ.

(۳۸۵۸۲) حضرت محمد بن حنفیہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا بلاشبہ تم سے پہلے لوگ متحیر ہوئے اور متفرق ہو گئے یہاں تک کہ ہلاک ہو گئے ان میں سے کسی ایک کو جب پیچھے کی جانب سے پکارا جاتا تو سامنے کی جانب جواب دیتا تھا اور اگر سامنے کی جانب سے پکارا جاتا تھا تو پیچھے کی جانب جواب دیتا تھا۔

(۳۸۵۸۳) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عُثْمَانَ ، عَنْ زَاذَانَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا أَتَاكُمْ زَمَانٌ يَخْرُجُ أَحَدُكُمْ مِنْ حَجَلَتِهِ إِلَى حُشِّهِ فَيَرْجِعُ وَقَدْ مُسِخَ قِرْدًا فَيَطْلُبُ مَجْلِسَهُ فَلاَ يَجِدُهُ.

(۳۸۵۸۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم پر ایسا زمانہ آئے گا کہ تم میں سے کوئی اپنے کمرے سے نکل کر اپنے بیت الخلاء جائے گا وہ لوٹے گا اس حال میں کہ اس کا چہرہ مسخ کر کے اسے بندر بنا دیا گیا ہوگا وہ اپنی بیٹھنے کی جگہ تلاش کرے گا لیکن اسے نہیں پا سکے گا۔

(۳۸۵۸٤) حَدَّثَنَا يَعْمَرُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ وَابِصَةَ الأَسَدِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :إِنِّي بِالْكُوفَةِ فِي دَارِي إِذْ سَمِعْت عَلَى بَابِ الدَّارِ :السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ ، أَلِجُ ؟ فَقُلْتُ :وَعَلَيْكُمَ السَّلاَمُ ، فَلِجْ ، فَإِذَا هُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ ، فَقُلْتُ :يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، أَيَّةُ سَاعَةِ زِيَارَةٍ ، وَذَلِكَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ ، قَالَ :طَالَ عَلَيَّ النَّهَارُ فَتَذَكَّرت مَنْ أَتَحَدَّثُ إِلَيْهِ ، فَجَعَلَ يُحَدِّثُنِي عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُحَدِّثُهُ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :تَكُونُ فِتْنَةٌ النَّائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمُضْطَجِعِ وَالْمُضْطَجِعُ خَيْرٌ مِنَ الْقَاعِدِ ، وَالْقَاعِدُ خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ ،

وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي ، وَالْمَاشِي خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي ، قَتْلاَهَا كُلُّهَا فِي النَّارِ ، قَالَ : قُلْتُ : وَمَتَى ذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ ذَاكَ أَيَّامَ الْهَرْجِ، قُلْتُ: وَمَتَى أَيَّامُ الْهَرْجِ ، قَالَ: حِينَ لاَ يَأْمَنُ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ، قَالَ: قُلْتُ، فَبِمَ تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكْتُ ذَلِكَ ، قَالَ : ادْخُلْ بَيْتَكَ ، قُلْتُ : أَفَرَأَيْت إِنْ دُخِلَ عَلَيَّ ، قَالَ : تُوَالِ مَخْدَعَك ، قَالَ : قُلْتُ : أَفَرَأَيْت إِنْ دُخِلَ عَلَيَّ ، قَالَ : قُلْ هَكَذَا ، وَقُلْ : بُؤْ بِإِثْمِي وَإِثْمِكَ ، وَكُنْ عَبْدَ اللهِ الْمَقْتُولَ.

(احمد ۴۴۹۔ عبدالرزاق ۲۰۷۲۷)

(۳۸۵۸۴) حضرت وابصہ اسدی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں کوفہ میں اپنے گھر میں تھا اچانک میں نے اپنے دروازے پر یہ بات سنی السلام علیکم کیا میں داخل ہو جاؤں میں نے کہا وعلیکم السلام داخل ہو جاؤ پس وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے میں نے عرض کیا اے ابو عبدالرحمان! یہ ملاقات کا کونسا وقت ہے یہ عین دوپہر کی بات تھی انہوں نے فرمایا دن مجھ پر لمبا ہو گیا تھا میں نے سوچا کہ کسی سے بات چیت کروں پھر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سنانے لگے اور میں بھی ان کو احادیث سنانے لگا حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ایک فتنہ ہوگا اس میں سونے والا اس میں پہلو کے بل لیٹنے والے سے بہتر ہوگا اور اس میں لیٹنے والا بیٹھنے والے سے بہتر ہوگا بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا اس فتنے میں مارے جانے والے سارے جہنم میں جائیں گے راوی حضرت عبداللہ نے فرمایا میں نے عرض کیا یہ کب ہوگا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ارشاد فرمایا یہ ہرج کے ایام میں ہوگا میں نے عرض کیا یہ ایام ہرج کب ہوں گے انہوں نے فرمایا جب کسی آدمی کو اپنے ہمنشین سے امن نہیں ہوگا حضرت عبداللہ نے فرمایا میں نے عرض کیا اگر میں یہ زمانہ پالوں تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھر میں داخل ہو جانا میں نے عرض کیا اگر کوئی میرے گھر میں داخل ہو جائے تو آپ کی کیا رائے ہے ارشاد فرمایا کہ پھر تو اپنی کوٹھڑی میں گھس جا میں نے کہا اگر وہ وہاں بھی داخل ہو جائے تو آپ کا کیا خیال ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس طرح کرنا (یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا تھا جس کی تفصیل مسند احمد کی روایت سے ہوتی ہے کہ راوی نے دائیں ہاتھ سے کلائی کی ہڈی کو پکڑ کر اشارے کی تفصیل کی) اور کہنا میرے گناہ اور اپنے گناہ کے ساتھ لوٹ اور اللہ کا مقتول بندہ بن جانا۔

(۳۸۵۸۵) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ بَهْرَامَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي جُنْدُبُ بْنُ سُفْيَانَ ، رَجُلٌ مِنْ بَجِيلَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَتَكُونُ بَعْدِي فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ ، تَصْدِمُ الرَّجُلَ كَصَدْمِ جِبَاهِ فُحُولِ الثِّيرَانِ ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُسْلِمًا وَيُمْسِي كَافِرًا ، وَيُمْسِي مُسْلِمًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، فَكَيْفَ نَصْنَعُ عِنْدَ ذَلِكَ ؟ قَالَ : ادْخُلُوا بُيُوتَكُمْ وَأَخْمِلُوا ذِكْرَكُمْ ، قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ : أَفَرَأَيْت إِنْ دَخَلَ عَلَى أَحَدِنَا بَيْتَهُ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَلْيُمْسِكْ بِيَدَيْهِ وَلْيَكُنْ عَبْدَ اللهِ الْمَقْتُولَ ، وَلاَ يَكُنْ عَبْدَ اللهِ

الْقَاتِلَ ، فَإِنَّ الرَّجُلَ يَكُونُ فِي قُبَّةِ الإِسْلَامِ فَيَأْكُلُ مَالَ أَخِيهِ وَيَسْفِكُ دَمَهُ وَيَعْصِي رَبَّهُ وَيَكْفُرُ بِخَالِقِهِ فَتَجِبُ لَهُ جَهَنَّمُ.

(۳۸۵۸۵) حضرت جندب بن سفیان سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عنقریب میرے بعد فتنے ہوں گے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح لوگ انہیں ایسے ٹکرائیں گے جیسے زبیلوں کی جماعتیں ٹکراتی ہیں ان میں انسان مسلمان ہونے کی حالت میں صبح کرے گا اور شام کو کافر ہوگا اور شام کو مسلمان ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائے گا مسلمانوں میں سے ایک صاحب نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ ہم اس وقت کیا کریں آپ ﷺ نے فرمایا اپنے گھروں میں داخل ہو جانا اور اپنے آپ کو گمنام کر لینا مسلمانوں میں ایک صاحب نے عرض کیا آپ کا کیا خیال ہے اگر ہم میں سے کسی ایک کے گھر میں کوئی داخل ہو جائے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ اپنا ہاتھ روکے اور اللہ کا مقتول بندہ بن جائے اور اللہ کا قاتل بندہ نہ بنے بلاشبہ انسان کا دین قوی ہوتا ہے پس وہ اپنے بھائی کا مال کھاتا ہے اور اس کا خون بہاتا ہے اور اپنے رب کی نافرمانی کرتا ہے اور اپنے خالق کا انکار کرتا ہے تو اس کے لیے جہنم واجب ہو جاتی ہے۔

(۳۸۵۸٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُعْجِزُ أَحَدُكُمْ إِذَا أَتَاهُ الرَّجُلُ يَقْتُلُهُ ، يَعْنِي مِنْ أَهْلِ كَذَا أَنْ يَقُولَ هَكَذَا ، وَقَالَ بِإِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الأُخْرَى فَيَكُونُ كَالْخَيْرِ مِنِ ابْنَيْ آدَمَ ، وَإِذَا هُوَ فِي الْجَنَّةِ وَإِذَا قَاتِلُهُ فِي النَّارِ. (مسند ۴۳۵۴)

(۳۸۵۸٦) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تم میں سے کوئی ایک عاجز ہے اس بات سے کہ جب اس کے پاس کوئی آدمی اس کو قتل کرنے کے لیے آئے مراد ان کی یہ تھی کہ فلاں لوگوں میں سے کوئی کہے کہ وہ یوں کرے اور اشارہ کیا اپنے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کی طرف پس وہ ہو جائے گا اولاد آدم میں سے بہترین لوگوں کی طرح اور وہ آدمی جنت میں ہوگا اور اس کا قاتل جہنم میں ہوگا۔

(۳۸۵۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : مَا أَخْبَرْتُ وَلاَ اُسْتُخْبِرْتُ مُذْ كَانَتِ الْفِتْنَةُ ، قَالَ لَهُ مَسْرُوقٌ : لَوْ كُنْتُ مِثْلَكَ لَسَرَّنِي أَنْ أَكُونَ قَدْ مِتُّ ، قَالَ له شُرَيْحٌ : فَكَيْفَ بِأَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ مَا فِي الصُّدُورِ ، وَتَلْتَقِي الْفِئَتَانِ وَإِحْدَاهُمَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الأُخْرَى.

(۳۸۵۸۷) حضرت شریح رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب سے فتنہ شروع ہوا نہ میں نے اس کی خبر دی اور نہ مجھ سے اس کے بارے میں خبر طلب کی گئی ان سے مسروق نے کہا: اگر میں آپ کی طرح ہوتا تو مجھے یہ بات پسند ہوتی کہ میں مر جاؤں شریح نے اس سے کہا کیا ہوگی اس وقت حالت جب کہ زیادہ ہو جائے وہ فتنہ اس سے بھی زیادہ دو گروہوں کی لڑائی ہوگی اور ان دونوں میں ایک مجھے دوسرے سے زیادہ محبوب ہوگا۔

(۳۸۵۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ مُحْرِزٍ ، قَالَ : لِيَتَّقِ أَحَدُكُمْ ، لاَ يَحُولَنَّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ مِلْءُ كَفٍّ مِنْ دَمِ مُسْلِمٍ. (نعیم ۴۷۵)

(۳۸۵۸۸) حضرت صفوان رضی اللہ عنہ بن محرز سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک اس بات سے بچے کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہتھیلی کے بھراؤ کے برابر مسلمان کا خون حائل نہ ہو۔

(۳۸۵۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ : كُنَّا نَتَحَدَّثُ ، أَنَّهُ سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ خَيْرُ أَهْلِهِ الَّذِي يَرَى الْخَيْرَ فَيَجَانِبُهُ قَرِيبًا.

(۳۸۵۸۹) حضرت ابوالعالیہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم آپس میں گفتگو کرتے تھے کہ عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا اپنے اہل میں سب سے بہترین آدمی وہ ہوگا جو خیر اور بھلائی کو دیکھے گا پس وہ اس پر چلنا شروع ہو جائے گا۔

(۳۸۵۹۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَفْتِكُ مُؤْمِنٌ ، الإِيمَانُ قَيَّدَ الْفَتْكَ. (حاکم ۳۵۲)

(۳۸۵۹۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مومن کو دھوکے سے قتل نہیں کیا جائے گا ایمان نے دھوکے سے قتل کرنے کو روک دیا۔

(۳۸۵۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الزُّبَيْرِ أَيَّامَ الْجَمَلِ ، فَقَالَ : أَقْتُلُ لَكَ عَلِيًّا ، قَالَ : وَكَيْفَ ، قَالَ : آتِيهِ فَأُخْبِرُهُ أَنِّي مَعَهُ ، ثُمَّ أَفْتِكُ بِهِ ، فَقَالَ الزُّبَيْرُ : لاَ ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : الإِيمَانُ قَيْدُ الْفَتْكِ ، لاَ يَفْتِكُ مُؤْمِنٌ. (عبدالرزاق ۹۶۷۶۔ احمد ۱۶۶)

(۳۸۵۹۱) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جنگ جمل کے دنوں میں ایک آدمی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کیا میں آپ کے لیے علی کو قتل کر دوں انہوں نے کہا کیسے اس نے کہا میں اس کے پاس جاؤں گا اور اسے بتلاؤں گا کہ میں اس کے ساتھ ہوں پھر دھوکے سے موقع پا کر قتل کر دوں گا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایمان دھوکے سے قتل کرنے کو روکتا ہے مومن کو دھوکے سے قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۳۸۵۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : إِنَّ أَصْحَابِي تَعَلَّمُوا الْخَيْرَ ، وَإِنِّي تَعَلَّمْتُ الشَّرَّ ، قَالُوا : وَمَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ ، قَالَ : إِنَّهُ مَنْ يَعْلَمُ مَكَانَ الشَّرِّ يَتَّقِهِ.

(۳۸۵۹۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میرے ساتھیوں نے بھلائی کو سیکھا اور میں نے برائی کو سیکھا لوگوں نے عرض کیا آپ کو اس بات پر کس چیز نے ابھارا انہوں نے فرمایا بلاشبہ جو آدمی برائی کے مکان کو جانتا ہو وہ اس سے بچ جائے گا۔

(۳۸۵۹۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : إِنَّ

الرَّجُلَ لَيُقْتَلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَلْفَ قَتْلَةٍ ، فَقَالَ لَهُ عَاصِمُ بْنُ أَبِي النَّجُودِ : يَا أَبَا زُرْعَةَ ، أَلْفَ قَتْلَةٍ ، قَالَ : بِضُرُوبِ مَا قَتَلَ.

(۳۸۵۹۳) حضرت ابوزرعہ بن عمرو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا بلا شبہ ایک آدمی کو قیامت والے دن ہزار مرتبہ قتل کیا جائے گا حضرت ابوزرعہ سے عاصم بن ابی النجود نے عرض کیا اے ابوزرعہ ہزار مرتبہ قتل کیا جائے گا انہوں نے فرمایا مقتولین کی ضربوں کے بدلے میں۔

(۳۸۵۹٤) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ صَالِحٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لاَ تَزْرَعُوا مَعِي فِي السَّوَادِ فَإِنَّكُمْ إِنْ تَزْرَعُوا تَقْتَتِلُوا عَلَى مائهِ بِالسُّيُوفِ ، وَإِنَّكُمْ إِنْ تَقْتَتِلُوا تَكْفُرُوا.

(۳۸۵۹۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا تم میرے ساتھ قریب آبادیوں میں کھیتی باڑی نہ کرو کیونکہ اگر تم نے کھیتی باڑی اختیار کی تو اس کے پانی پر تلواروں سے لڑو گے اور اگر تم نے لڑائی شروع کر دی تو تم کفر اختیار کر لو گے۔

(۳۸۵۹۵) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : عُرَيْنَةُ وَعَقِيدَةُ وَعُصَيَّةُ وَقَطِيعَةُ عَقَدُوا اللُّؤْمِ.

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ :

(۳۸۵۹۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ عرینہ وعقیدہ اور عصیہ اور قطیعہ ان سب قبائل نے ملامت پر معاہدہ کیا ہے۔

(۳۸۵۹٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ عُمَرَ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ : اعْتَقِدْ مَالاً وَاتَّخِذْ سَابِياء ، فَيُوشِكُ أَنْ تُمْنَعُوا الْعَطَاءَ.

(۳۸۵۹۶) حضرت ابوظبیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا مال جمع کرو اور کثیر مال جمع کر لو قریب ہے کہ عطایا تم سے روک لیے جائیں گے۔

(۳۸۵۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : خُذُوا الْعَطَاءَ مَا كَانَ طُعْمَةً ، فَإِذَا كَانَ عَنْ دِينِكُمْ فَارْفُضُوهُ أَشَدَّ الرَّفْضِ.

(۳۸۵۹۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا وہ عطایا لو جو تمہارے لیے روزی ہیں جب یہ عطایا دین کے بدلے میں ہوں تو ان کو سخت انداز میں چھوڑ دو۔

(۳۸۵۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، قَالَ : قَالَ سَلْمَانُ : خُذُوا الْعَطَاءَ مَا صَفَا لَكُمْ ، فَإِذَا كُدِّرَ عَلَيْكُمْ فَاتْرُكُوهُ أَشَدَّ التَّرْكِ.

(۳۸۵۹۸) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ان عطایا کو جو خالص تمہارے لیے ہیں ان کو لے لو اور جب وہ تم

پر مکدر ہو جائیں تو ان کو بالکل چھوڑ دو۔

(۳۸۵۹۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : لَا يَأْتِي عَلَيْكُمْ إِلَّا قَلِيلٌ حَتَّى يَقْضِيَ الثَّعْلَبُ وَسْنَتَهُ بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ ، قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ ، هُوَ مَسْجِدُ الْمَدِينَةِ ، يَقُولُ : مِنَ الْخَرَابِ.

(۳۸۵۹۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا تم پر تھوڑا سا زمانہ آئے گا جس میں لومڑی اپنی اونگھ مسجد کے ستونوں میں سے دو ستونوں کے درمیان پورا کرے گی راوی عبدالملک بن عمیر نے فرمایا اس سے مراد مدینہ کی مسجد ہے اور یہ صورتحال ویرانی کی وجہ سے ہوگی۔

(۳۸۶۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : لَا تُقتل هَذِهِ الْأُمَّةُ حَتَّى يَقْتُلَ الْقَاتِلُ لَا يَدْرِي عَلَى أَيِّ شَيْءٍ قَتَلَ ، وَلَا يَدْرِي الْمَقْتُولُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ قُتِلَ. (مسلم ۲۲۳۱)

(۳۸۶۰۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا یہ امت ہلاک نہیں ہوگی یہاں تک (کہ ایسی صورتحال ہوگی) قاتل قتل کرے گا اسے معلوم نہیں ہوگا کہ اس نے کس چیز پر قتل کیا اور نہ مقتول کو معلوم ہوگا کہ اسے کس چیز پر قتل کیا گیا۔

(۳۸۶۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : لَيُقْتَلَنَّ الْقُرَّاءُ قَتْلاً حَتَّى تَبْلُغَ قَتْلاهُمُ الْيَمَنَ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : أَوَ لَيْسَ قَدْ فَعَلَ ذَلِكَ الْحَجَّاجُ ، قَالَ : مَا كَانَتْ تِلْكَ بَعْدُ.

(۳۸۶۰۱) حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا قرآء کو قتل کیا جائے گا یہاں تک کہ ان کے مقتولین یمن تک پہنچ جائیں گے ان سے ایک صاحب نے عرض کیا کیا حجاج نے ایسا نہیں کیا تو انہوں نے فرمایا ایسا ابھی تک نہیں ہوا۔

(۳۸۶۰۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، قَالَ : قَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ : إِيَّاكَ أَنْ تَقْتُلَ مَعَ فتنة.

(۳۸۶۰۲) حضرت زبیر بن عدی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا فتنہ میں قتل ہونے سے بچنا۔

(۳۸۶۰۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنِي شَيْبَانُ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ ، عَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ ، قَالَ : أَلَا لَا يَمْشِيَنَّ رَجُلٌ مِنكُمْ شِبْرًا إِلَى ذِي سُلْطَانٍ لِيُذِلَّهُ ، فَلَا وَاللهِ لَا يَزَالُ قَوْمٌ أَذَلُّوا السُّلْطَانَ أَذِلَّاءَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

(۳۸۶۰۳) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا خبردار تم میں سے کوئی آدمی کسی اقتدار والے کو ذلیل کرنے کے لیے ایک بالشت بھی نہ چلے اللہ کی قسم وہ لوگ جنہوں نے کسی بادشاہ کو ذلیل کیا وہ مسلسل قیامت والے دن ذلیل ہوں گے۔

(۳۸۶۰۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ :

تَقْتَتِلُ بِهَذَا الْغَائِطِ فِئَتَانِ لاَ أُبَالِي فِي أَيِّهِمَا عَرَفْتُك ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ :أَفِي الْجَنَّةِ هَؤُلاَءِ أَمْ فِي النَّارِ ؟ قَالَ : ذَاكَ الَّذِي أَقُولُ لَكَ ، قَالَ :فَمَا قَتْلاَهُمْ ، قَالَ :قَتْلَى جَاهِلِيَّةٍ.

(۳۸۶۰۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا اس براز کی وجہ سے دوگروہوں کی لڑائی ہوگی مجھے اس کی پروانہیں ہے کہ میں تمہیں ان دونوں میں سے کس کے اندر پہچانتا ہوں ان سے ایک صاحب نے عرض کیا کیا یہ جنت میں ہوں گے یا جہنم میں ہوں گے انہوں نے فرمایا یہی وہ بات ہے جو میں تم سے کہہ رہا ہوں اس نے پوچھا ان کے مقتولین کی کیا حالت ہوگی ارشادفرمایا وہ زمانہ جاہلیت کے مقتولین کی طرح ہوں گے۔

(۳۸۶۰۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ الْعَامِرِيِّ ، عَنْ سُحَيْمِ بْنِ نَوْفَلٍ ، قَالَ :قَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ :كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا اقْتَتَلَ الْمُصَلُّونَ قُلْتُ :وَيَكُونُ ذَلِكَ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قُلْتُ :وَكَيْفَ أَصْنَعُ ، قَالَ : كُفَّ لِسَانَك وَأَخِفَّ مَكَانَك ، وَعَلَيْك بِمَا تَعْرِفُ ، وَلاَ تَدَعْ مَا تَعْرِفُ لِمَا تُنْكِرُ.

(۳۸۶۰۵) حضرت سحیم بن نوفل رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا تمہاری کیا حالت ہوگی جب نمازی آپس میں لڑیں گے میں نے عرض کیا کیا ایسا ہوگا انہوں نے فرمایا ہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہوں گے راوی نے فرمایا میں نے عرض کیا میں اس وقت کیا کروں انہوں نے فرمایا اپنی زبان کو روکنا اور اپنی رہنے کی جگہ کو مخفی رکھنا اور تم پر معروف کا کرنا لازم ہے اور منکر کی وجہ سے معروف کو ترک نہ کرنا۔

(۳۸۶۰۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ رَبِّهِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ هَانِءٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ :قَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ :أَتُحِبُّ أَنْ يُسْكِنَك اللَّهُ وَسَطَ الْجَنَّةِ ، قَالَ :فَقُلْتُ :جُعِلْت فِدَاك ، وَهَلْ أُرِيدُ إِلاَّ ذَاكَ ، فقَالَ :عَلَيْك بِالْجَمَاعَةِ ، أَوْ بِجَمَاعَةِ النَّاسِ.

(۳۸۶۰۶) حضرت حارث بن قیس سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں جنت کے درمیان میں ٹھہرائیں راوی نے فرمایا میں نے عرض کیا میں آپ پر قربان میں تو یہی چاہتا ہوں انہوں نے ارشادفرمایا تم پر جماعت لازم ہے یا فرمایا لوگوں کی جماعت لازم ہے۔

(۳۸۶۰۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ :قَالَ لِي الْحَسَنُ :أَلاَ تَعْجَبُ مِنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، دَخَلَ عَلَيَّ فَسَأَلَنِي عَنْ قِتَالِ الْحَجَّاجِ وَمَعَهُ بَعْضُ الرُّؤَسَاءِ ، يَعْنِي أَصْحَابَ ابْنِ الأَشْعَثِ.

(۳۸۶۰۷) حضرت ایوب رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے حضرت حسن نے ارشادفرمایا کیا تم سعید بن جبیر کی جرأت سے تعجب نہیں کرتے میرے پاس آئے اور مجھ سے حجاج کے ساتھ لڑائی کے بارے میں پوچھا اور ان کے ساتھ کچھ روسا بھی تھے ان کی مراد ابن الاشعث کے ساتھی تھے۔

(۳۸۶۰۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، قَالَ :كَانَ مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ أَرْفَعَ عِنْدَ أَهْلِ الْبَصْرَةِ مِنَ الْحَسَنِ حَتَّى خَفَّ مَعَ ابْنِ الأَشْعَثِ ، وَكَفَّ الْحَسَنُ ، فَلَمْ يَزَلْ أَبُو سَعِيدٍ فِي عُلُوٍّ مِنْهَا بَعْدُ وَسَقَطَ الآخَرُ.

(۳۸۶۰۸) حضرت ابن عون سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مسلم بن یسار بصرہ والوں کے نزدیک حضرت حسن سے بلند مرتبہ تھے یہاں تک کہ ابن الاشعث کے ساتھ ملتے تھے ان کی ساخت گر گئی اور حضرت حسن رکے رہے ابوسعید بصرہ میں ہمیشہ غالب رہا اور دوسرے گرے رہے۔

(۳۸۶۰۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي أَيَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ ، فَإِذَا السِّلاَحُ فَجَعَلَ يَقُولُ :لَقَدْ أَعْظَمْتُمُ الدُّنْيَا ، لَقَدْ أَعْظَمْتُمُ الدُّنْيَا ، حَتَّى اسْتَلَمَ الْحَجَرَ.

(۳۸۶۰۹) حضرت جریر بن حازم سے روایت ہے انہوں نے فرمایا مجھے اہل مکہ سے ایک شیخ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے لڑائی کے ایام میں دیکھا کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے وہاں اسلحہ تھا تو وہ یہ کہنا شروع ہو گئے کہ تم نے دنیا کو بڑی چیز سمجھ لیا تم نے دنیا کو بڑی چیز سمجھ لیا یہاں تک کہ حجر اسود کا استلام کیا۔

(۲) ما ذُكِرَ فِي فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

یہ باب دجال کے فتنے کے بیان میں ہے

قَالَ :وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ :

(۳۸۶۱۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَنَا أَخْتِمُ أَلْفَ نَبِيٍّ ، أَوْ أَكْثَرَ ، وَأَنَّهُ لَيْسَ مِنْ نَبِيٍّ بُعِثَ إِلَى قَوْمٍ إِلاَّ يُنْذِرُ قَوْمَهُ الدَّجَّالَ ، وَإِنَّهُ قَدْ بُيِّنَ لِي مَا لَمْ يُبَيَّنْ لأَحَدٍ ، وَإِنَّهُ أَعْوَرُ ، وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ.

(۳۸۶۱۰) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں ہزار یا اس سے زیادہ نبیوں کے آخر میں آنے والا ہوں اور یقیناً کوئی نبی (علیہ السلام) کسی قوم کی طرف مبعوث نہیں کیا گیا مگر اس نے اپنی قوم کو دجال کے فتنے سے ڈرایا اور بلاشبہ میرے لیے اس کے بارے میں وہ بات واضح ہوئی ہے جو کسی کے لیے واضح نہیں ہوئی اور وہ (یہ کہ وہ) کانا ہے اور بلاشبہ تمہارا رب کانا نہیں ہے۔

(۳۸۶۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْمَسِيحَ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ ، وَقَالَ :إِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ ، وَإِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ

عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ. (بخاری ۳۱۲۳۔ مسلم ۲۲۴۷)

(۳۸۶۱۱) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے سامنے دجال کا ذکر فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ بیشک اللہ (اعور) کانا نہیں اور دجال کی دائیں آنکھ کانی ہے گویا اس کی آنکھ ابھرا ہوا انگور کا دانہ ہے۔

(۳۸۶۱۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا وَقَدْ وَصَفَ الدَّجَّالَ لأُمَّتِهِ ، وَلأَصِفَنَّهُ صِفَةً لَمْ يَصِفْهَا أَحَدٌ قَبْلِي ، إِنَّهُ أَعْوَرُ وَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْوَرَ. (احمد ۱۷۶۔ ابویعلی ۷۲۵)

(۳۸۶۱۲) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلاشبہ مجھ سے پہلے کوئی نبی نہیں تھے مگر انہوں نے دجال کے بارے میں اپنی امت کو بتلایا اور میں اس کے بارے میں ایسی صفت بتلاتا ہوں جو کہ مجھ سے پہلے کسی نے بیان نہیں کی یہ کہ وہ کانا ہے اور اللہ تعالیٰ اعور (کانے) نہیں ہیں۔

(۳۸۶۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ خَالِهِ ، يَعْنِي الْفَلَتَانَ بْنَ عَاصِمٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَمَّا مَسِيحُ الضَّلاَلَةِ ، فَرَجُلٌ أَجْلَى الْجَبْهَةِ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى ، عَرِيضُ النَّحْرِ فِيهِ دَفَاءٌ كَأَنَّهُ فُلاَنُ بْنُ عَبْدِ الْعُزَّى ، أَوْ عَبْدُ الْعُزَّى بْنُ فُلاَنٍ.

(۳۸۶۱۳) فلتان بن عاصم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گمراہی کا مسیح (دجال) وہ ایسا آدمی ہے جس کی پیشانی بہت واضح ہوگی اور اس کی دائیں آنکھ مٹی ہوئی ہوگی چوڑے سینے والا ہوگا اور اس میں جھکاؤ ہوگا گویا کہ وہ ابن عبد العزی کا فلاں بیٹا ہے یا یوں فرمایا کہ عبد العزی بن فلاں کی طرح ہے۔ (صحیح بخاری میں عبد العزی بن قطن آتا ہے)

(۳۸۶۱۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ أَبِي الدَّهْمَاءِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ سَمِعَ مِنْكُمْ بِخُرُوجِ الدَّجَّالِ فَلْيَنْأَ عَنْهُ مَا اسْتَطَاعَ ، فَإِنَّ الرَّجُلَ يَأْتِيهِ وَهُوَ يَحْسِبُ ، أَنَّهُ مُؤْمِنٌ ، فَمَا يَزَالُ بِهِ حَتَّى يَتَّبِعَهُ مِمَّا يَرَى مِنَ الشُّبُهَاتِ.

(ابو داؤد ۴۳۱۹۔ احمد ۴۳۱)

(۳۸۶۱۴) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو آدمی تم میں سے دجال کے نکلنے کے بارے میں سنے وہ اس سے اتنا زیادہ دور رہے بلاشبہ آدمی اس کے پاس اس گمان سے آئے گا کہ وہ مومن ہے پھر مسلسل اس کے ساتھ رہے گا یہاں تک کہ جو بھی اس کی جانب سے ڈالے جانے والی شبہات دیکھے گا وہ اس میں ان کی پیروی کرے گا۔

(۳۸۶۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ : مَا كَانَ أَحَدٌ يَسْأَلُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مِنِّي ، قَالَ : وَمَا تَسْأَلُنِي عَنْهُ قُلْتُ : إِنَّ النَّاسَ

يَقُولُونَ :إِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ ، قَالَ :هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ ذَلِكَ. (بخاری ۷۱۲۲۔ مسلم ۱۶۹۳)

(۳۸۶۱۵) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ کسی نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھ سے زیادہ دجال کے بارے میں نہیں پوچھا حضرت مغیرہ نے کہا کہ تم نے مجھ سے اس کے بارے میں نہیں پوچھا راوی قیس کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ لوگ کہتے ہیں اس کے ساتھ کھانے اور پینے کی چیزیں ہوں گی تو انہوں نے فرمایا کہ دجال کا امر اللہ تعالیٰ پر اس سے زیادہ آسان ہے (دجال کے لیے حقیقتاً یہ چیزیں ثابت نہیں ہوں گی اور جو ہوں گی وہ آزمائش اور امتحان کے لیے ملمع سازی ہوگی۔

(۳۸۶۱۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ :حدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ فِتْنَةِ المسيح الدَّجَّالِ ، قُلْنَا :نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ.

(۳۸۶۱۶) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم مسیح دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگو۔ ہم نے کہا ہم مسیح دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

(۳۸۶۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، وَعَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ. (مسلم ۴۱۲۔ ابوداؤد ۹۷۵)

(۳۸۶۱۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ایک تشہد پڑھے تو وہ مسیح دجال کے فتنے سے بھی پناہ مانگے۔

(۳۸۶۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ.

(۳۸۶۱۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں فرماتے تھے کہ اے اللہ! میں آپ سے مسیح دجال کے فتنے سے پناہ مانگتا ہوں۔

(۳۸۶۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ فُرَاتٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ ، قَالَ : اطَّلَعَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ ، ذَكَرَ طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا ، وَالدَّجَّالَ. (مسلم ۲۲۲۵۔ ابوداؤد ۴۳۱۱)

(۳۸۶۱۹) حضرت ابوسریحہ حذیفہ بن اسد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف جھانکا اور ارشاد فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ دس نشانیاں ظاہر ہو جائیں سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کا تذکرہ فرمایا اور دجال کا تذکرہ فرمایا۔

(۳۸۶۲۰) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ : أَنَا أَخْتِمُ أَلْفَ نَبِيٍّ ، أَوْ أَكْثَرَ ، مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَى قَوْمِهِ إِلاَّ حَذَّرَهُمَ الدَّجَّالَ ، وَإِنَّهُ قَدْ بُيِّنَ لِي مَا لَمْ يُبَيَّنْ لأَحَدٍ قَبْلِي ، إِنَّهُ أَعْوَرُ ، وَإِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ ، وَإِنَّهُ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنَى ، لاَ حَدَقَةَ لَهُ ، جَاحِظَةٌ ، وَالأُخْرَى كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ ، وَإِنَّهُ يَتْبَعُهُ مِنْ كُلِّ قَوْمٍ يَدْعُونَهُ بِلِسَانِهِمْ إِلَهًا.

(حاکم ۵۹۷۔ احمد ۲۶۵)

(۳۸۶۲۰) حضرت ابوسعید خدری نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں ہزار نبیوں یا اس سے زیادہ فرمایا کے بعد آیا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے کوئی بھی نبی اپنی قوم کی طرف نہیں بھیجا مگر یہ کہ اس نے انہیں دجال سے ڈرایا اور بلاشبہ میرے لیے وہ بات بیان کی گئی ہے جو مجھ سے پہلے کسی ایک سے بھی بیان نہیں کی گئی بلاشبہ وہ کانا ہے اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے اور اس کی دائیں آنکھ کانی ہے اس کی پتلی نہیں ہے اور ابھری ہوئی ہے اور دوسری ایسے ہے گویا کہ چمکتا ہوا روشن ستارہ ہر قوم میں سے جو اس کی پیروی کرینگے وہ اس کو اپنی زبان میں الٰہ کے ساتھ پکاریں گے۔

(۳۸۶۲۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : ذَكَرُوهُ ، يَعْنِي الدَّجَّالَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ : ك ف ر ، قَالَ : فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ أَسْمَعْهُ يَقُولُ ذَلِكَ ، وَلَكِنَّهُ قَالَ : أَمَّا إِبْرَاهِيمُ فَانْظُرُوا إِلَى صَاحِبِكُمْ ، قَالَ يَزِيدُ : يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَمَّا مُوسَى فَرَجُلٌ آدَمُ جَعْدٌ طُوَالٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ مَخْطُومٍ بِخُلْبَةٍ ، فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ قَد انْحَدَرَ مِنَ الْوَادِي يُلَبِّي. (بخاری ۱۵۵۵۔ مسلم ۱۵۳)

(۳۸۶۲۱) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ لوگوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس دجال کا تذکرہ کیا تو حاضرین میں سے کسی نے کہا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک، ف، ر لکھا ہوگا مجاہد کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات نہیں سنی لیکن آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رہے ابراہیم علیہ السلام تو ان کی شبیہ دیکھو اپنے صاحب میں یزید راوی کہتے ہیں کہ صاحب سے مراد نبی ﷺ کی اپنی ذات ہے اور رہے موسیٰ علیہ السلام تو وہ ایک گندمی رنگ کے گھنگریالے بالوں والے لمبے قد کے مرد ہیں گویا کہ وہ شنوءہ قبیلے کے مردوں میں سے ہیں سرخ اونٹ پر جس کی لگام خشک گھاس کی ہوگی پر سوار ہوں گے گویا کہ میں ان کو وادی سے تلبیہ پڑھتے ہوئے آتا دیکھ رہا ہوں۔

(۳۸۶۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ بَهْرَامَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ يَزِيدَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْسَ عَلَيْكُمْ مِنْهُ بَأْسٌ ، إِنْ خَرَجَ وَأَنَا حَيٌّ فَأَنَا حَجِيجُهُ ، وَإِنْ خَرَجَ بَعْدَ مَوْتِي فَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ. (ابوداؤد ۴۳۲۱۔ ترمذی ۲۲۴۰)

(۳۸۶۲۲) حضرت اسماء بنت یزید سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس دجال سے تم پر کوئی

خوف نہیں ہے اگر وہ نکلا میری زندگی میں تو میں اس کا مقابلہ کرنے والا ہوں گا اور اگر وہ میری وفات کے بعد نکلا تو اللہ تعالیٰ ہر مسلمان پر محافظ ہوں گے۔

(٣٨٦٢٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ.

(۳۸۶۲۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہم مسیح دجال سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔

(٣٨٦٢٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :الدَّجَّالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى ، عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ. (بخاری ۱۳۱ ۷۔ مسلم ۲۲۴۸)

(۳۸۶۲۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دجال دائیں آنکھ سے کانا ہے اس کی آنکھ پر ناخنہ ہے (یعنی ایک بیماری جس میں آنکھ پر ناک کی طرح جھلی آجاتی ہے) اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے۔

(٣٨٦٢٥) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنَّ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ جَعْدٌ هِجَانٌ أَقْمَرُ ، كَأَنَّ رَأْسَهُ غَصْنَةُ شَجَرَةٍ ، أَشْبَهُ النَّاسِ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ ، فَإِمَّا هَلَكَ الْهُلَّكُ فَإِنَّهُ أَعْوَرُ ، وَإِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ.

(۳۸۶۲۵) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلاشبہ دجال گھنگریالے بالوں والا بہت زیادہ سفید ہے اس کے سر کے بال گویا درخت کی شاخیں ہیں لوگوں میں عبدالعزی بن قطن کے بہت زیادہ مشابہ ہے اگر لوگ اس کی مشابہت کی وجہ سے ہلاک ہوجائیں وہ کانا ہے اور اللہ تعالیٰ کانے نہیں ہیں (مراد یہ ہے کہ لوگ اس کی پیروی کریں جہالت کی بناء پر تو پھر بھی وہ اپنے سے کانے پن کا عیب دور نہیں کرسکتا جبکہ اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ومنزہ ہیں)۔

(٣٨٦٢٦) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، قَالَ:حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ، قَالَ:كَانَ هِشَامُ بْنُ عَامِرٍ الأَنْصَارِيُّ يَرَى رِجَالاً يَتَخَطَّوْنَهُ إِلَى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَغَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ وَقَالَ :وَاللهِ إِنَّكُمْ لَتَخَطَّوْنَ إِلَى مَنْ لَمْ يَكُنْ أَحْضَرَ لِرَسُولِ اللهِ مِنِّي وَلاَ أَوْعَى لِحَدِيثِهِ مِنِّي ، لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ فِتْنَةٌ أَكْبَرُ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ.

(احمد ۲۰۔ طبرانی ۴۲

(۳۸۶۲۶) حضرت حمید بن ہلال سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت ہشام بن عامر انصاری رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کو دیکھتے تھے کہ وہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور دوسرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے پاس جاتے تھے وہ غصے میں آگئے اور ارشاد فرمایا اللہ کی قسم تم ان لوگوں کے پاس جاتے ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ تو مجھ سے زیادہ حاضر باش تھے اور نہ ان کی احادیث کو مجھ سے زیادہ یاد رکھنے

والے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے حضرت آدم کی پیدائش اور قیامت قائم ہونے تک دجال سے بڑا کوئی فتنہ نہیں۔

(۳۸۶۲۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لأَنَا أَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ مِنَ الدَّجَّالِ ، مَعَهُ نَهْرَانِ يَجْرِيَانِ أَحَدُهُمَا رَأْيَ الْعَيْنِ مَاءٌ أَبْيَضُ ، وَالآخَرُ رَأْيَ الْعَيْنِ نَارٌ تَأَجَّجُ ، فَإِمَّا أَدْرَكَ أَحَدٌ ذَلِكَ فَلْيَأْتِ النَّارَ الَّذِي يَرَاهُ فَلْيُغْمِضْ ، ثُمَّ لِيُطَأْطِءْ رَأْسَهُ لِيَشْرَبَ فَإِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ ، وَإِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ ، عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ ، يقرؤه كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ وَغَيْرِ كَاتِبٍ. (مسلم ۲۲۴۹۔ احمد ۴۰۴)

(۳۸۶۲۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں خوب جانتا ہوں اس فریب کو جو دجال کے ساتھ ہوگا اس کے ساتھ دو نہریں ہوں گی ان میں سے ایک بظاہر دیکھنے میں سفید پانی معلوم ہوگی اور دوسری بظاہر بھڑکتی ہوئی آگ معلوم ہوگی اگر کوئی اس صورتحال میں مبتلا ہو تو جسے آگ سمجھ رہا ہے اس میں چلا جائے اور آنکھیں بند کرے پھر پینے کے لیے سر جھکائے تو وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور بلاشبہ دجال مٹی ہوئی آنکھ والا ہے اس کی آنکھ پر موٹا ناخنہ سا ہوگا (ایک ظفرہ بیماری جس کی وجہ سے آنکھ پر ناک کی طرح کی جھلی آ جاتی ہے) اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا جس کو ہر مومن پڑھ لے گا لکھنے (پڑھنے) والا ہو یا نہ لکھنے (پڑھنے) والا نہ ہو۔

(۳۸۶۲۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لأَنَا أَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ مِنَ الدَّجَّالِ إِنَّ مَعَهُ نَارًا تُحْرِقُ ، وَنَهْرَ مَاءٍ بَارِدٍ ، فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلاَ يَهْلِكَنَّ بِهِ فَلْيُغْمِضْ عَيْنَيْهِ ، وَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَى أَنَّهُ نَارٌ ، فَإِنَّهُ نَهْرُ مَاءٍ بَارِدٍ. (ابوداؤد ۴۳۱۵)

(۳۸۶۲۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میں دجال کے ساتھ جو فریب ہوگا اس کو خوب جانتا ہوں اس کے ساتھ جلانے والی آگ اور ٹھنڈے پانی کی نہر ہوگی پس تم میں کوئی اسے پالے تو اس کے ساتھ ہلاک نہ ہو اپنی آنکھیں بند کر کے جسے آگ سمجھ رہا ہے اس میں کود جائے بلاشبہ وہ ٹھنڈا پانی ہوگا۔

(۳۸۶۲۹) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَيْبَانُ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنِ الْحَضْرَمِيِّ بْنِ لاَحِقٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي ، فَقَالَ : مَا يُبْكِيكِ ؟ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، ذَكَرْتُ الدَّجَّالَ ، قَالَ : فَلاَ تَبْكِي فَإِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا حَيٌّ أَكْفِيكُمُوهُ ، وَإِنْ أَمُتْ فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ ، وَإِنَّهُ يَخْرُجُ مَعَهُ يَهُودُ أَصْبَهَانَ ، فَيَسِيرُ حَتَّى يَنْزِلَ بِضَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ ، وَلَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ ، عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ شِرَارُ أَهْلِهَا ، فَيَنْطَلِقُ حَتَّى يَأْتِيَ لُدَّ ، فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقْتُلُهُ ، ثُمَّ يَمْكُثُ عِيسَى فِي الأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً ، أَوْ قَرِيبًا مِنْ أَرْبَعِينَ سَنَةً إِمَامًا عَادِلاً وَحَكَمًا

مُقْسِطًا. (احمد ۷۵۔ ابن حبان ۶۸۲۲)

(۳۸۶۲۹) ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ میں رو رہی تھی انہوں نے پوچھا تمہیں کونسی چیز رلا رہی ہے میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم دجال کے تذکرے کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہ رو اگر وہ میری زندگی میں نکلا تو میں تمہاری کفایت کرونگا اور اگر میری وفات ہو جائے تو بلاشبہ تمہارا رب کانا نہیں ہے بلاشبہ اصبہان کے یہود نکلیں گے وہ چلے گا یہاں تک کہ مدینہ کے بیرونی کنارے میں آئے گا اور اس وقت مدینہ کے سات دروازے ہوں گے ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے مدینہ کے شریر لوگ اس کی طرف نکلیں گے وہ چلے گا یہاں تک کہ مقام لد پر پہنچے گا حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اتریں گے اور اسے قتل کریں گے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین میں چالیس سال کا عرصہ ٹھہریں گے یا راوی فرماتے ہیں یوں فرمایا کہ چالیس سال کے قریب کا زمانہ امام عادل اور انصاف کرنے والے فیصل بن کر ٹھہریں گے۔

(۳۸۶۳۰) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ لَقِيطٍ التُّجِيبِيِّ ، عَنِ ابْنِ حَوَالَةَ الأَزْدِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ : مَنْ نَجَا مِنْ ثَلاَثٍ فَقَدْ نَجَا ، قَالَهَا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، قَالُوا : مَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : مَوْتِي ، وَالدَّجَّالُ ، وَمَنْ قَتْلِ خَلِيفَةٍ مُصْطَبِرٍ بِالْحَقِّ مُعْطِيهِ. (احمد ۲۸۸)

(۳۸۶۳۰) حضرت ابن حوالہ ازدی رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا جو آدمی تین چیزوں سے نجات پا گیا وہ نجات پا گیا یہ آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یہ کیا چیزیں ہیں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری وفات اور دجال اور ایسے خلیفہ کا قتل جو حق پر جمنے والا اور حق دینے والا ہو۔

(۳۸۶۳۱) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُرَاقَةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوحٍ إِلاَّ وَقَدْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ الدَّجَّالَ ، وَإِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ ، وَصَفَهُ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَالَ : سَيُدْرِكُهُ بَعْضُ مَنْ رَآنِي ، أَوْ سَمِعَ كَلاَمِي ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، كَيْفَ قُلُوبُنَا يَوْمَئِذٍ أَمِثْلُهَا الْيَوْمَ ؟ قَالَ : أَوْ خَيْرٌ. (ابوداؤد ۴۷۲۳۔ ترمذی ۲۲۳۴)

(۳۸۶۳۱) ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا حضرت نوح علیہ السلام کے بعد ہر نبی نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا ہے۔ اور بلاشبہ میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں (راوی فرماتے ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے اس کے بارے میں بیان کیا اور ارشاد فرمایا عنقریب اسے پائے گا وہ شخص جس نے مجھے دیکھا یا فرمایا جس نے میرے کلام کو سنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اس وقت ہمارے قلوب کیسے ہوں گے کیا آج کے دن جیسے ہوں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے بہتر ہوں گے۔

(۳۸۶۳۲) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخَامِرٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عِمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ ، وَخَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ ، وَخُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ خُرُوجُ الدَّجَّالِ ، ثُمَّ يَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى فَخِذِ الَّذِي حَدَّثَهُ ، أَوْ مَنْكِبَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ هَذَا هُوَ الْحَقُّ كَمَا أَنَّك هَاهُنَا ، أَوْ كَمَا أَنْتَ قَاعِدٌ ، يَعْنِي مُعَاذًا . (ابو داؤد ۴۲۹۴)

(۳۸۶۳۲) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیت المقدس کی آبادی یثرب کی بربادی ہے اور یثرب کی بربادی بڑی لڑائی کا (جو رومیوں کے ساتھ ہوگی) ظاہر ہونا ہے اور بڑی لڑائی کا ظہور قسطنطنیہ کی فتح ہے اور قسطنطنیہ کی فتح دجال کا خروج ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کی ران یا فرمایا اس کے دونوں کندھوں پر اپنا ہاتھ مارا پھر فرمایا یہ حق ہے جیسے تم یہاں ہو یا فرمایا جیسے تم بیٹھے ہو مراد حضرت معاذ رضی اللہ عنہ خود تھے۔

(۳۸۶۳۳) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، قَالَ : أَتَيْنَا عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ لِنَعْرِضَ مُصْحَفًا لَنَا بِمُصْحَفِهِ ، فَجَلَسْنَا إِلَى رَجُلٍ يُحَدِّثُ ، ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ فَتَحَوَّلْنَا إِلَيْهِ ، فَقَالَ عُثْمَانُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : يَكُونُ لِلْمُسْلِمِينَ ثَلاَثَةُ أَمْصَارٍ : مِصْرٌ بِمُلْتَقَى الْبَحْرَيْنِ ، وَمِصْرٌ بِالْجَزِيرَةِ ، وَمِصْرٌ بِالشَّامِ ، فَيَفْزَعُ النَّاسُ ثَلاَثَ فَزَعَاتٍ ، فَيَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أَعْرَاضِ جَيْشٍ ، فَيَهْزِمُ مَنْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ ، فَأَوَّلُ مِصْرٍ يَرِدُهُ الْمِصْرُ الَّذِي بِمُلْتَقَى الْبَحْرَيْنِ ، فَيَصِيرُ أَهْلُهُ ثَلاَثَ فِرَقٍ : فِرْقَةٌ تُقِيمُ تَقُولُ : نُشَامُّهُ وَنَنْظُرُ مَا هُوَ ، وَفِرْقَةٌ تَلْحَقُ بِالأَعْرَابِ ، وَفِرْقَةٌ تَلْحَقُ بِالْمِصْرِ الَّذِي يَلِيهِمْ ، وَمَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ السِّيجَانُ ، فَأَكْثَرُ تُبَّاعِهِ الْيَهُودُ وَالنِّسَاءُ .

۱- ثُمَّ يَأْتِي الْمِصْرَ الَّذِي يَلِيهِمْ فَيَصِيرُ أَهْلُهُ ثَلاَثَ فِرَقٍ : فِرْقَةٌ تُقِيمُ وَتَقُولُ : نُشَامُّهُ وَنَنْظُرُ مَا هُوَ ، وَفِرْقَةٌ تَلْحَقُ بِالأَعْرَابِ ، وَفِرْقَةٌ تَلْحَقُ بِالْمِصْرِ الَّذِي يَلِيهِمْ .

۲- ثُمَّ يَأْتِي الشَّامَ فَيَنْحَازُ الْمُسْلِمُونَ إِلَى عَقَبَةِ أَفِيقَ ، يَبْعَثُونَ سَرْحًا لَهُمْ فَيُصَابُ سَرْحُهُمْ ، وَيَشْتَدُّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ ، وَتُصِيبُهُمْ مَجَاعَةٌ شَدِيدَةٌ وَجَهْدٌ ، حَتَّى إِنَّ أَحَدَهُمْ لَيُحْرِقُ وَتَرَ قَوْسِهِ فَيَأْكُلُهُ ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ نَادَى مُنَادٍ مِنَ السَّحَرِ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، أَتَاكُمُ الْغَوْثُ ، ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ : إِنَّ هَذَا الصَّوْتَ لِرَجُلٍ شَبْعَانَ ، فَيَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عِنْدَ صَلاَةِ الْفَجْرِ فَيَقُولُ لَهُ أَمِيرُ النَّاسِ : تَقَدَّمْ يَا رُوحَ اللهِ فَصَلِّ بِنَا ، فَيَقُولُ : إِنَّكُمْ مَعْشَرَ هَذِهِ الأُمَّةِ أُمَرَاءُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ ، تَقَدَّمْ أَنْتَ فَصَلِّ بِنَا ، فَيَتَقَدَّمُ الأَمِيرُ فَيُصَلِّي بِهِمْ ، فَإِذَا انْصَرَفَ أَخَذَ عِيسَى حَرْبَتَهُ فَيَذْهَبُ نَحْوَ الدَّجَّالِ ، فَإِذَا رَآهُ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الرَّصَاصُ ، وَيَضَعُ حَرْبَتَهُ بَيْنَ ثَنْدُوَتِهِ فَيَقْتُلُهُ ، ثُمَّ يَنْهَزِمُ أَصْحَابُهُ . (احمد ۲۱۶۔ طبرانی ۸۳۹۲)

(۳۸۶۳۳) حضرت ابونضرہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم جمعے والے دن حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تاکہ ہم اپنے (لکھے ہوئے) صحیفے کا انکے صحیفے کے ساتھ موازنہ کریں پھر حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ تشریف لائے ہم ان کے گرد جمع ہو گئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مسلمانوں کے تین شہر ہوں گے ایک شہر تو دو سمندروں کے سنگھم پر ہوگا اور ایک شہر جزیرہ میں ہوگا ایک شہر شام میں ہوگا پس لوگ تین مرتبہ گھبرائیں گے پھر دجال جنگی لشکروں میں نکلے گا اور مشرق کی جانب شکست کھا جائے گا پہلا شہر جس میں وہ جائے گا وہ شہر ہوگا جو دو سمندروں کے سنگھم میں پر ہوگا اس کے رہنے والے تین گروہوں میں ہو جائیں گے ایک گروہ وہاں اقامت اختیار کرے گا اور کہے گا ہم اس کے قریب ہو کر دیکھتے ہیں وہ کیا ہے اور ایک گروہ دیہاتیوں کے ساتھ مل جائے گا اور ایک گروہ ساتھ والے شہر میں چلا جائے گا اس کے (یعنی دجال کے ساتھ) ستر ہزار ایسے لوگ ہوں گے جن پر سبز چادریں ہوں گی اس کے اکثر متبعین یہودی اور عورتیں ہوں گی پھر ان کے پاس والے شہر میں آئے گا اس کے رہنے والے تین گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے ایک گروہ تو وہیں ٹھہرے گا اور کہے گا ہم اس کے قریب ہوں گے اور دیکھیں گے وہ کیا ہے ایک گروہ دیہاتیوں کے ساتھ مل جائے گا اور تیسرا گروہ اپنے پاس والے شہر میں چلا جائے گا پھر شام جائے گا مسلمان عقبہ افیق مقام میں جمع ہو جائیں گے وہ اپنے مویشیوں کو بھیجیں گے ان کے مویشیوں کو نقصان پہنچے گا یہ بات ان پر گراں ہو جائے گی ان کو سخت بھوک اور مشقت پہنچے گی یہاں تک کہ ان میں ایک اپنی کمان کی تانت کو جلائے گا اور اسے کھا لے گا لوگ اس حالت پر ہوں گے سحر کے وقت ایک پکارنے والا پکارے گا اے لوگو تمہاری مدد آ گئی یہ تین مرتبہ ندا دے گا وہ ایک دوسرے سے کہیں گے بلاشبہ یہ آواز ایک سیر شدہ آدمی کی آواز ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام فجر کی نماز کے وقت اتریں گے اور ان سے لوگوں کے امیر کہیں گے اے روح اللہ! آگے بڑھیں ہمیں نماز پڑھائیں (ان سے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے تم اس امت کی جماعت ایک دوسرے پر امراء ہو تم آگے بڑھو اور ہمیں نماز پڑھاؤ وہ امیر آگے بڑھیں گے اور ان کو نماز پڑھائیں گے جب نماز پڑھ کر فارغ ہوں گے عیسیٰ علیہ السلام اپنا نیزہ پکڑیں گے اور دجال کی طرف جائیں گے وہ دجال ان کو دیکھے گا تو پگھلے گا جیسے سیسہ پگھلتا ہے اس کے سینے کے درمیان اپنا نیزہ رکھیں گے اور اسے قتل کر دیں گے پھر اس کے ساتھی شکست خوردہ ہو جائیں گے۔

(٣٨٦٣٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَشْرَجٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَ ، عَنْ سَفِينَةَ ، قَالَ : خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ إِلاَّ حَذَّرَ الدَّجَّالَ أُمَّتَهُ ، هُوَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى ، بِعَيْنِهِ الْيُمْنَى ظَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ ، بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ مَعَهُ وَادِيَانِ أَحَدُهُمَا جَنَّةٌ وَالآخَرُ نَارٌ ، فَجَنَّتُهُ نَارٌ وَنَارُهُ جَنَّةٌ ، وَمَعَهُ مَلَكَانِ مِنَ الْمَلاَئِكَةِ يُشْبِهَانِ نَبِيَّيْنِ مِنَ الأَنْبِيَاءِ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالآخَرُ ، عَنْ شِمَالِهِ ، فَيَقُولُ لِلنَّاسِ : أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ أَلَسْتُ أُحْيِي وَأُمِيتُ فَيَقُولُ لَهُ أَحَدُ الْمَلَكَيْنِ : كَذَبْتَ فَمَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ إِلاَّ صَاحِبُهُ ، فَيَقُولُ صَاحِبُهُ : صَدَقْتَ ، فَيَسْمَعُهُ النَّاسُ فَيَحْسَبُونَ إِنَّمَا صَدَّقَ الدَّجَّالَ ، وَذَلِكَ فِتْنَةٌ ، ثُمَّ يَسِيرُ حَتَّى يَأْتِيَ الْمَدِينَةَ فَلاَ يُؤْذَنُ لَهُ فِيهَا ، فَيَقُولُ : هَذِهِ قَرْيَةُ ذَاكَ الرَّجُلِ ، ثُمَّ يَسِيرُ حَتَّى يَأْتِيَ الشَّامَ

فَيَقْتُلُهُ اللَّهُ عِنْدَ عَقَبَةِ أَفِيقَ. (احمد ۲۲۱۔ طبرانی ۶۴۴۵)

(۳۸۶۳۴) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا بلا شبہ کوئی بھی نبی نہیں گزرا مگر اس نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا وہ بائیں آنکھ سے کانا ہے اس کی دائیں آنکھ میں ایک موٹا سا ناخنہ ہوگا اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر (لکھا ہوا) ہے اس کے ساتھ دو وادیاں ہوں گی ان میں ایک جنت اور دوسری آگ اس کی جنت آگ ہے اور اس کی آگ جنت ہے اور اس کے ساتھ ملائکہ میں سے دو فرشتے ہوں گے جو انبیاء میں سے دو نبیوں کے مشابہ ہوں گے ان میں سے ایک اس کی دائیں جانب ہوگا اور دوسرا اس کی بائیں جانب ہوگا وہ لوگوں سے کہے گا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں کیا میں زندہ نہیں کرتا اور مارتا نہیں دو فرشتوں میں سے ایک کہے گا تو نے جھوٹ کہا پس لوگوں میں سے کوئی ایک اس کی بات نہیں سنے گا مگر اس کا ساتھی (دوسرا فرشتہ) وہ اپنے ساتھی (فرشتے سے) سے کہے گا تو نے سچ کہا لوگ اس کی بات سن لیں گے اور اور یہ گمان کریں گے کہ اس نے دجال کی تصدیق کی ہے اور یہ آزمائش ہوگی پھر وہ چلے گا یہاں تک کہ مدینہ منورہ آئے گا اسے اس میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی جائے گی وہ کہے گا یہ تو اس آدمی کی بستی ہے چلے گا یہاں تک کہ شام جائے گا پس اللہ تعالیٰ اسے عقبہ افیق کے پاس ہلاک کردیں گے۔

(۳۸۶۳۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ، عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ : هَاجَتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوفَةِ ، فَجَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ هِجِّيرَى إِلاَّ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ جَائَتِ السَّاعَةُ ، قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ ، فَقَالَ : إِنَّ السَّاعَةَ لاَ تَقُومُ حَتَّى لاَ يُقْسَمَ مِيرَاثٌ وَلاَ يُفْرَحَ بِغَنِيمَةٍ ، وَقَالَ : عَدُوٌّ يَجْمَعُونَ لأَهْلِ الإِسْلاَمِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ أَهْلُ الإِسْلاَمِ ، وَنَحَا بِيَدِهِ نَحْوَ الشَّامِ قُلْتُ : الرُّومَ تَعْنِي ؟ قَالَ : نَعَمْ ، فَيَكُونُ عِنْدَ ذَاكُمُ الْقِتَالِ رَدَّةٌ شَدِيدَةٌ ، فَيَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لاَ تَرْجِعُ إِلاَّ غَالِبَةً ، فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ ، فَيَفِيءُ هَؤُلاَءِ وَهَؤُلاَءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ .

۲- ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لاَ تَرْجِعُ إِلاَّ غَالِبَةً ، فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يُمْسُوا فَيَفِيءُ هَؤُلاَءِ وَهَؤُلاَءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ، فَإِذَا كَانَ الْيَوْمُ الرَّابِعُ نَهَدَ إِلَيْهِمْ جُنْدُ أَهْلِ الإِسْلاَمِ ، فَيَجْعَلُ اللَّهُ الدَّبَرَةَ عَلَيْهِمْ ، فَيَقْتَتِلُونَ مَقْتَلَةً عَظِيمَةً ، إِمَا قَالَ : لاَ يُرَى مِثْلُهَا ، أَوْ قَالَ : لَمْ يُرَ مِثْلُهَا ، حَتَّى إِنَّ الطَّيْرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ مَا يُخَلِّفُهُمْ حَتَّى يَخِرَّ مَيِّتًا فَيَتَعَادُّ بَنُو الأَبِ كَانُوا مِئَةً فَلاَ يَجِدُونَهُ بَقِيَ مِنْهُمْ إِلاَّ الرَّجُلُ الْوَاحِدُ ، فَبِأَيِّ غَنِيمَةٍ يُفْرَحُ ، أَوْ بِأَيِّ مِيرَاثٍ يُقَاسَمُ .

۳- فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ سَمِعُوا بِبَأْسٍ هُوَ أَكْبَرُ مِنْ ذَلِكَ ، إِذْ جَائَهُمَ الصَّرِيخُ ، إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَ فِي ذَرَارِيِّهِمْ ، فَرَفَضُوا مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَيُقْبِلُونَ فَيَبْعَثُونَ عَشَرَةَ فَوَارِسَ طَلِيعَةً ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي لأَعْرِفُ أَسْمَائَهُمْ وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ وَأَلْوَانَ خُيُولِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الأَرْضِ ، أَوَ

قَالَ :هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يومئذ. (مسلم ۲۲۲۳۔ احمد ۳۸۴)

(۳۸۶۳۵) حضرت اسیر بن جابر سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کوفہ میں سرخ ہوا چلی ایک صاحب آئے ان کی عادت نہیں تھی مگر یہ کہ اے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قیامت آ گئی راوی فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ٹیک لگائے بیٹھے تھے پس بیٹھ گئے اور فرمایا بلاشبہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ میراث تقسیم نہیں کی جائے گی اور نہ ہی غنیمت ملنے پر خوشی کا اظہار کیا جائے گا اور فرمایا دشمن ہوں گے جو اہل اسلام کے لیے جمع ہو جائیں گے اور اہل اسلام ان کے مقابلے کے لیے ہوں گے اور ہاتھ سے اشارہ کیا شام کی طرف (راوی کہتے ہیں) میں نے عرض کیا آپ کی مراد روم ہے انہوں نے فرمایا ہاں لڑائی اس وقت زور پر ہوگی مسلمان موت کی شرط قائم کریں گے کہ نہیں لوٹیں گے مگر غالب ہو کر وہ لڑائی کریں گے یہاں تک کہ رات ان کے درمیان حائل ہو جائے گی یہ بھی رک جائیں گے اور وہ بھی رک جائیں گے کوئی بھی غالب نہیں ہوگا اور شرط ختم ہو جائے گی پھر مسلمان موت کی شرط لگائیں گے کہ لڑائی سے لوٹیں گے مگر غالب ہو کر وہ لڑائی کریں گے یہاں تک کہ شام ہو جائے گی یہ بھی رک جائیں گے اور وہ بھی رک جائیں گے کوئی بھی غالب نہیں ہوگا اور شرط ختم ہو جائے گی پس جب چوتھا دن ہوگا اہل اسلام کا لشکر ان پر حملہ کرے گا پس اللہ تعالیٰ ان (دشمنان اسلام) پر شکست مقرر کر دیں گے ان کے درمیان زبردست لڑائی ہوگی جس کی مثل کبھی نہیں دیکھی گئی ہوگی یہاں تک کہ پرندہ ان پر سے گزرے گا ان سے آگے نہیں بڑھے گا یہاں تک کہ مر کر گر جائے گا ایک باپ کی اولاد جو سو ہوگی وہ واپس لوٹیں گے ان میں سے صرف ایک آدمی بچے گا کس غنیمت پر خوشی ہوگی اور کونسی میراث تقسیم ہوگی۔ اس اثناء میں کہ وہ اسی طرح ہوں گے کہ ناگاہ اس سے بڑی لڑائی کے بارے میں سنیں گے ایک چیخنے والا ان کے پاس آئے گا اور (کہے گا) کہ دجال اپنی ذریت میں موجود ہے جو چیزیں ان کے قبضے میں ہوں گی انہیں چھوڑ کر متوجہ ہوں گے اور دس سواروں کو بطور دشمن کے حالات معلوم کرنے والوں کے پاس بھیجے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلاشبہ میں ان کے اور ان کے آباء کے ناموں کو اور ان کے گھوڑوں کے رنگوں کو بھی پہچانتا ہوں وہ زمین کی پشت پر بہترین شہسواروں میں ہوں گے۔

(۳۸٦٣٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَمْكُثُ أَبَوَا الدَّجَّالِ ثَلَاثِينَ عَامًا لَا يُولَدُ لَهُمَا، ثُمَّ يُولَدُ لَهُمَا غُلَامٌ أَعْوَرُ أَضَرُّ شَيْءٍ وَأَقَلُّهُ نَفْعًا، تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ، ثُمَّ نَعَتَ أَبَوَيْهِ، فَقَالَ: أَبُوهُ رَجُلٌ طُوَالٌ ضَرْبُ اللَّحْمِ طَوِيلُ الْأَنْفِ، كَأَنَّ أَنْفَهُ مِنْقَارٌ وَأُمُّهُ امْرَأَةٌ فِرْضَاخِيَّةٌ عَظِيمَةُ الثَّدْيَيْنِ. (احمد ۴۰۔ طیالسی ۸۶۵)

(۳۸۶۳۶) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دجال کے والدین تیس سال تک ٹھہریں گے ان کی اولاد نہیں ہوگی پھر ان کا کانا بیٹا پیدا ہوگا جس کا نقصان زیادہ ہوگا اور نفع کم ہوگا اس کی آنکھیں سوئیں گی اور اس کا دل نہیں سوئے گا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے ماں باپ کے بارے میں بتلایا اور ارشاد فرمایا اس کا باپ لمبا اور دبلا اور لمبے ناک والا ہوگا گویا کہ اس کا ناک چونچ کی (کی طرح) ہوگا اور اس کی ماں بڑے پستانوں والی ہوگی۔

(۳۸۶۳۷) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلاَ أُحَدِّثُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَدِيثًا مَا حَدَّثَهُ نَبِيٌّ قَوْمَهُ: إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّهُ يَجِيءُ مَعَهُ بِمِثْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَالَّتِي يَقُولُ: هِيَ الْجَنَّةُ، هِيَ النَّارُ، وَإِنِّي أُنْذِرُكُمْ بِهِ كَمَا أَنْذَرَ بِهِ نُوحٌ قَوْمَهُ.

(بخاری ۳۳۳۸۔ مسلم ۲۲۵۰)

(۳۸۶۳۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ارشاد سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں دجال کے بارے میں ایسی حدیث نہ سناؤں جو کسی نبی نے اپنی قوم سے بیان نہیں کی بلاشبہ وہ کانا ہے اور بلاشبہ اس کے ساتھ جنت اور جہنم کی مثل آئے گی جس کے بارے میں وہ کہے گا وہ جنت ہے وہ آگ ہوگی اور میں تمہیں اس سے ایسے ڈراتا ہوں جیسے نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا۔

(۳۸۶۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ، لِكُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ.

(۳۸۶۳۸) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مدینہ منورہ میں مسیح دجال کا رعب ودبدبہ داخل نہ ہوگا مدینہ کے اس وقت سات دروازے ہوں گے ہر دروازے کے لیے دو فرشتے مقرر ہوں گے۔

(۳۸۶۳۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ أَبِي رَجَاءٍ، قَالَ: دَخَلَ بُرَيْدَةُ الْمَسْجِدَ وَمِحْجَنٌ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ وَسَكْبَةُ يُصَلِّي، فَقَالَ: بُرَيْدَةُ وَكَانَ فِيهِ مِزَاحٌ: أَلاَ تُصَلِّي كَمَا يُصَلِّي سَكْبَةُ، فَقَالَ مِحْجَنٌ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِي فَصَعِدَ عَلَى أُحُدٍ وَأَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: وَيْلُ أُمِّهَا مَدِينَةٌ يَدَعُهَا أَهْلُهَا وَهِيَ خَيْرُ مَا كَانَتْ، أَوْ أَعْمَرُ مَا كَانَتْ، يَأْتِيهَا الدَّجَّالُ فَيَجِدُ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِهَا مَلَكًا مُصْلِتًا بِجَنَاحَيْهِ فَلاَ يَدْخُلُهَا.

(احمد ۳۳۸۔ طیالسی ۱۲۹۵)

(۳۸۶۳۹) حضرت رجاء بن ابی رجاء سے روایت ہے انہوں نے فرمایا حضرت بریدہ مسجد میں داخل ہوئے اور حضرت محجن مسجد کے دروازے پر تھے اور سکبہ نماز پڑھ رہے تھے حضرت بریدہ نے فرمایا کیا تم نماز پڑھو گے جیسے سکبہ نماز پڑھ رہے ہیں حضرت محجن نے فرمایا بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا پس احد پر چڑھے اور مدینہ کی طرف جھانکا اور ارشاد فرمایا اس کی ماں کے لیے ہلاکت ہے مدینہ اس کو وہاں کے رہنے والے چھوڑ دیں گے حالانکہ وہ پہلے سے زیادہ بہتر ہوگا (یا راوی فرماتے ہیں) یوں فرمایا مدینہ منورہ پہلے سے زیادہ آباد ہوگا دجال وہاں آئے گا پس اس کے دروازوں میں سے ہر دروازے پر فرشتہ پائے گا جو اپنے پر کھولے ہوئے ہوگا پس وہ مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا۔

(٣٨٦٤٠) حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ حَصِيرَةَ ، عَ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ : لأَنْ أَحْلِفَ عَشْرًا ، أَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ هُوَ الدَّجَّالُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَحْلِفَ وَاحِدَةً ، إِنَّهُ لَيْسَ بِهِ ، وَذَلِكَ لِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بَعَثَنِي رَسُو اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُمِّ ابْنِ صَيَّادٍ ، فَقَالَ : سَلْهَا كَمْ حَمَلَتْ بِهِ ، فَقَالَتْ : حَمَلْت بِهِ اثْنَيْ عَشَ شَهْرًا فَأَتَيْته فَأَخْبَرْته ، فَقَالَ : سَلْهَا عَنْ صَيْحَتِهِ حَيْثُ وَقَعَ ، قَالَتْ صَاحَ صِيَاحَ صَبِيٍّ ابْنِ شَهْرَيْنِ ، قَالَ أَوْ قَالَ لَهُ : رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي قَدْ خَبَّأْت لَكَ خَبِيئًا ، فَقَالَ : خَبَّأْت لِي عَظْمَ شَاةٍ عَفْرَا وَأَرَادَ أَنْ يَقُولَ : وَ(الدُّخَانَ) ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اخْسَأْ فَإِنَّك لَنْ تَسْبِقَ الْقَدَرَ.

(احمد ۱۴۸- بزار ۹۸۳

(۳۸۶۴۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں دس مرتبہ قسم کھاؤں کہ ابن صیاد وہی دجال ہے مجھے یہ زیا پسندیدہ ہے اس بات سے کہ میں ایک مرتبہ قسم کھاؤں کہ وہ دجال نہیں ہے اور یہ اس وجہ سے ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلے میں کچھ سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ابن صیاد کی ماں کے پاس بھیجا اور فرمایا کہ اس سے پوچھنا وہ اس سے کتنی حاملہ رہی اس نے کہا میں اس سے بارہ مہینے حاملہ رہی راوی فرماتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے آپ کو بتل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے پوچھو اس کے چیخنے کے بارے میں تو اس کے ماں نے بتلایا یہ چیخا دو مہینے کی طرح اس ابن صیاد کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ میں نے تمہارے لیے ایک بات دل میں چھپائی ہے اس نے کہا کہ آپ نے میر لیے سفید بکری کی ہڈی کو چھپایا ہے اور یہ کہنا چاہتا تھا کہ دخان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دور ہو جا تو تقدیر سے نہیں بڑھ سکتا۔

(٣٨٦٤١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُجَيٍّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسًا وَهُوَ نَائِمٌ ، فَذَكَرْنَا الدَّجَّالَ فَاسْتَيْقَظَ مُحْمَرًّا وَجْهُهُ ، فَقَالَ : غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَ عَلَيْكُمْ عِنْدِي مِنَ الدَّجَّالِ : أَئِمَّةٌ مُضِلُّونَ. (احمد ۹۸- ابویعلی ۴۶۳)

(۳۸۶۴۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اس حال میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوئے ہوئے تھے ہم نے دجال کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے اس حال میں کہ چہرہ سرخ تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دجال کے علاوہ لوگوں سے مجھے تمہارے بارے میں دجال سے زیادہ خوف ہے اور وہ گمراہ کرنے والے ائمہ ہیں۔

(٣٨٦٤٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَسْعَدَةَ ، عَنْ رِيَاحِ بْنِ عَبِيْدَةَ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ بْنِ سَلاَمٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلاَمٍ : يَمْكُثُ النَّاسُ بَعْدَ خُرُوجِ الدَّجَّالِ أَرْبَعِينَ عَامًا ، وَيُغْرَسُ النَّ وَتَقُومُ الأَسْوَاقُ.

(۳۸۶۴۲) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ دجال کے نکلنے کے بعد چالیس سال ٹھہریں گے اور کھجورا

جائے گی اور بازار قائم ہوں گے۔

(۳۸٦٤٣) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :لَقَدْ صُنِعَ بَعْضُ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ ، وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحَيٌّ.

(۳۸۶۴۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا دجال کا فتنہ بنایا جا چکا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقید حیات تھے۔

(۳۸٦٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ حُذَيْفَةُ :مَا خُرُوجُ الدَّجَّالِ بِأَكْرَثَ لِي مِنْ قِيْسِ اللِّجَامِ. (نعيم ١٥٥٥)

(۳۸۶۴۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا دجال کا نکلنا مجھ پر میری سواری کی لگام گم ہونے سے زیادہ سخت نہیں ہے۔

(۳۸٦٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو يَعْفُورٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُولُ :كُنْتُ عِنْدَ حُذَيْفَةَ جَالِسًا إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ حَتَّى جَثَا بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَقَالَ :أَخَرَجَ الدَّجَّالُ ؟ فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ :وَمَا الدَّجَّالُ إِنَّ مَا دُونَ الدَّجَّالِ أَخْوَفُ مِنَ الدَّجَّالِ ، إِنَّمَا فِتْنَتُهُ أَرْبَعُونَ لَيْلَةً.

(۳۸۶۴۵) حضرت ابوعمرو شیبانی فرماتے ہیں میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک اعرابی آیا یہاں تک کہ ان کے سامنے گھٹنے ٹیک کر بیٹھ گیا اور کہنے لگا کیا دجال نکل آیا ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا دجال کیا ہے بلاشبہ دجال سے پہلے کی چیزوں سے مجھے زیادہ خوف ہے دجال کی بہ نسبت بلاشبہ اس کا فتنہ تو چالیس راتیں ہوگا۔

(۳۸٦٤٦) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ الدَّجَّالَ يَطْوِي الأَرْضَ كُلَّهَا إِلاَّ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ ، قَالَ : فَيَأْتِي الْمَدِينَةَ فَيَجِدُ بِكُلِّ نَقْبٍ مِنْ أَنْقَابِهَا صُفُوفًا مِنَ الْمَلاَئِكَةِ ، فَيَأْتِي سَبْخَةَ الْجُرُفِ فَيَضْرِبُ رِوَاقَهُ ، ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ ثَلاَثَ رَجَفَاتٍ ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ مُنَافِقٍ وَمُنَافِقَةٍ.

(۳۸۶۴۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلاشبہ دجال کے لیے ساری دنیا سمٹ جائے گی سوائے مکہ اور مدینہ کے پس وہ مدینہ منورہ آئے گا اس کے راستوں میں سے ہر راستے پر فرشتوں کی صفیں پائے گا مقام سبخة الجرف میں آئے گا اس کے کھلے میدان میں ضرب لگائے گا مدینہ میں تین مرتبہ بھونچال آئے گا ہر منافق مرد اور منافقہ عورت اس کے ساتھ مل جائیں گے۔

(۳۸٦٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُوَرِّعِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَجْلَحُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ :لَوْ خَرَجَ الدَّجَّالُ لآمَنَ بِهِ قَوْمٌ فِي قُبُورِهِمْ.

(۳۸۶۴۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا اگر دجال نکل آئے تو کچھ لوگ اس پر اپنی قبروں میں ایمان لے آئیں۔

(۳۸٦٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ رَجُلاً مِنَ الْيَهُودِ عَنْ أَمْرٍ فَقَالَ: قَدْ بَلَوْتُ مِنْكَ صِدْقًا ، فَحَدِّثْنِي عَنِ الدَّجَّالِ ، فَقَالَ :وَإِلَهِ يَهُودٍ ، لَيَقْتُلَنَّهُ ابْنُ مَرْيَمَ بِفِنَاءِ لُدٍّ.

(۳۸٦۴۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہود میں سے ایک آدمی سے کسی چیز کے بارے میں پوچھا اور فرمایا میں نے تمہیں سچا پایا ہے پس مجھ سے دجال کے بارے میں بیان کرو اس نے کہا یہود کے معبود کی قسم عیسیٰ بن ضرور بالضرور مقام لد کے قریب اسے قتل کریں گے۔

(۳۸٦٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :يَنْزِلُ الْمَسِيحُ بْنُ مَرْيَمَ فَإِذَا رَآهُ الدَّجَّالُ ذَابَ كَمَا تَذُوبُ الشَّحْمَةُ ، قَالَ :فَيَقْتُلُ الدَّجَّالَ ، وَتَفَرَّقَ عَنْهُ الْيَهُودُ ، فَيُقْتَلُونَ حَتَّى إِنَّ الْحَجَرَ يَقُولُ :يَا عَبْدَ اللهِ الْمُسْلِمُ ، هَذَا يَهُودِي ، فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ. (نعیم ۱۶۱۲)

(۳۸٦۴۹) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اتریں گے جب دجال ان کو دیکھے گا تو پگھلے گا جیسے چربی پگھلتی ہے فرمایا کہ دجال لڑائی کرے گا اور یہود اس سے جدا ہو جائیں گے ان یہود کو قتل کیا جائے گا یہاں تک کہ پتھر کہے گا اے اللہ کے مسلمان بندے یہ یہودی ہے آؤ اور اسے قتل کرو۔

(۳۸٦٥٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ ، قَالَ : لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليهما السلام حَكَمًا مُقْسِطًا ، وَإِمَامًا عَادِلاً ، فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ ، وَيَفِيضُ الْمَالُ ، حَتَّى لاَ يَقْبَلَهُ أَحَدٌ. (بخاری ۳۴۴۸۔ مسلم ۲۱۲۰)

(۳۸٦۵۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اتریں گے انصاف کرنے والے فیصل اور عادل امام ہوں گے پس صلیب توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ اٹھا دیں گے اور مال کثرت سے ہو جائے گا یہاں تک کہ اسے کوئی بھی قبول نہیں کرے گا۔

(۳۸٦٥١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حَنْظَلَةَ الأَسْلَمِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ :وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ، لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ حَاجًّا ، أَوْ مُعْتَمِرًا ، أَوْ لَيُثَنِّيَنَّهُمَا.

(۳۸٦۵۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام مقام فج الروحاء سے حج یا عمرے کا احرام باندھیں گے یا دونوں کو ملا کر دونوں کا احرام باندھیں گے۔

(۳۸٦٥٢) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ الْمُخَارِقِ ، عَنْ عَقَّارِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :إِنَّ الْمَسَاجِدَ لَتُجَدَّدُ لِخُرُوجِ الْمَسِيحِ وَإِنَّهُ سَيَخْرُجُ فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيُؤْمِنُ بِهِ مَنْ أَدْرَكَهُ ، فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلاَمَ ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ ، فَقَالَ :يَا ابْنَ أَخِي ، إِنِّي أَرَاكَ مِنْ أَحْدَثِ الْقَوْمِ ، فَإِنْ أَدْرَكْته فَأَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلاَمَ. (نعیم ۱۶۰۰)

(۳۸۶۵۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا مسجد یں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آنے پر نئی ہوں گی وہ عنقریب نکلیں گے اور صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور ان پر ایمان لائے گا جو ان کو پائے گا جو کوئی تم میں سے ان کو پالے تو ان کو میری جانب سے سلام کہے پھر میری طرف متوجہ ہوئے (یہ راوی حضرت عقار بن مغیرہ کا قول ہے) اور فرمایا اے بھتیجے! میں تمہیں لوگوں میں سب سے زیادہ نوعمر سمجھتا ہوں۔ لہٰذا اگر تو ان کو پالے تو ان کو میرا سلام کہنا۔

(٣٨٦٥٣) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ إبْرَاهِيمَ يَقُولُ :إِنَّ الْمَسِيحَ خَارِجٌ فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ.

(۳۸۶۵۳) حضرت سماک رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابراہیم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بلاشبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نکلنے والے ہیں وہ صلیب کو توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ اٹھا دیں گے۔

(٣٨٦٥٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :قَالَ أَبُو بَكْرٍ :هَلْ بِالْعِرَاقِ أَرْضٌ يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ ، قَالُوا :نَعَمْ ، قَالَ :فَإِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ مِنْهَا.

(۳۸۶۵۴) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا عراق میں ایسی زمین ہے جسے خراسان کہا جاتا ہے لوگوں نے عرض کیا جی ہاں تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا یقیناً وہاں سے دجال نکلے گا۔

(٣٨٦٥٥) حُدِّثْتُ ، عَنْ رَوْحِ بْنِ عُبَادَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ سُبَيْعٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :الدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ خُرَاسَانَ.

(ترمذی ۲۲۳۷۔ بزار ۴۶)

(۳۸۶۵۵) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دجال خراسان سے نکلے گا۔

(٣٨٦٥٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :يَهْبِطُ الدَّجَّالُ مِنْ خوز وَكَرْمَانَ مَعَهُ ثَمَانُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ ، يَنْتَعِلُونَ الشَّعْرَ كَأَنَّ وُجُوهَهُمْ مَجَانٌّ مُطْرَقَةٌ.

(۳۸۶۵۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ دجال مقام خوز اور کرمان سے اترے گا اس کے ساتھ اسی ہزار لوگ ہوں گے جن پر سبز رنگ کی چادریں ہوں گی ان کے بال ان کے پاؤں تک ہوں گے اور ان کے چہرے گویا کہ پھولی ہوئی ڈھال کی طرح ہوں گے (یعنی وہ ڈھال جس پر کرتے لپٹے ہوں)

(٣٨٦٥٧) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَوَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ حَوْطٍ الْعَبْدِيِّ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ :إِنَّ أُذُنَ حِمَارِ الدَّجَّالِ لَتُظِلُّ سَبْعِينَ أَلْفًا.

(۳۸۶۵۷) حضرت عبداللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا یقیناً دجال کے گدھے کے کان ستر ہزار کو ڈھانپ لیں گے۔

(۳۸۶۵۸) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ بِشْرٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : إِنَّ بَيْنَ يَدَى الدَّجَّالِ لنيفا وَسَبْعِينَ دَجَّالاً

(۳۸۶۵۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا بلاشبہ دجال سے پہلے ستر سے اوپر دجال ہوں گے (چھوٹے دجال)

(۳۸۶۵۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُـ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : تُقَاتِلُونَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ ، ثُمَّ تُقَاتِلُ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ ، ثُمَّ تُقَاتِلُونَ الرُّومَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ ، ثُمَّ تُقَاتِلُونَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللَّهُ ، قَالَ جَابِرٌ : يَخْرُجُ الدَّجَّالُ حَتَّى تُفْتَحَ الرُّومُ. (احمد ۱۷۸۔ ابن حبان ۶۸۰۹)

(۳۸۶۵۹) حضرت نافع بن عتبہ بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم جزیرۃ العرب سے لڑائی کے اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائیں گے پھر تم فارس والوں سے لڑائی کرو گے اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائیں گے پھر تم روم والوں سے لڑو گے اللہ تعالیٰ تمہیں فتح عطا فرمائیں گے پھر تم دجال سے لڑائی کرو گے اللہ تعالیٰ اس پر تمہیں فتح عطا کریں گے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا دجال خروج نہیں کرے گا یہاں تک کہ روم فتح ہو جائے۔

(۳۸۶۶۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، قَالَ : قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْـ لِحُذَيْفَةَ : أَلاَ تُحَدِّثُنَا بِمَا سَمِعْت من رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : بَلَى سَمِعْته يَقُولُ : إِنَّ الدَّجَّالِ إِذَا خَرَجَ مَاءً وَنَارًا ، فَأَمَّا الَّذِى يَرَى النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ ، وَأَمَّا الَّذِى يَرَى النَّاسُ ، أَنَّهُ نَارٌ عَذْبٌ بَارِد ، فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ ذَلِكَ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِى يَرَى ، أَنَّهُ نَارٌ فَإِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ بَارِدٌ ، قَالَ عُقْبَةُ : وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ذَلِكَ. (بخاری ۳۴۵۰۔ مسلم ۲۲۵۰)

(۳۸۶۶۰) حضرت ربعی بن حراش رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہا کیا ہمیں وہ باتیں نہیں سناتے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنیں انہوں نے فرمایا کیوں نہیں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ دجال جب نکلے گا تو اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی باقی وہ جسے لوگ آگ خیال کریں گے وہ میٹھا اور ٹھـ پانی ہوگا جو تم میں سے یہ صورتحال پالے تو وہ جسے آگ سمجھ رہا ہے اس میں گر جائے یقیناً وہ میٹھا ٹھنڈا پانی ہوگا حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے ہی فرماتے ہوئے سنا ہے۔

(۳۸۶۶۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ الدَّوْسِـ قَالَ : دَخَلْت أَنَا وَصَاحِبٌ لِي عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَقُلْنَا : حَـ مَا سَمِعْت مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلاَ تُحَدِّثْنَا عَنْ غَيْرِهِ ، وَإِنْ كَانَ عِنْدَكَ مُصَدَّقًا ، قَالَ : نَـ ، قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ، فَقَالَ : أُنْذِرُكُمُ الدَّجَّالَ ، أُنْذِرُكُمُ الدَّجَّالَ ، أُنْذِرُ

الدَّجَّالَ ، فَإِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ إِلاَّ وَقَدْ أَنْذَرَهُ أُمَّتَهُ ، وَإِنَّهُ فِيكُمْ أَيَّتُهَا الأُمَّةُ ، وَإِنَّهُ جَعْدٌ آدَم مَمْسُوحُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى ، وَإِنَّ مَعَهُ جَنَّةً وَنَارًا ، فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ ، وَإِنَّ مَعَهُ نَهَرَ مَاءٍ وَجَبَلَ خُبْزٍ ، وَإِنَّهُ يُسَلَّطُ عَلَى نَفْسٍ فَيَقْتُلُهَا ، ثُمَّ يُحْيِيهَا ، لاَ يُسَلَّطُ عَلَى غَيْرِهَا ، وَإِنَّهُ يُمْطِرُ السَّمَاءَ وَلاَ تُنْبِتُ الأَرْضُ ، وَإِنَّهُ يَلْبَثُ فِي الأَرْضِ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا حَتَّى يَبْلُغَ مِنْهَا كُلَّ مَنْهَلٍ ، وَإِنَّهُ لاَ يَقْرَبُ أَرْبَعَةَ مَسَاجِدَ :مَسْجِدَ الْحَرَامِ وَمَسْجِدَ الرَّسُولِ وَمَسْجِدَ الْمَقْدِسِ وَالطُّورِ ، وَمَا شُبِّهَ عَلَيْكُمْ مِنَ الأَشْيَاءِ فَإِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ مَرَّتَيْنِ. (احمد ۴۳۵)

(٣٨٦٦) حضرت جنادہ بن ابی امیہ دوسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں اور میرا ایک ساتھی نبی ﷺ کے اصحاب میں سے ایک کے پاس گیا فرمایا کہ ہم نے کہا ہم سے وہ بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے اور کسی سے کوئی بات بیان نہ کریں اگر چہ وہ تمہارے نزدیک سچا ہو انہوں نے فرمایا ہاں رسول اللہ ﷺ ایک دن ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا میں تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں میں تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں میں تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں بلاشبہ کوئی بھی نبی علیہ السلام نہیں گزرے مگر انہوں نے اپنی امت کو ڈرایا اور اے امت بلاشبہ وہ تمہارے اندر ہوگا بلاشبہ وہ گھنگھر یالے بالوں والا ہے گندمی رنگ والا ہے اور اس کی دائیں آنکھ مٹی ہوئی ہوگی اور اس کے ساتھ جنت اور آگ ہوگی اس کی آگ جنت ہوگی اور اس کی جنت آگ ہوگی اور بلاشبہ اس کے ساتھ پانی کی نہر اور روٹی کا پہاڑ ہوگا اور اسے ایک جان پر مسلط کیا جائے گا وہ اسے قتل کرے گا پھر اسے زندہ کرے گا کسی اور پر اسے مسلط نہیں کیا جائے گا وہ آسمان سے بارش اتارے گا اور زمین کوئی چیز نہیں اگائے گی اور وہ زمین میں چالیس صبحیں ٹھہرے گا یہاں تک کہ زمین میں ہر گھاٹ پر پہنچے گا اور وہ چار مساجد کے قریب نہیں جائے گا مسجد الحرام اور رسول اللہ ﷺ کی مسجد اور بیت المقدس کی مسجد اور طور کی مسجد اور کوئی چیز تم پر مشتبہ نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے یہ دو مرتبہ ارشاد فرمایا (اور وہ کانا ہے)

(٣٨٦٦) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :لاَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ حَتَّى لاَ يَكُونَ غَائِبٌ أَحَبَّ إِلَى الْمُؤْمِنِ خُرُوجًا مِنْهُ ، وَمَا خُرُوجُهُ بِأَضَرَّ لِلْمُؤْمِنِ مِنْ حَصَاةٍ يَرْفَعُهَا مِنَ الأَرْضِ ، وَمَا عَلِمَ أَدْنَاهُمْ وَأَقْصَاهُمْ إِلاَّ سَوَاءً.

(٣٨٦٦٢) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا دجال نہیں نکلے گا یہاں تک اس کا غائب ہونا مومن کو اس کے نکلنے سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہوگا اور اس کا نکلنا مومن کو اس کنکری سے زیادہ نقصان نہیں پہنچائے گا جو زمین سے اٹھاتا ہے اور مومنین میں سے قریبوں اور دور والوں کا علم (دجال کے بارے میں) برابر ہوگا۔

(٣٨٦٦) حدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبَ ، قَالَ :كَانَ عَبْدُ اللهِ جَالِسًا وَأَصْحَابُهُ ، فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمْ ، قَالَ :فَجَاءَ حُذَيْفَةُ ، فَقَالَ :مَا هَذِهِ الأَصْوَاتُ يَا ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ ، قَالَ :يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، ذَكَرُوا الدَّجَّالَ وَتَخَوَّفْنَاهُ ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ :وَاللهِ مَا أُبَالِي أَهُوَ لَقِيتُ أَمْ هَذِهِ الْعَنْزَ السَّوْدَاءَ ، قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ لِعَنْزٍ تَأْكُلُ النَّوَى فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ ، قَالَ :فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ :لِمَ ؟ لِلَّهِ أَبُوك ،

قَالَ حُذَيْفَةُ : لأَنَا قَوْمٌ مُؤْمِنُونَ وَهُوَ امْرُؤٌ كَافِرٌ ، وَإِنَّ اللَّهَ سَيُعْطِينَا عَلَيْهِ النَّصْرَ وَالظَّفَرَ ، وَايْمُ اللهِ ، لاَ يَخْرُجُ حَتَّى يَكُونَ خُرُوجُهُ أَحَبَّ إِلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ مِنْ بَرْدِ الشَّرَابِ عَلَى الظَّمَأِ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : لِمَ ؟ لِلَّهِ أَبُوكَ ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ : مِنْ شِدَّةِ الْبَلاَءِ وَجَنَادِعِ الشَّرِّ.

(۳۸۶۶۳) حضرت شہر بن حوشب سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود اور ان کے ساتھی بیٹھے تھے ان کی آوازیں بلند ہوگئیں راوی نے فرمایا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا اے ابن ام عبد یہ آوازیں کیسی ہیں انہوں نے فرمایا اے ابوعبداللہ انہوں نے دجال کا تذکرہ چھیڑا اور ہم اس سے ڈر گئے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم میں پروانہیں کرتا کہ میں اس سے ملوں یا اس سیاہ بکری کے بچے سے عبدالملک راوی کہتے ہیں اس بکری کے بچے کے بارے میں کہا جو مسجد کی ایک جانب میں کھجور کی گٹھلیاں کھا رہا تھا راوی نے کہا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے حضرت عبداللہ نے کہا کیوں اللہ کی جانب سے آپ کے باپ کی خوبی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم مومن لوگ ہیں اور وہ کافر آدمی ہیں اور بلا شبہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے خلاف نصرت اور کامیابی عطا کریں گے اور اللہ کی قسم وہ نہیں نکلے گا یہاں تک کہ اس کا نکلنا مسلمان آدمی کے لیے پیاس میں مشروب کی ٹھنڈک سے زیادہ محبوب ہوگا حضرت عبداللہ نے پوچھا کس وجہ سے اللہ کی جانب سے خوبی ہے آپ کے باپ کے لیے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مصیبتوں کی شدت اور برائی کی آفات کی وجہ سے۔

(۳۸۶۶٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ ابْنَ صَيَّادٍ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ ، أَوْ قَالَ : رَجُلاَنِ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ ، فَقَالَ : ابْنُ صَيَّادٍ : أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنْتُ بِاللهِ وَرَسُولِهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا تَرَى ، فَقَالَ : ابْنُ صَيَّادٍ : أَرَى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَرَى عَرْشَ إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ ، قَالَ : مَا تَرَى ، قَالَ : أَرَى صَادِقَيْنِ ، أَوْ كَاذِبَيْنِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لُبِسَ عَلَيْهِ لُبِسَ عَلَيْهِ فَدَعُوهُ. (مسلم ۲۲۴۱۔ احمد ۳۶۸)

(۳۸۶۶۴) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن صیاد سے ملے اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے یا فرمایا دو آدمی تھے اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں ابن صیاد نے جواب میں کہا کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم کیا دیکھتے ہو ابن صیاد نے کہا میں عرش کو پانی پر دیکھتا ہوں اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم ابلیس کے تخت کو سمندر پر دیکھ رہے ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم کیا دیکھتے ہو اس نے کہا دو سچے یا دو جھوٹے دیکھتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر معاملہ مشتبہ ہوگیا اس پر معاملہ مشتبہ ہوگیا پس اسے چھوڑ دو۔

٣٨٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ ، عَنْ أَسْمَاءَ ، قَالَتْ : أَتَيْتُ عَائِشَةَ فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ وَإِذَا هِيَ تُصَلِّي ، فَقُلْتُ : مَا شَأْنُ النَّاسِ ؟ فَأَشَارَتْ بِيَدِهَا نَحْوَ السَّمَاءِ ، أَوْ قَالَتْ : سُبْحَانَ اللهِ ، فَقُلْتُ : آيَةٌ ، فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ نَعَمْ ، فَأَطَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ حَتَّى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ ، وَجَعَلْتُ أَصُبُّ عَلَى رَأْسِي الْمَاءَ ، قَالَتْ : فَحَمِدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَقَالَ : مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ رَأَيْتُهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ ، وَقَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ مِثْلَ ، أَوْ قَرِيبًا لَا أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ ، قَالَتْ أَسْمَاءُ : مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ.

(مسلم ٦٢٧)

(٣٨٦٦) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی تو لوگ قیام میں کھڑے ے اور وہ نماز پڑھ رہی تھیں میں نے عرض کیا لوگوں کی کیا حالت ہے انہوں نے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا یا انہوں نے ان اللہ کہا میں نے عرض کیا کیا نشانی ہے انہوں نے سر سے اشارہ کیا کہ ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لمبا قیام کیا (یہ نماز کسوف کا موقع) میں کھڑی رہی یہاں تک کہ مجھے غشی ہوگئی میں اپنے سر پر پانی ڈالنا شروع ہوگئی حضرت اسماء نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ ی تعریف کی اور جس کا اہل ہے وہ اس کی تعریف وثنا کی اور ارشاد فرمایا کوئی بھی چیز جو میں نے نہیں دیکھی تھی وہ میں نے اپنے اس م میں دیکھی یہاں تک کہ جنت اور جہنم بھی اور مجھ پر یہ وحی کی گئی ہے تمہیں قبروں کے اندر فتنے میں مبتلا کیا جائے گا دجال کے نے کی مثل یا یوں فرمایا دجال کے فتنے کے قریب راوی فرماتے ہیں مثل یا قریب کے الفاظ میں سے میں نہیں جانتا کہ حضرت اء رضی اللہ عنہا نے کیا ارشاد فرمایا۔

٣٨٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ الْأَسْوَدِ ، قَالَ : خَرَجْتُ وَافِدًا فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ فَإِذَا مَعَهُ عَلَى السَّرِيرِ رَجُلٌ أَحْمَرُ كَثِيرُ غُضُونِ الْوَجْهِ ، فَقَالَ لِي مُعَاوِيَةُ : تَدْرِي مَنْ هَذَا ؟ هَذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ : فَقَالَ لِي عَبْدُ اللهِ : مِمَّنْ أَنْتَ ؟ فَقُلْتُ : مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ ، قَالَ : هَلْ تَعْرِفُ أَرْضًا قِبَلَكُمْ كَثِيرَةَ السِّبَاخِ يُقَالُ لَهَا كُوثَى ؟ قَالَ : قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : مِنْهَا يَخْرُجُ الدَّجَّالُ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ : إِنَّ لِلْأَشْرَارِ بَعْدَ الْأَخْيَارِ عِشْرِينَ وَمِئَةَ سَنَةٍ ، لَا يَدْرِي أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ مَتَى يَدْخُلُ أَوَّلُهَا.

(٣٨٦٦) حضرت ہیثم بن اسود سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں وفد کی صورت میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں نکلا ں ان کے ساتھ تخت پر ایک آدمی تھے جو سرخ رنگ والے چہرے پر بہت زیادہ شکن والے تھے مجھ سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایا جانتے ہو یہ کون ہیں یہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ہیں راوی نے فرمایا مجھ سے حضرت عبداللہ نے کہا تم کہاں سے ہو میں نے عرض کیا ل عراق سے ہوں انہوں نے فرمایا کیا تم اپنی جانب بہت زیادہ سباخ والی زمین پہچانتے ہو جسے کوثی کہا جاتا ہے فرمایا کہ میں نے ض کیا جی ہاں انہوں نے فرمایا کہ وہیں سے دجال نکلے گا فرمایا کہ پھر حضرت عبداللہ نے فرمایا بلاشبہ شریر لوگوں کے لیے اچھے لوگوں

کے بعد ایک سو بیس سال کا عرصہ ہوگا لوگوں میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اس کا پہلا (سال) کب داخل ہوگا۔

(٣٨٦٦٧) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْد ، قَالَ :قَالَ كَعْبٌ :إِنَّ أَشَدَّ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ عَلَى الدَّجَّالِ لَقَوْمُكَ ، يَعْنِي بَنِي تَمِيم.

(۳۸۶۶۷) حضرت معرور بن سوید سے روایت ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا عرب کے قبائل میں سے دجال پر سب سے زیادہ سخت تیری قوم ہے مراد بنو تمیم تھے۔

(٣٨٦٦٨) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي ثَعْلَبَةُ بْنُ عِبَادٍ الْعَبْدِيُّ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ ، أَنَّهُ شَهِدَ يَوْمًا خُطْبَةً لِسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُب ، فَذَكَرَ فِي خُطْبَتِهِ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ :وَاللهِ لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلاَثُونَ كَذَّابًا آخِرُهُمُ الأَعْوَرُ الدَّجَّالُ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى كَأَنَّهَا عَيْنُ أَبِي تِحْيَى ، أَوْ يَحْيَى لِشَيْخٍ مِنَ الأَنْصَارِ ، وَإِنَّهُ مَتَى يَخْرُجُ فَإِنَّهُ يَزْعُمُ أَنَّهُ اللَّهُ ، فَمَنْ آمَنَ بِهِ وَصَدَّقَهُ وَاتَّبَعَهُ فَلَيْسَ يَنْفَعُهُ صَالِحٌ مِنْ عَمَلٍ لَهُ سَلَفَ وَمَنْ كَفَرَ بِهِ وَكَذَّبَهُ ، فَلَيْسَ يُعَاقَبُ بِشَيْءٍ مِنْ عَمَلِهِ سَلَفَ ، وَإِنَّهُ سَيَظْهَرُ عَلَى الأَرْضِ كُلِّهَا إِلاَّ الْحَرَمَ وَبَيْتَ الْمَقْدِسِ ، وَإِنَّهُ يَحْصُرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، قَالَ :فَيَهْزِمُهُ اللَّهُ وَجُنُودَهُ حَتَّى إِنَّ جِذْمَ الْحَائِطِ أو أَصْلَ الشَّجَرَةِ يُنَادِي :يَا مُؤْمِنُ ، هَذَا كَافِرٌ يَسْتَتِرُ بِي ، تَعَالَ اقْتُلْهُ ، قَالَ :وَلَنْ يَكُونَ ذَاكَ كَذَاكَ حَتَّى تَرَوْنَ أُمُورًا يتفاقم شَأْنُهَا فِي أَنْفُسِكُمْ ، تَسَاءَلُونَ بَيْنَكُمْ :هَلْ كَانَ نَبِيُّكُمْ ذَكَرَ لَكُمْ مِنْهَا ذِكْرًا ، وَحَتَّى تَزُولَ جِبَالٌ عَنْ مَرَاتِبِهَا ، ثُمَّ عَلَى أَثَرِ ذَلِكَ الْقَبْضُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ ، قَالَ :ثُمَّ شَهِدْتُ لَهُ خُطْبَةً أُخْرَى ، قَالَ :فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ مَا قَدَّمَ كَلِمَةً وَلاَ أَخَّرَهَا. (احمد ۱۳)

(۳۸۶۶۸) حضرت ثعلبہ بن عباد عبدی جو اہل بصرہ میں سے ہیں ان سے روایت ہے کہ وہ ایک دن حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے خطبہ میں موجود تھے پس انہوں نے اپنے خطبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم قیامت نہیں ہوگی یہاں تک کہ تیس دجال نکلیں گے ان میں سے آخری کانا دجال ہوگا اس کی دائیں آنکھ مٹی ہوئی ہوگی گویا کہ ابی تحیی یا ابو یحییٰ کی آنکھ کی طرح جو کہ انصار میں ایک بوڑھا تھا اور وہ جب نکلے گا وہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ ہے جو آدمی اس پر ایمان لے آیا اور اس کی تصدیق کی اور اس کی پیروی کرے گا پس اسے اس کے گزشتہ نیک عمل نفع نہ پہنچائیں گے اور جس آدمی نے اس کا انکار کیا اور اس کی تکذیب کی پس اسے اس کے گزشتہ (برے) عملوں پر سزا نہ دی جائے گی اور وہ ساری زمین پر غالب آجائے گا سوائے مسجد حرام اور بیت المقدس پر اور وہ مومنین کو بیت المقدس میں روک دے گا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اسے اور اس کے لشکر کو شکست دیں گے یہاں تک کہ دیوار کی بنیاد یا فرمایا درخت کی جڑ پکارے گی اے مومن یہ کافر میرے پیچھے چھپا ہوا ہے آؤ اور اسے مار دو اور یہ اس طرح ہرگز نہیں ہوگا یہاں تک کہ تم دیکھو گے ایسے امور جنہیں تم اپنے نفسوں میں بھیڑیا سمجھتے ہو تم آپس میں پوچھو گے کیا تمہارے نبی نے اس سلسلہ

میں کوئی تذکرہ کیا ہے اور یہاں تک کہ پہاڑ اپنی جگہوں سے ہٹ جائیں گے پھر اس کے بعد قبض ہوگی اور ہاتھ سے اشارہ کیا (قبض سے مراد واللہ اعلم عام موت اور قیامت کا وقوع ہے) راوی نے فرمایا پھر میں ان کے دوسرے خطبے میں شریک ہوا فرمایا کہ اسی حدیث کو ذکر کیا ایک بات نہ آگے کی اور نہ ہی پیچھے کی۔

(٣٨٦٦٩) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ الْيَحْصُبِيِّ ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَقُولُ : مَنِ الْتَبَسَتْ عَلَيْهِ الأُمُورُ فَلاَ يَتَّبِعَنْ مُشَاقًا وَلاَ أَعْوَرَ الْعَيْنِ ، يَعْنِي الدَّجَّالَ.

(۳۸۶۶۹) حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا جس پر امور مشتبہ ہو جائیں وہ آنکھ سے کانے یعنی دجال کی پیروی نہ کرے۔

(٣٨٦٧٠) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الدَّجَّالُ يَخُوضُ الْبِحَارَ إِلَى رُكْبَتَيْهِ ، وَيَتَنَاوَلُ السَّحَابَ ، وَيَسْبِقُ الشَّمْسَ إِلَى مَغْرِبِهَا ، وَفِي جَبْهَتِهِ قَرْنٌ يَخْرُصُ مِنْهُ الْحَيَّاتُ ، وَقَدْ صُوِّرَ فِي جَسَدِهِ السِّلاَحُ كُلُّهُ ، حَتَّى ذَكَرَ السَّيْفَ وَالرُّمْحَ وَالدَّرَقَ ، قَالَ : قُلْتُ : وَمَا الدَّرَقُ ، قَالَ : التُّرْسُ. (ابن كثير ١٤٢)

(۳۸۶۷۰) حضرت حسن سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا دجال سمندر میں گھسے گا گھٹنوں تک اور بادل کو پکڑ لے گا اور سورج سے پہلے اس کے غروب کی جگہ پہنچ جائے گا اور اس کی پیشانی میں سینگ ہوگا جس سے سانپ نکلیں گے اس کے جسم میں ہر طرح کے اسلحہ کی تصویریں بنائی گئیں ہیں یہاں تک کہ تلوار اور نیزہ اور ڈھال کا تذکرہ کیا فرمایا کہ میں نے کہا درق کیا چیز ہے انہوں نے فرمایا ڈھال۔

(٣٨٦٧١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَمْكُثُ فِي الأَرْضِ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا يَبْلُغُ مِنْهَا كُلَّ مَنْهَلٍ الْيَوْمُ مِنْهَا كَالْجُمُعَةِ ، وَالْجُمُعَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالسَّنَةِ ، ثُمَّ قَالَ : كَيْفَ أَنْتُمْ وَقَوْمٌ فِي ضِحٍ وَأَنْتُمْ فِي رِيحٍ ، وَهُمْ شِبَاعٌ وَأَنْتُمْ جِيَاعٌ ، وَهُمْ رِوَاءٌ وَأَنْتُمْ ظِمَاءٌ.

(۳۸۶۷۱) حضرت عبداللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ دجال زمین میں چالیس دن ٹھہرے گا وہ زمین کے ہر گھاٹ میں پہنچے گا ان چالیس دنوں کا دن ہفتے کی طرح ہوگا اور ہفتہ مہینے کی طرح ہوگا اور مہینہ سال کی طرح ہوگا پھر ارشاد فرمایا تمہاری کیا حالت ہوگی جب وہ لوگ روشنی میں ہوں گے اور تم ہوا میں ہوگے وہ سیر ہوں گے اور تم بھوکے ہوگے وہ سیراب ہوں گے اور تم پیاسے ہوگے۔

(٣٨٦٧٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي الْمَسْجِدِ

فَأَتَى عَلَى هَذِهِ الآيَةِ ﴿كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ﴾ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: أَنْتُمَ الزَّرْعُ وَقَدْ دَنَا حَصَادُكُمْ، ثُمَّ ذَكَرُوا الدَّجَّالَ فِي مَجْلِسِهِمْ ذَلِكَ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: لَوَدِدْنَا أَنَّهُ قَدْ خَرَجَ حَتَّى نَرْمِيَهُ بِالْحِجَارَةِ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: أَنْتُمْ تَقُولُونَ، وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ، لَوْ سَمِعْتُمْ بِهِ بِبَابِلَ لَأَتَاهُ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يَشْكُو إِلَيْهِ الْحَفَا مِنَ السُّرْعَةِ.

(طبری ۲۶۔ حاکم ۴۶۱)

(۳۸۶۷۲) حضرت خیثمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد میں قرآن مجید پڑھ رہے تھے اس آیت پر پہنچے "کزرع اخرج شطاہ" حضرت عبداللہ نے فرمایا تم کھیتی ہو اور تمہارے کٹنے کا وقت قریب ہو چکا ہے پھر لوگوں نے دجال کا تذکرہ کیا اپنی اس مجلس میں کچھ نے کہا ہم یہ چاہتے ہیں وہ نکلے اور ہم اسے پتھروں سے ماریں حضرت عبداللہ نے فرمایا تم یہ کہتے ہو اس ذات کی قسم جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں اگر تم اس کے بارے میں سنو کہ بابل میں ہے تو تم میں کوئی اس کے پاس آئے گا تو وہ اس کی طرف پاؤں گھسنے کی شکایت کرے گا تیزی سے اس تک پہنچنے کی وجہ سے۔

(۳۸۶۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَلَّامُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ شِهَابٍ الْعَبْسِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُاللهِ بْنُ مغنم وَذَكَرَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ: إِنَّ الدَّجَّالَ لَيْسَ بِهِ خَفَاءٌ، وَمَا يَكُونُ قَبْلَهُ مِنَ الْفِتْنَةِ أَخْوَفُ عَلَيْكُمْ مِنَ الدَّجَّالِ، إِنَّ الدَّجَّالَ لَا خَفَاءَ فِيهِ، إِنَّ الدَّجَّالَ يَدْعُو إِلَى أَمْرٍ يَعْرِفُهُ النَّاسُ حَتَّى يَرَوْنَ ذَلِكَ مِنْهُ.

(۳۸۶۷۳) حضرت عبداللہ بن مغنم سے روایت ہے کہ انہوں نے دجال کا تذکرہ کیا اور ارشاد فرمایا دجال کے بارے میں کوئی خفاء نہیں ہے اور جو دجال سے پہلے فتنے وقوع پذیر ہوں گے ان سے تمہارے بارے میں زیادہ اندیشہ ہے بہ نسبت دجال کے فتنے کے یقیناً دجال کے بارے میں خفاء نہیں ہے بلاشبہ دجال ایسے امر کی طرف بلائے گا جسے لوگ جانتے ہیں یہاں تک کہ یہ بات اس سے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔

(۳۸۶۷۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: لَا يَخْرُجُ الدَّجَّالُ حَتَّى يَكُونَ خُرُوجُهُ أَشْهَى إِلَى الْمُسْلِمِينَ مِنْ شُرْبِ الْمَاءِ عَلَى الظَّمَأِ.

(۳۸۶۷۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا دجال نکلے گا یہاں تک کہ اس کا نکلنا مسلمانوں کو پیاس میں پانی پینے سے زیادہ محبوب ہوگا۔

(۳۸۶۷۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْمُجَالِدِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، قَالَتْ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الظُّهْرَ، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَاسْتَنْكَرَ النَّاسُ ذَلِكَ فَبَيْنَ قَائِمٍ وَجَالِسٍ، وَلَمْ يَكُنْ يَصْعَدُهُ قَبْلَ ذَلِكَ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ أَنِ اجْلِسُوا، ثُمَّ قَالَ: وَاللهِ مَا قُمْتُ مَقَامِي هَذَا لِأَمْرٍ ينفعكم لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ، وَلَكِنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ أَتَانِي فَأَخْبَرَنِي حتى مَنَعَنِي الْقَيْلُولَةَ مِنَ الْفَرَحِ وَقُرَّةِ الْعَيْنِ، أَلَا إِنَّ بَنِي عَمٍّ لِتَمِيمٍ الدَّارِيِّ أَخَذَتْهُمْ عَاصِفٌ فِي الْبَحْرِ، فَأَلْجَأَتْهُمُ الرِّيحُ إِلَى جَزِيرَةٍ لَا يَعْرِفُونَهَا، فَقَعَدُوا

فِي قَوَارِبِ السَّفِينَةِ فَصَعِدُوا فَإِذَا هُمْ بِشَيْءٍ أَسْوَدَ أَهْدَبَ كَثِيرِ الشَّعْرِ ، قَالُوا لَهَا : مَا أَنْتِ ، قَالَتْ : أَنَا الْجَسَّاسَةُ ، قَالُوا : فَأَخْبِرِينَا ، قَالَتْ : مَا أَنَا بِمُخْبِرَتِكُمْ وَلاَ سَائِلَتِكُمْ عَنْهُ ، وَلَكِنَّ هَذَا الدَّيْرَ قَدْ رَهَقْتُمُوهُ فَأْتُوهُ ، فَإِنَّ فِيهِ رَجُلاً بِالأَشْوَاقِ إِلَى أَنْ يُخْبِرَكُمْ وَتُخْبِرُوهُ .

۲- فَأَتَوْهُ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ ، فَإِذَا هُمْ بِشَيْخٍ مُوثَقٍ فِي الْحَدِيدِ شَدِيدِ الْوَثَاقِ كَثِيرِ الشَّعْرِ ، فَقَالَ لَهُمْ : مِنْ أَيْنَ نَبَأْتُم، قَالُوا : مِنَ الشَّامِ ، قَالَ : مَا فَعَلَتِ الْعَرَبُ ؟ قَالُوا : نَحْنُ قَوْمٌ مِنَ الْعَرَبِ ، قَالَ : مَا فَعَلَ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي خَرَجَ فِيكُمْ ، قَالُوا : خَيْرًا ؛ نَاوَأَهُ قَوْمٌ فَأَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَأَمْرُهُمَ الْيَوْمَ جَمِيعٌ ، وَإِلَهُهُمُ الْيَوْمَ وَاحِدٌ وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ ، قَالَ : ذَلِكَ خَيْرٌ لَهُمْ ، قَالَ : مَا فَعَلَتْ عَيْنُ زُغَرَ ؟ قَالُوا : يَسْقُونَ مِنْهَا زُرُوعَهُمْ وَيَشْرَبُونَ مِنْهَا بِشَفَتِهِمْ ، قَالَ : مَا فَعَلَ نَخْلٌ بَيْنَ عَمَّانَ وَبَيْسَانَ ، قَالُوا : يُطْعِمُ جَنَاهُ كُلَّ عَامٍ ، قَالَ : مَا فَعَلَتْ بُحَيْرَةُ طَبَرِيَّةَ ؟ قَالُوا : تَدَفَّقُ جَانِبَاهَا مِنْ كَثْرَةِ الْمَاءِ ، قَالَ : فَزَفَرَ ثَلاَثَ زَفَرَاتٍ ، ثُمَّ قَالَ : إِنِّي لَوْ قَدِ انْفَلَتُّ مِنْ وَثَاقِي هَذَا لَمْ أَتْرُكْ أَرْضًا إِلاَّ وَطِئْتُهَا بِقَدَمِي هَاتَيْنِ إِلاَّ طِيبَةَ ، لَيْسَ لِي عَلَيْهَا سُلْطَانٌ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِلَى هَذَا انْتَهَى فَرَحِي ، هَذِهِ طِيبَةُ ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ، مَا مِنْهَا طَرِيقٌ ضَيِّقٌ وَلاَ وَاسِعٌ إِلاَّ عَلَيْهِ مَلَكٌ شَاهِرٌ بِالسَّيْفِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

(۳۸۶۷۵) حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ظہر کی نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے لوگوں نے اس بات کو اوپرا جانا وہ بیٹھنے والوں اور کھڑے ہونے والوں کے درمیان تھے (یعنی کچھ بیٹھے تھے اور کچھ کھڑے تھے) اور اس سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن کے علاوہ منبر پر نہ تشریف رکھتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ پھر ارشاد فرمایا کہ اللہ کی قسم میں اس جگہ کسی ایسے امر کے لیے کھڑا نہیں ہوا جو رغبت اور خوف کی وجہ سے تمہیں نفع پہنچانے والا ہو لیکن تمیم داری میرے پاس آیا اور مجھے خبر دی یہاں تک کہ اس خبر کی وجہ سے خوشی اور آنکھوں کی ٹھنڈک کی بناء پر میں دو پہر کو آرام نہیں کر سکا غور سے سنو تمیم داری کے چچا زادوں کو سمندر میں تیز ہوا نے آن لیا ان کو ہوا نے ایسے جزیرے میں پہنچا دیا جسے وہ پہچانتے نہیں تھے وہ قریبی کشتیوں میں سوار ہوئے اور جزیرے میں پہنچ گئے اچانک انہوں نے ایک سیاہ شے دیکھی جو لمبی پلکوں والی اور کثیر بالوں والی تھی انہوں نے اس سے کہا تو کیا ہے وہ شے بولی میں جساسہ ہوں (جاسوسی کرنے والی ہوں) انہوں نے کہا ہمیں بتلاؤ اس نے کہا میں نہ تو تمہیں بتلاتی ہوں اور نہ تم سے کچھ پوچھتی ہوں لیکن یہ راہب خانہ ہے جس کے تم قریب ہو چکے ہو تم اس میں جاؤ بلاشبہ اس میں ایک آدمی ہے جسے یہ شوق ہیں تمہیں بتلائے اور تم اس کو بتلاؤ پس وہ وہاں گئے اور اس آدمی کے پاس گئے پس اچانک انہوں نے دیکھا کہ ایک بوڑھا بیڑیوں میں جکڑا ہوا ہے بہت اچھلنے والا بہت زیادہ بالوں والا اس نے ان سے کہا کس زمین سے نکل کر آئے ہو انہوں نے کہا شام سے اس آدمی نے کہا عرب والوں کی کیا حالت ہے وہ بولے ہم عرب کے لوگ ہیں اس نے کہا ان صاحب کا کیا حال ہے جو تمہارے اندر نکلے ہیں انہوں نے کہا بھلائی کی حالت میں ہیں ان سے لوگوں نے

مقابلہ کیا اللہ تعالیٰ نے ان کو ان پر غلبہ عطا کر دیا آجکل سب جمع ہیں ان کا معبود ایک ہے اور ان کا دین ایک ہے اس نے کہا یہ ان کے لیے بہتر ہے اس نے کہا مقام نغر کے چشمے کی کیا حالت ہے انہوں نے کہا اس سے وہ اپنے کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں اور پیاس کے وقت اس سے پیتے ہیں اس نے پوچھا عمان اور بیسان کے درمیان کھجوروں کی کیا حالت ہے انہوں نے کہا وہ ہر سال اپنا پھل کھلاتی ہیں اس نے پوچھا بحیرہ طبریہ کی کیا حالت ہے انہوں نے بتلایا کہ اس کے دونوں کنارے پانی کی کثرت کی وجہ سے جوش مارتے ہیں پھر اس نے تین مرتبہ لمبا سانس لیا پھر کہا بلاشبہ اگر میں ان بیڑیوں سے چھوٹ گیا تو میں کوئی زمین نہیں چھوڑوں گا مگر اسے اپنے ان دونوں قدموں سے روندوں گا سوائے مدینہ منورہ کے کہ مجھے اس پر غلبہ حاصل نہ ہوگا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہاں تک میری خوشی مکمل ہوگئی۔ یہ طیبہ ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے اس مدینہ کا کوئی تنگ اور کھلا راستہ نہیں مگر اس پر ایک فرشتہ قیامت تک تلوار سونتے ہوئے (کھڑا) ہے۔

(٣٨٦٧٦) وَحَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا قَابُوسُ بْنُ أَبِي ظَبْيَانَ ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ ، قَالَ : ذَكَرْنَا الدَّجَّالَ فَسَأَلْنَا عَلِيًّا مَتَى خُرُوجُهُ ، قَالَ : لَا يَخْفَى عَلَى مُؤْمِنٍ ، عَيْنُهُ الْيُمْنَى مَطْمُوسَةٌ ، بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَتَهَجَّاهَا لَنَا عَلِيٌّ ، قَالَ : فَقُلْنَا : وَمَتَى يَكُونُ ذَلِكَ ، قَالَ : حِينَ يَفْخَرُ الْجَارُ عَلَى جَارِهِ ، وَيَأْكُلُ الشَّدِيدُ الضَّعِيفَ وَتُقْطَعُ الأَرْحَامُ ، وَيَخْتَلِفُونَ اخْتِلَافَ أَصَابِعِي هَؤُلَاءِ وَشَبَّكَهَا وَرَفَعَهَا هَكَذَا ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ : كَيْفَ تَأْمُرُنَا عِنْدَ ذَلِكَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ : لَا أَبَا لَكَ ، إِنَّكَ لَنْ تُدْرِكَ ذَلِكَ ، قَالَ : فَطَابَتْ أَنْفُسُنَا.

(۳۸۶۷۶) حضرت قابوس بن ابی ظبیان سے روایت ہے کہ ان کے والد نے ان سے بیان کیا کہ ہم نے دجال کا تذکرہ کیا ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا اس کا خروج کب ہوگا انہوں نے فرمایا مومن پر مخفی نہیں ہے کہ اس کی دائیں آنکھ مٹی ہوئی ہے اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے کافر کے حروف کے ہمارے سامنے ہجے فرمائے ہم نے عرض کیا یہ کب ہوگا فرمایا جب پڑوسی پڑوسی پر فخر کرے گا اور سخت کمزور کو کھا جائے گا اور رشتے داریاں توڑی جائیں گے اور وہ آپس میں اختلاف کریں گے میری ان انگلیوں کے اختلاف کی طرح اور انہوں نے انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کیا اور اس طرح ان کو بلند کیا لوگوں میں سے ایک صاحب نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! اس وقت آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں انہوں نے فرمایا تیرا باپ نہ رہے تم یہ زمانہ نہ پاؤ گے راوی نے فرمایا پھر ہم خوش ہوگئے۔

(٣٨٦٧٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو مَالِكٍ الأَشْجَعِيُّ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : يُسَلَّطُ الدَّجَّالُ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَقْتُلُهُ ، ثُمَّ يُحْيِيهِ ، ثُمَّ يَقُولُ : أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ أَلَا تَرَوْنَ أَنِّي أُحْيِي وَأُمِيتُ ، وَالرَّجُلُ يُنَادِي : يَا أَهْلَ الإِسْلَامِ ، بَلْ عَدُوُّ اللهِ الْكَافِرُ الْخَبِيثُ ، إِنَّهُ وَاللهِ لَا يُسَلَّطُ عَلَى أَحَدٍ بَعْدِي ، قَالُوا : وَكُنَّا نَمُرُّ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى مُعَلِّمِ الْكِتَابِ فَيَقُولُ : يَا مُعَلِّمَ الْكِتَابِ ، اجْمَعْ لِي غِلْمَانَكَ فَيَجْمَعُهُمْ فَيَقُولُ : قُلْ لَهُمْ : فَلْيُنْصِتُوا ، أَيْ بَنِي أَخِي افْهَمُوا مَا أَقُولُ لَكُمْ ، أَمَا يُدْرِكَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ عِيسَى

ابْنَ مَرْيَمَ فَإِنَّهُ شَابٌّ وَضِيءٌ أَحْمَرُ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ السَّلَامَ ، فَلَا يَمُرُّ عَلَى مُعَلِّمِ كِتَابٍ إِلَّا قَالَ لِغِلْمَانِهِ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۳۸۶۷۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ دجال کو مسلمانوں میں سے ایک آدمی پر مسلط کیا جائے گا وہ اسے قتل کردے گا پھر وہ اسے زندہ کرے گا اور کہے گا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں کیا تم دیکھتے نہیں ہو میں زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں اور وہ آدمی پکار رہا ہوگا اے اہل اسلام بلکہ یہ خبیث کافر اللہ کا دشمن ہے اور بلاشبہ اللہ کی قسم اسے میرے بعد کسی ایک پر بھی مسلط نہیں کیا جائے گا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے کہا کہ ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کتابت سکھانے والوں کے پاس سے گزرتے تھے تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے اے کتابت سکھانے والے میرے لیے اپنے لڑکوں کو جمع کر دو وہ ان کو جمع کرتا تو فرماتے ان سے کہو کہ خاموش ہو جائیں اے بھتیجو! وہ بات سمجھو جو میں تم سے کہہ رہا ہوں اگر تم میں سے کوئی عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو پالے تو وہ جوان روشن چہرے والے سرخ رنگ والے ہیں تو وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی جانب سے ان کو سلام پہنچا دے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کسی بھی کتابت سکھانے والے کے پاس سے نہیں گزرتے تھے مگر اس کے بچوں سے یہی ارشاد فرماتے تھے۔

(۳۸۶۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُفْتَحَ مَدِينَةُ هِرَقْلِ قَيْصَرَ ، وَيُؤَذِّنُ فِيهَا الْمُؤَذِّنُونَ ، وَيُقْسَمُ فِيهَا الْمَالُ بِالتِّرَسَةِ فَيُقْبِلُونَ بِأَكْثَرِ أَمْوَالٍ رَآهَا النَّاسُ ، فَيَأْتِيهِمُ الصَّرِيخُ ، إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهْلِيكُمْ ، فَيُلْقُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَيُقْبِلُونَ يُقَاتِلُونَهُ. (نعیم بن حماد ۱۴۸۸)

(۳۸۶۷۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ ہرقل قیصر کا شہر فتح کر لیا جائے گا اور اس میں مؤذنین اذانیں دیں گے اور اس میں مال ڈھال کے ذریعے تقسیم ہوگا پس وہ بہت سا مال لے کر لوٹیں گے جسے لوگ دیکھیں گے پس ان کے پاس ایک چیخنے والا آئے گا کہ دجال تمہارے پیچھے تمہارے گھروں میں موجود ہے پس جو ان کے قبضے میں مال ہوگا اسے وہ پھینک دیں گے اور اس سے لڑائی کرنے کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔

(۳۸۶۷۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، أَنَّ نُوحًا وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ كَانُوا يَتَعَوَّذُونَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ.

(۳۸۶۷۹) حضرت علا بن شخیر سے روایت ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے ساتھ انبیاء علیہم السلام دجال کے فتنے سے پناہ مانگتے تھے۔

(۳۸۶۸۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ ، عَنْ مُؤْثِرِ بْنِ عَفَازَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى فَتَذَاكَرُوا السَّاعَةَ ، فَبَدَؤُوا بِإِبْرَاهِيمَ فَسَأَلُوهُ عَنْهَا ، فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنْهَا ،

فَسَأَلُوا مُوسَى فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مِنْهَا عِلْمٌ ، فَرَدُّوا الْحَدِيثَ إِلَى عِيسَى ، فَقَالَ : عَهِدَ اللَّهُ إِلَيَّ فِيمَا دُونَ وَجْبَتِهَا ، فَأَمَّا وَجْبَتُهَا فَلاَ يَعْلَمُهَا إِلاَّ اللَّهُ فَذَكَرَ مِنْ خُرُوجِ الدَّجَّالِ فَأَهْبِطُ فَأَقْتُلُهُ ، فَيَرْجِعُ النَّاسُ إِلَى بِلاَدِهِمْ فَيَسْتَقْبِلُهُمْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ ، لاَ يَمُرُّونَ بِمَاءٍ إِلاَّ شَرِبُوهُ وَلاَ شَيْءٍ إِلاَّ أَفْسَدُوهُ ، فَيَجْرُونَ إِلَيَّ فَأَدْعُو اللَّهَ فَيُمِيتُهُمْ ، فَتَجْوَى الأَرْضُ مِنْ رِيحِهِمْ ، فَيَجْرُونَ إِلَيَّ ، فَأَدْعُو اللَّهَ ، فَيُرْسِلُ السَّمَاءَ بِالْمَاءِ فَتَحْمِلُ أَجْسَادَهُمْ فَتَقْذِفُهَا فِي الْبَحْرِ ، ثُمَّ تُنْسَفُ الْجِبَالُ وَتُمَدُّ الأَرْضُ مَدَّ الأَدِيمِ ، ثُمَّ يُعْهَدُ إِلَيَّ إِذَا كَانَ ذَلِكَ ، أَنَّ السَّاعَةَ مِنَ النَّاسِ كَالْحَامِلِ الْمُتِمِّ ، لاَ يَدْرِي أَهْلُهَا مَتَى تَفْجَؤُهُمْ بِوِلاَدَتِهَا، قَالَ الْعَوَّامُ : فَوَجَدْتُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللهِ ﴿حَتَّى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ﴾. (ابن ماجه ۲۰۸۱۔ ابویعلی ۵۲۷۳)

(۳۸۶۸۰) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسراء کے لیے لے جایا گیا تو ان کی ملاقات حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام سے ہوئی انہوں نے آپس میں قیامت کا تذکرہ کیا انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ابتداء کی اور ان سے قیامت کے بارے میں پوچھا ان کے پاس بھی قیامت کے بارے میں علم نہ تھا پھر انہوں نے یہ بات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف لوٹا دی انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کے وقوع سے قریب کی باتیں بتلائیں ہیں اور باقی اس کا وقوع وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا انہوں نے دجال کے نکلنے کا تذکرہ کیا پس میں اتروں گا اور اسے قتل کروں گا پھر لوگ اپنے شہروں کی طرف لوٹ جائیں گے پھر یاجوج وماجوج ان کے سامنے آجائیں گے وہ ہر بلند جگہ سے جلدی سے آئیں گے کسی پانی کے پاس نہیں گزریں گے مگر اسے پی جائیں گے اور کسی چیز کے پاس سے نہیں گزریں گے مگر اسے خراب کردیں گے وہ (دوسرے لوگ) میری طرف بھاگ کر آئیں گے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا اللہ تعالیٰ ان کو موت دے دیں گے زمین ان کی بدبو کی وجہ سے تعفن زدہ ہوجائے گی پس (دوسرے لوگ) وہ میرے پاس آئیں گے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا اللہ تعالیٰ ان پر آسمان سے بارش اتاریں گے وہ ان کے جسموں کو اٹھائے گی اور ان کو سمندر میں پھینک دے گی پھر پہاڑ جڑ سے اکھاڑ دیے جائیں گے اور زمین چمڑے کی طرح ہوجائے گی کہ قیامت لوگوں کے ایسے قریب ہے جیسے کہ وہ حاملہ مدت حمل پوری کرچکی ہو اس کے گھر والے نہیں جانتے کب اچانک اس کے ولادت ہوجائے حضرت عوام نے فرمایا میں نے اس کی تصدیق اللہ تعالیٰ کی کتاب میں پائی ہے ﴿حَتَّى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ﴾.

(۳۸۶۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ آدَمَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِعَلاَّتٍ أُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ، وَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ لأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ ، فَإِنَّهُ رَجُلٌ مَرْبُوعٌ

الْخَلْقِ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ سَبْطُ الرَّأْسِ ، كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ بَيْنَ مُمَصَّرَتَيْنِ ، فَيَدُقُّ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ ، وَيُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الإِسْلاَمِ حَتَّى يُهْلِكَ اللَّهُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا غَيْرَ الإِسْلاَمِ ، وَيُهْلِكَ اللَّهُ فِي زَمَانِهِ مَسِيحَ الضَّلاَلَةِ الْكَذَّابَ الدَّجَّالَ ، وَتَقَعُ الأَمَنَةُ فِي زَمَانِهِ فِي الأَرْضِ حَتَّى تَرْتَعَ الأُسُودُ مَعَ الإِبِلِ، وَالنُّمُورُ مَعَ الْبَقَرِ، وَالذِّئَابُ مَعَ الْغَنَمِ، وَيَلْعَبَ الصِّبْيَانُ، أَوِ الْغِلْمَانُ شَكَّ بِالْحَيَّاتِ، لاَ يَضُرُّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، فَيَلْبَثُ فِي الأَرْضِ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ يُتَوَفَّى فَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ.

(احمد ۴۳۷)

(۳۸۶۸۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمام انبیاء علاتی بھائی ہیں ان کی مائیں مختلف ہیں اور ان کا دین ایک ہے میں لوگوں میں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے قریب ہوں کیونکہ میرے اوران کے درمیان کوئی نبی نہیں ہیں جب تم ان کو دیکھو تو جان لو وہ درمیانے قد کے آدمی ہیں سرخی اور سفیدی کی طرف (ان کا رنگ مائل ہے) ہلکے گھنگریالے بالوں والے ہیں ان کے سر سے (پانی کے) قطرات ٹپکتے معلوم ہوتے ہیں اگر چہ ان کو تری نہ ہی لگی ہو دو ہلکے زرد رنگ سے رنگی ہوئی چادروں کے درمیان ہوں گے پس صلیب کے ٹکڑے کریں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ اٹھا دیں گے اور لوگوں سے اسلام پر قتال کریں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں تمام ملتوں کو ہلاک کر دیں گے سوائے اسلام کے اور اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں گمراہی کے مسیح کذاب دجال کو ہلاک کریں گے اوران کے زمانے میں زمین کے اندر امن قائم ہو جائے گا یہاں تک کہ کالا سانپ اونٹ کے ساتھ اور چیتا گائے کے ساتھ اور بھیڑیا بکریوں کے ساتھ چرے گا اور بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے کوئی ایک دوسرے کو نقصان نہیں پہنچائے گا جتنا وقت اللہ تعالیٰ چاہیں گے اتنا وہ زمین میں ٹھہریں گے پھر ان کی وفات ہوگی اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔

(۳۸۶۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سفيان، عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: أَكْثَرُ أَتْبَاعِ الدَّجَّالِ الْيَهُودُ وَأَوْلاَدُ الْمُومِسَاتِ.

(نعیم ۱۵۳۴)

(۳۸۶۸۲) حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ دجال کے اکثر اتباع کرنے والے یہود اور بدکار عورتوں کی اولاد ہوگی۔

(۳۸۶۸۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ: وَلَدَتْهُ أُمُّهُ مَسْرُورًا مَخْتُونًا تَعْنِي ابْنَ صَيَّادٍ.

(۳۸۶۸۳) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ابن صیاد کی ماں نے اسے اس حال میں جنا کہ وہ مسرور اور مختون تھا۔

(۳۸۶۸٤) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَقِيت ابْنَ صَيَّادٍ فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ

الْمَدِينَةِ فَانْتَفَخَ حَتَّى مَلأَ الطريق، فَقُلْتُ: اخْسَأْ، فَإِنَّكَ لَنْ تَعْدُوَ قَدْرَك ، فَانْضَمَّ بَعْضُهُ إِلَى بَعْضٍ وَمَرَرْت.

(۳۸۶۸۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مدینہ کے راستوں میں سے ایک راستے میں ابن صیاد سے ملا وہ پھول گیا یہاں تک کہ اس نے راستہ بھر دیا میں نے کہا دفع ہو جا بلاشبہ تو تقدیر سے نہیں بڑھ سکتا اس کے (جسم کے) حصے ایک دوسرے سے ملنے لگے اور میں گزر گیا۔

(۳۸٦۸٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كُنَّا نَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَرْنَا عَلَى صِبْيَانٍ يَلْعَبُونَ ، فَتَفَرَّقُوا حِينَ رَأَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسَ ابْنُ صَيَّادٍ ، فَكَأَنَّهُ غَاظَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ لَهُ :مَا لَكَ تَرِبَتْ يَدَاك، أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ ؟ فَقَالَ :أَتَشْهَدُ أَنْتَ أَنِّي رَسُولُ اللهِ ، فَقَالَ :عُمَرُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، دَعْنِي فَلأَقْتُلَ هَذَا الْخَبِيثَ ، قَالَ :دَعْهُ فَإِنْ يَكُنِ الَّذِي تَخَوَّف فَلَنْ تَسْتَطِيعَ قَتْلَهُ. (مسلم ۲۲۴۰۔ احمد ۳۸۰)

(۳۸۶۸۵) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہے تھے پس ہم بچوں کے پاس سے گزرے جو کھیل رہے تھے جب ان بچوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو منتشر ہو گئے اور ابن صیاد بیٹھا رہا گویا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نے غصہ دلا دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا تجھے کیا ہے تیرے دونوں ہاتھ خاک آلود ہوں کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں اس نے کہا کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے چھوڑیں میں اس خبیث کو قتل کر دوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو چھوڑ دو اگر یہ وہی ہے جس کا تمہیں خوف ہے تو تم ہرگز اس کو قتل نہیں کر سکتے۔

(۳۸٦۸٦) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :فَقَدْنَا ابْنَ صَيَّادٍ يَوْمَ الْحَرَّةِ.

(۳۸۶۸۶) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم نے ابن صیاد کو حرہ والے دن گم پایا۔

(۳۸٦۸۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لابْنِ صَيَّادٍ :مَا تَرَى ، قَالَ :أَرَى عَرْشًا عَلَى الْبَحْرِ وَحَوْلَهُ الْحَيَّاتُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :ذَلِكَ عَرْشُ إِبْلِيسَ. (مسلم ۲۲۴۱۔ احمد ۴۳)

(۳۸۶۸۷) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد سے کہا تو کیا دیکھتا ہے تو اس نے کہا میں سمندر پر تخت دیکھتا ہوں اس کے گرد سانپ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو ابلیس کا تخت ہے۔

(۳۸٦۸۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُبَارَكٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِينَ مِنْهُمْ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ وَمِنْهُمُ الأَسْوَدُ الْعَنْسِيُّ وَمِنْهُمْ صَاحِبُ حِمْيَرَ

وَمِنْهُمُ الدَّجَّالُ وَهُوَ أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً. (احمد ۳۴۵۔ بزار ۳۳۷۵)

(۳۸۶۸۸) حضرت حسن سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بلاشبہ قیامت سے پہلے جھوٹے ہوں گے ان میں سے ایک یمامہ والا ہوگا (یعنی مسیلمہ کذاب) اور ان میں سے ایک اسود عنسی ہوگا اور ان میں سے ایک حمیر والا ہوگا اور ان میں سے ایک دجال ہوگا اور وہ سب سے بڑا فتنہ ہے۔

(۳۸۶۸۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَارِيَةَ ، عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الدَّجَّالُ يَقْتُلُهُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَى بَابِ لُدٍّ.

(۳۸۶۸۹) حضرت مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا دجال کو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام باب لد پر قتل کریں گے۔

(۳۸۶۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ حَوْطٍ الْعَبْدِيِّ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنَّ أُذُنَ حِمَارِ الدَّجَّالِ لَتُظِلُّ سَبْعِينَ أَلْفًا.

(۳۸۶۹۰) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ بلاشبہ دجال کے گدھے کے کان ستر ہزار کو ڈھانپ لیں گے۔

(۳۸۶۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يَخْرُجُ الدَّجَّالُ عَلَى حِمَارٍ ، رِجْسٌ عَلَى رِجْسٍ. (عبدالرزاق ۲۰۸۲۷)

(۳۸۶۹۱) حضرت ابوالطفیل نبی ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صحابی سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ دجال گدھے پر سوار ہو کر نکلے گا گندگی پر گندگی ہوگی۔

(۳۸۶۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيَصْحَبَنَّ الدَّجَّالَ قَوْمٌ يَقُولُونَ : إِنَّا لَنَصْحَبُهُ ، وَإِنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّهُ كَذَّابٌ ، وَلَكِنَّا إِنَّمَا نَصْحَبُهُ لِنَأْكُلَ مِنَ الطَّعَامِ وَنَرْعَى مِنَ الشَّجَرِ ، وَإِذَا نَزَلَ غَضَبُ اللهِ نَزَلَ عَلَيْهِمْ كُلِّهِمْ.

(نعیم بن حماد ۱۵۳۵)

(۳۸۶۹۲) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا دجال کے ساتھ کچھ لوگ ہو جائیں گے وہ کہیں گے ہم اس کے ساتھ ہوتے ہیں ہم جانتے ہیں کہ وہ جھوٹا ہے لیکن ہم تو اس کے ساتھ اس وجہ سے ہوتے ہیں کہ ہم کھانا کھائیں اور درختوں سے چرائیں اور جب اللہ کا غضب اترے گا تو ان سب پر اترے گا۔

(۳۸۶۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الْمِقْدَامِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : يَخْرُجُ الدَّجَّالُ

مِنْ كُوثَى.

(۳۸۶۹۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا دجال مقام کوثی سے نکلے گا۔

(۳۸۶۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي صَادِقٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :إِنِّي لأَعْلَمُ أَوَّلَ أَهْلِ أَبْيَاتٍ يَقْرَعُهُمُ الدَّجَّالُ أَنْتُمْ أَهْلَ الْكُوفَةِ.

(۳۸۶۹۴) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں پہلے ان گھر والوں کو جانتا ہوں جن کا دروازہ دجال کھٹکائے گا تم اے کوفہ والے۔

(۳۸٦۹٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ :قالُوا :لَوْ خَرَجَ الدَّجَّالُ لَفَعَلْنَا ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :لَوْ أَصْبَحَ بِبَابِلَ لَشَكَوْتُم الْحَفَاءَ مِنَ السُّرْعَةِ. (طبرانی ۸۵۱۱)

(۳۸۶۹۵) حضرت خیثمہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا لوگوں نے کہا اگر دجال نکلے گا تو ہم اس کے ساتھ ایسے کریں گے حضرت عبداللہ نے فرمایا اگر وہ بابل میں ہوگا تو تم شکایت کرو گے پاؤں کے گھسنے کی، تیزی کی وجہ سے۔

(۳۸٦۹٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلاَمٍ ، قَالَ: مَا مَاتَ رَجُلٌ مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ إِلاَّ تَرَكَ أَلْفَ ذُرِّيٍّ لِصُلْبِهِ.

(۳۸۶۹۶) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا یاجوج اور ماجوج میں کوئی بھی نہیں مرے گا مگر وہ اپنی ایک ہزار صلبی اولاد چھوڑے گا۔

(۳۸٦۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ ، قَالَ : اطَّلَعَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غُرْفَةٍ لَهُ وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ السَّاعَةَ ، فَقَالَ :لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ :الدَّجَّالُ وَالدُّخَانُ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَدَابَّةُ الأَرْضِ وَيَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَثَلاَثَةُ خُسُوفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ ، وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنَ أَبْيَنَ تَسُوقُ النَّاسَ إِلَى الْمَحْشَرِ تَنْزِلُ مَعَهُمْ إِذَا نَزَلُوا ، وَتَقِيلُ مَعَهُمْ إِذَا قَالُوا.

(۳۸۶۹۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے کمرے سے ہماری طرف جھانکا اس حال میں کہ ہم قیامت کا تذکرہ کر رہے تھے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ دس نشانیاں وقوع پذیر ہوں دجال اور دھواں اور سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور زمین سے چوپایہ نکلے گا ایک دھنسانا مشرق میں ہوگا دوسرا مغرب میں ہوگا اور تیسرا دھنسانا جزیرۃ العرب میں ہوگا اور آگ نکلے گی مقام عدن میں زمین کی گہرائی سے جو لوگوں کو محشر کی طرف ہانکے گی وہ آگ ان کے ساتھ اترے گی جب وہ کسی مقام پر (پڑاؤ کے لیے) اتریں گے اور ان کے ساتھ دوپہر کا آرام کرے گی جب وہ دوپہر کو آرام کریں گے۔

(٣٨٦٩٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي عُتْبَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَيُحَجَّنَّ الْبَيْتُ وَلَيُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوجِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ.

(بخاری ۱۵۹۳۔ احمد ۲۸)

(۳۸۶۹۸) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیت اللہ کا حج اور عمرہ یاجوج و ماجوج کے نکلنے کے بعد (بھی) ہوگا۔

(٣٨٦٩٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، قَالَ : رَأَى ابْنُ عَبَّاسٍ غِلْمَانًا يَنْزُو بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ ، قَالَ : هَكَذَا يَخْرُجُ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ. (ابن جریر ۸۸)

(۳۸۶۹۹) حضرت عبید اللہ بن ابی یزید سے روایت ہے انہوں نے فرمایا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بچوں کو ایک دوسرے کے اوپر کودتے دیکھا تو ارشاد فرمایا اسی طرح یاجوج اور ماجوج نکلیں گے۔

(٣٨٧٠٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ فِي أُمَّتِي خَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، وَهُمْ يَشْهَدُونَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، إِذَا ظَهَرَتِ الْمَعَازِفُ وَالْخُمُورُ وَلُبْسَ الْحَرِيرُ. (نعیم ۱۷۱۶۔ بزار ۳۴۰۲)

(۳۸۷۰۰) حضرت عبداللہ بن سابط رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلاشبہ میری امت میں زمین میں دھنسایا جانا اور شکلوں کو بگاڑنا اور سنگ زنی ہوگی صحابہ کرام نے عرض کیا وہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی گواہی دیتے ہوں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں جب گانے بجانے کے آلات اور شراب عام ہو جائے گی اور ریشم پہنا جائے گا۔

(٣٨٧٠١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ نُبَيٌّ ، قَالَ : جَاءَ قِسٌّ إِلَى عَلِيٍّ فَسَجَدَ لَهُ فَنَهَاهُ وَقَالَ : اسْجُدْ لِلَّهِ ، قَالَ : فَقَالَ : سَلُوهُ مَتَى السَّاعَةُ ، فَقَالَ : لَقَدْ سَأَلْتُمُونِي عَنْ أَمْرٍ مَا يَعْلَمُهُ جِبْرِيلُ وَلَا مِيكَائِيلُ ، وَلَكِنْ إِنْ شِئْتُمْ أَنْبَأْتُكُمْ بِأَشْيَاءَ إِذَا كَانَتْ لَمْ يَكُنْ لِلسَّاعَةِ كَبِيرَ لَبْثٍ ، إِذَا كَانَتِ الْأَلْسُنُ لَيِّنَةً وَالْقُلُوبُ نَيَازِكَ ، وَرَغِبَ النَّاسُ فِي الدُّنْيَا وَظَهَرَ الْبِنَاءُ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ ، وَاخْتَلَفَ الْأَخَوَانِ فَصَارَ هَوَاهُمَا شَتَّى وَبِيعَ حُكْمُ اللهِ بَيْعًا.

(۳۸۷۰۱) حضرت سماک بن حرب ایک صاحب سے نقل کرتے ہیں جن کو نُبی کہا جاتا تھا انہوں نے کہا کہ قیس حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان کو سجدہ کیا انہوں نے ان کو اس سے روکا اور فرمایا اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرو راوی نے فرمایا کہ لوگوں نے ان سے کہا کہ تم پوچھو قیامت کب قائم ہوگی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو نے مجھ سے ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا ہے جسے نہ حضرت جبریل جانتے ہیں اور نہ ہی میکائیل لیکن میں تمہیں ایسی اشیاء کے بارے میں بتلاتا ہوں کہ جب وہ ہوں گی تو پھر قیامت میں زیادہ وقت نہیں ہوگا جب زبانیں نرم ہوں گی اور دل نیزوں کی طرح ہوں گے اور لوگ دنیا میں رغبت کریں گے اور عمارتیں زمین پر ظاہر ہوں

گی، بھائیوں میں اختلاف ہو جائے گا اور ان کی آراء مختلف ہوں گی، اور اللہ کا حکم بیچا جائے گا۔

(٣٨٧٠٢) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ ، قَالَ : إِنَّ مِنَ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ أَنْ يَظْهَرَ الْبِنَاءُ عَلَى وَجْهِ الأَرْضِ ، وَأَنْ تُقْطَعَ الأَرْحَامُ ، وَأَنْ يُؤْذِيَ الْجَارُ جَارَهُ.

(۳۸۷۰۲) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا قیامت کے قریب کی علامتیں ہیں کہ زمین پر عمارتیں ظاہر ہو جائیں گی اور رشتے داریاں توڑی جائیں گی اور یہ کہ پڑوسی پڑوسی کو تکلیف دے گا۔

(٣٨٧٠٣) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَظْهَرَ الْفُحْشُ وَالتَّفَحُّشُ ، وَسُوءُ الْخُلُقِ ، وَسُوءُ الْجِوَارِ.

(۳۸۷۰۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ بلاشبہ قیامت کی علامتوں میں ہے کہ بدگوئی اور بدفعلی اور بدخلقی اور برا پڑوس عام ہو جائے گا۔

(٣٨٧٠٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْكِنْدِيُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، قَالَ : مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَظْهَرَ الْقَوْلُ ، وَيَخْزُنَ وَيَرْتَفِعَ الأَشْرَارُ ، وَيُوضَعَ الأَخْيَارُ ، وَتُقْرَأَ الْمَثَانِي عَلَيْهِمْ ، فَلاَ يَعِيبُهَا أَحَدٌ مِنْهُمْ ، قَالَ : قُلْتُ : مَا الْمَثَانِي ، قَالَ : كُلُّ كِتَابٍ سِوَى كِتَابِ اللهِ.

(۳۸۷۰۴) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ قیامت کی علامات میں سے ہے کہ باتیں ظاہر ہوں گی اور عمل بدل جائے گا شریر لوگ بلند ہو جائیں گے اور بھلے لوگ نیچے کر دیے جائیں گے اور ان پر مثانی پڑھی جائے گی ان میں کوئی بھی اس پر عیب نہیں لگائے گا راوی نے کہا میں نے عرض کیا مثانی کیا ہے انہوں نے فرمایا ہر کتاب جو اللہ کی کتاب (یعنی قرآن مجید) کے علاوہ ہو۔

(٣٨٧٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ ، قَالَ : لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لاَ تَحْمِلَ النَّخْلَةُ فِيهِ إِلاَّ تَمْرَةً. (نعيم بن حماد ١٨١٨)

(۳۸۷۰۵) حضرت رجاء بن حیوہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ کھجور کے درخت پر صرف ایک کھجور ہوگی۔

(٣٨٧٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَوَّمَ رَأْسُ الْبَقَرَةِ بِالأُوقِيَّةِ.

(۳۸۷۰۶) حضرت قیس سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ گائے کے سر کی قیمت اوقیہ (چاندی) سے کی جائے گی۔

(۳۸۷۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ ، قَالَ :مِنَ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ انْتِفَاخُ الأَهِلَّةِ.

(۳۸۷۰۷) حضرت ابوالوداک سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ قیامت کے قرب کی علامت میں سے ہے پہلے دن کے چاند کا پھول جانا۔

(۳۸۷۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذُرَيْحٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مِنَ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ أَنْ يُرَى الْهِلاَلُ قَبَلاً فَيُقَالُ :ابْنُ لَيْلَتَيْنِ.

(۳۸۷۰۸) حضرت شعبی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے قریب میں چاند سامنے (نکلتا) ہوا دیکھا جائے گا اور کہا جائے گا دو راتوں کا چاند ہے۔

(۳۸۷۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :أَلاَ أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا لاَ يُحَدِّثُكُمْ بِهِ أَحَدٌ بَعْدِي ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكُونَ فِي الْخَمْسِينَ امْرَأَةً الرَّجُلُ الْوَاحِدُ. (بخاری ۵۲۳۱۔ مسلم ۲۰۵۶)

(۳۸۷۰۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کیا میں تمہارے سامنے ایسی حدیث نہ بیان کروں کوئی بھی میرے بعد تم سے وہ بیان نہ کرے گا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ پچاس عورتوں میں ایک آدمی منتظم ہوگا۔

(۳۸۷۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الإِنْسَ ، وَحَتَّى تُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهِ وَشِرَاكُ نَعْلِهِ وَتُخْبِرَهُ فَخِذُهُ بِمَا حَدَثَ فِي أَهْلِهِ بَعْدَهُ. (ترمذی ۲۱۸۱۔ احمد ۸۳)

(۳۸۷۱۰) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ درندے انسانوں سے باتیں کریں گے اور یہاں تک کہ آدمی سے اس کے کوڑے کا کنارہ بات کرے گا اور اس کے جوتے کا تسمہ اور اس کی ران خبر دے گی جو اس کے گھر میں بات پیش آئی۔

(۳۸۷۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :أُخْبِرْتُ أَنَّ السَّاعَةَ لاَ تَقُومُ حَتَّى تَقُولَ الْحَجَرُ وَالشَّجَرُ :يَا مُؤْمِنُ ، هَذَا يَهُودِي ، هَذَا نَصْرَانِي ، فَاقْتُلْهُ.

(۳۸۷۱۱) حضرت قیس سے روایت ہے انہوں نے فرمایا مجھے یہ خبر دی گئی کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ پتھر کہیں گے اے مومن یہ یہودی ہے یہ نصرانی ہے اسے قتل کر دو۔

(۳۸۷۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَجُلاً قَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، مَتَى السَّاعَةُ ؟ قَالَ :مَا الْمَسْؤُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ ، وَلَكِنْ سَأُحَدِّثُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا :إِذَا وَلَدَتِ

الْأَمَةُ رَبَّتَهَا فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا ، وَإِذَا كَانَتِ الْحُفَاةُ الْعُرَاةُ رُؤُوسَ النَّاسِ ، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا ، وَإِذَا تَطَاوَلَ رِعَاءُ الْغَنَمِ فِي الْبُنْيَانِ ، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا ، فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ : ﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ﴾.

(۳۸۷۱۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کب آئے گی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس سے پوچھا جارہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا لیکن میں تمہارے سامنے اس کی علامات بیان کرتا ہوں جب باندی اپنا آقا جنے گی یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے اور جب ننگے پاؤں اور ننگے بدن والے لوگوں کے سردار ہوں گے یہ قیامت کی علامتوں میں ہے اور بکریاں چرانے والے عمارتوں میں تفاخر کریں گے یہ بھی قیامت کی علامتوں میں ہے قیامت کا علم ان پانچ چیزوں میں ہے جن کو سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا ﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ﴾. بلاشبہ اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور وہ بارش اتارتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ رحموں میں ہے اور نہیں کوئی بھی جانتا کہ وہ کل کو کیا کمائے گا اور نہیں جانتا کوئی جی کہ وہ کہاں مرے گا بلاشبہ اللہ تعالیٰ جاننے والے باخبر ہیں۔

(۳۸۷۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَائَهُ رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ ، وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ فَدَنَا مِنْهُ حَتَّى أَدْنَى رُكْبَتَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ مَتَى السَّاعَةُ ؟ فَقَالَ : مَا الْمَسْؤُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ ، وَلَكِنَّ مِنْ أَمَارَاتِهَا أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا ، وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ أَصْحَابَ الشَّاءِ قَدْ تَطَاوَلُوا فِي الْبُنْيَانِ. (مسلم ۳۶۔ احمد ۲۸)

(۳۸۷۱۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہت زیادہ سفید کپڑوں والے بہت زیادہ سیاہ بالوں والے ایک صاحب آئے ان پر سفر کے اثرات دکھائی نہیں دے رہے تھے اور ہم میں کوئی بھی ان کو پہچانتا نہیں تھا وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوئے یہاں تک کہ انہوں نے اپنے گھٹنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں کے قریب کر دیے اور اپنی ہتھیلیاں اپنی رانوں پر رکھ لیں اور عرض کیا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! قیامت کب قائم ہوگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس سے پوچھا جارہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا لیکن اس کی نشانیوں میں ہے کہ باندی اپنے آقا کو جنے گی اور یہ کہ ننگے پاؤں والے اور ننگے بدن والے بکریاں چرانے والے لوگ عمارتوں میں ایک دوسرے پر فخر کریں گے۔

(۳۸۷۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ الْأَعْرَابُ إِذَا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ مَتَى السَّاعَةُ ، فَنَظَرَ إِلَى أَحْدَثِ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ ، فَقَالَ : إِنْ يَعِشْ هَذَا فَلَمْ يُدْرِكْهُ

الْهَرَمُ قَامَتْ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ. (بخاری ۶۵۱۱۔ مسلم ۲۲۶۹)

(۳۸۷۱۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ دیہاتی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو پوچھتے ہیں قیامت کب ہوگی پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے نوعمر آدمی کی طرف دیکھتے اور فرماتے اگر یہ زندہ رہا تو اسے موت نہیں آئے گی کہ تم پر قیامت قائم ہوجائے گی۔

(۳۸۷۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :لَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوكَ سَأَلُوهُ عَنِ السَّاعَةِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَا تَأْتِي مِئَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الأَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوسَةٌ الْيَوْمَ. (مسلم ۱۹۶۷۔ ابن حبان ۲۹۸۶)

(۳۸۷۱۵) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے واپس تشریف لائے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قیامت کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سو سال گزرنے پر آج موجود زندہ جان میں کوئی جان زمین پر نہ ہوگی۔

(۳۸۷۱۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عن السَّاعَةُ؟ فَقَالَ :مَا أَعْدَدْت لَهَا ؟ فَذَكَرَ شَيْئًا إِلاَّ أَنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ، فَقَالَ :الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ.

(مسلم ۲۰۳۲۔ احمد ۱۱۰)

(۳۸۷۱۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے بارے میں پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے اس نے کوئی چیز ذکر کی (اور کہا) مگر میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے اس نے محبت کی۔

(۳۸۷۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرٍ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ الْوَاحِدُ قَيِّمَ خَمْسِينَ امْرَأَةً.

(۳۸۷۱۷) حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ ایک آدمی پچاس عورتوں کا منتظم ہوگا۔

(۳۸۷۱۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَا مِنْكُمْ مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ تَأْتِي عَلَيْهَا مِئَةُ سَنَةٍ وَهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ.

(مسلم ۱۹۶۷۔ احمد ۳۰۵)

(۳۸۷۱۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی زندہ جان سو سال گزرنے پر زندہ نہ ہوگی۔

(۳۸۷۱۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ صَاحِبِ السِّقَايَةِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ، وَفَسَّرَ جَابِرٌ :نُقْصَانٌ مِنَ الْعُمُرِ. (مسلم ۱۹۶۶)

(۳۸۷۱۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اوپر والی روایت کے مثل نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اس کی تفسیر عمر میں کمی سے کی تھی۔

(۳۸۷۲۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ كَذَّابًا كُلُّهُمْ يَزْعُمُ ، أَنَّهُ نَبِيٌّ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

(۳۸۷۲۰) حضرت عبید بن عمیر لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ قیامت سے پہلے تیس جھوٹے نکلیں گے ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے۔

(۳۸۷۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِينَ ، فَقُلْتُ :أَنْتَ سَمِعْته مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ :نَعَمْ. (مسلم ۲۲۳۹۔ طبرانی ۱۹۸۸)

(۳۸۷۲۱) حضرت سماک سے روایت ہے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا کہ قیامت سے پہلے چھوٹے آئیں گے میں نے عرض کیا کہا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انہوں نے فرمایا ہاں۔

(۳۸۷۲۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ كَذَّابًا دَجَّالاً كُلُّهُمْ يَكْذِبُ عَلَى اللهِ وَعَلَى رَسُولِهِ. (ابوداؤد ۴۳۳۴۔ احمد ۵۲۸)

(۳۸۷۲۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تیس جھوٹے دجال نکلیں گے ان میں سے ہر ایک اللہ اور اس کے رسول پر جھوٹ باندھے گا۔

(۳۸۷۲۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ عُثْمَانَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الشَّعْبِيُّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ يَوْمًا :يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَرْبَعُ فِتَنٍ يَكُونُ فِي آخِرِهَا الْفَنَاءُ.

(۳۸۷۲۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ارشاد فرمایا اخیر زمانے میں چار فتنے ہوں گے ان کے اخیر میں ہلاکت ہوگی۔

(۳۸۷۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :سُئِلَ حُذَيْفَةُ :أَيُّ الْفِتْنَةِ أَشَدُّ ؟ قَالَ :أَنْ يُعْرَضَ عَلَيْكَ الْخَيْرُ وَالشَّرُّ لَا تَدْرِي أَيَّهُمَا تَتْبَعُ.

(۳۸۷۲۴) حضرت عامر سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کونسا فتنہ زیادہ سخت ہے انہوں نے فرمایا کہ

تمہارے سامنے بھلائی اور برائی لائی جائے اور تم یہ نہ جان سکو کہ دونوں میں سے کس کی پیروی کروں۔

(۳۸۷۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُؤْثِرُوا مَا تَرَوْنَ عَلَى مَا تَعْلَمُونَ ، وَأَنْ تَضِلُّوا وَأَنْتُمْ لاَ تَشْعُرُونَ.

(۳۸۷۲۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھے تمہارے بارے میں سب سے زیادہ اس بات کا خوف ہے کہ تم جو دیکھو اسے اس پر ترجیح دو جو تم جانتے ہو اور یہ کہ تم گمراہ ہو جاؤ اور تم کو اس بات کا شعور تک نہ ہو۔

(۳۸۷۲۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : أَخْوَفُ مَا أَتَخَوَّفُ عَلَى هَذِهِ الأُمَّةِ قَوْمٌ يَتَأَوَّلُونَ الْقُرْآنَ عَلَى غَيْرِ تَأْوِيلِهِ.

(۳۸۷۲۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ مجھے اس امت پر ان لوگوں سے زیادہ خوف ہے جو قرآن کی (صحیح) تفسیر کے علاوہ سے قرآن کی تفسیر کریں گے۔

(۳۸۷۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ كَرِيزٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ شُحٌّ مُطَاعٌ ، وَهَوًى مُتَّبَعٌ ، وَإِعْجَابُ الْمَرْءِ بِرَأْيِهِ ، وَهِيَ أَشَدُّهُنَّ.

(۳۸۷۲۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا بلاشبہ سب سے زیادہ خوف مجھے تم پر اس بخل کا ہے جس کے تقاضوں کی اطاعت کی جائے اور خواہش کا ہے جس کی پیروی کی جائے اور آدمی کا اپنی رائے پر خوش ہونے کا ہے جو ان سب سے زیادہ سخت ہے۔

(۳۸۷۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ ، قَالَ : قَالَ : مَا أَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ أَحَدُ رَجُلَيْنِ : مُؤْمِنٌ قَدِ اسْتَبَانَ إِيمَانُهُ ، وَكَافِرٌ قَدْ تَبَيَّنَ كُفْرُهُ ، وَلَكِنْ أَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ مُتَعَوِّذًا بِالإِيمَانِ يَعْمَلُ بِغَيْرِهِ.

(۳۸۷۲۸) حضرت مطلب بن عبداللہ بن حطب سے روایت ہے ارشاد فرمایا دو آدمیوں میں سے کسی ایک کے بارے میں مجھے خوف نہیں ایک مومن جس کا ایمان واضح ہے اور دوسرا کافر جس کا کفر واضح ہے لیکن مجھے خوف تم پر اس آدمی کے بارے میں ہے جو ایمان کے ذریعے پناہ پکڑنے والا ہے اور عمل اسلام کے علاوہ کرتا ہے۔

(۳۸۷۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ وَاقِعِ بْنِ سَحْبَانَ ، عَنْ طَرِيفِ بْنِ يَزِيدَ ، أَوْ يَزِيدَ بْنِ طَرِيفٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامًا يَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَيُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ حَتَّى يَقُومَ الرَّجُلُ إِلَى أُمِّهِ فَيَضْرِبُهَا بِالسَّيْفِ مِنَ الْجَهْلِ.

(۳۸۷۲۹) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا بلاشبہ قیامت سے پہلے ایسے ایام آئیں گے جن میں جہالت اتاری جائے گی اور علم ان میں اٹھا لیا جائے گا یہاں تک کہ ایک آدمی اپنی ماں کی طرف کھڑا ہوگا اور جہالت کی وجہ سے اسے

تلوار سے مار دے گا۔

(۳۸۷۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي قَوْلِهِ ﴿وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِنَ الأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ﴾ قَالَ :حِينَ لاَ يَأْمُرُونَ بِمَعْرُوفٍ وَلاَ يَنْهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ.

(عبدالرزاق ۸۵۔ طبری ۲۰)

(۳۸۷۳۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قول "واذا وقع القول علیھم اخرجنا الایة" اور جب ہماری بات پوری ہونے کا وقت ان پر آن پہنچے گا تو ہم ان کے لیے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے بات کرے گا کے بارے میں ارشاد فرمایا یہ اس وقت ہوگا جب لوگ بھلائی کا حکم نہیں دیں گے اور نہ برائی سے روکیں گے۔

(۳۸۷۳۱) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ، عَنِ الْمُسْتَظِلِّ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ:قَالَ عَلِيٌّ:يَا أَهْلَ الْكُوفَةِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَتَجِدُنَّ فِي أَمْرِ اللهِ أَوْ لِيَسُومَنَّكُمْ أَقْوَامًا يُعَذِّبُونَكُمْ وَيُعَذِّبُهُمُ اللَّهُ.

(۳۸۷۳۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا اے کوفہ والو ضرور تم بھلائی کا حکم دو اور برائی سے روکو گر نہ تم اللہ کے امر کو پاؤ گے یا اللہ تعالیٰ تم پر ایسی قوموں کو مسلط کریں گے جو تم کو عذاب دیں گی اور اللہ ان کو عذاب دیں گے۔

(۳۸۷۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، قَالَ قِيلَ لِحُذَيْفَةَ :مَا مَيِّتُ الأَحْيَاءِ ، قَالَ : مَنْ لَمْ يَعْرِفِ الْمَعْرُوفَ بِقَلْبِهِ وَيُنْكِرِ الْمُنْكَرَ بِقَلْبِهِ.

(۳۸۷۳۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے پوچھا گیا زندہ لوگوں میں سے مردہ کون سے ہوتے ہیں ارشاد فرمایا وہ آدمی جو اپنے دل سے نیکی کو اچھا نہ جانے اور برائی کو اپنے دل سے ناپسند نہ کرے۔

(۳۸۷۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :إِنَّ أَوَّلَ مَا تُغْلَبُونَ عَلَيْهِ مِنَ الْجِهَادِ الْجِهَادُ بِأَيْدِيكُمْ ، ثُمَّ الْجِهَادُ بِأَلْسِنَتِكُمْ ، ثُمَّ الْجِهَادُ بِقُلُوبِكُمْ ، فَأَيُّ قَلْبٍ لَمْ يَعْرِفَ الْمَعْرُوفَ وَلاَ يُنْكِرُ الْمُنْكَرَ نُكِّسَ فَجُعِلَ أَعْلاَهُ أَسْفَلَهُ. (نعیم ۱۳۷)

(۳۸۷۳۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا بلاشبہ جہاد میں سے پہلی وہ قسم جس سے تم پر غلبہ پالیا جائے گا وہ ہاتھوں سے جہاد ہے پھر تمہارا زبان سے جہاد کرنا ہے پھر دل سے جہاد کرنا ہے پس جو کوئی دل بھلائی کو اچھا نہ جانے اور برائی کو برا نہ سمجھے اسے اوندھا کر دیا جائے گا اور اس کے اوپر کی جانب کو نیچے کی جانب کر دیا جائے گا۔

(۳۸۷۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :فَيُنْكَسُ كَمَا يُنْكَسُ الْجِرَابُ فَيَنْتَثِرُ مَا فِيهِ.

(۳۸۷۳۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا (امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرنے والا) اس کا دل پلٹ دیا جاتا ہے جیسا کہ مشکیزے کو اوندھا کر دیا جاتا ہے پس جو اس مشکیزے میں ہوتا ہے وہ بکھر جاتا ہے۔

(۳۸۷۳۵) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ زَوْجِ دُرَّةَ ، عَنْ دُرَّةَ ، قَالَتْ : دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ ، فَقُلْتُ : مَنْ أَتْقَى النَّاسِ ؟ قَالَ : آمَرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَأَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَوْصَلُهُمْ لِلرَّحِمِ.

(۳۸۷۳۵) حضرت درہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نبی ﷺ کے پاس گیا اس حال میں کہ آپ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے میں نے عرض کیا لوگوں میں سب سے زیادہ متقی کون ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان میں نیکی کا زیادہ حکم دینے والا اوران میں سے برائی سے زیادہ روکنے والا اوران میں سے رشتے داری کوزیادہ جوڑنے والا۔

(۳۸۷۳۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ ، قَالَ عِتْرِيسٌ لِعَبْدِ اللهِ : هَلَكَ مَنْ لَمْ يَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : بَلْ هَلَكَ مَنْ لَمْ يَعْرِفِ الْمَعْرُوفَ بِقَلْبِهِ وَيُنْكِرِ الْمُنْكَرَ بِقَلْبِهِ. (طبرانی ۸۵۶۴)

(۳۸۷۳۶) حضرت طارق بن شہاب سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عتریس نے حضرت عبداللہ سے کہا جس آدمی نے بھلائی کا حکم نہیں دیا اور برائی سے روکا نہیں وہ ہلاک ہوگیا حضرت عبداللہ نے فرمایا بلکہ ہلاک تو وہ آدمی ہوا جس نے بھلائی کو دل سے اچھا نہ جانا اور برائی کو دل سے برا نہ سمجھا۔

(۳۸۷۳۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ عُمَيْلَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنَّهَا سَتَكُونُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ ، فَبِحَسْبِ امْرِءٍ إِذَا رَأَى مُنْكَرًا لاَ يَسْتَطِيعُ لَهُ غَيْرَ أَنْ يَعْلَمَ اللَّهُ مِنْ قَلْبِهِ ، أَنَّهُ لَهُ كَارِهٌ.

(۳۸۷۳۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ عنقریب فتنے اور فتنے ہوں گے کسی بھی آدمی کے لیے جو ایسے منکر اور برائی کو دیکھے جس کو بدلنے کی طاقت نہ رکھتا ہو یہ بات کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ جان لیں کہ وہ اس برائی کو ناپسند کرتا ہے۔

(۳۸۷۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، قَالاَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّكُمْ تَقْرَؤُونَ هَذِهِ الآيَةَ : (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لاَ يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ) وَإِنَّا سَمِعْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الْمُنْكَرَ لاَ يُغَيِّرُونَهُ أَوْشَكَ اللَّهُ أَنْ يَعُمَّهُمْ بِعِقَابِهِ ، قَالَ أَبُو أُسَامَةَ : وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى : وَأَنَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ. (ابوداؤد ۴۳۳۸۔ احمد ۲)

(۳۸۷۳۸) حضرت قیس بن ابی حازم سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی پھر ارشاد فرمایا اے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو (ترجمہ) اہل ایمان! تم پر تمہاری جانیں لازم ہیں جب تم ہدایت پر ہو تو کسی کی گمراہی تمہیں نقصان نہیں دے گی اور بلاشبہ جب لوگ برائی کو دیکھ کر اسے بدلیں گے نہیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب پر عذاب بھیج دیں ابوامامہ راوی فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد سنا ہے۔

(۳۸۷۳۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ مَعْقِلٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : يُوشِكُ أَنْ لاَ تَأْخُذُوا مِنَ الْكُوفَةِ نَقْدًا وَلاَ دِرْهَمًا ، قُلْتُ : وَكَيْفَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ ، قَالَ : يَجِيءُ قَوْمٌ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ حَتَّى يَرْبِطُوا خُيُولَهُمْ عَلَى السَّوَادِ فَيُجْلُوكُمْ إِلَى مَنَابِتِ الشِّيحِ حَتَّى يَكُونَ الْبَعِيرُ وَالزَّادُ أَحَبَّ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنَ الْقَصْرِ مِنْ قُصُورِكُمْ هَذِهِ.

(۳۸۷۳۹) حضرت شداد بن معقل سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا قریب ہے کہ تم کوفہ سے کوئی رقم اور کوئی درہم نہیں لو گے میں نے عرض کیا یہ کیسے ہوگا اے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ انہوں نے فرمایا ایسے لوگ آئیں گے جن کے چہرے پھولی ہوئی ڈھال کی طرح ہوں گے یہاں تک کہ وہ اپنے گھوڑوں کو اطراف میں باندھیں گے اور تمہیں گھاس اگنے کی جگہوں کی طرف نکال دیں گے یہاں تک کہ اونٹ اور زادِ راہ تم میں سے کسی ایک کو تمہارے ان محلات میں سے محل سے زیادہ محبوب ہوگا۔

(۳۸۷۴۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ مَعْقِلٍ الأَسَدِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ : أَوَّلُ مَا تَفْقِدُونَ مِنْ دِينِكُمُ الأَمَانَةُ ، وَآخِرُ مَا تَفْقِدُونَ مِنْهُ الصَّلاَةُ ، وَسَيُصَلِّي قَوْمٌ وَلاَ دِينَ لَهُمْ ، وَإِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ الَّذِي بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ كَأَنَّهُ قَدْ نُزِعَ مِنْكُمْ ، قَالَ : قُلْتُ : كَيْفَ يَا عَبْدَ اللهِ ، وَقَدْ أَثْبَتَهُ اللَّهُ فِي قُلُوبِنَا ، قَالَ : يُسْرَى عَلَيْهِ فِي لَيْلَةٍ فَتُرْفَعُ الْمَصَاحِفُ وَيُنْزَعُ مَا فِي الْقُلُوبِ ، ثُمَّ تَلاَ : ﴿وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ.

(۳۸۷۴۰) حضرت شداد بن معقل اسدی سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے سنا فرمایا کہ پہلی وہ چیز جو تم اپنے دین سے گم کرو گے امانت ہے اور آخری چیز جو تم دین سے گم کرو گے نماز ہے اور عنقریب لوگ نماز پڑھیں گے اور ان کے پاس دین نہیں ہوگا اور یہ قرآن جو تمہارے درمیان موجود ہے گویا کہ تم سے لے لیا جائے گا فرمایا کہ میں نے عرض کیا یہ کیسے ہوگا اے عبداللہ! حالانکہ اللہ نے اس کو ہمارے قلوب میں جمایا ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک رات میں ان مصاحف کو اٹھا لیا جائے گا اور جو قرآن کا حصہ قلوب میں ہوگا اسے نکال لیا جائے گا پھر یہ آیت تلاوت کی (ترجمہ) اور اگر ہم چاہیں تو جو ہم نے آپ کی طرف وحی کی ہے اسے لے جائیں آیت کے اخیر تک۔

(۳۸۷۴۱) حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَجْتَمِعُونَ وَيُصَلُّونَ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَيْسَ فِيهِمْ مُؤْمِنٌ.

(۳۸۷۴۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا وہ مساجد میں مجتمع ہوں گے اور نماز پڑھیں گے اور ان میں کوئی مومن (ایمان والا) نہیں ہوگا۔

(۳۸۷۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ الْهَمْدَانِيِّ ،

عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ، قَالَ: تَبْقَى رِجْرِجَةٌ مِنَ النَّاسِ لاَ يَعْرِفُونَ حَقًّا وَلاَ يُنْكِرُونَ مُنْكَرًا يَتَرَاكَبُونَ تَرَاكُبَ الدَّوَابِّ وَالأَنْعَامِ.

(۳۸۷۴۲) حضرت ابومیسرہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ (اخیر میں) رذیل قسم کے لوگ باقی رہ جائیں گے جو حق کو نہیں پہچانیں گے اور برائی کو ناپسند نہیں کریں گے چوپاؤں اور جانوروں کی طرح ایک دوسرے پر ڈھیر ہوتے جائیں گے۔

(۳۸۷۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَصِيرَ الْعِلْمُ جَهْلاً وَالْجَهْلُ عِلْمًا.

(۳۸۷۴۳) حضرت امام شعبی سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ علم جہالت اور جہالت علم ہو جائے گی۔

(۳۸۷۴۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الأَصَمِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَكْثُرُ الْفِتَنُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قُلْنَا : وَمَا الْهَرْجُ ؟ قَالَ : الْقَتْلُ وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ ، قَالَ : أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ يُنْزَعُ مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ ، وَلَكِنْ بقبض الْعُلَمَاءِ. (احمد ۴۸۱)

(۳۸۷۴۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فتنے کثرت سے ہو جائیں گے اور ہرج کثرت سے ہو جائے گا ہم نے عرض کیا ہرج کیا چیز ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قتل اور علم کم ہو جائے گا ارشاد فرمایا باقی یہ (علم) آدمیوں کے قلوب سے نہیں نکالا جائے گا لیکن علماء کی موت کی وجہ سے (علم کم ہو جائے گا)

(۳۸۷۴۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ لاَ يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يُنْزَعُ مِنَ النَّاسِ ، وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ ، حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمٌ، اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤَسَاءَ جُهَّالاً، فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ ، فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا .(بخاری ۱۰۰۔ مسلم ۲۰۸۵)

(۳۸۷۴۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلا شبہ اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں سے کھینچ کر نہیں اٹھائیں گے لیکن علم کو اٹھائیں گے علماء کو (دنیا سے) اٹھا کر یہاں تک کہ جب کوئی عالم نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا پیشوا بنالیں گے ان سے پوچھا جائے گا وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے پس وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور (دوسروں کو بھی) گمراہ کریں گے۔

(۳۸۷۴۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ وَبَرَةَ ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : تَهْلَكُ الْعَرَبُ حِينَ تَبْلُغُ أَبْنَاءُ بَنَاتِ فَارِسَ.

(۳۸۷۴۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا عرب اس وقت ہلاک ہوں گے جب فارس کی لڑکیوں کی اولاد بالغ ہو جائے گی۔

(۳۸۷۴۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : لَمْ يَزَلْ أَمْرُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُعْتَدِلاً

حَتَّى نَشَأَ فِيهِمْ أَبْنَاءُ سَبَايَا الأُمَمِ ، فَقَالُوا فِيهِمْ بِالرَّأْيِ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا. (ابن ماجه ٥٦)

(۳۸۷۴۷) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل کی حالت میں ہمیشہ اعتدال رہا یہاں تک کہ ان میں دوسری قوموں کی باندیوں کی اولاد پیدا ہوگئی پھر انہوں نے اپنی رائے سے باتیں بنائیں، وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔

(٣٨٧٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ :يُقْطَعُ رَجُلٌ أَوَّلَ النَّهَارِ ، وَيَفِيضُ الْمَالُ مِنْ آخِرِهِ ، فَلاَ يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ ، فَيَرَاهُ فَيَقُولُ :يَا حَسْرَتِي فِي هَذَا قُطِعَتْ يَدِي بِالأَمْسِ.

(۳۸۷۴۸) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ دن کے اول حصے میں کسی آدمی کا ہاتھ (مال کی وجہ سے) کاٹا جائے گا اور دن کے اخیر میں اس کے لیے مال کثرت سے ہو جائے گا وہ کوئی ایسا آدمی نہیں پائے گا جو مال قبول کرے وہ اس مال کو دیکھ کر کہے گا ہائے میری حسرت اس کی وجہ سے گزشتہ کل میرا ہاتھ کاٹا گیا۔

(٣٨٧٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ :إِنَّ الدِّينَارَ وَالدِّرْهَمَ أَهْلَكَا مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ ، وَهُمَا مُهْلِكَاكُمْ.

(۳۸۷۴۹) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ درہم اور دیناروں نے تم سے پہلے والے لوگوں کو ہلاک کیا اور وہ دونوں تم کو بھی ہلاک کرنے والے ہیں۔

(٣٨٧٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا ذَهَبَ الرَّجُلُ إِلَى الْمَالِ كَنْزِهِ فَيَسْتَخْرِجُهُ فَيَحْمِلُهُ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَقُولُ :مَنْ ضَلَّ لَهُ فِي هَذِهِ فَيُقَالُ لَهُ :أَفَلاَ جِئْتَ بِهِ بِالأَمْسِ ، فَلاَ يُقْبَلُ منه فَيَجِيءُ به إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي احْتَفَرَهُ ، فَيَضْرِبُ بِهِ الأَرْضَ وَيَقُولُ :لَيْتَنِي لَمْ أَرَكَ.

(۳۸۷۵۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا تو آدمی اپنے اس مال کی طرف جائے گا جسے اس نے زمین میں دفن کیا ہوگا پس وہ اسے نکالے گا اور اپنی پشت پر اسے لاد کر کہے گا کس کو اس مال میں رغبت ہے اس سے کہا جائے گا تو اسے گزشتہ کل کیوں نہ لایا پس اس سے نہ قبول کیا جائے گا وہ اسے اسی جگہ لائے گا جہاں سے کھود کر اسے لایا تھا وہ زمین پر اسے مارے گا اور کہے گا کاش میں نے تجھے نہ دیکھا ہوتا۔

(٣٨٧٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:ثَلاَثٌ إِذَا خَرَجْنَ لاَ يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ : طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ وَالدَّابَّةُ. (مسلم ۱۳۸۔ احمد ۴۴۵)

(۳۸۷۵۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین چیزیں جب نکل آئیں گی تو اس

وقت کسی ایسے نفس کو جو ایمان نہ لایا ہو ایمان لانا نفع نہ دے گا سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور دجال اور چوپائے کا نکل آنا۔

(۳۸۷۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ﴿يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لاَ يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا﴾ قَالَ : طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا. (ترمذی ۳۰۷۱۔ احمد ۳۱)

(۳۸۷۵۲) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آیت ﴿يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لاَ يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا﴾ (جس دن آپ کے رب کی بڑی نشانی آ پہنچے گی کسی ایسے شخص کا ایمان اس کے کام نہ آئے گا جو پہلے ایمان نہیں رکھتا) ارشاد فرمایا اس سے مراد سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہے۔

(۳۸۷۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا.

(۳۸۷۵۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا سورج کا مغرب سے طلوع ہونا (اس آیت کی مراد ہے)

(۳۸۷۵۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : إِذَا خَرَجَتْ أَوَّلُ الآيَاتِ حُبِسَتِ الْحَفَظَةُ وَطُرِحَتِ الأَقْلاَمُ وَشَهِدَتِ الأَجْسَادُ عَلَى الأَعْمَالِ. (نعیم بن حماد ۱۸۱۹)

(۳۸۷۵۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ جب (قیامت کی) نشانیوں میں سے پہلی نشانی ظاہر ہوگی تو کراماً کاتبین کو روک دیا جائے گا اور قلمیں پھینک دی جائیں گی اور جسم اعمال پر گواہی دیں گے۔

(۳۸۷۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : يَمْكُثُ النَّاسُ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا عِشْرِينَ وَمِئَةً. (نعیم بن حماد ۱۸۴۹)

(۳۸۷۵۵) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ لوگ سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کے بعد ایک سو بیس سال زندہ رہیں گے (حافظ ابن حجر فتح الباری میں فرماتے ہیں یہ مدت والی روایت اولاً مرفوعاً ثابت نہیں اگر ثابت ہو تو مراد یہ ہے کہ ایک سو بیس سال مہینوں یا اس سے کم میں گزر جائیں گے)۔

(۳۸۷۵۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ : كُلُّ مَا وَعَدَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَدْ رَأَيْنَا غَيْرَ أَرْبَعٍ طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ وَالدَّابَّةُ وَيَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ.

(۳۸۷۵۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا ہر وہ چیز جس کا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ کیا تھا وہ ہم نے دیکھ لیں سوائے چار کے سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور دجال اور جانور اور یاجوج اور ماجوج (کا نکلنا)

(۳۸۷۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُونُ الْجَمَلُ الضَّابِطُ أَحَبَّ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ. (عبدالرزاق ۱۸۲۵۰)

(۳۸۷۵۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ قوی اونٹ تم میں ہر کسی کو

اپنے اہل اور مال سے زیادہ محبوب ہوگا۔

(۳۸۷۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، عَنْ أُبَيٍّ ﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ﴾ قَالَ : هِيَ أَرْبَعُ خِلاَلٍ ، وَكُلُّهُنَّ وَاقِعٌ لاَ مَحَالَةَ ، فَمَضَتِ اثْنَتَانِ بَعْدَ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ عَامًا ، أُلْبِسُوا شِيَعًا ، وَذَاقَ بَعْضُهُمْ بَأْسَ بَعْضٍ ، وَاثْنَتَانِ وَاقِعَتَانِ لاَ مَحَالَةَ : الْخَسْفُ وَالرَّجْمُ.

(احمد ۱۳۴۔ ابن جریر ۲۲۲)

(۳۸۷۵۸) حضرت ابو العالیہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ﴾ آپ کہہ دیں اس پر بھی وہی قادر ہے کہ تم پر کوئی عذاب تمہارے اوپر سے بھیج دے یا تمہارے پاؤں تلے سے یا تم کو گروہ گروہ کر کے سب کو بھڑا دے تمہیں ایک دوسرے کی لڑائی کا مزہ چکھا دے ارشاد فرمایا کہ وہ چار باتیں ہیں ان میں ہر ایک یقیناً واقع ہوگی دو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے پچیس (۲۵) سال بعد گزر گئیں ان کو گروہ گروہ کر کے لڑایا گیا اور انہوں نے ایک دوسرے کی لڑائی کا مزہ چکھا اور دو لا محالہ طور پر وقوع پذیر ہوں گی زمین میں دھنسانا اور پتھروں کی بارش۔

(۳۸۷۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ مُسْلِمٍ الْفَزَارِيِّ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي ، يَعْنِي الْخَسْفَ.

(۳۸۷۵۹) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں یوں کہتے تھے اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں اچانک اپنے نیچے سے ہلاک کر دیا جاؤں مراد تھی دھنسانے کے ذریعے۔

(۳۸۷۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُمَيْعٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنِ ابْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : تَخْرُجُ الدَّابَّةُ لَيْلَةَ جَمْعٍ وَالنَّاسُ يَسِيرُونَ إِلَى مِنًى فَتَحْمِلُهُمْ بَيْنَ عَجُزِهَا وَذَنَبِهَا فَلاَ يَبْقَى مُنَافِقٌ إِلاَّ خَطَمَتْهُ ، قَالَ : وَتَمْسَحُ الْمُؤْمِنَ ، قَالَ : فَيُصْبِحُونَ وَهُمْ أَشَرُّ مِنَ الدَّجَّالِ. (نعیم بن حماد ۱۸۶۵)

(۳۸۷۶۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ جانور مزدلفہ کی رات نکلے گا اس حال میں کہ لوگ منیٰ کی طرف جا رہے ہوں گے وہ ان کو پچھلے حصہ اور دم کے درمیان سوار کرے گا کوئی منافق نہیں بچے گا مگر اسے نشانی لگائے گا مومن کو چھوئے گا لوگ اس وقت دجال سے بھی زیادہ شریر ہو جائیں گے۔

(۳۸۷۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : دَابَّةُ الأَرْضِ تَخْرُجُ مِنْ مَكَّةَ.

(۳۸۷۶۱) حضرت ابراہیم سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ دابۃ الارض (چوپایہ) مکہ مکرمہ سے نکلے گا۔

(۳۸۷۶۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :قَالَتْ عَائِشَةُ :الدَّابَّةُ تَخْرُجُ مِنْ أَجْيَادَ.

(۳۸۷۶۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ یہ جانور مقام اجیاد سے نکلے گا۔

(۳۸۷۶۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جُدْعَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :تَخْرُجُ الدَّابَّةُ مِنْ جَبَلِ أَجْيَادَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ وَالنَّاسُ بِمِنًى ، قَالَ :فَلِذَلِكَ حُيِّيَ سَابِقُ الْحَاجِّ إِذَا جَاءَ بِسَلاَمَةِ النَّاسِ.

(۳۸۷۶۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ وہ جانور ایام تشریق میں مقام اجیاد سے نکلے گا اس حال میں کہ لوگ منی میں ہوں گے انہوں نے فرمایا یہی وجہ ہے حاجیوں میں سے پہلے آنے والے کو مبارک دی جاتی ہے جبکہ وہ لوگوں کو سلامتی کے ساتھ لے آئے۔

(۳۸۷۶٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :قَالَتْ عَائِشَةُ :إِذَا ظَهَرَ أَوَّلُ الآيَاتِ رُفِعَتِ الأَقْلاَمُ وَشَهِدَتِ الأَجْسَادُ عَلَى الأَعْمَالِ وَحُبِسَتِ الْحَفَظَةُ.

(۳۸۷۶۴) عائشہ سے روایت ہے فرمایا کہ جب نشانیوں میں (قیامت کی بڑی) نشانیوں میں سے پہلی نشانی ظاہر ہوگی تو قلمیں اٹھالی جائیں گی اور جسم اعمال پر گواہی دیں گے اور کراماً کاتبین کو (لکھنے سے) روک دیا جائے گا۔

(۳۸۷٦٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنْ حَفْصَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ :مَا بَيْنَ أَوَّلِ الآيَاتِ وَآخِرِهَا سِتَّةُ أَشْهُرٍ تَتَابَعُ كَمَا تَتَابَعُ الْخَرَزُ فِي النِّظَامِ.

(۳۸۷۶۵) حضرت ابوالعالیہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا انہوں نے فرمایا کہ پہلی نشانی اور آخری نشانی کے درمیان چھ مہینے کا فاصلہ ہوگا اور اس میں نشانیاں پے در پے واقع ہوں گی جیسے (لڑی ٹوٹنے پر) موتی ایک دوسرے کے پیچھے گرتے ہیں۔

(۳۸۷٦٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :مَا بَيْنَ أَوَّلِ الآيَاتِ وَآخِرِهَا ثَمَانِيَةُ أَشْهُرٍ.

(۳۸۷۶۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ پہلی نشانی اور آخری نشانی کے درمیان آٹھ مہینے کا فاصلہ ہوگا۔

(۳۸۷٦۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ:أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ، عَنِ السُّمَيْطِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: كَأَنِّي بِمُقَدِّمَةِ الأَعْوَرِ الدَّجَّالِ سِتُّمِئَةِ أَلْفٍ مِنَ الْعَرَبِ يَلْبَسُونَ السِّيجَانَ ، وَيَزِيدنى تَصْدِيقًا مَا أَرَى يَفْشُوا مِنْهَا.

(۳۸۷۶۷) حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ گویا کہ میں کانے دجال کے لشکر کے اگلے حصے میں چھ لاکھ عربوں کو دیکھ رہا ہوں جو سبز چادریں اوڑھے ہوئے ہوں گے اور مجھے تصدیق میں بڑھا دیں گے وہ فتنے جو ان سے نکلتے ہوئے میں دیکھوں گا۔

(۳۸۷۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، قَالَ : قِيلَ لِحُذَيْفَةَ : أَلَا نَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَنَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ ، قَالَ : إِنَّهُ لَحَسَنٌ ، وَلَكِنْ لَيْسَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ تَرْفَعَ السِّلاَحَ عَلَى إِمَامِكَ.

(نعیم بن حماد ۳۸۸)

(۳۸۷۶۸) حضرت ابوالبختری رحمہ اللہ سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا کیا ہم بھلائی کا حکم نہ دیں اور برائی سے نہ روکیں انہوں نے فرمایا یہ اچھا ہے لیکن یہ سنت میں سے نہیں ہے کہ تم اپنے امام کے خلاف اسلحہ اٹھاؤ۔

(۳۸۷۶۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : كُنْتُ رَجُلاً عَزِيزَ النَّفْسِ حَمِيَّ الأَنْفِ لاَ يَسْتَقِلُّ أَحَدٌ مِنِّي شَيْئًا ، سُلْطَانٌ وَلاَ غَيْرُهُ ، قَالَ : فَأَصْبَحَتْ أُمَرَائِي يُخَيِّرُونَنِي بَيْنَ أَنْ أَصْبِرَ لَهُمْ عَلَى قُبْحِ وَجْهِي وَرَغْمِ أَنْفِي وَبَيْنَ أَنْ آخُذَ سَيْفِي فَأَضْرِبَ بِهِ فَأَدْخُلَ النَّارَ ، فَاخْتَرْتُ أَنْ أَصْبِرَ عَلَى قُبْحِ وَجْهِي وَرَغْمِ أَنْفِي ، وَلاَ آخُذُ سَيْفِي فَأَضْرِبَ فَأَدْخُلَ النَّارَ.

(۳۸۷۶۹) حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں خوددار غیرت والا آدمی تھا کوئی میرے سامنے ٹھہرتا نہ تھا نہ بادشاہ اور نہ کوئی اور ارشاد فرمایا کہ میرے امیروں نے مجھے اختیار دیا تھا اس بات میں کہ میں ان پر صبر کروں اپنی ناپسندیدگی اور ذلت کے باوجود اور اس بات میں کہ میں اپنی تلوار لوں اور اس سے ناحق مار کر جہنم میں داخل ہو جاؤں میں نے اس بات کو لیا کہ اپنی ناپسندیدگی اور ذلت پر صبر کروں اور تلوار نہ لوں کہ اس سے (ناحق کسی کو مار کر) جہنم میں داخل ہو جاؤں۔

(۳۸۷۷۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، أَنَّ أَبَا مَسْعُودٍ خَرَجَ مِنَ الْكُوفَةِ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يُحْرِمَ ، فَقَالُوا لَهُ : أَوْصِنَا ، فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، اتَّهِمُوا الرَّأْيَ فَقَدْ رَأَيْتُنِي أَهُمُّ أَنْ أَضْرِبَ بِسَيْفِي فِي مَعْصِيَةِ اللهِ وَمَعْصِيَةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالُوا : أَوْصِنَا ، قَالَ : عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُنْ لِيَجْمَعَ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلَى ضَلاَلَةٍ ، قَالَ : قَالُوا : أَوْصِنَا ، فَقَالَ : بِتَقْوَى اللهِ وَالصَّبْرِ حَتَّى يَسْتَرِيحَ بَرٌّ ، أَوْ يُسْتَرَاحَ مِنْ فَاجِرٍ.

(۳۸۷۷۰) حضرت نعیم بن ابی ہند سے روایت ہے کہ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کوفہ سے نکلے کہ (غسل کی وجہ سے) ان کے سر سے پانی کے قطرے بہہ رہے تھے اور وہ احرام باندھنے کا ارادہ رکھتے تھے لوگوں نے ان سے عرض کیا ہمیں وصیت کریں انہوں نے ارشاد فرمایا اے لوگو! اپنی رائے کو متہم سمجھو میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں نے اپنی تلوار سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی میں مارنے کا عزم کیا تھا لوگوں نے عرض کیا ہمیں (اور) وصیت کریں انہوں نے فرمایا تم پر لازم ہے اللہ سے ڈرنا اور صبر یہاں تک کہ نیک آدمی راحت پالے یا فاجر سے راحت پالی جائے۔

(۳۸۷۷۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَلاَمَةَ أَبُو سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الرباب وَصَاحِبٍ لَهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا ذَرٍّ يَدْعُو ، قَالَ : فَقُلْنَا لَهُ : رَأَيْنَاكَ صَلَّيْتَ فِي

هَذَا الْبَلَدِ صَلاَةً لَمْ نَرَ أَطْوَلَ مَقَامًا وَرُكُوعًا وَسُجُودًا ، فَلَمَّا أَنْ فَرَغْت رَفَعْت يَدَيْك فَدَعَوْت فَتَعَوَّذْت مِنْ يَوْمِ الْبَلاَءِ وَيَوْمِ الْعَوْرَةِ ، قَالَ : فَمَا أَنْكَرْتُمْ فَأَخْبَرْنَاهُ ، قَالَ : أَمَّا يَوْمُ الْبَلاَءِ فَتَلْتَقِي فِتْيَانٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَقْتُلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَيَوْمُ الْعَوْرَةِ إِنَّ النِّسَاءَ مِنَ الْمُسْلِمَاتِ يُسْبَيْنَ فَيُكْشَفُ عَنْ سُوقِهِنَّ ، فَأَيَّتُهُنَّ أَعْظَمُ سَاقًا اشْتُرِيَتْ عَلَى عِظَمِ سَاقِهَا ، فَدَعَوْت أَنْ لاَ يُدْرِكَنِي هَذَا الزَّمَانُ ، وَلَعَلَّكُمَا تُدْرِكَانِهِ ، قَالَ : فَقُتِلَ عُثْمَان وَأُرْسِلَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي أَرْطَاةَ إِلَى الْيَمَنِ فَسَبَى نِسَاءً مِنَ الْمُسْلِمَاتِ فَأُقِمْنَ فِي السُّوقِ.

(۳۸۷۷۱) حضرت ابوالرباب اوران کے ایک ساتھی سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو دعا مانگتے ہوئے سنا فرمایا کہ ہم نے عرض کیا ہم نے آپ کو دیکھا آپ نے اس شہر میں نماز پڑھی ہم نے اس سے زیادہ قیام رکوع اور سجدے کے اعتبار سے لمبی نماز نہیں دیکھی جب آپ فارغ ہوئے تو آپ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور دعا مانگی اور یوم البلاء اور یوم العورۃ کے دن سے پناہ مانگی اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں جو چیز تمہارے لیے اجنبی ہے ہم تمہیں اس کی خبر دیتے ہیں۔ یوم البلاء (مصیبت کا دن) تو اس میں مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں گے اور ایک دوسرے کو قتل کریں گے اور یوم العورۃ (ستر کھولنے کا دن) سے مراد یہ ہے کہ بلاشبہ مسلمان عورتیں قید کی جائیں گی اور ان کی پنڈلیوں کو کھولا جائے گا ان میں سے جو کوئی موٹی پنڈلی والی ہوگی اسے موٹی پنڈلی کی وجہ سے خرید لیا جائے گا میں نے اللہ سے دعا کی کہ مجھے یہ زمانہ نہ پائے اور تم دونوں اس زمانے کو پاؤ گے راوی فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بسر بن ابی ارطاۃ کو یمن بھیجا انہوں نے مسلمان عورتوں کو قید کیا پس ان عورتوں کو بازار میں (بیچنے کے لیے) کھڑا کیا گیا۔

(۳۸۷۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، قَالَ : إِذَا ظَهَرَ أَهْلُ الْحَقِّ عَلَى أَهْلِ الْبَاطِلِ فَلَيْسَ هِيَ بِفِتْنَةٍ.

(۳۸۷۷۲) حضرت علقمہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا جب اہل حق باطل پر غالب آ جائیں گے پس وہ فتنہ نہیں ہوگا۔

(۳۸۷۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : قِيلَ لِحُذَيْفَةَ : مَا وَقَفَاتُ الْفِتْنَةِ ، وَمَا بَعَثَاتُهَا ، قَالَ : بَعَثَاتُهَا سَلُّ السَّيْفِ وَوَقَفَاتُهَا غَمْدُهُ.

(۳۸۷۷۳) حضرت زید بن وہب سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا فتنے کا رکنا اور اٹھنا کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ فتنے کے اٹھنے سے مراد تلوار کا نیام سے باہر نکل آنا ہے اور اس کے رکنے سے مراد تلوار کا نیام میں داخل ہو جانا ہے۔

(۳۸۷۷٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، أَنَّهُ لَقِيَهُ فَذَكَرَ الْفِتْنَةَ ، فَقَالَ : إِنَّ هَذِهِ الْفِتْنَةَ حَيْصَةٌ مِنْ حَيْصَاتِ الْفِتَنِ ، وَإِنَّهَا بَقِيَتِ الرَّدَاحُ الْمُطْبِقَةُ ، مَنْ أَشْرَفَ لَهَا أَشْرَفَتْ لَهُ ، وَمَنْ مَاجَ لَهَا مَاجَتْ بِهِ. (نعيم بن حماد ١٠٦)

(۳۸۷۷۴) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ ان سے ملے اور فتنے کا تذکرہ کیا پس انہوں نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ یہ

فتنہ فتنوں میں سے ایک فتنہ ہے اور بلاشبہ ایک بڑا اور عام فتنہ باقی ہے جو اس کی طرف جھانکے گا وہ فتنہ بھی اس کی طرف جھانکے گا (مراد یہ ہے کہ فتنہ میں تھوڑی سے مشغولی آگے بڑھنے کا سبب ہوگی) اور جو اس میں کود ے گا وہ فتنہ اسے لے کر (سمندر کی) موج کی طرح جوش مارے گا۔

(۳۸۷۷۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو : مِمَّنْ أَنْتَ قُلْتُ : مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ ، قَالَ : وَالَّذِي نَفْسِي فِي يَدِهِ ، لَتُسَاقُنَّ مِنْهَا إِلَى أَرْضِ الْعَرَبِ لاَ تَمْلِكُونَ قَفِيزًا وَلاَ دِرْهَمًا ، ثُمَّ لاَ يُنْجِيكُمْ.

(۳۸۷۷۵) حضرت سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا تم کن میں سے ہو میں نے عرض کیا کوفہ والوں میں سے انہوں نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے یقیناً تم یہاں سے عرب کی زمین کی طرف لے جائے جاؤ گے تم کسی قفیز اور درہم کے مالک نہ ہو گے تمہیں نجات نہ دی جائے گی۔

(۳۸۷۷٦) حَدَّثَنَا مُحَاضِرٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَجْلَحُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ : لَوْ خَرَجَ الدَّجَّالُ لآمَنَ بِهِ قَوْمٌ فِي قُبُورِهِمْ.

(۳۸۷۷٦) حضرت ربعی بن حراش سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا ارشاد فرمایا کہ اگر دجال نکل آئے تو کچھ لوگ اس پر اپنی قبروں میں ایمان لے آئیں۔

(۳۸۷۷۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ بَشِيرِ بْنِ جَرِيرٍ الْبَجَلِيِّ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : إِنَّ آخِرَ خَارِجَةٍ تَخْرُجُ فِي الإِسْلاَمِ بِالرُّمَيْلَةِ رُمَيْلَةُ الدَّسْكَرَةِ ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِمَ النَّاسُ فَيَقْتُلُونَ مِنْهُمْ ثُلُثًا ، وَيَدْخُلُ ثُلُثٌ وَيَتَحَصَّنُ ثُلُثٌ فِي الدَّيْرِ دَيْرُ مِرْمَارَى ، فَمِنْهُمِ الأَشْمَطُ ، فَيَحْصُرُهُمُ النَّاسُ فَيُنْزِلُونَهُم فَيَقْتُلُونَهُمْ ، فَهِيَ آخِرُ خَارِجَةٍ تَخْرُجُ فِي الإِسْلاَمِ.

(۳۸۷۷۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ آخری باغی جو اسلام میں نکلے گا وہ کوفہ کے مسافر خانے دسکرہ (جو محل کی طرح بنا ہوا ہے) سے نکلے گا لوگ ان کے ساتھ مل جائیں گے ان میں سے ایک تہائی قتل کر دیے جائیں گے اور ایک تہائی داخل ہو جائیں گے (محفوظ مقام میں) اور ایک تہائی راہب خانے میں محصور ہو جائیں گے مرماری (جو سامراء کے نواح میں وصف پل کے پاس ہے) راہب خانے میں ان میں سے کچھ سفید سیاہ بالوں والے ہوں گے لوگ ان کا محاصرہ کر کے ان کو ماریں گے (راہب خانے وغیرہ سے) اور ان کو قتل کر دیں گے یہ آخری باغی لشکر ہوگا جو اسلام میں نکلے گا۔

(۳۸۷۷۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ ، عَنْ رَاشِدٍ الأَزْرَقِ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ نَافِعٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ : مَعَ مَنْ أُقَاتِلُ ، فَقَالَ : مَعَ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ لِلَّهِ ، وَلاَ تُقَاتِلْ مَعَ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ لِهَذَا الدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ.

(۳۸۷۷۸) حضرت عقبہ بن نافع سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ میں کس کے ساتھ مل کر قتال کروں انہوں نے فرمایا کہ ان لوگوں کے ساتھ مل کر جو اللہ کے لیے قتال کریں اور ان لوگوں کے ساتھ مل کر قتال نہ کریں جو اس دینار (اشرفی) اور درہم کے لیے لڑائی کرتے ہیں۔

(۳۸۷۷۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ الملائی ، قَالَ : حَدَّثَنِي وَبَرَةُ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لَا تَرَوْنَ الْفَرَجَ حَتَّى يَمْلِكَ أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنْ صُلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ ، فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَعَسَى.

(۳۸۷۷۹) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ تم کشادگی کو نہ دیکھو گے یہاں تک کہ چار آدمی بادشاہت نہ پائیں گے جو ایک آدمی کی پشت سے ہوں گے (یعنی ایک کی اولاد ہوں گے) جب ایسا ہو گیا تو قریب ہے (تم کشادگی دیکھو)

(۳۸۷۸۰) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : أَوَّلُ الْأَرْضِ خَرَابًا الشَّامُ.

(۳۸۷۸۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلی زمین جو برباد ہوگی وہ شام کی زمین ہے۔

(۳۸۷۸۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا صَادِقٍ يُحَدِّثُ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ نَاجِدٍ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : يَأْتِيكُمْ قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ عِرَاضُ الْوُجُوهِ صِغَارُ الْعُيُونِ كَأَنَّمَا ثُقِبَتْ أَعْيُنُهُمْ فِي الصَّخْرِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ ، حَتَّى يُوَثِّقُوا خُيُولَهُمْ بِشَطِّ الْفُرَاتِ.

(۳۸۷۸۱) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ ایک قوم تمہارے پاس مشرق کی جانب سے آئیں گے جو چوڑے چہرے والے ہوں گے اور چھوٹی آنکھوں والے ہوں گے گویا ان کی آنکھیں ایسی ہوں گی جیسا کہ پتھر میں سوراخ کر کے بنائی گئی ہیں ان کے چہرے گویا پھولی ہوئی ڈھالوں کی طرح ہوں گے یہاں تک کہ وہ اپنے گھوڑے فرات کے کنارے باندھیں گے۔

(۳۸۷۸۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ ، أَظَلَّتْ وَاللهِ ، لَهِيَ أَسْرَعُ إِلَيْهِمْ مِنَ الْفَرَسِ الْمُضَمَّرِ السَّرِيعِ الْفِتْنَةُ الصَّمَّاءُ الْمُشَبَّهَةُ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا عَلَى أَمْرٍ وَيُمْسِي عَلَى أَمْرٍ ، الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي ، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي ، وَلَوْ أُحَدِّثُكُمْ بِكُلِّ الَّذِي أَعْلَمُ لَقَطَعْتُمْ عُنُقِي مِنْ هَاهُنَا وَحَزَّ قَفَاهُ بِحَرْفِ كَفِّهِ اللَّهُمَّ لَا تُدْرِكَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ إِمْرَةُ الصِّبْيَانِ ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى جَعَلَ ظُهُورَهُمَا مِمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ.

(۳۸۷۸۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ ہلاکت ہے اہل عرب کے لیے ایسی برائی سے جو قریب آ گئی وقریب ہوگی بخدا وہ برائی ان کی طرف چھریرے بدن والے تیز رفتار گھوڑے سے زیادہ تیز پہنچے گی اندھا نامعلوم فتنہ ہوگا آدمی

اس میں صبح کسی امر پر کرے گا اور شام دوسرے امر پر کرے گا اس میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور اس میں کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا اس میں دوڑنے والے سے بہتر ہوگا اور اگر میں تمام وہ باتیں جو میں جانتا ہوں تم سے بیان کروں تو تم میری گردن یہاں سے کاٹ دو اور اپنی گردن کو اپنی ہتھیلی کے کنارے سے حرکت دی (پھر فرمایا) اے اللہ ابو ہریرہ بچوں کی امارت کا زمانہ نہ پائے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ ان کی پشت کو اپنی ہتھیلی کے اندرونی حصے کی طرف کرلیا۔

(۳۸۷۸۳) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تَجِدُ النِّسْوَةُ النَّعْلَ مُلْقًى عَلَى الطَّرِيقِ ، فَيَقُولُ بَعْضُهُنَّ لِبَعْضٍ: قَدْ كَانَتْ هَذَا النَّعْلُ مَرَّةً لِرَجُلٍ.

(۳۸۷۸۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ عورتیں جوتا راستے پر پھینکا ہوا پائیں گی تو وہ ایک دوسری سے کہیں گی کہ یہ جوتا ایک مرتبہ کسی کے پاؤں میں تھا۔

(۳۸۷۸٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى يَحُضُّ النَّاسَ أَيَّامَ الْجَمَاجِمِ.

(۳۸۷۸۴) حضرت حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبد الرحمان بن ابی لیلی رضی اللہ عنہ لوگوں کو جماجم (حجاج کے زمانے کی لڑائی) کے زمانے میں خاموش کرواتے تھے۔

(۳۸۷۸٥) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عِيسَى السَّعْدِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ كَتَبَ إِلَى أَبِي الْبَخْتَرِيِّ يَسْأَلُهُ عَنْ مَكَانِهِ الَّذِي هُوَ فِيهِ أَيَّامَ الْجَمَاجِمِ ، قَالَ: فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو الْبَخْتَرِيِّ: مَنْ شَاءَ قَالَ فِينَا ، وَلَوْ عَلِمْتُ شَيْئًا أَفْضَلَ مِنَ الَّذِي أَنَا فِيهِ لأَتَيْتُه.

(۳۸۷۸۵) حضرت عیسیٰ سعدی سے روایت ہے اس آدمی سے نقل کرتے ہیں جنہوں نے ابو البختری سے ان کے مکان کے بارے میں پوچھا جہاں وہ جماجم کے زمانے میں تھے ابو البختری نے ان کو جواب میں لکھا جس نے جو چاہا ہمارے بارے میں کہا اگر میں اس سے افضل حالت پاتا جس میں تھا تو میں اس کو اختیار کر لیتا۔

(۳۸۷۸٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ، قَالَ سَمِعَنِي طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ ذَاتَ يَوْمٍ وَأَنَا أَضْحَكُ، فَقَالَ: إِنَّكَ تَضْحَكُ ضِحْكَ رَجُلٍ لَمْ يَشْهَدِ الْجَمَاجِمَ.

(۳۸۷۸۶) حضرت علاء بن عبد الکریم سے روایت ہے کہ حضرت طلحہ بن مصرف رضی اللہ عنہ نے مجھے ایک دن ہنستے ہوئے سنا تو ارشاد فرمایا تم تو ایسے آدمی کی طرح ہنستے ہو جو جماجم کی لڑائی میں حاضر نہیں ہوا۔

(۳۸۷۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَبِيبٍ التَّمَّارِ ، قَالَ: سَمِعْتُ زَاذَانَ يَقُولُ: وَدِدْت أَنَّ دِمَاءَ أَهْلِ الشَّامِ فِي ثَوْبٍ ، وَأَشَارَ إِلَى ثَوْبِهِ ، يَعْنِي فِي ثَوْبِهِ ، أَوْ قَالَ: فِي حِجْرِي.

(۳۸۷۸۷) حضرت زاذان سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ شامیوں کا خون میرے کپڑے میں ہو اور

کپڑے کی طرف اشارہ کیا یا ارشاد فرمایا کہ میری گود میں ہو۔

(۳۸۷۸۸) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَخَيْثَمَةَ أَنَّهُمَا كَرِهَا الْجَمَاجِمَ.

(۳۸۷۸۸) حضرت ابراہیم اور حضرت خیثمہ کے بارے میں منصور سے منقول ہے کہ وہ دونوں حضرات جماجم (کی لڑائی) کو ناپسند کرتے تھے۔

(۳۸۷۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً مُنْهَزِمًا أَيَّامَ الْجَمَاجِمِ ، فَقَالَ:حرُّ النَّارِ أَشَدُّ مِنْ حَرِّ السَّيْفِ.

(۳۸۷۸۹) حضرت ابوالبختری سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو جماجم (کی لڑائی) کے ایام میں شکست خوردہ دیکھا تو ارشاد فرمایا جہنم کی آگ کی گرمی تلوار کی گرمی سے سخت ہے۔

(۳۸۷۹۰) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ الْجَمَاجِمَ.

(۳۸۷۹۰) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے جماجم کو ناپسند کیا۔

(۳۸۷۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُجَالِدٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَامِرٌ ، قَالَ أَخْبَرَتْنِي فَاطِمَةُ ابْنَةُ قَيْسٍ ، قَالَتْ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ بِالْهَاجِرَةِ يُصَلِّي ، قَالَتْ :ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَامَ النَّاسُ ، فَقَالَ :أَيُّهَا النَّاسُ ، اجْلِسُوا فَإِنِّي لَمْ أَقُمْ مَقَامِي هَذَا لِرَغْبَةٍ وَلاَ لِرَهْبَةٍ ، وَذَلِكَ ، أَنَّهُ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فِي السَّاعَةِ لَمْ يَكُنْ يَصْعَدُهُ فِيهَا ، وَلَكِنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ أَتَانِي فَأَخْبَرَنِي خَبَرًا مَنَعَنِي الْقَيْلُولَةَ مِنَ الْفَرَحِ وَقُرَّةِ الْعَيْنِ ، فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَنْشُرَ عَلَيْكُمْ خَبَرَ تَمِيمٍ .

٢- أَخْبَرَنِي أَنَّ رَهْطًا مِنْ بَنِي عَمِّهِ رَكِبُوا الْبَحْرَ فَأَصَابَتْهُمْ عَاصِفٌ مِنْ رِيحٍ ، فَأَلْجَأَتْهُمْ إِلَى جَزِيرَةٍ لاَ يَعْرِفُونَهَا فَقَعَدُوا فِي قَوَارِبِ السَّفِينَةِ حَتَّى خَرَجُوا إِلَى الْجَزِيرَةِ فَإِذَا هُمْ بِشَيْءٍ أَسْوَدَ أَهْدَبَ كَثِيرِ الشَّعْرِ ، لاَ يَدْرُونَ هُوَ رَجُلٌ ، أَوِ امْرَأَةٌ ، قَالُوا :أَلاَ تُخْبِرُنَا ؟ قَالَ :مَا أَنَا بِمُخْبِرِكُمْ وَلاَ مُسْتَخْبِرِكُمْ شَيْئًا ، وَلَكِنَّ هَذَا الدَّيْرَ قَدْ رَهَقْتُمُوهُ فَفِيهِ مَنْ هُوَ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالأَشْوَاقِ ، وَإِلَى أَنْ يُخْبِرَكُمْ وَيَسْتَخْبِرَكُمْ ، قَالُوا :فَمَا أَنْتَ ؟ قَالَتْ :أَنَا الْجَسَّاسَةُ ،

٣- فَانْطَلَقُوا حَتَّى أَتَوُا الدَّيْرَ فَاسْتَأْذَنُوا فَأَذِنَ لَهُمْ فَإِذَا هُمْ بِشَيْخٍ مُوثَقٍ شَدِيدِ الْوَثَاقِ مُظْهِرِ الْحُزْنَ كَثِيرِ التَّشَكِّي ، فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلاَمَ ، وَقَالَ :مِنْ أَيْنَ نَبَأْتُمْ ؟ قَالُوا :مِنَ الشَّامِ ، قَالَ :مِمَّنْ أَنْتُمْ ؟ قَالُوا :مِنَ الْعَرَبِ ؟ قَالَ :مَا فَعَلَتِ الْعَرَبُ ، خَرَجَ نَبِيُّهُمْ بَعْدُ ، قَالُوا :نَعَمْ ، قَالَ :فَمَا فَعَلُوا ؟ قَالُوا :نَاوَأَهُ قَوْمٌ فَأَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَهُمُ الْيَوْمَ جَمِيعٌ ، قَالَ :ذَاكَ خَيْرٌ وَذَكَرَ فِيهِ :آمَنُوا بِهِ وَاتَّبَعُوهُ وَصَدَّقُوهُ ، قَالَ ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ ، قَالَ :فَالْعَرَبُ الْيَوْمَ إِلَهُهُمْ وَاحِدٌ وَكَلِمَتُهُمْ وَاحِدَةٌ ، قَالُوا :نَعَمْ ، قَالَ :ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ .

٤- قَالَ :فَمَا فَعَلَتْ عَيْنُ زُغَرَ ؟ قَالُوا :صَالِحَةٌ يَشْرَبُ أَهْلُهَا بِشَفَتِهِمَ وَيَسْقُونَ مِنْهَا زروعَهُمْ ، قَالَ :فَمَا فَعَلَ نَخْلٌ بَيْنَ عَمَّانَ وَبَيْسَانَ ؟ قَالُوا :يُطْعِمُ جَنَاهُ كُلَّ عَامٍ ، قَالَ :فَمَا فَعَلَتْ بُحَيْرَةُ الطَّبَرِيَّةِ ؟ قَالُوا :مَلْأَى تَدَفَّقُ جَنَبَاتُهَا مِنْ كَثْرَةِ الْمَاءِ، قَالَ:فَزَفَرَ، ثُمَّ زَفَرَ، ثُمَّ زَفَرَ، ثُمَّ حَلَفَ، فَقَالَ:لَوْ قَدَ انْفَلَتُّ ، أَوْ خَرَجْت مِنْ وَثَاقِي هَذَا، أَوْ مَكَانِي هَذَا مَا تَرَكْت أَرْضًا إِلاَّ وَطِئْتُهَا بِرِجْلِي هَاتَيْنِ غَيْرَ طِيبَةَ، لَيْسَ لِي عَلَيْهَا سَبِيلٌ وَلاَ سُلْطَانٌ.

٥- فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِلَى هَذَا انْتَهَى فَرَحِي ، هَذِهِ طِيبَةُ ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ، إِنَّ هَذِهِ طِيبَةُ ، وَلَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ حَرَمِي عَلَى الدَّجَّالِ أَنْ يَدْخُلَهُ ، ثُمَّ حَلَفَ :مَا لَهَا طَرِيقٌ ضَيِّقٌ وَلاَ وَاسِعٌ فِي سَهْلٍ ، أَوْ جَبَلٍ إِلاَّ عَلَيْهِ مَلَكٌ شَاهِرٌ بِالسَّيْفِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، مَا يَسْتَطِيعُ الدَّجَّالُ أَنْ يَدْخُلَهَا عَلَى أَهْلِهَا ،

٦- قَالَ مُجَالِدٌ :فَأَخْبَرَنِي عَامِرٌ ، قَالَ :ذَكَرْت هَذَا الْحَدِيثَ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، فَقَالَ الْقَاسِمُ :أَشْهَدُ عَلَى عَائِشَةَ لَحَدَّثَتْنِي هَذَا الْحَدِيثَ غَيْرَ ، أَنَّهَا ، قَالَتْ :الْحَرَمَانِ عَلَيْهِ حَرَامٌ :مَكَّةُ وَالْمَدِينَةُ .

٧- قَالَ عَامِرٌ :فَلَقِيت الْمُحَرَّرَ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَحَدَّثْته حَدِيثَ عَائِشَةَ ، فَقَالَ :أَشْهَدُ عَلَى أَبِي ، أَنَّهُ حَدَّثَنِي كَمَا حَدَّثَتْك عَائِشَةُ مَا نَقَصَ حَرْفًا وَاحِدًا غَيْرَ أَنَّ أَبِي قَدْ زَادَ فِيهِ بَابًا وَاحِدًا ، قَالَ :فَحَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَأَهْوَى قَرِيبًا مِنْ عِشْرِينَ مَرَّةً.

(۳۸۷۹۱) حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن دو پہر کے وقت تشریف لائے اور نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے پس لوگ کھڑے ہو گئے آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! بیٹھ جاؤ بلا شبہ میں اس جگہ رغبت اور خوف کی وجہ سے کھڑا نہیں ہوا اور یہ اس وجہ سے فرمایا کہ اس گھڑی میں آپ منبر پر پہلے نہیں بیٹھے تھے لیکن تمیم داری میرے پاس آئے اور مجھے ایسی خبر دی کہ جس کی خوشی اور آنکھوں کی ٹھنڈک نے مجھے قیلولے سے روک دیا میں نے چاہا کہ تمہارے سامنے تمیم کی خبر بتلاؤں اس نے مجھے بتلایا کہ ان کے چچیرے بھائیوں کی جماعت نے سمندر میں سفر کیا انہیں تیز آندھی پہنچی اس آندھی نے ان کو ایسے جزیرے میں ڈال دیا جسے وہ پہچانتے نہ تھے پس وہ قریبی کشتیوں پر سوار ہو گئے اور جزیرے کی طرف نکلے پس وہ ایسی کالی چیز کے پاس پہنچے جو بہت زیادہ بالوں والی تھی انہیں پتہ نہیں چل رہا تھا کہ وہ مرد ہے یا عورت وہ اس سے کہنے لگے تم ہمیں بتلاؤ گی نہیں وہ کہنے لگی میں نہ تمہیں بتلاتی ہوں اور نہ تم سے کسی چیز کے بارے میں پوچھتی ہوں لیکن یہ راہب خانہ جس کے تم قریب ہو اس میں آدمی ہے جو تمہارے بارے میں اور تمہیں بتلانے اور تم سے پوچھنے کا شوق رکھتا ہے انہوں نے اس سے پوچھا تو کیا چیز ہے اس نے کہا میں جاسوس ہوں وہ نکلے اور راہب خانے میں پہنچ گئے انہوں نے داخل ہونے کی اجازت لی اس نے اجازت دے دی پس وہاں انہوں نے ایک بوڑھے کو پایا جسے سخت بیڑیوں میں جکڑا گیا تھا وہ غم کا اظہار کرنے والا تھا اور بہت زیادہ شکایت کرنے والا تھا انہوں نے اس کو سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا اور پوچھا تم کہاں سے آئے ہو انہوں نے کہا شام سے اس نے پوچھا تم کن میں سے ہو وہ کہنے لگے عرب والوں سے اس نے پوچھا عرب کی کیا حالت ہے ان کے نبی نمودار ہو گئے ہیں وہ کہنے لگے

ہاں اس نے پوچھا ان عرب والوں نے کیا کیا انہوں نے بتلایا کہ ایک قوم نے ان سے مقابلہ کیا اللہ تعالیٰ نے ان کو ان پر غلبہ دے دیا اب وہ سب مجتمع ہیں اس نے کہا یہ اچھا ہے اور اس میں یہ بات بھی ذکر کی گئی کہ عرب ان پر ایمان لے آئے ہیں اور ان کی پیروی کی ہے اور ان کی تصدیق کی ہے اس نے کہا یہ ان کے لیے بہتر ہے۔ پھر اس نے پوچھا مقام زغر کے چشمے کی کیا حالت ہے تو وہ بولے اچھا ہے وہاں کے لوگ پیاس میں (اس سے) پیتے ہیں اور اس سے اپنی کھیتیوں کو سیراب کرتے ہیں اس نے پوچھا عمان اور بیسان مقام کی کھجوروں کی کیا حالت ہے انہوں نے بتلایا ان سے سال بھر پھل حاصل ہوتا ہے اس نے پوچھا بحیرہ طبریہ کی کیا حالت ہے انہوں نے کہا کہ بھرا ہوا ہے پانی کی کثرت کی وجہ سے اس کے دونوں کنارے کودتے ہیں راوی نے بتلایا کہ اس نے لمبا سانس لیا پھر لمبا سانس لیا پھر لمبا سانس لیا پھر اس نے قسم کھائی اور کہا اگر میں چھوٹ گیا یا کہا میں نکل گیا ان بیڑیوں سے یا کہا اس جگہ سے تو میں کسی زمین کو نہیں چھوڑوں گا مگر اسے اپنے ان دونوں پاؤں سے روندوں گا سوائے طیبہ (مدینہ منورہ) کے اس پر مجھے کوئی راستہ اور تسلط حاصل نہیں ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ میری خوشی کی انتہا ہے یہ طیبہ ہے اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد ﷺ کی جان ہے یہ طیبہ ہے اللہ تعالیٰ نے میرے حرم کو دجال کے داخلے کے لیے حرام کر دیا ہے پھر حضور ﷺ نے قسم کھا کر فرمایا اس (طیبہ) کا کوئی تنگ اور کوئی کشادہ راستہ نرم زمین یا پہاڑ میں نہیں مگر اس پر تلوار سونتے ایک فرشتہ قیامت تک مامور ہے دجال مدینہ والوں پر داخل ہونے کی طاقت نہیں رکھتا۔ مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ عامر نے خبر دی کہا کہ یہ حدیث میں نے قاسم بن محمد کے سامنے بیان کی قاسم نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں عائشہ ؓ پر کہ انہوں نے یہ حدیث مجھ سے بیان کی سوائے اس کے کہ انہوں نے فرمایا دونوں حرم اس پر حرام ہیں مکہ اور مدینہ عامر نے فرمایا کہ میں محرر بن ابی ہریرہ ؓ سے ملا میں نے ان سے فاطمہ بنت قیس ؓ والی روایت بیان کی انہوں نے کہا کہ میں اپنے والد (حضرت ابو ہریرہ ؓ) کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے مجھ سے ایسے ہی بیان کیا جیسے تم سے فاطمہ نے بیان کیا ہے ایک حرف بھی انہوں نے کم نہیں کیا سوائے اس کے کہ میرے والد نے اس میں ایک بات کا اضافہ کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ کو مشرق کی طرف گرایا تقریباً بیس مرتبہ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ نیچے گرایا۔

(۳۸۷۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهُ الدَّجَّالَ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : تَفْتَرِقُونَ أَيُّهَا النَّاسُ لِخُرُوجِهِ ثَلَاثَ فِرَقٍ : فِرْقَةٌ تَتْبَعُهُ ، وَفِرْقَةٌ تَلْحَقُ بِأَرْضِ آبَائِهَا بِمَنَابِتِ الشِّيحِ ، وَفِرْقَةٌ تَأْخُذُ شَطَّ هَذَا الْفُرَاتِ فَيُقَاتِلُهُمْ وَيُقَاتِلُونَهُ حَتَّى يَجْتَمِعَ الْمُؤْمِنُونَ بِغَرْبِي الشَّامِ فَيَبْعَثُونَ إِلَيْهِ طَلِيعَةً فِيهِمْ فَارِسٌ عَلَى فَرَسٍ أَشْقَرَ ، أَوْ فَرَسٍ أَبْلَقَ ، فَيَقْتَتِلُونَ لَا يَرْجِعُ مِنْهُمْ بَشَرٌ .

۲۔ قَالَ سَلَمَةُ : فَحَدَّثَنِي أَبُو صَادِقٍ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِدٍ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ ، قَالَ : فَرَسٌ أَشْقَرُ .

۳۔ ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللهِ : وَيَزْعُمُ أَهْلُ الْكِتَابِ ، أَنَّ الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ يَنْزِلُ فَيَقْتُلُهُ ، قَالَ أَبُو الزَّعْرَاءِ : مَا

سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ يَذْكُرُ عَنْ أَهْلِ الْكِتَابِ حَدِيثًا غَيْرَ هَذَا .

٤- قَالَ :ثُمَّ يَخْرُجُ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ فَيَمْرَحُونَ فِي الْأَرْضِ فَيُفْسِدُونَ فِيهَا ، ثُمَّ قَرَأَ عبد الله :﴿وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ﴾ قَالَ :ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ دَابَّةً مِثْلَ هَذَا النَّغَفِ فَتَلِجُ فِي أَسْمَاعِهِمْ وَمَنَاخِرِهِمْ فَيَمُوتُونَ مِنْهَا ، قَالَ :فَتَنْتَنُ الْأَرْضُ مِنْهُمْ فَيُجْأَرُ إِلَى اللهِ ، فَيُرْسِلُ عَلَيْهِمْ مَاءً فَيُطَهِّرُ الله الْأَرْضَ مِنْهُمْ ، ثُمَّ قَالَ : يُرْسِلُ اللَّهُ رِيحًا زَمْهَرِيرًا بَارِدَةً ، فَلَا تَذَرُ عَلَى الْأَرْضِ مُؤْمِنًا إِلَّا كَفَتَتْهُ تِلْكَ الرِّيحُ ، قَالَ :ثُمَّ تَقُومُ السَّاعَةُ عَلَى شِرَارِ النَّاسِ .

٥- قَالَ:ثُمَّ يَقُومُ مَلَكٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ بِالصُّورِ فَيَنْفُخُ فِيهِ، قَالَ:وَالصُّورُ قَرْنٌ، قَالَ:فَلَا يَبْقَى خَلْقٌ لِلهِ فِي السَّمَاءِ وَلَا فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَاتَ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ، قَالَ:ثُمَّ يَكُونُ بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكُونَ، قَالَ: فَيَرُشُّ اللَّهُ مَاءً مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ كَمَنِيِّ الرِّجَالِ، قَالَ:فَلَيْسَ مِنْ ابن آدَمَ خَلْقٌ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مِنْهُ شَيْءٌ، قَالَ :فَتَنْبُتُ أَجْسَادُهُمْ وَلُحْمَانُهُمْ مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ كَمَا تَنْبُتُ الْأَرْضُ مِنَ الثَّرَى ، ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللهِ :﴿وَاللَّهُ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَسُقْنَاهُ إِلَى بَلَدٍ مَيِّتٍ فَأَحْيَيْنَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا كَذَلِكَ النُّشُورُ﴾

٦- قَالَ :ثُمَّ يَقُومُ مَلَكٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ بِالصُّورِ فَيَنْفُخُ فِيهِ ، قَالَ :فَتَنْطَلِقُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَى جَسَدِهَا فَتَدْخُلُ فِيهِ ، قَالَ :ثُمَّ يَقُومُونَ فَيُحَيُّونَ تَحِيَّةَ رَجُلٍ وَاحِدٍ قِيَامًا لِرَبِّ الْعَالَمِينَ

٧- ثُمَّ يَتَمَثَّلُ اللَّهُ لِلْخَلْقِ فَيَلْقَاهُمْ فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْخَلْقِ مِمَّنْ يَعْبُدُ مِنْ دُونِ اللهِ شَيْئًا إِلَّا وَهُوَ مَرْفُوعٌ لَهُ يَتْبَعُهُ فَيَلْقَى الْيَهُودَ فَيَقُولُ :مَنْ تَعْبُدُونَ ؟ فَيَقُولُونَ :نَعْبُدُ عُزَيْرًا ، فَيَقُولُ :هَلْ يَسُرُّكُمَ الْمَاءُ ، قَالُوا :نَعَمْ ، قَالَ : فَيُرِيهِمْ جَهَنَّمَ وَهِيَ كَهَيْئَةِ السَّرَابِ ، ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللهِ :(وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِلْكَافِرِينَ عَرْضًا)

٨- ثُمَّ يَلْقَى النَّصَارَى فَيَقُولُ:مَنْ تَعْبُدُونَ ؟ قَالُوا :نَعْبُدُ الْمَسِيحَ ، قَالَ :يَقُولُ :هَلْ يَسُرُّكُمَ الْمَاءُ ، قَالُوا :نَعَمْ، فَيُرِيهِمْ جَهَنَّمَ وَهِيَ كَهَيْئَةِ السَّرَابِ ، قَالَ :ثُمَّ كَذَلِكَ لِمَنْ كَانَ يَعْبُدُ مِنْ دُونِ اللهِ شَيْئًا ، ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللهِ : ﴿وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ﴾

٩- حَتَّى يَمُرَّ الْمُسْلِمُونَ فَيَقُولُ :مَنْ تَعْبُدُونَ فَيَقُولُونَ :نَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا نُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا ، قَالَ :فَيَقُولُ :هَلْ تَعْرِفُونَ رَبَّكُمْ ؟ فَيَقُولُونَ :سُبْحَانَهُ ، إِذَا اعْتَرَفَ لَنَا عَرَفْنَاهُ ، قَالَ :فَعِنْدَ ذَلِكَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ فَلَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا خَرَّ لِلَّهِ سَاجِدًا ، وَيَبْقَى الْمُنَافِقُونَ ظُهُورُهُمْ طَبَقٌ وَاحِدٌ كَأَنَّمَا فِيهَا السَّفَافِيدُ ، قَالَ :فَيَقُولُونَ :قَدْ كُنْتُمْ تُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَأَنْتُمْ سَالِمُونَ .

١٠- وَيَأْمُرُ اللَّهُ بِالصِّرَاطِ فَيُضْرَبُ عَلَى جَهَنَّمَ ، قَالَ :فَيَمُرُّ النَّاسُ زُمَرًا عَلَى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ ، أَوَّلُهُمْ كَلَمْحِ الْبَرْقِ ، ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيحِ ، ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ ، ثُمَّ كَأَسْرَعِ الْبَهَائِمِ ، ثُمَّ كَذَلِكَ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ سَعْيًا ، وَحَتَّى يَمُرَّ

الرَّجُلُ مَاشِيًا ، وَحَتَّى يَكُونَ آخِرُهُمْ رَجُلٌ يَتَلَبَّطُ عَلَى بَطْنِهِ ، فَيَقُولُ :أَبْطَأْتَ بِي ، فَيَقُولُ :لَمْ أُبْطِءْ ، إِنَّمَا أَبْطَأَ بِكَ عَمَلُكَ .

۱۱- قَالَ :ثُمَّ يَأْذَنُ اللَّهُ بِالشَّفَاعَةِ فَيَكُونُ أَوَّلَ شَافِعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رُوحُ الْقُدُسِ جِبْرِيلُ ، ثُمَّ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ الرَّحْمَنِ ، ثُمَّ مُوسَى ، أَوْ عِيسَى لاَ أَدْرِي مُوسَى ، أَوْ عِيسَى ، ثُمَّ يَقُومُ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَابِعًا لاَ يَشْفَعُ أَحَدٌ بَعْدَهُ فِيمَا شَفَعَ فِيهِ ، وَهُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ :﴿عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا﴾ فَلَيْسَ مِنْ نَفْسٍ إِلاَّ تَنْظُرُ إِلَى بَيْتٍ مِنَ النَّارِ ، أَوْ بَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ وَهُوَ يَوْمُ الْحَسْرَةِ ، فَيَرَى أَهْلُ النَّارِ الْبَيْتَ الَّذِي فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ :لَوْ عَمِلْتُمْ فَتَأْخُذُهُم الْحَسْرَةُ وَيَرَى أَهْلُ الْجَنَّةِ الْبَيْتَ الَّذِي فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ :﴿لَوْلاَ أَنْ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا لخسف بنا﴾.

۱۲- قَالَ :ثُمَّ يَشْفَعُ الْمَلاَئِكَةُ وَالنَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ وَالصَّالِحُونَ وَالْمُؤْمِنُونَ ، فَيُشَفِّعُهُمُ اللَّهُ ، قَالَ :ثُمَّ يَقُولُ :أَنَا أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ، قَالَ :فَيُخْرِجُ مِنَ النَّارِ أَكْثَرَ مِمَّا أُخْرِجَ مِنْ جَمِيعِ الْخَلْقِ بِرَحْمَتِهِ حَتَّى مَا يَتْرُكُ فِيهَا أَحَدًا فِيهِ خَيْرٌ ، ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللهِ :﴿مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ﴾ قَالَ :وَجَعَلَ يَعْقِدُ حَتَّى عَدَّ أَرْبَعًا ﴿قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ حَتَّى أَتَانَا الْيَقِينُ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ﴾

۱۳- ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللهِ :أَتَرَوْنَ فِي هَؤُلاَءِ خَيْرًا ، مَا تُرِكَ فِيهَا أَحَدٌ فِيهِ خَيْرٌ ، فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ لاَ يُخْرِجَ مِنْهَا أَحَدًا غَيَّرَ وُجُوهَهُمْ وَأَلْوَانَهُمْ فَيَجِيءُ الرَّجُلُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَيَقُولُ :يَا رَبِّ ، فَيَقُولُ :مَنْ عَرَفَ أَحَدًا فَلْيُخْرِجْهُ ، قَالَ :فَيَجِيءُ فَيَنْظُرُ فَلاَ يَعْرِفُ أَحَدًا ، قَالَ :فَيُنَادِيهِ الرَّجُلُ :يَا فُلاَنُ ، أَنَا فُلاَنٌ ، فَيَقُولُ مَا أَعْرِفُك ، قَالَ : فَعِنْدَ ذَلِكَ يَقُولُونَ :﴿رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ﴾ ، قَالَ :فَيَقُولُ عِنْدَ ذَلِكَ :﴿اخْسَئُوا فِيهَا وَلاَ تُكَلِّمُونِ﴾ قَالَ :فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ أُطْبِقَتْ عَلَيْهِمْ فَلاَ يَخْرُجُ مِنْهُمْ بَشَرٌ.

(۳۸۷۹۲) حضرت سلمہ بن کہیل رضی اللہ عنہ ابی الزعراء سے اور وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں ان کے پاس دجال کا ذکر کیا گیا حضرت عبداللہ نے فرمایا اے لوگو اس کے خروج کے وقت تم تین گروہوں میں بٹ جاؤ گے ایک گروہ اس کی پیروی کرے گا اور ایک گروہ اپنے آباؤ اجداد کی زمین میں گھاس اگنے کی جگہوں پر چلا جائے گا اور ایک گروہ اس فرات کا کنارہ پکڑے گا۔ وہ (دجال) ان سے لڑائی کرے گا اور وہ (لوگ) اس سے لڑائی کریں گے یہاں تک کہ مومنین شام کے مغربی جانب جمع ہو جائیں گے وہ اس کی طرف آگے جانے والے لشکر کو بھیجیں گے ان میں ایک سوار ہوگا سفید سرخی کے گھوڑے پر یا چتکبرے گھوڑے پر سوار ہوگا وہ سارے قتل کر دیے جائیں گے ان میں سے کوئی انسان نہیں لوٹے گا۔ سلمہ نے فرمایا مجھ سے ابوصادق نے بیان کیا ربیعہ بن ناجد سے کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا سفید سرخی مائل گھوڑا ہوگا پھر حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ اہل کتاب کہتے ہیں مسیح عیسیٰ بن مریم اتریں گے

اور اسے قتل کریں گے ابوالزعراء نے فرمایا کہ میں نے حضرت عبداللہ کو اہل کتاب سے اس حدیث کے علاوہ کوئی حدیث نقل کرتے ہوئے نہیں سنا۔ پھر حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ پھر یاجوج ماجوج نکلیں گے وہ زمین میں اتراتے پھریں گے اور زمین میں فساد پھیلائیں گے پھر حضرت عبداللہ نے پڑھا ﴿وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ﴾ اور وہ ہر اونچی جگہ سے بھاگتے ہوئے آئیں گے حضرت عبداللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان پر ایک کیڑا بھیجیں گے اونٹ کے ناک میں پیدا ہونے والے کیڑے کی طرح وہ ان کے کانوں اور ان کے نتھنوں میں داخل ہو جائے گا وہ اس سے مر جائیں گے ارشاد فرمایا کہ ان سے زمین متعفن ہو جائے گی اللہ تعالیٰ سے فریاد کی جائے گی پس اللہ تعالیٰ ان پر بارش اتاریں گے اور اللہ تعالیٰ سخت ٹھنڈی ہوا چھوڑیں گے پس وہ زمین پر کوئی مومن نہیں چھوڑے گی مگر اسے یہ ہوا الٹ پلٹ کر دے گی ارشاد فرمایا پھر شریر لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔ ارشاد فرمایا پھر زمین و آسمان کے درمیان فرشتہ صور لے کر کھڑا ہوگا اور اس صور میں پھونکے گا راوی نے کہا کہ صور سینگ ہے ارشاد فرمایا کہ آسمانوں اور زمینوں میں اللہ کی مخلوق نہیں باقی رہے گی مگر وہ مر جائے گی مگر جس کے بارے میں اللہ چاہے پھر وہ اللہ چاہے فرمایا کہ پھر دونوں نفخوں کے درمیان اتنا وقت ہوگا جتنا کہ وقت ہونا اللہ چاہیں گے (راوی نے فرمایا) کہ اللہ تعالیٰ عرش کے نیچے سے پانی پھینکیں گے مردوں کی منی کی طرح ارشاد فرمایا کہ آدمی کی اولاد میں سے کوئی مخلوق نہیں بچے گی مگر اس سے (پانی سے) کچھ اسے پہنچے گا پس ان کے جسم اور ان کا گوشت اس پانی سے دوبارہ حیات یافتہ ہوگا جیسا کہ زمین تیزی سے سبزہ اگاتی ہے۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی ترجمہ اور اللہ وہ ذات ہے جو ہواؤں کو بھیجتی ہے وہ ہوائیں بادلوں کو اٹھاتی ہیں پس ہم اس کو ہانکتے ہیں مردہ شہر کی طرف پس ہم اس سے زمین کو زندہ کرتے ہیں اس کے مرے پیچھے اس طرح دوبارہ زندہ کیا جائے گا پھر ارشاد فرمایا پھر زمین و آسمان کے درمیان فرشتہ صور لے کر کھڑا ہوگا اس کو پھونکے گا پھر ہر روح اپنے جسم کی طرف چلے گی اور اس میں داخل ہو جائے گی فرمایا پھر کھڑے ہوں گے اور ایک آدمی کی طرح زندہ ہوں گے اور رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ مخلوق کے لیے ایک صورت میں ظاہر ہوں گے اور ان لوگوں کو ملیں گے پس مخلوق میں سے جو کوئی اللہ کے علاوہ کسی اور چیز کی عبادت کرتا ہوگا ان میں سے کوئی بھی نہیں رہے گا مگر وہ چیز اس کے لیے بلند کی جائے گی وہ اس کے پیچھے چلے گا پس یہود سے ملیں گے اور کہیں گے تم کن کی عبادت کرتے ہو وہ کہیں گے ہم عزیر کی عبادت کرتے ہیں پس اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا تمہیں پانی پسند ہے وہ کہیں گے جی ہاں (ارشاد فرمایا) اللہ تعالیٰ ان کو جہنم دکھائیں گے اور وہ سراب کی طرح ہوگی (سراب سے مراد ریت جو دھوپ میں پانی دکھائی دیتی ہے) پھر حضرت عبداللہ نے آیت تلاوت کی ترجمہ اور ہم اس دن کفار کے سامنے جہنم کو لائیں گے۔ پھر نصاریٰ سے ملیں گے اور پوچھیں گے تم کس کی عبادت کرتے ہو وہ کہیں گے حضرت مسیح (عیسیٰ علیہ السلام) کی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ کیا تمہیں پانی پسند ہے وہ کہیں گے جی ہاں اللہ تعالیٰ انہیں جہنم دکھائیں گے اور وہ سراب (وہ چمکیلی ریت جو دھوپ کی روشنی سے پانی دکھائی دے) ہوگی۔ پھر فرمایا کہ پھر تمام وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی عبادت کیا کرتے تھے ان کے ساتھ یہی معاملہ ہوگا۔ پھر حضرت عبداللہ نے آیت پڑھی ترجمہ:۔ ان کو ٹھہراؤ کیونکہ ان سے پوچھا جائے گا یہاں تک کہ مسلمانوں کی جماعت سامنے آئے گی اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ تم کس کی عبادت

کرتے ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے؟ راوی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ کیا تم اللہ تعالیٰ کو پہچانتے ہو؟ وہ کہیں گے پاک ہے وہ ذات جب وہ ہمارے سامنے آئے گی تو ہم پہچان لینگے راوی نے فرمایا کہ اس وقت اللہ تعالیٰ ساق کی تجلی فرمائیں گے ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہے گا مگر یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہو جائے گا منافقین باقی رہ جائیں گے اور ان کی پشتیں تختہ ہو جائیں گی گویا کہ ان میں سلاخیں ہیں راوی نے فرمایا کہ فرشتے کہیں گے کہ تمہیں سجدے کی طرف بلایا جاتا تھا اس حال میں کہ تم صحیح سالم تھے۔ اللہ تعالیٰ پل صراط کے بارے میں حکم دینگے اسے جہنم پر بچھا دیا جائے گا فرمایا کہ لوگ گروہوں میں اپنے اعمال کے بقدر اس پر سے گزریں گے ان میں سے کچھ بجلی کی چمک کی طرح گزر جائیں گے پھر کچھ ہوا کے چلنے کی طرح گزر جائیں گے پھر اس کے بعد کچھ پرندے کے اڑنے کی طرح گزر جائیں گے پھر کچھ چوپاؤں میں سے سب سے تیز چوپائے کی طرح گزر جائیں گے پھر اسی طرح ہوگا یہاں تک کہ ایک آدمی دوڑ کر گزرے گا یہاں تک کہ دوسرا آدمی پیدل چل کے گزرے گا وہ کہے گا کہ تو نے مجھے بہت تاخیر سے گزارا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں نے تمہیں پیچھے نہیں کیا بلکہ تمہارے عمل نے تمہیں پیچھے کیا۔ راوی نے فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ شفاعت کی اجازت دیں گے پس قیامت والے دن سب سے پہلے سفارش کرنے والے وہ روح القدس پھر ابراہیم خلیل الرحمٰن پھر موسیٰ یا عیسیٰ فرمایا راوی فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ موسیٰ فرمایا یا عیسیٰ پھر تمہارے نبی ﷺ چوتھے نمبر پر کھڑے ہوں گے جن چیزوں کے بارے میں وہ سفارش کریں گے کوئی بھی ان میں سفارش نہیں کرے گا اور یہ مقام محمود ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے تذکرہ فرمایا ﴿عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا﴾ قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر پہنچا دے پس کوئی بھی جان نہیں ہوگی مگر وہ اپنے جہنم میں گھر کو یا جنت میں گھر کو دیکھ لے گی وہ حسرت کا دن ہوگا جہنمی اس گھر کو دیکھیں گے جو کہ جنت میں ان کے لیے تھا ان سے کہا جائے گا کاش کہ تم عمل کرتے (تو تمہیں یہ مل جاتا) پس انہیں حسرت لاحق ہوگی اور جنتی اپنے اس گھر کو جو جہنم میں تھا اس کو دیکھیں گے اور کہیں گے کہ اگر اللہ تعالیٰ ہم پر احسان نہ کرتے تو ہم بھی دھنسا دیے جاتے راوی نے فرمایا پھر ملائکہ، انبیاء، شہداء، صلحاء، اور مومنین شفاعت کریں گے اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت کو قبول کریں گے پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں سب رحم کرنے والوں میں سے زیادہ رحم کرتا ہوں پس اللہ تعالیٰ جہنم سے اپنی رحمت سے جتنے ساری مخلوق سے (شفاعت سے) نکالے ہوں گے ان سے زیادہ نکالیں گے یہاں کہ اس میں نہیں چھوڑیں گے جس میں کوئی بھلائی ہو پھر حضرت عبداللہ نے یہ آیت پڑھی ﴿مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ﴾ کہ تمہیں کس چیز نے دوزخ میں داخل کر دیا راوی نے فرمایا وہ گننے لگے یہاں تک کہ چار مرتبہ شمار کیا ﴿قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ حَتَّى أَتَانَا الْيَقِينُ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ﴾ ترجمہ وہ کہیں گے کہ ہم نماز پڑھنے والوں میں نہیں تھے اور ہم مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے اور جو لوگ بیہودہ باتوں میں گھستے ہم بھی ان کے ساتھ گھس جایا کرتے تھے، اور ہم روز جزا کے دن کو جھوٹ قرار دیتے تھے یہاں تک کہ وہ یقینی بات ہمارے پاس آ گئی چنانچہ سفارش کرنے والوں کی سفارش ایسے لوگوں کے کام نہ آئے گی۔ پھر حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ کیا تم ان میں کوئی بھلائی دیکھتے ہو جبکہ ان

میں ایسا کوئی نہیں چھوڑا گیا جس میں کوئی بھلائی ہو جب اللہ تعالیٰ ارادہ کریں گے کہ جہنم سے کسی کو نہ نکالیں تو ان کے چہرے اور ان کے رنگ بدل دیں گے پس مومنوں میں سے ایک آدمی آئے گا اور عرض کرے گا اے رب اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جو کسی کو پہچانتا ہے وہ اسے نکال لے راوی نے فرمایا کہ وہ آئے گا اور دیکھے گا وہ کسی کو پہچان لیں کہے گا فرمایا کہ ایک آدمی اسے پکارے گا اے فلاں میں فلاں ہوں وہ کہے گا میں تمہیں پہچانتا نہیں ہوں فرمایا اس وقت وہ کہیں گے ترجمہ اے ہمارے پروردگار ہمیں اس سے نکال دے اگر ہم دوبارہ وہی کام کریں تو بیشک ہم ظالم ہوں گے راوی نے فرمایا اس وقت اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اس (دوزخ) میں ذلیل ہو کر پڑے رہو اور مجھ سے بات بھی نہ کرو راوی نے بتلایا جب اللہ تعالیٰ یہ فرما دیں گے تو جہنم کا دروازہ ان پر بند کر دیا جائے گا پھر کوئی انسان وہاں سے نہ نکل سکے گا۔

(۳۸۷۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِي، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَكُونُ فِي أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ إِنْ طَالَ عُمْرُهُ ، أَوْ قَصُرَ عُمْرُهُ، يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِينَ، أَوْ ثَمَانِيَ سِنِينَ، أَوْ تِسْعَ سِنِينَ ، فَيَمْلَؤُهَا قِسْطًا وَعَدْلاً كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا، وَتُمْطِرُ السَّمَاءُ مَطَرَهَا ، وَتُخْرِجُ الأَرْضُ بَرَكَتَهَا ، قَالَ :وَتَعِيشُ أُمَّتِي فِي زَمَانِهِ عَيْشًا لَمْ تَعِشْهُ قَبْلَ ذَلِكَ.

(ترمذی ۲۲۳۲۔ احمد ۲۱)

(۳۸۷۹۳) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں مہدی ہوں گے ان کی عمر لمبی ہو یا ان کی عمر چھوٹی ہو وہ زمین پر سات سال یا آٹھ سال یا نو سال حکومت کریں گے پس وہ زمین کو عدل اور انصاف سے بھر دیں گے جیسا کہ اسے ظلم سے بھر دیا گیا تھا اور پھر آسمان سے بارش اترے گی اور زمین اپنی برکت نکالے گی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت ان کے زمانے میں ایسی زندگی گزارے گی جو اس سے پہلے اس نے نہ گزاری ہوگی۔

(۳۸۷۹۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي عِنْدَ انْقِطَاعٍ مِنَ الزَّمَانِ وَظُهُورٍ مِنَ الْفِتَنِ يَكُونُ عَطَاؤُهُ حَثْيًا.

(احمد ۸۰۔ نعیم بن حماد ۱۰۵۶)

(۳۸۷۹۴) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی اخیر زمانے میں فتنوں کے ظاہر ہونے کے وقت نکلے گا۔ ان کی عطا ہاتھ بھر کر ہوگی۔

(۳۸۷۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيفَةٌ يُعْطِي الْحَقَّ بِغَيْرِ عَدَدٍ. (مسلم ۲۲۳۵)

(۳۸۷۹۵) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اخیر زمانے میں ایسے خلیفہ نکلیں گے جو حق بغیر شمار کے عطا کریں گے۔

(۳۸۷۹۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لاَ تَمْضِي الأَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتَّى يَلِيَ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ فَتًى لَمْ تَلْبِسْهُ الْفِتَنُ وَلَمْ يَلْبِسْهَا . قَالَ :قُلْنَا يَا أَبَا الْعَبَّاسِ يَعْجَزُ عَنْهَا مَشْيَخَتُكُمْ وَيَنَالُهَا شَبَابُكُمْ ؟ قَالَ :هُوَ أَمْرُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ.

(۳۸۷۹۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ دن اور راتیں نہیں گزریں گی یہاں تک کہ ہم اہل بیت سے ایک جوان والی بنیں گے جن کو فتنے اشتباہ میں نہ ڈالیں گے اور نہ وہ فتنوں کو مشتبہ کریں گے راوی نے فرمایا کہ ہم نے عرض کیا اے ابوالعباس کیا تمہارے بوڑھے ان سے (ملنے سے) عاجز ہو جائیں گے اور تمہارے جوان ان کو پالیں گے انہوں نے فرمایا وہ اللہ کا امر ہے جسے چاہے عطا کرے۔

(۳۸۷۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ سَمِعَهُ مِنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :مِنَّا ثَلاَثَةٌ ، مِنَّا السَّفَّاحُ وَمِنَّا الْمَنْصُورُ وَمِنَّا الْمَهْدِيُّ. (بیهقی ۵۱۴)

(۳۸۷۹۷) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ہم میں سے تین آدمی ہوں گے ہم میں سے سفاح ہوگا اور ہم میں سے منصور ہوگا اور ہم میں سے مہدی ہوگا۔

(۳۸۷۹۸) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :يَا أَهْلَ الْكُوفَةِ ، أَنْتُمْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِالْمَهْدِيِّ.

(۳۸۷۹۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اے کوفہ والو تم مہدی کی وجہ سے لوگوں میں سب سے زیادہ خوش بخت ہو۔

(۳۸۷۹۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، وَأَبُو دَاوُد ، عَنْ يَاسِينَ الْعِجْلِيِّ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :الْمَهْدِيُّ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ يُصْلِحُهُ اللَّهُ فِي لَيْلَةٍ.

(ابن ماجه ۴۰۸۵۔ ابو یعلی ۴۶۱)

(۳۸۷۹۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ مہدی ہم میں سے یعنی اہل بیت میں سے ہوں گے ایک رات میں (امارت وخلافت کے لیے) اللہ تعالیٰ ان کو صلاحیت دیں گے۔

(۳۸۸۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَاسِينَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

(۳۸۸۰۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس اوپر والی روایت کی مثل منقول ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (اس کو) مرفوعاً نقل نہیں کیا۔

(۳۸۸۰۱) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ ، الْمَهْدِيُّ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ.

(۳۸۸۰۱) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مہدی وہ عیسیٰ ابن مریم ہیں (فائدہ: اس روایت میں عیسیٰ علیہ السلام کو مہدی قرار دیا گیا اس سے وہ مہدی ہیں جن کا نام محمد بن عبداللہ ہے ان کی نفی لازم نہیں آتی کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہدایت یافتہ

لوگوں اور عصمت وعلومنزلت والے انبیاء رضی اللہ عنہم کی جماعت میں سے ہیں لہذا مہدی ہونا لغوی معنیٰ کے اعتبار سے ہے۔ ورنہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مہدی علیہ السلام کا دو الگ الگ شخصیتیں ہونا روز روشن کی طرح بے شمار احادیث صحیحہ اور متواترہ سے ثابت ہے)۔

(۳۸۸۰۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا فِطْرٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَبْعَثَ اللَّهُ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِءُ اسْمُهُ اسْمِي وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمَ أَبِي. (ابو داؤد ۴۲۸۱)

(۳۸۸۰۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک مرد کو بھیجیں گے جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا (مراد حضرت مہدی علیہ السلام جن کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا)۔

(۳۸۸۰۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا فِطْرٌ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدَّهْرِ إِلاَّ يَوْمٌ لَبَعَثَ اللَّهُ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَمْلَؤُهَا عَدْلاً كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا. (ابو داؤد ۴۲۸۲۔ احمد ۹۹)

(۳۸۸۰۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر (دنیا کے) زمانے کا ایک دن ہی باقی رہے تو اللہ تعالیٰ ایک آدمی کو بھیجیں گے میرے اہل بیت سے جو زمین کو انصاف سے بھر دے گا جیسا کہ اسے ظلم سے بھر دیا جائے گا۔

(۳۸۸۰٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : الْمَهْدِيُّ مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ وَهُوَ الَّذِي يَؤُمُّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عليهما السلام.

(۳۸۸۰۴) حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا کہ مہدی علیہ السلام اس امت میں سے ہیں اور وہ وہی ہیں جو حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی امامت کروائیں گے۔

(۳۸۸۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : يَكُونُ فِي هَذِهِ الأُمَّةِ خَلِيفَةٌ لاَ يُفَضَّلُ عَلَيْهِ أَبُو بَكْرٍ وَلاَ عُمَرُ. (ابن عدی ۲۴۳۳)

(۳۸۸۰۵) حضرت عوف حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ اس امت میں ایک خلیفہ ہوں گے ان پر ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کو فضیلت نہیں دی جا سکتی ہے (مراد یہ ہے کہ اخیر زمانے میں اس امت میں ان کے آثار صلاح اور افراد امت میں عدل و انصاف کی اشاعت میں شیخین سے مماثلت ہوگی ورنہ شیخین کی تفضیل حتمی بات ہے)۔

(۳۸۸۰٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ ظَبْيَانَ ، عَنْ حُكَيْمِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : لَمَّا قَامَ سُلَيْمَانُ فَأَظْهَرَ مَا أَظْهَرَ ، قُلْتُ لأَبِي يَحْيَى : هَذَا الْمَهْدِيُّ الَّذِي يُذْكَرُ ، قَالَ : لاَ ، وَلاَ الْمُتَشَبَّهُ.

(۳۸۸۰۶) حضرت عمران بن ظبیان رحمہ اللہ حکیم بن سعد سے روایت ہے عمران بن ظبیان نے فرمایا کہ جب سلیمان بن عبد الملک

نے حکومت سنبھالی تو انہوں نے نے ظاہر کیے اپنے کارنامے (عمران بن ظبیان نے کہا) میں نے کہا ابی تحیی سے (یعنی حکیم بن سعد سے) کہ یہ مہدی ہے جس کا ذکر کیا جاتا ہے انہوں نے فرمایا نہیں اور نہ ہی یہ ان کے مشابہ ہے۔

(۳۸۸۰۷) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لِطَاوُوس : عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْمَهْدِيُّ ؟ قَالَ : قَدْ كَانَ مَهْدِيًّا وَلَيْسَ بِهِ ، إِنَّ الْمَهْدِيَّ إِذَا كَانَ ، زِيدَ الْمُحْسِنُ فِي إِحْسَانِهِ ، وَتِيبَ عَنِ الْمُسِيءِ مِنْ إِسَائَتِهِ ، وَهُوَ يَبْذُلُ الْمَالَ ، وَيَشْتَدُّ عَلَى الْعُمَّالِ ، وَيَرْحَمُ الْمَسَاكِينَ.

(۳۸۸۰۷) حضرت ابراہیم بن میسرہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت طاؤس سے عرض کیا کہ عمر بن عبد العزیز مہدی ہیں انہوں نے فرمایا کہ مہدی تو تھے (یعنی ہدایت یافتہ) اور وہ مہدی نہیں تھے کیونکہ مہدی جب ہوں گے تو نیک آدمی کو نیکی میں بڑھادیا جائے گا اور گنہگار گناہ سے توبہ کرے گا وہ مال خرچ کریں گے اور عاملوں پر سختی کریں گے اور مساکین پر رحم کریں گے۔

(۳۸۸۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُوسَى الْجُهَنِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ الْمَاصِرُ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ ، قَالَ : حَدَّثَنِي فُلاَنٌ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنَّ الْمَهْدِيَّ لاَ يَخْرُجُ حَتَّى تُقْتَلَ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ ، فَإِذَا قُتِلَتِ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ غَضِبَ عَلَيْهِمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَمَنْ فِي الأَرْضِ ، فَأَتَى النَّاسَ الْمَهْدِي ، فَزَفُّوهُ كَمَا تُزَفُّ الْعَرُوسُ إِلَى زَوْجِهَا لَيْلَةَ عُرْسِهَا ، وَهُوَ يَمْلأُ الأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلاً ، وَتُخْرِجُ الأَرْضُ نَبَاتَهَا ، وَتُمْطِرُ السَّمَاءُ مَطَرَهَا ، وَتَنْعَمُ أُمَّتِي فِي وِلاَيَتِهِ نِعْمَةً لَمْ تَنْعَمْهَا قَطُّ.

(۳۸۸۰۸) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ مہدی علیہ السلام کا خروج نہیں ہوگا یہاں تک کہ پاکیزہ جان کو قتل کردیا جائے گا جب پاکیزہ جان کو قتل کردیا جائے گا تو ان پر جو آسمانوں میں ہیں اور زمینوں میں ہیں وہ غضبناک ہوں گے تو لوگ حضرت مہدی علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ ان کو لے جائیں گے جیسے کہ دلہن کو اس کے شوہر کے گھر اس کی شادی کی رات لے جایا جاتا ہے وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھردیں گے اور زمین اپنی نباتات کو نکالے گی اور آسمان بارش برسائے گا اور میری امت اس کی امارت میں اتنی آسودہ حال ہوگی کہ اس سے پہلے کبھی اتنی آسودہ حال نہیں ہوئی ہوگی۔

(۳) ما ذكر في عثمان وغيره من الفتن

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے تذکرہ کے بیان میں

(۳۸۸۰۹) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : أَنْبَأَنِي وَثَّابٌ وَكَانَ مِمَّنْ أَدْرَكَهُ عِتْقُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ ، فَكَانَ يَكُونُ بَيْنَ يَدَيْ عُثْمَانَ ، قَالَ : فَرَأَيْتُ فِي حَلْقِهِ طَعْنَتَيْنِ كَأَنَّهُمَا كَيَّتَانِ طُعِنَهُمَا يَوْمَ الدَّارِ دَارِ عُثْمَانَ ، قَالَ : بَعَثَنِي أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَان ، فَقَالَ : ادْعُ الأَشْتَرَ ، فَجَاءَ ، قَالَ ابْنُ عَوْنٍ : أَظُنُّهُ ،

قَالَ :فَطُرِحَتْ لأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وِسَادَةٌ وله وسادة ، فَقَالَ :يَا أَشْتَرُ ، مَا يُرِيدُ النَّاسُ مِنِّي ، قَالَ :ثَلاَثٌ لَيْسَ مِنْ إحْدَاهُنَّ بُد ، يُخَيِّرُونَك بَيْنَ أَنْ تَخْلَعَ لَهُمْ أَمْرَهُمْ ، فَتَقُولُ :هَذَا أَمْرُكُمْ ، فَاخْتَارُوا لَهُ مَنْ شِئْتُمْ ، وَبَيْنَ أَنْ تُقِصَّ مِنْ نَفْسِكَ ، فَإِنْ أَبَيْت هَاتَيْنِ فَإِنَّ الْقَوْمَ قَاتِلُوك ، قَالَ :مَا مِنْ إحْدَاهُنَّ بُدٌّ ، قَالَ :مَا مِنْ إحْدَاهُنَّ بُدٌّ ، فَقَالَ :أَمَّا أَنْ أَخْلَعَ لَهُمْ أَمْرَهُمْ فَمَا كُنْت لأَخْلَعَ لَهُمْ سِرْبَالاً سَرْبَلَنِيهِ اللَّهُ أَبَدًا ، قَالَ ابْنُ عَوْنٍ :وَقَالَ غَيْرُ الْحَسَنِ :لأَنْ أُقَدَّمَ فَتُضْرَبَ عُنُقِي أَحَبُّ إلَيَّ مِنْ أَنْ أَخْلَعَ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ ، وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ :وَهَذِهِ أَشْبَهُ بِكَلاَمِهِ ، وأما أَنْ أُقِصَّ لَهُمْ مِنْ نَفْسِي ، فَوَاللهِ لَقَدْ عَلِمْت أَنَّ صَاحِبَيَّ بَيْنَ يَدَيَّ كَانَا يُقَصَّانِ مِنْ أَنْفُسِهِمَا ، وَمَا يَقُومُ بَدَنِي بِالْقِصَاصِ ، وَأَمَّا أَنْ يَقْتُلُونِي ، فَوَاللهِ لَئِنْ قَتَلُونِي لاَ يَتَحَابُّونَ بَعْدِي أَبَدًا ، وَلاَ يُقَاتِلُونَ بَعْدِي جَمِيعًا عَدُوًّا أَبَدًا ، فَقَامَ الأَشْتَرُ فَانْطَلَقَ ، فَمَكَثْنَا فَقُلْنَا :لَعَلَّ النَّاسَ ، ثُمَّ جَاءَ رُوَيْجِلٌ كَأَنَّهُ ذِئْبٌ ، فَاطَّلَعَ مِنَ الْبَابِ ، ثُمَّ رَجَعَ ، ثُمَّ جَاءَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فِي ثَلاَثَةَ عَشَرَ رَجُلاً حَتَّى انْتَهَى إلَى عُثْمَانَ فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ ، فَقَالَ بِهَا حَتَّى سَمِعْت وَقْعَ أَضْرَاسِهِ ، وَقَالَ :مَا أَغْنَى ، عَنْك مُعَاوِيَةُ ، مَا أَغْنَى ، عَنْك ابْنُ عَامِرٍ ، مَا أَغْنَتْ عَنْك كُتُبُك ، فَقَالَ :أَرْسِلْ لِي لِحْيَتِي يَا ابْنَ أَخِي ، أَرْسِلْ لِي لِحْيَتِي يَا أَخِي ، قَالَ :فرَأَيْته اسْتَعْدَى رَجُلاً مِنَ الْقَوْمِ يُعِينه فَقَامَ إلَيْهِ بِمِشْقَصٍ حَتَّى وَجَأَ بِهِ فِي رَأْسِهِ فَأَثْبَتَ ، ثُمَّ مه؟ قَالَ :ثُمَّ دَخَلُوا عَلَيْهِ وَاللهِ حَتَّى قَتَلُوهُ.

(۳۸۸۰۹) حضرت وثاب سے روایت ہے جن کو امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے آزاد کیا تھا وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حلق میں دو نیزے دیکھے جیسا کہ دو داغنے کی جگہ میں داغنے کے آلے ہوتے ہیں جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ان کے گھر میں مارے گئے وہ کہتے ہیں (راوی وثاب) کہ مجھے امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھیجا کہ میرے لیے اشتر کو بلا کر لاؤ پس وہ آیا اور حضرت عثمان اور اس اُشتر کے لیے ایک تکیہ رکھا گیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا اے اُشتر لوگ مجھ سے کیا چاہتے ہیں اس نے کہا کہ تین باتوں میں سے کسی کے (اختیار کیے بغیر چارہ) نہیں ایک وہ آپ کو اختیار دیتے ہیں اس بات میں کہ آپ ان کے لیے خلافت کے امر کو چھوڑ دیں اور ان سے کہہ دیں کہ یہ تمہارا امر خلافت ہے اس کے لیے جس کو چاہتے ہو چن لو اور اس کے درمیان کہ آپ اپنی ذات کو قصاص کے لیے پیش کر دیں پس اگر آپ ان دونوں باتوں سے انکار کرتے ہیں تو بلاشبہ یہ لوگ آپ سے قتال کریں گے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا ان میں سے کسی ایک کے اختیار کرنے کے بغیر چارہ نہیں ہے تو اس نے کہا کہ ان میں سے کسی ایک کے اختیار کرنے کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ باقی رہی یہ بات کہ میں ان کے لیے ان کے امر خلافت سے الگ ہو جاؤں تو کبھی اس قمیص کو نہیں اتاروں گا جسے اللہ رب العزت نے مجھے ہمیشہ کے لیے پہنایا ہے ابن عون راوی کہتے ہیں کہ حسن کے علاوہ دوسرے راویوں نے یوں نقل کیا ہے کہ یوں فرمایا کہ میں آگے بڑھوں اور میری گردن ماردی جائے یہ مجھے زیادہ پسندیدہ ہے اس بات سے کہ میں امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دوسرے سے لڑائی کرتا ہوا چھوڑ

دوں۔ ابن عون کہتے ہیں کہ یہ ان کے کلام کے زیادہ قریب ہے۔ اور باقی رہی یہ بات کہ میں اپنی ذات کو ان کے سامنے قصاص کے لیے پیش کروں تو یقیناً میں جانتا ہوں کہ میرے دو ساتھی میرے سامنے اپنے آپ کو قصاص کے لیے پیش کرتے تھے اور میرا بدن قصاص کے قابل نہیں اور اگر وہ مجھے قتل کر دیں تو اللہ کی قسم اگر انہوں نے مجھے قتل کر دیا تو میرے بعد کبھی بھی وہ آپس میں محبت نہیں کریں گے اور میرے بعد وہ اکٹھے کبھی بھی کسی دشمن سے قتال نہیں کر سکیں گے پس اُشتر کھڑا ہوا اور چلا گیا ہم تھوڑی دیر ٹھہرے ہم نے کہا شاید کہ لوگ ہیں پھر رو بحل آیا گویا کہ وہ بھیڑیا ہے اس نے دراز ے سے جھانکا پھر لوٹ گیا پھر محمد بن ابی بکر آئے تیرہ آدمیوں میں یہاں تک کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تک پہنچے اور ان کی داڑھی کو پکڑا اور اسے کھینچا یہاں تک کہ میں نے ان کی داڑھیں گرنے کی آواز سنی اور کہا نہیں فائدہ پہنچایا تمہیں معاویہ نے اور نہیں فائدہ پہنچایا تمہیں ابن عامر نے اور نہ فائدہ دیا تمہیں تمہارے لشکر نے انہوں نے فرمایا کہ میری داڑھی چھوڑ دے اے بھتیجے میری داڑھی چھوڑ دے اے بھتیجے راوی نے فرمایا کہ محمد بن ابو بکر کی طرف انہوں نے دیکھا کہ اپنے مدد کرنے والے لوگوں میں سے ایک آدمی سے مدد طلب کر رہے تھے وہ آدمی ان کی طرف نیزہ کا پھل لے کر کھڑا ہوا یہاں تک کہ اسے ان کے سر میں مار دیا پس اسے ٹھہرا دیا فرمایا پھر کیا ہوا فرمایا پھر وہ داخل ہوئے اور اللہ کی قسم انہوں نے ان کو شہید کر دیا۔

(۳۸۸۱۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ قَيْسٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا ، قَالَتْ : أَلاَ أُحَدِّثُك بِحَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ بَعَثَ إِلَى عُثْمَانَ فَدَعَاهُ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : يَا عُثْمَان ، إِنَّ اللَّهَ لَعَلَّهُ يُقَمِّصُكَ قَمِيصًا ، فَإِنْ أَرَادُوك عَلَى خَلْعِهِ فَلاَ تَخْلَعْهُ ثَلاَثًا ، فَقُلْتُ : يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، أَيْنَ كُنْت عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ ، قَالَتْ : أُنْسِيتُهُ كَأَنْ لَمْ أَسْمَعْهُ.

(۳۸۸۱۰) حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ تمہیں وہ حدیث نہ سناؤں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بلانے کے لیے (کسی کو) بھیجا وہ آئے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا اے عثمان! بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہیں ایک قمیص پہنائیں گے اگر لوگ تجھ سے وہ قمیص اتارنے کا ارادہ کریں تو اسے نہ اتارنا یہ تین مرتبہ فرمایا نعمان بن بشیر فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے ام المؤمنین آپ نے اب تک یہ حدیث بیان نہیں کی انہوں نے فرمایا مجھے یہ بھول چکی تھی گویا کہ میں نے سنی نہیں تھی۔

(۳۸۸۱۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ لِي عُثْمَان وَهُوَ مَحْصُورٌ فِي الدَّارِ : مَا تَقُولُ فِيمَا أَشَارَ بِهِ عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ بْنُ الأَخْنَسِ ، قَالَ : قُلْتُ : وَمَا أَشَارَ بِهِ عَلَيْك ، قَالَ : إِنَّ هَؤُلاَءِ الْقَوْمَ يُرِيدُونَ خَلْعِي ، فَإِنْ خُلِعْت تَرَكُونِي ، وَإِنْ لَمْ أُخْلَعْ قَتَلُونِي ، قَالَ : قُلْتُ : أَرَأَيْت إِنْ خُلِعْت أَتُرَاك مُخَلَّدًا فِي الدُّنْيَا ، قَالَ لاَ ، قُلْتُ : فَهَلْ يَمْلِكُونَ

الْجَنَّةَ وَالنَّارَ ، قَالَ : لاَ ، قُلْتُ : أَرَأَيْت إِنْ لَمْ تُخْلَعْ ، أَيَزِيدُونَ عَلَى قَتْلِكَ ، قَالَ : لاَ ، قُلْتُ : أَرَأَيْت تَسُنُّ هَذِهِ السُّنَّةَ فِي الإِسْلاَمِ كُلَّمَا سَخِطَ قَوْمٌ عَلَى أَمِيرٍ خَلَعُوهُ ، وَلاَ تَخْلَعْ قَمِيصًا قَمَّصَكَهُ اللَّهُ. (ابن سعد ٦٦)

(۳۸۸۱۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا جبکہ وہ گھر کے اندر محصور تھے تم اس بارے میں کیا کہتے ہو جو مغیرہ بن الاخنس نے بتلایا ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے عرض کیا اس نے آپ کو کیا بتلایا ہے انہوں نے فرمایا کہ یہ لوگ مجھے خلافت سے معزول کرنا چاہتے ہیں اگر میں اس خلافت سے جدا ہو جاؤں تو وہ مجھے چھوڑ دیں گے اور اگر میں اس سے جدا نہ ہوں تو وہ مجھے قتل کر دیں گے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے کہا آپ مجھے بتلائیں اگر آپ جدا ہو جائیں گے تو آپ کا کیا خیال ہے کہ آپ دنیا میں ہمیشہ رہیں گے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا۔ کیا جنت اور جہنم کے مالک ہیں انہوں نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا آپ مجھے بتلائیں اگر آپ خلافت سے جدا نہ ہوں تو یہ آپ کے قتل سے زیادہ کر سکتے ہیں انہوں نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا آپ مجھے بتلائیں کہ آپ اسلام میں یہ طریقہ جاری کر دیں گے کہ جب بھی لوگ امیر سے ناراض ہوں تو اسے (خلافت سے) جدا کر دیں جو قمیص اللہ نے آپ کو پہنائی ہے وہ نہ اتاریں۔

(٣٨٨١٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو سَهْلَةَ ، أَنَّ عُثْمَانَ قَالَ يَوْمَ الدَّارِ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا فَأَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ ، قَالَ : فَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ ذَاكَ الْيَوْمُ.

(۳۸۸۱۲) حضرت ابو سہلہ سے روایت ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے گھر (کے محاصرے) کے دن فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نصیحت کی تھی میں اس پر جمنے والا ہوں راوی نے فرمایا وہ لوگ یہ سمجھتے تھے کہ یہ وہی دن ہے۔

(٣٨٨١٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا لَيْلَى الْكِنْدِيَّ يَقُولُ : رَأَيْت عُثْمَانَ اطَّلَعَ عَلَى النَّاسِ وَهُوَ مَحْصُورٌ ، فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، لاَ تَقْتُلُونِي وَاسْتَعْتِبُونِي ، فَوَاللهِ لَئِنْ قَتَلْتُمُونِي لاَ تُقَاتِلُونَ جَمِيعًا أَبَدًا وَلاَ تُجَاهِدُونَ عَدُوًّا أَبَدًا ، وَلَتَخْتَلِفُنَّ حَتَّى تَصِيرُوا هَكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ : ﴿وَيَا قَوْمِ لاَ يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِي أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَ قَوْمَ نُوحٍ أَوْ قَوْمَ هُودٍ أَوْ قَوْمَ صَالِحٍ وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِنْكُمْ بِبَعِيدٍ﴾ قَالَ : وَأَرْسَلَ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلاَمٍ فَسَأَلَهُ ، فَقَالَ : الْكَفُّ الْكَفُّ ، فَإِنَّهُ أَبْلَغُ لَكَ فِي الْحُجَّةِ ، فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَتَلُوهُ.

(۳۸۸۱۳) حضرت ابو لیلیٰ کندی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو میں نے دیکھا کہ محاصرے کے وقت انہوں نے لوگوں کی طرف جھانکا اور فرمایا اے لوگو! مجھے قتل مت کرو اور مجھے راضی کرو اللہ کی قسم اگر تم نے مجھے قتل کر دیا تو تم کبھی بھی اکٹھے قتال نہ کر سکو گے اور کبھی بھی دشمن سے جہاد نہ کر سکو گے اور تمہارے درمیان پھوٹ پڑ جائے گی یہاں تک کہ تم اس طرح ہو جاؤ گے اور اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ملایا اور آیت تلاوت کی ترجمہ اور اے میری قوم! میرے ساتھ ضد کا جو معاملہ تم کر رہے ہو وہ کہیں تمہیں اس انجام تک نہ پہنچا دے کہ تم پر بھی ویسی مصیبت نازل ہو جیسی نوح کی قوم یا ہود کی قوم پر یا صالح کی قوم پر نازل

ہو چکی ہے اور لوط کی قوم تو تم سے کچھ دور بھی نہیں ہے راوی نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا اور ان سے پوچھا انہوں نے فرمایا ٹھہریں ٹھہریں بلاشبہ میں آپ کی دلیل تک زیادہ پہنچنے والا ہوں پس وہ لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان کو شہید کر دیا۔

(۳۸۸۱۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ مِنَ الْقَصْرِ ، فَقَالَ : ائْتُونِي بِرَجُلٍ أُتَالِيهِ كِتَابَ اللهِ ، فَأَتَوْهُ بِصَعْصَعَةَ بْنِ صُوحَانَ ، وَكَانَ شَابًّا ، فَقَالَ : مَا وَجَدْتُمْ أَحَدًا تَأْتُونِي غَيْرَ هَذَا الشَّابِّ ، قَالَ : فَتَكَلَّمَ صَعْصَعَةُ بْنُ صُوحَانَ بِكَلاَمٍ ، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ : اُتْلُ ، فَقَالَ صَعْصَعَةُ : ﴿أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ﴾ فَقَالَ : لَيْسَتْ لَكَ وَلاَ لأَصْحَابِكَ ، وَلَكِنَّهَا لِي وَلأَصْحَابِي ، ثُمَّ تَلاَ عُثْمَانُ : ﴿أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ﴾ حَتَّى بَلَغَ ﴿وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الأُمُورِ﴾.

(۳۸۸۱۴) حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے محل سے لوگوں کی طرف جھانکا اور فرمایا میرے پاس ایسا آدمی لاؤ جس کے مقابلے میں اللہ کی کتاب پڑھوں وہ صعصعہ بن صوحان کو لے آئے وہ جوان تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے اس جوان کے علاوہ کسی اور کو نہ پایا جسے میرے پاس لاتے راوی نے فرمایا کہ صعصعہ بن صوحان نے ایک بات کی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا پڑھو صعصعہ بن صوحان نے ﴿أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ﴾ آیت پڑھی ترجمہ جن لوگوں سے جنگ کی جارہی ہے انہیں اجازت دی جاتی ہے (کہ وہ اپنے دفاع میں لڑیں) کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا ہے اور یقین رکھو کہ اللہ ان کو فتح دلانے پر پوری طرح قادر ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہ تو یہ تیرے لیے ہے اور نہ تیرے ساتھیوں کے لیے لیکن وہ میرے لیے ہے اور میرے ساتھیوں کے لیے ہے پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ﴾ یہاں تک کہ ﴿وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الأُمُورِ﴾ تک تلاوت کی۔

(۳۸۸۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلاَمٍ : لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ فِي الدَّارِ ، قَالَ : لاَ تَقْتُلُوهُ فَإِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ أَجَلِهِ إِلاَّ قَلِيلٌ ، وَاللهِ لَئِنْ قَتَلْتُمُوهُ لاَ تُصَلُّوا جَمِيعًا أَبَدًا.

(۳۸۸۱۵) حضرت ابو صالح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو گھر میں محصور کیا گیا کہ ان کو قتل نہ کرو اس لیے کہ ان کی عمر میں سے تھوڑا حصہ ہی باقی ہے بخدا اگر تم نے ان کو قتل کر دیا تو تم اکٹھے نماز نہیں پڑھ سکو گے۔

(۳۸۸۱۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَقُولُ : إِنَّ أَعْظَمَكُمْ غِنَاءً عِنْدِي مَنْ كَفَّ سِلاَحَهُ وَيَدَهُ.

(۳۸۸۱۶) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میرے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ مالدار وہ آدمی ہے جس نے اپنے اسلحہ اور ہاتھ کو روکا۔

(۳۸۸۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: قُلْتُ لِعُثْمَانَ يَوْمَ الدَّارِ: اُخْرُجْ فَقَاتِلْهُمْ، فَإِنَّ مَعَكَ مَنْ قَدْ نَصَرَ اللَّهُ بِأَقَلَّ مِنْهُ، وَاللهِ إِنَّ قِتَالَهُمْ لَحَلاَلٌ، قَالَ: فَأَبَى، وَقَالَ: مَنْ كَانَ لِي عَلَيْهِ سَمْعٌ وَطَاعَةٌ فَلْيُطِعْ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَكَانَ أَمَّرَهُ يَوْمَئِذٍ على الدار، وَكَانَ ذَلِكَ الْيَوْمَ صَائِمًا.

(۳۸۸۱۷) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے گھر (کے محاصرے) کے دن عرض کیا آپ نکلیں اور ان سے قتال کریں بلاشبہ آپ کے ساتھ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اس سے کم مقدار میں مدد کی بخدا ان سے قتال حلال ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انکار کیا اور فرمایا جس آدمی پر میری بات سننا اور اطاعت کرنا لازم ہے وہ عبداللہ بن زبیر کی اطاعت کرے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو اس دن گھر پر امیر مقرر کیا تھا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس دن روزہ دار تھے۔

(۳۸۸۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَعْفُورِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: والله لَئِنْ قَتَلُوا عُثْمَانَ لاَ يُصِيبُوا مِنْهُ خَلَفًا.

(۳۸۸۱۸) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا بخدا اگر انہوں نے عثمان کو شہید کر دیا تو ان کے بعد ان کا اچھا نائب نہ پائیں گے۔

(۳۸۸۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: جَاءَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ إِلَى عُثْمَانَ، فَقَالَ: هَذِهِ الأَنْصَارُ بِالْبَابِ، قَالُوا: إِنْ شِئْتَ أَنْ نَكُونَ أَنْصَارًا لِلَّهِ مَرَّتَيْنِ، قَالَ: أَمَّا قِتَالٌ فَلاَ.

(۳۸۸۱۹) حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا یہ انصار دروازے پر ہیں ان انصار نے عرض کیا اگر آپ چاہیں تو ہم اللہ کے (دین کے) مددگار بننے کو ایک بار پھر تیار ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا رہا قتال تو وہ نہیں ہوگا۔

(۳۸۸۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي مُوثِقِي عُمَرُ وَأُخْتَهُ عَلَى الإِسْلاَمِ، وَلَوِ ارْفَضَّ أُحُدٌ مِمَّا صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ كَانَ حَقِيقًا.

(۳۸۸۲۰) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: میں اپنے آپ کو اور عمر کی بہن کو دیکھا کہ عمر اسلام کی وجہ سے دونوں کو باندھنے والے تھے اور اگر پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جاتا اس بات سے جو تم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ کی تو وہ اس کا حقدار ہے۔

(۳۸۸۲۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ سِمَاكَ بْنَ حَرْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ بْنَ قَنَانَ أَبَا مُحَمَّدٍ مِنْ

بَنِي عَامِرِ بْنِ ذُهْلٍ ، قَالَ :أَشْرَفَ عَلَيْنَا عُثْمَان مِنْ كُوَّةٍ وَهُوَ مَحْصُورٌ ، فَقَالَ :أَفِيكُمَ ابْنَا محدوج ، فَلَمْ يَكُونَا ثَمَّ ، كَانَا نَائِمَيْنِ ، فَأُوقِظَا فَجَاءَا ، فَقَالَ لَهُمَا عُثْمَان :أُذَكِّرُكُمَا اللَّهَ ، أَلَسْتُمَا تَعْلَمَانِ ، أَنَّ عُمَرَ ، قَالَ: إِنَّمَا رَبِيعَةُ فَاجِرٌ ، أَوْ غَادِرٌ ، فَإِنِّي وَاللهِ لاَ أَجْعَلُ فَرَائِضَهُمْ وَفَرَائِضَ قَوْمٍ جَاؤُوا مِنْ مَسِيرَةِ شَهْرٍ ، فَهَاجَرَ أَحَدُهُمْ عِنْدَ طَنَبِهِ ، ثُمَّ زِدْتهمْ فِي غَدَاةٍ وَاحِدَةٍ خَمْسَمِئَةٍ خَمْسَمِئَةٍ ، حَتَّى أَلْحَقْتهمْ بِهِمْ ، قَالاَ :بَلَى ، قَالَ : أُذَكِّرُكُمَا اللَّهَ أَلَسْتُمَا تَعْلَمَانِ أَنَّكُمَا أَتَيْتُمَانِي فَقُلْتُمَا :إِنَّ كِنْدَةَ أَكَلَةُ رَأْسٍ ، وَأَنَّ رَبِيعَةَ هُمَ الرَّأْسُ ، وَأَنَّ الأَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ قَدْ أَكَلَهُمْ فَنَزَعْته وَاسْتَعْمَلْتُكُمَا ، قَالاَ :بَلَى ، قَالَ :اللَّهُمَّ ، إِنْ كَانُوا كَفَرُوا مَعْرُوفِي وَبَدَّلُوا نِعْمَتِي فَلاَ تُرْضِهِمْ عَنْ إِمَامٍ وَلاَ تُرْضِ الإِمَامَ عَنْهُمْ.

(۳۸۸۲۱) حضرت حنظلہ بن قنان ابو محمد جو بنی عامر بن ذھل سے تھے ان سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے روشندان سے ہماری طرف جھانکا جبکہ وہ محصور تھے اور فرمایا کیا تم میں محدوج کے دو بیٹے ہیں وہ وہاں نہ تھے سوئے ہوئے تھے ان کو جگایا گیا وہ دونوں آئے اور ان دونوں سے حضرت عثمان نے کہا میں تم دونوں کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تم دونوں جانتے نہیں ہو کہ حضرت عمر نے کہا تھا کہ ربیعہ فاجر ہیں یا فرمایا تھا دھوکے باز ہیں اور میں ایک مہینے کی مسافت سے آنے والی قوم والا عطیہ نہیں کر سکتا ہوں ان کے ہجرت کا مقام تو ان کے خیمے کی رسی کے پاس ہے (یعنی یہ قریب سے ہجرت کرنے والے ہیں) پھر میں نے ایک صبح میں ان کے عطیہ میں پانچ پانچ سو زیادہ کیا یہاں تک کہ میں نے ان کو ان کے ساتھ ملا دیا ان دونوں نے کہا کیوں نہیں (ایسا ہوا) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تم یہ نہیں جانتے کہ تم میرے پاس آئے تھے اور تم دونوں نے کہا تھا کہ کندہ اور ربیعہ ان پر اشعث بن قیس غالب تھا میں نے ان کو ان سے چھڑوایا اور تم دونوں کو ان پر عامل مقرر کیا انہوں نے کہا کیوں نہیں ایسا ہی ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے اللہ! اگر وہ میری نیکی کی ناشکری کریں اور نعمت کو بدل دیں تو اے اللہ تو ان کو کسی امام سے راضی نہ کر اور نہ امام کو ان سے راضی کر۔

(۳۸۸۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ جُنْدُبِ الْخَيْرِ، قَالَ:أَتَيْنَا حُذَيْفَةَ حِينَ سَارَ الْمِصْرِيُّونَ إِلَى عُثْمَانَ فَقُلْنَا :إِنَّ هَؤُلاَءِ قَدْ سَارُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فَمَا تَقُولُ ، قَالَ:يَقْتُلُونَهُ وَاللهِ ، قَالَ:قُلْنَا:فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ:فِي الْجَنَّةِ وَاللهِ ، قَالَ :قُلْنَا :فَأَيْنَ قَتَلَتُهُ ؟ قَالَ :فِي النَّارِ وَاللهِ.

(۳۸۸۲۲) جندب خیر سے منقول ہے کہتے ہیں کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب مصری حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف جا چکے تھے۔ ہم نے عرض کیا! یہ لوگ اس شخص (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) کی طرف گئے ہیں آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟ انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم یہ ان کو قتل کر ڈالیں گے ہم نے پھر عرض کیا کہ آخرت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا کیا معاملہ ہوگا تو انہوں نے فرمایا وہ جنت میں جائیں گے اللہ کی قسم۔ پھر ہم نے کہا کہ ان کے قاتل؟ تو انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم وہ جہنم میں جائیں گے۔

(۳۸۸۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حُمَيْدٍ أَبِي التَّيَّاحِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ لَمَّا جَاءَ قَتْلُ عُثْمَانَ ، قَالَ حُذَيْفَةُ : الْيَوْمَ نَزَلَ النَّاسُ حَافَّةَ الإِسْلَامِ ، فَكَمْ مِنْ مَرْحَلَةٍ قَدَ ارْتَحَلُوا عَنْهُ ، قَالَ : وَقَالَ ابْنُ أَبِي الْهُذَيْلِ : وَاللهِ لَقَدْ جَارَ هَؤُلَاءِ الْقَوْمُ عَنِ الْقَصْدِ حَتَّى إِنَّ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ وُعُورَةً ، مَا يَهْتَدُونَ لَهُ ، وَمَا يَعْرِفُونَهُ.

(۳۸۸۲۳) عبداللہ بن ابی ہذیل سے منقول ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر آئی تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا آج لوگ اسلام کے کنارے پر اتر آئے۔ پس کتنے مرحلے ہیں جو اس قتل سے انہوں نے عبور کر لیے۔ ابن ابی ہذیل نے فرمایا اللہ کی قسم یہ لوگ راہ اعتدال سے منحرف ہو گئے یہاں تک کہ ان کے اور ان کے درمیان ایسی پیچیدگی ہے کہ نہ تو اس کی ہدایت پا سکیں گے اور نہ ہی یہ اس کو جان پائیں گے۔

(۳۸۸۲٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ خَالِدٍ الْعَبْسِيِّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ وَذَكَرَ عُثْمَانَ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ لَمْ أَقْتُلْ وَلَمْ آمُرْ وَلَمْ أَرْضَ.

(۳۸۸۲۴) خالد عبسی سے منقول ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا! اے میرے اللہ نہ میں نے قتل کیا اور نہ ہی میں نے اس کا حکم دیا اور نہ ہی میں اس سے راضی ہوں۔

(۳۸۸۲٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، قَالَ : لَمَّا سَارَ عَلِيٌّ إِلَى صِفِّينَ اسْتَخْلَفَ أَبَا مَسْعُودٍ عَلَى النَّاسِ فَخَطَبَهُمْ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ فَرَأَى فِيهِمْ قِلَّةً ، فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، اخْرُجُوا فَمَنْ خَرَجَ فَهُوَ آمِنٌ ، إِنَّا وَاللهِ نَعْلَمُ أَنَّ مِنْكُمَ الْكَارِهَ لِهَذَا الأمر الْمُتَثَاقِلَ عَنْهُ فَاخْرُجُوا ، فَمَنْ خَرَجَ فَهُوَ آمِنٌ ، إِنَّا وَاللهِ مَا نَعُدُّهَا عَافِيَةً أَنْ يَلْتَقِيَ هَذَانِ الْغَارَانِ يَتَّقِي أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ ، وَلَكِنَّا نَعُدُّهَا عَافِيَةً أَنْ يُصْلِحَ اللَّهُ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَجْمَعَ أُلْفَتَهَا ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنْ عُثْمَانَ ، وَمَا نَقَمَ النَّاسُ عَلَيْهِ ، إِنَّهُمْ لَنْ يَدَعُوهُ وَذَنْبَهُ حَتَّى يَكُونَ اللَّهُ هُوَ يُعَذِّبُهُ ، أَوْ يَعْفُو عَنْهُ ، وَلَمْ يُدْرِكُوا الَّذِي طَلَبُوهُ ، إِذْ حَسَدُوهُ مَا آتَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ.

۲- فَلَمَّا قَدِمَ عَلِيٌّ ، قَالَ لَهُ : أَنْتَ الْقَائِلُ مَا بَلَغَنِي عَنْكَ يَا فَرُّوخُ ، إِنَّكَ شَيْخٌ قَدْ ذَهَبَ عَقْلُكَ ، قَالَ : لَقَدْ سَمَّتْنِي أُمِّي بِاسْمٍ هُوَ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا ، أَذَهَبَ عَقْلِي وَقَدْ وَجَبَتْ لِي الْجَنَّةُ مِنَ اللهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، تَعْلَمُهُ أَنْتَ ، وَمَا بَقِيَ مِنْ عَقْلِي فَإِنَّا كُنَّا نَتَحَدَّثُ بِأَنَّ الآخِرَ فَالآخِرَ شَرٌّ ، ثُمَّ خَرَجَ ، فَلَمَّا كَانَ بِالسَّيْلَحِينَ أَوْ بِالْقَادِسِيَّةِ خَرَجَ عَلَيْهِمْ وَضَفْرَاهُ يَقْطُرَانِ ، يَرَوْنَ أَنَّهُ قَدْ تَهَيَّأَ لِلإِحْرَامِ ، فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَأَخَذَ بِمُؤَخَّرِ وَاسِطَةِ الرَّحْلِ قَامَ إِلَيْهِ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ ، فَقَالُوا لَهُ : لَوْ عَهِدْتَ إِلَيْنَا يَا أَبَا مَسْعُودٍ ، قَالَ : عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالْجَمَاعَةِ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلَى ضَلَالَةٍ ، قَالَ : فَأَعَادُوا عَلَيْهِ ، فَقَالَ : عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالْجَمَاعَةِ ، فَإِنَّمَا يَسْتَرِيحُ بَرٌّ ، أَوْ يُسْتَرَاحُ مِنْ فَاجِرٍ.

(۳۸۸۲۵) عبدالعزیز بن رفیع سے منقول ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ جنگ صفین کے لیے روانہ ہوئے تو ابو مسعود کو لوگوں پر پیچھے نائب بنایا پس انہوں نے جمعہ کے دن خطبہ دیا تو انہوں نے لوگوں کی قلت محسوس کی پھر فرمایا اے لوگو! نکلو جو نکلے گا وہ امن پائے گا۔ اللہ کی قسم ہم اس بوجھل معاملے میں تمہاری پسندیدگی کو دیکھ رہے ہیں۔ تم نکلو جو نکلے گا وہ امن پائے گا۔ اللہ کی قسم ہم عافیت اسے شمار نہیں کرتے کہ دو لشکروں کی آپس میں مڈھ بھیڑ ہو ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے بچتا پھرے بلکہ ہم عافیت اسے سمجھتے ہیں کہ اللہ امت محمدیہ کی اصلاح فرمادے اور اس کے مابین محبت و الفت قائم فرمادے۔ کیا میں تم کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں نہ بتلاؤں اور ان سے لوگ کیوں ناراض ہوئے میں تم کو نہ بتلاؤں؟ لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کی خطا کو اللہ کے سپرد نہیں کیا کہ وہ اس کو عذاب دیتا یا معاف کرتا۔ اور وہ اس کو بھی نہ پا سکے جس کی انہیں طلب تھی کیونکہ انہوں نے ان سے اس پر حسد کیا جو اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا کیا تھا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو ان سے کہا کہ آپ نے کہی ہے وہ بات جو مجھے پہنچی ہے اے چوزے تمہاری عقل جاتی رہی ہے حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میری ماں نے اس نام سے بہتر نام رکھا ہے۔ کیا میری عقل جاتی رہی حالانکہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے جنت واجب کی کیا تم جانتے ہو؟ جو میری عقل سے باقی ہے اسی وجہ سے ہم باتیں کرتے تھے کہ ہر دوسرا شر ہے یہ کہہ کر وہ نکل گئے۔ جب ابو مسعود سیلحین یا قادسیہ میں لوگوں کے سامنے آئے تو ان کی زلفوں سے پانی ٹپک رہا تھا، لوگوں نے دیکھا کہ وہ احرام کے لیے تیاری کر چکے ہیں اور انہوں نے جب رکاب میں پاؤں رکھا اور کجاوے کو پکڑا تو لوگ ان کے آس پاس کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ آپ ہمیں کوئی نصیحت فرمائیں۔ تو ابو مسعود نے فرمایا کہ تم تقویٰ کو لازم پکڑو اور جماعت کو لازم پکڑو بے شک اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا۔ انہوں نے پھر نصیحت کا مطالبہ کیا تو انہوں نے پھر فرمایا تم تقویٰ کو لازم پکڑو اور جماعت کو لازم پکڑو! بے شک نیک صالح ہی اطمینان پاتا ہے یا یہ فرمایا کہ فاجر سے اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

(۳۸۸۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَطَاوُوس ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : مَا قَتَلْت ، يَعْنِي عُثْمَانَ وَلَا أَمَرْت ثَلَاثًا ، وَلَكِنِّي غُلِبْت.

(۳۸۸۲۶) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو) قتل نہیں کیا اور نہ میں نے قتل کیا کا حکم دیا یہ تین دفعہ فرمایا پھر فرمایا لیکن میں مغلوب ہو گیا تھا۔

(۳۸۸۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : مَا قَتَلْت ، وَإِنْ كُنْت لِقَتْلِهِ لَكَارِهًا.

(۳۸۸۲۷) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے قتل کیا نہیں یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اور میں ان کے قاتلوں کو ناپسند کرتا ہوں۔

(۳۸۸۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي زُرَارَةَ، وَأَبِي عَبْدِ اللهِ، قَالَا: سَمِعْنَا عَلِيًّا يَقُولُ: وَاللهِ مَا

شَارَكْت، وَمَا قَتَلْت وَلاَ أَمَرْت وَلاَ رَضِيت، يَعْنِي قَتْلَ عُثْمَانَ. (نعیم بن حماد ۴۵۲۔ سعید بن منصور ۲۹۴۱)

(۳۸۸۲۸) ابوزرارہ اور ابوعبداللہ سے منقول ہے کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ کی قسم نہ میں قتل میں شریک ہوا نہ میں نے قتل کیا نہ میں نے قتل کا حکم دیا اور نہ اس قتل پر میں راضی تھا یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل پر۔

(۳۸۸۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُصَيْنٌ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ، قَالَ: أَخْبَرَتْنِي سُرِّيَّةُ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، قَالَتْ: جَاءَ عَلِيٌّ يَعُودُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ، وَعِنْدَهُ الْقَوْمُ، فَقَالَ لِلْقَوْمِ: أَنْصِتُوا وَاسْكُتُوا، فَوَاللهِ لاَ تَسْأَلُونِي الْيَوْمَ شَيْئًا إِلاَّ أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ، فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ: أَنْشُدُكَ اللَّهَ، أَنْتَ قَتَلْت عُثْمَانَ، فَأَطْرَقَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ، مَا قَتَلْته وَلاَ أَمَرْت بِقَتْلِهِ، وَمَا سَائَنِي.

(حاکم ۱۰۶)

(۳۸۸۲۹) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی باندی کہتی ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ زید بن ارقم کی عیادت کے لیے تشریف لائے جبکہ ان کے اردگرد لوگ بیٹھے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کہا تم خاموش رہو۔ اللہ کی قسم تم آج جس چیز کے بارے میں سوال کرو گے میں تم کو اس کی خبر دونگا حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں! بتاؤ تم ہی ہو جس نے عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کیا؟ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کچھ دیر نظر نیچی کی پھر فرمایا اللہ کی قسم جس نے بیج کو پھاڑا اور جس نے ہوا چلائی، میں نے ان کو قتل نہیں کیا اور نہ ہی اس کا حکم دیا اور نہ ہی مجھ پر اس کی کوئی برائی عائد ہوتی ہے۔

(۳۸۸۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُنْذِرِ بْنِ يَعْلَى، قَالَ: كَانَ يَوْمَ أَرَادُوا قَتْلَ عُثْمَانَ أَرْسَلَ مَرْوَانُ إِلَى عَلِيٍّ أَلاَ تَأْتِيَ هَذَا الرَّجُلَ فَتَمْنَعَهُ، فَإِنَّهُمْ لَمْ يُبْرِمُوا أَمْرًا دُونَك، فَقَالَ عَلِيٌّ: لَنَأْتِيَنَّهُمْ، قَالَ: فَأَخَذَ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ بِكَتِفَيْهِ فَاحْتَضَنَهُ، فَقَالَ: يَا أَبَتِ، أَيْنَ تَذْهَبُ وَاللهِ مَا يَزِيدُونَك إِلاَّ رَهْبَةً، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ عَلِيٌّ بِعِمَامَتِهِ يَنْهَاهُمْ عَنْهُ.

(۳۸۸۳۰) منذر بن یعلی سے منقول ہے کہ جس دن باغیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو مروان نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ کیا آپ اس شخص (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) کے پاس جا کر ان کی حفاظت نہیں کریں گے؟ کیونکہ وہ آپ کے علاوہ کسی کا فیصلہ ماننے کو تیار نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم ضرور جائیں گے ان کے پاس۔ پس ابن حنفیہ نے ان کے کندھے کو پکڑا اور اس کام کی ذمہ داری خود اٹھانے کا ارادہ کیا۔ اور عرض کیا اے میرے ابا جان آپ کہاں جا رہے ہیں اللہ کی قسم وہ لوگ آپ کے خوف میں ہی اضافہ کریں گے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے باغیوں کی طرف اپنا عمامہ بھیجا اور باغیوں کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ضرر پہنچانے سے رکنے کا کہا۔

(۳۸۸۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الأَنْصَارِيِّ، قَالَ: دَخَلْت مَعَ الْمِصْرِيِّينَ عَلَى عُثْمَانَ، فَلَمَّا ضَرَبُوهُ خَرَجْتُ أَشْتَدُّ قَدْ مَلَأَتْ فُرُوجِي عَدْوًا حَتَّى دَخَلْت الْمَسْجِدَ، فَإِذَا

رَجُلٌ جَالِسٌ فِي نَحْوٍ مِنْ عَشَرَةٍ عَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ ، فَقَالَ : وَيْحَك مَا وَرَاك ، قَالَ : قُلْتُ قَدْ وَاللهِ فُرِغَ مِنَ الرَّجُلِ ، قَالَ : فَقَالَ : تَبًّا لَكُمْ آخِرَ الدَّهْرِ ، قَالَ : فَنَظَرْت فَإِذَا هُوَ عَلِيٌّ. (سعيد بن منصور ۲۹۳۹)

(۳۸۸۳۱) ابو جعفر انصاری سے منقول ہے کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر حملہ کرنے والے مصریوں کے ساتھ میں بھی تھا۔ جب انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مارا تو میں گھبراہٹ کی حالت میں بھاگتا ہوا وہاں سے نکلا یہاں تک کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو ایک شخص مسجد کے ایک کونے میں بیٹھا تھا اور اس کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔ اس نے کہا تمہاری ہلاکت ہو تمہارے پیچھے کیا معاملہ ہوا؟ میں نے کہا اللہ کی قسم اس شخص (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) کا کام تمام ہو گیا۔ اس بیٹھے ہوئے شخص نے کہا ہلاکت ہو تمہارے لیے آخر زمانہ میں۔ میں نے دیکھا تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

(۳۸۸۳۲) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ : لَمَّا حُصِرَ عُثْمَان أَتَى عَلِيٌّ طَلْحَةَ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى وَسَائِدَ فِي بَيْتِهِ ، فَقَالَ : أَنْشُدُك اللَّهَ ، لَمَا رَدَدْت النَّاسَ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّهُ مَقْتُولٌ ، فَقَالَ طَلْحَةُ : لاَ وَاللهِ حَتَّى تُعْطِيَ بَنُو أُمَيَّةَ الْحَقَّ مِنْ أَنْفُسِهَا.

(۳۸۸۳۲) حکیم بن جابر سے منقول ہے کہتے ہیں کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے وہ اپنے گھر میں تکیوں پر ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم کو قسم دیتا ہوں آپ نے لوگوں (باغیوں) کو امیر المومنین رضی اللہ عنہ سے نہیں روکا کیونکہ ان کو قتل کر دیا جائے گا۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم نہیں روکوں گا یہاں تک کہ بنو امیہ اپنے پاس سے لوگوں کو حق نہ دیدیں۔

(۳۸۸۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : عَابُوا عَلَى عُثْمَانَ تَمْزِيقَ الْمَصَاحِفِ وَآمَنُوا بِمَا كَتَبَ لَهُمْ.

(۳۸۸۳۳) ابو مجلز سے منقول ہے کہتے ہیں کہ لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو صحیفے جلانے پر برا بھلا بھی کہتے ہیں اور ان کے لکھے (ان کے جمع کے لیے قرآن) پر ایمان بھی لاتے ہیں۔

(۳۸۸۳۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : خَطَبَ عَلِيٌّ بِالْبَصْرَةِ ، فَقَالَ : وَاللهِ مَا قَتَلْته وَلاَ مَالأت عَلَى قَتْلِهِ ، فَلَمَّا نَزَلَ ، قَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ : أَيَّ شَيْءٍ صَنَعْت الآنَ يَتَفَرَّقُ عَنْك أَصْحَابُك ، فَلَمَّا عَادَ إِلَى الْمِنبَرِ ، قَالَ : مَنْ كَانَ سَائِلاً عَنْ دَمِ عُثْمَانَ فَإِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُ وَأَنَا مَعَهُ ، قَالَ مُحَمَّدٌ : هَذِهِ كَلِمَةٌ قُرَشِيَّةٌ ذَاتُ وَجْهٍ. (طبرانی ۱۱۳)

(۳۸۸۳۴) محمد سے منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بصرہ میں خطبہ فرمایا اللہ کی قسم میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل نہیں کیا اور نہ میں نے ان کے قتل میں معاونت کی۔ جب وہ منبر سے نیچے اترے تو آپ کے کسی ساتھی نے کہا پھر آپ نے کیا کیا؟ اب آپ سے آپ کے ساتھی جدا ہو رہے ہیں۔ پس جب حضرت علی رضی اللہ عنہ واپس منبر پر آئے تو فرمایا عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کے بارے میں سوال کرنے والا کون

ہے؟ بے شک عثمان رضی اللہ عنہ کو اللہ نے قتل کیا اور میں ان کے ساتھ ہوں گا (یعنی میں بھی قتل کر دیا جاؤں گا) محمد کہتے ہیں یہ کلمہ ذو وجہین ہے۔

(۳۸۸۳۵) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ :حدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، قَالَ :لَمَّا قُتِلَ عُثْمَان ، قَالَ حُذَيْفَةُ هَكَذَا وَحَلَّقَ بِيَدِهِ ، وَقَالَ :فُتِقَ فِي الإِسْلَام فَتْقٌ لَا يَرْتِقُهُ جَبَلٌ.

(۳۸۸۳۵) میمون سے منقول ہے کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کیا گیا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ہاتھ سے حلقہ بناتے ہوئے فرمایا اسلام میں ایسا شگاف پیدا ہوا ہے جس کو پہاڑ بھی پر نہیں کر سکے گا۔

(۳۸۸۳٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَسْلَمُ الْمِنْقَرِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :لَمَّا وَقَعَ مِنْ أَمْرِ عُثْمَانَ مَا كَانَ ، وَتَكَلَّمَ النَّاسُ فِي أَمْرِهِ ، أَتَيْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ ، فَقُلْتُ له :أَبَا الْمُنْذِرِ ، مَا الْمَخْرَجُ ، قَالَ :كِتَابُ اللهِ ، قَالَ :مَا اسْتَبَانَ لَكَ مِنْهُ فَاعْمَلْ بِهِ وَانْتَفِعْ بِهِ ، وَمَا اشْتَبَهَ عَلَيْك فَآمِنْ بِهِ وَكِلْهُ إِلَى عَالِمِهِ. (حاکم ۳۰۳)

(۳۸۸۳٦) عبدالرحمن بن ابزی سے منقول ہے کہتے ہیں کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا معاملہ ہوا تو لوگوں نے چہ میگوئیاں شروع کر دیں۔ میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے ابومنذر اب راہ نجات کیا ہے تو انہوں نے فرمایا کتاب اللہ، پھر فرمایا جو تم پر واضح ہو جائے اس پر عمل کرو اور اس سے فائدہ اٹھاؤ اور جو تم پر مشتبہ ہو اس پر ایمان لے آؤ اور اس کو اس کے جاننے والے کے سپرد کر دو۔

(۳۸۸۳۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، قَالَ:أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ صَخْرِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ جُزَيِّ بْنِ بُكَيْرٍ الْعَبْسِيِّ، قَالَ:جَاءَ حُذَيْفَةُ إِلَى عُثْمَانَ لِيُوَدِّعَهُ ، أَوْ يُسَلِّمَ عَلَيْهِ ، فَلَمَّا أَدْبَرَ، قَالَ: رُدُّوهُ، فَلَمَّا جَاءَ، قَالَ:مَا بَلَغَنِي عَنْك بظَهْرِ الْغَيْبِ ، فَقَالَ :وَاللهِ مَا أَبْغَضْتُك مُنْذُ أَحْبَبْتُك ، وَلَا غَشَشْتُك مُنْذُ نَصَحْتُ لَكَ، قَالَ أَنْتَ أَصْدَقُ مِنْهُمْ وَأَبَرُّ ، انْطَلِقْ ، فَلَمَّا أَدْبَرَ ، قَالَ :رُدُّوهُ ، قَالَ:مَا بَلَغَنِي عَنْك بظَهْرِ الْغَيْبِ ، فَقَالَ :حُذَيْفَةُ بِيَدِهِ هَكَذَا ، مَا بَلَغَنِي عَنْك بِظَهْرِ الْغَيْبِ ، أَجَلْ وَاللهِ لَتُخْرَجَنَّ إخْرَاجَ الثَّوْرِ، ثُمَّ لَتُذْبَحَنَّ ذَبْحَ الْجَمَلِ ، قَالَ :فَأَخَذَهُ مِنْ ذَلِكَ أَفكلٌ ، فَأَرْسَلَ إِلَى مُعَاوِيَةَ فَجِيءَ بِهِ يُدْفَعُ ، قَالَ :هَلْ تَدْرِي مَا قَالَ حُذَيْفَةُ، قَالَ:وَاللهِ لَتُخْرَجَنَّ إخْرَاجَ الثَّوْرِ وَلَتُذْبَحَنَّ ذَبْحَ الْجَمَلِ ، فَقَالَ:ادفنها ادفنها.

(دار قطنی ۴۹۰)

(۳۸۸۳۷) جزی بن بکیر عبسی سے منقول ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تا کہ ان کو الوداع کریں یا سلام کریں۔ جب وہاں سے پیٹھ پھیر کر واپس آئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان کو واپس لاؤ جب حضرت حذیفہ واپس آئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا بات ہے جو آپ کی طرف سے مجھے پہنچی۔ ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم جب سے

میں نے بیعت کی ہے کبھی آپ سے بغض نہیں رکھا اور جب سے آپ کی خیر خواہی کی اس کے بعد نہ ہی میں نے اپنے دل میں کینہ رکھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ ان سے زیادہ سچے اور نیک ہیں آپ جائیں پس جب وہ منہ پھیر کر جانے لگے پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ کیا بات ہے جو آپ کی طرف سے مجھے پہنچی؟ پھر فرمایا ہاں اللہ کی قسم تم ضرور بیل کی طرح نکال دیے جاؤ گے اور اونٹ کی طرح ذبح کیے جاؤ گے راوی کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر کپکپی طاری ہوگئی پھر انہوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو بلایا پس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو لایا گیا تا کہ اس کا کچھ ازالہ کیا جا سکے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تمہیں معلوم ہے کہ حذیفہ نے کیا کہا؟ انہوں نے کہا کہ تم کو بیل کی طرح نکالا جائے گا اور اونٹ کی طرح ذبح کیا جائے گا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ اس بات کو دفن کر دیجیے۔

(۳۸۸۳۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سَلاَّمُ بْنُ مِسْكِينٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مَنْ رَأَى عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلاَمٍ يَوْمَ قُتِلَ عُثْمَان يَبْكِي وَيَقُولُ :الْيَوْمَ هَلَكَتِ الْعَرَبُ.

(۳۸۸۳۸) سلام بن مسکین سے منقول ہے کہتے ہیں کہ مجھ سے روایت کیا ہے اس شخص نے جس نے عبداللہ بن سلام کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کے دن روتے ہوئے دیکھا تھا وہ فرما رہے تھے آج عرب ہلاک ہو گئے۔

(۳۸۸۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، أَنَّ نَاسًا كَانُوا عِنْدَ فُسْطَاطِ عَائِشَةَ فَمَرَّ بِهِمْ عُثْمَان ، أُرَى ذَلِكَ بِمَكَّةَ ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ :فَمَا بَقِيَ أَحَدٌ مِنْهُمْ إلاَّ لَعَنَهُ ، أَوْ سَبَّهُ غَيْرِي ، وَكَانَ فِيهِمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ ، فَكَانَ عُثْمَان عَلَى الْكُوفِيِّ أَجْرَأَ مِنْهُ عَلَى غَيْرِهِ ، فَقَالَ :يَا كُوفِي ، أَتَسُبُّنِي ؟ اقْدَمَ الْمَدِينَةَ ، كَأَنَّهُ يَتَهَدَّدُهُ ، قَالَ :فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ فَقِيلَ لَهُ :عَلَيْك بِطَلْحَةِ ، فَانْطَلَقَ مَعَهُ طَلْحَةُ حَتَّى أَتَى عُثْمَانَ ، فَقَالَ عُثْمَان :وَاللهِ لأَجْلِدَنَّكَ مِئَة ، قَالَ :فَقَالَ طَلْحَةُ :وَاللهِ لاَ تَجْلِدُهُ مِئَة إلاَّ أَنْ يَكُونَ زَانِيًا ، قَالَ لأَحْرِمَنَّكَ عَطَائَك ، قَالَ :فَقَالَ طَلْحَةُ :إنَّ اللَّهَ سَيَرْزُقُهُ.

(۳۸۸۳۹) ابو سعید سے منقول ہے کہ لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے خیمہ کے قریب جمع تھے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان کے پاس سے گزرے راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے یہ مکہ کا واقعہ ہے ابو سعید کہتے ہیں میرے علاوہ وہاں موجود ہر شخص نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر طعن و تشنیع کی۔ ان لوگوں میں ایک کوفی بھی تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس شخص پر جرأت کرتے ہوئے فرمایا اے کوفی کیا تو مجھے گالی دیتا ہے؟ تو مدینے آنا! گویا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دھمکی دی پس وہ شخص مدینے آیا تو اس سے کہا گیا کہ تم طلحہ رضی اللہ عنہ کو لازم پکڑو۔ پس حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اس کے ساتھ چلے یہاں تک کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم کو عطایا سے محروم کر دونگا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ رزق عطا کریگا۔

(۳۸۸۴۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ ذَكْوَانَ أَبَا صَالِحٍ يُحَدِّثُ ، عَنْ صُهَيْبٍ مَوْلَى الْعَبَّاسِ ، قَالَ :أَرْسَلَنِي الْعَبَّاسُ إلَى عُثْمَانَ أَدْعُوهُ ، قَالَ :فَأَتَيْته فَإِذَا هُوَ يُغَدِّي النَّاسَ ، فَدَعَوْته فَأَتَاهُ ،

فَقَالَ :أَفْلَحُ الْوَجْهُ أَبَا الْفَضْلِ ، قَالَ :وَوَجْهُكَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ :مَا زِدْتُ أَنْ أَتَانِي رَسُولُكَ وَأَنَا أُغَدِّي النَّاسَ فَغَدَّيْتُهُمْ ، ثُمَّ أَقْبَلْتُ ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ :أُذَكِّرُكَ اللَّهَ فِي عَلِيٍّ ، فَإِنَّهُ ابْنُ عَمِّكَ وَأَخُوكَ فِي دِينِكَ وَصَاحِبُكَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِهْرُكَ ، وَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَقُومَ بِعَلِيٍّ وَأَصْحَابِهِ فَاعْفِنِي مِنْ ذَلِكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَ عُثْمَانُ :أَنَا أول مَا أجبتك أَنْ قَدْ شَفَّعْتُكَ ، أَنَّ عَلِيًّا لَوْ شَاءَ مَا كَانَ أَحَدٌ دُونَهُ ، وَلَكِنَّهُ أَبَى إِلاَّ رَأْيَهُ ، وَبَعَثَ إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ لَهُ أُذَكِّرُكَ اللَّهَ فِي ابْنِ عَمِّكَ ، وَابْنِ عَمَّتِكَ وَأَخِيكَ فِي دِينِكَ وَصَاحِبِكَ مَعَ رَسُولِ اللهِ وَوَلِيِّ بَيْعَتِكَ ، فَقَالَ :وَاللهِ لَوْ أَمَرَنِي أَنْ أَخْرُجَ مِنْ دَارِي لَخَرَجْتُ ، فَأَمَّا أَنْ أُدَاهِنَ أَنْ لاَ يُقَامَ كِتَابُ اللهِ فَلَمْ أَكُنْ لأَفْعَلَ ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ :سَمِعْته مَا لاَ أُحْصِي وَعَرَضْته عَلَيْهِ غَيْرَ مَرَّةٍ.

(۳۸۸۴۰) صہیب جو کہ عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں سے منقول ہے عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا کہ میں ان کو بلا کر لاؤں۔ کہتے ہیں میں ان کے پاس آیا تو وہ لوگوں کو ناشتہ کروا رہے تھے میں نے ان کو بلایا پس وہ آ گئے اور فرمایا اے ابوالفضل آپکا چہرہ کامیاب رہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا اے امیر المؤمنین آپ کا چہرہ بھی فلاح کو پائے پھر عرض کیا کہ آپ کا پیغام سنتے ہی چلا آیا صرف کھانا کھلایا ہے لوگوں کو۔ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم کو نصیحت کرتا ہوں علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بے شک وہ آپ کے چچا کے بیٹے ہیں اور آپ کے ماموں کے بیٹے ہیں اور آپ کے دینی بھائی ہیں اور وہ آپ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اور آپ کے ہم زلف ہیں۔ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے مدمقابل کھڑا ہونا چاہتے ہیں۔ اے امیر المؤمنین! اس کی معافی آپ مجھے دیدیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ کی اس بات کو قبول کیا اور آپ کی سفارش کو قبول کیا بے شک اگر علی رضی اللہ عنہ چاہے تو ان کے علاوہ کوئی نہ ہو مگر انہوں نے انکار کر دیا سوائے رائے دینے کے پھر عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا کہ میں تم کو تمہارے چچا کے بیٹے کے بارے میں نصیحت کرتا ہوں جو تمہارا پھوپھی کا بیٹا ہے اور دینی بھائی ہے اور آپ کے ساتھ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور آپ نے ان سے بیعت بھی کی ہوئی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر وہ مجھے گھر سے نکلنے کا حکم دیتے تو میں ضرور نکلتا رہی بات مداہنت کی کہ اللہ کی کتاب کو قائم نہ کیا جائے تو میں ایسا نہیں کر سکتا۔ محمد بن جعفر فرماتے ہیں کہ اس کو میں نے بے شمار دفعہ سنا ہے اور ان پر کئی دفعہ پیش کیا ہے۔

(۳۸۸۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ مُعَاوِيَةُ وَعَمْرٌو الْكُوفَةَ أَتَى الْحَارِثُ بْنُ الأَزْمَعِ عَمْرًا ، فَخَرَجَ عَمْرٌو وَهُوَ رَاكِبٌ ، فَقَالَ لَهُ الْحَارِثُ :جِئْتُ فِي أَمْرٍ لَوْ وَجَدْتُكَ عَلَى قَرَارٍ لَسَأَلْتُكَ ، فَقَالَ عَمْرٌو :مَا كُنْتَ لِتَسْأَلَنِي ، عَنْ شَيْءٍ وَأَنَا عَلَى قَرَارٍ إِلاَّ أَخْبَرْتُكَ بِهِ الآنَ ، قَالَ : فَأَخْبِرْنِي عَنْ عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ ، قَالَ :فَقَالَ :اجْتَمَعَتِ السَّخْطَةُ وَالأَثَرَةُ ، فَغَلَبَتِ السَّخْطَةُ الأَثَرَةَ ، ثُمَّ سَارَ.

(۳۸۸۴۱) قیس سے منقول ہے جب معاویہ رضی اللہ عنہ اور عمرو رضی اللہ عنہ کوفہ آئے تو حارث بن ازمع عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ عمرو سوار ہو کر

نکل رہے تھے حارث نے انہیں کہا میں ایک کام آیا تھا اگر آپ تشریف فرما ہوتے تو میں آپ سے ایک سوال پوچھتا۔ حضرت عمرو نے فرمایا تم نے جو سوال کرنا ہے وہ کرلو، کیونکہ جس سوال کا جواب میں تمہیں بیٹھے ہونے کی حالت میں دے سکتا ہوں، اب بھی دے سکتا ہوں۔ حارث نے کہا کہ علی رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں مجھے کچھ بتایئے۔ انہوں نے فرمایا غیظ وغضب اور خود غرضی ایک جگہ جمع ہوئے تھے پس غیظ وغضب خود غرضی پر غالب آگیا۔ پھر آپ چل دیے۔

(۳۸۸٤۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ شَقِيقٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي الأَقْرَعُ ، قَالَ : أَرْسَلَ عُمَرُ إِلَى الأُسْقُفِ ، قَالَ : فَهُوَ يَسْأَلُهُ وَأَنَا قَائِمٌ عَلَيْهِمَا أُظِلُّهُمَا مِنَ الشَّمْسِ ، فَقَالَ لَهُ : هَلْ تَجِدُنَا فِي كِتَابِكُمْ ، قَالَ : نَعْتَكُمْ وَأَعْمَالَكُمْ ، قَالَ : فَمَا تَجِدُنِي ، قَالَ : أَجِدُكَ قَرْنَ حَدِيدٍ ، قَالَ : فنفط عُمَرُ فِي وَجْهِهِ وَقَالَ : قَرْنُ حَدِيدٍ ، قَالَ أَمِينٌ شَدِيدٌ ، قَالَ : فَكَأَنَّهُ فَرِحَ بِذَلِكَ ، قَالَ فَمَا تجدُ بَعْدِي ، قَالَ خَلِيفَةٌ صِدْقٍ يُؤْثِرُ أَقْرَبِيهِ ، قَالَ ، يقول عُمَرُ : يَرْحَمُ اللَّهُ ابْنَ عَفَّانَ ، قَالَ : فَمَا تَجِدُ بَعْدَهُ ، قَالَ : صَدْعٌ حَدِيدٍ ، قَالَ : وَفِي يَدِ عُمَرَ شَيْءٌ يُقَلِّبُهُ ، قَالَ : فَنَبَذَهُ ، وَقَالَ : يَا دَفْرَاه ، مَرَّتَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثًا ، فَقَالَ : لاَ تَقُلْ ذَلِكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّهُ خَلِيفَةٌ مُسْلِمٌ وَرَجُلٌ صَالِحٌ ، وَلَكِنَّهُ يُسْتَخْلَفُ وَالسَّيْفُ مَسْلُولٌ وَالدَّمُ مُهْرَاقٌ ، قَالَ : ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ ، وَقَالَ : الصَّلاَةُ.

(۳۸۸۴۲) اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک پادری کو بلایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے سوال کررہے تھے اور میں ان دونوں پر سایہ کررہا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کیا آپ اپنی کتابوں میں ہمارا تذکرہ پاتے ہیں؟ اس نے کہا ہاں تمہاری صفات اور اعمال کا تذکرہ ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ کیا؟ اس نے کہا میں آپ کو لوہے کا سینگ پاتا ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات سے ذرا پریشان ہوئے پھر پوچھا قرن حدید کیا ہے؟ تو پادری نے جواب دیا سخت امانتدار۔ اس بات سے عمر رضی اللہ عنہ خوش ہوئے۔ پھر کہنے لگے میرے بعد کیا پاتے ہو تو اس نے جواب دیا سچا خلیفہ جو اپنے اقرباء کو ترجیح دے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ ابن عفان رضی اللہ عنہ پر رحم کرے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا اس کے بعد آپ کیا پاتے ہیں؟ اس نے کہا لوہے میں شگاف۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں کوئی شے تھی جس کے ذریعے الٹ پلٹ کررہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے پھینکا اور دو یا تین دفعہ یہ فرمایا "یا دفرا" (اے رسوا ہونے والے) پادری نے کہا آپ اس طرح نہ کہیے اے امیر المؤمنین! کیونکہ وہ مسلمان خلیفہ ہوگا اور نیک آدمی ہوگا لیکن وہ ایسی حالت میں خلیفہ بنے گا جب تلوار ننگی ہوگی اور خون بہہ رہا ہوگا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا نماز کے لیے چلو۔

(۳۸۸٤۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي الْهَيْثَمِ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلاَمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لاَ تَسُلُّوا سُيُوفَكُمْ فَلَئِنْ سَلَلْتُمُوهَا لاَ تُغْمَدُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَقَالَ : أَنْظِرُونِي ثَمَانَ عَشْرَةَ ، يَعْنِي يَوْمَ عُثْمَانَ.

(۳۸۸۴۳) عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا تم اپنی تلواریں نہ کھینچو، اگر تم تلواریں کھینچو گے تو قیامت تک یہ

نیام میں نہ جائیں گی پھر فرمایا مجھے اٹھارہ دن کی مہلت دے دو یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے دن تک (کیونکہ یہ خود وفات پا جائیں گے)

(۳۸۸٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، قَالَ : قَالَ كَعْبٌ : كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى هَذَا وَفِي يَدَيْهِ شِهَابَانِ مِنْ نَارٍ ، يَعْنِي قَاتِلَ عُثْمَانَ ، فَقَتَلَهُ.

(۳۸۸۴۴) حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ان کے عثمان کے قاتل کی طرف دیکھ رہا تھا اس کے ہاتھ میں آگ کے دو انگارے ہیں پس اس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا۔

(۳۸۸٤٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنِي مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى أَبِي أُسَيْدٍ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ : سَمِعَ عُثْمَان ، أَنَّ وَفْدَ أَهْلِ مِصْرَ قَدْ أَقْبَلُوا ، فَاسْتَقْبَلَهُمْ ، فَكَانَ فِي قَرْيَةٍ خَارِجًا مِنَ الْمَدِينَةِ ، أَوْ كَمَا قَالَ : قَالَ : فَلَمَّا سَمِعُوا بِهِ أَقْبَلُوا نَحْوَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي هُوَ فِيهِ ، قَالَ : أُرَاهُ ، قَالَ : وَكَرِهَ أَنْ يَقْدُمُوا عَلَيْهِ الْمَدِينَةَ ، أَوْ نَحْوًا مِنْ ذَلِكَ ، فَأَتَوْهُ فَقَالُوا : ادْعُ بِالْمُصْحَفِ ، فَدَعَا بِالْمُصْحَفِ فَقَالُوا : افْتَحِ السَّابِعَةَ ، وَكَانُوا يُسَمُّونَ سُورَةَ يُونُسَ السَّابِعَةَ ، فَقَرَأَهَا حَتَّى إِذَا أَتَى عَلَى هَذِهِ الآيَةِ : ﴿قُلْ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ رِزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِنْهُ حَرَامًا وَحَلاَلاً قُلْ آللَّهُ أَذِنَ لَكُمْ أَمْ عَلَى اللهِ تَفْتَرُونَ﴾ قَالُوا : أَرَأَيْتَ مَا حَمَيْتَ مِنَ الْحِمَى آللَّهُ أَذِنَ لَكَ بِهِ أَمْ عَلَى اللهِ تَفْتَرِي ، فَقَالَ : أَمْضِهِ ، أُنْزِلَتْ فِي كَذَا وَكَذَا ، وَأَمَّا الْحِمَى فَإِنَّ عُمَرَ حَمَى الْحِمَى قَبْلِي لإِبِلِ الصَّدَقَةِ ، فَلَمَّا وُلِّيتُ زَادَتْ إِبِلُ الصَّدَقَةِ فَزِدْتُ فِي الْحِمَى لِمَا زَادَ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ ، فَجَعَلُوا يَأْخُذُونَهُ بِالآيَةِ فَيَقُولُ : أَمْضِهِ ، نَزَلَتْ فِي كَذَا وَكَذَا .

۲- وَالَّذِي يَلِي كَلاَمَ عُثْمَانَ يَوْمَئِذٍ فِي سِنِّكَ ، يَقُولُ أَبُو نَضْرَةَ : يَقُولُ لِي ذَلِكَ أَبُو سَعِيدٍ ، قَالَ أَبُو نَضْرَةَ : وَأَنَا فِي سِنِّكَ يَوْمَئِذٍ ، قَالَ : وَلَمْ يَخْرُجْ وَجْهِي ، أَوْ لَمْ يَسْتَوِ وَجْهِي يَوْمَئِذٍ ، لاَ أَدْرِي لَعَلَّهُ ، قَالَ مَرَّةً أُخْرَى : وَأَنَا يَوْمَئِذٍ فِي ثَلاَثِينَ سَنَةً .

۳- ثُمَّ أَخَذُوهُ بِأَشْيَاءَ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مِنْهَا مَخْرَجٌ ، فَعَرَفَهَا ، فَقَالَ : أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ، فَقَالَ لَهُمْ : مَا تُرِيدُونَ فَأَخَذُوا مِيثَاقَهُ ، قَالَ : وَأَحْسِبُهُ ، قَالَ : وَكَتَبُوا عَلَيْهِ شَرْطًا ، قَالَ : وَأَخَذَ عَلَيْهِمْ ، أَنْ لاَ يَشُقُّوا عَصًا وَلاَ يُفَارِقُوا جَمَاعَةً مَا أَقَامَ لَهُمْ بِشَرْطِهِمْ ، أَوْ كَمَا أَخَذُوا عَلَيْهِ .

٤- فَقَالَ لَهُمْ : مَا تُرِيدُونَ فَقَالُوا : نُرِيدُ أَنْ لاَ يَأْخُذَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ عَطَاءً ، فَإِنَّمَا هَذَا الْمَالُ لِمَنْ قَاتَلَ عَلَيْهِ وَلِهَذِهِ الشُّيُوخِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضُوا ، وَأَقْبَلُوا مَعَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ رَاضِينَ ، فَقَامَ فَخَطَبَ ، فَقَالَ : وَاللهِ إِنِّي مَا رَأَيْت وَافِدًا هُمْ خَيْرٌ لِحَوْبَاتِي مِنْ هَذَا الْوَفْدِ الَّذِينَ قَدِمُوا عَلَيَّ ، وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى : حَسِبْتُ ، أَنَّهُ قَالَ : مِنْ هَذَا الْوَفْدِ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ ، أَلاَ مَنْ كَانَ لَهُ زَرْعٌ فَلْيَلْحَقْ بِزَرْعِهِ ، وَمَنْ كَانَ لَهُ

ضَرْعٌ فَلْيَحْتَلِبْ ، أَلَا إِنَّهُ لَا مَالَ لَكُمْ عِنْدَنَا ، إِنَّمَا هَذَا الْمَالُ لِمَنْ قَاتَلَ عَلَيْهِ ، وَلِهَذِهِ الشُّيُوخِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ النَّاسُ وَقَالُوا :مَكْرُ بَنِي أُمَيَّةَ .

۵- ثُمَّ رَجَعَ الْوَفْدُ الْمِصْرِيُّونَ رَاضِينَ ، فَبَيْنَمَا هُمْ فِي الطَّرِيقِ إِذْ بِرَاكِبٍ يَتَعَرَّضُ لَهُمْ ، ثُمَّ يُفَارِقُهُمْ ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ ، ثُمَّ يُفَارِقُهُمْ وَيَسُبُّهُمْ ، فَقَالُوا لَهُ :إِنَّ لَكَ لأَمْرًا مَا شَأْنُك ، قَالَ :أَنَا رَسُولُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى عَامِلِهِ بِمِصْرَ فَفَتَّشُوهُ فَإِذَا بِالْكِتَابِ عَلَى لِسَانِ عُثْمَانَ ، عَلَيْهِ خَاتَمُهُ إِلَى عَامِلِ مِصْرَ أَنْ يَقْتُلَهُمْ ، أَوْ يَقْطَعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلَهُمْ .

٦- فَأَقْبَلُوا حَتَّى قَدِمُوا الْمَدِينَةَ ، فَأَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوا :أَلَمْ تَرَ إِلَى عَدُوِّ اللهِ ، أَمَرَ فِينَا بِكَذَا وَكَذَا ، وَاللهِ قَدْ أُحِلَّ دَمُهُ قُمْ مَعَنا إِلَيْهِ ، فَقَالَ :لاَ وَاللهِ ، لاَ أَقُومُ مَعَكُمْ ، قَالُوا :فَلِمَ كَتَبْتَ إِلَيْنَا ، قَالَ :لاَ وَاللهِ مَا كَتَبْتُ إِلَيْكُمْ كِتَابًا قَطُّ ، قَالَ : فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ ، ثُمَّ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ :أَلِهَذَا تُقَاتِلُونَ ، أَوْ لِهَذَا تَغْضَبُونَ وَانْطَلَقَ عَلِيٌّ فَخَرَجَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى قَرْيَةٍ ، أَوْ قَرْيَةٍ لَهُ .

۷- فَانْطَلَقُوا حَتَّى دَخَلُوا عَلَى عُثْمَانَ فَقَالُوا : كَتَبْتَ فِينَا بِكَذَا وَكَذَا ، فَقَالَ :إِنَّمَا هُمَا اثْنَتَانِ ، أَنْ تُقِيمُوا عَلَيَّ رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، أَوْ يَمِينًا : بِاللهِ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ ، مَا كَتَبْتُ وَلاَ أَمْلَيْت ، وَقَدْ تَعْلَمُونَ ، أَنَّ الْكِتَابَ يُكْتَبُ عَلَى لِسَانِ الرَّجُلِ وَيُنْقَشُ الْخَاتَمَ عَلَى الْخَاتَمِ ، فَقَالُوا لَهُ : قَدْ وَاللهِ أَحَلَّ اللَّهُ دَمَك ، وَنَقَضَ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ ،

۸- قَالَ :فَحَصَرُوهُ فِي الْقَصْرِ ، فَأَشْرَفَ عَلَيْهِمْ ، فَقَالَ :السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ ، قَالَ :فَمَا أُسْمِعَ أَحَدًا رَدَّ السَّلاَمَ إِلاَّ أَنْ يَرُدَّ رَجُلٌ فِي نَفْسِهِ ، فَقَالَ :أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ ، هَلْ عَلِمْتُمْ أَنِّي اشْتَرَيْت رُومَةَ بِمَالِي لأَسْتَعْذِبَ بِهَا ، قَالَ : فَجَعَلْتُ رِشَائِي فِيهَا كَرِشَاءِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، فَقِيلَ :نَعَمْ ، فَقَالَ :فَعَلاَمَ تَمْنَعُونِي أَنْ أَشْرَبَ مِنْهَا حَتَّى أُفْطِرَ عَلَى مَاءِ الْبَحْرِ .

۹- قَالَ :أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ هَلْ عَلِمْتُمْ أَنِّي اشْتَرَيْت كَذَا وَكَذَا مِنَ الأَرْضِ فَزِدْته فِي الْمَسْجِد ، قِيلَ :نَعَمْ ، قَالَ : فَهَلْ عَلِمْتُمْ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ مُنِعَ أَنْ يُصَلِّيَ فِيهِ قبلي قِيلَ قَالَ :وَأَنْشُدُكُمْ بِاللهِ هَلْ سَمِعْتُمْ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرَ كَذَا وَكَذَا شَيْئًا مِنْ شَأْنِهِ ، وَذَكَرَ أُرَى كِتَابَةَ الْمُفَصَّلِ .

۱۰- قَالَ :فَفَشَا النَّهْي ، وَجَعَلَ النَّاسُ يَقُولُونَ :مَهْلاً ، عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ، وَفَشَا النَّهْيُ وَقَامَ الأَشْتَرُ ، فَلاَ أَدْرِي يَوْمَئِذٍ أَمْ يَوْم آخَرَ ، فَقَالَ :لَعَلَّهُ قَدْ مَكَرَ بِهِ وَبِكُمْ ، قَالَ :فَوَطِئَهُ النَّاسُ حَتَّى أُلْقِيَ كَذَا وَكَذَا .

۱۱- ثُمَّ إِنَّهُ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مَرَّةً أُخْرَى فَوَعَظَهُمْ وَذَكَّرَهُمْ ، فَلَمْ تَأْخُذْ فِيهِم الْمَوْعِظَةُ ، وَكَانَ النَّاسُ تَأْخُذُ فِيهِمَ الْمَوْعِظَةُ أَوَّلَ مَا يَسْمَعُونَهَا ، فَإِذَا أُعِيدَتْ عَلَيْهِمْ لَمْ تَأْخُذْ فِيهِم الْمَوْعِظَةُ .

۱۲- ثُمَّ فَتَحَ الْبَابَ وَوَضَعَ الْمُصْحَفَ بَيْنَ يَدَيْهِ ، قَالَ : فَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهِ فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ ، فَقَالَ لَهُ عُثْمَان : لَقَدْ أَخَذْتَ مِنِّي مَأْخَذًا ، أَوْ قَعَدْتَ مِنِّي مَقْعَدًا مَا كَانَ أَبُو بَكْرٍ لِيَأْخُذَهُ ، أَوْ لِيَقْعُدَهُ ، قَالَ : فَخَرَجَ وَتَرَكَهُ .

۱۳- قَالَ : وَفِي حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ : فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ ، فَقَالَ : بَيْنِي وَبَيْنَكَ كِتَابُ اللهِ ، فَخَرَجَ وَتَرَكَهُ ، وَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْمَوْتُ الأَسْوَدُ فَخَنَقَهُ وَخَنَقَهُ ، ثُمَّ خَرَجَ ، فَقَالَ : وَاللهِ مَا رَأَيْت شَيْئًا قَطُّ هُوَ أَلْيَنُ مِنْ حَلْقِهِ ، وَاللهِ لَقَدْ خَنَقْته حَتَّى رَأَيْت نَفَسَهُ مِثْلَ نَفَسِ الْجَانِّ تَرَدَّدَ فِي جَسَدِهِ .

۱۴- ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ آخَرُ ، فَقَالَ : بَيْنِي وَبَيْنَكَ كِتَابُ اللهِ وَالْمُصْحَفُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَهْوَى إلَيْهِ بِالسَّيْفِ فَاتَّقَاهُ بِيَدِهِ فَقَطَعَهَا فَلاَ أَدْرِي أَبَانَهَا ، أَوْ قَطَعَهَا فَلَمْ يُبِنْهَا ، فقَالَ : أَمَا وَاللهِ ، إنَّهَا لأَوَّلُ كَفٍّ قَطُّ خَطَّتِ الْمُفَصَّلَ .

۱۵- وَحُدِّثْت فِي غَيْرِ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ : فَدَخَلَ عَلَيْهِ التجوبيُّ فَأَشْعَرَهُ بِمِشْقَصٍ ، فَانْتَضَحَ الدَّمُ عَلَى هَذِهِ الآيَةِ : ﴿فَسَيَكْفِيكَهُمَ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ وَإِنَّهَا فِي الْمُصْحَفِ مَا حُكَّتْ .

۱۶- وَأَخَذَتْ بِنْتُ الْفُرَافِصَةِ فِي حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ حُلِيَّهَا فَوَضَعَتْهُ فِي حِجْرِهَا ، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُقْتَلَ ، فَلَمَّا أُشْعِرَ ، أَوْ قُتِلَ تَجَافَتْ ، أَوْ تَفَاجَتْ عَلَيْهِ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ : قَاتَلَهَا اللَّهُ ، مَا أَعْظَمَ عَجِيزَتَهَا ، فَعَرَفْت أَنَّ أَعْدَاءَ اللهِ لَمْ يُرِيدُوا إلاَّ الدُّنْيَا. (احمد ۷۲۲)

(۳۸۸۴۵) ابو سعید سے منقول ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے سنا کہ مصر کا وفد آیا ہے پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کا استقبال کیا وہ مدینہ سے باہر ایک بستی میں تھے راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ وہ مدینہ میں ان کے پاس حاضر ہوں یا اس طرح کا کوئی امر تھا۔ پس اہل مصر ان کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ صحیفہ منگوائیے تو انہوں نے صحیفہ منگوالیا پھر کہنے لگے اس کو کھولیے اور سابعہ نکالیے وہ سورہ یونس کو سابعہ کا نام دیتے تھے پس حضرت عثمان نے پڑھنا شروع کیا اس آیت پر پہنچے: ﴿قُلْ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ رِزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِنْهُ حَرَامًا وَحَلَالًا قُلْ آللَّهُ أَذِنَ لَكُمْ أَمْ عَلَى اللهِ تَفْتَرُونَ﴾ (آپ کہہ دیجیے تم بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے جو رزق اتارا پھر اس میں سے تم نے حرام اور حلال بنالیا آپ کہہ دیں کیا تمہیں اللہ نے اجازت دی یا اللہ پر تم بہتان باندھتے ہو) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا پس اسے چھوڑ دو یہ آیت فلاں فلاں امر میں اتری ہے بہر حال آپ چراگاہ کی جو بات کر رہے ہیں تو مجھ سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صدقہ کے اونٹوں کے لیے چراگاہ مقرر کی تھی۔ پھر جب مجھے والی بنایا گیا تو صدقہ کے اونٹ بڑھ گئے، میں نے چراگاہ کو بھی وسعت دیدی اونٹوں کی کثرت کے پیش نظر۔ پس اہل مصر آیتوں سے دلیل پکڑتے رہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے رہے کہ اسے چھوڑو اور کہتے رہے یہ آیت فلاں فلاں واقعہ میں اتری ہے۔ جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کلام کر رہا تھا وہ آپ کی عمر کا تھا، ابونضرہ فرماتے ہیں کہ یہ بات مجھے ابوسعید نے بتائی، ابونضرہ فرماتے ہیں کہ میں اس دن تمہاری عمر کا تھا کہتے ہیں میرے چہرے پر مکمل جوانی کے اثرات ظاہر نہ ہوئے تھے یا یوں فرمایا کہ میں

اچھی طرح جوان نہ ہوا تھا۔ میں نہیں جانتا کہ انہوں نے دوسری دفعہ فرمایا ہو میں اس دن تیس سال کا تھا۔ پھر انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ایسے اعتراضات کیے جن سے وہ چھٹکارا نہ پا سکے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان چیزوں کی حقیقت کو اچھی طرح پہچان لیا پھر فرمایا میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ پھر ان سے فرمایا تم کیا چاہتے ہو؟ پھر انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ایک عہد لیا راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے انہوں نے کچھ شرائط بھی طے کیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے عہد لیا کہ وہ مسلمانوں کی قوت کو فرو نہ کریں گے اور نہ ہی مسلمانوں میں تفرقہ پھیلائیں گے جب تک کہ میں شرائط پر قائم رہوں گا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اور کیا چاہتے ہو تو انہوں نے کہا ہم یہ چاہتے ہیں کہ اہل مدینہ عطایا نہ لیں کیونکہ یہ مال تو صرف قتال کرنے والوں اور اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے پس وہ راضی ہو گئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ آئے پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا اور فرمایا اللہ کی قسم میں نے اس وفد سے بہتر کوئی وفد نہیں دیکھا جو میری حاجت کے لیے اس سے بہتر ہو۔ اور پھر دوسری مرتبہ یہی فرمایا۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ اس کے شرکاء اہل مصر ہیں سنو جس کے پاس کھیتی ہے وہ اپنی کھیتی باڑی کرے اور جس کے پاس دودھ والا جانور ہے وہ اس کا دودھ نکال کر گزارا کرے میرے پاس تمہارے لیے کوئی مال نہیں۔ اور مال مجاہدین اور اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے پس لوگ غصے ہوئے اور کہنے لگے یہ بنوامیہ کا فریب ہے۔ پھر مصری وفد بخوشی واپس لوٹ گیا۔ راستے میں تھے کہ ایک سوار ان کے پاس آیا پھر ان سے جدا ہو گیا پھر ان کی طرف لوٹا اور جدا ہو گیا اور ان کو برا بھلا کہا۔ تو انہوں نے اس سے کہا تمہارا کیا معاملہ ہے؟ اس نے کہا امیر المؤمنین کی طرف سے مصر کے گورنر کی طرف سفیر ہوں پس اس وفد نے تحقیق کی تو اس کے پاس سے ایک خط نکلا جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے تھا اس پر مہر بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تھی اور مصر کے گورنر کو یہ پیغام لکھا تھا کہ وہ اس وفد کو قتل کر دے یا ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے جائیں۔ پس وہ وفد واپس لوٹا اور مدینہ پہنچا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے کہا تم اللہ کے دشمن کی طرف نہیں دیکھتے جس نے ہمارے بارے میں اس طرح کا حکم جاری کیا ہے، اللہ نے اس کا خون حلال کر دیا ہے آپ ہمارے ساتھ چلیے مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم میں تمہارے ساتھ ہرگز نہیں جاؤں گا، اہل وفد نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ نے ہمارے لیے یہ خط کیوں لکھا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اللہ کی قسم میں نے تمہارے لیے کوئی خط نہیں لکھا، پس وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے، اور ایک دوسرے کو کہنے لگے کیا اس وجہ سے تم قتال کرو گے؟ کیا اس وجہ سے تم غیظ وغضب میں مبتلا ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ مدینہ سے نکل کر ایک بستی کی طرف چلے گئے۔ پس وہ چلے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور کہنے لگے کہ آپ نے ہمارے بارے میں اس طرح کیوں لکھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تب دو ہی چیزیں ہیں ایک یہ کہ تم مسلمانوں میں سے دو گواہ پیش کر دو یا پھر میں اس اللہ کی قسم اٹھاتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ یہ خط نہ ہی کسی سے لکھوایا اور تم جانتے ہو کہ خط کسی کی طرف سے کوئی دوسرا بھی لکھ سکتا ہے اور مہر پر جعلی مہر بھی لگائی جا سکتی ہے۔ پس انہوں نے کہا اللہ کی قسم اللہ نے آپ کا خون حلال کر دیا ہے اور عہد و پیماں توڑ دیے گئے ہیں۔ پھر انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ان کے گھر میں محصور کر دیا پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان پر جھانکے اور سلام کیا۔ پھر

فرمایا میں نے سلام کا جواب نہیں سنا کسی سے مگر یہ کہ کسی نے اپنے دل میں جواب دیا ہو، پھر فرمایا پس تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ میں نے اپنے مال سے بئر رومہ خریدا تھا تا کہ میٹھا پانی دستیاب ہو اور پھر میں نے اسے تمام مسلمانوں کے لیے عام کر دیا تھا؟ پس کہا گیا جی ایسے ہی ہے پھر فرمایا تم مجھے کیوں روک رہے ہو اس کے پانی سے حتیٰ کہ میں کھاری پانی پینے پر مجبور ہوں۔ پھر فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو میں نے اس طرح کی زمین خریدی تھی پھر اس کو مسجد بنا دیا تھا؟ کہا گیا کہ ہاں پھر فرمایا کیا تم لوگوں میں سے کسی کو جانتے ہو کہ اس کو اس میں نماز سے روکا گیا ہو مجھ سے پہلے؟ پھر فرمایا میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم نے نبی کریم ﷺ کو اس اس طرح فرماتے ہوئے سنا (یعنی آپ کے فضائل میں جو نبی کریم ﷺ سے منقول ہے) اور راوی نے مفصل لکھا ہوا ذکر کیا پھر فرمایا کہ روکنے کی بات پھیل گئی پھر لوگ ایک دوسرے کو روکنے لگے اور کہنے لگے امیر المؤمنین کو مہلت دینی چاہیے۔ اشہر کھڑا ہوا راوی کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ اسی دن یا اس سے اگلے دن۔ پھر کہنے لگا ممکن ہے یہ (خط) اس کے ساتھ اور تمہارے ساتھ مکر کیا گیا ہو لوگوں نے اسے روند ڈالا اور اس کو ادھر ادھر پٹخا گیا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ دوبارہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کو وعظ و نصیحت کی مگر وعظ و نصیحت کا ان پر کوئی اثر نہ ہوا۔ لوگوں کو جب پہلی دفعہ وعظ و نصیحت کی گئی تو اس کا اثر ہوا تھا مگر دوبارہ ان پر اس کا کچھ اثر نہ ہو سکا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دروازہ کھولا اور قرآن مجید اپنے سامنے رکھ لیا راوی کہتے ہیں کہ حسن سے منقول ہے کہ سب سے پہلے محمد بن ابو بکر گھر میں داخل ہوئے اور ان کی داڑھی کو پکڑا، تو عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس طرح تم نے میری داڑھی کو پکڑا ہے اس طرح ابو بکر رضی اللہ عنہ صدیق پکڑنے والے نہ تھے پس وہ یہ سن کر نکل گئے اور ان کو چھوڑ دیا۔ ابو سعید کی حدیث میں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی داخل ہوا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب ہے پس وہ نکل گیا اور ان کو چھوڑ دیا۔ پھر ایک شخص آیا جسے موت اسود کے نام سے پکارا جاتا تھا پس اس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گلے کو دبایا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کے گلے کو دبایا پھر نکل گیا پس وہ کہتا تھا کہ اللہ کی قسم میں نے ان کے حلق سے زیادہ نرم شئے نہیں دیکھی۔ میں نے ان کے گلے کو گھونٹا یہاں تک کہ میں نے ان کی جان کو دیکھا اس جان کی طرح جو اپنے جسم میں لوٹ رہی ہو۔ پھر دوسرا شخص اندر آیا اس سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے اور تیرے درمیان اللہ کی کتاب ہے پس اس نے تلوار چلائی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے ہاتھ سے روکا مگر اس نے ہاتھ کاٹ دیا راوی کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ ہاتھ جدا ہوا یا نہیں بہر حال اللہ کی قسم یہ پہلا ہاتھ تھا جس نے حد بندی کو عبور کیا۔ پھر کنانہ بن بشر تجوبی اندر آیا اور اس نے چوڑے پھل والے نیزے کے ذریعے آپ کو لہولہان کر دیا پس خون قرآن کی اس آیت پر گرا ﴿فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ (عنقریب اللہ تعالیٰ تمہارے لیے ان کی طرف سے کافی ہو جائے گا) اور وہ خون مصحف میں موجود ہے اس کو کھرچا نہیں گیا۔ نائلہ بن فراصفہ نے اپنے زیور کو اپنی گود میں رکھا یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے پہلے کی بات ہے۔ جب ان کو شہید کیا گیا تو وہ ان پر جھکی ہوئی تھیں۔ ان میں سے کسی نے کہا کہ ان کے سرین کتنے بڑے ہیں؟ (یعنی یہ کتنی حسین ہیں میں) نے جان لیا کہ یہ اللہ کے دشمن صرف دنیا چاہتے ہیں۔

(۳۸۸۴٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا أَبُو مِحْصَنٍ أَخُو حَمَّادِ بْنِ نُمَيْرٍ ، رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ وَاسِطٍ، قَالَ:حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي جَهْمٌ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فِهْرٍ ، قَالَ :أَنَا شَاهِدُ هَذَا الأَمْرِ ، قَالَ :جَاءَ سَعْدٌ وَعَمَّارٌ فَأَرْسَلُوا إِلَى عُثْمَانَ أَنِ ائْتِنَا ، فَإِنَّا نُرِيدُ أَنْ نَذْكُرَ لَكَ أَشْيَاءَ أَحْدَثْتَهَا، أَوْ أَشْيَاءَ فَعَلْتَهَا، قَالَ:فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ أَنَ انْصَرِفُوا الْيَوْمَ ، فَإِنِّي مُشْتَغِلٌ وَمِيعَادُكُمْ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا حَتَّى أَشْزَنَ ، قَالَ أَبُو مِحْصَنٍ :أَشْزَنَ : أَسْتَعِدُّ لِخُصُومَتِكُمْ .

۲- قَالَ :فَانْصَرَفَ سَعْدٌ ، وَأَبَى عَمَّارٌ أَنْ يَنْصَرِفَ ، قَالَهَا أَبُو مِحْصَنٍ مَرَّتَيْنِ ، قَالَ :فَتَنَاوَلَهُ رَسُولُ عُثْمَانَ فَضَرَبَهُ ، قَالَ :فَلَمَّا اجْتَمَعُوا لِلْمِيعَادِ وَمَنْ مَعَهُمْ ، قَالَ لَهُمْ عُثْمَانُ مَا تَنْقِمُونَ مِنِّي ، قَالُوا :نَنْقِمُ عَلَيْكَ ضَرْبَكَ عَمَّارًا ، قَالَ :قَالَ عُثْمَانُ :جَاءَ سَعْدٌ وَعَمَّارٌ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِمَا ، فَانْصَرَفَ سَعْدٌ ، وَأَبَى عَمَّارٌ أَنْ يَنْصَرِفَ ، فَتَنَاوَلَهُ رَسُولٌ مِنْ غَيْرِ أَمْرِي فَوَاللهِ مَا أَمَرْتُ وَلاَ رَضِيتُ ، فَهَذِهِ يَدِي لِعَمَّارٍ فَلْيَصْطَبِرْ ، قَالَ أَبُو مِحْصَنٍ :يَعْنِي :يَقْتَصُّ .

۳- قَالُوا :نَنْقِمُ عَلَيْكَ أَنَّكَ جَعَلْتَ الْحُرُوفَ حَرْفًا وَاحِدًا ، قَالَ :جَاءَنِي حُذَيْفَةُ ، فَقَالَ :مَا كُنْتَ صَانِعًا إِذَا قِيلَ :قِرَاءَةُ فُلاَنٍ وَقِرَاءَةُ فُلاَنٍ وَقِرَاءَةُ فُلاَنٍ ، كَمَا اخْتَلَفَ أَهْلُ الْكِتَابِ ، فَإِنْ يَكُ صَوَابًا فَمِنَ اللهِ ، وَإِنْ يَكُ خَطَأً فَمِنْ حُذَيْفَةَ .

٤- قَالُوا :نَنْقِمُ عَلَيْكَ أَنَّكَ حَمَيْتَ الْحِمَى ، قَالَ :جَاءَتْنِي قُرَيْشٌ ، فَقَالَتْ :إِنَّهُ لَيْسَ مِنَ الْعَرَبِ قَوْمٌ إِلاَّ لَهُمْ حِمًى يَرْعَوْنَ فِيهِ غَيْرَنَا ، فَفَعَلْتُ ذَلِكَ لَهُمْ فَإِنْ رَضِيتُمْ فَأَقِرُّوا ، وَإِنْ كَرِهْتُمْ فَغَيِّرُوا ، أَوْ قَالَ :لاَ تُقِرُّوا شَكَّ أَبُو مِحْصَنٍ.

٥- قَالُوا :وَنَنْقِمُ عَلَيْكَ أَنَّكَ اسْتَعْمَلْتَ السُّفَهَاءَ أَقَارِبَكَ ، قَالَ :فَلْيَقُمْ أَهْلُ كُلِّ مِصْرٍ يَسْأَلُونِي صَاحِبَهُمَ الَّذِي يُحِبُّونَهُ فَأَسْتَعْمِلُهُ عَلَيْهِمْ وَأَعْزِلُ عَنْهُمَ الَّذِي يَكْرَهُونَ، قَالَ:فَقَالَ أَهْلُ الْبَصْرَةِ :رَضِينَا بِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ، فَأَقِرَّهُ عَلَيْنَا ، وَقَالَ أَهْلُ الْكُوفَةِ :اعْزِلْ سَعِيدًا ، وَقَالَ الْوَلِيدُ شَكَّ أَبُو مِحْصَنٍ :وَاسْتَعْمِلْ عَلَيْنَا أَبَا مُوسَى فَفَعَلَ ، قَالَ :وَقَالَ أَهْلُ الشَّامِ :قَدْ رَضِينَا بِمُعَاوِيَةَ فَأَقِرَّهُ عَلَيْنَا ، وَقَالَ أَهْلُ مِصْرَ :اعْزِلْ عَنَّا ابْنَ أَبِي سَرْحٍ، وَاسْتَعْمِلْ عَلَيْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ ، فَفَعَلَ ، قَالَ:فَمَا جَاؤُوا بِشَيْءٍ إِلاَّ خَرَجَ مِنْهُ ، قَالَ :فَانْصَرَفُوا رَاضِينَ.

٦- فَبَيْنَمَا بَعْضُهُمْ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ إِذْ مَرَّ بِهِمْ رَاكِبٌ فَاتَّهَمُوهُ فَفَتَّشُوهُ فَأَصَابُوا مَعَهُ كِتَابًا فِي إِدَاوَةٍ إِلَى عَامِلِهِمْ أَنْ خُذْ فُلاَنًا وَفُلاَنًا فَاضْرِبْ أَعْنَاقَهُمْ ، قَالَ :فَرَجَعُوا فَبَدَؤُوا بِعَلِيٍّ فَأَتَوْهُ فَجَاءَ مَعَهُمْ إِلَى عُثْمَانَ ، فَقَالُوا :هَذَا كِتَابُكَ وَهَذَا خَاتَمُكَ ، فَقَالَ عُثْمَانُ :وَاللهِ مَا كَتَبْتُ وَلاَ عَلِمْتُ وَلاَ أَمَرْتُ ، قَالَ :فَمَنْ تَظُنُّ؟ قَالَ أَبُو مِحْصَنٍ :تَتَّهِمُ ، قَالَ :أَظُنُّ كَاتِبِي غَدَرَ ، وَأَظُنُّكَ بِهِ يَا عَلِيُّ ، قَالَ :فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ :وَلِمَ تَظُنُّنِي بِذَاكَ،

قَالَ :لأَنَّك مُطَاعٌ عِنْدَ الْقَوْمِ ، قَالَ :ثُمَّ لَمْ تَرُدَّهُمْ عَنِّي .

۷- قَالَ :فَأَبَى الْقَوْمُ وَأَلَحُّوا عَلَيْهِ حَتَّى حَصَرُوهُ ، قَالَ :فَأَشْرَفَ عَلَيْهِمْ ، وَقَالَ :بِمَ تَسْتَحِلُّونَ دَمِي فَوَاللهِ مَا حَلَّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إلاَّ بِإِحْدَى ثَلاَثٍ :مُرْتَدٌّ ، عَنِ الإِسْلاَم ، أَوْ ثَيِّبٌ زَانٍ ، أَوْ قَاتِلُ نَفْسٍ ، فَوَاللهِ مَا عَمِلْتُ شَيْئًا مِنْهُنَّ مُنْذُ أَسْلَمْتُ ، قَالَ :فَأَلَحَّ الْقَوْمُ عَلَيْهِ ، قَالَ :وَنَاشَدَ عُثْمَانُ النَّاسَ أَنْ لاَ تُرَاقَ فِيهِ مِحْجَمَةٌ مِنْ دَمٍ .

۸- فَلَقَدْ رَأَيْت ابْنَ الزُّبَيْرِ يَخْرُجُ عَلَيْهِمْ فِي كَتِيبَةٍ حَتَّى يَهْزِمَهُمْ ، لَوْ شَاؤُوا أَنْ يَقْتُلُوا مِنْهُمْ لَقَتَلُوا ، قَالَ وَرَأَيْت سَعِيدَ بْنَ الأَسْوَدِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ وَإِنَّهُ لَيَضْرِبُ رَجُلاً بِعَرْضِ السَّيْفِ لَوْ شَاءَ أَنْ يَقْتُلَهُ لَقَتَلَهُ ، وَلَكِنَّ عُثْمَانَ عَزَمَ عَلَى النَّاسِ فَأَمْسَكُوا .

۹- قَالَ :فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو عَمْرِو بْنِ بُدَيْلٍ الْخُزَاعِيُّ وَالتُّجِيبِيُّ ، قَالَ :فَطَعَنَهُ أَحَدُهُمَا بِمِشْقَصٍ فِي أَوْدَاجِهِ وَعَلاَهُ الآخَرُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلُوهُ ، ثُمَّ انْطَلَقُوا هِرَابًا يَسِيرُونَ بِاللَّيْلِ وَيَكْمُنُونَ بِالنَّهَارِ حَتَّى أَتَوْا بَلَدًا بَيْنَ مِصْرَ وَالشَّامِ ، قَالَ :فَكَمِنُوا فِي غَارٍ ، قَالَ :فَجَاءَ نَبَطِيٌّ مِنْ تِلْكَ الْبِلاَدِ مَعَهُ حِمَارٌ ، قَالَ :فَدَخَلَ ذُبَابٌ فِي مِنْخَرِ الْحِمَارِ ، قَالَ :فَنَفَرَ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِمَ الْغَارَ ، وَطَلَبَهُ صَاحِبُهُ فَرَآهُمْ :فَانْطَلَقَ إِلَى عَامِلِ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :فَأَخْبَرَهُ بِهِمْ ، قَالَ :فَأَخَذَهُمْ مُعَاوِيَةُ فَضَرَبَ أَعْنَاقَهُمْ.

(۳۸۸۴۶) جہم فہری سے منقول ہے کہتے ہیں کہ میں نے اس معاملہ کو از خود مشاہدہ کیا کہ سعد اور عمارہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ آپ ہمارے پاس آئیں ہم آپ کو ایسی چیزوں کے بارے میں بتانا چاہتے ہیں جو آپ نے نئی نکالی ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیجا کہ آپ آج چلے جائیں آج میں مصروف ہوں فلاں دن تم سے ملاقات کے لیے مقرر ہے تاکہ میں خصومت کے لیے تیار ہو جاؤں ابو محسن کہتے ہیں کہ اشزن کا معنی ہے میں تمہارے ساتھ خصومت کے لیے تیار ہو جاؤں۔ سعد تو واپس چلے گئے عمار نے واپس جانے سے انکار کر دیا ابو محسن نے یہ دو دفعہ فرمایا۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاصد نے ان کو پکڑ کر مارا۔ پس مقررہ دن جب وہ سب جمع ہوئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا تم کس چیز پر مجھ سے ناراض ہو؟ تو انہوں نے کہا کہ آپ نے جو عمار کو مارا ہے اس پر ہم ناراض ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سعد اور عمار آئے تھے میں نے ان کو پیغام بھیجا کہ وہ چلے جائیں سعد تو چلے گئے مگر عمار نے انکار کیا تو میرے قاصد نے میرے حکم کے بغیر اس کو مارا اللہ کی قسم نہ تو میں نے اس کا حکم دیا تھا اور نہ ہی میں اس پر راضی تھا۔ پھر بھی میں حاضر ہوں! عمار اپنا بدلہ لے لیں ابو محسن لیصطبر کا مطلب قصاص لینا بتلاتے ہیں۔ پھر وہ کہنے لگے ہم آپ سے ناراض ہیں کہ آپ نے مختلف حروف کو (قراءتوں) ایک ہی حرف بنا دیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے پاس حذیفہ رضی اللہ عنہ آئے تھے پس انہوں نے کہا کہ آپ اس وقت کیا کریں گے جب کہا جائے گا فلاں کی قراءت، فلاں کی قراءت اور فلاں کی قراءت جیسے اہل کتاب نے اپنی کتابوں میں اختلاف کیا؟ پس اگر یہ عمل (ایک قراءت پر عربوں کو جمع کرنا) درست ہے تو

یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اگر غلط ہے تو حذیفہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ ہم آپ سے اس بات پر بھی ناراض ہیں کہ آپ نے چراگاہیں مقرر کر دیں ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے پاس قریش آئے تھے اور کہا تھا کہ عرب کی ہر قوم کے پاس چراگاہ موجود ہے سوائے ہمارے تو میں نے ان کے لیے چراگاہ مقرر کر دی اگر تم راضی ہو تو اسے برقرار رکھو اور اگر تمہیں ناگواری ہوتی ہے تو اسے بدل دو یا یہ فرمایا کہ تم مقرر نہ کرو ابو محصن کو اس میں شک ہوا ہے۔ پھر کہنے لگے کہ ہم آپ سے اس وجہ سے ناراض ہیں کہ آپ نے ہمارے اوپر اپنے اقرباء ناسمجھ لوگوں کو مسلط کر دیا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہر شہر والے کھڑے ہوں اور مجھے بتائیں جسے وہ پسند کرتے ہیں میں اس کو گورنر بنا دونگا اور جس کو ناپسند کرتے ہیں اس کو معزول کر دونگا۔ پس اہل بصرہ نے کہا ہم عبداللہ بن عامر سے راضی ہیں انہی کو برقرار رکھیے۔ پھر کوفہ والوں نے کہا سعید کو معزول کر دیا جائے (ولید کہتے ہیں کہ ابو محصن کو شک ہوا ہے) اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو ہم پر گورنر بنایا جائے۔ پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔ اہل شام نے کہا ہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے راضی ہیں ہم پر انہیں ہی برقرار رکھیے۔ اور اہل مصر نے کہا ابن ابو سرح کو معزول کر کے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو گورنر بنایا جائے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایسا کر دیا۔ انہوں نے جس جس شئے کا تقاضہ کیا اسے انہوں نے حاصل کر لیا اور بخوشی واپس لوٹ گئے۔ ابھی وہ راستے میں تھے کہ ان کے پاس سے ایک سوار گزرا پس ان کو اس پر شک ہوا تو انہوں نے اس سے تحقیق کی تو اس کے پاس سے چمڑے کے برتن سے ایک خط برآمد ہوا جو ان کے عامل کے نام تھا۔ اس کا مضمون تھا کہ تم فلاں فلاں کی گردن ماردو۔ پس وہ لوٹے اور علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گئے پھر ان کے ساتھ علی رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے پھر انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا یہ رہا آپ کا خط اور یہ رہی آپ کی مہر۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم نہ میں نے خط لکھا اور نہ میں اس کے بارے کچھ جانتا ہوں اور نہ ہی میں نے اس کا حکم دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر آپ کے خیال میں کون ہو سکتا ہے لکھنے والا ابو محصن کہتے ہیں یا کہا پھر آپ کس پر تہمت لگائیں گے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا خیال ہے میرے کاتب نے دھوکہ دہی سے کام لیا ہے، اور مجھے اے علی آپ پر بھی شک ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ آپ کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر آپ نے ان کو مجھ سے پھیر کیوں نہیں دیا۔ ان لوگوں نے آپ کا اعتبار نہ کیا اور اپنی ضد پر اڑے رہے یہاں تک کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کر لیا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم میرے خون کو حلال سمجھتے ہو؟ اللہ کی قسم مسلمان کا خون حلال نہیں مگر تین وجہ سے ایک یہ کہ وہ مرتد ہو جائے، دوسرا شادی شدہ زانی اور تیسرا کسی کو قتل کرنے والا۔ اللہ کی قسم میں نہیں سمجھتا کہ جب سے میں اسلام لایا ہوں ان میں سے کسی کا ارتکاب کیا ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ لوگ اپنی ضد پر ڈٹے رہے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے مطالبہ کیا کہ وہ خونریزی نہ کریں۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ ایک لشکر میں نکلے تاکہ ان باغیوں کو مغلوب کریں اگر وہ چاہتے کہ باغیوں کو قتل کریں تو قتل کر سکتے تھے۔ میں نے سعید بن اسود کو دیکھا کہ وہ اپنی تلوار کے عرض سے ایک شخص کو مارنا چاہتے تو مار سکتے تھے۔ لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو روکا تھا اس وجہ سے لوگ رکے رہے۔ پھر ابو عمرو بن مدبل خزاعی اور تجیبی اندر داخل ہوئے پس ان میں سے ایک نے چوڑے پھل والے نیزہ

سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی گردن کی رگوں کو کاٹ ڈالا دوسرے نے تلوار مار کر ان کو اوپر اٹھایا اور انہیں شہید کر دیا پھر وہ بھاگ گئے رات کو وہ چلتے اور دن کو چھپ جاتے۔ یہاں تک کہ وہ مصر اور شام کے مابین ایک جگہ پر پہنچ گئے۔ وہ ایک غار میں چھپے ہوئے تھے کہ ایک نبطی اس علاقے سے نکلا اس کے ساتھ ایک گدھا بھی تھا اس گدھے کے نتھنے میں ایک مکھی گھس گئی وہ بدک کر بھاگا یہاں تک کہ اس غار میں داخل ہوا جس میں وہ لوگ چھپے ہوئے تھے۔ گدھے کا مالک اس کی تلاش میں یہاں تک پہنچا تو اس نے ان کو دیکھ لیا۔ وہ شخص حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عامل کے پاس گیا اور اس کو ان کے بارے میں بتایا۔ پس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو پکڑ کر قتل کر دیا۔

(۳۸۸٤۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ :لَمَّا ذَكَرُوا مِنْ شَأْنِ عُثْمَانَ الَّذِي ذَكَرُوا أَقْبَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى دَخَلُوا عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالُوا :يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، أَلاَ تَرَى مَا قَدْ أَحْدَثَ هَذَا الرَّجُلُ ، فَقَالَ :بَخٍ بَخٍ فَمَا تَأْمُرُونِي قَالَ : تُرِيدُونَ أَنْ تَكُونُوا مِثْلَ الرُّومِ وَفَارِسَ إِذَا غَضِبُوا عَلَى مَلِكٍ قَتَلُوهُ ، قَدْ وَلاَّهُ اللَّهُ الَّذِي وَلاَّهُ فَهُوَ أَعْلَمُ لَسْتُ بِقَائِلٍ فِي شَأْنِهِ شَيْئًا.

(۳۸۸۴۷) عمرو بن دینار سے منقول ہے کہتے ہیں جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں تذکرہ ہوا جس طرح تذکرے لوگ کرتے ہیں تو عبدالرحمٰن اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ تشریف لائے اور حضرت عبداللہ بن عمر کے پاس آئے۔ پس لوگوں نے کہا اے عبدالرحمٰن کیا آپ نہیں دیکھتے کہ اس آدمی (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) نے کتنی چیزیں پیدا کر دیں؟ حضرت عبدالرحمٰن نے فرمایا واہ بھئی واہ تم مجھے کس بات کا حکم دے رہے ہو؟ کیا تم چاہتے ہو تم روم اور فارس والوں کی طرح ہو جاؤ کہ جب وہ اپنے بادشاہ سے ناراض ہوتے تو اسے قتل کر دیتے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ امارت سونپی ہے کہ وہی زیادہ بہتر جاننے والا ہے میں ان کی شان میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

(۳۸۸٤۸) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ شَغَافٍ قَالَ : سَأَلَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلاَمٍ ، عَنِ الْخَوَارِجِ ، فَقُلْتُ لَهُمْ :أَطْوَلُ النَّاسِ صَلاَةً وَأَكْثَرُهُمْ صَوْمًا غَيْرَ أَنَّهُمْ إِذَا خَلَّفُوا الْجِسْرَ أَهْرَاقُوا الدِّمَاءَ وَأَخَذُوا الأَمْوَالَ ، قَالَ :لاَ تَسْأَلْ عَنْهُمْ إِلاَّ ذَا أَمَا إِنِّي قَدْ قُلْتُ لَهُمْ :لاَ تَقْتُلُوا عُثْمَانَ ، دَعُوهُ ، فَوَاللهِ لَئِنْ تَرَكْتُمُوهُ إِحْدَى عَشْرَةَ لَيَمُوتَنَّ عَلَى فِرَاشِهِ مَوْتًا فَلَمْ يَفْعَلُوا وَإِنَّهُ لَمْ يُقْتَلْ نَبِيٌّ إِلاَّ قُتِلَ بِهِ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ النَّاسِ وَلَمْ يُقْتَلْ خَلِيفَةٌ إِلاَّ قُتِلَ بِهِ خَمْسَةٌ وَثَلاَثُونَ أَلْفًا.

(۳۸۸۴۸) بشر بن شغاف سے منقول ہیں عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے خوارج کے بارے میں مجھ سے پوچھا میں نے کہا کہ وہ لمبی نماز پڑھنے والے ہوں گے، زیادہ روزے رکھنے والے ہوں گے، مگر یہ کہ جب کسی بہادر شخص کو بادشاہ بنائیں تو خون بہائیں گے اور اموال لوٹ لیں گے پھر فرمایا ان کے بارے میں سوال مت کرو مگر یہ کہ میں نے ان سے کہا کہ تم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید نہ کرو

اوران کو چھوڑ دو اللہ کی قسم اگر تم نے اس کو چھوڑ دیا گیارہ دن تک تو وہ اپنے بستر پر خود مر جائیں گے مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا جب نبی کو قتل کیا جاتا ہے تو اس کے عوض ستر ہزار انسان قتل ہوتے ہیں اور جب خلیفہ قتل کیا جاتا ہے اس کے عوض پینتیس ہزار انسان قتل ہوتے ہیں۔

(٣٨٨٤٩) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ: جَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى عُثْمَانَ ، فَقَالَ: أَخْتَرِطُ سَيْفِي؟ قَالَ: لاَ أَبْرَأُ إِلَى اللَّهِ إِذًا مِنْ دَمِكَ ، وَلَكِنْ ، شِمْ سَيْفَكَ وَارْجِعْ إِلَى أَبِيكَ.

(۳۸۸۴۹) ابو قلابہ سے منقول ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں اپنی تلوار سونت لوں؟ (میں باغیوں سے لڑائی کے لیے تیار ہوں) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تب میں اللہ کے سامنے تمہارے خون سے بری ہوں۔ تم اپنی تلوار وہیں (نیام میں) رکھو اور اپنے گھر چلے جاؤ۔

(٣٨٨٥٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى ابْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، فَقَالَ: قَتَلُوا عُثْمَانَ ، ثُمَّ أَتَوْنِي ، فَقُلْنَا لَهُ: أَتُرِيبُكَ نَفْسُكَ.

(۳۸۸۵۰) اعمش رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ہم ابن ابو ہذیل کے پاس آئے تو انہوں نے کہا کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا وہ پھر میرے پس آئے ہم نے کہا تم کو شک تو نہیں ہوا کہیں؟

(٣٨٨٥١) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، قَالاَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: هَاتَانِ رِجْلاَيَ ، فَإِنْ كَانَ فِي كِتَابِ اللهِ أَنْ تَجْعَلُوهُمَا فِي الْقُيُودِ فَاجْعَلُوهُمَا فِي الْقُيُودِ.

(۳۸۸۵۱) سور بن ابراہیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ میرے دو پاؤں ہیں اگر کلام اللہ اس بات کی اجازت دیتا کہ ان کو قید میں ڈال دو تو میرے دونوں پاؤں میں بیڑیاں ڈال دو۔

(٣٨٨٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ: قَالَ حُذَيْفَةُ حِينَ قُتِلَ عُثْمَان: اللَّهُمَّ إِنْ كَانَتِ الْعَرَبُ أَصَابَتْ بِقَتْلِهَا عُثْمَانَ خَيْرًا ، أَوْ رُشْدًا ، أَوْ رِضْوَانًا فَإِنِّي بَرِيءٌ مِنْهُ ، وَلَيْسَ لِي فِيهِ نَصِيبٌ ، وَإِنْ كَانَتِ الْعَرَبُ أَخْطَأَتْ بِقَتْلِهَا عُثْمَانَ فَقَدْ عَلِمْتَ بَرَائَتِي ، قَالَ: اعْتَبِرُوا قَوْلِي مَا أَقُولُ لَكُمْ ، وَاللهِ إِنْ كَانَتِ الْعَرَبُ أَصَابَتْ بِقَتْلِهَا عُثْمَانَ لَتَحْتَلِبُنَّ بِهِ لَبَنًا ، وَلَئِنْ كَانَتِ الْعَرَبُ أَخْطَأَتْ بِقَتْلِهَا عُثْمَانَ لَتَحْتَلِبُنَّ بِهِ دَمًا. (عبدالرزاق ٢٠٩٦٥)

(۳۸۸۵۲) محمد رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کے وقت فرمایا کہ اے اللہ اگر اہل عرب نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر کے اچھا کیا یعنی خیر و ہدایت اور تیری رضا کی خاطر، تو میں اس سے بری ہوں اور میرا اس میں کچھ حصہ نہیں اور اگر اہل عرب نے ان کو شہید کر کے غلطی کی تو میری براءت کے بارے میں تو جانتا ہی ہے۔ پھر فرمایا میری اس بات سے

عبرت حاصل کرو جو میں تم سے کہہ رہا ہوں اللہ کی قسم اگر اہل عرب نے ان کے قتل میں بھلائی کی تو عنقریب وہ اس کا نفع دیکھ لیں گے اور اگر انہوں نے اس میں غلطی کی تو اس کا خونی نقصان بھی دیکھ لیں گے۔

(٣٨٨٥٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو ذَرٍّ لِعُثْمَانَ لَوْ أَمَرْتَنِي أَنْ أَتَعَلَّقَ بِعُرْوَةِ قَتَبٍ لَتَعَلَّقْتُ بِهَا أَبَدًا حَتَّى أَمُوتَ.

(٣٨٨٥٣) حمید بن ہلال سے منقول ہے کہ ابوذر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ اگر آپ مجھے حکم دیں تو میں کجاوے کے حلقے کے ساتھ اپنے آپ کو معلق کرلوں اور پھر اسی سے بندھا رہوں یہاں تک کہ مجھے موت آجائے (یعنی میں آپ کی ہر طرح اطاعت کے لیے تیار ہوں)

(٣٨٨٥٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي يَعْلَى ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : لَوْ سَيَّرَنِي عُثْمَان إِلَى صِرَارٍ لَسَمِعْتُ لَهُ وَأَطَعْتُ. (نعیم بن حماد ٢٠٨)

(٣٨٨٥٤) ابن حنفیہ رحمہ اللہ سے منقول ہے کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مجھے اس گروہ (بلوائیوں) کی طرف جانے کا حکم دیتے تو میں ان کے اس حکم کو سنتا اور اطاعت کرتا۔

(٣٨٨٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِيدَانَ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : لَوْ أَمَرَنِي عُثْمَان أَنْ أَمْشِيَ عَلَى رَأْسِي لَمَشَيْتُ.

(٣٨٨٥٥) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مجھے حکم دیتے کہ میں سر کے بل چلوں تو میں ضرور چلتا۔

(٣٨٨٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَمْرٍو الْخَارِفِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ أَحَدَ النَّفَرِ الَّذِينَ قَدِمُوا فَنَزَلُوا بِذِي الْمَرْوَةِ فَأَرْسَلُونَا إِلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَزْوَاجِهِ نَسْأَلُهُمْ : أَنَقْدِمُ ، أَوْ نَرْجِعُ ، وَقِيلَ لَنَا : اجْعَلُوا عَلِيًّا آخِرَ مَنْ تَسْأَلُونَ ، قَالَ : فَسَأَلْنَاهُمْ فَكُلُّهُمْ أَمَرَ بِالْقُدُومِ فَأَتَيْنَا عَلِيًّا فَسَأَلْنَاهُ ، فَقَالَ : سَأَلْتُمْ أَحَدًا قَبْلِي قُلْنَا : نَعَمْ ، قَالَ : فَمَا أَمَرُوكُمْ بِهِ ؟ قُلْنَا : أَمَرُونَا بِالْقُدُومِ ، قَالَ : لَكِنِّي لاَ آمُرُكُمْ ، إِمَّا لاَ ، بَيْضٌ فَلْيُفْرِخْ. (ابن سعد ٦٥)

(٣٨٨٥٦) عبید بن عمرو خارفی سے منقول ہے کہ جو لوگ مدینہ آئے تھے ان میں سے میں بھی ایک تھا پس یہ قافلہ ذی مروہ میں ٹھہرا۔ قافلے والوں نے ہمیں اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس بھیجا کہ ہم ان سے یہ سوال کریں کہ ہم مدینہ آجائیں یا لوٹ جائیں اور ہم کو یہ بھی ہدایت کی گئی کہ سب سے آخر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کرنا ہے۔ پس ہم نے ان سے بات کی اور سوال کیا آنے یا واپس لوٹنے کے بارے میں۔ انہوں نے آنے کا مشورہ دیا پھر ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ کر ان سے سوال کیا تو انہوں نے پوچھا کیا تم لوگوں نے مجھ سے پہلے بھی کسی سے یہ سوال کیا تو ہم نے کہا جی ہاں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا انہوں نے کیا حکم دیا ہے؟ ہم نے کہا آنے کا حکم دیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا لیکن میں تمہیں یہ حکم نہیں دیتا یہ معاملہ

ایسا ہے کہ اسکا انجام جلد ظاہر ہو جائے گا۔

(۳۸۸۵۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ الآجر ، عَنْ شَيْخَيْنِ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهِ ، قَالاَ : قَدِمْنَا الرَّبَذَةَ فَمَرَرْنَا بِرَجُلٍ أَبْيَضَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ أَشْعَثَ ، فَقِيلَ هَذَا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ فَعَلَ بِكَ هَذَا الرَّجُلُ وَفَعَلَ ، فَهَلْ أَنْتَ نَاصِبٌ لَنَا رَايَةً فَنَأْتِيكَ بِرِجَالٍ مَا شِئْتَ ، فَقَالَ : يَا أَهْلَ الإِسْلاَمِ ، لاَ تَعْرِضُوا عَلَيَّ أَذَاكُمْ ، لاَ تُذِلُّوا السُّلْطَانَ ، فَإِنَّهُ مَنْ أَذَلَّ السُّلْطَانَ أَذَلَّهُ اللَّهُ ، وَاللهِ أَنْ لَوْ صَلَبَنِي عُثْمَان عَلَى أَطْوَلِ حَبْلٍ ، أَوْ أَطْوَلِ خَشَبَةٍ لَسَمِعْت وَأَطَعْت وَصَبَرْت وَاحْتَسَبْت وَرَأَيْت ، أَنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ لِي ، وَلَوْ سَيَّرَنِي مَا بَيْنَ الأُفُقِ إِلَى الأُفُقِ ، أَوْ بَيْنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ ، لَسَمِعْت وَأَطَعْت وَصَبَرْت وَاحْتَسَبْت وَرَأَيْت ، أَنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ لِي.

(۳۸۸۵۷) آجر کے ساتھیوں میں سے ایک ساتھی سے منقول ہے وہ بنی ثعلبہ کے دو بوڑھوں سے روایت کرتا ہے یعنی ایک مرد دوسری عورت دونوں کہتے ہیں کہ ہم ربذہ مقام کے پاس سے گزرے وہاں ہم نے ایک سفید داڑھی اور سفید سر والے پراگندہ حال شخص کو دیکھا پس کہا گیا کہ یہ صحابی رسول ہیں (ایک وفد آیا اس نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی حالت بہتر دیکھ کر کہا) یہ سلوک اس شخص نے کیا ہے؟ کیا آپ ہمارے لیے جھنڈا نصب کریں گے تاکہ آپ کے پاس لوگ آپ کی مدد کے لیے آئیں اگر آپ چاہیں تو انہوں نے کہا کہ اے لوگو! اپنی اذیت کو میرے اوپر پیش نہ کرو اور نہ امیر کو رسوا کرو کیونکہ جو امیر کو رسوا کرے گا اللہ اسے بھی ذلیل کرے گا۔ اللہ کی قسم اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مجھے سب سے اونچے پہاڑ یا لکڑی پر سولی چڑھانا چاہیں تو میں ان کے اس حکم کی بھی اطاعت کروں گا اور اس پر صبر کروں گا اور اللہ سے اجر کی امید رکھوں گا اور اس کو اپنے لیے باعث خیر جانوں گا۔ اگر وہ مجھے ایک افق سے دوسرے افق تک چلنے کا حکم دیں یا مشرق سے مغرب تک چلنے کا حکم دیں تو ضرور اطاعت کروں گا اور صبر کروں گا۔

(۳۸۸۵۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ سَمِعْت أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ : لَمَّا قُتِلَ عُثْمَان ، قَالَ أَبُو مُوسَى : إِنَّ هَذِهِ الْفِتْنَةَ فِتْنَةٌ بَاقِرَةٌ كَدَاءِ الْبَطْنِ ، لاَ يدْرَى أَنَّى تُؤْتَى ، تَأْتِيكُمْ مِنْ مَأْمَنِكُمْ وَتَدَعُ الْحَلِيمَ كَأَنَّهُ ابْنُ أَمْسِ ، قَطَّعُوا أَرْحَامَكُمْ وَانْتَصِلُوا رِمَاحَكُمْ. (نعیم بن حماد ۱۲۲)

(۳۸۸۵۸) ابووائل کہتے ہیں کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بے شک یہ فتنہ پیٹ پھاڑنے والا ہے، پیٹ کی بیماری کی طرح ہم نہیں جانتے کہ یہ کہاں سے آیا ہے۔ تمہارے پاس یہ تمہارے امن کی جگہ سے آیا ہے۔ بردبار انسان کو گزشتہ کل کے بچے کی طرح بنا ڈالے گا تم قطع رحمی کرو گے اور ایک دوسرے پر نیزوں کے وار کرو گے۔

(۳۸۸۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَانَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِمَّنْ بَكَى عَلَى عُثْمَانَ يَوْمَ الدَّارِ.

(۳۸۸۵۹) زید بن علی سے منقول ہے کہ زید بن ثابت ان لوگوں میں سے تھے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر روئے تھے ان کے محاصرے کے دن۔

(۳۸۸۶۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ النَّاجِي ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :أَتَتِ الأَنْصَارُ عُثْمَانَ فَقَالُوا :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، نَنْصُرُ اللَّهَ مَرَّتَيْنِ ، نَصَرْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَنْصُرُكَ ، قَالَ :لاَ حَاجَةَ لِي فِي ذَاكَ ، ارْجِعُوا ، قَالَ الْحَسَنُ :وَاللهِ لَوْ أَرَادُوا أَنْ يَمْنَعُوهُ بِأَرْدِيَتِهِمْ لَمَنَعُوهُ.

(۳۸۸۶۰) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت حاضر ہوئے اور عرض کیا اے امیر المؤمنین ہم نے اللہ کی دو (اللہ کے راستے میں دو دفع اڑے) دفعہ مدد کی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی مدد کی ہم آپ کی بھی مدد کریں گے تو انہوں نے کہا اس کی ضرورت نہیں تم لوٹ جاؤ۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے تھے اللہ کی قسم اگر انصار اپنے کمزوروں کے ذریعے بھی ان کو روکنے کا ارادہ کرتے تو آسانی سے ان کو (باغیوں) کو روک دیتے۔

(۳۸۸۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلاَمٍ لَمَّا حُصِرَ عُثْمَان فِي الدَّارِ :لاَ تَقْتُلُوهُ فَإِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ أَجَلِهِ إِلاَّ قَلِيلٌ وَاللهِ لَئِنْ قَتَلْتُمُوهُ لاَ تُصَلُّوا جَمِيعًا أَبَدًا.

(۳۸۸۶۱) ابو صالح سے منقول ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا گیا تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل نہ کرو کیونکہ ان کی زندگی بہت کم باقی ہے اللہ کی قسم اگر تم نے ان کو قتل کر دیا تو پھر کبھی سب مل کر اکٹھے نماز ادا نہ کر سکو گے۔

(۳۸۸۶۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :حدثني العلاء بن المنهال قَالَ :حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مُنْذِرٌ الثَّوْرِيُّ ، قَالَ :كُنَّا عِنْدَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ :فَنَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ مِنْ عُثْمَانَ فَقَالَ :مَهْ ، فَقُلْنَا لَهُ : كَانَ أَبُوكَ يَسُبُّ عُثْمَانَ ، قَالَ :مَا سَبَّهُ ، وَلَوْ سَبَّهُ يَوْمًا لَسَبَّهُ يَوْمَ جِئْته وَجَائَهُ السُّعَاةُ ، فَقَالَ :خُذْ كِتَابَ السُّعَاةِ فَاذْهَبْ بِهِ إِلَى عُثْمَانَ ، فَأَخَذْته فَذَهَبْت بِهِ إِلَيْهِ ، فَقَالَ :لاَ حَاجَةَ لَنَا فِيهِ ، فَجِئْت إِلَيْهِ فَأَخْبَرْته ، فَقَالَ :ضَعْهُ مَوْضِعَهُ ، فَلَوْ سَبَّهُ يَوْمًا لَسَبَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ. (بخاری ۳۱۱۱)

(۳۸۸۶۲) منذر ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم محمد ابن حنفیہ رحمہ اللہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا تو محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ نے فرمایا ٹھہر جاؤ، تو ہم نے کہا آپ کے والد ماجد (حضرت علی رضی اللہ عنہ) تو ان کو برا بھلا کہا کرتے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے کبھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا نہیں کہا۔ اگر وہ برا بھلا کہتے تو اس دن کہتے جس دن میں ان کے پاس آیا اس حال میں کہ ان کے پاس صدقات وصول کرنے والے آئے ہوئے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا سب سے بہتر کتاب اللہ ہے اس کو لے جاؤ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دے دو۔ پس اسے لیکر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا مگر انہوں نے کہا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں پس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں واپس ہوا اور ان کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قول کے بارے میں بتایا پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کو اس کی جگہ پر رکھ دو۔ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کو طعن و تشنیع کرتے تو اس دن کرتے۔

(۳۸۸۶۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي الْعَلاَءُ بْنُ الْمِنْهَالِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي فُلاَنٌ ، قَالَ :سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ

بِالرَّصَافَةِ يَقُولُ :وَاللهِ لَقَدْ نَصَحَ عَلِيٌّ وَصَحَّحَ فِي عُثْمَانَ ، لَوْلاَ أَنَّهُمْ أَصَابُوا الْكِتَابَ لَرَجَعُوا.

(۳۸۸۶۳) زہری رحمہ اللہ نے رصافہ مقام میں فرمایا اللہ کی قسم حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے خیر خواہی کی اور اطاعت اختیار کی۔ اگر ان کو (باغیوں کو) خط کا علم نہ ہوتا تو وہ مدینہ کی طرف واپس نہ لوٹتے۔

(٣٨٨٦٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لِلأَشْتَرِ :لَقَدْ كُنْت كَارِهًا لِيَوْمِ الدَّارِ فَكَيْفَ رَجَعْت عَنْ رَأْيِك ، فَقَالَ :أَجَلْ ، وَاللهِ إنْ كُنْت لَكَارِهًا لِيَوْمِ الدَّارِ وَلَكِنْ جِئْت بِأُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ لأُدْخِلَهَا الدَّارَ ، وَأَرَدْت أَنْ أُخْرِجَ عُثْمَانَ فِي هَوْدَجٍ ، فَأَبَوْا أَنْ يَدَعُونِي وَقَالُوا :مَا لَنَا وَلَك يَا أَشْتَرُ ، وَلَكِنِّي رَأَيْت طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ وَالْقَوْمَ بَايَعُوا عَلِيًّا طَائِعِينَ غَيْرَ مُكْرَهِينَ ، ثُمَّ نَكَثُوا عَلَيْهِ ، قُلْتُ :فَابْنُ الزُّبَيْرِ الْقَائِلُ :اقْتُلُونِي وَمَالِكًا ، قَالَ :لاَ وَاللهِ ، وَلاَ رَفَعْت السَّيْفَ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَأَنَا أَرَى أَنَّ فِيهِ شَيْئًا مِنَ الرُّوحِ لأَنِّي كُنْت عَلَيْهِ بِحَنَقٍ لأَنَّهُ اسْتَخَفَّ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى أَخْرَجَهَا ، فَلَمَّا لَقِيته مَا رَضِيت لَهُ بِقُوَّةِ سَاعِدِي حَتَّى قُمْت فِي الرِّكَابَيْنِ قَائِمًا فَضَرَبْته عَلَى رَأْسِهِ ، فَرَأَيْتُ أَنِّي قَدْ قَتَلْته ، وَلَكِنَّ الْقَائِلَ اقْتُلُونِي وَمَالِكًا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَتَّابِ بْنِ أُسَيْدٍ ، لَمَّا لَقِيته اعْتَنَقْته فَوَقَعْت أَنَا وَهُوَ عَنْ فَرَسَيْنَا ، فَجَعَلَ يُنَادِي :اقْتُلُونِي وَمَالِكًا ، وَالنَّاسُ يَمُرُّونَ لاَ يَدْرُونَ مَنْ يَعْنِي ، وَلَمْ يَقُلْ :الأَشْتَرُ ، لَقُتِلْت.

(۳۸۸۶۴) علقمہ رحمہ اللہ سے منقول ہے کہتے ہیں میں نے مشتہر سے کہا آپ تو یوم دار (حضرت کے گھر کے محاصرے کا دن) کو ناپسند کرتے تھے پھر آپ نے کیسے اپنی رائے سے رجوع کیا؟ تو اس نے کہا اللہ کی قسم میں یوم دار کو ناپسند کرتا تھا اور میں ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت ابوسفیان کو لایا تا کہ میں ان کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر لے جاؤں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ھودج میں نکال لوں۔ مگر انہوں نے مجھے اندر جانے سے روک دیا اور کہا کہ ہمارا اشتر سے کیا واسطہ۔ لیکن میں نے طلحہ رضی اللہ عنہ زبیر رضی اللہ عنہ اور کچھ لوگوں کو دیکھا کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بغیر کسی اکراہ کے بیعت کی اور پھر اس بیعت کو توڑ ڈالا۔ علقمہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ ابن زبیر یہ کہنے والے تھے کہ ''مجھے اور مالک کو قتل کردو'' تو اس نے جواب دیا نہیں اللہ کی قسم میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے تلوار نہیں ہٹائی تھی اس حال میں کہ اندر روح کو دیکھ رہا تھا (یعنی زندگی کی رمق دیکھتا رہا) کیونکہ مجھے ان پر غصہ تھا اس بات پر کہ انہوں نے ام المومنین کو وقعت نہ دی تھی یہاں تک کہ میں ام المومنین کو واپس لے گیا۔ پس جب میرا ان سے لڑائی میں سامنا ہوا تو میں نے اپنے بازوؤں کی قوت پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ میں نے دونوں رکابوں میں کھڑے ہو کر قوت کے ساتھ ان کے سر میں تلوار ماری پس میں نے اس کو قتل ہوتے ہوئے دیکھ لیا۔ لیکن (مجھے اور مالک کو قتل کردو) کہنے والے، عبدالرحمن بن عتاب سے جب ملاقات ہوئی تو میں نے اس پر تلوار زنی کی حتی کہ میں اور وہ اپنے گھوڑوں سے گر گئے پس اس نے پکارنا شروع کیا کہ مجھے اور مالک کو قتل کردو اور لوگ گزر رہے تھے مگر وہ نہیں جانتے تھے کہ مالک سے اس کی مراد کیا ہے کیونکہ اس نے اشتر نہیں کہا تھا اگر وہ اشتر کہتا تو قتل کر دیا جاتا۔

(۳۸۸۶۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : أَخَذَ عَلِيٌّ بِيَدِ الأَشْتَرِ ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِ حَتَّى أَتَى طَلْحَةَ ، فَقَالَ : يا طلحة إِنَّ هَؤُلاَءِ ، يَعْنِي أَهْلَ مِصْرَ ، يَسْمَعُونَ مِنْك وَيُطِيعُونَك ، فَانْهَهُمْ عَنْ قَتْلِ عُثْمَانَ ، فَقَالَ : مَا أَسْتَطِيعُ دَفْعَ دَمٍ أَرَادَ اللَّهُ إِهْرَاقَهُ ، فَأَخَذَ عَلِيٌّ بِيَدِ الأَشْتَرِ ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَهُوَ يَقُولُ : بِئْسَ مَا ظَنَّ ابْنُ الْحَضْرَمِيَّةِ أَنْ يَقْتُلَ ابْنَ عَمَّتِي وَيَغْلِبَنِي عَلَى مُلْكِي بِئْسَ مَا رأى.

(۳۸۸۶۵) قتادہ سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے اشتر کا ہاتھ تھاما اور چل دیے یہاں تک کہ طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے پھر فرمایا یہ لوگ یعنی اہل مصر آپ کی بات سنتے ہیں اور آپ کی اطاعت کرتے ہیں پس ان کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل سے منع کریں انہوں نے جواب دیا جس خون کو اللہ نے بہانے کا ارادہ کر لیا ہے میں اسے نہیں روک سکتا۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اشتر کا ہاتھ پکڑا اور واپس آ گئے یہ کہتے ہوئے کہ ابن حضرمیہ کا یہ گمان کتنا بڑا ہے کہ میرے چچا کے بیٹے کو قتل کیا جائے اس حال میں کہ وہ میرے ملک میں مجھ پر غالب آ رہا ہے جو میں دیکھ رہا ہوں۔

(۳۸۸۶۶) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : مَا عَلِمْت أَنَّ عَلِيًّا اتُّهِمَ فِي قَتْلِ عُثْمَانَ حَتَّى بُويِعَ فَلَمَّا بُويِعَ اتَّهَمَهُ النَّاسُ.

(۳۸۸۶۶) ابن سیرین سے منقول ہے کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کا بہتان لگایا گیا ہو یہاں تک کہ ان سے بیعت کی گئی پھر لوگوں نے ان پر قتل کی تہمت لگائی۔

(۳۸۸۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُوَرِّعِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْعَلاَءُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عُمَيْرَةَ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَمَنْ مَعَهُمْ ، قَالَ : قَامَ رَجُلٌ فِي مَجْمَعٍ مِنَ النَّاسِ ، فَقَالَ : أَنَا فُلاَنُ بْنُ فُلاَن ، أَحَدُ بَنِي جُشَمٍ ، فَقَالَ : إِنَّ هَؤُلاَءِ القوم الَّذِينَ قَدِمُوا عَلَيْكُمْ ، إِنْ كَانَ إنَّمَا بِهِمَ الْخَوْفُ فَجَاؤُوا مِنْ حَيْثُ يَأْمَنُ الطَّيْرُ ، وَإِنْ كَانَ إِنَّمَا بِهِمْ قَتْلُ عُثْمَانَ فَهُمْ قَتَلُوهُ ، وَإِنَّ الرَّأْيَ فِيهِمْ أَنْ تُنَخَّس بِهِمْ دَوَابُّهُمْ حَتَّى يَخْرُجُوا.

(۳۸۸۶۷) عمیرہ بن سعد سے منقول ہے کہ جب طلحہ رضی اللہ عنہ زبیر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی آئے تو ایک شخص مجمع کے درمیان سے اٹھا اور کہا میں فلاں بن فلاں قبیلہ بنی جشم سے ہوں۔ پھر کہا یہ لوگ (طلحہ رضی اللہ عنہ زبیر اور ان کے ساتھی) تمہارے پاس آئے ہیں۔ اگر یہ کسی خوف کی وجہ سے آئے ہیں تو پھر ایسی جگہ سے آئے ہیں جہاں پرندے کو بھی امن حاصل ہے (یعنی مکہ میں) اور اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کی وجہ سے آئے ہیں تو ان کے پاس ہی ان کو قتل کیا گیا ہے ان کے بارے میں رائے یہ ہے کہ ان کے جانوروں کو آنکڑے مارے جائیں تاکہ یہ یہاں سے نکل جائیں۔

(۳۸۸۶۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ : حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ ، أَنَّ عُثْمَانَ قُتِلَ فِي أَوْسَطِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ.

(۳۸۸۶۸) ابوعثمان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ایام تشریق کے وسط میں شہید کیا گیا۔

(۳۸۸۶۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ ، قَالَ : لَمَّا قُتِلَ عُثْمَان ، قَالَ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ : لاَ يَنْتَطِحُ فِيهَا عَنزَانِ ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ صِفِّينَ فُقِئَتْ عَيْنُهُ فَقِيلَ : لاَ تَنْتَطِحُ فِي قَتْلِ عُثْمَانَ عَنْزَانِ ، قَالَ بَلَى ، وَتُفْقَأُ فِيهِ عُيُونٌ كَثِيرَةٌ. (يعقوب بن سفيان ۴۲۹)

(۳۸۸۶۹) ابن سیرین سے منقول ہے کہتے ہیں جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس معاملے میں دورائے نہیں۔ پس جب جنگ صفین کے دن ان کی آنکھ ضائع ہوئی تو کہا گیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قت میں دورائے نہیں تھی۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیوں نہیں اس میں بھی بہت سی آنکھیں ضائع ہوئی تھیں۔

(۳۸۸۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ الأَزْدِيِّ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : كم مَالُكَ يَا أَبَا ظَبْيَانَ ، قَالَ : قُلْتُ : أَنَا فِي أَلْفَيْنِ وَخَمْسِمِئَةٍ ، قَالَ : فَاتَّخِذْ سابياء فَإِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ تَجِيءَ أُغَيْلِمَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَمْنَعُونَ هَذَا الْعَطَاءَ. (بخاری ۵۷۶)

(۳۸۸۷۰) ابوظبیان ازدی سے منقول ہے کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابوظبیان تمہارا کتنا مال ہے؟ تو میں نے کہا پچیس سو درہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کثرت مال کو پکڑ لو کیونکہ عنقریب قریش کے لڑکے آئیں گے اور ان عطایا سے منع کریں گے۔

(۳۸۸۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عبدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذِئْبٍ يَقُولُ ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : وَاللهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلاً وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا ، وَاللهِ لَيَقَعَنَّ الْقَتْلُ وَالْمَوْتُ فِي هَذَا الْحَيِّ مِنْ قُرَيْشٍ ، حَتَّى يَأْتِيَ الرَّجُلُ الكِبَا ، قَالَ أَبُو أُسَامَةَ : يَعْنِي الْكُنَاسَةَ ، فَيَجِدُ بِهَا النَّعْلَ ، فَيَقُولُ : كَأَنَّهَا نَعْلُ قُرَشِيٍّ. (ابن حبان ۶۸۵۳۔ احمد ۳۳۶)

(۳۸۸۷۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم جو میں جانتا ہوں اگر تم جان لیتے تو ہنستے زیادہ روتے کم اور اگر تم وہ سب جان لیتے جو میں جانتا ہوں تو تم ہنستے کم روتے زیادہ۔ اللہ کی قسم قریش کے اس قبیلے میں ایک قتل واقع ہوگا پھر ایک آدمی گندگی کے ڈھیر پر آئے گا اسے وہاں سے ایک جوتا ملے گا لوگ کہیں گے یہ قریشی کا جوتا ہے۔

(۳۸۸۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَهْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً ، وَمِنَ النَّجَاشِيِّ كَلِمَةً ، سَمِعْت النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : انْظُرُوا قُرَيْشًا فَاسْمَعُوا مِنْ قَوْلِهِمْ وَذَرُوا فِعْلَهُمْ ، قَالَ : وَكُنْت عِنْدَ النَّجَاشِيِّ إِذْ جَاءَ ابْنٌ لَهُ مِنَ الْكُتَّابِ فَقَرَأَ آيَةً مِنَ الإِنْجِيلِ فَفَهِمْتُهَا فَضَحِكْت ، فَقَالَ : مِمَّنْ تَضْحَكُ أَتَضْحَكُ مِنْ كِتَابِ اللهِ ؟ أَمَا وَاللهِ ، إِنَّهَا لَفِي كِتَابِ اللهِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى عِيسَى ، أَنَّ اللَّعْنَةَ تَكُونُ فِي الأَرْضِ إِذَا كَانَ أُمَرَاؤُهَا الصِّبْيَانَ. (احمد ۲۶۰۔ ابوداؤد ۳۰۲۱)

(۳۸۸۷۲) عامر بن شہر سے منقول ہے کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے ایک بات سنی اور نجاشی سے بھی ایک بات سنی نبی کریم ﷺ نے فرمایا اہل قریش کو دیکھو اور ان کی باتوں کو سنو اور ان کے افعال کو چھوڑو۔ کہتے ہیں کہ میں نجاشی کے پاس تھا کہ اس کا ایک بیٹا کتاب لے کر آیا اور اس نے انجیل کی ایک آیت پڑھی پھر اس کو سمجھایا میں ہنسا۔ نجاشی نے کہا تم کتاب اللہ کی وجہ سے ہنستے ہو؟ سنو اللہ کی قسم بے شک اس کتاب میں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اتاری ہے لکھا ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت اس زمین پر اس وقت ہوگی جب اس پر امراء بچے ہونگے (نو عمر لڑکے ہونگے)

(۳۸۸۷۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقُرَيْشٍ : إِنَّ هَذَا الأَمْرَ فِيكُمْ وَأَنْتُمْ وُلاَتُهُ مَا لَمْ تُحْدِثُوا عَمَلاً يَنْزِعُهُ اللَّهُ مِنْكُمْ ، فَإِذَا فَعَلْتُمْ ذَلِكَ سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ شِرَارَ خَلْقِهِ فَالْتَحَوكُمْ كَمَا يُلْتَحَى الْقَضِيبُ.

(۳۸۸۷۳) ابو مسعود سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ قریش سے فرمایا یہ امر خلافت تمہارے اندر ہے اور تم اس کے والی ہو اس وقت تک جب تک تم کوئی ایسا کام نہیں کرتے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کو تم سے چھین لے جب تم نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ تم پر مخلوق کے سب سے شریر لوگوں کو مسلط کرے گا۔ اور وہ تم کو ایسے چھیل ڈالیں گے جیسے شاخ کو چھیل دیا جاتا ہے۔

(۳۸۸۷٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ ، عَنْ أَبِي كِنَانَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَابِ فِيهِ نَفَرٌ مِنْ قُرَيْشٍ ، فَقَالَ : إِنَّ هَذَا الأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ مَا دَامُوا إِذَا اُسْتُرْحِمُوا رَحِمُوا ، وَإِذَا مَا حَكَمُوا عَدَلُوا ، وَإِذَا مَا قَسَمُوا أَقْسَطُوا ، فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ مِنْهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ، لاَ يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلاَ عَدْلٌ.

(۳۸۸۷۴) ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک گھر میں دروازے پر کھڑے تھے جس کے اندر قریش کے کچھ لوگ تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ امر خلافت قریش کے اندر رہے گا جب تک قریش والے رحم کے طلب گار پر رحم کرتے رہیں گے اور انصاف کے لیے آنے والوں کے ساتھ انصاف کریں گے، اور تقسیم میں عدل سے کام لیں گے۔ ان میں سے جو ایسا نہیں کرے گا اس پر اللہ، فرشتوں اور سارے لوگوں کی لعنت ہوگی۔ اور اس سے نوافل و فرائض قبول نہیں کیے جائیں گے۔

(۳۸۸۷۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الأَحْوَصِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي رَبُّ هَذَا الدَّارِ أَبُو هِلاَلٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَرْزَةَ الأَسْلَمِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعُوا غِنَاءً فَاسْتَشْرَفُوا لَهُ ، فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَمَعَ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ ، فَأَتَاهُمْ ، ثُمَّ رَجَعَ ، فَقَالَ : هَذَا فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ ، وَهُمَا يَتَغَنَّيَانِ وَيُجِيبُ أَحَدُهُمَا الآخَرَ وَهُوَ يَقُولُ :

لاَ يَزَالُ حَوَارِيٌّ تَلُوحُ عِظَامُهُ   زَوَى الْحَرْبَ عَنْهُ أَنْ يُجَنَّ فَيُقْبَرَا

فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ ارْكُسْهُمَا فِي الْفِتْنَةِ رَكْسًا ، اللَّهُمَّ دُعَّهُمَا إِلَى النَّارِ دَعًّا. (بزار ۳۸۵۹۔ ابویعلی ۷۳۹۹)

(۳۸۸۷۵) ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ایک سفر میں آپ کے ساتھ تھے۔ پس انہوں نے گائے کی آواز سنی اور وہ اس آواز کی طرف متوجہ ہو گئے پس ایک شخص اٹھا اور آواز کی ٹوہ میں لگ گیا یہ حرمت شراب سے پہلے کی بات ہے۔ پس وہ ان کے پاس پہنچا اور واپس لوٹا اور بتایا کہ یہ فلاں اور فلاں ہیں دونوں گانا گا رہے ہیں اور ایک دوسرے کا جواب دے رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ انصاری کی ہڈیاں پڑی چمکتی رہیں گی اور شدید جنگ اس کو دفن کرنے سے مانع ہو گی کہ اس کی قبر بنائی جا سکے گی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی اے اللہ! ان دونوں کو کسی فتنے میں مبتلا کر دے، اے اللہ! ان کو آگ میں دھکیل دے۔

(۳۸۸۷۶) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ ، عَنِ الأَعْشَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بن مُكْمِلٍ ، عَنْ أَزْهَرَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ أَقْبَلَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ حَاجًّا مِنَ الشَّامِ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ ، فَأَتَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ ، فَقَالَ : يَا عُثْمَان ، أَلَا أُخْبِرُك شَيْئًا سَمِعْته مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : بَلَى ، قُلْتُ : فَإِنِّي سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : سَتَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ يَأْمُرُونَكُمْ بِمَا تَعْرِفُونَ وَيَعْمَلُونَ مَا تُنْكِرُونَ ، فَلَيْسَ لأُولَئِكَ عَلَيْكُمْ طَاعَةٌ. (حاکم ۳۵۷)

(۳۸۸۷۶) ازہر بن عبد اللہ سے منقول ہے کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ شام سے حج کرنے کے لیے تشریف لائے پھر مدینہ حاضر ہوئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے اور فرمایا اے عثمان! کیا میں آپ کو ایسی بات کی خبر نہ دوں جو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیوں نہیں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے عنقریب تمہارے اوپر ایسے امراء آئیں گے جو تم کو ایسی باتوں کا حکم دیں گے جن کو تم جانتے ہو اور گورنر ایسے بنائیں گے جن کو تم نہیں جانتے (یعنی جنہیں تم نہیں سمجھتے ہو) ہو گے۔ پس ایسے امراء کی اطاعت تم پر واجب نہیں۔

(۳۸۸۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الأَوْدِيِّ ، قَالَ : أَخْبَرَتْنِي بِنْتُ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ ، أَنَّ أَبَاهَا ثَقُلَ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ زِيَادَة فَجَاءَ يَعُودُهُ فَجَلَسَ فَعَرَفَ فِيهِ الْمَوْتَ ، فَقَالَ لَهُ : يَا مَعْقِلُ أَلَا تُحَدِّثُنَا فَقَدْ كَانَ اللَّهُ يَنْفَعُنَا بِأَشْيَاءَ نَسْمَعُهَا مِنْك ، فَقَالَ : إِنِّي سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : لَيْسَ مِنْ وَالٍ يَلِي أُمَّةً قَلَّتْ ، أَوْ كَثُرَتْ لَمْ يَعْدِلْ فِيهِمْ إِلَّا كَبَّهُ اللَّهُ لِوَجْهِهِ فِي النَّارِ ، فَأَطْرَقَ الآخَرُ سَاعَةً ، فَقَالَ : شَيْءٌ سَمِعْته مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَوْ مِنْ وَرَاءِ وَرَاءٍ ، قَالَ : لَا ، بَلْ شَيْءٌ سَمِعْته مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنِ اسْتَرْعَى رَعِيَّةً فَلَمْ يَحُطْهُمْ بِنُصْحِهِ لَمْ يَجِدْ رِيحَ الْجَنَّةِ ، وَرِيحُهَا يُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ مِئَةِ

عَامٍ ، قَالَ ابْنُ زِيَادٍ :أَلَا كُنْتَ حَدَّثْتَنِي بِهَذَا قَبْلَ الآنَ ، قَالَ :وَالآنَ لَوْلَا مَا أَنَا عَلَيْهِ لَمْ أُحَدِّثْكَ بِهِ.

(۳۸۸۷۷) بنت معقل بن یسار سے روایت ہے کہ ان کے والد محترم کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہوئی تو یہ خبر ابن زیاد کو پہنچی پس ابن زیاد عیادت کے لیے حاضر خدمت ہوا پس ان کے قریب بیٹھا اور ان کے چہرے پر موت کے اثرات دیکھے پھر کہنے لگا اے معقل! کیا آپ حدیث بیان نہیں کریں گے تحقیق کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان احادیث سے جو آپ سے سنی ہیں بہت نفع پہنچایا ہے۔ پس حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا '' کہ کوئی والی حکومت نہیں جس کی رعیت میں میری کم یا زیادہ امت ہو اور وہ اس کے ساتھ انصاف نہ کرے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو منہ کے بل آگ میں پھینکے گا۔ وہ ایک گھڑی کے لیے مبہوت ہو گئے۔ پھر ابن زیاد بولا یہ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے یا ان کے بعد آنے والوں سے سنا ہے معقل نے فرمایا نہیں بلکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ پھر فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بھی سنا ہے'' کہ جس شخص کو رعایا کی باگ دوڑ دی جائے اور اس کے ساتھ بھلائی نہ کرے تو جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا جبکہ جنت کی خوشبو سو سال کے فاصلے سے آتی ہے۔ ابن زیاد نے کہا آپ نے یہ حدیث اس سے پہلے نہیں سنائی؟ حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں مرض الوفات میں نہ ہوتا تو آپ کو اب بھی یہ حدیث نہ سناتا۔

(۳۸۸۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، أَنَّ رَجُلاً كَانَ يَمْشِي مَعَ حُذَيْفَةَ نَحْوَ الْفُرَاتِ ، فَقَالَ : كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا أُخْرِجْتُمْ لَا تَذُوقُونَ مِنْهُ قَطْرَةً ، قَالَ :قُلْنَا :أَتَظُنُّ ذَلِكَ ؟ قَالَ :مَا أَظُنُّهُ ، وَلَكِنْ أَسْتَيْقِنُهُ.

(۳۸۸۷۸) قیس سے منقول ہے کہ ایک شخص حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ فرات کی طرف جا رہا تھا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا حال ہوگا؟ جب تم نکلو گے اور تم اس دریا سے ایک قطرہ نہ چکھ سکو گے قیس کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا! کیا یہ آپ کا گمان ہے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا گمان نہیں بلکہ مجھے اس کا یقین ہے۔

(۳۸۸۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، قَالَ :قَالُوا :لِمُطَرِّفٍ :هَذَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الأَشْعَثِ قَدْ أَقْبَلَ ، فَقَالَ مُطَرِّفٌ :وَاللهِ لقد نزى بَيْنَ أَمْرَيْنِ :لَئِنْ ظَهَرَ لَا يَقُومُ لِلَّهِ دِينٌ ، وَلَئِنْ ظُهِرَ عَلَيْهِ لَا تَزَالُونَ أَذِلَّةً إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

(۳۸۸۷۹) ابو العلاء سے منقول ہے لوگوں نے مطرف سے کہا یہ عبدالرحمن بن الاشعث آئے ہیں انہوں نے دو کاموں میں قدم رکھا ہے اگر یہ غالب آ گئے تو اللہ کا دین قائم نہ ہوگا اور اگر یہ مغلوب ہو گئے تو تم قیامت تک ذلیل ہوتے رہو گے۔

(۳۸۸۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ :لَوْ أَنَّ رَجُلاً هَمَّهُ الإِسْلاَم وَعَرَفَهُ ، ثُمَّ تَفَقَّدَهُ لَمْ يَعْرِفْ مِنْهُ شَيْئًا.

(۳۸۸۸۰) ابو درداء سے منقول ہے اگر کسی شخص کو اسلام نے متفکر کیا پھر اس نے بھی اسلام کو پہچان لیا اور اسلام کا دامن چھوڑ دیا تو گویا کہ اس نے اسلام کے بارے میں کچھ نہ جانا۔

(۳۸۸۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ شَيْخٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :مَنْ أَرَادَ الْحَقَّ فَلْيَنْزِلْ بِالْبِرَازِ ، يَعْنِي يُظْهِرُ أَمْرَهُ.

(۳۸۸۸۱) اعمش اپنے شیخ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو حق چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ کھلے میدان میں اترے یعنی اپنے معاملے کا اظہار کرے۔

(۳۸۸۸۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ :بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ فِتْيَةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ ، فَلَمَّا رَآهُمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْرَوْرَقَتْ عَيْنَاهُ وَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ ، قَالَ :فَقُلْتُ لَهُ :مَا نَزَالُ نَرَى فِي وَجْهِكَ شَيْئًا نَكْرَهُهُ ، قَالَ :إِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ اخْتَارَ اللَّهُ لَنَا الآخِرَةَ عَلَى الدُّنْيَا ، وَإِنَّ أَهْلَ بَيْتِي سَيَلْقَوْنَ بَعْدِي بَلاَءً وَتَشْرِيدًا وَتَطْرِيدًا ، حَتَّى يَأْتِيَ قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَعَهُمْ رَايَاتٌ سُودٌ يَسْأَلُونَ الْحَقَّ فَلاَ يُعْطُونَه ، فَيُقَاتِلُونَ فَيُنْصَرُونَ فَيُعْطَوْنَ مَا سَأَلُوا ، فَلاَ يَقْبَلُونَهُ حَتَّى يَدْفَعُوهَا إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي ، فَيَمْلَؤُهَا قِسْطًا كَمَا مَلَؤُوهَا جَوْرًا ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَأْتِهِمْ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ. (ابن ماجه ۴۰۸۲۔ حاکم ۴۶۴)

(۳۸۸۸۲) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ اس دوران بنو ہاشم کے کچھ نوجوان سامنے آئے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا تو آنکھوں میں آنسو آ گئے اور آپ کا رنگ بدل گیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ کے چہرے پر ایسی شئے کو دیکھ رہے ہیں جسے ہم پسند کرتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے اہل بیت کے لیے آخرت کو دنیا پر ترجیح دی ہے۔ میرے بعد اہل بیت کو ایک آزمائش، انتشار اور جلا وطنی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ یہاں تک کہ مشرق کی جانب سے ایک قوم آئے گی ان کے پاس سیاہ جھنڈے ہوں گے وہ حق کا مطالبہ کریں گے مگر ان کو حق نہیں دیا جائے گا پس وہ قتال کریں گے اور نقصان پہنچائیں گے پس ان کا مطالبہ تسلیم کیا جائیگا مگر وہ اسے قبول نہیں کریں گے یہاں تک کہ امر خلافت میرے اہل بیت کے ایک شخص کے سپرد کر دیا جائے پس وہ زمین کو ایسے انصاف سے بھر دیں گے جیسے ان سے پہلوں نے ظلم وستم سے بھر دیا تھا۔ تم میں سے اگر کوئی اسکو پائے تو اس کو چاہیے کہ وہ ان کے پاس جائے اگرچہ برف پر گھسٹ کر جانا پڑے۔

(۳۸۸۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي مَهَلٍ ، قَالَ :قُلْتُ لأَبِي جَعْفَرٍ :إِنَّ السُّلْطَانَ يُوَلِّي الْعَمَلَ ، قَالَ : لاَ تَلِيَنَّ لَهُمْ شَيْئًا ، وَإِنْ وَلِيت فَاتَّقِ اللَّهَ وَأَدِّ الأَمَانَةَ.

(۳۸۸۸۳) ابو مہل سے منقول ہے کہتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر سے کہا بادشاہ کو کام کا والی بنایا جاتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا! ان کے لیے کسی شئے کے والی نہ بننا اگر تم کو والی بنایا جائے تو تم اللہ سے ڈرو اور امانت ادا کرو۔

(۳۸۸۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ طَهْمَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :لاَ تُعِدَّ لَهُمْ سِفْرًا وَلاَ تَخُطَّ لَهُمْ بِقَلَمٍ.

(۳۸۸۸۴) ابوجعفر سے منقول ہے کہتے ہیں کہ تم لوگوں کے لیے کتاب تیار نہ کرو اور نہ ہی ان کے لیے قلم سے کچھ لکھو۔

(۳۸۸۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ :دَخَلْتُ عَلَى عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ بِالْبَصْرَةِ وَقَدْ أُتِيَ بِجِزْيَةِ أَصْبَهَانَ ثَلاَثَةِ آلاَفِ أَلْفٍ ، فَهِيَ مَوْضُوعَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَقَالَ :يَا أَبَا وَائِلٍ ، مَا تَقُولُ فِيمَنْ مَاتَ وَتَرَكَ مِثْلَ هَذِهِ ، قَالَ :فَقُلْتُ :أُعَرِّضُ بِهِ كَيْفَ إِنْ كَانَتْ مِنْ غُلُولٍ ، قَالَ :ذَاكَ شَرٌّ عَلَى شَرٍّ ، ثُمَّ قَالَ :يَا أَبَا وَائِلٍ ، إِذَا أَنَا قَدِمْت الْكُوفَةَ فَأْتِنِي لَعَلِّي أُصِيبُك بِخَيْرٍ ، قَالَ :فَقَدِمَ الْكُوفَةَ ، قَالَ :فَأَتَيْت عَلْقَمَةَ فَأَخْبَرْته ، فَقَالَ :أَمَا إِنَّك لَوْ أَتَيْته قَبْلَ أَنْ تَسْتَشِيرَنِي لَمْ أَقُلْ لَكَ شَيْئًا ، فَأَمَّا إِذَا اسْتَشَرْتنِي فَإِنَّهُ بِحَقٍّ عَلَيَّ أَنْ أَنْصَحَك ، فَقَالَ :مَا أُحِبُّ ، أَنَّ لِي أَلْفَيْنِ مِنَ الْفَيْءِ وَإِنِّي أَعَزُّ الْجُنْدِ عَلَيْهِ ، وَذَلِكَ أَنِّي لاَ أُصِيبُ مِنْ دُنْيَاهُمْ شَيْئًا إِلاَّ أَصَابُوا مِنْ دِينِي أَكْثَرَ مِنْهُ.

(۳۸۸۸۵) ابووائل سے منقول ہے کہتے ہیں کہ میں عبیداللہ بن زیاد کے پاس بصرہ گیا جب کہ اس کے سامنے اصبہان کا تین لاکھ جزیہ پڑا تھا۔ ابن زیاد نے کہا اے ابووائل اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو اتنا ترکہ چھوڑ کر مرا ہو۔ میں نے تعریض کرتے ہوئے کہا کیا حال ہوا گر یہ خیانت کا مال ہو۔ ابن زیاد نے کہا یہ تو شر پر شر ہوا، پھر کہا اے ابووائل جب میں کوفہ آؤں تو میرے پاس آنا ممکن ہے کہ میں تمہیں خیر پہنچاؤں، ابووائل کہتے ہیں: اگر آپ مجھ سے مشورہ کرنے سے پہلے اسکے پاس چلے جاتے تو میں کچھ نہ کہتا، اور اب اگر مجھ سے مشورہ کر ہی بیٹھے ہو تو مجھ پر یہ حق ہے آپ کا کہ آپ کو نصیحت کروں، پس علقمہ نے فرمایا: میں پسند نہیں کرتا کہ میرے لیے دو لاکھ درہم ہوں اور مجھے ایک لشکر پر عزت دی جائے۔ اور یہ اس وجہ سے کہ میں ان کی دنیا تک اتنا نہیں پہنچ سکتا جتنا وہ میرے دین کو نقصان پہنچائیں گے۔

(۳۸۸۸٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ مَطَرٍ الْعِجْلِيِّ ، عَنْ عِيسَى الْمُرَادِيِّ ، عَنْ مُعَاذٍ ، قَالَ :يَكُونُ فِي آخِرِ هَذَا الزَّمَانِ قُرَّاءٌ فَسَقَةٌ ، وَوُزَرَاءُ فَجَرَةٌ ، وَأُمَنَاءُ خَوَنَةٌ ، وَعُرَفَاءُ ظَلَمَةٌ ، وَأُمَرَاءُ كَذَبَةٌ. (بزار ۲۶۳۰)

(۳۸۸۸٦) معاذ سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ آخر زمانے میں فاسق قاری، فاجر وزراء، خیانت کرنے والے امانت رکھنے والے، ظالم نگران ہونگے اور جھوٹے امراء ہوں گے۔

(۳۸۸۸۷) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ :حَدَّثَتْنِي مَوْلاَتِي سِدْرَةُ ، أَنَّ جَدَّكَ سَلَمَةَ بْنَ قَيْسٍ حَدَّثَنِي ، قَالَ :لَقِيت أَبَا ذَرٍّ ، فَقَالَ :يَا سَلَمَةُ بْنُ قَيْسٍ ، ثَلاَثٌ قَدْ حَفِظْتهَا لاَ تَجْمَعْ بَيْنَ الضَّرَائِرِ فَإِنَّك لَنْ تَعْدِلَ وَلَوْ حَرَصْت ، وَلاَ تَعْمَلْ عَلَى الصَّدَقَةِ فَإِنَّ صَاحِبَ الصَّدَقَةِ زَائِدٌ وَنَاقِصٌ ، وَلاَ تَغْشَ ذَا سُلْطَانٍ فَإِنَّك لاَ تُصِيبُ مِنْ دُنْيَاهُمْ شَيْئًا إِلاَّ أَصَابُوا مِنْ دِينِكَ أَفْضَلَ مِنْهُ. (عبدالرزاق ۲۰۷۴۰)

(۳۸۸۸۷) سلمہ بن قیس سے منقول ہے کہتے ہیں کہ میں ابوذر رضی اللہ عنہ سے ملا انہوں نے فرمایا: اے سلمہ بن قیس! تین چیزوں کو تم محفوظ کر لو دو سوکنوں کو جمع نہ کرنا تم عدل نہیں کر پاؤ گے اگر چہ تم کتنے ہی حریص ہو، دوسرا صدقات پر محصل نہ بننا کیونکہ یا تو وہ کمی

کرنے والا ہوتا ہے یا زیادتی کرنے والا، بادشاہ کے قریب زیادہ نہ جانا کیونکہ جتنا تم ان کی دنیا تک پہنچو گے اس سے زیادہ یہ تمہارے دین کو لے اڑیں گے۔

(۳۸۸۸۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَبْدٍ ، قَالَ ، قَالَ حُذَيْفَةُ : اتَّقُوا أَبْوَابَ الْأُمَرَاءِ فَإِنَّهَا مَوَاقِفُ الْفِتَنِ ، أَلاَ إِنَّ الْفِتْنَةَ تشتبه مُقْبِلَةً وَتَبِينُ مُدْبِرَةً.

(۳۸۸۸۸) عمارہ بن عبد سے منقول ہے کہتے ہیں کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا امراء کے دروازوں سے بچو کیونکہ یہ فتنے کی جگہیں ہیں، مگر یہ کہ فتنہ مشتبہ ہو کر آتا ہے اور ظاہر ہو کر جاتا ہے (یعنی جب فتنہ برپا ہوتا ہے تو حق وصواب ظاہر اور واضح نہیں ہوتا جب چلا جاتا ہے تو انسان کو پتا چلتا ہے کہ اس کا عمل خطا تھا)

(۳۸۸۸۹) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدٍ الرُّؤَاسِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ : أَظُنُّهُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ السَّكَنِ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ عَلَى مِنْبَرِهِ: إِنِّي أَنَا فَقَأْتُ عَيْنَ الْفِتْنَةِ ، وَلَوْ لَمْ أَكُنْ فِيكُمْ مَا قُوتِلَ فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ وَفُلاَنٌ وَأَهْلُ النَّهَرِ ، وَايْمُ اللهِ لَوْلاَ أَنْ تَتَّكِلُوا فَتَدَعُوا الْعَمَلَ لَحَدَّثْتُكُمْ بِمَا سَبَقَ لَكُمْ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ ، لِمَنْ قَاتَلَهُمْ مُبْصِرًا لِضَلاَلَتِهِمْ عَارِفًا بِالَّذِي نَحْنُ عَلَيْهِ.

۲- قَالَ : ثُمَّ قَالَ : سَلُونِي فَإِنَّكُمْ لاَ تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ فِيمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ السَّاعَةِ وَلاَ عَنْ فِئَةٍ تَهْدِي مِئَةً وَتَضِلُّ مِئَةً إِلاَّ حَدَّثْتُكُمْ بِنَاعِقِهَا وَقَائِدِهَا وَسَائِقِهَا ، قَالَ : فَقَامَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، حَدِّثْنَا عَنِ الْبَلاَءِ ، فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ : إِذَا سَأَلَ سَائِلٌ فَلْيَعْقِلْ ، وَإِذَا سُئِلَ مَسْؤُولٌ فَلْيَتَثَبَّتْ ؛ إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أُمُورًا تَتِمُ جَلَلاً ، وَبَلاَءً مُبْلِحًا مُكْلِحًا ، وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ ، لَوْ قَدْ فَقَدْتُمُونِي وَنَزَلَتْ كَرَائِهُ الْأُمُورِ ، وَحَقَائِقُ الْبَلاَءِ ، لَفَشِلَ كَثِيرٌ مِنَ السَّائِلِينَ ، وَلأَطْرَقَ كَثِيرٌ مِنَ الْمَسْئُولِينَ ، وَذَلِكَ إِذَا فَصَلَتْ حَرْبُكُمْ وَكَشَفَتْ عَنْ سَاقٍ لَهَا ، وَصَارَتِ الدُّنْيَا بَلاَءً عَلَى أَهْلِهَا حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ لِفِئَةِ الأَبْرَارِ .

۳- قَالَ : فَقَامَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، حَدِّثْنَا عَنِ الْفِتْنَةِ ، فَقَالَ : إِنَّ الْفِتْنَةَ إِذَا أَقْبَلَتْ شَبَّهَتْ ، وَإِذَا أَدْبَرَتْ أَسْفَرَتْ ، وَإِنَّمَا الْفِتَنُ تَحُومٌ كَحُومِ الرِّيَاحِ ، يُصِبْنَ بَلَدًا وَيُخْطِئْنَ آخَرَ ، فَانْصُرُوا أَقْوَامًا كَانُوا أَصْحَابَ رَايَاتٍ يَوْمَ بَدْرٍ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ تَنْصُرُوا وَتُؤْجَرُوا ، أَلاَ إِنَّ أَخْوَفَ الْفِتْنَةِ عِنْدِي عَلَيْكُمْ فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ مُظْلِمَةٌ خَصَّتْ فِتْنَتُهَا ، وَعَمَّتْ بَلِيَّتُهَا ، أَصَابَ الْبَلاَءُ مَنْ أَبْصَرَ فِيهَا ، وَأَخْطَأَ الْبَلاَءُ مَنْ عَمِيَ عَنْهَا ، يَظْهَرُ أَهْلُ بَاطِلِهَا عَلَى أَهْلِ حَقِّهَا حَتَّى تُمْلأَ الأَرْضُ عُدْوَانًا وَظُلْمًا ، وَإِنَّ أَوَّلَ مَنْ يَكْسِرُ عَمْدَهَا وَيَضَعُ جَبَرُوتَهَا وَيَنْزِعُ أَوْتَادَهَا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ .

٤- أَلاَ وَإِنَّكُمْ سَتَجِدُونَ أَرْبَابَ سُوءٍ لَكُمْ مِنْ بَعْدِي كَالنَّابِ الضَّرُوسِ ، تَعَضُّ بِفِيهَا ، وَتَرْكُضُ بِرِجْلِهَا ،

وَتَخْبطُ بِيَدِهَا ، وَتَمْنَعُ دَرَّهَا ، أَلَا إِنَّهُ لَا يَزَالُ بَلَاؤُهُمْ بِكُمْ حَتَّى لَا يَبْقَى فِي مِصْرٍ لَكُمْ إِلَّا نَافِعٌ لَهُمْ ، أَوْ غَيْرُ ضَارٍ ، وَحَتَّى لَا يَكُونَ نُصْرَةُ أَحَدِكُمْ مِنْهُمْ إِلَّا كَنُصْرَةِ الْعَبْدِ مِنْ سَيِّدِهِ وَايْمُ اللهِ لَوْ فَرَّقُوكُمْ تَحْتَ كُلِّ كَوْكَبٍ لَجَمَعَكُمُ اللَّهُ لسر يَوْمٍ لَهُمْ .

٥- قَالَ : فَقَامَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : هَلْ بَعْدَ ذَلِكَ جَمَاعَةٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ : لَا بها جَمَاعَةٌ شَتَّى غَيْرَ أَنَّ أُعْطِيَاتِكُمْ وَحَجَّكُمْ وَأَسْفَارَكُمْ وَاحِدٌ ، وَالْقُلُوبُ مُخْتَلِفَةٌ هَكَذَا ، ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ، قَالَ : مِمَّ ذَاكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ : يَقْتُلُ هَذَا هَذَا ، فِتْنَةٌ فَظِيعَةٌ جَاهِلِيَّةٌ ، لَيْسَ فِيهَا إِمَامُ هُدًى وَلَا عِلْمٍ يُرَى نَحْنُ أَهْلَ الْبَيْتِ مِنْهَا نُجَاةٌ وَلَسْنَا بِدُعَاةٍ ، قَالَ : وَمَا بَعْدَ ذَلِكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ : يُفَرِّجُ اللَّهُ الْبَلَاءَ بِرَجُلٍ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ تَفْرِيجَ الْأَدِيمِ يَأْتِي ابْنُ خَبَرِهِ إِلَّا مَا يَسُومُهُمُ الْخَسْفُ ، وَيُسْقِيهِمْ بِكَأْسٍ مُصبرة ، وَدَّتْ قُرَيْشٌ بِالدُّنْيَا ، وَمَا فِيهَا ، لَوْ يَقْدِرُونَ عَلَى مَقَامِ جَزْرٍ جَزُورٍ لَأَقْبَلَ مِنْهُمْ بَعْضُ الَّذِي أَعْرِضُ عَلَيْهِمَ الْيَوْمَ فَيَرُدُّونَهُ وَيَأْبَى إِلَّا قَتْلًا. (نسائی ۸۵۷۴)

(۳۸۸۸۹) عبدالرحمٰن سے منقول ہے کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ قیس بن سکن سے مروی ہے کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منبر پر فرمایا کہ میں نے فتنے پر غلبہ پالیا اگر میں تم میں نہ ہوتا تو فلاں، فلاں قتل نہ کیے جاتے اور اللہ کی قسم اگر تم بھروسا کر کے عمل کو نہ چھوڑ بیٹھتے تو میں تمہیں بتاتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے بارے میں کیا کیا خوشخبریاں دی ہیں بوجہ ان لوگوں کے ساتھ قتال کرنے کے جو اپنی گمراہی کو دیکھتے ہوئے یہ بھی جانتے تھے ہم ہدایت پر ہیں پھر فرمایا کہ مجھ سے سوال کرو پھر فرمایا کہ خبردار مجھ سے سوال کرو کیونکہ مجھ سے جو بھی سوال کرو گے قیامت اور جو تمہارے درمیان اس سے متعلق ہو یا اس لشکر کے متعلق جس کے سو آدمی ہدایت پا گئے اور سو آدمی گمراہ ہو گئے میں تم کو اس تفصیلات سے آگاہ کروں گا۔ پس ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے امیر المومنین ہمیں آزمائش کے بارے میں بتائیے۔ امیر المومنین نے فرمایا جب سائل سوال کرے تو اسے چاہیے سمجھ سے کرے اور جب مسئول سے سوال کیا جائے تو اسے ثابت قدم رہنا چاہیے۔ تمہارے بعد بڑے بڑے امور پیش آنے والے ہیں اور ایسے ایسے فتنے برپا ہونے والے ہیں جو انسان کو عیب دار بنادیں گے اور انسان کا رنگ پھیکا کر ڈالیں گے۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے بیج کو پھاڑا اور ہواؤں کو چلایا! اگر تم مجھے گم کر دیتے اور پھر ناپسندیدہ امور اترتے اور بڑی آزمائش اترتی تو بہت سارے سوال کرنے والے پھسل جاتے اور بہت سے مسئول گردن جھکائے کھڑے ہوتے۔ یہ اس وقت ہوتا جب تمہاری جنگ برپا ہوگئی اور لڑائی خوب بھڑک اٹھی۔ اور دنیا والوں پر آزمائش بن گئی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے باقی ماندہ نیک بندوں کے لیے اسے فتح کر دیا۔

پھر ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے امیر المومنین ہمیں فتنے کے بارے میں کچھ خبریں بتلائیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب فتنہ آتا ہے تو مشتبہ ہو کر آتا ہے اور جب جاتا ہے تو واضح و بیّن ہو کر لوٹتا ہے بے شک فتنے ہواؤں کی طرح گردش میں ہیں ایک شہر کو گھیرتے ہیں تو دوسرے کو چھوڑ دیتے ہیں۔ پس تم ایسے لوگوں کی مدد کرو جو بدر و حنین کے دن جھنڈے تھامنے والے تھے تاکہ

تمہاری مدد کی جائے اور تم کو اجر دیا جائے۔

خبردار غور سے سنو! بے شک سب سے زیادہ خوفناک فتنہ میرے نزدیک وہ فتنہ ہے جو اندھا اور تاریک ہوگا۔ اس کا ہنگامہ خاص ہوگا مگر اس کی آزمائش مصیبت عام ہوگی۔ وہ فتنہ اس تک پہنچے گا جو اس کو دیکھے گا اور اس سے چوک جائے گا جو اس سے آنکھیں بند کرے گا اس فتنے میں جو باطل پر ہیں وہ اہل حق پر غالب آجائیں گے یہاں تک کہ زمین ظلم وستم سے بھر جائے گی اور پھر سب سے پہلے اس فتنے کی میان توڑنے والا، اور اس فتنے کی طاقت کو فرو کرنے والا اور اس فتنے کی میخیں اکھاڑنے والا اللہ ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

سنو عنقریب تمہارا واسطہ میرے بعد برے لوگوں سے ہوگا جو بپھری ہوئی اونٹنی کی مانند ہوں گے جو اپنے منہ سے کاٹتی ہے اپنے پاؤں سے ٹھوکر مارتی ہے اور آگے والے پاؤں سے بھی مارتی ہے اور اپنا دودھ نکالنے نہیں دیتی، سنو یہ فتنہ تم پر جاری رہے گا یہاں تک کہ تمہارے شہر میں تمہارے لیے کوئی حامی نہ ہوگا سوائے اہل باطل کو نفع پہنچانے والے یا ان کے لیے بے ضرر۔ یہاں تک کہ تم میں سے کسی کی مدد ان کی طرف سے نہ کی جائے گی مگر جتنی مدد آقا اپنے غلام کی کرتا ہے (یعنی بہت تھوڑی مدد) اللہ کی قسم اگر وہ تمہیں ہر ستارے کے نیچے جمع کر دیں تو اللہ تمہیں ایک ایسے دن میں جمع کرے گا جس میں ان کے لیے کچھ حصہ نہیں۔

پھر ایک شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا اے امیر المومنین! کیا اس کے بعد بھی کوئی جماعت ہوگی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں پھر مختلف جماعتیں ہوں گی مگر تمہارے عطیات تمہارے حج اور تمہارے سفر ایک ہوں گے اور قول مختلف ہوں گے اس طرح، یہ کہہ کر آپ نے اپنی انگلیوں کو ملایا ایک آدمی نے سوال کیا یہ کس طرح ہوگا اے امیر المومنین؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگ ایک دوسرے کو قتل کریں گے یہ بڑا ہولناک اور جہالت والا فتنہ ہوگا اس فتنے میں کوئی امام ہدیٰ نہیں ہوگا اور نہ ہی کوئی جھنڈا ہوگا جس کو دیکھا جا سکے ہم اہل بیت اس سے نجات دہندہ ہوں گے اور ہم اس کے محرک نہیں ہوں گے، پھر اس نے کہا اے امیر المومنین اس کے بعد کیا ہوگا؟ حضرت علی؟ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اہل بیت میں سے ایک آدمی کے ذریعے اس فتنے کو ایسے الگ کریں گے جیسے گوشت سے کھال علیحدہ کی جاتی ہے پھر وہ انہیں اذیت کا جام چکھائے گا۔ اس وقت قریش دنیا کی محبت کا شکار ہو جائیں گے۔

(٣٨٨٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنِ السُّمَيْطِ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : لِكُلِّ زَمَانٍ مُلُوكٌ ، فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ خَيْرًا بَعَثَ فِيهِمْ مُصْلِحَهُمْ ، وَإِذَا أَرَادَ بِقَوْمٍ شَرًّا بَعَثَ فِيهِمْ مُتْرَفِيهِمْ.

(۳۸۸۹۰) حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہر زمانہ کے لیے بادشاہ مقرر ہیں جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں تو ان میں ان کی اصلاح کرنے والا بھیج دیتے ہیں اور جب کسی قوم کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتے ہیں تو ان میں عیاش لوگوں کو بادشاہ بنا دیتے ہیں۔

(٣٨٨٩١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ ، عَنْ زَاذَانَ ، عَنْ عُلَيْمٍ ، قَالَ : كُنَّا مَعَهُ عَلَى سَطْحٍ وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَيَّامِ الطَّاعُونِ ، فَجَعَلَتِ الْجَنَائِزُ تَمُرُّ ،

فَقَالَ :يَا طَاعُونُ خُذْنِي ، قَالَ :فَقَالَ عُلَيْمٌ :أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمَ الْمَوْتَ ، فَإِنَّهُ عِنْدَ انْقِطَاعِ عَمَلِهِ ، وَلَا يُرَدُّ فَيَسْتَعْتِبَهُ ، فَقَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :بَادِرُوا بِالْمَوْتِ سِتًّا ، إِمْرَةَ السُّفَهَاءِ ، وَكَثْرَةَ الشُّرَطِ ، وَبَيْعَ الْحُكْمِ ، وَاسْتِخْفَافٌ بِالدَّمِ ، وَنَشْوًا يَتَّخِذُونَ الْقُرْآنَ مَزَامِيرَ ، يُقَدِّمُونَهُ لِيُغَنِّيَهُمْ ، وَإِنْ كَانَ أَقَلَّهُمْ فِقْهًا. (احمد ۴۹۴۔ طبرانی ۶۱)

(۳۸۸۹۱) زاذان علیم سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ان کے ساتھ چھت پر تھے اوران کے ساتھ ایک صحابی بھی تھے۔ طاعون کے دنوں میں پس ہمارے پاس سے جنازے گزرنے شروع ہوئے تو اس نے کہا کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے کیونکہ موت اعمال کے منقطع ہونے کا باعث ہے اور انسان کو لوٹایا نہیں جاتا کہ وہ اللہ کو راضی کرے۔ پس انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم چھ چیزوں کی وجہ سے موت کو جلدی طلب کرو، بے وقوفوں کی امارت کی وجہ سے، بادشاہوں کے خاص سپاہیوں کے زیادہ ہو جانے کی وجہ سے، فیصلوں کے بکنے کی وجہ سے اور خون ارزاں ہونے کی وجہ سے اور قرآن کو بانسریاں بنانے والے نوعمر لڑکوں کی وجہ سے جنھیں لوگ نماز میں اس لیے آگے کریں گے تا کہ وہ انہیں قرآن کو گانے کے انداز میں سنائے حالانکہ وہ اپنی فہم میں سب سے کم تر ہوگا۔

(۳۸۸۹۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِنَّمَا جَعَلَ اللَّهُ هَذَا السُّلْطَانَ نَاصِرٌ لِعِبَادِ اللهِ وَدِينِهِ ، فَكَيْفَ مَنْ رَكِبَ ظُلْمًا عَلَى عِبَادِ اللهِ وَاتَّخَذَ عِبَادَ اللهِ خَوَلاً ، يَحْكُمُونَ فِي دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ مَا شَاؤُوا ، وَاللهِ إِنْ يَمْتَنِعُ أَحَد ، وَاللهِ مَا لَقِيَتْ أُمَّةٌ بَعْدَ نَبِيِّهَا مِنَ الْفِتَنِ وَالذُّلِّ مَا لَقِيَتْ هَذِهِ بَعْدَ نَبِيِّهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۸۸۹۲) حسن ؓ سے منقول ہے کہ اللہ بادشاہ کو صرف اللہ کے بندوں کی مدد اور اپنے دین کے لیے سلطان بناتا ہے اس کا کیا حال ہوگا جو اللہ کے بندوں پر ظلم کرے اور ان کو اپنا غلام بنالے اور پھر وہ بادشاہ لوگوں کی جانوں اور مالوں کا جس طرح چاہے فیصلہ کرے اللہ کی قسم کوئی منع بھی نہ کرے اللہ کی قسم امت جس فتنے اور ذلت سے اپنے نبی ﷺ کے بعد دوچار ہوئی ہے میں نے آپ ﷺ کے بعد ایسا فتنہ کبھی نہیں دیکھا۔

(۳۸۸۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن هَمَّام:قَالَ:جَاءَ إِلَى عُمَرَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَقَالَ :السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا مَلِكَ الْعَرَبِ ، قَالَ عُمَرُ :وَهَكَذَا تَجِدُونَهُ فِي كِتَابِكُمْ أَلَيْسَ تَجِدُونَ النَّبِيُّ ، ثُمَّ الْخَلِيفَةَ ، ثُمَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، ثُمَّ الْمُلُوكَ بَعْدُ ، قَالَ لَهُ :بَلَى. (نعیم بن حماد ۲۴۷)

(۳۸۸۹۳) ہمام ؒ سے منقول ہے ایک شخص اہل کتاب میں سے حضرت عمر ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا السلام علیکم اے عرب کے بادشاہ حضرت عمر ؓ نے فرمایا کیا تم اپنی کتاب میں اس طرح پاتے ہو؟ کیا تم اس طرح نہیں پاتے کہ پہلے نبی ہوگا پھر خلیفہ پھر امیر المومنین پھر اس کے بعد بادشاہ ہوگا اس اہل کتاب نے کہا بالکل ایسے ہی ہے۔

(۳۸۸۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ وَذَكَرَ رَجُلاً ، فَقَالَ : أَهْلَكَهُ الشُّحُّ وَبِطَانَةُ السُّوءِ.

(۳۸۸۹۴) عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص کا تذکرہ کیا پس انہوں نے فرمایا کہ اس کو لالچ نے ہلاک کر دیا اور اندرونی برائیوں نے اس کو ہلاک کر دیا۔

(۳۸۸۹٥) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ دِينَارٍ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى تَكُونَ عِنْدَ لُكَعِ ابْنِ لُكَعٍ. (احمد ۴۶۶)

(۳۸۸۹۵) ابو بردہ بن نیار سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا ختم نہیں ہوگی جب تک ایسے شخص کے پاس نہ چلی جائے جو خود بھی کمینہ ہو اور اس کا باپ بھی کمینہ ہو (یعنی ایسے گرے پڑے شخص کے پاس جو تقدیم کا مستحق نہ ہو نہ اس کا کوئی حسب نسب ہو اور نہ ہی علم فقہ سے کوئی تعلق ہو)

(۳۸۸۹٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ بِمِنًى مَحْلُوقًا رَأْسُهُ يَبْكِي ، يَقُولُ : مَا كُنْتُ أَخْشَى أَنْ أَبْقَى حَتَّى يُقْتَلَ عُثْمَانُ.

(۳۸۸۹۶) سعد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے تھے میں نے عبدالرحمٰن بن عوف کو منیٰ میں اس حالت میں دیکھا کہ ان کا سر منڈھا ہوا تھا اور وہ رو رہے تھے کہہ رہے تھے میں نہیں ڈرتا کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت تک زندہ رہوں۔

(۳۸۸۹۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بن موسى ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : إِنَّا لَنَجِدُ فِي كِتَابِ اللهِ الْمُنَزَّلِ صِنْفَيْنِ فِي النَّارِ : قَوْمٌ يَكُونُونَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ عَلَى غَيْرِ جُرْمٍ لاَ يُدْخِلُونَ بُطُونَهُمْ إِلاَّ خَبِيثًا ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مَائِلاَتٌ مُمِيلاَتٌ لاَ يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلاَ يَجِدْنَ رِيحَهَا. (مسلم ۱۶۸۰)

(۳۸۸۹۷) عبداللہ بن عمرو سے راویت ہے ہم نے اللہ رب العزت کی کتاب میں دو قسم کے لوگوں کو آگ میں دیکھا ہے ایک وہ قوم جو آخری زمانے میں ہوگی ان کے پاس گائے کی دم کی طرح کوڑے ہوں گے ان کے ذریعے بغیر کسی جرم کے لوگوں کو ماریں گے وہ اپنے پیٹوں میں خبیث چیزیں (رشوت وغیرہ) ہی داخل کریں گے اور دوسری قسم ان عورتوں کی جو کپڑے نہیں پہنتی ہیں ننگی ہوتی ہیں مائل ہوتی ہیں اور مائل کرتی ہیں وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو سونگھ سکیں گی۔

(۳۸۸۹۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْهَيَّاحُ بْنُ بِسْطَامٍ الْحَنْظَلِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهَا سَتَكُونُ أُمَرَاءُ تَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ ، فَمَنْ بَارَأَهُمْ نَجَا ، وَمَنِ اعْتَزَلَهُمْ سَلِمَ ، أَوْ كَادَ ، وَمَنْ خَالَطَهُمْ هَلَكَ. (طبرانی ۱۰۹۷۳)

(۳۸۸۹۸) حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب تمہارے ایسے امراء ہوں گے جن کو تم جانتے ہو گے اور جن پر تم نکیر کرتے ہو گے جو ان سے قتال کرے گا نجات پا جائے گا اور جو ان کے ساتھ مل جائے گا وہ ہلاک ہو جائے گا۔

(۳۸۸۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قَبِيلٍ ، عَنْ يُسَيْعٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، أَنَّهُ قَالَ :ابْعَثُوا إِلَى أَمَلَةٍ يَذِبُّونَ عَنْ فَسَادِ الأَرْضِ ، فَقَالَ لَهُ كَعْبُ الأَحْبَارِ :مَهْ لاَ تَفْعَلْ ، فَإِنَّ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللهِ الْمُنَزَّلِ :أَنَّ قَوْمًا يُقَالُ لَهُمُ الأَمَلَةُ يَحْمِلُونَ بِأَيْدِيهِمْ سِيَاطًا كَأَنَّهَا أَذْنَابُ الْبَقَرِ ، لاَ يَرِيحُونَ رِيحَ الْجَنَّةِ ، فَلاَ تَكُنْ أَنْتَ أَوَّلَ مَنْ يَبْعَثُ بِهِمْ ، قَالَ :فَفَعَلَ ، فَقُلْتُ أَنَا لِيَحْيَى :مَا الأَمَلَةُ ؟ قَالَ :أَنْتُمْ تُسَمُّونَهُمْ بِالْعِرَاقِ الشُّرَطَ.

(۳۸۸۹۹) نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ پولیس والوں کو بھیجو کہ وہ زمین کا فساد دور کریں تو کعب احبار نے فرمایا کہ ٹھہرو ایسا نہ کرو کیونکہ یہ کتاب اللہ میں ہے کہ ایک قوم ان کو املہ کہا جائے گا (پولیس وغیرہ) ان کے ہاتھوں میں گائے کی دم کی طرح کوڑے ہونگے وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھیں گے۔ پس تم ان کو سب سے پہلے بھیجنے والے نہ بنو نعمان کہتے ہیں انہوں نے ایسا ہی کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ سے پوچھا املہ کسے کہتے ہیں تو انہوں نے فرمایا تم عراق میں انہیں شرطی (پولیس والا) کہتے ہو۔

(۳۸۹۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ مَرْدَانُبَةَ ، عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ عُثْمَانَ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ يَقُولُ :مُرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ قَبْلَ أَنْ يُسَلَّطَ عَلَيْكُمْ شِرَارُكُمْ ، فَيَدْعُوَا عَلَيْهِمْ خِيَارُكُمْ ، فَلاَ يُسْتَجَابُ لَهُمْ ، قَالَ :وَزَحَمَتْهُ حَمْلَةٌ فَأَخَذَ بِعَضُدَيْهِ ، فَقَالَ :لاَ أَمُوتُ حَتَّى تُدْرِكَنِي إِمَارَةُ الصِّبْيَانِ.

(۳۸۹۰۰) خلیفہ بن سعد سے منقول ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مدینے کے کسی راستے پر جاتے ہوئے دیکھا وہ یہ فرما رہے تھے! تم نیکی کا حکم کرتے رہو اور بری باتوں سے روکتے رہو قبل اس کے کہ تم پر تمہارے شریر لوگ مسلط کے جائیں پس تمہارے بہترین لوگ ان پر بددعا کریں گے مگر ان کی بددعا قبول نہ ہوگی پھر ان کو تکلیف نے بوجھل کر دیا پس ان کو بازوؤں سے پکڑا گیا پھر انہوں نے فرمایا میں اس وقت تک نہ مروں گا جب تک کہ مجھے نوعمر لڑکوں کی امارت نہ پالے۔

(۳۸۹۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ النَّهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ ، عَنْ شَدَّادٍ أَبِي عَمَّارٍ ، قَالَ :قَالَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ يَا طَاعُونُ خُذْنِي إِلَيْكَ ، فَقَالُوا :أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :كُلَّمَا طَالَ عُمُرُ الْمُسْلِمِ كَانَ خَيْرًا لَهُ ، قَالَ :بَلَى وَلَكِنِّي أَخَافُ سِتًّا :إِمَارَةَ السُّفَهَاءِ ، وَبَيْعَ الْحُكْمِ ، وَسَفْكَ الدَّمِ ، وَقَطِيعَةَ الرَّحِمِ ، وَكَثْرَةَ الشُّرَطِ ، وَنُشُوءً يَنْشُؤُونَ يَتَّخِذُونَ الْقُرْآنَ مَزَامِيرَ. (احمد ۲۲۔ طبرانی ۱۰۵)

(۳۸۹۰۱) شداد بن ابی عمار سے منقول ہے کہ عوف بن مالک نے فرمایا اے طاعون مجھے بھی اپنی طرف کھینچ لے لوگوں نے کہا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نہیں سنا کہ مسلمان کی جتنی لمبی عمر ہوتی ہے اس کے لیے خیر کا باعث ہوتی ہے؟ تو انہوں نے کہا کیوں نہیں مگر چھ چیزوں سے ڈر لگتا ہے بے وقوفوں کی امارت سے فیصلوں کے بکنے سے، خون بہانے سے، قطع رحمی کرنے سے، پولیس کی

کثرت سے اور ایسے امر حادث سے کہ لوگ قرآن کو بانسری بنالیں۔

(۳۸۹۰۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ طُفَيْلٍ أَبُو سِيدَانَ الْغَطَفَانِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنِي رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، قَالَ :اتْرُكُوا هَؤُلاَءِ الْقُطْحَ الْوُجُوهِ مَا تَرَكُوكُمْ ، فَوَاللهِ لَوَدِدْت أَنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ بَحْرًا لاَ يُطَاقُ.

(۳۸۹۰۲) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا ان چپٹے چہرے کو چھوڑ دو جنہوں نے تم کو چھوڑ دیا اللہ کی قسم میں پسند کرتا ہوں ہمارے اور ان کے درمیان ایسا سمندر ہو جس کو عبور نہ کیا جا سکے۔

(۳۸۹۰۳) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ : هَلْ فِي هَذِهِ الأُمَّةِ كُفْرٌ ، قَالَ :لاَ أَعْلَمُهُ ، وَلاَ شِرْكٌ ، قَالَ :قُلْتُ :فَمَاذَا ، قَالَ :بَغْيٌ.

(۳۸۹۰۳) عبدالملک ابن ابی سلیمان سے منقول ہے کہتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر سے سوال کیا کہ اس امت میں کفر ہوگا؟ انہوں نے فرمایا میں نہیں سمجھتا کہ کفر ہو یا شرک تو میں نے کہا پھر کیا ہوگا انہوں نے کہا بغاوت۔

(۳۸۹۰٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ نَشِيطٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الْمَلِكِ مَوْلَى بَنِي أُمَيَّةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ :تَكُونُ فِتْنَةٌ لاَ يُنْجِي مِنْهَا إِلاَّ دُعَاءٌ كَدُعَاءِ الْغَرِقِ.

(نعیم بن حماد ۳۶۷۔ احمد ۲۳۹)

(۳۸۹۰۴) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک ایسا فتنہ برپا ہوگا جس سے کوئی چیز نجات نہ دیگی سوائے ڈوبنے والے کی دعا کی طرح دعا سے۔

(۳۸۹۰٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْمَشَّاءِ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ :لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَحَوَّلَ شِرَارُ أَهْلِ الشَّامِ إِلَى الْعِرَاقِ ، وَخِيَارُ أَهْلِ الْعِرَاقِ إِلَى الشَّامِ.

(۳۸۹۰۵) ابو امامہ سے منقول ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ اہل شام کے شریر عراق میں منتقل نہ ہو جائیں اور عراق کے بھلے لوگ شام نہ چلے جائیں۔

(۳۸۹۰٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ :إِمَارَةُ الصِّبْيَانِ ، إِنْ أَطَاعُوهُمْ أَدْخَلُوهُمَ النَّارَ ، وَإِنْ عَصَوْهُمْ ضَرَبُوا أَعْنَاقَهُمْ.

(۳۸۹۰۶) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ ہلاکت ہو عرب کے لیے اس شر سے جو قریب آ گیا یعنی بچوں کی امارۃ اگر لوگ ان کی اطاعت کریں تو انہیں جہنم میں داخل کر دیں گے اور اگر انکی نافرمانی کریں گے تو ان کی گردنیں ماریں گے۔

(۳۸۹۰۷) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كُنَّا نَتَحَدَّثُ ، أَنَّهُ تَكُونُ رِدَّةٌ شَدِيدَةٌ حَتَّى يَرْجِعَ نَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ يَعْبُدُونَ الأَصْنَامَ بِذِي الْخَلَصَةِ.

(۳۸۹۰۷) محمد رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ ہم باتیں کرتے تھے کہ عرب میں سخت ارتداد برپا ہوگا یہاں تک کہ عربوں میں سے بعض لوگ ذی الخلصہ میں بتوں کو پوجنا شروع کردیں گے۔

(۳۸۹۰۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ دَخَلَ عَلَى ابْنِ مُلْجَمٍ السِّجْنَ وَقَدِ اسْوَدَّ كَأَنَّهُ جِذْعٌ مُحْتَرِقٌ.

(۳۸۹۰۸) ابو اسحاق سے منقول ہے کہتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے بتایا جو ابن ملجم کے پاس جایا کرتا تھا قید خانے میں کہ وہ جلے ہوئے تنے کی طرح سیاہ ہو چکا تھا۔

(۳۸۹۰۹) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي الْجَلْدِ ، قَالَ : تَكُونُ فِتْنَةٌ بَعْدَهَا فِتْنَةٌ ، الْأُولَى فِي الآخِرَةِ : كَثَمَرَةِ السَّوْطِ يَتْبَعُهَا ذُبَابُ السَّيْفِ ، ثُمَّ تَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ فِتْنَةٌ تُسْتَحَلُّ فِيهَا الْمَحَارِمُ كُلُّهَا ، ثُمَّ تَأْتِي الْخِلاَفَةُ خَيْرُ أَهْلِ الأَرْضِ وَهُوَ قَاعِدٌ فِي بَيْتِهِ هَنِيًّا. (عبدالرزاق ۲۰۷۷۱)

(۳۸۹۰۹) ابو جلد سے منقول ہے کہ ایک کے بعد دوسرا فتنہ برپا ہوگا۔ پہلا دوسرے کے لیے ایسے ہوگا جیسے کوڑے کے نیچے حصے کے پیچھے تلوار کی دھار آئی پھر اس کے بعد ایسا فتنہ برپا ہوگا جس میں تمام حرام چیزوں کو حلال سمجھا جائے گا۔ پھر اہل زمین پر سب سے بھلے آدمی کی خلافت قائم ہوگی پھر مزے کے ساتھ وہ گھر میں بیٹھے گا۔

(۳۸۹۱۰) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو الْبَجَلِيِّ ، أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ ، قَالَ : لَيُنَادَيَنَّ بِاسْمِ رَجُلٍ مِنَ السَّمَاءِ لاَ يُنْكِرُهُ الذَّلِيلُ وَلاَ يَمْتَنِعُ مِنْهُ الْعَزِيزُ.

(۳۸۹۱۰) ابو امامہ سے منقول ہے کہ ایک آدمی کا نام آسمان سے پکارا جائے گا، ذلیل آدمی اس کا انکار نہیں کرے گا اور غالب وطاقتور اس سے منع نہیں کرے گا۔

(۳۸۹۱۱) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ ، أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ ، قَالَ : بَيْنَمَا قَوْمٌ يَتَحَدَّثُونَ إِذْ تَمُرُّ بِهِمْ إِبِلٌ قَدْ عُطِّلَتْ ، فَيَقُولُونَ : يَا إِبِلُ ، أَيْنَ أَهْلُكِ فَتَقُولُ : أَهْلُنَا حُشِرُوا ضُحًى. (بخاری ۳۶۰۸۔ ابن ابی الدنیا ۱۲۹)

(۳۸۹۱۱) ابو عثمان نہدی سے منقول ہے کہ حذیفہ بن یمان نے فرمایا کہ اس دوران جب لوگ باتیں کر رہے ہوں گے تو ایک گمشدہ اونٹ ان کے پاس سے گزرے گا وہ لوگ پوچھیں گے کہ اے اونٹ تمہارے مالک کہاں ہیں؟ تو وہ جواب دے گا میرے اہل کو چاشت کے وقت جمع کیا گیا ہے۔

تم كتاب الفتن بحمد الله وعونه وحسن توفيقه والحمد لله وحده وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم. ويتلوه إن شاء الله تعالى كتاب الجمل.

كِتَابُ الجملِ

(۱) فِي مسيرِ عائِشة وعلِيٍّ وطلحة والزّبيرِ رضي الله عنهم

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُونُسَ ، قَالَ : حدَّثَنَا بَقِيٌّ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ :

(۳۸۹۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ الْمِنْهَالِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبِ الْجَرْمِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ : حَاصَرْنَا تَوَّجَ ، وَعَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ يُقَالُ لَهُ : مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُودٍ ، قَالَ : فَلَمَّا أَنَ افْتَتَحْنَاهَا ، قَالَ : وَعَلَيَّ قَمِيصٌ خَلَقٌ انْطَلَقْتُ إِلَى قَتِيلٍ مِنَ الْقَتْلَى الَّذِينَ قَتَلْنَا مِنَ الْعَجَمِ ، قَالَ : فَأَخَذْتُ قَمِيصَ بَعْضِ أُولَئِكَ الْقَتْلَى ، قَالَ : وَعَلَيْهِ الدِّمَاءُ ، فَغَسَلْته بَيْنَ أَحْجَارٍ ، وَدَلَكْته حَتَّى أَنْقَيْته ، وَلَبِسْته وَدَخَلْتُ الْقَرْيَةَ ، فَأَخَذْت إِبْرَةً وَخُيُوطًا ، فَخِطْت قَمِيصِي ، فَقَامَ مُجَاشِعٌ ، فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، لَا تَغُلُّوا شَيْئًا ، مَنْ غَلَّ شَيْئًا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَوْ كَانَ مِخْيَطًا .

۲- فَانْطَلَقْت إِلَى ذَلِكَ الْقَمِيصِ فَنَزَعْته وَانْطَلَقْت إِلَى قَمِيصِي فَجَعَلْتُ أَفْتُقُهُ حَتَّى وَاللهِ يَا بُنَيَّ جَعَلْت أُخَرِّقُ قَمِيصِي تَوَقِّيًا عَلَى الْخَيْطِ أَنْ يَنْقَطِعَ فَانْطَلَقْت بِالْخُيُوطِ وَالإِبْرَةِ وَالْقَمِيصِ الَّذِي كُنْت أَخَذْته مِنَ الْمَقَاسِمِ فَأَلْقَيْته فِيهَا ، ثُمَّ مَا ذَهَبْتُ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى رَأَيْتهمْ يَغُلُّونَ الأَوْسَاقَ ، فَإِذَا قُلْتَ : أَيُّ شَيْءٍ هَذَا ، قَالُوا : نَصِيبًا مِنَ الْفَيْءِ أَكْثَرَ مِنْ هَذَا.

۳- قَالَ عَاصِمٌ : وَرَأَى أَبِي رُؤْيَا وَهُمْ مُحَاصِرُو تَوَّجَ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ ، وَكَانَ أَبِي إِذَا رَأَى رُؤْيَا كَأَنَّمَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا نَهَارًا ، وَكَانَ أَبِي قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَرَأَى كَأَنَّ رَجُلاً مَرِيضًا وَكَأَنَّ قَوْمًا

يَتَنَازَعُونَ عِنْدَهُ ، قد اخْتَلَفَتْ أَيْدِيهِمْ وَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمْ وَكَانَت امْرَأَةٌ عَلَيْهَا ثِيَابٌ خُضْرٌ جَالِسَةٌ كَأَنَّهَا لَوْ تَشَاءُ أَصْلَحَتْ بَيْنَهُمْ ، إِذْ قَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَلَبَ بِطَانَةَ جُبَّةٍ عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : أَيْ مَعَاشِرَ الْمُسْلِمِينَ ، أَيَخْلَقُ الإِسْلَام فِيكُمْ ، وَهَذَا سِرْبَالُ نَبِيِّ اللهِ فِيكُمْ لَمْ يَخْلَقْ ، إِذْ قَامَ آخَرُ مِنَ الْقَوْمِ فَأَخَذَ بِأَحَدِ لَوْحَى الْمُصْحَفِ فَنَفَضَهُ حَتَّى اضْطَرَبَ وَرَقُهُ .

٤- قَالَ : فَأَصْبَحَ أَبِي يَعْرِضُهَا وَلاَ يَجِدُ مَنْ يُعَبِّرُهَا ، قَالَ : كَأَنَّهُمْ هَابُوا تَعْبِيرَهَا.

قَالَ : قَالَ أَبِي : فَلَمَّا أَنْ قَدِمْت الْبَصْرَةَ فَإِذَا النَّاسُ قَدْ عَسْكَرُوا ، قَالَ : قُلْتُ : مَا شَأْنُهُمْ ، قَالَ : فَقَالُوا : بَلَغَهُمْ أَنَّ قَوْمًا سَارُوا إِلَى عُثْمَانَ فَعَسْكَرُوا لِيُدْرِكُوهُ فَيَنْصُرُوهُ ، فَقَامَ ابْنُ عَامِرٍ ، فَقَالَ : إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صَالِحٌ ، وَقَدِ انْصَرَفَ عَنْهُ الْقَوْمُ ، فَرَجَعُوا إِلَى مَنَازِلِهِمْ فَلَمْ يَفْجَأْهُمْ إِلاَّ قَتْلُهُ ، قَالَ : فَقَالَ أَبِي : فَمَا رَأَيْت يَوْمًا قَطُّ كَانَ أَكْثَرَ شَيْخًا بَاكِيًا تَخَلَّلُ الدُّمُوعُ لِحْيَتَهُ مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ .

٥- فَمَا لَبِثْتُ إِلاَّ قَلِيلاً حَتَّى إِذَا الزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ قَدْ قَدِمَا الْبَصْرَةَ ، قَالَ : فَمَا لَبِثْت بَعْدَ ذَلِكَ إِلاَّ يَسِيرًا ، حَتَّى إِذَا عَلِيٌّ أَيْضًا قَدْ قَدِمَ ، فَنَزَلَ بِذِي قَارٍ ، قَالَ : فَقَالَ لِي شَيْخَانِ مِنَ الْحَيِّ : اذْهَبْ بِنَا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ ، فَلْنَنْظُرْ إِلَى مَا يَدْعُو ، وَأَيُّ شَيْءٍ الذى جَاءَ بِهِ ، فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا دَنَوْنَا مِنَ الْقَوْمِ وَتَبَيَّنَّا فَسَاطِيطَهُمْ إِذَا شَابٌّ جَلْدٌ غَلِيظٌ خَارِجٌ مِنَ الْعَسْكَرِ ، قَالَ الْعَلاَءُ : رَأَيْتُ أَنَّهُ قَالَ : عَلَى بَغْلٍ ، فَلَمَّا أَنْ نَظَرْت إِلَيْهِ شَبَّهْته الْمَرْأَةَ الَّتِي رَأَيْتهَا عِنْدَ رَأْسِ الْمَرِيضِ فِي النَّوْمِ ، فَقُلْتُ لِصَاحِبَيَّ : لَئِنْ كَانَ لِلْمَرْأَةِ الَّتِي رَأَيْت فِي الْمَنَامِ عِنْدَ رَأْسِ الْمَرِيضِ أَخٌ إِنَّ ذَا لأَخُوهَا ،

٦- قَالَ : فَقَالَ لِي أَحَدُ الشَّيْخَيْنِ اللَّذَيْنِ مَعِي : مَا تُرِيدُ إِلَى هَذَا ، قَالَ : وَغَمَزَنِي بِمِرْفَقِهِ ، فقَالَ الشَّابُّ : أَيَّ شَيْءٍ قُلْتَ؟ قَالَ : فَقَالَ أَحَدُ الشَّيْخَيْنِ : لَمْ يَقُلْ شَيْئًا ، فَانْصَرِفْ ، قَالَ : لِتُخْبِرَنِي مَا قُلْتَ ، قَالَ: فَقَصَصْت عَلَيْهِ الرُّؤْيَا ، قَالَ : لَقَدْ رَأَيْت ، قَالَ : وَارْتَاعَ ، ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يَقُولُ : لَقَدْ رَأَيْت لَقَدْ رَأَيْت ، حَتَّى انْقَطَعَ عَنَّا صَوْتُهُ ، قَالَ : فَقُلْتُ لِبَعْضِ مَنْ لَقِيت مَنِ الرِّجَالِ الَّذِين رَأَيْنَا آنِفًا ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ: فَعَرَفْنَا ، أَنَّ الْمَرْأَةَ عَائِشَةُ.

٧- قَالَ : فَلَمَّا أَنْ قَدِمْت الْعَسْكَرَ قَدِمْت عَلَى أَدْهَى الْعَرَبِ ، يَعْنِي عَلِيًّا ، قَالَ : وَاللهِ لَدَخَلَ عَلَيَّ فِي نَسَبِ قَوْمِي حَتَّى جَعَلْت أَقُولُ : وَاللهِ لَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ مِنِّي ، حَتَّى قَالَ : أَمَا إِنَّ بَنِي رَاسِبٍ بِالْبَصْرَةِ أَكْثَرُ مِنْ بَنِي قُدَامَةَ ، قَالَ : قُلْتُ أَجَلْ ، قَالَ : فَقَالَ : أَسَيِّدُ قَوْمِكَ أَنْتَ ؟ قُلْتُ : لاَ ، وَإِنِّي فِيهِمْ لَمُطَاعٌ ، وَلَغَيْرِي أَسْوَدُ ، وَأَطْوَعُ فِيهِمْ مِنِّي ، قَالَ : فَقَالَ : مَنْ سَيِّدُ بَنِي رَاسِبٍ ؟ قُلْتُ : فُلاَنٌ ، قَالَ : فَسَيِّدُ بَنِي قُدَامَةَ ؟ قَالَ : قُلْتُ : فُلاَنٌ لآخَرَ ، قَالَ : هَلْ أَنْتَ مُبَلِّغُهُمَا كِتَابَيْنِ مِنِّي قُلْتُ : نَعَمْ .

۸- قَالَ :أَلَا تُبَايِعُونَ ، قَالَ :فَبَايَعَ الشَّيْخَانِ اللَّذَانِ مَعِي ، قَالَ :وَأَصَبَّ قَوْمٌ كَانُوا عِنْدَهُ ، قَالَ :وَقَالَ أَبِي بِيَدِهِ :فَقَبَضَهَا وَحَرَّكَهَا كَأَنَّ فِيهِمْ خِفَّةً ، قَالَ :فَجَعَلُوا يَقُولُونَ :بَايِعْ بَايِعْ ، قَالَ :وَقَدْ أَكَلَ السُّجُودُ وُجُوهَهُمْ ، قَالَ :فَقَالَ عَلِيٌّ لِلْقَوْمِ :دَعُوا الرَّجُلَ ، فَقَالَ أَبِي :إِنَّمَا بَعَثَنِي قَوْمِي رَائِدًا وَسَأُنْهِي إِلَيْهِمْ مَا رَأَيْت ، فَإِنْ بَايَعُوك بَايَعْتُك ، وَإِنِ اعْتَزَلُوك اعْتَزَلْتُك ، قَالَ :فَقَالَ عَلِيٌّ :أَرَأَيْت لَوْ أَنَّ قَوْمَك بَعَثُوك رَائِدًا فَرَأَيْتَ رَوْضَةً وَغَدِيرًا ، فَقُلْتُ :يَا قَوْمُ ، النُّجْعَةَ النُّجْعَةَ ، فَأَبَوْا ، مَا أَنْتَ مُنْتَجِعٌ بِنَفْسِكَ ، قَالَ :فَأَخَذْت بِإِصْبَعٍ مِنْ أَصَابِعِهِ ، ثُمَّ قُلْتُ :نُبَايِعُك عَلَى أَنْ نُطِيعَك مَا أَطَعْت اللَّهَ ، فَإِذَا عَصَيْته فَلَا طَاعَةَ لَكَ عَلَيْنَا ، فَقَالَ : نَعَمْ ، وَطَوَّلَ بِهَا صَوْتَهُ ، قَالَ :فَضَرَبْت عَلَى يَدِهِ .

۹- قَالَ :ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ وَكَانَ فِي نَاحِيَةِ الْقَوْمِ ، قَالَ :فَقَالَ :إِمَا انْطَلَقْت إِلَى قَوْمِكَ بِالْبَصْرَةِ فَأَبْلِغْهُمْ كُتُبِي وَقَوْلِي ، قَالَ :فَتَحَوَّلَ إِلَيْهِ مُحَمَّدٌ ، فَقَالَ :إِنَّ قَوْمِي إِذَا أَتَيْتهمْ يَقُولُونَ :مَا قَوْلُ صَاحِبِكَ فِي عُثْمَانَ ، قَالَ :فَسَبَّهُ الَّذِينَ حَوْلَهُ ، قَالَ :فَرَأَيْتُ جَبِينَ عَلِيٍّ يَرْشَحُ كَرَاهِيَةً لِمَا يَجِيئُونَ بِهِ ، قَالَ :فَقَالَ مُحَمَّدٌ :أَيُّهَا النَّاسُ ، كُفُّوا فَوَاللهِ مَا إِيَّاكُمْ أَسْأَلُ ، وَلَا عَنْكُمْ أُسْأَلُ ، قَالَ :فَقَالَ عَلِيٌّ :أَخْبِرْهُمْ ، أَنَّ قَوْلِي فِي عُثْمَانَ أَحْسَنُ الْقَوْلِ ، إِنَّ عُثْمَانَ كَانَ مَعَ ﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَآمَنُوا ثُمَّ اتَّقَوْا وَأَحْسَنُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾.

۱۰- قَالَ :قَالَ أَبِي :فَلَمْ أَبْرَحْ حَتَّى قَدِمَ عَلَيَّ الْكُوفِيَّةِ ، جَعَلُوا يَلْقَونِي فَيَقُولُونَ :أَتَرَى إِخْوَانَنَا مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ يُقَاتِلُونَنَا ، قَالَ :وَيَتَضَاحَكُونَ وَيَعْجَبُونَ ، ثُمَّ قَالُوا :وَاللهِ لَوْ قَدَ الْتَقَيْنَا تَعَاطَيْنَا الْحَقَّ ، قَالَ :فَكَأَنَّهُمْ يَرَوْنَ أَنَّهُمْ لَا يَقْتَتِلُونَ ، قَالَ :وَخَرَجْت بِكِتَابِ عَلِيٍّ، فَأَمَّا أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ كَتَبَ إِلَيْهِمَا فَقَبِلَ الْكِتَابَ وَأَجَابَهُ ، وَدَلَلْت عَلَى الآخَرِ فَتَوَارَى ، فَلَوْ أَنَّهُمْ قَالُوا :كُلَيْبٌ ما أُذِنَ لِي ، فَدَفَعْت إِلَيْهِ الْكِتَابَ ، فَقُلْتُ :هَذَا كِتَابُ عَلِيٍّ ، وَأَخْبَرْته أَنِّي أَخْبَرْته أَنَّك سَيِّدُ قَوْمِكَ ، قَالَ :فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ الْكِتَابَ ، وَقَالَ :لَا حَاجَةَ لِي إِلَى السُّؤْدُدِ الْيَوْمَ ، إِنَّمَا سَادَاتُكُمَ الْيَوْمَ شَبِيهٌ بِالأَوْسَاخِ ، أَوِ السَّفَلَةِ ، أَوِ الأَدْعِيَاءِ ، وَقَالَ :كَلِّمْهُ ، لَا حَاجَةَ لِي الْيَوْمَ فِي ذَلِكَ ، وَأَبَى أَنْ يُجِيبَهُ .

۱۱- قَالَ فَوَاللهِ مَا رَجَعْت إِلَى عَلِيٍّ حَتَّى إِذَا الْعَسْكَرَانِ قَدْ تَدَانَيَا فَاسْتَبَّت عِبْدَانُهُمْ ، فَرَكِبَ الْقُرَّاءُ الَّذِينَ مَعَ عَلِيٍّ حِينَ أَطْعَنَ الْقَوْمُ ، وَمَا وَصَلْت إِلَى عَلِيٍّ حَتَّى فَرَغَ الْقَوْمُ مِنْ قِتَالِهِمْ ، دَخَلْتُ عَلَى الأَشْتَرِ فَإِذَا بِهِ جِرَاحٌ ، قَالَ عَاصِمٌ :وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ قَرَابَةٌ مِنْ قِبَلِ النِّسَاءِ ، فَلَمَّا أَنْ نَظَرَ إِلَى أَبِي ، قَالَ وَالْبَيْتُ مَمْلُوءٌ مِنْ أَصْحَابِهِ ، قَالَ :يَا كُلَيْبُ ، إِنَّك أَعْلَمُ بِالْبَصْرَةِ مِنَّا ، فَاذْهَبْ فَاشْتَرِ لِي أَفْرَهَ جَمَلٍ تَجِده فِيهَا ، قَالَ : فَاشْتَرَيْت مِنْ عَرِيفٍ لِمَهْرَةَ جَمَلَهُ بِخَمْسِ مِئَةٍ ، قَالَ :اذْهَبْ بِهِ إِلَى عَائِشَةَ وَقُلْ :يُقْرِئُك ابْنُك مَالِكٌ

السَّلاَمَ ، وَيَقُولُ : خُذِى هَذَا الْجَمَلَ فَتبَلَّغِى عَلَيْهِ مَكَانَ جَمَلِكَ ، فَقَالَتْ : لاَ سَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ ، إِنَّهُ لَيْسَ بِابْنِى ، قَالَ : وَأَبَتْ أَنْ تَقْبَلَهُ .

۱۲- قَالَ : فَرَجَعْت إِلَيْهِ فَأَخْبَرْته بِقَوْلِهَا ، قَالَ : فَاسْتَوَى جَالِسًا ثُمَّ حَسَرَ عَنْ سَاعِدِهِ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ : إِنَّ عَائِشَةَ لَتَلُومُنِى عَلَى الْمَوْتِ الْمُمِيتِ ، إِنِّى أَقْبَلْت فِى رِجْرِجَةٍ مِنْ مَذْحِجٍ، فَإِذَا ابْنُ عَتَّابٍ قَدْ نَزَلَ فَعَانَقَنِى ، قَالَ ، فَقَالَ: اقْتُلُونِى وَمَالِكًا، قَالَ: فَضَرَبْته فَسَقَطَ سُقُوطًا أَمْرَدًا، قَالَ، ثُمَّ وَثَبَ إِلَىّ ابْنِ الزُّبَيْرِ ، فَقَالَ: اقْتُلُونِى وَمَالِكًا، وَمَا أُحِبُّ، أَنَّهُ قَالَ: اقْتُلُونِى وَالأَشْتَرَ، وَلاَ أَنَّ كُلَّ مَذْحَجِيَّةٍ وَلَدَتْ غُلاَمًا، فَقَالَ أَبِى: إِنِّى اعْتَمَرْتهَا فِى غَفْلَةٍ، قُلْتُ: مَا يَنْفَعُك أَنْتَ إِذَا قُلْتَ أَنْ تَلِدَ كُلُّ مُذْحَجِيَّةٍ غُلاَمًا ، فَقَالَ أَبِى : إِنِّى اعْتَمَرْتُهَا فِى غَفْلَة ، قُلْتُ : مَا يَنْفَعُكَ أَنْتَ إِذَا قُلْتُ : أَنْ تَلِدَ كُلّ مُذْحِجِيَّةَ غُلاَمًا .

۱۳- قَالَ : ثُمَّ دَنَا مِنْهُ أَبِى ، فَقَالَ : أَوْصِ بِى صَاحِبَ الْبُصْرَةِ فَإِنَّ لِى مَقَامًا بَعْدَكُمْ ، قَالَ : فَقَالَ : لَوْ قَدْ رَآكَ صَاحِبُ الْبُصْرَةِ لَقَدْ أَكْرَمَك ، قَالَ : كَأَنَّهُ يَرَى ، أَنَّهُ الأَمِيرُ ، قَالَ : فَخَرَجَ أَبِى مِنْ عِنْدِهِ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ ، قَالَ : فَقَالَ : قَدْ قَامَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَبْلُ خَطِيبًا ، فَاسْتَعْمَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَلَى أَهْلِ الْبُصْرَةِ ، وَزَعَمَ أَنَّهُ سَائِرٌ إِلَى الشَّامِ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ : فَرَجَعَ أَبِى فَأَخْبَرَ الأَشْتَرَ ، قَالَ : فَقَالَ لأَبِى : أَنْتَ سَمِعْته ، قَالَ : فَقَالَ أَبِى : لاَ قَالَ : فَنَهَرَهُ وَقَالَ : اجْلِسْ ، إِنَّ هَذَا هُوَ الْبَاطِلُ ، قَالَ : فَلَمْ أَبْرَحْ أَنْ جَاءَ رَجُلٌ فَأَخْبَرَهُ مِثْلَ خَبَرِى ، قَالَ : فَقَالَ : أَنْتَ سَمِعْت ذَاكَ ، قَالَ : فَقَالَ : لاَ ، فَنَهَرَهُ نَهْرَةً دُونَ الَّتِى نَهَرَنِى ، قَالَ : وَلَحَظَ إِلَىَّ وَأَنَا فِى جَانِبِ الْقَوْمِ ، أَىْ إِنَّ هَذَا قَدْ جَاءَ بِمِثْلِ خَبَرِكَ .

۱۴- قَالَ : فَلَمْ أَلْبَثْ أَنْ جَاءَ عَتَّابٌ التَّغْلِبِيُّ وَالسَّيْفُ يَخْطِرُ ، أَوْ يَضْطَرِبُ فِى عُنُقِهِ ، فَقَالَ : هَذَا أَمِيرُ مُؤْمِنِيكُمْ قَدِ اسْتَعْمَلَ ابْنُ عَمِّهِ عَلَى الْبُصْرَةِ ، وَزَعَمَ أَنَّهُ سَائِرٌ إِلَى الشَّامِ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ : قَالَ لَهُ الأَشْتَرُ : أَنْتَ سَمِعْته يَا أَعْوَرُ ، قَالَ : إِى وَاللهِ يَا أَشْتَرُ ، لأَنَا سَمِعْته بِأُذُنَىَّ هَاتَيْنِ ، قَالَ : فَتَبَسَّمَ تَبَسُّمًا فِيهِ كُشُورٌ ، قَالَ : فَقَالَ : فَلاَ نَدْرِى إِذًا عَلاَمَ قَتَلْنَا الشَّيْخَ بِالْمَدِينَةِ .

۱۵- قَالَ : ثُمَّ قَالَ : لِمُذْحَجِيَّتِهِ قُومُوا فَارْكَبُوا ، فَرَكِبَ ، قَالَ : وَمَا أَرَاهُ يُرِيدُ يَوْمَئِذٍ إِلاَّ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : فَهَمَّ عَلِيٌّ أَنْ يَبْعَثَ خَيْلاً تُقَاتِلُهُ ، قَالَ : ثُمَّ كَتَبَ إِلَيْهِ ، أَنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِى مِنْ تَأْمِيرِكَ أَنْ لاَ تَكُونَ لِذَلِكَ أَهْلاً ، وَلَكِنِّى أَرَدْت لِقَاءَ أَهْلِ الشَّامِ وَهُمْ قَوْمُك ، فَأَرَدْت أَنْ أَسْتَظْهِرَ بِكَ عَلَيْهِمْ ، قَالَ : وَنَادَى فِى النَّاسِ بِالرَّحِيلِ ، قَالَ : فَأَقَامَ الأَشْتَرُ حَتَّى أَدْرَكَهُ أَوَائِلُ النَّاسِ ، قَالَ : وَكَانَ قَدْ وَقَّتَ لَهُمْ يَوْمَ الاثْنَيْنِ ، فِيمَا رَأَيْت ، فَلَمَّا صَنَعَ الأَشْتَرُ مَا صَنَعَ نَادَى فِى النَّاسِ قَبْلَ ذَلِكَ بِالرَّحِيلِ.

(۳۸۹۱۲) عاصم بن کلیب جرمی فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم بیان کرتے ہیں کہ ہم نے توج (شہر) کا محاصرہ کیا جبکہ ہمارے لشکر

کے امیر بنی سلیم قبیلہ کے مجاشع بن مسعود تھے جب ہم اس شہر کو فتح کر چکے تو میرے بدن پر ایک بوسیدہ کرتا تھا تو میں عجم کے ان مقتولین کی طرف گیا جن کو ہم نے تہہ تیغ کیا تھا۔ ایک مقتول کی قمیص میں نے اتار لی جس پر خون کے نشان تھے میں نے اسے پتھروں کے درمیان دھویا اور خوب رگڑ کر اسے اچھی طرح صاف کر لیا اور پھر زیب تن کر کے آبادی کی طرف گیا اور مال غنیمت سے ایک سوئی اور دھاگہ لیا اور اپنی پھٹی ہوئی قمیص کی سلائی کی۔ مجاشع بن مسعود کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے اے لوگو! تم کسی بھی شئے میں خیانت نہ کرو جس نے خیانت کی قیامت کے دن اسے حساب دینا پڑے گا اگر چہ دھاگہ ہی کیوں نہ ہو۔ پس میں نے قمیص اتار دی اور اپنی قمیص کو پھاڑنے لگا تا کہ (مال غنیمت کا) دھاگہ ٹوٹ نہ جائے پھر میں سوئی اور قمیص کو لے کر مال غنیمت کے پاس پہنچا اور میں نے یہ چیزیں واپس رکھ دیں پھر میں نے لوگوں کو اس دنیا میں دیکھا کہ وہ کئی کئی وسق میں خیانت کرتے ہیں جب میں نے ان سے کہا کہ یہ کیا ہے تو وہ جواب دیتے مال غنیمت میں ہمارا اس سے بھی زیادہ حصہ بنتا ہے عاصم کہتے ہیں کہ میرے والد ماجد نے خواب دیکھا جب وہ خلافت عثمان کے زمانے میں توج کے محاصرہ کے لیے گئے ہوئے تھے۔ میرے والد نے جب یہ خواب دیکھا تو بڑے واضح طریقے سے دیکھا میرے والد نے نبی کریم ﷺ کی صحبت کی سعادت بھی حاصل کی تھی۔ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ایک مریض آدمی ہے اس کے پاس لوگ جھگڑ رہے ہیں اور ان کے ہاتھ ایک دوسرے کی طرف اٹھ رہے ہیں اور آوازیں بلند ہو رہی ہیں۔ ان کے قریب ایک عورت سبز لباس میں ملبوس بیٹھی ہے اور ایسے معلوم ہو رہی ہے جیسے وہ ان کے درمیان صلح کرانے کی خواہاں ہے اسی اثنا میں ایک آدمی کھڑا ہوتا ہے اور اپنے جیسے کے استر پلٹتا ہے پھر کہتا ہے اے مسلمانو! کیا تمہارا اسلام بوسیدہ ہو گیا جبکہ یہ نبی کریم ﷺ کا کرتا ہے جو ابھی پرانا نہیں ہوا اسی دوران دوسرا شخص کھڑا ہوا اور قرآن کریم کی ایک جلد کو پکڑ کر جھٹکا جس کی وجہ سے قرآن کریم کے اوراق پھیلنے لگے۔ عاصم کہتے ہیں کہ میرے والد نے یہ خواب تعبیر بتانے والوں کے سامنے بیان کیا مگر کوئی اس خواب کی تعبیر نہ بتا سکا بلکہ تعبیر بتانے والے یہ خواب سن کر گھبرا جاتے تھے۔

عاصم کہتے ہیں کہ میرے والد نے فرمایا کہ میں بصرہ آیا تو دیکھا کہ لوگ لشکر تیار کر رہے ہیں میں نے پوچھا انہیں کیا ہوا تو مجھے لوگوں نے بتایا کہ ان لوگوں کو یہ اطلاع ملی ہے کہ کچھ لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف گئے ہیں (تا کہ ان کے خلاف شورش برپا کریں) اب یہ لوگ (اہل بصرہ) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مدد کے لیے جا رہے ہیں۔ پھر ابن عامر کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ امیر المومنین نے صلح کر لی ہے اور ان کے پاس جانے والا لشکر لوٹ چکا ہے (یہ سن کر) اہل بصرہ بھی اپنے گھروں کو لوٹ گئے اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت نے ان کو سخت رنج میں مبتلا کیا۔ میں نے اتنی کثیر تعداد میں بوڑھے لوگوں کو اتنا روتے ہوئے پہلے کبھی نہیں دیکھا کہ ان کی داڑھیاں آنسوؤں سے تر ہوں۔ پھر تھوڑا ہی عرصہ گزرا کہ حضرت زبیر اور طلحہ رضی اللہ عنہما بصرہ تشریف لائے پھر کچھ ہی عرصہ بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ذی قار (جگہ کا نام) میں ٹھہرے۔ قبیلے کے دو بوڑھے مجھ سے کہنے لگے کہ آؤ ان کے (علی رضی اللہ عنہ) پاس چلتے اور دیکھتے ہیں کہ یہ کیا دعوت دیتے ہیں اور کیا موقف لے کر آئے ہیں۔ پس ہم نکلے اور ان کی طرف بڑھے جب ہم ان کے قریب ہوئے تو ان کے گروہ ہمیں نظر آنے لگے۔ اچانک ہماری ایک نوجوان پر نظر پڑی جو سخت کھال والا تھا

اور لشکر کے ایک جانب تھا۔

جب میں نے اسے دیکھا تو یہ اس عورت سے بہت مشابہت رکھتا تھا جس کو میں نے خواب میں مریض کے پاس بیٹھے ہوئے دیکھا تھا۔ میں نے اپنے ساتھیوں کو کہا کہ اگر اس عورت جس کو میں نے خواب میں مریض ے سرہانے بیٹھے ہوئے دیکھا تھا کا کوئی بھائی ہو تو یہ اسی کا بھائی ہے۔ میرے ساتھ جو دو بزرگ شخص تھے ان میں سے ایک کہنے لگا آپ کی اس شخص سے کیا غرض ہے اور میری کہنی کو پکڑ کر دبایا۔ وہ جوان ہماری گفتگو سن کر کہنے لگا کہ آپ کیا فرما رہے ہیں میرے ایک ساتھی نے کہا کچھ نہیں آ جائیں۔ مگر اس نوجوان نے اصرار کیا کہ آپ بتائیں آپ کیا کہہ رہے تھے۔ پس میں نے اس کو اپنا خواب سنا دیا تو نوجوان کہنے لگا یہ خواب آپ نے دیکھا ہے پھر وہ گھبرایا اور گھبراہٹ میں یہی کہتا رہا کہ یہ خواب آپ نے دیکھا ہے؟ یہ خواب آپ نے دیکھا ہے؟ اسی طرح کہتا رہا حتیٰ کہ اس کی آواز ہم سے دور ہوتے ہوتے منقطع ہوگئی۔ میں نے کسی سے پوچھا یہ کون شخص تھا جو ہم سے ملا تو اس نے جواب دیا محمد بن ابی بکر عاصم کے والد محترم فرماتے ہیں کہ پھر ہم نے پہچان لیا کہ وہ عورت (جو خواب میں مریض کے سرہانے بیٹھی تھی) عائشہ تھی۔

پس جب میں لشکر میں پہنچا تو میں نے وہاں عرب کے سب سے زیادہ دانا انسان کو پایا یعنی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عاصم کے والد محترم بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم حضرت علی رضی اللہ عنہ مجھ سے میری قوم کے متعلق گفت وشنید کرنا چاہتے تھے میں نے سوچا کہ وہ تو میری قوم کو مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بصرہ میں بنی راسب بنی قدامہ سے زیادہ ہیں ناں! میں نے کہا جی ہاں۔ انہوں نے مجھ سے سوال کیا آپ اپنی قوم کے سردار ہیں میں نے جواب دیا جی نہیں۔ اگرچہ میری بھی قوم اطاعت کرتی ہے مگر مجھ سے بڑے اور قابل اطاعت سردار بھی میری قوم میں موجود ہیں۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دریافت کیا بنی راسب کا سردار کون ہے میں نے کہا فلاں پھر انہوں نے بنی قدامہ کے بارے میں سوال کیا کہ ان کا سردار کون ہے میں نے جواب دیا فلاں۔ پھر فرمایا کیا میرے دو خط ان دونوں سرداروں کو پہنچا دو گے میں نے کہا جی ضرور، پھر فرمانے لگے کیا تم لوگ بیعت نہیں کرو گے تو حضرت عاصم کے والد ماجد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے ساتھ جو دو بزرگ تھے انہوں نے بیعت کر لی۔

پس وہ لوگ جوان کے پاس تھے ناراض ہوئے میرے والد نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے کچھ کہا اور اپنے ہاتھ کو بند کیا اور حرکت دی گویا کہ ان لوگوں میں ایک طرح کی خفت تھی پس انہوں نے کہنا شروع کیا بیعت کر لو بیعت کر لو ان لوگوں کے چہرے پر سجدوں کے بڑے واضح نشان تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اس آدمی کو چھوڑ دو پھر عاصم کے والد ماجد رضی اللہ عنہ گویا ہوئے کہ مجھے میری قوم نے رہنما بنا کر بھیجا ہے اس لیے میں چاہتا ہوں کہ میں ان کو اس تمام معاملے سے آگاہ کر دوں جو میں نے دیکھا ہے۔ اگر وہ آپ کے ہاتھ پر بیعت کے لیے تیار ہوئے تو میں بھی آپ سے بیعت کر لوں گا اور اگر انہوں نے آپ سے روگردانی کی تو میں بھی آپ سے علیحدہ ہو جاؤں گا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا دیکھو تمہاری قوم نے تمہیں رہنما بنا کر بھیجا ہے پس آپ نے باغ اور کنواں دیکھ لیا پھر بھی تم اگر اپنی قوم سے گھاس اور پانی کی تلاش کا کہو تو اگر تمہاری قوم نے انکار کر دیا تو پھر آپ خود پانی اور گھاس تلاش نہ

کر سکو گے۔ میں نے ان کی انگلی پکڑی اور کہا ہم آپ سے بیعت کرتے ہیں کہ ہم آپ کی اطاعت کریں گے اس وقت تک جب تک اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر قائم رہیں گے۔ پس اگر آپ نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تو پھر ہمارے اوپر آپ کی اطاعت لازم نہیں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ٹھیک ہے اور آواز کو لمبا کیا۔

پس میں نے ان کے ہاتھ پر ہاتھ مارا پھر محمد بن حاطب کی طرف متوجہ ہوا جو لوگوں کے ایک جانب بیٹھے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بصرہ میں اپنی قوم کی طرف جا کر میرے دونوں خط اور دونوں باتیں ان تک پہنچا دینا۔ پھر محمد بن حاطب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف آئے اور کہنے لگے۔ جب میں اپنی قوم کی طرف آیا تو میری قوم کے لوگ پوچھنے لگے کہ ان کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا خیال ہے تو میں نے جواب دیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے آس پاس کے لوگ تو انہیں برا بھلا کہہ رہے تھے مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پیشانی سے ناپسندیدگی کا اظہار ہو رہا تھا بوجہ ان لوگوں کے برا بھلا کہنے کے۔

تو محمد بن حاتم نے کہا اے لوگو ٹھہر جاؤ اللہ کی قسم نہ تم سے میں نے سوال کیا ہے اور نہ تمہارے بارے میں مجھ سے سوال کیا گیا ہے پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں میری سب سے اچھی بات ان کو بتا دینا کہ وہ اہل ایمان میں سے تھے نیک اعمال کرنے والے تھے پھر اللہ سے ڈرنے والے تھے اور حسن سلوک کرنے والے تھے اور اللہ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے عاصم کہتے ہیں کہ میرے والد نے فرمایا میں وہاں ہی تھا کہ اہل کوفہ میرے پاس آئے اور مجھ سے ملاقات کرنے لگے پھر کہنے لگے کہ کیا آپ دیکھ رہے ہیں ہمارے بصرہ کے بھائی ہم سے قتال کرنا چاہتے ہیں یہ بات انہوں نے ہنستے ہوئے اور تعجب کرتے ہوئے کہی پھر کہنے لگے اللہ کی قسم اگر ہماری ان سے مڈبھیڑ ہوئی تو ہم ضرور ان سے اپنا حق لیں گے عاصم کے والد ماجد فرماتے ہیں کہ وہ ایسے لگ رہے تھے جیسے قتال نہیں کریں گے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خط لے کر نکلا پس جن دو سرداروں کی طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خط لکھا تھا ان میں سے ایک نے خط لیا اور جواب دیا پھر مجھے دوسرے کا پتا بتایا گیا لوگ اسے کلیب کہتے تھے مجھے اجازت ملی اور میں نے خط اس تک پہنچایا اور بتایا کہ یہ خط حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہے اور میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بتایا تھا کہ آپ قوم کے سردار ہیں پس اس نے خط لینے سے انکار کر دیا اور کہا مجھے آج سرداری کی کوئی ضرورت نہیں بے شک تم لوگوں کی سرداری آج ایسی ہے جیسے گندگی، کمینوں اور مشکوک النسب لوگوں کی سرداری۔ پھر کہا آپ انہیں کہہ دینا مجھے سرداری کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور خط کا جواب دینے سے انکار کر دیا۔

کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم میں حضرت علی رضی اللہ عنہ تک واپس پہنچ بھی نہیں پایا تھا کہ دونوں لشکر ایک دوسرے کے قریب ہو گئے اور لوگ لڑنے کے لیے سیدھے ہو گئے۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو قراء تھے وہ سوار ہوئے جب نیزہ بازی شروع ہوئی پھر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس وقت ملا جب لوگ قتال سے فارغ ہو چکے تھے۔ میں اشتر کے پاس گیا وہ زخمی تھے۔ عاصم کہتے ہیں ہمارے اور اس کے مابین عورتوں کی طرف سے کوئی رشتہ داری تھی جب اشتر نے میرے والد ماجد کی طرف دیکھا جب کہ اس کا گھر اس کے ساتھیوں سے بھرا ہوا تھا۔ اشتر نے کہا اے کلیب تم ہم سب سے زیادہ اہل بصرہ کو جانتے ہو۔ آپ جائیے اور میرے لیے ایک سریع

الحرکت اونٹ خرید لو پس میں نے ایک سردار سے ایک جوان اونٹ پانچ سو درہم کے عوض خریدا۔ پھر کہنے لگا اسے عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس لے جاؤ اور ان سے کہنا آپ کا بیٹا مالک آپ سے سلام عرض کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ یہ اونٹ قبول کر لیجیے اور اس پر سوار ہو کر اپنے اونٹ کی جگہ پہنچ جائیں۔ پس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس پر سلامتی نہ ہو اور وہ میرا بیٹا نہیں ہے اور اونٹ لینے سے انہوں نے انکار کر دیا۔ میں واپس اس کے پاس آیا اور اسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان پہنچا دیا۔

کلیب کہتے ہیں کہ وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا پھر اپنی کلائی سے آستین ہٹائی پھر کہنے لگا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مرنے والے کی موت پر مجھے ملامت کر رہی ہیں میں تو قلیل سی جماعت میں آیا تھا۔ پھر اچانک ابن عتاب آئے اور مجھ سے مقابلہ کیا اور کہنے لگا تم مجھے اور مالک کو قتل کر دو پس میں نے مارا اور وہ بہت بری طرح گرا پھر میں ابن زبیر کی طرف لپکا انہوں نے مجھے کہا کہ مجھے اور مالک کو قتل کر دو اور میں پسند نہیں کرتا کہ وہ یہ کہہ دے کہ مجھے اور اشتر کو قتل کر دو اور نہ یہ پسند کرتا ہوں کہ ہماری عورتیں غلاموں کو جنم دیں عاصم کہتے ہیں کہ میرے والد ماجد فرماتے ہیں کہ پھر اکیلے میں اس سے ملا اور اس سے کہا کہ آپ کے غلام جننے والے قول نے آپ کو کیا فائدہ دیا وہ مجھ سے قریب ہو گیا اور کہنے لگا کہ آپ صاحب بصرہ (علی رضی اللہ عنہ) کے بارے میں مجھ کو وصیت کیجیے کیونکہ میرا مقام آپ کے بعد ہی ہے کلیب نے اسے کہا کہ اگر صاحب بصرہ نے آپ کو دیکھا تو آپ کا ضرور اکرام کریں گے۔ عاصم بن کلیب کے والد ماجد کہتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو امیر سمجھنے لگا۔ پس میرے والد محترم وہاں سے اٹھے اور باہر آ گئے تو میرے والد کو ایک آدمی ملا اس نے خبر دی کہ امیر المومنین نے خطبہ دیا اور عبد اللہ ابن عباس کو بصرہ کا عامل مقرر کیا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فلاں دن شام کی طرف جانے والے ہیں۔ پس میرے والد محترم کو کہا یہ بات تو نے خود سنی ہے تو میرے والد نے کہا نہیں تو اشتر نے میرے والد کو ڈانٹا اور کہا بیٹھ جاؤ بے شک یہ جھوٹی خبر ہے میرے والد کہتے ہیں کہ میں اسی جگہ بیٹھا تھا کہ ایک اور شخص نے ایسی ہی خبر دی۔ اشتر نے اس سے بھی یہی سوال کیا کہ کیا تم نے خود دیکھا ہے اس نے کہا نہیں پھر اسے بھی کچھ کہا یہ بھی تمہارے جیسی خبر لے کر آیا ہے جبکہ میں لوگوں کی ایک سمت میں بیٹھا تھا۔ تھوڑی ہی دیر بعد عتاب تغلبی آیا اس کی گردن میں تلوار لٹک رہی تھی۔ یہ تمہارے مومنین کا امیر ہے؟ فلاں فلاں دن وہ شام کی طرف جانے والا ہے۔ اشتر نے اس سے کہا اے کانے! تو نے یہ بات خود سنی ہے؟ اس نے کہا ہاں اشتر! اللہ کی قسم میں نے خود اپنے ان دو کانوں سے سنی ہے۔ اشتر مسکرایا پھر کہنے لگا اگر ایسا ہوا تو ہم نہیں جانتے کہ ہم نے شیخ (امیر المومنین) کو مدینہ میں کیوں قتل کیا؟ پھر اپنے لشکریوں کو سوار ہونے کا حکم دیا اور خود سوار ہوا کہنے لگا کہ ان کا معاویہ رضی اللہ عنہ ہی کی طرف ارادہ ہے۔ علی رضی اللہ عنہ اس کے لشکر سے فکر مند ہوئے پھر اس کی طرف خط لکھا کہ میں نے تم کو امیر اس لیے نہیں بنایا کہ مجھے اہل شام جو تمہاری ہی قوم ہے کے خلاف تمہاری مدد درکار ہے ورنہ امیر نہ بنانے کی یہ وجہ نہ تھی کہ تم اس کے لیے اہل نہ تھے پس پھر لوگوں میں کوچ کرنے کے لیے ندا لگائی پس اشتر کھڑا ہوا یہاں تک کہ سب سے آگے والے لوگوں کے ساتھ مل گیا۔ اس نے ان کے لیے پیر کا دن مقرر کیا تھا میرے خیال کے مطابق پس جب اشتر نے وہ کر لیا جو کرنا تھا تو اس نے لوگوں میں اس سے پہلے کوچ کرنے کے لیے آواز لگوائی۔

(۳۸۹۱۳) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ رَجُلٍ قَدْ سَمَّاهُ ، قَالَ : شَهِدْت يَوْمَ الْجَمَلِ فَمَا دَخَلْت

دَارَ الْوَلِيدِ إِلاَّ ذَكَرْت يَوْمَ الْجَمَلِ ، وَوَقْعَ السُّيُوفِ عَلَى الْبِيضِ ، قَالَ : كُنْتُ أَرَى عَلِيًّا يَحْمِلُ فَيَضْرِبُ بِسَيْفِهِ حَتَّى يَنْثَنِيَ ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَقُولُ :لاَ تَلُومُونِي ، وَلُومُوا هَذَا ، ثُمَّ يَعُودُ فَيُقَوِّمُهُ.

(۳۸۹۱۳) حضرت اعمش نے ایک آدمی سے نقل کیا ہے اس کا نام بھی ذکر کیا تھا کہ میں یوم جمل کو جنگ میں حاضر ہوا تھا میں جب بھی ولید کے گھر میں داخل ہوتا ہوں یوم جمل مجھے ضرور یاد آتا ہے جس دن تلواریں خودوں پر لگ رہی تھیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو میں نے دیکھا تلوار اٹھائے ہوئے تلوار چلاتے ہوئے آگے جاتے پھر واپس لوٹتے اور کہتے مجھے ملامت نہ کرو اسے ملامت کرو پھر لوٹتے اور اسے سیدھا کرتے۔

(۳۸۹۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مَيْسَرَةَ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ :إِنَّ أَوَّلَ يَوْمٍ تَكَلَّمَتِ الْخَوَارِجُ يَوْمَ الْجَمَلِ ، قَالُوا :مَا أَحَلَّ لَنَا دِمَائَهُمْ وَحَرَّمَ عَلَيْنَا ذَرَارِيَّهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ ، قَالَ :فَقَالَ عَلِيٌّ :إِنَّ الْعِيَالَ مِنِّي عَلَى الصَّدْرِ وَالنَّحْرِ ، وَلَكُمْ فِيءِ خَمْسُ مِئَةٍ خَمْسُ مِئَةٌ ، جَعَلْتهَا لَكُمْ مَا يُغْنِيكُمْ عَنِ الْعِيَالِ.

(۳۸۹۱۴) میسرہ ابی جمیلہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں پہلی دفعہ خوارج سے یوم جمل کو ملا وہ کہہ رہے تھے ہمارے لیے اللہ نے حلال نہیں کیا ان کے خون کو اور ہم پر ان کے اولاد و اموال کو حرام کیا ہے کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے اہل وعیال سینے اور گردن پر ہیں (یعنی جنگ میں پیش پیش ہیں) اور تمہارے لیے پانچ پانچ سو درہم مال غنیمت ہے جو تمہیں اہل وعیال سے بے نیاز کردے گا۔

(۳۸۹۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ حُرَيْثِ بْنِ مُخَشِّي ، قَالَ : كَانَتْ رَايَةُ عَلِيٍّ سَوْدَاءَ ، يَعْنِي يَوْمَ الْجَمَلِ ، وَرَايَةُ أُولَئِكَ الْجَمَلِ.

(۳۸۹۱۵) حضرت حریث بن مخشی سے روایت ہے کہ جنگ جمل کے دن حضرت علی کا جھنڈا سیاہ تھا اور ان کے حریف کا جھنڈا اونٹ تھا۔

(۳۸۹۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، أَنَّهُ قَالَ لِرَجُلٍ :مَا فَعَلَتْ أُمُّك ، قَالَ : قَدْ مَاتَتْ ، قَالَ :أَمَا إِنَّك سَتُقَاتِلُهَا ، قَالَ :فَعَجِبَ الرَّجُلُ مِنْ ذَلِكَ حَتَّى خَرَجَتْ عَائِشَةُ.

(۳۸۹۱۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص سے کہا تمہاری ماں نے کیا کیا؟ اس نے کہا وہ تو مرچکی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم عنقریب اس سے قتال کرو گے وہ شخص بڑا حیران ہوا حتیٰ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (جنگ جمل کے لیے) نکلیں۔

(۳۸۹۱۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :قَسَمَ عَلِيٌّ مَوَارِيثَ مَنْ قُتِلَ يَوْمَ الْجَمَلِ عَلَى فَرَائِضِ الْمُسْلِمِينَ :لِلْمَرْأَةِ ثُمُنَهَا ، وَلِلابْنَةِ نَصِيبُهَا ، وَلِلابْنِ فَرِيضَتُهُ ، وَلِلأُمِّ سَهْمُهَا.

(۳۸۹۱۷) حضرت شعبی سے منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کے دن جاں بحق ہونے والوں کی میراث مسلمانوں

کے حصوں کی تقسیم کی طرح کی عورت کے لیے آٹھواں حصہ اور بیٹی کو اس کا حصہ دیا اور بیٹے کو اس کا حصہ اور ماں کو اس کا جتنا حصہ بنتا تھا دیا۔

(۳۸۹۱۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، قَالَ : سُئِلَ عَلِيٌّ ، عَنْ أَهْلِ الْجَمَلِ ، قَالَ : قِيلَ : أَمُشْرِكُونَ هُمْ ، قَالَ : مِنَ الشِّرْكِ فَرُّوا ، قِيلَ : أَمُنَافِقُونَ هُمْ ، قَالَ : إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لاَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلاَّ قَلِيلاً ، قِيلَ : فَمَا هُمْ ، قَالَ : إِخْوَانُنَا بَغَوْا عَلَيْنَا. (بیہقی ۱۷۳)

(۳۸۹۱۸) حضرت ابوبختری سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا اہل جمل کے بارے میں کہتے ہیں کہ ان سے کہا گیا کیا وہ مشرک تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا نہیں! شرک سے تو وہ بھاگے تھے۔ پھر کہا گیا کیا وہ منافق تھے؟ انہوں نے فرمایا نہیں منافق لوگ تو اللہ کو یاد نہیں کرتے مگر بہت کم پھر کہا گیا پھر کون تھے وہ؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمارے بھائی تھے جنہوں نے ہمارے خلاف بغاوت کی۔

(۳۸۹۱۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ بَهْرَامَ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ ، أَنَّ عَلِيًّا لَمْ يَسْبِ يَوْمَ الْجَمَلِ وَلَمْ يَقْتُلْ جَرِيحًا. (بیہقی ۱۸۲)

(۳۸۹۱۹) حضرت شقیق بن سلمہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جنگ جمل کے دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نہ کسی کو قیدی بنایا اور نہ ہی کسی زخمی کو قتل کیا۔

(۳۸۹۲۰) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ بَهْرَامَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَلْعٍ ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ، أَنَّ عَلِيًّا لَمْ يَسْبِ يَوْمَ الْجَمَلِ وَلَمْ يُخَمِّسْ ، قَالُوا : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، أَلاَ تُخَمِّسُ أَمْوَالَهُمْ ، قَالَ : فَقَالَ : هَذِهِ عَائِشَةُ تَسْتَأْمِرُهَا ، قَالَ : قَالُوا : مَا هُوَ إِلاَّ هَذَا ، مَا هُوَ إِلاَّ هَذَا.

(۳۸۹۲۰) حضرت عبد خیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل میں (جیتنے کے بعد) نہ تو کوئی قیدی بنایا اور نہ ہی خمس لیا۔ لوگوں نے عرض کیا! کیا آپ ان کے مالوں کو پانچ حصوں میں تقسیم نہیں کریں گے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں مشورہ کرلو تو لوگوں نے انکار کیا (پھر مال غنیمت دستبردار ہو گئے)

(۳۸۹۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، أَنَّ الأَشْتَرَ ، وَابْنَ الزُّبَيْرِ الْتَقَيَا ، فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ : فَمَا ضَرَبْتُه ضَرْبَةً حَتَّى ضَرَبَنِي خَمْسًا ، أَوْ سِتًّا ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ : وَأَلْقَانِي بِرِجْلِي ، ثم قَالَ : وَاللهِ لَوْلاَ قَرَابَتُكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَكْتُ مِنْكَ عُضْوًا مَعَ صَاحِبِهِ ، قَالَ : وَقَالَتْ عَائِشَةُ : وَاثُكْلَ أَسْمَاءَ ، قَالَ : فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ أَعْطَتِ الَّذِي بَشَّرَهَا بِهِ ، أَنَّهُ حَيٌّ عَشَرَةَ آلاَفٍ.

(۳۸۹۲۱) عبداللہ بن عبید بن عمیر روایت کرتے ہیں کہ اشتر اور ابن زبیر کا (جنگ جمل میں) آمنا سامنا ہوا۔ ابن زبیر فرماتے ہیں کہ میں نے اشتر پر ایک وار بھی نہ کیا یہاں تک کہ اسنے پانچ یا چھ وار مجھ پر کیے اور مجھے پاؤں میں گرا دیا پھر کہنے لگا اللہ کی قسم اگر

تمہاری رسول کریم ﷺ سے رشتہ داری نہ ہوتی تو تمہارا ایک عضو بھی سلامت نہ چھوڑتا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ منظر دیکھ کر پکارا ہائے اسماء! جب اشتر دور ہو گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس شخص کو دس ہزار درہم دیا جس نے آ کر یہ خوشخبری سنائی تھی کہ عبداللہ بن زبیر زندہ ہیں۔

(۳۸۹۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبِي ، أَنَّ عَلِيًّا قَالَ يَوْمَ الْجَمَلِ : نَمُنُّ عَلَيْهِمْ بِشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ نُوَرِّثُ الآبَاءَ مِنَ الأَبْنَاءِ. (بیهقی ۱۸۲)

(۳۸۹۲۲) عبداللہ بن محمد فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم نے مجھے یہ خبر دی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کے دن فرمایا ہم ان لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کریں گے بوجہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کی شہادت کے، اور ہم آباؤ اجداد کو بیٹوں کا وارث بنائیں گے۔

(۳۸۹۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ يَقُولُ : لَمْ يَكْفُرْ أَهْلُ الْجَمَلِ.

(۳۸۹۲۳) ثابت بن عبید نقل کرتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر کو کہتے ہوئے سنا کہ جنگ جمل میں شریک ہونے والوں نے کفر نہیں کیا۔

(۳۸۹۲٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ الْحَارِثِ ، قَالَ : لَقَدْ رَأَيْتُنَا يَوْمَ الْجَمَلِ ، وَإِنَّ رِمَاحَنَا وَرِمَاحَهُمْ لَمُتَشَاجِرَةٌ ، وَلَوْ شَاءَتِ الرِّجَالُ لَمَشَتْ عَلَيْهِمْ يَقُولُونَ : اللَّهُ أَكْبَرُ ، وَيَقُولُونَ : سُبْحَانَ اللهِ اللَّهُ أَكْبَرُ ، وَنَحْوَ ذَلِكَ ؛ لَيْسَ فِيهَا شَكٌّ وَلَيْتَنِي لَمْ أَشْهَد ، وَيَقُولُ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلِمَةَ : وَلَكِنِّي مَا سَرَّنِي أَنِّي لَمْ أَشْهَد ، وَلَوَدِدْت ، أَنَّ كُلَّ مَشْهَدٍ شَهِدَهُ عَلِيٌّ شَهِدْته. (خلیفة بن خیاط ۱۹۱)

(۳۸۹۲۴) عمرو بن مرہ سے مروی ہے کہ میں نے سوید بن حارث کو یہ کہتے ہوئے سنا ہم نے جنگ جمل کے دن دیکھا کہ ہمارے نیزے اور ان کے نیزے آپس میں ایسے گھسے ہوئے تھے کہ اگر لوگ چاہتے تو ان پر چل سکتے تھے۔ کچھ لوگ اللہ اکبر کے نعرے بلند کر رہے تھے اور کچھ سبحان اللہ اللہ اکبر کے نعرے لگا رہے تھے اور کچھ لوگ کہہ رہے تھے کہ اس میں کوئی شک نہیں۔ کاش میں اس جنگ میں شریک نہ ہوتا۔ اور عبداللہ بن سلمہ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے مجھے یہ بات بھلی معلوم نہیں ہوتی کہ میں جنگ جمل میں شریک نہیں ہوا۔ میں پسند کرتا ہوں ہر اس حاضر ہونے کی جگہ حاضر ہوں جہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ شریک ہوں۔

(۳۸۹۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا قَيْسٌ ، قَالَ : رَمَى مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ يَوْمَ الْجَمَلِ طَلْحَةَ بِسَهْمٍ فِي رُكْبَتِهِ ، قَالَ : فَجَعَلَ الدَّمُ يَغِذُّ الدَّم وَيَسِيلُ ، قَالَ : فَإِذَا أَمْسَكُوهُ امْتَسَكَ ، وَإِذَا تَرَكُوهُ سَالَ ، قَالَ : فَقَالَ : دَعُوهُ ، قَالَ : وَجَعَلُوا إِذَا أَمْسَكُوا فَمَ الْجُرْحِ انْتَفَخَتْ رُكْبَتُهُ ، فَقَالَ : دَعُوهُ فَإِنَّمَا هُوَ سَهْمٌ أَرْسَلَهُ اللَّهُ ، قَالَ : فَمَاتَ ، قَالَ : فَدَفَنَّاهُ عَلَى شَاطِئِ الْكَلاَّءِ ، فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِهِ ، أَنَّهُ قَالَ : أَلَا تُرِيحُونَنِي مِنَ هذا الْمَاءِ ، فَإِنِّي قَدْ غَرِقْت ، ثَلَاثَ مِرَارٍ يَقُولُهَا ، قَالَ : فَنَبَشُوهُ فَإِذَا هُوَ أَخْضَرُ

كَأَنَّهُ السِّلْقِ ، فَنَزَفُوا عَنْهُ الْمَاءَ ، ثُمَّ اسْتَخْرَجُوهُ فَإِذَا مَا يَلِي الأَرْضَ مِنْ لِحْيَتِهِ وَوَجْهِهِ قَدْ أَكَلَتْهُ الأَرْضُ ، فَاشْتَرَوْا لَهُ دَارًا مِنْ دُورِ آلِ أَبِي بَكْرَةَ بِعَشَرَةِ آلاَفٍ فَدَفَنُوهُ فِيهَا.

(۳۸۹۲۵) قیس ریشید روایت کرتے ہیں کہ مروان بن حکم نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھٹنے میں ایک تیر مارا جنگ جمل کے دن۔ پس اس سے خون بہنا شروع ہوا جب سب اس کو روکتے رک جاتا اور اسے چھوڑ دیتے پھر خون جاری ہو جاتا پس حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے چھوڑ دو۔ جب لوگوں نے زخم کے منہ کو روکنا چاہا تو گھٹنہ پھول گیا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے چھوڑ دو یہ تیر اللہ عزوجل کی طرف سے تھا پھر آپ کا انتقال ہو گیا۔ ہم نے انہیں کلاء (دریا کنارے ایک بازار) کے ایک جانب دفن کر دیا۔ ان کے گھر والوں میں سے کسی نے انہیں خواب میں دیکھا کہ وہ فرما رہے ہیں! کیا تم مجھے پانی سے نجات نہیں دلاؤ گے؟ میں پانی میں ڈوب چکا ہوں یہ کلمات تین دفعہ فرمائے۔ ان کی قبر کو کھودا گیا تو وہ سبز ہو چکے تھے سلق (سبزی) کی طرح۔ لوگوں نے ان سے پانی کو دور کیا پھر ان کو وہاں سے نکالا تو جو حصہ زمین سے ملا ہوا تھا ان کی داڑھی اور چہرے میں سے اس کو زمین نے کھا لیا تھا۔ ان کے لیے ابو بکرہ کی آل کے گھروں میں سے ایک گھر دس ہزار درہم کا خریدا اور اس میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو دفن کیا۔

(۳۸۹۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : لَمَّا بَلَغَتْ عَائِشَةُ بَعْضَ مِيَاهِ بَنِي عَامِرٍ لَيْلاً نَبَحَتِ الْكِلاَبُ عَلَيْهَا ، فَقَالَتْ : أَيُّ مَاءٍ هَذَا ، قَالُوا : مَاءُ الْحَوْأَبِ ، فَوَقَفَتْ ، فَقَالَتْ : مَا أَظُنُّنِي إِلاَّ رَاجِعَةً ، فَقَالَ لَهَا طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ : مَهْلاً رَحِمَكِ اللَّهُ ، بَلْ تَقْدَمِينَ فَيَرَاكِ الْمُسْلِمُونَ فَيُصْلِحُ اللَّهُ ذَاتَ بَيْنِهِمْ ، قَالَتْ : مَا أَظُنُّنِي إِلاَّ رَاجِعَةً ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لَنَا ذَاتَ يَوْمٍ : كَيْفَ بِإِحْدَاكُنَّ تَنْبَحُ عَلَيْهَا كِلاَبُ الْحَوْأَبِ. (احمد ۵۲۔ نعیم بن حماد ۱۸۸)

(۳۸۹۲۶) قیس ریشید سے روایت ہے جب عائشہ رضی اللہ عنہا بنو عامر کے ایک چشمہ پر پہنچیں تو کتوں نے بھونکنا شروع کر دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا یہ کونسا چشمہ ہے۔ لوگوں نے بتایا ''حواب'' چشمہ ہے۔ پس وہ ٹھہر گئیں اور فرمانے لگیں کہ مجھے واپس چلے جانا چاہیے۔ طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ نے ان سے عرض کی ٹھہریے اللہ آپ پر رحم کرے۔ آپ کو آگے جانا چاہیے مسلمان آپ سے امید لگائے ہوئے ہیں کہ آپ کے ذریعے اللہ تعالیٰ ان کی اصلاح فرمائیں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا مجھے واپس ہی جانا چاہیے۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن کے بارے میں بتایا (کیا حال ہوگا جب تم میں سے ایک پر حواب چشمے کے کتے بھونکیں گے)

(۳۸۹۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ لَمَّا حَضَرَتْهَا الْوَفَاةُ : ادْفِنُونِي مَعَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي كُنْتُ أَحْدَثْتُ بَعْدَهُ حَدَثًا.

(۳۸۹۲۷) قیس سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے قریب الوفات فرمایا کہ مجھے ازواج مطہرات کے ساتھ دفنانا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک طریقہ اختیار کیا (قتال کے لیے خروج کیا)

(۳۸۹۲۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبِي ، قَالَ :بَلَغَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، أَنَّ طَلْحَةَ يَقُولُ :إِنَّمَا بَايَعْت وَاللُّجُّ عَلَى قَفَايَ ، قَالَ :فَأَرْسَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُمْ ، قَالَ :فَقَالَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ : أَمَّا وَاللُّجُّ عَلَى قَفَاهُ فَلاَ ، وَلَكِنْ قَدْ بَايَعَ وَهُوَ كَارِهٌ ، قَالَ :فَوَثَبَ النَّاسُ إِلَيْهِ حَتَّى كَادُوا أَنْ يَقْتُلُوهُ ، قَالَ : فَخَرَجَ صُهَيْبٌ وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ ، فَقَالَ :قَدْ ظَنَنْت ، أَنَّ أُمَّ عَوْفٍ حَائِنَةٌ.

(۳۸۹۲۸) سعد بن ابراہیم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خبر ملی کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے بیعت اس حالت میں کی کہ میری گدی پر تلوار تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کو بھیجا کہ وہ لوگوں سے اس خبر کی تصدیق کریں پس اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تلوار کے بارے میں تو میں نہیں جانتا لیکن انہوں نے بیعت ناپسندیدگی سے کی ہے لوگ ان کی طرف ایسے جھپٹے قریب تھا کہ ان کو قتل کر دیں۔ راوی کہتے ہیں حضرت صہیب نکلے اس حال میں کہ میں ان کے ایک جانب میں تھا۔ پس انہوں نے میری طرف دیکھا اور فرمایا میرا خیال ہے کہ ام عوف سخت برہم ہے۔

(۳۸۹۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي كَرِيمَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :جَلَسَ عَلِيٌّ وَأَصْحَابُهُ يَوْمَ الْجَمَلِ يَبْكُونَ عَلَى طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ.

(۳۸۹۲۹) ابو جعفر سے روایت ہے کہ جنگ جمل کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما پر رو رہے تھے۔

(۳۸۹۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ ، أَنَّ رَبِيعَةَ كَلَّمَتْ طَلْحَةَ فِي مَسْجِدِ بَنِي مَسْلَمَةَ فَقَالُوا :كُنَّا فِي نَحْرِ الْعَدُوِّ حَتَّى جَاءَتْنَا بَيْعَتُك هَذَا الرَّجُلَ ، ثُمَّ أَنْتِ الآنَ تُقَاتِلُهُ ، أَوْ كَمَا قَالُوا قَالَ :فَقَالَ :إِنِّي أُدْخِلْت الْحُشَّ وَوُضِعَ عَلَى عُنُقِي اللُّجُّ ، وَقِيلَ :بَايِعْ وَإِلاَّ قَاتَلْنَاك ، قَالَ :فَبَايَعْت ، وَعَرَفْتُ أَنَّهَا بَيْعَةُ ضَلاَلَةٍ ، قَالَ التَّيْمِيُّ :وَقَالَ الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ :إِنَّ مُنَافِقًا مِنْ مُنَافِقِي أَهْلِ الْعِرَاقِ جَبَلَةَ بْنُ حَكِيمٍ ، قَالَ لِلزُّبَيْرِ :فَإِنَّك قَدْ بَايَعْت ، فَقَالَ الزُّبَيْرُ :إِنَّ السَّيْفَ وُضِعَ عَلَى قَفَيَّ فَقِيلَ لِي :بَايِعْ وَإِلاَّ قَتَلْنَاك ، قَالَ :فَبَايَعْت.

(۳۸۹۳۰) ابو نضرہ سے روایت ہے کہ قبیلہ ربیعہ والے بنو مسلمہ کی مسجد میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے ہم کلام ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم تو دشمن کے گلے پر قابض تھے کہ ہم کو یہ اطلاع پہنچی کہ آپ نے اس شخص (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کی بیعت کر لی ہے پھر اب آپ اسی سے قتال کر رہے ہیں اور کچھ اس طرح کی باتیں کیں۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے کھجور کے باغ میں داخل کیا گیا اور تلوار میری گردن پر رکھ دی گئی پھر کہا گیا کہ تم بیعت کرو وگرنہ ہم تمہیں قتل کر دیں گے میں نے بیعت کر لی اور جان لیا کہ یہ گمراہی کی بیعت ہے۔ تیمی کہتے ہیں کہ ولید بن عبدالملک نے فرمایا کہ اہل عراق کے منافقین سے ایک منافق جبلہ بن حکیم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ تو بیعت کر چکے ہیں (پھر یہ مخالفت کیسی) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تلوار میری گدی پر تھی پھر مجھ سے کہا گیا کہ بیعت

کرو وگرنہ ہم تم کو قتل کردیں گے پس میں نے بیعت کرلی۔

(۳۸۹۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَصَمِّ يَذْكُرُ ، عَنْ أُمِّ رَاشِدٍ جَدَّتِهِ ، قَالَتْ : كُنْت عِنْدَ أُمِّ هَانِءٍ فَأَتَاهَا عَلِي ، فَدَعَتْ لَهُ بِطَعَامٍ ، فَقَالَ :مَالِي لاَ أَرَى عِنْدَكُمْ بَرَكَةً ، يَعْنِي الشَّاةَ ، قَالَتْ : فَقَالَتْ :سُبْحَانَ اللهِ ، بَلَى وَاللهِ إِنَّ عِنْدَنَا لَبَرَكَةً ، قَالَ :إِنَّمَا أَعْنِيَ الشَّاةَ ، قَالَتْ :وَنَزَلْتُ فَلَقِيتُ رَجُلَيْنِ فِي الدَّرَجَةِ، فَسَمِعْتُ أَحَدَهُمَا يَقُولُ لِصَاحِبِهِ:بَايَعَتْهُ أَيْدِينَا وَلَمْ تُبَايِعْهُ قُلُوبُنَا، قَالَتْ :فَقُلْتُ:مَنْ هَذَانِ الرَّجُلاَنِ فَقَالُوا: طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ ، قَالَتْ :فَإِنِّي قَدْ سَمِعْت أَحَدَهُمَا يَقُولُ لِصَاحِبِهِ :بَايَعَتْهُ أَيْدِينَا وَلَمْ تُبَايِعْهُ قُلُوبُنَا ، فَقَالَ عَلِيٌّ :﴿فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا﴾.

(۳۸۹۳۱) ام راشد سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں ام ہانی رضی اللہ عنہا کے پاس تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے پس ام ہانی نے ان کی کھانے پر دعوت کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا بات ہے مجھے تمہارے ہاں برکت (بکری) نظر نہیں آرہی۔ام ہانی رضی اللہ عنہا نے کہا سبحان اللہ کیوں نہیں! اللہ کی قسم ہمارے ہاں برکت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری مراد بکری ہے۔میں اتری تو سیڑھی میں دو آدمیوں سے ملاقات ہوئی میں نے ان دونوں میں سے ایک کو سنا کہ وہ دوسرے کو کہہ رہا تھا ہمارے ہاتھوں نے بیعت کی ہے ہمارے دلوں نے نہیں۔ام راشد نے کہا یہ کون ہیں۔پس لوگوں نے جواب دیا طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما میں نے سنا ان میں سے ایک دوسرے کو کہہ رہا تھا ہمارے ہاتھوں نے بیعت کی ہے ہمارے قلوب نے نہیں۔پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی ﴿فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا﴾.(جو عہد شکنی کرے گا اس کا بوجھ اسی پر ہوگا جو اللہ سے کیا عہد پورا کرے گا اللہ اس کو اجر عظیم دے گا)۔

(۳۸۹۳۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ، قَالَ : ضُرِبَ فُسْطَاطٌ بَيْنَ الْعَسْكَرَيْنِ يَوْمَ الْجَمَلِ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ ، فَكَانَ عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ يَأْتُونَهُ ، فَيَذْكُرُونَ فِيهِ مَا شَاءَ اللَّهُ ، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ رَفَعَ عَلِيٌّ جَانِبَ الْفُسْطَاطِ ، ثُمَّ أَمَرَ بِالْقِتَالِ ، فَمَشَى بَعْضُنَا إِلَى بَعْضٍ ، وَشَجَرْنَا بِالرِّمَاحِ حَتَّى لَوْ شَاءَ الرَّجُلُ أَنْ يَمْشِيَ عَلَيْهَا لَمَشَى ، ثُمَّ أَخَذَتْنَا السُّيُوفُ فَمَا شَبَّهْتُهَا إِلاَّ دَارُ الْوَلِيدِ.

(۳۸۹۳۲) عبد خیر رحمہ اللہ سے روایت ہے جنگ جمل کے دوران تین دن تک دونوں لشکروں کے درمیان ایک خیمہ گاڑھا گیا۔حضرت علی،حضرت طلحہ،حضرت زبیر رضی اللہ عنہم وہاں تشریف لاتے اور اس بارے میں باتیں کرتے جو اللہ چاہتا حتیٰ کہ جب تیسرا دن ہوا تو دوپہر کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خیمہ کی ایک جانب اٹھائی اور قتال کا حکم دیا۔پھر ہم نے ایک دوسرے کی جانب چلنا شروع کیا ایک دوسرے کی طرف نیزے چلانے شروع کیے یہاں تک کہ اگر کوئی شخص ان نیزوں کے اوپر چلنا چاہتا تو چل سکتا تھا پھر ہم نے تلواریں اٹھائیں اور ان کو میں تشبیہ نہیں دیتا مگر ولید کے گھر کے ساتھ۔

(۳۸۹۳۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْجَمَلِ : لاَ تَتَّبِعُوا مُدْبِرًا ، وَلاَ تُجْهِزُوا عَلَى جَرِيحٍ وَمَنْ أَلْقَى سِلاَحَهُ فَهُوَ آمِنٌ. (حاکم ۱۵۵۔ بیهقی ۱۸۱)

(۳۸۹۳۳) عبد خیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کے دن فرمایا! تم بھاگنے والے کا پیچھا مت کرو اور نہ زخمی کو قتل کرو اور جس نے ہتھیار ڈال دیا وہ امن والا ہے۔

(۳۸۹۳٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ قَيْسٍ الْحَضْرَمِيُّ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ حُجْرِ بْنِ عَنْبَسٍ ، أَنَّ عَلِيًّا أَعْطَى أَصْحَابَهُ بِالْبَصْرَةِ خَمْسَ مِئَةٍ خَمْسَ مِئَةٍ.

(۳۸۹۳۴) حجر بن عنبس سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو بصرہ میں پانچ پانچ سو درہم دیئے تھے۔

(۳۸۹۳٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَسْعُودُ بْنُ سَعْدٍ الْجُعْفِيُّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، قَالَ : لَمَّا انْهَزَمَ أَهْلُ الْجَمَلِ ، قَالَ عَلِيٌّ : لاَ يَطْلُبَنَّ عَبْدٌ خَارِجًا مِنَ الْعَسْكَرِ ، وَمَا كَانَ مِنْ دَابَّةٍ ، أَوْ سِلاَحٍ فَهُوَ لَكُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ أُمُّ وَلَدٍ وَالْمَوَارِيثُ عَلَى فَرَائِضِ اللهِ ، وَأَيُّ امْرَأَةٍ قُتِلَ زَوْجُهَا فَلْتَعْتَدَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ، قَالُوا : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، تَحِلُّ لَنَا دِمَاؤُهُمْ وَلاَ تَحِلُّ لَنَا نِسَاؤُهُمْ ، قَالَ : فَخَاصَمُوه ، فَقَالَ : كَذَلِكَ السِّيرَةُ فِي أَهْلِ الْقِبْلَةِ ، قَالَ : فَهَاتُوا سِهَامَكُمْ وَاقْرَعُوا عَلَى عَائِشَةَ فَهِيَ رَأْسُ الأَمْرِ وَقَائِدُهُمْ ، قَالَ : فَعَرَفُوا وَقَالُوا : نَسْتَغْفِرُ اللَّهَ ، قَالَ : فَخَصَمَهُمْ عَلِيٌّ.

(۳۸۹۳۵) ابو بختری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جب اہل جمل (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا لشکر) شکست کھا چکا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کوئی آدمی لشکر سے باہر کسی کی تلاش نہ کرے (یعنی شکست کھانے والوں کا پیچھا نہ کرے) جو سواری یا ہتھیار یہاں سے ملے ہیں وہ تمہارا ہے لیکن تمہارے لیے کوئی ام ولد نہیں (یعنی کوئی باندی تمہارے لیے نہیں) اور وراثتیں اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ حصوں کے مطابق تقسیم ہوں گی اور جس عورت کا خاوند فوت ہو چکا ہے وہ اپنی عدت چار مہینے دس دن (آزاد عورت کی طرح) پوری کرے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ان کے لشکر والے کہنے لگے اے امیر المومنین آپ ان کا مال ہمارے لیے حلال کرتے ہیں مگر ان کی عورتیں حلال نہیں کرتے۔ پس لشکر والے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر غالب آ گئے۔ آپ نے فرمایا اہل قبلہ کے اخلاق ایسے ہی ہوتے ہیں پھر فرمایا لاؤ اپنے تیر مجھے دو اور سب سے پہلے قرعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر ڈالو وہ کس کے حصے میں آتی ہیں (جو تمہاری سب کی ماں ہے) کیونکہ وہ لشکر کی قائد تھیں۔ پس یہ سن کر وہ منتشر ہو گئے اور اللہ سے مغفرت کرنے لگے۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ ان پر غالب آ گئے حجت اور دلیل میں (یعنی مسلمانوں کی عورتوں کو باندی نہیں بنایا جا سکتا)

(۳۸۹۳٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ يَوْمَ الْجَمَلِ يَقُولُ : إِنَّا كُنَّا أَدْهَنَّا فِي أَمْرِ عُثْمَانَ فَلاَ نَجِدُ بُدًّا مِنَ المبايعة.

(۳۸۹۳۶) حکیم ابن جابر فرماتے ہیں کہ میں نے طلحہ بن عبید اللہ کو فرماتے ہوئے سنا جنگ جمل کے دن کہ ہم نے حضرت عثمان کے

بارے میں دور خار و یہ اپنایا پس ہم نہیں پاتے بیعت کے بغیر چارہ کار۔

(۳۸۹۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لَمْ يَشْهَدِ الْجَمَلَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ إِلاَّ عَلِيٌّ وَعَمَّارٌ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَإِنْ جَاؤُوا بِخَامِسٍ فَأَنَا كَذَّابٌ. (احمد ۴۰۹۶)

(۳۸۹۳۷) حضرت شعبی ؒ سے روایت ہے کہ جنگ جمل کے دن کوئی صحابی رسول شریک نہیں ہوئے حضرت علی۔ عمار، طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم کے سوا اگر کوئی پانچواں صحابی شریک ہوا ہو تو میں کذاب ہوں۔

(۳۸۹۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ ، قَالَ : قَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ : إِنَّ أُمَّنَا سَارَتْ مَسِيرَنَا هَذَا ، وَإِنَّهَا وَاللهِ زَوْجَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، وَلَكِنَّ اللَّهَ ابْتَلاَنَا بِهَا لِيَعْلَمَ إِيَّاهُ نُطِيعُ أَمْ إِيَّاهَا. (حاكم ۶)

(۳۸۹۳۸) عبداللہ بن زیاد سے روایت ہے کہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہماری ماں (حضرت عائشہ) ہمارے اس راستے پر چلیں اور بے شک حضرت محمد ﷺ کی دنیا آخرت میں زوجہ محترمہ ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کے ذریعے آزمایا تاکہ اللہ تعالیٰ جان لے ہم اس کی اطاعت کرتے ہیں یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی۔

(۳۸۹۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ حَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سعيد، قَالَ: لَمَّا رَجَعَ عَلِيٌّ مِنَ الْجَمَلِ وَتَهَيَّأَ لِصِفِّينَ اجْتَمَعَ النَّخَعُ حَتَّى دَخَلُوا عَلَى الأَشْتَرِ ، فَقَالَ : هَلْ فِي الْبَيْتِ إِلاَّ نَخَعِيٌّ ؟ فَقَالُوا : لاَ، فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ الأُمَّةَ عَمَدَتْ إِلَى خَيْرِهَا فَقَتَلَتْهُ ، وَسِرْنَا إِلَى أَهْلِ الْبَصْرَةِ قَوْمٌ لَنَا عَلَيْهِمْ بَيْعَةٌ فَنُصِرْنَا عَلَيْهِمْ بِنَكْثِهِمْ، وَإِنَّكُمْ تَسِيرُونَ غَدًا إِلَى أَهْلِ الشَّامِ قَوْمٌ لَيْسَ لَكُمْ عَلَيْهِمْ بَيْعَةٌ، فَلْيَنْظُرِ امْرُؤٌ مِنْكُمْ أَيْنَ يَضَعُ سَيْفَهُ.

(۳۸۹۳۹) عمیر بن سعد سے روایت ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ جنگ جمل سے واپس لوٹے تو جنگ صفین کی تیاری شروع فرمائی نخعی قبیلہ والے جمع ہوئے اور اشتر کے پاس آئے۔ اس نے کہا گھر میں نخعی کے علاوہ بھی کوئی ہے؟ انہوں نے جواب دیا نہیں۔ پھر کہنے لگا اس امت نے اپنے بہترین انسان کا قصد کیا اور اس کو قتل کر ڈالا۔ ہم اہل بصرہ کی طرف گئے وہ ایسی قوم تھی جس نے ہماری بیعت کی ہوئی تھی پس ان کے بیعت توڑنے کی وجہ سے ہماری مدد کی گئی اور کل تم ایسی قوم کی طرف جانے والے ہو جو شام کے رہنے والے ہیں اور انہوں نے ہماری بیعت نہیں کی۔ پس تم میں سے ہر آدمی دیکھ لے کہ وہ اپنی تلوار کہاں رکھے گا۔

(۳۸۹۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِصَامِ بْنِ قُدَامَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيَّتُكُنَّ صَاحِبَةُ الْجَمَلِ الأَدْبَبِ ، يُقْتَلُ حَوْلَهَا قَتْلَى كَثِيرَةٌ تَنْجُو بَعْدَ مَا كَادَتْ.

(ابن عبدالبر ۱۸۸۵)

(۳۸۹۴۰) حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تم میں سے کون نرم بالوں والے اونٹ والی

ہوگی اس کے گرد بہت سارے مقتولین کو قتل کیا جائیگا وہ جنگ کرنے کے بعد نجات پالے گی۔

(۳۸۹٤۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ عَبْدِالْجَبَّارِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْهَجَنَّعِ ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ:قِيلَ لَهُ:مَا مَنَعَكَ أَنْ تَكُونَ قَاتَلْت عَلَى بُصَيْرتك يَوْمَ الْجَمَلِ، قَالَ:سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :يَخْرُجُ قَوْمٌ هَلْكَى لاَ يُفْلِحُونَ، قَائِدُهُمُ امْرَأَةٌ، قائدهُمْ فِي الْجَنَّةِ.(مسند ۴۴۰۸)

(۳۸۹۴۱)ابوبکرہ سے روایت ہے کہ ان سے کسی نے کہا آپ کو جنگ جمل کے دن کس شئے نے منع کیا قتال میں شرکت سے اہل بصرہ کی طرف سے؟ تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ ایک ہلاک ہونے والی قوم نکلے گی جو کامیاب نہ ہوگی ان کی سردار ایک عورت ہوگی پھر فرمایا وہ جنت میں ہوں گے۔

(۳۸۹٤۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :لَنْ يَفْلَحَ قَوْمٌ أَسْنَدُوا أَمْرَهُمْ إِلَى امْرَأَةٍ.

(۳۸۹۴۲) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو قوم اپنا معاملہ کسی عورت کے سپرد کرے وہ کامیاب نہیں ہوسکتی۔

(۳۸۹٤۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ جَمْهَانَ الْجُعْفِيِّ ، قَالَ : لَقَدْ رَأَيْتنَا يَوْمَ الْجَمَلِ ، وَإِنَّ رِمَاحَنَا وَرِمَاحَهُمْ لمتشاجرة ، وَلَوْ شَاءَ الرَّجُلُ أَنْ يَمْشِيَ عَلَيْهَا لَمَشَى ، قَالَ : وَهَؤُلاَءِ يَقُولُونَ :لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، وَهَؤُلاَءِ يَقُولُونَ :لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ.

(۳۸۹۴۳) حارث بن جمہان جعفی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ہم نے جنگ جمل کے دن دیکھا کہ ہمارے ان کے نیزے آپس میں ایسے گھسے ہوئے تھے کہ اگر آدمی ان پر چلنا چاہتا تو چل سکتا تھا یہ بھی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ کی صدائیں بلند کررہے تھے اور یہ بھی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ کی صدائیں بلند کررہے تھے۔

(۳۸۹٤٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، أَنَّ عَلِيًّا لَمَّا هَزَمَ طَلْحَةَ وَأَصْحَابَهُ أَمَرَ مُنَادِيَهُ أَنْ لاَ يُقْتَلَ مُقْبِلٌ وَلاَ مُدْبِرٌ ، وَلاَ يُفْتَحَ بَابٌ ، وَلاَ يُسْتَحَلَّ فَرْجٌ وَلاَ مَالٌ.

(۳۸۹۴۴) حضرت ضحاک رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ جب طلحہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی شکست کھا گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے منادی کو حکم دیا کہ وہ اعلان کرے کہ اب سامنے سے آنے والے اور پیٹھ پھیر کر جانے والے کو قتل نہ کیا جائے اور نہ ہی کوئی دروازہ کھولا جائے اور نہ کسی کے لیے باندی بنانا حلال ہے اور نہ ہی مال حلال ہے۔

(۳۸۹٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَلْعٍ ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ، قَالَ :أَمَرَ عَلِيٌّ مُنَادِيًا فَنَادَى يَوْمَ الْجَمَلِ :أَلاَ لاَ يُجْهَزَنَّ عَلَى جَرِيحٍ وَلاَ يُتْبَعُ مُدْبِرٌ.

(۳۸۹۴۵) عبد خیر رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کے دن منادی کو حکم دیا کہ وہ نداء لگائے خبردار کوئی زخمی کو

قتل نہ کرے اور نہ ہی پیٹھ پھیر کر بھاگنے والے کا پیچھا کرے۔

(۳۸۹٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : حمَلْت عَلَى رَجُلٍ يَوْمَ الْجَمَلِ ، فَلَمَّا ذَهَبْت أَطْعَنُهُ ، قَالَ : أَنَا عَلَى دِينِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَعَرَفْت الَّذِي يُرِيدُ ، فَتَرَكْته.

(۳۸۹۴۶) ابن حنفیہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جنگ جمل کے دن میں ایک شخص پر غالب تھا جب میں اس کو نیزہ مارنے لگا تو اس نے کہا میں علی رضی اللہ عنہ کے دین پر ہوں (یعنی میں ان کے ساتھ ہوں) میں جان گیا یہ کیا چاہتا ہے میں نے اسے چھوڑ دیا۔

(۳۸۹٤۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ ، قَالَ : أَرْسَلَنِي عَلِيٌّ إِلَى طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ يَوْمَ الْجَمَلِ ، قَالَ : فَقُلْتُ لَهُمَا : إِنَّ أَخَاكُمَا يُقْرِئُكُمَا السَّلاَمَ وَيَقُولُ لَكُمَا : هَلْ وَجَدْتُمَا عَلَيَّ حَيْفًا فِي حُكْمٍ ، أَوِ اسْتِئْثَارٍ بِفَيْءٍ ، أَوْ بِكَذَا ، أَوْ بِكَذَا ، قَالَ : فَقَالَ الزُّبَيْرُ : لاَ فِي وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا ، وَلَكِنْ مَعَ الْخَوْفِ شِدَّةُ الْمَطَامِعِ.

(۳۸۹۴۷) حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کی طرف جنگ جمل کے دن بھیجا۔ میں نے ان سے کہا آپ دونوں کے بھائی آپ کو سلام کہہ رہے ہیں اور آپ دونوں کو کہہ رہے ہیں کیا تم نے مجھے کسی حکم میں ظلم کرتے ہوئے پایا یا اس طرح کی کوئی اور بات ہے؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان میں سے کوئی نہیں مگر خوف کے ساتھ ان کے اندر لالچ بھی ہے۔

(۳۸۹٤۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو مَالِكٍ الأَشْجَعِيُّ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : كُنَّا فِي الشِّعْبِ فَكُنَّا نَنْتَقِصُ عُثْمَانَ ، فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ أَفْرَطْنَا ، فَالْتَفَتُّ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ ، فَقُلْتُ لَهُ : يَا أَبَا عَبَّاسٍ ، تَذْكُرُ عَشِيَّةَ الْجَمَلِ ، أَنَا عَنْ يَمِينِ عَلِيٍّ ، وَأَنْتَ عَنْ شِمَالِهِ ، إِذْ سَمِعْنَا الصَّيْحَةَ مِنْ قِبَلِ الْمَدِينَةِ ، قَالَ : فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : نَعَمَ الَّتِي بَعَثَ بِهَا فُلاَنُ بْنُ فُلاَنٍ ، فَأَخْبَرَهُ ، أَنَّهُ وَجَدَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ وَاقِفَةً فِي الْمِرْبَدِ تَلْعَنُ قَتَلَةَ عُثْمَانَ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : لَعَنَ اللَّهُ قَتَلَةَ عُثْمَانَ فِي السَّهْلِ وَالْجَبَلِ وَالْبَرِّ وَالْبَحْرِ ، أَنَا عَنْ يَمِينِ عَلِيٍّ ، وَهَذَا عَنْ شِمَالِهِ ، فَسَمِعْته مِنْ فِيهِ إِلَى فِي ، وَابْنُ عَبَّاسٍ ، فَوَاللهِ مَا عِبْت عُثْمَانَ إِلَى يَوْمِي هَذَا.

(۳۸۹۴۸) محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ہم ایک گروہ میں بیٹھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی کمی بیان کر رہے تھے، جب ہم نے حد سے تجاوز کیا تو میں حضرت عبداللہ ابن عباس کی طرف متوجہ ہوا اور ان سے کہا اے ابن عباس کیا آپ کو جنگ جمل کی شام یاد ہے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دائیں جانب تھا اور آپ بائیں جانب جب ہم نے مدینہ کی طرف سے ایک چیخ سنی تھی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں جب فلاں کو اس کی خبر لانے کے لیے بھیجا تھا۔ پس اس نے خبر دی تھی کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اونٹوں کے باڑے میں کھڑے ہو کر عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں پر لعنت کر رہی تھیں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا لعنت ہو عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں پر وہ

چاہے نرم زمین میں ہوں، یا پہاڑوں میں، خشکی میں ہوں، یا تری میں، میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دائیں جانب تھا اور یہ بائیں جانب تھے پس میں نے اور ابن عباس نے آمنے سامنے یہ سنا۔ اللہ کی قسم میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا آج تک کوئی عیب بیان نہیں کیا۔

(۳۸۹۴۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو ضِرَارٍ زَيْدُ بْنُ عَضِّنٍ الضَّبِّيُّ، إِمَامُ مَسْجِدِ بَنِي هِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مُجَاهِدِ بْنِ حَيَّانَ الضَّبِّيُّ مِنْ بَنِي مَبْذُولٍ، عَنِ ابْنِ عَمٍّ لَهُ يُقَالُ لَهُ: تَمِيمُ بْنُ ذُهْلٍ الضَّبِّيُّ، قَالَ: إِنِّي يَوْمَ الْجَمَلِ آخِذٌ بِرِكَابِ عَلِيٍّ أُجْهِدُ مَعَهُ وَأَنَا أَرَى أَنَّا فِي الْجَنَّةِ وَهُوَ يَتَصَفَّحُ الْقَتْلَى، فَمَرَّ بِرَجُلٍ أَعْجَبَتْهُ هَيْئَتُهُ وَهُوَ مَقْتُولٌ، فَقَالَ: مَنْ يَعْرِفُ هَذَا؟ قُلْتُ: هَذَا فُلَانٌ الضَّبِّيُّ، وَهَذَا ابْنُهُ، حَتَّى عَدَدْتُ سَبْعَةً صَرْعَى مُقَتَّلِينَ حَوْلَهُ، قَالَ: فَقَالَ عَلِيٌّ: لَوَدِدْتُ، أَنَّهُ لَيْسَ فِي الْأَرْضِ ضَبِّيٌّ إِلَّا تَحْتَ صَفْحَةِ هَذَا الشَّيْخِ.

(۳۸۹۴۹) تمیم بن ذہل ضبی سے منقول ہے کہ میں جنگ جمل کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رکاب تھامے ہوا تھا اور انہی کے ساتھ جنگ میں مصروف تھا۔ میں دیکھ رہا تھا کہ میں جنت میں ہوں اور وہ مقتولین کو غور سے دیکھ رہے تھے۔ وہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جس کی حالت بڑی عجیب تھی اور مقتول تھا۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے کون جانتا ہے؟ میں نے کہا فلاں شخص ہے ضبی قبیلے سے تعلق رکھتا ہے اور فلاں کا بیٹا ہے حتیٰ کہ میں نے سات مقتولین کو گنا جو اسکے گرد اوندھے پڑے ہوئے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں پسند کرتا ہوں کہ زمین میں کوئی ضبی نہ ہوتا مگر اس شیخ کے ماتحت۔

(۳۸۹۵۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى عَلِيٍّ حِينَ فَرَغَ مِنَ الْجَمَلِ، فَانْطَلَقَ إِلَى بَيْتِهِ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي، فَإِذَا امْرَأَتُهُ وَابْنَتَاهُ يَبْكِينَ، وَقَدْ أَجْلَسْنَ وَلِيدَةً بِالْبَابِ تُؤْذِنُهُنَّ بِهِ إِذَا جَاءَ، فَأَلْهَى الْوَلِيدَةَ مَا تَرَى النِّسْوَةَ يَفْعَلْنَ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِنَّ، وَتَخَلَّفْتُ فَقُمْتُ بِالْبَابِ، فَأَسْكَتْنَ، فَقَالَ: مَا لَكُنَّ فَانْتَهَرَهُنَّ مَرَّةً، أَوْ مَرَّتَيْنِ، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ: قُلْنَا: مَا سَمِعْتَ ذَكَرْنَا عُثْمَانَ وَقَرَابَتَهُ وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَقَرَابَتَهُ، فَقَالَ: إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ نَكُونَ كَالَّذِينَ، قَالَ اللَّهُ: ﴿وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ﴾ وَمَنْ هُمْ إِنْ لَمْ نَكُنْ، وَمَنْ هُمْ يُرَدِّدُ ذَلِكَ حَتَّى وَدِدْتُ أَنَّهُ سَكَتَ.

(۳۸۹۵۰) عبداللہ بن حارث سے منقول ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جب آپ رضی اللہ عنہ جنگ جمل سے فارغ ہو چکے تھے۔ وہ میرا ہاتھ تھام کر اپنے گھر لے گئے۔ وہاں ان کی اہلیہ اور دو بیٹیاں رو رہی تھیں باندی کو دروازے پر بٹھایا ہوا تھا تاکہ وہ انہیں کسی کے آنے کی خبر دیں۔ عورتوں کو روتے ہوئے دیکھ کر وہ غافل ہوگئی۔ حتیٰ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے اور میں پیچھے ٹھہر گیا اور دروازے پر کھڑا ہو گیا، چنانچہ وہ خاموش ہو گئیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا تم کیوں رو رہی ہو؟ پھر ایک یا دو دفعہ ڈانٹا پھر ان میں سے ایک عورت نے کہا کہ ہم وہی کہہ رہے ہیں جو آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کی رشتہ داری (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور ان کی رشتہ داری کے بارے میں ہم سے سنا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ ہم

ان لوگوں کی طرح ہوں گے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "ہم ان کے دلوں سے خفگی دور کر دیں گے وہ بھائی بھائی ہوں گے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کون ہوں گے اگر ہم نہ ہوں گے؟ وہ کون ہوں گے؟ اس بات کو انہوں نے کئی بار دہرایا یہاں تک کہ میرے دل میں خواہش پیدا ہوگئی کہ یہ خاموش ہو جائیں۔

(۳۸۹۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ ، أَنَّ عَلِيًّا أَجْلَسَ طَلْحَةَ يَوْمَ الْجَمَلِ ، وَمَسَحَ عَنْ وَجْهِهِ التُّرَابَ ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى حَسَنٍ ، فَقَالَ : إِنِّي وَدِدْتُ أَنِّي مِتّ قَبْلَ هَذَا. (ابن ابی الدنیا ۱۵۵)

(۳۸۹۵۱) حضرت طلحہ بن مصرف رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کے دن حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو بٹھایا اور ان کے چہرے سے مٹی صاف کی پھر حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ کر فرمایا کاش میں ان سے پہلے مر جاتا۔

(۳۸۹۵۲) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حُمَيْرِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ عَمَّارٌ لِعَلِيٍّ يَوْمَ الْجَمَلِ: مَا تَرَى فِي سَبْيِ الذُّرِّيَّةِ ، قَالَ ، فَقَالَ : إِنَّمَا قَاتَلْنَا مَنْ قَاتَلَنَا ، قَالَ : لَوْ قُلْتَ غَيْرَ هَذَا خَالَفْنَاك. (بیہقی ۱۸۱)

(۳۸۹۵۲) حضرت حمیر بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جنگ جمل کے دن حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آپ کا قیدیوں کے بارے میں کیا خیال ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نے صرف ان سے قتال کیا ہے جو ہم سے لڑائی کے لیے آئے (یعنی ہم قیدیوں کو غلام نہیں بنائیں گے) حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اگر آپ اس کے خلاف کوئی بات کہتے تو ہم آپ کی مخالفت کرتے۔

(۳۸۹۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ جَاوَانَ ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نُرِيدُ الْحَجَّ ، فَإِنَّا لِبِمَنَازِلِنَا نَضَعُ رِحَالَنَا إِذْ أَتَانَا آتٍ ، فَقَالَ : إِنَّ النَّاسَ قَدْ فَزِعُوا وَاجْتَمَعُوا فِي الْمَسْجِد ، فَانْطَلَقْت فَإِذَا النَّاسُ مُجْتَمِعُونَ فِي الْمَسْجِد ، فَإِذَا عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ ، قَالَ : فَإِنَّا لَكَذَلِكَ إِذْ جَائَنَا عُثْمَان ، فَقِيلَ : هَذَا عُثْمَان ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ مُلَيَّةٌ لَهُ صَفْرَاءُ ، قَدْ قَنَّعَ بِهَا رَأْسَهُ ، قَالَ : هَاهُنَا عَلِيٌّ ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، قَالَ : هَاهُنَا الزُّبَيْرُ ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، قَالَ : هَاهُنَا طَلْحَةُ ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، قَالَ هَاهُنَا سَعْدٌ ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، قَالَ : أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ هَلْ تَعْلَمُونَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ يَبْتَاعُ مِرْبَدَ بَنِي فُلاَنٍ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ، فَابْتَعْتُهُ بِعِشْرِينَ أَلْفًا ، أَوْ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ أَلْفًا ، فَأَتَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ لَهُ : ابْتَعْته ، قَالَ : اجْعَلْهُ فِي مَسْجِدِنَا وَلَك أَجْرُهُ ؟ فَقَالُوا : اللَّهُمَّ نَعَمْ .

۲- قَالَ : فَقَالَ : أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ ، أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنِ ابْتَاعَ رُومَةَ ، غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ، فَابْتَعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا ، ثُمَّ أَتَيْته ، فَقُلْتُ : قَدِ ابْتَعْتُهَا ، قَالَ : اجْعَلْهَا سِقَايَةً لِلْمُسْلِمِينَ وَأَجْرُهَا لَكَ ، قَالُوا : اللَّهُمَّ نَعَمْ .

۳- قَالَ : أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ، أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ فِي وُجُوهِ الْقَوْمِ، فَقَالَ : مَنْ جَهَّزَ هَؤُلَاءِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ، يَعْنِي جَيْشَ الْعُسْرَةِ ، فَجَهَّزْتُهُمْ حَتَّى لَمْ يَفْقِدُوا خِطَامًا وَلَا عِقَالاً ، قَالَ : قَالُوا : اللَّهُمَّ نَعَمْ ، قَالَ : اللَّهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثًا.

٤- قَالَ الْأَحْنَفُ : فَانْطَلَقْت فَأَتَيْت طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ ، فَقُلْتُ : مَن تَأْمُرَانِي بِهِ وَمَنْ تَرْضَيَانِهِ لِي ، فَإِنِّي لَا أَرَى هَذَا إِلَّا مَقْتُولاً ، قَالَا : نَأْمُرُك بِعَلِيٍّ ، قَالَ : قُلْتُ : تَأْمُرَانِي بِهِ وَتَرْضَيَانِهِ لِي ، قَالَا : نَعَمْ .

٥- قَالَ : ثُمَّ انْطَلَقْت حَاجًّا حَتَّى قَدِمْت مَكَّةَ فَبَيْنَا نَحْنُ بِهَا إِذْ أَتَانَا قَتْلُ عُثْمَانَ وَبِهَا عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ ، فَلَقِيتُهَا ، فَقُلْتُ لَهَا : مَنْ تَأْمُرِينِي بِهِ أَنْ أُبَايِعَ ، فَقَالَتْ : عَلِيًّا ، فَقُلْتُ أَتَأْمُرِينَنِي بِهِ وَتَرْضَيْنَهُ لِي ، قَالَتْ : نَعَمْ.

٦- فَمَرَرْت عَلَى عَلِيٍّ بِالْمَدِينَةِ فَبَايَعْته ، ثُمَّ رَجَعْت إِلَى أَهْلِ الْبَصْرَةِ ، وَلَا أَرَى إِلَّا أَنَّ الْأَمْرَ قَد اسْتَقَامَ ، قَالَ : فَبَيْنَا أَنَا كَذَلِكَ إِذْ أَتَانِي آتٍ ، فَقَالَ : هَذِهِ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ قَدْ نَزَلُوا جَانِبَ الْخُرَيْبَةِ ، قَالَ : قُلْتُ : مَا جَاءَ بِهِمْ ؟ قَالَ : أَرْسَلُوا إِلَيْك يَسْتَنْصِرُونك عَلَى دَمِ عُثْمَانَ ، قُتِلَ مَظْلُومًا قَالَ : فَأَتَانِي أَفْظَعُ أَمْرٍ أَتَانِي قَطُّ ، فَقُلْتُ : إِنَّ خُذْلَانِي هَؤُلَاءِ وَمَعَهُمْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ وَحَوَارِيُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَشَدِيدٌ ، وَإِنَّ قِتَالِي ابْنَ عَمِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَنْ أَمَرُونِي بِبَيْعَتِهِ لَشَدِيدٌ ، فَلَمَّا أَتَيْتُهُمْ ، قَالُوا : جِئْنَا نَسْتَنْصِرُك عَلَى دَمِ عُثْمَانَ ، قُتِلَ مَظْلُومًا ، قَالَ : فَقُلْتُ : يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، أَنْشُدُك بِاللهِ ، هَلْ قُلْتُ لَك : مَنْ تَأْمُرِينِي بِهِ ، فَقُلْتِ : عَلِيًّا ، فَقُلْتُ : تَأْمُرِينِي بِهِ وَتَرْضَيْنَهُ لِي قلت نعم ؟ قَالَتْ : نَعَمْ ، وَلَكِنَّهُ بَدَّلَ .

٧- قُلْتُ : يَا زُبَيْرُ ، يَا حَوَارِيَّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا طَلْحَةُ ، نَشَدْتُكُمَا بِاللهِ أَقُلْت لَكُمَا : مَنْ تَأْمُرَانِي بِهِ فَقُلْتُمَا : عَلِيًّا ، فَقُلْتُ : تَأْمُرَانِي بِهِ وَتَرْضَيَانِهِ لِي فَقُلْتُمَا : نَعَمْ ، قَالَا : بَلَى ، وَلَكِنَّهُ بَدَّلَ .

٨- قَالَ : فَقُلْتُ : لَا وَاللهِ لَا أُقَاتِلُكُمْ وَمَعَكُمْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ وَحَوَارِيُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلَا أُقَاتِلُ ابْنَ عَمِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرْتُمُونِي بِبَيْعَتِهِ ، اخْتَارُوا مِنِّي بَيْنَ إِحْدَى ثَلَاثِ خِصَالٍ : إِمَّا أَنْ تَفْتَحُوا لِي بَابَ الْجِسْرِ فَأَلْحَقَ بِأَرْضِ الْأَعَاجِمِ ، حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ مِنْ أَمْرِهِ مَا قَضَى ، أَوْ أَلْحَقَ بِمَكَّةَ فَأَكُونَ بِهَا حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ مِنْ أَمْرِهِ مَا قَضَى ، أَوْ أَعْتَزِلَ فَأَكُونَ قَرِيبًا ، قَالُوا : نَأْتَمِرُ ، ثُمَّ نُرْسِلُ إِلَيْك ، فَائْتَمَرُوا فَقَالُوا : نَفْتَحُ لَهُ بَابَ الْجِسْرِ فَيَلْحَقُ بِهِ المفارق وَالْخَاذِلُ ، أو يَلْحَقُ بِمَكَّةَ فَيَتَعَجَّسُكُمْ فِي قُرَيْشٍ وَيُخْبِرُهُمْ بِأَخْبَارِكُمْ ، لَيْسَ ذَلِكَ بِأَمْرٍ اجْعَلُوهُ هَاهُنَا قَرِيبًا حَيْثُ تَطَؤُونَ عَلَى صِمَاخِهِ ، وَتَنْظُرُونَ إِلَيْهِ .

٩- فَاعْتَزَلَ بِالْجَلْحَاءِ مِنَ الْبَصْرَةِ عَلَى فَرْسَخَيْنِ ، وَاعْتَزَلَ مَعَهُ زُهَاءُ سِتَّةِ آلَافٍ .

١٠- ثُمَّ الْتَقَى الْقَوْمُ ، فَكَانَ أَوَّلَ قَتِيلٍ طَلْحَةُ و كعب ابْنُ سُورٍ وَمَعَهُ الْمُصْحَفُ ، يُذَكِّرُ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ حَتَّى قُتِلَ بينهم ، وَبَلَغَ الزُّبَيْرُ سَفَوَانَ مِنَ الْبَصْرَةِ كَمَكَانِ الْقَادِسِيَّةِ مِنْكُمْ ، فَلَقِيَهُ النَّعِرُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي مُجَاشِعٍ ، قَالَ :

أَيْنَ تَذْهَبُ يَا حَوَارِيَّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ إِلَيَّ فَأَنْتَ فِي ذِمَّتِي ، لَا يُوصَلُ إِلَيْك ، فَأَقْبَلَ مَعَهُ، قَالَ :فَأَتَى إِنْسَانٌ الأَحْنَفَ ، قَالَ :هَذَا الزُّبَيْرُ قَدْ لُقِيَ بِسَفَوَانَ ، قَالَ :فَمَا يَأْمَنُ جَمَعَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى ضَرَبَ بَعْضُهُمْ حَوَاجِبَ بَعْضٍ بِالسُّيُوفِ ، ثُمَّ لَحِقَ بِبَيْتِهِ وَأَهْلِهِ ، فَسَمِعَهُ عُمَيْرَةُ بْنُ جُرْمُوزٍ وَغُوَاةٌ مِنْ غُوَاةِ بَنِي تَمِيمٍ ، وَفَضَالَةُ بْنُ حَابِسٍ ، وَنُفَيْعٌ ، فَرَكِبُوا فِي طَلَبِهِ ، فَلَقُوا مَعَهُ النَّعِرَ ، فَأَتَاهُ عُمَيْرُ بْنُ جُرْمُوزٍ وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لَهُ ضَعِيفَةٍ ، فَطَعَنَهُ طَعْنَةً خَفِيفَةً ، وَحَمَلَ عَلَيْهِ الزُّبَيْرُ وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لَهُ يُقَالُ ذُو الْخِمَارِ حَتَّى إِذَا ظَنَّ ، أَنَّهُ قَاتِلُهُ نَادَى صَاحِبَيْهِ :يَا نُفَيْعُ يَا فَضَالَةُ ، فَحَمَلُوا عَلَيْهِ حَتَّى قَتَلُوهُ.

(۳۸۹۵۳) حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ہم مدینے پہنچے ہمارا حج کرنے کا ارادہ تھا۔ اپنی منزل پر پہنچ کر ہم نے اپنے کجاوے رکھے کہ اچانک آنے والے نے کہا کہ لوگ مسجد میں پریشان حال جمع ہیں۔ پس میں مسجد پہنچا اور لوگوں کو وہاں جمع دیکھا۔ حضرت علی، زبیر، طلحہ اور سعد بن وقاص رضی اللہ عنہم بھی وہاں موجود تھے۔ میں بھی اس طرح کھڑا ہوگیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی تشریف لائے۔ کسی نے کہا یہ عثمان رضی اللہ عنہ ہیں ان کے سر پر زرد رنگ کا کپڑا تھا جس سے انہوں نے سر ڈھانپا ہوا تھا فرمانے لگے یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں؟ لوگوں نے کہا جی ہاں۔ پھر فرمایا یہ حضرت زبیر ہیں؟ لوگوں نے کہا جی ہاں۔ پھر فرمایا یہ طلحہ رضی اللہ عنہ ہیں لوگوں نے جواب دیا جی ہاں۔ پھر فرمایا یہ سعد ہیں لوگوں نے کہا جی ہاں۔ پھر فرمانے لگے میں تمہیں اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ کیا تم کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جو فلاں قبیلے کے باڑے کو خرید لے گا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائیں گے۔ پس میں نے اسے بیس یا پچیس ہزار درہم کے عوض خریدا اور حاضر خدمت ہو کر میں نے عرض کیا تھا کہ میں نے خرید لیا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اسکو مسجد بنا دو اور تمہارے لیے اجر ہے؟ تو لوگوں نے کہا بالکل اسی طرح ہے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو؟ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جو بئر رومہ (کنواں) خرید لے گا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائیں گے۔ پھر میں نے اسے خریدا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ میں نے کنواں خرید لیا ہے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے مسلمانوں کے لیے وقف کر دو اس کا اجر اللہ تم کو دے گا۔ لوگوں نے کہا جی بالکل ایسے ہے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا آپ جانتے ہو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ کے چہروں کی طرف دیکھتے ہوئے کہ جو ان لوگوں کو سامان جنگ مہیا کرے گا (غزوہ تبوک میں) اللہ تعالیٰ اس کے مغفرت فرمائیں گے۔ پس میں نے ان لوگوں کو سامان جنگ دیا حتیٰ کہ لگام اور اونٹ باندھنے کی رسی تک میں نے مہیا کی؟ لوگوں نے کہا جی بالکل ایسے ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تین دفعہ فرمایا اے اللہ تو گواہ رہنا۔ احنف کہتے ہیں کہ میں چلا اور حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا کہ اب آپ مجھے کس چیز کا حکم دیتے ہیں؟ اور میرے لیے (بیعت کے لیے) کس کو پسند کرتے ہو؟ کیونکہ ان کو (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) شہید ہوتے دیکھ رہا ہوں۔ دونوں نے جواب دیا ہم آپ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیعت کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ میں نے پھر عرض کیا آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں حکم دے رہے ہیں اور آپ

میرے لیے ان پر راضی ہیں دونوں نے جواب دیا ہاں۔

پھر میں حج کے لیے مکہ روانہ ہوا کہ اس دوران حضرت عثمان کی شہادت کی خبر پہنچی۔ مکہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی قیام فرما تھیں۔ میں ان سے ملا اور ان سے عرض کیا کہ اب میں کن سے بیعت کروں انہوں نے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔ میں نے عرض کیا آپ مجھے علی رضی اللہ عنہ سے بیعت کا حکم دے رہی ہیں اور آپ اس پر راضی ہیں انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے واپسی پر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیعت کی مدینہ میں۔ پھر میں بصرہ لوٹ آیا۔ پھر میں نے معاملے کو مضبوط ہوتے ہوئے ہی دیکھا۔ اسی اثناء میں ایک آنے والا میرے پاس آیا اور کہنے لگا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ خریبہ مقام پر قیام فرماں ہیں۔ میں نے پوچھا وہ کیوں آئے ہیں؟ تو اس نے جواب دیا وہ آپ سے مدد چاہتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ لینے میں جو مظلوم شہید ہوئے ہیں۔ احنف نے فرمایا مجھ پر اس سے زیادہ پریشان کرنے والا معاملہ کبھی نہیں آیا۔ میرا ان سے (طلحہ رضی اللہ عنہ زبیر رضی اللہ عنہ) جدا ہونا بڑا دشوار کن مرحلہ ہے جبکہ ان کے ساتھ ام المومنین اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ بھی ہیں۔ اور دوسری طرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد سے قتال کرنا بھی چھوٹی بات نہیں جب کہ ان کی بیعت کا حکم وہ (طلحہ رضی اللہ عنہ، زبیر رضی اللہ عنہ، ام المومنین رضی اللہ عنہا) خود دے چکے ہیں۔ جب میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ کہنے لگے کہ ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ کے سلسلہ میں مدد لینے کے لیے آئے ہیں جو مظلوم قتل ہوئے ہیں۔ احنف کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے ام المومنین! میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا میں نے آپ سے کہا تھا کہ آپ مجھے کس کی بیعت کا حکم دیتی ہیں؟ آپ نے فرمایا تھا علی رضی اللہ عنہ کا میں نے پھر کہا تھا کہ آپ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں حکم دیتی ہیں اور آپ میرے لیے ان پر خوش ہیں تو آپ نے فرمایا تھا ہاں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا بالکل ایسے ہی ہے لیکن اب علی رضی اللہ عنہ بدل چکے ہیں۔ پھر یہی بات میں نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے کہی انہوں نے بھی اسی طرح اقرار کیا اور فرمایا اب حضرت علی رضی اللہ عنہ بدل چکے ہیں۔ میں نے کہا اللہ کی قسم میں تم سے قتال نہیں کروں گا جبکہ تمہارے ساتھ ام المومنین بھی ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ بھی ہیں۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی قتال نہیں کروں گا کیونکہ تم لوگوں نے خود ہی مجھے علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کا حکم دیا ہے۔ میرے لیے تین باتوں میں سے کسی ایک کو اختیار کر لو یا تو میرے لیے باب جسر کھول دو تا کہ میں عجمیوں کے وطن چلا جاؤں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اپنا فیصلہ کر دے یا پھر مجھے مکہ جانے دیا جائے جب تک کہ اللہ تعالیٰ کوئی فیصلہ نہ فرما دیں یا پھر میں علیحدہ ہو جاتا ہوں اور قریب میں قیام کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا ہم مشورہ کرتے ہیں پھر تمہیں پیغام بھیجتے ہیں پس انہوں نے مشورہ کیا اور کہنے لگے کہ ہم اس کے لیے باب جسر کھول دیتے ہیں تو اس کے ساتھ منافق اور جدا ہونے والے مل جائیں گے اور پھر یہ مکہ چلا جائے گا اور ممکن ہے تمہارے بارے میں مکہ والوں کی رائے کو بدلے اور تمہاری خبریں ان کو بتلائیں لہٰذا یہ مضبوط رائے نہیں ہے۔ اس کو قریب ٹھہراؤ تا کہ معاملے پر تم غالب آ جاؤ اور اس پر نگاہ بھی رکھو۔ پس وہ مقام جلعاء میں ٹھہرے جو بصرہ سے دو فرسخ پر ہے اس کے ساتھ چھ ہزار کا لشکر بھی علیحدہ ہو گیا۔

پھر لشکر کی مڈبھیڑ ہوئی پس پہلے شہید طلحہ رضی اللہ عنہ تھے اور کعب بن سور کے پاس قرآن کریم بھی تھا اور دونوں لشکروں کو نصیحت

کررہے تھے اسی دوران وہ بھی شہید ہو گئے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بصرہ کے مقام سفوان پہنچ گئے جیسے تم سے مقام قادسیہ ہے۔ پس ان سے بنو مجاشع کا ایک شخص ملا اور کہنے لگا اے صحابی رسول آپ کہاں جا رہے ہیں۔ میں میری پناہ میں آجائیں آپ تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ پس وہ اس کے ساتھ چل دیئے پھر احنف کے پاس ایک آدمی آیا اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں اطلاع دی تو وہ کہنے لگے ان کو کس نے امن دیا ہے انہوں نے تو مسلمانوں کو مدمقابل لا کھڑا کیا یہاں تک کہ وہ ایک دوسرے کے دربانوں کو تلواروں سے مار رہے ہیں۔ اور اب خود وہ اپنے گھر اور اہل کی طرف لوٹ رہے ہیں۔ یہ بات عمیر بن جرموز اور غواۃ غواء بن تمیم (سے) فضالہ بن حابس اور نفیع نے سنی پس وہ ان کی طلب میں نکلے اور حضرت زبیر سے ملے جب کہ ان کے ساتھ وہ شخص بھی تھا جس نے ان کو پناہ دی تھی۔ پس ان کے پاس عمیر بن جرموز آیا اس حال میں کہ گھوڑے پر تھا۔ اس نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو طعنہ دیا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اس پر حملہ کر دیا اس حال میں کہ آپ بھی گھوڑے پر تھے جس کا نام ذوالخمار تھا۔ جب عمیر بن جرموز نے گمان کیا کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اسے قتل کر دیں گے تو اس نے اپنے دو ساتھیوں کو آواز دی اے نفیع اے فضالہ پس ان سب نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا اور انہیں شہید کر دیا۔

(۳۸۹۵۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ أم الصَّيْرَفِيِّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ قَبِيصَةَ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ قُلْتُ: مَا يُقِيمُنِي بِالْعِرَاقِ، وَإِنَّمَا الْجَمَاعَةُ بِالْمَدِينَةِ عِنْدَ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ، قَالَ: فَخَرَجْتُ فَأُخْبِرْتُ، أَنَّ النَّاسَ قَدْ بَايَعُوا عَلِيًّا، قَالَ: فَانْتَهَيْتُ إِلَى الرَّبَذَةِ وَإِذَا عَلِيٌّ بِهَا، فَوُضِعَ لَهُ رَحْلٌ فَقَعَدَ عَلَيْهِ، فَكَانَ كَقِيَامِ الرَّجُلِ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ إِنَّ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ قد بَايَعَا طَائِعَيْنِ غَيْرَ مُكْرَهَيْنِ، ثُمَّ أَرَادَا أَنْ يُفْسِدَا الأَمْرَ وَيَشُقَّا عَصَا الْمُسْلِمِينَ، وَحَرَّضَ عَلَى قِتَالِهِمْ، قَالَ: فَقَامَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، فَقَالَ: أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّ الْعَرَبَ سَتَكُونُ لَهُمْ جَوْلَةٌ عِنْدَ قَتْلِ هَذَا الرَّجُلِ، فَلَوْ أَقَمْتَ بِدَارِكَ الَّتِي كُنْتَ بِهَا، يَعْنِي الْمَدِينَةَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ تُقْتَلَ بِحَالٍ مَضْيَعَةٍ لاَ نَاصِرَ لَكَ، قَالَ: فَقَالَ عَلِيٌّ: اجْلِسْ فَإِنَّمَا تَخِنُّ كما تخن الْجَارِيَةُ، أو إِنَّ لَكَ خَنِينًا كَخَنِينِ الْجَارِيَةِ، آللهِ أَجْلِسُ بِالْمَدِينَةِ كَالضَّبُعِ تَسْتَمِعُ اللَّدْمَ، لَقَدْ ضَرَبْتُ هَذَا الأَمْرَ ظَهْرَهُ وَبَطْنَهُ، أَوْ رَأْسَهُ وَعَيْنَيْهِ، فَمَا وَجَدْتُ إِلاَّ السَّيْفَ، أَوِ الْكُفْرَ. (حاکم ۱۱۵)

(۳۸۹۵۴) طارق بن شہاب سے روایت ہے کہتے ہیں کہ جب حضرت عثمان کو قتل کیا گیا میں نے دل میں سوچا کہ مجھے کس شے نے عراق میں ٹھہرایا ہوا ہے حالانکہ جماعت تو مدینہ میں ہے مہاجرین اور انصار کے پاس کہتے ہیں میں نکلا مجھے خبر ملی کہ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی ہے کہتے ہیں کہ میں ربذہ مقام پر پہنچا تو وہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ ان کے لیے ایک شخص نے بیٹھنے کے لیے نشست رکھی۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہونے کی حالت میں تھے۔ انہوں نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا کہ طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ نے بیعت خوشی خوشی کی تھی نہ کہ حالت اکراہ میں۔ اب چاہتے ہیں کہ وہ معاملے کو بگاڑ دیں اور مسلمانوں کی لاٹھی (جمعیت) کو توڑ ڈالیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے قتال کرنے کے لیے لوگوں کو ابھارا۔ پھر حسن رضی اللہ عنہ بن

علی ڈٹاٹنو کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں نے آپ کو نہیں کہا تھا کہ عرب ان کے ساتھ جمع ہو جائیں گے اگر اس شخص (حضرت عثمان ڈٹاٹنو) کو شہید کیا گیا۔ اگر آپ اپنے گھر میں رہتے یعنی مدینہ میں تو مجھے ڈر تھا کہ آپ کو بھی اسی لاپرواہی سے قتل کر دیا جاتا اور آپ کا کوئی مددگار نہ ہوتا۔ حضرت علی ڈٹاٹنو نے فرمایا تم بیٹھ جاؤ تم ایسے گنگناتے ہو جیسے دوشیزہ گنگناتی ہے یا یہ فرمایا کہ تمہارے لیے ایسا گنگنا ہونا ہے جیسے دوشیزہ کے لیے گنگنا ہونا۔ اللہ کی قسم میں مدینہ میں اس بھیڑیے کی طرح بیٹھا تھا جو زمین پر پتھر گرنے کی آواز سن رہا ہو۔ پس میں نے اس معاملے کا بہت گہرائی سے مشاہدہ کیا میں نے سوائے تلوار یا کفر کے کچھ نہیں پایا۔

(۳۸۹۵۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي سَيْفُ بْنُ فُلاَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْعَنَزِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي خَالِي ، عَنْ جَدِّي ، قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجَمَلِ وَاضْطَرَبَ النَّاسُ ، قَامَ النَّاسُ إِلَى عَلِيٍّ يَدَّعُونَ أَشْيَاءَ ، فَأَكْثَرُوا الْكَلاَمَ ، فَلَمْ يَفْهَمْ عَنْهُمْ ، فَقَالَ : أَلاَ رَجُلٌ يَجْمَعُ لِي كَلاَمَهُ فِي خَمْسِ كَلِمَاتٍ ، أَوْ سِتٍّ ، فَاحْتَفَزْتُ عَلَى إِحْدَى رِجْلَيَّ ، فَقُلْتُ : إِنْ أَعْجَبَهُ كَلاَمِي وَإِلاَّ لَجَلَسْتُ مِنْ قَرِيبٍ ، فَقُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّ الْكَلاَمَ لَيْسَ بِخَمْسٍ وَلاَ بِسِتٍّ ، وَلَكِنَّهُمَا كَلِمَتَانِ ، هَضْمٌ ، أَوْ قِصَاصٌ ، قَالَ : فَنَظَرَ إِلَيَّ فَعَقَدَ بِيَدِهِ ثَلاَثِينَ ، ثُمَّ قَالَ : أَرَأَيْتُمْ مَا عَدَدْتُمْ فَهُوَ تَحْتَ قَدَمِي هَذِهِ. (عبدالرزاق ۱۸۵۸۶)

(۳۸۹۵۵) سیف بن فلاں بن معاویہ عنزی اپنے ماموں اور وہ میرے نانا سے نقل کرتے ہیں کہ جب جنگ جمل کا دن آیا تو لوگ پریشان تھے۔ لوگ حضرت علی ڈٹاٹنو کی طرف کھڑے ہوتے اور مختلف چیزوں کا دعوی کرتے۔ جب آوازیں زیادہ ہو گئیں اور حضرت علی ڈٹاٹنو لوگوں کی آوازوں کو سمجھ نہ پائے تو فرمایا کیا کوئی ایسا شخص نہیں جو اپنی بات پانچ یا چھ کلمات میں سمیٹ دے۔ پس میں جلدی سے ایک ٹانگ پر کھڑا ہوا اور کہا کہ اگر میں اپنی بات سمیٹ نہ سکا تو قریب میں بیٹھ جاؤں گا پس میں نے کہا اے امیر المومنین! میرا کلام پانچ یا چھ لفظوں کا نہیں بلکہ صرف دو الفاظ کا ہے حملہ یا قصاص۔ انہوں نے میری طرف دیکھا اور اپنے ہاتھ سے تیس تک گنا۔ کہتے ہیں کہ حضرت علی ڈٹاٹنو نے میری طرف دیکھا اور جو تم نے گنا (شمار کیا) وہ میرے ان قدموں کے نیچے ہے۔

(۳۸۹۵۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، قَالَ : ذَكَرُوا عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ عِنْدَ أَبِي سَعِيدٍ ، فَقَالَ : أَقْوَامٌ سَبَقَتْ لَهُمْ سَوَابِقُ وَأَصَابَتْهُمْ فِتْنَةٌ ، فَرُدُّوا أَمْرَهُمْ إِلَى اللهِ.

(۳۸۹۵۶) ابونضرہ سے منقول ہے کہ ایک دفعہ حضرت ابوسعید کے سامنے حضرت علی ڈٹاٹنو، حضرت عثمان ڈٹاٹنو، حضرت طلحہ ڈٹاٹنو اور حضرت زبیر ڈٹاٹنو کا تذکرہ کیا گیا تو انہوں نے فرمایا وہ ایسی قومیں تھیں جن کے حالات مختلف تھے ان کے معاملے کو اللہ کی طرف لوٹا دو۔

(۳۸۹۵۷) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ ، أَنَّ عَلِيًّا ، قَالَ يَوْمَ الْجَمَلِ : اللَّهُمَّ لَيْسَ هَذَا أَرَدْتُ ، اللَّهُمَّ لَيْسَ هَذَا أَرَدْتُ.

(۳۸۹۵۷) حبیب بن ابو ثابت رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت علی ڈٹاٹنو جنگ جمل کے دن فرمار ہے تھے! اے اللہ میں نے اس کا

ارادہ نہیں کیا تھا۔

(٣٨٩٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : كَانَ مَرْوَانُ مَعَ طَلْحَةَ يَوْمَ الْجَمَلِ ، قَالَ : فَلَمَّا اشْتَبَكَتِ الْحَرْبُ ، قَالَ مَرْوَانُ : لاَ أَطْلُبُ بِثَأْرِي بَعْدَ الْيَوْمِ ، قَالَ : ثُمَّ رَمَاهُ بِسَهْمٍ فَأَصَابَ رُكْبَتَهُ ، فَمَا رَقَأَ الدَّمُ حَتَّى مَاتَ ، قَالَ : وَقَالَ طَلْحَةُ : دَعُوهُ فَإِنَّمَا هُوَ سَهْمٌ أَرْسَلَهُ اللَّهُ.

(٣٨٩٥٨) قیس سے منقول ہے کہ مروان جنگ جمل کے دن حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ جب جنگ چھڑ چکی تو مروان نے کہا میں آج کے بعد انتقام طلب نہیں کروں گا پھر ان کی طرف تیر پھینکا جو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھٹنے میں لگا اور خون مسلسل بہتا رہا یہاں تک کہ وہ شہید ہوگئے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے (شہادت سے پہلے) فرمایا اس زخم کو چھوڑ دو یہ وہ تیر ہے جسے اللہ نے بھیجا ہے۔

(٣٨٩٥٩) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَرْسَلَ إِلَيَّ مُوسَى بْنُ طَلْحَةَ فِي حَاجَةٍ فَأَتَيْته ، قَالَ : فَبَيْنَا أَنَا عِنْدَهُ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْمَسْجد ، فَقَالُوا : يَا أَبَا عِيسَى ، حدثنا فِي الأُسَارَى لَيْلَتَنَا ، فَسَمِعْتهم يَقُولُونَ : أَمَّا مُوسَى بْنُ طَلْحَةَ فَإِنَّهُ مَقْتُولٌ بُكْرَةً ، فَلَمَّا صَلَّيْت الْغَدَاةَ جَاءَ رَجُلٌ يَسْعَى الأُسَارَى الأُسَارَى ، قَالَ : ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فِي أَثَرِهِ يَقُولُ : مُوسَى بْنُ طَلْحَةَ ، مُوسَى بْنُ طَلْحَةَ قَالَ : فَانْطَلَقْت ، فَدَخَلْتُ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَسَلَّمْت ، فَقَالَ : أَتُبَايِعُ تَدْخُلُ فِيمَا دَخَلَ فِيهِ النَّاسُ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : هَكَذَا ، وَمَدَّ يَدَهُ فَبَسَطَهُمَا قَالَ : فَبَايَعْته ، ثُمَّ قَالَ : ارْجِعْ إِلَى أَهْلِكَ وَمَالِكِ ، قَالَ : فَلَمَّا رَأَى النَّاسَ قَدْ خَرَجْت ، قَالَ : جَعَلُوا يَدْخُلُونَ فَيُبَايِعُونَ.

(٣٨٩٥٩) حضرت سوار رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ موسیٰ بن طلحہ رحمہ اللہ نے مجھے کسی ضرورت کے لیے اپنے پاس بلایا میں حاضر خدمت ہوا۔ میں ان کے پاس بیٹھا تھا کہ اسی اثنا میں مسجد کے کچھ لوگ حضرت موسیٰ بن طلحہ کے پاس آئے اور کہا اے ابو عیسیٰ ہمیں ہماری رات کے اساری کے بارے میں بتائیے ، حضرت سوار رحمہ اللہ صبح کے وقت قتل کردیئے جائیں گے پس جب میں نے صبح کی نماز ادا کی تو ایک شخص دوڑتا ہوا آیا جو پکارتے ہوئے کہہ رہا تھا الاساری الاساری پھر ایک دوسرا شخص اس کے نقش قدم پر چلتا ہوا آیا وہ پکار رہا تھا موسیٰ بن طلحہ موسیٰ بن طلحہ حضرت سوار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پس میں چلا اور امیر المومنین کے پاس آیا اور سلام کیا۔ امیر المومنین نے کہا کہ کیا تم نے بیعت کرلی؟ جہاں لوگ داخل ہوئے تم داخل ہوگئے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں۔ سوار فرماتے ہیں کہ اس طرح (ہاتھ پھیلائے ہوئے) امیر المومنین نے اپنے ہاتھ پھیلائے۔ پھر کہا تم نے بیعت کرلی پھر کہا تم اپنے اہل و عیال کی طرف لوٹ جاؤ جب لوگوں نے مجھے نکلتے ہوئے دیکھا تو وہ داخل ہونا شروع ہوئے اور بیعت کرنے لگے۔

(٣٨٩٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ﴿وَاتَّقُوا فِتْنَةً لاَ تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً﴾ ، قَالَ : أَصْحَابُ الْجَمَلِ (طبرانی ٢١٨)

(٣٨٩٦٠) حضرت سدی رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ " تم اس فتنے سے ڈرو جو صرف ظلم کرنے والے پر نہیں آئے گا (القرآن) اس کا

مصداق اصحاب جمل ہیں۔

(٣٨٩٦١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَوْفٍ قَالَ : لاَ أَعْلَمُهُ إِلاَّ عَنِ الْحَسَنِ فِي قَوْلِهِ : ﴿وَاتَّقُوا فِتْنَةً لاَ تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً﴾ ، قَالَ : فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ.

(۳۸۹۶۱) حضرت عوف ویشینہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے قول ﴿وَاتَّقُوا فِتْنَةً لاَ تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً﴾ کے بارے میں کسی سے نہیں سنا مگر حسن سے فرماتے ہیں تھے کہ فلاں فلاں اس کا مصداق ہیں۔

(٣٨٩٦٢) أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَجُلاً ذَكَرَ عِنْدَ عَلِيٍّ أَصْحَابَ الْجَمَلِ حَتَّى ذَكَرَ الْكُفْرَ ، فَنَهَاهُ عَلِيٌّ.

(۳۸۹۶۲) حضرت جعفر ویشینہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے اصحاب جمل کا ذکر کیا یہاں تک کہ کفر تک پہنچا دیا پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو منع کیا۔

(٣٨٩٦٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ حُرَيْثِ بْنِ مُخَشِّي ، قَالَ : مَا شَهِدْت يَوْمًا أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ عُلَيْسٍ إِلاَّ يَوْمَ الْجَمَلِ.

(۳۸۹۶۳) حریث بن مخشی ویشینہ سے منقول ہے کہ میں نے علیس کے دن سے زیادہ سخت دن نہیں دیکھا مگر جنگ جمل کا دن (کہ یہ اس بھی سخت تھا)۔

(٣٨٩٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ : كَانَ بَيْنَ صِفِّينَ وَالْجَمَلِ شَهْرَانِ ، أَوْ ثَلاَثَةٌ.

(۳۸۹۶۴) حضرت ابوبکر بن عمرو بن عتبہ ویشینہ سے منقول ہے کہ جنگ صفین اور جمل کے درمیان دو یا تین مہینے کا فرق تھا۔

(٣٨٩٦٥) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : سَمِعَ عَلِيٌّ يَوْمَ الْجَمَلِ صَوْتًا تِلْقَاءَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَ : انْظُرُوا مَا يَقُولُونَ ، فَرَجَعُوا فَقَالُوا : يَهْتِفُونَ بِقَتَلَةِ عُثْمَانَ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ جَلِّلْ بِقَتَلَةِ عُثْمَانَ خِزْيًا. (ابن عساكر ٤٥٧)

(۳۸۹۶۵) ابو جعفر سے روایت ہے کہ جنگ جمل کے دن ام المومنین کی طرف سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک آواز سنی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں سے کہا دیکھو یہ کیا کہہ رہے ہیں۔ کچھ لوگوں نے دیکھ کر بتایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلین کو ملامت کر رہے ہیں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اے اللہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کو ذلیل کر دے

(٣٨٩٦٦) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَمْرٍو الثَّقَفِيِّ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : لأَنْ أَكُونَ جَلَسْت عَنْ مَسِيرِي كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي عَشَرَةٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ وَلَدِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ.

(۳۸۹۶۶) علی بن عمرو ثقفی ریشید سے منقول ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں اس سفر سے رک جاتی مجھے اس سے زیادہ پسند تھا کہ رسول اللہ ﷺ سے میرے لیے حارث بن ہشام جیسے دس بیٹے ہوتے۔

(۳۸۹۶۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ ، قَالَ :أَتَيْتُ عَلِيًّا يَوْمَ الْجَمَلِ ، وَعِنْدَهُ الْحَسَنُ وَبَعْضُ أَصْحَابِهِ ، فَقَالَ عَلِيٌّ حِينَ رَآنِي :يَا ابْنَ صُرَدٍ ، تَنَأْنَأْتَ وَتَزَحْزَحْتَ وَتَرَبَّصْتَ ، كَيْفَ تَرَى اللَّهَ صَنَعَ ، قَدْ أَغْنَى اللَّهُ عَنْك ، قُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّ الشَّوْطَ بَطِينٌ وَقَدْ بَقِيَ مِنَ الأُمُورِ مَا تَعْرِفُ فِيهَا عَدُوَّك مِنْ صَدِيقِك ، قَالَ: فَلَمَّا قَامَ الْحَسَنُ لَقِيته ، فَقُلْتُ: مَا أَرَاك أَغْنَيْت عَنِّي شَيْئًا وَلاَ عَذَرْتنِي عِنْدَ الرَّجُلِ، وَقَدْ كُنْت حَرِيصًا عَلَى أَنْ تَشْهَدَ مَعَهُ، قَالَ:هَذَا يَلُومُك عَلَى مَا يَلُومُك ، وَقَدْ قَالَ لِي يَوْمَ الْجَمَلِ:حين مَشَى النَّاسُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ :يَا حَسَنُ ثَكِلَتْك أُمُّك ، أَوْ هَبِلَتْك أُمُّك مَا ظَنُّك بِأَمْرِي جَمَعَ بَيْنَ هَذَيْنِ الْغَارَّيْنِ ، وَاللهِ مَا أَرَى بَعْدَ هَذَا خَيْرًا ، قَالَ :فَقُلْتُ :اُسْكُتْ ، لاَ يَسْمَعُك أَصْحَابُك ، فَيَقُولُوا :شَكَكْت ، فَيَقْتُلُونَك.

(نعيم بن حماد ۲۰۷)

(۳۸۹۶۷) سلیمان بن صرد سے منقول ہے کہتے ہیں کہ میں جنگ جمل کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا ان کے پاس حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور ان کے بعض ساتھی بھی تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب مجھے دیکھا تو فرمایا اے ابن صرد کمزور اور ڈھیلے پڑ گئے اور پیچھے ٹھہر گئے۔ اللہ کے ساتھ تمہارا کیا معاملہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے بے نیاز کر دیا میں نے کہا اے امیر المؤمنین معاملہ بڑا سخت ہو گیا۔ معاملات ایسے ہو گئے ہیں کہ آپ کے دوست اور دشمن میں امتیاز مشکل ہو چکا کہتے ہیں کہ جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو میں نے ان سے عرض کیا آپ نے میری ذرا بھی حمایت نہیں کی اور نہ ہی میری طرف سے کوئی عذر اس شخص (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کے پاس کیا؟ حالانکہ میں اس بات کا متمنی تھا ان کے پاس میری گواہی ہے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا انہوں نے (حضرت علی رضی اللہ عنہ) جو ملامت آپ پر کرنی تھی سو وہ کی۔ حالانکہ مجھے جنگ جمل کے دن فرمایا کہ لوگ ایک دوسرے کی طرف جا رہے ہیں اے حسن تیری ماں تجھے گم کرے! تیرا میرے اس معاملے کے بارے میں کیا خیال ہے۔ دونوں لشکر آمنے سامنے ہیں اللہ کی قسم میں اس کے بعد خیر نہیں دیکھتا۔ میں نے کہا آپ خاموش ہو جائیے آپ کے ساتھی نہ سن لیں پس کہنے لگیں کہ تو نے معاملہ مشکوک کر دیا اور تجھے قتل کر دیں۔

(۳۸۹۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الزُّبَيْرِ يَوْمَ الْجَمَلِ ، فَقَالَ :أَقْتُلُ لَكَ عَلِيًّا ، قَالَ :وَكَيْفَ ، قَالَ : آتِيهِ فَأُخْبِرُهُ أَنِّي مَعَهُ ، ثُمَّ أَفْتِكُ بِهِ ، فَقَالَ الزُّبَيْرُ :سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إِنَّ الإِيمَانَ قَيْدُ الْفَتْك ، لاَ يَفْتِكُ مُؤْمِنٌ.

(۳۸۹۶۸) حضرت حسن ریشید سے منقول ہے کہ ایک آدمی زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا میں آپ کے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو

قتل کردوں۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ کیسے؟ اس نے جواب دیا میں اس کے پاس جا کر کہوں گا کہ میں آپ کے ساتھ ہوا، پھر میں انہیں دھوکے سے قتل کر ڈالوں گا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایمان دھوکے کو روکنے والا ہے اور مومن کبھی دھوکا نہیں دیتا۔

(۳۸۹۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : لَمَّا وَقَفَ الزُّبَيْرُ يَوْمَ الْجَمَلِ دَعَانِي فَقُمْت إِلَى جَنْبِهِ ، فَقَالَ : إِنَّهُ لاَ يُقْتَلُ إِلاَّ ظَالِمٌ ، أَوْ مَظْلُومٌ ، وَإِنِّي لاَ أُرَانِي سَأُقْتَلُ الْيَوْمَ مَظْلُومًا ، وَإِنَّ أَكْبَرَ هَمِّي لَدَيْنِي ، أَفَتَرَى دَيْنَنَا يُبْقِي مِنْ مَالِنَا شَيْئًا ، ثُمَّ قَالَ : يَا بُنَيَّ ، بِعْ مَالَنَا وَاقْضِ دَيْنَنَا ، وَأُوصِيك بِالثُّلُثِ وَثُلُثَيْهِ لِبَنِيهِ فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ مِنْ مَالِنَا بَعْدَ قَضَاءِ الدَّيْنِ فَثُلُثُهُ لِوَلَدِكَ ، قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ : فَجَعَلَ يُوصِينِي بِدَيْنِهِ وَيَقُولُ : يَا بُنَيَّ ، إِنْ عَجَزْت ، عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ ؛ فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ مَوْلاَيَ ، قَالَ : فَوَاللهِ مَا دَرَيْت مَا أَرَادَ حَتَّى قُلْتُ : يَا أَبَتِ ، مَنْ مَوْلاَك ، قَالَ : اللَّهُ ، قَالَ : فَوَاللهِ مَا وَقَعْت فِي كُرْبَةٍ مِنْ دَيْنِهِ إِلاَّ قُلْتُ : يَا مَوْلَى الزُّبَيْرِ ، اقْضِ عَنْهُ دَيْنَهُ ، فَيَقْضِيهِ ، قَالَ : وَقُتِلَ الزُّبَيْرُ فَلَمْ يَدَعْ دِينَارًا وَلاَ دِرْهَمًا إِلاَّ أَرَضِينَ مِنْهَا الْغَابَةُ وَإِحْدَى عَشْرَةَ دَارًا بِالْمَدِينَةِ ، وَدَارَيْنِ بِالْبَصْرَةِ ، وَدَارًا بِالْكُوفَةِ ، وَدَارًا بِمِصْرَ ، قَالَ : وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ ، أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَأْتِيهِ بِالْمَالِ فَيَسْتَوْدِعُهُ إِيَّاهُ ، فَيَقُولُ الزُّبَيْرُ : لاَ وَلَكِنَّهُ سَلَفٌ ، إِنِّي أَخْشَى عَلَيْهِ ضَيْعَةً ، وَمَا وَلِيَ وِلاَيَةً قَطُّ وَلاَ جِبَايَةً وَلاَ خَرَاجًا وَلاَ شَيْئًا إِلاَّ أَنْ يَكُونَ فِي غَزْوٍ مَعَ النبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَوْ مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ.

(۳۸۹۶۹) عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ جمل کے دن حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کھڑے تھے انہوں نے مجھے بلایا میں ان کے پہلو میں کھڑا ہوگیا۔ پھر فرمانے لگے کہ ظالم ہوکر یا مظلوم ہوکر قتل کر دیا جاؤں گا۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ میں آج مظلوم قتل کر دیا جاؤں گا مجھے سب سے زیادہ فکر اپنے قرض کی ہے۔ کیا تو میرے قرض سے کوئی مال زائد دیکھتا ہے؟ پھر فرمایا اے میرے بیٹے میرے مال و جائیداد کو بیچ کر میرا دین ادا کر دینا۔ میں تمہارے لیے ایک تہائی کی وصیت کرتا ہوں اور دو ثلث اپنے بیٹوں کے لیے ہے۔ قرضہ ادا کرنے کے بعد اگر کوئی مال بچے تو ایک تہائی تیرے بیٹے کے لیے ہے۔

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے مجھے دین کے بارے میں وصیت کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے بیٹے اگر تو کہیں عاجز آ جائے تو میرے مولا سے مدد طلب کر لینا، عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم میں نہ سمجھا کہ مولا سے کیا مراد ہے یہاں تک کہ میں نے عرض کیا آپ کے مولا کون ہیں تو انہوں نے فرمایا اللہ! وہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم جب بھی مجھے قرض ادا کرنے میں مشکل پیش آئی تو میں نے دعا کی اے زبیر کے مولا اسکا قرض ادا فرما دے پس اللہ تعالیٰ نے قرض ادا کرنے میں مدد کی کہتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو ان کے ورثے میں کوئی درہم و دینار نہیں تھا سوائے زمینوں کے۔ ان زمینوں میں سے کچھ باغات تھے، گیارہ گھر مدینہ میں تھے، دو گھر بصرہ میں، ایک گھر کوفہ میں اور ایک گھر مصر میں۔ یہ قرض

ان پر ایسے ہوا تھا کہ جب کوئی شخص ان کے پاس امانت رکھنے کے لیے آیا تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے یہ امانت نہیں بلکہ آپ کا میرے پاس قرض ہے، کیونکہ میں ڈرتا ہوں اس کے ضائع ہونے سے۔ وہ کبھی کسی شہر کے والی نہیں بنے، نہ ٹیکس اور خراج کے والی بنے اور نہ کسی اور شئے کے والی بنے سوائے اس کے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ غزوات میں رہے۔

(۳۸۹۷۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ لَمَّا قَدِمَ الْبَصْرَةَ دَخَلَ بَيْتَ الْمَالِ ، فَإِذَا هُوَ بِصَفْرَاءَ وَبَيْضَاءَ ، فَقَالَ : يَقُولُ اللهِ : ﴿وَعَدَكُمَ اللَّهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هَذِهِ﴾ ﴿وَأُخْرَى لَمْ تَقْدِرُوا عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ اللَّهُ بِهَا﴾ فَقَالَ : هَذَا لَنَا.

(۳۸۹۷۰) حضرت اسود رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ زبیر بن عوام جب بصرہ تشریف لائے بیت المال میں داخل ہوئے وہاں سونے چاندی کے ڈھیر تھے پھر فرمایا "وعدہ کیا تم سے اللہ نے بہت غنیمتوں کا کہ تم ان کو لو گے، سو جلدی پہنچا دی تم کو یہ غنیمت" (الفتح ۲۱) اور ایک فتح اور جو تمہارے بس میں نہیں تھی وہ اللہ کے قابو میں ہے۔ پھر فرمایا یہ ہمارے لیے ہے۔

(۳۸۹۷۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَمَرَ عَلِيٌّ مُنَادِيَهُ فَنَادَى يَوْمَ الْبَصْرَةِ : لاَ يُتْبَعُ مُدْبِرٌ وَلاَ يُذَفَّفُ عَلَى جَرِيحٍ ، وَلاَ يُقْتَلُ أَسِيرٌ ، وَمَنْ أَغْلَقَ بَابًا آمِنَ ، وَمَنْ أَلْقَى سِلاَحَهُ فَهُوَ آمِنٌ ، وَلَمْ يَأْخُذْ مِنْ مَتَاعِهِمْ شَيْئًا. (بیہقی ۱۸۱)

(۳۸۹۷۱) حضرت جعفر رحمہ اللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ بصرہ (کی لڑائی) کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منادیوں کو یہ ندا لگانے کا حکم دیا کہ کوئی بھاگنے والے کا پیچھا نہ کرے، کوئی زخمی کو قتل نہ کرے۔ کوئی قیدی کو قتل نہ کرے، جو اپنے دروازے بند کرلے اسے امن ہے، جو اپنا ہتھیار ڈال دے اسے بھی امن حاصل ہے اور ان کے سامان سے کوئی شئے نہ لی جائے۔

(۳۸۹۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، قَالَ : لَمَّا أُصِيبَ زَيْدُ بْنُ صُوحَانَ يَوْمَ الْجَمَلِ ، قَالَ : هَذَا الَّذِي حَدَّثَنِي خَلِيلِي سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ : إِنَّمَا يُهْلِكُ هَذِهِ الأُمَّةَ نَقْضُهَا عُهُودَهَا.

(۳۸۹۷۲) حضرت ابو العلاء رحمہ اللہ سے منقول ہے کہتے ہیں کہ جنگ جمل کے دن جب زید بن صوحان کو مصیبت پہنچی تو کہنے لگے یہ وہی بات ہے جس کی میرے دوست سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی تھی کہ یہ امت اپنے عہد و پیماں کو توڑنے سے ہلاک ہوگی۔

(۳۸۹۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ غُصْنًا رَطْبًا وَلَمْ أَسِرْ مَسِيرِي هَذَا.

(۳۸۹۷۳) عبد اللہ بن عبید بن عمیر رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں پسند کرتی ہوں کہ میں ایک تر شاخ ہوتی اور اپنا یہ سفر طے نہ کرتی (جنگ جمل کے لیے سفر)

(۳۸۹۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنْ مَسِيرِهَا ، فَقَالَتْ : كَانَ قَدَرًا.

(۳۸۹۷۴) عبید بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے (جنگ جمل کے) ان کے سفر کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا یہ تقدیر کا فیصلہ تھا۔

(۳۸۹۷٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، أَنَّ عَلِيًّا قَسَمَ يَوْمَ الْجَمَلِ فِي الْعَسْكَرِ مَا أَجَافُوا عَلَيْهِ مِنْ سِلاَحٍ ، أَوْ كُرَاعٍ.

(۳۸۹۷۵) حضرت ابن حنفیہ فرماتے ہیں کہ جنگ جمل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہر طرح کا مال غنیمت میں تقسیم فرمایا۔

(۳۸۹۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : إِنِّي لأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ مِمَّنْ ، قَالَ اللَّهُ : (وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ).

(۳۸۹۷۶) حضرت ربعی بن حراش سے منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ میں، طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما ان لوگوں میں سے ہونگے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا (وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ) ہم ان کے سینوں سے کدورت کو دور کر دیں گے۔

(۳۸۹۷۷) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ، قَالَ : وَشَهِدَ مَعَ عَلِيٍّ الْجَمَلَ وَصِفِّينَ ، وَقَالَ : مَا يَسُرُّنِي بِهِمَا مَا عَلَى الأَرْضِ.

(۳۸۹۷۷) عبداللہ بن سلمہ سے منقول ہے درآنحالیکہ وہ جنگ جمل اور جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک ہوئے تھے، کہتے ہیں کہ مجھے جنگ جمل اور جنگ صفین کی وجہ سے زمین پر جو کچھ ہے خوش نہیں کر سکتا۔

(۳۸۹۷۸) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ ، أَوْ مُحَمَّدَ بْنَ طَلْحَةَ ، قَالَ لِعَائِشَةَ يَوْمَ الْجَمَلِ : يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، مَا تَأْمُرِينِي ، قَالَتْ : يَا بُنَيَّ ، إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ كَالْخَيْرِ مِنَ ابْنَيْ آدَمَ فَافْعَلْ. (نعيم بن حماد ١٧٠)

(۳۸۹۷۸) مجاہد سے منقول ہے محمد بن ابی بکرہ یا محمد بن طلحہ میں سے کسی ایک نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا اے ام المومنین! آپ مجھے کیا حکم دیتی ہیں تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر تو طاقت رکھتا ہے تو آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں (ہابیل اور قابیل) میں سے بہتر (ہابیل) کی طرح ہو جا (یعنی تلوار نہ اٹھا)

(۳۸۹۷۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ يَوْمَ الْجَمَلِ : وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ مِتُّ قَبْلَ هَذَا بِعِشْرِينَ سَنَةً.

(۳۸۹۷۹) ابو صالح سے منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کے دن فرمایا میں پسند کرتا ہوں کہ میں اس واقعہ سے بیس

سال پہلے مر چکا ہوتا۔

(٣٨٩٨٠) حَدَّثَنَا ابْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ ضُبَيْعَةَ الْعَبْسِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْجَمَلِ :لاَ يُتْبَعُ مُدْبِرٌ وَلاَ يُذَفَّفُ عَلَى جَرِيحٍ.

(۳۸۹۸۰) یزید بن ضبیعہ عبسی رحمہ اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے جنگ جمل کے دن فرمایا کوئی بھاگنے والے کا پیچھا نہ کرے اور نہ ہی زخمی کو قتل کرے۔

(٣٨٩٨١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ضُبَيْعَةَ ، قَالَ :لَمَّا قَدِمَ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ نَزَلاَ فِي بَنِي طَاحِيَةَ ، فَرَكِبْت فَرَسِي فَأَتَيْتهمَا فَدَخَلْت عَلَيْهِمَا الْمَسْجِدَ ، فَقُلْتُ :إنَّكُمَا رَجُلاَنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نشدتكما بالله في مسيركما ، أعهد إليكما فيه رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَمْ رَأْيٌ رَأَيْتُمَا ؟ فَأَمَّا طَلْحَةُ فَنَكَسَ رَأْسَهُ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ ، وَأَمَّا الزُّبَيْرُ ، فَقَالَ :حُدِّثْنَا أَنَّ هَاهُنَا دَرَاهِمَ كَثِيرَةً فَجِئْنَا نَأْخُذُ مِنْهَا.

(۳۸۹۸۱) ابونضرہ رحمہ اللہ بنوضبیعہ کے ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ جب طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما بنوطاحیہ میں تشریف فرما ہوئے تو میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور ان کے پاس آیا اور ان کے پاس مسجد میں داخل ہوا۔ میں نے ان سے کہا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہیں! کیا یہ کوئی رائے ہے جسے آپ دیکھ رہے ہیں پس حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے تو سر جھکا لیا اور کوئی بات نہیں کی اور زبیر نے کلام کیا اور فرمایا کہ ہمیں اطلاع دی گئی ہے کہ یہاں کافی سارے دراہم ہیں ہم انہیں لینے کے لیے آئے ہیں۔

(٣٨٩٨٢) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ السَّلاَمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي حَيَّةَ، قَالَ:خَلاَ عَلِيٌّ بِالزُّبَيْرِ يَوْمَ الْجَمَلِ ، فَقَالَ :أَنْشُدُك بِاللهِ كَيْفَ سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَأَنْتَ لاَوٍ يَدِي فِي سَقِيفَةِ بَنِي فُلاَنٍ:لَتُقَاتِلَنَّهُ وَأَنْتَ ظَالِمٌ لَهُ، ثُمَّ لَيُنْصَرَنَّ عَلَيْك، قَالَ:قَدْ سَمِعْت لاَ جَرَمَ، لاَ أُقَاتِلُك.

(۳۸۹۸۲) عبدالسلام سے منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جنگ جمل کے دن حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے علیحدگی میں ملے اور فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں بتاؤ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے نہیں سنا جبکہ تم فلاں قبیلے کے چھپر کے نیچے میرے ہاتھ پر جھکے کھڑے تھے تم اس سے قتال کرو گے اور تم اس پر ظلم کرنے والے ہوگے پھر تم پر تمہارے خلاف مدد کی جائے گی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سنا ہے یقیناً اور اب میں آپ سے قتال نہیں کروں گا۔

(٣٨٩٨٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ:حدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ:حَدَّثَنِي مَنْ رَأَى الزُّبَيْرَ يَقْعَصُ الْخَيْلَ بِالرُّمْحِ قَعْصًا ، فنوه بِهِ عَلِيٌّ :يَا عَبْدَ اللهِ يَا عَبْدَ اللهِ ، قَالَ :فَأَقْبَلَ حَتَّى الْتَقَتْ أَعْنَاقُ دَوَابِّهِمَا قَالَ : فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ :أَنْشُدُك بِاللهِ ، أَتَذْكُرُ يَوْمَ أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُنَاجِيك ، فَقَالَ :أَتُنَاجِيهِ . فَوَاللهِ لَيُقَاتِلَنَّكَ يَوْمًا وَهُوَ لَكَ ظَالِمٌ ، قَالَ :فَضَرَبَ الزُّبَيْرُ وَجْهَ دَابَّتِهِ فَانْصَرَفَ. (مسند ۳۴۰۹)

(۳۸۹۸۳) اسود بن قیس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھنے والے نے بتایا کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے گھوڑے کو زور سے نیزہ مارا پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو پکارا اے اللہ کے بندے اے اللہ کے بندے پس حضرت زبیر رضی اللہ عنہ تشریف لائے یہاں تک کہ دونوں حضرات کے جانوروں کے کان ایک دوسرے کے قریب ہو گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا پس آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں آپ کو وہ دن یاد ہے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میں آپ سے سرگوشی کر رہا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس سے سرگوشی کر رہے ہو۔ اللہ کی قسم یہ ایک دن تمہارے ساتھ قتال کرے گا اور یہ تم پر ظلم کرنے والا ہوگا پس حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھوڑے کو ہانکا اور واپس چلے گئے۔

(۳۸۹۸٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : مَرَّ عَلِيٌّ عَلَى قَتْلَى مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ ، وَمَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ، فَقَالَ: أَحَدُهُمَا لِلآخَرِ :مَا نَسْتَمِعُ مَا يَقُولُ ، فَقَالَ لَهُ الآخَرُ :اسْكُتْ ، لاَ يَزِيدُكَ.

(۳۸۹۸۴) عبداللہ بن محمد سے منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اہل بصرہ کے شہداء کے پاس سے گزرے اور دعا کی! اے اللہ ان کی مغفرت فرما، ان کے ساتھ محمد بن ابوبکر اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما بھی تھے پس ایک دوسرے سے کہا کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کیا کہتے ہوئے سن رہے ہیں؟ دوسرے نے فرمایا خاموش ہو جاؤ کہیں تمہاری وجہ سے اور اضافہ کر دیں۔

(۳۸۹۸٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ جَحْشِ بْنِ زِيَادٍ الضَّبِّيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ الأَحْنَفَ بْنَ قَيْسٍ يَقُولُ : لَمَّا ظَهَرَ عَلِيٌّ عَلَى أَهْلِ الْجَمَلِ أَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ : ارْجِعِي إِلَى الْمَدِينَةِ وَإِلَى بَيْتِكِ ، قَالَ : فَأَبَتْ ، قَالَ : فَأَعَادَ إِلَيْهَا الرَّسُولَ ؛ وَاللهِ لَتَرْجِعِنَّ ، أَوْ لأَبْعَثَنَّ إِلَيْكِ نِسْوَةً مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ مَعَهُنَّ شِفَارٌ حِدَادٌ يَأْخُذْنَكِ بِهَا ، فَلَمَّا رَأَتْ ذَلِكَ خَرَجَتْ.

(۳۸۹۸۵) احنف بن قیس فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ اہل بصرہ کے پاس آئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف پیغام بھیجا کہ آپ مدینے اپنے گھر لوٹ جاؤ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انکار کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پھر اپنے پیغام رساں کو بھیجا کہ اللہ کی قسم تم لوٹ جاؤ ورنہ میں تمہاری طرف بکر بن وائل کی ایسی عورتوں کو بھیجوں گا جس کے پاس تیز دھار والی چھریاں ہیں وہ تجھ پر ان سے حملہ کریں گی۔ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ دیکھا تو وہ چلی گئیں۔

(۳۸۹۸٦) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الْمُغِيرَةِ ، عَنِ ابْنِ أَبْزَى ، قَالَ : انْتَهَى عَبْدُ اللهِ بْنُ بُدَيْلٍ إِلَى عَائِشَةَ وَهِيَ فِي الْهَوْدَجِ يَوْمَ الْجَمَلِ ، فَقَالَ : يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، أَنْشُدُكِ بِاللهِ ، أَتَعْلَمِينَ أَنِّي أَتَيْتُكِ يَوْمَ قُتِلَ عُثْمَانُ ، فَقُلْتُ : إِنَّ عُثْمَانَ قَدْ قُتِلَ فَمَا تَأْمُرِينِي ، فَقُلْتِ لِي : الْزَمْ عَلِيًّا ، فَوَاللهِ مَا غَيَّرَ وَلاَ بَدَّلَ ، فَسَكَتَتْ ، ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهَا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، فَسَكَتَتْ، فَقَالَ: اعْقِرُوا الْجَمَلَ، فَعَقَرُوهُ، قَالَ: فَنَزَلْتُ أَنَا وَأَخُوهَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَاحْتَمَلْنَا الْهَوْدَجَ حَتَّى وَضَعْنَاهُ بَيْنَ يَدَيْ عَلِيٍّ ، فَأَمَرَ بِهِ عَلِيٌّ فَأُدْخِلَ فِي

مَنْزِلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُدَيْلٍ ، قَالَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي الْمُغِيرَةِ :وَكَانَتْ عَمَّتِي عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُدَيْلٍ ، فَحَدَّثَتْنِي عَمَّتِي ، أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَهَا :أَدْخِلِينِي ، قَالَتْ :فَأَدْخَلْتُهَا الدَّاخِلَ وَأَتَيْتُهَا بِطَسْتٍ وَإِبْرِيقٍ وَأَجَفْتُ عَلَيْهَا الْبَابَ ، قَالَتْ :فَاطَّلَعْتُ عَلَيْهَا مِنْ خَلَلِ الْبَابِ وَهِيَ تُعَالِجُ شَيْئًا فِي رَأْسِهَا مَا أَدْرِي شَجَّةٌ ، أَوْ رَمْيَةٌ.

(۳۸۹۸۶) ابن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ عبداللہ بن بدیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے وہ ھودج میں تھیں جنگ جمل کے دن پھر عرض کیا اے ام المومنین آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا آپ جانتی ہو کہ میں آپ کے پاس اس دن حاضر ہوا تھا جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تھا۔ میں نے آپ سے عرض کیا تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے اب آپ مجھے کیا حکم دیتی ہیں تو آپ نے فرمایا تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لازم پکڑو۔ اللہ کی قسم وہ بدلے نہیں پس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خاموش ہو گئیں پھر یہی بات عبداللہ بن بدیل نے تین دفعہ دہرائی پس وہ خاموش رہیں۔ عبداللہ بن بدیل نے اونٹنی کی کونچیں کاٹنے کا حکم دیا تو اونٹنی کی کانچیں کاٹ دی گئیں پس میں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی محمد بن ابوبکر اترے اور ان کے ھودج کو اٹھا کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھ دیا۔ پھر ان کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حکم سے عبداللہ بن بدیل کے گھر میں داخل کر دیا۔ جعفر بن ابومغیرہ کہتے ہیں کہ میری پھوپھی عبداللہ بن بدیل کے ہاں تھیں۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا مجھے اندر داخل کر دو پس میں نے انہیں اندر داخل کر دیا اور میں نے ان کو ایک سلفچی (ہاتھ وغیرہ دھونے کا برتن) اور جگ ان کے پاس رکھ دیا اور دروازہ بند کر دیا۔ کہتی ہیں کہ میں دروازے کی دراڑوں میں سے دیکھ رہی تھی کہ وہ اپنے سر کا علاج کر رہی تھیں میں نہیں جانتی کہ ان کے سر میں کوئی زخم تھا یا تیر کا زخم۔

(۳۸۹۸۷) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو سِنَانٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ :جَاءَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بَعْدَ مَا فَرَغَ مِنْ قِتَالِ يَوْمِ الْجَمَلِ ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ :خَذَلْتَنَا وَجَلَسْتَ مِنَّا ، وَفَعَلْتَ عَلَى رُؤُوسِ النَّاسِ فَلَقِيَ سُلَيْمَانُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ ، فَقَالَ :مَا لَقِيتُ مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ :قَالَ لِي كَذَا وَكَذَا عَلَى رُؤُوسِ النَّاسِ ، فَقَالَ :لاَ يَهُولَنَّكَ هَذَا مِنْهُ فَإِنَّهُ مُحَارِبٌ ، فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَوْمَ الْجَمَلِ حِينَ أَخَذَتِ السُّيُوفُ مَأْخَذَهَا يَقُولُ :لَوَدِدْتُ أَنِّي مِتُّ قَبْلَ هَذَا الْيَوْمِ بِعِشْرِينَ سَنَةً.

(۳۸۹۸۷) عمرو بن مرہ سے منقول ہے کہتے ہیں سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جنگ جمل کے دن جنگ سے فراغت کے بعد آئے یہ صحابی تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ آپ نے ہمیں رسوا کیا اور آپ ہم سے پیچھے رہ گئے۔

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ حضرت حسن سے ملے اور ان سے کہا کیا آپ امیر المومنین رضی اللہ عنہ سے نہیں ملے؟ انہوں نے مجھے اس طرح سے کہا ہے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ ان کی اس بات سے خوفزدہ مت ہوں کہ وہ جنگ کرنے والے ہیں۔ میں نے جنگ جمل کے دن ان کو دیکھا جب میں نے اپنی تلوار کو اچھی طرح تھاما کہ وہ فرما رہے تھے کہ میں پسند کرتا ہوں کہ اس دن

سے بیس سال قبل فوت ہو جاتا۔

(۳۸۹۸۸) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: حدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ عمر بْنِ قَيْسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ: أَقْبَلَ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ حَتَّى نَزَلاَ الْبَصْرَةَ وَطَرَحُوا سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عَلِيًّا ، وَعَلِيٌّ كَانَ بَعَثَهُ عَلَيْهَا ، فَأَقْبَلَ حَتَّى نَزَلَ بِذِى قَارٍ ، فَأَرْسَلَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ إِلَى الْكُوفَةِ فَأَبْطَؤُوا عَلَيْهِ ، ثُمَّ أَتَاهُمْ عَمَّارٌ فَخَرَجُوا ، قَالَ زَيْدٌ : فَكُنْتُ فِيمَنْ خَرَجَ مَعَهُ ، قَالَ : فَكَفَّ عَنْ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَأَصْحَابِهِمَا ، وَدَعَاهُمْ حَتَّى بَدَؤُوهُ فَقَاتَلَهُمْ بَعْدَ صَلاَةِ الظُّهْرِ ، فَمَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَحَوْلَ الْجَمَلِ عَيْنٌ تَطْرِفُ مِمَّنْ كَانَ يَذُبُّ عَنْهُ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : لاَ تُتِمُّوا جَرِيحًا وَلاَ تَقْتُلُوا مُدْبِرًا وَمَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ وَأَلْقَى سِلاَحَهُ فَهُوَ آمِنٌ فَلَمْ يَكُنْ قِتَالُهُمْ إِلاَّ تِلْكَ الْعَشِيَّةَ وَحْدَهَا .

۲۔ فَجَاؤُوا بِالْغَدِ يُكَلِّمُونَ عَلِيًّا فِي الْغَنِيمَةِ فقرأ عَلَيَّ هَذِهِ الآيَةَ ، فَقَالَ : أَمَا إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ : ﴿وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ﴾ أَيُّكُمْ لِعَائِشَةَ فَقَالُوا : سُبْحَانَ اللهِ ، أُمُّنَا ، فَقَالَ : أَحَرَامٌ هِيَ ، قَالُوا : نَعَمْ ، قَالَ عَلِيٌّ : فَإِنَّهُ يَحْرُمُ مِنْ بَنَاتِهَا مَا يَحْرُمُ مِنْهَا

قَالَ : أَفَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ أَنْ يَعْتَدِدْنَ مِنَ الْقَتْلَى أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ، قَالُوا : بَلَى ، قَالَ : أَفَلَيْسَ لَهُنَّ الرُّبُعُ وَالثُّمُنُ مِنْ أَزْوَاجِهِنَّ ، قَالُوا : بَلَى ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ : مَا بَالُ الْيَتَامَى لاَ يَأْخُذُونَ أَمْوَالَهُمْ ، ثُمَّ قَالَ : يَا قَنْبَرُ ، مَنْ عَرَفَ شَيْئًا فَلْيَأْخُذْهُ ، قَالَ زَيْدٌ : فَرَدَّ مَا كَانَ فِي الْعَسْكَرِ وَغَيْرِهِ .

۳۔ قَالَ : وَقَالَ عَلِيٌّ لِطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ : أَلَمْ تُبَايِعَانِي ؟ فَقَالاَ : نَطْلُبُ دَمَ عُثْمَانَ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : لَيْسَ عِنْدِي دَمُ عُثْمَانَ ، قَالَ : قَالَ عمر بْنُ قَيْسٍ : فَحَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ يُقَالُ لَهُ أَبُو قَيْسٍ ، قَالَ : لَمَّا نَادَى قَنْبَرٌ مَنْ عَرَفَ شَيْئًا فَلْيَأْخُذْهُ ، مَرَّ رَجُلٌ عَلَى قِدْرٍ لَنَا وَنَحْنُ نَطْبُخُ فِيهَا فَأَخَذَهَا ، فَقُلْنَا : دَعْهَا حَتَّى يَنْضَجَ مَا فِيهَا ، قَالَ : فَضَرَبَهَا بِرِجْلِهِ ، ثُمَّ أَخَذَهَا . (طحاوی ۲۱۲)

(۳۸۹۸۸) زید بن وہب سے منقول ہے طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ بصرہ تشریف لائے اور سہل بن حنیف کے سامنے معاملہ پیش کیا یہ بات حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پہنچی حالانکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو اس بات پر آمادہ کیا تھا پس حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ذی قار مقام میں قیام فرمایا پھر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو کوفہ بھیجا کوفہ والوں نے پس وپیش سے کام لیا پھر عمار رضی اللہ عنہ کوفہ والوں کے پاس آئے پھر کوفہ والے نکل پڑے زید کہتے ہیں کہ میں بھی انہی لوگوں میں شامل تھا جو حضرت عمار رضی اللہ عنہ ساتھ نکلے تھے پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے طلحہ وزبیر رضی اللہ عنہما اور ان کے ساتھیوں سے ہاتھ روکے رکھا اور ان کو حق کی طرف بلاتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے خود ہی لڑائی کی ابتدا کی پس ان کے ساتھ نماز ظہر کے بعد قتال کیا سورج غروب نہیں ہوا تھا کہ اونٹ کے گرد اونٹ کا دفاع کرتے ہوئے بہت سے لوگ ہلاک ہو گئے پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم زخمی کو قتل نہ کرو اور نہ ہی واپس بھاگنے والے کو قتل کرو اور جو اپنا دروازہ بند کرے اور اپنا ہتھیار پھینک دے اس کو امن ہے پس قتال نہیں ہوا مگر صرف اسی شام کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھی اگلی صبح کو آئے اور

حضرت علی سے مال غنیمت سے مال غنیمت کا مطالبہ کرنے لگے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول یہ آیت تھی کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔
﴿وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ﴾ تم میں سے کون ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے تو انہوں نے کہا سبحان اللہ وہ تو ہماری ماں ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا وہ حرام ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں! پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو ان سے (ام المومنین رضی اللہ عنہا سے) حرام ہے وہ ان کی بیٹیوں سے بھی حرام ہے۔ پھر فرمایا کہ کیا ان کے مقتول شوہروں کی وجہ سے ان کی عدت چار ماہ دس دن نہیں؟ تو لوگوں نے جواب دیا کیوں نہیں۔ پھر فرمایا کیا ان بیواؤں کے لیے ربع اور ثمن نہیں ان کے شوہروں کے اموال سے؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں۔ تو پھر یتیموں کو کیوں حق نہیں کہ وہ ان کے اموال نہ لیں۔

پھر فرمایا اے قنبر جو اپنی شئے پہچان لے وہ اپنی شئے اٹھا لے۔ پس جو لشکر کے پاس مد مقابل لوگوں کا سامان تھا لوٹا دیا گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم نے بیعت نہیں کی تھی میرے ہاتھ پر؟ تو انہوں نے کہا کہ ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ لینا چاہتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا خون میرے سر تو نہیں عمرو بن قیس کہتے ہیں کہ مجھے ابو قیس جو حضر موت سے تعلق رکھتے تھے کہا جب قنبر نے ندا لگائی کہ اپنی چیزوں کو پہچان کر لے لو تو ایک شخص ہمارے پاس سے گزرا ہم دیگچی میں کچھ پکا رہے تھے۔ اس نے اس دیگچی کو اٹھا لیا ہم نے کہا اسے چھوڑ دو یہاں تک کہ اس میں جو ہے پک جائے ابو قیس کہتے ہیں کہ اس نے دیگچی میں ٹانگ ماری اور اس کو پکڑ کر چلتا ہوا۔

(٣٨٩٨٩) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : دَخَلَ أَبُو مُوسَى ، وَأَبُو مَسْعُودٍ عَلَى عَمَّارٍ وَهُوَ يَسْتَنْفِرُ النَّاسَ ، فَقَالاَ : مَا رَأَيْنَا مِنْك مُنْذُ أَسْلَمْتَ أَمْرًا أَكْرَهَ عِنْدَنَا مِنْ إسْرَاعِكَ فِي هَذَا الأَمْرِ ، فَقَالَ عَمَّارٌ : مَا رَأَيْت مِنْكُمَا مُنْذُ أَسْلَمْتُمَا أَمْرًا أَكْرَهَ عِنْدِي مِنْ إبْطَائِكُمَا عَنْ هَذَا الأَمْرِ ، قَالَ : فَكَسَاهُمَا حُلَّةً حُلَّةً ، وَخَرَجُوا إلَى الصَّلاَةِ جَمِيعًا.

(۳۸۹۸۹) ابو وائل سے منقول ہے کہ ابو موسیٰ اور ابو مسعود حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جبکہ وہ لوگوں کو (حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مدد کے لیے) ابھار رہے تھے۔ پس ان دونوں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جب سے آپ ایمان لائے ہیں ہم نے آپ کے معاملے میں جلدی کرنے سے زیادہ ناپسندیدہ عمل نہیں دیکھا۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب سے تم مسلمان ہوئے ہو میں نے تمہارے اس معاملے میں کوتاہی کرنے سے زیادہ ناپسندیدہ عمل نہیں دیکھا۔ پس حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے ان کو ایک ایک جوڑا پہنایا اور پھر سب کے سب نماز کے لیے چلے گئے۔

(٣٨٩٩٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ أبي عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، قَالَ : قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ الْخُزَاعِيُّ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ : أَعْذِرْنِي عِنْدَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ، فَإِنَّمَا مَنَعَنِي مِنْ يَوْمِ الْجَمَلِ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ : فَقَالَ الْحَسَنُ : لَقَدْ رَأَيْته حِينَ اشْتَدَّ الْقِتَالُ يَلُوذُ بِي وَيَقُولُ : يَا حَسَنُ ، لَوَدِدْت أَنِّي مِتُّ قَبْلَ هَذَا بِعِشْرِينَ حِجَّةً.

(نعیم بن حماد ۱۷۷)

(۳۸۹۹۰) ابوالضحی سے منقول ہے کہ سلمان بن صرد نے حسن رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاں میرا عذر پیش کریں۔ میں اس اس وجہ سے جنگ جمل میں حاضر نہیں ہوسکا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا جب جنگ خوب بھڑک اٹھی کہ وہ میری آڑ لیے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے اے حسن! میں پسند کرتا ہوں کہ میں اس واقعے سے بیس سال پہلے فوت ہو چکا ہوتا۔

(۳۸۹۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْدٍ الْعَدَوِيِّ ، قَالَ : قُتِلَ مِنَّا يَوْمَ الْجَمَلِ خَمْسُونَ رَجُلاً حَوْلَ الْجَمَلِ قَدْ قَرَؤُوا الْقُرْآنَ.

(۳۸۹۹۱) اسحاق بن سوید سے منقول ہے کہ ہم میں سے جنگ جمل کے دن پچاس آدمی اونٹ کے آس پاس شہید ہوئے وہ سب قرآن پڑھے ہوئے تھے۔

(۲) باب ما ذُكِرَ فِي صِفِّينَ

جنگ صفین کا بیان

(۳۸۹۹۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يزيد بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ، أَوْ كَانَتْ شَكَّ يَحْيَى رَايَةَ عَلِيٍّ يَوْمَ صِفِّينَ مَعَ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ ، وَكَانَ رَجُلاً أَعْوَرَ فَحَمَلَ عَلَيْهِ عَمَّارٌ يَقُولُ : أَقْدِمْ يَا أَعْوَرُ ، لاَ خَيْرَ فِي أَعْوَرَ ، لاَ يَأْتِي الْفَزَعَ فَيَسْتَحِي فَيَتَقَدَّمُ ، قَالَ : يَقُولُ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ : إِنِّي لأَرَى لِصَاحِبِ الرَّايَةِ السَّوْدَاءِ عَمَلاً لَئِنْ دَامَ عَلَى مَا أَرَى لَتُفَانَنَّ الْعَرَبُ الْيَوْمَ ، قَالَ : فَمَا زَالَ أَبُو الْيَقْظَانِ حَتَّى كَفَّ بَيْنَهُمْ ، قَالَ : وَهُوَ يَقُولُ كُلُّ الْمَاءِ وِرْدٌ ، والماء مورود ، صَبْرًا عِبَادَ اللهِ ، الْجَنَّةُ تَحْتَ ظِلاَلِ السُّيُوفِ.

(۳۸۹۹۲) حضرت حبیب ابی ثابت فرماتے ہیں کہ جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا جھنڈا ہاشم بن عتبہ کے ہاتھ میں تھا۔ ان کی ایک آنکھ کانی تھی۔ حضرت عمار کہنے لگے اے کانے! آگے آؤ، اس کانے میں کوئی خیر نہیں جو گھبراہٹ کا سامنا نہ کرے۔ وہ شرمائے اور آگے آئے۔ حضرت عمرو بن عاص نے کہا کہ میں کالے جھنڈے والے میں ایک عمل دیکھ رہا ہوں، اگر وہ ایسا ہی رہا تو آج عرب کچھ کر کے رہیں گے۔ وہ کہہ رہے تھے کہ ہر پانی کا گھاٹ ہوتا ہے اور پانی کے پاس آیا جاتا ہے، اللہ کے بندو! صبر کرو، جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے۔

(۳۸۹۹۳) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الأَجْدَعِ اللَّيْثِي ، وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ صِفِّينَ ، قَالَ : كَانَ عَمَّارٌ يَخْرُجُ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ ، وَقَدْ أُخْرِجَتِ الرَّايَاتُ ، فَيُنَادِي حَتَّى يُسْمِعَهُمْ بِأَعْلَى صَوْتِهِ : رُوحُوا إِلَى الْجَنَّةِ ، قَدْ تَزَيَّنَتِ الْحُورُ الْعِينُ. (ابن عساکر ۴۶۴)

(۳۸۹۹۳) مسلم بن اجدع لیثی کہتے ہیں کہ حضرت عمار صفوں کے درمیان نکلے اور اس وقت جھنڈے بلند تھے، انہوں نے بلند آواز سے اعلان کیا کہ جنت کی طرف چلو، جنت کی حور تیار ہے۔

(۳۸۹۹٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْوَضِيء ، قَالَ : سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَقُولُ : مَنْ سَرَّهُ أَنْ تَكْتَنِفَهُ الْحُورُ الْعِينُ فَلْيَتَقَدَّمْ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ مُحْتَسِبًا ، فَإِنِّي لأَرَى صَفًّا لَيَضْرِبَنَّكُمْ ضَرْبًا يَرْتَابُ مِنْهُ الْمُبْطِلُونَ ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ ضَرَبُونَا حَتَّى يَبْلُغُوا بِنَا سَعَفَاتِ هَجَرَ لَعَرَفْتُ أَنَّا عَلَى الْحَقِّ ، وَأَنَّهُمْ عَلَى الضَّلاَلَةِ.

(۳۸۹۹٤) عمار بن یاسر جنگ صفین میں فرمارہے تھے کہ جو یہ چاہتا ہے کہ اسے موٹی آنکھوں والی حور ملے وہ ثواب کی نیت سے دونوں صفوں کے درمیان چلے۔ میں ایک ایسی صف کو دیکھ رہا ہوں جو تمہیں ایسی ضرب لگائے گی جس کے بارے میں جھوٹے شک کا شکار ہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر وہ ہمیں تہس نہس کر کے رکھ دیں پھر بھی مجھے یقین ہوگا کہ میں حق پر اور وہ باطل پر ہیں۔

(۳۸۹۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، أَوْ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، عَنْ عَمَّارٍ ، قَالَ : لَوْ ضَرَبُونَا حَتَّى يُبْلِغُونَا سَعَفَاتِ هَجَرَ لَعَلِمْنَا أَنَّا عَلَى الْحَقِّ ، وَأَنَّهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ.

(۳۸۹۹۵) حضرت عمار فرماتے ہیں کہ اگر وہ ہمیں تلواروں سے ماریں یہاں تک کہ ہمیں تہس نہس کر دیں پھر بھی مجھے یقین ہوگا کہ ہم حق پر اور وہ باطل پر ہیں۔

(۳۸۹۹٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ رِيَاحِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : كُنْتُ إِلَى جَنْبِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ بِصِفِّينَ ، وَرُكْبَتِي تَمَسُّ رُكْبَتَهُ ، فَقَالَ رَجُلٌ : كَفَرَ أَهْلُ الشَّامِ ، فَقَالَ عَمَّارٌ : لاَ تَقُولُوا ذَلِكَ نَبِيُّنَا وَنَبِيُّهُمْ وَاحِد ، وَقِبْلَتُنَا وَقِبْلَتُهُمْ وَاحِدَةٌ وَلَكِنَّهُمْ قَوْمٌ مَفْتُونُونَ جَارُوا عَنِ الْحَقِ ، فَحَقَّ عَلَيْنَا أَنْ نُقَاتِلَهُمْ حَتَّى يَرْجِعُوا إِلَيْهِ.

(۳۸۹۹٦) حضرت ریاح بن حارث فرماتے ہیں کہ میں جنگ صفین میں حضرت عمار بن یاسر کے ساتھ تھا، میرے گھٹنے ان کے گھٹنوں کو چھورہے تھے، ایک آدمی نے کہا کہ اہل شام نے کفر کیا۔ حضرت عمار نے فرمایا کہ یوں نہ کہو، ان کے اور ہمارے نبی ایک ہیں، ان کا اور ہمارا قبلہ ایک ہے۔ وہ فتنے میں مبتلا ہیں، انہوں نے حق سے اعراض کیا ہے۔ ہم پر لازم ہے کہ ہم ان سے قتال کریں تا کہ وہ حق پر واپس آجائیں۔

(۳۸۹۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَنَشِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ شَيْخٍ لَهُ يُقَالُ لَهُ رِيَاحٌ ، قَالَ : قَالَ عَمَّارٌ : لاَ تَقُولُوا : كَفَرَ أَهْلُ الشَّامِ ، وَلَكِنْ قُولُوا : فَسَقُوا ظَلَمُوا.

(۳۸۹۹۷) حضرت ریاح فرماتے ہیں کہ حضرت عمار نے فرمایا کہ یوں نہ کہو کہ اہل شام نے کفر کیا بلکہ یوں کہو کہ انہوں نے فسق کیا

اور ظلم کیا۔

(۳۸۹۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ رِيَاحٍ ، عَنْ عَمَّارٍ ، قَالَ : لَا تَقُولُوا : كَفَرَ أَهْلُ الشَّامِ وَلَكِنْ قُولُوا : فَسَقُوا ظَلَمُوا.

(۳۸۹۹۸) حضرت ریاح فرماتے ہیں کہ حضرت عمار نے فرمایا کہ یوں نہ کہو کہ اہل شام نے کفر کیا بلکہ یوں کہو کہ انہوں نے فسق کیا اور ظلم کیا۔

(۳۸۹۹۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : رَأَى فِي الْمَنَامِ أَبُو الْمَيْسَرَةِ عَمْرُو بْنُ شُرَحْبِيلَ ، وَكَانَ مِنْ أَفْضَلِ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ كَأَنِّي أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ ، فَرَأَيْتُ قِبَابًا مَضْرُوبَةً ، فَقُلْتُ : لِمَنْ هَذِهِ ؟ فَقِيلَ : هَذِهِ لِذِي الْكَلَاعِ وَحَوْشَبٍ ، وَكَانَا مِمَّنْ قُتِلَ مَعَ مُعَاوِيَةَ يَوْمَ صِفِّينَ ، قَالَ : قُلْتُ : فَأَيْنَ عَمَّارٌ وَأَصْحَابُهُ ، قَالُوا : أَمَامَكَ قُلْتُ : وَكَيْفَ وَقَدْ قَتَلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ، قَالَ : قِيلَ : إِنَّهُمْ لَقُوا اللَّهَ فَوَجَدُوهُ وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ ، قَالَ : فَقُلْتُ : فَمَا فَعَلَ أَهْلُ النَّهَرِ ، قَالَ : فَقِيلَ : لَقُوا بَرْحًا.

(ابن سعد ۲۶۳۔ نعیم ۱۴۳)

(۳۸۹۹۹) ابو وائل کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کے ایک قریبی ساتھی ابو میسرہ عمرو بن شرحبیل نے خواب دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہوا اور میں نے دیکھا کہ ایک بہت خوبصورت گنبد والا محل ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کس کا ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ ذوالکلاع اور حوشب کا ہے۔ یہ دونوں جنگ صفین میں حضرت معاویہ کی معیت میں تھے اور شہید ہوئے تھے۔ میں نے کہا عمار اور ان کے ساتھی کہاں ہیں؟ مجھے بتایا گیا کہ وہ آپ کے سامنے ہیں۔ میں نے کہا کہ ان لوگوں نے تو ایک دوسرے کو قتل کیا تھا پھر سب جنت میں کیسے آ گئے۔ مجھے بتایا گیا کہ جب وہ اللہ سے ملے تو اللہ کو انہوں نے وسیع رحمت والا پایا۔ میں نے کہا کہ اہل نہر کا کیا بنا؟ مجھے بتایا گیا کہ انہیں شدت کا سامنا ہوا۔

(۳۹۰۰۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَسْوَدُ بْنُ مَسْعُودٍ ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ خُوَيْلِدٍ الْعَصَرِيِّ ، قَالَ : إِنِّي لَجَالِسٌ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ إِذْ أَتَاهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِي رَأْسِ عَمَّارٍ ، كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَقُولُ : أَنَا قَتَلْتُهُ ، قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو : لِيَطِبْ بِهِ أَحَدُكُمَا نَفْسًا لِصَاحِبِهِ ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ : أَلَا تُغْنِي عَنَّا مَجْنُونَكَ يَا عَمْرُو ، فَمَا بَالُكَ مَعَنَا ، قَالَ : إِنِّي مَعَكُمْ وَلَسْتُ أُقَاتِلُ ، إِنَّ أَبِي شَكَانِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَطِعْ أَبَاكَ مَا دَامَ حَيًّا وَلَا تَعْصِهِ ، فَأَنَا مَعَكُمْ ، وَلَسْتُ أُقَاتِلُ.

(نسائی ۸۵۴۹۔ احمد ۱۶۴)

(۳۹۰۰۰) حضرت حنظلہ بن خویلد عنزی کہتے ہیں کہ میں حضرت معاویہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ان کے پاس دو آدمی حضرت

عمار رضی اللہ عنہ کی شہادت کا دعویٰ کرتے ہوئے آئے۔ ایک کہتا تھا کہ انہیں میں نے مارا اور دوسرا کہتا تھا کہ انہیں میں نے مارا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کو دوسرے کے لئے دستبردار ہونا پڑے گا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمار کو ایک باغی جماعت شہید کرے گی۔ یہ سن کر حضرت معاویہ نے فرمایا کہ اے عمرو! تمہارا ہمارے بارے میں کیا خیال ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں لیکن میں قتال نہیں کروں گا۔ میرے والد نے رسول اللہ ﷺ سے میری شکایت کی تھی تو آپ نے مجھے فرمایا تھا کہ اپنے باپ کی اطاعت کرو اور جب تک زندہ ہو ان کی نافرمانی نہ کرنا۔ لہٰذا میں تمہارے ساتھ ہوں لیکن قتال نہیں کروں گا۔

(٣٩٠٠١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إبْرَاهِيمَ، قَالَ: بَيْنَمَا عَلِيٌّ آخِذٌ بِيَدِ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَهُوَ يُطَوِّفُ فِي الْقَتْلَى إذْ مَرَّ بِرَجُلٍ عَرَفْته، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، عَهْدِي بِهَذَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، قَالَ: وَالآنَ.

(۳۹۰۰۱) حضرت سعد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عدی بن حاتم کا ہاتھ پکڑے مقتولین کے درمیان سے گزر رہے تھے کہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے میں نے اسے پہچان لیا اور کہا کہ اے امیر المومنین میں اس آدمی کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ مومن ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اب اس کا کیا حکم ہے۔

(٣٩٠٠٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حدَّثَنَا فِطْرٌ، عَنْ أَبِي الْقَعْقَاعِ، قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا عَلَى بَغْلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْبَاءِ يَطُوفُ بَيْنَ الْقَتْلَى.

(۳۹۰۰۲) حضرت ابو قعقاع فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حضور ﷺ کی مادہ خچر شہباء پر سوار ہو کر مقتولین کے درمیان چکر لگا رہے تھے۔

(٣٩٠٠٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَلْهَبٌ الْفَقْعَسِيُّ أَبُو أَسَدٍ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: مَا كَانَتْ أَوْتَادُ فَسَاطِيطِنَا يَوْمَ صِفِّينَ إِلاَّ الْقَتْلَى، وَمَا كُنَّا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْكُلَ الطَّعَامَ مِنَ النَّتِنِ، قَالَ: وَقَالَ رَجُلٌ: مَنْ دَعَا إِلَى الْبُغْلَةِ يَوْمَ كُفْرِ أَهْلِ الشَّامِ، قَالَ: فَقَالَ: مِنَ الْكُفْرِ فَرُّوا. (بخاری ٣٠١٥)

(۳۹۰۰۳) حضرت صلہب فقعسی کہتے ہیں کہ جنگ صفین میں ہمارے خیموں کے باہر لاشیں پڑی تھیں اور ہم بدبو کی وجہ سے کھانا بھی نہیں کھا سکتے تھے۔ ایک آدمی نے کہا جس دن اہل شام نے کفر کیا اس دن خچر کسی نے منگوایا تھا۔ حضرت علی نے فرمایا کہ وہ کفر سے بھاگے تھے۔

(٣٩٠٠٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ ظَبْيَانَ، عَنْ حكمِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: لَقَدْ أَشْرَعُوا رِمَاحَهُمْ بِصِفِّينَ وَأَشْرَعْنَا رِمَاحَنَا، وَلَوْ أَنَّ بَيْنَنَا إِنْسَانًا يَمْشِي عَلَيْهَا لَفَعَلَ.

(۳۹۰۰۴) حضرت حکیم بن سعد فرماتے ہیں کہ جنگ صفین میں ہمارے اور ان کے نیزے اس کثرت سے چلے کہ اگر کوئی شخص نیزوں پر چلنا چاہتا تو چل سکتا تھا۔

(۳۹۰۰۵) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لَمَّا قَاتَلَ مُعَاوِيَةَ سَبَقَهُ إِلَى الْمَاءِ ، فَقَالَ : دَعُوهُمْ ، فَإِنَّ الْمَاءَ لاَ يُمْنَعُ.

(۳۹۰۰۵) حضرت ابن ابی ذئب نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت علی کی حضرت معاویہ سے لڑائی ہوئی تو حضرت علی کے ساتھیوں نے پانی پر قبضہ کرلیا۔ حضرت علی نے ان سے فرمایا کہ انہیں بھی پانی لینے دو، پانی سے نہیں روکا جاسکتا۔

(۳۹۰۰۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ. (مسلم ۲۲۳۶۔ احمد ۳۱۱)

(۳۹۰۰۶) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عمار کو ایک باغی جماعت شہید کرے گی۔

(۳۹۰۰۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُهَلَّبٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيًّا يقول يَوْمَ صِفِّينَ وَهُوَ عَاضٌّ عَلَى شَفَتِهِ : لَوْ عَلِمْت أَنَّ الأَمْرَ يَكُونُ هَكَذَا مَا خَرَجْت ، اذْهَبْ يَا أَبَا مُوسَى فَاحْكُمْ وَلَوْ حزَّ عُنُقِي.

(۳۹۰۰۷) حضرت سلیمان بن مہران کہتے ہیں کہ جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے ہونٹ کو کاٹتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ اگر مجھے معلوم ہوجاتا کہ معاملہ یہاں تک پہنچ جائے گا تو میں ہرگز نہ نکلتا۔ اے ابوموسیٰ جاؤ اور ہمارے درمیان فیصلہ کرو خواہ میرا سر ہی کیوں نہ دینا پڑے۔

(۳۹۰۰۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، أَنَّ عَلِيًّا ، قَالَ لأَبِي مُوسَى : احْكُمْ وَلَوْ تحزُّ عُنُقِي. (ابن عساكر ۹۵)

(۳۹۰۰۸) حضرت ابوصالح فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے جنگ صفین میں حضرت ابوموسیٰ سے کہا کہ جاؤ اور ہمارے درمیان فیصلہ کرو خواہ میرا سر ہی کیوں نہ دینا پڑے۔

(۳۹۰۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : لَمَّا رَجَعَ عَلِيٌّ مِنْ صِفِّينَ عَلِمَ أَنَّهُ لاَ يَمْلِكُ أَبَدًا ، فَتَكَلَّمَ بِأَشْيَاءَ كَانَ لاَ يَتَكَلَّمُ بِهَا ، وَحَدَّثَ بِأَحَادِيثَ كَانَ لاَ يَتَحَدَّثُ بِهَا ، فَقَالَ فِيمَا يَقُولُ : أَيُّهَا النَّاسُ ، لاَ تَكْرَهُوا إِمَارَةَ مُعَاوِيَةَ، وَاللهِ لَوْ قَدْ فَقَدْتُمُوهُ لَقَدْ رَأَيْتُمُ الرُّؤُوسَ تَنْزُو مِنْ كَوَاهِلِهَا كَالْحَنْظَلِ.

(۳۹۰۰۹) حضرت حارث فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ صفین سے واپس آئے تو انہیں احساس ہوگیا تھا کہ وہ کبھی غالب نہ آئیں گے، لہٰذا انہوں نے کچھ ایسی باتیں کیں جو پہلے کبھی نہ کی تھیں اور فرمایا کہ اے لوگو! تم معاویہ کی امارت کو ناپسند نہ کرو، کیونکہ اگر تم نے انہیں کھو دیا تو سر گردنوں سے ایسے گریں گے جیسے حنظل گرتا ہے۔

(۳۹۰۱۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ قَيْسٍ ، قَالَ سَمِعْت حُجْرُ بْنَ عَنْبَسٍ ، قَالَ : قِيلَ لِعَلِيٍّ

يَوْمَ صِفِّينَ :قَدْ حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمَاءِ ، قَالَ :فَقَالَ :أَرْسِلُوا إِلَى الأَشْعَثِ ، قَالَ :فَجَاءَ ، فَقَالَ :ائْتُونِي بِدِرْعِ ابْنِ سَهَرٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي بِرَاءٍ فَصَبَّهَا عَلَيْهِ ، ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَاتَلَهُمْ حَتَّى أَزَالَهُمْ عَنِ الْمَاءِ.

(۳۹۰۱۰) حضرت حجر بن عنبس کہتے ہیں کہ جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ ہمارے اور پانی کے درمیان وہ لوگ حائل ہو گئے ہیں۔ حضرت علی نے فرمایا کہ اشعث کو بلاؤ، وہ آئے تو فرمایا کہ میرے پاس ابن سہر کی ذرہ لاؤ۔ آپ نے اس ذرہ کو پہن کر قتال کیا اور انہیں پانی سے دور کر دیا۔

(٣٩.١١) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ لِلْحَكَمَيْنِ :عَلَى أَنْ تَحْكُمَا بِمَا فِي كِتَابِ اللهِ ، وَكِتَابُ اللهِ كُلُّهُ لِي ، فَإِنْ لَمْ تَحْكُمَا بِمَا فِي كِتَابِ اللهِ فَلَا حُكُومَةَ لَكُمَا.

(۳۹۰۱۱) حضرت علی نے جنگ صفین کے دونوں حکموں سے کہا کہ تم کتاب کی روشنی میں فیصلہ کرو، اگر تم نے کتاب اللہ کی روشنی میں فیصلہ نہ کیا تو تمہارا فیصلہ قابل قبول نہیں۔

(٣٩.١٢) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ :حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ جَعْفَرًا ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :إِنْ تَحْكُمَا بِمَا فِي كِتَابِ اللهِ فَتُحْيِيَا مَا أَحْيَا الْقُرْآنُ وَتُمِيتَا مَا أَمَاتَ الْقُرْآنُ وَلَا تَزِيغَا.

(۳۹۰۱۲) حضرت جعفر فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ صفین میں فیصلہ کرنے والوں سے فرمایا کہ کتاب اللہ کی روشنی میں فیصلہ کرو، جسے قرآن نے زندگی دی ہے اسے زندہ کرو اور جسے قرآن نے مردہ کیا ہے اسے مردہ کہو، اور راہ راست سے نہ ہٹو۔

(٣٩.١٣) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَسَنِ يَذْكُرُ عَنْ أُمِّهِ ، أَنَّ الْمُسْلِمِينَ قَتَلُوا عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَوْمَ صِفِّينَ ، وَأَخَذَ الْمُسْلِمُونَ سَلَبَهُ رَكَانَ مَالاً.

(۳۹۰۱۳) حضرت عبداللہ بن حسن اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ مسلمانوں نے جنگ صفین میں عبید اللہ بن عمر کو شہید کیا اور ان کے مال کو بطور مال غنیمت کے حاصل کیا۔

(٣٩.١٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ إِذَا أُتِيَ بِأَسِيرِ يوم صِفِّينَ أَخَذَ دَابَّتَهُ وَسِلَاحَهُ ، وَأَخَذَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَعُودَ ، وَخَلَّى سَبِيلَهُ.

(۳۹۰۱۴) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ جنگ صفین میں حضرت علی کے پاس جب کوئی قیدی لایا جاتا تو آپ اس کی سواری اور اسلحہ لے لیتے اور اس سے عہد لیتے کہ وہ واپس لشکر میں نہیں جائے گا اور اس کو آزاد کر دیتے۔

(٣٩.١٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :بَلَغَ الْقَتْلَى يَوْمَ صِفِّينَ سَبْعِينَ أَلْفًا ، فَمَا قَدَرُوا عَلَى عَدِّهِمْ إِلَّا بِالْقَصَبِ ، وَضَعُوا عَلَى كُلِّ إِنْسَانٍ قَصَبَةً ، ثُمَّ عَدُّوا الْقَصَبَ.

(۳۹۰۱۵) حضرت محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ جنگ صفین میں مقتولین کی تعداد ستر ہزار تک پہنچ گئی تھی، لوگوں نے انہیں گننے کے لئے بانسوں کا سہارا لیا۔

(٣٩٠١٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ :حدَّثَنَا كَيْسَانُ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مَوْلاَیَ يَزِيدُ بْنُ بِلاَلٍ ، قَالَ : شَهِدْتُ مَعَ عَلِيٍّ صِفِّينَ ، فَكَانَ إِذَا أُتِيَ بِالأَسِيرِ ، قَالَ :لَنْ أَقْتُلَكَ صَبْرًا ، إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ، وَكَانَ يَأْخُذُ سِلاَحَهُ وَيُحَلِّفُهُ :لاَ يُقَاتِلُهُ ، وَيُعْطِيهِ أَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ.

(۳۹۰۱۶) حضرت یزید بن بلال کہتے ہیں کہ میں جنگ صفین میں حضرت علی کی طرف سے شریک تھا، جب ان کے پاس کوئی قیدی لایا جاتا تو وہ فرماتے کہ میں تمہیں ہرگز قتل نہیں کروں گا، مجھے اللہ رب العالمین کا خوف مانع ہے۔ آپ اس کا ہتھیار لے لیتے اور اس سے قسم لیتے کہ وہ ان سے قتال نہیں کرے گا اور اسے چار دراہم عطا کرتے۔

(٣٩٠١٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ شَقِيقٍ ، قَالَ :قِيلَ لَهُ :أَشَهِدْتَ صِفِّينَ ، قَالَ :نَعَمْ ، وَبِئْسَت الصُّفُونَ كَانَتْ.

(۳۹۰۱۷) حضرت شقیق سے پوچھا گیا کہ کیا آپ جنگ صفین میں شریک تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ بدترین صفیں تھیں۔

(٣٩٠١٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ فِي قَوْلِهِ :﴿وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الأُخْرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللهِ﴾ قَالَ :بِالسَّيْفِ ، قَالَ قُلْتُ :فَمَا قَتْلاَهُمْ ، قَالَ :شُهَدَاءُ مَرْزُوقُونَ ، قَالَ :قُلْتُ :فَمَا حَالُ الأُخْرَى أَهْلِ الْبَغْيِ مَنْ قُتِلَ مِنْهُمْ ، قَالَ: إِلَى النَّارِ.

(۳۹۰۱۸) حضرت ضحاک نے قرآن مجید کی آیت ﴿وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الأُخْرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللهِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اسے تلوار سے درست کرو۔ شاگرد نے پوچھا کہ ان کے مقتولین کا کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ وہ جنت کے رزق یافتہ شہداء ہیں۔ ان سے پوچھا گیا کہ بغاوت کرنے والوں کا کیا حکم ہے؟ فرمایا وہ جہنمی ہیں۔

(٣٩٠١٩) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ :حدَّثَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ ، أَنَّ قَاضِيًا مِنْ قُضَاةِ الشَّامِ أَتَى عُمَرَ ، فَقَالَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، رُؤْيَا أَفْظَعَتْنِي ، قَالَ :مَا هِيَ ، قَالَ :رَأَيْتُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ يَقْتَتِلاَنِ ، وَالنُّجُومُ مَعَهُمَا بِصُفَّيْنِ ، قَالَ :فَمَعَ أَيِّهِمَا كُنْت ، قَالَ :كُنْتُ مَعَ الْقَمَرِ عَلَى الشَّمْسِ ، فَقَالَ عُمَرُ : ﴿وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ فَمَحَوْنَا آيَةَ اللَّيْلِ وَجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً﴾ فَانْطَلِقْ فَوَاللهِ لاَ تَعْمَلُ لِي عَمَلاً أَبَدًا ، قَالَ عَطَاءٌ :فَبَلَغَنِي ، أَنَّهُ قُتِلَ مَعَ مُعَاوِيَةَ يَوْمَ صِفِّينَ.

(۳۹۰۱۹) حضرت عطاء بن سائب فرماتے ہیں کہ مجھ سے کئی لوگوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ شام کا ایک قاضی حضرت عمر کے پاس

آیا اور اس نے کہا کہ اے امیر المومنین میں نے ایک خواب دیکھا جس نے مجھے خوفزدہ کر دیا ہے۔ میں نے دیکھا کہ سورج اور چاند باہم قتال کر رہے ہیں اور ستارے آدھے آدھے دونوں کے ساتھ ہیں۔ حضرت عمر نے اس سے پوچھا کہ تم کس کے ساتھ تھے؟ میں نے کہا کہ میں چاند کے ساتھ تھا اور سورج کے خلاف لڑ رہا تھا۔ حضرت عمر نے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی ﴿وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ فَمَحَوْنَا آيَةَ اللَّيْلِ وَجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً﴾ پھر فرمایا کہ چلے جاؤ، میں آئندہ تمہیں کوئی کام نہیں دوں گا۔ حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ جنگ صفین میں حضرت معاویہ کی معیت میں مارا گیا تھا۔

(۳۹۰۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُرْوَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي رَجُلٌ شَهِدَ صِفِّينَ، قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا خَرَجَ فِي بَعْضِ تِلْكَ اللَّيَالِي، فَنَظَرَ إِلَى أَهْلِ الشَّامِ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلَهُمْ، فَأُتِيَ عَمَّارٌ فَذُكِرَ ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ : جُرُّوا لَهُ الْخَطِيرَ مَا جَرَّهُ لَكُمْ ، يَعْنِي سَعْدًا رحمه الله. (ابن عساكر ۳۴۶)

(۳۹۰۲۰) حضرت عبد اللہ بن عروہ فرماتے ہیں کہ مجھے صفین میں شریک ہونے والے ایک آدمی نے بتایا کہ حضرت علی ایک رات کو نکلے، انہوں نے اہل شام کو دیکھا اور دعا کی کہ اے اللہ! ان کی بھی مغفرت فرما اور میری بھی مغفرت فرما۔

(۳۹۰۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَمَّارًا يَوْمَ صِفِّينَ شَيْخًا آدَمَ طِوَالاً وَيَدَاهُ تَرْتَعِشُ وَبِيَدِهِ الْحَرْبَةُ ، فَقَالَ : لَوْ ضَرَبُونَا حَتَّى يَبْلُغُوا بِنَا سَعَفَاتِ هَجَرَ لَعَلِمْتُ أَنَّ مُصْلِحِينَا عَلَى الْحَقِّ وَأَنَّهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ. (ابن سعد ۲۵۶۔ احمد ۳۱۹)

(۳۹۰۲۱) حضرت عبد اللہ بن سلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے جنگ صفین میں حضرت عمار کو دیکھا کہ وہ انتہائی بوڑھے تھے، ان کا ہاتھ کانپ رہا تھا اور ان کے ہاتھ میں نیزہ تھا۔ وہ کہہ رہے تھے کہ دشمن اگر ہمیں مار کر تہس نہس بھی کر دیں تو بھی مجھے یقین ہوگا کہ ہمارے مصلحین حق پر اور وہ لوگ باطل پر ہیں۔

(۳۹۰۲۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ قُدَامَةَ الْجُمَحِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ شُعَيْبٍ ، أَخُو عَمْرِو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: لَمَّا رَفَعَ النَّاسُ أَيْدِيَهُمْ عَنْ صِفِّينَ ، قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ :

شَبَّتِ الْحَرْبُ فَأَعْدَدْتُ لَهَا ... مُفْرِعَ الْحَارِكِ مَلْوِيَّ الثَّبَجْ
يَصِلُ الشَّدَّ بِشَدٍّ فَإِذَا ... وَنَتِ الْخَيْلُ مِنَ الثَّجِّ مَعَجْ
جُرْشُعٌ أَعْظَمُهُ جُفْرَتُهُ ... فَإِذَا ابْتَلَّ مِنَ الْمَاءِ حدج

قَالَ : وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو شِعْرًا:

لَوْ شَهِدَتْ جُمْلٌ مَقَامِي ... بِصِفِّينَ يَوْمًا شَابَ مِنْهَا الذَّوَائِبُ
عَشِيَّةَ جَاءَ أَهْلُ الْعِرَاقِ كَأَنَّهُمْ ... سَحَابُ رَبِيعٍ رَفَّعَتْهُ الْجَنَائِبُ
وَجِئْنَاهُمْ نُرْدِي كَأَنَّ صُفُوفَنَا ... مِنَ الْبَحْرِ مَدٌّ مَوْجُهُ مُتَرَاكِبُ

فَدَارَتْ رَحَانَا وَاسْتَدَارَتْ رَحَاهُمْ سَرَاةَ النَّهَارِ مَا تُوَلَّى الْمَنَاكِبُ
إِذَا قُلْتَ قَدْ وَلَّوْا سِرَاعًا بَدَتْ لَنَا كَتَائِبُ مِنْهُمْ فَارْجَحَنَّتْ كَتَائِبُ
فَقَالُوا لَنَا : إِنَّا نَرَى أَنْ تُبَايِعُوا عَلِيًّا فَقُلْنَا بَلْ نَرَى أَنْ تُضَارِبُوا

(۳۹۰۲۲) حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ جب صفین میں لوگوں نے حملے کے لئے ہاتھ بلند کئے تو حضرت عمرو بن عاص نے یہ اشعار کہے: (ترجمہ) لڑائی نے زور پکڑ لیا، میں نے اس لڑائی کے لیے ایک بہادر اور اعلیٰ نسل کا گھوڑا تیار کیا ہے۔ وہ سختی کا مقابلہ سختی سے کرتا ہے اور جب گھڑ سوار ایک دوسرے کے قریب آ جائیں تو وہ اور توانا ہو جاتا ہے، وہ تیز رفتار ہے اور بڑا ہے، جب پانی سے تر ہو جائے تو اور چست ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمرو نے شعر کہے: (ترجمہ) اگر جوان صفین میں میرے کھڑے ہونے کو دیکھ لیں تو ان کے بال سفید ہو جائیں۔ یہ وہ رات تھی جب اہل عراق بادلوں کی طرح آئے تھے۔ اس وقت ہماری صفیں سمندر کی موجوں کی طرح ٹھاٹھیں مار رہی تھیں۔ ان کی چکی بھی گھومی اور ہماری چکی بھی گھومی اور ہمارے کندھے ایک دوسرے کے ساتھ مل گئے۔ جب میں کہتا کہ وہ بھاگ گئے تو ان کی ایک جماعت اچانک آ کر حملہ کر دیتی۔ وہ ہم سے کہتے تھے کہ حضرت علی کے ہاتھ پر بیعت کرو اور ہم کہتے تھے کہ تم لڑائی کرو۔

(۳۹۰۲۳) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ جُنْدُبًا كَانَ مَعَ عَلِيٍّ يَوْمَ صِفِّينَ ، فَقَالَ حَمَّادٌ : لَمْ يَكُنْ يُقَاتِلُ.

(۳۹۰۲۳) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت جندب جنگ صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے لیکن انہوں نے لڑائی نہیں کی۔

(۳۹۰۲٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : شَهِدَ عَلْقَمَةُ صِفِّينَ ، قَالَ : نَعَمْ ، وَخَضَّبَ سَيْفَهُ وَقُتِلَ أَخُوهُ أُبَيُّ بْنُ قَيْسٍ. (ابن سعد ۸۷)

(۳۹۰۲۴) حضرت منصور کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے پوچھا کہ کیا حضرت علقمہ جنگ صفین میں شریک ہوئے تھے۔ انہوں نے فرمایا ہاں اور ان کی تلوار بھی رنگین ہوئی تھی اور ان کے بھائی ابی بن قیس مارے گئے تھے۔

(۳۹۰۲۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، قَالَ : رَجَعَ عَلْقَمَةُ يَوْمَ صِفِّينَ وَقَدْ خَضَّبَ سَيْفَهُ مَعَ عَلِيٍّ.

(۳۹۰۲۵) حضرت ابوبختری فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ جنگ صفین سے واپس آئے تو ان کی تلوار رنگین تھی اور وہ حضرت علی کی طرف تھے۔

(۳۹۰۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : قَالَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ يَوْمَ صِفِّينَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ ، فَإِنَّهُ وَاللهِ مَا وَضَعْنَا سُيُوفَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأَمْرٍ يُفْظِعُنَا إِلاَّ أَسْهَلْنَ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ غَيْرَ هَذَا. (بخاری ۳۱۸۱۔ مسلم ۱۴۱۲)

(۳۹۰۲۶) حضرت سہل بن حنیف نے جنگ صفین میں لوگوں سے کہا کہ لوگو! اپنی رائے کو یقینی نہ سمجھنا، رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ہمیشہ ہمارے لئے معاملات کی حقیقت کو سمجھنا آسان رہا لیکن اس معاملے میں ہم کوئی قطعی فیصلہ نہیں کر سکتے۔

(٣٩٠٢٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ سَمِعَهُ يَقُولُ : رَأَيْت عَمَّارًا يَوْمَ صِفِّينَ شَيْخًا آدَمَ طِوَالاً آخِذٌ حَرْبَةً بِيَدِهِ وَيَدُهُ تُرْعَدُ ، فَقَالَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ ضَرَبُونَا حَتَّى يَبْلُغُوا بِنَا سَعَفَاتِ هَجَرَ لَعَرَفْت أَنَّ مُصْلِحِينَا عَلَى الْحَقِّ ، وَأَنَّهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ. (احمد ٣١٩)

(۳۹۰۲۷) حضرت عبداللہ بن سلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے جنگ صفین میں حضرت عمار کو دیکھا کہ وہ انتہائی بوڑھے تھے، ان کا ہاتھ کانپ رہا تھا اور ان کے ہاتھ میں نیزہ تھا۔ وہ کہہ رہے تھے کہ دشمن اگر ہمیں مار کر تہس نہس بھی کر دیں تو بھی مجھے یقین ہوگا کہ ہمارے مصلحین حق پر اور وہ لوگ باطل پر ہیں۔

(٣٩٠٢٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : إِنِّي لَخَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ إِذْ رَأَيْت ابْنَ عَبَّاسٍ حِينَ جَاءَ مِنْ عِنْدِ مُعَاوِيَةَ فِي أَمْرِ الْحَكَمَيْنِ فَدَخَلَ دَارَ سُلَيْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ فَدَخَلْت مَعَهُ ، فَمَا زَالَ يُرْمَى إِلَيْهِ بِرَجُلٍ ، ثُمَّ رَجُلٍ بَعْدَ رَجُلٍ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ كَفَرْت وَأَشْرَكْت وَنَدَدْت ، قَالَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ كَذَا ، وَقَالَ اللَّهُ كَذَا ، وَقَالَ اللَّهُ كَذَا حَتَّى دَخَلَنِي مِنْ ذَلِكَ ، قَالَ : وَمَنْ هُمْ ، هُمْ وَاللهِ السِّنُّ الْأَوَّلُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ، هُمْ وَاللهِ أَصْحَابُ الْبَرَانِسِ وَالسَّوَارِي .

٢- قَالَ : فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : انْظُرُوا أَخْصَمَكُمْ وَأَجْدَلَكُمْ وَأَعْلَمَكُمْ بِحُجَّتِكُمْ ، فَلْيَتَكَلَّمْ ، فَاخْتَارُوا رَجُلاً أَعْوَرَ يُقَالُ لَهُ : عَتَّابٌ مِنْ بَنِي تَغْلِبَ ، فَقَامَ ، فَقَالَ : قَالَ اللَّهُ كَذَا ، وَقَالَ اللَّهُ كَذَا كَأَنَّمَا يَنْزِعُ بِحَاجَتِهِ مِنَ الْقُرْآنِ فِي سُورَةٍ وَاحِدَةٍ .

٣- قَالَ : فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : إِنِّي أَرَاك قَارِئًا لِلْقُرْآنِ عَالِمًا بِمَا قَدْ فَصَّلْت وَوَصَلْت ، أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلاَّ هُوَ ، هَلْ عَلِمْتُمْ أَنَّ أَهْلَ الشَّامِ سَأَلُوا الْقَضِيَّةَ فَكَرِهْنَاهَا وَأَبَيْنَاهَا ، فَلَمَّا أَصَابَتْكُمَ الْجِرَاحُ وَعَضَّكُمَ الْأَلَمُ وَمُنِعْتُمْ مَاءَ الْفُرَاتِ أَنْشَأْتُمْ تَطْلُبُونَهَا ، وَلَقَدْ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ أَنَّهُ أُتِيَ بِفَرَسٍ بَعِيدِ الْبَطْنِ مِنَ الْأَرْضِ لِيَهْرُبَ عَلَيْهِ ، حتى أَتَاهُ آتٍ مِنْكُمْ ، فَقَالَ : إِنِّي تَرَكْت أَهْلَ الْعِرَاقِ يَمُوجُونَ مِثْلَ النَّاسِ لَيْلَةَ النَّفْرِ بِمَكَّةَ ، يَقُولُونَ مُخْتَلِفِينَ فِي كُلِّ وَجْهٍ مِثْلَ لَيْلَةِ النَّفْرِ بِمَكَّةَ .

٤- قَالَ : ثُمَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ، أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلاَّ هُوَ ، أَيَّ رَجُلٍ كَانَ أَبُو بَكْرٍ ؟ فَقَالُوا : خَيْرًا وَأَثْنَوْا ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ؟ فَقَالُوا خَيْرًا وَأَثْنَوْا ، فَقَالَ : أَفَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ رَجُلاً خَرَجَ حَاجًّا ، أَوْ مُعْتَمِرًا فَأَصَابَ ظَبْيًا ، أَوْ بَعْضَ هَوَامِّ الْأَرْضِ فَحَكَمَ فِيهِ أَحَدُهُمَا وَحْدَهُ ، أَكَانَ لَهُ ، وَاللَّهُ يَقُولُ ﴿يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ﴾ فَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ أَمْرِ الْأُمَّةِ أَعْظَمُ ، يَقُولُ : فَلَا تُنْكِرُوا حَكَمَيْنِ فِي دِمَاءِ الْأُمَّةِ ، وَقَدْ جَعَلَ اللَّهُ فِي قَتْلِ طَائِرٍ

حَكَمَيْنِ، وَقَدْ جَعَلَ بَيْنَ اخْتِلَافِ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهِ حَكَمَيْنِ لِإِقَامَةِ الْعَدْلِ وَالإِنْصَافِ بَيْنَهُمَا فِيمَا اخْتَلَفَا فِيهِ.

(۳۹۰۲۸) حضرت کلیب جرمی فرماتے ہیں کہ میں مسجد سے باہر تھا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا، وہ حاکموں کے معاملے میں حضرت معاویہ کے پاس سے واپس آرہے تھے۔ وہ حضرت سلیمان بن ربیعہ کے گھر میں داخل ہوئے اور میں بھی ان کے ساتھ داخل ہوا۔ انہیں یک آدمی نے طعنہ دیا، پھر ایک اور آدمی نے طعنہ دیا، پھر ایک اور آدمی نے طعنہ دیا اور کہا کہ اے ابن عباس! تم نے کفر کیا، تم نے شرک کیا اور تم نے اللہ کا ہم سر ٹھہرایا۔ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں یہ فرماتا ہے، یہ فرماتا ہے اور یہ فرماتا ہے۔ راوی سے پوچھا گیا کہ وہ کون تھے؟ انہوں نے بتایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے جلیل القدر صحابہ تھے۔

(۲) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کی بات سن کر فرمایا کہ تم اپنے میں سے سب سے زیادہ عالم اور سب سے بڑے مناظر کا انتخاب کرلو وہ مجھ سے بات کرے۔ انہوں نے ایک کانے شخص کا انتخاب کیا جن کا نام عتاب تھا اور وہ بنو تغلب سے تھے۔ انہوں نے کھڑے ہوکر کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ گویا وہ اپنی ضرورت کو قرآن کی ایک سورت سے ثابت کررہے تھے۔

(۳) ان کی بات سن کر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں آپ کو قرآن کا عالم سمجھتا ہوں، کیونکہ آپ نے بہت وضاحت سے اپنا موقف پیش کیا ہے۔ میں آپ کو اس ذات کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ شام والوں نے فیصلے کا مطالبہ کیا اور ہم نے اسے ناپسند کیا اور انکار کیا۔ پھر جب تمہیں زخم پہنچے، الم پہنچے اور تمہیں فرات کے پانی سے محروم کیا گیا تو تم نے فیصلے کا مطالبہ کرنا شروع کردیا؟ مجھے حضرت معاویہ نے بتایا ہے کہ ان کے پاس ایک پتلی کمر والا گھوڑا لایا گیا تاکہ وہ اس پر سوار ہوکر بھاگ جائیں یہاں تک کہ تم میں سے کوئی آنے والا آئے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اہل عراق کو ان لوگوں کی طرح چھوڑ دیا ہے جو مکہ میں نفر کی رات ادھر ادھر بھاگ رہے تھے۔

(۴) پھر حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں تمہیں اس ذات کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ ابوبکر کیسے آدمی تھے؟ سب نے کہا کہ بھلے آدمی تھے اور ان کی تعریف کی۔ پھر پوچھا کہ عمر بن خطاب کیسے آدمی تھے؟ سب نے کہا کہ بھلے آدمی تھے اور ان کی تعریف کی۔ پھر ابن عباس نے فرمایا کہ تمہارے خیال میں اگر کوئی شخص حج یا عمرے کے لئے جائے اور کسی ہرن یا وہاں کے حشرات میں سے کسی کو مار ڈالے اور خود فیصلہ کرلے تو کیا اس کا فیصلہ معتبر ہوگا جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ (يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ) جبکہ تمہارا جس معاملے میں اختلاف ہے وہ اس سے بہت بڑا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے عدل وانصاف کے لئے پرندے کے معاملے میں دو حاکم بنائے ہیں، آدمی اور اس کی بیوی کے معاملے میں دو حاکم بنائے ہیں تو تمہارے اختلاف میں جو ان سے بڑا ہے دو حاکم کیوں نہیں ہوسکتے۔

(۳۹۰۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، قَالَ : لَمَّا سَارَ عَلِيٌّ إِلَى صِفِّينَ اسْتَخْلَفَ أَبَا مَسْعُودٍ عَلَى النَّاسِ فَخَطَبَهُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَرَأَى فِيهِمْ قِلَّةً ، فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، اخْرُجُوا فَمَنْ خَرَجَ فَهُوَ

آمِنٌ ، إِنَّا نَعْلَمُ وَاللهِ ، أَنَّ مِنكُمَ الْكَارِهَ لِهَذَا الْوَجْهِ وَالْمُتَثَاقِلَ ، عَنْهُ ، اخْرُجُوا فَمَنْ خَرَجَ فَهُوَ آمِنٌ ، وَاللهِ مَا نَعُدُّهَا عَافِيَةً أَنْ يَلْتَقِيَ هَذَانِ الْغَارَانِ يَتَّقِي أَحَدُهُمَا الآخَرَ ، وَلَكِنْ نَعُدُّهَا عَافِيَةً أَنْ يُصْلِحَ اللَّهُ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَيَجْمَعَ أُلْفَتَهَا ، أَلاَ أُخْبِرُكُمْ عَنْ عُثْمَانَ ، وَمَا نَقَمَ النَّاسُ عَلَيْهِ إِنَّهُمْ لَمْ يَدَعُوهُ وَذَنْبَهُ حَتَّى يَكُونَ اللَّهُ يُعَذِّبُهُ ، أَوْ يَعْفُو عَنْهُ ، وَلَمْ يُدْرِكوا الذى طلبوا إِذْ حَسَدُوهُ مَا آتَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلِيٌّ ، قَالَ له :أَنْتَ الْقَائِلُ مَا بَلَغَنِي عَنْك يَا فَرُّوخُ ، إِنَّك شَيْخٌ قَدْ ذَهَبَ عَقْلُك ، قَالَ :لَقَدْ سَمَّتْنِي أُمِّي بِاسْمٍ أَحْسَنَ مِنْ هَذَا ، أَذَهَبَ عَقْلِي وَقَدْ وَجَبَتْ لِي الْجَنَّةُ مِنَ اللهِ وَمِنْ رَسُولِهِ ، تَعْلَمُهُ أَنْتَ ، وَمَا بَقِيَ مِنْ عَقْلِي فَإِنَّا كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ الآخِرَ فَالآخِرَ شَرٌّ ، قَالَ :فَلَمَّا كَانَ بِالسَّيْلَحِين ، أَوْ بِالْقَادِسِيَّةِ خَرَجَ عَلَيْهِمْ وَظُفْرَاهُ يَقْطُرَانِ ، يُرَى أَنَّهُ قَدْ تَهَيَّأَ لِلإِحْرَامِ ، فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَأَخَذَ بِمُؤَخِّرِ وَاسِطَةِ الرَّحْلِ قَامَ إِلَيْهِ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ فَقَالُوا :لَوْ عَهِدْت إِلَيْنَا يَا أَبَا مَسْعُودٍ ، فَقَالَ :عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالْجَمَاعَةِ ، فَإِنَّ اللَّهَ لاَ يَجْمَعُ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلَى ضَلاَلَةٍ، قَالَ :فَأَعَادُوا عَلَيْهِ ، فَقَالَ :عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالْجَمَاعَةِ فَإِنَّمَا يَسْتَرِيحُ بَرٌّ ، أَوْ يُسْتَرَاحُ مِنْ فَاجِرٍ.

(۳۹۰۲۹) حضرت عبدالعزیز بن رفیع فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی صفین گئے تو انہوں نے حضرت ابو مسعود کو لوگوں کا حاکم بنایا۔ انہوں نے جمعہ کے دن لوگوں کو خطبہ دیا تو لوگوں کو کم پایا۔ تو فرمایا اے لوگو! باہر نکلو، جو باہر نکلا وہ مامون ہوگا۔ بخدا ہم جانتے ہیں کہ تم میں سے بعض لوگ اس صورت کو ناپسند سمجھتے ہیں اور بوجھل خیال کرتے ہیں۔ باہر نکلو جو باہر نکلا وہ امن پائے گا۔ بخدا ہم اس چیز کو عافیت نہیں سمجھتے کہ یہ دو جماعتیں لڑیں اور ایک دوسرے سے ڈرے۔ بلکہ عافیت اس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کی اصلاح فرمائے اور ان کو جمع کردے۔ میں تمہیں حضرت عثمان کے بارے میں بتاتا ہوں اور جو لوگوں نے ان سے انتقام لیا۔ لوگوں نے انہیں کسی حق کے ثابت کرنے کے لئے شہید نہیں کیا بلکہ وہ ان نعمتوں پر حسد کرتے تھے جو اللہ نے حضرت عثمان کو عطا فرمائی تھیں۔

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو آپ نے فرمایا کہ اے فروخ! کیا آپ نے وہ بات کی جو میں نے سنی ہے؟ آپ ایک ایسے بوڑھے ہیں جس کی عقل ختم ہو چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میری ماں نے میرا نام اس نام سے اچھا رکھا ہے جو آپ نے مجھے دیا ہے۔ کیا میری عقل چلی گئی ہے اور میرے لئے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے جنت واجب ہو گئی ہے۔ آپ بھی اس بات کو جانتے ہیں۔ میری عقل باقی نہیں رہی۔ ہم باہم گفتگو کیا کرتے تھے کہ آخر شر ہے۔

جب وہ سیلحین یا قادسیہ میں تھے تو لوگوں کے سامنے آئے اور ان کے بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا، یوں محسوس ہوتا تھا کہ وہ احرام کی تیاری کر رہے ہیں۔ جب انہوں نے سواری پر سوار ہونے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے کہا کہ اے ابو مسعود! ہمیں کوئی نصیحت فرما دیجئے۔ انہوں نے فرمایا کہ تم پر تقویٰ لازم ہے اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ جڑے رہو، کیونکہ مسلمانوں کی جماعت گمراہی پر جمع نہیں ہو سکتی۔ لوگوں نے پھر نصیحت کی درخواست کی تو آپ نے فرمایا کہ تم پر تقویٰ لازم ہے اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ جڑے رہو، نیک آدمی راحت پاتا ہے یا برے سے راحت پائی جاتی ہے۔

(۳۹۰۳۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : مَا زَالَ جَدِّي كَافًّا سِلاَحَهُ يَوْمَ صِفِّينَ وَيَوْمَ الْجَمَلِ حَتَّى قُتِلَ عَمَّارٌ ، فَلَمَّا قُتِلَ سَلَّ سَيْفَهُ وَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ ، فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ. (طبرانی ۳۷۲۰)

(۳۹۰۳۰) حضرت محمد بن عمارہ بن خزیمہ بن ثابت فرماتے ہیں کہ میرے والد جنگ صفین اور جنگ جمل میں ہتھیار سے دور رہے۔لیکن جب حضرت عمار شہید ہوگئے تو انہوں نے اپنی تلوار نیام سے نکال لی اور کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمار کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی۔ پھر انہوں نے قتال کیا اور شہید ہوگئے۔

(۳۹۰۳۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا وَرْقَاءُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ زِيَادٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ.

(احمد ۱۹۷۔ ابو یعلی ۷۳۰۴)

(۳۹۰۳۱) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عمار کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی۔

(۳۹۰۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ صِفِّينَ وَاشْتَدَّتِ الْحَرْبُ دَعَا عَمَّارٌ بِشَرْبَةِ لَبَنٍ فَشَرِبَهَا ، وَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لِي : إِنَّ آخِرَ شَرْبَةٍ تَشْرَبُهَا مِنَ الدُّنْيَا شَرْبَةُ لَبَنٍ. (مسند ۴۴۴)

(۳۹۰۳۲) حضرت ابو البختری فرماتے ہیں کہ جب صفین میں جنگ تیز ہوگئی تو حضرت عمار نے دودھ کا پیالہ منگوا کر پیا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ تم دنیا میں آخری چیز دودھ پیو گے۔

(۳۹۰۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ شِمْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ الأَسَدِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا يَوْمَ صِفِّينَ وَمَعَهُ سَيْفُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُو الْفِقَارِ ، قَالَ : فَنَضْبِطُهُ فَيَفْلِتُ فَيَحْمِلُ عَلَيْهِمْ ، قَالَ : ثُمَّ يَجِيءُ ، قَالَ : ثُمَّ يَحْمِلُ عَلَيْهِمْ ، قَالَ ، فَجَاءَ بِسَيْفِهِ قَدْ تَثَنَّى ، فَقَالَ : إِنَّ هَذَا يَعْتَذِرُ إِلَيْكُمْ.

(ابن ابی الدنیا ۱۶۰)

(۳۹۰۳۳) عبد اللہ بن سنان اسدی فرماتے ہیں کہ میں نے جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا، ان کے ہاتھ میں رسول اللہ ﷺ کی ذوالفقار نامی تلوار تھی۔ ہم ان کے اردگرد رہتے تھے لیکن وہ ہمیں پیچھے چھوڑ دیتے تھے، وہ حملہ کرتے پھر آتے پھر حملہ کرتے۔ پھر وہ اپنی تلوار لائے تو وہ دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو چکی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ یہ تمہارے لئے عذر پیش کرتی ہے۔

(۳۹۰۳٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ : هَلْ شَهِدَ أَبُو أَيُّوبَ صِفِّينَ ، قَالَ : لاَ وَلَكِنْ شَهِدَ يَوْمَ النَّهْرِ.

(۳۹۰۳۴) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم سے سوال کیا کہ کیا ابو ایوب صفین کی جنگ میں شریک ہوئے تھے؟

انہوں نے فرمایا کہ وہ اس میں تو نہیں یوم النہر میں شریک تھے۔

(۳۹.۳۵) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ الْمَوْصِلِيُّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ ، قَالَ : سُئِلَ عَلِيٌّ عَنْ قَتْلَى يَوْمِ صِفِّينَ ، فَقَالَ : قَتْلَانَا وَقَتْلَاهُمْ فِي الْجَنَّةِ ، وَيَصِيرُ الْأَمْرُ إِلَيَّ وَإِلَى مُعَاوِيَةَ. (ابن عساکر ۱۳۹)

(۳۹۰۳۵) یزید بن اصم کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے صفین کے مقتولین کا حکم پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ ان کے اور ہمارے مقتول سب جنتی ہیں، معاملہ میرا اور معاویہ کا رہ جاتا ہے۔

(۳) ما ذكر في الخوارج

خوارج کا بیان

(۳۹.۳۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : ذُكِرَ الْخَوَارِجُ ، قَالَ : فِيهِمْ رَجُلٌ مُخْدَجُ الْيَدِ ، أَوْ مُودَنٌ ، أَوْ مُثَدَّنُ الْيَدِ ، لَوْلَا أَنْ تَبْطَرُوا لَحَدَّثْتُكُمْ بِمَا وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ يَقْتُلُونَهُمْ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ : أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : إِيْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. (مسلم ۱۵۵۔ ابن ماجه ۱۶۷)

(۳۹۰۳۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک مرتبہ خوارج کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا کہ ان میں ایک آدمی ہے جس کا ہاتھ مکمل نہیں ہے۔ اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ تم میری بات کا انکار کرو گے تو میں تمہیں وہ بات ضرور بتاتا جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے جو خوارج سے قتال کریں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ کیا آپ نے یہ بات خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رب کعبہ کی قسم! میں نے سنی ہے۔ یہ بات آپ نے تین مرتبہ فرمائی۔

(۳۹.۳۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ ، هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ هَؤُلَاءِ الْخَوَارِجَ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ يَخْرُجُ مِنْهُ قَوْمٌ يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ بِأَلْسِنَتِهِمْ لَا يَعْدُو تَرَاقِيَهُمْ ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ.

(۳۹۰۳۷) حضرت یسیر بن عمرو کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سہل بن حنیف سے سوال کیا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوارج کا تذکرہ فرماتے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے۔ آپ نے اپنے دستِ مبارک سے مشرق کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ یہاں سے ایک ایسی قوم کا خروج ہوگا جو زبانوں سے قرآن پڑھتے ہوں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین اسلام سے اس تیزی سے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکلتا ہے۔

(۳۹.۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ أَحْدَاثُ الأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الأَحْلاَمِ ، يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ النَّاسِ ، يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ ، يَمْرُقُونَ مِنَ الإِسْلاَمِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ، فَمَنْ لَقِيَهُمْ فَلْيَقْتُلْهُمْ فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ عِنْدَ اللهِ.

(۳۹۰۳۸) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب ایک ایسی قوم کا ظہور ہوگا جن کے افراد کم عمر کے ہوں گے، عقل کے اندھے ہوں گے، جب بات کریں گے تو لوگوں میں سب سے خوب بات کہیں گے۔ زبانوں سے قرآن پڑھتے ہوں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین اسلام سے اس تیزی سے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکلتا ہے۔ جسے ان کا سامنا ہوا ان سے قتال کرے کیونکہ ان سے قتال کرنا اللہ کے نزدیک بہت بڑے اجر کی بات ہے۔

(۳۹.۳۹) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْخَوَارِجُ كِلاَبُ النَّارِ. (ابن ماجه ۱۷۳۔ احمد ۳۵۵)

(۳۹۰۳۹) حضرت ابن ابی اوفی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خوارج جہنم کے کتے ہیں۔

(۳۹.۴۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : ذَكَرُوا الْخَوَارِجَ عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: أُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ.

(۳۹۰۴۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سامنے خوارج کا تذکرہ آیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ بدترین لوگ ہیں۔

(۳۹.۴۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ شُمَيْخٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ وَيَدَاهُ هَكَذَا ، يَعْنِي تَرْتَعِشَانِ مِنَ الْكِبَرِ : لَقِتَالُ الْخَوَارِجِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ قِتَالِ عِدَّتِهِمْ مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ.

(۳۹۰۴۱) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بڑھاپے میں جبکہ ان کے ہاتھ بھی کانپ رہے تھے فرمایا کہ خوارج سے قتال کرنا میرے نزدیک مشرکین سے قتال کرنے سے زیادہ افضل ہے۔

(۳۹.۴۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : لَمَّا سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ بِنَجْدَةَ قَدْ أَقْبَلَ وَأَنَّهُ يُرِيدُ الْمَدِينَةَ وَأَنَّهُ يَسْبِي النِّسَاءَ وَيَقْتُلُ الْوِلْدَانَ ، قَالَ : إِذًا لاَ نَدَعُهُ وَذَاكَ ، وَهَمَّ بِقِتَالِهِ وَحَرَّضَ النَّاسَ ، فَقِيلَ لَهُ : إِنَّ النَّاسَ لاَ يُقَاتِلُونَ مَعَكَ ، وَنَخَافُ أَنْ تُتْرَكَ وَحْدَكَ ، فَتَرَكَهُ.

(۳۹۰۴۲) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نجدہ کے بارے میں سنا کہ وہ مدینہ آرہا ہے اور عورتوں کو قیدی بنا رہا ہے اور بچوں کو قتل کر رہا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو ہم اسے ایسا کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ پھر آپ نے اس کے قتال کا ارادہ کیا اور لوگوں کو اس کی ترغیب دی۔ ان سے کہا گیا کہ لوگ آپ کی معیت میں قتال کے لئے تیار نہیں ہوں گے اور ہمیں خوف ہے کہ آپ کو اکیلا چھوڑ دیا جائے گا۔ اس کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے تعرض کرنے کا ارادہ ترک کر دیا۔

(۳۹.۴۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : سَمِعْتُهُمْ يَذْكُرُونَ ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ غَزَا الْخَوَارِجَ.

(۳۹۰۴۳) حضرت اعمش کہتے ہیں کہ میں نے اسلاف کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ عبدالرحمن بن یزید نے خوارج سے جنگ کی۔

(۳۹۰٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ بَعْدِي ، أَوْ سَيَكُونُ بَعْدِي مِنْ أُمَّتِي قَوْمٌ يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ حُلُوقَهُمْ ، يَخْرُجُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ، لاَ يَعُودُونَ فِيهِ ، هُمْ شِرَارُ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ ، قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّامِتِ :فَذَكَرْت ذَلِكَ لِرَافِعِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ أَخِي الْغِفَارِيِّ ، فَقَالَ : وَأَنَا أَيْضًا قَدْ سَمِعْته مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (مسلم ۷۵۰۔ احمد ۳۱)

(۳۹۰۴۴) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد ایک قوم ہوگی جو قرآن تو پڑھتے ہوں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکلتا ہے۔ وہ پھر دین میں واپس نہیں آئیں گے۔ وہ بدترین مخلوق اور بدترین اخلاق والے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن صامت فرماتے ہیں کہ میں نے اس روایت کا تذکرہ حضرت رافع بن عمرو سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

(۳۹۰٤٥) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ الْهَمْدَانِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ بَابِ عَبْدِ اللهِ نَنْتَظِرُ أَنْ يَخْرُجَ إِلَيْنَا فَخَرَجَ ، فَقَالَ :إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا إِنَّ قَوْمًا يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ ، يَمْرُقُونَ مِنَ الإِسْلاَمِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ، وَايْمُ اللهِ لاَ أَدْرِي لَعَلَّ أَكْثَرَهُمْ مِنْكُمْ ، قَالَ :فَقَالَ عَمْرُو بْنُ سَلَمَةَ :فَرَأَيْنَا عَامَّةَ أُولَئِكَ يُطَاعِنُونَا يَوْمَ النَّهْرَوَانِ مَعَ الْخَوَارِجِ.

(۳۹۰۴۵) حضرت سلمہ ہمدانی اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے انتظار میں ان کے دروازے پر بیٹھے تھے، وہ تشریف لائے اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیان کیا کہ ایک قوم قرآن مجید کو پڑھتی ہوگی لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے۔ یہ حدیث بیان کرنے کے بعد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم میں نہیں جانتا کہ شاید ان سے تعلق رکھنے والے بہت سے لوگ تم میں سے ہوں۔ حضرت عمرو بن سلمہ فرماتے ہیں کہ ہم نے ان میں سے اکثر لوگوں کو دیکھا کہ یوم نہروان میں خوارج کے ساتھ ہم سے قتال کر رہے تھے۔

(۳۹۰٤٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدٍ الرُّؤَاسِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ ظَبْيَانَ ، عَنْ أَبِي تِحْيَى ، قَالَ :سَمِعَ عَلِيٌّ رَجُلاً مِنَ الْخَوَارِجِ وَهُوَ يُصَلِّي صَلاَةَ الْفَجْرِ يَقُولُ : ﴿وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْك وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْت لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُك وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ قَالَ :فَتَرَكَ علي سُورَتَهُ الَّتِي كَانَتْ فِيهَا ، قَالَ :وَقَرَأَ ﴿فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللهِ حَقٌّ وَلاَ يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِينَ لاَ يُوقِنُونَ﴾. (طبرانی ۸۰۴۲)

(۳۹۰۴۶) حضرت ابو تحیی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک خارجی کو فجر کی نماز میں قرآن مجید کی یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا:

﴿وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْك وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْت لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُك وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾

یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی سورت کو چھوڑ دیا اور یہاں سے پڑھا

﴿فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللهِ حَقٌّ وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِينَ لَا يُوقِنُونَ﴾.

(٣٩٠٤٧) حَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَبُو مُرِّيٍّ ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ ، قَالَ : كُنْتُ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَجَاؤُوا بِسَبْعِينَ رَأْسًا مِنْ رُؤُوسِ الْحَرُورِيَّةِ فَنُصِبَتْ عَلَى دَرَجِ الْمَسْجِدِ ، فَجَاءَ أَبُو أُمَامَةَ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ ، فَقَالَ : كِلَابُ جَهَنَّمَ ، شَرُّ قَتْلَى قُتِلُوا تَحْتَ ظِلِّ السَّمَاءِ ، وَمَنْ قَتَلُوا خَيْرُ قَتْلَى تَحْتَ السَّمَاءِ ، وَبَكَى وَنَظَرَ إِلَيَّ ، وَقَالَ : يَا أَبَا غَالِبٍ ، إِنَّكَ مِنْ بَلَدِ هَؤُلَاءِ ؟ قُلْتُ :نَعَمْ ، قَالَ :أَعَاذَكَ ، قَالَ :أَظُنُّهُ قَالَ : اللَّهُ مِنْهُمْ :قَالَ :تَقْرَأُ آلَ عِمْرَانَ قُلْتُ :نَعَمْ ، قَالَ : ﴿مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ ، وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ﴾ وَقَالَ : ﴿يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ﴾ قُلْتُ :يَا أَبَا أُمَامَةَ ، إِنِّي رَأَيْتُكَ تَهْرِيقُ عَبْرَتَكَ ، قَالَ:نَعَمْ ، رَحْمَةً لَهُمْ ، إِنَّهُمْ كَانُوا مِنْ أَهْلِ الإِسْلَامِ ، قَالَ :قد افْتَرَقَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ عَلَى وَاحِدَةٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً ، وَتَزِيدُ هَذِهِ الأُمَّةُ فِرْقَةً وَاحِدَةً ، كُلُّهَا فِي النَّارِ إِلَّا السَّوَادَ الأَعْظَمَ عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ ، وَإِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا ، وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ ، السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ خَيْرٌ مِنَ الْفُرْقَةِ وَالْمَعْصِيَةِ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ :يَا أَبَا أُمَامَةَ ، أَمِنْ رَأْيِكَ تَقُولُ أَمْ شَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنِّي إِذًا لَجَرِيءٌ، قَالَ بَلْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ حَتَّى ذَكَرَ سَبْعًا.

(۳۹۰۴۷) حضرت ابو غالب فرماتے ہیں کہ میں دمشق کی جامع مسجد میں تھا کہ لوگ ستر خارجیوں (حروریوں) کے سر لے کر آئے۔ ان سروں کو مسجد کی سیڑھیوں پر نصب کر دیا گیا۔ جب حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ان کے سروں کو دیکھا تو فرمایا کہ یہ جہنم کے کتے ہیں۔ آسمان کے نیچے مارے جانے والے یہ بدترین مخلوق ہیں۔ اور جنہیں انہوں نے قتل کیا ہے وہ آسمان کے نیچے سب سے بہترین مقتول ہیں۔ پھر وہ روئے اور میری طرف دیکھا اور مجھ سے فرمایا کہ اے ابو غالب! تم ان لوگوں کے شہر سے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ نے تمہیں محفوظ رکھا۔ پھر فرمایا کہ کیا تم سورۃ آل عمران پڑھتے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ ، وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ﴾ اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ﴾ حضرت ابو غالب فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے ابو امامہ! میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے، اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! ان پر رحمت کی وجہ سے میری آنکھوں سے آنسو

نکل رہے ہیں۔ وہ اہل اسلام میں سے تھے۔ بنی اسرائیل والے اکہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے اور اس امت میں ایک فرقے کا اضافہ ہوگا، وہ سب جہنم میں جائیں گے سوائے بڑی جماعت کے۔ ان پر وہ ہے جس کے وہ مکلّف بنائے گئے اور تم پر وہ ہے جس کے تم مکلّف بنائے گئے۔ اگر تم اس بڑی جماعت کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے اور پیغام دینے والے پر تو بات کو کھول کھول کر بیان کر دینا ہی ہوتا ہے۔ بات کو سننا اور اطاعت کرنا فرقہ میں پڑنے اور معصیت سے بہتر ہے۔

ایک آدمی نے ان سے کہا کہ اے ابوامامہ! یہ بات آپ اپنی رائے سے کہہ رہے ہیں یا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر میں یہ بات اپنی رائے سے کہوں تو دین کے معاملے میں جرأت کرنے والا بن جاؤں گا! میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے ایک، دو مرتبہ نہیں بلکہ سات مرتبہ سنی ہے۔

(۳۹۰۴۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ الْوَاسِطِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : نَهَى عَلِيٌّ أَصْحَابَهُ أَنْ يَبْسُطُوا عَلَى الْخَوَارِجِ حَتَّى يُحْدِثُوا حَدَثًا ، فَمَرُّوا بِعَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ فَأَخَذُوهُ ، فَمَرَّ بَعْضُهُمْ عَلَى تَمْرَةٍ سَاقِطَةٍ مِنْ نَخْلَةٍ فَأَخَذَهَا فَأَلْقَاهَا فِي فِيهِ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ : تَمْرَةُ مُعَاهَدٍ ، فَبِمَ اسْتَحْلَلْتَهَا فَأَلْقَاهَا مِنْ فِيهِ ، ثُمَّ مَرُّوا عَلَى خِنْزِيرٍ فَنَفَحَهُ بَعْضُهُمْ بِسَيْفِهِ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ : خِنْزِيرُ مُعَاهَدٍ ، فَبِمَ اسْتَحْلَلْتَه ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : أَلاَ أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا هُوَ أَعْظَمُ عَلَيْكُمْ حُرْمَةً مِنْ هَذَا ، قَالُوا : نَعَمْ ، قَالَ : أَنَا ، فَقَدَّمُوهُ فَضَرَبُوا عُنُقَه ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ عَلِيٌّ أَنْ أَقِيدُونَا بِعَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ ، فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ : وَكَيْفَ نُقِيدُكَ وَكُلُّنَا قَتَلَهُ ، قَالَ : أَوَكُلُّكُمْ قَتَلَهُ ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، فَقَالَ : اللَّهُ أَكْبَرُ ، ثُمَّ أَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَبْسُطُوا عَلَيْهِمْ ، قَالَ : وَاللهِ لاَ يُقْتَلُ مِنْكُمْ عَشَرَةٌ وَلاَ يَفْلِتُ مِنْهُمْ عَشَرَةٌ ، قَالَ : فَقَتَلُوهُمْ ، فَقَالَ : اطْلُبُوا فِيهِمْ ذَا الثُّدَيَّةِ ، فَطَلَبُوهُ فَأُتِيَ بِهِ ، فَقَالَ : مَنْ يَعْرِفُهُ ، فَلَمْ يَجِدُوا أَحَدًا يَعْرِفُهُ إِلاَّ رَجُلاً ، قَالَ : أَنَا رَأَيْته بِالْحِيرة ، فَقُلْتُ لَهُ : أَيْنَ تُرِيدُ ، قَالَ : هَذِهِ ، وَأَشَارَ إِلَى الْكُوفَةِ ، وَمَالِي بِهَا مَعْرِفَةٌ ، قَالَ : فَقَالَ عَلِيٌّ : صَدَقَ هُوَ مِنَ الْجَانِّ. (ابو عبید ۴۷۵۔ دار قطنی ۱۳۱)

(۳۹۰۴۸) حضرت ابومجلز فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو خوارج کے ساتھ معرکہ آرائی سے اس وقت تک منع کیا جب تک وہ خود چھیڑ خانی نہ کریں۔ چنانچہ خوارج حضرت عبداللہ بن خباب کے پاس سے گزرے اور انہیں پکڑ لیا۔ پھر ان میں سے ایک شخص ایک کھجور کے درخت سے گری ہوئی کھجور کو اٹھا کر کھانے لگا تو ایک شخص اسے ٹوکتے ہوئے بولا کہ یہ ایک ذمی کی کھجور ہے تم اسے کیسے حلال سمجھتے ہو؟ چنانچہ اس نے کھجور منہ سے پھینک دی۔ پھر وہ ایک خنزیر کے پاس سے گزرے تو ایک آدمی نے اسے اپنی تلوار ماری۔ ایک شخص اسے ٹوکتے ہوئے بولا کہ یہ ایک ذمی کا خنزیر ہے تم اسے اپنے لئے کیسے حلال سمجھتے ہو؟ حضرت عبداللہ بن خباب نے فرمایا کہ کیا میں نے تمہیں ان چیزوں سے زیادہ قابل احترام چیز کا نہ بتاؤں؟ انہوں نے کہا بتائیے، حضرت عبداللہ بن خباب نے فرمایا کہ میں ہوں۔ وہ آگے بڑھے اور حضرت عبداللہ بن خباب کی گردن کاٹ ڈالی۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف پیغام بھیجا کہ حضرت عبداللہ بن خباب کے قاتل کو میری طرف بھیج دو۔ انہوں نے

جواب دیا کہ ہم ان کے قاتل آپ کو کیسے بھیجیں، ہم سب نے انہیں قتل کیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا تم سب نے انہیں قتل کیا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کہا اور پھر اپنے ساتھیوں کو ان پر چڑھائی کا حکم دے دیا۔ اور فرمایا خدا کی قسم! تم میں سے دس آدمی قتل نہیں ہوں گے اور ان میں سے دس آدمی باقی نہیں بچیں گے۔ پس لوگوں نے ان سے قتال کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں حکم دیا کہ ان میں ذوالثدیہ کو تلاش کرو۔ لوگوں نے اسے تلاش کیا اور اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا انہوں نے پوچھا کہ اسے کون جانتا ہے۔ پھر صرف ایک آدمی ملا جو اسے جانتا تھا۔ اس نے کہا کہ میں نے اسے حیرہ میں دیکھا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تم کہاں جا رہے ہو؟ اس نے کہا کہ اس طرف، اور پھر اس نے کوفہ کی طرف اشارہ کیا جبکہ مجھے اس کا علم نہ تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ جنوں میں سے ہے، اس نے سچ کہا۔

(۳۹۰۴۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : لَمَّا لَقِيَ عَلِيٌّ الْخَوَارِجَ أَكَبَّ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ ، فَوَاللهِ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ تِسْعَةٌ حَتَّى أَفْنَوْهُمْ.

(۳۹۰۴۹) حضرت ابومجلز فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خوارج پر چڑھائی کی تو مسلمان بھی ان پر ٹوٹ پڑے، خدا کی قسم صرف نو مسلمان شہید ہوئے تھے کہ انہوں نے خوارج کو تہس نہس کر دیا۔

(۳۹۰۵۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جمهان ، قَالَ : كَانَتِ الْخَوَارِجُ قَدْ دَعَوْنِي حَتَّى كِدْتُ أَنْ أَدْخُلَ فِيهِمْ ، فَرَأَتْ أُخْتُ أَبِي بِلَالٍ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّهَا رَأَتْ أَبَا بِلَالٍ أَهْلَبَ ، قَالَ : فَقُلْتُ : يَا أَخِي ، مَا شَأْنُكَ ، قَالَ : فَقَالَ : جُعِلْنَا بَعْدَكُمْ كِلَابَ أَهْلِ النَّارِ.

(۳۹۰۵۰) حضرت سعید بن جمہان فرماتے ہیں کہ خوارج نے مجھے اپنی جماعت میں داخل ہونے کی دعوت دی، قریب تھا کہ میں ان میں شمولیت اختیار کر لیتا۔ اس اثناء میں ابو بلال کی بہن نے خواب میں ابو بلال اہلب کو دیکھا اور اس سے پوچھا کہ اے میرے بھائی! تمہیں کیا ہوا؟ اس نے کہا کہ ہمیں تمہارے بعد جہنم کے کتے بنا دیا گیا۔

(۳۹۰۵۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ الْخَوَارِجِ فَرَأَيْتُ مِنْهُمْ شَيْئًا كَرِهته ، فَفَارَقْتهمْ عَلَى أَنْ لَا أُكْثِرَ عَلَيْهِمْ ، فَبَيْنَا أَنَا مَعَ طَائِفَةٍ مِنْهُمْ إِذْ رَأَوْا رَجُلاً خَرَجَ كَأَنَّهُ فَزِعٌ ، وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ نَهْرٌ ، فَقَطَعُوا إِلَيْهِ النَّهَرَ ، فَقَالُوا : كَأَنَّا رُعْنَاكَ ، قَالَ : أَجَلْ ، قَالُوا : وَمَنْ أَنْتَ ، قَالَ : أَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ خَبَّابِ بْنِ الأَرَتِّ ، قَالُوا : عِنْدَكَ حَدِيثٌ تُحَدِّثُنَاهُ ، عَنْ أَبِيكَ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : حدثني أبي عن رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ فِتْنَةً جَائِيَةٌ ، الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي ، فَإِذَا لَقِيتَهُمْ فَإِنَ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ عَبْدَ اللهِ الْمَقْتُولَ فَلَا تَكُنْ عَبْدَ اللهِ الْقَاتِلَ ، قَالَ : فَقَرَّبُوهُ إِلَى النَّهَرِ فَضَرَبُوا عُنُقه فَرَأَيْتُ دَمَهُ يَسِيلُ عَلَى الْمَاءِ كَأَنَّهُ شِرَاكٌ مَا ابْذَقَرَّ بِالْمَاءِ حَتَّى تَوَارَى عَنْهُ ، ثُمَّ دَعَوْا بِسُرِّيَّةٍ لَهُ حُبْلَى

فَبَقَرُوا عَمَّا فِي بَطْنِهَا. (احمد ۱۱۰۔ دار قطنی ۱۳۲)

(۳۹۰۵۱) بنو عبد القیس کے ایک آدمی بیان کرتے ہیں کہ میں خوارج کے ساتھ تھا کہ میں نے ان میں ایسی چیزوں کو دیکھا جنہیں میں پسند نہیں کرتا تھا۔ لہٰذا میں نے ان سے جدائی کا فیصلہ کرلیا۔ میں ابھی انہی کی ایک جماعت کے ساتھ تھا کہ انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا، جس کے اور ان کے درمیان نہر حائل تھی۔ انہوں نے اس آدمی کو پکڑنے کے لئے نہر عبور کی اور کہا کہ شاید ہم نے تمہیں ڈرا دیا۔ اس نے کہا ہاں کچھ یونہی ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اس آدمی نے کہا کہ میں عبد اللہ بن خباب بن ارت ہوں۔ انہوں نے کہا کہ تمہارے پاس ایک حدیث ہے جو تم اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہو۔ انہوں نے فرمایا کہ ہاں میرے والد نے مجھ سے رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے بیان کیا کہ فتنہ آنے والا ہے۔ اس میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا۔ اگر تم اللہ کے مقتول بندے بن سکو تو بن جانا لیکن اللہ کے قاتل بندے نہ بننا۔ پھر وہ لوگ حضرت عبد اللہ بن خباب کو نہر کے قریب لے گئے اور ان کی گردن کاٹ ڈالی۔ میں نے ان کے خون کو نہر کی لہروں پر بہتے ہوئے دیکھا، پھر انہوں نے حضرت عبد اللہ بن خباب کی ایک حاملہ باندی کو بلایا اور اس کے پیٹ کو چاک کر ڈالا۔

(۳۹۰۵۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الأَنْصَارِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَيَّانَ ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ وَفُلاَنِ بْنِ نَضْلَةَ ، قَالاَ : بَعَثَ عَلِيٌّ إِلَى الْخَوَارِجِ ، فَقَالَ : لاَ تُقَاتِلُوهُمْ حَتَّى يَدْعُوا إِلَى مَا كَانُوا عَلَيْهِ مِنْ عَطَاءٍ أَوْ رِزْقٍ فِي أَمَانٍ مِنَ اللهِ وَرَسُولِهِ ، فَأَبَوْا وَسَبُّونَا.

(۳۹۰۵۲) حضرت جبلہ بن سحیم اور ابن نضلہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خوارج کی طرف ایک لشکر کو روانہ فرمایا اور ان سے فرمایا کہ خوارج سے اس وقت تک قتال نہ کرنا جب تک انہیں دعوت نہ دی جائے کہ وہ پہلے والے سالانہ وظیفہ اور اللہ و رسول اللہ کے امان کو قبول کرلیں۔ لیکن انہوں نے اس بات سے انکار کیا اور ہمیں گالم گلوچ کی۔

(۳۹۰۵۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ قَيْسٍ الْحَضْرَمِيُّ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : خَطَبَنَا عَلِيٌّ بِالْمَدَائِنِ بِقَنْطَرَةِ الدِّيزَجَانِ ، فَقَالَ : قَدْ ذُكِرَ لِي ، أَنَّ خَارِجَةً تَخْرُجُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ فِيهِمْ ذُو الثُّدَيَّةِ ، وَإِنِّي لاَ أَدْرِي أَهُمْ هَؤُلاَءِ أَمْ غَيْرُهُمْ ، قَالَ : فَانْطَلَقُوا يُلْقِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا ، فَقَالَتِ الْحَرُورِيَّةُ : لاَ تُكَلِّمُوهُمْ كَمَا كَلَّمْتُمُوهُمْ يَوْمَ حَرُورَاءَ ، فَكَلَّمُوهُم ، فَرَجَعْتُمْ ، قَالَ : فَشَجَرَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِالرِّمَاحِ ، فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِ عَلِيٍّ : قَطِّعُوا الْعَوَالِيَ ، قَالَ : فَاسْتَدَارُوا فَقَتَلُوهُمْ وَقُتِلَ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ اثْنَا عَشَرَ ، أَوْ ثَلاَثَةَ عَشَرَ ، فَقَالَ : الْتَمِسُوهُ ، فَالْتَمَسُوهُ فَوَجَدُوهُ ، فَقَالَ : وَاللهِ مَا كَذَبْتُ وَلاَ كُذِّبْتُ ، اعْمَلُوا وَاتَّكِلُوا ، فَلَوْلاَ أَنْ تَتَّكِلُوا لأَخْبَرْتُكُمْ بِمَا قَضَى اللَّهُ لَكُمْ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ ، ثُمَّ قَالَ : لَقَدْ شَهِدَنَا نَاسٌ بِالْيَمَنِ ، قَالُوا : كَيْفَ ذَاكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَ : كَانَ هَوَاهُمْ مَعَنَا.

(مسلم ۷۴۸۔ ابو داؤد ۴۷۳۵)

(۳۹۰۵۳) حضرت زید بن وہب کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دیزجان کے پل پر مدائن میں ہمارے سامنے خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبے میں آپ نے کہا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ ایک جماعت مشرق کی طرف سے خروج کرنے والی ہے ان میں ذوالثدیہ بھی ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ یہ وہی لوگ ہیں یا کوئی اور ہیں؟ راوی کہتے ہیں کہ وہ لوگ ایک دوسرے سے ملتے ہوئے چلے، حروریہ نے کہا کہ ان سے اس طرح بات نہ کرنا جس طرح تم نے ان سے حروراء کے دن بات کی تھی۔ پھر انہوں نے ان سے بات کی اور تم لوٹ گئے۔ پھر ان کے درمیان نیزے چلنے لگے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کچھ ساتھیوں نے کہا کہ نیزوں کو کاٹ دو اور پھر وہ گھوم کر آئے اور ان سے قتال کیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے بارہ یا تیرہ لوگ شہید ہوئے۔ پھر انہوں نے کہا کہ اسے تلاش کرو، انہوں نے اسے تلاش کیا اور پالیا۔ پھر فرمایا کہ خدا کی قسم نہ تو نے جھوٹ بولا اور نہ تجھ سے جھوٹ بولا گیا۔ عمل کرتے رہو اور پر امید نہ ہو۔ اگر تم امید پر سہارا نہ لگا لو تو میں تمہیں وہ بات بتا دوں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان فیض ترجمان سے جاری فرمائی ہے۔ پھر فرمایا کہ ہمارے ساتھ یمن کے بھی کچھ لوگ تھے۔ لوگوں نے کہا کہ وہ کیسے اے امیر المومنین! آپ نے فرمایا کہ ان کی خواہشات ہمارے ساتھ تھیں۔

(۳۹۰۵٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو شَيْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بَرَكَةَ الصَّائِدِيِّ ، قَالَ :لَمَّا قَتَلَ عَلِيٌّ ذَا الثُّدَيَّةِ ، قَالَ سَعْدٌ :لَقَدْ قَتَلَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ جَانَّ الرَّدْهَةِ.

(۳۹۰۵۴) حضرت ابو برکہ صائدی فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ذوالثدیہ کو قتل کر دیا تو حضرت سعد نے فرمایا کہ ابن ابی طالب نے بل کے سانپ کو مار ڈالا۔

(۳۹۰۵٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ الْحَنَفِيِّ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، قَالَ :لَمَّا كَانَتِ الْحُكُومَةُ بِصِفِّينَ وَبَايَنَ الْخَوَارِجُ عَلِيًّا رَجَعُوا مُبَايِنِينَ لَهُ ، وَهُمْ فِي عَسْكَرٍ ، وَعَلِيٌّ فِي عَسْكَرٍ ، حَتَّى دَخَلَ عَلِيٌّ الْكُوفَةَ مَعَ النَّاسِ بِعَسْكَرِهِ ، وَمَضَوْا هُمْ إِلَى حَرُورَاءَ فِي عَسْكَرِهِمْ ، فَبَعَثَ عَلِيٌّ إِلَيْهِمَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَكَلَّمَهُمْ فَلَمْ يَقَعْ مِنْهُمْ مَوْقِعًا ، فَخَرَجَ عَلِيٌّ إِلَيْهِمْ فَكَلَّمَهُمْ حَتَّى أَجْمَعُوا هُمْ وَهُوَ عَلَى الرِّضَا ، فَرَجَعُوا حَتَّى دَخَلُوا الْكُوفَةَ عَلَى الرِّضَا مِنْهُ وَمِنْهُمْ ، فَأَقَامُوا يَوْمَيْنِ ، أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ ، قَالَ : فَدَخَلَ الأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ وَكَانَ يَدْخُلُ عَلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ :إِنَّ النَّاسَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّك رَجَعْتَ لَهُمْ عَنْ كُفْرَةٍ ، فَلَمَّا أَنْ كَانَ الْغَدُ وَالْجُمُعَةُ صَعِدَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، فَخَطَبَ ، فَذَكَرَهُمْ وَمُبَايَنَتَهُمَ النَّاسَ وَأَمْرَهُمَ الَّذِي فَارَقُوهُ فِيهِ ، فَعَابَهُمْ وَعَابَ أَمْرَهُمْ ، قَالَ : فَلَمَّا نَزَلَ عَنِ الْمِنْبَرِ تَنَادَوْا مِنْ نَوَاحِي الْمَسْجِدِ لاَ حُكْمَ إِلاَّ لِلَّهِ ، فَقَالَ عَلِيٌّ :حُكْمُ اللهِ أَنْتَظِرُ فِيكُمْ ، ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا يُسَكِّنُهُمْ بِالإِشَارَةِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ حَتَّى أَتَاهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ وَاضِعًا إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ : ﴿لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾.

(۳۹۰۵۵) حضرت ابورزین فرماتے ہیں کہ جب حکومت صفین میں تھی، اور خوارج نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا اور انہیں چھوڑ کر چلے گئے۔ تو خوارج ایک لشکر میں تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ دوسرے لشکر میں تھے۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے لشکر کے ساتھ کوفہ واپس آ گئے اور وہ اپنے لشکر میں حروراء چلے گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بھیجا لیکن انہوں نے کوئی گنجائش نہ پائی۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ان سے گفتگو کے لئے تشریف لئے گئے اور ان سے بات چیت ہوئی اور سب آپس میں راضی ہو گئے۔ اور کوفہ واپس آ گئے۔ یہ رضا مندی دو یا تین دن قائم رہی۔

پھر اشعث بن قیس آئے جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس اکثر آیا کرتے تھے اور انہوں نے کہا کہ لوگ کہہ رہے ہے کہ آپ نے ان سے ان کے کفر کے باوجود رجوع کر لیا۔ اگلے دن یا جمعہ کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ منبر پر جلوہ افروز ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور خطبہ میں انہیں نصیحت فرمائی۔ لوگوں سے ان کے الگ ہونے کا تذکرہ کیا، جس چیز میں انہوں نے مفارقت کی اس کا انہیں حکم دیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی اور ان کے طریقہ کار کی مذمت فرمائی۔ جب وہ منبر سے نیچے تشریف لائے تو مسجد کے کونوں سے آوازیں آنے لگیں کہ اللہ کے سوا کسی کا حکم نہیں! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہارے بارے میں اللہ کے حکم کا انتظار کر رہا ہوں۔ پھر منبر پر انہیں ہاتھ سے خاموش رہنے کا اشارہ فرمایا۔ اتنے میں خارجیوں کا ایک آدمی اپنی انگلیاں کانوں پر رکھ کر یہ آیت پڑھتے ہوئے آیا ﴿لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾.

(۳۹۰۵۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهُ الْخَوَارِجُ فَذُكِرَ مِنْ عِبَادَتِهِمْ وَاجْتِهَادِهِمْ ، فَقَالَ : لَيْسُوا بِأَشَدَّ اجْتِهَادًا مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى ، ثُمَّ هُمْ يُضِلُّونَ. (عبدالرزاق ۱۸۶۶۵)

(۳۹۰۵۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے خوارج کا تذکرہ کیا گیا، ان کی عبادت اور مساعی کا تذکرہ کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ یہودیوں اور عیسائیوں سے زیادہ کوشش کرنے والے اور ان سے زیادہ نماز پڑھنے والے نہیں ہیں۔

(۳۹۰۵۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ ذَكَرَ مَا يَلْقَى الْخَوَارِجُ عِنْدَ الْقُرْآنِ ، فَقَالَ : يُؤْمِنُونَ عِنْدَ مُحْكَمِهِ وَيَهْلَكُونَ عِنْدَ مُتَشَابِهِهِ.

(عبدالرزاق ۲۰۸۹۵)

(۳۹۰۵۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے تذکرہ کیا گیا کہ خوارج قرآن کو ہمیشہ بنیاد قرار دیتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ اس کے محکم پر ایمان لاتے ہیں اور اس کے متشابہ کی وجہ سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔

(۳۹۰۵۸) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ شَغَافٍ ، قَالَ : سَأَلَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلاَمٍ ، عَنِ الْخَوَارِجِ ، فَقُلْتُ : هُمْ أَطْوَلُ النَّاسِ صَلاَةً وَأَكْثَرُهُمْ صَوْمًا غَيْرَ أَنَّهُمْ إِذَا خَلَفُوا الْجِسْرَ أَهْرَاقُوا الدِّمَاءَ ، وَأَخَذُوا الأَمْوَالَ ، فَقَالَ : لاَ تَسْأَلْ عنهم إِلاَّ ذَا ، أَمَا إِنِّي قَدْ قُلْتُ لَهُمْ : لاَ

تَقْتُلُوا عُثْمَانَ ، دَعُوهُ ، فَوَاللهِ لَئِنْ تَرَكْتُمُوهُ إِحْدَى عَشْرَةَ لَيْلَةً لَيَمُوتَنَّ عَلَى فِرَاشِهِ مَوْتًا فَلَمْ يَفْعَلُوا ، فَإِنَّهُ لَمْ يُقْتَلْ نَبِيٌّ إِلاَّ قُتِلَ بِهِ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ النَّاسِ ، وَلَمْ يُقْتَلْ خَلِيفَةٌ إِلاَّ قُتِلَ بِهِ خَمْسَةٌ وَثَلاَثُونَ أَلْفًا.

(۳۹۰۵۸) حضرت بشر بن شغاف فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے مجھ سے خوارج کے بارے میں سوال کیا تو میں نے عرض کیا کہ وہ سب سے لمبی نماز پڑھنے والے اور سب سے زیادہ روزے رکھنے والے ہیں۔ لیکن جب وہ پل کو پیچھے چھوڑ دیتے ہیں تو خون بہاتے ہیں اور مال چھین لیتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ان کے بارے میں تم سے یہی سوال کیا جائے گا۔ میں نے ان سے کہا تھا کہ حضرت عثمان کو شہید نہ کرو، انہیں چھوڑ دو خدا کی قسم اگر تم انہیں گیارہ راتوں تک چھوڑ دو تو وہ اپنے بستر پر انتقال کر جائیں گے۔ لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ جب کوئی نبی قتل کیا جاتا ہے تو اس کے بدلے میں ستر ہزار لوگ قتل ہوتے ہیں اور جب کوئی خلیفہ قتل کیا جاتا ہے تو اس کے بدلہ میں پینتیس ہزار لوگ قتل ہوتے ہیں۔

(۳۹۰۵۹) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، أَنَّ رَجُلاً وُلِدَ لَهُ غلام عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا لَهُ وَأَخَذَ بِبَشَرَةِ جَبْهَتِهِ ، فَقَالَ بِهَا هَكَذَا : وَغَمَزَ جَبْهَتَهُ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ ، قَالَ : فَنَبَتَت شَعْرَةٌ فِي جَبْهَتِهِ كَأَنَّهَا هلبة فَرَسٍ ، فَشَبَّ الْغُلاَمُ ، فَلَمَّا كَانَ زَمَنُ الْخَوَارِجِ أَحَبَّهُمْ فَسَقَطَتِ الشَّعْرَةُ ، عَنْ جَبْهَتِهِ ، فَأَخَذَهُ أَبُوهُ فَقَيَّدَهُ مَخَافَةَ أَنْ يَلْحَقَ بِهِمْ ، قَالَ : فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَوَعَظْنَاهُ وَقُلْنَا لَهُ فِيمَا نَقُولُ : أَلَمْ تَرَ أَنَّ بَرَكَةَ دَعْوَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَقَعَتْ مِنْ جَبْهَتِكَ ، فَمَا زِلْنَا بِهِ حَتَّى رَجَعَ ، عَنْ رَأْيِهِمْ ، قَالَ : فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ الشَّعْرَةَ بَعْدُ فِي جَبْهَتِهِ وَتَابَ وَأَصْلَحَ.

(احمد ۴۵٦)

(۳۹۰۵۹) حضرت ابوطفیل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک بچہ پیدا ہوا۔ آپ نے اسے دعا دی اور اس کی پیشانی کی جلد کو چھوا۔ راوی کہتے ہیں کہ اس بچے کی پیشانی پر گھوڑے کے بالوں جیسا خم دار ایک بال نکلا۔ پھر وہ لڑکا جوان ہو گیا اور جب خوارج کا زمانہ آیا تو وہ خوارج کی طرف مائل ہو گیا۔ پھر اس کی پیشانی سے وہ بال گر گیا۔ اس کے باپ نے اس کو پکڑ کر باندھ دیا کیونکہ اسے اندیشہ تھا کہ کہیں وہ خوارج کے ساتھ نہ جا ملے۔ ہم ایک مرتبہ اس سے ملے اور اسے نصیحت کی اور ہم نے اس سے کہا کہ کیا تم نہیں دیکھتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت بھی تمہاری پیشانی سے گر گئی ہے۔ ہم اسے اسی طرح سمجھاتے رہے یہاں تک کہ اس نے اپنی رائے سے رجوع کر لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی پیشانی کے بال کو واپس کر دیا اور اس نے توبہ کر لی اور اپنی اصلاح کر لی۔

(۳۹۰۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ : ذُكِرَ الْخَوَارِجُ عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ : أُولَئِكَ شَرُّ الْخَلْقِ.

(۳۹۰۶۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سامنے خوارج کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ بدترین مخلوق ہیں۔

(۳۹.٦۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو شَيْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بَرَكَةَ الصَّائِدِيِّ قَالَ : لَمَّا قَتَلَ عَلِيٌّ ذَا الثُّدَيَّةِ قَالَ سَعْدٌ : لَقَدْ قَتَلَ علي جَانَّ الرَّدْهَةِ.

(۳۹۰۶۱) حضرت ابو برکہ صائدی فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ذوالثدیہ کو قتل کردیا تو حضرت سعد نے فرمایا کہ ابن ابی طالب نے بل کے سانپ کو مار ڈالا۔

(۳۹.٦۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ سَمِعْت عَاصِمَ بْنَ ضَمْرَةَ ، قَالَ : إِنَّ خَارِجَةً خَرَجَتْ عَلَى حُكْمٍ ، فَقَالُوا : لاَ حُكْمَ إِلاَّ لِلَّهِ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : إِنَّهُ لاَ حُكْمَ إِلاَّ لِلَّهِ ، وَلَكِنَّهُمْ يَقُولُونَ : لاَ إِمْرَةَ ، وَلاَ بُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ أَمِيرٍ بَرٍّ ، أَوْ فَاجِرٍ ، يَعْمَلُ فِي إِمَارَتِهِ الْمُؤْمِنُ وَيَسْتَمْتِعُ فِيهَا الْكَافِرُ ، وَيُبَلِّغُ اللَّهُ فِيهِ الأَجَلَ. (بيهقى ۱۸۴)

(۳۹۰۶۲) حضرت عاصم بن ضمرہ فرماتے ہیں کہ خوارج نے حکومت کے خلاف آواز اٹھائی اور یہ نعرہ بلند کیا کہ اللہ کے سوا کسی کی حکومت نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ بے شک اللہ کے سوا کسی کی حکومت نہیں، لیکن یہ لوگ کہتے ہیں کہ کسی کی امارت نہیں حالانکہ لوگوں کے لئے ایک امیر کا ہونا ضروری ہے خواہ وہ نیک ہو یا بد۔ مومن اس کی امارت میں کام کرے، کافر اس میں زندگی گزارے اور اللہ تعالیٰ اسے اس کی مدت تک پہنچا دے۔

(۳۹.٦۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : خَاصَمَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْخَوَارِجَ ، فَرَجَعَ مَنْ رَجَعَ مِنْهُمْ ، وَأَبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ أَنْ يَرْجِعُوا ، فَأَرْسَلَ عُمَرُ رَجُلاً عَلَى خَيْلٍ وَأَمَرَهُ أَنْ يَنْزِلَ حَيْثُ يَرْتَحِلُونَ ، وَلاَ يُحَرِّكُهُمْ ، وَلاَ يُهَيِّجُهُمْ ، فَإِنْ هم قَتَلُوا وَأَفْسَدُوا فِي الأَرْضِ ، فَابسُطْ عَلَيْهِمْ وَقَاتِلْهُمْ ، وَإِنْ هُمْ لَمْ يَقْتُلُوا وَلَمْ يُفْسِدُوا فِي الأَرْضِ فَدَعْهُمْ يَسِيرُونَ.

(۳۹۰۶۳) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خوارج سے گفت وشنید کی، ان میں سے جس نے رجوع کرنا تھا رجوع کرلیا۔ ان کے ایک ٹولے نے رجوع کرنے سے انکار کردیا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ان کی طرف گھڑ سواروں کا ایک لشکر بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ وہ وہاں چلیں جائیں جہاں خوارج کا قیام ہے۔ ان سے کوئی تعرض نہ کریں اور نہ انہیں بھڑکائیں، اگر وہ قتل کریں یا زمین پر فساد مچائیں تو ان پر حملہ کردیں اور ان سے قتال کریں اور اگر وہ قتال نہ کریں اور زمین پر فساد نہ مچائیں تو انہیں چھوڑ دیں اور انہیں ان کا کام کرنے دیں۔

(۳۹.٦٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ : هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ فِي الْحَرُورِيَّةِ شَيْئًا ، قَالَ : نَعَمْ سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ قَوْمًا يَعْبُدُونَ ، يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلاَتَهُ مَعَ صَلاَتِهِمْ وَصَوْمَهُ مَعَ صَوْمِهِمْ ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ، فَأَخَذَ سَهْمَهُ فَنَظَرَ فِي نَصْلِهِ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا ، فَنَظَرَ فِي رِصَافِهِ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا ، فَنَظَرَ

فِی قِدْحِهِ فَلَمْ یَرَ شَیْئًا ، فَنَظَرَ فِی الْقُذَذِ فَتَمَارَی هَلْ یَرَی شَیْئًا أَمْ لاَ. (بخاری ۳۶۱۰۔ احمد ۳۳)

(۳۹۰۶۴) حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی حروریہ کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا ہے۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک قوم کا تذکرہ کرتے سنا جو عبادت کرتے ہوں گے، آپ نے فرمایا کہ تم ان کی عبادت کے سامنے اپنی عبادت کو حقیر سمجھو گے، ان کے روزے کے سامنے اپنے روزے کو حقیر سمجھو گے، وہ دین سے یوں نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ وہ اپنی تلوار کو لے گا پھر وہ اپنے تیر کے پھل کو دیکھے گے وہاں کچھ نہ پائے گا، اس کے عقبی حصے کو دیکھے گا وہاں بھی کچھ نہ پائے گا۔ وہ اپنے تیر کی لکڑی کو دیکھے گا وہاں بھی کچھ نہ پائے گا، پھر تیر کے پروں کو دیکھے گا اور اسے شک ہوگا کہ اس نے کچھ دیکھا بھی ہے یا نہیں۔

(۳۹۰۶۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَیُّوبُ ، عَنْ غِیلاَنَ بْنِ جَرِیرٍ ، قَالَ : أَرَدْت أَنْ أَخْرُجَ مَعَ أَبِی قِلاَبَةَ إِلَی مَکَّةَ ، فَاسْتَأْذَنْت عَلَیْهِ ، فَقُلْتُ : أَدْخُلُ ، قَالَ : إِنْ لَمْ تَکُنْ حَرُورِیًّا.

(۳۹۰۶۵) حضرت غیلان بن جریر فرماتے ہیں کہ میں نے ابوقلابہ کے ساتھ مکہ جانے کا ارادہ کیا۔ میں نے ان سے اجازت طلب کی۔ میں نے کہا کہ کیا میں داخل ہوسکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں، اگر تم حروری نہ ہو۔

(۳۹۰۶۶) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ أَبِی عِمْرَانَ الْجَوْنِیِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ ، عَنْ کَعْبٍ ، قَالَ : الَّذِی تَقْتُلُهُ الْخَوَارِجُ لَهُ عَشْرَةُ أَنْوَرٍ ، فُضِّلَ ثَمَانِیَةُ أنورٍ عَلَی نُورِ الشُّهَدَاءِ.

(۳۹۰۶۶) حضرت کعب فرماتے ہیں کہ جسے خوارج شہید کریں اس کے لئے دس نور ہیں اور اسے شہداء کے نور سے دو نور زیادہ دیئے جائیں گے۔

(۳۹۰۶۷) حَدَّثَنَا حُمَیْدٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِی نَعَامَةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ یَقُولُ : إِنَّهُمْ عَرَّضُوا بِغَیْرِنَا ، وَلَوْ کُنْت فِیهَا وَمَعِی سِلاَحِی لَقَاتَلْت عَلَیْهَا ، یَعْنِی نَجْدَةَ وَأَصْحَابِهِ.

(۳۹۰۶۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نجدہ اور اس کے ساتھیوں نے ہمارے غیر سے تعرض کیا، اگر میں ان میں ہوتا اور میرے ساتھ میرا ہتھیار ہوتا تو میں ان سے قتال کرتا۔

(۳۹۰۶۸) حَدَّثَنَا حُمَیْدٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ أَبِیهِ ، قَالَ : أَشْهَدُ أَنَّ کِتَابَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیزِ قُرِءَ عَلَیْنَا : إِنْ سَفَکُوا الدَّمَ الْحَرَامَ وَقَطَعُوا السَّبِیلَ فَتَبَرَّأَ فِی کِتَابِهِ مِنَ الْحَرُورِیَّةِ وَأَمَرَ بِقِتَالِهِمْ.

(۳۹۰۶۸) حضرت حسن کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز کا خط ہمارے سامنے پڑھا گیا، اس میں لکھا تھا کہ اگر حروری لوگ محترم خون کو بہائیں اور راہزنی کریں تو ہم ان سے بری ہیں اور آپ نے ان سے قتال کا حکم دیا۔

(۳۹۰۶۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیزِ بْنُ سِیَاهٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَبِیبُ بْنُ أَبِی ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِی وَائِلٍ ، قَالَ : أَتَیْتُهُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَؤُلاَءِ الْقَوْمِ الَّذِینَ قَتَلَهُمْ عَلِیٌّ ، قَالَ : قُلْتُ : فِیمَ فَارَقُوهُ ، وَفِیمَ اسْتَحَلُّوهُ ، وَفِیمَ

دَعَاهُمْ ، وَفِيمَ فَارَقُوهُ ، ثُمَّ اسْتَحَلَّ دِمَائَهُمْ ؟ قَالَ :إِنَّهُ لَمَّا اسْتَحَرَّ الْقَتْلُ فِي أَهْلِ الشَّامِ بِصِفِّينَ ، اعْتَصَمَ مُعَاوِيَةُ وَأَصْحَابُهُ بِجَبَلٍ ، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ :أَرْسِلْ إِلَى عَلِيٍّ بِالْمُصْحَفِ ، فَلاَ وَاللهِ لاَ يَرُدُّهُ عَلَيْكَ ، قَالَ : فَجَاءَ بِهِ رَجُلٌ يَحْمِلُهُ يُنَادِي :بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللهِ ﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِنَ الْكِتَابِ يُدْعَوْنَ إِلَى كِتَابِ اللهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلَّى فَرِيقٌ مِنْهُمْ وَهُمْ مُعْرِضُونَ﴾ ، قَالَ :فَقَالَ عَلِيٌّ :نَعَمْ ، بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللهِ ، أَنَا أَوْلَى بِهِ مِنْكُمْ .

۲- قَالَ :فَجَائَتِ الْخَوَارِجُ ، وَكُنَّا نُسَمِّيهِمْ يَوْمَئِذٍ الْقُرَّاءَ ، قَالَ :فَجَاؤُوا بِأَسْيَافِهِمْ عَلَى عَوَاتِقِهِمْ ، فَقَالُوا :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، أَلاَ نَمْشِي إِلَى هَؤُلاَءِ الْقَوْمِ حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ ، فَقَامَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ ، فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ ، اتَّهِمُوا أَنْفُسَكُمْ ، لَقَدْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ ، وَلَوْ نَرَى قِتَالاً لَقَاتَلْنَا ، وَذَلِكَ فِي الصُّلْحِ الَّذِي كَانَ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ ، فَجَاءَ عُمَرُ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ:يَا رَسُولَ اللهِ، أَلَسْنَا عَلَى حَقٍّ، وَهُمْ عَلَى بَاطِلٍ؟ قَالَ :بَلَى ، قَالَ :أَلَيْسَ قَتْلاَنَا فِي الْجَنَّةِ ، وَقَتْلاَهُمْ فِي النَّارِ ؟ قَالَ :بَلَى ، قَالَ :فَفِيمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا ، وَنَرْجِعُ ، وَلَمَّا يَحْكُمِ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ ؟ فَقَالَ :يَا ابْنَ الْخَطَّابِ ، إِنِّي رَسُولُ اللهِ ، وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللَّهُ أَبَدًا .

۳- قَالَ: فَانْطَلَقَ عُمَرُ، وَلَمْ يَصْبِرْ مُتَغَيِّظًا، حَتَّى أَتَى أَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، أَلَسْنَا عَلَى حَقٍّ، وَهُمْ عَلَى بَاطِلٍ؟ فَقَالَ: بَلَى، قَالَ: أَلَيْسَ قَتْلاَنَا فِي الْجَنَّةِ، وَقَتْلاَهُمْ فِي النَّارِ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: فَعَلاَمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ، وَلَمَّا يَحْكُمِ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ؟ فَقَالَ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، إِنَّهُ رَسُولُ اللهِ، وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللَّهُ أَبَدًا.

۴- قَالَ :فَنَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَتْحِ ، فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ ، فَأَقْرَأَهُ إِيَّاهُ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَوَ فَتْحٌ هُوَ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، فَطَابَتْ نَفْسُهُ وَرَجَعَ.

۵- فَقَالَ عَلِيٌّ :أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّ هَذَا فَتْحٌ ، فَقَبِلَ عَلِيٌّ الْقَضِيَّةَ وَرَجَعَ ، وَرَجَعَ النَّاسُ .

۶- ثُمَّ إِنَّهُمْ خَرَجُوا بِحَرُورَاءَ ، أُولَئِكَ الْعِصَابَةُ مِنَ الْخَوَارِجِ ، بِضْعَةَ عَشَرَ أَلْفًا ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ يُنَاشِدُهُمُ اللَّهَ ، فَأَبَوْا عَلَيْهِ ، فَأَتَاهُمْ صَعْصَعَةُ بْنُ صُوحَانَ ، فَنَاشَدَهُمُ اللَّهَ ، وَقَالَ :عَلاَمَ تُقَاتِلُونَ خَلِيفَتَكُمْ ؟ قَالُوا :نَخَافُ الْفِتْنَةَ ، قَالَ :فَلاَ تُعَجِّلُوا ضَلاَلَةَ الْعَامِ ، مَخَافَةَ فِتْنَةِ عَامٍ قَابِلٍ ، فَرَجَعُوا ، فَقَالُوا :نَسِيرُ عَلَى نَاحِيَتِنَا ، فَإِنْ عَلِيًّا قَبِلَ الْقَضِيَّةَ ، قَاتَلْنَا عَلَى مَا قَاتَلْنَاهُمْ يَوْمَ صِفِّينَ ، وَإِنْ نَقَضَهَا قَاتَلْنَا مَعَهُ .

۷- فَسَارُوا حَتَّى بَلَغُوا النَّهْرَوَانَ ، فَافْتَرَقَتْ مِنْهُمْ فِرْقَةٌ ، فَجَعَلُوا يَهُدُّونَ النَّاسَ قَتْلاً، فَقَالَ أَصْحَابُهُمْ:وَيْلَكُمْ، مَا عَلَى هَذَا فَارَقْنَا عَلِيًّا ، فَبَلَغَ عَلِيًّا أَمْرُهُمْ ، فَقَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ ، فَقَالَ :مَا تَرَوْنَ ، أَتَسِيرُونَ إِلَى أَهْلِ الشَّامِ ، أَمْ تَرْجِعُونَ إِلَى هَؤُلاَءِ الَّذِينَ خَلَفُوا إِلَى ذَرَارِيكُمْ ؟ فَقَالُوا :لاَ ، بَلْ نَرْجِعُ إِلَيْهِمْ ، فَذَكَرَ أَمْرَهُمْ ،

فَحَدَّثَ عَنْهُمْ مَا قَالَ فِيهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ فِرْقَةً تَخْرُجُ عِنْدَ اخْتِلَافٍ مِنَ النَّاسِ ، تَقْتُلُهُمْ أَقْرَبُ الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ ، عَلَامَتُهُمْ رَجُلٌ فِيهِمْ ، يَدُهُ كَثَدْيِ الْمَرْأَةِ.

۸- فَسَارُوا حَتَّى الْتَقَوْا بِالنَّهْرَوَانِ ، فَاقْتَتَلُوا قِتَالاً شَدِيدًا ، فَجَعَلَتْ خَيْلُ عَلِيٍّ لَا تَقُومُ لَهُمْ ، فَقَامَ عَلِيٌّ ، فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنْ كُنْتُمْ إِنَّمَا تُقَاتِلُونَ لِي ، فَوَاللهِ مَا عِنْدِي مَا أَجْزِيكُمْ بِهِ ، وَإِنْ كُنْتُمْ إِنَّمَا تُقَاتِلُونَ لِلَّهِ ، فَلَا يَكُنْ هَذَا قِتَالَكُمْ ، فَحَمَلَ النَّاسُ حَمْلَةً وَاحِدَةً شَدِيدَةً ، فَانْجَلَتِ الْخَيْلُ عَنْهُمْ وَهُمْ مُكِبُّونَ عَلَى وُجُوهِهِمْ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : اطْلُبُوا الرَّجُلَ فِيهِمْ ، قَالَ : فَطَلَبَ النَّاسُ ، فَلَمْ يَجِدُوهُ ، حَتَّى قَالَ بَعْضُهُمْ : غَرَّنَا ابْنُ أَبِي طَالِبٍ مِنْ إِخْوَانِنَا حَتَّى قَتَلْنَاهُمْ ، فَدَمَعَتْ عَيْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ : فَدَعَا بِدَابَّتِهِ فَرَكِبَهَا ، فَانْطَلَقَ حَتَّى أَتَى وَهْدَةً فِيهَا قَتْلَى ، بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ ، فَجَعَلَ يَجُرُّ بِأَرْجُلِهِمْ ، حَتَّى وَجَدَ الرَّجُلَ تَحْتَهُمْ ، فَاجْتَرُّوهُ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : اللَّهُ أَكْبَرُ ، وَفَرِحَ النَّاسُ وَرَجَعُوا ، وَقَالَ عَلِيٌّ : لَا أَغْزُو الْعَامَ ، وَرَجَعَ إِلَى الْكُوفَةِ وَقُتِلَ ، وَاسْتُخْلِفَ حَسَنٌ ، فَسَارَ بِسِيرَةِ أَبِيهِ ، ثُمَّ بَعَثَ بِالْبَيْعَةِ إِلَى مُعَاوِيَةَ. (ابویعلی ۴۶۹)

(۳۹۰۶۹) حضرت حبیب بن ابی ثابت فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابووائل کے پاس آیا اور میں نے ان سے اس قوم کے بارے میں سوال کیا جن سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قتال کیا تھا۔ میں نے کہا کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کیوں چھوڑا؟ ان کے خون کو حلال کیوں سمجھا؟ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں کس چیز کی دعوت دی تھی؟ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے خون کو کس بنا پر حلال قرار دیا؟ انہوں نے فرمایا کہ جب صفین کے مقام پر اہل شام میں قتل زور پکڑ گیا تو حضرت معاویہ اور ان کے ساتھیوں نے ایک پہاڑ کو ٹھکانہ بنایا۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف مصحف بھیجو، خدا کی قسم! وہ اس کا انکار نہیں کریں گے۔ پس ایک آدمی مصحف لایا اور وہ یہ اعلان کر رہا تھا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب ہے ﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِنَ الْكِتَابِ يُدْعَوْنَ إِلَى كِتَابِ اللهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلَّى فَرِيقٌ مِنْهُمْ وَهُمْ مُعْرِضُونَ﴾ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں، ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب ہے اور میں اس پر عمل کرنے کا تم سے زیادہ پابند ہوں۔

(۲) پھر خوارج آئے اور ان دنوں ہم انہیں ''قراء'' کہا کرتے تھے۔ وہ اپنی تلواروں کو کندھے پر لٹکا کر لائے اور کہنے لگے اے امیر المؤمنین! کیا ہم ان لوگوں کی طرف پیش قدمی نہ کریں کہ اللہ ان کے اور ہمارے درمیان فیصلہ فرما دے۔ اس پر حضرت سہل بن حنیف نے فرمایا کہ اے لوگو! اپنے نفوس کی مذمت کرو، ہم حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ اگر ہم قتال کو مستحسن سمجھتے تو قتال کرتے۔ یہ وہ صلح کا معاہدہ تھا جو مشرکین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ہوا تھا۔ اس موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ کیا ہم حق پر اور ہمارا دشمن باطل پر نہیں ہے؟ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں۔ ایسا ہی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے مقتول جہنم میں نہیں جائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا ہی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ پھر ہم اپنے دین میں ذلت کو کیوں قبول کریں، اور واپس لوٹ

جائیں جبکہ اللہ نے ان کے اور ہمارے درمیان فیصلہ نہیں فرمایا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے ابن خطاب! میں اللہ کا رسول ہوں، اللہ مجھے ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔

(۳) پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصے کی حالت میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ اے ابوبکر! کیا ہم حق پر اور ہمارا دشمن باطل پر نہیں ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیوں نہیں۔ ایسا ہی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے مقتول جہنم میں نہیں جائیں گے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایسا ہی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ پھر ہم اپنے دین میں ذلت کو کیوں قبول کریں، اور واپس لوٹ جائیں جبکہ اللہ نے ان کے اور ہمارے درمیان فیصلہ نہیں فرمایا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے ابن خطاب! وہ اللہ کے رسول ہوں، اللہ انہیں ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔

(۴) پھر اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ پر سورۃ الفتح کو نازل کیا، آپ نے کسی کو بھیج کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کے سامنے اس سورت کی تلاوت فرمائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! کیا یہ فتح ہے؟ آپ نے فرمایا جی ہاں۔ پھر وہ خوش ہو گئے اور واپس چلے گئے۔

(۵) اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے لوگو! یہ فتح ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس فیصلے کو قبول فرمالیا اور واپس چلے گئے اور لوگ بھی واپس چلے گئے۔

(۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس فیصلے کو قبول کرنے کے بعد خوارج کے دس ہزار سے زیادہ لوگ حروراء چلے گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں اللہ کا واسطہ دے کر واپس آنے کو کہا لیکن انہوں نے انکار کردیا۔ پھر ان کے پاس صعصعہ بن صوحان آئے اور اللہ کا واسطہ دیا اور ان سے پوچھا کہ تم کس بنیاد پر اپنے خلیفہ سے قتال کرو گے؟ انہوں نے کہا کہ ہمیں فتنہ کا خوف ہے۔ اس نے کہا کہ آنے والے سال کے فتنے سے عوام کو ابھی سے گمراہ مت کرو۔ وہ واپس چلے گئے اور انہوں نے کہا کہ ہم اپنے علاقے میں جا رہے ہیں کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فیصلے کو قبول کرلیا ہے۔ ہم نے اسی وجہ سے قتال کیا جس وجہ سے صفین کی جنگ میں قتال کیا تھا اور اگر وہ فیصلے کو قبول کرنے سے انکار کردیں تو ہم ان کے ساتھ قتال کریں گے۔

(۷) پھر وہ لوگ چلے اور جب وہ نہروان پہنچے تو ایک جماعت ان سے الگ ہوگئی اور لوگوں کو قتل کی دھمکی دینے لگی۔ ان کے ساتھیوں نے کہا کہ تمہارا ناس ہو کیا ہم نے اس بات پر حضرت علی سے علیحدگی اختیار کی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان کی یہ خبر پہنچی تو آپ نے لوگوں میں کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا اور اس میں فرمایا کہ تم کیا دیکھتے ہو؟ کیا تم شام کی طرف جا رہے ہو یا تم ان لوگوں کی طرف لوٹ رہے ہو؟ انہوں نے کہا نہیں بلکہ ہم ان لوگوں کی طرف لوٹ رہے ہیں۔ پھر انہوں نے ان کے معاملے کا تذکرہ کیا اور ان کے بارے میں وہ بات بیان کی جو رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں فرمائی تھی کہ لوگوں کے اختلاف کے وقت ایک فرقہ کا خروج ہوگا، انہیں حق کے سب سے قریب تر فرقہ قتل کرے گا۔ اس خروج کرنے والے فرقے میں ایک آدمی کا ہاتھ عورت کے پستان کی طرح ہوگا۔

(۸) پھر یہ لوگ چلے اور نہروان جا کر ایک دوسرے سے مل گئے۔ وہاں شدید قتال ہوا، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھیجے ہوئے گھڑ سوار اس جنگ کے لئے پوری طرح تیار نہیں ہو رہے تھے، آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اے لوگو! اگر تم میری خاطر لڑ رہے ہو تو خدا کی قسم میرے پاس تمہیں دینے کے لئے کچھ نہیں اور اگر تم اللہ کے لئے لڑ رہے ہو تو یہ قتال تمہارا نہیں یہ لڑائی اللہ کی ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے بھرپور حملے کئے اور خارجیوں کے گھوڑے ان کے ہاتھوں سے نکل گئے اور وہ زمین پر منہ کے بل گر پڑے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس آدمی (جس کا ہاتھ عورت کے پستان کی طرح ہے) کو تلاش کرو۔ لوگوں نے تلاش کیا لیکن وہ آدمی نہ ملا۔ اس پر کچھ لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ علی نے ہمیں ہمارے بھائیوں سے لڑوا دیا اور ہم نے اپنے بھائیوں کو مار ڈالا (کیونکہ ان میں پیشین گوئی کے مطابق وہ آدمی نہیں ہے) یہ بات سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ آپ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور اس جگہ آئے جہاں مقتولین پڑے تھے۔ آپ انہیں ان کے پاؤں سے کھینچنے لگے تو ان میں وہ آدمی مل گیا جس کی پیشین گوئی کی گئی تھی۔ یہ دیکھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کہا، لوگ بھی خوش ہوئے اور واپس آ گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس سال جنگ نہیں کروں گا۔ پھر آپ کوفہ کی طرف واپس چلے گئے اور وہاں شہید کر دیئے گئے۔ پھر حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا اور آپ اپنے والد ماجد کے نقشِ قدم پر چلتے رہے، پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی گئی۔

(۳۹۰۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّهْرَوَانِ لَقِيَ الْخَوَارِجَ فَلَمْ يَبْرَحُوا حَتَّى شَجَرُوا بِالرِّمَاحِ فَقُتِلُوا جَمِيعًا، فَقَالَ عَلِيٌّ: اطْلُبُوا ذَا الثُّدَيَّةِ، فَطَلَبُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَقَالَ عَلِيٌّ: مَا كَذَبْتُ وَلاَ كُذِّبْتُ، اطْلُبُوهُ، فَطَلَبُوهُ فَوَجَدُوهُ فِي وَهْدَةٍ مِنَ الأَرْضِ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنَ الْقَتْلَى، فَإِذَا رَجُلٌ عَلَى يَدِهِ مِثْلُ سَبَلاَتِ السِّنَّوْرِ، قَالَ: فَكَبَّرَ عَلِيٌّ وَالنَّاسُ، وَأُعْجِبَ النَّاسُ فَأَعْجَبَ عَلِيٌّ.

(۳۹۰۷۰) حضرت زید بن وہب فرماتے ہیں کہ یوم نہروان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خوارج سے مڈبھیڑ ہوئی۔ نیزے مسلسل چلتے رہے اور خوارج مارے گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان میں ذوالثدیہ کو تلاش کرو، لیکن تلاش کے بعد بھی وہ نہ ملا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہ میں نے جھوٹ بولا اور نہ میرے ساتھ جھوٹ بولا گیا۔ اسے تلاش کرو۔ جب پھر تلاش کیا گیا تو وہ مقتولین کے ساتھ ایک جگہ زمین پر پڑا تھا۔ اس کے ہاتھ پر بلی کے پنجوں جیسی کوئی چیز تھی۔ اسے دیکھ کر حضرت علی اور لوگوں نے اللہ اکبر کہا اور لوگ بھی خوش ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی خوش ہوئے۔

(۳۹۰۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي نَصْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَلِيٍّ فَذَكَرُوا أَهْلَ النَّهْرِ فَسَبَّهُمْ رَجُلٌ، فَقَالَ عَلِيٌّ: لاَ تَسُبُّوهُمْ، وَلَكِنْ إِنْ خَرَجُوا عَلَى إِمَامٍ عَادِلٍ فَقَاتِلُوهُمْ، وَإِنْ خَرَجُوا عَلَى إِمَامٍ جَائِرٍ فَلاَ تُقَاتِلُوهُمْ، فَإِنَّ لَهُمْ بِذَلِكَ مَقَالاً.

(۳۹۰۷۱) بنو نصر بن معاویہ کے ایک صاحب بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھے کہ خوارج کا ذکر چھڑ گیا۔ ایک آدمی نے انہیں گالی دی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہیں گالی مت دو۔ اگر وہ امام عادل کے خلاف خروج کریں تو ان سے

قتال کرو اور اگر وہ ظالم امام کے خلاف خروج کریں تو ان سے قتال نہ کرو۔ کیونکہ انہیں گفتگو کا حق ہے۔

(۳۹.۷۲) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنِ الأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ شِهَابٍ الْحَارِثِيِّ ، قَالَ : جَعَلْتُ أَتَمَنَّى أَنْ أَلْقَى رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُنِي عَنِ الْخَوَارِجِ ، فَلَقِيتُ أَبَا بَرْزَةَ الأَسْلَمِيَّ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ ، فَقُلْتُ :حَدِّثْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْته مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ فِي الْخَوَارِجِ ، فَقَالَ :أُحَدِّثُكُمْ بِمَا سَمِعَتْ أُذُنَایَ وَرَأَتْ عَيْنَایَ ، أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَنَانِيرَ فَجَعَلَ يَقْسِمُهَا ، وَعِنْدَهُ رَجُلٌ أَسْوَدُ مَطْمُومُ الشَّعْرِ ، عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَبْيَضَانِ ، بَيْنَ عَيْنَيْهِ أَثَرُ السُّجُود ، وَكَانَ يَتَعَرَّضُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعْطِهِ ، فَأَتَاهُ فَعَرَضَ لَهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ فَلَمْ يُعْطِهِ شَيْئًا ، فَأَتَاهُ مِنْ قِبَلِ يَمِينِهِ فَلَمْ يُعْطِهِ شَيْئًا ، ثُمَّ أَتَاهُ مِنْ قِبَلِ شِمَالِهِ فَلَمْ يُعْطِهِ شَيْئًا ، ثُمَّ أَتَاهُ مِنْ خَلْفِهِ فَلَمْ يُعْطِهِ شَيْئًا ، فَقَالَ :يَا مُحَمَّدُ ، مَا عَدَلْت مُنْذُ الْيَوْمَ فِي الْقِسْمَةِ ، فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضَبًا شَدِيدًا ، ثُمَّ قَالَ :وَاللهِ لاَ تَجِدُونَ أَحَدًا أَعْدَلَ عَلَيْكُمْ مِنِّي ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ قَالَ :يَخْرُجُ عَلَيْكُمْ رِجَالٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ كَأَنَّ هَذَا مِنْهُمْ هَدْيُهُمْ هَكَذَا ، يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ، ثُمَّ لاَ يَعُودُونَ إِلَيْهِ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِهِ سِيمَاهُمَ التَّحْلِيقُ ، لاَ يَزَالُونَ يَخْرُجُونَ حَتَّى يَخْرُجَ آخِرُهُمْ مَعَ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ ثَلاَثًا ، شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ يَقُولُهَا ثَلاَثًا.

(۳۹۰۷۲) حضرت شریک بن شہاب حارثی کہتے ہیں کہ میری خواہش تھی کہ میں رسول اللہ ﷺ کے کسی ایسے ساتھی سے ملوں جو مجھے خوارج کے بارے میں بتائے، میں یوم عرفہ کو حضرت ابو برزہ اسلمی سے ملا وہ اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ مجھے کوئی ایسی بات سنائیں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے خوارج کے بارے میں سنی ہو۔ انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں ان کے بارے میں ایسا واقعہ سناؤں گا جسے میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھوں نے دیکھا ہے۔ ہوا یوں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ دنانیر لائے گئے۔ آپ انہیں تقسیم کرنے لگے، آپ کے پاس ایک آدمی تھا جس کے بال ڈھکے ہوئے تھے، اس پر دو سفید کپڑے تھے، اس کی آنکھوں کے درمیان سجدوں کا نشان تھا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے قریب ہو کر آپ سے وہ دنانیر لینا چاہتا تھا، لیکن آپ نے اسے عطا نہ فرمائے۔ وہ آپ کے چہرہ مبارک کی طرف سے آیا لیکن آپ نے اسے کچھ نہ دیا، وہ دائیں طرف سے آیا، آپ نے اسے کچھ نہ دیا، پھر وہ بائیں طرف سے آیا آپ نے اسے پھر بھی کچھ نہ دیا، پھر وہ پیچھے سے آیا تو آپ نے اسے پھر بھی کچھ نہ دیا۔ پھر وہ کہنے لگا اے محمد! آج کے دن آپ نے تقسیم میں انصاف سے کام نہیں لیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ بہت زیادہ غصہ میں آئے اور آپ نے تین مرتبہ فرمایا ''خدا کی قسم! تم اپنے بارے میں مجھ سے زیادہ کسی کو انصاف کرنے والا نہیں پاؤ گے'' پھر آپ نے فرمایا کہ تم پر مشرق کی طرف سے کچھ لوگ خروج کریں گے، یہ مجھے ان میں سے لگتا ہے، ان کا طریقہ کار یہ ہوگا کہ وہ قرآن پڑھیں

گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے، پھر وہ اس میں واپس نہیں آئیں گے۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ سینے پر رکھا اور فرمایا کہ سر منڈانا ان کا شعار ہوگا، ان کا خروج ہمیشہ ہوتا رہے گا یہاں تک کہ ان کا آخری شخص مسیح دجال کے ساتھ نکلے گا۔ پھر آپ نے تین مرتبہ فرمایا کہ جب تم انہیں دیکھو تو ان سے قتال کرو۔ پھر آپ نے تین مرتبہ فرمایا کہ وہ تخلیق اور عادت کے اعتبار سے بدترین لوگ ہیں۔

(۳۹۰۷۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ السَّدُوسِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَجِيءُ قَوْمٌ يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ عَلَى فُوقِهِ.

(۳۹۰۷۳) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک ایسی قوم آئے گی جو قرآن پڑھتے ہوں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔

(۳۹۰۷۴) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيَقْرَأَنَّ الْقُرْآنَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي يَمْرُقُونَ مِنَ الإِسْلاَمِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ.

(۳۹۰۷۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ قرآن پڑھتے ہوں گے لیکن اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔

(۳۹۰۷۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالاَ : جِئْنَا أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَقُلْنَا : سَمِعْت مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَرُورِيَّةِ شَيْئًا ، فَقَالَ : مَا أَدْرِي مَا الْحَرُورِيَّةُ ، وَلَكِنْ سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : يَأْتِي مِنْ بَعْدِكُمْ أَقْوَامٌ تَحْتَقِرُونَ صَلاَتَكُمْ مَعَ صَلاَتِهِمْ وَصِيَامَكُمْ مَعَ صِيَامِهِمْ وَعِبَادَتَكُمْ مَعَ عِبَادَتِهِمْ ، يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ.

(۳۹۰۷۵) حضرت ابو سلمہ اور حضرت عطاء بن یسار فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے ان سے کہا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حروریہ کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ حروریہ کو تو میں نہیں جانتا، البتہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تمہارے بعد ایسی قوم آئے گی جن کی نمازوں کے سامنے تم اپنی نمازوں کو معمولی سمجھو گے، جن کے روزے کے سامنے تم اپنے روزوں کو اور جن کی عبادت کے سامنے تم اپنی عبادتوں کو بے حیثیت سمجھو گے۔ وہ قرآن پڑھتے ہوں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔

(۳۹۰۷۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يُخْبِرُ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ قِرْوَاشٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَذَكَرَ ذَا الثُّدَيَّةِ ، الَّذِي كَانَ مَعَ أَصْحَابِ النَّهَرِ ، فَقَالَ : شَيْطَانُ الرَّدْهَةِ ، يَحْتَدِرُهُ رَجُلٌ مِنْ بَجِيلَةَ ، يُقَالُ لَهُ : الأَشْهَبُ ، أَوِ ابْنُ الأَشْهَبِ ، عَلَامَةٌ فِي قَوْمٍ ظَلَمَةٍ.

فَقَالَ عَمَّارٌ الدُّهْنِيُّ ، حِينَ كَذَّبَ بِهِ : جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَجِيلَةَ ، قَالَ : وَأُرَاهُ ، قَالَ : مِنْ دُهْنٍ ، يُقَالُ لَهُ الأَشْهَبُ ، أَوِ ابْنُ الأَشْهَبِ. (احمد ۱۷۹۔ ابویعلی ۷۸۰)

(۳۹۰۷۶) حضرت سعد بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس ذوالثدیہ کا تذکرہ کیا جواصحاب نہر کے ساتھ تھا، آپ نے اس کے بارے میں فرمایا کہ وہ گڑھے کا شیطان ہے، اس قبیلۂ بجیلہ کا ایک آدمی جس کا نام اشہب یا ابن اشہب ہوگا وہ اسے گڑھے میں پھینکے گا، یہ ظالم قوم کی علامت ہوگا۔ عمار جہنی نے بیان کیا کہ قبیلۂ بجیلہ کا ایک آدمی آیا جس کا نام اشہب یا ابن اشہب تھا۔

(۳۹۰۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عبد اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَتِ الْخَوَارِجُ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ : تُرِيدُ أَنْ تَسِيرَ فِينَا بِسِيرَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَقَالَ : مَا لَهُمْ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ ، وَاللهِ مَا زِدْتُ أَنْ أَتَّخِذَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِمَامًا. (ابن حزم ۶۲۴)

(۳۹۰۷۷) حضرت عبید بن حسن فرماتے ہیں کہ خوارج نے حضرت عمر بن عبدالعزیز سے فرمایا کہ ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ حضرت عمر بن خطاب والا معاملہ کریں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا کہ انہیں کیا ہوا، اللہ انہیں مارے! خدا کی قسم! میں رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کسی کو مقتدی نہیں بناؤں گا۔

(۳۹۰۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : بَيْنَمَا عَبْدُ اللهِ بْنُ خَبَّابٍ فِي يَدِ الْخَوَارِجِ إِذْ أَتَوْا عَلَى نَخْلٍ ، فَتَنَاوَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ تَمْرَةً فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ أَصْحَابُهُ ، فَقَالُوا لَهُ : أَخَذْتَ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ أَهْلِ الْعَهْدِ ، وَأَتَوْا عَلَى خِنْزِيرٍ فَنَفَحَهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ بِالسَّيْفِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ أَصْحَابُهُ ، فَقَالُوا لَهُ : قَتَلْتَ خِنْزِيرًا مِنْ خَنَازِيرِ أَهْلِ الْعَهْدِ ، قَالَ : فَقَالَ عَبْدُ اللهِ ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ هُوَ أَعْظَمُ عَلَيْكُمْ حَقًّا مِنْ هَذَا ؟ قَالُوا : مَنْ ، قَالَ : أَنَا ، مَا تَرَكْتُ صَلَاةً وَلَا تَرَكْتُ كَذَا وَلَا تَرَكْتُ كَذَا ، قَالَ : فَقَتَلُوهُ ، قَالَ : فَلَمَّا جَائَهُمْ عَلِيٌّ ، قَالَ : أَقِيدُونَا بِعَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ ، قَالُوا : كَيْفَ نُقِيدُكَ بِهِ وَكُلُّنَا قَدْ شَرَكَ فِي دَمِهِ ، فَاسْتَحَلَّ قِتَالَهُمْ.

(۳۹۰۷۸) حضرت ابو مجلز فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن خباب خوارج کے قبضے میں تھے۔ اس وقت ان کا ایک آدمی کھجور کے ایک درخت کے پاس سے گزرا اور ایک کھجور اٹھالی۔ اس کے ساتھیوں نے اس سے کہا کہ تو نے ایک ذمی کی کھجور اٹھالی ہے! پھر وہ ایک خنزیر کے پاس سے گزرے، ایک آدمی نے اسے تلوار ماری تو اس کے ساتھیوں نے کہا کہ تو نے ایک ذمی کے خنزیر کو مار ڈالا! اس پر حضرت عبداللہ بن خباب نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ان دونوں سے زیادہ حرمت والے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ انہوں نے

کہا کہ وہ کون ہے؟ حضرت عبد اللہ بن خباب نے فرمایا کہ وہ میں ہوں۔ میں نے نماز نہیں چھوڑی، میں فلاں عمل نہیں چھوڑا اور فلاں عمل بھی نہیں چھوڑا۔ اس کے باوجود بھی انہوں نے حضرت عبد اللہ بن خباب کو شہید کر دیا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ حضرت عبد اللہ کے قاتل ہمارے حوالے کر دو، تو انہوں نے کہا کہ ہم ان کے قاتل آپ کے حوالے کیسے کر دیں حالانکہ ہم سب ان کے خون میں شریک ہیں۔ اس کے بعد حضرت علی نے ان سے قتال کو حلال قرار دے دیا۔

(٣٩.٧٩) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، قَالَ وَقَدْ كَانَ شَهِدَ مَعَ عَلِيٍّ الْجَمَلَ وَصِفِّينَ ، وَقَالَ :مَا يَسُرُّنِي بِهِمَا كُلُّ مَا عَلَى وَجْهِ الأَرْضِ.

(۳۹۰۷۹) حضرت عبد اللہ بن سلمہ ان لوگوں میں سے ہیں جو جنگ جمل اور جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے شریک تھے، وہ فرماتے ہیں کہ مجھے ان دونوں سے بڑھ کر دنیا کی کوئی چیز محبوب نہیں ہے۔

(٣٩.٨٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبِي عَنْ هَذِهِ الآيَةِ : ﴿قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالأَخْسَرِينَ أَعْمَالاً الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ أَهُمُ الْحَرُورِيَّةُ ؟ قَالَ :لاَ ، هُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى ، أَمَّا الْيَهُودُ فَكَذَّبُوا بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَمَّا النَّصَارَى فَكَفَرُوا بِالْجَنَّةِ وَقَالُوا :لَيْسَ فِيهَا طَعَامٌ وَلاَ شَرَابٌ ، وَلَكِنَّ الْحَرُورِيَّةَ :﴿الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الأَرْضِ أُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ﴾ وَكَانَ سَعْدٌ يُسَمِّيهِمُ الْفَاسِقِينَ. (بخاری ۴۷۲۸۔ حاکم ۳۷۰)

(۳۹۰۸۰) حضرت مصعب بن سعد فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سوال کیا کہ قرآن مجید کی یہ آیت کیا خوارج کے بارے میں نازل ہوئی ہے: ﴿قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالأَخْسَرِينَ أَعْمَالاً الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ انہوں نے فرمایا کہ نہیں یہ آیت اہل کتاب یہود اور نصاریٰ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ یہود نے محمد ﷺ کی تکذیب کی اور نصاریٰ نے جنت کا انکار کیا۔ اور کہا کہ اس میں کھانا اور پینا نہیں ہے۔ حروریہ کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے: ﴿الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الأَرْضِ أُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ﴾ حضرت سعد خوارج کو فاسق کہا کرتے تھے۔

(٣٩.٨١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ سَمِعْت مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ ، قَالَ :سُئِلَ أَبِي عَنِ الْخَوَارِجِ ، قَالَ :هُمْ قَوْمٌ زَاغُوا فَأَزَاغَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ.

(۳۹۰۸۱) حضرت مصعب بن سعد فرماتے ہیں کہ میرے والد سے خوارج کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ وہ قوم ہے جس نے ٹیڑھے راستے کو اختیار کیا تو اللہ نے ان کے دلوں کو ٹیڑھا کر دیا۔

(٣٩.٨٢) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَكِيمٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو مَرْيَمَ ، أَنَّ شَبَثَ بْنَ رِبْعِيٍّ ، وَابْنَ

الْكَوَّاءِ خَرَجَا مِنَ الْكُوفَةِ إِلَى حَرُورَاءَ ، فَأَمَرَ عَلِيٌّ النَّاسَ أَنْ يَخْرُجُوا بِسِلاَحِهِمْ ، فَخَرَجُوا إِلَى الْمَسْجِدِ حَتَّى امْتَلَأَ الْمَسْجِدُ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِم عَلِيٌّ :بِئْسَ مَا صَنَعْتُمْ حِينَ تَدْخُلُونَ الْمَسْجِدَ بِسِلاَحِكُمْ ، اذْهَبُوا إِلَى جَبَّانَةِ مُرَادٍ حَتَّى يَأْتِيَكُمْ أَمْرِي ، قَالَ :قَالَ أَبُو مَرْيَمَ :فَانْطَلَقْنَا إِلَى جَبَّانَةِ مُرَادٍ ، فَكُنَّا بِهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ ، ثُمَّ بَلَغَنَا أَنَّ الْقَوْمَ قَدْ رَجَعُوا ، أَوْ أَنَّهُمْ رَاجِعُونَ .

۲- قَالَ :فَقُلْتُ :أَنْطَلِقُ أَنَا فَأَنْظُرُ إِلَيْهِمْ ، قَالَ :فَانْطَلَقْت فَجَعَلْتُ أَتَخَلَّلُ صُفُوفَهُمْ حَتَّى انْتَهَيْت إِلَى شَبَثِ بْنِ رِبْعِيٍّ ، وَابْنِ الْكَوَّاءِ وَهُمَا وَاقِفَانِ مُتَوَرِّكَانِ عَلَى دَابَّتَيْهِمَا ، وَعِنْدَهُمْ رُسُلُ عَلِيٍّ يُنَاشِدُونَهُمَا اللَّهَ لَمَا رَجَعُوا ، وَهُمْ يَقُولُونَ لَهُمْ :نُعِيذُكُمْ بِاللهِ أَنْ تُعَجِّلُوا الْفِتْنَةَ الْعَامَ خَشْيَةَ عَامٍ قَابِلٍ ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ إِلَى بَعْضِ رُسُلِ عَلِيٍّ فَعَقَرَ دَابَّتَهُ ، فَنَزَلَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَسْتَرْجِعُ ، فَحَمَلَ سَرْجَهُ فَانْطَلَقَ بِهِ ، وَهُمَا يَقُولاَنِ : مَا طَلَبْنَا إِلاَّ مُنَابَذَتَهُمْ ، وَهُمْ يُنَاشِدُونَهُمَ اللَّهَ .

۳- فَمَكَثُوا سَاعَةً ، ثُمَّ انْصَرَفُوا إِلَى الْكُوفَةِ كَأَنَّهُ يَوْمُ أَضْحَى ، أَوْ يَوْمُ فِطْرٍ ، وَكَانَ عَلِيٌّ يُحَدِّثُنَا قَبْلَ ذَلِكَ ، إِنَّ قَوْمًا يَخْرُجُونَ مِنَ الإِسْلاَمِ ، يَمْرُقُونَ مِنْهُ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ، عَلاَمَتُهُمْ رَجُلٌ مُخْدَجُ الْيَدِ ، قَالَ :فَسَمِعْت ذَلِكَ مِنْهُ مِرَارًا كَثِيرَةً ، قَالَ :وَسَمِعَهُ نَافِعٌ :الْمُخْدَجِ أَيْضًا ، حَتَّى رَأَيْته يَتَكَرَّهُ طَعَامَهُ مِنْ كَثْرَةِ مَا سَمِعَهُ مِنْهُ ، قَالَ :وَكَانَ نَافِعٌ مَعَنَا فِي الْمَسْجِدِ يُصَلِّي فِيهِ بِالنَّهَارِ ، وَيَبِيتُ فِيهِ بِاللَّيْلِ ، وَقَدْ كَسَوْته بُرْنُسًا فَلَقِيته مِنَ الْغَدِ فَسَأَلْتُهُ :هَلْ كَانَ خَرَجَ مَعَ النَّاسِ الَّذِينَ خَرَجُوا إِلَى حَرُورَاءَ ، قَالَ :خَرَجْت أُرِيدُهُمْ حَتَّى إِذَا بَلَغْت إِلَى بَنِي فُلاَنٍ لَقِيَنِي صِبْيَانٌ ، فَنَزَعُوا سِلاَحِي ، فَرَجَعْت حَتَّى إِذَا كَانَ الْحَوْلُ ، أَوْ نَحْوُهُ خَرَجَ أَهْلُ النَّهْرَوَانِ وَسَارَ عَلِيٌّ إِلَيْهِمْ ، فَلَمْ أَخْرُجْ مَعَهُ .

٤- قَالَ :وَخَرَجَ أَخِي أَبُو عَبْدِ اللهِ وَمَوْلاَهُ مَعَ عَلِيٍّ ، قَالَ :فَأَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللهِ ، أَنَّ عَلِيًّا سَارَ إِلَيْهِمْ حَتَّى إِذَا كَانَ حِذَائَهُمْ عَلَى شَاطِئِ النَّهْرَوَانِ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ يُنَاشِدُهُمَ اللَّهَ وَيَأْمُرُهُمْ أَنْ يَرْجِعُوا ، فَلَمْ تَزَلْ رُسُلُهُ تَخْتَلِفُ إِلَيْهِمْ حَتَّى قَتَلُوا رَسُولَهُ ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ نَهَضَ إِلَيْهِمْ فَقَاتَلَهُمْ حَتَّى فَرَغَ مِنْهُمْ كُلِّهِمْ ، ثُمَّ أَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَلْتَمِسُوا الْمُخْدَجَ فَالْتَمَسُوهُ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ :مَا نَجِدُهُ حَيًّا ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ :مَا هُوَ فِيهِمْ ، ثُمَّ إِنَّهُ جَائَهُ رَجُلٌ فَبَشَّرَهُ ، فَقَالَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَدْ وَاللهِ وَجَدْنَاهُ تَحْتَ قَتِيلَيْنِ فِي سَاقِيَهِ ، فَقَالَ :اقْطَعُوا يَدَهُ الْمُخْدَجَةَ وَأْتُونِي بِهَا ، فَلَمَّا أُتِيَ بِهَا أَخَذَهَا بِيَدِهِ ، ثُمَّ رَفَعَهَا ، ثُمَّ قَالَ :وَاللهِ مَا كَذَبْتُ وَلاَ كُذِّبْتُ .

(۳۹۰۸۲) حضرت ابو مریم فرماتے ہیں کہ شبث بن ربعی اور ابن کواء کوفہ سے حروراء کی طرف گئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اپنے ہتھیار کے ساتھ نکلیں۔ لوگ مسجد میں آ گئے یہاں تک کہ مسجد لوگوں سے بھر گئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے ہتھیاروں کے ساتھ مسجد میں داخل ہو کر بہت برا کیا۔ تم سب میدان میں جمع ہو جاؤ اور اس وقت تک وہاں رہو جب تک میرا حکم

تمہیں نہ مل جائے۔ ابو مریم فرماتے ہیں کہ پھر ہم میدان میں چلے گئے اور دن کا کچھ حصہ وہاں ٹھہرے پھر ہمیں خبر ہوئی کہ لوگ واپس جا رہے ہیں۔

(۲) ابو مریم کہتے ہیں کہ میں ان کو دیکھنے کے لئے ان کی طرف چلا۔ میں ان کی صفوں کو چیرتا ہوا شبث بن ربعی اور ابن کواء تک پہنچ گیا، وہ دونوں سواری سے ٹیک لگائے کھڑے تھے۔ ان کے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قاصد تھے جو انہیں اللہ کا واسطہ دے رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ تمہارا اگلے سال کے آنے سے پہلے فتنہ مچانے میں جلدی کرنا ایسا عمل ہے جس سے اللہ تعالیٰ تمہیں پناہ عطا فرمائے۔ خوارج کا ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ایک قاصد کے پاس گیا اور اس کی سواری کو مار ڈالا۔ وہ آدمی انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتا ہوا نیچے اترا اور اپنی زین کو لے کر چل پڑا۔ وہ دونوں کہہ رہے تھے کہ ہم تو ان سے صرف مقابلہ چاہتے ہیں اور وہ اللہ کے واسطے دے رہے ہیں۔

(۳) وہ سب کچھ دیر ٹھہرے اور پھر کوفہ چلے گئے، وہ یوم اضحیٰ یا یوم فطر تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ اس سے پہلے ہم سے بیان کر رہے تھے کہ ایک قوم اسلام سے خارج ہو جائے گی، وہ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ ان کی علامت یہ ہے ان میں مفلوج ہاتھ والا ایک آدمی ہوگا۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت علی سے یہ بات کئی مرتبہ سنی ہے۔ اس بات کو مفلوج ہاتھ والے نافع نے بھی سنا۔ یہاں تک کہ میں نے اسے دیکھا کہ اس نے اس بات کو زیادہ سن کر اس کی ناگواری کی وجہ سے کھانا کھانا بھی چھوڑ دیا تھا۔ نافع ہمارے ساتھ مسجد میں تھا دن کو نماز پڑھتا تھا اور رات مسجد میں گزارتا تھا۔ میں نے اسے ایک ٹوپی پہنائی تھی۔ میں اگلے دن اسے ملا، میں نے اس سے سوال کیا کہ کیا وہ ان لوگوں کے ساتھ نکلا تھا جو حروراء کی طرف گئے تھے؟ انہوں نے کہا کہ میں ان کا ارادہ کر کے نکلا تھا لیکن جب میں فلاں قبیلے میں پہنچا تو مجھے کچھ بچے ملے جنہوں نے میرا اسلحہ چھین لیا۔ میں واپس آ گیا، ایک سال بعد اہل نہروان نکلے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی ان کی طرف گئے لیکن میں ان کے ساتھ نہیں گیا۔

(۴) میرے بھائی ابو عبد اللہ اور ان کے غلام حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلے۔ مجھے ابو عبد اللہ نے بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خوارج کی طرف گئے، جب نہروان کے کنارے ان کے برابر ہو گئے تو ان کی طرف آدمی بھیجا جو انہیں اللہ کا واسطہ دے اور انہیں رجوع کی دعوت دے۔ مختلف قاصدوں کا آنا جانا لگا رہا، یہاں تک کہ خارجیوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قاصد کو قتل کر دیا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس صورت حال کو دیکھا تو ان سے قتال کیا۔ جب سب کو تہس نہس کر کے فارغ ہو گئے تو اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ مفلوج ہاتھ والے شخص کو تلاش کریں۔ لوگوں نے انہیں تلاش کیا تو ایک آدمی نے کہا کہ ہمیں وہ زندہ حالت میں تو نہیں ملا۔ ایک آدمی نے کہا کہ وہ ان میں نہیں ہے۔ پھر ایک آدمی نے آ کر خوشخبری دی کہ اے امیر المومنین! خدا کی قسم ہم نے اسے دو مقتولوں کے نیچے گرا ہوا پالیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ اس کا مفلوج ہاتھ کاٹ کر میرے پاس لاؤ۔ جب وہ ہاتھ لایا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے بلند کر کے کہا کہ خدا کی قسم! نہ تو میں نے جھوٹ بولا اور نہ مجھ سے جھوٹ بولا گیا۔

(۳۹۰۸۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، أَنَّ عَلِيًّا لَمَّا أُتِيَ بِالْمُخْدَجِ سَجَدَ.

(۳۹۰۸۳) حضرت ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جب مفلوج شخص کو لایا گیا تو آپ نے سجدہ کیا۔

(٣٩٠٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حُصَيْنٍ وَكَانَ صَاحِبَ شُرْطَةِ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : قَاتَلَهُمَ اللَّهُ ، أَيُّ حَدِيثٍ شَانُوا ، يَعْنِي الْخَوَارِجَ الَّذِينَ قَتَل.

(۳۹۰۸۴) حضرت حصین فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خوارج کے بارے میں فرمایا کہ اللہ انہیں ہلاک کرے۔

(٣٩٠٨٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ نَمِرٍ ، قَالَ : بَيْنَا أَنَا فِي الْجُمُعَةِ ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَى الْمِنبَرِ إِذْ قَامَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : لاَ حُكْمَ إِلاَّ لِلَّهِ ، ثُمَّ قَامَ آخَرُ ، فَقَالَ : لاَ حُكْمَ إِلاَّ لِلَّهِ ، ثُمَّ قَامُوا مِنْ نَوَاحِي الْمَسْجِدِ يُحَكِّمُونَ اللَّهَ فَأَشَارَ عَلَيْهِمْ بِيَدِهِ : اجْلِسُوا ، نَعَمْ لاَ حُكْمَ إِلاَّ لِلَّهِ ، كَلِمَةُ حَقٍّ يُبْتَغَى بِهَا بَاطِلٌ ، حُكْمُ اللهِ يُنْتَظَرُ فِيكُمْ ، الآنَ لَكُمْ عِنْدِي ثَلاَثُ خِلاَلٍ مَا كُنْتُمْ مَعَنَا ، لَنْ نَمْنَعَكُمْ مَسَاجِدَ اللهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ ، وَلاَ نَمْنَعُكُمْ فَيْئًا مَا كَانَتْ أَيْدِيكُمْ مَعَ أَيْدِينَا ، وَلاَ نُقَاتِلُكُمْ حَتَّى تُقَاتِلُونَا ، ثُمَّ أَخَذَ فِي خُطْبَتِهِ. (بيهقى ١٨٤)

(۳۹۰۸۵) حضرت کثیر بن نمر فرماتے ہیں کہ ہم جمعہ کی نماز پڑھ رہے تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ منبر پر تھے کہ ایک آدمی اٹھا اور اس نے کہا کہ اللہ کے سوا کسی کا حکم قبول نہیں۔ پھر ایک اور آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا کہ اللہ کے سوا کسی کا حکم نہیں۔ پھر مسجد کے گوشوں سے مختلف لوگ کھڑے ہو کر یہی نعرہ لگانے لگے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں ہاتھ سے بیٹھ جانے کا اشارہ کیا۔ اور فرمایا کہ بلاشبہ اللہ کے سوا کسی کا حکم نہیں، لیکن یہ کلمۂ حق ہے جس سے باطل کا ارادہ کیا گیا ہے۔ تمہارے بارے میں اللہ کے حکم کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ اس وقت ہمارے پاس تمہارے لئے تین رعایتیں ہیں جب تک تم ہمارے ساتھ ہو، ہم تمہیں اللہ کی مسجدوں سے منع نہیں کریں گے کہ ان میں اللہ کے نام کا ذکر کیا جائے، ہم تمہیں فیء سے بھی محروم نہیں کریں گے جب تک ہمارے اور تمہارے ہاتھ اکٹھے ہیں، ہم تم سے اس وقت تک قتال نہیں کریں گے جب تک تم ہم سے قتال نہ کرو۔ پھر آپ نے دوبارہ خطبہ شروع کر دیا۔

(٣٩٠٨٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْلِ بْنِ سَعْدِ بْنِ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَبِيبٌ أَبُو الْحَسَنِ الْعَبْسِيُّ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، قَالَ : دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ ، فقَالَ : لاَ حُكْمَ إِلاَّ لِلَّهِ ، ثُمَّ قَالَ آخَرُ : لاَ حُكْمَ إِلاَّ لِلَّهِ ، قَالَ : فَقَالَ عَلِيٌّ : لاَ حُكْمَ إِلاَّ لِلَّهِ ﴿إِنَّ وَعْدَ اللهِ حَقٌّ وَلاَ يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِينَ لاَ يُوقِنُونَ﴾ فَمَا تَدْرُونَ مَا يَقُولُ هَؤُلاَءِ يَقُولُونَ : لاَ إِمَارَةَ ، أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّهُ لاَ يُصْلِحُكُمْ إِلاَّ أَمِيرٌ بَرٌّ ، أَوْ فَاجِرٌ ، قَالُوا : هَذَا الْبَرُّ قَدْ عَرَفْنَاهُ ، فَمَا بَالُ الْفَاجِرِ ، فَقَالَ : يَعْمَلُ الْمُؤْمِنُ وَيُمْلَى لِلْفَاجِرِ ، وَيُبَلِّغُ اللَّهُ الأَجَلَ ، وَتَأْمَنُ سُبُلُكُمْ ، وَتَقُومُ أَسْوَاقُكُمْ ، وَيُقسمُ فَيْؤُكُمْ وَيُجَاهَدُ عَدُوُّكُمْ وَيُؤْخَذُ للضَّعِيفِ مِنَ الْقَوِيِّ ، أَوَ قَالَ : مِنَ الشَّدِيدِ مِنْكُمْ.

(۳۹۰۸۶) حضرت ابو بختری فرماتے ہیں کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور اس نے کہا کہ اللہ کے سوا کسی کی حکومت نہیں۔ پھر ایک

اور آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا کہ اللہ کے سوا کسی کی حکومت نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا کہ اللہ کے سوا کسی کی حکومت نہیں۔ بے شک اللہ کا وعدہ حق ہے اور وہ لوگ آپ کو حقیر نہ سمجھیں جو ایمان نہیں رکھتے۔ کیا تم جانتے ہو کہ یہ لوگ کیا کہہ رہے ہیں؟ یہ کہہ رہے ہیں کہ امارت نہیں ہے۔ اے لوگو! تمہارے لئے امیر کا ہونا ضروری ہے، خواہ وہ نیک ہو یا فاسق۔ لوگوں نے کہا کہ نیک امیر کو تو ہم نے دیکھ لیا۔ فاسق کیسا ہوتا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مومن عمل کرتا ہے اور فاجر کو ڈھیل دی جاتی ہے، اللہ تعالیٰ مدت تک پہنچاتا ہے، تمہارے راستے مامون ہیں، تمہارے بازار قائم ہیں، تمہارا مال غنیمت تقسیم کیا جاتا ہے، تمہارے دشمن سے جہاد کیا جاتا ہے۔ ضعیف کا حق قوی سے لے کر اسے دلایا جاتا ہے۔

(۳۹۰۸۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ وَالضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ مَغْنَمًا يَوْمَ حنين، فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ يُقَالُ لَهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، اعْدِلْ، فَقَالَ: هَاكَ لَقَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ إِنْ لَمْ أَعْدِلْ، فَقَالَ عُمَرُ: دَعْنِي يَا رَسُولَ اللهِ أَقْتُلْهُ، فَقَالَ: لَا، إِنَّ لِهَذَا أَصْحَابًا يَخْرُجُونَ عِنْدَ اخْتِلَافٍ مِنَ النَّاسِ، يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، تَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَكُمْ مَعَ صِيَامِهِمْ، آيَتُهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ كَأَنَّ يَدَهُ ثَدْيُ الْمَرْأَةِ، وَكَأَنَّهَا بَضْعَةٌ تَدَرْدَرُ، قَالَ: فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَسَمِعَ أُذُنِي مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَبَصَرَ عَيْنِي مَعَ عَلِيٍّ حِينَ قَتَلَهُمْ، ثُمَّ اسْتَخْرَجَهُ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ.

(بخاری ۳۶۱۰۔ احمد ۶۵)

(۳۹۰۸۷) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان حنین کا مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ بنو تمیم کا ایک آدمی آیا جسے ذوخویصرہ کہا جاتا تھا۔ اس نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! انصاف کیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ تیرا ناس ہو، اگر میں انصاف نہ کروں تو میری ناکامی اور نامرادی میں کیا شک ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیجئے، میں اسے قتل کردوں۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں، اس کے کچھ ساتھی ہیں جو لوگوں کے اختلاف کے وقت ظاہر ہوں گے۔ یہ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ تم ان کی نماز کے سامنے اپنی نماز کو حقیر سمجھو گے، تم ان کے روزے کے سامنے اپنے روزے کو حقیر سمجھو گے۔ ان کی نشانی یہ ہوگی کہ ان میں عورت کے پستان جیسے ہاتھ والا ایک آدمی ہوگا، جو گوشت کے ٹکڑے کی طرح لٹک رہا ہوگا۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس بات کو حنین کے دن میرے کانوں نے سنا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ خوارج کے خلاف جنگ میں میری آنکھوں نے دیکھا کہ اس کو نکالا گیا اور میں نے اس علامت والے شخص کو دیکھا۔

(۳۹۰۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ: وذى أَبِي

كَثِيرَةَ ، قَالَ : خَطَبَنَا عَلِيٌّ يَوْمًا ، فَقَامَ الْخَوَارِجُ فَقَطَعُوا عَلَيْهِ كَلاَمَهُ ، قَالَ : فَنَزَلَ فَدَخَلَ وَدَخَلْنَا مَعَهُ ، فَقَالَ : أَلاَ إِنِّي إِنَّمَا أُكِلْتُ يَوْمَ أُكِلَ الثَّوْرُ الأَبْيَضُ ، ثُمَّ قَالَ : مَثَلِي مَثَلُ ثَلاَثَةِ أَثْوَارٍ وَأَسَدٍ اجْتَمَعْنَ فِي أَجَمَةٍ : أَبْيَضَ وَأَحْمَرَ وَأَسْوَدَ ، فَكَانَ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا مِنْهُنَّ اجْتَمَعْنَ ، فَامْتَنَعْنَ مِنْهُ ، فَقَالَ لِلأَحْمَرِ وَالأَسْوَدِ : إِنَّهُ لاَ يَفْضَحُنَا فِي أَجَمَتِنَا هَذِهِ إِلاَّ مَكَانُ هَذَا الأَبْيَضِ ، فَخَلِّيَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ حَتَّى آكُلَهُ ، ثُمَّ أَخْلُو أَنَا وَأَنْتُمَا فِي هَذِهِ الأَجَمَةِ ، فَلَوْنُكُمَا عَلَى لَوْنِي وَلَوْنِي عَلَى لَوْنِكُمَا قَالَ : فَفَعَلاَ قَالَ : فَوَثَبَ عَلَيْهِ فَلَمْ يُلْبِثْهُ أَنْ قَتَلَهُ .

۲- قَالَ : فَكَانَ إِذَا أَرَادَ أَحَدُهُمَا اجْتَمَعَا ، فَامْتَنَعَا مِنْهُ ، فَقَالَ لِلأَحْمَرِ : يَا أَحْمَرُ ، إِنَّهُ لاَ يُشْهِرُنَا فِي أَجَمَتِنَا هَذِهِ إِلاَّ مَكَانُ هَذَا الأَسْوَدِ ، فَخَلِّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ حَتَّى آكُلَهُ ، ثُمَّ أَخْلُو أَنَا وَأَنْتَ ، فَلَوْنِي عَلَى لَوْنِكَ وَلَوْنُكَ عَلَى لَوْنِي ، قَالَ : فَأَمْسَكَ عَنْهُ فَوَثَبَ عَلَيْهِ فَلَمْ يُلْبِثْهُ أَنْ قَتَلَهُ .

۳- ثُمَّ لَبِثَ مَا شَاءَ اللَّهُ ، ثُمَّ قَالَ لِلأَحْمَرِ : يَا أَحْمَرُ ، إِنِّي آكِلُكَ ، قَالَ : تَأْكُلُنِي ، قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : إِمَّا لاَ فَدَعْنِي حَتَّى أُصَوِّتَ ثَلاَثَةَ أَصْوَاتٍ ، ثُمَّ شَأْنَكَ بِي ، قَالَ : فَقَالَ : أَلاَ إِنِّي إِنَّمَا أُكِلْتُ يَوْمَ أُكِلَ الثَّوْرُ الأَبْيَضُ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ : أَلاَ وَإِنِّي إِنَّمَا وَهَنْتُ يَوْمَ قُتِلَ عُثْمَانُ .

(۳۹۰۸۸) حضرت عمیر بن زوذی ابوکثیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک دن ہمیں خطبہ دیا، اس خطبہ میں خوارج کھڑے ہوئے اور ان کی بات کو کاٹ دیا۔ وہ نیچے اترے اور حجرے میں تشریف لے گئے، ہم بھی ان کے ساتھ اندر چلے گئے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اس دن کھایا گیا جس دن سفید بیل کھایا گیا۔ پھر فرمایا کہ میری مثال ان تین بیلوں اور شیر کی سی ہے جو ایک کچھار میں جمع ہوگئے، ایک بیل سفید تھا، ایک سرخ اور ایک کالا، جب بھی شیر ان بیلوں کو کھانے کی کوشش کرتا وہ تینوں جمع ہوجاتے اور شیر کا مقابلہ کرتے اور شیر کو باز رکھتے۔ ایک دن شیر نے سرخ اور کالے بیل سے کہا کہ سفید بیل کا رنگ اس کچھار میں ہماری ذلت کا سبب ہے، تم دونوں ایسا کرو کہ مجھے وہ بیل کھا لینے دو، پھر ہم تینوں آرام سے اس کچھار میں رہیں گے، میرا اور تمہارا رنگ بھی ایک جیسا ہے۔ چنانچہ وہ دونوں بیل اس کے جھانسے میں آگئے۔ اس بات کو منظور کرلیا اور شیر نے فوراً حملہ کر کے سفید بیل کا کام تمام کردیا۔

(۲) پھر اس کے بعد جب کبھی وہ ان دونوں بیلوں میں سے کسی ایک کو مارنا چاہتا تو وہ دونوں جمع ہوجاتے اور اسے باز رکھتے۔ پس ایک دن شیر نے سرخ بیل سے کہا کہ اے سرخ بیل! اس جگہ کالے کے ہونے کی وجہ سے ہماری عزت خراب ہو رہی ہے۔ تم مجھے اجازت دو کہ میں اسے کھا لوں، پھر تم اور میں یہاں اکیلے رہیں گے، میرا رنگ تمہارے جیسا ہے اور تمہارا رنگ میرے جیسا ہے۔ پس سرخ بیل نے اسے اجازت دے دی اور اس نے کالے بیل کا قصہ تمام کردیا۔

(۳) پھر وہ کچھ دیر تک رکا رہا اور پھر سرخ بیل سے کہا کہ اے سرخ بیل! میں تجھے کھاؤں گا۔ اس نے کہا کہ کیا تو مجھے کھائے گا! اس نے کہا ہاں میں تجھے کھاؤں گا۔ بیل نے کہا کہ اگر تو نے مجھے کھانا ہی ہے تو مجھے تین آوازیں نکالنے کی اجازت دے دے۔ پھر تم جو چاہو کر لینا۔ پھر بیل نے کہا کہ میں تو اسی دن کھایا گیا تھا جس دن سفید بیل کھایا گیا تھا۔

(۴) پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یاد رکھو جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا میں اسی دن کمزور ہو گیا تھا۔

(۳۹۰۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : خَمَّسَ عَلِيٌّ أَهْلَ النَّهْرِ.

(۳۹۰۸۹) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اہل نہر کے مال کا خمس دیا تھا۔

(۳۹۰۹۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، أَنَّ عَلِيًّا قَسَمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ رَقِيقَ أَهْلِ النَّهَرِ وَمَتَاعَهُمْ كُلَّهُ.

(۳۹۰۹۰) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اہل نہر کے غلام اور ان کا سارا سامان اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر دیا تھا۔

(۳۹۰۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ ، عَنْ أَمْوَالِ الْخَوَارِجِ ، فَقَالَ : لَيْسَ فِيهَا غَنِيمَةٌ وَلاَ غُلُولٌ.

(۳۹۰۹۱) بنو تمیم کے ایک آدمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے خوارج کے مال کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں غنیمت اور غلول نہیں ہے۔

(۳۹۰۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : فَزِعَ الْمَسْجِدُ حِينَ أُصِيبَ أَهْلُ النَّهْرِ.

(۳۹۰۹۲) حضرت ابن ادریس کے دادا بیان کرتے ہیں کہ جب اہل نہر پر حملہ ہوا تو مسجد گونج اٹھی تھی۔

(۳۹۰۹۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رضی اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ فِي قِتَالِ الْخَوَارِجِ : لَهُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ قِتَالِ الدَّيْلَمِ.

(۳۹۰۹۳) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ خوارج کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ان سے قتال کرنا مجھے دیلم سے قتال کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

(۳۹۰۹۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : يَتِيهُ قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مُحَلَّقَةٌ رُؤُوسُهُمْ. (مسلم ۱۶۰)

(۳۹۰۹۴) حضرت سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مشرق کی ایک قوم حق سے ہٹ جائے گی، ان کے سر مونڈے ہوئے ہوں گے۔

(۳۹۰۹۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لَمَّا مَنَعَ عَلِيٌّ الْحَكَمَيْنِ ، قَالَ أَهْلُ الْحَرُورَاءِ : مَا تُرِيدُ أَنْ نُجَامِعَ لِهَؤُلاَءِ ، فَخَرَجُوا فَأَتَاهُمْ إِبْلِيسُ ، فَقَالَ : أَيْنَ كَانَ هَؤُلاَءِ الْقَوْمُ الَّذِينَ فَارَقْنَا مُسْلِمِينَ لَبِئْسَ الرَّأْيُ رَأْيُنَا ، وَلَئِنْ كَانُوا كُفَّارًا لَيَنْبَغِي لَنَا أَنْ نتناولهم ، قَالَ الْحَسَنُ : فَوَثَبَ عَلَيْهِمْ أَبُو الْحَسَنِ فَجَذَّهُمْ جَذًّا.

(۳۹۰۹۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دو حکم بنانے سے منع کیا تو اہل حروراء نے کہا کہ ہم ان لوگوں سے

ساتھ جمع ہونے کو تیار نہیں اور وہ چلے گئے۔ پھر ان کے پاس ابلیس آیا اور اس نے کہا کہ وہ قوم کہاں گئی جسے ہم نے مسلمان ہونے کی حالت میں چھوڑ دیا؟ ہماری رائے تو بہت بری رائے تھی۔ اگر وہ کافر بھی ہوتے تب بھی ہمیں ان کو ساتھ رکھنا چاہئے تھا! حضرت حسن فرماتے ہیں کہ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خوارج پر حملہ کر دیا اور انہیں جڑ سے اکھیڑ دیا۔

(۳۹.۹۶) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنِ الْهُذَيْلِ بْنِ بِلاَلٍ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : إِنَّ عِنْدِي غُلاَمًا لِي أُرِيدُ بَيْعَهُ ، قَدْ أُعْطِيتُ بِهِ سِتَّ مِئَةِ دِرْهَمٍ ، وَقَدْ أَعْطَانِي بِهِ الْخَوَارِجُ ، ثَمَانَ مِئَةٍ ، أَفَأَبِيعُهُ مِنْهُمْ ؟ قَالَ : كُنْتُ بَائِعَهُ مِنْ يَهُودِيٍّ ، أَوْ نَصْرَانِيٍّ ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : فَلاَ تَبِعْهُ مِنْهُمْ.

(۳۹۰۹۶) حضرت ہذیل بن بلال فرماتے ہیں کہ میں محمد بن سیرین کے پاس تھا، ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ میرا ایک غلام ہے، میں اسے بیچنا چاہتا ہوں، مجھے اس کے چھ سو درہم دیئے گئے ہیں، اور مجھے خوارج نے اس کے آٹھ سو درہم دیئے ہیں، کیا میں انہیں بیچ دوں؟ انہوں نے پوچھا کہ کیا تم وہ غلام کسی یہودی یا نصرانی کو بیچنا چاہو گے؟ میں نے کہا نہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ پھر ان کو بھی نہ بیچو۔

(۳۹.۹۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ مُهَلْهِلٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَلِيٍّ، فَسُئِلَ عَنْ أَهْلِ النَّهَرِ أَمُشْرِكُونَ هم؟ قَالَ: مِنَ الشِّرْكِ فَرُّوا، قِيلَ: فَمُنَافِقُونَ هُمْ ؟ قَالَ : إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لاَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلاَّ قَلِيلاً ، قِيلَ لَهُ : فَمَا هُمْ ، قَالَ : قَوْمٌ بَغَوْا عَلَيْنَا. (ابن نصر ۵۹۳)

(۳۹۰۹۷) حضرت طارق بن شہاب فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، ان سے اہل نہر کے بارے میں سوال کیا گیا کہ کیا وہ مشرک ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ تو شرک سے بھاگنے والے ہیں۔ ان سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ منافق ہیں؟ انہوں نے کہا کہ منافق اللہ کا تھوڑا ذکر کرتے ہیں۔ ان سے کہا گیا کہ وہ کیا ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ ایک ایسی قوم ہیں جنہوں نے ہم سے بغاوت کی ہے۔

(۳۹.۹۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُفَضَّل، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَرْفَجَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا جِيءَ عَلِيٌّ بِمَا فِي عَسْكَرِ أَهْلِ النَّهَرِ، قَالَ: مَنْ عَرَفَ شَيْئًا فَلْيَأْخُذْهُ، قَالَ: فَأَخَذُوهُ إِلاَّ قِدْرًا، قَالَ: ثُمَّ رَأَيْتُهَا بَعْدُ قَدْ أُخِذَتْ.

(۳۹۰۹۸) حضرت عرفجہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس اہل نہر کے لشکر کا مال و متاع لایا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ جس کو جو چیز بھلی لگے وہ لے لے۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے ایک ہانڈی کے سوا سب کچھ لے لیا۔ بعد میں میں نے دیکھا وہ ہانڈی بھی کسی نے لے لی تھی۔

الحمد للہ تعالیٰ! آج بروز جمعۃ المبارک ۷ جون ۲۰۱۲ء بمطابق ۱۷ رجب المرجب ۱۴۳۲ھ کو
مصنف ابن ابی شیبہ کا پہلا اردو ترجمہ مکمل ہوا۔
اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس محنت کو قبول فرمائے اور ہمیں عمل کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ

اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
فون:042-7224228-7355743
فیکس:042-7221395